احادیث: 1 — 1236

كتاب بدء الوحي — كتاب السهو

صحیح بخاری (اردو)

1

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

دارالسلام
DARUSSALAM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔

كتاب بدء الوحي ـــ كتاب السهو ✣ أحاديث: 1 ـــ 1236

صحیح بُخاری (اُردو)

1

تالیف

اِمام ابُوعبداللہ محمد بن اِسماعیل بُخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی

نظر ثانی اور تصحیح و تخریج

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مولانا ابُوعبداللہ محمد عبدالجبار حفظہ اللہ

حافظ محمد آصف اقبال حفظہ اللہ

مولانا محمد عثمان منیب حفظہ اللہ

مولانا مختار احمد ضیار حفظہ اللہ

مولانا غلام مرتضیٰ حفظہ اللہ

دارالسلام
DARUSSALAM

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری (اردو)

1

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری (اردو)

1

ح مكتبة دار السلام، ١٤٣٣ هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
البخاري، محمد بن اسماعيل
صحيح البخاري. / محمد بن اسماعيل بخاري؛ عبدالستار الحماد - الرياض، ١٤٣٣ هـ
ص: ٧٢٨ مقاس: ٢٤×١٧ سم (٣ مج)
ردمك: ٠-١٤١-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (مجموعة) (النص باللغة الاردية)
١. الحديث الصحيح ٢. الحديث- شرح أ. الحماد، عبدالستار (محقق) ب. العنوان
ديوي ٢٣٥,١ ١٤٣٣/٧١٢٢
رقم الإيداع: ١٤٣٣/٧١٢٢
ردمك: ٠-١٤١-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨
٧-١٤٢-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (ج ١)

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پرنس عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب

فون: 4033962-4043432 1 00966 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض ● العلیا فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 ● الملز فون: 4735220 1 00966 فیکس: 4735221
● سویدی فون: 4286641 1 00966 ● سویلم فون/فیکس: 2860422 1 00966

جدہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 8234446,8230038 4 00966 فیکس: 8151121 04

الخبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551 3 00966 خمیس مشیط فون/فیکس: 2207055 7 00966

ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 3696124 6 00966

امریکہ ● نیویارک فون: 5925 625 718 001 ● ہوسٹن: 0419 722 713 001 کینیڈا ● نصیر الدین الخطاب فون: 4186619 416 001

لندن ● دارالسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ فون: 77252246 20 0044-85394885 20 0044 ● دار کمہ انٹرنیشنل: 7739309 0121 0044

متحدہ عرب امارات ● شارجہ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624 فرانس فون: 52928 480 01 0033 فیکس: 52997 480 01 0033

انڈیا ● دارالسلام انڈیا فون: 45566249 44 0091 موبائل: 12041 98841 0091 ● اسلامک بکس انٹرنیشنل فون: 4180 2373 22 0091

● ہدی بک ڈسٹری بیوٹرز فون: 4892 2451 40 0091 موبائل: 30850 98493 0091 ● ایم ایس براک انٹر پرائزز فون: 42157847 44 0091

سری لنکا ● دارالکتاب فون: 358712 115 0094 ● دارالایمان ٹرسٹ فون: 2669197 114 0094

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36- لوئر مال- سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور فون: 00 4 32 24,372 400 34,372 240 373 42 0092 فیکس: 72 540 373 042

● غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 54 200 371 42 0092 فیکس: 03 207 373 042

● Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 10 926 356 42 0092

کراچی مین طارق روڈ، ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی کراچی فون: 36 939 343 21 0092 فیکس: 37 939 343 21 0092

اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 13 815 22 51 0092

info@darussalampk.com | www.darussalapk.com

ارشاد باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا

اَطِیْعُوا اللّٰہَ

وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسول (حضرت محمد ﷺ) کی اطاعت کرو اور (ان کی نافرمانی کرکے) اپنے اعمال باطل مت کرو۔

(محمد 47:33)

فرمانِ رسولِ اکرم

فمن أطاع محمدا فقد أطاع الله

ومن عصى محمدا فقد عصى الله

ومحمد فرق بين الناس

جس نے محمد (ﷺ) کی اطاعت کی بلاشبہ اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اور جس نے محمد (ﷺ) کی نافرمانی کی، یقیناً اُس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

اور محمد (ﷺ) لوگوں (مسلمانوں اور کافروں) کے درمیان فرق کرنے والے ہیں۔

(صحيح البخاري، الاعتصام بالكتاب والسنة، حديث:7281)

فہرست مضامین (جلد اول)

٧ - كِتَابُ التَّيَمُّمِ — تیمم سے متعلق احکام و مسائل 271

٨ - كتابُ الصّلاة — نماز سے متعلق احکام و مسائل — 285

٢١ أبواب العمل في الصلاة | دوران نماز میں کیے جانے والے اعمال کا بیان 703

عرض ناشر

انسان جسم اور روح دو چیزوں کا مجموعہ ہے، جسمانی زندگی کا انحصار مادی اشیاء پر اور روحانی زندگی کا دارومدار آسمانی غذا پر ہے۔جسم کی نشوونما کے لیے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں طرح طرح کے اناج پھل اور میوے پیدا کیے تاکہ جسم کو طاقت اور راحت میسر آئے۔ روح کے سکون و اطمینان کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ عالی سے ہدایات نازل فرمائیں اور انھیں بنی آدم تک پہنچانے کے لیے انسانوں ہی میں سے اپنی برگزیدہ ہستیوں کا انتخاب فرمایا۔انھیں انبیاء ورسل کہا جاتا ہے۔ اس سلسلے کے پہلے سفیر سیدنا آدم علیہ السلام تھے۔ اس سلسلۂ نبوت کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے کائنات کی سب سے افضل اور اجمل واکمل ہستی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب فرمایا۔جس طرح پہلے انبیاء ورسل کو ان کے زمانے میں عہد بعہد یکے بعد دیگرے صحائف سماوی دیے گئے۔ اسی طرح آپ کو بھی آسمانی ادب کی آخری کتاب عطا فرمائی گئی جس کا عنوان قرآن کریم ہے۔ اس کی توضیح و تشریح کی ذمہ داری بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے سپرد ہوئی۔ آپ قرآن مجید کی عملی تصویر تھے، اس لیے آپ کے اقوال و اعمال حتی کہ کسی امر پر سکوت تک کو بھی دین قرار دیا گیا۔قرآن کریم کی حفاظت کے لیے لازم تھا کہ اس کے الفاظ کے ساتھ ساتھ اس کی توضیح اور تشریح کو بھی محفوظ رکھا جاتا کیونکہ کلام کے مفہوم کا ضیاع خود اس مقدس ومکرم کلام کو ضائع کرنے کے مترادف ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے جن عظیم لوگوں سے قرآن مجید کی حفاظت کا کام لیا انھی لوگوں نے اپنے عزم کی برگزیدگی اور محنت شاقہ کو بروئے کار لاکر احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ اسے کما حقہ اپنے شاگردوں تک منتقل کیا۔

بہت سے اسباب کے باعث، جن کی تشریح کا یہ موقع نہیں، قرون اولیٰ میں لکھنے لکھانے کا زیادہ رواج نہ تھا لیکن حدیث کی غیر معمولی اہمیت کے پیش نظر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بہ نفس نفیس قلم بند کرنے کا حکم دیا، حدیث یاد کرنے والوں اور اسے کما حقہ آگے پہنچانے والوں کے نہ صرف فضائلِ عظیمہ بیان فرمائے بلکہ انھیں ڈھیروں دعاؤں سے بھی سرفراز فرمایا۔ کتب سیر و تاریخ میں متعدد صحابۂ کرام کے صحیفوں کا ذکر ملتا ہے۔صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے تابعین عظام نے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اخذ کیں اور متعدد رجالِ رشید نے باقاعدہ تحریر کا اہتمام کیا۔ ہر چند کہ اس زمانے میں قوی حافظے پر اعتماد کی وجہ سے کتابت کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی تھی لیکن اس کے باوجود اس کا اہتمام روز بروز بڑھنے لگا حتی کہ جلیل القدر

تابعی حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے اپنے دور حکومت میں تحریر حدیث کی باقاعدہ داغ بیل ڈالی۔

تحقیق حدیث کی ریت اور روایت اگرچہ دور صحابہ ہی میں پڑ چکی تھی لیکن یہ باقاعدہ فن کی شکل اور شان میں نمایاں نہیں ہوئی تھی مگر جب صحابۂ کرام ؓ کے بعد رسول اللہ ﷺ سے براہ راست سننے والے حضرات اللہ کو پیارے ہو گئے تو اسناد کی ضرورت پیش آئی تاکہ کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کی طرف کوئی ایسی بات منسوب نہ کردے جو آپ نے ارشاد نہ فرمائی ہو، اس لیے تابعین اور ان کے مابعد دور میں اس سلسلے نے باقاعدہ ایک فن جلیلہ کی شکل اختیار کر لی۔

امام مالک اور امام احمد ؒ وغیرہ نے اسناد کے ساتھ احادیث کی باقاعدہ تدوین کی اور کتابی شکل میں کئی مجموعے سامنے آئے۔ ان میں سرفہرست موطا امام مالک اور مسند احمد ہیں۔ لیکن ان میں صحیح اور ضعیف ہر طرح کی اسناد والی روایات درج کر دی گئی تھیں۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ صرف صحیح احادیث پر مشتمل ایک مجموعہ تیار کیا جائے جس سے عام فرد بھی بلا تردد استفادہ کر سکے اور زندگی کے ہر شعبے کے لیے رہنمائی کی روشنی حاصل کی جا سکے۔ امام بخاری ؒ نے امت پر احسانِ عظیم کرتے ہوئے صحیح اسناد کے ساتھ احادیث جمع کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی محنتِ شاقہ اور اخلاص کو قبول فرمایا، اس طرح ایک انتہائی مستند ومعتبر اور لازوال کتاب معرضِ تحریر میں آ گئی جس کا عنوان انھوں نے ''الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللّٰہ ﷺ و سننہ و أیامہ'' تجویز فرمایا جو بعد ازاں ''صحیح البخاری'' کے نام سے شہرۂ آفاق ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس رفیع الشان کتاب پر قبولِ عامہ کی مہر لگا دی۔ یوں ان کی یہ محنت بہت مبارک ثابت ہوئی اور خلقِ خدا کو اس سے بہت فائدہ پہنچا۔

زمانے اور زندگی کی رفتار آگے بڑھی اور اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا تو مختلف زبانیں بولنے اور سمجھنے والے لوگ جوق در جوق دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے، اس لیے اشد ضرورت تھی کہ فرامین رسول ﷺ کی تفہیم کے لیے انھیں مقامی زبانوں میں منتقل کیا جائے۔ مفتوحہ علاقوں میں ہندوستان کو خاص اہمیت حاصل تھی اور یہاں کے باشندوں کا بڑا طبقہ اردو دان تھا۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ یہاں کے باشندوں کو صحیح اور خالص دین ان کی مادری زبان میں بتایا اور سکھایا جائے تاکہ اسلام کا فیض عام ہو۔ اس کی ایک ہی راہ تھی کہ لوگ نبی ﷺ کے ارشادات وفرامین سے براہ راست آگاہی حاصل کریں۔ اس مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے فرامین رسول ﷺ پر مشتمل نہایت معتبر مجموعہ کتب ستہ کی صورت میں موجود تھا۔ نواب صدیق حسن خان ؒ نے کتب ستہ کی غیر معمولی اہمیت کے پیش نظر ان کے تراجم کی ذمہ داری اٹھائی اور یہ کام مولانا وحید الزمان سے کرایا جسے بہت شہرت ملی۔ مولانا وحید الزمان کی فکری لغزشوں اور بعد ازاں اُردو زبان کی ترقی کی وجہ سے ان کتب کے نئے تراجم اور توضیحات کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس ہوئی۔ مختلف افراد اور

اداروں نے اس کار خیر میں حصہ لیا، لیکن انفرادی محنت کی وجہ سے کوئی خاطر خواہ ترجمہ اور فوائد سامنے نہ آ سکے۔ بالآخر اس مبارک کام کا آغاز دارالسلام نے کیا اور الحمدللہ اس تشنگی کا بڑی حد تک ازالہ ہو گیا۔

سنن ابو داود، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کے بعد اب صحیح بخاری کا ترجمہ اور مختصر فوائد آپ کے زیر مطالعہ ہیں۔ ان شاء اللہ بہت جلد صحیح بخاری کی مفصل اُردو شرح بھی منظر عام پر آ جائے گی۔ یہ ترجمہ و فوائد شیخ الحدیث حافظ عبدالستار الحماد ﷾ فاضل مدینہ یونیورسٹی نے تحریر فرمائے ہیں۔ جبکہ نظر ثانی اور تصحیح و تنقیح کا فریضہ عصر حاضر کے ادیب نجیب فاضل مفسر و مترجم اور مؤلف کتب کثیرہ حافظ صلاح الدین یوسف ﷾ مدیر شعبہ تحقیق و تصنیف دارالسلام لاہور اور ان کے رفقاء مولانا ابوعبداللہ محمد عبدالجبار، مولانا حافظ محمد آصف اقبال، مولانا محمد عثمان منیب، مولانا غلام مرتضیٰ اور مولانا ابوالوبینہ مختار احمد ضیاء ﷾ نے نہایت دیانت و استقامت اور باریک بینی سے سرانجام دیا ہے، نیز فنی مراحل کمپوزنگ و ڈیزائننگ میں محمد اسد، عبدالجبار غازی، محمد رمضان شاد، محمد وسیم اور گل رحمٰن نے اسے خوب سے خوب تر بنانے میں بھرپور محنت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو اسی طرح کے معظم اور مبارک کام کے لیے زیادہ سے زیادہ دیر تک زندہ اور تابندہ رکھے۔ آمین یا رب العالمین.

خادم کتاب وسنت

عبدالمالک مجاہد

مدیر: دارالسلام، الریاض۔ لاہور۔

جمادی الاولیٰ 1433ھ / اپریل 2012ء

حالات امام بخاری رحمہ اللہ

ابو محمد حافظ عبد الستار الحماد حفظہ اللہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سورۂ جمعہ نازل ہوئی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے سوال کیا: اللہ کے رسول! سورۂ جمعہ کی اس آیت: ''اور انھی میں سے کچھ دوسرے لوگ ہیں جو ان سے نہیں ملے۔''[1] کا مصداق کون لوگ ہیں؟ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک ان (کی ران) پر رکھ کر فرمایا: ''اگر ایمان ثریا ستارے کی بلندی پر ہوتا تو ان لوگوں میں سے کئی لوگ وہاں تک پہنچ جاتے اور ایمان کو وہاں سے حاصل کرتے۔''[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ کا مصداق اہل فارس کو ٹھہرایا ہے کہ یہ لوگ دوسروں سے بڑھ کر دین اسلام کی خدمت کریں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دور کے بعد اسلام کی نشر و اشاعت کا جتنا کام اہل فارس نے سرانجام دیا، یہ سعادت دوسرے لوگوں کو نصیب نہ ہو سکی۔ بڑے بڑے محدثین اور فقہائے عظام کی اکثریت اسی علاقے سے تعلق رکھتی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ بھی اسی علاقے سے تعلق رکھتے تھے کیونکہ اس وقت بخارا شہر ملک فارس کا حصہ تھا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے دین اسلام کی سربلندی کے لیے جو خدمات سرانجام دی ہیں ان کا سلسلہ بہت وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے ہاں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

* نام و نسب: ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ جعفی بخاری۔ بردزبہ، فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی کاشتکار اور زراعت پیشہ کے ہیں، چونکہ امام بخاری رحمہ اللہ کے جداعلیٰ کھیتی باڑی کرتے تھے، اس لیے بردزبہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ یہ بزرگ اپنے آبائی مذہب کے مطابق مجوسی آتش پرست تھے۔ ان کے بیٹے اور ابراہیم کے والد مغیرہ، یمان جعفی کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ اس زمانے کے دستور کے مطابق جو شخص کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہوتا وہ اسی کے قبیلے کی طرف منسوب ہوتا تھا، اس بنا پر آپ جعفی کہلائے۔ کیونکہ عرب قبول اسلام کے ربط خاص کو ولائے اسلام سے تعبیر کرتے تھے اور پھر اس ولا کی شاخیں دور دور تک پھیلتی جاتی تھیں، اسی کے ساتھ وہ اپنی نسبتیں قائم کر لیتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کو بھی ان کے جداعلیٰ کی نسبتِ ولا کی وجہ سے جعفی کہا جاتا ہے۔ چونکہ آپ بخارا میں پیدا ہوئے تھے، اس بنا پر آپ

---

1 الجمعة 62:3. 2 صحیح البخاري، التفسیر، حدیث: 4897.

بخاری کہلائے۔ گویا آپ کی دو نسبتیں ہیں: ایک وطن بخارا کی وجہ سے بخاری اور دوسری ولائے اسلام کی بنا پر جعفی ہے۔[1]

ولادت: آپ 13 شوال 194 ہجری بمطابق 21 جولائی 810ء بعد از نماز جمعہ بخارا شہر میں پیدا ہوئے۔ بخارا، روس کے علاقے ازبکستان میں ماوراء النہر کے بڑے شہروں میں سے ایک ہے جو چین، ایران اور افغانستان کی سرحدوں کی شاہراہ پر واقع ہے۔ اس شہر میں ان تینوں ملکوں کے راستے آ کر آپس میں ملتے ہیں۔

بچپن کے حالات: امام بخاری رحمہ اللہ ابھی چھوٹے تھے کہ ان کے والد اسماعیل بن ابراہیم کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ پھر ان کی والدہ نے ان کی تربیت کی جو بہت صابرہ، حلیم الطبع تھیں، بہت عبادت گزار اور مستجاب الدعوات تھیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ بچپن میں کسی مرض کی وجہ سے دونوں آنکھوں کی بینائی سے محروم ہو گئے تو ان کی والدہ کو بہت صدمہ ہوا۔ اللہ کی بارگاہ میں رو رو کر دعائیں کیں کہ لخت جگر کی بینائی واپس آ جائے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے شب خیزی کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازا۔ آپ نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا، انھوں نے آپ کو بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لخت جگر کی بصارت واپس کر دی ہے، چنانچہ جب نیند سے بیدار ہوئیں تو دیکھا کہ بیٹے کی آنکھیں روشن ہیں۔[2]

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ابھی قرآن مجید حفظ کر رہا تھا کہ مجھے احادیث حفظ کرنے کا الہام ہوا۔ جب میں مکتب سے فارغ ہوا تو اس وقت میری عمر تقریباً دس برس تھی۔ میں نے قرآن مجید حفظ کر لیا تھا اور کچھ ابتدائی کتابیں بھی پڑھ لی تھیں۔ اس کے بعد میں نے مختلف اساتذہ کے پاس آنا جانا شروع کر دیا۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی ذہانت: اللہ تعالیٰ نے امام بخاری رحمہ اللہ کو ذہن رسا اور قوی حافظہ عطا فرمایا تھا۔ آپ نے اسناد سمیت لاکھوں احادیث یاد کر رکھی تھیں۔ آپ کا اپنا بیان ہے: ''مجھے ایک لاکھ صحیح احادیث اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث یاد ہیں۔'' بلکہ آپ فرماتے ہیں کہ سند میں کوئی تابعی ہو یا صحابی، میں ان کی ولدیت، جائے پیدائش اور سن وفات الغرض سب کچھ جانتا ہوں۔ ایک دفعہ امام بخاری رحمہ اللہ کے سامنے کسی نے ان کے شیخ امام اسحاق بن راہویہ کا یہ قول پیش کیا: میں اپنی کتاب میں ستر ہزار احادیث کو دیکھتا ہوں۔ یہ سن کر امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: شاید اس زمانے میں کوئی ایسا شخص بھی ہو جو دو لاکھ احادیث اپنی کتابوں میں دیکھتا ہو۔ امام بخاری نے اگرچہ اپنا نام نہیں لیا لیکن ان کی مراد اپنی ذات تھی۔[3]

ایک مرتبہ امام بخاری رحمہ اللہ بغداد تشریف لے گئے تو بغداد کے مشائخ نے جمع ہو کر امام بخاری کا امتحان لینے کا پروگرام بنایا۔ امتحان کا طریقہ یہ طے ہوا کہ دس علماء کو مقرر کیا گیا اور ہر عالم کو دس، دس احادیث دی گئیں، پھر انھوں نے سند اور متن میں تبدیلی کی، اس طرح کہ ایک حدیث کی سند کو دوسری حدیث کے متن کے ساتھ ملا دیا، دوسری حدیث کا متن کسی اور حدیث کی سند کے ساتھ ملا دیا، اس طرح انھوں نے سو کی تعداد میں مقلوب احادیث تیار کیں۔ ہر ایک عالم کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ جب مجلس خوب جم جائے تو باری باری ان احادیث کو امام بخاری رحمہ اللہ پر پیش کیا جائے۔ جب بغداد میں مجلس

1 مقدمة فتح الباري، ص:669. 2 مقدمة فتح الباري، ص:669. 3 مقدمة فتح الباري، ص:681.

حدیث قائم ہوئی، جس میں مقامی اور بیرونی بے شمار لوگ موجود تھے، اور اہل مجلس مطمئن ہو کر بیٹھ گئے تو طے شدہ پروگرام کے مطابق ان دس علماء میں سے ایک عالم امام بخاری رحمہ اللہ کے سامنے آیا اور ایک مقلوب حدیث پیش کی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اسے نہیں پہچانتا۔ جب اس نے دوسری حدیث پیش کی تو امام بخاری رحمہ اللہ نے وہی جواب دیا کہ میں اسے نہیں جانتا، اس طرح اس نے اپنی دس احادیث پوری کر لیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ ہر حدیث کے متعلق یہی کہتے تھے: میں اسے نہیں پہچانتا۔ پہلے شخص کے بعد دوسرا شخص کھڑا ہوا، اس نے بھی طے شدہ منصوبے کے مطابق دس مقلوب احادیث پیش کیں۔ اس طرح باقی علماء نے بھی باری باری احادیث کو الٹ پلٹ کر پیش کیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ ہر ایک کو یہی جواب دیتے تھے: میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا۔ اہل مجلس میں سے کچھ حضرات تو منصوبے کی تہہ تک پہنچ گئے اور کچھ تذبذب کا شکار ہونے لگے اور امام بخاری رحمہ اللہ کے حافظے اور ذہانت میں شک و شبہ کرنے لگے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے پہلے شخص کو بلایا اور اسے کہا: تو نے پہلے یہ حدیث اس طرح پڑھی جبکہ صحیح حدیث اپنے متن اور سند کے ساتھ ایسے ہے، پھر اس کی پیش کردہ دوسری حدیث پڑھی اور اصل متن اور سند کی نشاندہی فرمائی۔ اسی طرح باقی آٹھ احادیث درست کر کے بتائیں۔ پھر آپ نے دوسرے شخص کو بلایا اور اس کی پیش کردہ مقلوب احادیث صحیح متن اور سند کے ساتھ بتائیں۔ اسی طرح ہر آدمی کو بلاتے رہے اور ہر ایک کی دس مقلوب احادیث کو صحیح سند اور متن کے ساتھ بتاتے رہے۔ اس واقعے کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے، اس کے بعد بایں الفاظ اس پر تبصرہ کیا ہے:

''اس واقعے کو سننے کے بعد انسان امام بخاری رحمہ اللہ کے حافظے کا سکہ تسلیم کر لینے پر مجبور ہو جاتا ہے لیکن اس مجلس میں ایک سو صحیح احادیث کا بیان کر دینا کوئی تعجب انگیز بات نہیں بلکہ تعجب و حیرت اس بات پر ہے کہ آپ نے مقلوب شدہ سو احادیث کو صرف ایک دفعہ سن لینے کے بعد انھیں اسی ترتیب کے ساتھ یاد کر لیا اور اسی مجلس میں انھیں دہرا دیا۔'' حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی اس سے ملتا جلتا واقعہ بیان کیا ہے۔

بہر حال امام بخاری رحمہ اللہ حفظ احادیث، تیزیٔ ذہن، دقت نظر، کثرت فقاہت، علل حدیث کی وسیع معرفت، اسانید، قوتِ حافظہ اور ملکۂ اجتہاد و استنباط میں اپنی مثال آپ تھے۔

❀ **رحلات بخاری:** محدثین کی اصطلاح میں رحلہ اس سفر کو کہا جاتا ہے جو حدیث یا اس کی سند عالی حاصل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ اپنی عمر کے سولہویں برس تک اپنے ہی ملک کے اساتذہ سے تحصیل علم کرتے رہے کیونکہ علمی سفر کے لیے محدثین کے ہاں یہ شرط ہے کہ جب علمی سفر کا قصد ہو تو اپنے وطن کے شیوخ سے جس قدر احادیث مل سکیں انھیں حاصل کر لیا جائے اگرچہ وہ قلیل تعداد میں ہوں۔

⊙ امام بخاری رحمہ اللہ نے سب سے پہلے علاقۂ حجاز کا ارادہ کیا جو کہ علوم شریعت کا ماویٰ اور رسول اللہ ﷺ کا مسکن اور نزول وحی کا مقام تھا، نیز وہ مرکز اسلام اور جملہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی جائے سکونت تھا، لہٰذا آپ 210 ہجری میں اپنی

والدہ ماجدہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ پہنچے۔ اس وقت مکہ مکرمہ میں جن شیوخ کی درس گاہیں ممتاز تھیں اور جو لوگ امام فن و مرجع خلائق تھے وہ حسب ذیل ہیں: ابوالولید احمد بن الازرقی، عبداللہ بن یزید، اسماعیل بن سالم صائغ، ابوبکر عبداللہ بن زبیر، علامہ حمیدی۔ ان کے علاوہ دوسرے شیوخ سے بھی کسب فیض کیا جن کا مکہ مکرمہ میں قیام تھا۔

- مکہ مکرمہ میں حصولِ علم سے فراغت کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے مدینہ طیبہ کا رخ کیا اور 212 ہجری میں مدینہ طیبہ پہنچے۔ وہاں جن اہل علم کا چرچا تھا اور جو لوگ درس حدیث دیتے تھے ان میں سرفہرست حسب ذیل شیوخ ہیں جن سے امام بخاری رحمہ اللہ نے علم حدیث حاصل کیا: ابراہیم بن منذر، مطرف بن عبداللہ، ابراہیم بن حمزہ، ابوثابت محمد بن عبیداللہ اور عبدالعزیز بن عبداللہ الاویسی۔ واضح رہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے مدینہ طیبہ میں دوران اقامت اپنی کتاب تاریخ کبیر کا مسودہ چاندنی راتوں میں لکھا۔
- مدینہ طیبہ میں تحصیلِ علم سے فراغت کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے بصرہ کا قصد کیا جو ان دنوں وسعت علم اور اشاعت حدیث کے اعتبار سے بہت ترقی پر تھا۔ آپ نے بصرہ کا سفر چار مرتبہ کیا اور حسب ذیل شیوخ سے علم حاصل کیا: امام ابوعاصم النبیل، صفوان بن عیسیٰ، بدل بن محبر، حرمی بن عمارہ، عفان بن مسلم، محمد بن عرعرہ، سلیمان بن حرب، ابو الولید الطیالسی اور محمد بن سنان۔
- بصرہ کے بعد آپ نے کوفہ کا رخ کیا جو ان دنوں علم و عرفان کا گہوارہ تھا۔ وہاں کے چند مشاہیر شیوخ حسب ذیل ہیں: عبداللہ بن موسیٰ، ابونعیم، احمد بن یعقوب، اسماعیل بن ابان، الحسن بن الربیع، خالد بن مخلد، سعید بن حفص، طلق بن غنام، عمر بن حفص، قبیصہ بن عقبہ اور ابوغسان۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کوفہ میں ان حضرات سے روایات لیں۔
- بغداد، سلطنت عباسیہ کا دارالحکومت تھا۔ سرکاری طور پر علماء و مشائخ کی قدر افزائی نے بغداد کو مرجع علوم بنا دیا تھا۔ وہاں ہر طرف سے اہل کمال جمع ہو گئے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے حصول علم کے لیے بغداد کا کئی مرتبہ سفر کیا۔ بغداد کے شیوخ مندرجہ ذیل ہیں: امام احمد بن حنبل، محمد بن عیسیٰ الصباغ، محمد بن سائق اور سریج بن نعمان۔ امام بخاری رحمہ اللہ جب آخری مرتبہ بغداد سے واپس آنے لگے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ملاقات کرنے کے لیے گئے تو امام موصوف نے انھیں بڑے دردناک لہجے میں فرمایا: آپ لوگوں، اہل زمانہ اور علم کو چھوڑ کر خراسان جا رہے ہیں۔ جب حاکم بخارا ابوطاہر نے امام بخاری رحمہ اللہ پر بہتان لگا کر بخارا بدر کرنے کا منصوبہ بنایا تو آپ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مذکورہ مقولے کو یاد کر کے بہت افسوس کرتے تھے، فرماتے تھے: اب مجھے ان کی بات یاد آتی ہے۔
- امام بخاری رحمہ اللہ شام بھی گئے، وہاں حسب ذیل مشائخ سے علم حاصل کیا: امام یوسف فریابی، ابونصر اسحاق بن ابراہیم، آدم بن ابی ایاس، الحکم بن نافع اور حیوہ بن شریح۔ ان کے علاوہ دوسرے اہل علم معاصرین سے بھی تکمیل علم کی۔
- امام بخاری رحمہ اللہ حصول علم کے لیے مصر بھی گئے اور وہاں عثمان بن سعید صائغ، سعید بن ابی مریم، عبداللہ بن صالح، احمد

بن صالح، احمد بن شبیب، اصبغ بن فرج، سعید بن ابی عیسیٰ، سعید بن کثیر اور یحییٰ بن عبداللہ سے احادیث حاصل کیں۔

⊙ اسی طرح آپ نے جزیرہ کا سفر کیا۔ وہاں احمد بن عبدالملک الحرانی، احمد بن یزید الحرانی، عمرو بن خلف اور اسماعیل بن عبداللہ الرقی سے خوب خوب استفادہ کیا۔

⊙ آپ نے مرو میں علی بن حسن، عبدان، محمد بن مقاتل۔ ⊙ بلخ میں مکی بن ابراہیم، یحییٰ بن بشر، محمد بن ابان، حسن بن شجاع، یحییٰ بن موسیٰ، امام قتیبہ۔ ⊙ ہراۃ میں احمد بن ابوالولید الحنفی۔ ⊙ نیشاپور میں یحییٰ بن یحییٰ، بشر بن حکم، اسحاق بن راہویہ، محمد بن رافع۔ ⊙ ری میں ابراہیم بن موسیٰ

⊙ واسط میں حسان بن حسان، حسان بن عبداللہ اور سعید بن عبداللہ سے احادیث حاصل کیں...... رحمہم اللہ......

امام بخاری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے صرف انھی شیوخ سے احادیث لیں ہیں جو ایمان میں کمی بیشی کے قائل تھے اور اعمال کو جزو ایمان خیال کرتے تھے جیسا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام کا موقف تھا۔[1]

⊙ **طبقات شیوخ امام بخاری رحمہ اللہ:** امام بخاری نے بے شمار مشائخ سے کسب فیض کیا، وہ خود فرماتے ہیں: ''میں نے ایک ہزار اَسّی شیوخ سے احادیث لکھی ہیں اور وہ سب کے سب محدث تھے۔''[2] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام بخاری کے اساتذہ کو پانچ طبقات میں تقسیم کیا ہے، وہ حسب ذیل ہیں:

⊙ **پہلا طبقہ:** اس طبقے میں وہ شیوخ شامل ہیں جنھوں نے آپ کو تابعین کے واسطے سے احادیث سنائیں جیسا کہ امام بخاری کے استاد محمد بن عبداللہ انصاری ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے بہت سے اساتذہ ایسے ہیں جو تابعین سے احادیث بیان کرتے ہیں، مشائخ بخاری میں یہ اعلیٰ طبقہ ہے۔

⊙ **دوسرا طبقہ:** اس طبقے میں امام بخاری رحمہ اللہ کے وہ شیوخ شامل ہیں جو طبقۂ اولیٰ کے ہم عصر تو ہیں لیکن ثقات تابعین سے ان کا سماع ثابت نہیں ہے، مثلاً: آدم بن ایاس، ابومسہر عبدالاعلیٰ بن مسہر، سعید بن ابی مریم اور ایوب بن سلیمان وغیرہ، یہ تمام حضرات طبقۂ ثانیہ سے ہیں جن سے امام بخاری رحمہ اللہ نے احادیث بیان کی ہیں۔

⊙ **تیسرا طبقہ:** اس طبقے میں امام بخاری رحمہ اللہ کے وہ اساتذہ شامل ہیں جن کی کسی تابعی سے ملاقات ثابت نہیں، مثلاً: سلیمان بن حرب، قتیبہ بن سعید، نعیم بن حماد، علی بن مدینی، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، ابوبکر بن ابی شیبہ اور عثمان بن ابی شیبہ وغیرہ۔ اس طبقے سے روایت کرنے میں امام مسلم رحمہ اللہ بھی امام بخاری کے ساتھ شریک ہیں۔

⊙ **چوتھا طبقہ:** اس طبقے میں امام بخاری رحمہ اللہ کے وہ مشائخ شامل ہیں جو طلب حدیث میں امام بخاری کے ساتھی تھے یا انھوں نے ان سے کچھ عرصہ قبل علم حدیث پڑھا، مثلاً: محمد بن یحییٰ ذہلی، ابوحاتم رازی، عبد بن حمید، احمد بن نصر اور محمد بن عبدالرحیم وغیرہ۔ ان اساتذہ سے امام بخاری رحمہ اللہ نے وہ احادیث روایت کی ہیں جو پہلے تین طبقات سے نہ مل سکیں۔

---

1 مقدمة فتح الباري، ص: 669. 2 مقدمة فتح الباري، ص: 670.

⊙ پانچواں طبقہ: اس طبقے میں وہ اساتذہ شامل ہیں جو عمر اور استاد کے اعتبار سے امام بخاری رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے ہیں، مثلاً: عبداللہ بن حماد الآملی، عبداللہ بن ابی العاص خوارزمی اور حسین بن محمد قبانی وغیرہ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے خاص فائدے کے تحت ان سے احادیث بیان کی ہیں، مثلاً: ایک حدیث اپنے اساتذہ اور ساتھیوں سے نہ مل سکی تو وہ اپنے شاگردوں سے بیان کریں گے۔ ایسا کرنے میں امام بخاری رحمہ اللہ نے امام وکیع کی بات پر عمل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: آدمی اس وقت تک عالم نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے سے اعلیٰ، اپنے ہم عمر اور اپنے سے نیچے والے سے احادیث بیان نہیں کرتا۔ بلکہ امام بخاری رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں کہ انسان محدث کامل اس وقت تک نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنے سے اعلیٰ، اپنے ہم عمر اور اپنے سے کم درجہ والے سے احادیث بیان نہ کرے۔" [1]

⊙ تلامذۂ بخاری: امام بخاری رحمہ اللہ کے تلامذہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ امام بخاری کے شاگرد فربری کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے آپ سے صحیح بخاری کا سماع کیا ہے، ان کی تعداد نوے ہزار ہے۔ [2] امام بخاری رحمہ اللہ سے روایت کرنے والوں کو ہم تین طبقات میں تقسیم کر سکتے ہیں:

⊙ پہلا طبقہ: اس طبقے میں وہ مشائخ شامل ہیں جن سے امام بخاری رحمہ اللہ نے کسب فیض کیا۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں: عبداللہ بن محمد مسندی، عبداللہ بن منیر، اسحاق بن احمد سرماری، محمد بن خلف بن قتیبہ۔

⊙ دوسرا طبقہ: یہ طبقہ امام بخاری رحمہ اللہ کے ہم عصر مشائخ پر مشتمل ہے جو آپ سے احادیث بیان کرتے ہیں۔ اس طبقے میں مشہور مشہور تلامذہ یہ ہیں: ابوزرعہ رازی، ابوحاتم رازی، ابراہیم حربی، ابوبکر بن ابی عاصم، موسیٰ بن ہارون، محمد بن عبداللہ بن مطین، اسحاق بن احمد بن زیرک فارسی، محمد بن قتیبہ بخاری، ابوبکر اعین۔

⊙ تیسرا طبقہ: اس طبقے میں وہ تلامذہ شامل ہیں جن کا شمار بڑے بڑے حفاظ میں ہوتا ہے۔ چند ایک کے نام یہ ہیں: صالح بن محمد جزرہ، ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، ابوالفضل احمد بن سلمہ، ابوبکر بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن نصر مروزی، ابوبکر بن ابی الدنیا، ابوبکر البزار، حاشد بن اسماعیل، ابوالقاسم بغوی، حسین بن اسماعیل المحاملی۔ [3]

یہ وہ تلامذہ ہیں جنھوں نے براہ راست امام بخاری رحمہ اللہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیے، بالواسطہ تلامذہ کی تعداد میں قیامت تک اضافہ اور آپ کے لیے صدقۂ جاریہ کا سامان پیدا ہوتا رہے گا۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء.

⊙ امام بخاری رحمہ اللہ کا مسلک: امام بخاری فقہی فروع اور اجتہادی مسائل میں مروجہ مسالک سے بالکل آزاد ہیں۔ مذاہب اربعہ میں سے کسی کی مخالفت یا موافقت کا انحصار تعصب یا عقیدت کی بنا پر نہیں بلکہ دلیل پر ہے جیسا کہ صحیح بخاری کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے پاس آپ کا مسلک معلوم کرنے کا واحد ذریعہ آپ کی تالیف صحیح بخاری ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا مسلک درج ذیل آیت کریمہ کا آئینہ دار ہے: ﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ وَلَا

---

1 مقدمة فتح الباري، ص: 671,670. 2 مقدمة فتح الباري، ص: 686. 3 مقدمة فتح الباري، ص: 687.

تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ﴾ ''جو کچھ تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھاری طرف نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو، اس کے سوا اور دوستوں کی پیروی نہ کرو۔''[1] اگر چہ کچھ حضرات نے امام بخاری رحمہ اللہ کو شافعی یا حنبلی لکھا ہے لیکن یہ حقیقت کے خلاف ہے۔ آپ مجتہد مطلق، امام الفقہ اور تحریک آزادئ فکر کے علمبردار ہیں جیسا کہ درج ذیل مثالوں سے معلوم ہوتا ہے:

⊙ شوافع کے نزدیک جمعہ کی ادائیگی کے لیے کم از کم چالیس آدمیوں کا ہونا ضروری ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان کی تردید کرتے ہوئے بایں طور عنوان قائم کیا ہے: ''جب لوگ نماز جمعہ کے وقت امام کو چھوڑ کر چلے جائیں تو امام اور باقی ماندہ آدمیوں کی نماز صحیح ہے۔''[2] پھر اس کے تحت حدیث ذکر فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ نے بارہ آدمیوں کے ساتھ نماز جمعہ ادا فرمائی جبکہ تجارتی قافلہ آنے کی وجہ سے لوگ دورانِ جمعہ چلے گئے تھے۔[3]

⊙ احناف کے ہاں جمعہ کی ادائیگی کی متعدد شرائط ہیں۔ ان کے ہاں عام دیہاتوں میں جمعہ جائز نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس موقف کی تردید میں بایں الفاظ عنوان قائم کیا: ''دیہاتوں اور شہروں میں جمعہ کی ادائیگی۔''[4] پھر ایک حدیث کا حوالہ دیا کہ مسجد نبوی کے بعد پہلا جمعہ عبدالقیس کی ایک بستی جواثی میں شروع ہوا جو بحرین میں تھی۔[5]

⊙ حنابلہ کا مشہور مسلک ہے کہ زوال آفتاب سے پہلے جمعہ جائز ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے صراحت فرمائی کہ یہ موقف صحیح نہیں ہے اور تردید میں ایک عنوان قائم کیا: ''جب سورج ڈھل جائے تو جمعہ کا وقت ہوتا ہے۔''[6] پھر آپ نے اس کے تحت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ زوال آفتاب کے بعد جمعہ پڑھتے تھے۔[7]

⊙ مالکی حضرات کے نزدیک بارش کی وجہ سے جمعہ چھوڑ دینا جائز نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس موقف سے اتفاق نہیں کیا بلکہ ان کی تردید میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا: ''بارش کی وجہ سے جمعہ میں حاضر نہ ہونے کی رخصت ہے۔''[8] اس کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ذکر کیا کہ اگر چہ جمعہ کی ادائیگی بہت ضروری ہے، تاہم بارش کی وجہ سے میں نہیں چاہتا کہ تمھیں مشقت میں ڈالوں اور تم مٹی اور کیچڑ میں لتھڑے ہوئے مسجد میں آؤ۔[9]

مولانا انور شاہ کاشمیری نے امام بخاری رحمہ اللہ کے مسلک کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے: میرے نزدیک حق بات یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں کسی مسلک کی تقلید نہیں کی بلکہ اجتہاد کا راستہ اختیار کیا ہے، ان کی فہم و بصیرت نے جو فیصلہ کیا، انھوں نے اسے آزادی کے ساتھ اپنایا ہے۔[10] مسائل میں ایک مجتہد کا دوسرے مجتہد کے ساتھ موافق ہونا چیزے دیگر است، یہ بات مجتہد کے مقلد ہونے کی دلیل نہیں ہے۔

❁ **تالیفات امام بخاری رحمہ اللہ:** امام بخاری نے متعدد تالیفات کی صورت میں اپنا علمی ترکہ امت کے سپرد کیا ہے۔ ان

---

1 الأعراف 3:7. 2 كتاب الجمعة، باب: 38. 3 كتاب الجمعة، حديث: 936. 4 كتاب الجمعة، باب: 11. 5 كتاب الجمعة، حديث: 892. 6 كتاب الجمعة، باب: 16. 7 كتاب الجمعة، حديث: 904. 8 كتاب الجمعة، باب: 14. 9 كتاب الجمعة، حديث: 901. 10 فيض الباري: 335/1.

تصانیف کی دو اقسام ہیں: ① جو آج دستیاب ہیں۔ ② جن کا ذکر صرف مؤرخین نے کیا ہے۔ دستیاب تالیفات کی تفصیل حسب ذیل ہے: الجامع الصحیح: جس کا تفصیلی تذکرہ ہم آئندہ اوراق میں کریں گے۔

الأدب المفرد جزء رفع اليدين جزء القراءة كتاب الضعفاء خلق أفعال العباد

برالوالدين التاريخ الكبير التاريخ الأوسط التاريخ الصغير.

ان کے علاوہ کچھ تالیفات کا مؤرخین نے ذکر کیا ہے جو حسب ذیل ہیں: ۞ الجامع الكبير ۞ المسند الكبير ۞ التفسير الكبير ۞ كتاب الهبة ۞ كتاب الأشربة ۞ كتاب الوحدان ۞ كتاب أسامي الصحابة ۞ كتاب المبسوط ۞ كتاب العلل ۞ كتاب الكنى ۞ كتاب الفوائد [1]

ابوحاتم وراق کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے عرض کیا: آپ نے اپنی تمام تصانیف میں جو کچھ ذکر کیا ہے وہ آپ کو یاد ہے؟ تو امام بخاری رحمہ اللہ نے جواب دیا: ان تصانیف میں جو کچھ ہے، ان میں سے کوئی چیز مجھ پر مخفی نہیں ہے، نیز میں نے تمام کتابوں کو تین تین مرتبہ تصنیف کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں کہ میں نے ان تصانیف میں دو لاکھ سے زیادہ احادیث جمع کی ہیں۔ آپ اپنی تالیفات کے متعلق فرماتے تھے: مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لیے ان تصانیف میں برکت عطا فرمائے گا۔ [2] ان تمام تصانیف میں جو قبولیت اور شہرت دوام صحیح بخاری کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی وہ دوسری کسی کتاب کے حصے میں نہیں آئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امام بخاری رحمہ اللہ کو اتنی عظیم محنت کا اپنے ہاں اجر جزیل عطا فرمائے اور ہمیں قیامت کے دن خدامِ حدیث میں اٹھائے۔ آمین یا رب العالمین۔

٭ وفات: آپ نے 30 رمضان المبارک 256 ہجری بمطابق 31 اگست 870ء عیدالفطر کی رات بوقت نماز عشاء 62 سال کی عمر میں وفات پائی اور عید کے روز ہی بعد از نماز ظہر بستی خرتنگ میں دفن ہوئے جو سمرقند سے چھ میل کے فاصلے پر ہے۔ چونکہ آپ کے جنازے پر لوگ بکثرت آئے جس کی بنا پر سواری کی تنگی پیش آئی، اسی دن سے اس بستی کا نام خرتنگ مشہور ہو گیا۔

امام بخاری رحمہ اللہ کو دفن کرنے کے لیے جب قبر میں رکھا گیا تو مٹی سے کستوری کی طرح خوشبو آنے لگی، یہ خوشبو کئی دن تک آتی رہی۔ لوگ آپ کی قبر سے خوشبو والی مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے حتی کہ قبر کے اردگرد لکڑی کا جنگلا لگا دیا گیا تاکہ وہ محفوظ رہے۔ عبدالواحد بن آدم طواویسی کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ایک مقام پر کھڑے ہیں گویا آپ کسی کا انتظار کر رہے ہیں۔ میں نے سلام کیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ یہاں کس کے انتظار میں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں محمد بن اسماعیل بخاری کا انتظار کر رہا ہوں۔'' مجھے چند دنوں کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ کی وفات کا پتہ چلا تو میں نے دیکھا کہ ان کی وفات کا وہی وقت تھا جس وقت میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کسی کا انتظار کرتے دیکھا تھا۔ [3]

---

1 مقدمة فتح الباري، ص: 686. 2 مقدمة فتح الباري، ص: 681. 3 مقدمة فتح الباري، ص: 688.

تعارف صحیح بخاری

ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

کتب احادیث میں جو مرتبہ اور مقام صحیح بخاری کو حاصل ہے وہ کسی اور کتاب کو نہیں مل سکا۔ محدثین کرام کے ہاں یہ مقولہ مشہور ہے: ''اللہ کی کتاب کے بعد صحیح ترین کتاب، صحیح بخاری ہے۔'' اس عظیم کتاب کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے:

❀ صحیح بخاری کا نام: الجامع الصحيح المسند المختصر من أمور رسول الله ﷺ و سننه و أيامه. اس نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ کتاب کا موضوع صحیح اور مسند احادیث کو جمع کرنا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے خود فرمایا ہے: میں نے اس کتاب میں صرف صحیح احادیث کو درج کیا ہے۔[1] اب ہم اس نام کی مختصر وضاحت کرتے ہیں:

① الجامع: محدثین کی اصطلاح میں جامع اس کتاب کو کہتے ہیں جو مندرجہ ذیل آٹھ قسم کی احادیث پر مشتمل ہو: احکام، مناقب، سیر، آداب، تفسیر، فتن، رقاق اور عقائد۔

② الصحيح: اصول حدیث کے اعتبار سے صحیح حدیث کی پانچ شرائط ہیں: ① اتصال سند۔ ② عدل رواۃ۔ ③ ضبط رواۃ۔ ④ عدم شذوذ۔ ⑤ عدم علت۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کتاب میں بنیادی احادیث کے لیے صحیح ہونے کا پورا پورا التزام کیا ہے۔

③ المسند: اس سے مراد وہ مرفوع حدیث ہے جس کی سند متصل ہو، خواہ وہ حدیث قولی ہو، فعلی ہو یا تقریری۔ اگر کسی موقع پر احادیث معلقہ اور آثار موقوفہ بیان ہوئے ہیں تو وہ اصل مقصود نہیں بلکہ انھیں صرف متابعت اور تائید و استشہاد کے لیے پیش کیا گیا ہے۔

④ المختصر: امام بخاری رحمہ اللہ نے چھ لاکھ احادیث سے اس کتاب کا انتخاب کیا ہے۔ اس میں مکررات و معلقات کی مجموعی تعداد نو ہزار اناسی ہے، ان میں ایک ہزار تین صد اکتالیس معلقات، تین صد اکتالیس متابعات اور باقی سات ہزار تین صد ستانوے احادیث موصول ہیں۔

⑤ من أمور رسول الله ﷺ: اس سے مسند کی وضاحت مقصود ہے، یعنی اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کے اقوال و افعال

---

1 مقدمة فتح الباري، ص: 7.

اورتقریرات کا بیان ہوگا۔

⑥ سننہ: اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جاری ہونے والے فقہی احکام ہیں، یعنی ضابطۂ زندگی اور اس کی تفصیل جو آپ سے منقول ہے، اسے بیان کیا جائے گا۔

⑦ أیامه: اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کو پیش آنے والے شب و روز کے حوادث و واقعات ہیں، یعنی اس کتاب میں ابواب جہاد اور غزوات کی تفصیل بیان کی جائے گی۔

❀ سبب تالیف صحیح بخاری: صحیح بخاری سے پہلے کتب حدیث لکھی گئی تھیں، بلکہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک ہی میں حدیث کی تدوین شروع ہو چکی تھی جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک صحیفہ مدون کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بھی رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے الصحیفة الصادقة مرتب کر رکھا تھا، نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے الصحیفة الصحیحة کا بھی تاریخ میں حوالہ ملتا ہے۔ لیکن ان میں صرف احادیث کو جمع کیا گیا تھا۔ ان کی عنوان بندی نہیں تھی۔ اس کے بعد سفیان ثوری، امام مالک اور امام اوزاعی رحمہم اللہ نے اپنے مجموعوں کو کتب و ابواب کے ساتھ مرتب فرمایا لیکن ان میں صرف صحیح احادیث جمع کرنے کا التزام نہیں کیا گیا تھا۔ عام لوگوں کو اس امر کی ضرورت تھی کہ کوئی ایسا مجموعہ ہو جس پر آنکھیں بند کر کے عمل کیا جائے، جس کی ہر حدیث قابل حجت ہو اور اطمینان ہو کہ اس کی ہر حدیث واقعی رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد امام اسحاق بن راہویہ نے ایک دفعہ اپنی علمی مجلس میں اس امر کا اظہار کیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ استاد محترم کی یہ بات میرے دل میں اتر گئی۔ میں نے اس خواہش کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ انھی دنوں امام بخاری نے ایک خواب دیکھا کہ وہ مورچھل کے ذریعے سے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ مبارک سے مکھیاں اڑا رہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر یوں کی گئی کہ آپ اللہ کے رسول ﷺ کے کلام مبارک سے کذب و افترا کی مکھیاں دور فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ سے رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کے متعلق کوئی عظیم خدمت لے گا، چنانچہ صحیح بخاری کی تالیف دراصل آپ کے استاد محترم کی خواہش کی تکمیل اور آپ کے خواب کی تعبیر ہے۔[1]

❀ شرائط صحیح بخاری: امام بخاری رحمہ اللہ نے اخذ روایات کے سلسلے میں اپنی کسی کتاب میں شرائط وغیرہ کا ذکر نہیں کیا بلکہ ان کے بعد آنے والے علماء حضرات نے ان کی تالیفات کا مطالعہ کیا، خاص طور پر ان کی تالیف ''الجامع الصحیح'' پر غور و خوض کیا تو تتبع و تلاش کے بعد ان شرائط کا ذکر کیا ہے جو انھوں نے اخذ روایات کے سلسلے میں ملحوظ رکھی ہیں۔

❀ تراجم صحیح بخاری: کسی چیز کے آغاز اور ابتدائی حصے کو ترجمہ کہا جاتا ہے جسے دوسرے لفظوں میں عنوان کہتے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ''الجامع الصحیح'' کے تراجم میں بہت سے علمی، فقہی، اصولی اور لغوی حقائق بیان کیے ہیں۔

---

1 مقدمة فتح الباري، ص:9.

بڑے بڑے علماء ان تراجم کو دیکھ کر انگشت بدنداں ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ کے قائم کردہ تراجم سے پتہ چلتا ہے کہ انھیں حدیث، تفسیر، لغت اور علم کلام پر پورا پورا عبور حاصل تھا۔ یہ بات تو اہل علم میں مشہور ہے: [فقه البخاري في تراجمه] ''یعنی امام بخاری رحمہ اللہ کی فقہ ان کے قائم کردہ تراجم میں ہے۔''

✿ **نسخہائے صحیح بخاری:** امام بخاری رحمہ اللہ کے شاگرد رشید فربری نے ذکر کیا ہے کہ ''الجامع الصحیح'' کو نوے ہزار آدمیوں نے امام بخاری سے براہ راست سنا[1] لیکن ہم تک صحیح بخاری کے جو نسخے متصل سند سے پہنچے ہیں وہ صرف چار ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

✿ **پہلا نسخہ:** یہ حافظ فربری کا نسخہ ہے۔ یہ امام بخاری رحمہ اللہ کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ انھوں نے صحیح بخاری کو امام بخاری رحمہ اللہ سے دو مرتبہ سنا ہے۔ صحیح بخاری کا یہ نسخہ باقی تینوں نسخوں سے زیادہ شہرت یافتہ ہے۔

✿ **دوسرا نسخہ:** یہ حافظ نسفی کا نسخہ ہے۔ ان کا نام ابراہیم بن معقل بن حجاج نسفی ہے۔ حافظ نسفی نے پوری کتاب امام بخاری سے نہیں سنی، چند اوراق رہ گئے تھے، اس طرح اس نسخے میں معمولی سا نقص رہ گیا۔ حافظ نسفی کے نسخے کو وہ شہرت نہ مل سکی جو نسخۂ فربری کو حاصل ہوئی۔

✿ **تیسرا نسخہ:** یہ نسخہ حافظ نسوی کا ہے۔ ان کا نام حماد بن شاکر نسوی ہے۔ اس نسخے کو آگے بیان کرنے والا صرف ایک شخص ہے جبکہ فربری کے نسخے کو نقل کرنے والے نو تلامذہ ہیں۔ اس بنا پر حماد بن شاکر کے نسخے کو بھی وہ شہرت حاصل نہ ہو سکی جو نسخۂ فربری کو حاصل ہوئی۔

✿ **چوتھا نسخہ:** یہ نسخہ حافظ بزدوی کا ہے۔ ان کا پورا نام ابوطلحہ منصور بن محمد بن علی بزدوی ہے۔ اس نسخے کو بھی صرف ایک آدمی نقل کرتا ہے، اس لیے نسخۂ فربری کے مقابلے میں اس کی شہرت کم ہے۔

بعض حضرات حافظ محاملی کو بھی صاحب نسخہ کہتے ہیں لیکن ان کے پاس صحیح بخاری کا کوئی نسخہ نہیں تھا۔ بہر حال ہمارے ہندو پاک میں حافظ فربری کا نسخہ ہی مدارِ روایت ہے۔ واللّٰہ أعلم.

✿ **ترتیب صحیح بخاری:** صحیح بخاری ایک ایسی کتاب ہے جس پر صحیح اور جامع دونوں صفات کا اطلاق ہوتا ہے۔ جامعیت کا یہ عالم ہے کہ یہ شریعت کے تمام فنون، یعنی عقائد وعبادات، جہاد وغزوات، آداب ومعاملات، سیر واخلاقیات، حدود وتعزیرات، تفسیر وفضائل، طب وعلاج اور رقاق وتوحید جیسے 54 فنونِ اسلامیہ پر مشتمل ہے۔ ملکی سیاسی قوانین کے علاوہ روزمرہ کے جزوی معاملات بڑے صاف اور روشن دلائل سے مستنبط کیے ہیں۔ الغرض اللہ کی کتاب کے بعد یہ ایک ایسی کتاب ہے جو

[1] مقدمة فتح الباري، ص: 676.

دین و دنیا کے معاملات بڑے اچھے انداز میں حل کرتی ہے اور مصنف کے متعلق تمام فنون میں قابلیت کی شہادت دیتی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے آغاز کتاب میں وحی اور آخر میں توحید کو بیان کیا کیونکہ توحید کی اصل وحی اور وحی کا ثمرہ توحید ہے اور درمیان میں اس کا تقاضا عمل ہے۔ آپ نے واضح کیا کہ جس نے دنیا میں اس پھل کو پا لیا وہ آخرت میں کامیاب ہو گا اور جنت میں اللہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔ آمین.

❀ **مقام صحیح بخاری:** امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی ''الجامع الصحیح'' کو حسن نیت اور اخلاص سے تالیف فرمایا اور اس کی تالیف میں بڑی محنت اور جانفشانی سے کام لیا۔ آپ فرماتے ہیں: ''میں نے اپنی صحیح میں کوئی بھی حدیث غسل کرنے، دو رکعت پڑھنے اور استخارہ کرنے کے بغیر نہیں لکھی۔''[1]

امام بخاری رحمہ اللہ خود اس تالیف کے متعلق فرماتے ہیں: میں نے سولہ برس کی محنت شاقہ سے اپنی اس کتاب کو مرتب کیا ہے اور چھ لاکھ احادیث سے اس کا انتخاب کر کے اپنے اور اللہ کے درمیان اسے حجت قرار دیا ہے۔[2]

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں: صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے متعلق تمام محدثین کرام کا اتفاق ہے کہ ان میں مذکور تمام کی تمام متصل اور مرفوع روایات یقیناً صحیح ہیں اور یہ دونوں کتابیں اپنے مصنفین تک تواتر کے ساتھ پہنچی ہیں۔ جو انسان ان کی تعظیم نہ بجالائے وہ بدعتی، ملحد اور مسلمانوں کے راستے کے خلاف چلتا ہے۔[3]

صحیح بخاری کے متعلق ابو زید مروزی فرماتے ہیں: میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان سویا ہوا تھا، اس دوران میں میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے مجھ سے فرمایا: ابوزید! تم کب تک شافعی کی کتاب پڑھتے رہو گے؟ میری کتاب تم کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کی کتاب کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: محمد بن اسماعیل کی جامع صحیح میری کتاب ہے۔[4] بہر حال اللہ تعالیٰ نے امام بخاری رحمہ اللہ کی تالیف ''الجامع الصحیح'' کو شرف قبولیت سے نوازا کہ کوئی بھی عامی یا اہل علم اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

1 مقدمة فتح الباري، ص:9. 2 مقدمة فتح الباري، ص:681. 3 حجة الله البالغة:134/1. 4 مقدمة فتح الباري، ص:683.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

1 - كِتَابُ بَدْءِ الْوَحْيِ

وحی کے آغاز کا بیان

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْبُخَارِيُّ - رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى آمِين - :

شیخ، امام، حافظ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا:

(١) [بَابٌ] : كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَوْلُ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ ﴿إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ نُوحٍ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ مِنۢ بَعْدِهِۦ﴾ [النسآء: ١٦٣].

باب:1 - رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز کیونکر ہوا؟ نیز اللہ عزوجل کے فرمان (کی وضاحت): ”ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی نازل فرمائی ہے جیسے حضرت نوح (علیہ السلام) اور ان کے بعد آنے والے تمام انبیاء (علیہم السلام) کی طرف نازل کی تھی۔“

١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ [عَبْدُاللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ] قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ».

[انظر: ٥٤، ٢٥٢٩، ٣٨٩٨، ٥٠٧٠، ٦٦٨٩، ٦٩٥٣]

[1] حضرت علقمہ بن وقاص لیثی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق پھل ملے گا، پھر جس شخص نے دنیا کمانے یا کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے وطن چھوڑا تو اس کی ہجرت اسی کام کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔“

فائدہ: اس حدیث کی مذکورہ بالاعنوان سے بایں طور مطابقت بیان کی گئی ہے کہ اگرچہ نبوت و رسالت ایسی چیز نہیں ہے جسے محنت و ریاضت کے بل بوتے پر حاصل کیا جاسکے بلکہ یہ خاص عنایات ربانی کا نتیجہ ہے، تاہم اہل دنیا سے کٹ کر اللہ کی طرف ہجرت کر کے غار حرا میں خلوت گزیں ہونا عطیۂ نبوت ملنے کا سبب ضرور بنا ہے۔ اور یہ خلوت گزینی بھی اللہ کے فضل اور احسان ہی سے نصیب ہوئی۔ گویا رسول اللہ ﷺ کا اپنے گھر سے غار حرا تک ہجرت کرنا نزول وحی کا مقدمہ اور مکے سے مدینے کی طرف ہجرت کرنا ظہور وحی کے لیے پیش خیمہ ثابت ہوا کیونکہ مکے میں کفار کی مخالفت کی وجہ سے وحی کو عام کرنے کا موقع نہ مل سکا اور ہجرت مدینہ کے بعد اس وحی کا خوب چرچا ہوا۔[1] * اس حدیث میں اعمال سے مراد انسان کے وہ اختیاری افعال ہیں جو عبادات کے زمرے میں آتے ہیں کیونکہ عبادات ہی میں اخلاص اور حسن نیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ فسادِ نیت سے عبادات کی ادائیگی نہ صرف ثواب سے محرومی کا باعث ہے بلکہ اللہ کے ہاں اس پر سخت سزا کا بھی اندیشہ ہے، اس کے برعکس عادات و معاملات نیت کے بغیر بھی وقوع پذیر ہو جاتے ہیں، مثلاً: کوئی شخص کسی کو ہزار روپے دیتا ہے تو دوسرے کی ملکیت ثابت ہو جائے گی، البتہ اگر وہ اس میں نیت اللہ کی رضا کر لے تو پھر اخلاص آ جانے سے اسے بھی عبادت کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے جس پر اللہ کے ہاں اجر و ثواب کا وعدہ ہے۔ * چونکہ نیت دل کا فعل ہے، اس لیے زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا تکلف محض ہے، نیز جن عبادات و اعمال کا تعلق ہی دل سے ہے، مثلاً: خشیت و انابت اور خوف و رجا وغیرہ، ان میں سرے سے نیت کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ بہرحال حج اور عمرے کی نیت کے علاوہ کسی بھی عمل کی نیت کے لیے زبان سے نیت کے الفاظ بولنا بدعت ہے۔ ہر عمل کے لیے دل میں جو نیت ہوتی ہے، وہی کافی ہے۔

٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّي، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ» - قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ

[2] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کبھی تو وحی آنے کی کیفیت گھنٹی کی ٹن ٹن کی طرح ہوتی ہے اور یہ کیفیت مجھ پر بہت گراں گزرتی ہے، پھر جب فرشتے کا پیغام مجھے یاد ہو جاتا ہے تو یہ موقوف ہو جاتی ہے۔ اور کبھی فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آ کر مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے محفوظ کر لیتا ہوں۔'' حضرت عائشہ ؓ کا بیان ہے: میں نے سخت سردی کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب وحی آتی تو اس کے موقوف ہونے پر آپ کی پیشانی سے

[1] المتواري على تراجم أبواب البخاري، ص: 49.

فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا.

پسینہ بہہ نکلتا۔

[انظر: ٣٢١٥]

فائدہ: اس حدیث میں وحی کی ان دوصورتوں کو بیان کیا گیا ہے جو عام طور پر آپ کو پیش آتی تھیں۔ ان کے علاوہ کبھی خواب کی صورت میں اور کبھی بذریعۂ الہام والقاء بھی وحی آتی اور بسا اوقات حضرت جبریل علیہ السلام اپنے اصل روپ میں وحی لے کر تشریف لاتے۔ اور کبھی اللہ تعالیٰ کے پس پردہ بذاتِ خود کلام فرمانے سے بھی وحی کا ثبوت ملتا ہے جیسا کہ حدیث معراج اس کی صریح دلیل ہے۔

٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلٰى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اِقْرَأْ، قَالَ: «مَا أَنَا بِقَارِئٍ»، قَالَ: «فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اِقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ﴾» [العلق: ١-٣] فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ: «زَمِّلُونِي،

[3] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتدا سچے خوابوں کی صورت میں ہوئی۔ آپ جو کچھ خواب میں دیکھتے وہ سپیدۂ صبح کی طرح نمودار ہو جاتا۔ پھر آپ کو تنہائی محبوب ہوگئی، چنانچہ آپ غار حرا میں خلوت اختیار فرماتے اور کئی کئی رات گھر تشریف لائے بغیر مصروف عبادت رہتے۔ آپ کھانے پینے کا سامان گھر سے لے جا کر وہاں چند روز گزارتے، پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آتے اور تقریباً اتنے ہی دنوں کے لیے پھر توشہ لے جاتے۔ یہاں تک کہ ایک روز جبکہ آپ غار حرا میں تھے، (یکایک) آپ کے پاس حق آ گیا اور ایک فرشتے نے آ کر آپ سے کہا: پڑھو! آپ نے فرمایا: ''میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔'' آپ کا فرمان ہے: اس پر فرشتے نے مجھے پکڑ کر خوب بھینچا، یہاں تک کہ میری قوت برداشت جواب دینے لگی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھو! میں نے کہا: ''میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں۔'' اس نے دوبارہ مجھے پکڑ کر دبوچا، یہاں تک کہ میری قوت برداشت جواب دینے لگی، پھر چھوڑ کر کہا: پڑھو! میں نے پھر کہا: ''میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔'' اس نے تیسری بار مجھے پکڑ کر بھینچا، پھر چھوڑ کر کہا: ''پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے

زَمِّلُونِي». فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ لِخَدِيجَةَ - وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ -: «لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي»، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: كَلَّا، وَاللهِ! مَا يُحْزِنُكَ اللهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِبْنِ عَبْدِالْعُزَّى - ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ - وَكَانَ امْرَءًا قَدْ تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ، فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: يَا ابْنَ عَمِّ! اِسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرٰى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَأٰى، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللهُ عَلَى مُوسٰى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعٌ، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ»؟ قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ. [انظر: ٣٣٩٢، ٤٩٥٣، ٤٩٥٥، ٤٩٥٦، ٤٩٥٧، ٦٩٨٢]

سے پیدا کیا، پڑھو! اور تمھارا رب تو نہایت کریم ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ ان آیات کو لے کر واپس آئے اور آپ کا دل (خوف سے) دھڑک رہا تھا، چنانچہ آپ (اپنی بیوی) حضرت خدیجہ بنت خویلد ؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو۔'' انھوں نے آپ کو چادر اوڑھا دی، یہاں تک کہ آپ سے خوف زدگی کی کیفیت دور ہوگئی۔ پھر آپ نے حضرت خدیجہ ؓ کو واقعے کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا: ''مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔'' حضرت خدیجہ ؓ نے کہا: قطعاً نہیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رنجیدہ نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، درماندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، فقیروں، محتاجوں کو کما کر دیتے ہیں، مہمانوں کی میزبانی کرتے ہیں اور حق کے سلسلے میں پیش آنے والے مصائب میں مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ ؓ رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لے کر اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزی کے پاس آئیں۔ ورقہ دور جہالت میں عیسائی ہوگئے تھے اور عبرانی زبان بھی لکھنا جانتے تھے، چنانچہ عبرانی زبان میں حسب توفیق الٰہی انجیل لکھتے تھے۔ اس وقت بہت بوڑھے اور نابینا ہو چکے تھے۔ ان سے حضرت خدیجہ ؓ نے کہا: بھائی جان! اپنے بھتیجے کی بات سنیں۔ ورقہ نے پوچھا: بھتیجے کیا دیکھتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ دیکھا تھا، بیان فرما دیا۔ اس پر ورقہ نے آپ سے کہا: یہ تو وہی ناموس (وحی لانے والا فرشتہ) ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ ؑ پر نازل فرمایا تھا۔ کاش! میں آپ کے زمانۂ نبوت میں توانا ہوتا، کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا تو کیا

وہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟" ورقہ نے کہا: ہاں! جب بھی کوئی آدمی اس طرح کا پیغام لایا جیسا آپ لائے ہیں تو اس سے ضرور دشمنی کی گئی۔ اور اگر مجھے آپ کا زمانہ نصیب ہوا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔ اس کے بعد ورقہ جلد ہی فوت ہو گئے اور وحی رک گئی۔

فائدہ: وحی کے موقوف ہونے کے زمانے میں صرف نزول قرآن موقوف ہوا تھا، تاہم جبریل علیہ السلام کا رسول اکرم ﷺ سے رابطہ منقطع نہیں ہوا تھا، چنانچہ جب آپ توقف وحی سے پریشان ہوئے تو جبریل علیہ السلام نے بارہا تسلی دی اور آپ کو نبیٔ برحق ہونے کا مژدہ جانفزا سنایا۔

٤ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ، وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ، فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: «بَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي، زَمِّلُونِي، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَأَنذِرْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ [المدثر:١-٥] فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَوَاتَرَ». تَابَعَهُ عَبْدُاللهِ بْنُ يُوسُفَ وَأَبُو صَالِحٍ، وَتَابَعَهُ هِلَالُ ابْنُ رَدَّادٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ: بَوَادِرُهُ. [انظر: ٣٢٣٨، ٤٩٢٢، ٤٩٢٣، ٤٩٢٤، ٤٩٢٥، ٤٩٢٦، ٤٩٥٤، ٦٢١٤]

[4] حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی زبانی بندش وحی کا واقعہ سنا، آپ نے بیان فرمایا: "ایک بار میں (کہیں) جا رہا تھا کہ مجھے اچانک آسمان سے ایک آواز سنائی دی، میں نے نگاہ اٹھائی تو دیکھا کہ وہی فرشتہ جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا، آسمان و زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں اسے دیکھ کر سخت دہشت زدہ ہو گیا۔ گھر لوٹ کر میں نے اہل خانہ سے کہا: مجھے چادر اوڑھاؤ، مجھے چادر اوڑھاؤ۔ (انھوں نے مجھے چادر اوڑھا دی۔) اس وقت اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی: "اے لحاف میں لپٹنے والے! اٹھو اور خبردار کرو، اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو، اور اپنے کپڑے پاک رکھو، اور گندگی سے دور رہو۔" پھر نزول وحی میں تیزی آ گئی اور لگاتار نازل ہونے لگی۔"

اس حدیث کو (لیث بن سعد سے یحییٰ بن بکیر کے علاوہ) عبداللہ بن یوسف اور ابوصالح (عبداللہ بن صالح) نے بھی روایت کیا ہے۔ اور ابن شہاب زہری سے (عقیل کے علاوہ) ہلال بن ردّاد نے بھی بیان کیا ہے، نیز یونس اور معمر نے (گزشتہ حدیث میں مذکور فُؤَادُهُ کے بجائے)

بَوَادِرُهُ کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

فائدہ: یہ روایت پہلی روایت ہی کا تتمہ ہے جسے ایک دوسری سند سے بیان کیا گیا ہے۔ پہلی سند حضرت عائشہ ؓ تک حضرت عروہ کے واسطے سے پہنچتی ہے جبکہ اس روایت کی سند حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے واسطے سے حضرت جابر ؓ تک پہنچتی ہے۔ پہلی روایت میں ابن شہاب زہری نے بواسطۂ عروہ عن عائشہ ؓ بندش وحی تک کا واقعہ بیان کیا تھا اور اس روایت میں بواسطۂ ابوسلمہ عن جابر ؓ اس کا نتیجہ ذکر کیا ہے۔

٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ﴾ [القيامة:١٦] قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً، وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحَرِّكُهُمَا. وَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا، فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ - فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُۥ وَقُرْءَانَهُۥ﴾ قَالَ: جَمْعَهُ لَكَ صَدْرُكَ وَتَقْرَأُهُ ﴿فَإِذَا قَرَأْنَٰهُ فَٱتَّبِعْ قُرْءَانَهُۥ﴾ قَالَ: فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُۥ﴾ [القيامة:١٦-١٩] ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ، فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا كَانَ قَرَأَ. [انظر: ٤٩٢٧، ٤٩٢٨، ٤٩٢٩، ٥٠٤٤، ٧٥٢٤]

[5] حضرت ابن عباس ؓ فرمان الٰہی: ''(اے پیغمبر!) آپ وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نزول وحی کے وقت بہت مشقت برداشت کرتے تھے۔ اور آپ (اکثر) اپنے لب مبارک کو حرکت دیا کرتے تھے...... حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: میں آپ کے سامنے اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ ہلاتے تھے۔ (آپ کے شاگرد) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جس طرح میں نے حضرت ابن عباس ؓ کو ہلاتے ہوئے دیکھا، پھر انھوں نے اپنے ہونٹ ہلائے...... (حضرت ابن عباس ؓ نے کہا:) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''(اے نبی!) اس وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو، اسے جمع کرنا اور پڑھا دینا ہماری ذمے داری ہے۔'' یعنی آپ کے سینے میں محفوظ کر دینا اور پڑھانا ہمارا کام ہے۔ پھر ارشاد الٰہی: ''چنانچہ جب ہم پڑھ چکیں تو ہمارے پڑھنے کی پیروی کرو۔'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: خاموشی سے کان لگا کر سنتے رہو۔ پھر فرمان الٰہی: ''اس کا بیان کرنا بھی ہمارا کام ہے۔'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: پھر اس کا مطلب سمجھا دینا بھی ہماری ذمے داری ہے۔ ان آیات کے نزول کے بعد جب جبریل ؑ آپ کے پاس

آ کر قرآن سناتے تو آپ کان لگا کر سنتے رہتے، جب وہ چلے جاتے تو آپ (وعدۂ الٰہی کے مطابق) اس طرح پڑھتے جس طرح حضرت جبریل علیہ السلام نے پڑھا ہوتا۔

فائدہ: نزول وحی کے وقت آپ ﷺ تین طرح کی مشقتیں برداشت کرتے تھے: ایک یہ کہ آپ قول ثقیل سن رہے ہوتے۔ دوسرے زبان مبارک کو جلدی جلدی حرکت دیتے۔ تیسرے اس کے مطالب و معانی بھی محفوظ فرما رہے ہوتے تھے۔ پھر محبوب اپنے محبّ کو اپنی صفت کلام عطا فرما رہا ہے، گویا آپ فرط اشتیاق اور حفاظت کلام کے باعث یہ مشقتیں برداشت کرتے تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ان تمام باتوں کی ذمہ داری قبول فرمالی تو آپ کا حافظہ اتنا قوی ہو گیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام لمبی لمبی سورتیں پڑھتے، رسول اللہ ﷺ انھیں اطمینان اور سکون سے سماعت فرماتے اور حضرت جبریل علیہ السلام کے رخصت ہونے کے بعد آپ انھیں اسی طرح پڑھ لیتے جس طرح حضرت جبریل علیہ السلام نے پڑھی ہوتیں۔

٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ [ح:] قَالَ: وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ نَّحْوَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللهِ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

[انظر: ١٩٠٢، ٣٢٢٠، ٣٥٥٤، ٤٩٩٧]

[6] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے، خصوصاً رمضان میں جب حضرت جبریل علیہ السلام سے آپ کی ملاقات ہوتی تو بہت سخاوت کرتے۔ اور حضرت جبریل علیہ السلام رمضان المبارک میں ہر رات آپ سے ملاقات کرتے اور آپ ان کے ساتھ قرآن مجید کا دور فرماتے۔ الغرض رسول اللہ ﷺ صدقہ کرنے میں کھلی (تیز) ہوا سے بھی زیادہ تیز رفتار ہوتے۔

فائدہ: مُدارَسہ یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام رمضان میں نازل شدہ قرآن پڑھتے اور رسول اللہ ﷺ اسے سنتے، پھر رسول اللہ ﷺ تلاوت فرماتے اور حضرت جبریل علیہ السلام اس کا سماع فرماتے۔ گویا باری باری قرآن مجید پڑھتے جسے ہمارے ہاں دَور کرنا کہا جاتا ہے۔ آخری سال رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے دو مرتبہ دور کیا تاکہ مجموعی طور پر پورے قرآن کی یاد دہانی ہو جائے، نیز یاد رہے کہ یہ آخری دور اسی ترتیب سے ہوا تھا جس ترتیب سے آج ہمارے ہاں قرآن موجود ہے کیونکہ اس آخری دور کے وقت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ انھوں نے بعد میں اسی ترتیب سے لکھا جس ترتیب سے انھوں نے سنا تھا۔ واضح رہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ترتیب نزولی کے مطابق قرآن جمع کیا تھا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترتیب ان کے علاوہ ہے۔

٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَادَّ فِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَأَتَوْهُ وَهُوَ بِإِيلِيَاءَ، فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا تَرْجُمَانَهُ فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: قُلْتُ: أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا، قَالَ: أَدْنُوهُ مِنِّي، وَقَرِّبُوا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ:

[7] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ ہرقل (شاہ روم) نے انھیں قریش کی ایک جماعت سمیت بلوایا۔ یہ جماعت (صلح حدیبیہ کے تحت) رسول اللہ ﷺ، ابوسفیان اور کفار قریش کے درمیان طے شدہ عرصۂ امن میں ملک شام بغرض تجارت گئی ہوئی تھی۔ یہ لوگ ایلیاء (بیت المقدس) میں اس کے پاس حاضر ہو گئے۔ ہرقل نے انھیں اپنے دربار میں بلایا۔ اس وقت اس کے اردگرد روم کے رئیس بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر اس نے ان کو اور اپنے ترجمان کو بلا کر کہا: یہ شخص جو اپنے آپ کو نبی سمجھتا ہے تم میں سے کون اس کا قریبی رشتہ دار ہے؟ ابوسفیان نے کہا: میں اس کا سب سے زیادہ قریب النسب ہوں۔ تب ہرقل نے کہا: اسے میرے قریب کر دو اور اس کے ساتھیوں کو بھی قریب کر کے اس کے پس پشت بٹھاؤ۔ اس کے بعد ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا:

قُلْ لَّهُمْ: إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ.

ان سے کہو کہ میں اس شخص سے اس آدمی (نبی ﷺ) کے متعلق سوالات کروں گا، اگر یہ غلط بیانی کرے تو تم لوگوں نے اسے جھٹلا دینا ہے۔

قَالَ: فَوَاللهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَّأْثِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَلَيْهِ.

ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر جھوٹ بولنے کی بدنامی کا خوف نہ ہوتا تو میں آپ کے متعلق یقیناً جھوٹ بولتا۔

ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ: كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ؟ قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ، قَالَ: فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَّلِكٍ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، قَالَ:

ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کے بعد پہلا سوال جو ہرقل نے مجھ سے آپ کے بارے میں کیا، یہ تھا کہ تم لوگوں میں اس کا نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا: وہ ہم میں اونچے نسب والا ہے۔ پھر کہنے لگا: اچھا! تو کیا یہ بات اس سے پہلے بھی تم میں سے کسی نے کبھی کہی تھی؟ میں نے کہا: نہیں۔ کہنے لگا: اچھا اس کے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ میں

أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قُلْتُ: بَلْ يَزِيدُونَ، قَالَ: فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيهَا - قَالَ: وَلَمْ يُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرُ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ - قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قُلْتُ: اَلْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ، قَالَ: مَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ: يَقُولُ: اُعْبُدُوا اللهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ.

نے کہا: نہیں۔ کہنے لگا: اچھا یہ بتاؤ کہ بڑے لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے یا غریبوں نے؟ میں نے کہا: بلکہ کمزوروں نے۔ کہنے لگا: اس کے پیروکار (دن بدن) بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ میں نے کہا: بلکہ ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کہنے لگا: کیا اس دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس دین سے برگشتہ ہو کر مرتد بھی ہو جاتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ کہنے لگا: اس نے جو بات کہی ہے، کیا اس (دعوائے نبوت) سے پہلے تم لوگ اسے جھوٹ سے متہم کرتے تھے؟ میں نے کہا: نہیں۔ کہنے لگا: کیا وہ بدعہدی کرتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، البتہ ہم لوگ اس وقت اس کے ساتھ صلح کی ایک مدت گزار رہے ہیں، نہ معلوم اس میں وہ کیا کرے گا......؟ ابوسفیان کہتے ہیں: اس فقرے کے سوا مجھے اور کہیں (اپنی طرف سے) بات داخل کرنے کا موقع نہیں ملا...... کہنے لگا: کیا تم لوگوں نے اس سے جنگ لڑی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! اس نے کہا: پھر تمھاری اور اس کی جنگ کیسی رہی؟ میں نے کہا: جنگ ہم دونوں کے درمیان برابر کی چوٹ ہے، کبھی وہ ہمیں زک پہنچا لیتا ہے اور کبھی ہم اسے نقصان سے دو چار کر دیتے ہیں۔ کہنے لگا: وہ تمھیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ میں نے کہا: وہ کہتا ہے: صرف اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور اپنے باپ دادا کی (شرکیہ) باتیں چھوڑ دو، اور وہ ہمیں نماز، سچائی، پرہیزگاری، پاکدامنی اور قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے۔

فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ: قُلْ لَهُ: سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ؟ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ، فَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ قَالَ

اس کے بعد ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا: تم اس شخص (ابوسفیان) سے کہو کہ میں نے تم سے اس شخص (نبی ﷺ) کا نسب پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ اونچے نسب کا ہے۔

أَحَدٌ مِّنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لَّا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ لَقُلْتُ: رَجُلٌ يَّتَأَسّٰى بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَّلِكٍ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لَّا، قُلْتُ: فَلَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَّلِكٍ، قُلْتُ: رَجُلٌ يَّطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَّقُولَ مَا قَالَ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لَّا، فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ، وَسَأَلْتُكَ: أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ فَذَكَرْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوهُ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ: أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَذَكَرْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ أَمْرُ الْإِيمَانِ حَتّٰى يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ: أَيَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَّدْخُلَ فِيهِ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لَّا، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ يُخَالِطُ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَغْدِرُ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لَّا، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ: بِمَا يَأْمُرُكُمْ؟ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ، فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ، فَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ.

اور دستور یہی ہے کہ پیغمبر (ہمیشہ) اپنی قوم کے اونچے نسب میں بھیجے جاتے ہیں۔ اور میں نے تم سے دریافت کیا کہ آیا یہ بات اس سے پہلے بھی تم میں سے کسی نے کہی تھی؟ تم نے بتلایا کہ نہیں۔ میں کہتا ہوں: اگر یہ بات اس سے پہلے کسی اور نے کہی ہوتی تو میں کہتا کہ یہ شخص ایک ایسی بات کی نقالی کر رہا ہے جو اس سے پہلے کہی جا چکی ہے۔ اور میں نے تم سے دریافت کیا کہ اس کے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے تو تم نے بتلایا کہ نہیں۔ میں کہتا ہوں: اگر اس کے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہوتا تو میں کہتا کہ یہ شخص اپنے باپ کی بادشاہت کا طالب ہے۔ اور میں نے تم سے دریافت کیا کہ جو بات اس نے کہی ہے، اس (دعوائے نبوت) سے پہلے تم نے کبھی اس پر جھوٹ بولنے کا الزام عائد کیا ہے؟ تو تم نے بتلایا کہ نہیں۔ اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ لوگوں پر جھوٹ باندھنے سے تو پرہیز کرے لیکن اللہ پر جھوٹ بولے۔ میں نے تم سے (یہ بھی) دریافت کیا کہ بڑے لوگ اس کی پیروی کر رہے ہیں یا کمزور؟ تو تم نے بتلایا کہ ناتواں لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے۔ اور حقیقت یہی ہے کہ اس قسم کے لوگ ہی پیغمبروں کے پیروکار ہوتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا: وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ تو تم نے بتلایا کہ ان کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ درحقیقت ایمان کا یہی حال ہوتا ہے تا آنکہ وہ پایۂ تکمیل تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا: کیا اس دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص متنفر ہو کر مرتد بھی ہوتا ہے؟ تو تم نے بتلایا کہ نہیں۔ اور ایمان کا حال یہی ہوتا ہے کہ اس کی بشاشت (خوشی) جب دل میں سما جاتی ہے (تو پھر نکلتی نہیں)۔ اور میں نے تم سے دریافت کیا: کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے؟ تو تم نے بتلایا کہ نہیں۔ اور

رسول ایسے ہی ہوتے ہیں، وہ دھوکا نہیں کرتے۔ میں نے تم سے (یہ بھی) پوچھا: وہ تمھیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ تو تم نے بتلایا کہ وہ اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے کا حکم دیتا ہے، تمھیں بت پرستی سے منع کرتا ہے اور نماز، سچائی (اور پرہیزگاری) اور پاکدامنی اختیار کرنے کے متعلق کہتا ہے، لہٰذا جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر وہ صحیح ہے تو یہ شخص بہت جلد اس جگہ کا مالک ہو جائے گا جہاں میرے یہ دونوں قدم ہیں۔ میں جانتا تھا کہ یہ نبی آنے والا ہے لیکن میرا یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں اس کے پاس پہنچ سکوں گا تو اس سے ملاقات کی زحمت ضرور اٹھاتا اور اگر میں اس کے پاس (مدینے میں) ہوتا تو ضرور اس کے پاؤں دھوتا۔

ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّذِي بَعَثَ بِهِ دِحْيَةَ إِلٰى عَظِيمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ إِلٰى هِرَقْلَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ:

اس کے بعد ہرقل نے رسول اکرم ﷺ کا وہ خط منگوایا جو آپ نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے حاکم بصریٰ کے پاس بھیجا تھا اور اس نے وہ خط ہرقل کو پہنچا دیا تھا۔ ہرقل نے اسے پڑھا، اس میں لکھا تھا:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ [الْأَرِيسِيِّينَ]، وَ: ﴿يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِۦ شَيْـًٔا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَقُولُوا۟ ٱشْهَدُوا۟ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾ [آل عمران: ٦٤].

’’شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے ہرقل عظیم (شاہِ) روم کے نام۔ اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد میں تجھے کلمۂ اسلام (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ) کی دعوت دیتا ہوں۔ مسلمان ہو جا تو محفوظ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ تجھے دوہرا اجر دے گا۔ اگر تو یہ بات نہ مانے تو تیری رعایا کا گناہ بھی تجھی پر ہوگا۔ اور ’’اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمھارے درمیان یکساں ہے: ہم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ

کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا ایک دوسرے کو اپنا کارساز نہ سمجھے۔ چنانچہ اگر یہ لوگ اعراض کریں تو صاف کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو فرمانبردار ہیں۔''

قَالَ أَبُو سُفْيَانَ : فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ، كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا :لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ، فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ.

ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: جب ہرقل جو کہنا چاہتا تھا، کہہ چکا اور خط پڑھ کر فارغ ہوا تو وہاں آوازیں بلند ہوئیں اور بہت شور مچا اور ہم باہر نکال دیے گئے۔ میں نے باہر آ کر اپنے ساتھیوں سے کہا: ابوکبشہ کے بیٹے کا معاملہ بڑا زور پکڑ گیا ہے، اس سے تو رومیوں کا بادشاہ بھی ڈرتا ہے۔ اس روز کے بعد مجھے برابر یقین رہا کہ اس (رسول) کا دین غالب آ کر رہے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اندر اسلام جاگزیں کر دیا۔

وَكَانَ ابْنُ النَّاطُورِ - صَاحِبُ إِيلِيَاءَ - وَهِرَقْلَ [أُسْقُفًّا] عَلَى نَصَارَى الشَّأْمِ، يُحَدِّثُ : أَنَّ هِرَقْلَ حِينَ قَدِمَ إِيلِيَاءَ أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ، فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ : قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ، قَالَ ابْنُ النَّاطُورِ: وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِي النُّجُومِ. فَقَالَ لَهُمْ حِينَ سَأَلُوهُ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ حِينَ نَظَرْتُ فِي النُّجُومِ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ، فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ؟ قَالُوا : لَيْسَ يَخْتَتِنُ إِلَّا الْيَهُودُ فَلَا يُهِمَّنَّكَ شَأْنُهُمْ، وَاكْتُبْ إِلَى مَدَائِنِ مُلْكِكَ فَيَقْتُلُوا مَنْ فِيهِمْ مِّنَ الْيَهُودِ.

ابن ناطور، جو ایلیاء کا گورنر، ہرقل کا مصاحب اور شام کے عیسائیوں کا پادری تھا، بیان کرتا ہے کہ ہرقل جب ایلیاء (بیت المقدس) آیا تو ایک روز صبح کے وقت رنجیدہ خاطر بیدار ہوا، اس کے کچھ مصاحب کہنے لگے: ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کی طبیعت کچھ بجھی بجھی ہے؟ ابن ناطور نے کہا: ہرقل ماہر نجومی اور ستارہ شناس تھا۔ جب لوگوں نے اس سے پوچھا تو کہنے لگا: میں نے آج رات تاروں پر ایک نگاہ ڈالی تو دیکھتا ہوں کہ ختنہ کرنے والوں کے بادشاہ کا ظہور ہو چکا ہے۔ (بتاؤ) ان دنوں کون لوگ ختنہ کرتے ہیں؟ مصاحب کہنے لگے: یہودیوں کے سوا کوئی ختنہ نہیں کرتا، ان سے فکر مند ہونے کی چنداں ضرورت نہیں۔ آپ اپنے اہل علاقہ کو پروانہ بھیج دیں کہ وہاں کے تمام یہودیوں کو مار ڈالیں۔

فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ أُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ : اذْهَبُوا فَانْظُرُوا

اس گفتگو کے دوران میں ہرقل کے سامنے ایک شخص پیش کیا گیا جسے شاہ غسان نے بھیجا تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کا حال بیان کرتا تھا۔ جب ہرقل نے اس سے تمام معلومات

أَمُخْتَتِنٌ هُوَ أَمْ لَا؟ فَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَحَدَّثُوهُ أَنَّهُ مُخْتَتِنٌ، وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ: هُمْ يَخْتَتِنُونَ، فَقَالَ هِرَقْلُ: هٰذَا مَلِكُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ، ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلٰى صَاحِبٍ لَّهُ بِرُومِيَةَ وَكَانَ نَظِيرَهُ فِي الْعِلْمِ، وَسَارَ هِرَقْلُ إِلٰى حِمْصَ فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتّٰى أَتَاهُ كِتَابٌ مِّنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلٰى خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَّهُ نَبِيٌّ، فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّومِ فِي دَسْكَرَةٍ لَّهُ بِحِمْصَ، ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ، ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ:

يَا مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَّكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ وَأَنْ يَّثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتُبَايِعُوا لِهٰذَا النَّبِيِّ؟ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ، فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ، فَلَمَّا رَأٰى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ وَأَيِسَ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ: رُدُّوهُمْ عَلَيَّ، وَقَالَ: إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي آنِفًا أَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلٰى دِينِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ، فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ، فَكَانَ ذٰلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ.

حاصل کر لیں تو کہنے لگا: اسے لے جاؤ اور دیکھو کہ اس کا ختنہ ہوا ہے یا نہیں؟ لوگوں نے اسے دیکھا اور ہرقل کو بتایا کہ اس کا ختنہ ہوا ہے۔ ہرقل نے اس سے دریافت کیا: عرب ختنہ کرتے ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، وہ ختنہ کرتے ہیں۔ تب ہرقل نے کہا: یہی شخص (پیغمبر) اس امت کا بادشاہ ہے جس کا ظہور ہو چکا ہے۔ پھر ہرقل نے اپنے علم میں ہم پلہ ایک دوست کو رومیہ میں خط لکھا اور خود حمص روانہ ہو گیا۔ ابھی حمص نہیں پہنچا تھا کہ اسے اپنے دوست کا جواب موصول ہو گیا۔ اس کی رائے بھی رسول اللہ ﷺ کے ظاہر ہونے میں ہرقل کے موافق تھی کہ آپ نبی برحق ہیں۔ آخر حمص پہنچ کر اس نے روم کے سرداروں کو اپنے محل آنے کی دعوت دی۔ (جب وہ آ گئے تو) پھر اس نے حکم دے کر دروازے بند کروا دیے، پھر بالا خانے (بالکونی) سے انھیں دیکھا اور کہنے لگا: روم کے لوگو! اگر تم اپنی کامیابی، بھلائی اور بادشاہت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو اس پیغمبر کی بیعت کر لو۔ یہ (اعلان حق) سنتے ہی وہ لوگ جنگلی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف دوڑے، دیکھا تو وہ بند تھے۔ جب ہرقل نے ان کی نفرت کو دیکھا اور ان کے ایمان لانے سے مایوس ہوا تو کہنے لگا: ان سرداروں کو میرے پاس لاؤ۔ (جب وہ آئے تو) کہنے لگا: میں نے ابھی جو بات تمھیں کہی تھی، وہ صرف آزمانے کے لیے تھی کہ دیکھوں تم اپنے دین پر کس قدر مضبوط ہو، اب میں وہ دیکھ چکا۔ تب تمام حاضرین نے اسے سجدہ کیا اور اس سے راضی ہو گئے۔ یہ ہرقل (کے ایمان لانے) کے متعلق آخری حالات ہیں۔

رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَيُونُسُ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [انظر: ٥١، ٢٦٨١، ٢٨٠٤، ٢٩٤١، ٢٩٧٨، ٣١٧٤، ٤٥٥٣، ٥٩٨٠، ٦٢٦٠، ٧١٩٦، ٧٥٤١]

یہ روایت صالح بن کیسان، یونس اور معمر نے بھی زہری سے بیان کی ہے۔

فائدہ : ابوسفیان نے رسول اللہ ﷺ کو ابوکبشہ کی طرف منسوب کیا ہے کہ ابن ابی کبشہ کا معاملہ تو بہت بڑھ گیا ہے۔ دراصل عرب کا یہ طریقہ ہے کہ کسی کی تحقیر و استہزا کے پیش نظر اسے ایسے شخص کی طرف منسوب کر دیتے ہیں جو گمنام ہو، لیکن اس مقام پر اصل بات یہ ہے کہ عرب میں ابوکبشہ نامی ایک شخص بھی گزرا تھا جس نے اپنا آبائی دین چھوڑ کر شعریٰ ستارے کی پرستش شروع کر دی تھی۔ چونکہ ابوکبشہ نے ایک نیا دین اختیار کیا تھا، اس لیے ہر وہ شخص جو عرب کے آبائی دین سے ہٹ کر کوئی نیا دین اختیار کرتا، اسے ابن ابی کبشہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔[1] اس سلسلے میں کچھ اور تاویلات بھی کی گئی ہیں، ان تمام میں قدر مشترک یہی ہے کہ ابوسفیان نے مذاق اور حقارت سے یہ اسلوب اختیار کیا۔

1 فتح الباري : 57/1.
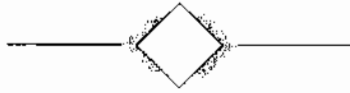
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

2 - كِتَابُ الْإِيمَانِ

ایمانیات کا بیان

(١) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ»

وَهُوَ: قَوْلٌ وَّفِعْلٌ وَّيَزِيدُ وَيَنْقُصُ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿لِيَزْدَادُوٓا إِيمَٰنًا مَّعَ إِيمَٰنِهِمْ﴾ [الفتح: ٤] ﴿وَزِدْنَٰهُمْ هُدًى﴾ [الكهف: ١٣] ﴿وَيَزِيدُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ٱهْتَدَوْا۟ هُدًى﴾ [مريم: ٧٦] وَقَالَ: ﴿وَٱلَّذِينَ ٱهْتَدَوْا۟ زَادَهُمْ هُدًى وَءَاتَىٰهُمْ تَقْوَىٰهُمْ﴾ [محمد: ١٧] ﴿وَيَزْدَادَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِيمَٰنًا﴾ [المدثر: ٣١] وَقَوْلُهُ: ﴿أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِۦٓ إِيمَٰنًا ۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فَزَادَتْهُمْ إِيمَٰنًا﴾ [التوبة: ١٢٤] وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿فَٱخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَٰنًا﴾ [آل عمران: ١٧٣] وَقَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا زَادَهُمْ إِلَّآ إِيمَٰنًا وَتَسْلِيمًا﴾ [الأحزاب: ٢٢]

باب:1- نبی ﷺ کے ارشادگرامی: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے'' (کی وضاحت)

اور وہ (ایمان) قول وفعل (دونوں) پر مشتمل ہے، نیز وہ زیادتی اور کمی کو قبول کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(وہی ہے جس نے اہل ایمان کے دلوں میں طمانیت اتاری) تاکہ ان کے ایمان میں مزید ایمان کی افزونی ہو۔'' ''(وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے) اور ہم نے ان کو ہدایت میں ترقی بخشی تھی۔'' ''اور جو لوگ راہ راست اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو راست روی میں ترقی عطا فرماتا ہے۔'' اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور وہ لوگ جنھوں نے ہدایت قبول کی اللہ نے ان کو (اور زیادہ) ہدایت میں بڑھا دیا اور انھیں ان کا تقویٰ عطا فرمایا۔'' ''اور ایمان لانے والوں کا ایمان بڑھے۔'' اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''(اور جب کوئی سورت اترتی ہے تو ان میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو پوچھتے ہیں کہ) اس نے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ کیا ہے؟ تو جو حقیقی اہل ایمان ہوتے ہیں، وہ سورت ان کے ایمان میں اضافہ کرتی ہے۔'' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ مِنَ الْإِيمَانِ، وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلٰى عَدِيِّ ابْنِ عَدِيٍّ: إِنَّ لِلْإِيمَانِ فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَحُدُودًا وَّسُنَنًا، فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا، اِسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ، وَمَنْ لَّمْ يَسْتَكْمِلْهَا، لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْإِيمَانَ، فَإِنْ أَعِشْ فَسَأُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتّٰى تَعْمَلُوا بِهَا، وَإِنْ أَمُتْ فَمَا أَنَا عَلٰى صُحْبَتِكُمْ بِحَرِيصٍ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: ﴿وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي﴾ [البقرة: ٢٦٠] وَقَالَ مُعَاذٌ: اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: اَلْيَقِينُ، اَلْإِيمَانُ كُلُّهُ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ التَّقْوٰى حَتّٰى يَدَعَ مَاحَاكَ فِي الصَّدْرِ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿شَرَعَ لَكُم﴾ [الشورٰى: ١٣] أَوْصَيْنَاكَ يَامُحَمَّدُ وَإِيَّاهُ دِينًا وَّاحِدًا، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا﴾ [المائدة: ٤٨] سَبِيلًا وَّسُنَّةً.

''(اور وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ تمھارے خلاف بڑی فوجیں جمع ہیں) ان سے ڈرو تو (یہ سن کر) ان کا ایمان اور بڑھ گیا۔'' نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''اور اس چیز نے ان کے ایمان واطاعت میں اور اضافہ کر دیا۔''

اور اللہ کے لیے کسی سے محبت کرنا اور بغض رکھنا داخل ایمان ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے (اپنے گورنر) حضرت عدی بن عدی رحمہ اللہ کو لکھا کہ ایمان کے لیے فرائض و احکام، نیز حدود اور سنن ہیں جس نے ان کو پورا کیا اس نے اپنے ایمان کو مکمل کیا اور جس نے ان تمام کو پورا نہ کیا اس نے اپنے ایمان کو ناقص رکھا۔ اگر میں زندہ رہا تو تمھارے لیے ان تمام چیزوں کو ضرور بیان کروں گا تا کہ تم ان پر عمل کر سکو اور اگر مجھے زندگی نہ ملی تو مجھے بھی تمھارے پاس رہنے کا اتنا شوق نہیں ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول (قرآن میں نقل ہوا) ہے: ''لیکن میں قلبی اطمینان چاہتا ہوں۔'' حضرت معاذ (بن جبل) رضی اللہ عنہ نے (حضرت اسود بن ہلال سے) کہا: ہمارے ساتھ بیٹھ تا کہ چند لمحات کے لیے اپنے ایمان کو تازہ کر لیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقین پورا ایمان ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: انسان اس وقت تک تقویٰ کی حقیقت کو نہیں پا سکتا جب تک ایسی چیزوں کو نہ چھوڑ دے جو دل میں کھٹکتی ہوں۔ امام مجاہد رحمہ اللہ (اس ارشاد باری کی تفسیر میں) فرماتے ہیں: ''اللہ نے تمھارے لیے وہی دین مقرر کیا ہے (جس کے قائم کرنے کا نوح کو حکم دیا تھا)۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اے محمد! ہم نے تمھیں اور نوح کو ایک ہی دین کی وصیت کی تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا] کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: شرعة سے مراد قانون الٰہی اور منہاجًا سے مراد اس قانون پر عمل کرنے کا طریقہ ہے۔

(٢) [بَابٌ] : دُعَاؤُكُمْ إِيمَانُكُمْ، لِقَوْلِهِ تَعَالٰى : ﴿قُلْ مَا يَعْبَؤُا۟ بِكُمْ رَبِّى لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ﴾ [الفرقان: ٧٧] وَمَعْنَى الدُّعَاءِ فِي اللُّغَةِ : اَلْإِيمَانُ

باب:2- تمھاری دعا سے مراد تمھارا ایمان ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(اے پیغمبر!) کہہ دیجیے: اگر تمھاری دعا نہ ہوتی تو میرا رب تمھاری مطلق پروا نہ کرتا۔'' اور عربی لغت میں دعا کے معنی ایمان بھی ہیں

٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ».

[8] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

(٣) بَـــابُ أُمُورِ الْإِيمَانِ

باب:3- امور ایمان کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَّيْسَ ٱلْبِرَّ أَن تُوَلُّوا۟ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ ٱلْمَشْرِقِ وَٱلْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةِ وَٱلْكِتَٰبِ وَٱلنَّبِيِّۦنَ وَءَاتَى ٱلْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ ذَوِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينَ وَٱبْنَ ٱلسَّبِيلِ وَٱلسَّآئِلِينَ وَفِى ٱلرِّقَابِ وَأَقَامَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَى ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَٰهَدُوا۟ وَٱلصَّٰبِرِينَ فِى ٱلْبَأْسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَحِينَ ٱلْبَأْسِ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ صَدَقُوا۟ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُتَّقُونَ﴾ [البقرة: ١٧٧] ﴿قَدْ أَفْلَحَ ٱلْمُؤْمِنُونَ﴾ اَلْآيَةَ [المؤمنون: ١]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ساری اچھائی مشرق و مغرب کی طرف منہ کر لینے ہی میں نہیں بلکہ حقیقت کے اعتبار سے اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر اور انبیاء پر ایمان رکھنے والا ہو۔ اور مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں کو دے، غلاموں کو آزاد کرے، نماز کی پابندی اور زکاۃ کی ادائیگی کرے۔ جب وعدہ کرے تو اسے پورا کرے، تنگدستی، دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے۔ یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔'' (نیز فرمایا:) ''یقیناً ان مومنوں نے فلاح پائی (جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں)...... الخ۔''

٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّونَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ».

[9] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبیٔ اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایمان کی ساٹھ سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔''

(٤) بَابٌ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ

باب:4- مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں

١٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ وَإِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ».

[10] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلٰى: عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٦٤٨٤]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: اور ابومعاویہ نے کہا: ہمیں (یہ) حدیث داود نے بیان کی، ان کو عامر (شعبی) نے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے سنا، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ اور عبدالاعلیٰ نے داود سے بیان کی، انھوں نے عامر (شعبی) سے، انھوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے، انھوں نے نبی ﷺ سے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث سے اس بے عملی یا بدعملی کے طوفان کو روکنا چاہتے ہیں جو مرجیہ کے موقف کی وجہ سے لوگوں میں پائی جاتی ہے کیونکہ مرجیہ کے نزدیک ایمان صرف تصدیق قلبی کا نام ہے، اس کی موجودگی میں اعمال صالحہ کی چنداں ضرورت نہیں بلکہ مومن صرف تصدیق ہی سے ان بشارتوں کا حقدار بن جاتا ہے جو اس کے لیے قرآن و حدیث میں موجود ہیں، نیز آپ یہ بھی ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد اگرچہ پانچ چیزوں پر ہے لیکن ان کے علاوہ بھی کچھ نیک عادات اور پاکیزہ خصائل ایسے ہیں جن کے بغیر انسان حقیقی مسلمان نہیں بن سکتا۔

(٥) بَابٌ: أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟

باب: 5- کون سا (صاحب) اسلام افضل ہے؟

١١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ».

[11] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! کون سا (صاحب) اسلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

(٦) بَابٌ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ

باب:6- کھانا کھلانا، اسلام کا حصہ ہے

١٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ فَقَالَ: «تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ». [انظر: ٢٨، ٦٢٣٦]

[12] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا: کون سا اسلام بہتر ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''تم کھانا کھلاؤ اور سب کو سلام کرو، (عام اس سے کہ) تم اسے پہچانتے ہو یا نہیں پہچانتے ہو۔''

فائدہ: مذکورہ بالا احادیث میں ایک ہی سوال کے مختلف جوابات اس بنا پر ہیں کہ سائل کے احوال مختلف ہوتے ہیں، اس کی ضرورت کو دیکھ کر جواب دیا جاتا ہے، مثلاً: ایک شخص نماز کا پابند ہے، روزے بھی رکھتا ہے لیکن طبیعت میں ذرا بخل ہے تو اس شخص کو ایسا عمل بتایا جائے گا جو اس کمی کا علاج کر سکے۔ اس طرح ایک شخص مہمان نواز ہے، رحمدل بھی ہے لیکن نماز میں کوتاہی کرتا ہے تو اسے نماز کے متعلق تلقین کی جائے گی کہ یہ افضل عمل ہے۔ رسول اللہ ﷺ چونکہ روحانی مربی ہیں، اس لیے جس عمل کی کمی دیکھتے ہیں اسی کی ترغیب دلائی ہے۔

(٧) بَابٌ: مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

باب: 7- اپنی پسندیدہ چیز کو اپنے بھائی کے لیے پسند کرنا ایمان کا حصہ ہے

١٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَعَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُؤْمِنُ

[13] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبیٔ اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ».

فائدہ: اس حدیث میں ایمان کی نفی سے مراد کمال ایمان کی نفی مقصود ہے جیسا کہ عربی زبان میں کہا جاتا ہے: [فُلَانٌ لَيْسَ بِإِنْسَانٍ] ''فلاں شخص انسان نہیں ہے۔'' اس سے مراد کامل انسان ہونے کی نفی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو مسلمان دیگر ارکان اسلام کا خیال رکھتے ہوئے اس مبارک خصلت کو عمل میں لائے گا وہ مومن کامل ہوگا بصورت دیگر اس کا ایمان ناقص ہوگا۔ امام بخاری کا مقصود بھی یہی ہے کہ ایمان کم وبیش ہوتا رہتا ہے۔[1]

(٨) بَابٌ: حُبُّ الرَّسُولِ ﷺ مِنَ الْإِيمَانِ

باب: 8- رسول اللہ ﷺ سے محبت بھی ایمان کا حصہ ہے

١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ».

[14] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی بھی ایمان دار نہیں ہوسکتا تاآنکہ میں اسے اس کے والد اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔''

فائدہ: دیگر عناوین کے برعکس اس عنوان میں ادباً رسول اللہ ﷺ کا ذکر مقدم فرمایا ہے، نیز ایمانیات کے معاملے میں آپ کی محبت اصل الاصول کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ جس مسلمان کو رسول اللہ ﷺ سے محبت ہوگی وہی دیگر احکام کی تعمیل کر سکے گا، اور اسی محبت رسول ہی سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔ اگر یہ محبت موجود ہے تو ایمان ہے بصورت دیگر ایمان سے وہ محروم ہے۔ اس سے ایمان کی کمی بیشی پر بھی روشنی پڑتی ہے کیونکہ محبت ایک ایسا عمل ہے جس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کی سنت کی تائید ونصرت، اس کا دفاع اور منکرین سنت کا مقابلہ کیا جائے۔ آپ کے لائے ہوئے طریقے پر عمل کیا جائے۔ اس کے لیے وقت، صلاحیت اور مال وغیرہ خرچ کیا جائے، حقیقی ایمان انھی باتوں سے مکمل ہوگا۔ اس سلسلے میں جو چیز بھی رکاوٹ بنے، اسے قربان کر دیا جائے۔ اگر مومن اپنے اندر اس معیار کو محسوس کرتا ہے تو حقیقی مومن ہے بصورت دیگر اسے اپنے ایمان کے متعلق غور وفکر کرنا چاہیے۔[2] واللہ المستعان.

١٥ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ

[15] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

1 شرح الكرماني: 92/1. 2 شرح الكرماني: 99/1.

ﷺ: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ».

فائدہ: محبت کی تین اقسام ہیں: * محبت تعظیم، جیسے والد اور استاد سے محبت کی جاتی ہے۔ * محبت شفقت، جیسے اولاد اور شاگردوں سے کی جاتی ہے۔ * محبت استحسان، جو عام انسانوں سے کی جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں تمام اصناف محبت کو جمع کر دیا ہے کہ اس وقت تک ایمان کی تکمیل نہیں ہوگی جب تک ان تمام اقسام سے زیادہ مجھ سے محبت نہ ہو۔

(٩) بَابُ حَلَاوَةِ الْإِيمَانِ

باب: 9- ایمان کی مٹھاس کا بیان

١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَّكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَّكْرَهَ أَنْ يَّعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ». [انظر: ٢١، ٦٠٤١، ٦٩٤١]

[16] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ پیدا ہو جائیں اس نے ایمان کی شیرینی کو پالیا۔ ایک یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں۔ اور جس شخص سے بھی محبت رکھے محض اللہ کے لیے محبت رکھے۔ اور وہ کفر میں لوٹ جانے کو ایسا برا خیال کرے جیسا کہ آگ میں گرائے جانے کو برا سمجھتا ہے۔''

(١٠) بَابٌ: عَلَامَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ

باب: 10- انصار کی محبت ایمان کی نشانی ہے

١٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ». [انظر: ٣٧٨٤]

[17] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ایمان کی نشانی انصار سے محبت رکھنا اور نفاق کی نشانی انصار سے بغض رکھنا ہے۔''

فائدہ: انصار، مدینہ منورہ کے وہ لوگ ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاں پناہ دی اور ایسے وقت میں آپ کا ساتھ دیا جب اور کوئی قوم آپ کی مدد کے لیے تیار نہ تھی۔ پہلے یہ لوگ بنو قیلہ کے نام سے مشہور تھے۔ دین اسلام اور اہل اسلام کی مدد کرنے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان کا لقب انصار رکھا۔ اس حدیث میں انصار سے آپ کے مددگار اور معاون کی حیثیت سے محبت کرنا مراد ہے، شخصی طور پر کسی سے اختلاف اور جھگڑا اس محبت کے منافی نہیں۔

(١١) بَابٌ :

باب:11- بلاعنوان

١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ -: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ - وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ -: «بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَّاتُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَّلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللهُ فَهُوَ إِلَى اللهِ، إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ» فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذٰلِكَ. [انظر: ٣٨٩٢، ٣٨٩٣، ٣٩٩٩، ٤٨٩٤، ٦٧٨٤، ٦٨٠١، ٦٨٧٣، ٧٠٥٥، ٧١٩٩، ٧٢١٣، ٧٤٦٨]

[18] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، اور یہ بدری صحابی اور عقبہ والی رات کے نقباء میں سے ایک نقیب ہیں، رسول اللہ ﷺ نے، جب کہ آپ کے اردگرد صحابہ کی ایک جماعت تھی، فرمایا: ''تم سب مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے۔ اپنے ہاتھ اور پاؤں کے سامنے (دیدہ دانستہ) کسی پر افترا پردازی نہیں کرو گے اور اچھے کاموں میں نافرمانی نہ کرو گے۔ پھر جو کوئی تم میں سے یہ عہد پورا کرے گا، اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے اور جو کوئی ان گناہوں میں سے کچھ کر بیٹھے اور اسے دنیا میں اس کی سزا مل جائے تو اس کا گناہ اتر جائے گا۔ اور جو کوئی ان جرائم میں سے کسی کا ارتکاب کرے، پھر اللہ نے دنیا میں اس کی پردہ پوشی فرمائی تو وہ اللہ کے حوالے ہے کہ چاہے تو (قیامت کے دن) اسے سزا دے یا معاف کر دے۔'' ہم نے ان سب شرطوں پر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کر لی۔

فائدہ: یہ بیعت، بیعتِ اسلام ہے۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں سے دین اسلام پر کاربند رہنے، ہجرت کرنے، میدان جہاد میں ثابت قدم رہنے، فواحش و منکرات کو چھوڑنے، سنت پر عمل کرنے اور بدعات و رسوم سے دور رہنے کی بیعت لیتے تھے۔ انصار سے اسی قسم کی بیعت لی گئی اور وہ اس پر کاربند رہنے کی بنا پر انصار کہلانے کے حق دار ٹھہرے۔ اس کے علاوہ بیعت تصوف کا اسلام میں کوئی وجود نہیں، یہ بہت بعد کی پیداوار ہے۔

(١٢) بَابٌ: مِنَ الدِّينِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ

باب:12- فتنوں سے فرار بھی دین کا حصہ ہے

١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[19] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ زمانہ قریب ہے جب

ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ». [انظر: ٣٣٠٠، ٣٦٠٠، ٦٤٩٥، ٧٠٨٨]

مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات کی طرف نکل جائے گا اور فتنوں سے راہ فرار اختیار کرکے اپنے دین کو بچالے گا۔"

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اپنے دین کو بچانے کے لیے تمام لوگوں سے علیحدگی اختیار کرنا اچھا عمل ہے اور ایسا کرنا ایمان کا حصہ ہے۔ جو لوگ اس طرح کے اعمال صالحہ کو ایمان سے جدا قرار دیتے ہیں ان کا موقف صحیح نہیں ہے۔ تاہم یہ اس وقت ہے جب ایمان ضائع ہونے کا شدید اندیشہ ہو۔

(١٣) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِاللهِ»،

وَأَنَّ الْمَعْرِفَةَ فِعْلُ الْقَلْبِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ﴾ [البقرة: ٢٢٥].

باب: 13- فرمان نبوی (کی وضاحت) کہ "اللہ کے متعلق میں تم سے زیادہ جاننے والا ہوں۔" اور اس بات کا ثبوت کہ معرفت دل کا فعل ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "اس کی پکڑ اس چیز پر ہوگی جو تمھارے دلوں کا فعل ہے۔"

٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ الْبِيكَنْدِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَمَرَهُمْ أَمَرَهُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ بِمَا يُطِيقُونَ، قَالُوا: إِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَغْضَبُ حَتَّى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ يَقُولُ: «إِنَّ أَتْقَاكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِاللهِ أَنَا».

[20] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیتے تو انھی کاموں کا حکم دیتے جن کو وہ بآسانی کر سکتے تھے۔ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارا حال آپ جیسا نہیں ہے۔ اللہ نے آپ کی اگلی پچھلی ہر کوتاہی سے درگزر فرمایا ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ اس قدر ناراض ہوئے کہ آپ کے چہرۂ مبارک پر غصے کا اثر ظاہر ہوا، پھر آپ نے فرمایا: "میں تم سب سے زیادہ پرہیزگار اور اللہ کو جاننے والا ہوں۔"

(١٤) بَابٌ: مَنْ كَرِهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ، مِنَ الْإِيمَانِ

باب: 14- جو کفر میں جانا اس طرح ناپسند کرتا ہو جیسے آگ میں پھینکا جانا، تو یہ ایمان ہی سے ہے

٢١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

[21] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبیٔ اکرم ﷺ

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: مَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَّعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ». [راجع: ١٦]

سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی شیرینی پا لے گا: جس شخص کو اللہ اور اس کا رسول پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہوں اور جو شخص کسی بندے سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لیے کرے اور جو شخص کفر سے نکلنے کے بعد کفر کی طرف لوٹنے کو اس طرح برا سمجھے گویا اسے آگ میں ڈالا جا رہا ہے۔''

(١٥) بَابُ تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِي الْأَعْمَالِ

باب:15- اہل ایمان کا اعمال کے لحاظ سے ایک دوسرے سے افضل ہونا

٢٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ تَعَالٰى: أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ، فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَا - أَوِ الْحَيَاةِ، شَكَّ مَالِكٌ - فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً؟».

[22] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر ایمان ہو، اسے جہنم سے نکال لاؤ۔ تو ایسے لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا جو کہ جل کر سیاہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر انھیں پانی یا زندگی کی نہر میں ڈالا جائے گا۔ (راویٔ حدیث) مالک کو شک ہے (کہ ان کے استاذ نے کون سا لفظ بولا)۔ وہ از سر نو یوں اگیں گے جیسے دانہ لب جو اگتا ہے۔ کیا تو دیکھتا نہیں وہ کیسے زرد زرد لپٹا ہوا نمودار ہوتا ہے؟''

قَالَ وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: «اَلْحَيَاةِ». وَقَالَ: «خَرْدَلٍ مِّنْ خَيْرٍ». [انظر: ٤٥٨١، ٤٩١٩، ٦٥٦٠، ٦٥٧٤، ٧٤٣٨، ٧٤٣٩]

(عمرو بن یحییٰ مازنی کے شاگرد) وہیب نے (عن عمرو کی جگہ) حدثنا عمرو اور (شک کے بغیر (نَهْرِ) الْحَيَاةِ کہا ہے، نیز (خردل من ایمان کی بجائے) خَرْدَلٍ مِّنْ خَيْرٍ بیان کیا ہے۔

فائدہ: اہل کفر پر عذاب انتقاماً ہوگا جبکہ اہل ایمان کو اس لیے جہنم میں ڈالا جائے گا تا کہ انھیں گناہوں کے میل کچیل سے صاف کیا جائے۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ انھیں دنیا میں مصائب و آلام سے دوچار کیا جاتا ہے یا سکرات الموت کی تکالیف ان کی تطہیر کا باعث بنتی ہیں۔ اگر گناہ اس سے بھی زیادہ ہوں تو میدان حشر کی ہولناکیوں سے تدارک کیا جاتا ہے۔ اگر معاصی اس سے بھی زیادہ ہوں تو دوزخ میں ڈال کر انھیں پاک کر دیا جائے گا۔

٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا دُونَ ذٰلِكَ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ»، قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «اَلدِّينَ». [انظر: ٣٦٩١، ٧٠٠٨، ٧٠٠٩]

[23] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ایک مرتبہ سو رہا تھا کہ بحالت خواب لوگوں کو دیکھا، وہ میرے سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں۔ بعض کے کرتے چھاتیوں تک ہیں اور کچھ لوگوں کے اس سے بھی کم۔ اور عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو میرے سامنے اس حالت میں لایا گیا کہ وہ کرتا پہنے ہوئے ہیں اور اسے زمین پر گھسیٹ رہے ہیں۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ اس کی کیا تعبیر کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”دین۔“

(١٦) بَابٌ: اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

باب: 16- حیا جزوِ ایمان ہے

٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ». [انظر: ٦١١٨]

[24] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک انصاری مرد کے پاس سے گزرے جبکہ وہ اپنے بھائی کو سمجھا رہا تھا کہ تو اتنی شرم کیوں کرتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دے کیونکہ شرم تو ایمان کا حصہ ہے۔“

فائدہ: حیا اس تأثر کا نام ہے جو کسی برے کام کے خیال سے انسان کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس کی تعریف یہ ہے کہ جو خصلت انسان کو بھلائی پر آمادہ کرے اور برائی سے روکے، وہ حیا ہے۔ اس میں ایک طرح بزدلی اور عفت دونوں ہوتی ہیں اور اپنا اپنا کام کرتی ہیں۔ بزدلی برائیوں سے روکتی ہے اور عفت اسے نیک کاموں کی طرف لاتی ہے۔ اس وضاحت سے پتہ چلا کہ جو لوگ شرعی امور میں حیا سے کام لیتے ہیں اس کا نام حیا رکھنا غلط ہے بلکہ یہ ان کی طبیعت کی کمزوری ہے جسے حیا کا نام دے کر چھپانا درست نہیں۔ یہ ایسا جُبن (بزدلی) ہے جس سے رسول اللہ ﷺ پناہ مانگا کرتے تھے۔[1] حیا اور جبن میں بہت بڑا فرق ہے۔

(١٧) بَابٌ: ﴿فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا الزَّكَوٰةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ﴾ [التوبة: ٥]

باب: 17- (فرمانِ الٰہی کی وضاحت:) ”پھر اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو“

1 صحيح البخاري، الدعوات، حديث: 6365.

۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ [الْمُسْنَدِيُّ] قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ الْحَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ».

[25] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ جاری رکھوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پورے آداب سے نماز ادا کریں اور زکاۃ دیں۔ جب وہ یہ کرنے لگیں تو انھوں نے اپنے مال و جان کو مجھ سے بچا لیا، سوائے حق اسلام کے۔ اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔''

(۱۸) بَابُ مَنْ قَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ هُوَ الْعَمَلُ

باب:18-اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے کہ ایمان عمل ہی کا نام ہے

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَتِلْكَ ٱلْجَنَّةُ ٱلَّتِىٓ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ [الزخرف: ٧٢] وَقَالَ عِدَّةٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ عَمَّا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ﴾ [الحجر: ٩٢، ٩٣]: عَنْ [قَوْلِ] لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. وَقَالَ: ﴿لِمِثْلِ هَٰذَا فَلْيَعْمَلِ ٱلْعَٰمِلُونَ﴾. [الصافات: ٦١].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور یہ جنت ہے جس کے تم اپنے عمل کے بدلے میں وارث بنے ہو۔'' نیز قرآن مجید میں ہے: ''قسم ہے تیرے رب کی! ہم ان سے ضرور باز پرس کریں گے ہر اس چیز کی جو وہ کرتے رہے ہیں۔'' اس آیت کے متعلق اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ اس سے مراد [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ] کے متعلق سوال ہونا ہے، نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ایسی ہی کامیابی کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔''

۲٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللهِ وَرَسُولِهِ» قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ» قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «حَجٌّ مَّبْرُورٌ». [انظر: ١٥١٩]

[26] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا۔'' سوال کیا گیا: پھر کون سا؟ فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' پوچھا گیا: پھر کون سا؟ فرمایا: ''وہ حج جو قبول ہو۔''

(۱۹) بَابٌ: إِذَا لَمْ يَكُنِ الْإِسْلَامُ عَلَى الْحَقِيقَةِ وَكَانَ عَلَى الْاِسْتِسْلَامِ أَوِ الْخَوْفِ مِنَ الْقَتْلِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿قَالَتِ ٱلْأَعْرَابُ ءَامَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا۟ وَلَـٰكِن قُولُوٓا۟ أَسْلَمْنَا﴾ [الحجرات: ١٤] فَإِذَا كَانَ عَلَى الْحَقِيقَةِ فَهُوَ عَلَى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿إِنَّ ٱلدِّينَ عِندَ ٱللَّهِ ٱلْإِسْلَـٰمُ﴾ [آل عمران: ١٩] ﴿وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ ٱلْإِسْلَـٰمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ﴾ [آل عمران: ٨٥].

باب:19- اگر اسلام سے اس کے حقیقی (شرعی) معنی مراد نہ ہوں بلکہ ظاہری اطاعت مراد ہو یا قتل کے خوف سے (کوئی شخص) مسلمان کہلوائے (تو لغوی حیثیت سے یہ اطلاق درست ہے)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ آپ کہہ دیجیے! تم درحقیقت ایمان نہیں لائے ہو بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں (مخالفت چھوڑ کر اطاعت گزار ہو گئے ہیں)۔'' بعض اوقات اسلام اپنے حقیقی (شرعی) معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یقیناً اللہ کے ہاں دین تو اسلام ہی ہے۔'' ''اور جو اسلام کے سوا کسی اور دین کا متلاشی ہو گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔''

٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَى رَهْطًا وَّسَعْدٌ جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا؟ فَقَالَ: «أَوْ مُسْلِمًا»، فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ فَوَاللهِ! إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا. فَقَالَ: «أَوْ مُسْلِمًا»، فَسَكَتُّ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي، وَعَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «يَا سَعْدُ! إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ، وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللهُ فِي النَّارِ».

[27] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چند لوگوں کو کچھ مال دیا اور (وہ) سعد رضی اللہ عنہ وہاں بیٹھے تھے۔ آپ نے ایک شخص کو چھوڑ دیا، یعنی اسے کچھ نہ دیا، حالانکہ وہ تمام لوگوں میں سے مجھے زیادہ پسند تھا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے فلاں شخص کو چھوڑ دیا، اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''(مومن) یا مسلمان!'' میں تھوڑی دیر خاموش رہا، پھر اس کے متعلق میں جو جانتا تھا اس نے مجھے بولنے پر مجبور کر دیا۔ میں نے دوبارہ عرض کیا: آپ نے فلاں شخص کو کیوں نظر انداز کر دیا؟ اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن خیال کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ''(مومن) یا مسلمان!'' میں پھر تھوڑی دیر چپ رہا، پھر اس کے متعلق جو میں جانتا تھا، اس نے مجھے مجبور کیا تو میں نے تیسری مرتبہ

وہی عرض کیا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی وہی فرمایا۔ اس کے بعد آپ گویا ہوئے: ''اے سعد! میں ایک شخص کو کچھ دیتا ہوں، حالانکہ دوسرا شخص مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ یہ اس اندیشے کے پیش نظر کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ (وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے اسلام سے پھر جائے اور) اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دے۔''

وَرَوَاهُ يُونُسُ وَصَالِحٌ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. [انظر: ١٤٧٨]

اس حدیث کو یونس، صالح، معمر اور زہری کے بھتیجے نے بھی زہری سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: ہر مسلمان کے دو احوال ہیں: ایک کا تعلق باطن سے ہے اور دوسرے کا ظاہر سے۔ ایمان، یہ باطنی امر ہے جس کا واقعی علم اللہ کے سوا کسی اور کو نہیں ہوسکتا، وہی کسی کو بتا دے تو دوسری بات ہے۔ البتہ کسی کے ظاہری احوال کو دیکھ کر کہ وہ متشرع ہے، نماز روزے کا پابند ہے، کہا جاسکتا ہے کہ یہ پکا مسلمان ہے۔

(٢٠) بَابٌ: [إِفْشَاءُ] السَّلَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ

باب:20- سلام کی اشاعت بھی اسلام کا حصہ ہے

وَقَالَ عَمَّارٌ: ثَلَاثٌ مَّنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْإِيمَانَ: اَلْإِنْصَافُ مِنْ نَّفْسِكَ، وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ، وَالْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ.

حضرت عمار ؓ فرماتے ہیں: تین خصلتیں ایسی ہیں جس نے انھیں جمع کرلیا اس نے ایمان مکمل کرلیا: اپنے نفس سے انصاف کرنا، دنیا میں سلام پھیلانا اور تنگ دستی کے باوجود اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔

٢٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ». [راجع: ١٢]

[28] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم کھانا کھلاؤ، آشنا اور ناآشنا، سب کو سلام کرو۔''

(٢١) بَابُ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ وَكُفْرٍ دُونَ كُفْرٍ

باب:21- خاوند کی ناشکری بھی کفر ہے، لیکن کفر کفر میں فرق ہے

فِيهِ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اور اس باب میں ایک حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جسے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَرَأَيْتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ»، قِيلَ: أَيَكْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ: «يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ». [انظر: ٤٣١، ٧٤٨، ١٠٥٢، ٣٢٠٢، ٥١٩٧]

[29] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میں نے دوزخ دیکھی تو وہاں اکثر عورتیں تھیں (کیونکہ) وہ کفر کرتی ہیں۔“ لوگوں نے کہا: کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں بلکہ وہ اپنے خاوند کا کفر کرتی ہیں، یعنی ناشکری کرتی ہیں اور احسان فراموش ہیں۔ وہ یوں کہ اگر تو ساری عمر عورت سے اچھا سلوک کرے پھر وہ معمولی سی (ناگوار) بات تجھ میں دیکھے تو کہنے لگتی ہے کہ مجھے تجھ سے کبھی آرام نہیں ملا۔“

(٢٢) بَابُ: اَلْمَعَاصِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا يُكَفَّرُ صَاحِبُهَا بِارْتِكَابِهَا إِلَّا بِالشِّرْكِ

باب: 22- گناہ، جاہلیت کے کام ہیں اور ان کا مرتکب کافر نہیں ہوتا، البتہ شرک کا مرتکب (یا کفر کا معتقد) ضرور کافر ہو جاتا ہے

لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ» وَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِۦ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ﴾ [النسآء: ٤٨].

فرمان نبوی ہے: ”(اے ابوذر!) تیرے اندر ابھی جاہلیت کی خصلت باقی ہے۔“ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرے گا، اس کے علاوہ جس گناہ کو چاہے گا بخش دے گا۔“

٣٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ، عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ: لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ؟ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ، إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ

[30] حضرت معرور رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ربذہ (جگہ) میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ملا، دیکھا تو انھوں نے اور ان کے غلام نے ایک جیسا جوڑا زیب تن کیا ہوا ہے۔ میں نے ان سے اس کی بابت پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میں نے ایک شخص کو بایں طور گالی دی کہ اسے ماں کی عار دلائی۔ نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: ”تو نے اسے اس کی ماں سے عار دلائی ہے؟ ابھی تک تجھ میں جاہلیت کا اثر باقی ہے۔ تمھارے غلام تمھارے بھائی ہیں،

مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَّا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ». [انظر: ٢٥٤٥، ٦٠٥٠]

انھیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے تصرف میں رکھا ہے، چنانچہ جس شخص کا بھائی اس کے قبضے میں ہو، اسے چاہیے کہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اسے وہی لباس پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے۔ اور ان سے وہ کام نہ لو جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو۔ اور اگر ایسے کام کی انھیں زحمت دو تو خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ۔''

بَابٌ: ﴿وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُوا۟ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَهُمَا﴾ [الحجرات: ٩]. فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِينَ.

باب:..... ''اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں قتال کریں تو ان کے درمیان صلح کرا دو۔'' اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے جنگ و قتال کے باوجود دونوں گروہوں کے لیے لفظ مومن استعمال فرمایا ہے

٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ، قَالَ: ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ». [انظر: ٦٨٧٥، ٧٠٨٣]

[31] احنف بن قیس کا بیان ہے کہ میں اس شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کے لیے چلا۔ راستے میں مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ملے۔ انھوں نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: میرا ارادہ اس شخص کی مدد کرنے کا ہے۔ انھوں نے فرمایا: واپس ہو جاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر آپس میں لڑ پڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو قاتل ہے (اس کا جہنمی ہونا سمجھ میں آتا ہے) لیکن مقتول کا کیا جرم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کی خواہش بھی دوسرے ساتھی کو قتل کرنے کی تھی۔''

فائدہ: جو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حق پر سمجھتے ہوئے اس جنگ میں شریک ہوئے، وہ خواہ قاتل ہوں یا مقتول، وہ حدیث میں مذکور وعید سے خارج ہیں اور جن لوگوں کا مقصد محض فساد برپا کرنا تھا، وہ قاتل ہوں یا مقتول، از روئے حدیث جہنمی ہیں۔ اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف جو لوگ حق کی حمایت کے لیے کھڑے ہوئے، وہ باذن اللہ جنت میں جائیں گے لیکن جن لوگوں کا مقصد حصول اقتدار، عہدہ طلبی، عصبیت یا اور کوئی دنیاوی غرض تھی، ان کے متعلق حدیث نبوی ہے کہ قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ عصبیت کا مفہوم یہ ہے کہ حالات کی تحقیق کیے بغیر صرف یہ سمجھ کر کسی کی مدد کی جائے کہ یہ اپنا آدمی ہے۔

(٢٣) بَابٌ: ظُلْمٌ دُونَ ظُلْمٍ

باب: 23- ایک ظلم کا دوسرے ظلم سے کم تر ہونا

٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنِي بِشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَلَمْ يَلْبِسُوٓاْ إِيمَٰنَهُم بِظُلْمٍ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمُ ٱلْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ﴾ [الأنعام:٨٢] قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ: أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ [لقمان:١٣]. [انظر: ٣٣٦٠، ٣٤٢٨، ٣٤٢٩، ٤٦٢٩، ٤٧٧٦، ٦٩١٨، ٦٩٣٧]

[32] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت اتری: ''جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا وہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔'' تو نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: (اے اللہ کے رسول!) ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے ظلم نہیں کیا؟ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''یقیناً شرک ظلم عظیم ہے۔''

فائدہ: اس حدیث سے دور حاضر کے معتزلہ (منکرین حدیث) کی بھی تردید ہوتی ہے جو قرآن فہمی کے لیے صرف عربی لغت کو کافی سمجھتے ہیں اور صاحب قرآن رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کو اہمیت نہیں دیتے۔ اگر ان کا یہ دعویٰ درست ہوتا تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم قرآن مجید کے سمجھنے میں کسی قسم کی الجھن کا شکار نہ ہوتے، لہٰذا قرآن کریم کو سمجھنے کے لیے صاحب قرآن ﷺ کے ارشادات و معمولات کو پیش نظر رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ یہی وہ بیان ہے جس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے اٹھایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ ''پھر اس قرآن کی وضاحت ہمارے ذمے ہے۔''[1]

(٢٤) بَابُ عَلَامَاتِ الْمُنَافِقِ

باب: 24- منافق کی نشانیاں

٣٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ ابْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ». [انظر: ٢٦٨٢، ٢٧٤٩، ٦٠٩٥]

[33] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کہے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔''

[1] القيامة 19:75.

٣٤ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ». تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ. [انظر: ٢٤٥٩، ٣١٧٨]

[34] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا: ''چار باتیں جس میں ہوں گی وہ تو خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک بھی ہوگی، اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے ترک کردے: جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب عہد کرے تو دغابازی کرے اور جھگڑے تو بے ہودہ بکواس کرے۔''

اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے روایت کرنے میں (سفیان کی) متابعت کی ہے۔

فائدہ: نفاق کی دو قسمیں ہیں: ایک نفاق تو ایمان وعقیدے کا ہوتا ہے جو کفر کی بدترین قسم ہے جس کی نشاندہی صرف وحی سے ممکن ہے۔ دوسرا عملی نفاق ہے جسے سیرت وکردار کا نفاق بھی کہتے ہیں۔ واضح رہے کہ نفاق میں بھی کفر اور ظلم کی طرح مراتب ہیں۔ ان احادیث میں عملی نفاق کی علامات ذکر کی گئی ہیں۔ مسلمان کو ان بری خصلتوں سے بچنا چاہیے۔

(٢٥) بَابٌ: قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْإِيمَانِ

باب: 25- شب قدر کا قیام بھی جزو ایمان ہے

٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [انظر: ٣٧، ٣٨، ١٩٠١، ٢٠٠٨، ٢٠٠٩، ٢٠١٤]

[35] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایمان کا تقاضا سمجھ کر ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کرے گا، اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

فائدہ: اس حدیث میں ایمان واحتساب کے الفاظ بطور خاص ذکر کیے گئے ہیں۔ لفظ ایمان میں تنبیہ ہے کہ اس رات کا قیام ایمانی تقاضے کے تحت ہونا چاہیے، کوئی دوسرا مقصد پیش نظر نہ ہو۔ اس قسم کے ایمانی تقاضوں سے ایمان میں ترقی ہوگی اور جس ایمان میں اس قسم کے تقاضے شامل نہیں ہوں گے، وہ ایمان کمزور ہوگا۔ اسی طرح لفظ احتساب جس کے معنی نیت کا استحضار ہیں، یہ اصل نیت سے زائد شے ہے۔ عمل کے وقت استحضارِ نیت اجر میں ترقی کا باعث ہے، مثلاً: ایک شخص بیدار ہے اور عمل خیر میں مشغول ہے تو یقیناً یہ بڑی سعادت ہے لیکن اگر شب بیداری کے ساتھ نیت کا استحضار بھی ہو جائے تو درجات ثواب میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔

(٢٦) بَابٌ: اَلْجِهَادُ مِنَ الْإِيمَانِ

باب: 26- جہاد ایمان کا حصہ ہے

٣٦ - حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِنْتَدَبَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيمَانٌ بِي وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِي أَنْ أَرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ، أَوْ غَنِيمَةٍ، أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَلَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ». [انظر: ٢٧٨٧، ٢٧٩٧، ٢٩٧٢، ٣١٢٣، ٧٢٢٦، ٧٢٢٧، ٧٤٥٧، ٧٤٦٣]

[36] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے ذمے داری لیتا ہے جو اس کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلے۔ اسے گھر سے صرف اس بات نے نکالا کہ وہ مجھ (اللہ) پر ایمان رکھتا ہے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرتا ہے، تو میں اسے اس ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ واپس کروں گا جو اس نے جہاد میں پایا، یا اسے (شہید بنا کر) جنت میں داخل کروں گا۔ اور (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) اگر میں اپنی امت کے لیے اسے دشوار نہ سمجھتا تو کبھی چھوٹے سے چھوٹے لشکر سے بھی پیچھے نہ بیٹھ رہتا۔ اور میری یہ آرزو ہے کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں۔''

(٢٧) بَابٌ: تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْإِيمَانِ

باب:27- رمضان میں تراویح پڑھنا بھی ایمان کا حصہ ہے

٣٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [راجع: ٣٥]

[37] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رمضان میں ایماندار ہو کر حصول ثواب کے لیے رات کے وقت قیام کرے گا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

فائدہ: گناہوں کی معافی میں حقوق العباد شامل نہیں ہیں کیونکہ اس بات پر امت کا اتفاق ہے کہ حقوق العباد، حقداروں کی رضامندی ہی سے ساقط ہو سکتے ہیں۔ قیامت کے دن حق داروں کی برائیاں لے کر اور اپنی نیکیاں دے کر ان کی تلافی ممکن ہے الا یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی طرف سے ثواب دے کر راضی کر دے۔

(٢٨) بَابٌ: صَوْمُ رَمَضَانَ احْتِسَابًا مِّنَ الْإِيمَانِ

باب:28- ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا حصہ ہے

٣٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [راجع: ٣٥]

[38] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے ایمان کے پیش نظر حصول ثواب کے لیے ماہ رمضان کے روزے رکھے اس کے تمام گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

(٢٩) بَابٌ: اَلدِّينُ يُسْرٌ

باب:29- دین آسان ہے

وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: «أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللهِ الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ».

فرمان نبوی ہے: ''اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب دین، دین حنیف ہے، جس کی بنیاد سہولت پر رکھی گئی ہے۔''

٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَّلَنْ يُّشَادَّ الدِّينَ [أَحَدٌ] إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَأَبْشِرُوا، وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ». [انظر: ٥٦٧٣، ٦٤٦٣، ٧٢٣٥]

[39] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک دین اسلام بہت آسان ہے۔ اور جو شخص دین میں سختی کرے گا تو دین اس پر غالب آجائے گا، اس لیے میانہ روی اختیار کرو اور (اعتدال کے ساتھ) قریب رہو اور خوش ہو جاؤ۔ صبح اور دوپہر کے بعد اور کچھ رات میں عبادت کرنے سے مدد حاصل کرو۔''

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان کو راحت وسکون کے اوقات میں نہایت نشاط اور مستقل مزاجی سے فریضۂ عبادت ادا کرنا چاہیے تاکہ اس کا عمل مستقل بنیادوں پر قائم رہے کیونکہ تھوڑا سا عمل استقلال وثبات سے کرنا اس عمل کثیر سے کہیں بڑھ کر ہے جس میں انقطاع آجائے۔[1] نیز عزیمت اور رخصت دونوں چیزیں دین میں شامل ہیں۔ اسلام کا تقاضا ہے کہ دونوں پر عمل ہو۔ عزیمت کی حالت میں عزیمت پر عمل کیا جائے اور رخصت کے موقع پر اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ہر ہر موقع پر رخصت کی تلاش بے دینی ہے جبکہ ہر وقت عزیمت کی تمنا بھی حد سے تجاوز ہے، ایسا کرنے میں ناکامی کا اندیشہ اور نامرادی کا خطرہ رہتا ہے جیسا کہ پانی کے استعمال پر کوئی عذر مانع ہو تو تیمم کی اجازت ہے، ایسے موقع پر پانی کے استعمال پر اصرار کرنا دین میں تشدد ہے جسے اسلام نے پسند نہیں کیا۔

(٣٠) بَابٌ: اَلصَّلَاةُ مِنَ الْإِيمَانِ

باب:30- نماز بھی ایمان کا جز ہے

1 شرح الكرماني: 162/1.

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَٰنَكُمْ﴾ [البقرة:١٤٣]. يَعْنِي صَلَاتَكُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ تمھارے ایمان کو ضائع کرنے والا نہیں ہے۔'' اس سے مراد بیت المقدس کی طرف منہ کر کے ادا کی گئی نمازیں ہیں۔

٤٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى أَجْدَادِهِ - أَوْ قَالَ: أَخْوَالِهِ - مِنَ الْأَنْصَارِ، وَأَنَّهُ صَلَّى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا - أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا - وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَأَنَّهُ صَلَّى - أَوَّلَ صَلَاةٍ صَلَّاهَا - صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ، فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ مَسْجِدٍ وَهُمْ رَاكِعُونَ فَقَالَ: أَشْهَدُ بِاللهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَكَانَتِ الْيَهُودُ قَدْ أَعْجَبَهُمْ إِذْ كَانَ يُصَلِّي قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَأَهْلُ الْكِتَابِ، فَلَمَّا وَلَّى وَجْهَهُ قِبَلَ الْبَيْتِ أَنْكَرُوا ذٰلِكَ.

[40] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب (ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لائے تو پہلے اپنے ددھیال یا ننھیال، جو انصار سے تھے، کے ہاں اترے اور (مدینے میں) سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے، البتہ آپ چاہتے تھے کہ آپ کا قبلہ کعبے کی طرف ہو جائے (چنانچہ ہو گیا)۔ اور پہلی نماز جو آپ نے (کعبے کی طرف) پڑھی، وہ عصر کی نماز تھی اور آپ کے ہمراہ کچھ اور لوگ بھی تھے، پھر ان میں سے ایک شخص نکلا اور کسی مسجد والوں کے پاس سے اس کا گزر ہوا، وہ (بیت المقدس کی طرف منہ کیے ہوئے) رکوع کی حالت میں تھے تو اس نے کہا: میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مکے کی طرف نماز پڑھی ہے۔ (یہ سنتے ہی) وہ لوگ جس حالت میں تھے اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف پھر گئے۔ اور جب آپ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے تو یہودی اور دوسرے اہل کتاب (نصاریٰ) بہت خوش ہوتے تھے لیکن جب آپ نے اپنا منہ بیت اللہ کی طرف پھیر لیا تو یہ انھیں بہت ناگوار گزرا۔

قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ فِي حَدِيثِهِ هٰذَا، أَنَّهُ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ - قَبْلَ أَنْ تُحَوَّلَ - رِجَالٌ وَقُتِلُوا فَلَمْ نَدْرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَٰنَكُمْ﴾ [البقرة:١٤٣]. [انظر: ٣٩٩، ٤٤٨٦، ٤٤٩٢، ٧٢٥٢]

اسی حدیث میں زہیر (راوی) نے بواسطۂ ابو اسحاق، براء سے یہ بھی بیان کیا کہ تحویل قبلہ سے پہلے کچھ لوگ فوت اور شہید ہو چکے تھے۔ ان کے متعلق ہمیں معلوم نہ تھا کہ انھیں نمازوں کا ثواب ملے گا یا نہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھارا ایمان (نمازیں) ضائع کر دے۔''

(٣١) بَابُ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ

٤١ - [قَالَ] مَالِكٌ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا، وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ: اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهَا».

٤٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا».

باب:31- آدمی کے اسلام کی خوبی

[41] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جب کوئی بندہ مسلمان ہو جاتا ہے، پھر اسلام پر اچھی طرح کاربند رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے جن کا اس نے قبل از اسلام ارتکاب کیا تھا۔ اور اس کے بعد پھر قصاص کا اصول چلتا ہے کہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک دیا جاتا ہے۔ اور برائی کا بدلہ تو برائی کے مطابق ہی دیا جاتا ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرما لے۔''

[42] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے اسلام کو اچھا کرے تو ہر وہ اچھائی جس کو وہ بجالائے گا، دس گنا سے سات سو گنا تک لکھی جائے گی اور ہر وہ برا کام جو وہ کرتا ہے تو وہ اتنا ہی لکھا جاتا ہے (جتنا اس نے کیا ہے)۔''

(٣٢) بَابٌ: أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللهِ أَدْوَمُهُ

٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» قَالَتْ: فُلَانَةُ، تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ: «مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ، فَوَاللهِ! لَا يَمَلُّ اللهُ حَتّٰى تَمَلُّوا» وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ

باب:32- اللہ تعالیٰ کو دین (کا) وہ (عمل) بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے

[43] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ ان کے پاس تشریف لائے، وہاں ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ فلاں عورت ہے اور اس کی (کثرت) نماز کا حال بیان کرنے لگیں۔ آپ نے فرمایا: ''رک جاؤ! تم اپنے ذمے صرف وہی کام لو جو (ہمیشہ) کر سکتے ہو۔ اللہ کی قسم!

عَلَيْهِ صَاحِبُهُ. [انظر: ١١٥١]

اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں اکتاتا، تم ہی عبادت کرنے سے تھک جاؤ گے۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب، اطاعت کا وہ کام ہے جس کا کرنے والا اس پر ہمیشگی کرے۔"

فائدہ: پہلے باب میں تھا کہ حسن اسلام مطلوب ہے اور اس باب میں فرمایا کہ وہ حسن مطلوب، دوام عمل میں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام میں حسن، اعمال سے آتا ہے مگر وہ اعمال اس درجے میں نہ ہوں کہ ان میں زبردستی کی جائے بلکہ اس حد تک مطلوب ہیں کہ ان پر دوام ہو سکے۔ اعمال اتنے زیادہ نہ ہوں کہ دل کی تنگی کی بنا پر ان کے چھوڑنے تک نوبت پہنچ جائے۔ اللہ کے ہاں مقدار نہیں، معیار کی قدر و قیمت ہے۔

(٣٣) بَابُ زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ

باب:33- ایمان میں کمی بیشی کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَزِدْنَٰهُمْ هُدًى﴾ [الكهف: ١٣]. ﴿وَيَزْدَادَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِيمَٰنًا﴾ [المدثر: ٣١] وَقَالَ: ﴿ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ [المائدة: ٣]. فَإِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِّنَ الْكَمَالِ فَهُوَ نَاقِصٌ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "(یہ چند نوجوان (اصحاب کہف) اپنے رب پر ایمان لائے تھے) اور ہم نے ان کو ہدایت میں ترقی دی تھی۔" "اور تاکہ اہل ایمان کے ایمان میں اضافہ ہو جائے۔" نیز فرمایا: "آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔" اور جب کمال میں سے کوئی چیز باقی رہ جائے تو اس کو کمی کہا جاتا ہے۔

٤٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِّنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ». قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ أَبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مِنْ إِيمَانٍ» مَكَانَ «خَيْرٍ».

[انظر: ٤٤٧٦، ٦٥٦٥، ٧٤١٠، ٧٤٤٠، ٧٥٠٩، ٧٥١٠، ٧٥١٦]

[44] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "جس نے "لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہا اور اس کے دل میں ایک جو کے برابر نیکی (ایمان) ہو، وہ دوزخ سے (ضرور) نکلے گا۔ اور جس نے "لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہا اور اس کے دل میں گیہوں کے دانے کے برابر بھلائی (ایمان) ہو، وہ دوزخ سے ضرور نکلے گا۔ اور جس نے "لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہا اور اس کے دل میں ایک ذرہ برابر نیکی (ایمان) ہو، وہ بھی دوزخ سے (ضرور) نکلے گا۔"

حضرت امام ابو عبداللہ بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابان نے بروایت قتادہ بواسطۂ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے لفظ خیر کی جگہ ایمان کا لفظ نقل کیا ہے۔

٤٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ جَعْفَرَ ابْنَ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ قَالَ، أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُودِ قَالَ لَهُ: يَاأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَؤُنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، قَالَ: أَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ: ﴿ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَٰمَ دِينًا﴾ [المائدة: ٣]. قَالَ عُمَرُ: قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ. [انظر: ٤٤٠٧، ٤٦٠٦، ٧٢٦٨]

[45] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک یہودی نے ان سے کہا: اے امیر المومنین! تمھاری کتاب (قرآن) میں ایک ایسی آیت ہے جسے تم پڑھتے رہتے ہو، اگر وہ آیت ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن ٹھہرا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی بولا یہ آیت: ''آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور دین اسلام کو تمھارے لیے پسند کر لیا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اس دن اور اس مقام کو جانتے ہیں جس میں یہ آیت نبی ﷺ پر نازل ہوئی۔ یہ آیت جمعے کے دن اتری جب آپ عرفات میں کھڑے تھے۔

فائدہ: یہودی دراصل یہ کہنا چاہتا تھا کہ مسلمان اس آیت کی اہمیت سے نابلد ہیں۔ اگر ہم پر یہ آیت نازل ہوتی تو ہم مارے خوشی کے اس کے یوم نزول کو عید کے طور پر مناتے اور ہر سال اس دن خوشی کا اظہار کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب کا مطلب یہ ہے کہ تمھاری عید تو خود ساختہ ہوتی لیکن ہمارے نزدیک تو اس کا نزول ہی عید کے دن ہوا اور ایسی جگہ پر نزول ہوا جو بہت تاریخی اور انتہائی تقدیس کی حامل ہے، یعنی جمعے کا دن، ذوالحجہ کی نویں تاریخ اور میدان عرفات، اب فیصلہ کیا جائے کہ کون سی خوشی، درحقیقت خوشی کہلانے کا حق رکھتی ہے؟ ایک وہ خوشی ہے جسے خود انسان مقرر کرتا ہے اور ایک وہ جس کی تعیین اللہ کی طرف سے ہو، جبکہ اصل خوشی تو وہی ہے جو اللہ کی مقرر کردہ ہو۔

(٣٤) بَابٌ: اَلزَّكَاةُ مِنَ الْإِسْلَامِ

باب:34- زکاۃ، اسلام کا حصہ (رکن) ہے

وَقَوْلُهُ: ﴿وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ ۚ وَذَٰلِكَ دِينُ ٱلْقَيِّمَةِ﴾ [البيّنة: ٥].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''انھیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ یکسو ہو کر عبادت اللہ کے لیے خاص رکھیں، نماز قائم کریں، زکاۃ دیتے رہیں، یہی مضبوط دین ہے۔''

٤٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ»، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ»، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَصِيَامُ رَمَضَانَ»، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ» قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الزَّكَاةَ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ»، قَالَ: فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ». [انظر: ١٨٩١، ٢٦٧٨، ٦٩٥٦]

[46] حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اہل نجد سے ایک شخص پراگندہ مو (بال) رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ سن رہے تھے مگر یہ نہ سمجھتے تھے کہ کیا کہتا ہے تا آنکہ وہ نزدیک آ پہنچا۔ تب معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے متعلق پوچھ رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دن رات میں پانچ نمازیں ہیں۔'' اس نے کہا: ان کے علاوہ (بھی) مجھ پر کوئی نماز فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے پڑھے۔'' (پھر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور رمضان کے روزے رکھنا۔'' اس نے عرض کیا: اور تو کوئی روزہ مجھ پر فرض نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے رکھے۔'' حضرت طلحہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس سے زکاۃ کا بھی ذکر کیا۔ اس نے کہا: مجھ پر اس کے علاوہ (کوئی اور صدقہ بھی) فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے دے۔'' حضرت طلحہ نے کہا: پھر وہ شخص یہ کہتا ہوا پیچھے ہٹا: اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ یا کم نہیں کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو کامیاب ہو گیا۔''

(٣٥) بَابٌ: اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ مِنَ الْإِيمَانِ

باب: 35- جنازے کے ساتھ جانا ایمان کا حصہ ہے

٤٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَنْجُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ، كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ، وَمَنْ صَلَّى

[47] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی ایماندار ہو کر حصول ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور نماز اور دفن سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر واپس آتا ہے۔ ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔ اور جو شخص جنازہ پڑھ کر دفن سے پہلے لوٹ آئے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے۔''

عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ». تَابَعَهُ عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. [انظر: ١٣٢٣، ١٣٢٥]

عثمان المؤذن (راوی) نے عوف سے بیان کرنے میں رَوْح (راوی) کی متابعت کی ہے، چنانچہ اس نے کہا: ہمیں عوف نے محمد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کی طرح بیان کیا۔

فائدہ: دنیا کے پیمانے کے لحاظ سے ایک قیراط بارہ درہم کا ہوتا ہے، البتہ آخرت میں اجروثواب کے لحاظ سے ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے، چنانچہ بخاری کی ایک روایت میں اس کی وضاحت ہے۔[1]

(٣٦) بَابُ خَوْفِ الْمُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَحْبَطَ عَمَلُهُ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

باب:36- مومن کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں اس کے اعمال بے خبری میں ضائع نہ ہو جائیں

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ: مَا عَرَضْتُ قَوْلِي عَلٰى عَمَلِي إِلَّا خَشِيتُ أَنْ أَكُونَ مُكَذَّبًا. وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَدْرَكْتُ ثَلَاثِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلٰى نَفْسِهِ، مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ يَقُولُ إِنَّهُ عَلٰى إِيمَانِ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ. وَيُذْكَرُ عَنِ الْحَسَنِ: مَا خَافَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا أَمِنَهُ إِلَّا مُنَافِقٌ. وَمَا يُحْذَرُ مِنَ الْإِصْرَارِ عَلَى التَّقَاتُلِ وَالْعِصْيَانِ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ [آل عمران: ١٣٥].

حضرت ابراہیم تیمی کہتے ہیں: جب بھی میں نے اپنے قول وفعل کا تقابل کیا تو خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں میری تکذیب نہ کر دی جائے۔ اور ابن ابی ملیکہ نے کہا: میری ملاقات رسول اللہ ﷺ کے تیس صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے ہوئی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کو اپنے متعلق نفاق کا اندیشہ تھا۔ ان میں سے کوئی یہ نہ کہتا تھا کہ میرا ایمان جبرئیل و میکائیل جیسا ہے۔ حسن بصری سے منقول ہے کہ نفاق سے مومن کے علاوہ اور کوئی نہیں ڈرتا اور اس سے منافق کے علاوہ اور کوئی بے فکر نہیں ہوتا۔ اس باب میں باہمی جنگ و جدال اور گناہوں پر اصرار، نیز توبہ نہ کرنے سے بھی ڈرایا گیا ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''مومن دانستہ اپنے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے۔''

٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنِ الْمُرْجِئَةِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ».

[48] زبید بن حارث سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابووائل سے مرجیہ کے متعلق دریافت کیا (کہ ان کا عقیدہ ہے کہ گناہ سے آدمی فاسق نہیں ہوتا) انھوں نے اس کے جواب میں حضرت عبداللہ بن مسعود

1 صحيح البخاري، الجنائز، حديث :1325.

[انظر : ٦٠٤٤، ٧٠٧٦]

ؓ کی روایت پیش کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔''

فائدہ: واضح رہے کہ اس کفر سے مراد کفر حقیقی نہیں ہے کہ اس کا مرتکب دین اسلام سے خارج ہو جائے جیسا کہ خوارج اور معتزلہ کا عقیدہ ہے بلکہ اس سے مراد کبیرہ گناہ ہے۔ اس کی سنگینی کے پیش نظر اس پر کفر کا اطلاق کیا گیا ہے۔ ہاں اگر اس جرم کو حلال سمجھتا ہو تو اس کا مرتکب کفر حقیقی کا حامل ہوگا۔[1]

٤٩ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: «إِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَإِنَّهُ تَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَّكُمْ، اِلْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ». [انظر: ٢٠٢٣، ٦٠٤٩]

[49] حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ شب قدر بتانے کے لیے (اپنے حجرے سے) نکلے۔ اتنے میں دو مسلمان آپس میں جھگڑ پڑے۔ آپ نے فرمایا: ''میں تو اس لیے باہر نکلا تھا کہ تمہیں شب قدر بتاؤں، مگر فلاں فلاں آدمی جھگڑ پڑے، اس لیے وہ (میرے دل سے) اٹھالی گئی اور شاید یہی تمھارے حق میں مفید ہو۔ اب تم شب قدر کو رمضان کی ستائیسویں، انتیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔''

(٣٧) بَابُ سُؤَالِ جِبْرِيلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِحْسَانِ، وَعِلْمِ السَّاعَةِ

باب: 37- حضرت جبریل کا نبی ﷺ سے ایمان، اسلام، احسان اور قیامت کے علم کے متعلق دریافت کرنا

وَبَيَانِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: «جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ» فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ دِينًا، وَمَا بَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ مِنَ الْإِيمَانِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ ٱلْإِسْلَٰمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ﴾ [آل عمران: ٨٥].

پھر نبی ﷺ کا جبریل کے لیے ان امور کا بیان فرمانا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''حضرت جبریل علیہ السلام تمہیں، تمھارا دین سکھانے کے لیے آئے تھے۔'' اس مقام پر آپ نے ان تمام چیزوں کو دین شمار فرمایا ہے، نیز ان باتوں کے بیان میں جو رسول اللہ ﷺ نے وفد عبدالقیس کے سامنے بیان فرمائی تھیں اور ارشاد باری تعالیٰ: ''جو اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین اختیار کرے گا، وہ اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا۔''

1 فتح الباري: 150/1.

٥٠ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: «اَلْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَبِلِقَائِهِ، وَرُسُلِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ». قَالَ: مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: «اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ». قَالَ: مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: «أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ». قَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: «مَا الْمَسْؤُولُ [عَنْهَا] بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ الْبُهْمُ فِي الْبُنْيَانِ فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ»، ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ ﷺ ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ﴾ [اَلْآيَةَ] [لقمان: ٣٤]. ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَالَ: «رُدُّوهُ»، فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ: «هٰذَا جِبْرِيلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ». قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: جَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ مِنَ الْإِيمَانِ. [انظر: ٤٧٧٧]

[50] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبیٔ اکرم ﷺ لوگوں کے سامنے تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھنے لگا: ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر اور روز حشر اللہ کے حضور پیش ہونے پر، اور اللہ کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور قیامت کا یقین کرو۔'' اس نے مزید سوال کیا: اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تم محض اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ نماز ٹھیک طور پر ادا کرو اور فرض زکاۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔'' پھر اس نے پوچھا: احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو، تو وہ تو تمھیں دیکھ رہا ہے۔'' اس نے کہا: قیامت کب برپا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''جس سے سوال کیا گیا ہے وہ بھی سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، البتہ میں تمھیں قیامت برپا ہونے کی کچھ نشانیاں بتائے دیتا ہوں: جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور جب اونٹوں کے غیر معروف سیاہ فام چرواہے فلک بوس عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جائیں گے (تو قیامت قریب ہوگی)۔ دراصل قیامت ان پانچ باتوں میں سے ہے جن کو اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بے شک اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے.....'' اس کے بعد وہ شخص واپس چلا گیا، تو آپ نے فرمایا: ''اسے میرے پاس لاؤ۔'' چنانچہ لوگوں نے اسے تلاش کیا لیکن اس کا کوئی سراغ نہ ملا تو آپ نے فرمایا: ''یہ جبریل تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔''

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ان تمام چیزوں کو ایمان قرار دیا ہے۔

فائدہ: ''لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی۔'' شارحین نے اس کے کئی ایک مطالب بیان کیے ہیں: ○ والدین کی نافرمانی عام ہو جائے گی۔ اولاد والدین کو ذلیل اور خوار کر کے، ان سے اس طرح کام لے گی جس طرح خاوند اپنی بیوی سے لیتا ہے بالخصوص بیٹی جو ماں سے بہت محبت کرتی ہے وہ بھی نافرمانی پر اتر آئے گی۔ آج اس کا اکثر مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ ○ باندیوں کے بچے برسر اقتدار آجائیں گے، جن کے اخلاق و عادات اور اطوار فطری طور پر خراب ہوتے ہیں، یعنی اقتدار پر ایسے لوگ قابض ہو جائیں گے جو اس کے اہل نہیں ہوں گے بلکہ نالائق، درشت مزاج اور انصاف کے تقاضوں سے نا آشنا ہوں گے۔ ○ فتوحات زیادہ ہوں گی جس کے نتیجے میں لونڈیاں زیادہ آئیں گی اور وہ ام ولد بنیں گی، ام ولد بننا گویا اپنے آقا کو جنم دینا ہے۔ اس تفسیر پر یہ علامت بالکل ابتدائی نشانی ہوئی کیونکہ فتوحات کی کثرت تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہو چکی ہے۔ ○ قرب قیامت کے وقت جہالت عام ہوگی جس کی بنا پر ہر طرف بے عملی اور بے راہ روی کا دور دورہ ہوگا، معاملہ اس حد تک پہنچ جائے گا کہ ام ولد جس کی خرید وفروخت ناجائز ہے، کھلے عام فروخت ہوگی اور وہ فروخت ہوتے ہوتے ایسے آقا کے پاس پہنچ جائے گی جس کو اس نے جنم دیا ہوگا اور وہ لاشعوری طور پر اس کا مالک بن جائے گا۔[1]

(۳۸) بَابٌ :

باب:38- بلا عنوان

٥١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ: أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ: سَأَلْتُكَ: هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ، فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ. [راجع: ٧]

[51] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے ابوسفیان نے بتایا کہ ہرقل نے ان سے یہ کہا: میں نے تم سے دریافت کیا تھا کہ اس کے پیروکار ترقی پذیر ہیں یا روبہ انحطاط؟ تو تم نے بتایا کہ وہ دن بدن زیادہ ہوتے جا رہے ہیں۔ یقیناً ایمان کا معاملہ اسی طرح ہوتا ہے، تاآنکہ وہ پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا: اس کے متبعین میں سے کوئی دین میں داخل ہونے کے بعد اسے برا سمجھتے ہوئے مرتد بھی ہو جاتا ہے؟ تو تم نے جواب دیا: نہیں۔ اور ایمان کا یہی حال ہوتا ہے۔ جب اس کی بشاشت دلوں میں سرایت کر جاتی ہے، تو پھر کوئی شخص اس سے ناراض نہیں ہوتا۔

(۳۹) بَابُ فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ

باب:39- اپنے دین کی خاطر گناہوں سے الگ ہو جانے والے کی فضیلت

٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ

[52] حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں

1 فتح الباري: 162/1.

عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ، اِسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَّرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى، يُوشِكُ أَنْ يُّوَاقِعَهُ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا إِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ». [انظر: ٢٠٥١]

نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جنھیں اکثر لوگ نہیں جانتے، چنانچہ جو شخص ان مشتبہ چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچا لیا اور جو کوئی ان مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہو گیا اس کی مثال اس چرواہے کی سی ہے جو شاہی چراگاہ کے آس پاس (اپنے جانوروں کو) چرائے، قریب ہے کہ چراگاہ کے اندر اس کا جانور گھس جائے۔ آگاہ رہو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے۔ خبردار! اللہ کی چراگاہ اس کی زمین میں حرام کردہ چیزیں ہیں۔ سن لو! بدن میں ایک ٹکڑا (گوشت کا) ہے، جب وہ سنور جاتا ہے تو سارا بدن سنور جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن خراب ہو جاتا ہے۔ آگاہ رہو! وہ ٹکڑا دل ہے۔''

فائدہ: امام بخاری ؒ کا مقصد یہ ہے کہ ورع و پرہیزگاری بھی ایمان کو کامل کرنے والے اعمال میں سے ہے اور اس میں مراتب ہیں، لہٰذا ایمان و دین میں بھی مراتب ہیں، ایمان کے لیے ان کا بجالانا اس کے ثمر آور ہونے کا باعث ہے اور ان کا ترک کر دینا ایمان کو کمزور کر دینے کے مترادف ہے۔

٤٠ - بَابٌ: أَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الْإِيمَانِ

باب:40- خمس کا ادا کرنا جزو ایمان ہے

٥٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ يُجْلِسُنِي عَلٰى سَرِيرِهِ فَقَالَ: أَقِمْ عِنْدِي حَتّٰى أَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِّنْ مَّالِي، فَأَقَمْتُ مَعَهُ شَهْرَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ؟» قَالُوا: رَبِيعَةُ، قَالَ: «مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ، أَوْ بِالْوَفْدِ، غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى»، فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ!

[53] حضرت ابوجمرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت ابن عباس ؓ کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ وہ مجھے خاص اپنے تخت پر بٹھاتے۔ ایک دفعہ کہنے لگے: تم میرے پاس کچھ روز اقامت کرو، میں تمھارے لیے اپنے مال میں سے کچھ حصہ مقرر کر دوں گا۔ تو میں ان کے ہاں دو ماہ تک اقامت پذیر رہا۔ پھر انھوں نے فرمایا: جب وفد عبدالقیس نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ کون لوگ ہیں یا کون سے نمائندے ہیں؟'' انھوں نے کہا: ہم خاندان

إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ، وَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ. فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ، قَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ؟» قَالُوا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ»، وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ، - وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ - وَقَالَ: «اِحْفَظُوهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ».
[انظر: ۸۷، ۵۲۳، ۱۳۹۸، ۳۰۹۵، ۳۵۱۰، ۴۳۶۸، ۴۳۶۹، ۶۱۷۶، ۷۲۶۶، ۷۵۵۶]

ربیعہ کے لوگ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم آرام کی جگہ آئے ہو، نہ ذلیل ہو گے اور نہ شرمندہ!“ پھر ان لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم ماہ حرام کے علاوہ دوسرے دنوں میں آپ کے پاس نہیں آسکتے کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کا قبیلہ رہتا ہے، لہٰذا آپ خلاصے کے طور پر ہمیں کوئی ایسی بات بتا دیں کہ ہم اپنے پیچھے والوں کو اس کی اطلاع کر دیں اور ہم سب اس (پر عمل کرنے) سے جنت میں داخل ہو جائیں۔ اور انھوں نے آپ سے مشروبات کے متعلق بھی پوچھا تو آپ نے انھیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع کیا: آپ نے انھیں ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”تم جانتے ہو، اکیلے اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟“ انھوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب واقف ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا اور کوئی لائق عبادت نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، نماز ٹھیک طریقے سے ادا کرنا، زکاۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔“ اور (شراب سازی کے) چار برتنوں، یعنی بڑے مٹکوں، کدو سے تیار کردہ پیالوں، لکڑی سے تراشے ہوئے لگن اور تارکول سے رنگے ہوئے روغنی برتنوں سے انھیں منع کیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”ان باتوں کو یاد رکھو اور اپنے پیچھے والوں کو ان سے مطلع کر دو۔“

فائدہ: حرمت والے مہینوں سے مراد رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ہیں۔ کفار ان کی بے حد تعظیم کرتے تھے اور ان مہینوں میں کسی دوسرے پر دست درازی کرنے سے باز رہتے تھے۔

(٤١) بَابُ مَا جَاءَ: أَنَّ الْأَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ وَالْحِسْبَةِ

باب: 41- اعمال کا مدار نیت اور احتساب پر ہے

وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى، فَدَخَلَ فِيهِ الْإِيمَانُ، وَالْوُضُوءُ، وَالصَّلَاةُ، وَالزَّكَاةُ، وَالْحَجُّ،

اور ہر انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی ہے۔ اس میں ایمان، وضو، نماز، زکاۃ، حج، روزہ اور دوسرے

وَالصَّوْمُ، وَالْأَحْكَامُ، وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِۦ﴾ [الإسراء: ٨٤] عَلَى نِيَّتِهِ، وَنَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا، صَدَقَةٌ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ».

احکام بھی شامل ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کہہ دیجیے: ہر شخص اپنی نیت کے مطابق عمل پیرا ہے۔'' شاکلہ کے معنی نیت ہیں۔ اور انسان کا اپنے اہل و عیال پر بہ نیت ثواب خرچ کرنا صدقہ ہے۔ اور نبی ﷺ نے فرمایا: ''لیکن جہاد اور نیت باقی ہیں۔''

٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ». [راجع: ١]

[54] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اعمال کا مدار نیت پر ہے۔ ہر انسان کو وہی ملے گا جو اس نے نیت کی۔ اگر کوئی اپنا وطن اللہ اور اس کے رسول کے لیے چھوڑتا ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی۔ اگر کسی کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے ہو، تو اس کی ہجرت اسی کام کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی ہے۔''

٥٥ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ». [انظر: ٤٠٠٦، ٥٣٥١]

[55] حضرت ابو مسعود ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب مرد اپنے اہل و عیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے حق میں صدقہ بن جاتا ہے۔''

٥٦ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فَمِ امْرَأَتِكَ». [انظر: ١٢٩٥، ٢٧٤٢، ٢٧٤٤، ٣٩٣٦، ٤٤٠٩، ٥٣٥٤، ٥٦٥٩، ٥٦٦٨، ٦٣٧٣، ٦٧٣٣]

[56] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں اس نفقے پر ضرور اجر دیا جائے گا جس سے تمھارا مقصد اللہ کی رضا کا حصول ہو حتیٰ کہ اس لقمے پر بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو۔''

فائدہ: اس کا مفہوم یہ ہے کہ بال بچوں پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔ صدقہ صرف وہی نہیں جو غیر کو دیا جائے بلکہ خود اپنے اوپر خرچ کرکے بھی ثواب حاصل کیا جا سکتا ہے حتیٰ کہ بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنا بھی باعث اجر وثواب ہے اگر نیت ثواب کی ہو۔

(٤٢) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَلدِّينُ النَّصِيحَةُ... لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ»

باب:42- نبیٔ اکرم ﷺ کا فرمان: "دین خیر خواہی کا نام ہے۔ یہ خیر خواہی اللہ، اس کے رسول، اہل اسلام حکمرانوں اور عام مسلمانوں کے ساتھ ہونی چاہیے۔"

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِۦ﴾ [التوبة: ٩١].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جب وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیر خواہی کا تعلق رکھیں۔"

٥٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. [انظر: ٥٢٤، ١٤٠١، ٢١٥٧، ٢٧١٤، ٢٧١٥، ٧٢٠٤]

[57] حضرت جریر بن عبداللہ البجلی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز پڑھنے، زکاۃ دینے اور ہر مسلمان سے خیر خواہی کرنے (کے اقرار) پر بیعت کی۔

٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُولُ - يَوْمَ مَاتَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ - قَامَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللهِ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ، وَالْوَقَارِ، وَالسَّكِينَةِ حَتّٰى يَأْتِيَكُمْ أَمِيرٌ، فَإِنَّمَا يَأْتِيكُمُ الْآنَ، ثُمَّ قَالَ: اِسْتَعْفُوا لِأَمِيرِكُمْ فَإِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ الْعَفْوَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! أُبَايِعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَشَرَطَ عَلَيَّ: «وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ»، فَبَايَعْتُهُ عَلٰى هٰذَا، وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ! إِنِّي لَنَاصِحٌ لَكُمْ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ.

[58] زیاد بن علاقہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ البجلی ؓ سے سنا، جس دن حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ کی وفات ہوئی تو وہ خطبے کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد و ثنا کی اور کہا: تمھیں صرف ایک اللہ سے ڈرنا چاہیے جس کا کوئی شریک نہیں، نیز تمھیں دوسرے امیر کے آنے تک تحمل و اطمینان سے رہنا چاہیے، بس وہ عنقریب ہی آ جائیں گے۔ پھر فرمایا: اپنے امیر کے لیے دعائے مغفرت کرو کیونکہ وہ خود بھی معاف کرنے کو پسند کرتا تھا۔ پھر کہا: تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ میں ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں آپ سے اسلام پر بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ تو آپ نے مجھ سے ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا عہد لیا، پھر

اسی شرط پر میں نے آپ سے بیعت کر لی۔ مجھے اس مسجد کے رب کی قسم! میں تمھارا خیرخواہ ہوں۔ پھر آپ نے استغفار کیا اور منبر سے نیچے اتر آئے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو کتاب الایمان کے آخر میں لا کر اشارہ کیا ہے کہ میں نے اس کتاب کی جمع و تدوین میں لوگوں کی خیرخواہی کی ہے۔ صرف ان احادیث کو جمع کیا ہے جو معیار محدثین پر پوری اترتی ہیں تاکہ عمل کرنے میں سہولت رہے۔
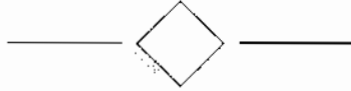
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3 - كِتَابُ الْعِلْمِ

علم اور اس کے متعلقات کا بیان

(١) بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَٰتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ [المجادلة: ١١]. وَقَوْلِهِ: ﴿رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ [طه: ١١٤].

باب: 1-علم کی فضیلت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کو درجات کے اعتبار سے بلندی عطا فرمائے گا جو ایمان لائے اور جنھیں علم دیا گیا، اور اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔'' اس کے علاوہ فرمان الٰہی ہے: ''(آپ کہہ دیجیے:) میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔''

(٢) بَابُ مَنْ سُئِلَ عِلْمًا وَهُوَ مُشْتَغِلٌ فِي حَدِيثِهِ فَأَتَمَّ الْحَدِيثَ ثُمَّ أَجَابَ السَّائِلَ

باب: 2- جس شخص سے کوئی علمی مسئلہ دریافت کیا جائے اور وہ کسی بات میں مصروف ہو تو (اسے چاہیے کہ) وہ اپنی بات پوری کرے پھر جواب دے

٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحَدِّثُ، فَقَالَ

[59] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، ایک مرتبہ نبی ﷺ مجلس میں لوگوں سے کچھ بیان کر رہے تھے کہ ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ (اسے کوئی جواب دیے بغیر) اپنی باتوں میں مصروف رہے۔ (حاضرین میں سے) کچھ لوگ کہنے لگے: آپ نے دیہاتی کی بات کو سن تو لیا ہے لیکن اسے پسند نہیں فرمایا۔ اور بعض کہنے لگے: ایسا نہیں ہے بلکہ آپ نے سنا ہی

بَعْضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ لَّمْ يَسْمَعْ، حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ: «أَيْنَ - أُرَاهُ - السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟» قَالَ: هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَإِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ»، قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: «إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ». [انظر: ٦٤٩٦]

نہیں۔ جب آپ اپنی گفتگو ختم کر چکے تو فرمایا: ''قیامت کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟'' دیہاتی نے کہا: ہاں، یارسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔'' اس نے دریافت کیا: امانت کس طرح ضائع ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''جب (ذمے داری کے) کام نااہل لوگوں کے سپرد کر دیے جائیں تو قیامت کا انتظار کرنا۔''

(٣) بَابُ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْعِلْمِ

باب:3- علمی باتیں بہ آواز بلند کہنا

٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: تَخَلَّفَ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا، فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلَاةُ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: «وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. [انظر: ٩٦، ١٦٣]

[60] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک سفر میں نبی ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ پھر آپ ہمیں اس حالت میں ملے کہ ہم سے نماز میں دیر ہو گئی تھی اور ہم (جلدی جلدی) وضو کر رہے تھے۔ ہم اپنے پاؤں (خوب دھونے کی بجائے ان) پر مسح کی طرح تر ہاتھ پھیرنے لگے۔ یہ دیکھ کر آپ نے بآواز بلند دو یا تین مرتبہ فرمایا: ''دوزخ میں جانے والی ایڑیوں پر افسوس!''

فائدہ: پہلے باب میں سوال کرنے کا طریقہ تھا، اس باب میں جواب دینے کا طریقہ بتایا ہے کہ ازالۂ غفلت یا کسی اور مصلحت کے پیش نظر جواب دیتے وقت اپنی آواز کو اونچا کرنا مستحسن ہے۔

(٤) بَابُ قَوْلِ الْمُحَدِّثِ: حَدَّثَنَا، وَأَخْبَرَنَا، وَأَنْبَأَنَا

باب:4- محدث کا حَدَّثَنَا، أَخْبَرَنَا اور أَنْبَأَنَا جیسے الفاظ استعمال کرنا

وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ: كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُيَيْنَةَ «حَدَّثَنَا» وَ«أَخْبَرَنَا» وَ«أَنْبَأَنَا» وَ«سَمِعْتُ» وَاحِدًا، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ، وَقَالَ شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَلِمَةً، وَقَالَ

ہمیں امام حمیدی نے بتایا کہ محدث ابن عیینہ کے نزدیک حَدَّثَنَا، أَخْبَرَنَا، أَنْبَأَنَا اور سَمِعْتُ برابر حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیث بیان فرمائی اور آپ صادق و مصدوق ہیں۔ حضرت شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ، وَقَالَ أَنَسٌ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ، وَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ.

روایت کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے ایک بات سنی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں۔ حضرت ابوالعالیہ نے روایت کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اور آپ نے اپنے بزرگ و برتر پروردگار سے بیان کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی، انھوں نے اپنے رب سے بیان فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ اسے تمھارے رب عزوجل سے بیان کرتے ہیں۔

٦١ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ؟» فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي، قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَاسْتَحْيَيْتُ، ثُمَّ قَالُوا: حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟! قَالَ: «هِيَ النَّخْلَةُ». [انظر: ٦٢، ٧٢، ١٣١، ٢٢٠٩، ٤٦٩٨، ٥٤٤٤، ٥٤٤٨، ٦١٢٢، ٦١٤٤]

[61] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درختوں میں ایک ایسا درخت بھی ہے جو کبھی پت جھڑ نہیں ہوتا اور مسلمان کو اس سے تشبیہ دی جا سکتی ہے، بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟'' یہ سن کر صحابۂ کرام کے خیالات جنگل کے درختوں کی طرف گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، مگر میں (کہتے ہوئے) شرما گیا۔ پھر صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ فرمائیں وہ کون سا درخت ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔''

(٥) بَابُ طَرْحِ الْإِمَامِ الْمَسْأَلَةَ عَلٰى أَصْحَابِهِ لِيَخْتَبِرَ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ

باب:5- علم و صلاحیت کا جائزہ لینے کے لیے استاد کا شاگردوں کے سامنے کوئی مسئلہ پیش کرنا

٦٢ - **حَدَّثَنَا** خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، حَدِّثُونِي مَا هِيَ؟» قَالَ: فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي، قَالَ: فَوَقَعَ فِي

[62] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ مسلمان کے مشابہ ہے۔ مجھے بتلاؤ وہ کون سا درخت ہے؟'' اس پر لوگوں نے صحرائی درختوں کا خیال کیا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے

نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، ثُمَّ قَالُوا: حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَارَسُولَ اللهِ؟! قَالَ: «هِيَ النَّخْلَةُ». [راجع: ٦١]

دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (لیکن بزرگوں کی موجودگی میں بتانے سے مجھے شرم آئی۔) آخر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ کے رسول! آپ ہی بتا دیجیے وہ کون سا درخت ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔''

(٦) بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِلْمِ

باب:6- طریقۂ تعلیم کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ [طه: ١١٤].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ کہہ دیجیے! میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔''

ملحوظہ: صحیح بخاری کے بعض نسخوں میں باب ماجاء في العلم کا باب نہیں ہے اور بعض میں ذیل کا باب نہیں ہے، بلکہ اس کو لفظ باب کے بغیر پہلے باب کے ساتھ ہی بیان کیا گیا ہے۔ ہمارے نسخے میں اس پر بھی باب کا لفظ ہے۔ زیادہ صحیح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ یہ دونہیں ایک ہی باب ہے اور وہ بھی پہلا۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ذیل کے باب پر نمبر نہیں ہے۔ واللہ أعلم.

بَابُ الْقِرَاءَةِ وَالْعَرْضِ عَلَى الْمُحَدِّثِ

باب: شاگرد کا استاد کے سامنے پڑھنا اور پیش کرنا

وَرَأَى الْحَسَنُ، وَسُفْيَانُ، وَمَالِكٌ الْقِرَاءَةَ جَائِزَةً. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ يَذْكُرُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ الْإِمَامِ أَنَّهُمَا كَانَا يَرَيَانِ الْقِرَاءَةَ وَالسَّمَاعَ جَائِزَةً. حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: إِذَا قُرِئَ عَلَى الْمُحَدِّثِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ: حَدَّثَنِي وَسَمِعْتُ. وَاحْتَجَّ بَعْضُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ بِحَدِيثِ ضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: آللهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: فَهٰذِهِ قِرَاءَةٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، أَخْبَرَ ضِمَامٌ قَوْمَهُ بِذٰلِكَ فَأَجَازُوهُ. وَاحْتَجَّ مَالِكٌ

اس کے متعلق حضرت حسن بصری، سفیان ثوری اور امام مالک کی رائے ہے کہ قراءت علی الشیخ بھی جائز ہے۔ امام ابوعبداللہ (بخاری) نے فرمایا: میں نے ابوعاصم سے سنا، وہ سفیان ثوری اور امام مالک کے متعلق ذکر کرتے تھے کہ یہ حضرات قراءت علی الشیخ اور سماع من الشیخ دونوں طریقوں کو جائز اور معتبر قرار دیتے تھے۔ عبیداللہ بن موسیٰ حضرت سفیان ثوری سے روایت کرتے ہیں کہ جب محدث کے سامنے پڑھا جائے تو حَدَّثَنِي اور سَمِعْتُ میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور بعض محدثین نے عالم کے سامنے قراءت کرنے پر حضرت ضمام بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے

بِالصَّكِّ يُقْرَأُ عَلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُونَ: أَشْهَدَنَا فُلَانٌ، وَيُقْرَأُ ذٰلِكَ قِرَاءَةً عَلَيْهِمْ، وَيُقْرَأُ عَلَى الْمُقْرِئِ فَيَقُولُ الْقَارِئُ: أَقْرَأَنِي فُلَانٌ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَوْفٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَابَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ. حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرَبْرِيُّ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ مُوسَى بْنُ بَاذَامَ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: إِذَا قُرِئَ عَلَى الْمُحَدِّثِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ: حَدَّثَنِي، قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ يَقُولُ عَنْ مَالِكٍ وَّسُفْيَانَ: اَلْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ وَقِرَاءَتُهُ سَوَاءٌ.

آپ کو نمازوں کی ادائیگی کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا تھا: ''ہاں۔'' یہ قراءۃ علی النبی ﷺ ہے۔ حضرت ضمام بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو خبر دی اور ان لوگوں نے اسے جائز قرار دیا۔ اور حضرت امام مالک نے اسثام (دستاویز شہادت) سے استدلال کیا ہے جو قوم کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں فلاں نے گواہ بنایا، حالانکہ یہ صرف ان کے سامنے پڑھا گیا تھا، نیز پڑھنے والا اپنے استاد کے سامنے پڑھتا ہے پھر کہتا ہے کہ مجھے فلاں نے پڑھایا۔ حضرت عوف، حسن بصری سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: عالم کے سامنے قراءت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، نیز عبیداللہ بن موسیٰ حضرت سفیان سے نقل کرتے ہیں، انھوں نے کہا: جب محدث کے سامنے حدیث پڑھی جائے تو پھر حدثني کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ابو عاصم حضرت امام مالک اور حضرت سفیان سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: (شاگردوں کا) عالم کے سامنے پڑھنا یا عالم کا (شاگردوں کے سامنے) پڑھنا، دونوں برابر ہیں۔

٦٣ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي نَمِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ؟ وَالنَّبِيُّ ﷺ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَقُلْنَا: هٰذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اِبْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ أَجَبْتُكَ»، فَقَالَ الرَّجُلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ

[63] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک مرتبہ ہم مسجد میں نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک اونٹ سوار آیا اور اپنے اونٹ کو مسجد میں بٹھا کر باندھ دیا، پھر پوچھنے لگا: تم میں محمد (ﷺ) کون ہیں؟ نبی ﷺ اس وقت صحابہ رضی اللہ عنہم میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ ہم نے کہا: یہ سفید رنگ والے، تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔ وہ آپ سے کہنے لگا: اے فرزند عبدالمطلب! نبی ﷺ نے فرمایا: ''(پوچھ) میں تجھے جواب دیتا ہوں۔'' اس نے نبی ﷺ سے کہا: میں آپ سے کچھ دریافت کرنے والا ہوں اور اس میں سختی کروں گا، آپ دل میں مجھ پر ناراض نہ ہوں۔ آپ

عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ، فَقَالَ: «سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ»، فَقَالَ: أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ، آللهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ؟ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ نَعَمْ»، قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ، آللهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؟ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ نَعَمْ» قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ، آللهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ؟ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ نَعَمْ»، قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ، آللهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلٰى فُقَرَائِنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ نَعَمْ»، فَقَالَ الرَّجُلُ: آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَّرَائِي مِنْ قَوْمِي وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ. رَوَاهُ مُوسٰى وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

نے فرمایا: ''(کوئی بات نہیں) جو چاہے پوچھ!'' اس نے پوچھا: میں آپ کو آپ کے پروردگار اور آپ سے پہلے لوگوں کے مالک کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اللہ گواہ ہے۔'' پھر اس نے پوچھا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اللہ شاہد ہے۔'' پھر اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا اللہ تعالیٰ نے سال بھر میں رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اللہ گواہ ہے۔'' پھر کہنے لگا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے امراء سے صدقہ لے کر ہمارے فقراء پر تقسیم کریں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اللہ گواہ ہے۔'' اس کے بعد وہ شخص کہنے لگا: میں اس (شریعت) پر ایمان لاتا ہوں جو آپ لائے ہیں۔ میں اپنی قوم کا نمائندہ بن کر حاضر خدمت ہوا ہوں۔ میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے اور قبیلۂ سعد بن بکر سے تعلق رکھتا ہوں۔

اس حدیث کو موسیٰ اور علی بن عبدالحمید نے بھی سلیمان اور ثابت کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں حج کا ذکر نہیں ہے کیونکہ روایت میں اختصار ہے۔ صحیح مسلم کی روایت میں حج کا ذکر بایں الفاظ ہوا ہے کہ ہم میں سے ہر شخص پر حج فرض ہے جو زادِ سفر کی استطاعت رکھتا ہو۔[1] نیز حضرت ضمام کی آمد 9 ھ میں ہوئی تو اس وقت حج فرض ہو چکا تھا کیونکہ ان کا تعلق بنو سعد سے ہے جو قبیلۂ ہوازن کا ایک بطن (حصہ) ہے اور قبیلۂ ہوازن غزوۂ حنین کے بعد مسلمان ہوا تھا۔[2]

1 صحيح مسلم، الإيمان، حديث: 102(12)۔ 2 فتح الباري: 201/1۔

(٧) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْمُنَاوَلَةِ وَكِتَابِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ إِلَى الْبُلْدَانِ

باب:7- مناولہ کا بیان، نیز اہل علم کا علمی باتیں لکھ کر دیگر شہروں میں بھیجنے کا ذکر

وَقَالَ أَنَسٌ: نَسَخَ عُثْمَانُ الْمَصَاحِفَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى الْآفَاقِ، وَرَأَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمَالِكٌ ذٰلِكَ جَائِزًا، وَاحْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْحِجَازِ فِي الْمُنَاوَلَةِ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ حَيْثُ كَتَبَ لِأَمِيرِ السَّرِيَّةِ كِتَابًا وَقَالَ: لَا تَقْرَأْهُ حَتَّى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ قَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ وَأَخْبَرَهُمْ بِأَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصاحف کی کتابت کرائی اور انھیں چاروں طرف بھیج دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید اور امام مالک کے نزدیک یہ مکاتبہ جائز ہے۔ بعض اہل حجاز نے مناولہ کے جواز پر نبی ﷺ کی ایک حدیث سے استدلال کیا ہے جبکہ آپ نے امیر لشکر کو ایک مکتوب دیا اور تاکید فرمائی کہ فلاں مقام تک پہنچنے سے قبل تم نے اسے پڑھنا نہیں، جب وہ اس مقام پر پہنچ گئے تو انھوں نے وہ مکتوب لوگوں کو پڑھ کر سنایا اور انھیں آپ کے حکم کی اطلاع دی۔

٦٤ - **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلًا، وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرٰى، فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ، فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ. [انظر: ٢٩٣٩، ٤٤٢٤، ٧٢٦٤]

[64] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا خط ایک شخص کے ہمراہ بھیجا اور اس سے فرمایا: ''یہ خط بحرین کے گورنر کو پہنچا دے۔'' پھر حاکم بحرین نے اس کو کسریٰ تک پہنچادیا۔ کسریٰ نے اسے پڑھ کر چاک کر دیا۔ راوی (ابن شہاب) نے کہا: میرا خیال ہے کہ ابن مسیّب نے کہا: (اس واقعے کو سن کر) رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے بددعا کی کہ وہ ہر طرح ریزہ ریزہ کر دیے جائیں۔

٦٥ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ كِتَابًا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْرَؤُنَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ

[65] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک خط لکھا، یا لکھنے کا ارادہ فرمایا، تو آپ سے کہا گیا: وہ لوگ بغیر مہر لگا خط نہیں پڑھتے۔ تب آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس پر ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کندہ تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان

رَّسُولُ اللهِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ، فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ: مَنْ قَالَ: نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ؟ قَالَ: أَنَسٌ. [انظر: ٢٩٣٨، ٥٨٧٠، ٥٨٧٢، ٥٨٧٤، ٥٨٧٥، ٥٨٧٧، ٧١٦٢]

ہے کہ (اس کی خوب صورتی میری نظر میں کھب گئی) گویا میں اب بھی آپ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔

(شعبہ کہتے ہیں) میں نے قتادہ سے پوچھا: اس پر ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کندہ تھے، یہ الفاظ کس کے بیان کردہ ہیں؟ انھوں نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے۔

(٨) بَابُ مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ، وَمَنْ رَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا

باب: 8-علمی مجالس میں جو شخص مجلس کے آخر ہی میں بیٹھ گیا اور جس نے حلقے کے اندر جگہ دیکھی اور وہاں جا کر بیٹھا

٦٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ: فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا، وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ: أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللهِ تَعَالَى فَآوَاهُ اللهُ إِلَيْهِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ». [انظر: ٤٧٤]

[66] حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں لوگوں کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں تین آدمی آئے۔ ان میں سے دو تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے اور ایک واپس چلا گیا۔ راوی نے کہا کہ وہ دونوں کچھ دیر رسول اللہ ﷺ کے پاس ٹھہرے رہے۔ ان میں سے ایک نے حلقے میں گنجائش دیکھی تو بیٹھ گیا اور دوسرا سب سے پیچھے بیٹھ گیا، تیسرا تو واپس ہی جا چکا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ (وعظ سے) فارغ ہوئے تو فرمایا: ''کیا میں تمھیں ان تینوں آدمیوں کا حال نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک نے اللہ کی طرف پناہ لی تو اللہ نے بھی اسے اپنی طرف جگہ دے دی اور دوسرا شرمایا تو اللہ نے بھی اس سے شرم کی اور تیسرے نے روگردانی کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے اعراض فرمایا۔''

(٩) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى [مِنْ] سَامِعٍ»

باب: 9- ارشاد نبوی: ''بسا اوقات وہ شخص جسے حدیث پہنچائی جائے، وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے'' کا بیان

٦٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ: ذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ قَعَدَ عَلٰى بَعِيرِهِ وَأَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ أَوْ بِزِمَامِهِ ثُمَّ قَالَ: «أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: «فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ: «أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسٰى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعٰى لَهُ مِنْهُ».

[انظر: ١٠٥، ١٧٤١، ٣١٩٧، ٤٤٠٦، ٤٦٦٢، ٥٥٥٠، ٧٠٧٨، ٧٤٤٧]

[67] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک دفعہ نبی ﷺ اپنے اونٹ پر بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص اس کی نکیل یا باگ تھامے ہوئے تھا، آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا دن ہے؟'' ہم لوگ اس خیال سے خاموش رہے کہ شاید آپ اس کے اصل نام کے علاوہ کوئی اور نام بتائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ قربانی کا دن نہیں؟'' ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا مہینہ ہے؟'' ہم پھر اس خیال سے چپ رہے کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا یہ ماہ ذوالحجہ نہیں؟'' ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ تب آپ نے فرمایا: ''تمھارے خون، تمھارے مال اور تمھاری آبروئیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسا کہ تمھارے ہاں اس شہر اور اس مہینے میں اس دن کی حرمت ہے۔ چاہیے کہ جو یہاں حاضر ہے وہ غائب کو یہ خبر پہنچا دے، اس لیے کہ شاید حاضر ایسے شخص کو خبر کر دے جو اس بات کو اس سے زیادہ یاد رکھے۔''

(١٠) بَابٌ: اَلْعِلْمُ قَبْلَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ

باب:10-علم کا مرتبہ گفتار و کردار سے پہلے ہے

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ﴾ [محمد: ١٩] فَبَدَأَ بِالْعِلْمِ، وَأَنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَرَّثُوا الْعِلْمَ، مَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ. وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى ٱللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ ٱلْعُلَمَٰٓؤُاْ﴾ [فاطر: ٢٨] وَقَالَ: ﴿وَمَا يَعْقِلُهَآ إِلَّا ٱلْعَٰلِمُونَ﴾ [العنكبوت: ٤٣]. ﴿وَقَالُواْ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيٓ أَصْحَٰبِ ٱلسَّعِيرِ﴾ [الملك: ١٠] وَقَالَ: ﴿هَلْ يَسْتَوِي

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ جان لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں (اور اپنے گناہوں سے استغفار کریں۔'') اللہ تعالیٰ نے علم سے ابتدا کی ہے اور علماء، حضرات انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ ان انبیاء نے وراثت میں علم چھوڑا ہے۔ جس نے اس علم کو حاصل کیا، اس نے انبیاء کی میراث کا وافر حصہ حاصل کر لیا اور جو شخص حصول علم کے لیے کسی راستے پر گامزن ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دے گا۔ نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں۔''

اَلَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ [الزمر: ٩] وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ» وَ«إِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ» وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلٰى هٰذِهِ - وَأَشَارَ إِلٰى قَفَاهُ - ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّي أُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُجِيزُوا عَلَيَّ لَأَنْفَذْتُهَا، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿كُونُوا رَبَّـٰنِيِّـۧنَ﴾ [آل عمران: ٧٩]: حُلَمَاءَ، فُقَهَاءَ، عُلَمَاءَ، وَيُقَالُ: اَلرَّبَّانِيُّ الَّذِي يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهِ.

نیز فرمایا: ''قرآن کی بیان کردہ مثالوں کو صرف علماء ہی سمجھتے ہیں۔'' ''اہل جہنم کہیں گے: اگر ہم سنتے یا عقل رکھتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے۔'' نیز فرمایا: ''کیا جاہل اور عالم برابر ہو سکتے ہیں؟'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے دینی معاملات میں بصیرت عطا کر دیتا ہے۔'' اور ''علم تو سیکھنے ہی سے آتا ہے۔''

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنی گدی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اگر تم شمشیر براں میری گردن پر رکھ دو اور مجھے گمان ہو کہ میں گردن الگ ہونے سے پہلے پہلے اپنی زبان سے کوئی ایسا کلمہ بیان کر سکوں گا جسے میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، تو میں ضرور اس کلمے کو ادا کروں گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے كُونُوا رَبَّانِيِّينَ کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: دانشور، اہل علم اور فقہاء بن جاؤ۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ربانی وہ ہے جو بڑے مسائل سے قبل چھوٹے چھوٹے مسائل سے لوگوں کی تربیت کرے۔

(١١) بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوا

باب:11- نبی ﷺ وعظ و تعلیم میں (موقع و محل کا) خیال رکھتے تاکہ لوگ متنفر نہ ہو جائیں

٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.

[انظر: ٧٠، ٦٤١١]

[68] حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ہمارے اکتا جانے کے اندیشے سے ہمیں وعظ و نصیحت کرنے کے لیے وقت اور موقع و محل کا خیال رکھتے تھے۔

٦٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ

[69] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''(دین میں) آسانی کرو، سختی نہ کرو اور لوگوں کو خوشخبری

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا». [انظر: ٦١٢٥]

سناؤ، انھیں (ڈرا ڈرا کر) متنفر نہ کرو۔"

فائدہ: واعظین کو چاہیے کہ وہ وعظ کرتے وقت ایسا پرکشش اور جاذب نظر اسلوب اختیار کریں جس سے لوگوں کے دلوں میں رغبت ومحبت پیدا ہو، صرف قرآن وحدیث میں آمدہ وعیدوں ہی پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ قرآن کریم کے طرز پر بشارت و انذار کو ساتھ ساتھ رکھا جائے۔ اگر ہمیشہ بشارت ہی دی جائے گی تو لوگ رحمت پر بھروسہ کر کے بے خوف ہو جائیں گے، اور اگر وعید ہی وعید پر زور ہوگا تو لوگ رحمت سے مایوس ہو جائیں گے اور یہ دونوں چیزیں ایک متلاشی حق کے لیے بہت خطرناک ہیں۔ مذکورہ حدیث میں تعلیم وتبلیغ کے لیے ایک درمیانی راہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔

(١٢) بَابُ مَنْ جَعَلَ لِأَهْلِ الْعِلْمِ أَيَّامًا مَعْلُومَةً

باب: 12- اہل علم کے لیے تعلیمی اوقات کی تعیین کرنا

٧٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَاأَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذٰلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ، وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا. [راجع: ٦٨]

[70] حضرت ابووائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات لوگوں کو وعظ کیا کرتے تھے۔ ایک شخص نے ان سے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں روزانہ وعظ ونصیحت فرمایا کریں۔ آپ نے فرمایا: مجھے اس کام سے یہ چیز مانع ہے کہ میں تمھیں اکتاہٹ میں نہیں ڈالنا چاہتا اور میں پند ونصیحت میں تمھارے جذبات کا خیال رکھتا ہوں جس طرح نبی ﷺ وعظ کرتے وقت ہمارے جذبات کا خیال رکھتے تھے تاکہ ہم اکتا نہ جائیں۔

(١٣) بَابُ مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

باب:13- جس کے ساتھ اللہ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے

٧١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيبًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ

[71] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے دوران خطبہ میں کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت کر دیتا ہے۔ اور میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور دینے والا تو اللہ ہی ہے۔ اور (اسلام کی) یہ

يُعْطِي، وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى أَمْرِ اللهِ لَايَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ».

[انظر: ٣١١٦، ٣٦٤١، ٧٣١٢، ٧٤٦٠]

جماعت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی، جو ان کا مخالف ہوگا انھیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم، یعنی قیامت آجائے۔"

(١٤) بَابُ الْفَهْمِ فِي الْعِلْمِ

باب:14-علم میں فہم وبصیرت کا بیان

٧٢ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ: عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا حَدِيثًا وَّاحِدًا قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ: «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً مَثَلُهَا كَمَثَلِ الْمُسْلِمِ»، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ: هِيَ النَّخْلَةُ، فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هِيَ النَّخْلَةُ».

[راجع: ٦١]

[72] حضرت مجاہد کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مدینے تک رہا لیکن میں نے انھیں ایک حدیث کے سوا اور کوئی چیز رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔ انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ کی خدمت میں کھجور کا گودا لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: "درختوں میں ایک ایسا درخت ہے جس کی مثال مسلمان کی طرح ہے۔" میں نے ارادہ کیا کہ بتاؤں وہ کھجور ہے لیکن میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا، اس لیے خاموش رہا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "وہ کھجور کا درخت ہے۔"

(١٥) بَابُ الْاِغْتِبَاطِ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

باب:15-علم وحکمت میں رشک کرنا

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: تَفَقَّهُوا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوا - [قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَبَعْدَ أَنْ تُسَوَّدُوا] - وَقَدْ تَعَلَّمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فِي كِبَرِ سِنِّهِمْ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سردار بننے سے پہلے علم حاصل کرو۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: سردار بننے کے بعد بھی علم حاصل کرو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے بڑی عمر میں علم حاصل کیا۔

٧٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَلٰى غَيْرِ مَا حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ

[73] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا ہے: "رشک جائز نہیں مگر دو (آدمیوں کی) خصلتوں پر: ایک اس شخص (کی عادت) پر جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے راہ حق میں خرچ کرتا ہو۔ اور دوسرے اس شخص (کی عادت) پر جسے اللہ نے

اللهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا».
[انظر: ١٤٠٩، ٧١٤١، ٧٣١٦]

(قرآن وحدیث کا) علم دے رکھا ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہو۔''

فائدہ: امام بخاری ؒ نے عنوان میں لفظ غبطہ بڑھا دیا جس کے معنی رشک کے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حدیث میں لفظ حسد اپنے معنی میں استعمال نہیں ہوا بلکہ وہ غبطہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی اس حدیث میں یہ اضافہ موجود ہے کہ جب اس کا پڑوسی اس کا قرآن پڑھنا پڑھانا دیکھتا ہے تو کہتا ہے: کاش مجھے بھی قرآن کی یہ دولت ملے تو میں بھی اسی طرح کروں جس طرح وہ کرتا ہے۔[1]

(١٦) بَابُ مَا ذُكِرَ فِي ذَهَابِ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْبَحْرِ إِلَى الْخَضِرِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

باب: 16- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دریا میں حضرت خضر علیہ السلام کے پاس جانے کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ تُعَلِّمَنِ﴾ اَلْآيَةُ [الكهف: ٦٦].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا:) کیا (اس شرط پر) میں تیرا اتباع کرسکتا ہوں کہ تو مجھے اس میں سے سکھائے جو تجھے بھلائی سکھائی گئی ہے۔''

٧٤ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ، أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ خَضِرٌ، فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ: هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَمَا مُوسٰى فِي مَلَإٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ:

[74] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ان کا اور حضرت حر بن قیس بن حصن الفزاری ؓ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: وہ ساتھی حضرت خضر ہیں۔ اسی اثنا میں حضرت ابی بن کعب ؓ کا ان کے پاس سے گزر ہوا تو حضرت ابن عباس ؓ نے انھیں بلایا اور کہا کہ میرا اور میرے اس ساتھی کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس ہم نشین کے متعلق باہمی اختلاف ہو گیا ہے جس کی ملاقات کے لیے موسیٰ علیہ السلام نے راستہ دریافت کیا تھا۔ کیا آپ نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ایک دن موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے، اتنے میں

1 صحيح البخاري، فضائل القرآن، حديث: 5026.

هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ مُوسٰى: لَا، فَأَوْحَى اللهُ إِلٰى مُوسٰى: بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ، فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ اللهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَّقِيلَ لَهُ: إِذَا فَقَدْتَّ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، وَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ لِمُوسٰى فَتَاهُ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ، قَالَ: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي، فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا، فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي كِتَابِهِ». [انظر: ٧٨، ١٢٢، ٢٢٦٧، ٢٧٢٨، ٣٢٧٨، ٣٤٠٠، ٣٤٠١، ٤٧٢٥، ٤٧٢٦، ٤٧٢٧، ٦٦٧٢، ٧٤٧٨]

ایک آدمی آیا اور آپ سے دریافت کیا کہ آپ کسی شخص کو اپنے سے زیادہ عالم جانتے ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی: کیوں نہیں! ہمارا بندہ خضر (تم سے زیادہ دانا ہے۔) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی: اس سے ملنے کی کیا صورت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان سے ملاقات کی علامت قرار دیا اور ان سے کہہ دیا کہ جب تم مچھلی کو گم پاؤ تو فوراً واپس لوٹ پڑنا کیونکہ وہاں قریب ہی تمھاری اس سے ملاقات ہوگی۔ اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام چلے اور دریا میں مچھلی کی علامت تلاش کرتے رہے۔ پھر (ایک مقام پر) موسیٰ علیہ السلام سے ان کے خادم نے کہا کہ آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس بیٹھے تھے تو میں (وہیں) مچھلی کو بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھے اس کا ذکر بھلایا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: یہی تو وہ چیز تھی جس کے ہم متلاشی تھے، چنانچہ وہ دونوں اپنے نقش ہائے قدم تلاش کرتے ہوئے ان پر واپس ہوئے تو حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی۔ پھر ان دونوں کا وہی قصہ ہے جو اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔"

(١٧) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ»

باب: 17- دعائے نبوی: "اے اللہ! اسے قرآن کا علم دے۔"

٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ». [انظر: ١٤٣، ٣٧٥٦، ٧٢٧٠]

[75] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے؟ انھوں نے کہا: مجھے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سینے سے لگایا اور دعا دی: "اے اللہ! اسے اپنی کتاب کا علم عطا فرما۔"

(١٨) بَابُ مَتٰى يَصِحُّ سَمَاعُ الصَّغِيرِ

باب:18- نابالغ لڑکے کا کس عمر میں سماع حدیث درست ہے؟

٧٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ أَتَانٍ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِمِنًى إِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ الصَّفَّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ. [انظر: ٤٩٣، ٨٦١، ١٨٥٧، ٤٤١٢]

[76] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک دن گدھی پر سوار ہو کر آیا۔ اس وقت میں قریب البلوغ تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ منیٰ میں کسی دیوار کو سامنے کیے بغیر نماز پڑھا رہے تھے۔ میں ایک صف کے آگے سے گزرا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود صف میں شامل ہو گیا۔ مجھ پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

٧٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ: عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِي - وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِينَ - مِنْ دَلْوٍ. [انظر: ١٨٩، ٨٣٩، ١١٨٥، ٦٣٥٤، ٦٤٢٢]

[77] حضرت محمود بن ربیع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مجھے (اب تک) نبی ﷺ کی ایک کلی یاد ہے جو آپ نے ایک ڈول سے پانی لے کر میرے چہرے پر کی تھی۔ اس وقت میں پانچ برس کا تھا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سمجھدار بچے مجلس علم میں حاضر ہو سکتے ہیں اور اہل علم ان سے خوش طبعی بھی کر سکتے ہیں بشرطیکہ فتنے کا اندیشہ نہ ہو، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ لعاب دہن ناپاک نہیں ہے۔[1]

(١٩) بَابُ الْخُرُوجِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ

باب:19- حصول علم کے لیے سفر کرنا

وَرَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ فِي حَدِيثٍ وَاحِدٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ نے ایک حدیث کے لیے حضرت عبداللہ بن انیس ؓ کی طرف ایک ماہ کی مسافت کا سفر کیا۔

٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ قَالَ:

[78] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ان کا

1 فتح الباري: 227/1.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى. فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ فَقَالَ أُبَيٌّ: نَعَمْ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ، يَقُولُ: «بَيْنَمَا مُوسٰى فِي مَلَإٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَتَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ مُوسٰى: لَا، فَأَوْحَى اللهُ تَعَالٰى إِلٰى مُوسٰى: بَلٰى، عَبْدُنَا خَضِرٌ، فَسَأَلَ السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ، فَجَعَلَ اللهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ: إِذَا فَقَدْتَّ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، فَكَانَ مُوسٰى يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ فَتٰى مُوسٰى لِمُوسٰى: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ. قَالَ مُوسٰى: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي، فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا، فَوَجَدَا خَضِرًا، فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللهُ فِي كِتَابِهِ». [راجع: ٧٤]

اور حضرت حر بن قیس بن حصن فزاری رضی اللہ عنہ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہم نشین کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ دریں اثنا ان کے پاس سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ گزرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں بلا لیا اور فرمایا کہ میرا اور میرے اس ساتھی کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہم نشین کے متعلق اختلاف ہو گیا ہے جن سے ملاقات کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے راستہ پوچھا تھا۔ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے حالات کے متعلق کچھ سنا ہے؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، میں نے نبی ﷺ کو ان کے حالات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے: ''ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تھے۔ اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: کیا آپ کسی کو اپنے سے زیادہ عالم جانتے ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی: کیوں نہیں! ہمارا بندہ خضر (آپ سے زیادہ عالم ہے۔) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے ان کی ملاقات کا راستہ پوچھا۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو ان کے لیے نشان مقرر کر دیا اور ان سے کہہ دیا گیا کہ جب تم مچھلی کو گم پاؤ تو واپس لوٹ آنا، قریب ہی کہیں تمھاری اس سے ملاقات ہو جائے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام دریا میں مچھلی کی علامات تلاش کرتے رہے۔ تب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خادم نے ان سے عرض کی: کیا آپ نے دیکھا تھا جب ہم پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو میں (وہیں) مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بتانے سے غافل کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: یہی تو وہ چیز تھی جس کے ہم متلاشی تھے، چنانچہ وہ دونوں اپنے نقش ہائے قدم تلاش کرتے ہوئے ان پر واپس ہوئے تو وہاں حضرت خضر سے ملاقات ہوگئی۔ پھر

آگے ان کا قصہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

(٢٠) بَابُ فَضْلِ مَنْ عَلِمَ وَعَلَّمَ

باب:20-علم سیکھنے اور سکھانے والے کی فضیلت

٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ، قَبِلَتِ الْمَاءَ، فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ، وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ، أَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا، وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرٰى، إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا وَّلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ».

[79] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت و علم مجھے دے کر بھیجا ہے، اس کی مثال تیز بارش کی سی ہے جو زمین پر برسے۔ صاف اور عمدہ زمین تو پانی کو جذب کر لیتی ہے اور بہت سا گھاس اور سبزہ اگاتی ہے، جبکہ سخت زمین پانی کو روکتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ لوگ خود بھی پیتے ہیں اور جانوروں کو بھی سیراب کرتے ہیں اور اس کے ذریعے سے کھیتی باڑی بھی کرتے ہیں۔ اور کچھ بارش ایسے حصے پر برسی جو صاف اور چٹیل میدان تھا۔ وہ نہ تو پانی کو روکتا ہے اور نہ سبزہ ہی اگاتا ہے۔ پس یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ کے دین میں سمجھ حاصل کی اور جو تعلیمات دے کر اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے، ان سے اسے فائدہ ہوا، یعنی اس نے انھیں خود سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ اور یہی اس شخص کی مثال ہے جس نے سر تک نہ اٹھایا اور اللہ کی ہدایت کو جو میں دے کر بھیجا گیا ہوں، قبول نہ کیا۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ إِسْحَاقُ: وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَيَّلَتِ الْمَاءَ، قَاعٌ يَعْلُوهُ الْمَاءُ، وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِي مِنَ الْأَرْضِ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: امام اسحاق بن راہویہ نے جب اس حدیث کو بیان کیا تو انھوں نے [وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَيَّلَتِ الْمَاءَ] کے الفاظ نقل کیے ہیں، نیز قَاعٌ (جس کی جمع قیعان ہے) اس زمین کو کہتے ہیں جس پر پانی چڑھتا ہوا گزر جائے اور صفصف اس زمین کو کہتے ہیں جو برابر اور ہموار ہو۔

(٢١) بَابُ رَفْعِ الْعِلْمِ وَظُهُورِ الْجَهْلِ

باب:21-علم کا اٹھ جانا اور جہالت کا عام ہو جانا

وَقَالَ رَبِيعَةُ: لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِّنَ الْعِلْمِ أَنْ يُضَيِّعَ نَفْسَهُ.

ربیعہ رائے کا ارشاد ہے کہ کسی ایسے شخص کے لیے جس کے پاس علم کا کچھ بھی حصہ ہے، یہ درست نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ضائع کر دے۔

٨٠ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا». [انظر: ٨١، ٥٢٣١، ٥٥٧٧، ٦٨٠٨]

[80] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ قیامت کی علامتوں میں سے ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی۔ شراب بکثرت نوش کی جائے گی اور زنا کاری عام ہو جائے گی۔''

٨١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَقِلَّ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ». [راجع: ٨٠]

[81] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں تمھیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میرے بعد تمھیں کوئی نہیں سنائے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم دین کم ہو جائے گا اور جہالت غالب ہو جائے گی۔ زنا کاری عام ہو جائے گی۔ عورتیں زیادہ اور مرد کم ہوں گے یہاں تک کہ ایک مرد پچاس عورتوں کا کفیل ہوگا۔''

(٢٢) بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

باب:22-فضیلت علم کا بیان

٨٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ». قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الْعِلْمَ».

[82] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''میں ایک مرتبہ سو رہا تھا کہ میرے سامنے دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اسے پی لیا یہاں تک کہ سیرابی میرے ناخنوں سے ظاہر ہونے لگی۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب ؓ کو دے دیا۔'' صحابۂ کرام ؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر کی؟ آپ نے فرمایا:

[انظر : ۳٦٨١، ۷۰۰٦، ۷۰۰۷، ۷۰۲۷، ۷۰۳۲] ''اس کی تعبیر ''علم'' ہے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اپنا بچا ہوا دودھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا اور اس کی تعبیر بھی علم سے فرما دی۔ شاید ہی دین کا کوئی باب ایسا ہو جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت یا اثر نہ ملتا ہو۔ مسائل و احکام، فضائل و آداب تک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے علوم حاوی ہیں۔ بعض لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس فضیلت کا توڑ کرنے کے لیے ''میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے'' جیسی خود ساختہ حدیث بنا ڈالی۔ اس مقام پر یہ وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تو صدیق اکبر ہی ہیں، ان سے کسی کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ رضی اللہ عنہم

(٢٣) بَابُ الْفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الدَّابَّةِ وَغَيْرِهَا

باب: 23- سواری وغیرہ پر سوار رہ کر فتویٰ دینا

٨٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ؟ فَقَالَ: «اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ»، فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ»، فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ: «افْعَلْ وَلَا حَرَجَ». [انظر: ١٢٤، ١٧٣٦، ١٧٣٧، ١٧٣٨، ٦٦٦٥]

[83] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں ان لوگوں کے لیے کھڑے تھے جو آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے۔ ایک شخص آیا اور کہنے لگا: مجھے خیال نہیں رہا، میں نے قربانی سے پہلے اپنا سر منڈوا لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اب ذبح کر لو کچھ مضائقہ نہیں۔'' پھر ایک شخص آیا اور عرض کیا: لاعلمی سے میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اب رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔'' (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:) اس دن آپ سے جس بات کی بابت بھی پوچھا گیا جو کسی نے پہلے کر لی یا بعد میں، تو آپ نے فرمایا: ''اب کر لو کچھ حرج نہیں۔''

فائدہ: ایک حدیث میں ہے کہ جانوروں کی پشت سے منبر کا کام نہ لو۔[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بحالت سواری وعظ کہنا، فتویٰ دینا درست نہیں۔ دونوں روایات میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ اسے عادت نہیں بنانا چاہیے کہ خواہ مخواہ جانوروں کی پیٹھ پر بیٹھ کر تقریر کی جائے، اس سے بچنا افضل ہے، تاہم ضرورت کے وقت اس کا جواز ہے۔

(٢٤) بَابُ مَنْ أَجَابَ الْفُتْيَا بِإِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّأْسِ

باب: 24- جس نے ہاتھ یا سر کے اشارے سے فتویٰ کا جواب دیا

1 سنن أبي داود، الجهاد، حديث: 2567.

٨٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ، قَالَ: «لَا حَرَجَ»، وَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ؟ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ: «وَلَا حَرَجَ». [انظر: ١٧٢١، ١٧٢٢، ١٧٢٣، ١٧٣٤، ١٧٣٥، ٦٦٦٦]

[84] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ سے پوچھا گیا: میں نے رمی سے پہلے ذبح کر لیا ہے؟ آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا: ''کوئی گناہ نہیں۔'' پھر کسی نے کہا: میں نے ذبح سے پہلے اپنا سر منڈوا لیا ہے؟ آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا: ''کوئی گناہ نہیں ہے۔''

فائدہ: تعلیم و تبلیغ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ خوب کھول کھول کر ارشاد فرماتے تاکہ حاضرین کو سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ ہاتھ کے اشارے میں وہ صراحت نہیں ہوتی، نہ ہر انسان اسے سمجھ ہی سکتا ہے۔ ان تمام اشتباہات کے پیش نظر امام بخاری ؒ نے بوقت ضرورت ہی اس کا جواز ثابت کیا ہے، عام حالات میں نہیں۔

٨٥ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ»، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا الْهَرْجُ؟ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ، فَحَرَّفَهَا كَأَنَّهُ يُرِيدُ الْقَتْلَ. [انظر: ١٠٣٦، ١٤١٢، ٣٦٠٨، ٤٦٣٥، ٤٦٣٦، ٦٠٣٧، ٦٥٠٦، ٦٩٣٥، ٧٠٦١، ٧١١٥، ٧١٢١]

[85] حضرت ابو ہریرہ ؓ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''آئندہ زمانے میں علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت اور فتنے عام ہوں گے اور ہرج زیادہ ہوگا۔'' عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہرج کیا چیز ہے؟ آپ نے اپنے دست مبارک سے اس طرح ترچھا اشارہ کر کے فرمایا، گویا آپ کی مراد قتل تھی۔

٨٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ، فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ! قُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ: نَعَمْ، فَقُمْتُ حَتّٰى عَلَانِيَ الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلٰى رَأْسِي الْمَاءَ، فَحَمِدَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا

[86] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ ؓ کے پاس آئی جبکہ وہ نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا: لوگوں کا کیا حال ہے، یعنی وہ پریشان کیوں ہیں؟ انھوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا، (یعنی دیکھو سورج کو گرہن لگا ہوا ہے۔) اتنے میں لوگ (نماز کسوف کے لیے) کھڑے ہوئے تو حضرت عائشہ ؓ نے کہا: سبحان اللہ! میں نے پوچھا (یہ گرہن) کیا کوئی (عذاب یا قیامت کی) علامت ہے؟ انھوں نے سر سے اشارہ کیا: ہاں۔ پھر میں بھی (نماز کے لیے) کھڑی ہوگئی حتیٰ

رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ - مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ: يُقَالُ: مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ - لَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: هُوَ مُحَمَّدٌ هُوَ رَسُولُ اللهِ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى، فَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا، هُوَ مُحَمَّدٌ، ثَلَاثًا، فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا، قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا بِهِ، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ - لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ».

[انظر: ١٨٤، ٩٢٢، ١٠٥٣، ١٠٥٤، ١٠٦١، ١٢٣٥، ١٣٧٣، ٢٥١٩، ٢٥٢٠، ٧٢٨٧]

کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی، تو میں نے اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ پھر (جب نماز ختم ہو چکی تو) نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا: ''جو چیزیں اب تک مجھے نہیں دکھائی گئی تھیں، انھیں میں نے اپنی اس جگہ سے دیکھ لیا ہے حتیٰ کہ جنت اور دوزخ کو بھی۔ اور میری طرف یہ وحی بھیجی گئی کہ قبروں میں تمھاری آزمائش ہوگی، جیسے مسیح دجال یا اس کے قریب قریب فتنے سے آزمائے جاؤ گے...... (راویۂ حدیث فاطمہ نے کہا:) مجھے یاد نہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ان (لفظ مثل اور قریب) میں سے کون سا کلمہ کہا تھا...... اور کہا جائے گا کہ تجھے اس شخص، یعنی رسول اللہ ﷺ سے کیا واقفیت ہے؟ ایمان دار یا یقین رکھنے والا ...... (فاطمہ نے کہا:) مجھے یاد نہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ان دونوں (مومن اور موقن) میں سے کون سا کلمہ کہا تھا...... کہے گا کہ وہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں جو ہمارے پاس کھلی نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے تھے۔ ہم نے ان کا کہا مانا اور ان کی پیروی کی۔ وہ محمد ﷺ ہیں۔ تین بار ایسا ہی کہے گا، چنانچہ اس سے کہا جائے گا: تو مزے سے سو جا، بے شک ہم نے جان لیا کہ تو محمد ﷺ پر ایمان رکھتا ہے۔ اور منافق یا شک کرنے والا...... (فاطمہ نے کہا:) مجھے یاد نہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ان (لفظِ منافق اور مُرتاب) میں سے کون سا کلمہ کہا تھا...... کہے گا: میں کچھ نہیں جانتا، ہاں لوگوں کو جو کہتے سنا، میں بھی وہی کہنے لگا۔''

فائدہ: اس حدیث سے عذاب قبر اور اس میں فرشتوں کا سوال کرنا بھی ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو انسان رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر شک کرتا ہے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے، نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ ہلکی غشی پڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔[1]

1 عمدة القاري: 2/137، 138.

(٢٥) بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ ﷺ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى أَنْ يَحْفَظُوا الْإِيمَانَ وَالْعِلْمَ وَيُخْبِرُوا بِهِ مَنْ وَرَاءَهُمْ

باب:25- نبی ﷺ کا وفد عبدالقیس کو اس پر آمادہ کرنا کہ وہ ایمان اور علم کی حفاظت کریں اور ان سے ان لوگوں کو مطلع کریں جو ان کے پیچھے ہیں

وَقَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ: قَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «اِرْجِعُوا إِلٰى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ».

حضرت مالک بن حویرث ؓ نے کہا: نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''اب تم لوگ اپنے اہل خانہ کی طرف واپس لوٹ جاؤ اور انھیں تعلیم دو۔''

٨٧ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «مَنِ الْوَفْدُ؟ أَوْ مَنِ الْقَوْمُ؟» قَالُوا: رَبِيعَةُ، فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ، غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى»، قَالُوا: إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ، وَلَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ، فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ عَزَّوَجَلَّ وَحْدَهُ، قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ؟» قَالُوا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَتُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ»، وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ - قَالَ شُعْبَةُ: رُبَّمَا قَالَ: «اَلنَّقِيرِ»،

[87] حضرت ابوجمرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت ابن عباس ؓ اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کے فرائض انجام دیتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: قبیلۂ عبدالقیس کا وفد نبی ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا: ''کون سا وفد ہے یا یہ کون لوگ ہیں؟'' انھوں نے کہا: ربیعہ خاندان سے۔ آپ نے قوم یا وفد کو کہا: ''خوش آمدید، نہ رسوا ہوئے اور نہ ندامت ہی کی کوئی بات ہے۔'' انھوں نے عرض کیا: ہم بہت دور دراز کی مسافت سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کا یہ قبیلہ حائل ہے، اس لیے ہم حرمت والے مہینوں کے علاوہ کسی اور مہینے میں آپ کے پاس نہیں آسکتے، لہٰذا آپ ہمیں کوئی ایسا کام بتا دیجیے کہ ہم اپنے پیچھے والوں کو اس سے مطلع کر دیں اور اس کے سبب ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ آپ نے انھیں چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا۔ آپ نے انھیں ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ پھر فرمایا: ''تم جانتے ہو ایک اللہ پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی

وَرُبَّمَا قَالَ: «اَلْمُقَيَّرِ» - قَالَ: «اِحْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوهُ مَنْ وَّرَاءَكُمْ». [راجع: ٥٣]

نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا ہے۔" اور انھیں دباء، حنتم اور مزفت کے استعمال سے منع فرمایا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ کبھی کبھی ابوجمرہ نے ان کے ساتھ نقیر کا بھی ذکر کیا اور کبھی مزفت کی جگہ مقیر کہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم انھیں خوب یاد رکھو اور ان لوگوں کو مطلع کرو جو تمھارے پیچھے رہ گئے ہیں۔"

فائدہ: واضح رہے کہ جن برتنوں کے استعمال کے متعلق یہاں پابندی کا ذکر ہے، اسے بعد میں رسول اللہ ﷺ نے ختم کر دیا تھا۔[1]

(٢٦) بَابُ الرِّحْلَةِ فِي الْمَسْأَلَةِ النَّازِلَةِ [وَتَعْلِيمِ أَهْلِهِ]

باب: 26- درپیش مسئلے کے لیے سفر کرنا (اور اپنے اہل کو تعلیم دینا)

٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ ابْنِ عَزِيزٍ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ، وَالَّتِي تَزَوَّجَ بِهَا، فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي، وَلَا أَخْبَرْتِنِي، فَرَكِبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ؟» فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ. [انظر: ٢٠٥٢، ٢٦٤٠، ٢٦٥٩، ٢٦٦٠، ٥١٠٤]

[88] حضرت عقبہ بن حارث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا تو ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے عقبہ اور اس کی بیوی کو دودھ پلایا ہے۔ حضرت عقبہ نے کہا: مجھے تو علم نہیں کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ پہلے تو نے اس کی خبر دی۔ پھر حضرت عقبہ سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ منورہ آ گئے اور آپ سے مسئلہ پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(تو اس عورت سے) کیسے (صحبت کرے گا) جب کہ ایسی بات کہی گئی ہے؟" آخر عقبہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور اس نے کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لیا۔

فائدہ: حضرت عقبہ بن حارث ؓ نے جس عورت سے شادی کی تھی اس کا نام ام یحیٰی غنیّہ تھا جو ابواہاب بن عزیز کی بیٹی تھی اور تفریق کے بعد اس نے ظریب بن حارث سے شادی کر لی تھی اور جس عورت نے دودھ کے متعلق گواہی دی اس کا نام

[1] صحیح مسلم، الأشربة، حدیث: 5207 (977).

معلوم نہیں ہو سکا۔[1]

(٢٧) بَابُ التَّنَاوُبِ فِي الْعِلْمِ

باب: 27- تحصیل علم کے لیے باری مقرر کرنا

٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِّي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ، وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ، وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَنْزِلُ يَوْمًا وَّأَنْزِلُ يَوْمًا، فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ، وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَنَزَلَ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ، فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا فَقَالَ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ، فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ: أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: لَا أَدْرِي، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ: أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: لَا، فَقُلْتُ: اَللهُ أَكْبَرُ. [انظر: ٢٤٦٨، ٤٩١٣، ٤٩١٥، ٥١٩١، ٥٢١٨، ٥٨٤٣، ٧٢٥٦، ٧٢٦٣]

[89] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی بنوامیہ بن زید کے گاؤں میں رہا کرتے تھے جو مدینے کی (مشرقی جانب) بلندی کی طرف تھا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں باری باری آتے تھے۔ ایک دن وہ آتا اور ایک دن میں۔ جس دن میں آتا، اس روز کی وحی وغیرہ کا حال میں اسے بتا دیتا اور جس دن وہ آتا وہ بھی ایسا ہی کرتا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میرا انصاری دوست اپنی باری پر گیا۔ (جب واپس آیا تو) اس نے میرے دروازے پر زور سے دستک دی اور کہنے لگا کہ وہ (عمر) یہاں ہیں؟ میں گھبرا کر باہر آیا تو وہ بولا: آج ایک بہت بڑا سانحہ ہوا ہے۔ (رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے۔) میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تمھیں طلاق دے دی ہے؟ وہ بولیں: مجھے علم نہیں ہے۔ پھر میں نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کھڑے کھڑے عرض کی: آیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' تو میں نے (مارے خوشی کے) اللہ اکبر کہا۔

(٢٨) بَابُ الْغَضَبِ فِي الْمَوْعِظَةِ وَالتَّعْلِيمِ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ

باب: 28- کسی ناپسندیدہ بات پر وعظ وتعلیم کے وقت اظہار ناراضی کرنا

1 فتح الباري: 244/1.

٩٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللهِ! لَا أَكَادُ أُدْرِكُ الصَّلَاةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْ يَوْمِئِذٍ، فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ مُنَفِّرُونَ، فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ». [انظر: ٧٠٢، ٧٠٤، ٦١١٠، ٧١٥٩]

[90] حضرت ابومسعود انصاری ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے نماز باجماعت پڑھنا مشکل ہوگیا ہے کیونکہ فلاں صاحب نماز بہت لمبی پڑھاتے ہیں۔ (ابومسعود انصاری ؓ کہتے ہیں:) میں نے نبی ﷺ کو نصیحت کے وقت اس دن سے زیادہ کبھی غصے میں نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: ''لوگو! تم دین سے نفرت دلانے والے ہو، دیکھو جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے، اسے چاہیے کہ تخفیف کرے کیونکہ ان (مقتدیوں) میں بیمار، ناتواں اور صاحب حاجت بھی ہوتے ہیں۔''

فائدہ: اصلاح معاشرہ کے لیے طریق نبوی یہ ہے کہ وعظ وارشاد میں کسی خاص شخص کا نام لے کر اسے نشانہ نہ بنایا جائے بلکہ ایک اصولی بات کہہ دی جائے جس سے مقصد بھی حاصل ہو جائے اور مخاطب کو شرمندگی بھی نہ ہو، یا کسی وقت الگ اسے غلطی پر تنبیہ کر دی جائے کیونکہ بھرے مجمع میں کسی کو نشانہ بنانے سے بعض اوقات وہ ضد اور ہٹ دھرمی پر اتر آتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ائمہ مساجد کو اپنے مقتدی حضرات کا خیال رکھنا چاہیے۔

٩١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوعَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ [الْمَدَنِيُّ] عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: «اِعْرِفْ وِكَاءَهَا - أَوْ قَالَ: وِعَاءَهَا - وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ»، قَالَ: فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ - أَوْ قَالَ: احْمَرَّ وَجْهُهُ - فَقَالَ: «وَمَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ، فَذَرْهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا»، قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ». [انظر:

[91] حضرت زید بن خالد جہنی ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے گری ہوئی چیز کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: ''اس کے بندھن یا برتن اور تھیلی کی پہچان رکھ اور ایک سال تک لوگوں سے پوچھتا رہ، پھر اس سے فائدہ اٹھا۔ اس دوران میں اگر اس کا مالک آجائے تو اس کے حوالے کر دے۔'' پھر اس شخص نے پوچھا کہ گمشدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ یہ سن کر آپ اس قدر غصے ہوئے کہ آپ کے رخسار مبارک سرخ ہوگئے، یا آپ کا چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا (راوی کو شک ہے۔) اور فرمایا: ''تجھے اونٹ سے کیا غرض ہے؟ اس کی مشک اور اس کا موزہ اس کے ساتھ ہے، جب پانی پر پہنچے گا، پانی پی لے گا اور درخت سے چر لے گا، اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے ڈھونڈ لے۔'' پھر اس شخص نے کہا: اچھا، گمشدہ بکری؟

٢٣٧٢، ٢٤٢٧، ٢٤٢٨، ٢٤٢٩، ٢٤٣٦، ٢٤٣٨، ٥٢٩٢، ٦١١٢]

آپ نے فرمایا: ''وہ تمھاری یا تمھارے بھائی (مالک) کی یا بھیڑیے کی ہے۔''

فائدہ: اونٹ کے متعلق سوال کرنا ہی فضول اور بے محل تھا کیونکہ لقطہ کو اٹھا کر محفوظ کر لینے کا مقصد مال کو ضائع ہونے سے بچانا ہے، لیکن اونٹ کے ضیاع کا اندیشہ نہیں ہے کہ اسے حفاظت کے لیے پکڑا جائے۔ اونٹ بھوک، پیاس اور تھکن کی وجہ سے تو مر نہیں سکتا۔ اس کے ساتھ مشکیزہ ہے، کئی دن تک پانی پیے بغیر گزارہ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی گردن اتنی اونچی بنائی ہے کہ اونچے درخت کے پتے بھی کھا سکتا ہے۔ اسے چلنے میں تھکن نہیں ہوتی کیونکہ اس کے پاؤں میں جوتا ہے۔ طاقتور اتنا ہے کہ کسی جانور کا لقمہ نہیں بن سکتا۔ ایسے حالات میں اسے پکڑنے کا کیا فائدہ؟ اگر سائل نے تدبر سے کام لیا ہوتا تو اس کے متعلق سوال نہ کرتا، اس لیے کہ اس کا مالک اسے ڈھونڈتے ہوئے خود اس تک پہنچ جائے گا۔

٩٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: «سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ»، قَالَ رَجُلٌ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ حُذَافَةُ»، فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَارَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: «أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلٰى شَيْبَةَ»، فَلَمَّا رَأٰى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. [انظر: ٧٢٩١]

[92] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ سے چند ایسی باتیں پوچھی گئیں جو آپ کے مزاج کے خلاف تھیں۔ جب اس قسم کے سوالات کی آپ کے سامنے تکرار کی گئی تو آپ کو غصہ آ گیا، پھر لوگوں سے فرمایا: ''اچھا جو چاہو مجھ سے پوچھو۔'' اس پر ایک شخص نے عرض کیا: میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ حذافہ ہے۔'' پھر دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ سالم ہے جو شیبہ کا غلام ہے۔'' پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرۂ مبارک پر آثار غضب دیکھے تو کہنے لگے: یا رسول اللہ! ہم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ کثرت سوالات اور لایعنی تکلفات ایک مکروہ عمل ہے، نیز کسی صاحب علم سے لغو اور بے ہودہ سوالات کرنا سراسر نادانی اور جہالت ہے کیونکہ اس قسم کے سوالات کا انسان کی عملی زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

(٢٩) بَابُ مَنْ بَرَكَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ الْإِمَامِ أَوِ الْمُحَدِّثِ

باب: 29- محدث یا امام کے سامنے دو زانو بیٹھنے کا بیان

٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

[93] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: «أَبُوكَ حُذَافَةُ»، ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: «سَلُونِي»، فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا، فَسَكَتَ. [انظر: ٥٤٠، ٧٤٩، ٤٦٢١، ٦٣٦٢، ٦٤٦٨، ٦٤٨٦، ٧٠٨٩، ٧٠٩٠، ٧٠٩١، ٧٢٩٤، ٧٢٩٥]

تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر سوال کیا: میرے والد کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تمھارے والد حذافہ ہیں۔'' پھر آپ نے بار بار فرمایا: ''مجھ سے دریافت کرو۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ دو زانو بیٹھ گئے اور کہنے لگے: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے پر خوش ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو بعض لوگ کسی اور کا بیٹا کہا کرتے تھے، اس لیے انھوں نے تسلی کے لیے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے حقیقت حال کی وضاحت فرما دی۔ اس طرح مجلس میں بہت سے بے تکے سوالات ہوئے جن سے رسول اللہ ﷺ کا غصہ بڑھنا شروع ہو گیا۔

(٣٠) بَابُ مَنْ أَعَادَ الْحَدِيثَ ثَلَاثًا لِيُفْهَمَ عَنْهُ

باب: 30- خوب سمجھانے کے لیے ایک بات کو تین مرتبہ دہرانا

فَقَالَ: «أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ» فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ بَلَّغْتُ»؟ ثَلَاثًا.

آپ نے فرمایا: ''آگاہ رہو اور جھوٹ بولنا.....'' ان کلمات کو بار بار دہراتے رہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: نبی ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا: ''کیا میں نے فریضۂ تبلیغ ادا کر دیا؟''

٩٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا، وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا. [انظر: ٩٥، ٦٢٤٤]

[94] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ جب سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو اسے تین مرتبہ دہراتے (تا آنکہ اسے خوب سمجھ لیا جاتا۔)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا خاص اوقات میں تین دفعہ سلام کرنے کا معمول تھا، مثلاً: کسی کے گھر آنے کی اجازت طلب کرتے تو ایسا ہوتا تھا۔ یا ایک مرتبہ اجازت کے لیے، دوسرا جب ان کے پاس جاتے اور تیسرا جب ان سے رخصت ہوتے۔ عام حالات میں تین مرتبہ سلام کرنا آپ کے معمولات سے ثابت نہیں۔[1]

1 شرح الكرماني: 86/2.

٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ، وَإِذَا أَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا. [راجع: ٩٤]

[95] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کوئی اہم بات فرماتے تو اسے تین بار دہراتے تاکہ اسے اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لاتے تو انھیں تین مرتبہ سلام کہتے تھے۔

٩٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: تَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ، فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الصَّلَاةَ، صَلَاةَ الْعَصْرِ، وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا، فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ: «وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. [راجع: ٦٠]

[96] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے ایک سفر میں پیچھے رہ گئے۔ پھر آپ ہمیں آ ملے جبکہ عصر کا وقت ہو چکا تھا اور ہم وضو کر رہے تھے، چنانچہ ہم اپنے پیروں پر پانی کا ہاتھ پھیرنے لگے تو آپ نے بآواز بلند دو یا تین مرتبہ فرمایا: ''ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔''

فائدہ: بوقت وضو ایڑیوں کے خشک رہ جانے کو رسول اللہ ﷺ نے اتنی اہمیت دی کہ ان کے متعلق وعید کو تین مرتبہ دہرایا۔ اس سے بھی ثابت ہوا کہ کسی اہم بات کو کئی دفعہ دہرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٣١) بَابُ تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ

باب:31- اپنی لونڈی اور اہل خانہ کو تعلیم دینا

٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: قَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدّٰى حَقَّ اللهِ تَعَالٰى وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ».

[97] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین شخص ایسے ہیں جنھیں دوگنا ثواب ملے گا: ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے اپنے نبی پر اور پھر محمد ﷺ پر ایمان لایا، اور دوسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا اور اپنے مالکان کا حق ادا کرتا رہا، اور (تیسرا) وہ شخص جس کے پاس اس کی لونڈی ہو، پھر وہ اسے اچھی طرح تعلیم و ادب سے آراستہ کر کے آزاد کر دے، بعد ازاں اس سے نکاح کر لے، تو اسے دوہرا ثواب ملے گا۔

ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ: أَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ، قَدْ كَانَ يُرْكَبُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ. [انظر: ٢٥٤٤، ٢٥٤٧، ٢٥٥١، ٣٠١١، ٣٤٤٦، ٥٠٨٣]

پھر عامر نے کہا: یہ حدیث ہم نے تمھیں کسی چیز کے بغیر ہی دے دی ہے ورنہ اس سے کم تر مسئلے کے لیے مدینے تک کا سفر کیا جاتا تھا۔

(٣٢) بَابُ عِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ وَتَعْلِيمِهِنَّ

باب: 32- امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا اور انھیں تعلیم دینا

٩٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ - أَوْ قَالَ عَطَاءٌ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ - خَرَجَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ، وَبِلَالٌ يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءٍ. وَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٨٦٣، ٩٦٢، ٩٦٤، ٩٧٥، ٩٧٧، ٩٧٩، ٩٨٩، ١٤٣١، ١٤٤٩، ٤٨٩٥، ٥٢٤٩، ٥٨٨٠، ٥٨٨١، ٥٨٨٣، ٧٣٢٥]

[98] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (عید کے دن مردوں کی صف سے عورتوں کی جانب) نکلے اور آپ کے ہمراہ حضرت بلال ؓ تھے، آپ کو خیال ہوا کہ شاید عورتوں تک میری آواز نہیں پہنچی، اس لیے آپ نے انھیں نصیحت فرمائی اور صدقہ و خیرات دینے کا حکم دیا، تو کوئی عورت اپنی بالی اور کوئی اپنی انگوٹھی ڈالنے لگی اور حضرت بلال ؓ (ان زیورات کو) اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے۔

اس حدیث کو اسماعیل (ابن علیہ) نے ایوب سے، انھوں نے عطاء سے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: میں نبی ﷺ پر گواہی دیتا ہوں۔

(٣٣) بَابُ الْحِرْصِ عَلَى الْحَدِيثِ

باب: 33- حدیث نبوی کے حصول کے لیے حرص کرنا

٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ! مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ

[99] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی سفارش سے کون زیادہ حصہ پائے گا؟ تو آپ نے فرمایا: ''ابوہریرہ! مجھے یقین تھا کہ تجھ سے پہلے کوئی مجھ سے یہ بات نہیں

بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ ظَنَنْتُ يَاأَبَا هُرَيْرَةَ! أَنْ لَّا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ». [انظر: ٦٥٧٠]

پوچھے گا، کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تجھے حدیث کی بڑی حرص ہے۔ قیامت کے دن میری شفاعت سے سب سے زیادہ بہرہ ور وہ شخص ہوگا جس نے اپنے دل یا خلوص نیت سے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا ہوگا۔''

فائدہ: دل سے کلمۂ اخلاص کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، کیونکہ جو شخص شرک کرتا ہے اس کا محض زبانی دعویٰ ہے، دل سے اس کا اقرار نہیں کرتا، ان میں سفارش کا زیادہ حقدار وہ ہوگا جس نے اخلاص کے ساتھ کلمہ پڑھا ہوگا۔

(٣٤) بَابٌ: كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ؟

باب:34-علم کس طرح اٹھالیا جائے گا؟

وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلٰى أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ: اُنْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاكْتُبْهُ، فَإِنِّي خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ، وَلَا [تَقْبَلْ] إِلَّا حَدِيثَ النَّبِيِّ ﷺ، وَلْيُفْشُوا الْعِلْمَ، وَلْيَجْلِسُوا حَتّٰى يُعَلَّمَ مَنْ لَّا يَعْلَمُ، فَإِنَّ الْعِلْمَ لَا يَهْلِكُ حَتّٰى يَكُونَ سِرًّا.

حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے ابوبکر بن حزم کو لکھا: دیکھو! جو رسول اللہ ﷺ کی احادیث ہیں انھیں لکھ لو، اس لیے کہ مجھے علم مٹ جانے اور علماء کے ختم ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس سلسلے میں صرف نبی ﷺ کی احادیث ہی قبول کرنا۔ علماء کو چاہیے کہ وہ علم کو پھیلائیں اور علمی مجالس کا اہتمام کریں تاکہ جاہل بھی جان لیں، اس لیے کہ علم چھپانے ہی سے ضائع ہوتا ہے۔

١٠٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا».

[100] حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''اللہ تعالیٰ دین کے علم کو ایسے نہیں اٹھائے گا کہ بندوں کے سینوں سے نکال لے بلکہ اہل علم کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا۔ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنا لیں گے۔ ان سے مسائل پوچھے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتوے دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

قَالَ الْفِرَبْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ نَّحْوَهُ. [انظر: ٧٣٠٧]

فربری نے اس حدیث کے مضمون کو ہشام سے ایک دوسری سند سے بھی حاصل کیا ہے۔

(٣٥) بَابٌ: هَلْ يَجْعَلُ لِلنِّسَاءِ يَوْمًا عَلٰى حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ؟

باب:35- کیا عورتوں کی تعلیم کے لیے علیحدہ دن مقرر کیا جا سکتا ہے؟

١٠١ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَّنَا يَوْمًا مِّنْ نَّفْسِكَ، فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ، فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ «مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِّنْ وَلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ». فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ: «وَاثْنَيْنِ». [انظر: ١٢٤٩، ٧٣١٠]

[101] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند عورتوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: مرد آپ سے فائدہ اٹھانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے ہیں، اس لیے آپ اپنی طرف سے ہمارے لیے کوئی دن مقرر فرما دیں۔ آپ نے ان کی ملاقات کے لیے ایک دن کا وعدہ کر لیا، چنانچہ اس دن آپ نے انھیں نصیحت فرمائی اور شریعت کے احکام بتائے۔ آپ نے انھیں جو باتیں تلقین فرمائیں، ان میں ایک یہ بھی تھی: ''تم میں سے جو عورت اپنے تین بچے آگے بھیج دے گی تو وہ اس کے لیے دوزخ کی آگ سے حجاب بن جائیں گے۔'' ایک عورت نے عرض کیا: اگر کوئی دو بھیجے تو؟ آپ نے فرمایا: ''دو کا بھی یہی حکم ہے۔''

١٠٢ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: «ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ». [انظر: ١٢٥٠]

[102] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تین بچے جو گناہ کی عمر، یعنی بلوغ تک نہ پہنچے ہوں۔''

(٣٦) بَابُ مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَرَاجَعَ حَتّٰى يَعْرِفَهُ

باب:36- ایک مسئلہ سننے کے بعد سمجھنے کے لیے دوبارہ پوچھنا

١٠٣ - **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَيْئًا لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا رَاجَعَتْ فِيهِ حَتَّى تَعْرِفَهُ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ» قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾؟ [الانشقاق: ٨] قَالَتْ: فَقَالَ: «إِنَّمَا ذَلِكِ الْعَرْضُ، وَلَكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكْ». [انظر: ٤٩٣٩، ٦٥٣٦، ٦٥٣٧]

[103] ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ سیدہ عائشہ ؓ جب کوئی ایسی بات سنتیں جسے سمجھ نہ پاتیں تو دوبارہ پوچھتیں تاکہ سمجھ لیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن جس سے محاسبہ ہوا، اسے عذاب دیا جائے گا۔'' تو اس پر حضرت عائشہ ؓ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: ''اس کا حساب آسانی سے لیا جائے گا۔'' آپ نے فرمایا: ''(یہ حساب نہیں ہے) بلکہ اس سے مراد اعمال کی پیشی ہے، لیکن جس سے حساب میں جانچ پڑتال کی گئی وہ یقیناً ہلاک ہو جائے گا۔''

(٣٧) بَابٌ: لِيُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

باب:37- حاضرین کو چاہیے کہ وہ غیر حاضر لوگوں کو علمی باتیں پہنچا دیں

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

یہ بات حضرت ابن عباس ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

١٠٤ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ - وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ -: اِئْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ! أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ، حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ، وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيهَا فَقُولُوا: إِنَّ اللهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا

[104] حضرت ابوشریح ؓ سے روایت ہے، انھوں نے (گورنر مدینہ) عمرو بن سعید سے کہا جب کہ وہ مکے کی طرف فوج بھیج رہا تھا: امیر (گورنر) صاحب! مجھے اجازت دے کہ میں تجھے وہ حدیث سناؤں جو نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے دن بیان فرمائی تھی۔ جسے میرے کانوں نے سنا، دل نے یاد رکھا اور میری دونوں آنکھوں نے آپ کو دیکھا جب آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: ''مکے (میں جنگ و جدال کرنے) کو اللہ نے حرام کیا ہے لوگوں نے اسے حرام نہیں کیا، لہٰذا اگر کوئی شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اس کے لیے جائز نہیں کہ مکے میں خون ریزی کرے، یا وہاں سے کوئی درخت کاٹے۔ اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے

سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ»، فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ: مَا قَالَ عَمْرٌو؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ يَاأَبَا شُرَيْحٍ! إِنَّ مَكَّةَ لَا تُعِيذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ. [انظر: ١٨٣٢، ٤٢٩٥]

قتال سے جواز پیدا کرے تو اس سے کہہ دینا کہ اللہ نے اپنے رسول کو تو اجازت دی تھی لیکن تمھیں نہیں دی ہے۔ اور مجھے بھی دن میں کچھ وقت کے لیے اجازت تھی اور آج اس کی حرمت پھر ویسی ہی ہوگئی جیسے کل تھی۔ جو شخص یہاں حاضر ہے، اسے چاہیے کہ غائب کو یہ خبر پہنچا دے۔''

حضرت ابوشریح سے پوچھا گیا: عمرو بن سعید نے (حدیث سن کر) کیا کہا؟ (انھوں نے فرمایا:) عمرو نے کہا: ابوشریح! میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں۔ بلاشبہ مکہ کسی گناہ گار کو پناہ نہیں دیتا، نہ کسی کو قتل کر کے فرار ہونے والے کو اور نہ چوری کر کے بھاگنے والے کو۔

١٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ: ذُكِرَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَأَعْرَاضَكُمْ - عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ»، وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ: صَدَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَانَ ذٰلِكَ «أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» مَرَّتَيْنِ. [راجع: ٦٧]

[105] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کا ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ تمھاری جانیں، تمھارے اموال، محمد بن سیرین کہتے ہیں: آپ نے یہ بھی فرمایا: تمھاری عزتیں، تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمھارے آج کے دن کی حرمت تمھارے اس مہینے میں ہے۔ خبردار! حاضر، غائب تک یہ بات پہنچا دے۔'' محمد بن سیرین فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا، ایسا ہی ہوا۔ ''آگاہ رہو! جواب دو، کیا میں نے فریضۂ تبلیغ ادا کر دیا؟'' آپ نے ایسا دو بار فرمایا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے یہ خطاب حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا۔ اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔ بقیہ مباحث پر تفصیلی گفتگو کتاب الحج میں آئے گی۔ محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ آپ کا ارشاد صحیح ثابت ہوا۔ حاضر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کو غائبین تک پہنچانے میں پوری پوری کوشش کی اور اپنی تمام تر توانائیوں کو صرف کیا، پھر غائب محدثین و مجتہدین نے رسول اللہ ﷺ کے کلمات طیبات سے بے شمار مسائل کا استنباط کیا۔

(٣٨) بَابُ إِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب:38- نبی ﷺ پر جھوٹ بولنے کا گناہ

١٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِيَّ ابْنَ حِرَاشٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ».

[106] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(دیکھو!) مجھ پر جھوٹ نہ باندھنا کیونکہ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے گا، وہ یقیناً دوزخ میں جائے گا۔''

فائدہ: خطباء حضرات جوش خطابت میں بعض دفعہ کئی ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں جو سراسر غلط ہوتی ہیں، پھر ان کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کر دیتے ہیں، یعنی ان غلط باتوں کو حدیث کے حوالے سے بیان کیا جاتا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کسی چیز کے انتساب میں کامل یقین، پورے احتیاط اور تثبت کی ضرورت ہے۔ اگر احتیاط کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا تو نیکی برباد گناہ لازم کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ اس سلسلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے والے کے لیے جہنم ہے۔ اس کے دوسرے معنی یہ بھی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے کے مقابلے میں آگ میں داخل ہونا گوارا کر لیا جائے لیکن آپ پر جھوٹ نہ بولا جائے۔ واللہ أعلم.

١٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ: إِنِّي لَا أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَمَا يُحَدِّثُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ، قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أُفَارِقْهُ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

[107] حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد زبیر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: (والد محترم!) میں آپ کو رسول اللہ ﷺ سے احادیث بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھتا ہوں جس طرح فلاں فلاں بیان کرتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: میں کبھی رسول اللہ ﷺ سے الگ نہیں ہوا، لیکن میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو کوئی مجھ پر جھوٹ باندھے گا، وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لے۔''

١٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

[108] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مجھے زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے یہ بات روکتی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے گا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''

فائدہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے بیان حدیث میں غلطی کا اندیشہ نہ ہوتو میں بکثرت احادیث بیان کروں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صرف اسی حدیث کو بیان کرتے تھے جس کے متعلق آپ کو یقین ہوتا کہ واقعی رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ اگر کہیں شک پڑ جاتا تو اسے بیان کرنے سے اجتناب کرتے۔

١٠٩ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ:

[109] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

شخص میری طرف وہ بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی، وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے۔''

فائدہ: اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو باتیں رسول اللہ ﷺ کی طرف غلط منسوب کی گئی ہیں، خواہ وہ ترغیب وترہیب سے متعلق ہوں یا احکام ومسائل سے، ان کا بیان کرنا جہنم میں جانے کا پیش خیمہ ہے، لہٰذا روایات قولی ہوں یا فعلی، قائل کو پورے احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ خاص طور پر موضوع اور خود ساختہ روایات کا بیان کرنا کسی صورت میں جائز نہیں، صرف بتانے کے لیے نقل کی جاسکتی ہیں کہ یہ بے اصل اور بے بنیاد ہیں۔ اسی طرح ضعیف روایات کو بھی ایسے انداز میں پیش کرنا کہ سننے والے انھیں صحیح سمجھ بیٹھیں اور ان پر عمل کرنا ضروری قرار دے لیں، یہ انداز بھی درست نہیں ہے۔

١١٠ - حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». [انظر: ٣٥٣٩، ٦١٨٨، ٦١٩٧، ٦٩٩٣]

[110] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام (محمد اور احمد) پر نام رکھو مگر میری کنیت (ابوالقاسم) پر کنیت نہ رکھو۔ اور یقین کرو جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے یقیناً مجھ ہی کو دیکھا ہے، کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ اور جو دانستہ مجھ پر جھوٹ باندھے، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

فائدہ: خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے کی سعادت ایسی صورت میں بابرکت ہوسکتی ہے جبکہ خواب میں دیکھا ہوا حلیہ کتب حدیث میں موجود آپ کے حلیہ مبارکہ کے مطابق ہو۔ آپ کے حلیہ مبارکہ کے متعلق مستند کتاب: الرسول كأنك تراه بہت مفید ہے، جس کا اردو ترجمہ راقم کے قلم سے ''آئینۂ جمال نبوت'' کے نام سے دارالسلام نے شائع کیا ہے۔

(٣٩) بَابُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

باب:39-علمی باتیں تحریر کرنا

١١١ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا كِتَابُ اللهِ، أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ، أَوْ مَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: اَلْعَقْلُ، وَفَكَاكُ

[111] حضرت ابو جحیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت علی ؓ سے دریافت کیا: آیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہے؟ انھوں نے فرمایا: ''نہیں، ہاں ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور وہ فہم ہے جو ایک مسلمان مرد کو دی جاتی ہے یا جو کچھ اس صحیفے میں موجود ہے۔ میں نے پوچھا: اس صحیفے میں کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا:

الْأَسِيرِ، وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. [انظر: ١٨٧٠، ٣٠٤٧، ٣١٧٢، ٣١٧٩، ٦٧٥٥، ٦٩٠٣، ٦٩١٥، ٧٣٠٠]

دیت کے احکام، قیدی کو چھڑانے کا بیان اور یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔

فائدہ: کتب حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا کتابت حدیث کے متعلق ایک حکم امتناعی بایں الفاظ نقل ہوا ہے: ''میری کوئی بات نہ لکھا کرو اور جس نے قرآن کے علاوہ میری باتوں کو لکھا ہے، اسے چاہیے کہ وہ مٹا دے۔''[1] اس میں کتابت حدیث سے منع کیا گیا ہے جبکہ اس کے برعکس بعض صحابۂ کرام ؓ کو کتابت حدیث کی اجازت تھی جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ کا عمل منقول ہے۔ اس تعارض کو دور کرنے کے لیے مختلف انداز اختیار کیے گئے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: * حضرت ابوسعید خدری ؓ کی مذکورہ روایت موقوف ہے، اسے موقوف ماننے والوں میں امام بخاری سرفہرست ہیں، اس بنا پر تعارض کا قصہ ہی ختم ہے۔[2] * نہی کا معاملہ زمانۂ نزول قرآن کے ساتھ خاص ہے تاکہ قرآن وحدیث کا اختلاط نہ ہو۔ * نہی کا مطلب یہ تھا کہ ان دونوں چیزوں کو ایک ہی صحیفے میں نہ لکھا جائے۔ * ابتدا میں کتابت حدیث سے منع کیا گیا، اس کے بعد صحابۂ کرام ؓ کو کتابت کی اجازت دینے سے یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ * نہی اس شخص کے لیے تھی جو صرف کتابت پر اعتماد کرتا ہے، حفظ کی طرف توجہ نہیں دیتا۔[3] * ممانعت اس لیے تھی تاکہ کتاب اللہ کے مقابلے میں کوئی دوسری کتاب نہ تیار کر لی جائے۔ * صحابۂ کرام ؓ کی اکثریت فن کتابت سے ناآشنا تھی، اس لیے انھیں لکھنے سے منع کر دیا اور جو صحیح لکھ سکتے تھے انھیں اجازت دے دی۔[4]

١١٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِّنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِّنْهُمْ قَتَلُوهُ، فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْقَتْلَ - أَوِ الْفِيلَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ كَذَا - قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: وَسُلِّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُؤْمِنُونَ، أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، أَلَا وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ، لَّا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا،

[112] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال خزاعہ نے بنولیث کے ایک شخص کو اپنے اس مقتول کے بدلے میں قتل کر دیا جسے بنولیث نے قتل کیا تھا۔ نبی ﷺ کو اس کی اطلاع دی گئی، آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور ایک خطبہ دیا: ''اللہ تعالیٰ نے مکے سے قتل یا فیل (ہاتھی) کو روک دیا۔ امام بخاری نے کہا: ابونعیم نے ایسے ہی (شک کے ساتھ) کہا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ اور اہل ایمان کو ان (کافروں) پر غالب کر دیا گیا۔ خبردار! مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا۔ آگاہ رہو! یہ میرے لیے بھی دن میں ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا۔ خبردار! وہ اس وقت بھی حرام ہے۔ وہاں

1 صحیح مسلم، الزهد، حديث: 7510 (3004). 2 فتح الباري: 275/1. 3 فتح الباري: 275/1. 4 فتح الباري: 275/1.

وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ»، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ: اُكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «اُكْتُبُوا لِأَبِي فُلَانٍ»، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ: إِلَّا الْإِذْخِرَ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ». [انظر: ٢٤٣٤، ٦٨٨٠]

کے کانٹے نہ کاٹے جائیں، نہ اس کے درخت قطع کیے جائیں، اعلان کرنے والے کے علاوہ وہاں کی گری ہوئی چیز کوئی نہ اٹھائے۔ اور جس کا کوئی عزیز مارا جائے، اسے دو میں سے ایک کا اختیار ہے: دیت قبول کر لے یا قصاص دلوایا جائے۔'' اتنے میں ایک یمنی شخص آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (یہ مسائل) مجھے لکھ دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا ابوفلاں کو لکھ دو۔'' قریش کے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اِذْخِر، اِذْخِر، (خوشبودار گھاس، یعنی اس کے کاٹنے کی اجازت دیجیے)، اس لیے کہ ہم اسے اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہاں مگر اذخر'' یعنی وہ کاٹ سکتے ہو۔

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ تدوین احادیث کی بنیاد خود زمانۂ نبوی سے رکھی جا چکی تھی جسے خلیفۂ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے زمانے میں نہایت اہتمام سے ترقی دی گئی۔ اب جو لوگ اسے عجمی سازش قرار دیتے ہیں اور اس میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں وہ دشمن اسلام ہیں، ان کی باتیں قابل التفات نہیں ہیں۔

١١٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: أَخْبَرَنِي وَهْبُ ابْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ. تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[113] حضرت ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کوئی مجھ سے زیادہ حدیثیں بیان کرنے والا نہیں، کیونکہ وہ لکھا کرتے تھے میں لکھتا نہیں تھا۔ دوسری سند سے حضرت معمر نے وہب بن منبہ کی متابعت کی ہے، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بواسطۂ ہمام بن منبہ روایت کرتے ہیں۔

١١٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَجَعُهُ

[114] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ بہت بیمار ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ''لکھنے کا سامان لاؤ تاکہ میں تمھارے لیے ایک تحریر لکھ دوں جس کے بعد تم گمراہ نہیں ہو گے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

قَالَ: «اِئْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّاتَضِلُّوا بَعْدَهُ»، قَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَنَا كِتَابُ اللهِ حَسْبُنَا، فَاخْتَلَفُوا وَكَثُرَ اللَّغَطُ، قَالَ: «قُومُوا عَنِّي وَلَا يَنْبَغِي عِنْدِي التَّنَازُعُ»، فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الرَّزِيئَةَ كُلَّ الرَّزِيئَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ كِتَابِهِ. [انظر: ٣٠٥٣، ٣١٦٨، ٤٤٣١، ٤٤٣٢، ٥٦٦٩، ٧٣٦٦]

نبی ﷺ پر بیماری کا غلبہ ہے اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے، وہ ہمیں کافی ہے۔ لوگوں نے اختلاف شروع کر دیا اور شور وغل مچ گیا۔ تب آپ نے فرمایا: ''میرے پاس سے اٹھ جاؤ، میرے ہاں لڑائی جھگڑے کا کیا کام ہے؟''

پھر حضرت ابن عباس ؓ نکلے، فرماتے تھے: تمام مصائب سے بڑی مصیبت وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ اور آپ کی تحریر کے درمیان حائل ہوگئی۔

فائدہ: یہ حدیث، حدیث قرطاس کے نام سے مشہور ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے چار دن قبل جمعرات کے دن یہ واقعہ ہوا۔ مسند امام احمد میں ہے کہ آپ نے حضرت علی ؓ کو حکم دیا تھا کہ وہ شانے کی ہڈی لائیں تاکہ میں اس پر امت کی گمراہی کے تدارک کے لیے کچھ لکھوا دوں۔ حضرت عمر ؓ کا مقصد آپ کے حکم سے گریز نہ تھا بلکہ آپ نے ایسا از راہ محبت فرمایا، ورنہ رسول اللہ ﷺ اس کے بعد چار روز تک زندہ رہے اور دوسرے احکام نافذ فرماتے رہے، جبکہ تحریر کے متعلق آپ نے سکوت اختیار فرمایا۔ معلوم ہوا کہ حضرت عمر ؓ کی رائے سے آپ کو اتفاق تھا۔ بنیادی طور پر یہ حکم تو آپ نے حضرت علی ؓ کو دیا تھا، کم از کم ان سے اس کوتاہی کی توقع نہ تھی۔ اگر یہ حکم ضروری ہوتا تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کے اختلاف کی وجہ سے اسے ترک نہ فرماتے۔ حضرت عمر ؓ اس تحریر کو مؤخر کرانے میں اکیلے نہ تھے بلکہ متعدد صحابۂ کرام ؓ آپ کے ساتھ تھے۔ ان حضرات کو اس بات کا یقین تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات واجب التعمیل ہیں لیکن یہ حضرات اس بات سے بھی بخوبی آگاہ تھے کہ منافقین کو باتیں بنانے کے لیے ایک ثبوت مل جائے گا کہ خاکم بدہن، لیجیے شدت مرض کے ایام میں جبکہ ہوش وحواس میں اختلال کا امکان تھا، ایک تحریر لکھوا لی۔ منافقین کی اس زبان بندی اور یاوہ گوئی کے پیش نظر حضرت عمر ؓ اور دیگر صحابۂ کرام ؓ نے ایسا کیا۔[1]

(٤٠) بَابُ الْعِلْمِ وَالْعِظَةِ بِاللَّيْلِ

باب:40- رات کو علم ونصیحت کی باتیں کرنا

١١٥ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ. وَعَمْرٍو وَّيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: اِسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ

[115] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا: ''سبحان اللہ! آج رات کتنے فتنے نازل کیے گئے اور کتنے خزانے کھولے گئے۔ ان حجروں میں سونے والیوں کو جگاؤ، کیونکہ دنیا میں

1 فتح الباري: 276/1.

ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ! مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ، وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ، أَيْقِظُوا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ، فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ». [انظر: ١١٢٦، ٣٥٩٩، ٥٨٤٤، ٦٢١٨، ٧٠٦٩]

بہت سی کپڑے پہننے والیاں ایسی ہیں جو آخرت میں برہنہ ہوں گی۔"

فائدہ: قرآن کریم نے لباس کے دو فائدے بتائے ہیں: ایک ستر پوشی اور دوسرا باعث زینت۔ اگر کوئی لباس پہننے کے باوجود ننگا رہتا ہے تو قیامت کے دن اس کی سزا بھگتنی ہوگی۔ اس کی دو صورتیں ہیں: * لباس اتنا باریک ہو کہ بدن کی جھلک نمایاں نظر آئے۔ * سلائی اتنی چست ہو کہ جسم کا ابھار واضح معلوم ہو۔ حدیث میں اس حقیقت سے خبردار کیا گیا ہے کہ بہت سی کپڑے پہننے والی ایسی ہیں جو آخرت میں برہنہ ہوں گی۔

(٤١) بَابُ السَّمَرِ فِي الْعِلْمِ

باب:41- رات کو علمی باتیں کرنا

١١٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ ابْنِ أَبِي حَثْمَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: «أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ». [انظر: ٥٦٤، ٦٠١]

[116] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے اپنی آخری عمر میں ہمیں نماز عشاء پڑھائی۔ سلام کے بعد جب کھڑے ہوئے تو فرمایا: "تم اس رات کی اہمیت کو جانتے ہو، آج کی رات سے سو برس بعد کوئی شخص، جو اب زمین پر موجود ہے، زندہ نہیں رہے گا۔"

فائدہ: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت خضر اب زندہ نہیں ہیں، کیونکہ اس حدیث کے مطابق سو سال بعد رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پانے والا کوئی بھی زندہ نہیں رہا۔ واللّٰہ أعلم.

١١٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ

[117] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے ایک رات نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ، اپنی خالہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں بسر کی۔ اس رات نبی ﷺ بھی انھی کے پاس تھے۔ نبی ﷺ نے

عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ، ثُمَّ قَالَ: «نَامَ الْغُلَيِّمُ»، أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا، ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ - أَوْ خَطِيطَهُ - ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ. [انظر: ١٣٨، ١٨٣، ٦٩٧، ٦٩٨، ٦٩٩، ٧٢٦، ٧٢٨، ٨٥٩، ١١٩٨، ٤٥٦٩، ٤٥٧٠، ٤٥٧١، ٤٥٧٢، ٥٩١٩، ٦٢١٥، ٦٣١٦، ٧٤٥٢]

عشاء (مسجد میں) ادا کی، پھر اپنے گھر تشریف لائے اور چار رکعت پڑھ کر سو رہے۔ پھر بیدار ہوئے اور فرمایا: ''کیا بچہ سو گیا ہے؟'' یا اس سے ملتی جلتی بات فرمائی۔ اور پھر نماز پڑھنے لگے، میں بھی آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کر لیا اور پانچ رکعات پڑھیں۔ اس کے بعد دو رکعت (سنت فجر) ادا کیں۔ پھر سو گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے بھرنے کی آواز سنی۔ پھر (صبح کی) نماز کے لیے باہر تشریف لے گئے۔

(٤٢) بَابُ حِفْظِ الْعِلْمِ

باب:42- علمی باتوں کو یاد رکھنا

١١٨ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا ثُمَّ يَتْلُو ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا مِنَ ٱلْبَيِّنَٰتِ وَٱلْهُدَىٰ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ٱلرَّحِيمُ﴾ [البقرة: ١٥٩، ١٦٠] إِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَإِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ، وَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِشِبَعِ بَطْنِهِ وَيَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُونَ، وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُونَ. [انظر: ١١٩، ٢٠٤٧، ٢٣٥٠، ٣٦٤٨، ٧٣٥٤]

[118] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں: ابو ہریرہ نے بہت احادیث بیان کی ہیں۔ اگر کتاب اللہ میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں ایک بھی حدیث بیان نہ کرتا۔ پھر انھوں نے ان آیات کو تلاوت کیا: ''جو لوگ چھپاتے ہیں ان کھلی ہوئی نشانیوں اور ہدایت کی باتوں کو جو ہم نے نازل کیں......'' الرحیم تک۔ بے شک ہمارے مہاجر بھائیوں کو بازار میں خرید و فروخت کا شغل رہتا تھا اور ہمارے انصاری بھائی اموال و زراعت کے شغل میں لگے رہتے تھے لیکن ابو ہریرہ تو اپنا پیٹ بھرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود رہتا تھا اور ایسے موقع پر حاضر رہتا جہاں لوگ حاضر نہ رہتے اور وہ باتیں یاد کر لیتا جو دوسرے لوگ یاد نہ کر سکتے تھے۔

١١٩ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ عَنِ

[119] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت سی

ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ، قَالَ: «اُبْسُطْ رِدَاءَكَ»، فَبَسَطْتُهُ، قَالَ: فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «ضُمَّ»، فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدُ. [راجع: ١١٨]

حدیثیں سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنی چادر پھیلاؤ۔'' میں نے چادر پھیلائی تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے چلو سا بنایا (اور چادر میں ڈال دیا)، پھر فرمایا: ''اسے اپنے اوپر لپیٹ لو۔'' میں نے اسے لپیٹ لیا، اس کے بعد میں کوئی چیز نہیں بھولا۔

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ بِهٰذَا، أَوْ قَالَ: غَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ.

ابراہیم بن منذر نے بھی ابو فدیک کے طریق سے ابن ابی ذئب سے یہ روایت بیان کی ہے، البتہ اس میں غرف بيديه کی جگہ غرف بيده فيه کے الفاظ ہیں۔

١٢٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: حَفِظْتُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وِعَاءَيْنِ، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُومُ.

[120] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے (علم کے) دو ظرف (برتن) یاد کیے۔ ان میں سے ایک تو میں نے ظاہر کر دیا ہے۔ اگر دوسرے کو بھی ظاہر کر دوں تو میرا یہ گلا کاٹ دیا جائے۔

(٤٣) بَابُ الْإِنْصَاتِ لِلْعُلَمَاءِ

باب: 43- علماء کی باتیں سننے کے لیے خاموش رہنا

١٢١ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ جَرِيرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ»، فَقَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [انظر: ٤٤٠٥، ٦٨٦٩، ٧٠٨٠]

[121] حضرت جریر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ان سے فرمایا: ''لوگوں کو خاموش کراؤ۔'' اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''اے لوگو! میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کے، پھر کافر نہ بن جانا۔''

(٤٤) بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ إِذَا سُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَيَكِلُ الْعِلْمَ إِلَى اللهِ

باب: 44- جب عالم سے پوچھا جائے کہ لوگوں میں کون زیادہ جاننے والا ہے؟ تو بہتر ہے کہ وہ اپنے علم کو اللہ کے حوالے کر دے، یعنی اَللّٰهُ أَعْلَمُ کہہ دے۔

١٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ

[122] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے عرض کیا: نوف

ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسٰى لَيْسَ بِمُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ، إِنَّمَا هُوَ مُوسٰى آخَرُ فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ، حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَامَ مُوسَى النَّبِيُّ ﷺ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَسُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُ، فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ، إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ: رَبِّ، وَكَيْفَ لِي بِهِ؟ فَقِيلَ لَهُ: اِحْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَإِذَا فَقَدْتَّهُ فَهُوَ ثَمَّ، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَّحَمَلَا حُوتًا فِي مِكْتَلٍ حَتّٰى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُؤُسَهُمَا وَنَامَا، فَانْسَلَّ الْحُوتُ مِنَ الْمِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا، وَكَانَ لِمُوسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا، فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمَهُمَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا، وَلَمْ يَجِدْ مُوسٰى مَسًّا مِّنَ النَّصَبِ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ، فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ، قَالَ مُوسٰى: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي، فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا، فَلَمَّا أَتَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذَا رَجُلٌ مُّسَجًّى بِثَوْبٍ، أَوْ قَالَ: تَسَجّٰى بِثَوْبِهِ، فَسَلَّمَ مُوسٰى فَقَالَ الْخَضِرُ: وَأَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ؟ فَقَالَ: أَنَا مُوسٰى، فَقَالَ: مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ:

بکالی یہ کہتا ہے کہ موسیٰ، موسیٰ بنی اسرائیل نہیں تھے بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ تھے۔ انھوں نے فرمایا: غلط کہتا ہے اللہ کا دشمن۔ فرمایا: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نبی موسیٰ ﷺ ایک دن بنی اسرائیل میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا: سب لوگوں میں بڑا عالم کون ہے؟ انھوں نے کہا: میں سب سے بڑا عالم ہوں۔ اللہ نے ان پر عتاب فرمایا کیونکہ انھوں نے علم کو اللہ کے حوالے نہ کیا۔ پھر اللہ نے ان پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں ایک بندہ، دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر، ایسا ہے جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے پروردگار! میری ان سے کیونکر ملاقات ہوگی؟ حکم ہوا: ایک مچھلی کو تھیلے میں رکھو۔ جہاں وہ گم ہو جائے، وہی اس کا ٹھکانا ہے۔ پھر موسیٰ علیہ السلام روانہ ہوئے اور ان کا خادم یوشع بن نون بھی ساتھ تھا۔ ان دونوں نے ایک مچھلی کو تھیلے میں رکھ لیا۔ جب ایک پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں اپنے سر اس پر رکھ کر سو گئے۔ اس دوران میں مچھلی تھیلے سے نکل کر دریا میں چلی گئی جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کو تعجب ہوا۔ پھر دونوں بقیہ دن اور ایک رات چلتے رہے۔ صبح کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا: ناشتہ لاؤ! ہم تو اس سفر سے تھک گئے ہیں۔ موسیٰ جب تک اس جگہ سے آگے نہیں نکل گئے جس کا انھیں حکم دیا گیا تھا، اس وقت تک انھوں نے کچھ تھکاوٹ محسوس نہ کی۔ اس وقت ان کے خادم نے کہا: کیا آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس بیٹھے تھے تو مچھلی (نکل بھاگی تھی اور میں اس کا ذکر کرنا) بھول گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہم تو اس کی تلاش میں تھے۔ آخر وہ دونوں کھوج لگاتے ہوئے اپنے پاؤں کے نشانوں پر واپس لوٹے۔ جب اس پتھر کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ایک آدمی

هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ، قَالَ : إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ، يَا مُوسٰى! إِنِّي عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَنِيهِ، لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ ، وَأَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ اللهُ لَا أَعْلَمُهُ ، قَالَ : سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللهُ صَابِرًا وَّلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ، فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ ، لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ ، فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَّحْمِلُوهُمَا فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ ، فَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ ، فَقَالَ الْخَضِرُ : يَا مُوسٰى! مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ إِلَّا كَنَقْرَةِ هٰذَا الْعُصْفُورِ فِي الْبَحْرِ ، فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلٰى لَوْحٍ مِّنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ ، فَقَالَ مُوسٰى : قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ إِلٰى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا؟ قَالَ : أَلَمْ أَقُلْ : إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا؟ قَالَ : لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ - فَكَانَتِ الْأُولٰى مِنْ مُّوسٰى نِسْيَانًا - فَانْطَلَقَا فَإِذَا غُلَامٌ يَّلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلَاهُ فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ ، فَقَالَ مُوسٰى : أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ؟ قَالَ : أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ : إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا؟» قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ : وَهٰذَا أَوْكَدُ ، «فَانْطَلَقَا حَتّٰى أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوهُمَا ، فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُّرِيدُ أَنْ يَّنْقَضَّ ، قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ ، فَأَقَامَهُ ، قَالَ مُوسٰى : لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا؟ قَالَ :

کپڑا لپیٹے ہوئے یا اپنے کپڑے میں لپٹا ہوا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اسے سلام کیا۔ حضرت خضر نے کہا: تیرے ملک میں سلام کہاں سے آیا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: (میں یہاں کا رہنے والا نہیں ہوں بلکہ) میں موسیٰ ہوں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: کیا بنی اسرائیل کے موسیٰ ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: کیا میں اس امید پر تمھارے ہمراہ ہو جاؤں جو کچھ ہدایت کی تمھیں تعلیم دی گئی ہے، وہ مجھے بھی سکھا دو گے۔ خضر علیہ السلام نے کہا: تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکو گے۔ موسیٰ! بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک (قسم کا) علم مجھے دیا ہے جو تمھارے پاس نہیں ہے اور تم کو ایک قسم کا علم دیا ہے جو میرے پاس نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ان شاء اللہ تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں کسی کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پھر وہ دونوں سمندر کے کنارے چلے، ان کے پاس کوئی کشتی نہ تھی، اتنے میں ایک کشتی گزری، انھوں نے کشتی والوں سے کہا: ہمیں سوار کر لو۔ حضرت خضر علیہ السلام پہچان لیے گئے، اس لیے کشتی والوں نے بغیر اجرت کے بٹھا لیا۔ اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے بیٹھ کر اس نے سمندر میں ایک دو چونچیں ماریں۔ حضرت خضر علیہ السلام گویا ہوئے: اے موسیٰ! میرے اور تمھارے علم نے اللہ کے علم سے صرف چڑیا کی چونچ کی بقدر حصہ لیا ہے۔ پھر حضرت خضر نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ اکھاڑ ڈالا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے: ان لوگوں نے تو ہمیں بغیر کرائے کے سوار کیا اور آپ نے یہ کام کیا کہ ان کی کشتی میں چھید کر ڈالا تاکہ اہل کشتی کو غرق کر دو۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں نے نہ کہہ دیا تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکو گے۔ موسیٰ نے جواب دیا: میری بھول چوک پر مؤاخذہ نہ کریں۔ (رسول اللہ ﷺ

هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ»، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى، لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا». [راجع: ٧٤]

نے فرمایا:) موسیٰ کا پہلا اعتراض بھول کی وجہ سے تھا۔ پھر دونوں (کشتی سے اتر کر) چلے، ایک لڑکا ملا جو دوسرے لڑکوں سے کھیل رہا تھا۔ خضر نے اس کا سر پکڑ کر الگ کر دیا۔ موسیٰ نے کہا: آپ نے ایک معصوم جان کو ناحق قتل کیا۔ خضر نے کہا: میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ سے میرے ساتھ صبر نہیں ہو سکے گا؟'' ابن عیینہ نے کہا: یہ زیادہ تاکیدی الفاظ ہیں (کیونکہ اس میں لَكَ کا اضافہ ہے۔) ''پھر دونوں چلتے چلتے ایک گاؤں کے پاس پہنچے۔ وہاں کے باشندوں سے انھوں نے کھانا مانگا تو انھوں نے ان کی مہمانی کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اسی دوران میں دونوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرنے کے قریب تھی۔ حضرت خضر نے اسے اپنے ہاتھ سے سہارا دے کر سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اگر تم چاہتے تو اس پر اجرت لے لیتے؟ حضرت خضر بولے: بس یہاں سے ہمارے تمھارے درمیان جدائی کی گھڑی آ پہنچی ہے۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے! ہم چاہتے تھے، کاش موسیٰ صبر کرتے تو ان کے اور حالات بھی ہم سے بیان کیے جاتے۔''

فائدہ: حضرت خضر اس اعتبار سے زیادہ عالم تھے کہ انھیں تکوینیات سے کچھ معلومات دی گئی تھیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس نہ تھیں۔ ان کے پاس علم تشریعی تھا جس کا کچھ حصہ حضرت خضر علیہ السلام کے پاس ضرور تھا کیونکہ حضرت خضر، خواہ نبی ہوں یا ولی، کسی نہ کسی شریعت کے ضرور پابند تھے۔ اگر چہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تشریعی علوم کے مقابلے میں ان کے تکوینی علوم کی کوئی حیثیت نہیں ہے جس کا اعتراف حضرت خضر نے بایں الفاظ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قسم کا علم مجھے دیا ہے جو تمھارے پاس نہیں اور تمھیں ایک قسم کا علم دیا ہے جو میرے پاس نہیں۔ دراصل حضرت خضر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میرے علوم آپ کے پاس نہیں اور آپ کے علوم میرے پاس نہیں، اس لیے أَعْلَمُ میں ہوں نہ آپ، بلکہ أَعْلَمُ وہ ذات اقدس ہے جس نے ہم دونوں کو علم سے بہرہ ور کیا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے افضل نہ تھے لیکن آپ کا یہ کہنا کہ میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں، اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا۔ انھیں چاہیے تھا کہ اس بات کو اللہ کے حوالے کر دیتے، چنانچہ ان کا مقابلہ ایسے انسان سے کرایا گیا جو ان سے درجے میں کہیں کم تھا تاکہ اس قسم کا دعویٰ نہ کریں۔

(٤٥) بَابُ مَنْ سَأَلَ وَهُوَ قَائِمٌ عَالِمًا جَالِسًا

باب:45- جو عالم بیٹھا ہو، اس سے کھڑے کھڑے سوال کرنا

١٢٣ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً، فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ قَالَ: وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ». [انظر: ٢٨١٠، ٣١٢٦، ٧٤٥٨]

[123] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں لڑنا کسے کہتے ہیں؟ کیونکہ ہم میں سے کوئی غصے کی وجہ سے لڑتا ہے اور کوئی حمیت کے سبب جنگ کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف اپنا سر مبارک اٹھایا۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں: آپ نے اپنا سر مبارک اس لیے اٹھایا تھا کہ وہ کھڑا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''جو شخص اس لیے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو تو ایسی لڑائی اللہ عزوجل کی راہ میں ہے۔''

(٤٦) بَابُ السُّؤَالِ وَالْفُتْيَا عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب:46- رمی جمار کے وقت سوال کرنا اور فتویٰ دینا

١٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ الْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْأَلُ فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللهِ! نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ قَالَ: «اِرْمِ وَلَا حَرَجَ». قَالَ آخَرُ: يَارَسُولَ اللهِ! حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ؟ قَالَ: «اِنْحَرْ وَلَا حَرَجَ». فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ: «اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ». [راجع: ٨٣]

[124] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو جمرے کے قریب بایں حالت دیکھا کہ آپ سے سوالات کیے جا رہے ہیں، چنانچہ ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اب رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔'' دوسرے نے دریافت کیا: یارسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوا لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اب قربانی کرلو، کوئی حرج نہیں۔'' الغرض کسی بھی چیز کی تقدیم و تاخیر کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے اس کا جواب دیا: ''اب کرلو، کوئی حرج نہیں۔''

(٤٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ [الإسراء: ٨٥]

باب: 47- ارشاد باری تعالیٰ: ''تمھیں صرف تھوڑا سا علم دیا گیا ہے'' کی تفسیر

١٢٥ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَرِبِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَّعَهُ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُوهُ لَا يَجِيءُ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَنَسْأَلَنَّهُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! مَا الرُّوحُ؟ فَسَكَتَ، فَقُلْتُ: إِنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقُمْتُ، فَلَمَّا انْجَلَى عَنْهُ، فَقَالَ: (وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) قَالَ الْأَعْمَشُ: هِيَ كَذَا فِي قِرَاءَتِنَا.
[انظر: ٤٧٢١، ٧٢٩٧، ٧٤٥٦، ٧٤٦٢]

[125] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینے کے ویرانے میں چل رہا تھا اور آپ کھجور کی چھڑی کے سہارے چل رہے تھے۔ راستے میں چند یہودیوں کے پاس سے گزر ہوا۔ انھوں نے آپس میں کہا: ان سے روح کے متعلق سوال کرو۔ ان میں سے ایک نے کہا: تم ان سے ایسا سوال نہ کرو کہ جس کے جواب میں وہ ایسی بات کہیں جو تمھیں ناگوار گزرے۔ بعض نے کہا: ہم تو ضرور پوچھیں گے۔ آخر ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے ابوالقاسم! روح کیا چیز ہے؟ آپ خاموش رہے۔ میں نے (دل میں) کہا کہ آپ پر وحی اتر رہی ہے، چنانچہ میں کھڑا ہوگیا۔ جب وحی کی کیفیت ختم ہوگئی تو آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ''(اے پیغمبر!) یہ لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دو کہ روح میرے مالک کا حکم ہے۔ اور انھیں بہت کم علم عطا کیا گیا ہے۔''

امام اعمش نے کہا کہ ہماری قراءت میں ایسا (بصیغۂ غائب) ہی ہے۔

فائدہ: قرآن مجید میں لفظ روح کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے، مثلاً: ۞ حضرت جبرئیل کے لیے: ﴿نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ﴾ [1] ۞ قرآن مجید کے لیے: ﴿وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا﴾ [2] ۞ روح انسانی کے لیے: ﴿فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا﴾ [3] متعلقہ آیت میں روح سے مراد روح انسانی ہے جو پورے بدن میں پھیلی ہوئی ہے اور بدن کی حرکت اس روح کی مرہون منت ہے۔ اس کی حقیقت اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، لہٰذا ہمیں بھی اس کے متعلق لب کشائی سے اجتناب کرنا چاہیے۔

1 الشعرآء 193:26. 2 الشورٰی 52:42. 3 التحریم 12:66.

(٤٨) بَابُ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ الْاِخْتِيَارِ مَخَافَةَ أَنْ يَقْصُرَ فَهْمُ بَعْضِ النَّاسِ عَنْهُ فَيَقَعُوا فِي أَشَدَّ مِنْهُ

باب:48- اندیشۂ کوتاہ فہمی کے پیش نظر کچھ پسندیدہ چیزیں ترک کر دینا تاکہ لوگ کسی سنگین غلطی میں مبتلا نہ ہو جائیں

١٢٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ الزُّبَيْرِ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ إِلَيْكَ كَثِيرًا! فَمَا حَدَّثَتْكَ فِي الْكَعْبَةِ؟ فَقُلْتُ: قَالَتْ لِي: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! لَوْلَا قَوْمُكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ - قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: بِكُفْرٍ - لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ: بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابًا يَخْرُجُونَ» فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ. [انظر: ١٥٨٣، ١٥٨٤، ١٥٨٥، ١٥٨٦، ٣٣٦٨، ٤٤٨٤، ٧٢٤٣]

[126] حضرت اسود سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تجھ سے بہت راز کی باتیں فرمایا کرتی تھیں تو کعبے کے متعلق انھوں نے تجھ سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ میں نے کہا: مجھ سے انھوں نے یہ کہا تھا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! اگر تیری قوم کے لوگوں کا زمانہ قریب نہ ہوتا...... ابن زبیر نے کہا: یعنی کفر (جاہلیت) کے قریب نہ ہوتا (نئے نئے اسلام میں داخل نہ ہوئے ہوتے)...... تو میں کعبے کی اس تعمیر کو منہدم کر دیتا اور اس کے دو دروازے بنا دیتا: ایک سے لوگ داخل ہوتے اور دوسرے دروازے سے نکل جاتے۔'' چنانچہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے (اپنے دور حکومت میں) ایسا ہی کر دیا۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصود علمائے کرام کو تنبیہ فرمانا ہے کہ ان حضرات کو عوام کے سامنے ہر اس جائز عمل سے اجتناب کرنا چاہیے جس سے غلط فہمی کا اندیشہ ہو، ممکن ہے کہ جس عمل کو جائز اور مستحب خیال کر کے کیا جا رہا ہو، وہ مصلحت عامہ کے خلاف ہو اور اس عمل کے اختیار کرنے میں بجائے فائدے کے نقصان ہو، وہ علماء سے متنفر ہو جائیں اور ان کے قریب آنے کے بجائے ان سے دور ہو جائیں، اس لیے ضروری ہے کہ پہلے ان کی ذہن سازی کی جائے، مثلاً: جوتے سمیت نماز پڑھنا سنت ہے لیکن اگر کسی جگہ لوگ جاہل ہوں اور ایسا کام کرنے سے اختلاف اور فساد کا اندیشہ ہو تو ایسی سنت پر عمل کرنے کو آئندہ کے لیے مؤخر کیا جا سکتا ہے۔

(٤٩) بَابُ مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُونَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةَ أَنْ لَّا يَفْهَمُوا

باب:49- علمی باتیں کچھ لوگوں کو بتلانا اور کچھ کو نہ بتلانا، اس اندیشے سے کہ وہ سمجھ نہیں پائیں گے

وَقَالَ عَلِيٌّ: حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُونَ، أَتُحِبُّونَ أَنْ يُكَذَّبَ اللهُ وَرَسُولُهُ؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کے سامنے ایسی باتیں بیان کرو جنھیں وہ پہچانتے ہیں، کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے؟

١٢٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ مَّعْرُوفِ ابْنِ خَرَّبُوذَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ بِذٰلِكَ.

[127] حضرت ابوطفیل سے روایت ہے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی ارشاد بیان کرتے ہیں۔

١٢٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ - وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ - قَالَ: «يَامُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ!»، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: «يَا مُعَاذُ!»، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، ثَلَاثًا، قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يَّشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ: «إِذًا يَّتَّكِلُوا» وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا. [انظر: ١٢٩]

[128] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سواری پر پیچھے بیٹھے تھے، آپ نے فرمایا: ''اے معاذ بن جبل!'' انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اے معاذ!'' انھوں نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ تین مرتبہ ایسا ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''جو کوئی سچے دل سے یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے رسول ہیں تو اللہ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔'' حضرت معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں لوگوں میں اس کی تشہیر نہ کروں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا: ''ایسا کرے گا تو انھیں اسی پر بھروسا ہو جائے گا۔'' پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے (اپنی وفات کے قریب، کتمان علم کے) گناہ سے بچنے کے لیے یہ حدیث لوگوں کو بیان کی۔

١٢٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: ذُكِرَ لِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمُعَاذٍ: «مَنْ لَّقِيَ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ»، فَقَالَ: أَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: «لَا، [إِنِّي] أَخَافُ أَنْ يَّتَّكِلُوا». [راجع: ١٢٨]

[129] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے بیان کیا گیا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے بایں حالت ملے گا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا ہوگا تو وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔'' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بولے: یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اس بات کی بشارت نہ سنا دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ لوگ اس پر بھروسا کر بیٹھیں گے۔''

(٥٠) بَابُ الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَّلَا مُسْتَكْبِرٌ. وَقَالَتْ عَائِشَةُ: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ.

١٣٠ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ» فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ - تَعْنِي وَجْهَهَا - وَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: «نَعَمْ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ، فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا؟». [انظر: ٢٨٢، ٣٣٢٨، ٦٠٩١، ٦١٢١]

١٣١ - **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَّا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُسْلِمِ، حَدِّثُونِي مَا هِيَ؟» فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَادِيَةِ، وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَاسْتَحْيَيْتُ، فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! أَخْبِرْنَا بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هِيَ النَّخْلَةُ» قَالَ

باب: 50- علم کے لیے شرم سے کام لینا (درست نہیں)

حضرت مجاہد کہتے ہیں: حیا کرنے والا اور تکبر کرنے والا علم حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: انصار کی عورتیں کیا خوب ہیں، انھیں دین میں سمجھ حاصل کرنے میں شرم دامن گیر نہیں ہوتی۔

[130] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، ام سلیم ؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا، کیا عورت کو احتلام ہو تو اسے غسل کرنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں جبکہ (اپنے کپڑے پر) پانی دیکھے۔'' ام سلمہ ؓ نے (شرم سے) اپنا منہ چھپا لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں تیرا ہاتھ خاک آلود ہو، پھر بچے کی صورت ماں سے کیوں کر ملتی ہے؟''

[131] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے۔ اس کی شان مسلمان کی طرح ہے۔ بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟'' یہ سن کر لوگوں کے خیالات جنگل کے درختوں کی طرف گئے، لیکن میرے ذہن میں یہ آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں: (لیکن) مجھے شرم دامن گیر ہو گئی۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہی بتائیں وہ کون سا درخت

عَبْدُ اللهِ: فَحَدَّثْتُ أَبِي بِمَا وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ: لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا. [راجع: ٦١]

ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے اپنے والد گرامی (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سے وہ بات بیان کی جو میرے دل میں آئی تھی تو انھوں نے کہا: کاش! تم نے یہ بات کہہ دی ہوتی تو یہ میرے لیے بڑی دولت ہوتی۔

(٥١) بَابُ مَنِ اسْتَحْيَا فَأَمَرَ غَيْرَهُ بِالسُّؤَالِ

باب: 51- شرم کی وجہ سے دوسروں کے ذریعے سے مسئلہ دریافت کرنا

١٣٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: «فِيهِ الْوُضُوءُ». [انظر: ١٧٨، ٢٦٩]

[132] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میری مذی بہت نکلا کرتی تھی۔ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے اس کا حکم پوچھیں، چنانچہ انھوں نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''مذی کے لیے وضو کرنا چاہیے۔''

فائدہ: بیوی کے ساتھ بوس و کنار کی صورت میں عضو مخصوص سے رطوبت خارج ہوتی ہے، اسے مذی کہا جاتا ہے۔ یہ پیشاب کی طرح ناقض وضو ہے۔ اس کے خارج ہونے سے غسل ضروری نہیں بلکہ صرف وضو ہی کافی ہے۔ اس حدیث سے متعلق دیگر احکام و مسائل کتاب الوضوء اور کتاب الغسل میں بیان ہوں گے۔

(٥٢) بَابُ ذِكْرِ الْعِلْمِ وَالْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ

باب: 52- مسجد میں علم کی باتیں کرنا اور فتویٰ دینا

١٣٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُهِلُّ

[133] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک شخص مسجد میں کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں کس مقام سے احرام باندھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے، شام کے لوگ جحفہ سے اور نجد کے باشندے قرن سے احرام باندھیں۔'' حضرت ابن

أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ» وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ»، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ أَفْقَهْ هٰذِهِ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. [انظر: ١٥٢٢، ١٥٢٥، ١٥٢٧، ١٥٢٨]

عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: لوگ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: میں رسول اللہ ﷺ سے یہ (آخری) بات اچھی طرح سمجھ نہیں سکا۔

(٥٣) بَابُ مَنْ أَجَابَ السَّائِلَ بِأَكْثَرَ مِمَّا سَأَلَهُ

باب:53- سوال سے زیادہ جواب دینے کا بیان

١٣٤ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ؟ فَقَالَ: «لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَّسَّهُ الْوَرْسُ أَوِ الزَّعْفَرَانُ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُونَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ». [انظر: ٣٦٦، ١٥٤٢، ١٨٣٨، ١٨٤٢، ٥٧٩٤، ٥٨٠٣، ٥٨٠٥، ٥٨٠٦، ٥٨٤٧، ٥٨٥٢]

[134] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، نبی ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا: جو شخص احرام باندھے وہ کیا پہنے؟ آپ نے فرمایا: ''نہ کرتا، نہ پگڑی، نہ پاجامہ، نہ ٹوپی اور نہ وہ کپڑا جس میں ورس یا زعفران لگی ہو۔ اور اگر جوتی نہ ہو تو موزے پہن لے اور انھیں اوپر سے کاٹ لے تاکہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔''

فائدہ: سوال یہ تھا کہ محرم کے لیے مباح ملبوسات کیا ہیں؟ لیکن جواب میں ان ملبوسات کا ذکر ہے جو محرم کے لیے ناجائز ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ممنوع ملبوسات محدود ہیں جبکہ مباح ملبوسات کی فہرست بہت طویل ہے۔ اگر انھیں بیان کیا جاتا تو جواب بھی طویل ہو جاتا۔ اس کے ساتھ یہ شبہ بھی پیدا ہو سکتا تھا کہ شاید یہ ملبوسات صرف محرم پہن سکتا ہے، غیر محرم کے لیے ان ملبوسات کا استعمال ناجائز ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے جواب میں وہ طریقہ اختیار فرمایا جو آسان تھا اور اس میں کسی قسم کے اشتباہ کا اندیشہ نہیں تھا۔[1] اس میں سائل کو تنبیہ بھی ہے کہ تمھیں ان پابندیوں کے متعلق سوال کرنا چاہیے تھا جو احرام کی وجہ سے

1 فتح الباري: 304/1.

محرم پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ کے جواب کا خلاصہ یہ ہے: ○ سلا ہوا کپڑا استعمال نہ کیا جائے۔ ○ اپنے سر کو کھلا رکھا جائے۔ خوشبو استعمال نہ کی جائے۔ اس حکم میں مرد عورتیں تمام شامل ہیں۔ ○ پاؤں میں کھلا جوتا پہنا جائے۔ دیگر مسائل و احکام کتاب الحج میں بیان کیے جائیں گے۔ إن شاء اللّٰه.

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

4 - كِتَابُ الْوُضُوءِ

وضو سے متعلق احکام ومسائل

(١) بَابُ مَا جَاءَ فِي [الْوُضُوءِ، وَ]

قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغْسِلُواْ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى ٱلْمَرَافِقِ وَٱمْسَحُواْ بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى ٱلْكَعْبَيْنِ﴾ [المائدة: ٦]، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَبَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ فَرْضَ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً، وَتَوَضَّأَ أَيْضًا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا، وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ثَلَاثٍ، وَكَرِهَ أَهْلُ الْعِلْمِ الْإِسْرَافَ فِيهِ، وَأَنْ يُجَاوِزُوا فِعْلَ النَّبِيِّ ﷺ.

باب: 1- وضو کے متعلق کیا وارد ہے؟

نیز ارشاد باری تعالیٰ (کی وضاحت): ''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے چہرے اور ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں بھی ٹخنوں تک (دھولو)۔''

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں: نبی ﷺ نے بیان فرمایا: اعضائے وضو کا ایک ایک مرتبہ دھونا فرض ہے، نیز آپ نے ان اعضاء کو دو، دو بار اور تین، تین بار بھی دھویا ہے، ہاں تین مرتبہ سے زیادہ نہیں دھویا۔ اور اہل علم نے وضو میں پانی کا حد سے زیادہ استعمال ناپسند کیا ہے اور اسے بھی مکروہ قرار دیا ہے کہ لوگ نبی ﷺ کے فعل سے تجاوز کریں۔

(٢) بَابٌ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ

١٣٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ»، قَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ: مَا

باب: 2- وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

[135] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا وضو ٹوٹ جائے (اسے حدث ہو جائے) اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک وضو نہ کرے۔'' ایک حضرمی نے پوچھا: اے ابوہریرہ! حدث کیا ہے؟ انھوں نے کہا: فساء یا ضراط (یعنی

الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: فُسَاءٌ أَوْ ضُرَاطٌ. [انظر: ٦٩٥٤]

وہ ہوا جو پاخانے کے مقام سے خارج ہو)۔

(٣) بَابٌ: فَضْلُ الْوُضُوءِ وَالْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ

باب: 3- وضو کی فضیلت اور ان لوگوں کا بیان جن کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں وضو کے اثرات کی وجہ سے چمک دار ہوں گے

١٣٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ: رَقَيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ. فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ».

[136] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''میری امت کے لوگ قیامت کے دن بلائے جائیں گے جبکہ وضو کے نشانات کی وجہ سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔ اب جو کوئی تم میں سے اپنی چمک بڑھانا چاہے تو اسے بڑھائے۔''

فائدہ: حدیث کے آخر میں جو الفاظ ہیں کہ تم میں سے جو شخص چمک بڑھانے کی استطاعت رکھتا ہو وہ بڑھا لے، یہ ارشاد نبوی ہے یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا حدیث سے استخراج؟ اس کی بابت اکثر محقق علماء اور محدثین کی رائے یہ ہے کہ یہ الفاظ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہیں جنھیں اصطلاح میں مدرج کہا جاتا ہے۔ یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ کے نہیں۔ البتہ حضرت ابوہریرہ کا یہ عمل ملتا ہے کہ وہ ہاتھوں کو کندھوں تک اور پیروں کو گھٹنوں تک دھوتے تھے، لیکن یہ ان کا اجتہاد تھا، رسول اللہ ﷺ کا عمل نہیں تھا۔

(٤) بَابٌ: لَا يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ

باب: 4- شک کی بنیاد پر وضو نہ کرے جب تک (بے وضو ہونے کا) یقین نہ ہو جائے

١٣٧ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ: اَلرَّجُلُ الَّذِي يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: «لَا يَنْفَتِلْ - أَوْ: لَا يَنْصَرِفْ - حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا». [انظر: ١٧٧، ٢٠٥٦]

[137] حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک ایسے شخص کا حال بیان کیا جسے یہ خیال ہو جاتا تھا کہ وہ دوران نماز میں کسی چیز (ہوا نکلنے) کو محسوس کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''وہ نماز سے اس وقت تک نہ پھرے جب تک ہوا نکلنے کی آواز یا بو نہ پائے۔''

فائدہ: علامہ خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بے وضو ہونے کا حکم صرف اس بات پر موقوف نہیں کہ وہ اس کی آواز سنے یا بدبو پائے کیونکہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہوا کے خروج کا یقین ہوتا ہے لیکن نہ اس کی آواز سنی جاتی ہے اور نہ اس کی بو ہی کا احساس ہوتا ہے، مثلاً: ایک آدمی بہرا ہے یا مرض زکام کی وجہ سے اس کی قوت شامہ مفلوج ہو چکی ہے جس کی بنا پر وہ آواز یا بو کا احساس نہیں کر پاتا، ایسی صورت میں اسے وضو کرنا ہوگا کیونکہ اسے بے وضو ہونے کا یقین ہو چکا ہے۔[1]

(٥) بَابُ التَّخْفِيفِ فِي الْوُضُوءِ

باب:5- وضو میں تخفیف کا بیان

١٣٨ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ صَلَّى، وَرُبَّمَا قَالَ: اِضْطَجَعَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا، يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ، وَقَامَ يُصَلِّي، فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: عَنْ شِمَالِهِ - فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُنَادِي فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، قُلْنَا لِعَمْرٍو: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنِّىٓ أَرَىٰ فِى ٱلْمَنَامِ أَنِّىٓ أَذْبَحُكَ﴾ [الصافات:

[138] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی ﷺ سوئے، یہاں تک کہ خراٹے بھرنے لگے، پھر آپ نے (بیدار ہو کر) نماز پڑھی۔ کبھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نبی ﷺ کروٹ پر لیٹے، یہاں تک کہ سانس کی آواز آنے لگی، پھر بیدار ہو کر آپ نے نماز پڑھی۔ پھر حضرت سفیان نے اس روایت کو دوبارہ تفصیل سے بیان کیا کہ ابن عباس نے فرمایا: میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری۔ نبی ﷺ رات کے کسی حصے میں بیدار ہوئے۔ جب کچھ رات گزر گئی تو آپ کھڑے ہوئے اور لٹکتے ہوئے مشکیزے سے ہلکا وضو فرمایا۔ عمرو (راوی) اس (وضو) کا ہلکا پن اور معمولی ہونا بیان کرتا ہے۔ اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ میں نے بھی آپ ہی کی طرح وضو کیا، پھر میں آ کر آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا..... سفیان نے کبھی یسار کے بجائے شمال کا لفظ استعمال کیا..... آپ نے مجھے پھیرا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ پھر آپ نے جس قدر اللہ کی توفیق میسر آئی، (تہجد کی) نماز ادا فرمائی، پھر کروٹ کے بل لیٹ کر سو گئے حتی کہ خراٹے بھرنے لگے۔ پھر مؤذن آیا اور اس نے آپ کو نماز کی اطلاع دی۔ آپ اس کے ساتھ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ

[1] عمدة القاري: 359/2.

١٠٢]. [راجع: ١١٧]

نے نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔ (سفیان کہتے ہیں) ہم نے (اپنے استاد) عمرو سے کہا: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ نیند کا اثر رسول اللہ ﷺ کے دل پر نہیں، بلکہ صرف آنکھ پر ہوتا تھا۔ عمرو نے جواب دیا: میں نے عبید بن عمیر کو یہ کہتے سنا ہے کہ حضرات انبیاء ﷺ کے خواب وحی ہوتے ہیں، پھر درج ذیل آیت کو بطور دلیل تلاوت فرمایا: ''میں خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ میں تمھیں ذبح کر رہا ہوں۔''

(٦) بَابُ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ

باب: 6- مکمل وضو کرنا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ الْإِنْقَاءُ.

حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ کا ارشاد ہے: وضو پورا کرنے کا مطلب، اچھی طرح صاف کرنا ہے۔

١٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ: اَلصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «اَلصَّلَاةُ أَمَامَكَ»، فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا. [انظر: ١٨١، ١٦٦٧، ١٦٦٩، ١٦٧٢]

[139] حضرت اسامہ بن زید ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے لوٹے، جب گھاٹی میں پہنچے تو آپ اترے، پیشاب کیا، پھر وضو فرمایا لیکن وضو پورا نہ کیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! نماز کا وقت قریب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نماز آگے چل کر پڑھیں گے۔'' پھر آپ سوار ہوئے، جب مزدلفہ آئے تو اترے اور پورا وضو کیا، پھر نماز کی تکبیر کہی گئی اور آپ نے مغرب کی نماز ادا کی۔ اس کے بعد ہر شخص نے اپنا اونٹ اپنے مقام پر بٹھایا، پھر عشاء کی تکبیر ہوئی اور آپ نے نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان نفل وغیرہ نہیں پڑھے۔

(٧) بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ غَرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ

باب: 7- چلو بھر کر دونوں ہاتھوں سے منہ دھونا

١٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ:

[140] حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے، انھوں

أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ بِلَالٍ - يَعْنِي سُلَيْمَانَ - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ، أَخَذَ غَرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَجَعَلَ بِهَا هٰكَذَا أَضَافَهَا إِلَى يَدِهِ الْأُخْرٰى، فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنٰى، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرٰى، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَرَشَّ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى حَتّٰى غَسَلَهَا، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً أُخْرٰى فَغَسَلَ بِهَا رِجْلَهُ يَعْنِي الْيُسْرٰى، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ.

نے وضو کیا اور اپنا منہ دھویا۔ اس طرح کہ پانی کا ایک چلو لے کر اس سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر ایک اور چلو پانی لیا، ہاتھ ملا کر اس سے منہ دھویا، پھر ایک چلو پانی سے اپنا دایاں ہاتھ دھویا، پھر ایک اور چلو پانی لیا اور اس سے اپنا بایاں ہاتھ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ بعدازاں ایک چلو پانی اپنے دائیں پاؤں پر ڈالا اور اسے دھویا، پھر دوسرا چلو پانی لے کر اپنا بایاں پاؤں دھویا۔ اس کے بعد کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٨) بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّعِنْدَ الْوِقَاعِ

باب: 8- ہر کام کے وقت بسم اللہ کہنا حتیٰ کہ جماع کے وقت بھی اللہ کا نام لیا جائے

١٤١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتٰى أَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ».

[انظر: ٣٢٧١، ٣٢٨٣، ٥١٦٥، ٦٣٨٨، ٧٣٩٦]

[141] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، وہ اس حدیث کو نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے، آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے: ''اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عنایت فرمائے۔ پھر ان دونوں کو اگر کوئی اولاد نصیب ہو تو شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

(٩) بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْخَلَاءِ

باب: 9- بیت الخلا جانے کی دعا

١٤٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

[142] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ». تَابَعَهُ ابْنُ عَرْعَرَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ: «إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ». وَقَالَ مُوسٰى عَنْ حَمَّادٍ: «إِذَا دَخَلَ»، وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ: «إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ». [انظر: ٦٣٢٢]

فرمایا: نبی ﷺ جب بیت الخلا جاتے تو فرماتے: ”اے اللہ! میں ناپاک چیزوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

ابن عرعرہ نے اس حدیث کی شعبہ سے بیان کرنے میں متابعت کی ہے۔ اور غندر نے شعبہ سے یہ الفاظ روایت کیے ہیں: جب آپ بیت الخلا کے لیے آتے۔ (دَخَلَ کے بجائے أَتٰی کا لفظ استعمال کیا۔) اور موسیٰ نے حماد کے واسطے سے بیان کیا: جب داخل ہوتے۔ اور سعید بن زید نے کہا: ہمیں عبدالعزیز نے بیان کیا کہ جب آپ بیت الخلا جانے کا ارادہ فرماتے (تو مذکورہ دعا پڑھتے)۔

فائدہ: اس دعا کا دوسرا ترجمہ یہ ہے: ”اے اللہ میں خبیث جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

(١٠) بَابُ وَضْعِ الْمَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

باب: 10- بیت الخلا کے پاس پانی رکھنا

١٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا، قَالَ: «مَنْ وَضَعَ هٰذَا؟» فَأُخْبِرَ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ». [راجع: ٧٥]

[143] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، ایک دفعہ نبی ﷺ بیت الخلا گئے تو میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا۔ آپ نے (باہر نکل کر) پوچھا: ”یہ پانی کس نے رکھا ہے؟“ آپ کو بتایا گیا، تو آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! اسے دین کی سمجھ عطا فرما۔“

(١١) بَابٌ: لَا تُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةُ بِبَوْلٍ وَّلَا غَائِطٍ إِلَّا عِنْدَ الْبِنَاءِ، جِدَارٍ أَوْ نَحْوِهِ

باب: 11- قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ نہ بیٹھا جائے الا یہ کہ کوئی عمارت ہو، جیسے دیوار وغیرہ

١٤٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهْرَهُ، شَرِّقُوا أَوْ

[144] حضرت ابوایوب انصاری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو قبلے کی طرف نہ منہ کرے اور نہ پشت، بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کیا کرو۔“

غَرِّبُوا». [انظر: ٣٩٤]

فائدہ: قبلے کی طرف منہ یا پشت کر کے قضائے حاجت کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ یہ مسئلہ سلف صالحین سے مختلف فیہ چلا آ رہا ہے اور اس کی وجہ جواز اور عدم جواز کے دلائل کا بظاہر متعارض ہونا ہے۔ جہاں تک کھلی فضا میں قضائے حاجت کا تعلق ہے تو اس صورت میں بالاتفاق منہ اور پشت کرنا دونوں ممنوع ہیں، تاہم اگر قضائے حاجت کرنے والا کسی عمارت وغیرہ میں ہو تو اس صورت میں اختلاف ہے۔ علماء کی اس بارے میں درج ذیل چار آراء ہیں: * منہ اور پشت دونوں ممنوع ہیں، خواہ صحرا ہو یا عمارت۔ ان کی دلیل ابوایوب انصاری کی درج بالا روایت ہے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کو نبی ﷺ کی خصوصیت پر محمول کرتے ہیں۔ * کھلی فضا اور عمارات میں قبلے کی طرف منہ اور پشت کرنا دونوں امر جائز ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ناسخ اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث منسوخ ہے۔ اور بعض نے اس کے برعکس بھی کہا ہے۔ * قبلہ رخ منہ کرنا صحرا اور عمارت دونوں میں منع ہے، البتہ عمارت میں پشت کی جا سکتی ہے، اس موقف کی دلیل بھی حدیث ابن عمر ہے۔ ان حضرات کے نزدیک کیونکہ حدیث ابن عمر میں کعبے کی طرف صرف پشت کرنے کا ذکر ہے۔ اس لیے پشت کرنا عمارت میں جائز ہے۔ * کھلی فضا میں قبلے کی طرف منہ اور پشت کرنا، دونوں ممنوع ہیں اور عمارات وغیرہ میں دونوں کا جواز ہے، البتہ بچنا افضل ہے۔ ان کی دلیل ابن عمر رضی اللہ عنہما کی آئندہ حدیث اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی سنن ابی داود وغیرہ (حدیث: 13) کی احادیث ہیں جن میں عمارات میں استقبال اور استدبار دونوں کا جواز ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے قائم کردہ باب سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک یہی چوتھا موقف راجح ہے۔

(١٢) بَابُ مَنْ تَبَرَّزَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ

باب: 12- اینٹوں پر بیٹھ کر قضائے حاجت کرنا

١٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ: إِذَا قَعَدْتَ عَلٰى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَّنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ، وَقَالَ: لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِينَ يُصَلُّونَ عَلٰى أَوْرَاكِهِمْ، فَقُلْتُ: لَا أَدْرِي

[145] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو بیت اللہ اور بیت المقدس کی طرف منہ نہ کرو، حالانکہ میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے دو کچی اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے واسع بن حبان سے کہا: شاید تم ان لوگوں میں سے ہو جو اپنی سرینوں پر نماز پڑھتے ہیں۔ (یعنی زمین سے چمٹ کر) واسع نے کہا: واللہ! میں نہیں جانتا (کہ آپ کا مطلب کیا ہے؟)، مالک کہتے ہیں: (ابن عمر) اس سے وہ

وَاللهِ، قَالَ مَالِكٌ: يَعْنِي الَّذِي يُصَلِّي وَلَا يَرْتَفِعُ عَنِ الْأَرْضِ يَسْجُدُ وَهُوَ لَاصِقٌ بِالْأَرْضِ. [انظر: ١٤٨، ١٤٩، ٣١٠٢]

شخص مراد لیتے ہیں جو نماز پڑھے اور زمین سے اونچا نہ ہو، سجدہ اس طرح کرے کہ زمین سے لگا رہے۔

فائدہ: آخر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے واسع بن حبان کو تنبیہ کے طور پر جو بات کہی ہے، اس کا مفہوم کئی طرح سے بیان کیا گیا ہے: صحیح مسلم کی روایت کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت واسع بن حبان رحمہ اللہ نے مسجد میں نماز پڑھی جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی وہیں تشریف فرما تھے۔ انھیں شک گزرا کہ واسع زمین کے ساتھ چمٹ کر سجدہ کرتے ہیں۔ اور شاید یہ ایسا اس وجہ سے کرتے ہیں کہ پورے طور پر سجدہ کرنے سے عضو مستور کا رخ قبلے کی طرف ہو جاتا ہے۔ جب واسع بن حبان نماز سے فارغ ہو کر ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس گئے تو انھوں نے پہلے مرفوع حدیث بیان کر کے ان لوگوں کی تردید کی جو عمارت میں بھی بیت اللہ کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کو ناجائز سمجھتے تھے۔ بعد ازاں ان سے پوچھا کہ شاید تم بھی انھی لوگوں میں سے ہو جن کا یہ موقف ہے اور شاید اسی وجہ سے تم سجدہ بھی اس انداز سے کرتے ہو؟ اس پر واسع بن حبان رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں نے ایسے سجدہ کیا ہو۔ شاید لاشعوری طور پر ایسا ہو گیا ہو، تاہم میرا یہ موقف نہیں۔ مذکورہ حدیث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ گھر میں بنائے گئے بیت الخلا میں قضائے حاجت درست ہے کیونکہ اس میں پردہ پوشی کے ساتھ ساتھ نجاست سے بُعد بھی ہے۔ زمین سے متصل بیٹھ کر پیشاب کریں تو اس کے چھینٹوں سے بدن اور کپڑوں کے آلودہ ہونے کا اندیشہ ہے جبکہ بیت الخلا میں پردے کے ساتھ اس خطرے کا سد باب بھی ہے۔ واللہ أعلم.

(١٣) بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْبَرَازِ

باب: 13- عورتوں کا قضائے حاجت کے لیے باہر جانا

١٤٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ، وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ فَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أُحْجُبْ نِسَاءَكَ، فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ، فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِي عِشَاءً، وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً، فَنَادَاهَا عُمَرُ: أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ!

[146] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رات کو قضائے حاجت کے لیے مناصع کی طرف جاتی تھیں، اس سے مراد کھلا میدان ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کرتے تھے کہ آپ اپنی بیویوں کو پردے کا حکم دیں، لیکن رسول اللہ ﷺ ایسا نہ فرماتے، چنانچہ ایک رات عشاء کے وقت نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت سودہ بنت زمعہ (قضائے حاجت کے لیے) باہر نکلیں اور وہ قد آور تھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں آواز دی اور کہا: اے سودہ! ہم نے تمھیں پہچان لیا ہے۔ (حضرت

حِرْصًا عَلَى أَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ، فَأَنْزَلَ اللهُ الْحِجَابَ. [انظر: ١٤٧، ٤٧٩٥، ٥٢٣٧، ٦٢٤٠]

عمر نے یہ اس لیے کہا) ان کی خواہش تھی کہ پردے کا حکم نازل ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرما دیا۔

١٤٧ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَدْ أُذِنَ [لَكُنَّ] أَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَاجَتِكُنَّ» قَالَ هِشَامٌ: تَعْنِي الْبَرَازَ. [راجع: ١٤٦]

[147] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں: آپ نے (اپنی ازواج مطہرات ؓ سے) فرمایا: ''(اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تمھیں اپنی حاجت کے لیے باہر نکلنے کی اجازت مرحمت فرما دی گئی ہے۔'' ہشام کہتے ہیں: اس سے قضائے حاجت کے لیے گھر سے نکلنا مراد ہے۔

(١٤) بَابُ التَّبَرُّزِ فِي الْبُيُوتِ

باب:14- گھروں میں قضائے حاجت کا انتظام کرنا

١٤٨ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ارْتَقَيْتُ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ. [راجع:

[148] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک دن حضرت حفصہ ؓ کے گھر کی چھت پر اپنی کسی حاجت کے پیش نظر چڑھا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ قبلے کی طرف پشت اور شام (بیت المقدس) کی طرف منہ کیے ہوئے قضائے حاجت کر رہے ہیں۔

١٤٩ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ: أَنَّ عَمَّهُ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، قَالَ: لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَاعِدًا عَلَى لَبِنَتَيْنِ، مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ. [راجع: ١٤٥]

[149] حضرت ابن عمر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ دو اینٹوں پر بیٹھے بیت المقدس کی طرف منہ کیے قضائے حاجت کر رہے ہیں۔

(١٥) بَابُ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

باب:15- پانی سے استنجا کرنا

١٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ، وَاسْمُهُ عَطَاءُ ابْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَجِيءُ أَنَا وَغُلَامٌ مَّعَنَا إِدَاوَةٌ مِّنْ مَّاءٍ، يَعْنِي يَسْتَنْجِي بِهِ. [انظر: ١٥١، ١٥٢، ٢١٧، ٥٠٠]

[150] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے نکلتے تو میں اور ایک اور لڑکا اپنے ساتھ پانی کا ایک برتن لے کر آتے، (راویٔ حدیث ہشام کہتے ہیں) یعنی رسول اللہ ﷺ اس سے استنجا کرتے۔

فائدہ: امام بخاری ؒ اس عنوان سے یہ بھی ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ پانی کے بجائے مٹی کے ڈھیلے بھی بطور استنجا استعمال کیے جاسکتے ہیں، لیکن پانی کا استعمال بہتر ہے کیونکہ مٹی کے ڈھیلوں سے عین نجاست تو دور ہو جاتی ہے لیکن اس کے اثرات باقی رہتے ہیں، جبکہ پانی کے استعمال سے نجاست اور اس کے اثرات ونشانات بھی زائل ہو جاتے ہیں۔ پانی اور ڈھیلوں کا جمع کرنا تو بالاتفاق جائز ہے۔ واللہ أعلم وعلمه أتم.

(١٦) بَابُ مَنْ حُمِلَ مَعَهُ الْمَاءُ لِطُهُورِهِ

باب: 16- دوسرے شخص کی طہارت کے لیے پانی ہمراہ لے جانا

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالطَّهُورِ وَالْوِسَادِ؟

حضرت ابوالدرداء ؓ نے فرمایا: کیا تمھارے ہاں نعلین مبارک، آب طہارت اور تکیہ اٹھانے والا خادم موجود نہیں ہے؟

١٥١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ مِّنَّا، مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِّنْ مَّاءٍ. [راجع: ١٥٠]

[151] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے باہر جاتے تو میں اور ہم میں سے ایک لڑکا آپ کے ساتھ ہو جاتے تھے اور ہمارے ساتھ پانی کی چھاگل ہوتی تھی۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کا مقصود یہ ہے کہ استنجا کے سلسلے میں دوسرے سے مدد لینا جائز ہے، مثلاً: پانی کی ضرورت ہو تو خدمت گزار سے طلب کیا جا سکتا ہے۔ ایسا کرنا نہ تو مخدوم کے لیے تکبر ہے اور نہ خادم ہی کے لیے عار ہے۔ چھوٹوں کا بڑوں کی خدمت کرنا یا بڑوں کا چھوٹوں سے خدمت لینا، دونوں باتیں جائز ہیں۔

(١٧) بَابُ حَمْلِ الْعَنَزَةِ مَعَ الْمَاءِ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ

باب: 17- استنجا کے لیے پانی کے ساتھ برچھی لے جانا

١٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَّعَنَزَةً يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ. تَابَعَهُ النَّضْرُ وَشَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ، اَلْعَنَزَةُ: عَصًا عَلَيْهِ زُجٌّ. [راجع: ١٥٠]

[152] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کی چھاگل اور ایک برچھی لے کر آپ کے ساتھ ہو جاتے۔ آپ پانی سے استنجا کرتے تھے۔

نضر اور شاذان نے حضرت شعبہ سے اس (محمد بن جعفر) کی متابعت کی ہے۔ عنزہ اس لاٹھی کو کہتے ہیں جس کے آگے لوہے کا پھل لگا ہو۔

فائدہ: پانی اور برچھی دونوں کا تعلق استنجا سے ہے: پانی کا تعلق تو ظاہر ہے اور اسے حدیث کے آخر میں بیان بھی کر دیا گیا ہے اور برچھی اس لیے ساتھ لے جاتے تاکہ سخت جگہ کو نرم کر کے پیشاب کے چھینٹوں سے بچا جا سکے، نیز سخت زمین سے ڈھیلے حاصل کرنے کے لیے بھی اسے کام میں لایا جاتا تھا۔

(١٨) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ

باب: 18- دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

١٥٣ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ - هُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ - عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ». [انظر: ١٥٤، ٥٦٣٠]

[153] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز نوش کرے تو برتن میں سانس نہ لے، نیز جب بیت الخلا آئے تو دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہ چھوئے اور نہ اس سے استنجا کرے۔''

(١٩) بَابٌ: لَا يُمْسِكُ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ إِذَا بَالَ

باب: 19- پیشاب کرتے وقت دائیں ہاتھ سے عضو مستور کو نہ پکڑے

١٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذَنَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ،

[154] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی پیشاب کرے تو اپنے عضو مستور کو دائیں ہاتھ سے نہ تھامے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ برتن میں سانس ہی لے۔''

وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ». [راجع: ١٥٣]

(٢٠) بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

باب:20-ڈھیلوں سے استنجا کرنا

١٥٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْمَكِّيُّ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ: «ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا - أَوْ نَحْوَهُ - وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثٍ»، فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِي فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَعْرَضْتُ عَنْهُ، فَلَمَّا قَضَى أَتْبَعَهُ بِهِنَّ. [انظر: ٣٨٦٠]

[155] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دن نبی ﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر گئے تو میں بھی آپ کے پیچھے ہو لیا۔ آپ (کی عادت مبارکہ تھی کہ چلتے وقت) دائیں بائیں نہ دیکھتے تھے۔ جب میں آپ کے قریب پہنچا تو آپ نے فرمایا: ''مجھے ڈھیلے تلاش کر دو، میں ان سے استنجا کروں گا...... یا اس کی مثل کوئی اور لفظ استعمال فرمایا...... لیکن ہڈی اور گوبر نہ لانا۔'' چنانچہ میں اپنے کپڑے کے کنارے میں کئی ڈھیلے لے کر آیا اور انھیں آپ کے پاس رکھ دیا اور خود ایک طرف ہٹ گیا۔ پھر جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو ڈھیلوں سے استنجا فرمایا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ہڈی اور گوبر کے علاوہ ہر جذب کرنے والی چیز جو کسی جاندار کی غذا نہ ہو، استنجا میں استعمال کی جاسکتی ہے۔ مٹی کے ڈھیلوں میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ ان میں رطوبت جذب ہو جاتی ہے۔ آج کل ٹشو پیپر صفائی کے لیے تیار کیے جاتے ہیں۔ یہ بھی جاذب ہونے کی وجہ سے اس مقصد کو پورا کر سکتے ہیں۔

(٢١) بَابٌ: لَا يُسْتَنْجَى بِرَوْثٍ

باب:21-لید وغیرہ سے استنجا نہ کیا جائے

١٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: لَيْسَ أَبُو عُبَيْدَةَ ذَكَرَهُ، وَلٰكِنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ الْغَائِطَ فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ، وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْ، فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ، وَقَالَ: «هٰذَا

[156] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ایک دفعہ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور مجھے تین پتھر لانے کا حکم دیا، چنانچہ مجھے دو پتھر تو مل گئے۔ تلاش بسیار کے باوجود تیسرا نہ مل سکا تو میں نے (خشک) لید لی اور وہ آپ کے پاس لے آیا۔ آپ نے دونوں پتھر تو لے لیے اور لید کو پھینک دیا اور فرمایا: ''یہ پلید ہے۔''

رِكْسٌ». وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ.

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو ابراہیم بن یوسف نے بھی بیان کیا، وہ اپنے باپ یوسف سے، وہ ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: مجھے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن اسود نے بیان کی۔

فائدہ: استنجا کے متعلق تین باتیں قابل غور ہیں: * انقائے محل * تثلیث * ایتار۔ انقائے محل سے مراد بول و براز کے محل کو صاف کرنا ہے اور اس کے لیے کم از کم تین ڈھیلے استعمال کرنا تثلیث ہے۔ اگر زیادہ کی ضرورت ہو تو طاق تعداد میں استعمال کیے جائیں۔ اسے ایتار سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ حدیث میں صراحت ہے کہ تم میں سے کوئی تین ڈھیلوں سے کم تعداد میں استنجا نہ کرے۔ [1] اور اگر تین ڈھیلوں سے انقائے محل کا مقصد حاصل نہ ہو تو تین سے زیادہ ڈھیلے استعمال ہو سکتے ہیں لیکن ان میں طاق تعداد کا لحاظ رکھنا ہوگا جیسا کہ حدیث میں ہے کہ تم میں سے جب کوئی طہارت کے لیے ڈھیلے استعمال کرے تو طاق تعداد (وتر) کا لحاظ رکھے۔ [2]

(٢٢) بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

باب: 22- وضو میں اعضاء کو ایک ایک بار دھونا

١٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً مَرَّةً.

[157] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے وضو میں اعضاء کو ایک ایک بار دھویا۔

(٢٣) بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

باب: 23- وضو میں اعضاء کو دو، دو بار دھونا

١٥٨ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

[158] حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعضائے وضو کو دو، دو بار دھویا۔

(٢٤) بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

باب: 24- وضو میں اعضاء کو تین، تین بار دھونا

١٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ

[159] حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مولیٰ حمران سے

1 صحیح مسلم، الطهارة، حديث: 606(262). 2 صحیح مسلم، الطهارة، حديث: 565(239).

قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِإِنَاءٍ، فَأَفْرَغَ عَلَى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَّيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [انظر: ١٦٠، ١٦٤، ١٩٣٤، ٦٤٣٣]

روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عثمان ؓ نے ایک دفعہ پانی کا برتن منگوایا اور اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈال کر انھیں دھویا، پھر دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈال کر پانی لیا، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور اسے صاف کیا۔ پھر اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین دفعہ دھویا۔ بعد ازاں سر کا مسح کیا، پھر اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوئے۔ پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور اس کے بعد دو رکعت ادا کرے اور ان کی ادائیگی کے دوران میں کوئی خیال دل میں نہ لائے تو اس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

١٦٠ - وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلٰكِنْ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ: فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا لَّوْلَا آيَةٌ مَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ يُحْسِنُ وُضُوءَهُ، وَيُصَلِّي الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا». قَالَ عُرْوَةُ: الْآيَةَ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا﴾ [البقرة: ١٥٩].

[راجع: ١٥٩]

[160] جناب حمران ہی سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان ؓ نے وضو کر لیا تو فرمایا: میں تمھیں ایک حدیث نہ سناؤں؟ اگر قرآن میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمھیں وہ حدیث نہ سناتا۔ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور نماز پڑھے، تو جتنے گناہ اس نماز سے دوسری نماز تک ہوں گے، وہ بخش دیے جائیں گے۔'' حضرت عروہ نے کہا: وہ آیت یہ ہے: ''بے شک وہ لوگ جو ہماری نازل کردہ کھلی آیات اور ہدایت کو چھپاتے ہیں، اس کے بعد کہ ہم کتاب میں انھیں لوگوں کے لیے صاف بیان کر چکے ہیں، ان پر اللہ بھی لعنت بھیجتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت کرتے ہیں۔''

(٢٥) بَابُ الْاِسْتِنْثَارِ فِي الْوُضُوءِ

باب: 25- وضو میں ناک صاف کرنا

ذَكَرَهُ عُثْمَانُ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ، وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اسے حضرت عثمان، حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابن عباس ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

١٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ». [انظر: ١٦٢]

[161] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرے، وہ ناک صاف کرے اور جو ڈھیلے سے استنجا کرے، وہ طاق ڈھیلے لے۔''

(٢٦) بَابُ الْاِسْتِجْمَارِ وِتْرًا

باب:26- استنجا میں طاق ڈھیلے استعمال کرنا

١٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِّنْ نَّوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ». [راجع: ١٦١]

[162] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے اور اسے صاف کرے۔ اور جو شخص ڈھیلے سے استنجا کرے تو طاق ڈھیلوں سے کرے۔ اور جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے تو وضو کے پانی میں اپنے ہاتھ ڈالنے سے پہلے انھیں دھو لے کیونکہ تم میں سے کسی کو خبر نہیں کہ رات کے وقت اس کا ہاتھ کہاں کہاں پھرتا رہا ہے۔''

(٢٧) بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ [وَلَا يَمْسَحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ]

باب:27- دونوں پاؤں دھونے چاہییں، قدموں پر مسح نہیں کرنا چاہیے

١٦٣ - حَدَّثَنِي مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: تَخَلَّفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنَّا فِي سَفْرَةٍ فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الْعَصْرَ فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: «وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. [راجع: ٦٠]

[163] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ ایک سفر میں ہم سے پیچھے رہ گئے، پھر آپ نے ہم کو پا لیا جبکہ عصر کا وقت ختم ہو رہا تھا۔ ہم وضو کرنے لگے اور جلدی جلدی پاؤں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ آپ نے دو یا تین مرتبہ بلند آواز سے پکار کر کہا: ''ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

فائدہ: اس روایت سے شیعہ حضرات کی تردید ہوتی ہے کیونکہ ان کے نزدیک پاؤں کا وظیفہ غسل نہیں بلکہ مسح ہے اور وہ اس روایت کا یہ جواب دیتے ہیں کہ لوگوں کی ایڑیاں نجاست آلود تھیں، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انھیں دھونے کا حکم دیا لیکن ہمیں

ان حضرات کی عقل وفکر پر حیرت ہوتی ہے۔ اگر ایک دو آدمیوں کی ایڑیاں نجاست آلود ہوتیں تو بات بن سکتی تھی کیا تمام حضرات کی ایڑیوں پر نجاست لگی ہوئی تھی اور انھیں اس کے دور کرنے کا خیال تک نہ آیا، حالانکہ نجاست کا ازالہ حدث کے ازالے سے زیادہ ضروری ہوتا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے انھیں پاک کرنے کا حکم نہیں فرمایا کہ تمھاری ایڑیاں نجاست آلود ہیں انھیں دھو کر پاک کرو۔ دراصل ان حضرات نے پورے دین کا ڈھانچہ از سر نو تشکیل دیا ہے، اذان، اوقات نماز، طریقۂ نماز، زکاۃ، الغرض ہر چیز الگ وضع کر رکھی ہے حتی کہ موجودہ قرآن کریم کے متعلق ان کے ہاں شکوک وشبہات پائے جاتے ہیں۔

(٢٨) بَابُ الْمَضْمَضَةِ فِي الْوُضُوءِ

باب: 28- وضو میں کلی کرنا

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس حکم کو حضرت ابن عباس ؓ اور حضرت عبداللہ بن زید ؓ نے نبی ﷺ سے نقل فرمایا ہے۔

١٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا، وَقَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [راجع: ١٥٩]

[164] حضرت عثمان ؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت حمران سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عثمان ؓ کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا، پھر اسے اپنے دونوں ہاتھوں پر ڈالا اور انھیں تین مرتبہ دھویا، اس کے بعد اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا، کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا، پھر اسے صاف کیا۔ بعد ازیں اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا، اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے، پھر سر کا مسح کیا، پھر ہر پاؤں کو تین دفعہ دھویا۔ اس کے بعد انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے دیکھا ہے، نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اور دو رکعت بایں طور پڑھیں کہ اپنے دل سے باتیں نہ کیں تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف کر دے گا۔''

فائدہ: وضو میں کلی کرنا ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کلی سمیت وضو فرمایا ہے اور کسی صحابی سے اس کا ترک ثابت نہیں۔ اس سلسلے میں آپ کا حکم بھی مروی ہے جو واجب الاتباع ہے، چنانچہ لقیط بن صبرہ ؓ کو آپ نے فرمایا: ''جب تو وضو کرنے لگے تو کلی کر۔''[1] بہر حال وضو میں استنشاق کی طرح کلی بھی مطلوب ہے، البتہ استنشاق میں زیادہ تاکید ہے۔ غالباً یہی

1 سنن أبي داود، الطهارة، حديث: 144.

وجہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے استنشاق اور استنثار کو مضمضے (کلی) پر مقدم کیا ہے، حالانکہ عمل کے لحاظ سے کلی پہلے ہے۔

(٢٩) بَابُ غَسْلِ الْأَعْقَابِ

باب:29- ایڑیوں کا دھونا

وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ إِذَا تَوَضَّأَ.

حضرت ابن سیرین وضو کرتے وقت انگوٹھی کی جگہ بھی دھویا کرتے تھے۔

١٦٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّؤُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ، قَالَ: أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ، فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ: «وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ».

[165] محمد بن زیاد کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، جب وہ ہمارے پاس سے گزرتے اور لوگ برتن سے وضو کر رہے ہوتے تو فرماتے: لوگو! وضو پورا کرو کیونکہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''خشک ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

فائدہ: حدیث میں ایڑیوں کا ذکر اس لیے آیا ہے کہ اس وقت ان سے متعلقہ صورت حال سامنے آئی تھی بصورت دیگر اس سے مراد ہر وہ عضو وضو ہے جسے اچھی طرح دھونے میں عام طور پر بے پروائی یا سستی سے کام لیا جاتا ہے، مثلاً: ایڑیاں اور پاؤں کا نچلا حصہ وغیرہ، چنانچہ حدیث میں اس کی مزید وضاحت ہے۔ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خشک ایڑیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''[1] امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابن سیرین کا عمل اسی مقصد کے لیے بیان فرمایا ہے کیونکہ بعض اوقات انگوٹھی تنگ ہوتی ہے اور سہولت کے ساتھ پانی نہیں پہنچ پاتا، اس لیے آپ اسے حرکت دیتے۔[2] اسی طرح عام طور پر عورتیں اپنے چہرے کے میک اپ کے لیے ایسی اشیاء استعمال کرتی ہیں کہ اعضائے وضو تک پانی پہنچانے کے لیے ان کی جمی ہوئی تہ رکاوٹ بن جاتی ہے، مثلاً: ہونٹوں کے لیے لپ سٹک، چہرے کے لیے تہ دار پاؤڈر اور ناخن پالش وغیرہ، لہٰذا خواتین کو چاہیے کہ ایسے سامان زیبائش کے استعمال سے اجتناب کریں جو اعضائے وضو کی جلد تک پانی پہنچانے کے لیے رکاوٹ کا باعث ہو، ہاں مخصوص ایام میں اپنے خاوند کے لیے اس طرح کا سامان زینت استعمال کرنے میں چنداں حرج نہیں۔

(٣٠) بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ

باب:30- جوتوں پر مسح کرنے کے بجائے، انھیں پہنے ہوئے پاؤں دھونا

---

1 مسند أحمد: 191/4. 2 فتح الباري: 350/1.

١٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَّمْ أَرَ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا، قَالَ: وَمَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ؟ قَالَ: رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَّيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا، وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ. [انظر: ١٥١٤، ١٥٥٢، ١٦٠٩، ٢٨٦٥، ٥٨٥١]

[166] حضرت عبید بن جریج سے روایت ہے، انھوں نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں آپ کو چار ایسی چیزیں کرتے دیکھتا ہوں جو آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی نہیں کرتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ابن جریج! وہ کیا؟ میں نے عرض کیا: میں دیکھتا ہوں کہ آپ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ بیت اللہ کے کسی کونے کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ (دوسرے) آپ سبتی جوتے پہنتے ہیں اور (تیسرے) زرد خضاب استعمال کرتے ہیں۔ (چوتھے) مکے میں دوسرے لوگ تو ذوالحجہ کا چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں مگر آپ آٹھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: بیت اللہ کے کونوں کو چھونے کی بات تو یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں یمانی رکنوں کے علاوہ اور کسی رکن کو ہاتھ لگاتے نہیں دیکھا۔ اور سبتی جوتوں کے متعلق یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسی جوتیاں پہنے دیکھا جن پر بال نہ تھے اور آپ ان میں وضو فرماتے تھے، لہٰذا میں ان جوتیوں کو پہننا پسند کرتا ہوں۔ اور جہاں تک زرد خضاب کی بات ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو زرد خضاب استعمال کرتے دیکھا ہے، اس لیے میں بھی اسے استعمال کرنا پسند کرتا ہوں۔ اور احرام باندھنے کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت تک احرام باندھتے نہیں دیکھا جب تک آپ کی سواری آپ کو لے کر سیدھی کھڑی نہ ہو جاتی (یعنی آٹھویں ذوالحجہ کو)۔

فائدہ: عرب فطری طور پر سادہ زندگی بسر کرنے کے عادی تھے۔ جوتوں کے متعلق ان کا عمومی ذوق یہ تھا کہ اونٹ، بکری کی کھال کو خشک کیا، اسے کاٹ کر اس میں تسمے لگا لیے، ان کے یہی جوتے ہوتے تھے۔ لیکن عرب کے علاوہ دوسرے لوگ چمڑے کو دباغت سے خشک کرتے، ان کے بال وغیرہ دور کرتے، پھر اس چمڑے کو جوتے میں استعمال کرتے، جن جوتوں پر بال نہ ہوتے انھیں سبتی جوتا کہا جاتا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس قسم کے سبتی جوتے بطور تحفہ آتے اور آپ انھیں استعمال فرماتے۔ حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چونکہ شدید الاتباع تھے، اس لیے جہاں سے اس قسم کا جوتا ملتا وہ اسے حاصل کرتے اور پہنتے تھے۔ ان پر اعتراض ہوا تو انھوں نے یہ جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس قسم کا جوتا پہنتے دیکھا ہے۔ پھر آپ نے ضمناً یہ بات بیان فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ ان میں وضو کرتے تھے، یعنی ان پر مسح نہیں کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس ضمنی بات سے ایک اہم مسئلہ مستنبط فرمایا۔ روایت میں بیان شدہ دیگر مسائل کے متعلق کتاب الحج اور کتاب اللباس میں بحث ہوگی۔

(٣١) بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوءِ وَالْغَسْلِ

باب:31- وضو اور غسل میں دائیں جانب سے شروع کرنا

١٦٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَهُنَّ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ: «ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا». [انظر: ١٢٥٣، ١٢٥٤، ١٢٥٥، ١٢٥٦، ١٢٥٧، ١٢٥٨، ١٢٥٩، ١٢٦٠، ١٢٦١، ١٢٦٢، ١٢٦٣]

[167] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کے غسل کے متعلق عورتوں سے فرمایا: ''غسل دائیں جانب اور وضو کے مقامات سے شروع کریں۔''

١٦٨ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ، وَتَرَجُّلِهِ، وَطُهُورِهِ، وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ. [انظر: ٤٢٦، ٥٣٨٠، ٥٨٥٤، ٥٩٢٦]

[168] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ نے جوتا پہننا ہوتا، کنگھی کرنی یا پاکی حاصل کرنی ہوتی، الغرض آپ کو ہر ذی شان کام میں دائیں جانب سے آغاز کرنا اچھا لگتا تھا۔

فائدہ: دائیں جانب اختیار کرنے کے متعلق قاعدہ یہ ہے کہ جن امور کا تعلق تکریم و تعظیم اور تزئین و تحسین سے ہے، وہ دائیں جانب سے شروع کیے جائیں، مثلاً: لباس زیب تن کرنا، موزے پہننا، مسجد میں داخل ہونا، مسواک کرنا، سرمہ لگانا، ناخن کاٹنا، مونچھیں مونڈنا، بالوں میں کنگھی کرنا، بغلوں کے بال اکھاڑنا، سر منڈوانا، نماز میں سلام پھیرنا، اعضائے طہارت دھونا، بیت الخلا سے نکلنا، کھانا، پینا، مصافحہ کرنا، حجر اسود کو بوسہ دینا وغیرہ۔ اور جو امور ان کے برعکس ہیں ان میں بائیں جانب اختیار کی جائے، مثلاً: بیت الخلا میں داخل ہونا، مسجد سے نکلنا، استنجا کرنا، ناک صاف کرنا، کپڑے یا موزے یا جرابیں اتارنا، وغیرہ، نیز بعض اعضائے وضو ایسے بھی ہیں جن میں دائیں یا بائیں کا اعتبار نہیں کیا جاسکتا بلکہ انھیں یکبارہی دھونا پڑتا ہے، مثلاً: ہاتھ، کان، رخسار وغیرہ۔[1]

1 عمدة القاري: 2/ 472.

(٣٢) بَابُ الْتِمَاسِ الْوَضُوءِ إِذَا حَانَتِ الصَّلَاةُ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَاءُ فَلَمْ يُوجَدْ فَنَزَلَ التَّيَمُّمُ.

١٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوا، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ، وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ، قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتّٰى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ. [انظر: ١٩٥، ٢٠٠، ٣٥٧٢، ٣٥٧٣، ٣٥٧٤، ٣٥٧٥]

باب: 32- نماز کا وقت آ جانے پر وضو کے لیے پانی تلاش کرنا

اور حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: صبح کی نماز کا وقت آ گیا، پانی تلاش کیا گیا تو نہ ملا، آخر تیمم کی آیت اتری۔

[169] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو اس حالت میں دیکھا کہ نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا، لوگوں نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا مگر نہ ملا۔ آخر رسول اللہ ﷺ کے پاس (ایک برتن میں) وضو کے لیے پانی لایا گیا تو آپ نے اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں۔ حضرت انس ؓ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگشت ہائے مبارک کے نیچے سے پھوٹ رہا تھا، یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

(٣٣) بَابُ الْمَاءِ الَّذِي يُغْسَلُ بِهِ شَعَرُ الْإِنْسَانِ

وَكَانَ عَطَاءٌ لَّا يَرٰى بِهِ بَأْسًا أَنْ يُّتَّخَذَ مِنْهَا الْخُيُوطُ وَالْحِبَالُ. وَسُؤْرُ الْكِلَابِ وَمَمَرِّهَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ لَّيْسَ لَهُ وَضُوءٌ غَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَقَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا الْفِقْهُ بِعَيْنِهِ، بِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿فَلَمْ تَجِدُوا۟ مَآءً فَتَيَمَّمُوا۟﴾ [النساء: ٤٣] وَهٰذَا مَاءٌ وَفِي النَّفْسِ مِنْهُ شَيْءٌ يَّتَوَضَّأُ بِهِ وَيَتَيَمَّمُ.

باب: 33- اس پانی کا حکم جس سے انسان کے بال دھوئے گئے ہوں

حضرت عطاء انسانی بالوں سے سوت اور رسیاں بنانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، نیز کتوں کے جوٹھے پانی اور ان کے مسجد میں آنے جانے کا حکم۔ حضرت امام زہری فرماتے ہیں کہ جب کتا برتن میں منہ ڈال جائے اور اس کے علاوہ پانی نہ ہو تو اسی سے وضو کر لیا جائے۔ حضرت سفیان کہتے ہیں: ارشاد باری: ''تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کر لو'' سے یہی بات سمجھ میں آئی ہے کیونکہ کتے کا جوٹھا بھی پانی ہی ہے لیکن اس کے استعمال سے دل میں کراہت پیدا ہوتی

ہے، لہٰذا اس پانی سے وضو بھی کر لے اور تیمّم بھی کر لے۔

١٧٠ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبِيدَةَ: عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ، أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ، فَقَالَ: لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. [انظر: ١٧١]

[170] حضرت ابن سیرین سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا: میں نے عبیدہ سلمانی سے کہا: ہمارے پاس نبیٔ اکرم ﷺ کے موئے مبارک ہیں جو ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ یا ان کے اہل خانہ کی طرف سے ملے ہیں۔ اس پر حضرت عبیدہ نے کہا: اگر میرے پاس ان میں سے ایک بال بھی ہوتا تو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتا۔

١٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهِ. [راجع: ١٧٠]

[171] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب نبیٔ اکرم ﷺ نے اپنا سر منڈوایا تو سب سے پہلے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے موئے مبارک لیے تھے۔

بَابٌ: إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا

باب: جب کتا برتن میں سے پی لے تو برتن سات مرتبہ دھویا جائے

١٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا».

[172] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں سے پی لے، تو چاہیے کہ اس کو سات مرتبہ دھوئے۔''

١٧٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ رَجُلًا رَأَى كَلْبًا يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَأَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهُ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُ بِهِ حَتَّى أَرْوَاهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ». [انظر: ٢٣٦٣، ٢٤٦٦، ٦٠٠٩]

[173] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''ایک شخص نے کتے کو دیکھا جو شدت پیاس کی وجہ سے گیلی مٹی چاٹ رہا تھا، چنانچہ اس شخص نے اپنا موزہ لیا اور اس میں پانی بھر بھر کر اسے پلانا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ خوب سیر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کی قدر کرتے ہوئے اسے جنت عطا فرما دی۔''

١٧٤ - وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتِ الْكِلَابُ [تَبُولُ وَ] تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ.

[174] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کتے مسجد میں (پیشاب کرتے اور) آتے جاتے تھے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم وہاں کسی جگہ پر پانی نہیں چھڑکتے تھے۔

فائدہ: یہ اسلام کے ابتدائی دور کی بات ہے جب مساجد کی حرمت وتکریم کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ اس وقت مسجد کے دروازے بھی نہیں تھے۔ بعد میں مساجد کی حرمت وتکریم کا حکم بھی دیا گیا اور مسجد کے دروازے بھی لگا دیے گئے اور یوں مسجد میں کتوں کی آمد ورفت بند ہوگئی۔[1]

١٧٥ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ فَقَتَلَ فَكُلْ، وَإِذَا أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ»، قُلْتُ: أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ؟ قَالَ: «فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى كَلْبٍ آخَرَ». [انظر: ٢٠٥٤، ٥٤٧٥، ٥٤٧٦، ٥٤٧٧، ٥٤٨٣، ٥٤٨٤، ٥٤٨٥، ٥٤٨٦، ٥٤٨٧، ٧٣٩٧]

[175] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ سے (کتے کے شکار کے متعلق) دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: "جب تو اپنے سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑے اور وہ شکار کرے تو اسے کھا لے۔ اگر وہ کتا خود اس سے کچھ کھا لے تو اسے مت کھا کیونکہ اب اس نے شکار اپنے لیے کیا ہے۔" میں نے پھر عرض کیا: بعض دفعہ میں اپنے کتے کو شکار کے لیے چھوڑتا ہوں، پھر اس کے ساتھ کسی دوسرے کتے کو بھی پاتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: "ایسے شکار کو مت کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی، دوسرے کتے پر نہیں پڑھی۔"

(٣٤) بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَ الْوُضُوءَ إِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ [مِنَ] الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ

باب: 34- جس شخص کا موقف ہو کہ وضو صرف اس حدث سے ہے جو دونوں راستوں، یعنی قبل یا دبر سے نکلے

لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ﴾ [المائدة: ٦] وَقَالَ عَطَاءٌ فِيمَنْ يَخْرُجُ مِنْ

کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "یا تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے آیا ہو۔" اور حضرت عطاء نے کہا: جس کی دبر

1 فتح الباري: 364/1.

دُبُرِهِ الدُّودُ، أَوْ مِنْ ذَكَرِهِ نَحْوُ الْقَمْلَةِ: يُعِيدُ الْوُضُوءَ. وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: إِذَا ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ أَعَادَ الصَّلَاةَ لَا الْوُضُوءَ. وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ أَوْ خَلَعَ خُفَّيْهِ فَلَا وُضُوءَ عَلَيْهِ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ. وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَرُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَنَزَفَهُ الدَّمُ، فَرَكَعَ وَسَجَدَ، وَمَضَى فِي صَلَاتِهِ. وَقَالَ الْحَسَنُ: مَا زَالَ الْمُسْلِمُونَ يُصَلُّونَ فِي جِرَاحَاتِهِمْ. وَقَالَ طَاوُسٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعَطَاءٌ وَأَهْلُ الْحِجَازِ: لَيْسَ فِي الدَّمِ وُضُوءٌ. وَعَصَرَ ابْنُ عُمَرَ بَثْرَةً فَخَرَجَ مِنْهَا الدَّمُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. وَبَزَقَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى دَمًا فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالْحَسَنُ فِيمَنْ يَحْتَجِمُ: لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا غَسْلُ مَحَاجِمِهِ.

سے کیڑا یا عضو مستور سے جوں کی طرح کوئی چیز نکلے تو وہ دوبارہ وضو کرے۔ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر کوئی دوران نماز میں ہنس دے تو وہ نماز دوبارہ پڑھے لیکن وضو دوبارہ نہ کرے۔ اور حسن بصری نے کہا: جس نے اپنے (سر کے) بال منڈوائے یا ناخن کترائے یا اپنے موزے اتار ڈالے تو اس پر وضو کا اعادہ نہیں، نیز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وضو لازم نہیں ہوتا مگر حدث (بے وضو ہونے) سے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا جاتا ہے کہ نبی ﷺ غزوۂ ذات الرقاع میں تھے کہ ایک شخص کو تیر لگا، اس میں سے بہت سا خون بہا لیکن اس نے رکوع اور سجدہ کیا اور نماز پڑھتا رہا۔ اور حسن بصری نے کہا: مسلمان اپنے زخموں سے چور ہونے کے باوجود ہمیشہ نماز پڑھتے رہے۔ طاؤس، محمد بن علی، عطاء اور حجاز کے اہل علم کا کہنا ہے کہ خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دفعہ پھنسی کو دبایا تو اس سے خون نکل آیا، لیکن انھوں نے وضو نہیں کیا۔ اور حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے خون تھوکا، لیکن نماز پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور امام حسن بصری نے کہا: جو کوئی سینگی لگوائے تو صرف سینگی کی جگہ دھوڈالے۔

١٧٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَّا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ مَا لَمْ يُحْدِثْ». فَقَالَ رَجُلٌ أَعْجَمِيٌّ: مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: الصَّوْتُ، يَعْنِي الضَّرْطَةَ. [انظر: ٤٤٥، ٤٧٧، ٦٤٧، ٦٤٨، ٦٥٩، ٢١١٩، ٣٢٢٩، ٤٧١٧]

[176] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ اس وقت تک نماز میں رہتا ہے جب تک وہ مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے، بشرطیکہ اسے حدث لاحق نہ ہو۔'' ایک عجمی شخص نے سوال کیا: ابوہریرہ! حدث کیا ہے؟ فرمایا: حدث آواز، یعنی گوز کو کہتے ہیں۔

١٧٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا». [راجع: ١٣٧]

[177] حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تک نماز پڑھنے والا (حدث کی) آواز نہ سنے، یا بدبو نہ محسوس کرے، اس وقت تک اپنی نماز نہ چھوڑے۔''

فائدہ: یہ حدیث حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تھی کہ حالت نماز میں اسے خروج ریح کا خیال گزرتا ہے، تو آپ نے فرمایا: ''وہ نماز نہ توڑے جب تک آواز نہ سنے، یا بو محسوس نہ کرے۔''[1] مقصد یہ ہے کہ جب اسے حدث کا یقین ہو جائے تو نماز چھوڑ دے۔

١٧٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُنْذِرٍ أَبِي يَعْلَى الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: «فِيهِ الْوُضُوءُ». وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ. [راجع: ١٣٢]

[178] حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری مذی بکثرت خارج ہوتی تھی، لیکن رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کرنے میں مجھے شرم آتی تھی، اس لیے میں نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہا: تم مسئلہ دریافت کرو۔ انھوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اس میں صرف وضو ہے۔'' اور اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے بیان کیا ہے۔

١٧٩ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُمْنِ؟ قَالَ عُثْمَانُ: يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ قَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِيًّا، وَالزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ، وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَأَمَرُوهُ بِذٰلِكَ. [انظر: ٢٩٢]

[179] حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اگر کوئی شخص (اپنی بیوی سے) جماع کرے لیکن اسے انزال نہ ہو تو (اس پر غسل ہے یا نہیں)؟ انھوں نے جواب دیا: وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرے اور اپنے عضو مستور کو دھو ڈالے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ مسئلہ نبیٔ اکرم ﷺ سے سنا ہے۔ (حضرت زید کہتے ہیں) چنانچہ میں نے یہ مسئلہ حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا تو انھوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔

1 صحيح البخاري، الوضوء، حديث: 137.

فائدہ: عدم انزال کی صورت میں غسل نہ کرنے کا حکم ابتدائے اسلام میں تھا جو بعد میں منسوخ ہو گیا تھا۔ اب حکم یہ ہے کہ محض دخول ہی سے غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ ائمۂ اربعہ اور اکثر علماء کا یہی موقف ہے۔

١٨٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ - هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ - قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرْسَلَ إِلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ». فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ قُحِطْتَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ». تَابَعَهُ وَهْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَلَمْ يَقُلْ غُنْدَرٌ وَيَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ: «الْوُضُوءُ».

[180] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری آدمی کو بلایا، وہ اس حالت میں حاضر ہوا کہ اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''شاید ہم نے تجھے جلدی میں ڈال دیا ہے۔'' اس نے کہا: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تجھے جلدی میں مبتلا کر دیا جائے یا انزال کو روک دیا جائے تو تجھ پر صرف وضو کر لینا ضروری ہے۔''

نضر کی وہب نے متابعت کی اور کہا کہ یہ حدیث ہم سے شعبہ نے بیان کی، نیز غندر اور یحییٰ نے شعبہ سے ''وضو'' نقل نہیں کیا۔

فائدہ: یہ حکم اب منسوخ ہو چکا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جب آدمی بیوی کے ساتھ جماع کرنے کی کوشش کرے اور مرد و زن کے ختان آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہے، انزال ہو یا نہ ہو۔''[1]

(٣٥) بَابُ الرَّجُلِ يُوَضِّئُ صَاحِبَهُ

باب: 35- دوسرے کو وضو کرانا

١٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ عَدَلَ إِلَى الشِّعْبِ فَقَضَى حَاجَتَهُ، قَالَ أُسَامَةُ: فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ وَيَتَوَضَّأُ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَتُصَلِّي؟ فَقَالَ: «الْمُصَلَّى أَمَامَكَ». [راجع: ١٣٩]

[181] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب عرفات سے واپس ہوئے تو گھاٹی کی طرف گئے اور حاجت سے فارغ ہوئے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے پانی ڈالنا شروع کیا اور آپ وضو فرماتے رہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نماز پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''نماز کی جگہ تیرے آگے ہے۔''

1 صحيح البخاري، الغسل، حديث: 291.

١٨٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، وَأَنَّهُ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَهُ وَأَنَّ مُغِيرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ. [انظر: ٢٠٣، ٢٠٦، ٣٦٣، ٣٨٨، ٢٩١٨، ٤٤٢١، ٥٧٩٨، ٥٧٩٩]

[182] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے (جب آپ فارغ ہو کر آئے) تو حضرت مغیرہ ؓ نے پانی ڈالنا شروع کیا اور آپ وضو فرماتے رہے، چنانچہ آپ نے چہرۂ اقدس اور دونوں ہاتھ دھوئے، سر کا مسح فرمایا۔ اور دونوں موزوں پر بھی مسح کیا۔

(٣٦) بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ وَغَيْرِهِ

باب: 36- حدث وغیرہ (بے وضو ہونے) کے بعد قرآن پڑھنا

وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: لَا بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ وَيَكْتُبُ الرِّسَالَةَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ. وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: إِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ إِزَارٌ فَسَلِّمْ وَإِلَّا فَلَا تُسَلِّمْ.

حضرت منصور، ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ حمام میں قرآن پڑھنے اور بغیر وضو خط لکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت حماد، جناب ابراہیم نخعی سے بیان کرتے ہیں کہ اگر حمام والے تہ بند باندھے ہوں تو انھیں سلام کرو، بصورت دیگر انھیں سلام نہ کہا جائے۔

١٨٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ، فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ

[183] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت میمونہ ؓ، جو ان کی خالہ ہیں، کے گھر ایک رات بسر کی۔ انھوں نے کہا: میں تو بستر کے عرض میں لیٹ گیا جبکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ دونوں بستر کے طول میں محو استراحت ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ سو گئے تا آنکہ جب آدھی رات ہوئی یا اس سے کچھ پہلے یا کچھ بعد، تو آپ بیدار ہوئے اور بیٹھ کر ہاتھ کے

قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، اِسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِيمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ. [راجع: ١١٧]

ذریعے سے چہرۂ مبارک سے نیند کے اثرات دور کرنے لگے۔ پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں۔ پھر آپ لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے اچھی طرح وضو فرمایا، پھر نماز پڑھنے لگے۔ ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ میں بھی اٹھا اور وہی کچھ کیا جو آپ نے کیا تھا۔ پھر میں اٹھ کر آپ کے پہلو میں جا کھڑا ہوا، چنانچہ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر اسے مروڑا۔ پھر آپ نے دو رکعات ادا کیں، پھر دو رکعات، پھر دو رکعات، پھر دو رکعات، پھر دو رکعات اور پھر دو رکعات پڑھیں۔ پھر وتر پڑھے اور لیٹ گئے تا آنکہ مؤذن آیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور ہلکی سی دو رکعات ادا کیں، پھر باہر نکلے اور نماز فجر پڑھی۔

فائدہ: ابن بطال نے عنوان سے حدیث بالا کی مطابقت بایں الفاظ ظاہر کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوکر اٹھے اور وضو سے پہلے ہی سورۂ آل عمران کی دس آیات تلاوت فرمائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حدث کے بعد وضو کیے بغیر قرآنی آیات تلاوت کرنا صحیح ہے۔[1]

(٣٧) بَابُ مَنْ لَّمْ يَتَوَضَّأْ إِلَّا مِنَ الْغَشْيِ الْمُثْقِلِ

باب: 37- شدید اور سخت قسم کی غشی ہی سے وضو ٹوٹتا ہے

١٨٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ، عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ، وَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ، وَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ! فَقُلْتُ: آيَةٌ؟

[184] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ کے پاس اس وقت گئی جب سورج کو گرہن لگا ہوا تھا۔ دیکھا کہ لوگ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور حضرت عائشہ ؓ بھی کھڑی نماز پڑھ رہی ہیں۔ میں نے کہا: لوگوں کا کیا حال ہے؟ تو انھوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا۔ میں نے کہا: کیا کوئی نشانی ہے؟

1 شرح ابن بطال: 279/1.

فَأَشَارَتْ: أَنْ نَعَمْ، فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ، وَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي مَاءً، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتّٰى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ - لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - يُؤْتٰى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ: مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ - لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: هُوَ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا، فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ - لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ». [راجع: ٨٦]

حضرت عائشہ ؓ نے اشارہ کیا کہ ہاں۔ میں بھی نماز کے لیے کھڑی ہو گئی تا آنکہ مجھے غشی نے ڈھانک لیا اور میں اپنے سر پر پانی بہانے لگی۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: ''میں نے اپنے اس مقام میں ہر وہ چیز دیکھی جو مجھے پہلے نہ دکھائی گئی تھی حتی کہ میں نے جنت اور دوزخ کو بھی دیکھا۔ میرے پاس وحی آئی ہے کہ تم اپنی قبروں میں مسیح دجال کے فتنے کے مماثل یا اس کے قریب قریب آزمائے جاؤ گے...... (راویۂ حدیث فاطمہ کہتی ہے:) میں نہیں جانتی کہ حضرت اسماء نے (لفظِ مثل یا قریب میں سے) کون سا لفظ کہا تھا...... تم سے ایک کے پاس (قبر میں فرشتے) بھیجے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ اس شخص (محمد ﷺ) کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟ تو مومن یا مُوقِنْ...... (فاطمہ نے کہا:) معلوم نہیں اسماء نے کیا لفظ کہا تھا...... تو وہ کہے گا کہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جو ہمارے پاس معجزات اور ہدایات لے کر آئے تھے۔ ہم نے ان کی دعوت کو قبول کیا، ان پر ایمان لائے اور ان کی اطاعت کی۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو جاؤ۔ ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ تم اس کا یقین رکھتے ہو۔ رہا منافق یا مرتاب...... (فاطمہ نے کہا:) مجھے یاد نہیں اسماء نے کیا کہا تھا...... تو وہ کہے گا: مجھے معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا تھا تو میں نے بھی وہ کہہ دیا۔''

فائدہ: امام بخاری ؒ نواقض وضو میں غشی کا شمار کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ مثقل کی قید لگا کر ان لوگوں کا رد کر رہے ہیں جو اسے مطلقاً ناقض کہتے ہیں۔ امام بخاری کے نزدیک مطلق طور پر غشی ناقض نہیں، صرف وہ غشی ناقض ہے جو انسان کو اس حد تک بوجھل کر دے کہ اس کے حواس معطل ہو جائیں۔ استدلال کی بنیاد حضرت اسماء ؓ کا عمل ہے کہ ان پر بحالت نماز غشی کا اثر ہوا لیکن حواس بحال ہے، وہ اس حالت میں پانی سر پر ڈالتی رہیں تا کہ بے حواسی ختم ہو جائے۔ اسی حالت میں نماز پڑھتی رہیں۔ ان کا یہ عمل رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جماعت میں ہوا، اس لیے آپ کی تقریری حدیث کی رو سے حجت ہو گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس قسم کی غشی سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(٣٨) بَابُ مَسْحِ الرَّأْسِ كُلِّهِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ﴾ [المائدة:٦] وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: اَلْمَرْأَةُ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ، تَمْسَحُ عَلَى رَأْسِهَا. وَسُئِلَ مَالِكٌ: أَيُجْزِئُ أَنْ يَمْسَحَ بَعْضَ الرَّأْسِ؟ فَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ.

١٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ - وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى -: أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ: نَعَمْ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. [انظر: ١٨٦، ١٩١، ١٩٢، ١٩٧، ١٩٩]

باب: 38- پورے سر کا مسح کرنا

کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اپنے سروں کا مسح کرو۔'' حضرت ابن مسیب ؒ نے کہا: عورت مرد کی طرح ہے۔ وہ اپنے سر پر مسح کرے گی۔ حضرت امام مالک ؒ سے سوال کیا گیا: آیا یہ کافی ہے کہ انسان اپنے سر کے کچھ حصے کا مسح کر لے؟ تو انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید ؓ کی حدیث (جو آگے آ رہی ہے) بطور دلیل پیش کی، یعنی پورے سر کا مسح کرنا ضروری ہے۔

[185] یحییٰ مازنی سے روایت ہے، ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن زید ؓ سے پوچھا، اور وہ عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں: کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ عبداللہ بن زید ؓ نے کہا: ہاں۔ چنانچہ انھوں نے پانی منگوایا اور اپنے ہاتھوں پر ڈالا اور ان کو دو مرتبہ دھویا۔ پھر تین مرتبہ کلی کے لیے منہ میں اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا۔ بعدازاں اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دو، دو مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے سر کا دونوں ہاتھوں سے مسح کیا، ہاتھوں کو آگے سے لے گئے اور پیچھے سے لائے۔ مسح سر کے اگلے حصے سے شروع کیا اور اس کے پچھلے حصے تک لے گئے۔ پھر جہاں سے شروع کیا تھا وہاں تک ہاتھوں کو لائے۔ پھر دونوں پاؤں دھوئے۔

(٣٩) بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

١٨٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ: شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ

باب: 39- پیروں کو ٹخنوں تک دھونا

[186] عمرو بن ابی حسن سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید ؓ سے نبی ﷺ کے وضو کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے پانی کا برتن منگوایا اور انھیں نبی ﷺ

وُضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوءَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَكْفَأَ عَلَى يَدِهِ مِنَ التَّوْرِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ. [راجع: ١٨٥]

کا وضو کر کے دکھایا، چنانچہ برتن کو جھکا کر اپنے ہاتھ میں پانی لیا اور ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا۔ اس سے کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا اور اسے صاف کیا۔ یہ سب کام تین چلوؤں سے کیے۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور چہرۂ مبارک کو تین بار دھویا۔ بعد ازاں دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دو مرتبہ دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ ڈالا اور اقبال و ادبار کے ساتھ ایک مرتبہ سر کا مسح کیا۔ اس کے بعد اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔

(٤٠) بَابُ اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ

باب: 40- لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو کام میں لانا

وَأَمَرَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَهْلَهُ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا بِفَضْلِ سِوَاكِهِ.

حضرت جریر بن عبداللہ ؓ نے اپنے اہل خانہ کو اس پانی سے وضو کرنے کا حکم دیا جو مسواک کرنے کے بعد بچ رہا تھا۔

١٨٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ، فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ فَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ. [انظر: ٣٧٦، ٤٩٥، ٤٩٩، ٥٠١، ٦٣٣، ٦٣٤، ٣٥٥٣، ٣٥٦٦، ٥٧٨٦، ٥٨٥٩]

[187] حضرت ابو جحیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ کے پاس وضو کا پانی لایا گیا تو آپ نے وضو فرمایا۔ پھر لوگ آپ کے وضو سے باقی ماندہ پانی لینے لگے اور بدن پر ملنے لگے۔ پھر نبیٔ اکرم ﷺ نے ظہر اور عصر کی دو، دو رکعت ادا کیں اور دوران نماز میں آپ کے سامنے ایک برچھی گاڑی گئی تھی۔

١٨٨ - وَقَالَ أَبُو مُوسَى: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ، وَمَجَّ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا: «اِشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا». [انظر: ١٩٦، ٤٣٢٨]

[188] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبیٔ اکرم ﷺ نے ایک پیالہ منگوایا جس میں پانی تھا۔ پھر آپ نے اس پیالے میں اپنے دونوں ہاتھ اور چہرۂ مبارک دھویا اور اس میں کلی فرمائی۔ پھر ان دونوں سے

فرمایا: ''اس میں سے کچھ پانی نوش جان کر لو اور کچھ اپنے چہروں اور سینوں پر ڈال لو۔''

۱۸۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ - مِنْ بِئْرِهِمْ - وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهِ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ: وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ كَانُوا يَقْتَتِلُونَ عَلٰى وَضُوئِهِ. [راجع: ٧٧]

[189] حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، یہ وہی محمود ہیں جن کے چہرے پر رسول اللہ ﷺ نے انھی کے کنویں کے پانی سے کلی فرمائی تھی جب کہ وہ بچے تھے۔ حضرت عروہ جناب مسور وغیرہ سے بیان کرتے ہیں، ان میں سے ہر ایک دوسرے کی تصدیق کرتا ہے: جب نبئ اکرم ﷺ وضو فرماتے تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو لینے کے لیے آپس میں جھگڑتے تھے۔

بَابٌ:

باب: بلاعنوان

۱۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. [انظر: ٣٥٤٠، ٣٥٤١، ٥٦٧٠، ٦٣٥٢]

[190] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میری خالہ مجھے نبی ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا بھانجا بیمار ہے۔ تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا۔ پھر میں آپ کے پس پشت کھڑا ہوا اور مہر نبوت کو دیکھا جو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان چھپرکھٹ کی گھنڈی (یا کبوتری کے انڈے) جیسی تھی۔

(٤١) بَابُ مَنْ مَّضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

باب:41- ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

۱۹۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ

[191] حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے برتن سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیلا اور

أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ أَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ غَسَلَ أَوْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ، فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَا أَقْبَلَ وَمَا أَدْبَرَ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ. ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ١٨٥]

ان کو دھویا، پھر دھویا۔ یا (یوں کہا کہ) ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، تین بار ایسا کیا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دو، دو بار دھویا اور سر پر مسح کیا آگے اور پیچھے دونوں طرف سے۔ اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے، پھر کہا: رسول اللہ ﷺ اس طرح وضو کیا کرتے تھے۔

(٤٢) بَابُ مَسْحِ الرَّأْسِ مَرَّةً

باب:42- سر کا مسح ایک بار کرنا

١٩٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ، فَكَفَأَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا بِثَلَاثِ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِيَدِهِ وَأَدْبَرَ بِهَا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ. حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً. [راجع: ١٨٥]

[192] حضرت عمرو بن ابی حسن سے روایت ہے، انھوں نے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے وضو کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور لوگوں کے سامنے وضو کیا۔ (پہلے) انھوں نے برتن کو جھکایا اور (پانی لے کر) دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور پانی کے تین چلوؤں سے تین مرتبہ کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور اسے صاف کیا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور پانی لے کر تین مرتبہ اپنا منہ دھویا، پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دو بار دھویا، پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور سر پر آگے اور پیچھے دونوں طرف سے مسح کیا، پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

یہی روایت موسیٰ نے وہیب سے بیان کی تو کہا کہ سر پر ایک بار مسح کیا۔

(٤٣) بَابُ وُضُوءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ، وَفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

باب:43- مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو سے باقی ماندہ پانی کو استعمال کرنا

وَتَوَضَّأَ عُمَرُ بِالْحَمِيمِ مِنْ بَيْتِ نَصْرَانِيَّةٍ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گرم پانی سے (اور) ایک نصرانی

عورت کے گھر سے پانی لے کر وضو فرمایا۔

١٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّؤُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ جَمِيعًا.

[193] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مرد، عورتیں مل کر وضو کیا کرتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ مرد، عورتیں اکٹھے وضو کیا کرتے تھے۔ اس کے لیے لفظ [جمیعًا] استعمال ہوا ہے۔ اس کے دو معنی ہیں: "کلھم" اس کا مطلب یہ ہے کہ سب وضو کرتے تھے۔ اس میں وقت کی رعایت نہیں ہوگی، یعنی سب وضو کرتے تھے، خواہ وقت الگ الگ ہو۔ "معا" اس لفظ کے اعتبار سے وقت کی رعایت بھی ہوگی، یعنی ایک ہی وقت میں ایک ساتھ وضو کر لیتے تھے تو ممکن ہے کہ مرد، عورتوں کا مل کر وضو کرنا نزول حجاب سے پہلے کا واقعہ ہو یا اس سے وہ مرد عورتیں مراد ہوں جو ایک دوسرے کے محرم ہوں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سے میاں بیوی مراد ہوں۔ اس حدیث کا یہ بھی مطلب بیان کیا جاتا ہے کہ مرد ایک جگہ مل کر وضو کرتے اور عورتیں ان سے علیحدہ ایک جگہ مل کر وضو کرتیں۔ [1] لیکن ایک روایت میں صراحت ہے کہ سب ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے۔ [2] لہٰذا یہ آخری مفہوم صحیح معلوم نہیں ہوتا۔

(٤٤) بَابُ صَبِّ النَّبِيِّ ﷺ وَضُوءَهُ عَلَى الْمُغْمَى عَلَيْهِ

باب:44- نبی ﷺ کا اپنے وضو سے باقی ماندہ پانی بے ہوش پر چھڑکنا

١٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ، فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لِمَنِ الْمِيرَاثُ؟ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ. [انظر: ٤٥٧٧، ٥٦٥١، ٥٦٦٤، ٥٦٧٦، ٦٧٢٣، ٦٧٤٣، ٧٣٠٩]

[194] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، میں ایسا سخت بیمار تھا کہ کوئی بات نہ سمجھ سکتا تھا۔ آپ نے وضو فرمایا اور وضو سے بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑکا تو میں ہوش میں آ گیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا وارث کون ہوگا؟ میرا تو کوئی کلالہ ہی وارث بنے گا، تب آیت وراثت نازل ہوئی۔

(٤٥) بَابُ الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ فِي الْمِخْضَبِ، وَالْقَدَحِ، وَالْخَشَبِ، وَالْحِجَارَةِ

باب:45- ٹب، لگن اور لکڑی یا پتھر کے برتن میں وضو یا غسل کرنا

1 فتح الباري: 1/392. 2 سنن أبي داود، الطهارة، حديث: 79.

١٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ إِلَى أَهْلِهِ، وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ، فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ قُلْنَا: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَمَانِينَ وَزِيَادَةً. [راجع: ١٦٩]

[195] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ نماز کا وقت ہوگیا تو جس شخص کا گھر قریب تھا وہ تو اپنے گھر (وضو کرنے کے لیے) چلا گیا جبکہ کچھ لوگ باقی رہ گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک پتھر کا برتن لایا گیا جس میں کچھ پانی تھا۔ وہ اتنا چھوٹا تھا کہ آپ اس میں اپنی ہتھیلی نہ پھیلا سکے لیکن (اس کے باوجود) سب لوگوں نے اس سے وضو کرلیا۔ حضرت انس ؓ سے پوچھا گیا کہ تم اس وقت کتنے لوگ تھے؟ انھوں نے فرمایا: اسّی (80) سے کچھ زیادہ تھے۔

١٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ، وَمَجَّ فِيهِ. [راجع: ١٨٨]

[196] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا جس میں پانی تھا۔ آپ نے اس میں ہاتھ منہ دھوئے اور اس میں کلی فرمائی۔

١٩٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِي تَوْرٍ مِّنْ صُفْرٍ، فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِهِ وَأَدْبَرَ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ. [راجع: ١٨٥]

[197] حضرت عبداللہ بن زید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لیے ایک طشت میں پانی پیش کیا جو پیتل کا بنا ہوا تھا۔ آپ نے وضو فرمایا، یعنی تین بار منہ دھویا، دو، دو بار اپنے ہاتھ دھوئے۔ پھر اپنے سر کا اس طرح مسح کیا کہ آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے لائے۔ آخر میں آپ نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

١٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ، بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ آخَرَ، قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ

[198] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری شدت اختیار کرگئی تو آپ نے دیگر ازواج مطہرات سے تیمارداری کے لیے میرے گھر میں قیام کی اجازت چاہی، چنانچہ سب نے بخوشی اجازت دے دی۔ پھر نبی ﷺ (حضرت عائشہ کے گھر جانے کے لیے) دو آدمیوں کے سہارے اپنے پاؤں گھسیٹتے ہوئے نکلے۔ وہ دو آدمی حضرت عباس ؓ اور ایک

عَبَّاسٍ فَقَالَ: أَتَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيٌّ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ: «هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ، لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ»، وَأُجْلِسَ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ.

[انظر: ٦٦٤، ٦٦٥، ٦٧٩، ٦٨٢، ٦٨٣، ٦٨٧، ٧١٢، ٧١٣، ٧١٦، ٢٥٨٨، ٣٠٩٩، ٣٣٨٤، ٤٤٤٢، ٤٤٤٥، ٥٧١٤، ٧٣٠٣]

دوسرے شخص تھے۔ راویٔ حدیث عبیداللہ کہتے ہیں: جب میں نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کو یہ حدیث سنائی تو انھوں نے کہا: تم جانتے ہو کہ وہ دوسرے شخص کون تھے؟ میں نے کہا: نہیں! تو انھوں نے فرمایا: وہ حضرت علی ؓ تھے۔ حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے گھر داخل ہونے کے بعد، جب بیماری شدت اختیار کر گئی، تو فرمایا: ''میرے اوپر سات مشک پانی ڈالو جن کے بند نہ کھولے گئے ہوں۔ شاید میں (تندرست ہو کر) لوگوں کو وصیت کر سکوں۔'' پھر آپ کو ایک بڑے ٹب میں بٹھا دیا گیا جو آپ کی زوجۂ محترمہ حضرت حفصہ ؓ کا تھا۔ پھر ہم آپ کے جسم مبارک پر ان مشکوں کا پانی ڈالنے لگیں یہاں تک کہ آپ ہمیں اشارہ کرنے لگے کہ بس تم اپنا کام کر چکیں۔ پھر آپ لوگوں کے پاس باہر تشریف لے گئے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ بیماری کی شدت کے بعد پانچ دن تک مسجد میں تشریف نہیں لے گئے، صرف نماز ظہر پڑھنا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ حضرت ام فضل ؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید مغرب کی نماز بھی آپ نے مسجد میں ادا کی ہے لیکن سنن نسائی میں وضاحت ہے کہ آپ نے یہ نماز گھر میں ادا کی تھی اور اس میں سورۂ مرسلات کی تلاوت فرمائی تھی۔[1] شدت بیماری کے پہلے دن نماز عشاء کے وقت مسجد میں جانے کے لیے غسل فرمایا لیکن بے ہوشی کی وجہ سے نہ جا سکے، حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ جمعرات کے دن واقعۂ قرطاس پیش آیا۔ اس کے بعد ہفتہ یا اتوار نماز ظہر مسجد میں ادا کی۔ پیر کے دن پردہ اٹھا کر صحابۂ کرام ؓ کو نماز باجماعت ادا کرتے ہوئے دیکھا تو خوش ہوئے اور مسکرائے، پھر پردہ ڈال دیا اور ظہر سے پہلے پہلے جان، جان آفریں کے حوالے کر دی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. جمعے کے سلسلے میں تلاش بسیار کے باوجود کوئی روایت نہیں مل سکی کہ شدت بیماری کے دوران میں جمعہ کس نے پڑھایا؟ اگر کوئی صاحب علم اس کے متعلق آگاہ ہو تو ہمیں مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہو۔

(٤٦) بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ التَّوْرِ

باب: 46- طشت سے وضو کرنا

1 سنن النسائي، الصلاة، حديث: 986.

١٩٩ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ عَمِّي يُكْثِرُ مِنَ الْوُضُوءِ، قَالَ لِعَبْدِ اللهِ ابْنِ زَيْدٍ: أَخْبِرْنِي كَيْفَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ؟ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَكَفَأَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاغْتَرَفَ بِهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَمَسَحَ بِهِ رَأْسَهُ فَأَدْبَرَ بِهِ وَأَقْبَلَ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ، فَقَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ. [راجع: ١٨٥]

[199] عمرو بن یحییٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میرے چچا (عمرو بن ابی الحسن) وضو کرتے وقت بہت زیادہ پانی بہاتے تھے۔ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید ﷜ سے درخواست کی کہ آپ مجھے نبی ﷺ کے وضو سے آگاہ فرمائیں، چنانچہ انھوں نے پانی کا ایک طشت منگوایا اور اس سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیلا۔ پھر انھیں تین مرتبہ دھویا۔ پھر اس طشت میں ہاتھ ڈال کر ایک ہی چلو پانی سے تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کیا۔ پھر انھوں نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا، دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا، پھر اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو، دو بار دھوئے۔ اس کے بعد انھوں نے اپنے ہاتھ میں پانی لیا اور اس سے اپنے سر کا مسح کیا۔ مسح کے وقت ہاتھوں کو پیچھے لے گئے، پھر آگے لائے۔ پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے اور فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

٢٠٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَا بِإِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيهِ شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ، قَالَ أَنَسٌ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، قَالَ أَنَسٌ: فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مِنْهُ مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ. [راجع: ١٦٩]

[200] حضرت انس ﷜ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک برتن میں پانی منگوایا تو ایک کم گہرائی والا پیالہ لایا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے اپنی انگشت ہائے مبارک کو اس میں رکھ دیا۔ حضرت انس ﷜ بیان کرتے ہیں: میں نے آپ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹتے دیکھے۔ حضرت انس ﷜ مزید فرماتے ہیں: میں نے ان لوگوں کا اندازہ لگایا جنھوں نے اس پانی سے وضو کیا تھا تو ان کی تعداد ستر اسی کے درمیان تھی۔

فائدہ: یہ حدیث متعدد مرتبہ پہلے گزر چکی ہے۔ امام بخاری ؒ اس سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ وضو کے لیے برتن کی نوعیت یا مادے کی کوئی شرط نہیں ہے، صرف برتن اور پانی کا پاک ہونا ضروری ہے، اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ اظہار تفاخر مقصود نہ ہو۔

(٤٧) بَابُ الْوُضُوءِ بِالْمُدِّ

٢٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَبْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْسِلُ أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ.

باب:47-ایک مُد سے وضو کرنا

[201] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب غسل فرماتے تو ایک صاع سے پانچ مد تک پانی استعمال کرتے اور ایک مُد پانی سے وضو کر لیتے۔

(٤٨) بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

٢٠٢ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرٌو، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: نَعَمْ، إِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ. وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدًا حَدَّثَهُ فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللهِ نَحْوَهُ.

باب:48-موزوں پر مسح کرنا

[202] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو انھوں نے بھی اثبات میں جواب دیا (اور) فرمایا: جب سعد رضی اللہ عنہ تم سے کوئی حدیث بیان کریں تو کسی دوسرے سے اس کے متعلق مت پوچھا کرو۔ موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ انھیں ابوالنضر نے بواسطہ ابوسلمہ خبر دی کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ سے ایسا ہی کہا۔

٢٠٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ، فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ، فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ. [راجع: ١٨٢]

[203] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بھی پانی کا برتن لے کر ساتھ ہو گئے۔ جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے تو انھوں (مغیرہ رضی اللہ عنہ) نے آپ پر پانی ڈالا اور آپ نے وضو کیا۔ پھر آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا۔

٢٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ

[204] حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ. وَتَابَعَهُ حَرْبُ [بْنُ شَدَّادٍ] وَأَبَانُ عَنْ يَحْيٰى. [انظر: ٢٠٥]

انھوں نے نبیٔ اکرم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کرنے میں حضرت حرب بن شداد اور ابان بن یزید العطار نے حضرت شیبان بن عبدالرحمٰن کی متابعت کی ہے۔

٢٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ. وَتَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ. [راجع: ٢٠٤]

[205] حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو اپنی پگڑی اور دونوں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ معمر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے بواسطہ ابوسلمہ عن عمرو، امام اوزاعی کی متابعت کی ہے، انھوں (عمرو) نے کہا: میں نے نبیٔ اکرم ﷺ کو (ایسا کرتے) دیکھا ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کو پگڑی پر مسح کرنے کے اضافے کے پیش نظر بیان کیا ہے۔ موزوں پر مسح کے لیے شرط یہ ہے کہ انھیں پہلے وضو کی حالت میں پہنا گیا ہو لیکن پگڑی پر مسح کے لیے کوئی شرط نہیں ہے۔

(٤٩) بَابٌ: إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

باب: 49- موزوں کو باوضو پہننے کا بیان

٢٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ: «دَعْهُمَا، فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ» فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا. [راجع: ١٨٢]

[206] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ (آپ وضو کر رہے تھے) میں جھکا تاکہ آپ کے دونوں موزے اتاروں تو آپ نے فرمایا: ”انھیں رہنے دو، میں نے انھیں باوضو پہنا تھا۔“ پھر آپ نے ان پر مسح فرمایا۔

(٥٠) بَابُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ وَالسَّوِيقِ

باب: 50- بکری کا گوشت اور ستو کھانے کے بعد وضو نہ کرنے کا بیان

وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَلَمْ يَتَوَضَّؤُوا.

حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے (گوشت) تناول فرمایا لیکن اس کے بعد وضو نہیں کیا۔

٢٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا

[207] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [انظر: ٥٤٠٤، ٥٤٠٥]

اللہ ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

٢٠٨ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ أَبَاهُ عَمْرًا أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَلْقَى السِّكِّينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [انظر: ٦٧٥، ٢٩٢٣، ٥٤٠٨، ٥٤٢٢، ٥٤٦٢]

[208] حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ بکری کے شانے سے گوشت کاٹ کاٹ کر کھا رہے ہیں۔ آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے چھری رکھ دی، نماز پڑھی اور نیا وضو نہیں کیا۔

(٥١) بَابُ مَنْ مَضْمَضَ مِنَ السَّوِيقِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

باب:51- ستو کھانے کے بعد وضو کے بجائے صرف کلی کرنا

٢٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ - وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ - فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ، فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [انظر: ٢١٥، ٢٩٨١، ٤١٧٥، ٤١٩٥، ٥٣٨٤، ٥٣٩٠، ٥٤٥٤، ٥٤٥٥]

[209] حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فتح خیبر کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے تھے۔ جب مقام صہباء پر پہنچے جو خیبر کے قریب تھا، تو آپ نے نماز عصر ادا کی، پھر زادسفر طلب فرمایا تو صرف ستو لائے گئے۔ آپ نے انھیں تیار کرنے کا حکم دیا، چنانچہ وہ تیار شدہ ستو رسول اللہ ﷺ اور ہم سب نے کھائے۔ اس کے بعد آپ نماز مغرب کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے صرف کلی فرمائی اور ہم نے بھی کلی کی۔ پھر آپ نے نماز پڑھائی اور نیا وضو نہیں کیا۔

٢١٠ - وَحَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ،

[210] حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے پاس بکری کے شانے کا گوشت تناول

عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

فرمایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

(٥٢) بَابٌ: هَلْ يُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ

باب:52- دودھ پینے کے بعد کلی کرنا

٢١١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَقُتَيْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ: «إِنَّ لَهُ دَسَمًا». تَابَعَهُ يُونُسُ وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [انظر: ٥٦٠٩]

[211] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ دودھ نوش فرمایا تو کلی کی اور فرمایا: ''اس (دودھ) میں چکناہٹ ہوتی ہے۔'' زہری سے بیان کرنے میں یونس اور صالح بن کیسان نے عقیل کی متابعت کی ہے۔

(٥٣) بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ، وَمَنْ لَمْ يَرَ مِنَ النَّعْسَةِ وَالنَّعْسَتَيْنِ أَوِ الْخَفْقَةِ وُضُوءًا

باب:53- نیند سے وضو کرنا، نیز ایک یا دو بار اونگھنے یا جھونکا آ جانے سے وضو ضروری نہیں

٢١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ».

[212] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو، اس دوران میں اگر اسے اونگھ آ جائے تو وہ سو جائے تاکہ اس کی نیند پوری ہو جائے کیونکہ اگر کوئی اونگھتے ہوئے نماز پڑھے گا تو وہ نہیں جانتا کہ وہ اپنے لیے استغفار کر رہا ہے یا خود کو بددعا دے رہا ہے۔''

٢١٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا نَعَسَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنَمْ حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ».

[213] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے نماز کے دوران میں اونگھنے لگے تو اسے سو جانا چاہیے تاآنکہ جو پڑھ رہا ہے اسے سمجھنے کے قابل ہو جائے۔''

(٥٤) بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

باب:54- حدث کے بغیر وضو کرنا

٢١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا

[214] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا؛ ح: [قَالَ]: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، قُلْتُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ؟ قَالَ: يُجْزِئُ أَحَدَنَا الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ.

کہا: نبی ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے۔ (راوی عمرو بن عامر کہتے ہیں) میں نے پوچھا: آپ حضرات (صحابہ) کا کیا معمول تھا؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم میں سے ایک شخص کو اس وقت تک وضو کافی ہوتا تھا جب تک اسے حدث لاحق نہ ہوتا۔

٢١٥ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَصْرَ فَلَمَّا صَلّٰى دَعَا بِالْأَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَكَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلّٰى لَنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ٢٠٩]

[215] حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم خیبر کے سال رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ جب ہم مقام صہباء پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز عصر پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے کھانے (زادسفر) منگوائے، چنانچہ ستو کے علاوہ اور کوئی چیز پیش نہ کی جا سکی۔ پس ہم نے کھایا اور پیا۔ پھر نبی ﷺ مغرب کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ نے کلی کی اور مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں فرمایا۔

(٥٥) بَابٌ: مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ لَا يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهِ

باب:55- اپنے پیشاب سے احتیاط نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے

٢١٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِحَائِطٍ مِّنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ»، ثُمَّ قَالَ: «بَلٰى، كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ»، ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ، فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِّنْهُمَا كِسْرَةً، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ!

[216] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ مدینے یا مکے کے کسی باغ سے گزرے تو وہاں دو آدمیوں کی آواز سنی جن کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا: ''ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے لیکن یہ عذاب کسی بڑی بات پر نہیں دیا جا رہا۔'' پھر فرمایا: ''ہاں (بڑی ہی ہے) ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کی عادت میں مبتلا تھا۔'' پھر آپ نے ایک تر شاخ منگوائی، اس کے دو ٹکڑے کر کے ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ آپ سے

لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ ﷺ: «لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا». [انظر: ٢١٨، ١٣٦١، ١٣٧٨، ٦٠٥٢، ٦٠٥٥]

عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا: ''امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں، ان دونوں پر عذاب ہلکا کر دیا جائے گا۔''

فائدہ: اس حدیث کے پیش نظر قبروں پر سبزہ لگانا اور ان پر پھول چڑھانا جائز قرار دیا جاتا ہے، حالانکہ یہ عمل رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص تھا۔ اگر سبزہ لگانا میت کے حق میں تخفیف عذاب کا باعث ہوتا تو صراحت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ اس کی ترغیب دیتے۔ آپ نے مردوں کے متعلق ایصال ثواب اور نفع رسانی کے مختلف طریقے بیان فرمائے ہیں لیکن ان میں پھول چڑھانے یا سبزہ لگانے کا عمل کہیں بیان نہیں فرمایا، حالانکہ یہ ایک عام دستیاب سستا اور بے ضرر نسخہ ہے جس سے ہر وقت زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا تھا مگر آپ نے اسے جاری رکھنے کا حکم نہیں دیا۔ یہی وجہ ہے کہ خلفائے راشدین اور دیگر بڑے بڑے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے جنازوں کے مفصل حالات سیرت کی کتابوں میں محفوظ ہیں، کسی نے بھی اس کی ترغیب نہیں دی۔ صرف حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ اس کے عامل ہوئے ہیں۔ انھوں نے اپنے بیٹے کو قبر پر شاخ رکھنے کی تلقین فرمائی تھی اور بس! دوسرے صحابہ کے مقابلے میں ایک صحابی کے عمل کو سنت کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ والله أعلم.

(٥٦) بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْبَوْلِ

باب:56- پیشاب کو دھونا

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِصَاحِبِ الْقَبْرِ: «كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ»، وَلَمْ يَذْكُرْ سِوٰى بَوْلِ النَّاسِ.

نبی ﷺ نے صاحب قبر کے متعلق فرمایا: ''وہ اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔'' اور آپ نے انسانوں کے پیشاب کے علاوہ اور کسی چیز کا ذکر نہیں فرمایا۔

٢١٧ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْتَسِلُ بِهِ. [راجع: ١٥٠]

[217] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب رفع حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو میں آپ کے لیے پانی لے کر جایا کرتا جس سے آپ استنجا کرتے۔

بَابٌ:

باب: بلاعنوان

٢١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ

[218] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کا گزر دو قبروں سے ہوا، آپ نے فرمایا: ''ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب بھی کسی بڑی بات

النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: «إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ»، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَّطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: «لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا»، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا مِّثْلَهُ. [راجع: ٢١٦]

کے سلسلے میں نہیں ہے۔ ایک تو ان میں سے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا پھرتا تھا۔'' پھر آپ نے ایک تازہ شاخ لی اور درمیان سے چیر کر اسے دو حصوں میں تقسیم کیا اور ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ صحابۂ کرام ؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ ارشاد ہوا: ''جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہوں، شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔'' ابن مثنیٰ نے کہا: ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی، انھوں نے اعمش سے تحدیث کے صیغے سے نقل کیا، وہ کہتے ہیں: میں نے مجاہد سے اسی طرح سنا۔

(٥٧) بَابُ تَرْكِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسِ الْأَعْرَابِيَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ بَوْلِهِ فِي الْمَسْجِدِ

باب:57- نبی ﷺ اور صحابۂ کرام نے دیہاتی کو کچھ نہ کہا یہاں تک کہ وہ مسجد میں پیشاب سے فارغ ہو گیا

٢١٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى أَعْرَابِيًّا يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: «دَعُوهُ»، حَتّٰى إِذَا فَرَغَ، دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ. [انظر: ٢٢١، ٦٠٢٥]

[219] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے ایک دیہاتی کو دیکھا جو مسجد میں پیشاب کر رہا تھا، آپ نے فرمایا: ''اسے کچھ نہ کہو۔'' تا آنکہ جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو آپ نے پانی منگوایا اور اسے پیشاب پر بہا دیا۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اعرابی کو نرمی سے سمجھایا کہ مسجدیں نماز، اللہ کے ذکر اور تلاوت قرآن کے لیے تعمیر کی جاتی ہیں، گندگی پھیلانے سے ان کا تقدس مجروح ہوتا ہے۔[1] حافظ ابن حجر ؒ نے لکھا ہے کہ اس دیہاتی کو پیشاب سے اس لیے نہیں روکا گیا کہ وہ برائی کا آغاز کر چکا تھا جس کو روکنے سے اس میں مزید اضافہ ہو جاتا۔ اگر اسے روکا جاتا تو دو کاموں میں سے ایک ضرور ہوتا: اگر وہ مارے خوف کے پیشاب روک لیتا تو اس سے ضرر اور بیماری کا اندیشہ تھا۔ اگر وہ پیشاب نہ روکتا اور ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دیتا تو مسجد کے بہت سے حصے اس سے متاثر ہوتے۔ مزید برآں اس کے کپڑے بھی پلید ہو جاتے۔[2]

1 صحیح مسلم، الطهارة، حدیث: 661(285). 2 فتح الباري: 421/1.

(٥٨) بَابُ صَبِّ الْمَاءِ عَلَى الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ

٢٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ أَعْرَابِيٌّ، فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ، أَوْ ذَنُوبًا مِّنْ مَّاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ». [انظر: ٦١٢٨]

٢٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢١٩]

باب: 58- مسجد میں کیے ہوئے پیشاب پر پانی بہانا

[220] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور اس نے مسجد ہی میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے اسے روکنا چاہا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی سے بھرا ہوا ایک ڈول بہا دو کیونکہ تم لوگ آسانی پیدا کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو، تمھیں سختی کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔''

[221] ہمیں عبدان نے بیان کیا ہے، ان کو عبداللہ نے، ان کو یحییٰ بن سعید نے بتلایا۔ انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے بیان کرتے ہوئے سنا۔

بَابٌ: يُهْرِيقُ الْمَاءَ عَلَى الْبَوْلِ

وَحَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ، فَزَجَرَهُ النَّاسُ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا قَضَى بَوْلَهُ، أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذَنُوبٍ مِّنْ مَّاءٍ فَهَرِيقَ عَلَيْهِ.

باب: پیشاب پر پانی بہانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک اعرابی آیا اور اس نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ لوگوں نے اسے ڈانٹا تو نبی ﷺ نے انھیں روک دیا۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہوا تو نبی ﷺ نے پانی کے ایک ڈول کا حکم دیا، چنانچہ وہ ڈول اس کے پیشاب پر بہا دیا گیا۔

(٥٩) بَابُ بَوْلِ الصِّبْيَانِ

٢٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّهَا قَالَتْ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ

باب: 59- بچوں کا پیشاب

[222] حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا، اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی

ﷺ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ. [انظر: ٥٤٦٨، ٦٠٠٢، ٦٣٥٥]

منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

٢٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ: أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حِجْرِهِ، فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ. [انظر: ٥٦٩٣]

[223] حضرت ام قیس بنت محصن ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا چھوٹا بچہ لے کر آئیں جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا تو اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا لیکن اسے دھویا نہیں۔

فائدہ: ان احادیث میں بچوں کے پیشاب کا حکم بیان ہوا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ پیشاب بچے کا ہو یا بچی کا دونوں ہی ناپاک ہیں، البتہ حالات وظروف کے پیش نظر بچے کے پیشاب کے متعلق تخفیف ہے۔ بچہ اگر پیشاب کر دے تو اس پر پانی چھڑک دینا کافی ہے، البتہ بچی کے پیشاب کو دھونا ہوگا جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث میں اس کی صراحت منقول ہے: * بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے اور بچی کے پیشاب کو دھویا جائے۔[1]

(٦٠) بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا وَّقَاعِدًا

باب: 60- کھڑے ہوئے اور بیٹھ کر پیشاب کرنا

٢٢٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَجِئْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ. [انظر: ٢٢٥، ٢٢٦، ٢٤٧١]

[224] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ کا ایک قوم کے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر سے گزر ہوا تو وہاں آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا، پھر آپ نے پانی مانگا تو میں پانی لے آیا، چنانچہ آپ نے وضو فرمایا۔

فوائد ومسائل: ① امام بخاری ؒ اس عنوان سے خاص حالات وظروف کے پیش نظر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا جواز ثابت کرنا چاہتے ہیں اور اس کے ساتھ بیٹھ کر پیشاب کرنے کا ذکر اس لیے کر دیا ہے تاکہ دوسری صورت بھی پیش نظر رہے۔ بلاشبہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے بشرطیکہ پیشاب کرنے سے معمولی چھینٹے بھی کپڑوں اور بدن پر نہ آئیں۔ امام بخاری ؒ نے عنوان میں دونوں صورتوں کا ذکر کیا ہے لیکن احادیث صرف پہلی صورت سے متعلق بیان کی ہیں۔ شارحین نے اس کی متعدد توجیہات ذکر کی ہیں: ○ ابن بطال نے لکھا ہے کہ جب احادیث سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت ثابت ہوئی تو بیٹھ کر

1 سنن أبي داود، الطهارة، حديث: 377.

پیشاب کرنے کی اجازت بالا ولی ثابت ہوگئی، لہٰذا اس سے متعلقہ احادیث ذکر کرنے کی ضرورت نہ تھی۔[1] ○ علامہ عینی نے لکھا ہے کہ بیٹھ کر پیشاب کرنا مشہور و متعارف تھا اور بیشتر لوگوں کا عمل بھی اس پر تھا، اس لیے بیٹھ کر پیشاب کرنے کی احادیث کا حوالہ نہیں دیا۔[2] ○ امام بخاری رحمہ اللہ کے اصول میں سے ہے کہ جب کوئی روایت ان کی شرط کے مطابق نہ ہو تو اس کی طرف عنوان میں اشارہ کر دیتے ہیں، چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیٹھ کر پیشاب کیا تو کہنے والوں نے کہا: دیکھو آپ عورتوں کی طرح بیٹھ کر پیشاب کرتے ہیں۔[3] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے نقل فرمایا ہے۔[4] ○ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تراجم بخاری میں لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک امام موصوف کی غرض عقد باب سے صرف یہ ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے جواز کو بھی ثابت کیا جائے، گویا وہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے جواز کے قائل ہیں اور ان کے نزدیک اس کا جواز صرف قعود (بیٹھنے) کے ساتھ مخصوص نہیں۔ 2 حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کسی قسم کی نہی ثابت نہیں۔ اگر چھینٹے وغیرہ پڑنے کا امکان نہ ہو تو اس کے جواز میں کوئی شک نہیں۔[5] البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: میں ایک دفعہ کھڑے ہو کر پیشاب کر رہا تھا، مجھے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: ''اے عمر! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا کرو۔'' اس کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔[6] لیکن یہ روایت عبدالکریم بن ابی المخارق کی وجہ سے سخت ضعیف ہے جس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔[7] علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔[8] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت بایں الفاظ ہے کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔[9] بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے، چنانچہ زید بن وہب بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود حضرت عمر کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے۔[10] مصنف ابن ابی شیبہ اور دیگر کتب حدیث میں حضرت عمر، حضرت علی، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابن عمر، حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منقول ہے۔[11] جن حضرات نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو مکروہ تحریمی یا تنزیہی لکھا ہے ان حقائق کے پیش نظر ان کا موقف صحیح نہیں۔ 3 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث میں ہے، انھوں نے فرمایا کہ جو شخص تمھیں رسول اللہ ﷺ کے متعلق بتائے کہ آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا اس کی تصدیق نہ کرو۔ آپ تو بیٹھ کر پیشاب کرتے تھے۔[12] بظاہر یہ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ کی پیش کردہ حدیث کے معارض ہے۔ اس کے متعلق شارحین کا موقف حسب ذیل ہے: ○ محدث ابوعوانہ اور ابن شاہین نے حدیث عائشہ کے پیش نظر حدیث حذیفہ کو منسوخ ٹھہرایا ہے لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات اپنے علم کے اعتبار سے کہی ہے، چنانچہ گھر میں رسول اللہ ﷺ کا عمل بیٹھ کر پیشاب کرنے ہی کا ہے لیکن گھر کے علاوہ باہر کے عمل سے آپ مطلع نہ ہو سکیں۔ لیکن حضرت حذیفہ کبار صحابہ میں سے ہیں، لہٰذا گھر سے باہر ان کا مشاہدہ ناقابل تردید ہے۔ امام نسائی نے اپنی سنن میں اس موقف کے مطابق عنوان بندی کی ہے، چنانچہ انھوں نے ایک

1 شرح ابن بطال: 334/1. 2 عمدة القاري: 620/2. 3 سنن النسائي، الطهارة، حديث: 30. 4 فتح الباري: 427/1. 5 فتح الباري: 430/1. 6 سنن ابن ماجه، الطهارة، حديث: 308. 7 جامع الترمذي، الطهارة، حديث: 12. 8 سلسلة الأحاديث الضعيفة، حديث: 934. 9 المصنف لابن أبي شيبة: 148/1. 10 المصنف لابن أبي شيبة: 147/1. 11 المصنف لابن أبي شيبة: 147/1. 12 سنن النسائي، الطهارة، حديث: 29.

عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: [الرخصة في البول في الصحراء قائما] ''آبادی سے باہر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا جواز'' اس کے تحت وہ حدیث حذیفہ لائے ہیں۔[1] دوسرا باب ان الفاظ سے قائم کرتے ہیں: [البول في البيت جالسًا] ''گھر میں بیٹھ کر پیشاب کرنا'' اس کے تحت حدیث عائشہ بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر پیشاب کرتے تھے۔[2] دوسرا جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق عام عادت کی نشاندہی فرمائی ہے، مخصوص حالات میں اگر اس کے برعکس ہوا ہے تو اس کے منافی نہیں۔ مخصوص حالات حسب ذیل ہو سکتے ہیں: * اس کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر بیٹھنے کے لیے جگہ نہ تھی چونکہ وہ مخروطی شکل کا تھا، پیشاب کے آپ کی طرف لوٹ آنے کا اندیشہ تھا، اس بنا پر آپ نے کھڑے کھڑے پیشاب سے فراغت حاصل کی۔ * عرب کے نزدیک کھڑے ہو کر پیشاب کرنا، درد کمر کا علاج تھا۔ ممکن ہے کہ آپ کو بھی کوئی شکایت ہو اور آپ نے بطور علاج ایسا عمل کیا ہو۔ اس سلسلے میں کچھ ضعیف روایات مروی ہیں۔[3] لیکن اس سلسلے میں بے تکلف بات یہ ہے کہ بیان جواز کے لیے آپ نے یہ عمل کیا ہے۔ بوقت ضرورت کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں چنداں حرج نہیں بشرطیکہ اس کے چھینٹوں سے جسم یا کپڑے آلودہ ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ والله أعلم.

(٦١) بَابُ الْبَوْلِ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَالتَّسَتُّرِ بِالْحَائِطِ

باب:61- اپنے ساتھی کے قریب اور دیوار کی آڑ میں پیشاب کرنا

٢٢٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُنِي أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ نَتَمَاشَى، فَأَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ فَبَالَ، فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ، فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُهُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَغَ. [راجع: ٢٢٤]

[225] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں خود کو اور نبی ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ ہم جا رہے ہیں۔ آپ کسی قوم کے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر (گھورے) پر پہنچے جو ایک دیوار کی پشت پر تھا اور آپ وہاں اس طرح کھڑے ہوئے جس طرح تم میں سے کوئی شخص کھڑا ہوتا ہے، پھر پیشاب کیا۔ میں آپ کے قریب سے ہٹ گیا۔ آپ نے اشارے سے مجھے بلایا۔ میں حاضر ہوا اور آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تا آنکہ آپ پیشاب سے فارغ ہو گئے۔

(٦٢) بَابُ الْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

باب:62- کسی قوم کے گھورے پر پیشاب کرنا

1 سنن النسائي، الطهارة، حديث: 26. 2 سنن النسائي، الطهارة، حديث: 29. 3 المستدرك للحاكم: 241/4، و السنن الكبرى للبيهقي: 101/1.

٢٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ وَيَقُولُ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ أَحَدِهِمْ قَرَضَهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَيْتَهُ أَمْسَكَ، أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا. [راجع: ٢٢٤]

[226] حضرت ابووائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پیشاب کے معاملے میں بہت تشدد سے کام لیتے تھے اور کہتے تھے کہ بنی اسرائیل میں اگر کسی کے کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تو وہ متاثرہ کپڑے کو کاٹ دیتا تھا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش وہ ایسا (تشدد) نہ کرتے۔ رسول اللہ ﷺ کسی قوم کے گھورے پر تشریف لے گئے اور وہاں آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

(٦٣) بَابُ غَسْلِ الدَّمِ

باب:63-خون کا دھونا

٢٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: «تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُهُ وَتُصَلِّي فِيهِ». [انظر: ٣٠٧]

[227] حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: بتائیے ہم میں سے اگر کسی عورت کو حیض آئے اور کپڑے کو لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: ''اسے کھرچ ڈالے، پھر پانی ڈال کر رگڑے اور دھو ڈالے، پھر اس میں نماز پڑھ لے۔''

٢٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا، إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلَاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي»، قَالَ: وَقَالَ أَبِي: «ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ».

[228] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! میں ایسی عورت ہوں کہ اکثر مستحاضہ رہتی ہوں اور اس کی وجہ سے پاک نہیں ہو سکتی، کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، نماز مت چھوڑ۔ یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں۔ پھر جب تیرے حیض کا وقت آ جائے تو نماز چھوڑ دے اور جب وقت گزر جائے تو (اپنے بدن اور کپڑوں سے) خون دھو کر نماز ادا کر۔'' ہشام نے کہا: میرے والد (عروہ بن زبیر) نے کہا: (آپ نے فرمایا:) ''پھر ہر نماز کے لیے وضو کر حتی کہ وہی (حیض کا) وقت پھر آ جائے۔''

(٦٤) بَابُ غَسْلِ الْمَنِيِّ وَفَرْكِهِ، وَغَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ

باب:64- منی کا دھونا اور اسے کھرچ ڈالنا، نیز جو رطوبت عورت سے لگ جائے، اس کا دھونا

٢٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِي ثَوْبِهِ. [انظر: ٢٣٠، ٢٣١، ٢٣٢]

[229] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے کپڑے سے جنابت کے اثرات کو دھو ڈالتی تھی اور آپ انھی کپڑوں میں نماز کے لیے باہر تشریف لے جاتے جبکہ پانی کے دھبے آپ کے کپڑے میں باقی ہوتے (نظر آتے) تھے۔

٢٣٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ؟ فَقَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ بُقَعُ الْمَاءِ. [راجع: ٢٢٩]

[230] حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے سوال کیا: جس کپڑے کو منی لگ جائے تو (کیسے پاک کیا جائے)؟ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں سے منی دھو ڈالتی، پھر آپ نماز کے لیے باہر تشریف لے جاتے اور دھونے کے نشان، یعنی پانی کے دھبے کپڑے پر باقی رہ جاتے۔

فائدہ: منی نجس ہے، اس کی نجاست کے دلائل حسب ذیل ہیں: * قرآن کریم میں اسے "ماء مهين" حقیر پانی سے تعبیر کیا گیا ہے۔[1] کسی پاکیزہ چیز کے متعلق یہ انداز اختیار نہیں کیا جاتا۔ * جب حدث اصغر کا سبب پیشاب ناپاک ہے تو حدث اکبر کا سبب منی، بطریق اولی ناپاک ہونا چاہیے۔ * صحیح احادیث سے ازالۂ منی کا ثبوت غسل، فرک، مسح، حت اور حک کے الفاظ سے ملتا ہے جو اس کی نجاست کے لیے واضح دلیل ہے۔ * حضرت معاویہ ؓ نے حضرت حفصہ ؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ جماع کے کپڑوں میں نماز پڑھ لیتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ اگر ان میں نجاست کا اثر نہ دیکھتے تو ان میں نماز پڑھ لیتے۔[2] اس میں دو طرح سے منی کی نجاست پر دلیل لی گئی ہے: * اسے أَذًى سے تعبیر کیا گیا ہے جیسا کہ حیض کو أَذًى کہا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ منی ناپاک ہے۔ * رسول اللہ ﷺ کا اس کی موجودگی میں نماز نہ پڑھنا بھی اس کے ناپاک ہونے کی دلیل ہے۔ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں کہ کپڑے یا جسم پر منی کو بدستور باقی رکھا گیا ہو اور اس کا ازالہ نہ کیا گیا ہو۔ اگر یہ پاک

1. المرسلات 20:77. 2. سنن أبي داود، الطهارة، حديث: 366.

ہوتی تو کم از کم بیان جواز کے لیے ایک مرتبہ تو اسے بدستور باقی رکھنے کا ثبوت ہوتا۔ حدیث الباب کے الفاظ [كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ] بھی نجاست منی کی دلیل ہیں۔ اس پر علامہ کرمانی لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے نجاست منی پر استدلال صحیح نہیں کیونکہ غسل منی نجاست کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے ہے کہ اس کی گزرگاہ نجس ہے یا بوجہ اختلاط رطوبت فرج ہے۔[1] علامہ عینی کہتے ہیں کہ مستقر منی اور مستقر بول دونوں الگ الگ ہیں، اسی طرح ان کے مخرج بھی جدا جدا ہیں، لہٰذا گزرگاہ کے نجس ہونے کی بات بے دلیل ہے۔ اور نجاست رطوبت فرج کا مسئلہ بھی اختلافی ہے، اس کی وجہ سے بھی استدلال مذکور کو کمزور نہیں کہہ سکتے۔[2]

(٦٥) بَابٌ: إِذَا غَسَلَ الْجَنَابَةَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهُ

باب:65- جب منی وغیرہ دھوئے اور اس کا اثر زائل نہ ہو

٢٣١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فِي الثَّوْبِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِيهِ بُقَعُ الْمَاءِ. [راجع: ٢٢٩]

[231] عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سلیمان بن یسار سے منی آلود کپڑے کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے کہا: حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی دھوڈالتی تھی، پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے جبکہ دھونے کا نشان، یعنی پانی کے دھبے کپڑے پر باقی رہ جاتے۔

٢٣٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ أَرَاهُ فِيهِ بُقْعَةً أَوْ بُقَعًا. [راجع: ٢٢٩]

[232] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ وہ منی کو نبی ﷺ کے کپڑوں سے دھوتی تھیں۔ (حضرت عائشہ نے کہا:) پھر میں اس دھونے کا ایک دھبا یا کئی دھبے آپ کے کپڑوں میں دیکھتی تھی۔

(٦٦) بَابُ أَبْوَالِ الْإِبِلِ وَالدَّوَابِّ وَالْغَنَمِ وَمَرَابِضِهَا

باب:66- اونٹ، بکریوں اور دیگر چوپایوں کے پیشاب، نیز بکریوں کے باڑے کا حکم

وَصَلَّى أَبُو مُوسَى فِي دَارِ الْبَرِيدِ وَالسِّرْقِينِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے دارالبرید اور سرقین میں

[1] شرح الكرماني: 82/2. [2] عمدة القاري: 639/2.

وَالْبَرِّيَّةُ إِلٰى جَنْبِهِ، فَقَالَ: هَاهُنَا وَثَمَّ سَوَاءٌ.

نماز ادا کی جبکہ جنگل، یعنی میدانی علاقہ ان کے پہلو میں تھا اور انھوں نے فرمایا: یہاں اور وہاں دونوں برابر ہیں۔

٢٣٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ أُنَاسٌ مِّنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ بِلِقَاحٍ وَأَنْ يَّشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ ﷺ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَجَاءَ الْخَبَرُ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِيءَ بِهِمْ، فَأَمَرَ بِقَطْعِ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ، وَسُمِّرَتْ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ. قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: فَهٰؤُلَاءِ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ، وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُولَهُ. [انظر: ١٥٠١، ٣٠١٨، ٤١٩٢، ٤١٩٣، ٤٦١٠، ٥٦٨٥، ٥٦٨٦، ٥٧٢٧، ٦٨٠٢، ٦٨٠٣، ٦٨٠٤، ٦٨٠٥، ٦٨٩٩]

[233] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ عکل اور عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے اور انھیں یہاں کی آب وہوا موافق نہ آئی تو نبی ﷺ نے انھیں دودھ والی اونٹنیوں میں جانے کا حکم دیا کہ وہاں جا کر ان کا دودھ اور پیشاب استعمال کریں، چنانچہ وہ لوگ چلے گئے۔ اور جب وہ صحت مند ہوگئے تو انھوں نے نبی ﷺ کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور جانور ہانک کر لے گئے۔ صبح کے وقت (رسول اللہ ﷺ کو جب) یہ خبر پہنچی تو آپ نے ان کے تعاقب میں چند آدمی روانہ کیے، چنانچہ سورج بلند ہوتے ہی ان سب کو گرفتار کر لیا گیا۔ پھر آپ کے حکم سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری گئیں، اس کے بعد گرم سنگلاخ جگہ پر انھیں ڈال دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انھیں پانی نہیں دیا جاتا تھا۔ ابوقلابہ نے فرمایا: ان لوگوں نے چوری کی، خون ناحق کیا، ایمان کے بعد مرتد ہوئے اور اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ انھوں نے اعلانِ جنگ کیا (اس لیے یہ سزا تجویز کی گئی)۔

فائدہ: امام بخاری ؒ حیوانات کے بول و براز کے مسائل بیان کر رہے ہیں کہ تمام ابوال ناپاک نہیں بلکہ جن حیوانات کا گوشت کھایا جاتا ہے، مثلاً: اونٹ، گائے، بکری، بھیڑ اور بھینس وغیرہ ان کا بول و براز پاک ہے۔

٢٣٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يُّبْنَى الْمَسْجِدُ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ.

[234] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مسجد (نبوی) بننے سے پہلے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

(٦٧) بَابُ مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِي السَّمْنِ وَالْمَاءِ

باب: 67- ان نجاستوں کا بیان جو گھی یا پانی میں گر جائیں

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا بَأْسَ بِالْمَاءِ مَا لَمْ يُغَيِّرْهُ طَعْمٌ، أَوْ رِيحٌ، أَوْ لَوْنٌ. وَقَالَ حَمَّادٌ: لَا بَأْسَ بِرِيشِ الْمَيْتَةِ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ، فِي عِظَامِ الْمَوْتَى نَحْوِ الْفِيلِ وَغَيْرِهِ: أَدْرَكْتُ نَاسًا مِّنْ سَلَفِ الْعُلَمَاءِ يَمْتَشِطُونَ بِهَا، وَيَدَّهِنُونَ فِيهَا، لَا يَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَإِبْرَاهِيمُ: لَا بَأْسَ بِتِجَارَةِ الْعَاجِ.

امام زہری بیان کرتے ہیں کہ پانی کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں جب تک نجاست اس کا مزہ، بو یا رنگ نہ بدلے۔ حضرت حماد نے فرمایا: مردار کے بال اور پروں میں (اگر وہ پانی میں گر جائیں) کوئی مضائقہ نہیں۔ زہری فرماتے ہیں: مردار جانور، مثلاً: ہاتھی وغیرہ کی ہڈیوں کے متعلق میں نے بہت سے علمائے سلف کو پایا کہ وہ ان کی کنگھی بنا کر استعمال کرتے تھے اور ان میں تیل رکھتے تھے، نیز ان کے استعمال میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔ امام ابن سیرین اور ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہاتھی دانت کی تجارت میں کوئی حرج نہیں۔

٢٣٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ، فَقَالَ: «أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ وَكُلُوا سَمْنَكُمْ». [انظر: ٢٣٦، ٥٥٣٨، ٥٥٣٩، ٥٥٤٠]

[235] حضرت میمونہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے ایک چوہیا کے متعلق پوچھا گیا جو گھی میں گر گئی تھی؟ آپ نے فرمایا: ''اسے نکال دو اور اس کے قریب جس قدر گھی ہو اسے بھی پھینک دو، پھر اپنا باقی گھی استعمال کر لو۔''

٢٣٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ؟ فَقَالَ: «خُذُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ». قَالَ مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ مَا لَا أُحْصِيهِ يَقُولُ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ. [راجع: ٢٣٥]

[236] حضرت میمونہ ؓ ہی سے روایت ہے، نبی ﷺ سے سوال ہوا کہ چوہا اگر گھی میں گر پڑے تو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ''چوہے کو اور اس کے آس پاس کے گھی کو پھینک دو۔''

حضرت معن کہتے ہیں: امام مالک نے ہمیں کئی مرتبہ یہ حدیث بیان کی اور وہ یوں کہتے تھے: عن ابن عباس عن میمونة ؓ۔

٢٣٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ،

[237] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللهِ، يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذْ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا، اَللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ». [انظر: ۲۸۰۳، ۵۵۳۳]

مسلمان کو جو زخم لگتا ہے، قیامت کے دن وہ اپنی اصلی حالت میں ہوگا جیسے زخم لگتے وقت تھا، خون بہہ رہا ہوگا، اس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا مگر خوشبو کستوری کی طرح ہوگی۔''

فائدہ: اس حدیث کی عنوان سے مطابقت کی بابت حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ امام بخاری کا مقصد اپنے موقف کی تائید کرنا ہے کہ پانی محض نجاست کے مل جانے سے نجس نہیں ہوتا جب تک اس میں تغیر نہ آ جائے۔ یہ اس لیے کہ صفت کے بدلنے سے موصوف پر اثر ہوتا ہے، جس طرح خون کی ایک صفت بو والی، خوشبو میں بدل جانے سے اس کو خاص اہمیت حاصل ہوگئی اور ذم کے بجائے اس میں مدح کا پہلو پیدا ہوگیا اسی طرح پانی کی کوئی صفت اگر نجاست کی وجہ سے بدل جائے تو اس کی طہارت کا حکم بدل کر نجاست کا حکم آ جائے گا اور جب تک تغیر نہیں ہوگا نجاست نہیں آئے گی، [1] بشرطیکہ پانی دو قُلّے یا اس سے زیادہ ہو۔ قلتین سے مراد پانچ حجازی مشکیں ہیں، جو پانچ سو رطل کے قریب ہے۔ [2] موجودہ اعشاری وزن 197 کلوگرام ہے۔

(٦٨) بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

باب:68- کھڑے پانی میں پیشاب کرنا

۲۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ». [انظر: ۸۷٦، ۸۹٦، ۲۹۵٦، ۳٤۸٦، ٦٦٢٤، ٦٨٨٧، ۷۰۳٦، ۷٤۹٥]

[238] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''ہم (دنیا میں) آخر میں آنے والے ہیں لیکن (قیامت کو) سبقت کر جانے والے ہیں۔''

۲۳۹ - وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: «لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ، الَّذِي لَا يَجْرِي، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ».

[239] اور اسی سند کے ساتھ (مروی ہے کہ) آپ نے یہ بھی فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایسے رکے پانی میں پیشاب نہ کرے جو چلتا نہیں، پھر اس میں غسل بھی کرے۔''

(٦٩) بَابٌ: إِذَا أُلْقِيَ عَلَى ظَهْرِ الْمُصَلِّي قَذَرٌ أَوْ جِيفَةٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ

باب:69- جب نمازی کی پشت پر گندگی یا مردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز خراب نہیں ہوگی

1 فتح الباري: 449/1. 2 تحفة الأحوذي: 71/1.

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَأَى فِي ثَوْبِهِ دَمًا وَهُوَ يُصَلِّي وَضَعَهُ وَمَضَى فِي صَلَاتِهِ. وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ: إِذَا صَلَّى وَفِي ثَوْبِهِ دَمٌ أَوْ جَنَابَةٌ، أَوْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ، أَوْ تَيَمَّمَ وَصَلَّى ثُمَّ أَدْرَكَ الْمَاءَ فِي وَقْتِهِ: لَا يُعِيدُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اگر نماز پڑھتے ہوئے اپنے کپڑے پر خون دیکھتے تو نماز جاری رکھتے اور کپڑا اتار دیتے۔ حضرت سعید بن مسیّب اور امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص ایسی حالت میں نماز پڑھے کہ اس کے کپڑے پر خون یا منی لگی ہو یا اس کا رخ غیر قبلے کی طرف ہو یا اس نے تیمم سے نماز پڑھی ہو، پھر وقت کے اندر اسے پانی میسر آ گیا ہو تو وہ نماز کا اعادہ نہیں کرے گا۔

٢٤٠ - **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاجِدٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ، وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ، إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَيُّكُمْ يَجِيءُ بِسَلَى جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ فَيَضَعُهُ عَلَى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ؟ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ، فَجَاءَ بِهِ فَنَظَرَ حَتَّى إِذَا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَأَنَا أَنْظُرُ، لَا أُغْنِي شَيْئًا، لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ. قَالَ: فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَيُحِيلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ سَاجِدٌ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ، حَتَّى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْهُ عَنْ ظَهْرِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَشَقَّ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ، قَالَ:

[240] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ کعبے کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ ابوجہل اور اس کے ساتھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ آپس میں کہنے لگے: تم میں سے کون جاتا ہے کہ فلاں قبیلے کی اونٹنی کی بچہ دانی لے آئے جسے وہ سجدے کی حالت میں محمد (ﷺ) کی پشت پر رکھ دے؟ چنانچہ ان میں سے ایک سب سے زیادہ بدبخت اٹھا اور اسے اٹھا لایا، پھر دیکھتا رہا۔ جب نبی ﷺ سجدے میں گئے تو اس نے اسے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان پشت پر رکھ دیا۔ میں یہ سب کچھ دیکھ تو رہا تھا لیکن کچھ نہ کر سکتا تھا۔ کاش کہ مجھے تحفظ حاصل ہوتا، پھر وہ ہنستے ہنستے ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ سجدے ہی میں پڑے رہے، اپنا سر نہیں اٹھایا تا آنکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ کی پشت پر سے اسے اٹھا کر پھینک دیا۔ تب آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور تین مرتبہ یوں بددعا کی: ''یااللہ! قریش سے بدلہ لے۔'' رسول اللہ ﷺ کا یوں بددعا کرنا ان پر بڑا گراں گزرا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس شہر میں دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر آپ نے نام بہ نام فرمایا: ''یااللہ! ابوجہل سے انتقام لے۔ عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی

وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ، ثُمَّ سَمّٰى: «اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ، وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ»، وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ نَحْفَظْهُ، قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَرْعٰى فِي الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ. [انظر: ٥٢٠، ٢٩٣٤، ٣١٨٥، ٣٨٥٤، ٣٩٦٠]

معیط کی ہلاکت کو اپنے اوپر لازم کر۔" ساتویں شخص کا بھی نام لیا لیکن میں وہ بھول گیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے ان لوگوں کو دیکھا، جن کا نام رسول اللہ ﷺ نے لیا تھا، وہ بدر کے کنویں میں مرے پڑے تھے۔

(٧٠) بَابُ الْبُصَاقِ وَالْمُخَاطِ وَنَحْوِهِ فِي الثَّوْبِ

باب:70- کپڑے میں تھوک اور بلغم وغیرہ لگ جانے کا بیان

وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ زَمَنَ حُدَيْبِيَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ: وَمَا تَنَخَّمَ النَّبِيُّ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ.

عروہ نے حضرت مسور اور مروان سے نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ حدیبیہ کے سال نکلے۔ اس کے بعد انھوں نے حدیث بیان کی۔ اس میں ہے کہ نبی ﷺ نے جب تھوکا تو لوگوں میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ پر گرا اور انھوں نے اسے اپنے منہ اور بدن پر مل لیا۔

٢٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَزَقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَوْبِهِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: طَوَّلَهُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٤٠٥، ٤١٢، ٤١٣، ٤١٧، ٥٣١، ٥٣٢، ٨٢٢، ١٢١٤]

[241] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے کپڑے میں تھوکا۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس حدیث کو ابن مریم نے تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ انھوں نے کہا: ہم نے یحییٰ بن ایوب سے بواسطۂ حمید سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی یہی روایت سنی۔

(٧١) بَابٌ: لَا يَجُوزُ الْوُضُوءُ بِالنَّبِيذِ وَلَا الْمُسْكِرِ

باب:71- نبیذ اور نشہ آور چیزوں سے وضو جائز نہیں

وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ وَأَبُو الْعَالِيَةِ، وَقَالَ عَطَاءٌ: التَّيَمُّمُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ وَاللَّبَنِ.

امام حسن اور ابوالعالیہ نے ایسی چیزوں سے وضو کرنے کو مکروہ خیال کیا ہے۔ حضرت عطاء نے کہا: میرے نزدیک نبیذ اور دودھ سے وضو کرنے کے بجائے تیمم کر لینا بہتر ہے۔

٢٤٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ». [انظر: ٥٥٨٥، ٥٥٨٦]

[242] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں، آپ نے فرمایا: ”ہر وہ مشروب جو نشہ آور ہو، حرام ہے۔“

فائدہ: امام بخاری ؒ نے اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لیے حدیث عائشہ ؓ کو بیان فرمایا ہے کہ ہر وہ مشروب جو نشہ آور ہو حرام ہے۔ وضو ایک عبادت ہے جس میں کسی حرام چیز کو استعمال نہیں کیا جا سکتا، لہٰذا نشہ آور چیز سے وضو کرنا حرام ہے۔

(٧٢) بَابُ غَسْلِ الْمَرْأَةِ أَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ

باب:72- عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا

وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: اِمْسَحُوا عَلَى رِجْلِي فَإِنَّهَا مَرِيضَةٌ.

ابوالعالیہ نے کہا: میرے پاؤں پر مسح کر دو کیونکہ وہ صحت مند نہیں ہے۔

٢٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَسَأَلَهُ النَّاسُ وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَحَدٌ: بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِتُرْسِهِ فِيهِ مَاءٌ، وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ، فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ. [انظر: ٢٩٠٣، ٢٩١١، ٣٠٣٧، ٤٠٧٥، ٥٢٤٨، ٥٧٢٢]

[243] حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے، لوگوں نے ان سے سوال کیا: نبی ﷺ کے زخم پر کون سی دوا استعمال کی گئی تھی؟ انھوں نے فرمایا: اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی شخص نہیں رہا۔ حضرت علی ؓ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور سیدہ فاطمہ ؓ آپ کے چہرۂ مبارک سے خون دھوتی تھیں۔ پھر ایک بوریا لایا گیا اور اسے جلانے کے بعد اس کی راکھ کو آپ کے زخم میں بھر دیا گیا۔

(٧٣) بَابُ السِّوَاكِ

باب:73- مسواک کرنا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بِتُّ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَنَّ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: میں ایک رات نبی ﷺ کے ہاں رہا تو آپ نے مسواک کی۔

٢٤٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ، يَقُولُ: «أُعْ، أُعْ»، وَالسِّوَاكُ فِي فِيهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ.

[244] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اپنے ہاتھ مبارک سے مسواک کر رہے تھے۔ مسواک آپ کے منہ میں تھی اور آپ اع، اع کی آواز نکال رہے تھے، گویا آپ قے کر رہے ہیں۔

٢٤٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. [انظر: ٨٨٩، ١١٣٦]

[245] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب رات کو اٹھتے تو (پہلے) اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے مسواک کو وضو کی سنت ثابت کرنے کے لیے کتاب الوضوء میں مذکورہ عنوان قائم کیا ہے کیونکہ مسواک متعلقات وضو سے ہے۔ اسے کتاب الصلاۃ میں بھی لائیں گے تاکہ اس کے سنت صلاۃ ہونے کو بھی واضح کیا جائے، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ اگر مجھے لوگوں پر گرانی کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کو ضروری قرار دے دیتا۔[1] اسی طرح وضو کے متعلق بھی ارشاد نبوی ہے کہ اگر مجھے امت پر گرانی کا خطرہ نہ ہوتا تو میں ہر وضو کے ساتھ مسواک کو لازم قرار دے دیتا۔[2]

(٧٤) بَابُ دَفْعِ السِّوَاكِ إِلَى الْأَكْبَرِ

باب:74- بڑے شخص کو پہلے مسواک دینا

٢٤٦ - وَقَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقِيلَ لِي: كَبِّرْ، فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا». قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اِخْتَصَرَهُ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ أُسَامَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

[246] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے آپ کو خواب میں مسواک کرتے دیکھا، پھر میرے پاس دو شخص آئے، ان میں ایک عمر میں دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے ان میں سے چھوٹے کو مسواک دے دی تو مجھے ہدایت کی گئی کہ بڑے کا لحاظ کرو، تب میں نے وہ مسواک بڑے کو دے دی۔'' امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بروایت ابن مبارک عن اسامہ عن نافع اس حدیث کو مختصر بیان کیا ہے۔

1 صحيح البخاري، الجمعة، حديث: 887. 2 مسند أحمد: 250/2.

(٧٥) بَابُ فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الْوُضُوءِ

٢٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اَللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ، فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ»، قَالَ: فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا بَلَغْتُ: «اَللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ»، قُلْتُ: وَرَسُولِكَ، قَالَ: «لَا، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ». [انظر: ٦٣١١، ٦٣١٣، ٦٣١٥،

باب:75- باوضوسونے کی فضیلت

[247] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''جب تم اپنی خوابگاہ میں جاؤ تو پہلے نماز کا سا وضو کرو، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر یہ دعا پڑھو:[اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَ فَوَّضْتُ......] ''اے اللہ! تیرے ثواب کے شوق میں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے، میں نے خود کو تیرے سپرد کر دیا اور اپنا کام تجھے سونپ دیا، نیز تجھے اپنا پشت پناہ بنا لیا۔ تجھ سے بھاگ کر کہیں پناہ اور ٹھکانا نہیں مگر تیرے ہی پاس۔ اے اللہ! میں اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری اور تیرے اس نبی پر یقین کیا جسے تو نے بھیجا۔ اب اگر تم اس رات مر جاؤ تو فطرتِ اسلام پر مرو گے، نیز یہ دعائیہ کلمات سب باتوں سے فارغ ہو کر (بالکل سوتے وقت) پڑھو۔'' حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ کلمات آپ کے سامنے دہرائے۔ جب میں اس جگہ پہنچا: [آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ] تو اس کے بعد میں نے [وَرَسُولِكَ] کہہ دیا تو آپ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ یوں کہو:[وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ]۔''

فائدہ: معلوم ہوا کہ ادعیۂ مسنونہ اور اذکار ماثورہ میں جو الفاظ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں ان میں تصرف درست نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ مجھے اللہ کی طرف سے جامع کلمات عطا ہوئے ہیں۔ اس جامعیت وخصوصیت کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو نبیك کے بجائے رسولك پڑھنے سے اس بنا پر منع فرمایا کہ نبی میں جو جامعیت ہے وہ رسول میں نہیں کیونکہ رسول کا اطلاق فرشتوں پر بھی ہوا ہے، حالانکہ وہ نبی نہیں، نیز ان دعائیہ کلمات میں نبوت و رسالت کے دونوں اوصاف کا ذکر ہے جبکہ رسولك کہنے سے صرف ایک وصف کا ذکر ہوتا ہے۔[1]

1 فتح الباري: 466/1.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

5 - كِتَابُ الْغُسْلِ

غسل سے متعلق احکام ومسائل

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُواْ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَآئِطِ أَوْ لَٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُواْ مَآءً فَتَيَمَّمُواْ صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُواْ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ [المائدة: ٦] وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَقْرَبُواْ الصَّلَوٰةَ وَأَنتُمْ سُكَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُواْ مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِى سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُواْ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَآئِطِ أَوْ لَٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُواْ مَآءً فَتَيَمَّمُواْ صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُواْ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا﴾ [النساء: ٤٣].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اگر تم بحالت جنابت ہو تو غسل کرلو۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے (فارغ ہوکر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے اختلاط کیا ہو اور تمھیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمّم کرلو۔ اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر ملو۔ اللہ تم پر کسی قسم کی تنگی نہیں ڈالنا چاہتا بلکہ اس کا ارادہ تمھیں پاک کرنے اور تمھیں بھرپور نعمت دینے کا ہے تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو۔'' نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! جب تم بحالت نشہ ہو تو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ تاآنکہ تم اپنی بات کو سمجھنے لگو اور بحالت جنابت بھی، جب تک تم غسل نہ کرلو، ہاں اگر تم راہ چلتے گزر جانے والے ہو تو اور بات ہے۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمھیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا قصد کرو اور اسے اپنے منہ اور ہاتھوں پر مل لو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والا بے حد بخشنے والا ہے۔''

(١) بَابُ الْوُضُوءِ قَبْلَ الْغُسْلِ

باب:1- غسل سے پہلے وضو کرنا

٢٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا

[248] حضرت عائشہ ؓ زوجۂ نبی ﷺ سے روایت

مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ الشَّعَرِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ. [انظر: ٢٦٢، ٢٧٢]

ہے کہ نبی ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے۔ پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے۔ بعد ازاں اپنی انگلیاں پانی میں ڈال کر بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے۔ پھر دونوں ہاتھوں سے تین چلو لے کر اپنے سر پر ڈالتے۔ اس کے بعد اپنے تمام جسم پر پانی بہاتے۔

٢٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ مِنَ الْأَذَى، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحَّى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا، هٰذِهِ غُسْلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ. [انظر: ٢٥٧، ٢٥٩، ٢٦٠، ٢٦٦، ٢٧٤، ٢٧٦، ٢٨١]

[249] حضرت میمونہ ؓ زوجۂ نبی ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے (غسل کے وقت) اس طرح وضو فرمایا جس طرح نماز کے لیے کیا جاتا ہے لیکن پاؤں نہیں دھوئے، البتہ اپنی شرمگاہ کو اور جسم پر لگی ہوئی آلائش کو دھویا۔ پھر اپنے اوپر پانی بہایا، اس کے بعد جائے غسل سے الگ ہو کر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ یہ آپ کا غسل جنابت تھا۔

فائدہ: ان دونوں روایات کے پیش نظر غسل کے لیے ضروری ہے کہ پہلے پردے کا اہتمام کیا جائے، پھر دونوں ہاتھ دھوئے جائیں۔ بعد ازاں دائیں ہاتھ سے پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو دھویا جائے اور اس پر لگی ہوئی آلائش کو دور کیا جائے۔ پھر وضو کا اہتمام ہو، بعد میں بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچا کر انھیں اچھی طرح تر کیا جائے۔ پھر تمام بدن پر پانی بہا لیا جائے۔ اگر غسل خانہ صاف ستھرا ہو اور پانی جمع نہ ہوتا ہو تو وضو کرتے وقت پاؤں بھی دھوئے جائیں بصورت دیگر غسل سے فراغت کے بعد اس جگہ سے الگ ہو کر پاؤں دھوئے جائیں۔

(٢) بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ

باب:2- خاوند کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنا

٢٥٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ

[250] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ وہ برتن ایک بڑا پیالہ تھا جسے فرق کہا جاتا ہے۔

إِنَاءٍ وَاحِدٍ، مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ: الْفَرَقُ. [انظر: ٢٦١، ٢٦٣، ٢٧٣، ٢٩٩، ٥٩٥٦، ٧٣٣٩]

(٣) بَابُ الْغُسْلِ بِالصَّاعِ وَنَحْوِهِ

باب:3- ایک صاع یا اس کے قریب قریب پانی کی مقدار سے غسل کرنا

٢٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَخُو عَائِشَةَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا أَخُوهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ، فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَّحْوٍ مِّنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَأَفَاضَتْ عَلَى رَأْسِهَا وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَبَهْزٌ، وَالْجُدِّيُّ عَنْ شُعْبَةَ: قَدْرِ صَاعٍ.

[251] حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں اور حضرت عائشہ ؓ کے بھائی حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے بھائی نے نبی ﷺ کے غسل کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے صاع جیسا ایک برتن منگوایا۔ پھر غسل کیا اور اسے اپنے سر پر بہایا۔ اس وقت ہمارے اور آپ کے درمیان پردہ حائل تھا۔ ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) کہتے ہیں کہ یزید بن ہارون، بہز (بن اسعد) اور (عبدالملک بن ابراہیم) جدی نے حضرت شعبہ سے قدر صاع کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث کی آڑ میں منکرین حدیث اور رافضی بہت اعتراض کرتے ہیں کہ اس میں عریانیت ہے کیونکہ لوگوں کے سامنے غسل کرنے کا بیان ہے، لہٰذا احادیث کی صداقت مجروح ہے، حالانکہ حدیث میں اس بات کی وضاحت ہے کہ ہمارے اور عائشہ ؓ کے درمیان حجاب تھا، یعنی یہ غسل پس پردہ کیا گیا تھا، پھر سوال کرنے والے بھی محرم تھے: ایک آپ کا رضاعی بھانجا اور دوسرا رضاعی بھائی تھا۔ چونکہ غسل کر کے دکھانا تھا، اس لیے سر کا حصہ پردے سے باہر تھا اور یہ دونوں محرم دیکھ رہے تھے کہ غسل کی ابتدا کہاں سے ہوئی لیکن جسم کے دیگر اعضاء جن کا چھپانا محرم سے بھی ضروری ہے، وہ پردے میں تھے۔[1]

٢٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ هُوَ وَأَبُوهُ، وَعِنْدَهُ قَوْمٌ، فَسَأَلُوهُ عَنِ الْغُسْلِ؟ فَقَالَ: يَكْفِيكَ صَاعٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا يَكْفِينِي، فَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ

[252] حضرت ابوجعفر ؒ سے روایت ہے کہ وہ اور ان کے والد گرامی، حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کے پاس تھے جبکہ ان کے ہاں اور لوگ بھی تھے۔ انھوں نے حضرت جابر ؓ سے غسل کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے جواب دیا: تجھے ایک صاع کافی ہے۔ اس پر انھی لوگوں میں سے کسی نے کہا: مجھے تو کافی نہیں ہے۔ حضرت جابر ؓ نے

1 فتح الباري: 474/1.

أَوْفَى مِنْكَ شَعَرًا، وَخَيْرٌ مِّنْكَ، ثُمَّ أَمَّنَا فِي ثَوْبٍ. [انظر: ٢٥٥، ٢٥٦]

فرمایا: اتنا پانی تو اس ذاتِ گرامی کے لیے کافی ہوتا تھا جن کے بال بھی تجھ سے زیادہ تھے اور وہ خود بھی تجھ سے بہتر تھے۔ پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑے میں ہماری امامت کرائی۔

٢٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَمَيْمُونَةَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَخِيرًا: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ. وَالصَّحِيحُ مَا رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

[253] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ایک ہی برتن سے غسل فرمایا کرتے تھے۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا کہ ابن عیینہ آخر عمر میں عن ابن عباس عن میمونہ کہنے لگے تھے لیکن صحیح الفاظ وہی ہیں جو ابونعیم نے بیان کیے ہیں۔

(٤) بَابُ مَنْ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا

باب:4- جس نے اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہایا

٢٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا» وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا.

[254] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو اپنے سر پر تین بار پانی بہاتا ہوں۔'' اور (یہ کہہ کر) آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا اس عنوان سے مقصد یہ ہے کہ غسل میں اصل بات استیعاب ہے۔ تین بار پانی ڈالنے کا عدد بذات خود مطلوب نہیں بلکہ تین بار عمل کرنے میں راز یہ ہے کہ تکرار عمل سے عمل میں قوت آ جاتی ہے۔ تین بار کا عمل تکرار کی آخری حد ہے۔

٢٥٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا. [راجع: ٢٥٢]

[255] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے سر پر تین بار پانی بہایا کرتے تھے۔

٢٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ:

[256] حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ہم سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرے پاس تمھارے چچا زاد

قَالَ لِي جَابِرٌ: أَتَانِي ابْنُ عَمِّكَ، يُعَرِّضُ بِالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: كَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ فَقُلْتُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْخُذُ ثَلَاثَةَ أَكُفٍّ وَيُفِيضُهَا عَلٰى رَأْسِهِ، ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ، فَقَالَ لِي الْحَسَنُ: إِنِّي رَجُلٌ كَثِيرُ الشَّعَرِ، فَقُلْتُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَ مِنْكَ شَعَرًا. [راجع: ٢٥٢]

آئے تھے، ان کا اشارہ حسن بن محمد ابن حنفیہ کی طرف تھا، انھوں نے پوچھا: غسل جنابت کا کیا طریقہ ہے؟ میں نے کہا: نبی ﷺ تین چلو لیتے اور انھیں اپنے سر پر بہاتے تھے، پھر اپنے تمام بدن پر پانی ڈالتے تھے۔ حسن نے کہا: میں تو بہت بالوں والا شخص ہوں۔ میں نے جواب دیا: نبی ﷺ کے بال تم سے زیادہ تھے۔

(٥) بَابُ الْغُسْلِ مَرَّةً وَّاحِدَةً

باب:5- غسل میں ایک مرتبہ پانی ڈالنا

٢٥٧ - حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاءً لِلْغُسْلِ، فَغَسَلَ يَدَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَفْرَغَ عَلٰى شِمَالِهِ فَغَسَلَ مَذَاكِيرَهُ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَكَانِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ. [راجع: ٢٤٩]

[257] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت میمونہ ؓ نے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھا۔ آپ نے اپنا ہاتھ دو یا تین مرتبہ دھویا۔ پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا، بعد ازاں کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا۔ پھر چہرۂ مبارک اور دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر اپنی جگہ سے ہٹ کر دونوں پاؤں دھوئے۔

(٦) بَابُ مَنْ بَدَأَ بِالْحِلَابِ أَوِ الطِّيبِ عِنْدَ الْغُسْلِ

باب:6- جس شخص نے غسل کے وقت حلاب یا خوشبو سے ابتدا کی

٢٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، دَعَا بِشَيْءٍ نَّحْوِ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ، فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ، فَقَالَ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهِ.

[258] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب غسل جنابت کرنے کا ارادہ فرماتے تو حلاب جیسی کوئی چیز منگواتے اور اسے اپنے ہاتھ میں لے کر پہلے سر کے دائیں حصے سے ابتدا کرتے، پھر بائیں جانب لگاتے۔ اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں سے تالو پر مالش کرتے۔

فائدہ: "حلاب" سے مراد، روغن، خوشبو یا برتن، جس میں اونٹنی کا دودھ دوہا جاتا ہے۔

(٧) بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ فِي الْجَنَابَةِ

باب:7- غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا

٢٥٩ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَتْنَا مَيْمُونَةُ قَالَتْ: صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَأَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلٰى يَسَارِهِ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ، ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، وَأَفَاضَ عَلٰى رَأْسِهِ، ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا.

[259] حضرت میمونہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے لیے غسل کا پانی رکھا تو آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ اس کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا اور اسے مٹی سے رگڑا اور دھویا۔ بعد ازاں آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا۔ پھر چہرۂ مبارک کو دھویا اور اپنے سر پر پانی بہایا۔ اس کے بعد آپ اس جگہ سے الگ ہوئے اور اپنے پاؤں دھوئے۔ پھر آپ کو ایک رومال پیش کیا گیا لیکن آپ نے اس سے اپنا بدن صاف نہیں فرمایا۔

فائدہ: مضمضہ اور استنشاق غسل میں واجب ہیں یا سنت؟ احناف اور حنابلہ واجب کہتے ہیں جبکہ مالکیہ اور شوافع اسے سنت قرار دیتے ہیں۔ امام بخاری ؒ کے ترجمۃ الباب سے یہ معلوم ہوتا ہے غالبًا وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ غسل سے پہلے اگر وضو نہ کیا جائے (کیونکہ اسے وجوب کا درجہ حاصل نہیں، صرف سنت ہی ہے) تو غسل سے پہلے مضمضہ (کلی کرنے) اور استنشاق (ناک میں پانی ڈالنے) کا اہتمام ضرور کر لیا جائے۔ واللّٰہ أعلم.

(٨) بَابُ مَسْحِ الْيَدِ بِالتُّرَابِ لِتَكُونَ أَنْقٰى

باب:8- ہاتھ کو مٹی سے رگڑنا تاکہ وہ صاف ہو جائے

٢٦٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْحَائِطَ، ثُمَّ غَسَلَهَا،

[260] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ حضرت میمونہ ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بایں طور غسل جنابت کیا کہ پہلے اپنی شرمگاہ کو اپنے ہاتھ سے دھویا، پھر ہاتھ کو دیوار سے رگڑا اور اسے دھویا، پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کیا۔ اور جب آپ غسل سے فارغ ہو گئے تو

ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. [راجع: ٢٤٩]

اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

(٩) بَابٌ: هَلْ يُدْخِلُ الْجُنُبُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى يَدِهِ قَذَرٌ غَيْرُ الْجَنَابَةِ؟

باب:9- کیا جنبی اپنے ہاتھ دھونے سے پہلے انھیں برتن میں ڈال سکتا ہے جبکہ جنابت کے علاوہ اس کے ہاتھ پر کوئی گندگی نہ ہو؟

وَأَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ يَدَهُ فِي الطَّهُورِ وَلَمْ يَغْسِلْهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ. وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ بَأْسًا بِمَا يَنْتَضِحُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ.

حضرت ابن عمر ؓ اور حضرت براء بن عازب ؓ نے اپنے ہاتھ دھونے سے پہلے انھیں غسل کے پانی میں ڈالا تھا، پھر اس سے وضو کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابن عباس ؓ ان چھینٹوں میں کوئی مضائقہ خیال نہیں کرتے تھے جو غسل جنابت سے اڑتی ہیں۔

٢٦١ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ أَيْدِينَا فِيهِ. [راجع: ٢٥٠]

[261] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے جس میں ہمارے ہاتھ ایک دوسرے سے آگے پیچھے پڑتے تھے۔

٢٦٢ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَهُ. [راجع: ٢٤٨]

[262] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو (پہلے) اپنا ہاتھ دھوتے تھے۔

٢٦٣ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِّنْ جَنَابَةٍ. وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ. [راجع: ٢٥٠]

[263] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن میں غسل جنابت کرتے تھے۔ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) کے واسطے سے بھی حضرت عائشہ ؓ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

٢٦٤ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ

[264] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ اور آپ کی بیویوں میں سے کوئی بیوی ایک

ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَالْمَرْأَةُ مِنْ نِسَائِهِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. زَادَ مُسْلِمٌ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ: مِنَ الْجَنَابَةِ.

ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ اس روایت میں مسلم بن ابراہیم اور وہب بن جریر نے بواسطۂ شعبہ یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ وہ غسل جنابت کا ہوتا تھا۔

فائدہ: بہرحال امام بخاری رحمہ اللہ کا منشا یہ ہے کہ یہ تمام احادیث مطلق ہیں اور ان کا تعلق جنابت سے ہے۔ پانی لینے کی کوئی بھی صورت ہو اگر ہاتھ پر کوئی ظاہری نجاست لگی ہوئی نہ ہو تو غسل سے قبل پانی یا برتن میں ہاتھ ڈالنے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا، ہاں اگر کوئی نجاست لگی ہو تو اسے غسل سے قبل ضرور دھو لینا چاہیے۔ اگر اسے دھوئے بغیر پانی یا برتن میں ہاتھ ڈال دیا تو اس سے پانی نجس ہو جائے گا۔

(١٠) بَابُ تَفْرِيقِ الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ

باب:10- غسل اور وضو کے درمیان فاصلہ کرنا

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ غَسَلَ قَدَمَيْهِ بَعْدَ مَا جَفَّ وَضُوؤُهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ انھوں نے اپنے قدموں کو وضو کا پانی خشک ہو جانے کے بعد دھویا۔

٢٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مَاءً يَغْتَسِلُ بِهِ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ مَذَاكِيرَهُ، ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَغَسَلَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى مِنْ مَقَامِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ.

[265] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے غسل کا پانی رکھا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انھیں دو یا تین مرتبہ دھویا۔ پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ بعد ازاں آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا۔ پھر آپ نے اپنا چہرہ اور اپنے ہاتھوں کو دھویا، پھر اپنے سر کو تین مرتبہ دھویا اور بدن پر پانی بہایا۔ پھر آپ اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور دونوں پاؤں دھوئے۔

(١١) بَابُ مَنْ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فِي الْغُسْلِ

باب:11- جس شخص نے غسل کے وقت اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا

٢٦٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ

[266] حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے غسل کا پانی

أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ: وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ غُسْلًا وَسَتَرْتُهُ، فَصَبَّ عَلَى يَدِهِ فَغَسَلَهَا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ - قَالَ سُلَيْمَانُ: لَا أَدْرِي أَذَكَرَ الثَّالِثَةَ أَمْ لَا - ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوْ بِالْحَائِطِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَغَسَلَ رَأْسَهُ، ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، فَنَاوَلْتُهُ خِرْقَةً، فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَلَمْ يُرِدْهَا. [راجع: ٢٤٩]

رکھا اور پردہ کر دیا۔ آپ نے اپنے (دائیں ہاتھ سے بائیں) ہاتھ پر پانی ڈالا، پھر اسے ایک یا دو مرتبہ دھویا۔ حضرت سلیمان اعمش کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں، سالم نے تیسری مرتبہ کا ذکر کیا یا نہیں۔ پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا، پھر زمین یا دیوار سے اپنا ہاتھ رگڑا۔ پھر آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا، اور اپنے چہرۂ مبارک اور ہاتھوں کو دھویا اور سر کو دھویا، پھر بدن پر پانی بہایا۔ اس کے بعد ایک طرف ہٹ کر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ بعد ازاں میں نے ایک کپڑا دیا لیکن آپ نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا اور اس کے لینے کا ارادہ نہیں فرمایا۔

(١٢) بَابٌ: إِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ، وَمَنْ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ

باب:12- ایک دفعہ جماع کے بعد دوبارہ ہم بستر ہونا اور ایک ہی غسل سے تمام بیویوں کے پاس جانا

٢٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَكَرْتُهُ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَيَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا. [انظر: ٢٧٠]

[267] حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر سے روایت ہے، وہ اپنے والد محمد بن منتشر سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ کے سامنے اس (غسل احرام میں استعمال خوشبو) کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن (ابن عمر) پر رحم فرمائے (انھیں غلط فہمی ہوئی)، میں نے رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی، پھر آپ اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس گئے اور صبح کو احرام اس حالت میں باندھا کہ خوشبو سے آپ کا جسم مہک رہا تھا۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کا مقصد یہ ہے کہ جماع کے بعد دوسرے جماع کی نوبت آئے تو اس کا کیا حکم ہے؟ یہ جماع، خواہ اس بیوی سے ہو جس سے پہلی بار کیا گیا تھا یا دوسری کسی بیوی سے۔ عنوان کا دوسرا جز یہ ہے کہ چند بیویاں ہیں، ان سب سے ہم بستر ہونے کے بعد آخر میں ایک ہی غسل کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ یہ دونوں جائز ہیں۔ دوسرے مسئلے کے ثبوت سے پہلا مسئلہ خود بخود ثابت ہو جائے گا کیونکہ جب متعدد بیویوں سے فراغت کے بعد ایک ہی غسل درست ہوا تو دوبارہ جماع خود بخود ثابت ہو گیا۔

٢٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَوَكَانَ يُطِيقُهُ؟ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِينَ.

وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: إِنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ: تِسْعُ نِسْوَةٍ. [انظر: ٢٨٤، ٥٠٦٨، ٥٢١٥]

[268] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ دن اور رات کے ایک ہی وقت میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس گئے اور یہ گیارہ تھیں۔ راوی نے کہا: میں نے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ اس کی طاقت رکھتے تھے؟ حضرت انس ؓ نے فرمایا: ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ آپ کو تیس مردوں کے برابر طاقت دی گئی ہے۔

سعید راوی نے قتادہ سے روایت کرتے ہوئے حضرت انس ؓ سے یہ نقل کیا ہے کہ آپ کی نو ازواج مطہرات تھیں۔

(١٣) بَابُ غَسْلِ الْمَذْيِ وَالْوُضُوءِ مِنْهُ

باب:13- مذی کا دھونا اور اس کے خروج سے وضو کا واجب ہونا

٢٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا [أَنْ] يَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ، فَسَأَلَ فَقَالَ: «تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ». [راجع: ١٣٢]

[269] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مجھے مذی بکثرت آتی تھی۔ چونکہ میرے گھر میں نبی ﷺ کی صاحبزادی تھیں، اس لیے میں نے ایک شخص سے کہا کہ وہ آپ سے اس کے متعلق سوال کرے۔ انھوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''وضو کر لو اور اپنے عضو مخصوص کو دھولو۔''

(١٤) بَابُ مَنْ تَطَيَّبَ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ

باب:14- جس نے خوشبو لگائی پھر غسل کیا لیکن خوشبو کا اثر باقی رہا

٢٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، فَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ: مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[270] حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر سے روایت ہے، وہ اپنے والد محمد بن منتشر سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا اور ان سے حضرت ابن عمر ؓ کے اس قول کا بھی ذکر کیا کہ میں یہ بات گوارا نہیں کرتا کہ احرام باندھوں اور خوشبو میرے جسم

ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا. [راجع: ٢٦٧]

سے مہک رہی ہو۔ اس پر حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی، پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس گئے اور اس کے بعد احرام باندھا۔

٢٧١ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. [انظر: ١٥٣٨، ٥٩١٨، ٥٩٢٣]

[271] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: گویا میں نبی ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ احرام باندھے ہوئے ہیں۔

فائدہ: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے شرح تراجم بخاری میں اس عنوان کا یہ مقصد بیان کیا ہے کہ غسل یا وضو میں اعضاء کو ملنا ضروری نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر پر غسل کے بعد بھی خوشبو کا اثر باقی رہا۔ اگر آپ نے بدن کو ملا ہوتا یا اس میں مبالغہ کیا ہوتا تو خوشبو یا اسکے اثرات کا باقی رہنا مشکل تھا۔ ہم شاہ صاحب کے بیان پر مزید اضافہ کرتے ہیں کہ امام بخاری ؒ نے غسل سے متعلقہ دو مسائل کی طرف اشارہ کیا ہے: * خوشبو کے استعمال کے بعد جب مجامعت کا عمل کیا تو بدن ناپاک ہوگیا اور بدن کی ناپاکی سے خوشبو کا متاثر ہونا بھی یقینی ہے، اب اگر غسل کے بعد ایسی خوشبو کا اثر باقی رہے تو شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟ امام صاحب نے بتا دیا کہ وہ خوشبو جو جنابت کے اثر سے متاثر تھی غسل کے بعد طاہر ہے اور غسل بھی معتبر ہے، نیز جنابت کی حالت میں جنابت سے متاثر شدہ خوشبو کا غسل کے بعد باقی رہنا مضر نہیں۔ * بدن پر خوشبو یا تیل کے استعمال کے بعد غسل کیا جائے تو ایسی حالت میں پانی جسم پر بہت کم نفوذ کرتا ہے کیونکہ خوشبو یا تیل کی چکناہٹ جلد کی تہہ تک پانی پہنچانے میں بعض اوقات رکاوٹ بن جاتی ہے، اس قسم کے غسل کی کیا حیثیت ہے؟ اس عنوان سے معلوم ہوا کہ غسل صحیح ہے اور اس قسم کے خیالات شریعت کی نظر میں ناقابل التفات ہیں۔

(١٥) بَابُ تَخْلِيلِ الشَّعَرِ، حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ

باب:15- بالوں کا خلال کرنا اور جب یقین ہوگیا کہ کھال تر ہوگئی تو اس پر پانی بہا دینا

٢٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ، وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اغْتَسَلَ، ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعَرَهُ

[272] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوتے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے۔ پھر غسل کا آغاز کرتے۔ پھر اپنے ہاتھ سے بالوں کا خلال کرتے اور جب یقین ہو جاتا کہ کھال تر ہوگئی ہے تو تین

حَتّٰى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوٰى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ. [راجع: ٢٤٨]

دفعہ اس پر پانی بہاتے، پھر تمام بدن کا غسل کرتے۔

٢٧٣ - وَقَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نَّغْرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا. [راجع: ٢٥٠]

[273] حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں اور نبی ﷺ ایک برتن میں غسل کرتے تھے۔ ہم دونوں اس سے چلو بھر بھر کر پانی لیتے تھے۔

فائدہ: غسل جنابت میں جلد تک پانی پہنچانا ضروری ہے اور تمام بالوں کو تر کرنا بھی لازم ہے۔ صرف عورتوں کو گندھے ہوئے بالوں کے متعلق اجازت ہے کہ وہ انھیں (غسل جنابت میں) کھولے بغیر اپنے سر پر تین دفعہ پانی ڈال لیں جیسا کہ حضرت ثوبان ؓ سے اس کی تفصیل مروی ہے۔[1]

(١٦) بَابُ مَنْ تَوَضَّأَ فِي الْجَنَابَةِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ وَلَمْ يُعِدْ غَسْلَ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهُ مَرَّةً أُخْرٰى

باب:16- جس نے بحالت جنابت وضو کیا، پھر سارا بدن دھویا اور اعضائے وضو دوبارہ نہیں دھوئے

٢٧٤ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَضُوءَ الْجَنَابَةِ فَكَفَأَ بِيَمِينِهِ عَلٰى يَسَارِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوِ الْحَائِطِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى رَأْسِهِ الْمَاءَ، ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهُ، ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ، قَالَتْ: فَأَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا فَجَعَلَ يَنْفُضُ الْمَاءَ بِيَدِهِ. [راجع: ٢٤٩]

[274] حضرت میمونہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے غسل جنابت کے لیے پانی رکھا۔ پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر دو یا تین مرتبہ پانی ڈالا۔ بعد ازاں اپنی شرمگاہ کو دھویا، پھر اپنے ہاتھ کو زمین یا دیوار پر دو، تین مرتبہ رگڑ کر دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنے سر مبارک پر پانی بہایا۔ پھر تمام جسم کو دھویا، پھر اپنی جگہ سے ہٹ کر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ حضرت میمونہ ؓ فرماتی ہیں: میں آپ کے پاس ایک کپڑا لے کر آئی تو آپ نے اسے نہیں لیا اور ہاتھوں ہی سے پانی جھاڑنے لگے۔

فائدہ: اعضائے وضو کو دوران غسل میں دوبارہ دھونے کی ضرورت اس وقت نہیں ہوگی جب وضوئے شرعی کی نیت سے

1 سنن أبي داود، الطهارة، حديث: 255.

اعضائے وضو کو غسل سے پہلے دھویا گیا ہو۔ اس کے برعکس اگر اعضائے وضو کو صرف ان کی شرافت کی وجہ سے غسل سے پہلے دھویا، وضوئے شرعی کی نیت نہیں کی تو اس صورت میں امام بخاری نے عدم اعادہ کا فیصلہ نہیں دیا۔

(١٧) بَابٌ: إِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ جُنُبٌ يَخْرُجُ كَمَا هُوَ وَلَا يَتَيَمَّمُ

باب:17- جب کسی کو مسجد میں یاد آئے کہ وہ جنبی ہے تو اسی حالت میں باہر آ جائے، اسے تیمم کرنے کی ضرورت نہیں

٢٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ، فَقَالَ لَنَا: «مَكَانَكُمْ»، ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ. تَابَعَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[انظر: ٦٣٩، ٦٤٠]

[275] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی اور کھڑے ہو کر صفیں بھی سیدھی کر لی گئیں تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب آپ مصلے پر کھڑے ہو چکے تو یاد آیا کہ آپ جنابت کی حالت میں ہیں۔ اس وقت آپ نے ہم سے فرمایا: ''اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔'' پھر آپ واپس چلے گئے، غسل فرمایا اور دوبارہ مسجد میں تشریف لائے تو آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا، چنانچہ آپ نے نماز کے لیے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ عبدالاعلیٰ نے بواسطۂ معمر زہری سے عثمان بن عمر کی متابعت کی ہے اور اوزاعی نے بھی زہری سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

(١٨) بَابُ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْغُسْلِ عَنِ الْجَنَابَةِ

باب:18- غسل جنابت کے بعد ہاتھوں سے پانی جھاڑنا

٢٧٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ، وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ

[276] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت میمونہ ؓ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے لیے غسل کا پانی رکھا اور ایک کپڑے سے پردہ بھی کر دیا۔ پہلے آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انھیں دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی

عَلٰى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا، ثُمَّ غَسَلَهَا، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ وَأَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ. [راجع: ٢٤٩]

شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اپنے ہاتھ کو زمین پر خوب رگڑا اور اسے دھویا۔ اس کے بعد کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر چہرہ اور بازو دھوئے، پھر اپنے سر پر پانی بہایا اور سارے جسم کو دھویا۔ اس کے بعد ایک طرف ہٹ کر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ بعد ازاں میں نے آپ کو ایک کپڑا دینا چاہا لیکن آپ نے اسے نہیں لیا اور آپ اپنے دونوں ہاتھوں سے پانی جھاڑتے ہوئے چلے گئے۔

فائدہ: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ غسل کرنے کے بعد جو پانی بدن پر رہ گیا وہ پاک ہے اگرچہ وہ اس پانی کا بقیہ ہے جس سے جنابت کو دور کیا گیا تھا۔ اگر اس میں کوئی مضائقہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اسے ہاتھوں سے نہ جھاڑتے کیونکہ ایسا کرنے سے چھینٹے اڑتے ہیں اور ان کے کپڑوں پر پڑنے کا بھی اندیشہ بدستور ہے، اس لیے مناسب یہ تھا کہ احتیاط کے ساتھ تولیے وغیرہ سے پانی کو خشک کر لیا جاتا لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔ معلوم ہوا کہ پانی پاک ہے اور اس کے کپڑوں پر لگ جانے میں کوئی نقصان نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اعضائے وضو سے گرنے والا پانی پاک ہے جبکہ بعض غالی احناف اسے نجس کہتے ہیں۔[1]

(١٩) بَابُ مَنْ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ فِي الْغُسْلِ

باب:19- سر کے دائیں حصے سے غسل جنابت کا آغاز کرنا

٢٧٧ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا إِذَا أَصَابَ إِحْدَانَا جَنَابَةٌ أَخَذَتْ بِيَدَيْهَا ثَلَاثًا فَوْقَ رَأْسِهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ بِيَدِهَا عَلٰى شِقِّهَا الْأَيْمَنِ، وَبِيَدِهَا الْأُخْرٰى عَلٰى شِقِّهَا الْأَيْسَرِ.

[277] حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم میں سے اگر کسی کو جنابت لاحق ہوتی تو وہ اپنے ہاتھوں میں پانی لے کر سر پر تین مرتبہ ڈالتی، پھر اپنے ہاتھ میں پانی لے کر اپنے دائیں حصے پر ڈالتی، اس کے بعد پانی لے کر بائیں حصے کا غسل کرتی۔

(٢٠) بَابُ مَنِ اغْتَسَلَ عُرْيَانًا وَحْدَهُ فِي خَلْوَةٍ، وَمَنْ تَسَتَّرَ فَالتَّسَتُّرُ أَفْضَلُ

باب:20- جس نے خلوت میں ننگے ہو کر غسل کیا اور جس نے کپڑا باندھ لیا، (دونوں جائز ہیں، مگر) کپڑا باندھ کر غسل کرنا افضل ہے

1 فتح الباري: 472/1.

وَقَالَ بَهْزٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَللهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ».

بہز نے اپنے والد حکیم سے، انھوں نے بہز کے دادا معاویہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا: ''اللہ تعالیٰ لوگوں کی نسبت اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔''

٢٧٨ - **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، وَكَانَ مُوسٰى يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ، فَقَالُوا: وَاللهِ مَا يَمْنَعُ مُوسٰى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ، فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ، فَجَمَحَ مُوسٰى فِي أَثَرِهِ يَقُولُ: ثَوْبِي يَا حَجَرُ! ثَوْبِي يَا حَجَرُ! حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلٰى مُوسٰى فَقَالُوا: وَاللهِ مَا بِمُوسٰى مِنْ بَأْسٍ، وَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا». فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ.

[278] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل ایک دوسرے کے سامنے برہنہ ہو کر غسل کرتے اور ایک دوسرے کو دیکھتے تھے جبکہ موسیٰ تنہا نہاتے۔ بنی اسرائیل نے کہا: اللہ کی قسم! موسیٰ ہمارے ساتھ اس لیے غسل نہیں کرتے کہ وہ مرض فتق میں مبتلا ہیں۔ اتفاق سے ایک دن موسیٰ علیہ السلام نے نہاتے وقت اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے۔ ہوا یوں کہ وہ پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگ نکلا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے تعاقب میں یہ کہتے ہوئے دوڑے: اے پتھر! میرے کپڑے دے دے۔ اے پتھر! میرے کپڑے دے دے، یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ لیا اور کہنے لگے: واللہ! موسیٰ کو کوئی بیماری نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنے لگے۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام کی مار کے چھ یا سات نشان اس پتھر پر اب بھی موجود ہیں۔

٢٧٩ - **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَثِي فِي ثَوْبِهِ، فَنَادَاهُ رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ! أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى؟ قَالَ: بَلٰى وَعِزَّتِكَ، وَلٰكِنْ لَّا غِنٰى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ». وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي

[279] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ایک مرتبہ حضرت ایوب علیہ السلام ننگے نہا رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ حضرت ایوب علیہ السلام انھیں اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے انھیں آواز دی: اے ایوب! جو تم دیکھ رہے ہو، کیا میں نے تمھیں ان سے بے نیاز نہیں کیا؟ حضرت ایوب نے عرض کیا: مجھے تیری عزت

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا». [انظر: ٣٣٩١، ٧٤٩٣]

کی قسم! کیوں نہیں، مگر میں تیرے کرم سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔" اس حدیث کو ابراہیم، موسیٰ بن عقبہ سے، وہ صفوان سے وہ عطاء بن یسار سے، وہ حضرت ابوہریرہ سے، وہ نبی ﷺ سے اس طرح بیان کرتے ہیں: "ایک دفعہ ایوب علیہ السلام ننگے ہو کر غسل کر رہے تھے۔"

(٢١) بَابُ التَّسَتُّرِ فِي الْغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ

باب:21- لوگوں کے سامنے نہاتے وقت پردہ کرنا

٢٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ، فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ. [انظر: ٣٥٧، ٣١٧١، ٦١٥٨]

[280] حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ غسل کر رہے ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو پردہ کر رکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: "یہ کون (خاتون) ہیں؟" میں نے خود عرض کیا: میں ام ہانی ہوں۔

٢٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: سَتَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ، ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى الْحَائِطِ أَوِ الْأَرْضِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ الْمَاءَ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ. تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَابْنُ فُضَيْلٍ فِي السَّتْرِ. [راجع: ٢٤٩]

[281] حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کا پردہ کیا تھا جبکہ آپ غسل جنابت کر رہے تھے، چنانچہ آپ نے پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا۔ پھر آپ نے اپنی شرمگاہ اور اس آلائش کو دھویا جو لگی ہوئی تھی۔ بعد ازاں آپ نے اپنا ہاتھ دیوار یا زمین پر رگڑا، پھر آپ نے نماز کے وضو جیسا وضو کیا البتہ پاؤں نہیں دھوئے، پھر آپ نے پورے جسم پر پانی بہایا۔ اس کے بعد وہاں سے ہٹ کر اپنے پاؤں دھوئے۔

ستر کے بیان میں ابوعوانہ اور ابن فضیل نے سفیان کی متابعت کی ہے۔

(٢٢) بَابٌ: إِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْأَةُ

باب:22- جب عورت کو احتلام ہو جائے

٢٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ». [راجع: ١٣٠]

[282] حضرت ام المؤمنین ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ابوطلحہ کی بیوی حضرت ام سلیم ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے حیا نہیں کرتا، جب عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس پر غسل واجب ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، جب پانی دیکھے۔''

فائدہ: اس عنوان سے امام بخاری ؒ کا مقصود یہ ہے کہ مرد کی طرح عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے لیکن بحالت خواب اگر وہ جماع کی حالت دیکھے تو بیداری کے بعد اگر اپنے کپڑے پر تری دیکھے تو عورت پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ احتلام کے متعلق مرد وعورت میں مساوات کا حکم ہے کہ حالتِ نوم میں بصورت انزال دونوں پر غسل واجب ہو جاتا ہے اور بصورت عدم انزال دونوں پر غسل واجب نہیں ہوگا۔

(٢٣) بَابُ عَرَقِ الْجُنُبِ وَأَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

باب:23- جنبی کا پسینہ اور یہ کہ مسلمان نجس نہیں ہوتا

٢٨٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ، فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ، فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: «أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟» قَالَ: كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ، فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ! إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ». [انظر: ٢٨٥]

[283] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ انھیں مدینے کے راستے میں ملے جبکہ وہ (ابوہریرہ) اس وقت بحالت جنابت تھے، چنانچہ (وہ کہتے ہیں:) میں آپ کے پاس سے کھسک گیا اور دور جا کر غسل کیا۔ پھر حاضر خدمت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ! تم کہاں تھے؟'' میں نے عرض کیا: میں جنبی تھا، لہٰذا مجھے یہ بات پسند نہ تھی کہ آپ کے پاس ناپاک حالت میں بیٹھوں۔ آپ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! مسلمان نجس نہیں ہوتا۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنابت مسلمان میں اس قسم کی نجاست پیدا نہیں کرتی کہ اس کی وجہ سے سلام وکلام، نشست وبرخاست، اکل وشرب اور اس سے میل ملاقات ممنوع قرار دی جائے۔ جنابت ایک حکمی چیز ہے جس کی موجودگی میں اکثر

علماء کے نزدیک وہ قرآن کو ہاتھ نہیں لگا سکتا، اس کی تلاوت نہیں کر سکتا، مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا اور اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ جنبی نماز نہیں پڑھ سکتا، یعنی اس نجاست حکمی کا تعلق خاص خاص معاملات سے ہے۔

(٢٤) بَابٌ : اَلْجُنُبُ يَخْرُجُ وَيَمْشِي فِي السُّوقِ وَغَيْرِهِ

باب:24-جنبی کا گھر سے باہر نکلنا، بازار میں چلنا وغیرہ جائز ہے

وَقَالَ عَطَاءٌ: يَحْتَجِمُ الْجُنُبُ، وَيُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ، وَيَحْلِقُ رَأْسَهُ وَإِنْ لَّمْ يَتَوَضَّأْ.

حضرت عطاء نے کہا: جنبی سینگی لگوا سکتا ہے، اپنے ناخن کاٹ سکتا ہے اور اپنا سر بھی منڈوا سکتا ہے، خواہ اس نے وضو نہ کیا ہو۔

٢٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ. [راجع: ٢٦٨]

[284] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ بعض اوقات ایک رات میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس ہو آتے تھے اور اس وقت ان کی تعداد نو تھی۔

٢٨٥ - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا جُنُبٌ، فَأَخَذَ بِيَدِي، فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ، فَانْسَلَلْتُ فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ: «أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟» فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ! يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ». [راجع: ٢٨٣]

[285] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات بحالت جنابت ہوئی۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ کے ساتھ چلنے لگا، یہاں تک کہ آپ بیٹھ گئے تو میں چپکے سے اٹھا اور اپنے ٹھکانے پر پہنچا۔ وہاں میں نے غسل کیا، پھر حاضر خدمت ہوا، آپ وہیں تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا: ''ابوہریرہ! تم کہاں تھے؟'' میں نے آپ سے عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا: ''ابوہریرہ! سبحان اللہ! بلاشبہ مومن ناپاک نہیں ہوتا۔''

فائدہ: اس سلسلے میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بڑی عمدہ بات لکھی ہے، فرماتے ہیں ''جسے رات کو جنابت لاحق ہو، اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ وضو کرو اور شرم گاہ کو دھو لو پھر سو جاؤ۔ میں کہتا ہوں کہ جنابت چونکہ فرشتوں کی صفات و طبائع کے منافی ہے اور وہ ہر وقت انسان کے ساتھ رہتے ہیں، اس لیے مومن کے لیے اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے کہ وہ بحالت جنابت یوں ہی آزادی و بے پروائی سے اپنی ضروریات، سونے، کھانے پینے میں مصروف نہ ہو۔ اگر طہارت کبریٰ (غسل) نہ کر سکے تو کم از کم طہارت صغریٰ (وضو) ہی کر لے کیونکہ فی الجملہ طہارت کا حصول دونوں سے ہو جاتا ہے اگرچہ شارع

نے دونوں کو، جدا جدا احداث پر تقسیم کر دیا ہے۔ [1] اس بنا پر بہتر ہے کہ جنبی آدمی کم از کم وضو کر لے اگرچہ جواز کی حد تک وضو کے بغیر رہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ واللہ أعلم.

(٢٥) بَابُ كَيْنُونَةِ الْجُنُبِ فِي الْبَيْتِ إِذَا تَوَضَّأَ

باب:25-غسل سے پہلے جنبی کا گھر میں ٹھہرنا جبکہ وہ وضو کر لے

٢٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْقُدُ وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَيَتَوَضَّأُ. [انظر: ٢٨٨]

[286] حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے دریافت کیا: آیا نبی ﷺ بحالت جنابت گھر میں سو جاتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں، لیکن وضو کر لیتے تھے۔

(٢٦) [بَابُ نَوْمِ الْجُنُبِ]

باب:26-جنبی کا سونا

٢٨٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ». [انظر: ٢٨٩، ٢٩٠]

[287] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا ہم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، وضو کر کے بحالت جنابت سو سکتا ہے۔''

(٢٧) بَابُ الْجُنُبِ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَنَامُ

باب:27-جنبی وضو کرے، پھر سوئے

٢٨٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ. [راجع: ٢٨٦]

[288] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب بحالت جنابت سونا چاہتے تو پہلے اپنی شرمگاہ کو دھوتے، پھر وضو کرتے جو نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔

٢٨٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ:

[289] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہی سے روایت ہے،

1 حجة الله البالغة: 558،557/1.

حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: اسْتَفْتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا تَوَضَّأَ». [راجع: ٢٨٧]

انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا: آیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جب وضو کر لے۔''

٢٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ بِأَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ». [راجع: ٢٨٧]

[290] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا کہ اسے (ابن عمر رضی اللہ عنہما کو) رات کے کسی حصے میں جنابت لاحق ہو جاتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''وضو کر لو اور اپنا عضو دھو لو، پھر سو جاؤ۔''

فائدہ: بحالت جنابت نیند سے پہلے وضو کرنا ضروری نہیں بلکہ مستحب اور افضل ہے۔ اس کی تائید ایک روایت سے بھی ہوتی ہے کہ آپ نے غسل جنابت سے قبل سونے کے سوال پر فرمایا کہ ہاں سوسکتا ہے مگر وضو کرے اگر چاہے۔ إِنْ شَاءَ کے الفاظ سے وجوب نہیں بلکہ استحباب ثابت ہوتا ہے۔

(٢٨) بَابٌ: إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

باب:28- جب (میاں بیوی) دونوں (کے) ختان ایک دوسرے سے مل جائیں

٢٩١ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ». تَابَعَهُ عَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ، مِثْلَهُ. وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ، مِثْلَهُ.

[291] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب مرد، عورت کے چاروں اعضاء کے درمیان بیٹھ جائے، پھر کوشش شروع کر دے تو غسل واجب ہو جائے گا۔'' اس حدیث کی متابعت عمرو بن مرزوق نے بواسطۂ شعبہ (عن قتادہ) کی ہے۔ اور موسیٰ نے کہا: ہم سے ابان نے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے بیان کی، قتادہ نے حضرت حسن سے یہی روایت بیان کی۔

(٢٩) بَابُ غَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنْ رُطُوبَةِ فَرْجِ الْمَرْأَةِ

باب:29- عورت کی شرمگاہ سے جو رطوبت لگ جائے، اس کا دھونا

وضاحت: عورت کی اندام نہانی سے بہنے والی رطوبت دو طرح کی ہوتی ہے: * رطوبت داخل فرج: اس سے مراد وہ رطوبت ہے جو عورت سے جماع کے وقت حرکت سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ رطوبت بالاتفاق ناپاک ہے۔ اگر کپڑے کو لگ جائے تو وہ ناپاک ہو جاتا ہے جسے دھونا ضروری ہے۔ * رطوبت خارج فرج: اس سے مراد وہ رطوبت ہے جو ہمہ وقت محل میں رہتی ہے، گویا وہ اس حصۂ جسم کا پسینہ ہے۔ چونکہ یہ پیشاب کا مقام ہے، اس لیے محل کے نجس ہونے سے یہ بھی نجس ہے، البتہ احناف کے ہاں یہ رطوبت ناپاک نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے دونوں قسم کی رطوبت کو دھونے کے متعلق فرمایا ہے۔

٢٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ يَحْيٰى: وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَلَمْ يُمْنِ؟ قَالَ عُثْمَانُ: يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ، قَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ، وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَأَمَرُوهُ بِذٰلِكَ. قَالَ يَحْيٰى: وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ١٧٩]

[292] حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرے مگر انزال نہ ہو تو اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ وضو کرے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہے اور اپنے عضو مخصوص کو دھولے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسا ہی سنا ہے۔ حضرت زید کہتے ہیں: میں نے پھر اس کے متعلق حضرت علی بن ابی طالب، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا تو انھوں نے بھی یہی فیصلہ دیا۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا: مجھے ابوسلمہ نے خبر دی، انھیں عروہ بن زبیر نے بتایا، انھیں ابوایوب انصاری نے خبر دی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

٢٩٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ؟ قَالَ: «يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي». قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اَلْغُسْلُ أَحْوَطُ، وَذَاكَ الْأَخِيرُ، إِنَّمَا بَيَّنَّا لِاخْتِلَافِهِمْ.

[293] حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے ابی بن کعب نے بتایا، انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب کوئی مرد اپنی بیوی سے ہمبستر ہو اور اسے انزال نہ ہو تو؟ آپ نے فرمایا: ''اس مقام کو دھولے جس سے عورت کو مس کیا تھا، پھر وضو کرے اور نماز پڑھ لے۔'' ابوعبداللہ بخاری کہتے ہیں کہ غسل کرنے میں ہی احتیاط ہے۔ یہ آخری روایت ہم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے اختلاف کی وجہ سے بیان کی ہے۔

فائدہ: جمہور علماء کا موقف ہے کہ ایسے حالات میں غسل واجب ہے اور یہی درست بات ہے۔ [1]

1 فتح الباري: 517/1.

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

6 - كِتَابُ الْحَيْضِ

حیض سے متعلق احکام و مسائل

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَٱعْتَزِلُوا۟ ٱلنِّسَآءَ فِى ٱلْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ ٱللَّهُ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلتَّوَّٰبِينَ وَيُحِبُّ ٱلْمُتَطَهِّرِينَ﴾. [البقرة: ٢٢٢].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور لوگ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ کہہ دیجیے: وہ ایک گندگی ہے، لہٰذا حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں، ان کے قریب نہ جاؤ، ہاں! جب وہ خوب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ، جہاں سے اللہ تعالیٰ نے تمھیں اجازت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

(١) بَابٌ: كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْحَيْضِ

باب: 1- حیض کی ابتدا کیسے ہوئی؟

وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ». وَقَالَ بَعْضُهُمْ: كَانَ أَوَّلُ مَا أُرْسِلَ الْحَيْضُ عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَحَدِيثُ النَّبِيِّ ﷺ أَكْثَرُ.

نبیٔ اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”حیض ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے مقرر فرما دی ہے۔“ بعض حضرات کہتے ہیں: حیض پہلے پہلے بنی اسرائیل پر مسلط کیا گیا تھا۔ ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں: نبی ﷺ کی حدیث تمام عورتوں کو شامل ہے۔

......بَابُ الْأَمْرِ بِالنُّفَسَاءِ إِذَا نُفِسْنَ

باب:...... حائضہ کو جب حیض آ جائے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

٢٩٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ

[294] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ ہم سب مدینہ منورہ سے صرف حج کے ارادے سے

قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: خَرَجْنَا لَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: «مَا لَكِ؟ أَنُفِسْتِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَّا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ»، قَالَتْ: وَضَحّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نِّسَائِهِ بِالْبَقَرِ. [انظر: ٣٠٥، ٣١٦، ٣١٧، ٣١٩، ٣٢٨، ١٥١٦، ١٥١٨، ١٥٥٦، ١٥٦٠، ١٥٦١، ١٥٦٢، ١٦٣٨، ١٦٥٠، ١٧٠٩، ١٧٢٠، ١٧٣٣، ١٧٥٧، ١٧٦٢، ١٧٧١، ١٧٧٢، ١٧٨٣، ١٧٨٦، ١٧٨٧، ١٧٨٨، ٢٩٥٢، ٢٩٨٤، ٤٣٩٥، ٤٤٠١، ٤٤٠٨، ٥٣٢٩، ٥٥٤٨، ٥٥٥٩، ٦١٥٧، ٧٢٢٩]

نکلے، چنانچہ جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”تجھے کیا ہوا؟ کیا حیض آ گیا ہے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ امر تو اللہ تعالیٰ نے بنات آدم پر لکھ دیا ہے، لہٰذا تم وہ تمام کام کرو جو حاجی کرتا ہے، البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔“ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔

(٢) بَابُ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ

باب: 2- حائضہ عورت کا اپنے خاوند کے سر کو دھونا اور اس میں کنگھی کرنا

٢٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. [انظر: ٢٩٦، ٣٠١، ٢٠٢٨، ٢٠٣٠، ٢٠٣١، ٢٠٤٦، ٥٩٢٥]

[295] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں بحالت حیض رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھی۔

٢٩٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ سُئِلَ: أَتَخْدُمُنِي الْحَائِضُ أَوْ تَدْنُو مِنِّي الْمَرْأَةُ وَهِيَ

[296] حضرت عروہ ؓ سے روایت ہے، ان سے سوال کیا گیا: آیا حائضہ عورت میری خدمت کر سکتی ہے یا بحالت جنابت میرے قریب آ سکتی ہے؟ حضرت عروہ نے فرمایا: میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس طرح کی

جُنُبٌ؟ فَقَالَ عُرْوَةُ: كُلُّ ذٰلِكَ عَلَيَّ هَيِّنٌ، وَكُلُّ ذٰلِكَ تَخْدُمُنِي، وَلَيْسَ عَلٰى أَحَدٍ فِي ذٰلِكَ بَأْسٌ، أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ وَّرَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَئِذٍ مُّجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ، يُدْنِي لَهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا، فَتُرَجِّلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ.

عورتیں میری بھی خدمت بجالاتی ہیں۔ کسی شخص پر اس سلسلے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ مجھے حضرت عائشہ ؓ نے بتایا کہ وہ بحالت حیض رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھیں، حالانکہ رسول اللہ ﷺ اس وقت مسجد میں اعتکاف فرما ہوتے۔ آپ اپنا سر مبارک قریب کر دیتے اور حضرت عائشہ ؓ حائضہ ہونے کے باوجود اپنے حجرے ہی سے کنگھی کر دیا کرتی تھیں۔

(٣) بَابُ قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

باب: 3- مرد کا اپنی حائضہ بیوی کی گود میں قرآن پڑھنا

وَكَانَ أَبُو وَائِلٍ يُّرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ إِلٰى أَبِي رَزِينٍ لِتَأْتِيَهُ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهُ بِعِلَاقَتِهِ.

حضرت ابووائل اپنی خادمہ کو ابورزین کے پاس بھیجتے جبکہ وہ بحالت حیض ہوتی، وہ (غلاف میں لپٹے ہوئے) قرآن کو اس کی ڈوری سے پکڑے لے آتی۔

٢٩٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ مَّنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ. [انظر: ٧٥٤٩]

[297] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ میری گود میں تکیہ لگا لیتے تھے جبکہ میں حیض سے ہوتی، پھر آپ قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تھے۔

(٤) بَابُ مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا

باب: 4- جس نے نفاس کا نام حیض رکھا

٢٩٨ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيصَةٍ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِي، فَقَالَ: «أَنُفِسْتِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ،

[298] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا، اس لیے میں آہستہ سے باہر آ گئی اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تجھے نفاس آ گیا ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے مجھے اپنے پاس بلا لیا اور میں چادر

فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ. [انظر: ٣٢٢، ٣٢٣، ١٩٢٩]

میں آپ کے ساتھ لیٹ گئی۔

فائدہ: امام بخاری یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نفاس کا خون دراصل حیض ہی کا خون ہے جو قرار حمل کے سبب رحم کا منہ بند ہونے کی وجہ سے رک گیا تھا۔ ولادت کے بعد رحم کا منہ کھلتے ہی وہ نکل پڑا۔ اس بنا پر حیض و نفاس کے مسائل تقریباً یکساں ہیں۔

(٥) بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

باب: 5- حائضہ عورت کے بدن سے بدن ملانا

٢٩٩ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ، كِلَانَا جُنُبٌ. [راجع: ٢٥٠]

[299] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے جبکہ ہم دونوں جنبی ہوتے۔

٣٠٠ - وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ. [انظر: ٣٠٢، ٢٠٣٠]

[300] اور آپ مجھے حکم فرماتے تو میں ازار باندھ لیتی، پھر آپ میرے ساتھ استراحت فرماتے، یعنی مل کر سوتے جبکہ میں بحالت حیض ہوتی۔

٣٠١ - وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ. [راجع: ٢٩٥]

[301] اور آپ اپنا سر مبارک میری جانب نکال دیتے جب کہ آپ اعتکاف میں ہوتے اور میں بحالت حیض آپ کے سر مبارک کو دھو دیتی۔

٣٠٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ - هُوَ الشَّيْبَانِيُّ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُبَاشِرَهَا أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا، قَالَتْ: وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ. تَابَعَهُ خَالِدٌ وَّجَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ. [راجع: ٣٠٠]

[302] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم ازواج میں سے جب کوئی حیض سے ہوتی اور اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ استراحت کا ارادہ فرماتے تو آپ ازار باندھنے کا حکم دیتے باوجودیکہ حیض جوش میں ہوتا، پھر آپ اس کے ساتھ استراحت فرماتے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: تم میں سے ایسا کون ہے جو نبی ﷺ کی طرح اپنی خواہش پر کنٹرول کرنے والا ہو؟

اس حدیث کو شیبانی سے بیان کرنے میں خالد اور جریر نے (علی بن مسہر کی) متابعت کی ہے۔

٣٠٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

[303] حضرت میمونہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِّنْ نِّسَائِهِ أَمَرَهَا فَاتَّزَرَتْ وَهِيَ حَائِضٌ. رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ.

فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج میں سے کسی کے ساتھ استراحت فرمانا، یعنی مل کر سونا چاہتے اور وہ حائضہ ہوتی تو آپ کے حکم سے وہ ازار باندھ لیتی۔ اس حدیث کو سفیان نے شیبانی سے بیان کیا ہے۔

فائدہ: امام بخاری ؒ نے مباشرتِ حائض کے احکام بیان کرنے کے متعلق یہ عنوان قائم کیا ہے۔ اس سے مراد حائضہ کے ساتھ سونا یا اس سے بوس و کنار کرنا ہے۔ اس سے مراد جماع نہیں کیونکہ وہ تو حائضہ سے کسی صورت میں جائز نہیں۔ اگرچہ ہمارے ہاں اور محاورے میں لفظ مباشرت جماع کے لیے بولا جاتا ہے، اس لیے اس لفظ کا اردو زبان میں مباشرت سے ترجمہ کرنا غلط ہے۔

(٦) بَابُ تَرْكِ الْحَائِضِ الصَّوْمَ

باب:6- حائضہ عورت کا روزہ چھوڑ دینا

٣٠٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ - هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ - عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ». فَقُلْنَ: وَبِمَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ». قُلْنَ: وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟» قُلْنَ: بَلٰى، قَالَ: «فَذٰلِكَ مِنْ نُّقْصَانِ عَقْلِهَا، أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟» قُلْنَ: بَلٰى، قَالَ: «فَذٰلِكَ مِنْ نُّقْصَانِ

[304] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لے گئے۔ پھر آپ کا گزر عورتوں پر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اے عورتوں کے گروہ! تم صدقہ زیادہ کیا کرو کیونکہ میں نے تمھاری اکثریت جہنم میں دیکھی ہے۔'' وہ بولیں: یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم لعنت بہت کرتی ہو اور اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے تم سے زیادہ کسی کو دین و عقل میں نقص رکھنے کے باوجود پختہ رائے مرد کی عقل کو لے جانے والا نہیں پایا۔'' انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہماری عقل اور دین میں نقصان (کمی) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا عورت کی گواہی مرد کی نصف گواہی کے برابر نہیں؟'' انھوں نے کہا: بے شک ایسا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہی اس کی عقل کا نقصان ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا یہ حقیقت نہیں کہ جب عورت کو حیض آتا ہے تو وہ نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی

دِينِهَا». [انظر: ٩٥٦، ١٤٦٢، ١٩٥١، ٢٦٥٨]

ہے۔'' انھوں نے کہا: ہاں، یہ تو ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بس یہی عورت کے دین کا نقصان ہے۔''

فائدہ: حیض و نفاس کی حالت میں فوت شدہ نمازیں ادا نہیں کی جاتیں جبکہ روزے بعد میں رکھے جاتے ہیں، اس کی مختلف توجیہات بیان کی گئی ہیں: * شریعت کا حکم ہے اور اس کا اتباع ضروری ہے، خواہ اس کے فرق کا ادراک ہو یا نہ ہو۔ خود حضرت عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں کہ ہمیں قضائے صوم کا حکم دیا جاتا تھا، قضائے صلاۃ کے متعلق نہیں کہا جاتا تھا۔[1] * نماز کا وجوب بار بار اور زیادہ ہوتا ہے، اتنی زیادہ نمازوں کی قضا میں خاصی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس لیے معاف ہے، لیکن روزے میں ایسا نہیں ہوتا، وہ سال بھر میں چند ہی قضا ہوتے ہیں۔[2] * طہارت کے بعد وقتی نمازوں کے ساتھ حالت حیض و نفاس کی قضا نمازوں کی ادائیگی کا حکم بھی ہوتا تو عمل ڈبل ہو جاتا، اس کی ادائیگی میں خاصی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا، البتہ روزے اس کے برعکس ہیں۔ سات یا آٹھ روزے سال کے باقی گیارہ مہینوں میں بسہولت رکھے جاسکتے ہیں۔ واللہ أعلم.

(٧) بَابٌ: تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

باب: 7- حائضہ کا طواف کعبہ کے سوا دیگر مناسک حج ادا کرنا

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَا بَأْسَ أَنْ تَقْرَأَ الْآيَةَ. وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَاءَةِ لِلْجُنُبِ بَأْسًا. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ. وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ يَخْرُجَ الْحُيَّضُ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ﴾ اَلْآيَةَ [آل عمران: ٦٤]. وَقَالَ عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ: حَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّي. وَقَالَ الْحَكَمُ: إِنِّي لَأَذْبَحُ وَأَنَا جُنُبٌ. وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا۟ مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ ٱسْمُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ﴾ [الأنعام: ١٢١].

ابراہیم (نخعی) نے فرمایا: حائضہ عورت کے لیے آیت پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت ابن عباس ﷜ جنبی کے لیے قرآن کریم پڑھنے میں کوئی حرج نہیں خیال کرتے تھے۔ نبی ﷺ اپنے تمام اوقات میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ حضرت ام عطیہ ﷞ فرماتی ہیں: عید کے دن حائضہ عورتوں کو بھی باہر نکلنے کا حکم ہوتا تھا۔ وہ بھی مردوں کی طرح تکبیرات پڑھتی تھیں اور دعا کرتی تھیں۔ حضرت ابن عباس ﷜ نے فرمایا: انھیں حضرت ابوسفیان ﷜ نے بتایا کہ ہرقل نے نبی ﷺ کا نامۂ مبارک طلب کیا اور اسے پڑھا، اس میں لکھا تھا: ''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان انتہائی رحم کرنے والا ہے: اے اہل کتاب! ایک ایسے کلمے کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمھارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک

1 صحيح مسلم، الحيض، حديث: 7763(335). 2 فتح الباري: 547/1.

نہ ٹھہرائیں...... الآیۃ۔" حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو (حج میں) حیض آ گیا تو انھوں نے بیت اللہ کے طواف کے سوا دیگر تمام مناسک حج پورے کیے اور وہ نماز بھی نہیں پڑھتی تھیں۔ حضرت حکم نے کہا: میں جنبی ہونے کے باوجود جانور ذبح کر لیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "تم اس ذبیحے کو نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔"

٣٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكِ؟» قُلْتُ: لَوَدِدْتُ وَاللهِ أَنِّي لَمْ أَحُجَّ الْعَامَ، قَالَ: «لَعَلَّكِ نُفِسْتِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَإِنَّ ذٰلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ، فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَّا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي». [راجع: ٢٩٤]

[305] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بایں حالت نکلے کہ ہم حج کے علاوہ کسی چیز کا ذکر نہ کرتے تھے۔ جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے پوچھا: "تم کیوں رو رہی ہو؟" میں نے عرض کیا: کاش میں امسال حج کا ارادہ ہی نہ کرتی۔ آپ نے فرمایا: "شاید تمھیں حیض آ گیا ہے؟" میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: "اسے تو اللہ تعالیٰ نے تمام بناتِ آدم پر لکھ دیا ہے، اس لیے تم وہ تمام افعال کرتی رہو جو حاجی کرتا ہے، البتہ بیت اللہ کا طواف نہیں کرنا تا آنکہ تم پاک ہو جاؤ۔"

(٨) بَابُ الْاِسْتِحَاضَةِ

باب: 8- استحاضے کا بیان

٣٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي لَا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا

[306] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے پاکی حاصل نہیں ہوتی، کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں، لہٰذا جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض کے ایام گزر جائیں تو خود سے خون دھو ڈالو،

أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا، فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي» [انظر: ٣٢٥]

یعنی غسل کرو اور نماز پڑھو۔‘‘

فائدہ: عورت کو حیض اور نفاس کے علاوہ آنے والے خون کو استحاضہ کہتے ہیں۔ استحاضے والی خاتون پاک عورت کے حکم میں ہے، صرف تین احکام اس کے ساتھ خاص ہیں: * مستحاضہ کو ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا ہوگا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ بنت ابی حبیس ؓ کو حکم دیا تھا کہ وہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرے۔[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ بروقت ادا کی جانے والی نماز کے لیے دخول وقت کے بعد وضو کیا جائے۔ اور جن نوافل کا وقت مقرر نہیں ہے انھیں ادا کرنے سے پہلے وضو کرنا ہوگا۔ * جب وضو کرنے کا ارادہ ہو تو پہلے خون کے نشانات کو دھویا جائے، پھر شرمگاہ پر روئی رکھ کر اس پر پٹی باندھ لی جائے تاکہ مزید خون بہنا بند ہو جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمنہ ؓ کو فرمایا تھا کہ شرمگاہ پر روئی رکھ لو۔ عرض کیا: اس سے خون بند نہیں ہوگا۔ فرمایا: ’’کپڑا رکھ لو۔‘‘ عرض کیا: ایسا کرنے سے بھی خون جاری رہتا ہے۔ فرمایا: ’’لنگوٹ باندھ لو۔‘‘[2] اگر اس کے بعد بھی خون نہ رکے تو کوئی حرج نہیں۔ * مستحاضہ سے جماع کے متعلق علماء کا اختلاف ہے۔ راجح بات یہی ہے کہ جماع کیا جا سکتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کم وبیش دس عورتیں ایسی تھیں جنھیں استحاضے کا عارضہ لاحق تھا لیکن اللہ یا اس کے رسول ﷺ نے ان سے جماع کے متعلق کوئی امتناعی حکم جاری نہیں فرمایا بلکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ جب عورتوں کو حیض آئے تو ان سے الگ رہو۔ اس کا بھی تقاضا ہے کہ حائضہ کے علاوہ دوسری عورتوں سے جماع کی پابندی نہیں۔ پھر جب نماز پڑھ سکتی ہے تو جماع بھی کیا جا سکتا ہے۔ حائضہ سے جماع پر اسے قیاس کرنا صحیح نہیں کیونکہ ان دونوں کے احکام الگ الگ ہیں، اس لیے یہ قیاس، قیاس مع الفارق ہوگا، نیز اس کے جواز کے متعلق حدیث میں وضاحت بھی موجود ہے۔[3]

(٩) بَابُ غَسْلِ دَمِ الْمَحِيضِ

باب: 9- حیض کے خون کو دھونا

٣٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ، ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّي فِيهِ». [راجع: ٢٢٧]

[307] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! جب ہم عورتوں میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا عمل کرے؟ اس کے متعلق ارشاد فرمائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو اسے اپنی چٹکیوں سے ملے، پھر اسے پانی سے دھو ڈالے، پھر اس میں نماز پڑھ لے۔‘‘

1 صحيح البخاري، الوضوء، حديث: 228. 2 سنن أبي داود، الطهارة، حديث: 287. 3 سنن أبي داود، الطهارة، حديث: 309، 310.

٣٠٨ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فَتَغْسِلُهُ وَتَنْضَحُ عَلٰى سَائِرِهِ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ.

[308] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو وہ طہر کے وقت اپنے کپڑے سے خون کو چٹکیوں سے کھرچ ڈالتی اور اسے دھو ڈالتی، پھر بقیہ کپڑے پر پانی چھڑک دیتی، پھر اس میں نماز پڑھ لیتی۔

(١٠) بَابُ اعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ

باب:10- مستحاضہ کا اعتکاف بیٹھنا

٣٠٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ. وَزَعَمَ عِكْرِمَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَأَتْ مَاءَ الْعُصْفُرِ فَقَالَتْ: كَأَنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَانَتْ فُلَانَةُ تَجِدُهُ. [انظر: ٣١٠، ٣١١، ٢٠٣٧]

[309] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے ساتھ آپ کی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک نے اعتکاف کیا جبکہ وہ استحاضہ میں مبتلا تھیں۔ وہ اکثر خون دیکھتی رہتیں اور عام طور پر وہ اپنے نیچے خون کی وجہ سے طشت رکھ لیا کرتی تھیں۔

راوی حدیث حضرت عکرمہ نے کہا کہ (کسی تقریب میں) حضرت عائشہ ؓ نے کسم کا پانی دیکھا تو فرمایا: یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے فلاں صاحبہ کو استحاضہ کا خون آتا ہے۔

٣١٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِمْرَأَةٌ مِّنْ أَزْوَاجِهِ فَكَانَتْ تَرَى الدَّمَ وَالصُّفْرَةَ، وَالطَّسْتُ تَحْتَهَا، وَهِيَ تُصَلِّي. [راجع: ٣٠٩]

[310] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آپ کی ایک اہلیہ نے اعتکاف کیا تو وہ خون اور زردی دیکھتی تھیں۔ طشت ان کے نیچے ہوتا اور وہ اسی حالت میں نماز پڑھتی تھیں۔

٣١١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ اعْتَكَفَتْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. [راجع: ٣٠٩]

[311] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ امہات المؤمنین میں سے کسی ایک نے استحاضے کی حالت میں اعتکاف کیا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحاضہ مسجد میں ٹھہر سکتی ہے لیکن حائضہ کے لیے مسجد میں داخل ہونا ممنوع ہے، نیز

مستحاضہ کا اعتکاف اور نماز وغیرہ صحیح ہے۔ مندرجہ ذیل خواتین و حضرات کا مستحاضہ جیسا حکم ہے: * جسے پیشاب کے قطرے آتے ہوں۔ * مرض جریان ہو۔ * ہوا خارج ہوتی رہتی ہو۔ * سیلان رحم کا عارضہ ہو * جس کے زخموں سے خون رستا رہے۔

(١١) بَابٌ: هَلْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي ثَوْبٍ حَاضَتْ فِيهِ؟

باب: 11- عورت کا اس لباس میں نماز پڑھنا جس میں اسے حیض آیا ہو؟

٣١٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ [قَالَ:] قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ، فَإِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِّنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِيقِهَا فَقَصَعَتْهُ بِظُفْرِهَا.

[312] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمارے پاس صرف ایک ہی لباس ہوتا تھا۔ اسی میں ایام حیض گزارتیں۔ اگر اس میں حیض کا کچھ خون لگ جاتا تو اس پر تھوک ڈال دیتیں اور اسے اپنے ناخنوں سے رگڑ دیتیں۔

فائدہ: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی شرح تراجم ابواب میں لکھتے ہیں کہ امام بخاری نے اس عنوان میں یہ ثابت کیا ہے کہ حائضہ عورت انھی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے جن میں اس نے ایام حیض گزارے ہوں۔ اور اس مسئلے کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ قبل از اسلام عورتیں ایام حیض میں استعمال شدہ کپڑوں کو طہر کے وقت تبدیل کرنا ضروری خیال کرتی تھیں، لیکن شریعت نے بتلایا کہ جو کپڑا ایام حیض میں بدن پر تھا اگر وہ خون سے آلودہ نہیں ہوا تو اسے دھونے کی ضرورت نہیں بلکہ اسی میں نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ اگر کہیں خون لگا ہو تو اس آلودہ حصے کو دھو لیا جائے، پھر اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ ناخنوں سے رگڑنے کے بعد اسے پانی سے دھو لیتی تھیں۔ ظاہر پر اعتماد کرتے ہوئے اختصار کے پیش نظر دھونے کا ذکر حدیث میں نہیں ہے۔ کپڑے کو دھونے کی وضاحت حدیث (308) میں گزر چکی ہے کہ جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو وہ طہر کے وقت اپنے کپڑے سے خون کو کھرچ ڈالتی اور اسے دھو دیتی، پھر باقی ماندہ کپڑے پر پانی بہا کر اس میں نماز پڑھ لیتی۔

(١٢) بَابُ الطِّيبِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ

باب: 12- غسل حیض سے فراغت کے بعد عورت کا خوشبو استعمال کرنا

٣١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، [قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ: أَوْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ] عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ

[313] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمیں کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے روکا جاتا تھا، سوائے شوہر کے کہ اس کے معاملے میں چار ماہ دس دن تک سوگ کا حکم تھا، نیز یہ بھی حکم تھا کہ اس دوران

عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا، وَلَا نَكْتَحِلَ، وَلَا نَتَطَيَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَّصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ، وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَّحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِّنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ، وَكُنَّا نُنْهٰى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ. قَالَ: وَرَوٰى هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ١٢٧٨، ١٢٧٩، ٥٣٤٠، ٥٣٤١، ٥٣٤٢، ٥٣٤٣]

میں ہم نہ سرمہ لگائیں، نہ خوشبو استعمال کریں اور نہ کوئی رنگین کپڑا پہنیں، مگر جس کپڑے کا دھاگا بناوٹ کے وقت ہی رنگا ہوا ہو۔ البتہ حیض سے فراغت کے وقت یہ اجازت تھی کہ جب ہم میں سے کوئی غسل حیض کرے تو وہ کست اظفار (خوشبو) استعمال کرے۔ اس کے علاوہ ہمیں جنازے کے ساتھ جانے سے بھی روک دیا گیا تھا۔

اس حدیث کی روایت ہشام بن حسان نے حفصہ سے، انھوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بھی کی ہے۔

فائدہ: حیض کے خون میں زہریلا مادہ ہوتا ہے جس کے اخراج سے مخصوص محل کی جلد سکڑ جاتی ہے اور اس کی رنگت بھی بدل جاتی ہے۔ اس کی سکڑن کے ازالے اور تازگی کے اعادے کے لیے خوشبو کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ ضرورت قسط ہندی کے استعمال سے پوری ہو جاتی ہے۔ غسل حیض کے بعد اس خوشبو کے استعمال کی اس حد تک تاکید ہے کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اسے چار ماہ دس دن تک زینت اور خوشبو استعمال کرنے کی اجازت نہیں، اسے بھی غسل حیض کے بعد خوشبو استعمال کرنے کا پابند کیا گیا ہے۔ خوشبو کا استعمال اس لیے بھی ضروری ہے کہ نفرت وکراہت دور ہو جائے اور آئندہ نماز وغیرہ کے وقت خون حیض کا تصور تکدر طبع کا باعث نہ ہو، لیکن ہمارے برصغیر (پاک و ہند) کی بیشتر عورتیں اس امر نبوی کو نہ معلوم کیوں نظر انداز کر دیتی ہیں۔

(١٣) بَابُ دَلْكِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا إِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِيضِ، وَكَيْفَ تَغْتَسِلُ وَتَأْخُذُ فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً فَتَتَّبِعُ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ

باب: 13- حیض سے فراغت کے بعد (نہاتے وقت) عورت کا اپنے بدن کو ملنا اور غسل کرنے کا طریقہ، غسل کے بعد وہ چیز جس پر مشک لگایا گیا ہو، اسے خون آلود مقامات پر پھیر دے

٣١٤ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ، فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ، قَالَ:

[314] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے اپنے غسل حیض کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے اس کے سامنے غسل کی کیفیت بیان کی۔ مزید فرمایا: ''کستوری لگا ہوا روئی کا ایک ٹکڑا لے کر اس سے

«خُذِي فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ، فَتَطَهَّرِي بِهَا»، قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ! تَطَهَّرِي». فَاجْتَبَذْتُهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ: تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ. [انظر: ٣١٥، ٧٣٥٧]

طہارت حاصل کر۔" وہ کہنے لگی: اس کے ساتھ کیسے طہارت حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا: "سبحان اللہ! پاکیزگی حاصل کر۔" حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا اور اسے سمجھایا کہ اسے خون کے مقامات پر لگا لے۔

(١٤) بَابُ غُسْلِ الْمَحِيضِ

باب: 14- غسل حیض کا بیان

٣١٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: كَيْفَ أَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيضِ؟ قَالَ: «خُذِي فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً وَتَوَضَّئِي ثَلَاثًا»، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَحْيَا فَأَعْرَضَ بِوَجْهِهِ أَوْ قَالَ: «تَوَضَّئِي بِهَا». فَأَخَذْتُهَا فَجَذَبْتُهَا، فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ٣١٤]

[315] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ انصار کی ایک عورت نے نبی ﷺ سے عرض کیا: میں حیض کا غسل کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا: "کستوری لگا ہوا روئی کا ایک ٹکڑا لو اور اس سے پاکی حاصل کرو۔" یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ پھر نبی ﷺ کو حیا دامن گیر ہوئی اور آپ نے چہرۂ مبارک دوسری طرف پھیر لیا، یا فرمایا: "اس سے پاکی حاصل کرو۔" حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اس عورت کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور نبی ﷺ جو بات کہنا چاہتے تھے، وہ میں نے اسے سمجھائی۔

(١٥) بَابُ امْتِشَاطِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ

باب: 15- غسل حیض کے وقت عورت کا بالوں میں کنگھی کرنا

٣١٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَهْلَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ، فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتَّى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذِهِ لَيْلَةُ عَرَفَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ؟ فَقَالَ

[316] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں احرام باندھا تو میں ان لوگوں میں شامل تھی جنھوں نے حج تمتع کی نیت کی تھی اور اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہیں لائے تھے۔ حضرت عائشہ ؓ نے کہا کہ انھیں حیض آ گیا اور شب عرفہ تک پاک نہ ہو سکیں۔ تب انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ عرفہ کی رات ہے اور میں نے عمرے کا احرام

لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اُنْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي، وَأَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ». فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ. [راجع: ٢٩٤]

باندھ کر تمتع کا ارادہ کیا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنا سر کھول کر کنگھی کر لو اور اپنے عمرے کے اعمال کو موقوف کردو۔'' چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ اور جب میں حج سے فارغ ہوگئی تو آپ نے شب محصب (میرے بھائی) عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو وہ، میرے اس عمرے کے بدلے جس کا میں نے احرام باندھا تھا، مجھے مقام تنعیم سے عمرہ کرا لائے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ غسل حیض کی امتیازی حیثیت کو نمایاں کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے پہلے بتایا تھا کہ غسل حیض کے وقت کستوری کا استعمال غسل جنابت سے مابہ الامتیاز ہے اور اس عنوان میں ثابت کیا کہ غسل حیض کے وقت جنابت کے برعکس، سر کے پراگندہ بالوں کی پراگندگی کو کنگھی کے ذریعے سے دور کرنا ہوگا تاکہ انھیں دھونے میں آسانی رہے۔ آئندہ باب میں بالوں کی مینڈھیوں کو کھولنے کا ذکر ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک غسل حیض کے وقت نقض رأس (سر کے بالوں کا کھولنا) ضروری ہے جبکہ غسل جنابت میں ان کا کھولنا ضروری نہیں جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا کہ میں اپنے بالوں کی بہت مینڈھیاں کرتی ہوں، کیا مجھے غسل جنابت کے وقت انھیں کھولنا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔''[1]

(١٦) بَابُ نَقْضِ الْمَرْأَةِ شَعْرَهَا عِنْدَ غُسْلِ الْمَحِيضِ

باب: 16- غسل حیض کے وقت عورت کا اپنے بالوں کو کھولنا

٣١٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهْلِلَ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلِلْ، فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَحْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ»، فَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ، وَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ، وَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ:

[317] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم ہلال ذی الحجہ کے قریب حج کے لیے روانہ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص عمرے کا احرام باندھنا چاہے، وہ عمرے کا احرام باندھ لے اور خود میں اگر ہدی (قربانی کا جانور) نہ لایا ہوتا تو عمرے ہی کا احرام باندھتا۔'' چنانچہ کچھ لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا اور کچھ نے حج کا۔ اور میں ان لوگوں میں تھی جنھوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔ مجھے عرفے کا دن بحالت حیض آیا، چنانچہ

1 صحیح مسلم، الحیض، حدیث: 744(330).

«دَعِي عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِحَجٍّ»، فَفَعَلْتُ، حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِيَ أَخِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَخَرَجْتُ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَّكَانَ عُمْرَتِي. قَالَ هِشَامٌ: وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَا صَوْمٌ وَّلَا صَدَقَةٌ. [راجع: ٢٩٤]

میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: ''عمرہ ترک کردو اور سر کے بال کھول کر کنگھی کرلو، پھر حج کا احرام باندھ لو۔'' چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، یہاں تک کہ جب وادئ محصب میں پڑاؤ کی رات آئی تو آپ نے میرے ساتھ میرے بھائی عبدالرحمٰن بن ابوبکر ؓ کو بھیجا۔ میں (ان کے ساتھ) تنعیم تک گئی اور وہاں سے فوت شدہ عمرے کی جگہ دوسرا احرام باندھا۔ ہشام راوی کہتے ہیں کہ ان سب باتوں میں نہ قربانی لازم ہوئی، نہ روزہ رکھنا پڑا اور نہ صدقہ ہی دینا پڑا۔

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ غسل حیض میں سر کھولنا ہوگا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ سر نہ کھولنے کا تخفیفی حکم صرف غسل جنابت میں ہے کیونکہ جنابت کثرت سے پیش آتی ہے جبکہ غسل حیض مہینے میں ایک مرتبہ کرنا ہوتا ہے۔

(١٧) بَابٌ: ﴿مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ﴾ [الحج: ٥]

باب: 17- مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ کا بیان

٣١٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا يَقُولُ: يَا رَبِّ نُطْفَةٌ، يَا رَبِّ عَلَقَةٌ، يَارَبِّ مُضْغَةٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّقْضِيَ خَلْقَهُ قَالَ: أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثٰى؟ شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ وَالْأَجَلُ؟ فَيُكْتَبُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ». [انظر: ٣٣٣٣، ٦٥٩٥]

[318] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ رحم مادر پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو عرض کرتا ہے: اے پروردگار! رحم مادر میں یہ نطفہ ہے۔ اے رب! یہ علقہ، یعنی خون بستہ ہوگیا۔ اے رب! اب یہ گوشت کا لوتھڑا بن گیا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اس کی خلقت کو مکمل کر دینا چاہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: مذکر یا مؤنث؟ بد بخت یا نیک بخت؟ پھر اس کا رزق اور عمر کس قدر ہے؟ یہ تمام باتیں (فرشتے کی طرف سے) رحم مادر ہی میں لکھ دی جاتی ہیں۔''

(١٨) بَابٌ: كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: 18- حائضہ عورت حج اور عمرے کا احرام کس طرح باندھے؟

٣١٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيُحْلِلْ، وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ، وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ»، قَالَتْ: فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ، فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِحَجٍّ، وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ، فَفَعَلْتُ ذَلِكَ حَتَّى قَضَيْتُ حَجَّتِي، فَبَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ. [راجع: ٢٩٤]

[319]حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع کے لیے روانہ ہوئے۔ ہم میں سے کسی نے عمرے کا احرام باندھا اور کسی نے حج کا۔ جب ہم مکہ مکرمہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے عمرے کا احرام باندھا ہے اور وہ قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا تو وہ (عمرہ کرنے کے بعد) حلال ہو جائے۔ اور جس نے عمرے کا احرام باندھا ہے اور ہدی کا جانور ساتھ لایا ہے تو وہ ہدی کی قربانی سے پہلے حلال نہیں ہوگا۔ اور جس نے صرف حج کا احرام باندھا ہے اسے اپنے حج کو پورا کرنا ہوگا۔“ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: مجھے حیض آ گیا اور یوم عرفہ تک اسی حالت میں رہی۔ چونکہ میں نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا، اس لیے نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنا سر کھول کر کنگھی کر لوں، پھر حج کا احرام باندھ لوں اور عمرے کو ترک کر دوں۔ میں نے ایسا ہی کیا تا آنکہ میں نے اپنا حج پورا کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے میرے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ کو روانہ کیا اور مجھ سے فرمایا کہ میں اپنے ترک کردہ عمرے کے بدلے تنعیم سے دوسرا عمرہ کروں۔

(١٩) بَابُ إِقْبَالِ الْمَحِيضِ وَإِدْبَارِهِ

باب: 19- حیض کی آمد اور ختم ہونے کا بیان

وَكُنَّ نِسَاءٌ يَبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ بِالدُّرْجَةِ فِيهَا الْكُرْسُفُ، فِيهِ الصُّفْرَةُ، فَتَقُولُ: لَا تَعْجَلْنَ حَتَّى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ. تُرِيدُ بِذَلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ. وَبَلَغَ ابْنَةَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ نِسَاءً يَدْعُونَ بِالْمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، يَنْظُرْنَ

عورتیں حضرت عائشہ ؓ کے پاس ڈبیہ میں روئی بھیجتیں جس میں زردی ہوتی تھی، تو حضرت عائشہ ؓ ان سے فرماتیں: جلدی نہ کرو تا آنکہ چونے کی طرح سفیدی دیکھو۔ اس سے مراد حیض کی پاکی ہوتی تھی۔ حضرت زید بن ثابت ؓ کی بیٹی کو یہ بات معلوم ہوئی کہ عورتیں درمیان رات چراغ

إِلَى الطُّهْرِ فَقَالَتْ: مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا وَعَابَتْ عَلَيْهِنَّ.

منگوا کر طہر دیکھتی ہیں تو انھوں نے فرمایا: پہلے عورتیں (صحابیات) ایسا نہ کرتی تھیں اور انھوں نے اسے معیوب خیال کیا۔

٣٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي».

[320] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش ؓ کو استحاضے کا عارضہ تھا۔ انھوں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ حیض نہیں بلکہ رگ کا خون ہے، لہٰذا جب حیض کی آمد ہو تو نماز ترک کر دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز ادا کرو۔''

فائدہ: عورتیں رات کے وقت چراغ طلب کرنے کا اہتمام اس لیے کرتی تھیں تا کہ انھیں اختتام حیض کا پتہ چل جائے، مبادا عشاء کی نماز قضا ہو جائے۔ جب ان کا یہ اہتمام ادائیگی نماز کے پیش نظر تھا تو حضرت زید بن ثابت ؓ کی صاحبزادی کو یہ بات کیوں ناگوار معلوم ہوئی؟ بعض حضرات نے اس کا جواب دیا ہے کہ ان کے رات کے وقت چراغ جلانے کا اہتمام بلا وجہ تھا کیونکہ خون کی آمد تو ہاتھ کے چھونے سے معلوم ہو سکتی تھی، لیکن یہ جواب درست نہیں کیونکہ ہاتھ کے چھونے سے حیض کے خون اور رطوبت فرج کے درمیان تمیز نہیں ہو سکتی۔ دراصل شریعت نے حیض کے متعلق زیادہ سختی نہیں کی ہے کہ اسے رات کے وقت چراغ جلا کر دیکھنے کا اہتمام کیا جائے بلکہ سوتے وقت دیکھ لیا جائے اگر منقطع ہو گیا ہو تو غسل کر کے نماز عشاء ادا کر لی جائے اور اگر سوتے وقت منقطع نہیں ہوا تو روئی رکھ کر سو جانا چاہیے۔ صبح اٹھ کر اگر روئی کو خون لگا دیکھے تو حیض جاری ہے، اس کے ذمے کچھ نہیں۔ اگر خون کا نشان وغیرہ نہیں ہے تو پھر غسل کر کے نماز فجر ادا کر لے۔

(٢٠) بَابٌ: لَا تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ

باب: 20- حائضہ عورت کا نماز کی قضا ادا نہ کرنا

وَقَالَ جَابِرٌ وَّأَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «تَدَعُ الصَّلَاةَ».

حضرت جابر اور حضرت ابو سعید ؓ نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے: ''حائضہ نماز چھوڑ دے گی۔''

٣٢١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي مُعَاذَةُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ: أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلَاتَهَا إِذَا طَهُرَتْ؟ فَقَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ [قَدْ] كُنَّا نَحِيضُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهِ،

[321] حضرت معاذہ بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ ؓ سے عرض کیا: جب ہم میں سے کوئی حیض سے پاک ہو تو کیا وہ فوت شدہ نمازوں کی قضا ادا کرے؟ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: کیا تو حروریہ (خارجی) ہے؟ ہمیں نبی ﷺ کے عہد مبارک میں حیض آتا تھا اور آپ ہمیں

أَوْ قَالَتْ : فَلَا نَفْعَلُهُ.

نماز کا حکم نہیں دیتے تھے یا فرمایا: ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔

(۲۱) بَابُ النَّوْمِ مَعَ الْحَائِضِ وَهِيَ فِي ثِيَابِهَا

باب: 21- حائضہ کے ساتھ سونا جبکہ وہ حیض کے کپڑوں میں ہو

۳۲۲ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ: حِضْتُ وَأَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْخَمِيلَةِ فَانْسَلَلْتُ فَخَرَجْتُ مِنْهَا، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَلَبِسْتُهَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنُفِسْتِ»؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِي فَأَدْخَلَنِي مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ، قَالَتْ: وَحَدَّثَتْنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ، وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ. [راجع: ۲۹۸]

[322] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے ساتھ چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا۔ میں آہستہ سے اٹھی اور اس چادر سے نکل آئی۔ پھر میں نے اپنے حیض کے کپڑے لیے اور انھیں پہن لیا۔ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں حیض آ گیا ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! تو آپ نے مجھے بلا لیا اور اپنے ساتھ چادر میں لے لیا۔ زینب نے کہا: حضرت ام سلمہ ؓ نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں ہوتے تھے اور اسی حالت میں ان کا بوسہ لے لیتے تھے، نیز میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن میں غسل جنابت کرتے تھے۔

(۲۲) بَابُ مَنِ اتَّخَذَ ثِيَابَ الْحَيْضِ سِوَى ثِيَابِ الطُّهْرِ

باب: 22- عام کپڑوں کے علاوہ حالت حیض کے لیے الگ لباس بنانا

۳۲۳ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيلَةٍ حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ: «أَنُفِسْتِ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ. [راجع: ۲۹۸]

[323] حضرت ام سلمہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: میں نبی ﷺ کے ہمراہ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا۔ میں چپکے سے نکل آئی اور حیض کا لباس پہن لیا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تجھے حیض آ گیا ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! تو آپ نے مجھے بلا لیا اور میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی عورت ایام حیض کے لیے کوئی مخصوص لباس رکھتی ہے تو یہ عمل قابل اعتراض نہیں اور نہ اسے

اسراف میں شامل کیا جاسکتا ہے جس کی شریعت میں ممانعت ہے۔ اسراف ممنوع یہ ہے کہ بے ضرورت یا محض فخر و مباہات کے لیے لباس میں تنوع اختیار کیا جائے۔ اگر گنجائش ہو تو ان دنوں الگ لباس کا اہتمام کرنا بہتر ہے۔

(٢٣) بَابُ شُهُودِ الْحَائِضِ الْعِيدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، وَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلَّى

باب: 23- حائضہ کا عیدین اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہونا بشرطیکہ وہ عیدگاہ سے الگ رہیں

٣٢٤ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْعِيدَيْنِ، فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ، فَحَدَّثَتْ عَنْ أُخْتِهَا، وَكَانَ زَوْجُ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ، وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتٍّ، قَالَتْ: كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضٰى، فَسَأَلَتْ أُخْتِي النَّبِيَّ ﷺ: أَعَلٰى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَّا تَخْرُجَ؟ قَالَ: «لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا، وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ، وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ». فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلْتُهَا: أَسَمِعْتِ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَتْ: بِأَبِي نَعَمْ - وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُهُ إِلَّا قَالَتْ: بِأَبِي - سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ، أَوِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ، وَالْحُيَّضُ، وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ، وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى». قَالَتْ حَفْصَةُ: فَقُلْتُ: آلْحُيَّضُ؟ فَقَالَتْ: أَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَكَذَا وَكَذَا؟ [انظر: ٣٥١، ٩٧١، ٩٧٤، ٩٨٠، ٩٨١، ١٦٥٢]

[324] حضرت حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم جوان لڑکیوں کو عیدین کے لیے باہر نکلنے سے منع کیا کرتی تھیں۔ ایک عورت آئی اور بنی خلف کے محل میں اتری۔ اس نے اپنی بہن کے واسطے سے یہ حدیث سنائی اور اس کے بہنوئی نے نبی ﷺ کے ہمراہ بارہ غزوات میں شرکت کی تھی اور خود ان کی بہن بھی اپنے شوہر کے ہمراہ چھ غزوات میں شرکت کر چکی تھی۔ اس (بہن) نے بتایا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں اور مریضوں کی تیمارداری بھی کرتی تھیں۔ میری بہن نے ایک مرتبہ نبی ﷺ سے دریافت کیا: اگر ہم میں سے کسی کے پاس بڑی چادر نہ ہو تو اس کے (نماز عید کے لیے) باہر نہ جانے میں کوئی حرج ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی ساتھی کو چاہیے کہ وہ اسے اپنی چادر کا کچھ حصہ پہنا دے تاکہ وہ مجالس خیر اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہو۔'' پھر جب ام عطیہ رضی اللہ عنہا آئیں تو میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی ﷺ سے (ایسا) سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا: میرے (ماں) باپ آپ پر فدا ہوں...... ام عطیہ رضی اللہ عنہا جب بھی آپ کا ذکر کرتیں ''میرے (ماں) باپ آپ پر فدا ہوں'' کے الفاظ ضرور کہتیں...... ہاں، میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ''جوان لڑکیاں، پردہ نشین خواتین (یا فرمایا) پردہ نشین جوان

لڑکیاں اور حیض والی عورتیں عیدگاہ جائیں اور مجالس خیر، نیز مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہوں، البتہ حائضہ عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں۔'' حفصہ بنت سیرین کہتی ہیں: میں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: آیا حائضہ بھی شریک ہو سکتی ہے؟ انھوں نے فرمایا: (کیوں نہیں؟) کیا حائضہ عورتیں عرفہ میں اور فلاں فلاں جگہ نہیں جاتیں؟

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ حائضہ عورتیں عیدین میں شرکت کر سکتی ہیں، نیز ان کا مجالس خیر و برکت اور اجتماعات دعوت و ارشاد میں جانا بھی درست ہے، لیکن ایک بات کا خیال رکھیں کہ حیض والی عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں۔ اس کی دو وجہیں ہیں: * ہنگامی طور پر عیدگاہ کو مسجد کا حکم دیا ہے، اس لیے حائضہ عورت کو عیدگاہ میں جانے کی ممانعت ہے۔ * جب اس نے نماز نہیں پڑھنی تو نمازی عورتوں کے ساتھ گھلنے ملنے اور ان کے پاس بیٹھنے کی چنداں ضرورت نہیں۔

(٢٤) بَابٌ: إِذَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلَاثَ حِيَضٍ

وَمَا يُصَدَّقُ النِّسَاءُ فِي الْحَيْضِ وَالْحَمْلِ، وَفِيمَا يُمْكِنُ مِنَ الْحَيْضِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ فِيٓ أَرْحَامِهِنَّ﴾ [البقرة: ٢٢٨] وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ وَشُرَيْحٍ: إِنْ جَاءَتْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ بِطَانَةِ أَهْلِهَا مِمَّنْ يُرْضٰى دِينُهُ، أَنَّهَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلَاثًا صُدِّقَتْ. وَقَالَ عَطَاءٌ: أَقْرَاؤُهَا مَا كَانَتْ، وَبِهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ. وَقَالَ عَطَاءٌ: اَلْحَيْضُ يَوْمٌ إِلٰى خَمْسَ عَشْرَةَ. وَقَالَ مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ: سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ أَيَّامٍ، قَالَ: اَلنِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ.

باب: 24- اگر کسی عورت کو ایک ہی مہینے میں تین بار حیض آ جائے

جب حیض آنے کا امکان ہو تو حیض اور حمل کے متعلق عورتوں کی تصدیق کی جائے گی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ان عورتوں کے لیے جائز نہیں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کے رحم میں پیدا کیا ہے، وہ اسے چھپائیں۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح سے منقول ہے: اگر عورت کے گھرانے کا کوئی دیندار فرد گواہی دے کہ اس عورت کو ایک مہینے میں تین مرتبہ حیض آیا ہے تو اس کی تصدیق کی جائے گی۔ حضرت عطاء نے کہا: عورت کے حیض کے دن اتنے ہی ہوں گے جتنے پہلے ہوتے تھے۔ ابراہیم نخعی نے بھی یہی کہا ہے۔ حضرت عطاء نے یہ بھی کہا: حیض ایک دن سے پندرہ دن تک ہو سکتا ہے۔ حضرت معتمر بن سلیمان اپنے باپ (سلیمان) سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے ابن سیرین سے ایک ایسی عورت کے متعلق دریافت کیا جو اپنی

عادت کے مطابق حیض آ جانے کے بعد پانچ دن تک خون دیکھتی ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: عورتیں اپنے معاملات کے متعلق زیادہ علم رکھتی ہیں۔

٣٢٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ: «لَا، إِنَّ ذٰلِكِ عِرْقٌ، وَلٰكِنْ دَعِي الصَّلَاةَ قَدْرَ الْأَيَّامِ الَّتِي كُنْتِ تَحِيضِينَ فِيهَا، ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي». [راجع: ٣٠٦]

[325] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے پوچھا: مجھے استحاضے کا خون آتا ہے اور میں مدتوں پاک نہیں ہوسکتی، تو کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، یہ تو ایک رگ کا خون ہے۔ ہاں، اتنے دن نماز چھوڑ دیا کرو جن میں اس (بیماری) سے قبل تمھیں حیض آیا کرتا تھا۔ اس کے بعد غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔''

فائدہ: حضرت عطاء بن ابی رباح نے فرمایا کہ اگر مطلقہ عورت ایک ماہ میں تین حیض گزر جانے کا دعویٰ کرتی ہے تو دیکھا جائے کہ طلاق سے قبل اس کی عادت کیا تھی۔[1] اگر اسے ایک ماہ میں تین مرتبہ حیض آنے کی عادت تھی تو اس کا دعویٰ تسلیم کیا جائے گا بصورت دیگر یہ سمجھا جائے گا کہ یہ اپنے شوہر سے پیچھا چھڑانے کا دعویٰ کر رہی ہے اور اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی کیونکہ یہ اس بہانے خاوند کا حق رجوع باطل کر رہی ہے۔

(٢٥) بَابُ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ فِي غَيْرِ أَيَّامِ الْحَيْضِ

باب: 25- ایام حیض کے علاوہ زرد اور خاکستری رطوبت کا آنا

٣٢٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا.

[326] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم زرد اور خاکستری رنگ کی رطوبت کو کوئی اہمیت نہیں دیتی تھیں۔

فائدہ: ایام حیض کے علاوہ اگر زرد یا خاکستری رنگ کی رطوبت آئے تو اسے کوئی اہمیت نہ دی جائے جیسا کہ حدیث ام عطیہ رضی اللہ عنہا میں ہے اور اگر ایام حیض میں اس طرح کی رطوبت برآمد ہو تو اسے حیض شمار کیا جائے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی

1 المصنف لعبدالرزاق: 311/6.

روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت ام عطیہ ؓ کی روایت بایں الفاظ بھی مروی ہے کہ طہر کے بعد ہم زرد اور خاکستری رنگ کی رطوبت کو کچھ اہمیت نہ دیتی تھیں۔[1]

(٢٦) بَابُ عِرْقِ الْاِسْتِحَاضَةِ

باب: 26- استحاضے کی رگ کا بیان

٣٢٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ، عَنْ ذٰلِكَ؟ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ، فَقَالَ: «هٰذَا عِرْقٌ»، فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

[327] حضرت عائشہ ؓ زوجۂ نبی ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ ؓ سات سال تک مستحاضہ رہیں۔ انھوں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''یہ رگ (کا خون) ہے۔'' چنانچہ حضرت ام حبیبہ ؓ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھیں۔

(٢٧) بَابُ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

باب: 27- طواف افاضہ کے بعد عورت کو حیض آنا

٣٢٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا، أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ؟» فَقَالُوا: بَلٰى، قَالَ: «فَاخْرُجِي». [راجع: ٢٩٤]

[328] حضرت عائشہ ؓ زوجۂ نبی ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! صفیہ بنت حیی ؓ کو حیض آ گیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شاید وہ ہمیں (مدینہ) جانے سے باز رکھے گی۔ کیا اس نے تمھارے ساتھ طواف (زیارت) نہیں کر لیا تھا؟'' انھوں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر وہ رخت سفر باندھے۔''

٣٢٩ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا

[329] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اگر حائضہ کو عذر حیض شروع ہو جائے تو وہ (طواف وداع کے بغیر) مکے سے روانہ ہو سکتی ہے۔

1 سنن أبي داود، الطهارة، حديث: 307.

حَاضَتْ. [انظر: ١٧٥٥، ١٧٦٠]

٣٣٠ - وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ فِي أَوَّلِ أَمْرِهِ: إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: تَنْفِرُ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ لَهُنَّ. [انظر: ١٧٦١]

[330] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پہلے پہل اس حالت میں مکے سے واپس ہونے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ (حضرت طاؤس کہتے ہیں کہ) پھر میں نے انھیں یہ فرماتے سنا کہ وہ طواف وداع کے بغیر واپس جا سکتی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں جانے کی اجازت دے دی تھی۔

فائدہ: طواف کی تین اقسام ہیں: * طواف قدوم: اسے طواف تحیہ بھی کہا جاتا ہے۔ بیت اللہ میں داخل ہوتے ہی پہلے یہ طواف کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی عورت حالتِ حیض میں مکہ پہنچے تو یہ طواف ساقط ہو جاتا ہے۔ * طواف افاضہ: اسے طواف زیارت بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حج کا رکن ہے۔ یہ طواف ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو کیا جاتا ہے۔ یہ کسی حالت میں ساقط نہیں ہوتا۔ اگر عورت کو حیض آ جائے تو وہ اس کے ختم ہونے کا انتظار کرے اور طواف افاضہ کرکے وطن واپس آئے۔ * طواف وداع: اسے طواف صدر بھی کہتے ہیں جو وطن واپسی کے وقت کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی عورت حالت حیض میں ہے تو طواف وداع بھی ساقط ہو جاتا ہے۔

(٢٨) بَابٌ: إِذَا رَأَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ الطُّهْرَ

باب: 28- جب مستحاضہ کو خون آنا بند ہو جائے

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَلَوْ سَاعَةً، وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا إِذَا صَلَّتْ، اَلصَّلَاةُ أَعْظَمُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (مستحاضہ کا جب خون بند ہو جائے تو) غسل کرے اور نماز پڑھے اگرچہ یہ بندش تھوڑی دیر کے لیے ہو۔ جب وہ نماز پڑھ سکتی ہے جس کی اہمیت بہت زیادہ ہے، تو اس کا شوہر بدرجۂ اَولیٰ اس کے پاس آ سکتا ہے۔

٣٣١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي».

[331] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے (فاطمہ بنت ابی حبیش سے) فرمایا: ''جب حیض کے ایام آئیں تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض کے ایام گزر جائیں تو خون کو دھوڈالو اور نماز ادا کرو۔''

فائدہ: علامہ سندھی نے عنوان کا مقصد بایں الفاظ بیان کیا ہے کہ اس مقام پر طہر سے مراد خون حیض کا انقطاع ہے، مطلق خون کا بند ہونا مراد نہیں کیونکہ کلام تو اس عورت سے متعلق ہے جو خونِ استحاضہ کی حالت سے دوچار ہو اور اس کا خون بند نہ ہو رہا

ہو۔[1] مقصد یہ ہے کہ عورت جس وقت دیکھے کہ طہر شروع ہو گیا ہے، گو استحاضے کا خون آ رہا ہے تو فوراً غسل کر کے نماز شروع کر دے۔

(٢٩) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النُّفَسَاءِ وَسُنَّتِهَا

باب: 29- نفاس والی عورت کا جنازہ اور اس کا طریقہ

٣٣٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ: أَنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فِي بَطْنٍ، فَصَلَّى عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَامَ وَسَطَهَا. [انظر: ١٣٣١، ١٣٣٢]

[332] حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت کا زچگی میں انتقال ہو گیا تو نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور جنازہ پڑھتے وقت اس کے درمیان (کمر کے سامنے) کھڑے ہوئے۔

فائدہ: اس مسئلے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ نفاس کی حالت نجاست کی حالت ہے اور اس حالت میں اسے موت آئی ہے، گویا موت آنے سے نجاست مستقر ہو گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ نفاس کی حالتِ نجاست جب موت سے برقرار ہو گئی تو اس پر نماز جنازہ کی اجازت ہو گی؟ امام بخاری نے حدیث سے ثابت فرمایا کہ نفاس میں مرنے والی عورت کا جنازہ پڑھنا صحیح ہے۔

(٣٠) بَابٌ:

باب: 30- بلا عنوان

٣٣٣ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، مِنْ كِتَابِهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَالَتِي مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ تَكُونُ حَائِضًا لَا تُصَلِّي، وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى خُمْرَتِهِ، إِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي بَعْضُ ثَوْبِهِ. [انظر: ٣٧٩، ٣٨١، ٥١٧، ٥١٨].

[333] حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ اور اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ حائضہ ہوتیں اور نماز نہ پڑھتیں تو بھی رسول اللہ ﷺ کی سجدہ گاہ کے پاس لیٹی رہتیں۔ رسول اللہ ﷺ اپنی چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھتے رہتے، جب سجدہ کرتے تو آپ کا کچھ کپڑا ان کے جسم سے لگ جاتا تھا۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مطلب ہے کہ جس طرح نفاس والی عورت پر نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے اسی طرح اگر عورت

[1] حاشية السندي: 205/1.

دوران حیض میں فوت ہو جائے تو اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے گا کیونکہ حیض ونفاس دونوں کا ایک ہی حکم ہے، لہٰذا جس طرح نفاس والی عورت کا خون مرنے سے بند ہو جاتا ہے اور غسل دینے سے وہ پاک ہو جاتی ہے، اسی طرح حیض والی عورت کا خون بھی مرنے کے بعد بند ہو جاتا ہے اور غسل دینے سے وہ پاک ہو جائے گی اور اس کا جنازہ پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں۔ اس حدیث سے مندرجہ ذیل احکام کا استنباط ہوتا ہے: * حائضہ نجس نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ دوران نماز میں اپنا کپڑا حضرت میمونہ ؓ پر نہ گرنے دیتے۔ یہی حکم نفاس والی عورت کا ہے۔ * حائضہ نماز تو نہیں پڑھتی، البتہ نمازی کے آگے اپنا بستر بچھا کر لیٹ سکتی ہے۔ * حائضہ عورت کے پاس نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں، اسی طرح اس کے بستر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا، جبکہ وہ بستر جہت قبلہ میں ہو، بھی جائز ہے۔ * کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چٹائی پر نماز پڑھنا تواضع کی علامت ہے۔[1]

1 عمدة القاري: 184/3.

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

7 - كِتَابُ التَّيَمُّمِ

تیمّم سے متعلق احکام ومسائل

[وَ] قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ﴾ [المائدة: ٦].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کر کے آئے یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو) پھر تمھیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمّم کر لو، پس اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کر لو۔''

(١) [بَابٌ]:

باب: 1- بلا عنوان

٣٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ - أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ - انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ فَأَتَى النَّاسُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا: أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَالنَّاسِ، وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلٰى فَخِذِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[334] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ جب ہم بیداء یا ذات الجیش پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تلاش کے لیے قیام فرمایا تو دوسرے لوگ بھی آپ کے ہمراہ ٹھہر گئے، مگر وہاں کہیں پانی نہ تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے: آپ نہیں دیکھتے کہ عائشہ ؓ نے کیا کیا؟ رسول اللہ ﷺ اور سب لوگوں کو ٹھہرا لیا اور یہاں پانی بھی نہیں ملتا اور نہ ان کے پاس پانی ہی ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق ؓ آئے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ میری ران پر سر رکھے محو استراحت تھے۔ صدیق اکبر ؓ کہنے لگے: تم نے رسول اللہ ﷺ اور سب لوگوں کو یہاں ٹھہرا لیا، حالانکہ یہاں پانی نہیں ہے اور نہ ہی لوگوں کے

وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ، وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلٰى فَخِذِي، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ، فَتَيَمَّمُوا. فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ! قَالَتْ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.
[انظر: ٣٣٦، ٣٦٧٢، ٣٧٧٣، ٤٥٨٣، ٤٦٠٧، ٤٦٠٨، ٥١٦٤، ٥٢٥٠، ٥٨٨٢، ٦٨٤٤، ٦٨٤٥]

پاس ہے۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: ابوبکر صدیق ؓ مجھ پر ناراض ہوئے اور جو اللہ کو منظور تھا (برا بھلا) کہا، نیز میری کوکھ میں ہاتھ سے کچوکا لگانے لگے، لیکن میں نے حرکت اس لیے نہ کی کہ میری ران پر رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک تھا۔ صبح کے وقت اس بے آب مقام پر رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرما دی، چنانچہ لوگوں نے تیمم کر لیا۔ اس وقت حضرت اسید بن حضیر ؓ بولے: اے آل ابوبکر! یہ کوئی تمھاری پہلی برکت نہیں! حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: جس اونٹ پر میں سوار تھی، ہم نے اسے اٹھایا تو اس کے نیچے سے ہار مل گیا۔

فائدہ: مختلف روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ ؓ کے ہار کی گمشدگی دو مرتبہ ہوئی۔ اب یہ بات کہ ایک سفر میں دوبار ہار گم ہوا ہو، بعید از قیاس ہے، اس لیے یہ ماننا ہوگا کہ دو مختلف سفروں میں دو مرتبہ ہار گم ہوا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے: ایک مرتبہ غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی پر حضرت عائشہ ؓ کا ہار گم ہوا جو انھوں نے اپنی بہن حضرت اسماء ؓ سے عاریتاً لیا تھا۔ اس مرتبہ انھوں نے خود ہی تلاش کیا اور اس وقت دستیاب ہوا جب لشکر کوچ کر چکا تھا۔ دوسری مرتبہ غزوۂ ذات الرقاع میں آپ کا ہار گم ہوا۔ اس مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام ؓ کو اس کی تلاش کے لیے بھیجا اور دوسرے لوگوں کو تلاش کرنے کے سبب اس میدان میں رکنا پڑا۔ طبرانی کی ایک روایت اس موقف کی مؤید ہے۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: جب میرے ہار گم ہو جانے کا واقعہ پیش آیا اور بہتان لگانے والوں نے جو چاہا کہا، پھر اس کے بعد میں دوبارہ کسی غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ گئی، وہاں پھر میرا ہار گم ہو گیا اور لوگوں کو اس کی تلاش کے لیے رکنا پڑا تو اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے کہا بیٹی! تو ہر سفر میں لوگوں کے لیے کوئی مصیبت کھڑی کر دیتی ہے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے تیمم کی رخصت نازل فرمائی۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ ؓ کا ہار دوبار گم ہوا اور تیمم کی آیت دوسرے سفر سے متعلق ہے۔ اگرچہ اس روایت کی سند میں محمد بن حمید رازی کی وجہ سے کلام کیا گیا ہے، تاہم تائید و شواہد میں اسے پیش کیا جا سکتا ہے۔

٣٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ

[335] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں: ایک یہ کہ مجھے ایک مہینے کی مسافت پر بذریعہ رعب مدد دی گئی ہے۔ دوسری یہ کہ تمام

عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أُعْطِيتُ خَمْسًا لَّمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُورًا، فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً». [انظر: ٤٣٨، ٣١٢٢]

روئے زمین کو میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا ہے۔ اب میری امت میں جس شخص کو نماز کا وقت آ جائے اسے چاہیے کہ وہیں نماز پڑھ لے۔ تیسری یہ کہ میرے لیے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا ہے جبکہ اس سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھا۔ چوتھی یہ کہ مجھے شفاعت (کبریٰ) عطا کی گئی ہے۔ پانچویں یہ کہ پہلے نبی خاص اپنی قوم کے لیے مبعوث ہوا کرتا تھا، مگر میں تمام لوگوں کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہوں۔''

(٢) بَابٌ: إِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً وَّلَا تُرَابًا

باب: 2- جب نمازی پانی نہ پا سکے اور نہ مٹی دستیاب ہو (تو کیا کرے؟)

٣٣٦ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا فَوَجَدَهَا، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَّاءٌ، فَصَلَّوْا فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ. فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لِّعَائِشَةَ: جَزَاكِ اللهُ خَيْرًا، فَوَاللهِ! مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ إِلَّا جَعَلَ اللهُ ذٰلِكِ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا. [راجع: ٣٣٤]

[336] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ایک بار حضرت اسماء ؓ سے مستعار لیا جو گم ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اس کی تلاش کے لیے روانہ کیا۔ وہ اسے مل گیا لیکن ان لوگوں کو نماز کا وقت ایسی حالت میں آ یا کہ ان کے پاس پانی نہیں تھا، چنانچہ انھوں نے (ویسے ہی) نماز ادا کر لی۔ جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرما دی۔ حضرت اسید بن حضیر ؓ نے حضرت عائشہ ؓ سے کہا: اللہ تمھیں جزائے خیر دے، اللہ کی قسم! جب بھی تم پر کوئی ایسی بات آ پڑی جسے تم ناگوار خیال کرتی تھیں تو اللہ تعالیٰ نے اس میں تمھارے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے خیر و برکت عطا فرما دی۔

فائدہ: فاقد الطھورین (پانی اور مٹی دونوں چیزیں نہ پانے والے) کے متعلق امام احمد بن حنبل ؒ کا یہ موقف ہے کہ وہ ایسی حالت میں وضو اور تیمم کے بغیر نماز ادا کر لے، اس کی نماز صحیح ہوگی اور اس کے ذمے کوئی قضا وغیرہ نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ ''جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو۔''[1] نیز قرآن مجید میں ہے: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ

1 التغابن 16:64.

نفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ ''اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔'' [1] امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔

(۳) بَابُ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَخَافَ فَوْتَ الصَّلَاةِ

باب: 3- اگر پانی دستیاب نہ ہو اور نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو حضر میں تیمّم کرنا

وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ، وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْمَرِيضِ عِنْدَهُ الْمَاءُ وَلَا يَجِدُ مَنْ يُنَاوِلُهُ: يَتَيَمَّمُ. وَأَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ أَرْضِهِ بِالْجُرُفِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمِرْبَدِ الْغَنَمِ فَصَلَّى، ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ.

حضرت عطاء بن ابی رباح بھی اسی کے قائل ہیں۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے اس مریض کے متعلق فرمایا جس کے پاس پانی ہو لیکن اسے دینے والا موجود نہ ہو، وہ تیمّم کرلے۔ اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی اس زمین سے واپس ہوئے جو مقام جرف میں تھی، مربد غنم کے مقام پر عصر کا وقت ہو گیا تو آپ نے وہیں نماز ادا کر لی۔ پھر جب مدینہ منورہ آئے تو آفتاب بلند تھا لیکن آپ نے نماز کا اعادہ نہیں کیا۔

۳۳۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

[337] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عمیر کہتے ہیں کہ میں اور نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام عبداللہ بن یسار ابوجہیم بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ایک دفعہ بئر جمل سے واپس آ رہے تھے کہ راستے میں ایک شخص ملا اور اس نے آپ کو سلام کیا لیکن نبی ﷺ نے اس کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپ ایک دیوار کے پاس آئے اور اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کیا، یعنی تیمّم فرمایا، پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

(٤) بَابُ الْمُتَيَمِّمِ هَلْ يَنْفُخُ فِيهِمَا؟

باب: 4- جب تیمّم کے لیے مٹی پر ہاتھ مارے تو کیا ہاتھوں پر پھونک ماری جاسکتی ہے؟

۳۳۸ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ:

[338] حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ فرماتے ہیں: ایک

1 البقرة 2:286.

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبِ الْمَاءَ، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ؟ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا» وَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ، وَنَفَخَ فِيهِمَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ. [انظر: ٣٣٩، ٣٤٠، ٣٤١، ٣٤٢، ٣٤٣، ٣٤٥، ٣٤٦، ٣٤٧]

شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے لیکن پانی نہیں مل سکا۔ اس موقع پر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں اور آپ دونوں سفر میں تھے اور جنبی ہو گئے تھے؟ آپ نے تو نماز نہیں پڑھی تھی لیکن میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی تھی۔ پھر میں نے نبی ﷺ سے ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تیرے لیے اتنا ہی کافی تھا۔“ یہ فرما کر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے، پھر ان میں پھونک ماری، اس کے بعد آپ نے ان سے اپنے منہ اور ہاتھوں پر مسح فرمایا۔

(٥) بَابُ التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ

باب: 5- تیمّم صرف چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے لیے ہے

٣٣٩ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيهِ: قَالَ عَمَّارٌ بِهٰذَا، وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ؛ ثُمَّ أَدْنَاهُمَا مِنْ فِيهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ. [راجع: ٣٣٨]

[339] حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے تیمّم کے متعلق یہ سب واقعہ بیان کیا (پہلی روایت کی طرف اشارہ ہے) اور شعبہ (ایک راوی) نے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا، پھر دونوں ہاتھ اپنے منہ کے قریب کیے، پھر اپنے منہ اور دونوں ہتھیلیوں پر مسح کیا۔

وَقَالَ النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ ذَرًّا يَقُولُ: عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى. قَالَ الْحَكَمُ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ.

نضر (بن شمیل) کی روایت کے مطابق حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (پاک مٹی) مسلمان کا وضو ہے، پانی کی جگہ وہ (مسلمان کو) کافی ہوتی ہے، یعنی جب پانی دستیاب نہ ہو۔

٣٤٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذَرًّا، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ

[340] حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے جب ان سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم دونوں ایک چھوٹے لشکر میں تھے کہ

عُمَرَ، وَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ: كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا. وَقَالَ: تَفَلَ فِيهِمَا. [راجع: ٣٣٨]

دونوں کو جنابت لاحق ہو گئی۔ مزید کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر اتنی زور سے پھونک ماری کہ اس میں قدرے لعاب دہن بھی شامل ہو گیا۔

٣٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ: تَمَعَّكْتُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «يَكْفِيكَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ». [راجع: ٣٣٨]

[341] حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ ؓ سے روایت ہے، حضرت عمار ؓ نے حضرت عمر ؓ سے کہا: میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا۔ پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''تجھے اپنے منہ اور دونوں ہتھیلیوں پر مسح کرنا ہی کافی تھا۔''

٣٤٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: شَهِدْتُ عُمَرَ قَالَ لَهُ عَمَّارٌ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ. [راجع: ٣٣٨]

[342] حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ ؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں حضرت عمر ؓ کے پاس موجود تھا، ان سے حضرت عمار ؓ نے کہا، پھر انھوں نے حدیث (سابق) بیان کی۔

٣٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ: فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ. [راجع: ٣٣٨]

[343] حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمار ؓ نے فرمایا: پھر نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا، پھر اپنے منہ اور ہتھیلیوں پر مسح فرمایا۔

(٦) بَابٌ: اَلصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ، يَكْفِيهِ عَنِ الْمَاءِ

باب: 6- پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اور اسے پانی کے بدلے کافی ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ يُجْزِئُهُ التَّيَمُّمُ مَا لَمْ يُحْدِثْ. وَأَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَيَمِّمٌ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ عَلَى السَّبَخَةِ وَالتَّيَمُّمِ بِهَا.

حسن بصری ؒ نے کہا: تیمّم اس وقت تک کافی ہو گا جب تک دوبارہ بے وضو نہ ہو۔ حضرت ابن عباس ؓ نے تیمّم کی حالت میں امامت کی۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ شوریلی زمین پر نماز پڑھنے اور اس سے تیمّم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

٣٤٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ

[344] حضرت عمران بن حصین خزاعی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ہمراہ سفر میں

عَنْ عِمْرَانَ قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ وَإِنَّا أَسْرَيْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً، وَلَا وَقْعَةَ أَحْلٰى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ، ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ يُسَمِّيهِمْ أَبُو رَجَاءٍ، فَنَسِيَ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَامَ لَمْ يُوقَظْ حَتّٰى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ، لِأَنَّا لَا نَدْرِي مَا يَحْدُثُ لَهُ فِي نَوْمِهِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ وَرَأٰى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ رَجُلًا جَلِيدًا، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ، فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ بِصَوْتِهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ، قَالَ: «لَا ضَيْرَ أَوْ لَا يَضِيرُ، اِرْتَحِلُوا» فَارْتَحَلُوا فَسَارَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ، وَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُّعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ، قَالَ: «مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟» قَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَّلَا مَاءَ، قَالَ: «عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ، فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ»، ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَكٰى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ، فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا، كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ، نَسِيَهُ عَوْفٌ، وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ: «اِذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ»، فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَّاءٍ عَلٰى بَعِيرٍ لَّهَا: فَقَالَا لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ؟ قَالَتْ: عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسِ هٰذِهِ السَّاعَةَ،

تھے اور رات بھر چلتے رہے۔ جب آخر شب ہوئی تو ہم کچھ دیر کے لیے سو گئے، اور مسافر کے نزدیک اس وقت سے زیادہ کوئی نیند میٹھی نہیں ہوتی۔ ہم ایسے سوئے کہ آفتاب کی گرمی ہی سے بیدار ہوئے۔ سب سے پہلے جس کی آنکھ کھلی وہ فلاں شخص تھا، پھر فلاں شخص اور پھر فلاں شخص۔ ابورجاء ان (فلاں، فلاں اور فلاں) کے نام لیتے تھے لیکن عوف بھول گئے...... پھر چوتھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جاگے۔ اور (ہمارا دستور یہ تھا کہ) جب نبی ﷺ استراحت فرماتے تو کوئی آپ کو بیدار نہ کرتا تھا تاآنکہ آپ خود بیدار ہو جاتے کیونکہ ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ کو خواب میں کیا پیش آ رہا ہے؟ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیدار ہو کر وہ حالت دیکھی جو لوگوں پر طاری تھی، اور وہ دلیر آدمی تھے، تو انھوں نے بآواز بلند تکبیر کہنا شروع کی۔ سو وہ برابر اللہ اکبر بلند آواز سے کہتے رہے یہاں تک کہ ان کی آواز سے نبی ﷺ بیدار ہو گئے۔ جب آپ جاگے تو لوگوں نے آپ سے اس مصیبت کا شکوہ کیا جو ان پر پڑی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''کچھ حرج نہیں یا اس سے کچھ نقصان نہ ہوگا۔ چلو اب کوچ کرو۔'' پھر لوگ روانہ ہوئے۔ تھوڑی سی مسافت کے بعد آپ اترے، وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کیا، نماز کے لیے اذان دی گئی، اس کے بعد آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو اچانک ایک شخص کو گوشۂ تنہائی میں بیٹھے دیکھا جس نے ہم لوگوں کے ساتھ نماز نہ پڑھی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''اے فلاں شخص! تیرے لیے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کون سی چیز مانع ہوئی؟'' اس نے عرض کیا: میں جنبی ہوں اور پانی موجود نہ تھا۔ آپ نے فرمایا: ''تجھے پاک مٹی سے تیمّم کرنا چاہیے تھا۔ وہ تجھے کافی تھا۔'' پھر نبی ﷺ چلے تو لوگوں نے آپ سے پیاس کی

وَنَفَرُنَا خُلُوفًا، قَالَا لَهَا: اِنْطَلِقِي إِذًا، قَالَتْ: إِلٰى أَيْنَ؟ قَالَا: إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: اَلَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِيءُ؟ قَالَا: هُوَ الَّذِي تَعْنِينَ، فَانْطَلِقِي، فَجَاءَا بِهَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ. قَالَ: فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا، وَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ - أَوِ السَّطِيحَتَيْنِ - وَأَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ، وَنُودِيَ فِي النَّاسِ: اُسْقُوا وَاسْتَقُوا، فَسَقٰى مَنْ سَقٰى، وَاسْتَقٰى مَنْ شَاءَ، وَكَانَ آخِرَ ذٰلِكَ أَنْ أَعْطَى الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِّنْ مَّاءٍ، قَالَ: «اِذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ»، وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلٰى مَا يُفْعَلُ بِمَائِهَا، وَايْمُ اللهِ! لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا، وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً مِّنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِجْمَعُوا لَهَا»، فَجَمَعُوا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ، وَدَقِيقَةٍ، وَسَوِيقَةٍ، حَتّٰى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا فَجَعَلُوهَا فِي ثَوْبٍ وَحَمَلُوهَا عَلٰى بَعِيرِهَا، وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا، قَالَ لَهَا: «تَعْلَمِينَ مَا رَزِئْنَا مِنْ مَّائِكِ شَيْئًا، وَلٰكِنَّ اللهَ هُوَ الَّذِي أَسْقَانَا»، فَأَتَتْ أَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ، فَقَالُوا: مَا حَبَسَكِ يَا فُلَانَةُ؟ قَالَتِ: الْعَجَبُ، لَقِيَنِي رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِي إِلٰى هٰذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِيءُ، فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا، فَوَاللهِ! إِنَّهُ لَأَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هٰذِهِ وَهٰذِهِ، وَقَالَتْ بِإِصْبَعِهَا الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ، فَرَفَعَتْهُمَا إِلَى السَّمَاءِ - تَعْنِي

شکایت کی۔ آپ اترے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے شخص کو بلایا...... ابورجاء اس شخص کا نام لیتے تھے، عوف بھول گئے ...... اور فرمایا: ”تم دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو۔“ چنانچہ وہ دونوں روانہ ہوئے تو راستے میں انھیں ایک عورت ملی جو اپنے اونٹ پر پانی کی دو مشکوں کے درمیان بیٹھی ہوئی تھی۔ انھوں نے اس سے دریافت کیا کہ پانی کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا کہ پانی مجھے گزشتہ کل اسی وقت ملا تھا اور ہمارے مرد پیچھے ہیں۔ ان دونوں نے اس سے کہا: ہمارے ہمراہ چل۔ اس نے کہا: کہاں جانا ہے؟ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ کے پاس۔ وہ بولی: وہی جسے بے دین کہا جاتا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں وہی ہے جنھیں تو ایسا سمجھتی ہے، چل تو سہی۔ آخر وہ دونوں اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور آپ سے سارا قصہ بیان کیا۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگوں نے اسے اونٹ سے اتار لیا اور نبی ﷺ نے ایک برتن منگوایا اور دونوں پکھالوں یا مشکوں کے منہ اس میں کھول دیے۔ پھر اوپر کا منہ بند کر کے نیچے کا منہ کھول دیا اور لوگوں کو اطلاع دی کہ خود بھی پانی پیو اور جانوروں کو بھی پلاؤ، تو جس نے چاہا خود پیا اور جس نے چاہا جانوروں کو پلایا اور بالآخر آپ نے یہ کیا کہ جس شخص کو نہانے کی ضرورت تھی اسے بھی پانی کا ایک برتن بھر کر دیا اور اس سے کہا: ”جاؤ، اس سے غسل کرو۔“ وہ عورت کھڑی یہ منظر دیکھتی رہی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ اللہ کی قسم! جب پانی لینا بند کیا گیا تو ہمارے خیال کے مطابق وہ (مشکیں) اب اس وقت سے بھی زیادہ بھری ہوئی تھیں جب آپ نے ان سے پانی لینا

السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ - أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللهِ حَقًّا. فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ ذٰلِكَ يُغِيرُونَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَلَا يُصِيبُونَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ مِنْهُ. فَقَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا: مَا أُرٰى [أَنَّ] هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ يَدَعُونَكُمْ عَمْدًا، فَهَلْ لَكُمْ فِي الْإِسْلَامِ؟ فَأَطَاعُوهَا فَدَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ.

شروع کیا تھا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس عورت کے لیے کچھ جمع کرو۔'' لوگوں نے کھجور، آٹا اور ستو اکٹھا کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ طعام کی ایک اچھی مقدار اس کے لیے جمع ہو گئی۔ جمع شدہ سامان انھوں نے ایک کپڑے میں باندھ دیا اور اسے اونٹ پر سوار کر کے وہ کپڑا اس کے آگے رکھ دیا۔ پھر آپ نے اس سے فرمایا: ''تم جانتی ہو کہ ہم نے تمھارے پانی میں کچھ کمی نہیں کی بلکہ ہمیں تو اللہ نے پلایا ہے۔'' پھر وہ عورت اپنے گھر والوں کے پاس واپس آئی۔ چونکہ وہ دیر سے پہنچی تھی، اس لیے انھوں نے پوچھا: اے فلاں عورت! تجھے کس نے روک لیا تھا؟ اس نے کہا: مجھے تو ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ اور وہ یہ کہ (راستے میں) مجھے دو آدمی ملے جو مجھے اس شخص کے پاس لے گئے جس کو بے دین کہا جاتا ہے، اس نے ایسا ایسا کیا۔ اللہ کی قسم! جتنے لوگ اس (آسمان) کے اور اس (زمین) کے درمیان ہیں، اور اس نے اپنی درمیان والی اور شہادت والی انگلی اٹھا کر آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کیا، ان سب میں سے وہ بڑا جادوگر ہے، یا وہ اللہ کا حقیقی رسول ہے۔ پھر مسلمانوں نے یہ کرنا شروع کر دیا کہ اس عورت کے اردگرد جو مشرک آباد تھے ان پر تو وہ حملہ آور ہوتے اور جن لوگوں میں وہ عورت رہتی تھی ان کو چھوڑ دیتے۔ آخر اس نے ایک دن اپنی قوم سے کہا: میرے خیال میں مسلمان تمھیں دانستہ چھوڑ دیتے ہیں، کیا تمھیں اسلام سے کچھ رغبت ہے؟ تب انھوں نے اس کی بات قبول کی اور مسلمان ہو گئے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: صَبَأَ: خَرَجَ مِنْ دِينٍ إِلٰى غَيْرِهِ. وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: اَلصَّابِئِينَ فِرْقَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يَقْرَؤُونَ الزَّبُورَ. [انظر: ٣٤٨،

ابو عبداللہ (امام بخاری ﷫) کہتے ہیں: صبأ کے معنی ایک دین سے نکل کر دوسرے دین میں داخل ہونا ہیں۔ ابو العالیہ نے کہا: صابئین اہل کتاب کا ایک فرقہ ہے جو زبور

[٣٥٧١

کی تلاوت کرتا ہے۔

(٧) بَابٌ: إِذَا خَافَ الْجُنُبُ عَلَى نَفْسِهِ الْمَرَضَ أَوِ الْمَوْتَ، أَوْ خَافَ الْعَطَشَ تَيَمَّمَ

باب: 7- جب جنبی اپنے متعلق بیماری، موت یا پیاس کا اندیشہ رکھتا ہو تو اسے تیمّم کرنے کی اجازت ہے

وَيُذْكَرُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَجْنَبَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَتَيَمَّمَ وَتَلَا ﴿وَلَا تَقْتُلُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ [النساء: ٢٩] فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُعَنِّفْ.

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ انھیں سردی کی رات میں جنابت لاحق ہوگئی تو انھوں نے تیمّم کیا اور یہ آیت پڑھی: ''اپنی جانوں کو قتل نہ کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ بہت مہربان ہے۔'' جب نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے انھیں کوئی سرزنش نہیں فرمائی۔

٣٤٥ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - هُوَ غُنْدَرٌ - عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ: إِذَا لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ لَا تُصَلِّي؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِي هٰذَا كَانَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُهُمُ الْبَرْدَ، قَالَ هٰكَذَا: يَعْنِي تَيَمَّمَ وَصَلَّى، وَقَالَ: قُلْتُ: فَأَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِعُمَرَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ. [راجع: ٣٣٨]

[345] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر تمھیں (جنابت کی حالت میں) پانی نہ ملے تو کیا تم نماز نہیں پڑھو گے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگر میں اس معاملے میں رخصت دے دوں تو پھر یہ ہوگا کہ جب کبھی کسی کو سردی کا احساس ہوگا تو یہی کرے گا، یعنی تیمّم کر کے نماز پڑھ لے گا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اگر یہی بات ہے) تو پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا وہ قول کہاں جائے گا جو انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے قول پر اطمینان نہیں ہوا تھا۔

٣٤٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسٰى فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسٰى: أَرَأَيْتَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِذَا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً، كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ

[346] حضرت شقیق بن سلمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھا جب حضرت ابوموسیٰ نے حضرت ابن مسعود سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کی کیا رائے ہے، اگر کسی کو جنابت لاحق ہو جائے اور اسے پانی نہ ملے تو وہ کیا

عَبْدُ اللهِ: لَا يُصَلِّي حَتّٰى يَجِدَ الْمَاءَ، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ عَمَّارٍ حِينَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «كَانَ يَكْفِيكَ»؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِذٰلِكَ؟ فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: فَدَعْنَا مِنْ قَوْلِ عَمَّارٍ، كَيْفَ تَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ؟ فَمَا دَرٰى عَبْدُ اللهِ مَا يَقُولُ، فَقَالَ: إِنَّا لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِي هٰذَا لَأَوْشَكَ إِذَا بَرَدَ عَلٰى أَحَدِهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَدَعَهُ وَيَتَيَمَّمَ. فَقُلْتُ لِشَقِيقٍ: فَإِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللهِ لِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. [راجع: ٣٣٨]

کرے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب تک پانی نہ ملے وہ نماز نہ پڑھے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے اس قول کی کیا تاویل کریں گے جب نبی ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: ''تمھیں (چہرے اور ہاتھوں کا مسح) کافی تھا'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے اطمینان نہیں ہوا تھا؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا: حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت کو جانے دیجیے۔ قرآن مجید میں جو آیت تیمم ہے اس کا کیا جواب ہے؟ اس پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ لاجواب ہو گئے، فرمانے لگے: اگر ہم نے لوگوں کو اس کے متعلق رعایت دے دی تو عجب نہیں کہ جب کسی کو پانی ٹھنڈا محسوس ہوگا تو وہ اسے استعمال کرنے کے بجائے تیمم کرلیا کرے گا۔

(راویٔ حدیث حضرت اعمش کہتے ہیں:) میں نے (اپنے شیخ ابو وائل) شقیق بن سلمہ سے کہا: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اسی وجہ سے تیمم کی اجازت نہیں دیتے تھے؟ ابو وائل نے جواب دیا: ہاں ایسا ہی ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح پانی نہ ملنے کی صورت میں وضو اور غسل کی جگہ تیمم کیا جا سکتا ہے، اسی طرح اگر پانی صرف اتنا ہے جس سے پیاس بجھائی جا سکے تو ایسے حالات میں بھی تیمم کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر پانی زیادہ ہے جو وضو یا غسل کے لیے کافی ہو سکتا ہے لیکن اس کے استعمال سے کسی بیماری یا موت کا اندیشہ ہو تو بھی تیمم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٨) بَابٌ: اَلتَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ

باب:8- تیمم میں صرف ایک ضرب ہے

٣٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسٰى: لَوْ أَنَّ رَجُلًا

[347] حضرت شقیق بن سلمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر کسی کو جنابت

أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا، مَا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي؟ فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَآءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ [المائدة: ٦]؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هٰذَا لَأَوْشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا الصَّعِيدَ؟ قُلْتُ: وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هٰذَا لِذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هٰكَذَا»، فَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ نَفَضَهَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ، أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ؟ زَادَ يَعْلٰى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسٰى فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَنِي أَنَا وَأَنْتَ فَأَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ بِالصَّعِيدِ، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ: «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا»، وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَاحِدَةً.

[راجع: ٣٣٨]

لاحق ہو جائے اور اسے ایک ماہ تک پانی نہ ملے تو کیا وہ تیمم نہ کرلے اور نماز پڑھے؟ (حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، خواہ اسے ایک ماہ تک پانی نہ ملے۔) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ سورۂ مائدہ کی اس آیت کے متعلق کیا کہیں گے: ''اگر تمھیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرلو۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس بارے میں لوگوں کو رخصت دی جائے تو اندیشہ ہے کہ لوگوں کو جب پانی ٹھنڈا محسوس ہوگا تو وہ پاک مٹی سے تیمم کرلیا کریں گے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں: میں نے حضرت ابن مسعود سے کہا: آپ اس رخصت کو اس مصلحت کے پیش نظر ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں؟ حضرت ابن مسعود نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نے وہ بات نہیں سنی جو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام پر بھیجا تھا۔ مجھے وہاں جنابت لاحق ہوگئی اور پانی نہ مل سکا تو میں نے چوپائے کی طرح زمین پر لوٹ پوٹ لگائی (اور نماز پڑھ لی تھی)۔ پھر جب میں نے نبی ﷺ کے حضور عرض کیا تو آپ نے فرمایا: ''تمھیں صرف اس طرح کرلینا کافی تھا۔'' پھر آپ نے ایک بار زمین پر اپنا ہاتھ مارا، اس سے غبار کو جھاڑا، اس کے بعد اپنے ہاتھ کی پشت کا بائیں ہاتھ سے مسح فرمایا، یا اپنے بائیں ہاتھ کی پشت کا اپنے ہاتھ سے مسح فرمایا، پھر ان سے اپنے چہرے پر مسح کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمھیں معلوم نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے قول سے مطمئن نہیں ہوئے تھے؟

حضرت یعلی بن عبید نے حضرت اعمش سے، انھوں نے شقیق سے قدرے اضافے کے ساتھ روایت کو بیان کیا

ہے۔ شقیق نے کہا: میں عبداللہ بن مسعود اور ابوموسیٰ اشعری کے ہمراہ تھا تو حضرت ابوموسیٰ نے کہا: کیا تم نے وہ بات نہیں سنی جو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور آپ کو کہیں باہر بھیجا تھا۔ اس دوران میں مجھے جنابت لاحق ہوگئی تو میں نے مٹی میں لوٹ لگائی۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صورت حال سے آپ کو آگاہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''تمھیں صرف اس طرح کر لینا کافی تھا۔'' اس کے بعد آپ نے اپنے منہ اور ہاتھوں کا ایک ہی مرتبہ مسح فرمایا۔

فائدہ: امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کئی ایک کا یہی قول ہے کہ تیمم میں چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ایک ہی ضرب ہے۔ ان میں حضرت علی، حضرت عمار اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم ہیں۔ پھر تابعین میں سے حضرت شعبی، حضرت عطاء اور مکحول وغیرہ نے بھی یہی کہا ہے۔ اسی طرح ائمہ میں سے امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی موقف ہے، جب کہ کچھ اہل علم کہتے ہیں کہ تیمم میں ایک ضرب چہرے کے لیے اور دوسری ضرب ہاتھوں سے کہنیوں تک کے لیے ہے۔ ان میں حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم ہیں۔ حضرت ابراہیم نخعی، حسن بصری اور سفیان ثوری کا بھی یہی موقف ہے۔ ائمہ میں سے امام مالک، امام عبداللہ بن مبارک اور امام شافعی رحمہ اللہ نے اسی موقف کو اپنایا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ اس مسئلے میں امام احمد بن حنبل کی تائید میں ہیں کہ ایک ہی بار زمین پر ہاتھ مارا جائے پھر چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کر لیا جائے۔ اگرچہ اس روایت میں اختصار ہے کہ دائیں ہاتھ کی پشت پر بایاں ہاتھ پھیرا یا بائیں ہاتھ کی پشت پر دائیں ہاتھ سے مسح کیا، یعنی اس روایت میں صرف ہاتھ کی پشت کا ذکر ہے۔ باطن کف، یعنی ہاتھ کے اندر کی جانب مسح کا ذکر نہیں ہے، تاہم دیگر روایات میں اس کی وضاحت ہے۔ ابوداود میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین پر ہاتھ مارا، پھر اسے جھاڑا، پھر بائیں سے دائیں اور دائیں سے بائیں کا، یعنی ہتھیلیوں کا مسح کیا، اس کے بعد چہرے کا مسح کیا۔[1] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے علامہ اسماعیلی کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ بہت ہی واضح ہے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تجھے اتنا ہی کافی تھا کہ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتا، پھر انھیں جھاڑتا، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا اور بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ کا مسح کرتا، اس کے بعد اپنے چہرے کا مسح کرتا۔''[2]

(٩) بَابٌ: باب:9- بلاعنوان

1 سنن أبي داود، الطهارة، حديث: 321. 2 فتح الباري: 595/1.

٣٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَّمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ، فَقَالَ: «يَا فُلَانُ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ؟» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَّلَا مَاءَ، قَالَ: «عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ». [راجع: ٣٤٤]

[348] حضرت عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو الگ کھڑا تھا اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''اے فلاں! تجھے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرنے میں کون سا عذر مانع تھا؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے اور میرے پاس پانی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو مٹی استعمال کر لیتا، وہ تیری ضرورت کے لیے کافی تھی۔''
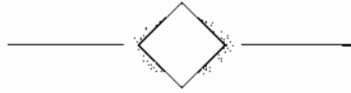
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

8 - كِتَابُ الصَّلَاةِ

نماز سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابٌ: كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ فِي الْإِسْرَاءِ؟

باب: 1- شب معراج میں نماز کس طرح فرض کی گئی؟

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ فِي حَدِيثِ هِرَقْلَ فَقَالَ: يَأْمُرُنَا - يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھ سے حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے ہرقل کی حدیث ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ، یعنی نبی ﷺ ہمیں نماز، صدقہ اور پرہیز گاری کا حکم دیتے ہیں۔

٣٤٩ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: افْتَحْ، قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ،

[349] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''جب میں مکے میں تھا تو ایک شب میرے گھر کی چھت پھٹی۔ حضرت جبریل علیہ السلام اترے، انھوں نے پہلے میرے سینے کو چاک کر کے اسے آب زم زم سے دھویا، پھر ایمان و حکمت سے بھرا ہوا سونے کا ایک طشت لائے اور اسے میرے سینے میں ڈال دیا، بعد میں سینہ بند کر دیا، پھر انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمان دنیا کی طرف لے چڑھے۔ جب میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبریل علیہ السلام نے داروغۂ آسمان سے کہا: دروازہ کھول۔ اس نے کہا: کون ہے؟ بولے: میں جبریل ہوں۔ پھر اس نے پوچھا: تمھارے ہمراہ بھی کوئی ہے؟ حضرت جبریل نے کہا: ہاں، میرے

مَعِيَ مُحَمَّدٌ ﷺ، فَقَالَ: أَأُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ، عَلٰى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَّعَلٰى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ، إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَسَارِهِ بَكٰى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، وَالْابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ لِجِبْرِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا آدَمُ، وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى، حَتّٰى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَقَالَ لِخَازِنِهَا: اِفْتَحْ، فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَفَتَحَ». قَالَ أَنَسٌ: فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوَاتِ آدَمَ، وَإِدْرِيسَ، وَمُوسٰى، وَعِيسٰى، وَإِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ ﷺ بِإِدْرِيسَ قَالَ: «مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا إِدْرِيسُ، ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسٰى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا مُوسٰى، ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسٰى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا عِيسٰى، ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ:

ساتھ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اس نے پھر دریافت کیا: انھیں دعوت دی گئی ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: ہاں۔ اس نے جب دروازہ کھول دیا تو ہم آسمان دنیا پر چڑھے، وہاں ہم نے ایک ایسے شخص کو بیٹھے دیکھا جس کی دائیں جانب جم غفیر اور بائیں جانب بھی انبوہ کثیر تھا۔ جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھتا تو ہنستا اور جب بائیں طرف دیکھتا تو رو دیتا۔ اس نے (مجھے دیکھ کر) فرمایا: ''نیک پیغمبر، اچھے بیٹے خوش آمدید! میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور ان کے دائیں بائیں انبوہ کثیر ان کی اولاد کی ارواح ہیں، دائیں جانب والی جنتی اور بائیں جانب والی دوزخی ہیں، اس لیے دائیں طرف نظر کر کے ہنس دیتے ہیں اور بائیں طرف دیکھ کر رو دیتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام مجھے لے کر دوسرے آسمان کی طرف چڑھے اور اس کے داروغے سے کہا: دروازہ کھول! اس نے بھی وہی گفتگو کی جو پہلے نے کی تھی۔ چنانچہ اس نے دروازہ کھول دیا۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابوذر کے بیان کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے آسمانوں میں حضرت آدم، ادریس، موسیٰ، عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات کی، لیکن ان کے مقامات کو بیان نہیں کیا، صرف اتنا کہا کہ آسمان اوّل پر حضرت آدم علیہ السلام اور چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب حضرت جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کو لے کر حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انھوں نے فرمایا: نیک پیغمبر اور اچھے بھائی، خوش آمدید! میں نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انھوں نے کہا: نیک پیغمبر اور اچھے بھائی، خوش آمدید! میں نے پوچھا: یہ

مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : هٰذَا إِبْرَاهِيمُ ﷺ».

کون ہیں؟ جبریل نے جواب دیا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انھوں نے کہا: نیک پیغمبر اور اچھے بھائی، خوش آمدید! میں نے حضرت جبریل سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو انھوں نے جواب دیا: یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انھوں نے بھی کہا: اے صالح نبی اور اچھے بیٹے! خوش آمدید۔ میں نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ حضرت ابراہیم ﷺ ہیں۔"

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو حبہ انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: "پھر مجھے اوپر لے جایا گیا حتی کہ میں ایک ایسے بلند ہموار مقام پر پہنچا جہاں میں (فرشتوں کے) قلموں کی آوازیں سنتا تھا۔"

قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً، فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى، فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ مُوسٰى: فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ، فَرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى، قُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، قَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ، فَرَاجَعْتُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ، فَرَاجَعْتُهُ، فَقَالَ: هُنَّ خَمْسٌ وَهُنَّ خَمْسُونَ، لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى انْتَهٰى بِي إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى،

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: "پھر اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں یہ حکم لے کر واپس آیا، جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انھوں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: (شب و روز میں) پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ (اس پر) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جائیے کیونکہ آپ کی امت ان کی متحمل نہیں ہو سکے گی۔ چنانچہ میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے کچھ نمازیں معاف کر دیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے کچھ نمازیں معاف کر دی ہیں۔ انھوں نے کہا: اپنے رب کے پاس دوبارہ جاؤ آپ کی امت ان کی بھی متحمل نہیں ہو سکے گی۔ میں لوٹا تو اللہ نے کچھ اور نمازیں معاف کر دیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انھوں نے کہا: پھر اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت ان (نمازوں) کی بھی متحمل نہیں ہو سکے گی۔ میں پھر

وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ، ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ». [انظر: ١٦٣٦، ٣٣٤٢]

لوٹا (اور ایسا کئی بار ہوا) بالآخر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ نمازیں پانچ ہیں اور درحقیقت (ثواب کے لحاظ سے) پچاس ہیں۔ میرے ہاں فیصلہ بدلنے کا دستور نہیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا تو انھوں نے کہا: اپنے رب کے پاس (مزید تخفیف کے لیے) لوٹ جاؤ۔ میں نے کہا: اب مجھے اپنے مالک سے شرم آتی ہے۔ پھر مجھے جبریل لے کر روانہ ہو گئے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا دیا جسے کئی طرح کے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا جن کی حقیقت کا مجھے علم نہیں، پھر میں جنت میں داخل کیا گیا، وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں موتیوں کی (جگمگاتی) لڑیاں ہیں اور اس کی مٹی کستوری ہے۔"

٣٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: فَرَضَ اللهُ الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ. [انظر: ١٠٩٠، ٣٩٣٥]

[350] حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب نماز فرض کی تو حضر وسفر میں (ہر نماز کی) دو دو رکعتیں فرض کی تھیں، پھر نماز سفر اپنی اصلی حالت میں قائم رکھی گئی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

(٢) بَابُ وُجُوبِ الصَّلَاةِ فِي الثِّيَابِ

باب: 2- نماز کے لیے لباس کی فرضیت

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ [الأعراف: ٣١] وَمَنْ صَلَّى مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَيُذْكَرُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَزُرُّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ». فِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ، وَمَنْ صَلَّى فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ مَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى، وَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ہر نماز کے وقت اپنی آرائش، یعنی لباس پہن لیا کرو۔" اور جو شخص ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھ لے (تو یہ درست ہے)۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انھیں نبی ﷺ نے قمیص کے گریبان کو بند کرنے کے متعلق کہا تھا اگرچہ کانٹے ہی سے کیوں نہ ہو، لیکن اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ اور اگر کسی نے ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھی جن میں جماع کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ ان میں نجاست نہ دیکھے۔ نبی ﷺ نے حکم

دیا تھا کہ کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

٣٥١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ، وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ، قَالَتِ امْرَأَةٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ. قَالَ: «لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا»، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ: حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِهٰذَا. [راجع: ٣٢٤]

[351] حضرت ام عطیہ ؓ فرماتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم عیدین کے موقع پر حائضہ اور پردہ نشین عورتوں کو باہر لائیں تاکہ وہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کی دعاؤں میں شریک ہوں، البتہ جو عورتیں ایام والی ہوں وہ نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔ ایک عورت نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم میں سے کسی کو چادر میسر نہیں ہوتی؟ آپ نے فرمایا: ''اس کے ساتھ جانے والی اس کو اپنی چادر میں لے لے۔'' عبداللہ بن رجاء نے کہا: ہمیں عمران نے یہ حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہم سے محمد بن سیرین نے یہ حدیث بیان کی اور محمد بن سیرین نے کہا: ہم سے ام عطیہ ؓ نے یہ حدیث ذکر کی، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی۔

(٣) بَابُ عَقْدِ الْإِزَارِ عَلَى الْقَفَا فِي الصَّلَاةِ

باب: 3- دوران نماز میں گردن پر تہ بند کی گرہ لگانا

وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ: صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَاقِدِي أُزْرِهِمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ.

سہل بن سعد سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام ؓ نے نبی ﷺ کے ساتھ اپنے شانوں پر تہ بند کی گرہ لگا کر نماز پڑھی تھی۔

٣٥٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: صَلَّى جَابِرٌ فِي إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ، وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ، قَالَ لَهُ قَائِلٌ: تُصَلِّي فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِي أَحْمَقُ مِثْلُكَ، وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ؟ [انظر: ٣٥٣، ٣٦١، ٣٧٠]

[352] حضرت محمد بن منکدر ؒ سے روایت ہے، حضرت جابر ؓ نے صرف ایک تہ بند میں نماز پڑھی جس کی گرہ انھوں نے اپنی گردن پر لگائی تھی، حالانکہ ان کے دوسرے کپڑے ایک تپائی پر رکھے ہوئے تھے۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا: آپ ایک ازار میں نماز پڑھتے ہیں؟ حضرت جابر ؓ نے فرمایا: میں نے ایسا صرف اس لیے کیا ہے تاکہ مجھے تجھ جیسا احمق دیکھ لے اور نبی ﷺ کے عہد مبارک میں کس کے پاس دو کپڑے ہوتے تھے؟

٣٥٣ - حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

[353] حضرت محمد بن منکدر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر ؓ کو ایک ہی کپڑے میں نماز

الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ. [راجع: ٣٥٢]

پڑھتے ہوئے دیکھا۔ انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ صحت نماز کا مدار کپڑوں کی گنتی پر نہیں بلکہ ستر عورۃ پر ہے، خواہ وہ کسی طریقے سے حاصل ہو۔ پیش کردہ روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک ہی چادر میں نماز پڑھی اور ستر عورۃ کے لیے انھوں نے چادر کے دونوں کناروں کو گردن پر باندھ لیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی کے پاس ایک سے زائد کپڑے ہوں اس کے باوجود وہ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہے، اگرچہ بہتر ہے کہ وہ پورا لباس پہن کر نماز پڑھے۔

(٤) بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهِ

باب: 4- صرف ایک کپڑا بدن پر لپیٹ کر نماز پڑھنا

قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ: اَلْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ، وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ، وَهُوَ الْاِشْتِمَالُ [عَلَى] مَنْكِبَيْهِ.

امام زہری نے اپنی روایت کردہ حدیث میں بیان کیا کہ ملتحف کے معنی متوشح کے ہیں اور متوشح اس شخص کو کہتے ہیں جو کپڑے کے دائیں کنارے کو بائیں بغل کے نیچے سے نکال کر اور بائیں کنارے کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر کندھوں پر ڈال لے۔ اور دونوں کندھوں کو لپیٹ لینا (اشتمال) بھی یہی ہے۔

قَالَ: وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: اِلْتَحَفَ النَّبِيُّ ﷺ بِثَوْبٍ، وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ.

امام زہری نے کہا: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک کپڑا کندھوں پر اس طرح لپیٹا کہ بایاں کنارہ دائیں طرف اور دایاں کنارہ بائیں طرف نکل آیا۔

٣٥٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ. [انظر: ٣٥٥، ٣٥٦]

[354] حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دفعہ ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی جبکہ اس کے دونوں کناروں کو الٹ کر اپنے کندھوں پر ڈال لیا تھا۔

٣٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي

[355] حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ نے چادر کے

ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، قَدْ أَلْقَى طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ. [راجع: ٣٥٤]

دونوں کناروں کو دونوں کندھوں پر ڈالا ہوا تھا۔

٣٥٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ. [راجع: ٣٥٤]

[356] حضرت عمر بن ابی سلمہ ؓ ہی سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت ام سلمہ ؓ کے گھر میں ایک کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھتے دیکھا جس کے دونوں کنارے آپ نے اپنے دونوں کندھوں پر ڈال رکھے تھے۔

٣٥٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ؛ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ، قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ»، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانَ بْنَ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ»، قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: وَذَاكَ ضُحًى. [راجع: ٢٨٠]

[357] حضرت ام ہانی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے اس وقت آپ ﷺ کو غسل کرتے ہوئے پایا جبکہ آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ ؓ نے پردہ کر رکھا تھا۔ فرماتی ہیں: میں نے آپ کو سلام کیا، آپ نے دریافت فرمایا: ''یہ کون عورت ہے؟'' میں نے خود عرض کیا: میں ابو طالب کی بیٹی ام ہانی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ام ہانی کو خوش آمدید ہو۔'' پھر جب آپ غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ نے ایک ہی کپڑا اپنے گرد لپیٹ کر آٹھ رکعت نماز ادا کی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے مادر زاد، یعنی حضرت علی ؓ ایک آدمی، یعنی فلاں بن ہبیرہ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، حالانکہ میں نے اسے پناہ دی رکھی ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام ہانی! جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی۔'' حضرت ام ہانی ؓ فرماتی ہیں: یہ چاشت کی نماز تھی۔

٣٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ

[358] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ سائل نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کی بابت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے ہر

رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ؟». [انظر: ٣٦٥]

ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟''

(٥) بَابٌ: إِذَا صَلَّى فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلَى عَاتِقَيْهِ

باب: 5- جب کوئی ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھے تو اس سے کچھ حصہ اپنے کندھوں پر ڈال لے

٣٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ». [انظر: ٣٦٠]

[359] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جبکہ اس کے کندھے پر کوئی چیز نہ ہو، یعنی شانے ننگے ہوں۔''

٣٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ أَوْ كُنْتُ سَأَلْتُهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ». [راجع: ٣٥٩]

[360] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے، اسے چاہیے کہ اس کے دونوں کناروں کو الٹ لے، یعنی اس کا دایاں کنارہ بائیں طرف اور بایاں کنارہ دائیں طرف ڈال لے۔''

فائدہ: جب کپڑا اس قدر وسیع ہو کہ ستر پوشی کے بعد کندھوں کو ڈھانپا جا سکتا ہو تو ایسا ہی کرنا چاہیے، اس کے برعکس اگر کپڑا تنگ ہو کہ کندھوں کو چھپانے کے بعد ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو ایسی حالت میں کندھوں کو کھلا رکھتے ہوئے تہ بند باندھ کر نماز پڑھ لینا بالاتفاق جائز ہے۔ واللہ أعلم.

(٦) بَابٌ: إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا

باب: 6- جب کپڑا تنگ ہو تو (نمازی کیا کرے)؟

٣٦١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ أَمْرِي،

[361] حضرت سعید بن حارث سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے متعلق مسئلہ دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھا، رات کو کسی ضروری کام کے لیے آپ کے پاس آیا تو دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے

فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ، فَاشْتَمَلْتُ بِهِ وَصَلَّيْتُ إِلَى جَانِبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «مَا السُّرَى يَا جَابِرُ؟» فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَتِي فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ: «مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِي رَأَيْتُ؟» قُلْتُ: كَانَ ثَوْبٌ قَالَ: «فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ، وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهِ». [راجع: ٣٥٢]

ہیں۔ اس وقت میرے اوپر ایک ہی کپڑا تھا۔ میں نے اسے اپنے بدن پر لپیٹا اور آپ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اے جابر! رات کے وقت کیسے آئے؟'' میں نے آپ کی خدمت میں اپنی ضرورت پیش کی۔ جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا: ''یہ کپڑے کا لپیٹنا کیا ہے جو میں نے دیکھا ہے؟'' میں نے عرض کیا: میرے پاس ایک ہی کپڑا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''کپڑا اگر کشادہ ہو تو اسے لپیٹ لیا کرو اور اگر تنگ ہو تو اسے بطور تہ بند پہنو۔''

٣٦٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ: كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَاقِدِي أُزْرِهِمْ عَلٰى أَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ، وَقَالَ لِلنِّسَاءِ: لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا. [انظر: ٨١٤، ١٢١٥]

[362] حضرت سہل (بن سعد) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے ہمراہ کچھ صحابہ اپنی چادریں بچوں کی طرح گردنوں پر گرہ لگائے نماز پڑھتے تھے، چنانچہ مستورات کو ہدایت کی جاتی کہ جب تک لوگ سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں اس وقت تک وہ سجدے سے اپنے سر نہ اٹھائیں۔

فائدہ: بچوں کی طرح گردن پر کپڑے کی گرہ اس لیے لگائی جاتی تاکہ بحالت سجدہ مستور حصہ ظاہر نہ ہو جائے لیکن اس اہتمام کے باوجود بھی ستر کھلنے کا اندیشہ تھا، اس لیے عورتوں کو ہدایت کی جاتی کہ وہ سجدے سے اپنے سر مردوں کے ساتھ ہی نہ اٹھا لیا کریں بلکہ جب مرد اچھی طرح بیٹھ جائیں تو پھر وہ سر اٹھائیں۔ ابوداود (851) اور مسند احمد (348/6) میں اس کی یہ مصلحت بیان کی گئی ہے کہ کہیں عورتوں کی نظر مردوں کے حصۂ مستور پر نہ پڑ جائے، مبادا یہ صورت کسی فتنے کا باعث بن جائے۔[1]

(٧) بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ

باب:7- شامی جبے میں نماز پڑھنا

وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الثِّيَابِ يَنْسُجُهَا الْمَجُوسِيُّ: لَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا. وَقَالَ مَعْمَرٌ: رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِ الْيَمَنِ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ. وَصَلّٰى عَلِيٌّ فِي ثَوْبٍ غَيْرِ مَقْصُورٍ.

حضرت حسن (بصری) نے کہا: جن کپڑوں کو آتش پرست بنتے ہیں، انھیں پہن کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ معمر بن راشد نے کہا: میں نے امام زہری کو یمن کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا جنھیں پیشاب میں رنگا گیا تھا۔ حضرت علی

1 فتح الباري: 613/1.

ﷺ نے ایک کورے کپڑے میں (بغیر دھوئے) نماز پڑھی۔

٣٦٣ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: «يَا مُغِيرَةُ! خُذِ الْإِدَاوَةَ»، فَأَخَذْتُهَا، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي فَقَضٰى حَاجَتَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ، فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ، فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ صَلّٰى. [راجع: ١٨٢]

[363] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک دفعہ نبی ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھا، آپ نے فرمایا: ''اے مغیرہ! پانی کا برتن پکڑ لو۔'' میں نے تعمیل حکم کرتے ہوئے برتن پکڑ لیا۔ پھر آپ باہر گئے یہاں تک کہ آپ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ پھر آپ نے قضائے حاجت کی اور اس وقت آپ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے اس کی آستین سے اپنا ہاتھ باہر نکالنا چاہا، چونکہ وہ تنگ تھی، اس لیے آپ نے اپنا ہاتھ اس کے نیچے سے نکالا۔ پھر میں نے آپ کے اعضائے شریفہ پر پانی ڈالا، آپ نے نماز کے لیے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر نماز پڑھی۔

(٨) بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّعَرِّي فِي الصَّلَاةِ

باب: 8- نماز میں (یا نماز کے علاوہ) برہنہ رہنے کی ممانعت

٣٦٤ - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ: يَا ابْنَ أَخِي! لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَ عَلٰى مَنْكِبَيْكَ دُونَ الْحِجَارَةِ، قَالَ: فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ، فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ، فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ عُرْيَانًا ﷺ. [انظر: ١٥٨٢، ٣٨٢٩]

[364] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ قریش کے ہمراہ تعمیر کعبہ کے لیے پتھر اٹھاتے تھے۔ آپ نے صرف تہ بند باندھا ہوا تھا۔ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بھتیجے! اگر تم اپنا تہ بند اتار کر اسے اپنے کندھوں پر پتھر کے نیچے رکھ لو (تو تمھارے لیے آسانی ہوگی)۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ نے اپنا تہ بند اتار کر اپنے کندھوں پر رکھ لیا، چنانچہ آپ اسی وقت بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اس کے بعد آپ ﷺ کبھی برہنہ نہیں دیکھے گئے۔

(٩) بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْقَمِيصِ وَالسَّرَاوِيلِ وَالتُّبَّانِ وَالْقَبَاءِ

باب: 9- قمیص، پاجامہ، جانگھیا اور قبا میں نماز پڑھنا

٣٦٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، فَقَالَ: «أَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ؟»، ثُمَّ سَأَلَ رَجُلٌ عُمَرَ فَقَالَ: إِذَا وَسَّعَ اللهُ فَأَوْسِعُوا، جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ، صَلَّى رَجُلٌ فِي إِزَارٍ وَّرِدَاءٍ، فِي إِزَارٍ وَّقَمِيصٍ، فِي إِزَارٍ وَّقَبَاءٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَرِدَاءٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَقَمِيصٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَقَبَاءٍ، فِي تُبَّانٍ وَّقَبَاءٍ، فِي تُبَّانٍ وَّقَمِيصٍ، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: فِي تُبَّانٍ وَّرِدَاءٍ. [راجع: ٣٥٨]

[365] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک آدمی کھڑا ہوا اور نبی ﷺ سے سوال کیا: آیا ایک کپڑے میں نماز پڑھی جا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے سب کے پاس دو، دو کپڑے ہیں؟'' پھر کسی شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہی سوال کیا تو انھوں نے جواب دیا: جب اللہ تعالیٰ وسعت فرمائے تو اس وسعت کا اظہار کرو۔ چاہیے کہ لوگ اپنے جسم پر اللہ کے دیے ہوئے کپڑے استعمال کریں، یعنی ازار اور چادر میں، ازار اور قمیص میں، ازار اور قبا میں، پاجامہ اور چادر میں، پاجامہ اور قمیص میں، پاجامہ اور قبا میں، جانگھیے اور قبا میں، جانگھیے اور قمیص میں نماز پڑھیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جانگھیے اور چادر میں ادائیگیٔ نماز کے متعلق بھی فرمایا تھا۔

٣٦٦ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ؟ فَقَالَ: «لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ، وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا ثَوْبًا مَّسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ». وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. [راجع: ١٣٤]

[366] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ محرم کیا پہنے؟ آپ نے فرمایا: ''محرم قمیص، پاجامہ اور بارانی کا استعمال نہ کرے اور نہ وہ کپڑے پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگے گئے ہوں۔ اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور انھیں اوپر سے کاٹ دے تاکہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔ حضرت نافع نے بواسطۂ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ غیر محرم ان کپڑوں، یعنی قمیص اور پاجامے میں نماز پڑھ سکتا ہے۔ واللہ أعلم.

(١٠) بَابُ مَا يَسْتُرُ مِنَ الْعَوْرَةِ

باب: 10- قابل ستر حصے کا بیان

٣٦٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ

[367] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَأَنْ يَّحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. [انظر: ١٩٩١، ٢١٤٤، ٢١٤٧، ٥٨٢٠، ٥٨٢٢، ٦٢٨٤]

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سخت بکل سے منع فرمایا ہے، نیز آپ نے گوٹھ مار کر ایک کپڑے میں بیٹھنے سے بھی روکا جبکہ آدمی کی شرم گاہ پر کچھ نہ ہو۔

٣٦٨ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ، عَنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ، وَأَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ، وَأَنْ يَّحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ. [انظر: ٥٨٤، ٥٨٨، ١٩٩٣، ٢١٤٥، ٢١٤٦، ٥٨١٩، ٥٨٢١]

[368] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے دو قسم کی خرید و فروخت سے منع فرمایا: ایک صرف چھونے سے اور دوسری جو صرف پھینکنے سے پختہ ہو جائے، نیز آپ نے اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا۔

٣٦٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ يَوْمَ النَّحْرِ نُؤَذِّنُ بِمِنًى: أَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ. قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: ثُمَّ أَرْدَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يُّؤَذِّنَ بِـ ﴿بَرَآءَةٌ﴾. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ: لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ. [انظر: ١٦٢٢، ٣١٧٧، ٤٣٦٣، ٤٦٥٥، ٤٦٥٦، ٤٦٥٧]

[369] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حج میں قربانی کے دن منادی کرنے والوں کے ہمراہ روانہ کیا تاکہ ہم منیٰ میں یہ اعلان کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص برہنہ ہو کر طواف نہ کرے۔ حمید بن عبدالرحمٰن نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ وہ مشرکین سے لاتعلقی کا اعلان کر دیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قربانی کے دن ہمارے ساتھ منیٰ کے لوگوں میں یہ اعلان کیا کہ آج کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف ہی کرے۔

فائدہ: جب حج فرض ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حجاج کا امیر بنا کر روانہ فرمایا۔ انھوں نے مکہ پہنچ کر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اعلان پر مامور کیا جس کا ذکر حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جس اعلان براءت کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا تھا وہ سورۂ براءۃ کی ابتدائی آیات تھیں۔

(١١) بَابُ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ رِدَاءٍ

باب: 11- چادر کے بغیر نماز ادا کرنا

٣٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ مُلْتَحِفًا بِهِ، وَرِدَاؤُهُ مَوْضُوعٌ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ! تُصَلِّي وَرِدَاؤُكَ مَوْضُوعٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَحْبَبْتُ أَنْ يَرَانِي الْجُهَّالُ مِثْلُكُمْ، رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي كَذَا. [راجع: ٣٥٢]

[370] حضرت محمد بن منکدر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ اس وقت ایک کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے جبکہ ان کی دوسری چادر پاس ہی رکھی ہوئی تھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا: اے ابوعبداللہ! آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں جبکہ آپ کی دوسری چادر الگ رکھی ہوئی ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! میں چاہتا ہوں کہ تم جیسے جاہل مجھے دیکھ لیں۔ میں نے نبی ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

فائدہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے زبانی مسئلہ سمجھانے کے بجائے عملی تعلیم کا اہتمام کیا ہے کیونکہ اس سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ عام لوگوں کی عادت ہے کہ وہ سنن و آداب اور مستحبات کے ساتھ فرض و واجب جیسا معاملہ کرتے ہیں، حالانکہ ہر ایک کو اپنے مقام پر رکھنا چاہیے، اس لیے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو تعلیم دی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تعلیمی مقاصد کے پیش نظر بعض اوقات اولیٰ اور بہتر چیز کو ترک کیا جا سکتا ہے جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کیا کیونکہ نماز ایک کپڑے میں پڑھنا جائز ہے، تاہم بہتر ہے کہ اگر زیادہ کپڑوں کی گنجائش ہو تو نماز میں انھیں استعمال کیا جائے۔ واللّٰہ أعلم.

(١٢) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْفَخِذِ

باب: 12- ان روایات کا بیان جو ران سے متعلق ہیں

وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَرْهَدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَلْفَخِذُ عَوْرَةٌ». وَقَالَ أَنَسٌ: حَسَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ فَخِذِهِ، وَحَدِيثُ أَنَسٍ أَسْنَدُ، وَحَدِيثُ جَرْهَدٍ أَحْوَطُ حَتّٰى يُخْرَجَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ. وَقَالَ أَبُو مُوسٰى: غَطَّى النَّبِيُّ ﷺ رُكْبَتَيْهِ حِينَ دَخَلَ عُثْمَانُ. وَقَالَ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ: أَنْزَلَ اللهُ عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ وَفَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِي، فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ أَنْ

(ابوعبداللہ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ) حضرت ابن عباس، حضرت جرہد اور حضرت محمد بن جحش رضی اللہ عنہم سے بیان کیا جاتا ہے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ''ران چھپانے کی چیز ہے۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ اپنی ران کو کھول دیا۔ حضرت انس کی حدیث سند کے لحاظ سے قوی ہے جبکہ احتیاط کا تقاضا ہے کہ حضرت جرہد رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل کیا جائے، تاکہ اس مسئلے میں جمع و تطبیق کے ذریعے سے علماء کے اختلاف

تَرُضَّ فَخِذِي .

سے نکلا جا سکے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو نبی ﷺ نے اپنے گھٹنوں کو ڈھانک لیا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر ایک مرتبہ وحی نازل فرمائی تو اس وقت آپ کی ران میری ران کے اوپر تھی، وہ مجھ پر اتنی بھاری ہوگئی کہ مجھے اپنی ران کی ہڈی ٹوٹ جانے کا اندیشہ لاحق ہوگیا۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے فریقین کے دلائل بیان کر کے اپنی طرف سے کوئی محاکمہ نہیں کیا، صرف ایک تبصرہ فرمایا کہ سند کے اعتبار سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت قوی ہے اور احتیاط کا تقاضا ہے کہ حضرت جرہد سے مروی حدیث پر عمل کیا جائے۔ پھر احتیاط کا پہلو اختیار کرنے کی وجہ بیان کر دی کہ جب کسی معاملے میں حلت وحرمت کا اختلاف ہو تو تقاضائے احتیاط یہی ہے کہ حرمت پر عمل کیا جائے۔ اس کی تفصیل ہم آئندہ بیان کریں گے۔

٣٧١ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ، فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، فَأَجْرَى نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، ثُمَّ حَسَرَ الْإِزَارَ عَنْ فَخِذِهِ، حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ: «اَللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ»، قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ. قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: وَالْخَمِيسُ - يَعْنِي الْجَيْشَ - قَالَ: فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً، فَجُمِعَ السَّبْيُ، فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ: يَا

[371] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا رخ کیا تو ہم نے نماز فجر خیبر کے نزدیک اندھیرے میں (اوّل وقت میں) ادا کی۔ پھر نبی ﷺ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سوار ہوئے۔ میں حضرت ابوطلحہ کے پیچھے سوار تھا۔ نبی ﷺ نے خیبر کی گلیوں میں اپنی سواری کو ایڑی لگائی، (دوڑتے وقت) میرا گھٹنا نبی ﷺ کی ران مبارک سے چھو جاتا تھا۔ پھر آپ نے اپنی ران سے چادر ہٹا دی یہاں تک کہ مجھے نبی ﷺ کی ران مبارک کی سفیدی نظر آنے لگی اور جب آپ بستی کے اندر داخل ہو گئے تو آپ نے تین دفعہ یہ کلمات فرمائے: ''اللہ اکبر، خیبر ویران ہوا۔ جب ہم کسی قوم کے آنگن میں پڑاؤ کرتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح بڑی ہولناک ہوتی ہے جو قبل ازیں متنبہ کیے گئے ہوں۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بستی کے لوگ اپنے کام کاج کے لیے نکلے تو کہنے لگے: یہ محمد (ﷺ) اور ان کا لشکر آ پہنچا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے خیبر کو بزورِ شمشیر فتح کیا۔ پھر قیدی جمع کیے گئے تو حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ آئے اور

نَبِيَّ اللهِ! أَعْطِنِي جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ، قَالَ: «اِذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً»، فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ، لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ، قَالَ: «أُدْعُوهُ بِهَا»، فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «خُذْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا»، قَالَ: فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَتَزَوَّجَهَا. فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! مَا أَصْدَقَهَا؟ قَالَ: نَفْسَهَا، أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا، فَقَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ، وَبَسَطَ نِطَعًا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ، وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيقَ، قَالَ: فَحَاسُوا حَيْسًا، فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[انظر: ٦١٠، ٩٤٧، ٢٢٢٨، ٢٢٣٥، ٢٨٨٩، ٢٨٩٣، ٢٩٤٣، ٢٩٤٤، ٢٩٤٥، ٢٩٩١، ٣٠٨٥، ٣٠٨٦، ٣٣٦٧، ٣٦٤٧، ٤٠٨٣، ٤٠٨٤، ٤١٩٧، ٤١٩٨، ٤١٩٩، ٤٢٠٠، ٤٢٠١، ٤٢١١، ٤٢١٢، ٤٢١٣، ٥٠٨٥، ٥١٥٩، ٥١٦٩، ٥٣٨٧، ٥٤٢٥، ٥٥٢٨، ٥٩٦٨، ٦١٨٥، ٦٣٦٣]

عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے ان قیدیوں میں سے ایک لونڈی عطا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ کوئی لونڈی لے لو۔'' چنانچہ انھوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ پھر ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: اے اللہ کے نبی! آپ نے قبیلۂ قریظہ اور نضیر کے سردار کی بیٹی صفیہ بنت حیی حضرت دحیہ کو دے دی، حالانکہ آپ کے علاوہ کوئی اس کے مناسب نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا اسے (دحیہ رضی اللہ عنہ کو) صفیہ سمیت بلاؤ۔'' چنانچہ وہ صفیہ سمیت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی ﷺ نے جب صفیہ کو دیکھا تو (دحیہ سے) فرمایا: ''تم اس کے علاوہ قیدیوں میں سے کوئی اور لونڈی لے لو۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر نبی ﷺ نے صفیہ کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابوحمزہ نبی ﷺ نے ان کا حق مہر کیا مقرر کیا تھا؟ انھوں نے کہا: خود ان کی آزادی۔ حق مہر کیا مقرر کیا تھا؟ انھوں نے کہا: خود ان کی آزادی۔ آپ نے انھیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا حتی کہ جب روانہ ہوئے تو راستے ہی میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے صفیہ کو آپ کے لیے آراستہ کر کے رات کو آپ کے پاس بھیجا اور صبح کو نبی ﷺ نے بحیثیت دولھا فرمایا: ''جس کے پاس جو کچھ ہے وہ یہاں لے آئے۔'' اور آپ نے چمڑے کا ایک دستر خوان بچھا دیا تو کوئی کھجوریں لایا اور کوئی گھی لایا۔ راویٔ حدیث (عبدالعزیز) کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضرت انس نے ستو کا بھی ذکر کیا۔ پھر انھوں نے ملیدہ تیار کیا اور یہی رسول اللہ ﷺ کی دعوت ولیمہ تھی۔

(١٣) بَابٌ: فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ؟

باب: 13- عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے؟

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: لَوْ وَارَتْ جَسَدَهَا فِي ثَوْبٍ

حضرت عکرمہ کہتے ہیں: اگر عورت نے ایک کپڑے سے

جَازَ.

سارا جسم ڈھانک لیا ہے تو اس کی نماز جائز ہے۔

٣٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْفَجْرَ فَيَشْهَدُ مَعَهُ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِي مُرُوطِهِنَّ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ، مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ. [انظر: ٥٧٨، ٨٦٧، ٨٧٢]

[372] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھتے تو آپ کے ہمراہ کچھ خواتین اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی حاضر ہوتی تھیں۔ پھر (فراغت کے بعد) وہ اپنے گھروں کو ایسے لوٹ جاتیں کہ انھیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کا مقصد یہ ہے کہ عورت اگر ایک ہی چادر میں اچھی طرح لپٹ کر نماز ادا کرے تو نماز درست ہے کیونکہ اس حدیث میں صرف چادروں میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے، ان کے ساتھ دوسرے کپڑوں کا ذکر نہیں ہوا ہے۔ چونکہ عورت کا پورا جسم چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ قابل ستر ہے، اس لیے عورتوں کے معاملے میں صحت نماز کا دار و مدار کپڑوں کی گنتی پر نہیں بلکہ ستر پر ہے۔ اگر عورت سر سے پاؤں تک چادر لپیٹ لے تو نماز کے لیے کافی ہے۔

(١٤) بَابٌ: إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ وَنَظَرَ إِلَى عَلَمِهَا

باب: 14- جب کوئی منقش کپڑے میں نماز پڑھے اور دوران نماز میں کپڑے کے نقش و نگار کو دیکھے؟

٣٧٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ، فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هٰذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ، وَائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ، فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي».

[373] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دفعہ منقش چادر میں نماز پڑھی۔ آپ کی ایک نظر اس کے نقش و نگار پر پڑی تو آپ نے نماز سے فراغت کے بعد فرمایا: ''میری اس چادر کو ابوجہم کے پاس واپس لے جاؤ اور ابوجہم سے اس کی انبجانی (سادہ) چادر لے آؤ کیونکہ اس منقش چادر نے مجھے ابھی اپنی نماز میں دوسری طرف متوجہ کر دیا تھا۔''

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَمِهَا وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأَخَافُ أَنْ تَفْتِنَنِي». [انظر: ٧٥٢، ٥٨١٧]

ہشام بن عروہ نے اپنے باپ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اس چادر کے نقش و نگار کی طرف بحالت نماز نظر کی تو مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ مجھے فتنے میں نہ ڈال دے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے وہ چادر ابوجہم ؓ کو اس لیے واپس کی تھی کہ اسی نے آپ کو بطور ہدیہ بھیجی تھی جیسا کہ حدیث

میں ہے کہ حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ایک منقش چادر بطور تحفہ بھیجی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عطیہ بھیجنے والے کو اگر اس کا عطیہ واپس کر دیا جائے اور وہ خود اسے واپس لینے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو اسے واپس لینے میں کوئی حرج نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ابوجہم کی دلجوئی کے لیے اس منقش چادر کی جگہ سادہ چادر لینے کا مطالبہ کیا تاکہ وہ اپنے ہدیے کی واپسی پر دل برداشتہ نہ ہو۔[1]

(١٥) بَابٌ: إِنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ أَوْ تَصَاوِيرَ هَلْ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ؟ وَمَا يُنْهَى مِنْ ذٰلِكَ؟

باب: 15- صلیب یا تصویر بنے کپڑے میں نماز پڑھے تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی؟ اور اس کے متعلق ممانعت کا بیان

٣٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا، فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي». [انظر: ٥٩٥٩]

[374] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پردہ تھا جسے انھوں نے گھر کی ایک طرف لٹکا رکھا تھا۔ نبی ﷺ نے (اسے دیکھ کر) فرمایا: ''ہمارے سامنے سے اپنا یہ پردہ ہٹا دو کیونکہ اس کی تصویریں مسلسل میری نماز میں سامنے آتی رہتی ہیں۔''

فائدہ: اس روایت سے تصاویر کے متعلق معلوم ہوا کہ نماز تو فاسد نہیں ہوگی، البتہ کراہت برقرار رہے گی۔ اس میں اگرچہ صلیب کا ذکر نہیں، تاہم رسول اللہ ﷺ کو اس کا نقش اس درجہ قابل نفرت تھا کہ جہاں اس کا نقش پاتے اسے مٹا دیتے یا اکھاڑ دیتے، چنانچہ حدیث میں ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں اگر کوئی ایسی چیز دیکھتے جس پر صلیب کا نشان ہوتا تو اسے توڑ ڈالتے۔[2]

(١٦) بَابُ مَنْ صَلَّى فِي فَرُّوجِ حَرِيرٍ ثُمَّ نَزَعَهُ

باب: 16- ریشمی کوٹ پہن کر نماز پڑھنا پھر اسے اتار دینا

٣٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ فَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا

[375] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی کوٹ بطور ہدیہ لایا گیا۔ آپ نے اسے زیب تن فرما کر نماز پڑھی، مگر جب نماز سے فارغ ہوئے تو اسے سختی سے اتار پھینکا۔ گویا آپ

1 شرح ابن بطال: 37/2. 2 صحيح البخاري، اللباس، حديث: 5952.

كَالْكَارِهِ لَهُ، وَقَالَ: «لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ». [انظر: ٥٨٠١]

کو وہ سخت ناگوار گزرا، نیز آپ نے فرمایا: ''تقویٰ شعار لوگوں کے لیے یہ غیر مناسب ہے۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک اگر کوئی شخص ریشم کا لباس پہن کر نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز ہو جائے گی، ریشم پہننے کا گناہ اسے ضرور ملے گا کیونکہ اس کا پہننا مردوں کے لیے حرام ہے جیسا کہ محرم کے لیے سلا ہوا کپڑا پہننا حرام ہے لیکن اگر پہن لے اور نماز پڑھ لے تو اس کی نماز ہو جائے گی۔

(١٧) بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ

باب: 17- سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا

٣٧٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذَاكَ الْوَضُوءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا، صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ. [راجع: ١٨٧]

[376] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا اور میں نے یہ بھی بچشم خود ملاحظہ کیا کہ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وضو سے بچا ہوا پانی لائے تو لوگ اسے دست بدست لینے لگے۔ جسے اس میں سے کچھ مل جاتا، وہ اسے اپنے چہرے پر مل لیتا اور جسے کچھ نہ ملتا وہ اپنے پاس والے آدمی کے ہاتھ سے تری لے لیتا۔ پھر میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے ایک نیزہ اٹھا کر زمین میں گاڑ دیا اور نبی ﷺ ایک سرخ جوڑا زیب تن کیے، دامن اٹھائے ہوئے برآمد ہوئے اور چھوٹے نیزے کی طرف منہ کر کے لوگوں کو دو رکعت پڑھائیں۔ میں نے دیکھا کہ لوگ اور جانور نیزے کے آگے سے گزر رہے تھے۔

فائدہ: سرخ رنگ کے کپڑے استعمال کیے جا سکتے ہیں اور اس میں کوئی ممانعت نہیں، بشرطیکہ عورتوں اور کفار سے مشابہت نہ ہو۔

(١٨) بَابُ الصَّلَاةِ فِي السُّطُوحِ، وَالْمِنْبَرِ، وَالْخَشَبِ

باب: 18- چھت، منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُّصَلَّى عَلَى الْجَمْدِ وَالْقَنَاطِرِ، وَإِنْ جَرٰى تَحْتَهَا بَوْلٌ أَوْ فَوْقَهَا أَوْ أَمَامَهَا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: حسن بصری نے برف اور پل پر نماز پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے اگرچہ اس کے نیچے یا اس کے اوپر یا آگے پیشاب بہہ رہا ہو بشرطیکہ نمازی اور پیشاب

سُتْرَةٌ. وَصَلَّى أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ بِصَلَاةِ الْإِمَامِ. وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ عَلَى الثَّلْجِ.

کے درمیان کوئی چیز حائل ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے مسجد کی چھت پر نماز ادا کی۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے برف پر نماز پڑھی۔

٣٧٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ: سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ؟ فَقَالَ: مَا بَقِيَ بِالنَّاسِ أَعْلَمُ مِنِّي، هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ عُمِلَ وَوُضِعَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، كَبَّرَ، وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ، فَقَرَأَ وَرَكَعَ، وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ، فَهٰذَا شَأْنُهُ.

[377] حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ (نبی ﷺ کا) منبر کس چیز سے تیار کیا گیا تھا؟ وہ بولے کہ اب لوگوں میں اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں۔ وہ مقام غابہ کے جھاؤ سے بنا تھا جسے رسول اللہ ﷺ کے لیے فلاں عورت کے فلاں غلام نے تیار کیا تھا۔ جب وہ تیار ہو چکا اور مسجد میں رکھ دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رو ہو کر تکبیر تحریمہ کہی۔ دیگر لوگ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے، پھر آپ نے قراءت کی اور رکوع کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے رکوع کیا، پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور پیچھے ہٹ کر زمین پر سجدہ کیا۔ (دونوں سجدے ادا کرنے کے بعد) پھر منبر پر لوٹ آئے، پھر قراءت کی اور رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا، پھر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے اور زمین پر سجدہ کیا۔ منبر نبوی کا یہی قصہ ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: سَأَلَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ: فَإِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ أَعْلَى مِنَ النَّاسِ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ أَعْلَى مِنَ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: فَقُلْتُ: إِنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ كَانَ يُسْأَلُ عَنْ هٰذَا كَثِيرًا، فَلَمْ تَسْمَعْهُ مِنْهُ؟ قَالَ: لَا. [انظر: ٤٤٨، ٩١٧، ٢٠٩٤، ٢٥٦٩]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ علی بن عبداللہ مدینی نے کہا: مجھ سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس حدیث کے متعلق سوال کیا اور کہا: میرا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں سے بلند جگہ پر تھے، اس لیے اس حدیث کی رو سے اس میں کوئی حرج نہیں کہ امام مقتدیوں سے بلند جگہ پر ہو۔ علی بن مدینی کہتے ہیں: میں نے (احمد بن حنبل) سے کہا کہ سفیان بن عیینہ سے اس روایت کے متعلق بہت سوال کیا جاتا تھا، آپ نے ان سے یہ روایت نہیں سنی؟ تو انھوں نے فرمایا: نہیں (میں نے ان سے اس روایت کا سماع نہیں کیا)۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر امام مقتدی حضرات سے اونچے مقام پر کھڑا ہو تو امامت اور اقتدا جائز ہے،

اگر چہ ایسا کرنا کراہت سے خالی نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ تو اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو تعلیم دینے کے لیے اونچا کھڑے ہوئے تھے تاکہ مقتدی حضرات آپ کی حرکات وسکنات سے واقف ہوسکیں۔ البتہ امام اور مقتدی کا یہ فرق اگر کسی ضرورت کی بنا پر ہو تو بلا کراہت ایسا کرنا جائز ہے، مثلاً: * امام مقتدی حضرات کو نماز کی تعلیم دینا چاہتا ہے۔ * امام کی تکبیرات دوسروں تک پہنچانے کے لیے اونچا کھڑا ہونے کی ضرورت ہے۔ * جگہ کم رہ جانے کی وجہ سے چھت پر نماز ادا کرنے کی نوبت آ جائے، وغیرہ۔

٣٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَقَطَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَتْ سَاقُهُ أَوْ كَتِفُهُ، وَآلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَجَلَسَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ، دَرَجَتُهَا مِنْ جُذُوعٍ، فَأَتَاهُ أَصْحَابُهُ يَعُودُونَهُ، فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا وَهُمْ قِيَامٌ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا»، وَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا، فَقَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ». [انظر: ٦٨٩، ٧٣٢، ٧٣٣، ٨٠٥، ١١١٤، ١٩١١، ٢٤٦٩، ٥٢٠١، ٥٢٨٩، ٦٦٨٤]

[378] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر گئے تو آپ کی پنڈلی یا کندھا مجروح ہو گیا اور آپ نے ایک ماہ تک اپنی ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھائی، اس بنا پر اپنے بالا خانے میں تشریف فرما ہوئے جس کی سیڑھی کھجور کے تنوں کی تھی، چنانچہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی تیمار داری کے لیے آئے، آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بیٹھ کر نماز پڑھائی جبکہ وہ کھڑے ہوئے تھے۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''امام تو اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، اسی طرح جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر اس کی اقتدا کرو۔'' پھر آپ نے انتیس دن پورے ہونے پر بالا خانے سے نزول فرمایا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے تو ایک ماہ الگ رہنے کی قسم کھائی تھی! آپ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

(١٩) بَابٌ: إِذَا أَصَابَ ثَوْبُ الْمُصَلِّي امْرَأَتَهُ إِذَا سَجَدَ

باب: 19- جب نمازی کا کپڑا دوران سجدہ میں اس کی بیوی کو لگ جائے

٣٧٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ

[379] حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز ادا فرماتے تھے اور میں بحالت

مَيْمُونَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ، وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ، قَالَتْ: وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. [راجع: ٣٣٣]

حیض آپ کے سامنے لیٹی ہوتی تھی۔ اور بسا اوقات آپ کا کپڑا سجدے کی حالت میں میرے بدن پر پڑ جاتا تھا۔ حضرت میمونہ ؓ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ کھجور کے چھوٹے مصلے پر نماز پڑھتے تھے۔

(٢٠) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ

باب:20- چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان

وَصَلَّى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَأَبُو سَعِيدٍ فِي السَّفِينَةِ قَائِمًا. وَقَالَ الْحَسَنُ: تُصَلِّي قَائِمًا مَّا لَمْ تَشُقَّ عَلَى أَصْحَابِكَ تَدُورُ مَعَهَا وَإِلَّا فَقَاعِدًا.

حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوسعید خدری ؓ نے کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا: اگر تمھارے رفقاء سفر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں مشقت محسوس نہ کریں تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنی چاہیے بصورت دیگر بیٹھ کر نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ لیکن ہر حال میں کشتی کے ساتھ قبلہ کی سمت گھومتے رہنا چاہیے۔

٣٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: «قُومُوا فَلأُصَلِّي لَكُمْ». قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ، وَالْعَجُوزُ مِنْ وَّرَائِنَا، فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ. [انظر: ٧٢٧، ٨٦٠، ٨٧١، ١١٦٤]

[380] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ان کی دادی حضرت مُلَیکہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کے لیے دعوت دی جو انھوں نے آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ آپ نے اس سے کچھ تناول فرمایا، پھر فرمانے لگے: ''کھڑے ہو جاؤ میں تمھیں نماز پڑھاؤں۔'' حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک چٹائی کو اٹھایا جو کثرت استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو گئی تھی، اسے پانی سے دھویا۔ پھر رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہو گئے۔ میں نے اور ایک چھوٹے بچے نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بڑھیا ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ فراغت کے بعد آپ واپس تشریف لے گئے۔

(٢١) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

باب:21- چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان

٣٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

[381] حضرت میمونہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ چھوٹی چٹائی پر نماز ادا کرتے تھے۔

شَدَّادٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. [راجع: ٣٣٣]

(٢٢) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْفِرَاشِ

باب:22-بستر پر نماز پڑھنا

وَصَلَّى أَنَسٌ عَلَى فِرَاشِهِ وَقَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَسْجُدُ أَحَدُنَا عَلَى ثَوْبِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے بستر پر نماز پڑھی، نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے تو ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے پر سجدہ کر لیتا تھا۔

٣٨٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ، فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا. قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ. [انظر: ٣٨٣، ٣٨٤، ٥٠٨، ٥١١، ٥١٢، ٥١٣، ٥١٤، ٥١٥، ٥١٩، ٩٩٧، ١٢٠٩، ٦٢٧٦]

[382] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سوئی ہوتی تھی جبکہ میرے دونوں پاؤں آپ کے سجدے کی جگہ ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تھے تو مجھے دبا دیتے اور میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی۔ پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں انھیں دراز کر لیتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

٣٨٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي، وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ، اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ. [راجع: ٣٨٢]

[383] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اہل کے بستر پر نماز پڑھتے جبکہ وہ خود آپ کے اور قبلے کے درمیان جنازے کی طرح لیٹی ہوتی تھیں۔

٣٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي، وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَنَامَانِ عَلَيْهِ. [راجع: ٣٨٢]

[384] حضرت عروہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے اور قبلے کے درمیان اس بستر پر لیٹی رہتیں جس پر یہ دونوں سوتے تھے۔

فائدہ: ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سوئے ہوئے آدمی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ نہیں بلکہ جائز ہے۔

(٢٣) بَابُ السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

وَقَالَ الْحَسَنُ: كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِي كُمِّهِ.

٣٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُودِ. [انظر: ٥٤٢، ١٢٠٨]

باب: 23- سخت گرمی کے سبب کپڑے پر سجدہ کرنا

حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں: صحابۂ کرام پگڑی اور ٹوپی پر سجدہ کیا کرتے تھے، نیز ان کے ہاتھ ان کے آستین میں ہوتے تھے۔

[385] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھا کرتے تھے تو ہم میں سے کوئی شخص سخت گرمی کی وجہ سے سجدے کی جگہ پر اپنے کپڑے کا کنارہ بچھا لیتا تھا۔

(٢٤) بَابُ الصَّلَاةِ فِي النِّعَالِ

٣٨٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. [انظر: ٥٨٥٠]

باب: 24- جوتوں سمیت نماز پڑھنا

[386] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، ان سے دریافت کیا گیا: کیا نبی ﷺ جوتوں سمیت نماز پڑھ لیتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں پڑھ لیتے تھے۔

فائدہ: جوتے پہن کر نماز پڑھنے کی رخصت ضرور ہے لیکن اسے درجۂ استحباب دے کر دیدہ دانستہ صاف ستھری مساجد میں جوتوں سمیت نماز ادا کرنے پر اصرار انتہا پسندی ہے۔ ہمارے بعض شدت پسند نوجوان اسے ''مردہ سنت'' خیال کر کے اس کے احیا کا اہتمام کرتے ہیں۔ اس فکری غلطی کی اصلاح بہت ضروری ہے۔ شریعت نے اس عمل کو صرف جائز قرار دیا ہے، بذات خود یہ مطلوب نہیں، صرف یہود کے عمل سے اختلاف ظاہر کرنے کی صورت میں اسے استحباب کی نظر سے دیکھا جا سکتا ہے۔

(٢٥) بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْخِفَافِ

٣٨٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ قَامَ

باب: 25- موزے پہن کر نماز پڑھنا

[387] ہمام بن حارث سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دفعہ حضرت جریر بن عبداللہ ؓ کو دیکھا، انھوں نے پیشاب کیا، پھر وضو فرمایا تو اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر وہ کھڑے ہوئے اور (موزوں سمیت) نماز ادا

فَصَلَّى، فَسُئِلَ فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا.

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لِأَنَّ جَرِيرًا كَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ أَسْلَمَ.

کی، ان سے اس کی بابت پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ اہل علم حضرات کو یہ حدیث بہت پسند تھی کیونکہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ آخر میں اسلام لائے تھے۔

۳۸۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: وَضَّأْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَصَلَّى. [راجع: ۱۸۲]

[388] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو وضو کرایا تو آپ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

(۲۶) بَابٌ: إِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُودَ

باب: 26- جب نمازی سجدے کو پورے طور پر ادا نہ کرے

۳۸۹ - أَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: مَا صَلَّيْتَ؟ قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ. [انظر: ۷۹۱، ۸۰۸]

[389] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی نماز میں رکوع اور سجدے کو مکمل طور پر ادا نہیں کر رہا تھا۔ جب یہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تمھاری نماز نہیں ہوئی۔ راوی ابو وائل کہتے ہیں: میں خیال کرتا ہوں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے یہ بھی فرمایا: اگر تمھیں (اسی حالت میں) موت آ گئی تو تم محمد ﷺ کے طریقے پر نہیں مرو گے۔

(۲۷) بَابٌ: يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ

باب: 27- نمازی دوران سجدہ میں بازوؤں کو کشادہ کرے اور انھیں اپنے پہلوؤں سے الگ رکھے

۳۹۰ - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ ابْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرٍ، عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

[390] حضرت عبداللہ بن مالک ابن بُحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نمایاں طور پر ظاہر ہوتی۔

وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ نَحْوَهُ. [انظر: ٨٠٧، ٣٥٦٤]

لیث کہتے ہیں: جعفر بن ربیعہ نے مجھ سے اس طرح کی روایت بیان کی۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ اس باب میں اتمام سجدہ کی مزید تشریح کر رہے ہیں کہ سجدہ کرتے وقت ہاتھوں کو کشادہ اور انھیں پہلوؤں سے الگ رکھنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اسی انداز سے کرتے تھے، نیز دوران سجدہ میں اپنی کہنیوں کو پہلوؤں سے الگ رکھتے۔ مرد و خواتین ہر دو کے لیے سجدے کا یہی طریقہ ہے عورتوں کے لیے زمین سے چمٹ کر سجدہ کرنے کا ثبوت کسی صحیح حدیث میں نہیں ملتا۔

(٢٨) بَابُ فَضْلِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

باب: 28- دوران نماز میں قبلہ رو کھڑے ہونے کی فضیلت

يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

نمازی اپنے پاؤں کی انگلیوں کا رخ بھی قبلے کی طرف رکھے، اس کو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٣٩١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمَهْدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ سِيَاهٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا، فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ، فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِي ذِمَّتِهِ». [انظر: ٣٩٢، ٣٩٣]

[391] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو وہ ایسا مسلمان ہے جسے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ حاصل ہے، لہٰذا تم اللہ کے ذمے میں خیانت (بدعہدی) نہ کرو۔''

فائدہ: دوران نماز میں قبلے کی طرف منہ کرنا ضروری ہے، البتہ عذر یا خوف کی حالت میں اس کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے، اسی طرح نفلی نماز میں اس کے متعلق کچھ تخفیف ہے جبکہ سواری پر ادا کی جا رہی ہو۔[1]

٣٩٢ - حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ

[392] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے کلمہ طیبہ کے قائل ہونے تک لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے،

1 عون الباري: 522/1.

حَتّٰى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَإِذَا قَالُوهَا وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا، وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا، وَذَبَحُوا ذَبِيحَتَنَا، فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ». [راجع: ٣٩١]

پھر جب وہ اس کلمہ طیبہ کے قائل ہو جائیں، ہماری طرح نماز ادا کرنے لگیں، ہمارے قبلے کی طرف منہ کریں اور ہمارے ذبیحے کو کھائیں تو اس وقت ہم پر ان کے خون اور مال حرام ہو جائیں گے مگر حق (اسلام) کی صورت میں ان کی جان و مال سے تعرض درست ہوگا، باقی ان کا حساب اللہ کے حوالے ہے۔''

٣٩٣ - وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: سَأَلَ مَيْمُونُ ابْنُ سِيَاهٍ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! مَا يُحَرِّمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهُ؟ فَقَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، وَصَلّٰى صَلَاتَنَا، وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا، فَهُوَ الْمُسْلِمُ لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِ، وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ. [راجع: ٣٩١]

[393] حضرت انس سے ایک دوسری روایت ہے کہ ان سے حضرت میمون بن سیاہ نے سوال کیا: اے ابوحمزہ! کون سی چیز انسان کی جان اور اس کے مال کو حرام قرار دیتی ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے لا إلٰه إلا اللّٰه کی شہادت دی، (دوران نماز میں) ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا، ہماری طرح نماز ادا کی اور ہمارا ذبح کیا ہوا کھایا، تو وہ مسلمان ہے۔ اس کے وہی حقوق ہیں جو ایک مسلمان کے ہیں۔ اور اس کے ذمے وہی فرائض ہیں جو ایک مسلمان کے ذمے ہیں۔

فائدہ: حدیث میں ذکر کردہ علامتیں اہل اسلام کی بڑی اور کھلی ہوئی علامات ہیں جن سے بڑی آسانی سے دین اسلام سے تعلق رکھنے والے دیگر اہل مذاہب سے ممتاز ہو جاتے ہیں۔ گویا یہ علامتیں اہل اسلام کے لیے شعار کے درجے میں ہو گئی ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ جن لوگوں میں یہ تینوں چیزیں پائی جائیں، انھیں ضرور ہی مسلمان خیال کیا جائے، خواہ وہ ضروریات دین کا انکار بھی کر دیں اور وہ رسول اللہ ﷺ ہی کے ارشاد کے مطابق دین اسلام سے اس طرح خارج بھی ہو جائیں جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

(٢٩) بَابُ قِبْلَةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَأَهْلِ الشَّامِ وَالْمَشْرِقِ

باب: 29- اہل مدینہ، اہل شام اور اہل مشرق کی سمت قبلہ کا بیان

لَيْسَ فِي الْمَشْرِقِ وَلَا فِي الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، وَلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا».

(ان لوگوں کے) مشرق و مغرب میں قبلہ نہیں، اس لیے کہ نبی ﷺ نے (ان سے) فرمایا: ''جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلے کی طرف منہ نہ کرو بلکہ مشرق یا مغرب کی

طرف منہ کرلو۔‘‘

٣٩٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، وَلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا».

[394] حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلے کی طرف منہ نہ کرو اور نہ اس کی طرف اپنی پشت ہی کرو بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرلو۔‘‘

قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللهَ تَعَالٰى. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. [راجع: ١٤٤]

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم ملک شام گئے تو ہم نے وہاں بیت الخلا قبلہ رخ پائے، چنانچہ ہم وہاں ترچھے ہو کر بیٹھتے اور حق تعالیٰ سے اس پر معافی مانگتے۔ امام زہری رحمہ اللہ حضرت عطاء سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے اس (روایت) کے مثل بیان کیا۔

(٣٠) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَٰهِيمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة: ١٢٥]

باب: 30- ارشاد باری تعالیٰ: ’’تم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ۔‘‘ (کی وضاحت)

٣٩٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ الْعُمْرَةَ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

[انظر: ١٦٢٣، ١٦٢٧، ١٦٤٥، ١٦٤٧، ١٧٩٣]

[395] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے ایک شخص کے متعلق سوال کیا گیا جس نے بیت اللہ کا طواف کیا لیکن صفا اور مروہ کے درمیان ابھی سعی نہیں کی، تو کیا وہ اپنی بیوی کے پاس آ سکتا ہے؟ انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ (ایک دفعہ) مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے، پھر آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھیں، اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی میں تمھارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

٣٩٦ - وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. [انظر:

[396] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے مذکورہ شخص کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا: صفا اور مروہ

[١٦٢٤، ١٦٤٦، ١٧٩٤]

کے طواف سے پہلے ہرگز اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے۔

٣٩٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَيْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ: أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فَقِيلَ لَهُ: هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَأَقْبَلْتُ وَالنَّبِيُّ ﷺ قَدْ خَرَجَ، وَأَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ، فَسَأَلْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ: أَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي الْكَعْبَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلٰى يَسَارِهِ إِذَا دَخَلْتَ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ رَكْعَتَيْنِ. [انظر: ٤٦٨، ٥٠٤، ٥٠٥، ٥٠٦، ١١٦٧، ١٥٩٨، ١٥٩٩، ٢٩٨٨، ٤٢٨٩، ٤٤٠٠]

[397] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھیں بتایا گیا کہ دیکھو رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت ابن عمر ؓ کا بیان ہے: میں ادھر پہنچا تو نبی ﷺ باہر تشریف لا رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت بلال ؓ دونوں دروازوں کے درمیان کھڑے ہیں، چنانچہ میں نے حضرت بلال ؓ سے دریافت کیا: آیا نبی ﷺ نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں، دو رکعت (پڑھیں) ان دو ستونوں کے درمیان جو بیت اللہ میں داخل ہوتے وقت بائیں جانب ہوتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے کعبے کے سامنے دو رکعت نماز ادا کی۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کا مقصد یہ ہے کہ مقام ابراہیم کی طرف منہ کرنا ضروری نہیں بلکہ ہر حالت میں دوران نماز میں کعبے کا استقبال ہے۔ چنانچہ اس روایت میں وضاحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے سامنے دو رکعت ادا کیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقام ابراہیم آپ کی پچھلی جانب تھا۔ مقام ابراہیم کا قبلہ ہونا صرف اس صورت میں متعین ہے کہ نمازی اسے اپنے اور کعبے کے درمیان کرے کیونکہ باقی تین جہتوں میں صرف بیت اللہ کی طرف منہ کرنے سے نماز درست ہو جاتی ہے۔

٣٩٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ: «هٰذِهِ الْقِبْلَةُ». [انظر: ١٦٠١، ٣٣٥١، ٣٣٥٢، ٤٢٨٨]

[398] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، جب نبی ﷺ کعبے میں داخل ہوئے تو آپ نے اس کے سب گوشوں میں دعا فرمائی، باہر نکلنے تک بیت اللہ کے اندر کوئی نماز نہیں پڑھی۔ جب آپ بیت اللہ سے باہر تشریف لائے تو اس کے سامنے دو رکعت ادا کیں اور فرمایا: ''یہی قبلہ ہے۔''

فائدہ: اصل حقیقت یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے تو آپ نے دعا شروع کی، حضرت اسامہ بھی دعا میں مشغول ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے دعا سے فراغت کے بعد دو رکعت ادا فرمالیں لیکن حضرت اسامہ اپنی دعا ہی میں منہمک رہے۔ چونکہ حضرت بلال ؓ نے آپ کی نماز کا مشاہدہ کیا، اس لیے اس مشاہدے کی وجہ سے، اسے ترجیح حاصل

ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(۳۱) بَابُ التَّوَجُّهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ

باب: 31- نمازی جہاں بھی ہو، قبلے کی طرف رخ کرے

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَكَبِّرْ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''(پہلے) قبلے کی طرف منہ کرو پھر تکبیر تحریمہ کہو۔''

۳۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ [رضي الله عنهما] قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى ٱلسَّمَآءِ﴾ [البقرة:١٤٤] فَتَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ - وَهُمُ الْيَهُودُ -: ﴿مَا وَلَّىٰهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ ٱلَّتِى كَانُوا۟ عَلَيْهَا ۚ قُل لِّلَّهِ ٱلْمَشْرِقُ وَٱلْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِى مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾ [البقرة:١٤٢] فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَمَا صَلَّى فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ: هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَّهُ تَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتَّى تَوَجَّهُوا نَحْوَ الْكَعْبَةِ. [راجع: ٤٠]

[399] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی لیکن رسول اللہ ﷺ چاہتے تھے کہ انھیں کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہو جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ''ہم آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں۔'' اس حکم کے بعد آپ نے کعبے کی طرف رخ کر لیا۔ اس پر بے عقل لوگوں نے جو یہود تھے، کہا: ''ان لوگوں کو کس چیز نے اس قبلے سے پھیر دیا ہے جس کی طرف وہ متوجہ تھے؟ کہہ دیجیے! مشرق ومغرب اللہ ہی کی ملکیت ہیں، اللہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔'' پھر ایک شخص نے نبی ﷺ کے ہمراہ (قبلہ رخ ہو کر) نماز پڑھی اور نماز کے بعد وہ چلا گیا، پھر نماز عصر میں یہ شخص انصار کی جماعت کے پاس سے گزرا، یہ اس وقت بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے۔ اس شخص نے انھیں اطلاع دی کہ وہ اس بات کا عینی گواہ ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور آپ ﷺ نے کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے، چنانچہ یہ لوگ اسی وقت گھوم گئے اور اپنا رخ کعبے کی طرف کر لیا۔

٤٠٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ:

[400] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ، فَإِذَا أَرَادَ الْفَرِيضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. [انظر: ١٠٩٤، ١٠٩٩، ٤١٤٠]

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھ لیتے تھے، وہ جس طرف بھی لے جا رہی ہوتی۔ لیکن جب آپ فرض نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو سواری سے اترتے اور قبلہ رو ہو کر نماز پڑھتے۔

فائدہ: الضرورات تبیح المحذورات کے اصول کے پیش نظر اگر شدت خوف ہو تو فرض نماز کے لیے استقبال قبلہ کی شرط ساقط ہو جاتی ہے، اسی طرح اگر سفر میں بارش ہو جائے اور نماز پڑھنے کے لیے خشک جگہ نہ ملے تو سواری کو روک کر قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جا سکتی ہے لیکن ریل اور بس میں جو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا رواج ہے اس کی اصلاح نہایت ضروری ہے کیونکہ نماز میں استقبال قبلہ اور قیام دونوں ضروری ہیں۔ ریل اور بس میں نماز پڑھنے سے یہ دونوں فوت ہو جاتے ہیں۔ اسلامی حکومت کو چاہیے کہ ریل کے ڈبوں میں ایک ڈبہ ادائیگی نماز کے لیے مختص کرے جس میں پانی اور سمت قبلہ کا اہتمام ہو۔

٤٠١ - **حَدَّثَنَا** عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ - قَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَا أَدْرِي - زَادَ أَوْ نَقَصَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا، فَثَنٰى رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ: «إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ، وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ، أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ، فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ». [انظر: ٤٠٤، ١٢٢٦، ٦٦٧١، ٧٢٤٩]

[401] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے نماز پڑھائی۔ راوی حدیث ابراہیم نخعی کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں کہ آپ نے نماز میں اضافہ کر دیا تھا یا کچھ کمی کر دی تھی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آ گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”بتاؤ اصل بات کیا ہے؟“ لوگوں نے عرض کیا: آپ نے اس قدر نماز پڑھی ہے۔ یہ سن کر آپ نے اپنے دونوں پاؤں موڑے اور قبلہ رو ہو کر دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا اور ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا: ”اگر نماز کے متعلق کوئی نیا حکم آتا تو میں تمھیں ضرور مطلع کرتا، لیکن میں بھی تمھاری طرح ایک انسان ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول کا شکار ہو جاتا ہوں، اس لیے جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو۔ اور جب تم میں سے کوئی اپنی نماز میں شک کرے تو اسے چاہیے کہ صحیح حالت معلوم کرنے کی کوشش کرے، پھر اسی پر اپنی نماز پوری کر کے سلام پھیر دے، اس کے بعد دو سجدے کرے۔“

(٣٢) بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ، وَمَنْ لَّمْ يَرَ الْإِعَادَةَ عَلٰى مَنْ سَهَا، فَصَلّٰى إِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ

باب: 32- قبلے کے متعلق کیا منقول ہے، نیز جس شخص نے سہواً غیر قبلے کی طرف نماز پڑھ لی، اس پر اعادہ ضروری نہیں

وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رَكْعَتَيِ الظُّهْرِ وَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ أَتَمَّ مَا بَقِيَ.

نبی ﷺ نے ایک دفعہ نماز ظہر میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا اور لوگوں کی طرف اپنا چہرہ کر لیا، پھر (یاد دلانے پر) باقی نماز کو پورا کیا۔

٤٠٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى؟ فَنَزَلَتْ: ﴿وَٱتَّخِذُوا۟ مِن مَّقَامِ إِبْرَٰهِـۧمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة:١٢٥] وَآيَةُ الْحِجَابِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَكَ أَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَإِنَّهُ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ، وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: ﴿عَسَىٰ رَبُّهُۥٓ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُۥٓ أَزْوَٰجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ﴾ [التحريم:٥] فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ. [انظر: ٤٤٨٣، ٤٧٩٠، ٤٩١٦]

[402] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر ؓ نے فرمایا: مجھے اپنے پروردگار سے تین باتوں میں موافقت کا شرف حاصل ہوا ہے: ایک مرتبہ میں نے کہا: اللہ کے رسول! کاش مقام ابراہیم ہماری جائے نماز ہوتا، تو یہ آیت نازل ہوئی: ''مقام ابراہیم کو جائے نماز بنا لو۔'' آیت حجاب بھی اسی طرح نازل ہوئی کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کاش آپ اپنی بیویوں کو پردے کا حکم دے دیں کیونکہ ہر نیک و بد ان سے گفتگو کرتا ہے، تو آیت حجاب نازل ہوئی۔ (ایک دفعہ ایسا ہوا کہ) نبی ﷺ کی ازواج مطہرات نے باہمی رشک و رقابت کی وجہ سے آپ کے خلاف اتفاق کر لیا تو میں نے ان سے کہا: بعید نہیں اگر رسول اللہ ﷺ تمھیں طلاق دے دیں تو ان کا پروردگار انھیں تمھارے بدلے میں تم سے بہتر بیویاں عطا فرما دے، پھر یہی آیت (سورۂ تحریم:5) نازل ہوئی۔

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا بِهٰذَا.

(راویٔ حدیث) ابن ابی مریم نے کہا: ہمیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی، ان سے حمید طویل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس ؓ سے یہ حدیث سنی ہے۔

٤٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ

[403] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک ایک آنے والا

عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ، فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ. [انظر: ٤٤٨٨، ٤٤٩٠، ٤٤٩١، ٤٤٩٣، ٤٤٩٤، ٧٢٥١]

آیا اور اس نے اطلاع دی کہ آج رات رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور اس میں آپ کو استقبال کعبہ کا حکم دے دیا گیا ہے، لہٰذا تم بھی کعبے کی طرف اپنا رخ کر لو، چنانچہ وہ (سنتے ہی) کعبے کی طرف گھوم گئے جب کہ اس وقت ان کا رخ شام کی طرف تھا۔

فائدہ: اہل قباء نے نماز کا کچھ حصہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے ادا کیا، ان کا یہ عمل ان کے یقین کے مطابق صحیح اور درست تھا، اس لیے اس حصے کا اعادہ نہیں کرایا گیا۔ تحری میں بھی یہی ہوتا ہے کہ انسان غور وفکر کے بعد ایک سمت کو قبلہ قرار دیتا ہے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہے جیسا کہ اہل قباء نے اپنے یقین کے مطابق بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز کا کچھ حصہ ادا کیا اور اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کبھی سوال نہیں ہوا اور نہ آپ نے انھیں اعادے ہی کا حکم دیا۔

٤٠٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقَالُوا: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. [راجع: ٤٠١]

[404] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے سہواً ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں۔ صحابۂ کرام ؓ نے عرض کیا: آیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں، اصل بات کیا ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: آپ نے پانچ رکعات پڑھا دی ہیں، (یہ سنتے ہی) آپ نے اپنے دونوں پاؤں موڑے اور دو سجدے کیے۔

(٣٣) بَابُ حَكِّ الْبُزَاقِ بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: 33- مسجد سے ہاتھ کے ساتھ تھوک کو صاف کرنا

٤٠٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ، فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ» ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ

[405] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے ایک دفعہ قبلے کی جانب کچھ تھوک دیکھا تو آپ کو سخت ناگواری ہوئی حتی کہ اس کے اثرات آپ کے چہرۂ انور پر دیکھے گئے۔ آپ (خود) کھڑے ہوئے اور اپنے دست مبارک سے صاف کر کے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی اپنی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے،

فَبَصَقَ فِيهِ، ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ، فَقَالَ: «أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا». [راجع: ٢٤١]

لہٰذا تم میں سے کوئی (بحالت نماز) اپنے قبلے کی طرف نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا اپنے قدم کے نیچے تھوکے۔" پھر آپ نے اپنی چادر کے گوشے میں تھوکا اور اسے الٹ پلٹ کیا، اور فرمایا: "اس طرح بھی کر سکتا ہے۔"

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبلے کی طرف منہ کر کے تھوکنا حرام ہے اگرچہ مسجد سے باہر ہی کیوں نہ ہو۔ اس کی سنگینی حدیث میں بایں الفاظ بیان کی گئی ہے کہ جو شخص قبلے کی طرف تھوکتا ہے قیامت کے دن جب یہ شخص اللہ کے حضور پیش ہوگا تو اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔[1]

٤٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأٰى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ، فَإِنَّ اللهَ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلّٰى». [انظر: ٧٥٣، ١٢١٣، ٦١١١]

[406] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیوار قبلہ پر تھوک دیکھا تو اسے کھرچ ڈالا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے کی جانب نہ تھوکے کیونکہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے۔"

٤٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأٰى فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا أَوْ بُصَاقًا أَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهُ.

[407] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیوار قبلہ پر ناک کی رطوبت یا تھوک یا بلغم دیکھا تو اسے کھرچ دیا۔

(٣٤) بَابُ حَكِّ الْمُخَاطِ بِالْحَصٰى مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: 34- مسجد میں ناک کی رطوبت پڑی ہو تو اسے کنکری سے کھرچ دینا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ وَطِئْتَ عَلٰى قَذَرٍ رَطْبٍ فَاغْسِلْهُ، وَإِنْ كَانَ يَابِسًا فَلَا.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اگر تمہارا پاؤں کسی تر گندگی پر پڑ جائے تو اسے دھو لو اور اگر خشک گندگی پر پڑے تو دھونے کی ضرورت نہیں۔

٤٠٨، ٤٠٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

[409,408] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید ؓ

1 سنن أبي داود، الأطعمة، حديث: 3824.

قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا، فَقَالَ: «إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى». [انظر: ٤١٠، ٤١١، ٤١٤، ٤١٦]

سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو ایک کنکری لی اور اسے کھرچ دیا اور فرمایا: ''اگر کسی کو بلغم آئے تو وہ اسے سامنے کی جانب تھوکے نہ دائیں جانب، بلکہ اپنی بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔''

(٣٥) بَابٌ: لَا يَبْصُقْ عَنْ يَمِينِهِ فِي الصَّلَاةِ

باب: 35- بحالت نماز اپنی دائیں جانب نہیں تھوکنا چاہیے

٤١٠، ٤١١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي حَائِطِ الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَصَاةً فَحَتَّهَا، ثُمَّ قَالَ: «إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْهِهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى». [راجع: ٤٠٨، ٤٠٩]

[411,410] حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر بلغم لگا ہوا دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک سنگریزہ اٹھایا اور اسے صاف کر دیا، پھر فرمایا: ''اگر کسی کو بلغم آئے تو وہ اسے سامنے کی جانب نہ تھوکے اور نہ دائیں جانب ڈالے بلکہ اپنی بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔''

٤١٢ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَتْفِلَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ». [راجع: ٢٤١]

[412] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے سامنے یا اپنی دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ اسے بائیں جانب یا بائیں پاؤں تلے تھوکنا چاہیے۔''

(٣٦) بَابٌ: لِيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

باب: 36- نمازی کو اپنی بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے

٤١٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ». [راجع: ٢٤١]

[413] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب مومن نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے راز و نیاز میں مصروف ہوتا ہے، اس لیے اسے اپنے سامنے یا اپنی دائیں جانب نہیں تھوکنا چاہیے بلکہ اپنی بائیں جانب یا اپنے قدم تلے تھوکنا چاہیے۔''

٤١٤ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبْصَرَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ، ثُمَّ نَهٰى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى.

[414] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے مسجد کے قبلے کی طرف بلغم دیکھا تو اسے ایک سنگریزے سے دور کر دیا، پھر آپ نے سامنے کی سمت یا دائیں طرف تھوکنے سے منع فرمایا اور بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنے کی اجازت دی۔

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ حُمَيْدًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَحْوَهُ. [راجع: ٤٠٩]

اس روایت کے ایک طریق میں امام زہری نے اپنے شیخ حمید طویل سے سماع کی تصریح بھی کی ہے، وہ ابوسعید خدری ؓ سے مذکورہ روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

(٣٧) بَابُ كَفَّارَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 37- مسجد میں تھوکنے کا کفارہ

٤١٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا».

[415] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس (گناہ) کا کفارہ اسے دفن کر دینا ہے۔''

فائدہ: ابتدائے اسلام میں مساجد کچی تھیں اور ان کے صحن میں مٹی یا ریت وغیرہ ہوتی تھی جس میں تھوک لینا اور پھر اسے مٹی یا ریت میں چھپا دینا ممکن تھا جبکہ آج کل مساجد پختہ ہیں اور ان کے فرش بھی پختہ ہیں جن پر بہترین چٹائیاں یا قالین بچھے ہوتے ہیں، ایسے حالات وظروف میں رومال وغیرہ ہی مناسب ہے کہ اس میں تھوک لیا جائے، لہٰذا ایسے حالات میں مذکورہ احادیث سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مساجد کے در و دیوار پر تھوکنا سخت گناہ اور مساجد کی بے حرمتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسے لوگوں پر سخت ناراضی کا اظہار فرمایا ہے جو مساجد کے تقدس کو اس طرح پامال کرتے ہیں۔ بنابریں حالات وظروف بدل جانے

کے نتیجے میں اب بائیں جانب یا پیر تلے تھوکنا قطعاً غیر مناسب ہے۔ اب صرف دو ہی صورتوں پر عمل کیا جانا چاہیے: یا تو تھوک یا بلغم نگل لیا جائے یا پھر اس کے لیے رومال یا ٹشو پیپر استعمال کیا جائے۔

(٣٨) بَابُ دَفْنِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 38- مسجد میں پڑے بلغم وغیرہ کو مٹی کے اندر چھپا دینا

٤١٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ، فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللهَ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ، فَيَدْفِنُهَا». [راجع: ٤٠٨]

[416] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ اپنے آگے نہ تھوکے کیونکہ جب تک وہ اپنی جائے نماز میں ہے، اللہ تعالیٰ سے مناجات کر رہا ہے، اور نہ اپنی دائیں جانب ہی اسے پھینکے کیونکہ اس کی دائیں جانب ایک فرشتہ ہے بلکہ اپنی بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لے، پھر اسے دفن کر دے۔''

(٣٩) بَابٌ: إِذَا بَدَرَهُ الْبُزَاقُ فَلْيَأْخُذْ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ

باب: 39- جب تھوک نمازی کو مجبور کر دے تو اسے اپنے کپڑے کے کنارے میں تھوک لینا چاہیے

٤١٧ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَحَكَّهَا بِيَدِهِ، وَرُئِيَ مِنْهُ كَرَاهِيَةٌ أَوْ رُئِيَ كَرَاهِيَتُهُ لِذٰلِكَ وَشِدَّتُهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ، أَوْ رَبُّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ، فَلَا يَبْزُقَنَّ فِي قِبْلَتِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ»، ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ، فَبَزَقَ فِيهِ وَرَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ، قَالَ: «أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا». [راجع: ٢٤١]

[417] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قبلے کی سمت ناک کی رطوبت لگی ہوئی دیکھی تو آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے صاف کر دیا اور اس کی ناگواری آپ کے چہرے سے ظاہر ہوئی یا اس وجہ سے آپ کی ناگواری اور اس کی گرانی معلوم ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے یا (فرمایا کہ) اس کا پروردگار اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے، لہٰذا وہ اپنے قبلے کی جانب نہ تھوکے بلکہ وہ اپنی بائیں جانب یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے۔'' اس کے بعد آپ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا اور اس میں تھوکا۔ پھر آپ نے اس کے ایک حصے کو دوسرے حصے پر مل دیا اور فرمایا: ''اس طرح بھی کر سکتا ہے۔''

(٤٠) بَابُ عِظَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي إِتْمَامِ الصَّلَاةِ وَذِكْرِ الْقِبْلَةِ

باب: 40- ذکر قبلہ اور اتمام صلاۃ کے متعلق امام کا لوگوں کو وعظ کرنا

٤١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَاهُنَا؟ فَوَاللهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا رُكُوعُكُمْ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي». [انظر: ٧٤١]

[418] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میرا منہ اس طرف سمجھتے ہو؟ اللہ کی قسم! مجھ پر نہ تمھارا خشوع پوشیدہ ہے اور نہ تمھارا رکوع۔ اور میں تمھیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔''

٤١٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةً، ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِي الصَّلَاةِ وَفِي الرُّكُوعِ: «إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَائِي كَمَا أَرَاكُمْ». [انظر: ٧٤٢، ٦٦٤٤]

[419] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ منبر پر تشریف لے گئے اور نماز اور رکوع کے متعلق فرمایا: ''بے شک میں تمھیں اپنے پیچھے سے اس طرح دیکھتا ہوں، جس طرح سامنے سے دیکھتا ہوں۔''

(٤١) بَابٌ: هَلْ يُقَالُ: مَسْجِدُ بَنِي فُلَانٍ؟

باب: 41- کیا مسجد بنی فلاں کہا جا سکتا ہے؟

٤٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ: مِنَ الْحَفْيَاءِ، وَأَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا. [انظر: ٢٨٦٨، ٢٨٦٩، ٢٨٧٠، ٧٣٣٦]

[420] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے تیار شدہ گھوڑوں کی دوڑ مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک، اور غیر تیار شدہ گھوڑوں کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک کرائی۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنھوں نے اس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

(٤٢) بَابُ الْقِسْمَةِ وَتَعْلِيقِ الْقِنْوِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 42- مسجد میں مال تقسیم کرنا اور خوشۂ کھجور لٹکانا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اَلْقِنْوُ: اَلْعِذْقُ وَالِاثْنَانِ:

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ قِنْوٌ کے معنی کھجور کا خوشہ

قِنْوَانِ، وَالْجَمَاعَةُ أَيْضًا: قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٍ وَصِنْوَانٍ.

ہیں اور یہ مفرد کا صیغہ ہے۔ اس کا تثنیہ قِنْوان اور جمع بھی قِنْوان ہے، جیسے صِنْوٌ کا تثنیہ اور جمع ایک ہی وزن صنوان پر آتے ہیں۔

٤٢١ - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ - يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ - عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ: «انْثُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ» وَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ، فَمَا كَانَ يَرٰى أَحَدًا إِلَّا أَعْطَاهُ، إِذْ جَاءَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَعْطِنِي فَإِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُذْ»، فَحَثٰى فِي ثَوْبِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ. قَالَ: «لَا»، قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ، قَالَ: «لَا»، فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أُؤْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ. قَالَ: «لَا»، قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ، قَالَ: «لَا»، فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهُ فَأَلْقَاهُ عَلٰى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِّنْ حِرْصِهِ، فَمَا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ. [انظر: ٣٠٤٩، ٣١٦٥]

[421] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس بحرین سے کچھ مال لایا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے مسجد میں ڈھیر کر دو۔'' یہ مال اب تک آپ کے پاس لائے گئے مالوں سے بہت زیادہ مقدار میں تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے مسجد میں تشریف لائے تو آپ نے اس کی طرف التفات بھی نہیں کیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آ کر اس کے پاس بیٹھ گئے، پھر جسے دیکھا اسے دیتے چلے گئے۔ اتنے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور کہا: اللہ کے رسول! مجھے بھی دیجیے کیونکہ میں نے (بدر کی لڑائی میں) اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اٹھا لو۔'' انھوں نے اپنے کپڑے میں دونوں ہاتھ سے اتنا مال بھر لیا کہ اٹھا نہ سکے، کہنے لگے: اللہ کے رسول! ان میں سے کسی کو کہہ دیجیے کہ یہ مال اٹھانے میں میری مدد کرے۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' انھوں نے کہا: پھر آپ ہی اسے اٹھا کر میرے اوپر رکھ دیں۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ کم کیا اور پھر اٹھانے لگے لیکن اب بھی نہ اٹھا سکے، تو عرض کیا: اللہ کے رسول! ان میں سے کسی کو کہہ دیں کہ مجھے اٹھوا دے۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' انھوں نے کہا: پھر آپ خود اٹھا کر میرے اوپر رکھ دیں۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس میں کچھ مزید کمی کی۔ بعد میں اسے اٹھا کر اپنے کندھے پر رکھ لیا اور چل دیے۔ رسول اللہ ﷺ ان کی حرص اور طمع پر تعجب کر کے انھیں دیکھتے ہی رہے حتی کہ وہ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔ الغرض رسول اللہ ﷺ وہاں سے اس

وقت اٹھے جب ایک درہم بھی باقی نہ رہا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں ہر وہ کام کرنا جائز ہے جس کا تعلق مصالح عامہ سے ہو، مثلاً: پانی کی سبیل کا اہتمام جس سے تمام لوگ مستفید ہوتے ہیں، اسی طرح کے دیگر کام مسجد میں کیے جا سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ مسجد میں تقسیم کے لیے مال تو رکھا جا سکتا ہے لیکن مسجد کو بطور سٹور استعمال کرنا جائز نہیں۔ [1]

(٤٣) بَابُ مَنْ دُعِيَ لِطَعَامٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَنْ أَجَابَ مِنْهُ

باب: 43- کسی شخص کو مسجد میں دعوتِ طعام دینا اور مسجد ہی میں اسے قبول کر لینا

٤٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، سَمِعَ أَنَسًا: وَجَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ نَاسٌ فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لِي: «أَأَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «لِطَعَامٍ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ: «قُومُوا»، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ. [انظر: ٣٥٧٨، ٥٣٨١، ٥٤٥٠، ٦٦٨٨]

[422] حضرت انس ؓ فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو مسجد میں موجود پایا جبکہ آپ کے ساتھ کچھ دیگر حضرات بھی تھے۔ (میں وہاں جا کر کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا:) ”کیا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر آپ نے فرمایا: ”دعوتِ طعام دینے کے لیے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں! چنانچہ آپ نے صحابۂ کرام ؓ سے فرمایا جو آپ کے پاس تھے: ”اٹھو، (چلیں)۔“ پھر آپ وہاں سے روانہ ہوئے اور میں ان کے آگے آگے تھا۔

(٤٤) بَابُ الْقَضَاءِ وَاللِّعَانِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 44- مسجد میں مقدمات کے فیصلے کرنا اور (مردوں، عورتوں کے درمیان) لعان کرنا

٤٢٣ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ؛ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ؟ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ. [انظر: ٤٧٤٥، ٤٧٤٦، ٥٢٥٩، ٥٣٠٨، ٥٣٠٩، ٦٨٥٤، ٧١٦٥، ٧١٦٦، ٧٣٠٤]

[423] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ایسے شخص کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں جس نے اپنی بیوی کے ہمراہ اجنبی مرد کو پایا ہو، کیا وہ اسے قتل کر دے؟ اس کے بعد دونوں میاں بیوی نے مسجد میں لعان کیا اور میں وہاں موجود تھا۔

1 فتح الباري: 669/1.

(٤٥) بَابٌ: إِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّي حَيْثُ شَاءَ أَوْ حَيْثُ أُمِرَ، وَلَا يَتَجَسَّسُ

٤٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَحْمُودِ ابْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ: «أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ؟» قَالَ: فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى مَكَانٍ، فَكَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.
[انظر: ٤٢٥، ٦٦٧، ٦٨٦، ٨٣٨، ٨٤٠، ١١٨٦، ٤٠٠٩، ٤٠١٠، ٥٤٠١، ٦٤٢٣، ٦٩٣٨]

باب:45- جب کسی کے گھر جائے تو جس جگہ چاہے نماز پڑھ لے، یا جس جگہ کی نشان دہی کی جائے وہاں نماز پڑھے اور تجسس نہ کرے

[424] حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی ﷺ ان کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: ''تم کس جگہ کا انتخاب کرتے ہو کہ وہاں میں تمھارے گھر میں تمھارے لیے نماز پڑھوں؟'' کہتے ہیں کہ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا، پھر نبی ﷺ نے تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کر دی اور ہم آپ کے پیچھے صف میں کھڑے ہو گئے اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔

(٤٦) بَابُ الْمَسَاجِدِ فِي الْبُيُوتِ

وَصَلَّى الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فِي مَسْجِدِهِ فِي دَارِهِ جَمَاعَةً.

٤٢٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي، فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ، وَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَّكَ تَأْتِينِي فَتُصَلِّي فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَأَفْعَلُ

باب:46- گھروں میں مساجد بنانا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے اپنے گھر کی مسجد میں نماز باجماعت ادا کی۔

[425] حضرت محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ان انصاری صحابہ میں سے ہیں جو شریک بدر تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میری بینائی جاتی رہی ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں لیکن بارش کی وجہ سے جب وہ نالہ بہنے لگتا ہے جو میرے اور ان کے درمیان ہے تو میں نماز پڑھانے کے لیے مسجد میں نہیں آ سکتا، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ہاں تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھیں تاکہ میں اس جگہ کو جائے نماز قرار دے لوں۔ راوی کہتا ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان شاء اللہ جلد ہی

إِنْ شَاءَ اللهُ». قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حِينَ دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: «أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟» قَالَ: فَأَشَرْتُ لَهُ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَكَبَّرَ، فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. قَالَ: وَحَبَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ، قَالَ: فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِّنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا، فَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ أَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَّا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُلْ ذٰلِكَ، أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ؟» قَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّا نَرٰى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ».

ایسا کروں گا۔'' حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دوسرے روز دن چڑھے میرے گھر تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو میرے اجازت دینے پر آپ گھر میں داخل ہوئے اور بیٹھنے سے پہلے فرمایا: ''تم اپنے گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں وہاں نماز پڑھوں؟'' حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے گھر کے ایک کونے کی نشان دہی کی تو آپ نے وہاں کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہی۔ ہم بھی صف بستہ ہو کر آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد سلام پھیر دیا۔ پھر ہم نے کچھ حلیم تیار کر کے آپ کو روک لیا۔ اس کے بعد اہل محلہ میں سے کئی آدمی گھر میں آ کر جمع ہو گئے۔ ان میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ مالک بن دُخَیْشِن یا ابن دُخْشُن کہاں ہے؟ کسی نے کہا: وہ تو منافق ہے۔ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مت کہو۔ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ وہ خالص اللہ کی خوشنودی کے لیے لا إله إلا الله کہتا ہے۔'' وہ شخص بولا: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں، بظاہر تو ہم اس کا رخ اور اس کی خیر خواہی منافقین کے حق میں دیکھتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر آگ کو حرام کر دیا ہے جو لا إله إلا الله کہہ دے بشرطیکہ اس سے اللہ کی رضامندی ہی مقصود ہو۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ، وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ، وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ، عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ فَصَدَّقَهُ بِذٰلِكَ. [راجع: ٤٢٤]

حضرت امام زہری کہتے ہیں: پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے، جو قبیلہ بنو سالم کے ایک فرد اور ان کے سربرآوردہ لوگوں میں سے تھے، محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے اس کی تصدیق کی۔

(٤٧) بَابٌ : اَلتَّيَمُّنُ فِي دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

باب: 47- مسجد میں داخل ہونے اور دوسرے کاموں میں دائیں طرف سے ابتدا کرنا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنٰى، فَإِذَا خَرَجَ بَدَأَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرٰى.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہونے کے لیے دائیں پاؤں اور نکلتے وقت بائیں پاؤں سے ابتدا کرتے تھے۔

٤٢٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ، فِي طُهُورِهِ وَ تَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ. [راجع: ١٦٨]

[426] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جہاں تک ممکن ہوتا اپنے تمام اچھے کاموں، مثلاً: طہارت حاصل کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

فائدہ: حتی المقدور دائیں جانب سے شروع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دائیں جانب اختیار کرنے میں اگر کوئی رکاوٹ آ جائے تو پھر بامر مجبوری بائیں جانب اختیار کرنے میں چنداں حرج نہیں۔

(٤٨) بَابٌ : هَلْ تُنْبَشُ قُبُورُ مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ

باب: 48- زمانۂ جاہلیت میں بنی ہوئی مشرکین کی قبریں اکھاڑ کر وہاں مساجد تعمیر کرنا؟

لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَّسَاجِدَ» وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْقُبُورِ، وَرَأَى عُمَرُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَلِّي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: اَلْقَبْرَ الْقَبْرَ، وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالْإِعَادَةِ.

فرمان نبوی ہے: ''اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔'' (علاوہ ازیں) قبروں پر نماز پڑھنا ناپسندیدہ عمل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ایک دفعہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کو قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: قبر سے بچو، قبر سے دور رہو لیکن آپ نے انھیں نماز دہرانے کے متعلق نہیں فرمایا۔

٤٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً، رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ:

[427] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے حبشہ میں ایک گرجا دیکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ (جب) انھوں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''ان لوگوں کی عادت تھی کہ ان میں اگر کوئی نیک آدمی مرتا تو اس کی قبر پر مسجد اور تصویریں

«إِنَّ أُولٰئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، فَأُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [انظر: ٤٣٤، ١٣٤١]

بنا دیتے۔ قیامت کے دن یہ لوگ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔‘‘

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کی قبروں پر مسجدیں بنانا یہود و نصاریٰ کی علامت ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے حرام قرار دیا ہے اور آپ نے یہ باتیں مرض وفات میں ارشاد فرمائیں، جن کا مفہوم یہ تھا کہ آپ کے بعد آپ کی قبر مبارک کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حکومت سعودیہ کو جزائے خیر دے جس کی مخلصانہ کوششوں سے امت ابھی تک ان ہدایات پر قائم ہے اور آپ کی قبر سجدہ گاہ بننے سے محفوظ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ.

٤٢٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ أَعْلَى الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُّقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَأَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلٰى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُا مُتَقَلِّدِينَ السُّيُوفَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ، حَتّٰى أَلْقٰى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُّصَلِّيَ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَأَنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَأَرْسَلَ إِلٰى مَلَإٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ، فَقَالَ: «يَابَنِي النَّجَّارِ! ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا» قَالُوا: لَا وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ، فَقَالَ أَنَسٌ: فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ: قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ، وَفِيهِ خَرِبٌ، وَفِيهِ نَخْلٌ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ

[428] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ (جب ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لائے تو عمرو بن عوف نامی قبیلے میں پڑاؤ کیا جو مدینے کی بالائی جانب واقع تھا، نبی ﷺ نے ان لوگوں میں چودہ شب قیام فرمایا، پھر آپ نے بنونجار کو بلایا تو وہ تلواریں لٹکائے ہوئے آ پہنچے (حضرت انس ؓ کہتے ہیں:) گویا میں نبی ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہیں، ابوبکر صدیق آپ کے ردیف اور بنونجار کے لوگ آپ کے گرد ہیں، یہاں تک کہ آپ نے حضرت ابوایوب انصاری ؓ کے گھر کے سامنے اپنا پالان ڈال دیا۔ آپ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جس جگہ نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھ لیں، حتی کہ آپ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے۔ پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنونجار کے لوگوں کو بلا کر فرمایا: ’’اے بنونجار! تم اپنا یہ باغ ہمارے ہاتھ بیچ دو۔‘‘ انھوں نے عرض کیا: ایسا نہیں ہوسکتا، اللہ کی قسم! ہم تو اس کی قیمت اللہ ہی سے لیں گے۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں: میں تمھیں بتاؤں کہ اس باغ میں کیا تھا، وہاں مشرکوں کی قبریں، پرانے کھنڈرات اور کچھ کھجوروں کے درخت تھے۔

الْحِجَارَةَ، وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَالنَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ». [راجع: ٢٣٤]

نبیٔ اکرم ﷺ کے حکم کے مطابق مشرکین کی قبریں اکھاڑ دی گئیں، کھنڈرات ہموار کر دیے گئے اور کھجوروں کے درخت کاٹ کر ان کی لکڑیوں کو مسجد کے سامنے نصب کر دیا گیا۔ (اس وقت قبلہ بیت المقدس تھا) اور اس کی بندش پتھروں سے کی گئی، چنانچہ صحابۂ کرام ؓ رجز پڑھتے ہوئے پتھر لانے لگے۔ نبی ﷺ بھی ان کے ہمراہ تھے اور آپ بھی اس وقت یہ رجز پڑھتے تھے:

''اے اللہ! بھلائی تو بس آخرت کی بھلائی ہے۔
اس لیے تو مہاجرین اور انصار کو معاف فرما دے۔''

(٤٩) بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ

باب:49- بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

٤٢٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدُ يَقُولُ: كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ. [راجع: ٢٣٤]

[429] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد پھر میں نے انھیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مسجد نبوی کی تعمیر سے پہلے آپ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے۔

(٥٠) بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَوَاضِعِ الْإِبِلِ

باب:50- اونٹوں کی جگہوں پر نماز پڑھنا

٤٣٠ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي إِلٰى بَعِيرِهِ، وَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ. [انظر: ٥٠٧]

[430] حضرت نافع کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کو دیکھا کہ وہ اپنے اونٹ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے اور فرماتے کہ میں نے نبی ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

فائدہ: بات یہ ہے کہ اونٹوں کی جگہ پر نماز پڑھنا درست نہیں کیونکہ متعدد احادیث میں اس کی ممانعت وارد ہے۔ اور امام بخاری ؒ کی پیش کردہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب اونٹ سامنے بیٹھا ہو اور اس سے کسی قسم کا خطرہ نہ ہو تو ایسے حالات میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ اور جن احادیث میں ممانعت آئی ہے وہاں یہ مقصود ہے کہ اونٹ کھڑے ہوں اور ان کی طرف سے مستی میں آنے یا لات مارنے کا اندیشہ ہو تو اس سے نماز کا خشوع اور اطمینان غارت ہو گا، لہٰذا ایسے حالات میں وہاں نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

(٥١) بَابُ مَنْ صَلَّى وَقُدَّامَهُ تَنُّورٌ أَوْ نَارٌ أَوْ شَيْءٌ مِّمَّا يُعْبَدُ، فَأَرَادَ بِهِ وَجْهَ اللهِ تَعَالَى

باب: 51- جو شخص بایں حالت نماز پڑھے کہ اس کے سامنے تنور یا آگ یا کوئی ایسی چیز ہو جس کی عبادت کی جاتی ہو لیکن نمازی کی نیت صرف اللہ کی رضا جوئی ہو

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي أَنَسٌ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَأَنَا أُصَلِّي».

حضرت انس ؓ نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''دوزخ کو میرے روبرو پیش کیا گیا جب کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔''

٤٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «أُرِيتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ». [راجع: ٢٩]

[431] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی، پھر فرمایا: ''مجھے نماز کی حالت میں جہنم دکھائی گئی، چنانچہ میں نے آج کی طرح کا ہیبت ناک منظر کبھی نہیں دیکھا۔''

(٥٢) بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقَابِرِ

باب: 52- قبرستان میں نماز پڑھنے کی حرمت

٤٣٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِّنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا». [انظر: ١١٨٧]

[432] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: ''کچھ نماز (نوافل وغیرہ) اپنے گھروں میں ادا کرو، انھیں قبرستان مت بناؤ۔''

فائدہ: حافظ ابن حجر ؒ کہتے ہیں کہ امام بخاری ؒ نے ''گھروں کو قبرستان نہ بناؤ'' سے موجودہ مسئلے کا استنباط کیا ہے کہ چونکہ قبریں محل عبادت نہیں، لہٰذا ان میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔[1]

(٥٣) بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَوَاضِعِ الْخَسْفِ وَالْعَذَابِ

باب: 53- عذاب اور دھنسنے کے مقامات پر نماز پڑھنے کا حکم

وَيُذْكَرُ أَنَّ عَلِيًّا كَرِهَ الصَّلَاةَ بِخَسْفِ بَابِلَ.

حضرت علی ؓ سے منقول ہے کہ انھوں نے عذاب کی وجہ سے بابل کی دھنسی ہوئی جگہ پر نماز (پڑھنے) کو ناپسند

1 فتح الباري: 685/1.

فرمایا تھا۔

٤٣٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ، لَا يُصِيبُكُمْ مَّا أَصَابَهُمْ». [انظر: ٣٣٨٠، ٣٣٨١، ٤٤١٩، ٤٤٢٠، ٤٧٠٢]

[433] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان عذاب یافتہ قوموں کے آ ثار سے اگر تمھارا گزر ہو تو اس طرح گزرو کہ تم پر گریہ و بکا طاری ہو۔ اگر رو نہ سکو تو وہاں سے مت گزرو، مبادا تم پر وہی عذاب آ جائے جس نے انھیں اپنی گرفت میں لیا تھا۔''

(٥٤) بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْبِيعَةِ

باب: 54- گرجے میں نماز پڑھنا

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِّنْ أَجْلِ التَّمَاثِيلِ الَّتِي فِيهَا الصُّوَرُ. وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلِّي فِي الْبِيعَةِ إِلَّا بِيعَةً فِيهَا تَمَاثِيلُ.

حضرت عمر ؓ نے فرمایا: ہم تمھارے گرجا گھروں میں تماثیل، یعنی تصویروں اور مجسموں کی وجہ سے داخل نہیں ہوتے۔ اور حضرت ابن عباس ؓ کلیسا، یعنی گرجا گھر میں نماز پڑھ لیتے تھے مگر اس گرجا گھر میں نماز نہیں پڑھتے تھے جس میں تصاویر اور مجسمے ہوتے تھے۔

٤٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ كَنِيسَةً رَأَتْهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا: مَارِيَةُ، فَذَكَرَتْ لَهُ مَا رَأَتْ فِيهَا مِنَ الصُّوَرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُولٰئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ». [راجع: ٤٢٧]

[434] حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس گرجا گھر کا ذکر کیا جسے انھوں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا تھا، جس کا نام ماریہ تھا۔ حضرت ام سلمہ ؓ نے اس میں جو تصاویر دیکھیں تھیں انھیں بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ تھے جب ان میں کوئی نیک انسان فوت ہو جاتا تو یہ اس کی قبر پر مسجد تعمیر کر دیتے، پھر وہاں یہ تصویریں بنا دیتے تھے۔ یہی لوگ اللہ کے ہاں بدترین مخلوق ہیں۔''

(٥٥) بَابٌ:

باب: 55- بلا عنوان

٤٣٥، ٤٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا

[436,435] حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس ؓ

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَّهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ: «لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَّسَاجِدَ» يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا. [انظر: ١٣٣٠، ١٣٩٠، ٣٤٥٣، ٣٤٥٤، ٤٤٤١، ٤٤٤٣، ٤٤٤٤، ٥٨١٥، ٥٨١٦]

سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ پر مرض الوفات میں نزع کی حالت طاری ہوئی تو آپ نے اپنی چادر کو بار بار اپنے چہرۂ اقدس پر ڈالنا شروع کر دیا۔ جب گھٹن محسوس فرماتے تو اسے چہرے سے اتار دیتے۔ اسی حالت میں آپ نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔'' اس طرح آپ امت کو یہود و نصاریٰ کے (مشرکانہ) افعال سے خبردار کر رہے تھے۔

٤٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَّسَاجِدَ».

[437] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو غارت کرے، انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔''

(٥٦) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ «جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُورًا»

باب: 56- نبی ﷺ کا ارشاد کہ ''میرے لیے تمام روئے زمین کو سجدہ گاہ اور طہارت حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے''

٤٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ - هُوَ أَبُو الْحَكَمِ - قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُورًا، وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَّأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ».

[438] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے قبل کسی پیغمبر کو نہیں دی گئیں: مجھے ایک مہینے کی مسافت سے رعب عطا کر کے میری مدد فرمائی گئی۔ پوری روئے زمین کو میرے لیے سجدہ گاہ اور طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا، چنانچہ میری امت کے کسی فرد کو جہاں بھی نماز کا وقت آ جائے اسی جگہ نماز پڑھ لینی چاہیے۔ مال غنیمت کو میرے لیے حلال کر دیا گیا۔ اور ہر نبی کو قبل ازیں مخصوص قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے تمام انسانوں کے لیے مبعوث کیا گیا اور مجھے شفاعت

[راجع: ٣٣٥]

(کبریٰ) کا حق دیا گیا ہے۔"

(٥٧) بَابُ نَوْمِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 57- مسجد میں عورت کا سونا

٤٣٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ وَلِيدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَيٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَأَعْتَقُوهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ. قَالَتْ: فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَّهُمْ عَلَيْهَا وِشَاحٌ أَحْمَرُ مِنْ سُيُورٍ. قَالَتْ: فَوَضَعَتْهُ أَوْ وَقَعَ مِنْهَا، فَمَرَّتْ بِهِ حُدَيَّاةٌ وَّهُوَ مُلْقًى فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ. قَالَتْ: فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، قَالَتْ: فَاتَّهَمُونِي بِهِ. قَالَتْ: فَطَفِقُوا يُفَتِّشُونَ حَتَّى فَتَّشُوا قُبُلَهَا، قَالَتْ: وَاللهِ! إِنِّي لَقَائِمَةٌ مَّعَهُمْ إِذْ مَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ فَأَلْقَتْهُ. قَالَتْ: فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: هٰذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ زَعَمْتُمْ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ وَهُوَ ذَا هُوَ. قَالَتْ: فَجَاءَتْ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَسْلَمَتْ، قَالَتْ: فَكَانَتْ لَهَا خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ حِفْشٌ. قَالَتْ: فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَحَدَّثُ عِنْدِي. قَالَتْ: فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا إِلَّا قَالَتْ:

وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا
أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لَهَا: مَا شَأْنُكِ لَا تَقْعُدِينَ مَعِي مَقْعَدًا إِلَّا قُلْتِ هٰذَا؟ قَالَتْ: فَحَدَّثَتْنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ. [انظر: ٣٨٣٥]

[439] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ عرب کے کسی قبیلے کے پاس ایک سیاہ فام باندی تھی جسے انھوں نے آزاد کر دیا مگر وہ ان کے ساتھ ہی رہا کرتی تھی۔ اس کا بیان ہے کہ ایک دفعہ اس قبیلے کی کوئی بچی باہر نکلی، اس پر سرخ تسموں کا ایک کمر بند تھا جسے اس نے اتار کر رکھ دیا یا وہ ازخود گر گیا۔ ایک چیل ادھر سے گزری تو اس نے اسے گوشت خیال کیا اور جھپٹ کر لے گئی۔ وہ کہتی ہے کہ اہل قبیلہ نے کمر بند تلاش کیا مگر نہ ملا تو انھوں نے مجھ پر چوری کا الزام لگا دیا اور میری تلاشی لینے لگے یہاں تک کہ انھوں نے میری شرمگاہ کو بھی نہ چھوڑا۔ وہ کہتی ہے: اللہ کی قسم! میں ان کے پاس ہی کھڑی تھی کہ اتنے میں وہی چیل آئی اور اس نے وہ کمر بند پھینک دیا تو وہ ان کے درمیان آ گرا۔ میں نے کہا: تم اس کی چوری کا الزام مجھ پر لگاتے تھے، حالانکہ میں اس سے بری تھی، لو اب اپنا کمر بند سنبھال لو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: پھر وہ لونڈی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چلی آئی اور مسلمان ہو گئی۔ اس کا خیمہ یا جھونپڑا مسجد میں تھا۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: وہ میرے پاس آ کر باتیں کیا کرتی تھی اور جب بھی میرے پاس بیٹھتی تو یہ شعر ضرور پڑھتی: کمر بند کا دن اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرتوں سے ہے۔ اس نے مجھے کفر کے ملک سے نجات دی۔

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: میں نے اس سے کہا: کیا بات ہے جب بھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہ شعر ضرور پڑھتی ہو۔ تب اس نے مجھ سے اپنی یہ داستان بیان کی۔

فائدہ: واضح رہے کہ اس نومسلمہ لونڈی کا خیمہ مسجد نبوی کے شمالی حصے میں لگوایا گیا تھا، جس کا ایک حصہ اصحاب صفہ کے لیے مخصوص تھا جو تحویل قبلہ کے بعد مسجد کے صحن کے طور پر استعمال ہوتا تھا، زیادہ سے زیادہ اس قسم کے واقعات کو رخصت کے درجے میں رکھا جا سکتا ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(٥٨) بَابُ نَوْمِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 58- مردوں کا مسجد میں سونا

وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ: قَدِمَ رَهْطٌ مِّنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَكَانُوا فِي الصُّفَّةِ.

حضرت ابوقلابہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عکل قبیلے کے کچھ لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے، وہ صفہ میں رہتے تھے۔

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: كَانَ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَاءَ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کہتے ہیں: صفہ والے تنگ دست اور فقیر لوگ تھے۔

٤٤٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ، وَهُوَ شَابٌّ أَعْزَبُ لَا أَهْلَ لَهُ، فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ١١٢١، ١١٥٦، ٣٧٣٨، ٣٧٤٠، ٧٠١٥، ٧٠٢٨، ٧٠٣٠]

[440] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ مسجد نبوی میں سویا کرتے تھے جب کہ وہ غیر شادی شدہ جوان تھے اور ان کا گھر بار نہیں تھا۔

٤٤١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ قَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ: «انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟». فَجَاءَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! هُوَ رَاقِدٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ وَأَصَابَهُ تُرَابٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ: «قُمْ أَبَا تُرَابٍ! قُمْ

[441] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہ پا کر ان سے پوچھا: ”تمھارے چچا زاد کہاں گئے؟“ انھوں نے عرض کیا: ہمارے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا تھا، وہ مجھ سے ناراض ہو کر کہیں باہر چلے گئے ہیں، انھوں نے میرے ہاں قیلولہ نہیں کیا (یہاں نہیں سوئے۔) رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: ”دیکھو وہ کہاں ہیں؟“ وہ دیکھ کر آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ (یہ سن کر) آپ مسجد میں تشریف لے گئے جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے۔ ان کے ایک پہلو سے چادر ہٹنے کی وجہ سے وہاں مٹی لگ گئی

أَبَا تُرَابٍ!». [انظر: ٣٧٠٣، ٦٢٠٤، ٦٢٨٠]

تھی۔ رسول اللہ ﷺ ان کے جسم سے مٹی صاف کرتے ہوئے فرمانے لگے: ''ابوتراب، اٹھو! ابوتراب، اٹھو!۔''

٤٤٢ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، إِمَّا إِزَارٌ وَّإِمَّا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ، فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ.

[442] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا، ان میں کوئی ایسا نہیں تھا جس کے پاس پوری چادر ہو، تہبند ہوتا تھا یا رات کو اوڑھنے کا کپڑا، جنھیں وہ اپنی گردنوں سے باندھ لیتے تھے۔ یہ چادر کسی کی آدھی پنڈلی تک آ جاتی اور کسی کے ٹخنوں تک ہوتی۔ یہ حضرات اپنے کپڑوں کو ہاتھوں سے تھامے رکھتے اس اندیشے کے پیش نظر کہ مبادا ستر کھل جائے۔

(٥٩) بَابُ الصَّلَاةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

باب: 59- جب کوئی سفر سے واپس لوٹے تو پہلے نماز پڑھے

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيهِ.

حضرت کعب بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور وہاں نماز پڑھتے۔

٤٤٣ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ - قَالَ مِسْعَرٌ: أُرَاهُ قَالَ: ضُحًى - فَقَالَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي. [انظر: ١٨٠١، ٢٠٩٧، ٢٣٠٩، ٢٣٨٥، ٢٣٩٤، ٢٤٠٦، ٢٤٧٠، ٢٦٠٣، ٢٦٠٤، ٢٧١٨، ٢٨٦١، ٢٩٦٧، ٣٠٨٧، ٣٠٨٩، ٣٠٩٠، ٤٠٥٢، ٥٠٧٩، ٥٠٨٠، ٥٢٤٣، ٥٢٤٤، ٥٢٤٥، ٥٢٤٦، ٥٢٤٧، ٥٣٦٧، ٦٣٨٧]

[443] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ یہ چاشت کا وقت تھا۔ آپ نے (مجھ سے) فرمایا: ''دو رکعت نماز پڑھ لو۔'' میرا آپ ﷺ کے ذمے قرض تھا جو آپ نے ادا فرمایا اور مجھے قرض سے زیادہ دیا۔

(٦٠) بَابٌ: إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

باب: 60- جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ دو رکعت نماز پڑھے

٤٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ».
[انظر: ١١٦٣]

[444] حضرت ابوقتادہ سلمی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے قبل دو رکعت ضرور پڑھے۔''

(٦١) بَابُ الْحَدَثِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 61- مسجد میں (خروج ریح سے) بے وضو ہونا

٤٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ، تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ»
[راجع: ١٧٦]

[445] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک تم اپنے مصلے پر رہو جہاں تم نے نماز پڑھی تھی اور ریاح بھی خارج نہ کرو تو ملائکہ تمھارے لیے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! اس کی مغفرت فرما دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔''

فائدہ: اس جگہ حدث سے مراد حدث اصغر (بے وضو ہونا) ہے، حدثِ اکبر، یعنی جنابت وغیرہ مراد نہیں۔

(٦٢) بَابُ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

باب: 62- مسجد (نبوی) کی تعمیر کا بیان

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: كَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ. وَأَمَرَ عُمَرُ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ: أَكِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ وَإِيَّاكَ [أَنْ] تُحَمِّرَ أَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ النَّاسَ. وَقَالَ أَنَسٌ: يَتَبَاهَوْنَ بِهَا ثُمَّ لَا يَعْمُرُونَهَا إِلَّا قَلِيلًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى.

حضرت ابو سعید خدری ؓ کہتے ہیں: مسجد نبوی کی چھت کھجور کی ایسی شاخوں کی تھی جن کے پتے صاف کر دیے گئے تھے۔ اور حضرت عمر ؓ نے مسجد نبوی کی تعمیر کا حکم دیا اور فرمایا کہ لوگوں کو بارش سے محفوظ رکھنے کا بندوبست کرو لیکن اسے سرخ یا زرد کرنے سے اجتناب کرو، مبادا رنگ کے استعمال سے لوگ فتنے میں مبتلا ہو جائیں۔ حضرت انس ؓ نے فرمایا: (آئندہ) لوگ مسجدیں بنانے میں بطور فخر و مباہات مقابلہ بازی کریں گے مگر انھیں (عبادت سے) آباد بہت کم لوگ کریں گے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: تم بھی مساجد کو نقش و نگار سے ضرور آراستہ کرو گے جیسے یہود و

نصاریٰ نے اپنی عبادت گاہوں کو آراستہ کیا تھا۔

٤٤٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ، وَسَقْفُهُ الْجَرِيدُ، وَعُمُدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ، فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا، وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلَى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيدِ، وَأَعَادَ عُمُدَهُ خَشَبًا، ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً وَبَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَّةِ، وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ.

[446] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مسجد نبوی کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی، چھت پر کھجور کی ڈالیاں تھیں اور ستون بھی کھجور کی لکڑی کے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے اس میں کوئی اضافہ نہ کیا۔ حضرت عمر ؓ نے اس میں توسیع ضرور کی لیکن عمارت اسی طرح کی رکھی جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھی، یعنی کچی اینٹیں، ڈالیاں اور ستون اسی کھجور کی لکڑی کے بنائے گئے۔ پھر حضرت عثمان ؓ نے اس میں تبدیلی کر کے بہت توسیع فرمائی، یعنی اس کی دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے بنوائیں، ستون بھی منقش پتھروں کے بنائے اور اس کی چھت ساگوان سے تیار کی۔

(٦٣) بَابُ التَّعَاوُنِ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ

باب:63- مسجد کی تعمیر میں باہم تعاون کرنا

﴿مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَن يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنفُسِهِم بِالْكُفْرِ ۚ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ○ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ ۖ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَن يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ﴾ [التوبة: ١٧، ١٨].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”مشرکین کا یہ کام نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں جبکہ وہ تو خود اپنے آپ پر کفر کی شہادت دے رہے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے سب اعمال ضائع ہو گئے اور وہ ہمیشہ جہنم ہی میں رہیں گے۔ اللہ کی مساجد کو تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لایا اور اس نے نماز قائم کی اور زکاۃ ادا کی اور اللہ کے سوا کسی دوسرے سے نہیں ڈرا، امید ہے کہ ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہوں گے۔“

٤٤٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُخْتَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَّلِابْنِهِ عَلِيٍّ: انْطَلِقَا إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ،

[447] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے اپنے شاگرد عکرمہ اور اپنے لخت جگر علی سے کہا: تم دونوں حضرت ابوسعید خدری ؓ کے پاس جاؤ اور ان سے احادیث سنو، چنانچہ وہ دونوں گئے تو دیکھا کہ وہ ایک باغ میں ہیں

فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ يُصْلِحُهُ، فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَاحْتَبٰى، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى أَتٰى عَلٰى ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً، وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُولُ: «وَيْحَ عَمَّارٍ، [تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ] يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ». قَالَ: يَقُولُ عَمَّارٌ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ. [انظر: ٢٨١٢]

اور اسے درست کر رہے ہیں۔ انھوں نے اپنی چادر لی اور اسے کمر سے گھٹنوں تک لپیٹ کر بیٹھ گئے اور احادیث سنانے لگے حتی کہ مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر آیا تو فرمایا: ہم ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے جبکہ حضرت عمار ؓ دو، دو اینٹیں اٹھا کر لا رہے تھے۔ نبی ﷺ نے جب حضرت عمار ؓ کو دیکھا تو ان کے جسم سے مٹی جھاڑتے ہوئے فرمانے لگے: ”عمار کی حالت قابل رحم ہے! انھیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ یہ انھیں جنت کی دعوت دیں گے اور وہ انھیں جہنم کی طرف بلائیں گے۔“ حضرت ابوسعید خدری ؓ نے کہا: حضرت عمار ؓ (یہ سن کر اکثر) کہا کرتے تھے: میں فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(٦٤) بَابُ الِاسْتِعَانَةِ بِالنَّجَّارِ وَالصُّنَّاعِ فِي أَعْوَادِ الْمِنْبَرِ وَالْمَسْجِدِ

باب: 64- بڑھئی اور کاریگر سے مسجد اور منبر کے تختے بنوانے میں تعاون حاصل کرنا

٤٤٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى امْرَأَةٍ أَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِي أَعْوَادًا، أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ. [راجع: ٣٧٧]

[448] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کے ہاں آدمی بھیجا کہ وہ اپنے بڑھئی غلام سے کہے کہ وہ میرے لیے لکڑی کے تختوں سے منبر بنا دے جس پر میں بیٹھا کروں۔

٤٤٩ - حَدَّثَنَا خَلَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ؟ فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا. قَالَ: «إِنْ شِئْتِ». فَعَمِلَتِ الْمِنْبَرَ. [انظر: ٩١٨، ٢٠٩٥، ٣٥٨٤، ٣٥٨٥]

[449] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، ایک عورت نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں آپ کے لیے کوئی ایسی چیز نہ بنا دوں جس پر آپ بیٹھا کریں؟ اس لیے کہ میرا ایک غلام بڑھئی کا کام کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اگر تم چاہتی ہو تو بنوا دو۔“ چنانچہ اس نے منبر بنوا دیا۔

(٦٥) بَابُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا

باب: 65- اس شخص کی فضیلت جس نے مسجد بنوائی

٤٥٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو: أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ

[450] حضرت عثمان بن عفان ؓ سے روایت ہے، جب انھوں نے مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی تو لوگ اس کے

عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ الْخَوْلَانِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ: إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ بَنَى مَسْجِدًا - قَالَ بُكَيْرٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ - بَنَى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ».

متعلق مختلف باتیں کرنے لگے۔ تب انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص مسجد بنائے اور اس کا مقصود محض اللہ کو راضی کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس جیسا گھر جنت میں بنا دیتا ہے۔''

(٦٦) بَابٌ: يَأْخُذُ بِنُصُولِ النَّبْلِ إِذَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 66- جب کوئی مسجد میں جائے تو تیر کے پیکان کو ہاتھ میں لے لے

٤٥١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرٍو: أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ سِهَامٌ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا». [انظر: ٧٠٧٣، ٧٠٧٤]

[451] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص مسجد نبوی میں تیر لیے ہوئے گزر رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا: ''اس کے پیکان تھامے رکھو۔''

(٦٧) بَابُ الْمُرُورِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 67- مسجد سے گزرنا

٤٥٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِّنْ مَّسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَأْخُذْ عَلَى نِصَالِهَا، لَا يَعْقِرْ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا». [انظر: ٧٠٧٥]

[452] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جو شخص ہماری مسجدوں یا ہمارے بازاروں سے تیر لے کر گزرے تو اسے چاہیے کہ ان کے پیکان ہاتھ میں پکڑ لے مبادا اس کے ہاتھ سے کسی مسلمان کو زخم لگ جائے۔''

(٦٨) بَابُ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 68- مسجد میں شعر پڑھنا

٤٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي

[453] حضرت حسان بن ثابت ؓ سے روایت ہے، وہ حضرت ابوہریرہ ؓ سے گواہی طلب کر رہے تھے: تمھیں

أَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ: أَنْشُدُكَ اللهَ، هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَاحَسَّانُ! أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ»؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ. [انظر: ٣٢١٢، ٦١٥٢]

اللہ کی قسم! بتاؤ کیا تم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''اے حسان! رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کافروں کو جواب دو۔ اے اللہ! تو حسان کی روح القدس سے تائید فرما؟'' حضرت ابوہریرہ ؓ نے جواب دیا: ہاں، میں نے سنا ہے۔

(٦٩) بَابُ أَصْحَابِ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 69- برچھے والوں کا مسجد میں آنا

٤٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمًا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ. [انظر: ٤٥٥، ٩٥٠، ٩٨٨، ٢٩٠٦، ٣٥٢٩، ٣٩٣١، ٥١٩٠، ٥٢٣٦]

[454] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے حجرے کے دروازے پر کھڑے دیکھا جب کہ حبشہ کے کچھ لوگ مسجد میں (جہادی مشقیں کرتے ہوئے) کھیل رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ اپنی چادر سے مجھے چھپا رہے تھے اور میں ان کا کھیل دیکھ رہی تھی۔

٤٥٥ - وَزَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ. [راجع: ٤٥٤]

[455] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، فرماتی ہیں: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جب کہ اہل حبشہ اپنے نیزوں سے کھیل رہے تھے۔

(٧٠) بَابُ ذِكْرِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 70- مسجد میں منبر پر خرید و فروخت کا ذکر کرنا

٤٥٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَتَتْهَا بَرِيرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا. فَقَالَتْ: إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي.

[456] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، ان کے پاس حضرت بریرہ ؓ آئیں اور بدلِ کتابت کے سلسلے میں ان سے سوال کیا۔ اس پر حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: تم اگر چاہو تو میں تمھارے آقا کو بدلِ کتابت (یک مشت) ادا کر

وَقَالَ أَهْلُهَا: إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتِهَا مَا بَقِيَ - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: إِنْ شِئْتِ أَعْتَقْتِهَا - وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لَنَا. فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَكَّرَتْهُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ابْتَاعِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ»، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: فَصَعِدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ - فَقَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ: مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ».

دوں لیکن تمھاری ولا کا حق میرے لیے ہوگا۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے آقاؤں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہا: اگر آپ چاہیں تو بقیہ رقم ادا کر کے اسے آزاد کرا لیں لیکن حق ولا ہمارا ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ جب تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے (بریرہ رضی اللہ عنہا کو) خرید کر آزاد کر دو، بلاشبہ ولا کا وہی حق دار ہے جو آزاد کرتا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ معاملات میں ایسی شرطیں رکھتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں، جو شخص بھی کوئی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں ذکر شدہ شرائط کے مناسب نہیں ہے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی، خواہ وہ ایسی سو شرطیں لگا لے۔''

وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ: فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ. قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ يَحْيَى وَعَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ، نَحْوَهُ وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. [انظر: ١٤٩٣، ٢١٥٥، ٢١٦٨، ٢٥٣٦، ٢٥٦٠، ٢٥٦١، ٢٥٦٣، ٢٥٦٤، ٢٥٦٥، ٢٥٧٨، ٢٧١٧، ٢٧٢٦، ٢٧٢٩، ٢٧٣٥، ٥٠٩٧، ٥٢٧٩، ٥٢٨٤، ٥٤٣٠، ٦٧١٧، ٦٧٥١، ٦٧٥٤، ٦٧٥٨، ٦٧٦٠]

اس روایت کو امام مالک نے یحییٰ بن سعید سے اور یحییٰ بن سعید نے حضرت عمرہ سے روایت کیا ہے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ کے منبر پر چڑھنے کا ذکر نہیں ہے، نیز اس روایت کو علی بن عبداللہ نے یحییٰ بن سعید قطان اور عبدالوہاب بن عبدالمجید سے، پھر ان دونوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے، انھوں نے عمرہ سے اسی طرح بیان کیا۔ اور جعفر بن عون نے اس روایت کو یحییٰ سے نقل کیا ہے، انھوں نے کہا: میں نے عمرہ سے سنا، انھوں نے اس روایت کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سن کر بیان کیا۔

(٧١) بَابُ التَّقَاضِي وَالْمُلَازَمَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 71- مسجد میں قرض دار سے قرض کا تقاضا کرنا اور اس کے پیچھے پڑنا

٤٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ

[457] حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے مسجد میں ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا تقاضا

الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبٍ: أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا، حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ، فَنَادَى: «يَا كَعْبُ!»، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا»، وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَيِ الشَّطْرَ. قَالَ: لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «قُمْ فَاقْضِهِ». [انظر: ٤٧١، ٢٤١٨، ٢٤٢٤، ٢٧٠٦، ٢٧١٠]

کیا۔ اس پر ان دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے حجرے میں سنا۔ آپ باہر تشریف لائے اور حجرے کا پردہ اٹھا کر آواز دی: ”اے کعب!“ انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”تم اپنے قرض میں سے کچھ کم کر دو۔“ اور آپ نے نصف قرض چھوڑ دینے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کا حکم سر آنکھوں پر، تب آپ نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اٹھو، اس کا قرض ادا کر دو۔“

(٧٢) بَابُ كَنْسِ الْمَسْجِدِ وَالْتِقَاطِ الْخِرَقِ وَالْقَذَى وَالْعِيدَانِ

باب: 72- مسجد سے چیتھڑے، کوڑا کرکٹ اور لکڑیاں اٹھانا اور اس کی صفائی کرنا

٤٥٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ أَوِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ، فَمَاتَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ؟ فَقَالُوا: مَاتَ. قَالَ: «أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي بِهِ؟ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ» أَوْ قَالَ: «عَلَى قَبْرِهَا» فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا. [انظر: ٤٦٠، ١٣٣٧]

[458] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام مرد یا عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا، وہ فوت ہو گیا تو نبی ﷺ نے لوگوں سے اس کی بابت پوچھا؟ انھوں نے کہا: وہ تو فوت ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”بھلا تم نے مجھے اس کی اطلاع کیوں نہ دی؟ اچھا اب مجھے اس کی قبر بتاؤ۔“ چنانچہ آپ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور وہاں نماز جنازہ ادا کی۔

(٧٣) بَابُ تَحْرِيمِ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 73- مسجد میں تجارتِ شراب کی حرمت (کا اعلان)

٤٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا، خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ.

[459] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب حرمت سود کے متعلق سورۂ بقرہ کی آیات نازل ہوئیں تو نبی ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور لوگوں کو وہ آیات پڑھ کر سنائیں۔ پھر آپ نے شراب کی تجارت کو بھی حرام کر دیا۔

[انظر: ٢٠٨٤، ٢٢٢٦، ٤٥٤٠، ٤٥٤١، ٤٥٤٢، ٤٥٤٣]

(٧٤) بَابُ الْخَدَمِ لِلْمَسْجِدِ

باب: 74- خدام مسجد کی تعیناتی کرنا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا﴾ [آل عمران: ٣٥] لِلْمَسْجِدِ يَخْدُمُهُ.

حضرت ابن عباس ؓ کا بیان ہے کہ حضرت عمران کی بیوی کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے، انھوں نے کہا: ''(اے میرے رب!) جو بچہ میرے بطن میں ہے میں نے اس کے متعلق نذر مانی ہے کہ اسے تیرے لیے آزاد چھوڑ دوں۔'' حضرت ابن عباس ؓ نے (اس کی تفسیر کرتے ہوئے) فرمایا: اس نے مسجد کے لیے آزاد چھوڑ دینے کی نذر مانی تھی کہ وہ اس کی خدمت کیا کرے گا۔

٤٦٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَوْ رَجُلًا كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ - وَلَا أُرَاهُ إِلَّا امْرَأَةً - فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى قَبْرِهِ. [راجع: ٤٥٨]

[460] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، ایک عورت ...... یا مرد...... مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتا تھا...... راویٔ حدیث ابورافع کہتے ہیں کہ میرے خیال کے مطابق وہ عورت ہی تھی...... پھر انھوں نے نبی ﷺ کی حدیث نقل فرمائی کہ آپ نے اس کی قبر پر نماز پڑھی۔

(٧٥) بَابُ الْأَسِيرِ أَوِ الْغَرِيمِ يُرْبَطُ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 75- قیدی یا قرض دار کو مسجد میں باندھنا

٤٦١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ عِفْرِيتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ -أَوْ قَالَ: كَلِمَةً نَّحْوَهَا - لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ، فَأَمْكَنَنِيَ اللهُ مِنْهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ: ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ

[461] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: ''گزشتہ رات اچانک ایک سرکش جن مجھ سے ٹکرا گیا، یا ایسا ہی کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا، تاکہ میری نماز میں خلل انداز ہو، مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دے دیا۔ میں نے چاہا کہ اسے مسجد میں کسی ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب بھی اسے دیکھ سکو، پھر مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان ؑ کی وہ دعا یاد آ گئی جس میں انھوں نے عرض کیا تھا: ''اے میرے رب! مجھے معاف کر اور مجھے ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی اور کے لیے سزاوار نہ ہو۔''

بَعْدِي﴾»[ص: ٣٥]

قَالَ رَوْحٌ: فَرَدَّهُ خَاسِئًا. [انظر: ١٢١٠، ٣٢٨٤، ٣٤٢٣، ٤٨٠٨]

(راویٔ حدیث) روح کہتے ہیں: پھر (یہ دعا یاد آنے کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے اس جن کو رسوا کر کے واپس کر دیا۔

(٧٦) بَابُ الْاغْتِسَالِ إِذَا أَسْلَمَ، وَرَبْطِ الْأَسِيرِ أَيْضًا فِي الْمَسْجِدِ

باب: 76- کافر جب مسلمان ہو جائے تو اس کے غسل کرنے، نیز قیدی کو مسجد میں مقید کرنے کا بیان

وَكَانَ شُرَيْحٌ يَأْمُرُ الْغَرِيمَ أَنْ يُحْبَسَ إِلَى سَارِيَةِ الْمَسْجِدِ.

قاضی شریح، قرض دار کے متعلق حکم دیتے تھے کہ اسے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا جائے۔

٤٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ، يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ» فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ. [انظر: ٤٦٩، ٢٤٢٢، ٢٤٢٣، ٤٣٧٢]

[462] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ایک گھڑ سوار دستہ نجد کی طرف روانہ کیا۔ وہ بنو حنیفہ کے ایک شخص کو گرفتار کر کے لائے جسے ثمامہ بن اُثال کہا جاتا تھا اور اسے انھوں نے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ پھر نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''ثمامہ کو چھوڑ دو۔'' چنانچہ وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے باغ میں گیا، وہاں غسل کیا، پھر مسجد میں آیا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں، یعنی وہ مسلمان ہو گیا۔

(٧٧) بَابُ الْخَيْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَرْضٰى وَغَيْرِهِمْ

باب: 77- مسجد میں بیماروں اور دیگر ضرورت مندوں کے لیے خیمہ لگانا

٤٦٣ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الْأَكْحَلِ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ، فَلَمْ يَرُعْهُمْ - وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِّنْ بَنِي غِفَارٍ - إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ،

[463] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جنگ خندق کے موقع پر حضرت سعد بن معاذ ؓ کے ہاتھ کی رگ (ہفت اندام) میں تیر لگ گیا تو نبی ﷺ نے ان کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا تاکہ نزدیک سے ان کی عیادت کر لیا کریں اور مسجد میں بنو غفار کا خیمہ بھی تھا۔ پھر اچانک ان کی طرف خون بہہ کر آنے لگا تو لوگ اس

فَقَالُوا: يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ! مَا هٰذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ؟ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا، فَمَاتَ فِيهَا. [انظر: ٢٨١٣، ٣٩٠١، ٤١١٧، ٤١٢٢]

سے خوفزدہ ہوئے، کہنے لگے: اے خیمے والو! یہ کیا ہے جو تمھاری طرف سے ہمارے پاس آ رہا ہے؟ دیکھا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا، چنانچہ وہ اسی زخم سے فوت ہو گئے۔

(٧٨) بَابُ إِدْخَالِ الْبَعِيرِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْعِلَّةِ

باب: 78 - ضرورت کے وقت اونٹ کو مسجد میں لانا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى بَعِيرٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی ﷺ نے اونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا۔

٤٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي، قَالَ: «طُوفِي مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ» فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ، يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ. [انظر: ١٦١٩، ١٦٢٦، ١٦٣٣، ٤٨٥٣]

[464] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیماری کا شکوہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''تو لوگوں کے پیچھے پیچھے سواری پر بیٹھ کر طواف کر لے۔'' چنانچہ میں نے اسی طرح طواف کیا اور اس وقت رسول اللہ ﷺ خانۂ کعبہ کے پہلو میں کھڑے نماز میں سورۂ ''والطّور'' تلاوت فرما رہے تھے۔

(٧٩) بَابٌ:

باب: 79 - بلا عنوان

٤٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ، وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاحِدٌ، حَتّٰى أَتٰى أَهْلَهُ. [انظر: ٣٦٣٩، ٣٨٠٥]

[465] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے دو صحابہ آپ کے پاس سے اندھیری رات میں نکلے۔ ان دونوں کے ساتھ منور چراغ کی طرح کوئی چیز تھی جو ان کے سامنے روشنی دے رہی تھی۔ جب وہ دونوں علیحدہ ہو گئے تو ہر ایک کے ساتھ اسی طرح کا ایک چراغ ہو گیا حتی کہ وہ اپنے گھر پہنچ گئے۔

فائدہ: صحیح بخاری کی ایک روایت میں وضاحت ہے کہ وہ دونوں اسید بن حضیر اور عباد بن بشر تھے۔

(٨٠) بَابُ الْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِّ فِي الْمَسْجِدِ

٤٦٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ» فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: مَا يُبْكِي هٰذَا الشَّيْخَ؟ إِنْ يَكُنِ اللهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ الْعَبْدَ، وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ أَعْلَمَنَا، فَقَالَ: «يَا أَبَابَكْرٍ! لَاتَبْكِ، إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِّنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ». [انظر: ٣٦٥٤، ٣٩٠٤]

باب: 80- مسجد میں کھڑکی رکھنا اور اس میں گزرگاہ بنانا

[466] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا میں رہے یا جو اللہ کے پاس ہے اسے اختیار کرے۔ تو اس نے وہ پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے۔'' یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ میں نے اپنے دل میں کہا: یہ بوڑھا کس لیے روتا ہے؟ بات تو صرف یہ ہے کہ اللہ نے اپنے ایک بندے کو دنیا یا آخرت دونوں میں سے جسے چاہے پسند کرنے کا اختیار دیا ہے اور اس نے آخرت کو پسند کیا ہے۔ (تو اس میں رونے کی کیا بات ہے)؟ مگر بعد میں یہ راز کھلا کہ بندے سے مراد خود رسول اللہ ﷺ تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر تم مت روؤ، میں لوگوں میں سے کسی کے مال اور صحبت کا اتنا زیر بار نہیں جتنا ابوبکر کا ہوں۔ اگر میں اپنی امت سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت و محبت ضرور ہے۔ دیکھو! مسجد میں ابوبکر کے دروازے کے سوا سب کے دروازے بند کر دیے جائیں۔''

٤٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ

[467] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وفات میں ایک پٹی سے اپنے سر کو باندھے ہوئے باہر تشریف لائے اور منبر پر فروکش ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ''اپنی جان اور مال کو مجھ پر ابوبکر سے زیادہ اور کوئی خرچ کرنے والا نہیں ہے۔ اور میں لوگوں میں سے اگر کوئی دلی دوست بناتا تو یقیناً ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی دوستی سب سے بڑھ کر ہے۔ دیکھو!

مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ، سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ».

[انظر: ٣٦٥٦، ٣٦٥٧، ٦٧٣٨]

میری طرف سے ہر وہ کھڑکی جو اس مسجد میں کھلتی ہے بند کر دو، صرف ابوبکر کی کھڑکی رہنے دو۔"

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ آپ کے مرض وفات میں پیش آیا، چنانچہ آپ کی وفات سے چار دن پہلے جو جمعرات تھی اس کی صبح کو واقعۂ قرطاس پیش آیا کہ آپ کچھ تحریر کرانا چاہتے تھے لیکن لوگوں کے باہمی اختلاف اور شور وشغب کی وجہ سے آپ نے فرمایا: "تم سب لوگ میرے پاس سے اٹھ جاؤ، پیغمبر کے سامنے باہمی اختلاف اور شور وشغب درست نہیں۔" اس کے بعد آپ نے آرام فرمایا، پھر ظہر کے وقت جب بیماری میں کچھ کمی محسوس ہوئی تو ارشاد فرمایا کہ پانی کی سات مشکیں میرے سر پر ڈالو شاید کچھ سکون ہو اور بعض لوگوں کو کچھ وصیت کر سکوں۔ حکم کی تعمیل کی گئی تو قدرے سکون ہوا۔ پھر آپ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا سہارا لے کر مسجد میں تشریف لائے، ظہر کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد منبر پر فروکش ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور یہ خطبہ آپ کی زندگی کا آخری خطبہ تھا۔ واقعۂ قرطاس صبح کو پیش آیا اور اسی دن ظہر کے بعد آپ نے خطبہ دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خطبے میں وہی مضمون تھا جو آپ تحریر فرمانا چاہتے تھے۔

(٨١) بَابُ الْأَبْوَابِ وَالْغَلَقِ لِلْكَعْبَةِ وَالْمَسَاجِدِ

باب: 81- خانۂ کعبہ اور دیگر مساجد کے لیے دروازے بنانا اور چٹخنی لگانا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: يَا عَبْدَ الْمَلِكِ! لَوْ رَأَيْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّأَبْوَابَهَا.

ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے کہا: اے عبدالملک! اگر تم ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تعمیر کردہ مساجد اور ان کے دروازوں کو دیکھتے (تو تعجب کرتے)۔

٤٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ، فَفَتَحَ الْبَابَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ، وَّأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَّعُثْمَانُ ابْنُ طَلْحَةَ، ثُمَّ أُغْلِقَ الْبَابُ، فَلَبِثَ فِيهِ سَاعَةً،

[468] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ نے (چابی بردار) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلایا، انھوں نے بیت اللہ کا دروازہ کھولا۔ پھر نبی ﷺ، حضرت بلال، اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم اندر گئے۔ بعد ازیں دروازہ بند کر لیا گیا۔ آپ وہاں تھوڑی دیر رہے، پھر سب باہر نکلے، خود ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

ثُمَّ خَرَجُوا. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَبَدَرْتُ فَسَأَلْتُ بِلَالًا، فَقَالَ: صَلَّى فِيهِ، فَقُلْتُ: فِي أَيٍّ؟ قَالَ: بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَذَهَبَ عَلَيَّ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى. [راجع: ٣٩٧]

کہا: میں جلد اٹھا اور حضرت بلال ؓ سے جا کر پوچھا تو انھوں نے بتایا: آپ ﷺ نے کعبے کے اندر نماز پڑھی ہے۔ میں نے پوچھا: کس مقام پر؟ تو انھوں نے کہا: دونوں ستونوں کے درمیان۔ حضرت ابن عمر ؓ کہتے ہیں: یہ بات پوچھنے سے رہ گئی کہ آپ نے کتنی رکعات پڑھی تھیں؟

(٨٢) بَابُ دُخُولِ الْمُشْرِكِ الْمَسْجِدَ

باب:82- مسجد میں مشرک کا داخل ہونا

٤٦٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ، يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ ابْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ. [راجع: ٤٦٢]

[469] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے چند سواروں کو نجد کی طرف روانہ فرمایا، وہ لوگ بنو حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اُثال کو پکڑ لائے اور مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔

(٨٣) بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الْمَسْجِدِ

باب:83- مسجد میں آواز کا اونچا کرنا

٤٧٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ، فَحَصَبَنِي رَجُلٌ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهٰذَيْنِ، فَجِئْتُهُ بِهِمَا، فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمَا؟ أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا؟ قَالَا: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ، قَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا، تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[470] حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مسجد نبوی میں کھڑا تھا کہ کسی نے مجھے کنکری ماری۔ میں نے اس کی طرف دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب ؓ تھے۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا: جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو بلا کر لاؤ، چنانچہ میں انھیں بلا کر لایا تو حضرت عمر ؓ نے ان سے دریافت کیا: تم کس قبیلے سے ہو یا کس جگہ کے رہنے والے ہو؟ انھوں نے بتایا: ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اگر تم مدینہ منورہ کے باشندے ہوتے تو میں تمھیں ضرور سزا دیتا۔ تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اپنی آوازوں کو اتنا بلند کر رہے ہو!

٤٧١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

[471] حضرت کعب بن مالک ؓ سے روایت ہے،

قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ، وَنَادٰى: «[يَا] كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ!» قَالَ: لَبَّيْكَ يَارَسُولَ اللهِ! فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ، قَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُمْ فَاقْضِهِ». [راجع: ٤٥٧]

انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں، مسجد نبوی میں ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے اپنے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کیا۔ اس سلسلے میں ان دونوں کی آوازیں اس قدر بلند ہوئیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان آوازوں کو اپنے حجرے میں سنا۔ پھر آپ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھایا اور باہر تشریف لائے۔ بعدازاں آواز دی اور فرمایا: ''اے کعب!'' حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنے قرض سے آدھا چھوڑ دو۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے (ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: ''جاؤ اور ان کا قرض ادا کرو۔''

(٨٤) بَابُ الْحِلَقِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 84- مسجد میں بیٹھنا اور حلقے بنانا

٤٧٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: مَا تَرٰى فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ؟ قَالَ: «مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ صَلّٰى وَاحِدَةً، فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلّٰى» وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «اِجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا» فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِهِ. [انظر: ٤٧٣، ٩٩٠، ٩٩٣، ٩٩٥، ١١٣٧]

[472] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ایک دفعہ منبر پر تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا: رات کی نماز کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''دو دو رکعت پڑھو، پھر جب (کسی کو) صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے، وہ سابقہ ساری نماز کو وتر کر دے گی۔'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: رات کی نماز کے آخر میں وتر پڑھا کرو، نبی ﷺ نے اس کا حکم فرمایا ہے۔

٤٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ: كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ قَالَ: «مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ، تُوتِرْ مَا قَدْ صَلَّيْتَ».

[473] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ (اس وقت) آپ خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے عرض کیا: رات کی نماز کس طرح ادا کی جائے؟ آپ نے فرمایا: ''دو دو رکعت۔ پھر جب تمھیں طلوع فجر کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لو۔ وہ تمھاری

پڑھی ہوئی سابقہ نماز کو طاق عدد میں تبدیل کر دے گی۔"

قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَجُلًا نَادَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ. [راجع: ٤٧٢]

ولید بن کثیر اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کو آواز دی جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔

٤٧٤ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأٰى فُرْجَةً فَجَلَسَ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الثَّلَاثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوٰى إِلَى اللهِ فَآوَاهُ اللهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ». [راجع: ٦٦]

[474] حضرت ابوواقد لیثی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ تین آدمی آئے۔ ان میں سے دو تو رسول اللہ ﷺ کے پاس (مسجد میں) آ گئے اور ایک واپس چلا گیا۔ ان دونوں میں سے ایک نے حلقے میں کچھ خالی جگہ دیکھی اور وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا تمام لوگوں کے پیچھے جا بیٹھا۔ رہا تیسرا، تو وہ واپس چلا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہو گئے تو فرمایا: "میں تمھیں ان تینوں آدمیوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک نے اللہ کے قریب جگہ تلاش کی تو اللہ نے اسے جگہ عطا کر دی۔ دوسرا انسان اللہ سے شرما گیا تو اللہ نے بھی اس سے شرم کی۔ رہا تیسرا تو اس نے (اللہ تعالیٰ) سے روگردانی کی تو اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔"

(٨٥) بَابُ الْاِسْتِلْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ [وَمَدِّ الرِّجْلِ]

باب:85- مسجد میں چت لیٹنا اور پاؤں پھیلانا

٤٧٥ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ، وَاضِعًا إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى. وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ. [انظر: ٥٩٦٩، ٦٢٨٧]

[475] حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے اور پاؤں پر پاؤں رکھے ہوئے دیکھا تھا۔ ابن شہاب زہری حضرت سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما بھی ایسے کیا کرتے تھے۔

فائدہ: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ شرح تراجم بخاری میں لکھتے ہیں کہ اس عنوان میں دو باتوں کا جواز پیش کیا جا رہا ہے: چت لیٹنا اور ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ کر لیٹنا۔ دوسری احادیث میں اس کی ممانعت بھی آئی ہے، اس لیے تطبیق کے

طور پر کہا جائے گا کہ ممانعت والی احادیث منسوخ ہیں یا ممانعت اس وقت ہے جب تہبند تنگ اور چھوٹا ہو اور اس سے ستر کھلنے کا اندیشہ ہو۔

(٨٦) بَابُ الْمَسْجِدِ يَكُونُ فِي الطَّرِيقِ مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ بِالنَّاسِ

باب: 86- راستے میں مسجد بنانا بشرطیکہ اس میں لوگوں کا کوئی نقصان نہ ہو

وَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ وَأَيُّوبُ وَمَالِكٌ.

امام حسن بصری، ایوب سختیانی اور امام مالک بھی یہی کہتے ہیں۔

٤٧٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ. [انظر: ٢١٣٨، ٢٢٦٣، ٢٢٦٤، ٢٢٩٧، ٣٩٠٥، ٤٠٩٣، ٥٨٠٧، ٦٠٧٩]

[476] حضرت عائشہ زوجۂ نبی ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سے میں نے ہوش سنبھالا، اسی وقت سے میں نے یہ دیکھا کہ میرے والدین دین اسلام قبول کر چکے تھے۔ اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا جس میں ہمارے ہاں رسول اللہ ﷺ دن کے دونوں حصوں میں، یعنی صبح و شام نہ آتے ہوں۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دل میں ایک بات آئی اور انھوں نے اپنے گھر کے سامنے ایک کھلی جگہ میں مسجد بنالی جس میں وہ نماز پڑھتے اور قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے۔ مشرکین کے بچے اور عورتیں آتے جاتے ان کے پاس کھڑے ہو جاتے۔ وہ حضرت ابوبکر کی حالت پر تعجب کرتے اور انھیں غور سے دیکھتے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑے رقیق القلب اور گریہ زاری کرنے والے انسان تھے، جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو انھیں اپنی آنکھوں پر کنٹرول نہیں رہتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس طرز عمل نے مشرکین قریش کے اشراف کو بڑی گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا تھا۔

(٨٧) بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ السُّوقِ

باب: 87- بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا

وَصَلَّى ابْنُ عَوْنٍ فِي مَسْجِدٍ فِي دَارٍ يُغْلَقُ عَلَيْهِمُ الْبَابُ.

حضرت ابن عون نے ایک ایسے گھر کی مسجد میں نماز پڑھی جس کے دروازے عام لوگوں پر بند کر دیے جاتے تھے۔

٤٧٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةً حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَّا كَانَتْ تَحْبِسُهُ، وَتُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي فِيهِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُؤْذِ يُحْدِثْ». [راجع: ١٧٦]

[477] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”نماز باجماعت گھر اور بازار کی نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے، اس لیے کہ جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کرے اور مسجد میں نماز ہی کے ارادے سے آئے تو مسجد میں پہنچنے تک جو قدم اٹھاتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔ اور جب وہ مسجد میں پہنچ جاتا ہے تو جب تک نماز کے لیے وہاں رہتا ہے، اسے برابر نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ اور جب تک وہ اپنے اس مقام میں رہے جہاں نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لیے یوں دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اسے معاف کر دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما، بشرطیکہ ہوا خارج کر کے دوسروں کو تکلیف نہ دے۔“

(٨٨) بَابُ تَشْبِيكِ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

باب: 88- مسجد اور غیر مسجد میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کرنا

٤٧٨، ٤٧٩ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا وَاقِدٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ - أَوِ ابْنِ عَمْرٍو - وَقَالَ شَبَّكَ النَّبِيُّ ﷺ أَصَابِعَهُ. [انظر: ٤٨٠]

[479،478] حضرت عبداللہ بن عمر یا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اپنی انگلیوں کو قینچی بنایا۔

٤٨٠ - وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي فَلَمْ أَحْفَظْهُ، فَقَوَّمَهُ لِي وَاقِدٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو! كَيْفَ بِكَ إِذَا بَقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ». بِهٰذَا. [راجع: ٤٧٩]

[480] حضرت عاصم بن محمد کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث اپنے والد محمد بن زید سے سنی، پھر وہ مجھے یاد نہ رہی تو (میرے بھائی) واقد بن محمد نے اسے اپنے والد سے ٹھیک ٹھیک اور صحیح طریقے پر بیان کیا۔ انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عبداللہ بن عمرو! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو کوڑے کرکٹ جیسے لوگوں کے درمیان باقی رہ جائے گا۔“

پھر یہ حدیث بیان کی۔

٤٨١ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا» وَشَبَّكَ ﷺ أَصَابِعَهُ. [انظر: ٢٤٤٦، ٦٠٢٦]

[481] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ایک مومن دوسرے مومن کے لیے ایک عمارت کی طرح ہے کہ اس کے ایک حصے سے دوسرے حصے کو تقویت ملتی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل فرمایا۔

٤٨٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ، - قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: قَدْ سَمَّاهَا أَبُو هُرَيْرَةَ، وَلٰكِنْ نَسِيتُ أَنَا - قَالَ: فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ إِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى، وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا: أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: «لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ». فَقَالَ: «أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟» فَقَالُوا: نَعَمْ، فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ. فَرُبَّمَا سَأَلُوهُ: ثُمَّ سَلَّمَ؟ فَيَقُولُ: نُبِّئْتُ أَنَّ

[482] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں زوال کے بعد کی نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی اور دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد مسجد میں گاڑھی ہوئی ایک لکڑی کی طرف گئے اور اس پر ٹیک لگا لی، گویا آپ ناراض ہوں اور اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ لیا اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل فرمایا اور اپنا دایاں رخسار بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ لیا۔ جلد باز لوگ تو مسجد کے دروازوں سے نکل گئے اور مسجد میں حاضر لوگوں نے کہنا شروع کر دیا: کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ ان لوگوں میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے، مگر ان دونوں نے آپ سے گفتگو کرنے سے ہیبت محسوس کی۔ ایک شخص جس کے ہاتھ کچھ لمبے تھے اور اسے ذوالیدین کہا جاتا تھا، کہنے لگا: اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہو گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز ہی کم کی گئی ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا ذوالیدین صحیح کہتا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ یہ سن کر آپ آگے بڑھے اور جتنی نماز رہ گئی تھی اسے ادا کیا، پھر سلام پھیرا۔ اس کے بعد آپ نے تکبیر کہی اور سجدۂ سہو کیا جو عام سجدے کی طرح یا اس سے کچھ لمبا تھا۔ پھر آپ نے سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا۔ پھر اللہ اکبر

عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ. [انظر: ٧١٤، ٧١٥، ١٢٢٧، ١٢٢٩، ٦٠٥١، ٧٢٥٠]

کہہ کر دوسرا سجدہ کیا جو اپنے عام سجدوں کی سطح یا اس سے کچھ طویل تھا۔ پھر سر اٹھا کر اللہ اکبر کہا اور سلام پھیر دیا۔

(٨٩) بَابُ الْمَسَاجِدِ الَّتِي عَلَى طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِي صَلَّى فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ

باب: 89- مدینے کے راستے میں واقع مساجد اور وہ مقامات جہاں نبی ﷺ نے نماز پڑھی

٤٨٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَتَحَرَّى أَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيقِ، فَيُصَلِّي فِيهَا، وَيُحَدِّثُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُصَلِّي فِيهَا، وَأَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَمْكِنَةِ.

وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَمْكِنَةِ، وَسَأَلْتُ سَالِمًا فَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِي الْأَمْكِنَةِ كُلِّهَا إِلَّا أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِي مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ. [انظر: ١٥٣٥، ٢٣٣٦، ٧٣٤٥]

[483] حضرت موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ وہ (مکے سے مدینے کے) راستے پر بعض مخصوص مقامات کو تلاش کر کے وہاں نماز پڑھتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ ان کے والد گرامی (ابن عمر ؓ) ان مقامات پر نماز پڑھا کرتے تھے اور انھوں نے نبی ﷺ کو ان جگہوں میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔

موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں: مجھ سے حضرت نافع نے بھی بیان کیا کہ حضرت ابن عمر ؓ ان مقامات پر نماز پڑھتے تھے۔ اور میں نے اس سلسلے میں حضرت سالم سے معلوم کیا تو انھوں نے بھی وہی مقامات بتائے جن کی نشاندہی حضرت نافع نے کی تھی، البتہ شرف الروحاء کی مسجد کے متعلق دونوں کا کچھ اختلاف تھا۔

فائدہ: صحیح بات یہی ہے کہ حضرت عمر ؓ بڑے حساس قسم کے انسان تھے۔ انھوں نے آثار انبیاء کے تتبع سے اس بنا پر منع فرمایا تاکہ آئندہ کسی وقت انھیں شرک کا ذریعہ نہ بنا لیا جائے۔ وہ اپنے بیٹے سے اس معاملے میں زیادہ علم اور تجربہ رکھتے تھے۔ قصۂ عتبان بھی اس کے برعکس موقف کے لیے دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر میں دعوت ہی اسی لیے دی تھی کہ آپ گھر کے کسی کونے میں نماز پڑھیں تاکہ وہ اسے مستقل جائے نماز قرار دے لیں۔ لیکن راستے میں جو اتفاقاً ایسے آثار اور واقعات ملتے ہیں ان کی طرف قصداً جانا اس واقعے سے ثابت نہیں ہوتا بلکہ ہمارے نزدیک ایسا کرنا غیر مشروع ہے جیسا کہ حضرت عمر ؓ نے ان کے متعلق انتباہ فرمایا ہے کہ ایسا کرنا اہل کتاب کا طریقہ اور شرک کا ذریعہ ہے۔ واللہ أعلم.

٤٨٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ

[484] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عمرے کے لیے جاتے، اسی طرح حجۃ الوداع میں جب حج کے لیے تشریف لے گئے تو

اللهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ يَعْتَمِرُ وَفِي حَجَّتِهِ حِينَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ، وَكَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوٍ كَانَ فِي تِلْكَ الطَّرِيقِ، أَوْ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ، فَإِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ، أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي عَلَى شَفِيرِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ فَعَرَّسَ ثَمَّ حَتَّى يُصْبِحَ، لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِحِجَارَةٍ وَلَا عَلَى الْأَكَمَةِ الَّتِي عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ، كَانَ ثَمَّ خَلِيجٌ يُصَلِّي عَبْدُ اللهِ عِنْدَهُ، فِي بَطْنِهِ كُثُبٌ، كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَمَّ يُصَلِّي، فَدَحَا فِيهِ السَّيْلُ بِالْبَطْحَاءِ حَتَّى دَفَنَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي فِيهِ.
[انظر: ١٥٣٢، ١٥٣٣، ١٧٩٩]

ذوالحلیفہ میں اس کیکر کے نیچے پڑاؤ کرتے جہاں اب مسجد ذوالحلیفہ ہے۔ اور جب آپ جہاد، حج یا عمرے سے (مدینے) واپس آتے اور اس راستے سے گزرتے تو وادئ عقیق کے نشیب میں اترتے۔ جب وہاں سے اوپر چڑھتے تو اپنی اونٹنی کو بطحاء میں بٹھاتے جو وادی کے مشرقی کنارے پر ہے اور آخر شب میں وہیں آرام فرماتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ یہ مقام اس مسجد کے پاس نہیں جو پتھروں سے بنی ہے اور نہ اس ٹیلے پر ہے جس پر مسجد ہے بلکہ اس جگہ ایک گہرا نالا تھا۔ عبداللہ بن عمر ؓ اس کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس کے اندر کچھ (ریت کے) ٹیلے تھے، رسول اللہ ﷺ وہیں نماز پڑھتے تھے۔ (راوی کہتا ہے) لیکن اب نالے کی رو (پانی کے بہاؤ) نے وہاں کنکریاں بچھا دی ہیں اور اس مقام کو چھپا دیا ہے جہاں عبداللہ بن عمر ؓ نماز پڑھا کرتے تھے۔

٤٨٥ - **وَأَنَّ** عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيرُ الَّذِي دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ، وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ثَمَّ عَنْ يَمِينِكَ حِينَ تَقُومُ فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّي، وَذٰلِكَ الْمَسْجِدُ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ الْيُمْنٰى وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ أَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ.

[485] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے وہاں بھی نماز پڑھی جہاں اب چھوٹی سی مسجد ہے، اس مسجد کے قریب جو روحاء کی بلندی پر واقع ہے۔ عبداللہ بن عمر ؓ اس مقام کی نشاندہی کرتے تھے جہاں نبی ﷺ نے نماز ادا کی تھی اور کہتے تھے کہ جب تو مسجد میں نماز پڑھے تو وہ جگہ تیرے دائیں ہاتھ کی طرف پڑتی ہے۔ اور یہ (چھوٹی مسجد) مکے کو جاتے ہوئے راستے کے دائیں کنارے پر واقع ہے۔ اس کے اور بڑی مسجد کے درمیان کم وبیش پتھر پھینکنے کی مسافت ہے۔

٤٨٦ - **وَأَنَّ** ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى الْعِرْقِ الَّذِي عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ، وَذٰلِكَ الْعِرْقُ انْتِهَاءُ طَرَفِهِ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ دُونَ الْمَسْجِدِ

[486] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اس چھوٹی سی پہاڑی کے پاس بھی نماز پڑھا کرتے تھے جو روحاء کے خاتمے پر ہے۔ اس پہاڑی کا سلسلہ راستے کے آخری کنارے پر جا

الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلٰى مَكَّةَ، وَقَدِ ابْتُنِيَ ثَمَّ مَسْجِدٌ، فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي فِي ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ كَانَ يَتْرُكُهُ عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَاءَهُ وَيُصَلِّي أَمَامَهُ إِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهِ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَرُوحُ مِنَ الرَّوْحَاءِ فَلَا يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتّٰى يَأْتِيَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ فَيُصَلِّي فِيهِ الظُّهْرَ، وَإِذَا أَقْبَلَ مِنْ مَّكَّةَ فَإِنْ مَرَّ بِهِ قَبْلَ الصُّبْحِ بِسَاعَةٍ أَوْ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ عَرَّسَ، حَتّٰى يُصَلِّيَ بِهَا الصُّبْحَ.

کر ختم ہو جاتا ہے۔ مکے کو جاتے ہوئے اس مسجد کے قریب جو اس (پہاڑی) کے اور روحاء کے آخری حصے کے درمیان ہے۔ وہاں ایک اور مسجد بن گئی ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس مسجد میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے بلکہ اسے اپنی بائیں طرف اور پیچھے چھوڑ دیتے اور اس کے آگے پہاڑی کے پاس نماز پڑھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما زوال آفتاب کے بعد روحاء سے چلتے، پھر ظہر کی نماز اسی جگہ پہنچ کر ادا کرتے۔ اور جب مکے سے واپس آتے تو صبح ہونے سے کچھ دیر پہلے یا سحری کے آخری وقت وہاں پڑاؤ کرتے اور فجر کی نماز پڑھتے۔

٤٨٧ - وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ دُونَ الرُّوَيْثَةِ عَنْ يَّمِينِ الطَّرِيقِ وَوِجَاهَ الطَّرِيقِ فِي مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ، حَتّٰى يُفْضِيَ مِنْ أَكَمَةٍ دُوَيْنَ بَرِيدِ الرُّوَيْثَةِ بِمِيلَيْنِ، وَقَدِ انْكَسَرَ أَعْلَاهَا فَانْثَنٰى فِي جَوْفِهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلٰى سَاقٍ وَّفِي سَاقِهَا كُثُبٌ كَثِيرَةٌ.

[487] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی ﷺ مقام رویثہ کے قریب راستے کی دائیں جانب کشادہ، نرم اور ہموار جگہ میں ایک بہت بڑے گھنے درخت کے نیچے اترتے یہاں تک کہ اس ٹیلے سے بھی آگے گزر جاتے جو رویثہ کے راستے سے دو میل کے قریب ہے۔ اس درخت کا بالائی حصہ ٹوٹ گیا ہے اور اب درمیان سے خمیدہ ہو کر اپنے تنے پر کھڑا ہے۔ اس کی جڑ میں بہت سے ریت کے ٹیلے ہیں۔

٤٨٨ - وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِي طَرَفِ تَلْعَةٍ مِّنْ وَّرَاءِ الْعَرْجِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلٰى هَضْبَةٍ، عِنْدَ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ، عَلَى الْقُبُورِ رَضْمٌ مِّنْ حِجَارَةٍ عَنْ يَّمِينِ الطَّرِيقِ عِنْدَ سَلِمَاتِ الطَّرِيقِ، بَيْنَ أُولٰئِكَ السَّلِمَاتِ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَرُوحُ مِنَ الْعَرْجِ بَعْدَ أَنْ تَمِيلَ الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ فِي ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ.

[488] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے اس ٹیلے کے کنارے پر بھی نماز پڑھی جہاں سے پانی اترتا ہے۔ یہ مقام ہضبہ کو جاتے ہوئے عرج کے پیچھے واقع ہے۔ اس مسجد کے پاس دو یا تین قبریں ہیں، ان پر اوپر تلے پتھر رکھے ہوئے ہیں۔ یہ راستے سے دائیں جانب ان بڑے پتھروں کے پاس ہے جو راستے پر واقع ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دوپہر کو زوال کے بعد عرج سے ان بڑے پتھروں کے درمیان چلتے، پھر ظہر کی نماز اس مسجد میں ادا کرتے۔

٤٨٩ - وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

[489] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی بیان فرمایا:

ﷺ نَزَلَ عِنْدَ سَرَحَاتٍ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ فِي مَسِيلٍ دُونَ هَرْشَى، ذٰلِكَ الْمَسِيلُ لَاصِقٌ بِكُرَاعِ هَرْشَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ قَرِيبٌ مِّنْ غَلْوَةٍ. وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي إِلٰى سَرْحَةٍ هِيَ أَقْرَبُ السَّرَحَاتِ إِلَى الطَّرِيقِ، وَهِيَ أَطْوَلُهُنَّ.

رسول اللہ ﷺ ان بڑے درختوں کے پاس اترے جو راستے کے بائیں جانب ہرشیٰ پہاڑی کے پاس وادی میں ہیں۔ یہ وادی ہرشیٰ کے کنارے سے مل گئی ہے۔ وادی اور راستے کے درمیان ایک تیر پھینکنے کا فاصلہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اس بڑے درخت کے پاس نماز پڑھتے جو وہاں تمام درختوں سے بڑا اور راستے کے زیادہ قریب تھا۔

٤٩٠ - وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيلِ الَّذِي فِي أَدْنٰى مَرِّ الظَّهْرَانِ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ يَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاوَاتِ، يَنْزِلُ فِي بَطْنِ ذٰلِكَ الْمَسِيلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلٰى مَكَّةَ، لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ إِلَّا رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ.

[490] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ نبی ﷺ اس وادی میں پڑاؤ کرتے جو مر الظہران کے نشیب میں مقام صفراوات سے اترتے وقت مدینے کی جانب ہے۔ آپ اس وادی کے نشیب میں پڑاؤ کرتے جو مکہ جاتے ہوئے راستے کی بائیں جانب واقع ہے۔ آپ جہاں اترتے اس میں اور عام راستے کے درمیان ایک پتھر پھینکنے کا فاصلہ ہوتا۔

٤٩١ - وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى وَّيَبِيتُ حَتّٰى يُصْبِحَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ، وَمُصَلّٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ وَلٰكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ. [انظر: ١٧٦٧، ١٧٦٩]

[491] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی ﷺ مقام ذی طوی میں اترا کرتے اور رات یہیں گزارا کرتے تھے۔ صبح ہوتی تو نماز فجر یہیں پڑھ کر مکہ مکرمہ کو روانہ ہوتے۔ یہاں رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ ایک بڑے ٹیلے پر تھی۔ یہ وہ جگہ نہیں جہاں آج مسجد بنی ہوئی ہے بلکہ اس کے نشیب میں بڑا ٹیلا واقع ہے۔

٤٩٢ - وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ، وَمُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ تَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا، ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ

[492] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اس پہاڑ کے دونوں دروں کا رخ کیا جو اس کے اور جبل طویل کے درمیان کعبے کی سمت میں ہے۔ آپ اس مسجد کو جو ٹیلے کے کنارے پر اب وہاں تعمیر ہوئی ہے، اپنی بائیں جانب کر لیتے۔ نبی ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہی مائل ٹیلے پر تھی۔ (اگر تو) ٹیلے سے کم و بیش دس ہاتھ چھوڑ کر وہاں نماز پڑھے تو تیرا رخ سیدھا پہاڑ

الْكَعْبَةِ . | کی دونوں گھاٹیوں کی طرف ہوگا، یعنی وہ پہاڑی جو تیرے اور بیت اللہ کے درمیان واقع ہے۔

فائدہ: ساتویں منزل: یہ منزل ذو طوی کے نام سے ذکر کی گئی ہے۔ ذو طوی مکہ مکرمہ سے تین میل سے کچھ کم فاصلے پر ایک جگہ کا نام ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے سفر کی آخری منزل ہے۔ آپ یہاں قیام فرماتے، پھر نماز فجر پڑھ کر مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے۔
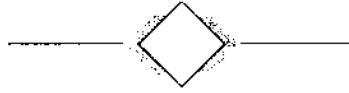
أَبْوَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي

سترے سے متعلق احکام ومسائل

(٩٠) بَابٌ: سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ

باب: 90- امام کا سترہ مقتدیوں کا بھی سترہ ہے

٤٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ أَتَانٍ وَّأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ، فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ. [راجع: ٧٦]

[493] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں جوانی کے قریب پہنچا ہوا تھا جب گدھی پر سوار ہو کر نماز کے لیے آیا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ منیٰ میں دیوار کے علاوہ (کسی اور سترے) کی طرف رخ کر کے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں نمازیوں کی صف کے ایک حصے کے سامنے سے گزرا اور اتر گیا۔ پھر میں نے گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود نماز کی صف میں شامل ہو گیا لیکن کسی نے مجھ پر اس سلسلے میں کوئی اعتراض نہ کیا۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے آگے دیوار کے علاوہ کوئی اور سترہ تھا۔ حدیث میں إلى غير جدار کے الفاظ ہیں اور لفظ غیر ہمیشہ صفت کے لیے آتا ہے، اس لیے تقدیری عبارت یوں ہوگی: [يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِالْمِنٰى إِلٰى شَيْئٍ غَيْرِ جِدَارٍ] یعنی رسول اللہ ﷺ منیٰ میں دیوار کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا رہے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کا عام معمول بھی یہی تھا کہ آپ جب کھلی فضا میں نماز پڑھاتے تو سترہ قائم فرما لیتے تھے، اس لیے حضرت ابن عباس ؓ کے الفاظ کا معمولات نبوی کے مطابق وہی مفہوم مراد لینا بہتر ہے جو امام بخاری ؒ نے سمجھا ہے۔

٤٩٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ،

[494] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن (مدینے سے) باہر تشریف لے جاتے تو چھوٹا نیزہ گاڑنے کا حکم دیتے۔ جب اس کی تعمیل کر دی جاتی تو آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے۔ دوران سفر میں

فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ. [انظر: ٤٩٨، ٩٧٢، ٩٧٣]

بھی آپ ایسا ہی کرتے تھے۔ (مسلمانوں کے) خلفاء نے بھی اسی وجہ سے برچھا ساتھ رکھنے کی عادت اپنا لی ہے۔

٤٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ - وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ - الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ. [راجع: ١٨٧]

[495] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے وادیٔ بطحاء میں لوگوں کو نماز پڑھائی اور آپ کے سامنے نیزہ گاڑ دیا گیا۔ آپ نے (سفر کی وجہ سے) ظہر کی دو رکعت ادا کیں، اسی طرح عصر کی بھی دو رکعات پڑھیں۔ آپ کے سامنے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

(٩١) بَابٌ: قَدْرُ كَمْ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْمُصَلِّي وَالسُّتْرَةِ؟

باب: 91- نمازی اور سترے میں فاصلے کی مقدار

٤٩٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ. [انظر: ٧٣٣٤]

[496] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جائے نماز اور دیوار کے درمیان اس قدر فاصلہ تھا کہ بکری گزر سکتی تھی۔

٤٩٧ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوزُهَا.

[497] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کی دیوار قبلہ، منبر سے اتنی قریب تھی کہ بمشکل بکری کے گزرنے کی گنجائش تھی۔

(٩٢) بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْحَرْبَةِ

باب: 92- نیزے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا

٤٩٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا. [راجع: ٤٩٤]

[498] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے لیے نیزہ گاڑ دیا جاتا تھا اور آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

(٩٣) بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْعَنَزَةِ

باب: 93- چھوٹے نیزے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا

٤٩٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ، فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ، وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ يَمُرُّونَ مِنْ وَرَائِهَا. [راجع: ١٨٧]

[499] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے سامنے وضو کا پانی پیش کیا گیا، چنانچہ آپ نے وضو فرمایا اور ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی جبکہ آپ کے سامنے چھوٹا نیزہ تھا، عورتیں اور گدھے نیزے کے آگے سے گزر رہے تھے۔

٥٠٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ، وَمَعَنَا عُكَّازَةٌ أَوْ عَصًا أَوْ عَنَزَةٌ وَمَعَنَا إِدَاوَةٌ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ نَاوَلْنَاهُ الْإِدَاوَةَ. [راجع: ١٥٠]

[500] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب رفع حاجت کے لیے نکلتے تو میں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے چلتے۔ ہمارے پاس نوک دار لکڑی یا ڈنڈا یا چھوٹا نیزہ ہوتا اور ہم پانی کی چھاگل بھی ہمراہ لے جاتے۔ جب آپ اپنی حاجت سے فارغ ہو جاتے تو ہم آپ کو چھاگل دے دیتے۔

(٩٤) بَابُ السُّتْرَةِ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا

باب: 94- مکہ اور غیر مکہ میں سترے کا اہتمام

٥٠١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ، فَصَلَّى بِالْبَطْحَاءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَنَصَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً وَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ. [راجع: ١٨٧]

[501] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے بطحاء میں ظہر اور عصر کی دو رکعات پڑھائیں اور آپ نے دوران نماز میں اپنے سامنے ایک چھوٹا نیزہ کھڑا کر لیا۔ جب آپ نے وضو کیا تو لوگ آپ کے وضو کے پانی کو اپنے منہ پر ملنے لگے۔

(٩٥) بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْأُسْطُوَانَةِ

باب: 95- ستون کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا

وَقَالَ عُمَرُ: اَلْمُصَلُّونَ أَحَقُّ بِالسَّوَارِي مِنَ الْمُتَحَدِّثِينَ إِلَيْهَا، وَرَأَى عُمَرُ رَجُلًا يُصَلِّي بَيْنَ أُسْطُوَانَتَيْنِ، فَأَدْنَاهُ إِلَى سَارِيَةٍ، فَقَالَ: صَلِّ إِلَيْهَا.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ باتیں کرنے والوں کی بہ نسبت نماز پڑھنے والے ستونوں کے زیادہ حق دار ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے دیکھا تو اسے ایک ستون کے قریب کر دیا اور فرمایا کہ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔

٥٠٢ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: كُنْتُ آتِي مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَيُصَلِّي عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ! أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ؟ قَالَ: فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا.

[502] حضرت یزید بن ابو عبید رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ساتھ (مسجد نبوی میں) آیا کرتا تھا۔ وہ ہمیشہ اس ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے جہاں مصحف شریف رکھا ہوتا تھا۔ میں نے ان سے پوچھا: اے ابو مسلم! تم اس ستون کے قریب ہی نماز پڑھنے کی کوشش کیوں کرتے ہو؟ انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ بھی کوشش سے اس ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔

٥٠٣ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ كِبَارَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ.

وَزَادَ شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَنَسٍ: حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ ﷺ. [انظر: ٦٢٥]

[503] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے بڑے بڑے صحابۂ کرام کو دیکھا، وہ مغرب کی نماز کے وقت ستونوں کے سامنے جلدی چلے جاتے تھے۔

شعبہ نے اس روایت میں یہ اضافہ بیان کیا ہے: تا آنکہ نبی ﷺ (اپنے حجرے سے) باہر تشریف لاتے۔

(٩٦) بَابُ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِي فِي غَيْرِ جَمَاعَةٍ

باب: 96- اکیلے نمازی کا دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا

٥٠٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَبِلَالٌ فَأَطَالَ ثُمَّ خَرَجَ، كُنْتُ أَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلَى أَثَرِهِ، فَسَأَلْتُ بِلَالًا: أَيْنَ صَلّٰى؟ قَالَ: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ. [راجع: ٣٩٧]

[504] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ، حضرت اسامہ بن زید، حضرت عثمان بن طلحہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور دیر تک اندر رہے، پھر باہر نکلے۔ میں پہلا شخص تھا جو آپ کے پیچھے وہاں پہنچا، پھر میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انھوں نے جواب دیا: اگلے دو ستونوں کے درمیان۔

٥٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ

[505] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ عنہم خانۂ کعبہ کے اندر داخل

وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ، وَمَكَثَ فِيهَا، فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ: مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَّسَارِهِ، وَعَمُودًا عَنْ يَّمِينِهِ، وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى.

ہوئے، پھر اندر سے حضرت عثمان نے دروازہ بند کر دیا اور آپ کعبے کے اندر ٹھہرے رہے۔ جب باہر تشریف لائے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی ﷺ نے (بیت اللہ کے اندر) کیا کام کیا؟ انھوں نے بتایا: آپ نے ایک ستون کو اپنی بائیں جانب اور ایک کو دائیں جانب اور تین ستونوں کو اپنے عقب میں کر لیا، اس وقت کعبے کی عمارت چھ ستونوں پر تھی، پھر آپ نے نماز پڑھی۔

وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَّقَالَ: عَمُودَيْنِ عَنْ يَّمِينِهِ. [راجع: ٣٩٧]

(امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم سے) اسماعیل نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے فرمایا: آپ نے دو ستونوں کو اپنی دائیں جانب کیا تھا۔

فائدہ: قرہ بن ایاس مزنی روایت کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں ہمیں ستونوں کے درمیان صف بنانے سے منع کیا جاتا تھا اور اس سے سختی کے ساتھ روکا جاتا تھا۔[1] امام بخاری رحمہ اللہ نے عنوان میں غیر جماعة کی قید لگا کر واضح کر دیا کہ اس ممانعت کا تعلق نماز باجماعت سے ہے، اگر کوئی اکیلا پڑھتا ہے تو اس میں چنداں حرج نہیں۔

(٩٧) بَابٌ:

باب: 97- بلا عنوان

٥٠٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشٰى قِبَلَ وَجْهِهِ حِينَ يَدْخُلُ، وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهِ، فَمَشٰى حَتّٰى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِّنْ ثَلَاثِ أَذْرُعٍ صَلّٰى، يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِهِ بِلَالٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِيهِ قَالَ: وَلَيْسَ عَلٰى أَحَدٍ بَأْسٌ أَنْ يُّصَلِّيَ فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ. [راجع: ٣٩٧]

[506] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بیت اللہ میں داخل ہوتے تو سامنے کی طرف بڑھتے چلے جاتے اور بیت اللہ کے دروازے کو اپنی پشت کی طرف کر لیتے۔ پھر آگے بڑھتے یہاں تک کہ جب ان کے اور سامنے والی دیوار کے درمیان تقریباً تین ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا تو نماز پڑھتے۔ اس طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز پڑھنے کے لیے اس جگہ کا رخ کرتے جس کے متعلق انھیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اطلاع دی تھی کہ وہاں نبی ﷺ نے نماز پڑھی ہے۔ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما وضاحت فرماتے ہیں کہ) ہم میں سے کسی کے لیے اس بات میں کوئی مضائقہ

1 سنن ابن ماجه، إقامة الصلوات، حديث :1002.

نہیں کہ وہ بیت اللہ کے جس گوشے میں چاہے نماز پڑھے۔

(٩٨) بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ

باب:98- سواری، اونٹ، درخت اور پالان کی طرف نماز پڑھنا

٥٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا، قُلْتُ: أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ؟ قَالَ: كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّي إِلَى أَخَرَتِهِ - أَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهِ - وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ. [راجع: ٤٣٠]

[507] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی سواری کو چوڑائی میں بٹھا دیتے پھر اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ (نافع کہتے ہیں:) میں نے عرض کیا: اچھا یہ بتایئے کہ اگر سواری کے اونٹ اپنی جگہ سے اٹھ جاتے تو آپ کیا کرتے تھے؟ ابن عمر ؓ نے فرمایا: اس صورت میں آپ پالان کو اپنے سامنے کھڑا کر لیتے اور اس کی پچھلی لکڑی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے۔ اور ابن عمر ؓ کا بھی یہی عمل تھا۔

(٩٩) بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى السَّرِيرِ

باب:99- چارپائی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا

٥٠٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَعَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ؟ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْنَحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي. [راجع: ٣٨٢]

[508] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: تم لوگوں نے ہمیں کتوں اور گدھوں کے برابر کر دیا، حالانکہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ چارپائی پر لیٹی ہوتی، رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے اور چارپائی کو (اپنے اور قبلے کے) درمیان کر لیتے، پھر نماز پڑھ لیتے تھے۔ مجھے آپ کے سامنے ہونا برا معلوم ہوتا، اس لیے میں پائنتی کی طرف سے کھسک کر لحاف سے باہر ہو جاتی۔

(١٠٠) بَابٌ: يَرُدُّ الْمُصَلِّي مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

باب:100- نمازی کو چاہیے کہ وہ اپنے سامنے سے گزرنے والے کو روکے

وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ فِي التَّشَهُّدِ، وَفِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ: إِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ تُقَاتِلَهُ قَاتِلْهُ.

حضرت ابن عمر ؓ نے تشہد میں بیٹھے ہوئے اور بیت اللہ میں، گزرنے والے کو روکا اور فرمایا کہ اگر گزرنے والا لڑائی کے بغیر باز نہ آئے تو اس سے لڑنا چاہیے۔

٥٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَدَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ شَابٌّ مِّنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَعَادَ لِيَجْتَازَ فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُولَى فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ؟! قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ».

[انظر: ٣٢٧٤]

[509] ابو صالح سمان فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جمعۃ المبارک کے دن کسی چیز کو لوگوں سے سترہ بنا کر نماز پڑھ رہے تھے کہ ابو معیط کے بیٹوں میں سے ایک نوجوان نے ان کے آگے سے گزرنے کی کوشش کی۔ حضرت ابو سعید نے اس کو سینے سے دھکیل کر روکنا چاہا۔ نوجوان نے چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن آگے سے گزرنے کے علاوہ اسے کوئی راستہ نہ ملا۔ وہ پھر اس طرف سے نکلنے کے لیے لوٹا تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اسے پہلے سے زیادہ زوردار دھکا دیا۔ اس نے اس پر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا۔ بعد ازاں وہ حضرت مروان کے پاس پہنچ گیا اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے جو معاملہ پیش آیا تھا اس کی شکایت کی۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بھی اس کے پیچھے مروان کے پاس پہنچ گئے۔ مروان نے کہا: اے ابو سعید! تمھارا اور تمھارے بھتیجے کا کیا معاملہ ہے؟ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''تم میں سے کوئی اگر کسی چیز کو لوگوں سے سترہ بنا کر نماز پڑھے، پھر کوئی اس کے سامنے سے گزرنے کی کوشش کرے تو وہ (نمازی) اسے روکے۔ اگر وہ (گزرنے والا) نہ رکے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

(١٠١) بَابُ إِثْمِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

باب: 101- نمازی کے آگے سے گزرنے والے پر گناہ

٥١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ: مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، فَقَالَ

[510] حضرت بسر بن سعید بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن خالد نے انھیں حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا کہ ان سے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے متعلق پوچھیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی بابت کیا سنا ہے؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر نمازی

أَبُوجُهَيْم: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ».

قَالَ أَبُوالنَّضْرِ: لَاأَدْرِي قَالَ: أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً.

کے سامنے سے گزرنے والا یہ جانتا کہ اس پر کس قدر گناہ ہے تو آگے سے گزرنے کے بجائے وہاں چالیس تک کھڑے رہنے کو پسند کرتا۔"

(راویٔ حدیث) ابوالنضر نے کہا: مجھے یادنہیں رہا کہ بسر بن سعید نے چالیس دن کہے یا مہینے یا سال۔

فائدہ: اس سے پہلی حدیث میں نمازی کو پابند کیا گیا تھا کہ وہ سترہ قائم کرنے کے بعد آگے سے گزرنے والے کو پہلے نرمی پھر سختی سے منع کرے۔ اب گزرنے والے کو متنبہ کیا جارہا ہے کہ اس عمل کا نتیجہ انتہائی خطرناک ہے، اس لیے اگر اسے روکا جائے تو اسے نمازی کا ممنون ہونا چاہیے کہ اس نے مجھے گناہ اور عذاب آخرت سے بچالیا ہے۔

(١٠٢) بَابُ اسْتِقْبَالِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّي

باب: 102- آدمی کا آدمی کی طرف رخ کرنا جب کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو

وَكَرِهَ عُثْمَانُ أَنْ يُسْتَقْبَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّي، وَإِنَّمَا هٰذَا إِذَا اشْتَغَلَ بِهِ، فَأَمَّا إِذَا لَمْ يَشْتَغِلْ بِهِ فَقَدْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا بَالَيْتُ، إِنَّ الرَّجُلَ لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ.

حضرت عثمان ؓ نے نمازی کی طرف رخ کر کے بیٹھنے کو ناپسند فرمایا۔ یہ اس صورت میں ہے جب نمازی کی توجہ سامنے والے کی طرف ہو جائے، لیکن اگر توجہ نہ ہو تو زید بن ثابت ؓ نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کیونکہ ایک شخص دوسرے کی نماز کو نہیں توڑ سکتا۔

٥١١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ فَقَالُوا: يَقْطَعُهَا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ، قَالَتْ: لَقَدْ جَعَلْتُمُونَا كِلَابًا، لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي وَإِنِّي لَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيرِ فَتَكُونُ لِيَ الْحَاجَةُ وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْتَقْبِلَهُ فَأَنْسَلُّ انْسِلَالًا.

[511] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، ان کے سامنے تذکرہ ہوا کہ نماز کو کیا چیز توڑ دیتی ہے، لوگوں نے کہا: کتے، گدھے اور عورت کے (نمازی کے) سامنے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اس پر حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: تم لوگوں نے ہم عورتوں کو تو کتوں کے برابر بنادیا ہے، حالانکہ میں نے نبی ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے کہ میں آپ کے اور قبلے کے درمیان چارپائی پر لیٹی ہوتی تھی، پھر اگر مجھے کوئی ضرورت ہوتی اور میں بحالت نماز آپ کے سامنے آنے کو ناپسند سمجھتی تو آہستہ سے کھسک کر نکل جاتی۔

وَعَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ

حضرت اعمش، ابراہیم عن الاسود کی سند کے ساتھ بھی

عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ. [راجع: ٣٨٢]

حضرت عائشہ ؓ سے اسی طرح کی روایت کرتے ہیں۔

(١٠٣) بَابُ الصَّلَاةِ خَلْفَ النَّائِمِ

باب: 103- سوئے ہوئے شخص کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا

٥١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ. [راجع: ٣٨٢]

[512] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نماز پڑھتے رہتے اور میں (آپ کے سامنے) بستر پر عرض کے بل سوئے رہتی۔ اور جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے بیدار کر دیتے، چنانچہ میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

(١٠٤) بَابُ التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْأَةِ

باب: 104- عورت کی طرف رخ کر کے نفل نماز پڑھنا

٥١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا، قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَّيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ. [راجع: ٣٨٢]

[513] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس طرح سویا کرتی تھی کہ میرے پاؤں آپ کے قبلے کی جگہ میں ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو میرے پاؤں کو چھوتے، میں انھیں سمیٹ لیتی۔ پھر جب آپ کھڑے ہوتے تو میں انھیں پھیلا دیتی۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

فائدہ: حافظ ابن حجر ؒ نے تنبیہ کا عنوان دے کر لکھا ہے کہ اس حدیث میں جو واقعہ بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ آپ اسی بستر پر نماز پڑھتے جس پر حضرت عائشہ ؓ سوئی ہوتیں۔ اس صورت میں آپ ﷺ ان کے پاؤں کو چھو دیتے تو وہ پیچھے کر لیتیں۔ اور جس میں ہے کہ آپ کے اور قبلے کے درمیان ہوتی تو وہ دوسرا واقعہ ہے جس میں حضرت عائشہ ؓ چارپائی پر ہوتیں اور رسول اللہ ﷺ نیچے نماز پڑھ رہے ہوتے۔ اس حالت میں پاؤں چھونے کی ضرورت نہیں۔ گویا یہ دو الگ الگ واقعات ہیں۔[1]

1 فتح الباري: 760/1.

(١٠٥) بَابُ مَنْ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ

باب: 105- جس نے یہ کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی

٥١٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ. قَالَ الْأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنِي مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ: الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: شَبَّهْتُمُونَا بِالْحُمُرِ وَالْكِلَابِ، وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةٌ فَتَبْدُو لِيَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ، فَأُوذِيَ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ. [راجع: ٣٨٢]

[514] حضرت مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ؓ کے سامنے چند چیزوں کا ذکر کیا گیا جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، یعنی کتا، گدھا اور عورت، تو حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: تم لوگوں نے ہم عورتوں کو گدھوں اور کتوں کے مشابہ قرار دے دیا ہے، جبکہ میں نے نبی ﷺ کو اس حالت میں نماز پڑھتے دیکھا ہے کہ میں آپ کے اور قبلے کے درمیان چارپائی پر لیٹی رہتی تھی، پھر مجھے کوئی ضرورت پیش آتی اور میں آپ کے سامنے بیٹھنے کو پسند نہ کرتی، مبادا آپ کی اذیت یا ناگواری کا باعث بنوں تو آپ کی پائنتی کی طرف سے کھسک کر نکل جاتی۔

٥١٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَمَّهُ عَنِ الصَّلَاةِ: يَقْطَعُهَا شَيْءٌ؟ فَقَالَ: لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُومُ فَيُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَإِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ. [راجع: ٣٨٢]

[515] حضرت ابن شہاب کے بھتیجے نے اپنے چچا (امام زہری) سے سوال کیا: نماز کو کوئی چیز توڑ دیتی ہے؟ انھوں نے فرمایا: نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ عائشہ ؓ نے فرمایا: نبی ﷺ رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے جبکہ میں آپ کے اور قبلے کے درمیان آپ کے گھر کے بستر پر عرض میں (جنازے کی طرح) لیٹی رہتی تھی۔

(١٠٦) بَابٌ: إِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيرَةً عَلَى عُنُقِهِ فِي الصَّلَاةِ

باب: 106- دوران نماز میں چھوٹی بچی کو گردن پر اٹھا لینا

٥١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ

[516] حضرت ابوقتادہ انصاری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت امامہ ؓ کو اٹھائے ہوئے نماز

عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا. [انظر: ٥٩٩٦]

پڑھ لیتے تھے جو آپ کی لخت جگر حضرت زینب ؓ اور حضرت ابو العاص بن ربیعہ بن عبدشمس کی بیٹی تھی۔ جب آپ سجدہ کرتے تو اسے اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔

(١٠٧) بَابٌ: إِذَا صَلَّى إِلَى فِرَاشٍ فِيهِ حَائِضٌ

باب: 107- ایسے بستر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جس پر حائضہ عورت لیٹی ہو

٥١٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ: كَانَ فِرَاشِي حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهُ عَلَيَّ وَأَنَا عَلَى فِرَاشِي. [راجع: ٣٣٣]

[517] حضرت میمونہ بنت حارث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرا بستر نبی ﷺ کی جائے نماز کے برابر میں ہوتا۔ بسا اوقات آپ کا کپڑا میرے بدن پر آ جاتا جبکہ میں اپنے بستر پر ہوتی تھی۔

٥١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ تَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ نَائِمَةٌ فَإِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي ثَوْبُهُ وَأَنَا حَائِضٌ. [راجع: ٣٣٣]

[518] حضرت میمونہ ؓ ہی سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں: نبی ﷺ اس طرح نماز پڑھتے تھے کہ میں آپ کے برابر سوئی ہوتی۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا میرے جسم پر آ جاتا جبکہ میں بحالت حیض ہوتی تھی۔

(١٠٨) بَابٌ: هَلْ يَغْمِزُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ عِنْدَ السُّجُودِ لِكَيْ يَسْجُدَ؟

باب: 108- کیا یہ جائز ہے کہ نمازی اپنی بیوی کے پاؤں کو دبا دے تاکہ وہ سجدہ کر سکے؟

٥١٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: بِئْسَمَا

[519] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: تم لوگوں نے بہت برا کیا کہ ہم عورتوں کو کتے اور گدھے کے برابر کر دیا۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو

عَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَيَّ فَقَبَضْتُهُمَا. [راجع: ٣٨٢]

اس حالت میں نماز پڑھتے دیکھا ہے کہ میں آپ کے اور قبلے کے درمیان لیٹی رہتی۔ جب آپ سجدہ کرنا چاہتے تو میرے پاؤں کو ٹٹول کر دبا دیتے اور میں انھیں سمیٹ لیتی۔

(١٠٩) بَابُ الْمَرْأَةِ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّي شَيْئًا مِّنَ الْأَذٰى

باب: 109- عورت کا نمازی کے بدن سے پلید چیزیں دور کرنا

٥٢٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّورَمَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ: إِذْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ: أَلَا تَنْظُرُونَ إِلٰى هٰذَا الْمُرَائِي؟ أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلٰى جَزُورِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ إِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا فَيَجِيءُ بِهِ. ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتّٰى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ؟ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ، فَلَمَّا سَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا فَضَحِكُوا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ مِّنَ الضَّحِكِ، فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلٰى فَاطِمَةَ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَأَقْبَلَتْ تَسْعٰى، وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا حَتّٰى أَلْقَتْهُ عَنْهُ، وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ» ثُمَّ سَمّٰى: «اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ،

[520] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ خانۂ کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور کفار قریش کی ایک جماعت بھی وہاں مجلس لگا کر بیٹھی ہوئی تھی۔ ان میں سے کسی کہنے والے نے کہا: کیا تم اس ریاکار کو نہیں دیکھتے؟ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو فلاں خاندان کی ذبح شدہ اونٹنی کے پاس جائے اور اس کے گوبر، خون اور بچہ دانی کو اٹھا کر لائے؟ پھر اس کا انتظار کرے، جب یہ سجدے میں جائے تو ان تمام چیزوں کو اس کے کندھوں کے درمیان رکھ دے؟ چنانچہ اس جماعت کا سب سے بڑا بدبخت اس کام کے لیے تیار ہوا اور اسے اٹھا لایا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ سجدے میں گئے تو اس نے سب کچھ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا۔ نبی ﷺ بحالت سجدہ ٹھہرے رہے اور کافر (رسول اللہ ﷺ کی) اس حالت پر بری طرح ہنستے رہے۔ اور وہ ہنسی کی وجہ سے ایک دوسرے پر گرتے جا رہے تھے۔ اندریں حالات کسی نے حضرت فاطمہ ؓ کو اطلاع دی۔ حضرت فاطمہ ؓ اس وقت کم عمر بچی تھیں، چنانچہ وہ اطلاع پاتے ہی دوڑتی ہوئی آئیں۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت سجدے ہی کی حالت میں تھے۔ حضرت فاطمہ ؓ

وَالْوَلِيدَ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيدِ». قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَوَاللهِ! لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ، ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً». [راجع: ٢٤٠]

نے یہ تمام چیزیں رسول اللہ ﷺ کے کندھوں سے دور کر دیں، پھر کفار کی طرف رخ کر کے انھیں سخت برا بھلا کہا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے ان کے خلاف بایں الفاظ بددعا کی: ''اے اللہ! قریش کو اپنی گرفت میں لے لے۔ اے اللہ! قریش کو اپنی گرفت میں لے لے۔'' پھر آپ نے نام بنام بایں الفاظ بددعا فرمائی: ''اے اللہ! عمرو بن ہشام (ابوجہل)، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کو اپنی گرفت میں لے لے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے ان (نامزد) تمام لوگوں کو غزوۂ بدر والے دن مردہ حالت میں گرے پڑے دیکھا۔ پھر ان کی لاشوں کو کھینچ کر بدر کے گندے کنویں میں ڈال دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے (ان کے متعلق) فرمایا: ''جو لوگ بدر کے کنویں میں ڈالے گئے ہیں ان پر اللہ کی لعنت مسلط کر دی گئی ہے۔''

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

9 - كِتَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

اوقات نماز سے متعلق احکام ومسائل

(١) [بَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَفَضْلِهَا]

وَقَوْلِهِ: ﴿إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ كِتَٰبًا مَّوْقُوتًا﴾ [النساء: ١٠٣] مُوَقَّتًا وَقَّتَهُ عَلَيْهِمْ.

باب:1- نمازوں کے اوقات اور ان کی فضیلت کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وضاحت: ''بلاشبہ اہل ایمان پر پابندیٔ وقت کے ساتھ نماز کا ادا کرنا فرض ہے۔''

مَوْقُوتًا کے معنی ہیں: وقت مقررہ پر، یعنی اللہ نے ان کے لیے نمازوں کے اوقات مقرر کر دیے ہیں۔

٥٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْعِرَاقِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا مُغِيرَةُ؟ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ نَزَلَ فَصَلّٰى، فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ. ثُمَّ قَالَ: بِهٰذَا أُمِرْتُ. فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ:

[521] حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ایک دن (عصر کی) نماز کو مؤخر کر دیا تو ان کے پاس حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ آئے اور ان سے کہا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ جب عراق میں (گورنر) تھے تو ایک دن ان سے نماز میں کچھ تاخیر ہوگئی۔ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان سے کہا: اے مغیرہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انھوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے ساتھ نماز ادا کی، پھر دوسری نماز کا وقت ہوا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر تیسری نماز کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام کی معیت میں رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا کی، پھر

اِعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ بِهِ، أَوَ إِنَّ جِبْرِيلَ هُوَ أَقَامَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وُقُوتَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ عُرْوَةُ: كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ. [انظر: ٣٢٢١، ٤٠٠٧]

چوتھی نماز کے وقت بھی دونوں نے اکٹھے نماز پڑھی، پھر پانچویں نماز کے وقت حضرت جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ ہی نماز ادا کی، پھر آپ نے فرمایا: ''مجھے اسی طرح نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔'' حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے عروہ رحمہ اللہ سے فرمایا: آپ ذرا سوچ سمجھ کر بیان کریں، کیا واقعی حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کے لیے اوقات نماز کی نشاندہی کی تھی؟ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ حضرت بشیر بن ابومسعود اسی طرح اپنے والد ابومسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے تھے۔

٥٢٢ - قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ. [انظر: ٥٤٤، ٥٤٥، ٥٤٦، ٣١٠٣]

[522] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز عصر اس حالت میں پڑھتے تھے کہ دھوپ ان کے حجرے میں ہوتی تھی قبل اس کے کہ (سایہ اس کی) دیواروں پر نمایاں ہو۔

(٢) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى ﴿مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَٱتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُوا۟ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ﴾ [الروم: ٣١]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''اس کی طرف رجوع کرو اور اس سے ڈرتے رہو، نماز کی پابندی کرو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔'' کا بیان

٥٢٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ - وَهُوَ ابْنُ عَبَّادٍ - عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّا [مِنْ] هٰذَا الْحَيِّ مِنْ رَبِيعَةَ، وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذْهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا، فَقَالَ: «آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: اَلْإِيمَانِ بِاللهِ - ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ - شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَأَنْ

[523] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، انھوں نے عرض کیا: ہمارا تعلق ربیعہ قبیلے سے ہے اور ہم آپ کے ہاں صرف حرمت والے مہینوں میں حاضری دے سکتے ہیں، اس لیے آپ ہمیں ایسی باتوں کی تلقین کریں جن پر ہم خود بھی عمل کریں اور اپنے باقی ماندہ لوگوں کو بھی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں تمھیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں: اللہ پر ایمان لانا...... پھر اس کی وضاحت فرمائی...... اس بات کی

تُؤَدُّوا إِلَيَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالنَّقِيرِ». [راجع: ٥٣]

شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، نیز نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا اور مالِ غنیمت سے پانچواں حصہ مجھے ادا کرنا۔ اور میں دُبّاء، حَنْتَم، مُقَیَّر اور نقیر کے استعمال سے منع کرتا ہوں۔''

(٣) بَابُ الْبَيْعَةِ عَلٰى إِقَامِ الصَّلَاةِ

باب:3-اقامتِ صلاۃ پر بیعت کرنا

٥٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. [راجع: ٥٧]

[524] حضرت جریر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز پڑھنے، زکاۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

(٤) بَابٌ: اَلصَّلَاةُ كَفَّارَةٌ

باب:4-نماز (گناہوں کا) کفارہ ہے

٥٢٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قُلْتُ: أَنَا، كَمَا قَالَهُ. قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا لَجَرِيءٌ. قُلْتُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ، قَالَ: لَيْسَ هٰذَا أُرِيدُ، وَلٰكِنِ الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ؟ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: يُكْسَرُ، قَالَ: إِذًا لَا يُغْلَقُ أَبَدًا، قُلْنَا: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ؟ قَالَ:

[525] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حضرت عمر ؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے فرمایا: تم میں سے کس کو فتنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا فرمان یاد ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے اسی طرح یاد ہے جس طرح آپ نے فرمایا تھا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: بلاشبہ تم ہی اس قسم کی بات کرنے کے متعلق جرأت کر سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا: (آپ نے فرمایا تھا:) انسان کا وہ فتنہ جو اس کے گھر بار، مال و اولاد اور اس کے ہمسایوں میں ہوتا ہے، اسے تو نماز، روزہ، صدقہ و خیرات، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مٹا دیتا ہے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میرا مقصد اس قسم کے فتنے کے متعلق معلومات حاصل کرنا نہیں بلکہ میں اس فتنے کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں جو سمندر کی طرح موجزن ہوگا۔ حضرت حذیفہ ؓ نے عرض کیا:

نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: الْبَابُ عُمَرُ. [انظر: ١٤٣٥، ١٨٩٥، ٣٥٨٦، ٧٠٩٦]

اے امیر المومنین! اس فتنے سے آپ کو کوئی خطرہ نہیں کیونکہ اس کے اور آپ کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ توڑا جائے گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گویا ہوئے: تو پھر کبھی بند نہ ہوگا۔ ہم لوگوں نے (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے) کہا: آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ دروازے کو جانتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں! جیسے کل آنے والے دن سے پہلے رات آتی ہے۔ میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی جو چیستان نہ تھی۔ ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس دروازے کے متعلق سوال کرنے سے مرعوب تھے، لہٰذا ہم نے (اپنے ساتھی) مسروق سے کہا، چنانچہ انھوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دروازے کی بابت پوچھا تو انھوں نے فرمایا: وہ دروازہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

٥٢٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ [هود: ١١٤] فَقَالَ الرَّجُلُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَلِي هٰذَا؟ قَالَ: «لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ». [انظر: ٤٦٨٧]

[526] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت کو بوسہ دے دیا، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ کو اپنے گناہ سے مطلع کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''دن کے دونوں کناروں، یعنی صبح و شام نماز پابندی سے پڑھا کرو اور رات کے کچھ حصوں میں بھی اس کا اہتمام کرو، بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔'' اس شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ حکم خاص میرے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ میری تمام امت کے لیے ہے۔''

(٥) بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا

باب: 5- نماز بروقت پڑھنے کی فضیلت

٥٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: الْوَلِيدُ بْنُ الْعَيْزَارِ

[527] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کو

أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلٰى دَارِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: «اَلصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا». قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «بِرُّ الْوَالِدَيْنِ». قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ». قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي. [انظر: ٢٧٨٢، ٥٩٧٠، ٧٥٣٤]

کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نماز کی بروقت ادائیگی۔'' انھوں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''والدین سے حسن سلوک۔'' انھوں نے عرض کیا: اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اسی قدر بیان کیا، اگر میں مزید پوچھتا تو آپ اور بیان فرماتے۔

(٦) بَابٌ: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ

باب: 6- پانچوں نمازیں (گناہوں کا) کفارہ ہیں

٥٢٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَّا تَقُولُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ؟» قَالُوا: لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا، قَالَ: «فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا».

[528] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر کوئی نہر جاری ہو جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو تم کیا کہتے ہو کہ یہ کام اس پر کچھ بھی میل کچیل چھوڑے گا؟'' صحابۂ کرام ؓ نے عرض کیا: ایسا کرنے سے کچھ بھی میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ آپ نے فرمایا: ''پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

فائدہ: مرجیہ نے اس حدیث کے ظاہر سے یہ استدلال کیا ہے کہ افعال خیر سے کبیرہ اور صغیرہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن جمہور اہل سنت کا موقف ہے کہ ان سے صرف صغائر معاف ہوتے ہیں کیونکہ اس حدیث میں اگرچہ اطلاق و عموم ہے لیکن دوسری حدیث نے اسے مقید اور خاص کر دیا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ پانچوں نمازیں، جمعہ جمعے تک اور رمضان دوسرے رمضان تک گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتے ہیں بشرطیکہ کبائر سے اجتناب کیا جائے۔[1]

(٧) بَابٌ: فِي تَضْيِيعِ الصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا

باب: 7- بے وقت نماز پڑھ کر اسے ضائع کرنا

1 صحیح مسلم، الطهارة، حديث: 552 (233).

٥٢٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِّمَّا كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، قِيلَ: الصَّلَاةُ؟ قَالَ: أَلَيْسَ صَنَعْتُمْ مَّا صَنَعْتُمْ فِيهَا.

[529] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جو باتیں نبی ﷺ کے عہد مبارک میں تھیں، ان میں سے اب میں کوئی بات نہیں پاتا۔ عرض کیا گیا: نماز تو باقی ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس (نماز) کا جو حال تم نے کر رکھا ہے وہ تمھیں معلوم ہے۔

٥٣٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ أَخُو عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِدِمَشْقَ وَهُوَ يَبْكِي فَقُلْتُ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقَالَ: لَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِّمَّا أَدْرَكْتُ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلَاةَ، وَهٰذِهِ الصَّلَاةُ قَدْ ضُيِّعَتْ.

[530] حضرت امام زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دن دمشق میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ رو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: اس وقت رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کی کوئی چیز باقی نہیں رہی، ہاں نماز تھی، اسے بھی اب ضائع کیا جا رہا ہے۔

وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ نَّحْوَهُ.

بکر بن خلف نے کہا: ہمیں محمد بن بکر برسانی نے، ان کو عثمان بن ابی روّاد نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

(٨) بَابُ الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ

باب: 8- نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے

٥٣١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَتْفِلَنَّ عَنْ يَّمِينِهِ، وَلٰكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى». وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: «لَا يَتْفِلُ قُدَّامَهُ أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ». وَقَالَ شُعْبَةُ: «لَا يَبْزُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَّمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ». وَقَالَ حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا يَبْزُقُ فِي الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ يَّمِينِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ».

[531] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے، اس لیے وہ اپنی دائیں جانب نہ تھوکے، البتہ بائیں قدم کے نیچے تھوک سکتا ہے۔'' اس روایت میں سعید (بن ابی عروبہ) اپنے شیخ حضرت قتادہ سے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: ''نمازی کو اپنے سامنے یا آگے نہیں تھوکنا چاہیے لیکن بائیں جانب یا اپنے قدموں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔'' شعبہ کی روایت میں ہے: ''اپنے سامنے یا دائیں جانب نہ تھوکے، بائیں جانب یا قدموں کے نیچے تھوک لے۔'' حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ

[راجع: ٢٤١]

سے اس طرح نقل کیا ہے: ''قبلے کی جانب یا دائیں طرف نہ تھوکے، ہاں! اگر بائیں جانب یا قدموں کے نیچے تھوک لے تو کوئی حرج نہیں۔''

٥٣٢ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلَا يَبْسُطْ [أَحَدُكُمْ] ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ، وَإِذَا بَزَقَ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ». [راجع: ٢٤١]

[532] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''سجدہ اچھی طرح اطمینان سے کرو اور تم میں سے کوئی بھی اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔ اگر اسے تھوکنے کی ضرورت ہو تو اپنے آگے اور دائیں جانب نہ تھوکے کیونکہ وہ اپنے پروردگار سے مناجات کر رہا ہوتا ہے۔''

فائدہ: نمازی کو بحالت نماز سب سے اچھی حالت و ہیئت میں ہونا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ إقعاء الكلب ''کتے کی طرح بیٹھنا''، افتراش السبع ''درندوں کی طرح پاؤں پسار کر بیٹھنا''، بروك البعير ''اونٹ کی طرح بیٹھنا''، نقرة الغراب ''کوے کی طرح ٹھونگیں مارنا'' وغیرہ تمام امور سے منع کیا گیا ہے۔ الغرض نماز میں ہر لحاظ سے سکون و اطمینان، شائستگی و سنجیدگی، خشوع خضوع، بہترین لباس اور حسن ہیئت وغیرہ مطلوب ہیں۔

(٩) بَابُ: اَلْإِبْرَادُ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

باب: 9- گرمی کی شدت میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا

٥٣٣، ٥٣٤ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ: قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ: حَدَّثَنَا الْأَعْرَجُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَنَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ». [انظر: ٥٣٦]

[534,533] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب گرمی زیادہ ہو تو نماز ظہر ٹھنڈے وقت پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے۔''

فائدہ: واضح رہے کہ نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے اس وقت پڑھا جائے جب نسبتاً گرمی کم ہو کیونکہ نماز جب پروردگار سے مناجات کا نام ہے تو مناجات کے آداب و قوانین کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے، چنانچہ گرمی کی شدت میں نماز پڑھنے سے دو چیزوں کا سامنا کرنا پڑے گا جو مناجات کے منافی ہیں: * ایسی صورت میں سکون قلب میسر نہ ہوگا جبکہ

عبادت میں دل جمعی ضروری ہے۔ * گرمی کی شدت، جہنم کی آگ کی بھاپ کی وجہ سے ہے جو غضب الٰہی کی علامت ہے، ایسے وقت میں مناجات کرنا، آداب مناجات کے خلاف ہے۔

٥٣٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ: سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: أَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ فَقَالَ: «أَبْرِدْ أَبْرِدْ»، أَوْ قَالَ: «اِنْتَظِرِ انْتَظِرْ». وَقَالَ: «شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ؛ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ». [انظر: ٥٣٩، ٦٢٩، ٣٢٥٨]

[535] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے مؤذن نے (ایک مرتبہ) ظہر کی اذان دینی چاہی تو آپ نے فرمایا: ''وقت کو ذرا ٹھنڈا ہو جانے دو، وقت کو ذرا ٹھنڈا ہو جانے دو۔'' یا فرمایا: ''ٹھہر جاؤ، ٹھہر جاؤ، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے۔'' چنانچہ (آپ نے اتنی تاخیر کی کہ) ہم نے ٹیلوں کا سایہ زمین پر پڑتے دیکھا، (آپ نے مزید فرمایا:) ''جب بھی گرمی زیادہ ہوا کرے، تم نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کیا کرو۔''

٥٣٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ». [راجع: ٥٣٣]

[536] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: ''جب گرمی زیادہ ہو تو نماز (ظہر) ٹھنڈے وقت پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

٥٣٧ - «وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ: يَارَبِّ! أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ، نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، [فَهُوَ] أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ». [انظر: ٣٢٦٠]

[537] (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی حدیث کا حصہ ہے کہ) آگ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی: اے میرے رب! (گرمی کی شدت سے) میرا ایک حصہ دوسرے کو کھائے جا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی۔ ایک سانس سردی کے موسم میں اور دوسرا گرمی کے دنوں میں۔ اس وجہ سے تمھیں موسم گرما میں سخت گرمی اور موسم سرما میں سخت سردی محسوس ہوتی ہے۔

فائدہ: اس حدیث پر سائنسی لحاظ سے دو اعتراضات ہیں: * اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گرمی اور سردی کا اصل مرکز جہنم ہے جبکہ سائنسی تحقیقات کی رو سے سردی اور گرمی کا اصل منبع سورج ہے۔ جب سورج زمین کے قریب ہوتا ہے تو گرمی اور جب دور ہوتا ہے تو سردی ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں گرمی اور سردی کی شدت کے ایک باطنی سبب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہری سبب کی نفی نہیں ہوتی۔ اس بنا پر حدیث اور سائنس میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ ایک چیز

کے متعدد اسباب ہو سکتے ہیں۔ * دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اگر گرمی و سردی کا سبب جہنم کا سانس لینا ہے تو کرۂ ارض کے تمام علاقوں میں ایک جیسی گرمی یا سردی ہونی چاہیے جبکہ یہ بات مشاہدے کے خلاف ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کرۂ ارض پر گرمی و سردی کا کم و بیش ہونا متعدد عوارض کی بنا پر ہے۔ اگر یہ عوارض نہ ہوں تو تمام علاقوں میں گرمی کی حدت اور سردی کی شدت ایک جیسی ہو، ان عوارض میں بارش، سایہ دار جنگلات، علاقہ جات کا ساحلی یا صحرائی ہونا اور دیگر عوامل شامل ہیں۔ واللہ أعلم.

٥٣٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ». تَابَعَهُ سُفْيَانُ، وَيَحْيَى، وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ. [انظر: ٣٢٥٩]

[538] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظہر کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔'' اس حدیث کی متابعت سفیان (ثوری)، یحییٰ اور ابوعوانہ نے اعمش کے واسطے سے کی ہے۔

(١٠) بَابُ: اَلْإِبْرَادُ بِالظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

باب:10- دوران سفر میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھنا

٥٣٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُهَاجِرٌ أَبُو الْحَسَنِ مَوْلًى لِبَنِي تَيْمِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَبْرِدْ»، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ: «أَبْرِدْ» حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ».

[539] حضرت ابوذر غفاری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے کہ مؤذن نے نماز ظہر کے لیے اذان دینے کا ارادہ کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابھی ٹھنڈے وقت کا انتظار کرو۔'' اس نے کچھ دیر بعد پھر اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''ابھی ٹھنڈے وقت کا انتظار کرو۔'' تا آنکہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا: ''گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے، اس لیے جب گرمی سخت ہو تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو۔''

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: (تَتَفَيَّأُ) تَتَمَيَّلُ. [راجع: ٥٣٥]

حضرت ابن عباس ؓ نے [تَتَفَيَّأُ] کے معنی بایں الفاظ بیان کیے: جب ان کے سائے جھک جاتے۔

فائدہ: ابراد کے لیے کوئی خاص حد بیان نہیں ہوئی کہ اس کی انتہا کیا ہے؟ مختلف احوال و ظروف کے پیش نظر اس کا حکم

مختلف ہوسکتا ہے، البتہ اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اسے ٹھنڈا کرتے کرتے اسے اس کے آخر وقت تک نہ پہنچا دیا جائے۔ واضح رہے کہ دوران سفر میں اس وقت نماز کو ٹھنڈا کیا جائے جب مسافر حضرات پڑاؤ کیے ہوئے ہوں، بصورت دیگر جب سفر جاری ہوتو اس وقت جمع تقدیم اور جمع تاخیر دونوں ممکن ہیں۔

(١١) بَابٌ : وَقْتُ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ

باب: 11-ظہر کا وقت زوال آفتاب ہے

وَقَالَ جَابِرٌ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِالْهَاجِرَةِ .

حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نماز ظہر عین دوپہر کے وقت ادا فرماتے تھے۔

٥٤٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ فَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ، فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا». فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ وَأَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: «سَلُونِي». فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ حُذَافَةُ»، ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: «سَلُونِي»، فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ، فَلَمْ أَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ». [راجع: ٩٣]

[540] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے پر تشریف لائے، ظہر کی نماز ادا فرمائی، پھر منبر پر کھڑے ہوئے، قیامت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں بڑے بڑے حوادث ہوں گے۔ پھر فرمایا: ''اگر کوئی شخص کسی چیز کی بابت کوئی سوال کرنا چاہتا ہے تو دریافت کرے۔ جب تک میں اس مقام پر ہوں مجھ سے جو بات دریافت کرو گے میں تمھیں اس کے متعلق بتاؤں گا۔'' لوگ بکثرت گریہ کرنے لگے لیکن آپ بار بار یہ فرماتے: ''مجھ سے پوچھو۔'' اس دوران میں حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی ؓ کھڑے ہوئے اور دریافت کیا: میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تمھارا باپ حذافہ ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''مجھ سے پوچھو۔'' آخر کار حضرت عمر ؓ (ادب سے) کھڑے ہوئے، دو زانو بیٹھ کر عرض کرنے لگے: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں، چنانچہ آپ خاموش ہو گئے۔ پھر فرمایا: ''ابھی ابھی دیوار کے اس کنارے سے میرے سامنے جنت اور دوزخ کو پیش کیا گیا تو میں نے جنت کی طرح بہتر اور جہنم کی طرح بدتر کوئی چیز نہیں دیکھی۔''

٥٤١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ، وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ، وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجَعَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ، وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ: ثُمَّ قَالَ: إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ. وَقَالَ مُعَاذٌ: قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ لَقِيتُهُ مَرَّةً فَقَالَ: أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ.
[انظر: ٥٤٧، ٥٦٨، ٥٩٩، ٧٧١]

[541] حضرت ابو برزہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز فجر ایسے وقت میں پڑھتے کہ آدمی اپنے ہم نشین کو پہچان لیتا۔ اورآپ نماز میں ساٹھ سے سو تک آیات تلاوت فرماتے تھے۔ اور نماز ظہر اس وقت ادا کرتے جب آفتاب ڈھل جاتا اور نماز عصر ایسے وقت پڑھتے کہ اس سے فراغت کے بعد ہم میں سے کوئی مدینے کے آخری کنارے پر واقع اپنی اقامت گاہ میں واپس چلا جاتا لیکن سورج کی دھوپ ابھی تیز ہوتی۔ (راوی نے کہا کہ) حضرت ابو برزہ نے مغرب کے متعلق جو فرمایا، وہ میں بھول گیا ہوں، نیز تہائی رات تک نماز عشاء کی تاخیر میں آپ کو کوئی پروا نہ ہوتی۔ پھر راوی نے کہا: نصف رات تک مؤخر کرنے میں کوئی پروا نہیں کرتے تھے۔ معاذ کے بیان کے مطابق شعبہ نے کہا: پھر میں اس (ابو منہال) سے ملا تو انھوں نے کہا: (نصف یا) تہائی رات تک مؤخر کرنے میں کوئی پروا نہ کرتے تھے۔

٥٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ. قَالَ: حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ. [راجع: ٣٨٥]

[542] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز ظہر ادا کرتے تو گرمی سے بچاؤ کے لیے اپنے کپڑوں پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

(١٢) بَابُ تَأْخِيرِ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ

باب: 12- نماز ظہر کو وقت عصر تک مؤخر کرنا

٥٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ

[543] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر اور عصر کی آٹھ رکعتیں اور مغرب و عشاء کی سات رکعتیں (ایک ساتھ) پڑھیں۔ ایوب سختیانی نے کہا: شاید بارانی شب میں ایسا کیا ہو؟ جابر بن

وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، فَقَالَ أَيُّوبُ: لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ مَّطِيرَةٍ؟ قَالَ: عَسٰى. [انظر: ٥٦٢، ١١٧٤]

زید راوی نے کہا: شاید۔

فائدہ: سفر کے علاوہ حضر میں بھی دو نمازوں کو جمع کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ کسی اہم ضرورت کے پیش نظر کبھی کبھار ایسا ہو اور اسے عادت نہ بنایا جائے جیسا کہ مذکورہ حدیث سے پتہ چلتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ راویٔ حدیث نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیوں کیا؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ ایسا امت کی سہولت کے پیش نظر کیا گیا تاکہ یہ امت کسی تنگی اور مشقت میں مبتلا نہ ہو۔[1] ہمارے ہاں عام طور پر کاروباری حضرات کا معمول ہے کہ وہ سستی یا کاروباری مصروفیات کی وجہ سے دو نمازیں جمع کر لیتے ہیں، یہ صحیح نہیں۔ بلکہ بعض روایات کے مطابق ایسا کرنا سخت گناہ ہے۔ ناگزیر حالات کے سوا ہر نماز کو اس کے وقت ہی پر پڑھنا ضروری ہے۔ واللہ أعلم.

(١٣) بَابُ وَقْتِ الْعَصْرِ

باب: 13- نماز عصر کا وقت

وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ: مِنْ قَعْرِ حُجْرَتِهَا.

ابو اسامہ نے ہشام سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے: (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے مراد) ان کے حجرے کا صحن ہے۔

٥٤٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا. [راجع: ٥٢٢]

[544] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: دھوپ ابھی میرے حجرے سے نہ نکلی ہوتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نماز عصر پڑھ لیتے تھے۔

٥٤٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا، لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا. [راجع: ٥٢٢]

[545] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر ادا کی جبکہ دھوپ ابھی میرے حجرے میں باقی تھی اور مکمل طور پر اس میں سایہ نہ آیا تھا۔

٥٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي، لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ.

[546] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز سے فارغ ہو جاتے جبکہ دھوپ میرے حجرے (کے صحن) میں نمایاں ہوتی تھی اور سایہ مکمل طور پر نہ آیا ہوتا تھا۔ امام مالک، یحییٰ بن سعید، شعیب اور

1 مسند أحمد: 323/5.

وَقَالَ مَالِكٌ وَّيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّشُعَيْبٌ وَّابْنُ أَبِي حَفْصَةَ: وَالشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ.

ابن ابی حفصہ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ دھوپ کے اوپر چڑھنے سے پہلے پہلے (نماز پڑھ لیتے تھے)۔

٥٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ؟ فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ، وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ مِنَ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا، وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ، وَيَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ. [راجع: ٥٤١]

[547] حضرت سیار بن سلامہ روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: میں اور میرے والد، حضرت ابو برزہ اسلمی ؓ کے پاس گئے۔ میرے والد نے ان سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرض نمازیں کن اوقات میں ادا کیا کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز جسے تم لوگ ''پہلی نماز'' کہتے ہو زوال آفتاب پر پڑھ لیا کرتے تھے۔ اور نماز عصر ایسے وقت میں ادا کرتے کہ فراغت کے بعد ہم میں سے کوئی شخص مدینے کے انتہائی کنارے پر واقع اپنے گھر واپس جاتا تو سورج کی آب و تاب ابھی باقی ہوتی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو برزہ ؓ نے مغرب کے متعلق جو فرمایا، وہ مجھے یاد نہیں رہا۔ (حضرت ابو برزہ ؓ فرماتے ہیں:) رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز جسے تم ''عتمہ'' کہتے ہو، دیر سے پڑھنے کو پسند فرماتے تھے اور قبل ازیں سونے کو اور بعد ازیں باتیں کرنے کو ناپسند خیال کرتے تھے۔ اور جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھ والے کو پہچان لیتا تھا اور صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات تک کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

فائدہ: مذکورہ حدیث میں نماز عصر کے بارے میں جو کچھ بیان ہوا، یہ اس صورت میں ممکن ہے جب نماز عصر کو ایک مثل سایہ ہونے پر ادا کرلیا جائے۔ چنانچہ امام نووی ؒ لکھتے ہیں: اس حدیث سے مقصود نماز عصر کو اول وقت میں جلدی ادا کرنا ہے کیونکہ دیر سے نماز پڑھنے کے بعد یہ ممکن نہیں کہ دو تین میل سفر کیا جائے اور دھوپ کی تپش ابھی جوں کی توں باقی ہو۔ اس حدیث سے امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل ؒ کے موقف کی تائید ہوتی ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوجائے تو عصر کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔ امام ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک جب تک کسی چیز کا سایہ دو مثل نہ ہوجائے نماز عصر کا وقت شروع نہیں ہوتا۔ یہ حدیث ان کے خلاف ہے۔[1]

[1] شرح النووي: 5/171، 172.

٥٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ. [انظر: ٥٥٠، ٥٥١، ٧٣٢٩]

[548] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم (رسول اللہ ﷺ کے ساتھ) نماز عصر پڑھ لیتے، فراغت کے بعد کوئی شخص قبیلۂ عمرو بن عوف تک جاتا تو انھیں وہاں نماز عصر میں مصروف پاتا۔

٥٤٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ، ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ، فَقُلْتُ: يَا عَمِّ! مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ؟ قَالَ: الْعَصْرُ، وَهٰذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ.

[549] حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ہم نے ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کے ساتھ ظہر کی نماز ادا کی۔ وہاں سے فراغت کے بعد ہم حضرت انس بن مالک ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ وہ نماز عصر پڑھ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: چچا جان! یہ کون سی نماز ہے جو آپ نے اس وقت ادا کی ہے؟ فرمایا: یہ عصر کی نماز ہے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہ نماز اسی وقت ادا کرتے تھے۔

٥٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ. [راجع: ٥٤٨]

[550] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز عصر اس وقت پڑھتے تھے جب آفتاب بلند اور تیز ہوتا۔ دریں اثنا اگر کوئی عوالی تک جاتا تو ان کے ہاں ایسے وقت پہنچ جاتا کہ سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔ اور عوالی کے بعض مقامات مدینہ منورہ سے کم و بیش چار میل پر واقع تھے۔

٥٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ مِنَّا إِلَى قُبَاءٍ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ. [راجع: ٥٤٨]

[551] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم (رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ) نماز عصر ادا کرتے، پھر ہم میں سے کوئی جانے والا قباء تک جاتا، جب اہل قباء کے پاس پہنچتا تو سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

(١٤) بَابُ إِثْمِ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ

باب: 14- اس شخص کا گناہ جس سے نماز عصر جاتی رہی

٥٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ».

[552] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص سے نماز عصر فوت ہوگئی، گویا اس کا سب گھر بار اور مال اسباب لٹ گئے۔''

(١٥) بَابُ مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ

باب: 15- اس شخص کا گناہ جس نے نماز عصر چھوڑ دی

٥٥٣ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ: كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ: بَكِّرُوا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ». [انظر: ٥٩٤]

[553] حضرت ابوملیح سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ابر آلود دن میں حضرت بریدہ ؓ کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک تھے، انھوں نے فرمایا: نماز عصر جلدی پڑھ لو کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی، اس کا عمل ضائع ہوگیا۔''

(١٦) بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب: 16- نماز عصر کی فضیلت

٥٥٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً - يَعْنِي الْبَدْرَ - فَقَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا». ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾ [ق: ٣٩] قَالَ إِسْمَاعِيلُ: افْعَلُوا لَا تَفُوتَنَّكُمْ. [انظر: ٥٧٣، ٤٨٥١، ٧٤٣٤، ٧٤٣٥، ٧٤٣٦]

[554] حضرت جریر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے ایک رات ماہ کامل کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''بے شک تم اپنے پروردگار کو (روز قیامت) اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو، اسے دیکھنے میں تمھیں کوئی دقت نہیں ہوگی، لہٰذا اگر تم پابندی کر سکتے ہو تو طلوع آفتاب سے پہلے (فجر کی) اور غروب آفتاب سے پہلے (عصر کی) نمازوں سے مغلوب نہ ہو جاؤ، یعنی پابندی سے انھیں ادا کر سکو تو ضرور کرو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو، یعنی نماز پڑھو۔''

(حدیث کے راوی) اسماعیل بن ابی خالد نے کہا: اِفْعَلُوا کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ نمازیں تم سے فوت نہ ہو جائیں، انھیں ضرور پڑھا کرو۔

فائدہ: نماز فجر اور عصر کے متعلق خصوصی تاکید کی وجہ جہاں ان نمازوں کی دیگر خصوصیات ہیں وہاں یہ بھی ہے کہ ان میں فجر کی نماز اس وقت ادا کی جاتی ہے جب انسان کو نیند بہت پیاری ہوتی ہے اور نماز عصر کے وقت انسان اپنے کاروبار اور کام کاج میں مصروف ہوتا ہے، چنانچہ ان اسباب کے باوجود اگر کوئی ان نمازوں پر خصوصی توجہ دیتا ہے تو دیگر نمازوں کی بالاولی حفاظت کرے گا۔

٥٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ - وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ -: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ». [انظر: ٣٢٢٣، ٧٤٢٩، ٧٤٨٦]

[555] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ فرشتے رات کو اور کچھ دن کو تمھارے پاس یکے بعد دیگرے حاضر ہوتے ہیں اور یہ تمام فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہو جاتے ہیں، پھر جو فرشتے رات کو تمھارے پاس حاضر ہوتے ہیں، جب وہ آسمان پر جاتے ہیں تو ان سے ان کا پروردگار پوچھتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ حالانکہ وہ خود اپنے بندوں سے خوب واقف ہے۔ وہ جواب دیتے ہیں: ہم نے انھیں نماز پڑھتے چھوڑا ہے۔ اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے، تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔''

(١٧) بَابُ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوبِ

باب: 17- جس نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی

٥٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ، وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ». [انظر: ٥٧٩، ٥٨٠]

[556] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے تو وہ اپنی نماز کو پورا کرلے۔ اور جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالے تو وہ اپنی نماز کو پورا کرے۔''

فائدہ: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی شرح تراجم بخاری میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے امام بخاری کا رحمہ اللہ مقصود یہ ہے کہ اگر غروب آفتاب سے پہلے ایک رکعت بھی مل گئی، خواہ باقی رکعات غروب کے بعد پڑھی گئی ہوں تو بھی نماز ہوگئی، اسے قضا ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔

٥٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِّنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ؛ أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ، فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ، فَعَمِلُوا إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِينَا الْقُرْآنَ فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِينَا قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ: أَيْ رَبَّنَا! أَعْطَيْتَ هٰؤُلَاءِ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ وَأَعْطَيْتَنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، وَنَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلًا، قَالَ اللهُ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ أَجْرِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ». [انظر: ٢٢٦٨، ٢٢٦٩، ٣٤٥٩، ٥٠٢١، ٧٤٦٧، ٧٥٣٣]

[557] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''سابقہ امتوں کے اعتبار سے تمھارا یہاں رہنا ایسے ہے، جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک، چنانچہ اہل تورات کو تورات دی گئی تو انھوں نے دوپہر تک کام کیا، وہ تھک گئے تو انھیں ایک ایک قیراط دے دیا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انھوں نے نماز عصر تک کام کیا، وہ تھک گئے تو انھیں بھی ایک ایک قیراط دے دیا گیا۔ اس کے بعد ہم لوگوں کو قرآن دیا گیا تو ہم نے غروب آفتاب تک کام کیا، اس پر ہمیں دو دو قیراط دیے گئے۔ پھر اہل تورات اور اہل انجیل دونوں نے عرض کیا: اے پروردگار! تو نے مسلمانوں کو دو، دو قیراط دیے اور ہمیں ایک ایک، جبکہ ہم نے کام ان سے زیادہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کیا میں نے مزدوری دینے میں تم پر کوئی زیادتی کی ہے؟ انھوں نے عرض کیا: نہیں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تو میرا فضل ہے جسے چاہتا ہوں، دیتا ہوں۔''

٥٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا إِلَى اللَّيْلِ فَعَمِلُوا إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوا: لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ، فَاسْتَأْجَرَ آخَرِينَ فَقَالَ:

[558] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے کچھ لوگوں کو مزدوری پر رکھا کہ وہ رات تک کام کریں۔ انھوں نے دوپہر تک کام کیا اور کہنے لگے: ہمیں تیری مزدوری کی ضرورت نہیں، چنانچہ اس آدمی نے کچھ اور لوگوں کو مزدوری پر رکھا

أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمُ الَّذِي شَرَطْتُ، فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالُوا: لَكَ مَا عَمِلْنَا، فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ». [انظر: ٢٢٧١]

اور کہا: تم دن کا بقیہ وقت کام کرو، تمھیں وہی مزدوری ملے گی جو میں نے طے کی تھی۔ انھوں نے کام کیا حتی کہ جب نماز عصر کا وقت ہوا تو کہنے لگے: تیرا کام تجھے مبارک ہو، ہم نے جو کام کیا ہے اس کی بھی مزدوری نہیں لیتے، چنانچہ اس نے اور لوگوں کو مزدوری پر رکھا جنھوں نے بقیہ دن کام کیا تا آنکہ سورج غروب ہوگیا۔ اس طرح وہ پہلے دونوں گروہوں کی مزدوری کے حق دار بن گئے۔"

(١٨) بَابُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

باب:18-نماز مغرب کا وقت

وَقَالَ عَطَاءٌ: يَجْمَعُ الْمَرِيضُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

حضرت عطاء ؒ نے فرمایا: بیمار آدمی مغرب اور عشاء کو جمع کرسکتا ہے۔

٥٥٩ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ - هُوَ عَطَاءُ ابْنُ صُهَيْبٍ - قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ.

[559] حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے ساتھ نماز مغرب پڑھتے تھے، پھر (فارغ ہونے کے بعد) جب ہم میں سے کوئی واپس جاتا (اور تیر پھینکتا) تو وہ تیر کے گرنے کی جگہ دیکھ لیتا تھا۔

فائدہ: اس حدیث کا تقاضا ہے کہ نماز مغرب کو اول وقت میں ادا کرلینا چاہیے، یعنی ایسے وقت میں پڑھ لی جائے کہ فراغت کے بعد بھی روشنی باقی ہو۔

٥٦٠ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ، وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا، إِذَا رَآهُمُ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ، وَإِذَا

[560] حضرت محمد بن عمرو سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حجاج بن یوسف مدینے آیا (اور نمازوں میں تاخیر کرنے لگا) تو ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے (اس کی بابت) دریافت کیا، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نماز ظہر عین دوپہر کے وقت پڑھتے تھے۔ اور نماز عصر ایسے وقت میں ادا کرتے کہ آفتاب صاف ہوتا تھا۔ اور نماز مغرب (اس وقت پڑھتے) جب آفتاب غروب ہوجاتا۔ اور عشاء کی نماز

رَآهُمْ أَبْطَؤُوا أَخَّرَ، وَالصُّبْحَ - كَانُوا أَوْ - كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ. [انظر: ٥٦٥]

کبھی کسی وقت، کبھی کسی وقت، یعنی جب آپ دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو جلدی پڑھ لیتے اور جب آپ دیکھتے کہ انھوں نے آنے میں دیر کی ہے تو نماز کو مؤخر کر دیتے۔ اور صبح کی نماز، صحابۂ کرام یا نبی ﷺ اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

٥٦١ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.

[561] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: آفتاب کے غروب ہوتے ہی ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نمازِ مغرب ادا کر لیا کرتے تھے۔

فائدہ: نمازِ مغرب کا وقت غروب آفتاب ہے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ نمازِ مغرب اس وقت پڑھی جاتی جب سورج غروب ہو کر پردوں میں چھپ جاتا۔[1] ایک روایت میں ہے کہ مغرب کی نماز کا وقت، اس وقت ہوتا ہے جب آفتاب غروب ہو کر بالکل غائب ہو جائے اور سرخی غائب ہونے تک رہتا ہے۔[2] غروب آفتاب کے بعد مغرب کی جانب کچھ دیر تک سرخی رہتی ہے جو اکثر موسموں میں تقریباً ایک گھنٹے تک افق پر رہتی ہے، اس کے ختم ہونے پر مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

٥٦٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ سَبْعًا جَمِيعًا وَّثَمَانِيًا جَمِيعًا. [راجع: ٥٤٣]

[562] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے (مغرب اور عشاء کی) سات رکعات ایک ساتھ اور (ظہر و عصر کی) آٹھ رکعات ایک ساتھ پڑھیں۔

(١٩) بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ لِلْمَغْرِبِ: الْعِشَاءُ

باب: 19- جس نے مغرب پر عشاء کا اطلاق مکروہ قرار دیا

٥٦٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ - هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ الْمُزَنِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ» قَالَ: وَتَقُولُ الْأَعْرَابُ: هِيَ الْعِشَاءُ.

[563] حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھاری مغرب کی نماز کے نام پر بادیہ نشین غالب نہ آ جائیں (کیونکہ یہ دیہاتی نماز مغرب کو عشاء کے نام سے یاد کرتے ہیں)۔''

1 صحیح مسلم، المساجد، حدیث: 1440(636). 2 صحیح مسلم، المساجد، حدیث: 1385(612).

فائدہ: دیہاتی لوگ نام رکھنے میں برعکس طریقہ اختیار کرتے تھے، وہ مغرب کو عشاء کا نام دیتے جبکہ مغرب سے غروب کا اول وقت مراد ہوتا ہے اور عشاء رات کے ابتدائی اندھیرے کو کہتے ہیں جو شفق کے غائب ہونے سے شروع ہوتا ہے، یعنی اول وقت کو آخر وقت کا نام دے دینا، بڑے مغالطے میں ڈال دیتا ہے، اس لیے شریعت نے اس کی اصلاح فرمائی ہے۔

(٢٠) بَابُ ذِكْرِ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ وَمَنْ رَآهُ وَاسِعًا

باب:20- عشاء اور عتمہ کا ذکر اور جس نے اس کے متعلق وسعت اختیار کی

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ». وَقَالَ: «لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ»، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَالْاِخْتِيَارُ أَنْ يَقُولَ: الْعِشَاءُ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمِنۢ بَعْدِ صَلَوٰةِ ٱلْعِشَآءِ﴾ [النور: ٥٨] وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنَّا نَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَأَعْتَمَ بِهَا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةُ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعِشَاءِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعَتَمَةِ. وَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْعِشَاءَ. وَقَالَ أَبُوبَرْزَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ. وَقَالَ أَنَسٌ: أَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو أَيُّوبَ وَابْنُ عَبَّاسٍ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''منافقین پر عشاء اور فجر کی نمازیں تمام نمازوں سے زیادہ گراں ہیں۔'' نیز آپ نے فرمایا: ''اگر انھیں علم ہو جائے کہ عتمہ اور فجر میں کس قدر ثواب ہے (تو ضرور، ان نمازوں میں حاضر ہوں، خواہ انھیں سرینوں کے بل چل کر آنا پڑے)۔'' ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ عشاء کو عشاء کہنا ہی بہتر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (یہی نام لے کر) فرمایا ہے: ''اور نماز عشاء کے بعد......'' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، آپ نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں عشاء کی نماز کے وقت باری باری جایا کرتے تھے تو ایک دن آپ نے عتمہ، یعنی تاریکی میں نماز پڑھی۔ حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عشاء کی نماز عتمہ، یعنی تاریکی میں تاخیر سے پڑھی۔ بعض نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ نبی ﷺ نے عتمہ دیر سے پڑھی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ نماز عشاء (مؤخر کر کے) پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے دوسری نماز عشاء دیر سے ادا کی۔ حضرت ابن عمر، حضرت ابوایوب اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے عشاء اور مغرب کی نماز پڑھی۔

٥٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ - وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ - ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ». [راجع: ١١٦]

[564] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز عشاء پڑھائی اور یہ وہی نماز ہے جسے لوگ "عتمہ" کہتے تھے، پھر نماز سے فراغت کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: "کیا تمھیں اس رات کے متعلق خبر دوں، آج جو لوگ روئے زمین پر ہیں، آج سے ایک صدی پوری ہونے تک ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔"

(٢١) بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ أَوْ تَأَخَّرُوا

باب: 21- عشاء کا وقت جب لوگ جمع ہو جائیں (خواہ جلدی آئیں) یا دیر کریں

٥٦٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو - هُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ - قَالَ: سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ، وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ، وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ، وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ. [راجع: ٥٦٠]

[565] حضرت محمد بن عمرو ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے نبی ﷺ کی نمازوں کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: نبی ﷺ ظہر کی نماز عین دوپہر کے وقت پڑھتے تھے اور عصر ایسے وقت میں پڑھ لیتے کہ سورج ابھی تاب دار (روشن) ہوتا، نماز مغرب غروب آفتاب کے فوراً بعد پڑھ لیتے اور عشاء کی نماز کے لیے اگر اکثر مقتدی آجاتے تو جلدی پڑھ لیتے اور اگر حاضرین کی تعداد کم ہوتی تو مؤخر کر دیتے اور نماز صبح اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

(٢٢) بَابُ فَضْلِ الْعِشَاءِ

باب: 22- نماز عشاء کی فضیلت

٥٦٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى قَالَ عُمَرُ: نَامَ النِّسَاءُ

[566] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک بار رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر فرمائی، یہ اسلام کے پھیلنے سے پہلے کا واقعہ ہے، چنانچہ آپ گھر سے نہیں نکلے تا آنکہ حضرت عمر ؓ نے عرض کیا کہ عورتوں اور بچوں کو نیند آرہی ہے۔ پھر آپ تشریف لائے

وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ: مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ. [انظر: ٥٦٩، ٨٦٢، ٨٦٤]

اور اہل مسجد سے فرمایا: ''روئے زمین پر تمھارے علاوہ اور کوئی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا ہے۔''

٥٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِيَ الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِي فِي السَّفِينَةِ نُزُولًا فِي بَقِيعِ بُطْحَانَ - وَالنَّبِيُّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ - فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِّنْهُمْ، فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَأَصْحَابِي وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ، فَأَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلّٰى بِهِمْ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ: «عَلٰى رِسْلِكُمْ، أَبْشِرُوا، إِنَّ مِنْ نِّعْمَةِ اللهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ - أَوْ قَالَ: - مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ» - لَا يَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ - قَالَ أَبُو مُوسٰى: فَرَجَعْنَا فَرْحٰى بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[567] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اور میرے وہ رفقاء جو میرے ساتھ کشتی میں آئے تھے، وادی بُطحان میں پڑاؤ کیے ہوئے تھے جبکہ نبی ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف فرما تھے۔ چنانچہ ہر رات عشاء کی نماز کے لیے چند آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں باری باری حاضر ہوتے۔ ایک دن میں اور میرے ساتھی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ اس دن کسی کام میں مصروف تھے اور آپ نے نماز عشاء میں اس قدر تاخیر فرمائی کہ آدھی رات ہوگئی۔ آخر نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ نے حاضرین سے فرمایا: ''ذرا ٹھہرو، تمھیں مبارک ہو کیونکہ تم پر اللہ کی یہ نعمت ہے کہ اس وقت تمھارے علاوہ لوگوں میں سے اور کوئی نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔'' یا فرمایا: ''اس وقت تمھارے سوا کسی نے یہ نماز نہیں پڑھی۔'' معلوم نہیں آپ نے ان دو باتوں میں سے کون سی بات ارشاد فرمائی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سن کر بہت خوش ہوئے اور خوشی خوشی واپس آئے۔

(٢٣) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ

باب: 23- عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے

٥٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا. [راجع: ٥٤١]

[568] حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد گفتگو کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

فائدہ: محدثین کرام نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عشاء سے پہلے سونے کی کراہت اسی صورت میں ہے جب نماز باجماعت فوت ہونے کا اندیشہ ہو، ہر شخص کے لیے ہر حال میں عشاء سے پہلے سونا مکروہ نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کو اپنی نیند پر قابو ہے یا اس نے وقت پر بیدار ہونے کا انتظام کر رکھا ہے یا ایسی جگہ سو رہا ہے جہاں لوگ اسے خود ہی اٹھا دیں گے یا کوئی شخص اضطراری طور پر سو جائے تو اس کے لیے عشاء سے قبل سونا مکروہ نہیں جیسا کہ آئندہ باب میں اس کے متعلق مزید وضاحت ہوگی۔

(٢٤) بَابُ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ لِمَنْ غُلِبَ

باب: 24- نیند کا غلبہ ہونے کی صورت میں عشاء سے پہلے سونا

٥٦٩ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ: قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ: اَلصَّلَاةَ، نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ فَقَالَ: «مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ». قَالَ وَلَا تُصَلَّى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ؛ قَالَ: وَكَانُوا يُصَلُّونَ الْعِشَاءَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَّغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ. [راجع: ٥٦٦]

[569] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ حضرت عمر ؓ نے آپ کو بآواز بلند کہا: (یا رسول اللہ!) نماز (پڑھا دیں)، عورتیں اور بچے سو گئے ہیں، چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''تمھارے علاوہ اہل زمین میں سے کوئی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا۔'' راوی کہتا ہے کہ ان دنوں مدینے کے علاوہ کسی اور جگہ نماز نہیں ہوتی تھی، نیز صحابۂ کرام ؓ عشاء کی نماز شفق غائب ہونے کے بعد رات کی پہلی تہائی تک پڑھ لیتے تھے۔

فائدہ: پہلے باب میں عشاء سے قبل سونے کے متعلق کراہت کا بیان تھا، اس باب میں ان حالات کی طرف اشارہ مقصود ہے جن میں سونے کی اجازت ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی نیند کے ہاتھوں مغلوب ہو جائے، یعنی اس کے اختیار کا کوئی دخل نہ ہو تو وہ معذور ہے۔ اس کے علاوہ درج ذیل صورتوں میں بھی عشاء سے قبل سونے کی اجازت ہے: * ایسی جگہ سو جائے کہ جہاں اسے یقیناً اٹھا دیا جائے گا، مثلاً: مسجد میں نماز کے انتظار میں سونا۔ * سونے سے بیداری کا کوئی انتظام کر دیا جائے، مثلاً: کسی کو مقرر کر دینا کہ وہ نماز کے وقت اٹھا دے گا یا الارم لگا کر سو جائے۔ * جسے اپنی عادت پر پورا اعتماد ہو کہ ضرورت کے وقت آنکھ کھل جائے گی۔ مقصد یہ ہے کہ اگر نماز باجماعت فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو سونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

٥٧٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

[570] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو ایک رات عشاء کی نماز کے وقت کوئی ضرورت پیش آ گئی تو آپ نے نماز کو مؤخر کر دیا یہاں

ﷺ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «لَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ». وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُبَالِي أَقَدَّمَهَا أَمْ أَخَّرَهَا إِذَا كَانَ لَا يَخْشٰى أَنْ يَّغْلِبَهُ النَّوْمُ عَنْ وَقْتِهَا وَكَانَ يَرْقُدُ قَبْلَهَا.

تک کہ ہم لوگ مسجد میں سو گئے، پھر بیدار ہوئے، پھر سو گئے، پھر بیدار ہوئے۔ بعد ازاں نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''اہل زمین میں کوئی تمھارے علاوہ اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا۔'' حضرت ابن عمر ؓ اس بات کی پروا نہیں کرتے تھے کہ عشاء کی نماز جلدی پڑھیں یا دیر سے ادا کریں جب انھیں یقین ہوتا کہ نیند سے مغلوب نہیں ہوں گے۔ اور وہ نماز سے پہلے سو جاتے تھے۔

٥٧١ - قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا، وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا؛ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اَلصَّلَاةَ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَخَرَجَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَّاضِعًا يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ، فَقَالَ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُّصَلُّوهَا هٰكَذَا». فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً: كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ؟ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِّنْ تَبْدِيدٍ، ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلٰى قَرْنِ الرَّأْسِ، ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتّٰى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ، لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ إِلَّا كَذٰلِكَ، وَقَالَ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُّصَلُّوهَا هٰكَذَا». [انظر: ٧٢٣٩]

[571] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک رات نماز عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ لوگ سو گئے، پھر بیدار ہوئے، پھر سو گئے، پھر بیدار ہوئے۔ اس کے بعد حضرت عمر ؓ نے کھڑے ہو کر نماز کے لیے کہا۔ بعد ازاں نبی ﷺ تشریف لائے۔ گویا میں اس وقت بھی آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ اپنے ہاتھ کو سر پر رکھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت پر گراں خیال نہ کرتا تو یہ حکم دیتا کہ وہ اسی وقت یہ نماز پڑھا کریں۔'' راوی کہتا ہے: میں نے حضرت عطاء سے بطور تحقیق پوچھا کہ نبی ﷺ نے حضرت ابن عباس ؓ کے بیان کے مطابق اپنا ہاتھ اپنے سر پر کس طرح رکھا تھا؟ تو حضرت عطاء نے اپنی انگلیاں قدرے کشادہ کیں، پھر انگلیوں کے کنارے سر کے کونے پر رکھے، پھر انگلیوں کو سر پر اس طرح کھینچا کہ انگوٹھے نے کانوں کے اس کنارے کو مس کیا جو کنپٹی اور داڑھی کے کونے پر چہرے کے قریب ہے۔ نہ آپ اس میں کمی کر رہے تھے اور نہ مضبوط پکڑ رہے تھے، بس ایسے کر رہے تھے جیسے میں کہہ رہا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انھیں حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز اسی وقت پڑھا کریں۔''

(٢٥) بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ

باب: 25- عشاء کا وقت نصف رات تک ہے

وَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَحِبُّ تَأْخِيرَهَا.

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی ﷺ عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا پسند کرتے تھے۔

٥٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ صَلَّى، ثُمَّ قَالَ: «قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَنَامُوا، أَمَا إِنَّكُمْ فِي صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُوهَا».

وَزَادَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ لَيْلَتَئِذٍ. [انظر: ٦٠٠، ٦٦١، ٨٤٧، ٥٨٦٩]

[572] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے عشاء میں ایک مرتبہ نصف رات تک تاخیر فرمائی، پھر اسے ادا کیا اور فرمایا: ''لوگوں نے نماز پڑھ لی اور سو گئے لیکن تم لوگ جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے ہو، نماز ہی میں رہے ہو۔''

ابن ابی مریم راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ اضافہ بیان کیا ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کی اس شب والی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک عشاء کی نماز کا وقت نصف رات تک ہے اور یہ وقت جواز ہے۔ وقت مختار نہیں۔ نصف رات کے بعد عشاء قضا ہو جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے عنوان اور اس کے تحت بیان کی گئی احادیث میں کوئی ایسی چیز ذکر نہیں کی جس سے عشاء کے وقت کا صبح صادق تک ہونا معلوم ہو۔

(٢٦) بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

باب: 26- نماز فجر کی فضیلت

٥٧٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللهِ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: «أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُونَ - أَوْ لَا تُضَاهُونَ - فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَّا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا». ثُمَّ قَالَ: (فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

[573] حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا، پھر فرمایا: ''تم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو، تمھیں کوئی دشواری یا اشتباہ نہیں ہوگا، لہٰذا اگر تم پابندی کر سکتے ہو تو طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے نمازوں سے مغلوب نہ ہو جاؤ، یعنی پابندی سے انھیں ادا کر سکو تو ضرور کرو۔'' پھر آپ نے یہ

وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾. [راجع: ٥٥٤]

آیت تلاوت فرمائی: ''طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو، یعنی نماز پڑھو۔''

فائدہ: اس سے نماز فجر کی فضیلت معلوم ہوگئی کہ یہ اتنی اہم نماز ہے جس کی پابندی رویت باری تعالیٰ جیسی عظیم نعمت کے حصول میں مؤثر ہے۔

٥٧٤ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ». وَقَالَ ابْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِاللهِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ بِهٰذَا. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ حَبَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[574] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دو ٹھنڈے وقتوں کی نمازوں کو پابندی سے ادا کرے گا، وہ جنت میں جائے گا۔''

اس روایت کو ابن رجاء نے بھی بواسطہ ہمام بیان کیا ہے، نیز اسحاق نے بواسطہ حبان عن ہمام بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

فائدہ: اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فجر اور عصر کے علاوہ دیگر نمازوں کی ضرورت ہی نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ اسے اس انداز سے پابند بنانا چاہتے تھے کہ دفعتاً بار خاطر بھی نہ ہو اور کام بھی ہو جائے، اس لیے آپ نے راحت و آرام اور کثرت مشاغل کے وقت نمازوں کی اہمیت بیان فرمائی۔ جب کوئی ان اوقات میں نمازوں کی پابندی کرے گا تو دیگر اوقات میں پابندی کرنا اس کے لیے بہت آسان ہوگا۔ الغرض ''بردین'' جنھیں دوسری روایت میں ''عصرین'' کہا گیا ہے، کی پابندی کو دخول جنت میں اس طرح دخل ہے کہ ان اوقات کی پابندی سے دوسرے اوقات میں پابندی آسان ہو جاتی ہے، اس لیے ان کی اہمیت کو بطور خاص بیان کیا گیا ہے۔ واللہ أعلم.

(٢٧) بَابُ وَقْتِ الْفَجْرِ

باب: 27- نماز فجر کا وقت

٥٧٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: قَدْرُ خَمْسِينَ

[575] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ حضرت زید بن ثابت ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام ؓ نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ سحری کھائی، پھر وہ سب نماز فجر کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں (انس ؓ) نے پوچھا کہ

أَوْ سِتِّينَ، يَعْنِي آيَةً. [ح:] [انظر: ١٩٢١]

سحری اور نماز کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انھوں نے فرمایا: جس قدر پچاس یا ساٹھ آیات پڑھی جائیں۔

٥٧٦ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ: سَمِعَ رَوْحًا قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّيَا، قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً. [انظر: ١١٣٤]

[576] حضرت انس بن مالک ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور حضرت زید بن ثابت ؓ نے ایک دفعہ سحری کھائی، جب سحری سے فارغ ہو گئے تو نبی ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور دونوں نے نماز پڑھی۔ ہم نے حضرت انس ؓ سے دریافت کیا: سحری سے فراغت اور نماز شروع کرنے تک کتنا وقفہ تھا؟ تو انھوں نے فرمایا کہ جتنے میں ایک انسان پچاس آیات پڑھ سکے۔

٥٧٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي ثُمَّ يَكُونُ سُرْعَةٌ بِي أَنْ أُدْرِكَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [انظر: ١٩٢٠]

[577] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اپنے اہل میں سحری کھاتا تھا، پھر مجھے جلدی ہوتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز فجر پڑھ لوں۔

فائدہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ نماز فجر سحری سے متصل ہوتی تھی، یعنی سحری سے فراغت کے بعد جب فجر کا وقت شروع ہوتا، نماز پڑھ لی جاتی۔ امام بخاری ؒ اس روایت سے ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد ؓ اپنے گھر میں سحری کر کے جلدی مسجد نبوی پہنچنے کی کوشش کرتے تا کہ نماز فجر رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں پڑھ سکیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز فجر سحری سے فراغت کے بعد فوراً شروع کر دی جاتی تھی۔ دوسری روایات میں اس کی وضاحت ہے، چنانچہ حضرت جابر ؓ سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز اندھیرے ہی میں پڑھ لیتے تھے۔ نیز حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز فجر کا وقت طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے۔''

٥٧٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ، ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى

[578] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اہل ایمان خواتین رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ فجر کی نماز میں چادریں اوڑھے ہوئے شریک ہوتی تھیں۔ نماز سے فراغت کے بعد وہ اپنے گھروں کو ایسے وقت میں واپس لوٹتیں کہ انھیں تاریکی شب کی وجہ سے کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔

بُيُوتِهِنَّ حِينَ يَقْضِينَ الصَّلَاةَ، لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ. [راجع: ٣٧٢]

فائدہ: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز فجر صبح کے خوب روشن ہو جانے پر پڑھا کرو کیونکہ یہ تمھارے اجر میں اضافے کا موجب ہے۔''[1] اس میں اور دیگر احادیث کے مابین دو طرح سے تطبیق ممکن ہے: * نماز کا آغاز تاریکی میں کیا جائے لیکن قراءت اتنی طویل ہو کہ سلام پھیرنے کے وقت صبح خوب روشن ہو جائے۔ اسے امام طحاوی اور امام ابن قیم نے اختیار کیا ہے۔ * صبح روشن ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے واضح ہونے میں کوئی شک نہ رہے۔ اس موقف کو امام شافعی اور امام احمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔ واضح رہے کہ صبح کو روشن کر کے نماز فجر ادا کرنا بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے لیکن آخر کار جس عمل پر تادم حیات مداومت فرمائی، وہ اندھیرے میں نماز فجر کی ادائیگی ہے۔

(٢٨) بَابُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً

باب: 28- جس شخص نے نماز فجر کی ایک رکعت پالی

٥٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، وَعَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ، وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ». [راجع: ٥٥٦]

[579] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالی، وہ نماز فجر پانے میں کامیاب ہو گیا۔ اور جس نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی وہ نماز عصر پانے میں کامیاب ہو گیا۔''

فائدہ: اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ طلوع آفتاب یا غروب آفتاب سے پہلے ایک رکعت پانے سے ہی پوری نماز ادا ہو گئی اور اسے اب بقیہ نماز مکمل کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص طلوع آفتاب یا غروب آفتاب سے پہلے ایک رکعت پڑھ لے تو اس نے نماز کے وقت ادا کو پالیا، اب وہ باقی ماندہ نماز طلوع آفتاب یا غروب آفتاب کے بعد پڑھے گا تو بھی اسے ادا نماز ہی کا ثواب ملے گا۔ نماز کا جو حصہ وقت نکلنے کے بعد پڑھا گیا ہے، اسے بھی ادا ہی شمار کیا جائے گا، وہ قضا میں شامل نہیں ہو گا۔ جمہور محدثین کے ہاں حدیث کا یہی مفہوم ہے۔

(٢٩) بَابُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً

باب: 29- جس شخص نے نماز کی ایک رکعت کو پالیا

٥٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ

[580] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی اس

[1] مسند أحمد: 3/465.

عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ». [راجع: ٥٥٦]

نے پوری نماز کو پالیا۔“

فائدہ: شیخ محمد بن صالح العثیمین فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا تقاضا ہے کہ کسی نماز کی ایک رکعت پالینے سے اس کا وقت ادا پایا جاتا ہے، یعنی اگر کسی نے کسی نماز کا اتنا وقت پالیا کہ اس میں صرف ایک ہی رکعت ادا کی جاسکے تو اس نے گویا مکمل نماز کو پالیا۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر ایک رکعت سے کم ادا کرنے کا وقت ملا تو اس سے وقت ادا فوت ہو جاتا ہے۔[1]

(٣٠) بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

باب: 30- نماز فجر کے بعد آفتاب بلند ہونے تک نماز پڑھنے کا حکم

٥٨١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَّرْضِيُّونَ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ.

[581] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ میرے سامنے چند پسندیدہ لوگوں نے جن میں سب سے زیادہ پسندیدہ حضرت عمر ؓ تھے، یہ بیان کیا کہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي نَاسٌ بِهٰذَا.

اس حدیث کے متعلق ایک دوسری سند ہے جس میں) قتادہ کہتے ہیں: میں نے ابولعالیہ سے سنا، وہ ابن عباس ؓ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: مجھ سے چند لوگوں نے یہ حدیث بیان کی۔

فائدہ: اس حدیث میں صرف دو اوقات مکروہ کا ذکر ہے جبکہ دیگر احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اوقات مکروہ پانچ ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: * نماز فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک۔ * نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک۔ * عین طلوع آفتاب۔ * استواء آفتاب، یعنی عین دوپہر کے وقت۔ * عین غروب آفتاب۔ ان میں سے پہلے دو اوقات کو نماز فجر اور نماز عصر سے وابستہ کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دو اوقات میں نماز پڑھنے کی کراہت وقت کی وجہ سے نہیں کہ وقت کی ذاتی خرابی کی بنا پر ان میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے بلکہ فرض نماز کے حق کی بنا پر ہے تاکہ تمام وقت فرض نماز کے لیے وقف ہو۔ اگر وقت کی ذاتی خرابی کی بنا پر کراہت ہوتی تو فجر و عصر کی تاخیر طلوع وغروب سے قبل تک جائز نہ ہوتی۔ اور آخری تین

1 رسالہ مواقیت الصلاۃ، ص: 16.

اوقات ممنوعہ ان کی ذاتی خرابی کی بنا پر ہیں کیونکہ طلوع وغروب کے وقت شیطان کی عبادت کی جاتی ہے اور عین دوپہر کے وقت جہنم جوش میں ہوتی ہے جو غضب الٰہی کا مظہر ہے، نیز اس وقت کفار سجدہ کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ ان تمام اوقات مکروہ میں ایسے نوافل پڑھنے کی اجازت نہیں ہے جو کسی سبب سے وابستہ نہیں ہیں اور نہ شریعت نے ان کے متعلق کوئی ترغیب ہی دی ہے، البتہ ان اوقات میں فوت شدہ نمازیں، نماز جنازہ اور ایسے نوافل پڑھے جاسکتے ہیں جو کسی سبب سے وابستہ ہیں اور شریعت نے انھیں ادا کرنے کی ترغیب دی ہے جیسا کہ تحیۃ المسجد وغیرہ۔ ایسے نوافل کو فقہی اصطلاح میں ذوات الاسباب کہا جاتا ہے۔

٥٨٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا».

[انظر: ٥٨٥، ٥٨٩، ١١٩٢، ١٦٢٩، ٣٢٧٣]

[582] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت اپنی نمازیں ادا کرنے کی کوشش نہ کیا کرو۔''

٥٨٣ - وَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ»، تَابَعَهُ عَبْدَةُ. [انظر: ٣٢٧٢]

[583] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آفتاب کا کنارہ طلوع ہونے لگے تو نماز موقوف کر دو تاآنکہ سورج بلند ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ ڈوبنے لگے تو بھی نماز موقوف کر دو تاآنکہ آفتاب پورا چھپ جائے۔ (ہشام سے روایت کرنے میں) عبدہ بن سلیمان نے (یحییٰ بن سعید کی) متابعت کی ہے۔

٥٨٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ؛ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَعَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يُفْضِي بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ، وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ. [راجع: ٣٦٨]

[584] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو قسم کی خرید و فروخت، دو قسم کے لباس اور دو اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا: آپ نے فجر کے بعد تا طلوع آفتاب اور عصر کے بعد تا غروب آفتاب نماز پڑھنے، سخت بکل مارنے اور ایک ہی کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا جس سے اوپر کی طرف ستر کھلنے کا اندیشہ ہو، نیز کسی چیز کو محض چھونے یا کوئی چیز پھینک کر بیع پختہ کرنے سے بھی روکا ہے۔

(٣١) بَابٌ : لَا تُتَحَرَّى الصَّلَاةُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

باب: 31- غروب آفتاب سے پہلے نماز کا قصد نہ کیا جائے

٥٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا». [راجع: ٥٨٢]

[585] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی طلوع آفتاب کے وقت اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی کوشش نہ کرے۔''

فائدہ: کسی چیز کے حصول کے لیے کوشش اور دوڑ دھوپ کرنا تحری کہلاتا ہے۔ سورج کی عبادت کرنے والے کفار طلوع و غروب کے وقت بڑے اہتمام سے عبادت کرتے تھے۔ اہل ایمان کو اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ کوئی آدمی طلوع و غروب کے وقت نماز پڑھنے کا اہتمام کرے تا کہ کفار کے ساتھ کسی بھی پہلو سے تشبیہ نہ ہو، البتہ اگر کوئی انسان ان اوقات میں اپنی نیند سے بیدار ہوا ہو یا اسے اپنی بھولی ہوئی نماز یاد آئی ہو تو اسے ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ حدیث میں ہے: جو شخص نماز سے سو یا رہا یا نماز ادا کرنا بھول گیا تو وہ جب بھی بیدار ہو یا اسے جب بھی یاد آئے تو پڑھ لے۔[1]

٥٨٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ». [انظر: ١١٨٨، ١١٩٧، ١٨٦٤، ١٩٩٢، ١٩٩٥]

[586] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''صبح کے بعد کوئی نماز نہیں تا آنکہ سورج بلند ہو جائے اور عصر کے بعد (بھی) کوئی نماز نہیں تا آنکہ سورج غروب ہو جائے۔''

فائدہ: صبح اور عصر سے مراد وقت نہیں بلکہ نماز فجر اور نماز عصر ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں اس کی صراحت ہے۔ صحیح بخاری کی ایک روایت (1197) میں یہی ہے۔ ان نمازوں کے بعد کوئی نماز نہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ عام نوافل نہ پڑھے جائیں: یہ دونوں اوقات، عین طلوع و غروب جیسے ممنوع اوقات نہیں ہیں۔ اس کی تائید ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح اور عصر کے بعد تم نماز نہ پڑھو الا یہ کہ سورج صاف اور بلند ہو۔''[2] اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ حدیث میں وارد لفظ ''بعد'' اپنے عموم پر نہیں بلکہ اس سے مراد وقت طلوع یا وقت غروب ہے۔ عنوان سے حدیث کی مطابقت بایں طور ہے کہ جب فجر

1 عمدة القاري: 111/4. 2 سنن أبي داود، التطوع، حديث: 1274.

اور عصر کے بعد ممنوع نماز غیر صحیح ہے تو ایسی نماز ادا کرنے کے لیے کوشش کرنا چہ معنی دارد؟ عقل مند آدمی کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس کا کوئی فائدہ نہ ہو۔[1]

٥٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَّقَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهَا، يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. [انظر: ٣٧٦٦]

[587] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: تم لوگ ایک ایسی نماز پڑھتے ہو جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں لیکن ہم نے کبھی آپ کو وہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا، یعنی عصر کے بعد کی دو رکعتیں۔

٥٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ خُبَيْبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صَلَاتَيْنِ: بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. [راجع: ٣٦٨]

[588] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے دو (وقت) نمازوں سے منع فرمایا ہے: فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک۔

(٣٢) بَابُ مَنْ لَّمْ يَكْرَهِ الصَّلَاةَ إِلَّا بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ

باب: 32- اس شخص کا بیان جس نے صرف نماز عصر اور نماز فجر کے بعد نماز پڑھنے کو مکروہ خیال کیا

رَوَاهُ عُمَرُ، وَابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو سَعِيدٍ، وَّأَبُو هُرَيْرَةَ.

اس بات کو حضرت عمر، ابن عمر، ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے۔

٥٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أُصَلِّي كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يُصَلُّونَ، لَا أَنْهَى أَحَدًا يُصَلِّي بِلَيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ مَّا شَاءَ، غَيْرَ أَنْ لَّا تَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا. [راجع: ٥٨٢]

[589] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں انھی اوقات میں نماز ادا کرتا ہوں جن میں میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا ہے، البتہ میں کسی کو نہیں روکتا وہ دن اور رات کے جس حصے میں چاہیں نماز پڑھیں لیکن طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی کوشش نہ کریں۔

1 فتح الباري: 82/2.

(۳۳) بَابُ مَا يُصَلّٰى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَنَحْوِهَا

باب: 33- عصر کے بعد قضا اور اس طرح کی اور نماز پڑھنا

وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ: شَغَلَنِي نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ.

جناب کریب رضی اللہ عنہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں: نبی ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا: ''مجھے وفد عبدالقیس کے کچھ لوگوں نے مشغول کیے رکھا اور میری ظہر کے بعد دو رکعتیں رہ گئیں۔''

۵۹۰ - **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ أَيْمَنَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ اللهَ وَمَا لَقِيَ اللهَ تَعَالٰى حَتّٰى ثَقُلَ عَنِ الصَّلَاةِ، وَكَانَ يُصَلِّي كَثِيرًا مِّنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا، تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيهِمَا وَلَا يُصَلِّيهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ أَنْ يُّثَقِّلَ عَلٰى أُمَّتِهِ؛ وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ. [انظر: ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۱٦۳۱]

[590] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: قسم ہے اس (اللہ) کی جو رسول اللہ ﷺ کو دنیا سے لے گیا! آپ نے عصر کے بعد دو رکعت کبھی ترک نہیں فرمائیں تا آنکہ آپ اللہ سے جا ملے اور جب اللہ سے ملے تو اس وقت بوجہ ضعف آپ نماز سے تھک جاتے تھے اور آپ اکثر نماز کی ادائیگی بیٹھ کر فرماتے تھے، یعنی عصر کے بعد کی دو رکعتیں۔ اور آپ عصر کے بعد دو رکعات ہمیشہ پڑھا کرتے تھے لیکن انھیں مسجد میں نہیں پڑھتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں آپ کی امت پر گراں نہ گزرے کیونکہ آپ کو اپنی امت کے حق میں تخفیف پسند تھی۔

۵۹۱ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: ابْنَ أُخْتِي! مَا تَرَكَ النَّبِيُّ ﷺ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ. [راجع: ۵۹۰]

[591] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے (حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے) فرمایا تھا: میرے بھانجے! رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعات میرے ہاں کبھی ترک نہیں فرمائیں۔

فائدہ: اس سے متعلق دو تفصیلی روایات مسند احمد (299/6 اور 303/6) میں موجود ہیں۔ ان تفصیلی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا عصر کے بعد دو رکعت پڑھنا اور اس پر دوام کرنا آپ کی خصوصیت پر محمول ہے لیکن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اسے بطور اسوہ اور نمونہ خیال کرتے ہوئے اس عمل پر زندگی بھر کاربند رہے۔ سنن نسائی کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما انھیں غروب آفتاب سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔[1] واللہ أعلم بحقیقة الحال.

[1] سنن النسائي، المواقيت، حديث: 582.

٥٩٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً: رَكْعَتَانِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ. [راجع: ٥٩٠]

[592] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دو رکعات فجر سے پہلے اور دو رکعات عصر کے بعد پوشیدہ اور آشکارا دونوں حالتوں میں کبھی ترک نہ فرمائیں۔

٥٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: رَأَيْتُ الْأَسْوَدَ وَمَسْرُوقًا شَهِدَا عَلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِينِي فِي يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. [راجع: ٥٩٠]

[593] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جس دن بھی نبی ﷺ عصر کے بعد میرے ہاں تشریف لاتے تو دو رکعت ضرور پڑھتے تھے۔

(٣٤) بَابُ التَّبْكِيرِ بِالصَّلَاةِ فِي يَوْمٍ غَيْمٍ

باب: 34- ابر آلود دن میں نماز جلدی ادا کرنا

٥٩٤ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى - هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ -، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا الْمَلِيحِ حَدَّثَهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ: بَكِّرُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ». [راجع: ٥٥٣]

[594] حضرت ابو ملیح سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم ایک دفعہ ابر آلود دن میں حضرت بریدہ ؓ کے شریک سفر تھے تو انھوں نے فرمایا: نماز جلدی پڑھ لو کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جس نے نماز عصر چھوڑ دی، اس کا عمل ضائع ہو گیا۔''

(٣٥) بَابُ الْأَذَانِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

باب: 35- نماز کا وقت گزر جانے کے بعد اذان کہنا

٥٩٥ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ

[595] حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم ایک شب نبی ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے، کچھ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کاش آپ ہم سب لوگوں کے ہمراہ آخر شب آرام فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے ڈر ہے کہ مبادا تم نماز سے سوتے رہو'' حضرت بلال ؓ گویا ہوئے:

الصَّلَاةِ». قَالَ بِلَالٌ: أَنَا أُوقِظُكُمْ، فَاضْطَجَعُوا وَأَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ، فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ: «يَا بِلَالُ! أَيْنَ مَا قُلْتَ؟» قَالَ: مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِّثْلُهَا قَطُّ، قَالَ: «إِنَّ اللهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ، وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ، يَا بِلَالُ! قُمْ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلَاةِ» فَتَوَضَّأَ، فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ قَامَ فَصَلَّى. [انظر: ٧٤٧١]

میں سب کو جگا دوں گا، چنانچہ سب لوگ لیٹ گئے اور بلال ؓ اپنی پشت اپنی اونٹنی سے لگا کر بیٹھ گئے، مگر جب ان کی آنکھوں میں نیند کا غلبہ ہوا تو وہ بھی سو گئے۔ نبی ﷺ ایسے وقت بیدار ہوئے کہ سورج کا کنارہ نکل چکا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اے بلال! تمہارا قول و قرار کہاں گیا؟'' وہ بولے مجھے آج جیسی نیند کبھی نہیں آئی، اس پر آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمھاری ارواح کو قبض کر لیا اور جب چاہا انھیں واپس کر دیا۔ اے بلال! اٹھو اور لوگوں میں نماز کے لیے اذان دو۔'' اس کے بعد آپ نے وضو کیا، جب سورج بلند ہو کر روشن ہو گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔

(٣٦) بَابُ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

باب: 36- وقت گزر جانے کے بعد قضا نماز باجماعت ادا کرنا

٥٩٦ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَاللهِ! مَا صَلَّيْتُهَا»، فَقُمْنَا إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا، فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ. [انظر: ٥٩٨، ٦٤١، ٩٤٥، ٤١١٢]

[596] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق ؓ خندق کے دن اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا۔ وہ کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے، عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نماز عصر بمشکل سورج غروب ہونے کے قریب ادا کر سکا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! عصر کی نماز میں بھی نہیں پڑھ سکا۔'' پھر ہم نے وادئ بطحان کا رخ کیا، آپ نے نماز کے لیے وضو فرمایا اور ہم سب نے بھی وضو کیا، پھر آپ نے غروب آفتاب کے بعد نماز عصر ادا کی، اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھائی۔

(٣٧) بَابُ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ، وَلَا يُعِيدُ إِلَّا تِلْكَ الصَّلَاةَ

باب: 37- جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جس وقت یاد آئے پڑھ لے اور صرف اسی نماز کا اعادہ کرے

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةً وَّاحِدَةً عِشْرِينَ سَنَةً لَمْ يُعِدْ إِلَّا تِلْكَ الصَّلَاةَ الْوَاحِدَةَ.

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے ایک نماز چھوڑ دی (اور) 20 سال تک (اسے یاد نہیں آیا، تب بھی وہ) صرف اسی ایک نماز کا اعادہ کرے گا۔

وضاحت: اس عنوان سے ان لوگوں کی تردید مقصود ہے جو کہتے ہیں کہ قضا شدہ نماز دو مرتبہ پڑھی جائے۔ ایک جب یاد آئے، پھر دوسرے دن اس کے اپنے وقت بھی ادا کی جائے۔

٥٩٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَّمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَّسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ، لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ ﴿وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِذِكۡرِيٓ﴾» [طٰه:١٤] قَالَ مُوسٰى: قَالَ هَمَّامٌ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ: (وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِلذِّكْرٰى) وَقَالَ حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

[597] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: ''جو شخص نماز بھول جائے تو یاد آتے ہی اسے پڑھ لے، اس کا یہی کفارہ ہے۔ فرمان الٰہی ہے: ''میری یاد کے لیے نماز قائم کیجیے۔'' ایک دوسری روایت کے مطابق قتادہ نے آیت کریمہ کو بایں الفاظ تلاوت فرمایا: أَقِمِ الصَّلَاةَ لِلذِّكْرٰى۔ حبان نے کہا: ہم سے ہمام نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہم سے قتادہ نے، انھوں نے کہا: ہم سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، وہ نبی ﷺ سے ایسی ہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

فوائد و مسائل: ① ایک روایت بایں الفاظ ہے: جو بھول جائے یا سو جائے تو جب بھی یاد آئے یا بیدار ہو تو فوت شدہ نماز ادا کرے۔[1] ایک روایت میں ہے کہ ''اگلے دن اسے اپنے وقت پر پڑھے۔''[2] اس اضافے سے بعض حضرات نے یہ مسئلہ کشید کیا ہے کہ فوت شدہ نماز کو دو مرتبہ ادا کرے: ایک مرتبہ جب یاد آئے اور پھر دوسرے دن اسے اپنے وقت پر بھی پڑھے۔ لیکن حدیث کے الفاظ اس کے متعلق نص صریح کی حیثیت نہیں رکھتے کیونکہ ان الفاظ کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ آئندہ دن موجودہ نماز کو اس کے وقت پر ادا کرے، سستی سے کام نہ لے، ایسا نہ ہو کہ اگلے دن پھر بروقت نہ پڑھ سکے اور یہی معنی راجح ہیں۔ اور جہاں تک ابوداود کی حدیث (438) کا تعلق ہے، جس میں دوبارہ نماز ادا کرنے کی صراحت ہے تو وہ شاذ ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (ضعيف سنن أبي داود للألباني، حديث: 41) ② امام بخاری رحمہ اللہ نے أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِيْ کے متعلق دو قراءتوں کا ذکر کیا ہے: * ابونعیم اور موسیٰ بن اسماعیل کے بیان کے مطابق لفظ ''ذکر'' یائے متکلم کی طرف مضاف ہے۔ * صرف موسیٰ کے بیان کے مطابق یہ لفظ اسم مقصور ہے، یعنی آخر میں یائے متکلم کے بجائے الف مقصورہ ہے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے کسی راوی نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی۔ لیکن صحیح مسلم کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ خود رسول اللہ ﷺ نے اسے تلاوت فرمایا، چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ''جو شخص نماز سے سو رہے یا غفلت کرے تو اسے چاہیے کہ

---

1 صحيح مسلم، المساجد، حديث: 1568(684). 2 سنن أبي داود، الصلاة، حديث: 437.

یاد آنے پر اسے پڑھ لے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔''[1] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آیت کریمہ کی تلاوت خود رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے۔

(٣٨) بَابُ قَضَاءِ الصَّلَاةِ الْأُولٰى فَالْأُولٰى

باب: 38- فوت شدہ نمازوں کو حسب ترتیب پڑھنا چاہیے

٥٩٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى - هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ - عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَعَلَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَسُبُّ كُفَّارَهُمْ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا كِدْتُّ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، قَالَ: فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَصَلّٰى بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ. [راجع: ٥٩٦]

[598] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے دن کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں غروب آفتاب تک بمشکل نماز عصر پڑھ سکا ہوں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر ہم لوگ وادئ بطحان میں گئے، تب آپ نے آفتاب غروب ہو جانے کے بعد نماز (عصر) پڑھی، اس کے بعد نماز مغرب ادا فرمائی۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا رجحان یہ معلوم ہوتا ہے کہ حاضر نمازوں کی طرح فوت شدہ نمازوں کو بھی ترتیب کے مطابق ادا کیا جائے جیسا کہ مذکورہ حدیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ اس روایت میں صرف نماز عصر کا بیان ہے جبکہ دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہر، عصر اور مغرب تین نمازیں فوت ہوئی تھیں، جنھیں عشاء کے وقت حسب ترتیب ادا کیا گیا، آخر میں نماز عشاء باجماعت ادا فرمائی۔ اگرچہ بعض فقہاء کا موقف ہے کہ پہلے، وقت کی نماز ادا کی جائے، اس کے بعد سابقہ فوت شدہ نمازیں ادا کی جائیں، تاہم رسول اللہ ﷺ کا اسوۂ مبارکہ یہ ہے کہ پہلے فوت شدہ نمازیں حسب ترتیب پڑھی جائیں، پھر حاضر نماز کو ادا کیا جائے۔ اگرچہ آپ کا مجرد فعل وجوب پر دلالت نہیں کرتا لیکن رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر عمل کرنے میں ہی خیر و برکت ہے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ جنگ خندق کے روز مشرکین مکہ نے رسول اللہ ﷺ کو اس قدر مشغول کیا کہ آپ کی چار نمازیں رہ گئیں۔ آپ نے فرصت کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انھوں نے اذان دی، پھر اقامت کہی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر انھوں نے اقامت کہی تو آپ نے نماز عصر پڑھائی، پھر انھوں نے اقامت کہی تو آپ نے مغرب کی نماز پڑھائی، پھر انھوں نے اقامت کہی تو آپ نے نماز عشاء پڑھائی۔[2]

(٣٩) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

باب: 39- نماز عشاء کے بعد قصہ گوئی مکروہ ہے

اَلسَّامِرُ مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمْعُ: السُّمَّارُ

سامر کا لفظ سمر سے ماخوذ ہے، اس کی جمع سُمار

1 صحيح مسلم، المساجد، حديث: 1569 (684). 2 مسند أحمد: 375/1.

وَالسَّامِرُ هَاهُنَا فِي مَوضِعِ الْجَمْعِ، وَأَصْلُ السَّمَرِ ضَوْءُ لَوْنِ الْقَمَرِ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فِيهِ.

ہے۔ اور اس مقام پر سامر جمع کے معنوں میں مستعمل ہے۔ عربی زبان میں سمر کا لفظ چاند کی چاندنی کے لیے بولا جاتا ہے۔ چونکہ لوگ اس میں مزے لے لے کر باتیں کرتے تھے اس لیے بعد میں رات کے وقت باتیں کرنے کے لیے استعمال ہونے لگا۔

٥٩٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلٰى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ؟. قَالَ: كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ - وَهِيَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولٰى - حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلٰى أَهْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ، قَالَ: وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ، قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا، وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ أَحَدُنَا جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ. [راجع: ٥٤١]

[599] حضرت ابومنہال سیار بن سلامہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اپنے والد گرامی کے ہمراہ حضرت ابوبرزہ اسلمی ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے والد محترم نے ان سے عرض کیا: آپ بیان کریں کہ رسول اللہ ﷺ فرض نماز کس طرح پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: نماز ظہر جسے تم پہلی نماز کہتے ہو اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا تھا۔ اور نماز عصر اس وقت پڑھتے کہ جب ہمارا کوئی آدمی نماز پڑھ کر عوالی مدینہ میں اپنے گھر پہنچتا تو ابھی سورج خوب روشن ہوتا۔ راوی کہتا ہے کہ مغرب کے متعلق انھوں نے جو فرمایا میں اسے بھول گیا ہوں۔ صحابی کہتے ہیں کہ آپ عشاء کی نماز دیر سے پڑھنا پسند کرتے تھے، نیز عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد بات کرنے کو مکروہ خیال کرتے تھے۔ اور صبح کی نماز سے فراغت کے بعد آپ ایسے وقت لوٹتے جب ہم میں سے ہر ایک اپنے پاس والے ساتھی کو پہچان لیتا تھا اور آپ اس میں ساٹھ سے سو تک آیات پڑھا کرتے تھے۔

(٤٠) بَابُ السَّمَرِ فِي الْفِقْهِ وَالْخَيْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

باب: 40- نماز عشاء کے بعد علمی اور خیر خواہی پر مبنی گفتگو کرنا

٦٠٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَبَّاحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ

[600] حضرت قرہ بن خالد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک دفعہ حضرت حسن بصری کا انتظار کر رہے تھے۔

قَالَ: انْتَظَرْنَا الْحَسَنَ، وَرَاثَ عَلَيْنَا حَتّٰى قَرُبْنَا مِنْ وَقْتِ قِيَامِهِ فَجَاءَ وَقَالَ: دَعَانَا جِيرَانُنَا هٰؤُلَاءِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: نَظَرْنَا النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ يَبْلُغُهُ، فَجَاءَ فَصَلّٰى لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ: «أَلَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ». [قَالَ الْحَسَنُ:] وَإِنَّ الْقَوْمَ لَا يَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَّا انْتَظَرُوا الْخَيْرَ. قَالَ قُرَّةُ: هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٥٧٢]

انھوں نے تشریف لانے میں اتنی دیر کردی کہ (مسجد سے) ان کی برخاستگی کا وقت قریب آ گیا۔ بہرحال وہ تشریف لائے اور فرمایا: ہمیں ہمارے پڑوسیوں نے دعوت دی تھی (اس لیے دیر ہوگئی) پھر انھوں نے کہا: حضرت انس ؓ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ ہم نے ایک رات نبی ﷺ کا انتظار کیا تا آنکہ آدھی رات ہوگئی، اس کے بعد آپ تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''خبردار! لوگ تو نماز پڑھ کر سو گئے اور تم برابر نماز میں رہے جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہے۔'' اس حدیث کے پیش نظر حضرت حسن بصری نے فرمایا: لوگ اس وقت تک خیر میں رہتے ہیں جب تک وہ خیر کا انتظار کرتے رہیں۔ قرہ بن خالد نے کہا: حضرت حسن بصری کا مذکورہ فرمان بھی حضرت انس ؓ سے مروی اس حدیث سے ماخوذ ہے جو انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز عشاء کے بعد دین اور خیر خواہی کی باتیں کرنا ممنوع نہیں ہیں، چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیق ؓ رات کے وقت مسلمانوں کے معاملات کے متعلق باہم گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عمر ؓ کہتے ہیں کہ میں بھی اس مجلس مشاورت میں شریک رہتا تھا۔[1] اگرچہ عام حالات میں نماز عشاء کے بعد سو جانا چاہیے لیکن اگر کوئی کار خیر سامنے آجائے یا علمی کام کرنا ہو یا مسلمانوں کے متعلق کوئی رفاہی معاملہ نمٹانا ہو تو عشاء کے بعد گفتگو کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ صبح کی نماز فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو، چنانچہ امام حسن بصری کا معمول تھا کہ وہ روزانہ رات کے وقت مسجد میں ایک علمی مجلس کا اہتمام کرتے تھے جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے، نیز اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔ امام بخاری ؒ کا محل استدلال یہی خطبہ ہے۔

٦٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: صَلّٰى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي

[601] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی، سلام پھیرنے کے بعد نبی ﷺ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''تم اس رات کی اہمیت کو جانتے

[1] جامع الترمذي، الصلاة، حديث: 169.

آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ لَّا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ»، فَوَهِلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى مَا يَتَحَدَّثُونَ فِي هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ، وَإِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ»، يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنَّهَا تَخْرِمُ ذٰلِكَ الْقَرْنَ. [راجع: ١١٦]

ہو؟ آج کی رات سے سو برس بعد کوئی شخص جو اب زمین پر موجود ہے، زندہ نہیں رہے گا۔" لوگ نبی ﷺ کے اس ارشاد گرامی کی وجہ سے پریشان ہونے لگے اور سو برس کی وضاحت کرنے میں دوسری باتوں کی طرف خیال دوڑانا شروع کر دیا، حالانکہ نبی ﷺ کے اس فرمان: "جو آج روئے زمین پر زندہ ہیں ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔" اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ سو برس تک یہ صدی ختم ہو جائے گی۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا اس حدیث سے صرف یہ مقصود ہے کہ علمی مذاکرات کو سمر بعد العشاء کے تحت نہ سمجھا جائے بلکہ ایسی مجالس کے انعقاد میں کوئی حرج نہیں لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ دعوتی اجتماعات رات گئے تک جاری رہیں۔ پوری پوری رات وعظ و ارشاد کی مجالس میں لگا دینا کوئی خدمت دین نہیں۔ اس حدیث کے تحت حیاتِ خضر کا مسئلہ بھی آتا ہے، چنانچہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ اس کے متعلق تفصیلی گفتگو آئندہ پر اٹھا رکھتے ہیں۔ وباللّٰہ التوفیق.

(٤١) بَابُ السَّمَرِ مَعَ الْأَهْلِ وَالضَّيْفِ

باب: 41- اہل خانہ اور مہمانوں کے ساتھ عشاء کے بعد گفتگو کرنا

٦٠٢ - **حَدَّثَنَا** أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوعُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَإِنْ أَرْبَعٌ فَخَامِسٌ أَوْ سَادِسٌ». وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَّانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشَرَةٍ. قَالَ: فَهُوَ أَنَا وَأَبِي، فَلَا أَدْرِي قَالَ: وَامْرَأَتِي وَخَادِمٌ، بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ، وَإِنَّ أَبَابَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ

[602] حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اصحاب صفہ نادار لوگ تھے۔ نبی ﷺ نے (ان کے متعلق) فرمایا تھا: "جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہے، وہ تیسرا آدمی ساتھ لے جائے اور اگر چار کا ہو تو پانچواں یا چھٹا (ان میں سے لے جائے)۔" چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ تین آدمی لے کر گئے اور خود نبی ﷺ نے اپنے ہمراہ دس آدمیوں کو لیا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ گھر میں اس وقت میں اور میرے والدین تھے۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ نے یہ کہا یا نہیں کہ گھر میں میری اہلیہ اور خادم بھی تھا جو میرے اور میرے

صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ، قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: وَمَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ، أَوْ قَالَتْ: ضَيْفِكَ؟ قَالَ: أَوَمَا عَشَّيْتِيهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوْا حَتّٰى تَجِيءَ، قَدْ عُرِضُوا فَأَبَوْا، قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ، فَقَالَ: يَاغُنْثَرُ! فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ: كُلُوا لَا هَنِيئًا، فَقَالَ: وَاللهِ! لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا، وَّايْمُ اللهِ! مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا، - قَالَ: وَشَبِعُوا - وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ مِنْهَا، فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ! مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي، لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَّقَالَ: إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ - يَعْنِي يَمِينَهُ - ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ فَفَرَّقَنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مَّعَ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أُنَاسٌ، اَللهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ، فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ، أَوْ كَمَا قَالَ. [انظر: ٣٥٨١، ٦١٤٠، ٦١٤١]

والدگرامی کے گھر میں مشترکہ طور پر کام کرتا تھا۔ الغرض حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے ہاں رات کا کھانا کھالیا اور تھوڑی دیر کے لیے وہاں ٹھہر گئے، پھر عشاء کی نماز پڑھ لی گئی، لوٹ کر پھر تھوڑی دیر ٹھہرے، یہاں تک کہ نبی ﷺ نے رات کا کھانا تناول فرمایا۔ اس کے بعد آپ کافی رات گئے اپنے گھر واپس آئے تو ان کی بیوی نے کہا: تم اپنے مہمانوں یا مہمان کو چھوڑ کر کہاں اٹک گئے تھے؟ وہ بولے: کیا تم نے انھیں کھانا نہیں کھلایا؟ انھوں نے بتایا کہ آپ کے آنے تک مہمانوں نے کھانا کھانے سے انکار کردیا تھا۔ کھانا پیش کیا گیا لیکن وہ نہ مانے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں: میں تو (مارے خوف کے) کہیں چھپ گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے غنثر! آپ نے بہت سخت سست کہا اور خوب کوسا، پھر مہمانوں سے گویا ہوئے: کھاؤ تمھیں خوشگوار نہ ہو، اور کہا: اللہ کی قسم! میں ہرگز نہ کھاؤں گا۔ (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) اللہ کی قسم! ہم جب لقمہ لیتے تو نیچے سے زیادہ بڑھ جاتا تا آنکہ سب مہمان سیر ہوگئے اور جس قدر کھانا پہلے تھا اس سے کہیں زیادہ بچ گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب کھانا دیکھا کہ وہ ویسے ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے تو انھوں نے اپنی اہلیہ سے فرمایا: اے قبیلۂ بنوفراس کی بہن! یہ کیا ماجرا ہے؟ انھوں نے عرض کیا: اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! یہ کھانا اس وقت پہلے سے تین گنا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ پھر اس میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کچھ تناول فرمایا اور کہا کہ ان کی یہ قسم شیطان ہی کی طرف سے تھی۔ پھر ایک لقمہ اس سے (مزید) کھایا اور باقی ماندہ کھانا نبی ﷺ کے پاس اٹھا کر لے گئے اور وہ صبح تک آپ کے پاس پڑا رہا۔ (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا:) ہمارے اور ایک گروہ کے درمیان کچھ عہد تھا جس کی مدت گزر چکی

تھی تو ہم نے بارہ آدمی علیحدہ کر دیے۔ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ آدمی تھے۔ یہ تو اللہ ہی جانتا ہے کہ ہر شخص کے ساتھ کتنے آدمی تھے۔ ان سب نے اس میں سے کھایا، یا جیسے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا۔

فائدہ: دن کے اوقات میں کاروباری مصروفیات اور دیگر مشاغل کی وجہ سے انسان گھریلو ضروریات کے متعلق اہل خانہ سے تبادلہ خیالات اور باہمی مشاورت کے لیے فرصت نہیں پا سکتا، اس لیے رات کے وقت کھانے وغیرہ سے فراغت کے بعد بیوی بچوں سے بات چیت کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے، نیز مہمان کی آمد کا کوئی طے شدہ وقت نہیں ہوتا، وہ کسی بھی وقت حاضر ہو سکتا ہے۔ عشاء کے بعد اس کے ساتھ مذاکرات کی ضرورت پیش آ سکتی ہے، اس لیے شریعت نے ایسی ہنگامی ضروریات کا خیال رکھا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

10 - كِتَابُ الْأَذَانِ

اذان سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ بَدْءِ الْأَذَانِ

وَقَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ ٱتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ﴾ [المائدة: ٥٨] وَقَوْلِهِ: ﴿إِذَا نُودِىَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوْمِ ٱلْجُمُعَةِ﴾ [الجمعة: ٩].

٦٠٣ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ، فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى، فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَّشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُّوتِرَ الْإِقَامَةَ. [انظر: ٦٠٥، ٦٠٧، ٣٤٥٧]

٦٠٤ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا جُرَيْجٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَاةَ لَيْسَ يُنَادٰى لَهَا، فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِّثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارٰى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ بُوقًا مِّثْلَ

باب: 1- اذان کی ابتدا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جب تم نماز کے لیے اذان دیتے ہو تو یہ لوگ اس کا مذاق اڑاتے اور اسے شغل بناتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ بے وقوف ہیں۔'' نیز اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ''جب جمعے کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے (تو ذکر الٰہی کی طرف دوڑ کر آؤ)۔''

[603] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نماز کے اعلان کے لیے لوگوں نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا، اس سلسلے میں انھوں نے یہود و نصاریٰ کا بھی تذکرہ کیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے ایک ایک مرتبہ کہیں۔

[604] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: جب مسلمان مدینہ منورہ آئے تو نماز کے وقت کا اندازہ کر کے اس کے لیے جمع ہوا کرتے تھے کیونکہ اس وقت نماز کے لیے باقاعدہ اذان کا اہتمام نہ تھا۔ ایک دن انھوں نے اس کے متعلق باہمی مشورہ کیا تو کسی نے کہا: عیسائیوں کی طرح ایک ناقوس بنا لیا جائے۔ اور کچھ لوگوں نے کہا: یہودیوں کے بگل کی طرح ایک نرسنگھا رکھ لیا جائے، مگر

قَرْنِ الْيَهُودِ. فَقَالَ عُمَرُ: أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا بِلَالُ! قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ».

حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تم ایک آدمی کو کیوں نہیں بھیجتے جو نماز کی اطلاع دے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بلال! اٹھو اور نماز کی اطلاع دو۔''

فائدہ: اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ اذان کی مشروعیت حضرت عمر ؓ کے کہنے سے ہوئی، حالانکہ ایسا نہیں ہے، چنانچہ تفصیلی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ مدینہ طیبہ آنے کے بعد نماز کے لیے جمع ہونے کے متعلق مسلمانوں کو حسب ذیل تین مراحل سے گزرنا پڑا: ۞ نماز کے وقت کا اندازہ لگا کر مسجد میں جمع ہو جاتے اور نماز پڑھ لیتے۔ اس کا نقصان یہ ہوتا کہ کچھ لوگ پہلے آ جاتے جبکہ ایسا کرنے سے ان کا کاروبار متأثر ہوتا۔ اور کچھ لوگ وقت کے بعد آتے، اس سے نماز میں تاخیر ہو جاتی۔ ۞ اس کے بعد باہمی مشورے سے طے پایا کہ کسی آدمی کو متعین کر دیا جائے جو بلند جگہ پر کھڑا ہو کر نماز کے وقت اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ کے الفاظ سے نماز کے وقت کا اعلان کر دیا کرے۔ یہ تجویز حضرت عمر ؓ کی تھی جیسا کہ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے، چنانچہ اس پر عمل شروع ہو گیا۔ ۞ آخر کار حضرت عبداللہ بن زید ؓ کو خواب میں ایک شخص نے اذان کی تعلیم دی تو انھوں نے اپنا خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا کہ یہ سچا خواب ہے، چنانچہ آپ کے حکم پر جب حضرت بلال ؓ اذان دے رہے تھے تو حضرت عمر ؓ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے گھر سے نکلے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے بھی اس طرح کا خواب دیکھا ہے۔[1] اس کے بعد اذان دینے کا سلسلہ شروع ہوا جو آج تک جاری ہے۔

(٢) بَابٌ: اَلْأَذَانُ مَثْنَى [مَثْنَى]

باب :2- اذان میں دو دو مرتبہ کلمات کہنا

٦٠٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ. [راجع: ٦٠٣]

[605] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت بلال ؓ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اذان میں جفت (دو دو مرتبہ) کلمات کہے اور تکبیر میں قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے علاوہ دیگر کلمات طاق (ایک ایک مرتبہ) کہے۔

٦٠٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ - قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ذَكَرُوا أَنْ يَعْلَمُوا وَقْتَ الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُونَهُ، فَذَكَرُوا أَنْ يُورُوا نَارًا أَوْ

[606] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب مسلمان (مدینہ طیبہ میں) زیادہ ہو گئے تو مشورہ ہوا کہ کسی ایسی چیز کے ذریعے سے نماز کے وقت کا اعلان ہو جسے سب لوگ سمجھ لیں۔ کچھ لوگوں نے مشورہ دیا کہ آگ کا الاؤ روشن کر دیا جائے یا ناقوس کے ذریعے سے اعلان کر دیا

1 سنن أبي داود، الأذان، حديث: 499.

يَضْرِبُوا نَاقُوسًا ، فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ . [راجع : ٦٠٣]

جائے۔ آخر کار بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے۔

(٣) بَابٌ : اَلْإِقَامَةُ وَاحِدَةٌ إِلَّا قَوْلَهُ : قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

باب: 3- قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے علاوہ اقامت کے الفاظ ایک، ایک مرتبہ کہنا

٦٠٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ. قَالَ إِسْمَاعِيلُ فَذَكَرْتُ لِأَيُّوبَ فَقَالَ: إِلَّا الْإِقَامَةَ . [راجع: ٦٠٣]

[607] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان (کے کلمات) جفت اور اقامت (کے کلمات) طاق (ایک ایک مرتبہ) کہیں۔ (راویٔ حدیث) اسماعیل کہتے ہیں: میں نے (اپنے شیخ) ایوب سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا: ہاں (اقامت کے کلمات طاق ہونے چاہییں) سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے (کہ انھیں دو مرتبہ کہا جائے)۔

فائدہ: اقامت کے طاق کلمات کی وضاحت بایں طور ہے: اللّٰہ أکبر، اللّٰہ أکبر، أشھد أن لا إلٰه إلا اللّٰه، أشھد أن محمدًا رسول اللّٰه، حي علی الصلاة، حي علی الفلاح، قد قامت الصلاة، قد قامت الصلاة، اللّٰہ أکبر، اللّٰہ أکبر، لا إلٰه إلا اللّٰه.[1] ہمارے نزدیک راجح یہ ہے کہ اگر اذان دوہری کہی جائے جس کے انیس کلمات ہیں تو اس وقت تکبیر بھی دوہری ہونی چاہیے جس کے سترہ کلمات ہیں۔ اور اگر عبداللہ بن زید کے خواب والی اکہری اذان دی جائے جس کے پندرہ کلمات ہیں تو اس وقت اقامت بھی اکہری ہونی چاہیے جس کے گیارہ کلمات ہیں۔[2]

(٤) بَابُ فَضْلِ التَّأْذِينِ

باب:4- اذان دینے کی فضیلت

٦٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ، حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ

[608] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے۔ جب اذان پوری ہوجاتی ہے تو واپس آجاتا ہے۔ پھر جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو دوبارہ پیٹھ دے کر بھاگ نکلتا ہے۔ اور جب اقامت ختم ہوجاتی

---

1 سنن أبي داود، الأذان، حديث: 502. 2 سنن أبي داود، الأذان، حديث: 499.

بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى». [انظر: ١٢٢٢، ١٢٣١، ١٢٣٢، ٣٢٨٥]

ہے تو پھر سامنے آتا ہے تاکہ نمازی اور اس کے دل میں وسوسہ ڈالے۔ اور کہتا ہے: یہ بات یاد کر، وہ بات یاد کر، یعنی وہ باتیں جو نمازی بھول گیا تھا (انھیں یاد دلاتا ہے) حتی کہ نمازی بھول جاتا ہے کہ اس نے کس قدر نماز پڑھی ہے۔"

(٥) بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ

باب: 5- باآواز بلند اذان دینا

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَذِّنْ أَذَانًا سَمْحًا، وَإِلَّا فَاعْتَزِلْنَا.

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے (اپنے مؤذن سے) کہا تھا کہ صاف اور سیدھی سیدھی اذان کہو، بصورت دیگر ہم سے الگ ہو جاؤ۔

٦٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ لِلصَّلَاةِ، فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا إِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. [انظر: ٣٢٩٦، ٧٥٤٨]

[609] حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ سے روایت ہے، ان سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: میں دیکھتا ہوں کہ تمھیں بکریوں اور جنگل میں رہنا پسند ہے، اس لیے تم جب اپنی بکریوں کے ہمراہ جنگل میں رہو اور نماز کے لیے اذان دو تو بلند آواز سے اذان دیا کرو، اس لیے کہ مؤذن کی آواز کو جو کوئی جن وانس یا اور کوئی سنے گا تو وہ اس کے لیے قیامت کے دن گواہی دے گا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

(٦) بَابُ مَا يُحْقَنُ بِالْأَذَانِ مِنَ الدِّمَاءِ

باب: 6- اذان سن کر خون ریزی سے رک جانا

٦١٠ - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ [بْنُ سَعِيدٍ] قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَّمْ يَكُنْ يَغْزُو بِنَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ، وَإِنْ لَّمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ،

[610] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ جب بھی ہمارے ساتھ کسی قوم پر چڑھائی کرتے تو اس وقت تک حملہ نہ کرتے جب تک صبح نہ ہو جاتی۔ اور آپ انتظار فرماتے، اگر اذان سن لیتے تو حملے کا ارادہ ترک کر دیتے اور اگر اذان نہ سنتے تو ان پر غارت

قَالَ: فَخَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ لَيْلًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا، رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: فَخَرَجُوا إِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ ﷺ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَّاللهِ! مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيسُ، قَالَ: فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ».

[راجع: ٣٧١]

گری کرتے، چنانچہ ہم لوگ خیبر کی لڑائی کے لیے نکلے تو ہم رات کو ان کے ہاں پہنچے، جب صبح ہوئی اور نبی ﷺ نے اذان نہ سنی تو آپ سوار ہوئے۔ میں بھی حضرت ابوطلحہ ؓ کے پیچھے سوار ہوگیا، میرا پاؤں نبی ﷺ کے قدم مبارک سے چھو رہا تھا۔ حضرت انس ؓ نے فرمایا: خیبر کے لوگ اپنے ٹوکرے اور دیگر آلات زراعت لے کر کام کاج کے لیے باہر نکلے، جب انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے کہ محمد، اللہ کی قسم! محمد (ﷺ) پوری فوج کے ساتھ آگئے۔ حضرت انس ؓ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا تو فرمایا: " الله أكبر، الله أكبر، خیبر برباد ہوگیا۔ یقیناً جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح خراب ہوجاتی ہے جنھیں پہلے ڈرایا گیا ہو۔"

(٧) بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُنَادِيَ

باب: 7- مؤذن کی اذان سنتے وقت کیا کہنا چاہیے؟

٦١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا. مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ».

[611] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم اذان سنو تو وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے۔"

فائدہ: اذان کے جواب کے متعلق تین صورتیں ممکن ہیں: * بعینہٖ وہی کلمات دہرائے جائیں جو مؤذن کہتا ہے۔ *حي على الصلاة اور حي على الفلاح پر لاحول و لا قوة إلا بالله پڑھا جائے اور باقی کلمات مؤذن کی طرح کہے جائیں۔ *حي على الصلاة اور حي على الفلاح پر یہ کلمات بھی کہے جائیں اور لاحول ولا قوة إلا بالله بھی کہا جائے۔ جمہور فقہاء نے دوسرے قول کو اختیار کیا ہے۔ امام بخاری ؒ کے انداز بیان سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

٦١٢ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا

[612] حضرت عیسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے، انھوں نے

هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمًا، فَقَالَ مِثْلَهُ إِلٰى قَوْلِهِ: «وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ».

ایک دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انھوں نے أشهد أن محمدًا رسول الله تک اسی طرح کہا جس طرح مؤذن نے کہا تھا۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى نَحْوَهُ. [انظر: ٦١٣، ٩١٤]

پھر امام بخاری رحمہ اللہ نے اسحاق بن راہویہ کے طریق سے اسی طرح کی ایک روایت بیان کی ہے۔

٦١٣ - قَالَ يَحْيٰى: وَحَدَّثَنِي بَعْضُ إِخْوَانِنَا أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، وَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ. [راجع: ٦١٢]

[613] حضرت یحییٰ بن ابو کثیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے میرے بعض بھائیوں نے بیان کیا کہ مؤذن نے جب حي على الصلاة کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوة إلا بالله کہا اور فرمایا: میں نے تمھارے نبی ﷺ کو اسی طرح کہتے سنا ہے۔

(٨) بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النِّدَاءِ

باب:8- اذان کے وقت دعا پڑھنا

٦١٤ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَّهُ؛ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [انظر: ٤٧١٩]

[614] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اذان سنتے وقت یہ دعا پڑھے: [اَللّٰهُمَّ رَبَّ ...... وَعَدْتَّهُ] ”اے اللہ! اس کامل پکار اور قائم ہونے والی نماز کے رب! حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ اور بزرگی عطا فرما اور انھیں اس مقام پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، تو اسے قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی۔“

فائدہ: واضح رہے کہ وسیلہ کے متعلق خود رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”یہ جنت میں ایک درجے کا نام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ جس نے میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلے کی دعا کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔“[1]

1 صحیح مسلم، الصلاة، حدیث: 849(384).

(۹) بَابُ الْاِسْتِهَامِ فِي الْأَذَانِ

وَيُذْكَرُ أَنَّ أَقْوَامًا اخْتَلَفُوا فِي الْأَذَانِ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ سَعْدٌ.

٦١٥ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا». [انظر: ٦٥٤، ٧٢١، ٢٦٨٩]

باب: 9- اذان دینے کے لیے قرعہ اندازی کرنا

بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ لوگوں نے اذان دینے میں جھگڑا کیا تو (اسے ختم کرنے کے لیے) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے مابین قرعہ اندازی کی۔

[615] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور صف اول میں کیا ثواب ہے، پھر وہ اپنے لیے قرعہ ڈالنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ پائیں تو ضرور قرعہ اندازی کریں۔ اور اگر لوگوں کو علم ہو کہ نماز ظہر کے لیے جلدی آنے کا کتنا ثواب ہے تو ضرور سبقت کریں۔ اور اگر وہ جان لیں کہ عشاء اور فجر باجماعت ادا کرنے میں کتنا ثواب ہے تو ان دونوں (کی جماعت) میں ضرور آئیں اگرچہ انھیں سرینوں کے بل چل کر آنا پڑے۔''

(۱۰) بَابُ الْكَلَامِ فِي الْأَذَانِ

وَتَكَلَّمَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِي أَذَانِهِ. وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ أَنْ يَضْحَكَ وَهُوَ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ.

٦١٦ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَعَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ رَزْغٍ فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ؛ فَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ: اَلصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ، فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: فَعَلَ هٰذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَإِنَّهَا عَزْمَةٌ.

باب: 10- دوران اذان میں گفتگو کرنا

حضرت سلیمان بن صرد نے اپنی اذان کے دوران میں گفتگو کی، نیز امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ دوران اذان یا اقامت میں ہنسنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[616] حضرت عبداللہ بن حارث سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بارش کے دن خطبہ دینے کا ارادہ کیا۔ جب مؤذن حي على الصلاة تک پہنچا تو انھوں نے اسے حکم دیا کہ اعلان کر ''ہر شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ لے۔'' (یہ سن کر) لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ کام اس شخص نے کیا ہے جو ہم سے بہتر تھا۔ اور یہ (نماز جمعہ)

[انظر: ٦٦٨، ٩٠١]

عزیمت (ضروری) ہے۔

(١١) بَابُ أَذَانِ الْأَعْمٰى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُّخْبِرُهُ

باب: 11- اندھے شخص کا اذان دینا جب کہ اس کو کوئی وقت بتانے والا ہو

٦١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ». قَالَ: وَكَانَ رَجُلًا أَعْمٰى لَا يُنَادِي حَتّٰى يُقَالَ لَهُ: أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ. [انظر: ٦٢٠، ٦٢٣، ١٩١٨، ٢٦٥٦، ٧٢٤٨]

[617] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلال رات کو اذان دیتا ہے، اس لیے تم (روزے کے لیے) کھاتے پیتے رہو تا آنکہ ابن ام مکتوم اذان دے۔'' راویٔ حدیث نے کہا: ابن ام مکتوم ؓ ایک نابینے آدمی تھے، وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ ان سے کہا جاتا کہ صبح ہوگئی، صبح ہوگئی۔

(١٢) بَابُ الْأَذَانِ بَعْدَ الْفَجْرِ

باب: 12- طلوع فجر کے بعد اذان دینا

٦١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ. [انظر: ١١٧٣، ١١٨١]

[618] حضرت حفصہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ جب مؤذن صبح کی اذان کے لیے کھڑا ہوجاتا اور صبح نمایاں ہوجاتی تو آپ نماز کھڑی ہونے سے پہلے ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے۔

فائدہ: إِذَا اعْتَكَفَ کے معنی یہ ہیں کہ جب مؤذن فجر کے انتظار میں رہتا تاکہ صبح اچھی طرح روشن ہوجائے تو اذان دے۔ مؤذن کی اذان کے بعد رسول اللہ ﷺ دو رکعت سنت فجر پڑھتے تھے جیسا کہ دوسری روایت میں ہے کہ جب مؤذن اذان دیتا اور صبح خوب روشن ہوجاتی تو رسول اللہ ﷺ دو رکعت پڑھتے۔[1]

٦١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ

[619] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز صبح کی اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی سی رکعات پڑھتے تھے۔

1 صحيح البخاري، التطوع، حديث: 1181.

مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ. [انظر: ١١٥٩]

٦٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ». [راجع: ٦١٧]

[620] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلال (رضی اللہ عنہ) رات کو اذان دیتا ہے، اس لیے کھاؤ اور پیو، تا آنکہ ابن ام مکتوم اذان دے۔''

(١٣) بَابُ الْأَذَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ

باب: 13- صبح صادق سے پہلے اذان کہنا

٦٢١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ - أَوْ أَحَدًا مِّنْكُمْ - أَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سَحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ يُنَادِي بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ، وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ، وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ الْفَجْرُ أَوِ الصُّبْحُ - وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ وَرَفَعَهَا إِلَى فَوْقُ، وَطَأْطَأَ إِلَى أَسْفَلُ - حَتَّى يَقُولَ هٰكَذَا». وَقَالَ زُهَيْرٌ بِسَبَّابَتَيْهِ إِحْدَاهُمَا فَوْقَ الْأُخْرَى، ثُمَّ مَدَّهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ. [انظر: ٥٢٩٨، ٧٢٤٧]

[621] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بلال کی اذان سن کر سحری کھانا ترک نہ کرے کیونکہ وہ رات کو اذان دیتا ہے تاکہ تہجد پڑھنے والا لوٹ جائے اور جو ابھی سویا ہوا ہو، اسے بیدار کر دے اور فجر ایسے نہیں ہے۔'' آپ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے پہلے ان کو اوپر اٹھایا پھر آہستہ آہستہ نیچے کی طرف جھکایا، پھر فرمایا: ''فجر اس طرح ہوتی ہے۔'' زہیر راوی نے وضاحت کی کہ آپ نے اپنی دونوں شہادت کی انگلیاں ایک دوسری کے اوپر رکھ کر انھیں دائیں بائیں پھیلا دیا، یعنی دونوں گوشوں میں روشنی پھیل جائے تو صبح ہوتی ہے۔

٦٢٢، ٦٢٣ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنَا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ؛ ح. قَالَ: وَحَدَّثَنِي يُوسُفُ ابْنُ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ

[623,622] حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''بلال رات کو اذان دیتا ہے، اس لیے سحری کھاؤ اور پیو، تا آنکہ ابن ام مکتوم اذان دے۔''

بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ».
[راجع: ٦١٧ وانظر: ١٩١٩]

فائدہ: ہمارے ہاں اذان اول کے متعلق عام عادت یہ ہے کہ اسے اذان تہجد کا نام دیا جاتا ہے، پھر اسے اذان فجر سے کم از کم ایک گھنٹہ پہلے کہا جاتا ہے، حالانکہ یہ اذان قطعی طور پر تہجد کے لیے نہیں بلکہ تہجد پڑھنے والوں کو واپس گھر لوٹانے کے لیے دی جاتی ہے تاکہ وہ آرام کرلیں اور اگر روزہ رکھنا ہے تو سحری وغیرہ تناول کرلیں۔ اور اس کا دوسرا مقصد یہ بیان ہوا ہے کہ یہ سوئے ہوؤں کو بیدار کرنے کے لیے ہے تاکہ وہ اٹھیں اور اپنی حوائج ضروریہ سے فارغ ہوکر نماز فجر کے لیے تیاری کریں۔ اس کام کے لیے پندرہ بیس منٹ ہی کافی ہیں کیونکہ احادیث میں وضاحت ہے کہ دونوں حضرات کے اذان دینے کے درمیان صرف اتنا وقت ہوتا کہ پہلی اذان سے فراغت کے بعد وہ نیچے اتر رہا ہوتا اور دوسرا اذان دینے کے لیے اوپر جا رہا ہوتا۔[1]

(١٤) بَابٌ: كَمْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَمَنْ يَنْتَظِرُ إِقَامَةَ الصَّلَاةِ؟

باب: 14- اذان اور تکبیر کے درمیان کتنا وقت ہونا چاہیے اور (اس شخص کا حکم) جو اقامت کا انتظار کرتا ہے؟

٦٢٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ - ثَلَاثًا - لِمَنْ شَاءَ». [انظر: ٦٢٧]

[624] حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر دو اذانوں (اذان و اقامت) کے درمیان نماز ہے۔“ آپ نے تین دفعہ یہ الفاظ کہے، پھر فرمایا: ”یہ نماز اس شخص کے لیے ہے جو پڑھنا چاہے۔“

٦٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ، حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُمْ كَذٰلِكَ، يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ - قَالَ: وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ: لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَلِيلٌ -. [راجع: ٥٠٣]

[625] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب مؤذن اذان کہتا تھا تو نبی ﷺ کے صحابۂ کرام میں سے کچھ حضرات کھڑے ہوتے اور ستونوں کے پاس جانے میں جلدی کرتے تھے یہاں تک کہ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے تو وہ اسی طرح مغرب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، نیز اذان اور تکبیر کے درمیان کچھ زیادہ فاصلہ نہیں ہوتا تھا۔ عثمان بن جبلہ اور ابوداود حضرت شعبہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان بہت کم فاصلہ ہوتا تھا۔

1 صحيح البخاري، الصوم، حديث: 1919.

فائدہ: اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اذان اور تکبیر کے درمیان کم از کم اتنا فاصلہ تو ضرور ہونا چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھی جاسکیں، چنانچہ اس حدیث میں وضاحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام ؓ مغرب کی اذان کے وقت مسجد کے ستونوں کا رخ کرتے تاکہ انھیں سترہ بنا کر جماعت سے پہلے پہلے دو نفل پڑھ سکیں، پھر جب رسول اللہ ﷺ گھر سے مسجد میں تشریف لاتے تو صحابۂ کرام ؓ ابھی نماز میں مشغول ہوتے تھے، چنانچہ ایک اور حدیث میں ہے، حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ ہم غروب آفتاب کے بعد دو رکعت ادا کرتے جبکہ رسول اللہ ﷺ ہمیں دیکھ رہے ہوتے، آپ نہ تو ہمیں اس کا حکم دیتے اور نہ منع ہی فرماتے۔[1]

(١٥) بَابُ مَنِ انْتَظَرَ الْإِقَامَةَ

باب: 15- اس شخص کا بیان جو اقامت کا انتظار کرے

٦٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُولٰى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ أَنْ يَسْتَبِينَ الْفَجْرُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ. [انظر: ٩٩٤، ١١٢٣، ١١٦٠، ١١٧٠، ٦٣١٠]

[626] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب مؤذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا تو فوراً رسول اللہ ﷺ فجر کے ظاہر ہونے کے بعد نماز فجر سے پہلے ہلکی پھلکی دو رکعتیں ادا فرماتے، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے تاآنکہ مؤذن تکبیر کے لیے آپ کے ہاں حاضر خدمت ہوتا۔

فائدہ: اس حدیث میں تکبیر کے اعتبار سے اذان فجر کو پہلی اذان کہا گیا ہے۔ گویا اس اذان کی دو حیثیتیں ہیں: سحری کی اذان کے مقابلے میں اسے اذان ثانی کہا جاتا ہے اور جماعت کے لیے اقامت کے اعتبار سے اسے اذان اولیٰ کہا گیا ہے۔

(١٦) بَابٌ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِّمَنْ شَاءَ

باب: 16- اگر کوئی چاہے تو ہر اذان اور اقامت کے درمیان نفل نماز پڑھ سکتا ہے

٦٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ

[627] حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز

1 صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین، حدیث: 1938(836).

عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ». ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «لِمَنْ شَاءَ». [راجع: ٦٢٤]

ہے۔ ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے۔" پھر تیسری مرتبہ فرمایا: "اگر کوئی پڑھنا چاہے۔"

(١٧) بَابُ مَنْ قَالَ: لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ

باب: 17- اس شخص کا موقف جو کہتا ہے کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان دے

٦٢٨ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِي، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً - وَكَانَ رَحِيمًا رَّفِيقًا - فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِينَا قَالَ: «ارْجِعُوا فَكُونُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَصَلُّوا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ». [انظر: ٦٣٠، ٦٣١، ٦٥٨، ٦٨٥، ٨١٩، ٢٨٤٨، ٦٠٠٨، ٧٢٤٦]

[628] حضرت مالک بن حویرث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم نے آپ کے ہاں بیس راتیں قیام کیا۔ آپ انتہائی مہربان اور نرم دل تھے۔ جب آپ نے محسوس فرمایا کہ ہمارا اشتیاق اہل خانہ کی طرف ہے تو فرمایا: "اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ اپنے اہل خانہ کے ساتھ رہو۔ انھیں دین کی تعلیم دو اور نماز پڑھا کرو۔ اذان کا وقت آئے تو تم میں سے کوئی اذان دے، پھر تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کے فرائض سرانجام دے۔"

(١٨) بَابُ الْأَذَانِ لِلْمُسَافِرِينَ إِذَا كَانُوا جَمَاعَةً وَالْإِقَامَةِ، وَكَذٰلِكَ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ

باب: 18- مسافر اگر زیادہ ہوں تو انھیں اذان اور اقامت کہنی چاہیے، اسی طرح عرفات اور مزدلفہ میں بھی

وَقَوْلِ الْمُؤَذِّنِ: اَلصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ؛ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ.

نیز سردی اور بارش والی رات میں مؤذن الصلاة في الرحال کہے

٦٢٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ: «أَبْرِدْ»، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ: «أَبْرِدْ»، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ: «أَبْرِدْ»، حَتَّى سَاوَى الظِّلُّ

[629] حضرت ابوذر غفاری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم کسی سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، مؤذن نے (ظہر کی) اذان کہنے کا ارادہ کیا تو آپ نے اس سے فرمایا: "ذرا ٹھنڈا ہو جانے دو۔" اس نے پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو آپ نے پھر فرمایا: "ذرا اور ٹھنڈا ہو جانے دو۔" اس نے تیسری مرتبہ اذان کہنے کا ارادہ کیا تو آپ نے اس سے

التُّلُولَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ». [راجع: ٥٣٥]

فرمایا: ''ذرا مزید ٹھنڈا ہونے دو۔'' یہاں تک کہ جب سایہ ٹیلوں کے برابر ہوگیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''گرمی کی شدت، جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے۔''

٦٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ ﷺ يُرِيدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا». [راجع: ٦٢٨]

[630] حضرت مالک بن حویرث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: دو آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو سفر کا ارادہ رکھتے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سفر پر روانہ ہو جاؤ تو دوران سفر میں اذان دو اور تکبیر کہو، پھر تم میں سے جو عمر میں بڑا ہو، وہ امامت کرائے۔''

فائدہ: اس حدیث میں واضح طور پر حکم ہے کہ دوران سفر میں اذان دی جائے، تکبیر بھی کہی جائے اور پھر باجماعت نماز ادا کی جائے۔ اس میں امیر کے ہونے یا نہ ہونے کا کوئی ذکر نہیں، لیکن اس حدیث کے ظاہری سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں اذان دیں اور دونوں تکبیر کہیں۔ بعض اسلاف نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ دوران سفر میں دونوں کو بیک وقت اذان دینی چاہیے، لیکن ان کا موقف مرجوح ہے۔ ان الفاظ کا صحیح مطلب یہ ہے کہ تم میں سے کوئی اذان دے اور دوسرا تکبیر کہہ دے جیسا کہ حدیث: 631 سے معلوم ہوتا ہے۔

٦٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ: أَتَيْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا، سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ، قَالَ: «ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ»، وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا، «وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ». [راجع: ٦٢٨]

[631] حضرت مالک بن حویرث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم چند ایک ہم عمر نوجوان ساتھی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیس دن تک آپ کے ہاں قیام کیا۔ آپ انتہائی نرم دل اور بڑے مہربان تھے۔ جب آپ نے خیال کیا کہ ہمیں اپنے گھر والوں کا شوق بے چین کر رہا ہے تو آپ نے ہم سے ان کی احوال پرسی فرمائی جنھیں ہم اپنے پیچھے چھوڑے آئے تھے۔ ہم نے آپ کو ان کے حالات سے آگاہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''واپس اپنے اہل خانہ کے پاس لوٹ جاؤ اور انھیں کے پاس رہو۔ انھیں دین کی تعلیم دو اور انھیں اچھی باتوں کی تلقین کرو۔'' آپ نے مزید باتیں بیان فرمائیں جن میں سے کچھ مجھے یاد ہیں اور کچھ یاد نہیں، نیز آپ نے فرمایا: ''جس طرح تم نے مجھے نماز

پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھا کرو۔ اور جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے کوئی شخص اذان کہہ دے، البتہ تم میں سے عمر کے اعتبار سے بڑا جماعت کرائے۔"

٦٣٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ: أَذَّنَ ابْنُ عُمَرَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانَ، ثُمَّ قَالَ: صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ، وَأَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُولُ عَلٰى إِثْرِهِ: «أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ» فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ. [انظر: ٦٦٦]

[632] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ سخت سردی کی رات میں ضجنان پہاڑی پر اذان دی، پھر فرمایا: اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔ انھوں نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ دوران سفر میں سخت سردی یا بارش کی رات میں اپنے مؤذن کو حکم دیتے تھے کہ وہ اذان کہنے کے بعد یوں کہہ دے: توجہ سے سنو! اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔"

٦٣٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِالْأَبْطَحِ فَجَاءَهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ خَرَجَ بِلَالٌ بِالْعَنَزَةِ حَتّٰى رَكَزَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْأَبْطَحِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ. [راجع: ١٨٧]

[633] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو وادی ابطح میں دیکھا کہ آپ کے پاس حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کو نماز کی اطلاع دی، پھر نیزہ لے کر چلے گئے تا آنکہ اسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے وادی ابطح میں گاڑ دیا، پھر انھوں نے نماز کے لیے تکبیر کہی۔

(١٩) بَابٌ: هَلْ يَتَتَبَّعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا؟ وَهَلْ يَلْتَفِتُ فِي الْأَذَانِ؟

باب: 19- کیا مؤذن اپنا منہ ادھر ادھر پھیر سکتا ہے؟ نیز کیا وہ اذان میں ادھر ادھر دیکھ سکتا ہے؟

وَيُذْكَرُ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ جَعَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَجْعَلُ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَا بَأْسَ أَنْ يُؤَذِّنَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوءٍ. وَقَالَ عَطَاءٌ: اَلْوُضُوءُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ. وَقَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ.

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انھوں نے اپنی دونوں انگلیوں کو اپنے کانوں میں ڈالا۔ (اس کے برعکس) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے کانوں میں انگلیاں نہیں دیتے تھے۔ ابراہیم نخعی کہتے ہیں: بغیر وضو اذان دینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ حضرت عطاء کا کہنا ہے کہ اذان میں وضو ثابت اور مسنون ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی ﷺ اپنے تمام اوقات میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

٦٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ رَأَى بِلَالًا يُؤَذِّنُ، فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا بِالْأَذَانِ. [راجع: ١٨٧]

[634] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کہتے ہوئے دیکھا۔ (وہ کہتے ہیں:) میں بھی اذان دیتے وقت ان کے چہرے کی اتباع کرتے ہوئے اذان میں اپنے چہرے کو ادھر ادھر پھیرتا تھا۔

(٢٠) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: فَاتَتْنَا الصَّلَاةُ

باب: 20- کسی آدمی کا یہ کہنا کہ ہم سے نماز فوت ہوگئی (اس کی کیا حیثیت ہے؟)

وَكَرِهَ ابْنُ سِيرِينَ أَنْ يَقُولَ: فَاتَتْنَا الصَّلَاةُ، وَلْكِنْ لِيَقُلْ: لَمْ نُدْرِكْ، وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ أَصَحُّ.

امام ابن سیرین نے اسے مکروہ خیال کیا ہے کہ آدمی کہے: ہماری نماز جاتی رہی، بلکہ اس طرح کہنا چاہیے کہ ہم نماز کو نہیں پا سکے لیکن نبی ﷺ کا فرمان زیادہ صحیح ہے۔

٦٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ الرِّجَالِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: «مَا شَأْنُكُمْ؟» قَالُوا: اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: «فَلَا تَفْعَلُوا، إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا».

[635] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک آپ نے لوگوں کا کچھ شور وغل سنا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''تمھارا کیا حال ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: ہم نے نماز میں شمولیت کے لیے بہت جلدی کی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''آئندہ ایسا نہ کرنا بلکہ جب تم نماز کے لیے آؤ تو وقار اور سکون کو ملحوظ رکھو، پھر جس قدر نماز ملے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے (بعد میں) پورا کرلو۔''

(٢١) بَابٌ: لَا يَسْعَى إِلَى الصَّلَاةِ وَلْيَأْتِهَا بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ

باب: 21- نماز کے لیے دوڑ کر نہیں بلکہ سکون اور وقار سے آنا چاہیے

وَقَالَ: «مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا»، قَالَهُ أَبُو قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس قدر نماز تمھیں مل جائے اسے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کرلو۔'' یہ مسئلہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٦٣٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،

[636] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب تم اقامت سنو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَامْشُوا إِلَى الصَّلَاةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ وَلَا تُسْرِعُوا فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا». [انظر: ٩٠٨]

تو نماز کے لیے سکون و وقار کے ساتھ چلو، تیزی اختیار نہ کرو، پھر جس قدر نماز مل جائے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے (بعد میں) پورا کر لو۔"

فائدہ: صلاۃ مسبوق (جس آدمی کی نماز کا کچھ حصہ فوت ہو جائے) کی ترتیب کا مسئلہ بھی اس حدیث کے تحت آتا ہے کیونکہ اس حدیث کو بیان کرنے والے اکثر راوی باقی ماندہ نماز پڑھنے کے لیے لفظ اتمام بیان کرتے ہیں جس کا تقاضا ہے کہ اس کی نماز کا آخری حصہ رہ گیا ہے، اسے پورا کرنا ہوگا جبکہ کچھ راوی باقی ماندہ نماز پڑھنے کو لفظ قضا سے تعبیر کرتے ہیں جس کا تقاضا ہے کہ امام کے ساتھ ادا کردہ نماز آخری حصہ ہے، اسے پہلے حصے کو پورا کرنا ہوگا۔ اس اختلاف کا نتیجہ اس صورت میں برآمد ہوگا کہ ایک آدمی امام کے ساتھ مغرب کی تیسری رکعت میں شامل ہوتا ہے، امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس نے باقی ماندہ دو رکعت ادا کرنی ہیں، اتمام والے (شوافع) حضرات کے نزدیک اگرچہ امام کی آخری رکعت تھی لیکن مسبوق کی پہلی رکعت مکمل ہے، اس لیے سلام کے بعد پہلی رکعت کے ساتھ ایک رکعت ملا کر تشہد بیٹھے گا، پھر تیسری رکعت پڑھ کر قعدۂ اخیرہ کرے گا اور سلام پھیرے گا۔ اس کے برعکس قضا والے (احناف) حضرات کا موقف ہے کہ امام کے ساتھ اس کی آخری رکعت ادا ہوئی ہے، اب اس نے پہلی اور دوسری رکعت پڑھنی ہے، اس لیے وہ سلام کے بعد پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ اور فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت بھی ملائے گا، اس طرح وہ دوسری رکعت پڑھ کر قعدۂ اخیرہ بیٹھے گا اور سلام پھیرے گا۔ ہمارے نزدیک پہلی صورت راجح ہے جس کے حسب ذیل دلائل ہیں: ٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امام کے ساتھ جو نماز تم پالو وہ تمھاری پہلی نماز ہے۔[1] ٭ إتمام کا حکم اس بات کا ثبوت ہے کہ امام کے ساتھ مسبوق نے جتنی نماز پڑھی تھی وہ اس کی ابتدائی نماز تھی۔ اور جن روایات میں لفظ قضا ہے وہ بھی اتمام کے معنی میں ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ﴾ "پھر جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ۔"[2] اگر امام کے ساتھ پڑھی گئی نماز مسبوق کی آخری رکعت ہو تو اسے باقی ماندہ نماز کی آخری رکعت کے لیے تشہد پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ امام کے ساتھ اسے پڑھ چکا ہے، حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں ہے بلکہ تمام حضرات اسے امام کے ساتھ تشہد پڑھ لینے کے باوجود بھی آخری رکعت میں تشہد پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔

(٢٢) بَابٌ: مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْإِمَامَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ؟

باب: 22- اقامت کے وقت لوگ امام کو دیکھ کر کب کھڑے ہوں؟

٦٣٧ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا

[637] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

1 السنن الكبرى للبيهقي: 299/2. 2 الجمعة 10:62.

هِشَامٌ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي». [انظر: ٦٣٨، ٩٠٩]

کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کی اقامت کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے آتا نہ دیکھ لو۔''

فائدہ: لوگوں کو جماعت کے لیے کب کھڑا ہونا چاہیے؟ اس کے متعلق متقدمین میں اختلاف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام بخاری ؒ نے کوئی فیصلہ کن عنوان قائم نہیں کیا۔ کچھ حضرات کا خیال ہے کہ اقامت ختم ہونے کے بعد مقتدیوں کو اٹھنا چاہیے جبکہ کچھ فقہاء کہتے ہیں کہ اقامت کے آغاز ہی میں مقتدیوں کو نماز کے لیے کھڑا ہوجانا چاہیے۔ اسی طرح بعض حي على الصلاة اور بعض قد قامت الصلاة کہنے کے وقت اٹھنے کے قائل ہیں۔ تنقیح مسئلہ یہ ہے کہ اگر امام مسجد سے باہر ہو تو مقتدیوں کو چاہیے کہ جب وہ مسجد میں آجائے تو صف بندی کے لیے کھڑے ہوں۔ اگر وہ مسجد کے اندر ہو تو جب وہ اپنی جگہ سے جماعت کے لیے اٹھے تو مقتدی بھی اس وقت کھڑے ہوں۔ مذکورہ حدیث کے ظاہری الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابھی گھر میں ہوتے تھے کہ نماز کے لیے اقامت کہہ دی جاتی تھی لیکن ایک دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت بلال ؓ اس وقت تک تکبیر نہ کہتے تھے جب تک رسول اللہ ﷺ گھر سے برآمد نہ ہوجاتے۔ ان کے درمیان بایں طور تطبیق دی گئی ہے کہ حضرت بلال ؓ رسول اللہ ﷺ کے گھر سے نکلنے کا انتظار کرتے رہتے۔ جب رسول اللہ ﷺ پر حضرت بلال ؓ کی نظر پڑتی تو اقامت کہنا شروع کر دیتے جبکہ رسول اللہ ﷺ اکثر لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہوتے تھے۔ جب لوگ آپ کو دیکھتے تو نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے، پھر رسول اللہ ﷺ اس وقت تک جماعت کے لیے مصلے پر نہ آتے جب تک کہ لوگ اپنی صفیں درست نہ کر لیتے۔[1]

(٢٣) بَابٌ: لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ مُسْتَعْجِلًا وَلْيَقُمْ إِلَيْهَا بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ

باب: 23- نماز کے لیے جلد بازی کرتے ہوئے دوڑنے کے بجائے اطمینان اور وقار سے اٹھنا چاہیے

٦٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي، وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ». تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ. [راجع: ٦٣٧]

[638] حضرت ابو قتادہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کی اقامت کہی جائے تو اس وقت تک نہ اٹھو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔ اور تم سکون و وقار اور آہستگی کو خود پر لازم رکھو۔'' علی بن مبارک نے شیبان راوی کی متابعت کی ہے۔

1 فتح الباري: 158/2.

(٢٤) بَابٌ: هَلْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ لِعِلَّةٍ؟

٦٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ، حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ انْتَظَرْنَا أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ، قَالَ: «عَلٰى مَكَانِكُمْ»، فَمَكَثْنَا عَلٰى هَيْئَتِنَا حَتّٰى خَرَجَ إِلَيْنَا يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً وَقَدِ اغْتَسَلَ. [راجع: ٢٧٥]

باب: 24- کیا (اقامت کے بعد) کوئی کسی عذر کی بنا پر مسجد سے نکل سکتا ہے؟

[639] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اس وقت گھر سے باہر تشریف لائے جب نماز کے لیے اقامت ہو چکی تھی اور صفیں بھی درست کر لی گئی تھیں حتی کہ جب آپ ﷺ مصلے پر کھڑے ہو گئے تو ہم آپ کے اللہ اکبر کہنے کا انتظار کرنے لگے لیکن آپ نے ہم سے فرمایا: ''تم اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔'' اور خود واپس تشریف لے گئے، چنانچہ ہم سب اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ تھوڑی دیر بعد جب ہمارے پاس دوبارہ تشریف لائے تو آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا کیونکہ آپ نے غسل فرمایا تھا۔

(٢٥) بَابٌ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: مَكَانَكُمْ، حَتّٰى نَرْجِعَ، انْتَظَرُوهُ

٦٤٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَسَوَّى النَّاسُ صُفُوفَهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَقَدَّمَ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ: «عَلٰى مَكَانِكُمْ»، فَرَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً فَصَلّٰى بِهِمْ. [راجع: ٢٧٥]

باب: 25- جب امام کہے: تم کھڑے رہو میں ابھی واپس آتا ہوں تو لوگوں کو اس کا انتظار کرنا چاہیے

[640] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ نماز کے لیے اقامت ہو چکی تھی اور لوگوں نے صفیں بھی درست کر لی تھیں۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور نماز کے لیے آگے بڑھے جبکہ آپ کو جنابت لاحق تھی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو۔'' چنانچہ آپ گھر لوٹ گئے اور غسل فرمایا۔ جب دوبارہ تشریف لائے تو آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

فائدہ: جب امام کسی ضرورت کے پیش نظر قبل از نماز چلا جائے اور کسی قرینے سے معلوم ہو جائے کہ لوٹ کر واپس آئے گا تو مقتدی حضرات کو اس کا انتظار کرنا چاہیے، بصورت دیگر کوئی دوسرا امام نماز پڑھا سکتا ہے۔

(٢٦) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا صَلَّيْنَا

٦٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! وَاللهِ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أَفْطَرَ الصَّائِمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا»، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى بُطْحَانَ، وَأَنَا مَعَهُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ. [راجع: ٥٩٦]

باب: 26- آدمی کا نبی ﷺ سے یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی

[641] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ غزوۂ خندق کے موقع پر حضرت عمر بن خطاب نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں نماز نہیں پڑھ سکا یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہوگیا۔ یہ گفتگو روزے دار کے روزہ افطار کرنے کے بعد ہوئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں بھی نماز نہیں پڑھ سکا۔'' چنانچہ آپ نیچے اترے اور وادئ بطحان میں چلے، میں بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ نے وضو کیا اور آفتاب غروب ہونے کے بعد پہلے نماز عصر پڑھی، اس کے بعد مغرب کی نماز ادا کی۔

(٢٧) بَابُ الْإِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْإِقَامَةِ

٦٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُنَاجِي رَجُلًا فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ. [انظر: ٦٤٣، ٦٢٩٢]

باب: 27- اقامت کے بعد اگر امام کو کوئی ضرورت پیش آجائے (تو کیا کرے؟)

[642] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ نماز کے لیے اقامت ہوگئی جبکہ نبی ﷺ مسجد کے ایک گوشے میں کسی سے آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے، چنانچہ آپ نماز کے لیے کھڑے نہیں ہوئے یہاں تک کہ کچھ لوگوں کو نیند آنے لگی۔

(٢٨) بَابُ الْكَلَامِ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

٦٤٣ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا

باب: 28- نماز کے لیے اقامت ہو جانے کے بعد گفتگو کرنا

[643] حمید الطویل فرماتے ہیں: میں نے ثابت بنانی

عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: سَأَلْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلَاةُ، فَحَدَّثَنِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَعَرَضَ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بَعْدَ مَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ. [راجع: ٦٤٢]

سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو اقامت کے بعد گفتگو کرتا ہے، تو انھوں نے کہا: حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ نماز کے لیے اقامت ہوچکی تھی کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، اس نے آپ کو اقامت ہوجانے کے بعد روک لیا (اور باتیں کرتا رہا)۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ اس شخص سے گوشۂ مسجد میں تادیر گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ لوگوں کو اونگھ آنے لگی۔ (حدیث: 642) اس سے ثابت ہوا کہ کسی شرعی معاملے سے متعلق اقامت اور تکبیر تحریمہ کے درمیان گفتگو کرنے میں چنداں حرج نہیں۔

(٢٩) بَابُ وُجُوبِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

باب: 29- نماز باجماعت کا واجب ہونا

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ مَنَعَتْهُ أُمُّهُ عَنِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ شَفَقَةً عَلَيْهِ لَمْ يُطِعْهَا.

امام حسن بصری ؒ بیان کرتے ہیں اگر والدہ محترمہ از راہ شفقت اپنے بیٹے کو عشاء کی نماز باجماعت پڑھنے سے منع کرے تو وہ اس کا کہنا نہ مانے۔

٦٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ لِيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ». [انظر: ٦٥٧، ٢٤٢٠، ٧٢٢٤]

[644] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے ارادہ کرلیا تھا کہ کسی کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں تاکہ لکڑیوں کا ڈھیر لگ جائے، پھر نماز کے لیے کسی کو اذان دینے کے متعلق کہوں، پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کا امام بنے اور میں خود ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے)، پھر انھیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر ان میں سے کسی کو معلوم ہوجائے کہ وہ مسجد میں موٹی ہڈی یا دو عمدہ گوشت والے پائے حاصل کرے گا تو وہ نماز عشاء میں ضرور حاضر ہو۔"

(٣٠) بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

باب: 30- نماز باجماعت کی فضیلت

وَكَانَ الْأَسْوَدُ إِذَا فَاتَتْهُ الْجَمَاعَةُ ذَهَبَ إِلٰى مَسْجِدٍ آخَرَ.

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ کی اگر نماز باجماعت فوت ہو جاتی تو وہ دوسری مسجد میں جاتے۔

وَجَاءَ أَنَسٌ إِلٰى مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ وَصَلّٰى جَمَاعَةً.

حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک مسجد میں آئے جس میں نماز ہو چکی تھی تو انھوں نے وہاں اذان دی، پھر اقامت کہہ کر نماز باجماعت ادا فرمائی۔

٦٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً». [انظر: ٦٤٩]

[645] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز باجماعت، اکیلے شخص کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔''

٦٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً».

[646] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جماعت کی نماز اکیلے شخص کی نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔''

٦٤٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسًا وَّعِشْرِينَ ضِعْفًا، وَذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، فَإِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، وَلَا

[647] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا اس کے اپنے گھر اور اپنے بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ثواب ہے اور یہ اس طرح کہ جب وہ عمدہ طریقے سے وضو کر کے مسجد کی طرف روانہ ہو اور محض نماز کے لیے چلے تو جو قدم بھی اٹھائے گا اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند ہوگا اور ایک گناہ بھی معاف ہوگا۔ پھر جب وہ نماز ادا کر لے گا تو جب تک اپنی جائے نماز پر رہے گا، فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہیں گے کہ یا اللہ! تو اس پر اپنا فضل و کرم فرما، یا اللہ! تو اس پر رحم و شفقت فرما۔ اور جب تک تم میں سے کوئی نماز کا انتظار کرتا ہے تو وہ گویا نماز

يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ». [راجع: ١٧٦]

ہی میں رہتا ہے۔"

(٣١) بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

باب: 31- نماز فجر باجماعت پڑھنے کی فضیلت

٦٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمِيعِ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِينَ جُزْءًا، وَّتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ» ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَاقْرَؤُا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿إِنَّ قُرْءَانَ ٱلْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ [الإسراء: ٧٨]. [راجع: ١٧٦]

[648] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "نماز باجماعت تنہا شخص کی نماز سے ثواب میں پچیس درجے زیادہ ہے۔ اور رات دن کے فرشتے نماز فجر میں جمع ہوتے ہیں۔" پھر حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کہا: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: "فجر میں قرآن کی تلاوت پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔"

فائدہ: امام بخاری ؒ نے اس حدیث میں نماز فجر باجماعت ادا کرنے کی وجہ فضیلت کو بیان کیا ہے کہ اس میں دن رات کے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔ اسی فضیلت کے پیش نظر حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ تمام رات نوافل پڑھنے سے مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ نماز فجر کی جماعت میں شرکت کروں۔ یہ فضیلت نماز عصر کو بھی حاصل ہے جیسا کہ احادیث میں صراحت کے ساتھ اس کا ذکر ہے۔

٦٤٩ - قَالَ شُعَيْبٌ: وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً. [راجع: ٦٤٥]

[649] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نماز باجماعت کی فضیلت تنہا شخص کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ ہے۔

٦٥٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُولُ: دَخَلَ عَلَيَّ أَبُوالدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ: مَا أَغْضَبَكَ؟ فَقَالَ: وَاللهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا.

[650] حضرت ام درداء ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ حضرت ابو درداء ؓ انتہائی غصے کی حالت میں میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: آپ کو کس بات نے غضبناک بنا دیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت محمد ﷺ کی لائی ہوئی شریعت سے میں اب کوئی بات نہیں پاتا سوائے اس کے کہ لوگ جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیتے ہیں۔

٦٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِّنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ».

[651] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''نماز کے متعلق سب لوگوں سے زیادہ ثواب ان حضرات کو ملتا ہے جن کی مسافت مسجد سے دور ہے، پھر (ان سے زیادہ انھیں) جن کی ان سے دور ہے۔ اور جو شخص امام کے ہمراہ نماز پڑھنے کا انتظار کرتا ہے باعتبار ثواب کے اس شخص سے بڑھ کر ہے جو نماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔''

(٣٢) بَابُ فَضْلِ التَّهْجِيرِ إِلَى الظُّهْرِ

باب: 32- نماز ظہر اول وقت پڑھنے کی فضیلت

٦٥٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَذَهُ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ». [انظر: ٢٤٧٢]

[652] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص راستے میں جا رہا تھا، اس نے وہاں خاردار ٹہنی دیکھی تو اسے ایک طرف ہٹا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر دانی کرتے ہوئے اسے معاف کر دیا۔''

٦٥٣ - ثُمَّ قَالَ: «اَلشُّهَدَاءُ خَمْسٌ: اَلْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِيقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ». وَقَالَ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ»، [انظر: ٧٢٠، ٢٨٢٩، ٥٧٣٣]

[653] پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''شہداء پانچ قسم کے ہیں: طاعون میں مرنے والے، پیٹ کے عارضے سے مرنے والے، ڈوب کر مرنے والے، دب کر مرنے والے اور اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے شہید ہونے والے۔'' اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور صف اول میں کیا ثواب ہے تو پھر اپنے لیے قرعہ ڈالنے کے سوا کوئی چارہ نہ پائیں تو ضرور قرعہ اندازی کریں۔''

٦٥٤ - «وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا». [راجع: ٦١٥]

[654] (آپ نے فرمایا:) ''اگر لوگوں کو علم ہو کہ (نماز ظہر کے لیے) جلدی آنے میں کتنا ثواب ہے تو ضرور ایک دوسرے سے آگے بڑھیں۔ اور اگر جان لیں کہ عشاء اور فجر کی نماز (باجماعت) ادا کرنے میں کیا ثواب ہے تو ان دونوں کی جماعت میں ضرور آئیں اگرچہ انھیں سرینوں کے بل چل کر آنا پڑے۔''

(٣٣) بَابُ احْتِسَابِ الْآثَارِ

باب: 33- (مسجد کو جاتے وقت) ہر قدم پر ثواب کی نیت کرنا

٦٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا بَنِي سَلِمَةَ! أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ؟».

[655] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے بنوسلمہ! تم اپنے قدموں کے بدلے ثواب کے طلب گار کیوں نہیں ہو؟''

وَقَالَ مُجَاهِدٌ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَءَاثَٰرَهُمْ﴾ [يس: ١٢] قَالَ: خُطَاهُمْ. [انظر: ٦٥٦، ١٨٨٧]

حضرت امام مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد باری تعالیٰ: ''ہم ان کے وہ اعمال بھی لکھتے ہیں جو انھوں نے آگے بھیجے اور وہ آثار بھی جو پیچھے چھوڑ گئے ہیں'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: آثَارَهُمْ سے مراد ان کے قدم ہیں۔

٦٥٦ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ بَنِي سَلِمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِّنَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: فَكَرِهَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعْرُوا الْمَدِينَةَ فَقَالَ: «أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ؟».

[656] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ بنوسلمہ قبیلے نے نقل مکانی کر کے نبی ﷺ کے قریب رہنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا کہ وہ مدینے کو ویران کر دیں پھر آپ نے ان سے فرمایا: ''تم اپنے قدموں کے بدلے ثواب کے طلب گار کیوں نہیں ہو؟

قَالَ مُجَاهِدٌ: خُطَاهُمْ آثَارُهُمْ، وَالْمَشْيُ فِي الْأَرْضِ بِأَرْجُلِهِمْ. [راجع: ٦٥٥]

امام مجاہد نے آثَارَهُمْ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس کے معنی زمین پر اپنے قدموں سے چلنے کے نشانات ہیں۔

(٣٤) بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

باب: 34- نماز عشاء با جماعت ادا کرنے کی فضیلت

٦٥٧ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيمَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ، ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِّنْ نَارٍ

[657] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ اور کوئی نماز منافقین پر گراں نہیں ہے۔ اگر وہ جان لیں کہ ان دونوں میں کیا (ثواب) ہے تو ان کے لیے ضرور حاضر ہوں اگرچہ انھیں گھٹنوں اور سرینوں کے بل چل کر آنا پڑے۔ میں نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ مؤذن کو تکبیر کہنے کا حکم دوں، پھر کسی کو لوگوں کی امامت پر مامور کروں اور خود آگ کے شعلے

فَأُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لَّا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ» .
[راجع : ٦٤٤]

لے کر ان لوگوں کو جلا دوں جو ابھی تک نماز کے لیے نہیں نکلے۔"

(٣٥) بَابٌ : اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ

باب: 35- دو یا دو سے زیادہ آدمی جماعت کے حکم میں ہیں

٦٥٨ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا» .
[راجع : ٦٢٨]

[658] حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی اذان دے اور تکبیر کہے پھر تم میں سے بڑی عمر والا امامت کرائے۔"

(٣٦) بَابُ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

باب: 36- مساجد اور ان میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے کی فضیلت

٦٥٩ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلٰى أَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ، لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَّا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ ، لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَّنْقَلِبَ إِلٰى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ» . [راجع : ١٧٦]

[659] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فرشتے تم میں سے اس شخص کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی جائے نماز پر رہے، بشرطیکہ بے وضو نہ ہو۔ (دعا یہ ہے:) اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما، نیز تم میں سے ہر ایک اس وقت تک نماز ہی میں رہتا ہے جب تک نماز نے اسے روک رکھا ہو اور اپنے گھر واپس آنے کے لیے نماز کے علاوہ اور کوئی چیز مانع نہ ہو۔"

فائدہ: مسجد میں نماز کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے ٹھہرا یا نماز کے انتظار کی نیت میں کسی اور مقصد کو بھی شامل کر لیا تو مذکورہ ثواب کا حق دار نہیں ہوگا۔ اگر کوئی مسجد سے نکل جاتا ہے لیکن دوبارہ لوٹ کر مسجد میں ہی دوسری نماز ادا کرنے کی فکر میں رہتا ہے تو اسے بھی مذکورہ ثواب نہیں ملے گا، ہاں! اس قسم کے آدمی کو اور نوعیت کا ثواب حاصل ہوگا جسے آئندہ حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

٦٦٠ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ : حَدَّثَنَا

[660] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی

يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: اَلْإِمَامُ الْعَادِلُ؛ وَشَابٌّ نَّشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ؛ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ؛ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ؛ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ [امْرَأَةٌ] ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ؛ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفٰى حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ؛ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ». [انظر: ١٤٢٣، ٦٤٧٩، ٦٨٠٦]

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ دے گا جس روز اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا: انصاف کرنے والا حکمران، وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھے، وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہتا ہو، وہ دو شخص جو اللہ کے لیے دوستی کریں، جمع ہوں تو اس کے لیے اور جدا ہوں تو بھی اس کے لیے، وہ شخص جسے کوئی خوبرو اور معزز عورت برائی کی دعوت دے اور وہ کہہ دے: میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ شخص جو اس قدر پوشیدہ طور پر صدقہ دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے کہ اس کا دایاں ہاتھ کیا خرچ کرتا ہے اور ساتواں وہ شخص جو خلوت میں اللہ کو یاد کرے تو (بے ساختہ) اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔''

٦٦١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ: هَلِ اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَاتَمًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلّٰى فَقَالَ: «صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَلَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مُّنْذُ انْتَظَرْتُمُوهَا». قَالَ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ خَاتَمِهِ. [راجع: ٥٧٢]

[661] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے انگوٹھی بنوائی تھی؟ انھوں نے فرمایا: ہاں! ایک دن آپ ﷺ نے نماز عشاء کو آدھی رات تک مؤخر فرمایا، نماز سے فراغت کے بعد اپنے چہرۂ انور سے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''لوگ تو نماز پڑھ کر سو گئے اور تم نے جب نماز کا انتظار کیا تو گویا تم نماز ہی کی حالت میں رہے۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا میں اب بھی اس انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں جو آپ نے پہن رکھی تھی۔

(٣٧) بَابُ فَضْلِ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَنْ رَاحَ

باب: 37- مسجد میں صبح و شام آمد و رفت رکھنے والے کی فضیلت

٦٦٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ

[662] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جو شخص مسجد کی طرف صبح و شام بار بار آتا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ جنت میں

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ».

اس کی مہمانی تیار کرتا ہے، جب بھی وہ صبح اور شام (مسجد میں) آتا اور جاتا ہے۔"

(٣٨) بَابٌ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ

باب: 38- نماز کی اقامت کے بعد فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں ہوتی

٦٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ. قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِّنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ: مَالِكٌ ابْنُ بُحَيْنَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا وَّقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَاثَ بِهِ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «آلصُّبْحَ أَرْبَعًا؟ آلصُّبْحَ أَرْبَعًا؟».

[663] حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے۔ حفص بن عاصم (راویٔ حدیث) کہتے ہیں: میں نے ازد قبیلے کے ایک آدمی سے سنا، اسے مالک ابن بحینہ کہا جاتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا جبکہ نماز کے لیے اقامت ہو چکی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے اس آدمی کو گھیر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: ''کیا صبح کی چار رکعتیں ہیں؟ کیا صبح کی چار رکعتیں ہیں؟''

تَابَعَهُ غُنْدَرٌ وَّمُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَالِكٍ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: عَنْ سَعْدٍ، عَنْ حَفْصٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، وَقَالَ حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا سَعْدٌ عَنْ حَفْصٍ، عَنْ مَالِكٍ.

غندر اور معاذ نے بہز بن اسد کی متابعت کی ہے، وہ شعبہ سے بیان کرتے ہیں اور شعبہ مالک سے روایت کرتے ہیں۔ ابن اسحاق نے اس کی سند بیان کرتے ہوئے کہا: عن سعد عن حفص عن عبداللہ ابن بحینہ - حماد نے اس کی سند بایں طور بیان کی: ہمیں سعد نے خبر دی، اس نے حفص سے بیان کیا، وہ مالک سے روایت کرتے ہیں۔

فائدہ: اس عنوان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تکبیر ہو جائے تو ہر قسم کی نماز منع ہے، خواہ سنت ہوں یا نوافل اور راتبہ ہوں یا غیر راتبہ، البتہ الفاظ کے اعتبار سے ہر قسم کے فرائض اس سے خارج ہیں۔

(٣٩) بَابُ حَدِّ الْمَرِيضِ أَنْ يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ

باب: 39- مریض کو کس حد تک (کی بیماری میں) جماعت کے لیے آنا چاہیے

٦٦٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: قَالَ الْأَسْوَدُ: كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَذَكَرْنَا الْمُوَاظَبَةَ عَلَى الصَّلَاةِ وَالتَّعْظِيمَ لَهَا، قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأُذِّنَ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ»، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ [فِي] مَقَامِكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، وَأَعَادَ فَأَعَادُوا لَهُ، فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: «إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ»، فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ رِجْلَيْهِ يَخُطَّانِ الْأَرْضَ مِنَ الْوَجَعِ، فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ مَكَانَكَ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ.

[664] حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اس دوران میں ہم نے نماز کی پابندی اور اس کی عظمت کا ذکر کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مرض وفات میں مبتلا ہوئے اور نماز کے لیے اذان ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' اس وقت آپ سے عرض کیا گیا: ابوبکر بڑے نرم دل انسان ہیں۔ جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو (شدت غم سے) لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ آپ نے دوبارہ وہی حکم دیا تو پھر وہی عرض کیا گیا، آپ نے تیسری مرتبہ پھر وہی کہا اور فرمایا: ''تم حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے تشریف لے گئے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں کچھ کمی محسوس کی تو آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر نکلے، گویا میں اب بھی آپ کے دونوں پاؤں دیکھ رہی ہوں کہ وہ کمزوری کی وجہ سے زمین پر گھسٹتے جا رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہا تو نبی ﷺ نے انھیں اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پھر آپ کو لایا گیا تا آنکہ آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔

فَقِيلَ لِلْأَعْمَشِ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاتِهِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ بِرَأْسِهِ: نَعَمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ بَعْضَهُ وَزَادَ أَبُو

حضرت اعمش سے دریافت کیا گیا: آیا نبی ﷺ نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی اقتدا کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے؟ تو حضرت اعمش نے سر کے اشارے سے ہاں میں جواب

مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ: جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا. [راجع: ١٩٨]

دیا۔ ابو داود (طیالسی) نے اس حدیث کا کچھ حصہ شعبہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابومعاویہ نے حضرت اعمش سے جو روایت بیان کی ہے اس میں مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ ہے: رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب بیٹھ گئے جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا اپنی ازواج مطہرات کو حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتیں قرار دینے سے مراد یہ تھا کہ جس طرح انھوں نے خلاف باطن کا اظہار کیا اسی طرح تمھارے دل میں بات کچھ اور ہے اور ظاہر کچھ اور کر رہی ہو۔ دراصل یوسف علیہ السلام کی ساتھ والی عورتوں سے مراد عزیز مصر کی بیوی ہے۔ اسی طرح آپ نے اگرچہ جمع کا صیغہ استعمال کر کے سب ازواج کو مخاطب کیا لیکن مراد صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ اس مشابہت کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ عزیز مصر کی بیوی نے خواتین مصر کی دعوت کا اہتمام کیا، بظاہر وہ ان کی مہمان نوازی کر رہی تھی لیکن مقصود یہ تھا کہ وہ بھی ذرا حسن یوسف کا نظارہ کر لیں تاکہ مجھے ایک زرخرید غلام سے محبت کرنے میں معذور خیال کریں، اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بظاہر یہ کہہ رہی تھیں کہ ان کے والد رقت قلبی کی وجہ سے جماعت نہیں کروا سکیں گے، لہٰذا یہ ذمہ داری کسی اور کے سپرد کی جائے لیکن ان کا مقصود یہ تھا کہ ایسے حالات میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مصلائے نبوت پر کھڑے ہونے سے لوگ بدشگونی لیں گے، اس لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق عذر خواہی کر رہی تھیں جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خود ایک حدیث میں اس کی وضاحت فرمائی ہے۔[1]

٦٦٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ، وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَرَجُلٍ آخَرَ.

[665] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو آپ نے اپنی بیویوں سے اجازت چاہی کہ میرے گھر آپ کی تیمار داری کی جائے۔ تمام بیویوں نے اجازت دے دی، چنانچہ آپ دو آدمیوں کا سہارا لے کر نکلے جبکہ آپ کے پاؤں گھسٹ رہے تھے۔ آپ اس وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان تھے۔

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ. فَقَالَ لِي: وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟

راوی حدیث حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ

1. صحيح البخاري، المغازي، حديث: 4445.

قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. [راجع: ١٩٨]

دوسرا آدمی کون تھا جس کا حضرت عائشہ ؓ نے نام نہیں لیا؟ میں نے کہا: نہیں، کہنے لگے: علی بن ابی طالب ؓ تھے۔

(٤٠) بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَطَرِ وَالْعِلَّةِ أَنْ يُّصَلِّيَ فِي رَحْلِهِ

باب: 40- بارش یا کسی اور عذر کی وجہ سے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت

٦٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيحٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ يَقُولُ: «أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ». [راجع: ٦٣٢]

[666] حضرت نافع ؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک سرد اور تیز آندھی کی رات کو حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے اذان دی، پھر کہا: لوگو! اپنے اپنے گھر میں نماز پڑھ لو۔ اس کے بعد فرمایا: جب کبھی شب بادو باراں کا سامنا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ موذن کو حکم دیتے کہ وہ [أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ] کہہ دے، یعنی اپنے گھروں میں نماز پڑھ لینے کا اعلان کر دے۔

٦٦٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمَى، وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ، فَصَلِّ يَارَسُولَ اللهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَجَاءَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ؟» فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ. [راجع: ٤٢٤]

[667] حضرت محمود بن ربیع انصاری ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک ؓ نابینا تھے اور اپنی قوم کے امام تھے۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ اندھیری اور سیاہ راتیں ہوتی ہیں اور میں نابینا شخص ہوں (مسجد میں حاضر نہیں ہوسکتا)، لہٰذا آپ میرے گھر میں کسی مقام پر نماز پڑھ لیں تاکہ میں اس جگہ اپنا ''مصلیٰ'' بنالوں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: ''تم میری نماز کے لیے کس جگہ کا انتخاب کرتے ہو؟'' انھوں نے اپنے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہاں نماز ادا فرمائی۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عتبان ؓ کو ترک جماعت کی اجازت دے دی لیکن حضرت ابن ام مکتوم ؓ کو اجازت نہ دی جبکہ وہ بھی نابینا تھے، اس کی چند ایک وجوہات ہوسکتی ہیں، مثلاً: ٭ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عتبان ؓ کے لیے رخصت کو پسند فرمایا اور حضرت ابن ام مکتوم ؓ کے لیے عزیمت کا انتخاب فرمایا۔ ٭ حضرت عتبان ؓ اذان نہ سنتے ہوں گے جبکہ حضرت ابن ام مکتوم ؓ اذان کی آواز سنتے تھے جیسا کہ حدیث میں اس کی صراحت ہے۔ ٭ ممکن ہے حضرت ابن ام مکتوم ؓ کا عذر حضرت عتبان ؓ کے مقابلے میں کم درجے کا ہو، اس لیے انھیں اجازت نہیں دی گئی۔

(٤١) بَابٌ: هَلْ يُصَلِّي الْإِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ؟ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ؟

باب:41- کیا امام بارش کے وقت حاضرین کو نماز پڑھائے؟ نیز کیا جمعے کے دن بارش میں بھی خطبے کا اہتمام کرے؟

٦٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ: قُلْ: اَلصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ، فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا، فَقَالَ: كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هٰذَا، إِنَّ هٰذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي - يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - إِنَّهَا عَزْمَةٌ وَّإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ.

[668] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بارش اور کیچڑ کے دن لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور مؤذن کو حکم دیا کہ جب وہ حي علی الصلاۃ پر پہنچے تو اس طرح کہے: ''لوگو! اپنی اپنی قیام گاہوں پر نماز پڑھ لو۔'' یہ سن کر وہاں موجود لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ گویا انھوں نے اسے برا محسوس کیا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے اسے برا خیال کیا ہے؟ حالانکہ یہ کام اس شخصیت نے کیا ہے جو مجھ سے کہیں بہتر تھی، یعنی نبی ﷺ نے۔ چونکہ اذان سے مسجد میں آنا ضروری ہوجاتا ہے، اس لیے میں نے اچھا نہیں سمجھا کہ تمھیں تکلیف میں ڈالوں۔

وَعَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: كَرِهْتُ أَنْ أُؤَثِّمَكُمْ فَتَجِيئُونَ تَدُوسُونَ الطِّينَ إِلٰى رُكَبِكُمْ. [راجع: ٦١٦]

عاصم کی روایت بھی اسی طرح ہے، البتہ اس کے آخری الفاظ اس طرح ہیں کہ عبداللہ بن عباس ؓ نے فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ تمھیں گناہ میں مبتلا کروں، تم تنگ دلی کے ساتھ گھٹنوں تک کیچڑ کو روندتے ہوئے مسجد میں آؤ۔

فائدہ: حدیث کے ظاہر الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ نے اذان سے پہلے خطبہ دیا، حالانکہ خطبے کا وقت اذان کے بعد ہے پہلے نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس مقام پر فعل سے مراد ارادۂ فعل ہے، یعنی جب حضرت ابن عباس ؓ نے خطبہ دینے کا ارادہ کیا تو اس وقت مؤذن کو ہدایت کی کہ اذان میں [أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ] کہہ دے۔[1]

٦٦٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ: جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتّٰى

[669] حضرت ابو سلمہ ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو سعید خدری ؓ سے (شب قدر کے متعلق) دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: بادل کا ایک ٹکڑا آیا

1 حاشية السندي: 123/1.

سَالَ السَّقْفُ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ. [انظر: ٨١٣، ٨٣٦، ٢٠١٦، ٢٠١٨، ٢٠٢٧، ٢٠٣٦، ٢٠٤٠]

اور خوب برسا، یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی جو کہ کھجور کی شاخوں سے تیار کی گئی تھی۔ اس کے بعد نماز کے لیے اقامت کہی گئی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ کیچڑ کا نشان میں نے آپ کی پیشانی پر بھی دیکھا۔

٦٧٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ الصَّلَاةَ مَعَكَ، وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا، فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَدَعَاهُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَبَسَطَ لَهُ حَصِيرًا، وَنَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيرِ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ آلِ الْجَارُودِ لِأَنَسٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ. [انظر: ١١٧٩، ٦٠٨٠]

[670] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک انصاری شخص نے (رسول اللہ ﷺ سے) عرض کیا کہ وہ آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا کیونکہ وہ غیر معمولی موٹاپے کا شکار تھا، چنانچہ اس نے نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ (آپ اس کے گھر تشریف لے گئے تو) اس نے آپ کے لیے ایک چٹائی بچھائی۔ اس کے ایک کنارے کو دھو کر اس پر آپ نے دو رکعتیں ادا کیں۔ آل جارود میں سے ایک آدمی نے حضرت انس ؓ سے دریافت کیا: آیا نبی ﷺ نماز چاشت پڑھا کرتے تھے؟ حضرت انس ؓ نے جواب دیا: میں نے اس روز کے علاوہ کبھی آپ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

(٤٢) بَابٌ: إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

باب: 42- دوران اقامت میں اگر کھانا آجائے

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِالْعَشَاءِ. وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ إِقْبَالُهُ عَلَى حَاجَتِهِ حَتَّى يُقْبِلَ عَلَى صَلَاتِهِ وَقَلْبُهُ فَارِغٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ (ایسے حالات میں نماز سے) پہلے رات کا کھانا تناول فرماتے۔ اور حضرت ابودرداء ؓ کا ارشاد گرامی ہے: آدمی کا پہلے اپنی ضرورت کو پورا کر لینا تاکہ اطمینان قلب کے ساتھ نماز کی طرف متوجہ ہو، اس کے عقل مند ہونے کی علامت ہے۔

٦٧١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ

[671] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر دوران اقامت میں کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھالو۔''

وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ». [انظر: ٥٤٦٥]

٦٧٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَؤُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ». [انظر: ٥٤٦٣]

[672] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو نماز مغرب سے پہلے کھانا کھالو اور اپنا کھانا چھوڑ کر نماز کے لیے عجلت نہ کرو۔''

٦٧٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ». وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلَاةُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتَّى يَفْرُغَ وَإِنَّهُ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ. [انظر: ٦٧٤، ٥٤٦٤]

[673] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے اور اس دوران میں نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو پہلے کھانا تناول کرلے، جلدی نہ کرے بلکہ کھانے سے فراغت حاصل کرے۔'' حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی عادت تھی کہ اگر ان کے لیے کھانا رکھ دیا جاتا اور اس دوران میں اقامت ہوجاتی تو جب تک کھانے سے فارغ نہ ہوجاتے، نماز میں شریک نہ ہوا کرتے تھے، حالانکہ وہ امام کی قراءت بھی سن رہے ہوتے تھے۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کا مذکورہ عمل ان کا اپنا اختیار کردہ اجتہاد ہے، ہمارے نزدیک بہتر ہے کہ اگر انسان اس قدر کھا چکا ہو کہ اطمینانِ قلب کے ساتھ نماز پڑھ سکے تو نماز کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ مکمل طور پر کھانے سے فراغت ضروری نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا عمل مبارک بھی ہمارے اس موقف کا مؤید ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ شانے کا گوشت کھا رہے تھے کہ آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا، آپ نے گوشت وہیں رکھا اور نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔[1]

٦٧٤ - وَقَالَ زُهَيْرٌ وَوَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ».

[674] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو تو جلدی نہ کرے تا آنکہ کھانے سے اپنی ضرورت پوری کرلے اگرچہ نماز کھڑی ہوچکی ہو۔''

رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَهْبِ بْنِ

اس حدیث کو ابراہیم بن منذر نے وہب بن عثمان سے

[1] فتح الباري: 209/2.

عُثْمَانَ، وَوَهْبٌ [مَدَنِيٌّ]. [راجع: ٦٧٣]

روایت کیا ہے اور وہب مدنی ہے۔

(٤٣) بَابٌ: إِذَا دُعِيَ الْإِمَامُ إِلَى الصَّلَاةِ وَبِيَدِهِ مَا يَأْكُلُ

باب: 43- جب امام کو نماز کے لیے بلایا جائے اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز ہو جسے وہ کھا رہا ہو

٦٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ٢٠٨]

[675] حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو شانے کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھاتے ہوئے دیکھا، اتنے میں آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا، آپ نے چھری کو وہیں پھینک دیا اور نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے، چنانچہ آپ نے نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

(٤٤) بَابُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَهْلِهِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ

باب: 44- جماعت کھڑی ہو جائے تو گھریلو مصروفیات ترک کر کے نماز میں شریک ہونا چاہیے

٦٧٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ - تَعْنِي: فِي خِدْمَةِ أَهْلِهِ - فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ. [انظر: ٥٣٦٣، ٦٠٣٩]

[676] حضرت اسود سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی ﷺ کی گھریلو مصروفیات کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ اپنے اہل خانہ کی خدمت میں مصروف رہتے اور جب نماز کا وقت آ جاتا تو آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

(٤٥) بَابُ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ وَسُنَّتَهُ

باب: 45- مسنون طریقۂ نماز سکھانے کے لیے لوگوں کے سامنے نماز پڑھنا

٦٧٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ: إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ،

[677] حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمارے پاس اس مسجد میں ایک دفعہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمانے لگے: میں تمھارے سامنے نماز پڑھتا ہوں، حالانکہ میری نیت نماز پڑھنے کی نہیں۔ میرا

أُصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي، فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ: كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي؟ قَالَ: مِثْلَ شَيْخِنَا هٰذَا، قَالَ: وَكَانَ شَيْخُنَا يَجْلِسُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى. [انظر: ٨٠٢، ٨١٨، ٨٢٤]

مقصد صرف یہ ہے کہ تمھیں وہ طریقہ بتاؤں جس طریقے سے نبی ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے۔ (راوی حدیث ایوب نے کہا:) میں نے ابوقلابہ سے سوال کیا: انھوں نے کس طرح نماز پڑھی تھی؟ ابوقلابہ نے جواب دیا: ہمارے اس بزرگ (عمرو بن سلمہ) کی طرح۔ ہمارے وہ بزرگ جب پہلی رکعت میں سجدے سے سر اٹھاتے تو کھڑے ہونے سے پہلے ذرا بیٹھ جایا کرتے تھے۔

(٤٦) بَابٌ: أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

باب: 46- صاحب علم و فضل امامت کا زیادہ حق دار ہے

٦٧٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ»، قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ، إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، قَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ» فَعَادَتْ، فَقَالَ: «مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ»، فَأَتَاهُ الرَّسُولُ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٣٣٨٥]

[678] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ بیمار ہوئے اور بیماری نے شدت اختیار کی تو آپ نے فرمایا: ''ابوبکر سے کہو، وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گویا ہوئیں: وہ نرم دل آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''ابوبکر سے کہو، وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پہلے والی بات پھر کہہ دی۔ آپ ﷺ نے سہ بارہ فرمایا: ''تم ابوبکر سے کہو، وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ تم عورتیں مجھے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتیں معلوم ہوتی ہو۔'' پھر ایک آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انھوں نے نبی ﷺ کی حیات مبارکہ ہی میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

٦٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي

[679] حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایام علالت میں فرمایا: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو، وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی

بِالنَّاسِ»، قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ»، فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا. [راجع: ١٩٨]

جگہ کھڑے ہوکر (فرطِ غم سے) رونے لگیں گے، اس وجہ سے لوگوں کو ان کی آواز سنائی نہیں دے گی، لہٰذا آپ حضرت عمر ؓ کو حکم دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ ؓ سے کہا کہ تم بھی رسول اللہ ﷺ سے کہو کہ ابوبکر ؓ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو گریے کے باعث لوگوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکیں گے، اس لیے آپ حضرت عمر ؓ کو حکم دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، چنانچہ حضرت حفصہ ؓ نے عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خاموش رہو، یقیناً تم یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر ؓ سے کہو، وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' اس پر حضرت حفصہ ؓ نے حضرت عائشہ ؓ سے کہا: میں نے کبھی تم سے کوئی فائدہ نہیں پایا۔

٦٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ - وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ -: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ، كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ، فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ.

[680] حضرت انس ؓ سے روایت ہے جو نبی ﷺ کے پیروکار، خدمت گزار اور صحبت دار ہیں، انھوں نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق ؓ نبی ﷺ کے مرض وفات میں لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ پیر کے دن جب لوگ نماز کے لیے صف بستہ تھے تو نبی ﷺ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے ہوکر لوگوں کی طرف دیکھنے لگے۔ اس وقت آپ کا چہرہ (حسن و جمال اور رعنائی و زیبائی میں) گویا مصحف کا ورق تھا۔ پھر آپ بشاشت کے ساتھ مسکرائے تو ہم لوگوں کو انتہائی خوشی ہوئی، اندیشہ تھا کہ ہم نبی ﷺ کو دیکھتے دیکھتے نماز سے غافل ہو جائیں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق ؓ الٹے پاؤں پیچھے لوٹنے لگے تا کہ لوگوں کی صف میں شامل ہو جائیں۔ وہ سمجھے کہ نبی ﷺ نماز کے لیے تشریف لا رہے ہیں لیکن آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ

[انظر: ٦٨١، ٧٥٤، ١٢٠٥، ٤٤٤٨]

اپنی نماز پوری کر لو۔ پھر آپ نے پردہ ڈال دیا اور اسی دن آپ نے وفات پائی۔

٦٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثًا، فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِالْحِجَابِ، فَرَفَعَهُ، فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ مَا رَأَيْنَا مَنْظَرًا كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وَضَحَ لَنَا، فَأَوْمَأَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ، وَأَرْخَى النَّبِيُّ ﷺ الْحِجَابَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ. [راجع: ٦٨٠]

[681] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ایام علالت میں تین دن تک باہر تشریف نہ لا سکے۔ پھر ایک دن نماز کے لیے تکبیر ہو چکی تھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جماعت کے لیے پیش قدمی کرنے کو تھے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے (حجرے کا) پردہ اٹھایا۔ آپ کا رخ زیبا دکھائی دیا۔ یقیناً آپ کے روئے انور سے بڑھ کر حسین و جمیل منظر ہم نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز کے لیے آگے بڑھنے کو کہا اور پردہ گرا دیا۔ اس کے بعد کوئی بھی آپ کو نہ دیکھ سکا حتی کہ آپ داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ (إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.)

٦٨٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَعُهُ، قِيلَ لَهُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ». قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَرَأَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ. قَالَ: «مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ». فَعَاوَدَتْهُ قَالَ: «مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ، إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ». تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، وَإِسْحَاقُ ابْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ عُقَيْلٌ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٩٨]

[682] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی، اس دوران میں آپ سے نماز کا کہا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''ابوبکر سے کہو، وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بہت نرم دل آدمی ہیں، جب قراءت کریں گے تو شدت غم سے رونے لگیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''انھی سے کہو، وہ نماز پڑھائیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر وہی بات دہرائی۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''ان سے کہو، وہ نماز پڑھائیں، تم تو بالکل یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتیں معلوم ہوتی ہو۔'' اس حدیث کی متابعت محمد بن ولید زبیدی، زہری کے بھتیجے اور اسحاق بن یحییٰ کلبی نے زہری سے کی ہے۔ اور عقیل اور معمر نے بھی زہری سے، انھوں نے حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے، انھوں نے نبیٔ اکرم ﷺ سے بیان کیا ہے۔

(٤٧) بَابُ مَنْ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْإِمَامِ لِعِلَّةٍ

باب: 47- عذر کی وجہ سے مقتدی کا امام کے پہلو میں کھڑے ہونا

٦٨٣ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ، قَالَ عُرْوَةُ: فَوَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ كَمَا أَنْتَ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ. [راجع: ١٩٨]

[683] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دوران علالت میں حکم دیا کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ لوگوں کو نماز پڑھائیں، چنانچہ وہ اس دوران میں نماز پڑھاتے رہے۔ حضرت عروہ کہتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا، چنانچہ آپ باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت ابوبکر ؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ جب ابوبکر صدیق ؓ کی نگاہ آپ ﷺ پر پڑی تو انھوں نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن آپ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے پہلو میں ان کے برابر بیٹھ گئے۔ اندریں حالات حضرت ابوبکر صدیق ؓ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے تھے اور دیگر لوگ حضرت ابوبکر ؓ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔

(٤٨) بَابُ مَنْ دَخَلَ لِيَؤُمَّ النَّاسَ فَجَاءَ الْإِمَامُ الْأَوَّلُ فَتَأَخَّرَ الْأَوَّلُ أَوْ لَمْ يَتَأَخَّرْ جَازَتْ صَلَاتُهُ

باب: 48- ایک شخص امامت کرائے اس دوران میں امام اول آجائے تو اب پہلا شخص پیچھے ہٹے یا نہ ہٹے، اس کی نماز جائز ہے

فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس سلسلے میں نبی ﷺ سے حضرت عائشہ ؓ کی ایک روایت موجود ہے۔

٦٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ،

[684] حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عمرو بن عوف قبیلے میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو مؤذن نے حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آ کر کہا: اگر آپ نماز پڑھائیں تو

فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَصَلَّى أَبُوبَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ؟» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَاكَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ؟ مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ، فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ، وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ». [انظر: ١٢٠١، ١٢٠٤، ١٢١٨، ١٢٣٤، ٢٦٩٠، ٢٦٩٣، ٧١٩٠]

میں اقامت کہہ دوں؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر ؓ نماز پڑھانے لگے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے جبکہ لوگ نماز میں مصروف تھے۔ آپ صفوں میں سے گزر کر پہلی صف میں پہنچے۔ اس پر لوگوں نے تالیاں پیٹنا شروع کر دیں، لیکن ابوبکر ؓ اپنی نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے عادی نہ تھے۔ جب لوگوں نے مسلسل تالیاں بجائیں تو حضرت ابوبکر ؓ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ پر ان کی نظر پڑی (وہ پیچھے ہٹنے لگے) تو رسول اللہ ﷺ نے اشارہ کیا: تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو۔ اس پر حضرت ابوبکر ؓ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں امامت کا اعزاز بخشا ہے، تاہم وہ پیچھے ہٹ کر لوگوں کی صف میں شامل ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ فراغت کے بعد آپ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! جب میں نے تمھیں حکم دیا تھا تو تم کھڑے کیوں نہ رہے؟'' حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے نماز پڑھائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ میں نے تمھیں بکثرت تالیاں بجاتے ہوئے دیکھا؟ (دیکھو!) جب کسی کو دوران نماز میں کوئی بات پیش آ جائے تو سبحان اللہ کہنا چاہیے کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف توجہ دی جائے گی اور تالی بجانا تو صرف عورتوں کے لیے ہے۔''

(٤٩) بَابٌ: إِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَاءَةِ فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ

باب: 49- اگر تمام نمازی قراءت میں برابر ہوں تو بڑی عمر والا امام بنے

٦٨٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

[685] حضرت مالک بن حویرث ؓ سے روایت ہے،

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ، فَلَبِثْنَا عِنْدَهُ نَحْوًا مِّنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً؛ وَّكَانَ النَّبِيُّ ﷺ رَحِيمًا فَقَالَ: «لَوْ رَجَعْتُمْ إِلٰى بِلَادِكُمْ فَعَلَّمْتُمُوهُمْ، مُرُوهُمْ فَلْيُصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ». [راجع: ٦٢٨]

انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم چند ایک نوجوان تھے۔ ہم تقریباً بیس راتیں رسول اللہ ﷺ کے ہاں مقیم رہے۔ آپ انتہائی مہربان اور رحم دل تھے۔ آپ نے (ہماری غریب الوطنی کو محسوس کیا اور) فرمایا: ''جب تم اپنے وطن کو لوٹ کر جاؤ تو انھیں دین کی تعلیم سے آراستہ کرنا۔ انھیں تلقین کرنا کہ فلاں فلاں نماز، فلاں فلاں وقت میں ادا کریں۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک اذان دے اور جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔''

(٥٠) بَابٌ: إِذَا زَارَ الْإِمَامُ قَوْمًا فَأَمَّهُمْ

باب: 50- جب امام کسی قوم کے ہاں جائے تو انھیں نماز پڑھا سکتا ہے

٦٨٦ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ ابْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَقَالَ: «أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟» فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ، فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا. [راجع: ٤٢٤]

[686] حضرت عتبان بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے میرے گھر آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''تم اپنے گھر کے کون سے حصے میں میرا نماز پڑھانا پسند کرتے ہو؟'' میں نے مکان کے اس کونے کی طرف اشارہ کر دیا جسے میں پسند کرتا تھا، چنانچہ آپ کھڑے ہو گئے۔ ہم نے بھی آپ کے پیچھے صف باندھی۔ آخر میں آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

فائدہ: اصل یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی کے ہاں ملاقات کے لیے جائے تو نہ امامت کے مصلے پر کھڑا ہو اور نہ ان کی مسند عزت پر ہی فروکش ہو جیسا کہ حدیث میں ہے، البتہ دو صورتوں میں مہمان کو میزبان کے گھر میں امام بنایا جا سکتا ہے: ❀ میزبان خود مہمان سے امامت کی درخواست کرے یا اسے اجازت دے دے ❀ مہمان بڑا امام، یعنی خلیفۂ وقت ہو۔ میزبان کو چاہیے کہ اگر مہمان خلیفۂ وقت ہے تو خود ہی اسے امامت کی پیش کش کر دے۔ حافظ ابن حجر ؒ فرماتے ہیں کہ جن روایات میں دوسرے کے گھر جا کر امامت نہ کرانے کا ذکر ہے امام بخاری ؒ اس حکم امتناعی سے ''خلیفۂ وقت'' کو مستثنیٰ قرار دینا چاہتے ہیں کہ اسے اجازت ہے جہاں جائے وہاں نماز پڑھائے کیونکہ اسے ولایت عظمیٰ حاصل ہے۔ اس بنا پر عنوان میں امام کی قید احترازی ہے۔

(٥١) بَابٌ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

باب: 51- امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے

وَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ جَالِسٌ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: إِذَا رَفَعَ قَبْلَ الْإِمَامِ يَعُودُ، فَيَمْكُثُ بِقَدْرِ مَا رَفَعَ، ثُمَّ يَتْبَعُ الْإِمَامَ. وَقَالَ الْحَسَنُ فِيمَنْ يَرْكَعُ مَعَ الْإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى السُّجُودِ: يَسْجُدُ لِلرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقْضِي الرَّكْعَةَ الْأُولَى بِسُجُودِهَا، وَفِيمَنْ نَسِيَ سَجْدَةً حَتَّى قَامَ: يَسْجُدُ.

نبی ﷺ نے مرض وفات میں لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی (جبکہ لوگ کھڑے ہوئے تھے) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص امام سے پہلے (رکوع یا سجدے سے) سر اٹھالے، وہ دوبارہ رکوع یا سجدے میں چلا جائے اور اتنی دیر ٹھہرا رہے جتنی دیر اس نے سر اٹھائے رکھا تھا، پھر امام کی پیروی کرے۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص امام کے ساتھ دو رکعت ادا کرے لیکن (بھیڑ کی وجہ سے) سجدہ نہ کر سکے، وہ دوسری رکعت کے لیے دو سجدے کرے، پھر پہلی رکعت سجدوں سمیت دوبارہ پڑھے۔ اور جو شخص بھول کر سجدہ کیے بغیر کھڑا ہو گیا، وہ سجدے میں چلا جائے۔

وضاحت: اس سے مقصود امامت کا تقاضا بیان کرنا ہے کہ مقتدی تمام احوال و اعمال میں امام کی اقتدا کرے، نہ تو امام کے ساتھ ساتھ چلے اور نہ امام سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے اور نہ اس کی مخالفت ہی کا ارتکاب کرے، البتہ ایسی مخالفت کر سکتا ہے جس کے متعلق کوئی شرعی دلیل ہو، مثلاً: امام کسی مجبوری کی بنا پر اگر بیٹھ کر جماعت کراتا ہے تو مقتدی حضرات اس کی مخالفت کرتے ہوئے کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے۔

٦٨٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ: أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: بَلَى، ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» فَقُلْنَا: لَا، يَارَسُولَ اللهِ! وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ، قَالَ: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ»، قَالَتْ: فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ ﷺ:

[687] حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کے مرض وفات کے متعلق کچھ بتانا پسند فرمائیں گی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیوں نہیں، سنیے جب نبی ﷺ بیمار تھے تو آپ نے دریافت فرمایا: ''لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟'' ہم نے عرض کیا: نہیں، یا رسول اللہ! بلکہ وہ آپ کے منتظر ہیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''میرے لیے ایک لگن میں پانی بھر دو۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم نے ایسا ہی کیا، چنانچہ آپ نے غسل فرمایا: پھر اٹھنے لگے تو بے ہوش ہو گئے۔

«أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ»، قَالَتْ: فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَارَسُولَ اللهِ فَقَالَ: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ» فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» فَقُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ! - وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ - فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ، وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا: يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ، فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُوبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِأَنْ لَّا يَتَأَخَّرَ، قَالَ: «أَجْلِسَانِي إِلٰى جَنْبِهِ»، فَأَجْلَسَاهُ إِلٰى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: فَجَعَلَ أَبُوبَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ، وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ.

جب ہوش آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟'' ہم نے عرض کیا: نہیں، یارسول اللہ! وہ تو آپ کے منتظر ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے لیے ٹب میں پانی رکھ دو۔'' حضرت عائشہ ؓ کا بیان ہے کہ آپ بیٹھ گئے اور غسل فرمایا۔ پھر جب آپ نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تو بے ہوش ہوگئے۔ اس کے بعد ہوش آیا تو آپ نے فرمایا: ''کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟'' ہم نے کہا: نہیں، یا رسول اللہ! وہ آپ کے منتظر ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے لیے ٹب میں پانی رکھ دو۔'' (ہم نے پانی رکھ دیا) تو آپ بیٹھ گئے اور غسل فرمایا۔ پھر جب آپ اٹھنے لگے تو بے ہوش ہو گئے۔ بعدازاں ہوش آیا تو آپ نے پوچھا: ''کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟'' ہم نے کہا: نہیں، یارسول اللہ! وہ آپ کے منتظر ہیں۔ لوگ عشاء کی نماز کے لیے مسجد میں بیٹھے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ انجام کار نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر ؓ کے پاس ایک آدمی بھیجا اور حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ ﷺ کا فرستادہ ان کے پاس آیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابوبکر ؓ چونکہ انتہائی نرم دل انسان تھے، اس لیے انھوں نے حضرت عمر ؓ سے کہا: اے عمر! تم لوگوں کو نماز پڑھا دو۔ حضرت عمر ؓ نے ان سے کہا: آپ اس منصب کے زیادہ حق دار ہیں، چنانچہ حضرت ابوبکر ؓ نے ان دنوں لوگوں کو نمازیں پڑھائیں۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے اپنے مرض میں کچھ افاقہ محسوس فرمایا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر نماز ظہر کے لیے برآمد ہوئے۔ ان میں سے ایک حضرت عباس ؓ تھے۔ اس وقت حضرت ابوبکر ؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب آپ کو حضرت ابوبکر ؓ نے دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے مگر نبی ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹیں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو۔'' چنانچہ ان دونوں نے آپ

کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تو کھڑے ہو کر نبی ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے جبکہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے تھے اور نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ: أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: هَاتِ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. [راجع: ١٩٨]

عبیداللہ نے کہا: پھر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں وہ حدیث تمھارے گوش گزار کروں جو مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے مرض وفات کے متعلق بیان کی ہے؟ انھوں نے فرمایا: پیش کرو۔ میں نے ان کے سامنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ حدیث پیش کی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس میں سے کسی بات کا انکار نہ کیا صرف اتنا کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمھیں اس شخص کا نام بھی بتایا جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

٦٨٨ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ، فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا». [انظر: ١١١٣، ١٢٣٦، ٥٦٥٨]

[688] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر میں نماز پڑھی۔ چونکہ آپ بیمار تھے، اس لیے آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے جبکہ لوگ دوران نماز میں آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔ آپ نے انھیں بیٹھ جانے کا اشارہ فرمایا۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ رکوع میں چلا جائے تو تم بھی رکوع میں چلے جاؤ اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھالو۔ اور جب وہ سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا و لك الحمد کہو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

٦٨٩ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ

[689] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس پر سے گر پڑے، جس سے آپ کے دائیں پہلو میں چوٹیں

شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَصَلَّى صَلَاةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَّإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ».

آئیں، چنانچہ آپ نے ایک نماز بیٹھ کر پڑھی تو ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر وہ نماز پڑھی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع الله لمن حمده کہے تو تم ربنا و لك الحمد کہو۔ اور جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَوْلُهُ: «إِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا» هُوَ فِي مَرَضِهِ الْقَدِيمِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ جَالِسًا، وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ لَّمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُودِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٧٨]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان: ''جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو'' اس کے متعلق امام حمیدی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا مذکورہ فرمان آپ کی پہلی بیماری کے متعلق ہے، اس کے بعد آپ نے خود (مرض وفات میں) بیٹھ کر نماز پڑھائی جبکہ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ آپ نے انھیں بیٹھنے کا حکم نہیں دیا۔ قاعدہ بھی ہے کہ نبی ﷺ کے آخری اور آخری عمل کو لیا جائے۔

(٥٢) بَابٌ: مَتٰى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ؟

باب: 52- امام کے پیچھے کھڑا ہونے والا کب سجدہ کرے؟

وَقَالَ أَنَسٌ: فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب امام سجدے میں جائے تو پھر تم سجدہ کرو۔

٦٩٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ - وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ - قَالَ: كَانَ رَسُولُ

[690] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما...... جو جھوٹے نہیں ہیں...... ان سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ سمع الله لمن حمده کہتے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی کمر نہ جھکاتا، حتی کہ نبی ﷺ سجدے میں

اللهِ ﷺ إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَقَعَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ.

چلے جاتے۔ پھر ہم آپ کے بعد سجدہ ریز ہوتے۔

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ نَحْوَهُ بِهٰذَا. [انظر: ٧٤٧، ٨١١]

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہم سے سفیان ثوری نے، انھوں نے ابواسحاق سے اسی کی مثل (حدیث) بیان کی۔

(٥٣) بَابُ إِثْمِ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ

باب: 53- اس شخص کے گناہ کا بیان جس نے (رکوع اور سجدے میں) امام سے پہلے سر اٹھالیا

٦٩١ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ، أَوْ لَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ؟ أَوْ يَجْعَلَ اللهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ؟».

[691] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے، اسے کیا اس بات کا خوف نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر جیسا بنا دے؟ یا اس کی صورت گدھے کی صورت جیسی بنا دے؟''

فائدہ: اگرچہ اس حدیث میں امام سے پہلے سر اٹھانے والے کے لیے وعید کا بیان ہے، تاہم دوران نماز میں کوئی کام بھی امام سے پہلے سرانجام دینا منع ہے۔

(٥٤) بَابُ إِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلٰى

باب: 54- غلام اور آزادکردہ غلام کی امامت

وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ. وَوَلَدِ الْبَغِيِّ وَالْأَعْرَابِيِّ وَالْغُلَامِ الَّذِي لَمْ يَحْتَلِمْ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «يَؤُمُّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ»، وَلَا يُمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَةِ بِغَيْرِ عِلَّةٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی امامت ان کا غلام ذکوان قرآن سے دیکھ کر کیا کرتا تھا۔ اسی طرح ولدالزنا، اعرابی اور نابالغ لڑکے کی امامت بھی جائز ہے کیونکہ ارشاد نبوی ہے: ''لوگوں کی امامت وہ شخص کرائے جو سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا ہو۔'' نیز غلام کو بلاوجہ جماعت کرانے سے نہیں روکا جا سکتا۔

٦٩٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ

[692] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی مدینہ آمد سے قبل جب

ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ الْعُصْبَةَ - مَوْضِعٌ بِقُبَاءٍ - قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا. [انظر: ٧١٧٥]

اولین مہاجرین قباء کے مقام ''عصبہ'' پر پہنچے تو ان کی امامت سالم مولی ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کیا کرتے تھے۔ انھیں سب سے زیادہ قرآن یاد تھا۔

فائدہ: بعض حضرات نے نابالغ کی امامت کو ناجائز کہا ہے۔ وہ ایک حدیث پیش کرتے ہیں جسے مصنف عبدالرزاق کے حوالے سے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ بچہ بالغ ہونے تک امامت نہ کرائے، لیکن یہ روایت ضعیف ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی امامت کراتے تھے جبکہ ان کی عمر سات سال تھی۔[1]

٦٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ». [انظر: ٦٩٦، ٧١٤٢]

[693] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اپنے حاکم کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اگرچہ کوئی سیاہ فام حبشی ہی تم پر حاکم بنا دیا جائے جس کا سر منقے جیسا ہو۔''

(٥٥) بَابٌ: إِذَا لَمْ يُتِمَّ الْإِمَامُ وَأَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ

باب: 55- اگر امام اپنی نماز کو پورا نہ کرے اور مقتدی پورا کر لیں

٦٩٤ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يُصَلُّونَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ وَلَهُمْ، وَإِنْ أَخْطَؤُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ».

[694] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ تمھیں نماز پڑھاتے ہیں اگر ٹھیک ٹھیک پڑھائیں گے تو تمھارے لیے اور ان کے لیے بھی ثواب ہے اور اگر وہ غلطی کریں گے تو تمھارے لیے تو ثواب ہے لیکن ان پر گناہ ہو گا۔''

(٥٦) بَابُ إِمَامَةِ الْمَفْتُونِ وَالْمُبْتَدِعِ

باب: 56- فتنہ پرور اور بدعتی کی امامت کا بیان

وَقَالَ الْحَسَنُ: صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهُ.

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لو، اس کی بدعت کا گناہ صرف اس پر ہو گا۔

---

[1] صحيح البخاري، المغازي، حديث: 4302.

٦٩٥ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ: إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَا نَرٰى وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ، فَقَالَ: اَلصَّلَاةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ، وَإِذَا أَسَاؤُا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ.

[695] حضرت عبید اللہ بن عدی سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت حاضر خدمت ہوئے جب آپ نظر بند تھے اور آپ سے عرض کیا کہ آپ تو تمام لوگوں کے امام ہیں اور آپ ایک ایسی آزمائش سے دوچار ہیں جسے ہم دیکھ رہے ہیں۔ صورت حال یہ ہے کہ ہمیں امام فتنہ نماز پڑھاتا ہے جس سے ہم تنگ دل ہوتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز لوگوں کے اعمال میں سے اچھا عمل ہے، جب لوگ عمدہ کام کریں تو تم بھی ان کے ساتھ اچھائی میں شامل ہو جاؤ اور جب وہ برا کام کریں تو تم ان کی برائی سے الگ رہو۔

وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا نَرٰى أَنْ يُصَلّٰى خَلْفَ الْمُخَنَّثِ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ لَا بُدَّ مِنْهَا.

زبیدی نے کہا: امام زہری فرماتے ہیں کہ ہم مخنث کے پیچھے نماز پڑھنے کو صحیح نہیں سمجھتے، ہاں اگر کوئی ایسی ضرورت ہو جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو ایسے حالات میں کوئی حرج نہیں ہے۔

٦٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي ذَرٍّ: «اِسْمَعْ وَأَطِعْ وَلَوْ لِحَبَشِيٍّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ». [راجع: ٦٩٣]

[696] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ امیر کا حکم سنو اور اس کی فرمانبرداری کرو اگرچہ وہ حبشی غلام ہو جس کا سر انگور کی طرح ہو۔

فائدہ: واضح رہے کہ بدعت اگر کفر و شرک تک پہنچ جائے تو اس کا حکم شرک ہی کا ہے کہ جس طرح مشرک کی اقتدا جائز نہیں اسی طرح بدعت مکفرہ کا حامل انسان بھی امامت کے اہل نہیں۔ اگر وہ بدعت مکفرہ کا حامل نہیں تو بوقت ضرورت کبھی اس کی اقتدا میں نماز پڑھ لی جائے تو جائز ہوگا۔ اس کا حکم فاسق کا ہے اور اس کے پیچھے نماز صحیح ہے، البتہ بدعتی اور فتنہ پرور کو مستقل طور پر امام نہیں بنانا چاہیے۔ واللہ أعلم.

(٥٧) بَابٌ: يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ بِحِذَائِهِ سَوَاءً إِذَا كَانَا اثْنَيْنِ

باب: 57- اگر امام اور مقتدی دو ہی آدمی ہوں تو مقتدی امام کی دائیں جانب اس کے بالکل برابر کھڑا ہو

٦٩٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ، فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ قَالَ: خَطِيطَهُ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ. [راجع: ١١٧]

[697] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ اپنی خالہ حضرت میمونہ ؓ کے گھر رات بسر کی۔ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے فراغت کے بعد گھر تشریف لائے اور چار رکعت پڑھ کر سو گئے۔ بعد ازاں (نماز کے لیے) اٹھے تو میں بھی آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کیا، پھر پانچ رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد دو رکعت (سنت فجر) پڑھ کر سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔ پھر آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

(٥٨) بَابٌ: إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الْإِمَامِ فَحَوَّلَهُ الْإِمَامُ إِلَى يَمِينِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُمَا

باب: 58- جب کوئی امام کی بائیں جانب کھڑا ہو اور امام اسے اپنی دائیں جانب پھیر دے تو کسی کی نماز فاسد نہیں ہوگی

٦٩٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

قَالَ عَمْرٌو: فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرًا فَقَالَ: حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذٰلِكَ. [راجع: ١١٧]

[698] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک رات حضرت میمونہ ؓ کے ہاں سو گیا۔ نبی ﷺ بھی اس رات ان کے پاس تھے۔ آپ نے وضو فرمایا پھر اٹھ کر نفل پڑھنے لگے۔ میں بھی آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے پکڑا اور اپنی دائیں جانب کر دیا۔ آپ تیرہ رکعت پڑھ کر سو گئے یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے اور یہ آپ کی عادت تھی کہ جب سوتے تو خراٹے لیتے تھے۔ اس کے بعد مؤذن آیا، آپ تشریف لے گئے نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا۔

عمرو بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے جب بکیر بن عبداللہ سے یہ حدیث لی تو اس نے حضرت کریب سے براہ راست اسے بیان کیا۔

(٥٩) بَابٌ: إِذَا لَمْ يَنْوِ الْإِمَامُ أَنْ يَؤُمَّ ثُمَّ جَاءَ قَوْمٌ فَأَمَّهُمْ

باب: 59- جب امام امامت کی نیت نہیں کرتا لیکن لوگوں کے آنے پر جماعت کرا دے تو (کیا حکم ہے؟)

٦٩٩ - **حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ** قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ أُصَلِّي مَعَهُ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِرَأْسِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ. [راجع: ١١٧]

[699] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی۔ جب نبی ﷺ رات کو نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا سر پکڑا اور مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

فائدہ: جمہور کا موقف ہے کہ اگر کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہو اور اس نے امامت کی نیت نہ کی ہو اور کچھ لوگ از خود اس کی اقتدا میں نماز ادا کرنے لگیں تو ان کی نماز صحیح ہے۔ لہٰذا حنابلہ کا فرض نوافل میں فرق کرنا صحیح نہیں ہے۔

(٦٠) بَابٌ: إِذَا طَوَّلَ الْإِمَامُ وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ وَصَلَّى

باب: 60- جب امام قراءت لمبی کر دے اور کوئی ضرورت مند نکل کر اکیلا نماز پڑھ لے

٧٠٠ - **حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ** قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ. [انظر: ٧٠١، ٧٠٥، ٧١١، ٦١٠٦]

[700] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے، اس کے بعد واپس لوٹ کر اپنی قوم کی امامت کراتے۔

٧٠١ - **قَالَ حَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالْبَقَرَةِ، فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَكَانَ مُعَاذٌ يَنَاوَلُ مِنْهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «فَتَّانٌ، فَتَّانٌ، فَتَّانٌ» ثَلَاثَ مِرَارٍ أَوْ قَالَ: «فَاتِنًا، فَاتِنًا، فَاتِنًا»، وَأَمَرَهُ بِسُورَتَيْنِ مِنْ

[701] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ہمراہ نماز (عشاء) پڑھتے تھے۔ فراغت کے بعد واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے۔ ایک روز انھوں نے نماز عشاء میں سورۂ بقرہ پڑھی تو ایک شخص نماز توڑ کر چل دیا۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اسے برا بھلا کہتے تھے۔ یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے) تین دفعہ فرمایا: ''فتان، فتان، فتان، (فتنہ پرور)۔'' یا یہ فرمایا: ''فاتنًا، فاتنًا، فاتنًا (فتنہ پرداز)۔'' پھر

أَوْسَطِ الْمُفَصَّلِ.

قَالَ عَمْرٌو: لَا أَحْفَظُهُمَا. [راجع: ٧٠٠]

آپ نے انھیں حکم دیا کہ اوساط مفصل کی دو سورتیں پڑھا کرو۔

راویٔ حدیث عمرو کہتے ہیں کہ میں ان کو بھول گیا ہوں۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھے جا سکتے ہیں جیسا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے متعلق بعض طرق میں صراحت ہے کہ دوسری مرتبہ ادا کی ہوئی نماز ان کے لیے نفل اور لوگوں کے لیے فرض ہوتی تھی۔[1]

(٦١) بَابُ تَخْفِيفِ الْإِمَامِ فِي الْقِيَامِ وَإِتْمَامِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب: 61- امام کا قیام میں تخفیف لیکن رکوع اور سجود کو پورا ادا کرنا

٧٠٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مَسْعُودٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ». [راجع: ٩٠]

[702] حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں نماز فجر میں فلاں شخص کی طوالت کی وجہ سے پیچھے رہ جاتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نصیحت کے وقت اس دن سے زیادہ غضب ناک نہیں دیکھا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کچھ لوگ دوسروں کو متنفر کرتے ہیں، لہٰذا جو شخص تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو اختصار سے کام لے کیونکہ مقتدیوں میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔“

(٦٢) بَابٌ: إِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ

باب: 62- جب کوئی شخص تنہا نماز پڑھے تو جس قدر چاہے طویل کر سکتا ہے

٧٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ، وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ».

[703] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے ہوتے ہیں اور جب وہ خود اکیلا پڑھے تو جس قدر چاہے طوالت کرے۔“

---

1 فتح الباري: 254/2.

(٦٣) بَابُ مَنْ شَكَا إِمَامَهُ إِذَا طَوَّلَ

باب: 63- اگر کوئی امام قراءت لمبی کرے تو دوسرا اس کی شکایت کردے

وَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: طَوَّلْتَ بِنَا يَا بُنَيَّ.

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ تو نے ہماری نماز کو طویل کردیا۔

٧٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْفَجْرِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فُلَانٌ فِيهَا، فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، مَا رَأَيْتُهُ غَضِبَ فِي مَوْضِعٍ كَانَ أَشَدَّ غَضَبًا مِّنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَمَنْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ». [راجع: ٩٠]

[704] حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نماز فجر سے اس لیے پیچھے رہ جاتا ہوں کہ فلاں شخص اس میں طوالت کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر بہت ناراض ہوئے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وعظ کرتے وقت اس دن سے زیادہ کبھی اظہار ناراضی کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اے لوگو! تم میں سے کچھ دوسروں کی نفرت کا باعث بنتے ہیں، لہٰذا تم میں سے جو شخص نماز پڑھائے تو اسے اختصار سے کام لینا چاہیے کیونکہ اس کے پیچھے کمزور ناتواں، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

٧٠٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَاضِحَيْنِ وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ، فَوَافَقَ مُعَاذًا يُصَلِّي، فَبَرَّكَ نَاضِحَهُ وَأَقْبَلَ إِلَى مُعَاذٍ، فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ أَوِ النِّسَاءِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ، وَبَلَغَهُ أَنَّ مُعَاذًا نَالَ مِنْهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَشَكَا إِلَيْهِ مُعَاذًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا مُعَاذُ، أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ أَوْ أَفَاتِنٌ أَنْتَ؟» - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - «فَلَوْ لَا صَلَّيْتَ بِـ: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَرَاءَكَ

[705] حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص آبپاشی کے دو اونٹ لے کر آیا جبکہ رات کافی گزر چکی تھی، اتفاقاً حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے۔ اس نے اپنے اونٹ بٹھائے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف نماز کے لیے چلا آیا۔ انھوں نے سورۂ بقرہ یا سورۂ نساء پڑھنی شروع کر دی، چنانچہ وہ شخص وہاں سے چلا گیا اور اسے معلوم ہوا کہ حضرت معاذ نے اس کے متعلق کوئی تکلیف دہ بات کہی ہے۔ وہ شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو آپ نے تین مرتبہ فرمایا: ''اے معاذ! کیا تو فتنہ پرور یا فتنہ انگیز ہے؟ تو نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾، ﴿وَالشَّمْسِ

الْكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذُو الْحَاجَةِ»، أَحْسِبُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

تَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ وَمِسْعَرٌ وَالشَّيْبَانِيُّ، قَالَ عَمْرٌو، وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مِقْسَمٍ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ: قَرَأَ مُعَاذٌ فِي الْعِشَاءِ بِالْبَقَرَةِ، وَتَابَعَهُ الْأَعْمَشُ عَنْ مُحَارِبٍ. [راجع: ٧٠٠]

وَضُحَاهَا﴾ اور ﴿وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى﴾ کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھائی جبکہ تیرے پیچھے عمر رسیدہ، ناتواں اور ضرورت مند لوگ نماز پڑھتے ہیں۔" (شعبہ کہتے ہیں کہ) میرے گمان کے مطابق آخری جملہ بھی حدیث کا حصہ ہے۔

(امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بیان کرنے میں) سعید بن مسروق، مسعر اور شیبانی نے حضرت شعبہ کی متابعت کی ہے۔ عمرو بن دینار، عبیداللہ بن مقسم اور ابو زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو بایں الفاظ بیان کیا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز عشاء میں سورۂ بقرہ تلاوت کی تھی، نیز محارب سے بیان کرنے میں امام اعمش نے بھی شعبہ کی متابعت کی ہے۔

(٦٤) بَابُ الْإِيجَازِ فِي الصَّلَاةِ وَإِكْمَالِهَا

باب: 64- نماز میں اختصار کے باوجود اسے پورے طور پر ادا کرنا

٧٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوجِزُ الصَّلَاةَ وَيُكْمِلُهَا.

[706] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نماز کو مختصر پڑھتے اور اسے مکمل بھی کرتے تھے۔

(٦٥) بَابُ مَنْ أَخَفَّ الصَّلَاةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ

باب: 65- اس شخص کا بیان جو بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو مختصر کر دے

٧٠٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي، كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمِّهِ».

[707] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "میں نماز شروع کرتا ہوں تو اسے طول دینا چاہتا ہوں، پھر میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ اس کو ناپسند کرتے ہوئے کہ اس (بچے) کی ماں کو تکلیف میں مبتلا کروں۔"

تَابَعَهُ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ وَّابْنُ الْمُبَارَكِ وَبَقِيَّةُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ. [انظر: ٨٦٨]

بشر بن بکر، ابن مبارک اور بقیہ نے امام اوزاعی سے اس روایت کو بیان کرنے میں ولید بن مسلم کی متابعت کی ہے۔

٧٠٨ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً وَلَا أَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ.

[708] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے کسی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو نبی ﷺ سے زیادہ مختصر اور اسے مکمل طور پر ادا کرنے والا ہو۔ بے شک آپ بچے کا گریہ سن کر نماز کو ہلکا کر دیتے تھے مبادا اس کی ماں پریشان ہو جائے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کے سابقہ عنوانات میں مقتدی حضرات کی رعایت کرتے ہوئے نماز میں تخفیف کر دینے کا ذکر تھا۔ اس باب میں ایسی روایات پیش کی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ مقتدی حضرات کے علاوہ دوسرے لوگوں کی رعایت کرتے ہوئے بھی نماز کو مختصر کیا جا سکتا ہے لیکن غیر مقتدی کا کسی نہ کسی طرح مقتدی سے تعلق ضرور ہوتا ہے جیسا کہ اس روایت میں ہے کیونکہ نماز میں تخفیف کا سبب اگرچہ بچے کا رونا ہے لیکن درحقیقت اس کا تعلق ماں کی مامتا سے ہے، گویا تخفیف ماں کی خاطر ہی کی جا رہی ہے۔[1]

٧٠٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ إِطَالَتَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي، مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ». [انظر: ٧١٠]

[709] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نماز کے آغاز کے وقت اسے طول دینے کا ارادہ کرتا ہوں لیکن بچے کا رونا سن کر اسے مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ بچے کے رونے سے اس کی ماں کو پریشانی اور تشویش لاحق ہو گی۔''

٧١٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ فَأُرِيدُ إِطَالَتَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ، مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ

[710] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں نماز شروع کرتے وقت اسے طول دینے کا ارادہ کرتا ہوں لیکن بچے کے رونے کی آواز سن کر اسے مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ اس کے رونے سے میں محسوس کرتا ہوں کہ ماں کی مامتا تڑپ

1 فتح الباري: 262/2.

بُكَائِهِ».

جائے گی۔''

وَقَالَ مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. [راجع: ۷۰۹]

(راویٔ حدیث) موسیٰ نے کہا کہ ہم سے ابان نے حدیث بیان کی، اسے قتادہ نے، پھر اس نے حضرت انس سے اسے بیان کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

(٦٦) بَابٌ: إِذَا صَلَّى ثُمَّ أَمَّ قَوْمًا

باب: 66- جب خود نماز پڑھ چکا ہو، پھر لوگوں کی امامت کرائے (تو اس کا کیا حکم ہے؟)

٧١١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ. [راجع: ۷۰۰]

[711] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کے پاس جاتے اور انھیں نماز پڑھاتے تھے۔

(٦٧) بَابُ مَنْ أَسْمَعَ النَّاسَ تَكْبِيرَ الْإِمَامِ

باب: 67- جو لوگوں کو امام کی تکبیر سنائے

وضاحت: اگر امام کی آواز کسی وجہ سے پست ہو یا مقتدی زیادہ ہوں تو امام کی تکبیرات لوگوں تک پہنچانے کے لیے کسی کو بطور مکبر مقرر کیا جا سکتا ہے، لیکن سپیکر کی موجودگی میں آج اس کی ضرورت نہیں ہے۔

٧١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَتَاهُ [بِلَالٌ] يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ»، قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ، إِنْ يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِ فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْقِرَاءَةِ، قَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ»، فَقُلْتُ مِثْلَهُ، فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ: «إِنَّكُنَّ

[712] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب نبی ﷺ مرض وفات میں مبتلا ہوئے تو آپ کے پاس حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز کی اطلاع دینے کے لیے آئے۔ آپ نے فرمایا: ''ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔'' میں نے عرض کیا کہ ابوبکر ایک نرم دل آدمی ہیں، اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے لگیں گے اور قراءت پر قادر نہیں ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔'' میں نے پھر وہی عرض کیا تو آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا: ''تم تو

صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ»، فَصَلَّى وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ الْأَرْضَ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ صَلِّ، فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيرَ.

یوسف علیہ السلام والی عورتوں کی مثل ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانا شروع کی تو نبی ﷺ دو آدمیوں کے سہارے باہر تشریف لائے، گویا میں اس وقت بھی آپ کی طرف دیکھ رہی ہوں کہ آپ کے دونوں پاؤں زمین پر گھسٹتے جاتے تھے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے مگر آپ ﷺ نے ارشارے سے فرمایا کہ نماز پڑھاتے رہو لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ پیچھے ہٹ گئے اور نبی ﷺ ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو آپ کی تکبیرات سناتے تھے۔

تَابَعَهُ مُحَاضِرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ. [راجع: ١٩٨]

محاضر نے امام اعمش سے روایت کرنے میں عبداللہ بن داود کی متابعت کی ہے۔

(٦٨) بَابُ الرَّجُلِ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ، وَيَأْتَمُّ النَّاسُ بِالْمَأْمُومِ

باب: 68- ایک شخص امام کی اقتدا کرے اور باقی مقتدی اس شخص کی اقتدا کریں

وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اِئْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ».

نبی ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: ''تم لوگ میری اقتدا کرو اور تمھارے بعد والے تمھاری اقتدا کریں۔''

٧١٣ - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ»، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ، وَإِنَّهُ مَتٰى مَا يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ»، فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ:

[713] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے پاس نماز کی اطلاع دینے کے لیے حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا: ''ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل انسان ہیں، اس لیے جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو اپنی آواز نہ سنا سکیں گے۔ اگر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں (تو بہتر ہے)۔ آپ نے فرمایا: ''ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔'' میں نے حضرت

قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ، وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ، فَقَالَ: «إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ»، فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً، فَقَامَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا سَمِعَ أَبُوبَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَأَخَّرُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي قَاعِدًا، يَقْتَدِي أَبُوبَكْرٍ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَالنَّاسُ يَقْتَدُونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. [راجع: ١٩٨]

حفصہ ؓ سے کہا کہ آپ عرض کریں کہ حضرت ابوبکر ؓ ایک نرم دل انسان ہیں، اس لیے جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو اپنی آواز نہ سنا سکیں گے، لہٰذا اگر آپ حضرت عمر ؓ کو حکم دیں (تو بہتر ہے)۔ آپ نے فرمایا: ''تم تو یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتیں معلوم ہوتی ہو۔ ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔'' جب حضرت ابوبکر ؓ نے نماز کا آغاز کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اندر کچھ تخفیف محسوس فرمائی، چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور دو آدمیوں کے سہارے چل پڑے۔ آپ کے دونوں پاؤں زمین پر گھسٹتے جاتے تھے تاآنکہ آپ مسجد میں داخل ہوئے۔ جب ابوبکر ؓ نے آپ کی آہٹ سنی تو پیچھے ہٹنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اشارہ فرمایا: (کہ پیچھے نہ ہٹیں)۔ بہرحال رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر ؓ کی بائیں جانب بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر ؓ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے۔ (گویا) حضرت ابوبکر ؓ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا کرتے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر ؓ کی اقتدا میں تھے۔

(٦٩) بَابٌ: هَلْ يَأْخُذُ الْإِمَامُ - إِذَا شَكَّ - بِقَوْلِ النَّاسِ؟

باب: 69- جب امام کو شک گزرے تو کیا وہ لوگوں کی بات پر عمل کر سکتا ہے؟

٧١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُوالْيَدَيْنِ: أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟» فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ

[714] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (چار رکعت والی نماز میں) دو رکعت پڑھ کر علیحدہ ہو گئے۔ آپ سے ذوالیدین ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ اللہ کے رسول ﷺ نے لوگوں سے پوچھا: ''کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے؟'' لوگوں نے ''ہاں'' میں جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور دو رکعات مزید پڑھ لیں، پھر سلام پھیرا، اس کے بعد

ﷺ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ. [راجع: ٤٨٢]

تکبیر کہہ کر سجدے میں چلے گئے۔ یہ سجدے پہلے سجدوں کی طرح تھے یا ان سے کچھ طویل تھے۔

٧١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، فَقِيلَ: صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. [راجع: ٤٨٢]

[715] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے (ایک دفعہ) ظہر کی نماز دو رکعت پڑھ دی۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ نے دو رکعات پڑھی ہیں۔ اس کے بعد آپ نے دو رکعت اور پڑھ لیں، پھر سلام پھیر کر دو سجدے (سہو) کیے۔

(٧٠) بَابٌ: إِذَا بَكَى الْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ

باب: 70- جب امام نماز میں رونے لگے (تو کیا حکم ہے؟)

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ: سَمِعْتُ نَشِيجَ عُمَرَ وَأَنَا فِي آخِرِ الصُّفُوفِ فَقَرَأَ ﴿إِنَّمَآ أَشْكُوا۟ بَثِّى وَحُزْنِىٓ إِلَى ٱللَّهِ﴾ [يوسف: ٨٦].

حضرت عبداللہ بن شداد کہتے ہیں کہ میں نے دوران نماز میں حضرت عمر ؓ کے رونے کی آواز سنی، حالانکہ میں سب سے پچھلی صف میں تھا۔ آپ یہ آیت کریمہ تلاوت کر رہے تھے: ''میں اپنے غم اور پریشانی کی شکایت صرف اللہ ہی سے کرتا ہوں۔''

٧١٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ»، قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ»، فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَهْ،

[716] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی مرض (وفات) میں فرمایا: ''ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں: میں نے آپ سے عرض کیا کہ ابوبکر ؓ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکیں گے، اس لیے آپ حضرت عمر ؓ کو حکم دیجیے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ نے فرمایا: ''ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں: میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ تم نبی ﷺ سے عرض کرو کہ جب ابوبکر ؓ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنی قراءت نہیں سنا سکیں

إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ»، قَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا. [راجع: ١٩٨]

گے، لہٰذا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجیے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چپ رہو! تم تو یوسف علیہ السلام والی عورتوں کی طرح معلوم ہوتی ہو۔ ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' اس پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے کبھی تجھ سے بھلائی نہیں پائی۔

(٧١) بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ وَبَعْدَهَا

باب: 71- اقامت کے وقت یا اس کے بعد صفوں کو سیدھا کرنا

٧١٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ».

[717] حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو ضرور سیدھا کرو بصورت دیگر اللہ تعالیٰ تمھارے چہروں میں مخالفت پیدا کر دے گا۔''

٧١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَقِيمُوا الصُّفُوفَ؛ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي». [انظر: ٧١٩، ٧٢٥]

[718] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صفوں کو ٹھیک اور درست رکھو، میں تمھیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔''

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ صفوں کو درست کرنے میں کوتاہی نہ کیا کرو تمھاری غفلت کا مجھے علم ہو جاتا ہے کیونکہ میں جس طرح تمھیں آگے سے دیکھتا ہوں پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں، چونکہ یہ خرق عادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ ہے اور وحی سے ثابت ہے، اس لیے اس پر یقین کرنا چاہیے اور عقلاً ایسا ممتنع بھی نہیں۔[1] یاد رہے ایسا صرف نماز میں ہوتا تھا۔

(٧٢) بَابُ إِقْبَالِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

باب: 72- صفوں کو برابر کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا

1 عمدة القاري: 354/2.

٧١٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ: قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي». [راجع: ٧١٨]

[719] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دفعہ نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اپنی صفوں کو درست کرلو اور باہم مل کر کھڑے ہو جاؤ کیونکہ میں تمھیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔''

(٧٣) بَابُ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

باب:73- صف اول کا بیان

٧٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلشُّهَدَاءُ: الْغَرِقُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْمَطْعُونُ، وَالْهَدِمُ». [راجع: ٦٥٣]

[720] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''شہداء یہ لوگ ہیں: جو ڈوب کر مرے، جو پیٹ کے مرض میں مبتلا ہو کر فوت ہو جائے، جو طاعون میں چل بسے اور جو دیوار کے نیچے دب کر اس جہاں سے رخصت ہو جائے۔''

٧٢١ - قَالَ: «وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَاسْتَهَمُوا». [راجع: ٦١٥]

[721] آپ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو علم ہو کہ سخت گرمی یا اول وقت میں نماز پڑھنے کی کیا فضیلت ہے تو اسے ادا کرنے کے لیے دوڑ لگائیں۔ اور اگر وہ جان لیں کہ عشاء اور صبح کی نماز میں کیا ثواب ہے تو یقیناً ان میں شریک ہوں اگرچہ انھیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔ اور اگر انھیں معلوم ہو کہ پہلی صف میں کیا فضیلت ہے تو اس کے حصول کے لیے ضرور قرعہ اندازی کریں۔''

(٧٤) بَابٌ: إِقَامَةُ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ

باب: 74- صف کا درست کرنا نماز کا پورا کرنا ہے

٧٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ، فَإِذَا رَكَعَ

[722] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا اس سے اختلاف نہ کرو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ

فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ؛ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا؛ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ، وَأَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ». [انظر: ٧٣٤]

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو سب کے سب بیٹھ کر نماز ادا کرو، نیز نماز میں صفوں کو سیدھا کرو کیونکہ صف کا درست کرنا نماز کی خوبی کا ایک جز ہے۔"

٧٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ «سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ».

[723] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "صفوں کو برابر کرو کیونکہ صفوں کا برابر کرنا نماز کا قائم کرنا ہے۔"

(٧٥) بَابُ إِثْمِ مَنْ لَّمْ يُتِمَّ الصُّفُوفَ

باب: 75- اس شخص کے گناہ کا بیان جو صف بندی نہیں کرتا

٧٢٤ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقِيلَ لَهُ: مَا أَنْكَرْتَ مُنْذُ يَوْمِ عَهِدْتَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: مَا أَنْكَرْتُ شَيْئًا إِلَّا أَنَّكُمْ لَا تُقِيمُونَ الصُّفُوفَ.

وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ: قَدِمَ عَلَيْنَا أَنَسٌ الْمَدِينَةَ بِهٰذَا.

[724] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ مدینہ تشریف لائے تو ان سے کہا گیا: آپ نے (ہم میں) کون سی منکر بات محسوس کی ہے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں نہ دیکھی ہو؟ انھوں نے فرمایا: میں اور تو کوئی خلاف ورزی نہیں دیکھتا البتہ تم نماز میں اپنی صفیں درست نہیں کرتے ہو۔

عقبہ بن عبید نے بشیر بن یسار سے بایں الفاظ یہ روایت بیان کی ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ ہم لوگوں کے پاس جب مدینہ تشریف لائے ...... الخ۔

(٧٦) بَابُ إِلْزَاقِ الْمَنْكِبِ بِالْمَنْكِبِ، وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ فِي الصَّفِّ

باب: 76- صف بندی کرتے وقت کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملانا

وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ: رَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنَّا يُلْزِقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ ہم میں سے ہر شخص دورانِ نماز میں اپنا ٹخنا اپنے ساتھ والے آدمی کے ٹخنے سے ملا دیتا تھا۔

وضاحت: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''صفوں کو سیدھا کرو۔'' آپ نے تین دفعہ ان الفاظ کو دہرایا: ''اللہ کی قسم! صفوں کو سیدھا رکھو بصورت دیگر اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں میں مخالفت پیدا کر دے گا۔'' حضرت نعمان کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے دیکھا، آدمی اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا ٹخنا اپنے ساتھی کے ٹخنے سے ملا کر کھڑا ہوتا تھا۔[1]

٧٢٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي» وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ. [راجع: ٧١٨]

[725] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو درست رکھا کرو کیونکہ میں تمھیں اپنی پیٹھ کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔'' اس کے بعد ہم میں سے ہر شخص اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا قدم اپنے ساتھی کے قدم سے ملا دیتا تھا۔

(٧٧) بَابٌ: إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَّسَارِ الْإِمَامِ، وَحَوَّلَهُ الْإِمَامُ خَلْفَهُ إِلَى يَمِينِهِ تَمَّتْ صَلَاتُهُ

باب: 77- اگر کوئی شخص امام کی بائیں جانب کھڑا ہو اور امام اسے اپنے پیچھے سے دائیں جانب پھیر دے تو اس کی نماز صحیح ہوگی

٧٢٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِرَأْسِي مِنْ وَّرَائِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَّمِينِهِ فَصَلَّى وَرَقَدَ، فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ يُصَلِّي وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ١١٧]

[726] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے ایک رات نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی۔ میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے میرا سر پکڑ کر مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا، پھر نماز پڑھی اور سو گئے۔ جب مؤذن آیا تو آپ کھڑے ہوئے، نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

(٧٨) بَابٌ: اَلْمَرْأَةُ وَحْدَهَا تَكُونُ صَفًّا

باب: 78- اکیلی عورت، صف کا حکم رکھتی ہے

٧٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

[727] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے اور ہمارے گھر میں رہنے والے

[1] سنن أبي داود، الصلاة، حديث: 662.

قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا. [راجع: ٣٨٠]

ایک یتیم لڑکے نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ میری والدہ ام سلیم ہم سب کے پیچھے تھیں۔

(٧٩) بَابُ مَيْمَنَةِ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامِ

باب: 79- مسجد اور امام کی دائیں جانب کا بیان

٧٢٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قُمْتُ لَيْلَةً أُصَلِّي عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَخَذَ بِيَدِي أَوْ بِعَضُدِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ؛ وَقَالَ بِيَدِهِ مِنْ وَرَائِي. [راجع: ١١٧]

[728] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک شب نماز پڑھنے کے لیے نبی ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ آپ نے میرا ہاتھ یا کندھا پکڑ کر مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کرلیا اور میرے پیچھے ہی سے اپنے ہاتھ سے مجھے پکڑا۔

(٨٠) بَابٌ: إِذَا كَانَ بَيْنَ الْإِمَامِ وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَائِطٌ أَوْ سُتْرَةٌ

باب: 80- جب امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی دیوار یا پردہ حائل ہو

وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ أَنْ تُصَلِّيَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ نَهْرٌ. وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ: يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ أَوْ جِدَارٌ إِذَا سَمِعَ تَكْبِيرَ الْإِمَامِ.

حسن بصری ؒ کا قول ہے کہ اگر تمھارے اور امام کے درمیان کوئی نہر حائل ہو تو بھی اقتدا کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور ابومجلز نے کہا کہ امام کی اقتدا کرو اگرچہ امام اور مقتدی کے درمیان کوئی راستہ یا دیوار ہو بشرطیکہ امام کی تکبیر سنائی دیتی ہو۔

٧٢٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فِي حُجْرَتِهِ وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيرٌ، فَرَأَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ نَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحُوا فَتَحَدَّثُوا بِذَلِكَ، فَقَامَ لَيْلَةَ الثَّانِيَةِ، فَقَامَ مَعَهُ نَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ. صَنَعُوا ذَلِكَ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَخْرُجْ، فَلَمَّا

[729] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز تہجد اپنے حجرے میں پڑھا کرتے تھے۔ چونکہ حجرے کی دیواریں بہت چھوٹی تھیں، اس لیے لوگوں نے نبی ﷺ کی شخصیت کو دیکھ لیا اور کچھ لوگ نماز کی اقتدا کرنے کے لیے آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ پھر صبح کو انھوں نے دوسروں سے اس کا ذکر کیا۔ بعد ازاں دوسری رات نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو کچھ لوگ اس رات بھی آپ کی اقتدا میں کھڑے ہوگئے۔ یہ صورت حال دو یا تین راتوں تک رہی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ بیٹھ رہے اور

أَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ فَقَالَ: «إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ». [انظر: ٧٣٠، ٩٢٤، ١١٢٩، ٢٠١١، ٢٠١٢، ٥٨٦١]

نماز کے لیے تشریف نہ لائے۔ اس کے بعد صبح کے وقت لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''مجھے اس بات کا ڈر ہوا کہ کہیں نمازِ شب تم پر فرض نہ کر دی جائے۔''

فائدہ: چونکہ رسول اللہ ﷺ حجرے کے اندر نماز پڑھتے تھے اور لوگوں نے آپ کی اقتدا باہر کھڑے ہو کر کی، آپ کے اور لوگوں کے درمیان دیوار حائل تھی اسے برقرار رکھا گیا، لہٰذا ایسا کرنا جائز ہے۔[1] وھو المقصود.

(٨١) بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب: 81- نمازِ شب کا بیان

٧٣٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَهُ حَصِيرٌ يَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ، فَثَابَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَصَلَّوْا وَرَاءَهُ. [راجع: ٧٢٩]

[730] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کی ایک چٹائی تھی جسے آپ دن کے وقت بچھا لیتے اور رات کو اس کا حجرہ بنا لیتے تھے۔ کچھ لوگ آپ کے پاس جمع ہونے لگے اور انھوں نے آپ کے پیچھے (صف بنا کر) نماز پڑھنا شروع کر دی۔

٧٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً - قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: مِنْ حَصِيرٍ - فِي رَمَضَانَ فَصَلَّى فِيهَا لَيَالِيَ، فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: «قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ، إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ».

[731] حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک میں ایک حجرہ بنایا تھا، میرا گمان ہے کہ وہ چٹائی کا تھا۔ آپ نے کئی راتیں اس میں نماز پڑھی۔ آپ کے صحابہ میں سے کئی لوگوں نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ جب آپ کو ان کے متعلق معلوم ہوا تو آپ بیٹھ رہے، پھر ان کی طرف تشریف لائے اور فرمایا: ''میں نے تمھارا عمل دیکھا اور تمھارا ارادہ پہچان لیا ہے۔ اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو کیونکہ افضل نماز آدمی کی وہی ہے جو اس کے گھر میں ادا ہو، مگر فرض نماز (کہ اس کی ادائیگی مسجد میں ہونی چاہیے)۔''

1 فتح الباري: 278/2.

قَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ، عَنْ بُسْرٍ، عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٦١١٣، ٧٢٩٠]

عفان بن مسلم نے کہا کہ ہم سے وہیب نے بیان کیا، اس نے کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا، اس نے بتایا کہ میں نے ابونضر بن ابوامیہ سے سنا وہ بسر بن سعید سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت زید (بن ثابت رضی اللہ عنہ) سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

(٨٢) بَابُ إِيجَابِ التَّكْبِيرِ وَافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

باب: 82- تکبیر تحریمہ کا وجوب اور نماز کے آغاز کا بیان

٧٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَصَلّٰى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلَاةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا، ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ». [راجع: ٣٧٨]

[732] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ گھوڑے پر سوار ہوئے (اور گر پڑے) تو آپ کی بائیں جانب کچھ زخمی ہوگئی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں ان دنوں آپ نے نمازوں میں سے جو نماز بھی پڑھائی وہ بیٹھ کر پڑھائی۔ ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔''

٧٣٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: خَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ فَقَالَ: «إِنَّمَا الْإِمَامُ - أَوْ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ - لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا

[733] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر پڑے تو جسم پر خراشیں آئیں۔ اس وجہ سے آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی تو ہم نے بھی آپ کے ہمراہ بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ جب وہ

رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا». [راجع: ۳۷۸]

اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ، جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔''

فائدہ: جمہور اہل علم کے نزدیک تکبیر تحریمہ، یعنی آغاز نماز میں اللہ اکبر کہنا نماز کے لیے رکن ہے جبکہ کچھ حضرات اسے صحت نماز کے لیے شرط قرار دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ رکن اور شرط کا مفہوم تقریباً ایک ہی ہے کہ ان کے بغیر مطلوبہ فعل مکمل نہیں ہوتا، البتہ ان دونوں میں اس طرح فرق کیا جاتا ہے کہ رکن کسی چیز کی ماہیت میں داخل ہوتا ہے، جیسے رکوع اور سجدہ وغیرہ جبکہ شرط اس سے خارج ہوتی ہے، جیسے وضو وغیرہ، نیز تکبیر تحریمہ کا اطلاق صرف اللہ اکبر پر ہوگا جیسا کہ جمہور اہل علم کا موقف ہے۔

۷۳٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ». [راجع: ۷۲۲]

[734] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللّٰه لمن حمده کہے تو تم ربنا ولك الحمد کہو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

فائدہ: اب حکم یہ ہے کہ جب امام کسی عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تندرست مقتدیوں کو بیٹھ کر نہیں بلکہ کھڑے ہو کر اقتدا کرنی چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی مرض وفات میں بیٹھ کر نماز پڑھائی تھی اور آپ کے پیچھے تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔

(۸۳) بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى مَعَ الْاِفْتِتَاحِ سَوَاءً

باب: 83- تکبیر اولیٰ میں نماز شروع کرنے کے ساتھ ہی دونوں ہاتھوں کو اٹھانا

۷۳٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ،

[735] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے۔ جب رکوع کے لیے اللہ اکبر کہتے، جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تب بھی اپنے

وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا، وَقَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ. [انظر: ٧٣٦، ٧٣٨، ٧٣٩]

دونوں ہاتھ اسی طرح اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (دونوں) کہتے لیکن سجدوں میں یہ عمل نہ کرتے تھے۔

(٨٤) بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ

باب: 84- تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا

٧٣٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ، وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَيَقُولُ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ. [راجع: ٧٣٥]

[736] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے اور اس طرح جب رکوع کے لیے اللہ اکبر کہتے، نیز جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی اسی طرح کرتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ اور سجدوں میں آپ یہ عمل نہ کرتے تھے۔

فائدہ: ہم نے مختصر صحیح بخاری کے ترجمے میں اس حدیث کے فوائد میں لکھا تھا کہ تکبیر تحریمہ کے وقت اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور تیسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھانا رفع الیدین کہلاتا ہے۔ بقول امام شافعی رحمہ اللہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اظہار اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کا اتباع ہے۔ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین پر تمام امت کا اجماع ہے اور باقی مقامات ثلاثہ میں رفع الیدین کرنے پر بھی اہل کوفہ کے علاوہ تمام علمائے امت کا اتفاق ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ساری زندگی اس سنت پر عمل کیا اور یہ ایسی سنت متواترہ ہے جسے عشرۂ مبشرہ کے علاوہ دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی بیان کرتے ہیں اور اس پر عمل پیرا دکھائی دیتے ہیں، لہٰذا مذکورہ حدیث کی بنا پر تمام مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ رکوع میں جاتے، اس سے سر اٹھاتے اور تیسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت اللہ کی عظمت کا اظہار کرتے ہوئے رفع الیدین کریں۔

٧٣٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ:

[737] حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے وقت اپنے

أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَنَعَ هٰكَذَا.

دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرنا چاہتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور وہ بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔

(٨٥) بَابٌ: إِلَى أَيْنَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ؟

باب: 85- نمازی کہاں تک اپنے ہاتھوں کو اٹھائے؟

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ: رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ.

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں میں بیٹھ کر بیان کیا کہ نبی ﷺ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے۔

٧٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَهُ، وَإِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، فَعَلَ مِثْلَهُ، وَقَالَ: «رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يَسْجُدُ وَلَا حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ.

[راجع: ٧٣٥]

[738] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ نے نماز کے آغاز میں اللہ اکبر کہا۔ تکبیر کہتے وقت آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اس قدر اٹھائے کہ انھیں اپنے دونوں کندھوں کے برابر کرلیا۔ جب آپ نے رکوع کے لیے اللہ اکبر کہا تو بھی ایسا کیا۔ جب سمع اللّٰه لمن حمده کہا تب بھی اسی طرح کیا اور ربنا ولك الحمد بھی کہا۔ آپ یہ عمل سجدہ کرتے وقت نہیں کرتے تھے اور نہ اس وقت جب سجدے سے سر اٹھاتے تھے۔

(٨٦) بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

باب: 86- دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے وقت رفع الیدین کا بیان

٧٣٩ - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَالَ:

[739] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ جب رکوع کرتے تب بھی اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور جب سمع اللّٰه لمن حمده کہتے تو بھی اپنے

سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب دو رکعت ادا کر کے کھڑے ہوتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ مذکورہ بیان کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے۔

وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَاهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ مُخْتَصَرًا. [راجع: ٧٣٥]

اس روایت کو حماد بن سلمہ، حضرت ایوب سے وہ حضرت نافع سے، وہ ابن عمر سے اور ابن عمر نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح ابن طہمان نے اس روایت کو مختصر طور پر ایوب اور موسیٰ بن عقبہ سے بیان کیا ہے۔

(٨٧) بَابُ وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ

باب: 87- نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا

٧٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ. قَالَ أَبُو حَازِمٍ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا يَنْمِي ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: يُنْمٰى ذٰلِكَ، وَلَمْ يَقُلْ: يَنْمِي.

[740] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگوں کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ آدمی نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھے۔ ابوحازم راوی نے کہا کہ وہ (حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ) اس حکم کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ (ایک اور راویٔ حدیث) اسماعیل کہتے ہیں کہ یہ حکم منسوب کیا جاتا تھا، یہ الفاظ نہیں کہے کہ وہ اس حکم کو منسوب کرتے تھے۔

فائدہ: محل وضع کے متعلق بھی صراحت ہے کہ ہاتھوں کو سینے پر رکھا جائے۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کے اوپر سینے پر رکھا۔[1] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے مطابق بائیں کلائی پر دایاں ہاتھ رکھا جائے تو دونوں ہاتھ خود بخود سینے پر آجائیں گے۔ سینے پر رکھنے کی تصدیق اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس کے الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ اپنے سینے پر رکھتے تھے۔[2] زیر ناف ہاتھ باندھنے کی ایک حدیث بھی صحیح نہیں۔

(٨٨) بَابُ الْخُشُوعِ فِي الصَّلَاةِ

باب: 88- نماز میں خشوع کا بیان

٧٤١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ

[741] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

1 صحيح ابن خزيمة، باب وضع اليمين على الشمال في الصلاة......243/1، حديث :479. 2 مسند أحمد: 226/2.

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا؟ وَاللهِ لَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ، وَإِنِّي لَأَرَاكُمْ مِّنْ وَرَاءِ ظَهْرِي». [راجع: ٤١٨]

ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم سمجھتے ہو کہ میرا منہ اسی قبلے کی طرف ہے؟ اللہ کی قسم! مجھ پر تمھارا رکوع اور خشوع پوشیدہ نہیں رہتا اور میں تمھیں پس پشت سے بھی دیکھتا ہوں۔

٧٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِّنْ بَعْدِي» - وَرُبَّمَا قَالَ: «مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي - إِذَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ». [راجع: ٤١٩]

[742] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم اپنا رکوع اور سجود ٹھیک ٹھیک ادا کیا کرو۔ اللہ کی قسم! جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو تو میں تمھیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔'' اور کبھی فرمایا: ''میں اپنی پس پشت سے تمھیں دیکھتا ہوں۔''

(٨٩) بَابُ مَا يَقُولُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

باب: 89- نمازی تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے؟

٧٤٣ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِـ: ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾.

[743] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نماز کا افتتاح الحمد للہ رب العالمین سے کیا کرتے تھے۔

فائدہ: سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیے یا نہیں، ہمارے نزدیک راجح موقف یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ اور اونچی آواز سے پڑھی جا سکتی ہے، البتہ پوشیدہ پڑھنے کے متعلق احادیث زیادہ صحیح اور واضح ہیں۔ ہاں، جن احادیث میں بسم اللہ کا ذکر نہیں انھیں راوی کے عدم علم یا اس کی قراءت کے مخفی ہونے پر محمول کیا جائے گا اور جن روایات میں بسم اللہ اونچی آواز سے پڑھنے کا ذکر ہے انھیں اس بات پر محمول کیا جائے گا کہ رسول اللہ ﷺ بعض اوقات بآواز بلند بھی پڑھتے تھے تاکہ لوگوں کو اس کی مشروعیت کا پتہ چل جائے۔ یاد رہے کہ بسم اللہ، سورۂ فاتحہ کی ایک آیت ہے جیسا کہ حدیث میں اس کی صراحت ہے۔[1]

٧٤٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ

[744] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان

[1] سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 1183۔

ابْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً - قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ: هُنَيَّةً - فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ، إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: «أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ».

کچھ سکوت فرماتے تھے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ تکبیر اور قراءت کے درمیان سکوت میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں کہتا ہوں: یا اللہ! مجھ سے میرے گناہ اتنے دور کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہ پانی، برف اور اولوں سے دھو دے۔

(٩٠) بَابٌ:

باب:90- بلاعنوان

٧٤٥ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: «قَدْ دَنَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ حَتَّى لَوِ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهَا لَجِئْتُكُمْ بِقِطَافٍ مِّنْ قِطَافِهَا، وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّى قُلْتُ: أَيْ رَبِّ أَوَ أَنَا مَعَهُمْ؟! فَإِذَا امْرَأَةٌ - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ - قُلْتُ: مَا شَأْنُ هٰذِهِ؟

[745] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز کسوف پڑھائی تو آپ نے طویل قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو اسے خوب طویل کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو قیام کو خوب طویل کیا۔ اس کے بعد رکوع کیا تو اسے خوب طویل کیا، پھر اپنا سر اٹھایا اور سجدہ کیا، پھر سجدے کو خوب طویل کیا۔ پھر اپنا سر اٹھایا اور سجدہ کیا، پھر سجدے کو خوب طویل کیا۔ پھر کھڑے ہو کر قیام کیا اور قیام کو لمبا کیا، پھر رکوع کیا تو رکوع کو لمبا کیا، پھر سر اٹھا کر قیام کیا اور اسے خوب لمبا کیا، پھر رکوع کیا اور اسے لمبا کیا، پھر سر اٹھا کر سجدہ کیا اور اسے خوب لمبا کیا، اس کے بعد اپنا سر اٹھایا اور سجدہ کیا اور سجدے کو لمبا کیا۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: ''جنت میرے اتنا قریب ہو چکی تھی کہ اگر میں جرأت کرتا تو اس کے خوشوں میں سے کوئی خوشہ تمھارے پاس لے آتا اور دوزخ بھی میرے اتنا قریب ہو گئی کہ میں کہنے لگا: اے مالک! کیا میں بھی ان لوگوں کے ساتھ رکھا جاؤں گا؟ اتنے

قَالُوا: حَبَسْتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا، لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ». قَالَ نَافِعٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: «تَأْكُلُ مِنْ خَشِيشِ أَوْ خَشَاشِ الْأَرْضِ». [انظر: ٢٣٦٤]

میں ایک عورت دیکھی جسے بلی پنجا مار رہی تھی۔ میں نے پوچھا: اس عورت کا کیا قصور ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا: اس عورت نے بلی کو باندھے رکھا تھا حتی کہ وہ بھوک سے مرگئی، نہ تو وہ اسے خود کھلاتی تھی اور نہ اسے کھلا چھوڑتی تھی کہ وہ خود حشرات الارض سے اپنا پیٹ بھرے۔''

(٩١) بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ

باب: 91- نماز میں امام کی طرف دیکھنا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ: «رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ».

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز کسوف کے متعلق فرمایا: ''جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹ رہا ہوں تو میں نے اس وقت جہنم کو دیکھا جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو توڑ پھوڑ رہا تھا۔''

٧٤٦ - **حَدَّثَنَا** مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْنَا لِخَبَّابٍ: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْنَا: بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَاكَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ. [انظر: ٧٦٠، ٧٦١، ٧٧٧]

[746] حضرت ابومعمر سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت خباب بن ارت ؓ سے سوال کیا: آیا رسول اللہ ﷺ نماز ظہر اور نماز عصر میں کچھ پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ ہم نے پوچھا: آپ لوگ کیسے پہچانتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: آپ کی ڈاڑھی مبارک کے ہلنے کی وجہ سے۔

٧٤٧ - **حَدَّثَنَا** حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ يَزِيدَ يَخْطُبُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ - وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ - أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، قَامُوا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ. [راجع: ٦٩٠]

[747] حضرت براء بن عازب ؓ، جنھوں نے جھوٹ نہیں بولا، بیان کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام ؓ جب نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے تو جب آپ اپنا سر رکوع سے اٹھا لیتے تو صحابۂ کرام ؓ کھڑے رہتے تا آنکہ آپ کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھ لیتے (تب وہ سجدہ کرتے تھے)۔

٧٤٨ - **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى

[748] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے نماز کسوف پڑھی۔ صحابۂ کرام ؓ نے عرض

عَهْدِ النَّبِيِّ فَصَلَّى فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلُ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ، فَقَالَ: «إِنِّي أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا».

کیا: اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو اپنی جگہ کھڑے ہوئے کسی چیز کو پکڑتے دیکھا، پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں نے جنت کو دیکھا تو اس سے ایک خوشہ لینا چاہا۔ اگر میں اسے لے لیتا تو جب تک دنیا باقی ہے اس وقت تک تم اس سے کھاتے رہتے۔''

٧٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ قَالَ: «لَقَدْ رَأَيْتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبْلَةِ هٰذَا الْجِدَارِ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ»، ثَلَاثًا. [راجع: ٩٣]

[749] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہمیں نبی ﷺ نے نماز پڑھائی۔ اس کے بعد منبر پر تشریف لائے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے مسجد کے قبلے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''میں نے ابھی جبکہ تمھیں نماز پڑھا رہا تھا جنت اور دوزخ کو دیکھا۔ ان دونوں کی اس دیوار کے قبلے میں تصویریں بنا دی گئی تھیں۔ میں نے آج کے دن جیسا کوئی دن نہیں دیکھا جس میں خیر اور شر دونوں جمع ہوں۔'' آپ نے ایسا تین مرتبہ فرمایا۔

فائدہ: یہ حکم قیام کی صورت میں ہے کہ نظر سجدہ گاہ پر ہو، تاہم تشہد کی حالت میں نظر دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی پر ہونی چاہیے، اس طرح کہ اسے اٹھائے رکھے اور دعا کرے۔[1]

(٩٢) بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: 92- نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا

٧٥٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ؟» فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ حَتَّى قَالَ: «لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ».

[750] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہوا وہ نماز میں نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں؟'' پھر آپ نے اس کے متعلق بڑی سختی سے فرمایا: ''لوگوں کو اس سے باز آنا چاہیے یا پھر ان کی بینائی کو اچک لیا جائے گا۔''

---

1 سنن النسائي، التطبيق، حديث: 1161.

(٩٣) بَابُ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

باب: 93- نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا

٧٥١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوالْأَحْوَصِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: «هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ». [انظر: ٣٢٩١]

[751] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دوران نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ تو (خشوع کو) اچک لینا ہے جو شیطان بندے کی نماز میں سے اچک لیتا ہے۔''

٧٥٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَّهَا أَعْلَامٌ فَقَالَ: «شَغَلَنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ، اذْهَبُوا بِهَا إِلٰى أَبِي جَهْمٍ وَّأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ». [راجع: ٣٧٣]

[752] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ایسی چادر پہن کر نماز پڑھی جس پر کچھ نقوش تھے۔ فراغت کے بعد آپ نے فرمایا: ''مجھے اس چادر کے نقش و نگار نے نماز سے غافل کر دیا تھا، اسے ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور مجھے سادہ چادر لا دو۔''

(٩٤) بَابٌ: هَلْ يَلْتَفِتُ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ؟ أَوْ يَرٰى شَيْئًا أَوْ بُصَاقًا فِي الْقِبْلَةِ؟

باب: 94- کیا (نمازی) کسی ہنگامی ضرورت کی بنا پر یا کوئی چیز یا تھوک قبلے کی طرف دیکھے تو اس کی طرف توجہ کر سکتا ہے؟

وَقَالَ سَهْلٌ: اِلْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَرَأَى النَّبِيَّ ﷺ.

حضرت سہل ؓ بیان کرتے ہیں کہ (نماز میں) حضرت ابوبکر ؓ اِدھر اُدھر متوجہ ہوئے تو انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا۔

وضاحت: امام بخاری ؒ التفات کے متعلق استثنائی صورتیں بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی ہنگامی ضرورت اور وقتی حاجت کے پیش نظر التفات ہو تو وہ نماز کے لیے خرابی کا باعث نہیں جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے دوران نماز میں التفات کیا اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں نماز دوبارہ پڑھنے کے متعلق نہیں کہا بلکہ انھیں اپنی نماز جاری رکھنے کی تلقین فرمائی کیونکہ یہ التفات ایک ہنگامی ضرورت کے پیش نظر تھا۔[1] امام بخاری ؒ نے اس تعلیق کو اپنی سند سے متصل بیان کیا ہے۔[2]

٧٥٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

[753] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے،

1 فتح الباري: 303/2. 2 صحيح البخاري، الأذان، حديث: 684.

اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّي بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَحَتَّهَا، ثُمَّ قَالَ حِينَ انْصَرَفَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ اللهَ قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ أَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ». رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ. [راجع: ٤٠٦]

انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے مسجد کے قبلے کی طرف تھوک دیکھا جبکہ آپ لوگوں کے آگے کھڑے ہوکر انھیں نماز پڑھا رہے تھے، آپ نے اسے زائل کر دیا۔ اس کے بعد جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز میں مشغول ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے چہرے کی طرف ہوتا ہے، لہٰذا کوئی شخص نماز میں اپنے سامنے نہ تھوکے۔'' اس روایت کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابو رواد نے حضرت نافع سے بیان کیا ہے۔

٧٥٤ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: بَيْنَمَا الْمُسْلِمُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ، وَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ، فَظَنَّ أَنَّهُ يُرِيدُ الْخُرُوجَ، وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ: أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ، وَأَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ. [راجع: ٦٨٠]

[754] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ ایک دن مسلمان نماز فجر میں مشغول تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ سامنے آ گئے۔ آپ نے حضرت عائشہ ؓ کے حجرے کا پردہ اٹھایا اور مسلمانوں کی طرف دیکھا جبکہ اس وقت وہ نماز میں صف بستہ تھے۔ آپ ﷺ خوشی کے باعث مسکرانے لگے۔ حضرت ابوبکر ؓ اپنے الٹے پاؤں پیچھے ہٹنے لگے تا کہ خود صف میں شامل ہو جائیں کیونکہ انھوں نے سمجھا کہ آپ باہر تشریف لانا چاہتے ہیں۔ اور مسلمانوں نے قصد کر لیا کہ مارے خوشی کے اپنی نماز توڑ دیں لیکن آپ نے انھیں اشارہ فرمایا کہ تم اپنی نماز کو پورا کرو، پھر آپ نے پردہ نیچے کر دیا اور اسی دن کے آخری حصے میں آپ کی وفات ہو گئی۔

(٩٥) بَابُ وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا، فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، وَمَا يُجْهَرُ فِيهَا وَمَا يُخَافَتُ

باب: 95- سفر و حضر کی تمام سری اور جہری نمازوں میں امام اور مقتدی کے لیے قراءت کا واجب ہونا

٧٥٥ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: شَكَا أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ

[755] حضرت جابر بن سمرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ اہل کوفہ نے حضرت عمر ؓ سے حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کی شکایت کی تو حضرت عمر ؓ نے انھیں

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَعَزَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا، فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ، إِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّي، قَالَ: أَمَّا أَنَا وَاللّٰهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، مَا أَخْرِمُ عَنْهَا، أُصَلِّي صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ، وَأَخِفُّ فِي الْأُخْرَيَيْنِ، قَالَ: ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ، فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا أَوْ رِجَالًا إِلَى الْكُوفَةِ، فَسَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ، وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ وَيُثْنُونَ عَلَيْهِ مَعْرُوفًا حَتّٰى دَخَلَ مَسْجِدًا لِّبَنِي عَبْسٍ، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهُ: أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ - يُكْنٰى أَبَا سَعْدَةَ - قَالَ: أَمَّا إِذْ نَشَدْتَّنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ، وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ، وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ: قَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللّٰهِ لَأَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا، قَامَ رِيَاءً وَّسُمْعَةً، فَأَطِلْ عُمْرَهُ، وَأَطِلْ فَقْرَهُ، وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ قَالَ: فَكَانَ بَعْدُ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ: شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ. قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ، وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ. [انظر: ۷۵۸، ۷۷۰]

معزول کر کے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو ان (کوفیوں) پر تعینات کر دیا۔ الغرض ان لوگوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بہت شکایات کیں۔ یہ بھی کہہ دیا کہ وہ اچھی نماز نہیں پڑھتے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں بلا بھیجا اور کہا: اے ابواسحاق! یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے ہو: انھوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں انھیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھاتا تھا۔ میں نے اس میں ذرہ بھر بھی کوتاہی کو روا نہیں رکھا۔ میں نماز عشاء پڑھاتا تو پہلی دو رکعتوں میں زیادہ دیر لگاتا اور آخری دو رکعتوں میں تخفیف کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو اسحاق! تمھاری نسبت ہمارا گمان یہی ہے۔ پھر آپ نے ایک شخص یا چند اشخاص کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کوفہ روانہ کیا (تاکہ وہ اہل کوفہ سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے متعلق شکایات کی تحقیق کریں)۔ انھوں نے وہاں جا کر کوئی مسجد نہ چھوڑی جہاں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا حال نہ پوچھا ہو۔ سب لوگوں نے ان کی تعریف کی۔ پھر وہ قبیلۂ عبس کی مسجد میں گئے تو وہاں ایک شخص کھڑا ہوا جس کی کنیت ابو سعدہ تھی اور اسے اسامہ بن قتادہ کہا جاتا تھا، وہ بولا: جب تم نے ہمیں قسم دلائی ہے تو سنیں! سعد (رضی اللہ عنہ) جہاد میں لشکر کے ساتھ خود نہ جاتے تھے اور نہ ہی مال غنیمت میں برابر تقسیم کرتے تھے، نیز مقدمات میں انصاف سے کام نہ لیتے تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا: اللہ کی قسم! میں تجھے تین بد دعائیں دیتا ہوں: اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور صرف لوگوں کو دکھانے یا سنانے کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر دراز کر دے، اس کی فقیری بڑھا دے اور آفتوں میں پھنسا دے۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اس کے بعد جب اس سے اس کا حال دریافت کیا جاتا تو کہتا کہ میں ایک آفت رسیدہ، دراز عمر بوڑھا ہوں۔ مجھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بددعا

لگ گئی ہے۔ عبدالملک راوی کہتا ہے کہ میں نے بھی اسے دیکھا تھا۔ بڑھاپے کی حالت میں اس کے دونوں ابرو آنکھوں پر گرنے کے باوجود وہ راستے چلتی چھوکریوں کو چھیڑتا اوران پر دست درازی کرتا پھرتا تھا۔

٧٥٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ».

[756] حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی، اس کی نماز ہی نہیں ہوئی۔''

فائدہ: واضح رہے کہ قراءت فاتحہ نماز کے ارکان میں سے ہے اور رکن ایسی چیز کو کہتے ہیں کہ واجب التعمیل کام اس کے بغیر مکمل نہ ہو۔ اور رکن کے نہ ہونے سے شریعت کی نظر میں اس کام کا کوئی اعتبار نہ ہو۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ نے ارکان نماز کے متعلق لکھا ہے کہ جسے رسول اللہ ﷺ نے لفظ رکن سے ذکر کیا ہو، جیسے آپ نے فرمایا: ''فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔'' نیز آپ کا فرمان ہے کہ آدمی کی نماز جائز نہیں جب تک وہ رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو سیدھا نہ کرے اور جسے شارع نے نماز کہا ہے، نماز کے لیے اس کے رکن ہونے کی بڑی زبردست تنبیہ ہے۔[1] پھر یہ بھی قاعدہ ہے کہ لائے نفی جنس کی خبر جب محذوف ہو تو اس میں وجود کی نفی مراد ہوتی ہے الا یہ کہ وہاں کوئی قرینۂ صارفہ موجود ہو۔ حدیث مذکور میں بھی لا نفی جنس کے لیے ہے جس کے معنی ہیں کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز کا سرے سے وجود ہی برقرار نہیں رہتا۔ اسے لائے نفی کمال قرار دینا محض سینہ زوری ہے۔

٧٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَدَّ، فَقَالَ: «ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ»، فَرَجَعَ فَصَلَّى كَمَا صَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ»، ثَلَاثًا، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ، فَعَلِّمْنِي، فَقَالَ: «إِذَا قُمْتَ

[757] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے، اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر اس نے نبی ﷺ کو سلام کیا۔ آپ نے (سلام کا جواب دینے کے بعد) فرمایا: ''واپس جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔'' وہ آدمی واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھی جیسے اس نے (پہلے) پڑھی تھی۔ پھر اس نے آ کر نبی ﷺ کو سلام کیا۔ آپ نے (سلام کا جواب دینے کے بعد) فرمایا: ''واپس جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔'' پھر اسی طرح تین دفعہ

[1] حجة الله البالغة: 4/2.

إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا». [انظر: ٧٩٣، ٦٢٥١، ٦٢٥٢، ٦٦٦٧]

ہوا بالآخر اس نے کہا: قسم ہے اس اللہ کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا، لہٰذا آپ مجھے بتا دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو، پھر قرآن سے جو تمھیں یاد ہو پڑھو۔ اس کے بعد اطمینان سے رکوع کرو، پھر سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو اور سجدے میں اطمینان سے رہو۔ پھر سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ، اسی طرح اپنی پوری نماز مکمل کرو۔''

(٩٦) بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

باب: 96- نماز ظہر میں قراءت کا بیان

٧٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ سَعْدٌ كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاتَي الْعَشِيِّ لَا أَخْرِمُ عَنْهَا، كُنْتُ أَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ، فَقَالَ عُمَرُ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ. [راجع: ٧٥٥]

[758] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اہل کوفہ کو (بعد از دوپہر) شام کی دونوں نمازیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی طرح پڑھاتا تھا، یعنی ان میں کسی قسم کی کمی نہیں کرتا تھا۔ میں پہلی دو رکعات میں دیر لگاتا اور آخری دو رکعات میں تخفیف کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا بھی تمھارے متعلق یہی گمان تھا۔

٧٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ، وَيُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُولٰى، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنْ

[759] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر کی پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت کو لمبا کرتے اور دوسری رکعت کو چھوٹا کرتے تھے، نیز کبھی کبھی کوئی آیت سنا بھی دیتے تھے۔ نماز عصر میں بھی سورۂ فاتحہ اور دیگر دو سورتیں تلاوت فرماتے اور پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے کچھ لمبا کرتے۔ اسی طرح صبح کی نماز میں بھی پہلی رکعت کو طویل اور دوسری کو مختصر کرتے تھے۔

صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ. [انظر: ٧٦٢، ٧٧٦، ٧٧٨، ٧٧٩]

٧٦٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْنَا خَبَّابًا، أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْنَا: بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ. [راجع: ٧٤٦]

[760] حضرت ابومعمر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت خباب بن ارت ؓ سے دریافت کیا: آیا نبی ﷺ ظہر اور عصر میں قراءت کیا کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ پھر ہم نے عرض کیا کہ آپ لوگوں کو کیسے معلوم ہوتا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ ہمیں آپ کی ڈاڑھی مبارک کی جنبش سے پتہ چلتا تھا۔

(٩٧) بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعَصْرِ

باب: 97- نماز عصر میں قراءت کا بیان

٧٦١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْنَا لِخَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ قِرَاءَتَهُ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ. [راجع: ٧٤٦]

[761] حضرت ابومعمر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خباب بن ارت ؓ سے دریافت کیا: آیا نبی ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کیا کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: آپ حضرات کو رسول اللہ ﷺ کی قراءت کا کیسے پتہ چلتا تھا؟ انھوں نے فرمایا: آپ کی ڈاڑھی مبارک کے حرکت کرنے کی وجہ سے۔

٧٦٢ - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَسُورَةٍ سُورَةٍ، وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا. [راجع: ٧٥٩]

[762] حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ نبی ﷺ ظہر اور عصر کی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور کوئی ایک ایک سورت پڑھتے تھے۔ اور کبھی کبھار ہمیں ایک آدھ آیت سنا بھی دیتے تھے۔

(٩٨) بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

باب: 98- نماز مغرب میں قراءت کا بیان

وضاحت: اس عنوان کے تحت نمازِ مغرب میں قراءت کا اندازہ اور مقدار بیان کرنا مقصود ہے۔ سابقہ ابواب کی طرح اس میں نفس قراءت کا اثبات مراد نہیں کیونکہ نماز مغرب میں قراءت بآواز بلند ہوتی ہے، اس لیے نفس قراءت کے اثبات کی چنداں ضرورت نہیں۔[1]

1 فتح الباري: 319/2.

٧٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ فَقَالَتْ: وَاللهِ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّورَةَ، إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ. [انظر: ٤٤٢٩]

[763] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (ان کی والدہ) ام الفضل رضی اللہ عنہا نے انھیں سورۂ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ پڑھتے سنا تو کہنے لگیں: میرے بیٹے! تو نے یہ سورت پڑھ کر مجھے یاد دلا دیا کہ یہی وہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ یہ سورت نماز مغرب میں پڑھ رہے تھے۔

٧٦٤ - حَدَّثَنِي أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارٍ، وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ؟.

[764] مروان بن حکم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نماز مغرب میں چھوٹی چھوٹی سورتیں (قصار) پڑھتا ہے جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں دو بڑی سورتوں میں سے زیادہ بڑی سورت پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(٩٩) بَابُ الْجَهْرِ فِي الْمَغْرِبِ

باب: 99- نماز مغرب میں بآواز بلند قراءت کرنا

٧٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ. [انظر: ٣٠٥٠، ٤٠٢٣، ٤٨٥٤]

[765] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو نمازِ مغرب میں سورۂ طور پڑھتے سنا ہے۔

(١٠٠) بَابُ الْجَهْرِ فِي الْعِشَاءِ

باب: 100- نماز عشاء میں بآواز بلند قراءت کرنا

٧٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ، فَقُلْتُ لَهُ، قَالَ: سَجَدْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ. [انظر: ٧٦٨، ١٠٧٤، ١٠٧٨]

[766] حضرت ابو رافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نمازِ عشاء پڑھی تو انھوں نے سورۂ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ پڑھی اور اس میں سجدہ کیا۔ جب میں نے ان سے سجدے کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابو القاسم ﷺ کے پیچھے سجدہ کیا ہے، لہٰذا میں ہمیشہ اس میں سجدہ کرتا رہوں گا

تا آنکہ (قیامت کے دن) میری آپ سے ملاقات ہو جائے۔

٧٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ، فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِـ: ﴿وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾. [انظر: ٧٦٩، ٤٩٥٢، ٧٥٤٦]

[767] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دوران سفر میں نماز عشاء کی دو رکعات میں سے ایک میں سورۂ ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ پڑھی۔

(١٠١) بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ بِالسَّجْدَةِ

باب: 101- نماز عشاء میں سجدے والی سورت پڑھنا

٧٦٨ - حَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ، فَقَرَأَ: ﴿إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ؟ قَالَ: سَجَدْتُ فِيهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى أَلْقَاهُ. [راجع: ٧٦٦]

[768] حضرت ابو رافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نمازِ عشاء پڑھی تو انھوں نے سورۂ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ پڑھی اور اس میں سجدہ کیا۔ میں نے عرض کیا: یہ کون سا سجدہ ہے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابو القاسم ﷺ کے پیچھے اس میں سجدہ کیا ہے، اس لیے اب تو میں اس سورت میں سجدہ کرتا رہوں گا تا آنکہ قیامت کے دن میری آپ سے ملاقات ہو جائے۔

(١٠٢) بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

باب: 102- نماز عشاء میں قراءت کا بیان

٧٦٩ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ ﴿وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾ فِي الْعِشَاءِ، وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْهُ أَوْ قِرَاءَةً. [راجع: ٧٦٧]

[769] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز عشاء میں ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ پڑھتے سنا اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوش الحان یا اچھا پڑھنے والا کوئی نہیں سنا۔

(١٠٣) بَابٌ: يُطَوِّلُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَيَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ

باب: 103- (امام کو چاہیے کہ) پہلی دو رکعات کو طویل اور آخری دو رکعات کو مختصر کرے

٧٧٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ: لَقَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلَاةِ، قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: صَدَقْتَ، ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ، أَوْ ظَنِّي بِكَ. [راجع: ٧٥٥]

[770] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اہل کوفہ نے آپ کے متعلق ہر معاملہ حتی کہ نماز کے متعلق بھی شکایت کی ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں پہلی دو رکعات میں طوالت اور آخری دو رکعات میں اختصار کرتا ہوں۔ اور جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز کی اقتدا کی ہے کبھی اس کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا۔ میرا بھی آپ کے متعلق یہی گمان تھا۔

(١٠٤) بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ

باب: 104- نماز فجر میں قراءت کرنا

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ بِالطُّورِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے سورۂ "والطور" تلاوت فرمائی۔

٧٧١ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ، وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَيُصَلِّي الصُّبْحَ وَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ جَلِيسَهُ، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَوْ إِحْدَاهُمَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ. [راجع: ٥٤١]

[771] سیار بن سلامہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اور میرا باپ (ہم دونوں) حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے نمازوں کے اوقات دریافت کیے۔ انھوں نے فرمایا: جب آفتاب ڈھل جاتا تو نبی ﷺ ظہر کی نماز پڑھتے تھے اور نماز عصر ایسے وقت میں ادا کرتے کہ آدمی مدینے کے آخری کنارے تک واپس پہنچ جاتا جبکہ آفتاب ابھی تغیر پذیر نہ ہوا ہوتا۔ نماز مغرب کے متعلق جو کچھ ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے میں بھول گیا ہوں، البتہ آپ نماز عشاء رات کے تیسرے حصے تک مؤخر کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے تھے لیکن اس سے پہلے نیند کرنے اور اس کے بعد باتوں میں مصروف ہونے کو ناپسند کرتے تھے۔ اور نماز صبح ایسے وقت میں پڑھتے کہ آدمی نماز سے فراغت کے بعد اپنے ساتھی کو پہچان سکتا تھا جبکہ آپ

دونوں رکعات یا ہر ایک میں ساٹھ سے سو آیات تک تلاوت فرماتے تھے۔

٧٧٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ، وَإِنْ لَّمْ تَزِدْ عَلَى أُمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ، وَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ.

[772] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہر نماز میں قراءت کرنی چاہیے، پھر جن نمازوں میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بآواز بلند سنایا ہے ہم ان میں تمھیں بآواز بلند سناتے ہیں اور جن میں آپ نے ہم سے قراءت کو پوشیدہ رکھا ہے، ان میں ہم بھی تم سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ اور اگر تو سورۂ فاتحہ سے زیادہ قراءت نہ کرے تو بھی کافی ہے اور اگر زیادہ پڑھ لے تو اچھا ہے۔

فائدہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ جو شخص نماز میں فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور فاتحہ کے علاوہ زائد پڑھنا مستحب ہے اگرچہ بعض صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں فاتحہ کے علاوہ دیگر آیات کا پڑھنا بھی ضروری ہے۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کا یہی موقف ہے۔ بہرحال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا بظاہر تقاضا یہ ہے کہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور اس کے علاوہ دیگر آیات کا تمام رکعات میں پڑھنا مستحب ہے، ضروری نہیں۔[1]

(١٠٥) بَابُ الْجَهْرِ بِقِرَاءَةِ صَلَاةِ الصُّبْحِ

باب: 105- نماز فجر میں بآواز بلند قراءت کرنا

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: طُفْتُ وَرَاءَ النَّاسِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَيَقْرَأُ بِالطُّورِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں لوگوں کے پیچھے سے طواف کر رہی تھی جبکہ نبی ﷺ نماز پڑھا رہے تھے اور نماز میں سورۂ ''الطور'' کی تلاوت کر رہے تھے۔

٧٧٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ -هُوَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةَ- عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ

[773] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ اپنے چند صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ سوق عکاظ کا ارادہ کر کے چلے جبکہ ان دنوں شیاطین کو آسمانی خبریں لینے سے روک دیا گیا تھا اور ان پر شعلے برسائے جا رہے تھے۔ ان حالات میں شیاطین اپنی قوم کی طرف لوٹ آئے، قوم نے پوچھا: کیا حال ہے؟ شیاطین نے کہا: ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ

1 فتح الباري: 327/2.

فَقَالُوا: مَا لَكُمْ؟ فَقَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ، قَالُوا: مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ، فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَانْصَرَفَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِينَ إِلٰى سُوقِ عُكَاظٍ، وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ، فَقَالُوا: هٰذَا وَاللهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوا إِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا: يَا قَوْمَنَا ﴿إِنَّا سَمِعْنَا قُرْءَانًا عَجَبًا ۝ يَهْدِىٓ إِلَى ٱلرُّشْدِ فَـَٔامَنَّا بِهِۦ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ أَحَدًا﴾ [الجن: ١، ٢] فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهِ ﷺ: ﴿قُلْ أُوحِىَ إِلَىَّ﴾ وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ. [انظر: ٤٩٢١]

کھڑی کردی گئی ہے اور اب ہم پر شعلے برسائے جا رہے ہیں۔ قوم نے کہا: تمھارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کوئی ایسی چیز حائل ہوگئی ہے جو ابھی ظاہر ہوئی ہے، اس لیے تم روئے زمین میں مشرق و مغرب تک چل پھر کر دیکھو کہ وہ کیا چیز ہے جو تمھارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوگئی ہے؟ چنانچہ وہ اس کی تلاش میں نکلے، ان میں وہ جنات جو تہامہ کی طرف نکلے تھے، وہ نبی ﷺ کے پاس آپہنچے۔ آپ اس وقت مقام نخلہ میں تھے اور عکاظ کی منڈی کی طرف جانے کی نیت رکھتے تھے۔ اس وقت آپ اپنے صحابۂ کرام ؓ کو نماز فجر پڑھا رہے تھے۔ جب ان جنات نے کان لگا کر قرآن سنا تو کہنے لگے: اللہ کی قسم! یہی وہ قرآن ہے جس نے تمھارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حجاب ڈال دیا ہے، چنانچہ اسی مقام سے وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے اور ان سے کہنے لگے: بھائیو! ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کا رستہ بتاتا ہے، لہٰذا ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ اب ہم ہرگز اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ سورت ﴿قُلْ أُوحِىَ إِلَىَّ ......﴾ نازل فرمائی اور آپ کو جنوں کی گفتگو بذریعۂ وحی بتائی گئی۔

٧٧٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ فِيمَا أُمِرَ وَسَكَتَ فِيمَا أُمِرَ ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا﴾ [مريم: ٦٤] وَ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِى رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١].

[774] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو جس نماز میں جہر کا حکم ہوا آپ نے اس میں جہر کیا اور جس نماز میں آہستہ پڑھنے کا حکم ہوا وہاں آہستہ پڑھا اور تمھارا پروردگار بھولنے والا نہیں اور بلاشبہ تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی میں بہترین نمونہ ہے، یعنی ان کی پیروی کرنا ہی اچھا ہے۔

(١٠٦) بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ، وَالْقِرَاءَةِ بِالْخَوَاتِمِ، وَبِسُورَةٍ قَبْلَ سُورَةٍ، وَبِأَوَّلِ سُورَةٍ،

باب: 106- ایک رکعت میں دو سورتیں جمع کرنا، سورتوں کی صرف آخری آیات تلاوت کرنا، نیز ایک سورت کو دوسری سورت سے پہلے پڑھنا اور سورت کا صرف ابتدائی حصہ تلاوت کرنا

وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ [الْمُؤْمِنُونَ] فِي الصُّبْحِ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ، أَوْ ذِكْرُ عِيسَى، أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ. وَقَرَأَ عُمَرُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِمِائَةٍ وَّعِشْرِينَ آيَةً مِّنَ الْبَقَرَةِ، وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِّنَ الْمَثَانِي. وَقَرَأَ الْأَحْنَفُ بِالْكَهْفِ فِي الْأُولَى، وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوسُفَ، أَوْ يُونُسَ، وَذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الصُّبْحَ بِهِمَا. وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِأَرْبَعِينَ آيَةً مِّنَ الْأَنْفَالِ، وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ. وَقَالَ قَتَادَةُ فِيمَنْ يَّقْرَأُ بِسُورَةٍ وَّاحِدَةٍ يَّفْرِقُهَا فِي رَكْعَتَيْنِ، أَوْ يُرَدِّدُ سُورَةً وَّاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ: كُلٌّ كِتَابُ اللهِ.

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز میں سورۂ مومنون پڑھنا شروع کی، جب حضرت موسیٰ اور ہارون یا حضرت عیسیٰ کا ذکر آیا تو آپ کو کھانسی آ گئی، آپ اسی وقت رکوع میں چلے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ کی ایک سو بیس آیات پڑھیں اور دوسری رکعت میں مثانی کی ایک سورت تلاوت کی۔ حضرت احنف بن قیس نے پہلی رکعت میں سورۂ کہف اور دوسری میں سورۂ یوسف یا یونس پڑھی اور بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھی دو سورتوں کو نماز صبح میں پڑھا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (پہلی رکعت میں) سورۂ انفال کی چالیس آیات اور دوسری رکعت میں مفصلات سے ایک سورت پڑھی۔ حضرت قتادہ نے اس شخص کے متعلق جو ایک سورت کو دو رکعتوں میں (اس کے دو حصے کر کے) یا ایک ہی سورت کو دو رکعات میں دہراتا ہے، فرمایا کہ سب کتاب اللہ ہے۔ (ہر طرح سے پڑھنا جائز ہے۔)

٧٧٤ م - وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ، فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً يَّقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ مِمَّا يُقْرَأُ بِهِ، افْتَتَحَ بِـ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا، ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرَى مَعَهَا، وَكَانَ

[774 م] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص مسجد قباء میں انصار کی امامت کراتا تھا۔ اس کی یہ عادت تھی کہ جن نمازوں میں قراءت بآواز بلند کی جاتی ہے ان میں جب وہ کوئی سورت شروع کرنے کا ارادہ کرتا تو اس سے پہلے ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ سے آغاز کرتا۔ اس سے فراغت کے بعد پھر کوئی دوسری سورت شروع کرتا۔ وہ

يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا: إِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهٰذِهِ السُّورَةِ، ثُمَّ لَا تَرٰى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰى تَقْرَأَ بِالْأُخْرٰى، فَإِمَّا أَنْ تَقْرَأَ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِأُخْرٰى، فَقَالَ: مَا أَنَا بِتَارِكِهَا، إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِذٰلِكَ فَعَلْتُ، وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ، وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ أَفْضَلِهِمْ، وَكَرِهُوا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ. فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَالَ: «يَا فُلَانُ! مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ أَصْحَابُكَ؟ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلٰى لُزُومِ هٰذِهِ السُّورَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ؟» فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّهَا، فَقَالَ: «حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ».

ہر رکعت میں ایسا ہی کرتا تھا۔ اس کے مقتدیوں نے اس سے بات کی اور کہا کہ تم اس سورت سے ابتدا کرتے ہو پھر تم اسے کافی خیال نہیں کرتے یہاں تک کہ دوسری سورت پڑھتے ہو، لہٰذا تم اسی سورت کو پڑھو، اس کے ساتھ دوسری سورت نہ ملاؤ یا اسے چھوڑ کر صرف دوسری سورت پڑھا کرو۔ اس نے جواب دیا کہ میں تو اس سورت کو نہیں چھوڑ سکتا اگر تمھیں پسند ہو تو اسی طرح تمھاری امامت کراؤں گا اور اگر تم اسے ناپسند کرتے ہو تو میں تمھیں چھوڑ سکتا ہوں (سورت کو نہیں چھوڑ سکتا)۔ اہل قباء اسے اپنے میں سے افضل خیال کرتے تھے، اس لیے انھوں نے اسے چھوڑ کر دوسرے کی امامت کو پسند نہ کیا۔ اتفاق سے جب نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو انھوں نے یہ ماجرا آپ کو سنایا۔ آپ نے اس امام سے فرمایا: ''اے فلاں! تمھیں اپنے مقتدیوں کی بات ماننے سے کس چیز نے روکا ہے؟ اور کیا وجہ ہے کہ تو نے ہر رکعت میں یہ سورت پڑھنے کا التزام کر رکھا ہے؟'' اس نے جواب دیا کہ مجھے اس سورت سے محبت ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''تیرا اس سورت سے محبت کرنا تجھے جنت میں داخل کرے گا۔''

٧٧٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ، فَقَالَ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ، لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ، فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ، سُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حٰمٓ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ. [انظر: ٤٩٩٦، ٥٠٤٣]

[775] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: میں نے آج رات مفصل کی تمام سورتیں ایک ہی رکعت میں پڑھ دیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے اس قدر تیزی سے پڑھیں جیسے اشعار پڑھے جاتے ہیں۔ بے شک میں ان جوڑا جوڑا سورتوں کو جانتا ہوں جنھیں رسول اللہ ﷺ ملا کر پڑھا کرتے تھے، پھر آپ نے مفصل کی بیس سورتیں بیان کیں، یعنی ہر رکعت میں پڑھی جانے والی دو دو سورتیں۔

(١٠٧) بَابٌ: يَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: 107- آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا

٧٧٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ، وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ، وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مَا لَا يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ، وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ. [راجع: ٧٥٩]

[776] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں مزید پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔ اور کبھی کبھی کوئی آیت ہمیں سنا بھی دیتے تھے۔ اور آپ پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے لمبا کرتے تھے، اسی طرح عصر اور صبح کی نماز میں بھی یہی معمول تھا۔

(١٠٨) بَابُ مَنْ خَافَتَ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب: 108- ظہر اور عصر کی نماز میں آہستہ قراءت کرنا

٧٧٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْنَا لِخَبَّابٍ: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ. [راجع: ٧٤٦]

[777] حضرت ابو معمر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آیا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ ہم نے دوبارہ عرض کیا کہ آپ کو کیسے پتہ چلتا تھا؟ انھوں نے فرمایا: آپ کی ڈاڑھی مبارک کی جنبش کی وجہ سے ہمیں معلوم ہو جاتا تھا۔

(١٠٩) بَابٌ: إِذَا أَسْمَعَ الْإِمَامُ الْآيَةَ

باب: 109- جب امام (سری نماز میں) کوئی آیت سنا دے

٧٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

[778] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی دوسری سورت بھی پڑھتے تھے اور کبھی کبھار ہمیں

كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مَّعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى. [راجع: ٧٥٩]

کوئی آیت سنا دیا کرتے تھے، نیز آپ پہلی رکعت کو لمبا کرتے تھے۔

فائدہ: سری نماز میں اگر کوئی آیت بآواز بلند پڑھ دی جائے تو اس سے نماز مکروہ نہیں ہوگی، اسی طرح اگر ایک آیت کے بجائے دو آیات سنادی جائیں تو بھی نماز صحیح ہے۔ یہ موقف ان لوگوں کے خلاف ہے جو سہو یا غیر سہو کی وجہ سے کوئی آیت بآواز بلند پڑھنے پر سجدۂ سہو ضروری قرار دیتے ہیں۔ اس حدیث سے ان حضرات کی کھلے الفاظ میں تردید ہوتی ہے۔

(١١٠) بَابٌ: يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى

باب: 110- پہلی رکعت میں قراءت کو لمبا کرنا

٧٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، وَيُقَصِّرُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ. [راجع: ٧٥٩]

[779] حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز ظہر کی پہلی رکعت کو لمبا کرتے تھے اور دوسری رکعت کو مختصر فرماتے تھے اور صبح کی نماز میں بھی آپ کا یہی معمول تھا۔

(١١١) بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالتَّأْمِينِ

باب: 111- امام کا بآواز بلند آمین کہنا

وَقَالَ عَطَاءٌ: آمِينَ دُعَاءٌ، أَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَّرَاءَهُ حَتّٰى إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً، وَكَانَ أَبُوهُرَيْرَةَ يُنَادِي الْإِمَامَ: لَا تُفُتْنِي بِآمِينَ. وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهُ وَيَحُضُّهُمْ، وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ خَيْرًا.

حضرت عطاء ؒ بیان کرتے ہیں کہ آمین ایک دعا ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ اور ان کے مقتدیوں نے اتنی زور سے آمین کہی کہ مسجد گونج اٹھی۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ اپنے امام کو کہا کرتے تھے کہ مجھے آمین سے محروم نہ کرنا۔ حضرت نافع کا کہنا ہے کہ عبداللہ بن عمر ؓ آمین کہنے کو کسی صورت میں نہیں چھوڑتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی اس کے متعلق ترغیب دیا کرتے تھے اور میں نے آمین کے متعلق ان سے اچھے کلمات سنے ہیں۔

٧٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا

[780] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «آمِينَ». [انظر: ٦٤٠٢]

نے فرمایا: ''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی، اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔'' ابن شہاب کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ خود بھی آمین کہا کرتے تھے۔

فائدہ: امام ابن خزیمہ اس حدیث ''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو'' کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس فرمان نبوی سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ امام کو باآواز بلند آمین کہنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ امام کی آمین کے وقت آمین کہنے کا حکم اسی صورت میں دے سکتے ہیں جب مقتدی کو امام کی آمین کا پتہ ہو۔ اگر امام باآواز بلند آمین کہنے کے بجائے آہستہ کہے تو مقتدی کو معلوم نہیں ہو سکے گا کہ امام نے آمین کہی ہے یا نہیں اور یہ محال ہے کہ کسی سے کہا جائے کہ جب فلاں آدمی یہ کہے تو تم بھی اسی طرح کہو جبکہ وہ اس کی بات نہ سن رہا ہو۔ کوئی عالم بھی اس محال کا تصور نہیں کر سکتا کہ رسول اللہ ﷺ مقتدی کو آمین اس وقت کہنے کا حکم دیں جب امام آمین کہے اور مقتدی امام کی آمین نہ سن رہا ہو۔[1]

(١١٢) بَابُ فَضْلِ التَّأْمِينِ

باب: 112- آمین کہنے کی فضیلت

٧٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ، وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ: آمِينَ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[781] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو آسمان پر فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ اگر دونوں کی آمین ایک دوسرے سے مل جائے تو اس (نمازی) کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

(١١٣) بَابُ جَهْرِ الْمَأْمُومِ بِالتَّأْمِينِ

باب: 113- مقتدی کا باآواز بلند آمین کہنا

٧٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا

[782] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی

1 صحیح ابن خزیمہ: 286/1.

قَالَ الْإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا : آمِينَ ، فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» . تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . وَنُعَيْمٌ الْمُجْمِرُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ .

[انظر : ٤٤٧٥]

آمین سے ہم آہنگ ہوئی اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کردیے جائیں گے۔'' اس (سمی) کی متابعت محمد بن عمرو نے کی ہے اور نعیم مجمر نے براہ راست حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

فائدہ: کتب حدیث میں متعدد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار مروی ہیں جو مقتدی کے لیے آمین بالجہر پر دلالت کرتے ہیں۔ چند ایک کا حوالہ حسب ذیل ہے: حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے ساتھ نماز پڑھتے تو جب فاتحہ پڑھنے کے بعد لوگ آمین کہتے تو آپ بھی آمین کہتے اور اسے سنت قرار دیتے۔ [1] نیز امام بیہقی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما امام ہوتے یا مقتدی دونوں صورتوں میں بلند آواز سے آمین کہتے تھے۔ [2] ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابی رباح سے سوال کیا: آیا حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سورۂ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہتے تھے؟ تو انھوں نے کہا: ہاں، اور جو ان کے پیچھے نماز پڑھتے تھے وہ بھی آمین کہتے تھے یہاں تک کہ مسجد گونج اٹھتی تھی۔ [3] اس کے علاوہ حضرت عکرمہ مولیٰ ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو اس حال میں پایا کہ جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہتا تو ان کے آمین کہنے سے مساجد گونج اٹھتی تھیں۔ [4] ان آثار کے مقابلے میں کسی صحابی سے صحیح اور حسن سند کے ساتھ آہستہ آواز میں آمین کہنا ثابت نہیں۔

(١١٤) بَابٌ : إِذَا رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ

باب: 114- شمولیت صف سے پہلے رکوع کرنا

٧٨٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْأَعْلَمِ - وَهُوَ زِيَادٌ - عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ : أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَّصِلَ إِلَى الصَّفِّ ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : «زَادَكَ اللهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ» .

[783] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے قریب اس وقت پہنچے جب آپ رکوع میں تھے۔ صف میں شمولیت سے پہلے ہی انھوں نے رکوع کر لیا۔ پھر جب نبی ﷺ سے یہ ماجرا بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمھارے شوق کو مزید ترقی دے آئندہ ایسا مت کرنا۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دیر سے جماعت میں شامل ہونے والے کو چاہیے کہ وہ جس حالت میں امام کو پائے اسی حالت کو اختیار کر کے امام کے ساتھ شامل ہو جائے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نماز کے لیے آرام اور سکون کے ساتھ آؤ،

1 صحیح ابن خزیمة : 287/2، حدیث : 572. 2 السنن الکبرٰی للبیهقي : 59/2. 3 المصنف لعبدالرزاق : 96/2، 97.

4 المصنف لابن أبي شیبة : 189/2.

جتنا حصہ مل جائے پڑھ لو اور جو رہ جائے وہ بعد میں پورا کر لو۔"[1]

(١١٥) بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي الرُّكُوعِ

باب: 115- رکوع میں پورے طور پر تکبیر کہنا

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَفِيهِ مَالِكُ ابْنُ الْحُوَيْرِثِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے اور حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے متعلق روایت موجود ہے۔

٧٨٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ: ذَكَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلَاةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ.
[انظر: ٧٨٦، ٨٢٦]

[784] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بصرہ میں نماز ادا کی تو فرمایا: اس شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے ہمیں وہ نماز یاد دلا دی ہے جو ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ پڑھا کرتے تھے۔ پھر انھوں نے کہا کہ آپ ﷺ جب نماز میں سر اٹھاتے اور سر جھکاتے تو اس وقت اللہ اکبر کہتے تھے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی وفات سے کچھ عرصہ بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ائمۂ مساجد نے نماز پڑھتے وقت تکبیرات انتقال کو ترک کر دیا تھا جیسا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں وہ نماز یاد دلا دی جو ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ادا کرتے تھے۔ ہم نے ان تکبیرات انتقال کو بھلا دیا تھا یا دانستہ طور پر چھوڑ بیٹھے تھے۔[2] ترک کا سبب یہ ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آواز طبعی حیا کی وجہ سے پست تھی یا بڑھاپے کی بنا پر کمزور ہو گئی تھی، چنانچہ نماز پڑھاتے وقت لوگوں کو ان کی تکبیرات سنائی نہیں دیتی تھیں جس سے یہ خیال کر لیا گیا کہ نماز میں تکبیرات انتقال ضروری نہیں۔

٧٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ: إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ. [انظر: ٧٨٩، ٧٩٥، ٨٠٣]

[785] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تو جب بھی جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے تھے اور جب سلام پھیرتے تو فرماتے کہ تمھاری نسبت میری نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔

(١١٦) بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي السُّجُودِ

باب: 116- سجدے میں پورے طور پر تکبیر کہنا

1. سنن أبي داود، الصلاة، حديث: 572. 2 فتح الباري: 349/2.

٧٨٦ - **حَدَّثَنَا** أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَخَذَ بِيَدِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ: قَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ، أَوْ قَالَ: لَقَدْ صَلَّى بِنَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. [راجع: ٧٨٤]

[786] حضرت مطرف بن عبداللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین ؓ نے حضرت علی ؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ جب بھی سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب بھی سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، اسی طرح جب دو رکعات سے اٹھتے تو تکبیر کہتے، چنانچہ نماز مکمل ہونے کے بعد حضرت عمران بن حصین نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ انھوں نے مجھے حضرت محمد ﷺ کی نماز یاد دلا دی ہے یا انھوں نے ہمیں محمد علیہ الصلاۃ والسلام کی نماز پڑھائی ہے۔

٧٨٧ - **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ، وَإِذَا قَامَ وَإِذَا وَضَعَ؛ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: أَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ لَا أُمَّ لَكَ.

[787] حضرت عکرمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ وہ جب بھی جھکتا، اٹھتا، کھڑا ہوتا یا بیٹھتا تو تکبیر کہتا۔ میں نے حضرت ابن عباس ؓ کو بتایا تو انھوں نے فرمایا: تیری ماں نہ ہو، کیا یہ نبی ﷺ کی سی نماز نہیں ہے۔

(١١٧) بَابُ التَّكْبِيرِ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ

باب: 117- سجدہ کرکے کھڑا ہوتے وقت تکبیر کہنا

٧٨٨ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً، فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّهُ أَحْمَقُ، فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ. [راجع: ٧٨٧]

[788] حضرت عکرمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے (اٹھتے، جھکتے وقت) کل بائیس تکبیرات کہیں۔ میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے کہا: یہ تو بے وقوف ہے۔ اس پر انھوں نے فرمایا: تجھے تیری ماں گم پائے، یہ تو ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔

وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ.

موسیٰ بن اسماعیل نے کہا کہ ہمیں ابان نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے حضرت عکرمہ نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

٧٨٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: «رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ»، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ: «وَلَكَ الْحَمْدُ»، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ.

[راجع: ٧٨٥]

[789] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے، جب رکوع کرتے تو بھی تکبیر کہتے۔ پھر جب رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ اس کے بعد بحالت قومہ ربنا لك الحمد کہتے...... راویٔ حدیث عبداللہ بن صالح نے اپنے استاد لیث سے، ربنا ولك الحمد کے الفاظ نقل کیے ہیں...... پھر جب (سجدے کے لیے) جھکتے تو تکبیر کہتے۔ اس کے بعد جب (سجدے سے) سر اٹھاتے تو بھی تکبیر کہتے۔ پھر دوسرے سجدے کے لیے اللہ اکبر کہتے اور آخر میں جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو بھی تکبیر کہتے۔ پھر اپنی تمام نماز میں ایسا ہی کرتے تا آنکہ اسے پورا کر لیتے۔ علاوہ ازیں جب تشہد بیٹھنے کے بعد دو رکعات سے فراغت کے بعد اٹھتے تو بھی تکبیر کہتے۔

(١١٨) بَابُ وَضْعِ الْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ

باب: 118- بحالت رکوع ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ: أَمْكَنَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ.

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردوں سے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ (بحالت رکوع) اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر خوب جما کر رکھتے تھے۔

٧٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ، فَنَهَانِي أَبِي وَقَالَ: كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْهُ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ.

[790] حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ اپنے باپ (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر اپنی رانوں کے درمیان رکھ لیا۔ مجھے میرے والد نے اس فعل سے منع فرمایا اور کہا کہ ہم پہلے ایسا کیا کرتے تھے پھر ہمیں ایسا کرنے سے روک دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ (دوران رکوع میں) اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھا کریں۔

(۱۱۹) بَابٌ: إِذَا لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوعَ

۷۹۱ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: رَأَى حُذَيْفَةُ رَجُلًا لَّا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَقَالَ: مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللهُ مُحَمَّدًا ﷺ. [راجع: ۳۸۹]

باب: 119- اگر کوئی شخص رکوع پورا نہ کرے

[791] حضرت زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ ؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع اور سجود کو پورا نہیں کررہا تھا تو آپ نے اسے کہا: تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اگر تجھے اسی حالت میں موت آگئی تو اس دین فطرت کے خلاف مرے گا جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو پیدا کیا ہے۔

(۱۲۰) بَابُ اسْتِوَاءِ الظَّهْرِ فِي الرُّكُوعِ

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ: رَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ.

باب: 120- رکوع میں پیٹھ کو برابر کرنے کا بیان

حضرت ابوحمید ساعدی ؓ نے اپنے شاگردوں کو بیان کیا کہ نبی ﷺ نے رکوع کیا پھر آپ نے اپنی پیٹھ کو جھکا دیا۔

(۱۲۱) [بَابٌ]: وَحَدُّ إِتْمَامِ الرُّكُوعِ وَالْاِعْتِدَالِ فِيهِ وَالْاِطْمَأْنِينَةِ

۷۹۲ - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ ﷺ وَسُجُودُهُ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ قَرِيبًا مِّنَ السَّوَاءِ. [انظر: ۸۰۱، ۸۲۰]

باب: 121- رکوع پورا کرنے اور اس میں اعتدال و طمانیت کی حد کا بیان

[792] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا رکوع، سجدہ، سجدوں کے درمیان بیٹھنا اور رکوع کے بعد قومہ یہ سب تقریباً برابر ہوتے تھے، البتہ قیام اور تشہد کچھ طویل ہوتے تھے۔

(۱۲۲) بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ بِالْإِعَادَةِ

باب: 122- نبی ﷺ کا اس شخص کو نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم دینا جس نے رکوع پورا ادا نہیں کیا تھا

وضاحت: اس عنوان کے ذریعے سے امام بخاری ؒ نے حدیث کی تشریح کی ہے کیونکہ اس میں نماز دوبارہ پڑھنے کی وجہ بیان نہیں ہوئی تھی۔ اس عنوان میں اس وجہ کو بیان کیا گیا ہے کہ اس نے رکوع وسجود کو پوری طرح ادا نہیں کیا تھا۔

۷۹۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[793] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ: «ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ»، فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ» ثَلَاثًا، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ، فَعَلِّمْنِي، قَالَ: «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا». [راجع: ٧٥٧]

ایک دفعہ مسجد میں تشریف لائے تو ایک اور آدمی بھی مسجد میں داخل ہوا۔ اس نے نماز پڑھی اس کے بعد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اس نے سلام عرض کیا۔ نبی ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''واپس جا، نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' اس نے پھر نماز پڑھی، واپس آیا اور نبی ﷺ کو سلام عرض کیا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا: ''جا، نماز پڑھ، اس لیے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' بہر حال ایسا واقعہ تین مرتبہ پیش آیا۔ بالآخر اس شخص نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں اس سے بہتر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ آپ مجھے نماز کی تعلیم دیں، (اس کے بعد) آپ نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو، پھر قرآن سے جو میسر ہو اسے پڑھو، پھر رکوع کرو۔ جب اطمینان سے رکوع کر لو تو سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ اس کے بعد سجدہ کرو۔ جب اطمینان سے سجدہ کر لو تو سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ، اس کے بعد (دوسرا) سجدہ کرو تا آنکہ سجدے میں تجھے اطمینان ہو جائے۔ پھر اس طرح اپنی ساری نماز میں کرو۔''

فائدہ: محدثین نے اس حدیث کو ''حَدِيث مُسِيئ الصَّلَاة'' کا نام دیا ہے۔ اور اس سے بکثرت مسائل کا استنباط کیا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں تعدیل ارکان فرض ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو بار بار نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ اس کا یہی قصور تھا کہ وہ رکوع و سجود ٹھیک طور پر ادا نہیں کرتا تھا۔

(١٢٣) بَابُ الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ

باب: 123 - رکوع میں دعا کرنا

٧٩٤ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ:

[794] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ رکوع اور سجدے میں یہ دعا پڑھتے تھے: [سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي]۔

«سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي». [انظر: ٨١٧، ٤٢٩٣، ٤٩٦٧، ٤٩٦٨]

(١٢٤) بَابُ مَا يَقُولُ الْإِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

باب: 124- امام اور اس کے مقتدی رکوع سے سر اٹھائیں تو کیا پڑھیں؟

٧٩٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ». وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ يُكَبِّرُ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ: «اَللهُ أَكْبَرُ». [راجع: ٧٨٥]

[795] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سمع الله لمن حمده کہتے تھے تو اس کے بعد اَللّٰهُمَّ ربنا ولك الحمد بھی کہتے۔ جب رکوع کرتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، نیز جب دونوں سجدوں سے فارغ ہوکر کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔

(١٢٥) بَابُ فَضْلِ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

باب: 125- اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنے کی فضیلت

٧٩٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [انظر: ٣٢٢٨]

[796] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے مطابق ہوا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

(١٢٦) بَابٌ:

باب: 126- بلاعنوان

٧٩٧ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَأُقَرِّبَنَّ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى مِنْ

[797] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: یقیناً میں ایسی نماز پڑھتا ہوں جو نبی ﷺ کی نماز سے مشابہ ہو، چنانچہ ابو ہریرہ ؓ ظہر، عشاء اور فجر کی آخری رکعت میں سمع الله لمن حمده کے بعد قنوت پڑھا

صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ. [انظر: ٨٠٤، ١٠٠٦، ٢٩٣٢، ٤٥٦٠، ٤٥٩٨، ٦٢٠٠، ٦٣٩٣، ٦٩٤٠]

کرتے تھے جس میں اہل ایمان کے لیے دعا فرماتے اور کفار پر لعنت کرتے تھے۔

٧٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ.

[798] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھی جاتی تھی۔

٧٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رِفَاعَةَ ابْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي يَوْمًا وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، قَالَ رَجُلٌ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «مَنِ الْمُتَكَلِّمُ؟» قَالَ: أَنَا، قَالَ: «رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا، أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ».

[799] حضرت رفاعہ بن رافع زرقی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم ایک دن نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ نے رکوع سے سر اٹھا کر سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہا تو ایک شخص نے (بآواز بلند) [رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ] پڑھا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''یہ کلمات کس نے کہے تھے؟'' وہ شخص بولا: میں نے پڑھے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کی طرف لپک رہے تھے کہ کون انھیں پہلے قلمبند کرے۔''

(١٢٧) بَابُ الِاطْمَأْنِينَةِ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

باب: 127- رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ وَاسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ.

حضرت ابوحمید ساعدی ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (رکوع سے) سر اٹھایا اور اس طرح سیدھے کھڑے ہو گئے کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ گیا۔

٨٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ

[800] حضرت ثابت سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت انس ؓ ہمیں نبی ﷺ کی نماز کا اندازہ بیان

النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يُصَلِّي، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ نَسِيَ. [انظر: ٨٢١]

کرتے تھے، چنانچہ وہ نماز میں کھڑے ہوتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے کہ ہم (آپس میں) کہتے: شاید آپ بھول گئے ہیں۔

٨٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ ﷺ وَسُجُودُهُ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِّنَ السَّوَاءِ. [راجع: ٧٩٢]

[801] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے رکوع، سجدے، رکوع سے سر اٹھا کر (کھڑے ہونے) اور دو سجدوں کے درمیان نشست کا دورانیہ تقریباً برابر ہوتا تھا۔

٨٠٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يُرِينَا كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ وَذَاكَ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ، فَقَامَ فَأَمْكَنَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَمْكَنَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَنْصَتَ هُنَيَّةً، قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: فَصَلَّى بِنَا صَلَاةَ شَيْخِنَا هٰذَا أَبِي يَزِيدَ. وَكَانَ أَبُو يَزِيدَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ اسْتَوٰى قَاعِدًا ثُمَّ نَهَضَ. [راجع: ٦٧٧]

[802] حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمیں اوقات نماز کے علاوہ نبی ﷺ کی نماز پڑھ کر دکھایا کرتے تھے، چنانچہ ایک دن وہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو جم کر قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو وہ بھی جم کر کیا۔ اس کے بعد رکوع سے سر اٹھایا تو تھوڑی دیر تک سیدھے کھڑے رہے۔ ابوقلابہ کہتے ہیں کہ اس وقت حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے ہمیں ہمارے شیخ ابویزید کی طرح نماز پڑھائی۔ اور ابویزید جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے تھے۔

(١٢٨) بَابٌ: يَهْوِي بِالتَّكْبِيرِ حِينَ يَسْجُدُ

باب: 128- سجدے کے لیے اللہ اکبر کہتا ہوا جھکے

وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.

حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (سجدہ کرتے وقت) گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ (زمین پر) رکھتے تھے۔

٨٠٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ مِّنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ، فَيُكَبِّرُ

[803] ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہر نماز میں تکبیر کہتے تھے، خواہ وہ نماز فرض ہو یا نفل، ماہ رمضان میں بھی اور اس کے علاوہ بھی۔ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر جب رکوع کرتے تو بھی اللہ اکبر کہتے، پھر (رکوع

حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ يَقُولُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ، ثُمَّ يَقُولُ: اَللهُ أَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ، وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ لَصَلَاتَهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا. [راجع: ٧٨٥]

سے اٹھتے وقت) سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہتے۔ بعدازاں سجدہ کرنے سے پہلے ربنا ولك الحمد کہتے۔ اس کے بعد جب سجدے کے لیے جھکتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ اس کے بعد (دوسرا) سجدہ کرتے تو بھی اللہ اکبر کہتے۔ پھر جب سجدوں سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر جب دو رکعتوں میں بیٹھ کر اٹھتے تو بھی اللہ اکبر کہتے۔ الغرض ہر رکعت میں اسی طرح کرتے تا آنکہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔ جب اپنی نماز ختم کر لیتے تو فرماتے: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً میں تم سب سے رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔ بے شک یہی آپ کی نماز ہوتی تھی تا آنکہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

٨٠٤ - قَالَا: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، يَدْعُو لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ، فَيَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَّعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ»، وَأَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِّنْ مُّضَرَ مُخَالِفُونَ لَهُ. [راجع: ٧٩٧]

[804] ان دونوں (ابو بکر بن عبدالرحمٰن اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن) نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ کہتے اور کچھ لوگوں کے لیے ان کا نام لے کر دعا کرتے ہوئے فرماتے: ”اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابو ربیعہ اور ناتواں مسلمانوں کو (کفار کے ظلم سے) نجات دے۔ اے اللہ! قبیلۂ مضر پر اپنی گرفت سخت کر دے اور انھیں ایسی قحط سالی میں مبتلا کر دے جیسا کہ حضرت یوسف ؑ کے عہد میں قحط پڑا تھا۔“ اس وقت اہل مشرق سے قبیلۂ مضر کے لوگ آپ کے دشمن تھے۔

٨٠٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَقَطَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ

[805] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کی دائیں جانب زخمی ہو گئی۔ ہم لوگ آپ کی خدمت

فَرَسٍ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: مِنْ فَرَسٍ - فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا وَّقَعَدْنَا، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: صَلَّيْنَا قُعُودًا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا».

میں تیمار داری کے لیے حاضر ہوئے، اتنے میں نماز کا وقت آ گیا تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم بھی بیٹھ گئے..... سفیان راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ بیان کیے کہ ہم نے بھی بیٹھ کر نماز پڑھی..... جب آپ نماز ادا کر چکے تو فرمایا: ''امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔''

[قَالَ سُفْيَانُ:] كَذَا جَاءَ بِهِ مَعْمَرٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَقَدْ حَفِظَ، كَذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَكَ الْحَمْدُ، حَفِظْتُ: مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ -. فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَنَا عِنْدَهُ: فَجُحِشَ سَاقُهُ الْأَيْمَنُ. [راجع: ٣٧٨]

حضرت سفیان نے کہا: کیا معمر نے اس طرح بیان کیا؟ میں نے کہا: ہاں۔ سفیان نے کہا: اس نے خوب یاد رکھا۔ زہری فرماتے ہیں کہ مجھے "وَلَكَ الْحَمْدُ اور شِقُّهُ الْأَيْمَنُ کے الفاظ یاد ہیں۔ جب امام زہری کے پاس سے واپس آئے تو ابن جریج نے کہا کہ میں زہری کے پاس تھا تو انھوں نے یہ الفاظ بیان کیے: آپ کی دائیں پنڈلی زخمی ہو گئی۔

(١٢٩) بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ

باب: 129- سجدے کی فضیلت کا بیان

٨٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَهَلْ تُمَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ، يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: مَنْ

[806] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم روز قیامت اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''شب بدر کے چاند جس پر کوئی ابر نہ ہو (اسے دیکھنے میں) تمھیں کوئی شک ہوتا ہے؟'' صحابۂ کرام نے کہا: اللہ کے رسول! نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو کیا تم آفتاب (کے دیکھنے) میں شک کرتے ہو جبکہ اس پر ابر نہ ہو؟'' صحابۂ کرام نے کہا: اللہ کے رسول! ہرگز نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے۔ قیامت کے دن جب لوگ اٹھائے جائیں گے تو

كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوهُمْ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ، وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ: فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ، ثُمَّ يَنْجُو حَتّٰى إِذَا أَرَادَ اللهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ، فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ - وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ - مُقْبِلًا بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ اصْرِفْ

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جو (دنیا میں) جس کی پوجا کرتا تھا وہ اس کے پیچھے جائے، چنانچہ کوئی تو سورج کے ساتھ ہو جائے گا اور کوئی چاند کے پیچھے ہولے گا اور کوئی بتوں اور شیاطین کے پیچھے چلے گا۔ باقی اس امت کے (مسلمان) لوگ رہ جائیں گے جن میں منافق بھی ہوں گے۔ ان کے پاس اللہ تعالیٰ (ایک نئی صورت میں) تشریف لائے گا اور فرمائے گا: میں تمھارا رب ہوں۔ وہ عرض کریں گے ہم (تجھے نہیں پہچانتے ہم) اسی جگہ کھڑے رہیں گے۔ جب ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس (اپنی اصلی شکل وصورت میں) جلوہ گر ہوگا اور فرمائے گا کہ میں تمھارا رب ہوں۔ تو وہ کہیں گے: ہاں، تو ہمارا رب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ انھیں بلائے گا۔ اس وقت جہنم کی پشت پر پل رکھ دیا جائے گا۔ سب سے پہلے میں اپنی امت کے ساتھ اس پر سے گزروں گا۔ اس روز رسولوں کے علاوہ کسی اور کو کلام کی ہمت اور طاقت نہ ہوگی۔ اس روز رسول کہیں گے الٰہی! سلامتی دے۔ الٰہی! سلامتی دے۔ جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟" صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: "بس وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے مگر ان کی لمبائی اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ آنکڑے لوگوں کو ان کے (برے) اعمال کے مطابق گھسیٹیں گے۔ بعض شخص تو اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ زخموں سے چور ہو کر بچ جائیں گے حتی کہ جب اللہ تعالیٰ اہل جہنم میں سے جن پر مہربانی کرنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا جو لوگ اللہ کی عبادت کرتے تھے وہ نکال لیے جائیں، چنانچہ فرشتے انھیں سجدوں کے نشانات سے پہچان کر نکال لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ

وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا، وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا، فَيَقُولُ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فُعِلَ ذٰلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، فَيُعْطِي اللهَ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ رَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمَوَاثِيقَ أَنْ لَّا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقٰى خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذٰلِكَ أَنْ لَّا تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ، فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيثَاقٍ، فَيُقَدِّمُهُ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّسْكُتَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ اللهُ تَعَالٰى وَيْحَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، مَا أَغْدَرَكَ؟ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَّا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقٰى خَلْقِكَ. فَيَضْحَكُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ، ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ لَهُ: تَمَنَّ، فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَتْ أُمْنِيَّتُهُ، قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: زِدْ مِنْ كَذَا وَكَذَا، أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى: لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ». قَالَ أَبُوسَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: لَكَ

نے آگ پر سجدوں کے نشانات کو کھانا حرام کردیا ہے۔ ان لوگوں کو جہنم سے اس حالت میں نکالا جائے گا کہ نشانات سجود کے علاوہ ان کی ہر چیز کو آگ کھا چکی ہوگی۔ یہ لوگ کوئلے کی طرح سوختہ حالت میں جہنم سے نکلیں گے۔ پھر ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تو وہ ایسے نمو پائیں گے جس طرح قدرتی بیج پانی کے بہاؤ میں اگتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا فیصلہ کرنے سے فارغ ہوجائے گا لیکن ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان رہ جائے گا۔ وہ جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہونے کے اعتبار سے آخری ہوگا۔ اس کا منہ دوزخ کی جانب ہوگا اور وہ عرض کرے گا: اے اللہ! میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کیونکہ اس کی بدبو نے مجھے جھلسا دیا ہے اور اس کے شعلے نے مجھے جلا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو آئندہ ایسا تو نہیں کرے گا کہ اگر تیرے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے تو پھر اس کے علاوہ کچھ اور مانگے؟ وہ عرض کرے گا: ہرگز نہیں، تیری عزت کی قسم! پھر اللہ تعالیٰ کو اس کی مشیت کے مطابق عہد و پیمان دے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا منہ دوزخ کی جانب سے پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف منہ کرے گا تو اس کی تروتازگی اور بہار دیکھ کر جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا خاموش رہے گا۔ اس کے بعد کہے گا: اے میرے پروردگار! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے اس پر قول و قرار نہ کیا تھا کہ جو کچھ تو مانگ چکا ہے اس کے علاوہ کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا؟ اس پر وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تیری مخلوق میں سب سے بڑھ کر میں ہی بدنصیب نہ ہو جاؤں۔ ارشاد ہوگا: اگر تجھے یہ بھی عطا کردیا جائے تو اس کے علاوہ کچھ اور سوال تو نہیں کرے گا؟ وہ عرض پرداز ہوگا: تیری

ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَمْ أَحْفَظْ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا قَوْلَهُ: «لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ». قَالَ أَبُوسَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ». [انظر: ٦٥٧٣، ٧٤٣٧]

بزرگی کی قسم! میں اس کے علاوہ کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو اس کی مشیت کے مطابق قول وقرار دے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے پر پہنچا دے گا اور جب وہ جنت کے دروازے کے پاس پہنچ جائے گا وہاں کی شادابی تازگی اور فرحت دیکھ کر جتنی دیر اللہ کو منظور ہوگا خاموش رہے گا، پھر یوں گویا ہوگا: اے میرے پروردگار! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! تجھ پر افسوس تو کتنا عہد شکن اور دغا باز ہے؟ کیا تو نے اس بات کا عہد نہ کیا تھا کہ اب میں کوئی درخواست نہیں کروں گا؟ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ بدنصیب نہ کر۔ تب اس کی باتوں پر اللہ تعالیٰ ہنس دے گا اور اسے جنت میں جانے کی اجازت دے کر فرمائے گا کہ خواہش کر، چنانچہ وہ خواہش کرے گا یہاں تک کہ اس کی تمام خواہشات ختم ہو جائیں گی تو اللہ فرمائے گا: یہ یہ چیزیں اور مانگ۔ اس کا پروردگار اسے خود یاد دلائے گا یہاں تک کہ جب اس کی تمام خواہشیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھے یہ بھی بلکہ اس کی مثل اور بھی دیا جاتا ہے۔'' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ پر فرمایا تھا: ''اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرے لیے یہ بھی اور اس کے ساتھ دس گناہ مزید بھی ہے۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ گویا ہوئے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے یہی یاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''تیرے لیے یہ اور اتنا اور ہے۔'' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''یہ سب کچھ تجھے دیا اور اس سے دس گنا مزید بھی دیا جاتا ہے۔''

(۱۳۰) بَابٌ : يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ

باب:130- دوران سجدہ میں دونوں بازو کشادہ اور انھیں رانوں سے دور رکھنا

٨٠٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرٍ، عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

[807] حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے دونوں بازوؤں کے درمیان اس قدر کشادگی رکھتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نمایاں ہو جاتی تھی۔

وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ نَحْوَهُ. [راجع: ٣٩٠]

لیث نے کہا کہ مجھے بھی جعفر بن ربیعہ نے اسی طرح بیان کیا۔

(۱۳۱) بَابٌ: يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ

باب:131- دوران سجدہ میں اپنے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ کرنا

قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس (سنت) کو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث کو اپنی صحیح میں متصل سند سے بیان کیا ہے۔[1] اس کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب سجدہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ دیے، انھیں بچھائے ہوئے بھی نہیں تھے اور نہ انھیں سمیٹ ہی رکھا تھا۔ اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کر لی تھیں۔

(۱۳۲) بَابٌ: إِذَا لَمْ يُتِمَّ سُجُودَهُ

باب:132- جب نمازی اپنا سجدہ پورا نہ کرے

٨٠٨ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: مَا صَلَّيْتَ - قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: - [وَ] لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى

[808] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ دوران نماز میں اپنے رکوع و سجود کو پورا نہیں کرتا تھا۔ جب وہ اپنی نماز ختم کر چکا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تو نے نماز نہیں پڑھی۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی کہا: اگر تو اسی حالت پر مر گیا تو حضرت

1 صحيح البخاري، الأذان، حديث: 828.

غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ. [راجع: ٣٨٩]

محمد ﷺ کے طریقے کے خلاف مرے گا۔

(١٣٣) بَابُ السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ

باب:133- سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا

٨٠٩ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ - وَلَا يَكُفَّ شَعَرًا وَّلَا ثَوْبًا - اَلْجَبْهَةِ، وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ. [انظر: ٨١٠، ٨١٢، ٨١٥، ٨١٦]

[809] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، نیز یہ کہ وہ اس دوران میں اپنے بالوں کو نہ سمیٹیں اور نہ اپنے کپڑوں کو اکٹھا کریں۔ (وہ اعضاء) پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں ہیں۔

٨١٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أُمِرْنَا أَنْ نَّسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ، وَلَا نَكُفَّ ثَوْبًا وَّلَا شَعَرًا». [راجع: ٨٠٩]

[810] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے مروی ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سات ہڈیوں پر سجدہ کریں، نیز اس دوران میں اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔''

٨١١ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ. [راجع: ٦٩٠]

[811] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے اور وہ جھوٹے آدمی نہیں تھے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی پیٹھ نہ جھکاتا جب تک نبی ﷺ اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ دیتے۔

(١٣٤) بَابُ السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ

باب:134- ناک پر سجدہ کرنے کا بیان

٨١٢ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ: عَلَى الْجَبْهَةِ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ - وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ، وَلَا نَكْفِتَ

[812] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے: پیشانی پر اور اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر۔ اسی طرح ہم دوران سجدہ میں نہ کپڑوں کو سمیٹیں اور نہ بالوں کا جوڑا بنائیں۔''

الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ». [راجع: ٨٠٩]

(١٣٥) بَابُ السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ فِي الطِّينِ

٨١٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقُلْتُ: أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ؟ فَخَرَجَ، قَالَ: قُلْتُ: حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَشْرَ الْأُوَلَ مِنْ رَمَضَانَ، وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ، فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ خَطِيبًا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ: «مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلْيَرْجِعْ، فَإِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِّيتُهَا وَإِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ، وَإِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي طِينٍ وَمَاءٍ»، وَكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِيدَ النَّخْلِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا، فَجَاءَتْ قَزْعَةٌ فَأُمْطِرْنَا، فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ وَالْمَاءِ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَرْنَبَتِهِ، تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ. [راجع: ٦٦٩]

باب:135- کیچڑ میں ناک پر سجدہ کرنا

[813] حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے پاس جا کر میں نے عرض کیا کہ تبادلۂ خیالات کے لیے آپ اس نخلستان میں ہمارے ساتھ کیوں نہیں جاتے؟ چنانچہ آپ نکلے۔ میں نے عرض کیا کہ شب قدر کے متعلق آپ نے نبی ﷺ سے جو سنا ہے اسے بیان کریں۔ انھوں نے فرمایا: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا اور ہم بھی آپ کے ساتھ اعتکاف بیٹھ گئے لیکن حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ جس چیز کے آپ متلاشی ہیں وہ آگے ہے، چنانچہ آپ نے دوسرے عشرے کا اعتکاف فرمایا اور ہم بھی آپ کے ساتھ اعتکاف بیٹھ گئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام دوبارہ تشریف لائے اور کہنے لگے کہ آپ جس چیز کی تلاش میں ہیں وہ آگے ہے۔ پھر نبی ﷺ نے بیسویں رمضان کی صبح کو خطبہ ارشاد فرمایا اور حکم دیا: ''جو شخص نبیٔ اکرم ﷺ کے ساتھ اعتکاف بیٹھ چکا ہے وہ دوبارہ اعتکاف کرے کیونکہ مجھے شب قدر خواب میں دکھا دی گئی لیکن اس کا تعین مجھے بھلا دیا گیا ہے البتہ وہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے۔ میں نے خود کو خواب میں مٹی اور پانی میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔'' ان دنوں مسجد کی چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی۔ ہم آسمان پر کوئی ابر وغیرہ نہیں دیکھتے تھے، یعنی مطلع بالکل صاف تھا، اتنے میں ایک بادل کا ٹکڑا آیا اور ہم پر برسنے لگا۔ پھر نبی ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی تا آنکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کے

نشانات دیکھے۔ یہ آپ کے خواب کی تصدیق تھی۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ طویل حدیث بیان کرنے سے مقصد یہ ہے کہ سجدے میں ناک کو زمین پر رکھنا ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کیچڑ آلود ہونے کے باوجود اپنی ناک کو زمین پر لگایا ہے اور کیچڑ وغیرہ کی کوئی پروا نہیں کی۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر دوران نماز میں نمازی کی پیشانی پر زمین کی گردوغبار لگ جائے تو نماز ہی میں اسے صاف کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔

(١٣٦) بَابُ عَقْدِ الثِّيَابِ وَشَدِّهَا، وَمَنْ ضَمَّ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ إِذَا خَافَ أَنْ تَنْكَشِفَ عَوْرَتُهُ

باب: 136- نماز کے وقت کپڑوں کو گرہ لگانا اور انھیں باندھنا، نیز ستر کھلنے کے اندیشے کے پیش نظر انھیں سمیٹنا

٨١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُمْ عَاقِدُو أُزْرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ، فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ: «لَا تَرْفَعْنَ رُؤُسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا». [راجع: ٣٦٢]

[814] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور چادروں کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے انھیں گردنوں سے باندھے ہوتے تھے، چنانچہ عورتوں سے کہہ دیا گیا: ''جب تک مرد سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں تم اس وقت تک اپنے سر سجدے سے نہ اٹھاؤ۔''

فائدہ: واضح رہے کہ اس حدیث میں نمازیوں کی جو کیفیت بیان کی گئی ہے وہ اس وقت تھی جب بہت تنگی اور غربت کا دور تھا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ عام حالات میں دوران نماز میں کپڑوں کو سمیٹنے کی ممانعت ہے لیکن مجبوری کی صورت میں انھیں گرہ لگانے اور سمیٹنے کی اجازت ہے۔[1]

(١٣٧) بَابٌ: لَا يَكُفُّ شَعَرًا

باب: 137- نمازی اپنے بالوں کو نہ سمیٹے

٨١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ، وَلَا يَكُفَّ ثَوْبَهُ وَلَا شَعَرَهُ. [راجع: ٨٠٩]

[815] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، نیز یہ بھی کہا گیا کہ آپ دوران نماز میں اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔

1 فتح الباري: 386/2.

(١٣٨) بَابٌ: لَا يَكُفُّ ثَوْبَهُ فِي الصَّلَاةِ

٨١٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ، لَا أَكُفُّ شَعَرًا وَّلَا ثَوْبًا». [راجع: ٨٠٩]

باب: 138- دوران نماز میں اپنے کپڑوں کو نہ سمیٹے

[816] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور دوران نماز میں اپنے بالوں کو نہ سمیٹوں اور نہ کپڑوں ہی کو اکٹھا کروں۔

(١٣٩) بَابُ التَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ

٨١٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي»، يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ. [راجع: ٧٩٤]

باب: 139- سجدے میں تسبیح پڑھنا اور دعا کرنا

[817] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ بکثرت اپنے رکوع اور سجدے میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي اس طرح آپ قرآنی حکم کی تعمیل کرتے تھے۔

(١٤٠) بَابُ الْمُكْثِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

٨١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: أَنَّ مَالِكَ ابْنَ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: وَذَاكَ فِي غَيْرِ حِينِ صَلَاةٍ، فَقَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَبَّرَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَامَ هُنَيَّةً ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ هُنَيَّةً فَصَلَّى صَلَاةَ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ شَيْخِنَا هٰذَا، قَالَ أَيُّوبُ: كَانَ يَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ أَرَهُمْ يَفْعَلُونَهُ، كَانَ يَقْعُدُ فِي الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ. [راجع: ٦٧٧]

باب: 140- دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرنے کا بیان

[818] حضرت مالک بن حویرث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ایک مرتبہ اپنے شاگردوں سے فرمایا: کیا میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق خبر نہ دوں؟ راویٔ حدیث کہتا ہے کہ وہ کسی فرض نماز کا وقت نہ تھا۔ آپ کھڑے ہوئے اور قیام کیا، پھر رکوع کیا۔ بعد ازاں اللہ اکبر کہا۔ اس کے بعد اپنا سر اٹھایا تو کچھ دیر کھڑے رہے، پھر سجدہ کیا، پھر اپنا سر اٹھایا اور تھوڑی دیر تک اٹھائے رکھا۔ پھر سجدے میں چلے گئے۔ پھر تھوڑی دیر تک اپنا سر اٹھائے رکھا۔ اس طرح انھوں نے ہمارے شیخ عمرو بن سلمہ کی سی نماز پڑھی۔ راویٔ

حدیث حضرت ایوب کہتے ہیں کہ وہ ایک ایسا کام کرتے تھے جو ہم نے اور لوگوں کو کرتے نہیں دیکھا، چنانچہ وہ تیسری اور چوتھی رکعت (کے درمیان) میں بیٹھا کرتے تھے۔

٨١٩ - قَالَ: فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: «لَوْ رَجَعْتُمْ إِلٰى أَهَالِيكُمْ صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا، فِي حِينِ كَذَا، صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ». [راجع: ٦٢٨]

[819] انھوں (حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ ہم (اسلام لانے کے بعد) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ عرصہ ہم نے آپ کے پاس قیام کیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم اپنے اہل و عیال میں واپس جاؤ تو اس طرح ان اوقات میں نماز ادا کیا کرو، فلاں نماز، فلاں وقت میں پڑھا کرو، لہٰذا جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی اذان کہہ دے اور امامت تم میں سے وہ کرائے جو عمر میں بڑا ہو۔''

٨٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ سُجُودُ النَّبِيِّ ﷺ وَرُكُوعُهُ وَقُعُودُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِّنَ السَّوَاءِ. [راجع: ٧٩٢]

[820] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کا سجدہ، رکوع اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً برابر ہوتا تھا۔

٨٢١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنِّي لَا آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي بِنَا، قَالَ ثَابِتٌ: كَانَ أَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئًا لَّمْ أَرَكُمْ تَصْنَعُونَهُ، كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ. [راجع: ٨٠٠]

[821] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں اس امر میں کوتاہی نہیں کروں گا کہ تمھیں ایسے نماز پڑھاؤں جیسا کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز پڑھاتے دیکھا ہے۔ (راوی حدیث) حضرت ثابت کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک ایسا کام کرتے تھے کہ میں نے تمھیں وہ کام کرتے نہیں دیکھا۔ وہ جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے کہ کہنے والا کہتا: شاید آپ (سجدہ کرنا) بھول گئے۔ اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنی دیر تک بیٹھے رہتے کہ کہنے والا کہتا: شاید آپ (دوسرا سجدہ)

بھول گئے ہیں۔

(١٤١) بَابٌ: لَا يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ

باب:141- نمازی دوران سجدہ میں اپنی کہنیاں (زمین پر) نہ بچھائے

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَوَضَعَ يَدَيْهِ غَيرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا.

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سجدہ کیا اور اپنے دونوں ہاتھ (زمین پر) رکھ دیے، نہ انھیں بچھائے ہوئے تھے اور نہ انھیں سمیٹے ہوتے تھے۔

٨٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلَا يَنْبَسِطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ». [راجع: ٢٤١]

[822] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”سجدے میں اعتدال کرو اور تم میں سے کوئی اپنی کلائیاں اس طرح نہ پھیلائے جس طرح کتا بچھاتا ہے۔“

(١٤٢) بَابُ مَنِ اسْتَوَى قَاعِدًا فِي وِتْرٍ مِّنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ نَهَضَ

باب:142- جوشخص اپنی نماز کی طاق رکعات میں سیدھا ہوکر بیٹھے پھر کھڑا ہو

وضاحت: طاق رکعات سے مراد پہلی اور تیسری رکعات ہیں۔ ان میں آخری سجدے سے فراغت کے بعد اچھی طرح سیدھے ہوکر بیٹھنے کے بعد کھڑے ہونے کو جلسۂ استراحت کہتے ہیں۔ یہ مسنون ہے جیسا کہ آئندہ احادیث میں صراحت سے بیان ہوگا۔

٨٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيُّ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِّنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا.

[823] حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا جب آپ طاق رکعت میں ہوتے تو اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک سیدھے ہوکر اچھی طرح بیٹھ نہ لیتے۔

(١٤٣) بَابٌ: كَيْفَ يَعْتَمِدُ عَلَى الْأَرْضِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ

باب:143- نمازی اپنی رکعت سے اٹھتے وقت زمین کا کس طرح سہارا لے؟

٨٢٤ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فَصَلَّى بِنَا فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا، فَقَالَ: إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ وَلٰكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي، قَالَ أَيُّوبُ: فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ: وَكَيْفَ كَانَتْ صَلَاتُهُ؟ قَالَ: مِثْلَ صَلَاةِ شَيْخِنَا هٰذَا - يَعْنِي: عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ - قَالَ أَيُّوبُ: وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّيْخُ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَامَ. [راجع: ٦٧٧]

[824] حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور ہماری اس مسجد میں ہمیں نماز پڑھائی، نیز فرمایا کہ میں تمھیں نماز پڑھاتا ہوں، میرا نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں لیکن میں تمھیں دکھانا چاہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے کس طرح دیکھا؟ (راوی حدیث) ایوب کہتے ہیں کہ میں نے ابو قلابہ سے کہا: تو پھر حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی نماز کیسی تھی؟ انھوں نے فرمایا: ہمارے اس شیخ، یعنی عمرو بن سلمہ کی نماز کی طرح۔ ایوب کہتے ہیں کہ وہ شیخ پوری طرح ''اللہ اکبر'' کہتے اور جب اپنا سر دوسرے سجدے سے اٹھاتے تو بیٹھ جاتے، زمین پر ٹیک لگا کر پھر اٹھتے تھے۔

فائدہ: سوال یہ ہے کہ زمین پر ٹیک لگا کر اٹھتے وقت ہاتھوں کی کیفیت کیا ہو؟ کیا کھلے ہاتھوں اٹھنا چاہیے یا مٹھی بند کر کے کھڑے ہونا چاہیے؟ اس کے متعلق ازرق بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نماز میں جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو آٹا گوندھنے والے کی طرح مٹھی بند کر کے زمین پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے تھے۔ میں نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔[1] محدث العصر علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔[2]

(١٤٤) بَابٌ: يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: 144- دو رکعات سے اٹھتے وقت ''اللہ اکبر'' کہنا

وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُكَبِّرُ فِي نَهْضَتِهِ.

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اٹھتے وقت ''اللہ اکبر'' کہتے تھے۔

٨٢٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: صَلَّى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ

[825] حضرت سعید بن حارث سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہمیں ایک مرتبہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو جس وقت انھوں نے اپنا سر (پہلے) سجدے سے

1 غريب الحديث لأبي إسحاق الحربي، باب عجن: 525/2. 2 سلسلة الأحاديث الضعيفة: 392/2.

رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَحِينَ سَجَدَ، وَحِينَ رَفَعَ، وَحِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

اٹھایا، پھر جب سجدہ کیا اور جب انھوں نے (دوسرے سجدے سے) سر اٹھایا اور جب دو رکعتوں سے اٹھے تو باآواز بلند "اللہ اکبر" کہا۔ پھر انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

٨٢٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ: قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ صَلَاةً خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي فَقَالَ: لَقَدْ صَلَّى بِنَا هٰذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ أَوْ قَالَ: لَقَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ. [راجع: ٧٨٤]

[826] حضرت مطرف سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین ؓ نے ایک مرتبہ حضرت علی ؓ کے پیچھے نماز پڑھی، چنانچہ وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے، جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو بھی تکبیر کہتے۔ جب انھوں نے سلام پھیرا تو حضرت عمران بن حصین ؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: انھوں نے ہمیں حضرت محمد ﷺ کی نماز پڑھائی یا کہا کہ انھوں نے ہمیں حضرت محمد ﷺ کی نماز یاد دلا دی ہے۔

(١٤٥) بَابُ سُنَّةِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ

باب: 145- تشہد میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ

وَكَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ، وَكَانَتْ فَقِيهَةً.

حضرت ام درداء ؓ فقیہہ تھیں اور وہ نماز میں مردوں کی طرح بیٹھا کرتی تھیں۔

٨٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ، فَفَعَلْتُهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ فَنَهَانِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى، وَتَثْنِيَ الْيُسْرٰى، فَقُلْتُ: إِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِي.

[827] حضرت عبداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر ؓ کو دیکھا وہ نماز میں چار زانو بیٹھتے تھے۔ میں چونکہ نو عمر تھا، اس لیے میں نے بھی ایسا کیا تو عبداللہ بن عمر ؓ نے مجھے منع کر دیا اور فرمایا کہ نماز میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ تم اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرو اور بایاں پاؤں پھیلا دو۔ میں نے کہا آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: میری ٹانگیں میرا بوجھ نہیں اٹھا سکتیں۔

٨٢٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدٍ -هُوَ ابْنُ أَبِي هِلَالٍ- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ.

وَحَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَيَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُّكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَهُ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى، وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْأُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ.

[828] حضرت محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے چند اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس دوران میں نبی ﷺ کی نماز کا ذکر ہونے لگا تو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز تم سب سے زیادہ یاد ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے تکبیر تحریمہ کہی تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر لے گئے۔ اور جب آپ نے رکوع کیا تو دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جما لیے، پھر اپنی کمر کو خمیدہ کیا۔ اور جب آپ نے سر اٹھایا تو ایسے سیدھے کھڑے ہوئے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ گئی۔ اور جب آپ نے سجدہ کیا تو نہ آپ دونوں ہاتھوں کو بچھائے ہوئے تھے اور نہ ہی سمیٹے ہوئے تھے اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ تھیں۔ اور جب دو رکعتوں میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھا کر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔ اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں آگے کرتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے، پھر اپنی نشست گاہ کے بل بیٹھ جاتے۔

وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ، وَيَزِيدُ، مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، وَابْنُ حَلْحَلَةَ، مِنِ ابْنِ عَطَاءٍ. وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ: كُلُّ فَقَارٍ. وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَهُ: كُلُّ فَقَارٍ.

لیث نے یزید بن ابی حبیب سے، یزید بن ابی حبیب نے محمد بن عمرو بن حلحلہ سے اور ابن حلحلہ نے ابن عطاء سے اس حدیث کو سنا۔ اور ابو صالح نے حضرت لیث سے ''فقار'' کا لفظ بیان کیا ہے۔ (اسی طرح) ابن مبارک نے اپنی سند سے ''کل فقار'' کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

فائدہ: یہ روایت مختلف طرق سے کہیں مجمل اور کہیں مفصل بیان ہوئی ہے۔ مذکورہ روایت کے مطابق پہلے تشہد میں افتراش اور دوسرے میں تورّک کا ذکر ہے۔ اس کے تین طریقے احادیث میں بیان ہوئے ہیں: ❀ دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں کو دائیں ران کے نیچے سے آگے بڑھا دیا جائے پھر سرین پر بیٹھا جائے جیسا کہ حدیث بالا میں مذکور ہے۔ ❀ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ چوتھی رکعت میں ہوتے تو بائیں سرین کے ساتھ زمین پر بیٹھ جاتے اور اپنے دونوں قدموں کو ایک جانب سے نکال لیتے۔[1] ❀ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو ران اور پنڈلی کے درمیان میں کر لیتے اور دایاں پاؤں بچھا لیتے۔[2]

(١٤٦) بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَ التَّشَهُّدَ الْأَوَّلَ وَاجِبًا

باب: 146- جو شخص پہلے تشہد کو واجب خیال نہیں کرتا

لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَرْجِعْ.

کیونکہ نبی ﷺ دو رکعت کے بعد کھڑے ہو گئے اور واپس نہیں آئے۔

٨٢٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ مَوْلٰى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - وَقَالَ مَرَّةً: مَوْلٰى رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ - أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ وَهُوَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ، فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، حَتّٰى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ، وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ. [انظر: ٨٣٠، ١٢٢٤، ١٢٢٥، ١٢٣٠، ٦٦٧٠]

[829] حضرت عبداللہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ ...... جو قبیلہ ازد شنوءہ سے ہیں اور بنو عبدمناف کے حلیف، نیز نبی ﷺ کے اصحاب سے تھے ...... سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دن انھیں نماز ظہر پڑھائی اور پہلی دو رکعات کے بعد بیٹھنے کے بجائے کھڑے ہو گئے۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب آپ اپنی نماز پوری کر چکے تو لوگ انتظار میں تھے کہ اب سلام پھیریں گے آپ نے بیٹھے ہی بیٹھے اللہ اکبر کہا، سلام سے پہلے دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا۔

فائدہ: نماز میں جو ضروری امور ہیں ان کی دو اقسام ہیں: ایک وہ ہیں جن کی تلافی سجدۂ سہو سے ہو سکتی ہے اور دوسرے وہ جن کی بجا آوری ضروری ہوتی ہے۔ اگر وہ رہ جائیں تو ان کی تلافی سجدۂ سہو سے نہیں ہو سکتی۔ پہلا تشہد ایک ایسا امر ہے کہ اگر رہ جائے تو اس کی تلافی سجدۂ سہو سے ممکن ہے۔

1 سنن أبي داود، الصلاة، حديث: 731. 2 صحيح مسلم، الصلاة، حديث: 1307(579).

(١٤٧) بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الْأُولٰى

٨٣٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ، فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

[راجع: ٨٢٩]

باب: 147- پہلے قعدہ میں تشہد کا بیان

[830] حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن نماز ظہر پڑھائی۔ آپ کھڑے ہوگئے، حالانکہ آپ کے ذمے بیٹھنا تھا۔ پھر نماز کے آخر میں بیٹھے بیٹھے آپ نے دو سجدے کیے۔

(١٤٨) بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الْآخِرَةِ

٨٣١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قُلْنَا: اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ - فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ». [انظر: ٨٣٥، ١٢٠٢، ٦٢٣٠، ٦٢٦٥، ٦٣٢٨، ٧٣٨١]

باب: 148- آخری قعدہ میں تشہد کا بیان

[831] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز میں یہ پڑھا کرتے تھے: ''جبرائیل اور میکائیل پر سلام ہو۔ فلاں اور فلاں پر سلام ہو، تو رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تو خود ہی سلام ہے، لہٰذا تم میں سے جب کوئی نماز پڑھے تو کہے: [اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ ...... الصَّالِحِينَ] ''تمام قولی، بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لیے خاص ہیں۔ اے نبی! آپ پر اللہ کی رحمت، سلامتی اور برکتیں ہوں، نیز ہم پر اور اللہ کے (دوسرے) نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو...... جب تم یہ دعائیہ کلمات کہو گے تو اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائیں گے، خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں...... میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

(١٤٩) بَابُ الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلَامِ

٨٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

باب: 149- سلام سے پہلے دعا کا بیان

[832] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ»، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ؟. فَقَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ». [انظر: ٨٣٣، ٢٣٩٧، ٦٣٦٨، ٦٣٧٥، ٦٣٧٦، ٦٣٧٧، ٧١٢٩]

ﷺ نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے: [اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ ...... الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ] ''اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور فتنۂ دجال سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔'' آپ سے کسی نے عرض کیا: آپ قرض سے بہت پناہ مانگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''انسان جب قرض دار ہوجاتا ہے تو بات کرتے وقت جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔''

٨٣٣ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. [راجع: ٨٣٢]

[833] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں فتنۂ دجال سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

٨٣٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي: قَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ». [انظر: ٦٣٢٦، ٧٣٨٨]

[834] حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیں جو میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ پڑھا کرو: [اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ ...... أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ] ''اے اللہ! میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا۔ اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں، اس لیے تو مجھے اپنی طرف سے معاف کردے اور مجھ پر مہربانی کردے۔ یقیناً تو ہی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔''

(١٥٠) بَابُ مَا يُتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ، وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ

باب: 150- تشہد کے بعد اپنی پسندیدہ دعا کرنا لیکن یہ واجب نہیں ہے

٨٣٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

[835] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب ہم نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو

كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى اللهِ مِنْ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَقُولُوا: السَّلَامُ عَلَى اللهِ، فَإِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، وَلٰكِنْ قُولُوا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ - فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُو». [راجع: ٨٣١]

یوں کہتے: اللہ کے بندوں کی طرف سے اس پر سلامتی ہو۔ فلاں اور فلاں پر بھی سلامتی ہو۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کہو کہ اللہ پر سلامتی ہو، اللہ تو خود سراپا سلامتی ہے، البتہ یوں کہا کرو: [اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ ...... مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ] ''تمام قولی، بدنی اور مالی عبادات صرف اللہ کے لیے ہیں۔ سلامتی ہو آپ پر اے اللہ کے نبی! اس کی رحمت اور برکات کا نزول ہو۔ ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی...... جب تم ایسا کہو گے تو یہ سلامتی اللہ کے ہر اس بندے کو پہنچ جائے گی جو آسمانوں میں ہے یا زمین و آسمان کے درمیان ہے...... میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' اس کے بعد جو دعا اسے پسند ہو پڑھے۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے مذکورہ عنوان قائم کر کے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ دعا کرنا واجب نہیں، البتہ استعاذے کے متعلق بہت تاکید ہے کیونکہ بعض احادیث میں استعاذے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا امر وارد ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔''[1] ہمارے نزدیک دلائل کی رو سے دوسرے تشہد میں استعاذہ ضروری ہے۔

(١٥١) بَابُ مَنْ لَّمْ يَمْسَحْ جَبْهَتَهُ وَأَنْفَهُ حَتّٰى صَلّٰى

باب: 151- جو شخص اپنی پیشانی اور ناک سے مٹی وغیرہ نماز ختم ہونے تک صاف نہیں کرتا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: رَأَيْتُ الْحُمَيْدِيَّ يَحْتَجُّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَنْ لَّا يَمْسَحَ الْجَبْهَةَ فِي الصَّلَاةِ.

ابو عبداللہ (امام بخاری) رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ شیخ محترم امام حمیدی اس امر پر درج ذیل حدیث بطور دلیل پیش کرتے تھے کہ دوران نماز میں اپنی پیشانی سے مٹی وغیرہ صاف کرنا درست نہیں ہے۔

٨٣٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا

[836] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

1 صحيح مسلم، المساجد، حديث: 1324(588).

هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ. [راجع: ٦٦٩]

انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا حتی کہ مٹی کے نشانات (نماز کے بعد) آپ کی پیشانی پر نظر آ رہے تھے۔

(١٥٢) بَابُ التَّسْلِيمِ

باب: 152- سلام پھیرنے کا بیان

٨٣٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ وَمَكَثَ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأُرٰى وَاللهُ أَعْلَمُ أَنَّ مُكْثَهُ لِكَيْ يَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ. [انظر: ٨٤٩، ٨٥٠]

[837] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تھے تو خواتین آپ کے سلام پھیرتے ہی کھڑی ہو کر اپنے گھروں کو روانہ ہو جاتی تھیں اور آپ کھڑے ہونے سے پہلے کچھ دیر ٹھہر جاتے۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ اصل علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے، البتہ جو میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ اس لیے کچھ دیر ٹھہرے رہتے تھے تاکہ خواتین جلدی چلی جائیں قبل ازیں کہ مرد حضرات نماز سے فارغ ہو کر انھیں پا سکیں۔

فائدہ: ہمارے نزدیک نماز کے آخر میں سلام پھیرنا ایک رکن کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ حضرت علی ؓ سے مروی ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ نماز کو صرف سلام ہی سے ختم کیا جا سکتا ہے۔[1]

(١٥٣) بَابٌ: يُسَلِّمُ حِينَ يُسَلِّمُ الْإِمَامُ

باب: 153- امام کے سلام کے ساتھ مقتدی بھی سلام پھیر دے

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَسْتَحِبُّ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ أَنْ يُسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهُ.

حضرت ابن عمر ؓ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب امام سلام پھیرے تو پیچھے والے بھی اسی وقت سلام پھیر دیں۔

٨٣٨ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ. [راجع: ٤٢٤]

[838] حضرت عتبان بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

1 سنن أبي داود، الصلاة، حديث: 618.

(١٥٤) بَابُ مَنْ لَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ عَلَى الْإِمَامِ، وَاكْتَفَى بِتَسْلِيمِ الصَّلَاةِ

باب: 154- اس شخص کا بیان جو نماز کے سلام کو کافی سمجھتے ہوئے امام کو سلام نہیں کرتا

٨٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَزَعَمَ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ. [راجع: ٧٧]

[839] حضرت محمود بن ربیع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی آمد یاد ہے اور مجھے ہوش ہے جب رسول اللہ ﷺ نے ہمارے گھر میں ڈول سے کلی کر کے میرے منہ پر پانی ڈالا تھا۔

٨٤٠ - قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَإِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي، فَلَوَدِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا. فَقَالَ: «أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ». فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ: «أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟» فَأَشَارَ إِلَيْهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي أَحَبَّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ، فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ. [راجع: ٤٢٤]

[840] حضرت محمود بن ربیع ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا میں نے حضرت عتبان بن مالک ؓ سے سنا جو بنو سالم قبیلے کے ایک فرد تھے، انھوں نے فرمایا: میں اپنی قوم بنو سالم کو نماز پڑھاتا تھا، ایک دفعہ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں اپنی بینائی میں کمزوری محسوس کرتا ہوں اور یہ سیلابوں کا پانی میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، لہٰذا میری خواہش ہے کہ آپ میرے گھر میں کسی جگہ پر نماز پڑھیں تا کہ میں اسے مسجد بناؤں۔ آپ نے فرمایا: ''میں ان شاء اللہ ایسا کروں گا۔'' چنانچہ ایک دن دھوپ چڑھے رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر ؓ کی معیت میں تشریف لائے، آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ آپ نے بیٹھنے سے پہلے ہی فرمایا: ''تم گھر کے کس حصے میں میرا نماز پڑھنا پسند کرتے ہو؟'' انھوں نے ایک مقام کی طرف اشارہ کیا جہاں وہ اپنے لیے نماز پڑھنا پسند کرتے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور ہم لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے صف بنالی۔ اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ سلام پھیر دیا۔

فائدہ: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی لکھا ہے کہ حدیث کے ظاہر الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کی متابعت میں آپ کے سلام جیسا سلام کیا اور آپ کا سلام ایک تھا جس سے نماز ختم کی گئی یا اس کے ساتھ دوسرا سلام بھی تھا، تیسرے سلام کے لیے دلیل درکار ہے جیسا کہ بعض مالکی حضرات کا موقف ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس مؤخر الذکر موقف کی تردید کے لیے عنوان بندی کی ہے اور حدیث پیش کی ہے۔[1] واللہ أعلم.

(١٥٥) بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

باب:155-نماز کے بعد ذکر کا بیان

٨٤١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذٰلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ. [انظر: ٨٤٢]

[841] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرض نماز سے فراغت کے بعد بآواز بلند ذکر کرنا رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں جاری تھا، نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے تو لوگوں کا نماز سے فراغت کا پتہ اس ذکر کی آواز سن کر چلتا تھا۔

٨٤٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُومَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ. قَالَ عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، قَالَ كَانَ أَبُو مَعْبَدٍ أَصْدَقَ مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيٌّ: وَاسْمُهُ نَافِذٌ. [راجع: ٨٤١]

[842] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کی نماز کا تمام ہونا اللہ اکبر کی آواز سے پہچان لیتا تھا۔ علی بن مدینی نے کہا: ہم سے سفیان نے بیان کیا، وہ عمرو سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ ابن عباس کے غلاموں میں سے سب سے سچا ابو معبد تھا (جس نے اس حدیث کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے) علی بن مدینی نے کہا کہ اس کا نام نافذ تھا۔

٨٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ

[843] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ کچھ نادار لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مال دار لوگ تو بڑے بڑے درجات اور دائمی عیش لے گئے کیونکہ ہماری طرح وہ نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح وہ

[1] فتح الباري: 418/2.

الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلُ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا، وَيَعْتَمِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ، وَيَتَصَدَّقُونَ، فَقَالَ: «أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِمَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ، تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ»، فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا، فَقَالَ بَعْضُنَا: نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ. فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: تَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللهُ أَكْبَرُ، حَتّٰى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ. [انظر: ٦٣٢٩]

روزے بھی رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس مال ودولت کی فراوانی ہے جس سے وہ حج، عمرہ، جہاد اور صدقہ وخیرات بھی کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ اس پر عمل کر کے تم ان لوگوں تک پہنچ جاؤ گے جو تم سے سبقت لے گئے ہیں۔ اور تمھارے بعد تمھیں کوئی نہیں پا سکے گا۔ اور تم جن لوگوں میں ہو ان سے بہتر ہو جاؤ گے سوائے اس شخص کے جو اس کے مثل عمل کرے (وہ تمھارے برابر ہو سکے گا)۔ تم ہر نماز کے بعد 33 بار سبحان اللّٰہ 33 بار الحمد للّٰہ اور 33 بار اللّٰہ أکبر پڑھ لیا کرو۔'' راوی کہتا ہے کہ پھر ہمارا باہمی اختلاف ہو گیا۔ ہم میں سے بعض نے کہا کہ ہم 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھیں گے، چنانچہ میں نے دوبارہ اپنے استاذ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ واللّٰہ أکبر پڑھا کرو حتی کہ ان میں سے ہر ایک 33 مرتبہ ہو جائے۔

٨٤٤ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: أَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ فِي كِتَابٍ إِلٰى مُعَاوِيَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَّكْتُوبَةٍ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ».

[844] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت امیر معاویہ ؓ کو خط لکھا کہ نبی ﷺ ہر فرض نماز کے بعد پڑھتے تھے: [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ ...... ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ] ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔ اے اللہ! تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں اور تیری روکی ہوئی چیز کو کوئی عطا کرنے والا نہیں اور کسی دولت مند کو اس کی تونگری تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔''

وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، بِهٰذَا. وَقَالَ الْحَسَنُ: جَدٌّ: غِنًى. عَنِ الْحَكَمِ،

امام شعبہ نے بھی عبدالملک بن عمیر سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ حسن بصری ؒ بیان کرتے ہیں کہ جَدّ کے معنی

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ وَرَّادٍ بِهٰذَا. [انظر: ١٤٧٧، ٢٤٠٨، ٥٩٧٥، ٦٣٣٠، ٦٤٧٣، ٦٦١٥، ٧٢٩٢]

تونگری اور بے نیازی کے ہیں، نیز امام شعبہ نے حکم کے واسطے سے بھی یہ روایت ورّاد سے بیان کی ہے۔

(١٥٦) بَابٌ: يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامُ النَّاسَ إِذَا سَلَّمَ

باب: 156 - امام کو چاہیے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھے

٨٤٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ. [انظر: ١١٤٣، ١٣٨٦، ٢٠٨٥، ٢٧٩١، ٣٢٣٦، ٣٣٥٤، ٤٦٧٤، ٦٠٩٦، ٧٠٤٧]

[845] حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ جب نماز پڑھ لیتے تو اپنا روئے مبارک ہماری طرف کر لیتے۔

٨٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟» قَالُوا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ». [انظر: ١٠٣٨، ٤١٤٧، ٧٥٠٣]

[846] حضرت زید بن خالد جہنی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مقام حدیبیہ پر بارش کے بعد جو رات آئی، اس میں ہمیں نماز فجر پڑھائی۔ فراغت کے بعد لوگوں کی طرف منہ کر کے فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ تمھارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''(اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ) میرے بندوں میں سے کچھ میرے ساتھ ایمان لائے اور کچھ نے کفر کی روش اختیار کی۔ جس نے کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر بارش ہوئی وہ تو میرا مومن بندہ اور ستارے کا منکر ہے اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے وہ میرا منکر اور ستارے پر ایمان لانے والا ہے۔''

فائدہ: ستاروں کی تاثیر سعادت ونحوست کے اعتبار سے کچھ بھی نہیں ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر مصیبت کے وقت کہا جاتا ہے کہ میرا ستارہ گردش میں ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ اسی طرح ان کی ذاتی تاثیر کا عقیدہ رکھنا بھی ایمان کے منافی ہے، البتہ تحت الاسباب ان کے طبعی اثرات ضرور ہیں، مثلاً: موسموں میں تبدیلی، گرمی وسردی کا ہونا، سمندر میں اتار چڑھاؤ کا آنا، جسے

جوار بھاٹا یا مدوجزر کہا جاتا ہے۔ بہرحال اشیاء میں طبعی آثار و خواص تو ہیں لیکن ان کی تاثیر اذنِ الٰہی پر موقوف ہے جیسا کہ آگ کی تاثیر جلانا ہے لیکن اللہ کا اذن نہ ہونے کی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ نہ جلا سکی بلکہ ان کے لیے جنت وگلزار بن گئی، اس لیے کہنے والے کی نیت کو دیکھا جائے گا اگر وہ ستاروں کے متعلق ذاتی طور پر بارش برسانے کا عقیدہ رکھتا ہے تو بلاشبہ وہ دین اسلام سے خارج ہے اور اگر ان کی تاثیر بطور عادت اور اذن الٰہی پر موقوف مانتا ہے تو کافر نہیں ہوگا۔ واللہ أعلم.

٨٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: سَمِعَ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا، فَلَمَّا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوا وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ». [راجع: ٥٧٢]

[847] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایک دفعہ نماز کو آدھی رات تک مؤخر کر دیا، پھر ہمارے پاس نماز پڑھانے کے لیے آئے۔ جب نماز پڑھ چکے تو چہرۂ انور سے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''لوگ تو نماز پڑھ کر سو چکے ہیں اور تم برابر نماز میں رہے کیونکہ تم نماز کا انتظار کرتے رہے۔''

(١٥٧) بَابُ مُكْثِ الْإِمَامِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ السَّلَامِ

باب: 157- سلام پھیرنے کے بعد امام کا اپنی جگہ پر ٹھہرے رہنا

٨٤٨ - وَقَالَ لَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ فَرِيضَةً وَّفَعَلَهُ الْقَاسِمُ. وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ: «لَا يَتَطَوَّعُ الْإِمَامُ فِي مَكَانِهِ»، وَلَمْ يَصِحَّ.

[848] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسی جگہ پر نفل وغیرہ پڑھتے جہاں پہلے فرض نماز ادا کی ہوتی۔ حضرت قاسم (ابن محمد بن ابی بکر صدیق) نے بھی ایسے ہی کیا تھا، البتہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا جاتا ہے کہ امام اسی جگہ نفل نماز نہ پڑھے جہاں اس نے فرض نماز ادا کی تھی، لیکن یہ حدیث صحیح نہیں۔

٨٤٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَلَّمَ يَمْكُثُ فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَنُرَى - وَاللهُ أَعْلَمُ - لِكَيْ يَنْفُذَ مَنْ يَنْصَرِفُ مِنَ النِّسَاءِ. [راجع: ٨٣٧]

[849] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سلام پھیرتے تو کچھ دیر اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ ہمارے خیال کے مطابق رسول اللہ ﷺ یہ اس لیے کرتے تھے تاکہ عورتیں (مردوں سے) پہلے چلی جائیں۔ واللہ أعلم.

٨٥٠ - وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ

[850] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے

يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي هِنْدُ ابْنَةُ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةُ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَتْ مِنْ صَوَاحِبَاتِهَا قَالَتْ: كَانَ يُسَلِّمُ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ فَيَدْخُلْنَ بُيُوتَهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْصَرِفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سلام پھیرتے تو عورتیں واپس ہو کر اپنے گھروں میں ہو جاتی تھیں قبل ازیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے اٹھیں۔

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ الْفِرَاسِيَّةُ. وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ. وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، أَنَّ هِنْدًا بِنْتَ الْحَارِثِ الْقُرَشِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ تَحْتَ مَعْبَدِ بْنِ الْمِقْدَادِ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ الْفِرَاسِيَّةِ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَهُ [عَنِ] ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ امْرَأَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، حَدَّثَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٨٣٧]

ابن وہب نے یونس عن ابن شہاب کی سند سے بیان کیا تو ہند فراسیہ کہا۔ اور عثمان بن عمر نے یونس عن الزہری بیان کیا تو ہند قرشیہ کہا۔ زبیدی نے زہری سے روایت کرتے ہوئے ہند بنت حارث قرشیہ کہا اور (یہ بھی کہا کہ) وہ بنو زہرہ کے حلیف معبد بن مقداد کی بیوی تھی اور نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے ہاں اس کا آنا جانا بھی تھا۔ اور شعیب نے امام زہری سے بیان کیا تو ہند قرشیہ کہا جبکہ ابن عتیق نے زہری سے بیان کرتے ہوئے ہند فراسیہ کہا۔ لیث نے کہا کہ یحییٰ بن سعید نے مجھے امام زہری سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ قریش کی ایک خاتون نے نبی ﷺ سے حدیث بیان کی ہے۔

(١٥٨) بَابُ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ حَاجَةً فَتَخَطَّاهُمْ

باب: 158- اگر امام کو نماز کے بعد کسی کام کا خیال آئے تو وہ ٹھہرنے کے بجائے لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا چلا جائے

٨٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَامَ

[851] حضرت عقبہ بن حارث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے ایک دفعہ نماز عصر نبی ﷺ کے پیچھے مدینہ منورہ میں ادا کی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہو گئے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے

مُسْرِعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ، فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ، فَقَالَ: «ذَكَرْتُ شَيْئًا مِّنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَّحْبِسَنِي، فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ». [انظر: ١٢٢١، ١٤٣٠، ٦٢٧٥]

ہوئے اپنی بیویوں کے کسی حجرے کی طرف تشریف لے گئے۔ لوگ آپ کی اس سرعت سے گھبرا گئے۔ بہرحال آپ ان کے پاس واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ آپ کی عجلت کی وجہ سے تعجب میں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے سونے کا ایک ٹکڑا جو ہمارے پاس تھا یاد آ گیا، میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ مبادا مجھے وہ اللہ کی یاد سے روک دے، لہٰذا میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔''

(١٥٩) بَابُ الْاِنْفِتَالِ وَالْاِنْصِرَافِ عَنِ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ

باب: 159- نماز سے فراغت کے بعد دائیں یا بائیں جانب سے پھرنے یا لوٹنے کا بیان

وَكَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَنْفَتِلُ عَنْ يَّمِينِهِ وَعَنْ يَّسَارِهِ، وَيَعِيبُ عَلَى مَنْ يَّتَوَخَّى -أَوْ مَنْ يَّعْمِدُ- الْاِنْفِتَالَ عَنْ يَّمِينِهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نماز سے فراغت کے بعد دائیں اور بائیں جانب سے پھرتے تھے اور جو شخص دانستہ طور پر دائیں جانب پھرنے کو لازم قرار دیتا اس پر عیب لگاتے تھے۔

٨٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِّنْ صَلَاتِهِ يَرٰى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَّمِينِهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَّسَارِهِ.

[852] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں شیطان کا حصہ نہ بنائے، وہ اس طرح کہ نماز کے بعد دائیں جانب سے پھرنے کو ضروری خیال کرے۔ یقیناً میں نے نبی ﷺ کو اکثر اپنی بائیں جانب سے بھی پھرتے دیکھا ہے۔

(١٦٠) بَابُ مَا جَاءَ فِي الثُّومِ النِّيءِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ

باب: 160- ان روایات کا بیان جو کچے لہسن، پیاز اور گندنے کے متعلق وارد ہیں

وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ الثُّومَ أَوِ الْبَصَلَ مِنَ الْجُوعِ أَوْ غَيْرِهِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا».

نبی ﷺ کا فرمان ہے: ''جس نے بھوک یا اس کے علاوہ کسی اور وجہ سے لہسن یا پیاز استعمال کیا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔''

٨٥٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ

[853] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ - يَعْنِي الثُّومَ - فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا». [انظر: ٤٢١٥، ٤٢١٧، ٤٢١٨، ٥٥٢١، ٥٥٢٢]

نے غزوۂ خیبر کے موقع پر فرمایا تھا: ''جو شخص اس پودے، یعنی لہسن کو کھائے اسے ہماری مسجد میں ہرگز نہیں آنا چاہیے۔''

فائدہ: کسی بھی بدبودار چیز کو مسجد میں لے جانا اور اسے کھانے کے بعد مسجد میں آنا سخت منع ہے کیونکہ لوگوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ویسے بھی مسجد ایک پاک جگہ ہوتی ہے جہاں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے، لہٰذا کسی صورت میں اس کے تقدس کو مجروح نہیں کرنا چاہیے۔ کچا لہسن، پیاز، مولی، سگریٹ اور بیڑی وغیرہ کا ایک ہی حکم ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ لہسن، پیاز اور مولی وغیرہ کو پکا کر استعمال کیا جا سکتا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے ان کی بو دور ہو جاتی ہے لیکن تمباکو نوشی اور بیڑی وغیرہ کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔ دیار عرب کے علماء نے اس کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے۔

٨٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ - يُرِيدُ الثُّومَ - فَلَا يَغْشَانَا فِي مَسْجِدِنَا». قُلْتُ: مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: مَا أُرَاهُ يَعْنِي إِلَّا نِيئَهُ. وَقَالَ مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: إِلَّا نَتْنَهُ. [انظر: ٨٥٥، ٥٤٥٢، ٧٣٥٩]

[854] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس پودے، یعنی لہسن سے کچھ کھائے وہ ہماری مسجد میں ہمارے پاس نہ آئے۔'' راوی کہتا ہے، میں نے کہا کہ اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ کچا لہسن مراد ہے۔ اور مخلد بن یزید نے ابن جریج سے بیان کیا کہ اس سے اس کی بو مراد ہے۔

٨٥٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا، أَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا أَوْ لِيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ»، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ: «قَرِّبُوهَا»، إِلٰى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ، فَلَمَّا

[855] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ رہے یا فرمایا کہ ہماری مسجد سے الگ تھلگ رہے یا (فرمایا کہ) اسے چاہیے کہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔'' ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس ہنڈیا لائی گئی جس میں سبز ترکاریاں تھیں۔ آپ نے اس میں کچھ ناگوار بو پائی تو دریافت فرمایا کہ اس میں کیا ہے؟ چنانچہ آپ کو ان ترکاریوں کے متعلق بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے میرے کسی ساتھی کے

رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ: «كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَّا تُنَاجِي». [راجع: ٨٥٤]

قریب کردو۔'' جب آپ نے دیکھا کہ وہ بھی اسے ناپسند کرتا ہے تو آپ نے فرمایا: ''تم کھاؤ کیونکہ میں تو اس ذات سے مناجات کرتا ہوں جس سے تم نہیں کرتے ہو۔''

وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أُتِيَ بِبَدْرٍ. قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ. وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ، فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ.

احمد بن صالح نے ابن وہب سے یوں نقل کیا ہے کہ آپ کے سامنے بدر، یعنی طباق لایا گیا جس میں ترکاریاں تھیں۔ لیث اور ابوصفوان نے اپنے شیخ یونس سے ہنڈیا کا قصہ بیان نہیں کیا، اس لیے امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ مذکورہ الفاظ زہری کا کلام ہے یا حدیث کا حصہ ہیں۔

٨٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، مَا سَمِعْتَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ فِي الثُّومِ؟ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبْنَا وَلَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا». [انظر: ٥٤٥١]

[856] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے کسی آدمی نے سوال کیا کہ آپ نے نبی ﷺ سے اس لہسن کے متعلق کیا سنا ہے؟ انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس پودے سے کچھ کھائے وہ نہ تو ہمارے پاس آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز ہی پڑھے۔''

(١٦١) بَابُ وُضُوءِ الصِّبْيَانِ، وَمَتٰى يَجِبُ عَلَيْهِمُ الْغُسْلُ وَالطُّهُورُ، وَحُضُورِهِمُ الْجَمَاعَةَ وَالْعِيدَيْنِ وَالْجَنَائِزَ، وَصُفُوفِهِمْ؟

باب: 161- کمسن بچوں کا وضو کرنا، نیز ان پر غسل اور وضو کب واجب ہوتا ہے؟ اس کے علاوہ ان کی جماعت، عیدین، جنائز میں شمولیت اور ان کی صف بندی کس طرح ہو؟

٨٥٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ؟ فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ. [انظر: ١٢٤٧، ١٣١٩، ١٣٢١،

[857] حضرت شعبی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جو نبی ﷺ کی معیت میں ایک ایسی قبر سے گزرے جو دوسری قبروں سے الگ تھلگ تھی، رسول اللہ ﷺ نے ان کی امامت کرائی اور انھوں نے صف بندی کی۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابوعمرو سے سوال کیا کہ تجھے کس نے بیان کیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: مجھے حضرت عبداللہ

۱۳۲۲، ۱۳۲۶، ۱۳۳۶، ۱۳۴۰]

بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی تھی۔

۸۵۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ». [انظر: ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۹۵، ۲۶۶۵]

[858] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ کے لیے ضروری ہے۔''

۸۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا، يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ جِدًّا، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، فَأَتَاهُ الْمُنَادِي يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، قُلْنَا لِعَمْرٍو: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: إِنَّ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنِّيٓ أَرَىٰ فِي ٱلْمَنَامِ أَنِّيٓ أَذْبَحُكَ﴾ [الصافات: ۱۰۲]. [راجع: ۱۱۷]

[859] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گزاری، نبی ﷺ نے بھی ان کے ہاں قیام فرمایا۔ جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے، ایک لٹکتے ہوئے پرانے مشکیزے سے ہلکا سا وضو کیا...... راویٔ حدیث حضرت عمرو اسے بہت ہلکا اور خفیف سا بیان کرتے تھے...... پھر آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ اس دوران میں میں بھی اٹھا اور آپ کے وضو جیسا وضو کیا، پھر آ کر آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سے پھیر کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر جس قدر اللہ کو منظور تھا آپ نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے اور نیند میں خراٹے بھرنے لگے۔ اتنے میں مؤذن آیا اور اس نے آپ کو نماز کی اطلاع دی تو آپ ﷺ اس کے ہمراہ نماز کے لیے کھڑا ہوئے آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ہم نے حضرت عمرو سے کہا کہ ہماری شنید کے مطابق نبی ﷺ کی آنکھ سوتی تھی لیکن دل بیدار رہتا تھا۔ عمرو نے کہا: میں نے (اپنے شیخ) عبید بن عمیر سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں، پھر انھوں نے بطور تائید یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ﴾ ''(بیٹے!) میں

خواب میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔"

٨٦٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ: «قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ». فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لَبِثَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْيَتِيمُ مَعِي وَالْعَجُوزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ. [راجع: ٣٨٠]

[860] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ ان کی دادی حضرت ملیکہ ؓ نے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کو کھانے کے لیے بلایا جو انھوں نے آپ کے لیے تیار کیا تھا، جب آپ کھانے سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: "اٹھو میں تمھیں نماز پڑھاؤں۔" چنانچہ میں ایک چٹائی لینے کے لیے اٹھا جو دیر تک پڑے رہنے کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی۔ میں نے اس پر پانی چھڑکا تو رسول اللہ ﷺ اس پر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ یتیم بچہ میرے ساتھ اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھی۔ آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔

٨٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ. [راجع: ٧٦]

[861] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں گدھی پر سوار ہو کر آیا جبکہ میں اس وقت قریب البلوغ تھا اور رسول اللہ ﷺ منیٰ میں دیوار کے علاوہ (کسی چیز کی طرف منہ کر کے) لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں صف کے ایک حصے سے گزر کر خود صف میں شامل ہو گیا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ اس ساری کارروائی کے متعلق مجھ پر کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔

٨٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ. وَقَالَ عَيَّاشٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْعِشَاءِ حَتّٰى نَادٰى عُمَرُ: قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ

[862] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایک رات نماز عشاء میں دیر کر دی یہاں تک حضرت عمر ؓ نے آپ کو بآواز بلند کہا: عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ (حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ) پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: "روئے زمین پر تمھارے علاوہ اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اس وقت نماز پڑھ رہا ہو۔" ان دنوں اہل مدینہ کے علاوہ اور کوئی یہ نماز نہیں پڑھتا تھا۔

أَهْلِ الْأَرْضِ يُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَاةَ غَيْرَكُمْ» وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَوْمَئِذٍ يُصَلِّي غَيْرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ.
[راجع: ٥٦٦]

٨٦٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَهُ رَجُلٌ: شَهِدْتَّ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُّهُ، يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ، أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَّتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُهْوِي بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا، تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلَالٍ، ثُمَّ أَتَى هُوَ وَبِلَالٌ الْبَيْتَ. [راجع: ٩٨]

[863] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ان سے کسی آدمی نے دریافت کیا: آیا رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آپ کو کبھی باہر حاضر ہونے کا اتفاق ہوا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں، اور اگر میرا مرتبہ اور مقام رسول اللہ ﷺ کے ہاں اتنا نہ ہوتا تو میں چھوٹے ہونے کی وجہ سے آپ کے ساتھ حاضر نہیں ہوسکتا تھا۔ آپ پہلے اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے قریب ہے، وہاں آپ نے خطبہ دیا، پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے، انھیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ و خیرات کرنے کا حکم دیا، چنانچہ کوئی عورت (اپنی بالی کوئی انگوٹھی اور کوئی) اپنے زیور کی طرف ہاتھ بڑھا کر اسے اتار کر حضرت بلال ؓ کی چادر میں ڈالنے لگی۔ اس کے بعد آپ حضرت بلال ؓ کے ہمراہ اپنے گھر لوٹ آئے۔

فائدہ: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ بچے جب سن شعور کو پہنچ جائیں تو وہ عیدین اور جنازوں میں شرکت کر سکتے ہیں اور انھیں وضو بھی کرنا ہوگا اگرچہ وہ ان احکام کے مکلف نہیں، تاہم انھیں عادت ڈالنے کے لیے ان باتوں پر صغر سنی ہی میں عمل کرانا چاہیے۔

(١٦٢) بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ وَالْغَلَسِ

باب: 162- رات اور اندھیرے میں مستورات کا مسجدوں کی طرف جانا

٨٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ: نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ غَيْرُكُمْ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ» وَلَا يُصَلّٰى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ، وَكَانُوا يُصَلُّونَ

[864] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء میں تاخیر کردی یہاں تک کہ حضرت عمر ؓ نے بآواز بلند آپ کو پکارا کہ عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ اس کے بعد نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''اہل زمین میں سے تمھارے علاوہ کوئی بھی اس نماز کا منتظر نہیں ہے۔'' ان دنوں مدینہ کے علاوہ کہیں نماز نہیں پڑھی جاتی تھی۔ اور لوگ سرخی غائب

الْعَتَمَةَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ. [راجع: ٥٦٦]

ہونے کے بعد رات کی پہلی تہائی تک عشاء کی نماز پڑھ لیتے تھے۔

٨٦٥ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ».

تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٨٧٣، ٨٩٩، ٩٠٠، ٥٢٣٨]

[865] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر رات کے وقت تمھاری عورتیں مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو انھیں اجازت دے دو۔''

اس کی متابعت شعبہ نے کی ہے۔ وہ اعمش سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے مجاہد سے روایت کیا ہے، وہ ابن عمر سے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

(١٦٣) [بَابُ انْتِظَارِ النَّاسِ قِيَامَ الْإِمَامِ الْعَالِمِ]

باب: 163- لوگوں کا نماز کے بعد امام کے اٹھنے کا انتظار کرنا

٨٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ، وَثَبَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللهُ، فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَامَ الرِّجَالُ.

[866] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں خواتین فرض نماز سے سلام پھیرنے کے فوراً بعد اٹھ جاتی تھیں جبکہ رسول اللہ ﷺ اور مرد حضرات جس قدر اللہ کو منظور ہوتا نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ اٹھتے تو دوسرے مرد بھی کھڑے ہو جاتے۔

٨٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ. [راجع: ٣٧٢]

[867] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب نماز صبح سے فارغ ہوتے تو عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی واپس ہوتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے انھیں پہچانا نہیں جاتا تھا۔

٨٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ». [راجع: ٧٠٧]

[868] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ نماز کو لمبا کروں، پھر کسی بچے کے رونے کی وجہ سے اسے مختصر کر دیتا ہوں مبادا اس کی ماں کو مشقت میں مبتلا کر دوں۔“

٨٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَوْ أَدْرَكَ النَّبِيُّ ﷺ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ، قُلْتُ لِعَمْرَةَ: أَوَمُنِعْنَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ.

[869] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اگر نبی ﷺ کو ان حالات کا علم ہوتا جو عورتوں نے آج پیدا کر لیے ہیں تو یقیناً انھیں مسجد میں جانے سے منع کر دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔ (یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت عمرہ سے دریافت کیا: واقعی بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

(١٦٤) بَابُ صَلَاةِ النِّسَاءِ خَلْفَ الرِّجَالِ

باب:164- عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا

٨٧٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ، وَيَمْكُثُ هُوَ فِي مَقَامِهِ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ، قَالَ: نَرٰى - وَاللهُ أَعْلَمُ - أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ لِكَيْ يَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ أَحَدٌ مِّنَ الرِّجَالِ. [راجع: ٨٣٧]

[870] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو خواتین آپ کے سلام پھیرتے ہی جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوتیں، جبکہ آپ ﷺ کھڑے ہونے سے قبل تھوڑی دیر اپنی جگہ ٹھہرے رہتے۔ امام زہری کہتے ہیں کہ ہمارے خیال کے مطابق آپ اس لیے ایسا کرتے تا کہ عورتیں مردوں سے پہلے پہلے روانہ ہو جائیں۔ واللہ أعلم.

٨٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

[871] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دن ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر میں نماز پڑھی تو میں اور ایک

اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ فَقُمْتُ وَيَتِيمٌ خَلْفَهُ وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا. [راجع:٣٨٠]

لڑکا یتیم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے جبکہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ہمارے پیچھے صف بندی کی۔

(١٦٥) بَابُ سُرْعَةِ انْصِرَافِ النِّسَاءِ مِنَ الصُّبْحِ وَقِلَّةِ مَقَامِهِنَّ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 165- صبح کی نماز کے وقت عورتوں کے جلدی واپس جانے اور مسجد میں کم ٹھہرنے کا حکم

٨٧٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَيَنْصَرِفْنَ نِسَاءُ الْمُؤْمِنِينَ لَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ أَوْ لَا يَعْرِفْنَ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا. [راجع: ٣٧٢]

[872] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز منہ اندھیرے پڑھتے تھے، چنانچہ مومنوں کی عورتیں جب نماز پڑھ کر واپس جاتیں تو اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں یا وہ خود ایک دوسرے کو نہیں پہچان سکتی تھیں۔

(١٦٦) بَابُ اسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِالْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ

باب: 166- عورت کا مسجد میں جانے کے لیے اپنے شوہر سے اجازت لینا

٨٧٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْنَعْهَا». [راجع: ٨٦٥]

[873] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کی عورت (مسجد جانے کے لیے) اجازت مانگے تو وہ اسے منع نہ کرے۔“

فائدہ: اجازت لینے کا معاملہ صرف مسجد کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عورت کو چاہیے کہ وہ عیدین اور اپنے کسی عزیز کی قبر کی زیارت کے لیے بھی اپنے شوہر سے اجازت لے، جب مباح اور جائز کاموں میں اجازت لینا ضروری ہے تو فرائض و مستحبات کی ادائیگی بھی شوہر کی اجازت کے بغیر نہیں ہونی چاہیے، مثلاً: ادائے شہادت یا فریضۂ حج کی ادائیگی کے لیے باہر جانا یا اپنے والدین اور عزیز و اقارب کی ملاقات کے لیے جانا، یہ سب کام خاوند کی اجازت پر موقوف ہیں۔[1]

تنبیہ

محمد فواد کے نسخے میں اس جگہ سابقہ باب: (164) اپنی دونوں حدیثوں (870 اور 871) کی نئی ترقیم: 874 اور 875 کے ساتھ مکرر لایا گیا ہے، جبکہ اصل نسخے میں یہ تکرار نہیں ہے، اس لیے اس تکرار کو ہم نے حذف کر دیا ہے۔

1 عمدة القاري: 4/653.

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

11 - كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ فَرْضِ الْجُمُعَةِ

باب: 1- جمعے کی فرضیت کا بیان

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿إِذَا نُودِىَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوْمِ ٱلْجُمُعَةِ فَٱسْعَوْاْ إِلَىٰ ذِكْرِ ٱللَّهِ وَذَرُواْ ٱلْبَيْعَ﴾

﴿فَاسْعَوْا﴾: فَامْضُوا [الجمعة: ٩].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جب جمعے کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔'' آیت میں آنے والے لفظ ﴿فَاسْعَوْا﴾ کے معنی فامضوا ہیں۔

٨٧٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ - مَوْلٰى رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ - حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللهُ لَهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ، الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ». [راجع: ٢٣٨]

[876] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ہم بعد میں آئے ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے۔ صرف اتنی بات ہے کہ پہلے لوگوں کو ہم سے قبل کتاب دی گئی، پھر یہی جمعہ کا دن ان کے لیے بھی مقرر تھا مگر وہ اس کے متعلق اختلافات کا شکار ہو گئے لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس کی ہدایت کر دی، اس بنا پر سب لوگ ہمارے پیچھے ہو گئے۔ یہود کل (ہفتہ) کے دن اور عیسائی پرسوں (اتوار) کے دن (عبادت کریں گے)۔''

فائدہ: اس حدیث سے واضح طور پر جمعہ کی فرضیت معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس میں یہود و نصاریٰ پر اس کے فرض ہونے کا ذکر ہے۔ انھوں نے اس سے انحراف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی فرضیت کے متعلق ہماری رہنمائی فرما دی۔ بعض روایات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس جمعہ کو ہم پر لکھ دیا ہے۔[1]

---

1. فتح الباري: 459/2.

(٢) بَابُ فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَهَلْ عَلَى الصَّبِيِّ شُهُودُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ أَوْ عَلَى النِّسَاءِ؟

باب: 2- جمعے کے دن غسل کی فضیلت، نیز کیا بچوں اور عورتوں پر نماز جمعہ میں حاضر ہونا ضروری ہے؟

٨٧٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ». [انظر: ٨٩٤، ٩١٩]

[877] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ غسل کرے۔''

٨٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَادَاهُ عُمَرُ: أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ؟ قَالَ: إِنِّي شُغِلْتُ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ التَّأْذِينَ فَلَمْ أَزِدْ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ، فَقَالَ: وَالْوُضُوءُ أَيْضًا؟ وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ. [انظر: ٨٨٢]

[878] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک نبی ﷺ کے صحابۂ کرام اور مہاجرین اولین میں سے ایک صاحب آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آواز دی کہ یہ کون سا آنے کا وقت ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں ایک ضرورت کی وجہ سے مصروف ہو گیا۔ ابھی اپنے گھر واپس نہیں جا سکا تھا کہ اذان کی آواز سن لی تو صرف وضو کر سکا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (ایک لیٹ آئے ہو اور پھر) صرف وضو کر کے آئے ہو؟ حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ غسل کا حکم دیتے تھے۔

٨٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ». [راجع: ٨٥٨]

[879] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بالغ پر جمعے کے دن غسل کرنا واجب ہے۔''

(٣) بَابُ الطِّيبِ لِلْجُمُعَةِ

باب: 3- جمعے کے دن خوشبو لگانا

٨٨٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَأَنْ يَسْتَنَّ، وَأَنْ يَمَسَّ طِيبًا إِنْ وَجَدَ».

قَالَ عَمْرٌو: أَمَّا الْغُسْلُ فَأَشْهَدُ أَنَّهُ وَاجِبٌ، وَأَمَّا الْإِسْتِنَانُ وَالطِّيبُ فَاللهُ أَعْلَمُ، أَوَاجِبٌ هُوَ أَمْ لَا؟ وَلٰكِنْ هٰكَذَا فِي الْحَدِيثِ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: هُوَ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَلَمْ يُسَمَّ أَبُو بَكْرٍ هٰذَا، رَوَى عَنْهُ بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ وَّعِدَّةٌ. وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يُكْنَى بِأَبِي بَكْرٍ وَّأَبِي عَبْدِ اللهِ. [راجع: ٨٥٨]

[880] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان پر گواہ ہوں کہ ''جمعہ کے دن ہر بالغ آدمی پر غسل کرنا واجب ہے اور یہ کہ وہ مسواک کرے اور اگر خوشبو میسر ہو تو اسے بھی استعمال میں لائے۔''

راویٔ حدیث عمرو بن سلیم کہتے ہیں کہ غسل کے متعلق اس کے واجب ہونے کی میں گواہی دیتا ہوں لیکن مسواک کرنے اور خوشبو لگانے کے متعلق اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ واجب ہے یا نہیں؟ البتہ حدیث میں اسی طرح ہے۔

ابو عبداللہ امام بخاری ؒ کہتے ہیں کہ وہ (ابوبکر بن منکدر) محمد بن منکدر کے بھائی ہیں اور اس ابوبکر کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ ان سے بکیر بن اشج، سعید بن ابی ہلال اور متعدد لوگوں نے روایت لی ہے۔ اور محمد بن منکدر کی کنیت ابوبکر اور ابوعبداللہ تھی۔

(٤) بَابُ فَضْلِ الْجُمُعَةِ

باب: 4- جمعے کی فضیلت کا بیان

٨٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ - مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ

[881] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کی طرح (اہتمام سے) غسل کرے، پھر نماز کے لیے جائے تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی دی۔ جو شخص دوسری گھڑی میں جائے تو گویا اس نے گائے کی قربانی کی۔ اور جو شخص تیسری گھڑی میں جائے تو گویا اس نے سینگ دار مینڈھا بطور قربانی پیش کیا۔ جو چوتھی گھڑی میں جائے تو گویا اس نے ایک مرغی کا صدقہ کیا۔ اور جو پانچویں گھڑی میں جائے تو اس نے گویا ایک انڈا اللہ کی راہ میں صدقہ کیا۔ پھر جب امام

فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ».

خطبے کے لیے آجاتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے کے لیے مسجد میں حاضر ہو جاتے ہیں۔"

فائدہ: حدیث میں وارد ساعات سے مراد مختصر لمحات ہیں جو زوال آفتاب سے لے کر خطیب کے منبر پر بیٹھنے تک ہیں یا ان سے مراد حقیقی ساعات ہیں جن کا آغاز طلوع آفتاب سے شروع ہوتا ہے؟ امام ابن دقیق العید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان سے معروف ساعات مراد لینا زیادہ مناسب ہے۔ اگرچہ اس حدیث میں پانچ ساعات کا ذکر ہے لیکن ایک روایت میں چھٹی گھڑی بھی بیان ہوئی ہے۔[1] ایک دوسری روایت میں جمعہ کی بارہ گھڑیوں کا بھی ذکر ہے۔[2]

(٥) بَابٌ:

باب:5- بلاعنوان

٨٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ: لِمَ تَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا هُوَ إِلَّا سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَتَوَضَّأْتُ، فَقَالَ: أَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ».

[راجع: ٨٧٨]

[882] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ اس دوران میں ایک شخص حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ نماز کے لیے آنے میں دیر کیوں کرتے ہو؟ اس شخص نے کہا کہ اذان کی آواز سنتے ہی میں نے وضو کیا (اور چلا آیا)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا: "جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ کے لیے روانہ ہو تو غسل کرے۔"

(٦) بَابُ الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ

باب:6- جمعے کے لیے بالوں کو تیل لگانا

٨٨٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ وَدِيعَةَ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّهْرِ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا

[883] حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس قدر ممکن ہو صفائی کر کے تیل لگائے یا اپنے گھر کی خوشبو لگا کر نماز جمعہ کے لیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ کرے (جو مسجد میں بیٹھے ہوں) پھر جتنی نماز اس کی قسمت میں ہو ادا کرے اور جب امام خطبہ

1 سنن النسائي، الجمعة، حديث: 1388، اس میں چڑیا کا ذکر ہے لیکن یہ الفاظ منکر ہیں، قاله الألباني۔ 2 سنن النسائي، الجمعة، حديث: 1390، و سنن أبي داود، الصلاة، حديث: 1048.

يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى». [انظر: ٩١٠]

دینے لگے تو خاموش رہے، ایسے شخص کے وہ گناہ جو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان ہوئے ہوں سب بخش دیے جائیں گے۔"

٨٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ طَاوُسٌ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوا رُؤُسَكُمْ، وَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا جُنُبًا، وَأَصِيبُوا مِنَ الطِّيبِ»، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ، وَأَمَّا الطِّيبُ فَلَا أَدْرِي. [انظر: ٨٨٥]

[884] حضرت طاؤس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ لوگ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے: "جمعے کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو دھوؤ اگرچہ تم جنبی نہ ہو، پھر خوشبو استعمال کرو۔" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ غسل کا حکم تو صحیح ہے لیکن خوشبو کے متعلق مجھے علم نہیں ہے۔

٨٨٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَيَمَسُّ طِيبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ؟ فَقَالَ: لَا أَعْلَمُهُ. [راجع: ٨٨٤]

[885] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے جب نبی ﷺ کا فرمان جمعہ کے دن غسل سے متعلق بیان کیا تو راویٔ حدیث حضرت طاؤس نے دریافت کیا کہ اس کے گھر میں تیل یا خوشبو ہو تو اسے بھی استعمال کرے؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا۔

(٧) بَابٌ: يَلْبَسُ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ

باب: 7- جمعے کے لیے حسب توفیق بہترین لباس پہنے

٨٨٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَأٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ»، ثُمَّ

[886] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک ریشمی جوڑا فروخت ہوتے دیکھا تو عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر آپ اسے خرید لیں تو اچھا ہے تاکہ جمعہ اور سفیروں کی آمد کے وقت اسے زیب تن فرما لیا کریں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسے تو وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔" اس کے بعد کہیں سے رسول اللہ ﷺ کے پاس

جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْهَا حُلَلٌ، فَأَعْطَى مِنْهَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حُلَّةً، فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُولَ اللهِ! كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا»، فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا. [انظر: ٩٤٨، ٢١٠٤، ٢٦١٢، ٢٦١٩، ٣٠٥٤، ٥٨٤١، ٥٩٨١، ٦٠٨١]

اس قسم کے ریشمی جوڑے آ گئے۔ ان میں سے آپ نے ایک جوڑا عمر رضی اللہ عنہ کو بھی دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے مجھے یہ جوڑا عنایت فرمایا ہے، حالانکہ آپ خود ہی حلہ عطارد کے متعلق کچھ فرما چکے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں یہ اس لیے نہیں دیا کہ اسے خود پہنو۔'' چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے مشرک بھائی کو پہنچا دیا جو مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر تھا۔

(٨) بَابُ السِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب:8- جمعے کے دن مسواک کرنا

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يَسْتَنُّ».

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ (نماز جمعہ کے دن) مسواک کرتے۔

٨٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي - أَوْ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى النَّاسِ - لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ». [انظر: ٧٢٤٠]

[887] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت یا لوگوں پر گراں نہ سمجھتا تو انھیں ہر نماز کے لیے مسواک کرنے کا حکم ضرور دیتا۔''

٨٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ».

[888] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں مسواک کرنے کے متعلق بہت تلقین کر چکا ہوں۔''

٨٨٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَّحُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ. [راجع: ٢٤٥]

[889] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب رات کو اٹھتے تو اپنا منہ مسواک سے خوب صاف کرتے۔

(٩) بَابُ مَنْ تَسَوَّكَ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ

٨٩٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ: قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَأَعْطَانِيهِ، فَقَصَمْتُهُ، ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَسْنِدٌ إِلٰى صَدْرِي. [انظر: ١٣٨٩، ٣١٠٠، ٣٧٧٤، ٤٤٣٨، ٤٤٤٦، ٤٤٤٩، ٤٤٥٠، ٤٤٥١، ٥٢١٧، ٦٥١٠]

باب: 9- کسی دوسرے کی مسواک استعمال کرنا

[890] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ آئے اور ان کے پاس مسواک تھی جسے وہ استعمال کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو میں نے ان سے کہا: اے عبدالرحمٰن! یہ مسواک مجھے دے دو۔ انھوں نے مسواک مجھے دے دی۔ میں نے اسے (دانتوں سے) توڑا، پھر اسے چبا کر رسول اللہ ﷺ کو دے دی۔ آپ نے اس سے دانت صاف کیے جبکہ آپ اس وقت میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

(١٠) بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٨٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - هُوَ ابْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الٓمٓ ۝ تَنزِيلُ﴾ [السجدة: ١، ٢] وَ﴿هَلْ أَتَىٰ عَلَى ٱلْإِنسَٰنِ﴾ [الإنسان: ١]. [انظر: ١٠٦٨]

باب: 10- جمعے کے دن نماز فجر میں کون سی سورت پڑھی جائے

[891] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر میں الم تنزیل السجدۃ اور ھل اتی علی الانسان پڑھا کرتے تھے۔

(١١) بَابُ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرٰى وَالْمُدُنِ

باب: 11- دیہاتوں اور شہروں میں جمعہ پڑھنا

وضاحت: بعض لوگ انعقاد جمعہ کے لیے خود ساختہ شرائط عائد کرتے ہیں، یعنی مخصوص عدد، مخصوص جگہ یا مخصوص امام کی تعیین کی شرط لگاتے ہیں۔ امام بخاری ؒ کے نزدیک جمعہ کے لیے اس قسم کی غیر شرعی شرائط لگانا درست نہیں کیونکہ یہ عام نمازوں کی طرح ہے۔

٨٩٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثَى مِنَ الْبَحْرَيْنِ. [انظر: ٤٣٧١]

[892] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے بعد پہلا جمعہ بنوعبدالقیس کی مسجد میں شروع ہوا جو ملک بحرین کے جواثی مقام میں تھی۔

٨٩٣ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ». وَزَادَ اللَّيْثُ: قَالَ يُونُسُ: وَكَتَبَ رُزَيْقُ بْنُ حُكَيْمٍ إِلَى ابْنِ شِهَابٍ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِوَادِي الْقُرَى: هَلْ تَرَى أَنْ أُجَمِّعَ؟ وَرُزَيْقٌ عَامِلٌ عَلَى أَرْضٍ يَعْمَلُهَا وَفِيهَا جَمَاعَةٌ مِّنَ السُّودَانِ وَغَيْرِهِمْ، وَرُزَيْقٌ يَوْمَئِذٍ عَلَى أَيْلَةَ، فَكَتَبَ ابْنُ شِهَابٍ، وَأَنَا أَسْمَعُ، يَأْمُرُهُ أَنْ يُجَمِّعَ، يُخْبِرُهُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: اَلْإِمَامُ رَاعٍ وَّمَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْؤُلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْؤُلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ. قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ: «وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَهُوَ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْؤُلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ». [انظر: ٢٤٠٩، ٢٥٥٤، ٢٥٥٨، ٢٧٥١، ٥١٨٨، ٥٢٠٠، ٧١٣٨]

[893] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے ہر شخص نگران ہے۔'' راوی حدیث حضرت لیث نے اس حدیث کو کچھ اضافے کے ساتھ بیان کیا ہے: (میرے شیخ) یونس نے کہا کہ میں ان دنوں وادی القری میں ابن شہاب زہری کے ساتھ تھا جب رُزیق بن حکیم نے امام ابن شہاب کو لکھ بھیجا کہ یہاں جمعہ قائم کرنے کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ رزیق ان دنوں (حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کی طرف سے) ایلہ کے گورنر تھے اور اس کے اطراف میں ایک زمین کے فارم میں کاشت کاری کراتے تھے، وہاں حبشیوں اور دوسرے لوگوں کی ایک جماعت آباد تھی۔ اندریں حالات امام ابن شہاب زہری نے جواب لکھا کہ وہاں اقامت جمعہ کا اہتمام کریں۔ یونس کہتے ہیں کہ میں ان کا جواب سن رہا تھا، انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ کی یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔ مرد اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اپنے اہل خانہ کے متعلق سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت

کے متعلق پوچھا جائے گا۔'' راوی کہتا ہے کہ میرے گمان کے مطابق آپ نے یہ بھی کہا: ''انسان اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے متعلق باز پرس ہوگی، تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا۔''

(١٢) بَابٌ: هَلْ عَلٰى مَنْ لَّمْ يَشْهَدِ الْجُمُعَةَ غُسْلٌ مِّنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَغَيْرِهِمْ؟

باب: 12- کیا ان عورتوں اور بچوں وغیرہ کے لیے غسل جمعہ ضروری ہے جنھیں جمعے کے لیے آنا ضروری نہیں؟

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّمَا الْغُسْلُ عَلٰى مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غسل ان لوگوں کے لیے ضروری ہے جن پر جمعہ ادا کرنا واجب ہے۔

٨٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ». [راجع: ٨٧٧]

[894] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے جو شخص جمعہ کی نماز کے لیے آئے تو وہ غسل کرے۔''

٨٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ». [راجع: ٨٥٨]

[895] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ مرد کے لیے ضروری ہے۔''

٨٩٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَا مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي

[896] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم بعد میں آئے ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے، فرق صرف اس قدر ہے کہ انھیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں بعد میں ملی، چنانچہ جمعہ کا یہ دن جس کے متعلق اہل کتاب

اخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللهُ، فَغَدًا لِّلْيَهُودِ، وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى»، فَسَكَتَ. [راجع: ٢٣٨]

نے اختلاف کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی رہنمائی کر دی، اس لیے کل کا دن یہود کے لیے اور پرسوں کا دن نصاریٰ کے لیے ہے۔" پھر تھوڑی دیر خاموش رہے۔

٨٩٧ - ثُمَّ قَالَ: «حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَّغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ». [انظر: ٨٩٨، ٣٤٨٧]

[897] اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ سات دن میں ایک دن غسل کرے، جس میں اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔"

٨٩٨ - رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ أَنْ يَّغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا». [راجع: ٨٩٧]

[898] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر یہ حق ہے کہ وہ ہر سات دن میں ایک دن ضرور غسل کرے۔"

(١٣) [بَابٌ]:

باب: 13 - بلا عنوان

٨٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ». [راجع: ٨٦٥]

[899] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "رات کے وقت عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت دے دو۔"

٩٠٠ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقِيلَ لَهَا: لِمَ تَخْرُجِينَ وَقَدْ تَعْلَمِينَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ وَيَغَارُ؟ قَالَتْ: وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَّنْهَانِي؟ قَالَ: يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ». [راجع: ٨٦٥]

[900] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زوجۂ محترمہ فجر اور عشاء کی نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں جاتیں اور جماعت میں شریک ہوتی تھیں۔ ان سے کہا گیا کہ تم باہر کیوں نکلتی ہو جبکہ تمھیں معلوم ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ناگوار گزرتا ہے اور انھیں اس پر غیرت آتی ہے؟ زوجۂ محترمہ نے جواب دیا کہ وہ مجھے روکتے کیوں نہیں ہیں، ان کے لیے کیا رکاوٹ ہے؟ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان باعث رکاوٹ ہے: "اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے مت روکو۔"

(١٤) بَابُ الرُّخْصَةِ إِنْ لَّمْ يَحْضُرِ الْجُمُعَةَ فِي الْمَطَرِ

باب: 14- اگر بارش ہو رہی ہو تو جمعے میں حاضری ضروری نہیں

٩٠١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ - صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَّطِيرٍ: إِذَا قُلْتَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، فَلَا تَقُلْ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قُلْ: صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ، فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا، فَقَالَ: فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي، إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَّإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُونَ فِي الطِّينِ وَالدَّحْضِ. [راجع: ٦١٦]

[901] حضرت عبداللہ بن حارث جو محمد بن سیرین کے چچازاد ہیں، سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ نے بارش کے وقت اپنے مؤذن سے کہا کہ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ کے بعد حَيَّ عَلَى الصَّلَاة مت کہنا بلکہ اس کے بجائے صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ کہنا، یعنی اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ لوگوں نے اس پر تعجب کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ایسا اس شخصیت نے کیا تھا جو مجھ سے کہیں بہتر تھی۔ نماز جمعہ اگرچہ فرض ہے لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ تمھیں (تنگی میں مبتلا کرتے ہوئے) اس حالت میں گھروں سے نکالوں کہ تم کیچڑ اور پھسلن میں پھسلتے رہو۔

(١٥) بَابٌ: مِنْ أَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ، وَعَلَى مَنْ تَجِبُ؟ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِذَا نُودِىَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوْمِ ٱلْجُمُعَةِ فَٱسْعَوْا۟ إِلَىٰ ذِكْرِ ٱللَّهِ﴾ [الجمعة: ٩]

باب: 15- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب جمعے کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف چلے آؤ'' اس کے پیش نظر کتنی مسافت سے جمعے کے لیے آنا چاہیے اور کس پر جمعہ واجب ہے؟

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا كُنْتَ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ نُودِيَ بِالصَّلَاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تَشْهَدَهَا، سَمِعْتَ النِّدَاءَ أَوْ لَمْ تَسْمَعْهُ وَكَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي قَصْرِهِ أَحْيَانًا يُّجَمِّعُ وَأَحْيَانًا لَا يُجَمِّعُ، وَهُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلَى فَرْسَخَيْنِ.

عطاء بن ابی رباح نے کہا کہ جب تم کسی بستی میں ہو جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہو اور جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو تم پر نماز جمعہ کے لیے حاضر ہونا ضروری ہے، خواہ تم اذان سنو یا نہ سنو۔ حضرت انس بن مالک ﷛ اپنے قصر (محل) میں رہتے تھے جو کہ زاویہ میں بصرہ سے چھ میل کے فاصلے پر تھا، آپ کبھی وہاں جمعہ پڑھتے اور کبھی نہ پڑھتے تھے۔ (بلکہ بصرہ کی جامع مسجد میں جمعہ کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔)

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے نزدیک اگر شہر سے تین میل دور ہو تو اسے شہر میں جمعہ پڑھنا ضروری ہے اور اگر اس سے زیادہ مسافت ہو تو جمعہ پڑھنے کے لیے شہر میں آنا ضروری نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قصر میں جمعہ پڑھنے یا نہ پڑھنے کا اختیار مروی ہے جبکہ زرعی فارم پر اس قسم کی تخییر کی روایت نہیں ملتی۔ [1] واللہ أعلم.

٩٠٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ: أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي، فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ، فَيُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ، فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا».

[902] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ لوگ اپنے گھروں اور مدینہ کے بالائی علاقوں سے نماز جمعہ پڑھنے کے لیے باری باری آتے تھے۔ چونکہ وہ گردوغبار میں چل کر آتے، اس لیے ان کے بدن سے غبار اور پسینے کی وجہ سے بدبو آنے لگتی، چنانچہ ان میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ اس وقت میرے گھر میں تھے، تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''کاش کہ تم لوگ اس مبارک دن میں نہا دھولیا کرو۔''

(١٦) بَابٌ: وَقْتُ الْجُمُعَةِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

باب: 16- جب سورج ڈھل جائے تو جمعے کا وقت شروع ہو جاتا ہے

وَكَذَا يُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، وَعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

حضرت عمر، حضرت علی، حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہم سے اسی طرح بیان کیا جاتا ہے۔

٩٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَمْرَةَ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانُوا إِذَا رَاحُوا إِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوا فِي هَيْئَتِهِمْ، فَقِيلَ لَهُمْ: «لَوِ اغْتَسَلْتُمْ». [انظر: ٢٠٧١]

[903] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ لوگ اپنا کام کاج خود کیا کرتے تھے اور جب جمعہ کے لیے آتے تو اسی حالت میں چلے آتے۔ اندریں حالات ان سے کہا گیا کہ کاش تم نے غسل کر لیا ہوتا۔

1 فتح الباري: 496/2.

٩٠٤ - حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ.

[904] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سورج ڈھلتے ہی نماز جمعہ ادا کر لیتے تھے۔

٩٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُبَكِّرُ بِالْجُمُعَةِ وَنَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ. [انظر: ٩٤٠]

[905] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم لوگ جمعہ کے دن صبح سویرے نکلتے اور جمعہ سے فراغت کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔

(١٧) بَابٌ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: 17- جب جمعے کے دن گرمی زیادہ ہو؟

٩٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ - وَهُوَ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ - قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ، وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ - يَعْنِي: الْجُمُعَةَ -.

[906] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سردی زیادہ ہوتی تو نبی ﷺ نماز جلدی پڑھ لیتے اور جب گرمی زیادہ ہوتی تو آپ کچھ ٹھنڈک ہونے پر نماز پڑھتے تھے۔ اس سے مراد نماز جمعہ ہے۔

وَقَالَ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَلْدَةَ وَقَالَ: بِالصَّلَاةِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ.

راویٔ حدیث یونس بن بکیر نے ابوخلدہ سے بیان کیا تو انھوں نے جمعہ کے ذکر کے بجائے صرف نماز کا تذکرہ کیا۔

وَقَالَ بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ قَالَ: صَلَّى بِنَا أَمِيرٌ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ قَالَ لِأَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ.

بشر بن ثابت نے جب ابوخلدہ سے یہ روایت بیان کی تو فرمایا کہ ہمیں امیر وقت نے جمعہ کی نماز پڑھائی پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی ﷺ نماز ظہر کیسے پڑھتے تھے؟

(١٨) بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ

باب: 18- جمعے کے لیے روانگی کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ﴾ [الجمعة: ٩] وَمَنْ قَالَ: اَلسَّعْيُ: الْعَمَلُ وَالذَّهَابُ،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جب جمعہ کی اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو۔'' بعض حضرات کا قول ہے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا﴾ [الإسراء: ١٩]

کہ سعی سے مراد عمل کرنا اور چلنا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جس نے آخرت کے لیے کوشش اور محنت کی۔''

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: يَحْرُمُ الْبَيْعُ حِينَئِذٍ.

حضرت ابن عباس ؓ کا فرمان ہے: اذان جمعہ کے بعد خرید وفروخت حرام ہے۔

وَقَالَ عَطَاءٌ: تَحْرُمُ الصِّنَاعَاتُ كُلُّهَا.

حضرت عطاء بن ابی رباح کا قول ہے: خرید وفروخت کے ساتھ ساتھ تمام کام اور مشاغل حرام ہیں۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَعَلَيْهِ أَنْ يَشْهَدَ.

حضرت ابراہیم بن سعد نے امام زہری سے نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن جب مؤذن اذان دے تو مسافر کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ جمعہ میں شرکت کرے۔

٩٠٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ قَالَ: أَدْرَكَنِي أَبُو عَبْسٍ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ». [انظر: ٢٨١١]

[907] حضرت عبایہ بن رفاعہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نماز جمعہ کے لیے جا رہا تھا کہ مجھے پیچھے سے حضرت ابوعبس (عبدالرحمٰن بن جبر) ؓ آ کر ملے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو گئے اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام کر دے گا۔''

فائدہ: امام بخاری ؒ اس حدیث سے جمعہ کے لیے پیدل جانے کی فضیلت ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ صحابیٔ رسول حضرت ابوعبس ؓ نے اسے جہاد فی سبیل اللہ کے مترادف قرار دیا ہے۔ امام بخاری ؒ کے نزدیک اس میں عموم ہے، یعنی فی سبیل اللہ میں ہر قسم کی طاعت آ جاتی ہے لیکن ہمارے نزدیک اس قسم کی طاعات کو مجاہدہ تو کہہ سکتے ہیں لیکن اسے جہاد سے تعبیر کرنا محل نظر ہے۔

٩٠٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ:

[908] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو نماز کے لیے دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ اطمینان اور سکون سے چلتے ہوئے آؤ۔ وقار وطمانیت تم پر لازم ہے۔ نماز کا جو حصہ تمھیں مل جائے اسے پڑھو اور جو نہ ملے اسے پورا کر لو۔''

«إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ، وَأْتُوهَا تَمْشُونَ، وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا». [راجع: ٦٣٦]

٩٠٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوقُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِيهِ - [عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ»] [راجع: ٦٣٧]

[909] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تک مجھے دیکھ نہ لو نماز کے لیے کھڑے نہ ہوا کرو اور تم اطمینان وسکون کو خود پر لازم کرلو۔''

(١٩) بَابٌ: لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: 19- جمعے کے دن دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ کرے

٩١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ وَدِيعَةَ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، ثُمَّ ادَّهَنَ أَوْمَسَّ مِنْ طِيبٍ، ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ، فَصَلّٰى مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى». [راجع: ٨٨٣]

[910] حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس قدر ممکن ہو صفائی کرکے تیل لگائے یا خوشبو استعمال کرے، پھر نماز جمعہ کے لیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ کرے، پھر جتنی نماز اس کی قسمت میں ہو ادا کرے اور جب امام خطبہ دینے لگے تو خاموش رہے تو اس کے وہ گناہ جو اس جمعہ سے سابقہ جمعہ کے درمیان ہوئے ہوں سب معاف کردیے جائیں گے۔''

(٢٠) بَابٌ: لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَقْعُدُ مَكَانَهُ

باب: 20- جمعے کے دن اپنے بھائی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت

٩١١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا

[911] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو اس

يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ، قُلْتُ لِنَافِعٍ: الْجُمُعَةَ؟ قَالَ: الْجُمُعَةَ وَغَيْرَهَا. [انظر: ٦٢٦٩، ٦٢٧٠]

کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھ جائے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت نافع سے دریافت کیا کہ یہ حکم امتناعی جمعہ کے لیے خاص ہے؟ انھوں نے کہا: جمعہ اور غیر جمعہ دونوں کے لیے یہی حکم ہے۔

(٢١) بَابُ الْأَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: 21- جمعے کے دن اذان دینے کا بیان

٩١٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ. [انظر: ٩١٣، ٩١٥، ٩١٦]

[912] حضرت سائب بن یزید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ کے زمانے میں جمعے کے دن پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا لیکن حضرت عثمان ؓ کے دور میں جب لوگ زیادہ ہوگئے تو آپ نے مقام زوراء پر تیسری اذان کا اضافہ فرمادیا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اَلزَّوْرَاءُ مَوْضِعٌ بِالسُّوقِ بِالْمَدِينَةِ.

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) کہتے ہیں کہ زوراء مدینہ کے بازار میں واقع ایک جگہ کا نام ہے۔

فائدہ: ''تیسری اذان کا اضافہ'' یہاں تیسری اقامت کے اعتبار سے ہے۔ یعنی دو اذانیں اور اقامت۔

(٢٢) بَابُ الْمُؤَذِّنِ الْوَاحِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: 22- جمعے کے دن ایک ہی مؤذن ہو

٩١٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّ الَّذِي زَادَ التَّأْذِينَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُؤَذِّنٌ غَيْرَ وَاحِدٍ، وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ - يَعْنِي: عَلَى الْمِنْبَرِ -. [راجع: ٩١٢]

[913] حضرت سائب بن یزید ؓ سے روایت ہے کہ جب اہل مدینہ کی آبادی زیادہ ہوگئی تو اس وقت جمعہ کے دن تیسری اذان کا اہتمام کرنے والے حضرت عثمان ؓ تھے۔ اور نبی ﷺ کا تو ایک ہی مؤذن تھا۔ اور جمعہ کے دن اس وقت اذان دی جاتی تھی جب امام منبر بیٹھ جاتا تھا۔

(٢٣) بَابٌ: يُجِيبُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ

٩١٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا، فَلَمَّا قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا، فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّأْذِينَ، قَالَ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى هٰذَا الْمَجْلِسِ حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَقُولُ: مَا سَمِعْتُمْ مِّنِّي مِنْ مَّقَالَتِي. [راجع: ٦١٢]

باب: 23- امام بھی جب منبر پر بیٹھا اذان سنے تو اس کا جواب دے

[914] حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جمعہ کے دن منبر پر تشریف فرما تھے تو مؤذن نے اذان دی۔ جب اس نے اللہ اکبر، اللہ اکبر کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اللّٰہ أکبر اللّٰہ أکبر کہا: جب اس نے أشھد أن لّا إلہ إلا اللّٰہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی یہ گواہی دیتا ہوں۔ پھر اس نے أشھد أن محمدا رسول اللّٰہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی یہی گواہی دیتا ہوں۔ پھر اذان ختم ہوگئی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی مقام پر سنا کہ جب مؤذن نے اذان دی تو آپ بھی وہی فرماتے تھے جو تم نے مجھے کہتے ہوئے سنا ہے۔

(٢٤) بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّأْذِينِ

٩١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ ابْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ التَّأْذِينَ الثَّانِيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ. [راجع: ٩١٢]

باب: 24- اذان کے وقت (خطیب کا) منبر پر بیٹھنا

[915] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن اذان ثانی کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دیا جبکہ اہل مسجد کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ اور جمعہ کے دن اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا تھا۔

(٢٥) بَابُ التَّأْذِينِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ

٩١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا

باب: 25- خطبے کے وقت اذان کہنا

[916] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: إِنَّ الْأَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ أَوَّلُهُ حِينَ يَجْلِسُ [الْإِمَامُ] يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَثُرُوا أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ. [راجع: ٩١٢]

فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن اذان کا آغاز اس وقت ہوتا تھا جب امام جمعہ کے دن (خطبے کے لیے) منبر پر بیٹھ جاتا۔ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر ؓ کے زمانے تک یہی معمول رہا۔ پھر جب حضرت عثمان ؓ کی خلافت کا دور آیا اور لوگ بہت زیادہ ہو گئے تو حضرت عثمان ؓ نے جمعہ کے دن تیسری اذان کا حکم دیا۔ یہ اذان مقام ''زوراء'' پر دی گئی، بعد میں یہی دستور قائم رہا۔

(٢٦) بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب:26- منبر پر خطبہ دینا

وَقَالَ أَنَسٌ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ.

حضرت انس ؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے منبر پر خطبہ دیا۔

٩١٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ [بْنُ سَعِيدٍ] قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ الْقُرَشِيُّ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ: أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُودُهُ؟ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: وَاللهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ. وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ، وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ. أَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى فُلَانَةَ، امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ: «مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ»، فَأَمَرَتْهُ، فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هٰهُنَا، ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[917] حضرت ابو حازم بن دینار سے روایت ہے کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ کے پاس آئے جنھیں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے متعلق شک تھا کہ وہ کس لکڑی سے تیار ہوا تھا؟ انھوں نے اس کی بابت حضرت سہل ؓ سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوب پہچان ہے کہ وہ کس سے تیار ہوا تھا۔ میں نے اسے پہلے دن بھی دیکھا جب اسے تیار کر کے رکھا گیا تھا اور اس وقت بھی دیکھا جب اس پر پہلے دن رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری عورت کی طرف پیغام بھیجا، جس کا نام حضرت سہل ؓ نے لیا تھا لیکن میں اسے بھول گیا ہوں: ''تم اپنے بڑھئی غلام کو کہو وہ میرے لیے لکڑیوں کا ایک منبر بنا دے تاکہ میں جب لوگوں سے مخاطب ہوں تو اس پر بیٹھا کروں۔'' چنانچہ اس عورت نے اپنے غلام کو یہ حکم دیا تو وہ غابہ جنگل کے جھاؤ سے (منبر) تیار کر کے اس کے پاس لے آیا۔ اس نے وہ

صَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ عَادَ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِي، وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي». [راجع: ٣٧٧]

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ نے حکم دیا کہ اسے اس جگہ پر رکھ دیا جائے۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر نماز پڑھنا شروع کی، تکبیر تحریمہ اس پر کہی، پھر آپ نے رکوع بھی اسی پر کیا۔ پھر الٹے پاؤں نیچے اتر آئے اور منبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ پھر واپس منبر پر آ گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''لوگو! میں نے یہ سب کچھ اس لیے کیا ہے تاکہ تم میری اقتدا کرو اور میری نماز سیکھ لو۔''

٩١٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ قَالَ: كَانَ جِذْعٌ يَقُومُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَارِ، حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ. [راجع: ٤٤٩]

[918] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ مسجد میں ایک کھجور کا تنا تھا جس پر ٹیک لگا کر نبی ﷺ کھڑے ہوتے تھے۔ جب آپ کے لیے منبر رکھا گیا تو ہم نے اس تنے سے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی کے بلبلانے جیسی آواز سنی۔ آخر کار نبی ﷺ منبر سے اترے اور اس تنے پر اپنا دست مبارک رکھا۔

وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى: أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِاللهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ.

سلیمان بن بلال نے بھی یحییٰ بن سعید سے اسی طرح بیان کیا ہے (تاہم انھوں نے ابن انس کا نام بھی ذکر کیا ہے)۔

٩١٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ». [راجع: ٨٧٧]

[919] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، جبکہ آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے: ''جو شخص جمعہ کے لیے آئے وہ غسل ضرور کرے۔''

(٢٧) بَابُ الْخُطْبَةِ قَائِمًا

باب: 27- کھڑے ہو کر خطبہ دینا

وَقَالَ أَنَسٌ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔

٩٢٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ، ثُمَّ يَقُومُ كَمَا تَفْعَلُونَ الْآنَ. [انظر: ٩٢٨]

[920] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کھڑے ہوکر خطبہ دیا کرتے تھے، درمیان میں کچھ دیر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو جاتے تھے جیسا کہ تم اب کرتے ہو۔

(٢٨) بَابُ اسْتِقْبَالِ النَّاسِ الْإِمَامَ إِذَا خَطَبَ

باب: 28- خطبے کے وقت امام اور حاضرین کا ایک دوسرے کی طرف منہ کرنا

وَاسْتَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمُ الْإِمَامَ.

حضرت ابن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم امام کے سامنے بیٹھ کر متوجہ ہوتے تھے۔

٩٢١ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ. [انظر: ١٤٦٥، ٢٨٤٢، ٦٤٢٧]

[921] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے تو ہم آپ کے اردگرد بیٹھ گئے۔

فائدہ: ہماری مساجد میں توصف بندی کے ساتھ ساتھ استقبال بھی ہو جاتا ہے، البتہ مسجد نبوی میں اس کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہاں محراب اور منبر میں کچھ فاصلہ ہے، درمیان میں کچھ صفیں ہیں وہاں استقبال امام کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ امام ان کے پیچھے ہوتا ہے۔ اگلی صفوں میں بیٹھنے والوں کو چاہیے کہ وہ امام کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھیں اگرچہ ایسی حالت میں قبلے کی طرف پیٹھ ہو جائے گی۔

(٢٩) بَابُ مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ: أَمَّا بَعْدُ

باب: 29- خطبے میں حمد و ثنا کے بعد أما بعد کہنا

رَوَاهُ عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

٩٢٢ - وَقَالَ مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ:

[922] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے،

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ، قُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَيْ نَعَمْ، قَالَتْ: فَأَطَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جِدًّا حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ وَإِلٰى جَنْبِي قِرْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ فَفَتَحْتُهَا، فَجَعَلْتُ أَصُبُّ مِنْهَا عَلٰى رَأْسِي، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ»، قَالَتْ: وَلَغِطَ نِسْوَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَانْكَفَأْتُ إِلَيْهِنَّ لِأُسَكِّتَهُنَّ، فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا قَالَ؟ قَالَتْ: قَالَ: «مَا مِنْ شَيْءٍ لَّمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَإِنَّهُ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِّنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، يُؤْتٰى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ: مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ - أَوْ قَالَ: «الْمُوقِنُ» شَكَّ هِشَامٌ - فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللهِ، هُوَ مُحَمَّدٌ ﷺ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَآمَنَّا وَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا، فَيُقَالُ لَهُ: نَمْ صَالِحًا، قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا بِهِ. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ - أَوْ قَالَ: «الْمُرْتَابُ» شَكَّ هِشَامٌ - فَيُقَالُ لَهُ: مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ».

انھوں نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی جبکہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا: کوئی نشانی ہے؟ تو انھوں نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں۔ وہ (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا) کہتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اتنی طوالت کی کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی۔ میرے پہلو میں پانی کا ایک مشکیزہ تھا، میں نے اسے کھولا اور اس سے پانی لے کر اپنے سر پر ڈالنے لگی۔ پھر رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ نے خطبہ دیا۔ اس میں اللہ کی حمد وثنا بیان کی جس کا وہ مستحق ہے، پھر ''امابعد'' کہا۔ وہ (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا) کہتی ہیں کہ انصار کی کچھ عورتوں نے شور کرنا شروع کیا تو میں انھیں خاموش کرانے کے لیے ان کی طرف متوجہ ہوئی۔ اس اثنا میں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو مجھے نہ دکھائی گئی ہو۔ میں نے اسے آج اپنی اسی جگہ سے دیکھ لیا ہے حتی کہ میں نے جنت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا۔ اور میری طرف یہ وحی کی گئی کہ تمھارا مسیح دجال کے فتنے کی طرح یا اس کے قریب قریب قبروں میں امتحان لیا جائے گا، چنانچہ تم میں سے (ہر) ایک کے پاس فرشتہ آئے گا اور اس (ہر ایک) سے پوچھا جائے گا کہ اس ''شخصیت'' کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟ جو شخص ایمان یا یقین والا ہوگا تو وہ کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ ہیں جو ہمارے پاس ہدایت کی باتیں اور کھلی دلیلیں لے کر آئے۔ ہم ان پر ایمان لائے، ان کی

دعوت کو قبول کیا، نیز ان کی پیروی اور تصدیق کی۔ پھر اس شخص سے کہا جائے گا کہ تو اطمینان وسکون سے سو جا۔ ہم جانتے تھے کہ تو یقین وایمان والا تھا۔ اور جو شخص منافقت یا شک رکھنے والا ہوگا -ہشام کو شک ہے- اس سے کہا جائے گا کہ تو اس شخص کے متعلق کیا معلومات رکھتا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ میں تو کچھ نہیں جانتا۔ لوگوں سے ایک بات سنتا تھا تو میں بھی ویسے ہی کہہ دیتا تھا۔"

قَالَ هِشَامٌ: فَلَقَدْ قَالَتْ لِي فَاطِمَةُ فَأَوْعَيْتُهُ غَيْرَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ مَا يُغَلِّظُ عَلَيْهِ. [راجع: ٨٦]

ہشام کہتے ہیں کہ مجھے فاطمہ بنت منذر نے جو کہا میں نے اسے خوب یاد کرلیا، البتہ منافقین پر کی جانے والی سختیاں جو اس نے بیان کی تھیں وہ یاد نہ رہیں۔

٩٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوعَاصِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِمَالٍ أَوْ بِشَيْءٍ فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى رِجَالًا وَتَرَكَ رِجَالًا فَبَلَغَهُ أَنَّ الَّذِينَ تَرَكَ عَتَبُوا، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَوَاللهِ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ، وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي، وَلٰكِنِّي أُعْطِي أَقْوَامًا لِّمَا أَرٰى فِي قُلُوبِهِمْ مِّنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلٰى مَا جَعَلَ اللهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِّنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ، فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ»، فَوَاللهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ حُمْرَ النَّعَمِ. [انظر: ٣١٤٥، ٧٥٣٥]

[923] حضرت عمرو بن تغلب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ مال یا کوئی اور چیز لائی گئی جسے آپ نے تقسیم فرمادیا لیکن آپ نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ کو نہ دیا۔ پھر آپ کو اطلاع ملی کہ جن کو آپ نے نہیں دیا وہ ناخوش ہیں۔ آپ نے اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: "اما بعد! اللہ کی قسم! میں کسی کو دیتا ہوں اور کسی کو نہیں دیتا لیکن جسے چھوڑ دیتا ہوں وہ میرے نزدیک اس شخص سے زیادہ عزیز ہوتا ہے جسے دیتا ہوں، نیز کچھ لوگوں کو اس لیے دیتا ہوں کہ ان میں بے صبری اور بوکھلاہٹ دیکھتا ہوں اور کچھ کو ان کی سیر چشمی اور بھلائی کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہوں جو اللہ نے ان کے دلوں میں پیدا کی ہے۔ عمرو بن تغلب بھی انھی میں سے ہے۔" ان کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم! میں یہ نہیں چاہتا کہ رسول اللہ ﷺ کے اس کلمے کے عوض مجھے سرخ اونٹ ملیں۔

٩٢٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ:

[924] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ آدھی رات کے وقت گھر سے نکلے تو مسجد

أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهُ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ لٰكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا». تَابَعَهُ يُونُسُ. [راجع: ٧٢٩]

میں آ کر نماز پڑھی۔ کچھ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ صبح کے وقت لوگ باتیں کرنے لگے تو دوسرے روز ان سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو گئے اور انھوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی۔ صبح کو لوگوں نے ایک دوسرے سے بیان کیا تو تیسری رات ان سے بھی زیادہ لوگ اکٹھے ہو گئے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ اس قدر جمع ہوئے کہ مسجد میں گنجائش نہ رہی۔ رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے لیے باہر تشریف لائے۔ جب فجر کی نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف توجہ فرمائی۔ تشہد، یعنی خطبہ پڑھتے ہوئے فرمایا: ''اما بعد! بے شک تمھارا اجتماع مجھ سے مخفی نہ تھا لیکن مجھے خوف ہوا کہ مبادا تم پر فرض ہو جائے تو پھر تم اس کے ادا کرنے سے عاجز ہو جاؤ گے۔'' اس کی یونس بن یزید نے متابعت کی ہے۔

٩٢٥ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ» - تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ». وَتَابَعَهُ الْعَدَنِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ فِي: «أَمَّا بَعْدُ». [انظر: ١٥٠٠، ٢٥٩٧، ٦٦٣٦، ٦٩٧٩، ٧١٧٤، ٧١٩٧]

[925] حضرت ابوحمید ساعدی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات نماز کے بعد کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا بیان کی جو اس کے شایان شان تھی۔ پھر فرمایا: اما بعد! (امام زہری کے ساتھ) ابومعاویہ اور ابواسامہ نے اس روایت کی متابعت (ہشام سے) کی ہے، اسی طرح عدنی نے بھی سفیان سے روایت کرتے ہوئے لفظ اما بعد بیان کرنے میں اس کی متابعت کی ہے۔

٩٢٦ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

[926] حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، جب آپ نے تشہد، یعنی خطبہ پڑھا تو میں نے

فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ: «أَمَّا بَعْدُ».

تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [انظر: ۳۱۱۰، ۳۷۱٤، ۳۷۲۹، ۳۷٦۷، ۵۲۳۰، ۵۲۷۸]

آپ کو "اما بعد" کہتے سنا۔

زبیدی نے امام زہری سے بیان کرنے میں شعیب کی متابعت کی ہے۔

۹۲۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِنْبَرَ وَكَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَهُ مُتَعَطِّفًا مِّلْحَفَةً عَلَى مَنْكِبِهِ، قَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسِمَةٍ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ إِلَيَّ»، فَثَابُوا إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقِلُّونَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ، فَمَنْ وَّلِيَ شَيْئًا مِّنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَّضُرَّ فِيهِ أَحَدًا وَّيَنْفَعَ فِيهِ أَحَدًا، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيئِهِمْ». [انظر: ۳٦۲۸، ۳۸۰۰]

[927] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور یہ آپ کی آخری نشست تھی جس میں آپ شریک ہوئے۔ آپ اپنے شانوں پر بڑی چادر ڈالے ہوئے سر پر چکنی پٹی باندھے ہوئے تھے۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: "لوگو! میرے قریب ہو جاؤ۔" چنانچہ لوگ آپ کے قریب جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا: "اما بعد! دیگر لوگ تو بڑھتے جائیں گے مگر قبیلۂ انصار کم ہوتا جائے گا، لہٰذا امت محمد ﷺ میں سے جو شخص کسی بھی شکل میں حکومت کرے جس کی وجہ سے دوسروں کو نفع یا نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ انصار کے نیکوکاروں کی نیکی قبول کرے اور خطا کاروں کی لغزشوں سے درگزر کرے۔"

(۳۰) بَابُ الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: 30- جمعے کے دن دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان

۹۲۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا. [راجع: ۹۲۰]

[928] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ دو خطبے دیتے اور ان کے درمیان بیٹھتے تھے۔

(۳۱) بَابُ الْاِسْتِمَاعِ إِلَى الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: 31- جمعے کے دن خطبہ بغور سننا

۹۲۹ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ

[929] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ كَبْشًا، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ». [انظر: ٣٢١١]

کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب جمعے کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوجاتے ہیں، پہلے اور اس کے بعد آنے والوں کے ثواب کو لکھتے رہتے ہیں۔ صبح سویرے آنے والے کو اونٹ کی قربانی دینے والے کی طرح، اس کے بعد گائے ذبح کرنے والے کی مثل، پھر مینڈھا قربانی کرنے والے کی طرح، اس کے بعد مرغی اور اس کے بعد انڈا اللہ کی راہ میں دینے کا ثواب ملتا ہے لیکن جب امام خطبے کے لیے برآمد ہوتا ہے تو فرشتے اپنے دفاتر لپیٹ کر ذکر الٰہی سننے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔''

فائدہ: اس حدیث کے پیش نظر خطبۂ جمعہ سننا واجب ہے، البتہ امام بوقت ضرورت دوران خطبہ میں کسی کو کوئی بات یا کام کہہ سکتا ہے، اس پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ واللہ أعلم.

(٣٢) بَابٌ: إِذَا رَأَى الْإِمَامُ رَجُلًا جَاءَ وَهُوَ يَخْطُبُ أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

باب: 32- دوران خطبہ میں اگر امام کسی کو آتا دیکھے تو اسے دو رکعت ادا کرنے کا حکم دے

٩٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: «[أَ]صَلَّيْتَ يَافُلَانُ؟» فَقَالَ: لَا، قَالَ: «قُمْ فَارْكَعْ». [انظر: ٩٣١، ١١٦٦]

[930] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک شخص اس وقت آیا جب نبی ﷺ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے۔ آپ نے پوچھا: ''اے فلاں! کیا تو نے نماز پڑھی ہے؟'' اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کھڑے ہوکر نماز ادا کرو۔''

(٣٣) بَابُ مَنْ جَاءَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

باب: 33- اگر کوئی دوران خطبہ میں آئے تو اسے چاہیے کہ ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لے

٩٣١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرًا قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ

[931] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک شخص اس وقت آیا جب نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے اس سے پوچھا:

فَقَالَ: «صَلَّيْتَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ». [راجع: ٩٣٠]

''کیا تو نے نماز پڑھی ہے؟'' اس نے جواب دیا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''(کھڑے ہوکر) دو رکعتیں پڑھو۔''

(٣٤) بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: 34- خطبے میں دونوں ہاتھوں کا اٹھانا

٩٣٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ وَّعَنْ يُونُسَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! هَلَكَ الْكُرَاعُ وَهَلَكَ الشَّاءُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ يَّسْقِيَنَا، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا. [انظر: ٩٣٣، ١٠١٣، ١٠١٩، ١٠٢١، ١٠٢٩، ١٠٣٣، ٣٥٨٢، ٦٠٩٣، ٦٣٤٢]

[932] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جمعہ کے دن نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ اس اثنا میں اچانک ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مال مویشی اور بکریاں ہلاک ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے، چنانچہ آپ نے دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا فرمائی۔

(٣٥) بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: 35- خطبۂ جمعہ کے دوران میں بارش کے لیے دعا کرنا

٩٣٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا وَضَعَهُمَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهِ ﷺ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ

[933] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک مرتبہ لوگ قحط میں مبتلا ہوئے۔ دریں اثنا نبی ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی نے کھڑے ہوکر عرض کیا: اللہ کے رسول! مال تلف ہوگیا اور بچے بھوکوں مرنے لگے، آپ اللہ سے ہمارے لیے دعا فرمائیے۔ آپ نے دعا کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اس وقت ہمیں آسمان پر ابر کا ایک ٹکڑا بھی نظر نہیں آ رہا تھا مگر اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! آپ اپنے ہاتھوں کو نیچے بھی نہ کر پائے تھے کہ پہاڑوں جیسا بادل گھر آیا۔ پھر آپ منبر سے بھی نہ اترے تھے کہ میں نے آپ کی ڈاڑھی مبارک پر بارش کے قطروں کو ٹپکتے دیکھا۔ اس دن خوب بارش ہوئی،

حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى، وَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ - أَوْ قَالَ: غَيْرُهُ - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَهُ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا»، فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا، وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِّنْ نَّاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ [راجع: ٩٣٢]

اور دوسرے تیسرے دن بھی پھر چوتھے دن بھی یہاں تک کہ دوسرے جمعے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد وہی اعرابی یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مکانات گر گئے اور مال غرق ہو گیا، اس لیے آپ اللہ سے ہمارے لیے دعا کریں، چنانچہ آپ نے (دونوں) ہاتھ اٹھا کر فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے آس پاس بارش برسا مگر ہم پر نہ برسا۔'' پھر آپ اس وقت ابر کے جس ٹکڑے کی طرف اشارہ فرماتے وہ ہٹ جاتا، آخر کار مدینہ تالاب کی طرح ہو گیا اور وادئ قنات مہینہ بھر خوب بہتی رہی پھر جس طرف سے بھی کوئی شخص آتا وہ بارش کی کثرت بیان کرتا تھا۔

فائدہ: استسقاء کی تین صورتیں ہیں: ٭ باقاعدہ باہر کسی کھلے میدان میں جا کر نماز پڑھنا پھر ایک مخصوص طریقے سے دعا کرنا۔ ٭ کسی بھی نماز کے بعد بارش کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا۔ ٭ دوران خطبہ میں کسی کی درخواست پر ہاتھ اٹھا کر بارش کے لیے دعا کرنا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس آخری صورت کو یہاں بیان کیا ہے۔

(٣٦) بَابُ الْإِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب: 36- جمعے کے دن دوران خطبہ میں خاموشی اختیار کرنا

وَإِذَا قَالَ لِصَاحِبِهِ: أَنْصِتْ، فَقَدْ لَغَا. وَقَالَ سَلْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ».

جب کوئی دوران خطبہ اپنے ساتھی کو خاموشی اختیار کرنے کے متعلق کہتا ہے تو یقیناً وہ لغو بات کرتا ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب امام گفتگو کرتا ہے تو وہ خاموشی اختیار کرتا ہے۔''

٩٣٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ [عَنْ عُقَيْلٍ]: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: أَنْصِتْ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ».

[934] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو نے دوران خطبہ میں اپنے ساتھی سے کہہ دیا کہ خاموش رہ، تو تو نے لغو اور بے ہودہ بات کی۔''

(٣٧) بَابُ السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: 37- اس گھڑی کا بیان جو جمعے کے دن ہوتی ہے

٩٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: «فِيهِ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ تَعَالٰى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ». وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا. [انظر: ٥٢٩٤، ٦٤٠٠]

[935] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن دوران وعظ فرمایا: ''اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر ٹھیک اس گھڑی میں بندۂ مسلم کھڑا ہوکر نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز ضرور عطا کرتا ہے۔'' اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا کہ وہ گھڑی تھوڑی دیر کے لیے آتی ہے۔

فائدہ: اس گھڑی کی تعیین کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے 42 اقوال ذکر کیے ہیں۔ ان میں دو قول زیادہ مشہور ہیں: ٭ وہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر اختتام صلاۃ جمعہ تک ہے۔ اس قول کو امام مسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔ ٭ عصر کے بعد سے لے کر غروب شمس تک ہے۔ اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ عصر کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی جبکہ اس گھڑی کے متعلق ہے کہ انسان اس وقت حالت نماز میں ہوتا ہے؟ یہی اشکال ایک صحابی نے دوسرے صحابی کے سامنے رکھا تو انھوں نے جواب دیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ جو نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔

(٣٨) بَابٌ: إِذَا نَفَرَ النَّاسُ عَنِ الْإِمَامِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَصَلَاةُ الْإِمَامِ وَمَنْ بَقِيَ جَائِزَةٌ

باب: 38- اگر نماز جمعہ میں کچھ لوگ امام کو چھوڑ کر چلے جائیں تو امام اور باقی ماندہ نمازیوں کی نماز صحیح ہوگی

٩٣٦ - حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَتْ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا، حَتّٰى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ [الجمعة: ١١]. [انظر: ٢٠٥٨، ٢٠٦٤، ٤٨٩٩]

[936] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک ایک تجارتی قافلہ آیا جن کے ساتھ اونٹوں پر غلہ لدا ہوا تھا۔ لوگ اس قافلے کی طرف دوڑ پڑے حتی کہ نبی ﷺ کے ہمراہ صرف بارہ آدمی رہ گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''اور جب وہ (لوگ) تجارت کا مال یا کھیل کود کا سامان دیکھتے ہیں تو آپ کو کھڑا چھوڑ کر اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں۔''

(٣٩) بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَقَبْلَهَا

باب: 39- جمعے کے بعد اور اس سے پہلے سنتیں پڑھنا

٩٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.

[انظر: ١١٦٥، ١١٧٢، ١١٨٠]

[937] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں، نیز مغرب کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں اور نماز عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ جمعہ کے بعد نماز نہیں پڑھتے تھے تا آنکہ گھر لوٹ آتے، واپس آ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(٤٠) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ ٱلصَّلَوٰةُ فَٱنتَشِرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ وَٱبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ﴾ [الجمعة: ١٠]

باب: 40- ارشاد باری تعالیٰ کہ ''جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔''

٩٣٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ تَجْعَلُ عَلَى أَرْبِعَاءَ فِي مَزْرَعَةٍ لَّهَا سِلْقًا، فَكَانَتْ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ أُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِّنْ شَعِيرٍ تَطْحَنُهَا فَتَكُونُ أُصُولُ السِّلْقِ عَرْقَهُ، وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذٰلِكَ الطَّعَامَ إِلَيْنَا فَنَلْعَقُهُ، وَكُنَّا نَتَمَنَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذٰلِكَ. [انظر: ٩٣٩، ٩٤١، ٢٣٤٩، ٥٤٠٣، ٦٢٤٨، ٦٢٧٩]

[938] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم میں ایک عورت تھی جس نے چھوٹی سی نہر کے کنارے اپنے کھیت میں چقندر کاشت کر رکھے تھے۔ جب جمعہ کا دن ہوتا تو چقندر کے چند پودے جڑوں سے کھینچ لاتی اور انھیں ہنڈیا میں ڈال کر پکاتی۔ اس کے اوپر مٹھی بھر جو کا آٹا ڈالتی جو اس نے پیس کر رکھا ہوا تھا۔ تیار ہونے کے بعد وہ چقندر (ذائقے میں) یوں لگتے جس طرح ہڈی پر لگا گوشت ہوتا ہے۔ جب ہم نماز جمعہ سے فارغ ہوتے تو اس عورت کے پاس آ کر اسے سلام کرتے اور وہ تیار شدہ کھانا ہمارے پاس لا کر رکھ دیتی تھی تو ہم اسے تناول کرتے تھے، چنانچہ ہم لوگوں کو اس کے اس کھانے کی وجہ سے جمعہ کے دن کی تمنا ہوتی تھی۔

٩٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ بِهٰذَا، وَقَالَ: مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدّٰى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ. [راجع: ٩٣٨]

[939] حضرت سہل بن سعد ؓ ہی سے روایت ہے، وہ مذکورہ حدیث کے ساتھ یہ بھی فرماتے تھے کہ ہم نمازِ جمعہ کے بعد ہی دوپہر کا کھانا تناول کرتے اور قیلولہ کرتے تھے۔

(٤١) بَابُ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب: 41- جمعے کے بعد قیلولہ کرنا

٩٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: «كُنَّا نُبَكِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَقِيلُ». [راجع: ٩٠٥]

[940] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ کی نماز جلدی ادا کر لیتے، پھر (فراغت کے بعد) قیلولہ کرتے تھے۔

٩٤١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ. [راجع: ٩٣٨]

[941] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ نمازِ جمعہ پڑھتے تھے پھر ہمارا قیلولہ ہوتا تھا۔
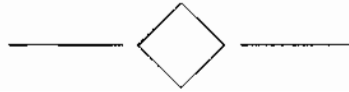
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

12 - أَبْوَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف سے متعلق احکام و مسائل

(١) [بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ]

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰی: ﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِينًا ۝ وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰ أَن تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا﴾ [النساء: ١٠١، ١٠٢].

باب: 1- نمازِ خوف کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تمھارے لیے نماز قصر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، خصوصاً جب تمھیں اندیشہ ہو کہ کافر تمھیں تشویش میں ڈال دیں گے کیونکہ کافر تو بلاشبہ تمھارے کھلے دشمن ہیں۔ اور جب آپ مسلمانوں میں موجود ہوں اور انھیں (جنگی حالات میں) نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوں تو ایک گروہ آپ کے ساتھ نماز کے لیے کھڑا ہو اور وہ اپنے ہتھیار پاس رکھیں، جب یہ گروہ سجدہ کر چکے تو پیچھے ہٹ جائے اور دوسرا گروہ جس نے ابھی تک نماز ادا نہیں کی آگے آئے اور آپ کے ساتھ نماز ادا کرے، انھیں بھی چاہیے کہ وہ اپنا دفاع کا سامان اور ہتھیار اپنے ساتھ رکھیں۔ کافر چاہتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور سامان دفاع سے غافل ہو جاؤ تاکہ وہ تم پر یکبارگی حملہ کر دیں، ہاں! کوئی حرج نہیں اگر تم بارش کی وجہ سے یا بیماری کی بنا پر ہتھیار پہننے میں تکلیف محسوس کرو تو انھیں اتار سکتے ہو، پھر بھی اپنے بچاؤ کا پورا پورا خیال رکھو، اللہ تعالیٰ نے یقیناً کافروں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

٩٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: سَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ - يَعْنِي - صَلَاةَ الْخَوْفِ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَاهُمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي لَنَا، فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَّعَهُ وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ، فَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَنْ مَّعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ فَجَاؤُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ».

[انظر: ٩٤٣، ٤١٣٢، ٤١٣٣، ٤٥٣٥]

[942] امام زہری رحمہ اللہ سے (راویٔ حدیث) شعیب نے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے نماز خوف پڑھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: مجھے سالم نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں ایک دفعہ نبی ﷺ کے ہمراہ نجد کی طرف جہاد کے لیے گیا۔ جب ہم دشمن کے سامنے صف آرا ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ ایک گروہ تو آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں ڈٹا رہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہمراہ گروہ کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کیے۔ اس کے بعد یہ لوگ اس گروہ کی جگہ چلے گئے جس نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ جب وہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ بھی ایک رکوع اور دو سجدے ادا کیے اور سلام پھیر دیا۔ پھر ان میں سے ہر آدمی کھڑا ہوا اور ایک رکوع اور دو سجدے اپنے اپنے طور پر کیے۔

(٢) بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ رِجَالًا وَرُكْبَانًا، رَاجِلٌ: قَائِمٌ.

باب: 2- پیدل اور سوار ہوکر نماز خوف پڑھنا

راجل کے معنی پیدل چلنے والا ہیں

٩٤٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوًا مِّنْ قَوْلِ مُجَاهِدٍ إِذَا اخْتَلَطُوا قِيَامًا. وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُصَلُّوا قِيَامًا وَرُكْبَانًا».

[راجع: ٩٤٢]

[943] حضرت نافع سے روایت ہے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مجاہد کے قول کی طرح بیان کرتے ہیں کہ جب مسلمانوں کی دشمن سے مڈبھیڑ ہوجائے تو کھڑے کھڑے ہی نماز پڑھ لیں۔ البتہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے یہ اضافہ بیان کیا ہے: ''اگر دشمن زیادہ ہوں تو مسلمان کھڑے کھڑے یا سوار ہو کر، یعنی جس طرح بھی ممکن ہو سکے نماز پڑھیں۔''

(٣) بَابٌ: يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ

باب: 3- نماز خوف ادا کرتے وقت ایک دوسرے کی حفاظت کا خیال رکھنا

٩٤٤ - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا مَعَهُ، وَرَكَعَ وَرَكَعَ نَاسٌ مِّنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ لِلثَّانِيَةِ فَقَامَ الَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ وَحَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ، وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا مَعَهُ، وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلَاةٍ وَلٰكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

[944] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ نبی ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ جب آپ نے تکبیر تحریمہ کہی تو انھوں نے بھی آپ کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہی۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور لوگوں میں سے چند ایک نے رکوع کیا، پھر آپ نے سجدہ کیا تو ان لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا، پھر جب آپ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو وہ لوگ بھی آپ کے ہمراہ کھڑے ہوگئے جنھوں نے سجدہ کر لیا تھا اور وہ اپنے بھائیوں کی حفاظت کرنے لگے، چنانچہ دوسرا گروہ آیا اور انھوں نے آپ کے ہمراہ رکوع اور سجدہ کیا دریں اثنا تمام لوگ نماز میں تھے لیکن ایک دوسرے کی حفاظت کرتے تھے۔

(٤) بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ الْحُصُونِ وَلِقَاءِ الْعَدُوِّ

باب: 4- قلعوں پر چڑھائی اور دشمن سے مقابلے کے وقت نماز کا بیان

وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: إِنْ كَانَ تَهَيَّأَ الْفَتْحُ وَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلَاةِ صَلَّوْا إِيمَاءً كُلُّ امْرِئٍ لِنَفْسِهِ، فَإِنْ لَّمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْإِيمَاءِ أَخَّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى يَنْكَشِفَ الْقِتَالُ أَوْ يَأْمَنُوا فَيُصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ، فَإِنْ لَّمْ يَقْدِرُوا صَلَّوْا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، فَإِنْ لَّمْ يَقْدِرُوا فَلَا يُجْزِيهِمُ التَّكْبِيرُ وَيُؤَخِّرُونَهَا حَتَّى يَأْمَنُوا. وَبِهِ قَالَ مَكْحُولٌ.

امام اوزاعی ؒ کا بیان ہے کہ اگر فتح قریب ہو اور مجاہدین نماز پڑھنے پر قادر نہ ہوسکیں تو ہر مجاہد الگ الگ اشارے سے نماز پڑھے۔ اگر اشارے سے بھی پڑھنے کی قدرت نہ ہو تو نماز کو مؤخر کر دیں یہاں تک کہ لڑائی کا فیصلہ ہو جائے اور مجاہدین محفوظ ہو جائیں تو پھر دو رکعت ادا کریں، اگر دو رکعت پڑھنے کی فرصت نہ ہو تو ایک رکوع اور دو سجدے کر لیں، اگر اس پر بھی قادر نہ ہوں تو انھیں محض ''اللہ اکبر'' کہنا کافی نہیں ہوگا بلکہ امن کے وقت تک اسے مؤخر کر دیں، مکحول تابعی کا بھی یہی قول ہے۔

وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: حَضَرْتُ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ حِصْنِ تُسْتَرَ عِنْدَ إِضَاءَةِ الْفَجْرِ وَاشْتَدَّ اشْتِعَالُ الْقِتَالِ، فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلَاةِ فَلَمْ

حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں قلعہ شوشتر پر چڑھائی کے وقت وہاں موجود تھا جبکہ فریقین کی جنگ فجر روشن ہونے کے وقت شروع ہوئی، گھمسان کی

نُصَلِّ إِلَّا بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ، فَصَلَّيْنَاهَا وَنَحْنُ مَعَ أَبِي مُوسَى فَفُتِحَ لَنَا، قَالَ أَنَسٌ: وَمَا يَسُرُّنِي بِتِلْكَ الصَّلَاةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

جنگ جاری تھی۔ مجاہدین نماز صبح ادا کرنے پر قادر نہ تھے، چنانچہ ہم نے نماز فجر کو طلوع آفتاب کے بعد ادا کیا، ہم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نماز پڑھی جبکہ وہ قلعہ فتح ہو گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا کہ اس نماز کے عوض ہمیں دنیا اور اس کی تمام چیزیں بھی خوش نہ کر سکیں۔

٩٤٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَأَنَا وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا بَعْدُ». قَالَ: فَنَزَلَ إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا. [راجع: ٥٩٦]

[945] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ غزوۂ خندق کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کفار قریش کو برا بھلا کہتے ہوئے کہنے لگے: اللہ کے رسول! میں نماز عصر نہیں پڑھ سکا تا آنکہ سورج غروب کے قریب ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں بھی ابھی تک نماز عصر نہیں پڑھ سکا ہوں۔'' اس کے بعد آپ وادئ بطحان میں اترے، وضو کیا اور سورج غروب ہونے کے بعد نماز عصر ادا کی اور اس کے بعد نماز مغرب پڑھی۔

(٥) بَابُ صَلَاةِ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ رَاكِبًا وَإِيمَاءً

باب: 5- جو دشمن کی تلاش میں نکلے یا دشمن اس کی تلاش میں ہو تو اس کا سواری پر اشارے سے نماز پڑھنا

وَقَالَ الْوَلِيدُ: ذَكَرْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ صَلَاةَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ وَأَصْحَابِهِ عَلَى ظَهْرِ الدَّابَّةِ، فَقَالَ: كَذٰلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا إِذَا تُخُوِّفَ الْفَوْتُ. وَاحْتَجَّ الْوَلِيدُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ».

حضرت ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی رحمہ اللہ سے حضرت شرحبیل بن سمط اور ان کے ساتھیوں کے سواری پر نماز پڑھنے کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ جب نماز کے قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو اس کا حکم ہمارے نزدیک ایسا ہی ہے۔ حضرت ولید بن مسلم اس موقف کی تائید میں نبی ﷺ کا درج ذیل ارشاد پیش کیا کرتے تھے: ''تم میں سے کوئی بھی نماز عصر بنو قریظہ کے علاوہ کہیں نہ پڑھے۔''

٩٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

[946] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب غزوۂ خندق سے واپس ہوئے تو ہمیں

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْأَحْزَابِ: «لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ». فَأَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّي، لَمْ يُرَدْ مِنَّا ذٰلِكَ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُعَنِّفْ أَحَدًا مِّنْهُمْ. [انظر: ٤١١٩]

حکم فرمایا: ''کوئی بھی نماز عصر بنوقریظہ کے علاوہ کہیں اور نہ پڑھے۔'' چنانچہ بعض لوگوں کو راستے میں عصر کا وقت آ گیا تو کچھ نے کہا کہ ہم تو بنو قریظہ پہنچ کر نماز پڑھیں گے اور کچھ کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کا مقصد یہ نہ تھا کہ ہم نماز قضا کر دیں، لہٰذا ہم تو نماز پڑھیں گے۔ جب اس واقعے کا ذکر نبی ﷺ سے ہوا تو آپ نے کسی کو ملامت نہ کی۔

فائدہ: بعض صحابۂ کرام ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا یہ مطلب لیا کہ راستے میں کسی جگہ پڑاؤ کیے بغیر ہم جلدی پہنچیں، انھوں نے نماز قصر نہ کی اور اسے سواری ہی پر ادا کر لیا جبکہ دوسرے اصحاب ؓ نے آپ کے ارشاد گرامی کو ظاہر پر محمول کیا کہ اگر تعمیل حکم میں نماز دیر سے بھی ادا ہوئی تو ہم گناہ گار نہیں ہوں گے۔ چونکہ فریقین کی نیت درست تھی، اس لیے کوئی بھی قابل ملامت نہ ٹھہرا۔

(٦) بَابُ التَّكْبِيرِ وَالْغَلَسِ بِالصُّبْحِ، وَالصَّلَاةِ عِنْدَ الْإِغَارَةِ وَالْحَرْبِ

باب: 6- بوقت جنگ اللہ اکبر کہنا اور نماز فجر منہ اندھیرے پڑھنا، نیز غارت گری اور لڑائی کے وقت نماز ادا کرنا

٩٤٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، وَثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الصُّبْحَ بِغَلَسٍ، ثُمَّ رَكِبَ فَقَالَ: «اَللهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ»، فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ وَيَقُولُونَ: مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ - قَالَ وَالْخَمِيسُ: الْجَيْشُ - فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرَارِيَّ، فَصَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ، وَصَارَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ صَدَاقَهَا عِتْقَهَا. فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ لِثَابِتٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! أَنْتَ سَأَلْتَ أَنَسَ

[947] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر صبح سویرے منہ اندھیرے پڑھی پھر سوار ہوئے، اس کے بعد فرمایا: ''اللہ اکبر، خیبر ویران ہو گیا، یقیناً جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو تنبیہ کردہ لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔'' چنانچہ وہ لوگ، یعنی یہودی گلی کوچوں میں یہ کہتے ہوئے دوڑنے لگے: محمد اپنے لشکر سمیت آ گیا۔ بہرحال رسول اللہ ﷺ نے ان پر فتح حاصل کی، جنگجو لوگوں کو قتل کر دیا، عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا، حضرت صفیہ ؓ دحیہ کلبی کے حصے میں آئیں، پھر رسول اللہ ﷺ کے لیے ہو گئیں جن سے بعد میں آپ نے نکاح کر لیا اور ان کی آزادی ہی کو ان کا حق مہر قرار دیا۔ (راویٔ حدیث) عبدالعزیز نے اپنے شیخ ثابت سے دریافت کیا: اے ابو محمد!

ابْنَ مَالِكٍ مَا أَمْهَرَهَا؟ قَالَ: أَمْهَرَهَا نَفْسَهَا، فَتَبَسَّمَ. [راجع: ٣٧١]

آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا) کا حق مہر کیا مقرر کیا تھا؟ انھوں نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ان کی ذات گرامی ہی کو ان کا حق مہر قرار دیا گیا تھا۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

13 - كِتَابُ الْعِيدَيْنِ

عیدین سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابٌ : فِي الْعِيدَيْنِ وَالتَّجَمُّلِ فِيهِ

٩٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: أَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِّنْ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ، فَأَخَذَهَا فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! ابْتَعْ هٰذِهِ، تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوُفُودِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ». فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّلْبَثَ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ قُلْتَ: «إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ»، وَأَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ الْجُبَّةِ؟، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَبِيعُهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ». [راجع: ٨٨٦]

باب: 1- عیدین اور ان میں زیب و زینت کا بیان

[948] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی جبہ لیا جو بازار میں فروخت ہو رہا تھا، پھر اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اسے خرید لیں تا کہ عید کے دن اور وفود کی آمد کے وقت زیب تن فرما کر خود کو آراستہ کیا کریں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ تو ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ، جس قدر اللہ کو منظور تھا، ٹھہرے رہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس ایک ریشمی جبہ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے تو فرمایا تھا: ''یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' اس کے باوجود آپ نے یہ جبہ میرے ہاں بھیج دیا؟ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اسے فروخت کر کے اپنی کوئی ضرورت پوری کر لو۔''

(٢) بَابُ الْحِرَابِ وَالدَّرَقِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: 2- عید کے دن برچھیوں اور ڈھالوں سے جہادی مشق کرنا

٩٤٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَسَدِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ، فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ، وَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ: مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «دَعْهُمَا». فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا. [انظر: ٩٥٢، ٩٨٧، ٢٩٠٧، ٣٥٣٠، ٣٩٣١]

[949] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں بیٹھی جنگ بعاث کے گیت گا رہی تھیں۔ آپ چہرۂ مبارک دوسری طرف پھیر کر لیٹ گئے۔ اتنے میں ابوبکر صدیق ؓ تشریف لائے۔ انھوں نے مجھے ڈانٹتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ شیطانی آوازیں چہ معنی دارد؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''انھیں اپنے حال پر چھوڑ دو۔'' پھر جب ابوبکر صدیق ؓ نے توجہ ہٹائی تو میں نے ان لڑکیوں کو اشارہ کیا، چنانچہ وہ وہاں سے چلی گئیں۔

٩٥٠ - وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ فِيهِ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَإِمَّا قَالَ: «أَتَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَهُوَ يَقُولُ: «دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ!» حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ: «حَسْبُكِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاذْهَبِي». [راجع: ٤٥٤]

[950] (حضرت عائشہ ؓ سے ہی روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ) چونکہ وہ عید کا دن تھا، اس لیے حبشی ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی یا آپ نے خود فرمایا: ''کیا تم یہ کھیل دیکھنا چاہتی ہو؟'' میں نے ہاں میں جواب دیا تو آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کیا، میرا رخسار آپ کے دوش پر تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اے بنو ارفدہ! اپنا کام جاری رکھو۔'' یہاں تک کہ جب میں اکتا گئی تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''بس تجھے کافی ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اب چلی جاؤ۔''

فائدہ: اس حدیث سے بعض روشن خیال حضرات نے گانے بجانے اور آلات موسیقی کے جائز ہونے پر استدلال کیا ہے۔ اس کے متعلق ہماری گزارشات یہ ہیں کہ گانے والی بچیاں پیشہ ور گلوکارائیں نہیں تھیں بلکہ وہ اپنے اسلاف کی شجاعت و بہادری پر مشتمل اشعار بغیر سازندوں اور موسیقی کے پڑھ رہی تھیں جیسا کہ ایک روایت میں اس کی وضاحت ہے۔[1]

(٣) بَابُ سُنَّةِ الْعِيدَيْنِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ

باب:3- اہل اسلام کے لیے عیدین کا طریقہ

1 صحيح البخاري، العيدين، حديث: 952.

٩٥١ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا».
[انظر: ٩٥٥، ٩٦٥، ٩٦٨، ٩٧٦، ٩٨٣، ٥٥٤٥، ٥٥٥٦، ٥٥٥٧، ٥٥٦٠، ٥٥٦٣، ٦٦٧٣]

[951] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: ''سب سے پہلی چیز جس سے ہم آج کے دن کا آغاز کریں وہ ہمارا نماز پڑھنا ہے، پھر گھر واپس جا کر قربانی کرنا ہے، جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا۔''

٩٥٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ مِمَّا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ، قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَبِمَزَامِيرِ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ وَذٰلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا، وَهٰذَا عِيدُنَا». [راجع: ٩٤٩]

[952] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس وقت تشریف لائے جب انصار کی دو بچیاں وہ شعر گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ بعاث کے موقع پر ایک دوسرے کے متعلق پڑھے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وضاحت کی کہ وہ بچیاں معروف گلوکارائیں نہ تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر فرمایا: یہ شیطانی ساز، رسول اللہ ﷺ کے گھر میں موجود ہیں، باعث تعجب ہے۔ یہ واقعہ عید کے دن کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! ہر قوم کے لیے عید ہوتی ہے (جس دن وہ خوشیاں مناتے ہیں) یہ ہمارا عید کا دن ہے (اس لیے انھیں خوشیاں منانے دو)۔''

(٤) بَابُ الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ

باب: 4- عید الفطر کے دن عید گاہ میں جانے سے قبل کچھ کھانا

٩٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ.

[953] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن جب تک چند کھجوریں تناول نہ فرما لیتے نماز کے لیے نہ جاتے تھے۔

وَقَالَ مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا.

حضرت انس ؓ ہی سے ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ طاق عدد میں کھجوریں کھاتے تھے۔

(٥) بَابُ الْأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب:5-عیدالاضحیٰ کے دن کھانے کا بیان

٩٥٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ». فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيهِ اللَّحْمُ، وَذَكَرَ مِنْ جِيرَانِهِ فَكَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَدَّقَهُ، قَالَ: وَعِنْدِي جَذَعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا. [انظر: ٩٨٤، ٥٥٤٦، ٥٥٤٩، ٥٥٦١]

[954] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز عید سے پہلے قربانی کو ذبح کرلیا وہ دوبارہ قربانی کرے۔'' ایک شخص کھڑا ہوکر عرض کرنے لگا کہ آج کے دن گوشت کی بہت خواہش ہوتی ہے اور اس نے اپنے پڑوسیوں کا تذکرہ کیا، نبی ﷺ نے اس کی باتوں پر مہر تصدیق ثبت فرمائی۔ اس نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے مجھے زیادہ محبوب ہے۔ نبی ﷺ نے اسے ذبح کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ راوی کہتا ہے کہ اب مجھے پتہ نہیں کہ یہ اجازت اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کو بھی ہے یا نہیں۔

٩٥٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْأَضْحٰى بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: «مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ، وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا نُسُكَ لَهُ». فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَإِنِّي نَسَكْتُ شَاتِي قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَكُونَ شَاتِي أَوَّلَ شَاةٍ تُذْبَحُ فِي بَيْتِي، فَذَبَحْتُ شَاتِي وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الصَّلَاةَ. قَالَ: «شَاتُكَ

[955] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے عیدالاضحیٰ کے دن نماز کے بعد ہمارے سامنے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ہمارے جیسی نماز پڑھے اور ہمارے جیسی قربانی کرے تو اس کا فریضہ پورا ہوگیا اور جس نے نماز سے قبل قربانی کی تو وہ نماز سے پہلے ہونے کی بنا پر قربانی نہیں ہے۔'' اس پر حضرت براء ؓ کے ماموں ابوبردہ بن نیار ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ہی ذبح کر دی ہے کیونکہ میرے علم میں تھا کہ آج کھانے پینے کا دن ہے، اس لیے میری خواہش تھی کہ سب سے پہلے میرے ہی گھر میں بکری ذبح کی جائے، اس بنا پر میں نے اپنی بکری ذبح کر دی اور نماز کے لیے آنے سے قبل کچھ

شَاةُ لَحْمٍ ». فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَإِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَنَا جَذَعَةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ، أَفَتَجْزِي عَنِّي؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ». [راجع: ٩٥١]

ناشتہ بھی کر لیا، آپ نے فرمایا: ''تمھاری بکری تو صرف گوشت کی بکری ٹھہری (قربانی نہیں ہے)۔'' انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارے پاس بھیڑ کا ایک سالہ بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے زیادہ عزیز ہے کیا وہ میرے لیے کافی ہوجائے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! لیکن تمھارے علاوہ کسی دوسرے کو کافی نہ ہوگا۔''

(٦) بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلَّى بِغَيْرِ مِنْبَرٍ

باب:6-عیدگاہ میں منبر کے بغیر جانا

٩٥٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ، وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ، فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ، أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ. فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذٰلِكَ حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلَّى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ، فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَجَذَبْتُهُ بِثَوْبِهِ فَجَبَذَنِي، فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقُلْتُ لَهُ: غَيَّرْتُمْ وَاللهِ، فَقَالَ: أَبَا سَعِيدٍ! قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ، فَقُلْتُ: مَا أَعْلَمُ خَيْرٌ وَاللهِ مِمَّا لَا أَعْلَمُ، فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ

[956] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن عیدگاہ تشریف لے جاتے تو پہلے جو کام کرتے وہ نماز ہوتی، اس سے فراغت کے بعد آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے۔ لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔ تب آپ انھیں نصیحت وتلقین کرتے اور اچھی باتوں کا حکم دیتے۔ پھر اگر آپ کوئی لشکر بھیجنا چاہتے تو اسے تیار کرتے یا جس کام کا حکم کرنا چاہتے اس کا حکم دے دیتے۔ اس کے بعد گھر لوٹ آتے۔ حضرت ابوسعید ؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد بھی لوگ ایسا ہی کرتے رہے یہاں تک کہ میں ایک دفعہ مروان کے ہمراہ عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ پڑھنے گیا۔ وہ ان دنوں مدینے کا گورنر تھا۔ جب ہم عیدگاہ پہنچے تو ایک منبر وہاں رکھا ہوا تھا جسے کثیر بن صلت نے تیار کیا تھا۔ مروان نے چاہا کہ اچانک نماز پڑھنے سے قبل اس پر چڑھے، چنانچہ میں نے اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا لیکن اس نے مجھے جھٹک دیا۔ پھر وہ منبر پر چڑھ گیا، بعد ازاں اس نے نماز سے پہلے خطبہ دیا تو میں نے اس سے کہا: اللہ کی قسم! تم لوگوں نے سنت نبوی کو بدل دیا ہے۔ اس نے جواب دیا: ابوسعید! وہ بات جاتی رہی جو تم

لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ. [راجع: ٣٠٤]

جانتے ہو۔ میں نے جواباً کہا: اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں وہ اس سے کہیں بہتر ہے جسے میں نہیں جانتا۔ اس پر مروان گویا ہوا: بات دراصل یہ ہے کہ لوگ ہمارے خطبے کے لیے نماز کے بعد بیٹھتے نہیں، لہذا میں نے خطبے کو نماز سے پہلے کر دیا۔

(٧) بَابُ الْمَشْيِ وَالرُّكُوبِ إِلَى الْعِيدِ وَالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَبِغَيْرِ أَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ

باب: 7-عید کے لیے پیدل یا سوار ہو کر جانا، خطبے سے پہلے نماز ادا کرنا اور اذان و اقامت کے بغیر نماز پڑھنا

٩٥٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ. [انظر: ٩٦٣]

[957] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر میں نماز پڑھتے تھے، پھر نماز کے بعد خطبہ دیتے تھے۔

٩٥٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. [انظر: ٩٦١، ٩٧٨]

[958] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ عیدالفطر کے دن عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے اور خطبے سے پہلے نماز پڑھی۔

٩٥٩ - قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي أَوَّلِ مَا بُويِعَ لَهُ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ، وَإِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

[959] عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کی طرف پیغام بھیجا جبکہ ان کے لیے بیعت لی جا رہی تھی کہ عیدالفطر کے دن نماز کے لیے اذان نہیں کہی جاتی تھی اور خطبہ نماز کے بعد ہوتا تھا۔

٩٦٠ - وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَا: لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحٰى.

[960] حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ حضرت ابن عباس اور حضرت جابر ؓ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن اذان نہیں دی جاتی تھی۔

٩٦١ - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ بَعْدُ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ، وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ صَدَقَةً.

[961] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کھڑے ہوئے، پہلے نماز پڑھی پھر لوگوں کے سامنے خطبہ دیا۔ جب نبی ﷺ خطبے سے فارغ ہوئے تو اتر کر عورتوں کے پاس آئے اور انھیں نصیحت فرمائی جبکہ آپ نے حضرت بلال ؓ کے ہاتھ کا سہارا لیا ہوا تھا اور بلال اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے، عورتیں اس میں اپنے صدقات ڈال رہی تھیں۔

قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَتَرَى حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ فَيُذَكِّرَهُنَّ حِينَ يَفْرُغُ؟ قَالَ: إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ، وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يَفْعَلُوا؟ [راجع: ٩٥٨]

(راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت عطاء سے کہا کہ اب بھی آپ امام کے لیے ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ نماز سے فارغ ہوکر عورتوں کے پاس آئے اور انھیں نصیحت کرے؟ انھوں نے جواب دیا کہ یہ ان کی ذمہ داری تو ہے لیکن اب انھیں کیا ہوگیا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتے۔

(٨) بَابُ الْخُطْبَةِ بَعْدَ الْعِيدِ

باب:8- نماز عید کے بعد خطبہ دینا

٩٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. [راجع: ٩٨]

[962] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نماز عید رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان ؓ کے ساتھ پڑھی ہے، یہ سب حضرات خطبے سے پہلے نماز عید پڑھتے تھے۔

٩٦٣ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. [راجع: ٩٥٧]

[963] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر ؓ عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھتے تھے۔

٩٦٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ، تُلْقِي الْمَرْأَةُ خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا. [راجع: ٩٨]

[964] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عید الفطر کے دن دو رکعت نماز پڑھی، اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نماز ادا نہ کی، پھر عورتوں کی طرف تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، عورتوں کو آپ نے صدقہ کرنے کا حکم دیا تو وہ خیرات ڈالنے لگیں، حتی کہ عورتیں اپنی بالیاں اور ہار تک ڈالنے لگیں۔

٩٦٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ». فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ. فَقَالَ: «اِجْعَلْهُ مَكَانَهُ وَلَنْ تُوفِيَ أَوْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ». [راجع: ٩٥١]

[965] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پہلی چیز جس سے ہم آج کے دن کا آغاز کریں وہ یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں، پھر گھروں کو واپس ہوں اور قربانی کریں، جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کی تو وہ صرف گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کیا، قربانی نہیں ہے۔'' انصار کے ایک آدمی نے کہا جسے ابوبردہ بن نیار کہا جاتا تھا: اللہ کے رسول! میں تو قربانی کا جانور ذبح کرچکا ہوں، اب میرے پاس یک سالہ بکری کا ایک بچہ ہے جو دو دانتے سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے اس کی جگہ ذبح کردو مگر تمھارے بعد کسی دوسرے کے لیے کافی نہیں ہوگا۔''

(٩) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي الْعِيدِ وَالْحَرَمِ

باب: 9- عیدین اور حرم پاک میں ہتھیار اٹھانا مکروہ ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ: نُهُوا أَنْ يَّحْمِلُوا السِّلَاحَ يَوْمَ عِيدٍ إِلَّا أَنْ يَّخَافُوا عَدُوًّا.

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو عید کے دن ہتھیار اٹھانے سے روک دیا گیا، ہاں! اگر دشمن کا خطرہ ہو تو اجازت ہے۔

٩٦٦ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى أَبُو السُّكَيْنِ

[966] حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے،

قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِينَ أَصَابَهُ سِنَانُ الرُّمْحِ فِي أَخْمَصِ قَدَمِهِ فَلَزِقَتْ قَدَمُهُ بِالرِّكَابِ فَنَزَلْتُ فَنَزَعْتُهَا وَذٰلِكَ بِمِنًى، فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ فَجَعَلَ يَعُودُهُ فَقَالَ الْحَجَّاجُ: لَوْ نَعْلَمُ مَنْ أَصَابَكَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَنْتَ أَصَبْتَنِي، قَالَ: وَكَيْفَ؟ قَالَ: حَمَلْتَ السِّلَاحَ فِي يَوْمٍ لَّمْ يَكُنْ يُحْمَلُ فِيهِ، وَأَدْخَلْتَ السِّلَاحَ الْحَرَمَ، وَلَمْ يَكُنِ السِّلَاحُ يُدْخَلُ الْحَرَمَ. [انظر: ٩٦٧]

انھوں نے کہا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھا جب ان کے پاؤں کے تلوے میں نیزے کی نوک چبھ گئی اور ان کا پاؤں رکاب سے چمٹ گیا، چنانچہ میں نیچے اترا اور اسے پاؤں سے نکالا، یہ واقعہ منیٰ میں ہوا تھا۔ حجاج بن یوسف کو جب اس کی اطلاع ملی تو وہ آپ کی عیادت کے لیے آیا اور کہنے لگا: کاش! ہمیں معلوم ہوجائے کہ کس نے آپ کو یہ تکلیف پہنچائی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ تو نے خود ہی مجھے یہ تکلیف پہنچائی ہے۔ اس نے کہا: ایسا کیونکر ہوسکتا ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ تو نے ہی اس دن ہتھیار اٹھائے جس دن ہتھیار نہیں اٹھائے جاتے اور تو نے ہی حرم میں ہتھیار داخل کیے حالانکہ حرم میں ہتھیار نہیں لائے جاتے۔

٩٦٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِي، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلَ الْحَجَّاجُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَأَنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ هُوَ؟ فَقَالَ: صَالِحٌ، قَالَ: مَنْ أَصَابَكَ؟ قَالَ: أَصَابَنِي مَنْ أَمَرَ بِحَمْلِ السِّلَاحِ فِي يَوْمٍ لَّا يَحِلُّ فِيهِ حَمْلُهُ، يَعْنِي الْحَجَّاجَ. [راجع: ٩٦٦]

[967] حضرت سعید بن عمرو سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حجاج، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت میں بھی آپ کے پاس تھا، اس نے آپ کا حال پوچھا تو آپ نے فرمایا: ٹھیک ہوں، اس نے پوچھا کہ آپ کو یہ تکلیف کس نے پہنچائی ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ مجھے اس شخص نے تکلیف پہنچائی ہے جس نے ایسے دن میں ہتھیار اٹھانے کی اجازت دی جس دن ہتھیار اٹھانا جائز نہ تھا، انھوں نے اس سے حجاج کو مراد لیا۔

(١٠) بَابُ التَّبْكِيرِ لِلْعِيدِ

باب:10- نماز عید کے لیے صبح سویرے جانا

وَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ بُسْرٍ: إِنْ كُنَّا فَرَغْنَا فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَذٰلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ.

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تو اس وقت نماز عید سے فارغ ہوجاتے تھے، آپ نے یہ بات بوقت چاشت فرمائی جس وقت نفل پڑھنا جائز ہوتا ہے۔

٩٦٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

[968] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا: أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنَّمَا لَحْمٌ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ». فَقَامَ خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ، قَالَ: «اِجْعَلْهَا مَكَانَهَا». أَوْ قَالَ: «اِذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ».

[راجع: ٩٥١]

انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے قربانی کے دن ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: ''سب سے پہلے ہم جس کام سے اس دن کا آغاز کرتے ہیں وہ نماز پڑھنا ہے، پھر واپس جا کر قربانی کرنا۔ جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر دی تو وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے جلدی تیار کرلیا ہے، قربانی نہیں ہے۔'' میرے ماموں حضرت ابوبردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے اپنی قربانی کو قبل از نماز ذبح کر دیا ہے اور میرے پاس بکری کا یک سالہ بچہ ہے جو دو دانتے سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے پہلے کی جگہ پر کر دے...... یا فرمایا...... اس کی جگہ ذبح کر دے لیکن تیرے بعد کسی دوسرے کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔''

فائدہ: ان روایات وآثار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عید پڑھنے کا وقت طلوع آفتاب کے بعد ہے اور وہ چاشت کا وقت ہے اور چاشت کا وقت سورج کے ایک نیزہ بلند ہونے پر ہو جاتا ہے، اس میں بلاوجہ تاخیر درست نہیں۔ صحابۂ کرام ؓ اس تاخیر کا انکار کرتے تھے۔ عیدالاضحیٰ کے دن چونکہ قربانی کرنی ہوتی ہے، اس لیے اسے کچھ وقت پہلے پڑھنے میں چنداں حرج نہیں۔

(١١) بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

باب: 11- ایام تشریق میں عمل کی فضیلت

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ﴾ [الحج: ٢٨]: أَيَّامُ الْعَشْرِ، وَالْأَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ: أَيَّامُ التَّشْرِيقِ.

حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ ارشاد باری تعالیٰ ﴿وَ يَذْكُرُوا ...... اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ﴾ ''معلوم دنوں میں اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کریں۔'' میں ایام معلومات سے مراد ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں، اور أیام معدودات سے مراد ایام تشریق ہیں۔

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ يَخْرُجَانِ إِلَى السُّوقِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ يُكَبِّرَانِ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِمَا. وَكَبَّرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ خَلْفَ النَّافِلَةِ.

حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ ؓ ان دس دنوں میں بازار جاتے تو تکبیرات کہتے تھے، لوگ بھی ان کی تکبیرات کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔ اور محمد بن علی نفلی نمازوں کے بعد بھی تکبیرات کہتے تھے۔

٩٦٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ [الْعَشْرِ] أَفْضَلُ مِنْهَا فِي هٰذِهِ». قَالُوا: وَلَا الْجِهَادُ؟ قَالَ: «وَلَا الْجِهَادُ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ».

[969] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو عمل ان (دس) دنوں میں کیا جائے، اس کے مقابلے میں دوسرے دنوں کا کوئی عمل افضل نہیں ہے۔'' لوگوں نے عرض کیا: کیا جہاد بھی ان کے برابر نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جہاد بھی ان کے برابر نہیں سوائے اس شخص کے جس نے اپنی جان اور مال کو خطرے میں ڈالا اور کوئی چیز واپس لے کر نہ لوٹا۔''

(١٢) بَابُ التَّكْبِيرِ أَيَّامَ مِنًى وَإِذَا غَدَا إِلَى عَرَفَةَ

باب: 12- ایام منیٰ اور عرفات کی طرف جاتے وقت تکبیر کہنا

وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي قُبَّتِهِ بِمِنًى فَيَسْمَعُهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَيُكَبِّرُونَ وَيُكَبِّرُ أَهْلُ الْأَسْوَاقِ حَتَّى تَرْتَجَّ مِنًى تَكْبِيرًا. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الْأَيَّامَ وَخَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَعَلَى فِرَاشِهِ وَفِي فُسْطَاطِهِ وَمَجْلِسِهِ وَمَمْشَاهُ، وَتِلْكَ الْأَيَّامَ جَمِيعًا. وَكَانَتْ مَيْمُونَةُ تُكَبِّرُ يَوْمَ النَّحْرِ. وَكَانَ النِّسَاءُ يُكَبِّرْنَ خَلْفَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، وَعُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَيَالِيَ التَّشْرِيقِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ منیٰ کے دنوں اپنے خیمے ہی میں تکبیر کہتے تھے جسے اہل مسجد سنتے اور وہ بھی تکبیر کہتے، اہل سوق، یعنی بازار والے بھی اللہ اکبر کہتے یہاں تک کہ منیٰ کی فضا اللہ اکبر کی صدا سے گونج اٹھتی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ان دنوں نمازوں کے بعد، اپنے بستر پر، اپنے خیمے میں، اپنی مجلس میں اور راستہ چلتے وقت، الغرض ان تمام دنوں میں تکبیرات کہتے تھے۔ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا یوم نحر، یعنی دسویں ذوالحجہ کو تکبیر کہتی تھیں، دوسری خواتین بھی تشریق کی راتوں میں حضرت ابان بن عثمان اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے مردوں کے ساتھ مسجد میں تکبیرات کہتی تھیں۔

٩٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا وَنَحْنُ غَادُونَ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ، كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي لَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ. [انظر: ١٦٥٩]

[970] حضرت محمد بن ابوبکر ثقفی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب ہم صبح کے وقت منیٰ سے عرفات جا رہے تھے تو میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے تلبیہ کے متعلق سوال کیا کہ آپ حضرات نبی ﷺ کے ہمراہ جاتے وقت کس طرح کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ لبیک کہنے والا لبیک کہتا تو اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور اسی طرح تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو اسے منع نہیں کیا جاتا تھا۔

٩٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيدِ، حَتَّى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا، حَتَّى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ، وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ، يَرْجُونَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهُ. [راجع: ٣٢٤]

[971] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ عید کے دن گھر سے نکلیں، حتی کہ کنواری لڑکیوں کو ان کے پردوں کے ساتھ نکالیں اور حائضہ عورتوں کو بھی گھروں سے برآمد کریں، چنانچہ وہ مردوں کے پیچھے رہتیں، ان کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں، نیز مردوں کی دعا کے ساتھ دعائیں مانگتیں اور اس دن کی برکت اور طہارت کی امید رکھتی تھیں۔

(١٣) بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْحَرْبَةِ [يَوْمَ الْعِيدِ]

باب: 13- عید کے دن نیزے کی آڑ میں نماز پڑھنا

٩٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ تُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ قُدَّامَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ، ثُمَّ يُصَلِّي. [راجع: ٤٩٤]

[972] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر نیزہ گاڑ دیا جاتا تھا، پھر آپ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

(١٤) بَابُ حَمْلِ الْعَنَزَةِ أَوِ الْحَرْبَةِ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: 14- عید کے دن چھوٹا نیزہ یا برچھی امام کے آگے آگے اٹھانا

٩٧٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلَّى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا. [راجع: ٤٩٤]

[973] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ صبح سویرے عید گاہ کی طرف تشریف لے جاتے اور نیزہ آپ کے آگے آگے اٹھایا جاتا تھا، اسے عید گاہ میں آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا تو آپ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

(١٥) بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ وَالْحُيَّضِ إِلَى الْمُصَلَّى

باب: 15- عورتوں اور حائضہ خواتین کا عید گاہ جانا

٩٧٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ

[974] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے حکم دیا کہ ہم (نمازِ عید کے

عَطِيَّةَ قَالَتْ: أَمَرَنَا نَبِيُّنَا ﷺ أَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ.

لیے) ان جوان عورتوں کو بھی نکالیں جو پردہ نشین ہیں۔

وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنَحْوِهِ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ قَالَ، أَوْ قَالَتِ: الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَيَعْتَزِلْنَ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى.

[راجع: ٣٢٤]

حضرت حفصہ بنت سیرین سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ نوجوان اور پردہ نشین عورتوں کو عید کے لیے نکالیں، البتہ حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔

فائدہ: عیدگاہ میں اس قسم کی عورتوں کو الگ بیٹھنے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے تاکہ نماز پڑھنے والی عورتوں کے درمیان بے ضابطگی نہ ہو۔ کچھ پڑھیں اور کچھ ویسے ہی بیٹھی رہیں اس سے نماز کا ظاہری حسن مجروح ہوتا ہے، اس لیے انھیں علیحدہ بیٹھنے کا حکم دیا گیا ہے، نیز اس میں دوسری عورتوں اور مقدس جگہ کا بھی خیال رکھا گیا ہے تاکہ وہ مقام نجاست سے آلودنہ ہو جائے جہاں نماز پڑھنی ہے یا ساتھ والی عورت کو کراہت نہ ہو۔[1]

(١٦) بَابُ خُرُوجِ الصِّبْيَانِ إِلَى الْمُصَلَّى

باب: 16- بچوں کا عیدگاہ جانا

٩٧٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحٰى فَصَلَّى الْعِيدَ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ. [راجع:٩٨]

[975] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک دفعہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے موقع پر نبی ﷺ کے ہمراہ نکلا، آپ نے نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا، اس کے بعد آپ عورتوں کے پاس آئے اور وعظ و نصیحت فرمانے کے بعد انھیں صدقہ و خیرات کا حکم دیا۔

(١٧) بَابُ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ

باب: 17- خطبۂ عیدین میں امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ مُقَابِلَ النَّاسِ.

حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے۔

٩٧٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ

[976] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ عید الاضحیٰ کے دن نکلے اور دو

1 عمدة القاري: 193/5.

قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ أَضْحَى فَصَلَّى الْعِيدَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَقَالَ: «إِنَّ أَوَّلَ نُسُكِنَا فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نَبْدَأَ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِنَّهُ شَيْءٌ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ». فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ، قَالَ: «اِذْبَحْهَا وَلَا تَفِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ».

[راجع: ٩٥١]

رکعت نماز عید ادا کی، پھر ہماری طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”ہماری اس دن سب سے پہلی عبادت یہ ہونی چاہیے کہ ہم نماز پڑھیں، پھر واپس ہوں اور قربانی کریں۔ جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت کے مطابق کام کیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر دی تو وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کیا ہے، قربانی نہیں ہے۔“ اس دوران میں ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! میں نے تو (نماز سے پہلے قربانی) ذبح کر دی ہے اور اب میرے پاس یک سالہ بھیڑ کا بچہ ہے جو دو دانتے سے کہیں بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تم اسی کو ذبح کر دو لیکن تمھارے بعد کسی اور کے لیے کافی نہیں ہوگا۔“

(١٨) بَابُ الْعَلَمِ الَّذِي بِالْمُصَلَّى

باب: 18- عید گاہ میں کوئی علامت مقرر کرنا

٩٧٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قِيلَ لَهُ: أَشَهِدْتَّ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلَا مَكَانِي مِنَ الصِّغَرِ مَا شَهِدْتُهُ خَرَجَ حَتّٰى أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ بِأَيْدِيهِنَّ يَقْذِفْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلٰى بَيْتِهِ. [راجع: ٩٨]

[977] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، ان سے پوچھا گیا: کیا آپ نبی ﷺ کے ہمراہ نماز عید میں شریک ہوئے ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا: اگر میرا چھوٹے ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے ہاں مرتبہ اور مقام نہ ہوتا تو میں عید کا مشاہدہ نہ کر سکتا، بہرحال آپ (نماز عید کے لیے) نکلے یہاں تک کہ اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے گھر کے پاس تھا، نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا، اس کے بعد آپ عورتوں کے پاس تشریف لائے، آپ کے ہمراہ حضرت بلال ؓ بھی تھے، آپ نے ان عورتوں کو وعظ و نصیحت فرمائی اور صدقے کا حکم دیا، چنانچہ میں نے عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ جھکا کر اپنے زیورات حضرت بلال ؓ کے کپڑے میں ڈالتی تھیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ اور حضرت بلال ؓ اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

فائدہ: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں: صحیح روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عید گاہ کے اندر کوئی جھنڈا وغیرہ نصب نہیں تھا، اس لیے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جہاں ہمارے زمانے میں جھنڈا گاڑا جاتا ہے وہاں رسول اللہ ﷺ نماز عید پڑھا کرتے تھے۔ چونکہ ظاہر حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں وہاں جھنڈا نصب ہوتا تھا، اس لیے مصنف (امام بخاری رحمہ اللہ) نے انھی الفاظ سے عنوان قائم کیا ہے۔ میرے نزدیک واضح بات یہ ہے کہ مصنف عید گاہ میں جھنڈا نصب کرنے کا جواز ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

(١٩) بَابُ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ يَوْمَ الْعِيدِ

باب:19- عید کے دن امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا

٩٧٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ خَطَبَ فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ، وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ. قُلْتُ لِعَطَاءٍ: زَكَاةَ يَوْمِ الْفِطْرِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ حِينَئِذٍ، تُلْقِي فَتَخَهَا وَيُلْقِينَ، قُلْتُ: أَتُرٰى حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ ذٰلِكَ يُذَكِّرُهُنَّ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَهُ؟ [راجع: ٩٥٨]

[978] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ عید الفطر کے دن نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، یعنی نماز سے آغاز کیا، پھر خطبہ دیا، جب فارغ ہوئے تو اترے اور عورتوں کی طرف تشریف لے گئے، انھیں نصیحت فرمائی جبکہ آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا سہارا لیے ہوئے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے جس میں عورتیں خیرات ڈال رہی تھیں۔ (راوی کہتا ہے:) میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا: وہ صدقۂ فطر ڈال رہی تھیں؟ انھوں نے فرمایا: نہیں اس وقت ویسے ہی خیرات کر رہی تھیں۔ اگر ایک عورت اپنی انگوٹھی ڈالتی تو دوسری عورتیں بھی ڈالتی تھیں۔ میں نے (عطاء سے) دریافت کیا: آپ کے خیال کے مطابق کیا امام کے لیے ضروری ہے کہ وہ عورتوں کو نصیحت کرے؟ فرمایا: ہاں، ان کے ذمے تو ہے لیکن نہ معلوم وہ کیوں نہیں کرتے؟

٩٧٩ - قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، [عَنْ طَاوُسٍ] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: شَهِدْتُ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يُصَلُّونَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ يُخْطَبُ بَعْدُ. خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ

[979] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں عید الفطر کے موقع پر نبی ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ شریک ہوا۔ یہ تمام حضرات نماز عید خطبہ سے پہلے پڑھتے، پھر خطبہ دیا جاتا تھا۔ ایک دفعہ نبی ﷺ باہر تشریف لائے،

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ، مَعَهُ بِلَالٌ، فَقَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ﴾ اَلْآيَةَ [الممتحنة: ١٢]. ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ مِنْهَا: «أَنْتُنَّ عَلَى ذٰلِكَ؟» فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا: نَعَمْ - لَا يَدْرِي حَسَنٌ مَنْ هِيَ - قَالَ: «فَتَصَدَّقْنَ» فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ: «هَلُمَّ لَكُنَّ فِدَا أَبِي وَأُمِّي»، فَيُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ.

گویا میں اب بھی آپ کو دیکھ رہا ہوں جب آپ اپنے ہاتھ کے اشارے سے لوگوں کو بٹھا رہے تھے، پھر آپ صفوں کو چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس آئے۔ آپ کے ہمراہ حضرت بلال ؓ تھے۔ آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿يَٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ ......﴾ ''اے نبی! جب آپ کے پاس اہل ایمان خواتین بیعت کے لیے حاضر ہوں......'' پھر جب آپ اس کی تلاوت سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''تم سب اس وعدے پر قائم ہو؟'' تو ان عورتوں میں سے صرف ایک عورت نے ہاں میں جواب دیا۔ اس کے علاوہ کسی عورت نے آپ کی بات کا جواب نہ دیا۔ (راویٔ حدیث) حسن کہتے ہیں کہ اس عورت کے متعلق علم نہیں وہ کون تھی؟ آپ نے فرمایا: ''تم صدقہ و خیرات کیا کرو۔'' حضرت بلال ؓ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا اور کہا کہ تم لاؤ، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں! چنانچہ وہ عورتیں اپنی انگوٹھیاں اور چھلے بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: الْفَتَخُ: اَلْخَوَاتِيمُ الْعِظَامُ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. [راجع: ٩٧]

امام عبدالرزاق نے کہا ہے: الفتخ سے مراد بڑی انگوٹھیاں ہیں جن کا عہد جاہلیت میں رواج تھا۔

فائدہ: اگر عورتیں دور ہوں اور امام کا خطبۂ عید نہ سن سکیں تو آج بھی انھیں الگ نصیحت کی جا سکتی ہے بشرطیکہ کسی قسم کے فساد یا خطرے کا اندیشہ نہ ہو۔ آج کل لاؤڈ سپیکر نے اس مسئلے کو حل کر دیا ہے۔

(٢٠) بَابٌ: إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ فِي الْعِيدِ

باب: 20- جب کسی عورت کے پاس عید کے لیے چادر نہ ہو (تو کیا کرے؟)

٩٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حَفْصَةَ

[980] حضرت حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم اپنی جوان لڑکیوں کو عید کے دن

بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ: كُنَّا نَمْنَعُ جَوَارِيَنَا أَنْ يَّخْرُجْنَ يَوْمَ الْعِيدِ، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَأَتَيْتُهَا فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً، فَكَانَتْ أُخْتُهَا مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ. قَالَتْ: فَكُنَّا نَقُومُ عَلَى الْمَرْضٰى وَنُدَاوِي الْكَلْمٰى، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَعَلٰى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَّا تَخْرُجَ؟ فَقَالَ: «لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا فَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ».

باہر نکلنے سے منع کرتی تھیں، چنانچہ ایک عورت قصر بنی خلف میں آ کر مقیم ہوئی تو میں اس کے پاس پہنچی۔ اس نے بیان کیا کہ اس کا بہنوئی نبی ﷺ کے ہمراہ بارہ غزوات میں شریک ہوا تھا۔ اس کی بہن بھی چھ غزوات میں اس کے ہمراہ تھی۔ ہمشیرہ نے بیان کیا کہ ہمارا کام مریضوں کی خبر گیری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا تھا۔ انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر کسی عورت کے پاس بڑی چادر نہ ہو، ایسے حالات میں اگر وہ عید کے لیے باہر نہ جائے تو کوئی حرج ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا: ''اس کی سہیلی اپنی چادر میں سے کچھ حصہ اسے پہنا دے، تاہم انھیں چاہیے کہ وہ امور خیر اور اہل ایمان کی دعاؤں میں ضرور شمولیت کریں۔''

قَالَتْ حَفْصَةُ: فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ أَتَيْتُهَا فَسَأَلْتُهَا: أَسَمِعْتِ فِي كَذَا وَكَذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ بِأَبَا - وَقَلَّمَا ذَكَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ إِلَّا قَالَتْ: بِأَبَا - قَالَ: «لِتَخْرُجَ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ - أَوْ قَالَ: الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ، شَكَّ أَيُّوبُ - وَالْحُيَّضُ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ». قَالَتْ: فَقُلْتُ لَهَا: آلْحُيَّضُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَلَيْسَ الْحَائِضُ تَشْهَدُ عَرَفَاتٍ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا؟. [راجع: ٣٢٤]

حضرت حفصہ بنت سیرین نے کہا: جب حضرت ام عطیہ ؓ تشریف لائیں تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئی اوران سے عرض کیا: آپ نے اس مسئلے کے متعلق کچھ سنا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: ہاں، آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، اور وہ جب بھی نبی ﷺ کا نام لیتیں تو یہ جملہ ضرور کہتیں کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پردہ نشین دوشیزائیں یا پردہ نشین اور نوجوان لڑکیاں عید کے لیے ضرور جائیں...... الفاظ کے متعلق (راویٔ حدیث) حضرت ایوب کو شک ہے...... بلکہ حائضہ عورتیں بھی شریک ہوں، لیکن وہ نماز کی جگہ سے الگ تھلگ رہیں، بہر حال خواتین کو امور خیر اور اہل ایمان کی دعاؤں میں ضرور شریک ہونا چاہیے۔'' حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ میں نے ان سے عرض کیا: حیض والی عورتیں بھی شریک ہوں؟ انھوں نے فرمایا: ہاں، حیض والی بھی شریک ہوں، کیا یہ عورتیں میدانِ عرفات اور فلاں فلاں میں حاضر نہیں ہوتیں؟

(٢١) بَابُ اعْتِزَالِ الْحُيَّضِ الْمُصَلَّى

٩٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: أُمِرْنَا أَنْ نَخْرُجَ فَنُخْرِجَ الْحُيَّضَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ. - قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: أَوِ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ - فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ». [راجع: ٣٢٤]

باب: 21- حائضہ عورتوں کا عید گاہ میں نماز کی جگہ سے الگ رہنا

[981] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمیں حکم دیا گیا تھا کہ عید کے لیے خود بھی نکلیں اور حائضہ، نوجوان اور پردہ نشین عورتوں کو بھی نکالیں...... راویٔ حدیث ابن عون نے کہا کہ پردہ نشین نوجوان عورتیں...... چنانچہ حائضہ عورتیں مسلمانوں کی جماعت اور ان کی دعاؤں میں شریک ہوتی تھیں، البتہ نماز پڑھنے کی جگہ سے علیحدہ رہتی تھیں۔

(٢٢) بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ بِالْمُصَلَّى يَوْمَ النَّحْرِ

٩٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْحَرُ أَوْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى. [انظر: ١٧١٠، ١٧١١، ٥٥٥١، ٥٥٥٢]

باب: 22- قربانی کے دن عید گاہ میں نحر اور ذبح کرنا

[982] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اونٹ یا کسی اور جانور کی قربانی عید گاہ میں کیا کرتے تھے۔

(٢٣) بَابُ كَلَامِ الْإِمَامِ وَالنَّاسِ فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ، وَإِذَا سُئِلَ الْإِمَامُ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ يَخْطُبُ

٩٨٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: «مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ

باب: 23- خطبۂ عید کے دوران امام اور مقتدی حضرات کا گفتگو کرنا اور جب امام سے دوران خطبہ سوال کیا جائے (تو اس کا جواب دینا)

[983] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ عید الاضحیٰ کے دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز کے بعد خطبہ دیا، آپ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے جیسی نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی تو اس نے ہمارے طریقۂ قربانی کو حاصل کرلیا۔ اور جس نے نماز سے

النُّسُكَ، وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ». فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ، وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ وَأَكَلْتُ وَأَطْعَمْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ». قَالَ: فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ جَذَعَةٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَهَلْ تَجْزِي عَنِّي؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ». [راجع: ٩٥١]

پہلے قربانی کی تو یہ ایک گوشت کی بکری ہے۔'' حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں نے نماز کے لیے نکلنے سے پہلے قربانی کر دی ہے اور میں نے سوچا کہ آج کا دن کھانے پینے کا دن ہے اس لیے میں نے جلدی کی، خود کھایا، نیز اہل خانہ اور ہمسایوں کو کھلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو گوشت کی بکری ہے (قربانی نہیں)۔'' میں نے عرض کیا: میرے پاس ایک یک سالہ بکری کا بچہ ہے جو دو بکریوں کے گوشت سے بہتر ہے۔ کیا وہ مجھے قربانی سے کافی ہو گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! لیکن تیرے بعد کسی کے لیے کافی نہیں ہو گا۔''

٩٨٤ - **حَدَّثَنَا** حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ خَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ ذَبْحَهُ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! جِيرَانٌ لِي - إِمَّا قَالَ -: بِهِمْ خَصَاصَةٌ - وَإِمَّا قَالَ: فَقْرٌ - وَإِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعِنْدِي عَنَاقٌ لِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَرَخَّصَ لَهُ فِيهَا. [راجع: ٩٥٤]

[984] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا، آپ نے خطبے میں حکم دیا: ''جس نے نماز سے پہلے قربانی کی وہ دوبارہ کرے۔'' انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے پڑوسی ہیں جو محتاج ہیں، یا کہا: فقیر ہیں، لہٰذا میں نے ان کی وجہ سے قبل از نماز اپنی قربانی کو ذبح کر دیا اور میرے پاس یک سالہ بکری کا بچہ ہے جو مجھے گوشت کی دو بکریوں سے محبوب تر ہے۔ آپ نے اسے وہی ذبح کرنے کی اجازت دے دی۔

٩٨٥ - **حَدَّثَنَا** مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ: ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ أُخْرَى مَكَانَهَا، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ». [انظر: ٥٥٠٠، ٥٥٦٢، ٦٦٧٤، ٧٤٠٠]

[985] حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا، پھر قربانی کی اور دوران خطبہ میں فرمایا: ''جس نے نماز سے پہلے (قربانی کا جانور) ذبح کیا تو اسے دوسرا جانور ذبح کرنا چاہیے اور جس نے نماز سے پہلے ذبح نہیں کیا اسے چاہیے کہ اب اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔''

(٢٤) بَابُ مَنْ خَالَفَ الطَّرِيقَ إِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: 24- عید کے دن واپسی پر راستہ بدلنا

٩٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ.

تَابَعَهُ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ فُلَيْحٍ، [عَنْ سَعِيدٍ]، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَحَدِيثُ جَابِرٍ أَصَحُّ.

[986] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب عید کا دن ہوتا تو نبی ﷺ راستہ تبدیل کرتے، یعنی ایک راستے سے جاتے تو واپسی کے وقت دوسرا راستہ اختیار کرتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے لیکن حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

(٢٥) بَابٌ: إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

باب:25- جب کسی سے نماز عید فوت ہو جائے تو وہ دو رکعت پڑھے

وَكَذٰلِكَ النِّسَاءُ وَمَنْ كَانَ فِي الْبُيُوتِ وَالْقُرَى لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «هٰذَا عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ».

وَأَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَوْلَاهُ ابْنَ أَبِي [عُتْبَةَ] بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيهِ وَصَلَّى كَصَلَاةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيرِهِمْ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ: أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُونَ فِي الْعِيدِ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ، وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

اسی طرح خواتین اور وہ لوگ جو گھروں اور دیہاتوں میں رہتے ہیں وہ بھی دو رکعت پڑھیں کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''اے اہل اسلام! یہ ہماری عید کا دن ہے۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے زاویہ میں اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو حکم دیا تو اس نے ان کے گھر والوں اور بیٹوں کو جمع کیا پھر وہ شہر والوں کی طرح نماز پڑھتے اور ان جیسی تکبیرات کہتے تھے۔ حضرت عکرمہ نے کہا کہ دیہات کے لوگ عید میں جمع ہوں اور امام کی طرح دو رکعت پڑھیں۔ حضرت عطاء نے کہا: جب کسی کی نماز عید فوت ہو جائے تو وہ دو رکعت پڑھ لے۔

٩٨٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ

[987] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے ہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ایام منیٰ میں اس وقت دو لڑکیاں دف بجا کر گیت گا رہی تھیں اور نبی ﷺ نے اپنا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ رکھا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان لڑکیوں کو ڈانٹا تو نبی ﷺ نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: ''اے ابوبکر! انھیں اپنی حالت میں رہنے

وَجْهِهِ وَقَالَ: «دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ! فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ» وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى. [راجع: ٩٤٩]

دو، اس لیے کہ یہ عید کے دن ہیں۔" اور یہ منیٰ کے دنوں کی بات ہے۔

٩٨٨ - وَقَالَتْ عَائِشَةُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعْهُمْ، أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ»، يَعْنِي مِنَ الْأَمْنِ. [راجع: ٤٥٤]

[988] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے مجھے چھپا رکھا تھا اور میں اہل حبشہ کی طرف دیکھ رہی تھی جبکہ وہ مسجد میں کھیل رہے تھے، انھیں حضرت عمر ؓ نے ڈانٹا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "انھیں اپنی حالت پر رہنے دو، اے بنو ارفدہ! تم اطمینان سے اپنے کرتب جاری رکھو۔" حدیث میں لفظ امن کے معنی بلا خوف وخطر کے ہیں۔

فائدہ: حدیث کے آخر میں لفظ أمْنًا کو أمن سے ماخوذ بتایا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ امان سے ماخوذ نہیں کیونکہ لفظ امان کا اطلاق کفار ومشرکین پر کیا جاتا ہے اگر اسے امان سے ماخوذ کیا جائے تو عید کی خوشیاں سب کے لیے ہوں گی خواہ وہ مشرک ہوں یا کافر، امن سے ماخوذ ہونے کا مقصد یہ ہے کہ حضرت عمر ؓ نے اہل حبشہ کو ڈانٹ ڈپٹ کر کے ہراساں کر دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ازالہ کرتے ہوئے فرمایا کہ انھیں امن کی حالت میں رہنے دو، جو کچھ کرتے ہیں انھیں کرنے دو، یعنی اے بنی ارفدہ! امن واطمینان کے ساتھ کھیلتے رہو۔

(٢٦) بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا

باب: 26- نماز عید سے پہلے اور اس کے بعد نماز پڑھنے کی حیثیت

وَقَالَ أَبُو الْمُعَلَّى: سَمِعْتُ سَعِيدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَرِهَ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ.

ابو معلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر کو حضرت ابن عباس ؓ سے بیان کرتے ہوئے سنا، وہ عید سے پہلے نماز کو مکروہ خیال کرتے تھے۔

٩٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَمَعَهُ بِلَالٌ.

[989] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ عید الفطر کے دن باہر تشریف لے گئے۔ وہاں دو رکعت نماز عید پڑھی لیکن اس سے پہلے اور اس کے بعد کچھ نہیں پڑھا۔ آپ کے ہمراہ حضرت بلال ؓ تھے۔

فائدہ: عید گاہ میں نماز عید سے پہلے اور نماز عید کے بعد نوافل پڑھنے مکروہ ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے عید گاہ میں نوافل

پڑھنا ثابت نہیں، البتہ گھر آ کر دو نفل پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے جیسا کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز عید سے پہلے نوافل نہیں پڑھتے تھے، جب گھر واپس آ جاتے تو دو رکعت ادا کرتے۔ [1]

1 سنن ابن ماجه، إقامة الصلوات، حديث :1293.

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

14 - أَبْوَابُ الْوِتْرِ

وتروں سے متعلق احکام ومسائل

(١) [بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ]

باب: 1- وتر کے متعلق جو وارد ہے

٩٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ: فَقَالَ ﷺ: «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً، تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى». [راجع: ٤٧٢]

[990] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے نماز شب کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”رات کی نماز دو دو رکعت ہے، جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا خدشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لے، وہ اس کی نماز کو وتر بنا دے گی۔“

٩٩١ - وَعَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتَّى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ.

[991] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نماز وتر میں ایک اور دو رکعت کے درمیان سلام پھیرتے تھے حتی کہ اپنی بعض ضروریات کو پورا کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث کے پیش نظر بعض حضرات کا موقف ہے کہ ایک وتر پڑھنے کے لیے شرط ہے کہ اس سے پہلے کچھ نہ کچھ نماز پڑھی گئی ہو، صرف ایک رکعت پر اکتفا صحیح نہیں۔ لیکن یہ موقف صحیح احادیث کے خلاف ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وتر برحق ہیں، اس لیے جو چاہے پانچ پڑھ لے یا تین پڑھ لے یا ایک وتر ہی پڑھ لے۔“[1]

٩٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ - وَهِيَ

[992] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ ؓ کے ہاں رات بسر کی، فرماتے ہیں: میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا جبکہ

[1] سنن أبي داود، الوتر، حديث: 1422.

خَالَتُهُ - فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ وِسَادَةٍ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَرِيبًا مِنْهُ فَاسْتَيْقَظَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ. ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَصَنَعْتُ مِثْلَهُ، فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي يَفْتِلُهَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ محترمہ اس کے طول میں محوِ استراحت ہوئے۔ آپ آدھی یا اس کے لگ بھگ رات تک سوئے رہے، پھر جب بیدار ہوئے تو چہرے پر ہاتھ پھیر کر نیند کے اثرات دور کیے۔ اس کے بعد آپ نے سورۂ آل عمران کی دس آیات تلاوت فرمائیں، پھر آپ پانی سے بھری ہوئی آویزاں پرانی مشک کی طرف آئے، اس سے اچھی طرح وضو کیا اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں بھی اسی طرح کرتا ہوا آپ کے پہلو میں جا کھڑا ہوا۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر اسے مروڑنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، اس کے بعد دو رکعت، پھر دو رکعت، بعد ازاں دو رکعت، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں مزید ادا کیں، پھر وتر پڑھ کر آپ لیٹ گئے تا آنکہ آپ کے پاس مؤذن (نماز کی اطلاع دینے) آیا تو آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھیں۔ پھر باہر تشریف لے گئے اور فجر کی نماز پڑھائی۔

٩٩٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا أَرَدْتَّ أَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ رَكْعَةً تُوتِرُ لَكَ مَا صَلَّيْتَ». قَالَ الْقَاسِمُ: وَرَأَيْنَا أُنَاسًا مُنْذُ أَدْرَكْنَا يُوتِرُونَ بِثَلَاثٍ وَّإِنَّ كُلًّا لَوَاسِعٌ، وَأَرْجُو أَنْ لَّا يَكُونَ بِشَيْءٍ مِنْهُ بَأْسٌ. [راجع: ٤٧٢]

[993] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''نماز شب دو دو رکعت ہے۔ جب تو نماز ختم کرنے کا ارادہ کرے تو ایک رکعت پڑھ لے، یہ رکعت تیری سابقہ نماز کو وتر بنا دے گی۔'' قاسم بن محمد بن ابی بکر کہتے ہیں: ہم نے جوان ہونے تک لوگوں کو دیکھا کہ وہ تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔ یقیناً (تین یا ایک) ہر ایک میں وسعت ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس میں چنداں حرج نہیں۔

٩٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ

[994] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ (رات کو) گیارہ رکعات پڑھا کرتے

رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهُ - تَعْنِي بِاللَّيْلِ - فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ. [راجع: ٦٢٦]

تھے۔ آپ کی نماز شب یہی ہوتی تھی۔ ان رکعات میں آپ کا سجدہ اتنا طویل ہوتا تھا کہ آپ کے سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی بھی پچاس آیات پڑھ سکتا تھا۔ نماز فجر سے پہلے آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ رہتے تا آنکہ مؤذن نماز کی اطلاع دینے کے لیے آپ کے پاس آتا۔

(٢) بَابُ سَاعَاتِ الْوِتْرِ

باب: 2- اوقات وتر کا بیان

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَوْصَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کروں۔

٩٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ نُطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ؟ فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَكَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ.

[995] حضرت انس بن سیرین سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ نماز صبح سے قبل دو رکعت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے کیا ہم ان میں لمبی قراءت کر سکتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نماز شب دو دو رکعت پڑھتے، پھر آخر میں ایک رکعت پڑھ کر اسے طاق بنا لیتے۔ صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت تو اس طرح ادا کرتے گویا اذان، یعنی اقامت کی آواز آپ کے کان میں پڑ رہی ہے۔

قَالَ حَمَّادٌ: أَيْ بِسُرْعَةٍ. [راجع: ٤٧٢]

(راوی حدیث) حماد نے کہا کہ اس سے مراد جلدی جلدی پڑھنا ہے۔

٩٩٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُلَّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَانْتَهٰى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ.

[996] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں نماز وتر ادا کی ہے، بالآخر آپ کی نماز وتر وقت سحر تک پہنچ گئی۔

(٣) بَابُ إِيقَاظِ النَّبِيِّ ﷺ أَهْلَهُ بِالْوِتْرِ

باب: 3- نبی ﷺ کا اپنے اہل خانہ کو وتر کے لیے بیدار کرنا

٩٩٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ، مُعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ. [راجع: ٣٨٢]

[997] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: نبی ﷺ تہجد کی نماز پڑھتے رہتے جبکہ میں آپ کے بستر پر لیٹی سوئی ہوتی۔ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو مجھے بیدار کر دیتے تو میں وتر پڑھ لیتی۔

(٤) بَابٌ: لِيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا

باب: 4- (نمازی کو) چاہیے کہ وہ اپنی (رات کی) آخری نماز، وتر کو بنائے

٩٩٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا».

[998] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! رات کی آخری نماز، وتر کو بناؤ۔''

فائدہ: رات کی آخری نماز، وتر کو بنانے کے متعلق مذکورہ امر نبوی استحباب کے لیے ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے نماز وتر کے بعد دو رکعت پڑھنا بھی ثابت ہے، چنانچہ حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کے بعد دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔[1] اور رسول اللہ ﷺ نے امت کو وتر کے بعد دو رکعت پڑھنے کی ترغیب بھی دی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''صبح کے وقت نماز شب کے لیے بیدار ہونا بہت گراں اور مشقت کا باعث ہے، اس لیے وتر کے بعد دو رکعت پڑھ لی جائیں، اگر بیدار ہو جائے تو بہتر بصورت دیگر یہی اس کے لیے کافی ہیں۔''[2]

(٥) بَابُ الْوِتْرِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب: 5- سواری پر وتر پڑھنا

٩٩٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ. فَقَالَ سَعِيدٌ: فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ لَحِقْتُهُ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ:

[999] حضرت سعید بن یسار سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں طریق مکہ میں حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے ہمراہ سفر کر رہا تھا۔ سعید کہتے ہیں: جب مجھے صبح ہونے کا خدشہ لاحق ہوا تو سواری سے اتر کر میں نے وتر ادا کیے، پھر ان سے جاملا۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا: کہاں گئے تھے؟ میں نے عرض کیا: مجھے صبح کا خدشہ لاحق ہوا تو

1 جامع الترمذي، الصلاة، حديث: 471. 2 صحيح ابن خزيمة: 159/2.

أَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ: خَشِيتُ الصُّبْحَ فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَمَا لَكَ فِي رَسُولِ اللهِ [ﷺ] أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ؟ فَقُلْتُ: بَلَىٰ وَاللهِ، قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ. [انظر: ١٠٠٠، ١٠٩٥، ١٠٩٦، ١٠٩٨، ١١٠٥]

اتر کر وتر ادا کرنے لگا تھا۔ اس پر انھوں نے فرمایا: کیا تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی میں اچھا نمونہ نہیں ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! کیوں نہیں! تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اونٹ پر سوار ہو کر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

(٦) بَابُ الْوِتْرِ فِي السَّفَرِ

باب:6- دوران سفر میں وتر پڑھنا

١٠٠٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ، يُومِئُ إِيمَاءً صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ. [راجع: ٩٩٩]

[1000] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ سفر کے دوران میں نماز شب اپنی سواری پر اشارے سے پڑھتے تھے، اس کا جدھر کو بھی منہ ہو جاتا۔ اسی طرح نماز وتر بھی اپنی سواری پر پڑھ لیتے لیکن فرض نماز اس پر نہ پڑھتے تھے۔

(٧) بَابُ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ

باب:7- رکوع سے پہلے اور اس کے بعد قنوت کا بیان

١٠٠١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَقَنَتَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الصُّبْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقِيلَ: أَوَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ؟ قَالَ: قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا. [انظر: ١٠٠٢، ١٠٠٣، ١٣٠٠، ٢٨٠١، ٢٨١٤، ٣٠٦٤، ٣١٧٠، ٤٠٨٨، ٤٠٨٩، ٤٠٩٠، ٤٠٩٢، ٤٠٩٤، ٤٠٩٦، ٦٣٩٤، ٧٣٤١]

[1001] حضرت انس بن مالک ؓ سے دریافت کیا گیا کہ کیا نبی ﷺ نے نماز فجر میں قنوت پڑھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔ پھر پوچھا گیا: آیا آپ نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی تھی؟ انھوں نے جواب دیا رکوع کے بعد تھوڑے دنوں کے لیے ایسا کیا تھا۔

١٠٠٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ: قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ، قُلْتُ: قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: قَبْلَهُ، قَالَ: فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ: بَعْدَ

[1002] عاصم بن سلیمان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس ؓ سے قنوت کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے جواب دیا: بلاشبہ قنوت پڑھی جاتی تھی۔ میں نے پوچھا: رکوع سے پہلے یا بعد؟ انھوں نے کہا: قبل از رکوع پڑھی جاتی تھی۔ پھر ان سے پوچھا گیا کہ فلاں شخص تو آپ سے

الرُّكُوعِ، فَقَالَ: كَذَبَ، إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا، أُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ: الْقُرَّاءُ، زُهَاءَ سَبْعِينَ رَجُلًا إِلٰى قَوْمٍ مُشْرِكِينَ دُونَ أُولٰئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَهْدٌ، فَقَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ. [راجع: ١٠٠١]

بیان کرتا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد فرمایا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بولے: وہ غلط کہتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی تھی۔ میرے خیال کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی طرف تقریباً ستر آدمی روانہ کیے جنھیں قراء کہا جاتا تھا۔ (مشرکین نے انھیں قتل کر دیا۔) یہ (قتل کرنے والے) مشرک لوگ ان مشرکین کے علاوہ تھے جن کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدۂ صلح تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے قنوت پڑھنے کا اہتمام کیا اور ایک ماہ تک ان کے خلاف بددعا کرتے رہے۔

ملحوظہ: إِلٰى قَوْمٍ مُشْرِكِينَ دُونَ أُولٰئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَهْدٌ۔ یہ عبارت مبہم ہے۔ اس کا ترجمہ حدیث کے دیگر طرق کو مدنظر رکھ کر کیا گیا ہے تاکہ فہم حدیث میں دقت پیش نہ آئے۔ اس کی تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: (فتح الباري : 489/7، تحت حديث :4096)

١٠٠٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَنَتَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا يَدْعُو عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ. [راجع: ١٠٠١]

[1003] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک ماہ تک دعائے قنوت پڑھی اور قبیلہ رعل و ذکوان کے خلاف بددعا کرتے رہے۔

١٠٠٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ.

[1004] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: قنوت مغرب اور فجر کی نماز میں پڑھی جاتی تھی۔

فائدہ: نماز وتر میں دعائے قنوت کے محل کی تعیین کے متعلق ہمارا موقف یہ ہے کہ رکوع سے پہلے ہے۔ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا واضح عمل اور کھلا فرمان ہمارے لیے قطعی فیصلے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ بیشتر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی یہی بات منقول ہے۔ اگر وتر کی دعا کو ہنگامی حالات کے پیش نظر قنوت نازلہ کی شکل دے دی جائے تو رکوع کے بعد جواز کی گنجائش ہے جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہنگامی حالات کے پیش نظر نماز وتر میں مخالفین اسلام کے خلاف بددعا، رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام اور عام مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے دعا کرنے کے بعد اللّٰہ اکبر کہتے اور سجدے میں چلے جاتے۔[1]

1 صحيح ابن خزيمة : 156/2.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

15 - أَبْوَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

بارش کی دعا اور نماز استسقاء سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ، وَخُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

باب:1- بارش کی دعا کرنا اور اس کے لیے نبی ﷺ کا باہر تشریف لے جانا

١٠٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَسْقِي وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ. [انظر: ١٠١١، ١٠١٢، ١٠٢٣، ١٠٢٤، ١٠٢٥، ١٠٢٦، ١٠٢٧، ١٠٢٨، ٦٣٤٣]

[1005] حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ بارش کی دعا کے لیے باہر تشریف لے گئے اور وہاں جا کر اپنی چادر کو پلٹا۔

(٢) بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: «اِجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ»

باب:2- نبی ﷺ کی بد دعا کہ (مشرکین پر) ایسی قحط سالی ڈال جیسی حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں تھی

١٠٠٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ

[1006] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب آخری رکعت (کے رکوع) سے اپنا سر اٹھاتے تو دعا کرتے: ''اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! بے بس اور ناتواں اہل ایمان کو نجات دے، اے اللہ! قبیلۂ مضر پر اپنی گرفت سخت فرما، اللہ! ان پر ایسی قحط سالی ڈال جیسی حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں

وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ». وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ». [راجع: ٧٩٧]

تھی۔'' اور نبی ﷺ نے فرمایا: ''قبیلۂ غفار کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور قبیلۂ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھا۔''

قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ: هٰذَا كُلُّهُ فِي الصُّبْحِ.

(راویٔ حدیث) حضرت ابو زناد اپنے باپ سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مذکورہ دعائیں صبح کی نماز میں تھیں۔

١٠٠٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا رَأٰى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا قَالَ: «اَللّٰهُمَّ سَبْعًا كَسَبْعِ يُوسُفَ» فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى أَكَلْنَا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيفَ، وَيَنْظُرُ أَحَدُكُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ، فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا، فَادْعُ اللهَ لَهُمْ. قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِى ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿إِنَّكُمْ عَآئِدُونَ يَوْمَ نَبْطِشُ ٱلْبَطْشَةَ ٱلْكُبْرَىٰٓ﴾ [الدخان: ١٠-١٦]

[1007] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے لوگوں کی اسلام سے سرتابی دیکھی تو بددعا کی: ''اے اللہ! انھیں سات برس تک قحط سالی میں مبتلا کر دے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں قحط پڑا تھا۔'' چنانچہ قحط نے انھیں ایسا دبوچا کہ ہر چیز نیست و نابود ہوگئی یہاں تک کہ لوگوں نے چمڑے، مردار اور گلے سڑے جانور کھانے شروع کر دیے۔ اور ان میں سے اگر کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک کی وجہ سے اسے دھواں سا دکھائی دیتا۔ آخر ابوسفیان نے آکر آپ کی خدمت میں عرض کی: اے محمد! آپ اللہ کی اطاعت اور اقرباء پروری کا حکم دیتے ہیں، آپ کی قوم مری جارہی ہے، آپ ان کے لیے اللہ سے دعا فرمائیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ﴾ تا ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى﴾ ''اے نبی! اس دن کا انتظار کرو جب آسمان سے ایک صاف دھواں ظاہر ہوگا'' اس فرمان الٰہی تک ''جب ہم انھیں سختی سے پکڑیں گے۔''

وَالْبَطْشَةُ الْكُبْرٰى يَوْمَ بَدْرٍ. فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ. [انظر: ١٠٢٠، ٤٦٩٣، ٤٧٦٧، ٤٧٧٤، ٤٨٠٩، ٤٨٢٠، ٤٨٢١، ٤٨٢٢، ٤٨٢٣، ٤٨٢٤، ٤٨٢٥]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: البطشة، یعنی سخت پکڑ بدر کے دن ہوئی۔ قرآن مجید میں جس دھویں، پکڑ اور قید کا ذکر ہے، اسی طرح آیت روم کا مصداق، سب واقع ہو چکے ہیں۔

(٣) بَابُ سُؤَالِ النَّاسِ الْإِمَامَ الْاِسْتِسْقَاءَ إِذَا قُحِطُوا

باب: 3- قحط کے زمانے میں لوگوں کا امام سے باران رحمت کے لیے دعا کی اپیل کرنا

١٠٠٨ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالَ الْيَتَامٰى عِصْمَةً لِّلْأَرَامِلِ

[انظر: ١٠٠٩]

[1008] عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اکثر) جناب ابو طالب کا شعر پڑھا کرتے تھے:

''وہ گورے مکھڑے والا جس کے رخ زیبا کے واسطے سے ابر رحمت کی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ وہ یتیموں کا سہارا، بیواؤں اور مسکینوں کا سرپرست ہے۔''

١٠٠٩ - وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ: رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَسْقِي فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيشَ كُلُّ مِيزَابٍ:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالَ الْيَتَامٰى عِصْمَةً لِّلْأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ. [راجع: ١٠٠٨]

[1009] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب میں نبی ﷺ کے چہرۂ انور کو دعائے استسقاء کرتے وقت دیکھتا ہوں تو اکثر مجھے شاعر (ابوطالب) کا شعر یاد آجاتا ہے۔ آپ منبر سے نہ اتر پاتے تھے کہ تمام پرنالے تیزی سے بہنے لگتے۔ وہ شعر یہ ہے:

''وہ گورے مکھڑے والا جس کے رخ زیبا کے واسطے سے ابر رحمت کی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ وہ یتیموں کا سہارا، بیواؤں اور مسکینوں کا سرپرست ہے۔''

فائدہ: رخ زیبا کے واسطے سے مراد آپ کا دعا کرنا ہے۔ یہ شعر جناب ابو طالب کے اس قصیدے سے ہے جو ایک سو دس اشعار پر مشتمل ہے جسے انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں پڑھا تھا، نیز ان احادیث میں یہ ادب بیان ہوا ہے کہ اگر قحط آجائے تو لوگ اپنے امام سے دعائے استسقاء کی اپیل کریں اور اس کے ساتھ مل کر دعا کا اہتمام کریں۔[1]

١٠١٠ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ

[1010] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ عادت تھی کہ جب لوگ قحط سالی میں مبتلا ہوتے تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے دعائے استسقاء کی

1 فتح الباري: 639,638/2.

أَنَسٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قُحِطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا ﷺ فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ: فَيُسْقَوْنَ. [انظر: ٣٧١٠]

اپیل کرتے اور اللہ کے حضور یوں دعا کرتے: اے اللہ! پہلے ہم اپنے نبی ﷺ سے دعائے استقاء کی اپیل کیا کرتے تھے تو (ان کی دعا کے نتیجے میں) تو بارش برسا دیتا تھا۔ اب ہم تیرے نبی ﷺ کے چچا (کی دعا) کے ذریعے سے بارش کی التجا کرتے ہیں، تو (اب بھی رحم فرما کر) بارش برسا دے۔ راوی کہتا ہے کہ پھر بارش برسنے لگتی تھی۔

(٤) بَابُ تَحْوِيلِ الرِّدَاءِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

باب: 4- بارانِ رحمت طلب کرتے وقت چادر پلٹنا

١٠١١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَاءَهُ. [راجع: ١٠٠٥]

[1011] حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بارش کے لیے دعا کی اور اپنی چادر الٹا دی۔

١٠١٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: إِنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ ابْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ أَبَاهُ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

[1012] حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے اور بارش کے لیے دعا کی۔ آپ قبلہ رو ہوئے، اپنی چادر پلٹی اور دو رکعت ادا کیں۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: هُوَ صَاحِبُ الْأَذَانِ، وَلٰكِنَّهُ وَهِمَ لِأَنَّ هٰذَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ، مَازِنُ الْأَنْصَارِ. [راجع: ١٠٠٥]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں: شیخ ابن عیینہ کہا کرتے تھے کہ مذکورہ عبداللہ بن زید صاحب اذان ہیں۔ لیکن یہ ان کا وہم ہے کیونکہ یہ عبداللہ بن زید عاصم مازنی ہیں جو انصار کے قبیلۂ مازن سے تعلق رکھتے ہیں۔

(٥) بَابُ انْتِقَامِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ بِالْقَحْطِ إِذَا انْتُهِكَتْ مَحَارِمُهُ

باب: 5- جب اللہ کی حرمتوں کو پامال کیا جائے تو وہ قحط کے ذریعے سے لوگوں کو سزا دیتا ہے

وضاحت: اس عنوان کے تحت امام بخاری رحمہ اللہ نے کوئی حدیث یا اثر بیان نہیں کیا۔ اس عنوان کے حسب حال حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف سے دین اسلام کے متعلق سرتابی دیکھی تو

ان کے خلاف بددعا فرمائی، پھر وہ لوگ قحط میں مبتلا ہوئے۔[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انتقام کا کوڑا اس وقت حرکت میں آتا ہے جب اس کے احکام سے سرتابی کی جائے اور اس کی پابندیوں کی پروا نہ کی جائے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو قرآنی آیات ہیں ان میں اللہ کی طرف سے انتقام کا پورا ضابطہ بیان ہوا ہے جن کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے: ''آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان سے صاف دھواں ظاہر ہوگا جو لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ المناک عذاب ہوگا۔ اے ہمارے رب! ہم سے اس عذاب کو دور کر دے، ہم ایمان لائے ہیں۔ اس وقت انھیں نصیحت کہاں کارگر ہوگی، حالانکہ ان کے پاس رسول مبین آچکا، پھر انھوں نے اس سے روگردانی کی اور کہنے لگے: یہ تو سکھایا پڑھایا دیوانہ ہے۔ ہم تھوڑی دیر کے لیے عذاب ہٹا دیں گے مگر تم پھر وہی کرو گے جو پہلے کرتے رہے۔ پھر جس دن ہم سخت گرفت کریں گے تو پھر انتقام لے کر رہیں گے۔''[2] معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ اس عنوان کے تحت حدیث ابن مسعود سند کی معمولی تبدیلی کے ساتھ ذکر کرنا چاہتے تھے لیکن کسی رکاوٹ کی وجہ سے ایسا نہ کر سکے۔ واللہ أعلم.

(٦) بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

باب: 6- جامع مسجد میں بارش کے لیے دعا کرنا

١٠١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَائِمًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ يُغِيثُنَا. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا». قَالَ أَنَسٌ: وَلَا وَاللهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَلَا شَيْئًا وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ، قَالَ: فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِّثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ. قَالَ:

[1013] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے دن مسجد نبوی میں اس دروازے سے داخل ہوا جو منبر کے بالکل سامنے تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں، آپ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ ہم پر بارش برسائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر یوں دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ! ہم پر بارش نازل فرما۔ اے اللہ! ہمیں باران رحمت عطا فرما۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: اللہ کی قسم! ہمیں دور دور تک آسمان پر کوئی چھوٹا یا بڑا بادل کا ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا حویلی ہی حائل تھی (کہ ہم بادلوں کو نہ دیکھ سکتے ہوں)۔ اچانک سلع پہاڑ کے پیچھے سے ڈھال کی طرح ایک بادل نمودار ہوا۔ جب وہ آسمان کے وسط میں آیا تو ادھر ادھر پھیل گیا، پھر وہ

1 صحيح البخاري، الاستسقاء، حديث: 1007. 2 الدخان 44: 10-16.

وَاللهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا، ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ يُمْسِكْهَا. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْجِبَالِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ». قَالَ: فَانْقَطَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ.

برسنے لگا۔ اللہ کی قسم! ہم نے ہفتہ بھر سورج نہ دیکھا۔ دوسرے جمعہ کو پھر اسی دروازے سے ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے، اس نے آپ کے سامنے آ کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مال تلف ہوگئے اور راستے بند ہوگئے ہیں، اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ ہم سے اس بارش کو روک لے۔ حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی: ”اے اللہ! اب یہ بارش ہمارے اردگرد تو ہو لیکن ہم پر نہ برسے۔ اے اللہ! اسے ٹیلوں، پہاڑوں، میدانوں، وادیوں اور باغوں پر برسا۔“ راوی کہتے ہیں کہ بارش فوراً بند ہوگئی اور ہم دھوپ میں چلنے پھرنے لگے۔

قَالَ شَرِيكٌ: فَسَأَلْتُ أَنَسًا: أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي. [راجع: ٩٣٢]

(راویٔ حدیث) شریک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ؓ سے پوچھا: یہ وہی پہلا شخص تھا؟ انھوں نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔

(٧) بَابُ الْاسْتِسْقَاءِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

باب: 7- خطبۂ جمعہ میں قبلہ رو ہوئے بغیر بارش کی دعا کرنا

١٠١٤ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ يُغِيثُنَا. فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا» قَالَ أَنَسٌ: وَلَا وَاللهِ

[1014] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں اس دروازے سے داخل ہوا جو دارِ قضاء کی طرف تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مال مویشی تباہ ہو گئے اور راستے ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ ہم پر بارش برسائے۔ رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: ”اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ! ہمیں بارانِ رحمت عطا فرما۔ اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔“ حضرت انس کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ہمیں دور دور تک کوئی بادل کا چھوٹا یا

مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ، قَالَ: فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ، فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا، ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ». قَالَ: فَأَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ.

بڑا ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا حویلی ہی حائل تھی۔ اچانک سلع پہاڑ کے پیچھے سے ڈھال کی طرح ایک چھوٹا سا بادل نمودار ہوا۔ جب وہ آسمان کے درمیان آیا تو پھیل گیا، پھر برسنے لگا۔ اللہ کی قسم! ہم نے ہفتہ بھر سورج نہ دیکھا۔ پھر اگلے جمعے ایک شخص اس دروازے سے داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے ٹوٹ پھوٹ گئے، اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ ہم سے بارش روک لے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: ''اے اللہ! اب یہ بارش ہمارے اردگرد تو ہو لیکن ہم پر نہ برسے۔ اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑوں، وادیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر بارش برسا۔'' حضرت انس فرماتے ہیں کہ بارش رک گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔

قَالَ شَرِيكٌ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ؟ فَقَالَ: مَا أَدْرِي. [راجع: ٩٣٢]

شریک نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا یہ وہی پہلا شخص تھا؟ انھوں نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔

(٨) بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب: 8- منبر پر (کھڑے کھڑے) بارش کی دعا کرنا

١٠١٥ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَحَطَ الْمَطَرُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّسْقِيَنَا. فَدَعَا فَمُطِرْنَا فَمَا كِدْنَا أَنْ نَّصِلَ إِلٰى مَنَازِلِنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ. قَالَ: فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اُدْعُ

[1015] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! بارش نہیں ہو رہی، آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہم پر باران رحمت نازل فرمائے۔ آپ نے دعا فرمائی تو ہم پر بارش برسنے لگی، ہم بڑی مشکل سے اپنے گھروں کو پہنچے، چنانچہ آئندہ جمعہ تک ہم پر بارش برستی رہی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (اگلے جمعے) وہی شخص یا کوئی دوسرا کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے

اللهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا». قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِينًا وَّشِمَالًا، يُمْطَرُونَ وَلَا يُمْطَرُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ. [راجع: ٩٣٢]

رسول! اللہ سے دعا کریں کہ ہم سے بارش روک لے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش ہو ہم پر نہ ہو۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بادل کو چھٹ کر دائیں بائیں جاتے دیکھا، پھر دوسرے لوگوں پر تو بارش ہوتی رہی لیکن اہل مدینہ پر نہیں ہو رہی تھی۔

(٩) بَابُ مَنِ اكْتَفٰى بِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

باب: 9- بارش کی دعا کے لیے نماز جمعہ پر اکتفا کرنا

١٠١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: هَلَكَتِ الْمَوَاشِي، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ. فَدَعَا فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي، فَادْعُ اللهَ يُمْسِكْهَا فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ». فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ. [راجع:٩٣٢]

[1016] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: مویشی ہلاک ہونے لگے اور راستے مسدود ہو گئے ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے بارش کی دعا کی تو دوسرے جمعہ تک ہم پر بارش ہوتی رہی پھر کوئی شخص آیا اور کہنے لگا کہ (بارش کی وجہ سے) مکانات گرنے لگے اور راستے ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں، اللہ سے دعا کریں کہ وہ بارش روک لے۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑوں، وادیوں اور باغوں پر بارش برسا۔'' چنانچہ مدینہ منورہ سے کپڑا پھٹنے کی طرح بادل چھٹ گئے۔

(١٠) بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا انْقَطَعَتِ السُّبُلُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَطَرِ

باب: 10- جب کثرت بارش سے راستے مسدود ہو جائیں تو (اس کے رک جانے کی) دعا کرنا

١٠١٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكَتِ الْمَوَاشِي، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ. فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَمُطِرُوا مِنْ جُمُعَةٍ إِلٰى جُمُعَةٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ!

[1017] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! قحط سالی کی وجہ سے مال مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں، آپ اللہ سے (بارش کی) دعا فرمائیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ان پر بارش برستی رہی۔ پھر ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ

تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ عَلَى رُؤُسِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ، وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ». فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ. [راجع: ٩٣٢]

کے رسول! کثرت باراں سے گھر منہدم، راستے تباہ اور مویشی ہلاک ہو گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ریت کے ٹیلوں، نشیبی وادیوں اور درخت اگنے کے مقامات پر بارش برسا۔'' اس کے بعد مدینہ منورہ سے اس طرح بادل چھٹ گئے جس طرح کپڑا پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

(١١) بَابُ مَا قِيلَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُحَوِّلْ رِدَاءَهُ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: 11- اس بات کی حقیقت کہ نبی ﷺ نے جمعہ کے دن بارش کی دعا کرتے وقت چادر نہیں پلٹی

١٠١٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا شَكَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ هَلَاكَ الْمَالِ وَجَهْدَ الْعِيَالِ، فَدَعَا اللهَ يَسْتَسْقِي.

[1018] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے ہاں مال کے ہلاک ہونے اور اہل وعیال کے مشقت میں مبتلا ہونے کی شکایت کی تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا فرمائی۔

وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ حَوَّلَ رِدَاءَهُ، وَلَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. [راجع: ٩٣٢]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے چادر پلٹنے یا استقبالِ قبلہ کا ذکر نہیں کیا۔

(١٢) بَابٌ: إِذَا اسْتَشْفَعُوا إِلَى الْإِمَامِ لِيَسْتَسْقِيَ لَهُمْ لَمْ يَرُدَّهُمْ

باب: 12- جب لوگ امام سے بارش کے لیے دعا کی اپیل کریں تو وہ اسے مسترد نہ کرے

١٠١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكَتِ الْمَوَاشِي، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ، فَدَعَا اللهَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى

[1019] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مویشی تباہ اور راستے بند ہو گئے ہیں، آپ اللہ سے بارش کی دعا فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ سے دعا فرمائی۔ اس کے نتیجے میں اس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر ایک شخص

الْجُمُعَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ عَلَى ظُهُورِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ». فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ. [راجع: ۹۳۲]

نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! مکانات منہدم ہو گئے، راستے ٹوٹ پھوٹ گئے اور مویشی تباہ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ریت کے ٹیلوں، ندیوں اور باغوں پر بارش برسا۔'' اس کے بعد بادل مدینہ سے اس طرح چھٹ گیا جس طرح کپڑا پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

(۱۳) بَابٌ: إِذَا اسْتَشْفَعَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ عِنْدَ الْقَحْطِ

باب: 13- قحط کے وقت جب مشرکین، اہل اسلام سے دعا کی درخواست کریں

۱۰۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَؤُوا عَنِ الْإِسْلَامِ، فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى هَلَكُوا فِيهَا وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ، فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! جِئْتَ تَأْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَإِنَّ قَوْمَكَ هَلَكُوا فَادْعُ اللهَ تَعَالٰى. فَقَرَأَ: ﴿فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِى ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ الْآيَةَ [الدّخان: ۱۰]. ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ. فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ ٱلْبَطْشَةَ ٱلْكُبْرَىٰٓ﴾ [الدّخان: ۱٦] يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ:

وَزَادَ أَسْبَاطٌ عَنْ مَنْصُورٍ: فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسُقُوا الْغَيْثَ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا، وَشَكَا النَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا». فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَأْسِهِ، فَسُقُوا النَّاسُ حَوْلَهُمْ.

[1020] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب قریش نے اسلام قبول کرنے میں تاخیر کی تو نبی ﷺ نے ان کے خلاف بد دعا فرمائی۔ اس کے بعد انھیں خشک سالی اور قحط نے آلیا حتی کہ وہ ہلاک ہونے لگے اور مردار اور ہڈیاں وغیرہ کھانے پر مجبور ہو گئے۔ اس دوران میں ابوسفیان آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: محمد! آپ (لوگوں کو تو) صلہ رحمی کا حکم کرتے ہیں لیکن آپ کی اپنی قوم تباہ ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں، رسول اللہ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں: ''اس دن کا انتظار کرو جب آسمان پر نمایاں دھواں چھا جائے گا۔'' پھر وہ (قریش) کفر کی طرف لوٹ گئے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جس روز ہم انھیں بری طرح سخت انداز میں پکڑیں گے۔'' یعنی بدر کے دن۔

(راویٔ حدیث) اسباط نے اپنے شیخ منصور سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تو ان پر بارش ہوئی، پھر سات دن بارش ہوتی رہی۔ آخر کار لوگوں نے کثرت بارش کی شکایت کی تو آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش ہو، ہم پر نہ برسے۔'' چنانچہ بادل آپ کے

[راجع: ١٠٠٧]

سر مبارک سے چھٹ گیا اور اردگرد لوگوں پر خوب بارش ہوئی۔

(١٤) بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا كَثُرَ الْمَطَرُ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا

١٠٢١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَقَامَ النَّاسُ فَصَاحُوا فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا. فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا»، مَرَّتَيْنِ، وَايْمُ اللهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ فَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ، فَأَمْطَرَتْ، وَنَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَصَلّٰى، فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ يَزَلِ الْمَطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ صَاحُوا إِلَيْهِ: تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ يَحْبِسُهَا عَنَّا. فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا». فَكَشَطَتِ الْمَدِينَةُ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً، فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ. [راجع: ٩٣٢]

باب: 14- جب بارش زیادہ ہو تو حوالینا ولا علینا کے الفاظ کے ساتھ دعا کرنی چاہیے

[1021] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے تو کچھ لوگ اٹھ کر بول پڑے۔ انھوں نے فریاد کی: اللہ کے رسول! بارش نہیں ہو رہی، درخت پیلے ہوگئے اور مویشی مرنے لگے، اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دو مرتبہ فرمایا: ''اے اللہ! ہمیں سیراب فرما۔'' اللہ کی قسم! ہمیں آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا دکھائی نہیں دیتا تھا کہ اچانک ابر نمودار ہوا اور برسنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ منبر سے اترے اور نماز پڑھی، پھر واپس گھر کو لوٹے یہ بارش اگلے جمعے تک برستی رہی۔ دوسرے جمعہ جب نبی ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو کچھ لوگ پھر بلند آواز سے بولے کہ مکانات گر گئے اور راستے بند ہوگئے، آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ اس بارش کو ہم سے روک دے۔ نبی ﷺ مسکرائے اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش ہو، ہم پر نہ ہو۔'' اس کے بعد مدینے سے بادل چھٹ گئے۔ اس کے آس پاس بارش ہوتی رہی۔ مدینے میں بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں برس رہا تھا۔ میں نے مدینہ منورہ کو دیکھا کہ تاج کی طرح اس کے اردگرد بادل تھے اور یہ درمیان میں تھا۔

(١٥) بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ قَائِمًا

باب: 15- بارش کے لیے کھڑے ہو کر دعا کرنا

١٠٢٢ - وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ

[1022] ابو اسحاق السبیعی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ

أَبِي إِسْحَاقَ: خَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ، وَخَرَجَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ ابْنُ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَاسْتَسْقٰى فَقَامَ بِهِمْ عَلٰى رِجْلَيْهِ، عَلٰى غَيْرِ مِنْبَرٍ فَاسْتَسْقٰى ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ.

قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: وَرَأَى عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ النَّبِيَّ ﷺ.

بن یزید رضی اللہ عنہ حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم کے ہمراہ باہر تشریف لے گئے۔ وہاں منبر کے بغیر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر بارش کی دعا کی۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں بآواز بلند قراءت کی۔ اس کے لیے اذان اور تکبیر کا اہتمام نہ کیا۔

(راویٔ حدیث) ابو اسحاق کہتے ہیں کہ عبداللہ بن یزید انصاری نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے۔

١٠٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ أَنَّ عَمَّهُ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ - أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي لَهُمْ، فَقَامَ فَدَعَا اللهَ قَائِمًا، ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَأُسْقُوا. [راجع: ١٠٠٥]

[1023] حضرت عباد بن تمیم رحمہ اللہ کے چچا...... اور وہ نبی ﷺ کے صحابی تھے...... سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بارش کی دعا کرنے کے لیے لوگوں کے ہمراہ باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے کھڑے ہو کر دعا کی، پھر قبلے کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی چادر کو الٹ پلٹ کیا، چنانچہ لوگوں پر خوب بارش ہوئی۔

(١٦) بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

باب: 16 - نماز استسقاء میں بآواز بلند قراءت کرنا

١٠٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَتَوَجَّهَ إِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُو، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ. [راجع: ١٠٠٥]

[1024] حضرت عباد بن تمیم رحمہ اللہ کے چچا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ لوگوں کے ہمراہ بارش کی دعا کرنے کے لیے باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے قبلے کی طرف منہ کر کے دعا مانگی، اپنی چادر کو الٹ پلٹ کیا، پھر دو رکعت نماز ادا کی اور ان میں قراءت بلند آواز سے کی۔

(١٧) بَابٌ: كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ

باب: 17 - نبی ﷺ نے لوگوں کی طرف اپنی پشت کیسے پھیری؟

١٠٢٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ

[1025] حضرت عباد بن تمیم رحمہ اللہ کے چچا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جس دن نبی ﷺ بارش کی دعا کے

قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي قَالَ: فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو، ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ. [راجع: ١٠٠٥]

لیے باہر تشریف لے گئے تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ پھیری اور قبلے کی طرف منہ کر کے دعا کرنے لگے، پھر اپنی چادر کو پلٹا۔ اس کے بعد آپ نے ہمیں دو رکعت پڑھائیں جس میں باآواز بلند قراءت کی۔

(١٨) بَابُ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ رَكْعَتَيْنِ

باب:18-نماز استسقا دو رکعت ہے

١٠٢٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ. [راجع: ١٠٠٥]

[1026] حضرت عباد بن تمیم ؒ کے چچا ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دعائے استسقاء کے موقع پر دو رکعت نماز پڑھی اور اپنی چادر کو پلٹا۔

(١٩) بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْمُصَلَّى

باب:19-عید گاہ میں بارش کی دعا کرنا

١٠٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَقَلَبَ رِدَاءَهُ.

[1027] حضرت عباد بن تمیم ؒ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ دعائے استسقاء کے لیے عید گاہ تشریف لے گئے اور قبلہ رو ہو کر دو رکعتیں ادا کیں، پھر اپنی چادر کو پلٹا۔

قَالَ سُفْيَانُ: فَأَخْبَرَنِي الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: جَعَلَ الْيَمِينَ عَلَى الشِّمَالِ. [راجع: ١٠٠٥]

راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر کے دائیں کنارے کو بائیں جانب کر لیا۔

فائدہ: اس حدیث میں چادر کو الٹ پلٹ کرنے کا طریقہ بھی ذکر ہوا ہے کہ اس کے دائیں کنارے کو بائیں کندھے پر اور بائیں کنارے کو دائیں کندھے پر کر لیا جائے، نیز ایک حدیث میں چادر کے اوپر والے حصے کو نیچے اور نیچے والے کو اوپر کرنے کا ذکر بھی ہے۔ واللہ أعلم.

(٢٠) بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

باب: 20- بارش کی دعا کرتے وقت قبلہ رو ہونا

١٠٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يُصَلِّي، وَأَنَّهُ لَمَّا دَعَا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ، اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ.

[1028] حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز استسقاء کے لیے عیدگاہ تشریف لے گئے اور جب دعا کرنے لگے تو قبلے کی طرف منہ کر لیا اور اپنی چادر کو الٹ پلٹ کیا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ هٰذَا مَازِنِيٌّ، وَالْأَوَّلُ كُوفِيٌّ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ. [راجع: ١٠٠٥]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زید مازن قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں اور پہلے عبداللہ کوفہ کے رہنے والے ہیں جو یزید کے بیٹے ہیں۔

(٢١) بَابُ رَفْعِ النَّاسِ أَيْدِيَهُمْ مَعَ الْإِمَامِ فِي الْاسْتِسْقَاءِ

باب: 21- دعائے استسقاء میں لوگ بھی امام کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھائیں

١٠٢٩ - وَقَالَ أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْبَدْوِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكَتِ الْمَاشِيَةُ، هَلَكَ الْعِيَالُ، هَلَكَ النَّاسُ. فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ يَدْعُو وَرَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَدْعُونَ، قَالَ: فَمَا خَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى مُطِرْنَا، فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ حَتَّى كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْأُخْرَى، فَأَتَى الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَشِقَ الْمُسَافِرُ وَمُنِعَ الطَّرِيقُ. [راجع: ٩٣٢]

[1029] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مویشی ہلاک، اہل و عیال تباہ ہو گئے اور لوگ مرنے لگے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لیے، لوگ بھی آپ کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابھی ہم مسجد سے باہر نہیں نکلے تھے کہ بارش شروع ہو گئی، پھر یہ بارش دوسرے جمعہ تک جاری رہی۔ تب ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مسافر تنگ آ گئے اور راستے بند ہو گئے ہیں۔

١٠٣٠ - وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكٍ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

[1030] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے دعا کے لیے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

(٢٢) بَابُ رَفْعِ الْإِمَامِ يَدَهُ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

باب: 22- بارش کی دعا کرتے وقت امام کا اپنے ہاتھ اٹھانا

١٠٣١ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ وَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

[انظر: ٣٥٦٥، ٦٣٤١]

[1031] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ بارش کی دعا کے علاوہ اور کسی موقع پر دعا کرتے وقت (زیادہ) ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ اور بارش کی دعا میں اس قدر ہاتھ بلند کرتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بارش کی دعا کرتے وقت امام کو مبالغے کی حد تک ہاتھ اونچے اٹھانے چاہئیں، نیز صحیح مسلم کی حدیث کے مطابق بارش کی دعا کرتے وقت ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کرنی چاہیے۔

(٢٣) بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا مَطَرَتْ

باب: 23- بارش کے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿كَصَيِّبٍ﴾ [البقرة: ١٩]: اَلْمَطَرُ، وَقَالَ غَيْرُهُ: صَابَ وَأَصَابَ يَصُوبُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ﴿كَصَيِّبٍ﴾ سے مراد بارش ہے۔ اور دیگر نے کہا ہے: یہ لفظ صَابَ يَصُوبُ اور أَصَابَ سے مشتق ہے۔

١٠٣٢ - حَدَّثَنَا الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا».

[1032] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش ہوتی دیکھتے تو دعا کرتے: ''اے اللہ! نفع آور بارش برسا۔''

تَابَعَهُ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنْ نَّافِعٍ.

اس حدیث کی متابعت قاسم بن یحییٰ نے عبیداللہ عمری سے کی ہے، نیز اسے امام اوزاعی اور عقیل نے حضرت نافع

سے بیان کیا ہے۔

(٢٤) بَابُ مَنْ تَمطَّرَ فِي الْمَطَرِ حَتَّى يَتَحَادَرَ عَلٰى لِحْيَتِهِ

١٠٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكَ الْمَالُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ، قَالَ: فَثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالُ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهِ، قَالَ: فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ، وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ، وَالَّذِي يَلِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى. فَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ رَجُلٌ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ، وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا» قَالَ: فَمَا جَعَلَ يُشِيرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتَّى صَارَتِ الْمَدِينَةُ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ حَتَّى سَالَ الْوَادِي - وَادِي قَنَاةَ - شَهْرًا. قَالَ: فَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ. [راجع: ٩٣٢]

باب: 24- جو شخص بارش میں نہائے تا آنکہ اس کی ڈاڑھی سے پانی ٹپکنے لگے

[1033] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک دفعہ سخت قحط پڑا، چنانچہ آپ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ اس دوران میں ایک دیہاتی کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مال مویشی تباہ ہو گئے اور بچے بھوک سے مرنے لگے، آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہم پر بارش برسائے۔ رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر) دونوں ہاتھ اٹھا لیے جبکہ اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بادل ایسے اٹھا جیسے پہاڑ ہوتے ہیں۔ ابھی رسول اللہ ﷺ منبر سے اترے نہیں تھے کہ میں نے دیکھا بارش آپ کی ڈاڑھی مبارک سے ٹپک رہی تھی۔ تمام دن بارش ہوتی رہی، کل، پرسوں اور ترسوں، بعدازاں دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی دیہاتی یا کوئی اور شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مکانات گرنے لگے اور مویشی ڈوبنے لگے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا، ہم پر نہ برسا۔'' حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آسمان کی جس طرف اشارہ فرماتے ادھر سے بادل چھٹ جاتا حتی کہ مدینہ منورہ ڈھال کی طرح ہو گیا اور وادئ قنات مہینہ بھر بہتی رہی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینے کے اطراف سے جو شخص بھی آتا وہ کثرت بارش کی خبر دیتا تھا۔

(٢٥) بَابٌ : إِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ

باب: 25- جب آندھی چلے (تو کیا کرنا چاہیے؟)

١٠٣٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَتِ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ إِذَا هَبَّتْ عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ.

[1034] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب تیز آندھی چلتی تو نبی ﷺ کے چہرۂ انور پر خوف کے آثار نمایاں ہوتے۔

فائدہ: آندھی کے بعد اکثر بارش ہوتی ہے، اس مناسبت سے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو یہاں بیان فرمایا ہے۔ قوم عاد پر آندھی کی شکل میں عذاب آیا تھا، اس لیے آندھی کے وقت عذاب الٰہی کا تصور فرما کر آپ گھبرا جاتے اور گھٹنوں کے بل گر جاتے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ جب تیز آندھی چلتی تو آپ یوں دعا کرتے: ''یا اللہ! میں اس آندھی میں تجھ سے خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے نتیجے میں بھی خیر ہی چاہتا ہوں۔ یا اللہ! میں اس کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں اور اس کے نتیجے میں جو برائی پوشیدہ ہے اس سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔''[1] قرآن مجید میں لفظ ریاح رحمت کی ہوا اور لفظ ریح عذاب کی ہوا پر بولا گیا ہے۔

(٢٦) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «نُصِرْتُ بِالصَّبَا»

باب: 26- فرمان نبوی کہ باد صبا سے میری مدد کی جاتی ہے

١٠٣٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ». [انظر: ٣٢٠٥، ٣٣٤٣، ٤١٠٥]

[1035] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بادصبا سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد کو مغربی ہوا سے ہلاک کیا گیا۔''

(٢٧) بَابُ مَا قِيلَ فِي الزَّلَازِلِ وَالْآيَاتِ

باب: 27- زلزلوں اور علامات قیامت کے متعلق کیا ہدایات ہیں؟

١٠٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ

[1036] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ علم اٹھا لیا جائے گا، زلزلے بکثرت آئیں گے، وقت کم ہوتا

[1] صحیح مسلم، الصلاۃ، حدیث: 2084 (899).

النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ - وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ - حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ».

[راجع: ٨٥]

جائے گا، فتنوں کا ظہور ہوگا اور قتل و غارت عام ہوگی، یہاں تک کہ تمھارے ہاں مال و دولت کی بہتات ہوگی، یعنی وہ عام ہوجائے گا۔"

١٠٣٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ: «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا». قَالَ: قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا، فَقَالَ: قَالَ: «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا». قَالَ: قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا، قَالَ: قَالَ: «هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». [انظر: ٧٠٩٤]

[1037] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! ہمارے شام اور یمن میں برکت عطا فرما۔" لوگوں نے عرض کیا: ہمارے نجد کے لیے بھی برکت کی دعا کریں۔ تو آپ نے دوبارہ فرمایا: "اے اللہ! ہمارے شام اور یمن کو بابرکت فرما۔" لوگوں نے پھر عرض کیا اور ہمارے نجد میں بھی۔ تو آپ نے فرمایا: "وہاں زلزلے اور فتنے برپا ہوں گے، نیز شیطان کا گروہ بھی وہیں ہوگا۔"

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ارض فتن کی نشاندہی کرتے وقت مشرق کی طرف اشارہ فرمایا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد نجد عراق ہے جو شروع ہی سے فتنوں کی آماجگاہ ہے۔ اسی علاقے سے مسلمانوں کے افتراق اور انتشار کا آغاز ہوا جو آج تک جاری وساری ہے۔ اس سے مراد نجد حجاز نہیں جیسا کہ بدعتی حضرات کی طرف سے تأثر دیا جاتا ہے کیونکہ اس علاقے سے تو ایسی تحریک نے جنم لیا جس نے خلفائے راشدین کی یاد تازہ کر دی۔

(٢٨) بَابُ: قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ﴾ [الواقعة: ٨٢]

باب: 28- ارشاد باری تعالیٰ: "تم نے (دین اسلام کی) تکذیب کو ذریعہ معاش بنالیا ہے" (کی وضاحت)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شُكْرَكُمْ.

حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رزق سے مراد شکر ہے۔

١٠٣٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ

[1038] حضرت زید بن خالد جہنی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حدیبیہ کے مقام پر ہمیں رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی جبکہ رات کو بارش ہوچکی تھی۔ نبی ﷺ نماز سے فراغت کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت

صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟» قَالُوا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: «أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ». [راجع: ٨٤٦]

کیا: ''تم جانتے ہو کہ تمھارے رب نے اس وقت کیا فرمایا ہے؟'' لوگوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''(رب تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ) کچھ میرے بندے مجھ پر ایمان لانے والے بنے اور کچھ نے میرے ساتھ کفر کیا، جنھوں نے کہا کہ ہم پر صرف اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے مینہ برسا ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والے اور ستاروں سے کفر کرنے والے ہیں اور جنھوں نے کہا کہ فلاں ستارے کے باعث بارش ہوئی ہے وہ میرے ساتھ کفر کرنے والے اور ستاروں پر ایمان لانے والے ٹھہرے۔''

(٢٩) بَابٌ: لَا يَدْرِي مَتٰى يَجِيءُ الْمَطَرُ إِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى

باب: 29- اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پانچ چیزوں کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔''

١٠٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مِفْتَاحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ: لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَّا يَكُونُ فِي غَدٍ، وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَّا يَكُونُ فِي الْأَرْحَامِ، وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، وَمَا يَدْرِي أَحَدٌ مَتٰى يَجِيءُ الْمَطَرُ». [انظر: ٤٦٢٧، ٤٦٩٧، ٤٧٧٨، ٧٣٧٩]

[1039] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''غیب کی چابیاں پانچ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا: کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا؟ کوئی نہیں جانتا کہ شکم مادر میں کیا ہے؟ کسی کو پتہ نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا؟ کسی کو علم نہیں کہ وہ کہاں مرے گا؟ کسی کو خبر نہیں کہ بارش کب برسے گی؟

فوائد ومسائل: ❶ اس مرکزی عنوان کے اختتام پر امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں ایک نظریاتی اصلاح کو ضروری خیال کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ بارش ہونے کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ فلاں دن یا فلاں وقت یقینی طور پر بارش ہو جائے گی۔ محکمۂ موسمیات بھی اپنے ظن وتخمین سے پیش گوئی کرتا ہے جو غلط بھی ہو جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں بھی اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا

تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾ ''بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔ وہی بارش برساتا ہے۔ وہی جانتا ہے کہ شکم مادر میں کیا ہے۔ نہ ہی کوئی یہ جانتا ہے کہ کل کیا کام کرے گا اور نہ یہ جانتا ہے کہ کس سرزمین میں مرے گا۔ اللہ یہ سب کچھ جاننے والا اور بڑا باخبر ہے۔''[1] ② آج کل رحم مادر کے متعلق بہت بلند بانگ دعوے کیے جاتے ہیں کہ جدید آلات کے ذریعے سے بچے کے نر اور مادہ ہونے کا پتہ لگا لیا جاتا ہے، حالانکہ ماں کے پیٹ میں صرف نر مادہ نہیں بلکہ اس میں یہ بھی شامل ہے کہ جب فرشتہ جنین میں روح ڈالتا ہے تو اس کی عمر اس کی روزی، وہ نیک بخت ہوگا یا بد بخت، الغرض یہ تمام باتیں بھی رحم مادر کے مراحل میں شامل ہیں، نیز جدید آلات سے جو کچھ پتہ لگایا جاتا ہے وہ بھی یقینی اور حتمی نہیں ہوتا۔ روز مرہ کے سیکڑوں واقعات و مشاہدات اس کی تائید کرتے ہیں۔ ویسے بھی اس طرح کی معلومات کے متعلق دلچسپی رکھنا بے سود ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ڈاکٹر حضرات کی پیش گوئی کی بنا پر گھر میں تقریبات کی تیاریاں عروج پر ہوتی ہیں کہ اچانک لڑکے کے بجائے لڑکی کی پیدائش ان کے لیے سوہانِ روح بن جاتی ہے، اس لیے الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے سے معلومات لینا فضول شوق کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔ واللہ أعلم.

---

1 لقمان 34:31.

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

16 - أَبْوَابُ الْكُسُوفِ

گرہن اور نماز گرہن سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ الصَّلَاةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

باب: 1 - سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا

١٠٤٠ - **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يَنْكَشِفَ مَا بِكُمْ». [انظر: ١٠٤٨، ١٠٦٢، ١٠٦٣، ٥٧٨٥]

[1040] حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آفتاب گہن ہو گیا۔ آپ فوراً اٹھے، درآں حالیکہ آپ کی چادر گھسٹ رہی تھی اور مسجد میں داخل ہوئے۔ ہم بھی مسجد میں آئے۔ آپ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی یہاں تک کہ آفتاب روشن ہوگیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''سورج اور چاند کسی کے مرنے سے گرہن زدہ نہیں ہوتے۔ جب تم انھیں گرہن لگا دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ تمھارے ہاں سے تاریکی دور ہو جائے۔''

١٠٤١ - **حَدَّثَنَا** شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَقُومُوا فَصَلُّوا». [انظر: ١٠٥٧، ٣٢٠٤]

[1041] حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند لوگوں میں سے کسی کے مرنے کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم انھیں اس حالت میں دیکھو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔''

١٠٤٢ - **حَدَّثَنَا** أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ

[1042] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ

وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا». [انظر: ٣٢٠١]

سے بیان کرتے ہیں: ''شمس و قمر کسی شخص کی موت و حیات کی بنا پر بے نور نہیں ہوتے بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو علامتیں ہیں، لہٰذا جب تم انھیں گہن زدہ دیکھو تو نماز پڑھو۔''

١٠٤٣ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ النَّاسُ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَصَلُّوا وَادْعُوا اللهَ». [انظر: ١٠٦٠، ٦١٩٩]

[1043] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں سورج گرہن اس دن ہوا جس دن آپ کے لخت جگر ابراہیم ؓ کی وفات ہوئی تھی۔ لوگوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم کی وفات کے سبب سورج بے نور ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند کسی کے مرنے اور پیدا ہونے سے گرہن زدہ نہیں ہوتے۔ جب تم گرہن دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو۔''

(٢) بَابُ الصَّدَقَةِ فِي الْكُسُوفِ

باب:2- گرہن کے وقت صدقہ و خیرات کرنا

١٠٤٤ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُولٰى ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ،

[1044] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک دفعہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں بہت طویل قیام کیا، پھر رکوع کیا تو وہ بھی بہت طویل کیا۔ رکوع کے بعد قیام کیا تو وہ بھی بہت طویل تھا لیکن پہلے قیام سے کچھ مختصر۔ پھر آپ نے طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے قدرے کم تھا۔ پھر سجدہ بھی بہت طویل کیا۔ دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا جیسا کہ پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو آفتاب صاف ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ کی حمد و ثنا

ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا»، ثُمَّ قَالَ: «يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا». [انظر: ١٠٤٦، ١٠٤٧، ١٠٥٠، ١٠٥٦، ١٠٥٨، ١٠٦٤، ١٠٦٦، ١٢١٢، ٣٢٠٣، ٤٦٢٤، ٥٢٢١، ٦٦٣١]

کے بعد فرمایا: ''بلاشبہ یہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، یہ دونوں کسی کے مرنے جینے سے گرہن زدہ نہیں ہوتے۔ جس وقت تم ایسا دیکھو تو اللہ سے دعا کرو، اس کی کبریائی کا اعتراف کرو، نماز پڑھو اور صدقہ وخیرات کرو۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اے امت محمد! اللہ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں ہے کہ اس کا غلام یا اس کی باندی بدکاری کرے، اے امت محمد! اللہ کی قسم! اگر تم اس بات کو جان لو جو میں جانتا ہوں تو تمھیں ہنسی بہت کم آئے اور رونا بہت زیادہ آئے۔''

(٣) بَابُ النِّدَاءِ بِـ: «اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ»، فِي الْكُسُوفِ

باب:3- گرہن کے وقت الصلاة جامعة کے الفاظ سے اعلان کرنا

١٠٤٥ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ أَبِي سَلَّامٍ الْحَبَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نُودِيَ: إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ. [انظر: ١٠٥١]

[1045] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں جب سورج گہن ہوا تو یوں اعلان کیا گیا: اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ.

(٤) بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ فِي الْكُسُوفِ

باب: 4- نماز کسوف کے وقت امام کا خطبہ دینا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ.

حضرت عائشہ اور حضرت اسماء ؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے (سورج گہن کے وقت) خطبہ ارشاد فرمایا۔

١٠٤٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَنْبَسَةُ

[1046] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی حیات طیبہ میں سورج بے نور ہوا تو آپ مسجد میں تشریف لائے، لوگوں نے آپ

قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَكَبَّرَ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ. ثُمَّ قَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ».

کے پیچھے صفیں بنالیں۔ آپ نے تکبیر تحریمہ کہی، پھر لمبی قراءت فرمائی۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر ایک طویل رکوع کیا۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو کھڑے رہے اور سجدہ نہ کیا بلکہ طویل قراءت کی جو پہلی قراءت سے قدرے کم تھی۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے قدرے کم تھا۔ اس کے بعد آپ نے سمع اللّٰہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد کہا اور سجدے میں چلے گئے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کیا۔ اس طرح آپ نے چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ نماز مکمل کی۔ نماز ختم ہونے سے پہلے پہلے سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد و ثنا بیان کی۔ اس کے بعد فرمایا: ''یہ دونوں (سورج اور چاند) اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انھیں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم انھیں بایں حالت دیکھو تو اللہ سے التجا کرتے ہوئے نماز کی طرف آجاؤ۔''

وَكَانَ يُحَدِّثُ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: إِنَّ أَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِينَةِ لَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ، قَالَ: أَجَلْ، لِأَنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ.

[راجع: ١٠٤٤]

کثیر بن عباس بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے بھی سورج گرہن کے متعلق اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح حضرت عروہ بن زبیر ؓ نے حضرت عائشہ ؓ سے بیان کی تھی۔ میں نے حضرت عروہ سے کہا: جس دن مدینہ طیبہ میں سورج کو گرہن لگا تھا تو آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ نے نماز کسوف میں نماز فجر کی طرح دو سے زیادہ رکوع نہیں کیے تھے۔ انھوں نے جواب دیا: ہاں، لیکن انھوں نے سنت کے خلاف کیا ہے۔

(٥) بَابٌ: هَلْ يَقُولُ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَوْ خَسَفَتْ؟

باب: 5- سورج گرہن کے لیے کسف یا خسف کون سا لفظ استعمال کرنا چاہیے؟

وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَخَسَفَ الْقَمَرُ﴾ [القيامة: ٨].

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَخَسَفَ الْقَمَرُ﴾ ''جب چاند کو گہن لگ جائے گا۔''

١٠٤٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلّٰى يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، وَقَامَ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولٰى، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهِيَ أَدْنٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولٰى، ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ: «إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ». [راجع: ١٠٤٤]

[1047] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا: جس دن سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ اکبر کہا اور لمبی قراءت فرمائی، پھر طویل رکوع کیا، اس کے بعد اپنا سر مبارک اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور ایسے کھڑے ہو گئے جیسے (رکوع سے) پہلے کھڑے تھے، پھر لمبی قراءت فرمائی جو پہلی قراءت سے کم تھی۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے قدرے کم تھا، اس کے بعد آپ نے لمبا سجدہ کیا، پھر آپ نے دوسری رکعت کو بھی اسی طرح ادا کیا، اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے خطبہ دیا اور شمس و قمر کے گرہن کے متعلق فرمایا: ''یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو کسی کی موت و حیات کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے۔ تم جب انھیں اس حالت میں دیکھو تو خوف زدہ ہو کر نماز کی طرف توجہ کرو۔''

(٦) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «يُخَوِّفُ اللهُ عِبَادَهُ بِالْكُسُوفِ»

باب: 6- فرمان نبوی کہ ''اللہ تعالیٰ کسوف کے ذریعے سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے''

قَالَهُ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

١٠٤٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

[1048] حضرت ابو بکرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللهُ بِهِمَا عِبَادَهُ».

وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: لَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الْوَارِثِ، وَشُعْبَةُ، وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يُونُسَ: «يُخَوِّفُ اللهُ بِهِمَا عِبَادَهُ».

وَتَابَعَهُ أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ وَتَابَعَهُ مُوسٰى عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ».

[راجع: ١٠٤٠]

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ کی آیات میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ دونوں کسی کی موت کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔''

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں: عبدالوارث، شعبہ، خالد بن عبداللہ اور حماد بن سلمہ نے یونس سے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے ''ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔''

اشعث نے حسن سے مذکورہ الفاظ بیان نہ کرنے میں یونس کی متابعت کی ہے۔ موسیٰ نے مبارک کے واسطے سے مذکورہ الفاظ بیان کرنے میں یونس کی متابعت کی ہے۔ وہ (مبارک) حسن بصری سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا: مجھے ابوبکرہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا: آپ نے فرمایا: ''ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔''

(٧) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْكُسُوفِ

باب: 7- گرہن کے وقت عذاب قبر سے پناہ مانگنا

١٠٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا، فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَائِذًا بِاللهِ مِنْ ذٰلِكَ. [انظر: ١٠٥٥، ٦٣٦٦]

[1049] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک یہودی عورت کچھ مانگنے کے لیے حاضر ہوئی اور اس نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے پناہ دے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: آیا لوگوں کو قبروں میں عذاب دیا جائے گا؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔''

١٠٥٠ - ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَرَجَعَ ضُحًى، فَمَرَّ

[1050] پھر رسول اللہ ﷺ ایک روز صبح کے وقت کہیں جانے کے لیے سواری پر سوار ہوئے تو سورج کو

رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ، وَانْصَرَفَ، فَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. [راجع: ١٠٤٤]

گرہن لگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ چاشت کے وقت واپس تشریف لائے اور آپ کا گزر ازواج مطہرات کے حجروں کے درمیان سے ہوا۔ اس کے بعد آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دی اور لوگ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے طویل قیام فرمایا، پھر طویل رکوع کیا، اس کے بعد رکوع سے اٹھ کر طویل قیام کیا جو پہلے سے قدرے کم تھا، پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ اس کے بعد رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور سجدہ کیا، پھر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ اس کے بعد آپ نے طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور سجدہ کیا، پھر اس کے بعد طویل قیام فرمایا جو پہلے سے کم تھا، پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ بعد ازاں رکوع سے اٹھے اور سجدہ فرمایا، پھر نماز سے فراغت کے بعد جو کچھ اللہ نے چاہا اسے بیان کیا، پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں۔

(٨) بَابُ طُولِ السُّجُودِ فِي الْكُسُوفِ

باب:8- نماز کسوف میں لمبا سجدہ کرنا

١٠٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نُودِيَ: إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، فَرَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ. قَالَ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: مَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهَا. [راجع: ١٠٤٥]

[1051] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا تو الصلاۃ جامعۃ کا اعلان کیا گیا۔ نبی ﷺ نے اس نماز میں ایک رکعت کے اندر دو رکوع کیے، پھر آپ کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت میں بھی دو رکوع کیے اس کے بعد آپ تشہد میں بیٹھے یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا۔ راوی حدیث (حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ) کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں نے کبھی بھی اس سے زیادہ لمبا سجدہ نہیں کیا۔

(٩) بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ جَمَاعَةً

باب:9- گرہن کی نماز باجماعت ادا کرنا

وَصَلّٰى لَهُمُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي صُفَّةِ زَمْزَمَ. وَجَمَعَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَصَلّٰى ابْنُ عُمَرَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے زمزم کے چبوترے پر لوگوں کو نماز کسوف پڑھائی۔ حضرت علی بن عبداللہ بن عباس نے بھی لوگوں کے لیے نماز باجماعت کا اہتمام کیا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نماز کسوف پڑھی۔

١٠٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَعْكَعْتَ؟ قَالَ ﷺ: «إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَصَبْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَأُرِيتُ النَّارَ فَلَمْ

[1052] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں جب سورج بے نور ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ آپ کا قیام سورۂ بقرہ کی قراءت کی طرح طویل تھا۔ پھر آپ نے طویل رکوع کیا۔ اس کے بعد سر اٹھایا تو پھر دیر تک قیام کیا لیکن آپ کا یہ قیام پہلے قیام سے قدرے کم تھا۔ پھر آپ نے طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ پھر آپ نے سجدہ فرمایا۔ بعد ازاں ایک طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے قدرے کم تھا، پھر طویل رکوع کیا جو پہلے سے قدرے مختصر تھا، اس کے بعد سر اٹھا کر طویل قیام فرمایا جو پہلے قیام سے قدرے تھوڑا تھا، پھر لمبا رکوع کیا جو پہلے سے کچھ کم تھا اس کے بعد آپ نے سجدہ فرمایا۔ آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ دونوں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے۔ جب تم اس قسم کا حادثہ دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ کھڑے کھڑے کوئی چیز ہاتھ میں لی، پھر ہم نے آپ کو پیچھے ہٹتے ہوئے بھی دیکھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جنت کو دیکھا اور ایک خوشۂ انگور کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا، اگر میں اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے۔

أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ». قَالُوا: بِمَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «بِكُفْرِهِنَّ»، قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ: «يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ».

اس کے بعد مجھے جہنم دکھائی گئی۔ میں نے آج تک اس سے زیادہ بھیانک منظر نہیں دیکھا۔ میں نے اہل دوزخ میں زیادہ تر عورتوں کی تعداد دیکھی۔'' لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کی وجہ ان کی ناشکری ہے۔'' عرض کیا گیا: آیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''(نہیں بلکہ) وہ اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور ان کا احسان نہیں مانتیں۔ اگر تم کسی عورت کے ساتھ تمام عمر احسان کرو، پھر کبھی تمھاری طرف سے کوئی ناخوش گوار بات دیکھے تو فوراً کہہ دے گی کہ میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔''

(١٠) بَابُ صَلَاةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْكُسُوفِ

باب: 10- گرہن کے وقت عورتوں کا مردوں کے ساتھ نماز پڑھنا

١٠٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ وَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي، فَقُلْتُ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ أَيْ نَعَمْ، قَالَتْ: فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي الْمَاءَ. فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتّٰى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي

[1053] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سورج کو گرہن لگا تو میں نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ کے گھر آئی۔ میں نے دیکھا کہ لوگ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عائشہ ؓ بھی کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے پوچھا: لوگوں کو کیا حالت درپیش ہے؟ انھوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سبحان اللہ کہا۔ میں نے کہا: اللہ کی طرف سے کوئی نشانی ہے؟ انھوں نے اشارے سے ہاں میں جواب دیا۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں: میں بھی نماز کے لیے کھڑی ہوگئی حتی کہ (طویل قیام کی وجہ سے) مجھے چکر آنے لگے تو میں نے اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ''کوئی چیز ایسی نہیں جسے میں نے پہلے نہ دیکھا ہو مگر میں نے اسے اس مقام پر کھڑے دیکھ لیا

الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ - لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ - يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ: مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ - لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى، فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا، فَيُقَالُ لَهُ: نَمْ صَالِحًا، فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ - لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ». [راجع: ٨٦]

ہے حتی کہ جنت اور دوزخ کا بھی مشاہدہ کر لیا ہے۔ میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ تم لوگ فتنۂ دجال کی طرح یا اس کے قریب قریب قبروں میں امتحان سے دوچار ہو گے۔ ......حضرت فاطمہ بنت منذر کہتی ہیں: میں نہیں جانتی کہ اسماء نے مثل یا قریب میں سے کون سا لفظ کہا......تم میں سے کسی کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا: اس شخص کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟ ایمان یا یقین والا...... فاطمہ کہتی ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ اسماء نے مومن یا موقن میں سے کون سا لفظ کہا...... وہ کہے گا: یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جنھوں نے ہمارے سامنے صحیح راستہ اور اس کے دلائل پیش کیے۔ ہم نے ان کی دعوت کو قبول کیا اور ایمان لے آئے اور ان کی پیروی کی۔ اس سے کہا جائے گا: تو آرام اور سکون سے سو جا۔ ہمیں تو پہلے ہی معلوم تھا کہ تو ایمان و یقین والا ہے۔ لیکن منافق یا شک کرنے والا......حضرت فاطمہ کہتی ہیں کہ میں نہیں جانتی کہ اسماء نے منافق یا مرتاب میں سے کون سا لفظ کہا...... کہے گا: میں ان کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ میں نے لوگوں سے سنا وہ کچھ بات کہتے تھے تو میں بھی وہی کہنے لگا۔“

(١١) بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْعَتَاقَةَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

باب: 11- جس نے گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کو ایک بہترین عمل خیال کیا

١٠٥٤ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ. [راجع: ٨٦]

[1054] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

(١٢) بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 12- نماز کسوف مسجد میں ادا کرنا

١٠٥٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ

[1055] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ: أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَائِذًا بِاللهِ مِنْ ذٰلِكَ. [راجع: ١٠٤٩]

یہودی عورت ان سے کچھ مانگنے آئی اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ حضرت عائشہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: آیا لوگوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا: ''میں خود عذاب قبر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

١٠٥٦ - ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا، ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ وَهُوَ دُونَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. [راجع: ١٠٤٤]

[1056] پھر ایک دن رسول اللہ ﷺ صبح سویرے (کہیں جانے کے لیے) سواری پر سوار ہوئے جبکہ سورج کو گرہن لگ چکا تھا، چنانچہ چاشت کے وقت واپس تشریف لے آئے اور حجروں کے درمیان سے گزرتے ہوئے (مسجد میں گئے) اور کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ لوگ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، آپ نے لمبا قیام کیا، پھر لمبا رکوع کیا، اس کے بعد سر اٹھا کر قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا، پھر لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، اس کے بعد سر اٹھایا اور لمبا سجدہ کیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا، پھر لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا، پھر لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، اس کے بعد سجدہ کیا جو پہلے سجدوں سے کم تھا۔ پھر نماز سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے وہ کچھ فرمایا جو اللہ نے چاہا، اس کے بعد آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں۔

فائدہ: صحیح بات یہ ہے کہ نماز کسوف مسجد میں ادا کرنا مسنون ہے اگر یہ عمل مسجد میں ادا کرنا مسنون نہ ہوتا تو اسے کھلے میدان میں ادا کرنا زیادہ مناسب تھا کیونکہ اس سے سورج کے روشن ہونے کا جلدی پتہ چل جاتا ہے۔[1] واللہ أعلم.

(١٣) بَابٌ: لَا تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ

باب: 13- کسی کی موت وحیات کے باعث سورج کو گرہن نہیں لگتا

1 فتح الباري: 702/2.

رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ، وَالْمُغِيرَةُ، وَأَبُو مُوسٰى وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

اس حدیث کو حضرت ابوبکرہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے۔

١٠٥٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا».

[راجع: ١٠٤١]

[1057] حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند کسی کی موت وحیات کے باعث بےنور نہیں ہوتے، بلکہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب تم انھیں دیکھو تو نماز پڑھو۔''

١٠٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ دُونَ قِرَاءَتِهِ فِي الْأُولٰى ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ دُونَ رُكُوعِهِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ يُرِيهِمَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ».

[راجع: ١٠٤٤]

[1058] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا تو نبی ﷺ لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے، چنانچہ آپ نے قیام میں طویل قراءت کی، پھر لمبا رکوع فرمایا۔ اس کے بعد جب اپنا سر اٹھایا تو قیام میں پھر لمبی قراءت کی جو پہلی قراءت سے قدرے کم تھی۔ اس کے بعد آپ نے رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کچھ مختصر تھا، پھر اپنا سر مبارک اٹھایا اور دو سجدے کیے۔ پھر کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ اس کے بعد کھڑے ہو کر فرمایا: ''یہ سورج اور چاند کسی کی موت وحیات کے باعث بےنور نہیں ہوتے بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے، جب تم اس قسم کا حادثہ دیکھو تو جلدی نماز کی طرف عاجزی کرتے ہوئے آؤ۔''

(١٤) بَابُ الذِّكْرِ فِي الْكُسُوفِ

باب: 14- کسوف میں ذکر کرنا

رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.

اس (مضمون کی) روایت کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے۔

١٠٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَزِعًا يَخْشٰى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ، وَقَالَ: «هٰذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللهُ بِهَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلٰى ذِكْرِ اللهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ».

[1059] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ آفتاب گرہن ہوا تو نبی ﷺ خوفزدہ ہو کر کھڑے ہو گئے۔ آپ گھبرائے کہ شاید قیامت آ گئی۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لائے اور اتنے طویل قیام، رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھائی کہ اتنی طویل نماز پڑھاتے میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''یہ نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرانے کے لیے بھیجتا ہے، یہ کسی کے مرنے جینے کی وجہ سے ظہور پذیر نہیں ہوتیں، لہٰذا جب تم ایسا دیکھو تو ذکر الٰہی کی طرف توجہ کرو، نیز دعا اور استغفار بھی خوب کرو۔''

(١٥) بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْكُسُوفِ

باب: 15- گرہن کے وقت دعا کرنا

قَالَهُ أَبُو مُوسٰى وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس (حقیقت) کو ابوموسیٰ اشعری اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے

١٠٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ النَّاسُ: اِنْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللهَ وَصَلُّوا حَتّٰى يَنْجَلِيَ». [راجع: ١٠٤٣]

[1060] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن جب سورج کو گرہن لگا تو لوگوں نے مشہور کر دیا کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے سورج کو گرہن لگا ہے، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انھیں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم انھیں اس حادثے سے دوچار دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو اور نماز پڑھو یہاں تک کہ یہ روشن ہو جائیں۔''

(١٦) بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ فِي خُطْبَةِ الْكُسُوفِ: أَمَّا بَعْدُ

باب: 16- گرہن کے دوران خطبے میں امام کا أما بعد کہنا

١٠٦١ - وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ:

[1061] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ». [راجع: ٨٦]

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب نماز کسوف سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا، آپ نے خطبہ دیا، اس میں اللہ تعالیٰ کی شایانِ شان حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''امابعد۔''

(١٧) بَابُ الصَّلَاةِ فِي كُسُوفِ الْقَمَرِ

باب: 17- چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنا

١٠٦٢ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ. [راجع: ١٠٤٠]

[1062] حضرت ابو بکرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں۔

١٠٦٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يَنْكَشِفَ مَا بِكُمْ»، وَذٰلِكَ أَنَّ ابْنًا لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاتَ يُقَالُ لَهُ: إِبْرَاهِيمُ. فَقَالَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ. [راجع: ١٠٤٠]

[1063] حضرت ابو بکرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی حیات طیبہ میں سورج گہن ہوا تو آپ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے یہاں تک کہ مسجد میں پہنچ گئے۔ لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ نے انھیں دو رکعتیں پڑھائیں۔ جب سورج روشن ہو گیا تو آپ نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ کی (عظمت کی) نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ کسی کے مرنے کی بنا پر بے نور نہیں ہوتے۔ جب ایسا ہو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو حتی کہ گرہن ختم ہو جائے۔'' چونکہ نبی ﷺ کے لخت جگر سیدنا ابراہیم ؓ کا انتقال ہوا تھا جس کی بنا پر لوگوں نے چہ میگوئیاں کرنا شروع کر دی تھیں، اس لیے آپ نے اس کی وضاحت فرمائی۔

(١٨) بَابٌ: الرَّكْعَةُ الْأُولَى فِي الْكُسُوفِ أَطْوَلُ

باب: 18- نماز کسوف میں پہلے رکوع کا طویل ہونا

١٠٦٤ - أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

[1064] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سورج گرہن کے وقت لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں جن میں چار رکوع تھے۔ ہر پہلا رکوع دوسرے سے طویل

عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي سَجْدَتَيْنِ، اَلْأَوَّلُ وَالْأَوَّلُ أَطْوَلُ. [راجع: ١٠٤٤]

تر تھا۔

(١٩) بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ

باب: 19- نماز کسوف میں بآواز بلند قراء ت کرنا

١٠٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ نَمِرٍ: سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: جَهَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ كَبَّرَ فَرَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ». ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَاءَةَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ. [راجع: ١٠٤٤]

[1065] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز خسوف میں بآواز بلند قراء ت فرمائی۔ جب قراء ت سے فارغ ہوئے تو اللّٰہ أکبر کہا اور رکوع کیا۔ پھر جب رکوع سے اپنا سر اٹھایا تو سمع اللّٰہ لمن حمده ربنا ولك الحمد کہا۔ پھر آپ نے دوبارہ قراء ت کا آغاز فرمایا۔ آپ نے نماز کسوف میں دو رکعات میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔

١٠٦٦ - وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَغَيْرُهُ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَعَثَ مُنَادِيًا بِـ: اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ. قَالَ الْوَلِيدُ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ نَمِرٍ: سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ مِثْلَهُ.

[1066] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے ایک منادی کرنے والے کو تعینات کیا جو الصلاۃ جامعة کا اعلان کرتا تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور دو رکعات میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔ ولید کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن نمر نے مجھے بتایا کہ انھوں نے بھی امام زہری سے اسی طرح سنا ہے۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقُلْتُ: مَا صَنَعَ أَخُوكَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، مَا صَلَّى إِلَّا رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ إِذْ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ قَالَ: أَجَلْ، إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَسُفْيَانُ ابْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْجَهْرِ. [راجع:

امام زہری ؒ کہتے ہیں: میں نے حضرت عروہ ؒ سے کہا: آپ کے بھائی عبداللہ بن زبیر ؓ نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ انھوں نے جب مدینہ طیبہ میں گرہن کے موقع پر نماز پڑھی تھی تو صبح کی نماز کی طرح صرف دو رکعت ہی ادا کی تھی۔ انھوں نے کہا: ہاں، لیکن ان سے سنت میں خطا سرزد ہوگئی۔

[۱۰٤٤] سلیمان بن کثیر اور سفیان بن حسین نے امام زہری سے جہری قراءت کے سلسلے میں ابن نمر کی متابعت کی ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

17 - أَبْوَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ وَ سُنَّتِهَا

سجودِ قرآن اوران کے طریقۂ کار کا بیان

(١) [بَابُ مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ وَسُنَّتِهَا]

١٠٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ شَيْخٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ وَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ: يَكْفِينِي هٰذَا، فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا. [انظر: ١٠٧٠، ٣٨٥٣، ٣٩٧٢، ٤٨٦٣]

باب: 1- سجودِ قرآن اوران کے طریقے کے متعلق جو وارد ہے

[1067] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ میں سورۂ نجم تلاوت فرمائی تو آپ نے سجدہ کیا۔ آپ کے ساتھ جو لوگ تھے ان سب نے سجدہ کیا۔ ایک عمر رسیدہ شخص کے علاوہ (کہ وہ سجدہ ریز نہ ہوا)، اس نے مٹھی بھر کنکریاں یا مٹی لے کر اسے اپنی پیشانی تک اٹھایا اور کہنے لگا: مجھے یہی کافی ہے۔ اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ وہ بحالت کفر قتل ہوا۔

فائدہ: ایک روایت میں اس عمر رسیدہ شخص کی صراحت ہے جس نے سجدۂ تلاوت نہیں کیا تھا۔ وہ امیہ بن خلف تھا جس نے مٹی ہاتھ میں لے کر اس پر اپنا ماتھا ٹیک دیا تھا۔[1]

(٢) بَابُ سَجْدَةِ ﴿تَنزِيلُ﴾ السَّجْدَةُ

١٠٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ

باب: 2- "الٓمّٓ تنزیل السجدة" میں سجدہ ہے

[1068] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر میں الٓمّٓ تنزیل السجدة اور هل أتى على الإنسان پڑھا کرتے تھے۔

---

1 صحيح البخاري، التفسير، حديث: 4863.

ﷺ قَرَأَ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ ﴿الٓمٓ تَنزِيلُ﴾ [السَّجْدَة]، و﴿هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ﴾. [راجع: ٨٩١]

(٣) بَابُ سَجْدَةِ صٓ

باب:3-سورۂ صٓ میں سجدہ ہے

١٠٦٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - هُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ﴿صٓ﴾ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ. وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا. [انظر: ٣٤٢٢]

[1069] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: سورۂ صٓ کا سجدہ ضروری نہیں، البتہ میں نے نبی ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٤) بَابُ سَجْدَةِ النَّجْمِ

باب:4-سجدۂ سورۂ نجم کا بیان

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت ابن عباس ؓ نے اسے نبی ﷺ سے بیان فرمایا ہے۔

١٠٧٠ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا، فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ، فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ وَقَالَ: يَكْفِينِي هٰذَا. قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا. [راجع: ١٠٦٧]

[1070] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سورۂ نجم تلاوت کی تو اس میں سجدہ کیا۔ ایک آدمی کے علاوہ قوم میں کوئی ایسا نہ تھا جس نے سجدہ نہ کیا ہو۔ اس نے کنکریوں یا مٹی کی مٹھی بھر لی اور اسے اپنے چہرے کی طرف اٹھا کر کہنے لگا: مجھے تو یہی کافی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں: میں نے اسے دیکھا کہ وہ بعد میں (میدان بدر میں) بحالت کفر قتل ہوا۔

(٥) بَابُ سُجُودِ الْمُسْلِمِينَ مَعَ الْمُشْرِكِينَ. وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهُ وُضُوءٌ

باب: 5- مسلمانوں کا مشرکین کے ساتھ سجدہ کرنا، حالانکہ مشرک پلید اور بے وضو ہوتا ہے

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَسْجُدُ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ وضو کے بغیر ہی سجدۂ تلاوت کر لیتے تھے۔

١٠٧١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ بِالنَّجْمِ، وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ، وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ. وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ. [انظر: ٤٨٦٢]

[1071] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سورۂ نجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ہمراہ اس وقت تمام اہل اسلام، مشرکین اور جن وانس نے سجدہ کیا۔

ابن طہمان نے بھی ایوب سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

(٦) بَابُ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ

باب:6- جس نے آیت سجدہ تلاوت کی مگر سجدہ نہ کیا

١٠٧٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿وَالنَّجْمِ﴾ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا. [انظر: ١٠٧٣]

[1072] حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے، انھوں نے حضرت زید بن ثابت ؓ سے (سجدۂ تلاوت کے متعلق) پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے سامنے سورۂ نجم پڑھی تھی لیکن آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

١٠٧٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿وَالنَّجْمِ﴾ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا. [انظر: ١٠٧٢]

[1073] حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے ایک دفعہ نبی ﷺ کے حضور سورۂ نجم تلاوت کی تھی تو آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا تھا۔

(٧) بَابُ سَجْدَةِ: ﴿إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتْ﴾

باب:7- سورۂ ﴿اذا السمآء انشقت﴾ کا سجدہ

١٠٧٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَا: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَرَأَ ﴿إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ بِهَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَا

[1074] حضرت ابوسلمہ ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ ؓ کو دیکھا کہ انھوں نے ﴿اذا السمآء انشقت﴾ کی تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا۔ میں نے عرض کیا: ابوہریرہ! کیا میں نے آپ کو سجدہ کرتے

هُرَيْرَةَ! أَلَمْ أَرَكَ تَسْجُدُ؟ قَالَ: لَوْ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ لَمْ أَسْجُدْ.

نہیں دیکھا؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگر میں نبی ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے نہ دیکھتا تو میں بھی سجدہ نہ کرتا۔

(٨) بَابُ مَنْ سَجَدَ لِسُجُودِ الْقَارِئِ

باب: 8- جو قاری کے سجدے کی بنا پر سجدہ کرتا ہے

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِتَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ - وَهُوَ غُلَامٌ - فَقَرَأَ عَلَيْهِ سَجْدَةً فَقَالَ: اُسْجُدْ فَإِنَّكَ إِمَامُنَا [فِيهَا].

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکے تمیم بن حذلم سے، جب اس نے آیت سجدہ تلاوت کی، فرمایا: سجدہ کرو کیونکہ تم اس کے متعلق ہمارے امام ہو۔

١٠٧٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ. [انظر: ١٠٧٦، ١٠٧٩]

[1075] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ہمارے سامنے جب وہ سورت تلاوت کرتے جس میں سجدہ ہوتا تو آپ خود بھی سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے تھے یہاں تک کہ بھیڑ کی وجہ سے بعض لوگوں کو پیشانی رکھنے کی بھی جگہ نہیں ملتی تھی۔

فائدہ: جمہور کا موقف یہ ہے کہ سننے والے کو ہر حالت میں سجدہ کرنا چاہیے، خواہ پڑھنے والا سجدہ کرے یا نہ کرے۔

(٩) بَابُ ازْدِحَامِ النَّاسِ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ السَّجْدَةَ

باب: 9- جب امام آیت سجدہ تلاوت کرے اور لوگوں کا رش ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

١٠٧٦ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ، فَنَزْدَحِمُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا لِجَبْهَتِهِ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ. [راجع: ١٠٧٥]

[1076] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ آیت سجدہ تلاوت فرماتے اور ہم آپ کے پاس ہوتے، آپ سجدہ کرتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے۔ اس وقت اتنا رش ہو جاتا کہ ہم میں سے کوئی اپنی پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہ پاتا کہ وہاں سجدہ کر سکے۔

(١٠) بَابُ مَنْ رَأَى أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُوجِبِ السُّجُودَ

باب: 10- جس شخص کا موقف ہے کہ اللہ عزوجل نے سجدۂ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیا

وَقِيلَ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: اَلرَّجُلُ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَجْلِسْ لَهَا؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ قَعَدَ لَهَا؟ كَأَنَّهُ لَا يُوجِبُهُ عَلَيْهِ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص آیت سجدہ سنتا ہے لیکن وہ سننے کی نیت سے نہیں بیٹھا؟ انھوں نے فرمایا: اگر وہ سننے کی نیت سے بیٹھ بھی جائے تو کیا ہے؟ گویا وہ اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں کرتے۔

وَقَالَ سَلْمَانُ: مَا لِهٰذَا غَدَوْنَا.

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم سجدہ تلاوت کے لیے نہیں آئے۔

وَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلٰى مَنِ اسْتَمَعَهَا.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سجدۂ تلاوت اس شخص پر ہے جو آیت سجدہ کو قصداً غور سے سنتا ہے۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا يَسْجُدُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ طَاهِرًا، فَإِذَا سَجَدْتَّ وَأَنْتَ فِي حَضَرٍ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، فَإِنْ كُنْتَ رَاكِبًا فَلَا عَلَيْكَ حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ.

امام زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سجدے کے لیے باوضو ہونا ضروری ہے۔ اگر بحالت اقامت سجدہ کرو تو قبلہ رو ہو کر کرو، اگر تم سوار ہو تو پھر جدھر تمھارا رخ ہو اس میں تم پر کوئی مؤاخذہ نہیں ہے۔

وَكَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ لَا يَسْجُدُ لِسُجُودِ الْقَاصِّ.

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ قصہ گو واعظ کے سجدہ کرنے پر سجدہ نہیں کرتے تھے۔

١٠٧٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِيِّ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَكَانَ رَبِيعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ - عَمَّا حَضَرَ رَبِيعَةُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِسُورَةِ النَّحْلِ حَتّٰى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ، حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَأَ بِهَا حَتّٰى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّا نَمُرُّ بِالسُّجُودِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ أَصَابَ، وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْ فَلَا

[1077] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے جمعہ کے دن منبر پر سورۂ نحل تلاوت فرمائی۔ جب آیت سجدہ پر پہنچے تو منبر سے نیچے اترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ سجدۂ تلاوت کیا۔ جب آئندہ جمعہ آیا تو آپ نے منبر پر پھر اسی سورت کی تلاوت فرمائی۔ جب آیت سجدہ پر پہنچے تو فرمایا: لوگو! ہم آیت سجدہ پڑھ رہے ہیں، جس نے اس پر سجدہ کیا اس نے ٹھیک اور درست کام کیا اور جس نے سجدہ نہ کیا اس پر کوئی گناہ نہیں، تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ نہ کیا۔

إِثْمَ عَلَيْهِ، وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

وَزَادَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنَّ اللهَ لَمْ يَفْرِضْ عَلَيْنَا السُّجُودَ إِلَّا أَنْ نَشَاءَ.

حضرت نافع نے ابن عمر ؓ کے واسطے سے حضرت عمر ؓ سے ان الفاظ کا اضافہ نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سجدۂ تلاوت ہم پر فرض نہیں کیا ہے، ہاں! اگر ہم چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

فائدہ: ہمارے نزدیک سجدۂ تلاوت سنت مؤکدہ ہے، واجب نہیں لیکن اس کا ادا کرنا افضل اور بہتر ہے کیونکہ ایک تو سنت ہے اور دوسرا یہ کہ اس کی وجہ سے شیطان بھی روتا پیٹتا ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(١١) بَابُ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ فِي الصَّلَاةِ فَسَجَدَ بِهَا

باب: 11- جس نے آیت سجدہ کو نماز میں تلاوت کیا اور اس میں سجدہ ریز ہوا

١٠٧٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرٌ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ؟ قَالَ: سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ، فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى أَلْقَاهُ. [راجع: ٧٦٦]

[1078] حضرت ابو رافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ کے ہمراہ نماز عشاء ادا کی۔ انھوں نے نماز میں ﴿اذا السمآء انشقت﴾ کی تلاوت کی تو اس میں سجدہ کیا۔ میں نے کہا: یہ سجدہ کیسا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابو القاسم ﷺ کے پیچھے یہ سجدہ کیا تھا، اس لیے میں تو ہمیشہ اس میں سجدہ کرتا رہوں گا تا آنکہ آپ سے جا ملوں۔

(١٢) بَابُ مَنْ لَّمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِّلسُّجُودِ مَعَ الْإِمَامِ مِنَ الزِّحَامِ

باب: 12- جس شخص کو بوجۂ ہجوم سجدۂ تلاوت کے لیے جگہ نہ ملے

١٠٧٩ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ فَنَسْجُدُ حَتّٰى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِّمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ. [راجع: ١٠٧٥]

[1079] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کوئی ایسی سورت تلاوت کرتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ فرماتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے حتی کہ ہم میں سے کچھ لوگوں کو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہیں ملتی تھی۔

فائدہ: سجدۂ تلاوت کی ادائیگی فوراً ضروری نہیں، اسے بعد میں بھی کیا جا سکتا ہے۔ واللّٰہ أعلم.

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

18 - أَبْوَابُ التَّقْصِيرِ

نمازِ قصر سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ، وَكَمْ يُقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ

باب: 1- نمازِ قصر کا بیان، نیز مسافر کتنے دن پڑاؤ پر قصر کر سکتا ہے

١٠٨٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَحُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ، فَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَإِنْ زِدْنَا أَتْمَمْنَا.

[انظر: ٤٢٩٨، ٤٢٩٩]

[1080] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے انیس دن پڑاؤ کیا، اس دوران آپ قصر کرتے رہے، لہٰذا ہم بھی دوران سفر انیس روز پڑاؤ کریں تو قصر کریں گے اور اگر زیادہ عرصہ اقامت کریں تو پوری پڑھیں گے۔

فائدہ: حضرت ابن عباس ؓ نے فتح مکہ کے دوران ہنگامی طور پر انیس دن کے پڑاؤ سے یہ استنباط کیا ہے کہ ہم اگر کسی مقام پر دوران سفر انیس روز ٹھہریں تو قصر کریں گے بصورت دیگر پوری نماز پڑھیں گے۔ ہمارے نزدیک ایسے ہنگامی حالات میں نمازِ قصر کے لیے اقامت کی کوئی حد نہیں۔

١٠٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ، فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، قُلْتُ: أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ قَالَ: أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا. [انظر:

[1081] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ نکل کر مدینہ سے مکہ تک کا سفر کیا، آپ اس سفر کے دوران میں مدینہ واپسی تک نماز دو دو رکعت ہی پڑھتے رہے۔ راوئ حدیث کہتے ہیں: میں نے حضرت انس ؓ سے دریافت کیا: آپ لوگ مکہ مکرمہ کچھ عرصہ ٹھہرے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں، وہاں ہم نے دس

[٤٢٩٧

دن قیام کیا تھا۔

فائدہ: مدت اقامت کے متعلق ہمارے نزدیک راجح مسلک یہ ہے کہ جو آدمی آمد اور روانگی کے دونوں دن چھوڑ کر صرف چار روز قیام کا ارادہ رکھتا ہو اسے پوری نماز پڑھنی ہوگی کیونکہ مکہ مکرمہ میں آپ کی مدت اقامت آمد اور روانگی کا دن نکال کر تین دن ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے عمل سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ نے اس مدت سے زیادہ قیام فرمایا ہو اور نماز قصر ادا کی ہو یا اس مدت سے کم قیام کیا ہو اور پوری نماز پڑھی ہو۔

(٢) بَابُ الصَّلَاةِ بِمِنًى

باب:2- مقام منیٰ میں نماز (قصر) پڑھنا

١٠٨٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَ[مَعَ] عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ، ثُمَّ أَتَمَّهَا. [انظر: ١٦٥٥]

[1082] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ کے ساتھ منیٰ میں دو دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت عثمان ؓ کے ساتھ بھی شروع خلافت میں دو ہی پڑھیں، اس کے بعد انھوں نے پوری نماز پڑھنا شروع کر دی۔

١٠٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ ابْنَ وَهْبٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ آمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى، رَكْعَتَيْنِ. [انظر: ١٦٥٦]

[1083] حضرت حارثہ بن وہب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے بحالت امن منیٰ میں ہمیں دو رکعتیں پڑھائی تھیں۔

١٠٨٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: صَلّٰى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَقِيلَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاسْتَرْجَعَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ،

[1084] حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت عثمان ؓ نے منیٰ میں چار رکعات پڑھائیں۔ جب اس بات کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے کیا گیا تو انھوں نے إنا لله و إنا إليه راجعون پڑھا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ کے ساتھ بھی منیٰ میں دو دو رکعتیں پڑھیں، کاش کہ چار رکعتوں کے بجائے میرے حصے میں وہی دو رکعتیں آئیں جو اللہ کے ہاں مقبول ہوں۔

فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ. [انظر: ١٦٥٧]

فائدہ: انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی اس رخصت سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت کو قبول کیا جائے۔ اس بنا پر ہمارے نزدیک یہی افضل ہے کہ دوران سفر میں نماز قصر پڑھی جائے، لیکن اگر کوئی رخصت سے فائدہ نہ اٹھاتے ہوئے نماز پوری ادا کرتا ہے تو یہ جائز ہے، ایسا کرنا بدعت کے زمرے میں نہیں آتا۔ واللہ أعلم.

(٣) بَابٌ: كَمْ أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّتِهِ؟

باب: 3- نبی ﷺ نے دوران حج (مکہ) میں کتنے دن قیام فرمایا؟

١٠٨٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ. تَابَعَهُ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ. [انظر: ١٥٦٤، ٢٥٠٥، ٣٨٣٢]

[1085] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام ذوالحجہ کی چار تاریخ کو صبح کے وقت مکہ مکرمہ میں پہنچے جبکہ وہ حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔ نبی ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ اسے عمرے میں بدل لیں، ہاں! جو شخص ہدی (قربانی) ساتھ لایا ہے وہ اپنے حج کو فسخ نہ کرے۔ عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر ؓ سے بیان کرنے میں ابوالعالیہ کی متابعت کی ہے۔

(٤) بَابٌ: فِي كَمْ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ؟

باب: 4- مسافر کتنی مسافت پر قصر کرے؟

وَسَمَّى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَلَيْلَةً سَفَرًا. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يَقْصُرَانِ وَيُفْطِرَانِ فِي أَرْبَعَةِ بُرُدٍ وَهِيَ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا.

نبی ﷺ نے ایک دن اور ایک رات کی مسافت کو سفر کہا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابن عباس ؓ چار برد کی مسافت پر نماز قصر پڑھتے تھے اور اس دوران روزہ نہیں رکھتے تھے۔ اور چار برد میں سولہ فرسخ ہوتے ہیں۔

١٠٨٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ». [انظر: ١٠٨٧]

[1086] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی عورت محرم کے بغیر تین دن کا سفر نہ کرے۔“

١٠٨٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ». [راجع: ١٠٨٧]

[1087] حضرت ابن عمر ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”کوئی عورت محرم کے بغیر تین دن کا سفر نہ کرے۔“

تَابَعَهُ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

احمد بن محمد مروزی نے عبداللہ بن مبارک سے، انھوں نے عبیداللہ سے، انھوں نے حضرت نافع سے، انھوں نے ابن عمر ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کرنے میں عبیداللہ کی متابعت کی ہے۔

١٠٨٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ».

[1088] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو عورت اللہ پر ایمان اور روز قیامت پر یقین رکھتی ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ ایک دن رات کی مسافت اس حالت میں طے کرے کہ اس کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو۔“

تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، وَسُهَيْلٌ، وَمَالِكٌ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

یحییٰ بن ابی کثیر، سہیل اور مالک نے مقبری سے روایت کرنے میں ابن ابی ذئب کی متابعت کی ہے۔

(٥) بَابٌ: يَقْصُرُ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَّوْضِعِهِ

باب: 5- مسافر جب اپنی جائے اقامت سے نکلے تو قصر کرے

وَخَرَجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَصَرَ وَهُوَ يَرَى الْبُيُوتَ، فَلَمَّا رَجَعَ قِيلَ لَهُ: هٰذِهِ الْكُوفَةُ؟ قَالَ: لَا، حَتَّى نَدْخُلَهَا.

حضرت علی ؓ (سفر کے لیے) نکلے تو نماز قصر پڑھی جبکہ وہ شہر کے مکانات کو دیکھ رہے تھے اور جب واپس آئے تو ان سے کہا گیا: وہ کوفہ نظر آرہا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس میں داخل ہونے سے پہلے نماز پوری ادا نہیں کریں گے۔

١٠٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ

[1089] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعت ادا کیں اور ذوالحلیفہ پہنچ کر دوگانہ شروع کر دیا۔

رَكْعَتَيْنِ. [انظر: ١٥٤٦، ١٥٤٧، ١٥٤٨، ١٥٥١، ١٧١٢، ١٧١٤، ١٧١٥، ٢٩٥١، ٢٩٨٦]

١٠٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَلصَّلَاةُ أَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ؟ قَالَ: تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ. [راجع: ٣٥٠]

[1090] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: پہلے پہلے (سفر وحضر کی) نماز دو رکعتیں فرض کی گئی تھی۔ پھر سفر کی نماز تو برقرار رہی، البتہ صلاۃ حضر میں اضافہ کر کے اسے مکمل کر دیا گیا۔ امام زہری نے حضرت عروہ سے سوال کیا: ایسے حالات میں حضرت عائشہ ؓ دوران سفر میں نماز کو پورا کیوں پڑھتی ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا: انھوں نے وہی تاویل کی ہے جو حضرت عثمان ؓ کرتے تھے۔

(٦) بَابٌ: تُصَلَّى الْمَغْرِبُ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ

باب: 6- نماز مغرب دوران سفر بھی تین رکعتیں ہی پڑھی جائے

١٠٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ». قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ. [انظر: ١٠٩٢، ١١٠٦، ١١٠٩، ١٦٦٨، ١٦٧٣، ١٨٠٥، ٣٠٠٠]

[1091] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ کو دوران سفر چلنے میں جلدی ہوتی تو نماز مغرب کو مؤخر کر دیتے، پھر اسے عشاء کے ساتھ جمع کر کے ادا فرماتے۔ حضرت سالم کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کو جب سفر میں عجلت ہوتی تو وہ بھی ایسا کرتے۔

١٠٩٢ - وَزَادَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ. قَالَ سَالِمٌ: وَأَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ وَكَانَ اسْتُصْرِخَ عَلَى امْرَأَتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلَاةُ، فَقَالَ: سِرْ، فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلَاةُ، فَقَالَ: سِرْ، حَتَّى سَارَ مِيلَيْنِ أَوْ

[1092] (راویٔ حدیث) لیث نے مزید کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی کہ سالم نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھتے تھے۔ حضرت سالم نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے ایک دفعہ نماز مغرب کو مؤخر کیا جب انھیں ان کی بیوی صفیہ بنت ابو عبید کے مرنے کی خبر دی گئی۔ میں نے ان سے کہا: نماز کا وقت ہے۔ انھوں نے فرمایا: سفر

ثَلاثَةً، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهَا ثَلاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ، وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَاءِ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ. [راجع: ١٠٩١]

جاری رکھو۔ پھر میں نے عرض کیا: نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: سفر جاری رکھو۔ حتی کہ آپ دو یا تین میل چلے، پھر اتر کر نماز پڑھی اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی دیکھا، جب آپ کو سفر کی جلدی ہوتی تو اس طرح نماز پڑھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے مزید فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، جب آپ کو سفر کی عجلت ہوتی تو نماز مغرب کی اقامت کہتے اور اس کی تین رکعات ادا کرتے، اس کے بعد سلام پھیر کر کچھ توقف کرتے، پھر نماز عشاء کی اقامت کہتے اور اس کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے۔ اور عشاء کے بعد نفل نماز نہیں پڑھتے تھے، پھر نصف شب کو اٹھتے (اور نماز تہجد ادا فرماتے)۔

(٧) بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الدَّوَابِّ، وَحَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ

باب: 7- نفل نماز سواری پر ادا کرنا، اس کا منہ جدھر بھی ہو

١٠٩٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ. [انظر: ١٠٩٧، ١١٠٤]

[1093] حضرت عامر بن ربیعہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو اپنی سواری پر نماز پڑھتے دیکھا، سواری کا جدھر بھی منہ ہوتا۔

١٠٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ. [راجع: ٤٠٠]

[1094] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سواری کی حالت میں بغیر قبلہ رو ہوئے نفل نماز پڑھ لیتے تھے۔

١٠٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ:

[1095] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، وَيُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهُ. [راجع: ٩٩٩]

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اپنی سواری پر نماز پڑھتے اور وتر بھی اسی پر ادا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

(٨) بَابُ الْإِيمَاءِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب:8- سواری پر اشارے سے نماز پڑھنا

١٠٩٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ، أَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ يُومِئُ. وَذَكَرَ عَبْدُ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهُ. [راجع: ٩٩٩]

[1096] حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ دورانِ سفر میں سواری پر اشارے سے نماز پڑھتے، اس کا منہ جدھر بھی ہو جاتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

فائدہ: سواری پر صرف نفل ادا کیے جاسکتے ہیں۔ رکوع وسجود اشارے سے ادا کیے جائیں گے۔ حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سواری پر نماز پڑھتے تو سجدہ کرتے وقت کچھ زیادہ جھکتے۔ [1]

(٩) بَابٌ: يَنْزِلُ لِلْمَكْتُوبَةِ

باب: 9- فرض نماز ادا کرنے کے لیے سواری سے اترے

١٠٩٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ، يُومِئُ بِرَأْسِهِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ. [راجع: ١٠٩٣]

[1097] حضرت عامر بن ربیعہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو اپنی سواری پر سر کے اشارے سے نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے، سواری کا جدھر بھی منہ ہو جاتا، البتہ فرض نماز ادا کرتے وقت رسول اللہ ﷺ ایسا نہیں کرتے تھے۔

١٠٩٨ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ

[1098] حضرت سالم سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

1 جامع الترمذي، الصلاة، حديث: 351.

ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُسَافِرٌ، مَا يُبَالِي حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ. [راجع: ٩٩٩]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دوران سفر اپنی سواری پر رات کی نماز پڑھتے، سواری کا جس طرف بھی منہ ہو جاتا اس کی کوئی پروا نہ کرتے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بھی سواری پر نفل پڑھ لیتے تھے وہ جدھر بھی منہ کر لیتی، اور نماز وتر بھی اسی پر پڑھ لیتے تھے، البتہ فرض نماز سواری پر نہیں پڑھتے تھے۔

١٠٩٩ - **حَدَّثَنَا** مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَوْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. [راجع: ٤٠٠]

[1099] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ اپنی سواری پر مشرق کی طرف منہ کر کے (نفل) نماز پڑھتے تھے۔ اور جب فرض نماز ادا کرنے کا ارادہ فرماتے تو سواری سے نیچے اتر کر قبلے کی طرف منہ کرتے۔

(١٠) بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الْحِمَارِ

باب:10- گدھے پر نفل نماز پڑھنے کا بیان

١١٠٠ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ: اسْتَقْبَلْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِينَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ، فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ - يَعْنِي عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ - فَقُلْتُ: رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ؟ فَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَلَهُ لَمْ أَفْعَلْهُ.

[1100] حضرت انس بن سیرین سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت انس رضی اللہ عنہ شام سے واپس لوٹے تو ہم نے ان کا استقبال کیا، ہم انھیں عین التمر کے مقام پر ملے تو میں نے دیکھا کہ وہ گدھے پر نماز پڑھ رہے تھے اور ان کا منہ اس طرف، یعنی قبلہ کی بائیں جانب تھا۔ میں نے ان سے عرض کیا: میں نے آپ کو غیر قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے دیکھا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی ایسا نہ کرتا۔

وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ابراہیم بن طہمان نے حجاج سے، انھوں نے انس بن سیرین سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

فائدہ: سواری پر نفل ادا کرنے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ جانور ماکول اللحم ہو اور اس کے فضلات وغیرہ پاک ہوں، البتہ یہ ضروری ہے کہ نماز پڑھتے وقت نمازی کے جسم یا کپڑوں کا کوئی حصہ نجاست آلود نہ ہو۔

(١١) بَابُ مَنْ لَّمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلَاةِ

باب: 10- جو دورانِ سفر نماز کے بعد نفل نہیں پڑھتا

١١٠١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ: سَافَرَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ: صَحِبْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ، وَقَالَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب:٢١]. [انظر: ١١٠٢]

[1101] حفص بن عاصم سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ سفر میں تھے کہ فرمایا: میں نبی ﷺ کا ہم سفر رہا ہوں، میں نے آپ کو کبھی دوران سفر میں نفل پڑھتے نہیں دیکھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ''یقیناً تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی میں بہترین نمونہ ہے۔''

١١٠٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. [راجع: ١١٠١]

[1102] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا ہوں، آپ دوران سفر دو رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اس طرح حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان ؓ بھی دو رکعت سے زیادہ نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

فائدہ: اس تفصیلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ دوران سفر نماز قصر پڑھتے تھے اور اس سے پہلے اور بعد میں کوئی سنت وغیرہ ادا نہیں کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا بھی یہی معمول تھا لیکن دیگر نوافل، مثلاً: تہجد یا اشراق وغیرہ پڑھا کرتے تھے جیسا کہ آئندہ عنوان میں اس کے متعلق بیان ہوگا۔

(١٢) بَابُ مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ فِي غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَهَا

باب: 12- جو شخص نمازوں سے پہلے اور بعد کی سنتوں کے سوا دیگر نوافل پڑھتا ہے

وَرَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَي الْفَجْرِ.

نبیٔ اکرم ﷺ نے دوران سفر فجر کی سنتیں ادا کیں۔

١١٠٣ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

[1103] حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ام ہانی ؓ کے علاوہ ہمیں کسی شخص نے نہیں

قَالَ: مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِيءٍ، ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا فَصَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، فَمَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ. [انظر: ١١٧٦، ٤٢٩٢]

بتایا کہ اس نے نبی ﷺ کو (دوران سفر) چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت ام ہانی ؓ نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے روز ان کے گھر میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعات ادا کیں۔ میں نے آپ کو اس سے زیادہ ہلکی پھلکی نماز پڑھتے نہیں دیکھا، ہاں! اس کے رکوع و سجود کو پورا کرتے تھے۔

١١٠٤ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ. [راجع: ١٠٩٣]

[1104] حضرت عامر بن ربیعہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو دوران سفر میں رات کے وقت اپنی سواری پر نوافل پڑھتے دیکھا وہ جدھر بھی متوجہ ہو جاتی۔

١١٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُسَبِّحُ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ، يُومِئُ بِرَأْسِهِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ. [راجع: ٩٩٩]

[1105] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سر مبارک کے اشارے سے اپنی سواری پر نوافل پڑھا کرتے تھے، جدھر بھی اس کا منہ ہو جاتا۔ حضرت ابن عمر ؓ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

(١٣) بَابُ الْجَمْعِ فِي السَّفَرِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

باب: 13- دوران سفر میں (نماز) مغرب اور (نماز) عشاء کو جمع کرنا

١١٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ. [راجع: ١٠٩١]

[1106] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کو جب سفر کے لیے جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے تھے۔

١١٠٧ - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ

[1107] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ دوران سفر میں ظہر اور عصر کی نماز

عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ، وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

کو، اسی طرح مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھ لیتے تھے۔

١١٠٨ - وَعَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ. تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَحَرْبٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَفْصٍ عَنْ أَنَسٍ: جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ. [انظر: ١١١٠]

[1108] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ سفر میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔ علی بن مبارک اور حرب بن شداد نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے حضرت انس ؓ سے روایت کرنے میں حسین المعلم کی متابعت کی ہے کہ نبی ﷺ نے نمازوں کو جمع کیا۔

(١٤) بَابٌ: هَلْ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ إِذَا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ؟

باب: 14- مغرب و عشاء کو جمع کرتے وقت اذان دے یا صرف اقامت کہے

١١٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ. قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ، يُقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ، وَلَا يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرَكْعَةٍ، وَلَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ بِسَجْدَةٍ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ. [راجع: ١٠٩١]

[1109] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی تو نماز مغرب کو مؤخر فرماتے تا آنکہ مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھتے۔ حضرت سالم کہتے ہیں: عبداللہ بن عمر ؓ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو وہ بھی ایسا کرتے۔ مغرب کے لیے اقامت کہتے، پھر اس کی تین رکعات پڑھ کر سلام پھیرتے، اس کے بعد کچھ دیر ٹھہرتے حتی کہ عشاء کی اقامت کہتے اور اس کی دو رکعت پڑھتے پھر سلام پھیرتے، دونوں نمازوں کے درمیان اور عشاء کے بعد سنت وغیرہ نہ پڑھتے یہاں تک کہ پھر آدھی رات کے وقت تہجد کے لیے کھڑے ہوتے۔

١١١٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا

[1110] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ، يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ. [راجع: ١١٠٨]

ﷺ دوران سفران دونوں نمازوں، یعنی مغرب اور عشاء کو جمع کرتے تھے۔

(١٥) بَابٌ: يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى الْعَصْرِ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ

باب: 15- جو شخص زوال آفتاب سے پہلے سفر شروع کرے وہ ظہر کو عصر تک مؤخر کرے

فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جسے انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

١١١١ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا، وَإِذَا زَاغَتْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ. [انظر: ١١١٢]

[1111] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب زوال آفتاب سے پہلے سفر کا آغاز کرتے تو نماز ظہر کو عصر تک مؤخر کرتے، پھر ظہر اور عصر دونوں کو ملا کر پڑھتے اور جب سورج ڈھلنے کے وقت سفر شروع کرتے تو نماز ظہر پڑھ کر اپنے سفر پر روانہ ہوتے۔

(١٦) بَابٌ: إِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ مَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

باب: 16- جو شخص زوال آفتاب کے بعد سفر شروع کرے، وہ پہلے نماز ظہر پڑھے پھر سفر کا آغاز کرے

١١١٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ، ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا، فَإِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ

[1112] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب زوال آفتاب سے پہلے سفر شروع کرتے تو نماز ظہر کو وقت عصر تک مؤخر کرتے، پھر پڑاؤ کر کے دونوں کو جمع کر لیتے۔ اگر سفر کے آغاز سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نماز ظہر پڑھ کر سوار ہوتے۔

صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ. [راجع: ١١١١]

(١٧) بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ

باب: 17- بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا حکم

١١١٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا». [راجع: ٦٨٨]

[1113] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر میں بوجہ علالت بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہوکر نماز شروع کی تو آپ نے انھیں اشارے سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی اس وقت رکوع سے سر اٹھاؤ۔''

١١١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَقَطَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ فَرَسٍ فَخُدِشَ - أَوْ فَجُحِشَ - شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا قُعُودًا، وَقَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ». [راجع: ٣٧٨]

[1114] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کا دایاں پہلو زخمی ہوگیا۔ ہم لوگ آپ کی تیمار داری کے لیے حاضر ہوئے تو نماز کا وقت آگیا۔ آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی اس وقت سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو اس کے بعد تم ربنا ولك الحمد کہو۔''

١١١٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنِ

[1115] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے، جو مرض بواسیر میں مبتلا تھے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو افضل ہے اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو اسے کھڑے ہوکر نماز پڑھنے

ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ وَكَانَ مَبْسُورًا قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ: «إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ». [انظر: ١١١٦، ١١١٧]

والے کے ثواب سے آدھا ثواب ملے گا اور جو لیٹ کر نماز پڑھے گا اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے ثواب سے نصف ثواب ملے گا۔"

(١٨) بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ بِالْإِيمَاءِ

باب: 18- بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا

١١١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ - وَكَانَ رَجُلًا مَبْسُورًا - وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ مَرَّةً عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَقَالَ: «مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ، وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ». [راجع: ١١١٥]

[1116] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے، جنھیں مرض بواسیر کی شکایت تھی، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: "اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو افضل ہے اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے ثواب سے نصف اجر ملے گا اور جو لیٹ کر نماز پڑھے گا اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے ثواب سے نصف ثواب ملے گا۔"

(١٩) بَابٌ: إِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا صَلَّى عَلَى جَنْبٍ

باب: 19- جب بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر پڑھ لے

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ لَمْ يَقْدِرْ أَنْ يَتَحَوَّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ.

عطاء بن یسار نے کہا کہ اگر قبلے کی طرف منہ کرنے کی ہمت نہ ہو تو جس طرف بھی منہ ہو سکے نماز پڑھ لے۔

١١١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ

[1117] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ مجھے بواسیر تھی تو میں نے نبی ﷺ سے نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا: "کھڑے ہو کر

حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: «صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ». [راجع: ١١١٥]

نماز پڑھو، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر ادا کرو، اگر اس کی بھی ہمت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھو۔"

(٢٠) بَابٌ: إِذَا صَلّٰى قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ أَوْ وَجَدَ خِفَّةً تَمَّمَ مَا بَقِيَ

باب: 20- جب کوئی بیٹھ کر نماز شروع کرے پھر دوران نماز (مرض میں) کچھ کمی یا صحت محسوس کرے تو باقی نماز (کھڑا ہو کر) پوری کرے

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ شَاءَ الْمَرِيضُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَائِمًا وَّرَكْعَتَيْنِ قَاعِدًا.

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مریض کو اختیار ہے چاہے تو دو رکعت بیٹھ کر پڑھے اور دو کھڑے ہو کر ادا کرے۔

وضاحت: بعض حضرات کا موقف ہے کہ اگر مریض نے بیٹھ کر نماز پڑھنی شروع کی، پھر دوران نماز میں تندرست ہو گیا تو اسے نماز از سر نو پڑھنا ہوگی۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسے از سر نو پڑھنے کی ضرورت نہیں بلکہ ادا کردہ نماز پر بنا کرتے ہوئے باقی نماز ادا کرے۔

١١١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى أَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِّنْ ثَلَاثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ يَرْكَعُ. [انظر: ١١١٩، ١١٤٨، ١١٦١، ١١٦٨، ٤٨٣٧]

[1118] ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز تہجد کبھی بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا لیکن جب عمر رسیدہ ہو گئے تو آپ بیٹھ کر قراءت کرتے، پھر جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو کر تقریباً تیس چالیس آیات پڑھ کر رکوع فرماتے۔

١١١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

[1119] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے اور بیٹھنے کی حالت میں قراءت کرتے اور جب تقریباً تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور بحالت قیام انھیں تلاوت

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ نَحْوٌ مِن ثَلَاثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ، يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ يَقْظَى تَحَدَّثَ مَعِي، وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ . [راجع: ١١١٨]

فرماتے، پھر رکوع کرتے اور سجدے میں چلے جاتے۔ اس کے بعد دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے۔ اور جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو دیکھتے، اگر میں بیدار ہوتی تو میرے ساتھ محو گفتگو ہوتے اور اگر میں نیند میں ہوتی تو آپ بھی لیٹ جاتے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

19 - كِتَابُ التَّهَجُّدِ

نمازِ تہجد سے متعلق احکام و مسائل

(١) - بَابُ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ

وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمِنَ ٱلَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهِۦ نَافِلَةً لَّكَ﴾ [الإسراء: ٧٩].

١١٢٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ. وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ. اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ

باب: 1- رات کے وقت تہجد پڑھنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ﴾ ''آپ رات کے کچھ حصے میں تہجد ادا کریں۔ یہ آپ کے لیے زائد (اور مخصوص) ہے۔''

[1120] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب رات کے وقت تہجد پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! تو ہی تعریف کے لائق ہے۔ تو ہی آسمان و زمین اور جو ان میں ہے انھیں سنبھالنے والا ہے۔ تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تیرے ہی لیے زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے ان کی سربراہی ہے۔ تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تو ہی آسمان و زمین کا نور ہے۔ تو ہی ہر طرح کی تعریف کا سزاوار ہے۔ تو ہی آسمان و زمین کا بادشاہ ہے۔ تیرے ہی لیے تعریف لائق ہے، تو خود بھی سچا ہے۔ اور تیرا وعدہ بھی سچا ہے تیری ملاقات یقینی اور تیری بات برحق ہے۔ جنت اور دوزخ برحق، تمام انبیاء برحق اور حضرت محمد ﷺ بھی برحق ہیں، نیز قیامت برحق ہے۔ اے اللہ! میں تیرا فرماں بردار اور تجھ پر ایمان لایا ہوں، تجھ ہی پر بھروسا کرتا اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔ تیری ہی

تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ - أَوْ - لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ».

مدد کے ساتھ مخالفین سے برسر پیکار ہوں اور تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں۔ تو میرے اگلے، پچھلے، پوشیدہ اور ظاہری گناہوں کو معاف کر دے۔ تو ہی پہلے تھا اور تو ہی آخر میں ہو گا۔ تیرے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں ہے۔''

قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ: «وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ». قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ: سَمِعَهُ مِنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٦٣١٧، ٧٣٨٥، ٧٤٤٢، ٧٤٩٩]

سفیان کہتے ہیں کہ (راویٔ حدیث) عبدالکریم ابوامیہ نے اس دعا کے آخر میں درج ذیل الفاظ بھی بیان کیے ہیں: ''اور اللہ کی مدد کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے باز رہنے کی ہمت نہیں۔''

سفیان نے کہا کہ سلیمان بن ابومسلم نے طاؤس سے یہ حدیث سنی تھی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے اور انھوں نے نبیٔ اکرم ﷺ سے۔

(٢) - بَابُ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب:2- قیام اللیل کی فضیلت

١١٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا فَأَقُصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا، وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ، وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ، وَإِذَا فِيهَا أُنَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ

[1121] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی زندگی مبارک میں جب کوئی آدمی خواب دیکھتا تو اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتا۔ مجھے یہ تمنا ہوئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کروں۔ میں ابھی نوجوان تھا اور نبی ﷺ کی حیات طیبہ میں مسجد ہی میں سویا کرتا تھا، چنانچہ میں نے خواب میں دیکھا گویا مجھے دو فرشتوں نے پکڑا اور دوزخ کی جانب لے گئے۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ کنویں کی طرح پیچ دار بنی ہوئی ہے، اس پر دو چرخیاں لگی ہوئی ہیں اور اس میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنھیں میں پہچانتا ہوں۔ میں یہ منظر دیکھ کر دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگنے لگا۔ حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں ایک اور فرشتہ ملا جس نے مجھ سے کہا

النَّارِ، قَالَ: فَلَقِيَنَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي: لَمْ تُرَعْ. [راجع: ٤٤٠]

کہ ڈرو نہیں۔

١١٢٢ - فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ» فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا. [انظر: ١١٥٧، ٣٧٣٩، ٣٧٤١، ٧٠١٦، ٧٠٢٩، ٧٠٣١]

[1122] (حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے یہ خواب (اپنی ہمشیر) حضرت حفصہ ؓ سے بیان کیا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''عبداللہ اچھا آدمی ہے کاش کہ وہ تہجد پڑھنے کا التزام کرے۔'' اس کے بعد وہ (عبداللہ بن عمر ؓ) رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔

(٣) بَابُ طُولِ السُّجُودِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

باب: 3- رات کے قیام میں سجدے کو لمبا کرنا

١١٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهُ: يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُنَادِي لِلصَّلَاةِ. [راجع: ٦٢٦]

[1123] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رات کو گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔ یہ آپ کی (رات کی) نماز تھی۔ اس میں آپ اتنا طویل سجدہ کرتے کہ اپنا سر مبارک اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی پچاس آیات پڑھ لے، نیز فجر سے پہلے دو سنت ادا کرتے، پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے حتی کہ مؤذن آپ کو نماز فجر کی اطلاع دیتا۔

(٤) بَابُ تَرْكِ الْقِيَامِ لِلْمَرِيضِ

باب: 4- مریض کے لیے تہجد چھوڑ دینے کا بیان

١١٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ: اِشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ. [انظر: ١١٢٥، ٤٩٥٠، ٤٩٥١، ٤٩٨٣]

[1124] حضرت جندب بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں نبی ﷺ بیمار ہو گئے تو ایک یا دو رات آپ تہجد کے لیے نہیں اٹھے۔

١١٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا

[1125] حضرت جندب بن عبداللہ ؓ ہی سے روایت

سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِحْتَبَسَ جِبْرِيلُ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ: أَبْطَأَ عَلَيْهِ شَيْطَانُهُ. فَنَزَلَتْ ﴿وَالضُّحَىٰ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴾ [الضحى: ١-٣]. [راجع: ١١٢٤]

ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آنے سے رک گئے تو قریش کی ایک عورت نے کہا: اس کے شیطان نے آنے میں دیر کر دی ہے، اس پر یہ آیات اتریں: ﴿وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝﴾ ''چاشت کی قسم! اور رات کی بھی جب وہ چھا جائے! تیرے رب نے تجھے چھوڑا نہیں اور نہ وہ ناراض ہی ہوا ہے۔''

فائدہ: دوسری حدیث پہلی کا تتمہ ہے، چنانچہ ایک تفصیلی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے تو ایک یا دو رات آپ تہجد کے لیے نہ اٹھ سکے۔ ان دنوں ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اے محمد! مجھے امید ہے کہ آپ کو آپ کے شیطان نے چھوڑ دیا ہے اور وہ اب دو تین رات سے آپ کے قریب نہیں آیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الضحیٰ نازل فرمائی۔[1] رسول اللہ ﷺ سے اس قسم کی گفتگو کرنے والی عورت ابولہب لعین کی بیوی ام جمیل عوراء بنت حرب تھی۔ یہ عورت خود شیطان تھی جس نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس فرشتہ نہیں بلکہ شیطان آتا ہے۔

(٥) بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ

باب: 5- نبی ﷺ کا نماز شب اور دیگر نوافل کو ضروری قرار دیے بغیر ان کی ترغیب دینا

وَطَرَقَ النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَيْلَةً لِلصَّلَاةِ.

نبی ﷺ نماز تہجد کی اہمیت کے پیش نظر رات کے وقت حضرت علی اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کے ہاں تشریف لے گئے۔

١١٢٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ، مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ! مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ؟ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ». [راجع: ١١٥]

[1126] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا: ''سبحان اللہ! آج رات کس قدر سنگین فتنے نازل ہوئے اور کس قدر عظیم خزانے اتارے گئے! کون ہے جو ان حجروں میں سوئی ہوئی عورتوں کو بیدار کرے؟ بہت سی عورتیں جو دنیا میں لباس پہننے والی ہیں، آخرت میں بالکل برہنہ ہوں گی۔

1 صحيح البخاري، التفسير، حديث: 4950.

١١٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً فَقَالَ: أَلَا تُصَلِّيَانِ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانْصَرَفَ حِينَ قُلْتُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿وَكَانَ ٱلْإِنسَٰنُ أَكْثَرَ شَىْءٍ جَدَلًا﴾ [الكهف: ٥٤]. [انظر: ٤٧٢٤، ٧٣٤٧، ٧٤٦٥]

[1127] حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ ان کے اور اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''تم دونوں نماز (تہجد) کیوں نہیں پڑھتے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہماری جانیں تو اللہ کے ہاتھ میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہتا ہے اٹھا دیتا ہے۔ جب میں نے یہ بات کہی تو آپ واپس ہوگئے اور مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ واپس جاتے ہوئے آپ اپنی ران پر ہاتھ مار رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔''

١١٢٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ، وَمَا سَبَّحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ، وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا. [انظر: ١١٧٧]

[1128] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک کام، اگرچہ وہ آپ کو پسند ہی ہوتا، اس خوف سے ترک کر دیتے تھے کہ لوگ اس پر عمل کریں گے تو وہ ان پر فرض ہو جائے گا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے نماز چاشت کبھی نہیں پڑھی لیکن میں پڑھتی ہوں۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اچھا کام اگر کسی خرابی کا پیش خیمہ ہو تو اسے ترک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

١١٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلّٰى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ

[1129] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات مسجد میں نماز (تہجد) ادا کی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر دوسری رات بھی آپ نے اسے مسجد میں ادا کیا تو لوگ زیادہ جمع ہوگئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات لوگ اس سے بھی زیادہ جمع ہوگئے لیکن رسول اللہ ﷺ ان کے پاس باہر تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا:

ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: «قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ، وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ». وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ. [راجع: ٧٢٩]

''میں تمھارے جذبات کو ملاحظہ کرتا رہا لیکن مجھے اس بات نے آپ لوگوں کے پاس آنے سے باز رکھا کہ مبادا نمازِ شب تم پر فرض ہو جائے۔'' واضح رہے کہ یہ واقعہ رمضان میں پیش آیا۔

(٦) بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّيْلَ

باب:6- نبی ﷺ کا قیام اللیل

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَانَ يَقُومُ حَتَّى تَفَطَّرَ قَدَمَاهُ. وَالْفُطُورُ: الشُّقُوقُ، اِنْفَطَرَتْ: اِنْشَقَّتْ.

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس قدر طویل قیام کیا کہ آپ کے پاؤں پھٹ گئے۔ فطور کے معنی پھٹ جانا ہیں، چنانچہ انفطرت کے معنی ہیں: جب آسمان پھٹ جائے گا۔

١١٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَقُومُ أَوْ لَيُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ أَوْ سَاقَاهُ: فَيُقَالُ لَهُ، فَيَقُولُ: «أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟». [انظر: ٤٨٣٦، ٦٤٧١]

[1130] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نماز (تہجد) میں اتنا قیام فرماتے کہ آپ کے دونوں پاؤں یا دونوں پنڈلیوں پر ورم آ جاتا۔ اور جب آپ سے اس کے متعلق کہا جاتا تو فرماتے: ''کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

(٧) بَابُ مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ

باب:7- جو شخص سحری کے وقت سویا رہا

١١٣١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَمْرَو ابْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ: «أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا». [انظر: ١١٥٢، ١١٥٣، ١٩٧٤، ١٩٧٥، ١٩٧٦، ١٩٧٧، ١٩٧٨، ١٩٧٩، ١٩٨٠، ٣٤١٨، ٣٤١٩، ٣٤٢٠، ٥٠٥٢، ٥٠٥٤، ٥١٩٩، ٦١٣٤، ٦٢٧٧]

[1131] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو سب نمازوں سے حضرت داود ؑ کی نماز زیادہ پسند ہے اور تمام روزوں میں زیادہ پسندیدہ روزہ بھی حضرت داود ؑ کا ہے۔ وہ نصف رات تک سوئے رہتے، پھر تہائی شب عبادت کرتے، اس کے بعد رات کے چھٹے حصے میں سو جاتے، نیز وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ نہ رکھتے۔''

١١٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتِ: الدَّائِمُ. قُلْتُ: مَتَى كَانَ يَقُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ [بْنُ سَلَامٍ] قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ: إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى. [انظر: ٦٤٦١، ٦٤٦٢]

[1132] حضرت مسروق ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ کون سا عمل پسند تھا؟ انھوں نے فرمایا: وہ عمل جو ہمیشہ ہوتا رہے۔ میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ رات کو کب اٹھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: جب مرغ کی آواز سنتے تو اٹھ جاتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ جس وقت آپ مرغ کی آواز سنتے تو اٹھ کر نماز پڑھتے۔

١١٣٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: ذَكَرَ أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا، تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

[1133] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو آخر شب، یعنی بوقت سحر سوئے ہوئے ہی دیکھا ہے۔

(٨) بَابُ مَنْ تَسَحَّرَ فَلَمْ يَنَمْ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ

باب: 8- جس نے سحری کھائی اور صبح کی نماز ادا کرنے تک نہ سویا

١١٣٤ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَسَحَّرَا، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى، فَقُلْنَا لِأَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: كَقَدْرِ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً. [راجع: ٥٧٦]

[1134] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ اور حضرت زید بن ثابت ؓ نے سحری کھائی۔ جب اس سے فارغ ہوئے تو اللہ کے نبی ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی۔ ہم نے حضرت انس ؓ سے سوال کیا کہ ان کے سحری سے فراغت اور نماز شروع کرنے میں کتنا وقت تھا؟ انھوں نے فرمایا: تقریباً اتنی دیر جس میں کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کر سکے۔

(٩) بَابُ طُولِ الْقِيَامِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب: 9- تہجد کی نماز میں لمبا قیام کرنا

١١٣٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ، قُلْنَا: وَمَا هَمَمْتَ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ ﷺ.

[1135] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے ایک رات نبی ﷺ کے ہمراہ تہجد پڑھی تو آپ کافی دیر کھڑے رہے حتی کہ میری نیت بگڑ گئی۔ ہم نے دریافت کیا: آپ کے دل میں کیا برا خیال آیا؟ انھوں نے فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ نبی ﷺ کو بحالت قیام چھوڑ کر خود بیٹھ جاؤں۔

١١٣٦ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. [راجع: ٢٤٥]

[1136] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کو جب تہجد کے لیے بیدار ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے تھے۔

(١٠) بَابٌ: كَيْفَ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ؟ وَكَمْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ؟

باب: 10- نبی ﷺ کی نمازِ شب کیسے اور کتنی تھی؟

١١٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ قَالَ: «مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ». [راجع: ٤٧٢]

[1137] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے نماز شب کے متعلق دریافت کیا کہ وہ کیسے ادا کی جائے؟ آپ نے فرمایا: ''نمازِ شب دو دو رکعتیں ہے، جب صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک وتر پڑھ لو۔''

فائدہ: اس حدیث میں نماز شب پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ اسے دو دو رکعت کر کے پڑھا جائے اور آخر میں ایک وتر ادا کیا جائے۔ امت کے حق میں یہی افضل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے سائل کے جواب میں یہ ہدایت جاری فرمائی ہے، البتہ آپ نے نماز شب کو فصل اور وصل دونوں طریقوں سے ادا فرمایا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز شب چار رکعت پڑھتے، اس کے خوبصورت اور طویل ہونے کے متعلق کچھ نہ پوچھو، پھر چار پڑھتے جو بہت خوبصورت اور لمبی ہوتیں، اس کے بعد تین رکعت پڑھتے۔[1] واللّٰہ أعلم.

1 صحيح مسلم، صلاة المسافرين، حديث: 1814 (772).

١١٣٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يَعْنِي بِاللَّيْلِ.

[1138] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی نماز تہجد تیرہ رکعت پر مشتمل ہوتی تھی۔

١١٣٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ: سَبْعٌ، وَتِسْعٌ، وَإِحْدٰى عَشْرَةَ، سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

[1139] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: سات، نو اور گیارہ رکعت ہوتی تھیں، فجر کی دو سنتیں ان کے علاوہ تھیں۔

١١٤٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ.

[1140] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ رات کو تیرہ رکعت پڑھتے تھے، ان میں وتر اور فجر کی دو سنتیں بھی شامل ہوتی تھیں۔

(١١) بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ مِنْ نَوْمِهِ وَمَا نُسِخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب: 11- نبی ﷺ کا رات کے وقت قیام اور نیند کرنا، نیز قیام شب کس قدر منسوخ ہوا؟

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ ٱلَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ نِّصْفَهُۥٓ أَوِ ٱنقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۝ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ ٱلْقُرْءَانَ تَرْتِيلًا ۝ إِنَّا سَنُلْقِى عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ۝ إِنَّ نَاشِئَةَ ٱلَّيْلِ هِىَ أَشَدُّ وَطْـًٔا وَأَقْوَمُ قِيلًا ۝ إِنَّ لَكَ فِى ٱلنَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا﴾ [المزمل: ١-٧] وَقَوْلُهُ: ﴿عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ وَءَاخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِى ٱلْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلْمُزَّمِّلُ ...... سَبْحًا طَوِيلًا﴾ ''اے کپڑا اوڑھنے والے! رات کا کچھ حصہ چھوڑ کر باقی میں قیام کیجیے۔ رات کا نصف حصہ یا اس سے کچھ کم کر لیجیے یا اس سے کچھ زیادہ کیجیے۔ اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں۔ بلاشبہ ہم آپ پر ایک بھاری کلام نازل کرنے والے ہیں۔ رات کا اٹھنا یقیناً نفس کو بہت زیر کرنے (کچلنے) کا باعث اور قرآن پڑھنے کے لیے بھی زیادہ موزوں

فَضْلِ ٱللَّهِ ۙ وَءَاخَرُونَ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَقْرِضُوا۟ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا﴾ [المزمل: ٢٠] قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: نَشَأَ: قَامَ بِالْحَبَشِيَّةِ. وِطْاءً، قَالَ: مُوَاطَأَةً لِلْقُرْآنِ، أَشَدُّ مُوَافَقَةً لِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَقَلْبِهِ. لِيُوَاطِئُوا: لِيُوَافِقُوا.

ہے۔ دن کے وقت تو آپ کو بہت مصروفیات ہوتی ہیں۔" نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ ··· اَعْظَمَ اَجْرًا﴾ "اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ تم اسے نبھا نہیں سکو گے، چنانچہ اس نے تم پر مہربانی کی، پھر قرآن میں جتنا آسان ہو تم پڑھو۔ اسے معلوم ہے کہ تم میں سے کچھ بیمار ہوں گے، کچھ دوسرے اللہ کے فضل کی تلاش میں سفر کرتے ہیں اور کچھ دوسرے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، لہٰذا جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو، نیز نماز قائم کرو، زکاۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دیتے رہو۔ اور جو کچھ تم اپنے لیے آگے بھیجو گے تو اسے اللہ کے ہاں اس حال میں پاؤ گے کہ وہ (اصل عمل سے) بہتر اور اجر کے لحاظ سے بہت زیادہ ہوگا۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تفسیر بیان فرماتے ہیں کہ نَشَأَ کے معنی حبشی زبان میں قَامَ، یعنی کھڑا ہونے کے ہیں۔ وِطْأً کے معنی ہیں: قرآن (پڑھنے) کے لیے موافق، اس لیے کہ یہ کان، آنکھ اور دل کے بہت موافق ہے۔

لِيُوَاطِئُوا کے معنی ہیں: لِيُوَافِقُوا، یعنی وہ موافقت کر لیں۔

١١٤١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ، وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حُمَيْدٍ. [انظر: ١٩٧٢، ١٩٧٣، ٣٥٦١]

[1141] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کسی مہینے میں روزہ نہ رکھتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس مہینے میں آپ بالکل روزہ نہیں رکھیں گے اور جب روزے رکھتے تو اتنے مسلسل کہ ہم سوچتے کہ آپ اس میں بالکل ناغہ نہیں کریں گے۔ اور رات کے وقت نماز تو ایسے پڑھتے تھے کہ تم جب چاہتے آپ کو نماز پڑھتے دیکھ لیتے اور جب چاہتے آپ کو محوِ خواب دیکھ لیتے۔

سلیمان بن بلال اور ابوخالد احمر نے حمید سے روایت کرنے میں (محمد بن جعفر کی) متابعت کی ہے۔

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا رات کو نفل پڑھنا اور محوِ استراحت ہونا رات کے مختلف اوقات میں تھا۔ جو شخص آپ کو جس حالت میں دیکھنا چاہتا وہ دیکھ لیا کرتا تھا۔

(۱۲) بَابُ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلٰى قَافِيَةِ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ

باب: 12- شیطان کا (آدمی کی) گدی پر گرہ لگانا جب وہ نمازِ تہجد نہ پڑھے

١١٤٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلٰى مَكَانِ كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ». [انظر: ٣٢٦٩]

[1142] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی (رات کے وقت) سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے کہ ابھی تو بہت رات باقی ہے سو جاؤ۔ پھر اگر آدمی بیدار ہو گیا اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر اس نے وضو کر لیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، اس کے بعد اگر اس نے نماز پڑھی تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ پھر صبح کو وہ خوش مزاج اور دلشاد لگتا ہے، بصورت دیگر صبح کے وقت بددل اور خستہ جسم بیدار ہوتا ہے۔''

١١٤٣ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرُّؤْيَا قَالَ: «أَمَّا الَّذِي يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ». [راجع: ٨٤٥]

[1143] حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے ایک خواب بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ، وہ ہے جو قرآن پڑھتا تھا اور اسے یاد نہ رکھتا تھا، نیز وہ فرض نماز کے وقت سویا رہتا تھا۔''

(۱۳) بَابٌ: إِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ

باب: 13- جو شخص سویا رہے اور نماز نہ پڑھے تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے

١١٤٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ فَقِيلَ: مَا زَالَ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ، مَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ: «بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ». [انظر: ٣٢٧٠]

[1144] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے سامنے ایک شخص کا تذکرہ ہوا جو صبح تک سویا رہا اور نماز کے لیے بھی نہیں اٹھا۔ آپ نے فرمایا: ''شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کردیا ہے۔''

(١٤) بَابُ الدُّعَاءِ وَالصَّلَاةِ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

باب: 14- پچھلی رات دعا اور نماز کا بیان

وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿كَانُوا۟ قَلِيلًا مِّنَ ٱلَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ أَيْ: مَا يَنَامُونَ. [﴿وَبِٱلْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾] [الذاريات: ١٧، ١٨].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وہ (متقین) رات کو کم سویا کرتے تھے اور سحری کے وقت مغفرت مانگا کرتے تھے۔'' مایھجعون کے معنی ہیں: وہ سوتے نہیں تھے۔

١١٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَأَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟». [انظر: ٦٣٢١، ٧٤٩٤]

[1145] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا بزرگ و برتر پروردگار ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے جب رات کی آخری تہائی باقی رہ جاتی ہے۔ اور آواز دیتا ہے: کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اسے قبول کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے عطا کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اسے معاف کردوں؟''

فائدہ: اللہ تعالیٰ کا اپنے عرش معلی سے آسمان دنیا پر بلا تاویل وتکییف اترنا برحق ہے جس طرح اس ذات کا عرش عظیم پر مستوی ہونا برحق ہے۔ ہمارے اسلاف کا عقیدہ ہے کہ اس قسم کی صفات کو ظاہری معنی پر ہی محمول کیا جائے، مگر یہ بھی عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اللہ کی صفات، مخلوق کی صفات کی طرح نہیں ہیں۔

(١٥) بَابُ مَنْ نَامَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَحْيَا آخِرَهُ

باب: 15- جو شخص شروع رات سو جائے اور آخر شب بیدار ہو

وَقَالَ سَلْمَانُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا:

عَنْهُمَا: نَمْ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ: قُمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَ سَلْمَانُ».

اب سو جاؤ۔ جب آخر شب ہوئی تو فرمایا: اب اٹھو اور نماز پڑھو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سلمان نے سچ کہا۔''

١١٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْفَ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِاللَّيْلِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ وَيَقُومُ آخِرَهُ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ، فَإِنْ كَانَتْ بِهِ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ.

[1146] حضرت اسود سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز شب کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: آپ شروع رات میں سو جاتے اور پچھلی رات اٹھ کر نماز پڑھتے، پھر اپنے بستر پر لوٹ آتے۔ اس کے بعد جب مؤذن اذان دیتا تو اٹھ کھڑے ہوتے، اگر ضرورت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو کر کے باہر تشریف لے جاتے۔

(١٦) بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ

باب: 16- نبی ﷺ کا رمضان اور غیر رمضان میں رات کا قیام

١١٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي». [انظر: ٢٠١٣، ٣٥٦٩]

[1147] حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے سوال کیا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسے ہوا کرتی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعت پڑھتے، ان کی طوالت اور خوبی کے متعلق نہ پوچھو۔ پھر چار رکعت پڑھتے، ان کی خوبی اور طوالت کے متعلق بھی سوال نہ کرو۔ اس کے بعد تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں نے آپ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''عائشہ! میری آنکھیں تو سوجاتی ہیں مگر میرا دل بیدار رہتا ہے۔''

١١٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتَّى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا، فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ، ثُمَّ رَكَعَ. [راجع: ١١١٨]

[1148] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے کبھی نبی ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا حتی کہ جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو بحالت نماز بیٹھ کر قراءت فرماتے۔ جب کسی سورت کی تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور انھیں پڑھ کر رکوع فرماتے۔

(١٧) بَابُ فَضْلِ الطُّهُورِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَفَضْلِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الطُّهُورِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

باب: 17- رات دن باوضو رہنے اور وضو کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

١١٤٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: «يَا بِلَالُ! حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ». قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ.

[1149] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز فجر کے بعد حضرت بلال ؓ سے فرمایا: ”اے بلال! مجھے وہ عمل بتاؤ جو تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہو اور تمھارے ہاں وہ زیادہ امید والا ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمھارے جوتوں کی آہٹ سنی ہے۔“ حضرت بلال ؓ نے عرض کیا: میں نے کوئی عمل ایسا نہیں کیا جو میرے نزدیک زیادہ پرامید ہو، البتہ میں رات اور دن میں جب وضو کرتا ہوں تو اس وضو سے جو نماز میرے مقدر میں ہوتی ہے پڑھ لیتا ہوں۔

(١٨) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الْعِبَادَةِ

باب: 18- عبادت میں سختی اٹھانا ایک ناپسندیدہ عمل ہے

١١٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ، فَقَالَ:

[1150] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ایک دفعہ (مسجد میں) داخل ہوئے تو دیکھا کہ دو ستونوں کے درمیان ایک رسی لٹک رہی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”یہ رسی کیسی ہے؟“ لوگوں نے

«مَا هٰذَا الْحَبْلُ؟» قَالُوا: هٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا، حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ».

عرض کیا: یہ رسی حضرت زینب ؓ نے لٹکا رکھی ہے کیونکہ جب وہ نماز میں کھڑے کھڑے تھک جاتی ہیں تو اس سے لٹک جاتی ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں! اسے کھول دو۔ تم میں سے ہر شخص نشاطِ طبع کے ساتھ نماز پڑھے، جب تھک جائے تو بیٹھ جائے۔''

١١٥١ - قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» قُلْتُ: فُلَانَةُ، لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ، تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا، فَقَالَ: «مَهْ، عَلَيْكُمْ مَا تُطِيقُونَ مِنَ الْأَعْمَالِ، فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا». [راجع: ٤٣]

[1151] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرے پاس بنو اسد قبیلے کی ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کون عورت ہے؟'' میں نے عرض کیا: یہ فلاں عورت ہے، رات بھر سوتی نہیں ہے اور اس کی نماز کا خوب چرچا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا کرنے سے رک جاؤ۔ خود پر وہ عمل لازم کرو جس کی تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا یہاں تک کہ تم خود اکتا کر عمل چھوڑ دیتے ہو۔''

فائدہ: معلوم ہوا کہ جب تک طبیعت ساتھ دے دل لگی کے ساتھ عبادت کی جائے۔ اگر طبیعت میں اکتاہٹ پیدا ہو جائے تو عبادت کے بجائے آرام کرنا چاہیے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ دورانِ نماز میں اگر نیند آنا شروع ہو جائے تو نماز ترک کر کے سو جانا چاہیے، مبادا وہ استغفار کے بجائے خود کو گالیاں دیتا رہے۔

(١٩) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ

باب: 19- اہتمامِ تہجد کے بعد اسے ترک کر دینا مکروہ عمل ہے

١١٥٢ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

[1152] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح مت ہو جانا کہ وہ رات کو اٹھا کرتا تھا، پھر اس نے قیام اللیل ترک کر دیا۔''

قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللهِ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ».

وَقَالَ هِشَامٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ: قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بِهٰذَا مِثْلَهُ. وَتَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ. [راجع: ١١٣١]

ہشام نے کہا: مجھے ابن ابوعشرین نے اپنی پوری سند کے ساتھ اسی طرح خبر دی ہے۔ عمرو بن ابوسلمہ نے بھی امام اوزاعی سے بیان کرنے میں ابن ابوعشرین کی متابعت کی ہے۔

(٢٠) بَابٌ:

باب: 20- بلاعنوان

١١٥٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ؟» قُلْتُ: إِنِّي أَفْعَلُ ذٰلِكَ. قَالَ: «فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ حَقًّا، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ». [راجع: ١١٣١]

[1153] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی کہ تم رات بھر نماز پڑھتے ہو اور دن کا روزہ رکھتے ہو؟'' میں نے عرض کیا: ہاں، میں ایسا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تو ایسا کرتا رہا تو تمھاری بینائی کمزور ہو جائے گی اور تیرا جی تھک جائے گا۔ تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے، اس لیے روزے بھی رکھو اور افطار بھی کرو، نیز نماز بھی پڑھو اور آرام بھی کرو۔''

(٢١) بَابُ فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى

باب: 21- اس شخص کی فضیلت جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے

١١٥٤ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ - هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا

[1154] حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص رات کو اٹھے اور کہے: [لا إله إلا الله ...... ولا قوة إلا بالله] ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے۔ اور تمام تعریفات اسی

اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللهِ، [وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ] وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ».

کی ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ وہ سب سے بڑا ہے۔ نیکی کرنے کی اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔'' پھر یہ دعا پڑھے: [اللهم اغفرلي] ''اے اللہ! مجھے معاف فرما دے۔'' یا کوئی اور دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز بھی قبول ہوتی ہے۔''

١١٥٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُصُّ فِي قَصَصِهِ، وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَخًا لَّكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ»، يَعْنِي بِذٰلِكَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ.

[1155] ہیثم بن ابو سنان کہتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ وعظ کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرنے لگے کہ آپ نے ایک دفعہ فرمایا: ''تمھارا بھائی عبداللہ بن رواحہ کوئی بے ہودہ بات نہیں کہتا۔'' یعنی وہ کیسے اچھے مضامین سناتا ہے۔

وَفِينَا رَسُولُ اللهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِّنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
أَرَانَا الْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوبُنَا
بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ

ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں جب صبح کے وقت بلند ہونے والی پو پھٹتی ہے۔ ہم تو اندھے تھے انھوں نے ہمیں ہدایت پر لگایا اور ہمیں دلی یقین ہے کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں وہ واقعی سچ ہے۔ رات کو ان کا پہلو بستر سے الگ رہتا ہے جبکہ نیند کی وجہ سے مشرکین پر بستر بھاری ہوتے ہیں۔

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ، وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ وَالْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[انظر: ٦١٥١]

عقیل نے یونس کی متابعت کی ہے۔ اور زبیدی کا قول ہے کہ مجھے زہری نے سعید اور اعرج سے خبر دی ہے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔

١١٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ كَأَنَّ بِيَدِي قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ فَكَأَنِّي لَا

[1156] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے عہد مبارک میں ایک خواب میں دیکھا جیسے میرے ہاتھ میں دبیز ریشم کا ایک ٹکڑا ہے۔ میں جنت میں جہاں جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اڑا کر لے جاتا

أُرِيدُ مَكَانًا مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ إِلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنَّ اثْنَيْنِ أَتَيَانِي أَرَادَا أَنْ يَذْهَبَا بِي إِلَى النَّارِ، فَتَلَقَّاهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ: لَمْ تُرَعْ، خَلِّيَا عَنْهُ. [راجع: ٤٤٠]

ہے۔ اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ جیسے دو شخص میرے پاس آئے، انھوں نے دوزخ کی طرف مجھے لے جانے کا ارادہ کیا تو انھیں ایک فرشتہ ملا اور اس نے (مجھے) کہا: خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پھر اس نے دونوں کو کہا: تم اس سے الگ ہو جاؤ۔

١١٥٧ - فَقَصَّتْ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِحْدَى رُؤْيَايَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ». [راجع: ١١٢٢]

[1157] حضرت حفصہ ؓ نے میرا ایک خواب نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر وہ تہجد پڑھنے کا التزام کرے۔''

١١٥٨ - فَكَانَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، وَكَانُوا لَا يَزَالُونَ يَقُصُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الرُّؤْيَا أَنَّهَا فِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ». [انظر: ٢٠١٥، ٦٩٩١]

[1158] اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر ؓ رات کو نمازِ تہجد پڑھنے کا اہتمام کرتے تھے۔ نبی ﷺ سے صحابۂ کرام ؓ اپنے خواب بیان کیا کرتے تھے، انھوں نے بیان کیا کہ آخری عشرے کی ساتویں رات لیلۃ القدر ہے۔ نبی ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا: ''تمھارے خواب لیلۃ القدر کے متعلق اس پر متفق ہیں کہ وہ رمضان کے آخری عشرے میں ہے، لہٰذا اگر کوئی شب قدر کو تلاش کرنا چاہے تو وہ رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرے۔''

(٢٢) بَابُ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: 22- فجر کی دو سنتوں پر ہمیشگی کرنا

١١٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ - هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ - قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ، وَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا، وَرَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءَيْنِ، وَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا أَبَدًا. [راجع: ٦١٩]

[1159] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے نماز عشاء پڑھی، پھر نماز تہجد کی آٹھ رکعات ادا کیں (پھر وتر پڑھے) اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھیں، پھر اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں ادا فرمائیں اور انھیں آپ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

فائدہ: نماز فجر کی دو سنتیں خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں سفر و حضر میں کبھی ترک نہیں کیا۔ حضرت

عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''فجر کی دو سنتیں دنیا اوراس کے تمام سازو سامان سے بڑھ کر ہیں۔''[1]

(٢٣) بَابُ الضِّجْعَةِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: 23- صبح کی دو سنتوں کے بعد دائیں کروٹ لیٹنا

١١٦٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ. [راجع: ٦٢٦]

[1160]ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب صبح کی دو سنتیں پڑھ لیتے تو دائیں کروٹ لیٹ جاتے۔

(٢٤) بَابُ مَنْ تَحَدَّثَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَضْطَجِعْ

باب: 24- جو شخص دو سنتوں کے بعد گفتگو کرتا ہے اور لیٹتا نہیں

١١٦١ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى سُنَّةَ الْفَجْرِ، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ حَتَّى يُؤَذَّنَ بِالصَّلَاةِ. [راجع: ١١١٨]

[1161]حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز فجر کی سنتیں پڑھ لیتے اگر میں بیدار ہوتی تو میرے ساتھ گفتگو فرماتے، بصورت دیگر آپ لیٹ جاتے حتی کہ نماز فجر کے لیے اقامت کہی جاتی۔

(٢٦) بَابُ الْحَدِيثِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: 26- فجر کی دو سنتوں کے بعد گفتگو کرنا

١١٦٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً

[1168]حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دو رکعتیں پڑھتے، اگر میں بیدار ہوتی تو میرے ساتھ محو گفتگو ہوتے، بصورت دیگر لیٹ جاتے۔

1 صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین، حدیث :1688(725).

حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ. قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ بَعْضَهُمْ يَرْوِيهِ: رَكْعَتَي الْفَجْرِ، قَالَ سُفْيَانُ: هُوَ ذَاكَ. [راجع: ١١١٨]

(راوی حدیث علی بن مدینی کہتے ہیں:) میں نے سفیان سے کہا: بعض حضرات فجر کی دو رکعتیں بیان کرتے ہیں، حضرت سفیان نے جواب دیا کہ اسی طرح ہے، یعنی اس سے مراد فجر کی دو سنتیں ہیں۔

(٢٧) بَابُ تَعَاهُدِ رَكْعَتَي الْفَجْرِ وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا

باب: 27- فجر کی دو رکعت کی حفاظت کرنا اور بعض نے ان کا نام نفل رکھا ہے

١١٦٩ - **حَدَّثَنَا** بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَى رَكْعَتَي الْفَجْرِ.

[1169] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نوافل میں سے کسی کا اس قدر اہتمام نہیں کرتے تھے جتنا فجر کی دو سنتوں کا اہتمام کرتے تھے، یعنی دوسرے نوافل کی نسبت فجر کی سنتوں کو زیادہ پابندی سے ادا کرتے تھے۔

(٢٨) بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَي الْفَجْرِ

باب: 28- فجر کی دو سنتوں میں کیا پڑھا جائے؟

١١٧٠ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي، بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ يُصَلِّي، إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ، رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ. [راجع: ٦٢٦]

[1170] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے، پھر جب صبح کی اذان سنتے تو ہلکی پھلکی دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے۔

١١٧١ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمَّتِهِ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى - هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ

[1171] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نماز فجر سے پہلے ہلکی پھلکی سی دو رکعتیں پڑھتے تھے حتی کہ میں سوچتی، شاید رسول اللہ ﷺ نے ان میں فاتحہ پڑھی ہے یا نہیں۔

الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ: هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ؟

(٢٥) بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنٰى مَثْنٰى

باب: 25- نفل نماز دو دو رکعت کر کے پڑھنا

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَيُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ عَمَّارٍ، وَأَبِي ذَرٍّ، وَأَنَسٍ، وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، وَعِكْرِمَةَ، وَالزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ: مَا أَدْرَكْتُ فُقَهَاءَ أَرْضِنَا إِلَّا يُسَلِّمُونَ فِي كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنَ النَّهَارِ.

امام محمد بن اسماعیل بخاری ؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر، حضرت ابوذر اور حضرت انس بن مالک ؓ سے یہی منقول ہے۔ اسی طرح حضرت جابر بن زید، حضرت عکرمہ اور امام زہری ؒ سے بھی ایسا ہی بیان کیا جاتا ہے۔ حضرت یحییٰ بن سعید انصاری کہتے ہیں: میں نے اپنے شہر (مدینہ طیبہ) کے فقہاء کو دیکھا ہے کہ وہ دن کے نوافل ادا کرتے وقت ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے۔

١١٦٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: «إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ

[1162] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام اہم معاملات کے لیے نماز استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: ''تم میں سے کوئی جب کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے: اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے سے خیر کا طالب ہوں، تیری قدرت سے ہمت کا خواہاں ہوں، تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں، یقیناً تو قادر ہے میں قدرت والا نہیں، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا، تو پوشیدہ اور غائب معاملات کو جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میرا یہ کام میرے دین، میری معیشت اور میرے معاملے کے انجام کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر اور آسان کر دے، پھر اس میں میرے لیے برکت فرما۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میری

كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ» قَالَ: «وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ». [انظر: ٦٣٨٢، ٧٣٩٠]

معیشت اور میرے معاملے کے انجام کے اعتبار سے اچھا نہیں تو اسے مجھ سے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لیے خیر کو مقدر کر دے وہ جہاں بھی ہو، پھر مجھے اس سے خوش کر دے۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دعا میں (هٰذَا الْأَمْرَ) کی جگہ اپنے کام کا نام لے۔"

١١٦٣ - **حَدَّثَنَا** الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ ابْنَ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ». [راجع: ٤٤٤]

[1163] حضرت ابوقتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی جب مسجد میں آئے تو دو رکعتیں پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔"

١١٦٤ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ. [راجع: ٣٨٠]

[1164] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی، پھر واپس تشریف لے گئے۔

١١٦٥ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ. [راجع: ٩٣٧]

[1165] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ظہر سے پہلے دو رکعتیں، ظہر کے بعد دو رکعتیں، جمعہ کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں ادا کی ہیں۔

١١٦٦ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ

[1166] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے دوران خطبہ فرمایا: "تم میں سے جب کوئی دوران خطبہ میں آئے تو اسے چاہیے کہ

ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ». [راجع: ۹۳۰]

دو رکعتیں پڑھ لے۔"

۱۱٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي مَنْزِلِهِ فَقِيلَ لَهُ: هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، قَالَ: فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالًا عِنْدَ الْبَابِ قَائِمًا، فَقُلْتُ: يَا بِلَالُ! صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَأَيْنَ؟ قَالَ: بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ. [راجع: ۳۹۷]

[1167] مجاہد ؒ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے گھر آ کر ان سے کہا گیا: ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے ہیں۔ حضرت عبداللہ ؓ کہتے ہیں: (یہ بات سن کر) جب میں آیا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ سے تشریف لے جا چکے ہیں، البتہ حضرت بلال ؓ کو کعبہ کے دروازے پر پایا۔ میں نے کہا: بلال! رسول اللہ ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا: کہاں پڑھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: یہاں ان دونوں ستونوں کے درمیان۔ پھر آپ باہر تشریف لائے اور بابِ کعبہ کے سامنے دو رکعتیں ادا کیں۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَوْصَانِي النَّبِيُّ ﷺ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى. وَقَالَ عِتْبَانُ: غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ.

امام ابوعبداللہ بخاری ؒ بیان کرتے ہیں کہ: حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا: مجھے نبی ﷺ نے چاشت کی دو رکعت پڑھنے کی وصیت فرمائی۔ حضرت عتبان ؓ بیان کرتے ہیں کہ صبح سویرے سورج کچھ بلند ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ میرے گھر تشریف لائے، ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

أَبْوَابُ التَّطَوُّعِ

نوافل سے متعلق احکام و مسائل

(٢٩) بَابُ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

باب: 29- فرض نماز کے بعد سنتیں پڑھنا

١١٧٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَفِي بَيْتِهِ. [راجع: ٩٣٧]

[1172] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ ظہر سے پہلے دو رکعتیں، ظہر کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں، عشاء کے بعد دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھیں جبکہ مغرب اور عشاء کی سنتیں آپ اپنے گھر میں پڑھتے تھے۔

١١٧٣ - وَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ، وَكَانَتْ سَاعَةً لَّا أَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا. وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ: بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ، تَابَعَهُ كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَأَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ. [راجع: ٦١٨]

[1173] (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:) مجھے میری ہمشیر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ نبی ﷺ طلوع فجر کے بعد ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ میں اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوسکتا تھا۔

ابن ابو زناد نے کہا کہ موسیٰ بن عقبہ نے حضرت نافع کے حوالے سے في بيته کے بجائے في أهله کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ کثیر بن فرقد اور ایوب نے حضرت نافع سے بیان کرنے میں عبیداللہ کی متابعت کی ہے۔

(٣٠) بَابُ مَنْ لَّمْ يَتَطَوَّعْ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

باب: 30- فرض نماز کے بعد سنتیں نہ پڑھنا

١١٧٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرًا قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَمَانِيًا جَمِيعًا، وَسَبْعًا جَمِيعًا، قُلْتُ: يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ! أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ، وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ، قَالَ: وَأَنَا أَظُنُّهُ. [راجع: ٥٤٣]

[1174] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ (ظہر وعصر کی) آٹھ رکعتیں اکٹھی اور (مغرب وعشاء کی) سات رکعتیں اکٹھی ادا کیں۔ راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ابوالشعثاء! میرا گمان ہے کہ آپ نے ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم کیا ہوگا، اسی طرح عشاء کو مقدم اور مغرب کو مؤخر کیا ہوگا۔ ابوالشعثاء نے کہا: میرا بھی یہی خیال ہے۔

فائدہ: مقیم ہونے کی صورت میں جمع کرتے وقت پہلی نماز کے بعد والی سنتیں چھوڑ دینی چاہییں، مثلاً: اگر ظہر وعصر کو جمع کیا ہے تو ظہر کی آخری سنتیں اور اگر مغرب وعشاء کو جمع کیا ہے تو مغرب کی سنتیں نہ پڑھی جائیں۔

(٣١) بَابُ صَلَاةِ الضُّحٰى فِي السَّفَرِ

باب: 31- سفر میں نماز چاشت پڑھنا

١١٧٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ تَوْبَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَتُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَعُمَرُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَأَبُو بَكْرٍ؟، قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَالنَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: لَا إِخَالُهُ. [راجع: ٧٧]

[1175] حضرت مورق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر ؓ سے دریافت کیا: آپ نماز اشراق پڑھتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے دریافت کیا: حضرت عمر ؓ پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: حضرت ابوبکر ؓ اس کا اہتمام کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، پھر میں نے پوچھا: نبی ﷺ اسے ادا فرماتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: میرا خیال یہی ہے کہ آپ بھی نہیں پڑھتے تھے۔

١١٧٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى يَقُولُ: مَا حَدَّثَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى غَيْرُ أُمِّ هَانِيءٍ فَإِنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، فَلَمْ أَرَ صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ

[1176] حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ام ہانی ؓ کے علاوہ ہمیں کسی (صحابی) نے نہیں بتایا کہ اس نے نبی ﷺ کو نماز اشراق پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت ام ہانی ؓ فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی ﷺ میرے گھر تشریف لائے، غسل فرمایا، پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے اس سے زیادہ ہلکی نماز نہیں دیکھی تھی، البتہ آپ رکوع وسجود مکمل کرتے تھے۔

الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ. [راجع: ١١٠٣]

(٣٢) بَابُ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ الضُّحٰى وَرَآهُ وَاسِعًا

باب: 32- جو انسان نماز چاشت میں توسع کے پیش نظر اس کی پابندی نہ کرے

١١٧٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا. [راجع: ١١٢٨]

[1177] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز اشراق پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر میں اسے ادا کرتی ہوں۔

(٣٣) بَابُ صَلَاةِ الضُّحٰى فِي الْحَضَرِ

باب: 33- حضر میں نماز اشراق پڑھنا

قَالَهُ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت عتبان بن مالک ؓ نے اسے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

١١٧٨ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتّٰى أَمُوتَ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلَاةِ الضُّحٰى، وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ. [انظر: ١٩٨١]

[1178] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مجھے میرے پیارے حبیب (رسول اللہ ﷺ) نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہے، جب تک میں زندہ رہوں گا انھیں ترک نہیں کروں گا۔ وہ یہ ہیں: ہر مہینے کے تین روزے، نماز اشراق اور سونے سے پہلے نماز وتر کی ادائیگی۔

١١٧٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ - وَكَانَ ضَخْمًا - لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ الصَّلَاةَ مَعَكَ، فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَدَعَاهُ إِلٰى بَيْتِهِ وَنَضَحَ لَهُ طَرَفَ حَصِيرٍ بِمَاءٍ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ الْجَارُودِ لِأَنَسٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَ

[1179] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک بھاری جسم والے انصاری آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا: میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس نے نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر تشریف لانے کی دعوت دی اور چٹائی کے ایک حصے پر پانی چھڑکا (اور اسے صاف کیا) آپ نے اس پر دو رکعتیں پڑھیں۔ فلاں بن فلاں بن جارود نے حضرت انس ؓ سے کہا: کیا نبی ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے

أَنَسٌ: مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى غَيْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ. [راجع: ٦٧٠]

تھے؟ انھوں نے فرمایا: اس دن کے علاوہ میں نے آپ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

(٣٤) بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ

باب: 34- نماز ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا

١١٨٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ عَشْرَ رَكَعَاتٍ: رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَكَانَتْ سَاعَةً لَا يُدْخَلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا. [راجع: ٩٣٧]

[1180] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے دس رکعات ذہن نشین کی ہیں: دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد گھر میں اور دو رکعتیں عشاء کے بعد گھر میں۔ ان کے علاوہ دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے پڑھتے تھے اور یہ ایسا وقت تھا کہ اس میں کوئی شخص نبی ﷺ کے پاس نہیں جا سکتا تھا۔

١١٨١ - حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. [راجع: ٦١٨]

[1181] حضرت ابن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے (میری ہمشیرہ) حضرت حفصہ ؓ نے بتایا کہ جب مؤذن اذان دیتا اور فجر طلوع ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

١١٨٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ. تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَمْرٌو، عَنْ شُعْبَةَ.

[1182] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ظہر سے پہلے چار سنتیں اور نماز فجر سے پہلے دو سنتیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

شعبہ سے روایت کرنے میں ابن ابی عدی اور عمرو نے یحییٰ بن سعید کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: حدیث ابن عمر میں نماز ظہر سے پہلے دو سنتیں اور حدیث عائشہ ؓ میں ظہر سے پہلے چار سنتیں پڑھنے کا ذکر ہے۔ ہر ایک نے اپنی اپنی معلومات کے مطابق بیان کیا ہے، اس لیے دونوں میں کوئی تضاد نہیں۔ رسول اللہ ﷺ بعض اوقات دو رکعتیں پڑھتے تھے جیسے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے بیان کیا ہے جبکہ آپ نے چار رکعتیں بھی ادا کی ہیں جیسے حضرت عائشہ ؓ نے ذکر فرمایا ہے۔

(٣٥) بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

باب:35-مغرب سے پہلے نماز پڑھنا

١١٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ». قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «لِمَنْ شَاءَ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً».

[انظر: ٧٣٦٨]

[1183] حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مغرب سے پہلے دو رکعتیں ادا کرو۔'' تیسری مرتبہ فرمایا: ''جس کا دل چاہے۔'' یہ اس لیے فرمایا کہ مبادا لوگ اسے سنت مؤکدہ بنالیں۔

١١٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيَّ قَالَ: أَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، فَقُلْتُ: أَلَا أُعَجِّبُكَ مِنْ أَبِي تَمِيمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ؟ فَقَالَ عُقْبَةُ: إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْتُ: فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ؟ قَالَ: الشُّغْلُ.

[1184] حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اورعرض کیا کہ یہ عجیب بات ہے کہ ابوتمیم (عبداللہ جیشانی) نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں؟ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم بھی نبی ﷺ کی حیات طیبہ میں پڑھا کرتے تھے۔ انھوں نے عرض کیا: اب کیوں نہیں پڑھتے ہو؟ فرمایا: مصروفیت کی وجہ سے۔

(٣٦) بَابُ صَلَاةِ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً

باب:36-نوافل کو باجماعت ادا کرنا

ذَكَرَهُ أَنَسٌ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اسے حضرت انس بن مالک اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

وضاحت: عام نوافل کی جماعت ہوسکتی ہے لیکن اس کے لیے لوگوں کو دعوت نہیں دینی چاہیے اور باضابطہ طور پر اس کا اہتمام کرنا درست نہیں، اتفاقاً ایسا معاملہ ہوجائے تو جماعت درست ہے۔ لیکن رمضان المبارک میں تراویح کی جماعت اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اس کا اہتمام تین روز تک رسول اکرم ﷺ نے خود فرمایا تھا اور فرض ہونے کے خدشے کے پیش نظر ترک کردیا تھا۔

١١٨٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّهُ

[1185] حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھیں رسول اللہ ﷺ یاد ہیں اور آپ کی وہ کلی بھی یاد ہے جو آپ ﷺ نے ان کے گھر کے کنویں سے پانی لے

عَقَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِهِ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ.

کر اس کے منہ پر کی تھی۔

١١٨٦ - فَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ - يَقُولُ: كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بِبَنِي سَالِمٍ، وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ، فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَإِنَّ الْوَادِيَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ، فَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّي مِنْ بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَأَفْعَلُ» فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ: «أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ نُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟» فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ أَنْ يُصَلِّي فِيهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ، فَحَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيرٍ يُصْنَعُ لَهُ فَسَمِعَ أَهْلُ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي، فَثَابَ رِجَالٌ مِنْهُمْ حَتَّى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: مَا فَعَلَ مَالِكٌ؟ لَا أَرَاهُ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: ذَاكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُلْ ذٰلِكَ، أَلَا تَرَاهُ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ؟» فَقَالَ:

[1186] حضرت محمود بن ربیع نے فرمایا کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا۔ اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو نبی ﷺ کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قبیلۂ بنو سالم میں اپنی قوم کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ میرے اور اس قبیلے کے درمیان ایک وادی حائل تھی۔ جب بارشیں ہوتیں تو اسے عبور کر کے ان کی مسجد تک پہنچنا میرے لیے دشوار ہو جاتا، اس لیے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری نظر کمزور ہو چکی ہے اور یہ وادی جو میرے اور میری قوم کے درمیان بہتی ہے جب بارشیں ہوں تو اسے عبور کرنا میرے لیے مشکل ہو جاتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ پر نماز پڑھیں تاکہ میں اسے (ہمیشہ کے لیے) جائے نماز بنا لوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں عنقریب آؤں گا۔'' چنانچہ ایک دن جب سورج چڑھ آیا تو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ میں نے آپ کو اجازت دی تو آپ نے بیٹھنے سے پہلے فرمایا: ''آپ اپنے گھر کے کس حصے میں ہمارا نماز پڑھنا پسند کرتے ہیں؟'' میں نے آپ کے لیے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں میں پسند کرتا تھا کہ وہاں نماز ادا کی جائے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہاں کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہا۔ ہم نے بھی آپ کے پیچھے صفیں درست کر لیں۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ ہم نے بھی آپ کے سلام پھیرنے پر سلام پھیر دیا۔ پھر میں نے

اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، أَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰهِ لَا نَرٰى وُدَّهُ وَلَاحَدِيثَهُ إِلَّا إِلَى الْمُنَافِقِينَ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ».

موٹے آٹے اور گوشت سے تیار کردہ کھانا پیش کیا جو آپ ہی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ جب اہل محلّہ کو پتہ چلا کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما ہیں تو وہ پے در پے اکٹھے ہونا شروع ہو گئے حتی کہ بہت سے لوگ میرے گھر میں جمع ہو گئے۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا: مالک (ابن دخشن) رضی اللہ عنہ کو کیا ہوا؟ وہ ہمیں یہاں نظر نہیں آ رہا؟ ان میں سے ایک دوسرے شخص نے کہا: وہ منافق ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت نہیں رکھتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مت کہو۔ کیا تم اسے نہیں دیکھتے ہو کہ وہ لا إلہ إلا اللّٰہ کہتا ہے اور اس کا کلمہ پڑھنے کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی ہے۔'' اس شخص نے کہا: (ویسے تو) اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں لیکن اللہ کی قسم! ہم تو اس کی دوستی اور کلام و سلام منافقین کے ساتھ ہی دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جہنم پر حرام کر دیا ہے جو اللہ کی رضا کے لیے کلمۂ طیبہ پڑھتا ہے۔''

قَالَ مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ: فَحَدَّثْتُهَا قَوْمًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَتِهِ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا، وَيَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِمْ بِأَرْضِ الرُّومِ، فَأَنْكَرَهَا عَلَيَّ أَبُو أَيُّوبَ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا قُلْتَ قَطُّ، فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَجَعَلْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ إِنْ سَلَّمَنِي حَتّٰى أَقْفُلَ مِنْ غَزْوَتِي أَنْ أَسْأَلَ عَنْهَا عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنْ وَجَدْتُهُ حَيًّا فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ. فَقَفَلْتُ فَأَهْلَلْتُ بِحَجَّةٍ أَوْ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ سِرْتُ

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ حدیث چند لوگوں سے بیان کی جن میں رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ واقعہ اس غزوے میں پیش آیا جس میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اور رومی سرزمین (قسطنطنیہ) میں یزید بن معاویہ امیر لشکر تھے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اس واقعے کا صاف انکار کر دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میرا رسول اللہ ﷺ کے متعلق ہرگز خیال نہیں کہ آپ نے ایسے کلمات فرمائے ہوں گے جو تم نے آپ ﷺ کی طرف منسوب کیے ہیں۔

حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَتَيْتُ بَنِي سَالِمٍ، فَإِذَا عِتْبَانُ شَيْخٌ أَعْمٰى يُصَلِّي لِقَوْمِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَأَخْبَرْتُهُ مَنْ أَنَا ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ، فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ. [راجع: ٤٢٤]

مجھ پر ان کا انکار بہت گراں گزرا، اس لیے میں نے اپنے اوپر یہ لازم کرلیا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس غزوے سے واپسی تک مجھے صحیح سالم رکھا تو میں اس کے متعلق حضرت عتبان بن مالک ؓ سے ضرور دریافت کروں گا بشرطیکہ میں اسے اس قوم کی مسجد میں بقید حیات پاؤں، چنانچہ میں جب اس غزوے سے واپس لوٹا تو میں نے حج یا عمرے کا احرام باندھا اور وہاں سے روانہ ہوا۔ بالآخر جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو قبیلۂ بنو سالم کا رخ کیا۔ میں نے وہاں حضرت عتبان بن مالک ؓ کو دیکھا کہ وہ نابینے ہو چکے ہیں اور اپنی قوم کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے انھیں سلام کیا اور اپنا تعارف کرایا۔ پھر میں نے ان سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے یہ واقعہ اسی طرح بیان کیا جس طرح پہلی مرتبہ بیان کیا تھا۔

فائدہ: امام بخاری ؒ نے اس طویل حدیث کو اس مقصد کے لیے بیان کیا ہے کہ ایسے حالات میں نوافل کو باجماعت ادا کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور حاضرین خانہ نے آپ کے پیچھے صف بندی کی، اس طرح آپ نے انھیں باجماعت دو رکعت پڑھائیں۔ واضح رہے کہ باجماعت نوافل کا اہتمام کسی پروگرام کے تحت نہیں تھا بلکہ اتفاقاً یہ صورت بن گئی۔ دیگر احادیث سے بھی ایسے مواقع پر نوافل کی جماعت کرانا ثابت ہے، لیکن باقاعدہ اعلان کر کے نوافل کی جماعت کا اہتمام کرنا صحیح نہیں کیونکہ جاہل لوگ جماعت کی بنا پر انھیں فرض خیال کرنے لگیں گے، البتہ نماز تراویح کا باجماعت اہتمام اس سے مستثنیٰ ہے، نیز اس حدیث سے بہت سے مسائل ثابت ہوتے ہیں جن میں سے کچھ حسب ذیل ہیں: ٭ معذور لوگ اگر مسجد میں آنے کی سکت نہ رکھتے ہوں تو وہ گھر میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ٭ مہمانان خصوصی کو عمدہ سے عمدہ کھانا کھلانا مناسب اور شایان شان ہے۔ ٭ سوچے سمجھے بغیر کسی پر کفر یا نفاق کا فتویٰ لگانا جائز نہیں۔ ٭ محض رواجی یا رسمی کلمہ کام نہیں آئے گا بلکہ وہ کلمہ ثمر آور ہوگا جس کے پڑھنے سے اللہ کی خوشنودی مقصود ہو۔ واللہ أعلم.

(٣٧) بَابُ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

باب: 37- گھر میں نفل نماز پڑھنا

١١٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ وَعُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ

[1187] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھروں میں کچھ

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا». تَابَعَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ. [راجع: ٤٣٢]

نماز پڑھ لیا کرو اور انھیں قبرستان نہ بناؤ۔“ عبدالوہاب نے ایوب سختیانی سے روایت کرنے میں وہیب کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: اس حدیث کے مطابق جس گھر میں نماز نہ پڑھی جائے اسے قبر سے تشبیہ دی گئی ہے جس میں عبادت نہیں کی جاتی۔ اور اس گھر کے باشندے کو میت سے تشبیہ دی جس سے نیک کام نہیں ہو سکتے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قبرستان ایسی جگہ ہے جو نماز کا محل نہیں۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

20 - كِتَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَ الْمَدِينَةِ

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

(١) بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

باب : 1- مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت

١١٨٨ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ أَرْبَعًا، قَالَ: سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً. [راجع: ٥٨٦]

[1188] حضرت قزعہ بن یحییٰ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے چار احادیث سنی ہیں۔ انھوں نے یہ احادیث نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کیں، نیز وہ نبی ﷺ کے ہمراہ بارہ غزوات میں شریک ہوئے۔

١١٨٩ - وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى».

[1189] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تین مساجد: مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی طرف بھی (تقرب وعبادت کی نیت سے) رخت سفر نہ باندھا جائے۔''

فائدہ: اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ ان تین مساجد کے سوا کسی اور طرف ان کے ذاتی شرف کی بنا پر بغرض عبادت سفر نہ کیا جائے کیونکہ دنیا کی تمام مساجد میں نماز پڑھنا ثواب کے اعتبار سے برابر ہے، البتہ جامع مساجد میں نمازیوں کی کثرت کے باعث زیادہ ثواب ہے اور دور سے چل کر مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے آنا کثرت اقدام کی وجہ سے زیادہ ثواب کا موجب ہے، نفس مسجد کے اعتبار سے ثواب میں کوئی تعارض نہیں، البتہ ان تین مساجد میں نماز پڑھنا ان کے ذاتی شرف کی بنا پر اللہ کے ہاں اجروثواب میں اضافے کا باعث ہے کیونکہ انھیں حضرات انبیائے کرام علیہم السلام نے تعمیر کیا ہے۔

١١٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ، وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ».

[1190] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا مسجد حرام کے سوا دیگر مساجد میں ایک ہزار نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔''

(٢) بَابُ مَسْجِدِ قُبَاءٍ

باب:2- مسجد قباء کا بیان

١١٩١ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يُصَلِّي مِنَ الضُّحٰى إِلَّا فِي يَوْمَيْنِ يَوْمَ يَقْدَمُ مَكَّةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى، فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ، وَيَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيهِ. قَالَ: وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَزُورُهُ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا. [انظر: ١١٩٣، ١١٩٤، ٧٣٢٦]

[1191] حضرت نافع سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز چاشت صرف دو دن پڑھتے تھے: ایک جب مکہ مکرمہ آتے (تو اسے ضرور ادا کرتے) کیونکہ وہ مکہ مکرمہ چاشت ہی کے وقت آتے تھے، طواف کرتے، پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھتے۔ اور دوسرے جس دن وہ قباء جاتے (اس دن بھی نماز چاشت پڑھتے تھے)۔ وہ بروز ہفتہ مسجد قباء جاتے جب مسجد میں داخل ہوتے تو نماز پڑھے بغیر وہاں سے نکلنے کو برا خیال کرتے۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد قباء کی زیارت کے لیے کبھی سوار ہو کر اور کبھی پیدل جایا کرتے تھے۔

١١٩٢ - قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ لَهُ: إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يَصْنَعُونَ، وَلَا أَمْنَعُ أَحَدًا إِنْ صَلّٰى فِي أَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ غَيْرَ أَنْ لَّا تَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا. [راجع: ٥٨٢]

[1192] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی کا بیان ہے کہ میں اس طرح کرتا ہوں جیسے میں نے اپنے دوستوں کو کرتے دیکھا ہے۔ اور میں کسی کو منع نہیں کرتا کہ وہ رات یا دن میں جب چاہے نماز پڑھے، ہاں! قصداً سورج نکلتے یا غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے اجتناب کرو۔

(٣) بَابُ مَنْ أَتٰى مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ

باب:3- ہر ہفتے کے دن مسجد قباء جانا

١١٩٣ - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

[1193] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ ہر ہفتے کے دن مسجد قباء پیدل اور سوار

دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا. وَكَانَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَفْعَلُهُ. [راجع: ١١٩١]

ہوکر تشریف لے جاتے تھے۔ اور (راوی حدیث کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس طرح کرتے تھے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان اور پیش کردہ حدیث سے ثابت کیا ہے کہ مسجد قباء ان مساجد سے ہے جن کی طرف پیدل اور سوار ہوکر جانے میں چنداں حرج نہیں اور ایسا کرنا رخت سفر باندھنے سے متعلق حکم امتناعی میں داخل نہیں۔

(٤) بَابُ إِتْيَانِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا

باب: 4- مسجد قباء کی طرف پیدل اور سوار ہو کر جانا

١١٩٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَّمَاشِيًا.

زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ: فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ. [راجع: ١١٩١]

[1194] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ مسجد قباء پیدل اور سوار ہوکر تشریف لاتے تھے۔

(راوی حدیث) عبداللہ بن نمیر نے نافع سے یہ الفاظ مزید بیان کیے ہیں کہ آپ اس میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(٥) بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

باب: 5- رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک اور منبر کے درمیانی مقام کی فضیلت

١١٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ».

[1195] حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے گھر اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔''

١١٩٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

[1196] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے گھر اور منبر کا درمیانی مقام جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور (قیامت کے دن)

عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي». [١٨٨٨، ٦٥٨٨، ٧٣٣٥]

میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔"

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اس حصے کو جنت کی کیاری قرار دیا ہے کہ نزول رحمت اور حصول سعادت کے اعتبار سے وہ حقیقی روضۂ جنت کی طرح ہے یا اس لیے کہ اس حصے میں عبادت دخول جنت کا سبب ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اسے حقیقی معنی پر محمول کیا جائے کہ آخرت میں یہ ٹکڑا بعینہٖ جنت میں منتقل ہوجائے گا۔ علامہ عینی نے امام خطابی کے حوالے سے لکھا ہے کہ جو شخص اس حصے میں عبادت کا اہتمام کرے گا وہ جنت کے باغوں میں داخل ہوگا اور جو شخص منبر کے پاس عبادت کرے گا وہ جنت میں حوض کوثر سے سیراب کیا جائے گا۔ شارحین نے منبر کے متعلق لکھا ہے کہ بعینہٖ اسی منبر کو حوض کوثر پر لوٹا دیا جائے گا۔ واللہ أعلم.

(٦) بَابُ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

باب: 6- بیت المقدس کی مسجد کا بیان

١١٩٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ: سَمِعْتُ قَزَعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِأَرْبَعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي، قَالَ: «لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ، وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ: الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ: بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ، وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى، وَمَسْجِدِي». [راجع: ٥٨٦]

[1197] حضرت قزعہ مولیٰ زیاد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے چار احادیث سنیں جو وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے تھے وہ مجھے بہت پسند آئیں اور انھوں نے مجھے بہت خوش کیا۔ آپ نے فرمایا: "کوئی عورت اپنے خاوند یا محرم کے بغیر دو دن کا سفر نہ کرے، عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ دو دنوں کا روزہ نہیں رکھنا چاہیے، دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی: نماز فجر کے بعد تاآنکہ سورج طلوع ہوجائے اور نماز عصر کے بعد تاآنکہ سورج غروب ہوجائے، نیز تین مساجد کے علاوہ کسی دوسرے مقام کی طرف (تقرب و عبادت کی نیت سے) رخت سفر نہ باندھا جائے: مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد، یعنی مسجد نبوی۔"

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

21 - أَبْوَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

دوران نماز میں کیے جانے والے اعمال کا بیان

(١) بَابُ اسْتِعَانَةِ الْيَدِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ

باب: 1- دوران نماز میں ہاتھ سے مدد لینا جبکہ وہ کام نماز سے متعلق ہو

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: يَسْتَعِينُ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ جَسَدِهِ بِمَا شَاءَ. وَوَضَعَ أَبُو إِسْحَاقَ قَلَنْسُوَتَهُ فِي الصَّلَاةِ وَرَفَعَهَا. وَوَضَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَفَّهُ عَلَى رُصْغِهِ الْأَيْسَرِ إِلَّا أَنْ يَحُكَّ جِلْدًا أَوْ يُصْلِحَ ثَوْبًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نمازی دوران نماز میں اپنے جسم کے جس حصے سے چاہے مدد لے سکتا ہے۔

حضرت ابو اسحاق نے دوران نماز میں اپنی ٹوپی اتار کر رکھی اور پھر اسے اٹھالیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں اپنی ہتھیلی کو بائیں کلائی پر رکھے ہوتے الا یہ کہ بدن کو کھجلانا یا کپڑا درست کرنا ہوتا۔

١١٩٨ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - وَهِيَ خَالَتُهُ - قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ عَلَى عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ

[1198] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی۔ انھوں نے فرمایا کہ میں سرہانے کے عرض پر لیٹ گیا جبکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ محترمہ اس کے طول میں آرام فرما ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ سو گئے حتی کہ جب آدھی رات ہوئی یا اس سے تھوڑا سا پہلے یا بعد تو پھر آپ بیدار ہوئے اور بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرۂ انور سے نیند کے اثرات دور کرنے لگے۔ پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت

رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَلَسَ فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ خَوَاتِيمَ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي. قَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ. فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا بِيَدِهِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

[راجع: ١١٧]

فرمائی۔ اس کے بعد آپ اٹھ کر لٹکتے ہوئے مشکیزے کے پاس گئے اور اس سے اچھی طرح وضو کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ میں بھی اٹھا اور اسی طرح کیا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ پھر میں گیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر اسے اپنے ہاتھ سے مروڑنے لگے۔ اس کے بعد آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو، بعد ازاں دو، پھر دو، پھر دو رکعتیں ادا کیں، آخر میں پھر دو رکعتیں پڑھیں، اس کے بعد آپ نے وتر ادا کیے اور لیٹ گئے حتی کہ آپ کے پاس مؤذن آیا تو آپ اٹھے اور ہلکی سی دو رکعتیں ادا کیں، پھر باہر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

فائدہ: اگر کوئی نمازی اپنے موبائل فون کی گھنٹی بند کرنا بھول جائے اور دوران نماز میں گھنٹی بجنے لگے تو اسے اپنے ہاتھ سے بند کرنا جائز ہے کیونکہ اس کا جاری رہنا دوسرے نمازیوں کے لیے باعث تشویش ہوگا۔ جب نماز کی مصلحت کے پیش نظر دوران نماز اپنے ہاتھ سے کوئی بھی کام کیا جاسکتا ہے تو موبائل بند کردینے میں چنداں حرج نہیں۔ واللہ أعلم.

(٢) بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

باب:2- نماز میں کلام کرنے کی ممانعت

١١٩٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا، وَقَالَ: «إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا». [انظر: ١٢١٦، ٣٨٧٥]

[1199] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کو سلام کہتے جبکہ آپ نماز میں ہوتے تھے، تو آپ ہمیں اس کا جواب دیتے تھے، لیکن جب ہم نجاشی ؓ کے پاس سے واپس آئے تو ہم نے آپ کو (دوران نماز میں) سلام کہا تو آپ نے جواب نہ دیا اور فرمایا: ''بلاشبہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔''

حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

ہریم بن سفیان نے بھی عبداللہ بن مسعود ؓ کی اس

مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

روایت کو اسی طرح بیان کیا ہے۔

فائدہ: ابتدائے اسلام میں دوران نماز گفتگو کرنا جائز تھا اور سلام وغیرہ کا جواب بھی دیا جاتا تھا، بالآخر آخری حکم نازل ہوا کہ دوران نماز سلام و کلام منع کر دیا گیا اور اشارے سے سلام کا جواب دینے کا کہا گیا۔

١٢٠٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ: إِنْ كُنَّا لَنَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، يُكَلِّمُ أَحَدُنَا صَاحِبَهُ بِحَاجَتِهِ حَتّٰى نَزَلَتْ ﴿حَٰفِظُوا عَلَى الصَّلَوَٰتِ﴾ الْآيَةَ [البقرة: ٢٣٨] فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ. [انظر: ٤٥٣٤]

[1200] حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے عہد مبارک میں دوران نماز میں ایک دوسرے سے بات چیت کر لیتے تھے اور اپنی ضرورت و حاجت کو بھی ایک دوسرے سے بیان کر دیتے تھے حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ﴾ ''تمام نمازوں (بالخصوص درمیانی نماز) کی حفاظت کرو۔'' اس کے بعد ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا (اور دوران نماز میں گفتگو کرنے سے بھی ہمیں منع کر دیا گیا)۔

فائدہ: اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ جہالت کی وجہ سے اگر دوران نماز میں گفتگو ہو جائے تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس شخص کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیتے لیکن آپ نے اسے صرف اس حکم سے آگاہ کرنے پر اکتفا کیا۔ واللہ أعلم.

(٣) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالْحَمْدِ فِي الصَّلَاةِ لِلرِّجَالِ

باب: 3- مردوں کے لیے دوران نماز میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا جائز ہے

١٢٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: «خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: حُبِسَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَؤُمُّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتُمْ، فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ

[1201] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ قبیلۂ بنو عمرو بن عوف میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے، اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا: نبی ﷺ کسی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے، لہذا آپ لوگوں کی امامت کریں۔ انھوں نے فرمایا: ہاں! اگر تم چاہو تو میں تیار ہوں، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر

عَنْهُ فَصَلَّى، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ - قَالَ سَهْلٌ: هَلْ تَدْرُونَ مَا التَّصْفِيحُ؟ هُوَ التَّصْفِيقُ - وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا الْتَفَتَ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فِي الصَّفِّ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ، مَكَانَكَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى. [راجع: ٦٨٤]

کہی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھ کر نماز پڑھانے لگے۔ اچانک نبی ﷺ دوسری صفوں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کر دیں، حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جانتے ہو تصفیح کیا ہے؟ تصفیح تالیاں بجانا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دوران نماز میں بالکل ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے کثرت سے تالیاں پیٹنا شروع کیں تو متوجہ ہوئے، دیکھتے ہیں کہ نبی ﷺ صف میں کھڑے ہیں۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر الحمد للہ کہا، پھر الٹے پاؤں پیچھے ہوئے۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔

(٤) بَابُ مَنْ سَمَّى قَوْمًا أَوْ سَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى غَيْرِهِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ

باب: 4- جس نے دوران نماز میں کسی کا نام لیا یا کسی کو سلام کیا جبکہ اسے علم نہیں

١٢٠٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ التَّحِيَّةُ فِي الصَّلَاةِ وَنُسَمِّي وَيُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ، فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «قُولُوا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَإِنَّكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ

[1202] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نماز میں سلام کرتے اور ایک دوسرے کا نام لیتے تھے، علاوہ ازیں ایک شخص دوسرے کو سلام بھی کہہ لیتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: ''اس طرح کہا کرو: ''ہر قسم کی زبانی، بدنی اور مالی عبادات صرف اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ ہم پر سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، نیز گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔'' جب تم نے یہ پڑھ لیا تو یقیناً تم نے اللہ کے ان تمام نیک بندوں کو سلام پہنچا دیا جو زمین و آسمان میں ہیں۔''

ذٰلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ». [راجع: ٨٣١]

(٥) بَابٌ: اَلتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

باب: 5- (دوران نماز) تالی بجانا صرف عورتوں کے لیے ہے

١٢٠٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ».

[1203] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''(نماز میں اگر کوئی حادثہ پیش آجائے تو) مردوں کے لیے سبحان اللہ کہنا اور عورتوں کے لیے تالی بجانا ہے۔''

١٢٠٤ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ». [راجع: ٦٨٤]

[1204] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کے لیے سبحان اللہ کہنا اور عورتوں کے لیے تالی بجانا ہے۔''

فائدہ: اگر دوران نماز میں کوئی حادثہ پیش آجائے تو امام کو متنبہ کرنے کے لیے مردوں کو چاہیے کہ وہ سبحان اللہ کہیں اور عورتیں اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر ماریں۔ وہ زبان سے سبحان اللہ نہ کہیں کیونکہ عورت کی آواز فتنے سے خالی نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ عورت کو کھلے عام اذان اور اقامت کہنے کی ممانعت ہے۔[1]

(٦) بَابُ مَنْ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فِي الصَّلَاةِ أَوْ تَقَدَّمَ بِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ

باب: 6- جو کوئی دوران نماز میں، درپیش حادثے کی بنا پر پیچھے ہٹا یا آگے بڑھا

رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس بات کو حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

١٢٠٥ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، قَالَ يُونُسُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَمَا هُمْ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

[1205] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ پیر کے دن نماز فجر میں مشغول تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انھیں نماز پڑھا رہے تھے۔ اچانک نبی ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے پردہ اٹھایا اور لوگوں کی طرف دیکھا جبکہ

[1] صحيح البخاري، الصلاة، حديث: 377.

يُصَلِّي بِهِمْ، فَفَجَأَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ، وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِالنَّبِيِّ ﷺ حِينَ رَأَوْهُ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ أَتِمُّوا، ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ. [راجع: ٦٨٠]

وہ نماز میں صف بستہ تھے۔ آپ مسکراتے ہوئے ہنسے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت ابوبکر ؓ اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے واپس ہوئے اور یہ خیال کیا کہ شاید رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مسلمانوں نے جب نبی ﷺ کو دیکھا تو اس قدر خوش ہوئے کہ نماز ہی کو توڑ ڈالنے کا ارادہ کر لیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ نماز کو پورا کرو، پھر حجرے میں تشریف لے گئے اور پردہ لٹکا دیا اور اس روز اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی حادثے کی وجہ سے دوران نماز میں پیچھے ہٹنے یا آگے بڑھنے سے نماز باطل نہیں ہوتی کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر پہلے پیچھے ہٹے، پھر آپ کا اشارہ ملا تو آگے بڑھ کر نماز کو پورا کیا، لیکن یہ عمل کثیر تعداد میں نہیں ہونا چاہیے جیسا کہ حدیث میں حضرت عائشہ ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ بعض اوقات نماز پڑھ رہے ہوتے اور دروازہ بند ہوتا، میں اسے کھٹکھٹاتی تو آپ چل کر دروازہ کھولتے، پھر اپنی نماز گاہ کی طرف لوٹ جاتے۔[1]

(٧) بَابٌ: إِذَا دَعَتِ الْأُمُّ وَلَدَهَا فِي الصَّلَاةِ

باب: 7- نماز پڑھتے ہوئے بیٹے کو اگر اس کی والدہ آواز دے

١٢٠٦ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَادَتِ امْرَأَةٌ ابْنَهَا وَهُوَ فِي صَوْمَعَتِهِ قَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي، قَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! قَالَ: اَللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي، قَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! قَالَ: اَللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي، قَالَتْ: اَللّٰهُمَّ لَا يَمُوتُ جُرَيْجٌ حَتَّى يَنْظُرَ فِي وَجْهِ الْمَيَامِيسِ، وَكَانَتْ تَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ رَاعِيَةٌ تَرْعَى الْغَنَمَ فَوَلَدَتْ، فَقِيلَ لَهَا: مِمَّنْ هٰذَا

[1206] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت نے اپنے بیٹے کو آواز دی جبکہ وہ اپنے عبادت خانے میں (مصروف عبادت) تھا، اس نے کہا: اے جریج! جریج نے (دل میں) کہا: اے اللہ! ایک طرف میری والدہ ہے، دوسری طرف میری نماز ہے۔ وہ پھر بولی: اے جریج! جریج گویا ہوا: یااللہ! میری والدہ اور میری نماز، میں کسے اختیار کروں۔ اس عورت نے تیسری مرتبہ پکارا: اے جریج! اس نے پھر وہی کہا: یااللہ! ادھر میری والدہ ہے ادھر میری نماز ہے۔ (بہرحال اس نے نماز کو نہ چھوڑا تو) ماں نے بددعا کی: اے

---

1 سنن أبي داود، الصلاة، حديث: 922.

الْوَلَدُ؟ قَالَتْ: مِنْ جُرَيْجٍ. نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهِ. قَالَ جُرَيْجٌ: أَيْنَ هٰذِهِ الَّتِي تَزْعُمُ أَنَّ وَلَدَهَا لِي؟ قَالَ: يَا بَابُوسُ! مَنْ أَبُوكَ؟ قَالَ: رَاعِي الْغَنَمِ». [انظر: ٢٤٨٢، ٣٤٣٦، ٣٤٦٦]

اللہ! جریج کو موت نہ آئے جب تک وہ بدمعاش عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے، چنانچہ اس کے عبادت خانے کے پاس ایک بکریاں چرانے والی عورت ٹھہرا کرتی تھی۔ اس نے ایک بچے کو جنم دیا تو اس سے کہا گیا: یہ بچہ کس شخص کا ہے؟ وہ کہنے لگی: (نومولود) جریج سے ہے۔ وہ یہ الزام سن کر اپنے عبادت خانے سے نیچے اترا اور کہنے لگا: وہ عورت کہاں ہے جو دعویٰ کرتی ہے کہ یہ بچہ مجھ سے ہے؟ جریج نے بچے کو مخاطب کر کے کہا: اے شیر خوار! تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا باپ بکریاں چرانے والا ایک گڈریا ہے۔''

(٨) بَابُ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلَاةِ

باب:8- دوران نماز میں کنکریاں ہٹانا

١٢٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ، قَالَ: «إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً».

[1207] حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا جو دوران نماز میں سجدے کی جگہ پر مٹی ہموار کر رہا تھا: ''اگر تم یہ کرنا ہی چاہتے ہو تو ایک دفعہ کر لو (اس سے زیادہ نہ کرو)۔''

(٩) بَابُ بَسْطِ الثَّوْبِ فِي الصَّلَاةِ لِلسُّجُودِ

باب:9- دوران نماز میں سجدے کے لیے کپڑا بچھانا

١٢٠٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ: حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ. [راجع: ٣٨٥]

[1208] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم سخت گرمی میں نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے۔ جب ہم میں سے کسی کو زمین پر اپنا چہرہ رکھنے کی ہمت نہ ہوتی تو زمین پر اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیتا تھا۔

(١٠) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

باب:10- دوران نماز میں کون کون سے کام عمل میں لانا جائز ہیں؟

١٢٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَمُدُّ رِجْلِي فِي قِبْلَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَرَفَعْتُهَا فَإِذَا قَامَ مَدَدْتُهَا. [راجع: ٣٨٢]

[1209] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب (رات کے وقت) نبی ﷺ نماز پڑھتے تو میں آپ کی طرف پاؤں پھیلا کر لیٹی رہتی۔ جب آپ سجدہ کرتے تو میرا پاؤں دبا دیتے، میں انھیں اٹھا لیتی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں پھر پاؤں دراز کر لیتی۔

١٢١٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً فَقَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ لِيَقْطَعَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ، فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهُ، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُوثِقَهُ إِلَى سَارِيَةٍ حَتَّى تُصْبِحُوا فَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: (رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي) فَرَدَّهُ اللهُ خَاسِئًا». ثُمَّ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: فَذَعَتُّهُ بِالذَّالِ أَيْ خَنَقْتُهُ وَفَدَعَّتُّهُ مِنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَوْمَ يُدَعُّونَ﴾ [الطور: ١٣] أَيْ يُدْفَعُونَ، وَالصَّوَابُ الْأَوَّلُ إِلَّا أَنَّهُ كَذَا قَالَ بِتَشْدِيدِ الْعَيْنِ وَالتَّاءِ. [راجع: ٤٦١]

[1210] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک دفعہ نماز پڑھی تو فرمایا: ''شیطان نے میرے سامنے آ کر مجھ پر حملہ کر دیا تاکہ میری نماز خراب کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے جب مجھے اس پر قدرت دی تو میں نے اسے گردن سے دبوچ لیا۔ میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اسے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح تم لوگ بھی اسے دیکھ لو لیکن مجھے حضرت سلیمان ؑ کی دعا یاد آ گئی: [رَبِّ هَبْ لِيْ ...... بَعْدِيْ] ''اے اللہ! مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لیے نہ ہو۔'' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے ناکام و بے مراد واپس کر دیا۔'' پھر نضر بن شمیل نے کہا: یہ لفظ فذعته ذال کے ساتھ ہے، یعنی میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا اور لفظ دعته اللہ کے اس قول سے ماخوذ ہے: ﴿يَوْمَ يُدَعُّوْنَ﴾ ''قیامت کے دن وہ دوزخ کی طرف دھکیل دیے جائیں گے۔'' لیکن پہلا لفظ ہی درست ہے، البتہ راوئ حدیث شعبہ نے اسے عین اور تاء کی تشدید کے ساتھ بیان کیا ہے۔

فائدہ: امام بخاری ؒ نے اس سے یہ ثابت کیا ہے کہ دوران نماز میں دشمن کو دھکا دینا، اسے پکڑنا اس سے نماز خراب نہیں ہوتی۔ اسی طرح دوران نماز میں جوتیاں اتارنا، جمائی روکنا، بچے کا کمر پر سوار ہونا، تھوک کو جوتے سے ملنا، سانپ اور بچھو کو مارنا، تھوکنا، بچہ اٹھا کر نماز پڑھنا، بہت زیادہ رونا اور پھنکارنا اس سے نماز خراب نہیں ہوتی، یہ تمام امور صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔

(١١) بَابٌ: إِذَا انْفَلَتَتِ الدَّابَّةُ فِي الصَّلَاةِ

باب: 11- اگر دوران نماز کسی کی سواری بھاگ پڑے

وَقَالَ قَتَادَةُ: إِنْ أُخِذَ ثَوْبُهُ يَتْبَعُ السَّارِقَ وَيَدَعُ الصَّلَاةَ.

حضرت قتادہ نے کہا: اگر کسی کا کپڑا چوری ہو جائے تو اسے چاہیے کہ چور کا پیچھا کرے اور نماز چھوڑ دے۔

١٢١١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ: كُنَّا بِالْأَهْوَازِ نُقَاتِلُ الْحَرُورِيَّةَ فَبَيْنَا أَنَا عَلَى جُرُفِ نَهْرٍ إِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي وَإِذَا لِجَامُ دَابَّتِهِ بِيَدِهِ فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تُنَازِعُهُ، وَجَعَلَ يَتْبَعُهَا. قَالَ شُعْبَةُ: هُوَ أَبُوبَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ، فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِهٰذَا الشَّيْخِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ الشَّيْخُ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ قَوْلَكُمْ، وَإِنِّي غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتَّ غَزَوَاتٍ أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ ثَمَانِيًا وَشَهِدْتُ تَيْسِيرَهُ، وَإِنِّي إِنْ كُنْتُ أَنْ أَرْجِعَ مَعَ دَابَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدَعَهَا تَرْجِعُ إِلَى مَأْلَفِهَا فَيَشُقُّ عَلَيَّ». [انظر: ٦١٢٧]

[1211] حضرت ازرق بن قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم علاقۂ اہواز میں خارجیوں سے مصروف جنگ تھے۔ میں نہر کے کنارے پر کھڑا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنی سواری کی لگام ہاتھ میں تھامے نماز پڑھ رہا ہے۔ دریں اثنا اس کی سواری شوخی کرنے لگی تو وہ بھی اس کے پیچھے ہولیا۔ شعبہ نے کہا: وہ شخص حضرت ابو برزہ اسلمی ؓ تھے۔ انھیں دیکھ کر خارجیوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ! تو اس بوڑھے کو ایسا ایسا کر دے۔ جب شیخ محترم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے تمھاری بات سن لی ہے۔ دراصل میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چھ سات یا آٹھ جنگوں میں شرکت کی ہے۔ میں نے لوگوں پر آپ کی طرف سے سہولت اور آسانی کو دیکھا ہے، اس لیے مجھے اپنی سواری کے ہمراہ رہنا اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں اسے چھوڑ دوں اور وہ اپنے اصطبل میں چلی جائے، پھر مجھے تکلیف ہو۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے اپنی نماز جاری رکھی تھی وگرنہ وہ الٹے پاؤں واپس آنے کا تکلف نہ کرتے۔ اس واقعے سے ان لوگوں کی تردید ہوتی ہے جو اس سلسلے میں سختی کرتے اور کہتے ہیں کہ ایسے حالات میں جانور کو چھوڑ دینا چاہیے لیکن اپنی نماز کو قطع نہ کیا جائے۔ اس سے فقہاء نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ اگر کسی کو اپنے مال و اسباب کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو تو نماز قطع کرنا جائز ہے۔[1]

١٢١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَرَأَ سُورَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ

[1212] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے ایک طویل سورت پڑھی، پھر طویل رکوع کیا۔ اس کے بعد اپنا سر مبارک اٹھایا اور دوسری

[1] فتح الباري: 108/3.

فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُورَةٍ أُخْرٰى ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى قَضَاهَا، وَسَجَدَ، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يُفْرَجَ عَنْكُمْ، لَقَدْ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهُ حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُ أُرِيدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ، وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَّهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ». [راجع: ١٠٤٤]

سورت پڑھنا شروع کر دی۔ پھر رکوع کیا اور اچھی طرح اسے ادا کیا۔ اس کے بعد سجدہ فرمایا۔ پھر آپ نے اسی طرح دوسری رکعت ادا کی، پھر فرمایا: ''یہ دونوں (سورج اور چاند) اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم ان حالات سے دوچار ہو جاؤ تو نماز پڑھو تا آنکہ گرہن ختم ہو جائے۔ یقیناً میں نے اس مقام پر کھڑے ہر چیز کو دیکھا ہے جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا حتی کہ میں نے یہ بھی دیکھا کہ جنت کے انگوروں سے ایک خوشہ توڑنے کا ارادہ کر رہا ہوں، جب تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا۔ اسی طرح میں نے جہنم کو بھی دیکھا کہ اس کے شعلے ایک دوسرے کو توڑ رہے ہیں، جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا۔ میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو بھی دیکھا جس نے بتوں کے نام پر جانور وقف کرنے کا طریقہ رائج کیا تھا۔''

(١٢) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْبُصَاقِ وَالنَّفْخِ فِي الصَّلَاةِ

باب: 12- دوران نماز تھوکنا اور پھونک مارنا جائز ہے

وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو: نَفَخَ النَّبِيُّ ﷺ فِي سُجُودِهِ فِي كُسُوفٍ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا جاتا ہے کہ نبی ﷺ نے نماز گرہن پڑھتے وقت بحالت سجدہ پھونک ماری۔

١٢١٣ - **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَتَغَيَّظَ عَلٰى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ: «إِنَّ اللهَ قِبَلَ أَحَدِكُمْ إِذَا كَانَ فِي صَلَاةٍ فَلَا يَبْزُقَنَّ - أَوْ قَالَ: لَا يَتَنَخَّعَنَّ» - ثُمَّ نَزَلَ فَحَتَّهَا بِيَدِهِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ عَلٰى يَسَارِهِ. [راجع: ٤٠٦]

[1213] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قبلۂ مسجد میں بلغم (لگا ہوا) دیکھا تو اہل مسجد پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمھارے سامنے ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو، لہذا تم اپنے سامنے ہرگز نہ تھوکو یا فرمایا: بلغم نہ پھینکو۔'' پھر آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے اسے کھرچ دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: تم میں سے جب کوئی تھوکے تو اپنی بائیں جانب تھوک لے۔

١٢١٤ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا

[1214] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی

شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى». [راجع: ٢٤١]

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے، اس لیے وہ اپنے آگے یا دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ اپنی بائیں جانب قدم کے نیچے بائیں جانب تھوکے۔''

(١٣) بَابٌ: مَنْ صَفَّقَ جَاهِلًا مِنَ الرِّجَالِ فِي صَلَاتِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ

باب: 13- اگر کوئی مرد جہالت کی وجہ سے دوران نماز تالی بجادے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی

فِيهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کے متعلق حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے جسے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

(١٤) بَابٌ: إِذَا قِيلَ لِلْمُصَلِّي تَقَدَّمْ أَوِ انْتَظِرْ فَانْتَظَرَ فَلَا بَأْسَ

باب: 14- جب نمازی کو دوران نماز آگے بڑھنے یا انتظار کرنے کے متعلق کہا جائے اور وہ انتظار کرلے تو کوئی مضائقہ نہیں

١٢١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُمْ عَاقِدُو أُزْرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلٰى رِقَابِهِمْ، فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ: «لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا». [راجع: ٣٦٢]

[1215] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے جبکہ وہ اپنی چادروں کو ان کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے اپنی گردن پر باندھے ہوتے۔ ان حالات میں عورتوں سے کہا جاتا: ''تم اپنے سر (سجدے سے) مت اٹھاؤ حتی کہ مرد سیدھے ہوکر بیٹھ جائیں۔''

(١٥) بَابٌ: لَا يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ

باب: 15- دوران نماز سلام کا جواب (زبان سے) نہیں دینا چاہیے

١٢١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنْتُ أُسَلِّمُ

[1216] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کو سلام کرتا جبکہ آپ نماز میں ہوتے تھے اور آپ سلام کا جواب دیتے تھے۔ جب ہم

عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ: «إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا». [راجع: ١١٩٩]

(حبشہ سے) واپس لوٹے تو میں نے آپ کو (دوران نماز) سلام کیا تو آپ نے مجھے اس کا جواب نہ دیا اور (فراغت کے بعد) فرمایا: ''نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔''

١٢١٧ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ لَّهُ فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللهُ أَعْلَمُ بِهِ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَعَلَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُولَى، ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ فَقَالَ: «إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي». وَكَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ.

[1217] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے کسی کام کے لیے بھیجا، چنانچہ میں گیا اور وہ کام کر کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو (دوران نماز میں) سلام کیا مگر آپ نے مجھے اس کا جواب نہ دیا جس سے میرا دل اتنا رنجیدہ ہوا کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ مجھ سے اس لیے ناراض ہیں کہ میں دیر سے لوٹا ہوں، چنانچہ میں نے پھر سلام کیا تو آپ نے اس دفعہ بھی جواب نہ دیا۔ اب تو میرے دل میں پہلے سے بھی زیادہ رنج ہوا۔ میں نے پھر سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''چونکہ میں نماز پڑھ رہا تھا، اس لیے تجھے سلام کا جواب نہ دے سکا۔'' حضرت جابر ؓ کہتے ہیں: اس وقت آپ سواری پر تھے جس کا رخ قبلے کی طرف نہیں تھا۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کا اس عنوان اور حدیث سے مقصود یہ ہے کہ دورانِ نماز میں جب نمازی کو سلام کیا جائے تو وہ اس کا جواب زبان سے نہ دے۔ آپ کا قطعاً یہ مقصود نہیں کہ نمازی کو دوران نماز میں سلام کہنا مکروہ اور جواب دینا غیر مشروع ہے کیونکہ دیگر احادیث سے دوران نماز ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دینا ثابت ہے، چنانچہ ابن عمر ؓ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: میں نے حضرت بلال ؓ سے پوچھا کہ لوگ جب رسول اللہ ﷺ کو دوران نماز میں سلام کرتے تو آپ انھیں کیسے جواب دیتے تھے؟ انھوں نے کہا: اس طرح کرتے اور انھوں نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا، یعنی ہاتھ کے اشارے سے جواب دیتے تھے۔[1]

(١٦) بَابُ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الصَّلَاةِ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ

باب: 16- کوئی ماجرا پیش آنے پر دوران نماز ہاتھ اٹھانا

1 سنن أبي داود، الصلاة، حديث: 927.

١٢١٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَغَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِقُبَاءٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَحُبِسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلَاةُ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ، فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَبَّرَ النَّاسُ، وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتَّى قَامَ مِنَ الصَّفِّ، فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيحِ - قَالَ سَهْلٌ: اَلتَّصْفِيحُ هُوَ التَّصْفِيقُ - قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَشَارَ إِلَيْهِ يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدَهُ فَحَمِدَ اللهَ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَصَلَّى لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ؟ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللهِ»، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ حَيْثُ أَشَرْتُ عَلَيْكَ؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ

[1218] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی کہ قباء میں قبیلۂ بنو عمرو بن عوف کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ چند صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ان میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ وہاں آپ کو کچھ رکنا پڑا۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے ابوبکر! رسول اللہ ﷺ کو کچھ دیر ہو گئی ہے اور نماز کا وقت ہو چکا ہے، کیا آپ لوگوں کی امامت کا فریضہ سرانجام دیں گے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ چاہتے ہیں تو میں تیار ہوں، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور لوگوں نے اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر دی۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور صفوں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالی بجانا شروع کر دی...... راویٔ حدیث حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تصفیح کے معنی تالی بجانا ہیں...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر ادھر بالکل نہیں دیکھا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے بکثرت تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں۔ آپ ﷺ نے انھیں اشارے سے فرمایا کہ نماز پڑھاتے رہو لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھائے اور اللہ کی تعریف کی اور الٹے پاؤں پیچھے ہٹے یہاں تک کہ آپ صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''لوگو! تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمھیں نماز میں کوئی حادثہ پیش آتا ہے تو تالی بجانا شروع کر دیتے ہو؟ تالی بجانا تو عورتوں کا کام ہے۔ جسے نماز میں کوئی حادثہ پیش آئے تو اسے

يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٦٨٤]

سبحان اللہ کہنا چاہیے۔" پھر آپ حضرت ابوبکر ؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: "ابوبکر! آپ کو نماز پڑھانے سے کس چیز نے روکا جبکہ میں نے آپ کو اشارہ بھی کیا تھا؟" حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کیا: ابوقحافہ کے بیٹے کو زیب نہیں دیتا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔

(١٧) بَابُ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ

باب: 17- دوران نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا

١٢١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نُهِيَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ. وَقَالَ هِشَامٌ وَأَبُو هِلَالٍ: عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ١٢٢٠]

[1219] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ دوران نماز کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

حضرت ہشام اور ابو ہلال حضرت ابن سیرین سے، وہ حضرت ابوہریرہ ؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دوران نماز کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

١٢٢٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نُهِيَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُتَخَصِّرًا. [راجع: ١٢١٩]

[1220] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: آدمی کو کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے۔

(١٨) بَابٌ: تَفَكُّرُ الرَّجُلِ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ

باب: 18- مرد کا دوران نماز میں سوچ بچار کرنا

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّي لَأُجَهِّزُ جَيْشِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ.

حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میں (بعض دفعہ) دوران نماز میں جہاد کے لیے لشکر کو تیار کرتا رہتا ہوں۔

١٢٢١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا عُمَرُ - هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَصْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيعًا دَخَلَ عَلَى بَعْضِ

[1221] حضرت عقبہ بن حارث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ نمازِ عصر ادا کی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی کسی بیوی کے گھر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد باہر تشریف لائے، آپ نے جلدی کرنے کی وجہ سے لوگوں کے چہروں پر تعجب و حیرت کے اثرات دیکھے تو فرمایا: "مجھے

نِسَائِهِ، ثُمَّ خَرَجَ وَرَأَى مَا فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهِ، فَقَالَ: «ذَكَرْتُ، وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ، تِبْرًا عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يُمْسِيَ أَوْ يَبِيتَ عِنْدَنَا، فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ». [راجع: ٨٥١]

دوران نماز میں یاد آیا کہ ہمارے پاس سونے کا ٹکڑا ہے۔ میں نے شام یا رات تک اس کا گھر میں رکھنا پسند نہ کیا، اس لیے میں نے اسے (لوگوں میں) تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔''

١٢٢٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أُذِّنَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ، لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ أَدْبَرَ، فَإِذَا سَكَتَ أَقْبَلَ، فَلَا يَزَالُ بِالْمَرْءِ يَقُولُ لَهُ: اذْكُرْ، مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى». قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: إِذَا فَعَلَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ. وَسَمِعَهُ أَبُو سَلَمَةَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. [راجع: ٦٠٨]

[1222] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اسے اذان کی آواز نہ سنائی دے۔ اور جب مؤذن خاموش ہو جاتا ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے۔ پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو بھاگ نکلتا ہے۔ جب مؤذن تکبیر سے خاموش ہو جاتا ہے تو واپس آ جاتا ہے اور نمازی سے کہتا رہتا ہے کہ فلاں چیز یاد کرو، فلاں چیز یاد کرو جو اسے یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ نہیں جانتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔''
ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: جب نمازی ایسی حالت سے دوچار ہو تو وہ بیٹھ کر دو سجدے (بطور سہو) کرے۔ اسے ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

فائدہ: اگر کوئی نمازی شیطانی وساوس کی بنا پر اس قسم کی سوچ بچار میں پڑ جائے تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی بشرطیکہ نماز کا کوئی رکن ترک نہ ہو۔ اگر نماز کا کوئی رکن رہ جائے تو اس کا اعادہ ضروری ہے، اس کے ساتھ اسے سجدۂ سہو بھی کرنا ہوگا۔[1]

١٢٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَقُولُ النَّاسُ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ. فَلَقِيتُ رَجُلًا فَقُلْتُ: بِمَ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبَارِحَةَ فِي الْعَتَمَةِ؟ فَقَالَ: لَا أَدْرِي. فَقُلْتُ: لَمْ تَشْهَدْهَا؟ قَالَ: بَلٰى. قُلْتُ: لٰكِنْ أَنَا أَدْرِي،

[1223] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگ اکثر چرچا کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں۔ میں ایک شخص سے ملا اور اس سے دریافت کیا: گزشتہ رات رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء میں کیا پڑھا تھا؟ اس نے کہا: مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ میں نے کہا: کیا تم نماز میں موجود نہیں تھے؟ اس نے کہا: کیوں نہیں! میں نے کہا: لیکن میں تو جانتا ہوں کہ آپ نے فلاں

1 فتح الباري: 118/3.

قَرَأَ سُورَةَ كَذَا وَكَذَا .

فلاں سورت پڑھی تھی۔

فوائد و مسائل: ① اس حدیث کی عنوان سے مطابقت اس طرح ہے کہ وہ شخص دوران نماز دنیاوی سوچ بچار میں مصروف رہا، اس بنا پر وہ رسول اللہ ﷺ کی قراءت کو ضبط نہ کر سکا۔ ایسا کرنے سے خشوع خضوع میں کمی تو آ جاتی ہے لیکن نماز کا بطلان نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دوران نماز میں رسول اللہ ﷺ کی قراءت کے متعلق غور و فکر کرتے رہے، اس لیے انھوں نے ان سورتوں کو یاد رکھا جو رسول اللہ ﷺ نے گزشتہ شب نماز میں پڑھی تھیں۔[1] بہرحال دوران نماز تفکرات آنے سے نماز میں کوئی خلل نہیں آتا۔ ② اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دوسروں سے زیادہ ضبط و اتقان تھا۔ ③ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے بعد ہوا۔ اس اعتراض کا جواب انھوں نے اپنے ایک قصے سے استدلال کرتے ہوئے دیا جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیش آیا تھا، یعنی مجھے رسول اللہ ﷺ کے اقوال و افعال کی فکر رہتی تھی، میں ان میں غور و خوض کرتا جبکہ باقی لوگ اپنی کھیتی باڑی اور کاروبار میں مصروف رہتے۔ ④ بہرحال امام بخاری رحمہ اللہ بتانا چاہتے ہیں کہ نماز پڑھتے ہوئے کسی چیز کا خیال آنے یا کچھ سوچ بچار کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی کیونکہ خیالات و تفکرات ایسی چیز ہیں جن پر کنٹرول نہیں کیا جا سکتا لیکن خیالات کی نوعیت کا فرق ضرور ملحوظ خاطر رکھنا ہوگا۔ دوران نماز اگر امور آخرت کے متعلق خیالات آئیں تو وہ دنیاوی امور کی نسبت نماز کی خوبیوں پر کم اثر انداز ہوں گے۔ واللہ أعلم.

---

1 فتح الباري: 118/3.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

22 - كِتَابُ السَّهْوِ

سہو سے متعلق احکام و مسائل

(۱) بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ إِذَا قَامَ مِنْ رَكْعَتَيِ الْفَرِيضَةِ

باب : 1- فرض نماز کی دو رکعتوں میں (تشہد بیٹھنے کے بجائے) اگر بھول کر کھڑا ہو جائے

١٢٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، ثُمَّ سَلَّمَ. [راجع: ٨٢٩]

[1224] حضرت عبداللہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں کسی نماز کی دو رکعتیں پڑھا کر (درمیانے تشہد کے لیے) بیٹھے بغیر ہی کھڑے ہو گئے۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ ہی کھڑے ہو گئے۔ جب آپ اپنی نماز پوری کرنے کے قریب تھے تو ہم آپ کے سلام کا انتظار کرنے لگے، لیکن آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے اللہ اکبر کہا اور بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔ اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا۔

١٢٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ مِنِ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ. [راجع: ٨٢٩]

[1225] حضرت عبداللہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز ظہر کی دو رکعتوں میں بیٹھے بغیر ہی کھڑے ہو گئے۔ جب آپ اپنی نماز پوری کرنے کے قریب تھے تو دو سجدے کیے۔ اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا۔

(٢) بَابٌ: إِذَا صَلَّى خَمْسًا

١٢٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيلَ لَهُ: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَ: صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ. [راجع: ٤٠١]

باب: 2- نمازی جب (بھول کر) پانچ رکعتیں پڑھ لے

[1226] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ ظہر کی پانچ رکعات پڑھیں۔ آپ سے عرض کیا گیا: آیا نماز میں کچھ اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ کیا؟'' عرض کیا گیا: آپ نے پانچ رکعات پڑھی ہیں۔ تو آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔

(٣) بَابٌ: إِذَا سَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ أَوْ فِي ثَلَاثٍ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِثْلَ سُجُودِ الصَّلَاةِ أَوْ أَطْوَلَ

١٢٢٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: اَلصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَقَصَتْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «أَحَقٌّ مَا يَقُولُ؟» قَالُوا: نَعَمْ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. قَالَ سَعْدٌ: وَرَأَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فَسَلَّمَ وَتَكَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى مَا بَقِيَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ: هٰكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ٤٨٢]

باب: 3- جب دوسری یا تیسری رکعت میں سلام پھیر دے تو نماز کے سجدے کی طرح یا اس سے بھی طویل دو سجدے کرے

[1227] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو ذوالیدین نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا نماز میں کمی کر دی گئی ہے؟ نبی ﷺ نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: ''آیا ذوالیدین صحیح کہتا ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: ہاں (صحیح کہتا ہے)۔ اس کے بعد آپ نے دو رکعتیں مزید پڑھیں، پھر دو سجدے کیے۔ (راویٔ حدیث) سعد بن ابراہیم کہتے ہیں: میں نے عروہ بن زبیر ؒ کو دیکھا، انھوں نے نماز مغرب کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا، پھر گفتگو بھی کی، اس کے بعد بقیہ نماز ادا کی اور دو سجدے کیے اور فرمایا کہ نبی ﷺ نے بھی ایسے کیا تھا۔

(٤) بَابُ مَنْ لَمْ يَتَشَهَّدْ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

باب: 4- جو شخص سجدۂ سہو کے بعد تشہد نہیں پڑھتا

وَسَلَّمَ أَنَسٌ وَّالْحَسَنُ وَلَمْ يَتَشَهَّدَا. وَقَالَ قَتَادَةُ: لَا يَتَشَهَّدُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے (سجدۂ سہو کے بعد) سلام پھیرا اور تشہد نہیں پڑھا۔ حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے کہا: ان کے بعد تشہد نہ پڑھے۔

وضاحت: اگر سلام سے پہلے سجدۂ سہو کیا جائے تو جمہور کا موقف ہے کہ تشہد کا اعادہ نہ کیا جائے۔ اور اگر سلام کے بعد ادا کیے جائیں تو اس میں اختلاف ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا موقف ہے کہ تشہد کے بغیر ہی سلام پھیر دیا جائے کیونکہ کسی صحیح حدیث میں تشہد پڑھنے کا ذکر نہیں۔ اور جن روایات میں تشہد کا ذکر ہے وہ قابل حجت نہیں ہیں۔

١٢٢٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟» فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ. [راجع: ٤٨٢]

[1228] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا تو آپ سے حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے (حاضرین سے) پوچھا: ''ذوالیدین نے صحیح کہا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور مزید دو رکعتیں ادا کیں پھر سلام پھیرا۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہا اور پہلے دو سجدوں کی طرح یا اس سے طویل سجدے کیے، پھر اپنا سر مبارک اٹھایا۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ: قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ: فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ تَشَهُّدٌ؟ قَالَ: لَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

سلمہ بن علقمہ کہتے ہیں: میں نے محمد بن سیرین سے پوچھا: کیا سجدۂ سہو کے بعد تشہد ہے؟ انھوں نے فرمایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں اس کا ذکر نہیں۔

(٥) بَابٌ: يُكَبِّرُ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

باب:5- سجدۂ سہو میں اللہ أکبر کہنا

١٢٢٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ إِحْدَى

[1229] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے سہ پہر کی دو نمازوں (ظہر یا عصر) میں سے کوئی نماز دو رکعت پڑھائی...... راویٔ حدیث محمد بن

صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهَا الْعَصْرُ - رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ وَرَجُلٌ يَدْعُوهُ النَّبِيُّ ﷺ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ: أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتْ؟ فَقَالَ: «لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ». قَالَ: بَلَى قَدْ نَسِيتَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ. [راجع: ٤٨٢]

سیرین نے کہا: میرا غالب گمان ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی..... سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد مسجد کے اگلے حصے میں گاڑی ہوئی ایک لکڑی پر اپنا دست مبارک رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ حاضرین میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے لیکن انھیں بھی آپ سے ہم کلام ہونے کی جرأت نہ ہوئی۔ جلد باز لوگ مسجد سے باہر جا کر کہنے لگے: کیا نماز مختصر ہو گئی ہے؟ ایک شخص، جسے نبی ﷺ ذوالیدین کہتے تھے، نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم کر دی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہ تو میں نسیان کا شکار ہوا ہوں اور نہ نماز ہی میں کمی ہوئی ہے۔'' حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ضرور آپ کو بھول لگی ہے۔ اس کے بعد آپ نے دو رکعتیں مزید پڑھیں اور سلام پھیرا۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہا اور معمول کے مطابق یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا، پھر اپنا سر مبارک اٹھایا۔ اس کے بعد پھر اللہ اکبر کہا اور سجدے میں چلے گئے۔ یہ سجدہ بھی معمول کے مطابق یا اس سے طویل تھا۔ اس کے بعد آپ نے اللہ اکبر کہہ کر سر مبارک اٹھایا۔

١٢٣٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسْدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ. تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي التَّكْبِيرِ.

[1230] حضرت عبداللہ ابن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ، جو بنو عبدالمطلب کے حلیف تھے، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے جبکہ آپ کو بیٹھ کر تشہد پڑھنا تھا۔ جب آپ نماز مکمل کرنے کے قریب تھے تو آپ نے بیٹھے بیٹھے ہی سلام سے قبل دو سجدے کیے اور ان کے لیے اللہ اکبر بھی کہا۔ مقتدیوں نے بھی آپ کے ساتھ یہ دو سجدے کیے۔ یہ اس تشہد کی جگہ تھے جسے آپ بھول گئے تھے۔

امام ابن شہاب سے تکبیر کا لفظ بیان کرنے میں ابن جریج نے لیث کی متابعت کی ہے۔

(٦) بَابٌ: إِذَا لَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

١٢٣١ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ، فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ، فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا، مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى، فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ». [راجع: ٦٠٨]

باب: 6- جب نمازی کو معلوم نہ ہو کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں، تین یا چار؟ تو بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرے

[1231] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے اور (اتنی دور چلا جاتا ہے کہ) اذان کی آواز نہیں سن پاتا۔ جب اذان ختم ہوجاتی ہے تو واپس آجاتا ہے اور جب تکبیر کہی جاتی ہے تو پھر بھاگتا ہے۔ جب تکبیر پوری ہوجاتی ہے تو پھر واپس آ کر نمازی اور اس کے دل میں وسوسہ اندازی کرتا ہے اور کہتا ہے: فلاں فلاں چیز یاد کر، جو اسے پہلے یاد نہیں ہوتی، حتی کہ نمازی ایسا ہوجاتا ہے کہ نہیں جانتا اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں، اس لیے اگر تم میں سے کسی کو معلوم نہ رہے کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں، تین یا چار؟ تو بیٹھے بیٹھے دو سہو کے سجدے کرے۔''

(٧) بَابُ السَّهْوِ فِي الْفَرْضِ وَالتَّطَوُّعِ

وَسَجَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ وِتْرِهِ.

١٢٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى، فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ

باب: 7- فرائض اور نوافل میں سجدۂ سہو کرنا

حضرت ابن عباس ؓ نے وتر کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

[1232] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آ کر اس کی نماز کو خلط ملط کر دیتا ہے حتی کہ وہ (نمازی) نہیں جانتا اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔ جب تم میں سے کوئی ایسی حالت سے دوچار ہو تو بیٹھے بیٹھے دو سہو کے سجدے کرے۔''

سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ». [راجع: ٦٠٨]

(٨) بَابٌ: إِذَا كُلِّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَشَارَ بِيَدِهِ وَاسْتَمَعَ

باب: 8- جب نمازی سے کوئی بات کرے اور وہ سن کر ہاتھ سے اشارہ کردے

١٢٣٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَرْسَلُوهُ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَقَالُوا: اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ، وَقُلْ لَهَا: إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا، وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْهَا - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكُنْتُ أَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهَا - قَالَ كُرَيْبٌ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلٰى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهٰى عَنْهَا، ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ: قُومِي بِجَنْبِهِ قُولِي لَهُ: تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا، فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ، فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ

[1233] حضرت کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس، حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر ؓ نے انھیں ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہم سب کی طرف سے انھیں سلام کہنا اور ان سے نماز عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق دریافت کرنا، نیز ان سے عرض کرنا کہ ہماری اطلاع کے مطابق آپ عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتی ہیں، حالانکہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے یہ بھی کہا کہ میں حضرت عمر فاروق ؓ کے ہمراہ یہ دو رکعتیں پڑھنے والوں کو مارتا تھا۔ حضرت کریب کہتے ہیں: میں ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کے پاس گیا اور انھیں وہ خبر پہنچا دی جس کے لیے انھوں نے مجھے بھیجا تھا، حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: حضرت ام سلمہ ؓ سے اس کے متعلق دریافت کرو، چنانچہ میں ان حضرات کے پاس گیا اور انھیں حضرت عائشہ ؓ کی بات سے آگاہ کر دیا۔ پھر انھوں نے مجھے حضرت ام سلمہ ؓ کی طرف وہی پیغام دے کر بھیجا جو میں حضرت عائشہ ؓ کی طرف لے کر گیا تھا۔ حضرت ام سلمہ ؓ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ ان سے منع فرماتے تھے، پھر میں نے آپ کو عصر کے بعد یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا، پھر آپ میرے پاس تشریف لائے جبکہ اس وقت میرے پاس انصار کے قبیلہ بنو حرام کی کچھ عورتیں بیٹھی تھیں۔ میں نے ایک لڑکی کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور اس سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے

عَنْهُ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ! سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ». [انظر: ٤٣٧٠]

پہلو میں کھڑی ہو کر عرض کرنا: ام سلمہ ؓ دریافت کرتی ہیں: اللہ کے رسول! میں نے آپ کو ان دو رکعتوں سے منع کرتے ہوئے سنا ہے جبکہ میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ خود آپ یہ دو رکعتیں پڑھ رہے ہیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دیں تو پیچھے ہٹ جانا، چنانچہ اس لڑکی نے ایسے ہی کیا۔ آپ نے جب اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ پیچھے ہٹ گئی، پھر آپ نے نماز سے فراغت کے بعد فرمایا: ''ابو امیہ کی بیٹی! تو نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے متعلق دریافت کیا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ قبیلۂ عبدالقیس کے کچھ لوگ میرے پاس آ گئے تھے۔ انھوں نے ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے میں مجھے دیر کرا دی، یہ وہی دو رکعتیں ہیں۔''

فائدہ: عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت تھی کیونکہ آپ نے دو رکعتیں پڑھنے کا آغاز بطور قضا کیا تھا لیکن رسول اللہ ﷺ انھیں ہمیشہ پڑھتے تھے، حالانکہ قضا صرف ایک بار پڑھی جاتی ہے۔ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کسی کام کو شروع کرتے تو پھر اس پر ہمیشگی کرتے۔

(٩) بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

باب:9- دوران نماز میں اشارہ کرنا

قَالَهُ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس بات کو حضرت کریب نے ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

١٢٣٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَّعَهُ، فَحُبِسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ

[1234] حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ اطلاع ملی کہ قبیلۂ بنو عمرو بن عوف میں کوئی جھگڑا ہو گیا ہے۔ آپ چند صحابۂ کرام ؓ کو ساتھ لے کر ان میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ کو وہاں دیر ہو گئی اور ادھر نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال ؓ حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آئے اور عرض کیا: ابوبکر! رسول اللہ ﷺ کو وہاں دیر ہو گئی ہے۔ جبکہ نماز کا وقت قریب آ گیا ہے۔ کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے؟

عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلَاةُ، فَهَلْ لَّكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ، فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ، وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ. فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ؟ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللهِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ: سُبْحَانَ اللهِ، إِلَّا الْتَفَتَ. يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ؟» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٦٨٤]

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو میں تیار ہوں، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے تکبیر تحریمہ کہی۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور صفوں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کر دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں بالکل کسی طرف بھی متوجہ نہیں ہوا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے بکثرت تالیاں پیٹنا شروع کر دیں تو متوجہ ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا چکے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرمایا جس کے ذریعے سے آپ انھیں نماز پڑھانے کا حکم دے رہے تھے مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور الٹے پاؤں واپس ہوئے تا آنکہ صف میں کھڑے ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اے لوگو! تمھیں کیا ہو گیا، جب نماز میں کوئی بات پیش آئی تو تم نے تالیاں پیٹنا شروع کر دیں؟ تالی بجانا تو عورتوں کا کام ہے۔ جسے نماز میں کوئی بات پیش آئے تو وہ سبحان اللہ کہے، اس لیے کہ جو شخص بھی سبحان اللہ سنے گا تو ضرور متوجہ ہوگا۔ اے ابوبکر! جب میں نے تمھیں (نماز پڑھاتے رہنے کا) اشارہ کر دیا تھا تو پھر کس چیز نے تمھیں لوگوں کو نماز پڑھانے سے باز رکھا؟'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گویا ہوئے کہ ابوقحافہ کے بیٹے کو زیب نہیں دیتا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔

فائدہ: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا فرمائی، لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تواضع اور انکسار کی وجہ سے پیچھے ہٹ گئے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ آپ کی امامت پر راضی تھے اور آپ نے اس کے متعلق اشارہ بھی فرمایا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خیال فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں تشریف لائے ہیں، اس لیے آپ امامت کرانا چاہتے ہیں، بصورت دیگر آپ آگے تشریف نہ لاتے بلکہ پیچھے ہی ان کی امامت میں نماز ادا کر لیتے جیسا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں پیچھے ہی نماز ادا کر لی تھی۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کا امر وجوب کے لیے نہیں تھا ورنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کی مخالفت نہ کرتے۔

١٢٣٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهِيَ تُصَلِّي قَائِمَةً وَّالنَّاسُ قِيَامٌ، فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ، قُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ: نَعَمْ. [راجع: ٨٦]

[1235] حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جبکہ وہ کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں اور لوگ بھی کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: لوگوں کا کیا ماجرا ہے؟ تو انھوں نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔ میں نے کہا: (قدرت کی) کوئی نشانی ہے؟ انھوں نے پھر اپنے سر سے اشارہ کر کے فرمایا: ہاں۔

١٢٣٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِهِ - وَهُوَ شَاكٍ - جَالِسًا، وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا». [راجع: ٦٨٨]

[1236] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر میں بیٹھ کر نماز ادا فرمائی جبکہ آپ بیمار تھے۔ آپ کی اقتدا میں لوگوں نے کھڑے ہو کر نماز شروع کی تو آپ نے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ۔''

فائدہ: ان احادیث سے بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے ثابت کیا ہے کہ دوران نماز میں ہاتھ یا سر سے اشارہ کرنے سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آتی، چنانچہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دوران نماز میں دو مرتبہ اپنے سر سے اشارہ فرمایا۔ اسی طرح آخری حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے دوران نماز لوگوں کو اشارہ کیا کہ بیٹھ کر نماز پڑھو۔ واضح رہے کہ مرضِ وفات کے وقت نماز پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کو ایسے حالات میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے کیونکہ اس وقت آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی جبکہ مقتدی حضرات نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تھی۔ اس کی وضاحت ہم پہلے کر

آئے ہیں۔ اس حدیث میں ان لوگوں کی تردید ہے جو دوران نماز میں اشارے کے ساتھ سلام کا جواب دینے کو منع کہتے ہیں کیونکہ اگر لوگوں کو اشارے سے بیٹھنے کا حکم دیا جا سکتا ہے تو اشارے سے سلام کا جواب بھی دیا جا سکتا ہے۔ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ [1]

1 فتح الباري : 140/3.
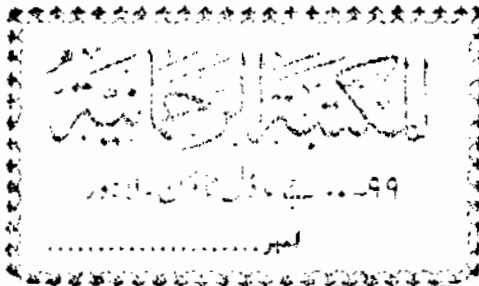
احادیث: 1237—2559

کتاب الجنائز ــــ کتاب العتق

صحیح بُخاری (اُردو)

2

تالیف

امام ابُو عبداللہ محمد بن اسماعیل بُخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

دار السلام
DARUSSALAM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔

کتاب الجنائز ـــ کتاب العتق ✧ أحادیث: 1237 ـــ 2559

صحیح بخاری (اردو)

2

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مولانا ابو عبداللہ محمد عبدالجبار حفظہ اللہ

حافظ محمد آصف اقبال حفظہ اللہ

مولانا محمد عثمان منیب حفظہ اللہ

مولانا مختار احمد ضیار حفظہ اللہ

مولانا غلام مرتضیٰ حفظہ اللہ

DARUSSALAM دارالسلام

كتاب الجنائز ــــ كتاب العتق ✧ أحاديث: 1237 ــــ 2559

صحیح بُخاری (اُردو)

2

تالیف

امام ابُوعبداللہ محمد بن اِسماعیل بُخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مولانا ابُوعبداللہ محمد عبدالجبار حفظہ اللہ

حافظ محمد آصف اقبال حفظہ اللہ

مولانا محمد عثمان مُنیب حفظہ اللہ

مولانا مختار احمد ضیار حفظہ اللہ

مولانا غلام مُرتضیٰ حفظہ اللہ

دارالسلام
DARUSSALAM

صحیح بخاری (اردو)

2

دارُالسّلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
DARUSSALAM

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پرنس عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس :22743 الریاض :11416 سعودی عرب

فون :00966 1 4043432-4033962 فیکس:4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض ● العلیا فون :00966 1 4614483 فیکس :4644945 ● الملز فون :00966 1 4735220 فیکس :4735221
● سویدی فون :00966 1 4286641 ● سویلم فون/فیکس :00966 1 2860422

جدہ فون :00966 2 6879254 فیکس:6336270 مدینہ منورہ فون :00966 4 8234446,8230038 فیکس:04 8151121

الخبر فون :00966 3 8692900 فیکس :00966 3 8691551 خمیس مشیط فون/فیکس :00966 7 2207055

ینبع البحر فون :0500887341 فیکس :8691551 قصیم (بریدہ) فون :0503417156 فیکس :00966 6 3696124

امریکہ ● نیویارک فون:001 718 625 5925 ● ہوسٹن :001 713 722 0419 کینیڈا ● نصیرالدین الخطاب فون :001 416 4186619

لندن ● دارالسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ فون :0044 20 77252246-0044 20 85394885 ● دارکہ انٹرنیشنل :0044 0121 7739309

متحدہ عرب امارات ● شارجہ فون :00971 6 5632623 فیکس:5632624 فرانس فون :0033 01 480 52928 فیکس:0033 01 480 52997

انڈیا ● دارالسلام انڈیا فون :0091 44 45566249 موبائل :0091 98841 12041 ● اسلامک بکس انٹرنیشنل فون :0091 22 2373 4180
● بُک ڈسٹری بیوٹرز فون :0091 40 2451 4892 موبائل :0091 98493 30850 ● ایم/ایس براک انٹرپرائزز فون :0091 44 42157847

سری لنکا ● دارالکتاب فون :0094 115 358712 ● دارالایمان ٹرسٹ فون :0094 114 2669197

پاکستان ہیڈ آفس ومرکزی شوروم

لاہور 36- لوئر مال سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور فون :00 4 32 372,24 400 372,34 240 373 42 0092 فیکس :72 540 373 042

● غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون :54 200 371 42 0092 فیکس :03 207 373 042

● Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان:2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون :10 926 356 42 0092

کراچی مین طارق روڈ، ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی کراچی فون :36 939 343 21 0092 فیکس :37 939 343 21 0092

اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس :13 815 22 51 0092

info@darussalampk.com | www.darussalapk.com

فہرست مضامین (جلد دوم)

۲۳ - كِتَابُ الْجَنَائِزِ	جنازے سے متعلق احکام و مسائل	59

أبواب صدقة الفطر | صدقۂ فطر سے متعلق احکام و مسائل | 206

٢٥ كتاب الحج | حج سے متعلق احکام و مسائل | 211

٣٠ كتاب الصوم — روزوں سے متعلق احکام ومسائل 391

٣٣ - أبواب الاعتكاف | اعتکاف سے متعلق احکام و مسائل 455

٣٤ كتاب البيوع — خرید وفروخت سے متعلق احکام ومسائل 467

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

23 - كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازے سے متعلق احکام و مسائل

(١) [بَابٌ]: وَمَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

وَقِيلَ لِوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ: أَلَيْسَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ إِلَّا لَهُ أَسْنَانٌ، فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَإِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ.

باب : ۱- جس کا آخری کلام لا إله إلا الله ہو

حضرت وہب بن منبہ سے پوچھا گیا: لا إله إلاالله جنت کی چابی نہیں؟ انھوں نے فرمایا: کیوں نہیں، لیکن ہر چابی کے دندانے ہوتے ہیں۔ اگر تو ایسی چابی لائے جس کے دندانے ہیں تو تالا کھل جائے گا بصورت دیگر نہیں کھلے گا۔

١٢٣٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَأَخْبَرَنِي - أَوْ قَالَ: بَشَّرَنِي - أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ». [انظر: ١٤٠٨، ٢٣٨٨، ٣٢٢٢، ٥٨٢٧، ٦٢٦٨، ٦٤٤٣، ٦٤٤٤، ٧٤٨٧]

[1237] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے رب کی طرف سے میرے پاس ایک آنے والا آیا اور مجھے خوشخبری دی کہ میری امت میں سے جو شخص بایں حالت فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔'' میں نے عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔''

١٢٣٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

[1238] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہو، وہ دوزخ

«مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ [شَيْئًا] دَخَلَ النَّارَ». وَقُلْتُ أَنَا: مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. [انظر: ٤٤٩٧، ٦٦٨٣]

میں داخل ہوگا۔" میں کہتا ہوں: جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ مقصد ہے کہ مریض اور قریب المرگ آدمی کو کلمۂ طیبہ کی تلقین کی جائے تاکہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔ اگرچہ تلقین کے متعلق واضح احادیث بھی کتب احادیث میں مروی ہیں لیکن امام بخاری رحمہ اللہ کی شرائط کے مطابق نہ تھیں، اس لیے انھیں پیش نہیں کیا گیا، چنانچہ صحیح مسلم میں ہے کہ اپنے قریب المرگ تعلق داروں کو لا إله إلا الله پڑھنے کی تلقین کرو۔[1] تلقین کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کے پاس شہادتین کا ذکر کیا جائے بلکہ اسے پڑھنے کے متعلق کہا جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کی تیمار داری کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے اسے کہا کہ لا إله إلا الله کہو۔[2]

(٢) بَابُ الْأَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

باب:2- جنازے میں شریک ہونے کا حکم

١٢٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ، وَرَدِّ السَّلَامِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَنَهَانَا عَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ، وَخَاتَمِ الذَّهَبِ، وَالْحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ، وَالْقَسِّيِّ، وَالْإِسْتَبْرَقِ». [انظر: ٢٤٤٥، ٥١٧٥، ٥٦٣٥، ٥٦٥٠، ٥٨٣٨، ٥٨٤٩، ٥٨٦٣، ٦٢٢٢، ٦٢٣٥، ٦٦٥٤]

[1239] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ جن باتوں کا حکم دیا تھا وہ: جنازوں کے ہمراہ جانا، مریض کی عیادت کرنا، دعوت قبول کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، قسم کا پورا کرنا، سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کے لیے دعا کرنا ہیں۔ اور جن چیزوں سے منع فرمایا وہ: چاندی کے برتنوں کا استعمال اور سونے کی انگوٹھی، ریشم، دیبا، قز اور استبرق (پہننا) ہیں۔

١٢٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

[1240] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازے میں شریک ہونا، دعوت کا

1 صحیح مسلم، الجنائز، حدیث: 2123(916). 2 مسند أحمد: 152/3.

ﷺ يَقُولُ: «حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ». تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَرَوَاهُ سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عُقَيْلٍ.

قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا۔"

عبدالرزاق نے عمرو بن ابی سلمہ کی متابعت کی اور کہا کہ ہمیں معمر نے خبر دی ہے، نیز اس حدیث کو سلامہ بن روح نے عقیل سے بیان کیا ہے۔

(٣) بَابُ الدُّخُولِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي أَكْفَانِهِ

باب: 3- وفات کے بعد جب میت کفن میں لپیٹ دی جائے تو اس کے پاس جانا

١٢٤١، ١٢٤٢ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى فَرَسِهِ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللهِ! لَا يَجْمَعُ اللهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ، أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا.

[1241] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ اپنے مقام سنخ والے گھر سے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور سواری سے اتر کر مسجد میں داخل ہوئے، لوگوں سے کوئی بات نہ کی حتی کہ حضرت عائشہ ؓ کے پاس گئے اور نبی ﷺ کا قصد کیا۔ آپ کو دھاری دار یمنی چادر میں لپیٹا گیا تھا۔ انھوں نے چادر ہٹا کر چہرہ کھولا اور جھک کر آپ کو بوسہ دیا، پھر رو پڑے اور فرمایا: اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان! اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ بہر حال ایک دفعہ جو موت آپ کے مقدر میں تھی وہ تو آ چکی ہے۔

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ: اِجْلِسْ. فَأَبَى، فَقَالَ: اِجْلِسْ، فَأَبَى، فَتَشَهَّدَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَمَالَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

راوی ابوسلمہ کہتے ہیں: مجھے حضرت ابن عباس ؓ نے بتایا کہ جب حضرت ابوبکر ؓ باہر آئے تو حضرت عمر ؓ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے۔ ان سے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ انھوں نے (بیٹھنے سے) انکار کر دیا۔ آپ نے انھیں دوبارہ بیٹھنے کو کہا لیکن وہ نہ بیٹھے۔ تو حضرت ابوبکر ؓ نے خطبہ دینا شروع کر دیا، چنانچہ لوگ حضرت عمر ؓ کو چھوڑ کر آپ کی

يَعْبُدُ مُحَمَّدًا ﷺ فَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ ٱلرُّسُلُ﴾ - إِلٰى - ﴿ٱلشَّٰكِرِينَ﴾ [آل عمران:١٤٤]. فَوَاللهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللهَ أَنْزَلَ الْآيَةَ حَتّٰى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ فَمَا يُسْمَعُ بَشَرٌ إِلَّا يَتْلُوهَا.

[الحديث: ١٢٤١ - انظر: ٣٦٦٧، ٣٦٦٩، ٤٤٥٢، ٤٤٥٥، ٥٧١٠]

[الحديث: ١٢٤٢ - انظر: ٣٦٦٨، ٣٦٧٠، ٤٤٥٣، ٤٤٥٤، ٤٤٥٧، ٥٧١١]

طرف متوجہ ہو گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے امابعد کے بعد فرمایا: تم میں سے جو کوئی حضرت محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو حضرت محمد ﷺ اب وفات پا چکے ہیں اور جو شخص اللہ عزوجل کی عبادت کرتا تھا تو وہ زندۂ جاوید ہے۔ اسے موت نہیں آئے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور محمد (ﷺ) ایک رسول ہی تو ہیں۔ ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید ہو جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور کوئی الٹے پاؤں پھر بھی جائے گا تو اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور شکر گزاروں کو اللہ تعالیٰ جلد ہی اچھا بدلہ دے گا۔ اللہ کی قسم! گویا لوگ پہلے جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے حتی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے پڑھا اور ان سے لوگوں نے یہ آیت سیکھی۔ پھر ہر شخص کی زبان پر اس آیت کا ورد تھا۔

١٢٤٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ، - امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ - أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةً، فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ ابْنُ مَظْعُونٍ فَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا، فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ، لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ قَدْ أَكْرَمَهُ؟» فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللهُ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ، وَاللهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللهِ مَا يُفْعَلُ

[1243] ایک انصاری خاتون حضرت ام علاء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (جو ان عورتوں میں شامل ہیں) جنھوں نے نبی ﷺ کی بیعت کی تھی، انھوں نے فرمایا: جب مہاجرین بذریعہ قرعہ اندازی تقسیم ہوئے تو ہمارے حصے میں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آئے جنھیں ہم اپنے گھر لے آئے اور وہ اچانک مرض وفات میں مبتلا ہو گئے۔ جب وہ فوت ہوئے تو انھیں غسل دیا گیا اور انھی کے کپڑوں میں کفنایا گیا۔ دریں اثنا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے کہا: اے ابوسائب! تم پر اللہ کی رحمت ہو۔ تمھارے لیے میری شہادت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں سرفراز کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں عزت دی ہے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! تو پھر اللہ تعالیٰ کسے سرفراز کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ انھیں اچھی

بِي». قَالَتْ: فَوَاللهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ مِثْلَهُ. وَقَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عُقَيْلٍ: «مَا يُفْعَلُ بِهِ». وَتَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَمَعْمَرٌ. [انظر: ٢٦٨٧، ٣٩٢٩، ٧٠٠٣، ٧٠٠٤، ٧٠١٨]

حالت میں موتی آئی ہے۔ واللہ! میں بھی ان کے لیے بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہو کر بھی اپنے متعلق نہیں جانتا کہ میرے بارے میں کیا معاملہ کیا جائے گا؟'' حضرت ام علاء ؓ کہتی ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے کسی کے پاکباز ہونے کی شہادت نہیں دی۔

سعید بن عفیر نے بھی لیث سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ نافع بن یزید نے عقیل راوی سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''میں نہیں جانتا کہ عثمان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔''

شعیب، عمرو بن دینار اور معمر نے عقیل کی متابعت کی ہے۔

١٢٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ أَبْكِي وَيَنْهَوْنِي [عَنْهُ] وَالنَّبِيُّ ﷺ لَا يَنْهَانِي، فَجَعَلَتْ عَمَّتِي فَاطِمَةُ تَبْكِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِينَ، فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ». تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. [انظر: ١٢٩٣، ٢٨١٦، ٤٠٨٠]

[1244] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرے والد جب (غزوۂ احد میں) شہید ہوئے تو میں بار بار ان کے چہرے سے پردہ ہٹاتا اور روتا تھا۔ لوگ مجھے اس سے منع کرتے تھے لیکن نبی ﷺ مجھے منع نہیں فرماتے تھے۔ پھر میری پھوپھی حضرت فاطمہ ؓ بھی رونے لگی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تو رو یا نہ رو، فرشتے تو ان پر اپنے پروں کا سایہ کیے رہے حتی کہ تم نے انھیں اٹھا لیا۔''

ابن جریج نے شعبہ کی متابعت کی ہے۔ انھوں نے کہا: مجھے محمد بن منکدر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر ؓ سے سنا ہے۔

(٤) بَابُ الرَّجُلِ يَنْعَى إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهِ

باب: 4- جو شخص میت کے عزیزوں کو اس کے مرنے کی خود خبر دے

١٢٤٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[1245] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت نجاشی کے فوت ہونے کی خبر سنائی جس دن وہ فوت ہوئے تھے۔ پھر آپ عید گاہ تشریف لے گئے،

نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا. [انظر: ١٣١٨، ١٣٢٧، ١٣٢٨، ١٣٣٣، ٣٨٨٠، ٣٨٨١]

صفیں درست کرنے کے بعد چار تکبیریں کہیں اور اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

١٢٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ»، وَإِنَّ عَيْنَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَتَذْرِفَانِ، «ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ». [انظر: ٢٧٩٨، ٣٠٦٣، ٣٦٣٠، ٣٧٥٧، ٤٢٦٢]

[1246] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "(جنگ موتہ میں) پہلے حضرت زید ؓ نے جھنڈا اٹھایا اور وہ شہید ہو گئے۔ پھر حضرت جعفر ؓ نے جھنڈا اٹھایا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ آخر میں حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ نے جھنڈا اٹھایا تو وہ بھی شہید ہو گئے ...... اس وقت رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں اشکبار تھیں ...... پھر حضرت خالد بن ولید ؓ نے سالاری کے بغیر ہی جھنڈا اٹھایا تو ان کے ہاتھوں فتح ہوئی۔"

(٥) بَابُ الْإِذْنِ بِالْجَنَازَةِ

باب: 5- جنازے کی اطلاع دینا

وَقَالَ أَبُو رَافِعٍ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي؟».

حضرت ابو رافع سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "تم لوگوں نے مجھے (نماز جنازہ کی) اطلاع کیوں نہ دی۔"

١٢٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَاتَ إِنْسَانٌ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُهُ فَمَاتَ بِاللَّيْلِ فَدَفَنُوهُ لَيْلًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْبَرُوهُ فَقَالَ: «مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تُعْلِمُونِي؟» قَالُوا: كَانَ اللَّيْلُ فَكَرِهْنَا - وَكَانَتْ ظُلْمَةٌ - أَنْ نَشُقَّ عَلَيْكَ، فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ. [راجع: ٨٥٧]

[1247] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک شخص کی عیادت کیا کرتے تھے۔ وہ رات کے وقت فوت گیا تو لوگوں نے اسے رات ہی کو دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو انھوں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا: "مجھے (رات کے وقت ہی) خبر دینے سے تمھیں کس چیز نے باز رکھا؟" انھوں نے عرض کی: رات کا وقت تھا اور سخت اندھیرا تھا، اس لیے ہم نے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا۔ چنانچہ آپ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور نماز جنازہ پڑھی۔

(٦) بَابُ فَضْلِ مَنْ مَّاتَ لَهُ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ

باب:6- اس شخص کی فضیلت جس کا کوئی بچہ مر جائے تو وہ ثواب کی امید سے صبر کرے

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَبَشِّرِ الصَّٰبِرِينَ﴾ [البقرة: ١٥٥].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیں۔''

١٢٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُّسْلِمٍ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثَةٌ لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ». [انظر: ١٣٨١]

[1248] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے تین نابالغ بچے مر جائیں تو اللہ تعالیٰ بچوں پر اپنی عنایت زیادہ ہونے کے باعث اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔''

١٢٤٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اِجْعَلْ لَّنَا يَوْمًا، فَوَعَظَهُنَّ فَقَالَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَّاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ». قَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: «وَاثْنَانِ». [راجع: ١٠١]

[1249] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: ہمارے لیے کوئی دن مقرر فرما دیں، چنانچہ آپ نے انھیں وعظ کیا اور فرمایا: ''جس عورت کے تین بچے مر جائیں وہ دوزخ کی آگ سے اس کے لیے رکاوٹ بن جائیں گے۔'' ایک عورت نے کہا: دو بھی؟ آپ نے فرمایا: ''دو بھی (حجاب بنیں گے)۔''

١٢٥٠ - وَقَالَ شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ». [راجع: ١٠٢]

[1250] حضرت شریک کی سند سے ہے کہ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے بیان فرماتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''وہ بچے جو بلوغ کو نہ پہنچے ہوں۔''

١٢٥١ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ

[1251] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔ صرف قسم کو پورا کرنے کے لیے دوزخ پر وارد ہوگا۔''

إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ». [انظر: ٦٦٥٦] قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: ﴿وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ [مريم: ٧١].

ابوعبداللہ (امام بخاری) نے فرمایا: اس سے مراد ہے، اللہ کا فرمان: ''اور تم میں سے ہر شخص اس (جہنم) پر وارد ہونے والا ہے۔''

(٧) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ: اِصْبِرِي

باب: 7- قبر کے پاس مرد کا عورت کو صبر کی تلقین کرنا

١٢٥٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: «اِتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي». [انظر: ١٢٨٣، ١٣٠٢، ٧١٥٤]

[1252] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی، آپ نے اس سے فرمایا: ''اللہ سے ڈر اور صبر سے کام لے۔''

(٨) بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَوُضُوئِهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

باب: 8- میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا اور اسے وضو کرانا

وَحَنَّطَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ابْنًا لِسَعِيدِ ابْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَلْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ حَيًّا وَّلَا مَيِّتًا. وَقَالَ سَعْدٌ: لَوْ كَانَ نَجِسًا مَا مَسِسْتُهُ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ».

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سعید بن زید کے بیٹے کو خوشبو لگائی، اسے اٹھایا اور نماز پڑھائی لیکن وضو نہیں کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسلمان زندہ یا مردہ ناپاک نہیں ہوتا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر (سعید بن زید کی) نعش نجس ہوتی تو میں اسے نہ چھوتا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن ناپاک نہیں ہوتا۔''

١٢٥٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ فَقَالَ: «اِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي». فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهَا».

[1253] حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب آپ کی صاحبزادی فوت ہوئیں تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دو۔ اگر مناسب خیال کرو تو اس سے زیادہ بار بھی دے سکتی ہو۔ غسل کے پانی میں بیری کے پتے ملا لو اور آخر میں کچھ کافور بھی استعمال کرو، پھر جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا'' چنانچہ جب ہم اسے غسل دے کر فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے ہمیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا: ''اس میں پورا بدن لپیٹ دو۔'' حدیث میں حِقْوٌ

تَعْنِي : إِزَارَهُ. [راجع: ١٦٧]

سے مراد تہبند ہے۔

فائدہ: میت کو غسل دینا ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے متعلق حکم دیا تھا جو حالتِ احرام میں اپنی سواری سے گر کر جاں بحق ہو گیا تھا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ بیری کے پتے استعمال کرنے کا حکم محض نظافت و صفائی کے لیے ہے، اگر اس کے قائم مقام کوئی چیز، مثلاً: صابن وغیرہ دستیاب ہو تو وہ بھی درست ہے۔

(٩) بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُغْسَلَ وِتْرًا

باب: 9- میت کو طاق مرتبہ غسل دینا پسندیدہ ہے

١٢٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ: «اِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي» فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ». [راجع: ١٦٧]

[1254] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے تین یا پانچ یا اس سے زیادہ بار پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخری مرتبہ کافور شامل کر لو۔ جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔'' چنانچہ ہم نے فارغ ہو کر آپ کو اطلاع دی تو آپ نے ہمیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا: ''اسے اس میں لپیٹ دو۔''

فَقَالَ أَيُّوبُ: وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ، وَكَانَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ: «اِغْسِلْنَهَا وِتْرًا»، وَكَانَ فِيهِ: «ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا». وَكَانَ فِيهِ أَنَّهُ قَالَ: «اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَبِمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا». وَكَانَ فِيهِ أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

ایوب راوی کہتے ہیں کہ مجھے حفصہ بنت سیرین نے محمد بن سیرین کی طرح حدیث بیان کی۔ حفصہ کی حدیث میں ہے: ''اسے طاق عدد میں غسل دو۔'' اور اس میں یہ بھی ہے: ''اسے تین، پانچ یا سات مرتبہ غسل دو۔'' اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''اس کے دائیں اعضاء اور وضو کی جگہوں سے غسل دینا شروع کرو۔'' اس حدیث میں یہ تھا کہ حضرت ام عطیہ ؓ نے فرمایا: ہم نے اس کے بالوں میں کنگھی کر کے ان کی تین چوٹیاں بنا دیں۔

(١٠) بَابٌ: يُبْدَأُ بِمَيَامِنِ الْمَيِّتِ

باب: 10- (غسل) میت کے دائیں اطراف سے شروع کیا جائے

١٢٥٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا

[1255] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں

إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ: «اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا». [راجع: ١٦٧]

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو غسل دینے کے متعلق فرمایا: ''ان کی دائیں اطراف اور وضو کے مقامات سے غسل کا آغاز کریں۔''

(١١) بَابُ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَيِّتِ

باب:11- میت کے اعضائے وضو

١٢٥٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا غَسَّلْنَا ابْنَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا: «اِبْدَؤُوا بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ». [راجع: ١٦٧]

[1256] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر کو غسل دینے لگیں تو آپ نے فرمایا: ''اس کے دائیں اطراف اور وضو کے مقامات سے غسل شروع کرو۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل سے پہلے میت کو وضو کرانا چاہیے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے استنجا وغیرہ کرایا جائے اور وضو میں کلی کرانا اور اس کے ناک میں پانی ڈالنا بھی مستحب ہے اور یہ وضو، غسل کا ایک حصہ ہے۔ وضو کراتے وقت اس کے منہ اور ناک میں پانی ڈالنا کیونکہ ممکن نہیں ہوتا، اس لیے ان کو روئی وغیرہ سے صاف کیا جائے۔

(١٢) بَابٌ: هَلْ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي إِزَارِ الرَّجُلِ؟

باب: 12- کیا عورت کو مرد کے تہبند میں کفنایا جاسکتا ہے؟

١٢٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَنَا: «اِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي» فَآذَنَّاهُ فَنَزَعَ مِنْ حِقْوِهِ إِزَارَهُ وَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ». [راجع: ١٦٧]

[1257] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی لخت جگر فوت ہو گئیں تو آپ نے ہم سے فرمایا: ''اسے تین یا پانچ یا اگر ضرورت ہو تو زیادہ بار غسل دو اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر دو۔'' چنانچہ جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے اپنی کمر سے تہبند کھولا اور فرمایا: ''اسے اس میں لپیٹ دو۔''

(١٣) بَابٌ: يُجْعَلُ الْكَافُورُ فِي الْأَخِيرَةِ

باب: 13- آخری بار پانی میں کافور ملایا جائے

١٢٥٨ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ فَقَالَ: «اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي». قَالَتْ: فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ». وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِنَحْوِهِ. [راجع: ١٦٧]

[1258] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی فوت ہوگئی تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''اسے تین بار یا پانچ بار اور اگر مناسب خیال کرو تو اس سے زیادہ بار پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ اور آخری بار پانی میں کافور ملا دو۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو۔'' حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب ہم فارغ ہوگئیں تو ہم نے آپ کو مطلع کیا، آپ نے ہماری طرف اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا: ''اسے اس میں لپیٹ دو۔'' حضرت ایوب راوی نے حضرت حفصہ سے، انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح کی روایت کی۔

١٢٥٩ - وَقَالَتْ: إِنَّهُ قَالَ: «اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ». قَالَتْ حَفْصَةُ: قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ. [راجع: ١٦٧]

[1259] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے تین بار یا پانچ بار یا سات بار اور اگر مناسب خیال کرو تو اس سے بھی زیادہ بار غسل دو۔''

حفصہ نے کہا کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم نے اس کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنائیں۔

(١٤) بَابُ نَقْضِ شَعْرِ الْمَرْأَةِ

باب: 14- میت عورت کے بال کھولنا

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَا بَأْسَ أَنْ يُنْقَضَ شَعْرُ الْمَيِّتِ.

امام ابن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ (خاتون) میت کے بال کھولنے میں کوئی حرج نہیں۔

١٢٦٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ أَيُّوبُ: وَسَمِعْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيرِينَ قَالَتْ: حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ، نَقَضْنَهُ ثُمَّ غَسَلْنَهُ

[1260] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: عورتوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنائیں، اس طرح کہ انھوں نے بال کھولے، انھیں دھویا، پھر ان کی تین چوٹیاں بنائیں۔

ثُمَّ جَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ. [راجع: ١٦٧]

فائدہ: مختصر طور پر میت کو غسل دیتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھا جائے: ❀ میت کو پہلے استنجا پھر وضو کرایا جائے، اس کے ناک اور منہ کی صفائی روئی وغیرہ سے کی جائے۔ ❀ غسل کے پانی میں بیری کے پتے ڈالے جائیں، پھر اسے جوش دیا جائے۔ ❀ میت اگر مرد ہے تو کسی دین دار اور امانت دار مرد کا اور اگر عورت ہے تو مذکورہ صفات کی حاملہ کسی خاتون کا بندوبست کیا جائے۔ ❀ کم از کم تین مرتبہ غسل دیا جائے، حسب ضرورت زیادہ مرتبہ بھی دیا جاسکتا ہے لیکن طاق عدد کا خیال رکھا جائے۔ ❀ آخری مرتبہ پانی بہاتے وقت اس میں کچھ کافور یا کسی بھی خوشبو کو شامل کرلیا جائے۔ ❀ عورت کے بالوں کو کھول کر اچھی طرح دھویا جائے، پھر ان میں کنگھی کی جائے۔ ❀ آخر میں اس کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنا کر انھیں پیچھے ڈال دیا جائے۔ یہ تمام امور دلائل سے ثابت ہیں۔ علامہ البانی ؒ نے انھیں تفصیل سے بیان کیا ہے۔[1]

(١٥) بَابٌ: كَيْفَ الْإِشْعَارُ لِلْمَيِّتِ؟

وَقَالَ الْحَسَنُ: اَلْخِرْقَةُ الْخَامِسَةُ يَشُدُّ بِهَا الْفَخِذَيْنِ وَالْوَرِكَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ.

١٢٦١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَقُولُ: جَاءَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ اللَّاتِي بَايَعْنَ - قَدِمَتِ الْبَصْرَةَ، تُبَادِرُ ابْنًا لَهَا فَلَمْ تُدْرِكْهُ، فَحَدَّثَتْنَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ. فَقَالَ: «اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي». قَالَتْ: فَلَمَّا فَرَغْنَا أَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ». وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ، وَلَا أَدْرِي أَيُّ بَنَاتِهِ، وَزَعَمَ أَنَّ الْإِشْعَارَ: اُلْفُفْنَهَا فِيهِ. وَكَذٰلِكَ كَانَ ابْنُ

باب: 15- میت پر کپڑا کیسے لپیٹا جائے؟

حضرت حسن بصری ؒ بیان کرتے ہیں کہ پانچویں کپڑے کے ساتھ قمیص کے نیچے دونوں ران اور سرین لپیٹے جائیں۔

[1261] محمد بن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ام عطیہ ؓ ...... وہ انصار کی ان عورتوں میں سے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت بھی کی تھی...... اپنے بیٹے سے ملاقات کے لیے بصرہ آئیں لیکن اسے وہاں نہ پایا۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے تین بار یا پانچ بار یا اگر ضرورت ہو تو اس سے زیادہ بار پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخری بار اس میں کافور ملاؤ۔ اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرو۔'' حضرت ام عطیہ ؓ نے کہا: جب ہم فارغ ہوگئیں تو آپ نے ہماری طرف اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا: ''اسے اس میں لپیٹ دو۔'' اور اس سے زیادہ کچھ نہ کہا۔ ابن سیرین کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں وہ آپ کی کون سی

---

1 فتح الباري: 170/3.

سِيرِينَ يَأْمُرُ بِالْمَرْأَةِ أَنْ تُشْعَرَ وَلَا تُؤْزَرَ. [راجع: ١٦٧]

صاحبزادی تھیں۔

راوی نے کہا: اشعار یہ ہے کہ اسے چادر میں لپیٹ دو۔ اسی طرح ابن سیرین عورت کے متعلق حکم دیتے تھے کہ اسے کپڑے میں لپیٹ دیا جائے اور اسے تہبند نہ باندھا جائے۔

(١٦) بَابٌ: يُجْعَلُ شَعْرُ الْمَرْأَةِ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

باب: 16- عورت کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنادی جائیں

١٢٦٢ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ضَفَرْنَا شَعْرَ بِنْتِ النَّبِيِّ ﷺ. تَعْنِي: ثَلَاثَةَ قُرُونٍ. وَقَالَ وَكِيعٌ: قَالَ سُفْيَانُ: نَاصِيَتَهَا وَقَرْنَيْهَا. [راجع: ١٦٧]

[1262] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کی صاحبزادی کے بال گوندھ کر ان کی تین مینڈھیاں بنادی تھیں۔

حضرت وکیع نے اپنے شیخ حضرت سفیان سے اس کی تفصیل بیان کی ہے کہ ایک پیشانی کی طرف کے بالوں کی چوٹی اور باقی دو اطراف کے بالوں کی چوٹیاں مراد ہیں۔

(١٧) بَابٌ: يُلْقَى شَعْرُ الْمَرْأَةِ خَلْفَهَا

باب: 17- فوت شدہ عورت کے بال (تین چوٹیاں بنا کر) اس کے پیچھے ڈال دیے جائیں

١٢٦٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ إِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «اِغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا - أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ - فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي». فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا. [راجع: ١٦٧]

[1263] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی کا انتقال ہوگیا تو نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''(پانی میں) بیری کے پتے ڈال کر اسے تین بار یا پانچ بار اور اگر ضرورت محسوس کرو تو اس سے بھی زیادہ بار غسل دو اور آخری بار (پانی میں) میں کچھ کافور کی آمیزش کر دو۔ اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو۔'' چنانچہ جب ہم فارغ ہوگئیں تو آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے ہماری طرف اپنا تہبند پھینکا، ہم نے ان کے بال گوندھ کر تین چوٹیاں بنائیں اور انھیں پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا۔

(١٨) بَابُ الثِّيَابِ الْبِيضِ لِلْكَفَنِ

١٢٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ.

[انظر: ١٢٧١، ١٢٧٢، ١٢٧٣، ١٢٨٧]

باب : 18- کفن کے لیے سفید کپڑوں کا ہونا

[1264] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو یمنی سحولی روئی سے بنے ہوئے تھے، ان میں نہ تو قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

(١٩) بَابُ الْكَفَنِ فِي ثَوْبَيْنِ

١٢٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ - أَوْ قَالَ: فَأَوْقَصَتْهُ - قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا».

[انظر: ١٢٦٦، ١٢٦٧، ١٢٦٨، ١٨٣٩، ١٨٤٩، ١٨٥٠، ١٨٥١]

باب:19- دو کپڑوں میں کفن دینا

[1265] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص مقام عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اچانک اپنی سواری سے گرا، جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر دو کپڑوں میں کفن دو مگر حنوط (ایک خوشبو) نہ لگانا اور نہ اس کا سر ڈھانپنا کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔''

(٢٠) بَابُ الْحَنُوطِ لِلْمَيِّتِ

١٢٦٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْصَعَتْهُ - أَوْ قَالَ: فَأَقْعَصَتْهُ - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللهَ

باب:20- میت کو خوشبو لگانا

[1266] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مقام عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اچانک اپنی سواری سے گر پڑا جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر دو کپڑوں میں کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کے سر ہی کو ڈھانپو کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ یہ تلبیہ

يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا». [راجع: ١٢٦٥]

کہہ رہا ہوگا۔“

(٢١) بَابٌ: كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ؟

باب: 21- محرم کو کس طرح کفن دیا جائے؟

١٢٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُمِسُّوهُ طِيبًا، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا». [راجع: ١٢٦٥]

[1267] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص کے اونٹ نے اس کی گردن توڑ دی جبکہ ہم سب نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ اور وہ شخص محرم تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور کفن کے لیے دو کپڑے پہناؤ، نیز اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا سر ہی ڈھانپو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس حالت میں اٹھائے گا کہ یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔“

١٢٦٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَوَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ. قَالَ أَيُّوبُ: فَوَقَصَتْهُ، وَقَالَ عَمْرٌو: فَأَقْصَعَتْهُ، فَمَاتَ فَقَالَ: «اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُحَنِّطُوهُ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا». قَالَ أَيُّوبُ: «يُلَبِّي». وَقَالَ عَمْرٌو: «مُلَبِّيًا». [راجع: ١٢٦٥]

[1268] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص نبی ﷺ کے ہمراہ مقام عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ وہ اپنی سواری سے گر گیا۔ ایوب راوی نے کہا: فوقصته اور عمرو نے کہا: فأقصعته، یعنی سواری نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ مر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفناؤ۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا سر ہی ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن اٹھے گا تو تلبیہ پکار رہا ہوگا۔“

ایوب راوی نے (مضارع) يُلَبِّي اور عمرو نے (اسم فاعل) مُلَبِّيًا کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

(٢٢) بَابُ الْكَفَنِ فِي الْقَمِيصِ الَّذِي يُكَفُّ أَوْ لَا يُكَفُّ

باب: 22- سلی اور اَن سلی قمیص میں کفن دینا

١٢٦٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ.

[1269] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابی (منافق) مر گیا تو اس کا بیٹا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے اپنی قمیص عنایت فرمائیں تاکہ میں اپنے باپ کو اس میں کفن دوں، نیز آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں اور اس کے لیے مغفرت کی دعا

فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَمِيصَهُ فَقَالَ: «آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ» فَآذَنَهُ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَلَيْسَ اللهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ؟ فَقَالَ: «أَنَا بَيْنَ خِيرَتَيْنِ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَهُمْ﴾ [التوبة: ٨٠]» فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا﴾ [التوبة: ٨٤]. [انظر: ٤٦٧٠، ٤٦٧٢، ٥٧٩٦]

کریں۔ نبی ﷺ نے اسے اپنی قمیص دی اور فرمایا: ''جب جنازہ تیار ہو جائے تو مجھے اطلاع کرنا میں اس کا جنازہ پڑھوں گا۔'' چنانچہ اس نے جنازہ تیار ہونے کی آپ کو اطلاع کر دی۔ جب آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دامن تھام کر عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کا جنازہ پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ آپ نے جواب دیا: ''مجھے دو باتوں کا اختیار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ ان کے لیے مغفرت کی دعا کریں یا نہ کریں، اگر آپ ان کے لیے ستر مرتبہ بھی بخشش کی دعا کریں گے تو اللہ انھیں ہرگز معاف نہیں فرمائے گا۔'' چنانچہ آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھ دی تو یہ آیت نازل ہوئی: ''ان منافقین میں سے اگر کوئی مر جائے تو اس کی نماز نہ پڑھنا (اور نہ اس کی قبر ہی پر کھڑے ہونا)۔''

١٢٧٠ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَأَخْرَجَهُ فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ، وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ. [انظر: ١٣٥٠، ٣٠٠٨، ٥٧٩٥]

[1270] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ عبداللہ بن ابی منافق کے دفن ہونے کے بعد تشریف لائے، اسے قبر سے باہر نکالا اور اس کے منہ میں اپنا لعاب ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی۔

(٢٣) بَابُ الْكَفَنِ بِغَيْرِ قَمِيصٍ

باب: 23- قمیص کے بغیر کفن دینا

١٢٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُفِّنَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولَ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ. [راجع: ١٢٦٤]

[1271] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کو سحولیہ بستی کے تیار شدہ تین سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں قمیص اور پگڑی نہیں تھی۔

١٢٧٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

[1272] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ ان میں نہ تو قمیص

عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ. [راجع: ١٢٦٤]

تھی اور نہ عمامہ۔

(٢٤) بَابُ الْكَفَنِ بِلَا عِمَامَةٍ

باب: 24- عمامہ کے بغیر کفن دینا

١٢٧٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ. [راجع: ١٢٦٤].

[1273] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں نہ تو قمیص تھی اور نہ عمامہ ہی تھا۔

(٢٥) بَابٌ: اَلْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

باب: 25- کفن کے اخراجات میت کے تمام مال سے ہوں

وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ وَالزُّهْرِيُّ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَقَتَادَةُ. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: اَلْحَنُوطُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: يُبْدَأُ بِالْكَفَنِ، ثُمَّ بِالدَّيْنِ، ثُمَّ بِالْوَصِيَّةِ. وَقَالَ سُفْيَانُ: أَجْرُ الْقَبْرِ وَالْغَسْلِ هُوَ مِنَ الْكَفَنِ.

حضرت عطاء، امام زہری، جناب عمرو بن دینار اور حضرت قتادہ ؒ نے یہی کہا ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا ہے کہ خوشبو وغیرہ بھی جمیع مال سے لی جائے گی۔ حضرت ابراہیم نخعی ؒ نے کہا ہے: میت کے مال سے پہلے کفن دفن کے اخراجات منہا کیے جائیں، پھر قرض اتارا جائے، پھر وصیت وغیرہ کو جاری کیا جائے۔ سفیان ثوری نے کہا ہے: قبر اور غسل وغیرہ کی اجرت بھی کفن میں شامل ہے۔

١٢٧٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أُتِيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمًا بِطَعَامِهِ فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَكَانَ خَيْرًا مِّنِّي، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدُهُ، وَقُتِلَ حَمْزَةُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ خَيْرٌ مِّنِّي، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدُهُ، لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ تَكُونَ قَدْ عُجِّلَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِي حَيَاتِنَا الدُّنْيَا،

[1274] ابراہیم بن عبدالرحمٰن ؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کے پاس ایک دن کھانا لایا گیا تو فرمانے لگے کہ مصعب بن عمیر ؓ کو شہید کر دیا گیا اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ ان کے ترکے سے ایک چادر کے سوا کفن نہ مل سکا۔ اسی طرح حضرت حمزہ ؓ یا کوئی اور شخص جو مجھ سے بہتر تھا، شہید کیا گیا تو ان کے لیے بھی ایک چادر کے علاوہ کفن میسر نہ آسکا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ مبادا ہماری آخرت کی پاکیزہ چیزیں اس دنیوی زندگی ہی میں ہمیں

ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي. [انظر: ١٢٧٥، ٤٠٤٥]

دے دی جائیں۔ اس کے بعد انھوں نے رونا شروع کر دیا۔

(٢٦) بَابٌ: إِذَا لَمْ يُوجَدْ إِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ

باب: 26- اگر میت کے ہاں صرف ایک ہی چادر ملے تو کیا کیا جائے؟

١٢٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّي، كُفِّنَ فِي بُرْدِهِ، إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ، وَأُرَاهُ قَالَ: وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ - أَوْ قَالَ: أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا - وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ. [راجع: ١٢٧٤]

[1275] حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا جبکہ وہ روزے کی حالت میں تھے۔ انھوں نے فرمایا: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے، حالانکہ وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انھیں صرف ایک ہی چادر میں کفن دیا گیا۔ اگر ان کا سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور اگر ان کے پاؤں چھپائے جاتے تو سر کھل جاتا۔ راوی کہتے ہیں: میرے خیال کے مطابق انھوں نے یہ بھی کہا: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے، حالانکہ وہ بھی مجھ سے بہتر تھے، پھر ہم پر دنیا کے دروازے کھول دیے گئے۔ ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ ہمیں دنیا ہی میں نہ دے دیا گیا ہو۔ پھر انھوں نے رونا شروع کر دیا حتی کہ کھانا چھوڑ دیا۔

(٢٧) بَابٌ: إِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا إِلَّا مَا يُوَارِي رَأْسَهُ أَوْ قَدَمَيْهِ غَطَّى بِهِ رَأْسَهُ

باب: 27- جب کفن کے لیے اتنا کپڑا میسر ہو کہ اس سے سر اور پاؤں دونوں اکٹھے نہ ڈھانپے جا سکیں تو سر کو ڈھانپ دیا جائے

١٢٧٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقٌ: حَدَّثَنَا خَبَّابٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللهِ، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ، فَمِنَّا مَنْ مَّاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ لَهُ مَا نُكَفِّنُهُ

[1276] حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ ہجرت کی۔ ہمارا مقصد صرف اللہ کی رضا جوئی تھا۔ اب ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے تھا۔ ہم میں سے بعض حضرات فوت ہوئے تو انھوں نے دنیا میں اپنے اجر کا کچھ حصہ بھی نہیں کھایا۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی ایسے لوگوں میں سے تھے۔ اور کچھ ایسے بھی ہیں جن کا پھل پک چکا ہے اور وہ چن چن

بِهِ إِلَّا بُرْدَةً إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ، وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ. [انظر: ۳۸۹۷، ۳۹۱۳، ۳۹۱٤، ٤٠٤٧، ٤٠٨٢، ٦٤٣٢، ٦٤٤٨]

کر کھا رہے ہیں۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہوئے تو ہمیں (ان کے ترکے میں) کفن کے لیے ایک چھوٹی سی چادر کے علاوہ کچھ نہ ملا۔ جب ہم ان کا سر چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور جب پاؤں ڈھانپتے تو سر ظاہر ہو جاتا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے قدموں پر اذخر نامی گھاس ڈال دیں۔

(۲۸) بَابُ مَنِ اسْتَعَدَّ الْكَفَنَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِ

باب: 28- زمانۂ نبوت میں جس نے اپنا کفن تیار کیا اور اس پر کوئی اعتراض نہ ہوا

۱۲۷۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا حَاشِيَتُهَا، أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ قَالُوا: الشَّمْلَةُ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: نَسَجْتُهَا بِيَدِي فَجِئْتُ لِأَكْسُوَكَهَا، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ، فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ فَقَالَ: اكْسُنِيهَا مَا أَحْسَنَهَا، قَالَ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ، لَبِسَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ، قَالَ: إِنِّي وَاللهِ مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهَا، إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي. قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ. [انظر: ۲۰۹۳، ۵۸۱۰، ٦٠٣٦]

[1277] حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک عورت نبی ﷺ کے لیے تیار شدہ حاشیہ دار چادر لائی، تمھیں معلوم ہے کہ ''بردہ'' کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا: چادر کو کہتے ہیں۔ تو انھوں نے کہا: ہاں۔ الغرض عورت نے کہا: میں نے اس چادر کو اپنے ہاتھ سے تیار کیا ہے اور آپ کو پہنانے کے لیے لائی ہوں۔ نبی ﷺ کو اس وقت ضرورت بھی تھی، اس لیے اسے قبول فرمالیا۔ پھر آپ باہر تشریف لائے تو وہ چادر آپ کی ازار تھی۔ ایک شخص نے اس کی تعریف کی اور کہنے لگا: کیا ہی عمدہ چادر ہے یہ مجھے عنائت کر دیجیے۔ لوگوں نے اس سے کہا: تو نے اچھا نہیں کیا کیونکہ نبی ﷺ نے انتہائی ضرورت کے پیش نظر اسے زیب تن کیا تھا مگر تو نے اسے مانگ لیا ہے اور تجھے علم ہے کہ آپ ﷺ کسی کا سوال رد نہیں کرتے۔ اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اسے پہننے کے لیے نہیں مانگا بلکہ اس لیے کہ وہ میرا کفن ہو۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر وہی چادر اس شخص کا کفن بنی۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت سے پہلے کسی چیز کو تیار کر لینا جائز ہے، اسی طرح اپنی زندگی میں کفن تیار

کر کے رکھ لینا توکل کے منافی نہیں لیکن قبل از موت قبر تیار کر لینا تا کہ موت یاد رہے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔

(۲۹) بَابُ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَازَةَ

باب:29-خواتین کا جنازے کے ہمراہ جانا

١٢٧٨ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا. [راجع: ٣١٣]

[1278] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمیں جنازے کے ساتھ چلنے سے منع کیا گیا لیکن اس سلسلے میں ہم پر سختی نہیں کی جاتی تھی۔

فائدہ: مذکورہ حدیث سے رسول اللہ ﷺ کے دور کی عورتوں کی کمال عقلی ثابت ہوتی ہے کہ وہ باریک بینی کے ساتھ مراتب احکام کو جانتی تھیں۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے مراتب نہی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اگرچہ شارع کو مطلوب یہی تھا کہ خواتین جنازوں کے ساتھ نہ نکلیں، البتہ جنازوں کے ساتھ چلنے کے بغیر اگر جنازے میں شرکت کا موقع مل جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے مسجد میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی۔[1]

(۳۰) بَابُ إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا

باب: 30- عورت کا شوہر کے علاوہ کسی دوسرے شخص پر سوگ کرنا

١٢٧٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: تُوُفِّيَ ابْنٌ لِأُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهِ وَقَالَتْ: نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ. [راجع: ٣١٣]

[1279] محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیٹا فوت ہوگیا، جب تیسرا دن ہوا تو انھوں نے زرد رنگ کی خوشبو منگوائی اور اسے بدن پر لگایا اور فرمایا کہ ہمیں خاوند کے علاوہ کسی دوسرے پر تین دن سے زیادہ سوگ منانے سے منع کیا گیا ہے۔

١٢٨٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ أَبِي سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ

[1280] حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب علاقۂ شام سے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے فوت ہونے کی اطلاع آئی تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے تیسرے روز زرد رنگ کی خوشبو منگوائی اور اسے اپنے

1 صحیح مسلم، الجنائز، حدیث :2252(973).

دَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ، فَمَسَحَتْ عَارِضَيْهَا وَذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عَنْ هٰذَا لَغَنِيَّةً لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا». انظر: ١٢٨١، ٥٣٣٤، ٥٣٣٩، ٥٣٤٥]

ہاتھوں اور رخساروں پر لگایا اور فرمایا: اگرچہ مجھے اس کی قطعاً ضرورت نہ تھی لیکن میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''جو عورت اللہ پر ایمان اور یوم آخرت پر یقین رکھتی ہو اس کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے لیکن اسے اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرنا چاہیے۔''

١٢٨١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا». [راجع: ١٢٨٠]

[1281] حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر یقین و ایمان رکھتی ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ شوہر کے سوا کسی دوسری میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، البتہ اسے شوہر کے مرنے پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرنا چاہیے۔''

١٢٨٢ - ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ بِهِ ثُمَّ قَالَتْ: مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا». [انظر: ٥٣٣٥]

[1282] (حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ) پھر میں (ام المومنین) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جبکہ ان کا بھائی فوت ہو گیا تھا تو انھوں نے خوشبو منگوا کر اپنے بدن پر لگائی، پھر فرمایا: مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ''کسی بھی عورت کے لیے، جو اللہ پر ایمان اور یوم آخرت پر یقین رکھتی ہو، جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے لیکن اسے اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرنا چاہیے۔''

(٣١) بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

باب: 31- قبروں کی زیارت کرنا

١٢٨٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ: «اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي»، قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي، وَلَمْ تَعْرِفْهُ. فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ. فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ. فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ. فَقَالَ: «إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى».
[راجع: ١٢٥٢]

[1283] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ نبی ﷺ کا ایک عورت کے پاس سے گزر ہوا جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا: ''اللہ سے ڈر اور صبر کر۔'' وہ آپ کو نہ پہچان سکی اور کہنے لگی: مجھ سے دور رہو کیونکہ تمھیں مجھ جیسی مصیبت نہیں پہنچی۔ جب اسے بتایا گیا کہ یہ تو نبی ﷺ تھے تو وہ (معذرت کے لیے) نبی ﷺ کے درِ دولت پر حاضر ہوئی۔ اس نے آپ کے دروازے پر کوئی دربان نہ دیکھا، حاضر ہو کر عرض کرنے لگی: میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا (مجھے معاف فرما دیجیے)۔ آپ نے فرمایا: ''صبر تو صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔''

(٣٢) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ» إِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِهِ

باب: 32- ارشاد نبوی: ''میت کو اس کے رشتہ داروں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے'' یہ اس وقت ہے جب رونا پیٹنا مرنے والے کا وتیرہ ہو

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿قُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ [التحريم: ٦] وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ». فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مِنْ سُنَّتِهِ فَهُوَ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾ [الأنعام: ١٦٤] وَهُوَ كَقَوْلِهِ: ﴿وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ﴾ ذُنُوبًا ﴿إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَىْءٌ﴾ [فاطر: ١٨] وَمَا يُرَخَّصُ مِنَ الْبُكَاءِ فِي غَيْرِ نَوْحٍ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا». وَذَلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔'' نیز ارشاد نبوی ہے: ''تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اس سے اپنی رعیت کے متعلق سوال ہوگا۔'' اور جب نوحہ کرنا اس کی عادت نہ ہو تو وہ حضرت عائشہ ؓ کے فرمان کے مطابق ہے: ''کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔'' نیز وہ فرمان الٰہی کے مطابق ہے کہ: ''اگر کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسرے کو بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے تو اس سے کوئی چیز نہ اٹھائی جائے گی۔'' اور نوحہ کے بغیر رونے کی اجازت دی گئی ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''کوئی جان بھی ناحق قتل ہوتی ہے تو حضرت آدم ؑ کے بیٹے (قابیل) پر اس خون ناحق کا بوجھ ہوگا کیونکہ اس نے قتل ناحق کا طریقہ رائج کیا تھا۔''

١٢٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ وَمُحَمَّدٌ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ: إِنَّ ابْنًا لِّي قُبِضَ فَائْتِنَا. فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ. فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا، فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ، فَرُفِعَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ، قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: كَأَنَّهَا شَنٌّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: «هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ». [انظر: ٥٦٥٥، ٦٦٠٢، ٦٦٥٥، ٧٣٧٧، ٧٤٤٨]

[1284] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی ایک صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا فوت ہو رہا ہے، آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ آپ نے سلام کہتے ہوئے واپس پیغام بھیجا اور فرمایا: (''اللہ تعالیٰ ہی کا سارا مال ہے۔) جو اللہ نے لے لیا وہ اس کا تھا اور جو اس نے عطا کیا وہ بھی اسی کا ہے۔ اس کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے، اس لیے اسے چاہیے کہ صبر کرے اور ثواب کی طلب گار رہے۔'' صاحبزادی نے پھر پیغام بھیجا اور آپ کو قسم دی کہ ضرور تشریف لائیں، چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور مزید چند لوگ تھے۔ بچے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا جبکہ اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا۔ راوی نے کہا: میرا گمان ہے کہ اس نے کہا: گویا وہ مشکیزہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی دونوں آنکھیں (یہ منظر دیکھ کر) بہنے لگیں تو حضرت سعد ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ رونا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ رحم کرنے والے بندوں ہی پر رحم کرتا ہے۔''

١٢٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتًا لِّلنَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، قَالَ: فَقَالَ: «هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟» فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَنَا، قَالَ: «فَانْزِلْ»، قَالَ: فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا. [انظر: ١٣٤٢]

[1285] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کی صاحبزادی کے جنازے میں حاضر تھے، جبکہ رسول اللہ ﷺ قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات ہم بستری نہ کی ہو؟'' حضرت ابوطلحہ ؓ نے عرض کیا: میں ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم قبر میں اترو۔'' چنانچہ وہ ان کی قبر میں اترے۔

فائدہ: سیدہ ام کلثوم ؓ عرصۂ دراز تک بیمار رہیں اور حضرت عثمان ؓ کو یہ گمان بھی نہ تھا کہ وہ اس رات فوت ہو جائیں

گی، اس لیے انھوں نے اس رات اپنی لونڈی سے جماع کر لیا لیکن رسول اللہ ﷺ کو یہ پسند نہ تھا کہ وہ مریضہ بیوی جو قریب المرگ تھی ان کا خیال نہ کرتے ہوئے لونڈی کے ساتھ مشغول ہوں، چنانچہ عتاب کے طور پر ان کو قبر میں اترنے سے اشارے کے ساتھ منع کر دیا۔ کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ انھوں نے سیدہ ام کلثوم ؓ کے انتقال کے بعد یا بوقت وفات جماع کیا تھا یا انھیں صاحبزادی کے انتقال کا علم تھا، رافضی حضرات غلط پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ نے موت کے بعد حضرت ام کلثوم ؓ سے جماع کیا تھا یا ان سے جماع کی وجہ سے موت واقع ہوئی تھی۔ حدیث میں اس کا اشارہ تک نہیں۔

١٢٨٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا - أَوْ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي - فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ؟ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ».

[1286] حضرت عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عثمان ؓ کی ایک صاحبزادی مکہ مکرمہ میں فوت ہوگئی تو ہم ان کے جنازے میں شریک ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بھی وہاں موجود تھے اور میں ان کے درمیان بیٹھا ہوا تھا، یا کہا: میں ان میں سے کسی ایک کے پاس بیٹھا تھا، پھر دوسرے صاحب تشریف لائے اور وہ میرے پہلو میں بیٹھ گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے حضرت عمرو بن عثمان ؓ سے کہا: (ان عورتوں کو) رونے سے منع کیوں نہیں کرتے ہو؟ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''میت کو اس کے اہل خانہ کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

١٢٨٧ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ، قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ادْعُهُ لِي، فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ: ارْتَحِلْ فَالْحَقْ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ. فَلَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ: وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

[1287] حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: حضرت عمر ؓ بھی ایسا ہی فرمایا کرتے تھے۔ پھر انھوں نے خبر دی کہ میں سیدنا عمر ؓ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے آ رہا تھا۔ جب ہم مقام بیداء پہنچے تو اچانک ایک قافلہ کیکر کے سائے تلے تھا۔ انھوں نے فرمایا: جاؤ دیکھو یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے دیکھا تو وہ حضرت صہیب ؓ تھے۔ میں نے انھیں خبر دی تو انھوں نے فرمایا: انھیں میرے پاس بلا لاؤ۔ میں حضرت صہیب ؓ کے پاس گیا اور ان سے کہا: چلیں اور امیرالمومنین سے ملاقات کریں۔ جب حضرت عمر ؓ زخمی کیے گئے تو صہیب ؓ آئے اور روتے ہوئے یہ کہنے لگے: ہائے میرے بھائی!

يَا صُهَيْبُ! أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ»؟. [انظر: ١٢٩٠، ١٢٩٢]

ہائے میرے ساتھی! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے صہیب! کیا مجھ پر رو رہے ہو، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔''

١٢٨٨ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ عُمَرَ، وَاللهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ». وَقَالَتْ: حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾ [الأنعام: ١٦٤]. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ذٰلِكَ: وَاللهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى. قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَاللهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا شَيْئًا. [انظر: ١٢٨٩، ٣٩٧٨]

[1288] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے تو میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ ذکر کیا۔ انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ مومن کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا: ''اللہ تعالیٰ کافر کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے مزید عذاب کرتا ہے۔'' اور فرمایا کہ قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ تمھارے لیے کافی ہے: ''اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس وقت کہا: اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔ حضرت ابن ابی ملیکہ نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس وقت کچھ نہ کہا۔

١٢٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا فَقَالَ: «إِنَّهُمْ يَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا». [راجع: ١٢٨٨]

[1289] حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودیہ عورت کے پاس سے گزرے جبکہ اس کے گھر والے اس پر رو رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''یہ تو اس پر رو رہے ہیں، حالانکہ اسے قبر میں عذاب دیا جارہا ہے۔''

١٢٩٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ - وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ - عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا

[1290] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی کیے گئے تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روتے ہوئے کہنے لگے: ہائے میرے بھائی! حضرت عمر رضی اللہ عنہ

أُصِيبَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ: وَا أَخَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ»؟. [راجع: ١٢٨٧]

نے فرمایا: کیا تمھیں معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

فائدہ: میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے اس وقت عذاب ہوگا جب اس نے اپنے اہل و عیال کے لیے نوحہ کا طریقہ جاری یا پسند کیا ہو یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کے مرنے کے بعد اس پر نوحہ و ماتم کریں گے، انھیں اس کام سے باز رہنے کی وصیت نہ کی ہو۔

(٣٣) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: 33- میت پر نوحہ کرنا مکروہ ہے

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: دَعْهُنَّ يَبْكِينَ عَلَى أَبِي سُلَيْمَانَ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْعٌ أَوْ لَقْلَقَةٌ. وَالنَّقْعُ: التُّرَابُ عَلَى الرَّأْسِ، وَاللَّقْلَقَةُ: الصَّوْتُ.

حضرت عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ ان عورتوں کو چھوڑ دو وہ حضرت ابوسلیمان (خالد بن ولید) ؓ پر روئیں جب تک نقع اور لقلقہ نہ ہو۔ نقع سے مراد سر پر مٹی ڈالنا اور لقلقہ کے معنی آواز نکالنا ہیں۔

١٢٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ».

[1291] حضرت مغیرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میری طرف جھوٹ منسوب کرنا دوسرے لوگوں کی طرف جھوٹ منسوب کرنے کی طرح نہیں۔ جس نے دانستہ میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔'' اور میں نے نبی ﷺ سے یہ بھی سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے اسے اس نوحے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

١٢٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ». تَابَعَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ. وَقَالَ

[1292] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ اپنے والد محترم حضرت عمر ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میت کو اپنی قبر میں اس پر نوحہ کیے جانے کے سبب عذاب ہوتا ہے۔''

عبدان کی عبدالاعلیٰ نے متابعت کی ہے اور آدم نے شعبہ سے روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ بیان کیے: ''میت

آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ: «اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ». [راجع: ١٢٨٧]

کو زندوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔"

(٣٤) بَابٌ:

باب:34- بلا عنوان

١٢٩٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهِ حَتَّى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا، فَذَهَبْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي، ثُمَّ ذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» فَقَالُوا: اِبْنَةُ عَمْرٍو، أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو، قَالَ: «فَلِمَ تَبْكِي؟» أَوْ: «لَا تَبْكِي، فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ». [راجع: ١٢٤٤]

[1293] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرے والد گرامی کو احد کے دن اس حالت میں لایا گیا کہ ان کا مثلہ کیا گیا تھا۔ انھیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ کر کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔ میں اس ارادے سے ان کے قریب گیا کہ ان کے چہرے سے کپڑا ہٹاؤں لیکن میری قوم نے مجھے منع کر دیا۔ میں دوبارہ ان کے پاس گیا تاکہ کپڑا اٹھاؤں مجھے پھر لوگوں نے منع کر دیا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے ان کی میت کو اٹھانے کا حکم دیا تو آپ نے چیخ مارنے والی عورت کی آواز سنی۔ آپ نے فرمایا: "یہ کون ہے؟" لوگوں نے بتایا کہ عمرو کی بیٹی یا ان کی بہن ہے۔ آپ نے فرمایا: "یہ کیوں روتی ہے؟" یا فرمایا: "یہ نہ روئے، فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کیے ہوئے تھے تا آنکہ انھیں اٹھا لیا گیا۔"

(٣٥) بَابٌ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ

باب: 35- جو گریبان پھاڑے وہ ہم سے نہیں

١٢٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ». [انظر: ١٢٩٧، ١٢٩٨، ٣٥١٩]

[1294] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنے رخسار پیٹے اور گریبان پھاڑے، نیز عہدِ جاہلیت کی طرح چیخ پکار کرے وہ ہم سے نہیں۔"

فائدہ: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مصیبت کے وقت گریبان پھاڑنا اور رخسار پیٹنا حرام ہے کیونکہ یہ اللہ کی تقدیر پر عدم رضا کی دلیل ہے۔ اگر کسی کو اس کی حرمت کا علم ہے، اس کے باوجود اسے حلال سمجھ کر ایسا کرتا ہے تو وہ دائرۂ اسلام سے

خارج ہے۔ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ مذکورہ حدیث کے متعلق کسی قسم کی توجیہ یا تاویل کرنے سے منع کرتے تھے کہ اس سے وعید کا مقصد فوت ہو جاتا ہے جو لوگوں کو ایسے افعال شنیعہ سے روکنے کا باعث ہے۔[1]

(٣٦) بَابُ رِثَاءِ النَّبِيِّ ﷺ سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ

باب: 36- حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ پر نبی ﷺ کا اظہار رنج و ملال کرنا

١٢٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: «لَا». فَقُلْتُ: بِالشَّطْرِ؟ فَقَالَ: «لَا»، ثُمَّ قَالَ: «اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: «إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ، وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اَللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ، لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ» يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ. [انظر: ٢٧٤٢، ٢٧٤٤، ٣٩٣٦، ٥٣٥٤، ٥٦٦٨، ٦٣٧٣، ٦٧٣٣]

[1295] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے سال جبکہ میں ایک سنگین مرض میں مبتلا تھا، میری عیادت کے لیے تشریف لاتے تھے۔ میں نے عرض کیا: میری بیماری کی انتہائی شدت کو تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں، میں ایک مال دار آدمی ہوں مگر میری ایک بیٹی کے سوا میرا اور کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اپنے مال سے دو تہائی خیرات کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کیا: کیا اپنا آدھا مال؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے پھر عرض کیا: کیا ایک تہائی خیرات کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''ایک تہائی خیرات کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اگرچہ ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اپنے ورثاء کو مال دار چھوڑ کر جانا تمھارے لیے اس سے بہتر ہے کہ انھیں فقیر اور تنگ دست چھوڑ جاؤ اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ تم اللہ کی رضا جوئی کے لیے جو کچھ خرچ کرو گے اس کا اجر تمھیں ضرور ملے گا حتی کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی ثواب ملے گا۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں بیماری کی وجہ سے اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ''تم ہرگز پیچھے نہ رہو گے، جو نیک اعمال کرو گے ان سے تمھارے درجات میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور تمھارا مرتبہ ان سے بلند ہوتا رہے گا اور شاید تم بعد تک زندہ رہو گے

[1] صحیح مسلم، الإیمان، حدیث: 285 (103).

یہاں تک کہ بعض لوگوں کو تم سے نفع پہنچے گا اور کچھ لوگوں کو تمھاری وجہ سے نقصان ہوگا۔ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کو کامل کر دے اور انھیں ایڑیوں کے بل نہ لوٹا، یعنی انھیں مکہ میں موت نہ آئے، لیکن بے چارے سعد بن خولہ!'' رسول اللہ ﷺ ان کے لیے اظہار رنج وغم کرتے تھے کہ وہ مکہ ہی میں انتقال کر گئے۔

(٣٧) بَابُ مَا يُنْهٰى مِنَ الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

باب: 37- مصیبت کے وقت سرمنڈوانا منع ہے

١٢٩٦ - وَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَجِعَ أَبُو مُوسٰى وَجَعًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِّنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ مُحَمَّدٌ ﷺ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ.

[1296] حضرت ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ابوموسیٰ ؓ سخت بیمار ہوئے اور ان پر غشی طاری ہوگئی۔ ان کا سر ان کے گھر کی ایک عورت کی گود میں تھا۔ (وہ رونے لگی۔) حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ میں اتنی طاقت نہ تھی کہ اسے منع کرتے۔ ہوش آیا تو کہنے لگے: میں اس شخص سے بری ہوں جس سے حضرت محمد ﷺ نے اظہار براءت فرمایا ہے۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے مصیبت کے وقت چلا کر رونے والی، سرمنڈوانے والی اور گریبان پھاڑنے والی عورت سے اظہار براءت فرمایا ہے۔

(٣٨) بَابٌ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ

باب: 38- جو کوئی رخسار پیٹے وہ ہم سے نہیں

١٢٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ». [راجع: ١٢٩٤]

[1297] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو اپنے رخسار پیٹے، کپڑے پھاڑے اور جاہلیت کا سا بکواس کرے۔''

(٣٩) بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْوَيْلِ وَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

باب: 39- مصیبت کے وقت واویلا کرنے اور دور جاہلیت کے الفاظ پکارنے کی ممانعت

١٢٩٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ». [راجع: ١٢٩٤]

[1298] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے (مصیبت کے وقت) اپنے رخسار پیٹے، گریبان پھاڑا اور دور جاہلیت کے ناجائز کلمات کہے وہ ہم سے نہیں۔''

(٤٠) بَابُ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ

باب: 40- مصیبت کے وقت غمگین بیٹھنا

١٢٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ، يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ - شَقِّ الْبَابِ - فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ، وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ، فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ، فَقَالَ: «انْهَهُنَّ». فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ: وَاللهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللهِ! فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ: «فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ». فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ، لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ». [انظر: ١٣٠٥، ٤٢٦٣]

[1299] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ کے پاس حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ ؓ کے شہید ہونے کی خبر آئی تو آپ غمگین ہو کر بیٹھ گئے۔ میں دروازے کی دراڑ سے دیکھ رہی تھی کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا جس نے حضرت جعفر ؓ کی عورتوں کے رونے دھونے کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ انھیں گریہ وزاری سے منع کرو، چنانچہ وہ گیا اور واپس آ کر عرض کیا کہ وہ نہیں مانتیں۔ آپ نے پھر یہی فرمایا: ''انھیں منع کرو۔'' وہ تیسری مرتبہ واپس آ کر کہنے لگا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم وہ ہم پر غالب آ گئیں اور نہیں مانتیں۔ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: آخر کار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جا! ان کے منہ میں خاک جھونک دے۔'' میں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے! جس کام کا تجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا وہ بھی نہیں کرتا اور (بار بار آ کر) رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دینے

سے بھی باز نہیں آتا۔"

فائدہ: اس عنوان کا مطلب یہ ہے کہ اگر مصیبت زدہ آدمی اپنے گھر میں صبر سے بیٹھ جائے اور لوگ آکر تعزیت کرتے رہیں تو یہ جاہلیت والی رسم نہیں ہوگی جو شرعاً ممنوع ہے۔

١٣٠٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهْرًا حِينَ قُتِلَ الْقُرَّاءُ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَزِنَ حُزْنًا قَطُّ أَشَدَّ مِنْهُ. [راجع: ١٠٠١]

[1300] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب قراء شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک قنوت فرمائی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی اس سے زیادہ غمناک نہیں دیکھا۔

(٤١) بَابُ مَنْ لَّمْ يُظْهِرْ حُزْنَهُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

باب: 41- جو شخص مصیبت کے وقت اپنے رنج والم کو ظاہر نہ ہونے دے

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ: اَلْجَزَعُ: اَلْقَوْلُ السَّيِّئُ، وَالظَّنُّ السَّيِّئُ. وَقَالَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿إِنَّمَآ أَشْكُوا۟ بَثِّي وَحُزْنِيٓ إِلَى ٱللَّهِ﴾ [يوسف: ٨٦].

محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں کہ "جزع" بری بات اور برے گمان دونوں کو کہا جاتا ہے۔ حضرت یعقوب ؑ نے فرمایا: (جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:) "میں اپنے رنج وغم کا شکوہ صرف اللہ سے کرتا ہوں۔"

١٣٠١ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: اشْتَكَى ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ: فَمَاتَ وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ، فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا وَنَحَّتْهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ، فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ: كَيْفَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ: قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ، وَظَنَّ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ، قَالَ: فَبَاتَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ

[1301] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت ابوطلحہ ؓ کا ایک بیٹا بیمار تھا۔ وہ فوت ہوگیا جبکہ حضرت ابوطلحہ ؓ اس وقت گھر پر موجود نہیں تھے۔ ان کی بیوی نے بچے کو غسل وکفن دے کر اسے گھر کے ایک گوشے میں رکھ دیا۔ جب حضرت ابوطلحہ ؓ گھر تشریف لائے تو پوچھا: لڑکے کا کیا حال ہے؟ ان کی بیوی نے جواب دیا: اسے آرام ہے اور مجھے امید ہے کہ اسے سکون میسر ہوا ہے۔ حضرت ابوطلحہ ؓ نے سمجھا کہ وہ صحیح کہہ رہی ہیں (بچہ اب ٹھیک ہے)۔ پھر وہ رات بھر اپنی بیوی کے پاس رہے اور صبح کو غسل کر کے باہر جانے لگے تو بیوی نے انھیں بتایا کہ لڑکا تو فوت ہو چکا ہے۔ حضرت

أَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَعَلَّ اللهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا». قَالَ سُفْيَانُ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: فَرَأَيْتُ لَهَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ. [انظر: ٥٤٧٠]

ابوطلحہ ؓ نے نبی ﷺ کے ہمراہ صبح کی نماز ادا کی پھر رات کے ماجرے کی نبی ﷺ کو خبر دی جس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم دونوں میاں بیوی کو تمھاری اس رات میں برکت دے گا۔''

ایک انصاری شخص کا بیان ہے کہ میں نے حضرت طلحہ ؓ (کی نسل) سے نولڑکے دیکھے جو سارے کے سارے حافظ قرآن تھے۔

(٤٢) بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى

باب: 42- صبر وہی ہے جو آغاز صدمہ میں ہو

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: نِعْمَ الْعِدْلَانِ، وَنِعْمَ الْعِلَاوَةُ ﴿الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ○ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ﴾ [البقرة: ١٥٦، ١٥٧]. وَقَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ﴾ [البقرة: ٤٥].

سیدنا عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ ''دو عِدل'' کس قدر اچھے ہیں اور ''عِلاوہ'' کتنا بہتر ہے؟ کہ ''جن لوگوں کو جب کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ ایسے ہی لوگوں پر ان کے رب کی طرف سے عنایات اور رحمتیں برستی ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔ یقیناً نماز بھاری ہے مگر ان لوگوں پر جو اللہ سے ڈرتے ہیں، یعنی ان پر نماز بھاری نہیں ہوتی۔''

١٣٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى». [راجع: ١٢٥٢]

[1302] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''صبر وہی ہے جو ابتدائے صدمہ میں ہو۔''

(٤٣) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ»

باب: 43- ارشاد نبوی کہ ''(ابراہیم!) ہم تیری جدائی سے رنجیدہ ہیں''

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ».

حضرت ابن عمر ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''آنکھ اشکبار اور دل غمزدہ ہے۔''

١٣٠٣ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا قُرَيْشٌ - هُوَ ابْنُ حَيَّانَ - عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَيْفٍ الْقَيْنِ، وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللهِ ﷺ تَذْرِفَانِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: «يَا ابْنَ عَوْفٍ! إِنَّهَا رَحْمَةٌ» ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرٰى، فَقَالَ ﷺ: «إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ». رَوَاهُ مُوسٰى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[1303] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابوسیف لوہار رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے جو حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا رضاعی باپ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو لے کر بوسہ دیا اور اس کے اوپر اپنا منہ رکھا۔ اس کے بعد ہم دوبارہ ابوسیف کے ہاں گئے تو حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ حالت نزع میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہوئیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ بھی روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اے ابن عوف! یہ تو ایک رحمت ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے روتے ہوئے فرمایا: ''آنکھ اشکبار اور دل غمزدہ ہے لیکن ہم کو زبان سے وہی کہنا ہے جس سے ہمارا مالک راضی ہو۔ اے ابراہیم! ہم تیری جدائی سے یقیناً غمگین ہیں۔''

اس روایت کو موسیٰ نے سلیمان بن مغیرہ سے بھی بیان کیا ہے۔

(٤٤) بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ الْمَرِيضِ

باب: 44- مریض کے پاس رونا

١٣٠٤ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ فَقَالَ: «قَدْ قَضٰى»؟

[1304] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو نبی ﷺ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کی معیت میں ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ وہاں پہنچے تو اسے اپنے اہل خانہ کے درمیان پایا تو آپ نے دریافت فرمایا: ''آیا انتقال ہوگیا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! نہیں۔ پھر نبی ﷺ رو پڑے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کو روتا

فَقَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ! فَبَكَى النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَكَوْا، فَقَالَ: «أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ اللهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا - وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ - أَوْ يَرْحَمُ، وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ». وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَضْرِبُ فِيهِ بِالْعَصَا وَيَرْمِي بِالْحِجَارَةِ وَيَحْثِي بِالتُّرَابِ.

دیکھ کر دوسرے لوگ بھی رونے لگے۔ پھر اس کے بعد آپ نے فرمایا: ”کیا تم سنتے نہیں ہو؟ اللہ تعالیٰ آنکھ کے رونے اور دل کے غمزدہ ہونے سے عذاب نہیں دیتا بلکہ...... آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا...... اس کی وجہ سے عذاب یا رحم کرتا ہے۔ بے شک میت کو اس کے عزیزوں کے چلا کر گریہ و زاری کرنے سے عذاب دیا جاتا ہے۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نوحہ کرنے والوں کو لاٹھی اور پتھروں سے مارا کرتے تھے اور ان کے منہ میں خاک ڈالتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے رنج وصدمہ پر مؤاخذہ نہیں کرے گا، البتہ زبان سے بے جا کلمات نکالنے اور غیر مشروع نوحہ کرنے پر ضرور مؤاخذہ ہوگا اور اس طرح رونے دھونے پر میت سے بھی باز پرس ہوگی بشرطیکہ وہ وصیت کر گیا ہو یا انھیں روک سکتا تھا لیکن انھیں روکے بغیر ہی دنیا سے چل بسا، لہٰذا ہمیں اس پہلو سے خبردار رہنا چاہیے۔

(٤٥) بَابُ مَا يُنْهٰى مِنَ النَّوْحِ وَالْبُكَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ

باب: 45- نوحہ اور گریہ و زاری سے ممانعت اور اس پر ڈانٹنا

١٣٠٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: لَمَّا جَاءَ قَتْلُ زَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ، وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللهِ! إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ، وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ بِأَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُنَّ، وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُطِعْنَهُ، فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ

[1305] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب زید بن حارثہ، جعفر طیار اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے شہید ہونے کی خبر پہنچی تو نبی ﷺ بیٹھے اور آپ کی ذات گرامی سے حزن و رنج ظاہر ہو رہا تھا۔ میں اس منظر کو دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ انھیں رونے سے منع کرے۔ وہ شخص گیا اور واپس آ کر کہنے لگا: میں نے انھیں منع کیا ہے لیکن وہ باز نہیں آتیں۔ آپ نے اسے دوبارہ فرمایا کہ وہ انھیں منع کرے۔ وہ دوبارہ گیا اور واپس

يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتٰى فَقَالَ: وَاللهِ لَقَدْ غَلَبْنَنِي - أَوْ غَلَبْنَنَا، اَلشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ - فَزَعَمَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ». فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ، فَوَاللهِ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ. [راجع: ١٢٩٩]

آ کر کہنے لگا: اللہ کی قسم! وہ مجھ پر غالب آ گئیں ...... یا ہم پر غالب آ گئیں۔ محمد بن عبداللہ بن حوشب نے الفاظ کے متعلق شک کا اظہار کیا ہے...... حضرت عائشہ ؓ نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ ان کے منہ میں خاک جھونک دو۔'' میں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے! جس کام کا تجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے وہ بھی نہیں کرتا اور بار بار آ کر رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دینے سے بھی باز نہیں آتا۔

١٣٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَّا نَنُوحَ، فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرُ خَمْسِ نِسْوَةٍ: أُمِّ سُلَيْمٍ، وَأُمِّ الْعَلَاءِ، وَابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةِ مُعَاذٍ، وَامْرَأَتَيْنِ أَوِ ابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ، وَامْرَأَةِ مُعَاذٍ، وَامْرَأَةٍ أُخْرٰى. [انظر: ٤٨٩٢، ٧٢١٥]

[1306] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ہم سے بیعت لیتے وقت یہ عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی مگر اس عہد کو صرف پانچ عورتوں نے پورا کیا، یعنی ام سلیم، ام علاء، ابوسبرہ کی بیٹی جو معاذ کی بیوی تھیں اور مزید دو عورتیں یا یوں کہا کہ ابوسبرہ کی دختر، معاذ کی زوجہ اور ایک کوئی دوسری عورت۔

(٤٦) بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

باب: 46- جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونا

١٣٠٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ». قَالَ: سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، زَادَ الْحُمَيْدِيُّ: «حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ». [انظر: ١٣٠٨]

[1307] حضرت عامر بن ربیعہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ حتی کہ وہ تمھیں پیچھے چھوڑ جائے۔''

حضرت حمیدی کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ''حتی کہ وہ تمھیں پیچھے چھوڑ جائے یا اسے زمین پر رکھ دیا جائے۔''

فائدہ: ابتدائی دور نبوت میں جنازہ سامنے آنے پر کھڑے ہوتے تھے، پھر اس قیام کو ترک کر دیا گیا، اس لیے اب یہ قیام ضروری نہیں جیسا کہ حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا تھا، پھر

آپ اس کے بعد بیٹھنے لگے اور ہمیں بھی بیٹھے رہنے کا حکم دیا۔[1]

(٤٧) بَابٌ: مَتٰى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ؟

باب: 47- جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے؟

١٣٠٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأٰى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتّٰى يُخَلِّفَهَا أَوْ تُخَلِّفَهُ، أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ». [راجع: ١٣٠٧]

[1308] حضرت عامر بن ربیعہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے تو خواہ اس کے ساتھ نہ جائے مگر کھڑا ضرور ہو جائے حتی کہ وہ جنازے کو پیچھے چھوڑ دے یا جنازہ اسے پیچھے چھوڑ جائے یا پیچھے چھوڑنے سے قبل جنازہ زمین پر رکھ دیا جائے۔“

١٣٠٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِيَدِ مَرْوَانَ فَجَلَسَا قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ، فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ: قُمْ، فَوَاللهِ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: صَدَقَ. [انظر: ١٣١٠]

[1309] حضرت کیسان ؒ سے روایت ہے کہ ہم ایک جنازے کے ساتھ تھے، حضرت ابو ہریرہ ؓ نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور جنازہ رکھے جانے سے قبل ہی دونوں بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضرت ابو سعید خدری ؓ وہاں آ گئے تو انھوں نے مروان کا ہاتھ پکڑ کر کہا: کھڑے ہو جاؤ۔ اللہ کی قسم! ان (ابو ہریرہ ؓ) کو معلوم ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے۔ اس پر حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا کہ انھوں نے سچ کہا ہے۔

(٤٨) بَابُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدُ حَتّٰى تُوضَعَ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ، فَإِنْ قَعَدَ أُمِرَ بِالْقِيَامِ

باب: 48- جو شخص جنازے کے ساتھ ہو اسے چاہیے کہ کندھوں سے نیچے رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھے، اگر بیٹھ جائے تو اسے کھڑا ہونے کے لیے کہا جائے

١٣١٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى

[1310] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص اس کے ہمراہ جا رہا ہو وہ نہ بیٹھے تا آنکہ اسے زمین پر رکھ دیا جائے۔“

1 مسند أحمد: 82/1.

تُوضَعَ». [راجع: ۱۳۰۹]

فائدہ: ہمارے نزدیک جنازے کے لیے قیام کی یہ دوسری قسم بھی منسوخ ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنازوں کے ساتھ کھڑے رہتے جب تک انھیں رکھ نہ دیا جاتا اور آپ کے ساتھ لوگ بھی کھڑے رہتے، پھر اس کے بعد آپ نے بیٹھنا شروع کر دیا اور لوگوں کو بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔[1]

(٤٩) بَابُ مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ

باب: 49- یہودی کے جنازہ کے لیے کھڑا ہونا

١٣١١ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَىٰ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ [لَهَا] النَّبِيُّ ﷺ فَقُمْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا».

[1311] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو نبی ﷺ اس کے لیے کھڑے ہو گئے، ہم بھی کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ تو ایک یہودی کا جنازہ تھا۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔''

١٣١٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَىٰ قَالَ: كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمَرُّوا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَقَالَا: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ: «أَلَيْسَتْ نَفْسًا؟».

[1312] حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنیف اور حضرت قیس بن سعد ؓ دونوں قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے لوگ جنازہ لے کر گزرے تو دونوں کھڑے ہو گئے، ان سے عرض کیا گیا کہ یہ جنازہ تو اہل ارض، یعنی ذمی یہودی کا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ بھی کھڑے ہو گئے تھے۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے فرمایا: ''کیا یہ نفس نہیں ہے؟''

١٣١٣ - وَقَالَ أَبُو حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَىٰ قَالَ: كُنْتُ مَعَ قَيْسٍ وَسَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَا: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي

[1313] حضرت ابن ابی لیلیٰ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت قیس اور حضرت سہل ؓ کے ساتھ تھا، ان دونوں نے فرمایا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ابن ابی لیلیٰ سے ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت

1 السنن الكبرٰى للبيهقي: 27/4.

لَيْلٰى: كَانَ أَبُو مَسْعُودٍ وَقَيْسٌ يَقُومَانِ لِلْجَنَازَةِ.

ابومسعود اور حضرت قیس رضی اللہ عنہما دونوں جنازے کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے۔

(٥٠) بَابُ حَمْلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ دُونَ النِّسَاءِ

باب: 50- عورتوں کے بجائے صرف مردوں کو جنازہ اٹھانا چاہیے

١٣١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ». [انظر: ١٣١٦، ١٣٨٠]

[1314] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جنازہ (تیار کر کے) رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں پھر اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے: مجھے جلدی لے چلو، اور اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے: ہائے افسوس! مجھے کہاں لیے جاتے ہو؟ اس کی آواز انسان کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے، اگر انسان سن لے تو (مارے دہشت کے) بے ہوش ہو جائے۔''

(٥١) بَابُ السُّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ

باب: 51- جنازے کو جلدی لے جانا

وَقَالَ أَنَسٌ: أَنْتُمْ مُشَيِّعُونَ، فَامْشِ بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا. وَقَالَ غَيْرُهُ: قَرِيبًا مِنْهَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جنازہ آگے لے جانے والے ہو، خواہ اس کے آگے یا پیچھے، دائیں یا بائیں چلو۔ حضرت انس کے علاوہ دوسروں نے کہا: اس کے قریب قریب چلو۔

١٣١٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ».

[1315] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جنازے کو جلدی لے کر چلو کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو تم اسے خیر کی طرف لے جا رہے ہو اور اگر برا ہے تو بری چیز کو اپنی گردنوں سے اتار کر سبکدوش ہو جاؤ گے۔''

(٥٢) بَابُ قَوْلِ الْمَيِّتِ وَهُوَ عَلَى الْجَنَازَةِ: قَدِّمُونِي

باب: 52- چارپائی پر رکھا ہوا جنازہ کہتا ہے کہ مجھے جلدی لے کر چلو

١٣١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالَتْ لِأَهْلِهَا: يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ». [راجع: ١٣١٤]

[1316] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ نیک ہو تو کہتا ہے: مجھے جلدی آگے لے چلو اور اگر وہ نیک نہ ہو تو وہ اپنے گھر والوں سے کہتا ہے: افسوس! تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ انسانوں کے علاوہ اس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے۔ اگر انسان اسے سن لیں تو (مارے دہشت کے) بے ہوش ہو جائیں۔''

فائدہ: واضح رہے کہ جنازہ اٹھاتے وقت اللہ تعالیٰ میت کو برزخی زبان عطا کر دیتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہے تو اس جنت کے شوق میں کہتا ہے کہ مجھے جلدی جلدی لے چلو تاکہ میں اپنی مراد کو حاصل کروں اور اگر دوزخی ہے تو گھبرا کر کہتا ہے کہ مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ اس وقت اللہ تعالیٰ ایسے طریقے سے بولنے کی طاقت دیتا ہے کہ اس کی آواز کو جنوں اور انسانوں کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے۔

(٥٣) بَابُ مَنْ صَفَّ صَفَّيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً عَلَى الْجَنَازَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

باب: 53- جنازے کے لیے امام کے پیچھے دو یا تین صفیں بنانا

١٣١٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ.

[انظر: ١٣٢٠، ١٣٣٤، ٣٨٧٧، ٣٨٧٨، ٣٨٧٩]

[1317] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

(٥٤) بَابُ الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: 54- جنازے کے لیے متعدد صفیں بنانا

١٣١٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَعَى النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَصْحَابِهِ النَّجَاشِيَّ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا. [راجع: ١٢٤٥]

[1318] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت نجاشی کے فوت ہونے کی خبر دی، پھر آپ آگے بڑھے تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

١٣١٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَصَفَّهُمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا، قُلْتُ: يَا أَبَا عَمْرٍو! مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ. [راجع: ٨٥٧]

[1319] حضرت شعبی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے اس شخص نے خبر دی جو نبی ﷺ کے پاس موجود تھا کہ آپ ایک الگ تھلگ قبر پر تشریف لائے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی صف بندی فرمائی۔ آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

شیبانی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابوعمرو شعبی! تم سے کس نے بیان کیا؟ تو انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (یہ حدیث بیان کی تھی)۔

١٣٢٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ فَهَلُمَّ فَصَلُّوا عَلَيْهِ». قَالَ: فَصَفَفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ [وَنَحْنُ صُفُوفٌ]. قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ: كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي. [راجع: ١٣١٧]

[1320] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''آج ملک حبشہ کا ایک صالح شخص فوت ہوگیا ہے، آؤ، اس کی نماز جنازہ پڑھو۔'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے صفیں درست کیں اور نبی ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی جبکہ ہم آپ کے پیچھے صف بستہ تھے۔

ابو زبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: میں دوسری صف میں تھا۔

فائدہ: ہمارے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ ہر ایک کے لیے مشروع نہیں۔ اگر کسی کی سیاسی، مذہبی، علمی یا سماجی خدمات ہوں تو اس کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے نجاشی کے علاوہ کسی اور صحابی کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے کا ثبوت نہیں ملتا، حالانکہ متعدد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں مدینہ سے باہر فوت ہوئے ہیں۔

(٥٥) بَابُ صُفُوفِ الصِّبْيَانِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْجَنَائِزِ

باب: 55- نماز جنازہ میں مردوں کے ساتھ بچوں کا صف بندی کرنا

١٣٢١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرٍ [قَدْ] دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ: «مَتٰى دُفِنَ هٰذَا؟» فَقَالُوا: الْبَارِحَةَ، قَالَ: «أَفَلَا آذَنْتُمُونِي؟» قَالُوا: دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ، فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَنَا فِيهِمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ. [راجع: ٨٥٧]

[1321] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسی قبر کے پاس سے گزرے جس میں رات کے وقت میت کو دفن کیا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''اسے کب دفن کیا گیا تھا؟'' لوگوں نے عرض کیا: گزشتہ رات۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟'' لوگوں نے عرض کیا: ہم نے اسے اندھیری رات میں دفن کیا تھا اور آپ کو اس وقت بیدار کرنا مناسب خیال نہ کیا، چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بندی کی۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا، پھر آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔

(٥٦) بَابُ سُنَّةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: 56- نماز جنازہ کا شرعی طریقہ

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ». وَقَالَ: «صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ». وَقَالَ: «صَلُّوا عَلَى النَّجَاشِيِّ»، سَمَّاهَا صَلَاةً لَيْسَ فِيهَا رُكُوعٌ وَلَا سُجُودٌ، وَلَا يُتَكَلَّمُ فِيهَا، وَفِيهَا تَكْبِيرٌ وَتَسْلِيمٌ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّي إِلَّا طَاهِرًا، وَلَا يُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبِهَا، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ. وَقَالَ الْحَسَنُ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَأَحَقُّهُمْ عَلٰى جَنَائِزِهِمْ مَنْ رَضُوهُ لِفَرَائِضِهِمْ، وَإِذَا أَحْدَثَ يَوْمَ الْعِيدِ أَوْ عِنْدَ الْجَنَازَةِ يَطْلُبُ الْمَاءَ وَلَا يَتَيَمَّمُ، وَإِذَا انْتَهٰى إِلَى الْجَنَازَةِ وَهُمْ يُصَلُّونَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيرَةٍ. وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: يُكَبِّرُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّفَرِ وَالْحَضَرِ أَرْبَعًا. وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: تَكْبِيرَةُ الْوَاحِدَةِ اسْتِفْتَاحُ

نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی نماز جنازہ پڑھے ......'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ساتھی کی نماز پڑھو۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نجاشی پر نماز جنازہ پڑھو۔'' ان تمام روایات میں رسول اللہ ﷺ نے جنازہ کو نماز کے نام سے تعبیر کیا ہے، حالانکہ اس میں رکوع اور سجدہ نہیں ہوتا، اس میں گفتگو کرنا بھی منع ہے، نیز اس میں بھی تکبیر تحریمہ اور سلام ہوتا ہے۔

حضرت ابن عمر ؓ وضو کے بغیر نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے اور نہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب ہی کے وقت اسے ادا کرتے تھے، نیز وہ (تکبیرات میں) رفع الیدین بھی کرتے تھے۔

حضرت حسن بصری ؒ نے فرمایا: میں نے لوگوں کو پایا ہے کہ وہ نماز جنازہ کی امامت کا زیادہ حق دار اس کو جانتے تھے جس کو وہ نماز فرض میں امام بنانا پسند کرتے تھے۔

الصَّلَاةِ. وَقَالَ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا﴾ [التوبة: ٨٤]. وَفِيهِ صُفُوفٌ وَإِمَامٌ.

جب کوئی نماز عید یا نماز جنازہ میں بے وضو ہو جائے تو وہ پانی تلاش کرے اور تیمم نہ کرے۔ جب کوئی دوران جنازہ میں آئے تو تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ شامل ہو جائے۔

حضرت ابن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رات ہو یا دن، سفر ہو یا حضر نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پہلی تکبیر نماز جنازہ شروع کرنے کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر منافقین میں سے کوئی مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں۔'' اس نماز میں صفیں اور امام ہوتا ہے۔

١٣٢٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ نَبِيِّكُمْ ﷺ عَلٰى قَبْرٍ مَّنْبُوذٍ فَأَمَّنَا فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَقُلْنَا: يَا أَبَا عَمْرٍو! وَمَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. [راجع: ٨٥٧]

[1322] حضرت شعبی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مجھے اس شخص نے خبر دی جس کا نبی ﷺ کے ہمراہ ایک ایسی قبر سے گزر ہوا جو دوسری قبروں سے الگ تھلگ ایک طرف تھی۔ (انھوں نے کہا کہ) آپ ﷺ نے ہماری امامت کرائی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بندی کی (اور آپ کے ہمراہ نماز جنازہ ادا کی)۔ ہم نے کہا: اے ابوعمرو! تم سے کس شخص نے یہ حدیث بیان کی تھی؟ انھوں نے جواب دیا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

(٥٧) بَابُ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

باب: 57- جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِذَا صَلَّيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ. وَقَالَ حُمَيْدُ ابْنُ هِلَالٍ: مَا عَلِمْنَا عَلَى الْجَنَازَةِ إِذْنًا، وَلٰكِنْ مَّنْ صَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ فَلَهُ قِيرَاطٌ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تو نے نماز جنازہ پڑھ لی تو جو میت کا حق تھا اسے تو نے ادا کر دیا۔

حمید بن ہلال نے کہا: ہم نماز جنازہ پڑھنے کے بعد واپس ہونے کے لیے اجازت لینے سے مانوس نہیں، لیکن جو کوئی نماز جنازہ پڑھ کر واپس چلا آئے اسے ایک قیراط ثواب ملے گا۔

١٣٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ

[1323] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے

حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ: حُدِّثَ ابْنُ عُمَرَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يَقُولُ: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ، فَقَالَ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا. [راجع: ٤٧]

کہا گیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص جنازے کے ساتھ جائے گا اسے ایک قیراط ثواب ملے گا۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ احادیث بیان کرتے ہیں۔

١٣٢٤ - فَصَدَّقَتْ - يَعْنِي عَائِشَةَ - أَبَا هُرَيْرَةَ وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُهُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ. فَرَّطْتُ: ضَيَّعْتُ مِنْ أَمْرِ اللهِ.

[1324] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق فرمائی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی فرماتے سنا ہے۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے تو بہت سے قیراط کا نقصان کر لیا ہے۔ قرآن کریم میں فَرَّطْتُ کے معنی ہیں: میں نے اللہ کا حکم ضائع کیا ہے۔

(٥٨) بَابُ مَنِ انْتَظَرَ حَتَّى تُدْفَنَ

باب: 58- جس نے میت کے دفن ہونے تک انتظار کیا

١٣٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ. ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا يُونُسُ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ». قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: «مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ». [راجع: ٤٧]

[1325] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جنازے میں شریک ہوا یہاں تک کہ نماز جنازہ پڑھا تو اس کے لیے ایک قیراط کا ثواب ہے۔ اور جو کوئی جنازے میں اس کے دفن ہونے تک شریک رہا اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے۔'' کہا گیا: یہ دو قیراط کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''دو بڑے بڑے پہاڑوں کی مانند ہیں۔''

(٥٩) بَابُ صَلَاةِ الصِّبْيَانِ مَعَ النَّاسِ عَلَى الْجَنَائِزِ

باب: 59- بچوں کا لوگوں کے ہمراہ نماز جنازہ پڑھنا

١٣٢٦ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْرًا فَقَالُوا: هٰذَا دُفِنَ أَوْ دُفِنَتِ الْبَارِحَةَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا. [راجع: ٨٥٧]

[1326] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے پاس تشریف لائے تو لوگوں نے عرض کیا: اسے گزشتہ رات دفن کیا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے آپ کے پیچھے صف بندی کی، پھر آپ نے اس پر نماز جنازہ ادا کی۔

(٦٠) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمُصَلّٰى وَالْمَسْجِدِ

باب: 60- عید گاہ اور مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا

١٣٢٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ: أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَعٰى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ: «اِسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ». [راجع: ١٢٤٥]

[1327] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حبشہ کے فرمانروا نجاشی کے فوت ہونے کی خبر اسی دن سنائی جس دن وہ فوت ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو۔''

١٣٢٨ - وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلّٰى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا. [راجع: ١٢٤٥]

[1328] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے عید گاہ میں لوگوں کی صف بندی کی اور اس (نجاشی) پر چار تکبیریں کہیں۔

١٣٢٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُوضَمْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْيَهُودَ جَاؤُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِرَجُلٍ مِّنْهُمْ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا، فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِّنْ مَّوْضِعِ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ. [انظر: ٣٦٣٥، ٤٥٥٦،

[1329] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی، نبی ﷺ کے پاس ایک مرد اور عورت کو لے کر آئے جنھوں نے بدکاری کا ارتکاب کیا تھا۔ آپ نے انھیں رجم کرنے کا حکم دیا، چنانچہ مسجد کے پاس جنازے پڑھانے کی جگہ کے قریب انھیں سنگسار کیا گیا۔

[٦٨١٩، ٦٨٤١، ٧٣٣٢، ٧٥٤٣]

(٦١) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ

باب: 61-قبروں پر مساجد بنانا حرام ہے

وَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ، فَسَمِعُوا صَائِحًا يَقُولُ: أَلَا هَلْ وَجَدُوا مَا فَقَدُوا؟ فَأَجَابَهُ آخَرُ: بَلْ يَئِسُوا فَانْقَلَبُوا.

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت حسن بن حسن فوت ہوئے تو ان کی بیوی نے ایک سال تک ان کی قبر پر خیمہ لگائے رکھا۔ جب اسے اٹھا لیا گیا تو لوگوں نے ہاتف غیب سے یہ آواز سنی: کیا انھوں نے اپنی گم شدہ چیز کو پالیا؟ ایک دوسری آواز آئی: نہیں بلکہ مایوس ہو کر واپس چلے گئے۔

١٣٣٠ - **حَدَّثَنَا** عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ هِلَالٍ - هُوَ الْوَزَّانُ - عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: «لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا». قَالَتْ: وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا. [راجع: ٤٣٥]

[1330] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے اپنی مرض وفات میں فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپ کی قبر مبارک کو بالکل ظاہر کر دیا جاتا مگر مجھے اندیشہ ہے کہ مبادا اسے بھی سجدہ گاہ بنا لیا جائے۔

(٦٢) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النُّفَسَاءِ إِذَا مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا

باب: 62- زچگی کے دوران میں مرنے والی عورت کی نماز جنازہ پڑھنا

١٣٣١ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا. [راجع: ٣٣٢]

[1331] حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے پیچھے ایک ایسی عورت کی نماز جنازہ پڑھی جو دوران زچگی میں فوت ہوگئی تھی تو آپ اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے تھے۔

(٦٣) بَابٌ: أَيْنَ يَقُومُ مِنَ الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ؟

باب: 63- عورت اور مرد کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت امام کہاں کھڑا ہو؟

١٣٣٢ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَّاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا. [راجع: ٣٣٢]

[1332] حضرت سمرہ بن جندب ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے پیچھے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی جو بحالت نفاس فوت ہوگئی تھی۔ آپ اس کے وسط میں کھڑے ہوئے تھے۔

فائدہ: مرد کے جنازے کے متعلق حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھائی تو اس کے سر کے پاس کھڑے ہوئے۔ جب اسے اٹھالیا گیا تو ایک عورت کا جنازہ لایا گیا، انھوں نے اس کی بھی نماز جنازہ پڑھائی تو اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔ کسی نے دریافت کیا کہ مرد اور عورت کے جنازے کے لیے جہاں آپ کھڑے ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کھڑے ہوتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔[1]

(٦٤) بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا

باب: 64- نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنا

وَقَالَ حُمَيْدٌ: صَلَّى بِنَا أَنَسٌ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ سَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ: فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ الرَّابِعَةَ، ثُمَّ سَلَّمَ.

حمید نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک ؓ نے نماز جنازہ پڑھائی تو تین تکبیریں کہیں اور سلام پھیر دیا۔ ان سے اس کے متعلق کہا گیا تو وہ قبلہ رو ہوئے اور چوتھی تکبیر کہی پھر سلام پھیرا۔

١٣٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ. [راجع: ١٢٤٥]

[1333] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جس دن حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی وفات ہوئی تو اسی روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کے فوت ہونے کی خبر سنائی۔ صحابۂ کرام ؓ کے ہمراہ آپ عید گاہ تشریف لے گئے، ان کی صف بندی کی اور اس کی نماز جنازہ میں آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

١٣٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ ابْنُ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا. وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سَلِيمٍ: أَصْحَمَةَ

[1334] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔ یزید بن ہارون اور عبدالصمد نے بھی سلیم بن حیان سے اصحمہ بیان کیا ہے۔

1 فتح الباري: 257/3.

[وَتَابَعَهُ عَبْدُالصَّمَدِ]. [راجع: ١٣١٧]

(٦٥) بَابُ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب:65-نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا

وَقَالَ الْحَسَنُ: يَقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّأَجْرًا.

حضرت حسن بصری ؒ بیان کرتے ہیں کہ بچے کے جنازے پر امام سورۂ فاتحہ پڑھے اور پھر یہ دعا کرے: ''اے اللہ! اسے ہمارے لیے میر کارواں، ذخیرۂ آخرت اور باعث اجر وثواب بنا دے۔''

١٣٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ، عَنْ طَلْحَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَوْفٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، قَالَ: لِتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ.

[1335] حضرت طلحہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس ؓ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی۔ اس میں آپ نے سورۂ فاتحہ کی قراءت فرمائی۔ فراغت کے بعد فرمایا (کہ میں نے اس لیے پڑھی ہے) تاکہ تمھیں اس کے سنت ہونے کا علم ہو جائے۔

فائدہ: اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز جنازہ بآواز بلند پڑھنی جائز ہے۔ اس موقف کی تائید حضرت عوف بن مالک ؓ سے مروی ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی تو ہم نے آپ کی پڑھی ہوئی دعا یاد کر لی۔[1]

(٦٦) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ

باب: 66- دفن کیے جانے کے بعد قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

١٣٣٦ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى قَبْرٍ مَّنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَلَّوْا خَلْفَهُ،

[1336] حضرت شعبی ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جو نبی ﷺ کے ہمراہ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہاں لوگوں کی امامت کی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز

---

1 مسند أحمد: 23/6.

قُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا يَا أَبَا عَمْرٍو؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. [راجع: ٨٥٧]

(جنازہ) پڑھی۔ شیبانی کہتے ہیں: میں نے ابوعمرو شعبی سے دریافت کیا: آپ کو یہ حدیث کس نے بیان کی تھی؟ انھوں نے فرمایا: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے متعلق بتایا تھا۔

١٣٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَسْوَدَ رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ وَلَمْ يَعْلَمِ النَّبِيُّ ﷺ بِمَوْتِهِ، فَذَكَرَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «مَا فَعَلَ ذٰلِكَ الْإِنْسَانُ؟» قَالُوا: مَاتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «أَفَلَا آذَنْتُمُونِي؟» فَقَالُوا: إِنَّهُ كَانَ كَذَا وَكَذَا قِصَّتُهُ، قَالَ: فَحَقَرُوا شَأْنَهُ، قَالَ: «فَدُلُّونِي عَلٰى قَبْرِهِ» فَأَتٰى قَبْرَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ. [راجع: ٤٥٨]

[1337] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام (مرد یا عورت) مسجد میں رہتا اور جھاڑو دیا کرتا تھا۔ اس کا انتقال ہو گیا اور نبی ﷺ کو اس کی موت کا علم نہ ہو سکا۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اس کا ذکر فرمایا اور دریافت کیا: ''وہ شخص کہاں ہے؟'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کی وفات ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم لوگوں نے مجھے مطلع کیوں نہ کیا؟'' انھوں نے عرض کیا: حضرت اس کا قصہ تو اس طرح ہے، گویا انھوں نے اس کا معاملہ اتنا اہم نہ سمجھا۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے اس کی قبر سے آگاہ کرو۔'' چنانچہ آپ اس کی قبر پر تشریف لائے اور نماز جنازہ پڑھی۔

(٦٧) بَابُ الْمَيِّتِ يَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ

باب: 67- مردہ جوتوں کی آواز (بھی) سنتا ہے

١٣٣٨ - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ. ح: وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتّٰى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ ﷺ؟ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، فَيُقَالُ: اُنْظُرْ إِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ». قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا، وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي،

[1338] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب بندے کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی دفن سے فارغ ہو کر واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اس وقت اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں: تو اس شخص محمد ﷺ کے متعلق کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ اگر وہ جواب دے: میں گواہی دیتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو اسے کہا جاتا ہے: تو اپنے دوزخی مقام کو دیکھ، اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں ٹھکانا دیا ہے۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ دونوں مقامات کو دیکھتا ہے۔ لیکن کافر یا منافق کا یہ جواب ہوتا ہے:

كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ». [انظر: ١٣٧٤]

میں کچھ نہیں جانتا، جو دوسرے لوگ کہتے تھے وہی میں کہہ دیتا تھا، پھر اس سے کہا جاتا ہے: تو نے عقل سے کام لیا نہ انبیاء کی پیروی کی، پھر اس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے کے ہتھوڑے سے ایک ضرب لگائی جاتی ہے کہ وہ چیخ اٹھتا ہے۔ اس کی چیخ پکار جن وانس کے علاوہ اس کے آس پاس کی تمام چیزیں سنتی ہیں۔"

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس قبر میں میت کو دفن کیا جاتا ہے سوال و جواب کا سلسلہ بھی وہیں جاری ہوتا ہے، پھر راحت و عذاب کا احساس بھی اسی قبر میں ہوگا۔ بعض فتنہ پرور لوگوں نے برزخی قبر کا شاخسانہ قائم کیا ہے جس کا کتب حدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔ جس شخص کو قبر نہ مل سکے، یعنی وہ پانی میں غرق ہو کر سمندری جانوروں کی خوراک بن گیا یا وہ جل کر راکھ ہو گیا یا کسی حادثے میں اس طرح ریزہ ریزہ ہوا کہ اس کے اجزاء نہ مل سکے ہوں تو ایسا انسان جہاں کہیں بھی پڑا ہے وہی اس کی قبر ہے اور وہیں اس سے سوال و جواب کا سلسلہ شروع کر دیا جائے گا۔ واضح رہے کہ فرشتے قبر میں "هٰذا الرجل" کے الفاظ سے سوال کریں گے۔ بظاہر یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و توقیر کے خلاف ہیں۔ یہ انداز اس لیے اختیار کیا جائے گا کہ امتحان کے موقع پر قائل کے تعظیمی الفاظ سے صاحب قبر کو جواب کا اشارہ نہ مل جائے۔ بہر حال صحیح جواب دینے کا مدار قوت ایمان پر ہوگا جو صرف مومن کو حاصل ہوگی۔ واللہ أعلم.

(٦٨) بَابُ مَنْ أَحَبَّ الدَّفْنَ فِي الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ أَوْ نَحْوِهَا

باب: 68- ارض مقدس یا کسی اور متبرک مقام میں دفن ہونے کی آرزو کرنا

١٣٣٩ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ، فَرَدَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ: ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ، قَالَ: أَيْ رَبِّ، ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ، قَالَ: فَالْآنَ، فَسَأَلَ اللهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ

[1339] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ملک الموت کو حضرت موسیٰ ؑ کے پاس بھیجا گیا۔ جب وہ ان کے پاس آئے تو انھوں نے ایک طمانچہ رسید کیا (جس سے اس کی ایک آنکھ پھوٹ گئی)۔ فرشتے نے اپنے رب کے پاس جا کر عرض کیا: تو نے مجھے ایک ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ درست کر دی اور فرمایا کہ ان (موسیٰ ؑ) کے پاس دوبارہ جا کر کہو کہ وہ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھیں، جتنے بھی بال ان کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے تو ہر بال کے بدلے انھیں ایک سال کی زندگی دی جائے گی۔ اس پر

الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ». قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ» [انظر: ٣٤٠٧].

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے پروردگار! پھر کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر مرنا ہوگا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تو پھر ابھی آجائے۔ انھوں نے اللہ سے دعا کی کہ انھیں ایک پتھر پھینکنے کی مقدار کے برابر ارض مقدس سے قریب کردے۔ راویٔ حدیث (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں وہاں ہوتا تو موسیٰ علیہ السلام کی قبر سرخ ٹیلے کے پاس راستے کے کنارے پر تمھیں دکھا دیتا۔''

فائدہ: اس حدیث سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کسی بقعۂ مبارکہ (بابرکت جگہ) کی حرمت وتقدیس ایمان وعمل کے بغیر نفع بخش ثابت نہیں ہوگی۔ ان کے بغیر ارض مقدس یا غیر ارض مقدس میں دفن ہونا برابر ہے، چنانچہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ ہماری ارض مقدس میں آجائیں تو انھوں نے جواب دیا کہ سرزمین انسان کی پاکیزگی کا ذریعہ نہیں بن سکتی بلکہ نیک عمل انسان کو ضرور مقدس بنا دیتا ہے۔[1] لیکن ایمان واعمال صالحہ کے ساتھ کسی بھی ارض مقدس میں دفن ہونے کی خواہش کرنا مطلوب مومن ہے۔

(٦٩) بَابُ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

باب: 69- میت کو رات کے وقت دفن کرنا

وَدُفِنَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَيْلًا.

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رات کے وقت دفن کیے گئے تھے۔

١٣٤٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ، قَامَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، وَكَانَ سَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» فَقَالُوا: فُلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَةَ، فَصَلَّوْا عَلَيْهِ. [راجع: ٨٥٧]

[1340] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی جو رات کے وقت دفن کیا گیا تھا۔ آپ اور آپ کے صحابۂ کرام اٹھے اور آپ نے اس شخص کے متعلق دریافت کیا اور فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: یہ فلاں شخص ہے جسے گزشتہ رات دفن کیا گیا تھا، چنانچہ آپ نے اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔

(٧٠) بَابُ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: 70- قبر پر مسجد تعمیر کرنا

١٣٤١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ

[1341] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے

1 الموطأ للإمام مالك، الوصية، حديث: 1524.

عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا: مَارِيَةُ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرَ فِيهَا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «أُولٰئِكَ إِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَةَ، أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ».
[راجع: ٤٢٧]

فرمایا: جب نبی ﷺ بیمار ہوئے تو آپ کی بعض بیویوں نے ایک گرجے کا تذکرہ کیا جسے انھوں نے حبشہ کی سرزمین میں دیکھا تھا اور اسے ماریہ کہا جاتا تھا۔ حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہما حبشہ گئی تھیں۔ انھوں نے گرجے کی خوبصورتی اور اس میں رکھی ہوئی تصاویر کا بھی آپ سے ذکر کیا۔ تو آپ نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جب ان میں کوئی نیک شخص مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے، پھر اس میں یہ تصاویر بنا کر لگا دیتے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ لوگ تمام مخلوق سے بدترین ہیں۔''

(٧١) بَابُ مَنْ يَدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْأَةِ

باب: 71- عورت کی قبر میں کون اتر سکتا ہے؟

١٣٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، فَقَالَ: «هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟» فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَنَا، قَالَ: «فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا»، قَالَ: فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا فَقَبَرَهَا.

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: قَالَ فُلَيْحٌ: أُرَاهُ يَعْنِي الذَّنْبَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: ﴿لِيَقْتَرِفُوْا﴾ [الأنعام: ١١٣]: لِيَكْتَسِبُوا. [راجع: ١٢٨٥]

[1342] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر کے جنازے میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ قبر کے پاس تشریف فرما تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جو آج رات اپنی بیوی سے ہم بستر نہ ہوا ہو؟'' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تم قبر میں اترو۔'' چنانچہ وہ صاحبزادی کی قبر میں اترے اور انھیں لحد میں رکھا۔

عبداللہ بن مبارک اپنے شیخ فُلَیح کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ لم يقارف کے معنی ''جس نے گناہ نہ کیا ہو'' ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لِيَقْتَرِفُوا کے معنی ہیں: ''تاکہ وہ گناہ کا کسب کریں۔''

(٧٢) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ

باب: 72- شہید کی نماز جنازہ

١٣٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا

[1343] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ يَقُولُ: «أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِّلْقُرْآنِ؟» فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلٰى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ: «أَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ. [انظر: ١٣٤٥، ١٣٤٦، ١٣٤٧، ١٣٤٨، ١٣٥٣، ٤٠٧٩]

انھوں نے کہا: نبی ﷺ شہدائے احد میں سے دو دو کو ایک ایک چادر میں رکھ کر فرماتے تھے: ''ان میں سے قرآن کا علم کس کو زیادہ تھا؟'' تو جب ان میں سے کسی کی طرف اشارہ کیا جاتا تو لحد میں آپ اسے آگے رکھتے اور فرماتے: ''قیامت کے دن میں ان کے متعلق گواہی دوں گا۔'' پھر آپ نے انھیں اسی طرح خون لگے ہوئے غسل دیے بغیر دفن کرنے کا حکم دیا اور ان پر نماز جنازہ بھی نہ پڑھی گئی۔

١٣٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطٌ لَّكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلٰى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا». [٣٥٩٦، ٤٠٤٢، ٤٠٨٥، ٦٤٢٦، ٦٥٩٠]

[1344] حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے اور شہدائے احد پر نماز پڑھی جس طرح اموات پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے، پھر منبر کی طرف لوٹے اور فرمایا: ''میں تمھارا میر کارواں اور تم پر گواہ ہوں۔ اللہ کی قسم! میں اب اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین یا زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں۔ اللہ کی قسم! میں اپنے بعد تمھارے متعلق شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہیں رکھتا لیکن مجھے خطرہ ہے کہ تم دنیا میں رغبت رکھتے ہوئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔''

فائدہ: ان احادیث کے پیش نظر ہمارا موقف یہ ہے کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھنے یا نہ پڑھنے میں انسان کو اختیار ہے لیکن زیادہ بہتر پڑھنا ہی ہے کیونکہ دعا اور عبادت اجر و ثواب میں اضافے کا باعث ہے، البتہ شہید کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا سے متعلق خیر القرون میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں حضرت عبداللہ بن رواحہ، حضرت زید بن حارثہ اور حضرت جعفر طیار ؓ مدینہ منورہ سے باہر جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کو بذریعۂ وحی اطلاع دی گئی لیکن آپ سے یہ ثابت نہیں کہ آپ نے ان کی غائبانہ نماز جنازہ کا اہتمام کیا ہو۔

(٧٣) بَابُ دَفْنِ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِي قَبْرٍ

باب : 73- دو یا تین آدمیوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا

١٣٤٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ. [راجع: ١٣٤٣]

[1345] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ شہدائے احد کے دو دو آدمیوں کو جمع کرتے تھے۔

(٧٤) بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَ غَسْلَ الشُّهَدَاءِ

باب : 74- جس کے نزدیک شہید کو غسل دینا جائز نہیں

١٣٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِدْفِنُوهُمْ فِي دِمَائِهِمْ» - يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ - وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ. [راجع: ١٣٤٣]

[1346] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے احد کے دن فرمایا: ''ان شہداء کو خون سمیت دفن کردو۔'' اور آپ نے انھیں غسل بھی نہ دیا۔

(٧٥) بَابُ مَنْ يُقَدَّمُ فِي اللَّحْدِ

باب: 75- لحد میں آگے کس کو رکھا جائے؟

وَسُمِّيَ اللَّحْدَ لِأَنَّهُ فِي نَاحِيَةٍ، وَكُلُّ جَائِرٍ مُلْحِدٌ، ﴿مُلْتَحَدًا﴾ [الكهف: ٢٧]: مَعْدِلًا، وَلَوْ كَانَ مُسْتَقِيمًا كَانَ ضَرِيحًا.

لحد کو اس لیے یہ نام دیا جاتا ہے کہ وہ ایک کنارے میں ہوتی ہے۔ ہر ظالم ملحد ہے۔ قرآن میں ﴿مُلْتَحَدًا﴾ کے معنی ''جائے پناہ'' ہیں۔ اگر کنارے کے بجائے سیدھی ہو تو اسے ضریح کہتے ہیں

وضاحت: لحد کے معنی ہیں: ایک طرف ہٹ جانا۔ دین سے ایک طرف ہٹ جانے والے کو ملحد کہا جاتا ہے۔ قبر کی لحد بھی درمیان سے ہٹ کر ایک طرف ہوتی ہے، اس لیے اسے لحد کہا جاتا ہے۔ اس کے مقابلے میں قبر کے درمیان گڑھا کھودنے کو ''شق'' کہتے ہیں جیسا کہ آئندہ اس کی وضاحت ہوگی۔

١٣٤٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ:

[1347] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ

أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ يَقُولُ: «أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِّلْقُرْآنِ؟» فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلٰى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، وَقَالَ: «أَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ». وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ. [راجع: ١٣٤٣]

رسول اللہ ﷺ شہدائے احد میں سے دو دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے، پھر فرماتے: ''ان میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد ہے؟'' جب ان دونوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسے لحد میں آگے کرتے اور فرماتے: ''میں ان پر گواہ ہوں۔'' نیز انھیں خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا اور ان پر نماز جنازہ نہ پڑھی اور نہ انھیں غسل ہی دیا۔

١٣٤٨ - قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: وَأَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِقَتْلٰى أُحُدٍ: «أَيُّ هٰؤُلَاءِ أَكْثَرُ أَخْذًا لِّلْقُرْآنِ؟» فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلٰى رَجُلٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ قَبْلَ صَاحِبِهِ. وَقَالَ جَابِرٌ: فَكُفِّنَ أَبِي وَعَمِّي فِي نَمِرَةٍ وَّاحِدَةٍ. [راجع: ١٣٤٣]

[1348] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے احد کے متعلق فرماتے تھے: ''ان میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد ہے؟'' جب کسی آدمی کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسے لحد میں اس کے ساتھی سے پہلے رکھتے۔ حضرت جابر ؓ نے فرمایا: میرے والد گرامی اور چچا محترم کو ایک ہی سفید و سیاہ دھاری دار موٹی چادر میں کفن دیا گیا تھا۔

وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

سلیمان بن کثیر بیان کرتے ہیں کہ مجھے زہری نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت جابر ؓ سے سنا تھا۔

(٧٦) بَابُ الْإِذْخِرِ وَالْحَشِيشِ فِي الْقَبْرِ

باب: 76- قبر میں اذخر اور خشک گھاس بچھانا

١٣٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي، أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا، وَلَا

[1349] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام قرار دیا ہے۔ مجھ سے پہلے بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد ہی کسی کے لیے حلال ہوگا۔ میرے لیے بھی دن کے کچھ حصے میں حلال کیا گیا تھا، اس بنا پر نہ تو اس کی تازہ گھاس کو اکھاڑا جائے اور نہ اس کے

يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ». فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ». وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا». وَقَالَ أَبَانُ ابْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ. [انظر: ١٥٨٧، ١٨٣٣، ١٨٣٤، ٢٠٩٠، ٢٤٣٣، ٢٧٨٣، ٢٨٢٥، ٣٠٧٧، ٣١٨٩، ٤٣١٣]

درخت ہی کاٹے جائیں، نیز اس کے شکار کو بھی خوفزدہ نہ کیا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز ہی کو اٹھایا جائے، ہاں! اس کے متعلق اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے۔'' اس پر حضرت عباس ؓ نے عرض کیا کہ اذخر گھاس تو ہمارے زرگروں اور ہماری قبروں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔آپ نے فرمایا:''ہاں!اذخر گھاس (اس سے مستثنیٰ ہے)۔''

حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا:''خشک گھاس ہماری قبروں اور ہمارے گھر کے لیے ہے۔''

حضرت صفیہ بنت شیبہ ؓ فرماتی ہیں: میں نے نبی ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

حضرت ابن عباس ؓ سے بروایت مجاہد یہ الفاظ منقول ہیں کہ خشک گھاس ان کے لوہاروں اور گھروں کے لیے ہے۔

(٧٧) بَابٌ: هَلْ يُخْرَجُ الْمَيِّتُ مِنَ الْقَبْرِ وَاللَّحْدِ لِعِلَّةٍ؟

باب: 77- کیا کسی ضرورت کے پیش نظر میت کو قبر اور لحد سے نکالا جا سکتا ہے؟

١٣٥٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ، فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ، فَاللهُ أَعْلَمُ، وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيصًا. قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ أَبُو هَارُونَ: وَكَانَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَمِيصَانِ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلْبِسْ أَبِي قَمِيصَكَ الَّذِي يَلِي جِلْدَكَ. قَالَ سُفْيَانُ: فَيَرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَلْبَسَ عَبْدَ اللهِ قَمِيصَهُ

[1350] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے پاس آئے جبکہ اسے قبر میں داخل کر دیا گیا تھا۔آپ نے اسے نکالنے کا حکم دیا، چنانچہ اسے باہر نکالا گیا۔آپ نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا اور اس کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا، نیز اسے اپنی قمیص پہنائی۔ ویسے تو اس کی وجہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے، البتہ اس نے حضرت عباس ؓ کو اپنی قمیص پہنائی تھی۔ ابو ہارون کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بدن پر دو قمیصیں تھیں اور عبداللہ بن عبداللہ بن ابی ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے باپ کو نیچے والی قمیص پہنائیں جو آپ کے بدن سے لگ چکی

مُكَافَأَةً لِّمَا صَنَعَ . [راجع: ١٢٧٠]

ہے۔ سفیان نے کہا: لوگوں کے خیال کے مطابق نبی ﷺ نے رئیس المنافقین عبداللہ کو قمیص بدلہ چکانے کے لیے پہنائی تھی کیونکہ اس نے حضرت عباس ؓ کو پہنائی تھی۔

١٣٥١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: مَا أُرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ، غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا، فَأَصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ، وَدُفِنَ مَعَهُ آخَرُ فِي قَبْرٍ، ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ الْآخَرِ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ، فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً غَيْرَ أُذُنِهِ. [انظر: ١٣٥٢]

[1351] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب احد کا واقعہ پیش آیا تو میرے والد گرامی حضرت عبداللہ ؓ نے مجھے اس رات بلایا اور فرمایا کہ میرے گمان کے مطابق نبی ﷺ کے صحابۂ کرام ؓ میں سے جو شہید ہوں گے ان میں پہلا مقتول میں خود ہوں گا اور میں رسول اللہ ﷺ کی ذات کریمہ کے سوا اپنے بعد کسی کو تجھ سے زیادہ عزیز نہیں چھوڑ رہا ہوں۔ مجھ پر قرض ہے اسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں سے اچھا برتاؤ کرنا۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے شہید ہونے والے وہی تھے، چنانچہ ان کے ساتھ قبر میں ایک دوسرے شہید کو بھی دفن کر دیا گیا لیکن میرے دل کو یہ بات اچھی نہ لگی کہ میں اپنے والد گرامی کو دوسرے شخص کے ساتھ چھوڑ دوں، اس لیے میں نے چھ ماہ بعد انھیں قبر سے نکال لیا۔ وہ اسی طرح تھے جس طرح میں نے انھیں دفن کیا تھا، صرف کان کا تھوڑا سا حصہ متاثر ہوا تھا۔

١٣٥٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ عَلَى حِدَةٍ. [راجع: ١٣٥١]

[1352] حضرت جابر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرے والد گرامی کے ہمراہ ایک اور شہید بھی دفن کیا گیا تھا لیکن میری طبیعت کو یہ پسند نہ آیا، اس لیے میں نے انھیں نکالا اور علیحدہ قبر میں دفن کر دیا۔

فائدہ: قبل ازیں حدیث میں تھا کہ حضرت جابر ؓ نے چھ ماہ بعد اپنے والد گرامی کی قبر کو کھولا اور انھیں وہاں سے نکال کر دوسری جگہ منتقل کیا جبکہ ایک روایت میں ہے کہ ان کے والد گرامی حضرت عبداللہ بن عمرو اور عمرو بن جموح ؓ کی قبر کو سیلاب نے کرید دیا تھا جبکہ وہ دونوں ایک ہی قبر میں تھے، انھیں منتقل کرنے کے لیے جب قبر کشائی کی گئی تو وہ ذرہ بھر بھی متاثر نہ ہوئے تھے، حتی کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کے جسم میں کوئی زخم تھا اور وفات کے وقت ان کا ہاتھ اس زخم پر تھا، انھیں اسی طرح دفن کر دیا گیا

تھا۔ جب قبر سے انھیں نکالا گیا اوران کا ہاتھ اس جگہ سے ہٹایا گیا پھر اسے چھوڑا گیا تو وہ خود بخود اپنی پہلی جگہ پر پہنچ گیا۔ دیکھنے میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ابھی کل فوت ہوئے ہیں، حالانکہ واقعۂ اُحد اور قبر کشائی کے درمیان چھیالیس سال کا فاصلہ تھا۔[1] دونوں روایات میں ان کا ایک ہی قبر میں ہونے کا ذکر ہے تو اس کی تطبیق یہ ہے کہ حضرت جابر ؓ نے اپنے والد گرامی اور عمرو بن جموح ؓ کی قبر کو دومرتبہ کھولا ہوگا، ایک چھ ماہ بعد، غالباً اس وقت رسول اللہ ﷺ سے اجازت لی ہوگی کیونکہ اس وقت رسول اللہ ﷺ حیات تھے، اس کے بعد ان کی قبروں کو قریب قریب رکھا گیا کیونکہ ان دونوں میں بہت گہرا تعلق تھا، پھر سیلاب وغیرہ نے ان کی قبروں کو کرید کر ایک کر دیا، پھر حضرت امیر معاویہ ؓ نے اس جگہ پانی کا ایک چشمہ جاری کیا تو حضرت جابر ؓ کو دوبارہ تشویش لاحق ہوئی کہ مبادا ان کی لاشیں پانی میں بہہ جائیں، اس وجہ سے انھوں نے مدت دراز کے بعد دوبارہ قبر کشائی کی تو دیکھا کہ دونوں کے جسم بدستور اپنی حالت میں تھے۔[2]

(٧٨) بَابُ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ فِي الْقَبْرِ

باب: 78- بغلی یا صندوقی قبر بنانا

١٣٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ يَقُولُ: «أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟» فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، فَقَالَ: «أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». فَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ. [راجع: ١٣٤٣]

[1353] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ شہدائے احد سے دو دو آدمیوں کو جمع کرتے، پھر فرماتے: ''ان میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد ہے؟'' جب ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسے لحد میں آگے رکھتے اور فرماتے: ''میں قیامت کے دن ان لوگوں کے متعلق گواہی دوں گا۔'' پھر انھیں خون سمیت دفن کرنے کا حکم فرمایا اور انھیں غسل بھی نہ دیا۔

(٧٩) بَابٌ: إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ، هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ؟ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ؟

باب: 79- جب کوئی بچہ مسلمان ہوجائے تو کیا اس کی نماز جنازہ پڑھنی چاہیے؟ نیز کیا بچے پر اسلام پیش کیا جائے؟

وَقَالَ الْحَسَنُ وَشُرَيْحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ: إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا فَالْوَلَدُ مَعَ الْمُسْلِمِ. وَكَانَ ابْنُ

حسن بصری، قاضی شریح، ابراہیم نخعی اور حضرت قتادہ ؒ نے کہا: جب والدین میں سے کوئی ایک مسلمان ہو

1 فتح الباري: 276/3.

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ أُمِّهِ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ، وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَبِيهِ عَلَى دِينِ قَوْمِهِ. وَقَالَ: الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلَى.

جائے تو بچہ مسلمان کے ساتھ ہو گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ کے ہمراہ مُسْتَضْعَفِین (ناتوانوں) میں سے تھے اور اپنے والد کے ہمراہ اپنی قوم کے دین پر نہیں تھے، نیز فرمایا کہ اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔

١٣٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ: «أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟» فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟ فَرَفَضَهُ، وَقَالَ: «آمَنْتُ بِاللهِ وَبِرُسُلِهِ»، فَقَالَ لَهُ: «مَاذَا تَرَى؟» قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ»، ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا»، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ، فَقَالَ: اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ». [انظر: ٣٠٥٥، ٦١٧٣، ٦٦١٨]

[1354] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ دیگر چند لوگوں کی معیت میں ابن صیاد کے پاس گئے، یہاں تک کہ انھوں نے اسے بنو مغالہ کی گڑھیوں کے قریب کچھ لڑکوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا۔ ابن صیاد اس وقت قریب البلوغ تھا۔ اسے نبی ﷺ کی آمد کا علم نہ ہوا حتی کہ آپ نے اپنے دست مبارک سے اسے مارا، پھر ابن صیاد سے فرمایا: ''کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' اس نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھ لوگوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے نبی ﷺ سے کہا: آپ اس بات کی گواہی دیتے کہ میں بھی اللہ کا فرستادہ ہوں؟ آپ یہ بات سن کر اس سے الگ ہو گئے اور فرمایا: ''میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں۔'' پھر آپ نے اس سے پوچھا کہ تو کیا دیکھتا ہے؟ ابن صیاد بولا: میرے پاس سچی جھوٹی دونوں خبریں آتی ہیں۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''تجھ پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا ہے۔'' پھر نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''میں نے تیرے لیے ایک بات اپنے دل میں سوچی ہے (بتا وہ کیا ہے؟)'' ابن صیاد بولا: وہ ''دخ'' ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تو دفع ہو جا، اپنی بساط سے کبھی آگے نہیں بڑھ سکے گا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں، میں اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر وہ نہیں تو پھر اس کے قتل کرنے میں کوئی

فائدہ نہیں۔"

١٣٥٥ - وَقَالَ سَالِمٌ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ، فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ، يَعْنِي فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ أَوْ زَمْرَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: يَا صَافِ! - وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ - هٰذَا مُحَمَّدٌ ﷺ، فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ».

[1355] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اس کے بعد پھر ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کھجوروں کے اس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد تھا۔ آپ چاہتے تھے کہ اس سے کچھ باتیں سنیں قبل اس کے کہ وہ آپ کو دیکھے، چنانچہ نبی ﷺ نے اسے بایں حالت دیکھا کہ وہ ایک چادر اوڑھے کچھ گنگنا رہا تھا۔ آپ کھجور کے درختوں کی آڑ میں چل رہے تھے کہ ابن صیاد کی ماں نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا اور اسے آواز دی: اے صاف! ...... یہ ابن صیاد کا نام ہے...... یہ محمد ﷺ آ گئے ہیں۔ یہ سن کر ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر وہ عورت اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیتی تو وہ اپنا معاملہ کچھ واضح کر دیتا۔"

وَقَالَ شُعَيْبٌ زَمْزَمَةٌ. فَرَفَصَهُ وَقَالَ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ وَعُقَيْلٌ: رَمْرَمَةٌ. وَقَالَ مَعْمَرٌ: رَمْزَةٌ. [انظر: ٢٦٣٨، ٣٠٣٣، ٣٠٥٦، ٦١٧٤]

شعیب کی روایت میں زمزمہ کے الفاظ ہیں اور رفضه کی جگہ رفصه ہے، اسحاق کلبی اور عقیل کی روایت میں رمرمه اور معمر کی روایت میں رمزہ کے الفاظ ہیں۔ (ان تمام الفاظ کے معنی ہیں: اس کی ایک ایسی خفی آواز تھی جو سمجھ میں نہیں آتی تھی۔)

١٣٥٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ: «أَسْلِمْ»، فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ، فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ». [انظر: ٥٦٥٧]

[1356] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک یہودی لڑکا نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو نبی ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے بیٹھ کر اس سے فرمایا: "تو مسلمان ہو جا۔" اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا: ابو القاسم ﷺ کی بات مان لو، چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ پھر نبی ﷺ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لے آئے: "اللہ کا شکر ہے جس نے اس لڑکے کو آگ سے بچا لیا۔"

١٣٥٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ، أَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ وَأُمِّي مِنَ النِّسَاءِ. [انظر: ٤٥٨٧، ٤٥٨٨، ٤٥٩٧]

[1357] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اور میری والدہ ناتواں لوگوں میں سے تھے۔ میں بچوں میں سے اور میری والدہ عورتوں میں سے کمزور تھیں۔

١٣٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: يُصَلَّى عَلَى كُلِّ مَوْلُودٍ مُتَوَفًّى وَإِنْ كَانَ لِغَيَّةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، يَدَّعِي أَبَوَاهُ الْإِسْلَامَ أَوْ أَبُوهُ خَاصَّةً، وَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ عَلَى غَيْرِ الْإِسْلَامِ إِذَا اسْتَهَلَّ صَارِخًا صُلِّيَ عَلَيْهِ وَلَا يُصَلَّى عَلَى مَنْ لَا يَسْتَهِلُّ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ سِقْطٌ، فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟» ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ﴿فِطْرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِي فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيْهَا﴾ [الروم: ٣٠] الْآيَةَ. [انظر: ١٣٥٩، ١٣٨٥، ٤٧٧٥، ٦٥٩٩]

[1358] حضرت شعیب سے روایت ہے کہ امام ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں کہ ہر فوت ہونے والے بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اگرچہ وہ زنا کی پیداوار ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اس کی پیدائش فطرتِ اسلام پر ہوئی ہے بشرطیکہ اس کے والدین دونوں یا صرف باپ مسلمان ہو۔ اس کی ماں خواہ غیر مسلم ہو۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ وہ بچہ پیدائش کے وقت چیخ مار کر رویا ہو۔ اگر اس نے پیدائش کے وقت چیخ نہیں ماری تو وہ ناتمام بچہ ہے، اس لیے اس کی نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسا کہ جانور صحیح و سالم عضو والا بچہ جنتا ہے، کیا تم ان میں کوئی کان کٹا ہوا دیکھتے ہو؟'' پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی: ''(یہ) اللہ کی فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔''

١٣٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟». ثُمَّ

[1359] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بچہ فطرت اسلام ہی پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں، جس طرح کوئی جانور بچہ جنم دیتا ہے، کیا تم اس میں کوئی کان کٹا ہوا پاتے ہو؟'' پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ آیت کریمہ پڑھتے: ''یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کے پیدا کرنے میں کوئی تبدیلی

يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ﴿فِطْرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِي فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ ٱللَّهِ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ﴾. [الروم: ٣٠]. [راجع: ١٣٥٨]

نہیں ہے۔ یہی اللہ کا سیدھا دین ہے۔''

فائدہ: ہمارے نزدیک ناتمام بچے کے متعلق نماز جنازہ کی شرائط محل نظر ہیں کہ اگر وہ پیدائش کے وقت چیخ مارے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے بصورت دیگر نہ پڑھی جائے کیونکہ جس روایت پر اس موقف کی بنیاد ہے وہ صحیح نہیں جیسا کہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کے متعلق تفصیل بیان کی ہے۔[1] حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ناتمام بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔''[2] واضح رہے کہ ناتمام سے مراد وہ بچہ ہے جس کے چار ماہ مکمل ہو چکے ہوں اور اس میں روح پھونک دی گئی ہو، پھر وفات پا جائے۔ اگر اس مدت سے پہلے ساقط ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی کیونکہ وہ اس صورت میں میت کہلا ہی نہیں سکتا۔

(٨٠) بَابٌ: إِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

باب: 80- اگر کوئی مشرک مرتے وقت کلمۂ توحید پڑھ لے

١٣٦٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَبِي طَالِبٍ: «يَا عَمِّ! قُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ». فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ! أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيَعُودَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ، هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ،

[1360] حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب ابو طالب مرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے۔ وہاں اس وقت ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابوامیہ بن مغیرہ بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابو طالب سے فرمایا: ''اے چچا! کلمۂ توحید لا إله إلا الله کہہ دے تو میں اللہ کے ہاں تیری گواہی دوں گا۔'' ابوجہل اور عبداللہ بن ابوامیہ بولے: ابو طالب! کیا تم (اپنے باپ) عبدالمطلب کے طریقے سے پھرتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ تو بار بار اسے کلمۂ توحید کی تلقین کرتے رہے اور وہ دونوں اپنی بات دہراتے رہے حتی کہ ابو طالب نے آخر میں کہا: وہ عبدالمطلب کے طریقے پر ہے اور لا إله إلا الله کہنے سے انکار کر دیا جس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اب میں اس وقت تک تیرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ کر دیا جائے۔'' اس پر

1 سنن أبي داود، الجنائز، حديث: 3180. 2 أحكام الجنائز، ص: 104، 105.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا وَاللهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ» فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى فِيهِ [﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ﴾] اَلْآيَةَ [التوبة: ١١٣]. [انظر: ٣٨٨٤، ٤٦٧٥، ٤٧٧٢، ٥٦٥٧، ٦٦٨١]

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''نبی کے لیے جائز نہیں (کہ وہ مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کرے اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہی ہوں)۔''

(٨١) بَابُ الْجَرِيدَةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: 81-قبر پر کھجور کی شاخ رکھنا

وَأَوْصٰى بُرَيْدَةُ الْأَسْلَمِيُّ أَنْ يُجْعَلَ فِي قَبْرِهِ جَرِيدَتَانِ. وَرَأَى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فُسْطَاطًا عَلٰى قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: انْزِعْهُ يَا غُلَامُ فَإِنَّمَا يُظِلُّهُ عَمَلُهُ. وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ: رَأَيْتُنِي وَنَحْنُ شُبَّانٌ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَإِنَّ أَشَدَّنَا وَثْبَةً الَّذِي يَثِبُ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ حَتّٰى يُجَاوِزَهُ. وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: أَخَذَ بِيَدِي خَارِجَةُ فَأَجْلَسَنِي عَلٰى قَبْرٍ وَأَخْبَرَنِي عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: إِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ لِمَنْ أَحْدَثَ عَلَيْهِ. وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَجْلِسُ عَلَى الْقُبُورِ.

حضرت بریدہ اسلمی ؓ نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر میں کھجور کی دو شاخیں رکھی جائیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے حضرت عبدالرحمٰن کی قبر پر خیمہ دیکھا تو فرمایا: اے غلام! اسے اکھاڑ دو، اس کا عمل اس پر سایہ کررہا ہے۔ حضرت خارجہ بن زید نے کہا: جب ہم حضرت عثمان ؓ کے دور خلافت میں نوجوان تھے تو میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ ہم میں سب سے بڑی چھلانگ لگانے والا وہ ہوتا تھا جو حضرت عثمان بن مظعون ؓ کی قبر کو چھلانگ لگا کر عبور کر جاتا تھا۔ عثمان بن حکیم نے کہا کہ خارجہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک قبر پر بٹھا دیا، پھر انھوں نے اپنے چچا یزید بن ثابت کے حوالے سے بتایا کہ قبر پر بیٹھنا اس شخص کے لیے مکروہ ہے جو اس پر بول و براز کرے۔ حضرت نافع نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ قبروں پر بیٹھ جایا کرتے تھے۔

وضاحت: امام بخاری ؒ کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دو قبروں پر چھڑیاں گاڑنے والا عمل ان ہی کے ساتھ خاص تھا کیونکہ یہ ثابت نہیں ہوسکا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی اور قبر پر یہ عمل کیا ہو۔ اگر یہ عمل سنت ہوتا تو آپ تمام مرنے والوں کی قبروں پر ایسا کرتے اور اس کے بعد خلفائے راشدین اور کبار صحابۂ کرام ؓ اس سنت پر عمل کرتے لیکن ایسا کرنا منقول نہیں۔ حضرت بریدہ ؓ کا اپنا اجتہاد ہے جس میں غلطی اور درستی کے دونوں پہلو ہوتے ہیں، قبر پر کھجور کی ٹہنیاں رکھنے کے متعلق درست موقف یہی ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے بلکہ اس کے اوپر پھول وغیرہ ڈالنا بھی درست نہیں۔ امام بخاری ؒ نے اس اثر کو یہ بتانے کے لیے پیش کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا قبر پر کھجور کی دو شاخیں رکھنا آپ کی خصوصیت ہے۔ حضرت

بریدہ رضی اللہ عنہ کا اسے عموم پر محمول کرنا صحیح نہیں۔ واللہ أعلم.[1]

١٣٦١ - حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَقَالَ: «إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ»، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ فَقَالَ: «لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا». [راجع: ٢١٦]

[1361] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ ایک دفعہ دو قبروں کے پاس سے گزرے جن (میں مدفون مردوں) کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ عذاب کسی مشکل بات کی وجہ سے نہیں۔ ان میں سے ایک پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔'' اس کے بعد آپ نے کھجور کی تازہ شاخ لی اور اسے چیر کر دو حصے کر دیے، پھر ہر ایک قبر پر ایک ایک گاڑ دی۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''امید ہے کہ جب تک یہ دونوں ٹکڑے خشک نہ ہوں گے ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔''

(٨٢) بَابُ مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ وَقُعُودِ أَصْحَابِهِ حَوْلَهُ

باب: 82- محدث کا قبر کے پاس وعظ کرنا اور شاگردوں کا اس کے اردگرد بیٹھنا

﴿يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ﴾ [المعارج: ٤٣] اَلْأَجْدَاثُ: اَلْقُبُورُ. ﴿بُعْثِرَتْ﴾ [الانفطار: ٤]: أُثِيرَتْ. بَعْثَرْتُ حَوْضِي: جَعَلْتُ أَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ. اَلْإِيفَاضُ: اَلْإِسْرَاعُ. وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ ﴿إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ﴾ [المعارج: ٤٣]: إِلَىٰ شَيْءٍ مَنْصُوبٍ يَسْتَبِقُونَ إِلَيْهِ. وَالنُّصْبُ وَاحِدٌ. وَالنَّصْبُ مَصْدَرٌ. ﴿يَوْمُ الْخُرُوجِ﴾ [قٓ: ٤٢] مِنْ قُبُورِهِمْ ﴿يَنسِلُونَ﴾ [يس: ٥١]: يَخْرُجُونَ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جس دن وہ پرانی قبروں سے نکلیں گے۔'' أجداث سے مراد قبریں ہیں۔ ''(جب قبریں) اکھیڑ دی جائیں گی۔'' ﴿بُعْثِرَتْ﴾ کے معنی اکھیڑنا ہیں جیسا کہ کہا جاتا ہے: بعثرتُ حوضي: میں نے حوض کا نچلا حصہ اوپر کر دیا۔ إيفاض کے معنی ہیں: تیز دوڑنا۔ امام اعمش نے ارشاد باری: ''وہ آستانوں کی طرف تیز دوڑ رہے ہوں گے'' کے معنی یہ کیے ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے سبقت کر رہے ہوں گے۔ نُصْب واحد ہے اور نَصْب مصدر ہے۔

﴿يَوْمُ الْخُرُوْجِ﴾ سے مراد قبروں سے نکلنے کا دن ہے۔ ﴿يَنْسِلُوْنَ﴾ کے معنی ہیں: وہ اپنی قبروں سے نکلیں گے۔

1 فتح الباري: 284/3.

١٣٦٢ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ، مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَإِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ، قَالَ: «أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ﴾ [الليل: ٥، ٦] الْآيَةَ.
[انظر: ٤٩٤٥، ٤٩٤٦، ٤٩٤٧، ٤٩٤٨، ٦٢١٧، ٦٦٠٥، ٧٥٥٢]

[1362] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم ایک جنازے کے ساتھ بقیع غرقد میں تھے کہ نبی ﷺ ہمارے قریب تشریف لا کر بیٹھ گئے اور ہم لوگ بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آپ نے اپنا سر جھکا لیا اور چھڑی سے زمین کریدنے لگے، پھر آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایسا جاندار نہیں جس کی جگہ جنت یا دوزخ میں نہ لکھی گئی ہو اور ہر شخص کا نیک بخت یا بدنصیب ہونا بھی لکھا گیا ہے۔'' اس پر ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! پھر ہم اس نوشتے (لکھے ہوئے) پر اعتماد کر کے عمل چھوڑ نہ دیں کیونکہ ہم میں سے جو شخص خوش نصیب ہوگا وہ اہل سعادت کے عمل کی طرف رجوع کرے گا اور جو شخص بدبخت ہوگا وہ اہل شقاوت کے عمل کی طرف رجوع کرے گا۔ آپ نے فرمایا: ''سعید کو عمل سعادت کی توفیق دی جاتی ہے اور شقی کے لیے عمل شقاوت آسان کر دیا جاتا ہے۔'' اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''پھر جو شخص صدقہ دے گا اور پرہیزگاری اختیار کرے گا، نیز عمدہ بات کی تصدیق کرے گا (تو ہم اسے ضرور آسانی (عمل سعادت) کی توفیق دیں گے)۔''

(٨٣) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ

باب: 83- خودکشی کرنے والے کے متعلق وعید کا بیان

١٣٦٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ». [انظر: ٤١٧١، ٤٨٤٣، ٦٠٤٧، ٦١٠٥،

[1363] حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی دانستہ جھوٹی قسم اٹھائے تو وہ ویسا ہی ہوگا جیسا اس نے کہا ہے۔ اور جو شخص تیز ہتھیار سے خود کو مار ڈالے اس کو اسی ہتھیار سے جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔''

[٦٦٥٢

١٣٦٤ - وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ ابْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا جُنْدَبٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ، فَمَا نَسِينَا وَمَا نَخَافُ أَنْ يَكْذِبَ جُنْدَبٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ». [انظر: ٣٤٦٣]

[1364] حضرت حسن بصری ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت جندب ؓ نے اس مسجد میں حدیث بیان کی جسے ہم بھولے نہیں اور نہ ہمیں یہ اندیشہ ہی ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ پر جھوٹ بولا ہوگا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''ایک شخص کو زخم لگ گیا تھا، اس نے خود کو قتل کر ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چونکہ میرے بندے نے مجھ سے سبقت چاہی، لہٰذا میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔''

١٣٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ، وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ». [انظر: ٥٧٧٨]

[1365] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو خود اپنا گلا گھونٹ لے وہ دوزخ میں اپنا گلا گھونٹتا ہی رہے گا اور جو شخص نیزہ مار کر خودکشی کرے وہ دوزخ میں بھی خود کو نیزہ مارتا ہی رہے گا۔''

(٨٤) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ

باب: 84- منافقین کی نماز جنازہ اور مشرکین کے لیے دعائے مغفرت مکروہ ہے

رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کے متعلق حضرت ابن عمر ؓ نے نبیٔ اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

١٣٦٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ؟ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا: كَذَا وَكَذَا،

[1366] حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب عبداللہ بن ابی ابن سلول مرا تو رسول اللہ ﷺ کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے دعوت دی گئی۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں آپ کی طرف تیزی سے کود پڑا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ پڑھیں گے، حالانکہ اس نے فلاں فلاں روز ایسا ایسا بکواس کیا تھا؟ میں اس کی باتیں شمار کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر

أُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ!»، فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ: «إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي لَوْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرُ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا». قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَتَانِ مِنْ «بَرَاءَةٌ» ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَهُمْ فَـٰسِقُونَ﴾ قَالَ: فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ، وَاللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ». [انظر: ٤٦٧١]

فرمایا: ''عمر! تم یہاں سے ایک طرف ہٹ جاؤ۔'' جب میں زیادہ اصرار کرنے لگا تو آپ نے فرمایا: ''مجھے اختیار دیا گیا ہے، لہٰذا میں نے استغفار کرنا اختیار کیا ہے۔ اگر مجھے علم ہو کہ میرے ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار کرنے سے اللہ اسے معاف کردے گا تو میں ستر سے زیادہ مرتبہ اس کے لیے استغفار کرلوں گا۔''

راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی اور واپس تشریف لے آئے۔ ابھی چند لمحات ہی ٹھہرنے پائے ہوں گے کہ سورۂ توبہ کی یہ دو آیات نازل ہوئیں: ''اے حبیب! جب کوئی ان منافقین میں سے مرجائے، اس پر کبھی نماز جنازہ نہ پڑھیں......'' اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بعد میں تعجب ہوا کہ کس طرح اس دن رسول اللہ ﷺ کے حضور میں نے ایسی جراءت کی تھی، حالانکہ اللہ اور اس کے رسول (ہر مصلحت کو) خوب جانتے ہیں۔

(٨٥) بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: 85- لوگوں کا میت کی تعریف کرنا

١٣٦٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَجَبَتْ». ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: «وَجَبَتْ»، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: «هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ». [انظر: ٢٦٤٢]

[1367] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی تعریف کی۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے واجب ہوگئی۔'' اس کے بعد لوگ دوسرا جنازہ لے کر گزرے تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی برائی کی۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے لازم ہوگئی۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا واجب ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلا شخص جس کی تم نے تعریف کی، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور دوسرا شخص جس کی تم نے برائی کی، اس کے لیے جہنم لازم ہوگئی۔ تم لوگ زمین میں اللہ کی

طرف سے گواہی دینے والے ہو۔“

١٣٦٨ - حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ الصَّفَّارُ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ فَجَلَسْتُ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرٰى فَأُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ، فَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ: فَقُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ». فَقُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: «وَثَلَاثَةٌ». فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: «وَاثْنَانِ»، ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ. [انظر: ٢٦٤٣]

[1368] حضرت ابوالاسود سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک دفعہ مدینہ طیبہ آیا جبکہ وہاں وبا پھیلی ہوئی تھی۔ میں سیدنا عمر ؓ کے پاس بیٹھ گیا۔ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو اس میت کی اچھی تعریف کی گئی۔ اس پر حضرت عمر ؓ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو اس کی بھی تعریف کی گئی، تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا تو اس کی برائی بیان کی گئی۔ اس پر آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ ابوالاسود کہتے ہیں: میں نے کہا: امیر المومنین! کیا واجب ہوگئی؟ انھوں نے فرمایا: میں نے وہی کہا ہے جو نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس مسلمان کے لیے چار آدمی اچھی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔“ ہم نے عرض کیا: اگر تین آدمی گواہی دیں تو؟ آپ نے فرمایا: ”تین بھی۔“ پھر ہم نے عرض کیا: دو آدمی بھی؟ آپ نے فرمایا: ”دو آدمی بھی۔“ پھر ہم نے ایک شخص کی گواہی کے متعلق سوال نہیں کیا۔

فائدہ: واضح رہے کہ میت کے متعلق ان لوگوں کی گواہی کا اعتبار ہوگا جو دیندار اور دیانت دار ہوں کیونکہ بدکردار اور فسق و فجور میں مبتلا تو اپنے جیسے کی ہی تعریف کریں گے۔ اور ان لوگوں کی گواہی بھی معتبر نہیں ہوگی جنھیں میت کے ساتھ دشمنی یا حسد ہو کیونکہ دشمن کی گواہی کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔

(٨٦) بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: 86- عذاب قبر کا بیان

وَقَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ ٱلظَّـٰلِمُونَ فِى غَمَرَٰتِ ٱلْمَوْتِ وَٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ بَاسِطُوٓا۟ أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوٓا۟ أَنفُسَكُمُ ٱلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ ٱلْهُونِ﴾ [الأنعام: ٩٣]. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اَلْهُونُ هُوَ الْهَوَانُ. وَالْهَوْنُ: اَلرِّفْقُ. وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اگر آپ دیکھیں جبکہ ظلم پیشہ لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلا کر ان سے کہیں گے: نکالو اپنی جانیں۔ آج تمھیں ذلت کے عذاب سے دوچار کیا جائے گا۔“

ابوعبداللہ (امام بخاری) ؒ فرماتے ہیں: ھُون کے

﴿سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ﴾ [التوبة: ١٠١] وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَحَاقَ بِـَٔالِ فِرْعَوْنَ سُوٓءُ ٱلْعَذَابِ ۝ ٱلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ ٱلسَّاعَةُ أَدْخِلُوٓا۟ ءَالَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ ٱلْعَذَابِ﴾ [غافر: ٤٥، ٤٦].

معنی هَوَان، یعنی رسوائی کے ہیں اور هَوْن نرمی کو کہتے ہیں۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ''جلد ہی ہم انھیں دو مرتبہ سزا دیں گے، پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔'' نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور آل فرعون کو برے عذاب نے گھیر لیا، جو آگ ہے، وہ صبح و شام اس پر پیش کیے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہو گی (تو حکم ہو گا کہ) آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کر دو۔''

١٣٦٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱلْقَوْلِ ٱلثَّابِتِ﴾ [إبراهيم: ٢٧]».

[1369] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب مومن کو اس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتے آتے ہیں، پھر وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ یہی ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو لوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ انھیں قول ثابت (کلمۂ طیبہ) کے ذریعے سے دنیا کی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی رکھے گا۔''

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا، وَزَادَ ﴿يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟﴾ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ. [انظر: ٤٦٩٩]

محمد بن بشار کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ یہ آیت ﴿يثبت الله ......﴾ عذاب قبر کے متعلق نازل ہوئی۔

١٣٧٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ: اِطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى أَهْلِ الْقَلِيبِ فَقَالَ: «وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟» فَقِيلَ لَهُ: أَتَدْعُو أَمْوَاتًا فَقَالَ: «مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَّا يُجِيبُونَ». [انظر: ٣٩٨٠، ٤٠٢٦]

[1370] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (بدر کے) کنویں میں پڑے ہوئے مشرکین کی لاشوں کو دیکھا اور فرمایا: ''آیا تم نے اس چیز کو ٹھیک ٹھیک پا لیا جس کا تمھارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا؟'' آپ سے عرض کیا گیا: آپ مردوں کو آواز دیتے ہیں (حالانکہ وہ تو سنتے نہیں ہیں)۔ آپ نے فرمایا: ''تم ان سے زیادہ نہیں سنتے لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے۔''

١٣٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

[1371] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ الْآنَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ». وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ﴾ [النمل: ٨٠]. [انظر: ٣٩٧٩، ٣٩٨١]

نے قلیب بدر والوں کے متعلق فرمایا تھا: ''اب انھیں علم ہو گیا ہے کہ میں جو کہا کرتا تھا وہ حق تھا۔'' ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔''

١٣٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ: سَمِعْتُ الْأَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَقَالَ: «نَعَمْ عَذَابُ الْقَبرِ». قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدُ صَلّٰى صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. وَزَادَ غُنْدَرٌ: «عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ».

[1372] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اور اس نے عذاب قبر کا ذکر کیا تو کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عذاب قبر کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''ہاں عذاب قبر (برحق) ہے۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ہر نماز کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

غندر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عذاب قبر برحق ہے۔''

فائدہ: عذاب قبر روح کو ہو گا یا روح اور جسم دونوں کو؟ ہمارے نزدیک عذاب روح کو ہوتا ہے لیکن روح کا آلۂ کار بننے والا جسم بھی اس سے متاثر ہوتا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ عذاب قبر مثالی جسم کو ہو گا، عالم مثال، عالم ارواح سے زیادہ کثیف ہے اور عالم اجساد سے زیادہ لطیف ہے، ہمیں مثالی جسم کے فلسفے سے اتفاق نہیں ہے، الغرض عذاب کا کچھ حصہ قبر سے شروع ہو جاتا ہے جو جہنم میں داخل ہونے سے مکمل ہو جائے گا۔ واللہ أعلم.

١٣٧٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يَفْتَتِنُ فِيهَا الْمَرْءُ، فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً. [راجع: ٨٦]

[1373] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ خطبے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے قبر کے فتنے کا ذکر کیا جس میں آدمی مبتلا ہوتا ہے۔ جب آپ نے یہ ذکر کیا تو مسلمان چیخیں مار کر رونے لگے۔

١٣٧٤ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ - لِمُحَمَّدٍ ﷺ؟ - فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، فَيُقَالُ لَهُ: اُنْظُرْ إِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا». قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى حَدِيثِ أَنَسٍ قَالَ: «وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُهُ النَّاسُ، فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ». [راجع: ١٣٣٨]

[1374] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کو جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے اور دفن کرنے والے واپس لوٹتے ہیں، وہ ابھی ان کے جوتوں کی چاپ سن رہا ہوتا ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آجاتے ہیں جو اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ تو اس آدمی، یعنی محمد ﷺ کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ مومن جواب میں کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے: تو جہنم میں اپنا ٹھکانا دیکھ لے، اللہ نے اس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانا دیا ہے۔ وہ دونوں ٹھکانوں کو بیک وقت دیکھتا ہے۔'' حضرت قتادہ نے کہا: حدیث میں یہ بھی ذکر ہوا ہے کہ اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے۔ پھر اس نے حدیث انس کی طرف رجوع کیا، فرمایا: ''جب کافر اور منافق سے سوال کیا جاتا ہے کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ تو وہ کہتا ہے: میں کچھ نہیں جانتا۔ جو کچھ لوگ کہتے تھے میں بھی وہی کچھ کہہ دیتا تھا۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ تو خود سمجھا نہ کسی سمجھانے والے کی رائے پر چلا۔ پھر اسے لوہے کے ہتھوڑوں سے اتنی مار پڑتی ہے کہ وہ چلا اٹھتا ہے۔ جن و انس کے علاوہ سب اس کے آس پاس والے اس کی چیخ پکار سنتے ہیں۔''

(٨٧) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: 87- عذاب قبر سے پناہ مانگنا

١٣٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: أَخْبَرَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ:

[1375] حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دن غروب آفتاب کے بعد نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ نے ایک ہولناک آواز سنی۔ اس وقت آپ نے فرمایا: ''یہود کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔''

«يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا».

وَقَالَ النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَوْنٌ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت نضر کے طریق سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

١٣٧٦ - حَدَّثَنَا مُعَلًّى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَتْنِي ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. [انظر: ٦٣٦٤]

[1376] حضرت ام خالد بنت خالد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ عذاب قبر سے پناہ طلب کرتے تھے۔

١٣٧٧ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُو: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ».

[1377] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں عذاب قبر سے اور عذاب جہنم سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

(٨٨) بَابُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغِيبَةِ وَالْبَوْلِ

باب: 88- غیبت اور پیشاب سے نہ بچنے کے باعث عذاب قبر ہونا

١٣٧٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: «إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ»، ثُمَّ قَالَ: «بَلَى، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيمَةِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ». قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ: «لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا».

[1378] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا: ''ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی پاداش میں انھیں سزا نہیں دی جا رہی۔'' پھر فرمایا: ''کیوں نہیں! ایک ان میں سے چغلی کھاتا پھرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب (کے چھینٹوں) سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔'' حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: پھر آپ نے (کھجور کی) ایک تازہ شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کیے، پھر ہر ایک کو قبر پر گاڑ کر فرمایا: ''جب تک یہ خشک نہ ہوں گے امید ہے کہ ان کے عذاب میں

[راجع: ٢١٦]

تخفیف ہوتی رہے گی۔“

(٨٩) بَابُ الْمَيِّتِ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

١٣٧٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[انظر: ٣٢٤٠، ٦٥١٥]

باب: 89- میت کو صبح اور شام دونوں وقت اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے

[1379] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو ہر صبح اور شام اسے اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہے تو جنت میں اور اگر دوزخی ہے تو جہنم میں۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ یہی تیرا مقام ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تجھے اٹھائے۔“

فائدہ: قبر میں عذاب وثواب کی صورت یہ ہوگی کہ جنتی کے لیے جنت کی طرف سے ایک کھڑکی کھول دی جائے گی جس سے جنت کی تروتازگی اسے ملتی رہے گی اور دوزخی کے لیے جہنم کی طرف سے ایک کھڑکی کھول دی جائے گی جس سے جہنم کی گرم گرم ہوائیں اسے جھلساتی رہیں گی۔

(٩٠) بَابُ كَلَامِ الْمَيِّتِ عَلَى الْجَنَازَةِ

١٣٨٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا! أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ». [راجع: ١٣١٤]

باب: 90- چار پائی پر میت کا کلام کرنا

[1380] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب میت کو چار پائی پر رکھا جاتا ہے، پھر لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ نیک آدمی ہوتا ہے تو کہتا ہے: مجھے آگے لے چلو۔ مجھے آگے لے چلو۔ اور اگر وہ بدکار ہوتا ہے تو کہتا ہے: افسوس تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ میت کی اس آواز کو انسان کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے۔ اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔“

(٩١) بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُسْلِمِينَ

باب: 91-مسلمانوں کی (نابالغ) اولاد کے متعلق جو کہا گیا ہے

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ مَّاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانَ لَهُ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: ''جس شخص کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لیے دوزخ کی آگ سے حجاب بن جائیں گے یا فرمایا کہ وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔''

١٣٨١ - **حَدَّثَنَا** يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ [مِنَ الْوَلَدِ] لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ». [راجع: ١٢٤٨]

[1381] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سے جس کسی مسلمان کے تین بچے مرجائیں جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور ایسا محض اس کی خاص رحمت کی بنا پر ہوگا جو وہ ان پر کرے گا۔''

١٣٨٢ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ».

[1382] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب (جگر گوشۂ رسول) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں اس کے لیے ایک دودھ پلانے والی کو تعینات کر دیا گیا ہے۔''

(٩٢) بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ

باب: 92-مشرکین کی (نابالغ) اولاد کے متعلق کیا کہا گیا ہے؟

١٣٨٣ - **حَدَّثَنَا** حِبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ: «اَللهُ إِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ». [انظر: ٦٥٩٧]

[1383] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے اولادِ مشرکین کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے انھیں پیدا کیا تھا تو وہ خوب جانتا تھا کہ وہ کیسے عمل کریں گے۔''

١٣٨٤ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ: «اَللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ». [انظر: ٦٥٩٨، ٦٦٠٠]

[1384] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے جو عمل وہ کرنے والے ہیں۔''

١٣٨٥ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَثَلِ الْبَهِيمَةِ تُنْتَجُ الْبَهِيمَةَ، هَلْ تَرٰى فِيهَا جَدْعَاءَ؟». [راجع: ١٣٥٨]

[1385] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بچے کی پیدائش فطرت پر ہوتی ہے، پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں جیسا کہ حیوانات کے بچے صحیح وسلامت پیدا ہوتے ہیں، کیا تم نے (پیدائشی طور پر) ان کے جسم کا کوئی حصہ کٹا ہوا دیکھا ہے؟''

(٩٣) بَابٌ:

باب:93- بلاعنوان

١٣٨٦ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «مَنْ رَأٰى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟» قَالَ: فَإِنْ رَأٰى أَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُولُ: «مَا شَاءَ اللهُ»، فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ: «هَلْ رَأٰى أَحَدٌ مِّنْكُمْ رُؤْيَا؟» قُلْنَا: لَا، قَالَ: «لٰكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ، أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ، بِيَدِهِ» - قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُوسٰى -: «كَلُّوبٌ مِّنْ حَدِيدٍ»، «يُدْخِلُهُ فِي شِدْقِهِ حَتّٰى

[1386] حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب نماز (فجر) سے فارغ ہوتے تو ہماری طرف منہ کرکے فرماتے: ''تم میں سے کسی نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے؟'' اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو وہ بیان کر دیتا، پھر جو کچھ اللہ چاہتا آپ اس کی تعبیر بیان کرتے، چنانچہ اسی طرح ایک دن آپ نے ہم سے پوچھا: ''کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟'' ہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''مگر میں نے آج رات دو آدمیوں کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک مقدس زمین پر لے گئے۔ وہاں میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی بیٹھا اور دوسرا کھڑا ہے جس کے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا ہے جسے وہ

يَبْلُغَ قَفَاهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هٰذَا، فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ. قُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَا: اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُّضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ أَوْ صَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهِ رَأْسَهُ، فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا هُوَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَا: اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا إِلٰى ثَقْبٍ مِّثْلِ التَّنُّورِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَّأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتّٰى كَادَ أَنْ يَّخْرُجُوا، فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا، وَفِيهَا رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاةٌ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَا: اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ مِّنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ، [وَ] عَلٰى وَسَطِ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ، فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ، فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ. فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَا: اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَّصِبْيَانٌ، وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِّنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا، فَصَعِدَا بِي فِي الشَّجَرَةِ، وَأَدْخَلَانِي دَارًا لَّمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ، ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي

بیٹھے ہوئے آدمی کے جبڑے میں داخل کرتا ہے جو اس طرف کو چیرتا ہوا، اس کی گدی تک پہنچ جاتا ہے، پھر اس کے دوسرے جبڑے میں بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ اس عرصے میں پہلا جبڑا ٹھیک ہو جاتا ہے۔ پھر یہ دوبارہ ایسے ہی کر دیتا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے مجھے کہا: آگے چلیے۔ ہم چلے تو ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو بالکل چت لیٹا ہوا ہے اور ایک آدمی اس کے سرہانے ایک پتھر لیے کھڑا ہے۔ وہ اس پتھر سے اس کا سر پھوڑ رہا ہے۔ جب پتھر مارتا ہے تو وہ لڑھک کر دور چلا جاتا ہے، پھر وہ اسے جا کر اٹھالاتا ہے اور جب اس لیٹے ہوئے شخص کے پاس لوٹ کر آتا ہے تو اس وقت تک اس کا سر جڑ کر اچھا ہو جاتا ہے اور جیسے پہلے تھا اسی طرح ہو جاتا ہے۔ پھر اسے دوبارہ مارتا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ ان دونوں نے کہا: آگے چلیے، چنانچہ ہم ایک گڑھے کی طرف چلے جو تنور کی طرح تھا۔ اس کا منہ تنگ اور پیندا چوڑا تھا۔ اس میں آگ جل رہی تھی اور اس میں برہنہ مرد اور عورتیں تھیں جب آگ بھڑکتی تو وہ (برہنہ لوگ) شعلوں کے ساتھ اچھل پڑتے اور نکلنے کے قریب ہو جاتے، پھر جب آگ دھیمی ہو جاتی تو وہ بھی دھڑام سے نیچے گر پڑتے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ ان دونوں نے کہا: آگے چلیے، چنانچہ ہم چلے اور ایک خونی نہر پر پہنچے۔ اس میں ایک شخص کھڑا تھا اور اس کے کنارے پر دوسرا آدمی تھا جس کے سامنے بہت سے پتھر پڑے تھے، نہر کے اندر والا آدمی جب باہر آنا چاہتا تو کنارے والا آدمی اس کے منہ پر اس زور سے پتھر مارتا کہ وہ پھر اپنی جگہ پر لوٹ جاتا، پھر ایسا ہی کرتا رہا۔ جب بھی وہ نکلنا چاہتا تو دوسرا اس زور سے اس کے منہ پر پتھر مارتا کہ اسے اپنی جگہ پر لوٹا دیتا۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ان

دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ، فِيهَا شُيُوخٌ وَشَبَابٌ، فَقُلْتُ: طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ، فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ؟ قَالَا: نَعَمْ، أَمَّا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ، فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ مَا رَأَيْتَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ، فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ، وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ، يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهْرِ آكِلُو الرِّبَا، وَالشَّيْخُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ، وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ، دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ، وَأَنَا جِبْرِيلُ وَهٰذَا مِيكَائِيلُ، فَارْفَعْ رَأْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ، قَالَا: ذَاكَ مَنْزِلُكَ. قُلْتُ: دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي، قَالَا: إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ، فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ». [راجع: ٨٤٥]

دونوں نے کہا: آگے چلیے۔ ہم چل دیے۔ چلتے چلتے ہم ایک سرسبز باغ میں پہنچے جس میں ایک بڑا سا درخت تھا۔ اس کی جڑ کے قریب ایک بوڑھا آدمی اور کچھ بچے بیٹھے تھے۔ اب اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ اس درخت کے پاس ایک اور آدمی ہے جس کے سامنے آگ ہے اور وہ اسے سلگا رہا ہے۔ پھر وہ دونوں مجھے اس درخت پر چڑھا لے گئے اور وہاں انھوں نے مجھے ایک ایسے مکان میں داخل کیا جس سے بہتر مکان میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ اس میں کچھ بوڑھے، کچھ جوان، کچھ عورتیں اور کچھ بچے تھے۔ پھر وہ دونوں مجھ کو وہاں سے نکال لائے اور درخت پر چڑھایا۔ وہاں بھی ایک مکان تھا جس میں مجھے داخل کیا۔ یہ مکان پہلے سے بھی زیادہ عمدہ اور شاندار تھا۔ اس میں بھی کچھ بوڑھے اور جوان آدمی موجود تھے۔ تب میں نے ان دونوں سے کہا: ''تم نے مجھے رات بھر پھرایا ہے، اب میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کی حقیقت بتاؤ؟'' انھوں نے جواب دیا: اچھا۔ وہ شخص جسے آپ نے دیکھا کہ اس کا جبڑا چیرا جا رہا تھا، وہ بہت جھوٹا آدمی تھا اور جھوٹی باتیں کیا کرتا تھا جو اس سے نقل ہو کر تمام اطراف عالم میں پہنچ جاتی تھیں، اس لیے قیامت تک اس کے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوتا رہے گا۔ اور وہ شخص جسے آپ نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا ہے، یہ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا تھا مگر وہ قرآن کو چھوڑ کر رات بھر سوتا رہتا اور دن میں بھی اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ روز قیامت تک اس کے سر پر یہی عمل ہوتا رہے گا۔ اور وہ لوگ جنھیں آپ نے گڑھے میں دیکھا، وہ زانی ہیں۔ اور جسے آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہیں۔ وہ بوڑھا انسان جو درخت کی جڑ کے قریب بیٹھا ہوا تھا، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور چھوٹے بچے جوان کے گرد بیٹھے

ہوئے تھے، وہ لوگوں کے وہ بچے تھے جو (بلوغ سے پہلے) مرگئے۔ اور جو آدمی آگ تیز کررہا تھا وہ مالک، جہنم کا داروغہ تھا۔ اور وہ پہلا مکان جس میں آپ تشریف لے گئے تھے عام مسلمانوں کا گھر ہے اور یہ دوسرا شہیدوں کے لیے ہے۔ میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ اب آپ اپنا سر اٹھائیں۔ میں نے سر اٹھایا تو یکایک دیکھتا ہوں کہ میرے اوپر ابر کی طرح کوئی چیز ہے۔ انھوں نے بتایا کہ یہ آپ کی اقامت گاہ ہے۔ میں نے کہا: ''مجھے اپنے مکان میں جانے دو۔'' تو انھوں نے کہا: ابھی آپ کی کچھ عمر باقی ہے، اگر آپ اسے پورا کر چکے ہوتے تو اپنی رہائش گاہ میں جاسکتے تھے۔''

(٩٤) بَابُ مَوْتِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ

١٣٨٧ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: فِي كَمْ كَفَّنْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَتْ: فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ. وَقَالَ لَهَا: فِي أَيِّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَتْ: يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، قَالَ: فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قَالَتْ: يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ، قَالَ: أَرْجُو فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ، فَنَظَرَ إِلٰى ثَوْبٍ عَلَيْهِ كَانَ يُمَرَّضُ فِيهِ، بِهِ رَدْعٌ مِّنْ زَعْفَرَانٍ، فَقَالَ: اِغْسِلُوا ثَوْبِي هٰذَا وَزِيدُوا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ فَكَفِّنُونِي فِيهِمَا. قُلْتُ: إِنَّ هٰذَا خَلَقٌ، قَالَ: إِنَّ الْحَيَّ أَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ، إِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ، فَلَمْ يُتَوَفَّ حَتّٰى أَمْسٰى مِنْ لَيْلَةِ الثُّلَاثَاءِ، وَدُفِنَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ.

باب: 94- دوشنبہ (پیر) کے روز وفات

[1387] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں حضرت ابوبکر ؓ کے پاس حاضر ہوئی تو انھوں نے فرمایا: تم نے نبی ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟ میں نے جواب دیا: تین سحولی چادروں میں، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ ہی تھا۔ پھر انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے کس روز وفات پائی تھی؟ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: پیر کے دن۔ ابوبکر ؓ نے فرمایا: آج کون سا دن ہے؟ انھوں نے جواب دیا: آج پیر کا دن ہے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ اس وقت سے لے کر رات تک وفات پا جاؤں گا۔ پھر انھوں نے اپنے کپڑے کی طرف دیکھا جس میں وہ بیمار ہوئے تھے اور اس میں ایک زعفران کا نشان تھا، آپ نے فرمایا کہ میرے اسی کپڑے کو دھو ڈالو، اس پر دو چادروں کا اضافہ کردو اور ان میں مجھے کفن دینا، میں نے کہا: یہ کپڑا تو پرانا ہے۔ انھوں نے فرمایا: زندہ آدمی نئے کپڑوں کا مردے سے زیادہ حق دار ہے کیونکہ آخر

کار کفن تو پیپ کی نذر ہونے والا ہے۔ پھر منگل کی رات انھوں نے وفات پائی اور صبح سے پہلے پہلے دفن کر دیے گئے۔

(٩٥) بَابُ مَوْتِ الْفَجْأَةِ الْبَغْتَةِ

باب: 95-موت کا اچانک آنا

١٣٨٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَّهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ». [انظر: ٢٧٦٠]

[1388] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا: میری والدہ کا اچانک انتقال ہوگیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اگر وہ بول سکتیں تو ضرور صدقہ وخیرات کرتیں۔ کیا میں ان کی طرف سے صدقہ دوں تو انھیں کچھ ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

فائدہ: اس حدیث سے امام بخاری ؒ نے ثابت کیا ہے کہ مومن کے لیے ناگہانی موت نقصان دہ نہیں ہوتی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس ناگہانی موت کا ذکر ہوا تو آپ نے کسی قسم کی ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا۔

(٩٦) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: 96- نبی ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ کی قبروں کا بیان

قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَأَقْبَرَهُ﴾ [عبس: ٢١]. أَقْبَرْتُ الرَّجُلَ: إِذَا جَعَلْتُ لَهُ قَبْرًا. وَقَبَرْتُهُ: دَفَنْتُهُ. ﴿كِفَاتًا﴾ [المرسلات: ٢٥]: يَكُونُونَ فِيهَا أَحْيَاءً، وَيُدْفَنُونَ فِيهَا أَمْوَاتًا.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اس نے اسے قبر میں رکھا۔'' عربی میں أقبرتُ الرجل کے معنی ہیں: میں نے آدمی کی قبر تیار کی۔ اور قَبَرْتُه کے معنی ہیں: میں نے اسے دفن کیا۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے: کیا ہم نے زمین کو) ''سمیٹ کر رکھنے والی'' (نہیں بنایا؟) اس کا مطلب ہے کہ اس زمین میں لوگ زندگی بسر کریں گے اور مرنے کے بعد اس میں دفن کیے جائیں گے۔

١٣٨٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ هِشَامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ: «أَيْنَ أَنَا

[1389] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی مرض وفات میں بار بار اظہار خیال فرماتے: ''میں آج کہاں ہوں؟ کل کہاں ہوں گا؟'' ایسا عائشہ کی باری کو بہت دور خیال کرنے کی وجہ سے کرتے تھے۔ بالآخر جب میرا دن آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ

الْيَوْمَ؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟» اِسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَدُفِنَ فِي بَيْتِي. [راجع: ٨٩٠]

کو میرے پہلو اور سینے کے درمیان قبض کیا اور آپ میرے گھر ہی میں دفن ہوئے۔

١٣٩٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: «لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى، اِتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ». لَوْلَا ذٰلِكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ، غَيْرَ أَنَّهُ خَشِيَ أَوْ خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا. وَعَنْ هِلَالٍ قَالَ: كَنَّانِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يُولَدْ لِي. [راجع: ٤٣٥]

[1390] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس مرض میں جس سے آپ صحت یاب نہ ہوئے تھے، فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے، انھوں نے اپنے انبیاء ؑ کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔'' اگر آپ کی قبر کو مسجد بنا لینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو اسے ضرور ظاہر کر دیا جاتا۔ راویٔ حدیث حضرت ہلال نے کہا کہ حضرت عروہ بن زبیر نے میری کنیت رکھی، حالانکہ میری کوئی اولاد نہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ مُسَنَّمًا.

حضرت سفیان تمار سے روایت ہے، انھوں نے بتایا: میں نے نبی ﷺ کی قبر مبارک کو کوہانِ شتر (اونٹ کے کوہان) کی طرح ابھری ہوئی دیکھا ہے۔

حَدَّثَنَا فَرْوَةُ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِي زَمَانِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخَذُوا فِي بِنَائِهِ فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوا وَظَنُّوا أَنَّهَا قَدَمُ النَّبِيِّ ﷺ، فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا يَعْلَمُ ذٰلِكَ حَتَّى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ: لَا، وَاللهِ! مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ ﷺ، مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ جب ولید بن عبدالملک کے زمانے میں حجرۂ مبارک کی دیوار گر گئی اور لوگ اسے تعمیر کرنے میں مصروف ہوئے تو انھیں ایک پاؤں دکھائی دیا۔ وہ گھبرا گئے اور خیال کرنے لگے کہ شاید یہ نبی ﷺ کا پاؤں مبارک ہے، چنانچہ اس کے متعلق انھیں صحیح معلومات دینے والا کوئی نہ مل سکا حتی کہ حضرت عروہ بن زبیر نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! یہ نبی ﷺ کا قدم مبارک نہیں بلکہ یہ پاؤں حضرت عمر ؓ کا ہے۔

١٣٩١ - وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَوْصَتْ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ: لَا تَدْفِنِّي مَعَهُمْ وَادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي بِالْبَقِيعِ، لَا أُزَكَّى بِهِ أَبَدًا. [انظر: ٧٣٢٧]

[1391] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کو وصیت کی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے ساتھ دفن نہ کرنا بلکہ مجھے میری دوسری سوکنوں کے ہمراہ بقیع (غرقد) میں دفن کرنا۔

میں نہیں چاہتی کہ ان حضرات کی وجہ سے میری بھی تعریف ہوا کرے۔

فائدہ: یہاں ایک اشکال ہے کہ آئندہ روایت سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آپ نے کہا تھا کہ میں نے حجرۂ مبارکہ میں اپنے لیے جگہ رکھی تھی، تاکہ میں وہاں دفن ہوں لیکن میں آپ کو ترجیح دیتی ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حجرۂ مبارکہ میں صرف ایک قبر کی جگہ باقی تھی، حالانکہ مدت کے بعد جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ مجھے وہاں دفن نہ کرنا، میں اپنی بڑائی نہیں چاہتی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی وفات کے وقت بھی وہاں ایک قبر کی جگہ باقی تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہی خیال ہوگا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دفن کرنے کے بعد حجرۂ مبارکہ میں صرف ایک قبر کی جگہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دفن ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ ایک قبر کی مزید گنجائش ہے، تاہم جن روایات میں عیسیٰ علیہ السلام کے نبی ﷺ کے ساتھ دفن ہونے کا ذکر ہے تو وہ تمام روایات ضعیف ہیں۔

١٣٩٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ! اذْهَبْ إِلٰى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقُلْ: يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكِ السَّلَامَ، ثُمَّ سَلْهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ، قَالَتْ: كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي فَلَأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِي، فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ: مَا لَدَيْكَ؟ قَالَ أَذِنَتْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَضْجَعِ، فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمُوا، ثُمَّ قُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ، فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَادْفِنُونِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلٰى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ. إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ. فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهُوَ الْخَلِيفَةُ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا. فَسَمّٰى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ

[1392] حضرت عمرو بن میمون اودی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اے عبداللہ! تم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ، ان سے کہو کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتے ہیں اور ان سے دریافت کرو کہ میں اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونا چاہتا ہوں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: میں اپنی ذات کے لیے اس جگہ کا ارادہ رکھتی تھی لیکن آج میں ان کو اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واپس آئے تو انھوں نے پوچھا: کیا جواب لائے ہو؟ انھوں نے عرض کیا: امیر المومنین! ام المومنین رضی اللہ عنہا نے آپ کو اجازت دے دی ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے سب سے زیادہ فکر اسی خواب گاہ کی تھی۔ جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اٹھا کر وہاں لے جانا، سلام کرنا پھر کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتے ہیں۔ اگر وہ اجازت دے دیں تو مجھے وہاں دفن کر دینا، بصورت دیگر مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں واپس لے جانا۔ میں خلافت کا مستحق ان لوگوں سے زیادہ کسی کو خیال نہیں کرتا جن سے رسول اللہ ﷺ خوش ہو کر فوت ہوئے

وَالزُّبَيْرَ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ. وَوَلَجَ عَلَيْهِ شَابٌّ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللهِ، كَانَ لَكَ مِنَ الْقَدَمِ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ فَعَدَلْتَ، ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هٰذَا كُلِّهِ. فَقَالَ: لَيْتَنِي يَا ابْنَ أَخِي وَذٰلِكَ كَفَافًا لَّا عَلَيَّ وَلَا لِي. أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ خَيْرًا؛ أَنْ يَّعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ، وَأَنْ يَّحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ، وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا، اَلَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ أَنْ يُّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيُعْفٰى عَنْ مُّسِيئِهِمْ، وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ ﷺ أَنْ يُّوفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ وَّرَائِهِمْ، وَأَنْ لَّا يُكَلَّفُوا فَوْقَ طَاقَتِهِمْ. [انظر: ۳۰۵۲، ۳۱٦۲، ۳۷۰۰، ٤۸۸۸، ۷۲۰۷]

ہیں۔ یہ لوگ میرے بعد جسے بھی خلیفہ بنالیں وہی خلیفہ ہوگا۔ اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا، پھر آپ نے حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کے نام ذکر کیے۔ دریں اثنا انصار کا ایک نوجوان آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: امیر المومنین! آپ کو اللہ تعالیٰ کی بشارت سے خوش ہونا چاہیے کیونکہ آپ کو اسلام میں قدامت کا شرف حاصل ہے جو آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں، علاوہ ازیں آپ خلیفہ منتخب ہوئے اور عدل و انصاف سے کام لیا، پھر ان سب کے بعد آپ نے شہادت پائی۔ حضرت عمر فاروق نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! کاش کہ میں ان کی وجہ سے برابر برابر چھوٹ جاؤں۔ نہ مجھے کوئی عذاب ہو اور نہ کوئی ثواب ملے۔ میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو مہاجرین اولین سے اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ وہ ان کے حقوق کو پہچانے اور ان کی عزت و حرمت کی نگہداشت کرے۔ اور انصار کے متعلق بھی خیر خواہی کی وصیت کرتا ہوں جنھوں نے مدینہ کو اپنا گھر بنایا اور (مہاجرین کے مدینہ آنے سے پہلے) ایمان لے آئے کہ ان میں سے محسن کا احسان قبول کیا جائے اور ان میں سے جو برا کام کرنے والے ہوں ان سے درگزر کیا جائے۔ میں ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ اس ذمہ داری کو پورا کرے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ذمہ داری ہے، یعنی ان کے عہد و پیمان کو پورا کیا جائے اور ان کے آگے دشمن سے لڑا جائے اور طاقت سے زیادہ ان پر کوئی بوجھ نہ ڈالا جائے۔

(۹۷) بَابُ مَا يُنْهٰى مِنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ

باب: 97- مردوں کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کا بیان

۱۳۹۳ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ

[1393] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا».

کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کو برا بھلا نہ کہو، وہ جو کچھ کر چکے ہیں اس سے ہم آغوش ہو چکے ہیں۔''

وَرَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ. تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَابْنُ عَرْعَرَةَ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ. [انظر: ٦٥١٦]

اس روایت کو عبداللہ بن عبدالقدوس اور محمد بن انس نے بھی اعمش سے بیان کیا ہے۔ شعبہ سے روایت کرنے میں علی بن جعد، محمد بن عرعرہ اور ابن ابی عدی نے آدم کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: عام حکم تو یہی ہے کہ مردوں کو برا بھلا نہ کہا جائے۔ اگر کوئی لعین ابولہب جیسا بد بخت و بدکردار ہو تو اسے برائی سے یاد کرنا جائز ہے جیسا کہ امام بخاری ؒ نے خود اس کے متعلق عنوان قائم کیا ہے۔

(٩٨) بَابُ ذِكْرِ شِرَارِ الْمَوْتَى

باب: 98- مردوں کی برائی ذکر کرنا

١٣٩٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ أَبُو لَهَبٍ - لَعَنَهُ اللهُ - لِلنَّبِيِّ ﷺ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ، فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ﴾. [انظر: ٣٥٢٥، ٣٥٢٦، ٤٧٧٠، ٤٨٠١، ٤٩٧١، ٤٩٧٢، ٤٩٧٣]

[1394] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لعین ابولہب نے ایک دفعہ نبی ﷺ سے کہا تھا: سارا دن آپ کے لیے بربادی ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''ٹوٹ گئے ہاتھ ابولہب کے اور وہ خود بھی ہلاک ہو گیا۔''

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

24 - كِتَابُ الزَّكَاةِ

زکاۃ سے متعلق احکام ومسائل

(١) [بَابُ وُجُوبِ الزَّكَاةِ]

باب:1-فرضیت زکاۃ کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا الزَّكَوٰةَ﴾ [البقرة:٤٣] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور نماز قائم کرو اور زکاۃ ادا کرو۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھ سے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی حدیث بیان کی اور کہا: آپ ہمیں نماز پڑھنے، زکاۃ دینے، صلہ رحمی کرنے اور پاکدامنی اختیار کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

١٣٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: «ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ، تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ». [انظر: ١٤٥٨، ١٤٩٦، ٢٤٤٨، ٤٣٤٧، ٧٣٧١، ٧٣٧٢]

[1395] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کیا تو فرمایا: ''سب سے پہلے اہل یمن کو اس بات کی دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ یہ بات مان لیں تو ان سے کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے شب و روز میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اس بات کو بھی تسلیم کرلیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مال کا صدقہ بھی فرض کیا ہے جو ان کے اہل قدرت سے وصول کر کے ان کے محتاجوں پر صرف کیا جائے گا۔''

١٣٩٦ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ: مَا لَهُ مَا لَهُ؟ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَرَبٌ مَّا لَهُ؟ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ». وَقَالَ بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: أَخْشَى أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مَحْفُوظٍ، إِنَّمَا هُوَ عَمْرٌو. [انظر: ٥٩٨٢، ٥٩٨٣]

[1396] حضرت ابو ایوب ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ کسی نے کہا: اسے کیا ہوگیا ہے؟ اسے کیا ہوگیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”صاحب حاجت ہے اور اسے کیا ہوا ہے؟ اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا، نماز پڑھ، زکاۃ دے اور صلہ رحمی کا رویہ اختیار کر۔“

(راویٔ حدیث) بہز نے کہا: ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عثمان اور ان کے والد عثمان بن عبداللہ نے بتایا، ان دونوں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا، انھوں نے ابوایوب سے اور وہ نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔

امام بخاری ؒ فرماتے ہیں: مجھے اندیشہ ہے کہ سند میں محمد بن عثمان کے متعلق شعبہ کو وہم ہوگیا ہو دراصل صحیح عمرو بن عثمان ہے۔

١٣٩٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، قَالَ: «تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ». قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا». حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو زُرْعَةَ

[1397] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں اگر وہ بجالاؤں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نمازیں اور فرض زکاۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔“ دیہاتی بولا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اس سے زیادہ نہیں کروں گا۔ جب وہ چلا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔“

مسدد نے یحییٰ قطان سے اور وہ ابوحیان (یحییٰ بن سعید) سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوزرعہ نے خبر دی وہ نبی ﷺ سے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

١٣٩٨ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَّبِيعَةَ، قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، وَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَّرَاءَنَا، قَالَ: «آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَّأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: اَلْإِيمَانِ بِاللهِ، وَشَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ - وَعَقَدَ بِيَدِهِ هٰكَذَا - وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ». وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَأَبُو النُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادٍ: «اَلْإِيمَانِ بِاللهِ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ». [راجع: ٥٣]

[1398] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: قبیلۂ عبدالقیس کا وفد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! ہم ربیعہ قبیلے کی ایک شاخ ہیں، ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر حائل ہیں اور ہم حرمت والے مہینے کے علاوہ آپ کے پاس نہیں آسکتے، لہٰذا آپ ہمیں ایسی باتوں کا حکم دیں کہ ہم انھیں مضبوطی سے پکڑیں اور ہم پیچھے والے لوگوں کو بھی ان کی دعوت دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں، اللہ پر ایمان لانا اور گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، پھر آپ نے شمار کرنے کے لیے اپنے ہاتھ سے اس طرح گرہ لگائی، اور نماز کی پابندی کرنا، زکاۃ ادا کرنا اور غنیمت کے مال سے پانچواں حصہ دینا، نیز میں تمھیں پینے کے لیے چار برتنوں، یعنی دباء، حنتم، نقیر اور مزفت سے منع کرتا ہوں۔'' سلیمان اور ابونعمان نے حماد سے روایت کی کہ ''اللہ پر ایمان لانا یہ گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔''

فائدہ: چار قسم کے برتنوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا جن میں شراب رکھنے سے وہ اور زیادہ نشہ آور ہو جاتی تھی اور نبیذ بھی تھوڑے وقت میں شراب کی صورت اختیار کر جاتی تھی، اور کچھ برتنوں کو بطور جام اور صراحی استعمال کرتے تھے۔ یہ وقتی ممانعت تھی، بعد میں ان برتنوں کو استعمال کرنے کی آپ نے اجازت دے دی تھی، منع کردہ برتنوں کی تفصیل حسب ذیل ہے: ٭ دباء: خشک کدو کو بطور برتن استعمال کیا جاتا تھا۔ ٭ حنتم: سبز رنگ کے مٹکے جن میں شراب ذخیرہ کی جاتی تھی۔ ٭ نقیر: لکڑی کو درمیان سے کرید کر برتن بنایا جاتا تھا۔ ٭ مزفت: روغنی یا تارکول لگا ہوا برتن جس کے مسام بند ہوں۔

١٣٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا

[1399] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا اور حضرت ابوبکر ؓ خلیفہ منتخب ہوئے تو عرب کے بعض لوگ کافر (مرتد) ہو گئے۔ (حضرت ابوبکر ؓ نے ان کے خلاف قتال

تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ: فَكَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ». [انظر: ١٤٥٧، ٦٩٢٤، ٧٢٨٤]

کا اقدام کیا) تو حضرت عمر ؓ نے عرض کیا: آپ ان کے خلاف قتال کیوں کرتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''مجھے لوگوں سے قتال کا حکم اس وقت تک ہے جب تک وہ لا إله إلا الله نہ پڑھیں، جب انھوں نے کلمۂ توحید پڑھ لیا تو انھوں نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے محفوظ کر لیا مگر اسلام کا حق ادا کرنا ہوگا اور ان (کے باطن) کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔''

١٤٠٠ - فَقَالَ: وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللهِ! لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا. قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَوَاللهِ! مَا هُوَ إِلَّا أَنْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. [انظر: ١٤٥٦، ٦٩٢٥، ٧٢٨٥]

[1400] حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ہر اس شخص سے قتال کروں گا جو نماز اور زکاۃ میں فرق کرتا ہے کیونکہ زکاۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر انھوں نے ایک بکری کا بچہ بھی روک لیا جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے تو اس کے روکنے پر بھی میں ضرور ان سے جنگ لڑوں گا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں بھی اس وضاحت کے بعد وہی سمجھنے لگا جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر ؓ کا سینہ کھول دیا تھا۔ اب میں پہچان گیا کہ حق یہی ہے۔

(٢) بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى إِيتَاءِ الزَّكَاةِ

باب:2- زکاۃ دینے پر بیعت کرنا

﴿فَإِن تَابُوا۟ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا۟ ٱلزَّكَوٰةَ فَإِخْوَٰنُكُمْ فِى ٱلدِّينِ﴾ [التوبة: ١١].

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''اگر وہ توبہ کر لیں، نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں۔''

١٤٠١ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. [راجع: ٥٧]

[1401] حضرت جریر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نماز پڑھنے، زکاۃ دینے اور ہر مسلمان سے خیر خواہی کرنے پر نبی ﷺ سے بیعت کی ہے۔

(٣) بَابُ إِثْمِ مَانِعِ الزَّكَاةِ

باب:3- زکاۃ روک لینے والے کا گناہ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ○ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِى نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا۟ مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ﴾ [التوبة: ٣٤، ٣٥].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو لوگ سونے اور چاندی کو خزانہ بنا کر رکھتے ہیں اور انھیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے آپ انھیں دردناک عذاب کی خبر دیں۔ جس روز سونے اور چاندی کو جہنم کی آگ میں خوب گرم کیا جائے گا، پھر اس کے ساتھ ان کے چہروں، پہلوؤں اور پشتوں کو داغا جائے گا (اور ان سے کہا جائے گا:) یہ وہ ہے جس کو تم اپنی جانوں کے لیے خزانہ بناتے تھے اب تم خزانہ شدہ مال کا مزہ چکھو۔''

١٤٠٢ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَأْتِي الْإِبِلُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ، إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا، تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ، إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا، تَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، قَالَ: وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ، قَالَ: وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلٰى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ! فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ، وَلَا يَأْتِي بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ! فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ». [انظر: ٢٣٧٨، ٣٠٧٣، ٦٩٥٨]

[1402] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اونٹ پہلے سے زیادہ فربہ اور بہتر حالت میں اپنے مالک کے پاس آئیں گے جبکہ وہ مالک ان کا حق (زکاۃ) نہ ادا کرتا ہو، پھر وہ اسے اپنے پاؤں سے روندیں گے۔ اسی طرح بکریاں بھی پہلے سے زیادہ توانا اور بہتر حالت میں اپنے مالک کے پاس آئیں گی جبکہ وہ مالک ان کا حق (زکاۃ) نہ ادا کرتا ہو، وہ اسے اپنے کھروں سے کچلیں گی اور اپنے سینگوں سے ماریں گی۔'' آپ نے فرمایا: ''ان کا حق یہ بھی ہے کہ پانی کے گھاٹ پر ان سے دودھ حاصل کیا جائے اور محتاجوں کو پلایا جائے۔'' نیز آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص بھی قیامت کے دن بکری کو اپنی گردن پر سوار کر کے نہ لائے بایں حالت کہ وہ ممیا رہی ہو اور وہ شخص مجھ سے کہے: یا محمد! (ﷺ میری سفارش فرمایئے) اور میں کہوں گا: میں تیرے لیے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا، میں تو اللہ کا حکم پہنچا چکا ہوں، اسی طرح کوئی شخص اونٹ کو اپنی گردن پر سوار کر کے نہ لائے بایں حالت کہ وہ بلبلا رہا ہو، وہ شخص مجھ سے کہے: یا محمد! (ﷺ میری شفاعت کیجیے) اور میں کہہ دوں کہ میں تیرے لیے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا، میں تو اللہ کا پیغام پہنچا چکا ہوں۔''

فائدہ: واضح رہے کہ مذکورہ عذاب ہر اس شخص کو دیا جائے گا جو اپنے حیوانات کی زکاۃ نہیں دے گا، خواہ انکار کرتے ہوئے زکاۃ نہ دے یا بخل کے طور پر اسے ادا نہ کرے۔[1]

١٤٠٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ، يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ، يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ». ثُمَّ تَلَا ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ﴾ اَلْآيَةَ [آل عمران: ١٨٠]. [انظر: ٤٥٦٥، ٤٦٥٩، ٦٩٥٧]

[1403] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جسے مال و دولت سے نوازے اور وہ اس کی زکاۃ ادا نہ کرے تو اس کا یہ مال قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل میں لایا جائے گا جس کے دونوں جبڑوں سے زہریلی جھاگ بہہ رہی ہوگی اور وہ طوق کی طرح اس کی گردن میں پڑا ہوگا اور اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں'' اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے مندرجہ ذیل آیت تلاوت فرمائی: (جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے نوازا اور پھر وہ بخل سے کام لیتے ہیں وہ اس خیال میں نہ رہیں (کہ یہ بخیلی ان کے حق میں اچھی ہے، نہیں، بلکہ یہ ان کے حق میں انتہائی بری ہے۔ جو کچھ وہ اپنی کنجوسی سے جمع کر رہے ہیں وہی قیامت کے روز ان کے گلے کا طوق بن جائے گا۔)

(٤) بَابُ مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

باب: 4- جس مال کی زکاۃ ادا کردی جائے وہ کنز نہیں رہتا

لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ».

ارشاد نبوی ہے: ''پانچ اوقیہ سے کم میں زکاۃ نہیں ہے۔''

١٤٠٤ - وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ: ﴿وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَ

[1404] حضرت خالد بن اسلم سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ نکلے تو ان سے ایک اعرابی نے دریافت کیا کہ ارشاد باری تعالیٰ: ''جو لوگ سونے اور چاندی کو جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔'' کا کیا مطلب ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر

1 فتح الباري: 339/3.

وَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ﴾ [التوبة: ٣٤] قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا فَوَيْلٌ لَّهُ، إِنَّمَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ، فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللهُ طُهْرًا لِّلْأَمْوَالِ. [انظر: ٤٦٦١]

ؓ نے جواب دیا: جس نے مال جمع کیا اور اس کی زکاۃ نہ ادا کی، اس کے لیے ہلاکت ہے۔ اور آیت میں مذکورہ وعید زکاۃ کے نازل ہونے سے پہلے تھی، جب زکاۃ کا حکم نازل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اموال کی پاکیزگی کا ذریعہ بنادیا۔

١٤٠٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ: قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ». [انظر: ١٤٤٧، ١٤٥٩، ١٤٨٤]

[1405] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکاۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکاۃ نہیں اور پانچ وسق سے کم (غلے) میں زکاۃ نہیں۔''

فائدہ: ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہے اور پانچ اوقیہ میں دوسو درہم ہوتے ہیں جو ساڑھے باون تولے کے برابر ہیں۔ اس سے کم مقدار میں زکاۃ نہیں۔ اسی طرح ایک وسق ساٹھ صاع کا ہے اور ایک صاع دوکلوگرام اور سوگرام (2100 گرام) کے برابر ہے۔ پانچ وسق چھ صد تیس (630) کلوگرام کے برابر ہے۔ اس سے کم مقدار غلے میں کوئی زکاۃ نہیں۔

١٤٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: سَمِعَ هُشَيْمًا: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا أَنَا بِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَنْزَلَكَ مَنْزِلَكَ هٰذَا؟ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفْتُ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ فِي: ﴿وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ﴾ [التوبة: ٣٤] قَالَ مُعَاوِيَةُ: نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ. فَقُلْتُ: نَزَلَتْ فِينَا وَفِيهِمْ، فَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فِي ذٰلِكَ، وَكَتَبَ إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَشْكُونِي، فَكَتَبَ إِلَيَّ عُثْمَانُ: أَنِ اقْدَمِ الْمَدِينَةَ، فَقَدِمْتُهَا، فَكَثُرَ عَلَيَّ النَّاسُ

[1406] حضرت زید بن وہب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ربذہ سے گزرا تو وہاں حضرت ابوذر ؓ دکھائی دیے، میں نے ان سے دریافت کیا: آپ یہاں کیوں آگئے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: میں شام میں تھا، میرا اور حضرت معاویہ ؓ کا اس آیت کریمہ کے متعلق اختلاف ہوگیا: ''جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور انھیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خبر دو۔'' حضرت معاویہ ؓ کا کہنا ہے کہ یہ آیت اہل کتاب کے متعلق نازل ہوئی جبکہ میرا موقف ہے کہ مذکورہ آیت ہمارے اور اہل کتاب دونوں کے متعلق ہے۔ اس آیت کے متعلق اختلاف کے نتیجے میں ہمارے درمیان کچھ تلخی پیدا

حَتَّى كَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْنِي قَبْلَ ذٰلِكَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لِي: إِنْ شِئْتَ تَنَحَّيْتَ فَكُنْتَ قَرِيبًا. فَذَاكَ الَّذِي أَنْزَلَنِي هٰذَا الْمَنْزِلَ، وَلَوْ أَمَّرُوا عَلَيَّ حَبَشِيًّا لَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ. [انظر: ٤٦٦٠]

ہوگئی تو انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بذریعہ خط میری شکایت کی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے خط لکھا کہ تم مدینہ چلے آؤ، چنانچہ میں مدینہ چلا آیا تو میرے ہاں لوگوں کا اس قدر ہجوم ہونے لگا گویا انھوں نے مجھے پہلے کبھی دیکھا ہی نہ تھا، پھر میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے لوگوں کے ہجوم کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا: اگر تم مناسب خیال کرو تو مدینہ سے ہٹ کر کسی دوسری قریبی جگہ الگ قیام اختیار کر لو۔ بس یہی بات مجھے یہاں (ربذہ) لے آئی ہے۔ اگر وہ کسی حبشی کو بھی میرا امیر مقرر کر دیں تو میں اس کی بھی سنوں گا اور اطاعت کروں گا۔

١٤٠٧ - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: جَلَسْتُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ بْنُ الشِّخِّيرِ أَنَّ الْأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ: جَلَسْتُ إِلٰى مَلَإٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَجَاءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعَرِ وَالثِّيَابِ وَالْهَيْئَةِ، حَتَّى قَامَ عَلَيْهِمْ، فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِمْ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، ثُمَّ يُوضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ، وَيُوضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهِ، يَتَزَلْزَلُ. ثُمَّ وَلّٰى فَجَلَسَ إِلٰى سَارِيَةٍ، وَتَبِعْتُهُ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، وَأَنَا لَا أَدْرِي مَنْ هُوَ، فَقُلْتُ لَهُ: لَا أُرَى الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرِهُوا الَّذِي قُلْتَ. قَالَ: إِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا.

[1407] حضرت احنف بن قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص پراگندہ بالوں، موٹے کپڑوں اور سادہ شکل وصورت میں وہاں آیا اور کھڑے ہو کر سلام کیا، پھر کہا: مال جمع کرنے والوں کو ایسے گرم پتھر کی خوشخبری سناؤ جسے جہنم کی مٹی میں تپایا جائے گا، پھر اسے ان کی چھاتی پر رکھا جائے گا جو مونڈھے کی طرف سے پار ہو جائے گا، پھر اسے کندھے کے پٹھے پر رکھا جائے گا تو وہ چھاتی سے پار ہو جائے گا۔ اسی طرح وہ پتھر برابر ڈھلکتا رہے گا، اس کے بعد وہ شخص وہاں سے چل دیا اور ایک ستون کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ میں اس کے پیچھے گیا اور اس کے قریب بیٹھ گیا، مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ میں نے ان سے عرض کیا: یہ لوگ تو آپ کی بات کو پسند نہیں کرتے۔ انھوں نے فرمایا کہ یہ لوگ کچھ نہیں سمجھتے۔

١٤٠٨ - قَالَ لِي خَلِيلِي - قَالَ: قُلْتُ: وَمَنْ

[1408] انھوں (ابوذر رضی اللہ عنہ) نے کہا: میرے خلیل ﷺ

خَلِيلُكَ؟ قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ-: يَا أَبَا ذَرٍّ! أَتُبْصِرُ أُحُدًا؟» قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ، وَأَنَا أُرَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَّهُ، قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ»، وَإِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ، إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا، وَلَا وَاللهِ! لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا، وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ، حَتَّى أَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ.

[راجع: ١٢٣٧]

نے فرمایا ہے...... میں نے عرض کیا: آپ کے خلیل کون ہیں؟ انھوں نے کہا: نبی ﷺ...... : "اے ابوذر! اُحد پہاڑ کو دیکھتے ہو؟" ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سورج کی طرف نظر کی کہ کتنا دن باقی رہ گیا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی کسی ضرورت کے لیے بھیجنا چاہتے ہیں، میں نے عرض کیا: جی ہاں (میں احد پہاڑ کو دیکھ رہا ہوں۔) آپ نے فرمایا: "اگر میرے پاس احد کے برابر سونا ہو تو میں پسند کروں گا کہ تین دینار کے علاوہ سب کا سب خرچ کر دوں۔" یہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں بلکہ دھڑا دھڑ دنیا جمع کر رہے ہیں۔ اللہ کی قسم! نہ تو میں ان سے دنیا مانگتا ہوں اور نہ ان سے دین کے متعلق سوال ہی کروں گا تا آنکہ میں اللہ تعالیٰ سے جاملوں۔

(٥) بَابُ إِنْفَاقِ الْمَالِ فِي حَقِّهِ

باب:5- مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

١٤٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا».

[راجع: ٧٣]

[1409] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "قابل رشک تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا ہو اور اسے حق کے راستے میں خرچ کرنے کی توفیق بھی دی ہو اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم و دانش کی نعمت سے نوازا، وہ اس کے ساتھ فیصلے کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔"

فائدہ: اس حدیث میں لفظ حسد، رشک کے معنی میں استعمال ہوا ہے، رشک یہ ہے کہ انسان کسی میں اچھی صفت دیکھ کر اپنے لیے اس کی تمنا کرے۔ اگر مقصود یہ ہو کہ اس سے یہ نعمت چھن جائے اور مجھے حاصل ہو جائے تو اسے حسد کہا جاتا ہے اور یہ قابل مذمت ہے۔

(٦) بَابُ الرِّيَاءِ فِي الصَّدَقَةِ

باب:6- صدقے میں ریاکاری کرنا

لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُبْطِلُوا۟

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اے ایمان والو! اپنے صدقات

صَدَقَـٰتِكُم بِٱلْمَنِّ وَٱلْأَذَىٰ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَٱللَّهُ لَا يَهْدِي ٱلْقَوْمَ ٱلْكَـٰفِرِينَ﴾ [البقرة: ٢٦٤].

کو احسان جتلا کر اور دکھ پہنچا کر ضائع مت کرو جیسے وہ شخص ضائع کرتا ہے جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا، ایسے شخص کی مثال یوں ہے جیسے ایک صاف اور چکنا پتھر ہو جس پر مٹی کی تہ جمی ہو، پھر اس پر موسلا دھار بارش برسے تو مٹی بہہ جائے اور پتھر کا پتھر باقی رہ جائے، اس طرح خرچ کرنے سے اگر وہ کچھ کماتے بھی ہیں تو بھی ان کے ہاتھ کچھ نہ آئے گا اور اللہ تعالیٰ کافروں کو سیدھی راہ نہیں دکھاتا۔"

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿صَلْدًا﴾ [البقرة: ٢٦٤]: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ: ﴿وَابِلٌ﴾ [البقرة: ٢٦٥]: مَطَرٌ شَدِيدٌ. وَالطَّلُّ: اَلنَّدٰى.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صَلْدًا سے مراد صاف اور چکنا پتھر ہے جس پر کوئی چیز نہ ہو۔ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وَابِلٌ سے مراد موسلا دھار بارش ہے اور طَلٌّ کے معنی شبنم ہیں۔

(٧) بَابٌ: لَا تُقْبَلُ صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُولٍ، وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ

باب: 7- خیانت کے مال سے صدقہ قبول نہیں کیا جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ صرف حلال اور پاکیزہ کمائی کا صدقہ قبول کرتا ہے

لِقَوْلِهِ: ﴿قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَآ أَذًى﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿حَلِيمٌ﴾ [البقرة: ٢٦٣]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اچھی بات اور درگزر کرنا ایسے صدقے سے بہتر ہے جس کے بعد ایذا دی جائے (اور اللہ بے نیاز اور) بردبار ہے۔"

(٨) بَابُ الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ

باب: 8- پاک کمائی سے صدقہ کرنا

لِقَوْلِهِ: ﴿وَيُرْبِي ٱلصَّدَقَـٰتِ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ۝ إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا۟ ٱلزَّكَوٰةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ [البقرة: ٢٧٦، ٢٧٧]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "(اللہ تعالیٰ) صدقات کی پرورش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے گناہ گار انسان کو پسند نہیں کرتا۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کیے، نماز قائم کرتے رہے اور زکاۃ دیتے رہے ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے، انھیں نہ کوئی خوف ہوگا

اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

١٤١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِينَارٍ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، وَإِنَّ اللهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ». تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ. وَقَالَ وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، وَسُهَيْلٌ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٧٤٣٠]

[1410] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ دیتا ہے...... اور اللہ تعالیٰ حلال و پاکیزہ چیزوں ہی کو قبول کرتا ہے...... اللہ تعالیٰ اس صدقے کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے، پھر اسے دینے والے کی خاطر بڑھاتا ہے، جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے کے بچے کو پال کر بڑھاتا ہے، حتی کہ وہ کھجور پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔''

سلیمان نے عبداللہ بن دینار سے روایت کرنے میں عبدالرحمٰن کی متابعت کی ہے۔ ورقاء نے ابن دینار سے اس نے سعید بن یسار سے، اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے اس روایت کو بیان کرتے ہیں۔ مسلم بن ابی مریم، زید بن اسلم اور سہیل نے ابو صالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

(٩) بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ

باب: 9- صدقہ دینا چاہیے قبل اس زمانہ کے جب کوئی صدقہ نہ لے گا

١٤١١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا، يَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا». [انظر: ١٤٢٤، ٧١٢٠]

[1411] حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے: ''لوگو! صدقہ کرو کیونکہ تم پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لیے ہوئے پھرے گا مگر کوئی شخص ایسا نہیں ملے گا جو اس کو قبول کرے۔ جسے دینے لگے گا وہ جواب دے گا: اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا لیکن آج تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔''

١٤١٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ، فَيَفِيضَ، حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ، فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لَا أَرَبَ لِي». [راجع: ٨٥]

[1412] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک تمھارے پاس مال کی اس قدر فراوانی نہ ہوجائے کہ وہ بہنے لگے یہاں تک کہ مالدار کو یہ چیز پریشان کردے گی کہ اس کے صدقے کو کون قبول کرے؟ نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ ایک آدمی دوسرے کو مال پیش کرے گا تو وہ جواب دے گا: مجھے تو اس کی ضرورت نہیں۔''

١٤١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ: أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ: حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ، وَالْآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ، حَتَّى تَخْرُجَ الْعِيرُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ، وَأَمَّا الْعَيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ، لَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ. ثُمَّ لَيَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ، وَلَا تُرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ: أَلَمْ أُوتِكَ مَالًا؟ فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ: أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولًا؟ فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ، ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ، فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ [وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ] فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ».

[انظر: ١٤١٧، ٣٥٩٥، ٦٠٢٣، ٦٥٣٩، ٦٥٤٠، ٦٥٦٣، ٧٤٤٣، ٧٥١٢]

[1413] حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا، اس دوران میں دو آدمی آئے۔ ایک نے غربت وتنگ دستی کا شکوہ کیا اور دوسرے نے چوری اور ڈاکا زنی کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''راستے کی بدامنی کے متعلق تو تھوڑی مدت گزرے گی کہ مکہ تک ایک قافلہ بغیر کسی محافظ کے جائے گا، باقی رہی تنگ دستی تو قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم میں سے ایک اپنا صدقہ لے کر پھرے گا مگر اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا، پھر (قیامت کے دن) تم میں سے ہر شخص اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا جبکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوگا اور نہ کوئی ترجمان ہی ہوگا جو اس کی گفتگو نقل کرے، بلاشبہ پھر اللہ اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال نہ دیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں! پھر اللہ فرمائے گا: کیا میں نے تیرے پاس ایک عظیم پیغمبر نہیں بھیجا تھا؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں! پھر وہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو آگ کے علاوہ اسے وہاں کوئی چیز نظر نہیں آئے گی اور اپنی بائیں طرف نظر ڈالے گا تو ادھر بھی سوائے آگ کے کچھ نہیں ہوگا، لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو ہر ممکن آگ سے بچنا چاہیے اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی دے، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اچھی بات ہی کہہ

دے (کیونکہ یہ بھی صدقہ ہے)۔“

١٤١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ، وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ، مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ».

[1414] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”لوگوں پر ایسا وقت ضرور آئے گا کہ آدمی صدقے کا سونا لے کر پھرے گا اور وہ کسی شخص کو نہ پائے گا جو اس کو قبول کرے۔ اور انسان یہ منظر بھی دیکھے گا کہ مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کی وجہ سے چالیس عورتیں اس کے ہاں پناہ گزیں ہوں گی۔“

(١٠) بَابٌ: اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَالْقَلِيلِ مِنَ الصَّدَقَةِ

باب: 10- آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ٹکڑا اور تھوڑا سا صدقہ ہی کیوں نہ ہو

﴿وَمَثَلُ ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُمُ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فِيهَا مِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ﴾ [البقرة: ٢٦٥، ٢٦٦].

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال خرچ کرتے ہیں ...... اس میں ہر طرح کے پھل ہوں۔“

١٤١٥ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ هُوَ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ، فَقَالُوا: مُرَائِيٌّ، وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ، فَقَالُوا: إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعِ هٰذَا، فَنَزَلَتْ: ﴿ٱلَّذِينَ يَلْمِزُونَ ٱلْمُطَّوِّعِينَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ فِى ٱلصَّدَقَٰتِ وَٱلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ الْآيَةَ [التوبة: ٧٩]. [انظر: ١٤١٦، ٤٦٦٨، ٤٦٦٩]

[1415] حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صدقہ کرنے کی آیت نازل ہوئی تو ہم بوجھ اٹھا کر مزدوری کرتے تھے۔ ایک شخص آیا اور اس نے بہت سا صدقہ دیا تو لوگوں نے کہا: یہ تو ریاکار ہے، پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے ایک صاع صدقہ دیا تو کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ اس صاع کے صدقے سے بے نیاز ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ”وہ لوگ جو ان اہل ایمان پر طعنہ زنی کرتے ہیں جو خوشی سے زیادہ صدقہ دیتے ہیں اور ان سے بھی مذاق کرتے ہیں جو محنت سے کما کر لاتے ہیں (یہ منافق ان کا مذاق اڑاتے ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں مذاق کا بدلہ دے گا اور ان کے لیے المناک عذاب ہوگا)۔“

فائدہ: یہ طعنہ زنی اور مذاق کرنے والے کم بخت منافق لوگ تھے، انھیں کسی طرح بھی چین نہیں آتا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آٹھ ہزار درہم صدقہ کیا تو انھیں ریاکار کہنے لگے اور ابوعقیل رضی اللہ عنہ نے محنت مزدوری کرکے ایک صاع کھجور بطور

صدقہ دی تو ان سے مذاق کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی کیا ضرورت ہے، انھیں معلوم نہیں کہ اللہ کے ہاں مقدار نہیں بلکہ معیار کی قدر و قیمت ہے۔ وہاں تو دل کا اخلاص دیکھا جاتا ہے، اس کی موجودگی میں ایک صاع کھجور بھی بہت ہے۔

١٤١٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ، وَإِنَّ لِبَعْضِهِمُ الْيَوْمَ لَمِائَةَ أَلْفٍ. [راجع: ١٤١٥]

[1416] حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ ہمیں صدقے کا حکم دیتے تو ہم میں سے کوئی بازار جاتا اور بوجھ اٹھا کر مزدوری کرتا، اجرت میں جو ایک مد ملتا اسے صدقہ کر دیتا، مگر آج یہ حالت ہے کہ بعض انھی لوگوں کے پاس ایک لاکھ درہم موجود ہیں۔

١٤١٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ مَعْقِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ». [راجع: ١٤١٣]

[1417] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ تمھیں کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کرنا پڑے۔''

١٤١٨ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ». [انظر: ٥٩٩٥]

[1418] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک عورت سوال کرتی ہوئی آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں، اس وقت میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا، میں نے وہی کھجور اسے دے دی۔ اس نے اسے اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور خود اس سے کچھ نہ کھایا، پھر جب وہ چلی گئی اور نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا جس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ان بیٹیوں کی وجہ سے کسی تکلیف میں مبتلا ہوا اس کے لیے یہ لڑکیاں آگ سے پردہ بن جائیں گی۔''

(١١) بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الشَّحِيحِ الصَّحِيحِ

باب: 11- تندرست اور حریص کے صدقے کی فضیلت

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَأَنفِقُوا مِن مَّا رَزَقْنَٰكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ﴾ الْآيَةَ [المنافقون: ١٠] وَقَوْلِهِ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوٓا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَٰكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ﴾ الْآيَةَ [البقرة: ٢٥٤].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو کچھ ہم نے تمھیں رزق دیا ہے، اس میں سے خرچ کرو قبل ازیں کہ تم میں سے کسی کو موت آئے......''

نیز فرمان الٰہی ہے: ''ایمان والو! جو رزق ہم نے تمھیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو، قبل ازیں کہ وہ دن آئے جب خرید و فروخت نہ ہوگی......''

١٤١٩ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: «أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ، وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ، قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ». [انظر: ٢٧٤٨]

[1419] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! کون سا صدقہ اجر و ثواب میں سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ صدقہ جو تندرستی کی حالت میں ہو جبکہ تجھ پر مال کی حرص کا بھی غلبہ ہو، تجھے ناداری کا اندیشہ بھی ہو اور تونگری کی خواہش بھی۔ اس وقت کا انتظار نہ کر جب دم حلق میں آجائے تو اس وقت وصیت کرے کہ فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا لکھ دو، حالانکہ اب تو وہ از خود ہی فلاں (اور فلاں) کا ہو چکا ہوگا۔''

بَابٌ:

باب: - بلا عنوان

١٤٢٠ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا؟ قَالَ: «أَطْوَلُكُنَّ يَدًا»، فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا، فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ، وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ، وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ.

[1420] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی کچھ بیویوں نے آپ سے عرض کیا: وفات کے بعد ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ کو ملے گی؟ آپ نے فرمایا: ''جس کا ہاتھ تم سب میں لمبا ہے۔'' چنانچہ انھوں نے چھڑی لے کر اپنے ہاتھ ناپنے شروع کر دیے تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ سب سے بڑا نکلا (مگر سب سے پہلے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔) تب ہم لوگوں نے سمجھ لیا کہ ہاتھ کی لمبائی سے مراد خیرات کرنا تھا، چنانچہ وہ (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) ہم سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے جا ملیں۔ انھیں صدقہ دینے کا بہت شوق تھا۔

(١٢) بَابُ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ

وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُم بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ [البقرة: ٢٧٤].

باب:12- علانیہ صدقہ کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جولوگ اپنے مال خرچ کرتے ہیں، دن رات، کھلے اور چھپے (انھیں اپنے رب سے اس کا اجر ضرور ملے گا، ایسے لوگوں کو نہ کچھ خوف ہوگا) اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے۔''

(١٣) بابُ صَدَقَةِ السِّرِّ

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ». وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿إِن تُبْدُوا۟ ٱلصَّدَقَٰتِ فَنِعِمَّا هِىَ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا ٱلْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ اَلْآيَةَ [البقرة: ٢٧١].

باب:13- پوشیدہ صدقہ کرنا

حضرت ابوہریرہ ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''وہ آدمی (بھی قیامت کے دن اللہ کے سائے میں ہوگا) جس نے صدقہ کیا اور اس کو چھپایا حتی کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہوسکا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا کیا ہے۔'' ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تم اپنے صدقات ظاہر کرو تو بھی اچھا ہے اور اگر تم خفیہ طور پر فقراء کو صدقہ دو تو یہ تمھارے لیے زیادہ بہتر ہے۔''

(١٤) [بَابٌ]: إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ

١٤٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ رَجُلٌ: لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ

باب: 14- اگر نادانستہ طور پر کسی مال دار کو صدقہ دے دیا جائے؟

[1421] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص نے طے کیا کہ آج میں صدقہ دوں گا، جب وہ صدقہ لے کر نکلا تو اس نے لاعلمی میں ایک چور کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح کے وقت لوگوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں کہ ایک چور کو صدقہ دے دیا گیا ہے، اس شخص نے کہا: اے میرے معبود! تعریف صرف تیرے لیے ہے، اچھا میں آج پھر صدقہ دوں گا، چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اب (نادانستہ طور پر) ایک زانیہ کو دے دیا، صبح کے وقت

عَلٰی زَانِيَةٍ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلٰی زَانِيَةٍ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلٰی غَنِيٍّ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ، وَعَلٰی زَانِيَةٍ، وَعَلٰی غَنِيٍّ. فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰی سَارِقٍ، فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ. وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَعْتَبِرَ، فَيُنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللهُ».

لوگ پھر باتیں بنانے لگے کہ گزشتہ رات ایک زانیہ کو خیرات دی گئی جس پر اس شخص نے کہا: اے میرے معبود! سب تعریف تیرے ہی لیے ہے، میرا صدقہ تو زانیہ کے ہاتھ لگ گیا، اچھا میں کچھ اور صدقہ دوں گا، چنانچہ وہ پھر صدقہ لے کر نکلا تو اس دفعہ (انجانے میں) ایک مالدار کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح کے وقت لوگوں میں پھر چرچا ہوا کہ ایک امیر آدمی کو صدقہ دے دیا گیا ہے۔ اس شخص نے کہا: اے میرے معبود! تعریف صرف تیرے لیے ہے، میرا صدقہ ایک مرتبہ چور کو ملا، پھر ایک بدکار عورت کو، اس کے بعد ایک مالدار شخص کو۔ (آخر یہ ماجرا کیا ہے؟) چنانچہ اسے (خواب میں) ایک شخص ملا، اس نے بتایا کہ تمھارا (صدقہ قبول ہو گیا) جو صدقہ چور کو ملا تو ممکن ہے وہ چوری سے باز آجائے، اسی طرح زانیہ کو جو صدقہ ملا تو شاید وہ زنا سے رک جائے اور جو صدقہ مالدار کو ملا تو ممکن ہے کہ وہ عبرت حاصل کرے اور جو اللہ نے اسے دیا ہے اس میں سے خرچ کرے۔''

(١٥) بَابٌ: إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

باب: 15- اپنے بیٹے کو لاشعوری طور پر صدقہ دینا

١٤٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ: حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَا وَأَبِي وَجَدِّي، وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِي، وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا، فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَالَ: وَاللهِ! مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ، فَخَاصَمْتُهُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ! وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ!».

[1422] حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں، میرے باپ اور میرے دادا نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، پھر آپ ہی نے میری منگنی کی اور نکاح بھی کرایا، ایک دن میں آپ کے پاس یہ مقدمہ لے کر گیا کہ میرے باپ یزید رضی اللہ عنہ نے خیرات کی کچھ اشرفیاں نکال کر مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ دیں (تاکہ وہ انھیں تقسیم کر دے) چنانچہ میں گیا اور وہ اشرفیاں اس سے لے کر اپنے گھر چلا آیا۔ میرے والد کو پتہ چلا تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تجھے دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ بالآخر میں یہ مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا تو

آپ نے فرمایا: ''یزید! تمھاری نیت پوری ہو گئی۔ اے معن! جو تم نے لیا ہے وہ تمھارا ہے۔''

فائدہ: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ باپ اگر اپنی اولاد میں سے کسی حقدار کو صدقہ وخیرات دیتا ہے تو اسے رجوع کا حق نہیں، البتہ ہبہ وغیرہ کو واپس لینے کا حق باپ کے لیے بدستور قائم رہتا ہے۔

(١٦) بَابُ الصَّدَقَةِ بِالْيَمِينِ

باب: 16 - دائیں ہاتھ سے صدقہ کرنا

١٤٢٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ تَعَالٰى فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَدْلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ. وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ». [راجع: ٦٦٠]

[1423] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ دے گا جس روز اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا: انصاف کرنے والا حکمران، وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھے، وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں ٹکا رہتا ہو، وہ دو شخص جو اللہ کے لیے دوستی کریں، جمع ہوں تو اس کے لیے اور جدا ہوں تو اس کے لیے، وہ شخص جسے کوئی خوبرو اور حسب ونسب والی عورت برائی کی دعوت دے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ شخص جو اس قدر پوشیدہ طور پر صدقہ دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ ہو کہ دایاں ہاتھ کیا خرچ کرتا ہے، ساتواں وہ شخص جو خلوت میں اللہ کو یاد کرے تو بے ساختہ اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑیں۔''

فائدہ: واضح رہے کہ حدیث میں مذکور اعزاز صرف سات قسم کے لوگوں کے لیے خاص نہیں بلکہ رحمت الٰہی کا یہ عالم ہے کہ دیگر احادیث میں اس قسم کے لوگوں کی تعداد تقریباً ستر تک پہنچتی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مختلف احوال وظروف کو مدنظر رکھتے ہوئے بیان فرمائی ہے، ان میں مرد یا عورت کے متعلق بھی حصر نہیں، بعض محدثین نے اس موضوع پر مستقل رسالے بھی لکھے ہیں۔ واللہ أعلم.

١٤٢٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

[1424] حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''صدقہ وخیرات کیا کرو، عنقریب تم پر ایک وقت آنے

يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «تَصَدَّقُوا، فَسَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ، يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ، فَيَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا». [راجع: ١٤١١]

والا ہے کہ آدمی اپنا صدقہ اٹھائے پھرے گا، دوسرا آدمی کہے گا: اگر تو گزشتہ کل میرے پاس لے آتا تو میں تجھ سے یہ صدقہ قبول کر لیتا لیکن آج مجھے تو اس کی ضرورت نہیں ہے۔"

(١٧) بَابُ مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهِ

باب: 17- جو شخص خود اپنے ہاتھ سے صدقہ دینے کے بجائے اپنے کسی خدمت گار کو اس کا حکم دے

وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «هُوَ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ».

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے: "وہ (خازن بھی) صدقہ دینے والوں میں سمجھا جائے گا۔"

١٤٢٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ، لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا». [انظر: ١٤٣٧، ١٤٣٩، ١٤٤٠، ١٤٤١، ٢٠٦٥]

[1425] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی عورت اپنے گھر کی اشیائے خور ونوش سے خیرات کرے اور اس کی نیت گھر کو اجاڑنے کی نہ ہو تو اس کو خیرات کرنے کا ثواب ہوگا، اس کے شوہر کو کمائی کرنے کا اجر ملے گا اور خزانچی کا بھی یہی حکم ہے۔ ان میں سے کوئی بھی دوسرے کے ثواب میں کمی کا باعث نہیں ہوگا۔"

(١٨) بَابٌ: لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى

باب: 18- صدقہ وہی ہے جس کے بعد بھی آدمی غنی رہے

وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ، أَوْ أَهْلُهُ مُحْتَاجٌ، أَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَالدَّيْنُ أَحَقُّ أَنْ يُقْضٰى مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْعِتْقِ وَالْهِبَةِ، وَهُوَ رَدٌّ عَلَيْهِ، لَيْسَ لَهُ أَنْ يُتْلِفَ أَمْوَالَ النَّاسِ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا

جو خود محتاج ہو یا اس کے اہل وعیال ضرورت مند ہوں، یا اس پر قرض ہو تو صدقے، غلام کو آزادی دینے اور ہبہ وغیرہ سے بہتر ہے کہ پہلے قرض ادا کیا جائے۔ یہ چیزیں اس کو واپس کی جائیں گی اسے حق نہیں پہنچتا کہ وہ صدقے کے بہانے لوگوں کے مال ضائع کرے۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی

أَتْلَفَهُ اللهُ» إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْرُوفًا بِالصَّبْرِ، فَيُؤْثِرَ عَلٰى نَفْسِهِ وَلَوْ كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ كَفِعْلِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ، وَكَذٰلِكَ آثَرَ الْأَنْصَارُ الْمُهَاجِرِينَ، وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُضَيِّعَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ. وَقَالَ كَعْبٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلٰى رَسُولِهِ ﷺ. قَالَ: «أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ». قُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ.

ہے: ''جو لوگوں سے مال لے کر اسے تلف کرنا چاہتا ہے اللہ اسے تلف کر دے گا۔'' الا یہ کہ جو شخص صبر میں مشہور ہو اور دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتا ہو اگر چہ اسے خود ضرورت ہو جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی ہے کہ انھوں نے اپنا سارا مال صدقہ کر دیا تھا اور اسی طرح انصار نے مہاجرین کو اپنے اوپر ترجیح دی تھی۔ اس کے علاوہ نبی ﷺ نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس بنا پر کسی شخص کو یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ صدقہ و خیرات کرنے کے بہانے لوگوں کے مال ضائع کرے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تھا: اللہ کے رسول! میری توبہ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ میں اپنے مال سے دست بردار ہو کر وہ سب کا سب اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر قربان کر دوں۔ آپ نے ان سے فرمایا تھا: ''اپنے مال کا کچھ حصہ اپنے لیے روک لو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے کہا: ٹھیک ہے میں اپنا خیبر والا حصہ روک لیتا ہوں۔

١٤٢٦ - **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ». [انظر: ١٤٢٨، ٥٣٥٥، ٥٣٥٦]

[1426] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بہتر صدقہ وہ ہے جسے صدقہ کرنے کے بعد مال داری قائم رہے اور ان لوگوں سے صدقے کی ابتدا کرو جن کی عیال داری کرتے ہو۔''

١٤٢٧ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ».

[1427] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور صدقے کی ابتدا ان لوگوں سے کرو جن کی تو عیال داری کرتا ہے۔ اور بہتر صدقہ وہ ہے جس کے بعد مال داری قائم رہے۔ اور جو کوئی لوگوں سے سوال کرنے سے پرہیز کرنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے بچاتا ہے، نیز جو لوگوں

سے بے نیاز ہونا چاہے اللہ اسے بے نیاز کر دیتا ہے۔"

١٤٢٨ - وَعَنْ وُهَيْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِهٰذَا. [راجع: ١٤٢٦]

[1428] حضرت وہیب سے روایت ہے، وہ ہشام سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے اپنے باپ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ (سابقہ) روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے مذکورہ احادیث کی روشنی میں یہ رہنمائی فرمائی ہے کہ انسان کے لیے صدقہ وخیرات کرنا اسی وقت سودمند ہے جب وہ شرعی حدود کو پیشِ نظر رکھے۔ کسی کو یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال سے بے نیاز ہو کر اپنی تمام جائیداد فی سبیل اللہ وقف کر دے اور اپنے ورثاء کو مفلس اور تنگ دست چھوڑ جائے، ایسا کرنے سے ورثاء کی حق تلفی ہوگی۔ ہاں! اگر کوئی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا صابر وشاکر مسلمان ہو تو اس کے لیے زیادہ سے زیادہ ایثار پیش کرنا جائز ہوگا مگر آج کل ایسی مثالیں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتیں۔

١٤٢٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْأَلَةَ: «اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ».

[1429] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور آپ نے صدقہ کرنے، سوال سے اجتناب کرنے اور دستِ سوال پھیلانے کا ذکر کیا (اس دوران میں آپ نے فرمایا): "اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ سوال کرنے والا ہے۔"

(١٩) بَابُ الْمَنَّانِ بِمَا أَعْطٰى

باب: 19- صدقہ دے کر احسان جتلانا

لِقَوْلِهِ: ﴿ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَآ أَنفَقُوا۟ مَنًّا وَلَآ أَذًى﴾ اَلْآيَةَ [البقرة: ٢٦٢].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں، پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتلاتے ہیں اور نہ دکھ دیتے ہیں۔"

(٢٠) بَابُ مَنْ أَحَبَّ تَعْجِيلَ الصَّدَقَةِ مِنْ يَوْمِهَا

باب: 20- صدقہ کرنے میں جلدی کرنی چاہیے

١٤٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ

[1430] حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ، فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ، فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ لَهُ فَقَالَ: «كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِّنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ فَقَسَمْتُهُ». [راجع: ٨٥١]

انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ہمیں نماز عصر پڑھائی، اس کے بعد جلد ہی گھر تشریف لے آئے، ابھی کچھ ہی دیر ٹھہرے تھے کہ باہر تشریف لائے، اس پر میں نے یا کسی اور نے دریافت کیا تو فرمایا: ”میں گھر میں صدقے کے مال سے ناخالص سونے کا ایک ٹکڑا چھوڑ آیا تھا، مجھے یہ بات پسند نہ تھی کہ اسے تقسیم کیے بغیر رات بسر کروں، اس لیے میں نے اسے تقسیم کر دیا ہے۔“

(٢١) بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا

باب: 21- صدقہ دینے پر آمادہ کرنا اور اس کے متعلق سفارش کرنا

١٤٣١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَدِيٌّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ، وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ. [راجع: ٩٨]

[1431] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ عید کے دن باہر تشریف لائے، دو رکعت نماز پڑھائی جبکہ اس کے پہلے اور بعد کوئی نماز نہ پڑھی، پھر آپ نے عورتوں کی طرف توجہ فرمائی، حضرت بلال ؓ آپ کے ہمراہ تھے، چنانچہ آپ نے عورتوں کو وعظ و نصیحت فرمائی اور انھیں صدقہ دینے کا حکم دیا تو عورتوں نے اپنے کنگن اور بالیاں (حضرت بلال ؓ کے کپڑے میں) ڈالنی شروع کر دیں۔

١٤٣٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ: «اِشْفَعُوا تُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ مَا شَاءَ». [انظر: ٦٠٢٧، ٦٠٢٨، ٧٤٧٦]

[1432] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی سائل آتا یا آپ سے کوئی حاجت طلب کی جاتی تو فرماتے: ”تم سفارش کر دیا کرو اس سے تمھیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبان پر جو چاہتا ہے فیصلہ کر دیتا ہے۔“

١٤٣٣ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا

[1433] حضرت اسماء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ».

کہا: نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''صدقہ وخیرات کومت روکو وگرنہ تم پر بندش کردی جائے گی۔''

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدَةَ، وَقَالَ: «لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ». [انظر: ١٤٣٤، ٢٥٩٠، ٢٥٩١]

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''صدقہ دینے کے لیے گن گن کر مت رکھو، وگرنہ اللہ بھی تمھیں گن گن کر ہی دے گا۔''

(٢٢) بَابُ الصَّدَقَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ

باب: 22- حسبِ استطاعت صدقہ دینا

١٤٣٤ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ، اِرْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ». [راجع: ١٤٣٣]

[1434] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا: ''اپنے مال کو سینت سینت کر مت رکھو ورنہ اللہ اپنی رحمت تم سے روک لے گا اور جس قدر ممکن ہو خرچ کرتی رہو۔''

(٢٣) بَابٌ: اَلصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطِيئَةَ

باب: 23- صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے

١٤٣٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنِ الْفِتْنَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَنَا أَحْفَظُهُ كَمَا قَالَ. قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِيءٌ، فَكَيْفَ قَالَ؟ قُلْتُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهُ الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْمَعْرُوفُ - قَالَ سُلَيْمَانُ: قَدْ كَانَ يَقُولُ:

[1435] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر ؓ نے ایک دفعہ فرمایا: تم میں سے کون ہے جسے فتنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث یاد ہو؟ میں نے کہا: جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا مجھے اسی طرح یاد ہے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: ہاں! تمھاری جرأت اس بارے میں قابل داد ہے، بتاؤ! آپ نے کیسے فرمایا تھا؟ میں نے کہا: آدمی کا فتنہ اپنے اہل وعیال، اولاد اور ہمسائے کے متعلق ہوتا ہے، نماز، صدقہ اور بھلی بات نیز

اَلصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ - قَالَ: لَيْسَ هٰذِهِ أُرِيدُ، وَلٰكِنِّي أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ. قَالَ: قُلْتُ: لَيْسَ عَلَيْكَ بِهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَأْسٌ، بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ. قَالَ: فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ: فَإِنَّهُ إِذَا كُسِرَ لَمْ يُغْلَقْ أَبَدًا. قَالَ: قُلْتُ: أَجَلْ. قَالَ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلْهُ. قَالَ: فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ: قُلْنَا: فَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً، وَذٰلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ.

[راجع: ٥٢٥]

اچھا کام اس کے لیے کفارہ ہے...... راویٔ حدیث سلیمان نے کہا: وہ یوں فرمایا کرتے تھے کہ نماز، صدقہ، اچھے کاموں کا حکم دینا اور برے کاموں سے روکنا یہ سب اس کا کفارہ بن جائیں گے..... حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میرا سوال اس کے متعلق نہیں بلکہ میں تو اس فتنے کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں جو سمندر کی لہروں کی طرح موجزن ہوگا۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ اس کے متعلق کوئی فکر نہ کریں کیونکہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند شدہ دروازہ ہے، آپ نے فرمایا: وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے عرض کیا: نہیں! بلکہ وہ دروازہ توڑا جائے گا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: جب وہ توڑا گیا تو پھر کبھی بند نہیں ہوگا۔ حضرت حذیفہ ؓ نے عرض کیا: ہاں! معاملہ کچھ ایسا ہی ہے۔ راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ ہم دروازے کے متعلق سوال کرنے سے ڈرے، اس لیے ہم نے مسروق سے کہا کہ تم حضرت حذیفہ ؓ سے اس دروازے کے متعلق دریافت کرو، چنانچہ حضرت مسروق نے حضرت حذیفہ ؓ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: وہ دروازہ خود عمر فاروق ؓ ہیں، ہم نے عرض کیا: کیا عمر فاروق جانتے تھے کہ آپ کی مراد کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں جیسے آنے والے کل سے پہلے رات کا ہونا یقینی ہے، یہ اس لیے کہ میں نے حضرت عمر فاروق ؓ کو ایک ایسی حدیث بیان کی ہے جو پہیلی یا چیستان نہیں ہے۔

(٢٤) بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

باب: 24- جو شخص بحالت شرک صدقہ کرے پھر مسلمان ہوجائے

١٤٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

[1436] حضرت حکیم بن حزام ؓ سے روایت ہے، وہ

هِشَامٌ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ أَوْ صِلَةِ رَحِمٍ، فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ». [انظر: ٢٢٢٠، ٢٥٣٨، ٥٩٩٢]

کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں زمانۂ جاہلیت میں عبادت کی نیت سے جو صدقہ دیتا تھا یا غلام آزاد کرتا اور صلہ رحمی کرتا تھا کیا ان کا مجھے کوئی اجر ملے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم ان نیکیوں کے ساتھ اسلام لائے ہو۔''

فائدہ: حسنات کی دو اقسام ہیں: * ایسی حسنات جن کا براہ راست عبادات سے تعلق نہیں ہے بلکہ وہ مکارم اخلاق اور انسانی ہمدردی سے متعلق ہیں، مثلاً: حلم و بردباری، غلام آزاد کرنا اور صدقہ وخیرات کرنا وغیرہ۔ حسنات کی یہ اقسام کافر کے لیے آخرت میں نافع ہوں گی۔ صلہ رحمی کے متعلق تو حدیث میں صراحت ہے کہ کافر کو بھی اس کے عوض دنیا میں عزت اور رزق میں کشادگی حاصل ہوتی ہے، لیکن اس قسم کی حسنات اخروی عذاب سے نجات کا باعث نہیں ہوں گی کیونکہ اس کے لیے ایمان شرط ہے، خواہ دھندلا سا ہی کیوں نہ ہو، البتہ ان کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ضرور ہوگی، مثلاً: نبی ﷺ کے چچا ابو طالب کا سارا بدن عذاب سے محفوظ ہوگا، صرف آگ کے جوتے ان کو پہنائے جائیں گے جن کی گرمی سے ان کا دماغ کھولتا رہے گا۔[1] * ایسی حسنات جن کا تعلق براہ راست عبادات سے ہے، مثلاً: نماز پڑھنا یا حج کرنا، ان کا دنیا یا آخرت میں کوئی اعتبار نہ ہوگا، ہاں! اگر مسلمان ہوجائے تو انھیں شمار کرلیا جائے گا۔ اگر مسلمان نہ ہوا اور حالت کفر پر موت آئی تو ایسی عبادات کو ھباءً منثورا کردیا جائے گا کیونکہ عبادات میں نیت ضروری ہے اور ایمان کے بغیر نیت معتبر نہیں ہوگی۔ دوسری قسم کی طاعات میں نیت شرط نہیں ہے۔

(٢٥) بَابُ أَجْرِ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِأَمْرِ صَاحِبِهِ غَيْرَ مُفْسِدٍ

باب: 25- خادم جب بحکم آقا صدقہ کرے تو اس کا ثواب بشرطیکہ اس کی نیت بگاڑ کی نہ ہو

١٤٣٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا، وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ». [راجع: ١٤٢٥]

[1437] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بیوی اپنے خاوند کی اشیائے خورونوش سے صدقہ کرے بشرطیکہ گھر تباہ کرنے کی نیت نہ ہو تو اسے صدقہ کرنے کا ثواب اور اس کے شوہر کو کمائی کرنے کا اجر ملے گا اور خازن کو بھی اسی طرح ثواب ملے گا۔''

1 صحيح البخاري، مناقب الأنصار، حديث: 3885.

فائدہ: نوکر اپنے مالک کے سامان میں تصرف کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا، اس لیے اسے صدقہ کرنے کے لیے اجازت لینا ضروری ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسی لیے بحکم آقا کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔[1]

١٤٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ - وَرُبَّمَا قَالَ: يُعْطِي - مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبًا بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ».

[انظر: ٢٢٦٠، ٢٣١٩]

[1438] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”وہ مسلمان خزانچی جو امانت دار ہو اور خوشی سے بلاکم وکاست اپنے آقا کا حکم نافذ کر دے اور چیز جس آدمی کو دینے کا حکم دیا گیا ہے اس کے حوالے کر دے تو وہ بھی خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہوگا۔ کبھی آپ ينفذ کی بجائے يعطي کا لفظ فرماتے، یعنی چیز دے دے (جس آدمی کو دینے کا حکم دیا گیا ہے اسے)۔“

(٢٦) بَابُ أَجْرِ الْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ أَوْ أَطْعَمَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ

باب: 26- عورت کا ثواب جبکہ وہ اپنے شوہر کے مال سے صدقہ کرے یا اس کے گھر سے کھانا کھلائے بشرطیکہ تباہی کی نیت نہ ہو

١٤٣٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي: «إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا»؛ ح: [راجع: ١٤٢٥]

[1439] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں: ”جب عورت اپنے شوہر کے گھر سے صدقہ کرے (تو اسے ثواب ملتا ہے)۔“

١٤٤٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، لَهَا أَجْرُهَا، وَلَهُ مِثْلُهُ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ، لَهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ».

[1440] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب عورت اپنے شوہر کے گھر سے کھانا کھلائے جبکہ وہ گھر کی تباہی کا ارادہ نہ رکھتی ہو تو اسے اجر ملے گا، اس کے شوہر کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا اور خازن کو بھی ثواب ملے گا، مرد کو کمائی کرنے کا اور عورت کو خرچ کرنے کی وجہ سے اجر دیا جائے گا۔“

1 فتح الباري: 382/3.

[راجع: ١٤٢٥]

١٤٤١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا، وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ». [راجع: ١٤٢٥]

[1441] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب عورت اپنے گھر کی اشیائے خوردونوش سے خرچ کرے جبکہ وہ گھر کی تباہی کا ارادہ نہ رکھتی ہو تو اسے اجر ملے گا، اس کے شوہر کو کمائی کرنے کا اجر دیا جائے گا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔''

(٢٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ۝ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ﴾ [الليل: ٥-١٠]

باب: 27- ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا، نیز بھلی باتوں کی تصدیق کی تو ہم اسے آسان راستے پر چلنے کی سہولت دیں گے، اس کے برعکس جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا رہا، نیز اس نے بھلائی کو جھٹلایا تو ہم اسے تنگی کے راستے پر چلنے کی سہولت دیں گے۔''

اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقَ مَالٍ خَلَفًا.

اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا عوض عطا فرما۔

١٤٤٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ [قَالَ]: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ أَبِي الْحُبَابِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا».

[1442] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب لوگ صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے اترتے ہیں، ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو نعم البدل عطا کر۔ اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! کنجوس کو تباہی و بربادی سے دوچار کر۔''

(٢٨) بَابُ مَثَلِ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ

باب: 28- صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال

١٤٤٣ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

[1443] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ کرنے والے اور بخیل کی

عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ»؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلٰى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَغَتْ أَوْ وَفَرَتْ عَلٰى جِلْدِهِ حَتّٰى تُخْفِيَ بَنَانَهُ، وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ. وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ». تَابَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي الْجُبَّتَيْنِ. [انظر: ١٤٤٤، ٢٩١٧، ٥٢٩٩، ٥٧٩٧]

مثال...... دوسری روایت کے مطابق کنجوس اور سخی کی مثال...... ان دو انسانوں کی طرح ہے جو سینے سے گردن تک لوہے کا لباس پہنے ہوئے ہیں، جب سخی خرچ کرنا چاہتا ہے تو وہ لباس کھل جاتا ہے یا اس کے جسم پر کشادہ ہو جاتا ہے اور بخیل جب خرچ کرنا چاہتا ہے تو اس کے لباس کی ہر کڑی اپنی جگہ پر جم جاتی ہے، وہ ہر چند اسے کھولنا چاہتا ہے مگر وہ کشادہ نہیں ہوتا۔'' حسن بن مسلم نے جبتین کا لفظ حضرت طاؤس سے بیان کرنے میں ابن طاؤس کی متابعت کی ہے۔

١٤٤٤ - وَقَالَ حَنْظَلَةُ عَنْ طَاوُسٍ: «جُنَّتَانِ». وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «جُنَّتَانِ». [راجع: ١٤٤٣]

[1444] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے جُنَّتَان کا لفظ ارشاد فرمایا ہے۔

فائدہ: اس مثال کی وضاحت اس طرح بھی ہے کہ سخی انسان کو اللہ تعالیٰ پردے میں رکھتا ہے جیسا کہ کرتا انسان کو چھپا لیتا ہے، اس طرح اللہ تعالیٰ سخی پر دنیا و آخرت میں پردہ ڈالتا ہے جبکہ بخیل کا کرتا اس کے گلے میں پھنسا رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کا جسم ننگا رہتا ہے جو اس کی ذلت اور رسوائی کا باعث بنتا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ بخیل کو دونوں جہانوں میں ذلیل و خوار کرتا ہے۔

(٢٩) بَابُ صَدَقَةِ الْكَسْبِ وَالتِّجَارَةِ

باب: 29- اپنی کمائی اور مال تجارت سے صدقہ کرنا

لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَنفِقُوا۟ مِن طَيِّبَٰتِ مَا كَسَبْتُمْ﴾ اَلْآيَةَ، إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿حَمِيدٌ﴾ [البقرة: ٢٦٧].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ایمان والو! جو کچھ تم نے کمایا اس میں سے اچھی چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ کرو...... اور جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ بے پروا ہے، قابل تعریف ہے۔''

(٣٠) بَابٌ: عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ

باب: 30- ہر مسلمان کے ذمے خیرات کرنا واجب ہے اگر میسر نہ ہو تو بھلی بات کو عمل میں لانا ہی خیرات ہے

١٤٤٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ». فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ! فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ؟ قَالَ: «يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ». قَالُوا: فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ؟ قَالَ: «يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ». قَالُوا: فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ؟ قَالَ: «فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ». [انظر: ٦٠٢٢]

[1445] حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہر مسلمان کے لیے خیرات کرنا ضروری ہے۔'' لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! اگر کسی کو میسر نہ ہو (تو کیا کرے؟) آپ نے فرمایا: ''وہ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے خود بھی فائدہ اٹھائے اور خیرات بھی کرے۔'' لوگوں نے پھر عرض کیا: اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو (تو کیا کرے؟) آپ نے فرمایا: ''وہ کسی ضرورت منداور ستم زدہ کی فریاد رسی کرے۔'' لوگوں نے پھر عرض کیا: اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو (تو کیا کرے؟) آپ نے فرمایا: ''اچھی بات پر عمل کرے اور بری بات سے باز رہے تو اس کے لیے یہی صدقہ ہے۔''

(٣١) بَابٌ: قَدْرُ كَمْ يُعْطٰى مِنَ الزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ؟ وَمَنْ أَعْطٰى شَاةً

باب: 31- زکاۃ یا صدقے سے (کسی ضرورت مند کو) کس قدر دینا چاہیے اور جس نے پوری بکری کسی کو صدقہ دی (تو اس کا کیا حکم ہے؟)

١٤٤٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: بُعِثَ إِلٰى نُسَيْبَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ فَأَرْسَلَتْ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مِنْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» فَقَالَتْ: لَا، إِلَّا مَا أَرْسَلَتْ بِهِ نُسَيْبَةُ مِنْ تِلْكَ الشَّاةِ. فَقَالَ: «هَاتِ فَقَدْ

[1446] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نسیبہ انصاریہ کے پاس صدقے کی ایک بکری بھیجی گئی، انھوں نے اس میں سے کچھ گوشت حضرت عائشہ ؓ کے ہاں بھیج دیا، نبی ﷺ (گھر تشریف لائے تو آپ) نے پوچھا: ''تمھارے پاس کچھ ہے؟'' حضرت عائشہ ؓ نے عرض کیا: اس بکری کا گوشت ہے جو نسیبہ نے بھیجا ہے، اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے ہی لے آؤ کیونکہ

بَلَغَتْ مَحِلَّهَا». [انظر: ١٤٩٤، ٢٥٧٩]

اپنے مقام پر پہنچ چکی ہے۔"

(٣٢) بَابُ زَكَاةِ الْوَرِقِ

باب:32- چاندی سے زکاۃ کا بیان

١٤٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ». حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو: سَمِعَ أَبَاهُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِهٰذَا. [راجع، ١٤٠٥]

[1447] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پانچ اونٹوں سے کم میں زکاۃ نہیں، پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکاۃ نہیں اور پانچ وسق غلے سے کم میں زکاۃ نہیں۔"

یحییٰ بن سعید کی روایت میں عمرو نے اپنے والد محترم یحییٰ مازنی سے سماع کی تصریح کی ہے۔

فائدہ: بیس دینار سونا کم وبیش ساڑھے سات تولے کے برابر ہے۔ موجودہ اعشاری نظام کے مطابق اس میں تقریباً 87 گرام ہوتے ہیں۔ عصر حاضر میں چونکہ سونا یا چاندی بطور کرنسی یا قیمت استعمال نہیں ہوتا اس لیے ہماری موجودہ کرنسی سونے یا چاندی کے نصاب کو پہنچ جائے تو اس سے چالیسواں حصہ بطور زکاۃ نکالا جائے۔ بہتر ہے کہ غرباء اور مساکین کے فائدے کے پیش نظر چاندی کے نصاب کو معیار بنایا جائے، یعنی اگر کسی کے پاس اس قدر مالیت کی کرنسی پڑی ہے جس سے 87 گرام سونا یا 612 گرام چاندی خریدی جا سکے اور اس پر سال گزر جائے تو اس کرنسی سے چالیسواں حصہ بطور زکاۃ ادا کیا جائے۔ دوسرے الفاظ میں 2.5 یعنی اڑھائی فی صد کے اعتبار سے زکاۃ ادا کی جائے۔ سونے اور چاندی کو ملا کر نصاب مکمل کرنا صحیح نہیں۔ واللہ أعلم.

(٣٣) بَابُ الْعَرْضِ فِي الزَّكَاةِ

باب: 33- زکاۃ میں سامان واسباب کا لینا دینا

وَقَالَ طَاوُسٌ: قَالَ مُعَاذٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِأَهْلِ الْيَمَنِ: اِئْتُونِي بِعَرْضٍ، ثِيَابٍ خَمِيصٍ أَوْ لَبِيسٍ فِي الصَّدَقَةِ مَكَانَ الشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ، أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَأَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ

حضرت طاؤس کہتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اہل یمن سے فرمایا: "تم میرے پاس جو اور مکئی کے بجائے چادر اور لباس کی صورت میں سامان زکاۃ لے آؤ کیونکہ اس میں تمھارے لیے آسانی اور مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے بہتری ہے۔ نبی ﷺ نے

احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ». وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ» فَلَمْ يَسْتَثْنِ صَدَقَةَ الْفَرْضِ مِنْ غَيْرِهَا، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا، وَلَمْ يَخُصَّ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مِنَ الْعُرُوضِ.

(حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے متعلق) فرمایا: ''خالد نے اپنی زرہیں اور اپنے ہتھیار اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں۔'' نیز نبی ﷺ نے (عید کے موقع پر عورتوں سے) فرمایا تھا: ''صدقہ دو اگرچہ زیورات ہی سے کیوں نہ ہو۔'' آپ نے سامان وغیرہ کے صدقے کا استثنا نہیں فرمایا، چنانچہ عورتیں اپنی بالیاں اور ہار دینے لگیں۔ الغرض آپ نے سامان وغیرہ سے سونے اور چاندی کو خاص نہیں کیا، ہر چیز سے زکاۃ دی جاسکتی ہے۔

١٤٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ «وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ». [انظر: ١٤٥٠، ١٤٥١، ١٤٥٣، ١٤٥٤، ١٤٥٥، ٢٤٨٧، ٣١٠٦، ٥٨٧٨، ٦٩٥٥]

[1448] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں زکاۃ کے وہ احکام لکھ کر دیے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر نازل فرمائے تھے، (ان میں یہ بھی تھا) کہ ''جس کسی پر صدقے میں ایک برس کی اونٹنی فرض ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو اور اس کے پاس دو برس کی اونٹنی ہو تو اس میں وہی قبول کر لی جائے اور صدقہ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں اسے واپس دے۔ اور اگر ایک سالہ اونٹنی زکاۃ میں مطلوب ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس دو سال کا نر اونٹ ہو تو وہی قبول کر لیا جائے مگر اس صورت میں اسے کوئی چیز واپس نہ کی جائے۔''

١٤٤٩ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ، فَأَتَاهُنَّ وَمَعَهُ بِلَالٌ نَاشِرَ ثَوْبِهِ، فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَّتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي. وَأَشَارَ أَيُّوبُ إِلَى أُذُنِهِ وَإِلَى حَلْقِهِ. [راجع: ٩٨]

[1449] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ نے خطبۂ عید سے پہلے نماز عید پڑھی اور آپ کو خیال ہوا کہ میں عورتوں کو وعظ نہیں سنا سکا ہوں، اس لیے آپ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے، چنانچہ آپ نے عورتوں کو وعظ فرمایا اور انھیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو عورتیں (اپنے ہار وغیرہ) ڈالنے لگیں۔ یہ حدیث بیان کرتے وقت ایوب راوی نے اپنے کان اور گلے کی طرف اشارہ

کیا، یعنی بالیاں اور ہار بطور صدقہ دینے لگیں۔

(٣٤) بَابٌ: لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ

باب: 34- (صدقے سے بچنے کے لیے) متفرق کو یکجا اور یکجا کو متفرق نہ کیا جائے

وَيُذْكَرُ عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُهُ.

سالم عن ابن عمر کے طریق سے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا جاتا ہے۔

١٤٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ

[1450] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں زکاۃ کے احکام لکھ کر دیے جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائے تھے: (ان میں سے ایک یہ تھا کہ) ''صدقے کے خوف سے متفرق مال کو یکجا اور یکجا کو متفرق نہ کیا جائے۔''

فائدہ: حدیث میں مذکور صورتوں کو سمجھنے کے لیے حیوانات سے زکاۃ کا نصاب پیش نظر ہونا چاہیے، سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم بکریوں کا نصاب اور اس سے شرح زکاۃ ذکر کرتے ہیں:

- 1 تا 39 بکریوں میں کوئی زکاۃ نہیں۔
- 40 تا 120 بکریوں میں ایک بکری۔
- 121 تا 200 بکریوں میں دو بکریاں۔
- 201 تا 300 بکریوں میں تین بکریاں۔
- 301 تا 400 بکریوں میں چار بکریاں۔
- 401 تا 500 بکریوں میں پانچ بکریاں۔

اس طرح آگے ہر سو کی تعداد پر ایک بکری مزید بطور زکاۃ دینا ہوگی۔ ممنوع صورتیں مالک نصاب اور صدقہ لینے والے کے اعتبار سے چار ہیں، مقصد یہ ہے کہ صدقے سے بچنے یا اسے کم مقدار میں ادا کرنے یا زیادہ لینے کے لیے مال زکاۃ میں جمع و تفریق نہ کی جائے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

مالک نصاب کے اعتبار سے	صدقہ وصول کرنے والے کے اعتبار سے
شراکت کی بنیاد پر دو شخصوں کی پچاس بکریاں ہیں، جن میں ایک بکری بطور زکاۃ دینا پڑتی ہے، جب صدقہ وصول کرنے والا آئے تو وہ پچیس، پچیس بکریاں الگ الگ کر لیں تاکہ کسی کو زکاۃ نہ دینا پڑے یا دو آدمیوں کی بطور شراکت دو سو بیس بکریاں ہیں،	دو آدمیوں کی الگ الگ پچیس پچیس بکریاں ہیں، ان میں سے کسی پر بھی زکاۃ واجب نہیں ہے لیکن صدقہ لینے والا انھیں یکجا کر کے ان سے ایک بکری وصول کر لے۔ دو آدمیوں کی سو بکریاں ہیں، ان پر ایک بکری زکاۃ

ان میں تین بکریاں زکاۃ واجب ہے، وہ زکاۃ کے وقت اپنی بکریاں الگ الگ کرلیں تاکہ دو بکریاں زکاۃ دی جائے۔ دو حضرات کی الگ الگ چالیس، چالیس بکریاں ہیں، نصاب کے اعتبار سے ہر ایک پر ایک ایک بکری زکاۃ واجب ہے، جب زکاۃ لینے والا آئے تو انھیں یکجا کرلیا جائے، اس صورت میں انھیں ایک ہی بکری دینا پڑے گی۔	واجب ہے لیکن صدقہ لینے والا انھیں الگ الگ کردے، اس طرح ایک کی پچاس بکریوں پر ایک اور دوسرے کی پچاس پر بھی ایک بکری وصول کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے صدقے سے بچنے یا زیادہ وصول کرنے کے پیش نظر اس سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ ایک فریب اور ناجائز حیلہ گری ہے۔

(۳۵) بَابٌ: مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

باب: 35- شراکت دار زکاۃ کا حصہ برابر برابر تقسیم کرلیں

وَقَالَ طَاوُسٌ وَعَطَاءٌ: إِذَا عَلِمَ الْخَلِيطَانِ أَمْوَالَهُمَا فَلَا يُجْمَعُ مَالُهُمَا. وَقَالَ سُفْيَانُ: لَا تَجِبُ حَتَّى يَتِمَّ لِهٰذَا أَرْبَعُونَ شَاةً، وَلِهٰذَا أَرْبَعُونَ شَاةً.

طاؤس اور عطاء نے کہا ہے کہ جب دو شخص شراکت دار اپنے اپنے اموال جانتے ہوں تو ان کے مال کو نہ جمع کیا جائے۔

سفیان ثوری نے کہا کہ زکاۃ اس وقت تک واجب نہیں ہوتی تا آنکہ ایک شریک کی چالیس اور دوسرے کی بھی چالیس بکریاں ہوں۔

۱۴۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ». [راجع: ۱٤٤٨]

[1451] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے وہ احکام زکاۃ لکھ کر دیے جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائے تھے (ان میں سے ایک یہ تھا کہ) ''جو مال دو شریکوں کا اکٹھا ہو تو وہ زکاۃ کی رقم بقدر حصہ برابر برابر ادا کریں۔''

فائدہ: حدیث میں ذکر کردہ صورت کی وضاحت یہ ہے کہ اگر دو شریکوں کی چالیس بکریاں ہیں تو ایک بکری بطور زکاۃ

دینی ہوگی، اب جس کے مال سے صدقہ وصول کرنے والا بکری لے گیا ہے دوسرا اسے اس کی نصف قیمت ادا کرے گا تاکہ حساب برابر ہو جائے۔

(٣٦) بَابُ زَكَاةِ الْإِبِلِ

باب: 36- اونٹوں کی زکاۃ

ذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اونٹوں کی زکاۃ کے متعلق حضرت ابوبکر صدیق، حضرت ابوذر غفاری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

١٤٥٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: «وَيْحَكَ، إِنَّ شَأْنَهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ، فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا». [انظر: ٢٦٣٣، ٣٩٢٣، ٦١٦٥]

[1452] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”تیرے لیے خرابی ہو، ہجرت کا معاملہ بڑا سخت ہے، کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں جن کی تو زکاۃ ادا کرتا ہے؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ”پھر تو دریاؤں کے اس پار عمل کرتا رہ، بے شک اللہ تعالیٰ تیرے اعمال سے کسی چیز کو ضائع نہیں کرے گا۔“

(٣٧) بَابُ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ

باب: 37- جس کے مال میں یک سالہ اونٹنی صدقہ پڑتی ہو لیکن اس کے پاس نہ ہو

١٤٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ ﷺ: «مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ، وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ،

[1453] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں وہ فرائض زکاۃ لکھ کر دیے جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا تھا (وہ احکام یہ تھے:) ”جس کے اونٹ اس تعداد کو پہنچ جائیں کہ ان کی زکاۃ چار سالہ اونٹ کا بچہ ہو جبکہ اس کے پاس چار سالہ بچہ نہ ہو بلکہ تین سالہ ہو تو اس سے تین سالہ بچہ لے لیا جائے اور اس کے ساتھ دو بکریاں بھی لے لی جائیں گی بشرطیکہ آسانی سے میسر

أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا . وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ. وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا. وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ. وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ، وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ». [راجع: ١٤٤٨]

ہوں، بصورت دیگر بیس درہم وصول کر لیے جائیں۔ اور جس کے ذمے تین سالہ بچہ ہو لیکن اس کے پاس تین سالہ کے بجائے چار سالہ ہو تو اس سے چار سالہ وصول کر لیا جائے اور صدقہ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں واپس کرے۔ اور اگر زکاۃ میں تین سالہ بچہ فرض ہو اور اس کے پاس تین سالہ کے بجائے دو سالہ مادہ بچہ ہو تو وہی قبول کر لیا جائے اور وہ (مال کا مالک) مزید اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں دے۔ اور اگر زکاۃ میں دو سالہ مادہ بچہ واجب ہو اور اس کے پاس تین سالہ بچہ موجود ہو تو صدقہ وصول کرنے والا وہی لے کر بیس درہم یا دو بکریاں (مالک کو) واپس کر دے۔ اگر زکاۃ میں دو سالہ بچہ واجب ہو اور اس کے پاس دو سالہ کے بجائے یک سالہ مادہ بچہ ہو تو وہی قبول کر لیا جائے لیکن وہ (مالک مال) اس کے ہمراہ بیس درہم یا دو بکریاں مزید دے۔''

(٣٨) بَابُ زَكَاةِ الْغَنَمِ

باب: 38- بکریوں کی زکاۃ

١٤٥٤ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُثَنَّى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ:

[1454] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے جب انھیں (زکاۃ وصول کرنے کے لیے) بحرین کی جانب روانہ کیا تو یہ دستاویز لکھ کر دی تھی:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. هٰذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَالَّتِي أَمَرَ اللهُ بِهَا رَسُولَهُ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ: «فِي كُلِّ أَرْبَعٍ وَّعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ، مِنْ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ احکام صدقہ ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے لیے مقرر فرمائے ہیں اور جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا ہے، لہٰذا جس مسلمان سے اس تحریر کے مطابق زکاۃ کا مطالبہ کیا جائے وہ اسے ادا کرے اور جس سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے وہ اضافہ نہ ادا کرے۔

كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِينَ إِلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثٰى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلَاثِينَ إِلٰى خَمْسٍ وَّأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثٰى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّأَرْبَعِينَ إِلٰى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ، فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَّسِتِّينَ إِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتًّا وَّسَبْعِينَ إِلٰى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدٰى وَتِسْعِينَ إِلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ، وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِّنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِّنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ، وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ: شَاةٌ، فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلٰى مِائَتَيْنِ: شَاتَانِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ إِلٰى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثٌ، فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا، وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا». [راجع: ١٤٤٨]

(اس کی تفصیل بایں طور ہے کہ) ''چوبیس اونٹ یا اس سے کم تعداد پر ہر پانچ میں ایک بکری فرض ہے، پچیس سے پینتیس تک یکسالہ مادہ اونٹنی (بنت مخاض)، چھتیس سے پینتالیس تک دو سالہ مادہ اونٹنی (بنت لبون)، چھیالیس سے ساٹھ تک تین سالہ مادہ اونٹنی (حقہ) جو قابل جفتی ہو۔ اکسٹھ سے پچھتر تک چار سالہ مادہ اونٹنی (جذعہ)، چھہتر سے نوے تک دو عدد دو سالہ مادہ اونٹنیاں (بنت لبون)، اکانوے سے ایک سو بیس تک دو عدد تین سالہ مادہ اونٹنیاں (حقہ) جو جفتی کے قابل ہوں، اگر اس سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس پر دو سالہ اونٹنی (بنت لبون) اور ہر پچاس پر تین سالہ اونٹنی (حقہ) ہے۔ اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان پر زکاۃ فرض نہیں، البتہ ان کا مالک اگر چاہے تو زکاۃ دے سکتا ہے۔ اگر پانچ اونٹ ہوں تو ان پر ایک بکری واجب ہے۔ بکریوں کی زکاۃ کے متعلق یہ ضابطہ ہے کہ جنگل میں چرنے والی بکریاں جب چالیس ہو جائیں تو ایک سو بیس تک ایک بکری دینا ہوگی، ایک سو اکیس سے دو سو تک دو بکریاں اور دو سو ایک سے تین سو تک تین بکریاں دینا ضروری ہیں۔ اگر بکریاں تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو میں ایک بکری دینا ہو گی اور اگر چالیس سے کم ہوں تو زکاۃ نہیں، ہاں! مالک دینا چاہے تو اس کی مرضی ہے۔ چاندی میں زکاۃ چالیسواں حصہ ہے بشرطیکہ دو سو درہم ہوں، اگر ایک سو نوے درہم ہیں تو ان پر کچھ زکاۃ نہیں، ہاں! اگر مالک دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔''

اونٹوں پر زکاۃ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(1)	1 تا 4 اونٹوں میں کوئی زکاۃ نہیں۔	(7)	36 تا 45 اونٹوں میں ایک بنت لبون۔
(2)	5 تا 9 اونٹوں میں ایک بکری۔	(8)	46 تا 60 اونٹوں میں ایک حقہ۔

(3)	10 تا 14 اونٹوں میں دو بکریاں۔
(4)	15 تا 19 اونٹوں میں تین بکریاں۔
(5)	20 تا 24 اونٹوں میں چار بکریاں۔
(6)	25 تا 35 اونٹوں میں ایک بنت مخاض۔

(9)	61 تا 75 اونٹوں میں ایک جذعہ۔
(10)	76 تا 90 اونٹوں میں دو بنت لبون۔
(11)	91 تا 120 اونٹوں میں دو حقے۔

120 اونٹوں سے زیادہ کے لیے یہ ضابطہ ہے کہ ہر چالیس کی تعداد پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس پر ایک حقہ ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(۳۹) بَابٌ: لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

باب: 39- زکاۃ میں بوڑھی یا عیب دار یا نر جانور نہ دیا جائے ہاں! اگر وصول کرنے والا چاہے

١٤٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ ﷺ: «وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ».

[1455] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ نے انھیں ایک تحریر لکھ کر دی جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا تھا کہ ''زکاۃ میں بوڑھی بکری اور عیب دار جانور نہ نکالا جائے اور نہ بکرا ہی دیا جائے، ہاں! اگر صدقہ وصول کرنے والا چاہے تو لے سکتا ہے۔''

(٤٠) بَابُ أَخْذِ الْعَنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ

باب: 40- زکاۃ میں بکری کا بچہ لینا

١٤٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَاللهِ! لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا.

[راجع: ١٤٠٠]

[1456] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر مانعین زکاۃ مجھ سے بکری کا بچہ بھی روکیں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے تو اس کے روکنے پر میں ان سے جنگ کروں گا۔''

١٤٥٧ - قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ

[1457] حضرت عمر ؓ نے فرمایا: بات صرف یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے جنگ کے لیے حضرت ابوبکر ؓ کا

عَنْهُ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. [راجع: ١٣٩٩]

سینہ کھول دیا تھا۔ میں نے پہچان لیا کہ حق یہی ہے۔

(٤١) بَابٌ: لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ

باب : 41- زکاۃ میں لوگوں کا عمدہ مال نہ لیا جائے

١٤٥٨ - حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا عَلَى الْيَمَنِ قَالَ: «إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللهِ، فَإِذَا عَرَفُوا اللهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، فَإِذَا فَعَلُوا الصَّلَاةَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ». [راجع: ١٣٩٥]

[1458] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ ؓ کو یمن کا حاکم بنا کر روانہ کیا تو فرمایا: ''تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو، سب سے پہلے تم نے انھیں اللہ وحدہ کی عبادت کی دعوت دینی ہے، جب وہ اس بات سے آشنا ہو جائیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ ان پر عمل کرنے لگیں تو انھیں مطلع کرو کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے اموال میں زکاۃ فرض کی ہے جو ان سے وصول کر کے ان کے غرباء پر تقسیم کی جائے گی، جب وہ اس کی اطاعت پر آمادہ ہو جائیں تو ان سے زکاۃ وصول کرو، اس سلسلے میں ان کے عمدہ مال لینے سے اجتناب کرو۔''

(٤٢) بَابٌ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ

باب : 42- پانچ اونٹوں سے کم میں زکاۃ نہیں

١٤٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ». [راجع: ١٤٠٥]

[1459] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم کھجور پر زکاۃ نہیں اور نہ چاندی ہی کے پانچ اوقیوں سے کم میں زکاۃ ہے، نیز پانچ اونٹوں سے کم میں زکاۃ نہیں ہے۔''

(٤٣) بَابُ زَكَاةِ الْبَقَرِ

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَأَعْرِفَنَّ، مَا جَاءَ اللهَ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَّهَا خُوَارٌ». وَيُقَالُ: جُؤَارٌ، ﴿تَجْـَٔرُونَ﴾ [النحل: ٥٣]: أَيْ تَرْفَعُونَ أَصْوَاتَكُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ.

باب: 43- گائے (بیل) کی زکاۃ

حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں اس شخص کو جانتا ہوں جو قیامت کے دن اللہ کے حضور گائے لے کر حاضر ہوگا اور وہ ڈکار رہی ہوگی۔“

اس سلسلے میں لفظ خوار کے بجائے جؤار بھی روایت کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں لفظ ﴿تَجْأَرُوْنَ﴾ کے معنی ہیں کہ تم اپنی آوازیں بلند کرو گے جس طرح گائے اپنی آواز بلند کرتی ہے۔

١٤٦٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، أَوْ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ - أَوْ كَمَا حَلَفَ - مَا مِنْ رَّجُلٍ تَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَّا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا تَكُونُ وَأَسْمَنَهُ، تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ».

[1460] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!“ یا فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں!“ یا اس جیسی کوئی قسم اٹھائی، پھر فرمایا: ”جس شخص کے پاس اونٹ، گائے اور بکریاں ہوں اور وہ ان کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن ان جانوروں کو بڑا اور موٹا تازہ کر کے لایا جائے گا، وہ اسے اپنے پاؤں سے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے، جب ان سے آخری جانور گزر جائے گا تو پھر پہلے کو لوٹا دیا جائے گا تاآنکہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔“

رَوَاهُ بُكَيْرٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٦٦٣٨]

اس روایت کو بکیر نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

(٤٤) بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الْأَقَارِبِ

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَهُ أَجْرَانِ: أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ».

باب: 44- رشتہ داروں کو زکاۃ دینا

نبی ﷺ نے فرمایا: ”رشتہ داروں کو زکاۃ دینے سے دوہرا اجر ملتا ہے: ایک قرابت داری (صلہ رحمی) کا اور دوسرا صدقہ و

خیرات کرنے کا۔"

١٤٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءُ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ. قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿لَن تَنَالُوا۟ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۟ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل‌عمران: ٩٢] قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: ﴿لَن تَنَالُوا۟ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۟ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَخْ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ». فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ.

[1461] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت ابوطلحہ ؓ مدینہ میں تمام انصار سے زیادہ مالدار اور کھجوروں کے باغات رکھنے والے تھے، انھیں سب سے زیادہ پسند بیرحاء نامی باغ تھا جو مسجد نبوی کے سامنے واقع تھا، وہاں رسول اللہ ﷺ تشریف لے جاتے اور اس کا خوش گوار پانی نوش فرماتے، حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تم نیکی نہیں حاصل کرسکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیزوں میں سے خرچ نہ کرو۔'' تو حضرت ابوطلحہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہوکر عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''تم نیکی حاصل نہیں کرسکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔'' اور میرا سب سے محبوب مال بیرحاء ہے، لہٰذا وہ آج سے اللہ کی راہ میں وقف ہے اور میں اللہ کے ہاں اس کے ثواب اور آخرت میں اس کے ذخیرہ ہونے کا امیدوار ہوں۔ اللہ کے رسول! آپ اسے اللہ کے حکم کے مطابق مصرف میں لے آئیں، حضرت انس ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت خوب! یہ تو بہت نفع بخش سامان ہے، یہ تو واقعی نفع بخش مال ہے، اور جو کچھ تم نے کہا میں نے سن لیا ہے اور میرا مشورہ ہے کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردو۔'' حضرت ابوطلحہ ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا، چنانچہ حضرت ابوطلحہ ؓ نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کردیا۔

تَابَعَهُ رَوْحٌ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْمَاعِيلُ عَنْ مَالِكٍ: «رَايِحٌ». [انظر: ٢٣١٨، ٢٧٥٢، ٢٧٥٨، ٢٧٦٩، ٤٥٥٤، ٤٥٥٥، ٥٦١١]

روح نے امام مالک سے روایت کرنے میں عبداللہ بن یوسف کی متابعت کی ہے اور ایک روایت میں رابح کے بجائے رایح کے الفاظ منقول ہیں جس کے معنی ہیں: ''یہ تو

چلتا ہوا مال ہے۔"

١٤٦٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى، ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَعَظَ النَّاسَ وَأَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ، فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! تَصَدَّقُوا»، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ». فَقُلْنَ: وَبِمَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟! قَالَ: «تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ!». ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذِهِ زَيْنَبُ، فَقَالَ: «أَيُّ الزَّيَانِبِ؟» فَقِيلَ: امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: «نَعَمْ، ائْذَنُوا لَهَا»، فَأُذِنَ لَهَا. قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّكَ أَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ وَكَانَ عِنْدِي حُلِيٌّ لِي فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ، فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ، زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ». [راجع: ٣٠٤]

[1462] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن عید گاہ تشریف لے گئے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو وعظ ونصیحت کی اور انھیں صدقہ کرنے کا حکم دیا، فرمایا: "لوگو! صدقہ کیا کرو۔" پھر عورتوں کے پاس گئے اور فرمایا: "اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو، میں نے تمھیں بکثرت جہنم میں دیکھا ہے۔" انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: "تم لعن وطعن بہت کرتی ہو اور اپنے شوہروں کی نافرمانی کرتی ہو، اے عورتو! میں نے عقل ودین میں تم سے زیادہ ناقص کسی کو نہیں دیکھا جو بڑے زیرک ودانا کی عقل کو مضمحل کر دے۔" پھر آپ واپس ہوئے، جب گھر تشریف لائے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت مانگی، چنانچہ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! زینب آئی ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: "کون سی زینب؟" عرض کیا گیا: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی۔ آپ نے فرمایا: "اچھا! انھیں اجازت دے دو۔" چنانچہ اجازت دی گئی۔ اس نے عرض کیا: اللہ کے نبی! آپ نے آج صدقہ دینے کا حکم دیا ہے اور میرے پاس کچھ زیور ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اسے خیرات کردوں مگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ وہ اور اس کے بچے زیادہ مستحق ہیں کہ انھیں صدقہ دوں، تب نبی ﷺ نے فرمایا: "ابن مسعود نے صحیح کہا ہے، تمھارے خاوند اور تمھارے بچے اس کے زیادہ حق دار ہیں کہ تم ان کو صدقہ دو۔"

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیوی اپنے نادار خاوند اور ماں اپنے مفلس بچوں پر خیرات کر سکتی ہے اور انھیں زکاۃ بھی دے سکتی ہے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا زیورات کے متعلق سوال کرنا اس بات کا قرینہ ہے کہ یہ فرض زکاۃ کے بارے میں تھا،

اگر اسے نفلی صدقہ پر محمول کرلیا جائے تو امام بخاری رحمہ اللہ نے اس پر فرض صدقہ کو قیاس کیا ہے۔

(٤٥) بَابٌ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ

باب: 45- مسلمان پر اپنے گھوڑے کی زکاۃ دینا فرض نہیں

١٤٦٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ». [انظر: ١٤٦٤]

[1463] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکاۃ نہیں۔''

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ گھوڑوں میں اونٹ، گائے اور بکریوں کی طرح ایک خاص شرح سے زکاۃ فرض نہیں ہے، البتہ بغرض تجارت رکھے ہوں تو ان کی آمدنی پر زکاۃ دینی ہوگی جیسا کہ ابن منذر نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔[1]

(٤٦) بَابٌ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ

باب: 46- مسلمان کے لیے اپنے غلام کی زکاۃ دینا ضروری نہیں

١٤٦٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ». [راجع: ١٤٦٣]

[1464] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکاۃ نہیں ہے۔''

(٤٧) بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْيَتَامَى

باب: 47- یتیموں پر صدقہ کرنا

1 فتح الباري: 412/3.

١٤٦٥ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ: «إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا»، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقِيلَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَلَا يُكَلِّمُكَ؟ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ، فَقَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ؟» وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ، فَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ، وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ، أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا، اِسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ، وَبَالَتْ، وَرَتَعَتْ، وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أَعْطٰى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ» - أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ - «وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٩٢١]

[1465] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ ایک دن منبر پر رونق افروز ہوئے، جب ہم لوگ آپ کے گرد بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا: ''میں اپنے بعد تمھارے حق میں دنیا کی شادابی اور اس کی زیبائش کا اندیشہ رکھتا ہوں جس کا دروازہ تمھارے لیے کھول دیا جائے گا۔'' اس پر ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اچھی چیز بھی برائی پیدا کرے گی، آپ خاموش ہوگئے، اس شخص سے کہا گیا: کیا بات ہے کہ تو لب کشائی کیے جا رہا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ گفتگو نہیں فرماتے، اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ پھر آپ نے چہرۂ مبارک سے پسینہ صاف کیا اور فرمایا: ''سائل کہاں ہے؟'' گویا آپ نے اس کی تحسین فرمائی، پھر فرمایا: ''دراصل بات یہ ہے کہ اچھی چیز تو برائی پیدا نہیں کرتی لیکن فصلِ ربیع (خزاں کا موسم) ایسی گھاس پیدا کرتی ہے جو جانور کو مار ڈالتی ہے یا بیمار کر دیتی ہے مگر اس سبزہ خور جانور کو جو اس حد تک کھائے کہ اس کی دونوں کوکھ بھر جائیں، پھر وہ دھوپ میں آ کر لیٹ جائے اور پیشاب کرے، پھر چرنے لگے، بلاشبہ یہ مال بھی سرسبز و شیریں ہے اور مسلمان کا بہترین ساتھی ہے جبکہ اس سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا جائے۔'' یا اس طرح کی کوئی اور بات ارشاد فرمائی، مزید فرمایا: ''جو شخص اس مال کو ناحق لے گا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کھاتا جائے مگر سیر نہ ہو، ایسا مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔''

(٤٨) بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالْأَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ

باب: 48- شوہر اور زیر پرورش یتیموں کو زکاۃ دینا

قَالَهُ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس مضمون کو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ

سے بیان کیا ہے۔

١٤٦٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ سَوَاءً، قَالَتْ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ». وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللهِ وَأَيْتَامٍ فِي حَجْرِهَا، فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللهِ: سَلْ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ؟ فَقَالَ: سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ، حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي، فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا: سَلِ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُجْزِئُ عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي؟ وَقُلْنَا: لَا تُخْبِرْ بِنَا، فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: «مَنْ هُمَا؟» قَالَ: زَيْنَبُ، قَالَ: «أَيُّ الزَّيَانِبِ؟» قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: «نَعَمْ، وَلَهَا أَجْرَانِ: أَجْرُ الْقَرَابَةِ، وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ».

[1466] حضرت زینب زوجۂ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مسجد میں تھا کہ نبی ﷺ کو یہ کہتے ہوئے دیکھا، آپ نے فرمایا: ''عورتو! تم صدقہ کرو اگرچہ زیورات ہی سے کیوں نہ ہو۔'' حضرت زینب رضی اللہ عنہا اپنے شوہر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان یتیم بچوں پر خرچ کرتی تھیں جو ان کی پرورش میں تھے۔ انھوں نے اپنے شوہر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کریں آیا میرے لیے یہ کافی ہے کہ میں تم پر اور ان یتیم بچوں پر خرچ کروں جو میری پرورش میں ہیں، یعنی ان پر صدقہ کروں؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خود ہی رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کرلو، چنانچہ میں نبی ﷺ کے پاس گئی اور آپ کے دروازے پر ایک انصاریہ عورت کو پایا، اس کی حاجت بھی میری حاجت جیسی تھی، اتنے میں ہمارے پاس سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ گزرے تو ہم نے کہا کہ نبی ﷺ سے دریافت کرو، آیا میرے لیے یہ کافی ہے کہ میں اپنے شوہر اور ان یتیم بچوں پر خرچ کروں جو میری پرورش میں ہیں؟ اور ہم نے یہ بھی کہا کہ آپ سے ہمارا ذکر نہ کرنا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اندر گئے اور آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''وہ دو عورتیں کون ہیں؟'' بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: زینب ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''کون سی زینب؟'' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں! اس کے لیے دو اجر ہیں: ایک قرابت داری (صلہ رحمی) کا ثواب اور دوسرا صدقے کا اجر۔''

١٤٦٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ

[1467] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر میں ابوسلمہ

سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلِيَ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلٰى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ، إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ؟ فَقَالَ: «أَنْفِقِي عَلَيْهِمْ، فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ». [انظر: ٥٣٦٩]

ؓ کے بیٹوں پر خرچ کروں تو کیا مجھے اجر ملے گا، حالانکہ وہ میرے بھی بیٹے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان پر جو خرچ کرو گی تمھیں اس کا ضرور اجر ملے گا۔''

(٤٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [التوبة: ٦٠]

باب:49- ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''غلاموں کو آزاد کرنے، قرض داروں کو نجات دلانے اور اللہ کی راہ میں (مال زکاۃ خرچ کیا جائے)۔''

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: يُعْتِقُ مِنْ زَكَاةِ مَالِهِ، وَيُعْطِي فِي الْحَجِّ. وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنِ اشْتَرٰى أَبَاهُ مِنَ الزَّكَاةِ جَازَ، وَيُعْطِي فِي الْمُجَاهِدِينَ وَالَّذِي لَمْ يَحُجَّ، ثُمَّ تَلَا ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ﴾ [التوبة: ٦٠] الْآيَةَ، فِي أَيِّهَا أَعْطَيْتَ جَزَتْ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ خَالِدًا احْتَبَسَ أَدْرُعَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ» وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي لَاسٍ: حَمَلَنَا النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى إِبِلِ الصَّدَقَةِ لِلْحَجِّ.

حضرت ابن عباس ؓ سے منقول ہے کہ انسان اپنے مال زکاۃ سے غلام آزاد کرے اور حج کے لیے دے۔

امام حسن بصری ؒ نے کہا ہے: اگر مال زکاۃ سے اپنا غلام باپ خریدے (اور اسے آزاد کرے) تو جائز ہے، اسی طرح مجاہدین کو دے اور ان لوگوں کو دے جنھوں نے حج نہیں کیا، پھر انھوں نے یہ آیت تلاوت کی: ''صدقات تو فقراء کے لیے ہیں.....'' ان میں سے جس کو بھی تو زکاۃ دے گا کافی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک خالد نے تو اپنی زرہیں اللہ کی راہ میں وقف کردی ہیں۔'' ابولاس سے منقول ہے کہ ہمیں نبی ﷺ نے حج کے لیے صدقے کے اونٹ مہیا فرمائے۔

١٤٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِصَدَقَةٍ فَقِيلَ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللهُ وَرَسُولُهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا،

[1468] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ صدقہ وصول کرنے کا حکم دیا، عرض کیا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب ؓ نے صدقہ نہیں دیا، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابن جمیل تو اس وجہ سے انکار کرتا ہے کہ وہ تنگ دست تھا اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اسے مالدار کر دیا، مگر خالد پر تم زیادتی کرتے ہو کیونکہ اس نے تو اپنی زرہیں اور آلات

قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَمُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا». تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ: «هِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا». وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: حُدِّثْتُ عَنِ الْأَعْرَجِ مِثْلَهُ.

اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں، رہے عباس بن عبدالمطلب تو وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں ان کی زکاۃ ان پر صدقہ اور اس کے برابر اور بھی (میری طرف سے ہوگی)۔"

ابو زناد نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "یہ ان (محمد ﷺ) کے ذمے ہے اور اس کے برابر اور بھی۔"

ابن جریج نے اعرج سے بیان کرنے میں ابو زناد کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: حضرت عباس ؓ کے زکاۃ ادا نہ کرنے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ بدر میں اپنا اور اپنے بھائی کا فدیہ دینے کی وجہ سے مقروض تھے، انھوں نے اپنے مال کو خود پر قرض خیال کیا اور بحیثیت مقروض زکاۃ کو خود اپنے لیے جائز سمجھا۔ یہ معنی ان الفاظ کے تناظر میں ہیں کہ "هي عليه صدقة......" اور ابو زناد کے الفاظ کے مطابق یہ ہوں گے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی زکاۃ میرے ذمے ہے بلکہ مزید ایک سال کی زکاۃ بھی، اور یہی معنی راجح ہیں۔ اس زکاۃ کی ذمہ داری آپ نے کیوں لی؟ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت عباس ؓ سے دو سال کی پیشگی زکاۃ وصول کر لی تھی۔ حافظ ابن حجر ؒ نے اگرچہ ان روایات کو سنداً کمزور کہا ہے لیکن راجح بات یہی ہے کہ یہ روایات حسن درجے کی ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (إرواء الغليل، حديث:857) دوسری وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ عباس کی زکاۃ کی فکر نہ کرو وہ میرے ذمے رہی کیونکہ وہ میرے چچا ہیں اور چچا باپ ہوتا ہے، اس لیے میں نے دے دی یا انھوں نے، ایک ہی بات ہے۔ اس توجیہ کی تائید صحیح مسلم کی ایک حدیث (983) سے ہوتی ہے، تاہم اگر پیشگی زکاۃ وصول کرنے والی روایات صحیح ہوں تو پہلی وجہ راجح ہوگی کیونکہ وہ صریح ہے۔ والله أعلم. ابن جمیل کے متعلق بھی وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ وہ اسلام لانے سے قبل غریب اور نادار تھا، اسلام کی برکت سے مالدار بن گیا، اب وہ زکاۃ دینے سے روگردانی کرتا ہے، کیا اسلام کے احسان کا یہی بدلہ ہے؟[1]

(٥٠) بَابُ الِاسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

باب:50- سوال کرنے سے اجتناب کرنا

١٤٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ

[1469] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ انصار میں سے چند لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے (مال کا) سوال کیا تو آپ نے انھیں دے دیا، انھوں نے دوبارہ مانگا تو آپ نے پھر دے دیا، انھوں نے پھر دست سوال پھیلایا تو آپ نے پھر عطا فرما دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس جو

1 فتح الباري: 421/3.

فَأَعْطَاهُمْ، حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: «مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ». [انظر: ٦٤٧٠]

کچھ تھا سب ختم ہو گیا۔ بالآخر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس جو مال ہو گا اسے تم لوگوں سے بچا کر نہیں رکھوں گا لیکن یاد رکھو! جو شخص سوال کرنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اسے فقر و فاقہ سے بچائے گا، اور جو شخص (دنیا کے مال سے) بے نیاز رہے گا اللہ اسے غنی کر دے گا اور جو شخص صبر کرے گا اللہ اسے صابر بنا دے گا اور کسی شخص کو صبر سے بہتر کوئی وسیع تر نعمت نہیں دی گئی۔''

فائدہ: اس حدیث میں سوال نہ کرنے کے تین درجے بیان ہوئے ہیں: پہلا یہ ہے کہ انسان سوال سے پرہیز کرے لیکن استغنا کو ظاہر نہ کرے، دوسرا یہ کہ مخلوق سے تو بے نیاز رہے، البتہ اسے کچھ دے دیا جائے تو خوشی سے قبول کرے اور تیسرا یہ ہے کہ دینے کے باوجود اسے قبول نہ کرے، یہ صبر و ثبات کا آخری درجہ ہے جو مکارم اخلاق کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔

١٤٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ، فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا فَيَسْأَلَهُ، أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ». [انظر: ١٤٨٠، ٢٠٧٤، ٢٣٧٤]

[1470] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے اگر کوئی رسی میں لکڑیوں کا گٹھا باندھے اور اسے اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے تو دوسرے کے پاس جا کر سوال کرنے سے بہتر ہے، (معلوم نہیں) وہ اسے دے یا نہ دے۔''

١٤٧١ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ، فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا، فَيَكُفَّ اللهُ بِهَا وَجْهَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ، أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ». [انظر: ٢٠٧٥، ٢٣٧٣]

[1471] حضرت زبیر بن عوام ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی رسی لے اور لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر لاد کر لائے اور اسے فروخت کرے۔ اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کے چہرے کو سوال سے بچائے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگتا پھرے، وہ اسے دیں یا نہ دیں۔''

١٤٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ حَكِيمَ بْنَ

[1472] حضرت حکیم بن حزام ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا تو آپ نے مجھے دے دیا، میں نے پھر مانگا تو بھی آپ

حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: «يَا حَكِيمُ! إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى». فَقَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا. فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، فَقَالَ [عُمَرُ]: إِنِّي أُشْهِدُكُمْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى حَكِيمٍ، أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَأْخُذَهُ. فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ حَتّٰى تُوُفِّيَ. [انظر: ٢٧٥٠، ٣١٤٣، ٦٤٤١]

نے مجھے دے دیا، میں نے پھر مانگا تو آپ نے مجھے پھر بھی دے دیا اور اس کے بعد فرمایا: ”حکیم! یہ مال سبز و شیریں ہے۔ جو شخص اس کو سخاوت نفس کے ساتھ لیتا ہے اسے برکت عطا ہوتی ہے اور جو طمع کے ساتھ لیتا ہے اس کو اس میں برکت نہیں دی جاتی اور ایسا آدمی اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو کھاتا تو ہے مگر سیر نہیں ہوتا، نیز اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔“ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں آپ کے بعد کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا یہاں تک کہ دنیا سے چلا جاؤں، چنانچہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو وہ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کو وظیفہ دینے کے لیے بلاتے رہے مگر انھوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے دور خلافت میں ان کو بلا کر وظیفہ دینا چاہا لیکن انھوں نے انکار کر دیا جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمانو! میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کو ان کا حق پیش کیا مگر وہ مال غنیمت سے اپنا حق لینے سے انکار کرتے ہیں۔ الغرض حضرت حکیم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بعد جب تک زندہ رہے انھوں نے کسی سے کچھ نہیں لیا۔

(٥١) بَابُ مَنْ أَعْطَاهُ اللهُ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافِ نَفْسٍ، ﴿وَفِيٓ أَمْوَٰلِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَٱلْمَحْرُومِ﴾ [الذاريات: ١٩].

باب: 51- جس شخص کو اللہ تعالیٰ بغیر سوال اور بغیر طمع کے کچھ دے (تو اسے قبول کرنا چاہیے،) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ان کے مالوں میں مانگنے اور نہ مانگنے والوں کا حق ہے۔“

١٤٧٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَاللهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ

[1473] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے مال دیتے تو میں کہہ دیتا کہ یہ اس شخص کو دیں جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو، تب آپ

يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي. فَقَالَ: «خُذْهُ، إِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لَا، فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ». [انظر: ٧١٦٣، ٧١٦٤]

فرماتے: ''لے لو، اگر بن مانگے اور بغیر انتظار کیے تمھارے پاس مال آجائے تو لے لیا کرو اور جو ایسا نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑو۔''

(٥٢) بَابُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا

باب: 52- جو اپنی دولت بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرے

١٤٧٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَمْزَةَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا زَالَ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ».

[1474] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مسلسل لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کی بوٹی تک نہیں ہوگی۔''

١٤٧٥ - وَقَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوسَى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ»، وَزَادَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ: «فَيَشْفَعُ لِيُقْضَى بَيْنَ الْخَلْقِ، فَيَمْشِي حَتَّى يَأْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ فَيَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللهُ مَقَامًا مَحْمُودًا، يَحْمَدُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ». وَقَالَ مُعَلًّى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ: سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْأَلَةِ.

[انظر: ٤٧١٨]

[1475] نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن آفتاب اتنا قریب آجائے گا کہ پسینہ نصف کان تک پہنچ جائے گا، سب لوگ اسی حال میں حضرت آدم علیہ السلام سے فریاد کریں گے، پھر موسیٰ علیہ السلام سے اور پھر حضرت محمد ﷺ سے...... راویٔ حدیث عبداللہ بن صالح کی روایت میں یہ اضافہ ہے ...... آپ سفارش کریں گے تاکہ مخلوق کے درمیان فیصلہ کیا جائے، آپ تشریف لے جائیں گے حتی کہ جنت کے دروازے کا حلقہ پکڑ لیں گے، اس روز اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر جلوہ افروز کرے گا، جس کی تمام محشر والے تعریف کریں گے۔''

اس سلسلے میں حضرت معلّٰی بن اسعد کے طریق سے بھی ایک روایت ہے جس میں صرف لوگوں سے سوال کرنے کا ذکر ہے۔

(٥٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَا يَسْـَٔلُونَ ٱلنَّاسَ إِلْحَافًا﴾ [البقرة: ٢٧٣] وَكَمِ الْغِنَى، وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَلَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ» لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لِلْفُقَرَآءِ ٱلَّذِينَ أُحْصِرُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِى ٱلْأَرْضِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَإِنَّ ٱللَّهَ بِهِۦ عَلِيمٌ﴾ [البقرة: ٢٧٣]

باب: 53- کس قدر مال سے غنا حاصل ہوتی ہے اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ''وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے۔'' نیز نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص اتنا مال نہ پائے جو اس کو بے پروا بنا دے۔'' ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ان فقراء کے لیے جو اللہ کی راہ میں اس طرح گھر گئے ہیں کہ (اپنی معاش کے لیے) زمین میں چل پھر بھی نہیں سکتے (ان کے سوال نہ کرنے کی وجہ سے ناواقف لوگ انھیں خوشحال خیال کرتے ہیں، آپ ان کے چہروں سے ان کی کیفیت پہچان سکتے ہیں، وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے، ان پر تم جو مال بھی خرچ کرو گے) تو اللہ تعالیٰ یقیناً اسے جاننے والا ہے۔''

١٤٧٦ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ، وَلٰكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غِنًى وَيَسْتَحْيِي أَوْ لَا يَسْأَلُ النَّاسَ إِلْحَافًا». [انظر: ١٤٧٩، ٤٥٣٩]

[1476] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مسکین وہ نہیں جسے ایک یا دو لقمے ادھر ادھر گھومنے پر مجبور کر دیں بلکہ حقیقی مسکین وہ ہے جو اس قدر مال نہ پائے جو اسے بے نیاز کر دے اور وہ لوگوں سے سوال کرنے میں شرم محسوس کرے یا وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہ کر سکے۔''

١٤٧٧ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

[1477] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ کے کاتب وراد سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ ؓ نے مغیرہ بن شعبہ ؓ کو خط لکھا کہ تم مجھے ایسی بات لکھ کر ارسال کرو جو تم نے نبی ﷺ سے سنی ہو، انھوں نے جواباً لکھا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ تمھارے لیے تین چیزیں ناپسند کرتا ہے: ادھر اُدھر کی فضول باتیں کرنا، مال کو ضائع کرنا

يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ». [راجع: ٨٤٤]

اور بکثرت سوال کرنا۔"

فائدہ: بکثرت سوال کرنے کے متعلق متعدد احتمالات ہیں، مثلاً: مال جمع کرنے کی نیت سے بکثرت سوالات کرنا، متشابہ اور پہیلی نما سوال کرنا، لایعنی، فضول اور بے مقصد سوالات کرنا۔ ایسے معاملات کے متعلق سوالات کرنا جو وقوع پذیر نہیں ہوئے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے عموم کے پیش نظر پہلے معنی مراد لیے ہیں، اسی صورت میں یہ حدیث قائم کردہ عنوان کے مطابق ہوگی۔ قیل و قال سے فضول اور لایعنی قسم کی باتیں مراد ہیں، اسی طرح دینی معاملات میں تحقیق کے بغیر گفتگو کرنا اور نقل روایات میں بے احتیاطی کرنا بھی اس میں شامل ہے۔ واللہ أعلم.

١٤٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ، قَالَ: فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهِمْ رَجُلًا لَّمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ وَاللهِ! إِنِّي لَأُرَاهُ مُؤْمِنًا، قَالَ: «أَوْ مُسْلِمًا». قَالَ: فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ وَاللهِ! إِنِّي لَأُرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ: «أَوْ مُسْلِمًا». قَالَ: فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ وَاللهِ! إِنِّي لَأُرَاهُ مُؤْمِنًا، قَالَ: «أَوْ مُسْلِمًا» [يَعْنِي فَقَالَ]: «إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ، وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ». وَعَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ بِهٰذَا فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَضَرَبَ رَسُولُ

[1478] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں کچھ مال دیا اور ایک آدمی کو چھوڑ دیا، اسے کچھ نہ دیا، حالانکہ وہ شخص مجھے سب سے زیادہ پسند تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اٹھ کر گیا اور راز داری کے طور پر عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا بات ہے آپ نے فلاں شخص کو نظر انداز کر دیا ہے؟ اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن خیال کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''مومن نہیں اسے مسلمان کہو۔'' میں تھوڑی دیر خاموش رہا، پھر اس کا وہ حال جو مجھے معلوم تھا مجھ پر غالب آ گیا تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا بات ہے آپ نے فلاں شخص سے کیوں اعراض کیا ہے؟ اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن خیال کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''مومن کے بجائے مسلمان کہو۔'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں پھر کچھ دیر خاموش رہا، لیکن مجھ پر پھر وہ بات غالب آ گئی جو میں اس کے متعلق جانتا تھا، میں نے پھر عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا بات ہے آپ نے فلاں شخص کو چھوڑ دیا ہے؟ اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''مومن کے بجائے مسلمان کہو۔'' اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''میں کسی شخص کو مال دیتا ہوں حالانکہ

اللهِ ﷺ بِيَدِهِ فَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي ثُمَّ قَالَ: «أَقْبِلْ أَيْ سَعْدُ! إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ». قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ ﴿فَكُبْكِبُوا﴾ [الشعراء: ٩٤]: قُلِبُوا، ﴿مُكِبًّا﴾ [الملك: ٢٢]: يُقَالُ: أَكَبَّ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ فِعْلُهُ غَيْرَ وَاقِعٍ عَلَى أَحَدٍ، فَإِذَا وَقَعَ الْفِعْلُ قُلْتَ: كَبَّهُ اللهُ لِوَجْهِهِ، وَكَبَبْتُهُ أَنَا. [راجع: ٢٧]

دوسرا شخص میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے اور اس اندیشے کے پیش نظر دیتا ہوں، مبادا وہ چہرے کے بل دوزخ میں گر جائے۔" ایک روایت میں ہے کہ حضرت سعد ؓ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے میری گردن اور کندھے کے درمیان اپنا ہاتھ مارا اور فرمایا: "اے سعد! متوجہ ہو جاؤ، بے شک میں ایک شخص کو اس لیے دیتا ہوں......" امام بخاری ؒ بیان کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں فكبكبوا کے معنی الٹا ڈال دیے جانے کے ہیں، اسی طرح مكبا کا لفظ ہے، یہ أكب سے مشتق ہے، یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب اس کا فعل کسی دوسرے پر واقع نہ ہو، یعنی أكب الرجل فعل لازم ہے اور جب کسی دوسرے پر واقع ہو تو كبه الله لوجهه کہتے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے اوندھے منہ گرایا اور كببته کے معنی ہیں: میں نے اسے گرایا۔

١٤٧٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلٰكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ، وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ». [راجع: ١٤٧٦]

[1479] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسکین وہ نہیں جو لوگوں کا طواف کرتا پھرے اور ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں اسے ادھر ادھر گردش کراتی رہیں، بلکہ مسکین وہ شخص ہے جو اس قدر مالداری نہ پائے جو اسے بے نیاز کر دے اور کسی کو اس کا پتہ بھی نہ چل سکے کہ وہ اس پر صدقہ کرے اور نہ وہ کھڑا ہو کر لوگوں سے مانگتا ہی پھرے۔"

١٤٨٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ ثُمَّ يَغْدُوَ - أَحْسِبُهُ قَالَ - إِلَى الْجَبَلِ فَيَحْتَطِبَ، فَيَبِيعَ، فَيَأْكُلَ وَيَتَصَدَّقَ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ

[1480] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی اپنی رسی پکڑے اور صبح صبح پہاڑ کی طرف چلا جائے، وہاں لکڑیاں چنے، پھر انھیں فروخت کرے، اس سے کچھ کھائے اور کچھ صدقہ کر دے، یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرتا پھرے۔"

النَّاسَ».

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَكْبَرُ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ قَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ. [راجع: ١٤٧٠]

امام بخاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ راویٔ حدیث صالح بن کیسان امام زہری سے بڑے ہیں اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا زمانہ پایا ہے۔

(٥٤) بَابُ خَرْصِ التَّمْرِ

باب: 54- (درختوں پر) کھجور کا اندازہ لگانا

١٤٨١ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَلَمَّا جَاءَ وَادِيَ الْقُرٰى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَّهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «أُخْرُصُوا»، وَخَرَصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ، فَقَالَ لَهَا: «أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا». فَلَمَّا أَتَيْنَا تَبُوكَ قَالَ: «أَمَا إِنَّهَا سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُومَنَّ أَحَدٌ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ بَعِيرٌ فَلْيَعْقِلْهُ». فَعَقَلْنَاهَا، وَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَأَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طَيِّئٍ. وَأَهْدٰى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ، فَلَمَّا أَتٰى وَادِيَ الْقُرٰى قَالَ لِلْمَرْأَةِ: «كَمْ جَاءَ حَدِيقَتُكِ؟» قَالَتْ: عَشَرَةَ أَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ». فَلَمَّا قَالَ ابْنُ بَكَّارٍ كَلِمَةً مَعْنَاهَا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: «هٰذِهِ طَابَةُ»، فَلَمَّا رَأٰى أُحُدًا قَالَ: «هٰذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ؟» قَالُوا: بَلٰى. قَالَ: «دُورُ بَنِي

[1481] حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم غزوۂ تبوک میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، جب آپ وادئ قُریٰ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک عورت اپنے باغ میں ہے۔ نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''اندازہ کرو کہ اس میں کتنی کھجوریں ہوں گی۔'' خود رسول اللہ ﷺ نے اس کا دس وسق اندازہ لگایا، پھر اس عورت سے فرمایا: ''جتنی کھجوریں پیدا ہوں ان کو وزن کر لینا۔'' پھر جب ہم تبوک پہنچے تو آپ نے فرمایا: ''آج رات سخت آندھی آئے گی، اس لیے آج رات کوئی نہ اٹھے اور جس کے پاس اونٹ ہو اسے بھی باندھ دے۔'' چنانچہ ہم لوگوں نے اونٹوں کو باندھ دیا، پھر سخت آندھی آئی، اتفاق سے ایک شخص کھڑا ہوا تو اسے (تیز ہوا نے) طے نامی پہاڑ پر پھینک دیا۔ اسی جہاد میں ایلہ کے بادشاہ نے نبی ﷺ کے لیے ایک سفید خچر اور اوڑھنے کے لیے ایک چادر بھیجی، آپ نے اس کے علاقے کی حکومت اس کے نام لکھ دی، پھر جب آپ وادئ قُریٰ لوٹ کر آئے تو آپ نے اس عورت سے پوچھا: ''تمھارے باغ میں کھجوروں کی کتنی پیداوار رہی؟'' اس نے عرض کیا: دس وسق جتنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اندازہ لگایا تھا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں مدینہ منورہ جلدی جانا چاہتا ہوں، لہٰذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ جلدی جانا چاہتا ہے وہ جلدی تیار ہو جائے۔'' جب

النَّجَّارِ، ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ دُورُ بَنِي سَاعِدَةَ أَوْ دُورُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ - يَعْنِي - خَيْرًا». [انظر: ١٨٧٢، ٣١٦١، ٣٧٩١، ٤٤٢٢]

آپ کو مدینہ نظر آنے لگا - ابن بکار نے اس مفہوم کا کلمہ بولا - تو فرمایا: ''یہ طابہ ہے۔'' اور جب آپ نے احد کو دیکھا تو فرمایا: ''یہ چھوٹا پہاڑ ہے جو ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم اسے دوست رکھتے ہیں، کیا میں تمھیں بتاؤں کہ انصار میں کس کا گھرانہ بہترین ہے؟'' صحابۂ کرام ؓ نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''قبیلۂ بنو نجار کا گھرانہ، اس کے بعد بنو عبدالاشہل، پھر بنو ساعدہ کے گھرانے یا بنو حارث بن خزرج کے گھرانے، ویسے تو انصار کے تمام گھرانوں میں خیر اور بھلائی ہے۔''

١٤٨٢ - وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي عَمْرٌو: «ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ، ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ». وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ». وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: كُلُّ بُسْتَانٍ عَلَيْهِ حَائِطٌ فَهُوَ حَدِيقَةٌ، وَمَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَائِطٌ لَمْ يُقَلْ: حَدِيقَةٌ.

[1482] ایک روایت کے مطابق آپ نے فرمایا: ''پھر بنو حارث کے گھرانے، پھر بنو ساعدہ کے گھرانے بہتر ہیں۔'' ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔'' امام بخاری ؒ بیان کرتے ہیں کہ ہر باغ جس کی دیوار ہو وہ حدیقہ ہے اور جس کی دیوار نہ ہو اس کو حدیقہ نہیں کہا جاتا۔

(٥٥) بَابُ الْعُشْرِ فِيمَا يُسْقَى مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ وَالْمَاءِ الْجَارِي

باب: 55- عشر اس کھیتی میں ہے جسے آب باراں یا آب رواں سے سینچا جائے

وَلَمْ يَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْعَسَلِ شَيْئًا.

حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ شہد میں عشر کے قائل نہیں تھے۔

١٤٨٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا: الْعُشْرُ.

[1483] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو کھیتی بارش یا چشمے کے پانی سے سیراب ہو یا وہ زمین جو خود بخود سیراب ہو، اس میں دسواں حصہ لیا جائے۔ اور جو کھیتی کنویں کے پانی سے سینچی جائے اس سے بیسواں حصہ لیا جائے۔''

وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ: نِصْفُ الْعُشْرِ». قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: هٰذَا تَفْسِيرُ الْأَوَّلِ، لِأَنَّهُ لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْأَوَّلِ، يَعْنِي حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ: «فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ»، وَبَيَّنَ فِي هٰذَا وَوَقَّتَ - وَالزِّيَادَةُ مَقْبُولَةٌ، وَالْمُفَسَّرُ يَقْضِي عَلَى الْمُبْهَمِ، إِذَا رَوَاهُ أَهْلُ الثَّبَتِ كَمَا رَوَى الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُصَلِّ فِي الْكَعْبَةِ. وَقَالَ بِلَالٌ: قَدْ صَلَّى فَأُخِذَ بِقَوْلِ بِلَالٍ، وَتُرِكَ قَوْلُ الْفَضْلِ -.

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ پہلی حدیث کی تفسیر ہے کیونکہ پہلی حدیث، یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی وہ حدیث کہ ’’جو کھیتی بارش سے سیراب ہو اس میں دسواں حصہ ہے۔‘‘ اس میں نصاب کا تعین نہیں ہے، اور اس حدیث میں نصاب کو بیان کیا گیا ہے۔ اور ثقہ راوی کا اضافہ قبول ہوتا ہے۔ اور مفسر روایت مبہم روایت کا فیصلہ کرتی ہے جبکہ اسے اہل ثبت، یعنی ثقہ راوی بیان کریں جیسا کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بیان کو قبول کر لیا گیا ہے اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کو چھوڑ دیا گیا ہے۔

(٥٦) بَابٌ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

باب: 56- پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں ہے

١٤٨٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ فِيمَا أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْإِبِلِ الذَّوْدِ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ». [راجع: ١٤٠٥]

[1484] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ’’پانچ وسق سے کم پیداوار میں زکاۃ نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکاۃ ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں صدقہ ہے۔‘‘

فائدہ: اگر کسی نے زمین ٹھیکے پر حاصل کی ہے تو زمیندار چونکہ اس کا اصل مالک ہوتا ہے، اس لیے وہ ٹھیکے کی اس رقم کو اپنی مجموعی آمدنی میں شامل کرے اور اگر وہ نصاب کو پہنچ جائے تو اس سے زکاۃ ادا کرے۔ اور زمین ٹھیکے پر لینے والا کاشت کرنے میں صاحب اختیار ہوتا ہے اور پیداوار کا مالک بھی وہی ہوتا ہے تو وہ مختار ہونے کی حیثیت سے پیداوار کا عشر ادا کرے گا اور ٹھیکے کی رقم اس سے منہا (نکالی) نہیں کی جائے گی۔ اسی طرح وہ اپنی سہولت کے لیے یا اپنی پیداوار بڑھانے کے لیے جو رقم خرچ کرتا ہے یہ بھی پیداوار سے منہا (نکالی) نہیں کی جائے گی، البتہ محنت ومشقت یا مالی اخراجات جو زمین کی سیرابی پر آتے ہیں ان کے پیش نظر شریعت نے اسے یہ رعایت دی ہے کہ وہ اپنی پیداوار سے دسواں حصہ دینے کے بجائے بیسواں حصہ ادا کرے، اگر اس

رعایت کے باوجود ٹھیکے کی رقم، کھاد اور سپرے کے اخراجات، کٹائی کے لیے مزدوری اور تھریشر وغیرہ کے اخراجات بھی منہا کر دیے جائیں تو باقی کیا بچے گا جو عشر کے طور پر ادا کیا جائے گا، لہٰذا اس سلسلے میں ہمارا رجحان یہ ہے کہ ٹھیکے کی زمین سے ٹھیکے کی رقم پیداوار سے منہا نہیں ہوگی، بلکہ وہ اپنی مجموعی پیداوار سے بیسواں حصہ بطور عشر ادا کرے بشرطیکہ اس کی پیداوار پانچ وسق (630 کلوگرام) تک پہنچ جائے۔ اگر اس سے کم ہے تو عشر نہیں ہوگا، ہاں! اگر مالک چاہے تو دینے پر قدغن نہیں، اللہ تعالیٰ ایسا کرنے سے اس کے رزق میں مزید اضافہ اور برکت عطا فرمائے گا۔

(٥٧) بَابُ أَخْذِ صَدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ

باب: 57- جب کھجور درختوں سے توڑیں تو اس وقت زکاۃ لی جائے، نیز کیا بچے کو یوں ہی چھوڑ دیا جائے کہ وہ صدقے کی کھجوروں سے کچھ لے لے

١٤٨٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُؤْتَى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيءُ هٰذَا بِتَمْرِهِ وَهٰذَا مِنْ تَمْرِهِ حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمٌ مِّنْ تَمْرٍ، فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَلْعَبَانِ بِذٰلِكَ التَّمْرِ، فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهُ فِي فِيهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ، فَقَالَ: «أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ؟». [انظر: ١٤٩١، ٣٠٧٢]

[1485] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس فصل کٹتے ہی (صدقے کی) کھجوریں آنے لگتیں اور ایسا ہوتا کہ ایک شخص اپنی کھجوریں لے آتا تو ادھر دوسرا شخص اپنی کھجوریں لے آتا، اس طرح صدقے کی کھجوروں کے ڈھیر لگ جاتے، ایک روز حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما ان کھجوروں سے کھیلنے لگے اور ان میں سے کسی نے کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈالی جسے رسول اللہ ﷺ نے دیکھ لیا، تو آپ نے وہ کھجور اس کے منہ سے نکال کر فرمایا: ''کیا تمھیں معلوم نہیں کہ آل محمد ﷺ صدقہ نہیں کھاتے؟''

(٥٨) بَابٌ: مَنْ بَاعَ ثِمَارَهُ أَوْ نَخْلَهُ أَوْ أَرْضَهُ أَوْ زَرْعَهُ، وَقَدْ وَجَبَ فِيهِ الْعُشْرُ أَوِ الصَّدَقَةُ فَأَدَّى الزَّكَاةَ مِنْ غَيْرِهِ، أَوْ بَاعَ ثِمَارَهُ وَلَمْ تَجِبْ فِيهِ الصَّدَقَةُ

باب: 58- جس نے اپنے پھل یا کھجور کے درخت، زمین یا اپنی کھیتی کو فروخت کیا جبکہ اس پر عشر یا زکاۃ واجب ہوچکی تھی اور اس نے زکاۃ دوسرے مال سے ادا کردی یا وہ پھل فروخت کیا جس پر صدقہ واجب نہ تھا (تو اس کا کیا حکم ہے؟)

وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا». فَلَمْ يَحْظُرِ الْبَيْعَ بَعْدَ الصَّلَاحِ عَلَى أَحَدٍ، وَلَمْ يَخُصَّ مَنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ مِمَّنْ لَمْ تَجِبْ.

نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''پھلوں کو اس وقت تک نہ فروخت کرو جب تک ان میں پختگی ظاہر نہ ہو جائے۔'' پھلوں کے پکنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کسی پر خرید و فروخت کی ممانعت نہیں فرمائی اور نہ کوئی تخصیص ہی فرمائی ہے کہ کس پر زکاۃ واجب ہے اور کس پر واجب نہیں۔

١٤٨٦ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ: «حَتَّى تَذْهَبَ عَاهَتُهُ». [انظر: ٢١٨٣، ٢١٩٤، ٢١٩٩، ٢٢٤٧، ٢٢٤٩]

[1486] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے تاآنکہ پختگی ظاہر ہو جائے۔ اور جب آپ سے پختگی کے متعلق دریافت کیا جاتا تو فرماتے: ''جب وہ آفت سے محفوظ ہو جائیں۔''

١٤٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا. [انظر: ٢١٨٩، ٢١٩٦، ٢٣٨١]

[1487] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

١٤٨٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ قَالَ: حَتَّى تَحْمَارَّ. [انظر: ٢١٩٥، ٢١٩٧، ٢١٩٨، ٢٢٠٨]

[1488] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا تاآنکہ وہ رنگدار ہو جائیں، یعنی سرخ ہو جائیں۔

(٥٩) بَابٌ: هَلْ يَشْتَرِي صَدَقَتَهُ؟ وَلَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ صَدَقَةَ غَيْرِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا نَهَى الْمُتَصَدِّقَ خَاصَّةً عَنِ الشِّرَاءِ، وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَهُ

باب: 59- کیا آدمی اپنے صدقے کا مال خرید سکتا ہے؟ دوسرے کی صدقہ دی ہوئی چیز خریدنے میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ نے صرف صدقہ کرنے والے کو اپنی صدقے میں دی ہوئی چیز کو خریدنے سے منع فرمایا ہے، دوسروں کو اس سے منع نہیں کیا۔

١٤٨٩ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ : أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ: «لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ». فَبِذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا يَتْرُكُ أَنْ يَبْتَاعَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا جَعَلَهُ صَدَقَةً. [انظر: ٢٧٧٥، ٢٩٧١، ٣٠٠٢]

[1489] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیا، پھر دیکھا کہ اسے فروخت کیا جارہا ہے تو انھوں نے اس کے خریدنے کا ارادہ کیا، پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے صدقے کو واپس نہ لو۔'' اس بنا پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب اپنی کسی صدقہ کردہ چیز کو فروخت ہوتا دیکھتے تو اسے خرید کر صدقہ کر دیتے تھے۔

١٤٩٠ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَا تَشْتَرِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ، وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ». [انظر: ٢٦٢٣، ٢٦٣٦، ٢٩٧٠، ٣٠٠٣]

[1490] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے ایک دفعہ اللہ کی راہ میں سواری کا گھوڑا دیا۔ جس شخص کے پاس وہ گھوڑا گیا اس نے اسے بالکل خراب اور بے کار کر دیا، میں نے ارادہ کیا کہ اسے خرید لوں، میرے ذہن میں یہ خیال بھی آیا کہ وہ اس گھوڑے کو سستا بیچ دے گا، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے مت خریدو اور اپنا صدقہ واپس نہ لو اگرچہ وہ ایک درہم میں تجھے دے ڈالے کیونکہ خیرات دے کر واپس لینے والا قے کر کے چاٹنے والے کی طرح ہے۔''

(٦٠) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَآلِهِ

باب: 60- نبی ﷺ اور آپ کی آل کے لیے صدقے کے متعلق جو منقول ہے

١٤٩١ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كِخْ كِخْ» لِيَطْرَحَهَا، ثُمَّ قَالَ:

[1491] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لی اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''تھو، تھو'' تاکہ وہ اسے پھینک دے، پھر فرمایا: ''تم جانتے نہیں ہو کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔''

«أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ؟». [راجع:١٤٨٥]

(٦١) بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى مَوَالِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: 61- نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے آزاد کردہ غلاموں پر صدقہ کرنا

١٤٩٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ شَاةً مَّيِّتَةً، أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِّمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا؟» قَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ. قَالَ: «إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا». [انظر: ٢٢٢١، ٥٥٣١، ٥٥٣٢]

[1492] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایک مری ہوئی بکری دیکھی جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کو بطور صدقہ دی گئی تھی، نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے؟'' لوگوں نے عرض کیا: وہ تو مردار ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''مردار کا صرف کھانا حرام ہے۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے غلاموں اور لونڈیوں کو صدقہ دینا جائز ہے، البتہ خود ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن رسول اللہ ﷺ کی آل میں شامل ہیں اس لیے ان کے لیے صدقہ وخیرات حرام ہے جیسا کہ خلال نے اس روایت کو نقل کیا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم آل محمد ﷺ سے ہیں اور ہمارے لیے صدقہ حرام ہے۔[1] اسی طرح مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ خالد بن سعید نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کچھ صدقہ بھیجا تو انھوں نے فرمایا: ''ہم آل محمد ﷺ سے تعلق رکھتی ہیں، ہمارے لیے صدقہ جائز نہیں۔''[2] رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلاموں کے لیے بھی صدقہ حرام ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''قوم کا آزاد کردہ غلام بھی انھی میں شمار ہوتا ہے اور ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔''[3]

١٤٩٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ، وَأَرَادَ مَوَالِيهَا أَنْ يَّشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا، فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «اِشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». قَالَتْ: وَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمٍ فَقُلْتُ: هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ

[1493] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کرنے کے لیے انھیں خریدنے کا ارادہ کیا لیکن حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکان نے اپنے لیے ان کی ولا کی شرط عائد کر دی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے خرید لو، ولا تو اس کے لیے ہے جو اسے آزاد کرے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر ایک بار نبی ﷺ کی خدمت میں گوشت لایا گیا تو میں نے عرض کیا کہ یہ وہ گوشت ہے جو حضرت بریرہ

---

1 فتح الباري: 448/3. 2 المصنف لابن أبي شيبة: 214/3، وعمدة القاري: 545/6. 3 سنن أبي داود، الزكاة، حديث: 1650.

وَلَنَا هَدِيَّةٌ». [راجع: ٤٥٦]

ﷺ کو صدقہ میں ملا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔"

(٦٢) بَابٌ: إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ

باب: 62- جب صدقے کی حیثیت بدل جائے

١٤٩٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» فَقَالَتْ: لَا، إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ بِهَا مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ: «إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا». [راجع: ١٤٤٦]

[1494] حضرت ام عطیہ انصاریہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ نبی ﷺ حضرت عائشہ ؓ کے ہاں تشریف لائے تو فرمایا: "تمھارے پاس کچھ (کھانے کے لیے) ہے؟" انھوں نے عرض کیا: کچھ نہیں، البتہ صدقے کی اس بکری کا گوشت موجود ہے جو آپ نے حضرت نسیبہ کو بھیجی تھی، اس نے کچھ گوشت ہمیں بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا: "(لاؤ) وہ تو اپنے مقام پر پہنچ چکی ہے۔"

١٤٩٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ: «هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ». وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٢٥٧٧]

[1495] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے کچھ گوشت لایا گیا جو حضرت بریرہ ؓ کو بطور صدقہ دیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: "بریرہ ؓ کے لیے تو صدقہ تھا لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔" ابوداود نے کہا: ہمیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے، انھوں نے حضرت انس ؓ سے سنا، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے تھے۔

(٦٣) بَابُ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَتُرَدُّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا

باب: 63- صدقہ مالداروں سے وصول کر کے فقیروں پر صرف کیا جائے، وہ جہاں کہیں بھی ہوں

١٤٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى

[1496] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ ؓ کو یمن روانہ کیا تو ان سے فرمایا: "تم ایک قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں، ان کے پاس پہنچ کر انھیں دعوت دو کہ وہ لا إله إلا الله اور محمد رسول الله کی شہادت دیں،

الْيَمَنِ: «إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ، فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلٰى أَنْ يَّشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ، فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ». [راجع: ١٣٩٥]

اگر وہ اس میں تمھاری اطاعت کریں تو انھیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اس سلسلے میں تمھاری بات تسلیم کرلیں تو انھیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے وصول کر کے ان کے فقراء پر تقسیم کی جائے گی۔ اور اگر وہ اس میں تمھاری اطاعت کریں تو ان کے عمدہ مال لینے سے اجتناب کرو۔ اور مظلوم کی بددعا سے بھی بچو کیونکہ اس کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔''

فائدہ: ضرورت اور مصلحت کے پیش نظر دوسرے شہر میں مال زکاۃ صرف کیا جاسکتا ہے، البتہ عام حالات میں بہتر ہے کہ جس علاقے سے زکاۃ وصول کی جائے اسی علاقے کے فقراء میں تقسیم کردی جائے جیسا کہ درج ذیل احادیث سے پتہ چلتا ہے۔ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کی طرف سے زکاۃ وصول کرنے والا شخص آیا تو اس نے ہمارے مالداروں سے زکاۃ وصول کر کے ہمارے فقراء میں تقسیم کردی۔[1] واضح رہے کہ اس حدیث کے مخاطب مسلمان ہیں، لہٰذا غیر مسلم پر مال زکاۃ صرف نہیں کرنا چاہیے۔[2]

(٦٤) بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ، وَدُعَائِهِ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ، وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَٰلِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَوٰتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ﴾ [التوبة: ١٠٣]

باب: 64- صاحب صدقہ کے لیے امام کی خواست گاری اور دعا کرنا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(اے نبی!) آپ ان کے اموال میں سے صدقہ لیں (تاکہ) اس کے ذریعے سے انھیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں، پھر ان کے لیے دعا کریں، بے شک آپ کی دعا ان کے لیے باعث تسکین ہے۔''

١٤٩٧ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ:

[1497] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی عادت تھی کہ جب کوئی آپ کے پاس صدقہ لاتا تو آپ اس کے لیے یوں دعا کرتے:

---

1 جامع الترمذي، الزكاة، حديث: 649. 2 التوبة 103:9.

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى فُلَانٍ». فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِي أَوْفٰى». [انظر: ٤١٦٦، ٦٣٣٢، ٦٣٥٩]

''اے اللہ! فلاں پر مہربانی فرما۔'' چنانچہ میرے والد گرامی آپ کے پاس صدقہ لے کر آئے تو آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ابو اوفی کی آل اولاد پر مہربانی فرما۔''

(٦٥) بَابُ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ

باب: 65- جو مال سمندر سے برآمد کیا جائے (اس میں زکاۃ ہے یا نہیں)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرِكَازٍ، إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ. وَقَالَ الْحَسَنُ: فِي الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ الْخُمُسُ، فَإِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ لَيْسَ فِي الَّذِي يُصَابُ فِي الْمَاءِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عنبر رکاز (مدفون خزانہ) نہیں، بلکہ یہ ایسی چیز ہے جس کو سمندر پھینکتا ہے۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا کہ عنبر اور موتیوں میں خمس، یعنی پانچواں حصہ زکاۃ ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے رکاز (مدفون خزانے) میں سے خمس مقرر فرمایا ہے نہ کہ اس چیز سے جو پانی سے حاصل کی جائے۔

١٤٩٨ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ، فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا، فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ». [انظر: ٢٠٦٣، ٢٢٩١، ٢٤٠٤، ٢٤٣٠، ٢٧٣٤، ٦٢٦١]

[1498] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''بنی اسرائیل میں سے کسی نے ایک شخص سے ہزار دینار قرض مانگے تو اس نے دے دیے۔ (اتفاقاً وہ قرض دار سفر میں نکلا اور ادائے قرض کا وقت آ گیا، لیکن درمیان میں ایک دریا حائل تھا) وہ دریا کی طرف گیا مگر اس نے وہاں کوئی سواری نہ پائی، مجبوراً اس نے ایک لکڑی لی، اس میں سوراخ کیا اور اس میں ایک ہزار دینار رکھ کر اسے دریا میں بہا دیا۔ اتفاق سے وہ شخص جس نے قرض دیا تھا دریا کی طرف آ نکلا، اسے یہ لکڑی نظر آئی تو اس نے اسے اپنے گھر والوں کے لیے بطور ایندھن اٹھا لیا۔ پھر انھوں نے پوری حدیث بیان کی (جس کے آخر میں تھا:) اور اس نے جب لکڑی کو چیرا تو اس میں اپنا مال رکھا ہوا پایا۔''

(٦٦) بَابٌ: فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

باب: 66- مدفون خزانے میں پانچواں حصہ ہے

وَقَالَ مَالِكٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ: اَلرِّكَازُ دِفْنُ الْجَاهِلِيَّةِ، فِي قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ: اَلْخُمُسُ، وَلَيْسَ الْمَعْدِنُ بِرِكَازٍ. وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فِي الْمَعْدِنِ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ». وَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْمَعَادِنِ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً. وَقَالَ الْحَسَنُ: مَا كَانَ مِنْ رِكَازٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ فَفِيهِ الْخُمُسُ وَمَا كَانَ فِي أَرْضِ السِّلْمِ فَفِيهِ الزَّكَاةُ، وَإِنْ وَجَدْتَ اللُّقَطَةَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَرِّفْهَا، وَإِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَدُوِّ فَفِيهَا الْخُمُسُ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: اَلْمَعْدِنُ رِكَازٌ مِثْلُ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ لِأَنَّهُ يُقَالُ: أَرْكَزَ الْمَعْدِنُ إِذَا أُخْرِجَ مِنْهُ شَيْءٌ، قِيلَ لَهُ: قَدْ يُقَالُ لِمَنْ وُهِبَ لَهُ شَيْءٌ أَوْ رَبِحَ رِبْحًا كَثِيرًا أَوْ كَثُرَ ثَمَرُهُ: أَرْكَزْتَ. ثُمَّ نَاقَضَ، وَقَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يَكْتُمَهُ وَلَا يُؤَدِّي الْخُمُسَ.

امام مالک اور امام محمد بن ادریس شافعی ؒ نے فرمایا: رکاز سے مراد دور جاہلیت کا مدفون خزانہ ہے۔ اس کے قلیل و کثیر میں پانچواں حصہ واجب ہے۔ اور معدن (کان) رکاز نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''کان میں مرنے والے کا خون معاف ہے اور رکاز، یعنی مدفون خزانے میں پانچواں حصہ ہے۔'' حضرت عمر بن عبدالعزیز معدنیات میں ہر دو سو درہم پر پانچ درہم زکاۃ لیتے تھے۔ حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ دارالحرب کے دفینے میں خمس ہے لیکن دارالاسلام کے دفینے میں زکاۃ ہے۔ اگر دشمن کی سرزمین میں کوئی گری پڑی چیز پاؤ تو اس کی تشہیر کرو اگر وہ دشمن کی ہے تو اس میں خمس ادا کرنا ہوگا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جاہلیت کے دفینے کی طرح معدن بھی رکاز ہے کیونکہ جب اس سے کوئی چیز نکالی جائے تو اس پر أرکز المعدن کے الفاظ بولے جاتے ہیں۔ مگر اس سے کہا جائے گا کہ اس طرح تو جس شخص کو کوئی مال ہبہ کیا جائے، یا اسے بہت نفع حاصل ہو یا اس کے باغ کا پھل زیادہ آئے تو اسے کہا جاتا ہے: أَرْكَزْتَ ''تو نے خزانہ پایا'' یعنی موہوب، نفع کثیر اور پھلوں میں بھی خمس ہونا چاہیے حالانکہ ایسا نہیں ہے، تو پھر انھوں نے اپنا وضع کردہ ضابطہ خود توڑ دیا اور کہا کہ اس کے چھپانے اور خمس نہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

١٤٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ». [انظر: ٢٣٥٥، ٦٩١٢، ٦٩١٣]

[1499] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جانور کا زخم معاف ہے، کنویں میں گر کر مر جانے میں کوئی معاوضہ نہیں اور کان کا بھی یہی حکم ہے، یعنی اس میں گر کر مرنے والے کا خون معاف ہے، البتہ دفینہ ملنے پر پانچواں حصہ واجب ہے۔''

(٦٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا﴾ [التوبة: ٦٠] وَمُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الْإِمَامِ

١٥٠٠ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْأَسْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ. [راجع: ٩٢٥]

باب: 67- ارشاد باری تعالیٰ: ”تحصیل داروں کو بھی زکاۃ سے حصہ دیا جائے۔“ نیز حاکم کو ان کا محاسبہ بھی کرنا چاہیے

[1500] حضرت ابو حمید ساعدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ بنو سلیم کی زکاۃ وصول کرنے کے لیے قبیلۂ اسد کے ایک شخص کو مقرر فرمایا جسے ابن لتبیہ کہا جاتا تھا، جب وہ واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے حساب لیا۔

(٦٨) بَابُ اسْتِعْمَالِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَأَلْبَانِهَا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ

١٥٠١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ اجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ، فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ، فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأُتِيَ بِهِمْ، فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَعَضُّونَ الْحِجَارَةَ. تَابَعَهُ أَبُو قِلَابَةَ وَحُمَيْدٌ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ.

[راجع: ٢٣٣]

باب: 68- مسافر لوگ زکاۃ کے اونٹ استعمال کر سکتے ہیں اور ان کا دودھ بھی پی سکتے ہیں

[1501] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ عرینہ کے چند لوگ مدینہ طیبہ آئے تو اس کی آب و ہوا ان کے موافق نہ آئی، رسول اللہ ﷺ نے انھیں اجازت دی کہ وہ صدقے کے اونٹوں میں جا کر ان کا دودھ اور پیشاب نوش کریں۔ انھوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ لے کر بھاگ نکلے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے پیچھے آدمی روانہ کیے، چنانچہ انھیں گرفتار کر کے لایا گیا تو آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دینے کا حکم دیا، نیز ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیرنے کو کہا، پھر انھیں گرم پتھریلی زمین پر پھینک دیا، چنانچہ وہ پیاس کے مارے پتھروں کو چباتے تھے۔ ابوقلابہ، حمید اور ثابت نے حضرت انس ؓ سے روایت کرنے میں قتادہ کی متابعت کی ہے۔

(٦٩) بَابُ وَسْمِ الْإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهِ

باب: 69- حاکم وقت کا زکاۃ کے اونٹوں کو خود اپنے ہاتھ سے داغ دینا

١٥٠٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ وَفِي يَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ.

[انظر: ٥٥٤٢، ٥٨٢٤]

[1502] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں ایک صبح حضرت ابوطلحہ ؓ کے بیٹے عبداللہ ؓ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ کچھ چبا کر اس کے منہ میں ڈال دیں تو میں نے آپ کو اس حالت میں پایا کہ آپ کے ہاتھ میں داغ دینے والا ایک آلہ تھا، آپ اس سے زکاۃ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بچوں کو گھٹی دینا مسنون ہے، حصول برکت تو صرف رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص ہے، اس لیے کوئی شخص بھی بچے کو گھٹی دے سکتا ہے، تاہم تفاولاً کسی نیک آدمی سے گھٹی دلوانے میں کوئی حرج نہیں، البتہ اس میں تکلف سے گریز کرنا چاہیے۔ اس کے متعدد طبی فوائد بھی ہیں اور بازار سے گھٹی خرید کر استعمال کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ واللہ أعلم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر سے متعلق احکام ومسائل

(۷۰) بَابُ [فَرْضِ] صَدَقَةِ الْفِطْرِ

وَرَأَى أَبُو الْعَالِيَةِ وَعَطَاءٌ وَابْنُ سِيرِينَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيضَةً.

۱۵۰۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ، وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ. [انظر: ۱۵۰۴، ۱۵۰۷، ۱۵۰۹، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲]

باب: 70- صدقۂ فطر کی فرضیت

ابو العالیہ، عطاء اور ابن سیرین نے کہا کہ صدقۂ فطر فرض ہے۔

[1503] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان مرد، عورت، چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام پر صدقۂ فطر ایک صاع کھجور یا جو سے فرض کیا ہے اور نماز کے لیے جانے سے قبل اس کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔

(۷۱) بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

۱۵۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

باب: 71- صدقۂ فطر مسلمان غلام لونڈی پر بھی فرض ہے

[1504] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان پر، وہ غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا

عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ.
[راجع : ١٥٠]

عورت، ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو بطور صدقۂ فطر فرض کیا۔

(٧٢) بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ

باب : 72- جو سے ایک صاع فطرانہ ادا کرنا

١٥٠٥ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا نُطْعِمُ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ. [انظر : ١٥٠٦، ١٥٠٨، ١٥١٠]

[1505] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم جو کا ایک صاع بطور فطرانہ کھلایا کرتے تھے۔

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز سال کے بیشتر حصے میں بطور خوراک استعمال ہوتی ہو اس سے فطرانہ ادا کیا جائے اور اس کی مقدار ایک صاع ہے۔ ② ہمارے ہاں صاع حجازی کے وزن کے متعلق کچھ اختلاف ہے، عام طور پر ہمارے سامنے دو موقف ہیں: ❀ دو سیر 10 چھٹانک 3 تولہ اور 4 ماشہ، یعنی پونے تین سیر، رائج الوقت تقریباً اڑھائی کلو۔ ❀ 2 سیر 4 چھٹانک، رائج الوقت تقریباً 2 کلو 100 گرام۔ ہمارے نزدیک دوسرا موقف صحیح ہے کیونکہ صاع حجازی میں 5⅓ رطل ہوتے ہیں۔ مختلف فقہاء کی تصریح کے مطابق ایک رطل نوے (90) مثقال کا ہوتا ہے، تو صاع حجازی کے 480 مثقال بنتے ہیں، ایک مثقال ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہے، اس حساب کے مطابق 480 مثقال کے دو ہزار ایک سو ساٹھ (2160) ماشے ہوئے۔ چونکہ ایک تولے میں بارہ ماشے ہوتے ہیں، لہٰذا بارہ پر تقسیم کرنے سے ایک صاع کا ایک سو اَسّی (180) تولے وزن بنتا ہے۔ جدید اعشاری نظام کے مطابق تین تولے کے تقریباً 35 گرام ہوتے ہیں، اس حساب سے ایک سو اَسّی تولے (180) وزن کے دو ہزار ایک سو (2100) گرام بنتے ہیں، یعنی ایک صاع حجازی کا وزن دو کلو، سو گرام ہے۔ پرانے وزن کے مطابق دو سیر چار چھٹانک ہے۔

(٧٣) بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ

باب: 73- خوراک سے ایک صاع فطرانہ ادا کرنا

١٥٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ الْعَامِرِيِّ : أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ : كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا

[1506] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم ایک صاع خوراک یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع منقی بطور صدقۂ فطر دیا کرتے تھے۔

مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ. [راجع: ١٥٠٥]

(٧٤) بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

١٥٠٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ. قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ. [راجع: ١٥٠٣]

باب : 74- کھجور سے ایک صاع فطرانہ ادا کرنا

[1507] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو سے صدقۂ فطر دینے کا حکم دیا تھا لیکن لوگوں نے اس کے بدلے دو مد گندم کو مقرر کر لیا ہے۔

(٧٥) بَابُ صَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ

١٥٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ يَزِيدَ ابْنَ أَبِي حَكِيمٍ الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُعْطِيهَا فِي زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ قَالَ: أُرَى مُدًّا مِنْ هٰذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ. [راجع: ١٥٠٥]

باب : 75- منقی سے ایک صاع صدقۂ فطر ادا کرنا

[1508] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نبی ﷺ کے عہد مبارک میں خوراک یا کھجور یا جو یا منقی کا ایک صاع بطور صدقۂ فطر دیتے تھے، جب حضرت معاویہ ؓ کا دور آیا اور (شام سے) گندم آئی تو انھوں نے کہا کہ میرے خیال کے مطابق گندم کا ایک مد دیگر اجناس کے دو مد کے برابر ہے۔

(٧٦) بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْعِيدِ

١٥٠٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ. [راجع: ١٥٠٣]

باب : 76- عید سے پہلے صدقۂ فطر کی ادائیگی

[1509] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے صدقۂ فطر لوگوں کے نماز عید کی طرف جانے سے پہلے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا۔

١٥١٠ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ. وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَكَانَ طَعَامَنَا الشَّعِيرُ وَالزَّبِيبُ وَالْأَقِطُ وَالتَّمْرُ.

[راجع: ١٥٠٥]

[1510] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں عیدالفطر کے دن خوراک میں سے ایک صاع ادا کیا کرتے تھے، ان دنوں ہماری خوراک جو، کشمش، پنیر اور کھجوریں ہوا کرتی تھی۔

فائدہ: صدقۂ فطر کی ادائیگی عید کی نماز سے پہلے پہلے ضروری ہے اگرچہ تقسیم بعد میں کر دیا جائے، نماز عید کے بعد فطرانہ ادا کرنا درست نہیں۔ اس کی حیثیت عام صدقے کی نہیں کہ جس وقت مرضی ہو ادا کر دیا جائے۔

(٧٧) بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ

باب: 77- آزاد اور غلام پر فطرانے کا وجوب

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْمَمْلُوكِينَ لِلتِّجَارَةِ: يُزَكَّى فِي التِّجَارَةِ، وَيُزَكَّى فِي الْفِطْرِ.

امام زہری رحمہ اللہ نے تجارتی غلاموں کے متعلق فرمایا کہ تجارت کی وجہ سے ان کی زکاۃ دی جائے اور ان کا فطرانہ بھی ادا کیا جائے۔

١٥١١ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ - أَوْ قَالَ: رَمَضَانَ - عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى، وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ. فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ فَأَعْوَزَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنَ التَّمْرِ فَأَعْطَى شَعِيرًا. فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ حَتَّى إِنْ كَانَ يُعْطِي عَنْ بَنِيَّ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُعْطِيهَا لِلَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ. [راجع: ١٥٠٣]

[1511] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہر مذکر، مؤنث، آزاد اور غلام پر صدقۂ فطر یا صدقۂ رمضان ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر کیا ہے، پھر لوگوں نے نصف صاع گندم اس کے مساوی قرار دے لیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فطرانہ کھجوروں سے دیا کرتے تھے، ایک دفعہ اہل مدینہ کھجوریں نہ حاصل کر سکے تو آپ نے جو بطور فطرانہ ادا کیے۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر چھوٹے بڑے حتی کہ میرے بیٹوں کی طرف سے فطرانہ ادا کرتے تھے۔ اور آپ فطرانہ ان لوگوں کو دیتے تھے جو صدقہ وصول کرنے پر تعینات تھے، لوگ انھیں عیدالفطر سے ایک یا دو دن پہلے فطرانہ دے دیتے تھے۔

فائدہ: ہمارے نزدیک صدقۂ فطر کا مقصد ''مساکین کی خوراک'' ٹھہرایا گیا ہے جس کی وضاحت حدیث میں ہے۔[1] اس بنا پر اشیائے خوردنی ہی فطرانے میں دی جائیں، قیمت وغیرہ ادا کرنا محل نظر ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(٧٨) بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ

باب: 78- ہر چھوٹے بڑے پر فطرانے کا وجوب

١٥١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ. [راجع: ١٥٠٣]

[1512] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام پر صدقۂ فطر ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور فرض کیا ہے۔

1 سنن أبي داود، الزكاة، حديث: 1609.

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

25 - كِتَابُ الْحَجِّ

حج سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ وُجُوبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ

باب: 1- حج کی فرضیت اور فضیلت کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِجُّ ٱلْبَيْتِ مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾[آل عمران: ٩٧]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس (گھر) تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے اور جو نہ مانے تو اللہ تعالیٰ تمام اہل جہاں سے بے نیاز ہے۔''

١٥١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلٰى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَّا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. [انظر: ١٨٥٤، ١٨٥٥، ٤٣٩٩، ٦٢٢٨]

[1513] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت فضل بن عباس ؓ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں قبیلۂ خثعم کی ایک عورت آئی تو حضرت فضل ؓ اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی۔ تب نبی ﷺ نے فضل کا منہ دوسری طرف پھیر دیا، چنانچہ اس عورت نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کا فریضۂ حج جو اس کے بندوں پر عائد ہے، اس نے میرے بوڑھے باپ کو پالیا ہے مگر وہ سواری پر نہیں بیٹھ سکتا، تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں!'' یہ واقعہ حجۃ الوداع میں پیش آیا تھا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی معذور کی طرف سے حج کرنا جائز ہے جسے حج بدل کہا جاتا ہے بشرطیکہ حج بدل کرنے والا پہلے اپنا حج کر چکا ہو۔ اور حج بدل کسی کے مرنے کے بعد بھی اس کی طرف سے کرنا جائز ہے۔

(٢) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۝ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ﴾ [الحج: ٢٧، ٢٨] ﴿فِجَاجًا﴾ [نوح: ٢٠]: اَلطُّرُقُ الْوَاسِعَةُ.

باب:2- ارشاد باری تعالیٰ: ”لوگ دور دراز راستوں سے دبلے اونٹوں پر سوار یا پیدل چل کر تیرے پاس آئیں گے تا کہ اپنے فوائد حاصل کریں۔“ فجاجًا کے معنی کشادہ راستے ہیں۔

١٥١٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً. [راجع: ١٦٦]

[1514] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ذوالحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہو جاتے اور جب وہ آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی تو لبیک کہا کرتے تھے۔

١٥١٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: سَمِعَ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ إِهْلَالَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ.

[1515] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ذوالحلیفہ سے تلبیہ کہنا اس وقت ہوتا جب آپ کی سواری آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی۔

رَوَاهُ أَنَسٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

حضرت انس اور حضرت ابن عباس ؓ نے بھی اسے بیان کیا ہے۔

(٣) بَابُ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ

باب:3- پالان پر سوار ہو کر حج کرنا

١٥١٦ - وَقَالَ أَبَانٌ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مَعَهَا أَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ، وَحَمَلَهَا

[1516] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے بھائی عبدالرحمٰن کو ان کے ساتھ روانہ کیا تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ نے حضرت عائشہ ؓ کو مقام تنعیم سے عمرہ کرایا اور انھیں اپنے پیچھے کجاوے پر ہی سوار کر لیا۔

عَلٰى قَتَبٍ.

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: شُدُّوا الرِّحَالَ فِي الْحَجِّ فَإِنَّهُ أَحَدُ الْجِهَادَيْنِ. [راجع: ٢٩٤]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حج کے لیے پالان باندھو کیونکہ یہ بھی ایک جہاد ہے۔

١٥١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ - هُوَ الْمُقَدَّمِيُّ -: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: حَجَّ أَنَسٌ عَلٰى رَحْلٍ وَّلَمْ يَكُنْ شَحِيحًا، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَجَّ عَلٰى رَحْلٍ وَّكَانَتْ زَامِلَتَهُ.

[1517] حضرت ثمامہ بن عبداللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پالان پر سوار ہو کر حج کیا، حالانکہ آپ بخیل نہیں تھے۔ اور انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی پالان پر سوار ہو کر حج کیا تھا اور اسی اونٹنی پر آپ کا ساز و سامان لدا ہوا تھا۔

١٥١٨ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! اِعْتَمَرْتُمْ وَلَمْ أَعْتَمِرْ. فَقَالَ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! اِذْهَبْ بِأُخْتِكَ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ». فَأَحْقَبَهَا عَلٰى نَاقَةٍ، فَاعْتَمَرَتْ. [راجع: ٢٩٤]

[1518] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ سب لوگوں نے عمرہ کر لیا ہے لیکن میں نہیں کر سکی ہوں۔ آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ''اپنی ہمشیرہ کو لے جاؤ اور انھیں مقام تنعیم سے عمرہ کراؤ۔'' چنانچہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے اونٹ کے پیچھے پالان پر بٹھا لیا اور اس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرہ مکمل کیا۔

(٤) بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ

باب:4- حج مبرور کی فضیلت

١٥١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللهِ وَرَسُولِهِ». قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللهِ». قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «حَجٌّ مَّبْرُورٌ». [راجع: ٢٦]

[1519] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔'' عرض کیا گیا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' پھر دریافت کیا گیا کہ اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''حج مبرور۔''

فائدہ: لفظ مبرور بِرٌّ سے بنا ہے جس کے معنی نیکی کے ہیں، اس بنا پر حج مبرور سے مراد ایسا حج ہے جس میں اول تا آخر نیکیاں ہی نیکیاں ہوں۔ اس میں گناہ کا شائبہ تک نہ ہو۔ اللہ کے ہاں یہی حج مقبول ہوتا ہے۔

١٥٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ، [أَفَلَا نُجَاهِدُ] قَالَ: [لَا] «لٰكِنَّ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَّبْرُورٌ». [انظر: ١٨٦١، ٢٧٨٤، ٢٨٧٥، ٢٨٧٦]

[1520] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم سمجھتے ہیں کہ جہاد سب نیک اعمال سے بڑھ کر ہے تو کیا ہم جہاد نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ''(نہیں) بلکہ (تمھارے لیے) عمدہ جہاد حج مبرور ہے۔''

١٥٢١ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ». [انظر: ١٨١٩، ١٨٢٠]

[1521] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص محض اللہ کے لیے حج کرے، پھر کسی گناہ کا مرتکب ہو، نہ فحش کام کرے اور نہ ہی فسق و فجور میں مبتلا ہو تو وہ ایسے گناہوں سے پاک واپس ہوگا جیسے اسے آج ہی اس کی ماں نے جنم دیا ہو۔''

(٥) بَابُ فَرْضِ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: 5- حج اور عمرے کے لیے احرام باندھنے کے مقامات

١٥٢٢ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ: أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي مَنْزِلِهِ وَلَهُ فُسْطَاطٌ وَسُرَادِقٌ فَسَأَلْتُهُ: مِنْ أَيْنَ يَجُوزُ أَنْ أَعْتَمِرَ؟ قَالَ: فَرَضَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، وَلِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّأْمِ الْجُحْفَةَ. [راجع: ١٣٣]

[1522] زید بن جبیر کہتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے پاس آئے، وہاں ان کی قیام گاہ پر خیمے اور قناتیں لگی ہوئی تھیں۔ میں نے دریافت کیا: میں کہاں سے عمرے کے لیے احرام باندھوں؟ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل نجد کے لیے قرن منازل، اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اور اہل شام کے لیے جحفہ مقرر فرمایا ہے۔

فائدہ: مواقیت اور اہل مواقیت کی تفصیل درج ذیل ہے:

ذوالحلیفہ	اہل مدینہ
جحفہ	اہل شام
قرن المنازل	اہل نجد
یلملم	اہل یمن
ذات عرق	اہل عراق

جولوگ حج یا عمرے کا ارادہ نہ رکھتے ہوں وہ احرام باندھے بغیر بھی میقات سے گزر کر مکہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

(٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ﴾ [البقرة: ١٩٧]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور زاد سفر ساتھ لے لیا کرو اور بہترین زادراہ تو تقویٰ ہے۔''

١٥٢٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ: نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ، فَإِذَا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ سَأَلُوا النَّاسَ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ﴾ [البقرة: ١٩٧].

[1523] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ اہل یمن حج کرتے لیکن زاد سفر ساتھ نہ لیتے تھے اور کہتے کہ ہم متوکل ہیں۔ جب وہ مکہ مکرمہ آتے تو لوگوں کے سامنے دست سوال پھیلاتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''زاد سفر ساتھ لے کر چلو۔ بلاشبہ بہترین زادراہ تو تقویٰ (سوال سے بچنا) ہے۔''

رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، مُرْسَلًا.

اس روایت کو ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے حضرت عکرمہ سے مرسل طور پر بیان کیا ہے۔

(٧) بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: 7- اہل مکہ کے لیے حج اور عمرے کے احرام کی جگہ

١٥٢٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ

[1524] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات بنایا، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا۔ یہ میقات ان مقامات کے باشندوں کے لیے ہیں اور

يَلَمْلَمَ، هُنَّ لَهُمْ وَلِمَنْ أَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ، مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ، حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ.

[انظر: ١٥٢٦، ١٥٢٩، ١٥٣٠، ١٨٤٥]

ان لوگوں کے لیے بھی جو حج وعمرہ کا ارادہ کرتے ہوئے وہاں سے گزریں۔ اور جو لوگ ان مقامات کے اندر کی جانب ہیں وہ جہاں سے چلیں وہیں سے احرام باندھیں، چنانچہ اہل مکہ، مکہ ہی سے احرام باندھ کر چلیں۔

(٨) بَابُ مِيقَاتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَا يُهِلُّونَ قَبْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ

باب: 8- اہل مدینہ کا میقات، نیز انھیں ذوالحلیفہ سے پہلے تلبیہ نہیں کہنا چاہیے

١٥٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ». قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ». [راجع: ١٣٣]

[1525] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے تلبیہ کہیں اور اہل شام جحفہ سے، نیز اہل نجد قرن منازل سے احرام کی نیت کریں۔'' حضرت ابن عمر ؓ نے کہا: مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل یمن یلملم سے تلبیہ کہیں۔''

(٩) بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ الشَّامِ

باب: 9- اہل شام کے لیے احرام باندھنے کی جگہ

١٥٢٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ، وَكَذَاكَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا. [راجع: ١٥٢٤]

[1526] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا، شام والوں کے لیے جحفہ، نجد والوں کے لیے قرن منازل اور یمن والوں کے لیے یلملم کو مقرر کیا۔ یہ میقات ان ملک والوں کے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو ان علاقوں سے گزر کر حدودِ حرم میں داخل ہوں بشرطیکہ وہ حج یا عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ اور جو لوگ میقات کے اندر کی جانب ہیں وہ جہاں سے روانہ ہوں وہیں سے احرام باندھیں حتی کہ اہل مکہ، مکہ مکرمہ سے احرام باندھ لیں۔

(١٠) بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ نَجْدٍ

باب: 10- اہل نجد کے لیے احرام باندھنے کی جگہ

١٥٢٧ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: وَقَّتَ النَّبِيُّ ﷺ؛ ح: [راجع: ١٣٣]

[1527] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے میقات متعین کر دیے تھے۔

١٥٢٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ، وَهِيَ الْجُحْفَةُ، وَأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ».

[1528] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ، اہل شام کا مَہْیَعہ، یعنی جحفہ اور نجد والوں کا قرن منازل ہے۔''

قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: زَعَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ: «وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ». [راجع: ١٣٣]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے خود نبی ﷺ سے نہیں سنا بلکہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اہل یمن کے لیے احرام باندھنے کا مقام یلملم ہے۔''

(١١) بَابُ مُهَلِّ مَنْ كَانَ دُونَ الْمَوَاقِيتِ

باب: 11- میقات کے اندر رہنے والوں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ

١٥٢٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، فَهُنَّ لَهُنَّ، وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ، مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ، حَتَّى إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا. [راجع: ١٥٢٤]

[1529] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل یمن کے لیے یلملم اور اہل نجد کے لیے قرن کو میقات مقرر فرمایا۔ یہ میقات ان علاقہ جات (کے باشندوں) کے لیے ہیں اور ان کے لیے بھی جو ان کے علاوہ دوسرے مقامات سے آئیں اور یہاں سے گزریں بشرطیکہ وہ حج و عمرے کا ارادہ کریں۔ اور جو لوگ ان مواقیت کے اندر ہیں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں حتی کہ باشندگان مکہ، مکہ مکرمہ ہی سے احرام باندھیں۔

(١٢) بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ الْيَمَنِ

١٥٣٠ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، هُنَّ لِأَهْلِهِنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ. [راجع: ١٥٢٤]

باب:12- اہل یمن کی میقات

[1530] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات بنایا، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن منازل اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔ یہ مقامات ان لوگوں کے میقات ہیں جو وہاں کے باشندے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو حج وعمرہ کا ارادہ کرتے ہوئے ان مقامات سے گزریں۔ اور جو لوگ ان مقامات کے اندر کی جانب ہیں وہ جہاں سے چلیں وہیں سے احرام باندھیں حتی کہ اہل مکہ، مکہ ہی سے احرام کی نیت کریں۔

(١٣) بَابٌ: ذَاتُ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ

١٥٣١ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا فُتِحَ هٰذَانِ الْمِصْرَانِ أَتَوْا عُمَرَ، فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَدَّ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيقِنَا، وَإِنَّا إِنْ أَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ عَلَيْنَا. قَالَ: فَانْظُرُوا حَذْوَهَا مِنْ طَرِيقِكُمْ، فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ.

باب: 13- اہل عراق کے لیے ذاتِ عرق میقات ہے

[1531] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب یہ دونوں شہر (کوفہ اور بصرہ) فتح ہوئے تو لوگ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: امیر المومنین! رسول اللہ ﷺ نے اہل نجد کے لیے قرن کو بطور میقات مقرر کیا ہے اور وہ ہمارے راستے سے ایک طرف رہ جاتا ہے۔ اگر ہم قرن جا کر احرام باندھیں تو ہمارے لیے بہت مشکل کا باعث ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے راستے میں اس کے مقابل کوئی جگہ دیکھو، پھر آپ نے ان کے لیے ذاتِ عرق کو مقرر کر دیا۔

(١٤) بَابٌ:

١٥٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

باب:14- بلاعنوان

[1532] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ. [راجع: ٤٨٤]

رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ کے میدان میں اپنے اونٹ کو بٹھایا، پھر وہاں نماز پڑھی اور حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بھی ایسا کیا کرتے تھے۔

(١٥) بَابُ خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ

باب: 15- نبی ﷺ کا شجرہ کے راستے سے نکلنا

١٥٣٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ، وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ صَلّٰى فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ، وَإِذَا رَجَعَ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي وَبَاتَ حَتّٰى يُصْبِحَ. [٤٨٤]

[1533] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ سے شجرہ کے راستے روانہ ہوتے اور معرس کے راستے سے مدینہ میں داخل ہوتے۔ اور رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ سے مکہ کے لیے روانہ ہوتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھا کرتے اور جب لوٹتے تو ذوالحلیفہ کے نشیبی میدان میں نماز ادا کرتے۔ اور رات کو صبح تک وہیں قیام فرماتے۔

فائدہ: شجرہ اور معرس دو مقام ہیں جو مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلے پر ہیں، البتہ معرس کچھ قریب ہے، اسے بطحائے ذی الحلیفہ بھی کہتے ہیں۔

(١٦) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَلْعَقِيقُ وَادٍ مُّبَارَكٌ»

باب: 16- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''وادیٔ عقیق ایک بابرکت وادی ہے'' کا بیان

١٥٣٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيسِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ: «أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ

[1534] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وادیٔ عقیق میں یہ فرماتے ہوئے سنا: ''آج رات میرے رب کی جانب سے ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا کہ اس بابرکت وادی میں نماز پڑھیں اور کہیں کہ میں نے حج کے ساتھ عمرے کی بھی نیت کی ہے۔''

مِّنْ رَّبِّي فَقَالَ: صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ، وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ». [انظر: ٢٣٣٧، ٧٣٤٣]

فائدہ: وادیٔ عقیق مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلے پر بقیع کے قریب ہے۔ کہتے ہیں کہ یمن کا بادشاہ تُبّع جب مدینہ منورہ سے واپس ہوا تو اس وادی میں پڑاؤ کیا، اس کی زرخیزی، شادابی اور محل وقوع کو دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ تو کرۂ ارض کا عقیق معلوم ہوتا ہے۔ اس وقت سے اس کا نام وادیٔ عقیق ہے۔ واضح رہے کہ عقیق نامی ایک وادی مکہ مکرمہ میں بھی ہے لیکن اس سے مراد وہ وادی ہے جو مدینہ منورہ میں ذوالحلیفہ کے پاس ہے۔

١٥٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أُرِيَ وَهُوَ مُعَرِّسٌ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي، قِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ. وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ يَتَوَخَّى بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يُنِيخُ، يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِّنْ ذٰلِكَ. [راجع: ٤٨٣]

[1535] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو ایک خواب دکھایا گیا جبکہ آپ ذوالحلیفہ کی ایک وادی (عقیق) کے درمیان رات کا پڑاؤ کیے ہوئے تھے۔ آپ سے کہا گیا: آپ اس وقت ایک بابرکت میدان میں ہیں۔ راویٔ حدیث کہتا ہے کہ حضرت سالم بن عبداللہ نے ہمیں اسی مقام پر ٹھہرایا۔ وہ اسی جگہ کو تلاش کرتے جہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اونٹ بٹھایا کرتے تھے اور وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے پڑاؤ کا قصد کرتے تھے، بطن وادی میں وہ مقام مسجد کی نچلی جانب ہے، یعنی پڑاؤ کرنے والوں اور راستے کے درمیان میں واقع ہے۔

(١٧) بَابُ غَسْلِ الْخَلُوقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّنَ الثِّيَابِ

باب: 17- (محرم کا) اپنے کپڑوں سے تین مرتبہ خوشبو کو دھونا

١٥٣٦ - قَالَ أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَرِنِي النَّبِيَّ ﷺ حِينَ يُوحَى إِلَيْهِ قَالَ: فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ؟

[1536] حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ جس وقت نبی ﷺ پر وحی نازل ہورہی ہو وہ آپ مجھے دکھائیں۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک دن نبی ﷺ مقام جعرانہ میں تھے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک گروہ بھی وہاں حاضر تھا، اتنے میں ایک شخص نے آپ کے پاس آکر عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اس شخص کی بابت کیا حکم دیتے ہیں جس نے عمرہ کا احرام باندھا مگر

فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى يَعْلَى، فَجَاءَ يَعْلَى وَعَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ، وَهُوَ يَغِطُّ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: «أَيْنَ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ؟» فَأُتِيَ بِرَجُلٍ فَقَالَ: «اغْسِلِ الطِّيبَ الَّذِي بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ، وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ». قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَادَ الْإِنْقَاءَ حِينَ أَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. [انظر: ١٧٨٩، ١٨٤٧، ٤٣٢٩، ٤٩٨٥]

وہ خوشبو سے آلودہ تھا؟ اس پر نبی ﷺ نے کچھ دیر سکوت فرمایا، پھر آپ پر وحی آئی تو حضرت عمر ؓ نے میری طرف اشارہ کیا۔ جب میں آیا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ کے سر پر ایک کپڑے سے سایہ کیا گیا تھا۔ میں نے اپنا سر اس کپڑے کے اندر کیا تو دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ سرخ ہے اور آپ خراٹے لے رہے ہیں، رفتہ رفتہ جب آپ کی یہ حالت ختم ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرے کے متعلق سوال کیا تھا؟'' چنانچہ وہ شخص حاضر کیا گیا تو آپ نے اسے فرمایا: ''جو خوشبو تجھے لگی ہوئی ہے اسے تین دفعہ دھو ڈالو اور اپنا جبہ اتار دو اور عمرے میں بھی اسی طرح کرو جیسے حج میں کرتے ہو۔'' راوی کہتا ہے: میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اسے تین مرتبہ دھونے کا حکم دیا تھا تو اس سے آپ کا صفائی کا ارادہ تھا؟ انھوں نے جواب دیا: ''ہاں۔''

(١٨) بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ، وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ، وَيَتَرَجَّلُ وَيَدَّهِنُ

باب: 18- احرام کے وقت خوشبو لگانا، نیز جب محرم احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو کیا پہنے؟ کیا کنگھی کرسکتا ہے یا تیل لگا سکتا ہے؟

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: يَشَمُّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ وَيَنْظُرُ فِي الْمِرْآةِ وَيَتَدَاوَى بِمَا يَأْكُلُ الزَّيْتَ وَالسَّمْنَ.

وَقَالَ عَطَاءٌ: يَتَخَتَّمُ وَيَلْبَسُ الْهِمْيَانَ. وَطَافَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَقَدْ حَزَمَ عَلَى بَطْنِهِ بِثَوْبٍ. وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِالتُّبَّانِ بَأْسًا لِلَّذِينَ يَرْحَلُونَ هَوْدَجَهَا.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: محرم خوشبو سونگھ سکتا ہے اور آئینہ بھی دیکھ سکتا ہے اور کھانے کی چیزوں، مثلاً: تیل اور گھی کو بطور دوا استعمال کرسکتا ہے۔

اور عطاء نے کہا کہ محرم انگوٹھی پہن سکتا ہے اور ہمیانی باندھ سکتا ہے۔ حضرت ابن عمر ؓ نے بحالت احرام طواف کیا، انھوں نے اپنے پیٹ پر کپڑا باندھ رکھا تھا۔ حضرت عائشہ ؓ نے ان لوگوں کے لیے بحالت احرام جانگھیا پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں خیال کیا جو آپ کا ہودج اونٹ پر رکھا کرتے تھے۔

وضاحت: خوشبو کی چند اقسام ہیں: ایک یہ ہے کہ اس میں زعفران یا ورس کی ملاوٹ ہوتی ہے اور اسے عام طور پر عورتیں استعمال کرتی ہیں۔ یہ خوشبو مردوں کے لیے کسی حالت میں جائز نہیں ہے، خواہ احرام سے پہلے ہو یا بعد میں۔ دوسری قسم کی وہ خوشبو ہے جس میں کسی چیز کی ملاوٹ نہیں ہوتی۔ اس کے استعمال کی دو صورتیں ہیں: ✱ احرام باندھنے سے پہلے اسے آدمی استعمال کر سکتا ہے اگرچہ اس کے اثرات احرام کے بعد بھی موجود رہیں۔ ✱ احرام کے بعد اسے استعمال کرنا درست نہیں ہے۔ تیسری قسم کی وہ خوشبو ہے جسے وقتی طور پر سونگھا جا سکتا ہے، جیسے پھول وغیرہ۔ انھیں دوران احرام میں بھی سونگھنے کی اجازت ہے۔

١٥٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ. فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِهِ:

[1537] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر ؓ (دوران احرام میں) زیتون کا تیل استعمال کرتے تھے۔ جب میں نے ابراہیم نخعی سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ تو ابن عمر ؓ کے قول (عمل) کو کیا کرے گا۔

١٥٣٨ - حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. [راجع: ٢٧١]

[1538] مجھے حضرت اسود نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: گویا میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں، حالانکہ آپ محرم تھے۔

١٥٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ حِينَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

[انظر: ١٧٥٤، ٥٩٢٢، ٥٩٢٨، ٥٩٣٠]

[1539] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے وقت اور طواف زیارت سے پہلے احرام کھولتے وقت خوشبو لگا دیتی تھی۔

(١٩) مَنْ أَهَلَّ مُلَبِّدًا

باب:19- بالوں کو جما کر احرام باندھنے کا حکم

١٥٤٠ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا. [انظر: ١٥٤٩، ٥٩١٤، ٥٩١٥]

[1540] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو لبیک پکارتے ہوئے سنا جبکہ آپ اپنے بالوں کو جمائے ہوئے تھے۔

(٢٠) بَابُ الْإِهْلَالِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

١٥٤١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: سَمِعْتُ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ: مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ، يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

باب: 20- مسجد ذوالحلیفہ کے پاس (احرام باندھ کر) لبیک پکارنا

[1541] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد، یعنی مسجد ذوالحلیفہ سے ہی تلبیہ شروع کیا تھا۔

(٢١) بَابُ مَا لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

١٥٤٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَّا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَّسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ». [راجع: ١٣٤]

باب: 21- محرم کون سے کپڑے نہ پہنے؟

[1542] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! محرم کون سے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''محرم قمیص، پگڑی، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔ ہاں، اگر جوتا نہ ملے تو موزے پہن لے لیکن انھیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے اور ایسا کپڑا ابھی نہ پہنو جسے زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو۔''

فائدہ: احرام کے متعلق مذکورہ شرائط صرف مردوں کے لیے ہیں البتہ عورتیں صرف زعفرانی اور ورس زدہ کپڑوں سے اجتناب کریں، اس کے علاوہ نقاب اوڑھنے پر پابندی ہے لیکن جب غیر محرم سامنے آئے تو پردہ کرنا ضروری ہے۔[1]

1 فتح الباري:3/507.

(٢٢) بَابُ الرُّكُوبِ وَالْاِرْتِدَافِ فِي الْحَجِّ

باب: 22- دوران حج میں سوار ہونا اور کسی دوسرے کو پیچھے بٹھانا

١٥٤٣ ، ١٥٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ رِدْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى. قَالَ: فَكِلَاهُمَا قَالَ: لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

[الحديث: ١٥٤٣، انظر: ١٦٨٦]؛ [الحديث: ١٥٤٤، انظر: ١٦٧٠، ١٦٨٥، ١٦٨٧]

[1544,1543] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ عرفات سے مزدلفہ تک حضرت اسامہ ؓ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سوار تھے۔ پھر مزدلفہ سے منیٰ تک آپ نے حضرت فضل بن عباس ؓ کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ راوی کہتے ہیں: دونوں حضرات کا بیان ہے کہ نبی ﷺ برابر لبیک کہتے رہے حتی کہ آپ نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

فائدہ: تلبیہ دسویں تاریخ کو جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد ختم کر دینا چاہیے، چنانچہ فضل بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں میدان عرفات سے آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ تلبیہ کہتے رہے حتی کہ جمرۂ عقبہ کی آخری کنکری مارنے کے بعد تلبیہ قطع کیا۔[1]

(٢٣) بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ

باب: 23- محرم کس قسم کے کپڑے، چادر اور تہبند پہنے

وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ. وَقَالَتْ: لَا تَلَثَّمْ، وَلَا تَتَبَرْقَعْ، وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ، وَلَا زَعْفَرَانٍ. وَقَالَ جَابِرٌ: لَا أَرَى الْمُعَصْفَرَ طِيبًا. وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بَأْسًا بِالْحُلِيِّ، وَالثَّوْبِ الْأَسْوَدِ، وَالْمُوَرَّدِ، وَالْخُفِّ لِلْمَرْأَةِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَا بَأْسَ أَنْ

حضرت عائشہ ؓ نے احرام کی حالت میں کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہنے۔ انھوں نے فرمایا کہ عورتیں بحالت احرام اپنا منہ نہ ڈھانپیں اور نہ برقع پہنیں اور نہ ایسا کپڑا ہی زیب تن کریں جو ورس اور زعفران سے رنگا ہوا ہو۔ حضرت جابر ؓ کہتے ہیں کہ میں معصفر کو خوشبو خیال نہیں کرتا ہوں۔ حضرت عائشہ ؓ نے عورت کے لیے بحالت احرام زیورات،

1 صحیح ابن خزیمة: 282/4.

يُبْدِلَ ثِيَابَهُ .

سیاہ اور گلابی کپڑے، نیز موزے پہننے میں کوئی حرج خیال نہیں کیا۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ محرم آدمی اگر اپنے کپڑے تبدیل کرنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

١٥٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِّنَ الْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ تُلْبَسُ إِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ، فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، حَتَّى اسْتَوٰى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، وَقَلَّدَ بَدَنَتَهُ، وَذٰلِكَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ قَلَّدَهَا ، ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلٰى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُونِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ، وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يُقَصِّرُوا مِنْ رُؤُوسِهِمْ، ثُمَّ يَحِلُّوا ، وَذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا ، وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ، وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ. [انظر: ١٦٢٥، ١٧٣١]

[1545] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام کنگھی کرنے، تیل لگانے، تہبند پہننے اور چادر اوڑھنے کے بعد مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ اور آپ نے کسی قسم کی چادر اور تہبند پہننے سے منع نہیں فرمایا، البتہ زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے جن سے بدن پر زعفران لگے ان سے منع فرمایا۔ الغرض صبح کے وقت آپ ذوالحلیفہ سے اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور جب مقام بیداء پر پہنچے تو آپ نے اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے لبیک کہا اور آپ نے اپنی قربانیوں کے گلے میں قلادے ڈال دیے۔ اور یہ پچیس ذوالقعدہ کا واقعہ ہے۔ پھر آپ چار ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچے تو کعبہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔ چونکہ آپ قربانی کے اونٹ ساتھ لائے تھے اور انھیں قلادہ پہنا چکے تھے، اس لیے احرام نہ کھول سکے۔ پھر آپ مکہ کی بلندی پر مقام حجون کے پاس فروکش ہوئے۔ آپ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے۔ اس بنا پر طواف قدوم کرنے کے بعد پھر کعبہ کے قریب نہیں گئے یہاں تک کہ عرفات سے واپس آئے۔ اور آپ نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کریں، پھر اپنے بال کتروا ڈالیں اور احرام کھول دیں۔ یہ حکم ان لوگوں کو دیا جن کے پاس قربانی کا جانور نہ تھا جسے پہلے قلادہ پہنایا گیا ہو۔ اور جس کے ساتھ اس کی بیوی تھی تو وہ اس کے لیے حلال ہوگئی، اسی طرح خوشبو اور دیگر لباس بھی استعمال کرنا اب جائز ہوگیا۔

(٢٤) بَابُ مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

١٥٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهَلَّ. [راجع: ١٠٨٩]

١٥٤٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ. [راجع: ١٠٨٩]

باب : 24- ذوالحلیفہ میں رات گزارنا اور صبح تک وہاں ٹھہرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے اس امر کو بیان کیا ہے۔

[1546] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے مدینہ منورہ میں (ظہر کی) چار رکعات اور ذوالحلیفہ میں (عصر کی) دو رکعات ادا کیں، پھر صبح تک ذوالحلیفہ میں قیام فرمایا، جب آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ نے تلبیہ کہا۔

[1547] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ منورہ میں نماز ظہر کی چار رکعت اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت ادا کیں۔ اس کے بعد میرے خیال کے مطابق آپ صبح تک ذوالحلیفہ میں ٹھہرے رہے۔

(٢٥) بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ

١٥٤٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا. [راجع: ١٠٨٩]

باب: 25- بآواز بلند تلبیہ کہنا

[1548] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مدینہ منورہ میں نماز ظہر کی چار رکعات اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت پڑھیں اور میں نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حج اور عمرہ دونوں کا بآواز بلند تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج وعمرہ کے لیے تلبیہ اونچی آواز سے کہا جاسکتا ہے۔ جمہور کے نزدیک ایسا کرنا مستحب ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس ابھی ابھی جبرائیل آئے اور انھوں نے پیغام دیا کہ میں اپنے صحابہ کو بآواز بلند تلبیہ کہنے کا حکم دوں کیونکہ یہ حج کا شعار ہے۔''[1]

(٢٦) بَابُ التَّلْبِيَةِ

باب:26- لبیک کا بیان

١٥٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ». [راجع: ١٥٤٠]

[1549] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح تلبیہ کہتے تھے: ''میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ پھر حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تو ہی جملہ نعمتوں اور بادشاہت کا مالک ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔''

١٥٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُلَبِّي: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ».

[1550] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ نبی ﷺ کس طرح تلبیہ کہا کرتے تھے (وہ اس طرح ہے): ''میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ پھر حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور تو ہی تمام نعمتوں کا مالک ہے۔''

تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ. وَقَالَ شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ: سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا.

ابو معاویہ نے اعمش سے روایت کرنے میں سفیان ثوری کی متابعت کی ہے۔ شعبہ نے ایک روایت بیان کی ہے جس میں ابو عطیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے سنا ہے۔

(٢٧) بَابُ التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ قَبْلَ الْإِهْلَالِ عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب:27- تلبیہ سے پہلے سواری پر سوار ہوتے وقت اَلحمدللہ، سبحان اللہ اور اَللہ أکبر کہنا

١٥٥١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[1551] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

[1] صحیح ابن خزیمۃ: 4/ 174.

وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ - وَنَحْنُ مَعَهُ - بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ، ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ، وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ، قَالَ: وَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَّذَبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ.

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعات پڑھیں جبکہ ہم لوگ آپ کے ساتھ تھے، پھر ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعات پڑھ کر رات وہیں قیام فرمایا۔ صبح کے وقت وہاں سے سوار ہوئے، جب سواری میدان بیداء میں پہنچی تو آپ نے الحمد للہ، سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے حج اور عمرہ دونوں کے لیے لبیک کہا اور لوگوں نے بھی حج اور عمرہ دونوں کے لیے لبیک کہا۔ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو (عمرے سے فراغت کے بعد) آپ نے لوگوں کو (احرام کھولنے کا) حکم دیا تو انھوں نے احرام کھول ڈالا یہاں تک کہ آٹھویں ذوالحجہ کا دن آ گیا، پھر انھوں نے حج کا احرام باندھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر کئی اونٹ اپنے ہاتھ سے نحر کیے اور مدینہ منورہ میں (عیدالاضحیٰ کے موقع پر) آپ نے سینگوں والے دو خوبصورت مینڈھے قربان کیے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ بَعْضُهُمْ: هٰذَا، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ رَّجُلٍ، عَنْ أَنَسٍ. [راجع: ١٠٨٩]

امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ بعض نے اس حدیث کو ایوب سے، انھوں نے کسی آدمی سے، اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(٢٨) بَابُ مَنْ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً

باب:28- جب سواری سیدھی کھڑی ہو جائے تو اس وقت لبیک کہنا

١٥٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً. [راجع: ١٦٦]

[1552] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اس وقت لبیک کہنا شروع کیا جب آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہو گئی۔

(٢٩) بَابُ الْإِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

باب:29- قبلہ رو ہو کر تلبیہ کہنا

١٥٥٣ - وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

[1553] حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب

الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا صَلَّى بِالْغَدَاةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ، ثُمَّ رَكِبَ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يُلَبِّي حَتَّى يَبْلُغَ الْحَرَمَ، ثُمَّ يُمْسِكُ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ بِهِ حَتَّى يُصْبِحَ فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَلَ ذٰلِكَ.

ابن عمر ؓ ذوالحلیفہ میں صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی سواری تیار کرنے کا حکم دیتے، چنانچہ وہ تیار کردی جاتی تو اس پر سوار ہوتے۔ جب وہ سیدھی کھڑی ہوجاتی تو قبلہ رو ہوکر تلبیہ کہتے حتی کہ حرم پہنچ جاتے۔ پھر تلبیہ موقوف کر دیتے۔ پھر جب مقام ذی طوی پہنچتے تو وہاں رات بسر کرتے حتی کہ صبح ہو جاتی۔ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو وہیں غسل کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی کیا ہے۔

تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ فِي الْغَسْلِ.

[انظر: ١٥٥٤، ١٥٧٣، ١٥٧٤]

اسماعیل نے ایوب سے غسل کی روایت کرنے میں عبدالوارث کی متابعت کی ہے۔

١٥٥٤ - **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلٰى مَكَّةَ ادَّهَنَ بِدُهْنٍ لَّيْسَ لَهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ، ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْكَبُ، وَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ. [راجع: ١٥٥٣]

[1554] حضرت نافع ؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ جب مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کرتے تو ایسا تیل استعمال کرتے جس میں خوشبو نہ ہوتی۔ پھر مسجد ذوالحلیفہ میں آتے اور وہاں نماز پڑھتے پھر سوار ہوجاتے۔ جب سواری سیدھی کھڑی ہوجاتی تو (تلبیہ سے) احرام کی نیت کرتے۔ اس کے بعد فرماتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

(٣٠) بَابُ التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي

باب: 30- محرم جب وادی میں اترے تو لبیک کہے

١٥٥٥ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ أَنَّهُ قَالَ: «مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: كَافِرٌ»، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ: «أَمَّا مُوسٰى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي». [انظر: ٣٣٥٥، ٥٩١٣]

[1555] مجاہد ؒ سے روایت ہے کہ ہم ابن عباس ؓ کے پاس تھے تو لوگوں نے دجال کا ذکر کیا اور کہا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔'' حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنی، البتہ آپ نے یہ ضرور فرمایا: ''گویا میں اس وقت موسیٰ ؑ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ لبیک کہتے ہوئے وادی کے نشیب میں اتر رہے ہیں۔''

فائدہ: ممکن ہے کہ اس قسم کے واقعات عالم خواب میں رونما ہوئے ہوں اور انبیاء ؑ کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسی کو ترجیح دی ہے اور قابل اعتماد ٹھہرایا ہے۔

(٣١) بَابٌ: كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ؟

باب: 31- حیض اور نفاس والی عورت احرام کس طرح باندھے؟

أَهَلَّ: تَكَلَّمَ بِهِ. وَاسْتَهْلَلْنَا وَأَهْلَلْنَا الْهِلَالَ، كُلُّهُ مِنَ الظُّهُورِ. وَاسْتَهَلَّ الْمَطَرُ خَرَجَ مِنَ السَّحَابِ. ﴿وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ﴾ [المائدة: ٣] وَهُوَ مِنِ اسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ.

أهلّ کے معنی بات چیت کرنا ہیں، استهللنا اور أهللنا یہ سب ظہور کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ استهل المطر کے معنی ہیں: پانی بادل سے نکلا۔ ﴿وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ﴾ ''اور جو جانور غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا جائے'' میں أُهِلَّ، استهلال الصبي سے لیا گیا ہے، جس کے معنی ہیں: بچے کا رونے کی آواز بلند کرنا۔

وضاحت: چونکہ حدیث میں لفظ أهل استعمال ہوا ہے، اس لیے امام بخاری رحمہ اللہ اس کی لغوی تحقیق بیان کرتے ہیں کہ ان تمام الفاظ میں ظہور کے معنی پائے جاتے ہیں۔

١٥٥٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا». فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ». فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ ﷺ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ: «هٰذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ». قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا

[1556] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کے ہمراہ نکلے، پہلے ہم نے عمرے کا احرام باندھا پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس قربانی ہے اسے عمرے کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لینا چاہیے، پھر ایسا شخص حج اور عمرہ دونوں سے فراغت کے بعد ہی حلال ہوگا۔'' حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں مکہ مکرمہ آئی تو بحالت حیض تھی، اس لیے بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی نہ کر سکی۔ میں نے اس کے متعلق نبی ﷺ سے شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ''اپنے سر کے بال کھول کر ان میں کنگھی کر لو اور عمرے کو چھوڑ کر صرف حج کی نیت کر لو۔'' میں نے تعمیل حکم کی۔ پھر جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو نبی ﷺ نے مجھے میرے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تنعیم بھیجا تو میں نے وہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کیا۔

بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِّنًى، وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَّاحِدًا. [راجع: ٢٩٤]

آپ نے فرمایا: ''یہ تمھارے اس ترک کردہ عمرے کے بدلے میں ہے۔'' حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ جن لوگوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر کے حلال ہو گئے، پھر منیٰ سے واپسی کے بعد انھوں نے دوسرا طواف (زیارت) کیا۔ لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا انھوں نے صرف ایک ہی طواف کیا۔

(٣٢) بَابُ مَنْ أَهَلَّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: 32- جس شخص نے زمانۂ نبوی میں نبی ﷺ کی مثل احرام باندھا

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس امر کو حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

١٥٥٧ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيًّا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ يُّقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ. وَذَكَرَ قَوْلَ سُرَاقَةَ. [انظر: ١٥٦٨، ١٥٧٠، ١٦٥١، ١٧٨٥، ٢٥٠٦، ٤٣٥٢، ٧٢٣٠، ٧٣٦٧]

[1557] حضرت عطاء ؒ سے روایت ہے کہ حضرت جابر ؓ نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت علی ؓ کو حکم دیا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں۔ اور انھوں نے سراقہ بن مالک ؓ کا قول بھی ذکر کیا۔

١٥٥٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهُذَلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ: «بِمَا أَهْلَلْتَ؟» قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ. فَقَالَ: «لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ». وَزَادَ مُحَمَّدُ ابْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «بِمَا أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ؟» قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ. قَالَ: «فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ».

[1558] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت علی ؓ یمن سے نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: ''تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟'' انھوں نے عرض کیا کہ میں نے وہی احرام باندھا ہے جو نبی ﷺ کا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔'' محمد بن ابی بکر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے علی! تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟'' انھوں نے عرض کیا کہ جس چیز کا نبی ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ؓ کو حکم دیا: ''اپنی قربانی کو قابو رکھو اور

جیسے اس وقت ہو اسی حالت میں محرم رہو۔"

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کے عنوان سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا کرنا زمانۂ نبوت کے ساتھ خاص تھا کیونکہ زمانۂ وحی تھا اور احکامات کا نزول ہوتا رہتا تھا، اب چونکہ دین اسلام مکمل ہو چکا ہے، اس لیے اب احرام کے وقت نیت کا تعین کرنا ضروری ہے۔ اب احرام کو کسی بزرگ کے احرام کی مثل قرار دینا صحیح نہیں۔[1]

١٥٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى قَوْمِي بِالْيَمَنِ فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ: «بِمَا أَهْلَلْتَ؟» قُلْتُ: أَهْلَلْتُ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ؟» قُلْتُ: لَا، فَأَمَرَنِي فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَحْلَلْتُ فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِّنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي أَوْ غَسَلَتْ رَأْسِي، فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنْ نَّأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ. قَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ [البقرة:١٩٦] وَإِنْ نَّأْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ.

[انظر: ١٥٦٥، ١٧٢٤، ١٧٩٥، ٤٣٤٦، ٤٣٩٧]

[1559] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مجھے میری قوم کی طرف یمن بھیجا تو میں وہاں سے ایسے وقت میں واپس آیا جب آپ وادئ بطحاء میں فروکش تھے۔ آپ نے مجھ سے پوچھا: "تم نے کون سا احرام باندھا ہے؟" میں نے عرض کیا کہ نبی ﷺ کے مثل احرام باندھ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: "تمھارے پاس قربانی ہے؟" میں نے عرض کیا: نہیں! پھر میں نے آپ کے حکم کے مطابق بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی کی۔ پھر آپ نے مجھے احرام کھول دینے کا حکم دیا تو میں نے احرام کھول دیا۔ اس کے بعد میں اپنے گھر والوں میں سے ایک عورت کے پاس آیا، اس نے میرے بالوں میں کنگھی کی یا میرا سر دھویا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو آئے اور فرمانے لگے: اگر ہم کتاب اللہ پر عمل کرتے ہیں تو وہ حج اور عمرہ پورا کرنے کا حکم دیتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "حج اور عمرے کو اللہ کے لیے پورا کرو۔" اور اگر ہم نبی ﷺ کی سنت پر عمل کریں تو آپ نے بھی قربانی سے پہلے احرام نہیں کھولا۔

(٣٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فِي الْحَجِّ﴾ [البقرة: ١٩٧]، وَقَوْلِهِ: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ﴾ [البقرة: ١٨٩]

باب: 33- ارشاد باری تعالیٰ: "حج کے مہینے معروف ہیں ...... حج کے دوران میں" کا بیان' نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: "لوگ آپ سے احوال قمر کے متعلق سوال کرتے ہیں؟ آپ ان سے کہہ دیں کہ یہ لوگوں کے لیے اور حج کے لیے اوقات مقررہ ہیں۔"

1 فتح الباري: 525/3.

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَشْهُرُ الْحَجِّ: شَوَّالٌ، وَذُو الْقَعْدَةِ، وَعَشْرٌ مِّنْ ذِي الْحَجَّةِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَّا يُحْرِمَ بِالْحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ. وَكَرِهَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ يُّحْرِمَ مِنْ خُرَاسَانَ أَوْ كَرْمَانَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسنون یہ ہے کہ حج کا احرام صرف حج کے مہینوں میں باندھا جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خراسان اور کرمان سے احرام باندھنا مکروہ خیال کیا ہے۔

١٥٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ، وَلَيَالِي الْحَجِّ، وَحُرُمِ الْحَجِّ، فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ، قَالَتْ: فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: «مَنْ لَّمْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَا»، قَالَتْ: فَالْآخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ أَصْحَابِهِ. قَالَتْ: فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرِجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَكَانُوا أَهْلَ قُوَّةٍ وَّكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْعُمْرَةِ. قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكِ يَا هَنْتَاهُ؟» قُلْتُ: سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِأَصْحَابِكَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ. قَالَ: «وَمَا شَأْنُكِ؟» قُلْتُ: لَا أُصَلِّي، قَالَ: «فَلَا يَضُرُّكِ إِنَّمَا أَنْتِ امْرَأَةٌ مِّنْ بَنَاتِ آدَمَ كَتَبَ اللهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ، فَكُونِي فِي حَجَّتِكِ فَعَسَى اللهُ أَنْ يَّرْزُقَكِيهَا». قَالَتْ: فَخَرَجْنَا فِي حَجَّتِهِ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنًى، فَطَهَرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِّنًى فَأَفَضْتُ بِالْبَيْتِ. قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فِي

[1560] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حج کے مہینوں، حج کی راتوں اور حج کے احرام میں روانہ ہوئے، پھر ہم نے مقام سرف میں پڑاؤ کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر آپ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''تم میں سے جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اور وہ اس احرام سے عمرہ کرنا چاہتا ہو تو وہ ایسا کرسکتا ہے مگر جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ ایسا نہ کرے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ کے اصحاب میں سے بعض نے اس حکم سے فائدہ اٹھایا اور کچھ اس سے قاصر رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم صاحب حیثیت تھے اور ان کے پاس قربانی کے جانور تھے وہ عمرہ نہیں کر سکتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''اے بھولی بھالی! کیوں رو رہی ہو؟'' میں نے عرض کیا: حضور! میں نے آپ کی وہ گفتگو سنی جو آپ نے اپنے صحابہ سے کی ہے اور میں عمرہ نہیں کرسکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' عرض کیا: میں نماز کے قابل نہیں رہی۔ آپ نے فرمایا: ''کوئی ضرر نہیں، آخر تم بھی دیگر بنات آدم کی طرح ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے مقدر میں وہی کچھ لکھا ہے جو دوسری عورتوں کے لیے ہے۔ تم اپنے حج کے

النَّفْرِ الْآخِرِ حَتَّى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَنَزَلْنَا مَعَهُ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: «أَخْرُجْ بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا ثُمَّ ائْتِيَا هٰهُنَا فَإِنِّي أَنْظُرُكُمَا حَتَّى تَأْتِيَانِي». قَالَتْ: فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغْتُ، وَفَرَغْتُ مِنَ الطَّوَافِ ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَحَرَ فَقَالَ: «هَلْ فَرَغْتُمْ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَآذَنَ بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ، فَارْتَحَلَ النَّاسُ فَمَرَّ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ.

احرام میں رہو، شاید اللہ تعالیٰ تمھیں عمرہ نصیب کر دے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم حج کے لیے روانہ ہوئے حتی کہ جب منیٰ میں آئے تو میں حیض سے پاک ہوگئی، پھر میں منیٰ سے روانہ ہوئی اور غسل کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا۔ فرماتی ہیں: پھر میں آپ کے ہمراہ کوچ کے دوسرے دن وہاں سے روانہ ہوئی یہاں تک کہ آپ نے وادئ محصب میں پڑاؤ کیا۔ ہم بھی آپ کے ہمراہ وہاں ٹھہرے۔ آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: ''اپنی ہمشیرہ کو حرم سے باہر لے جاؤ تاکہ وہ وہاں سے عمرے کا احرام باندھے، پھر عمرے سے فارغ ہو کر تم لوگ یہیں واپس آجاؤ میں یہاں تمھارا منتظر ہوں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم حرم سے باہر گئے حتی کہ میں (عمرے) اور طواف سے فارغ ہوگئی۔ پھر علی الصبح رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''تم عمرے سے فارغ ہو چکے ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر آپ نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں کوچ کا اعلان کیا تو لوگ چل پڑے۔ اس طرح آپ نے مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہو کر راہ سفر اختیار فرمایا۔

ضَيْرَ مِنْ ضَارَ يَضِيرُ ضَيْرًا. وَيُقَالُ: ضَارَ يَضُورُ ضَوْرًا. وَضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا. [راجع: ٢٩٤]

لفظ لَا يَضُرُّكِ، ضَارَ يَضِيرُ ضَيْرًا سے یا ضَارَ يَضُورُ ضَوْرًا اور ضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا سے مشتق بھی کہا گیا ہے۔

(٣٤) بَابُ التَّمَتُّعِ، وَالْقِرَانِ، وَالْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ، وَفَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ

باب: 34- حج تمتع، قِران، افراد اور جس کے پاس قربانی نہ ہو اس کے لیے حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینے کا بیان

وضاحت: حج کی تین قسمیں ہیں: حج تمتع، حج قران، حج افراد۔ ٭ حج تمتع: اس سے مراد حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہونا، پھر عمرہ کر کے احرام اتار دینا اور غیر محرم ہی رہنا حتی کہ آٹھ ذوالحجہ کو حج کے لیے احرام باندھنا۔ اس حج میں قربانی کرنا ضروری ہے۔ ٭ حج قِران: اس سے مراد میقات سے حج اور عمرے کا احرام باندھنے کے بعد مکہ پہنچ کر عمرہ کرنا اور سعی کرنے کے بعد احرام نہ کھولنا بلکہ حالت احرام ہی میں ایام حج کا انتظار کرنا اور اسی احرام سے حج مکمل کرنا۔

اس میں مسنون یہ ہے کہ قربانی ساتھ لے کر جائے۔ ۞ حج افراد: میقات سے صرف حج کے لیے احرام باندھ کر تمام مناسک حج سرانجام دینا حج افراد کہلاتا ہے۔

١٥٦١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ - وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ - فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَّحِلَّ، فَحَلَّ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ، وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ، قَالَ: «وَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَكَذَا». قَالَتْ صَفِيَّةُ: مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَهُمْ، قَالَ: [«عَقْرَى، حَلْقَى] أَوَ مَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قَالَتْ: قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: «لَا بَأْسَ انْفِرِي». قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِّنْ مَّكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا، أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَّهُوَ مُنْهَبِطٌ مِّنْهَا.

[راجع: ٢٩٤]

[1561] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ (مدینہ سے) روانہ ہوئے تو صرف حج کرنے کا ارادہ تھا لیکن جب ہم نے مکہ مکرمہ پہنچ کر کعبہ کا طواف کرلیا تو نبی ﷺ نے حکم دیا کہ جو شخص قربانی کا جانور ساتھ لے کر نہ آیا ہو وہ احرام کھول دے، چنانچہ جو لوگ قربانی ساتھ نہ لائے تھے وہ احرام سے باہر ہوگئے۔ چونکہ آپ کی ازواج مطہرات بھی قربانی کا جانور ہمراہ نہ لائی تھیں، اس لیے انھوں نے بھی احرام کھول دیے۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں تھی، اس لیے میں نے طواف نہ کیا۔ جب وادیٔ محصب میں ٹھہرنے کی رات تھی تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! لوگ تو عمرہ اور حج کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے واپس جا رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''جن راتوں میں ہم مکہ مکرمہ آئے تھے کیا تم نے طواف نہیں کیا تھا؟'' میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے بھائی (عبدالرحمن بن ابی بکر ؓ) کے ساتھ مقام تنعیم جاؤ اور عمرے کا احرام باندھ کر اس کی تکمیل کرو، اس کے بعد فلاں جگہ پر آجانا۔'' ام المومنین صفیہ ؓ نے کہا: میرا خیال ہے کہ میری وجہ سے لوگوں کو رکنا پڑے گا۔ آپ نے فرمایا: ''عقریٰ حلقیٰ! کیا تو نے قربانی کے دن طواف نہیں کیا تھا؟'' حضرت صفیہ ؓ نے عرض کیا: کیوں نہیں، یعنی میں نے طواف زیارت کیا تھا، آپ نے فرمایا: ''پھر کوئی حرج نہیں روانہ ہوجاؤ۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ میری نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی جبکہ آپ مکہ جا رہے تھے اور میں واپس آرہی تھی یا میں مکہ کو جا رہی تھی اور آپ واپس آرہے تھے۔

١٥٦٢ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، وَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ، فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ. [راجع: ٢٩٤]

[1562] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ (مدینہ منورہ سے) روانہ ہوئے تو ہم میں سے بعض نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا اور بعض حضرات نے حج اور عمرے دونوں کا اور کچھ لوگوں نے صرف حج کی نیت سے احرام باندھا تھا۔ البتہ رسول اللہ ﷺ نے صرف حج کرنے کی نیت کی تھی اور اسی کا احرام باندھا تھا، چنانچہ جنھوں نے صرف حج کا یا حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا تھا وہ یوم نحر سے پہلے احرام کی پابندیوں سے آزاد نہ ہو سکے۔

١٥٦٣ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: شَهِدْتُّ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَعُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَأَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَهُمَا، فَلَمَّا رَأٰى عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا: لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ. قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ ﷺ لِقَوْلِ أَحَدٍ. [١٥٦٩]

[1563] حضرت مروان بن حکم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی ایک مجلس میں موجود تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج تمتع اور حج و عمرہ اکٹھا کرنے (حج قران) سے منع کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا اور کہا: لبیك بعمرة و حَجَّة. پھر فرمایا کہ میں نبی ﷺ کی سنت کو کسی کے کہنے سے نہیں چھوڑوں گا۔

١٥٦٤ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ، وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا، وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ، وَعَفَا الْأَثَرْ، وَانْسَلَخَ صَفَرْ، حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ. قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُّهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَّجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: «حِلٌّ كُلُّهُ». [راجع: ١٠٨٥]

[1564] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگ سمجھتے تھے کہ حج کے زمانے میں عمرہ کرنا اس زمین پر بدترین گناہ ہے۔ اور وہ (اپنی طرف سے) ماہ محرم کو صفر بنا لیتے اور کہتے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو کر اس کا نشان مٹ جائے اور صفر گزر جائے تو اس وقت عمرہ حلال ہے اس شخص کے لیے جو عمرہ کرنا چاہے۔ جب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم چار ذوالحجہ کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ پہنچے تو آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ اس احرام کو ختم کر کے اس کے بجائے عمرے کا احرام باندھ لیں۔ یہ بات ان پر بہت گراں گزری اور کہنے لگے: اللہ کے رسول! عمرہ کر کے ہمارے لیے کیا چیز حلال

ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''سب چیزیں حلال ہوں گی۔''

١٥٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَنِي بِالْحِلِّ. [راجع: ١٥٥٩]

[1565] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے مجھے احرام کھولنے کا حکم دیا۔

١٥٦٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: «إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ». [انظر: ١٦٩٧، ١٧٢٥، ٤٣٩٨، ٥٩١٦]

[1566] حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جو نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں، ان سے روایت ہے، انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا وجہ کہ لوگوں نے تو عمرہ کر کے احرام کھول دیا ہے لیکن آپ نے عمرہ مکمل کرنے کے باوجود احرام نہیں کھولا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے اپنے بال جما لیے تھے اور قربانی کے گلے میں قلادہ پہنا دیا تھا، اس لیے میں جب تک قربانی نہ کروں احرام نہیں کھول سکتا۔''

١٥٦٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا أَبُو جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ: تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَأَمَرَنِي، فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لِي: حَجٌّ مَبْرُورٌ، وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ لِي: أَقِمْ عِنْدِي وَأَجْعَلُ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي. قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ: وَلِمَ؟ فَقَالَ: لِلرُّؤْيَا الَّتِي رَأَيْتُ. [انظر: ١٦٨٨]

[1567] حضرت ابوجمرہ نصر بن عمران ضبعی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حج تمتع کا احرام باندھا تو لوگوں نے مجھے منع کیا۔ میں نے اس کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو انھوں نے مجھے تمتع ہی کا حکم دیا۔ اس کے بعد میں نے خواب میں دیکھا گویا ایک آدمی مجھے کہہ رہا ہے کہ تمھارا حج مبرور اور عمرہ مقبول ہے۔ میں نے اس خواب کا تذکرہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ یہ تو ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے، نیز مجھ سے فرمایا کہ تم میرے پاس رہو میں اپنے مال میں سے تمھارے لیے کچھ حصہ مقرر کردوں گا۔ راویٔ حدیث شعبہ نے کہا: میں نے ابوجمرہ سے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایسا کیوں فرمایا؟ انھوں نے کہا: اس خواب کی وجہ سے جو میں نے دیکھا تھا۔

١٥٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ قَالَ: قَدِمْتُ مُتَمَتِّعًا مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْنَا قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، فَقَالَ لِي أُنَاسٌ مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ: يَصِيرُ الْآنَ حَجُّكَ مَكِّيًّا، فَدَخَلْتُ عَلٰى عَطَاءٍ أَسْتَفْتِيهِ فَقَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، فَقَالَ لَهُمْ: «أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَصِّرُوا ثُمَّ أَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً». فَقَالُوا: كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَّقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ؟ فَقَالَ: «اِفْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ فَلَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ، وَلٰكِنْ لَّا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ». فَفَعَلُوا.

[1568] حضرت ابوشہاب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مکہ مکرمہ میں عمرے کا احرام باندھے ہوئے آیا۔ میری نیت حج تمتع کرنے کی تھی، چنانچہ ہم آٹھ ذوالحجہ سے تین دن پہلے مکہ پہنچے تو مجھے اہل مکہ میں سے چند لوگوں نے کہا کہ تیرا حج تو مکی ہوگا۔ میں حضرت عطاء بن ابی رباح کے پاس آیا تاکہ ان سے مسئلہ دریافت کروں۔ انھوں نے کہا: مجھے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حج کیا۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت قربانی کے جانور ساتھ لائے تھے۔ دیگر تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا۔ آپ نے ان سے فرمایا: ''تم لوگ کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر کے احرام کھول دو اور بال کٹوا دو، پھر اسی طرح احرام کے بغیر ٹھہرے رہو۔ جب آٹھویں تاریخ ہو تو مکہ ہی سے حج کا احرام باندھ لو اور جس احرام میں تم آئے تھے اسے تمتع بنالو۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اسے کس طرح تمتع کر دیں کیونکہ ہم نے تو احرام باندھتے وقت صرف حج کا نام لیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''جو کچھ میں تمھیں حکم دیتا ہوں اسے بجا لاؤ۔ اگر میں قربانی کا جانور نہ لایا ہوتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسا تمھیں حکم دیتا ہوں، لیکن میں کیا کروں جب تک قربانی اپنے ٹھکانے پر نہیں پہنچ جاتی مجھ پر کوئی چیز حلال نہیں ہوسکتی (جو احرام کی وجہ سے حرام تھی)۔'' چنانچہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے تعمیل حکم کی۔

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ: أَبُو شِهَابٍ لَّيْسَ لَهُ حَدِيثٌ مُّسْنَدٌ إِلَّا هٰذَا. [راجع: ١٥٥٧]

ابوعبداللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ ابوشہاب کی یہی ایک حدیث مسند ہے۔

١٥٦٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اخْتَلَفَ

[1569] حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا مقام عسفان میں حج تمتع کے متعلق اختلاف ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

عَلِيٌّ وَّعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَهُمَا بِعُسْفَانَ فِي الْمُتْعَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا تُرِيدُ إِلٰى أَنْ تَنْهٰى عَنْ أَمْرٍ فَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا. [راجع: ١٥٦٣]

کہ آپ اس کام سے منع کرنا چاہتے ہیں جسے نبی ﷺ نے کیا ہے۔ (حضرت عثمان ؓ نے فرمایا: مجھے اپنے حال پر چھوڑ دیجیے۔) جب حضرت علی ؓ نے یہ دیکھا تو انھوں نے حج اور عمرے دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا۔

(٣٥) بَابُ مَنْ لَبّٰى بِالْحَجِّ وَسَمَّاهُ

باب:35- تعین کر کے حج کا لبیک کہنا

١٥٧٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقُولُ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً. [راجع: ١٥٥٧]

[1570] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آئے تو ہم نے حج کا تعین کر کے اس طرح تلبیہ کہا: میں حاضر ہوں۔ اے اللہ! میں حج کی نیت سے حاضر ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے اسے عمرہ بنا لیا۔

(٣٦) بَابُ التَّمَتُّعِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

باب: 36- رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں حج تمتع کا جاری ہونا

١٥٧١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ: تَمَتَّعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ، قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ. [انظر: ٤٥١٨]

[1571] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تمتع کیا ہے اور خود قرآن میں بھی اس کا حکم نازل ہوا ہے مگر ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

(٣٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿ذَٰلِكَ لِمَن لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُۥ حَاضِرِي ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ﴾ [البقرة: ١٩٦]

باب: 37- ارشاد باری تعالیٰ: ''یہ (حج تمتع کا حکم) ان لوگوں کے لیے ہے جو مسجد حرام کے باشندے نہ ہوں'' کا بیان

١٥٧٢ - وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ: حَدَّثَنَا

[1572] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، ان سے حج تمتع کے متعلق دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا:

عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ: أَهَلَّ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَأَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَهْلَلْنَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِجْعَلُوا إِهْلَالَكُمْ بِالْحَجِّ عُمْرَةً إِلَّا مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ». طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ، وَقَالَ: «مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ». ثُمَّ أَمَرَنَا عَشِيَّةَ التَّرْوِيَةِ أَنْ نُهِلَّ بِالْحَجِّ، فَإِذَا فَرَغْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ جِئْنَا فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَدْ تَمَّ حَجُّنَا وَعَلَيْنَا الْهَدْيُ، كَمَا قَالَ تَعَالَى: ﴿فَمَا ٱسْتَيْسَرَ مِنَ ٱلْهَدْيِ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَٰثَةِ أَيَّامٍ فِى ٱلْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ﴾ [البقرة:١٩٦] إِلَى أَمْصَارِكُمْ، اَلشَّاةُ تَجْزِي، فَجَمَعُوا نُسُكَيْنِ فِي عَامٍ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ وَسَنَّهُ نَبِيُّهُ ﷺ، وَأَبَاحَهُ لِلنَّاسِ غَيْرَ أَهْلِ مَكَّةَ. قَالَ اللهُ: ﴿ذَٰلِكَ لِمَن لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُۥ حَاضِرِى ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ﴾ [البقرة:١٩٦]. وَأَشْهُرُ الْحَجِّ الَّتِي ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى: شَوَّالٌ، وَذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحَجَّةِ. فَمَنْ تَمَتَّعَ فِي هٰذِهِ الْأَشْهُرِ فَعَلَيْهِ دَمٌ أَوْ صَوْمٌ.

مہاجرین وانصار اور نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے حجۃ الوداع کے موقع پر احرام باندھا اور ہم نے بھی احرام باندھا۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے حج کے احرام کو احرام عمرہ بنادو مگر جن لوگوں نے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا ہے وہ اپنی پہلی حالت میں رہیں۔'' چنانچہ ہم بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر کے اپنی بیویوں کے پاس آئے اور دوسرے کپڑے پہن لیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنی قربانی کے گلے میں قلادہ ڈالا ہے اس کے لیے احرام کھولنا جائز نہیں حتی کہ قربانی کا جانور اپنے ٹھکانے پر پہنچ جائے۔'' پھر آپ نے حکم دیا کہ آٹھ ذوالحجہ کے پچھلے پہر حج کا احرام باندھ لیں۔ اس طرح جب ہم مناسک حج سے فارغ ہوئے تو آ کر بیت اللہ کا طواف کیا، پھر صفا مروہ کی سعی کرنے کے بعد ہمارا حج مکمل ہوگیا اور ہم پر قربانی واجب ہوئی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جسے قربانی کا جانور میسر ہو (وہ قربانی کرے اور) جسے میسر نہ ہو وہ تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات گھر واپس پہنچ کر۔'' یعنی اپنے شہروں کو واپس جاؤ تو وہاں سات روزے رکھو۔ قربانی کے لیے ایک بکری کافی ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک سال میں دو عبادتیں، یعنی حج اور عمرے کو جمع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس (حج تمتع) کو اپنی کتاب میں نازل فرمایا اور نبی ﷺ نے اسے مسنون قرار دیا اور اہل مکہ کے علاوہ دیگر لوگوں کے لیے اسے مباح کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یہ حکم ان لوگوں کے لیے ہے جو مسجد حرام (مکہ) کے باشندے نہ ہوں۔'' حج کے مہینے جنھیں اللہ تعالیٰ نے کتاب میں ذکر کیا ہے وہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ ہیں، جس نے ان مہینوں میں حج تمتع کا احرام باندھا اس پر قربانی یا روزے واجب ہیں۔

وَالرَّفَثُ: اَلْجِمَاعُ. وَالْفُسُوقُ: اَلْمَعَاصِي. وَالْجِدَالُ: اَلْمِرَاءُ.

رفث کے معنی جماع، فسوق کے معنی گناہ اور جدال کے معنی باہم لڑنا جھگڑنا ہیں۔

(٣٨) بَابُ الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ دُخُولِ مَكَّةَ

باب: 38- مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا

١٥٧٣ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا دَخَلَ أَدْنَى الْحَرَمِ أَمْسَكَ عَنِ التَّلْبِيَةِ، ثُمَّ يَبِيتُ بِذِي طُوًى ثُمَّ يُصَلِّي بِهِ الصُّبْحَ وَيَغْتَسِلُ، وَيُحَدِّثُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. [راجع: ١٥٥٣]

[1573] حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حرم مکی کے قریب پہنچتے تو تلبیہ کہنے سے رک جاتے۔ پھر وادئ ذی طوای میں رات بسر کرتے، وہیں نماز فجر پڑھتے اور غسل کرتے۔ اور بیان فرماتے کہ اللہ کے نبی ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(٣٩) بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ نَهَارًا أَوْ لَيْلًا

باب: 39- مکہ مکرمہ میں دن یا رات کے وقت داخل ہونا

بَاتَ النَّبِيُّ ﷺ بِذِي طُوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ.

نبی ﷺ نے ذی طوای میں رات بسر کی اور صبح تک وہیں رہے، پھر مکہ میں داخل ہوئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

١٥٧٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَاتَ النَّبِيُّ ﷺ بِذِي طُوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ. [راجع: ١٥٥٣]

[1574] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے وادئ ذی طوای میں رات بسر کی۔ صبح تک آپ نے وہیں قیام فرمایا، پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ راوئ حدیث کہتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

(٤٠) بَابٌ: مِنْ أَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ؟

باب: 40- مکہ مکرمہ میں کس طرف سے داخل ہونا چاہیے؟

١٥٧٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ

[1575] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بلند گھاٹی سے مکہ مکرمہ میں داخل

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا، وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى. [انظر: ١٥٧٦]

ہوتے تھے اور نچلی گھاٹی کی جانب سے نکلتے تھے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ حج کو جاتے ہوئے عید کی طرح ایک راستے سے داخل ہوئے اور فراغت کے بعد دوسرے راستے سے نکلے تاکہ دونوں راستے گواہی دیں۔ واللہ أعلم.

(٤١) بَابٌ: مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ؟

باب: 41- مکہ مکرمہ سے نکلتے وقت کون سی جانب اختیار کرے؟

١٥٧٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِّنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ، وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى. [راجع: ١٥٧٥]

[1576] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بلند گھاٹی کے مقام کداء سے جو بطحاء میں ہے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور نچلی گھاٹی کی طرف سے نکلے تھے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: كَانَ يُقَالُ: هُوَ مُسَدَّدٌ كَاسْمِهِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ مُسَدَّدًا أَتَيْتُهُ فِي بَيْتِهِ فَحَدَّثْتُهُ لَاسْتَحَقَّ ذٰلِكَ، وَمَا أُبَالِي كُتُبِي كَانَتْ عِنْدِي أَوْ عِنْدَ مُسَدَّدٍ.

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) کہتے ہیں: میرے استاد حضرت مسدد اپنے نام کی طرح ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ میں نے یحییٰ بن معین کو یحییٰ بن سعید کے حوالے سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اگر میں مسدد کے پاس ان کے گھر جاؤں اور وہاں ان سے حدیث بیان کروں تو وہ اس کے حقدار ہیں اور مجھے اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ میری کتابیں میرے پاس رہیں یا مسدد کے پاس ہوں۔

١٥٧٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا. [انظر: ١٥٧٨، ١٥٧٩، ١٥٨٠، ١٥٨١، ٤٢٩٠، ٤٢٩١]

[1577] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب مکہ میں آئے تو اس کی اعلیٰ جانب سے داخل ہوئے اور نچلی جانب سے باہر نکلے۔

١٥٧٨ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ:

[1578] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ، وَخَرَجَ مِنْ كُدًا - مِنْ أَعْلٰى مَكَّةَ. [راجع: ١٥٧٧]

فتح مکہ کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے اور اعلیٰ مکہ کی جانب مقام کدا سے واپس تشریف لے گئے۔

١٥٧٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ أَعْلٰى مَكَّةَ، قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْ كِلْتَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ وَّكُدًا، وَأَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًا وَّكَانَتْ أَقْرَبَهُمَا إِلٰى مَنْزِلِهِ. [راجع: ١٥٧٧]

[1579] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مقام کداء سے داخل ہوئے جو مکہ مکرمہ کا اوپر والا حصہ ہے۔ ہشام کہتے ہیں کہ حضرت عروہ کداء اور کدا دونوں جانب سے داخل ہوتے تھے۔ ان کا مکہ میں اکثر داخلہ کدا سے ہوتا تھا کیونکہ یہ مقام ان کے گھر سے قریب تھا۔

١٥٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِّنْ أَعْلٰى مَكَّةَ، وَكَانَ عُرْوَةُ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ وَّكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلٰى مَنْزِلِهِ. [راجع: ١٥٧٧]

[1580] حضرت عروہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے سال اعلیٰ مکہ کے مقام کداء سے داخل ہوئے تھے۔

حضرت عروہ اکثر و بیشتر مقام کداء سے داخل ہوتے تھے کیونکہ یہ مقام ان کے گھر سے قریب تھا۔

١٥٨١ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ، وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا، وَكَانَ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ أَقْرَبِهِمَا إِلٰى مَنْزِلِهِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: كَدَاءٌ وَّكُدًا: مَوْضِعَانِ. [راجع: ١٥٧٧]

[1581] حضرت عروہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے سال مقام کداء سے مکہ میں داخل ہوئے۔

حضرت عروہ مقام کداء اور کدا دونوں جانب سے مکہ میں آتے تھے لیکن اکثر و بیشتر کداء کی جانب سے مکہ میں آتے کیونکہ یہ مقام ان کے گھر سے نزدیک تھا۔

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) بیان کرتے ہیں کہ کداء اور کدا مکہ میں دو مقام ہیں۔

(٤٢) بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا

باب: 42- مکہ مکرمہ اور اس کی عمارتوں کی فضیلت

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ جَعَلْنَا ٱلْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَٱتَّخِذُوا۟ مِن مَّقَامِ إِبْرَٰهِـۧمَ مُصَلًّى ۖ وَعَهِدْنَآ إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِـۧمَ وَإِسْمَٰعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِينَ وَٱلْعَٰكِفِينَ وَٱلرُّكَّعِ ٱلسُّجُودِ ○ وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ رَبِّ ٱجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا ءَامِنًا وَٱرْزُقْ أَهْلَهُۥ مِنَ ٱلثَّمَرَٰتِ مَنْ ءَامَنَ مِنْهُم بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۖ قَالَ وَمَن كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُۥ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُۥٓ إِلَىٰ عَذَابِ ٱلنَّارِ ۖ وَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ ○ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَٰهِـۧمُ ٱلْقَوَاعِدَ مِنَ ٱلْبَيْتِ وَإِسْمَٰعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ○ رَبَّنَا وَٱجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ﴾ [البقرة: ١٢٥-١٢٨].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے ثواب اور امن کی جگہ قرار دیا (تو حکم دیا کہ) مقام ابراہیم کو جائے نماز قرار دو، نیز ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید کی کہ وہ میرے گھر کو، طواف کرنے والوں، اعتکاف اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے صاف ستھرا رکھیں۔ اور جب ابراہیم نے دعا کی: اے میرے رب! اس جگہ کو امن کا شہر بنا دے اور اس کے رہنے والوں میں سے جو کوئی اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان لائے اسے پھل عطا فرما۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: جو کفر کرے گا اسے تھوڑا سا فائدہ دوں گا، پھر اسے عذاب جہنم کی طرف لاچار کردوں گا اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ اور جب ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (تو دعا کی:) اے ہمارے رب! ہم سے (خدمت) قبول فرما۔ بلاشبہ تو ہی سب کی سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے، اے ہمارے پروردگار! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا، اور ہماری اولاد میں سے اپنی ایک مسلم جماعت بنا۔ ہمیں اپنی عبادت کے طریقے سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو بڑا توبہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔“

١٥٨٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ. فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ، فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ فَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: «أَرِنِي إِزَارِي»، فَشَدَّهُ عَلَيْهِ. [راجع: ٣٦٤]

[1582] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کی گئی تو نبی ﷺ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ پتھر اٹھا کر لا رہے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا کہ آپ اپنا تہبند اتار کر کندھے پر رکھ لیں۔ جب آپ نے ایسا کیا تو بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑے اور آپ کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھ گئیں۔ آپ نے فرمایا: ”میرا تہبند مجھے دے دو۔“ اس کے بعد آپ نے اپنا تہبند اپنے اوپر باندھ لیا۔

فائدہ: واضح رہے کہ یہ واقعہ زمانۂ نبوت سے پہلے کا ہے۔

١٥٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهَا: «أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: «لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ». فَقَالَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَمِعَتْ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، مَا أُرٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ. [راجع: ١٢٦]

[1583] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''آیا تو نہیں جانتی کہ تیری قوم نے جب بیت اللہ تعمیر کیا تو حضرت ابراہیم ؑ کی بنیادوں پر اسے استوار کرنے سے قاصر رہی؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ بیت اللہ کو حضرت ابراہیم ؑ کی بنیادوں پر نہیں بنا سکتے؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تیری قوم کا زمانہ کفر کے قریب نہ ہوتا تو میں ضرور کر دیتا۔'' حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا: اگر حضرت عائشہ ؓ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے تو میرے خیال کے مطابق رسول اللہ ﷺ کا حطیم سے متصل بیت اللہ کے دو کونوں کا استلام نہ کرنا اس وجہ سے تھا کہ وہ حضرت ابراہیم ؑ کی بنیادوں پر پورا تعمیر نہیں ہوا تھا۔

١٥٨٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجَدْرِ، أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قُلْتُ: فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: «أَلَمْ تَرَيْ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ» قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟ قَالَ: «فَعَلَ ذٰلِكَ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاؤُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاؤُوا، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ، أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ». [راجع: ١٢٦]

[1584] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے حطیم کے متعلق دریافت کیا کہ وہ بھی بیت اللہ کا حصہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے عرض کیا: پھر ان لوگوں نے اسے بیت اللہ میں داخل کیوں نہ کیا؟ آپ نے فرمایا: ''تیری قوم کے پاس مال کم تھا (اس سے تعمیر کے اخراجات پورے نہیں ہو سکتے تھے)۔'' میں نے عرض کیا: دروازہ اتنا اونچا کیوں رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کام تیری قوم نے اس لیے کیا تاکہ جسے چاہیں کعبہ میں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اگر تیری قوم کا زمانہ جاہلیت کے قریب نہ ہوتا اور ان کے دلوں پر ناگواری کے اثرات کا مجھے اندیشہ نہ ہوتا تو میں حطیم کو کعبہ میں شامل کر دیتا اور اس کا دروازہ بھی زمین سے متصل بنا دیتا۔''

١٥٨٥ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو

[1585] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں

أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَإِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهُ وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا». قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: خَلْفًا يَعْنِي بَابًا. [راجع: ١٢٦]

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اگر تمھاری قوم کا زمانہ ابھی کفر سے تازہ نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو مسمار کر کے اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کرتا کیونکہ قریش نے اس کی عمارت کو چھوٹا کر دیا ہے، نیز میں اس کا ایک اور دروازہ پہلے دروازے کے بالمقابل بنا دیتا۔''

راویٔ حدیث ہشام نے کہا کہ حدیث میں خلف سے مراد بالمقابل دروازہ ہے۔

١٥٨٦ - حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا يَزِيدُ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: «يَا عَائِشَةُ! لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ، وَأَلْزَقْتُهُ بِالْأَرْضِ، وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ، بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا، فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ». فَذٰلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى هَدْمِهِ. قَالَ يَزِيدُ: وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ، وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ، وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الْإِبِلِ. قَالَ جَرِيرٌ: فَقُلْتُ لَهُ: أَيْنَ مَوْضِعُهُ؟ قَالَ: أُرِيكَهُ الْآنَ، فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحِجْرَ فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ فَقَالَ: هَاهُنَا. قَالَ جَرِيرٌ: فَحَزَرْتُ مِنَ الْحِجْرِ سِتَّةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا. [راجع: ١٢٦]

[1586] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اگر تیری قوم کا زمانۂ جاہلیت ابھی تازہ نہ ہوتا تو میں کعبہ کو منہدم کر کے جو حصہ اس سے خارج کر دیا گیا تھا اس کو پھر اس میں شامل کر دیتا اور اس کا دروازہ زمین سے متصل کر دیتا، نیز اس میں ایک شرقی اور ایک غربی دو دروازے بنا دیتا۔ الغرض میں اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں کے مطابق استوار کرتا۔'' (راویٔ حدیث کہتا ہے کہ) یہ وہ حدیث ہے جس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بیت اللہ کے گرانے پر آمادہ کیا تھا۔ یزید کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسے گرایا اور بنایا تھا۔ انھوں نے اس میں حطیم کو بھی شامل کر دیا تھا۔ میں نے ابراہیمی بنیادوں کے پتھر دیکھے ہیں جو اونٹ کی کوہان جیسے تھے۔ جریر کہتے ہیں: میں نے یزید سے عرض کیا کہ اس جگہ کی نشاندہی کریں کہ کہاں ہے؟ انھوں نے فرمایا: میں ابھی تمھیں دکھاتا ہوں، چنانچہ میں ان کے ہمراہ حطیم میں داخل ہوا تو انھوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ وہ جگہ ہے۔ جریر کہتے ہیں کہ میں نے بیت اللہ کی دیوار سے چھ گز یا اس کے قریب اندازہ کیا ہے۔

(٤٣) بَابُ فَضْلِ الْحَرَمِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَآ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ ٱلْبَلْدَةِ ٱلَّذِى حَرَّمَهَا وَلَهُۥ كُلُّ شَىْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ﴾ [النمل: ٩١]. وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا ءَامِنًا يُجْبَىٰٓ إِلَيْهِ ثَمَرَٰتُ كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾ [القصص: ٥٧].

باب:43- سرزمین حرم کی فضیلت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’(اے نبی! کہہ دیجیے) مجھے تو یہی حکم ہوا کہ میں اس شہر (مکہ) کے مالک حقیقی کی اطاعت کروں جس نے اسے احترام بخشا ہے اور وہ ہر چیز کا مالک ہے۔ اور مجھے تو حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبردار بن کر رہوں۔‘‘ نیز فرمان الٰہی ہے: ’’کیا ہم نے پر امن حرم کو ان کی جائے قیام نہیں بنایا، جہاں ہماری طرف سے رزق کے طور پر ہر طرح کے پھل کھچے چلے آتے ہیں لیکن ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔‘‘

١٥٨٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: «إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللهُ، لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا».

[راجع: ١٣٤٩]

[1587] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو قابل احترام ٹھہرایا ہے، لہٰذا اس کے کانٹے نہ کاٹے جائیں اور نہ یہاں کے شکار ہی کو پریشان کیا جائے، نیز اس میں گری پڑی چیز بھی نہ اٹھائی جائے، ہاں! تشہیر و اعلان کرانے والے کو وہ گری ہوئی چیز اٹھانے کی اجازت ہے۔‘‘

(٤٤) بَابُ تَوْرِيثِ دُورِ مَكَّةَ وَبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا، وَأَنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ خَاصَّةً

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ٱلَّذِى جَعَلْنَٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءً ٱلْعَٰكِفُ فِيهِ وَٱلْبَادِ ۚ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ [الحج: ٢٥]

باب: 44- مکہ کے گھروں میں وراثت کے جاری ہونے اور ان کی خرید وفروخت کرنے، نیز صرف مسجد حرام میں لوگوں کا برابر حق دار ہونے کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’بے شک وہ لوگ جو کافر ہیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے اور مسجد حرام سے روکتے ہیں وہ مسجد حرام جس میں ہم نے وہاں کے باشندوں اور باہر سے آنے والوں کے حقوق برابر رکھے ہیں، لہٰذا جو بھی اس میں کسی قسم کے ظلم کے ساتھ کسی کج روی کا ارادہ کرے گا ایسے

سب لوگوں کو ہم دردناک عذاب چکھائیں گے۔"

اَلْبَادِي: اَلطَّارِئُ. مَعْكُوفًا: مَحْبُوسًا.

(ابوعبداللہ امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ) بادی سے مراد باہر سے آنے والا اور معکوفًا کے معنی محبوس کے ہیں۔

١٥٨٨ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّه قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيْنَ تَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ فَقَالَ: «وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِّنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ؟» وَكَانَ عَقِيلٌ وَّرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَّلَا عَلِيٌّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ، وَكَانَ عَقِيلٌ وَّطَالِبٌ كَافِرَيْنِ. فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانُوا يَتَأَوَّلُونَ قَوْلَ اللهِ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَهَاجَرُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلَّذِينَ ءَاوَوا۟ وَّنَصَرُوٓا۟ أُو۟لَٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ﴾ اَلْآيَةَ [الأنفال:٧٢]. [انظر: ٣٠٥٨، ٤٢٨٢، ٦٧٦٤]

[1588] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے (حجۃ الوداع کو جاتے وقت) عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اپنے مکہ والے گھر میں کہاں نزول فرمائیں گے؟ اس پر آپ نے فرمایا: "عقیل نے ہمارے لیے کوئی جائیداد یا مکان کہاں چھوڑا ہے؟" عقیل اور طالب تو ابو طالب کے وارث ٹھہرے۔ حضرت جعفر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ان کی کسی چیز کے وارث نہ ہوئے کیونکہ یہ دونوں مسلمان ہوگئے تھے جبکہ عقیل اور طالب (اس وقت) کافر تھے۔ اسی بنیاد پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں ہوتا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ اس معاملے کے لیے لوگ ارشاد باری تعالیٰ کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں: "جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی اور اپنے مال و جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنھوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔"

فائدہ: احادیث سے ثابت ہے کہ اسلام سے پہلے مکہ کے مکانات اور زمینوں میں لوگوں کا حق ملکیت قائم تھا۔ اس میں وراثت اور بیع و اجارہ کے معاملات بھی ہوتے تھے جو اسلام کے بعد بھی قائم رہے، چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نافع بن عبدالحارث نے صفوان بن امیہ سے ایک گھر جیل خانہ بنانے کے لیے مکہ میں اس شرط پر خریدا کہ اگر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس خریداری کو منظور کریں گے تو بیع پختہ ہوگی، بصورت دیگر صفوان کو چار سو دینار کرائے کے مل جائیں گے۔[1] امام بخاری رحمہ اللہ عنوان اور پیش کردہ روایات سے ان احادیث کے ضعف کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں جن میں مکہ مکرمہ کی عمارات کو فروخت کرنے یا انھیں

1 صحيح البخاري، الخصومات، باب: 8.

کرائے پر دینے کی ممانعت ہے۔[1]

(٤٥) بَابُ نُزُولِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ

باب: 45- نبی ﷺ کا مکہ مکرمہ میں پڑاؤ کرنا

١٥٨٩ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَرَادَ قُدُومَ مَكَّةَ: «مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ». [انظر: ١٥٩٠، ٣٨٨٢، ٤٢٨٤، ٤٢٨٥، ٧٤٧٩]

[1589] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مکہ مکرمہ تشریف لانے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ''اگر اللہ نے چاہا تو کل ہمارا قیام خیف بنوکنانہ میں ہوگا جہاں کفار قریش نے کفر پر جمے رہنے کی قسم کھائی تھی۔''

١٥٩٠ - **حَدَّثَنَا** الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى: «نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ» - يَعْنِي بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ - وَذٰلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَّكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَّبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - أَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ - أَنْ لَّا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ حَتَّى يُسْلِمُوا إِلَيْهِمُ النَّبِيَّ ﷺ.

[1590] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے نحر کے اگلے روز فرمایا جبکہ آپ منیٰ میں تشریف فرما تھے: ''ہم کل خیف بنوکنانہ میں اتریں گے جہاں کفار قریش نے کفر پر ڈٹے رہنے کی قسم کھائی تھی۔'' خیف بنوکنانہ سے مراد مُحَصَّب ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ قریش اور کنانہ نے بنو ہاشم اور بنوعبدالمطلب کے خلاف قسم اٹھا کر یہ قرارداد پاس کی تھی کہ ان کے ساتھ رشتۂ نکاح نہیں کریں گے اور نہ ان کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کریں گے جب تک وہ نبی ﷺ کو ہمارے حوالے نہ کر دیں۔

وَقَالَ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ، وَيَحْيَى بْنُ الضَّحَّاكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، وَقَالَا: بَنِي هَاشِمٍ وَّبَنِي الْمُطَّلِبِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: بَنِي الْمُطَّلِبِ أَشْبَهُ. [راجع: ١٥٨٩]

ایک روایت کے مطابق بنو ہاشم اور بنومطلب کے الفاظ ہیں۔ امام بخاری ؒ فرماتے ہیں کہ بنومطلب کے الفاظ ہی حقیقت سے قریب تر معلوم ہوتے ہیں۔

1 فتح الباري: 568/3.

(٤٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِيمُ رَبِّ ٱجْعَلْ هَٰذَا ٱلْبَلَدَ ءَامِنًا وَٱجْنُبْنِى وَبَنِىَّ أَن نَّعْبُدَ ٱلْأَصْنَامَ ۝ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِى فَإِنَّهُۥ مِنِّى ۖ وَمَنْ عَصَانِى فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ رَّبَّنَآ إِنِّىٓ أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِى بِوَادٍ غَيْرِ ذِى زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ ٱلْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ فَٱجْعَلْ أَفْـِٔدَةً مِّنَ ٱلنَّاسِ تَهْوِىٓ إِلَيْهِمْ﴾ اَلْآيَةَ [ابراهيم: ٣٥-٣٧].

باب: 46- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے دعا کی تھی کہ اے میرے رب! اس شہر (مکہ) کو پر امن بنا دے۔ مجھے اور میری اولاد کو اس امر سے محفوظ کر دے کہ ہم بتوں کی عبادت کریں۔ اے میرے رب! ان معبودان باطلہ نے تو بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے، لہٰذا جس نے میری اتباع کی وہ یقیناً میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً (اللہ تعالیٰ) بہت زیادہ معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب! میں نے اپنی اولاد کے ایک حصے کو تیرے قابل احترام گھر کے پاس ایسے میدان میں لا بسایا ہے جہاں کوئی کھیتی باڑی نہیں، ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم کریں، چنانچہ تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے۔'' کا بیان

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان کے تحت کوئی حدیث ذکر نہیں کی، صرف آیات پر اکتفا کیا ہے۔ گویا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حضرت ہاجرہ اور اپنے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو یہاں لا کر آباد کرنے کا ذکر ہے۔

(٤٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿جَعَلَ ٱللَّهُ ٱلْكَعْبَةَ ٱلْبَيْتَ ٱلْحَرَامَ قِيَٰمًا لِّلنَّاسِ وَٱلشَّهْرَ ٱلْحَرَامَ وَٱلْهَدْىَ وَٱلْقَلَٰٓئِدَ ۚ ذَٰلِكَ لِتَعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ وَأَنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ﴾ [المائدة: ٩٧]

باب: 47- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو جو قابل احترام گھر ہے لوگوں کے لیے قیام (امن) کا ذریعہ بنا دیا، حرمت والے مہینے کو اور پٹے والے جانوروں کو بھی، تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ آسمانوں اور زمین میں موجود تمام چیزوں کے حالات خوب جانتا ہے، نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے'' کا بیان

١٥٩١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ،

[1591] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کعبہ کو باریک

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ». [انظر: ١٥٩٦]

پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا۔"

١٥٩٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ - هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ - قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانُوا يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيهِ الْكَعْبَةُ، فَلَمَّا فَرَضَ اللهُ رَمَضَانَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ». [انظر: ١٨٩٣، ٢٠٠١، ٢٠٠٢، ٣٨٣١، ٤٥٠٢، ٤٥٠٤]

[1592] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ لوگ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشوراء کا روزہ رکھا کرتے تھے اور اس روز کعبہ شریف کو غلاف پہنایا جاتا تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کر دیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اب جو چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جو نہ چاہے نہ رکھے۔"

١٥٩٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ». تَابَعَهُ أَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ.

[1593] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد بھی خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ ہوتا رہے گا۔" ابان اور عمران نے قتادہ سے بیان کرنے میں حجاج بن حجاج کی متابعت کی ہے۔

فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ»، وَالْأَوَّلُ أَكْثَرُ.

شعبہ عن قتادہ کے طریق سے مروی روایت میں ہے: "اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی تا آنکہ حج موقوف ہو جائے۔" لیکن پہلی روایت اکثر ہے۔

سَمِعَ قَتَادَةُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ، وَعَبْدُ اللهِ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ.

(ابوعبداللہ امام بخاری ؒ کہتے ہیں کہ) قتادہ نے عبداللہ سے اور عبداللہ نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے

یہ حدیث سنی ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کی بیان کردہ ان دونوں روایات میں بظاہر تعارض ہے جسے اس طرح دور کیا جاسکتا ہے کہ یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد حج اور عمرہ ہوتا رہے گا، اس کے بعد قرب قیامت کے وقت لوگوں میں کفر پھیل جائے گا، اس لیے حج و عمرہ بھی موقوف ہوجائے گا۔

(٤٨) بَابُ كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ

١٥٩٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جِئْتُ إِلَى شَيْبَةَ؛ ح:

وَحَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ: لَقَدْ جَلَسَ هٰذَا الْمَجْلِسَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَّا أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهُ. قُلْتُ: إِنَّ صَاحِبَيْكَ لَمْ يَفْعَلَا، قَالَ: هُمَا الْمَرْآنِ أَقْتَدِي بِهِمَا. [انظر: ٧٢٧٥]

باب: 48- کعبہ پر غلاف چڑھانا

[1594] حضرت ابو وائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں شیبہ کے ساتھ کعبہ میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا تو انھوں نے کہا کہ اس جگہ پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیٹھ کر فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ کعبہ میں جس قدر سونا چاندی موجود ہے میں اسے تقسیم کردوں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کے دونوں پیش رو ساتھیوں نے تو ایسا نہیں کیا۔ تب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ دونوں جلیل القدر انسان تھے، میں بھی ان کی اقتدا کرتا ہوں۔

(٤٩) بَابُ هَدْمِ الْكَعْبَةِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَيُخْسَفُ بِهِمْ».

١٥٩٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْأَخْنَسِ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا».

باب: 49- انہدام کعبہ کی پیش گوئی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایک لشکر خانہ کعبہ پر چڑھائی کرے گا تو اسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔“

[1595] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”گویا میں چھوٹے قدم والے سیاہ فام شخص کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا۔“

١٥٩٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ». [راجع: ١٥٩١]

[1596] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کعبہ شریف کو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا ایک حبشی منہدم کردے گا۔''

فائدہ: یہ واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے اور ان کے وفات پانے کے بعد ہوگا جبکہ قرآنی تعلیمات کو سینوں سے اٹھا لیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ کو انہدام کعبہ کا منظر دکھایا گیا، پھر آپ نے اس چشم دید واقعہ سے اپنی امت کو آگاہ فرمایا کہ کعبہ کو گرانے والا سیاہ فام حبشی کبر و غرور سے چلتا ہوا آئے گا۔ چلنے میں اس کے دونوں پنجے تو نزدیک، البتہ ایڑیوں میں فاصلہ ہوگا۔ سر سے گنجا، ناک پھیلی ہوئی، پیٹ بڑا، اپنے ہاتھ میں بھالا پکڑے ہوئے آئے گا۔ اس کے ساتھ اس قماش کے دوسرے لوگ بھی ہوں گے جو اس کی سربراہی میں بیت اللہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے، اور اس کا ایک ایک پتھر اکھاڑ کر سمندر میں پھینک دیں گے۔ اور ایسا عین قرب قیامت کے وقت ہوگا۔

(٥٠) بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

باب:50- حجر اسود کے متعلق جو منقول ہے

١٥٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَّا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ. [انظر: ١٦٠٥، ١٦١٠]

[1597] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دے کر فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔ کسی کو نفع یا نقصان پہنچانا تیرے بس میں نہیں۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

فائدہ: حدیث میں ہے کہ حجر اسود جنت کا پتھر ہے۔ یہ برف سے زیادہ سفید تھا لیکن ابن آدم کی خطاؤں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔[1]

(٥١) بَابُ إِغْلَاقِ الْبَيْتِ وَيُصَلِّي فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ

باب:51- کعبے کا دروازہ بند کر کے اس کے ہر کونے میں نماز پڑھی جا سکتی ہے

١٥٩٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

[1598] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

1 صحيح ابن خزيمة: 220/4.

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ: هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ». [راجع: ٣٩٧]

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے، ان کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم تھے۔ انھوں نے دروازہ بند کر دیا۔ فراغت کے بعد جب دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں اندر داخل ہوا۔ بلال رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے دریافت کیا کہ آیا اس میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی ہے؟ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، دونوں یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

(٥٢) بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

باب:52- خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا

١٥٩٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ الْوَجْهِ حِينَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ الظَّهْرِ، يَمْشِي حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِّنْ ثَلَاثِ أَذْرُعٍ فَيُصَلِّي، يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِلَالٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى فِيهِ، وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ بَأْسٌ أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ. [راجع: ٣٩٧]

[1599] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ بیت اللہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو داخل ہوتے ہی سیدھے آگے چلے جاتے، دروازے کو اپنی پشت کی طرف کر لیتے، یہاں تک کہ آپ کے اور سامنے والی دیوار کے درمیان تین ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا تو وہاں نماز پڑھتے۔ اور آپ کا مقصد اس جگہ کو تلاش کرنا ہوتا جس کے متعلق حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نشاندہی کی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے وہاں نماز ادا کی تھی۔ لیکن کسی پر کوئی حرج نہیں ہے کہ بیت اللہ کی جس جانب چاہے نماز پڑھے۔

(٥٣) بَابُ مَنْ لَّمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ

باب:53- خانہ کعبہ میں داخل نہ ہونا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَحُجُّ كَثِيرًا وَّلَا يَدْخُلُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اکثر حج کرتے لیکن بیت اللہ میں داخل نہیں ہوتے تھے۔

١٦٠٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ

[1600] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح عمرہ کیا کہ بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا کیں۔ آپ کے ساتھ ایک ایسا شخص بھی تھا جو

وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكَعْبَةَ؟ قَالَ: لَا. [انظر: ١٧٩١، ٤١٨٨، ٤٢٥٥]

دوسرے لوگوں سے آپ کو اوٹ میں رکھتا تھا۔ ایک دوسرے آدمی نے اس سے دریافت کیا کہ آیا رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے تھے؟ اس نے کہا: نہیں، یعنی آپ داخل نہیں ہوئے تھے۔

(٥٤) بَابُ مَنْ كَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْكَعْبَةِ

باب: 54- جس شخص نے کعبہ کے کونوں میں اللہ أکبر کہا

١٦٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ فَأَخْرَجُوا صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَاتَلَهُمُ اللهُ، أَمَ وَاللهِ لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ»، فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ. [راجع: ٣٩٨]

[1601] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے کعبہ کے اندر داخل ہونے سے انکار کر دیا کیونکہ اندر بت رکھے ہوئے تھے، پھر آپ کے حکم سے انھیں نکال دیا گیا اور صحابۂ کرام ؓ نے حضرت ابراہیم ؑ اور حضرت اسماعیل ؑ کی وہ تصویریں بھی نکال دیں جن کے ہاتھوں میں پانسے کے تیر تھے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان (مشرکوں) کو تباہ کرے! انھیں بخوبی معلوم ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل ؑ نے تو کبھی پانسوں سے قرعہ اندازی نہیں کی۔'' اس کے بعد آپ بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے اور اس کے اطراف میں اللہ أکبر کہا لیکن نماز نہیں پڑھی۔

(٥٥) بَابٌ: كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمَلِ؟

باب: 55- (طواف میں) رمل کی ابتدا کیسے ہوئی؟

١٦٠٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - هُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ

[1602] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام ؓ جب مکہ تشریف لائے تو مشرکین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ تمھارے پاس ایک ایسا وفد آیا ہے جسے یثرب (مدینہ) کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ اس پر نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام ؓ کو حکم دیا کہ طواف کے پہلے تین چکروں میں تیز

الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ. [انظر: ٤٢٥٦]

تیز اور اکڑ کر چلیں اور دونوں رکنوں کے درمیان معمول کی چال چلیں۔ آپ کو یہ حکم دینے میں کہ وہ سات چکروں میں اکڑ کر چلیں لوگوں پر آسانی کے علاوہ کوئی امر مانع نہ تھا۔

فائدہ: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اب رمل کرنے کی علت زائل ہو چکی ہے، لہٰذا اب رمل کرنا مسنون نہیں ہے لیکن ان کا یہ موقف محل نظر ہے۔ بہرحال اب بھی یادگار کے طور پر رمل کرنا چاہیے تاکہ اسلام کے عروج کی تاریخ تازہ رہے۔ واللہ أعلم.

(٥٦) بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ وَيَرْمُلُ ثَلَاثًا

باب: 56- جب کوئی مکہ آئے تو طواف شروع کرتے وقت سب سے پہلے حجر اسود کو چومے اور تین چکروں میں رمل کرے

١٦٠٣ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِّنَ السَّبْعِ. [انظر: ١٦٠٤، ١٦١٦، ١٦١٧، ١٦٤٤]

[1603] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ مکہ تشریف لاتے تو طواف شروع کرتے وقت پہلے حجر اسود کو بوسہ دیتے، پھر سات چکروں میں سے پہلے تین میں ذرا اکڑ کر چلتے۔

(٥٧) بَابُ الرَّمَلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: 57- حج اور عمرے میں رمل کرنا

١٦٠٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ - هُوَ ابْنُ سَلَامٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَعَى النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ وَّمَشَى أَرْبَعَةً فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ.

[1604] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ حج اور عمرہ کرتے وقت طواف کے پہلے تین چکروں میں تیز چلتے اور دوڑتے تھے اور باقی چار چکروں میں معمول کے مطابق عام چال چلتے تھے۔

تَابَعَهُ اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٦٠٣]

سریج کی لیث نے متابعت کی ہے، اس نے کہا: مجھے کثیر بن فرقد نے انھوں نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

١٦٠٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ:

[1605] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِلرُّكْنِ: أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَّا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ، فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ: مَا لَنَا وَلِلرَّمَلِ؟ إِنَّمَا كُنَّا رَاءَيْنَا الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللهُ، ثُمَّ قَالَ: شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ. [راجع: ١٥٩٧]

انھوں نے حجر اسود کو مخاطب کر کے فرمایا: میں یقیناً جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔ کسی کو نقصان یا نفع نہیں دے سکتا۔ اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھا ہوتا کہ آپ نے تجھے بوسہ دیا تھا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ پھر انھوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا۔ اس کے بعد کہا: اب ہمیں رمل کی کیا ضرورت ہے؟ یہ تو ہم نے مشرکین کو اپنی طاقت دکھانے کے لیے کیا تھا اور اب اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا ہے۔ پھر کہنے لگے کہ جو کام نبی ﷺ نے کیا ہے ہم اسے ترک کرنا پسند نہیں کرتے۔

١٦٠٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا.

[1606] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سے میں نے نبی ﷺ کو ان دونوں کونوں کا استلام کرتے دیکھا ہے میں نے شدت اور نرمی کسی حال میں بھی ان کا استلام کرنا ترک نہیں کیا۔

فَقُلْتُ لِنَافِعٍ: أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ؟ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَمْشِي لِيَكُونَ أَيْسَرَ لِاسْتِلَامِهِ. [انظر: ١٦١١]

راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت نافع سے دریافت کیا: آیا حضرت ابن عمر ؓ ان دونوں کے درمیان معمول کے مطابق چلتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: وہ اس لیے معمول کے مطابق چلتے تھے تاکہ حجر اسود کو بوسہ دینے میں آسانی رہے۔

(٥٨) بَابُ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

باب: 58- چھڑی سے حجر اسود کو چھونا

١٦٠٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، وَّيَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ.

[1607] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا۔ آپ چھڑی سے حجر اسود کا استلام فرماتے۔

تَابَعَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ،

عبدالعزیز دراوردی نے زہری سے روایت کرنے میں

عَنْ عَمِّهِ. [انظر: ١٦١٢، ١٦١٣، ١٦٣٢، ٥٢٩٣]

یونس کی متابعت کی ہے۔

(٥٩) بَابُ مَنْ لَّمْ يَسْتَلِمْ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

باب:59-صرف حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنا

١٦٠٨ - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ قَالَ: وَمَنْ يَتَّقِي شَيْئًا مِّنَ الْبَيْتِ؟ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنَّهُ لَا يُسْتَلَمُ هٰذَانِ الرُّكْنَانِ، فَقَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ مِّنَ الْبَيْتِ مَهْجُورًا. وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ.

[1608] حضرت ابو شعثاء سے روایت ہے، انھوں نے کہا: بیت اللہ کے کسی حصے سے کون پرہیز کرتا ہے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تمام ارکان کعبہ کا استلام کرتے تھے تو ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان دونوں (رکن شامی اور رکن عراقی) کو بوسہ نہیں دیا جاتا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیت اللہ کی کوئی چیز متروک نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بھی تمام ارکان کا استلام کرتے تھے۔

فائدہ: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ فرمایا اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے جو کچھ کیا اس کی بنیاد ان کے ذاتی فہم پر ہے مگر رسول اللہ ﷺ کا عمل اس پر مقدم ہے۔

١٦٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ أَرَ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ. [راجع: ١٦٦]

[1609] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی کا استلام کرتے نہیں دیکھا۔

(٦٠) بَابُ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

باب:60-حجر اسود کو بوسہ دینا

١٦١٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ قَالَ: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ. [راجع: ١٥٩٧]

[1610] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

١٦١١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ

[1611] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے

الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ؟ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ، قَالَ: قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ؟ أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ؟ قَالَ: اجْعَلْ، أَرَأَيْتَ، بِالْيَمَنِ، رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ. [راجع: ١٦٠٦]

ایک آدمی نے حجر اسود کو بوسہ دینے کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسے ہاتھ لگاتے اور بوسہ دیتے دیکھا ہے۔ اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اچھا بتایئے اگر مجمع زیادہ ہو اور لوگ مجھ پر غالب آجائیں تو میں کیا کروں؟ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: اس قسم کی اگر مگر یمن میں رہنے دو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسے بوسہ دیتے ہوئے اور چومتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٦١) بَابُ مَنْ أَشَارَ إِلَى الرُّكْنِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ

باب: 61- حجر اسود کے پاس آکر اس کی طرف اشارہ کرنا

١٦١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ، كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ. [راجع: ١٦٠٧]

[1612] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اونٹ پر سوار ہوکر بیت اللہ کا طواف کیا۔ جب آپ حجر اسود کے سامنے آتے تو اس کی طرف اشارہ کرتے۔

فائدہ: حجر اسود کو چھونے کے متعلق چار طریقے رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں: * حجر اسود کو بوسہ دیا جائے جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے۔ * ہاتھ سے حجر اسود کو چھونا پھر اپنے ہاتھ چوم لینا۔ * اگر دور ہو تو چھڑی کے ذریعے سے اسے چھونا پھر چھڑی چوم لینا۔ * دور سے ہاتھ یا چھڑی کے ذریعے سے اشارہ کرنا۔ اس صورت میں ہاتھ یا چھڑی کو نہیں چومنا چاہیے۔

(٦٢) بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكْنِ

باب: 62- حجر اسود کے پاس آکر اللہ أكبر کہنا

١٦١٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى الرُّكْنَ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ كَانَ عِنْدَهُ وَكَبَّرَ. [راجع: ١٦٠٧]

[1613] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اونٹ پر سوار ہوکر بیت اللہ کا طواف کیا۔ آپ جب بھی حجر اسود کے پاس آتے تو آپ کے پاس جو چیز ہوتی اس سے اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔

تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ.

ابراہیم بن طہمان نے خالد الحذاء سے روایت کرنے میں خالد بن عبداللہ کی متابعت کی ہے۔

(٦٣) بَابُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا

باب:63- جو شخص مکہ آتے ہی کعبہ کا طواف کرے قبل اس کے کہ اپنے ٹھکانے پر جائے، پھر دو رکعت نماز پڑھے، پھر صفا کی طرف نکلے

١٦١٤، ١٦١٥ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: ذَكَرْتُ لِعُرْوَةَ قَالَ: فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً، ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ، ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ، ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَهُ، وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ، فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا.

[الحديث: ١٦١٤، انظر: ١٦٤١]؛ [الحديث ١٦١٥، انظر: ١٦٤٢، ١٧٩٦]

[1615,1614] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے ام المومنین حضرت عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب مکہ مکرمہ آئے تو سب سے پہلے وضو کر کے بیت اللہ کا طواف کیا، صرف طواف کرنے ہی سے آپ کا عمرہ مکمل نہیں ہوا تھا۔ پھر آپ کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ نے بھی ایسا ہی حج کیا۔ پھر میں نے اپنے والد محترم حضرت زبیر ؓ کے ہمراہ حج کیا تو انھوں نے بھی سب سے پہلے طواف کیا۔ اس کے بعد میں نے مہاجرین و انصار کو دیکھا کہ وہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ میری والدہ (حضرت اسماء ؓ) نے مجھے بتایا کہ انھوں نے اور ان کی ہمشیرہ حضرت عائشہ ؓ نے، حضرت زبیر بن عوام اور فلاں، فلاں نے عمرے کا احرام باندھا، انھوں نے جب حجر اسود کو ہاتھ لگایا (اور طواف مکمل کرنے کے بعد صفا و مروہ کی سعی کی) تو احرام کھول دیا۔

١٦١٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ، وَمَشَى، أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. [راجع: ١٦٠٣]

[1616] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حج یا عمرے کے لیے مکہ آتے تو سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرتے۔ پہلے تین چکروں میں دوڑتے اور باقی چار میں معمول کے مطابق چلتے۔ طواف کے بعد دوگانہ ادا کرتے، پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تھے۔

١٦١٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ:

[1617] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہی سے روایت ہے

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ، يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَّيَمْشِي أَرْبَعَةً، وَأَنَّهُ كَانَ يَسْعٰى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. [راجع: ١٦٠٣]

کہ نبی ﷺ جب پہلا طواف کرتے تو پہلے تین چکروں میں دوڑتے اور باقی چار میں معمول کے مطابق چلتے۔ اور جب صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تو نالے کے وسط میں ذرا تیز دوڑتے۔

(٦٤) بَابُ طَوَافِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ

باب: 64- عورتوں کا مردوں کے ہمراہ طواف کرنا

١٦١٨ - وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ [أَخْبَرَنَا قَالَ]: أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ إِذْ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ: كَيْفَ تَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ الرِّجَالِ؟ قُلْتُ: بَعْدَ الْحِجَابِ أَوْ قَبْلُ؟ قَالَ: إِي لَعَمْرِي، لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ، قُلْتُ: كَيْفَ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنَّ يُخَالِطْنَ. كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَطُوفُ حَجْرَةً مِّنَ الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: اِنْطَلِقِي نَسْتَلِمْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَتْ: اِنْطَلِقِي عَنْكِ، وَأَبَتْ فَكُنَّ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ وَلٰكِنَّهُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ قُمْنَ حَتّٰى يَدْخُلْنَ وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ، وَكُنْتُ آتِي عَائِشَةَ أَنَا وَعُبَيْدُ ابْنُ عُمَيْرٍ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ، قُلْتُ: وَمَا حِجَابُهَا؟ قَالَ: هِيَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ لَّهَا غِشَاءٌ وَّمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذٰلِكَ، وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُّوَرَّدًا.

[1618] ابن جریج سے روایت ہے کہ حضرت عطاء نے کہا: جب ابن ہشام نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے روک دیا تو میں نے کہا کہ تو انھیں کیوں روکتا ہے، حالانکہ نبی ﷺ کی ازواج مطہرات نے مردوں کے ساتھ طواف کیا ہے؟ (راوی حدیث ابن جریج کہتا ہے:) میں نے کہا: کیا پردے کی آیت اترنے سے پہلے یا بعد؟ عطاء کہنے لگے: میری عمر کی قسم! میں نے انھیں آیت حجاب کے نزول کے بعد پایا ہے۔ اس پر ابن جریج نے کہا: عورتیں مردوں کے ساتھ کس طرح مل جل جاتی تھیں؟ انھوں نے فرمایا: اختلاط نہیں ہوتا تھا۔ حضرت عائشہ ؓ مردوں سے الگ تھلگ ہوکر طواف کرتی تھیں، ان سے اختلاط نہ کرتی تھیں۔ ایک عورت نے ان سے عرض کیا: اے ام المومنین! چلیں حجر اسود کو بوسہ دیں۔ انھوں نے فرمایا: تم جاؤ اور ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ ازواج مطہرات رات کے وقت اس حالت میں نکلتیں کہ پہچانی نہ جاتی تھیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتی تھیں، البتہ جب وہ بیت اللہ کے اندر داخل ہونا چاہتیں تو کھڑی رہتیں، مردوں کو باہر نکالا جاتا (پھر وہ بیت اللہ میں داخل ہوتیں)۔ میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جبکہ وہ ثبیر پہاڑ پر

مقیم تھیں۔ میں نے عرض کیا: اس وقت ان کا پردہ کیا ہوتا تھا؟ فرمایا: وہ ایک ترکی خیمے میں ہوتی تھیں جس کے آگے ایک پردہ لٹکا ہوتا تھا۔ ہمارے اور ان کے درمیان اس کے سوا اور کوئی چیز حائل نہ تھی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ نے گلابی رنگ کی قمیص پہن رکھی تھی۔

١٦١٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ: «طُوفِي مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ»، فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَئِذٍ يُصَلِّي الصُّبْحَ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ ﴿وَالطُّورِ ○ وَكِتَٰبٍ مَّسْطُورٍ﴾. [راجع: ٤٦٤]

[1619] ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے بیمار ہونے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ''تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے پیچھے رہ کر طواف کر لو۔'' چنانچہ میں نے لوگوں سے پیچھے رہ کر طواف مکمل کیا جبکہ رسول اللہ ﷺ اس وقت بیت اللہ کی ایک جانب صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اور ﴿والطور ○ و کتاب مسطور﴾ کی تلاوت فرما رہے تھے۔

(٦٥) بَابُ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

باب: 65- دوران طواف میں گفتگو کرنا

١٦٢٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ يَدَهُ إِلَى إِنْسَانٍ بِسَيْرٍ أَوْ بِخَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ، فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: «قُدْ بِيَدِهِ». [انظر: ١٦٢١، ٦٧٠٢، ٦٧٠٣]

[1620] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ اس دوران میں آپ کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جس نے اپنا ہاتھ تسمے یا دھاگے یا کسی اور چیز کے ذریعے سے دوسرے شخص سے باندھ رکھا تھا۔ نبی ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا، پھر فرمایا: ''ہاتھ پکڑ کر اسے لے چلو۔''

(٦٦) بَابٌ: إِذَا رَأَى سَيْرًا أَوْ شَيْئًا يُكْرَهُ فِي الطَّوَافِ قَطَعَهُ

باب: 66- جب دوران طواف کسی سے باندھا ہوا تسمہ یا ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اسے کاٹ دے

١٦٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ. [راجع: ١٦٢٠]

[1621] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا کہ وہ رسی یا کسی اور چیز سے بندھا ہوا تھا۔ آپ نے اسے کاٹ دیا۔

(٦٧) بَابٌ: لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَّلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ

باب: 67- کوئی برہنہ آدمی بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ کوئی مشرک حج کو آئے

١٦٢٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: قَالَ يُونُسُ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ، فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ: أَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ. [راجع: ٣٦٩]

[1622] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع سے قبل رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک سال امیر حج بنایا۔ انھوں نے مجھے دسویں ذوالحجہ کو چند آدمیوں کے ہمراہ لوگوں میں یہ منادی کرنے کے لیے بھیجا کہ اس سال کے بعد نہ کوئی مشرک حج کرے اور نہ کوئی برہنہ شخص کعبہ کا طواف کرے۔

(٦٨) بَابٌ: إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوَافِ

باب: 68- اگر دوران طواف کسی وجہ سے رک جائے (تو کیا کرے؟)

وَقَالَ عَطَاءٌ فِيمَنْ يَطُوفُ فَتُقَامُ الصَّلَاةُ أَوْ يُدْفَعُ عَنْ مَّكَانِهِ: إِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ إِلَى حَيْثُ قُطِعَ عَلَيْهِ فَيَبْنِي. وَيُذْكَرُ نَحْوُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

حضرت عطاء بن ابی رباح نے کہا: جو شخص بیت اللہ کا طواف کر رہا ہو، اس دوران میں نماز کی تکبیر ہو جائے یا کسی اور وجہ سے طواف چھوڑنا پڑے تو سلام پھیرنے کے بعد اسی جگہ لوٹ آئے جہاں اس کا طواف منقطع ہوا تھا۔ حضرت ابن عمر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(٦٩) بَابٌ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ لِسُبُوعِهِ رَكْعَتَيْنِ

وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي لِكُلِّ سُبُوعٍ رَّكْعَتَيْنِ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: إِنَّ عَطَاءً يَقُولُ: تُجْزِئُهُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَّكْعَتَيِ الطَّوَافِ، فَقَالَ: السُّنَّةُ أَفْضَلُ، لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ سُبُوعًا قَطُّ إِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.

١٦٢٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي الْعُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَّطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، ثُمَّ صَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. وَقَالَ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١]. [راجع: ٣٩٥]

١٦٢٤ - قَالَ: وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: لَا يَقْرَبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. [راجع: ٣٩٦]

(٧٠) بَابُ مَنْ لَّمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى عَرَفَةَ وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ

باب: 69- نبی ﷺ نے طواف کیا اور سات چکروں پر دو رکعتیں پڑھیں

حضرت نافع نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ طواف کے ہر سات چکروں کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ اسماعیل بن امیہ نے کہا: میں نے امام زہری سے عرض کیا کہ عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: طواف کی دو رکعتوں سے فرض نماز کفایت کر جاتی ہے۔ انھوں نے جواب دیا: سنت پر عمل کرنا افضل ہے کیونکہ نبی ﷺ جب بھی طواف کے سات چکر لگاتے تو اس کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

[1623] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے دریافت کیا: آیا کوئی شخص عمرہ کرتے ہوئے صفا و مروہ کی سعی کرنے سے پہلے اپنی بیوی کے پاس آ سکتا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ آپ نے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت ادا کیں۔ اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ اور ابن عمر ؓ نے فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول (کی ذات) میں بہترین نمونہ ہے۔'' (اس لیے تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا اور پیروی ہی بہتر ہے۔)

[1624] حضرت عمرو بن دینار نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے (یہی) سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: صفا و مروہ کے درمیان سعی سے پہلے اپنی بیوی سے جماع نہ کرے۔

باب: 70- جو شخص پہلا طواف (قدوم) کر کے پھر کعبہ کے قریب نہ گیا اور نہ اس نے دوبارہ طواف ہی کیا یہاں تک کہ عرفات سے ہو آیا

١٦٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ فَطَافَ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ.

[راجع: ١٥٤٥]

[1625] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو کعبہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی، پھر عرفہ سے واپسی کے وقت تک آپ کعبہ کے قریب نہیں گئے۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی طواف قدوم کے بعد اپنی مصروفیات کے پیش نظر وقوف عرفات سے پہلے بیت اللہ حاضری نہیں دیتا اور نہ ہی نفل طواف کرتا ہے تو اس پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ نفل طواف کرنے پر پابندی ہے۔

(٧١) بَابُ مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

باب: 71- طواف کی دو رکعتیں مسجد حرام سے باہر ادا کرنا

وَصَلّٰى عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَارِجًا مِّنَ الْحَرَمِ.

حضرت عمر ؓ نے طواف کی دو رکعتیں حرم کے باہر جا کر ادا کیں۔

١٦٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ ح:

[1626] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیماری کے متعلق شکایت کی۔

وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ بِمَكَّةَ، وَأَرَادَ الْخُرُوجَ وَلَمْ تَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَأَرَادَتِ الْخُرُوجَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ

ایک دوسری سند کے ساتھ یہ روایت بایں الفاظ ہے، نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت ام سلمہ ؓ نے کہا کہ جب آپ مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے اور وہاں سے روانگی کا ارادہ فرمایا، (میں) ام سلمہ بھی روانہ ہونا چاہتی تھی، لیکن بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''جب نماز فجر کھڑی ہوجائے تو تم اپنے اونٹ پر سوار ہوکر طواف کرلو جبکہ لوگ نماز پڑھ رہے ہوں۔'' چنانچہ

فَطُوفِي عَلَى بَعِيرِكِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ». فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ فَلَمْ تُصَلِّ حَتَّى خَرَجَتْ. [راجع: ٤٦٤]

انھوں نے ایسا ہی کیا اور حرم سے باہر نکلنے تک طواف کی نماز نہیں پڑھی۔

(٧٢) بَابُ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَلْفَ الْمَقَامِ

باب:72- مقام ابراہیم کے پیچھے طواف کی دو رکعت ادا کرنا

١٦٢٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِلَى الصَّفَا، وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب:٢١]. [راجع: ٣٩٥]

[1627] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا کیں۔ پھر آپ ﷺ صفا کی جانب تشریف لے گئے اور فرمایا: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’تمھارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات گرامی) میں بہترین نمونہ ہے۔‘‘

(٧٣) بَابُ الطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

باب: 73- صبح اور عصر کے بعد طواف کرنا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ.

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ طلوع شمس سے پہلے طواف کی دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔

وَطَافَ عُمَرُ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَرَكِبَ حَتَّى صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بِذِي طُوًى.

سیدنا عمر فاروق ؓ نے نماز صبح کے بعد طواف کیا، پھر سوار ہوکر باہر چلے گئے اور مقام ذی طویٰ میں دو رکعت ادا کیں۔

١٦٢٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ نَاسًا طَافُوا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوا إِلَى الْمُذَكِّرِ حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوا يُصَلُّونَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: قَعَدُوا حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهَا

[1628] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا، پھر واعظ کے پاس بیٹھ گئے۔ جب سورج طلوع ہوا تو کھڑے ہوکر نماز (طواف) پڑھنے لگے۔ اس پر حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: یہ لوگ بیٹھے رہے اور جب نماز کے لیے وقت مکروہ شروع ہوا تو انھوں نے اٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دی۔

الصَّلَاةُ قَامُوا يُصَلُّونَ.

١٦٢٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا. [راجع: ٥٨٢]

[1629] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

١٦٣٠ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّالزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَطُوفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

[1630] حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ نماز فجر کے بعد طواف کرتے اور دو رکعت پڑھتے تھے۔

١٦٣١ - قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُخْبِرُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا إِلَّا صَلَّاهُمَا. [راجع: ٥٩٠]

[1631] حضرت عبدالعزیز ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی ﷺ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہوتے تو (عصر کے بعد) دو رکعت ضرور پڑھتے تھے۔

(٧٤) بَابُ الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا

باب: 74- بیماری کی حالت میں سوار ہو کر طواف کرنا

١٦٣٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ [الْحَذَّاءِ]، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ، كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ. [راجع: ١٦٠٧]

[1632] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ آپ جب بھی حجر اسود کے پاس سے گزرتے، اپنے دست مبارک میں پکڑی ہوئی کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کرتے اور اللّٰہ أکبر کہتے تھے۔

١٦٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا

[1633] ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت

مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ: «طُوفِي مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ»، فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِـ: ﴿وَالطُّورِ ۝ وَكِتَٰبٍ مَّسْطُورٍ﴾. [راجع: ٤٦٤]

ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ میں بیمار ہوں تو آپ نے فرمایا: ''سوار ہو کر لوگوں کی پچھلی جانب سے بیت اللہ کا طواف کر لو۔'' چنانچہ میں نے (اس طرح) اپنا طواف مکمل کیا جبکہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کی ایک جانب کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ بحالت نماز سورۂ طور کی تلاوت کر رہے تھے۔

(٧٥) بَابُ سِقَايَةِ الْحَاجِّ

باب: 75- حاجیوں کو پانی پلانا

١٦٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَّبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ. [انظر: ١٧٤٣، ١٧٤٤، ١٧٤٥]

[1634] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے منیٰ کی راتوں میں مکہ رہنے کی اجازت طلب کی کیونکہ وہ حاجیوں کو پانی پلایا کرتے تھے تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔

١٦٣٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلٰى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا. فَقَالَ: «اِسْقِنِي». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ، قَالَ: «اِسْقِنِي»، فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا فَقَالَ: «اِعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ»، ثُمَّ قَالَ: «لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتّٰى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهِ»، يَعْنِي عَاتِقَهُ، وَأَشَارَ إِلٰى عَاتِقِهِ.

[1635] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سبیل کے پاس تشریف لا کر پانی طلب فرمایا تو حضرت عباس ؓ نے اپنے بیٹے حضرت فضل ؓ سے کہا کہ اپنی ماں کے پاس جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے مشروب لاؤ۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے یہی پانی پلاؤ۔'' حضرت عباس ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! لوگ اس میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم مجھے اسی میں سے پلاؤ۔'' چنانچہ آپ نے اس میں سے پیا، پھر آپ چشمۂ زمزم کے پاس آئے، وہاں لوگ پانی پلانے کا کام کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے کام میں مصروف رہو، تم اچھا کام کر رہے ہو۔'' پھر فرمایا: ''اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے تو یقیناً میں سواری سے اتر کر رسی اپنے

یہاں (کندھے پر) رکھ لیتا۔" آپ نے اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔

(٧٦) بَابُ مَا جَاءَ فِي زَمْزَمَ

باب:76- زمزم کے متعلق جو منقول ہے

١٦٣٦ - وَقَالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَانَ أَبُوذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «فُرِجَ سَقْفِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَقَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: اِفْتَحْ، قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ». [راجع: ٣٤٩]

[1636] حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے گھر کی چھت کھول دی گئی جبکہ میں مکہ مکرمہ میں تھا۔ حضرت جبریل ؑ نازل ہوئے تو انھوں نے میرا سینہ چاک کیا، اسے آب زمزم سے دھویا۔ پھر سونے کا ایک طشت لے کر آئے جو ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا، اسے میرے سینے میں انڈیل کر سینہ بند کر دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور آسمان دنیا کی طرف اوپر چڑھ گئے، حضرت جبریل نے آسمان دنیا کے داروغے سے کہا: دروازہ کھولو۔ اس نے پوچھا: کون ہے؟ فرمایا: میں جبریل ہوں۔"

١٦٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ قَالَ: سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. قَالَ عَاصِمٌ: فَحَلَفَ عِكْرِمَةُ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَلَى بَعِيرٍ. [انظر: ٥٦١٧]

[1637] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو آب زمزم پلایا۔ آپ نے اسے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ حضرت عکرمہ نے قسم اٹھا کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ اس دن اونٹ پر سوار تھے۔

(٧٧) بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ

باب: 77- حج قران کرنے والے کا طواف

١٦٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلُّ

[1638] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے اور عمرے کا احرام باندھا۔ پھر آپ نے فرمایا: "جس کے پاس قربانی ہے وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھے، پھر وہ احرام کی پابندی سے آزاد نہیں ہوگا تا آنکہ وہ انھیں پورا کرے۔" میں جب مکہ

حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا»، فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَلَمَّا قَضَيْنَا حَجَّنَا أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ ﷺ: «هٰذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ». فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِّنًى، وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ طَافُوا طَوَافًا وَّاحِدًا. [راجع: ٢٩٤]

مکرمہ آئی تو حالت حیض میں تھی۔ جب ہم نے حج مکمل کر لیا تو آپ نے مجھے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تنعیم بھیجا۔ وہاں سے میں نے عمرہ مکمل کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمھارے پہلے عمرے کا بدل ہے۔'' جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انھوں نے طواف کیا اور احرام کی پابندی سے آزاد ہو گئے، پھر انھوں نے منیٰ سے واپس آنے کے بعد ایک اور طواف کیا۔ اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا تھا انھوں نے صرف ایک ہی طواف کیا۔

١٦٣٩ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، دَخَلَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَظَهْرُهُ فِي الدَّارِ، فَقَالَ: إِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَّكُونَ الْعَامَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ فَيَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ، فَلَوْ أَقَمْتَ، فَقَالَ: قَدْ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١] ثُمَّ قَالَ: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِي حَجًّا، قَالَ: ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا. انظر: ١٦٤٠، ١٦٩٣، ١٧٠٨، ١٧٢٩، ١٨٠٦، ١٨٠٧، ١٨٠٨، ١٨١٠، ١٨١٢، ١٨١٣، ٤١٨٣، ٤١٨٤، ٤١٨٥]

[1639] حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ان کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم آئے جبکہ ان کی سواری ان کے گھر میں بالکل تیار تھی، انھوں نے عرض کیا: مجھے اندیشہ ہے کہ اس سال لوگوں میں لڑائی ہو جائے گی اور وہ آپ کو بیت اللہ جانے سے روک دیں گے، بنابریں آپ کا یہیں ٹھہرنا مناسب ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بھی (عمرے کے لیے) تشریف لے گئے تھے تو کفار قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے، لہٰذا اگر کوئی میرے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوا تو میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا: ''بے شک رسول اللہ (ﷺ) میں تمھارے لیے بہترین نمونہ ہے۔'' پھر فرمایا کہ تم گواہ رہو، میں نے عمرے کے ساتھ حج کو بھی واجب کر لیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ مکہ مکرمہ آئے اور حج و عمرہ دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

١٦٤٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ

[1640] حضرت نافع رحمہ اللہ ہی سے روایت ہے کہ جس سال حجاج بن یوسف حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے جنگ کا ارادہ رکھتا تھا، اس سال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کا

كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَّإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَّصُدُّوكَ، فَقَالَ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب:٢١] إِذَنْ أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً، ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَّعَ عُمْرَتِي. وَأَهْدٰى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ وَّلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ، فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ، وَرَأٰى أَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. [راجع: ١٦٣٩]

ارادہ کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے عرض کیا گیا کہ لوگوں میں جنگ و قتال ہونے والا ہے، ہمیں خطرہ ہے کہ لوگ آپ کو روک دیں گے (لہٰذا آپ مکہ مکرمہ نہ جائیں)۔ اس پر انھوں نے فرمایا: ”تمھارے لیے رسول اللہ (ﷺ) کی حیات طیبہ میں بہترین نمونہ ہے۔“ اس وقت میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کو واجب کر لیا ہے۔ پھر وہ روانہ ہوئے۔ جب مقام بیداء پہنچے تو فرمایا: حج اور عمرے کا ایک ہی حال ہے۔ میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ اس کے بعد ہدی بھیج دی جو قدید سے خریدی تھی۔ اس سے زیادہ کچھ نہ کیا، نہ تو نحر کیا اور نہ کوئی ایسا کام ہی کیا جو احرام کے باعث حرام تھا، نہ سر منڈوایا اور نہ بال ہی چھوٹے کرائے، یہاں تک کہ قربانی کے دن قربانی ذبح کی اور سر منڈوایا۔ آپ کا یہ موقف تھا کہ آپ نے ایک طواف سے حج اور عمرہ دونوں کا طواف کر لیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

فائدہ: حج قران کرنے والا اگر ایک طواف اور ایک سعی کرتا ہے تو صحیح احادیث کے اعتبار سے ایسا کرنا صحیح ہے اور جن روایات میں اس موقف کے خلاف بیان ہوا ہے وہ صحیح احادیث کے مقابلے میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتیں۔ اس سلسلے میں فتح الباری:(625/3) کا مطالعہ مفید رہے گا۔

(٧٨) بَابُ الطَّوَافِ عَلٰى وُضُوءٍ

باب:78- باوضو طواف کرنا

١٦٤١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: قَدْ حَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ أَوَّلَ

[1641] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے حج کے متعلق حضرت عائشہ ؓ نے مجھے آگاہ فرمایا۔ انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے پہلا کام یہ کیا کہ وضو کیا، پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ محض طواف کرنے ہی سے آپ کا

شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ، ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ، ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِثْلُ ذٰلِكَ، ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ، ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ، ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ، ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً، وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِّمَّنْ مَضٰى مَا كَانُوا يَبْدَؤُنَ بِشَيْءٍ حِينَ يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ، وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْتَدِئَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ، تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ إِنَّهُمَا لَا تَحِلَّانِ. [راجع: ١٦١٤]

عمرہ مکمل نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حج کیا۔ انھوں نے سب سے پہلے جو کام کیا وہ بیت اللہ کا طواف تھا، پھر یہ عمرہ نہ ہوا۔ اس کے بعد حضرت عمر فاروق نے بھی اسی طرح کیا۔ (حضرت عروہ نے کہا) پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا۔ میں نے ان کو سب سے پہلے جو کام کرتے دیکھا وہ بیت اللہ کا طواف تھا، پھر یہ عمرہ نہ بنا۔ اس کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (نے بھی ایسے ہی کیا)۔ اس کے بعد میں نے (اپنے والد گرامی) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، انھوں نے سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا، پھر یہ عمرہ نہ ہوا۔ بعد ازاں میں نے مہاجرین و انصار کو بھی یہی کام کرتے دیکھا کہ عمرہ نہیں ہوتا تھا۔ آخری شخصیت جسے میں نے اس طرح کرتے دیکھا وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ذات گرامی تھی۔ انھوں نے بھی حج کو توڑ کر عمرہ نہیں بنایا تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ان کے پاس موجود ہیں لیکن ان سے اس کے متعلق پوچھتے نہیں۔ اسی طرح جو اکابر پہلے گزر گئے ہیں ان کا بھی مکہ میں داخل ہوتے ہی پہلا قدم طواف کے لیے اٹھتا تھا، پھر یہ بھی احرام نہیں کھولتے تھے۔ میں نے اپنی خالہ اور والدہ کو دیکھا ہے جب وہ آتیں تو سب سے پہلے طواف کرتیں، اس کے بعد احرام نہیں کھولتی تھیں۔

١٦٤٢ - وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَّفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ، فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا. [راجع: ١٦١٥]

[1642] (حضرت عروہ کہتے ہیں کہ) مجھے میری والدہ نے خبر دی، انھوں نے اپنی بہن، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور فلاں، فلاں کے ساتھ عمرہ کیا ہے، یہ سب لوگ حجر اسود کو بوسہ دیتے تو احرام کھول دیتے۔

فائدہ: آخری عبارت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حجر اسود کے بوسے کے بعد احرام کھول دیتے تھے بلکہ طواف کرنے کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے، پھر سر منڈوا کر احرام کھولتے تھے۔

(٧٩) بَابُ وُجُوبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ

١٦٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ عُرْوَةُ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ [البقرة:١٥٨] فَوَاللهِ مَا عَلٰى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَّا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، قَالَتْ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي! إِنَّ هٰذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا، وَلٰكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ، كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُّسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا بِالْمُشَلَّلِ، فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَّطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَّطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾ اَلْآيَةَ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: وَقَدْ سَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَّتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُونَ: أَنَّ النَّاسَ - إِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ - مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ بِمَنَاةَ، كَانُوا

باب: 79- صفا و مروہ کی سعی واجب ہے اور انھیں شعائر اللہ قرار دیا گیا ہے

[1643] حضرت عروہ بن زبیر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے سوال کیا کہ آپ اس آیت کریمہ کی وضاحت کریں: ''بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ جو شخص کعبہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ صفا و مروہ کی سعی کرے۔'' واللہ! اس سے تو یہ معلوم ہوتا کہ اگر صفا و مروہ کی سعی نہ کریں تو کسی پر کچھ بھی گناہ نہیں ہے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اے میرے بھانجے! تو نے غلط بات کہی۔ اگر اللہ تعالیٰ کا یہ مطلب ہوتا تو آیت کریمہ یوں ہوتی: ''ان کے طواف نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔'' دراصل بات یہ ہے کہ مذکورہ آیت کریمہ انصار کے بارے میں نازل ہوئی۔ وہ اسلام لانے سے پہلے منات کے لیے احرام باندھا کرتے تھے جس کی وہ مقام مشلل کے قریب عبادت کرتے تھے، اس لیے ان میں سے جو شخص احرام باندھتا تو وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا گناہ خیال کرتا تھا۔ جب یہ لوگ مسلمان ہوئے تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا اور کہا: اللہ کے رسول! ہم لوگ تو صفا و مروہ کے درمیان سعی کو برا سمجھتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ''صفا اور مروہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں.....'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو صفا و مروہ کی سعی کو جاری فرمایا ہے، اس لیے اب کوئی سعی کو ترک نہیں کرسکتا۔ حضرت عروہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو اس بات سے آگاہ کیا تو

يَطُوفُونَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْآنِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! كُنَّا نَطُوفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَإِنَّ اللهَ أَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ نَطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ اللَّهِ﴾ الْآيَةَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَسْمَعُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا، فِي الَّذِينَ كَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِالْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِينَ يَطَّوَّفُونَ، ثُمَّ تَحَرَّجُوا أَنْ يَطَّوَّفُوا بِهِمَا فِي الْإِسْلَامِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى أَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا، حَتَّى ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ. [انظر: ١٧٩٠، ٤٤٩٥، ٤٨٦١]

انھوں نے کہا کہ یہ تو علم و آگہی کی باتیں ہیں۔ میں نے پہلے نہیں سنی تھیں، البتہ میں نے کچھ اہل علم کو اس کے سوا بیان کرتے ہوئے سنا ہے، جو ام المومنین ؓ نے کہا ہے کہ جو لوگ منات کے لیے احرام باندھتے تھے وہ سب لوگ صفا و مروہ کا طواف کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور قرآن مجید میں صفا و مروہ کا ذکر نہ کیا تو انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم صفا و مروہ کا طواف کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے کعبہ کے طواف کا ذکر کیا ہے، صفا کا کہیں ذکر نہیں، تو کیا ہم پر گناہ ہوگا اگر ہم صفا و مروہ کا طواف کریں؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”صفا اور مروہ تو اللہ کے شعائر میں سے ہیں.....“ حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے کہا: میں یہ سنتا رہا ہوں کہ یہ آیت ان دونوں فریقوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ جو لوگ دور جاہلیت میں صفا اور مروہ کے طواف کو گناہ خیال کرتے تھے ان کے بارے میں اور ان لوگوں کے بارے میں بھی جو پہلے تو صفا و مروہ کا طواف کرتے تھے، پھر اسلام لانے کے بعد اسے اس وجہ سے گناہ خیال کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا لیکن صفا و مروہ کے طواف کا ذکر نہیں کیا تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کے بعد ان کے طواف کا ذکر فرمایا۔

(٨٠) بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب: 80- صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے متعلق کیا ہدایات ہیں؟

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَلسَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِي عَبَّادٍ إِلَى زُقَاقِ بَنِي أَبِي حُسَيْنٍ.

حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ سعی بنو عباد کے گھروں سے بنو ابی حسین کی گلی تک ہے۔

١٦٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

[1644] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ پہلا طواف کرتے تو پہلے تین

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَّمَشٰى أَرْبَعًا، وَكَانَ يَسْعٰى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقُلْتُ لِنَافِعٍ: أَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَمْشِي إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ يُّزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُهُ حَتّٰى يَسْتَلِمَهُ. [راجع: ١٦٠٣]

چکروں میں دوڑتے اور باقی چار میں معمول کے مطابق چلتے۔ اور جب صفا و مروہ کی سعی کرتے تو نالے کے نشیب میں دوڑتے تھے۔ عبید اللہ نے کہا: میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب رکن یمانی کے پاس پہنچتے تو کیا حسب معمول چلتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ نہیں، البتہ اگر حجر اسود کے پاس ہجوم ہوتا تو آہستہ چلتے کیونکہ اس کا استلام کیے بغیر اس کو نہیں چھوڑتے تھے۔

١٦٤٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَّلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا ﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١]. [راجع: ٣٩٥]

[1645] عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا جس نے عمرہ کرتے وقت بیت اللہ کا طواف تو کر لیا لیکن صفا و مروہ کی ابھی تک سعی نہیں کی۔ کیا وہ اپنی بیوی کے پاس آسکتا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ نبی ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے، بیت اللہ کے سات چکر لگائے، مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا کیں، اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگائے ''یقیناً تمھارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات گرامی) میں بہترین نمونہ ہے۔''

١٦٤٦ - وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى يَطَّوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. [راجع: ٣٩٦]

[1646] (عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ) ہم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے یہی سوال کیا تو انھوں نے واضح طور پر فرمایا کہ جب تک صفا و مروہ کی سعی نہ کر لے اپنی بیوی کے پاس نہ جائے۔

١٦٤٧ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. ثُمَّ تَلَا ﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١].

[1647] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے، بیت اللہ کا طواف کیا، پھر (طواف کی) دو رکعتیں پڑھیں، اس کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔ بعد ازاں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی: ''یقیناً تمھارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات گرامی) میں بہترین نمونہ ہے۔''

[راجع: ٣٩٥]

فائدہ: ان روایات کا مدلول یہ ہے کہ عمرے کے لیے تین کاموں کا اہتمام ضروری ہے: * بیت اللہ کا طواف جس میں پہلے تین چکر دوڑ کر باقی چار معمول کی رفتار سے پورے کیے جائیں۔ * طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے یا اس کے آس پاس دو رکعت پڑھی جائیں۔ * صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی جائے۔

١٦٤٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. لِأَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ [البقرة:١٥٨]. [انظر: ٤٤٩٦]

[1648] حضرت عاصم رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ لوگ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کو برا خیال کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں کیونکہ یہ دور جاہلیت کا شعار تھا تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں، لہٰذا جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے، اس پر ان کی سعی کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔''

١٦٤٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ.

[1649] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا دوران طواف میں تیز چلنا اور صفا و مروہ کی سعی میں دوڑنا اس لیے تھا کہ مشرکین کے سامنے اپنی طاقت کا مظاہرہ کریں۔

زَادَ الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ. [انظر: ٤٢٥٧]

حمیدی رحمہ اللہ نے بھی اس طریق سے اسی طرح روایت بیان کی ہے، تاہم انھوں نے سفیان کی عمرو بن عطاء سے سماعت کی صراحت کی ہے۔

(٨١) بَابٌ: تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ، وَإِذَا سَعَى عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب: 81- حائضہ طواف کعبہ کے علاوہ تمام ارکان حج بجالائے، نیز جس نے صفا و مروہ کی سعی وضو کے بغیر کر لی تو (کیا حکم ہے)؟

١٦٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمْتُ

[1650] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب میں حج کے لیے مکہ آئی تو میں حیض سے تھی، اس لیے میں بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی نہ کر

مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَّلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، قَالَتْ: فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «اِفْعَلِي كَمَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَّا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي».

[راجع: ٢٩٤]

سکی۔ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ”دیگر حاجیوں کی طرح ارکان حج ادا کرتی رہو لیکن بیت اللہ کا طواف نہ کرو حتی کہ حیض سے پاک ہو جاؤ۔“

١٦٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ؛ ح: وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ، وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَطَلْحَةَ، وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ هَدْيٌ فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ أَنْ يَّجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَيَطَّوَّفُوا، ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا، إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَقَالُوا: نَنْطَلِقُ إِلٰى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ مَنِيًّا؟ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ».

[1651] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے حج کا احرام باندھا لیکن نبی ﷺ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے تشریف لائے تو ان کے پاس قربانی موجود تھی۔ انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے احرام جیسی نیت کی، چنانچہ جب نبی ﷺ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ احرامِ حج کو عمرے سے بدل لیں، پھر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے بعد سروں کے بال چھوٹے کرا لیں اور احرام کھول دیں مگر جس کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ احرام نہ کھولے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے آپس میں گفتگو کی کہ ہم منیٰ کی طرف اس حالت میں جائیں گے کہ ہمارے اعضائے تناسل منی ٹپکا رہے ہوں گے؟ جب نبی ﷺ کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ”جس بات کا مجھے اب علم ہوا ہے اگر پہلے معلوم ہو جاتی تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی احرام کھول دیتا۔“

وَحَاضَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! تَنْطَلِقُونَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِحَجٍّ، فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَّخْرُجَ مَعَهَا إِلٰى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوران حج میں حیض آ گیا، اس لیے انھوں نے بیت اللہ کے طواف کے علاوہ دیگر تمام ارکان حج ادا کیے، پھر جب وہ پاک ہو گئیں تو انھوں نے طواف کیا۔ اس دوران میں انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ سب لوگ حج و عمرہ دونوں مکمل کر کے واپس

التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ. [راجع: ١٥٥٧]

جارہے ہیں جبکہ میں صرف حج مکمل کر کے واپس جاؤں گی، چنانچہ آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعیم جائیں (اور وہاں سے عمرے کا احرام باندھیں) اس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج کے بعد عمرہ ادا کیا۔

١٦٥٢ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ، فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ أَنَّ أُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَدْ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ، قَالَتْ: كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى، وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضٰى، فَسَأَلَتْ أُخْتِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: هَلْ عَلٰى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّها جِلْبَابٌ أَنْ لَّا تَخْرُجَ؟ فَقَالَ: «لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا، وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ». فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَأَلْنَهَا - أَوْ قَالَ: سَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ - وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَبَدًا إِلَّا قَالَتْ: بِأَبِي، قُلْنَا: أَسَمِعْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، بِأَبِي، فَقَالَ: «لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ [فَيَشْهَدْنَ] الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى». فَقُلْتُ: آلْحَائِضُ؟ فَقَالَتْ: أَوَ لَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ؟ وَتَشْهَدُ كَذَا؟ وَتَشْهَدُ كَذَا؟.

[راجع: ٣٢٤]

[1652] حضرت حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ ہم اپنی نوجوان کنواری لڑکیوں کو باہر (عیدگاہ میں) جانے سے منع کرتی تھیں، چنانچہ ایک عورت آئی اور بنوخلف کے محل میں ٹھہری۔ اس نے بیان کیا کہ ان کی ہمشیرہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی ایک صحابی کی بیوی تھی۔ اس کے شوہر نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بارہ غزوات میں شرکت کی تھی۔ میری ہمشیرہ بھی چھ غزوات میں اس کے ہمراہ تھیں۔ اس نے بیان کیا کہ ہم میدان جہاد میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور مریضوں کی عیادت کرتی تھیں۔ میری بہن نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اگر ہم چادر نہ ہونے کی وجہ سے باہر (عیدگاہ) نہ جائیں تو اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی سہیلی اپنی چادر اسے دے دے اور وہ دعوت خیر اور مسلمانوں کی دعاؤں میں ضرور شریک ہو۔'' پھر جب ام عطیہ رضی اللہ عنہا بصرہ آئیں تو ہم نے ان سے یہی مسئلہ دریافت کیا۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ وہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتیں تو فرماتیں: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! ہم نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس اس طرح سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا: جی ہاں، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نوجوان کنواری لڑکیاں، پردہ دار خواتین اور حیض والی عورتیں باہر (عیدگاہ کی طرف) نکلیں، خیر و برکت اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہوں، البتہ حیض والی عورتیں جائے نماز سے

الگ رہیں۔'' میں نے کہا: کیا حیض والی عورتیں بھی شریک ہوں؟ انھوں نے فرمایا: کیا حیض والی عورت میدان عرفات اور فلاں، فلاں جگہ نہیں جاتی؟ (پھر عید گاہ جانے میں کیا امر مانع ہے)؟

(۸۲) بَابُ الْإِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَاءِ وَغَيْرِهَا لِلْمَكِّيِّ وَالْحَاجِّ إِذَا خَرَجَ مِنْ مِنًى

باب: 82- اہل مکہ اور مسافر حجاج منیٰ کی طرف روانگی کے وقت بطحاء وغیرہ سے احرام باندھیں

وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمُجَاوِرِ يُلَبِّي بِالْحَجِّ فَقَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُلَبِّي يَوْمَ التَّرْوِيَةِ إِذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَاسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهِ.

عطاء بن ابی رباح سے اس شخص کے متعلق سوال ہوا جو مکہ میں مقیم ہو وہ حج کے لیے کب لبیک کہے، انھوں نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ کو جب ظہر کی نماز پڑھ کر اپنی سواری پر بیٹھتے (اور وہ آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی) تو تلبیہ پڑھتے تھے۔

وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَحْلَلْنَا حَتّٰى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ (حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ مکرمہ) آئے تو ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ تک ہم نے احرام کھولے رکھا، پھر جب ہم نے مکہ کو اپنے پیچھے چھوڑ دیا تو حج کا تلبیہ کہنا شروع کر دیا۔

وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ: أَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ.

حضرت ابو زبیر، سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ ہم نے وادئ بطحاء، یعنی مکہ ہی سے حج کا احرام باندھا تھا۔

وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: رَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتّٰى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ، فَقَالَ: لَمْ أَرَ النَّبِيَّ ﷺ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ.

عبید بن جریج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ مکہ میں ہوتے ہیں تو لوگ تو چاند دیکھ کر احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ آٹھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ جب تک آپ منیٰ جانے کے لیے اونٹنی پر سوار نہ ہوتے احرام نہ باندھتے۔

وضاحت: اہل مکہ سے مراد وہ آدمی ہے جو مکہ کا رہائشی ہو اور حج کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور مسافر حجاج سے مراد وہ لوگ ہیں

جنھوں نے حج تمتع کی نیت کی ہو۔ یہ دونوں، یعنی اہل مکہ اور مسافر حجاج جب مناسک حج کے لیے منیٰ کی طرف روانہ ہوں گے تو وادیٔ مکہ سے احرام باندھیں گے۔ انھیں حدود حرم سے باہر جانے کی ضرورت نہیں۔

(٨٣) بَابٌ: أَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟

باب: 83- حاجی آٹھویں ذوالحجہ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھے؟

١٦٥٣ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ رُفَيْعٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى، قُلْتُ: فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالْأَبْطَحِ، ثُمَّ قَالَ: اِفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ. [انظر: ١٦٥٤، ١٧٦٣]

[1653] حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک ؓ سے دریافت کیا کہ آپ مجھے ایک چیز کے متعلق بتائیں جو آپ کو رسول اللہ ﷺ سے اچھی طرح یاد ہو۔ آپ ﷺ نے آٹھویں ذوالحجہ کو ظہر اور عصر کی نمازیں کہاں پڑھی تھیں؟ انھوں نے فرمایا: یہ نمازیں منیٰ میں پڑھی تھیں۔ میں نے کہا: کوچ کے دن آپ نے عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انھوں نے فرمایا: وادیٔ ابطح میں۔ پھر انھوں نے فرمایا کہ تم وہی کرو جو تمھارے امراء کریں۔

١٦٥٤ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ: لَقِيتُ أَنَسًا؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى مِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَلَقِيتُ أَنَسًا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَاهِبًا عَلَى حِمَارٍ، فَقُلْتُ: أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ هٰذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ؟ فَقَالَ: أُنْظُرْ حَيْثُ يُصَلِّي أُمَرَاؤُكَ فَصَلِّ. [راجع: ١٦٥٣]

[1654] حضرت عبدالعزیز ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں آٹھویں ذوالحجہ کو منیٰ کی طرف گیا تو وہاں حضرت انس ؓ سے ملا جو گدھے پر سوار ہو کر جا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: نبی ﷺ نے اس دن ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انھوں نے فرمایا: دیکھو! جہاں تمھارے امراء نماز پڑھتے ہیں وہاں تم بھی نماز پڑھو۔

(٨٤) بَابُ الصَّلَاةِ بِمِنًى

باب: 84- منیٰ میں نماز پڑھنا

١٦٥٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ

[1655] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر و عمر ؓ منیٰ میں دو دو رکعت پڑھتے تھے، اسی طرح حضرت عثمان

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهِ. [راجع: ١٠٨٢]

رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے ابتدائی دور خلافت میں دو دو رکعت پڑھنے کا اہتمام کیا تھا۔

١٦٥٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ - وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَآمَنُهُ - بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ. [راجع: ١٠٨٣]

[1656] حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں، حالانکہ ہم کسی وقت بھی اس سے زیادہ کثیر تعداد میں نہ تھے اور نہ اس سے زیادہ امن والے ہی تھے۔

١٦٥٧ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ، فَيَا لَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ. [راجع: ١٠٨٤]

[1657] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے منیٰ میں نبی ﷺ کے ہمراہ دو رکعتیں پڑھیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو ہی رکعتیں ادا کیں، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تمھارے طریقے مختلف ہوگئے۔ کاش! چار رکعات کے بجائے مجھے ایسی دو رکعتیں ہی نصیب ہوجائیں جنھیں اللہ کے ہاں شرف پذیرائی حاصل ہو۔

(٨٥) بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب:85-عرفہ کے دن روزہ رکھنا

١٦٥٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرًا - مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ - عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ: شَكَّ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ.

[انظر: ١٦٦١، ١٩٨٨، ٥٦٠٤، ٥٦١٨، ٥٦٣٦]

[1658] حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ عرفہ کے دن لوگوں کو نبی ﷺ کے روزے کے متعلق شک ہوا تو میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مشروب بھیجا۔ آپ نے اسے نوشِ جاں فرمایا۔

فائدہ: صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے دو سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، تاہم حاجی کے لیے بہتر ہے کہ وہ عرفہ کے دن روزہ نہ رکھے۔[1]

1 صحیح مسلم، الصیام، حدیث: 2746(1162).

(٨٦) بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ إِذَا غَدَا مِنْ مِّنًى إِلَى عَرَفَةَ

١٦٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ - وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى إِلَى عَرَفَةَ -: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ مِنَّا الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ. [راجع: ٩٧٠]

باب: 86- منیٰ سے عرفات جاتے وقت تلبیہ اور تکبیر کہنا

[1659] حضرت محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، جب یہ دونوں منیٰ سے عرفات کی طرف جارہے تھے: آپ حضرات رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جاتے وقت اس دن کیا کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے کچھ تلبیہ کہتے تھے، انھیں کوئی برا نہیں کہتا تھا جبکہ کچھ اللہ اکبر کہتے تھے، انھیں بھی کوئی برا خیال نہیں کرتا تھا۔

(٨٧) بَابُ التَّهْجِيرِ بِالرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ

١٦٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ لَّا تُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ، فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ، فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ، فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُّعَصْفَرَةٌ فَقَالَ: مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ فَقَالَ: اَلرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ، قَالَ: هٰذِهِ السَّاعَةَ؟. قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْظِرْنِي حَتَّى أُفِيضَ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرُجَ، فَنَزَلَ حَتَّى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ اللهِ، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ قَالَ: صَدَقَ. [انظر:

باب: 87- عرفہ کے دن (وقوف کے لیے) جلدی روانہ ہونا

[1660] حضرت سالم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ خلیفہ عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو خط لکھا کہ وہ احکام حج میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت نہ کرے، چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عرفہ کے دن زوال آفتاب کے بعد تشریف لائے جبکہ میں بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ انھوں نے حجاج کے ڈیرے کے پاس پہنچ کر زور سے آواز دی تو حجاج کسم میں رنگی ہوئی چادر اوڑھے باہر نکلا اور کہنے لگا: ابوعبدالرحمٰن! کیا بات ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تمھیں سنت کی پیروی مطلوب ہے تو ابھی چلنا چاہیے۔ حجاج بولا: بالکل اسی وقت؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ حجاج نے کہا: مجھے اتنی مہلت دیں کہ میں اپنے سر پر پانی بہالوں پھر چلتا ہوں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری سے نیچے اتر پڑے، یہاں تک کہ حجاج فارغ ہوکر باہر نکلا۔ جب وہ میرے اور والد گرامی کے درمیان چلنے لگا تو میں نے کہا کہ

[١٦٦٢، ١٦٦٣]

اگر تو سنت کی پیروی چاہتا ہے تو خطبہ مختصر پڑھنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ یہ سن کر حجاج حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھنے لگا۔ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ سالم سچ کہتا ہے۔

فائدہ: یہ وقوف حج کا رکن ہے۔ اس کے بغیر حج نہیں ہوتا ہے۔ یہ وقوف عین گرمی کے وقت دوپہر کے بعد ہی شروع کر دینا چاہیے، نیز وقوف سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے۔

(٨٨) بَابُ الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ بِعَرَفَةَ

باب: 88- میدان عرفہ میں سواری پر وقوف کرنا

١٦٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ: أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ. [راجع: ١٦٥٨]

[1661] حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے ہاں چند لوگوں نے نبی ﷺ کے متعلق یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں اختلاف کیا۔ بعض نے کہا: آپ روزے سے ہیں جبکہ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ آپ نے روزہ نہیں رکھا۔ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے آپ کے پاس دودھ کا پیالہ بھیجا جبکہ آپ اپنی اونٹنی پر وقوف فرما رہے تھے تو آپ نے اسے نوش جاں فرمایا۔

(٨٩) بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ

باب: 89- میدانِ عرفہ میں دو نمازوں کو جمع کرنا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مَعَ الْإِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نماز باجماعت فوت ہو جاتی تو دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔

١٦٦٢ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سَأَلَ عَبْدَ اللهِ: كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: صَدَقَ، إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ

[1662] حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حجاج بن یوسف جس سال حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے جنگ کرنے (مکے) آیا تو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ عرفہ کے دن موقف میں کیا کرتے ہیں؟ حضرت سالم نے کہا: اگر تو سنت کی پیروی کرنا چاہتا ہے تو عرفہ کے دن نماز ظہر دوپہر کے وقت جلدی پڑھنا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس (سالم) نے سچ کہا

وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ، فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: أَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: وَهَلْ تَتَّبِعُونَ فِي ذٰلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ. [راجع: ١٦٦٠]

ہے۔ یقیناً صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سنت کے مطابق ظہر اور عصر کی نماز جمع کرتے تھے۔ ابن شہاب کہتے ہیں: میں نے حضرت سالم سے دریافت کیا: آیا رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا کیا تھا؟ حضرت سالم نے جواب دیا کہ تم اس مسئلے میں رسول اللہ ﷺ کی سنت ہی پر چلتے ہو۔

(٩٠) بَابُ قَصْرِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

باب: 90- میدان عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنا

١٦٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ كَتَبَ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ يَأْتَمَّ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْحَجِّ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، جَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَأَنَا مَعَهُ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ أَوْ زَالَتْ، فَصَاحَ عِنْدَ فُسْطَاطِهِ: أَيْنَ هٰذَا؟ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَلرَّوَاحَ، فَقَالَ: اَلْآنَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَنْظِرْنِي أُفِيضُ عَلَيَّ مَاءً، فَنَزَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَتَّى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي، فَقُلْتُ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُصِيبَ السُّنَّةَ الْيَوْمَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: صَدَقَ. [راجع: ١٦٦٠]

[1663] حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ خلیفہ عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا کہ حج کے معاملات میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرے، چنانچہ جب عرفہ کا دن تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما زوال آفتاب کے بعد آئے۔ میں بھی ان کے ہمراہ تھا۔ انھوں نے حجاج کے خیمے کے پاس آ کر بلند آواز سے کہا: یہ کہاں ہے؟ حجاج باہر نکلا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عرفات کی طرف چلیں۔ حجاج بولا: ابھی چلنا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ حجاج نے کہا: مجھے تھوڑی سی مہلت دیں کہ میں اپنے سر پر پانی بہا لوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سواری سے اتر کر انتظار کرنے لگے یہاں تک کہ وہ باہر نکلا اور میرے اور میرے والد گرامی کے درمیان چلنے لگا۔ میں نے اسے کہا: اگر سنت کو پانا چاہتے ہو تو آج خطبہ مختصر کرو اور وقوف میں جلدی کرو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔

بَابُ التَّعْجِيلِ إِلَى الْمَوْقِفِ

باب: عرفات میں ٹھہرنے کے لیے جلدی کرنا

وضاحت: اس عنوان کے تحت امام بخاری رحمہ اللہ نے گزشتہ حدیث کے پیش نظر کسی اور حدیث کا اندراج نہیں کیا کیونکہ اس میں یہ الفاظ ہیں "اگر تو سنت کی اتباع کرنا چاہتا ہے تو خطبہ مختصر اور وقوف میں جلدی کرنا۔" صحیح بخاری کے بعض نسخوں میں حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کے یہ الفاظ مذکور ہیں: "اس عنوان کے تحت وہی حدیث لکھنے کا پروگرام تھا جسے امام مالک نے امام ابن شہاب زہری سے بیان کیا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس کتاب میں وہی حدیث لاؤں جو بلا فائدہ مکرر نہ ہو۔" اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ صحیح بخاری میں کوئی حدیث مکرر نہیں ہے جو احادیث بظاہر مکرر نظر آتی ہیں ان میں تقیید و اطلاق، اضافہ و کمی اور سند وغیرہ میں

ضرور تفاوت ہوتا ہے۔ واللہ أعلم.

(٩١) بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

باب: 91- میدان عرفات میں وقوف کرنا

١٦٦٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ أَطْلُبُ بَعِيرًا لِّي ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ ابنِ مُطْعِمٍ قَالَ: أَضْلَلْتُ بَعِيرًا فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ: هٰذَا وَاللهِ مِنَ الْحُمْسِ، فَمَا شَأْنُهُ هٰهُنَا؟.

[1664] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: (قبل از اسلام) ایک دفعہ میرا اونٹ گم ہو گیا۔ میں عرفہ کے دن اسے تلاش کرنے نکلا تو میں نے نبی ﷺ کو میدان عرفات میں وقوف کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے دل میں کہا: اللہ کی قسم! یہ تو قوم حمس سے ہیں (جو حدود حرم سے باہر نہیں نکلتے) یہاں ان کا کیا کام ہے؟

١٦٦٥ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ عُرْوَةُ: كَانَ النَّاسُ يَطُوفُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً إِلَّا الْحُمْسَ - وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَّمَا وَلَدَتْ - وَكَانَتِ الْحُمْسُ يَحْتَسِبُونَ عَلَى النَّاسِ، يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثِّيَابَ يَطُوفُ فِيهَا، وَتُعْطِي الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ الثِّيَابَ تَطُوفُ فِيهَا، فَمَنْ لَّمْ تُعْطِهِ الْحُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا، وَكَانَ يُفِيضُ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ، وَتُفِيضُ الْحُمْسُ مِنْ جَمْعٍ، قَالَ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْحُمْسِ ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ [البقرة: ١٩٩]

[1665] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ دور جاہلیت میں حمس کے علاوہ دوسرے لوگ بیت اللہ کا ننگے طواف کرتے تھے۔ حمس سے مراد قریش اور اس کی اولاد ہے۔ قریش نیکی سمجھ کر لوگوں کو کپڑے دیتے، مرد مرد کو کپڑے دیتا وہ ان میں طواف کرتا اور عورت عورت کو کپڑے دیتی وہ ان میں طواف کرتی۔ جسے قریش کپڑے نہ دیتے وہ ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتا۔ دوسرے لوگ تو میدان عرفات سے واپس آتے لیکن حمس مزدلفہ ہی سے واپس آ جاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ درج ذیل آیت کریمہ قریش کے متعلق نازل ہوئی: ”پھر تم لوگ وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں۔“

قَالَ: كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ فَدُفِعُوا إِلٰى عَرَفَاتٍ. [انظر: ٤٥٢٠]

راوی کہتے ہیں کہ قریش مزدلفہ سے پلٹ آتے تھے، اس لیے انھیں عرفات کی طرف بھیجا گیا۔

(٩٢) بَابُ السَّيْرِ إِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ

باب: 92- عرفات سے لوٹتے وقت کس طرح چلنا چاہیے؟

١٦٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا جَالِسٌ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ.

قَالَ هِشَامٌ: وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ. فَجْوَةٌ: مُتَّسَعٌ، وَالْجَمِيعُ فَجَوَاتٌ وَفِجَاءٌ. وَكَذٰلِكَ رَكْوَةٌ وَرِكَاءٌ. مَنَاصٌ: لَيْسَ حِينَ فِرَارٍ. [انظر: ٢٩٩٩، ٤٤١٣]

[1666] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میری موجودگی میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ حجۃ الوداع میں عرفات سے واپسی کے وقت رسول اللہ ﷺ کی رفتار کیسی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ عام رفتار سے چلتے تھے اور جب میدان آجاتا تو تیز ہو جاتے۔

(راویٔ حدیث) حضرت ہشام نے کہا: نص اس تیز رفتاری کو کہتے ہیں جو عام رفتار سے زیادہ ہو۔ فجوۃ وسیع میدان کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع فجوات اور فجاء ہے جیسا کہ رَکْوۃ کی جمع (رکوات اور) رکاء ہے۔ مناص کے معنی ہیں: بھاگنے کا وقت نہیں رہا۔

(٩٣) بَابُ النُّزُولِ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ

باب: 93- عرفات اور مزدلفہ کے درمیان (سواری سے) اترنا

١٦٦٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَيْثُ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشِّعْبِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُصَلِّي؟ فَقَالَ: «اَلصَّلَاةُ أَمَامَكَ». [راجع: ١٣٩]

[1667] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب عرفات سے واپس ہوئے تو راستے میں ایک گھاٹی کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے قضائے حاجت سے فراغت کے بعد وضو فرمایا تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ نماز پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''(نہیں) نماز تو آگے ہوگی۔''

١٦٦٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، غَيْرَ أَنَّهُ

[1668] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھتے تھے، البتہ آتے وقت راستے میں اس گھاٹی کی طرف

يَمُرُّ بِالشِّعْبِ الَّذِي أَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيَدْخُلُ فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ، وَلَا يُصَلِّي حَتَّى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ. [راجع: ١٠٩١]

مڑ جاتے جس طرف رسول اللہ ﷺ متوجہ ہوئے تھے۔ وہاں قضائے حاجت کرتے، وضو فرماتے لیکن وہاں نماز نہ پڑھتے حتی کہ مزدلفہ پہنچ کر اسے ادا کرتے۔

١٦٦٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: رَدِفْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ، فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا، فَقُلْتُ: اَلصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «اَلصَّلَاةُ أَمَامَكَ». فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَدَاةَ جَمْعٍ. [راجع: ١٣٩]

[1669] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں عرفات سے واپسی کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سوار ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ بائیں گھاٹی کے پاس پہنچے جو مزدلفہ کے قریب ہے تو اپنی اونٹنی کو بٹھایا، وہاں پیشاب کیا۔ پھر واپس تشریف لائے تو میں نے آپ پر وضو کا پانی ڈالا تو آپ نے ہلکا پھلکا وضو کیا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! نماز پڑھنی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نماز آگے ہوگی۔'' اس کے بعد آپ سوار ہوئے حتی کہ مزدلفہ تشریف لائے، وہاں نماز پڑھی، پھر مزدلفہ کی صبح کو حضرت فضل بن عباس ؓ آپ کے ہمراہ سوار ہوئے۔

١٦٧٠ - قَالَ كُرَيْبٌ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ. [راجع: ١٥٤٤]

[1670] حضرت کریب کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے حضرت فضل بن عباس ؓ کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ تلبیہ کہتے رہے تا آنکہ آپ جمرۂ عقبہ پر پہنچ گئے (وہاں آپ نے کنکریاں ماریں)۔

(٩٤) بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِالسَّكِينَةِ عِنْدَ الْإِفَاضَةِ وَإِشَارَتِهِ إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ

باب: 94- عرفات سے لوٹتے وقت نبی ﷺ کا سکون و اطمینان کی تلقین کرنا اور کوڑے سے اشارہ فرمانا

١٦٧١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى وَالِبَةَ الْكُوفِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ

[1671] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ کے ہمراہ عرفہ کے دن واپس ہوئے تو نبی ﷺ نے اپنے پیچھے شوروغل اور اونٹوں کو مارنے پیٹنے کی آواز سنی۔ آپ نے اپنے کوڑے سے ان کی طرف اشارہ فرمایا اور حکم

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيدًا وَضَرْبًا لِلْإِبِلِ، فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيضَاعِ».

دیا: ''لوگو! سکون قائم رکھو۔ اونٹوں کو دوڑانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔''

أَوْضَعُوا: أَسْرَعُوا ﴿خِلَٰلَكُمْ﴾ [التوبة: ٤٧] مِنَ التَّخَلُّلِ، بَيْنَكُمْ. ﴿وَفَجَّرْنَا خِلَٰلَهُمَا﴾ [الكهف: ٣٣]: بَيْنَهُمَا.

﴿اَوْضَعُوْا﴾ کے معنی تیز دوڑنے کے ہیں۔ ﴿خِلَالَكُمْ﴾ کے معنی ہیں: ''تمھارے درمیان۔'' ﴿فَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا﴾ کے معنی ہیں: ''ہم نے ان کے درمیان (نہر کو) جاری کیا۔''

(٩٥) بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب: 95- مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع کرنا

١٦٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ فَنَزَلَ الشِّعْبَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلَاةُ، فَقَالَ: «اَلصَّلَاةُ أَمَامَكَ». فَجَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا. [راجع: ١٣٩]

[1672] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس ہوئے تو گھاٹی میں اترے۔ وہاں پیشاب کیا، پھر وضو فرمایا لیکن پورا نہیں بلکہ ہلکا سا تھا۔ میں نے آپ سے عرض کیا: نماز پڑھنی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نماز تو آگے ہوگی۔'' اس کے بعد آپ مزدلفہ تشریف لائے اور وضو کیا، یعنی کامل وضو کیا۔ پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو آپ نے نماز مغرب پڑھی۔ پھر ہر آدمی نے اپنا اونٹ اپنے ٹھکانے پر بٹھایا۔ پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو آپ نے نماز عشاء پڑھائی اور ان کے درمیان کوئی نفل وغیرہ نہیں پڑھے۔

(٩٦) بَابُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ

باب: 96- جس نے دونوں نمازوں کو جمع کرتے وقت درمیان میں نفل وغیرہ نہ پڑھے

١٦٧٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ

[1673] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھا۔ ان میں ہر ایک نماز کی تکبیر الگ الگ

الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ، كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بِإِقَامَةٍ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا، وَلَا عَلٰى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا. [راجع: ١٠٩١]

تھی۔ ان دونوں کے درمیان نفل نہیں پڑھے اور نہ ان میں سے کسی کے بعد نفل ہی ادا کیے۔

١٦٧٤ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْخَطْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ. [انظر: ٤٤١٤]

[1674] حضرت ابوایوب انصاری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھا۔

(٩٧) بَابُ مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا

باب: 97- جس نے ہر نماز کے لیے الگ اذان اور الگ تکبیر کہی

١٦٧٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: حَجَّ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِينَ الْأَذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ قَرِيبًا مِّنْ ذٰلِكَ، فَأَمَرَ رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ، وَصَلّٰى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ فَتَعَشّٰى ثُمَّ أَمَرَ - أُرٰى - رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ - قَالَ عَمْرٌو: لَا أَعْلَمُ الشَّكَّ إِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ- ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلَاةَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ. قَالَ عَبْدُ اللهِ: هُمَا صَلَاتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا: صَلَاةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ، وَالْفَجْرُ حِينَ يَبْزُغُ

[1675] حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے حج کیا تو ہم اذان عشاء کے وقت یا اس کے قریب مزدلفہ پہنچے۔ انھوں نے ایک آدمی کو حکم دیا اس نے اذان اور اقامت کہی، پھر انھوں نے نماز مغرب ادا کی۔ اس کے بعد دو رکعت پڑھیں۔ پھر رات کا کھانا منگوا کر تناول فرمایا، پھر انھوں نے ایک آدمی کو حکم دیا تو اس نے اذان اور اقامت کہی۔ اس کے بعد انھوں نے نماز عشاء کی دو رکعتیں ادا کیں۔ جب فجر طلوع ہوئی تو فرمایا کہ نبی ﷺ آج کے دن اس نماز کے علاوہ اس مقام پر اس وقت کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے مزید فرمایا کہ یہ دو نمازیں ہیں جو اپنے وقت سے پھیر دی گئی ہیں: ایک مغرب کی نماز لوگوں کے مزدلفہ پہنچنے پر، دوسری فجر کی نماز جبکہ فجر ظاہر ہو۔ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

الْفَجْرُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ. [انظر: ١٦٨٢، ١٦٨٣]

(٩٨) بَابُ مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ فَيَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُونَ وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ

باب: 98- جس نے اپنے اہل خانہ کے کمزور افراد کو رات پہلے بھیج دیا کہ وہ مزدلفہ ٹھہریں، دعا کریں، نیز چاند غروب ہوتے ہی انھیں آگے (منیٰ) روانہ کر دیا

١٦٧٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا بَدَا لَهُمْ، ثُمَّ يَرْجِعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ. فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَرْخَصَ فِي أُولٰئِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[1676] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ وہ اپنے کمزور افراد کو پہلے روانہ کر دیتے کہ وہ رات کے وقت مزدلفہ میں وقوف کریں اور جس قدر چاہیں اللہ کا ذکر کریں۔ پھر وہ امام کے وقوف اور اس کے واپس ہونے سے پہلے لوٹ جائیں۔ ان میں سے کچھ تو نماز فجر کے وقت منیٰ پہنچتے اور کچھ اس کے بعد آتے۔ جب وہ سب منیٰ پہنچ جاتے تو جمرے کو کنکریاں مارتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے اجازت دی ہے۔

١٦٧٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ. [انظر: ١٦٧٨، ١٨٥٦]

[1677] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ نے رات ہی کے وقت مزدلفہ سے (منیٰ) روانہ کر دیا تھا۔

١٦٧٨ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ.

[1678] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں ان افراد میں سے تھا جنھیں نبی ﷺ نے مزدلفہ کی رات اپنے اہل خانہ کے کمزور افراد کے ہمراہ پہلے بھیج دیا تھا۔

١٦٧٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ عَنْ

[1679] عبداللہ مولیٰ اسماء ؒ سے مروی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ مزدلفہ میں رات کے وقت اتریں اور

أَسْمَاءَ: أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّي فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ! هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: لَا، فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ! هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَارْتَحِلُوا، فَارْتَحَلْنَا فَمَضَيْنَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا، فَقُلْتُ لَهَا: يَا هَنْتَاهُ، مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ غَلَّسْنَا، قَالَتْ: يَا بُنَيَّ! إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَذِنَ لِلظُّعُنِ.

نماز پڑھنے کھڑی ہوگئیں۔ پھر ایک گھڑی تک نماز پڑھتی رہیں۔ اس کے بعد پوچھا: بیٹے! کیا چاند غروب ہوگیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ وہ پھر کچھ دیر تک نماز پڑھتی رہیں، پھر دریافت کیا: بیٹے! کیا چاند غروب ہوگیا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ انھوں نے فرمایا: پھر کوچ کرو، چنانچہ ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ حضرت اسماء ؓ نے منیٰ پہنچ کر جمرے کو رمی کی، پھر صبح کی نماز واپس آ کر اپنے مقام پر ادا کی۔ میں نے ان سے عرض کیا: بی بی جی! میرے خیال کے مطابق ہم نے جلد بازی سے کام لیا ہے اور تاریکی ہی میں کنکریاں مار دی ہیں۔ حضرت اسماء ؓ نے جواب دیا: اے پسر من! رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو ایسا کرنے کی اجازت دی ہے۔

١٦٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِيَّ ﷺ لَيْلَةَ جَمْعٍ، وَكَانَتْ ثَقِيلَةً ثَبْطَةً، فَأَذِنَ لَهَا. [انظر: ١٦٨١]

[1680] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت سودہ ؓ بھاری جسامت والی عورت تھیں۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے مزدلفہ کی رات اجازت مانگی تو آپ نے اجازت دے دی۔

١٦٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ ﷺ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ، وَكَانَتِ امْرَأَةً بَطِيئَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ، وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ، فَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ.

[1681] حضرت عائشہ ؓ سے ہی روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم مزدلفہ میں اترے تو حضرت سودہ ؓ نے نبی ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے پہلے منیٰ روانہ ہوجائیں کیونکہ وہ ذرا سست رفتار تھیں۔ آپ ﷺ نے انھیں اجازت دے دی، چنانچہ وہ لوگوں کی بھیڑ سے پہلے ہی نکل کھڑی ہوئیں۔ اور ہم لوگ صبح تک وہیں ٹھہرے رہے اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ واپس ہوئے۔ کاش! میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لی ہوتی جیسا کہ حضرت سودہ ؓ نے لی تھی تو یہ میرے لیے زیادہ محبوب اور بہت بڑی خوشی کی بات تھی۔

(٩٩) بَابُ مَنْ يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ؟

١٦٨٢ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ. حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةً لِغَيْرِ مِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ، جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا. [راجع: ١٦٧٥]

١٦٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيدَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ، كُلَّ صَلَاةٍ وَّحْدَهَا بِأَذَانٍ وَّ إِقَامَةٍ، وَالْعَشَاءُ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، قَائِلٌ يَقُولُ: طَلَعَ الْفَجْرُ، وَقَائِلٌ يَقُولُ: لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَّقْتِهِمَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ، الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتّٰى يُعْتِمُوا وَصَلَاةَ الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ»، ثُمَّ وَقَفَ حَتّٰى أَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَاضَ الْآنَ أَصَابَ السُّنَّةَ، فَمَا أَدْرِي أَقَوْلُهُ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ. [راجع: ١٦٧٥]

باب: 99- نماز فجر مزدلفہ ہی میں ادا کرنا

[1682] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کوئی نماز وقت سے ہٹ کر ادا کی ہو، البتہ ان دو نمازوں کو وقت سے پہلے پڑھا ہے: آپ نے (مزدلفہ میں) مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا اور نماز فجر بھی اس کے (عام) وقت سے پہلے پڑھی۔

[1683] حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ آیا۔ پھر ہم مزدلفہ آئے تو انھوں نے دو نمازیں ادا کیں۔ ہر نماز کے لیے الگ الگ اذان اور اقامت کہی اور دونوں کے درمیان کھانا کھایا۔ پھر جب صبح نمودار ہوئی تو نماز فجر ادا کی۔ اس وقت اتنا اندھیرا تھا کہ کوئی کہتا فجر ہوگئی اور کوئی کہتا ابھی فجر نہیں ہوئی۔ فراغت کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دونوں نمازیں مغرب و عشاء اس مقام (مزدلفہ) میں اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں۔ لوگوں کو چاہیے کہ وہ مزدلفہ میں اس وقت داخل ہوں جب اندھیرا ہوجائے۔ اور نماز فجر اس وقت پڑھیں۔'' پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ٹھہرے رہے حتی کہ روشنی ہوگئی۔ پھر کہنے لگے: اگر امیر المومنین (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) اس وقت منیٰ کی طرف روانہ ہوتے تو سنت کے مطابق عمل کرتے۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے یہ علم نہیں ہوسکا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان پہلے ہوا یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کوچ پہلے ہوا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسلسل تلبیہ کہتے رہے حتی کہ قربانی کے دن جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

فائدہ: یہ مطلب نہیں ہے کہ اسے صبح صادق سے پہلے پڑھ لیا جائے جیسا کہ بعض حضرات نے گمان کیا ہے بلکہ اسے طلوع فجر کے بعد ہی پڑھنا ہوگا جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر طلوع فجر کے وقت پڑھی۔ (حدیث 1683)

(١٠٠) بَابٌ: مَتٰى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ

باب: 100- مزدلفہ سے کب روانہ ہونا چاہیے؟

١٦٨٤ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ: شَهِدْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلّٰى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ، ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ: إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ: أَشْرِقْ ثَبِيرُ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ. [انظر: ٣٨٣٨]

[1684] حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب حضرت عمر ؓ نے مزدلفہ میں نماز فجر ادا کی تو میں بھی موجود تھا۔ نماز کے بعد آپ ٹھہرے اور فرمایا: مشرکین طلوع آفتاب کے بعد یہاں سے کوچ کرتے اور طلوع آفتاب کے انتظار میں یہ کہتے تھے: اے ثبیر! تو چمک جا، یعنی آفتاب تجھ پر ظاہر ہو، لیکن نبی ﷺ نے ان کی مخالفت کی اور طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے روانہ ہوئے۔

(١٠١) بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ غَدَاةَ النَّحْرِ حَتّٰى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ، وَالْاِرْتِدَافِ فِي السَّيْرِ

باب: 101- یوم نحر کی صبح، جمرہ کی رمی تک تلبیہ و تکبیر کہنا اور دوران سفر میں کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا

١٦٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرْدَفَ الْفَضْلَ فَأَخْبَرَ الْفَضْلُ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ. [راجع: ١٥٤٤]

[1685] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فضل بن عباس ؓ کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا۔ حضرت فضل ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جمرے کو رمی کرنے تک تلبیہ کہتے رہے۔

١٦٨٦، ١٦٨٧ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ رِدْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلٰى مِنًى، قَالَ:

[1687,1686] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید ؓ عرفہ سے مزدلفہ تک رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے تھے۔ پھر آپ نے مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل بن عباس ؓ کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ دونوں حضرات کا مشترکہ بیان ہے کہ نبی ﷺ جمرۂ عقبہ کو رمی کرنے تک تلبیہ کہتے رہے۔

فَكِلَاهُمَا قَالَ: لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. [راجع: ١٥٤٣، ١٥٤٤]

(١٠٢) بَابٌ: ﴿فَمَن تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ [البقرة: ١٩٦]

باب: 102- ارشاد باری تعالیٰ: ''جو شخص حج کا زمانہ آنے تک عمرے کا فائدہ اٹھانا چاہے وہ قربانی کرے جو اسے میسر آئے ...... (یہ حکم ان لوگوں کے لیے ہے) جو مسجد حرام (مکہ) کے باشندے نہ ہوں'' کا بیان

١٦٨٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الْمُتْعَةِ فَأَمَرَنِي بِهَا، وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْهَدْيِ فَقَالَ: فِيهَا جَزُورٌ أَوْ بَقَرَةٌ أَوْ شَاةٌ أَوْ شِرْكٌ فِي دَمٍ، قَالَ وَكَأَنَّ نَاسًا كَرِهُوهَا، فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ إِنْسَانًا يُنَادِي: حَجٌّ مَبْرُورٌ، وَمُتْعَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ، فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ، سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ.

[1688] حضرت ابوجمرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تمتع کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے اسے عمل میں لانے کا حکم دیا۔ اور میں نے ہدی کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تمتع میں اونٹ، گائے یا بکری کافی ہے اور قربانی میں شرکت بھی ہو سکتی ہے۔ ابوجمرہ کہتے ہیں: لوگوں نے تو اسے مکروہ خیال کیا، چنانچہ میں سویا تو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص بآواز بلند پکار رہا ہے: حج مبرور اور تمتع قبول ہے۔ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے خواب بیان کیا تو انھوں نے فرمایا: اللہ اکبر! یہ تو ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔

قَالَ: وَقَالَ آدَمُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ: عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ، وَحَجٌّ مَبْرُورٌ. [راجع: ١٥٦٧]

راوی کہتے ہیں کہ آدم، وہب بن جریر اور غندر نے شعبہ سے بایں الفاظ اس حدیث کو بیان کیا ہے کہ عمرہ قبول اور حج مبرور ہے۔

(١٠٣) بَابُ رُكُوبِ الْبُدْنِ

باب: 103- قربانی کے اونٹوں پر سوار ہونا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا﴾ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ﴾ [الحج: ٣٦، ٣٧]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمھارے لیے شعائر اللہ بنایا ہے، تمھارے لیے ان میں بہتری ہے، لہٰذا (نحر کے وقت) جب وہ پاؤں بندھے کھڑے ہوں تو تم ان پر اللہ کا نام لو، پھر جب وہ پہلو

کے بل زمین پر گر جائیں ...... اور نیکی کرنے والوں کو بشارت دیجیے۔

قَالَ مُجَاهِدٌ: سُمِّيَتِ الْبُدْنَ لِبُدْنِهَا، وَالْقَانِعُ: اَلسَّائِلُ. وَالْمُعْتَرُّ: اَلَّذِي يَعْتَرُّ بِالْبُدْنِ مِنْ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ. وَشَعَائِرُ اللهِ: اِسْتِعْظَامُ الْبُدْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا. وَ﴿الْعَتِيقِ﴾: عِتْقُهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، وَيُقَالُ: ﴿وَجَبَتْ﴾: سَقَطَتْ إِلَى الْأَرْضِ، وَمِنْهُ وَجَبَتِ الشَّمْسُ.

امام مجاہد نے کہا کہ اونٹوں کے فربہ ہونے کی وجہ سے انھیں البدن کہا جاتا ہے۔ قانع سے مراد سوال کرنے والا اور معترہ وہ ہے جو قربانی کے پاس گھومتا پھرے، خواہ مالدار ہو یا تنگ دست۔ شعائر اللّٰہ سے مراد قربانی کے جانوروں کو موٹے کرنا اور اچھے بنانا ہے۔ بیت اللہ کو عتیق اس لیے کہا جاتا ہے کہ اسے ظالم بادشاہوں کی دست برد سے آزاد رکھا گیا ہے۔ وجبت کے معنی زمین پر گر پڑنا ہیں۔ اسی سے وجبت الشمس کا محاورہ بنا ہے جس کے معنی سورج کا غروب ہونا ہیں۔

١٦٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: «ارْكَبْهَا»، فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ: «ارْكَبْهَا»، فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ: «ارْكَبْهَا وَيْلَكَ»، فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ. [انظر: ١٧٠٦، ٢٧٥٥، ٦١٦٠]

[1689] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا، وہ قربانی کے جانور کو ہانک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے عرض کیا: یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر سواری کر لے۔'' اس نے پھر عرض کیا: یہ تو قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہو! اس پر سوار ہو جا۔'' دوسری یا تیسری مرتبہ یہ الفاظ استعمال فرمائے۔

١٦٩٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَّشُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَا: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، قَالَ: «ارْكَبْهَا»، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: «ارْكَبْهَا»، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: «ارْكَبْهَا» ثَلَاثًا. [انظر: ٢٧٥٤، ٦١٥٩]

[1690] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا وہ قربانی کا جانور ہانکے جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تو اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے عرض کیا: یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تو اس پر سواری کر۔'' اس نے پھر عرض کیا: یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا: ''تو اس پر سوار ہو جا۔''

فائدہ: دور جاہلیت میں لوگ کچھ جانوروں کو مذہبی نذر و نیاز کے طور پر چھوڑ دیتے تھے۔ ان پر سواری کرنا ان کے ہاں معیوب تھا۔ قربانی کے جانوروں کے متعلق بھی یہی تصور تھا۔ اسلام نے اسے غلط قرار دیا کیونکہ قربانی کے جانور ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انھیں بالکل معطل کر دیا جائے۔

(١٠٤) بَابُ مَنْ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ

١٦٩١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ يُهْدِ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ : «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ». فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ، ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَّمَشَى أَرْبَعَةً مِّنَ الْأَطْوَافِ فَرَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا، فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ، وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ

باب: 104- جو قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے

[1691] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج کے ساتھ عمرہ ملا لیا تھا اور قربانی کی تھی۔ ہوا یوں کہ آپ ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ابتدا میں احرامِ عمرہ کے ساتھ لبیک کہا، بعدازاں حج کا لبیک کہا تو لوگوں نے بھی نبی ﷺ کے ہمراہ حج کو عمرے کے ساتھ ملا کر فائدہ حاصل کیا۔ ان میں سے کچھ لوگ قربانی کے جانور ساتھ لائے تھے جبکہ کچھ لوگوں کے ساتھ قربانی کے جانور نہیں تھے، چنانچہ نبی ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو لوگوں سے فرمایا: ''جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہے اس کے لیے کوئی ایسی چیز جو بحالت احرام حرام تھی حلال نہ ہو گی حتی کہ وہ اپنے حج سے فارغ ہو جائے۔ اور جو شخص قربانی کا جانور ہمراہ نہیں لایا وہ کعبے کا طواف کر کے صفا و مروہ کی سعی کرے، پھر اپنے بال ترشوا کر احرام کھول دے۔ اس کے بعد پھر حج کا احرام باندھے اور لبیک کہے۔ جو قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ تین روزے ایام حج میں اور سات روزے اپنے گھر پہنچ کر رکھے (اس طرح وہ کل دس روزے رکھے)۔'' جب آپ مکہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف اس طرح کیا کہ سب سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا، پھر تین چکر دوڑ کر لگائے اور چار چکر حسب عادت چل کر پورے کیے۔ جب بیت اللہ کا طواف پورا کر لیا تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت ادا کیں۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد فارغ ہو گئے اور صفا پر تشریف لائے تو صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے، پھر جو چیز احرام میں

الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ.

حرام تھی، حج پورا کرنے تک اس سے احتراز کیا اور دس ذوالحجہ کو قربانی ذبح کی، اور آکر بیت اللہ کا طواف کیا۔ اب جتنی چیزیں احرام میں حرام تھیں وہ جائز ہوئیں۔ اور جو لوگ قربانی ساتھ لائے تھے انھوں نے وہی کیا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔

١٦٩٢ - وَعَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[1692] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، حضرت عائشہ ؓ نے انھیں بتایا کہ نبی ﷺ نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا، نیز لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ حج اور عمرہ ایک ساتھ ہی کیا تھا۔ انھوں نے بالکل اسی طرح خبر دی جیسا کہ حضرت سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

(١٠٥) بَابُ مَنِ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنَ الطَّرِيقِ

باب : 105- قربانی کا جانور راستے سے خریدنا

١٦٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ [عَبْدِ اللهِ بْنِ] عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ لِأَبِيهِ: أَقِمْ فَإِنِّي لَا آمَنُهَا أَنْ تُصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ، قَالَ: إِذًا أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ قَالَ اللهُ: ﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١] فَأَنَا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عَلَى نَفْسِي الْعُمْرَةَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَقَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ، ثُمَّ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنْ قُدَيْدٍ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا فَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا. [راجع: ١٦٣٩]

[1693] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، ان سے ان کے لخت جگر عبداللہ نے عرض کیا کہ آپ ٹھہریں (حج پر نہ جائیں) کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کو بیت اللہ سے روک دیا جائے گا۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: اس وقت میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمھارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات گرامی) میں بہترین نمونہ ہے۔'' میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے آپ پر عمرہ واجب کر لیا ہے۔ پھر آپ نے عمرے کا احرام باندھا، پھر آپ روانہ ہوئے۔ جب مقام بیداء پر پہنچے تو حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ کہا اور فرمایا: حج اور عمرہ دونوں کا ایک ہی معاملہ ہے۔ پھر مقام قدید سے قربانی خریدی۔ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو حج اور عمرے کا ایک ہی طواف کیا اور احرام نہ کھولا حتی کہ دونوں سے فارغ ہو گئے۔

(١٠٦) بَابُ مَنْ أَشْعَرَ وَقَلَّدَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ أَحْرَمَ

باب: 106- جس شخص نے ذوالحلیفہ پہنچ کر قربانی کی کوہان کو زخم لگایا اور اس کے گلے میں پٹہ ڈالا، پھر احرام باندھا

وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا أَهْدٰى زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ قَلَّدَهُ وَأَشْعَرَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، يَطْعُنُ فِي شِقِّ سَنَامِهِ الْأَيْمَنِ بِالشَّفْرَةِ وَوَجْهُهَا قِبَلَ الْقِبْلَةِ بَارِكَةً.

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صلح حدیبیہ کے زمانے میں جب (مدینہ طیبہ سے) قربانی کا جانور لے جاتے تو ذوالحلیفہ پہنچ کر اس کے گلے میں قلادہ، یعنی ہار پہناتے اور اس کا اشعار کرتے، جب وہ قبلہ رو بیٹھا ہوتا تو اس کی کوہان کی دائیں جانب کو چھری سے چیرتے۔

١٦٩٤، ١٦٩٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ قَالَا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ النَّبِيُّ ﷺ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ. [الحديث: ١٦٩٤، انظر: ١٨١١، ٢٧١٢، ٢٧٣١، ٤١٥٨، ٤١٧٨، ٤١٨١]؛ [الحديث: ١٦٩٥، انظر: ٢٧١١، ٢٧٣٢، ٤١٥٧، ٤١٧٩، ٤١٨٠]

[1695,1694] حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ زمانۂ حدیبیہ میں ایک ہزار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ جب ذوالحلیفہ پہنچے تو نبی ﷺ نے اپنی قربانیوں کو قلادہ پہنایا اور ان کا اشعار کیا، پھر عمرے کا احرام باندھا۔

١٦٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا، وَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ. [انظر: ١٦٩٨، ١٦٩٩، ١٧٠٠، ١٧٠١، ١٧٠٢، ١٧٠٣، ١٧٠٤، ١٧٠٥، ٢٣١٧، ٥٥٦٦]

[1696] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کی قربانیوں کے ہار اپنے ہاتھ سے تیار کیے۔ آپ نے خود ان کے گلوں میں ہار ڈالے اور ان کا اشعار کیا، پھر انھیں مکہ مکرمہ روانہ کیا۔ ایسا کرنے سے آپ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی جو آپ کے لیے پہلے حلال تھی۔

(١٠٧) بَابُ فَتْلِ الْقَلَائِدِ لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ

باب: 107- قربانی کے اونٹوں اور گایوں کے لیے ہار تیار کرنا

١٦٩٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ». [راجع: ١٥٦٦]

[1697] ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! لوگوں نے احرام کھول دیا ہے لیکن آپ نے نہیں کھولا، اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”میں نے اپنے سر کے بالوں کو جما لیا ہے اور قربانی کے گلے میں ہار ڈال رکھا ہے، لہٰذا میں حج سے فراغت تک احرام نہیں کھولوں گا۔“

١٦٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ، وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ. [راجع: ١٦٩٦]

[1698] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ سے قربانی بھیجتے اور میں ان کے لیے ہار خود تیار کرتی۔ پھر آپ کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جس سے محرم اجتناب کرتا ہے۔

(١٠٨) بَابُ إِشْعَارِ الْبُدْنِ

باب: 108- قربانی کے جانوروں کا اشعار کرنا

وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَلَّدَ النَّبِيُّ ﷺ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ.

حضرت عروہ رحمہ اللہ نے حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ہدی کو ہار پہنایا اور اس کا اشعار کیا، پھر آپ نے عمرے کے لیے احرام باندھا تھا۔

١٦٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا أَوْ قَلَّدْتُهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ، فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلٌّ. [راجع: ١٦٩٦]

[1699] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کی ہدی کے لیے ہار تیار کیے۔ پھر آپ نے ان کا اشعار کیا اور انھیں قلادہ پہنایا۔ پھر آپ نے انھیں بیت اللہ روانہ کیا اور خود مدینہ طیبہ میں ٹھہرے۔ اس عمل سے آپ پر کوئی ایسی چیز حرام نہ ہوئی جو آپ کے لیے حلال تھی، یعنی آپ محرم نہ ہوئے۔

(١٠٩) بَابُ مَنْ قَلَّدَ الْقَلَائِدَ بِيَدِهِ

باب: 109- جس نے اپنے ہاتھ سے قلادہ پہنایا

١٧٠٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

[1700] حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت زیاد بن ابوسفیان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ

حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ قَالَتْ عَمْرَةُ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ. [راجع: ١٦٩٦]

ابن عباس ؓ کہتے ہیں جو شخص مکہ مکرمہ کی طرف قربانی کا جانور بھیج دے اس پر ہر وہ چیز حرام ہو جاتی ہے جو حج کرنے والے پر حرام ہوتی ہے تا آنکہ اس جانور کو ذبح کر دیا جائے۔ عمرہ کہتی ہیں: اس پر حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: جو ابن عباس ؓ نے کہا وہ درست نہیں ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہدی (قربانی) کے ہار خود اپنے ہاتھ سے تیار کیے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے ان قلادوں کو پہنایا اور میرے والد محترم کے ساتھ انھیں روانہ کیا مگر کوئی چیز جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے لیے حلال کی تھی وہ حرام نہیں ہوئی تا آنکہ اس ہدی کو ذبح کر دیا گیا۔

(١١٠) بَابُ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

باب: 110- قربانی کی بکری کو قلادہ پہنانا

١٧٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَهْدَى النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً غَنَمًا. [راجع: ١٦٩٦]

[1701] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایک دفعہ بکریاں قربانی کے لیے (مکہ مکرمہ) بھیجی تھیں۔

١٧٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَيُقَلِّدُ الْغَنَمَ وَيُقِيمُ فِي أَهْلِهِ حَلَالًا. [راجع: ١٦٩٦]

[1702] حضرت عائشہ ؓ سے ہی روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کی قربانیوں کے لیے ہار بنایا کرتی تھی، آپ انھیں بکریوں کے گلے میں ڈالتے اور خود اپنے گھر میں احرام (اور اس کی پابندیوں) کے بغیر رہتے تھے۔

١٧٠٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

[1703] حضرت عائشہ ؓ ہی سے ایک دوسری روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کی بکریوں کے لیے ہار تیار کرتی، آپ انھیں مکہ روانہ کر دیتے اور خود احرام کے بغیر رہتے تھے۔

عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَيَبْعَثُ بِهَا، ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا. [راجع: ١٦٩٦]

١٧٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ لِهَدْيِ النَّبِيِّ ﷺ - تَعْنِي الْقَلَائِدَ - قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ. [راجع: ١٦٩٦]

[1704] حضرت عائشہ ؓ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کی ہدی (قربانی) کے لیے آپ کے احرام باندھنے سے پہلے ہار تیار کیے۔

(١١١) بَابُ الْقَلَائِدِ مِنَ الْعِهْنِ

باب: 111- پشم سے ہار تیار کرنا

١٧٠٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي. [راجع: ١٦٩٦]

[1705] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے قربانیوں کے قلادے اس اون سے بنائے تھے جو میرے پاس موجود تھی۔

(١١٢) بَابُ تَقْلِيدِ النَّعْلِ

باب: 112- جوتوں کا قلادہ پہنانا

١٧٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، قَالَ: «ارْكَبْهَا»، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: «ارْكَبْهَا»، قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ رَاكِبَهَا يُسَايِرُ النَّبِيَّ ﷺ وَالنَّعْلُ فِي عُنُقِهَا.

[1706] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جو قربانی کے اونٹ کو ہانک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جاؤ۔'' اس نے عرض کیا: یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جاؤ۔'' حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے اسے دیکھا کہ وہ اونٹ پر سوار ہو کر نبی ﷺ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا اور جوتوں کا ہار اس اونٹ کے گلے میں تھا۔

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ.

محمد بن بشار نے (یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کرنے میں) معمر کی متابعت کی ہے۔

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٦٨٩]

علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے حضرت عکرمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

(١١٣) بَابُ الْجِلَالِ لِلْبُدْنِ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا يَشُقُّ مِنَ الْجِلَالِ إِلَّا مَوْضِعَ السَّنَامِ، وَإِذَا نَحَرَهَا نَزَعَ جِلَالَهَا مَخَافَةَ أَنْ يُفْسِدَهَا الدَّمُ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهَا.

١٧٠٧ - **حَدَّثَنَا** قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نَحَرْتُ وَبِجُلُودِهَا. [انظر: ١٧١٦، ١٧١٦م، ١٧١٧، ١٧١٨، ٢٢٩٩]

باب: 113- قربانی کے جانور کو جھولیں پہنانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جھول کو صرف کوہان کی جگہ سے پھاڑتے تھے۔ جب جانور کو ذبح کرتے تو جھول کو اتار دیتے، مبادا خون اسے خراب کر دے، پھر اسے صدقہ کر دیتے تھے۔

[1707] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا تھا کہ جو اونٹ قربانی کے طور پر میں نے ذبح کیے ہیں ان کی جھولیں اور کھالیں صدقہ کر دوں۔

(١١٤) بَابُ مَنِ اشْتَرٰى هَدْيَهُ مِنَ الطَّرِيقِ وَقَلَّدَهَا

١٧٠٨ - **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الْحَجَّ عَامَ حَجَّةِ الْحَرُورِيَّةِ فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَنَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١] إِذًا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً، حَتَّى كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي جَمَعْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ، وَأَهْدٰى هَدْيًا مُقَلَّدًا اشْتَرَاهُ حَتَّى قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا، وَلَمْ يَزِدْ

باب: 114- راستے سے قربانی خرید کر اسے قلادہ پہنانا

[1708] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور حکومت میں حروریہ کے حج کے سال حج کرنے کا ارادہ کیا تو ان سے عرض کیا گیا: لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ آپ کو بیت اللہ سے روک دیں گے۔ انھوں نے فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''تمھارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات گرامی میں) بہترین نمونہ ہے۔ میں اس وقت وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کو خود پر واجب کرلیا ہے۔ جب وہ بیداء کے کھلے میدان میں پہنچے تو فرمانے لگے کہ حج اور عمرے کا حال ایک جیسا ہے۔ میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حج کو عمرے کے ساتھ جمع

عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَوْمِ النَّحْرِ، فَحَلَقَ وَنَحَرَ وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَهُ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ: كَذٰلِكَ صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ١٦٣٩]

کر لیا ہے۔ پھر انھوں نے قربانی کے جانور کو قلادہ ڈال کر روانہ کیا جو انھوں نے خرید کر لیا تھا۔ جب مکہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ اور صفا ومروہ کا طواف کیا اور اس پر کسی چیز کا اضافہ نہ کیا اور کسی چیز کو حلال خیال نہ کیا جو ان پر بحالت احرام حرام تھی حتی کہ ذوالحجہ کے دسویں روز حلق کیا اور قربانی دی۔ انھوں نے خیال کیا کہ پہلے ہی طواف سے حج اور عمرے کا طواف پورا کر لیا ہے۔ پھر فرمایا کہ نبی ﷺ نے بھی ایسے ہی کیا تھا۔

(١١٥) بَابُ ذَبْحِ الرَّجُلِ الْبَقَرَ عَنْ نِّسَائِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِنَّ

باب: 115- اپنی بیویوں کی طرف سے ان کے کہے بغیر گائے ذبح کرنا

١٧٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَّكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَّحِلَّ قَالَتْ: فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: نَحَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ.

قَالَ يَحْيٰى: فَذَكَرْتُهُ لِلْقَاسِمِ، فَقَالَ: أَتَتْكَ بِالْحَدِيثِ عَلٰى وَجْهِهِ. [راجع: ٢٩٤]

[1709] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم پچیس ذوالقعدہ کو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے۔ ہمارا صرف حج کرنے کا ارادہ تھا۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا جس کے ساتھ قربانی نہیں ہے وہ جب بیت اللہ کا طواف اور صفا ومروہ کی سعی کر چکے تو احرام کھول دے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ قربانی کے دن ہمارے سامنے گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے پوچھا: یہ گوشت کیسا ہے؟ لانے والے نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے قربانی کی ہے۔

راویٔ حدیث یحییٰ بن سعید نے اس حدیث کا ذکر قاسم سے کیا تو اس نے کہا: عمرہ نے یہ حدیث ٹھیک ٹھیک بیان کی ہے۔

(١١٦) بَابُ النَّحْرِ فِي مَنْحَرِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنًى

باب: 116- منیٰ میں نبی ﷺ کے مقامِ قربانی پر قربانی ذبح کرنا

١٧١٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعَ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ، قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: مَنْحَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٩٨٢]

[1710] حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جائے قربانی پر اپنی قربانی ذبح کرتے تھے۔ ان کے بیٹے عبیداللہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی جائے قربانی پر اپنی قربانی کرتے تھے۔

١٧١١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ مِنْ جَمْعٍ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ حَتَّى يُدْخَلَ بِهِ مَنْحَرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَعَ حُجَّاجٍ فِيهِمُ الْحُرُّ وَالْمَمْلُوكُ. [راجع: ٩٨٢]

[1711] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ وہ مزدلفہ سے رات کے آخری حصے میں حاجیوں کے ہمراہ، جن میں آزاد اور غلام ہوتے، قربانی بھیجتے، پھر اسے رسول اللہ ﷺ کے نحر کرنے کی جگہ لے جایا جاتا۔

(١١٧) بَابُ مَنْ نَّحَرَ هَدْيَهُ بِيَدِهِ

باب: 117- اپنے ہاتھ سے قربانی کو نحر کرنا

١٧١٢ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ - وَّذَكَرَ الْحَدِيثَ - قَالَ: وَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا وَّضَحَّى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ. مُخْتَصَرًا. [راجع: ١٠٨٩]

[1712] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے ایک طویل حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے سات اونٹ کھڑے کر کے نحر فرمائے اور مدینہ طیبہ میں دو چتکبرے بڑے سینگوں والے مینڈھے بطور قربانی ذبح کیے۔ اس حدیث کو مختصراً ذکر کیا ہے۔

(١١٨) بَابُ نَحْرِ الْإِبِلِ مُقَيَّدَةً

باب: 118- اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا

١٧١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَتَى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا، قَالَ: اِبْعَثْهَا قِيَامًا مُّقَيَّدَةً، سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ. وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ.

[1713] حضرت زیاد بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا جبکہ وہ ایک آدمی کے پاس آئے جو اپنے قربانی کے اونٹ کو بٹھا کر نحر کر رہا تھا، انھوں نے فرمایا: اسے کھڑا کر کے باندھو (پھر نحر کرو)۔ یہ حضرت محمد ﷺ کی سنت ہے۔ جب شعبہ نے یونس سے اس روایت کو بیان کیا تو ''مجھے زیاد نے خبر دی'' کے الفاظ نقل کیے۔

(١١٩) بَابُ نَحْرِ الْبُدْنِ قَائِمَةً

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: سُنَّةُ مُحَمَّدٍ ﷺ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿صَوَآفَّ﴾ [الحج: ٣٦]: قِيَامًا.

باب: 119- اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایسا کرنا حضرت محمد ﷺ کی سنت ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے قرآنی لفظ صواف کے معنی بایں الفاظ بیان کیے ہیں: ''وہ کھڑے ہوں۔''

١٧١٤ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَّالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، فَبَاتَ بِهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَجَعَلَ يُهَلِّلُ وَيُسَبِّحُ، فَلَمَّا عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ لَبَّى بِهِمَا جَمِيعًا، فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا وَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا، وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ». [راجع: ١٠٨٩]

[1714] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے مدینہ طیبہ میں ظہر کی نماز چار رکعت ادا کی اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز دو رکعت پڑھی اور وہیں رات بسر کی۔ جب صبح ہوئی تو اپنی سواری پر سوار ہوئے اور تہلیل و تسبیح کرنے لگے۔ پھر جب مقام بیداء پر تشریف فرما ہوئے تو حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ کہا۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو لوگوں کو حکم دیا کہ وہ احرام کھول دیں۔ اس دوران میں نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے سات اونٹ کھڑے کر کے نحر فرمائے جبکہ مدینہ طیبہ میں (عید کے موقع پر) دو چتکبرے سینگوں والے مینڈھے ذبح کیے۔

١٧١٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَّالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

[1715] حضرت انس بن مالک ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مدینہ طیبہ میں ظہر کی چار رکعت پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت ادا کیں۔

وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ رَّجُلٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ. [راجع: ١٠٨٩]

راویٔ حدیث اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے، انھوں نے ایک آدمی سے، اس نے حضرت انس ؓ سے بیان کیا، انھوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ رات بھر ذوالحلیفہ میں رہے حتی کہ صبح ہوگئی۔ پھر صبح کی نماز پڑھ کر اپنی سواری پر سوار ہوئے۔ جب آپ کی سواری مقام بیداء پر پہنچی تو حج اور عمرہ دونوں کا لبیک کہا۔

(١٢٠) بَابٌ: لَا يُعْطِي الْجَزَّارَ مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا

باب: 120-قربانی سے قصاب کو (بطور اجرت) کچھ نہ دیا جائے

١٧١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقُمْتُ عَلَى الْبُدْنِ فَأَمَرَنِي عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَقَسَمْتُ لُحُومَهَا، ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَسَمْتُ جِلَالَهَا وَجُلُودَهَا. [راجع: ١٧٠٧]

[1716] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مجھے اونٹوں کی نگہداشت کے لیے روانہ کیا۔ جب میں گیا تو مجھے حکم دیا کہ میں ان کا گوشت تقسیم کروں، چنانچہ میں نے تقسیم کر دیا، پھر حکم دیا تو میں نے ان کی جھولیں اور کھالیں بھی خیرات کر دیں۔

١٧١٦م - وَقَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقُمْتُ عَلَى الْبُدْنِ وَلَا أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جِزَارَتِهَا. [راجع: ١٧٠٧]

[1716] (م) حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے نبی ﷺ نے حکم دیا کہ میں قربانی کے اونٹوں کی نگرانی کروں اور قصاب کو ان کی کوئی چیز بطور اجرت نہ دوں۔

(١٢١) بَابٌ: يُتَصَدَّقُ بِجُلُودِ الْهَدْيِ

باب: 121- قربانی کی کھال صدقہ کر دی جائے

١٧١٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ: أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا، لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا، وَلَا يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا شَيْئًا. [راجع: ١٧٠٧]

[1717] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ قربانی کے اونٹوں کی نگہداشت کریں اور ان کا گوشت، چمڑا اور جھولیں سب خیرات کر دیں، نیز قصاب کو بطور اجرت ان میں سے کوئی چیز نہ دیں۔

فائدہ: قربانی کی کھالوں کو غرباء و مساکین میں تقسیم کر دینا چاہیے۔ انھیں فروخت کر کے ان کی رقم بھی دی جا سکتی ہے۔

قربانی کی کھال کو ڈول یا مصلے کی شکل میں خود بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(۱۲۲) بَابٌ : يُتَصَدَّقُ بِجِلَالِ الْبُدْنِ

باب: 122- قربانیوں کی جھولیں بھی صدقہ کر دی جائیں

١٧١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى : أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: أَهْدَى النَّبِيُّ ﷺ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَأَمَرَنِي بِلُحُومِهَا فَقَسَمْتُهَا، ثُمَّ أَمَرَنِي بِجِلَالِهَا فَقَسَمْتُهَا، ثُمَّ بِجُلُودِهَا فَقَسَمْتُهَا. [راجع: ١٧٠٧]

[1718] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایک سو اونٹوں کی قربانی دی۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ ان کا گوشت صدقہ کر دوں تو میں نے اسے تقسیم کر دیا۔ پھر آپ نے مجھے ان کی جھولیں تقسیم کرنے کا حکم دیا تو میں نے انھیں بھی بانٹ دیا۔ پھر آپ نے مجھے ان کی کھالیں تقسیم کرنے کا حکم دیا تو میں نے وہ بھی تقسیم کر دیں۔

(۱۲۳) بَابٌ : ﴿وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَٰهِيمَ مَكَانَ ٱلْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِى شَيْـًٔا وَطَهِّرْ بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِينَ وَٱلْقَآئِمِينَ وَٱلرُّكَّعِ ٱلسُّجُودِ ۝ وَأَذِّن فِى ٱلنَّاسِ بِٱلْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُۥ عِندَ رَبِّهِۦ﴾ [الحج: ٢٦-٣٠].

باب: 123- ارشاد باری تعالیٰ: "اور (یاد کریں) جب ہم نے ابراہیم کے لیے بیت اللہ کی جگہ مقرر کر دی (اور اسے حکم دیا) کہ تو میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کر اور طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں اور رکوع، سجدے کرنے والوں کے لیے میرا گھر پاک رکھ اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے وہ آئیں گے تیرے پاس پیدل چل کر...... تو یہ اس کے رب کے ہاں اس کے لیے بہت بہتر ہے۔"

وضاحت: مذکورہ آیات عنوان اور دلیل عنوان ہیں کیونکہ ان آیات میں احکام حج بیان ہوئے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: ۞ ان میں بیت اللہ کو، طواف کرنے والوں اور نماز پڑھنے والوں کے لیے صاف ستھرا رکھنے کا حکم ہے۔ ۞ یہ خطاب اگرچہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ہے، تاہم رسول اللہ ﷺ کو بھی حکم ہے کہ آپ حجۃ الوداع کے موقع پر فرضیت حج کا اعلان کریں۔ ۞ فریضۂ حج ادا کرتے وقت دنیوی منافع بھی حاصل کریں اور ان کا خود مشاہدہ کریں۔ ۞ ایام معلومات میں اپنی قربانیوں کو اللہ کا نام لے کر ذبح کریں۔ ۞ قربانیوں کا گوشت خود کھائیں اور غرباء ومساکین کو بھی کھلائیں۔ ۞ قربانی کے بعد اپنی حجامت بنوائیں اور بدن سے میل کچیل کو دور کریں۔ ۞ اس سلسلے میں جو اللہ کے لیے نذریں اور منتیں ہیں ان کو پورا کریں۔ ۞ سب سے آخر میں طواف زیارت کریں کیونکہ اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ ۞ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قابل احترام چیزوں کا احترام کریں کیونکہ ان کا

فائدہ انھی کے لیے ہے۔[1]

(١٢٤) [بَابٌ]: وَمَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُدْنِ وَمَا يَتَصَدَّقُ

باب: 124- قربانی کے جانوروں سے کیا خود کھائے اور کیا صدقہ کرے؟

وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَا يُؤْكَلُ مِنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَالنَّذْرِ، وَيُؤْكَلُ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ. وَقَالَ عَطَاءٌ: يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُتْعَةِ.

عبیداللہ بواسطہ حضرت نافع سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دیتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: شکار کا کفارہ اور نذر کا گوشت تو نہ کھایا جائے، البتہ ان کے علاوہ ہر قسم کا گوشت کھایا جاسکتا ہے۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ تمتع کی قربانی سے خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسروں کو بھی کھلا سکتا ہے۔

١٧١٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى، فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «كُلُوا وَتَزَوَّدُوا»، فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا.

قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَقَالَ: حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: لَا. [انظر: ٢٩٨٠، ٥٤٢٤، ٥٥٦٧]

[1719] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایام منیٰ میں ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے لیکن نبی ﷺ نے ہمیں اجازت دیتے ہوئے فرمایا: ''کھاؤ اور زاد راہ کے طور پر ساتھ بھی لے جاؤ۔'' چنانچہ ہم نے کھایا اور توشے کے طور پر ساتھ بھی لائے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں عطاء سے دریافت کیا کہ آیا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا: حتی کہ ہم مدینہ طیبہ پہنچ گئے؟ حضرت عطاء نے جواب دیا: نہیں (یہ نہیں کہا تھا۔)

١٧٢٠ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيٰى: حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ، حَتّٰى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَحِلُّ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ

[1720] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ماہ ذوالقعدہ کے پانچ دن باقی رہ گئے تو ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ہم نے صرف حج کا ارادہ کیا تھا۔ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جس کے ہمراہ قربانی نہیں ہے وہ جب بیت اللہ کا طواف کر لے تو احرام کھول دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہمارے پاس قربانی کے دن گائے کا گوشت لایا گیا تو میں

1 عمدة القاري: 329/3.

اللهُ عَنْهَا: فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ فَقِيلَ: ذَبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ.

نے کہا: یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ نبی ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے اسے ذبح کیا ہے۔

قَالَ يَحْيٰى: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ: أَتَتْكَ بِالْحَدِيثِ عَلٰى وَجْهِهِ. [راجع: ٢٩٤]

راویٔ حدیث یحییٰ نے کہا کہ میں نے اس حدیث کا ذکر جناب قاسم سے کیا تو انھوں نے کہا: عمرہ نے یہ حدیث تم سے ٹھیک ٹھیک بیان کی ہے۔

فائدہ: قربانی کا گوشت کتنا خود استعمال کرنا ہے اور کتنا صدقہ کرنا ہے؟ اس کے متعلق کوئی متعین شرح بیان نہیں ہوئی۔ بہتر ہے کہ اس کے تین حصے کر لیے جائیں: ایک حصہ خود استعمال کرے، ایک حصہ دوست احباب کو تحفے میں دے اور ایک حصہ صدقہ و خیرات کر دے، چنانچہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت علقمہ کو حکم دیتے تھے کہ وہ قربانی کے تین حصے کرے: ایک تہائی صدقہ و خیرات کر دے، ایک حصہ اپنے استعمال کے لیے رکھ لے اور ایک تہائی دوستوں کو بطور تحفہ بھیج دے۔[1] قرآن کی ایک آیت سے بھی اس قسم کا اشارہ ملتا ہے۔[2]

(١٢٥) بَابُ الذَّبْحِ قَبْلَ الْحَلْقِ

باب: 125- سر منڈوانے سے پہلے قربانی کرنا

١٧٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ وَنَحْوِهِ فَقَالَ: «لَا حَرَجَ، لَا حَرَجَ». [راجع: ٨٤]

[1721] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو قربانی دینے سے پہلے سر منڈوا لے یا اس قسم کا کوئی فعل کر لے تو آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔''

١٧٢٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ: زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «لَا حَرَجَ»، قَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ: «لَا حَرَجَ»، قَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «لَا حَرَجَ».

[1722] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ میں نے رمی سے پہلے طواف زیارت کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔'' پھر اس نے کہا: میں نے قربانی دینے سے قبل سر منڈوا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔'' اس نے پھر عرض کیا کہ میں نے رمی کرنے سے پہلے اپنی قربانی ذبح کر دی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کوئی

1 عمدة القاري: 331/7. 2 الحج 36:22.

حرج نہیں۔"

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عبدالرحیم رازی نے ابن خثیم سے، انھوں نے حضرت عطاء سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

قاسم بن یحییٰ نے کہا: مجھے ابن خثیم نے حضرت عطاء سے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسے بیان کیا۔

وَقَالَ عَفَّانُ: - أُرَاهُ عَنْ وُهَيْبٍ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عفان نے کہا: مجھے وہیب نے ابن خثیم سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہ روایت بیان کی۔

وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حماد نے قیس بن سعد اور عباد بن منصور سے، انھوں نے عطاء سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہ روایت بیان کی۔

١٧٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ، فَقَالَ: «لَا حَرَجَ». قَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، قَالَ: «لَا حَرَجَ». [راجع: ٨٤]

[1723] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا: کسی نے کہا: میں نے غروب آفتاب کے بعد کنکریاں ماری ہیں۔ آپ نے فرمایا: "کوئی حرج نہیں۔" اس نے عرض کیا: میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: "کوئی حرج نہیں ہے۔"

١٧٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ: «أَحَجَجْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «بِمَا أَهْلَلْتَ؟» قُلْتُ: لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: «أَحْسَنْتَ، انْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ

[1724] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ وادئ بطحاء میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے دریافت کیا: "آیا تو نے حج کی نیت کی ہے؟" میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: "تو نے احرام کیسا باندھا تھا؟" میں نے عرض کیا: نبی ﷺ کے احرام جیسا احرام باندھا تھا۔ آپ نے فرمایا "تو نے اچھا کیا۔ اب جاؤ

وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ»، ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِّنْ نِّسَاءِ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي، ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتَّى خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُهُ لَهُ، فَقَالَ: إِنْ نَّأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَّأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ. [راجع: ١٥٥٩]

بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا و مروہ کی سعی کرو۔'' (اس سے فراغت کے بعد) پھر میں بنو قیس کی ایک خاتون کے پاس آیا تو اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔ اس کے بعد میں نے دوبارہ حج کا احرام باندھا۔ میں حضرت عمر فاروق ؓ کی خلافت تک یہی فتویٰ دیتا رہا۔ اس کے بعد جب میں نے حضرت عمر ؓ سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا: اگر ہم کتاب اللہ کو لیں تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں حج اور عمرہ دونوں کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر سنت رسول اللہ پر عمل کریں تو آپ نے بھی اس وقت تک احرام نہیں کھولا حتی کہ قربانی اپنی ٹھکانے پر پہنچ گئی۔

(١٢٦) بَابُ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَحَلَقَ

باب: 126- احرام کے وقت بالوں کو جما لینا اور (احرام کھولتے وقت انھیں) منڈوا دینا

١٧٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: «إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ». [راجع: ١٥٦٦]

[1725] حضرت حفصہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! لوگوں کو کیا ہوا، انھوں نے عمرے کا احرام کھول دیا لیکن آپ نے ابھی تک احرام نہیں کھولا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے اپنے سر کے بال جمائے ہیں اور قربانی کے گلے میں قلادہ ڈالا ہے۔ میں احرام نہیں کھولوں گا یہاں تک کہ قربانی کرلوں۔''

(١٢٧) بَابُ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ

باب: 127- احرام کھولتے وقت سر منڈوانا اور بال کتروانا

١٧٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ، قَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: حَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ. [انظر: ٤٤١٠، ٤٤١١]

[1726] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج کے موقع پر سر کو منڈوایا تھا۔

١٧٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

[1727] حضرت ابن عمر ؓ ہی سے روایت ہے کہ

مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ»، قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ»، قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِين، قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر مہربانی فرما۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بال کتروانے والوں پر بھی۔ آپ نے پھر فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحمت نازل فرما۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بال کتروانے والوں پر بھی۔ تب آپ نے فرمایا: ''بال کتروانے والوں پر بھی رحم فرما۔''

وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ: «رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ» مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، قَالَ: وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».

لیث نے کہا: ہم سے نافع نے ''اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم کرے'' کے کلمات کا ذکر ایک یا دو مرتبہ فرمایا۔ عبیداللہ نے کہا: مجھ سے نافع نے بیان کیا اور چوتھی بار ''بال کتروانے والوں'' کا ذکر کیا۔

١٧٢٨ - **حَدَّثَنَا** عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ». قَالُوا: وَلِلْمُقَصِّرِينَ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ»، قَالُوا: وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَلِلْمُقَصِّرِينَ - قَالَهَا ثَلَاثًا - قَالَ: «وَلِلْمُقَصِّرِينَ».

[1728] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے۔'' لوگوں نے عرض کیا: اور سر کے بال کتروانے والوں کو بھی۔ آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے۔'' لوگوں نے کہا: بال کتروانے والوں کو بھی، آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے۔'' لوگوں نے کہا: بال کتروانے والوں کو بھی۔ آپ نے بال منڈوانے والوں کے متعلق تین مرتبہ دعا فرمائی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''بال کتروانے والوں کو بھی۔''

فائدہ: واضح رہے کہ اگر حج سے چند دن قبل عمرہ کیا جائے اور اندیشہ ہو کہ حلق کرانے کے بعد دسویں ذوالحجہ تک بال نہیں اگ سکیں گے تو ایسے حالات میں عمرہ کرنے والے کے لیے بال کتروانا افضل ہے تاکہ حج کے موقع پر حلق ہو سکے۔ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جن حضرات نے عمرہ کیا تھا انھوں نے اس موقع پر بال چھوٹے کرائے تھے۔

١٧٢٩ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ: حَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ وَطَائِفَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ. [راجع: ١٦٣٩]

[1729] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک گروہ نے سر منڈوائے جبکہ کچھ حضرات نے اپنے بال کتروائے تھے۔

١٧٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ.

[1730] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے بال قینچی سے چھوٹے کیے تھے۔

(١٢٨) بَابُ تَقْصِيرِ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ

باب: 128- حج تمتع کرنے والا عمرے کے بعد بال چھوٹے کرائے

١٧٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يَحِلُّوا وَيَحْلِقُوا أَوْ يُقَصِّرُوا. [راجع: ١٥٤٥]

[1731] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب نبی ﷺ مکہ معظمہ تشریف لائے تو اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کریں، پھر احرام کھول دیں، اس کے بعد بال منڈوائیں یا چھوٹے کروائیں۔

(١٢٩) بَابُ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب: 129- دسویں ذوالحجہ کو طواف زیارت کرنا

وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: أَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ الزِّيَارَةَ إِلَى اللَّيْلِ.

حضرت ابوزبیر نے ام المومنین حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے طواف زیارت کو رات تک مؤخر کیا تھا۔

وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَزُورُ الْبَيْتَ أَيَّامَ مِنًى.

ابوحسان کے حوالے سے بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی ﷺ ایام منیٰ میں طواف زیارت کیا کرتے تھے۔

١٧٣٢ - وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا ثُمَّ يَقِيلُ ثُمَّ يَأْتِي مِنًى، يَعْنِي يَوْمَ النَّحْرِ.

[1732] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے دسویں ذوالحجہ کو ایک طواف کیا، اس کے بعد قیلولہ فرمایا پھر منیٰ آئے۔

وَرَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ.

عبدالرزاق نے اس روایت کو مرفوع ذکر کیا ہے۔

انھوں نے کہا کہ ہمیں عبیداللہ نے خبر دی تھی۔

فائدہ: واضح رہے کہ دسویں تاریخ کو کنکریاں مارنے کے بعد احرام کی پابندیاں کچھ نرم ہو جاتی ہیں بشرطیکہ غروب آفتاب سے پہلے پہلے طواف زیارت کر لیا جائے۔ اگر دن غروب ہونے سے قبل طواف نہ کر سکا تو احرام کی پابندی دوبارہ لوٹ آئے گی، پھر طواف زیارت کے بعد احرام کھولنا ہوگا۔[1]

١٧٣٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَفَضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْهَا مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا حَائِضٌ، قَالَ: «حَابِسَتُنَا هِيَ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: «اخْرُجُوا». [راجع: ٢٩٤]

[1733] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ حج کیا۔ جب ہم نے دسویں تاریخ کو طواف افاضہ کیا تو حضرت صفیہ ؓ کو حیض آ گیا۔ نبی ﷺ نے جب ان سے اس چیز کا ارادہ کیا جو شوہر اپنی بیوی سے کرتا ہے تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اسے تو حیض آ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ ہمیں مدینہ واپس جانے سے روک دے گی؟'' انھوں نے عرض کیا کہ انھوں (صفیہ ؓ) نے قربانی کے دن طواف زیارت کر لیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''پھر کوچ کرو۔''

وَيُذْكَرُ عَنِ الْقَاسِمِ وَعُرْوَةَ وَالْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَفَاضَتْ صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ.

حضرت قاسم، عروہ اور اسود ؒ سے ذکر کیا جاتا ہے، وہ حضرت عائشہ ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ سیدہ صفیہ ؓ نے قربانی کے دن طوافِ زیارت کر لیا تھا۔

(١٣٠) بَابٌ: إِذَا رَمٰى بَعْدَ مَا أَمْسٰى، أَوْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا

باب: 130- جو شخص بھول کر یا جہالت کے باعث شام کے بعد رمی کرے یا قربانی سے پہلے سر منڈوا لے

١٧٣٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ: «لَا حَرَجَ». [راجع: ٨٤]

[1734] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے ذبح کرنے، سر منڈوانے، کنکریاں مارنے اور تقدیم و تاخیر کے متعلق عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں ہے۔''

1 سنن أبي داود، المناسك، حديث: 1999.

١٧٣٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُولُ: «لَا حَرَجَ»، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ؟ قَالَ: «اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ»، قَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ؟ فَقَالَ: «لَا حَرَجَ». [راجع: ٨٤]

[1735] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے قربانی کے دن منیٰ کے میدان میں (تقدیم و تاخیر کے متعلق) دریافت کیا جاتا تو آپ فرماتے: ''کوئی حرج نہیں۔'' چنانچہ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ میں نے قربانی کرنے سے قبل سر منڈوا لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اب ذبح کر دو، کوئی حرج نہیں۔'' پھر اس نے کہا: میں نے شام ہونے کے بعد رمی کی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں ہے۔''

(١٣١) بَابُ الْفُتْيَا عَلَى الدَّابَّةِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ

باب: 131- جمرے کے پاس سواری پر سوار ہو کر مسائل بیان کرنا

١٧٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ فَقَالَ رَجُلٌ: لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ: «اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ». فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ». فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ: «افْعَلْ وَلَا حَرَجَ».
[راجع: ٨٣]

[1736] حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر کھڑے ہوئے تو لوگوں نے آپ سے سوال پوچھنا شروع کر دیے۔ ایک آدمی نے کہا: مجھے معلوم نہ تھا، میں نے قربانی سے پہلے اپنا سر منڈوا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ذبح کرو، کوئی حرج نہیں۔'' ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا: میں نے لاعلمی میں رمی کرنے سے پہلے قربانی کر دی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''رمی کرو، کوئی حرج نہیں ہے۔'' الغرض آپ سے اس دن کسی چیز کی تقدیم و تاخیر کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: ''کرو، کوئی حرج نہیں ہے۔''

١٧٣٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: حَدَّثَهُ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا،

[1737] حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ دسویں ذوالحجہ کو خطبہ دے رہے تھے۔ آپ کے سامنے ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: میرا گمان تو یہ تھا کہ فلاں کام، فلاں کام سے پہلے ہے۔ پھر ایک دوسرا اٹھ کر کہنے لگا: میرا خیال بھی یہ تھا کہ فلاں کام، فلاں کام سے پہلے ہے۔ میں

ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا، حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، وَأَشْبَاهَ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ» لَهُنَّ كُلِّهِنَّ، فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: «اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ». [راجع: ٨٣]

نے قربانی سے پہلے سر منڈوا لیا ہے اور رمی کرنے سے پہلے قربانی ذبح کر دی ہے اور اس قسم کے اور افعال بھی ہیں جن میں تقدیم و تاخیر ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کرو! کوئی حرج نہیں ہے۔'' آپ نے ان سب کاموں کے متعلق یہی فرمایا کہ اب کر لو، کوئی حرج نہیں ہے۔ الغرض اس دن آپ ﷺ سے کوئی سوال نہ کیا گیا مگر آپ نے فرمایا: ''کرو کوئی حرج نہیں ہے۔''

١٧٣٨ - **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى نَاقَتِهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

[1738] حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اس دن اپنی اونٹنی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر باقی حدیث ذکر کی۔

تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [راجع: ٨٣]

معمر بن راشد نے امام زہری رحمہ اللہ سے بیان کرنے میں صالح بن کیسان کی متابعت کی ہے۔

(١٣٢) بَابُ الْخُطْبَةِ أَيَّامَ مِنًى

باب: 132- منیٰ کے دنوں میں خطبہ دینا

١٧٣٩ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قَالُوا: يَوْمٌ حَرَامٌ، قَالَ: «فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» قَالُوا: بَلَدٌ حَرَامٌ، قَالَ: «فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» قَالُوا: شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا»،

[1739] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو قربانی کے دن خطبہ دیا تو فرمایا: ''اے لوگو! یہ کون سا دن ہے؟'' لوگوں نے جواب دیا: یہ حرمت والا دن ہے۔ پھر فرمایا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: یہ حرمت والا شہر ہے، آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا مہینہ ہے؟'' لوگوں نے کہا: یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''یقیناً تمھارے خون، تمھارے مال اور تمھاری عزتیں تم پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے اس شہر میں اس مہینے کے دوران میں یہ دن حرمت والا ہے۔'' آپ نے اس بات کو بار بار دہرایا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر

فَأَعَادَهَا مِرَارًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلٰى أُمَّتِهِ «فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [انظر: ۷۰۷۹]

فرمایا: ''اے اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا ہے۔ میں نے تیرے حکم سے لوگوں کو آگاہ کر دیا ہے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً امت کے لیے آپ کی یہ وصیت ہے: ''موجود لوگوں کو چاہیے کہ وہ غائب لوگوں کو یہ پیغام پہنچا دیں کہ میرے بعد تم کافروں کی طرح نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اُڑانے لگو۔''

۱۷۴۰ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ.

[1740] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے میدان عرفات میں نبی ﷺ کا خطبہ خود سنا تھا۔

تَابَعَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو. [انظر: ۱۸٤۱، ۱۸٤۳، ٥۸۰٤، ٥۸٥۳]

عمرو سے بیان کرنے میں سفیان بن عیینہ نے شعبہ کی متابعت کی ہے۔

۱۷٤۱ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، وَرَجُلٌ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ: «أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلٰى. قَالَ: «أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، فَقَالَ: «أَلَيْسَ ذُو الْحَجَّةِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: «أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اَللهُ وَرَسُولُهُ

[1741] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن خطبہ دیا اور فرمایا: ''تم جانتے ہو یہ دن کون سا ہے؟'' ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی جانتے ہیں۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام تجویز کریں گے، تاہم آپ نے فرمایا: ''کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟'' ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں! اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا مہینہ ہے؟'' ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی جانتے ہیں۔ آپ تھوڑی دیر چپ رہے۔ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام تجویز کریں گے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟'' ہم نے عرض: کیوں نہیں، یہ ذوالحجہ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی

أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، إِلٰى يَومِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ، فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ٦٧]

جانتے ہیں، آپ تھوڑی دیر خاموش رہے، ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام ذکر کریں گے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا یہ مکہ مکرمہ نہیں ہے؟'' ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں، یہ مکہ مکرمہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک تمھارے خون اور تمھارے مال تم پر حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت تمھارے اس مہینے میں اور اس شہر میں ہے تا آنکہ تم اپنے رب سے جاملو۔ خبردار! کیا میں نے حکم پہنچا دیا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! تو گواہ رہ، اب چاہیے کہ حاضر شخص یہ تعلیمات غیر موجود کو پہنچا دے کیونکہ بسا اوقات براہ راست سننے والے سے وہ شخص زیادہ یاد رکھتا ہے جسے بعد میں حکم پہنچایا جائے۔ لوگو! میرے بعد کافروں کی طرح نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔''

١٧٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِنًى: «أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قَالُوا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ: «فَإِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ، أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» قَالُوا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «بَلَدٌ حَرَامٌ، أَفَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» قَالُوا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «شَهْرٌ حَرَامٌ»، قَالَ: «فَإِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا».

[1742] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے منیٰ کے میدان میں فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو یہ دن کون سا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ باخبر ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ دن حرمت والا ہے۔ کیا تم جانتے ہو یہ شہر کون سا ہے؟'' لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ شہر بھی حرمت والا ہے۔ کیا تم جانتے ہو یہ مہینہ کون سا ہے؟'' لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ مہینہ بھی عزت والا ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تم پر تمھارے خون، تمھارے مال اور تمھاری عزتیں حرام کی ہیں جس طرح اس دن کی حرمت اس مہینے کے دوران اس شہر میں ہے۔''

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْغَازِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: وَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ

ہشام بن غاز نے کہا: مجھے حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ نبی ﷺ حجۃ الوداع میں قربانی کے دن

يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ بِهٰذَا، وَقَالَ: «هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ»، فَطَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ». فَوَدَّعَ النَّاسَ فَقَالُوا: هٰذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ. [انظر: ٤٤٠٣، ٦٠٤٣، ٦١٦٦، ٦٧٨٥، ٦٨٦٨، ٧٠٧٧]

جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''یہ دن حج اکبر کا ہے۔'' اس کے بعد نبی ﷺ نے یہ کہنا شروع کیا: ''اے اللہ! تو گواہ رہ۔'' اور لوگوں کو الوداع کہا تو لوگوں نے کہا: یہ الوداعی حج ہے۔

(١٣٣) بَابٌ: هَلْ يَبِيتُ أَصْحَابُ السِّقَايَةِ أَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى؟

باب: 133- کیا پانی پلانے والے یا اس قسم کے اور لوگ منیٰ کی راتیں مکہ میں بسر کر سکتے ہیں

١٧٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ١٦٣٤]

[1743] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے رخصت دی ہے۔

١٧٤٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَذِنَ؛ ح: [راجع: ١٦٣٤]

[1744] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اجازت عطا فرمائی۔

١٧٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ لِيَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ، فَأَذِنَ لَهُ.

[1745] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اجازت طلب کی کہ پانی پلانے کے انتظامات کرنے کے لیے منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں بسر کریں تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔

تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو ضَمْرَةَ. [راجع: ١٦٣٤]

ابو اسامہ، عقبہ بن خالد اور ابو ضمرہ نے عبداللہ بن نمیر سے روایت کرنے میں محمد بن عبداللہ کی متابعت کی ہے۔

(١٣٤) بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب: 134- جمرات کو کنکریاں مارنا

وَقَالَ جَابِرٌ: رَمَى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے قربانی کے دن

ضُحًى وَرَمٰى بَعْدَ ذٰلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ.

چاشت کے وقت اور اس کے بعد باقی ایام میں زوال آفتاب کے بعد کنکریاں ماریں۔

١٧٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مَتٰى أَرْمِي الْجِمَارَ؟ قَالَ: إِذَا رَمٰى إِمَامُكَ فَارْمِهِ، فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ قَالَ: كُنَّا نَتَحَيَّنُ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا.

[1746] حضرت وبرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر ؓ سے پوچھا کہ میں جمرات کو کس وقت کنکریاں ماروں؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ جب تیرا امیر رمی کرے تو اس وقت تو بھی رمی کر لے۔ میں نے دوبارہ ان سے سوال کیا، انھوں نے فرمایا: ہم انتظار کیا کرتے تھے۔ جب زوال آفتاب ہوجاتا تو ہم کنکریاں مارتے تھے۔

(١٣٥) بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي

باب: 135- وادی کے نشیب سے رمی جمار کرنا

١٧٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: رَمٰى عَبْدُ اللهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا، فَقَالَ: وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ، هٰذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ﷺ.

[1747] حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے وادی کے نشیب سے کنکریاں ماریں تو میں نے کہا: ابوعبدالرحمٰن! کچھ لوگ تو اوپر ہی سے کھڑے ہوکر رمی کرتے ہیں، تو انھوں نے فرمایا: قسم ہے اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! یہ اس شخص کے رمی کرنے کا مقام ہے جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی۔ ﷺ۔

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا. [انظر: ١٧٤٨، ١٧٤٩، ١٧٥٠]

عبداللہ بن ولید نے کہا: ہمیں سفیان ثوری نے اعمش سے یہی حدیث بیان کی۔

(١٣٦) بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ

باب: 136- ہر جمرے کو سات سات کنکریاں مارنا

ذَكَرَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس بات کو حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

١٧٤٨ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ

[1748] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، جب وہ جمرۂ کبریٰ (جمرۂ عقبہ) کے پاس پہنچے تو انھوں نے کعبے کو اپنی بائیں جانب اور منیٰ کو اپنی دائیں طرف کرلیا، پھر

عَنْهُ: أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَّمِينِهِ وَرَمٰى بِسَبْعٍ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ﷺ. [راجع: ١٧٤٧]

اسے سات کنکریاں ماریں اور فرمایا کہ اس طرح اس شخصیت نے کنکریاں ماریں تھیں جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

(١٣٧) بَابُ مَنْ رَّمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهِ

باب: 137- جمرۂ عقبہ کو رمی کرتے وقت بیت اللہ کو بائیں جانب کرنا

١٧٤٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّهُ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ فَرَآهُ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهِ ومِنًى عَنْ يَّمِينِهِ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ. [راجع: ١٧٤٧]

[1749] حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا تو دیکھا کہ انھوں نے بیت اللہ کو بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب کر کے جمرۂ کبریٰ کو سات کنکریاں ماریں پھر فرمایا: یہ اس ستودہ صفات کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

(١٣٨) بَابٌ: يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

باب: 138- ہر کنکری مارتے وقت اللہ أکبر کہنا

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس بات کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

١٧٥٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: اَلسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ، وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ، وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا النِّسَاءُ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ حَتّٰى إِذَا حَاذَى بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا فَرَمٰى بِسَبْعِ

[1750] حضرت اعمش کہتے ہیں: میں نے حجاج بن یوسف کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا: وہ سورت جس میں بقرہ کا ذکر ہے، وہ سورت جس میں آل عمران کا ذکر ہے اور وہ سورت جس میں نساء کا ذکر ہے۔ اعمش نے کہا: جب میں نے اس بات کا ابراہیم نخعی سے ذکر کیا تو انھوں نے کہا: مجھے عبدالرحمٰن بن یزید نے خبر دی، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے، جب انھوں نے جمرۂ عقبہ کو رمی کی تو وادی کے نشیب میں اترے حتی کہ درخت کے بالمقابل ہوئے۔ اس کے سامنے کھڑے ہو کر سات کنکریاں ماریں۔

حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ: مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ! قَامَ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ﷺ. [راجع: ١٧٤٧]

ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے۔ پھر کہا: اس اللہ کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے! اس جگہ سے اس ذات گرامی نے کنکریاں ماری تھیں جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی ہے۔

(١٣٩) بَابُ مَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ

باب: 139- جمرۂ عقبہ کو رمی کرنے کے بعد وہاں نہیں ٹھہرنا چاہیے

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس بات کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

(١٤٠) بَابُ إِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيُسْهِلُ

باب: 140- پہلے اور دوسرے جمرے کو کنکریاں مارنے کے بعد نرم زمین پر قبلہ رو کھڑے ہونا

١٧٥١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ عَلٰى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُومَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فَيَقُومُ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطٰى، ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَسْتَهِلُّ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فَيَقُومُ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُومُ طَوِيلًا، ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَيَقُولُ: هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ. [انظر: ١٧٥٢، ١٧٥٣]

[1751] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ قریب والے جمرے کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر کہتے۔ پھر آگے بڑھتے اور نرم زمین پر پہنچ کر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اور دیر تک ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہتے۔ اس طرح دیر تک وہاں کھڑے رہتے۔ پھر درمیان والے جمرے کو کنکریاں مارتے۔ اس کے بعد بائیں جانب نرم و ہموار زمین پر چلے جاتے اور قبلہ رو ہو جاتے۔ پھر دیر تک ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہتے اور یوں دیر تک وہاں کھڑے رہتے۔ پھر وادی کے نشیب سے جمرۂ عقبہ کو رمی کرتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے۔ پھر واپس آ جاتے اور فرماتے کہ میں نے نبی ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

(١٤١) بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ جَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطٰى

باب: 141- پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس دونوں ہاتھ اٹھانا

١٧٥٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ، فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا، فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطَى كَذٰلِكَ فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ وَيَقُولُ: هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُ. [راجع: ١٧٥١]

[1752] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ جمرۂ اولیٰ کو سات کنکریاں مارتے۔ ہر کنکری مارنے کے بعد وہ اللہ اکبر کہتے۔ پھر آگے بڑھتے اور نرم زمین میں قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اور دیر تک کھڑے رہتے، دعا کرتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ پھر جمرۂ وسطیٰ کو رمی کرتے اور بائیں جانب نرم زمین میں چلے جاتے اور دیر تک قبلہ رو ہو کر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اس کے بعد جمرۂ عقبہ کو وادی کے نشیب سے رمی کرتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے اور فرماتے کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

(١٤٢) بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ

باب: 142- پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس دعا کرنا

١٧٥٣ - وَقَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ، ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو، ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا.

[1753] حضرت ابن شہاب زہری سے روایت ہے، انھوں نے (بواسطۂ سالم بن عبداللہ عن ابن عمر) کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب اس جمرے کو رمی کرتے جو مسجد منیٰ کے قریب ہے تو اسے سات کنکریاں مارتے۔ جب بھی کنکری مارتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر آگے بڑھ جاتے اور قبلہ رو ہو کر ٹھہرتے، پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے، اس طرح دیر تک وہاں ٹھہرتے۔ پھر دوسرے جمرے کے پاس آتے اور اس کو سات کنکریاں مارتے۔ جب بھی کنکری مارتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر بائیں جانب وادی کے قریب اتر جاتے، وہاں بھی قبلہ رو کھڑے ہوتے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہتے۔ پھر جمرۂ عقبہ کے پاس آتے، اسے بھی سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے۔

اس کے بعد واپس ہو جاتے اور اس کے پاس دعا کے لیے نہ ٹھہرتے۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ. [راجع: ١٧٥١]

ابن شہاب زہری نے کہا: میں نے حضرت سالم سے سنا، وہ اپنے باپ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، وہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے تھے، نیز حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(١٤٣) بَابُ الطِّيبِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ، وَالْحَلْقِ قَبْلَ الْإِفَاضَةِ

باب: 143- جمرات کو رمی کے بعد خوشبو لگانا اور طواف زیارت سے پہلے سر منڈوانا

١٧٥٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ: وَكَانَ أَفْضَلَ أَهْلِ زَمَانِهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ وَكَانَ أَفْضَلَ أَهْلِ زَمَانِهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، تَقُولُ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ حِينَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ حِينَ أَحَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ، وَبَسَطَتْ يَدَيْهَا. [راجع: ١٥٣٩]

[1754] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی جبکہ آپ نے احرام باندھنے کا ارادہ فرمایا اور اسی طرح جب آپ نے طواف زیارت سے پہلے احرام کھولا اور آپ احرام کی پابندیوں سے آزاد ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث بیان کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیے۔

(١٤٤) بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ

باب: 144- الوداعی طواف

١٧٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ. [راجع: ٣٢٩]

[1755] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگوں کو حکم دیا گیا کہ سب سے آخر میں تمھارا عمل بیت اللہ کا طواف ہو مگر ایام ماہواری والی عورت سے تخفیف کی گئی ہے۔

فائدہ: اس حدیث کے پیش نظر طواف وداع واجب ہے، البتہ حائضہ عورت سے تخفیف کر دی گئی ہے کہ وہ اس کے بغیر اپنے گھر جا سکتی ہے جیسا کہ آئندہ اس کی وضاحت ہوگی۔

١٧٥٦ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ

[1756] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی، پھر وادئ محصب

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ.

میں کچھ وقت محوِ استراحت ہوئے۔ اس کے بعد بیت اللہ کی طرف سوار ہو کر تشریف لے گئے اور اس کا طواف کیا۔

تَابَعَهُ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي خَالِدٌ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ١٧٦٤]

لیث نے قتادہ سے روایت کرنے میں عمرو بن حارث کی متابعت کی ہے اور کہا کہ مجھے خالد نے سعید سے، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

(١٤٥) بَابٌ: إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ

باب: 145- طواف زیارت کر لینے کے بعد اگر عورت کو حیض آ جائے؟

١٧٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَاضَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَحَابِسَتُنَا هِيَ؟» قَالُوا: إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ، قَالَ: «فَلَا إِذًا». [راجع: ٢٩٤]

[1757] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا یہ ہمیں روک لے گی؟'' انھوں نے عرض کیا کہ انھوں نے طواف زیارت کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر کوئی حرج نہیں ہے، یعنی سفر کا آغاز کرو۔''

١٧٥٨، ١٧٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَأَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ امْرَأَةٍ طَافَتْ، ثُمَّ حَاضَتْ، قَالَ لَهُمْ: تَنْفِرُ، قَالُوا: لَا نَأْخُذُ بِقَوْلِكَ وَنَدَعُ قَوْلَ زَيْدٍ، قَالَ: إِذَا قَدِمْتُمُ الْمَدِينَةَ فَاسْأَلُوا فَقَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَسَأَلُوا فَكَانَ فِيمَنْ سَأَلُوا أُمُّ سُلَيْمٍ. فَذَكَرَتْ حَدِيثَ صَفِيَّةَ.

[1759,1758] حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس عورت کے متعلق دریافت کیا جس نے طواف زیارت کر لیا ہو، پھر اسے حیض آ جائے؟ انھوں نے فرمایا کہ وہ اپنے سفر کا آغاز کر دے۔ لوگوں نے کہا: ہم ایسا نہیں کریں گے کہ آپ کی بات مان لیں اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بات ترک کر دیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب تم واپس مدینہ جاؤ تو اس مسئلے کی تحقیق کر لینا، چنانچہ لوگ جب مدینہ طیبہ واپس آئے تو اس مسئلے کے متعلق دریافت کیا، جن لوگوں سے انھوں نے دریافت کیا ان میں سے ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔

انھوں نے اس سلسلے میں حضرت صفیہ ؓ کا واقعہ بیان کیا۔

رَوَاهُ خَالِدٌ وَّقَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ.

اس حدیث کو خالد اور قتادہ نے حضرت عکرمہ ؒ سے بیان کیا ہے۔

١٧٦٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ. [راجع: ٣٢٩]

[1760] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حائضہ عورت کو طواف زیارت کے بعد مکہ سے جانے کی اجازت ہے۔

١٧٦١ - قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لَهُنَّ. [راجع: ٣٣٠]

[1761] راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حائضہ عورت کو سفر کی اجازت نہیں ہے لیکن میں نے اس کے بعد ان سے سنا کہ نبی ﷺ نے ایسی عورتوں کو سفر کرنے کی اجازت دی ہے۔

فائدہ: حضرت عمر، ابن عمر اور حضرت زید بن ثابت ؓ کا یہ موقف تھا کہ حائضہ عورت کے لیے بھی طواف وداع کرنا ضروری ہے لیکن حضرت ابن عمر اور زید بن ثابت ؓ نے اس موقف سے رجوع کر لیا، البتہ مذکورہ حدیث کا علم نہ ہونے کی وجہ سے حضرت عمر ؓ کا اپنے موقف سے رجوع ثابت نہیں ہے۔ بہر حال طواف وداع واجب ہے لیکن حائضہ عورت سے ساقط ہے اور اس پر کوئی فدیہ وغیرہ بھی نہیں ہے۔

١٧٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ، فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ، وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِّسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ وَحَلَّ مِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَحَاضَتْ هِيَ فَنَسَكْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، كُلُّ أَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ غَيْرِي. قَالَ: «مَا كُنْتِ تَطُوفِينَ بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا

[1762] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ہمارا صرف حج کرنے کا ارادہ تھا۔ نبی ﷺ جب مکہ مکرمہ آئے تو آپ نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی لیکن آپ نے احرام نہ کھولا کیونکہ آپ کے ہمراہ قربانی تھی۔ آپ کے ساتھ آپ کی بیویاں اور دیگر صحابۂ کرام ؓ تھے، انھوں نے بھی طواف کیا۔ جن کے پاس قربانی نہ تھی انھوں نے احرام کھول دیا۔ دریں اثنا اسے (حضرت عائشہ ؓ کو) حیض آ گیا، چنانچہ ہم نے مناسک حج ادا کیے۔ جب روانگی کی رات آئی تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے علاوہ آپ کے تمام صحابۂ کرام ؓ حج اور عمرہ کر کے واپس جا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جن راتوں ہم مکہ مکرمہ

مَكَّةَ؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَاخْرُجِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ، وَمَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا»، فَخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَقْرٰى حَلْقٰى، إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا، أَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قَالَتْ: بَلٰى، قَالَ: «فَلَا بَأْسَ، انْفِرِي» فَلَقِيتُهُ مُصْعِدًا عَلٰى أَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ، أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ.

آئے تھے کیا تم نے اس وقت بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا؟'' میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کے ساتھ مقام تنعیم جاؤ اور وہاں سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ کرلو، فراغت کے بعد فلاں جگہ پر آ جاؤ۔'' چنانچہ میں حضرت عبدالرحمٰن کے ہمراہ تنعیم چلی گئی۔ وہاں سے عمرے کا احرام باندھا۔ اور حضرت صفیہ ؓ کو حیض آ گیا تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ''عقریٰ حلقی! کیا تو ہمیں روک لے گی۔ کیا تو نے قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا؟'' انھوں نے جواب دیا: کیوں نہیں، یعنی طواف کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''پھر کوئی حرج نہیں، رختِ سفر باندھو۔'' حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ عمرے سے فراغت کے بعد میری جب آپ سے ملاقات ہوئی تو مکہ کے بالائی علاقے پر آپ چڑھ رہے تھے اور میں نشیب میں اتر رہی تھی یا اس کے برعکس میں اوپر چڑھ رہی تھی اور آپ نیچے اتر رہے تھے۔

وَقَالَ مُسَدَّدٌ: قُلْتُ: لَا. وَتَابَعَهُ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ فِي قَوْلِهِ: لَا. [راجع: ٢٩٤]

راویٔ حدیث مسدد نے کہا کہ روایت مذکورہ میں لفظ لا ہے۔ جریر نے منصور سے لفظ لا روایت کرنے میں مسدد کی متابعت کی ہے۔

(١٤٦) بَابُ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْأَبْطَحِ

باب: 146- روانگی کے دن نماز عصر ابطح میں پڑھنا

١٧٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى، قُلْتُ: فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالْأَبْطَحِ، اِفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ. [راجع:

[1763] حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک ؓ سے دریافت کیا کہ مجھے ایسی چیز بتائیں جو آپ نے نبی ﷺ سے اچھی طرح معلوم کی ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے آٹھویں ذوالحجہ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ حضرت انس ؓ نے فرمایا: نماز ظہر منیٰ میں پڑھی تھی۔ میں نے پھر عرض کیا کہ روانگی کے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انھوں نے فرمایا: وادیٔ

[١٦٥٣]

ابطح میں، تاہم تم ایسے ہی کرو جس طرح تمھارے حکام کریں۔

١٧٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنُ طَالِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: أَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ. [راجع: ١٧٥٦]

[1764] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں وادئ محصب میں ادا کیں۔ اس کے بعد وہاں تھوڑی سی نیند فرمائی، پھر سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف تشریف لے گئے اور اس کا طواف کیا۔

فائدہ: حج سے فراغت کے بعد وادئ ابطح میں نماز عصر پڑھنا مشروع ہے لیکن اس کا مناسک حج سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ روایت میں جس طواف کا ذکر ہے وہ طواف وداع ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد کو تلقین فرمائی کہ ایسی باتوں کو بنیاد بنا کر اپنے حکام کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے بلکہ ان کی اطاعت کو ہر مقام پر ترجیح دی جائے بشرطیکہ کتاب وسنت کے خلاف نہ ہو۔

(١٤٧) بَابُ الْمُحَصَّبِ

باب: 147 - وادئ محصب میں ٹھہرنا

١٧٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: «إِنَّمَا كَانَ مَنْزِلًا يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ، تَعْنِي بِالْأَبْطَحِ.

[1765] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ مقام ابطح پر نبی ﷺ نے اس لیے پڑاؤ کیا تھا تاکہ وہاں سے مدینہ طیبہ جانے میں آسانی ہو۔

١٧٦٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[1766] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ وادئ محصب میں پڑاؤ کرنا کوئی سنت نہیں ہے بلکہ وہ تو ایک منزل ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نے پڑاؤ کیا تھا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا وادئ محصب میں پڑاؤ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دیا جبکہ مشرکین نے اسلام کو نیست و نابود کرنے کے لیے اس مقام پر قسمیں اٹھائی تھیں، اس بنا پر وہاں اترنے کو مستحب قرار دیا جا سکتا ہے جبکہ وہاں سے گزر ہو، البتہ وہاں پڑاؤ کرنے کا مناسک حج سے کوئی تعلق نہیں۔ واللہ أعلم.

(١٤٨) بَابُ النُّزُولِ بِذِي طُوًى قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ، وَالنُّزُولِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

باب: 148- دخول مکہ سے پہلے ذی طویٰ میں ٹھہرنا اور مکہ سے لوٹتے وقت وادئ بطحاء میں پڑاؤ کرنا جو ذوالحلیفہ میں ہے

١٧٦٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَبِيتُ بِذِي الطُّوَى بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا لَّمْ يُنِخْ نَاقَتَهُ إِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيَأْتِي الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ فَيَبْدَأُ بِهِ، ثُمَّ يَطُوفُ سَبْعًا: ثَلَاثًا سَعْيًا وَّأَرْبَعًا مَّشْيًا، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ أَنْ يَّرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَكَانَ إِذَا صَدَرَ عَنِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُنِيخُ بِهَا.
[راجع: ٤٩١]

[1767] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ مکہ جاتے وقت دو پہاڑیوں کے درمیان ذی طویٰ میں رات گزارتے۔ پھر اس وادی کی طرف سے داخل ہوتے جو مکہ کے بالائی طرف ہے۔ اور جب مکہ مکرمہ میں حج یا عمرہ کرنے آتے تو اپنی اونٹنی کو مسجد کے دروازے کے پاس ہی بٹھاتے۔ پھر (مسجد حرام میں) داخل ہوتے اور حجر اسود کے پاس سے ابتدا کرتے۔ پھر بیت اللہ کے سات چکر لگاتے: پہلے تین ذرا دوڑ کر پھر چار چکر معمول کے مطابق چلتے۔ طواف سے فراغت کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے، پھر اپنی قیام گاہ جانے سے قبل صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے۔ جب حج یا عمرے سے فارغ ہوکر واپس آتے تو اپنی اونٹنی کو وادئ بطحاء میں بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے جہاں نبی ﷺ اپنی اونٹنی کو بٹھایا کرتے تھے۔

١٧٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: سُئِلَ عُبَيْدُ اللهِ عَنِ الْمُحَصَّبِ، فَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ: نَزَلَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ. وَعَنْ نَّافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يُصَلِّي بِهَا يَعْنِي الْمُحَصَّبَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، أَحْسِبُهُ قَالَ: وَالْمَغْرِبَ. قَالَ خَالِدٌ: لَا أَشُكُّ فِي الْعِشَاءِ، وَيَهْجَعُ هَجْعَةً، وَيَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[1768] حضرت خالد بن حارث سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبیداللہ سے وادئ محصب میں اترنے کے متعلق سوال ہوا تو انھوں نے حضرت نافع سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت عمر اور حضرت ابن عمر ؓ نے وادئ محصب میں قیام فرمایا تھا۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ وادئ محصب میں ظہر اور عصر کی نماز پڑھتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے انھوں نے مغرب کا بھی ذکر کیا ہے۔ نماز عشاء کا ذکر تو انھوں نے یقیناً کیا۔ پھر تھوڑی دیر وہاں سوتے اور بیان کرتے کہ نبی ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(١٤٩) بَابُ مَنْ نَّزَلَ بِذِي طُوًى إِذَا رَجَعَ مِنْ مَّكَّةَ

١٧٦٩ - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ وَ إِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. [راجع: ٤٩١]

باب: 149 - مکہ مکرمہ سے واپس ہوتے وقت وادئ ذی طوی میں ٹھہرنا

[1769] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ مکہ مکرمہ جاتے تو مقام ذی طوی میں پڑاؤ کرتے۔ رات وہیں رہتے، صبح ہوتی تو مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے۔ اور جب مکہ مکرمہ سے واپس ہوتے تو بھی مقام ذی طوی میں رات گزارتے۔ صبح تک وہیں قیام کرتے اور بیان کرتے تھے کہ نبی ﷺ بھی ایسا کرتے تھے۔

(١٥٠) بَابُ التِّجَارَةِ أَيَّامَ الْمَوْسِمِ وَالْبَيْعِ فِي أَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ

١٧٧٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: كَانَ ذُو الْمَجَازِ وَعُكَاظٌ مَتْجَرَ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَأَنَّهُمْ كَرِهُوا ذٰلِكَ حَتَّى نَزَلَتْ ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ﴾ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ. [انظر: ٢٠٥٠، ٢٠٩٨، ٤٥١٩]

باب: 150 - ایام حج میں تجارت کرنا اور دور جاہلیت کی منڈیوں میں خرید وفروخت کرنا

[1770] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ذوالمجاز اور عکاظ دور جاہلیت میں لوگوں کی منڈیاں تھیں۔ جب اسلام آیا تو لوگوں نے وہاں خرید وفروخت کرنے کو اچھا خیال نہ کیا تا آنکہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''تمھارے لیے کوئی حرج نہیں ہے کہ حج کے زمانے میں اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔''

فائدہ: جاہلیت کے زمانے میں چار منڈیاں بہت مشہور تھیں: * ذوالمجاز: میدان عرفہ سے ایک میل کے فاصلے پر بازار لگایا جاتا تھا۔ * مِجَنّہ: مکہ کے نشیب میں مرالظہران کے پاس اس کا اہتمام ہوتا تھا۔ * عُکاظ: نخلہ اور طائف کے درمیان فتق مقام پر یہ منڈی لگتی تھی۔ * حباشہ: مکہ سے یمن کی طرف دیار بارق میں یہ بازار لگتا تھا۔ چونکہ ذوالمجاز اور عکاظ حج کے دنوں میں لگائے جاتے تھے، اس لیے حدیث میں ان کا بیان ہوا ہے۔ لوگ ان دنوں خرید وفروخت ناپسند کرتے تھے کیونکہ یہ دن ذکر الٰہی کے لیے مخصوص ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حدیث میں مذکورہ آیت کے ذریعے سے ان دنوں خرید وفروخت اور تجارت کو جائز قرار دیا ہے۔[1] حدیث کے آخر میں جس آیت کا ذکر کیا گیا ہے وہ مذکورہ الفاظ سے شاذ قراءت ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے، البتہ قراءت متواتر میں [في مواسم الحج] کے الفاظ نہیں ہیں اور یہی بات راجح ہے۔

1 فتح الباري: 750,749/3.

(١٥١) بَابُ الْإِدِّلَاجِ مِنَ الْمُحَصَّبِ

باب: 151 - وادیٔ محصب سے رات کے آخری حصے میں روانہ ہونا

١٧٧١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ، فَقَالَتْ: مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَقْرَى حَلْقَى، أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَانْفِرِي». [راجع: ٢٩٤]

[1771] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت صفیہ ؓ کو روانگی کی رات حیض آ گیا تو انھوں نے کہا: میرے خیال کے مطابق میں تمھارے کوچ میں رکاوٹ بنوں گی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عقریٰ حلقیٰ! کیا اس نے قربانی کے دن طواف زیارت کیا تھا؟'' عرض کیا گیا: ہاں! تو آپ نے فرمایا: ''رخت سفر باندھو اور روانہ ہو جاؤ۔''

١٧٧٢ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّفْرِ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «حَلْقَى عَقْرَى، مَا أُرَاهَا إِلَّا حَابِسَتَكُمْ»، ثُمَّ قَالَ: «كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَانْفِرِي»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي لَمْ أَكُنْ حَلَلْتُ، قَالَ: «فَاعْتَمِرِي مِنَ التَّنْعِيمِ». فَخَرَجَ مَعَهَا أَخُوهَا فَلَقِينَاهُ مُدَّلِجًا: فَقَالَ: «مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا». [راجع: ٢٩٤]

[1772] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ سے نکلے تو ہماری زبانوں پر صرف حج کا ذکر تھا۔ جب ہم مکہ پہنچ گئے تو آپ نے ہمیں احرام کھول دینے کا حکم دیا۔ اور جب روانگی کی رات تھی تو حضرت صفیہ بنت حیی ؓ کو حیض آ گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حلقیٰ عقریٰ! میرا خیال ہے کہ وہ تمھیں سفر سے روک دے گی۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے قربانی کے دن طواف زیارت کیا تھا؟'' صفیہ ؓ نے کہا: جی ہاں! تو آپ نے فرمایا: ''پھر سفر پر روانہ ہو جاؤ۔'' حضرت عائشہ ؓ نے کہا کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حلال نہیں ہوئی (میں نے حج کا احرام نہیں کھولا ہے۔) آپ نے فرمایا: ''تم مقام تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کر لو۔'' چنانچہ ان کے ساتھ ان کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن ؓ گئے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: ہم آپ کو رات کے آخری حصے میں ملے تو آپ نے فرمایا: ''ہم تمھارا انتظار فلاں جگہ پر کریں گے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ازراہ محبت حضرت صفیہ ؓ کے لیے یہ الفاظ استعمال فرمائے کہ عقریٰ، حلقیٰ: بانجھ، سرمنڈی۔ ان الفاظ سے رفاقت وشفقت ٹپکتی ہے جیسا کہ ایسے موقع پر حضرت عائشہ ؓ سے فرمایا تھا کہ حیض ایک معاملہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنات آدم پر لکھ دیا ہے۔ ان الفاظ سے بددعا دینا مراد نہیں ہے اور نہ اظہار خفگی مقصود ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

26 - أَبْوَابُ الْعُمْرَةِ

عمرے سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ وُجُوبِ الْعُمْرَةِ وَفَضْلِهَا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَيْسَ أَحَدٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَّعُمْرَةٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنَّهَا لَقَرِينَتُهَا فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ [البقرة: ١٩٦].

١٧٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ».

باب: 1- عمرے کا وجوب اور اس کی فضیلت

حضرت ابن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہر مسلمان پر حج اور عمرہ واجب ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ یہ دونوں اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ کے لیے حج اور عمرے کو پورا کرو۔“

[1773] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عمرہ دوسرے عمرے تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو ان کے درمیان کیے گئے ہوں اور حج مبرور کی جزا تو جنت ہے۔“

(٢) بَابُ مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ

١٧٧٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ

باب: 2- حج کرنے سے پہلے عمرہ کرنا

[1774] حضرت عکرمہ بن خالد سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے دریافت کیا کہ حج سے پہلے عمرہ کیا جا سکتا ہے؟ انھوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ: لَا بَأْسَ، قَالَ عِكْرِمَةُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ.

عکرمہ نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا تھا۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، مِثْلَهُ.

محمد بن اسحاق بھی حضرت عکرمہ بن خالد سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ.

ابو عاصم عن ابن جریج کے طریق سے بھی عکرمہ رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے، تاہم اس میں ہے، عکرمہ کہتے ہیں: میں نے ابن عمر سے دریافت کیا۔

(٣) بَابٌ: كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ؟

باب:3- نبی ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟

١٧٧٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، وَإِذَا أُنَاسٌ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ صَلَاةَ الضُّحَى، قَالَ: فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ؟ فَقَالَ: بِدْعَةٌ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: أَرْبَعٌ، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، فَكَرِهْنَا أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ. [انظر: ٤٢٥٣]

[1775] حضرت مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اور عروہ بن زبیر مسجد نبوی میں گئے تو دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس بیٹھے تھے اور لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے ان سے لوگوں کی اس نماز کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: یہ نماز بدعت ہے، پھر ان سے عرض کیا: نبی ﷺ نے کتنے عمرے کیے تھے؟ انھوں نے فرمایا: چار، ان میں سے ایک عمرہ رجب میں کیا تھا، چنانچہ ہم نے ان کی تردید کرنا مناسب خیال نہ کیا۔

١٧٧٦ - قَالَ: وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحُجْرَةِ، فَقَالَ عُرْوَةُ: يَا أُمَّاهُ! أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا يَقُولُ؟ قَالَ: يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمْرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، قَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ

[1776] ہم نے حجرے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سنی تو حضرت عروہ نے کہا: اماں جان! کیا آپ نے ابو عبدالرحمٰن کی بات سنی ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ وہ کیا کہتے ہیں؟ عروہ گویا ہوئے: وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے ہیں اور ان میں سے ایک رجب میں تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن پر رحم کرے! آپ ﷺ نے ایسا کوئی عمرہ نہیں

قَطُّ . [انظر: ١٧٧٧، ٤٢٥٤]

کیا جس میں وہ موجود نہ ہوں (پھر وہ بھول گئے)۔ رجب میں تو آپ نے کوئی عمرہ بھی ادا نہیں فرمایا۔

١٧٧٧ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي رَجَبٍ. [راجع: ١٧٧٦]

[1777] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

١٧٧٨ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ: سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: أَرْبَعٌ: عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُونَ، وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ، وَعُمْرَةُ الْجِعْرَانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيمَةَ - أُرَاهُ - حُنَيْنٍ. قُلْتُ: كَمْ حَجَّ؟ قَالَ: وَاحِدَةً. [انظر: ١٧٧٩، ١٧٨٠، ٣٠٦٦، ٤١٤٨]

[1778] حضرت قتادہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس ؓ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کتنے عمرے کیے تھے؟ انھوں نے فرمایا: چار۔ ایک عمرہ حدیبیہ جو ذوالقعدہ کے مہینے میں کیا جبکہ مشرکین نے آپ کو واپس کر دیا تھا۔ دوسرا عمرہ آئندہ سال ذوالقعدہ میں کیا جبکہ مشرکین سے آپ نے صلح کا معاہدہ فرمایا۔ تیسرا عمرۂ جعرانہ جب مال غنیمت تقسیم کیا۔ میرا خیال ہے کہ وہ مال غنیمت غزوۂ حنین کا تھا۔ میں نے عرض کیا: آپ ﷺ نے کتنے حج کیے تھے؟ انھوں نے فرمایا: صرف ایک حج کیا تھا۔

١٧٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: اِعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ حَيْثُ رَدُّوهُ، وَمِنَ الْقَابِلِ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَعُمْرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهِ. [راجع: ١٧٧٨]

[1779] حضرت قتادہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس ؓ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اس وقت عمرہ کیا جب مشرکین نے آپ کو بیت اللہ جانے سے روک دیا تھا، پھر آئندہ سال عمرۂ حدیبیہ، تیسرا ذوالقعدہ میں اور چوتھا عمرہ اپنے حج کے ساتھ ادا فرمایا۔

١٧٨٠ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَّقَالَ: اِعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ: عُمْرَتَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَمِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، وَمِنَ الْجِعْرَانَةِ - حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ - وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهِ. [راجع: ١٧٧٨]

[1780] حضرت ہمام سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے چاروں عمرے ذوالقعدہ میں کیے تھے سوائے اس عمرے کے جو حج کے ساتھ ادا کیا تھا، ایک عمرۂ حدیبیہ، ایک عمرۂ قضا آئندہ سال، تیسرا عمرۂ جعرانہ جبکہ حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا اور چوتھا عمرہ اپنے حج کے ساتھ ادا فرمایا۔

١٧٨١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا وَّعَطَاءً وَّمُجَاهِدًا، فَقَالُوا: اِعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَّحُجَّ، وَقَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: اِعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ. [انظر: ١٨٤٤، ٢٦٩٨، ٢٦٩٩، ٢٧٠٠، ٣١٨٤، ٤٢٥١]

[1781] ابواسحاق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت مسروق، حضرت عطاء اور حضرت مجاہد ؒ سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حج کرنے سے پہلے ماہ ذوالقعدہ میں عمرہ کیا۔ انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء بن عازب ؓ سے سنا، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حج کرنے سے پہلے ذوالقعدہ میں دو عمرے کیے تھے۔

فائدہ: راجح بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین عمرے ماہ ذوالقعدہ میں کیے تھے اور چوتھا عمرہ حجۃ الوداع کے ساتھ ماہ ذوالحجہ میں ادا کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے چاشت کی نماز کو بدعت کہا ہے، شاید آپ کو معلوم نہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام ہانی ؓ کے گھر نماز چاشت ادا کی تھی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے نماز چاشت کو مسجد کے اندر اجتماعی صورت میں ادا کرنے کو بدعت کہا ہو۔ بہر حال نماز چاشت رسول اللہ ﷺ نے خود بھی پڑھی ہے اور دوسروں کو پڑھنے کی ترغیب بھی دی ہے۔

(٤) بَابُ عُمْرَةٍ فِي رَمَضَانَ

باب: 4- رمضان میں عمرہ کرنا

١٧٨٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُنَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ - سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيتُ اسْمَهَا -: «مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّي مَعَنَا؟» قَالَتْ: كَانَ لَنَا نَاضِحٌ فَرَكِبَهُ أَبُو فُلَانٍ وَّابْنُهُ، لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا، وَتَرَكَ نَاضِحًا نَّنْضَحُ عَلَيْهِ، قَالَ: «فَإِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِي فِيهِ، فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ حَجَّةٌ» أَوْ نَحْوًا مِّمَّا قَالَ. [انظر: ١٨٦٣]

[1782] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری عورت سے فرمایا...... (راویٔ حدیث حضرت عطاء نے کہا:) حضرت ابن عباس ؓ نے اس عورت کا نام ذکر کیا تھا لیکن میں بھول گیا ہوں...... ''ہمارے ساتھ حج کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا؟'' اس عورت نے عرض کیا کہ ہمارے پاس ایک آب کش اونٹ تھا جس پر ابوفلاں اور اس کا بیٹا سوار ہو کر چلے گئے ہیں۔ اس نے اپنے شوہر اور بیٹے کی طرف اشارہ کیا۔ ایک دوسرا اونٹ چھوڑ گئے ہیں جس پر ہم پانی لاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان المبارک کا مہینہ آئے تو اس میں عمرہ کرنا کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔'' یا اس سے ملتے جلتے الفاظ ارشاد فرمائے۔

(٥) بَابُ الْعُمْرَةِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ وَغَيْرِهَا

باب: 5- محصب کی رات یا اس کے علاوہ کسی وقت عمرہ کرنا

١٧٨٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ لَنَا: «مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ» قَالَتْ: فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَظَلَّنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «ارْفُضِي عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ»، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِي. [راجع: ٢٩٤]

[1783] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس وقت روانہ ہوئے جب ذوالحجہ کا چاند طلوع ہو چکا تھا۔ آپ نے ہمیں فرمایا: ''تم میں سے جو حج کا احرام باندھنا چاہتا ہے وہ حج کا احرام باندھ لے اور جو عمرے کا احرام باندھنا پسند کرتا ہے وہ عمرے کا احرام باندھ لے۔ اگر میں نے قربانی ساتھ نہ لی ہوتی تو میں بھی عمرے کا احرام باندھتا۔'' حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ ہم میں سے بعض نے عمرے کا احرام باندھا اور کچھ نے حج کا احرام باندھ لیا اور میں ان لوگوں سے تھی جنھوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔ عرفہ کا دن آیا تو مجھے حیض نے آلیا۔ میں نے نبی ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ''عمرہ چھوڑ کر اپنے سر کے بال کھول دو اور کنگھی کر لو پھر حج کا احرام باندھ لو۔'' جب محصب کی رات تھی تو آپ نے میرے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن ؓ کو تنعیم بھیجا تو میں نے گزشتہ عمرے کے بجائے اور عمرے کا احرام باندھ لیا۔

فائدہ: آپ کا پڑاؤ چونکہ وادئ محصب میں تھا، اس لیے کوچ کی رات کو لیلۃ الحصبہ یا لیلۂ محصب کہا جاتا ہے۔

(٦) بَابُ عُمْرَةِ التَّنْعِيمِ

باب: 6- تنعیم سے عمرہ کرنا

١٧٨٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ. قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً:

[1784] حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ حضرت عائشہ ؓ کو اپنے ساتھ سوار کر کے لے جائیں اور انھیں مقام تنعیم سے عمرہ کرا لائیں۔

سفیان بن عیینہ نے کبھی تو کہا: میں نے عمرو بن دینار

سَمِعْتُ عَمْرًا، كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرٍو! [انظر: ٢٩٨٥]

سے سنا۔ اور کبھی کہا: میں نے عمرو سے کئی بار یہ حدیث سنی۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل مکہ اگر عمرہ کرنا چاہیں تو انھیں حرم سے باہر جا کر ''حل'' سے احرام باندھنا ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ ؓ کو مقام تنعیم سے عمرے کا احرام باندھنے کا حکم دیا کیونکہ دوسرے مقامات کی نسبت یہ مقام مکہ سے زیادہ قریب ہے۔ واللہ أعلم.

١٧٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَطَاءٍ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَّ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَطَلْحَةَ، وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ، فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَذِنَ لِأَصْحَابِهِ أَنْ يَّجْعَلُوهَا عُمْرَةً، يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا إِلَّا مَنْ مَّعَهُ الْهَدْيُ، فَقَالُوا: نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى، وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ». وَأَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطُفْ [بِالْبَيْتِ]، قَالَ: فَلَمَّا طَهُرَتْ وَطَافَتْ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَنْطَلِقُونَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ، وَأَنْطَلِقُ بِالْحَجِّ؟ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَّخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحِجَّةِ. وَأَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ ﷺ بِالْعَقَبَةِ وَهُوَ يَرْمِيهَا، فَقَالَ: أَلَكُمْ هٰذِهِ خَاصَّةً يَّا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «لَا، بَلْ

[1785] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام ؓ نے حج کا احرام باندھا۔ نبی ﷺ اور حضرت طلحہ ؓ کے علاوہ کسی کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا۔ حضرت علی ؓ یمن سے تشریف لائے اور ان کے ساتھ ہدی تھی۔ انھوں نے کہا کہ میں نے اسی شرط کے ساتھ احرام باندھا جس سے رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام ؓ کو حکم دیا کہ وہ اس احرامِ حج کو عمرہ میں بدل لیں، بیت اللہ کا طواف کریں اور بال کٹوا کر حلال ہو جائیں، ہاں! جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہے وہ احرام نہ کھولے۔ لوگوں میں سے کچھ نے کہا کہ ہم جب منیٰ جائیں گے تو ہمارے ذکر سے منی ٹپک رہی ہوگی۔ نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے علم ہو جاتا جو بعد میں ہوا ہے تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی احرام کھول دیتا۔'' اتفاق یہ ہوا کہ حضرت عائشہ ؓ کو اس دوران میں حیض آ گیا۔ انھوں نے بیت اللہ کے طواف کے علاوہ حج کے تمام ارکان پورے کر لیے۔ جب وہ حیض سے پاک ہو گئیں اور بیت اللہ کا طواف کر لیا تو عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ سب حج اور عمرہ کر کے واپس جا رہے ہیں اور میں صرف حج کر کے واپس جاؤں گی؟ آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ کو حکم دیا کہ وہ ان کے ساتھ تنعیم جائیں،

لِلْأَبَدِ». [راجع: ١٥٥٧]

چنانچہ حضرت عائشہ ؓ نے حج کے بعد ماہ ذوالحجہ میں عمرہ کیا۔ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم ؓ نے نبی ﷺ سے اس وقت ملاقات کی جب آپ جمرۂ عقبہ کو رمی کر رہے تھے۔ انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ایسا کرنا صرف آپ کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے۔''

(٧) بَابُ الْاِعْتِمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدْيٍ

باب: 7- حج کے بعد قربانی کے بغیر عمرہ کرنا

١٧٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّهِلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُهِلَّ، وَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ»، فَمِنْهُمْ مَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنْهُمْ مَّنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ، وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحِضْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْخُلَ مَكَّةَ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَشَكَوْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «دَعِي عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ» فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَرْدَفَهَا فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَّكَانَ عُمْرَتِهَا فَقَضَى اللهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا صَوْمٌ. [راجع: ٢٩٤]

[1786] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس وقت (سفر حج پر) روانہ ہوئے جب ذوالحجہ کا چاند طلوع ہو چکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص چاہے وہ عمرے کا احرام باندھ لے اور جو شخص حج کا احرام باندھنا پسند کرے وہ اس کا احرام باندھ لے اور اگر میں نے قربانی ساتھ نہ لی ہوتی تو میں عمرے کا احرام باندھتا۔'' چنانچہ صحابۂ کرام ؓ میں سے بعض نے عمرے کا احرام باندھا اور کچھ نے حج کا احرام باندھا۔ اور میں ان لوگوں سے تھی جنھوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے مجھے حیض آ گیا اور مجھے یوم عرفہ نے اسی حالت میں آلیا کہ میں بحالت حیض تھی۔ میں نے اس بات کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی تو آپ نے فرمایا: ''عمرہ چھوڑ دو، سر کے بال کھول کر ان میں کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔'' میں نے ایسے ہی کیا۔ جب محصب کی رات آئی تو آپ نے میرے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن ؓ کو بھیجا۔ انھوں نے اسے اپنی سواری کے پیچھے بٹھا لیا تو اس نے پہلے عمرے کو بدل کر دوسرے عمرے کا احرام باندھا، اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کا حج اور عمرہ پورا کر دیا اور اس میں کوئی چیز قربانی، صدقہ اور روزہ وغیرہ نہ تھا۔

فائدہ: اکثر علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو عمرہ، حج ادا کرنے کے بعد اور ایام تشریق گزر جانے کے بعد کیا جائے اس عمرے میں کوئی چیز واجب نہیں ہوتی کیونکہ وہ متمتع نہیں ہے۔ متمتع وہ شخص ہے جو حج کے دنوں میں عمرہ کرے اور وقوف عرفہ سے پہلے طواف کرے، اسے دم تمتع دینا ہوتا ہے۔ اور جو شخص اعمال حج ادا کرنے کے بعد عمرہ کرتا ہے اس پر ہدی، صدقہ اور روزہ وغیرہ واجب نہیں ہے۔[1]

(٨) بَابُ أَجْرِ الْعُمْرَةِ عَلَى قَدْرِ النَّصَبِ

باب:8- عمرے کا ثواب بقدر مشقت ہے

١٧٨٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَا: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: يَا رَسُولَ اللهِ! يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ؟ فَقِيلَ لَهَا: «انْتَظِرِي فَإِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهِلِّي ثُمَّ ائْتِيَا بِمَكَانِ كَذَا، وَلٰكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ نَفَقَتِكِ، أَوْ نَصَبِكِ». [راجع: ٢٩٤]

[1787] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! لوگ دو عبادتیں (حج و عمرہ) کر کے واپس جائیں گے جبکہ میں صرف ایک عبادت (حج) کر کے واپس جا رہی ہوں؟ تو ان سے کہا گیا: ''آپ انتظار کریں۔ جب حیض سے پاک ہو جائیں تو تنعیم جا کر عمرے کا احرام باندھیں، پھر فلاں جگہ ہمارے پاس آئیں لیکن عمرے کا ثواب تمھارے خرچ یا تمھاری مشقت کے مطابق دیا جائے گا۔''

فائدہ: واضح رہے کہ خرچ اور مشقت بھی وہ معتبر ہے جس کی شریعت مذمت نہ کرے، بے جا مال خرچ کرنا یا خواہ مخواہ خود کو مشقت میں ڈالنا شریعت میں قطعاً محمود نہیں۔

(٩) بَابُ الْمُعْتَمِرِ إِذَا طَافَ طَوَافَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ خَرَجَ، هَلْ يُجْزِئُهُ مِنْ طَوَافِ الْوَدَاعِ؟

باب:9- عمرہ کرنے والا جب طواف کر کے واپس چلا آئے تو کیا یہ طواف وداع سے کافی ہوگا؟

١٧٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ، فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا»، وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَرِجَالٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ

[1788] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم حج کے مہینوں اور حج کے اوقات میں احرام باندھ کر روانہ ہوئے۔ جب ہم نے مقام سرف پر پڑاؤ کیا تو نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام ؓ سے فرمایا: ''جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں اور وہ اسے عمرے کے احرام میں تبدیل کرنا چاہتا ہے تو کر لے اور جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہے اسے ایسا کرنے کی اجازت نہیں۔'' نبی ﷺ اور

1 عمدة القاري: 422/7.

- ذَوِي قُوَّةٍ - الْهَدْيُ، فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ عُمْرَةٌ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكِ؟» قُلْتُ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ لِأَصْحَابِكَ مَا قُلْتَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ، قَالَ: «وَمَا شَأْنُكِ؟» قُلْتُ: لَا أُصَلِّي، قَالَ: «فَلَا يَضُرَّكِ، أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كُتِبَ عَلَيْكِ مَا كُتِبَ عَلَيْهِنَّ، فَكُونِي فِي حَجَّتِكِ، عَسَى اللهُ أَنْ يَرْزُقَكِهَا»، قَالَتْ: فَكُنْتُ حَتَّى نَفَرْنَا مِنْ مِّنًى فَنَزَلْنَا الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: «اُخْرُجْ بِأُخْتِكَ الْحَرَمَ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا مِنْ طَوَافِكُمَا أَنْتَظِرْكُمَا هَاهُنَا»، فَأَتَيْنَا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ: «فَرَغْتُمَا؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَادٰى بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ فَارْتَحَلَ النَّاسُ وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ خَرَجَ مُوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ. [راجع: ٢٩٤]

آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اہل ثروت کے پاس قربانی کے جانور تھے، لہٰذا ان کے لیے یہ الگ عمرہ نہ ہوا۔ اس دوران میں نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے پوچھا: ''کیوں رو رہی ہو۔'' میں نے عرض کیا کہ آپ نے جو بات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمائی ہے اسے میں نے سن لیا ہے لیکن میں عمرے سے روک دی گئی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ایسا کیوں ہے؟'' میں نے عرض کیا: میں نماز نہیں پڑھ سکتی ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے اس بات کا کوئی نقصان نہیں، آخر تم بھی تو آدم کی بیٹیوں میں سے ہو، تیرے مقدر میں وہی چیز لکھی گئی ہے جو ان کے مقدر میں لکھی گئی ہے، لہٰذا تم اپنے حج کے احرام میں رہو، عنقریب اللہ تمھیں عمرہ نصیب کرے گا۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اسی حالت میں رہی یہاں تک کہ جب ہم منیٰ سے روانہ ہوئے اور وادئ محصب میں پڑاؤ کیا تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: ''اپنی ہمشیرہ کو حرم سے باہر لے جاؤ، وہاں سے وہ عمرے کا احرام باندھے، پھر جب طواف سے فارغ ہو جاؤ تو واپس آؤ میں تمھارا انتظار کرتا ہوں۔'' ہم آدھی رات کو آئے تو آپ نے فرمایا: ''تم فارغ ہو گئے ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! اس کے بعد آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو چلنے کا حکم دیا تو لوگوں نے کوچ کی تیاری کر لی اور ان لوگوں نے بھی کوچ کیا جنھوں نے نماز فجر سے پہلے بیت اللہ کا طواف کر لیا تھا، پھر آپ مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے۔

(١٠) بَابٌ: يَفْعَلُ بِالْعُمْرَةِ مَا يَفْعَلُ بِالْحَجِّ

باب: 10- عمرہ کرتے وقت وہی کچھ کرے جو حج میں کرتا ہے

١٧٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ:

[1789] حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَّعَلَيْهِ أَثَرُ الْخَلُوقِ، أَوْ قَالَ: صُفْرَةٌ، فَقَالَ: كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي؟ فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَوَدِدْتُ أَنِّي قَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، فَقَالَ عُمَرُ: تَعَالَ، أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ عَلَيْهِ الْوَحْيَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَرَفَعَ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ - وَأَحْسِبُهُ قَالَ -: كَغَطِيطِ الْبَكْرِ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ؟ اِخْلَعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوقِ عَنْكَ وَأَنْقِ الصُّفْرَةَ، وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ». [راجع: ١٥٣٦]

جب نبی ﷺ جعرانہ میں تشریف فرما تھے تو ایک آدمی آپ کے پاس آیا۔ اس نے ایسا جبہ پہن رکھا تھا جس پر خلوق یا زردی کے نشانات تھے۔ اس نے عرض کیا: آپ مجھے عمرہ کرنے کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر وحی نازل فرمائی۔ اس دوران میں آپ کو کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔ میری خواہش تھی کہ میں نبی ﷺ پر نزول وحی کی کیفیت دیکھوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آؤ، کیا تم نبی ﷺ پر نزول وحی کی کیفیت دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ انھوں نے کپڑے کا کنارہ اٹھایا تو میں نے آپ ﷺ کو بایں حالت دیکھا کہ آپ سے خراٹے بھرنے کی آواز آرہی تھی۔ یہ آواز اونٹ کے بلبلانے کی طرح تھی۔ جب آپ سے یہ کیفیت زائل ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''عمرے کے متعلق سوال کرنے والا آدمی کہاں ہے؟ (اسے فرمایا:) اپنا جبہ اتار دو اور اپنے جسم سے خوشبو کے اثرات دھو ڈالو، نیز زردی کو صاف کرو اور عمرہ کرتے وقت وہی کام کرو جو حج میں کرتے ہو۔''

١٧٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ [البقرة: ١٥٨] فَلَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: كَلَّا لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ، كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ

[1790] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا، جبکہ میں اس وقت نوعمر تھا: درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ کے بارے میں آپ کیا فرماتی ہیں: ''صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لیے ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔'' میرا خیال ہے کہ اگر کوئی ان کی سعی نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر فرمایا: ایسا ہرگز نہیں۔ اگر مطلب یہ ہوتا جیسا کہ تم کہہ رہے ہو تو آیت یوں ہوتی: اس پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ ان کا طواف نہ کرے۔ لیکن یہ آیت تو انصار کے متعلق نازل ہوئی جو

قُدَيْدٍ وَّكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾.

مناۃ کے لیے احرام باندھتے تھے جو قدید کے سامنے رکھا ہوا تھا۔ اور وہ صفا اور مروہ کی سعی کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ''بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف (سعی) کرے۔''

زَادَ سُفْيَانُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ: مَا أَتَمَّ اللهُ حَجَّ امْرِئٍ وَّلَا عُمْرَتَهُ مَا لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. [راجع: ١٦٤٣]

سفیان اور ابومعاویہ نے ہشام سے بیان کرتے ہوئے یہ مزید الفاظ نقل کیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کا حج یا عمرہ پورا نہیں کرے گا جس نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کی۔

(١١) بَابٌ: مَتٰى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ؟

باب: 11- عمرہ کرنے والا کب احرام کی پابندیوں سے آزاد ہوتا ہے؟

وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ أَنْ يَّجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَّيَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا.

حضرت عطاء نے سیدنا جابر ؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام ؓ کو حکم دیا کہ وہ اپنے احرامِ حج کو عمرہ میں بدل لیں، طواف کریں، پھر بال چھوٹے کرائیں اور احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں۔

١٧٩١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ: اِعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاعْتَمَرْنَا مَعَهُ فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ، وَأَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَأَتَيْنَاهُمَا مَعَهُ، وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَّرْمِيَهُ أَحَدٌ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبٌ لِّي: أَكَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ؟ قَالَ: لَا. [راجع: ١٦٠٠]

[1791] حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ہمراہ عمرہ کیا۔ جب آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر آپ نے صفا اور مروہ کی سعی کی تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ سعی کی۔ ہم اہل مکہ سے آپ کی حفاظت کرتے تھے، مبادا کوئی مشرک آپ کو تیر مار دے۔ میرے ایک ساتھی نے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ (اس وقت) بیت اللہ میں داخل ہوئے تھے؟ انھوں نے کہا کہ (اس وقت بیت اللہ میں داخل) نہیں (ہوئے تھے)۔

١٧٩٢ - قَالَ: فَحَدِّثْنَا مَا قَالَ لِخَدِيجَةَ، قَالَ: «بَشِّرُوا خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ مِّنَ الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ». [راجع: ٣٨١٩]

[1792] حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے متعلق کیا بیان کیا تھا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کو جنت میں ایک محل کی خوشخبری دو جو موتیوں سے بنا ہوا ہوگا۔ اس میں کہیں شور وغل اور ذرہ بھر مشقت نہ ہوگی۔''

١٧٩٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ، وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. [راجع: ٣٩٥]

[1793] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ اگر کوئی عمرہ کرتے وقت بیت اللہ کا طواف مکمل کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے تو کیا اپنی بیوی کے پاس جا سکتا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف لائے، کعبہ کے سات چکر لگائے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں، اس کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے۔ اور تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی میں بہترین نمونہ ہے۔

١٧٩٤ - قَالَ: وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. [راجع: ٣٩٦]

[1794] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے یہ مسئلہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ جب تک صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کرے اپنی بیوی کے قریب نہ جائے۔

١٧٩٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ مُنِيخٌ فَقَالَ: «أَحَجَجْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «بِمَا أَهْلَلْتَ؟» قُلْتُ: لَبَّيْكَ، بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «أَحْسَنْتَ، طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَحِلَّ»، فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ

[1795] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے پاس وادیٔ بطحاء میں اس وقت آیا جب آپ وہاں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''تم حج کی نیت سے آئے ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے دریافت کیا: ''تم نے کس نیت سے احرام باندھا ہے؟'' میں نے عرض کیا کہ اس احرام سے لبیک کہا ہے جو نبی ﷺ کا احرام ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تو نے بہت اچھا کیا ہے۔ بیت اللہ کا طواف کرو، پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر کے احرام کھول دو۔'' چنانچہ میں نے بیت اللہ

أَتَيْتُ امْرَأَةً مِّنْ قَيْسٍ فَفَلَّتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ حَتَّى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ: إِنْ أَخَذْنَا بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ، وَإِنْ أَخَذْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ. [راجع: ١٥٥٩]

کا طواف کیا، پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی، پھر میں قبیلۂ قیس کی ایک عورت کے پاس آیا۔ اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔ بعد ازاں میں نے حج کا احرام باندھا۔ میں لوگوں کو اسی کے مطابق فتویٰ دیا کرتا تھا حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت آیا تو انھوں نے کہا: اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں حج اور عمرہ پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم نبی ﷺ کے ارشاد پر عمل کریں تو آپ اس وقت تک احرام سے آزاد نہیں ہوئے حتی کہ قربانی اپنے مقام تک پہنچ گئی۔

١٧٩٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُولُ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ: صَلَّى اللهُ عَلٰى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ، لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَاهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا، قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا. فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ، وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ. [راجع: ١٦١٥]

[1796] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ جب بھی مقام حجون سے گزرتیں تو فرماتیں: اللہ تعالیٰ اپنے رسول حضرت محمد ﷺ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے! بے شک ہم آپ کے ہمراہ اس مقام پر اترے تھے۔ ان دنوں ہم ہلکی پھلکی تھیں۔ ہماری سواریاں بھی کم اور زادِ راہ بھی تھوڑا تھا۔ میں، میری ہمشیرہ عائشہ، حضرت زبیر اور فلاں فلاں شخص (رضی اللہ عنہم) نے عمرہ کیا۔ ہم نے کعبہ کا طواف کر کے احرام کھول دیا، پھر ہم نے دوسرے وقت حج کا احرام باندھا۔

(١٢) بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوِ الْغَزْوِ

باب: 12- جب کوئی حج، عمرہ یا جہاد سے لوٹے تو کون سی دعا پڑھے؟

١٧٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ،

[1797] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ جہاد یا حج وعمرے سے لوٹتے تو زمین کی ہر اونچی جگہ پر چڑھتے وقت تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے [لا إلٰه ...... وحده] ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اسی کی حکومت و بادشاہت ہے۔ وہی تعریف کے لائق ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔ ہم

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ». [انظر: ٢٩٩٥، ٣٠٨٤، ٤١١٦، ٦٣٨٥]

سفر سے لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، اپنے مالک کی بندگی کرنے والے، اس کے حضور سجدہ ریز ہونے والے، اپنے پروردگار کی تعریف کرنے والے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے کفار کی افواج کو شکست سے دوچار کر دیا۔"

فائدہ: یہ دعا جہاد اور حج وعمرے کے سفر کے لیے ہی خاص نہیں بلکہ ہر سفر سے واپسی پر پڑھی جاسکتی ہے جو اللہ کی اطاعت کے لیے اختیار کیا گیا ہو، چنانچہ امام بخاری ؒ نے کتاب الدعوات میں اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: "جب سفر پر جائے یا واپس آئے تو کیا پڑھے؟"

(١٣) بَابُ اسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِينَ وَالثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب: 13- آنے والے حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین آدمیوں کا ایک سواری پر بیٹھنا

١٧٩٨ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ. [انظر: ٥٩٦٥، ٥٩٦٦]

[1798] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے تو بنی عبدالمطلب کے چند لڑکے آپ کے استقبال کے لیے گئے۔ ان میں سے ایک کو آپ نے اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا لیا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاجیوں کی آمد و رفت کے وقت ان کی تعظیم و اکرام اور استقبال کرنا جائز ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کا استقبال کرنے والوں کو روکا نہیں ہے بلکہ ایک کو اپنے آگے دوسرے کو پیچھے بٹھا کر استقبال کی توثیق فرمائی ہے۔

(١٤) بَابُ الْقُدُومِ بِالْغَدَاةِ

باب: 14- مسافر کا اپنے گھر میں صبح کے وقت آنا

١٧٩٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ، وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ

[1799] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے۔ اور جب واپس تشریف لاتے تو ذوالحلیفہ کی وادی کے نشیب میں نماز ادا کرتے اور صبح تک وہاں رات بسر کرتے۔

الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ . [راجع: ٤٨٤]

(١٥) بَابُ الدُّخُولِ بِالْعَشِيِّ

باب:15- شام کے وقت گھر آنا

١٨٠٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ، كَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً.

[1800] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ اپنے گھر والوں کے پاس اپنے سفر سے بوقت شب واپس نہ آتے تھے، صبح کے وقت گھر آتے یا شام کے وقت تشریف لاتے تھے۔

(١٦) بَابٌ: لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ

باب: 16- جب آدمی اپنے شہر پہنچے تو رات کے وقت گھر نہ آئے

١٨٠١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: عَنْ مُحَارِبٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلًا. [راجع: ٤٤٣]

[1801] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے (سفر سے) رات کے وقت اپنے گھر آنے سے منع فرمایا ہے۔

(١٧) بَابُ مَنْ أَسْرَعَ نَاقَتَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ

باب: 17- مدینہ کے قریب پہنچنے پر سواری کو تیز کرنے کا بیان

١٨٠٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَأَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ نَاقَتَهُ، وَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: زَادَ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ: حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا.

[1802] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ جب کسی سفر سے مدینہ طیبہ واپس آتے اور مدینہ کی راہوں کو دیکھتے تو (فرط شوق سے) اپنی اونٹنی کو تیز کر دیتے۔ اگر کوئی اور سواری ہوتی تو اسے بھی ایڑی لگاتے۔ ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) نے کہا کہ حارث بن عمیر نے حمید ہی کے طریق سے اس روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ کی محبت کی وجہ سے ایسا کرتے تھے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ،

اسماعیل نے حمید سے درجات کے بجائے جدرات

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: «جُدُرَاتٍ». تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ. [انظر: ١٨٨٦]

کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ (اور) یہ الفاظ بیان کرنے میں حارث بن عمیر نے اسماعیل کی متابعت کی ہے۔

(١٨) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا﴾ [البقرة: ١٨٩]

باب: 18- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اپنے گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ'' کا بیان

١٨٠٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا، كَانَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا حَجُّوا فَجَاؤُوا لَمْ يَدْخُلُوا مِنْ قِبَلِ أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ وَلٰكِنْ مِنْ ظُهُورِهَا، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهِ، فَكَأَنَّهُ عُيِّرَ بِذٰلِكَ، فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ ۗ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا﴾ [البقرة: ١٨٩]. [انظر: ٤٥١٢]

[1803] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ یہ آیت کریمہ ہمارے متعلق نازل ہوئی۔ واقعہ یہ ہوا کہ انصار جب حج کرتے اور واپس آتے تو دروازوں سے اپنے گھروں میں داخل نہ ہوتے تھے بلکہ گھروں کی پچھلی جانب سے اندر آتے۔ ایک انصاری شخص آیا اور وہ دروازے سے اپنے گھر میں داخل ہوا تو اس وجہ سے اسے شرمندہ کیا گیا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''گھروں کو ان کی پشتوں سے داخل ہونا نیکی نہیں ہے، البتہ نیک وہ شخص ہے جو اللہ سے ڈر جائے اور تم اپنے گھروں میں دروازوں سے آؤ۔''

(١٩) بَابٌ: اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ

باب: 19- سفر میں گویا ایک قسم کا عذاب ہے

١٨٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ، فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ». [انظر: ٣٠٠١، ٥٤٢٩]

[1804] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''سفر عذاب کا ایک حصہ ہے جو کھانے پینے اور سونے کو موقوف کر دیتا ہے، لہٰذا جب سفر کی ضرورت پوری ہو جائے تو اپنے گھر جلدی واپس آنا چاہیے۔''

(٢٠) بَابُ الْمُسَافِرِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَيُعَجِّلُ إِلَى أَهْلِهِ

باب: 20- مسافر کو جب چلنے کی جلدی ہو اور وہ جلدی گھر آنا چاہتا ہو

١٨٠٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا

[1805] حضرت زید بن اسلم اپنے باپ سے روایت

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا.

[راجع: ١٠٩١]

کرتے ہیں کہ میں مکہ کے راستے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھا۔ اس دوران میں انھیں صفیہ بنت ابوعبید کے سخت بیمار ہونے کی اطلاع ملی تو انھوں نے اپنی سواری تیز کر دی تا آنکہ غروب شفق کے بعد اپنی سواری سے اترے اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کیں، پھر فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر کرنے میں جلدی ہوتی تو مغرب کو مؤخر کرتے اور دونوں نمازوں (مغرب وعشاء) کو جمع کر کے پڑھتے۔
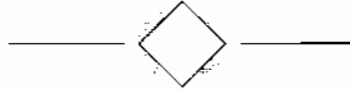
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

27 - أَبْوَابُ الْمُحْصَرِ وَ جَزَاءِ الصَّيْدِ

محرم کے روک دیے جانے اور شکار کرنے پر تاوان کے متعلق احکام و مسائل

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ﴾ [البقرة: ١٩٦]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تمھیں (حج یا عمرے سے) روک دیا جائے تو جو بھی ہدی میسر ہو (کرو) اور اپنے سر نہ منڈاؤ تا آنکہ ہدی (قربانی) اپنی جگہ پہنچ جائے۔''

وَقَالَ عَطَاءٌ: اَلْإِحْصَارُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَحْبِسُهُ.

حضرت عطاء بن ابی رباح نے کہا کہ احصار ہر اس چیز سے ہے جو اسے روک دے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: ﴿حَصُورًا﴾ [آل عمران: ٣٩]: لَا يَأْتِي النِّسَاءَ.

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: قرآن کریم میں حصورا کے معنی ہیں: وہ آدمی جو عورتوں کے پاس نہ آئے۔

(١) بَابٌ: إِذَا أُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ

باب: 1- جب عمرہ کرنے والے کو روک دیا جائے

١٨٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ قَالَ: إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ.

[1806] حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنۂ ابن زبیر کے زمانے میں عمرہ کرنے کی نیت سے مکہ روانہ ہوئے تو کہا: اگر مجھے بیت اللہ کا طواف کرنے سے روکا گیا تو میں وہی کچھ کروں گا جو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کیا تھا، چنانچہ انھوں نے اس بنا پر احرام باندھ لیا جیسا رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے سال احرام باندھا تھا۔

١٨٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ

[1807] حضرت عبید اللہ بن عبداللہ اور حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر

اللهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَيَالِيَ نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا: لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يُّحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً، إِنْ شَاءَ اللهُ أَنْطَلِقُ فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ، وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي، فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى دَخَلَ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَهْدَى، وَكَانَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ، طَوَافًا وَّاحِدًا يَّوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ. [راجع: ١٦٣٩]

ؓ سے ان دنوں گفتگو کی جب (حجاج کا) لشکر حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کے خلاف مکہ پہنچ چکا تھا۔ ان دونوں نے عرض کیا: اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو آپ کا کوئی نقصان نہیں ہے۔ ہمیں خطرہ ہے کہ مبادا آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ کھڑی کر دی جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے تو کفار قریش بیت اللہ کے سامنے رکاوٹ بن گئے۔ نبی ﷺ نے ایسے حالات میں اپنی قربانی ذبح کر دی اور سر مبارک منڈوا دیا، لہٰذا میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں عمرہ واجب کر چکا ہوں۔ اگر اللہ نے چاہا تو میں ضرور جاؤں گا۔ اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہ ہوئی تو میں بیت اللہ کا طواف کروں گا۔ اس کے برعکس اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان رکاوٹ آ گئی تو میں وہی عمل کروں گا جو نبی ﷺ نے کیا تھا اور میں اس وقت آپ کے ہمراہ تھا، چنانچہ انھوں نے ذوالحلیفہ سے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ پھر تھوڑی دیر چل کر فرمانے لگے کہ حکم تو دونوں کا ایک ہے، اس لیے میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ پھر انھوں نے دونوں کا احرام نہ کھولا حتی کہ قربانی کے دن احرام سے باہر ہوئے اور قربانی ذبح کی۔ وہ کہا کرتے تھے کہ احرام نہ کھولا جائے حتی کہ مکہ میں داخل ہو کر ایک طواف کر لیا جائے۔

١٨٠٨ – **حَدَّثَنِي** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللهِ قَالَ لَهُ: لَوْ أَقَمْتَ بِهٰذَا. [راجع: ١٦٣٩]

[1808] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے بعض بیٹوں نے عرض کیا: اگر آپ اس سال ٹھہر جائیں تو بہتر ہوگا۔

١٨٠٩ – **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

[1809] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو (مقام حدیبیہ پر) روک دیا گیا تو آپ نے اپنا سر مبارک منڈوایا، اپنی بیویوں سے

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا.

صحبت کی اور قربانی کے جانوروں کو ذبح کیا، پھر آئندہ سال (نیا) عمرہ کیا۔

(٢) بَابُ الْإِحْصَارِ فِي الْحَجِّ

باب: 2- حج میں رکاوٹ کا پیدا ہو جانا

١٨١٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِي أَوْ يَصُومُ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا.

[1810] حضرت سالم رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: کیا تمھیں رسول اللہ ﷺ کی سنت کافی نہیں ہے؟ تم میں سے اگر کوئی حج سے روک دیا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرے، پھر صفا و مروہ کی سعی کرے۔ اس کے بعد وہ ہر چیز سے حلال ہو جائے۔ آئندہ سال حج کرے اور قربانی دے۔ اگر قربانی میسر نہ ہو تو روزے رکھے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ. [راجع: ١٦٣٩]

عبداللہ (بن مبارک) نے یہ روایت یونس کے علاوہ معمر عن زہری کے طریق سے بھی اسی طرح بیان کی ہے۔

(٣) بَابُ النَّحْرِ قَبْلَ الْحَلْقِ فِي الْحَصْرِ

باب: 3- حصر میں سر منڈوانے سے پہلے قربانی کرنے کا بیان

١٨١١ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ. [راجع: ١٦٩٤]

[1811] حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (جس سال آپ عمرے سے روک دیے گئے تھے) پہلے قربانی کی پھر سر منڈوایا اور اپنے صحابۂ کرام کو بھی اسی کا حکم دیا تھا۔

١٨١٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيِّ قَالَ: وَحَدَّثَ نَافِعٌ: أَنَّ عَبْدَاللهِ

[1812] حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ اور حضرت سالم نے اپنے باپ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مکہ مکرمہ نہ جانے کے متعلق گفتگو کی تو انھوں نے فرمایا: ہم

وَسَالِمًا كَلَّمَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُعْتَمِرِينَ، فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ، فَنَحَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بُدْنَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ. [راجع: ١٦٣٩]

نبی ﷺ کے ہمراہ عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہوئے تو کفار قریش بیت اللہ کے درمیان حائل ہوگئے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہیں اونٹ کی قربانی کر دی اور اپنا سر مبارک منڈوا دیا۔

(٤) بَابُ مَنْ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُحْصَرِ بَدَلٌ

باب: 4- محصر پر (حج یا عمرے کی) قضا ضروری نہیں ہے

وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ شِبْلٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنَّما الْبَدَلُ عَلَى مَنْ نَقَضَ حَجَّهُ بِالتَّلَذُّذِ، فَأَمَّا مَنْ حَبَسَهُ عُذْرٌ أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَإِنَّهُ يَحِلُّ وَلَا يَرْجِعُ، وَإِذَا كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ وَّهُوَ مُحْصَرٌ نَّحَرَهُ إِنْ كَانَ [لَا] يَسْتَطِيعُ أَنْ يَّبْعَثَ وَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَّبْعَثَ بِهِ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ، وَقَالَ مَالِكٌ وَغَيْرُهُ: يَنْحَرُ هَدْيَهُ وَيَحْلِقُ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ نَحَرُوا وَحَلَقُوا وَحَلُّوا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وَقَبْلَ أَنْ يَّصِلَ الْهَدْيُ إِلَى الْبَيْتِ. ثُمَّ لَمْ يُذْكَرْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَحَدًا أَنْ يَّقْضُوا شَيْئًا وَّلَا يَعُودُوا لَهُ. وَالْحُدَيْبِيَةُ خَارِجٌ مِّنَ الْحَرَمِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ قضا صرف اس شخص کے ذمے ہے جو تلذذ، یعنی جماع کے ذریعے سے اپنے حج کو فاسد کر دے لیکن جسے کوئی عذر وغیرہ روک دے وہ احرام کھول دے اور قضا نہ کرے۔ اگر اس کے پاس قربانی ہے اور وہ بیت اللہ سے روک دیا گیا ہے تو (اس صورت میں) اگر وہ حرم بھیجنے پر قادر نہیں تو اسے وہیں ذبح کر دے اور اگر اسے حرم بھیجنے پر قادر ہے تو اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک وہ اپنے محل پر نہ پہنچ جائے۔ امام مالک وغیرہ فرماتے ہیں: وہ اپنی قربانی جس جگہ چاہے ذبح کر دے، سر منڈوائے، اس پر قضا واجب نہیں کیونکہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے مقام حدیبیہ میں اپنی قربانیوں کو ذبح کیا، سر منڈوائے اور طواف سے پہلے ہی احرام کھول دیے، ان کی قربانی بھی بیت اللہ تک نہیں پہنچ پائی تھی۔ پھر یہ بھی ذکر نہیں ہوا کہ نبی ﷺ نے کسی صحابی کو یہ حکم دیا ہو کہ وہ اس کی قضا دے اور نہ انھوں نے از خود کسی چیز کا اعادہ کیا، نیز واضح رہے کہ مقام حدیبیہ حدود حرم سے باہر ہے۔

١٨١٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ: إِنْ

[1813] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ فتنۂ ابن زبیر کے وقت عمرہ کرنے کی نیت سے مکہ روانہ ہوئے تو فرمایا: اگر مجھے بیت اللہ سے روک دیا گیا تو

صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ، ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، فَالْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا وَرَأَى أَنَّ ذٰلِكَ مُجْزِئٌ عَنْهُ وَأَهْدٰى. [راجع: ١٦٣٩]

ہم وہی کریں گے جو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کیا تھا۔ پھر انھوں نے عمرے کا احرام باندھا کیونکہ نبی ﷺ نے بھی حدیبیہ کے سال عمرے کی نیت سے احرام باندھا تھا۔ پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے معاملے میں غور کیا تو فرمایا کہ حج اور عمرہ دونوں کا حکم ایک ہے، اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: چونکہ دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے، اس لیے میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ پھر انھوں نے دونوں کے لیے ایک طواف کیا اور اسے کافی سمجھا اور اپنی قربانی ذبح کی۔

(٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِۦٓ أَذًى مِّن رَّأْسِهِۦ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة: ١٩٦] وَهُوَ مُخَيَّرٌ، فَأَمَّا الصَّوْمُ فَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو اس کے ذمے فدیہ ہے: روزے رکھے یا صدقہ دے یا جانور ذبح کرے۔'' کا بیان، نیز ان تینوں میں اسے اختیار ہے لیکن روزے تین دن رکھنے ہوں گے۔

١٨١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَعَلَّكَ آذَاكَ هَوَامُّكَ؟». قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِحْلِقْ رَأْسَكَ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، أَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ». [انظر: ١٨١٥، ١٨١٦، ١٨١٧، ١٨١٨، ٤١٥٩، ٤١٩٠، ٤١٩١، ٤٥١٧، ٥٦٦٥، ٥٧٠٣، ٦٧٠٨]

[1814] حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''شاید تمھاری جوئیں تمھیں تکلیف پہنچا رہی ہیں؟'' انھوں نے کہا: ہاں، اللہ کے رسول! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنا سر منڈوا دو، پھر تین دن کے روزے رکھو یا چھ مساکین کو کھانا کھلاؤ یا ایک بکری ذبح کرو۔''

(٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿أَوْ صَدَقَةٍ﴾ [البقرة: ١٩٦] وَهِيَ: إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ.

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''یا صدقہ دے'' سے مراد چھ مساکین کو کھانا کھلانا ہے

١٨١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: وَقَفَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَرَأْسِي يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ: «يُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاحْلِقْ رَأْسَكَ»، أَوْ: «احْلِقْ»، قَالَ: فِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِۦٓ أَذًى مِّن رَّأْسِهِۦ﴾ [البقرة:١٩٦] إِلٰى آخِرِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ، أَوْ نُسُكٍ مِمَّا تَيَسَّرَ». [راجع: ١٨١٤]

[1815] حضرت کعب بن عجرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ میرے قریب کھڑے ہوئے تو میرے سر سے جوئیں گر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''جوئیں تمھارے لیے تکلیف کا باعث ہوں گی؟'' میں نے عرض کیا: ہاں! آپ نے فرمایا: ''اپنا سر منڈوا دو۔'' حضرت کعب ؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ میرے ہی حق میں نازل ہوئی: ''پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو جائے یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو......'' آخر تک۔ نبی ﷺ نے مزید فرمایا: ''تین دن کے روزے رکھ یا ایک فرق (تین صاع) اناج چھ مساکین کو صدقہ کر یا جو قربانی تجھے میسر ہو اسے ذبح کر۔''

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک فرق میں تین صاع ہوتے ہیں اور فرق مدینہ طیبہ کا مشہور پیمانہ ہے جس میں سولہ رطل ہوتے ہیں، جب کہ ایک فرق میں تین صاع ہوتے ہیں جیسا کہ مسند امام احمد میں صراحت ہے تو اس کا تقاضا ہے کہ اس صاع میں $5\frac{1}{3}$ یعنی 5.34 رطل ہوں، موجودہ اعشاری نظام کے مطابق یہ وزن 2102.14 گرام بنتا ہے۔ اس صورت میں ایک فرق میں سولہ رطل ہو سکتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ ایک صاع میں آٹھ رطل نہیں ہوتے جیسا کہ اہل کوفہ کی رائے ہے۔[1]

(٧) بَابٌ: اَلْإِطْعَامُ فِي الْفِدْيَةِ نِصْفُ صَاعٍ

باب: 7- فدیے میں نصف صاع کھانا کھلانا ہے

١٨١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: جَلَسْتُ إِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِدْيَةِ، فَقَالَ: نَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً، حُمِلْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِي فَقَالَ: «مَا كُنْتُ أُرَى الْوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرٰى، أَوْ: مَا كُنْتُ أُرَى الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرٰى، تَجِدُ شَاةً؟» فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ

[1816] حضرت عبداللہ بن معقل سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت کعب بن عجرہ ؓ کے پاس بیٹھا اور ان سے فدیے کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: مذکورہ (فدیے والی) آیت کریمہ میرے حق میں خاص طور پر نازل ہوئی، البتہ اس کا حکم تمھارے لیے عام ہے۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس حالت میں لایا گیا کہ جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے یقین نہیں تھا کہ تمھاری تکلیف اس حد تک پہنچ گئی ہو گی۔ کیا تجھے بکری مل جائے گی؟'' میں نے عرض کیا: نہیں!

[1] فتح الباري: 22/4.

سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ». [راجع: ١٨١٤]

آپ نے فرمایا: ''تین دن کے روزے رکھو یا چھ مساکین کو کھانا کھلاؤ، ہر مسکین کو نصف صاع دو۔''

(٨) بَابٌ: اَلنُّسُكُ شَاةٌ

باب: 8- نسك سے مراد ایک بکری کی قربانی ہے

١٨١٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَآهُ وَأَنَّهُ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ: «أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ. وَلَمْ يَتَبَيَّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلٰى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ، فَأَنْزَلَ اللهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةٍ أَوْ يُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ. [راجع: ١٨١٤]

[1817] حضرت کعب بن عجرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس حالت میں دیکھا کہ ان کے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تجھے تیری جوئیں تکلیف دے رہی ہیں؟'' عرض کیا: جی ہاں! آپ نے انھیں سر منڈوانے کا حکم دیا جبکہ آپ ابھی حدیبیہ ہی میں تھے اور آپ نے ان سے یہ وضاحت نہ فرمائی کہ وہ اسی مقام پر احرام کھول دیں گے۔ صحابۂ کرام ؓ پر امید تھے کہ وہ ضرور مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فدیے کے احکام نازل فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت کعب بن عجرہ ؓ کو حکم دیا کہ وہ ایک فرق (تین صاع) طعام چھ مساکین کو کھلائے یا بکری ذبح کرے یا تین دن کے روزے رکھے۔

١٨١٨ - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ: قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهِ، مِثْلَهُ. [راجع: ١٨١٤]

[1818] حضرت کعب بن عجرہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا جبکہ ان کے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

(٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَلَا رَفَثَ﴾ [البقرة: ١٩٧]

باب: 9- ارشاد باری تعالیٰ: ''دوران حج میں شہوت کی باتیں نہ ہوں'' کی تفسیر

١٨١٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي

[1819] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس گھر کا حج

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ». [راجع: ١٥٢١]

کیا، اس دوران میں بیوی سے جماع نہ کیا اور نہ گناہ ہی کی کوئی بات کی وہ اس طرح واپس ہوگا جیسے ابھی اس کی ماں نے اسے جنا ہو۔"

(١٠) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي ٱلْحَجِّ﴾ [البقرة: ١٩٧]

باب: 10- ارشاد باری تعالیٰ: "دوران حج میں بدکرداری اور لڑائی جھگڑا جائز نہیں ہے" کی وضاحت

١٨٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ». [راجع: ١٥٢١]

[1820] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے اس گھر کا حج کیا اور شہوانی چھیڑ چھاڑ کی نہ بدکرداری ہی کا مرتکب ہوا تو وہ گناہوں سے ایسا صاف ہوکر واپس ہوگا جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے۔"

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

28 - كِتَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ

شکار کرنے پر تاوان سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَنَحْوِهِ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿لَا تَقْتُلُوا۟ ٱلصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَن قَتَلَهُۥ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ ٱلنَّعَمِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ٱلَّذِىٓ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾ [المائدة: ٩٥، ٩٦]

باب: 1- شکار کرنے پر تاوان وغیرہ کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(اے ایمان والو!) تم حالت احرام میں شکار نہ کرو۔ اور جس نے دیدہ دانستہ شکار مارا تو اس کا بدلہ مویشیوں میں سے اسی شکار کے ہم پلہ جانور ہے...... اور اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو جس کے حضور تم جمع کیے جاؤ گے۔''

(٢) بَابٌ: إِذَا صَادَ الْحَلَالُ فَأَهْدَى لِلْمُحْرِمِ الصَّيْدَ أَكَلَهُ

وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّأَنَسٌ بِالذَّبْحِ بَأْسًا وَّهُوَ فِي غَيْرِ الصَّيْدِ نَحْوَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالدَّجَاجِ وَالْخَيْلِ.

يُقَالُ: عَدْلُ: مِثْلُ، فَإِذَا كُسِرَتْ عِدْلٌ فَهُوَ زِنَةُ ذَلِكَ. ﴿قِيَمًا﴾ [المائدة: ٩٧]: قِوَامًا. ﴿يَعْدِلُونَ﴾ [الأنعام: ١]: يَجْعَلُونَ لَهُ عَدْلًا.

باب: 2- جب کوئی غیر محرم شکار کر کے محرم کو تحفہ دے تو وہ اسے کھا سکتا ہے

حضرت ابن عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہم کے نزدیک محرم کے لیے ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ شکار نہ ہو، جیسے اونٹ، بکری، گائے، مرغی اور گھوڑا وغیرہ۔

عدل سے مراد مثل ہے۔ اور جب اسے عین کے کسرہ سے پڑھا جائے تو اس کے معنی ہیں: ''ہم وزن''۔ اور قِيَمًا کے معنی قِوَامًا ہیں، یعنی دنیا کے قائم رہنے کا دار و مدار بیت اللہ کے باقی رہنے پر ہے۔ يَعْدِلُونَ کے معنی ہیں: ''برابری کرتے ہیں۔''

١٨٢١ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: انْطَلَقَ أَبِي عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ، وَحُدِّثَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوهُ بِغَيْقَةَ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا أَبِي مَعَ أَصْحَابِهِ يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي، فَأَكَلْنَا مِنْ لَّحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نُّقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَّأَسِيرُ شَأْوًا، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِّنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، قُلْتُ: أَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَ: تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ، وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَهْلَكَ يَقْرَؤُنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ، إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُّقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَّعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: «كُلُوا»، وَهُمْ مُّحْرِمُونَ. [انظر: ١٨٢٢، ١٨٢٣، ١٨٢٤، ٢٥٧٠، ٢٨٥٤، ٢٩١٤، ٤١٤٩، ٥٤٠٦، ٥٤٠٧، ٥٤٩٠، ٥٤٩١، ٥٤٩٢]

[1821] حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرے والد محترم (ابوقتادہ ؓ) حدیبیہ کے سال روانہ ہوئے۔ ان کے ساتھیوں نے احرام باندھا لیکن انھوں نے نہیں باندھا تھا۔ نبی ﷺ کو بتایا گیا کہ مقام غَیقہ میں دشمن آپ سے جنگ کرنا چاہتا ہے لیکن نبی ﷺ نے اپنے سفر کو جاری رکھا۔ میرے والد اپنے ساتھیوں کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ اچانک وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے۔ (میرے والد نے بیان کیا کہ میں متوجہ ہوا) تو میں نے دیکھا کہ ایک جنگلی گدھا سامنے ہے۔ میں نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے زخمی کر کے ٹھہرنے پر مجبور کر دیا۔ میں نے اس سلسلے میں صحابۂ کرام سے تعاون چاہا لیکن انھوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ بہرحال ہم نے اس کا کچھ گوشت کھایا۔ اسی اثنا میں ہمیں خطرہ لاحق ہوا کہ مبادا ہم (رسول اللہ سے) پیچھے رہ جائیں، چنانچہ میں نے نبی ﷺ کو تلاش کرنا شروع کیا۔ میں اپنے گھوڑے کو کبھی دوڑاتا اور کبھی آہستہ چلاتا رہا۔ میں آدھی رات کے قریب قبیلۂ غفار کے ایک شخص سے ملا، میں نے اس سے دریافت کیا کہ نبی ﷺ کو تو نے کہاں چھوڑا ہے؟ اس نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو مقام تَعْہِن میں چھوڑا ہے، آپ سُقیا مقام پر قیلولہ کرنا چاہتے تھے، میں نے (آپ کے پاس پہنچ کر) عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کے صحابہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ کے لیے رحمت الٰہی کی دعا کرتے ہیں! انھیں اندیشہ ہے کہ کہیں وہ آپ سے پیچھے نہ رہ جائیں، لہٰذا آپ ان کا انتظار فرمائیں۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے ایک گاؤخر کا شکار کیا ہے اور میرے پاس کچھ بچا ہوا گوشت موجود ہے۔ آپ نے قوم سے فرمایا: ''اسے کھاؤ۔'' حالانکہ وہ سب احرام باندھے ہوئے تھے۔

(٣) بَابٌ: إِذَا رَأَى الْمُحْرِمُونَ صَيْدًا فَضَحِكُوا فَفَطِنَ الْحَلَالُ

١٨٢٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: اِنْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ، فَأُنْبِئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَيْقَةَ فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ، فَبَصُرَ أَصْحَابِي بِحِمَارِ وَحْشٍ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَضْحَكُ إِلَى بَعْضٍ، فَنَظَرْتُ فَرَأَيْتُهُ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ الْفَرَسَ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ، فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي. فَأَكَلْنَا مِنْهُ، ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَّأَسِيرُ عَلَيْهِ شَأْوًا، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِّنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ: أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا، فَلَحِقْتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى أَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَصْحَابَكَ أَرْسَلُوا يَقْرَؤُنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ، وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يَقْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ دُونَكَ فَانْظُرْهُمْ فَفَعَلَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا اصَّدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ وَإِنَّ عِنْدَنَا مِنْهُ فَاضِلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «كُلُوا»، وَهُمْ مُّحْرِمُونَ. [راجع: ١٨٢١]

باب: 3-محرم شکار دیکھ کر ہنس پڑیں اور غیر محرم سمجھ جائے کہ شکار ہے (تو اس کا کیا حکم ہے؟)

[1822] حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم حدیبیہ کے سال نبی ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ آپ کے تمام اصحاب نے احرام باندھ لیا مگر میں نے احرام نہ باندھا۔ پھر ہمیں خبر ملی تھی کہ مقام غیقہ میں دشمن موجود ہے، لہٰذا ہم ان کی طرف چل دیے۔ میرے ساتھیوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا تو وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسے۔ میں نے نظر اٹھائی تو اسے دیکھا، اس کے پیچھے گھوڑا دوڑایا اور اسے زخمی کر کے گرا لیا۔ پھر میں نے اپنے ساتھیوں سے مدد چاہی لیکن انھوں نے میری مدد کرنے سے صاف انکار کر دیا، بالآخر ہم سب نے اس کا گوشت کھایا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ سے جا ملا۔ ہمیں خوف تھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جائیں گے اس لیے میں کبھی اپنے گھوڑے کو تیز چلاتا اور کبھی آہستہ چلاتا، بالآخر میں آدھی رات کو بنوغفار کے ایک شخص سے ملا تو اس سے دریافت کیا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کو کہاں چھوڑا ہے؟ اس نے کہا: میں نے آپ کو تَعْهِن چشمے پر چھوڑا تھا اور آپ مقام سقیا میں قیلولہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے، بالآخر میں رسول اللہ ﷺ سے جا ملا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے آپ کے ساتھیوں نے روانہ کیا ہے اور وہ آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور آپ کے لیے رحمت الٰہی کی دعا مانگتے ہیں۔ انھیں یہ اندیشہ ہے کہ مبادا دشمن ہمیں آپ سے جدا کر دے، لہٰذا آپ ان کا انتظار فرمائیں، چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ پھر میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم نے ایک جنگلی گدھا شکار کیا تھا اور ہمارے پاس اس کے گوشت سے بچا ہوا ایک

ٹکڑا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام کو حکم دیا کہ "کھاؤ" حالانکہ وہ سب محرم تھے۔

(٤) بَابٌ: لَا يُعِينُ الْمُحْرِمُ الْحَلَالَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ

باب: 4- شکار مارنے میں محرم آدمی کسی غیر محرم کی مدد نہ کرے

١٨٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ: سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْقَاحَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى ثَلَاثٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْقَاحَةِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ، فَرَأَيْتُ أَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا، فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ يَعْنِي وَقَعَ سَوْطُهُ، فَقَالُوا: لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، إِنَّا مُحْرِمُونَ، فَتَنَاوَلْتُهُ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ: كُلُوا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَأْكُلوا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ أَمَامَنَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «كُلُوهُ حَلَالٌ»، قَالَ لَنَا عَمْرٌو: اِذْهَبُوا إِلَى صَالِحٍ فَسَلُوهُ عَنْ هٰذَا وَغَيْرِهِ: وَقَدِمَ عَلَيْنَا هَاهُنَا. [راجع: ١٨٢١]

[1823] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ قاحہ میں تھے جو مدینہ سے تین منزل پر ہے۔ ہم میں سے بعض محرم تھے اور کچھ احرام کے بغیر تھے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ کوئی چیز دیکھ رہے ہیں۔ میں نے نظر اٹھائی تو ایک گاؤخر کو دیکھا (میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا، نیزہ اور کوڑا ہاتھ میں لیا) تو مجھ سے کوڑا گر گیا (میں نے کہا مجھے کوڑا اٹھادو)۔ انھوں نے کہا: ہم بحالت احرام ہیں، اس لیے ہم تیری مدد نہیں کر سکتے، چنانچہ میں نے خود اس کو پکڑ کر اٹھایا۔ پھر میں ٹیلے کے پیچھے سے گاؤخر کے پاس آیا اور اسے زخمی کر دیا، جب میں اسے لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو ان میں سے کچھ نے کہا: اسے تناول کرو جبکہ بعض کہنے لگے: اسے نہ کھاؤ، اس لیے میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ ہم سے کچھ آگے تھے۔ میں نے آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: "کھاؤ یہ حلال ہے۔" ہمیں عمرو بن دینار نے کہا کہ تم صالح بن کیسان کے پاس جاؤ، اس حدیث اور اس کے علاوہ دیگر احادیث کے متعلق ان سے پوچھو کیونکہ وہ ہمارے ہاں (مکہ) آئے ہیں۔

(٥) بَابٌ: لَا يُشِيرُ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ لِكَيْ يَصْطَادَهُ الْحَلَالُ

باب: 5- محرم آدمی شکار کی طرف اس غرض سے اشارہ نہ کرے کہ غیر محرم اسے شکار کر لے

١٨٢٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[1824] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ - هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ - قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ حَاجًّا، فَخَرَجُوا مَعَهُ فَصَرَفَ طَائِفَةً مِّنْهُمْ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ: «خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى نَلْتَقِيَ»، فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ إِلَّا أَبَا قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى الْحُمُرِ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا، فَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَّحْمِهَا وَقَالُوا: أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَّنَحْنُ مُحْرِمُونَ؟ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْأَتَانِ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا وَقَدْ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَّحْمِهَا ثُمَّ قُلْنَا: أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَّنَحْنُ مُحْرِمُونَ؟ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَّحْمِهَا، قَالَ: «أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَّحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَّحْمِهَا». [راجع: ١٨٢١]

نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ حج کی نیت سے روانہ ہوئے تو صحابۂ کرام بھی آپ کے ہمراہ نکلے۔ آپ نے ان میں سے کچھ لوگوں کو دوسرے راستے سے بھیج دیا۔ ان میں ابوقتادہ ؓ بھی تھے۔ آپ نے ان سے فرمایا: ''تم سمندر کا کنارہ اختیار کرو حتی کہ ہم آملیں۔'' وہ دریا کے کنارے چلتے رہے۔ جب وہ لوٹے تو ان سب نے احرام باندھ رکھا تھا لیکن حضرت ابوقتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا، اس دوران میں کہ وہ چل رہے تھے انھوں نے کئی ایک گاؤخر دیکھے۔ حضرت ابوقتادہ ؓ نے اچانک ان پر حملہ کیا تو مادہ گاؤخر کو شکار کر لیا۔ ان کے ساتھی سواریوں سے اترے اور اس کا گوشت کھایا، پھر کہنے لگے: ہم تو محرم ہیں، کیا ہم اس طرح شکار کا گوشت کھا سکتے ہیں؟ پھر ہم نے اس مادہ گاؤخر کے گوشت سے کچھ بچا ہوا ٹکڑا لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے: اللہ کے رسول! ہم نے احرام باندھا ہوا تھا جبکہ ابوقتادہ ؓ احرام کے بغیر تھے۔ ہم نے کئی ایک گاؤخر دیکھے تو ابوقتادہ نے ان پر حملہ کر کے ایک مادہ گاؤخر کا شکار کر لیا۔ ہم اپنی سواریوں سے اترے اور اس کا گوشت کھایا۔ پھر ہم نے خیال کیا کہ محرم ہو کر شکار کا گوشت کھا رہے ہیں؟ ہم اس میں سے کچھ بچا ہوا گوشت اپنے ساتھ اٹھا لائے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے اس کو گاؤخر پر حملہ کرنے کا کہا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟'' انھوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس کا جو بچا ہوا گوشت ہے وہ بھی کھالو۔''

(٦) بَابٌ: إِذَا أَهْدَى لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَّحْشِيًّا حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ

باب: 6- جب کوئی محرم کو زندہ جنگلی گدھا بطور ہدیہ دے تو وہ اسے قبول نہ کرے

١٨٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

[1825] حضرت صعب بن جثامہ لیثی ؓ سے روایت

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ: أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حِمَارًا وَّحْشِيًّا وَّهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: «إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ». [انظر: ٢٥٧٣، ٢٥٩٦]

ہے، انھوں نے ایک جنگلی گدھا رسول اللہ ﷺ کو بطور ہدیہ پیش کیا۔ اس وقت آپ مقام ابواء یا مقام ودان میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے واپس کر دیا لیکن آپ نے جب اس کے چہرے پر افسردگی دیکھی تو فرمایا: ''ہم نے یہ اس لیے واپس کیا ہے کہ ہم محرم ہیں۔''

فائدہ: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی معقول وجہ سے ہدیہ واپس کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کی وجہ بیان کر دی جائے تا کہ ہدیہ دینے والے کی حوصلہ شکنی نہ ہو۔[1]

(٧) بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

باب: 7- محرم کن جانوروں کو حرم میں مار سکتا ہے؟

١٨٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ». وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ. [انظر: ٣٣١٥]

[1826] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ جانور ایسے ہیں جنھیں مار دینے میں محرم پر کوئی حرج نہیں ہے۔''

(دوسری سند سے) حضرت عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (آگے وہی الفاظ ہیں جو پہلے بیان ہوئے ہیں)۔

١٨٢٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: حَدَّثَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ». [انظر: ١٨٢٨]

[1827] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے کسی ام المومنین ؓ نے نبی ﷺ سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا: ''محرم (پانچ جانوروں کو) مار سکتا ہے۔'' (جن کا آگے ذکر آ رہا ہے۔)

١٨٢٨ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَتْ حَفْصَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ

[1828] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، ان سے حضرت حفصہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ جانور ایسے ہیں جنھیں مار دینے میں کوئی گناہ نہیں ہے: کوّا، چیل، چوہا، بچھو اور باؤلا کتا جو کاٹ کھانے والا ہو۔''

1 فتح الباري: 45/4.

قَتَلَهُنَّ: اَلْغُرَابُ، وَالْحِدَأُ، وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

١٨٢٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ، يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: اَلْغُرَابُ، وَالْحِدَأُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ». [انظر: ٣٣١٤]

[1829] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ جانور ضرر رساں ہیں۔ انھیں حرم میں بھی مارا جاسکتا ہے: کوّا، چیل، بچھو، چوہا اور باؤلا کتا جو کاٹنے والا ہو۔''

١٨٣٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ بِمِنًى إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ﴾ وَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اُقْتُلُوهَا»، فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا». [انظر: ٣٣١٧، ٤٩٣٠، ٤٩٣١، ٤٩٣٤]

[1830] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ منیٰ کے ایک غار میں تھے۔ اتنے میں سورۂ مرسلات آپ پر نازل ہوئی، جس کی آپ تلاوت فرمانے لگے اور میں بھی آپ سے سن کر اسے یاد کرنے لگا۔ آپ کا روئے مبارک تلاوت سے ابھی تر و تازہ تھا کہ اچانک ایک سانپ ہم لوگوں پر کود نکلا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے مار ڈالو'' چنانچہ ہم اسے مارنے کے لیے جلدی دوڑے مگر وہ بچ نکلنے میں کامیاب ہوگیا۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس طرح تم اس کے ضرر سے بچا لیے گئے ہو اسی طرح وہ بھی تمھارے ضرر سے بچا لیا گیا ہے۔''

١٨٣١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ: «فُوَيْسِقٌ»، وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ.

[1831] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کے متعلق فرمایا: ''یہ موذی جانور ہے۔'' مگر میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے اس کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہو۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: إِنَّمَا أَرَدْنَا بِهٰذَا أَنَّ مِنًى مِّنَ الْحَرَمِ وَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا بِقَتْلِ الْحَيَّةِ بَأْسًا. [انظر: ٣٣٠٦]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) نے فرمایا: اس حدیث کے بیان کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ منیٰ حرم میں داخل ہے اور صحابۂ کرام ؓ نے حرم میں سانپ مارنے میں کوئی حرج

محسوس نہیں کیا۔

(٨) بَابٌ: لَا يُعْضَدُ شَجَرُ الْحَرَمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ».

١٨٣٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ: اِئْذَنْ لِّي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَّوْمِ الْفَتْحِ، فَسَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ، إِنَّهُ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ ﷺ، وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ». فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ: مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ! إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ، وَلَا فَارًّا بِخُرْبَةٍ.

باب:8-حرم کے درخت نہ کاٹے جائیں

حضرت ابن عباس ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس کے کانٹے نہ توڑے جائیں۔

[1832] حضرت ابوشریح عدوی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عمرو بن سعید سے کہا جبکہ وہ مکہ مکرمہ کی طرف لشکر بھیج رہا تھا، اے امیر! اگر مجھے اجازت ہو تو میں تمھیں ایک بات کی خبر دوں جسے رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے اگلے دن بیان فرمایا۔ اس بات کو میرے کانوں نے سنا، میرے دل نے یاد کیا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب آپ وہ بات کہہ رہے تھے۔آپ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام قرار دیا ہے، لوگوں نے اسے قابل احترام قرار نہیں دیا۔ کوئی انسان جس کا اللہ پر ایمان اور قیامت پر یقین ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ مکہ مکرمہ میں خونریزی کرے اور اس کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کے جنگ کرنے کی وجہ سے اجازت چاہے تو اسے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی تھی اور تمھیں اجازت نہیں دی۔ میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے اجازت دی تھی جبکہ اس کی حرمت آج کے دن اسی طرح لوٹ آئی ہے جس طرح کل اس کی حرمت برقرار تھی۔ حاضر شخص کو چاہیے کہ وہ غائب کو یہ پیغام پہنچا دے۔'' ابوشریح سے کہا گیا کہ آپ کو عمرو نے کیا جواب دیا تھا؟ حضرت ابوشریح ؓ نے فرمایا: (اس نے مجھے کہا تھا:) ابوشریح! میں اس مسئلے کو تجھ سے زیادہ جانتا ہوں۔ ابوشریح! حرم کسی نافرمان، تخریب کار اور خون خرابہ کر کے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔

خُرْبَةٌ: بَلِيَّةٌ. [راجع: ١٠٤]

(امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ) خربہ کے معنی فتنہ وفساد ہیں۔

(٩) بَابٌ: لَا يُنَفَّرُ صَيْدُ الْحَرَمِ

باب: 9- حرم کا شکار خوفزدہ نہ کیا جائے

١٨٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ لَّا يُخْتَلٰى خَلَاهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ». وَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا، قَالَ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ». وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا «لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا»؟ هُوَ أَنْ يُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ، يَنْزِلُ مَكَانَهُ. [راجع: ١٣٤٩]

[1833] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مکہ کو قابل احترام قرار دیا ہے۔ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور نہ میرے بعد ہی کسی کے لیے حلال ہوگا۔ میرے لیے بھی صرف دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا، اب نہ تو اس کی سبز گھاس کاٹی جائے، نہ اس کا کوئی درخت توڑا جائے اور نہ اس کا شکار ہی خوفزدہ کیا جائے، نیز اس کی گری پڑی چیز کو بھی نہ اٹھایا جائے ہاں، اس کے متعلق اعلان کرنے والا اسے اٹھا سکتا ہے۔'' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کی خوشبو دار گھاس کو مستثنیٰ کر دیجیے کیونکہ وہ سناروں کے لیے اور قبروں میں استعمال ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''خوشبو دار گھاس اس سے مستثنیٰ ہے۔'' حضرت عکرمہ نے کہا: جانتے ہو شکار کو خوفزدہ کرنے کے کیا معنی ہیں؟ وہ یہ ہے کہ شکار کو سائے سے بھگا کر خود اس جگہ بیٹھا جائے۔

(١٠) بَابٌ: لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ

باب: 10- مکہ مکرمہ میں جنگ وقتال جائز نہیں ہے

وَقَالَ أَبُو شُرَيْحٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا يَسْفِكُ بِهَا دَمًا».

حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ (آپ نے فرمایا:) ''مکہ مکرمہ میں کوئی انسان خونریزی نہ کرے۔''

١٨٣٤ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ: «لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا، فَإِنَّ هٰذَا

[1834] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے روز فرمایا: ''اب ہجرت باقی نہیں رہی، البتہ جہاد قائم اور خلوص نیت باقی رہے گا اور جب تمھیں جہاد کے لیے نکلنے کو کہا جائے تو فوراً نکل پڑو۔ بے شک یہ (مکہ) ایک ایسا شہر ہے کہ جس دن سے اللہ

بَلَدٌ حَرَّمَ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا». قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ، قَالَ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ». [راجع: ١٣٤٩]

تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اسے قابل احترام ٹھہرایا ہے اور وہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے سے قابل احترام ہے۔ اس میں جنگ کرنا مجھ سے قبل کسی کے لیے حلال نہ ہوا، میرے لیے بھی دن کے کچھ حصے میں حلال ہوا، اب وہ اللہ کی حرمت سے قیامت تک کے لیے حرام ہے، اس لیے اس کا کانٹا نہ توڑا جائے اور نہ اس کے شکار ہی کو ہراساں کیا جائے۔ اس میں گری پڑی چیز بھی نہ اٹھائی جائے، ہاں جو شخص اس کی تشہیر کرے وہ اٹھا سکتا ہے۔ اس کا سبز گھاس کاٹنا بھی جائز نہیں ہے۔ حضرت عباس ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اذخر (خوشبودار گھاس) کی اجازت دیجیے کیونکہ یہ سناروں اور لوگوں کے گھروں میں کام آتی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اذخر (خوشبودار گھاس) کی اجازت ہے۔''

(١١) بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

باب: 11- محرم کے لیے سینگی لگوانا

وَكَوَى ابْنُ عُمَرَ ابْنَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَيَتَدَاوٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِيبٌ.

حضرت ابن عمر ؓ نے اپنے بیٹے کو داغ دیا جبکہ اس نے احرام باندھا ہوا تھا۔ اسی طرح محرم ایسی دوا استعمال کرسکتا ہے جس میں خوشبو نہ ہو۔

١٨٣٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ لَنَا عَمْرٌو: أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: اِحْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: حَدَّثَنِي طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: لَعَلَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا. [انظر: ١٩٣٨، ١٩٣٩، ٢١٠٣، ٢٢٧٨، ٢٢٧٩، ٥٦٩١، ٥٦٩٤، ٥٦٩٥، ٥٦٩٩، ٥٧٠٠، ٥٧٠١]

[1835] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں کچھنے لگوائے۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ پھر میں نے انھیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے طاؤس نے حضرت ابن عباس ؓ کے واسطے سے یہ حدیث بیان کی تو میں نے خیال کیا کہ شاید انھوں نے ان دونوں حضرات سے یہ حدیث سنی ہوگی۔

١٨٣٦ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ،

[1836] حضرت ابن بحینہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مقام لحی جمل میں بحالت

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ. [انظر: ٥٦٩٨]

احرام سر کے درمیان سینگی لگوائی۔

(١٢) بَابُ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

باب: 12-محرم کا نکاح کرنا

١٨٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. [انظر: ٤٢٥٨، ٤٢٥٩، ٥١١٤]

[1837] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بحالت احرام حضرت میمونہ ؓ سے نکاح کیا۔

فائدہ: ہمارے نزدیک محرم آدمی کے لیے نکاح کرنا یا نکاح کرانا جائز نہیں ہے جیسا کہ احادیث میں اس کی صراحت ہے، اس بنا پر مذکورہ حضرت ابن عباس ؓ کی روایت مرجوح یا قابل تاویل ہے۔ واللہ أعلم.

(١٣) بَابُ مَا يُنْهٰى مِنَ الطِّيبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ

باب: 13-محرم مرد یا عورت کے لیے خوشبو لگانے کی ممانعت

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: لَا تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ ثَوْبًا بِوَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ.

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ محرم عورت ورس اور زعفران سے رنگا ہوا لباس زیب تن نہ کرے۔

١٨٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْإِحْرَامِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا الْبَرَانِسَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ،

[1838] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک مرد نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! حالت احرام میں آپ کون سا کپڑا پہننے کا حکم دیتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم قمیص، شلوار، پگڑی اور ٹوپی والا لمبا کوٹ نہیں پہن سکتے (اور نہ پاؤں میں موزے پہنو)۔ ہاں! اگر کسی کے پاس پہننے کے لیے چپل جوتا نہ ہو تو وہ مجبوراً پاؤں کی حفاظت کے لیے موزے پہن لے لیکن انھیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر جوتا سا بنا لے، نیز حالت احرام میں ایسا کوئی کپڑا نہ پہنو جسے

وَلَا تَنْتَقِبِ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ». تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ وَجُوَيْرِيَةُ وَابْنُ إِسْحَاقَ فِي النِّقَابِ وَالْقُفَّازَيْنِ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: «وَلَا وَرْسٌ»، وَكَانَ يَقُولُ: «لَا تَنْتَقِبِ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ». وَقَالَ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: «لَا تَتَنَقَّبِ الْمُحْرِمَةُ». وَتَابَعَهُ لَيْثُ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ. [راجع: ١٣٤]

زعفران یا ورس لگی ہو اور محرم عورت نقاب اور دستانے بھی نہ پہنے۔" نقاب اور دستانوں کے متعلق نافع سے روایت کرنے میں لیث کی، موسیٰ بن عقبہ، اسماعیل بن ابراہیم، جویریہ اور ابن اسحاق نے متابعت کی ہے۔ اور عبیداللہ نے لَا وَرْسَ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ وہ کہتے تھے کہ عورت بحالت احرام نقاب اور دستانے نہ پہنے۔ امام مالک نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ محرم عورت نقاب نہ پہنے۔ امام مالک کی لیث بن ابوسلیم نے متابعت کی ہے۔

١٨٣٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ، فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ، وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ، وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ». [راجع: ١٢٦٥]

[1839] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک محرم شخص کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا جس کی گردن اس کی اونٹنی نے توڑ دی تھی اور اسے مار ڈالا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسے غسل دو، کفن پہناؤ لیکن اس کا سر نہ ڈھانپو اور نہ خوشبو ہی اس کے قریب لے جاؤ کیونکہ وہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔"

(١٤) بَابُ الْاِغْتِسَالِ لِلْمُحْرِمِ

باب: 14- محرم کے لیے غسل کرنا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ الْحَمَّامَ. وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ بِالْحَكِّ بَأْسًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محرم انسان غسل خانے میں داخل ہوسکتا ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک محرم کے لیے بدن کھجانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

١٨٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْعَبَّاسِ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ

[1840] حضرت عبداللہ بن حنین سے روایت ہے کہ مقام ابواء میں عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم کا ایک مسئلے میں اختلاف ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: محرم آدمی اپنا سر دھوسکتا ہے اور حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے کہا کہ محرم انسان اپنا سر نہیں دھوسکتا۔ حضرت عبداللہ بن

الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، وَقَالَ الْمِسْوَرُ: لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ، وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُنَيْنٍ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ يَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ، ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ: اُصْبُبْ، فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُهُ ﷺ يَفْعَلُ.

عباس ؓ نے مجھے حضرت ابو ایوب انصاری ؓ کے پاس بھیجا تو میں نے انھیں کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے دیکھا جبکہ ان پر کپڑے کا پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے انھیں سلام کیا تو انھوں نے کہا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ عبداللہ بن حنین ہوں۔ مجھے حضرت ابن عباس ؓ نے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ سے ایک مسئلے کی تحقیق کروں (وہ یہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ بحالت احرام اپنا سر مبارک کیسے دھویا کرتے تھے؟ حضرت ابو ایوب ؓ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اسے نیچے کیا یہاں تک کہ میرے سامنے ان کا سر ظاہر ہوا، پھر انھوں نے کسی شخص سے کہا کہ وہ ان پر پانی ڈالے۔ اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا تو انھوں نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے ہلایا۔ اپنے ہاتھوں کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

(١٥) بَابُ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ

باب: 15- محرم جوتا نہ ہونے کی صورت میں موزے پہن لے

١٨٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ زَيْدٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ: مَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ - لِلْمُحْرِمِ». [راجع: ١٧٤٠]

[1841] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ نے محرم کے لیے فرمایا: ”جس کے پاس جوتا نہ ہو وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس تہبند نہ ہو تو وہ شلوار پہن لے۔“

١٨٤٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سُئِلَ

[1842] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: محرم آدمی کون سے کپڑے پہنے؟ تو آپ نے فرمایا: ”وہ قمیص، عمامہ، شلوار اور ٹوپی نہ

رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ: «لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَّسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ، وَإِنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ». [راجع: ١٣٤]

پہنے اور نہ وہ کپڑا ہی پہنے جسے زعفران اور ورس لگی ہوئی ہو۔ اگر جوتا نہ پائے تو موزے پہن لے لیکن انھیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرے۔"

(١٦) بَابٌ: إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ

باب: 16- جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن سکتا ہے

١٨٤٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ: «مَنْ لَّمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ، وَمَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ». [راجع: ١٧٤٠]

[1843] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں میدان عرفات میں خطبہ دیا اور فرمایا: "جس شخص کو تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے اور جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے۔"

(١٧) بَابُ لُبْسِ السِّلَاحِ لِلْمُحْرِمِ

باب: 17- محرم کا ہتھیار بند ہونے کا بیان

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: إِذَا خَشِيَ الْعَدُوَّ لَبِسَ السِّلَاحَ وَافْتَدَى، وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ.

حضرت عکرمہ نے کہا: اگر محرم کو دشمن سے خطرہ ہو تو ہتھیار پہن لے۔ اس صورت میں اسے فدیہ دینا ہوگا، لیکن فدیہ دینے کے متعلق ان سے کسی نے اتفاق نہیں کیا۔

١٨٤٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اِعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ، أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ سِلَاحًا إِلَّا فِي الْقِرَابِ. [راجع: ١٧٨١]

[1844] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ماہ ذوالقعدہ میں عمرہ کرنے کا ارادہ فرمایا تو اہل مکہ نے آپ کو مکہ میں داخل ہونے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا حتی کہ آپ نے ان سے اس شرط پر صلح کی کہ ہتھیار نیام میں ڈال کر مکہ میں داخل ہوں گے۔

(١٨) بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

باب:18- مکہ اور حرم میں احرام کے بغیر داخل ہونے کا بیان

وَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ، وَإِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْإِهْلَالِ لِمَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَطَّابِينَ وَغَيْرَهُمْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہوئے۔ نبی ﷺ نے احرام باندھنے کا حکم صرف اس شخص کو دیا جو حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو لیکن لکڑیاں بیچنے والوں اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کا ذکر نہیں کیا۔

١٨٤٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ. [راجع: ١٥٢٤]

[1845] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا۔ نجد والوں کے لیے قرن منازل اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات قرار دیا۔ یہ میقات ان ممالک کے باشندوں اور دوسرے تمام ان لوگوں کے لیے بھی ہیں جو ان ممالک سے گزر کر مکہ آئیں اور وہ حج وعمرے کا ارادہ رکھتے ہوں، البتہ جو لوگ ان میقات کی حدود کے اندر ہوں تو ان کا میقات وہی جگہ ہے جہاں سے وہ اپنا سفر شروع کریں یہاں تک کہ اہل مکہ کا میقات مکہ مکرمہ ہی ہے۔

١٨٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: «اُقْتُلُوهُ». [انظر: ٣٠٤٤، ٤٢٨٦، ٥٨٠٨]

[1846] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح کے سال جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا۔ جس وقت آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص نے آپ کو مطلع کیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے، آپ نے فرمایا: ''اسے قتل کر دو۔''

(١٩) بَابٌ: إِذَا أَحْرَمَ جَاهِلًا وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ

باب:19- جس نے نادانستہ طور پر بایں حالت احرام باندھا کہ اس نے قمیص پہن رکھی تھی

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا تَطَيَّبَ أَوْ لَبِسَ جَاهِلًا أَوْ نَاسِيًا فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ.

حضرت عطاء بیان کرتے ہیں کہ جس نے جہالت سے یا بھول کر خوشبو لگائی یا لباس پہن لیا اس پر کوئی کفارہ نہیں۔

١٨٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ فِيهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ أَوْ نَحْوُهُ، كَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِي: تُحِبُّ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ تَرَاهُ؟ فَنَزَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ. فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «اِصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ». [راجع: ١٥٣٦]

[1847] حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا جس نے جبہ پہن رکھا تھا اور اس پر خوشبو وغیرہ کے نشانات تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: کیا تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ آپ ﷺ کو اس حالت میں دیکھے جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو؟ اس دوران رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی۔ جب آپ سے نزول وحی کی کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''عمرے میں وہی کچھ کرو جو حج میں کرتے ہو۔''

١٨٤٨ - وَعَضَّ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ، يَعْنِي فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ. [انظر: ٢٢٦٥، ٢٩٧٣، ٤٤١٧، ٦٨٩٣]

[1848] حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کسی دوسرے شخص کا ہاتھ چبا ڈالا تو اس نے اپنا ہاتھ کھینچا جس سے اس کا دانت نکل گیا، اس پر نبی ﷺ نے اس کے بدلے کو باطل فرما دیا۔

(٢٠) بَابُ الْمُحْرِمِ يَمُوتُ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُؤَدَّى عَنْهُ بَقِيَّةُ الْحَجِّ

باب: 20- اگر محرم میدان عرفات میں مر جائے تو نبی ﷺ نے اس کی طرف سے باقی مناسک حج ادا کرنے کا حکم نہیں دیا

١٨٤٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ: فَأَقْعَصَتْهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، أَوْ قَالَ: ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ، فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي».

[1849] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک شخص نبی ﷺ کے ہمراہ میدان عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اچانک وہ اپنی اونٹنی سے گر گیا تو اس نے اس کی گردن توڑ دی۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ اسی کے دو کپڑوں میں اسے کفناؤ۔ اس کے سر کو مت ڈھانپو اور نہ اسے خوشبو ہی لگاؤ کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اٹھائے گا تو وہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔''

[راجع: ١٢٦٥]

١٨٥٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَّاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ: فَأَوْقَصَتْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُمِسُّوهُ طِيبًا وَّلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ، فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا». [راجع: ١٢٦٥]

[1850] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے ہمراہ عرفات میں وقوف کیے ہوئے تھا کہ وہ اپنی اونٹنی سے گر پڑا۔ اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے نہلاؤ اور دو کپڑوں میں کفن دو۔ اسے خوشبو مت لگاؤ۔ نہ اس کا سر ڈھانپو اور نہ اس کو حنوط ہی لگاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ جب قیامت کے دن اسے اٹھائے گا تو یہ تلبیہ کہتا ہوگا۔''

(٢١) بَابُ سُنَّةِ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ

باب: 21-محرم مرجائے تو اس کی تجہیز و تکفین کا کیا طریقہ ہے؟

١٨٥١ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمِسُّوهُ بِطِيبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا».

[راجع: ١٢٦٥]

[1851] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک شخص نبی ﷺ کے ہمراہ (میدان عرفات میں ٹھہرا ہوا) تھا۔ اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی جبکہ وہ احرام کی حالت میں تھا۔ اسی حالت میں وہ مرگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ اسے اس کے دونوں کپڑوں میں کفناؤ۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا سر ہی ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا۔''

(٢٢) بَابُ الْحَجِّ وَالنُّذُورِ عَنِ الْمَيِّتِ، وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ

باب: 22-میت کی طرف سے حج کرنا اور اس کی نذر کو پورا کرنا، نیز مرد، عورت کی طرف سے حج کرسکتا ہے

١٨٥٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ: عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ

[1852] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ جہینہ کی ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میری ماں نے حج کرنے کی نذر مانی تھی مگر اسے

جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ، أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ؟ اقْضُوا اللهَ، فَاللهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ». [انظر: ٦٦٩٩، ٧٣١٥]

حج کیے بغیر موت آ گئی ہے۔ آیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اس کی طرف سے حج کرو۔ مجھے بتاؤ اگر تمھاری ماں کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتی؟ اللہ کا حق بھی ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ لائق ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔''

(٢٣) بَابُ الْحَجِّ عَمَّنْ لَّا يَسْتَطِيعُ الثُّبُوتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ

باب: 23- اس شخص کی طرف سے حج کرنا جو سواری پر نہیں بیٹھ سکتا

١٨٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: أَنَّ امْرَأَةً؛ ح:

[1853] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ حضرت فضل بن عباس ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک خاتون (قبیلۂ خثعم سے حجۃ الوداع کے موقع پر آئی اور کہنے لگی......)

١٨٥٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَّا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَّسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ». [راجع: ١٥١٣]

[1854] حضرت فضل بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر قبیلۂ خثعم کی ایک عورت آئی اور عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی طرف سے اس کے بندوں پر عائد کردہ فریضۂ حج نے میرے باپ کو اس حالت میں پایا ہے کہ وہ بہت بوڑھا ہو چکا ہے اور سواری پر ٹھہر نہیں سکتا۔ اگر میں اس کی طرف سے حج کروں تو ادا ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

(٢٤) بَابُ حَجِّ الْمَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ

باب: 24- عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

١٨٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ

[1855] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت فضل بن عباس ؓ نبی ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلۂ خثعم کی ایک عورت آئی۔ حضرت فضل ؓ اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ ان کی

خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ، فَقَالَتْ: إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. [راجع: ١٥١٣]

طرف دیکھنے لگی تو نبی ﷺ نے حضرت فضل ؓ کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا۔ اس عورت نے عرض کیا کہ اللہ کی طرف سے فریضۂ حج نے میرے باپ کو بایں حالت پایا کہ وہ بہت بوڑھا ہو چکا ہے اور سواری پر نہیں ٹھہر سکتا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں''۔ اور یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔

(٢٥) بَابُ حَجِّ الصِّبْيَانِ

باب: 25- بچوں کا حج کرنا

١٨٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بَعَثَنِي - أَوْ قَدَّمَنِي - النَّبِيُّ ﷺ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ.

[1856] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ مجھے نبی ﷺ نے مزدلفہ سے رات کے وقت ہی سامان وغیرہ کے ہمراہ پہلے بھیج دیا تھا۔

١٨٥٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَلْتُ وَقَدْ نَاهَزْتُ الْحُلُمَ أَسِيرُ عَلَى أَتَانٍ لِي وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي بِمِنًى، حَتَّى سِرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ نَزَلْتُ عَنْهَا فَرَتَعَتْ، فَصَفَفْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَقَالَ يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. [راجع: ٧٦]

[1857] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر آیا جبکہ میں قریب البلوغ تھا۔ رسول اللہ ﷺ منیٰ میں کھڑے نماز پڑھا رہے تھے حتی کہ میں پہلی صف کے ایک حصے کے آگے سے گزر گیا، پھر میں اس سے اترا اور وہ چرنے لگی۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے لوگوں کے ہمراہ صف میں شریک ہو گیا۔ (راویٔ حدیث یونس) نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے: رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے۔

١٨٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: حُجَّ بِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ.

[1858] حضرت سائب بن یزید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرایا گیا جبکہ میں اس وقت سات برس کا تھا۔

١٨٥٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِلسَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، وَكَانَ قَدْ حُجَّ بِهِ فِي ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٦٧١٢، ٧٣٣٠]

[1859] حضرت عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے، انھوں نے حضرت سائب بن یزید ؓ کے متعلق فرمایا: انھیں نبی ﷺ کے سامان سفر (بال بچوں) میں حج کرایا گیا تھا۔

(٢٦) بَابُ حَجِّ النِّسَاءِ

باب: 26- عورتوں کا حج کرنا

١٨٦٠ - وَقَالَ لِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَذِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا، فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ.

[1860] حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر ؓ نے اپنے آخری حج کے وقت نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کو حج کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ انھوں نے ان کے ہمراہ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کو روانہ کیا تھا۔

١٨٦١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ: حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا نَغْزُو أَوْ نُجَاهِدُ مَعَكُمْ؟ فَقَالَ: «لٰكِنَّ أَحْسَنُ الْجِهَادِ وَأَجْمَلُهُ الْحَجُّ، حَجٌّ مَبْرُورٌ». فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَا أَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ١٥٢٠]

[1861] ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے ساتھ مل کر جہاد نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ''لیکن تمھارا اچھا اور خوبصورت جہاد حج مقبول ہے۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے، اس کے بعد میں کبھی حج نہیں چھوڑتی۔

١٨٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ، وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ»، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أُرِيدُ

[1862] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کوئی خاتون اپنے محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور نہ اس کے پاس کوئی مرد ہی آئے جب تک اس کے ساتھ محرم موجود نہ ہو۔'' یہ سن کر ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! میں فلاں فلاں لشکر میں جانا چاہتا ہوں لیکن میری بیوی حج کا ارادہ رکھتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

أَنْ أَخْرُجَ فِي جَيْشِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي تُرِيدُ الْحَجَّ، فَقَالَ: «أُخْرُجْ مَعَهَا». [انظر: ٣٠٠٦، ٣٠٦١، ٥٢٣٣]

''تم اس کے ساتھ حج کے لیے جاؤ۔''

١٨٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ: «مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ»؟ قَالَتْ: أَبُو فُلَانٍ - تَعْنِي زَوْجَهَا - [كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ] حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا، وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَّنَا، قَالَ: «فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَّعِي».

[1863] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ جب حج سے واپس ہوئے تو حضرت ام سنان انصاریہ ؓ سے فرمایا: ''تمھیں حج سے کس بات نے روکا تھا؟'' اس نے عرض کیا کہ فلاں شخص، یعنی اس کے شوہر نے۔ اس کے پاس پانی بھرنے کے لیے دو اونٹ تھے۔ ایک پر وہ خود حج کرنے چلے گئے اور دوسرا زمین سیراب کرنے کے لیے تھا۔ آپ نے فرمایا: ''(اچھا تم عمرہ کرلو) رمضان میں جو عمرہ کرے وہ حج کے برابر ہے۔ یا (فرمایا:) میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہوتا ہے۔''

رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس روایت کو ابن جریج نے عطاء سے بیان کیا۔ انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے۔

وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٧٨٢]

اور عبیداللہ نے عبدالکریم سے روایت کیا، انھوں نے عطاء سے انھوں نے حضرت جابر ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے۔

١٨٦٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَّقَدْ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً، قَالَ: أَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ - أَوْ قَالَ: يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي: «أَنْ لَّا تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَّسِيرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ، وَلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ: الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ: بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ

[1864] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ کے ہمراہ بارہ غزوات میں شریک ہوئے۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے چار باتیں سنی ہیں...... یا (راوی نے کہا کہ) وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے تھے...... جو مجھے بہت اچھی اور بھلی معلوم ہوئیں: ایک یہ کہ کوئی عورت دو دن کا سفر محرم یا خاوند کے بغیر نہ کرے، نیز عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ نہ رکھا جائے، اس کے علاوہ نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے اور آخری بات کہ تین مسجدوں، مسجد حرام، میری مسجد اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی

حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى». [راجع: ٥٨٦]

دوسری مسجد کی طرف رخت سفر نہ باندھا جائے۔

(٢٧) بَابُ مَنْ نَذَرَ الْمَشْيَ إِلَى الْكَعْبَةِ

باب: 27- جو کعبہ تک پیدل جانے کی منت مانے

١٨٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ، قَالَ: «مَا بَالُ هٰذَا؟» قَالُوا: نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ، قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ»، أَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ. [انظر: ٦٧٠١]

[1865] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''اسے کیا ہوا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ اپنی جان کو تکلیف دے رہا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے۔'' آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ سوار ہو کر جائے۔

١٨٦٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ: أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ وَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ﷺ: «لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ»، قَالَ: وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

[1866] حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میری بہن نے بیت اللہ تک پیدل جانے کی نذر مانی اور مجھے حکم دیا کہ نبی ﷺ سے اس کے متعلق سوال کروں، چنانچہ میں نے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو جائے۔'' حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت کرنے والے حضرت ابوالخیر ہیں جو ان سے جدا نہ ہوتے تھے۔ اس کے بعد امام بخاری ؒ نے اس حدیث کی ایک دوسری سند ذکر کی ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

29 - كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ

فضائل مدینہ کا بیان

(١) بَابُ حَرَمِ الْمَدِينَةِ

باب: 1- حرم مدینہ کا بیان

١٨٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِّنْ كَذَا إِلٰى كَذَا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا، وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ». [انظر: ٧٣٠٦]

[1867] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مدینہ فلاں مقام سے فلاں مقام تک حرم ہے، لہٰذا یہاں کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس میں کسی بدعت کا ارتکاب کیا جائے۔ جس نے یہاں کوئی بدعت پیدا کی اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔''

١٨٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَأَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: «يَا بَنِي النَّجَّارِ! ثَامِنُونِي»، فَقَالُوا: لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ، فَأَمَرَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، ثُمَّ بِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ. [راجع: ٢٣٤]

[1868] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے اور مسجد بنانے کا حکم دیا۔ آپ نے فرمایا: ''اے بنونجار! تم مجھ سے زمین کی قیمت وصول کرو۔'' انھوں نے عرض کیا کہ ہم اس کا معاوضہ اللہ تعالیٰ سے وصول کریں گے۔ الغرض آپ نے وہاں مشرکین کی قبریں اکھاڑنے کا حکم دیا تو انھیں کھودا گیا، پھر گڑھوں کو برابر کرنے کا حکم دیا تو انھیں ہموار کر دیا گیا۔ پھر آپ نے کھجوریں کاٹنے کا حکم دیا تو انھیں کاٹ دیا گیا۔ پھر ان تنوں کو مسجد کے قبلے کی طرف قطار میں گاڑ دیا گیا۔

١٨٦٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي»، قَالَ: وَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ: «أَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ! قَدْ خَرَجْتُمْ مِّنَ الْحَرَمِ»، ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ: «بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ». [انظر: ١٨٧٣]

[1869] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مدینہ طیبہ کے دونوں پتھریلے کناروں کا درمیانی حصہ میری زبان سے قابل احترام ٹھہرایا گیا ہے۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ بنو حارثہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: ''اے بنو حارثہ! میرے خیال کے مطابق تم حرم سے باہر ہو۔'' پھر آپ نے توجہ فرمائی تو کہا: ''نہیں، بلکہ تم حرم کے اندر ہو۔''

فائدہ: لابہ سیاہ کنکریوں کی جگہ کو کہتے ہیں۔ اسے حرہ بھی کہا جاتا ہے۔ مدینہ کے مشرق اور مغرب میں یہ مقام واقع ہے۔ ایک کو حرہ شرقیہ اور دوسرے کو حرہ غربیہ کہتے ہیں۔

١٨٧٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَلْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَّا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوٰى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ»، وَقَالَ: «ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ». قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: عَدْلٌ: فِدَاءٌ. [راجع: ١١١]

[1870] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمارے پاس اللہ کی کتاب کے سوا کچھ بھی نہیں، یا پھر یہ صحیفہ جو نبی ﷺ سے منقول ہے۔ (اس میں ہے کہ) ''مدینہ عیر پہاڑ سے فلاں جگہ تک قابل احترام ہے، لہٰذا جو شخص اس میں کوئی نئی بات (بدعت یا دست درازی) کرے گا یا بدعتی کو جگہ دے گا اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی نہ کوئی نفل عبادت قبول ہوگی اور نہ کوئی فرض عبادت۔'' نیز فرمایا: ''مسلمانوں میں پاسِ عہد کی ذمہ داری مشترکہ ہے۔ اب جو کوئی مسلمان کے عہد کو توڑے اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت ہے۔ اس کا کوئی نفل قبول ہوگا نہ فرض۔ اور جو شخص اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے معاہدۂ موالات کرے گا اس پر بھی اللہ کی، فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت ہے۔ اس کی نہ نفل عبادت قبول ہوگی اور نہ فرض عبادت۔'' امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: عدل کے معنی فدیہ کے ہیں۔

(٢) بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ، وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ

باب: 2- مدینہ طیبہ کی فضیلت اور اس کا بیان کہ وہ برے لوگوں کو نکال دے گا

١٨٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى، يَقُولُونَ: يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ، تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ».

[1871] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ایک ایسی بستی میں جانے کا حکم دیا گیا ہے جو دوسری بستیوں کو اپنے اندر جذب کرے گی۔ لوگ اسے یثرب کہتے ہیں، حالانکہ اس کا صحیح نام ''مدینہ'' ہے۔ وہ برے لوگوں کو اس طرح نکال دے گی جیسے بھٹی لوہے کا میل کچیل نکال دیتی ہے۔''

فائدہ: امام نووی ؒ نے لکھا ہے کہ اس حدیث کا مصداق دجال کے وقت ہوگا جب مدینہ سے بہت سے منافقین نکل کر دجال سے مل جائیں گے۔ حافظ ابن حجر ؒ فرماتے ہیں کہ احادیث کے اعتبار سے دونوں زمانے مراد لیے جا سکتے ہیں، نیز یہ ضروری نہیں کہ مدینے سے تمام شریر لوگ نکل جائیں گے بلکہ مطلب یہ ہے کہ مدینہ طیبہ مسلسل ان کی چھانٹی کرتا رہے گا اگرچہ کچھ اس میں رہ بھی جائیں گے، جیسا کہ قرآن میں ہے کہ ''اہل مدینہ میں کچھ ایسے بھی ہیں جو ابھی تک نفاق پر اڑے ہوئے ہیں۔'' یہ بھی ضروری نہیں کہ مدینہ سے جانے والے سب شریر ہوں گے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت معاذ، ابوعبیدہ، ابن مسعود، حضرت طلحہ، زبیر اور حضرت عمار ؓ نے مدینہ طیبہ چھوڑ کر دوسرے شہروں میں اقامت اختیار کر لی تھی، حالانکہ یہ لوگ دینی اعتبار سے افضل تھے۔[1]

(٣) بَابٌ: اَلْمَدِينَةُ طَابَةُ

باب: 3- مدینہ طیبہ کا ایک نام طابہ ہے

١٨٧٢ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ تَبُوكَ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ: «هٰذِهِ طَابَةُ».

[راجع: ١٤٨١]

[1872] حضرت ابوحمید ساعدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تبوک سے واپس مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا ''یہ طابہ، یعنی پاک مقام ہے۔''

1 فتح الباري: 4/114.

(٤) بَابُ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ

١٨٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِينَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ». [راجع: ١٨٦٩]

باب:4- مدینہ طیبہ کے دونوں پتھریلے کنارے

[1873] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اگر میں مدینہ طیبہ میں ہرن چرتے ہوئے دیکھوں تو انھیں ہراساں نہیں کرتا ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ طیبہ کے دونوں پتھریلے کناروں کا درمیانی علاقہ قابل احترام ہے۔''

(٥) بَابُ مَنْ رَّغِبَ عَنِ الْمَدِينَةِ

١٨٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ، لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِ - يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ - وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ، يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوشًا، حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا».

باب:5- جو شخص مدینہ طیبہ سے اعراض کرے

[1874] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم مدینہ کو بہت اچھی حالت میں چھوڑ جاؤ گے۔ وہاں صرف پرندے اور درندے رہ جائیں گے۔ آخر میں قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے مدینہ طیبہ آئیں گے جو اپنی بکریوں کو آوازیں دیں گے۔ وہ مدینہ کو وحشی جانوروں سے بھرا ہوا پائیں گے۔ جب وہ ثنیۃ الوداع پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے۔''

١٨٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الشَّامُ،

[1875] حضرت سفیان بن ابو زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''(جب) یمن فتح ہو گا تو کچھ لوگ اپنے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے آئیں گے۔ اپنے اہل خانہ کو اور جوان کا کہا مانیں گے انھیں سوار کر کے مدینہ طیبہ سے لے جائیں گے، حالانکہ اگر وہ جان لیں تو مدینہ طیبہ ان کے لیے بہتر ہو گا۔ اور (جب) شام فتح ہو گا تو بھی ایک جماعت اپنے اونٹ ہانکتی ہوئی

فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ».

آئے گی۔ اپنے اہل و عیال اور ان کی تابعداری کرنے والوں کو لاد کر لے جائے گی۔ کاش! انھیں معلوم ہوتا کہ مدینہ طیبہ ان کے لیے بہتر ہے۔ (اسی طرح) عراق فتح ہوگا تو بھی کچھ لوگ اپنے جانور ہانکتے آئیں گے، مدینہ طیبہ سے اپنے گھر والوں اور متعلقین کو نکال کر لے جائیں گے۔ کاش! وہ جانتے کہ مدینہ طیبہ ان کے لیے بہتر تھا۔''

(٦) بَابٌ: اَلْإِيمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ

باب:6- ایمان مدینہ طیبہ کی طرف سمٹ آئے گا

١٨٧٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ، كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا».

[1876] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(قیامت کے قریب) ایمان مدینہ کی جانب اس طرح سمٹ کر آجائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ جاتا ہے۔''

فائدہ: قرب قیامت کے وقت ایک ایسا دور بھی آئے گا کہ مدینہ طیبہ کے علاوہ کہیں بھی کوئی مومن نہیں رہے گا۔ حدیث میں ہے کہ مدینہ طیبہ تمام شہروں کے آخر میں تباہی سے دوچار ہوگا، یہ اس لیے کہ اس میں آخر وقت تک ایمان باقی رہے گا۔ واللہ أعلم.

(٧) بَابُ إِثْمِ مَنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ

باب:7- اہل مدینہ سے مکر و فریب کرنے کا گناہ

١٨٧٧ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ جُعَيْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ [هِيَ بِنْتُ سَعْدٍ] قَالَتْ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ، كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ».

[1877] حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جو شخص اہل مدینہ سے فریب و دغا کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔''

(٨) بَابُ آطَامِ الْمَدِينَةِ

باب:8- مدینہ طیبہ کے قلعے

١٨٧٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا

[1878] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى أُطُمٍ مِّنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰى؟ إِنِّي لَأَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ».

انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ مدینہ طیبہ کے قلعوں میں سے کسی قلعے پر چڑھے تو فرمایا: ''کیا تم وہ دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ بے شک میں تمھارے گھروں میں فتنوں کے مقامات اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے بارش کا قطرہ گرنے کی جگہ نظر آتی ہے۔''

تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَّسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. [انظر: ٢٤٦٧، ٣٥٩٧، ٧٠٦٠]

معمر اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے روایت کرنے میں سفیان کی متابعت کی ہے۔

(٩) بَابٌ: لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ

باب:9- مدینہ طیبہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا

١٨٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَّلَكَانِ». [انظر: ٧١٢٥، ٧١٢٦]

[1879] حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مدینہ طیبہ میں دجال کا رعب وخوف داخل نہیں ہوگا۔ اس وقت مدینہ طیبہ کے سات دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پر دو فرشتے پہرہ دیں گے۔''

١٨٨٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلٰى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ، لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ». [انظر: ٥٧٣١، ٧١٣٣]

[1880] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ طیبہ کے دروازوں پر فرشتے پہرہ دیں گے۔ وہاں نہ تو مرض طاعون داخل ہوگا اور نہ دجال ہی آئے گا۔''

١٨٨١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ، لَيْسَ لَهُ مِنْ نِّقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا، ثُمَّ تَرْجُفُ

[1881] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہر شہر میں دجال کا گزر ہوگا مگر مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں نہیں (آئے گا) کیونکہ ان کے تمام راستوں پر فرشتے صف بستہ پہرا دیں گے۔ پھر مدینہ طیبہ اپنے مکینوں کو تین بار خوب زور سے ہلائے گا اور اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو اس سے نکال دے گا۔''

الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ اللهُ كُلَّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ». [انظر: ٧١٢٤، ٧١٣٤، ٧٤٧٣]

١٨٨٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ: «يَأْتِي الدَّجَّالُ - وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ - يَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ، فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَهُ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ: وَاللهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِّنِّي الْيَوْمَ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَقْتُلُهُ، فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ». [انظر: ٧١٣٢]

[1882] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دجال کے متعلق ایک طویل حدیث بیان کی۔ اس حدیث میں یہ بھی فرمایا: ''جب دجال آئے گا تو مدینہ طیبہ سے باہر ایک شوریلی زمین میں ٹھہرے گا کیونکہ اس پر مدینہ طیبہ کے اندر آنا حرام کر دیا گیا ہے۔ پھر اہل مدینہ سے وہ شخص اس کے پاس جائے گا جو اس وقت کے تمام لوگوں سے بہتر ہوگا۔ وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آگاہ کیا تھا۔ دجال کہے گا: بتاؤ! اگر میں اسے قتل کر کے دوبارہ زندہ کر دوں تو کیا تم پھر بھی میرے معاملے میں شک کرو گے؟ لوگ کہیں گے: نہیں، چنانچہ وہ، اس شخص کو قتل کر دے گا اور پھر زندہ کرے گا تو وہ شخص کہے گا: اللہ کی قسم! اب تو میں اور زیادہ تیرے حال سے واقف ہو گیا ہوں۔ دجال کہے گا: میں پھر اسے قتل کرتا ہوں لیکن پھر وہ اس پر قابو نہیں پا سکے گا۔''

فائدہ: دجال میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ کسی کو مار کر دوبارہ زندہ کر سکے کیونکہ احیائے موتیٰ تو اللہ کی صفت ہے لیکن اللہ تعالیٰ اہل ایمان کا امتحان لینے کے لیے دجال کے ہاتھوں یہ کرشمہ ظاہر کرے گا تاکہ اہل ایمان اور منافقین کے درمیان خط امتیاز ثابت ہو، چنانچہ اس کی شعبدہ بازی کو دیکھ کر نادان لوگ اس کی الوہیت کے قائل ہو جائیں گے لیکن سچے اہل ایمان اس سے ذرہ بھر متاثر نہیں ہوں گے بلکہ اس کے کافر دجال ہونے پر ان کا ایمان اور زیادہ بڑھ جائے گا۔ اس حدیث پر کتاب الفتن میں ہم تفصیل سے گفتگو کریں گے۔ باذن اللہ۔

(١٠) بَابٌ: اَلْمَدِينَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ

باب:10- مدینہ طیبہ برے آدمی کو نکال دیتا ہے

١٨٨٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ

[1883] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور

الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُومًا فَقَالَ: أَقِلْنِي، فَأَبَى ثَلَاثَ مِرَارٍ، فَقَالَ: «اَلْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا، وَتُنْصِعُ طَيِّبَهَا». [انظر: ٧٢٠٩، ٧٢١١، ٧٢١٦، ٧٣٢٢]

آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ جب وہ دوسرے دن بخار میں مبتلا ہوا تو آپ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ آپ اپنی بیعت واپس لے لیں۔ آپ ﷺ نے تین دفعہ انکار کرتے ہوئے فرمایا: ''مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے کہ وہ بری چیز کو نکال دیتی ہے اور عمدہ چیز کو خالص کر دیتی ہے۔''

١٨٨٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ: نَقْتُلُهُمْ، وَقَالَتْ فِرْقَةٌ: لَا نَقْتُلُهُمْ. فَنَزَلَتْ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ﴾ [النساء:٨٨] وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ». [انظر: ٤٠٥٠، ٤٥٨٩]

[1884] حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ اُحد کے لیے مدینہ طیبہ سے نکلے، اس دوران آپ کے بعض ساتھی واپس چلے گئے تو کچھ کہنے لگے: ہم انھیں قتل کر دیں گے اور اس کے برعکس چند لوگوں نے کہا: ہم انھیں قتل نہیں کریں گے۔ اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی: ''تمھارا کیا حال ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ بن گئے ہو'' ان حالات میں نبی ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ طیبہ (منافق) آدمیوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے سے زنگار دور کرتی ہے۔''

بَابٌ:

باب: - بلاعنوان

١٨٨٥ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ». تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ.

[1885] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! جتنی برکت تو نے مکہ میں رکھی ہے، اس سے دگنی برکت مدینہ میں کر دے۔'' اس حدیث کو یونس سے بیان کرنے میں عثمان بن عمر نے جریر کی متابعت کی ہے۔

١٨٨٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى

[1886] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سفر سے واپس آتے اور مدینہ طیبہ کی دیواریں دیکھتے تو اس کی محبت کے باعث اپنی سواری کو تیز چلاتے اور اگر کسی

جُدُرَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ، وَإِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا. [راجع: ١٨٠٢]

اور سواری پر سوار ہوتے تو اسے ایڑی لگاتے۔

(١١) بَابُ كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ

باب: 11- مدینہ طیبہ کا ویران کرنا نبی ﷺ کو ناگوار تھا

١٨٨٧ - حَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ، وَقَالَ: «يَا بَنِي سَلِمَةَ! أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ؟» فَأَقَامُوا. [راجع: ٦٥٥]

[1887] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ بنوسلمہ قبیلے نے ارادہ کیا کہ وہ مسجد نبوی کے قریب منتقل ہو جائیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ مدینہ طیبہ کو یوں بے آباد کر دیا جائے۔ آپ نے فرمایا: ''اے بنوسلمہ! کیا تم اپنے نشانات قدم کا ثواب نہیں لینا چاہتے ہو؟'' یہ سن کر بنوسلمہ نقل مکانی سے رک گئے۔

(١٢) بَابٌ:

باب:12-بلاعنوان

١٨٨٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي». [راجع: ١١٩٦]

[1888] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔ اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔''

فائدہ: شارحین نے اس حدیث کے کئی ایک مفہوم بیان کیے ہیں جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں: ٭ رسول اللہ ﷺ کے گھر اور منبر کا درمیانی علاقہ نزول رحمت اور حصول سعادت میں جنت کے باغ کی طرح ہے۔ ٭ اس میں عبادت کرنے سے انسان جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ ٭ مذکورہ مقام بعینہٖ جنت میں منتقل ہو جائے گا۔

١٨٨٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَّبِلَالٌ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ

[1889] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بخار آ گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جب بخار آتا تو یہ شعر پڑھتے:

إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُولُ:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ ... گھر میں اپنے صبح کرتا ہے ایک فرد بشر
وَالْمَوْتُ أَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ ... موت اس کی جوتی کے تسمے سے ہے نزدیک تر

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا جب بخار اتر تا تو باآواز بلند یہ شعر کہتے:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ... کاش! پھر مکہ کی وادی میں رہوں میں ایک رات
بِوَادٍ وَّحَوْلِي إِذْخِرٌ وَّجَلِيلُ ... سب طرف اُگے ہوں وہاں جلیل واذخر نبات
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِّيَاهَ مَجَنَّةٍ ... کاش! پھر دیکھوں میں شامہ، کاش! پھر دیکھوں طفیل
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَّطَفِيلُ ... اور پیوں پانی مجنہ کے جو ہیں آب حیات

قَالَ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ، كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلٰى أَرْضِ الْوَبَاءِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا، وَصَحِّحْهَا لَنَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ».

اے اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف پر تیری لعنت ہو جنھوں نے ہمارے ملک سے ہمیں نکال کر ایک وبائی زمین کی طرف دھکیل دیا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! مدینہ طیبہ کی محبت اس طرح ہمارے دلوں میں ڈال دے جس طرح مکہ سے محبت کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع اور مد میں برکت فرما اور مدینہ کی آب وہوا ہمارے لیے اچھی کر دے اور اس کا بخار جُحفہ کی طرف بھیج دے۔''

قَالَتْ: وَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ أَوْبَأُ أَرْضِ اللهِ، قَالَتْ: فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِي نَجْلًا، تَعْنِي مَاءً آجِنًا. [انظر: ٣٩٢٦، ٥٦٥٤، ٥٦٧٧، ٦٣٧٢]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو وہ اللہ کی زمینوں میں سب سے وبائی زمین تھی اور اس وادئ بطحان میں بدبودار اور بدمزہ پانی بہتا تھا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ مکے سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اس وقت مدینہ طیبہ ایک سخت وبائی آب وہوا کی لپیٹ میں تھا، چنانچہ مدینہ طیبہ میں آنے والے سخت بخار میں مبتلا ہو جاتے۔ رسول اللہ ﷺ کی دعا سے یہ وبا جحفہ منتقل ہوگئی جو اس وقت مشرکین کی بستی تھی اور مدینہ طیبہ نہ صرف آب وہوا بلکہ ہر اعتبار سے جنت کا نمونہ بن گیا الغرض آج مدینہ طیبہ کی ہر بستی بابرکت ہے جس سے ساری دنیا کو فیض پہنچ رہا ہے۔

١٨٩٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ،

[1890] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ، وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ ﷺ.

فرما اور میری موت تیرے (محبوب) رسول اللہ ﷺ کے شہر میں واقع ہو۔

وَقَالَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: نَحْوَهُ، وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصَةَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

(امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کی مختلف اسناد ذکر کی ہیں:) زید بن اسلم اپنی والدہ سے، وہ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے، وہ اپنے باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتی ہیں۔ حضرت ہشام نے حضرت زید سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث بیان کی۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

30 - كِتَابُ الصَّوْمِ

روزوں سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ [البقرة: ١٨٣].

١٨٩١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: «اَلصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا». فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ؟ فَقَالَ: «شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا»، فَقَالَ: أَخْبِرْنِي مَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ، قَالَ: فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ، قَالَ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ، لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَّلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ، أَوْ

باب: 1- رمضان کے روزوں کی فرضیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھے تا کہ تم میں تقویٰ پیدا ہو۔''

[1891] حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس بایں حالت حاضر ہوا کہ اس کے بال پراگندہ تھے۔ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے آگاہ کریں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''پانچ نمازیں مگر تم اپنی خوشی سے نفل ادا کرو تو الگ بات ہے۔'' اس نے عرض کیا: بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ماہِ رمضان کے روزے، ہاں یہ اور بات ہے کہ تم خوشی سے نفلی روزے رکھو۔'' اس نے پھر عرض کیا کہ آپ بتائیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر زکاۃ کس طرح فرض کی ہے؟ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے اسلام کے احکام سے آگاہ فرمایا۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت بخشی ہے! اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو فرض کیا ہے میں اس

أُدْخِلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ». [راجع: ٤٦]

پر کسی چیز کا اضافہ نہیں کروں گا اور نہ اس سے کسی کمی ہی کا مرتکب ہوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ سچ کہتا ہے تو اپنی مراد پالے گا یا جنت میں جائے گا۔''

١٨٩٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِكَ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُّوَافِقَ صَوْمَهُ. [انظر: ٢٠٠٠، ٤٥٠١]

[1892] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے عاشوراء کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی یہ روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشوراء کا روزہ ترک کر دیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ روزہ نہیں رکھتے تھے، البتہ اگر ان کے روزوں کے موافق ہو جاتا تو رکھ لیتے تھے۔

١٨٩٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ: أَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَهُ». [راجع: ١٥٩٢]

[1893] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ قریش زمانۂ جاہلیت میں عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''جو چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔''

(٢) بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ

باب: 2- روزے کی فضیلت

١٨٩٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ، وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ - مَرَّتَيْنِ - وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِّيحِ الْمِسْكِ. يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي، الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا».

[1894] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ ایک ڈھال ہے، لہٰذا روزے دار کو چاہیے کہ وہ نہ تو فحش کلامی کرے اور نہ جاہلوں ہی جیسا کوئی کام کرے۔ ہاں، اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گالی دے تو اس کو دو مرتبہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ بہتر ہے۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) روزہ دار اپنا کھانا، پینا اور اپنی خواہشات میرے لیے چھوڑتا ہے، لہٰذا

[انظر: ١٩٠٤، ٥٩٢٧، ٧٤٩٢، ٧٥٣٨]

روزہ میرے ہی لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔''

(٣) بَابٌ: اَلصَّوْمُ كَفَّارَةٌ

باب:3- روزہ گناہوں کا کفارہ ہے

١٨٩٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا جَامِعٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَنْ يَّحْفَظُ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ». قَالَ: لَيْسَ أَسْأَلُ عَنْ ذِهِ، إِنَّمَا أَسْأَلُ عَنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ. قَالَ حُذَيْفَةُ: وَإِنَّ دُونَ ذٰلِكَ بَابًا مُّغْلَقًا، قَالَ: فَيُفْتَحُ أَوْ يُكْسَرُ؟ قَالَ: يُكْسَرُ، قَالَ: ذَاكَ أَجْدَرُ أَنْ لَّا يُغْلَقَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلْهُ، أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ. [راجع: ٥٢٥]

[1895] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ فتنے کے متعلق نبی ﷺ کی حدیث کسی کو یاد ہے؟ حضرت حذیفہ ؓ نے کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''انسان کے لیے اس کے بال بچے، اس کا مال اور اس کے پڑوسی باعث آزمائش ہیں جس کا کفارہ نماز پڑھنا، روزہ رکھنا اور صدقہ دینا بن جاتا ہے۔'' حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میں اس فتنے کے متعلق نہیں پوچھ رہا ہوں بلکہ مجھے اس فتنے کے بارے میں دریافت کرنا ہے جو سمندر کی طرح موجزن ہوگا۔ حضرت حذیفہ ؓ نے عرض کیا کہ اس فتنے سے پہلے ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر ؓ نے پوچھا: اس دروازے کو کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ عرض کیا: اسے توڑا جائے گا۔ حضرت عمر فاروق ؓ نے فرمایا: پھر تو یہ دروازہ اس لائق ہے کہ قیامت کے دن تک بند نہ ہو۔ ہم نے راویٔ حدیث مسروق سے دریافت کیا: تم ان سے پوچھو کہ آیا حضرت عمر ؓ جانتے تھے کہ وہ دروازہ کون ہے؟ حضرت حذیفہ ؓ نے جواب دیا کہ ہاں، انھیں بخوبی علم تھا جیسے وہ یہ جانتے تھے کہ کل سے پہلے رات کا آنا یقینی ہے۔

(٤) بَابٌ: اَلرَّيَّانُ لِلصَّائِمِينَ

باب:4- ریان روزہ داروں کے لیے ہے

١٨٩٦ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ

[1896] حضرت سہل ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ''ریان'' کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن اس

فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ: اَلرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ». [انظر: ٣٢٥٧]

سے روزہ دار ہی گزریں گے۔ ان کے علاوہ کوئی دوسرا اس میں سے داخل نہیں ہوگا۔ آواز دی جائے گی روزہ دار کہاں ہیں؟ تو وہ اٹھ کھڑے ہوں گے، ان کے سوا کوئی دوسرا اس میں سے داخل نہیں ہوگا۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا، کوئی اور اس میں داخل نہ ہوگا۔"

فائدہ: ریان کے معنی سیرابی کے ہیں۔ چونکہ روزہ دار دنیا میں اللہ کے لیے بھوک اور پیاس برداشت کرتے ہیں، اس لیے انھیں بڑے اعزاز و احترام کے ساتھ اس سیرابی کے دروازے سے گزارا جائے گا اور وہاں سے گزرتے وقت انھیں ایسا مشروب پلایا جائے گا کہ اس کے بعد کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی۔

١٨٩٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ، نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللهِ! هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ». فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ! مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ؛ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ». [انظر: ٢٨٤١، ٣٢١٦، ٣٦٦٦]

[1897] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ کی راہ میں ایک جوڑا خرچ کرے گا تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا، اسے کہا جائے گا: اللہ کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے۔ پھر نمازیوں کو نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور مجاہدین کو جہاد کے دروازے سے آواز دی جائے گی اور روزہ داروں کو باب ریان سے پکارا جائے گا اور صدقہ کرنے والوں کو صدقے کے دروازے سے اندر آنے کی دعوت دی جائے گی۔" حضرت ابو بکر ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، جو شخص ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا اسے تو کوئی ضرورت نہ ہوگی تو کیا کوئی ایسا آدمی ہوگا جسے ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: "ہاں، مجھے امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہوگے۔"

فائدہ: اس حدیث سے قطعی طور پر حضرت ابو بکر ؓ کے جنتی ہونے کا پتہ چلتا ہے بلکہ آپ انبیائے کرام ؑ کے بعد اہل جنت میں سب سے اعلیٰ، افضل اور برتر ہوں گے کہ فرشتے انھیں جنت کے ہر دروازے سے اندر آنے کی دعوت دیں گے۔

(٥) بَابٌ: هَلْ يُقَالُ: رَمَضَانُ، أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ؟ وَمَنْ رَأَى كُلَّهُ وَاسِعًا

باب: 5- رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان اور جس نے دونوں کو جائز خیال کیا

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ». وَقَالَ: «لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ».

نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے رمضان کے روزے رکھے۔'' نیز فرمایا: ''رمضان سے پہلے استقبالی روزے نہ رکھو۔''

١٨٩٨ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ». [انظر: ١٨٩٩، ٣٢٧٧]

[1898] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔''

١٨٩٩ - **وَحَدَّثَنِي** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ». [راجع: ١٨٩٨]

[1899] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے مکمل طور پر کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، نیز شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔''

١٩٠٠ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ».

[1900] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم (شوال کا) چاند دیکھو تو روزہ موقوف کرو۔ اگر مطلع ابر آلود ہو تو اس کے لیے اندازہ کر لو۔''

وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ وَيُونُسُ: لِهِلَالِ رَمَضَانَ. [انظر: ١٩٠٦، ١٩٠٧]

عقیل اور یونس کی روایت میں ''ہلال رمضان'' کے الفاظ ہیں۔

(٦) بَابُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّنِيَّةً

باب: 6- جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی غرض سے نیت کر کے رمضان کے روزے رکھے

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يُبْعَثُونَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ».

حضرت عائشہ ؓ نے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: ''لوگ اپنی نیتوں کے مطابق قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔''

١٩٠١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [راجع: ٣٥]

[1901] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے شب قدر میں ایمان و یقین کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے، اسی طرح جس نے رمضان کا روزہ ایمان و یقین کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت سے رکھا اس کے بھی پہلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

فوائد و مسائل: ① امام بخاری ؒ نے عنوان میں تین الفاظ ذکر فرمائے ہیں: ایمان، احتساب اور نیت، اس کا مطلب یہ ہے کہ آخرت میں اللہ سے اچھا بدلہ لینے کے لیے ضروری ہے کہ دنیا میں ایمان و یقین کے ساتھ نیک عمل کیا جائے، نیز نیت بھی حصول ثواب کی ہو۔ اگر ایمان و یقین کے ساتھ کھانے پینے سے پرہیز کیا لیکن مقصد حصول ثواب نہ تھا بلکہ کسی ڈاکٹر وغیرہ کے کہنے پر پرہیز کیا تو اس کے لیے قیامت کے دن اچھے بدلے کی امید نہیں کی جا سکتی۔ دراصل اعمال میں نیت کا کردار ہوتا ہے، اگر نیت میں اخلاص ہوا تو اللہ کے ہاں اجروثواب کی امید کی جا سکتی ہے۔ کافر دوزخ میں ہمیشہ اس لیے رہے گا کہ اس کی نیت یہ تھی اگر وہ زندہ رہا تو کفر کرتا رہے گا۔ اس نیت بد کی وجہ سے اسے ہمیشہ جہنم میں رکھا جائے گا۔ ② احتساب کے متعلق علامہ خطابی نے لکھا ہے کہ اس سے مراد حصول ثواب کی نیت ہے، یعنی وہ رمضان کا روزہ اس ارادے سے رکھے کہ اسے ثواب حاصل ہوگا۔ اسے بوجھ خیال نہ کرے اور نہ ہی ان کے دنوں کی طوالت کا خیال ذہن میں لائے بلکہ طیب نفس سے اس فریضے کو ادا کرے۔[1] ③ واضح رہے کہ اس حدیث میں ''ما'' ہے جس سے مراد گناہ ہیں وہ جو بھی ہوں، خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ۔ حدیث میں وارد الفاظ کا بھی یہی تقاضا ہے۔ واللہ أعلم.

(٧) بَابٌ: أَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ

باب: 7- نبی ﷺ رمضان میں بہت سخی ہوتے تھے

1 فتح الباري: 4/149.

١٩٠٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ، حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ، يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

[راجع: ٦]

[1902] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خیر کی سخاوت کرنے والے ہوتے تھے۔ اور سب سے زیادہ آپ کی سخاوت ماہِ رمضان میں ہوتی تھی جبکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے آپ کی ملاقات ہوتی تھی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کے ختم ہونے تک ہر رات آپ سے ملاقات کرتے، نبی ﷺ ان سے قرآن مجید کا دور فرماتے، جس وقت آپ سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ملاقات ہوتی تو آپ کھلی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے۔

فائدہ: عربی زبان میں ''جود'' اور ''سخا'' کا فرق یہ ہے کہ سخاوت کرتے وقت انسان اپنے اہل وعیال کا بھی خیال رکھتا ہے جبکہ جود کرتے وقت انسان ان کے خیال سے بالاتر ہوتا ہے۔

(٨) بَابُ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ

باب: 8- جس شخص نے بحالت روزہ جھوٹ بولنا اور فریب کرنا ترک نہ کیا

١٩٠٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَّدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ».

[انظر: ٦٠٥٧]

[1903] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹ اور فریب کاری ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ (روزے کے نام سے) اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔''

(٩) بَابٌ: هَلْ يَقُولُ: إِنِّي صَائِمٌ، إِذَا شُتِمَ

باب: 9- جب کسی روزہ دار کو گالی دی جائے تو کیا جائز ہے کہ وہ کہہ دے: ''میں روزہ دار ہوں''

١٩٠٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

[1904] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ابن آدم کے تمام اعمال اس کے لیے ہیں مگر

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ». [راجع: ١٨٩٤]

روزہ، وہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ ایک ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کسی کا روزے کا دن ہو تو وہ بری باتیں اور شور وغوغا نہ کرے۔ اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو وہ اسے یہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ بہتر ہے۔ روزہ دار کے لیے دو مسرتیں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے: ایک تو روزہ کھولنے کے وقت خوش ہوتا ہے، دوسرے جب وہ اپنے مالک سے ملے گا تو روزے کا ثواب دیکھ کر خوش ہوگا۔''

فائدہ: عبادت کا اظہار مکروہ ہے۔ اسے ہر ممکن انداز سے مخفی رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر اس کے اظہار میں کچھ فائدہ ہو تو اسے ظاہر کر دینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ ریا اور شہرت مقصود نہ ہو۔

(١٠) بَابُ الصَّوْمِ لِمَنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ الْعُزْبَةَ

باب: 10- جس شخص کو (عدم نکاح کی وجہ سے) زنا میں پڑ جانے کا اندیشہ ہو وہ روزہ رکھے

١٩٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ».

[انظر: ٥٠٦٥، ٥٠٦٦]

[1905] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص نکاح کی قدرت رکھتا ہو وہ ضرور شادی کر لے کیونکہ یہ نگاہ کو نیچا کرتی ہے اور بدکاری سے بچاتی ہے اور جو شخص اس کی قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ شہوت کو توڑنے والا ہے۔''

(١١) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا»

باب: 11- فرمان نبوی: ''(رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور (شوال کا) چاند دیکھو تو روزہ موقوف کر دو'' کی وضاحت

وَقَالَ صِلَةُ عَنْ عَمَّارٍ: مَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ

جناب صلہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جس

فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ

نے شک کے دن کا روزہ رکھا اس نے ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔

وضاحت: شک کا دن وہ ہے جس میں ایسے لوگ چاند نظر آنے کی گواہی دیں جن کی عدالت ناقص ہو اور چاند کے متعلق ان کی گواہی غیر معتبر ہو یا لوگوں کی زبان پر چاند دیکھنے کا چرچا ہو مگر انھوں نے خود اسے نہ دیکھا ہو۔ ایسے دن کا روزہ رکھنا حرام ہے۔ واضح رہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھنے کا تعلق انتیس (29) تاریخ سے ہے کیونکہ تیسویں (30) تاریخ کو چاند نظر آئے یا نہ آئے اس دن تو مہینہ پورا ہو ہی جاتا ہے۔ شک کے روزے کا تعلق بھی 29 ویں تاریخ سے ہے، اس لیے کہ 30 ویں تاریخ کو شک وشبہ دور ہو جاتا ہے۔

١٩٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: «لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ». [راجع: ١٩٠٠]

[1906] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کا ذکر کیا اور فرمایا: ''روزہ نہ رکھو حتی کہ چاند دیکھ لو اور اس وقت تک روزے رکھنا بند نہ کرو حتی کہ چاند دیکھ لو۔ پھر اگر تم پر بادل چھا جائے تو اندازہ (کر کے مہینہ پورا) کرو۔''

١٩٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ». [راجع: ١٩٠٠]

[1907] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس رات کا بھی ہوتا ہے، لہٰذا تم چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔''

١٩٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا»، وَخَنَسَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ. [انظر: ١٩١٣، ٥٣٠٢]

[1908] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے، تیسری مرتبہ آپ نے انگوٹھا دبا لیا، یعنی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

١٩٠٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ

[1909] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ...... یا کہا کہ ابو القاسم ﷺ ...... نے

اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ - أَوْ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ -: «صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ».

فرمایا: ''(رمضان کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور (شوال کا) چاند دیکھ کر عید الفطر کرو اور اگر بادل چھایا ہو تو شعبان کی گنتی تیس دن پوری کرو۔''

١٩١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ آلَى مِنْ نِّسَائِهِ شَهْرًا، فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَّعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَّا تَدْخُلَ شَهْرًا، فَقَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَّعِشْرِينَ يَوْمًا». [انظر: ٥٢٠٢]

[1910] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک ماہ کے لیے اپنی بیویوں سے ترک تعلق کی قسم اٹھائی۔ جب انتیس دن گزر گئے تو صبح سویرے یا دوپہر کو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ عرض کیا گیا کہ آپ نے تو ایک ماہ تک ان کے پاس نہ آنے کی قسم اٹھائی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

١٩١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: آلَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نِّسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! آلَيْتَ شَهْرًا، فَقَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ». [راجع: ٣٧٨]

[1911] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک کے لیے اپنی بیویوں سے ترک تعلق کی قسم اٹھائی جبکہ آپ کے پاؤں کو موچ آ گئی تھی۔ آپ اپنے بالاخانہ میں انتیس دن تک اقامت گزیں رہے۔ پھر آپ نیچے اتر آئے تو لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے تو مہینہ بھر کی قسم اٹھائی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

(١٢) بَابٌ: شَهْرَا عِيدٍ لَّا يَنْقُصَانِ

باب: 12- عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ إِسْحَاقُ: وَإِنْ كَانَ نَاقِصًا فَهُوَ تَامٌّ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يَجْتَمِعَانِ، كِلَاهُمَا نَاقِصٌ.

ابو عبداللہ (امام بخاری ؒ) کہتے ہیں کہ حضرت اسحاق بن راہویہ نے فرمایا: اگر یہ دونوں مہینے کم بھی ہوں تو بھی تیس دن کا اجر ملتا ہے۔ محمد بن اسماعیل نے کہا کہ دونوں مہینے ایک سال میں ناقص نہیں ہو سکتے۔

١٩١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْحَاقَ - يَعْنِي ابْنَ سُوَيْدٍ - عَنْ عَبْدِ

[1912] حضرت ابو بکرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''عید کے دونوں

الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ، شَهْرَا عِيدٍ، رَمَضَانُ وَذُو الْحَجَّةِ».

مہینے، یعنی رمضان اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے۔"

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ تعداد ایام کے اعتبار سے کم ہو سکتے ہیں لیکن کمال عبادت میں دونوں کا حکم ایک ہے۔ اگر کسی نے انتیس روزے رکھے تو اسے ثواب تیس روزوں ہی کا ملتا ہے۔ اس کے ثواب کے متعلق کسی کو شک نہیں ہونا چاہیے، اسی طرح وقوف عرفہ میں غلطی ہو جائے تو اس کا حج پورا ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہے۔[1]

(١٣) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ»

باب: 13- ارشاد نبوی: "ہم لکھنا نہیں جانتے اور نہ ہی علم حساب سے ہمیں واقفیت ہے" کی وضاحت

١٩١٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ، اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا»، يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ، وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ. [راجع: ١٩٠٨]

[1913] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "ہم امی لوگ ہیں، حساب کتاب نہیں جانتے۔ مہینہ اس طرح اور کبھی اس طرح ہوتا ہے، یعنی کبھی انتیس دن کا اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے۔"

(١٤) بَابٌ: لَا يَتَقَدَّمُ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ

باب: 14- کوئی شخص رمضان سے ایک یا دو دن پہلے (استقبالی) روزہ نہ رکھے

١٩١٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ

[1914] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے لیکن اگر کوئی شخص اپنے معمول کے روزے رکھتا ہو تو وہ اس دن روزہ رکھ لے۔"

1 فتح الباري: 161/4.

يَصُومُ صَومًا ، فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ» .

فائدہ: ایک شخص سوموار یا جمعرات کا روزہ رکھتا ہے اتفاق سے شعبان کا آخری دن سوموار یا جمعرات ہو تو اس دن کا روزہ رکھنا جائز ہے۔ ٭ کسی کے ذمے قضا کے روزے تھے وہ رمضان سے ایک یا دو دن قبل انھیں رکھ سکتا ہے۔ ٭ کفارے اور نذر کا روزہ بھی ان دنوں رکھا جا سکتا ہے، البتہ رمضان کے روزے کی نیت سے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھنا درست نہیں۔

(١٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ ٱلصِّيَامِ ٱلرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّۗ عَلِمَ ٱللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْۖ فَٱلْـَٔـٰنَ بَـٰشِرُوهُنَّ وَٱبْتَغُوا۟ مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَكُمْ﴾ [البقرة: ١٨٧]

باب: 15- ارشاد باری تعالیٰ: ''تمھارے لیے روزوں کی رات اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے۔ وہ تمھارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔ اللہ نے جان لیا ہے کہ بے شک تم اپنے آپ سے خیانت کرتے تھے، چنانچہ اس نے تم پر توجہ فرمائی اور تمھیں معاف کر دیا، اس لیے اب تم ان سے ہم بستری کر سکتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو تمھارے لیے لکھا ہے اسے تلاش کرو'' کا بیان

١٩١٥ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ. وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا، فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ لَهَا: أَعِنْدَكِ طَعَامٌ؟ قَالَتْ: لَا، وَلٰكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ - وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ - فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ: خَيْبَةً لَّكَ، فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ ٱلصِّيَامِ ٱلرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ﴾ فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا،

[1915] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کے صحابۂ کرام کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی روزے سے ہوتا اور افطار کے وقت وہ افطار کرنے سے پہلے سو جاتا تو پھر باقی رات میں کچھ نہ کھا سکتا اور نہ دوسرے دن، یہاں تک کہ شام ہو جاتی۔ ایک دن قیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ روزے سے تھے، افطار کا وقت آیا تو اپنی اہلیہ کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ تمھارے پاس کچھ کھانا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں لیکن میں کہیں جاتی ہوں اور تمھارے لیے کھانے کا بندوبست کرتی ہوں۔ وہ سارا دن محنت مزدوری کرتے تھے، ان پر نیند غالب آ گئی اور سو گئے۔ پھر جب ان کی اہلیہ آئیں تو انھیں سویا ہوا دیکھ کر کہنے لگیں: ہائے تمھاری محرومی! وہ دوسرے دن دوپہر کے وقت بھوک کے مارے بے ہوش ہو گئے۔ یہ

وَنَزَلَتْ: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ [البقرة: ١٨٧]. [انظر: ٤٥٠٨]

واقعہ نبی ﷺ سے ذکر کیا گیا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ......﴾ ''تمھارے لیے روزوں کی رات اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے۔'' اس پر صحابۂ کرام ؓ بہت خوش ہوئے۔ یہ بھی آیت نازل ہوئی: ﴿وَكُلُوْا وَ اشْرَبُوْا......﴾ ''کھاؤ پیو تا آنکہ شب کی سیاہ دھاری سے سپیدۂ صبح کی دھاری نمایاں نظر آجائے۔''

(١٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ [البقرة: ١٨٧]

باب: 16- ارشاد باری تعالیٰ: ''کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمھیں شب کی سیاہ دھاری سے سپیدۂ سحر کی دھاری نمایاں نظر آنے لگے، پھر روزے کو رات تک پورا کرو'' کی وضاحت

فِيهِ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کے متعلق حضرت براء بن عازب ؓ نے نبی ﷺ سے ایک روایت بیان کی ہے۔

١٩١٦ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ عَمَدْتُ إِلَى عِقَالٍ أَسْوَدَ وَإِلَى عِقَالٍ أَبْيَضَ، فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِينُ لِي، فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «إِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ». [انظر: ٤٥٠٩، ٤٥١٠]

[1916] حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمْ......﴾ ''(کھاؤ اور پیو) یہاں تک کہ تمھارے لیے سفید دھاگا، سیاہ دھاگے سے نمایاں ہو جائے۔'' تو میں نے ایک سیاہ اور ایک سفید رسی لی، پھر ان دونوں کو اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیا اور رات کو اٹھ کر ان کو دیکھتا رہا۔ لیکن مجھے کچھ معلوم نہ ہو سکا، چنانچہ میں صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''سیاہ دھاگا شب کی سیاہی اور سفید دھاگا صبح کی سفیدی ہے۔''

١٩١٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو

[1917] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿وَكُلُوْا وَ اشْرَبُوْا...... مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ﴾ ''کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ سفید دھاگا، سیاہ دھاگے سے نمایاں ہو جائے۔''

حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أُنْزِلَتْ: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ وَلَمْ يَنْزِلْ ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ فَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْأَسْوَدَ، وَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا، فَأَنْزَلَ اللهُ بَعْدُ: ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ فَعَلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ. [انظر: ٤٥١١]

لیکن اس کے بعد ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ کے الفاظ نازل نہیں ہوئے تھے، اس لیے کچھ لوگ جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تو اپنے پاؤں سے سفید اور سیاہ دھاگے باندھ لیتے پھر کھاتے رہتے حتی کہ ان کا رنگ ایک دوسرے سے ممتاز ہو جاتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ کے الفاظ نازل فرمائے تو انھیں پتہ چلا کہ اس سے مراد دن اور رات ہے۔

(١٧) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِّنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ»

باب: 17- ارشاد نبوی: ''بلال کی اذان تمھیں سحری کھانے سے نہ روکے'' کا بیان

١٩١٨، ١٩١٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ».

[1919,1918] حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیا کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم کھاتے پیتے رہا کرو تا آنکہ ابن ام مکتوم اذان دیں کیونکہ وہ اذان نہیں دیتے حتی کہ فجر طلوع ہو جائے۔''

قَالَ الْقَاسِمُ: وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ أَذَانِهِمَا إِلَّا أَنْ يَرْقَى ذَا وَيَنْزِلَ ذَا. [راجع: ٦١٧]

(راویٔ حدیث) حضرت قاسم بن محمد نے کہا کہ ان دونوں کی اذان میں صرف اتنا فرق ہوتا تھا کہ ایک اذان دینے کے لیے اوپر چڑھتا تھا اور دوسرا اذان دے کر اتر رہا ہوتا تھا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سحری کی اذان کہتے تھے، حدیث میں اس اذان کا مقصد بایں الفاظ بیان ہوا ہے کہ تہجد پڑھنے والے گھروں کو لوٹ جائیں اور جو سور ہے ہیں وہ اٹھ کر سحری کا اہتمام کریں، یعنی اس کا نام اذان تہجد نہیں بلکہ اذان سحری ہے۔[1]

1 صحيح ابن خزيمة: 210/4.

(١٨) بَابُ تَعْجِيلِ السَّحُورِ

١٩٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي، ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَتِي أَنْ أُدْرِكَ السَّحُورَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٥٧٧]

باب: 18- سحری کھانے میں جلدی کرنا

[1920] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں اپنے گھر میں سحری کھاتا، پھر جلدی کرتا تاکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز فجر پا سکوں۔

(١٩) بَابُ قَدْرِ كَمْ بَيْنَ السَّحُورِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ؟

١٩٢١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسَّحُورِ؟ قَالَ: قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً. [راجع: ٥٧٥]

باب: 19- سحری اور نماز فجر کے درمیان کتنا وقفہ ہونا چاہیے؟

[1921] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ سحری کھائی، پھر آپ صبح کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ اذان فجر اور سحری کے درمیان کتنا وقت تھا؟ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پچاس آیات کی تلاوت کرنے کے برابر وقفہ تھا۔

(٢٠) بَابُ بَرَكَةِ السَّحُورِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ

لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ وَاصَلُوا وَلَمْ يُذْكَرِ السَّحُورُ.

باب: 20- سحری کھانا باعث برکت ہے واجب نہیں

کیونکہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے وصال کیا اور اس میں سحری کا ذکر نہیں ہے۔

١٩٢٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَاصَلَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَنَهَاهُمْ، قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: «لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي أَظَلُّ أُطْعَمُ وَأُسْقَى». [انظر: ١٩٦٢]

[1922] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دفعہ مسلسل روزے رکھے تو صحابۂ کرام نے بھی آپ کے ہمراہ ”صوم وصال“ کا اہتمام کیا۔ جب انھیں سخت تکلیف ہوئی تو آپ نے انھیں منع فرما دیا۔ انھوں نے عرض کیا: آپ بھی تو پے در پے روزے رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میں تمھاری طرح نہیں ہوں۔ مجھے تو برابر کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔“

١٩٢٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً».

[1923] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہوتی ہے۔''

(٢١) بَابٌ: إِذَا نَوَى بِالنَّهَارِ صَوْمًا

باب: 21- اگر کوئی شخص دن کو روزے کی نیت کرے

وَقَالَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ: كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: عِنْدَكُمْ طَعَامٌ؟ فَإِنْ قُلْنَا: لَا، قَالَ: فَإِنِّي صَائِمٌ يَوْمِي هٰذَا. وَفَعَلَهُ أَبُو طَلْحَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

حضرت ام درداء کہتی ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے: کیا تمھارے پاس کھانا ہے؟ اگر ہم جواب دیتے کہ نہیں، تو فرماتے: تب آج میرا روزہ ہے۔ حضرت ابوطلحہ، ابوہریرہ، ابن عباس اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی ایسا کرنا مروی ہے۔

١٩٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي [عُبَيْدٍ]، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ: «إِنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ أَوْ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلَا يَأْكُلْ». [انظر: ٢٠٠٧، ٧٢٦٥]

[1924] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو عاشوراء کے دن یہ منادی کرنے کے لیے بھیجا: ''آج جس شخص نے کچھ کھا لیا ہے وہ شام تک مزید نہ کھائے، یعنی وہ روزہ مکمل کرے، یا فرمایا: وہ روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ (شام تک کچھ) نہ کھائے۔''

فائدہ: جمہور علماء نے امام بخاری کے اس موقف سے اتفاق نہیں کیا بلکہ انھوں نے کہا ہے کہ فرض روزے کے لیے رات ہی سے نیت کرنا ضروری ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جس نے فجر، یعنی صبح صادق سے پہلے روزے کی پختہ نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں ہے۔''[1] پھر حدیث میں ہے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔[2] البتہ نفل روزے کی زوال سے پہلے بھی نیت کی جا سکتی ہے۔

(٢٢) بَابُ الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا

باب: 22- روزہ دار جب جنابت کی حالت میں صبح کرے

١٩٢٥، ١٩٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ

[1926,1925] حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اور میرے والد حضرت عائشہ

1 سنن أبي داود، الصوم، حديث: 2454. 2 صحيح البخاري، بدء الوحي، حديث: 1.

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَبِي حَتَّى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ: أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَ مَرْوَانَ: أَنَّ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ، وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ أَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ. وَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ: أُقْسِمُ بِاللهِ لَتُقْرِعَنَّ بِهَا أَبَا هُرَيْرَةَ، وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَكَرِهَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قُدِّرَ لَنَا أَنْ نَّجْتَمِعَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَتْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ أَرْضٌ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنِّي ذَاكِرٌ لَّكَ أَمْرًا وَّلَوْلَا مَرْوَانُ أَقْسَمَ عَلَيَّ فِيهِ لَمْ أَذْكُرْهُ لَكَ، فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ: كَذٰلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَّهُوَ أَعْلَمُ. وَقَالَ هَمَّامٌ وَابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْمُرُ بِالْفِطْرِ، وَالْأَوَّلُ أَسْنَدُ. [الحديث: ١٩٢٥، انظر: ١٩٣٠، ١٩٣١؛

[الحديث: ١٩٢٦، انظر: ١٩٣٢]

اور حضرت ام سلمہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دوسری سند کے ساتھ یہ ہے کہ عبدالرحمٰن نے مروان بن حکم کو حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ ؓ کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ بعض اوقات بیویوں کی مقاربت کی وجہ سے صبح تک بحالت جنابت رہتے پھر غسل کرتے اور روزہ رکھ لیتے۔ مروان نے عبدالرحمٰن بن حارث سے کہا کہ میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں، یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ ؓ کو واضح طور پر سنا دو۔ مروان اس وقت مدینہ طیبہ کا گورنر تھا۔ راویٔ حدیث ابو بکر کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن نے اس بات کو پسند نہ کیا، پھر ہم اتفاق سے ذوالحلیفہ میں اکٹھے ہوئے۔ حضرت ابو ہریرہ کی وہاں زمین تھی۔ اس وقت عبدالرحمٰن بن حارث نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے کہا: میں آپ سے ایک بات ذکر کرتا ہوں، اگر اس کے متعلق مروان نے مجھے قسم نہ دی ہوتی تو میں تم سے اس کا ذکر نہ کرتا، چنانچہ انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ ؓ اور ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ کا قول ذکر کیا تو حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا: مجھے فضل بن عباس ؓ نے اس طرح خبر دی تھی اور وہ زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے ایک روایت ہے کہ نبی ﷺ ایسے حالات میں روزہ افطار کر دینے کا حکم دیتے تھے۔ امام بخاری ؒ فرماتے ہیں: اس سلسلے میں پہلی روایت زیادہ مستند ہے۔

فائدہ: تنگیٔ وقت کے پیش نظر جس طرح جنبی آدمی روزہ رکھنے کے بعد غسل کر سکتا ہے اسی طرح حیض ونفاس والی کا خون اگر رات کے وقت رک جائے اور وقت تنگ ہو تو وہ روزہ رکھنے کے بعد غسل کر سکتی ہے۔ اس پر جملہ اہل علم کا اتفاق ہے۔[1]

1. فتح الباري: 190/4.

(٢٣) بَابُ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: يَحْرُمُ عَلَيْهِ فَرْجُهَا.

١٩٢٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ.

وَقَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَأْرَبٌ: حَاجَةٌ. قَالَ طَاوُسٌ: ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ [النور: ٣١]: اَلْأَحْمَقُ، لَا حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ. وَقَالَ جَابِرُ ابْنُ زَيْدٍ: إِنْ نَظَرَ فَأَمْنَى يُتِمُّ صَوْمَهُ. [انظر: ١٩٢٨]

باب: 23- روزہ دار کا اپنی بیوی کے جسم سے جسم لگانا

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ روزہ دار پر بیوی کی شرمگاہ حرام ہے۔

[1927] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں کبھی بوسہ دیتے اور کبھی اپنا بدن میرے بدن سے لگا دیتے مگر وہ اپنی خواہش پر تم سے زیادہ قابو یافتہ تھے۔

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ مأرب سے مراد حاجت ہے، نیز حضرت طاؤس کہتے ہیں کہ ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ سے مراد وہ لوگ جنھیں عورتوں کی خواہش نہیں ہوتی۔ جابر بن زید کہتے ہیں کہ اگر وہ عورت کو دیکھے اور اسے انزال ہو جائے تو وہ روزہ پورا کرے گا۔

(٢٤) بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

١٩٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ ضَحِكَتْ. [راجع: ١٩٢٧]

باب: 24- روزہ دار کا بوسہ دینا

[1928] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں اپنی کسی بیوی کو بوسہ دیتے تھے۔ پھر وہ خود ہی ہنس پڑیں۔

فائدہ: حضرت عائشہ ؓ کے ہنسنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ خود ہی صاحب واقعہ ہیں، حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ ایسے موقع پر ہنس دینا کبھی شرمندگی کی وجہ سے ہوتا ہے کہ اپنے حالات کی خود ہی خبر دے رہی ہیں۔ یاد رہے کہ یہ بات سیدہ عائشہ ؓ سے ان کے بھانجے سیدنا عروہ ؒ بیان کرتے ہیں۔

١٩٢٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: «بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْخَمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي، فَقَالَ: «مَا لَكِ؟ أَنُفِسْتِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَخَلْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّكَانَ يُقَبِّلُهَا وهُوَ صَائِمٌ. [راجع: ٢٩٨]

[1929] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک منقش چادر میں تھی کہ مجھے حیض آنے لگا۔ میں جلدی سے نکل گئی اور حیض کے کپڑے پہن لیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمھیں کیا ہوگیا ہے؟ کیا تمھیں حیض آنے لگا ہے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں، پھر میں آپ کے ساتھ چادر میں داخل ہوگئی، نیز وہ اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کرلیتے۔ اور آپ ان کو بوسہ دیتے، حالانکہ آپ روزے سے ہوتے تھے۔

(٢٥) بَابُ اغْتِسَالِ الصَّائِمِ

باب:25- روزہ دار کا غسل کرنا

وَبَلَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ثَوْبًا فَأَلْقَى عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ. وَدَخَلَ الشَّعْبِيُّ الْحَمَّامَ وَهُوَ صَائِمٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا بَأْسَ أَنْ يَتَطَعَّمَ الْقِدْرَ أَوِ الشَّيْءَ. وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ بِالْمَضْمَضَةِ وَالتَّبَرُّدِ لِلصَّائِمِ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلْيُصْبِحْ دَهِينًا مُتَرَجِّلًا. وَقَالَ أَنَسٌ: إِنَّ لِي أَبْزَنَ أَتَقَحَّمُ فِيهِ وَأَنَا صَائِمٌ، وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ اسْتَاكَ وَهُوَ صَائِمٌ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَسْتَاكُ أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ [وَلَا يَبْلَعُ رِيقَهُ]. وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنِ ازْدَرَدَ رِيقَهُ لَا أَقُولُ: يُفْطِرُ. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَا بَأْسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ، قِيلَ: لَهُ طَعْمٌ، قَالَ: وَالْمَاءُ لَهُ طَعْمٌ وَّأَنْتَ تَمَضْمَضُ بِهِ. وَلَمْ يَرَ أَنَسٌ وَّالْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا.

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے اپنا کپڑا تر کیا اور اسے روزے کی حالت میں خود پر ڈال لیا۔ امام شعبی بحالت روزہ حمام میں داخل ہوئے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: ہنڈیا یا کوئی چیز چکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ حسن بصری نے کہا: روزہ دار کے لیے کلی کرنا اور ٹھنڈک لینا جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بحالت روزہ ہو تو تیل لگا سکتا ہے اور کنگھی بھی کرسکتا ہے۔ حضرت انس ؓ نے فرمایا: میرا ایک حوض ہے، اس میں بحالت روزہ غوطہ زن ہوتا ہوں۔ نبی ﷺ سے ذکر کیا جاتا ہے کہ آپ نے روزے کی حالت میں مسواک کی۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: دن کے پہلے اور آخری حصے میں مسواک کرسکتا ہے لیکن اپنے تھوک کو نہ نگلے۔ حضرت عطاء نے کہا: اگر کسی نے تھوک نگلا تو میں نہیں کہتا کہ اس نے روزہ افطار کردیا۔ حضرت ابن سیرین نے کہا: تازہ مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ان سے عرض کیا گیا: مسواک کا ذائقہ ہوتا ہے۔ انھوں نے فرمایا: پانی کا بھی ذائقہ ہوتا ہے،

حالانکہ تم اس سے کلی کرتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت حسن بصری اور حضرت ابراہیم نخعی روزہ دار کے لیے سرمہ لگانے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

١٩٣٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ وَأَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ. [راجع: ١٩٢٥]

[1930] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو رمضان المبارک میں احتلام کے بغیر صبح کے وقت غسل کرنے کی ضرورت ہوتی تو آپ غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔

١٩٣١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: كُنْتُ أَنَا وَأَبِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَشْهَدُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنْ كَانَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ، ثُمَّ يَصُومُهُ. [راجع: ١٩٢٥]

[1931] حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اور میرے والد گرامی حضرت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے تو انھوں نے فرمایا: میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ احتلام کے بغیر، جماع سے بحالت جنابت صبح کرتے پھر روزہ رکھتے۔

١٩٣٢ - ثُمَّ دَخَلْنَا عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ. [راجع: ١٩٢٦]

[1932] پھر ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انھوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

(٢٦) بَابُ الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا

باب:26- روزہ دار اگر بھول کر کھا پی لے

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ فِي حَلْقِهِ لَا بَأْسَ بِهِ إِنْ لَّمْ يَمْلِكْ. وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ دَخَلَ حَلْقَهُ الذُّبَابُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ. وَقَالَ الْحَسَنُ وَمُجَاهِدٌ: إِنْ جَامَعَ نَاسِيًا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ.

حضرت عطاء نے کہا: اگر ناک میں پانی ڈالا اور پانی حلق میں اتر گیا، اگر وہ اسے واپس کرنے پر قادر نہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ حسن بصری نے کہا: اگر روزے دار کے حلق میں مکھی چلی گئی تو کوئی حرج نہیں۔ حسن بصری اور امام مجاہد نے کہا: اگر بھول کر بیوی سے جماع کر لیا تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

١٩٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ». [انظر: ٦٦٦٩]

[1933] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص بھول کر کھا پی لے تو وہ اپنے روزے کو پورا کرے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کھلایا پلایا ہے۔''

(٢٧) بَابُ سِوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ لِلصَّائِمِ

باب: 27- روزہ دار کے لیے تازہ اور خشک مسواک استعمال کرنا

وَيُذْكَرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا أُحْصِي أَوْ أَعُدُّ.

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے بے شمار دفعہ نبی ﷺ کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ». وَيُرْوَى نَحْوُهُ عَنْ جَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَلَمْ يَخُصَّ الصَّائِمَ مِنْ غَيْرِهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت کے لیے گراں خیال نہ کرتا تو انھیں ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔'' اسی طرح کی روایت حضرت جابر اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما بھی نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ اس میں روزہ دار اور غیر روزہ دار کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔

وَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ».

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مسواک منہ کو صاف رکھنے کا باعث اور رب کو خوش رکھنے کا ذریعہ ہے۔''

وَقَالَ عَطَاءٌ وَّقَتَادَةُ: يَبْتَلِعُ رِيقَهُ.

حضرت عطاء اور قتادہ نے کہا کہ روزہ دار اپنا تھوک نگل سکتا ہے۔

١٩٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُمْرَانَ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ

[1934] حضرت حمران سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر تین تین بار پانی بہایا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ اس کے بعد تین بار چہرہ دھویا۔ پھر دایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا، پھر بایاں ہاتھ کہنی تک تین

غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[راجع: ١٥٩]

بار دھویا۔ اس کے بعد سر کا مسح کیا۔ پھر دایاں پاؤں تین بار اس کے بعد بایاں پاؤں تین بار دھویا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اور فرمایا: ''جس نے میرے وضو جیسا وضو کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور دل میں کوئی خیال نہ لایا تو اس کے پچھلے سب گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

(٢٨) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرِهِ الْمَاءَ»، وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهِ

باب: 28- ارشاد نبوی: ''جب وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے'' کی وضاحت' نیز اس میں روزہ دار اور غیر روزہ دار کی کوئی تخصیص نہیں

وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ بِالسَّعُوطِ لِلصَّائِمِ إِنْ لَّمْ يَصِلْ إِلٰى حَلْقِهِ، وَيَكْتَحِلُ. وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ تَمَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِي فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضُرُّهُ إِنْ لَّمْ يَزْدَرِدْ رِيقَهُ، وَمَاذَا بَقِيَ فِي فِيهِ، وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيقَ الْعِلْكِ لَا أَقُولُ: إِنَّهُ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُنْهٰى عَنْهُ، فَإِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ حَلْقَهُ لَا بَأْسَ لِأَنَّهُ لَمْ يَمْلِكْ.

حسن بصری نے کہا: روزہ دار کے لیے ناک میں دوائی ڈالنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ وہ اس کے حلق میں نہ پہنچے، نیز وہ سرمہ بھی لگا سکتا ہے۔ حضرت عطاء نے کہا: اگر کلی کی پھر منہ میں جو کچھ پانی تھا اسے باہر پھینک دیا تو تھوک اور باقی ماندہ پانی کو نگلنے میں کوئی حرج نہیں۔ روزہ دار مصطگی نہ چبائے، اگر مصطگی (گوند) کا تھوک نگل جائے تو میں نہیں کہوں گا کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا لیکن اس سے اسے منع کیا جائے۔ اگر ناک میں پانی ڈالے اور وہ حلق میں چلا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ اسے واپس لانے پر قادر نہیں تھا۔

(٢٩) بَابٌ: إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ

باب: 29- جب رمضان میں بیوی سے جماع کرے (تو اس کا کیا حکم ہے؟)

وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ: «مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَّمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ وَّلَا مَرَضٍ، لَمْ

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مرفوع روایت ہے: ''جس نے رمضان میں کسی عذر اور بیماری کے بغیر روزہ چھوڑ دیا

يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ». وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَالشَّعْبِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَإِبْرَاهِيمُ، وَقَتَادَةُ، وَحَمَّادٌ: يَقْضِي يَوْمًا مَّكَانَهُ.

اگر وہ ساری زندگی روزے رکھتا رہے پھر بھی اس کی فضیلت کو نہیں پا سکتا۔" حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی یہی کہا ہے۔ حضرت سعید بن مسیب، امام شعبی، سعید بن جبیر، ابراہیم نخعی، قتادہ اور حماد رحمہم اللہ نے کہا ہے کہ اس کے بجائے ایک دن ایک روزہ بطور قضا رکھے۔

١٩٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ يَزِيدَ ابْنَ هَارُونَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ احْتَرَقَ، قَالَ: «مَا لَكَ؟» قَالَ: أَصَبْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ، فَقَالَ: «أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ؟» قَالَ: أَنَا، قَالَ: «تَصَدَّقْ بِهٰذَا». [انظر: ٦٨٢٢]

[1935] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ وہ جل گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: "تجھے کیا ہوا ہے؟" اس نے عرض کیا کہ میں نے رمضان میں (دن کے وقت) بیوی سے صحبت کر لی ہے۔ نبی ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک تھیلا آیا جسے عرق کہا جاتا تھا، آپ نے فرمایا: "جلنے والا کہاں ہے؟" اس نے کہا کہ میں ادھر ہوں۔ آپ نے فرمایا: "اسے صدقہ کر دو۔"

فائدہ: جلنے کا مطلب یہ ہے کہ اس گناہ کی بنا پر وہ قیامت کے دن آگ میں جلے گا۔

(٣٠) بَابٌ: إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ

باب: 30- جب کوئی رمضان میں جماع کرے اور اس کے پاس (کفارے کے لیے) کچھ نہ ہو، اسے صدقہ ملے تو اس سے کفارہ دے

١٩٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكْتُ، قَالَ: «مَا لَكَ؟» قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ،

[1936] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک شخص نے آ کر عرض کیا: اللہ کے رسول! میں برباد ہو گیا ہوں۔ آپ نے پوچھا: "کیا ہوا؟" اس نے عرض کیا: میں نے بحالت روزہ اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: "کیا تجھے کوئی غلام میسر ہے کہ تو اسے

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَكَثَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ - وَالْعَرَقُ: اَلْمِكْتَلُ - قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ؟» فَقَالَ: أَنَا، قَالَ: «خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ»، فَقَالَ الرَّجُلُ: عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَوَاللهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا - يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ - أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ». [انظر: ١٩٣٧، ٢٦٠٠، ٥٣٦٨، ٦٠٨٧، ٦١٦٤، ٦٧٠٩، ٦٧١٠، ٦٧١١، ٦٨٢٦]

آزاد کر دے؟'' اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہے؟'' اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟'' اس نے عرض کیا: نہیں۔ حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ پھر وہ نبی ﷺ کے پاس ٹھہرا رہا، ہم سب بھی اسی طرح بیٹھے تھے کہ نبی ﷺ کے پاس کھجوروں سے بھرا ہوا عرق لایا گیا...... عرق بڑے ٹوکرے کو کہتے ہیں...... آپ نے فرمایا: ''سائل کہاں ہے؟'' اس نے عرض کیا: میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ لو اور اسے خیرات کر دو۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! خیرات تو اس پر کروں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو، اللہ کی قسم! مدینہ کے دوطرفہ پتھریلے کناروں میں کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں۔ یہ سن کر نبی ﷺ اتنا ہنسے کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے، پھر آپ نے فرمایا: ''اچھا اسے اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔''

(٣١) بَابُ الْمُجَامِعِ فِي رَمَضَانَ، هَلْ يُطْعِمُ أَهْلَهُ مِنَ الْكَفَّارَةِ إِذَا كَانُوا مَحَاوِيجَ؟

باب: 31- کیا رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کرنے والا کفارہ اپنے اہل خانہ کو کھلا سکتا ہے جبکہ وہ زیادہ محتاج ہوں

١٩٣٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ الْأَخِرَ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: «أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «أَفَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهِ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟» قَالَ: لَا،

[1937] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اس بدنصیب نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم غلام آزاد کرنے کی طاقت رکھتے ہو؟'' اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو پے در پے دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہے؟'' اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس اتنا کھانا ہے جو تو ساٹھ مسکینوں کو کھلا سکے؟'' اس نے کہا: نہیں۔

قَالَ: فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، وَهُوَ الزَّبِيلُ، قَالَ: «أَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ»، قَالَ: عَلٰى أَحْوَجَ مِنَّا؟ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا، قَالَ: «فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ». [راجع: ١٩٣٦]

راوی کہتا ہے کہ نبی ﷺ کے پاس عرق لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں ...... عرق، زنبیل (ٹوکرے) کو کہتے ہیں...... آپ نے فرمایا: ''یہ اپنی طرف سے کسی کو کھلا دو۔'' اس نے عرض کیا کہ ہم سے جو زیادہ محتاج ہو اسے کھلاؤں؟ مدینہ طیبہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان کوئی ایسا گھر نہیں جو ہم سے زیادہ محتاج ہو۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔''

(٣٢) بَابُ الْحِجَامَةِ وَالْقَيْءِ لِلصَّائِمِ

باب: 32- روزہ دار کے لیے سینگی لگانا یا اسے قے آنا

وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ سَلَّامٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ ابْنِ ثَوْبَانَ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِذَا قَاءَ فَلَا يُفْطِرُ، إِنَّمَا يُخْرِجُ وَلَا يُولِجُ. وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ يُفْطِرُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّعِكْرِمَةُ: اَلصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ تَرَكَهُ، فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ. وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسٰى لَيْلًا. وَيُذْكَرُ عَنْ سَعْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهُمُ احْتَجَمُوا صِيَامًا. وَقَالَ بُكَيْرٌ، عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ: كُنَّا نَحْتَجِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَا نُنْهٰى. وَيُرْوٰى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مَّرْفُوعًا: «أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ». وَقَالَ لِي عَيَّاشٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ، قِيلَ لَهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ أَعْلَمُ.

حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا کہ جب کوئی قے کرے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ وہ باہر نکالتا ہے کچھ داخل نہیں کرتا۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے منقول ہے کہ اس کا روزہ جاتا رہتا ہے۔ لیکن پہلی بات ہی صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ اور حضرت عکرمہ ؒ کہتے ہیں کہ روزہ اس چیز سے ٹوٹتا ہے جو داخل ہو اور اس سے نہیں جاتا جو خارج ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ روزے کی حالت میں سینگی لگواتے تھے، پھر انھوں نے اس عمل کو ترک کر دیا اور رات کے وقت سینگی لگوانا شروع کر دی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ نے بھی رات کے وقت پچھنے لگوائے۔ حضرت سعد، حضرت زید بن ارقم اور حضرت ام سلمہ ؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے بحالت روزہ پچھنے لگوائے۔ ام علقمہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ کی موجودگی میں ہم پچھنے لگواتے تھے لیکن وہ ہمیں منع نہیں فرماتی تھیں۔ حسن بصری نے کئی ایک حضرات سے مرفوع روایت بیان کی ہے: ''سینگی لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ جاتا رہتا ہے۔'' عیاش نے بیان کیا، انھیں عبدالاعلی نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں یونس نے حسن

بصری سے اس جیسی خبر دی ہے۔ ان سے کہا گیا کہ یہ نبی ﷺ سے مروی ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: جی ہاں، پھر کہا: اللہ ہی زیادہ جانتا ہے۔

١٩٣٨ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ. [راجع: ١٨٣٥]

[1938] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حالت احرام اور حالت روزہ میں پچھنے لگوائے۔

١٩٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ. [راجع: ١٨٣٥]

[1939] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے بحالت روزہ سینگی لگوائی۔

١٩٤٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ. وَزَادَ شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ.

[1940] ثابت بنانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت انس بن مالک ؓ سے سوال کیا گیا: آیا آپ روزے دار کے لیے پچھنے لگوانے کو مکروہ خیال کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: نہیں، لیکن کمزوری کے باعث اسے مکروہ جانتے ہیں۔ (راویٔ حدیث) شبابہ نے حضرت شعبہ کے حوالے سے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں (تم اسے مکروہ جانتے تھے؟)

فائدہ: امام بخاری ؒ کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ سینگی سے روزہ ٹوٹنے کی روایات منسوخ ہیں کیونکہ فتح مکہ کے وقت ایک شخص روزے کی حالت میں سینگی لگوار ہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان دونوں کا روزہ جاتا رہا۔'' اور ابن عباس ؓ کی حدیث حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمائی اور یہ دس ہجری کا واقعہ ہے جبکہ مکہ آٹھ ہجری میں فتح ہوا۔ یہ ایک اصول ہے کہ مؤخر حدیث مقدم کے لیے ناسخ ہوتی ہے، نیز ابن عباس کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں سینگی لگوائی۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔[1]

(٣٣) بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِفْطَارِ

باب: 33- سفر میں روزہ رکھنا یا چھوڑنا

1 فتح الباري: 226/4.

١٩٤١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ: سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ: «اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِي»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اَلشَّمْسَ، قَالَ: «اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِي» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اَلشَّمْسَ، قَالَ: «اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِي»، فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ رَمٰى بِيَدِهِ هٰهُنَا، ثُمَّ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ».

[1941] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ (شام کے وقت) آپ نے ایک شخص سے فرمایا: ''اتر کر میرے لیے ستو تیار کر۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ابھی تو آفتاب کی روشنی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اتر کر میرے لیے ستو گھول۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ابھی تک سورج کی روشنی باقی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اتر کر میرے لیے ستو تیار کر۔'' چنانچہ وہ اترا اور آپ کے لیے ستو تیار کیے۔ آپ نے انھیں نوش کیا، پھر اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: ''جب ادھر سے رات کا اندھیرا شروع ہو جائے تو روزہ دار کو روزہ افطار کرنا چاہیے۔''

تَابَعَهُ جَرِيرٌ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ. [انظر: ١٩٥٥، ١٩٥٦، ١٩٥٨، ٥٢٩٧]

جریر اور ابوبکر بن عیاش نے ابو اسحاق سے روایت کرنے میں سفیان کی متابعت کی ہے۔ وہ ابن ابی اوفی ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھا۔

١٩٤٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ. [انظر: ١٩٤٣]

[1942] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں پے در پے روزے رکھتا ہوں۔

١٩٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ حَمْزَةَ ابْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ - وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ - فَقَالَ: «إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ». [راجع: ١٩٤٢]

[1943] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی ؓ نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ میں سفر میں روزہ رکھ لوں؟ اور وہ بہت روزے رکھا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''(تمھاری مرضی ہے) چاہو تو رکھ لو چاہو تو چھوڑ دو۔''

(٣٤) بَابٌ: إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِّنْ رَّمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ

١٩٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ، فَلَمَّا بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَالْكَدِيدُ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ. [انظر: ١٩٤٨، ٢٩٥٣، ٤٢٧٥، ٤٢٧٦، ٤٢٧٧، ٤٢٧٨، ٤٢٧٩]

باب: 34- جب رمضان میں چند ایام روزے رکھے، پھر سفر کرے

[1944] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اس وقت آپ روزے سے تھے۔ جب مقام کدید پہنچے تو آپ نے وہاں روزہ چھوڑ دیا۔ تب لوگوں نے بھی روزہ افطار کر دیا۔

ابوعبداللہ (امام بخاری) ؒ نے فرمایا: کدید، عسفان اور قدید کے درمیان ایک چشمے کا نام ہے۔

(٣٥) بَابٌ:

١٩٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ، حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنِ رَوَاحَةَ.

باب: 35- بلاعنوان

[1945] حضرت ابو درداء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے۔ گرمی اس قدر سخت تھی کہ اس کی شدت سے آدمی اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیتا تھا۔ اس وجہ سے ہم میں سے کوئی شخص بھی روزے سے نہ تھا۔ صرف رسول اللہ ﷺ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ روزے دار تھے۔

(٣٦) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَنْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ: «لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ»

١٩٤٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا

باب: 36- نبی ﷺ کا اس شخص کے متعلق ارشاد گرامی جس پر سخت گرمی کی وجہ سے سایہ کیا گیا تھا: ”دوران سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔“

[1946] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے،

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأٰى زِحَامًا وَّرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» فَقَالُوا: صَائِمٌ، فَقَالَ: «لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ».

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دوران سفر ایک ہجوم دیکھا، اس میں ایک آدمی نظر آیا جس پر سایہ کیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: یہ شخص روزہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا: ''(ایسے حالات میں) دوران سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔''

(٣٧) بَابٌ: لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ

باب: 37- صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی دوران سفر میں کسی پر روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کی وجہ سے عیب نہیں لگاتا تھا

١٩٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

[1947] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے، روزہ رکھنے والا، ترک کرنے والے پر اور چھوڑنے والا روزے دار پر عیب نہیں لگاتا تھا۔

(٣٨) بَابُ مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ

باب: 38- جس نے دوران سفر میں روزہ افطار کیا تاکہ لوگ اسے دیکھیں

١٩٤٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلٰى يَدِهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ، وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ. وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَدْ صَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ. [راجع: ١٩٤٤]

[1948] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے، آپ نے روزہ رکھا حتی کہ جب مقام عسفان پہنچے تو پانی منگوایا، اسے اپنے ہاتھوں کی طرف اٹھایا تاکہ لوگوں کو دکھائیں، پھر آپ نے روزہ افطار کر دیا، تا آنکہ آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ یہ سفر دوران رمضان کا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا اور افطار بھی کیا، اب جو چاہے (دوران سفر میں) روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔

(٣٩) بَابٌ: ﴿وَعَلَى ٱلَّذِينَ يُطِيقُونَهُۥ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ [البقرة: ١٨٤]

باب: 39- (ارشاد باری تعالیٰ): ''اور ان لوگوں پر جو اس کی طاقت رکھتے ہیں فدیہ ہے جو ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے'' کا بیان

قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَسَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ: نَسَخَتْهَا: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ فِيهِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ [البقرة: ١٨٥]

حضرت ابن عمر اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ مذکورہ آیت کو درج ذیل آیت نے منسوخ کر دیا ہے: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ ...... لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ ''ماہِ رمضان وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے...... تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔''

وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ: نَزَلَ رَمَضَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَكَانَ مَنْ أَطْعَمَ كُلَّ يَوْمٍ مِّسْكِينًا تَرَكَ الصَّوْمَ مِمَّنْ يُطِيقُهُ، وَرُخِّصَ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ فَنَسَخَتْهَا: ﴿وَأَن تَصُومُواْ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ فَأُمِرُوا بِالصَّوْمِ.

ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ہم سے بیان کیا کہ جب رمضان کے روزے رکھنے کا حکم نازل ہوا تو لوگوں پر بہت شاق (گراں) گزرے۔ ان میں جو صاحب حیثیت ہوتا وہ ہر روز کسی مسکین کو کھانا کھلا کر روزہ ترک کر دیتا۔ اس کی انھیں رخصت تھی۔ پھر اسے آیت: ﴿وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ ''روزے رکھنا تمھارے لیے بہتر ہے'' سے منسوخ کر دیا گیا اور انھیں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

١٩٤٩ - حَدَّثَنَا [عَيَّاشٌ]: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَرَأَ (فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ) قَالَ: هِيَ مَنْسُوخَةٌ. [انظر: ٤٥٠٦]

[1949] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے [فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ] پڑھا اور فرمایا کہ یہ آیت منسوخ ہے۔

(٤٠) بَابٌ: مَتَى يُقْضَى قَضَاءُ رَمَضَانَ؟

باب: 40- رمضان کے قضا شدہ روزے کب رکھے جائیں؟

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا بَأْسَ أَنْ يُفَرَّقَ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي صَوْمِ الْعَشْرِ: لَا يَصْلُحُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قضا شدہ روزوں کو متفرق طور پر رکھنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾ ''دوسرے دنوں

حَتَّى يَبْدَأَ بِرَمَضَانَ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِذَا فَرَّطَ حَتَّى جَاءَ رَمَضَانُ آخَرُ يَصُومُهُمَا. وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ إِطْعَامًا. وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُرْسَلًا، وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ يُطْعِمُ، وَلَمْ يَذْكُرِ اللهُ تَعَالَى الْإِطْعَامَ إِنَّمَا قَالَ: ﴿فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾.

سے گنتی پوری کرلو۔" حضرت سعید بن میتب نے ذوالحجہ کے دس روزوں کے متعلق فرمایا کہ رمضان کے فوت شدہ روزوں کی قضا سے پہلے انھیں رکھنا اچھا نہیں۔ ابراہیم نخعی نے کہا: اگر فوت شدہ روزوں کے متعلق اس قدر کوتاہی کی کہ دوسرا رمضان آ گیا تو وہ قضا اور ادا کے دونوں روزے رکھے، اس کے ذمے فدیہ وغیرہ نہیں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرسل اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث منقول ہے کہ وہ فدیہ بھی دے۔ لیکن قرآن مجید میں فوت شدہ روزوں کے متعلق فدیے کا ذکر نہیں ہے۔ اس میں تو صرف یہ ہے کہ وہ دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے۔

١٩٥٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ.

قَالَ يَحْيَى: اَلشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ، أَوْ بِالنَّبِيِّ ﷺ.

[1950] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ مجھ پر رمضان کے فوت شدہ روزے ہوتے اور میں شعبان کے مہینے کے علاوہ انھیں قضا نہ کرسکتی تھی۔

(راوئ حدیث) یحییٰ نے کہا کہ نبی ﷺ کی خدمت میں مشغول ہونے کی وجہ سے انھیں قضا کرنے کا وقت نہیں ملتا تھا۔

(٤١) بَابُ الْحَائِضِ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَالصَّلَاةَ

باب: 41- حائضہ روزے اور نماز چھوڑ دے

وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ: إِنَّ السُّنَنَ وَوُجُوهَ الْحَقِّ لَتَأْتِي كَثِيرًا عَلَى خِلَافِ الرَّأْيِ، فَمَا يَجِدُ الْمُسْلِمُونَ بُدًّا مِّنَ اتِّبَاعِهَا، مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ.

حضرت ابوزناد فرماتے ہیں کہ اکثر احکام شرعیہ اور امور حق خلاف عقل ہیں، مسلمانوں کو ان کی اتباع ضروری ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ حائضہ، فوت شدہ روزہ تو رکھے لیکن ان ایام میں ترک کردہ نمازیں نہ پڑھے۔

١٩٥١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟ فَذٰلِكَ

[1951] حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ عورت کو جب حیض آتا ہے تو وہ نمازیں نہیں پڑھتی اور نہ روزے ہی رکھتی ہے، یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔"

مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا». [راجع: ٣٠٤]

(٤٢) بَابُ مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ

باب : 42- اگر کوئی مرجائے اور اس کے ذمے روزے ہوں؟

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ صَامَ عَنْهُ ثَلَاثُونَ رَجُلًا يَّوْمًا وَّاحِدًا جَازَ.

حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر میت کی طرف سے تیس آدمی ایک ہی دن روزہ رکھ لیں تو جائز ہے۔

١٩٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ».

[1952] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مر جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھے۔''

تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو، وَرَوَاهُ يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ.

ابن وہب نے عمرو بن حارث سے بیان کرنے میں موسیٰ بن اعین کی متابعت کی ہے۔ اور یحییٰ بن ایوب نے بھی اس حدیث کو ابن ابی جعفر سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: حدیث میں عَلَيْهِ صِيَامٌ سے مراد نفل روزے نہیں بلکہ ایسے روزے ہیں جو اس پر فرض ہوں، مثلاً: * رمضان کے روزے۔ * نذر کے روزے۔ * کفارے کے روزے۔ اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے فرض روزے ہوں تو اس کے وارث کو ان روزوں کا اہتمام کرنا ہوگا۔

١٩٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، فَأَقْضِيهِ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ»، «فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُّقْضَى». قَالَ سُلَيْمَانُ: فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ: وَنَحْنُ جَمِيعًا جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ،

[1953] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس کے ذمے ایک ماہ کے روزے تھے، کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، کیونکہ اللہ کا قرض ادائیگی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی کے ایک طریق میں ہے: ایک عورت نے نبی ﷺ سے کہا: میری بہن فوت ہو گئی ہے۔ ایک دوسرے طریق میں ہے کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے کہا: میری

قَالَا : سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَّذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّيَذْكُرُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ وَمُسْلِمِ الْبَطِينِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَّمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ. وَقَالَ يَحْيٰى وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُّسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ. وَقَالَ أَبُو حَرِيزٍ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ: مَاتَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا.

ماں فوت ہوگئی ہے۔ ایک طریق کے الفاظ میں ہے کہ میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمے نذر کے روزے تھے۔ ایک طریق میں ہے میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمے پندرہ دنوں کے روزے تھے۔

(٤٣) بَابٌ: مَتٰى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ؟

باب: 43- روزہ دار کو اپنا روزہ کس وقت افطار کرنا چاہیے؟

وَأَفْطَرَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حِينَ غَابَ قُرْصُ الشَّمْسِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے روزہ اس وقت افطار کیا جب سورج کی ٹکیہ غروب ہوگئی۔

١٩٥٤ - **حَدَّثَنَا** الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَاهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ».

[1954] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ادھر سے رات آجائے اور ادھر سے دن چلا جائے، نیز سورج غروب ہوجائے تو روزہ دار اپنا روزہ افطار کردے۔''

١٩٥٥ - **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى

[1955] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ وَّهُوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ: «يَا فُلَانُ! قُمْ فَاجْدَحْ لَنَا»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ أَمْسَيْتَ، قَالَ: «انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَلَوْ أَمْسَيْتَ، قَالَ: «انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا»، قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا، قَالَ: «انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا»، فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ». [راجع: ١٩٤١]

تھے۔ آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ جب سورج غروب ہوا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا: ''اے فلاں! اٹھ اور ہمارے لیے ستو تیار کر۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! شام ہونے دیتے۔ آپ نے فرمایا: ''اتر کر ہمارے لیے ستو گھول۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! شام ہونے دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''اتر اور ہمارے لیے ستو بنا۔'' اس نے پھر عرض کیا: ابھی تو دن باقی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اتر کر ہمارے لیے ستو تیار کر'' چنانچہ وہ شخص اترا اور اس نے ستو تیار کیے تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں نوش جاں فرمایا۔ پھر ارشاد ہوا: ''جب تم دیکھو کہ رات اس طرف سے آ گئی ہے تو روزہ دار کو چاہیے کہ وہ روزہ افطار کر دے۔''

(٤٤) بَابٌ: يُفْطِرُ بِمَا تَيَسَّرَ مِنَ الْمَاءِ أَوْ غَيْرِهِ

باب: 44- روزہ دار کو پانی وغیرہ جو بھی دستیاب ہو اس سے روزہ افطار کرے

١٩٥٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ: «انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ أَمْسَيْتَ، قَالَ: «انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا، قَالَ: «انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا». فَنَزَلَ فَجَدَحَ، ثُمَّ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ»، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ. [راجع: ١٩٤١]

[1956] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر کیا۔ آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے (کسی سے) فرمایا: ''اتر کر ہمارے لیے ستو تیار کر۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! شام تو ہونے دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''اتر کر ہمارے لیے ستو تیار کر۔'' اس نے پھر عرض کیا: اللہ کے رسول! ابھی دن باقی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اتر اور ہمارے لیے ستو بنا۔'' وہ اترا اور آپ کے لیے ستو تیار کیے، پھر آپ نے فرمایا: ''جب تم رات کو دیکھو کہ وہ ادھر سے آ گئی ہے تو روزے دار اپنا روزہ افطار کر دے۔'' آپ نے اپنی انگشت مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔''

(٤٥) بَابُ تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

باب: 45- روزہ کھولنے میں جلدی کرنا

١٩٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ».

[1957] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ ہمیشہ خیر و برکت اور نیکی پر رہیں گے جب تک وہ روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے۔''

فائدہ: یہود و نصاریٰ روزہ دیر سے افطار کرتے ہیں، ہمیں ان کی مخالفت کا حکم ہے، اس لیے غروب آفتاب کے بعد احتیاط کے نام پر مزید انتظار کرنا شریعت کی خلاف ورزی ہے۔

١٩٥٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَصَامَ حَتَّى أَمْسٰى، قَالَ لِرَجُلٍ: «اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِي»، قَالَ: لَوِ انْتَظَرْتَ حَتَّى تُمْسِيَ، قَالَ: «اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، إِذَا رَأَيْتَ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ». [راجع: ١٩٤١]

[1958] حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ نے روزہ رکھا۔ جب شام ہوئی تو ایک شخص سے فرمایا: ''اتر کر میرے لیے ستو تیار کر۔'' اس نے عرض کیا: اگر آپ شام تک انتظار کرتے تو بہتر ہوتا۔ آپ نے فرمایا: ''اتر کر میرے لیے ستو تیار کر۔ جب تو دیکھے کہ رات ادھر سے آگئی ہے تو روزہ دار کو افطار کر دینا چاہیے۔''

(٤٦) بَابٌ: إِذَا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

باب: 46- جب رمضان میں روزہ افطار کرنے کے بعد سورج نکل آئے

١٩٥٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: أَفْطَرْنَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ غَيْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ. قِيلَ لِهِشَامٍ: فَأُمِرُوا بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ: بُدٌّ مِّنْ قَضَاءٍ؟ وَقَالَ مَعْمَرٌ: سَمِعْتُ هِشَامًا يَقُولُ: لَا أَدْرِي أَقَضَوْا أَمْ لَا.

[1959] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں ایک دن مطلع ابر آلود تھا۔ ہم نے روزہ افطار کر لیا۔ پھر اس کے بعد سورج نکل آیا۔ ہشام سے دریافت کیا گیا: پھر لوگوں کو قضا کا حکم دیا گیا ہوگا؟ انھوں نے کہا: اس کے بغیر اور کیا چارہ تھا؟ حضرت معمر کہتے ہیں کہ میں نے ہشام کو یہ کہتے ہوئے سنا: مجھے معلوم نہیں کہ لوگوں نے روزہ قضا کیا یا نہیں۔

(٤٧) بَابُ صَوْمِ الصِّبْيَانِ

باب: 47- بچوں کے روزے کا بیان

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِنَشْوَانَ فِي رَمَضَانَ: وَيْلَكَ، وَصِبْيَانُنَا صِيَامٌ! فَضَرَبَهُ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نشہ باز سے رمضان میں فرمایا: بدبخت! ہمارے بچے بھی روزے سے ہیں لیکن تو نے شراب پی ہے۔ پھر آپ نے اس پر حد جاری فرمائی۔

١٩٦٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ: «مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ» قَالَتْ: فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَلِكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ.

[1960] حضرت ربیع بنت معوذ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے عاشوراء کے دن صبح کو انصار کی بستیوں میں یہ پیغام بھیجا: ''جس نے آج روزہ نہ رکھا ہو وہ بھی باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے روزہ رکھا ہو وہ روزے سے رہے۔'' حضرت ربیع ؓ فرماتی ہیں کہ اس حکم کے بعد ہم عاشوراء کا روزہ رکھتیں اور اپنے بچوں کو بھی رکھواتیں، نیز انھیں بہلانے کے لیے ہم روئی کے کھلونے بنا دیتیں۔ جب کوئی ان میں سے کھانے کے لیے روتا تو ہم اسے وہ کھلونا دے دیتیں یہاں تک کہ افطار کا وقت آجاتا۔

(٤٨) بَابُ الْوِصَالِ

باب:48-صوم وصال کا بیان

وَمَنْ قَالَ: لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى الَّيْلِ﴾ [البقرة: ١٨٧]. وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ رَحْمَةً لَهُمْ وَإِبْقَاءً عَلَيْهِمْ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ.

جس نے کہا: رات کو روزہ نہیں ہوتا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ﴾ ''پھر رات تک روزہ پورا کرو۔'' اور نبی ﷺ نے لوگوں کو مہربانی اور شفقت کرتے ہوئے اس سے منع فرمایا، نیز عبادت میں شدت اختیار کرنا مکروہ ہے۔

وضاحت: وصال سے مراد یہ ہے کہ انسان ارادی طور پر دو یا زیادہ دنوں تک روزہ افطار نہ کرے، رات کو کچھ کھائے نہ سحری کے وقت کچھ تناول کرے بلکہ مسلسل روزے سے رہے۔ ایسا کرنا منع ہے۔[1]

١٩٦١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُوَاصِلُوا». قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: «لَسْتُ كَأَحَدٍ مِّنْكُمْ، إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى، أَوْ إِنِّي أَبِيتُ أُطْعَمُ وَأُسْقَى».

[انظر: ٧٢٤١]

[1961] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پے درپے روزے نہ رکھو۔'' لوگوں نے عرض کیا: آپ بھی تو متواتر روزے رکھتے ہیں! آپ نے فرمایا: ''میں تمھاری طرح نہیں ہوں، مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے یا (فرمایا کہ) مجھے رات کے وقت کھلایا پلایا جاتا ہے۔''

١٩٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

[1962] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے متواتر روزے رکھنے

1 مسند أحمد: 170/3.

عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ: قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقٰى». [راجع: ١٩٢٢]

سے منع فرمایا، لوگوں نے عرض کیا: آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں تمھاری مثل نہیں ہوں، مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔''

١٩٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ»، قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ؟! قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي، وَسَاقٍ يَسْقِينِ». [انظر: ١٩٦٧]

[1963] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''لوگو! تم وصال کے روزے نہ رکھو۔ جب تم میں سے کوئی وصال کا روزہ رکھنا چاہے تو صبح تک کرے، اس سے زیادہ نہ کرے۔ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ تو متواتر روزے رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں تمھارے جیسا نہیں ہوں، میں رات گزارتا ہوں تو مجھے کھلانے والا کھلاتا ہے اور پلانے والا پلاتا ہے۔''

١٩٦٤ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدٌ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَّهُمْ، فَقَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ».

[1964] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مہربانی کرتے ہوئے متواتر روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ تو پے درپے رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں تمھاری مثل نہیں ہوں؟ مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ: رَحْمَةً لَّهُمْ.

ابوعبداللہ (امام بخاری) ؒ کہتے ہیں کہ راویٔ حدیث عثمان بن ابی شیبہ نے ''مہربانی کرتے ہوئے'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے ہیں۔

(٤٩) بَابُ التَّنْكِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوِصَالَ

باب: 49- بکثرت وصال کا روزہ رکھنے والوں کے لیے سزا کا بیان

رَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اسے حضرت انس ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

١٩٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ

[1965] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے روزوں میں وصال کرنے

الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَأَيُّكُم مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ»، فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَّنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ، فَقَالَ: «لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ»، كَالتَّنْكِيلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَّنْتَهُوا. [انظر: ١٩٦٦، ٦٨٥١، ٧٢٤٢، ٧٢٩٩]

سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے کسی شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ تو وصال کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کون شخص میری طرح ہے! میں رات کو سوتا ہوں تو میرا اللہ مجھے کھلا پلا دیتا ہے۔'' لیکن جب وہ لوگ وصال سے باز نہ آئے تو آپ نے ان کے ہمراہ ایک دن کچھ نہ کھایا، دوسرے دن بھی کچھ نہ کھایا، پھر عید کا چاند طلوع ہوگیا۔ آپ نے فرمایا: ''اگر چاند ظاہر نہ ہوتا تو میں تم سے اور زیادہ وصال کے روزے رکھواتا۔'' گویا آپ نے انھیں سزا دینے کے لیے فرمایا جب وہ وصال کے روزوں سے باز نہ آئے۔

١٩٦٦ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ»، - مَرَّتَيْنِ - قِيلَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: «إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ، فَاكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ». [راجع: ١٩٦٥]

[1966] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''وصال کا روزہ رکھنے سے اجتناب کرو۔'' آپ نے دو مرتبہ ایسا فرمایا۔ آپ سے عرض کیا گیا: آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جب میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے لیکن تم اتنا ہی کام اپنے ذمے لو جتنی تم میں طاقت ہے۔''

(٥٠) بَابُ الْوِصَالِ إِلَى السَّحَرِ

باب:50- صبح تک وصال کا روزہ رکھنا

١٩٦٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُوَاصِلُوا، فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُّوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ»، قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُّطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَّسْقِينِ». [راجع: ١٩٦٣]

[1967] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''پے در پے روزے نہ رکھو۔ تم میں سے جو کوئی وصال کے روزے رکھنا چاہے وہ صبح تک وصال کا روزہ رکھے۔'' صحابۂ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ تو وصال کا روزہ رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں جب رات گزارتا ہوں تو کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے اور پلانے والا مجھے پلاتا ہے۔''

(٥١) بَابُ مَنْ أَقْسَمَ عَلٰى أَخِيهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ، وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَضَاءً إِذَا كَانَ أَوْفَقَ لَهُ

باب: 51- اگر کوئی اپنے بھائی کو نفل روزہ توڑنے کی قسم دے، اگر وہ اس کی موافقت کرے تو اس کے ذمے کوئی قضا نہیں

١٩٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ ابْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ لَهُ: كُلْ، قَالَ: فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ، قَالَ: فَأَكَلَ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ، قَالَ: نَمْ، فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ: نَمْ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ: قُمِ الْآنَ، فَصَلَّيَا، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَ سَلْمَانُ».

[انظر: ٦١٣٩]

[1968] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کے مابین بھائی چارہ کرادیا تھا، چنانچہ ایک دن حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت ابو درداء سے ملنے گئے تو انھوں نے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کو انتہائی پراگندہ حالت میں دیکھا۔ انھوں نے ان سے دریافت کیا: تمھارا کیا حال ہے؟ وہ بولیں کہ تمھارے بھائی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو دنیا کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اتنے میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، انھوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا تیار کیا، پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے گویا ہوئے: تم کھاؤ میں تو روزے سے ہوں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تک تم نہیں کھاؤ گے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ بالآخر حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کھانا تناول کیا۔ جب رات ہوئی تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نماز کے لیے اٹھے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے انھیں کہا: سو جاؤ، چنانچہ وہ سو گئے۔ تھوڑی دیر بعد پھر اٹھنے لگے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ابھی سوئے رہو۔ جب آخر شب ہوئی تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اب اٹھو، چنانچہ دونوں نے نماز پڑھی، پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے کہا: بے شک تم پر تمھارے رب کا بھی حق ہے، نیز تمھاری جان اور تمھاری اہلیہ کا بھی تم پر حق ہے، لہٰذا تمھیں سب کے حقوق ادا کرنے چاہییں۔ پھر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے یہ سب معاملہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''سلمان نے سچ کہا ہے۔''

فائدہ: پیش کردہ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نفلی روزہ کسی معقول وجہ سے توڑا جا سکتا ہے اور اس کا پورا کرنا ضروری نہیں اور نہ اس کی قضا ہی دینا ضروری ہے۔ ہاں، اگر آدمی چاہے تو بعد میں اس کی جگہ اور روزہ رکھ لے۔

(٥٢) بَابُ صَوْمِ شَعْبَانَ

باب: 52- ماہ شعبان میں روزے رکھنا

١٩٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يَصُومُ، وَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِّنْهُ فِي شَعْبَانَ. [انظر: ١٩٧٠، ٦٤٦٥]

[1969] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نفلی روزے اس قدر رکھتے کہ ہم کہتیں: اب آپ کبھی روزہ ترک نہیں کریں گے اور جب چھوڑ دیتے تو ہمیں خیال ہوتا کہ اب آپ کبھی روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے کے پورے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اور میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ کسی اور مہینے میں نفلی روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

١٩٧٠ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ، [فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ] وَكَانَ يَقُولُ: «خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا»، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّتْ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا. [راجع: ١٩٦٩]

[1970] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ شعبان کے مہینے سے زیادہ کسی اور مہینے میں نفلی روزے نہیں رکھتے تھے بلکہ آپ سارا شعبان روزے رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: ''اے لوگو! اتنی ہی عبادت کرو جو قابل برداشت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں تھکتا یہاں تک کہ تم خود عبادت کرنے سے اکتا جاؤ گے۔'' نبی ﷺ کو وہی نماز پسند تھی جو اگرچہ تھوڑی ہو مگر پابندی سے ادا ہو، چنانچہ آپ ﷺ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر ہمیشگی کرتے تھے۔

(٥٣) بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَإِفْطَارِهِ

باب: 53- نبی ﷺ کے روزے رکھنے اور نہ رکھنے کا بیان

١٩٧١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا صَامَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا

[1971] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے رمضان کے سوا کبھی پورا ایک مہینہ روزے نہیں رکھے۔ آپ روزے رکھتے حتی کہ کہنے والا کہتا:

كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ، وَيَصُومُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: لَا، وَاللهِ! لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: لَا، وَاللهِ! لَا يَصُومُ.

واللہ! آپ کبھی افطار نہیں کریں گے اور افطار کرتے حتی کہ کہنے والا کہتا: اللہ کی قسم! آپ کبھی روزے نہیں رکھیں گے۔

١٩٧٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَّا يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَا تَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ. وَقَالَ سُلَيْمَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسًا فِي الصَّوْمِ. [راجع: ١١٤١]

[1972] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کسی مہینے میں افطار کرتے جاتے تا آنکہ ہم خیال کرتے کہ آپ اس ماہ میں روزہ نہیں رکھیں گے اور روزے رکھتے جاتے حتی کہ ہم گمان کرتے کہ آپ کسی دن افطار نہیں کریں گے۔ اور رات میں اگر تو کسی وقت آپ کو نماز پڑھتے دیکھنا چاہتا تو دیکھ سکتا تھا اور اگر محو استراحت دیکھنا چاہتا تو دیکھ سکتا تھا۔ (راویٔ حدیث) سلیمان نے حمید سے روایت کیا، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے (رسول اللہ ﷺ کے) روزے کے متعلق دریافت کیا۔

١٩٧٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا مُفْطِرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَّلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَّلَا عَبِيرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِّنْ رَّائِحَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ١١٤١]

[1973] حضرت حمید سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے روزے کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: جب میں چاہتا کہ کسی مہینے میں آپ کو بحالت روزہ دیکھوں تو آپ کو اسی حالت میں دیکھ لیتا، جب چاہتا کہ آپ کو افطار کی حالت میں دیکھوں تو اس حالت میں دیکھ لیتا۔ اسی طرح رات کو جب چاہتا آپ کو نماز میں کھڑے ہوئے اور جب چاہتا آپ کو سوئے ہوئے دیکھ لیتا۔ اور میں نے کوئی ریشم اور مخمل رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم نہیں دیکھا اور نہ میں نے کوئی مشک اور عنبر رسول اللہ ﷺ کے پسینے کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار سونگھا۔

(٥٤) بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ

باب: 54- روزے میں مہمان کا حق

١٩٧٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ:

[1974] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف

حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، يَعْنِي: «إِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا». فَقُلْتُ: وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ؟ قَالَ: «نِصْفُ الدَّهْرِ». [راجع: ١١٣١]

لائے۔ آپ نے پوری حدیث ذکر کی، یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے۔'' میں نے عرض کیا کہ حضرت داود علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''نصف دہر تھا۔'' یعنی ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ اگر کسی نے نفلی روزہ رکھا ہے تو اسے مہمان کی خاطر ختم کیا جا سکتا ہے کیونکہ مہمان کا حق ہے کہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا جائے اور اس کی دیگر ضروریات کا خیال رکھا جائے۔ بحالت روزہ حق ضیافت ادا نہیں ہوسکتا۔

(٥٥) بَابُ حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ

باب: 55- روزے میں جسم کا حق

١٩٧٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللهِ! أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟» فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَلَا تَفْعَلْ، صُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنَيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، فَإِذَنْ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ»، فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً، قَالَ: «فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ». قُلْتُ: وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ

[1975] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ! کیا مجھے یہ خبر نہیں پہنچی کہ آپ دن میں روزے سے ہوتے ہیں اور رات بھر نماز پڑھتے رہتے ہیں؟'' میں نے عرض کیا: کیوں نہیں اللہ کے رسول! ایسا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ایسا مت کیا کرو، روزہ رکھو افطار بھی کرو، نماز پڑھو اور آرام بھی کرو کیونکہ تم پر تمھارے جسم کا حق ہے۔ تم پر تمھاری آنکھوں کا حق ہے اور تم پر تمھاری بیوی کا حق ہے اور تم پر تمھارے مہمان کا بھی حق ہے۔ تجھے یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھے کیونکہ تیرے لیے ہر نیک عمل کا دس گنا اجر و ثواب ہے، اس طرح یہ پورے سال کے روزے ہیں۔'' لیکن میں نے جسم پر سختی کی تو مجھ پر سختی کی گئی، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اپنے اندر اس سے زیادہ کی طاقت پاتا ہوں! آپ نے فرمایا: ''اگر ایسا ہے تو اللہ کے نبی حضرت داود علیہ السلام کا روزہ رکھو اور اس پر زیادتی نہ کرو۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے نبی حضرت داود علیہ السلام کے

عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ قَالَ: «نِصْفَ الدَّهْرِ». وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبِرَ: يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١١٣١]

روزے کیسے تھے؟ فرمایا: ''نصف زندگی۔'' یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔ بعد ازاں حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ جب بوڑھے ہو گئے تو کہا کرتے تھے: کاش! میں نے نبی ﷺ کی رخصت کو قبول کیا ہوتا (تو آج یہ حال نہ ہوتا)۔

(٥٦) بَابُ صَوْمِ الدَّهْرِ

باب:56- زندگی بھر کے روزے

١٩٧٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: أُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنِّي أَقُولُ: وَاللهِ! لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، قَالَ: «فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ». قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ»، قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا، فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ»، فَقُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ». [راجع: ١١٣١]

[1976] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو میری اس بات کی اطلاع دی گئی کہ میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ میں جب تک زندہ رہوں گا دن کو روزہ رکھوں گا اور رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا۔ میں نے آپ سے عرض کیا: میرے والدین آپ پر فدا ہوں! میں نے یہ بات کہی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، اس لیے روزہ رکھو اور افطار بھی کرو، نماز پڑھو اور آرام بھی کرو، نیز ہر مہینے میں تین روزے رکھو کیونکہ ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے اور ایسا کرنا عمر بھر کے روزوں کے برابر ہے۔'' میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو۔'' میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو، یہ حضرت داود ؑ کے روزے ہیں اور یہ افضل روزے ہیں۔'' میں نے عرض کیا: میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس سے افضل کوئی روزہ نہیں ہے۔''

(٥٧) بَابُ حَقِّ الْأَهْلِ فِي الصَّوْمِ

باب: 57- (نفلی) روزہ رکھنے میں اہل وعیال کے حقوق کا خیال رکھنا

رَوَاهُ أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس بات کو حضرت ابو جحیفہ ؓ نے نبی ﷺ سے

بیان کیا ہے۔

١٩٧٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، سَمِعْتُ عَطَاءً أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ أَنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ، وَأُصَلِّي اللَّيْلَ، فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيتُهُ فَقَالَ: «أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي؟ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِعَيْنَيْكَ عَلَيْكَ حَظًّا، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَظًّا». قَالَ: إِنِّي لَأَقْوَى لِذٰلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ»، قَالَ: وَكَيْفَ؟ قَالَ: «كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى»، قَالَ: مَنْ لِي بِهٰذِهِ يَا نَبِيَّ اللهِ؟! - قَالَ عَطَاءٌ: لَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ؟ - قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ»، مَرَّتَيْنِ. [راجع: ١١٣١]

[1977] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو میرے متعلق یہ خبر پہنچی کہ میں متواتر روزے رکھتا ہوں اور رات بھر نماز پڑھتا رہتا ہوں۔ آپ نے مجھے پیغام بھیجا یا میں خود آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا: ''مجھے تیرے متعلق یہ اطلاع ملی ہے کہ تم مسلسل روزے رکھتے ہو اور افطار نہیں کرتے اور نماز پڑھتے رہتے ہو؟ روزے بھی رکھو، افطار بھی کرو، نماز بھی پڑھو اور آرام بھی کرو کیونکہ تمھاری آنکھوں کا تم پر حق ہے، تمھاری جان کا تم پر حق ہے، تمھاری بیوی اور تمھارے بچوں کا تم پر حق ہے۔'' حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے عرض کیا: میں اس کی اپنے اندر ہمت پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''حضرت داود ؑ جیسے روزے رکھو۔'' عرض کیا: وہ کیسے تھے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے، جب دشمن کا مقابلہ کرتے تو راہ فرار نہیں اختیار کرتے تھے۔'' حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے عرض کیا: اللہ کے نبی! میری طرف سے اس (داود ؑ والی صفت) کی ذمہ داری کون لیتا ہے؟ (راوی حدیث) حضرت عطاء نے کہا: مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ آپ نے ہمیشہ روزے رکھنے کا ذکر کس طرح کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمیشہ روزے رکھے، اس نے گویا روزے نہیں رکھے۔'' یہ آپ نے دو دفعہ فرمایا۔

(٥٨) بَابُ صَوْمِ يَوْمٍ وَّإِفْطَارِ يَوْمٍ

باب: 58- ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا

١٩٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ

[1978] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے انھیں فرمایا: ''مہینے میں تین روزے رکھا کرو۔'' حضرت

عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ». قَالَ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، فَمَا زَالَ حَتَّى قَالَ: «صُمْ يَوْمًا وَّأَفْطِرْ يَوْمًا»، فَقَالَ: «اِقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ»، قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ، فَمَا زَالَ حَتَّى قَالَ: «فِي ثَلَاثٍ».

[راجع: ۱۱۳۱]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ اس طرح سلسلۂ کلام جاری رہا، آخرکار آپ نے فرمایا: ''ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔'' نیز آپ نے فرمایا: ''ہر مہینے میں قرآن ختم کیا کرو۔'' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ اس طرح گفتگو چلتی رہی حتی کہ آپ نے فرمایا: ''تین دن میں ختم کر لیا کرو۔''

(۵۹) بَابُ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب: 59- حضرت داود علیہ السلام کے روزے

۱۹۷۹ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْمَكِّيَّ، وَكَانَ شَاعِرًا، وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ، وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ، وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ، لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ، صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ»، قُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى». [راجع: ۱۱۳۱]

[1979] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم سارا سال روزہ رکھتے ہو اور رات بھر نماز پڑھتے رہتے ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''ایسا کرنے سے آنکھوں میں گڑھے پڑ جائیں گے اور جان کمزور ہو جائے گی۔ جس نے ہمیشہ کے روزے رکھے اس نے گویا روزے نہیں رکھے۔ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھ لینا اس سے زمانے بھر کے روزے رکھنے کا ثواب ملتا ہے۔'' میں نے عرض کیا: مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا: ''حضرت داود علیہ السلام کے روزوں جیسے روزے رکھو۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے، اس کے باوجود جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو راہِ فرار نہیں اختیار کرتے تھے۔''

۱۹۸۰ - **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي،

[1980] حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے ابو ملیح نے بتایا کہ میں تیرے باپ کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس گیا۔ انھوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں میرے روزوں کا تذکرہ ہوا تو آپ میرے ہاں تشریف لائے۔ میں نے آپ کے

فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِّنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ، وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ: «أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ؟» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «خَمْسًا»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «سَبْعًا»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «تِسْعًا»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِحْدٰى عَشْرَةَ»، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، شَطْرُ الدَّهْرِ صُمْ يَوْمًا وَّأَفْطِرْ يَوْمًا». [راجع: ١١٣١]

لیے کھجور کی چھال سے بھرا ہوا چمڑے کا تکیہ بچھا دیا۔ آپ زمین پر بیٹھ گئے، اس بنا پر تکیہ میرے اور آپ کے درمیان رہا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں ہر مہینے میں تین روزے کافی نہیں؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول!...... آپ نے فرمایا: ''پانچ روزے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول!...... آپ نے فرمایا: ''سات روزے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ...... آپ نے فرمایا: ''نو روزے؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول!...... آپ نے فرمایا: ''گیارہ روزے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول!...... پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت داود علیہ السلام کے روزوں سے کوئی روزہ افضل نہیں جو نصف سال کے روزے رکھتے تھے۔ تم ایک دن کا روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔''

(٦٠) بَابُ صِيَامِ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ

باب: 60- ایام بیض، یعنی ہر مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ کا روزہ

١٩٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ: صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ. [راجع: ١١٧٨]

[1981] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی: ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھنا، اشراق پڑھنا اور نیند سے پہلے وتر پڑھنا۔

(٦١) بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ

باب: 61- جو کوئی (بحالت روزہ) کسی سے ملنے گیا اور وہاں روزہ نہ توڑا

١٩٨٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدٌ - هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ -: حَدَّثَنَا

[1982] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے

حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ، فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ قَالَ: «أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ، وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ»، ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ، فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَّأَهْلِ بَيْتِهَا، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِي خُوَيْصَةً، قَالَ: «مَا هِيَ؟» قَالَتْ: خَادِمُكَ أَنَسٌ، فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَّلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَّوَلَدًا وَّبَارِكْ لَهُ»، فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِ مَالًا. وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ أَنَّهُ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ الْحَجَّاجِ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَّعِشْرُونَ وَمِائَةٌ.

گئے تو انھوں نے آپ کو کھجوریں اور گھی پیش کیا۔ آپ نے فرمایا: ''اپنا گھی مشکیزے میں اور کھجوریں برتن میں واپس ڈال دو کیونکہ میں روزے سے ہوں۔'' پھر آپ نے گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہو کر فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز ادا کی۔ پھر آپ نے حضرت ام سلیم ؓ اور دیگر اہل خانہ کے لیے دعا فرمائی۔ حضرت ام سلیم ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا ایک خاص عزیز ہے (اس کے لیے بھی)۔ آپ نے فرمایا: ''وہ کون ہے؟'' انھوں عرض کیا: آپ کا خادم انس۔ پھر آپ نے دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی نہیں چھوڑی جس کی میرے کے لیے دعا نہ کی ہو۔ آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! اسے مال و اولاد عطا فرما اور اسے خیر و برکت سے ہمکنار کر۔'' (حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ دیکھ لو) میں تمام انصار سے زیادہ مالدار ہوں اور مجھ سے میری بیٹی اُمینہ نے بیان کیا کہ حجاج کے بصرہ آنے کے وقت تک ایک سو بیس سے کچھ زیادہ میرے حقیقی بچے دفن ہو چکے ہیں۔

قَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ: سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٦٣٣٤، ٦٣٤٤، ٦٣٧٨، ٦٣٨٠]

(راویٔ حدیث) یحییٰ بن ایوب کہتے ہیں کہ مجھے حمید طویل نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس ؓ سے سنا، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے تھے۔

(٦٢) بَابُ الصَّوْمِ مِنْ آخِرِ الشَّهْرِ

باب: 62- مہینے کے آخر میں روزہ رکھنا

١٩٨٣ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَأَلَهُ - أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَّعِمْرَانُ يَسْمَعُ - فَقَالَ: «يَا أَبَا فُلَانٍ! أَمَا صُمْتَ سَرَرَ هٰذَا الشَّهْرِ؟» - قَالَ:

[1983] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ان سے سوال کیا ...... یا کسی اور شخص سے آپ نے دریافت کیا جبکہ حضرت عمران ؓ سن رہے تھے ...... آپ نے فرمایا: ''اے ابو فلاں! کیا تو نے اس مہینے کے آخر میں روزے نہیں رکھے؟'' ...... ابونعمان نے کہا کہ میرے گمان کے مطابق آپ نے ماہ رمضان کے متعلق دریافت کیا ...... اس شخص

أَظُنُّهُ قَالَ: يَعْنِي رَمَضَانَ - قَالَ الرَّجُلُ: لَا يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ». لَمْ يَقُلِ الصَّلْتُ: أَظُنُّهُ يَعْنِي رَمَضَانَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ».

نے عرض کیا: اللہ کے رسول! نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم رمضان کے روزوں سے فارغ ہو جاؤ تو دو دن روزے رکھ لینا۔'' (راویٔ حدیث) صلت نے رمضان کے الفاظ بیان نہیں کیے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ ثابت نے مطرف سے، انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے شعبان کے آخر میں روزے نہیں رکھے۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے عنوان میں مطلق طور پر مہینے کے آخر کا ذکر کیا ہے جبکہ حدیث میں ماہ شعبان کے آخر کا ذکر ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک مطلق طور پر ہر مہینے کے آخر میں روزہ رکھنا مشروع ہے تاکہ انسان کو اس کی عادت پڑ جائے جبکہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رمضان سے پہلے ایک دو دن کا روزہ رکھنا منع ہے۔ یہ اس صورت میں ہے جب بطور استقبال رکھے جائیں اگر استقبال کی نیت نہ ہو بلکہ انسان کی عادت ہو تو شعبان کے آخر میں روزے رکھنے میں کوئی قباحت نہیں۔

(٦٣) بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَإِذَا أَصْبَحَ صَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُفْطِرَ

باب: 63- جمعہ کا روزہ رکھنا، نیز جب جمعہ کے دن صبح روزے سے ہو تو ضروری ہے کہ روزہ افطار کر دے

١٩٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. زَادَ غَيْرُ أَبِي عَاصِمٍ: يَعْنِي: أَنْ يَنْفَرِدَ بِصَوْمِهِ.

[1984] حضرت محمد بن عباد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آیا نبی ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ (راویٔ حدیث) حضرت ابو عاصم کے علاوہ دوسرے راوی نے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ اس وقت منع ہے جب صرف ایک دن کا روزہ رکھے۔

١٩٨٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ».

[1985] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے کوئی جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر ایک دن جمعہ سے پہلے یا ایک دن اس کے بعد ساتھ ملائے۔''

١٩٨٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ: «أَصُمْتِ أَمْسِ؟» قَالَتْ: لَا، قَالَ: «تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا؟» قَالَتْ: لَا، قَالَ: «فَأَفْطِرِي».

وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ سَمِعَ قَتَادَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَتْهُ فَأَمَرَهَا فَأَفْطَرَتْ.

[1986] حضرت جویریہ بنت حارث ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن ان کے گھر تشریف لے گئے جبکہ وہ روزے سے تھیں، آپ نے فرمایا: ”کیا تو نے کل روزہ رکھا تھا؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟“ عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”روزہ افطار کر دو۔“

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جویریہ ؓ کو روزہ افطار کرنے کا حکم دیا تو انھوں نے روزہ افطار کر دیا۔

(٦٤) بَابٌ: هَلْ يَخُصُّ شَيْئًا مِّنَ الْأَيَّامِ؟

باب: 64- کیا نفلی روزے کے لیے کوئی دن مقرر کیا جا سکتا ہے؟

١٩٨٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْتَصُّ مِنَ الْأَيَّامِ شَيْئًا؟ قَالَتْ: لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَأَيُّكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُطِيقُ؟. [انظر: ٦٤٦٦]

[1987] حضرت علقمہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے دریافت کیا: آیا رسول اللہ ﷺ عبادت کے لیے کچھ دنوں کی تخصیص فرماتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، آپ کی عبادت دائمی ہوا کرتی تھی۔ اور تم میں سے کون ہے جو رسول اللہ ﷺ کے برابر طاقت رکھتا ہو؟

(٦٥) بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب: 65- عرفہ کے دن روزہ رکھنا

١٩٨٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ

[1988] حضرت ام فضل بنت حارث ؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے ان کے پاس عرفہ کے دن نبی ﷺ کے روزے میں اختلاف کیا۔ بعض نے کہا: آپ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا: آپ روزے سے نہیں ہیں۔ حضرت ام فضل ؓ نے آپ کے پاس دودھ کا پیالہ بھیجا جبکہ آپ اونٹ پر سوار تھے تو آپ نے اسے نوش جاں فرمایا۔

الْحَارِثِ: أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ.

[راجع: ١٦٥٨]

١٩٨٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ - أَوْ قُرِئَ عَلَيْهِ - قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ مَّيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِحِلَابٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

[1989] حضرت میمونہ ؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی ﷺ کے روزے میں شک کیا تو انھوں نے آپ کے پاس دودھ بھیجا جبکہ آپ عرفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ آپ نے اس میں سے کچھ دودھ نوش فرمایا جبکہ لوگ آپ کو دیکھ رہے تھے۔

فائدہ: پاک و ہند میں یوم عرفہ کو آٹھ تاریخ ہوتی ہے جبکہ بعض مغربی ممالک ایسے ہیں جہاں یوم عرفہ کو دس تاریخ ہو سکتی ہے، اس لیے وہاں عید ہوگی اور عید کا روزہ رکھنا منع ہے، اس لیے روزے دار کو سعودی عرب کے یوم عرفہ سے وابستہ کرنا محل نظر ہے، ہمارے نزدیک راجح بات یہی ہے کہ ہم اپنے حساب سے چاند کا اعتبار کریں، جس دن ذوالحجہ کی نو تاریخ ہو، اس دن کا روزہ رکھیں، خواہ سعودی عرب میں عید ہی کیوں نہ ہو۔ واللّٰہ أعلم.

(٦٦) بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ

باب: 66- عید الفطر کے دن روزہ رکھنا

١٩٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَّوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: هٰذَانِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صِيَامِهِمَا، يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَالْيَوْمُ الْآخَرُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: مَنْ قَالَ: مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ فَقَدْ أَصَابَ، وَمَنْ قَالَ: مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدْ أَصَابَ.

[1990] حضرت ابوعبید مولی ابن ازہر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں عید کے دن حضرت عمر ؓ کے پاس تھا، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے: ایک تمھارا روزوں کو افطار کرنے کا دن (عید الفطر کا) اور دوسرا دن وہ ہے جس میں تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔ ابوعبداللہ (امام بخاری) ؒ نے ابوعبید کے متعلق فرمایا کہ مولی ابن ازہر اور مولی عبدالرحمٰن بن عوف دونوں طرح کہنا صحیح ہے۔

[انظر: ٥٥٧١]

١٩٩١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَعَنِ الصَّمَّاءِ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ. [راجع: ٣٦٧]

[1991] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، اسی طرح ''بولی بکل'' اور ایک کپڑے میں گوٹھ مارنے سے بھی روکا ہے۔

١٩٩٢ - وَعَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ. [راجع: ٥٨٦]

[1992] اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر اور نماز عصر کے بعد نفل پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(٦٧) بَابُ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ

باب: 67-قربانی کے دن روزہ رکھنا

١٩٩٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: يُنْهٰى عَنْ صِيَامَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ: اَلْفِطْرِ وَالنَّحْرِ، وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ. [راجع: ٣٦٨]

[1993] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: دو دن کے روزوں اور دو قسم کی خرید وفروخت سے منع کیا گیا ہے: عید الفطر اور قربانی کے دن روزہ رکھنا، نیز بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع کیا گیا ہے۔

١٩٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَّصُومَ يَوْمًا، قَالَ: أَظُنُّهُ قَالَ: الْاِثْنَيْنِ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ عِيدٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَمَرَ اللهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ، وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ. [انظر: ٦٧٠٥، ٦٧٠٦]

[1994] حضرت زیاد بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا: ایک شخص نے نذر مانی ہے کہ وہ ایک روزہ رکھے گا، میرا گمان ہے کہ وہ سوموار کا دن ہے اور اتفاق سے اس دن عید تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی ﷺ نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: ہمارے نزدیک راجح موقف یہ ہے کہ نہی کو مقدم کرتے ہوئے اس دن کا روزہ نہ رکھا جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو سواری کرنے کا حکم دیا تھا جس نے پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانی تھی۔ اگر ایسے حالات میں نذر کا پورا کرنا ضروری ہوتا تو آپ اسے سواری استعمال کرنے کا حکم نہ دیتے۔ صورت مذکورہ میں بھی نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں کیونکہ اس دن کا

روزہ رکھنا جائز نہیں، لہٰذا وہ اپنی نذر کو کسی صورت میں پورا نہیں کرے گا۔[1]

١٩٩٥ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَزَعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً - قَالَ: سَمِعْتُ أَرْبَعًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَعْجَبْنَنِي قَالَ: «لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ، وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ: اَلْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ، وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى، وَمَسْجِدِي هٰذَا». [راجع: ٥٨٦]

[1995] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کے ہمراہ بارہ جنگیں لڑی ہیں، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ سے چار باتیں سنی ہیں جنھوں نے مجھے بہت خوش کیا۔ آپ نے فرمایا: ''کوئی بھی عورت اپنے شوہر یا محرم کے بغیر دو دن کا سفر نہ کرے، نیز عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ نہیں ہے۔ اسی طرح نماز فجر کے بعد کوئی (نفل) نماز نہیں تا آنکہ سورج طلوع ہو جائے اور نماز عصر کے بعد کوئی (نفل) نماز نہیں حتی کہ غروب آفتاب ہو جائے اور تین مساجد کے علاوہ کسی مسجد کی طرف رخت سفر باندھنا جائز نہیں اور وہ یہ ہیں: مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد، یعنی مسجد نبوی۔''

(٦٨) بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

باب: 68- ایام تشریق کے روزے رکھنا

١٩٩٦ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَصُومُ أَيَّامَ مِنًى وَّكَانَ أَبُوهُ يَصُومُهَا.

[1996] حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایام منیٰ (ایام تشریق) میں روزے رکھا کرتی تھیں اور ہشام کے باپ حضرت عروہ بھی ان ایام میں روزے رکھتے تھے۔

١٩٩٧، ١٩٩٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عِيسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصَمْنَ إِلَّا لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْهَدْيَ.

[1998,1997] حضرت عائشہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی مگر اس شخص کو جسے (ایام حج میں) قربانی کا جانور نہ مل سکے۔

1 فتح الباري: 307/4.

عَائِشَةَ، وَعَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصَمْنَ إِلَّا لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْهَدْيَ.

١٩٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَلصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا وَّلَمْ يَصُمْ صَامَ أَيَّامَ مِنًى.

[1999] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جو شخص حج اور عمرے کے درمیان تمتع کرے اسے عرفہ کے دن تک روزہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن اگر قربانی نہ پا سکے اور اس نے روزے بھی نہیں رکھے تو وہ ایام منی میں روزے رکھ لے۔

وعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

ابن شہاب نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

وَتَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

حضرت ابن شہاب سے بیان کرنے میں ابراہیم بن سعد نے امام مالک کی متابعت کی ہے۔

(٦٩) بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

باب: 69- عاشوراء کے دن روزہ رکھنا

٢٠٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ: «إِنْ شَاءَ صَامَ». [راجع: ١٨٩٢]

[2000] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی چاہے تو عاشوراء کا روزہ رکھ لے۔''

٢٠٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ. [راجع: ١٥٩٢]

[2001] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشوراء کا روزہ جو چاہتا رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

٢٠٠٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

[2002] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جاہلیت میں قریش عاشوراء کا روزہ رکھا کرتے

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ. [راجع: ١٥٩٢]

تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ بھی نبوت سے پہلے اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو خود بھی روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشوراء کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ اب جو چاہے اس دن روزہ رکھے جو چاہے نہ رکھے۔

٢٠٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ».

[2003] حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے حضرت امیر معاویہ ؓ کو عاشوراء کے دن، جس سال انھوں نے حج کیا، منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: اے اہل مدینہ! تمھارے علماء کہاں گئے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''یہ عاشوراء کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس دن کا روزہ فرض نہیں کیا۔ البتہ میں روزے سے ہوں، اس لیے جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے، اسے چھوڑ دے۔''

٢٠٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» قَالُوا: هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ، هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَصَامَهُ مُوسٰى، قَالَ: «فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسٰى مِنْكُمْ»، فَصَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ. [انظر: ٣٣٩٧، ٣٩٤٣، ٤٦٨٠، ٤٧٣٧]

[2004] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشوراء کا روزے رکھتے دیکھا۔ آپ نے ان سے دریافت کیا: ''اس روزے کی حیثیت کیا ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: یہ ایک اچھا دن ہے، اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اس کے دشمن سے نجات دی تھی تو موسیٰ ؑ نے روزہ رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم سے زیادہ موسیٰ ؑ سے تعلق رکھتا ہوں۔'' چنانچہ آپ نے اس دن کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

٢٠٠٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَعُدُّهُ الْيَهُودُ

[2005] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ یہودی عاشوراء کے دن کو بطور جشن مناتے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اس دن روزہ رکھو۔''

عِيدًا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَصُومُوهُ أَنْتُمْ». [انظر: ٣٩٤٢]

٢٠٠٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلٰى غَيْرِهِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَهٰذَا الشَّهْرَ، يَعْنِي: شَهْرَ رَمَضَانَ.

[2006] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا کہ عاشوراء کے دن اور رمضان کے مہینے کے علاوہ کسی دن کو افضل سمجھ کر آپ نے اس کا روزہ رکھا ہو۔

٢٠٠٧ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ أَنْ «أَذِّنْ فِي النَّاسِ: أَنَّ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ، فَإِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ». [راجع: ١٩٢٤]

[2007] حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے قبیلۂ اسلم کے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کرے: ''جس نے کچھ کھا لیا ہے وہ باقی دن کا روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ پورے دن کا روزہ رکھے، اس لیے کہ آج کا دن عاشوراء کا دن ہے۔''

فائدہ: ہمارے نزدیک عاشوراء محرم کے روزے کی تین صورتیں حسب ذیل ہیں: * بہترین صورت یہ ہے کہ نویں اور دسویں کا روزہ رکھا جائے کیونکہ دسویں کا روزہ تو حقیقت ثابتہ ہے لیکن نویں محرم کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے اپنی خواہش کا اظہار فرمایا اگرچہ رفیق اعلیٰ سے ملاقات کی وجہ سے اس کی تکمیل نہ ہو سکی۔ * اس سے کم درجہ یہ ہے کہ دسویں اور گیارہویں محرم کا روزہ رکھا جائے۔ * سب سے کم درجہ یہ ہے کہ صرف دسویں تاریخ کا روزہ رکھا جائے، صرف نویں کا روزہ رکھنا کئی ایک لحاظ سے محل نظر ہے۔ واللّٰہ أعلم.

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

31 - كِتَابُ صَلَاةِ التَّرَاوِيحِ

نماز تراویح سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

باب: 1- اس شخص کی فضیلت جو رمضان میں رات کے وقت قیام کرے

٢٠٠٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِرَمَضَانَ: «مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [راجع: ٣٥]

[2008] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ماہ رمضان کے متعلق یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے ایمان کے ساتھ اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان میں (رات کا) قیام کیا، اس کے سب گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

٢٠٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. [راجع: ٣٥]

[2009] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا تو اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' ابن شہاب نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو معاملہ اسی طرح رہا، پھر حضرت ابوبکر ؓ کے دور خلافت اور حضرت عمر ؓ کے ابتدائی دور حکومت میں بھی یہی حال رہا۔

٢٠١٠ - وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

[2010] حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت

الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ، يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ، ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ، قَالَ عُمَرُ: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ، وَالَّتِي يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ - يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ - وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ.

ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں رمضان کی ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں گیا۔ سب لوگ متفرق اور منتشر تھے۔ کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا تھا اور کوئی کسی کے پیچھے کھڑا تھا۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ میں تمام لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو زیادہ مناسب ہوگا، چنانچہ انھوں نے اس عزم وارادے کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ان کا امام مقرر کر دیا۔ دوسری رات پھر مجھے ان کی معیت میں مسجد نبوی جانے کا اتفاق ہوا تو دیکھا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز تراویح پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھ کر فرمایا کہ یہ نیا طریقہ کس قدر بہتر اور مستحسن ہے! اور رات کا وہ حصہ جس میں یہ لوگ سو جاتے ہیں اس حصے سے بہتر ہے جس میں یہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ کی مراد رات کے آخری حصے کی فضیلت سے تھی کیونکہ لوگ یہ نماز رات کے شروع ہی میں پڑھ لیتے تھے۔

فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس فعل کو بدعت سے اس لیے موسوم کیا کہ ان کے زمانے میں نماز تراویح اس طرح نہیں پڑھی جاتی تھی۔ اس اعتبار سے ان کے عہد خلافت میں یقیناً یہ نیا کام تھا لیکن فی الحقیقت یہ کام نبی ﷺ کے عہد مبارک میں کیا جا چکا تھا۔ اسے بدعت کہنے کی یہ ہرگز وجہ نہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بدعت کی تقسیم سے لوگوں کو آگاہ کرنا چاہتے تھے کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں: ایک بدعت حسنہ، ایک بدعت سیئہ جیسا کہ آج بعض حضرات کا موقف ہے بلکہ شریعت کی نظر میں ہر بدعت ہی گمراہی ہے۔ واضح رہے کہ اس روایت میں رکعات تراویح کی تعداد بیان نہیں ہوئی، چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ نے اس کی تعداد بایں الفاظ بیان کی ہے: سائب بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما کو نماز تراویح کے لیے تعینات فرمایا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعتیں پڑھائیں۔ (الموطأ للإمام مالك مع تنوير الحوالك : 105/1)

٢٠١١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلّٰى، وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ. [راجع: ٧٢٩]

[2011] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ہیں، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ نماز تراویح پڑھی اور یہ رمضان میں ہوا تھا۔

٢٠١٢ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي

[2012] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (رمضان میں) ایک مرتبہ نصف شب کے

عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلّٰى فَصَلَّوْا مَعَهُ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصُلِّيَ بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ، وَلٰكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا». فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ. [راجع: ٧٢٩]

وقت مسجد میں تشریف لے گئے تو وہاں نماز تراویح پڑھی۔ کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے۔ صبح ہوئی تو انھوں نے اس کا چرچا کیا، چنانچہ دوسری رات لوگ پہلے سے بھی زیادہ جمع ہو گئے اور آپ کے ہمراہ نماز (تراویح) پڑھی۔ دوسری صبح کو اور زیادہ چرچا ہوا۔ پھر تیسری رات اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے، نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ کی اقتدا میں نماز (تراویح) ادا کی۔ جب چوتھی رات آئی تو اتنے لوگ جمع ہوئے کہ مسجد نمازیوں سے عاجز آ گئی یہاں تک کہ صبح کی نماز کے لیے آپ باہر تشریف لائے۔ جب نماز فجر پڑھ لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، خطبہ پڑھا پھر فرمایا: ''واقعہ یہ ہے کہ تمھارا موجود ہونا مجھ پر مخفی نہ تھا لیکن مجھے اندیشہ ہوا کہ مبادا نماز شب فرض ہو جائے، پھر تم اسے ادا نہ کر سکو۔'' رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور یہ معاملہ اسی طرح رہا۔

٢٠١٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي». [راجع: ١١٤٧]

[2013] حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں نماز کیسے ہوتی تھی؟ انھوں نے جواب دیا کہ آپ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ آپ چار رکعات پڑھتے، ان کے خوبصورت اور طویل ہونے کے متعلق مت سوال کرو۔ پھر چار رکعات ادا کرتے، ان کے بھی خوبصورت اور لمبی ہونے کے بارے میں مت پوچھو۔ پھر تین رکعات (وتر) پڑھتے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں، البتہ میرا دل بیدار رہتا ہے۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے نماز تراویح کی مسنون تعداد گیارہ رکعات ہے۔ واضح رہے کہ اس تعداد کے خلاف بیس رکعات تراویح کے اثبات میں پیش کی جانے والی تمام روایات کمزور اور ناقابل حجت ہیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

32 - كِتَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کی فضیلت کا بیان

(١) بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

باب: 1- شب قدر کی فضیلت

وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ﴾ إِلٰى آخِرِ السُّورَةِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بے شک ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا ہے۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے...... '' آخر سورت تک۔

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ: ﴿وَمَآ أَدْرَىٰكَ﴾ فَقَدْ أَعْلَمَهُ، وَمَا قَالَ: ﴿وَمَا يُدْرِيكَ﴾ فَإِنَّهُ لَمْ يُعْلِمْ. [الأحزاب: ٦٣، الشورى: ١٧، عبس: ٣]

امام ابن عیینہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں جہاں وَمَا أَدْرَاكَ ہے وہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بتا دیا ہے اور جہاں وَمَا يُدْرِيكَ ہے وہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہیں بتایا۔

٢٠١٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ - وَأَيُّمَا حِفْظٍ - مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [راجع: ٣٥]

[2014] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اور جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کیا اس کے بھی پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' سلیمان بن کثیر نے زہری سے روایت کرنے میں سفیان کی متابعت کی ہے۔

(٢) بَابُ الْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

٢٠١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيها فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ». [راجع: ١١٥٨]

٢٠١٦ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ - وَكَانَ لِي صَدِيقًا - فَقَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَّمَضَانَ، فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ: «إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا - أَوْ نُسِّيتُهَا - فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَّطِينٍ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَرْجِعْ». فَرَجَعْنَا وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ، حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ.

[راجع: ٦٦٩]

باب : 2- رمضان کی آخری سات راتوں میں شب قدر کو تلاش کرنا

[2015] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے چند صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو دوران خواب میں رمضان کی آخری سات راتوں میں شب قدر دکھائی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں دیکھ رہا ہوں کہ تمھارے سب کے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہو گئے ہیں، اس لیے جو اس کو تلاش کرنا چاہے وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔''

[2016] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ رمضان کے درمیانی عشرے کا اعتکاف کیا تو آپ بیسویں تاریخ کی صبح (اعتکاف گاہ سے) باہر تشریف لائے اور ہم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: ''مجھے خواب میں شب قدر دکھائی گئی تھی مگر مجھے بھلادی گئی۔'' یا فرمایا: ''میں از خود بھول گیا، لہٰذا اب تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ میں نے خواب میں ایسا دیکھا گویا کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں، لہٰذا جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا تھا وہ واپس لوٹ آئے (اور اعتکاف کرے)۔'' چنانچہ ہم واپس آگئے اور اس وقت آسمان پر بادل کا نشان تک نہ تھا لیکن اچانک بادل اٹھ آیا اور اتنا برسا کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی اور وہ کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی۔ پھر نماز کھڑی کی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پیشانی پر مٹی کے نشانات دیکھے۔

(٣) بَابُ تَحَرِّي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ

فِيهِ عُبَادَةُ.

٢٠١٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ». [انظر: ٢٠١٩، ٢٠٢٠]

٢٠١٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ، فَإِذَا كَانَ حِينَ يُمْسِي مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً تَمْضِي وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ رَجَعَ إِلٰى مَسْكَنِهِ، وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ، وَأَنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ قَالَ: «كُنْتُ أُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ، ثُمَّ قَدْ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ، وَقَدْ أُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا فَابْتَغُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَابْتَغُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ». فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ فِي

باب: 3- آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر کو تلاش کرنا

اس کے متعلق حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے ایک حدیث مروی ہے۔

[2017] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔“

[2018] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔ جب بیسویں رات گزر جاتی اور اکیسویں رات کی آمد ہوتی تو اپنے گھر واپس آجاتے اور وہ لوگ بھی اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے جو آپ کے ساتھ اعتکاف کرتے تھے۔ پھر ایک رمضان میں جب آپ اعتکاف سے تھے تو اس رات بھی مسجد میں مقیم رہے جس میں آپ کی عادت گھر واپس آنے کی تھی۔ آپ نے وہاں لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق انھیں کچھ احکام بتائے، پھر فرمایا: ”میں اس دوسرے عشرے میں اعتکاف کرتا تھا لیکن اب مجھ پر واضح ہوا ہے کہ میں آخری عشرے میں اعتکاف کروں، اس لیے جو شخص میرے ساتھ اعتکاف میں رہا ہے وہ اپنی اعتکاف گاہ میں رہے اور مجھے اس رات ”شب قدر“ دکھائی گئی تھی، پھر وہ بھلا دی گئی، اسے تم آخری عشرے میں اور اس کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ

تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَأَمْطَرَتْ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةَ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ، فَبَصُرَتْ عَيْنِي رَسُولَ اللهِ ﷺ وَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُمْتَلِئٌ طِينًا وَّمَاءً. [راجع: ٦٦٩]

کر رہا ہوں۔" اس رات خوب بادل کڑکا اور بہت بارش ہوئی۔ نبی ﷺ کی جائے نماز پر مسجد ٹپکنے لگی۔ یہ اکیسویں رات تھی۔ میری آنکھوں نے آپ کو دیکھا کہ آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کی پیشانی پانی اور کیچڑ سے بھری ہوئی تھی۔

فائدہ: یہ مبارک رات رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہوتی ہے اور یہ ہر سال تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ اسے کسی خاص تاریخ کے ساتھ متعین نہیں کیا جا سکتا، نیز یہ ایک پوشیدہ رات ہے اور اس رات کے مخفی ہونے میں حکمت یہ ہے کہ اس کی تلاش کے لیے کوشش جاری رکھی جائے۔ اگر اسے معین کر دیا جاتا تو پھر اسی رات ہی پر اکتفا کر لیا جاتا۔[1] واللّٰہ أعلم.

٢٠١٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِلْتَمِسُوا». [راجع: ٢٠١٧]

[2019] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: "(شب قدر) تلاش کرو۔"

٢٠٢٠ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ وَيَقُولُ: «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ». [راجع: ٢٠١٧]

[2020] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے اور فرماتے تھے: "رمضان کے آخری عشرے میں شب قدر تلاش کرو۔"

٢٠٢١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِلْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فِي تَاسِعَةٍ تَبْقٰى، فِي سَابِعَةٍ تَبْقٰى، فِي خَامِسَةٍ تَبْقٰى». [انظر: ٢٠٢٢]

[2021] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "رمضان کے آخری عشرے میں شب قدر تلاش کرو جبکہ نو یا سات یا پانچ راتیں باقی رہ جائیں۔"

٢٠٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ:

[2022] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے،

[1] فتح الباري: 338/4.

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ وَّعِكْرِمَةَ قَالَا: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هِيَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، هِيَ فِي تِسْعٍ يَّمْضِينَ، أَوْ فِي سَبْعٍ يَّبْقَيْنَ»، يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَابَعَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «اِلْتَمِسُوا فِي أَرْبَعٍ وَّعِشْرِينَ». [راجع: ٢٠٢١]

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ رات آخری عشرے میں ہے جبکہ نو راتیں گزر جائیں یا سات راتیں باقی رہ جائیں۔'' یعنی شب قدر کے متعلق آپ نے یہ فرمایا تھا۔ حضرت ابن عباس ؓ سے ایک روایت ہے کہ اسے چوبیسویں رات میں تلاش کرو۔

فائدہ: ''چوبیسویں رات میں تلاش کرو'' ابن عباس کا یہ قول انھی الفاظ سے کسی اور کتاب میں ہمیں نہیں مل سکا۔ حافظ ابن حجر ؒ نے فتح الباری میں مسند احمد کے حوالے سے ابن عباس ؓ سے ایک روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت ابن عباس ؓ سے مسند أحمد (255/1:)، المعجم الكبير للطبراني (292/11:) اور مصنف ابن أبي شيبة (120/4:) میں موصولاً مروی ہے اور اس میں ''چوبیسویں رات'' کے بجائے ''تیئسویں رات'' کے الفاظ ہیں، اس لیے فتح الباري (333/4:) میں [ليلة أربع و عشرين] کے الفاظ سہو ہے۔

(٤) بَابُ رَفْعِ مَعْرِفَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِتَلَاحِي النَّاسِ

باب: 4- لوگوں کے جھگڑے کی بنا پر شب قدر کی پہچان کا اٹھ جانا

٢٠٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: «خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَّكُونَ خَيْرًا لَّكُمْ، فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ». [راجع: ٤٩]

[2023] حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ہمیں شب قدر کی خبر دینے کے لیے تشریف لا رہے تھے کہ دو مسلمان آپس میں جھگڑا کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا: ''میں تمھیں شب قدر بتانے کے لیے باہر آیا تھا لیکن فلاں فلاں جھگڑ پڑے تو اس کی معرفت کو اٹھا لیا گیا اور امید ہے کہ تمھارے حق میں یہی بہتر ہوگا، لہٰذا اب تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔''

فائدہ: علمائے حدیث نے احادیث کی روشنی میں شب قدر کی کچھ علامات ذکر کی ہیں، چند ایک حسب ذیل ہیں: ۞ شب قدر کی صبح کو سورج کے بلند ہونے تک اس کی شعاع نہیں ہوتی وہ تھالی کی مانند ہوتا ہے۔[1] ۞ اس میں جب چاند طلوع ہوتا ہے

1 صحيح مسلم، صلاة المسافرين، حديث: 1785(762).

تو بڑے تھال کے کنارے کی طرح معلوم ہوتا ہے۔[1] ❁ وہ رات بڑی معتدل ہوتی ہے اس میں گرمی ہوتی ہے نہ سردی، اس صبح کا سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اس کی سرخی مدہم ہوتی ہے۔[2] ❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ابن ابی شیبہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ اس رات ہلکی ہلکی ہوا چلتی ہے اور بارش بھی ہوتی ہے نیز اس رات شیاطین کو شہاب ثاقب نہیں مارے جاتے کیونکہ اس رات اتنے فرشتے زمین پر اترتے ہیں کہ شیاطین ان سے دبک جاتے ہیں۔[3] ❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے طبری کے حوالے سے لکھا ہے کہ اس رات ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ تمام درخت سجدہ ریز ہو جاتے ہیں اور امام بیہقی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اس رات نمکین پانی میٹھا ہو جاتا ہے لیکن ان روایات کی استنادی حیثیت انتہائی کمزور ہے۔[4]

(٥) بَابُ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

باب:5- رمضان کے آخری عشرے میں عبادت کرنا

٢٠٢٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ.

[2024] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا تو نبی ﷺ (عبادت کے لیے) کمربستہ ہو جاتے، شب بیداری فرماتے اور اپنے اہل خانہ کو بھی بیدار رکھتے تھے۔

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ آخری عشرہ خوب عبادت کرتے ہوئے گزارا جائے، رسول اللہ ﷺ اس عشرے میں اپنی بیویوں سے الگ ہو جاتے اور بستر کو لپیٹ دیتے، خوب کمربستہ ہو کر ان راتوں کا اہتمام کرتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آخری عشرے میں اتنی محنت کرتے کہ جتنی دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ اس کوشش اور محنت کی تفصیل امام بخاری رحمہ اللہ کی پیش کردہ حدیث میں بیان ہوئی ہے کہ عبادت کے لیے کمربستہ ہو جاتے، رات کو عبادت کر کے اسے زندہ رکھتے اور اپنے اہل و عیال کو عبادت کے لیے بیدار کرتے۔ ہمارے ہاں بدقسمتی سے انفرادی عبادت کے بجائے اجتماعی عبادت کا اہتمام کیا جاتا ہے، طاق راتوں میں تقاریر اور دروس ہوتے ہیں، سارا عشرہ بہترین ماکولات اور مشروبات کے دور کے لیے مخصوص کر دیا جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ میں ان چیزوں کا نشان تک نہیں ملتا۔ ہمیں اس آخری عشرے کے قیمتی دنوں اور سنہری راتوں کو سو کر یا کھانے پینے یا تقاریر سننے میں ضائع نہیں کرنا چاہیے بلکہ انفرادی عبادت کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔ اس عشرے میں دو عمل اللہ کے ہاں بہت بلند مقام رکھتے ہیں، یعنی اعتکاف اور شب قدر کی تلاش۔

1 صحيح مسلم، الصيام، حديث: 2779(1170). 2 صحيح ابن خزيمة: 231/3. 3 فتح الباري: 330/4.
4 سنن ابن ماجه، الصوم، حديث: 1767.

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

33 - أَبْوابُ الِاعْتِكَافِ

اعتکاف سے متعلق احکام ومسائل

(١) بَابُ الِاعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ

وَالِاعْتِكَافُ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا، لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تُبَٰشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَٰكِفُونَ فِى ٱلْمَسَٰجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ ءَايَٰتِهِۦ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ﴾ [البقرة: ١٨٧]

٢٠٢٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ: أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ.

٢٠٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ تَعَالٰى، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

باب:1- آخری عشرے میں اعتکاف کرنا

اعتکاف تمام مساجد میں جائز ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب تم مساجد میں اعتکاف کرو تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں، لہٰذا تم ان کے قریب مت جاؤ۔ اللہ لوگوں کے لیے اپنی آیتیں اسی طرح بیان فرماتا ہے، تاکہ وہ متقی بنیں۔“

[2025] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے۔

[2026] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں پابندی سے اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔

فائدہ: مسجد میں اعتکاف کرنا مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے یکساں ہے، جو حضرات خواتین کے لیے گھر میں اعتکاف کرنے کی گنجائش نکالتے ہیں یہ درست نہیں ہے، ہمارا موقف ہے کہ خواتین بھی مسجد ہی میں اعتکاف کریں بشرطیکہ خاوند یا سرپرست کی اجازت سے ہو اور وہاں چادر، چار دیواری مجروح ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ گھر میں اعتکاف کرنے کو عبادت کے لیے خلوت گزینی تو کہا جا سکتا ہے لیکن اسے اعتکاف کا نام دینا محل نظر ہے۔

٢٠٢٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ، فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةَ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ - وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ مِنْ صَبِيحَتِهَا مِنَ اعْتِكَافِهِ - قَالَ: «مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ، فَقَدْ أُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا، وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ صَبِيحَتِهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ». فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صُبْحِ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ. [راجع: ٦٦٩]

[2027] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے۔ آپ نے ایک سال اعتکاف کیا، جب اکیسویں رات آئی اور یہ وہ رات ہے جس کی صبح آپ اعتکاف سے باہر ہوتے تھے، تو آپ نے فرمایا: ''جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ آخری عشرہ بھی اعتکاف میں گزارے کیونکہ مجھے اس رات شب قدر دکھائی گئی پھر اسے میرے ذہن سے محو کر دیا گیا، چنانچہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اکیسویں کی صبح پانی اور مٹی میں سجدہ کرتا ہوں، اس لیے تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ خاص طور پر ہر طاق رات میں تلاش کرو۔'' واقعہ یہ ہے کہ اس رات بادل برسا اور مسجد چونکہ کھجور کی شاخوں سے تھی، اس لیے وہ بھی بہہ پڑی۔ میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اکیسویں رات کی صبح آپ کی پیشانی پر پانی اور مٹی کا نشان تھا۔

(٢) بَابُ الْحَائِضِ تُرَجِّلُ رَأْسَ الْمُعْتَكِفِ

باب: 2- حائضہ عورت کا معتکف کو کنگھی کرنا

٢٠٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصْغِي إِلَيَّ رَأْسَهُ، وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ

[2028] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ مسجد میں معتکف ہوتے، آپ میری طرف اپنا سر مبارک جھکا دیتے تو میں آپ کو کنگھی کرتی، حالانکہ میں بحالت حیض ہوتی تھی۔

فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ. [راجع: ٢٩٥]

(٣) بَابٌ: لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ

باب:3-(معتکف) ضرورت کے بغیر گھر میں داخل نہ ہو

٢٠٢٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا.

[انظر: ٢٠٣٣، ٢٠٣٤، ٢٠٤١، ٢٠٤٥]

[2029] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بحالت اعتکاف مسجد میں رہتے ہوئے اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے تو میں آپ کو کنگھی کر دیتی تھی۔ اور جب آپ معتکف ہوتے تو گھر میں بلاضرورت تشریف نہ لاتے تھے۔

(٤) بَابُ غَسْلِ الْمُعْتَكِفِ

باب:4-معتکف کے لیے سر یا بدن دھونا

٢٠٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ. [راجع: ٢٩٥، ٣٠٠]

[2030] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ میرے ساتھ بغلگیر ہوتے، حالانکہ میں بحالت حیض ہوتی تھی۔

٢٠٣١ - وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ. [راجع: ٢٩٥]

[2031] رسول اللہ ﷺ بحالت اعتکاف اپنا سر مبارک مسجد سے باہر کر دیتے تو میں اسے دھو دیتی تھی جبکہ میں بحالت حیض ہوتی۔

(٥) بَابُ الْاِعْتِكَافِ لَيْلًا

باب:5-رات کا اعتکاف کرنا

٢٠٣٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: «أَوْفِ

[2032] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق ؓ نے نبی ﷺ سے عرض کیا: میں نے زمانۂ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی نذر پوری کرلو۔''

بِنَذْرِكَ». [انظر: ٢٠٤٣، ٣١٤٤، ٤٣٢٠، ٦٦٩٧]

(٦) بَابُ اعْتِكَافِ النِّسَاءِ

٢٠٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ، فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً فَأَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً، فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً آخَرَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ رَأَى الْأَخْبِيَةَ فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» فَأُخْبِرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «آلْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ؟» فَتَرَكَ الْاعْتِكَافَ ذٰلِكَ الشَّهْرَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ. [راجع: ٢٠٢٩]

باب:6-عورتوں کا اعتکاف کرنا

[2033] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔ میں آپ کے لیے خیمہ لگانے کا اہتمام کرتی تھی۔ آپ صبح کی نماز پڑھتے، پھر اس میں داخل ہو جاتے۔ حضرت حفصہ ؓ نے حضرت عائشہ ؓ سے خیمہ لگانے کی اجازت مانگی تو انھوں نے اجازت دے دی اور حضرت حفصہ ؓ نے بھی وہاں اپنا خیمہ لگا لیا۔ جب اسے حضرت زینب ؓ نے دیکھا تو انھوں نے وہاں ایک اور خیمہ نصب کر لیا۔ جب صبح ہوئی تو نبی ﷺ نے وہاں کئی خیمے دیکھے تو فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' آپ کو جب صورت حال سے آگاہ کیا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس سے نیکی کا ارادہ کرتے ہو؟'' آپ نے اس مہینے کا اعتکاف ترک کر دیا، پھر شوال میں دس دن کا اعتکاف کیا۔

(٧) بَابُ الْأَخْبِيَةِ فِي الْمَسْجِدِ

٢٠٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَّعْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَّعْتَكِفَ إِذَا أَخْبِيَةٌ: خِبَاءُ عَائِشَةَ وَخِبَاءُ حَفْصَةَ، وخِبَاءُ زَيْنَبَ، فَقَالَ: «آلْبِرَّ تَقُولُونَ بِهِنَّ؟»، ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتَّى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ. [راجع: ٢٠٢٩]

باب:7-مسجد میں خیمے لگانا

[2034] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دفعہ اعتکاف کا ارادہ فرمایا۔ جب آپ اس جگہ پہنچے جہاں اعتکاف کرنا چاہتے تھے تو وہاں چند خیمے دیکھے، یعنی وہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب ؓ کے خیمے تھے۔ آپ نے انھیں دیکھ کر فرمایا: ''کیا ان میں نیکی کہتے ہو؟'' پھر آپ وہاں سے واپس آ گئے اور اعتکاف نہ کیا یہاں تک کہ ماہ شوال میں دس دن اعتکاف میں گزارے۔

فائدہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتکاف کی صرف نیت کرنے سے اعتکاف واجب نہیں ہو جاتا، البتہ رسول اللہ ﷺ نے

ماہ شوال میں اس کی قضا بطور استحباب کی ہے کیونکہ آپ جس عمل کو شروع کرتے تھے اس پر دوام کرتے تھے، لیکن ازواج مطہرات کے متعلق کوئی اشارہ نہیں کہ انھوں نے بھی ماہ شوال میں اعتکاف کیا ہو۔[1]

(٨) بَابٌ : هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ لِحَوَائِجِهِ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ؟

باب: 8- کیا معتکف اپنی کسی ضرورت کے پیش نظر مسجد کے دروازے تک آسکتا ہے؟

٢٠٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ، مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ»، فَقَالَا: سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا». [انظر: ٢٠٣٨، ٢٠٣٩، ٣١٠١، ٣٢٨١، ٦٢١٩، ٧١٧١]

[2035] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت صفیہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں مسجد کے اندر معتکف تھے تو وہ آپ کی زیارت کے لیے آئیں اور کچھ دیر گفتگو کی۔ پھر اٹھ کر جانے لگیں تو نبی ﷺ بھی انھیں پہنچانے کے لیے ساتھ ہی اٹھے۔ جب آپ مسجد کے دروازے کے قریب حضرت ام سلمہ ؓ کے دروازے کے پاس پہنچے تو انصار کے دو آدمی ادھر سے گزرے۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ٹھہر جاؤ، یہ صفیہ بنت حیی ؓ ہے۔'' ان دونوں نے کہا: سبحان اللہ اللہ کے رسول! (کیا آپ ہم پر بدگمان ہیں؟) اور انھیں یہ چیز بہت شاق گزری تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''شیطان، خون کی طرح انسان کے رگ و ریشے میں گردش کرتا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ مبادا تمھارے دلوں میں کوئی وسوسہ ڈال دے۔''

(٩) بَابُ الْاِعْتِكَافِ وَخُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ

باب: 9- نبی ﷺ کا اعتکاف بیٹھنا اور بیسویں کی صبح کو باہر نکلنا

٢٠٣٦ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ هَارُونَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ

[2036] حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے دریافت کیا: کیا آپ نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو شب قدر کا

1 فتح الباري: 352/4.

أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] قُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَّمَضَانَ، قَالَ: فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ، قَالَ: فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَقَالَ: «إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِّيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ فَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَّطِينٍ، وَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ»، فَرَجَعَ النَّاسُ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، قَالَ: فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَسَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الطِّينِ وَالْمَاءِ، حَتَّى رَأَيْتُ الطِّينَ فِي أَرْنَبَتِهِ وَجَبْهَتِهِ. [راجع: ٦٦٩]

ذکر کرتے سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ ہم بیسویں رمضان کی صبح کو اعتکاف گاہ سے باہر نکلے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیسویں کی صبح خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''مجھے شب قدر دکھائی گئی، پھر اسے بھلا دیا گیا، اس لیے تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ چونکہ میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں، اس لیے جس نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اعتکاف کیا تھا وہ واپس اپنے معتکف میں آ جائے۔'' لوگ یہ سن کر مسجد میں واپس آ گئے۔ ہم نے آسمان پر ذرہ بھر بھی بادل نہ دیکھے تھے کہ اچانک تھوڑا سا بادل آیا اور وہ خوب برسا۔ اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے کیچڑ اور پانی میں سجدہ کیا حتی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی ناک اور پیشانی مبارک پر مٹی کے نشانات دیکھے۔

(١٠) بَابُ اعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ

باب: 10- مستحاضہ عورت کا اعتکاف کرنا

٢٠٣٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ امْرَأَةٌ مُّسْتَحَاضَةٌ مِّنْ أَزْوَاجِهِ فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ وَالصُّفْرَةَ، فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي. [راجع: ٣٠٩]

[2037] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آپ کی ایک بیوی نے استحاضے کی حالت میں اعتکاف کیا۔ وہ سرخی اور زردی دیکھا کرتی تھی۔ بعض اوقات جب وہ نماز پڑھتی تو ہم اس کے نیچے طشت رکھ دیتے تھے۔

(١١) بَابُ زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي اعْتِكَافِهِ

باب: 11- بیوی کا اپنے خاوند سے اعتکاف گاہ میں ملاقات کرنا

٢٠٣٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي

[2038] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے

اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ: أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ أَزْوَاجُهُ فَرُحْنَ، فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ: «لَا تَعْجَلِي حَتَّى أَنْصَرِفَ مَعَكِ» - وَكَانَ بَيْتُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ - فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهَا فَلَقِيَهُ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَجَازَا، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ: «تَعَالَيَا، إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ»، فَقَالَا: سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُلْقِيَ فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا»، [راجع: ٢٠٣٥]

روایت ہے کہ نبی ﷺ مسجد نبوی میں تھے اور آپ کے پاس ازواج مطہرات موجود تھیں۔ وہ (اپنے اپنے گھروں کو) جانے لگیں تو آپ ﷺ نے حضرت صفیہ بنت حیی ؓ سے فرمایا: ’’(جانے میں) جلدی نہ کرنا، میں تمھارے ساتھ جاتا ہوں۔‘‘ ان کا گھر حضرت اسامہ بن زید ؓ کی حویلی میں تھا۔ نبی ﷺ ان کے ہمراہ گئے تو آپ کو دو انصاری ملے۔ انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا اور جلدی سے آگے بڑھ گئے۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ’’ادھر آؤ، یہ صفیہ بنت حیی ہے۔‘‘ انھوں نے عرض کیا: سبحان اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ’’یقیناً شیطان، انسان کے جسم میں خون کی طرح سرایت کرتا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ مبادا تمھارے دلوں میں کوئی بدگمانی پیدا کر دے۔‘‘

(١٢) بَابٌ: هَلْ يَدْرَأُ الْمُعْتَكِفُ عَنْ نَفْسِهِ؟

باب: 12- کیا معتکف اپنا دفاع کر سکتا ہے؟

٢٠٣٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ صَفِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: أَنَّ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشٰى مَعَهَا فَأَبْصَرَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا أَبْصَرَهُ دَعَاهُ فَقَالَ: «تَعَالَ، هِيَ صَفِيَّةُ». وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: «هٰذِهِ

[2039] حضرت صفیہ ؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں جبکہ آپ اعتکاف کی حالت میں تھے۔ پھر جب وہ واپس جانے لگیں تو آپ بھی ان کے ساتھ چلے۔ اس دوران میں آپ کو ایک انصاری جوان نے دیکھا۔ جب آپ کی نظر اس پر پڑی تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا: ’’ادھر آؤ! یہ (میری بیوی) صفیہ ہے.....سفیان نے بعض اوقات (هِيَ صَفِيَّةُ کے بجائے) هٰذِهِ صَفِيَّةُ کے الفاظ کہے...... (نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہ وضاحت ضروری سمجھی) کیونکہ شیطان ابن آدم کے رگ و ریشے میں خون کی طرح سرایت کرتا ہے۔‘‘ (علی بن عبداللہ کہتے ہیں) میں نے اپنے

صَفِيَّةُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ»، قُلْتُ لِسُفْيَانَ: أَتَتْهُ لَيْلًا؟ قَالَ: وَهَلْ هُوَ إِلَّا لَيْلًا؟ [راجع: ٢٠٣٥]

شیخ سفیان سے کہا: حضرت صفیہ ؓ آپ کے پاس رات کو آئی تھیں؟ تو انھوں نے جواب دیا: رات ہی تو تھی۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بدگمانی اور شیطانی مکر وفریب سے خود کو محفوظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ خاص طور پر علماء حضرات کو ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس سے لوگ ان کے متعلق بدگمانی میں مبتلا ہو جائیں اگرچہ اس کام میں مخلص ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ بدگمانی پیدا ہونے کی صورت میں ان کے علوم کا انتفاع ختم ہو جائے گا۔ کوئی شخص بطور تجربہ بھی ایسا کام نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔[1]

(١٣) بَابُ مَنْ خَرَجَ مِنَ اعْتِكَافِهِ عِنْدَ الصُّبْحِ

باب: 13- اعتکاف گاہ سے صبح کے وقت نکلنا

٢٠٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ خَالِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ؛ ح: قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: وَأَظُنُّ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَبِيدٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ فَلْيَرْجِعْ إِلَى مُعْتَكَفِهِ فَإِنِّي رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَّطِينٍ»، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى مُعْتَكَفِهِ قَالَ وَهَاجَتِ السَّمَاءُ فَمُطِرْنَا فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَقَدْ هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيشًا فَلَقَدْ رَأَيْتُ عَلَى أَنْفِهِ وَأَرْنَبَتِهِ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ. [راجع: ٦٦٩]

[2040] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رمضان کے درمیانی عشرے کا اعتکاف کیا۔ جب بیسویں کی صبح ہوئی تو ہم نے اپنا سامان وغیرہ (گھروں میں) منتقل کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''جو اعتکاف میں تھا وہ اپنی جائے اعتکاف میں واپس چلا جائے، اس لیے کہ میں نے اس رات خواب دیکھا ہے، اس خواب میں خود پانی اور کیچڑ میں سجدہ کرتا ہوں۔'' جب آپ اپنے معتکف میں واپس چلے گئے تو ایک بادل نمودار ہوا اور خوب بارش ہوئی۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے! اسی دن کے آخری حصے میں بادل آیا۔ چونکہ مسجد کھجور کی ٹہنیوں سے بنی ہوئی تھی، اس لیے میں نے آپ کی ناک اور پیشانی پر پانی اور کیچڑ کے نشانات دیکھے۔

1 عمدة القاري: 282/4.

فائدہ: زیادہ سے زیادہ یا کم از کم مدت اعتکاف کی کوئی حد نہیں ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ رات کے اعتکاف کے ساتھ دن کا اعتکاف کرنا بھی ضروری ہے لیکن اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پابندی ضروری نہیں ہے، تاہم جو یہ کہا جاتا ہے کہ نماز پڑھنے کے لیے آئیں تو اعتکاف کی نیت کر لیں، اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ یہ بے بنیاد بات ہے۔

(١٤) بَابُ الْاعْتِكَافِ فِي شَوَّالٍ

٢٠٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِي اعْتَكَفَ فِيهِ، قَالَ: فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ أَنْ تَعْتَكِفَ فَأَذِنَ لَهَا، فَضَرَبَتْ فِيهِ قُبَّةً، فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةُ فَضَرَبَتْ قُبَّةً، وَسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِهَا فَضَرَبَتْ قُبَّةً أُخْرٰى، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَدِ أَبْصَرَ أَرْبَعَ قِبَابٍ فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» فَأُخْبِرَ خَبَرَهُنَّ فَقَالَ: «مَا حَمَلَهُنَّ عَلٰى هٰذَا؟ آلْبِرُّ؟ اِنْزِعُوهَا فَلَا أَرَاهَا»، فَنُزِعَتْ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ حَتَّى اعْتَكَفَ فِي آخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ». [راجع: ٢٠٣٩]

باب: 14- ماہ شوال میں اعتکاف کرنا

[2041] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہر رمضان میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ جب صبح کی نماز پڑھتے تو اس جگہ تشریف لے جاتے جہاں اعتکاف کرنا ہوتا۔ حضرت عائشہ ؓ نے آپ سے اجازت طلب کی کہ وہ اعتکاف کریں۔ جب آپ نے انھیں اجازت دی تو انھوں نے مسجد میں خیمہ لگا لیا۔ حضرت حفصہ ؓ نے سنا تو انھوں نے بھی خیمہ نصب کر لیا۔ حضرت زینب ؓ نے سنا تو انھوں نے ایک اور خیمہ لگا لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ اگلے روز گئے تو وہاں چار خیمے دیکھے، آپ نے فرمایا: ''یہ کیا بات ہے؟'' تو آپ کو ان کی حقیقت سے آگاہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اس پر انھیں کس چیز نے ابھارا ہے؟ کیا وہ نیکی چاہتی ہیں؟ ان تمام خیموں کو اکھاڑ دو۔ میں انھیں یہاں نہیں دیکھنا چاہتا۔'' چنانچہ وہ تمام خیمے ختم کر دیے گئے۔ پھر آپ نے رمضان میں اعتکاف نہ کیا حتی کہ شوال کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا۔

(١٥) بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَ عَلَيْهِ إِذَا اعْتَكَفَ صَوْمًا

٢٠٤٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ

باب: 15- جس نے معتکف پر روزہ رکھنا ضروری خیال نہیں کیا

[2042] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے زمانۂ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا۔ نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اپنی نذر پوری کر لو۔'' تب انھوں نے ایک

اللهِ! إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْفِ نَذْرَكَ»، فَاعْتَكَفَ لَيْلَةً.

رات اعتکاف کیا۔

فائدہ: ہمارے نزدیک راجح موقف یہ ہے کہ روزے کے بغیر اعتکاف جائز ہے لیکن روزے کے ساتھ اعتکاف کرنا افضل ہے۔ یاد رہے! اس کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی شخص رمضان کا روزہ تو استطاعت کے باوجود نہ رکھے اور اعتکاف کر لے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص رمضان کے علاوہ اعتکاف کرتا ہے یا رمضان میں روزے کی ہمت نہیں رکھتا تو اس کے لیے جائز ہے۔

(١٦) بَابٌ: إِذَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ أَسْلَمَ

باب: 16- جس نے زمانۂ جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی، پھر مسلمان ہو گیا

٢٠٤٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَّعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ - قَالَ: أُرَاهُ لَيْلَةً - فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوْفِ بِنَذْرِكَ». [راجع: ٢٠٣٢]

[2043] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانۂ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ وہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو۔''

(١٧) بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَّمَضَانَ

باب: 17- رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرنا

٢٠٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا.

[2044] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے مگر جس سال آپ کی وفات ہوئی، اس سال آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

فائدہ: اعتکاف کے لیے اگرچہ آخری عشرہ افضل ہے کیونکہ اس کی طاق راتوں میں شب قدر ہے لیکن یہ ضروری نہیں، اس سے پہلے بھی اعتکاف کیا جا سکتا ہے، آخری سال رسول اللہ ﷺ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

(١٨) بَابُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَخْرُجَ

باب: 18- جس نے اعتکاف کا ارادہ کیا، پھر اس ارادے کو ترک کر دینا مناسب خیال کیا

٢٠٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَأَذِنَ لَهَا. وَسَأَلَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَسْتَأْذِنَ لَهَا فَفَعَلَتْ، فَلَمَّا رَأَتْ ذٰلِكَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ أَمَرَتْ بِبِنَاءٍ فَبُنِيَ لَهَا، قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى انْصَرَفَ إِلٰى بِنَائِهِ فَأَبْصَرَ الْأَبْنِيَةَ فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» قَالُوا: بِنَاءُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «آلْبِرَّ أَرَدْنَ بِهٰذَا؟ مَا أَنَا بِمُعْتَكِفٍ»، فَرَجَعَ، فَلَمَّا أَفْطَرَ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ. [راجع: ٢٠٢٩]

[2045] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک دفعہ) رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنے کا ذکر فرمایا۔ حضرت عائشہ ؓ نے آپ سے (اعتکاف کرنے کی) اجازت طلب کی تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ حضرت حفصہ ؓ نے حضرت عائشہ ؓ سے سوال کیا کہ وہ اسے بھی اجازت لے دیں تو انھیں بھی اجازت مل گئی۔ جب حضرت زینب بنت جحش ؓ نے یہ دیکھا تو انھوں نے خیمہ لگانے کا حکم دیا، چنانچہ ان کا خیمہ بھی نصب کر دیا گیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے بعد اپنے معتکف کی طرف تشریف لائے اور وہاں کئی ایک خیمے دیکھے تو فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: یہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب ؓ کے خیمے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ اس سے نیکی کا ارادہ کرتی ہیں؟ میں (اس سال) اعتکاف نہیں کروں گا۔'' چنانچہ آپ واپس لوٹ آئے۔ جب روزے ختم ہوئے تو آپ نے شوال کے ایک عشرے کا اعتکاف کیا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف گاہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی اپنا ارادہ ملتوی کر دیا تھا، اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ آپ اعتکاف گاہ میں داخل ہوئے، پھر آپ نے اعتکاف کا ارادہ ترک فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کی نیت کر لینے سے وہ چیز واجب نہیں ہو جاتی، چونکہ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جس کام کو شروع کرتے اس پر دوام فرماتے، اس لیے آپ نے ماہ شوال میں دس دن اعتکاف کر کے اس کی تلافی فرمائی، بصورت دیگر صرف نیت کر لینے سے وہ اعتکاف آپ پر واجب نہیں ہوا تھا جس کی بعد میں قضا دینی ضروری ہو۔

(١٩) بَابُ الْمُعْتَكِفِ يُدْخِلُ رَأْسَهُ الْبَيْتَ لِلْغُسْلِ

باب:19- اگر معتکف اپنا سر دھونے کے لیے گھر میں داخل کرے

٢٠٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ النَّبِيَّ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا يُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ. [راجع: ٢٩٥]

[2046] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے سر مبارک کو دھویا کرتی تھیں، حالانکہ وہ بحالت حیض ہوتیں اور آپ ﷺ مسجد میں معتکف ہوتے تھے۔ حضرت عائشہ ؓ اپنے حجرے میں ہوتیں، آپ ﷺ اپنا سر مبارک ان کی طرف جھکا دیتے (تو وہ اسے دھو دیتی تھیں)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

34 - كِتَابُ الْبُيُوعِ

خرید و فروخت سے متعلق احکام و مسائل

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَأَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلْبَيْعَ وَحَرَّمَ ٱلرِّبَوٰا﴾ [البقرة: ٢٧٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔''

وَقَوْلُهُ: ﴿إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ﴾ [البقرة: ٢٨٢].

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہاں جو تجارتی لین دین دست بدست تم لوگ کرتے ہو (اس کو نہ لکھا جائے تو کوئی حرج نہیں)۔''

فائدہ: سود، جوا اور رشوت لینے دینے میں بھی باہمی رضامندی پائی جاتی ہے لیکن یہ حقیقی نہیں بلکہ اضطراری ہوتی ہے کیونکہ سود پر قرض لینے والے کو قرض حسنہ مل سکتا ہو تو وہ کبھی سود پر قرض نہ لے۔ جوا کھیلنے والا اس لیے رضامند ہوتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو اپنے جیتنے کی امید ہوتی ہے اور اگر کسی کو ہارنے کا اندیشہ ہو تو وہ کبھی جوا نہیں کھیلے گا۔ اسی طرح اگر رشوت دینے والے کو معلوم ہو کہ اسے رشوت دیے بغیر حق مل سکتا ہے تو وہ کبھی رشوت نہ دے۔ اس کے علاوہ اگر سودے بازی میں ایک فریق کی پوری رضامندی نہ ہو اور اسے اس پر مجبور کر دیا جائے تو وہ بھی اس ضمن میں آتا ہے۔

(١) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ ٱلصَّلَوٰةُ فَٱنتَشِرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ وَٱبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ﴾ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ [الجمعة: ١٠، ١١]. وَقَوْلِهِ: ﴿لَا تَأْكُلُوٓا۟ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ﴾ [النساء: ٢٩]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب نماز (جمعہ) سے فارغ ہو جاؤ تو زمین میں منتشر ہو کر اللہ کا فضل تلاش کرو......'' سورۂ جمعہ کے آخر تک۔ اور ارشاد باری تعالیٰ: ''اپنے مال آپس میں باطل طریقے سے مت کھاؤ مگر یہ کہ تجارت تمھاری باہمی رضامندی سے ہو (تو وہ حلال اور جائز ہے)'' کا بیان

٢٠٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ تَقُولُونَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَتَقُولُونَ: مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ؟ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي، فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا، وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا، وَكَانَ يَشْغَلُ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَءًا مِّسْكِينًا مِّنْ مَّسَاكِينِ الصُّفَّةِ، أَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَدِيثٍ يُحَدِّثُهُ: «إِنَّهُ لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هٰذِهِ ثُمَّ يَجْمَعَ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ إِلَّا وَعٰى مَا أَقُولُ» فَبَسَطْتُ نَمِرَةً عَلَيَّ حَتَّى إِذَا قَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقَالَتَهُ جَمَعْتُهَا إِلٰى صَدْرِي فَمَا نَسِيتُ مِنْ مَّقَالَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ تِلْكَ مِنْ شَيْءٍ. [راجع: ١١٨]

[2047] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: تم کہتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ سے بہت احادیث بیان کرتا ہے۔ اور (یہ بھی) کہتے ہو کہ مہاجرین اور انصار تو رسول اللہ ﷺ سے اتنی حدیثیں بیان نہیں کرتے جس قدر ابوہریرہ بیان کرتے ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ میرے مہاجر بھائی تو بازاروں میں خرید وفروخت اور تجارت میں مشغول رہتے تھے اور میں قوت لایموت پر رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہتا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر رہتا جبکہ وہ غائب ہوتے اور شغل کی وجہ سے بھول جاتے لیکن میں یاد رکھتا تھا۔ اسی طرح میرے انصار بھائیوں کو کھیتی باڑی مصروف رکھتی جبکہ میں صفہ کے مساکین میں سے ایک مسکین آدمی تھا۔ جب وہ لوگ باتیں بھول جاتے تھے میں انھیں یاد رکھتا تھا۔ (دوسری بات یہ ہے کہ) ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''جو شخص اپنا کپڑا پھیلائے گا یہاں تک کہ جب میں اپنی یہ گفتگو ختم کروں تو وہ اپنا کپڑا اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لے تو جو بات میں کہوں گا وہ اسے یاد کر لے گا۔'' چنانچہ میں نے وہ رنگ دار چادر، جو میرے اوپر تھی، پھیلا دی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی گفتگو ختم کی تو میں نے اکٹھا کر کے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس کے بعد وہ دن اور آج کا دن میں رسول اللہ ﷺ کی اس گفتگو سے کوئی چیز نہیں بھولا۔

٢٠٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ آخٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ: إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَقْسِمُ لَكَ

[2048] حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا۔ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے (مجھ سے) کہا: میں تمام انصار سے زیادہ مالدار ہوں۔ تمھیں اپنا نصف مال دیتا ہوں۔ اور میری دونوں بیویوں کو دیکھ لو، جسے تم پسند کرو میں

نِصْفَ مَالِي، وَانْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ هَوِيتَ نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا، فَإِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: لَا حَاجَةَ لِي فِي ذٰلِكَ، هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ؟ قَالَ: سُوقُ قَيْنُقَاعَ، قَالَ: فَغَدَا إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَتٰى بِأَقِطٍ وَّسَمْنٍ، قَالَ: ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَزَوَّجْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «وَمَنْ؟» قَالَ: امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: «كَمْ سُقْتَ؟» قَالَ: زِنَةَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ». [انظر: ٣٧٨٠]

اسے طلاق دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت گزر جائے تو اس سے نکاح کر لینا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں، یہاں کوئی بازار ہے جہاں تجارت ہوتی ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں، قینقاع نامی ایک بازار ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ صبح کو بازار گئے، کچھ پنیر اور گھی کما کر لے آئے۔ پھر وہ روزانہ بغرض تجارت بازار جانے لگے۔ کچھ دن بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوئے تو ان کے لباس پر زرد خوشبو کا رنگ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم نے شادی کی ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''کس سے؟'' عرض کیا: ایک انصاری خاتون سے۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے اسے کتنا مہر دیا؟'' عرض کیا: ایک گٹھلی برابر سونا دیا ہے یا کہا کہ ایک سونے کی گٹھلی۔ تب نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ''ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی سے ہو۔''

٢٠٤٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِينَةَ فَآخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ سَعْدٌ ذَا غِنًى فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أُقَاسِمُكَ مَالِي نِصْفَيْنِ، وَأُزَوِّجُكَ، قَالَ: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ، فَمَا رَجَعَ حَتّٰى اسْتَفْضَلَ أَقِطًا وَّسَمْنًا فَأَتٰى بِهِ أَهْلَ مَنْزِلِهِ فَمَكَثْنَا يَسِيرًا أَوْ مَا شَاءَ اللهُ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَهْيَمْ؟»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: «مَا سُقْتَ

[2049] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے تو نبی ﷺ نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ مالدار تھے، انھوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تجھے اپنا مال آدھا آدھا تقسیم کر دیتا ہوں، اس کے علاوہ آپ کی شادی کا بھی بندوبست کرتا ہوں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمھارے اہل وعیال اور مال واسباب میں برکت فرمائے، مجھے بازار کا راستہ بتاؤ، چنانچہ وہ منڈی سے واپس نہ آئے حتی کہ پنیر اور گھی بطور نفع حاصل کر لیا اور وہ لے کر اپنے گھر والوں کے پاس آئے۔ ہم چند دن ٹھہرے یا جس قدر اللہ کو منظور تھا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن

إِلَيْهَا؟» قَالَ: نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ، قَالَ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ». [انظر: ٢٢٩٣، ٣٧٨١، ٣٩٣٧، ٥٠٧٢، ٥١٤٨، ٥١٥٣، ٥١٥٥، ٥١٦٧، ٦٠٨٢، ٦٣٨٦]

عوف رضی اللہ عنہ آئے اور ان پر رنگ دار خوشبو لگی ہوئی تھی۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تمھارا کیا حال ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے ایک انصاری خاتون سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس کا حق مہر کیا رکھا ہے۔'' عرض کیا: گٹھلی بھر سونا یا کہا کہ گٹھلی کا وزن سونا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔''

٢٠٥٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ عُكَاظٌ وَّمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ فَكَأَنَّهُمْ تَأَثَّمُوا فِيهِ فَنَزَلَتْ: (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ). قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ. [راجع: ١٧٧٠]

[2050] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز جاہلیت کے دور میں منڈیاں تھیں۔ جب اسلام کا دور آیا تو کچھ لوگوں نے ان منڈیوں میں کاروبار کرنا گناہ تصور کیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''تم پر اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ ایام حج میں اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہی قراءت ہے۔

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قراءت مشہورہ کے برعکس اس آیت کے آخر میں [فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ] کے الفاظ پڑھتے تھے۔ ممکن ہے کہ مذکورہ الفاظ آیت کا حصہ ہوں، جسے منسوخ کر دیا گیا لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کا علم نہ ہو سکا، اسے قراءت شاذہ کہتے ہیں جس سے قراءت ثابت نہیں ہوتی، البتہ مسائل کے اخذ و استنباط میں اس سے مدد لی جا سکتی ہے۔[1]

(٢) بَابٌ: اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ

باب: 2- حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں

٢٠٥١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ

[2051] حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے، ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں۔ جس شخص نے اس چیز کو ترک کر دیا جس میں گناہ کا شبہ ہو تو وہ اس چیز کو بدرجۂ اولیٰ چھوڑ دے گا جس کا گناہ ہونا ظاہر ہو اور جس نے شبہ کی چیز پر جرأت کی تو وہ جلد ہی ایسی بات میں مبتلا ہو سکتا ہے جس کا گناہ ہونا ظاہر ہے۔ گناہ (گویا)

1 فتح الباري: 368/4.

مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ، فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتْرَكَ، وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلٰى مَا يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ، وَالْمَعَاصِي حِمَى اللهِ، مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوشِكْ أَنْ يُوَاقِعَهُ».

[راجع: ٥٢]

اللہ کی چراگاہ ہیں، جو انسان اپنے جانور چراگاہ کے اردگرد چرائے گا جلد ہی اس کا چراگاہ میں پہنچنا ممکن ہوگا۔''

(٣) بَابُ تَفْسِيرِ الْمُشَبَّهَاتِ

باب:3-شبہات کی تفسیر

وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْوَرَعِ، دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلٰى مَا لَا يَرِيبُكَ.

حسان بن ابوسنان بیان کرتے ہیں کہ میں نے پرہیز گاری سے زیادہ آسان کوئی چیز نہیں دیکھی، جو شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور اس چیز کو اختیار کرو جو شک میں نہ ڈالے۔

٢٠٥٢ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ جَاءَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْهُمَا، فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ؟» وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ أَبِي إِهَابٍ التَّمِيمِيِّ. [راجع: ٨٨]

[2052] حضرت عقبہ بن حارث ؓ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ اس نے نبی ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا اور مسکراتے ہوئے فرمایا: ''تم اس عورت کو (بطور بیوی) کیسے رکھ سکتے ہو جبکہ تمھارے بارے میں ایسا کہا گیا ہے؟'' حضرت عقبہ بن حارث ؓ کی بیوی ابواہاب تمیمی کی بیٹی تھی۔

٢٠٥٣ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ

[2053] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلٰى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَّقَالَ: ابْنُ أَخِي قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! ابْنُ أَخِي كَانَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ ابْنَ زَمْعَةَ»، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ»، ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: «اِحْتَجِبِي مِنْهُ» يَا سَوْدَةُ! لِمَا رَأٰى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَآهَا حَتّٰى لَقِيَ اللهَ.

[انظر: ٢٢١٨، ٢٤٢١، ٢٥٣٣، ٢٧٤٥، ٤٣٠٣، ٦٧٤٩، ٦٧٦٥، ٦٨١٧، ٧١٨٢]

ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے یہ وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کے بطن سے پیدا ہونے والا بیٹا میرے نطفے سے ہے، لہٰذا تم اسے اپنے قبضے میں لے لینا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اسے قبضے میں لے لیا اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے اور میرے بھائی نے اسے لینے کی مجھے وصیت کی تھی۔ (اس وقت) عبد بن زمعہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یہ تو میرا بھائی ہے، یعنی میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ آخر دونوں جھگڑتے جھگڑتے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ میرا بھتیجا ہے۔ میرے بھائی نے اسے تحویل میں لینے کی مجھے وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی سے ہے، نیز اس کے بستر ہی پر پیدا ہوا ہے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''عبد بن زمعہ! یہ بچہ تجھے ملے گا۔'' اس کے بعد نبی ﷺ نے مزید فرمایا: ''بچہ اس کا ہوتا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو اور زنا کار کے لیے پتھر ہیں۔'' اس کے بعد آپ نے ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''تم اس (بچے) سے پردہ کرو۔'' کیونکہ آپ نے اس لڑکے میں عتبہ کی مشابہت دیکھی، چنانچہ اس کے بعد اس لڑکے نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملا۔

٢٠٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ، فَقَالَ: «إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ

[2054] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے تیر کے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اگر وہ شکار کو نوک کی طرف سے لگا ہے تو کھا لو اور اگر عرض کے بل لگ کر شکار کو مار دیا ہے تو اسے مت کھاؤ کیونکہ وہ مردار ہے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں شکار کے لیے بسم اللہ پڑھ کر اپنا کتا

اللهِ! أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي فَأَجِدُ مَعَهُ عَلَى الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ لَمْ أُسَمِّ عَلَيْهِ، وَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ؟ قَالَ: «لَا تَأْكُلْ، إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الْآخَرِ». [راجع: ١٧٥]

چھوڑتا ہوں لیکن شکار کے وقت اس کے ساتھ کسی دوسرے کتے کو بھی پاتا ہوں جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی ہوتی، مجھے معلوم نہیں کہ کس کتے نے شکار مارا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے مت کھاؤ۔ تم نے صرف اپنے کتے پر بسم اللہ کہی دوسرے کتے پر تو بسم اللہ نہیں کہی تھی۔''

(٤) بَابُ مَا يُتَنَزَّهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ

باب:4- مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا

٢٠٥٥ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرَةٍ مَسْقُوطَةٍ، فَقَالَ: «لَوْلَا أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا».

[2055] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ایک گری ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''اگر یہ کھجور صدقے کی نہ ہوتی تو میں اسے کھا لیتا۔''

وَقَالَ هَمَّامٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَجِدُ تَمْرَةً سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي». [انظر: ٢٤٣١]

ہمام نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''میں اپنے بستر پر گری ہوئی کھجور پاتا ہوں۔''

فائدہ: مسند امام احمد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات سخت قلق اور پریشانی میں بیدار رہے، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ نے ایک گری پڑی کھجور کو کھا لیا تھا، اس کے بعد یاد آیا کہ گھر میں صدقہ کی کھجوریں بھی تھیں جنھیں غرباء میں تقسیم کرنا تھا، اس لیے آپ کو پریشانی ہوئی کہ اس کھجور کے متعلق یقین نہ تھا، یعنی صدقے کی کھجوروں سے تھی یا گھر کے استعمال کے لیے رکھی ہوئی کھجوروں میں سے تھی۔[1]

(٥) بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْوَسَاوِسَ وَنَحْوَهَا مِنَ الشُّبُهَاتِ

باب:5- جس نے وسوسہ وغیرہ کو مشتبہ امر خیال نہ کیا

٢٠٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يَجِدُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا، أَيَقْطَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: «لَا حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا». [راجع: ٣٧]

[2056] حضرت عباد بن تمیم ؓ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سے ایک شخص کے متعلق شکایت کی گئی کہ وہ نماز میں کوئی چیز محسوس کرتا ہے کیا وہ نماز توڑ دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ (توڑے) تاآنکہ وہ آواز سنے یا بو پائے۔''

1 مسند أحمد: 193/2.

وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ: لَا وُضُوءَ إِلَّا فِيمَا وَجَدْتَ الرِّيحَ أَوْ سَمِعْتَ الصَّوْتَ.

ابن ابی حفصہ نے امام زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ وضو اس وقت لازم ہوتا ہے جب تو بدبو پائے یا آواز سنے۔

فائدہ: وسوسہ یہ ہے کہ بلاوجہ ہر چیز کو شک وشبہ کی نظر سے دیکھنا، مثلاً: ایک شخص سے مال خریدا، خواہ مخواہ اس کے حرام ہونے کا گمان کرنا۔ اس قسم کی وسوسہ اندازی یا وسوسہ پیروی جائز نہیں ہے۔

٢٠٥٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ قَوْمًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ، أَمْ لَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهِ وَكُلُوهُ». [انظر: ٥٥٠٧، ٧٣٩٨]

[2057] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: کچھ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کئی لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں کہ انھوں نے ذبح کرتے وقت اللہ کا نام ذکر کیا تھا یا نہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم خود اس پر بسم اللہ پڑھ لو اور اسے کھا لو۔''

(٦) بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَـٰرَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوٓا إِلَيْهَا﴾ [الجمعة: ١١]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جب انھوں نے کوئی سودا بکتا یا کھیل تماشا ہوتے دیکھا تو ادھر بھاگ گئے'' کا بیان

٢٠٥٨ - حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَتْ مِنَ الشَّامِ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا، فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، فَنَزَلَتْ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَـٰرَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوٓا إِلَيْهَا﴾ [الجمعة: ١١]. [راجع: ٩٣٦]

[2058] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے کہ شام سے ایک قافلہ آیا جو غلہ لادے ہوئے تھا۔ لوگ اس کی طرف چل دیے حتی کہ نبی ﷺ کے ہمراہ بارہ مردوں کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا تو یہ آیت نازل ہوئی: ''جب انھوں نے کوئی تجارت یا کھیل تماشا دیکھا تو اس کی طرف دوڑ پڑے۔''

فائدہ: دراصل مدنی دور کی ابتدائی زندگی معاشی اعتبار سے بھی مسلمانوں کے لیے سخت پریشان کن تھی۔ مہاجرین کی آباد کاری کے علاوہ کفار مکہ نے بھی اہل مدینہ کی معاشی ناکہ بندی کر رکھی تھی۔ اس بنا پر غلہ کم یاب بھی تھا اور گرانی بھی بہت تھی، انھی ایام میں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ خطبۂ جمعہ دے رہے تھے کہ شام سے غلے اور اناج کا ایک تجارتی قافلہ مدینہ طیبہ آ پہنچا۔ انھوں

نے اپنی آمد کی اطلاع طبلے بجا کر دی۔ خطبہ سننے والے مسلمان بھی، محض اس خیال سے کہ اگر دیر سے گئے تو سارا غلہ بک جائے گا، خطبہ چھوڑ کر ادھر چلے گئے تو مذکورہ آیت نازل ہوئی اس آیت کریمہ میں میٹھی زبان سے عتاب کیا گیا کہ قافلے والے تمھارے رازق تو نہ تھے، رزق کے اسباب مہیا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے، لہٰذا تمھیں آئندہ ایسی باتوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(٧) بَابُ مَنْ لَّمْ يُبَالِ مِنْ حَيْثُ كَسَبَ الْمَالَ

باب : 7- جس نے کچھ پروا نہ کی جہاں سے چاہا مال کما لیا

٢٠٥٩ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ، أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ؟». [انظر: ٢٠٨٣]

[2059] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک وقت آئے گا، جب آدمی کو اس کی کچھ پروا نہیں رہے گی کہ مال حلال طریقے سے حاصل کیا ہے یا حرام طریقے سے کمایا ہے۔''

(٨) بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْبَرِّ وَغَيْرِهِ

باب:8- خشکی وغیرہ میں تجارت کرنا

وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَـٰرَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ ٱللَّهِ﴾ [النور: ٣٧] وَقَالَ قَتَادَةُ: كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُونَ وَيَتَّجِرُونَ وَلٰكِنَّهُمْ إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِّنْ حُقُوقِ اللهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ حَتَّى يُؤَدُّوهُ إِلَى اللهِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کچھ لوگ ایسے ہیں کہ انھیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔'' حضرت قتادہ نے کہا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ایسے لوگ تھے جو خرید وفروخت اور تجارت کرتے لیکن جب ان کے سامنے حقوق اللہ سے کوئی حق آتا تو تجارت اور خرید وفروخت انھیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرتی تا آنکہ وہ اسے ادا کر لیتے۔

٢٠٦٠، ٢٠٦١ - **حَدَّثَنَا** أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ: كُنْتُ أَتَّجِرُ فِي الصَّرْفِ، فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ؛ ح:

[2061,2060] حضرت ابو منہال سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں کرنسی کا کاروبار کرتا تھا۔ میں نے اس کے متعلق حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا۔

وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَّعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا

ایک دوسری سند کے مطابق حضرت ابو منہال کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے کرنسی کے کاروبار کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے

أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُولُ: سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَا: كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّرْفِ، فَقَالَ: «إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ، وَإِنْ كَانَ نَسِيئًا فَلَا يَصْلُحُ». [الحديث: ٢٠٦٠، انظر: ٢١٨٠، ٢٤٩٧، ٣٩٣٩]؛ [الحديث: ٢١٦١، انظر: ٢١٨١، ٢٤٩٨، ٣٩٤٠]

فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تجارت کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیع صرف، یعنی کرنسی کے کاروبار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اگر نقد بنقد ہو تو کوئی حرج نہیں، اگر ادھار ہو تو جائز نہیں۔''

فائدہ: سونے چاندی کے سکوں کا باہمی تبادلہ ''صرف'' کہلاتا ہے اس کی دو صورتیں ہیں: ○ چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونا۔ اس کے جائز ہونے کے لیے دو شرطیں ہیں: ✱ دونوں کا وزن برابر ہو۔ ✱ دست بدست ہوں۔ اگر ایک طرف سے نقد اور دوسری طرف سے ادھار ہو یا نقد کی صورت میں وزن میں کمی بیشی کی گئی تو معاملہ حرام ہو جائے گا۔ ○ سونے کو چاندی یا چاندی کو سونے کے عوض خریدنا۔ اس صورت میں وزن کا برابر ہونا تو ضروری نہیں ہے، تاہم اس کا نقد بنقد ہونا ضروری ہے۔ اگر کمی بیشی کے ساتھ معاملہ ادھار کا ہوا تو جائز نہیں ہوگا۔

(٩) بَابُ الْخُرُوجِ فِي التِّجَارَةِ

باب: 9- تجارت کے لیے سفر کرنا

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ﴾ [الجمعة: ١٠].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(نماز جمعہ سے فراغت کے بعد) زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔''

٢٠٦٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: أَنَّ أَبَا مُوسَى [الْأَشْعَرِيَّ] اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ - وَكَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُولًا - فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ؟ ائْذَنُوا لَهُ، قِيلَ: قَدْ رَجَعَ، فَدَعَاهُ فَقَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِذَلِكَ، فَقَالَ: تَأْتِينِي عَلَى ذَلِكَ بِالْبَيِّنَةِ، فَانْطَلَقَ إِلَى مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا: لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، فَذَهَبَ بِأَبِي

[2062] حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے ایک دفعہ حضرت عمر ؓ سے ملاقات کی اجازت طلب کی لیکن انھیں اجازت نہ ملی...... غالبًا حضرت عمر ؓ اس وقت کسی کام میں مصروف تھے...... حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ واپس آ گئے۔ حضرت عمر ؓ جب کام سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے کہ میں نے عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری ؓ) کی آواز سنی تھی؟ انھیں اجازت دے دو۔ عرض کیا گیا: وہ تو واپس چلے گئے ہیں۔ آپ نے انھیں بلایا (اور پوچھا:) کیوں واپس چلے گئے تھے۔ انھوں نے عرض کیا: ہمیں یہی حکم دیا گیا تھا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تم اس پر کوئی گواہ پیش کرو۔ یہ سن کر

سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، فَقَالَ عُمَرُ: أَخَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، يَعْنِي الْخُرُوجَ إِلَى التِّجَارَةِ. [انظر: ٦٢٤٥، ٧٣٥٣]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ انصار کی مجلس میں گئے اور ان سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ اس بات کی گواہی تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی دے دیں گے جو ہم سب میں کم عمر ہیں، چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے (انھوں نے شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ کا یہی حکم تھا۔) تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا حکم مجھ سے پوشیدہ رہ گیا؟ کیونکہ میں بازاروں میں خرید وفروخت اور تجارت میں مصروف رہا، یعنی تجارت کی غرض سے باہر آنے جانے میں مشغول رہا۔

(١٠) بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْبَحْرِ

باب: 10- تجارت کے لیے سمندری سفر کرنا

وَقَالَ مَطَرٌ: لَا بَأْسَ بِهِ، وَمَا ذَكَرَهُ اللهُ فِي الْقُرْآنِ إِلَّا بِحَقٍّ ثُمَّ تَلَا ﴿وَتَرَى ٱلْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِهِۦ﴾ [النحل: ١٤]

حضرت مطر الوراق نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو قرآن میں ذکر کیا ہے وہ برحق ہے، پھر یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَتَرَى الْفُلْكَ ...... مِنْ فَضْلِهِ﴾ ”تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ وہ پانی کو چیرتی ہیں اور تاکہ تم اس کا کچھ فضل تلاش کرو۔“

اَلْفُلْكُ: اَلسُّفُنُ، اَلْوَاحِدُ وَالْجَمْعُ سَوَاءٌ.

فلك کشتی کو کہتے ہیں۔ اس کی واحد اور جمع دونوں یکساں ہیں۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: تَمْخَرُ السُّفُنُ الرِّيحَ وَلَا تَمْخَرُ الرِّيحَ شَيْئًا مِّنَ السُّفُنِ إِلَّا الْفُلْكُ الْعِظَامُ.

امام مجاہد نے کہا: ”کشتیاں، ہوا کو چیرتی ہیں اور بڑی بڑی کشتیاں ہی ہوا کو پھاڑتی ہیں۔

٢٠٦٣ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ خَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهُ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ. حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ

[2063] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا جو سمندر کے سفر کو نکلا، پھر اس نے اپنی ضرورت پوری کی۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان فرمائی۔

صَالِحٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهِ . [راجع : ١٤٩٨]

(١١) بَابٌ : ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا﴾ [الجمعة : ١١] وَقَوْلُهُ : ﴿لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ﴾ [النور : ٣٧]

باب: 11- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب انھوں نے کوئی تجارت یا کھیل تماشا ہوتے دیکھا تو اس کی طرف بھاگ گئے'' نیز ارشاد باری تعالیٰ: ''کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنھیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی'' کا بیان

وَقَالَ قَتَادَةُ: كَانَ الْقَوْمُ يَتَّجِرُونَ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِّنْ حُقُوقِ اللهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ حَتَّى يُؤَدُّوهُ إِلَى اللهِ .

حضرت قتادہ نے کہا کہ صحابۂ کرام ؓ ایسے لوگ تھے جو خرید وفروخت اور تجارت کرتے لیکن جب ان کے سامنے حقوق اللہ میں سے کوئی حق آ تا تو تجارت اور خرید وفروخت انھیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کرتی حتی کہ وہ اسے ادا کر لیتے۔

٢٠٦٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : أَقْبَلَتْ عِيرٌ وَّنَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ فَانْفَضَّ النَّاسُ إِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا﴾ [الجمعة : ١١] [راجع : ٩٣٦]

[2064] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نماز جمعہ ادا کر رہے تھے کہ غلے کا ایک قافلہ آیا۔ لوگ اس کی طرف چل دیے حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بارہ مردوں کے علاوہ کوئی دوسرا شخص باقی نہ رہا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''جب انھوں نے کوئی تجارت یا کھیل تماشا دیکھا تو اس کی طرف دوڑ پڑے اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑ دیا۔''

(١٢) بَابُ قَوْلِهِ : ﴿أَنفِقُوا مِن طَيِّبَٰتِ مَا كَسَبْتُمْ﴾ [البقرة : ٢٦٧]

باب: 12- ارشاد باری تعالیٰ: ''اپنی پاکیزہ کمائی سے خرچ کرو'' کی وضاحت

٢٠٦٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ ، لَا

[2065] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی عورت اپنے گھر کا طعام خرچ کرے بشرطیکہ اس کی نیت بگاڑ کی نہ ہو تو اسے خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اس کے خاوند کو اس کی کمائی کا ثواب ہوگا اور خازن بھی اس کی مثل ہے۔ کوئی کسی کے ثواب میں ذرہ بھر کمی نہیں کرے گا۔''

يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا». [راجع: ١٤٢٥]

فائدہ: غیر مفسدۃ کا مطلب یہ ہے کہ بیوی اپنے شوہر کے مال کو ناجائز مقامات اور مصارف میں خرچ نہ کرے۔

٢٠٦٦ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ». [انظر: ٥١٩٢، ٥١٩٥، ٥٣٦٠]

[2066] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر عورت اپنے خاوند کی کمائی سے اس کے حکم (اجازت) کے بغیر خرچ کرے تو اسے خاوند کے ثواب کا نصف ملے گا۔''

(١٣) بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْبَسْطَ فِي الرِّزْقِ

باب: 13- جس نے رزق میں وسعت کی خواہش کی

٢٠٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكِرْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ: قَالَ مُحَمَّدٌ - هُوَ الزُّهْرِيُّ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُّبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ». [انظر: ٥٩٨٦]

[2067] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی اور عمر میں اضافہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔''

فائدہ: بعض شارحین نے یہ بھی لکھا ہے کہ ماں کے پیٹ میں اس طرح لکھا جاتا ہے کہ اگر اس نے صلہ رحمی کی تو اس کا رزق وسیع اور عمر دراز ہوگی۔[1] یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے کیونکہ بہتر یہ ہے کہ حدیث کو اس کے ظاہری معنی پر محمول کیا جائے۔

(١٤) بَابُ شِرَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بِالنَّسِيئَةِ

باب: 14- نبی ﷺ کا ادھار خریدنا

٢٠٦٨ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ: الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى طَعَامًا مِّنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَّرَهَنَهُ دِرْعًا مِّنْ حَدِيدٍ. [انظر: ٢٠٩٦، ٢٢٠٠، ٢٢٥١،

[2068] حضرت اعمش نے کہا کہ ابراہیم نخعی کی مجلس میں ہم نے ادھار لین دین میں (کوئی سامان) گروی رکھنے کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا: مجھ سے اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک یہودی سے کچھ مدت کے لیے طعام خریدا اور لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی۔

1 فتح الباري: 382/4.

[٢٢٥٢، ٢٣٨٦، ٢٥٠٩، ٢٥١٣، ٢٩١٦، ٤٤٦٧]

٢٠٦٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ أَبُو الْيَسَعِ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَشٰى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَّإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ ﷺ دِرْعًا لَّهُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِّأَهْلِهِ. وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَا أَمْسٰى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ صَاعُ بُرٍّ وَّلَا صَاعُ حَبٍّ، وَإِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ». [انظر: ٢٥٠٨]

[2069] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس جو کی روٹی اور باسی چربی لے کر گئے اور اس وقت نبی ﷺ نے اپنی ایک زرہ مدینہ طیبہ میں ایک یہودی کے پاس گروی رکھی تھی اور اس سے اپنے اہل خانہ کے لیے کچھ جو لیے تھے۔ اور میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”آل محمد ﷺ کے پاس کبھی شام کے وقت ایک صاع گیہوں یا کسی اور غلے کا جمع نہیں رہا، حالانکہ آپ کی نو بیویاں تھیں۔“

(١٥) بَابُ كَسْبِ الرَّجُلِ وَعَمَلِهِ بِيَدِهِ

باب: 15- آدمی کا خود کمانا اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا

٢٠٧٠ - حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَالَ: لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِي أَنَّ حِرْفَتِي لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَّؤُونَةِ أَهْلِي وَشُغِلْتُ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، فَسَيَأْكُلُ آلُ أَبِي بَكْرٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ.

[2070] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: میری قوم اچھی طرح جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل وعیال کے لیے ناکافی نہیں تھا لیکن اب میں مسلمانوں کے معاملات میں مشغول ہو گیا ہوں، لہٰذا ابوبکر کے اہل خانہ اس مال سے کھائیں گے اور وہ خود مسلمانوں کے مال واسباب کی نگرانی کریں گے۔

٢٠٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ عُمَّالَ أَنْفُسِهِمْ،

[2071] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام ؓ خود محنت مزدوری کرتے تھے، جس کی بنا پر ان کے جسم سے پسینے وغیرہ کی بو آتی تھی۔ ایسے حالات میں ان سے کہا گیا: اگر تم

فَكَانَ يَكُونُ لَهُمْ أَرْوَاحٌ، فَقِيلَ لَهُمْ: لَوِ اغْتَسَلْتُمْ. رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ. [راجع: ٩٠٣]

غسل کر لیتے تو بہتر ہوتا۔ اسے ہمام نے ہشام سے، انھوں نے اپنے باپ (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم خود محنت ومشقت کرتے تھے، دوسروں پر بوجھ بننا انھیں گوارا نہ تھا۔

٢٠٧٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنِي [عِيسَى بْنُ يُونُسَ] عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ أَنْ يَّأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ».

[2072] حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے زیادہ پاک کھانا نہیں کھایا اور اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داود علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔''

٢٠٧٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: «أَنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ». [انظر: ٣٤١٧، ٤٧١٣]

[2073] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''اللہ کے نبی حضرت داود علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی ہی سے کھاتے تھے۔''

فائدہ: واضح رہے کہ معیشت کے بنیادی ذرائع تین ہیں: زراعت، تجارت اور صنعت وحرفت۔ بعض حضرات نے تجارت کو افضل کہا ہے جبکہ کچھ حضرات زراعت کے پیشے کو بہتر قرار دیتے ہیں، بہرصورت جو کمائی انسان کے ہاتھ سے حاصل ہوا سے حدیث میں بہتر اور پاکیزہ کہا گیا ہے۔

٢٠٧٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يَّحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَّسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ». [راجع: ١٤٧٠]

[2074] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص لکڑیاں جمع کر کے گٹھا بنا کر اپنی پیٹھ پر لاد لے، یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی سے سوال کرے وہ اسے دے یا نہ دے۔''

٢٠٧٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا

[2075] حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلَهُ».

[راجع: ١٤٧١]

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اپنی رسیوں کو لے (اور لکڑیاں اکٹھی کر کے لائے تو ایسا کرنا لوگوں کے سامنے دست سوال پھیلانے سے بہتر ہے۔)''

(١٦) بَابُ السُّهُولَةِ وَالسَّمَاحَةِ فِي الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ، وَمَنْ طَلَبَ حَقًّا فَلْيَطْلُبْهُ فِي عَفَافٍ

باب: 16- خرید و فروخت کے وقت آسانی اور کشادہ دلی کرنا اور پاکیزہ انداز سے حق طلبی کرنا

٢٠٧٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رَحِمَ اللهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرٰى، وَإِذَا اقْتَضٰى».

[2076] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچتے، خریدتے اور تقاضا کرتے وقت نرمی اور کشادہ دلی کا مظاہرہ کرے۔''

(١٧) بَابُ مَنْ أَنْظَرَ مُوسِرًا

باب: 17- جس شخص نے کسی مالدار کو مہلت دی

٢٠٧٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ: أَنَّ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَقَالُوا: أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ - قَالَ - فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ».

[2077] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پہلے زمانے میں فرشتوں نے ایک شخص کی روح سے ملاقات کے وقت پوچھا: کیا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ اس نے کہا: میں اپنے ملازمین کو یہ حکم دیتا تھا کہ وہ تنگ دست کو ادائیگی میں مہلت دیں اور مال دار سے بھی نرمی کریں تو انھوں نے بھی اس سے نرمی اختیار فرمائی۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ: «كُنْتُ أُيَسِّرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ».

ابوعبداللہ (امام بخاری) ؒ کہتے ہیں کہ ابومالک کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میں مال داروں سے آسانی کرتا اور غریبوں کو مہلت دیتا تھا۔''

وَتَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ.

شعبہ نے ابومالک کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ

ابوعوانہ کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: ''میں مالدار

رِبْعِيٌّ: «أُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ».

وَقَالَ نُعَيْمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيٍّ: «فَأَقْبَلُ مِنَ الْمُوسِرِ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ». [انظر: ٢٣٩١، ٣٤٥١]

کومہلت دیتا اور نادار سے درگزر کرتا تھا۔"

ایک دوسری روایت بایں الفاظ ہے: "میں مالدار کا عذر قبول کرتا اور غریب سے درگزر کرتا تھا۔"

(١٨) بَابُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا

باب: 18- جس شخص نے کسی تنگ دست کو مہلت دی

٢٠٧٨ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ: تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُ». [انظر: ٣٤٨٠]

[2078] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "ایک تاجر شخص لوگوں سے قرض کا لین دین کرتا تھا۔ جب وہ دیکھتا کہ کوئی تنگ دست آدمی ہے تو اپنے اہل کاروں سے کہتا کہ قرض معاف کر دو، شاید اللہ ہمیں معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر کا معاملہ فرمایا۔"

(١٩) بَابٌ: إِذَا بَيَّنَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ يَكْتُمَا وَنَصَحَا

باب: 19- جب خرید و فروخت کرنے والے دونوں وضاحت کر دیں، کوئی چیز نہ چھپائیں اور خیر خواہی کریں

وَيُذْكَرُ عَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: كَتَبَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «هٰذَا مَا اشْتَرٰى مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ، بَيْعَ الْمُسْلِمِ مِنَ الْمُسْلِمِ، لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ، وَلَا غَائِلَةَ».

حضرت عداء بن خالد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا جاتا ہے، انھوں نے کہا مجھے نبی ﷺ نے یہ لکھ کر دیا: "یہ وہ ہے جسے محمد رسول اللہ ﷺ نے عداء بن خالد سے خرید کیا ہے۔ یہ سودا مسلمان کا مسلمان سے ہے۔ اس میں نہ تو کوئی بیماری ہے اور نہ کوئی عیب اور غائلہ ہی ہے۔"

وَقَالَ قَتَادَةُ: اَلْغَائِلَةُ: اَلزِّنَا وَالسَّرِقَةُ وَالْإِبَاقُ.

حضرت قتادہ نے کہا کہ غائلہ سے مراد زنا کاری، چوری اور بھاگ جانا ہے۔

وَقِيلَ لِإِبْرَاهِيمَ: إِنَّ بَعْضَ النَّخَّاسِينَ يُسَمِّي آرِيَّ خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ، فَيَقُولُ: جَاءَ أَمْسِ مِنْ خُرَاسَانَ، جَاءَ الْيَوْمَ مِنْ سِجِسْتَانَ،

حضرت ابراہیم نخعی سے کہا گیا کہ بعض دلال خراسان اور سجستان کے اصطبل کا نام لے کر کہتے ہیں کہ یہ جانور کل خراسان سے آیا ہے اور یہ آج سجستان سے آیا ہے تو انھوں

فَكَرِهَهُ كَرَاهَةً شَدِيدَةً.

نے اس انداز کو سخت ناپسند کیا۔

وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ: لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يَبِيعُ سِلْعَةً يَعْلَمُ أَنَّ بِهَا دَاءً إِلَّا أَخْبَرَهُ.

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ دیدہ دانستہ کسی عیب دار چیز کو فروخت کرے مگر اسے اس کے متعلق آگاہ کر دینا چاہیے۔

٢٠٧٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ رَفَعَهُ إِلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا - أَوْ قَالَ: حَتَّى يَتَفَرَّقَا - فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا». [انظر: ٢٠٨٢، ٢١٠٨، ٢١١٠، ٢١١٤]

[2079] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خریدنے اور بیچنے والے دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں...... یا یہ فرمایا یہاں تک کہ علیحدہ ہوں...... اگر وہ سچ بولیں اور عیب و ہنر ظاہر کر دیں تو انھیں ان کی اس تجارت میں برکت دی جائے گی اور اگر جھوٹ بولیں یا عیب چھپائیں تو بیع کی برکت ختم کر دی جائے گی۔“

(٢٠) بَابُ بَيْعِ الْخِلْطِ مِنَ التَّمْرِ

باب: 20- (مختلف قسم کی) ملی جلی کھجوریں بیچنا

٢٠٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ، وَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ».

[2080] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہمیں خوراک کے طور پر ہر قسم کی ملی جلی کھجوریں ملا کرتی تھیں۔ ہم ان کے دو صاع عمدہ کھجوروں کے ایک صاع کے عوض بیچ ڈالتے تھے۔ اس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا: ”دو صاع کھجور کا ایک صاع کھجور کے عوض فروخت کرنا درست نہیں اور نہ ہی دو درہم ایک درہم کے عوض فروخت کرنا جائز ہے۔“

(٢١) بَابُ مَا قِيلَ فِي اللَّحَّامِ وَالْجَزَّارِ

باب: 21- گوشت بیچنے والے اور قصاب کے متعلق جو کہا گیا ہے

٢٠٨١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى

[2081] حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ انصار کا ایک آدمی آیا جس کی کنیت ابوشعیب تھی، اس نے اپنے قصاب غلام سے کہا: میرے

أَبَا شُعَيْبٍ فَقَالَ لِغُلَامٍ لَّهُ قَصَّابٍ: اِجْعَلْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً مِّنَ النَّاسِ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَإِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ، فَدَعَاهُمْ فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ هٰذَا قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ [فَأْذَنْ لَهُ] وَإِنْ شِئْتَ أَنْ يَرْجِعَ رَجَعَ، فَقَالَ: لَا، بَلْ قَدْ أَذِنْتُ لَهُ». [انظر: ٢٤٥٦، ٥٤٣٤، ٥٤٦١]

لیے کھانا تیار کرو جو پانچ اشخاص کو کافی ہو کیونکہ میرا ارادہ نبی ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کرنے کا ہے، اس لیے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور پر بھوک کے اثرات دیکھتا ہوں۔ پھر اس نے ان حضرات کو دعوت دی تو ان کے ساتھ ایک اور آدمی بھی شامل ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو اجازت دے دیں اور اگر آپ اس کا واپس چلا جانا پسند کریں تو یہ واپس چلا جائے گا۔'' اس نے عرض کیا: نہیں بلکہ میں اس کو بھی اجازت دیتا ہوں۔

(٢٢) بَابُ مَا يَمْحَقُ الْكَذِبُ وَالْكِتْمَانُ فِي الْبَيْعِ

باب: 22- خرید وفروخت میں جھوٹ بولنا اور عیب چھپانا برکت کو ختم کر دیتا ہے

٢٠٨٢ - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْخَلِيلِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا - أَوْ قَالَ: حَتَّى يَتَفَرَّقَا - فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا». [راجع: ٢٠٧٩]

[2082] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''خریدنے اور بیچنے والے کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں...... یا فرمایا تا آنکہ وہ متفرق ہو جائیں...... اگر وہ سچ بولیں اور عیب کی وضاحت کر دیں تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوگی۔ اس کے برعکس اگر وہ عیب چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو اس خرید و فروخت کی برکت مٹا دی جائے گی۔''

(٢٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَأْكُلُوا۟ ٱلرِّبَوٰٓا۟ أَضْعَٰفًا مُّضَٰعَفَةً﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ١٣٠].

باب: 23- ارشاد باری تعالیٰ: ''ایمان والو! سود در سود مت کھاؤ......'' کا بیان

٢٠٨٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّا يُبَالِي

[2083] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ آدمی اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ اس

الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ». [راجع: ٢٠٥٩]

نے مال کیسے حاصل کیا۔ حلال ذرائع سے یا حرام طریقوں سے کمایا۔"

(٢٤) بَابُ آكِلِ الرِّبَا وَشَاهِدِهِ وَكَاتِبِهِ

باب: 24- سود کھانے والا، اس کے متعلق گواہی دینے والا اور اسے لکھنے والا (سب گناہ میں برابر ہیں)

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ ٱلرِّبَوٰاْ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [البقرة: ٢٧٥].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ یوں کھڑے ہوں گے جیسے (شیطان نے کسی شخص کو چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو)...... آخر آیت تک۔

فائدہ: واضح رہے کہ سود اور تجارت میں فرق یہ ہے کہ سود میں ایک طے شدہ شرح کے مطابق یقینی منافع ہوتا ہے جبکہ تجارت میں منافع کے ساتھ نقصان کا احتمال بھی موجود ہوتا ہے، نیز تجارت میں ایک دوسرے سے ہمدردی، مروّت اور مل جل کر کام کرنے کا جذبہ پروان چڑھتا ہے جبکہ سود کی صورت میں سود خور کو محض اپنے مفاد سے غرض ہوتی ہے۔ بہر حال سود کی حرمت پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے اور یہ ایک کبیرہ گناہ ہے جس کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔

٢٠٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ آخِرُ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ. [راجع: ٤٥٩]

[2084] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو نبی ﷺ نے انھیں مسجد میں صحابۂ کرام ؓ کو پڑھ کر سنایا، پھر شراب کی تجارت کو حرام کر دیا۔

٢٠٨٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ، وَعَلَى وَسَطِ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ مِنْ

[2085] حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "میں نے آج رات خواب میں دو مرد دیکھے جو میرے پاس آئے اور مجھے بیت المقدس کی طرف لے گئے۔ ہم چلتے رہے حتی کہ خون کی نہر پر آئے جس میں ایک آدمی کھڑا تھا اور نہر کے درمیان میں ایک آدمی تھا جس کے آگے پتھر رکھے ہوئے تھے۔ جب دوسرا آدمی نہر سے نکلنے کا ارادہ کرتا تو وہ اس کے منہ پر پتھر مار کر اسے وہیں واپس کر دیتا جہاں وہ تھا۔ میں نے کہا: یہ کیا

الْحِجَارَةِ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: اَلَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ: آكِلُ الرِّبَا». [راجع: ٨٤٥]

معاملہ ہے؟ تو ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ جس شخص کو آپ نے خونی نہر میں دیکھا ہے وہ سود خور ہے۔''

(٢٥) بَابُ مُوكِلِ الرِّبَا

باب:25- سود کھلانے والے کا بیان

لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَذَرُوا۟ مَا بَقِىَ مِنَ ٱلرِّبَوٰٓا۟ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا۟ فَأْذَنُوا۟ بِحَرْبٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَٰلِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۝ وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَن تَصَدَّقُوا۟ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ وَٱتَّقُوا۟ يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى ٱللَّهِ ۖ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾ [البقرة: ٢٧٨-٢٨١].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اگر تم واقعی مومن ہو تو جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑی جنگ کا اعلان سن لو۔ اور اگر توبہ کر لو تو تم صرف اپنے اصل مال کے حقدار ہو۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ اور اگر مقروض تنگ دست ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینا (لازم) ہے۔ اور یہ کہ تم (راس المال) صدقہ کرو تو یہ تمھارے لیے بہت بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔ اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے، پھر وہاں ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰذِهِ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ یہ آخری آیت ہے جو نبی ﷺ پر نازل ہوئی۔

٢٠٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرٰى عَبْدًا حَجَّامًا، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ، وَنَهٰى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُومَةِ، وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ، وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ. [انظر: ٢٢٣٨، ٥٣٤٧، ٥٩٤٥، ٥٩٦٢]

[2086] حضرت عون بن ابو جحیفہ ؒ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد گرامی کو دیکھا، انھوں نے ایک غلام خریدا جو پچھنے لگاتا تھا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے کتے اور خون کی قیمت لینے سے منع فرمایا، نیز گودنے اور گدوانے، سود لینے اور دینے سے بھی منع فرمایا۔ علاوہ ازیں تصویر کشی کرنے والے پر آپ نے لعنت فرمائی ہے۔

(٢٦) بَابٌ: ﴿يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَوٰا وَيُرْبِي الصَّدَقَٰتِ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ﴾ [البقرة: ٢٧٦].

باب: 26- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے بدعمل انسان کو پسند نہیں کرتا'' کا بیان

٢٠٨٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِّلْبَرَكَةِ».

[2087] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''(جھوٹی) قسم کھانے سے مال تو فروخت ہو جاتا ہے لیکن وہ برکت کو ختم کر دیتی ہے۔''

(٢٧) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ

باب: 27- خرید و فروخت کرتے وقت قسم اٹھانا ناپسندیدہ عمل ہے

٢٠٨٨ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً وَّهُوَ فِي السُّوقِ فَحَلَفَ بِاللهِ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، فَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ [آل عمران: ٧٧]. [انظر: ٢٦٧٥، ٤٥٥١]

[2088] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے منڈی میں اپنا سامان لگایا اور اللہ کی قسم اٹھا کر کہنے لگا کہ مجھے اس کی اتنی قیمت ملتی ہے، حالانکہ اسے نہیں ملتی تھی۔ اس کا مقصد کسی مسلمان کو پھنسانا تھا، اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ ''جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض بہت کم قیمت لیتے ہیں۔''

(٢٨) بَابُ مَا قِيلَ فِي الصَّوَّاغِ

باب: 28- پیشۂ زرگری کے متعلق ہدایات

وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا». وَقَالَ الْعَبَّاسُ: إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ. فَقَالَ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ».

حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حرم کی گھاس نہ کاٹی جائے۔'' تو حضرت عباس ؓ نے عرض کیا: مگر اذخر! کیونکہ وہ ان کے (ہمارے) زرگروں اور گھروں کے کام آتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، اذخر کاٹنے میں کوئی حرج نہیں۔''

٢٠٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ: أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِّنْ نَّصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطَانِي شَارِفًا مِّنَ الْخُمُسِ، فَلَمَّا أَرَدْتُّ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا مِّنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَّرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُّ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ وَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي. [انظر: ٢٣٧٥، ٣٠٩١، ٤٠٠٣، ٥٧٩٣]

[2089] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ مالِ غنیمت میں سے مجھے ایک اونٹ حصے میں ملا اور نبی ﷺ نے مجھے ایک اور اونٹ خمس میں سے دیا۔ جب میں نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کی رخصتی کرانے کا ارادہ کیا تو بنو قینقاع کے ایک زرگر سے طے کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم اذخر کاٹ کر لائیں۔ میرا ارادہ یہ تھا کہ میں اسے سناروں کے پاس فروخت کر کے اپنی شادی کے ولیمے میں اس سے کچھ مدد حاصل کروں گا۔

٢٠٩٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً [مِّنْ نَّهَارٍ] لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ». وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُيُوتِنَا، فَقَالَ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ». فَقَالَ عِكْرِمَةُ: هَلْ تَدْرِي مَا «يُنَفَّرُ صَيْدُهَا؟» هُوَ أَنْ تُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ وَتَنْزِلَ مَكَانَهُ. قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ: لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا. [راجع: ١٣٤٩]

[2090] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرمت والا قرار دیا۔ مجھ سے پہلے کسی کے لیے یہ حلال نہ ہوا اور نہ میرے بعد ہی کسی کے لیے حلال ہو گا۔ میرے لیے بھی صرف (دن کی) ایک گھڑی حلال ہوا، لہٰذا اس کی گھاس کو نہ اکھاڑا جائے اور نہ اس کا درخت ہی کاٹا جائے۔ اس کا شکار بھی نہ بھگایا جائے اور نہ وہاں کی گری پڑی کسی چیز ہی کو اٹھایا جائے۔ ہاں، وہ اٹھا سکتا ہے جو اس کی تشہیر کرے۔'' حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ نے عرض کیا: ہمارے سناروں اور گھروں کی چھتوں کے لیے اذخر کی اجازت دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اذخر کی اجازت ہے۔'' (راویٔ حدیث) حضرت عکرمہ نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ شکار کے بھگانے سے کیا مراد ہے؟ وہ یہ ہے کہ اسے سائے سے ہٹا کر خود وہاں پڑاؤ کرلے۔ عبدالوہاب نے خالد سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ ہمارے سناروں اور ہماری قبروں کے لیے (اذخر کی اجازت دیجیے)۔

(٢٩) بَابُ ذِكْرِ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ

٢٠٩١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ، قَالَ: لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، فَقُلْتُ: لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللهُ ثُمَّ تُبْعَثَ، قَالَ: دَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ وَأُبْعَثَ فَسَأُوتٰى مَالًا وَّوَلَدًا فَأَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ: ﴿أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَـٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ۝ أَطَّلَعَ ٱلْغَيْبَ أَمِ ٱتَّخَذَ عِندَ ٱلرَّحْمَـٰنِ عَهْدًا﴾ [مريم:٧٧، ٧٨]. [انظر: ٢٢٧٥، ٢٤٢٥، ٤٧٣٢، ٤٧٣٣، ٤٧٣٤، ٤٧٣٥]

باب:29-کاری گر اور لوہار کا ذکر

[2091] حضرت خباب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں زمانۂ جاہلیت میں لوہار تھا اور عاص بن وائل کے ذمے میرا کچھ قرض تھا۔ میں اس کے پاس اپنے قرض کا تقاضا کرنے آیا تو اس نے کہا: جب تک تو محمد ﷺ کی نبوت سے انکار نہیں کرے گا اس وقت تک میں تیرا قرض نہیں دوں گا۔ میں نے کہا: اگر اللہ تجھے موت سے دوچار کر دے اور مرنے کے بعد پھر زندہ کر دے تو بھی میں حضرت محمد ﷺ کی نبوت سے انکار نہیں کروں گا۔ اس نے کہا: پھر تو مجھے چھوڑ دے تاکہ میں مروں، پھر زندہ کیا جاؤں کیونکہ پھر مجھے وہاں مال بھی ملے گا اور اولاد بھی، پھر تمھارا قرض ادا کروں گا۔ اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ...... عَهْدًا﴾ ”(اے نبی!) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو ہماری آیات کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے ضرور مال اور اولاد ملے گی۔ کیا اسے غائب کی اطلاع ہو گئی ہے؟ یا اللہ سے اس نے کوئی عہد لے رکھا ہے؟“

(٣٠) بَابُ الْخَيَّاطِ

٢٠٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ، فَقَرَّبَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ خُبْزًا وَّمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَّقَدِيدٌ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ

باب:30-درزی کا بیان

[2092] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے خود تیار کیا تھا۔ حضرت انس ؓ نے کہا: میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ گیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے روٹی، کدو کا شوربا اور سوکھا گوشت رکھا۔ میں نے نبی ﷺ کو پیالے کے اِدھر اُدھر سے کدو کو ڈھونڈتے دیکھا، اس بنا پر میں اس دن سے کدو کو بہت پسند کرتا ہوں۔

الْقَصْعَةِ، قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ. [انظر: ٥٣٧٩، ٥٤٢٠، ٥٤٣٣، ٥٤٣٥، ٥٤٣٧، ٥٤٣٩]

(٣١) بَابُ النَّسَّاجِ

باب:31- کپڑا بننے والے کا بیان

٢٠٩٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ، قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقِيلَ لَهُ: نَعَمْ، هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجَةٌ فِي حَاشِيَتِهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَكْسُنِيهَا، فَقَالَ: «نَعَمْ»، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا، ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ، لَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ، قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ. [راجع: ١٢٧٧]

[2093] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک عورت بردہ لے کر آئی۔ انھوں نے فرمایا: کیا جانتے ہو کہ بردہ کیا چیز ہے؟ کہا گیا: ہاں، وہ بڑی چادر جس کے کنارے بنے ہوئے ہوں۔ اس عورت نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے اس چادر کو اپنے ہاتھوں سے بنا ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔ نبی ﷺ نے اسے لے لیا۔ آپ کو اس کی ضرورت تھی۔ پھر آپ نے اسے تہبند کے طور پر استعمال کیا اور ہمارے پاس تشریف لائے۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ یہ چادر مجھے عنایت کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں، لے لو۔'' چنانچہ نبی ﷺ مجلس میں بیٹھے، پھر واپس تشریف لے گئے اور چادر کو لپیٹ کر اس شخص کے پاس بھیج دیا۔ لوگوں نے اس سے کہا: تو نے اچھا نہیں کیا۔ آپ سے چادر کا سوال کیا، حالانکہ تجھے علم تھا کہ آپ کسی سائل کو خالی واپس نہیں کرتے۔ اس شخص نے جواب دیا: میں نے آپ سے اس لیے چادر کا سوال کیا تھا کہ جس دن میں مروں وہ میرا کفن بنے۔ حضرت سہل ؓ فرماتے ہیں کہ پھر وہ چادر اس کا کفن بنی۔

(٣٢) بَابُ النَّجَّارِ

باب:32- بڑھئی کا بیان

٢٠٩٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَتَى رِجَالٌ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: بَعَثَ رَسُولُ

[2094] حضرت ابوحازم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ کچھ آدمی حضرت سہل بن سعد ؓ کے پاس آکر ان سے منبر کے متعلق پوچھنے لگے: انھوں نے فرمایا: رسول اللہ

اللهِ ﷺ إِلَى فُلَانَةَ - امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ - أَنْ: «مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلُ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ»، فَأَمَرَتْهُ يَعْمَلُهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِهَا فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ فَجَلَسَ عَلَيْهِ. [راجع: ٣٧٧]

ﷺ نے فلاں عورت کو پیغام بھیجا...... حضرت سہل نے اس کا نام بھی لیا تھا......: "تم اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ وہ میرے لیے لکڑیوں کا ایک منبر تیار کر دے تاکہ لوگوں سے خطاب کرتے وقت میں اس پر بیٹھوں۔" چنانچہ اس نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ وہ غابہ جنگل سے جھاؤ کے درخت سے منبر تیار کر دے، چنانچہ وہ منبر تیار کر کے لے آیا تو اس عورت نے اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ نے اسے (مسجد میں) رکھنے کا حکم دیا۔ وہ (ایک مناسب جگہ پر) رکھ دیا گیا تو آپ اس پر تشریف فرما ہوئے۔

٢٠٩٥ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ؟ فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا، قَالَ: «إِنْ شِئْتِ»، فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ، قَالَ: «بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ». [راجع: ٤٤٩]

[2095] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری عورت نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں آپ کے لیے کوئی ایسی چیز نہ بنا لاؤں جس پر آپ بیٹھ جایا کریں؟ اس لیے کہ میرا غلام بڑھئی کے پیشے سے وابستہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم چاہو تو بنوا سکتی ہو۔" چنانچہ اس عورت نے آپ کے لیے منبر بنوا لیا۔ جب جمعہ کا دن آیا تو نبی ﷺ اس منبر پر تشریف فرما ہوئے جو آپ کے لیے تیار کیا گیا تھا اور کھجور کا وہ تنا جس کے پاس آپ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے آہیں بھر کر چیخنے لگا۔ قریب تھا کہ وہ پھٹ جائے، چنانچہ نبی ﷺ منبر سے اترے اور اسے اپنے گلے سے لگا لیا۔ وہ تنا ایسے بچے کی طرح سسکیاں لے کر رونے لگا جسے چپ کرایا جاتا ہے تا آنکہ وہ خاموش پڑ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کھجور کا یہ تنا اس لیے رویا کہ وہ اللہ کا ذکر سنا کرتا تھا۔"

(٣٣) بَابُ شِرَاءِ الْإِمَامِ الْحَوَائِجَ بِنَفْسِهِ

باب: 33- امام کا اپنی ضروریات کو خود خرید کرنا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اِشْتَرَى النَّبِيُّ ﷺ جَمَلًا مِّنْ عُمَرَ. وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اونٹ خرید فرمایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

بِنَفْسِهِ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: جَاءَ مُشْرِكٌ بِغَنَمٍ فَاشْتَرَى النَّبِيُّ ﷺ مِنْهُ شَاةً. وَاشْتَرٰى مِنْ جَابِرٍ بَعِيرًا.

اپنی اشیائے ضروریات خود خرید کیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ نے کہا کہ ایک مشرک بکریاں لے کر آیا تو نبی ﷺ نے اس سے ایک بکری خریدی، نیز آپ نے حضرت جابر ؓ سے ایک اونٹ خود خریدا۔

٢٠٩٦ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِشْتَرٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ وَّرَهَنَهُ دِرْعَهُ. [راجع: ٢٠٦٨]

[2096] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے ادھار طعام خریدا اور اس کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی۔

(٣٤) بَابُ شِرَاءِ الدَّوَابِّ وَالْحَمِيرِ

باب: 34- جانوروں اور گدھوں کی خرید وفروخت

وَإِذَا اشْتَرٰى دَابَّةً أَوْ جَمَلًا وَّهُوَ عَلَيْهِ، هَلْ يَكُونُ ذٰلِكَ قَبْضًا قَبْلَ أَنْ يَّنْزِلَ؟

جب کوئی شخص سواری کا جانور یا گدھا خریدے اور فروخت کرنے والا اس پر سوار ہو تو کیا اس کے اترنے سے پہلے خریدار کا قبضہ پورا ہوگا یا نہیں؟

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ: «بِعْنِيهِ»، يَعْنِي جَمَلًا صَعْبًا.

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت عمر ؓ سے فرمایا: ''تم یہ سرکش اونٹ میرے ہاتھ فروخت کر دو۔''

٢٠٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا، فَأَتٰى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «جَابِرٌ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» قُلْتُ: أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ، فَنَزَلَ يَحْجُنُهُ بِمِحْجَنِهِ، ثُمَّ قَالَ: «اِرْكَبْ» فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكُفُّهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «تَزَوَّجْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: بَلْ

[2097] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں کسی جنگ میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، میرے اونٹ نے چلنے میں سستی کی اور تھک گیا۔ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''جابر ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تیرا کیا حال ہے؟'' میں نے عرض کیا: میرا اونٹ چلنے میں سستی کرتا ہے اور تھک بھی گیا ہے، اس لیے میں پیچھے رہ گیا ہوں۔ پھر آپ اترے اور اسے اپنی چھڑی سے مار کر فرمایا: ''اب سوار ہو جاؤ۔'' چنانچہ میں سوار ہو گیا، پھر تو اونٹ ایسا تیز ہو گیا کہ میں اسے رسول اللہ ﷺ (کے برابر ہونے) سے روکتا تھا۔

ثَيِّبًا، قَالَ: «أَفَلَا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟» قُلْتُ: إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: «أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ، فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ»، ثُمَّ قَالَ: «أَتَبِيعُ جَمَلَكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَّةٍ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْلِي وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: «اَلْآنَ قَدِمْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَدَعْ جَمَلَكَ فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ»، فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لَهُ أُوقِيَّةً، فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ فَأَرْجَحَ لِي فِي الْمِيزَانِ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى وَلَّيْتُ فَقَالَ: «اُدْعُوا لِي جَابِرًا»، قُلْتُ: اَلْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ، قَالَ: «خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ». [راجع: ٤٤٣]

آپ نے پوچھا: ”کیا تم نے شادی کر لی ہے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”دوشیزہ سے یا شوہر دیدہ سے؟“ میں نے عرض کیا: بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا: ”نو عمر سے شادی کیوں نہیں کی؟ تم اس سے دل لگی کرتے وہ تم سے خوش طبعی سے پیش آتی۔“ میں نے عرض کیا: میری بہت سی بہنیں ہیں، اس لیے میں نے نکاح کے لیے ایک ایسی عورت کا انتخاب کیا ہے جو انھیں اکٹھا رکھے، ان کی کنگھی کرے اور ان کی خبر گیری بھی کرتی رہے۔ آپ نے فرمایا: ”اچھا اب تم جا رہے ہو، جب اپنے گھر پہنچو تو عقل و احتیاط کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑنا۔“ پھر فرمایا: ”کیا تم اپنا اونٹ فروخت کرنا چاہتے ہو؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے ایک اوقیہ چاندی کے عوض مجھ سے خرید لیا۔ پھر آپ مجھ سے پہلے مدینہ پہنچ گئے اور میں صبح کو وہاں پہنچا۔ ہم لوگ مسجد کی طرف گئے تو میں نے آپ کو مسجد کے دروازے پر پایا۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم ابھی آ رہے ہو؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اپنا اونٹ یہیں چھوڑ کر مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو۔“ چنانچہ میں نے مسجد کے اندر دو رکعت نماز پڑھی، آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مجھے ایک اوقیہ چاندی دے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جھکاؤ کے ساتھ مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دی۔ پھر میں نے واپس جانے کا ارادہ کیا۔ جب میں نے پیٹھ پھیری تو آپ نے فرمایا: ”جابر کو میرے پاس بلاؤ۔“ میں نے دل میں سوچا کہ اب آپ میرا اونٹ مجھے واپس کر دیں گے اور مجھے یہ بات بہت ہی ناپسند تھی۔ آپ نے فرمایا: ”تم اونٹ بھی لے لو اور اس کی قیمت بھی لے جاؤ۔“

(٣٥) بَابُ الْأَسْوَاقِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَبَايَعَ بِهَا النَّاسُ فِي الْإِسْلَامِ

باب: 35- زمانۂ جاہلیت کی منڈیوں کا بیان جن میں عہدِ اسلام میں بھی لوگوں نے خرید و فروخت کی

٢٠٩٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ عُكَاظٌ وَّمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ تَأَثَّمُوا مِنَ التِّجَارَةِ فِيهَا، فَأَنْزَلَ اللهُ: (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ). قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَا. [راجع: ١٧٧٠]

[2098] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز زمانۂ جاہلیت کی منڈیاں تھیں۔ جب اسلام کا زمانہ آیا تو لوگوں نے ان منڈیوں میں خرید وفروخت کرنے کو گناہ خیال کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''تم پر کوئی گناہ نہیں کہ ''حج کے زمانے میں'' تم اللہ کا فضل تلاش کرو۔'' حضرت ابن عباس ؓ نے اسے ایسے ہی پڑھا ہے۔

فائدہ: واضح رہے کہ حضرت ابن عباس ؓ نے اس آیت میں "في مواسم الحج" پڑھا ہے۔ اسے اصطلاح میں تفسیری قراءت کہتے ہیں، اگرچہ یہ قراءت متواترہ کے خلاف ہے۔

(٣٦) بَابُ شِرَاءِ الْإِبِلِ الْهِيمِ أَوِ الْأَجْرَبِ

باب: 36- پیاس کی بیماری میں مبتلا یا خارشی اونٹوں کی خرید وفروخت کرنا

اَلْهَائِمُ: اَلْمُخَالِفُ لِلْقَصْدِ فِي كُلِّ شَيْءٍ.

حدود و اعتدال سے تجاوز کرنے والے کو "هائم" کہا جاتا ہے۔

٢٠٩٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: كَانَ هٰهُنَا رَجُلٌ اسْمُهُ نَوَّاسٌ وَّكَانَتْ عِنْدَهُ إِبِلٌ هِيمٌ، فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَاشْتَرٰى تِلْكَ الْإِبِلَ مِنْ شَرِيكٍ لَّهُ فَجَاءَ إِلَيْهِ شَرِيكُهُ فَقَالَ: بِعْنَا تِلْكَ الْإِبِلَ، فَقَالَ: مِمَّنْ بِعْتَهَا؟ فَقَالَ: مِنْ شَيْخٍ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: وَيْحَكَ ذَاكَ وَاللهِ ابْنُ عُمَرَ فَجَاءَهُ فَقَالَ: إِنَّ شَرِيكِي بَاعَكَ إِبِلًا هِيمًا وَّلَمْ يَعْرِفْكَ، قَالَ: فَاسْتَقْهَا، قَالَ: فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْتَاقُهَا. فَقَالَ: دَعْهَا، رَضِينَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى»، سَمِعَ سُفْيَانُ عَمْرًا. [انظر: ٢٨٥٨، ٥٠٩٣، ٥٠٩٤، ٥٧٥٣، ٥٧٧٢]

[2099] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ یہاں نواس نامی ایک شخص تھا، اس کے پاس ایسے اونٹ تھے جن کی پیاس نہ ختم ہوتی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ تشریف لے گئے اور اس کے شریک سے وہ اونٹ خرید لائے، پھر اس کے پاس وہ شریک آیا اور کہنے لگا کہ ہم نے وہ اونٹ فروخت کر دیے ہیں۔ اس نے کہا: کس کے ہاتھ فروخت کیے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ فلاں بزرگ کو فروخت کیے ہیں جن کی شکل وصورت کچھ ایسی ایسی تھی۔ اس نے کہا: تیرے لیے خرابی ہو، اللہ کی قسم! وہ تو حضرت عبداللہ بن عمر ؓ تھے۔ پھر وہ شخص حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے پاس آیا اور آپ سے عرض کرنے لگا: میرے شریک نے آپ کے ہاتھ پیاس والے اونٹ فروخت کر دیے ہیں اور اس نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ حضرت عبداللہ

بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اپنے اونٹ ہانک کر لے جاؤ۔ جب وہ ہانکنے لگا تو فرمایا: انھیں چھوڑ دو ہم رسول اللہ ﷺ کے فیصلے سے خوش ہیں کہ ''ایک کا مرض دوسرے کو نہیں لگتا۔'' سفیان نے حضرت عمرو بن دینار سے سنا ہے۔

فائدہ: بیوپاریوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ خریداروں کو اپنے جانوروں کے عیوب بتا دیں، اس سلسلے میں ہرگز دھوکا بازی نہ کی جائے، نیز عیب دار چیز کی خرید و فروخت کا بھی ثبوت ملتا ہے بشرطیکہ بیچنے والا اس کی وضاحت کر دے اور لینے والا اسے قبول کر لے۔ اگر وضاحت معاملہ طے کرنے کے بعد کی جائے تو خریدار کو اختیار ہے اسے رکھ لے یا واپس کر دے۔

(٣٧) بَابُ بَيْعِ السِّلَاحِ فِي الْفِتْنَةِ وَغَيْرِهَا

وَكَرِهَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بَيْعَهُ فِي الْفِتْنَةِ.

٢١٠٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَّوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ [فَأَعْطَاهُ - يَعْنِي دِرْعًا -] فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ. [انظر: ٣١٤٢، ٤٣٢١، ٤٣٢٢، ٧١٧٠]

باب: 37- فتنہ و فساد کے زمانے میں ہتھیاروں کی خرید و فروخت کرنا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے فتنہ و فساد کے زمانے میں ہتھیاروں کی خرید و فروخت کو ناپسند کیا ہے۔

[2100] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ حنین کے سال روانہ ہوئے۔ آپ نے مجھے ایک زرہ عنایت فرمائی تو میں نے اسے بیچ کر اس کے عوض بنوسلمہ میں ایک باغ خرید لیا۔ یہ سب سے پہلی جائیداد تھی جو میں نے عہد اسلام میں حاصل کی۔

(٣٨) بَابٌ: فِي الْعَطَّارِ وَبَيْعِ الْمِسْكِ

٢١٠١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ

باب: 38- عطر فروش کا ذکر اور کستوری کی خرید و فروخت کا بیان

[2101] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال کستوری والے اور لوہار کی بھٹی کی سی ہے۔ کستوری والے کی طرف سے کوئی چیز تجھ سے معدوم نہ

الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِيرِ الْحَدَّادِ، لَا يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِمَّا تَشْتَرِيهِ أَوْ تَجِدُ رِيحَهُ، وَكِيرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَيْتَكَ أَوْ ثَوْبَكَ، أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً». [انظر: ٥٥٣٤]

ہوگی، تو اس سے کستوری خرید لے گا یا اس کی خوشبو پائے گا۔ اس کے برعکس لوہار کی بھٹی تیرا بدن یا تیرا کپڑا جلا دے گی یا تو اس سے بدبودار ہوا حاصل کرے گا۔"

(٣٩) بَابُ ذِكْرِ الْحَجَّامِ

باب:39- سینگی لگانے والے کا بیان

٢١٠٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ، وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُّخَفِّفُوا مِنْ خَرَاجِهِ. [انظر: ٢٢١٠، ٢٢٧٧، ٢٢٨٠، ٢٢٨١، ٥٦٩٦]

[2102] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ابوطیبہ نے رسول اللہ ﷺ کو سینگی لگائی۔ آپ نے اسے ایک صاع کھجوریں دینے کا حکم دیا، نیز اس کے مالکوں کو فرمایا کہ وہ اس کے خراج میں کمی کریں۔

٢١٠٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ -: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْطَى الَّذِي حَجَمَهُ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَّمْ يُعْطِهِ. [راجع: ١٨٣٥]

[2103] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایک دفعہ سینگی لگوائی اور لگانے والے کو اجرت دی۔ اگر یہ (مزدوری) حرام ہوتی تو آپ اسے نہ دیتے۔

(٤٠) بَابُ التِّجَارَةِ فِيمَا يُكْرَهُ لُبْسُهُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب: 40- ایسی اشیاء کی تجارت جن کا استعمال مردوں اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے

٢١٠٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِحُلَّةِ حَرِيرٍ أَوْ سِيَرَاءَ فَرَآهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أُرْسِلْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ، إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا». يَعْنِي تَبِيعُهَا. [راجع: ٨٨٦]

[2104] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت عمر ؓ کو ایک ریشمی جوڑا عنایت فرمایا۔ پھر آپ نے انھیں وہ پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: "میں نے یہ تمھارے پاس اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہن لو بلکہ اسے تو وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ میں نے صرف اس لیے بھیجا تھا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ، یعنی اسے فروخت کر کے اپنی کوئی غرض

پوری کرو۔"

فائدہ: اگر کسی چیز کا استعمال کسی شخص کے لیے مکروہ ہے لیکن کسی دوسرے کے لیے اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے تو ایسی چیز کی خرید و فروخت جائز ہے۔ اور اگر شرعی طور پر قابل انتفاع نہیں تو اس کی خرید و فروخت جائز نہیں۔ مذکورہ حدیث میں ریشمی جوڑے کا ذکر ہے جس کا استعمال مردوں کے لیے مکروہ ہے، البتہ عورتوں کے لیے اس کا پہننا جائز ہے۔ اس لیے ریشمی جوڑوں کی خرید و فروخت جائز ہے۔ صحیح بخاری کی ایک روایت میں وضاحت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا عطا کردہ ریشمی جوڑا اپنے مشرک بھائی کو دے دیا جو مکہ میں رہتا تھا۔[1]

٢١٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ. فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهَةَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ﷺ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟» قُلْتُ: اِشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ». وَقَالَ: «إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ».

[انظر: ٣٢٢٤، ٥١٨١، ٥٩٥٧، ٥٩٦١، ٧٥٥٧]

[2105] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے ایک ایسا تکیہ خریدا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے، اندر تشریف نہ لائے۔ میں نے آپ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے تو عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ سرزد ہوا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ تکیہ کیسا ہے؟" میں نے عرض کیا: میں نے یہ آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر ٹیک لگا کر بیٹھیں۔ رسول ﷺ نے فرمایا: "یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب میں مبتلا کیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا: جو صورتیں تم نے بنائی ہیں انھیں زندہ کرو۔" نیز آپ نے فرمایا: "جس گھر میں تصویریں ہوں اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔"

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تصویر کشی اور فوٹو گرافی ہر قسم کی حرام ہے، خواہ عکس ہو یا مجسم، دیوار پر بنائی جائے یا کپڑے پر نقش ہو۔ حدیث میں مذکور وعید صرف بنانے والے کے لیے ہی نہیں بلکہ استعمال کرنے والے کو بھی شامل ہے۔

(٤١) بَابُ صَاحِبِ السِّلْعَةِ أَحَقُّ بِالسَّوْمِ

باب: 41- مال کا مالک قیمت بتانے کا زیادہ حق دار ہے

1 صحيح البخاري، الجمعة، حديث: 886.

٢١٠٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا بَنِي النَّجَّارِ! ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ». وَفِيهِ خِرَبٌ وَنَخْلٌ. [راجع: ٢٣٤]

[2106] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بنونجار! تم اپنے باغ کی قیمت بتاؤ۔'' اس باغ کا کچھ حصہ ویران اور کچھ نخلستان تھا۔

(٤٢) بَابُ كَمْ يَجُوزُ الْخِيَارُ؟

باب: 42- خیار کتنے دن جائز ہے؟

٢١٠٧ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، أَوْ يَكُونُ الْبَيْعُ خِيَارًا». وَقَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ. [انظر: ٢١٠٩، ٢١١١، ٢١١٣، ٢١١٦]

[2107] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''خرید وفروخت کرنے والے ہر ایک کو اپنے سودے میں اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں یا اس سودے میں خیار شرط ہو۔'' حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ جب کوئی ایسی چیز خریدتے جو انھیں پسند ہوتی تو اپنے ساتھی سے جلدی جدا ہو جاتے۔

٢١٠٨ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا».

[2108] حضرت حکیم بن حزام ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بائع اور مشتری کو بیع میں اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں۔''

وَزَادَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ: قَالَ هَمَّامٌ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي التَّيَّاحِ فَقَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي الْخَلِيلِ لَمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ هٰذَا الْحَدِيثَ. [راجع: ٢٠٧٩]

راویٔ حدیث حضرت ابو تیاح نے کہا: میں ابوخلیل کے ساتھ تھا جب انھیں عبداللہ بن حارث نے یہ حدیث بیان کی۔

(٤٣) بَابٌ: إِذَا لَمْ يُوَقِّتِ الْخِيَارَ، هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ؟

باب: 43- اگر خیار معین نہ کریں تو کیا اس طرح بیع جائز ہوگی؟

٢١٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اِخْتَرْ». وَرُبَّمَا قَالَ: «أَوْ يَكُونُ بَيْعَ خِيَارٍ». [راجع: ٢١٠٧]

[2109] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں یا ان میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی سے کہہ دے کہ تجھے اختیار ہے۔'' بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ بیان کیے: ''یا بیع خیار ہو۔''

فائدہ: جب بیع میں خیار کا وقت معین نہ کیا جائے تو بیع لازم ہو جاتی ہے اور اسے فسخ نہیں کیا جا سکتا بشرطیکہ اس میں کوئی عیب نہ ظاہر ہو جائے جسے پہلے سے نہ بتایا گیا ہو۔[1]

(٤٤) بَابٌ: اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

باب: 44- جب تک بائع اور مشتری جدا نہ ہوں انھیں اختیار باقی رہتا ہے

وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَشُرَيْحٌ وَّالشَّعْبِيُّ وَطَاوُسٌ وَّعَطَاءٌ وَّابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، قاضی شریح، امام شعبی، طاؤس، حضرت عطاء اور ابن ابی ملیکہ رحمہم اللہ نے یہی کہا ہے۔

٢١١٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: قَتَادَةُ أَخْبَرَنِي عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا». [راجع: ٢٠٧٩]

[2110] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بیچنے اور خریدنے والے (دونوں) کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوئے ہوں۔ اگر وہ سچ کہیں اور صاف صاف بیان کریں تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوگی۔ اور اگر وہ جھوٹ بولیں اور عیب چھپائیں تو ان کی بیع سے برکت جاتی رہے گی۔''

٢١١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ

[2111] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بائع اور مشتری دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں الا یہ کہ بیع خیار کی ہو۔''

1 فتح الباري: 414/4.

يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ». [راجع: ٢١٠٧]

(٤٥) بَابٌ: إِذَا خَيَّرَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ

باب:45- جب بیع کے بعد بائع اور مشتری میں سے کوئی ایک، دوسرے کو اختیار دے دے تو بیع واجب ہو جاتی ہے

٢١١٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا، أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ يَّتَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ». [راجع: ٢١٠٧]

[2112] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب دو آدمی آپس میں بیع کریں تو جب تک دونوں جدا نہ ہوں اور دونوں اکٹھے رہیں، ان میں سے ہر ایک کو بیع کے انعقاد اور فسخ کا اختیار ہے۔ ہاں، اگر ایک نے دوسرے کو اختیار دیا اور اسی طریقے پر انھوں نے بیع کا معاملہ کیا تو بیع واجب ہو گی۔ اور اگر وہ بیع کرنے کے بعد جدا ہو گئے اور ان میں سے کسی نے بیع کو فسخ نہ کیا تو بھی بیع واجب ہو جائے گی۔''

فائدہ: اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ بائع اور مشتری جب تک ایک جگہ ہیں انھیں بیع کے انعقاد اور فسخ کا اختیار رہتا ہے ہاں، اگر ان میں سے ایک نے دوسرے کو اختیار دے دیا کہ بیع کے استحکام کا تجھے اختیار ہے، جب اس نے بیع کو اختیار کر لیا تو بیع پختہ ہو جائے گی اگرچہ وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں۔ اور اگر وہ خاموش رہا اور ہاں یا نہیں میں جواب نہ دیا تو بھی اس کا اختیار ختم نہیں ہو گا، البتہ اختیار دینے والے کا اختیار ختم ہو جائے گا۔ دوسری صورت بیع کے پختہ ہونے کی یہ ہے کہ عقد بیع کے بعد دونوں الگ الگ ہو گئے اور ان میں سے کسی نے بھی بیع کو فسخ نہ کیا تو بھی بیع پختہ ہو جائے گی اس صورت میں خیار عیب باقی رہے گا۔

(٤٦) بَابٌ: إِذَا كَانَ الْبَائِعُ بِالْخِيَارِ هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ؟

باب: 46- جب بائع کو اختیار ہو تو کیا بیع جائز ہو گی؟

٢١١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ». [راجع: ٢١٠٧]

[2113] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بائع اور مشتری میں کوئی بیع نہیں ہو گی جب تک دونوں جدا نہ ہوں، ہاں، وہ بیع مکمل ہو گی جس میں خیار ہو۔''

٢١١٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا». قَالَ هَمَّامٌ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي: «يَخْتَارُ - ثَلَاثَ مِرَارٍ - فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا فَعَسٰى أَنْ يَّرْبَحَا رِبْحًا وَّيُمْحَقَا بَرَكَةَ بَيْعِهِمَا».

[2114] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں...... ہمام کہتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب میں اس طرح پایا کہ وہ تین بار اختیار کرے...... اگر وہ دونوں سچ بولیں اور صاف صاف بیان کریں تو ان کی اس بیع میں برکت ہوگی اور اگر وہ جھوٹ سے کام لیں اور عیب وغیرہ چھپائیں تو شاید انھیں نفع تو ہوگا لیکن اس بیع سے برکت کو ختم کر دیا جائے گا۔''

قَالَ: وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٠٧٩]

حبان نے کہا: ہم کو ہمام نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہم سے ابو تیاح نے بیان کیا، انھوں نے عبداللہ بن حارث کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے اس حدیث کو نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

(٤٧) بَابٌ: إِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا فَوَهَبَ مِنْ سَاعَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَّتَفَرَّقَا وَلَمْ يُنْكِرِ الْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِي أَوِ اشْتَرٰى عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ

باب: 47- ایک شخص جب کوئی چیز خریدے اور جدا ہونے سے پہلے اسی وقت وہ کسی کو ہبہ کر دے، فروخت کنندہ خریدار پر کوئی اعتراض نہ کرے یا کوئی غلام خریدے اور اسی وقت اسے آزاد کر دے (تو بیع نافذ ہو جائے گی)

وَقَالَ طَاوُسٌ فِيمَنْ يَّشْتَرِي السِّلْعَةَ عَلَى الرِّضَا ثُمَّ بَاعَهَا: وَجَبَتْ لَهُ وَالرِّبْحُ لَهُ.

حضرت طاؤس نے اس شخص کے متعلق کہا: جو (فریق ثانی کی) رضامندی سے کوئی سامان خریدے پھر (جدا ہونے سے قبل) اسے فروخت کر دے تو یہ بیع لازم ہو جائے گی اور اس کا نفع بھی خریدار ہی کا ہوگا۔

٢١١٥ - وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلٰى

[2115] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم کسی سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا۔ وہ اونٹ

بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ، فَكَانَ يَغْلِبُنِي فَيَتَقَدَّمُ أَمَامَ الْقَوْمِ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ: «بِعْنِيهِ»، قَالَ: هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بِعْنِيهِ»، فَبَاعَهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ! تَصْنَعُ بِهِ مَا شِئْتَ». [انظر: ٢٦١٠، ٢٦١١]

میرے قابو میں نہ آتا تھا اور سب سے آگے بڑھ جاتا تھا۔ حضرت عمر ؓ اسے ڈانٹ کر پیچھے کر دیتے مگر وہ پھر آگے بڑھ جاتا تھا۔ حضرت عمر ؓ اسے پھر ڈانٹ کر پیچھے کر دیتے۔ نبی ﷺ نے حضرت عمر ؓ سے فرمایا: ''تم اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو۔'' انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ آپ ہی کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو۔'' چنانچہ انھوں نے وہ اونٹ رسول اللہ ﷺ کو فروخت کر دیا۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ بن عمر! یہ اونٹ تمھارا ہے، اس کے ساتھ جو چاہو سلوک کرو۔''

٢١١٦ - **قَالَ** أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِعْتُ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَالًا بِالْوَادِي بِمَالٍ لَّهُ بِخَيْبَرَ، فَلَمَّا تَبَايَعْنَا رَجَعْتُ عَلٰى عَقِبِي حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ بَيْتِهِ خَشْيَةَ أَنْ يُرَادَّنِي الْبَيْعَ، وَكَانَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا، قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَلَمَّا وَجَبَ بَيْعِي وَبَيْعُهُ رَأَيْتُ أَنِّي قَدْ غَبَنْتُهُ بِأَنِّي سُقْتُهُ إِلٰى أَرْضِ ثَمُودَ بِثَلَاثِ لَيَالٍ وَّسَاقَنِي إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ لَيَالٍ. [راجع: ٢١٠٧]

[2116] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے امیر المومنین حضرت عثمان ؓ کے ہاتھ وادی کے اندر جو میری زمین تھی ان کے خیبر والے مال کے عوض فروخت کر دی۔ جب ہم بیع کر چکے تو میں الٹے پاؤں واپس چلا حتی کہ ان کے مکان سے باہر نکل گیا، مبادا وہ بیع واپس کر دیں کیونکہ طریقہ مروجہ یہ تھا کہ بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہوتا حتی کہ وہ جدا ہو جائیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا: جب میری اور ان کی بیع پوری ہوگئی تو میرے خیال کے مطابق میں نے ان سے غبن کیا، اس لیے کہ میں نے انھیں ارض ثمود کی طرف تین راتوں کا سفر دور دھکیل دیا اور انھوں نے مجھے مدینہ طیبہ کی طرف تین دن کی مسافت قریب کر دیا۔

(٤٨) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبَيْعِ

باب: 48- خرید و فروخت میں فریب کاری اور دھوکا دہی ناجائز ہے

٢١١٧ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

[2117] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ اسے خرید وفروخت

عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ، فَقَالَ: «إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ». [انظر: ٢٤٠٧، ٢٤١٤، ٦٩٦٤]

میں (اکثر) دھوکا دیا جاتا ہے تو آپ نے فرمایا: ''جب تم خرید وفروخت کرو تو کہہ دیا کرو کہ مجھے دھوکا نہ ہو۔''

(٤٩) بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْأَسْوَاقِ

باب:49- بازاروں کی نسبت جو کچھ کہا گیا

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، [قُلْتُ]: هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ؟ فَقَالَ: سُوقُ قَيْنُقَاعَ. وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ. وَقَالَ عُمَرُ: أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو میں نے کہا: یہاں کوئی بازار ہے جس میں تجارت ہوتی ہو؟ (میرے دینی بھائی) سعد بن ربیع نے بتایا کہ قینقاع بازار ہے۔ حضرت انس ؓ نے کہا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے فرمایا: مجھے بازار (کی راہ) بتاؤ۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ مجھے بازاروں میں تجارت نے غافل کر دیا۔

٢١١٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ». قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: «يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ».

[2118] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک لشکر خانہ کعبہ پر چڑھائی کرے گا۔ جب وہ مقام بیداء پر پہنچے گا تو اوّل سے آخر تک تمام لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔'' حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! تمام کو کیسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا؟ جبکہ ان میں دوکاندار بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی جن کا لشکر سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ آپ نے فرمایا: ''اوّل سے آخر تک سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، پھر انھیں اپنی اپنی نیتوں کے مطابق (قبروں سے) اٹھایا جائے گا۔''

٢١١٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةُ أَحَدِكُمْ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلٰى صَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ وَبَيْتِهِ بِضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً، وَذٰلِكَ

[2119] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی ایک کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا، اس کے بازار اور گھر میں نماز پڑھنے سے بیس سے کئی درجے زیادہ باعث ثواب ہے یہ اس لیے کہ جب وہ وضو کرتا ہے اور اسے اچھی طرح بناتا

بِأَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ بِهَا دَرَجَةً، أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ. وَالْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ». وَقَالَ: «أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَّا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ». [راجع: ١٧٦]

ہے، پھر مسجد میں آتا ہے اور اس کا ارادہ صرف نماز پڑھنے کا ہوتا ہے اور اس کو نماز ہی مسجد میں لے جاتی ہے تو ایسے حالات میں وہ قدم نہیں اٹھاتا مگر اس کے باعث ایک درجہ بلند ہوتا ہے، نیز اس کے بدلے میں اس کا ایک گناہ بھی معاف ہوتا ہے اور فرشتے تو مسلسل اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں، جب تک وہ اپنے مصلے پر بیٹھا رہتا ہے، جس پر اس نے نماز پڑھی ہو۔ فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اس شخص پر اپنی رحمت بھیج، اے اللہ! اس پر رحم فرما، جب تک وہ بے وضو نہ ہو اور کسی کو اذیت نہ پہنچائے۔'' نیز آپ نے فرمایا: ''جتنی دیر تک آدمی نماز کی وجہ سے مسجد میں رکا رہتا ہے وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔''

٢١٢٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي». [انظر: ٢١٢١، ٣٥٣٧]

[2120] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ ایک دفعہ بازار میں تھے تو ایک شخص نے ''ابوالقاسم'' کہہ کر آواز دی۔ جب نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا کہ میں نے تو اس شخص کو بلایا تھا۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھا کرو۔''

٢١٢١ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَجُلٌ بِالْبَقِيعِ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: لَمْ أَعْنِكَ، قَالَ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي». [راجع: ٢١٢٠]

[2121] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے بقیع میں ''ابوالقاسم'' کہہ کر پکارا تو نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس نے کہا: میرا مقصد آپ کو بلانا نہیں تھا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام تو رکھ لو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھو۔''

٢١٢٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ

[2122] حضرت ابوہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ دن کے وقت ایک طرف نکلے مگر نہ آپ مجھ سے باتیں کرتے اور نہ میں آپ سے کوئی بات

اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ حَتَّى أَتَى سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ فَقَالَ: «أَثَمَّ لُكَعُ؟ أَثَمَّ لُكَعُ؟» فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا أَوْ تُغَسِّلُهُ، فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتَّى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ».

کرتا تھا حتی کہ آپ بنوقینقاع کے بازار میں پہنچ گئے۔ (پھر واپس ہوئے) اور حضرت فاطمہ ؓ کے مکان کے صحن میں بیٹھ گئے تو فرمایا: ''کیا یہاں کوئی بچہ ہے؟ کیا ادھر کوئی ننھا ہے؟'' حضرت فاطمہ ؓ نے اسے کچھ دیر کے لیے روکے رکھا۔ میں نے خیال کیا کہ وہ انھیں ہار وغیرہ پہنا رہی ہیں یا اسے نہلا رہی ہیں۔ پھر وہ (حضرت حسن ؓ) دوڑتے ہوئے آئے تو آپ ﷺ نے انھیں گلے لگایا اور ان سے پیار کیا، پھر فرمایا: ''اے اللہ! تو اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اسے بھی اپنا محبوب بنا۔''

قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: أَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ. [انظر: ٥٨٨٤]

سفیان ثوری نے کہا کہ مجھے عبیداللہ نے بتایا کہ انھوں نے نافع بن جبیر کو دیکھا کہ انھوں نے ایک رکعت وتر ادا کیا۔

٢١٢٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ: أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتَّى يَنْقُلُوهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ. [انظر: ٢١٣١، ٢١٣٧، ٢١٦٦، ٢١٦٧، ٦٨٥٢]

[2123] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے زمانے میں لوگ اہل قافلہ سے غلہ خرید لیتے۔ آپ اس کی روک تھام کے لیے کسی ایسے شخص کو ان کے پاس بھیج دیتے جو ان کو خریداری کی جگہ غلہ بیچنے سے منع کرتا یہاں تک وہ اسے منڈی میں پہنچا دیں جہاں غلہ فروخت ہوتا ہے۔

٢١٢٤ - قَالَ: وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ. [انظر: ٢١٢٦، ٢١٣٣، ٢١٣٦]

[2124] حضرت ابن عمر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ اس بات سے منع کرتے تھے کہ غلہ جس وقت خریدا جائے اسی وقت وہیں فروخت کر دیا جائے یہاں تک کہ اس پر پورا پورا قبضہ نہ کر لیا جائے۔

(٥٠) بَابُ كَرَاهِيَةِ السَّخَبِ فِي السُّوقِ

باب: 50- بازار میں شور وغل کرنا ناپسندیدہ عمل ہے

٢١٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا هِلَالٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ:

[2125] حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے ملا

لَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ، قَالَ: أَجَلْ، وَاللهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ إِنَّآ أَرْسَلْنَـٰكَ شَـٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَـذِيرًا﴾ [الأحزاب: ٤٥] وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيظٍ، وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَّعْفُو وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللهُ حَتّٰى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَّقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَيُفْتَحُ بِهَا أَعْيُنٌ عُمْيٌ، وَآذَانٌ صُمٌّ، وَقُلُوبٌ غُلْفٌ.

اور عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی جو صفت تورات میں ہے، مجھے اس سے مطلع کیجیے۔ انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! آپ کی بعض صفات تورات میں وہی ہیں جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ (قرآن کریم کی طرح تورات میں بھی اس قسم کا مضمون ہے) اے نبی! یقیناً ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوش خبری سنانے والا، ڈرانے والا اور امیّین کی نگہبانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ نہ تو بد خلق ہے اور نہ سنگ دل۔ نہ تو بازاروں میں شور وشغب کرنے والا ہے اور نہ برائی کا بدلہ برائی ہی سے دیتا ہے بلکہ درگزر اور مہربانی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک ہرگز موت سے دوچار نہیں کرے گا جب تک کہ اس کے ذریعے سے ایک کج رو (ٹیڑھی) قوم کو سیدھا نہ کر دے بایں طور کہ وہ لا إله إلا الله کہنے لگیں اور اس کے ذریعے سے نابینے بینے ہو جائیں اور بہرے کان کھول دیے جائیں اور بستہ دل آگاہ کیے جائیں۔

تَابَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالٍ. وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ سَلَامٍ. [انظر: ٤٨٣٨]

عبدالعزیز بن ابوسلمہ نے ہلال سے روایت کرنے میں فلیح کی متابعت کی ہے اور سعید نے ہلال سے، انھوں نے عطاء سے، انھوں نے ابن سلام سے اسے روایت کیا ہے۔

(٥١) بَابُ الْكَيْلِ عَلَى الْبَائِعِ وَالْمُعْطِي

باب: 51- ناپ تول کرنا بیچنے والے اور دینے والے کے ذمے ہے

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ﴾ [المطففين: ٣]: يَعْنِي كَالُوا لَهُمْ أَوْ وَّزَنُوا لَهُمْ، كَقَوْلِهِ: ﴿يَسْمَعُونَكُمْ﴾ [الشعراء: ٧٢]: يَسْمَعُونَ لَكُمْ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِكْتَالُوا حَتّٰى تَسْتَوْفُوا». وَيُذْكَرُ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جب انھیں ماپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔'' اس کے معنی ہیں کہ وہ جب دوسروں کو ماپ کر یا تول کر دیں جیسا کہ قرآن میں ہے: ﴿هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ﴾ اس کے معنی ہیں: کیا وہ تمھارے لیے سنتے ہیں، نیز نبی ﷺ نے فرمایا: ''ماپ کرا لیں یہاں تک کہ اسے پورا کر لیں۔'' بیان کیا جاتا ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت

بِعْتَ فَكِلْ، وَإِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ».

عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''جب فروخت کرو تو ماپ کر دو اور جب خریدو تو ماپ کر لو۔''

فائدہ: اس عنوان کا مقصد یہ ہے کہ وزن اور ماپ کر کے دینا فروخت کنندہ کے ذمے ہے اور اس کی اجرت بھی وہی ادا کرے گا۔

٢١٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ». [راجع: ٢١٢٤]

[2126] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غلہ خریدے تو اس وقت تک اسے فروخت نہ کرے جب تک اس کو پوری طرح قبضے میں نہ لے لے۔''

٢١٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ، فَطَلَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوا، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا: الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ، وَعِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ، ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَيَّ»، فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ فَجَلَسَ عَلَى أَعْلَاهُ أَوْ فِي وَسَطِهِ، ثُمَّ قَالَ: «كِلْ لِلْقَوْمِ»، فَكِلْتُهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ.

[2127] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ (میرے والد) حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ نے جب وفات پائی تو ان پر کچھ قرض تھا، لہٰذا میں نے نبی ﷺ سے سفارش کرائی کہ قرض خواہ کچھ معاف کر دیں۔ نبی ﷺ نے اس کے لیے ان لوگوں سے سفارش کی لیکن انھوں نے اسے منظور نہ کیا۔ تب نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''جاؤ اپنی کھجوروں کو چھانٹ کر ہر قسم علیحدہ علیحدہ کر لو، عجوہ اور عذق ابن زید الگ الگ کر کے مجھے اطلاع دینا۔'' چنانچہ میں نے یہی کیا۔ اس کے بعد نبی ﷺ کو بلانے کے لیے (کسی کو) بھیجا۔ آپ تشریف لائے اور کھجوروں کے ڈھیر پر یا اس کے درمیان بیٹھ گئے۔ پھر مجھے فرمایا: ''قرض خواہوں کو ناپ ناپ کر دو۔'' میں نے ناپ کر سب کے حصے پورے کر دیے، پھر بھی اس قدر کھجوریں باقی رہیں، جیسے ان سے کچھ بھی کم نہ ہوا ہو۔

وَقَالَ فِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّاهُ. وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «جُذَّ لَهُ فَأَوْفِ لَهُ». [انظر: ٢٣٩٥، ٢٣٩٦، ٢٤٠٥، ٢٦٠١، ٢٧٠٩، ٢٧٨١، ٣٥٨٠، ٤٠٥٣، ٦٢٥٠]

فراس نے امام شعبی سے بیان کیا، انھیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہ وہ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) ان کے لیے کھجوریں ماپتے رہے یہاں تک کہ قرض ادا کر دیا۔ حضرت ہشام کی روایت کے مطابق نبی ﷺ نے فرمایا: ''کھجوریں توڑ کر ان کا قرض ادا کرو۔''

(٥٢) بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَيْلِ

باب:52- غلہ وغیرہ ماپنا مستحب ہے

٢١٢٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ».

[2128] حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اپنا غلہ ماپ لیا کرو، اس سے تمھیں برکت حاصل ہوگی۔''

فائدہ: یہ حکم اس وقت ہے جب غلہ خریدا جائے اور اپنے گھر لایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی بدولت اس میں برکت حاصل ہوگی اور عدم امتثال (نبی ﷺ کی حکم عدولی) کی صورت میں برکت کو اٹھا لیا جائے گا، لیکن خرچ کرتے وقت وزن کرتے رہنا اس کی برکت کو ختم کرنے کے مترادف ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میرے پاس کچھ جو تھے جنھیں میں ایک مدت تک استعمال کرتی رہی، آخر میں نے ایک دن ان کا وزن کیا تو وہ ختم ہو گئے۔[1]

(٥٣) بَابُ بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ ﷺ وَمُدِّهِ

باب:53- نبی ﷺ کے صاع اور مد کی برکت کا بیان

فِيهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کے متعلق ایک روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں۔

٢١٢٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ [عَلَيْهِ السَّلَامُ] لِمَكَّةَ».

[2129] حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس طرح مکہ کو حرم قرار دیا اور اس کے لیے دعا فرمائی، اسی طرح میں مدینہ طیبہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔ اور میں مدینہ طیبہ کے مد اور صاع میں برکت کی دعا کرتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی تھی۔''

٢١٣٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ،

[2130] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اہل مدینہ کے ناپ تول میں برکت دے، نیز ان کے صاع اور مد میں بھی خیر و برکت عطا فرما۔''

1 صحيح البخاري، الرقاق، حديث:6451.

وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ، وَمُدِّهِمْ»، يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ. [انظر: ٦٧١٤، ٧٣٣١]

(٥٤) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ وَالْحُكْرَةِ

باب: 54- غلہ فروخت کرنے اور اس کے ذخیرہ کرنے کے متعلق جو منقول ہے

٢١٣١ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مُجَازَفَةً يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ. [انظر: ٢١٢٣]

[2131] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اندازے سے غلہ خریدنے والوں کو اس بات پر پٹتے دیکھا ہے کہ وہ اس پر قبضہ کر کے اپنے گھروں میں لانے سے پہلے اسے (آگے) فروخت کریں۔

٢١٣٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ. قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: ذَاكَ دَرَاهِمُ بِدَرَاهِمَ، وَالطَّعَامُ مُرْجَأٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: ﴿مُرْجَوْنَ﴾: [التوبة: ١٠٦] مُؤَخَّرُونَ. [انظر: ٢١٣٥]

[2132] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی قبضہ کرنے سے پہلے غلہ فروخت کرے۔ (راوی حدیث حضرت طاؤس کہتے ہیں کہ) میں نے ابن عباس ؓ سے کہا کہ ایسا کرنا کیوں منع ہے؟ فرمایا کہ یہ تو دراہم کے عوض دراہم فروخت کرنا ہے جبکہ غلہ بعد میں دیا جاتا ہے۔

ابوعبداللہ (امام بخاری) ؒ کہتے ہیں کہ قرآنی لفظ: ﴿مُرْجَوْنَ﴾ کے معنی ہیں: ''ان کا معاملہ (اللہ کے حکم تک کے لیے) مؤخر کر دیا گیا ہے۔''

٢١٣٣ - حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ». [راجع: ٢١٢٤]

[2133] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غلہ خریدے تو اسے فروخت نہ کرے تا آنکہ اس پر قبضہ کر لے۔''

٢١٣٤ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: كَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ

[2134] حضرت مالک بن اوس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نقدی کس کے پاس ہے؟ حضرت طلحہ ؓ

مَّالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ عِنْدَهُ صَرْفٌ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ: أَنَا، حَتَّى يَجِيءَ خَازِنُنَا مِنَ الْغَابَةِ. قَالَ سُفْيَانُ: هُوَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ ابْنُ أَوْسٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُخْبِرُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ». [انظر: ٢١٧٠، ٢١٧٤]

نے فرمایا: میرے پاس ہے تاآنکہ میرا خزانچی غابہ جنگل سے واپس آ جائے۔ (راویٔ حدیث) حضرت سفیان نے کہا کہ ہم نے اس حدیث کو اسی طرح اپنے شیخ امام زہری سے محفوظ کیا ہے، اس میں کسی لفظ کا اضافہ نہیں۔ مالک بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنا سود ہے مگر یہ کہ دست بدست ہو۔ گندم کو گندم کے عوض بیچنا بھی سود ہے مگر جب نقد بنقد ہو، اسی طرح کھجور کو کھجور کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے فروخت کرنا سود ہے مگر جب ہاتھوں ہاتھ ہو (تو جائز ہے)۔''

(٥٥) بَابُ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ، وَبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

باب: 55- قبضے سے پہلے کسی چیز کا فروخت کرنا اور ایسی چیز کا بیچنا جو موجود نہ ہو

٢١٣٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُقْبَضَ.

[2135] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے جس چیز سے منع فرمایا وہ غلہ ہے جسے قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کیا جائے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ. [راجع: ٢١٣٢]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے خیال کے مطابق ہر چیز کا یہی حکم ہے (کہ اسے قبضے میں لینے سے پہلے فروخت نہیں کرنا چاہیے)۔

٢١٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ».

[2136] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غلہ خریدے تو جب تک اسے پورا وصول نہ کر لے اسے آگے فروخت نہ کرے۔''

زَادَ إِسْمَاعِيلُ: «فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ».

(راویٔ حدیث) اسماعیل بن ابی اویس نے یہ اضافہ کیا

[راجع: ٢١٢٤]

ہے: ''جو کوئی غلہ خریدے اسے آگے فروخت نہ کرے حتی کہ اسے اپنے قبضے میں لے لے۔''

(٥٦) بَابُ مَنْ رَأَى إِذَا اشْتَرَى طَعَامًا جِزَافًا أَنْ لَّا يَبِيعَهُ حَتَّى يُؤْوِيَهُ إِلَى رَحْلِهِ، وَالْأَدَبِ فِي ذٰلِكَ

باب: 56- جو شخص غلے کا ڈھیر ماپ تول کے بغیر خریدے وہ اسے فروخت نہ کرے تا آنکہ اپنے ٹھکانے میں لے جائے اور خلاف ورزی کرنے پر سزا کا بیان

٢١٣٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَبْتَاعُونَ جِزَافًا - يَعْنِي الطَّعَامَ - يُضْرَبُونَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ. [راجع: ٢١٢٣]

[2137] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ان لوگوں کو پٹتے دیکھا جو غلے کا ڈھیر اندازے سے خریدتے، پھر اسی جگہ فروخت کرتے تا آنکہ وہ غلہ اپنے ٹھکانوں میں لے جائیں۔

فائدہ: قبضے میں لینے کی تفصیل یہ ہے کہ اگر مبیع چیز ہاتھ میں پکڑی جا سکتی ہو جیسا کہ درہم و دینار یا بازار کا سودا سلف ہے تو اسے ہاتھ میں لینے سے قبضہ مکمل ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی جائیداد غیر منقولہ ہے تو اس کا قبضہ یہ ہے کہ مالک اس سے دست بردار ہو جائے، مثلاً: زمین یا باغ کا قبضہ یہ ہے کہ مالک اسے خریدار کے حوالے کر دے۔ اور اگر کوئی چیز ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کی جا سکتی ہے تو اس کا قبضہ یہ ہے کہ خریدار اسے ایسی جگہ منتقل کر دے جہاں مالک کا عمل دخل نہ ہو جیسا کہ غلہ اور حیوان کی خرید و فروخت کے وقت ہوتا ہے۔ امام بخاری ؒ کا موقف یہ ہے کہ اگر بیع کو ماپ تول کر مالک کے پاس ہی رہنے دیا جائے تو اسے شرعی قبضہ نہیں کہا جائے گا تا آنکہ مشتری اسے ایسی جگہ منتقل کر دے جہاں مالک کا کوئی عمل دخل نہ ہو۔

(٥٧) بَابٌ: إِذَا اشْتَرَى مَتَاعًا أَوْ دَابَّةً فَوَضَعَهُ عِنْدَ الْبَائِعِ أَوْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ

باب: 57- جب کسی نے کوئی سامان یا جانور خریدا اور اسے فروخت کنندہ کے پاس رکھ دیا یا پھر وہ قبضہ کرنے سے پہلے تلف ہو گیا یا مر گیا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مَا أَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَّجْمُوعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ.

حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ اگر سودا صحیح سالم اور زندہ پر ہوا تھا تو وہ خریدار کے مال سے ہو گا۔

وضاحت: امام بخاری ؒ کا اس عنوان سے یہ مقصد ہے کہ خریدی ہوئی چیز یا جانور کو فروخت کنندہ کے پاس رکھنا جائز ہے۔ اس کے بعد ایک مسئلے کو اس عنوان پر متفرع کیا گیا ہے کہ اگر وہ سامان ضائع ہو جائے یا جانور مر جائے تو نقصان بائع کا ہو گا یا مشتری کا؟ امام بخاری ؒ نے اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا کیونکہ اس میں فقہاء کا اختلاف ہے، البتہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کا اثر بیان کر کے اپنا رجحان واضح کر دیا ہے کہ اس صورت میں نقصان خریدار کا ہو گا۔

٢١٣٨ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَلَّ يَوْمٌ كَانَ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا يَأْتِي فِيهِ بَيْتَ أَبِي بَكْرٍ أَحَدَ طَرَفَيِ النَّهَارِ، فَلَمَّا أُذِنَ لَهُ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَدِينَةِ لَمْ يَرُعْنَا إِلَّا وَقَدْ أَتَانَا ظُهْرًا، فَخُبِّرَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: مَا جَاءَنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ حَدَثَ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: «أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ - يَعْنِي عَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ - قَالَ: «أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ؟» قَالَ: اَلصُّحْبَةَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «اَلصُّحْبَةَ»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ عِنْدِي نَاقَتَيْنِ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ فَخُذْ إِحْدَاهُمَا، قَالَ: «قَدْ أَخَذْتُهَا بِالثَّمَنِ». [راجع: ٤٧٦]

[2138] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا کہ نبی ﷺ دن کے وقت صبح وشام کے کسی حصے میں حضرت ابوبکر ؓ کے گھر نہ آتے ہوں۔ اور جب آپ کو مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دی گئی تو آپ اچانک ظہر کے وقت تشریف لائے۔ جب حضرت ابوبکر ؓ کو یہ خبر دی گئی تو انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کسی ناگہانی ضرورت کے پیش نظر ہی اس وقت ہمارے ہاں تشریف لائے ہیں۔ جب آپ گھر میں حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آئے تو ان سے فرمایا: ''افراد خانہ میں سے اس وقت جو آپ کے پاس ہیں انھیں الگ کر دو۔'' انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! صرف میری دو بیٹیاں عائشہ اور اسماء ؓ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''آیا تمھیں معلوم ہے کہ مجھے ہجرت کرنے کی اجازت مل چکی ہے؟'' حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں بھی آپ کے ساتھ رہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم بھی میرے ساتھ رہو گے۔'' حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جنھیں میں نے ہجرت کے لیے تیار کر رکھا ہے، آپ ان میں سے ایک لے لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ایک، قیمت کے عوض لے لی۔''

(٥٨) بَابٌ: لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ لَهُ أَوْ يَتْرُكَ

باب: 58- کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بیع میں دخل اندازی نہ کرے اور نہ اس کے بھاؤ لگاتے وقت اپنا بھاؤ ہی لگائے تاآنکہ وہ اجازت دے یا بیع چھوڑ دے

٢١٣٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ». [انظر: ٢١٦٥، ٥١٤٢]

[2139] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی خرید وفروخت میں دخل اندازی نہ کرے۔''

٢١٤٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهَا. [انظر: ٢١٤٨، ٢١٥٠، ٢١٥١، ٢١٦٠، ٢١٦٢، ٢٧٢٣، ٢٧٢٧، ٥١٤٤، ٥١٥٢، ٦٦٠١]

[2140] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے شہری کو دیہاتی کے لیے خرید و فروخت کرنے سے منع فرمایا، نیز دھوکا دینے کے لیے قیمت بڑھانے سے بھی منع کیا اور کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر اپنی منگنی کا پیغام ہی بھیجے۔ اسی طرح نہ کوئی عورت اپنی بہن کو طلاق دینے کا مطالبہ ہی کرے تاکہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے اسے انڈیل دے۔

(٥٩) بَابُ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ

باب: 59- نیلامی کی بیع کا بیان

وَقَالَ عَطَاءٌ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ لَا يَرَوْنَ بَأْسًا بِبَيْعِ الْمَغَانِمِ فِيمَنْ يَزِيدُ.

حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا وہ مال غنیمت نیلام کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

٢١٤١ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ. فَاحْتَاجَ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟» فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بِكَذَا وَكَذَا، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ. [انظر: ٢٢٣٠، ٢٢٣١، ٢٤٠٣، ٢٤١٥، ٢٥٣٤، ٦٧١٦، ٦٩٤٧، ٧١٨٦]

[2141] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے غلام کو اپنے مرنے کے بعد آزادی کا اختیار سونپ دیا مگر وہ شخص کچھ مدت کے بعد محتاج ہو گیا تو نبی ﷺ نے غلام کو پکڑ کر فرمایا: ''اس غلام کو مجھ سے کون خریدتا ہے؟'' حضرت نعیم بن عبداللہ ؓ نے کسی قدر مال کے عوض اسے خرید لیا، پھر آپ نے وہ قیمت اس کے مالک کو دے دی۔

(٦٠) بَابُ النَّجْشِ، وَمَنْ قَالَ: لَا يَجُوزُ ذٰلِكَ الْبَيْعُ

باب: 60- دھوکا دہی کے لیے نرخ بڑھانا، بعض نے کہا کہ یہ بیع جائز ہی نہیں

وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى: اَلنَّاجِشُ آكِلُ رِبًا خَائِنٌ، وَهُوَ خِدَاعٌ بَاطِلٌ لَّا يَحِلُّ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْخَدِيعَةُ فِي النَّارِ، وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ».

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دھوکا دہی کے لیے قیمت بڑھانے والا سود خور اور خیانت پیشہ ہے۔ یہ دھوکا کسی صورت میں جائز نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دھوکا کرنے والا جہنم میں ہوگا۔ اور جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہماری شریعت کے مطابق نہیں تو وہ مردود ہے۔''

٢١٤٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّجْشِ. [انظر: ٦٩٦٣]

[2142] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے دھوکا دینے کے لیے نرخ بڑھانے سے منع کیا ہے۔

(٦١) بَابُ بَيْعِ الْغَرَرِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ

باب: 61- دھوکے اور حبل الحبلہ کی بیع

٢١٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ، وَكَانَ بَيْعًا يَّتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا. [انظر: ٢٢٥٦، ٣٨٤٣]

[2143] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ''حبل الحبلہ'' کی بیع سے منع فرمایا۔ یہ بیع زمانۂ جاہلیت میں بایں صورت رائج تھی کہ ایک شخص کوئی اونٹنی اس وعدے پر خرید کرتا کہ جب وہ بچہ جنے گی، پھر وہ بڑی ہو کر بچہ جنم دے تب اس کی قیمت ادا کروں گا۔

فائدہ: حبلہ الحبلہ کی تفسیر میں کئی اقوال مروی ہیں جن میں سے ایک مذکورہ حدیث میں بیان ہوا ہے۔ اس کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ اونٹنی کے بچے کے بچے کی بیع کی جائے، دونوں تفسیروں کے مطابق یہ بیع باطل ہے کیونکہ پہلی تفسیر کے مطابق قیمت کی ادائیگی کی مدت مجہول ہے اور دوسری تفسیر کے مطابق یہ معدوم کی بیع ہے۔ یہ دونوں ممنوع ہیں۔[1]

(٦٢) بَابُ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ

باب: 62- بیع ملامسہ کا بیان

قَالَ أَنَسٌ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے اس بیع سے منع فرمایا ہے۔

٢١٤٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ

[2144] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع منابذہ سے منع فرمایا اور وہ یہ ہے کہ کوئی شخص خرید وفروخت کرتے وقت

1 فتح الباري: 451/4.

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُنَابَذَةِ، وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ بِالْبَيْعِ إِلَى رَجُلٍ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ، وَنَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ، وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ. [راجع: ٣٦٧]

کپڑا خریدار کی طرف پھینک دے قبل اس کے کہ وہ اسے الٹ پلٹ کر دیکھے۔ اسی طرح آپ نے بیع ملامسہ سے بھی منع فرمایا اور ملامسہ یہ ہے کہ دیکھے بغیر صرف کپڑے کو ہاتھ لگانے ہی سے بیع پختہ ہو جائے۔

فائدہ: بیع ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ جب تو میرے کپڑے کو چھو لے اور میں تیرے کپڑے کو چھو لوں تو بیع واجب ہو جائے گی۔ زمانۂ جاہلیت میں اس قسم کی بیع کا عام رواج تھا، چونکہ اس میں دھوکا اور جہالت ہے، اس لیے شریعت نے اس سے منع فرمایا۔

٢١٤٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نُهِيَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ، أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَرْفَعَهُ عَلَى مَنْكِبِهِ، وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ: اَللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ. [راجع: ٣٦٨]

[2145] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ دو قسم کے لباسوں سے منع کیا گیا ہے: ایک تو یہ کہ صرف ایک ہی کپڑے میں کوئی آدمی احتباء کرے، پھر اسے کندھوں تک اٹھا لے۔ اور دو قسم کی خرید و فروخت سے روکا گیا ہے: ایک ہاتھ لگا دینے سے بیع پختہ کر لینا اور دوسری صرف پھینک دینے کو بیع کے قائم مقام قرار دے لینا۔

فائدہ: اس حدیث میں دو قسم کے لباسوں سے منع کیا گیا ہے، ان میں سے صرف ایک کو اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے، وہ احتباء ہے۔ دوسرا لباس اشتمال الصماء ہے جس کا اس حدیث میں ذکر نہیں ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ انسان کپڑے کو اس طریقے سے اوڑھے کہ اس کے ہاتھ اس میں بالکل محبوس ہو جائیں۔ اس میں انسان تھوڑی سی ٹھوکر لگنے سے گر پڑتا ہے۔ چونکہ یہ پرخطر لباس ہے، اس لیے منع کیا گیا ہے...... احتباء یہ ہے کہ ایک چادر بطور تہبند پہن لی جائے اور پھر اس کا کچھ حصہ کندھوں پر ڈال لیا جائے۔ اس میں کیونکہ برہنہ ہونے کا امکان بہت زیادہ ہوتا ہے، اس لیے یہ بھی منع ہے...... اس کی مکمل بحث کتاب اللباس میں آئے گی۔ إن شاء الله.

(٦٣) بَابُ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ

باب: 63- بیع منابذہ کا بیان

وَقَالَ أَنَسٌ: نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس بیع سے منع فرمایا ہے۔

٢١٤٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

[2146] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ. [راجع: ٣٦٨]

٢١٤٧ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ، اَلْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ. [راجع: ٣٦٧]

[2147] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے دو قسم کے لباسوں اور دو قسم کی خرید وفروخت سے منع کیا ہے (خرید وفروخت کی دو اقسام) بیع ملامسہ اور بیع منابذہ ہیں۔

فائدہ: منابذہ یہ ہے کہ بائع اور مشتری میں سے ہر ایک اپنا اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکتا اور کوئی بھی ایک دوسرے کے کپڑے کو الٹ پلٹ کر نہ دیکھتا، اسی سے بیع پختہ ہو جاتی۔

(٦٤) بَابُ النَّهْيِ لِلْبَائِعِ أَنْ لَّا يُحَفِّلَ الْإِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ وَكُلَّ مُحَفَّلَةٍ

باب: 64- بائع کے لیے اونٹ، گائے اور بکری وغیرہ کے تھنوں میں دودھ جمع کرنے کی ممانعت

وَالْمُصَرَّاةُ الَّتِي صُرِّيَ لَبَنُهَا وَحُقِنَ فِيهِ وَجُمِعَ فَلَمْ يُحْلَبْ أَيَّامًا. وَأَصْلُ التَّصْرِيَةِ: حَبْسُ الْمَاءِ، يُقَالُ مِنْهُ: صَرَّيْتُ الْمَاءَ: إِذَا حَبَسْتَهُ.

مُصَرَّاة، وہ جانور ہے جس کا دودھ نہ نکالا گیا ہو اور اس کے تھنوں میں جمع کیا گیا ہو اور کئی دنوں تک اسے نہ دوہا جائے۔ تَصْرِیَه کے اصل معنی پانی کو روک لینا ہیں۔ عربی میں صَرَّیْتُ الْمَاءَ کا محاورہ اس وقت بولا جاتا ہے جب پانی کو روک لیا جائے۔

٢١٤٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَإِنَّهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا، إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعَ تَمْرٍ».

[2148] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اونٹنی اور بکری کے تھنوں میں دودھ نہ روکو۔ اور جس کسی نے دودھ بستہ جانور خریدا تو اسے دوہنے کے بعد خریدار کو دو باتوں میں سے بہتر اور پسندیدہ کے اختیار کرنے کا حق حاصل ہے، چاہے تو اسے اپنے پاس رکھ لے اور چاہے تو اس کو واپس کر دے اور صاع بھر کھجوریں ساتھ دے۔''

وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَّمُجَاهِدٍ وَّالْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ وَّمُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «صَاعَ تَمْرٍ».

ابوصالح، مجاہد، ولید بن رباح اور موسیٰ بن یسار حضرت ابوہریرہ ؓ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''صاع بھر کھجوروں کا۔''

وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ وَّهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا.

وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: «صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ»، وَلَمْ يَذْكُرْ: ثَلَاثًا. وَالتَّمْرُ أَكْثَرُ. [راجع: ٢١٤٠]

کچھ راوی حضرت ابن سیرین سے صاع بھر غلے کا ذکر کرتے ہیں، نیز کہتے ہیں کہ اسے تین دن تک اختیار ہے۔

اور بعض نے ابن سیرین سے ''کھجوروں کا ایک صاع'' ذکر کیا ہے اور تین دن تک اختیار کا ذکر نہیں کیا، البتہ اکثر راویوں نے کھجوروں کا ذکر کیا ہے۔

٢١٤٩ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُّحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّن تَمْرٍ وَّنَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُلَقَّى الْبُيُوعُ. [انظر: ٢١٦٤]

[2149] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ اگر کسی نے بکری خریدی جس کے تھن میں دودھ روکا گیا ہو تو وہ اسے واپس کر دے اور ساتھ کھجوروں کا ایک صاع دے، نیز نبی ﷺ نے فروخت کار کو، آگے جا کر ملنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

٢١٥٠ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَّلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ، وَّلَا تُصَرُّوا الْغَنَمَ، وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَّحْلُبَهَا، إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ». [راجع: ٢١٤٠]

[2150] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجارتی قافلوں کو آگے جا کر نہ ملو (آگے جا کر ان سے مال نہ خریدو) اور نہ کوئی ایک دوسرے کی بیع پر بیع ہی کرے، نیز بھاؤ بڑھانے کے لیے قیمت نہ لگاؤ اور نہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے خرید و فروخت کرے، نہ کوئی بکریوں کے تھنوں میں دودھ ہی روکے۔ اگر کسی نے ایسی بکری خریدی تو دودھ دوہنے کے بعد اسے دو باتوں میں سے بہتر اور پسندیدہ کے اختیار کرنے کا حق حاصل ہے، چاہے تو اس جانور کو اپنے پاس رکھ لے اور چاہے تو ایک صاع کھجور ساتھ دے کر وہ واپس کر دے۔''

(٦٥) بَابُ إِنْ شَاءَ رَدَّ الْمُصَرَّاةَ وَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ

باب: 65- خریدار اگر چاہے تو دودھ بستہ جانور کو واپس کر دے لیکن دودھ کے بدلے صاع بھر کھجور دے

٢١٥١ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ: أَنَّ ثَابِتًا مَّوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ

[2151] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی دودھ بستہ بکری خرید لے تو اس کا دودھ دوہنے کے بعد وہ اسے پسند

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً فَاحْتَلَبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ». [راجع: ٢١٤٠]

ہو تو رکھ لے اور اگر پسند نہ ہو تو اس کے دودھ کے عوض صاع بھر کھجوریں دے دے (اور اسے واپس کر دے)۔"

(٦٦) بَابُ بَيْعِ الْعَبْدِ الزَّانِي

باب: 66- زنا کار غلام کی خرید وفروخت

وَقَالَ شُرَيْحٌ: إِنْ شَاءَ رَدَّ مِنَ الزِّنَا.

قاضی شریح نے فرمایا: خریدار اگر چاہے تو عیبِ زنا کی وجہ سے واپس کر سکتا ہے۔

٢١٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ». [انظر: ٢١٥٣، ٢٢٣٣، ٢٢٣٤، ٢٥٥٥، ٦٨٣٧، ٦٨٣٩]

[2152] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اس کا مالک اسے کوڑے لگائے صرف ڈانٹ ڈپٹ پر اکتفا نہ کرے۔ اگر پھر زنا کرے تو پھر اسے کوڑے لگائے۔ زجر وتنبیہ پر اکتفا نہ کرے۔ اگر تیسری مرتبہ زنا کرے تو اس کو فروخت کر دے، خواہ بالوں کی رسی کے عوض ہی ہو۔"

٢١٥٣، ٢١٥٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ: «إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ».

[2154,2153] حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کنواری لونڈی کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: "اگر وہ زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو۔ پھر اگر زنا کرے تو اس کو حد لگاؤ۔ پھر اگر بدکاری کا ارتکاب کرے تو اسے فروخت کر دو اگرچہ بالوں کی رسی کے عوض کیوں نہ ہو۔"

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَا أَدْرِي أَبَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ. [راجع: ٢١٥٢، وانظر: ٢٢٣٢، ٢٥٥٦، ٦٨٣٨]

ابن شہاب کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ (آپ نے بیچنے کا) تیسری مرتبہ کے بعد فرمایا یا چوتھی مرتبہ کے بعد فرمایا تھا۔

(٦٧) بَابُ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ مَعَ النِّسَاءِ

باب: 67- عورتوں سے خرید وفروخت کرنا

٢١٥٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِشْتَرِي وَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ»، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْعَشِيِّ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ، مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ، شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ». [راجع: ٤٥٦]

[2155] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے (حضرت بریرہ ؓ کی خرید کا) ذکر کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم (بریرہ کو) خرید کر آزاد کر سکتی ہو۔ ولاء تو اسی کے لیے ہوتی ہے جو آزاد کرے۔“ پھر آپ شام کے وقت منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد و ثنا کی، اس کے بعد فرمایا: ”لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ (معاملات میں) ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ جس نے ایسی شرط لگائی جو کتاب اللہ میں نہیں تو وہ باطل ہے اگرچہ اس طرح کی سو شرطیں لگائے۔ اللہ تعالیٰ کی شرط ہی زیادہ سچی اور مضبوط ہے۔“

٢١٥٦ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَاوَمَتْ بَرِيرَةَ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ: إِنَّهُمْ أَبَوْا أَنْ يَبِيعُوهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». قُلْتُ لِنَافِعٍ: حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا أَوْ عَبْدًا؟ فَقَالَ: مَا يُدْرِينِي؟ [انظر: ٢١٦٩، ٢٥٦٢، ٦٧٥٢، ٦٧٥٧، ٦٧٥٩]

[2156] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے حضرت بریرہ ؓ کا سودا کیا۔ آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو ام المومنین نے کہا کہ وہ لوگ حضرت بریرہ ؓ کو فروخت کرنے سے انکاری ہیں مگر اس شرط پر کہ ولاء ان کی ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ولاء تو اس کا حق ہے جس نے اسے آزاد کیا ہو۔“ (راوی حدیث ہمام کہتے ہیں کہ) میں نے (اپنے شیخ) حضرت نافع سے پوچھا: بریرہ کا شوہر آزاد تھا یا غلام؟ انھوں نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں ہے۔

(٦٨) بَابٌ: هَلْ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِغَيْرِ أَجْرٍ؟ وَهَلْ يُعِينُهُ أَوْ يَنْصَحُهُ؟

باب: 68- کیا شہری کسی دیہاتی کے لیے بلا معاوضہ بیع کر سکتا ہے؟ نیز کیا اسے اس کی خیر خواہی یا مدد کرنے کا حق ہے؟

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا اسْتَنْصَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ»، وَرَخَّصَ فِيهِ عَطَاءٌ.

نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے اگر کوئی اپنے بھائی کے ساتھ خیر خواہی کا مطالبہ کرے تو اسے ضرور خیر خواہی کرنی چاہیے۔“ حضرت عطاء نے بھی اس کی اجازت دی ہے۔

٢١٥٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ: سَمِعْتُ جَرِيرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ». [راجع: ٥٧]

[2157] حضرت جریر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اس بات پر پابند رہنے کی بیعت کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول اور نمائندے ہیں، نیز نماز قائم کرنے، زکاۃ دینے، اپنے حکمران کی بات سننے اور اس پر عمل کرنے، نیز ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے کی بیعت کی۔

٢١٥٨ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ». قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا قَوْلُهُ: «لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ»؟ قَالَ: لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا. [انظر: ٢١٦٣، ٢٢٧٤]

[2158] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غلہ لے کر آنے والے قافلے سے ملنے کے لیے پیش قدمی نہ کرو اور کوئی مقامی آدمی کسی بیرونی شخص کے لیے خرید و فروخت نہ کرے۔'' راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے اس کا مطلب پوچھا کہ کوئی مقامی کسی بیرونی کے لیے بیع نہ کرے؟ تو انھوں نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا دلال نہ بنے۔

(٦٩) بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ بِأَجْرٍ

باب: 69- جس نے دیہاتی کے لیے شہری کا اجرت کے ساتھ بیع کرنا مکروہ خیال کیا

٢١٥٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ.

وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ.

[2159] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال بیچے۔

حضرت ابن عباس ؓ نے بھی یہی کہا ہے۔

(٧٠) بَابٌ: يَشْتَرِي حَاضِرٌ لِّبَادٍ بِالسَّمْسَرَةِ

باب: 70- کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے دلالی کے ساتھ خرید نہ کرے

وَكَرِهَهُ ابْنُ سِيرِينَ وَإِبْرَاهِيمُ لِلْبَائِعِ وَلِلْمُشْتَرِي. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِنَّ الْعَرَبَ تَقُولُ: بِعْ لِي ثَوْبًا، وَهِيَ تَعْنِي الشِّرَاءَ.

امام ابن سیرین اور حضرت ابراہیم نخعی، بائع اور مشتری دونوں کے لیے دلالی مکروہ خیال کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا: عرب کہتے ہیں: بِعْ لِي ثَوْبًا "میرے لیے کپڑا خریدو"، یعنی بیع سے شراء مراد لیتے ہیں۔

٢١٦٠ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَبْتَعِ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ». [راجع: ٢١٤٠]

[2160] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ دھوکا دہی کے لیے بھاؤ ہی چڑھائے، نیز کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔"

٢١٦١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ: قَالَ أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

[2161] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہمیں اس سے منع کیا گیا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال تجارت بیچے۔

(٧١) بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ، وَأَنَّ بَيْعَهُ مَرْدُودٌ لِأَنَّ صَاحِبَهُ عَاصٍ آثِمٌ إِذَا كَانَ بِهِ عَالِمًا وَهُوَ خِدَاعٌ فِي الْبَيْعِ، وَالْخِدَاعُ لَا يَجُوزُ

باب: 71- آگے جا کر قافلے والوں سے سامان خریدنا منع ہے اور یہ خرید وفروخت مردود ہے کیونکہ ایسا کرنے والا نافرمان اور گناہ گار ہے جبکہ وہ دیدہ دانستہ ایسا کرے، اس طرح کی خرید وفروخت دھوکا دہی ہے اور دھوکا دینا جائز نہیں

٢١٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ التَّلَقِّي وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ. [راجع: ٢١٤٠]

[2162] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے (تجارتی قافلوں سے) آگے بڑھ کر ملنے سے منع فرمایا اور اس سے بھی (منع فرمایا) کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال تجارت بیچے۔

٢١٦٣ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

[2163] حضرت طاؤس سے روایت ہے، انھوں نے کہا

الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مَا مَعْنٰى قَوْلِهِ: «لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِّبَادٍ»؟ فَقَالَ: لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا. [راجع: ٢١٥٨]

کہ میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے دریافت کیا کہ ''کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے خرید وفروخت نہ کرے'' اس کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے فرمایا: شہری، کسی دیہاتی کا دلال نہ بنے۔

٢١٦٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنِي التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَنِ اشْتَرٰى مُحَفَّلَةً فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا، قَالَ: وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ. [راجع: ٢١٤٩]

[2164] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جس کسی نے دودھ بستہ جانور خریدا (اگر اسے واپس کرنا چاہے تو) وہ اس کے ساتھ ایک صاع (کھجور) واپس کرے، نیز انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے (تجارتی قافلوں سے) آگے بڑھ کر ملنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

٢١٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ». [راجع: ٢١٣٩]

[2165] حضرت ابن عمر ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ باہر جا کر قافلے سے سامان ہی خریدو حتی کہ اسے بازار میں لایا جائے۔''

(٧٢) بَابُ مُنْتَهَى التَّلَقِّي

باب: 72- (تجارتی قافلے سے) کتنی دور ملا جاسکتا ہے؟

٢١٦٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ فَنَشْتَرِي مِنْهُمُ الطَّعَامَ فَنَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَّبِيعَهُ حَتّٰى يُبْلَغَ بِهِ سُوقُ الطَّعَامِ. [راجع: ٢١٢٣]

[2166] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم باہر سے آنے والے قافلوں کو آگے جا کر ملتے اور ان سے غلہ خریدتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس غلے کو فروخت کرنے سے منع فرمادیا تاآنکہ اسے منڈی میں پہنچا دیا جائے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: هٰذَا فِي أَعْلَى السُّوقِ وَيُبَيِّنُهُ حَدِيثُ عُبَيْدِ اللهِ.

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) بیان کرتے ہیں کہ ان کا قافلے والوں سے ملنا بازار کے اعلیٰ کنارے میں ہوتا تھا جیسا کہ حضرت عبیداللہ کی حدیث سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔ (اور وہ حدیث آگے مذکور ہے)

٢١٦٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّوقِ فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِ، فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ. [راجع: ٢١٢٣]

[2167] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ لوگ بازار کے بلند کنارے میں غلہ خریدتے اور اسی جگہ فروخت کر دیتے تھے تو رسول اللہ نے انھیں اسی جگہ فروخت کرنے سے منع فرما دیا حتی کہ اسے وہاں سے نقل کر لیں۔

(٧٣) بَابٌ: إِذَا اشْتَرَطَ فِي الْبَيْعِ شُرُوطًا لَّا تَحِلُّ

باب: 73- جب خرید و فروخت کرتے وقت ناجائز شرطیں لگائی جائیں

٢١٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ: كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلٰى تِسْعِ أَوَاقٍ، فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ، فَأَعِينِينِي، فَقُلْتُ: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلٰى أَهْلِهَا، فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ، فَقَالَتْ: إِنِّي عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ»، فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَّيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَّيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، قَضَاءُ اللهِ أَحَقُّ، وَشَرْطُ

[2168] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرے پاس حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا آئی اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی کے بدلے اس شرط پر مکاتبت کر لی ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ چاندی دوں گی، لہٰذا آپ میری مدد کریں۔ میں نے کہا: اگر تیرے مالک اس بات کو پسند کریں کہ میں یہ رقم یک مشت انھیں دے دوں لیکن تیری ولا میرے لیے ہو تو میں تجھے خرید لیتی ہوں، چنانچہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے مالکوں کے پاس گئی اور ان سے ماجرا بیان کیا تو انھوں نے اس سے انکار کر دیا۔ جب وہ ان کے پاس سے واپس آئی تو رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔ وہ عرض کرنے لگی: میں نے یہ بات ان پر پیش کی تو انھوں نے انکار کر دیا ہے مگر یہ کہ ولا ان کے لیے ہو۔ نبی ﷺ نے (اجمالاً یہ واقعہ) سنا، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کو اس کے متعلق (تفصیل سے) آگاہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے خرید لو اور ان کی شرط بھی مان لو، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ولا تو آزاد کرنے والے کا حق ہوتا ہے۔'' چنانچہ حضرت عائشہ نے اسے خرید لیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ (خطاب فرمانے کے لیے) لوگوں میں

اللهِ أَوْثَقُ، وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». [راجع: ٤٥٦]

کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ کی حمد وثنا کی، پھر فرمایا: ''اما بعد! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں؟ خبردار! جو شرط اللہ کی کتاب کے مطابق نہیں وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطیں ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ کا فیصلہ برحق ہے اور اس کی شرط ہی قابل وثوق ہے۔ ولا صرف اس شخص کے لیے ہے جو آزاد کر دے۔''

٢١٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». [راجع: ٢١٥٦]

[2169] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی خرید کر اسے آزاد کرنے کا ارادہ کیا لیکن اس کے مالکوں نے کہا: ہم اس شرط پر یہ لونڈی آپ کو فروخت کرتے ہیں کہ اس کی ولا ہمارے لیے ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ شرط تمھیں خریدنے سے منع نہ کرے کیونکہ ولا کا حق دار وہ ہوتا ہے جو اسے آزاد کرے۔''

(٧٤) بَابُ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

باب: 74- کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنا

٢١٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَوْسٍ: سَمِعَ [عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ». [راجع: ٢١٣٤]

[2170] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''گندم کے بدلے گندم فروخت کرنا سود ہے مگر یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ جو کے عوض جو بیچنا سود ہے مگر یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو، اور کھجور کے عوض کھجور فروخت کرنا سود ہے مگر یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔''

(٧٥) بَابُ بَيْعِ الزَّبِيبِ بِالزَّبِيبِ، وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ

باب: 75- کشمش کی کشمش کے عوض اور غلے کی غلے کے عوض خرید وفروخت کرنا

٢١٧١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا:

[2171] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ''مزابنہ'' سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ یہ

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ. وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا. [انظر: ٢١٧٢، ٢١٨٥، ٢٢٠٥]

ہے کہ درخت پر لگی ہوئی تازہ کھجور کو خشک کھجور کے عوض ماپ کر فروخت کیا جائے۔ اسی طرح (بیل پر لگے) انگوروں کو کشمش کے عوض ماپ کر فروخت کیا جائے۔

٢١٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ. قَالَ: وَالْمُزَابَنَةُ: أَنْ يَبِيعَ الثَّمَرَ بِكَيْلٍ إِنْ زَادَ فَلِي وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ. [راجع: ٢١٧١]

[2172] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا۔ اور مزابنہ یہ ہے کہ (تازہ) پھل (خشک پھل کے عوض) اس طرح ناپ کر فروخت کرے کہ اگر زیادہ ہوا تو میرا اور اگر کم ہوا تو میں خود اس کا ذمہ دار ہوں۔

٢١٧٣ - قَالَ: وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا. [انظر: ٢١٨٤، ٢١٨٨، ٢١٩٢، ٢٣٨٠]

[2173] حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عرایا میں اندازے سے کھجور لینے دینے کی اجازت دی ہے۔

فائدہ: عرایا کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں، ہم صرف دو قول بیان کرتے ہیں: * فقراء کے پاس خشک کھجوریں ہوتی ہیں۔ جب تازہ کھجوروں کا موسم آتا ہے تو وہ بھی تازہ کھجوریں کھانا چاہتے ہیں، اس لیے انھیں اجازت دی گئی کہ وہ درخت پر موجود تازہ کھجوروں کو خشک کھجوروں کے عوض اندازے سے خرید لیں۔ * کوئی شخص کسی غریب کو کھجور کا درخت دے دے کہ تم اس کا پھل استعمال کر سکتے ہو پھر وہ جب اس درخت سے تازہ کھجوریں کھانے باغ میں آئے تو اس کے آنے سے مالک کو تکلیف ہو تو اس کے لیے اجازت ہے کہ وہ اسے خشک کھجوریں دے دے اور تازہ کھجوروں کا درخت خود رکھ لے۔

(٧٦) بَابُ بَيْعِ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ

باب: 76- جو کے عوض جو فروخت کرنا

٢١٧٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ: أَخْبَرَهُ أَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ فَتَرَاوَضْنَا حَتَّى اصْطَرَفَ مِنِّي فَأَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ: حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي مِنَ الْغَابَةِ، وَعُمَرُ يَسْمَعُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: وَاللهِ لَا تُفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ

[2174] حضرت مالک بن اوس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ مجھے سو دینار کے عوض ریزگاری کی ضرورت پیش آئی تو مجھے حضرت طلحہ بن عبیداللہ ؓ نے بلایا۔ ہم آپس میں نرخ کے متعلق گفتگو کرنے لگے۔ بالآخر انھوں نے مجھ سے بیع صرف، یعنی درہم دینے کا معاملہ طے کر لیا۔ انھوں نے سونا، یعنی دینار لیے اور ہاتھوں میں لے کر انھیں الٹ پلٹ کر کے دیکھنا شروع کر دیا، پھر کہا: اس قدر انتظار کرو کہ میرا خزانچی مقام غابہ سے آ جائے۔ حضرت عمر ؓ

رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ [بِالشَّعِيرِ] رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ». [راجع: ٢١٣٤]

بھی یہ گفتگو سن رہے تھے۔ انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! جب تک دراہم وصول نہ کر لو اس سے جدا نہ ہونا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''سونا سونے کے عوض فروخت کرنا سود ہے جب تک دست بدست نہ ہو۔ اور گندم کو گندم کے عوض فروخت کرنا سود ہے مگر نقد بنقد سودا کرنا جائز ہے۔ اسی طرح جو کی بیع جو کے ساتھ سود ہوگی جب تک دست بدست نہ ہو۔ اور کھجور کی بیع بھی کھجور کے ساتھ سود ہے جب تک دست بدست نہ ہو۔''

(٧٧) بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

باب: 77- سونے کے عوض سونا فروخت کرنا

٢١٧٥ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ: قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: [قَالَ] أَبُو بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ». [انظر: ٢١٨٢]

[2175] حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کو سونے کے عوض فروخت نہ کرو مگر برابر برابر۔ چاندی کو چاندی کے عوض فروخت نہ کرو مگر برابر برابر۔ اور سونے کو چاندی کے عوض اسی طرح چاندی کو سونے کے عوض جیسے چاہو فروخت کرو۔''

(٧٨) بَابُ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ

باب: 78- چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنا

٢١٧٦ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا عَمِّي: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ حَدِيثًا عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ! مَا هٰذَا الَّذِي تُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ

[2176] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری ؓ نے اس طرح کی ایک حدیث بیان کی (جس کا مضمون حضرت عمر اور حضرت ابوبکرہ ؓ سے مروی حدیث سے ملتا جلتا تھا۔) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ان سے ملے اور فرمایا: اے ابوسعید! آپ رسول اللہ ﷺ سے یہ کیا بیان کرتے ہیں؟ حضرت ابوسعید خدری ؓ نے کہا کہ میں نے بیع صرف کے متعلق رسول اللہ ﷺ کو یہ

ﷺ؟ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فِي الصَّرْفِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ». [انظر: ٢١٧٧، ٢١٧٨]

فرماتے ہوئے سنا ہے: ''سونا، سونے کے عوض اور چاندی، چاندی کے عوض برابر برابر فروخت کرو۔''

٢١٧٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ». [راجع: ٢١٧٦]

[2177] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کو سونے کے عوض مت فروخت کرو مگر برابر برابر، یعنی ایک دوسرے سے کم، زیادہ کر کے فروخت نہ کرو۔ اور چاندی کے عوض چاندی کو فروخت نہ کرو مگر برابر برابر، یعنی ایک دوسرے میں کمی بیشی کر کے فروخت نہ کرو۔ اسی طرح غائب چیز کو حاضر کے عوض نہ فروخت کرو، یعنی ایک طرف سے نقد اور دوسری طرف سے ادھار نہ ہو۔''

(٧٩) بَابُ بَيْعِ الدِّينَارِ بِالدِّينَارِ نَسَاءً

باب: 79- دینار کو دینار کے عوض ادھار فروخت کرنا

٢١٧٨، ٢١٧٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: أَنَّ أَبَا صَالِحٍ الزَّيَّاتَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: اَلدِّينَارُ بِالدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَقُولُهُ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَأَلْتُهُ، فَقُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى؟ فَقَالَ: كُلَّ ذٰلِكَ لَا أَقُولُ وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللهِ [ﷺ] مِنِّي، وَلٰكِنِّي أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا رِبَا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ». [راجع: ٢١٧٦]

[2179,2178] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ دینار کو دینار کے عوض اور درہم کو درہم کے عوض (برابر، برابر) فروخت کرنا جائز ہے۔ راویٔ حدیث نے ان سے عرض کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تو اس کے قائل نہیں ہیں، چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ نے اس سلسلے میں نبی ﷺ سے سنا ہے یا کتاب اللہ میں دیکھا ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں ان میں سے کوئی بات بھی نہیں کہتا کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، البتہ مجھے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سود صرف ادھار میں ہوتا ہے۔''

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف دیگر صحیح احادیث کے خلاف تھا اس لیے انھوں نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا،

البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث بھی صحیح ہے اس کی حسب ذیل تاویلات کی گئی ہیں: ○ اس سود سے زیادہ سنگین کوئی نہیں جو ادھار میں ہے۔ ○ اس سے مختلف اجناس کا باہمی تبادلہ مراد ہے کہ وہاں سود صرف ادھار میں ہوتا ہے، اس میں کمی بیشی جائز ہوتی ہے۔ واللہ أعلم.

(٨٠) بَابُ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسِيئَةً

باب : 80- چاندی کو سونے کے عوض ادھار فروخت کرنا

٢١٨٠، ٢١٨١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ قَالَ: سَأَلْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ وَّزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنِ الصَّرْفِ فَكُلُّ وَّاحِدٍ مِّنْهُمَا يَقُولُ: هٰذَا خَيْرٌ مِّنِّي، فَكِلَاهُمَا يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا. [راجع: ٢٠٦٠، ٢٠٦١]

[2181,2180] حضرت ابومنہال سے روایت ہے، انھوں نے حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا تو ان دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کے متعلق کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے۔ پھر دونوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کو چاندی کے عوض ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: سونے کو چاندی یا ایک کرنسی کو دوسری کرنسی کے بدلے خرید وفروخت کرنے کو صرف کہتے ہیں۔ اس میں باہمی کمی بیشی تو جائز ہے مگر ادھار کی اجازت نہیں ہے۔ ایک سو گرام سونے کے عوض کئی سو گرام چاندی یا ایک ریال کے بدلے کئی روپے خریدے جا سکتے ہیں لیکن ایک ملکی کرنسی کے نئے نوٹوں کو پرانے نوٹوں کے عوض کمی بیشی سے خریدنا ناجائز ہے۔

(٨١) بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ يَدًا بِيَدٍ

باب: 81- سونے کو چاندی کے عوض دست بدست فروخت کرنا

٢١٨٢ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ، وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَّبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا، وَالْفِضَّةَ [بِالذَّهَبِ] كَيْفَ شِئْنَا. [راجع: ٢١٧٥]

[2182] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چاندی کو چاندی کے عوض اور سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا مگر برابر، برابر بیچنا جائز ہے۔ اور آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سونے کو چاندی کے بدلے جس طرح چاہیں خریدیں، اسی طرح چاندی کو سونے کے عوض جس طرح چاہیں خریدیں۔

(٨٢) بَابُ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ، وَهِيَ بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ، وَبَيْعُ الْعَرَايَا

باب: 82- مزابنہ اور عرایا کی بیع کا بیان، مزابنہ یہ ہے کہ خشک کھجور کو تازہ کھجور اور کشمش کو انگوروں کے عوض فروخت کیا جائے

قَالَ أَنَسٌ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

٢١٨٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَلَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ». [راجع: ١٤٨٦]

[2183] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت تک پھلوں کو فروخت نہ کیا کرو جب تک ان میں پکنے کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے، نیز فرمایا: (درخت کی) تازہ کھجور کو خشک کھجور کے عوض مت فروخت کرو۔''

٢١٨٤ - قَالَ سَالِمٌ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ، وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ. [راجع: ٢١٧٣]

[2184] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اس کے بعد رسول اللہ نے درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو تازہ یا خشک کھجور کے عوض فروخت کرنے کی اجازت بیع عرایا کی صورت میں دی ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور صورت میں اجازت نہیں دی۔

٢١٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ. وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا. [راجع: ٢١٧١]

[2185] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ اور مزابنہ تازہ کھجور کو خشک کے عوض ماپ کر خریدنا ہے اور انگور کو کشمش کے بدلے بھرتی کر کے فروخت کرنا ہے۔

٢١٨٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

[2186] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ، خوشوں میں لگی ہوئی تازہ کھجور کو خشک کھجور کے عوض

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ. وَالْمُزَابَنَةُ: اِشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ عَلَى رُؤُوسِ النَّخْلِ.

خریدنا ہے۔

٢١٨٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ.

[2187] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ (دونوں) سے منع فرمایا ہے۔

٢١٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرْخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا.

[راجع: ٢١٧٣]

[2188] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عریہ کے مالک کو اجازت دی کہ وہ کھجور کو اندازے سے فروخت کرسکتا ہے۔

فائدہ: ان احادیث میں لفظ محاقلہ بھی استعمال ہوا ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ خوشے میں گندم کی بیع صاف گندم کے عوض کی جائے، اس سے بھی رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

(٨٣) بَابُ بَيْعِ الثَّمَرِ عَلَى رُؤُوسِ النَّخْلِ بِالذَّهَبِ أَوِ الْفِضَّةِ

باب: 83- درخت پر لگی کھجور، سونے یا چاندی کے عوض فروخت کرنا

٢١٨٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ، وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِّنْهُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا.

[راجع: ١٤٨٧]

[2189] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے پھل کی فروخت سے منع فرمایا ہے تاوقتیکہ وہ پک جائے۔ اور ان کی کوئی قسم درہم ودینار کے علاوہ کسی اور چیز کے عوض فروخت نہ کی جائے سوائے عرایا کے (کہ ان کو پھلوں کے عوض بھی فروخت کیا جا سکتا ہے۔)

٢١٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا، وَسَأَلَهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الرَّبِيعِ: أَحَدَّثَكَ دَاوُدُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[2190] عبیداللہ بن ربیع نے امام مالک رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آپ سے داود نے سفیان سے، انھوں نے حضرت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی ﷺ

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. [انظر: ٢٣٨٢]

نے بیع عرایا کی اجازت دی ہے بشرطیکہ وہ پانچ وسق یا یا پانچ وسق سے کم ہوں؟ انھوں (امام مالک رحمہ اللہ) نے کہا: ہاں۔

٢١٩١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ بُشَيْرًا قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ، وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا، يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا.

[2191] حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خشک کھجور کے عوض درخت پر لگی ہوئی تازہ کھجور کی بیع سے منع فرمایا، البتہ بیع عریہ کی آپ نے رخصت دی کہ اسے اندازہ کر کے فروخت کیا جا سکتا ہے تاکہ عریہ والے تازہ کھجور کھائیں۔

وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى: إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَبِيعُهَا أَهْلُهَا بِخَرْصِهَا، يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا. قَالَ: هُوَ سَوَاءٌ.

(راویٔ حدیث) حضرت سفیان نے کبھی اس حدیث کو بایں الفاظ بیان کیا کہ آپ ﷺ نے عریہ کی اجازت دی کہ اندازہ کر کے اسے فروخت کیا جا سکتا ہے تاکہ اس کے مالک خود انھیں رطب کی شکل میں کھاتے رہیں۔ ان دونوں روایات کا مفہوم ایک ہی ہے۔

قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ لِيَحْيَى وَأَنَا غُلَامٌ: إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لَهُمْ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا، فَقَالَ: وَمَا يُدْرِي أَهْلَ مَكَّةَ؟ قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَرْوُونَهُ عَنْ جَابِرٍ، فَسَكَتَ قَالَ سُفْيَانُ: إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ جَابِرًا مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ.

سفیان نے کہا میں نے (اپنے شیخ) یحییٰ بن سعید سے عرض کیا، حالانکہ میں اس وقت کم سن بچہ تھا، کہ اہل مکہ کہتے تھے کہ نبی ﷺ نے بیع عرایا کی اجازت دی۔ انھوں نے جواب دیا کہ اہل مکہ کو یہ کس طرح معلوم ہوا؟ (کیونکہ وہ تاجر پیشہ لوگ تھے، باغبانی کا پیشہ نہیں کرتے تھے۔) میں نے عرض کیا: وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے، تو وہ خاموش ہو گئے۔ سفیان کہتے ہیں کہ میرا مقصد یہ تھا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ تو اہل مدینہ سے ہیں۔

قِيلَ لِسُفْيَانَ: أَلَيْسَ فِيهِ: نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ؟ قَالَ: لَا. [انظر: ٢٣٨٤]

سفیان سے پوچھا گیا: کیا اس حدیث میں یہ نہیں کہ آپ ﷺ نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے پہلے انھیں فروخت کرنے سے منع کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں۔

(٨٤) بَابُ تَفْسِيرِ الْعَرَايَا

باب:84- عرایا کی تفسیر کا بیان

وَقَالَ مَالِكٌ: اَلْعَرِيَّةُ أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ النَّخْلَةَ، ثُمَّ يَتَأَذَّى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ، فَرُخِّصَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْهُ بِتَمْرٍ.

امام مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ''عریہ'' یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کے لیے اپنے باغ میں سے ایک دو کھجوریں ہبہ کر دیتا ہے، پھر باغ میں اس کے آنے جانے سے اذیت محسوس کرتا ہے تو اسے اجازت ہے کہ خشک کھجور دے کر اس سے درخت خرید لے۔

وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: اَلْعَرِيَّةُ لَا تَكُونُ إِلَّا بِالْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ، وَلَا تَكُونُ بِالْجِزَافِ.

ابن ادریس (امام شافعی رحمہ اللہ) نے کہا کہ عریہ کی بیع خشک کھجور کے عوض ناپ کر دست بدست ہوتی ہے، اندازے سے نہیں ہوتی۔

وَمِمَّا يُقَوِّيهِ قَوْلُ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: بِالْأَوْسُقِ الْمُوَسَّقَةِ.

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کا قول اس کی تائید کرتا ہے کہ عریہ کی بیع وسق کے ذریعے سے ناپ تول کر ہوتی ہے۔

وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: كَانَتِ الْعَرَايَا أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي مَالِهِ النَّخْلَةَ وَالنَّخْلَتَيْنِ.

ابن اسحاق نے اپنی حدیث میں حضرت نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ بیع عرایا یہ ہے: کوئی شخص اپنے مال میں سے کھجور کے ایک یا دو درخت کسی کو دے دے۔

وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ: اَلْعَرَايَا نَخْلٌ كَانَتْ تُوهَبُ لِلْمَسَاكِينِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَنْتَظِرُوا بِهَا، فَرُخِّصَ لَهُمْ أَنْ يَبِيعُوهَا بِمَا شَاءُوا مِنَ التَّمْرِ.

یزید نے حضرت سفیان بن حسین سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ عرایا کھجوروں کے درخت ہوتے تھے جو مساکین کو ہبہ کیے جاتے اور وہ ان کے پختہ ہونے کا انتظار نہ کر سکتے تھے تو انھیں اجازت دی گئی کہ وہ خشک کھجور کے عوض جتنی چاہیں بیچ لیں۔

٢١٩٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا.

[2192] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا کے متعلق اجازت دی کہ انھیں اندازے سے ناپ کر فروخت کیا جائے۔

قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: وَالْعَرَايَا نَخَلَاتٌ مَّعْلُومَاتٌ تَأْتِيهَا فَتَشْتَرِيهَا. [راجع: ٢١٧٣]

حضرت موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ عرایا چند معین کھجوریں ہیں جن کا پھل اتری ہوئی کھجوروں کے عوض خریدا جاتا ہے۔

(٨٥) بَابُ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

باب: 85- صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے پھلوں کو فروخت کرنا

٢١٩٣ - وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ: كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَتَبَاعُونَ الثِّمَارَ، فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ، قَالَ الْمُبْتَاعُ: إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ، أَصَابَهُ مَرَضٌ، أَصَابَهُ قُشَامٌ، عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذٰلِكَ: «فَإِمَّا لَا، فَلَا تَتَبَايَعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ»، كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ.

[2193] حضرت سہل بن ابی حثمہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جو بنو حارثہ سے تھے، وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں لوگ پھلوں کی خرید و فروخت اس طرح کرتے تھے کہ جب پھل کاٹنے کا وقت آتا اور ایک دوسرے سے تقاضے کا وقت آتا تو خریدار کہتا: پھل دمان ہو گیا، اسے بیماری لگ گئی، اسے قشام نے آلیا۔ یہ سب پھلوں کی بیماریاں ہیں جن کا وہ ذکر کر کے آپس میں جھگڑتے تھے۔ جب اس کے متعلق بکثرت جھگڑے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے لگے تو آپ نے فرمایا: ''تم ایسی خرید و فروخت نہ کیا کرو تا آنکہ وہ انتفاع کے قابل ہو جائیں اور ان میں کھانے کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔'' گویا کثرت تنازعات کی بنا پر آپ نے مشورے کے طور پر یہ ارشاد فرمایا۔

وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ لَّمْ يَكُنْ يَبِيعُ ثِمَارَ أَرْضِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا، فَيَتَبَيَّنَ الْأَصْفَرُ مِنَ الْأَحْمَرِ.

خارجہ بن زید بن ثابت نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنی زمین کے پھل نہیں بیچتے تھے حتی کہ ثریا ستارہ طلوع ہو جاتا اور زرد پھل سرخ پھل سے نمایاں ہو جاتا۔ (زردی سرخی سے ظاہر ہو جاتی۔)

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ: حَدَّثَنَا حَكَّامٌ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ سَهْلٍ، عَنْ زَيْدٍ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: اس روایت کو علی بن بحر نے بیان کیا، وہ حکام سے، وہ عنبسہ سے، وہ زکریا سے، وہ ابوالزناد سے، وہ حضرت عروہ سے، انھوں نے حضرت سہل سے اور وہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے (روایت کرتے ہیں۔)

فائدہ: صلاحیت ظاہر ہونے کے معنی یہ ہیں کہ پھلوں کی ترشی اور سختی جاتی رہے اور ان میں مٹھاس اور نرمی آجائے، یعنی وہ

قابل انتفاع ہو جائیں۔ ثریا ستارے کے طلوع کے وقت پھل انتفاع کے قابل ہو جاتے تھے، اس لیے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ طلوع ثریا کے بعد اپنے پھلوں کو فروخت کرتے تھے۔ کثرت نزاع کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک پھل قابل انتفاع نہ ہوا سے فروخت نہ کیا جائے تاکہ جھگڑا وغیرہ نہ ہو۔ واضح رہے کہ دمان پھلوں کی بیماری ہے جس سے پھل سیاہ ہو جاتے تھے۔ ایک روایت میں مرض کی بجائے مراض ہے، مراض ایک سماوی آفت ہے جس کے آنے سے پھل تباہ ہو جاتا تھا۔ قشام بھی ایک بیماری ہے کہ پھل زرد ہونے سے پہلے ہی گر جاتا تھا، جب ایسی آفتوں اور بیماریوں سے پھل محفوظ ہو جائے تو پھر اس کی خرید وفروخت کرنے کی اجازت ہے۔[1]

٢١٩٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا. نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ. [راجع: ١٤٨٦]

[2194] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے انھیں فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو منع فرمایا ہے۔

٢١٩٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ.

[2195] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پکنے سے پہلے کھجور کا پھل فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: يَعْنِي حَتَّى تَحْمَرَّ. [راجع: ١٤٨٨]

ابوعبداللہ (امام بخاری) رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد ان کا سرخ ہونا ہے، یعنی سرخ ہونے سے قبل انھیں فروخت نہ کیا جائے۔

٢١٩٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى تُشْقِحَ. فَقِيلَ: وَمَا تُشْقِحُ؟ قَالَ: تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا. [راجع: ١٤٨٧]

[2196] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا جب تک وہ مشقح نہ ہو جائیں۔ عرض کیا گیا مشقح کیا ہوتا ہے؟ انھوں نے فرمایا: جب تک وہ سرخ یا زرد اور کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔

1: فتح الباري: 499/4.

(٨٦) بَابُ بَيْعِ النَّخْلِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

باب : 86- قابل انتفاع ہونے سے قبل کھجور فروخت کرنا

٢١٩٧ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا مُعَلًّى: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، وَعَنِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ. قِيلَ: وَمَا يَزْهُو؟ قَالَ: يَحْمَارُّ أَوْ يَصْفَارُّ. [راجع: ١٤٨٨]

[2197] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے پھل فروخت کرنے سے منع فرمایا تاآنکہ وہ نفع کے قابل ہو جائے اور کھجور بیچنے سے منع فرمایا حتی کہ وہ زہو ہو جائے۔ عرض کیا گیا زہو کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: سرخ ہو جائے یا زرد ہو جائے۔

(٨٧) بَابٌ: إِذَا بَاعَ الثِّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ

باب: 87- جب پھل قبل از صلاحیت بیچا گیا تو آفت آنے پر نقصان کی ذمہ داری بائع پر ہوگی

٢١٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ، فَقِيلَ لَهُ: وَمَا تُزْهِيَ؟ قَالَ: حَتَّى تَحْمَرَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ، بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ؟». [راجع: ١٤٨٨]

[2198] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کے زھو ہونے سے قبل انھیں فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ زھو کیا ہوتا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ ان کا سرخ ہونا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بھلا بتاؤ اگر اللہ پھل کو ضائع کر دے تو تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض کھائے گا؟''

٢١٩٩ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ ثَمَرًا قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ كَانَ مَا أَصَابَهُ عَلَى رَبِّهِ.

[2199] حضرت لیث سے روایت ہے، وہ یونس سے ابن شہاب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ اگر کسی شخص نے صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے باغ خرید لیا، پھر کوئی آفت آئی تو جو نقصان ہوگا وہ مالک کے ذمے ہوگا۔

أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَتَبَايَعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، وَلَا

ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھل اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک اس کی صلاحیت ظاہر

تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ». [راجع: ١٤٨٦]

نہ ہو جائے۔ اور درخت پر لگی تازہ کھجور، خشک کھجور کے عوض مت فروخت کرو۔"

(٨٨) بَابُ شِرَاءِ الطَّعَامِ إِلٰى أَجَلٍ

باب: 88- ایک مدت کے لیے غلہ ادھار خریدنا

٢٢٠٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اشْتَرٰى طَعَامًا مِّنْ يَّهُودِيٍّ إِلٰى أَجَلٍ فَرَهَنَهُ دِرْعَهُ. [راجع: ٢٠٦٨]

[2200] حضرت اعمش سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے ابراہیم نخعی سے قرض کے عوض گروی رکھنے کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ پھر انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے مروی ایک حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ ادھار خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی تھی۔

(٨٩) بَابٌ: إِذَا أَرَادَ بَيْعَ تَمْرٍ بِتَمْرٍ خَيْرٍ مِّنْهُ

باب: 89- اگر کوئی بہترین کھجوروں کے عوض عام کھجوروں کو فروخت کرنا چاہے

٢٢٠١، ٢٢٠٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا؟» قَالَ: لَا، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَفْعَلْ، بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا». [الحديث: ٢٢٠١، انظر: ٢٣٠٢، ٤٢٤٤، ٤٢٤٦، ٧٣٥٠؛ [الحديث: ٢٢٠٢، انظر: ٢٣٠٣، ٤٢٤٥، ٤٢٤٧، ٧٣٥١]

[2202,2201] حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر کا تحصیل دار بنایا۔ وہ عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر حاضر خدمت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں؟" اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! نہیں، اللہ کی قسم ہم اس عمدہ کھجور کے ایک صاع کو دوسری کھجوروں کے دو صاع کے عوض اور دو صاع کو تین صاع کے عوض لیتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایسا مت کیا کرو، بلکہ تم ان ردی کھجوروں کو درہموں کے عوض فروخت کر کے پھر ان درہموں سے عمدہ کھجور خرید لیا کرو۔"

(٩٠) بَابُ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ، أَوْ أَرْضًا مَزْرُوعَةً، أَوْ بِإِجَارَةٍ

باب: 90- پیوند شدہ کھجور کا درخت یا کھیتی کھڑی زمین فروخت کرنا یا ٹھیکے پر دینا

٢٢٠٣ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ: يُخْبِرُ عَنْ نَّافِعٍ مَّوْلَى ابْنِ عُمَرَ: أَيُّمَا نَخْلٍ بِيعَتْ قَدْ أُبِّرَتْ لَمْ يُذْكَرِ الثَّمَرُ، فَالثَّمَرُ لِلَّذِي أَبَّرَهَا. وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ وَالْحَرْثُ، سَمّٰى لَهُ نَافِعٌ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ».

[انظر: ٢٢٠٤، ٢٢٠٦، ٢٣٧٩، ٢٧١٦]

[2203] حضرت ابن عمر ؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع نے کہا کہ جب کھجور کا کوئی پیوندی درخت فروخت کیا جائے اور اس کے پھل کا ذکر نہ آئے تو پھل اسی کا ہے جس نے اسے پیوند کیا تھا۔ غلام اور کھیت کا بھی یہی حکم ہے۔ حضرت نافع نے اپنے شاگرد ابن جریج سے ان تینوں کا ذکر کیا۔

٢٢٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ». [راجع: ٢٢٠٣]

[2204] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی پیوند کیا ہوا درخت فروخت کرے تو اس کا پھل بائع ہی کو ملے گا الا یہ کہ خریدار اس کی شرط کر لے۔''

(٩١) بَابُ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ كَيْلًا

باب: 91- کھڑی کھیتی کو غلے کے عوض ناپ کر فروخت کرنا

٢٢٠٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ، أَنْ يَّبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا، وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَّبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا، وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَّبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ، وَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ. [راجع: ٢١٧١]

[2205] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے روکا ہے۔ وہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ کا پھل فروخت کرے اگر کھجور ہے تو خشک کھجور سے ماپ کر، اگر انگور ہے تو اسے کشمش کے عوض ماپ کر اور اگر کھیتی ہے تو اسے غلے کے عوض ماپ کر فروخت کرے۔ آپ نے ان تمام سودوں سے منع کیا ہے۔

(٩٢) بَابُ بَيْعِ النَّخْلِ بِأَصْلِهِ

باب: 92- کھجور کا درخت جڑ سمیت فروخت کرنا

٢٢٠٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا امْرِئٍ أَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِي أَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ». [راجع: ٢٢٠٣]

[2206] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کھجور کو پیوند کرے، پھر اسے فروخت کر دے تو اس کا پھل اسی کا ہوگا جس نے اسے پیوند کیا مگر یہ کہ خریدار اس پھل کی شرط کر لے۔''

(٩٣) بَابُ بَيْعِ الْمُخَاضَرَةِ

باب: 93- بیع مخاضرہ کا بیان

٢٢٠٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ.

[2207] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

٢٢٠٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ التَّمْرِ حَتَّى يَزْهُوَ، فَقُلْنَا لِأَنَسٍ: مَا زَهْوُهَا؟ قَالَ: تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ، أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ؟. [راجع: ١٤٨٨]

[2208] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کھجور کے وہ پھل جو درخت پر ہوں فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ یہ زھو نہ ہوں۔ ہم نے حضرت انس ؓ سے عرض کیا: اس کے زھو سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے فرمایا: اس سے مراد پھل کا سرخ یا زرد ہونا ہے۔ دیکھو! اگر اللہ تعالیٰ پھل روک لے تو پھر اپنے بھائی کے مال کو اپنے لیے کیسے حلال خیال کرو گے؟

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے ہاں دو تین سال تک باغات کے جو ٹھیکے ہوتے ہیں شرعاً یہ جائز نہیں ہیں۔

(٩٤) بَابُ بَيْعِ الْجُمَّارِ وَأَكْلِهِ

باب: 94- کھجور کا گودا فروخت کرنا اور اسے کھانا

٢٢٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ:

[2209] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا جبکہ آپ کھجور کا گودا کھا رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''درختوں

كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَأْكُلُ جُمَّارًا، فَقَالَ: «مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ كَالرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ»، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ: هِيَ النَّخْلَةُ، فَإِذَا أَنَا أَحْدَثُهُمْ، قَالَ: «هِيَ النَّخْلَةُ». [راجع: ٦١]

میں سے ایک درخت ہے جو بندۂ مومن کی طرح ہے (بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟)'' میں نے یہ کہنے کا ارادہ کیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن جتنے لوگ وہاں موجود تھے میں ان سب میں کمسن تھا، لہٰذا چپ رہا۔ آپ نے خود ہی فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔''

(٩٥) بَابُ مَنْ أَجْرَى أَمْرَ الْأَمْصَارِ عَلَى مَا يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ فِي الْبُيُوعِ وَالْإِجَارَةِ، وَالْكَيْلِ وَالْوَزْنِ، وَسُنَنِهِمْ عَلَى نِيَّاتِهِمْ وَمَذَاهِبِهِمُ الْمَشْهُورَةِ

باب: 95- خرید و فروخت، اجارہ اور ماپ تول میں لوگوں کے عرف، رسم و رواج، نیتوں اور ان کے مشہور طریقوں کے مطابق حکم دیا جائے

وَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْغَزَّالِينَ: سُنَّتُكُمْ بَيْنَكُمْ.

قاضی شریح نے سوت فروخت کرنے والوں سے کہا کہ تم باہمی طور پر معاملات میں جو فیصلہ کرتے ہو اسی کا اعتبار ہوگا۔

وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ: لَا بَأْسَ الْعَشَرَةُ بِأَحَدَ عَشَرَ، وَيَأْخُذُ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا.

عبدالوہاب نے ایوب کے واسطے سے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ دس درہم میں خرید کردہ چیز گیارہ درہم میں فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ بھی کہ اس پر تمام خرچہ ڈال کر نفع لے سکتے ہو۔

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِهِنْدٍ: «خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ». وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِٱلْمَعْرُوفِ﴾ [النساء: ٦]

نبی ﷺ نے حضرت ہند ؓ سے فرمایا: ''رواج کے مطابق اتنا لو جو تجھے اور تیرے بچوں کو کافی ہو۔'' ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو فقیر ہو وہ معروف طریقے سے (مال یتیم) کھائے۔''

وَاكْتَرَى الْحَسَنُ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مِرْدَاسٍ حِمَارًا فَقَالَ: بِكَمْ؟ قَالَ: بِدَانِقَيْنِ، فَرَكِبَهُ ثُمَّ جَاءَ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ: الْحِمَارَ الْحِمَارَ، فَرَكِبَهُ وَلَمْ يُشَارِطْهُ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ.

حضرت حسن بصری نے عبداللہ بن مرداس سے ایک گدھا اجرت پر لیا تو پوچھا: کتنا کرایہ ہوگا؟ اس نے کہا: دو دانق، تو وہ سوار ہو گئے۔ پھر دوسری مرتبہ آئے اور فرمایا کہ گدھا لاؤ، گدھا۔ پھر اس پر سوار ہو گئے اور کوئی شرط طے نہ کی، صرف اسے نصف درہم (بطور اجرت) بھیج دیا۔

٢٢١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

[2210] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے،

مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَجَمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ، وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ. [راجع: ٢١٠٢]

انھوں نے کہا کہ ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو سینگی لگائی تو آپ نے اسے ایک صاع کھجور دینے کا حکم دیا، نیز آپ نے اس کے مالکان سے کہا کہ اس کے محصول سے کچھ کمی کر دیں۔

٢٢١١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: قَالَتْ هِنْدٌ أُمُّ مُعَاوِيَةَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَّالِهِ سِرًّا؟ قَالَ: «خُذِي أَنْتِ وَبَنُوكِ مَا يَكْفِيكِ بِالْمَعْرُوفِ». [انظر: ٢٤٦٠، ٣٨٢٥، ٥٣٥٩، ٥٣٦٤، ٥٣٧٠، ٦٦٤١، ٧١٦١، ٧١٨٠]

[2211] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ابوسفیان رضی اللہ عنہ بخیل آدمی ہے، اگر میں اس کے مال سے کچھ پوشیدہ طور پر لے لیا کروں تو مجھ پر گناہ تو نہیں ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''تو دستور کے موافق صرف اتنا لے سکتی ہے جو تجھے اور تیرے بیٹوں کو کافی ہو۔''

٢٢١٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ فَرْقَدٍ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ ابْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا تَقُولُ: ﴿وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [النساء: ٦]: أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ الَّذِي يُقِيمُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُ فِي مَالِهِ، إِنْ كَانَ فَقِيرًا أَكَلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ». [انظر: ٢٧٦٥، ٤٥٧٥]

[2212] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ کے متعلق فرمایا: ''جو مالدار ہو وہ (مال یتیم سے) پرہیز کرے اور جو تنگ دست ہو وہ رواج کے مطابق کھائے'' یہ آیت کریمہ یتیم کے سرپرست کے متعلق نازل ہوئی جو اس کی ضروریات کو پورا کرتا اور اس کے مال کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر وہ تنگدست فقیر ہے تو دستور کے مطابق اس کے مال سے کھائے۔

(٩٦) بَابُ بَيْعِ الشَّرِيكِ مِنْ شَرِيكِهِ

باب: 96- ایک شریک اپنا حصہ دوسرے شریک کو فروخت کر سکتا ہے

٢٢١٣ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَالٍ لَّمْ يُقْسَمْ،

[2213] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر غیر تقسیم شدہ مال میں حق شفعہ قائم رکھا ہے لیکن جب تقسیم ہونے کے بعد حدیں واقع ہو جائیں اور راستے بدل جائیں تو شفعہ ساقط ہو جاتا ہے۔

فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. [انظر: ٢٢١٤، ٢٢٥٧، ٢٤٩٥، ٢٤٩٦، ٦٩٧٦]

(٩٧) بَابُ بَيْعِ الْأَرْضِ وَالدُّورِ وَالْعُرُوضِ مُشَاعًا غَيْرَ مَقْسُومٍ

باب: 97- مشترکہ زمین، مکان اور اسباب کا فروخت کرنا جو ابھی تقسیم نہ کیے گئے ہوں

٢٢١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالٍ لَّمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ، وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ.

[2214] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حق شفعہ ہر اس مال میں قائم رکھا ہے جو تقسیم نہ ہوا ہو، جب حدود قائم ہو جائیں اور راستے الگ الگ ہو جائیں تو پھر شفعہ نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بِهٰذَا. وَقَالَ: فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ. تَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فِي كُلِّ مَالٍ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [راجع: ٢٢١٣]

عبدالواحد کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ حق شفعہ ہر غیر منقسم چیز میں ہے۔ معمر سے روایت کرنے میں ہشام نے عبدالواحد کی متابعت کی ہے۔ عبدالرزاق نے بایں الفاظ اس روایت کو بیان کیا ہے کہ حق شفعہ ہر اس مال میں ہے (جو تقسیم شدہ نہ ہو۔) اس روایت کو عبدالرحمٰن بن اسحاق نے بھی امام زہری سے بیان کیا ہے۔

(٩٨) بَابٌ: إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا لِغَيْرِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَرَضِيَ

باب: 98- جب کوئی شخص دوسرے کے لیے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خریدے، جس پر وہ راضی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

٢٢١٥ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَرَجَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَّمْشُونَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ، قَالَ: فَقَالَ

[2215] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تین آدمی کہیں جانے کے لیے نکلے تو راستے میں انھیں بارش نے آ لیا، چنانچہ (بارش سے بچنے کے لیے) وہ تینوں ایک پہاڑ کی غار میں داخل ہو گئے۔ اوپر سے ایک چٹان گری (جس سے غار کا منہ بند ہو گیا)۔ انھوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اپنے

بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اُدْعُوا اللهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوهُ، فَقَالَ أَحَدُهُم: اَللّٰهُمَّ إِنِّي كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَرْعٰى، ثُمَّ أَجِيءُ فَأَحْلُبُ فَأَجِيءُ بِالْحِلَابِ فَآتِي بِهِ أَبَوَيَّ فَيَشْرَبَانِ، ثُمَّ أَسْقِي الصِّبْيَةَ وَأَهْلِي وَامْرَأَتِي، فَاحْتَبَسْتُ لَيْلَةً فَجِئْتُ فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ، قَالَ: فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمَا حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ، قَالَ: فَفُرِجَ عَنْهُمْ. وَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ أُحِبُّ امْرَأَةً مِّنْ بَنَاتِ عَمِّي كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ، فَقَالَتْ: لَا تَنَالُ ذٰلِكَ مِنْهَا حَتّٰى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِينَارٍ، فَسَعَيْتُ فِيهَا حَتّٰى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَت: اِتَّقِ اللهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً، قَالَ: فَفَرَجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ. وَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقٍ مِّنْ ذُرَةٍ فَأَعْطَيْتُهُ وَأَبٰى ذٰلِكَ أَنْ يَأْخُذَ، فَعَمَدْتُ إِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ حَتّٰى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَّرَاعِيهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ! أَعْطِنِي حَقِّي، فَقُلْتُ: اِنْطَلِقْ إِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَإِنَّهَا لَكَ، فَقَالَ: أَتَسْتَهْزِئُ بِي؟ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ وَلٰكِنَّهَا لَكَ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ

بہترین عمل کا وسیلہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو جو تم نے کیا ہے، تو ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے، میں گھر سے نکلتا اور اپنے مویشیوں کو چراتا پھر شام کو واپس آتا، دودھ نکالتا، اسے لے کر پہلے والدین کو پیش کرتا۔ جب وہ نوش جاں کر لیتے تو پھر بچوں، بیوی اور دیگر اہل خانہ کو پلایا کرتا تھا۔ ایک شام مجھے دیر ہو گئی۔ جب میں واپس گھر آیا تو والدین سو گئے تھے۔ میں نے انھیں بیدار کرنا اچھا خیال نہ کیا۔ دریں حالت میرے بچے پاؤں کے پاس بھوک سے بلبلا رہے تھے۔ میری اور میرے والدین کی کیفیت رات بھر یہی رہی تا آنکہ فجر ہو گئی۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل صرف تیری رضا جوئی کے لیے کیا ہے تو ہم سے یہ پتھر اتنا ہٹا دے کہ کم از کم آسمان تو ہمیں نظر آنے لگے، چنانچہ پتھر کچھ ہٹا دیا گیا۔ دوسرے نے دعا کی: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں اپنی چچا زاد لڑکی سے بہت محبت کرتا تھا۔ ایسی شدید محبت جو ایک مرد کو عورتوں سے ہو سکتی ہے۔ اس نے مجھ سے کہا: تو وہ مقصد اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتا جب تک تو مجھے سو دینار نہ دے دے، چنانچہ میں نے کوشش کر کے سو دینار جمع کر لیے۔ جب میں اس سے صحبت کے لیے بیٹھا تو اس نے کہا: اللہ سے ڈر اور اس مہر کو اس کے حق کے بغیر نہ توڑ۔ تب میں اٹھ کھڑا ہوا اور اسے چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا طلبی کے لیے کیا ہے تو ہم سے چٹان کی رکاوٹ دور کر دے، چنانچہ دو تہائی پتھر ہٹ گیا۔ تیسرے آدمی نے کہا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور کو ایک ''فرق'' جوار کے عوض اجرت پر رکھا تھا۔ جب میں نے اسے غلہ دیا تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ میں نے یہ کیا کہ اس غلے کو زمین میں کاشت کر دیا، پھر اس

عَنَّا، فَكُشِفَ عَنْهُمْ». [انظر: ٢٢٧٢، ٢٣٣٣، ٣٤٦٥، ٥٩٧٤]

کی پیداوار سے گائیں خریدیں اور ایک چرواہا بھی رکھ لیا، پھر ایک دن وہ مزدور آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے بندے! میرا حق مجھے دے دے۔ میں نے کہا وہ گائیں اور چرواہا تمھارے ہیں۔ اس نے کہا: تم میرا مذاق اڑا رہے ہو؟ میں نے کہا: میں تمھارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا ہوں، وہ واقعی تمھارے ہیں۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کو طلب کرتے ہوئے کیا تھا تو ہم سے اس چٹان کو ہٹا دے، چنانچہ اس چٹان کو ان سے ہٹا دیا گیا۔

(٩٩) بَابُ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْحَرْبِ

باب: 99- مشرکین اور اہل حرب سے خرید و فروخت کرنا

٢٢١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَبَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً؟» - أَوْ قَالَ: «أَمْ هِبَةً؟» - قَالَ: لَا، بَلْ بَيْعٌ، فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً. [انظر: ٢٦١٨، ٥٣٨٢]

[2216] حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ تھے کہ اس دوران پراگندہ بال لمبے قد والا ایک مشرک آیا اور وہ کچھ بکریاں ہانک کر لایا۔ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: ''یہ بکریاں بیچنے کے لیے ہیں یا عطیہ دینے کے لیے ہیں؟'' راوی کو شک ہے کہ عطیہ یا ہبہ کا لفظ کہا۔ اس نے کہا: کچھ نہیں، بلکہ فروخت کے لیے ہیں، چنانچہ آپ نے اس سے ایک بکری خرید لی۔

(١٠٠) بَابُ شِرَاءِ الْمَمْلُوكِ مِنَ الْحَرْبِيِّ وَهِبَتِهِ وَعِتْقِهِ

باب: 100- حربی سے غلام خریدنا، اس کا ہبہ کرنا اور آزاد کرنا

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِسَلْمَانَ: «كَاتِبْ» - وَكَانَ حُرًّا فَظَلَمُوهُ وَبَاعُوهُ - وَسُبِيَ عَمَّارٌ وَصُهَيْبٌ وَبِلَالٌ. وَقَالَ [اللهُ] تَعَالٰى: ﴿وَٱللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِى ٱلرِّزْقِ فَمَا ٱلَّذِينَ فُضِّلُوا۟ بِرَآدِّى رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُمْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ

نبی ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم (اپنے مالکان سے) مکاتبت کر لو'' حالانکہ آپ آزاد تھے لیکن کافروں نے ان پر ظلم کیا اور پکڑ کر انھیں بیچ دیا تھا۔ حضرت عمار، حضرت صہیب اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم یہ سب قید کر لیے گئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ نے رزق

﴿أَفَبِنِعْمَةِ ٱللَّهِ يَجْحَدُونَ﴾ [النحل: ۷۱].

کے معاملے میں تمھیں ایک کو دوسرے پر برتری دی ہے۔ پھر جن لوگوں کو برتری دی گئی ہے وہ اپنا رزق اپنے غلاموں کو دینے کے لیے تیار نہیں (کہ آقا اور غلام سب برابر ہو جائیں) تو کیا وہ اللہ کی نعمتوں کا انکار ہی کرتے رہیں گے۔''

۲۲۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِّنَ الْمُلُوكِ، أَوْ جَبَّارٌ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ، فَقِيلَ: دَخَلَ إِبْرَاهِيمُ بِامْرَأَةٍ هِيَ مِنْ أَحْسَنِ النِّسَاءِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ: أَنْ يَّا إِبْرَاهِيمُ! مَنْ هٰذِهِ الَّتِي مَعَكَ؟ قَالَ: أُخْتِي، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ: لَا تُكَذِّبِي حَدِيثِي، فَإِنِّي أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكِ أُخْتِي، وَاللهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ مُّؤْمِنٍ غَيْرِي وَغَيْرُكِ، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي، فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلٰى زَوْجِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ، فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ». قَالَ الْأَعْرَجُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: «قَالَتْ: اَللّٰهُمَّ إِنْ يَّمُتْ يُقَالُ: هِيَ قَتَلَتْهُ، فَأُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي وَتَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلٰى زَوْجِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هٰذَا الْكَافِرَ، فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ». قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ إِنْ يَّمُتْ فَيُقَالُ: هِيَ قَتَلَتْهُ، فَأُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ

[2217] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم ؑ نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت کی اور انھیں لے کر ایک شہر پہنچے جہاں ایک سخت گیر ظالم حکمران تھا۔ اسے اطلاع دی گئی کہ حضرت ابراہیم ؑ ایک خوبرو عورت کو لے کر آئے ہیں۔ اس نے حضرت ابراہیم ؑ کو پیغام بھیجا کہ تمھارے ساتھ یہ عورت کون ہے؟ انھوں نے فرمایا: یہ میری بہن ہے، پھر حضرت سارہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم نے میری بات کو جھٹلانا نہیں کیونکہ میں نے ان لوگوں کو بتایا ہے کہ تو میری بہن ہے۔ اللہ کی قسم! اس سرزمین پر میرے اور تیرے علاوہ کوئی دوسرا مومن نہیں ہے۔ پھر انھوں نے حضرت سارہ کو اس ظالم کے پاس بھیج دیا۔ وہ بادشاہ حضرت سارہ کی طرف بڑھنے کے لیے اٹھا تو انھوں نے کھڑے ہو کر وضو کیا، پھر نماز پڑھنے لگیں، پھر دعا کی: اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور میں نے اپنی شرمگاہ کو اپنے شوہر کے سوا محفوظ رکھا ہے تو اس کافر کو میرے اوپر مسلط نہ ہونے دے۔ اس پر بادشاہ کا سانس گلے میں پھنس گیا اور وہ گر کر ایڑیاں رگڑنے لگا۔'' حضرت اعرج نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے حضرت ابو ہریرہ ؓ کا بیان نقل کیا کہ حضرت سارہ نے دعا کی: اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو کہا جائے گا کہ اسے اس (سارہ) نے قتل کیا ہے، چنانچہ وہ درست ہو گیا۔ پھر وہ (بری نیت سے) اٹھ کر حضرت سارہ کی طرف جانے لگا تو

أَوْ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: وَاللهِ مَا أَرْسَلْتُمْ إِلَيَّ إِلَّا شَيْطَانًا، أَرْجِعُوهَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَعْطُوهَا آجَرَ. فَرَجَعَتْ إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَتْ: أَشَعَرْتَ أَنَّ اللهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً؟». [انظر: ٢٦٣٥، ٣٣٥٧، ٣٣٥٨، ٥٠٨٤، ٦٩٥٠]

وہ اٹھیں اور وضو کرنے کے بعد نماز شروع کر دی، پھر دعا کی: اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے بجز اپنے خاوند کے کسی کو اجازت نہیں دی تو اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ ہونے دے۔ اس پر وہ زمین پر گرا اور اس کا سانس حلق میں پھنس گیا حتی کہ زمین پر ایڑیاں رگڑنے لگا۔'' حضرت عبدالرحمٰن نے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا کہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی: اے اللہ! اگر یہ ظالم مر گیا تو کہا جائے کہ اس عورت نے اسے قتل کیا ہے تو وہ دوسری دفعہ بھی اچھا ہو گیا۔ پھر جب تیسری دفعہ بھی ایسا ہوا تو بادشاہ نے کہا: اللہ کی قسم! تم لوگوں نے ایک شیطان عورت کو میرے پاس بھیج دیا ہے۔ اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس لے جاؤ اور اسے آجر (حضرت ہاجرہ) بھی دے دو، چنانچہ حضرت سارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس واپس آئیں اور فرمایا: تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل و خوار کیا اور اس نے ایک لڑکی خدمت گزاری کے لیے بھی ساتھ دی ہے؟

٢٢١٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ، فَقَالَ سَعْدٌ: هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ، أُنْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هٰذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللهِ! وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ! اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ

[2218] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہما نے ایک لڑکے کے متعلق جھگڑا کیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ بچہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے۔ اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ وہ اس کا بیٹا ہے۔ آپ اس کی شکل و صورت کو ملاحظہ فرمالیں۔ عبد بن زمعہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے بستر پر ان کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب اس کی شکل و صورت دیکھی تو عتبہ سے واضح طور پر ملتی جلتی تھی، پھر آپ نے فرمایا: ''اے عبد! یہ

يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ»، فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ.

تیرا (بھائی) ہے۔ لڑکا اس کو ملتا ہے جس کے گھر پیدا ہوا اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ اے سودہ بنت زمعہ! تم اس لڑکے سے پردہ کرو۔'' چنانچہ حضرت سودہ ؓ نے پھر اسے کبھی نہیں دیکھا۔

٢٢١٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِصُهَيْبٍ: اِتَّقِ اللهَ وَلَا تَدَّعِ إِلٰى غَيْرِ أَبِيكَ، فَقَالَ صُهَيْبٌ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا وَأَنِّي قُلْتُ ذٰلِكَ، وَلٰكِنِّي سُرِقْتُ وَأَنَا صَبِيٌّ.

[2219] حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے حضرت صہیب ؓ سے فرمایا: تم اللہ سے ڈرو اور خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب نہ کرو۔ حضرت صہیب نے جواب دیا: اگر مجھے اتنا مال ملے تب بھی اس طرح کا دعویٰ کرنا پسند نہ کروں لیکن مجھے بچپن میں چرا لیا گیا تھا۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کا مقصد یہ ہے کہ کفار ومشرکین کی ملک صحیح ہے، اس کا اعتبار کیا جائے گا کیونکہ ابن جدعان نے انھیں خریدا پھر آزاد کیا۔ اس بنا پر کفار کی خرید وفروخت، عتق و ہبہ وغیرہ کا اعتبار ہوگا۔ صرف ان کے کفر کی وجہ سے انکار نہیں کیا جائے گا۔

٢٢٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ - أَوْ أَتَحَنَّتُ - بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَّعَتَاقَةٍ وَّصَدَقَةٍ، هَلْ لِّي فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ حَكِيمٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ». [راجع: ١٤٣٦]

[2220] حضرت حکیم بن حزام ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان نیک کاموں کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے جنھیں میں زمانۂ جاہلیت میں صلہ رحمی، غلام آزاد کرنے اور صدقہ دینے کے سلسلے میں کیا کرتا تھا۔ کیا ان اعمال کا بھی مجھے ثواب ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ بھلائی تم گزشتہ دور میں کر چکے ہو اسے باقی رکھتے ہوئے تم اسلام لائے ہو۔''

(١٠١) بَابُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْبَغَ

باب: 101- دباغت سے پہلے مردار کی کھال کا حکم

٢٢٢١ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ

[2221] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا؟''

اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ: «هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا؟» قَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ، قَالَ: «إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا». [راجع: ١٤٩٢]

لوگوں نے کہا: یہ تو مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: ''مردار کا صرف کھانا حرام ہے۔''

(١٠٢) بَابُ قَتْلِ الْخِنْزِيرِ

باب: 102- خنزیر کو قتل کرنا

وَقَالَ جَابِرٌ: حَرَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْعَ الْخِنْزِيرِ.

حضرت جابر ؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خنزیر کی خرید وفروخت کو حرام قرار دیا ہے۔

٢٢٢٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّه سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ». [انظر: ٢٤٧٦، ٣٤٤٨، ٣٤٤٩]

[2222] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے۔ اس وقت وہ حاکم منصف ہوں گے۔ صلیب توڑ ڈالیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ ختم کر دیں گے اور مال اس طرح بہے گا کہ اسے کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا۔''

(١٠٣) بَابٌ: لَا يُذَابُ شَحْمُ الْمَيْتَةِ وَلَا يُبَاعُ وَدَكُهُ

باب: 103- مردار کی چربی نہ پگھلائی جائے اور نہ اس کی چکناہٹ ہی کو فروخت کیا جائے

رَوَاهُ جَابِرٌ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس مضمون کو حضرت جابر ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٢٢٢٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ فُلَانًا بَاعَ خَمْرًا، فَقَالَ: قَاتَلَ اللهُ فُلَانًا، أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا

[2223] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت عمر ؓ کو یہ بات پہنچی کہ فلاں آدمی نے شراب بیچی ہے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: ''اللہ فلاں کو ہلاک کرے! کیا وہ نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے کیونکہ ان پر مردار کی چربی حرام کی گئی تو انھوں نے اسے پگھلا کر اس کی خرید وفروخت

فَبَاعُوهَا». [انظر: ٣٤٦٠]

شروع کر دی۔‘‘

٢٢٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَاتَلَ اللهُ يَهُودًا، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا».

[2224] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کرے! ان پر چربی حرام کی گئی تو انھوں نے اسے فروخت کرنا شروع کر دیا اور اس کی قیمتیں کھانے لگے۔‘‘

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَاتَلَهُمُ اللهُ: لَعَنَهُمْ. ﴿قُتِلَ﴾: لُعِنَ ﴿ٱلْخَرَّٰصُونَ﴾: [الذاريات: ١٠] [ٱلْكَذَّابُونَ].

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ قاتل کے معنی لعنت کرنا ہے جیسا کہ ﴿قُتِلَ الْخَرَّاصُوْنَ﴾ کے معنی ہیں: ’’جھوٹوں پر لعنت کی گئی ہے۔‘‘

(١٠٤) بَابُ بَيْعِ التَّصَاوِيرِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا رُوحٌ، وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ

باب: 104- ایسی تصویروں کی خرید و فروخت جن میں روح نہیں ہوتی اور اس میں جو چیزیں مکروہ ہیں

٢٢٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيرَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا». فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً وَّاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ، كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ.

[2225] حضرت سعید بن ابوالحسن سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ ان کے ہاں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابوعباس! میں ایک ایسا انسان ہوں جس کا پیشہ صرف دستکاری ہے۔ میں یہ تصویریں بناتا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تجھے وہی بات کہوں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ’’جس نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ اسے عذاب دیتا رہے گا تا آنکہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ کبھی اس میں روح نہیں ڈال سکے گا۔‘‘ یہ سن کر اس شخص کی سانس رک گئی اور چہرہ فق ہو گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے کہا: تیرا بھلا ہو! اگر تجھے تصویریں بنانے پر اصرار ہے تو درختوں یا ان چیزوں کی تصویریں بنا لیا کر جن میں روح نہیں ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: سَمِعَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي

ابوعبداللہ (امام بخاری) رحمہ اللہ نے کہا کہ سعید بن ابی

عَرُوبَةَ مِنَ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ هٰذَا الْوَاحِدَ. [انظر: ٥٩٦٣، ٧٠٤٢]

عروبہ نے حضرت نضر بن انس سے یہی ایک حدیث سنی ہے۔

(١٠٥) بَابُ تَحْرِيمِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ

باب: 105- شراب کی تجارت حرام ہے

وَقَالَ جَابِرٌ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ]: حَرَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْعَ الْخَمْرِ.

حضرت جابر ؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے شراب کی تجارت کو حرام فرمایا ہے۔

٢٢٢٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ آخِرِهَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ.

[2226] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''شراب کی تجارت کو حرام کر دیا گیا ہے۔''

(١٠٦) بَابُ إِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا

باب: 106- آزاد شخص کو فروخت کرنے کا گناہ

٢٢٢٧ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطٰى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ».

[2227] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: میں قیامت کے دن تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا: ایک وہ جس نے میرا نام لے کر عہد کیا پھر بے وفائی کی، دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو بیچ دیا اور اس کی قیمت کھائی اور تیسرا وہ جس نے کسی مزدور سے پورا کام لیا لیکن اس کی اجرت نہ دی۔''

(١٠٧) بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ الْيَهُودَ بِبَيْعِ أَرَضِيهِمْ حِينَ أَجْلَاهُمْ

باب: 107- یہودیوں کو جلا وطن کرتے وقت نبی ﷺ کا انھیں اپنی زمینیں فروخت کرنے کا حکم دینا

فِيهِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

اس سلسلے میں حضرت (سعید) مقبری نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے ایک روایت بیان کی ہے۔

(١٠٨) بَابُ بَيْعِ الْعَبْدِ وَالْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

باب: 108- غلام (کو غلام کے بدلے) اور جانور کو جانور کے عوض ادھار فروخت کرنا

وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ مَّضْمُونَةٍ عَلَيْهِ يُوَفِّيهَا صَاحِبَهَا بِالرَّبَذَةِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ يَكُونُ الْبَعِيرُ خَيْرًا مِّنَ الْبَعِيرَيْنِ. وَاشْتَرٰى رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ بَعِيرًا بِبَعِيرَيْنِ فَأَعْطَاهُ أَحَدَهُمَا، وَقَالَ: آتِيكَ بِالْآخَرِ غَدًا رَهْوًا إِنْ شَاءَ اللهُ. وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: لَا رِبَا فِي الْحَيَوَانِ، اَلْبَعِيرُ بِالْبَعِيرَيْنِ، وَالشَّاةُ بِالشَّاتَيْنِ إِلٰى أَجَلٍ. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَا بَأْسَ بَعِيرٌ بِبَعِيرَيْنِ وَدِرْهَمٌ بِدِرْهَمٍ نَسِيئَةً.

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے ایک اونٹنی چار اونٹنیوں کے عوض خریدی اور یہ ضمانت لی کہ ان کا مالک انھیں ربذہ پہنچا دے گا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: کبھی ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے۔ حضرت رافع بن خدیج ؓ نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے عوض خرید کیا، ایک تو موقع پر اسی وقت دے دیا اور کہا دوسرا بلا تاخیر ان شاء اللہ کل دوں گا۔ حضرت ابن مسیّب نے کہا: حیوانات میں سود نہیں، ایک اونٹ دو اونٹوں کے عوض اور ایک بکری دو بکریوں کے عوض ادھار خریدنا جائز ہے۔ حضرت ابن سیرین نے فرمایا کہ ایک اونٹ کو دو اونٹوں کے عوض اور ایک درہم کو ایک درہم کے عوض ادھار خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔

٢٢٢٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] قَالَ: كَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ، فَصَارَتْ إِلٰى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ، ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

[راجع: ٣٧١]

[2228] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ (غزوۂ خیبر کے وقت) قیدیوں میں حضرت صفیہ ؓ بھی تھیں۔ وہ دحیہ کلبی کے حصے میں آئیں، پھر نبی ﷺ کو مل گئیں۔

(١٠٩) بَابُ بَيْعِ الرَّقِيقِ

باب: 109- غلام کی خرید وفروخت

٢٢٢٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ مُحَيْرِيزٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا، فَنُحِبُّ الْأَثْمَانَ فَكَيْفَ تَرٰى فِي الْعَزْلِ؟ فَقَالَ: «أَوَ إِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذٰلِكَ؟ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا ذٰلِكُمْ، فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ».

[انظر: ٥٢١٠]

[2229] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمیں جو لونڈیاں ملتی ہیں (ہم ان سے جماع کرتے ہیں لیکن) ان کے عوض قیمت وصول کرنا بھی پسند کرتے ہیں، ایسے حالات میں عزل کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تم ایسا کرتے ہو؟ تم ایسا نہ کرو تو بھی کوئی حرج نہیں، اس لیے کہ جس روح کا آنا اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے وہ تو آ کے رہے گی۔ (تم عزل کرو یا نہ کرو)۔''

(١١٠) بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب: 110- مدبر غلام کی خرید و فروخت کا بیان

وضاحت: مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جس کا مالک وصیت کر دے کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو گے۔

٢٢٣٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَاعَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُدَبَّرَ. [راجع: ٢١٤١]

[2230] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک مدبر غلام کو فروخت کیا۔

٢٢٣١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بَاعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. [راجع: ٢١٤١]

[2231] حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ نے آقا کے مرنے کے بعد آزاد ہونے والے غلام کو فروخت کر دیا تھا۔

٢٢٣٢، ٢٢٣٣ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ ابْنَ خَالِدٍ وَّأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يُسْأَلُ عَنِ الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ، قَالَ: «اجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ». [راجع: ٢١٥٢]

[2232، 2233] حضرت زید بن خالد اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جبکہ آپ سے اس لونڈی کے متعلق سوال کیا گیا جو زنا کرے اور شادی شدہ نہ ہو، تو آپ نے فرمایا: "اسے کوڑے لگاؤ۔ اگر پھر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ۔" پھر تیسری یا چوتھی مرتبہ کے بعد فرمایا: "اسے فروخت کر دو۔"

٢٢٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ».

[2234] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور وہ ثابت ہو جائے تو اسے بطور حد کوڑے مارے، البتہ اسے طعن و ملامت نہ کرے۔ اگر پھر زنا کا ارتکاب کرے تو اس مرتبہ بھی بطور حد کوڑے لگائے لیکن کسی قسم کی لعنت و ملامت نہ کرے۔ پھر اگر تیسری مرتبہ زنا کرے اور اس کا زنا واضح ہو جائے تو

[راجع: ۲۱۵۲]

اسے فروخت کر دے، خواہ بالوں کی ایک رسی کے عوض ہی کیوں نہ ہو۔"

(۱۱۱) بَابٌ: هَلْ يُسَافِرُ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَسْتَبْرِئَهَا؟

باب: 111- کیا آقا اپنی لونڈی کو استبرائے رحم سے پہلے سفر میں لے جا سکتا ہے؟

وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُقَبِّلَهَا أَوْ يُبَاشِرَهَا. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيدَةُ الَّتِي تُوطَأُ أَوْ بِيعَتْ أَوْ عَتَقَتْ فَلْيُسْتَبْرَأْ رَحِمُهَا بِحَيْضَةٍ، وَلَا تُسْتَبْرَأُ الْعَذْرَاءُ. وَقَالَ عَطَاءٌ: لَا بَأْسَ أَنْ يُصِيبَ مِنْ جَارِيَتِهِ الْحَامِلِ مَا دُونَ الْفَرْجِ. وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِلَّا عَلَىٰٓ أَزْوَٰجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَـٰنُهُمْ﴾ [المؤمنون: ٦].

حضرت حسن بصری ؒ کہتے ہیں کہ آقا کے لیے اس میں کوئی حرج نہیں کہ ایسی لونڈی کو بوسہ دے یا اس سے بغل گیر ہو۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا کہ جب ایسی لونڈی کو ہبہ کر دیا گیا جس کے ساتھ صحبت کی گئی ہو یا اسے فروخت کر دیا گیا یا آزاد کر دیا گیا تو اس کے غیر حاملہ ہونے کا ثبوت ایک حیض آنے پر حاصل ہو گا اور کنواری کے لیے استبرائے رحم کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت عطاء کی رائے یہ ہے کہ اپنی حاملہ لونڈی کے ساتھ شرم گاہ کے علاوہ باقی جسم سے تمتع کیا جا سکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "مگر اپنی بیویوں سے یا لونڈیوں سے۔"

فائدہ: استبرائے رحم کا مطلب یہ ہے کہ زن وشو کا تعلق قائم کرنے سے پہلے یہ دیکھ لیا جائے کہ اس کے رحم میں بچہ تو نہیں ہے، اس کے لیے کم از کم ایک حیض آنے کا انتظار کیا جائے ہاں، اگر لونڈی کنواری ہے تو اس کے لیے استبراء کی ضرورت نہیں ہے۔ سفر وحضر میں جماع سے قبل استبرائے رحم ضروری ہے۔ عطاء بن ابی رباح کے کلام میں حاملہ لونڈی سے مراد وہ لونڈی ہے جو اس کے مالک کے علاوہ کسی دوسرے سے حاملہ ہوئی ہو کیونکہ اگر وہ اپنے مالک سے حاملہ ہے تو اس سے جماع کرنے کے جواز میں کوئی شک ہی نہیں۔[1]

٢٢٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ، فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ، وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا،

[2235] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ خیبر تشریف لائے۔ جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کے قلعوں پر آپ کو فتح عطا فرمائی تو آپ سے حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب ؓ کا حسن و جمال ذکر کیا گیا۔ ان کا شوہر قتل ہو چکا تھا اور وہ خود دلہن بنی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنے لیے منتخب فرما لیا۔ آپ انھیں خیبر

1. فتح الباري: 536/4.

فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِهِ، فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الرَّوْحَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ»، فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلٰى صَفِيَّةَ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ، ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ.

[راجع: ٣٧١]

سے ساتھ لے کر چلے۔ جب سدروحاء پر پہنچے تو حضرت صفیہ حیض سے پاک ہو گئیں۔ آپ نے ان سے خلوت اختیار کی۔ پھر ایک چھوٹے سے دستر خوان پر حلوہ تیار کر کے رکھ دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ارد گرد لوگوں میں اعلان کرو (کہ وہ آ کر اسے کھائیں)۔'' بس یہی حضرت صفیہ کے متعلق آپ کی طرف سے دعوتِ ولیمہ تھی۔ پھر ہم مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنے پیچھے اپنی عباء سے حضرت صفیہ ؓ کے لیے جگہ ہموار کر رہے تھے۔ پھر آپ نے اونٹ کے پاس بیٹھ کر اپنا گھٹنا رکھ دیا تو حضرت صفیہ ؓ نے اپنا پاؤں آپ کے گھٹنے پر رکھا اور اونٹ پر سوار ہو گئیں۔

(١١٢) بَابُ بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ

باب: 112 - مردار اور بتوں کی خرید وفروخت

٢٢٣٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ: «إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ»، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ، وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ، فَقَالَ: «لَا، هُوَ حَرَامٌ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ: «قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ، إِنَّ اللهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ».

وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ: كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ: سَمِعْتُ جَابِرًا

[2236] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے مکہ مکرمہ میں عام الفتح کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت کو حرام کر دیا ہے۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! مردار کی چربی کا کیا حکم ہے؟ لوگ اسے کشتیوں پر ملتے ہیں، کھالوں پر لگاتے ہیں اور اپنے گھروں میں اس سے چراغ بھی جلا لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں، یہ بھی حرام ہے۔'' پھر اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کرے! جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا تو انھوں نے اسے پگھلا کر فروخت کیا اور قیمت کھائی۔''

حضرت عطاء نے یزید کو لکھا کہ میں نے حضرت جابر ؓ سے سنا، وہ نبی ﷺ سے یہ روایت کر رہے تھے۔

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٤٢٩٦، ٤٦٣٣]

فائدہ: شراب، مردار اور خنزیر کی خرید وفروخت اس لیے حرام ہے کہ یہ تمام چیزیں نجس اور پلید ہیں، اسی طرح بتوں کی جب تک صورتیں برقرار ہیں ان سے بھی نفع کمانا جائز نہیں ہے، جب انھیں توڑ دیا جائے تو بطور ایندھن خرید وفروخت کرنے میں چنداں حرج نہیں ہے۔

(۱۱۳) بَابُ ثَمَنِ الْكَلْبِ

باب:113- کتے کی قیمت وصول کرنا

۲۲۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. [انظر: ٢٢٨٢، ٥٣٤٦، ٥٧٦١]

[2237] حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کی کمائی اور کاہن کی نذر و نیاز سے منع فرمایا ہے۔

۲۲۳۸ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرٰى حَجَّامًا فَأَمَرَ بِمَحَاجِمِهِ فَكُسِرَتْ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْأَمَةِ، وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ. [راجع: ٢٠٨٦]

[2238] حضرت عون بن ابو جحیفہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد گرامی کو دیکھا کہ انھوں نے سینگی لگانے والا ایک غلام خریدا، تو اس کے آلات توڑنے کا حکم دیا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خون اور کتے کی قیمت اور لونڈی (زانیہ) کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔ اور جلد میں سوئی کے ساتھ سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی، سود کھانے اور کھلانے والے، نیز تصویر بنانے والے سب پر لعنت کی ہے۔

فائدہ: ان دو احادیث میں پانچ احکام بیان ہوئے ہیں جن کے متعلق شریعت نے حکم امتناعی جاری کیا ہے۔ ○ کتے کی قیمت۔ ○ فاحشہ عورت کی کمائی۔ ○ کاہن کی شیرینی۔ ○ خون کی خرید وفروخت۔ ○ لونڈی سے پیشہ کرانا۔ اس کے علاوہ تین کاموں کی نشاندہی کی گئی ہے جو باعث لعنت و پھٹکار ہیں۔ (ا) خوبصورتی کے لیے جسم کے کسی حصے میں سرمہ بھرنے بھرانے کا پیشہ کرنا۔ (ب) سودی کاروبار کرنا، یعنی اسے لینا دینا۔ (ج) فوٹو گرافی اور تصویر کشی کو اختیار کرنا۔ اس دور میں کتوں سے بہت سے کام لیے جاتے ہیں، مثلاً جاسوسی، سراغ رسانی اور شکار کرنے کے لیے ان کا استعمال بہت مشہور ہے۔ کسٹم اور دیگر شعبہ جات میں

کتوں کی بڑی اہمیت ہے۔ گھر کی حفاظت کے لیے کتوں کا رکھنا بھی ہمارے ہاں معمول ہے۔ اور اصول فقہ کا قاعدہ ہے کہ جس چیز کا انتفاع جائز ہے اس کی خرید و فروخت بھی جائز ہے۔ احادیث کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلے میں شکاری کتے کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے، چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری کتے کے علاوہ کسی بھی کتے کی قیمت لینے سے منع کیا ہے۔[1]

1 سنن النسائي، البيوع، حديث: 4668.

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

35 - كِتَابُ السَّلَمِ

بیع سلم سے متعلق احکام ومسائل

سلم، لفظی اور معنوی طور پر سلف ہی ہے جس کے معنی پیشگی رقم دینے کے ہیں۔ دراصل سلف اہل عراق اور سلم اہل حجاز کی لغت ہے۔ سلف بیوع کی ایک قسم ہے جس میں قیمت پہلے ادا کی جاتی ہے اور سودا تاخیر سے معین مدت پر لیا جاتا ہے۔ جو قیمت پہلے ادا کی جاتی ہے اسے راس المال اور جو چیز تاخیر سے فروخت کی جاتی ہے اسے مسلم فیہ کہتے ہیں۔ قیمت ادا کرنے والے کو رب السلم اور جنس ادا کرنے والے کو مسلم الیہ کہتے ہیں۔

اسلام کا قاعدہ ہے کہ جو چیز معدوم ہو اس کی خرید وفروخت نہیں کی جاسکتی، لیکن اقتصادی ضرورت اور معاشی مصلحت کے پیش نظر لوگوں کی سہولت کے لیے اسے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے اور اس بیع کی مشروعیت پر امت کا اجماع ہے۔ اس کے جواز کے لیے چند ایک شرائط ہیں جنھیں ہم آئندہ بیان کریں گے۔ دور حاضر میں بڑے بڑے کاروبار خصوصاً بیرون ممالک سے تجارت سلم ہی کی بنیاد پر ہو رہی ہے۔ بین الاقوامی تجارت میں رقم پیشگی ادا کر دی جاتی ہے یا بنک گارنٹی مہیا کی جاتی ہے۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ قیمت کا کچھ حصہ پیشگی دیا جاتا ہے اور باقی چیز وصول ہونے کے بعد واجب الادا ہوتا ہے۔ جملہ شرائط ایک معاہدے کی شکل میں تحریر کر لی جاتی ہیں، فریقین اس تحریر کے پابند ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ بیرون ممالک سے تجارت نہیں کی جاسکتی۔

(١) بَابُ السَّلَمِ فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ

٢٢٣٩ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ

باب: 1- معین ماپ میں بیع سلم کرنا

[2239] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (مدینہ کے) لوگ پھلوں میں سال یا دو سال کے لیے بیع سلم کرتے تھے...... یا انھوں نے فرمایا کہ دو سال یا تین سال

ﷺ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ - أَوْ قَالَ: عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، شَكَّ إِسْمَاعِيلُ - فَقَالَ: «مَنْ سَلَّفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُومٍ».

کے لیے بیع سلم کرتے تھے۔ اسماعیل (ابن علیہ) کو شک ہوا تھا..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی کھجوروں کے لیے پیشگی ادائیگی کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ معین ماپ اور معین وزن کی وضاحت کے ساتھ بیع سلم کرے۔''

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهٰذَا: «فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُومٍ». [انظر: ٢٢٤٠، ٢٢٤١، ٢٢٥٣]

محمد نے بھی اسماعیل ابن علیہ کے طریق سے انھی الفاظ میں یہ روایت بیان کی ہے، یعنی معین ماپ اور مقرر وزن میں بیع سلم کرے۔

فائدہ: بیع سلم اسے کہتے ہیں کہ قیمت پہلے ادا کی جائے اور سودا تاخیر سے معین مدت پر لیا جائے۔ اس کی چند ایک شرائط ہیں: ○ کیلی یا وزنی یا عددی چیزوں میں کیل، وزن اور تعداد کا تعین ضروری ہے۔ ○ جو چیز پیشگی قیمت کے عوض ادا کرنی ہے اس کی جنس بیان کی جائے، وہ گندم ہے یا جو یا کھجور۔ ○ اس کی نوعیت اور اوصاف بتانا بھی ضروری ہیں کہ کون سی گندم یا کس قسم کی کھجور دینی ہے۔ ○ مدت ادائیگی طے کر لی جائے کہ ایک مہینہ یا دو مہینے میں ادائیگی ہو گی، یعنی تاریخ کا تعین بھی ضروری ہے۔ ○ اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ وہ چیز کس جگہ یا مقام پر ادا کی جائے گی۔ ○ رأس المال بھی پیشگی مسلم الیہ کے حوالے کر دیا جائے۔

(٢) بَابُ السَّلَمِ فِي وَزْنٍ مَّعْلُومٍ

باب:2- تول یا وزن مقرر کر کے بیع سلم کرنا

٢٢٤٠ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ بِالثَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ، فَقَالَ: «مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَفِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُومٍ إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ». [راجع: ٢٢٣٩]

[2240] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں کے باشندے دو تین سال کی میعاد پر کھجوروں کے متعلق پیشگی رقم ادا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''جب کوئی کسی چیز کے متعلق بیع سلم کرے تو معین ناپ، معین وزن اور معین میعاد ٹھہرا کر کرے۔''

حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَّقَالَ: «فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ».

علی نے یہ روایت سفیان عن ابن ابی نجیح کے طریق سے بیان کی تو اس کے الفاظ اس طرح بیان کیے: ''معین ماپ اور معین میعاد ٹھہرا کر بیع سلم کرنی چاہیے۔''

٢٢٤١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ

[2241] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں

أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: «فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ، وَّوَزْنٍ مَّعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ». [راجع: ٢٢٣٩]

نے فرمایا کہ جب نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے، پھر مذکورہ بالا حدیث یوں بیان فرمائی: ''معین ماپ، معین وزن اور معین مدت ٹھہرا کر بیع سلم کی جائے۔''

٢٢٤٢، ٢٢٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ أَوْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ: اخْتَلَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادِ [بْنِ الْهَادِ] وَأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلَفِ فَبَعَثُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: إِنَّا كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ، وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزَى فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ. [الحديث: ٢٢٤٢، انظر: ٢٢٤٤، ٢٢٥٥]؛ [الحديث: ٢٢٤٣، انظر: ٢٢٤٥، ٢٢٥٤]

[2243,2242] حضرت عبداللہ بن ابو مجالد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ ؓ نے بیع سلم کے متعلق اختلاف کیا تو لوگوں نے مجھے حضرت ابن ابی اوفی ؓ کے پاس بھیجا۔ میں نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ کے زمانے میں گندم، جو، منقیٰ اور کھجور میں بیع سلم کرتے تھے۔ پھر میں نے ابن ابزی سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بھی یہی جواب دیا۔

(٣) بَابُ السَّلَمِ إِلَى مَنْ لَّيْسَ عِنْدَهُ أَصْلٌ

باب: 3- ایسے شخص سے بیع سلم کرنا جس کے پاس اصل مال ہی نہیں ہے

٢٢٤٤، ٢٢٤٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مُجَالِدٍ قَالَ: بَعَثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ وَّأَبُو بُرْدَةَ إِلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَا: سَلْهُ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ

[2245,2244] محمد بن ابو مجالد سے روایت ہے، انھوں نے کہا مجھے عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ ؓ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ کے پاس یہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا کہ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں نبی ﷺ کے صحابۂ کرام گندم میں بیع سلم کیا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ نے فرمایا: ہاں! ہم شام کے کاشتکاروں سے گندم، جو اور

يُسْلِفُونَ فِي الْحِنْطَةِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: كُنَّا نُسْلِفُ نَبِيطَ أَهْلِ الشَّأْمِ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْتِ، فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ، قُلْتُ: إِلٰى مَنْ كَانَ أَصْلُهُ عِنْدَهُ؟ قَالَ: مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ بَعَثَانِي إِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يُسْلِفُونَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ نَسْأَلْهُمْ: أَلَهُمْ حَرْثٌ أَمْ لَا؟. [راجع: ٢٢٤٢، ٢٢٤٣]

روغن میں ایک معین ماپ اور معین مدت ٹھہرا کر بیع سلم کیا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: آیا تم اس شخص سے یہ سودا کرتے تھے جس کے پاس اصل مال ہوتا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: ہم ان سے یہ نہیں پوچھتے تھے۔ پھر انھوں نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے پاس بھیجا۔ میں نے ان سے دریافت کیا تو انھوں نے بھی یہی جواب دیا کہ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں نبی ﷺ کے صحابۂ کرام بیع سلم کیا کرتے تھے۔ اور ہم ان سے یہ نہیں پوچھتے تھے کہ ان کے پاس کھیتی ہے یا نہیں؟

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ بِهٰذَا، وَقَالَ: فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ. وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ: وَالزَّيْتِ. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ: فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ.

محمد بن ابو مجالد کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں: ہم گندم اور جو میں بیع سلم کیا کرتے تھے۔ اور سفیان سے روایت ہے کہ شیبانی نے اس میں لفظ ''روغن'' کا اضافہ کیا ہے۔ اور جریر نے شیبانی سے جو حدیث بیان کی ہے اس میں ''گندم، جو اور منقیٰ'' کے الفاظ ہیں، یعنی ان اشیاء میں بیع سلم کرتے تھے۔

٢٢٤٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ وَحَتّٰى يُوزَنَ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا يُوزَنُ؟ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِلٰى جَانِبِهِ: حَتّٰى يُحْرَزَ.

[2246] ابو بختری طائی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے پوچھا کہ جو کھجوریں درخت پر لگی ہوئی ہوں ان کے متعلق بیع سلم کرنا کیسا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے درخت پر لگی کھجور کی بیع سے منع فرمایا ہے جب تک وہ کھانے کے قابل اور وزن کے لائق نہ ہو جائے۔ ایک شخص نے پوچھا: کس چیز کا وزن کیا جائے؟ تو ایک شخص، جو ان کے پاس بیٹھا تھا، بولا، یعنی اندازہ کرنے کے لائق ہو جائے۔

وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، قَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَهُ. [انظر: ٢٢٤٨، ٢٢٥٠]

ابو بختری نے حضرت ابن عباس ؓ سے ایک روایت بایں الفاظ بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے اس جیسی بیع سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: بیع سلم کی ایک صورت یہ ہے کہ کوئی شخص پیشگی رقم دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اتنی مدت کے بعد اتنے من کھجوریں درکار ہیں۔ بیع سلم کے اعتبار سے ایسا کرنا جائز ہے، اس میں یہ بحث نہیں ہوگی کہ کہاں سے لا کر دے گا، اس کے پاس باغ وغیرہ ہے یا نہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی شخص پیشگی رقم دیتے وقت کہتا ہے کہ فلاں باغ کے فلاں درختوں پر لگی ہوئی کھجوریں درکار ہیں۔ ایسا کرنا جائز نہیں ہے جب تک کھجوروں میں کھانے کی صلاحیت نہ ظاہر ہو جائے۔ باغ اور درخت کے تعین سے ضرر اور غرر کا اندیشہ ہے اس لیے ایسا سودا جائز نہیں ہوگا۔

(٤) بَابُ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ

باب: 4- درخت پر لگی کھجوروں کی بیع سلم

٢٢٤٧، ٢٢٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ، فَقَالَ: نُهِيَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَصْلُحَ وَعَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ، وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ - أَوْ يَأْكُلَ مِنْهُ - وَحَتَّى يُوزَنَ. [راجع: ١٤٨٦، ٢٢٤٦]

[2248,2247] ابوبختری سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ سے درخت پر لگی ہوئی کھجور کی بیع سلم کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: درخت پر لگی ہوئی کھجور کی خرید وفروخت سے منع کیا گیا ہے حتی کہ ان میں صلاحیت پیدا ہو جائے۔ اور ادھار چاندی کے عوض نقد چاندی فروخت کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے درخت پر لگی ہوئی کھجور میں سلم سے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے درخت پر لگی کھجور کی خرید وفروخت سے منع فرمایا تاآنکہ وہ کھانے کے قابل ہو جائیں اور وزن کے لائق ہو جائیں۔

٢٢٤٩، ٢٢٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ، فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَصْلُحَ، وَنَهَى عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ، وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ أَوْ يُؤْكَلَ، وَحَتَّى يُوزَنَ، قُلْتُ: وَمَا يُوزَنُ؟ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ: حَتَّى يُحْرَزَ. [راجع: ١٤٨٦، ٢٢٤٦]

[2250,2249] حضرت ابوبختری ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے کھجور میں بیع سلم کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے پھلوں کی بیع سے منع کیا ہے تاآنکہ ان میں صلاحیت پیدا ہو جائے۔ اور آپ ﷺ نے سونے کے عوض چاندی کی بیع سے بھی منع کیا جبکہ ایک ادھار اور دوسرا نقد ہو۔ پھر میں نے اس کے متعلق حضرت ابن عباس ؓ سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے کھجور کی بیع سے منع کیا حتی کہ وہ کھانے کے قابل ہو جائیں اور ان کا وزن کیا جا سکے۔ میں نے عرض کیا: وزن کیے جانے کا کیا مطلب ہے؟ ان کے

پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ ان کو محفوظ کر لیا جائے۔

(٥) بَابُ الْكَفِيلِ فِي السَّلَمِ

باب:5- بیع سلم میں کسی کو ضامن بنانا

٢٢٥١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: حَدَّثَنَا يَعْلَى: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِشْتَرٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ طَعَامًا مِّنْ يَّهُودِيٍّ بِنَسِيئَةٍ وَّرَهَنَهُ دِرْعًا لَّهُ مِنْ حَدِيدٍ. [راجع: ٢٠٦٨]

[2251] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے ادھار پر غلہ خریدا اور اس کے پاس اپنی لوہے کی زرہ گروی رکھ دی۔

(٦) بَابُ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ

باب:6- بیع سلم میں گروی رکھنا

٢٢٥٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرٰى مِنْ يَّهُودِيٍّ طَعَامًا إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ وَّارْتَهَنَ مِنْهُ دِرْعًا مِّنْ حَدِيدٍ. [راجع: ٢٠٦٨]

[2252] حضرت اعمش سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے سامنے بیع سلم میں گروی رکھنے کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا: مجھے اسود نے حضرت عائشہ ؓ سے حدیث بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک یہودی سے معین مدت تک ادائیگی پر کچھ غلہ خریدا اور اس کے پاس لوہے کی زرہ گروی رکھ دی۔

(٧) بَابُ السَّلَمِ إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ

باب: 7- مقررہ مدت تک کے لیے بیع سلم کرنا

وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّأَبُو سَعِيدٍ وَّالْحَسَنُ وَالْأَسْوَدُ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا بَأْسَ فِي الطَّعَامِ الْمَوْصُوفِ بِسِعْرٍ مَّعْلُومٍ إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ، مَا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِي زَرْعٍ لَّمْ يَبْدُ صَلَاحُهُ.

حضرت ابن عباس، حضرت ابوسعید خدری ؓ، حضرت حسن بصری اور حضرت اسود ؒ اسی کے قائل ہیں۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: اگر غلے کا نرخ اور اس کی صفت معلوم ہو تو اس کی میعاد معین کر کے سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ غلہ کسی خاص کھیت کا نہ ہو جس کی صلاحیت ابھی ظاہر نہ ہوئی ہو۔

٢٢٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

[2253] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ پھلوں کے متعلق دو، دو سال اور تین تین سال ادھار پر سودا کرتے

قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ، فَقَالَ: «أَسْلِفُوا فِي الثِّمَارِ فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ». وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، وَقَالَ: «فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُومٍ». [راجع: ٢٢٣٩]

تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نے پھلوں میں ادھار کرنا ہے تو ماپ بھی معلوم ہو، مدت بھی معین ہو۔'' ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''پھلوں کا ماپ یا وزن معلوم ہو۔''

٢٢٥٤، ٢٢٥٥ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَبُو بُرْدَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ إِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى وَعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى، فَسَأَلْتُهُمَا عَنِ السَّلَفِ، فَقَالَا: كُنَّا نُصِيبُ الْمَغَانِمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنْ أَنْبَاطِ الشَّأْمِ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى، قَالَ: قُلْتُ: أَكَانَ لَهُمْ زَرْعٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ زَرْعٌ؟ قَالَ: مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ. [راجع: ٢٢٤٢، ٢٢٤٣]

[2255,2254] حضرت محمد بن ابو مجالد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے ابو بردہ اور عبداللہ بن شداد ؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ کے پاس بھیجا، چنانچہ میں نے ان سے بیع سلم کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غنیمت کا مال ملتا تھا اور ہمارے پاس ملک شام کے کاشتکاروں میں سے کچھ لوگ آتے تو ہم ان سے گندم، جو اور منقی کے متعلق معین مدت کی ادائیگی تک بیع سلم کرتے تھے۔ میں نے کہا: ان کی کھیتی ہوتی تھی یا نہیں؟ انھوں نے کہا: اس کے متعلق ہم ان سے دریافت نہیں کیا کرتے تھے۔

فائدہ: سلف اور سلم دونوں الفاظ کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی کسی چیز کے متعلق پیشگی سودا کر لیا، قیمت پہلے ادا کر دی، پھر معین مدت کے بعد معلوم وزن یا ناپ یا تعداد کے اعتبار سے وہ چیز لے لی۔

(٨) بَابُ السَّلَمِ إِلٰى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ

باب: 8- اونٹنی کے بچہ جننے کی مدت تک کے لیے بیع سلم کرنا

٢٢٥٦ - **حَدَّثَنِي** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الْجَزُورَ إِلٰى حَبَلِ الْحَبَلَةِ، فَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ، فَسَّرَهُ نَافِعٌ إِلٰى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا. [راجع: ٢١٤٣]

[2256] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ دور جاہلیت میں لوگ ''حبل الحبلہ'' کی مدت کے وعدے پر اونٹوں کی خرید وفروخت کرتے تھے تو نبی ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔ حضرت نافع نے حبل الحبلہ کی تفسیر بایں الفاظ کی کہ اونٹنی بچہ جنے جو اس کے پیٹ

میں ہے۔

فائدہ: دور جاہلیت میں بیع سلم کی ایک عجیب صورت رائج تھی، جب کسی کو پتہ چلتا ہے کہ فلاں آدمی کے پاس اعلیٰ نسل کی اونٹنی ہے تو وہ اس کے مالک سے یہ معاملہ طے کرتا کہ اونٹنی جب حاملہ ہو تو اس کے بچے کا میں خریدار ہوں، اس کی قیمت پہلے ادا کر دیتا، اگر مالک کہتا کہ اس بچے کا سودا ہو چکا ہے تو وہ اگلی نسل کا سودا کرنے کے لیے بھی تیار ہو جاتا، رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کی خرید و فروخت سے منع فرما دیا کیونکہ یہ معدوم اور موہوم چیز کی بیع ہے۔ معلوم نہیں اونٹنی کیا جنتی ہے؟ جنتی بھی ہے یا نہیں یا مردہ بچہ جنم دیتی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سے ثابت کیا ہے کہ بیع سلم میں اگر میعاد مجہول ہے تو ایسا سودا ناجائز ہے، گو اونٹنی قریب قریب ایک سال کی مدت میں جنم دیتی ہے تاہم یہ میعاد مجہول ہے۔ آگے پیچھے کئی دن کا فرق ہو سکتا ہے جو نزاع کا باعث بنتا ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔ بعض دفعہ قیمت کی ادائیگی کے لیے مہینہ اور دن تو متعین نہ کرتے بلکہ اونٹنی کے بچہ جنم دینے کو وعدہ ٹھہرا لیتے، بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ حمل کا بچہ بڑا ہو کر جب بچہ جنے تو قیمت ادا ہو گی جیسا کہ دوسری روایات میں اس کی صراحت ہے۔ اس میعاد میں جہالت تھی اس لیے منع کر دیا گیا۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

36 - كِتَابُ الشُّفْعَةِ (اَلسَّلَمُ فِي الشُّفْعَةِ)

شفعے سے متعلق احکام ومسائل

(١) بَابُ الشُّفْعَةِ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ

٢٢٥٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ، وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ، فَلَا شُفْعَةَ. [راجع: ٢٢١٣]

باب: 1- شفعہ اس جائیداد میں ہوگا جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو، جب حد بندی ہوگئی تو پھر شفعہ نہیں

[2257] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے شفعے کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ یہ اس شکل میں ہوسکتا ہے جبکہ جائیداد تقسیم نہ ہوئی ہو لیکن جب حد بندی ہو جائے اور راستے بدل دیے جائیں تو پھر شفعہ نہیں ہوگا۔

فائدہ: شفعے کے لغوی معنی ''ایک چیز کو دوسری چیز سے ملا لینے'' کے ہیں، چونکہ شفعہ کرنے والا اپنی ملکیت کے ساتھ دوسرے کی ملکیت کو حاصل کر کے ملا لیتا ہے، اس لیے اس فعل کو شفعہ کہا جاتا ہے۔ اصطلاحی طور پر شفعے سے مراد مشتری سے اس کی رضامندی کے بغیر خرید کردہ چیز کو اس قیمت پر حاصل کرنا ہے جس قیمت میں مشتری نے اسے اصل مالک سے خریدا تھا۔

(٢) بَابُ عَرْضِ الشُّفْعَةِ عَلٰى صَاحِبِهَا قَبْلَ الْبَيْعِ

وَقَالَ الْحَكَمُ: إِذَا أَذِنَ لَهُ قَبْلَ الْبَيْعِ فَلَا شُفْعَةَ لَهُ.

باب: 2- فروخت سے پہلے شفعے کو صاحب شفعہ پر پیش کرنا

حضرت حکم بیان کرتے ہیں کہ جب فروخت کرنے سے پہلے شفعہ کرنے والا اسے فروخت کرنے کی اجازت دے دے تو پھر (بعد میں) وہ شفعہ نہیں کرسکتا۔

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: مَنْ بِيعَتْ شُفْعَتُهُ وَهُوَ شَاهِدٌ لَّا يُغَيِّرُهَا فَلَا شُفْعَةَ لَهُ.

امام شعبی نے کہا کہ جب شفعہ فروخت کیا جائے اور وہ فروخت کے وقت موجود ہو لیکن اس پر کوئی اعتراض نہ کرے تو اسے بھی شفعے کا حق نہیں ہے۔

٢٢٥٨ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ قَالَ: وَقَفْتُ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَجَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى إِحْدَى مَنْكِبَيَّ إِذْ جَاءَ أَبُو رَافِعٍ مَّوْلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا سَعْدُ! اِبْتَعْ مِنِّي بَيْتَيَّ فِي دَارِكَ، فَقَالَ سَعْدٌ: وَاللهِ مَا أَبْتَاعُهُمَا، فَقَالَ الْمِسْوَرُ: وَاللهِ لَتَبْتَاعَنَّهُمَا، فَقَالَ سَعْدٌ: وَاللهِ لَا أَزِيدُكَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلَافٍ مُّنَجَّمَةً أَوْ مُقَطَّعَةً. قَالَ أَبُو رَافِعٍ: لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ، وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ» مَا أَعْطَيْتُكَهَا بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ وَّأَنَا أُعْطَى بِهَا خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ، فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ. [انظر: ٦٩٧٧، ٦٩٨١]

[2258] حضرت عمرو بن شرید سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کے پاس کھڑا تھا کہ حضرت مسور بن مخرمہ ؓ آئے اور انھوں نے اپنا ایک ہاتھ میرے کندھے پر رکھا۔ اتنے میں حضرت ابو رافع ؓ جو نبی ﷺ کے آزاد کردہ تھے آئے اور کہا: اے سعد! تم میرے دونوں مکان جو تمھارے محلے میں واقع ہیں، مجھ سے خرید لو۔ حضرت سعد ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تو نہیں خریدتا۔ حضرت مسور ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! تمھیں یہ مکان خریدنا ہوں گے۔ تب حضرت سعد ؓ نے کہا: میں تمھیں چار ہزار (درہم) سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی بالاقساط ادائیگی کروں گا۔ حضرت ابو رافع ؓ نے کہا: مجھے تو ان گھروں کے پانچ صد دینار ملتے ہیں، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ ''پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے'' تو میں تمھیں چار ہزار درہم میں ہرگز نہ دیتا خصوصاً جبکہ مجھے پانچ صد دینار مل رہے ہیں۔ بالآخر انھوں نے وہ دونوں مکان حضرت سعد ؓ ہی کو دے دیے۔

(٣) بَابٌ: أَيُّ الْجِوَارِ أَقْرَبُ؟

باب:3- کون سا ہمسایہ زیادہ حق دار ہے؟

٢٢٥٩ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ [بْنُ عَبْدِ اللهِ]: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: «إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا». [انظر: ٢٥٩٥، ٦٠٢٠]

[2259] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے دو پڑوسی ہیں، ان میں سے پہلے کس کو تحفہ بھیجوں؟ آپ نے فرمایا: ''جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔''

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

37 - كِتَابُ الْإِجَارَةِ (فِي الْإِجَارَاتِ)

اجرت اور مزدوری سے متعلق احکام ومسائل

(١) بَابُ اسْتِئْجَارِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَـْٔجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ﴾ [القصص: ٢٦] وَالْخَازِنُ الْأَمِينُ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَعْمِلْ مَنْ أَرَادَهُ.

باب: 1- نیک شخص کو مزدوری پر رکھنے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''بے شک سب سے اچھا مزدور جو تو رکھے وہ ہے جو طاقتور، امانت دار ہو'' کا بیان، نیز امانت دار خزانچی کا اور اس شخص کا بیان جو عہدے کے خواہشمند کو عہدہ نہ دے

٢٢٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْخَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُؤَدِّي مَا أُمِرَ بِهِ طَيِّبٌ نَفْسُهُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنِ». [راجع: ١٤٣٨]

[2260] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''امانت دار خزانچی جو حکم کے مطابق دلی خوشی سے ٹھیک ٹھیک ادائیگی کرتا ہے وہ صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔''

٢٢٦١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ ابْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَقُلْتُ: مَا عَلِمْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ، قَالَ:

[2261] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ اشعری قبیلے کے دو آدمی میرے ساتھ تھے۔ میں نے عرض کیا: مجھے یہ علم نہیں تھا کہ یہ دونوں عہدے کے طلب گار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو ہمارے کسی عہدے کا

«لَنْ - أَوْ لَا - نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ». [انظر: ٣٠٣٨، ٤٣٤١، ٤٣٤٣، ٤٣٤٤، ٦١٢٤، ٦٩٢٣، ٧١٤٩، ٧١٥٦، ٧١٥٧، ٧١٧٢]

طالب ہوتا ہے ہم اسے وہ عہدہ ہرگز نہیں دیتے۔"

فائدہ: بالعموم کسی کام کی درخواست اجرت لینے کے لیے ہوتی ہے، اس سے اجارہ ثابت ہوتا ہے' دیگر ذرائع معاش کو چھوڑ کر نوکری کی درخواست دینا انسان کی طمع اور لالچ کی علامت ہے، لہٰذا شریعت کا یہ کلیہ ہے کہ جو کسی عہدے کا طلب گار ہو اسے خارج از بحث کر دیا جائے، ہاں اگر کسی کو خود پر اعتماد ہو کہ وہ قوم کی مصلحتوں کو دوسروں کی نسبت بہتر سمجھتا ہے اور وہ خدمت خلق کے جذبے سے سرشار بھی ہے تو اس کے لیے عہدہ طلب کرنا جائز ہے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر سے وزارت خزانہ کا قلمدان خود طلب کیا تھا۔

(٢) بَابُ رَعْيِ الْغَنَمِ عَلَى قَرَارِيطَ

باب:2- چند قیراط پر بکریاں چرانا

٢٢٦٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ»، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ».

[2262] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔" صحابۂ کرام نے عرض کیا: آپ نے بھی؟ آپ نے فرمایا: "ہاں! میں بھی چند قیراط کے عوض اہل مکہ کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔"

(٣) بَابُ اسْتِئْجَارِ الْمُشْرِكِينَ عِنْدَ الضَّرُورَةِ، أَوْ إِذَا لَمْ يُوجَدْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ

باب: 3- مشرکین کو بوقت ضرورت یا اس وقت، جب کوئی مسلمان مزدور نہ ملے' مزدوری کے لیے رکھنا

وَعَامَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَهُودَ خَيْبَرَ.

نبی ﷺ نے یہود خیبر کو کھیتی باڑی کے لیے رکھا۔

٢٢٦٣ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: وَاسْتَأْجَرَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ، ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا [خِرِّيتًا، اَلْخِرِّيتُ]: اَلْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ، قَدْ غَمَسَ يَمِينَ

[2263] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کا راستہ بتلانے کے لیے ایک ماہر شخص کو رکھا جو بنو دیل سے تھا۔ یہ بنو عبد بن عدی کا ایک خاندان ہے...... خریت راستہ بتانے میں ماہر شخص کو کہتے ہیں...... شخص عاص بن وائل کے خاندان سے معاہدے میں بڑا مضبوط شریک رہا تھا اور کفار قریش کے دین پر تھا۔

حِلْفٍ فِي آلِ الْعَاصِي بْنِ وَائِلٍ، وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَأَمِنَاهُ، فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَأَتَاهُمَا بِرَاحِلَتَيْهِمَا صَبِيحَةَ لَيَالٍ ثَلَاثٍ فَارْتَحَلَا وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ الدِّيلِيُّ، فَأَخَذَ بِهِمْ أَسْفَلَ مَكَّةَ وَهُوَ طَرِيقُ السَّاحِلِ. [راجع: ٤٧٦]

دونوں حضرات نے اس پر اعتماد کیا اور اپنی دونوں سواریاں اس کے حوالے کر دیں اور اس سے تین دن کے بعد غار ثور میں آنے کا وعدہ لیا، چنانچہ وہ تیسری رات کی صبح کو دونوں سواریاں لے کر ان کے پاس آیا تو آپ دونوں روانہ ہوئے۔ ان کے ساتھ عامر بن فہیرہ بھی چلے اور وہ رہنما بھی جو قبیلۂ دیل سے تھا۔ وہ انھیں مکے کے زیریں علاقے، یعنی ساحل سمندر کے راستے پر لے گیا۔

(٤) بَابٌ: إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا لِيَعْمَلَ لَهُ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، أَوْ بَعْدَ شَهْرٍ، أَوْ بَعْدَ سَنَةٍ جَازَ، وَهُمَا عَلَى شَرْطِهِمَا الَّذِي اشْتَرَطَاهُ إِذَا جَاءَ الْأَجَلُ

باب: 4- کوئی شخص کسی کو اس شرط پر مزدور رکھے کہ تین دن، یا ایک ماہ یا ایک سال کے بعد اس کا کام کرے تو جائز ہے۔ جب طے شدہ وقت آئے گا تو دونوں اپنی شرط پر قائم رہیں گے

٢٢٦٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ هَادِيًا خِرِّيتًا وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَأَتَاهُمَا بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ. [راجع: ٤٧٦]

[2264] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ (ام المومنین) حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر ؓ نے بنو دیل کے ایک شخص کو، جو راستہ بتانے میں ماہر تھا، بطور گائیڈ (رہنما) مقرر کیا، حالانکہ وہ کفار قریش کے دین پر تھا۔ ان دونوں نے اپنی اونٹنیاں اس کے حوالے کر دیں اور اس سے یہ وعدہ لیا کہ وہ تین راتوں کے بعد (تیسری رات کی صبح کو اونٹنیاں لے کر) غار ثور پر آئے، چنانچہ وہ (حسب وعدہ) تیسری رات کی صبح دونوں سواریاں لے کر وہاں آ گیا۔

(٥) بَابُ الْأَجِيرِ فِي الْغَزْوِ

باب: 5- جہاد میں مزدور ساتھ لے جانا

٢٢٦٥ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ

[2265] حضرت یعلی بن امیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ جیش عسرہ (غزوۂ تبوک) میں شرکت کی۔ میرے نزدیک سب سے زیادہ جن اعمال پر مجھے اعتماد ہے ان میں سے ایک یہ ہے۔

ﷺ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَكَانَ مِنْ أَوْثَقِ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي، فَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا، فَعَضَّ أَحَدُهُمَا إِصْبَعَ صَاحِبِهِ، فَانْتَزَعَ إِصْبَعَهُ فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ، فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ، وَقَالَ: «أَفَيَدَعُ إِصْبَعَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا؟» قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ: «كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ». [راجع: ١٨٤٧]

(کہتے ہیں کہ) میرے ساتھ میرا ایک مزدور بھی تھا۔ وہ ایک شخص سے لڑ پڑا تو ان میں سے ایک نے دوسرے کی انگلی کاٹ کھائی۔ اس نے اپنی انگلی کھینچی تو سامنے والا اس کا ثنیہ دانت بھی گرا دیا۔ وہ نبی ﷺ کے پاس مقدمہ لے کر گیا تو آپ نے اسے لغو قرار دیا اور فرمایا: ''کیا وہ اپنی انگلی تیرے منہ میں چھوڑ دیتا کہ تو اسے چبا جاتا؟'' حضرت یعلی رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے گمان کے مطابق آپ نے فرمایا: ''جیسے اونٹ چبا جاتا ہے۔''

٢٢٦٦ - قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهِ بِمِثْلِ هٰذِهِ الصِّفَةِ: أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَأَهْدَرَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

[2266] عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے، وہ اپنے دادا سے اسی طرح کا ایک قصہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا تو اس نے اس کا ثنیہ دانت کھینچ لیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دانت کی دیت باطل کر دی۔

(٦) بَابٌ: إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَبَيَّنَ لَهُ الْأَجَلَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الْعَمَلَ

باب: 6- جس نے کسی مزدور کو اجرت پر لگایا، مدت عمل تو طے کر دی لیکن کام کی وضاحت نہ کی

لِقَوْلِهِ: ﴿إِنِّيٓ أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ٱبْنَتَيَّ هَٰتَيْنِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَٱللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ﴾ [القصص: ٢٧، ٢٨] يَأْجُرُ فُلَانًا: يُعْطِيهِ أَجْرًا، وَمِنْهُ فِي التَّعْزِيَةِ: آجَرَكَ اللهُ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تجھ سے کر دوں...... اور ہم جو قول و قرار کر رہے ہیں اس پر اللہ نگہبان ہے۔''

امام بخاری فرماتے ہیں کہ یَأْجُرُ فلانا کے معنی ہیں: ''وہ اس کو مزدوری دیتا ہے۔'' تعزیت کرتے ہوئے کہا جاتا: آجَرَكَ اللهُ ''اللہ تعالیٰ تجھے اجر دے۔''

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی کو اجرت پر بطور مزدور رکھتا ہے، عمل کی مدت بھی وضاحت سے بیان کر دیتا ہے لیکن کام کی صراحت نہیں کرتا تو ایسا کرنا جائز ہے۔ گھروں میں کام کاج کرنے کے لیے ملازم رکھے جاتے ہیں، کام کی وضاحت نہیں ہوتی، ایسا کرنے میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے۔

(٧) بَابٌ: إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا عَلَى أَنْ يُقِيمَ حَائِطًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ جَازَ

باب: 7- کسی مزدور کو اس کام کے لیے رکھنا کہ وہ گرتی ہوئی دیوار کو سیدھا کر دے تو ایسا کرنا جائز ہے

٢٢٦٧ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ - يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ - وَغَيْرُهُمَا قَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «﴿فَانطَلَقَا حَتَّىٰٓ إِذَآ أَتَيَآ أَهْلَ قَرْيَةٍ ٱسْتَطْعَمَآ أَهْلَهَا فَأَبَوْاْ أَن يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَن يَنقَضَّ﴾ [الكهف: ٧٧] - قَالَ سَعِيدٌ بِيَدِهِ هٰكَذَا، وَرَفَعَ يَدَهُ - فَاسْتَقَامَ». قَالَ يَعْلَى: حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ: «فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ ﴿لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا﴾ [الكهف: ٧٧]» قَالَ سَعِيدٌ: أَجْرٌ نَأْكُلُهُ. [راجع: ٧٤]

[2267] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابی بن کعب ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ دونوں (حضرت موسیٰ اور خضر ؑ) چلے حتیٰ کہ جب ایک بستی پر آئے تو انھوں نے بستی والوں سے کھانا طلب کیا۔ بستی والوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کیا تو انھوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی۔'' راویٔ حدیث سعید بن جبیر نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کر کے بتایا کہ حضرت خضر ؑ نے ہاتھ اٹھایا تو دیوار کھڑی ہوگئی۔ ایک دوسرے راوی حضرت یعلی بن مسلم کے گمان کے مطابق حضرت سعید بن جبیر نے بتایا کہ انھوں نے دیوار کو اپنے ہاتھ سے چھوا تو وہ کھڑی ہوگئی۔ (حضرت موسیٰ ؑ نے اس پر کہا:) ''اگر آپ چاہتے تو اس کام کی مزدوری لے لیتے۔'' راویٔ حدیث سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ان کی مراد اجرت تھی کہ ہم اسے کھاتے (استعمال میں لاتے)۔

(٨) بَابُ الْإِجَارَةِ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ

باب:8- کسی کو دوپہر تک مزدوری پر رکھنا

٢٢٦٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أُجَرَاءَ، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ غُدْوَةٍ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ عَلَى قِيرَاطَيْنِ؟ فَأَنْتُمْ هُمْ، فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا: مَا لَنَا أَكْثَرَ عَمَلًا

[2268] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تمھاری مثال اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے چند مزدور اجرت پر لگائے اور کہا: وہ کون ہے جو صبح سے دوپہر تک ایک قیراط پر میرا کام کرے؟ تو یہود نے یہ کام کیا۔ پھر اس نے اعلان کیا: تم میں کون ایک قیراط پر دوپہر سے لے کر عصر تک میرا کام کرے گا؟ تو نصاریٰ نے یہ کام کیا۔ پھر اس نے کہا: عصر سے لے کر غروب آفتاب تک دو قیراط پر کون میرا کام کرے گا؟ تو یہ کام کرنے والے تم خود ہو۔ اس پر یہود و نصاریٰ برہم ہوئے۔ انھوں نے کہا: یہ کیا بات ہوئی کام ہم نے زیادہ کیا

وَّأَقَلَّ عَطَاءً؟ قَالَ: هَلْ نَقَصْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَذٰلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ». [راجع: ٥٥٧]

اور مزدوری تھوڑی ملی؟ اس شخص نے کہا: کیا تمھارا کچھ حق میں نے دبا لیا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ تب اس شخص نے کہا: یہ میرا فضل ہے، میں جسے چاہوں دوں۔''

(٩) بَابُ الْإِجَارَةِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب : 9- عصر کی نماز تک کے لیے مزدور رکھنا

٢٢٦٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ مَّوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ: مَنْ يَّعْمَلُ لِي إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ عَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ أَنْتُمُ الَّذِينَ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَّأَقَلُّ عَطَاءً، قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَذٰلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ». [راجع: ٥٥٧]

[2269] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھاری مثال اور یہود ونصاریٰ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے مزدوری کے لیے مزدور لگائے اور کہا: کون ہے جو دوپہر تک ایک ایک قیراط پر میرا کام کرے؟ یہود نے ایک ایک قیراط پر کام کیا۔ ان کے بعد نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر تم لوگ ہو جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو، دو قیراط پر کام کرتے ہو۔ یہود ونصاریٰ ناراض ہوئے اور کہنے لگے: ہمارا کام زیادہ ہے لیکن ہمیں مزدوری بہت تھوڑی ملی ہے۔ ارشاد ہوا: کیا میں نے تمھارے حق میں کوئی کوتاہی کی ہے؟ انھوں نے کہا: ایسا ہرگز نہیں۔ فرمایا: یہ میرا فضل واحسان ہے میں جسے چاہوں دوں۔''

(١٠) بَابُ إِثْمِ مَنْ مَّنَعَ أَجْرَ الْأَجِيرِ

باب: 10- اس شخص کا گناہ جو مزدور کی اجرت نہ دے

٢٢٧٠ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطٰى بِي ثُمَّ

[2270] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن میں ان کے خلاف مدعی ہوں گا: ایک وہ شخص جس نے میرے نام کے واسطے سے کسی کے ساتھ عہد وپیان کیا، پھر عہد شکنی کا

غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ». [راجع: ٢٢٢٧]

مرتکب ہوا۔ دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچ ڈالا اور اس کی قیمت ہڑپ کر گیا۔ تیسرا وہ جس نے کوئی مزدور رکھا، اس سے کام تو پورا لیا لیکن اسے اس کی مزدوری نہ دی۔"

(١١) بَابُ الْإِجَارَةِ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ

باب: 11- عصر سے رات تک مزدور لگانا

٢٢٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ عَلَى أَجْرٍ مَعْلُومٍ، فَعَمِلُوا لَهُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ، فَقَالُوا: لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ. فَقَالَ لَهُمْ: لَا تَفْعَلُوا، أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوا أَجْرَكُمْ كَامِلًا، فَأَبَوْا وَتَرَكُوا. وَاسْتَأْجَرَ آخَرِينَ بَعْدَهُمْ، فَقَالَ: أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ هٰذَا، وَلَكُمُ الَّذِي شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْأَجْرِ. فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالُوا: لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ وَلَكَ الْأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ لَهُمْ: أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ فَإِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيرٌ، فَأَبَوْا، فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوا لَهُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَذٰلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوا مِنْ هٰذَا النُّورِ». [راجع: ٥٥٨]

[2271] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "مسلمانوں، یہود اور نصاریٰ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے کچھ لوگوں کو کام پر لگایا کہ وہ دن سے رات تک کام کریں انھیں طے شدہ مزدوری دی جائے گی۔ انھوں نے آدھا دن اس کا کام کیا پھر بولے کہ جو مزدوری آپ نے ٹھہرائی تھی وہ ہمیں نہیں چاہیے اور جو کچھ ہم نے کیا وہ سب باطل اور ضائع ہے۔ اس شخص نے ان سے کہا: ایسا نہ کرو بلکہ اپنا کام پورا کرو اور اپنی مزدوری پوری لو۔ وہ نہ مانے اور کام چھوڑ کر چلے گئے۔ ان کے بعد اس شخص نے دوسرے مزدور رکھے اور ان سے کہا: بقیہ کام باقی دن میں پورا کرو اور تمھیں وہی مزدوری ملے گی جو میں نے پہلے لوگوں سے طے کی تھی۔ انھوں نے کام کیا۔ جب عصر کا وقت ہوا تو انھوں نے کہا کہ اب تک ہم نے جو کام کیا ہے وہ باطل اور ضائع ٹھہرا اور وہ مزدوری جس پر آپ نے ہمیں کام پر لگایا تھا اسے اپنے پاس رکھو۔ اس شخص نے ان سے بھی کہا کہ تم باقی دن پورا کرلو کیونکہ تھوڑا سا دن باقی رہ گیا ہے لیکن انھوں نے انکار کردیا، چنانچہ باقی دن کے لیے اس شخص نے کچھ اور لوگوں کو کام پر لگایا۔ انھوں نے باقی دن کام کیا حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔ اس طرح انھوں نے پوری مزدوری پہلے اور دوسرے مزدوروں کی بھی پائی۔ چنانچہ یہ مثال ہے ان (یہود

ونصاریٰ) کی (جنھوں نے اس نور کو چھوڑ دیا) اور مثال ہے ان (مسلمانوں) کی جنھوں نے اس نور کو قبول کیا ہے۔"

(١٢) بَابُ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَتَرَكَ أَجْرَهُ فَعَمِلَ فِيهِ الْمُسْتَأْجِرُ فَزَادَ، أَوْ مَنْ عَمِلَ فِي مَالِ غَيْرِهِ فَاسْتَفْضَلَ

باب: 12- جس نے کسی کو کام پر لگایا اور وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا پھر کام پر لگانے والے نے مزدور کی اجرت سے کاروبار کرنا شروع کر دیا اور وہ (اجرت) نفع کی وجہ سے زیادہ ہوگئی، یا جس نے کسی دوسرے کے مال سے کاروبار کیا اور وہ خوب پھلا پھولا

٢٢٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اِنْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوَوُا الْمَبِيتَ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ، فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمَا الْغَارَ، فَقَالُوا: إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَّلَا مَالًا، فَنَأَى بِي فِي طَلَبِ شَيْءٍ يَّوْمًا فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا، فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ، فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَّا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ». قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَقَالَ الْآخَرُ:

[2272] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "تم سے پہلے زمانے میں تین آدمی ایک ساتھ روانہ ہوئے تا آنکہ وہ رات گزارنے کے لیے ایک پہاڑ کی غار میں جا داخل ہوئے۔ جب سب غار میں چلے گئے تو ایک پتھر پہاڑ سے لڑھک کر آیا جس نے غار کا منہ بند کر دیا۔ اب ان تینوں نے کہا: ہمیں کوئی چیز اس پتھر سے نجات نہیں دلا سکتی مگر ایک ذریعہ ہے کہ اپنی اپنی نیکیوں کو بیان کر کے اللہ سے دعا کریں، چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے، میں ان سے پہلے کسی کو شام کا دودھ نہیں پلاتا تھا نہ اپنے بال بچوں کو اور نہ ہی لونڈی غلاموں ہی کو۔ ایک دن کسی چیز کی تلاش میں مجھے اتنی دیر ہوگئی کہ جب میں ان کے پاس آیا تو وہ سو گئے تھے، چنانچہ میں نے شام کا دودھ دوہا اور اس کا برتن اپنے ہاتھ میں اٹھا لیا اور مجھے یہ سخت ناگوار تھا کہ ان سے پہلے میں اپنے اہل و عیال یا لونڈی غلاموں کو دودھ پلاؤں، لہذا میں پیالہ ہاتھ میں لیے ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا۔ جب صبح ہوئی تو دونوں نے بیدار ہو کر اپنا شام کا دودھ پیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا جوئی کے لیے

اَللّٰهُمَّ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ فَأَرَدْتُّهَا عَنْ نَّفْسِهَا ، فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتّٰى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِّنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلٰى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ ، حَتّٰى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ : لَا أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ ، فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا» . قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «وَقَالَ الثَّالِثُ : اَللّٰهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللهِ ! أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي ، فَقُلْتُ لَهُ : كُلُّ مَا تَرٰى مِنْ أَجْلِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ . فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللهِ ! لَا تَسْتَهْزِئْ بِي ، فَقُلْتُ : إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ ، فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا ، اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ» .

[راجع : ٢٢١٥]

کیا تھا تو ہم کو اس مصیبت سے نجات دے دے، چنانچہ وہ پتھر تھوڑا سا اپنی جگہ سے ہٹ گیا لیکن وہ اس غار سے نکل نہ سکتے تھے۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''دوسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جو مجھے سب سے محبوب تھی۔ میں نے اس سے برے کام کی خواہش کی لیکن وہ راضی نہ ہوئی۔ ہوا یوں کہ ایک سال قحط پڑا تو وہ میرے پاس آئی۔ میں نے اس کو ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیے کہ وہ مجھے برا کام کرنے دے۔ وہ راضی ہوگئی لیکن جب مجھے اس پر قدرت حاصل ہوئی تو کہنے لگی: میں تجھے ناحق مہر توڑنے کی اجازت نہیں دیتی۔ (یہ سن کر) میں نے بھی اس بات کو گناہ خیال کیا اور اس سے الگ ہوگیا، حالانکہ وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ اور میں نے جو سونا اسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا جوئی کے لیے کیا تھا تو جس مصیبت میں ہم مبتلا ہیں اس کو دور کردے، چنانچہ وہ پتھر تھوڑا سا اپنی جگہ سے اور سرک گیا مگر وہ اس غار سے نہیں نکل سکتے تھے۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اب تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے کچھ لوگوں کو مزدوری پر لگایا تھا اور انھیں ان کی مزدوری بھی دے دی تھی، لیکن ایک شخص اپنی مزدوری لیے بغیر چلا گیا۔ میں نے اس کی رقم کو کام میں لگایا جس سے بہت سا مال حاصل ہوا، چنانچہ ایک مدت کے بعد وہ مزدور آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے بندے! مجھے میری مزدوری دے۔ میں نے اسے کہا: یہاں جتنے اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام تو دیکھ رہا ہے یہ سب کے سب تیری مزدوری کے ہیں۔ اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا: (ایسی کوئی بات نہیں) میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کر رہا۔ تب اس نے تمام چیزیں اپنے قبضے میں لے لیں اور انھیں ہانک کر

لے گیا اور اس میں سے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام محض تیری خوشنودی کے لیے کیا تھا تو یہ مصیبت ہم سے ٹال دے جس میں ہم مبتلا ہیں، چنانچہ وہ پتھر بالکل ہٹ گیا اور وہ اس غار سے باہر نکل کر چلے گئے۔''

فائدہ: ہمارے رجحان کے مطابق کسی کی امانت میں تصرف کرنے کا کسی کو حق نہیں۔ اگر کوئی تصرف کر کے نفع کماتا ہے تو وہ اصل مالک کا ہے زیادہ سے زیادہ وہ اپنی محنت کا معاوضہ ''معروف طریقے'' کے مطابق لے سکتا ہے، اگر اس مال میں کمی ہو جائے یا وہ ضائع ہو جائے تو کام میں لانے والا اس کا ضامن ہوگا کیونکہ اس نے مال غیر میں بلا اجازت تصرف کیا ہے جو اس کے لیے شرعاً جائز نہ تھا۔

(١٣) بَابُ مَنْ آجَرَ نَفْسَهُ لِيَحْمِلَ عَلَى ظَهْرِهِ، ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ، وَأَجْرِ الْحَمَّالِ

باب: 13- بار برداری سے مزدوری کمانے، پھر اسے صدقہ کرنے اور بار برداری کی اجرت کا بیان

٢٢٧٣ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ، اِنْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَإِنَّ لِبَعْضِهِمْ لَمِائَةَ أَلْفٍ، قَالَ: مَا نَرَاهُ إِلَّا نَفْسَهُ.

[2273] حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب صدقہ و خیرات کرنے کا حکم دیتے تو ہم میں سے کوئی شخص بازار جاتا اور بار برداری کر کے (بوجھ اٹھا کر) ایک مدغلہ حاصل کرتا (اور اسے صدقہ کرتا) جبکہ آج ان میں سے بعض لاکھوں میں کھیلتے ہیں۔ راویٔ حدیث (حضرت شقیق) کہتے ہیں کہ میرے خیال کے مطابق حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے ''بعض'' سے مراد خود ہی کو لیا ہے۔

(١٤) بَابُ أَجْرِ السَّمْسَرَةِ

باب: 14- دلال کی اجرت

وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَالْحَسَنُ بِأَجْرِ السِّمْسَارِ بَأْسًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ: بِعْ هٰذَا الثَّوْبَ، فَمَا زَادَ عَلَى كَذَا وَكَذَا فَهُوَ لَكَ. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: إِذَا قَالَ: بِعْهُ بِكَذَا فَمَا كَانَ مِنْ رِبْحٍ فَلَكَ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ؛ فَلَا بَأْسَ بِهِ. وَقَالَ النَّبِيُّ

امام ابن سیرین، حضرت عطاء، ابراہیم نخعی اور حسن بصری رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ دلالی کی اجرت میں کوئی قباحت نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ جاؤ یہ کپڑا اتنے میں فروخت کر دو اور اس (مقررہ قیمت) سے زیادہ جو نفع ہو وہ تمھارا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس میں بھی کوئی خرابی

ﷺ: «اَلْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ».

نہیں کہ اگر کوئی دوسرے سے کہتا ہے کہ فلاں چیز اتنے میں فروخت کر دو اور جو نفع ہو وہ تمھارا یا میرے اور تمھارے درمیان مشترک ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''مسلمان اپنی شرائط کے پابند ہیں۔''

٢٢٧٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ، قُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! مَا قَوْلُهُ: «لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ»؟ قَالَ: لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا. [راجع: ٢١٥٨]

[2274] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اس امر سے منع فرمایا ہے کہ بازار میں مال تجارت لانے والوں سے آگے بڑھ کر معاملہ طے کیا جائے۔ اور فرمایا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال نہ فروخت کرے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے دریافت کیا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے، اس کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ اس کا دلال نہ بنے۔

فائدہ: آج کل ہمارے ہاں کسی کارخانے یا فرم کا مال ایجنٹ بن کر فروخت کیا جاتا ہے، بڑے بڑے کاروبار اسی طرز پر چلتے ہیں۔ طے شدہ کمیشن پر ایسا کرنا جائز ہے۔ صارفین کے لیے اس میں آسانی ہے۔ اگر کسی نے جائیداد خریدنی یا فروخت کرنی ہو تو اسے ڈیلر حضرات کے ذریعے سے فروخت یا خریدا جا سکتا ہے، ان کا کمیشن فیصد کے حساب سے طے ہوتا ہے۔

(١٥) بَابٌ: هَلْ يُؤَاجِرُ الرَّجُلُ نَفْسَهُ مِنْ مُّشْرِكٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ؟

باب: 15- کیا کوئی شخص دارالحرب میں کسی مشرک کی مزدوری کر سکتا ہے؟

٢٢٧٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُّسْلِمٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ: حَدَّثَنَا خَبَّابٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ فَاجْتَمَعَ لِي عِنْدَهُ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ: لَا، وَاللهِ لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، فَقُلْتُ: أَمَا وَاللهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ، فَلَا، قَالَ: وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لِي ثَمَّ مَالٌ وَّوَلَدٌ فَأَقْضِيكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى:

[2275] حضرت خباب بن ارت ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں لوہار کا پیشہ کرتا تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا ایک کام کیا۔ اس کے پاس میری مزدوری جمع ہو گئی۔ میں نے اس سے اپنی اجرت کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں تمھیں کوڑی نہ دوں گا تا آنکہ تو ''محمد'' کا انکار کرے۔ (حضرت خباب کہتے ہیں) میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ کا انکار نہیں کروں گا حتیٰ کہ تو مر جائے، پھر زندہ کیا جائے۔ اس نے کہا: کیا مجھے مرنا بھی ہے اور پھر اٹھنا بھی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: پھر تو وہاں میرے

﴿أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَـٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا﴾ [مریم: ۷۷]. [راجع: ۲۰۹۱]

پاس مال بہت ہوگا اور اولاد بھی تو (وہاں) تیری مزدوری ادا کردوں گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''(اے نبی!) کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے میری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ میں مال اور اولاد دیا جاؤں گا۔''

(١٦) بَابُ مَا يُعْطِي فِي الرُّقْيَةِ عَلٰى أَحْيَاءِ الْعَرَبِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: 16- قبائل عرب پر فاتحہ پڑھ کر دم کرنے کے عوض جو کچھ دیا جائے اس کا حکم

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَحَقُّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللهِ». وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَا يَشْتَرِطُ الْمُعَلِّمُ إِلَّا أَنْ يُعْطٰى شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ. وَقَالَ الْحَكَمُ: لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا كَرِهَ أَجْرَ الْمُعَلِّمِ. وَأَعْطَى الْحَسَنُ دَرَاهِمَ عَشَرَةً. وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ بِأَجْرِ الْقَسَّامِ بَأْسًا، وَقَالَ: كَانَ يُقَالُ: اَلسُّحْتُ: اَلرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَكَانُوا يُعْطَوْنَ عَلَى الْخَرْصِ.

حضرت ابن عباس ؓ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ ''سب سے زیادہ اجرت لینے کے لائق اللہ کی کتاب ہے۔'' امام شعبی نے کہا: معلم شرط نہ کرے (کہ اسے کچھ دیا جائے) البتہ اسے جو کچھ دیا جائے اسے قبول کرلے۔ حضرت حکم کہتے ہیں: میں نے کسی سے نہیں سنا کہ اس نے معلم کی اجرت کو مکروہ خیال کیا ہو۔ حضرت حسن بصری نے دس درہم بطور اجرت ادا کیے۔ ابن سیرین نے تقسیم کرنے والے کی اجرت میں کوئی قباحت نہیں سمجھی۔ انھوں نے کہا کہ فیصلے میں رشوت لینے کو سحت کہا جاتا ہے جبکہ خرص، یعنی اندازہ لگانے والے لوگوں کو اجرت دی جاتی تھی۔

٢٢٧٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقَ نَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا عَلٰى حَيٍّ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَّا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ أَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ، فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ! إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ وَسَعَيْنَا

[2276] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے کچھ صحابہ کسی سفر پر روانہ ہوئے۔ جاتے جاتے انھوں نے عرب کے ایک قبیلے کے پاس پڑاؤ کیا اور چاہا کہ اہل قبیلہ ان کی مہمانی کریں مگر انھوں نے اس سے صاف انکار کردیا۔ اسی دوران میں اس قبیلے کے سردار کو کسی زہریلی چیز نے ڈس لیا۔ ان لوگوں نے ہر قسم کا علاج کیا مگر کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ کسی نے کہا: تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جو یہاں پڑاؤ کیے ہوئے ہیں، شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہو، چنانچہ وہ لوگ صحابۂ کرام ؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے لوگو! ہمارے

لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَّا يَنْفَعُهُ، فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِّنْكُمْ مِّنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلٰكِنْ وَاللهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا، فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَّكُمْ حَتّٰى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا، فَصَالَحُوهُمْ عَلٰى قَطِيعٍ مِّنَ الْغَنَمِ، فَانْطَلَقَ يَتْفِلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ فَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلَبَةٌ، قَالَ: فَأَوْفُوهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِقْسِمُوا، فَقَالَ الَّذِي رَقٰى: لَا تَفْعَلُوا حَتّٰى نَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا، فَقَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ: «وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟» ثُمَّ قَالَ: «قَدْ أَصَبْتُمْ، اِقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا». فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ.

سردار کو کسی زہریلی چیز نے ڈس لیا ہے اور ہم نے ہر قسم کی تدبیر کی ہے مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا، کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز (علاج) ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا: اللہ کی قسم! میں جھاڑ پھونک کرتا ہوں، لیکن واللہ! تم لوگوں سے ہم نے اپنی مہمانی کی خواہش کی تھی تو تم نے اسے مسترد کر دیا تھا، اب میں بھی تمھارے لیے جھاڑ پھونک نہیں کروں گا جب تک تم ہمارے لیے کوئی اجرت مقرر نہیں کرو گے۔ آخر انھوں نے چند بکریوں کی اجرت پر ان کو راضی کر لیا، چنانچہ (صحابہ میں سے) ایک آدمی گیا اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے لگا تو وہ شخص (ایسا صحت یاب ہوا) گویا اس کے بند کھول دیے گئے ہوں، پھر وہ اٹھ کر چلنے پھرنے لگا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسے کوئی بیماری تھی ہی نہیں۔ راوی کہتے ہیں: ان لوگوں نے ان کی مقررہ اجرت ان کے حوالے کر دی تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں کہنے لگے: اسے تقسیم کر لو لیکن دم کرنے والے نے کہا: ابھی تقسیم نہ کرو تاوقتیکہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر اس واقعے کا تذکرہ کریں اور معلوم کریں کہ آپ ﷺ اس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا: ”تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ (سورۂ فاتحہ) سے جھاڑ پھونک کی جاتی ہے؟“ پھر فرمایا: ”تم نے ٹھیک کیا۔ انھیں تقسیم کر لو، بلکہ اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔“ یہ کہہ کر نبی ﷺ مسکرا دیے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ: سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ بِهٰذَا. [انظر: ٥٠٠٧، ٥٧٣٦، ٥٧٤٩]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں: حضرت شعبہ نے کہا کہ ہم سے ابوبشر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابوالمتوکل سے یہ حدیث سنی ہے۔

فائدہ: تعلیم قرآن پر اجرت کے متعلق ہمارا رجحان یہ ہے کہ یہ جائز ہے اور اجرت قرآن پڑھنے پڑھانے کی نہیں ہوتی بلکہ اسے (معلم کو) پابند کرنے کے عوض ہوتی ہے کیونکہ یہ پابندی اسے باندھ دیتی ہے اور وہ آسانی کے ساتھ کہیں آ جا نہیں سکتا۔ اس

بنا پر اسے جو کچھ دیا جائے گا وہ اس کے کام کی اجرت نہیں بلکہ اس وقت کا معاوضہ ہے جو اس نے تعلیم قرآن کے لیے دیا ہے، اس بنا پر جہاں اس کے متعلق سخت وعید ہے اس کا محل کچھ اور ہے اور جس چیز کی اجرت مباح کی گئی ہے اس کی صورت اور ہے۔

(١٧) بَابُ ضَرِيبَةِ الْعَبْدِ وَتَعَاهُدِ ضَرَائِبِ الْإِمَاءِ

باب: 17- غلام پر ٹیکس عائد کرنا اور لونڈیوں کے ذمے واجبات کی نگرانی کرنا

٢٢٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ، وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفَ عَنْ غَلَّتِهِ أَوْ ضَرِيبَتِهِ. [راجع: ٢١٠٢]

[2277] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابوطیبہ نے نبی ﷺ کو پچھنے لگائے تو آپ نے اس کے لیے ایک یا دوصاع اناج دینے کا حکم دیا اور اس کے مالکان سے سفارش کی کہ جو ٹیکس اس پر مقرر ہے، اس میں کچھ کمی کردیں (تو وہ کم کردیا گیا)۔

(١٨) بَابُ خَرَاجِ الْحَجَّامِ

باب: 18- سینگی لگانے والے کی اجرت

٢٢٧٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ. [راجع: ١٨٣٥]

[2278] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے کو اجرت دی۔

٢٢٧٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَ كَرَاهِيَةً لَّمْ يُعْطِهِ. [راجع: ١٨٣٥]

[2279] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے پچھنا لگوایا اور حجام کو اس کی اجرت دی۔ اگر آپ حجام کی اجرت مکروہ خیال کرتے تو اسے نہ دیتے۔

٢٢٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ. [راجع: ٢١٠٢]

[2280] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ سینگی لگواتے تھے اور کسی کی مزدوری میں کمی نہیں فرماتے تھے۔

(١٩) بَابُ مَنْ كَلَّمَ مَوَالِيَ الْعَبْدِ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ

٢٢٨١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ، أَوْ مُدٍّ أَوْ مُدَّيْنِ، وَكَلَّمَ فِيهِ فَخُفِّفَ مِنْ ضَرِيبَتِهِ. [راجع: ٢١٠٢]

باب: 19- غلام کے مالکان سے اس کا یومیہ ٹیکس کم کرنے کی سفارش کرنا

[2281] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے سینگی لگانے والے غلام کو بلایا تو اس نے آپ کو پچھنے لگائے اور آپ نے اس کے لیے ایک صاع یا دو صاع یا ایک یا دو مدغلہ دینے کا حکم دیا اور اس کے معاملے کے متعلق گفتگو فرمائی تو اس کے مقررہ یومیہ ٹیکس میں کمی کر دی گئی۔

(٢٠) بَابُ كَسْبِ الْبَغِيِّ وَالْإِمَاءِ

وَكَرِهَ إِبْرَاهِيمُ أَجْرَ النَّائِحَةِ وَالْمُغَنِّيَةِ. وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا۟ فَتَيَٰتِكُمْ عَلَى ٱلْبِغَآءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا۟ عَرَضَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ مِنۢ بَعْدِ إِكْرَٰهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [النور: ٣٣]. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: فَتَيَاتِكُمْ: إِمَاءَكُمْ.

باب: 20- فاحشہ عورت اور لونڈیوں کی کمائی

حضرت ابراہیم نخعی نے بین کرنے والی اور گلوکارہ کی اجرت کو مکروہ قرار دیا ہے۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ عفت اور پاکدامنی چاہتی ہیں، محض اس لیے کہ کچھ متاع دنیا تمھیں حاصل ہو جائے اور جو انھیں مجبور کرے گا تو یقیناً اس مجبوری کے بعد اللہ بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔''

حضرت مجاہد کہتے ہیں: فَتَيَاتِكُمْ سے مراد تمھاری لونڈیاں ہیں۔

٢٢٨٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. [راجع: ٢٢٣٧]

[2282] حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی اور کاہن کی شیرینی سے منع فرمایا ہے۔

٢٢٨٣ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ،

[2283] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے لونڈیوں کی (بدکاری کی) کمائی سے منع

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ. [انظر: ٥٣٤٨]

فرمایا ہے۔

(٢١) بَابُ عَسْبِ الْفَحْلِ

باب: 21- جانور کی جفتی پر اجرت لینا

٢٢٨٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ.

[2284] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے جفتی کرانے کا معاوضہ لینے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢) بَابٌ: إِذَا اسْتَأْجَرَ أَرْضًا فَمَاتَ أَحَدُهُمَا

باب: 22- جب کوئی زمین ٹھیکے پر لے اور معاملے کا ایک فریق مر جائے

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَيْسَ لِأَهْلِهِ أَنْ يُخْرِجُوهُ إِلَى تَمَامِ الْأَجَلِ. وَقَالَ الْحَكَمُ وَالْحَسَنُ وَإِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: تُمْضَى الْإِجَارَةُ إِلَى أَجَلِهَا. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَعْطَى النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ، فَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ. وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَدَّدَ الْإِجَارَةَ بَعْدَ مَا قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ.

ابن سیرین ؒ کہتے ہیں کہ متوفی کے ورثاء کے لیے جائز نہیں کہ وہ مدت پوری ہونے سے پہلے ٹھیکے دار کو بے دخل کریں۔ حضرت حکم، امام حسن بصری اور ایاس بن معاویہ ؒ نے کہا ہے کہ مدت ختم ہونے تک اجارہ باقی رکھا جائے گا۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے خیبر کی زمین بٹائی پر دی۔ پھر یہی اجارہ نبی ﷺ کے عہد، حضرت ابوبکر ؓ کے زمانے تک بلکہ حضرت عمر ؓ کی خلافت کے ابتدائی ایام تک جاری رہا۔ اور یہ ذکر کہیں نہیں ہے کہ حضرت ابوبکر (اور حضرت عمر ؓ) نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد اس اجارے کی تجدید کی ہو۔

٢٢٨٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمَزَارِعَ كَانَتْ تُكْرَى عَلَى شَيْءٍ سَمَّاهُ نَافِعٌ لَا أَحْفَظُهُ.

[2285] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین یہودیوں کو اس شرط پر دی کہ وہ اس میں محنت کریں اور کاشت کریں اور پیداوار کا نصف حصہ انھیں ملے گا۔ حضرت ابن عمر ؓ نے بیان کیا کہ زرعی اراضی کا ایک کرایہ ٹھہرا کر کاشت کے لیے دی جاتی تھی۔ (راوی کہتا ہے کہ) کرائے کا تعین حضرت نافع نے بیان کیا

[انظر: ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۱، ۲۳۳۸، ۲۴۹۹، ۲۷۲۰، ۳۱۵۲، ۴۲۴۸]

تھا لیکن مجھے یاد نہیں رہا۔

۲۲۸٦ - وَأَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ.

[2286] حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زرعی اراضی کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: حَتّٰى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ. [انظر: ۲۳۳۲، ۲۳۴۴، ۲۷۲۲]

حضرت عبیداللہ نے اس روایت کو حضرت نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔اس میں اتنا اضافہ ہے: تا آنکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو جلاوطن کردیا۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

38 - كِتَابُ الْحَوَالَاتِ

حوالوں سے متعلق احکام ومسائل

لغوی اعتبار سے حوالات، حوالہ کی جمع ہے جو تحول سے مشتق ہے۔ اس کے معنی انتقال، یعنی پھیر دینے کے ہیں۔ فقہاء کی اصطلاح میں کسی کے قرض کو دوسرے کی طرف منتقل کر دینا حوالہ کہلاتا ہے۔ جس طرح ایک ضرورت مند آدمی کی حاجت روائی کے لیے اسلامی شریعت نے قرض لینے کی اجازت دی ہے اور جس طرح مقروض کے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لیے اس نے کفالت کا طریقہ بتایا ہے، اسی طرح قرض میں پھنسے ہوئے آدمی کے لیے آسانی کی ایک اور صورت پیدا کی ہے جسے حوالہ کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے آسودہ حال افراد کو حکم دیا ہے کہ اگر کوئی اپنے قرض کی ذمہ داری اس پر ڈالے تو اسے قبول کر لینی چاہیے۔ حوالے کے لیے ضروری ہے کہ جس کو رقم دلانا ہے اور جس سے دلانا ہے، دونوں کو خبر ہو اور دونوں اس پر راضی ہوں، اگر ان میں سے کسی کو خبر نہ ہو تو پھر حوالہ صحیح نہیں ہوگا۔ بہر حال حوالے کے ذریعے سے مقروض کو اپنے معاشی حالات درست کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ روزمرہ کی ضروریات کے علاوہ غیر ملکی تجارتوں میں تبادلہ زر اور تبادلہ جنس دونوں میں حوالے سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ آج کل رقم کی ادائیگی کا طریقہ منی آرڈر، چیک، ڈرافٹ اور ہنڈی وغیرہ ہے۔ وہ بھی حوالے کی صورتیں ہیں۔ اس سلسلے میں چند ضروری اصطلاحات کی وضاحت حسب ذیل ہے:

① صاحب دین، یعنی قرض خواہ کو محتال یا محال لہ کہا جاتا ہے۔ ② جس پر قرض ہو اور وہ اپنے ذمے کی رقم دوسرے کے ذمے ڈالنا چاہتا ہو اسے محیل یا مدیون کہتے ہیں۔ ③ جس شخص نے مقروض کی رقم اپنے ذمے لی ہے، اسے محتال علیہ یا محال علیہ کہا جاتا ہے۔ ④ وہ رقم جس کا حوالہ کیا گیا ہے اسے محتال بہ محال بہ کہتے ہیں۔

(١) بَابُ الْحَوَالَةِ، وَهَلْ يَرْجِعُ فِي الْحَوَالَةِ؟

باب: 1- کسی دوسرے کی طرف اپنا قرض منتقل کرنا، نیز کیا حوالے میں رجوع کر سکتا ہے؟

وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ: إِذَا كَانَ يَوْمَ أَحَالَ

امام حسن بصری اور حضرت قتادہ نے کہا ہے کہ جس نے

عَلَيْهِ مَلِيًّا جَازَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَتَخَارَجُ الشَّرِيكَانِ وَأَهْلُ الْمِيرَاثِ فَيَأْخُذُ هٰذَا عَيْنًا وَّهٰذَا دَيْنًا، فَإِنْ تَوِيَ لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلٰى صَاحِبِهِ.

حوالہ کیا اگر محال علیہ اس دن مال دار تھا تو حوالہ جائز ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: دو شریک یا وراثت پانے والے اس طرح تقسیم کر سکتے ہیں کہ ایک نقد سرمایہ لے لے اور دوسرا قرض قبول کر لے۔ اس صورت میں اگر کسی ایک کا مال ضائع ہو گیا تو وہ اپنے ساتھی کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔

وضاحت: اس کا مفہوم یہ ہے کہ دو آدمی ایک کاروبار میں شریک ہیں یا ایک آدمی فوت ہو جاتا ہے اور اس کے دو وارث ہیں۔ متوفی اور شرکاء کا کچھ قرض لوگوں کے ذمے ہے اور کچھ نقدی کی صورت میں ہے، اب شرکاء اور وارثان میں سے ایک قابلِ وصول قرض رکھ لیتا ہے، دوسرا نقدی لے لیتا ہے تو اس کے بعد کسی کا حصہ ڈوب جانے کی صورت میں دوسرے شریک یا وارث سے کچھ نہیں لے سکتا۔

٢٢٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ». [انظر: ٢٢٨٨، ٢٤٠٠]

[2287] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مال دار کا (اپنا قرض ادا کرنے میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی کو مال دار کے حوالے کیا جائے تو وہ حوالہ قبول کر لے۔''

(٢) بَابٌ: إِنْ أَحَالَ دَيْنَ الْمَيِّتِ عَلٰى رَجُلٍ جَازَ وَإِذَا أَحَالَ عَلٰى مَلِيٍّ فَلَيْسَ لَهُ رَدٌّ

باب: 2- اگر میت کے قرض کا حوالہ کسی زندہ شخص پر کیا جائے تو جائز ہے، نیز جب کوئی اپنا قرض کسی مال دار کے حوالے کرے تو اسے مسترد نہیں کرنا چاہیے

٢٢٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَمَنْ أُتْبِعَ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ». [راجع: ٢٢٨٧]

[2288] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مال دار کا (قرض کو ادا کرنے میں) تاخیر کرنا ظلم ہے، پھر اگر تم میں سے کسی کو مال دار پر حوالہ دیا جائے تو چاہیے کہ قبول کرے۔''

(٣) بَابٌ: إِذَا أَحَالَ دَيْنَ الْمَيِّتِ عَلٰى رَجُلٍ جَازَ

باب: 3- میت پر جو قرض ہے اس کا حوالہ کسی (زندہ) شخص پر کرنا جائز ہے

٢٢٨٩ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَالَ: «هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟» قَالُوا: لَا، فَصَلّٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرٰى فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: «هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟» قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟» قَالُوا: ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ، فَصَلّٰى عَلَيْهَا، ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: «هَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟» قَالُوا: ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ، قَالَ: «صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ»! فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللهِ! وَعَلَيَّ دَيْنُهُ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ. [انظر: ٢٢٩٥]

[2289] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا اس پر کوئی قرض ہے؟'' لوگوں نے کہا: کوئی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے کچھ مال چھوڑا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: نہیں، تو آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر ایک اور جنازہ لایا گیا تو لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس پر نماز جنازہ پڑھیں۔ آپ نے فرمایا: ''آیا اس کے ذمے قرض ہے؟'' بتایا گیا: ہاں، (یہ قرض دار ہے۔) آپ نے پوچھا: ''اس نے کچھ مال چھوڑا ہے؟'' لوگوں نے کہا: ہاں، تین دینار۔ آپ نے اس پر بھی نماز جنازہ پڑھی۔ پھر تیسرا جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے؟'' انھوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا اس پر قرض ہے؟'' انھوں نے کہا: تین دینار۔ آپ نے فرمایا: ''تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود پڑھ لو۔'' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس پر نماز جنازہ پڑھیں۔ میں اس کا قرض اپنے ذمے لیتا ہوں۔ تب آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

39 - كِتَابُ الْكَفَالَةِ

کفالت سے متعلق احکام و مسائل

کفالت کے لغوی معنی ''ملانے اور چمٹانے'' کے ہیں اور فقہاء کی اصطلاح میں ''کسی مال یا قرض کی ادائیگی یا کسی شخص کو بروقت حاضر کر دینے کی ذمہ داری قبول کرنے کو ''کفالت'' کہا جاتا ہے۔'' اسی طرح اگر کسی نے بے سہارا آدمی کے اخراجات کی کوئی ذمہ داری اٹھا لی تو اسے ''کفیل'' کہتے ہیں۔ کفالت کا دوسرا نام ضمان ہے، اس لیے کہ کفالت میں ضمانت کا ہونا ضروری ہے۔

کفالت کا طریقہ یہ ہے کہ ذمہ داری لینے والا، حق دار سے کہے کہ آپ کی جو رقم یا جو مال فلاں کے ذمے ہے میں اس کا ضامن ہوں یا فلاں مجرم کا میں ذمہ دار ہوں۔ اب اگر قرض دار اپنا قرض بروقت ادا نہیں کرتا تو ادائیگی کی ذمہ داری کفیل پر ہوگی۔ جس طرح مال کی ادائیگی یا شخص کی حاضری کی کفالت صحیح ہے، اسی طرح کسی چیز کے نقل و حمل کی کفالت بھی صحیح ہے۔ سامان کی نقل و حرکت اسی ضمن میں آتی ہے، نیز جس طرح زندہ کے قرض کی کفالت صحیح ہے اسی طرح مردہ کی طرف سے بھی قرض وغیرہ کی کفالت لی جا سکتی ہے۔

(١) بَابُ الْكَفَالَةِ فِي الْقَرْضِ، وَالدُّيُونِ بِالْأَبْدَانِ وَغَيْرِهَا

باب: 1- قرضوں کے متعلق شخصی اور مالی ضمانت

٢٢٩٠ - وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ ابْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا، فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَأَخَذَ حَمْزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كُفَلَاءَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى عُمَرَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ

[2290] حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں زکاۃ کا تحصیل دار بنا کر بھیجا۔ وہاں ایک آدمی نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کر لیا تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے زانی مرد سے ضمانت لی اور خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے پہلے سو

فَصَدَّقَهُمْ وَعَذَرَهُم بِالْجَهَالَةِ .

کوڑے مار چکے تھے۔ اس آدمی نے لوگوں کے الزام کی تصدیق کی اور جرم قبول کیا تھا لیکن جہالت کا عذر پیش کیا تھا۔

وَقَالَ جَرِيرٌ وَالْأَشْعَثُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمُرْتَدِّينَ : اِسْتَتِبْهُمْ وَكَفِّلْهُمْ فَتَابُوا وَكَفَلَهُمْ عَشَائِرُهُمْ . وَقَالَ حَمَّادٌ : إِذَا تَكَفَّلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ . وَقَالَ الْحَكَمُ : يَضْمَنُ .

حضرت جریر اور اشعث نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرتدین کے متعلق کہا کہ ان سے توبہ کرائیں اور ضمانت لیں (کہ دوبارہ مرتد نہیں ہوں گے)، چنانچہ انھوں نے توبہ کی اور ان کے کنبے والوں نے ان کی ضمانت دی۔ حضرت حماد نے کہا: جس شخص نے کسی شخص (کو حاضر کرنے) کی ضمانت اٹھائی ہو، اگر وہ مر جائے تو ضامن پر کچھ تاوان نہیں ہوگا جبکہ حضرت حکم نے کہا ہے کہ وہ ذمہ دار ہوگا۔

٢٢٩١ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ: «سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُّسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَالَ: ائْتِنِي بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ، فَقَالَ: كَفٰى بِاللهِ شَهِيدًا قَالَ: فَأْتِنِي بِالْكَفِيلِ قَالَ: كَفٰى بِاللهِ كَفِيلًا . قَالَ: صَدَقْتَ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى، فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَّرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِي أَجَّلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا، فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَّصَحِيفَةً مِّنْهُ إِلٰى صَاحِبِهِ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ أَتٰى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلَنِي كَفِيلًا فَقُلْتُ: كَفٰى بِاللهِ كَفِيلًا فَرَضِيَ بِكَ، وَسَأَلَنِي شَهِيدًا فَقُلْتُ: كَفٰى بِاللهِ شَهِيدًا فَرَضِيَ بِذٰلِكَ، وَإِنِّي جَهَدْتُّ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ

[2291] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا جس نے بنی اسرائیل کے کسی دوسرے شخص سے ایک ہزار دینار قرض مانگا تو اس نے کہا کہ گواہوں کو لاؤ تاکہ یہ خطیر رقم ان کے سامنے دوں۔ قرض مانگنے والے نے کہا: اللہ کی شہادت کافی ہے۔ اس نے کہا: اچھا کوئی ضامن لاؤ تو قرض لینے والے نے کہا: اللہ کی ضمانت کافی ہے۔ اس نے کہا: تو نے سچی بات کہی ہے، چنانچہ اس نے ایک متعین مدت کے لیے ایک ہزار دینار بطور قرض اس کے حوالے کر دیے۔ پھر جس نے قرض لیا تھا اس نے سمندر کا سفر کیا اور اپنا کام پورا کر کے کوئی جہاز تلاش کرتا رہا جس پر سوار ہو کر متعین وقت پر قرض خواہ کے پاس پہنچ جائے لیکن کوئی جہاز نہ ملا۔ آخر اس نے ایک لکڑی لے کر اسے کھوکھلا کیا، پھر ایک ہزار دینار اور قرض خواہ کے نام ایک خط لکھ کر اس میں رکھ دیا۔ اس کے بعد لکڑی کو اوپر سے بند کر کے سمندر پر آیا اور کہنے لگا: یااللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ہزار دینار قرض لیے تھے، اس نے مجھ سے ضمانت مانگی تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ

أَقْدِرْ، وَإِنِّي أَسْتَوْدِعُكَهَا، فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَهُوَ فِي ذٰلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلٰى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ، فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا، فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ، ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتٰى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ، فَقَالَ: وَاللهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ قَالَ: هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: أُخْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ، قَالَ: فَإِنَّ اللهَ قَدْ أَدّٰى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَ [فِي] الْخَشَبَةِ وَانْصَرِفْ بِالْأَلْفِ الدِّينَارِ رَاشِدًا». [راجع: ١٤٩٨]

کی ضمانت کافی ہے، چنانچہ وہ تجھ سے راضی ہوگیا اور اس نے مجھ سے گواہ بھی مانگے تھے، تو میں نے کہا تھا: اللہ گواہ کافی ہے۔ وہ تیری گواہی پر بھی راضی ہوگیا تھا۔ میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی جہاز مل جائے تا کہ میں اس کا قرض وعدے کے مطابق ادا کردوں لیکن کوئی جہاز نہ مل سکا۔ اب میں یہ مال تیرے سپرد کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی یہاں تک وہ سمندر میں ڈوب گئی اور وہ خود واپس چلا آیا اور اس مدت میں سواری تلاش کرتا رہا تا کہ اپنے شہر جائے۔ دوسری طرف وہ شخص جس نے قرض دیا تھا باہر نکلا تا کہ دیکھے شاید کوئی جہاز آئے اور اس کا مال لائے۔ اتنے میں اسے ایک لکڑی دکھائی دی جس میں مال تھا۔ وہ اسے گھر میں جلانے کے لیے لے آیا۔ جب اسے پھاڑا تو اس میں اپنا مال اور خط پایا۔ پھر وہ شخص بھی آ پہنچا جس نے قرض لیا تھا اور ایک ہزار دینار پیش کر کے معذرت کرنے لگا کہ اللہ کی قسم! میں برابر جہاز کی تلاش میں رہا تا کہ تمھارا قرض ادا کردوں مگر جس جہاز میں اب آیا ہوں، اس سے پہلے کوئی جہاز نہ پاسکا۔ قرض خواہ نے پوچھا: کیا تو نے اس سے پہلے میرے پاس کچھ بھیجا تھا؟ مقروض نے کہا: میں تمھیں بتا رہا ہوں کہ میں جس جہاز میں آیا ہوں اس سے پہلے مجھے کوئی جہاز نہیں ملا۔ قرض خواہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تیری اس امانت کو مجھے پہنچا دیا جو تو نے لکڑی میں بھیجی تھی، چنانچہ اب تو ہزار دینار لے کر بخوشی واپس چلا جا۔

(٢) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ﴾

باب:2- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جن لوگوں سے تم نے قسم اٹھا کر عہد کیا تو ان کو ان کا حصہ دو'' کا بیان

٢٢٩٢ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ،

[2292] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ''اور ہم نے ہر ایک کے لیے موالی ٹھہرائے ہیں۔'' اس میں موالی

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ﴾ قَالَ: وَرَثَةً (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) قَالَ: كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَرَّثَ الْمُهَاجِرُ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ﴾ نَسَخَتْ، ثُمَّ قَالَ: (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) إِلَّا النَّصْرَ وَالرِّفَادَةَ وَالنَّصِيحَةَ، وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ وَيُوصَى لَهُ.

[انظر: ٤٥٨٠، ٦٧٤٧]

سے مراد وارث ہیں اور ''جن سے تم نے قسم اٹھا کر پیمان باندھا'' اس کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ مہاجرین جب مدینہ طیبہ آئے تو نبی ﷺ نے ان میں اور انصار میں بھائی چارہ کرا دیا، چنانچہ مہاجر، نبی ﷺ کے کرائے ہوئے اس مواخات کے سبب انصاری کا ترکہ پاتا اور اس کے رشتہ داروں کو کچھ نہ ملتا۔ اور جب یہ آیت ''ہم نے ہر ایک کے موالی ٹھہرائے ہیں'' نازل ہوئی تو اس سے مذکورہ اجازت، ''اور جن لوگوں سے تم نے قسم اٹھا کر عہد و پیمان کیا انھیں ان کا حصہ دو'' منسوخ ہوگئی۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اب (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) کی رو سے صرف مدد، معاونت اور خیر خواہی کی گنجائش باقی رہی اور وراثت میں حصہ پانے کا حق جاتا رہا، البتہ ان کے لیے وصیت کی جا سکتی ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے جس آیت کو باب کے طور پر پیش کیا ہے اس میں وارد لفظ ﴿عَاقَدَتْ﴾ کو دو طرح سے پڑھا گیا ہے۔ عاصم، حمزہ اور کسائی کی قراءت ﴿عَقَدَتْ﴾ ہے جو ہمارے ہاں معروف ہے اور دیگر اسے ﴿عَاقَدَتْ﴾ پڑھتے ہیں، تاہم دونوں کے معنی میں کوئی فرق نہیں۔[1]

٢٢٩٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ.

[راجع: ٢٠٤٩]

[2293] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے ان میں اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ میں بھائی چارہ کرا دیا۔

٢٢٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ؟» فَقَالَ: قَدْ حَالَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْأَنْصَارِ فِي دَارِي.

[2294] حضرت عاصم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا آپ کو یہ بات پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں عقد حلف کی کوئی حیثیت نہیں ہے؟'' تو انھوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش اور انصار میں عہد و پیمان میرے اپنے گھر

1. إرشاد الساري: 263/5.

[انظر: ٦٠٨٣، ٧٣٤٠]

میں کرایا تھا۔

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ معاہدہ نیک مقاصد اور نصرت حق کے لیے اب بھی ہو سکتا ہے۔ البتہ جاہلیت کے اطوار کہ تیرا خون ہمارا خون، جس سے تم لڑو گے اس سے ہم لڑیں گے وغیرہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ اس میں حق اور ناحق کی تمیز نہیں ہوتی تھی بلکہ ان کے ہاں معاہدات کی بنیاد قبائلی عصبیت پر ہوتی تھی۔

(٣) بَابُ مَنْ تَكَفَّلَ عَنْ مَيِّتٍ دَيْنًا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ

باب:3- جو شخص میت کے قرض کی ضمانت دے تو وہ اس سے رجوع نہیں کر سکتا

وَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ.

امام حسن بصری نے بھی یہی فرمایا ہے۔

٢٢٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ: «هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟» فَقَالُوا: لَا، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرٰى فَقَالَ: «هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «فَصَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ»، قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُولَ اللهِ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ. [راجع: ٢٢٨٩]

[2295] حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا اس پر قرض ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر ایک اور جنازہ لایا گیا تو آپ نے پوچھا: ''کیا اس پر قرض ہے؟'' لوگوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔'' حضرت ابوقتادہ ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اس کا قرض اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ تب آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

٢٢٩٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادٰى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا، فَحَثَا لِي حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ وَّقَالَ: خُذْ مِثْلَيْهَا. [انظر:

[2296] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا: اگر بحرین کا خراج آیا تو میں تجھے اس طرح (دونوں لپ بھر کر) دوں گا لیکن بحرین کا خراج آنے سے پہلے ہی نبی ﷺ وفات پا گئے۔ جب بحرین کا خراج آیا تو حضرت ابوبکر ؓ نے منادی کرائی کہ نبی ﷺ نے جس سے کوئی وعدہ کیا ہو یا اس کا آپ پر قرض ہو تو وہ ہمارے پاس آئے، چنانچہ میں آپ کے پاس گیا اور عرض کیا: نبی ﷺ نے مجھے اتنا اتنا دینے کا وعدہ کیا تھا تو انھوں نے مجھے لپ بھر روپے دیے۔ میں نے انھیں گنا تو پانچ سو تھے۔ انھوں نے فرمایا: اس سے دوگنا

[٢٥٩٨، ٢٦٨٣، ٣١٣٧، ٣١٦٤، ٤٣٨٣]

(مزید) لے لو۔

(٤) بَابُ جِوَارِ أَبِي بَكْرٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَقْدِهِ

باب: 4- رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (ایک مشرک کا) پناہ دینا اور اس کے ساتھ آپ کا عہد کرنا

٢٢٩٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ. وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُّهَاجِرًا قِبَلَ الْحَبَشَةِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي، قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ: إِنَّ مِثْلَكَ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ، فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، وَأَنَا لَكَ جَارٌ فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبِلَادِكَ، فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَرَجَعَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَطَافَ فِي أَشْرَافِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَّا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ،

[2297] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ (ام المومنین) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالا اپنے والدین کو اسی دین اسلام پر پایا اور ہم پر کوئی دن نہیں گزرتا تھا مگر رسول اللہ ﷺ صبح و شام دونوں وقت ہمارے ہاں تشریف لاتے تھے۔ جب مسلمانوں کا ابتلا بہت شدید ہوگیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے نکلے یہاں تک کہ جب وہ ''برک غماد'' پہنچے تو انھیں ابن دغنہ ملا جو قارہ قبیلے کا سردار تھا۔ اس نے پوچھا: اے ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی زمین میں گھوم پھر کر اس کی عبادت کرتا رہوں۔ ابن دغنہ نے کہا: تم جیسا کوئی شخص نہ نکلتا ہے اور نہ ہی نکالا جاتا ہے کیونکہ تم غریبوں کی اعانت کرتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو، لوگوں کا بار (بوجھ) اٹھاتے ہو، مہمانوں کو کھانا کھلاتے ہو اور حق پر ثابت رہنے کی وجہ سے کسی پر آنے والے مسائل و مشکلات میں ان کی مدد کرتے ہو۔ آؤ میں تمھیں پناہ دیتا ہوں۔ گھر واپس چلے آؤ اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کرو، چنانچہ ابن دغنہ وہاں سے روانہ ہوا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس آ گیا۔ اس کے بعد ابن دغنہ گھوم پھر کر کفار قریش کے سرداروں سے ملا اور ان سے کہنے لگا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا انسان نہ خود نکل سکتا ہے اور نہ ہی اسے نکالا جا سکتا ہے۔ کیا تم ایسے شخص کو یہاں سے نکلنے پر مجبور کرتے

أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ؟ فَأَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَآمَنُوا أَبَا بَكْرٍ وَّقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ: مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَلْيُصَلِّ، وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ، وَلَا يُؤْذِينَا بِذٰلِكَ، وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ فَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَّفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا، قَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ، فَطَفِقَ أَبُو بَكْرٍ يَّعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِالصَّلَاةِ، وَلَا الْقِرَاءَةِ فِي غَيْرِ دَارِهِ، ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَبَرَزَ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَّجُلًا بَكَّاءً لَّا يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِينَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ أَشْرَافُ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ: إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ عَلٰى أَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَإِنَّهُ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَأَعْلَنَ الصَّلَاةَ وَالْقِرَاءَةَ، وَقَدْ خَشِينَا أَنْ يَّفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا فَأْتِهِ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَّقْتَصِرَ عَلٰى أَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ، وَإِنْ أَبٰى إِلَّا أَنْ يُّعْلِنَ ذٰلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَّرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا كَرِهْنَا أَنْ نُّخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَقَدْتُّ لَكَ عَلَيْهِ، فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ، وَإِمَّا أَنْ تَرُدَّ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي

ہو جو بے بس لوگوں کے لیے کمائی کرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، عاجز اور مجبور لوگوں کا بوجھ اٹھاتا ہے، مہمانوں کو کھانا کھلاتا ہے اور حق پر ثابت قدم رہنے والے پر آنے والی مشکلات میں اس کی مدد کرتا ہے؟ چنانچہ قریش نے ابن دغنہ کی پناہ کو مان لیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امان دے دی لیکن ابن دغنہ سے انھوں نے کہا کہ آپ انھیں خبردار کردیں کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں، نماز پڑھیں اور جو چاہیں قراءت کریں مگر ہمیں اذیت نہ دیں اور نہ اس کا اعلان ہی کریں کیونکہ ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ ہمارے بچوں اور عورتوں کو فتنہ میں مبتلا کردیں گے۔ ابن دغنہ نے یہ سب کچھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہہ دیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں عبادت کرنے لگے اور علانیہ اپنے گھر کے سوا کسی دوسری جگہ نماز اور قرآن پڑھنا چھوڑ دیا۔ پھر انھیں خیال آیا تو انھوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی اور باہر نکل کر وہاں نماز پڑھنا شروع کردی۔ وہ جب وہاں قرآن پڑھتے تو ان کے پاس مشرکین کے بچوں اور عورتوں کا ہجوم ہوجاتا۔ وہ تعجب کرتے اور انھیں غور سے دیکھتے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بہت رونے والے انسان تھے۔ وہ جب قرآن پڑھتے تو اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ سکتے تھے، اس چیز نے مشرکین کے سرداروں کو گھبراہٹ میں ڈال دیا تو انھوں نے ابن دغنہ کو پیغام بھیجا۔ وہ آیا تو انھوں نے اس سے کہا: ہم نے ابوبکر کو اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں لیکن انھوں نے اس سے آگے ایک اور قدم بڑھا لیا ہے اور اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے، اس میں علانیہ طور پر نماز پڑھنے اور قرآن کی تلاوت کرنے لگے ہیں۔ ہمیں خطرہ ہے کہ وہ اس طرح ہمارے بچوں اور عورتوں کو فتنے میں مبتلا کردیں گے۔

رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللهِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، رَأَيْتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ» وَهُمَا الْحَرَّتَانِ، فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ ذَكَرَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَى رِسْلِكَ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي»، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَلْ تَرْجُو ذٰلِكَ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. [راجع: ٤٧٦]

تم ان کے پاس جاؤ اگر وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے پر قناعت کریں تو ٹھیک ہے اور اگر وہ اس پر راضی نہیں اور علانیہ عبادت کرنا چاہتے ہیں تو ان سے کہہ دو کہ وہ تمھیں تمھارا عہد (اور ذمہ) واپس کر دیں کیونکہ ہمیں تمھاری امان توڑنا اچھا معلوم نہیں ہوتا اور نہ ہمیں ابوبکر کا اس طرح علانیہ عبادت کرنا ہی گوارا ہے۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ ابن دغنہ حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا: آپ جانتے ہیں کہ جس شرط پر میں نے آپ کا ذمہ لیا تھا یا تو آپ اسی شرط پر قائم رہیں بصورت دیگر میرا ذمہ میرے حوالے کر دیں کیونکہ یہ بات مجھے قطعاً گوارا نہیں کہ اہل عرب کے ہاں اس بات کا چرچا ہو کہ میں نے ایک شخص کا ذمہ لیا تھا جس کو توڑ دیا گیا۔ حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: میں تیرا ذمہ تیرے حوالے کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی پناہ پر راضی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت مکہ ہی میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تمھاری ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے۔ میں نے دو پتھریلے میدانوں کے درمیان کھجور کے درختوں پر مشتمل کلر والی زمین دیکھی ہے۔'' جب مسلمانوں نے رسول اللہ کی یہ بات سنی تو جن لوگوں (مسلمانوں) نے ہجرت کرنی چاہی وہ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کر گئے اور بعض لوگ (صحابۂ کرام ؓ) جو ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے وہ بھی مدینہ کی طرف لوٹ آئے۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے بھی ہجرت کی تیاری شروع کر دی تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''ابھی ذرا ٹھہرو (جلدی نہ کرو) کیونکہ امید ہے کہ مجھے بھی ہجرت کی اجازت مل جائے گی۔'' حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! کیا آپ بھی ہجرت کے امیدوار ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' تو حضرت ابوبکر ؓ آپ کے ساتھ ہجرت

کرنے کے لیے رک گئے، چنانچہ انھوں نے دو اونٹنیاں اس سفر کے لیے خاص طور پر رکھیں اور چار مہینے تک انھیں کیکر کے پتے بطور چارہ کھلاتے رہے۔

فائدہ: اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جب کسی مومن کو ظالم سے خطرہ ہو تو وہ ایسے شخص کی پناہ حاصل کرسکتا ہے جو اس کی حفاظت کرے اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو اور جو شخص عزیمت کو اختیار کرتے ہوئے صرف اللہ پر توکل کرتا ہے اور کسی کا سہارا تلاش نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرتا ہے اور اسے لوگوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑتا۔

(٥) بَابُ الدَّيْنِ

باب:5-قرض کا بیان

٢٢٩٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ: «هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا؟» فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدَيْنِهِ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ: «صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ». فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ: «أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ». [انظر: ٢٣٩٨، ٢٣٩٩، ٤٧٨١، ٥٣٧١، ٦٧٣١، ٦٧٤٥، ٦٧٦٣]

[2298] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی میت لائی جاتی جس پر قرض ہوتا تو آپ پوچھتے: ''کیا اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ مال چھوڑا ہے؟'' اگر بیان کیا جاتا کہ اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جس سے قرض کی ادائیگی ہوسکتی ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھ دیتے ورنہ مسلمانوں سے کہہ دیتے: ''تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔'' جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوحات کے دروازے کھول دیے تو آپ نے فرمایا: ''میں اہل ایمان پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں، لہٰذا جو کوئی مومن فوت ہوجائے اور وہ قرض چھوڑ جائے تو اس کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی اور جو مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

40 - كِتَابُ الْوَكَالَةِ

وکالت سے متعلق احکام ومسائل

وکالت کے لغوی معنی نگرانی، حفاظت اور سپرد کرنے کے ہیں، اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ''وکیل'' بھی ہے کیونکہ وہ ہمارے تمام کاموں کا نگران اور محافظ ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں ''کسی آدمی کا دوسرے کو اپنا کام سپرد کرنا وکالت کہلاتا ہے۔'' آدمی کو زندگی میں بے شمار ایسے کاموں سے واسطہ پڑتا ہے جن کو وہ خود انجام نہیں دیتا یا نہیں دے سکتا۔ جو کام انسان خود کر لیتا ہے یا کر سکتا ہے اسے دوسروں سے بھی کرا سکتا ہے۔ شریعت میں اس کی اجازت ہے اور اسی کو وکالت کہتے ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ دوسرا آدمی اس کام کو بجالانے کی استعداد ولیاقت رکھتا ہو۔ اس کے متعلق چند ایک اصطلاحات حسب ذیل ہیں۔

وکالت کا لفظ ہماری زبان میں عام طور پر اس پیشے پر بولا جاتا ہے جس کے ذریعے سے حق کو ناحق اور سچ کو جھوٹ بتایا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے سے قاتلوں، ڈاکوؤں اور رہزنوں کو چھڑایا جاتا ہے۔ اور وکیل اس شخص کو کہتے ہیں جو غیر اسلامی قانون کے ذریعے سے لوگوں کے جھوٹے سچے مقدمات کی پیروی اور نمائندگی کرے۔ یہی وجہ ہے کہ جرائم میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور جرائم پیشہ لوگ شرفاء کی عزتوں سے کھیلتے نظر آتے ہیں۔ شریعت میں اس قسم کا پیشہ اختیار کرنے کی ممانعت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا﴾ ''آپ کو بددیانت لوگوں کی حمایت میں جھگڑا نہیں کرنا چاہیے۔''[1]

(١) [بَابٌ]: وَكَالَةُ الشَّرِيكِ الشَّرِيكَ فِي الْقِسْمَةِ وَغَيْرِهَا

باب: 1- تقسیم اور دوسرے کاموں میں ایک شریک کا دوسرے شریک کے لیے وکیل بننا

وَقَدْ أَشْرَكَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيًّا فِي هَدْيِهِ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِقِسْمَتِهَا.

نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (پہلے) اپنی قربانی میں شریک کیا پھر انھیں ان کی تقسیم پر مامور کیا۔

٢٢٩٩ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ

[2299] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں:

1 النساء 4:105.

أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَّيْلٰى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نُحِرَتْ وَبِجُلُودِهَا. [راجع: ١٧٠٧]

رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں قربانی کے ان اونٹوں کی جھولیں اور کھالیں صدقہ کردوں جنھیں نحر (ذبح) کیا گیا تھا۔

٢٣٠٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَّقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهِ، فَبَقِيَ عَتُودٌ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «ضَحِّ بِهِ أَنْتَ». [انظر: ٢٥٠٠، ٥٥٤٧، ٥٥٥٥]

[2300] حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں بکریاں دیں تا کہ وہ آپ کے صحابۂ کرام میں تقسیم کردیں۔ تقسیم کے بعد بکری کا ایک بچہ باقی رہ گیا۔ انھوں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس کی تم قربانی کرلو۔''

(٢) بَابٌ: إِذَا وَكَّلَ الْمُسْلِمُ حَرْبِيًّا فِي دَارِ الْحَرْبِ أَوْ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ جَازَ

باب: 2- جب مسلمان کسی حربی کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل مقرر کرے تو جائز ہے

وضاحت: امام بخاری ؒ کا مقصد ہے کہ جس ملک کے ساتھ آپ عملاً حالت جنگ میں ہیں وہاں کے حربی، یعنی باشندے کو کسی کام کے لیے اپنا وکیل مقرر کیا جا سکتا ہے، اسی طرح وہاں کا کوئی شخص بھی کسی مسلمان کو اپنے معاملات کے لیے وکیل بنا سکتا ہے۔

٢٣٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كِتَابًا بِأَنْ يَّحْفَظَنِي فِي صَاغِيَتِي بِمَكَّةَ، وَأَحْفَظَهُ فِي صَاغِيَتِهِ بِالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا ذَكَرْتُ: الرَّحْمٰنَ، قَالَ: لَا أَعْرِفُ: الرَّحْمٰنَ، كَاتِبْنِي بِاسْمِكَ الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَكَاتَبْتُهُ: عَبْدُ عَمْرٍو، فَلَمَّا كَانَ فِي يَوْمِ بَدْرٍ خَرَجْتُ إِلٰى جَبَلٍ لِّأُحْرِزَهُ حِينَ نَامَ النَّاسُ، فَأَبْصَرَهُ بِلَالٌ فَخَرَجَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مَجْلِسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ،

[2301] حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے امیہ بن خلف سے ایک تحریری معاہدہ کیا کہ وہ مکہ میں میرے حقوق کی حفاظت کرے میں مدینہ میں اس کے حقوق کی نگہداشت کروں گا۔ تحریر کرتے وقت جب ''الرحمٰن'' کا ذکر آیا تو وہ کہنے لگا کہ میں ''الرحمٰن'' کو نہیں جانتا۔ تم اپنا نام وہی لکھو جو زمانۂ جاہلیت میں تمھارا رہا ہے، چنانچہ میں نے عبد عمرو لکھ دیا۔ جب بدر کی لڑائی کا دن تھا تو اس وقت جب تمام لوگ سو گئے تو میں ایک پہاڑ کی طرف نکلا تا کہ امیہ کو حفاظت میں لے لوں۔ (اس دوران) حضرت بلال ؓ نے اسے دیکھ لیا، وہ نکلے اور انصار کی ایک مجلس میں پہنچے اور کہا: یہ امیہ بن خلف موجود ہے۔ اگر امیہ نجات پا گیا تو میری خیر نہیں۔ ان کے ساتھ انصار کا ایک

لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ، فَخَرَجَ مَعَهُ فَرِيقٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي آثَارِنَا، فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَلْحَقُونَا خَلَّفْتُ لَهُمُ ابْنَهُ لِأَشْغَلَهُمْ، فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَبَوْا حَتَّى يَتْبَعُونَا، وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا، فَلَمَّا أَدْرَكُونَا قُلْتُ لَهُ: اُبْرُكْ، فَبَرَكَ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ نَفْسِي لِأَمْنَعَهُ فَتَجَلَّلُوهُ بِالسُّيُوفِ مِنْ تَحْتِي [حَتَّى] قَتَلُوهُ، وَأَصَابَ أَحَدُهُمْ رِجْلِي بِسَيْفِهِ. وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يُرِينَا ذٰلِكَ الْأَثَرَ فِي ظَهْرِ قَدَمِهِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: سَمِعَ يُوسُفُ صَالِحًا وَّإِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ. [انظر: ٣٩٧١]

گروہ ہمارے تعاقب میں نکل کھڑا ہوا۔ جب مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ وہ ہمیں پالیں گے تو میں نے اس کا بیٹا ان کے لیے چھوڑ دیا تاکہ وہ ذرا اس کے ساتھ الجھے رہیں، چنانچہ لوگوں نے اسے قتل کر دیا، پھر وہ نہ رکے اور ہمارے پیچھے چلے آئے۔ امیہ بھاری بھرکم آدمی تھا۔ جب وہ ہم تک پہنچ گئے تو میں نے امیہ سے کہا: بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گیا تو میں نے خود کو اس پر ڈال دیا تاکہ اسے حملے سے بچاؤں لیکن لوگوں نے نیچے سے اس کو تلواروں سے ڈھانپ لیا حتیٰ کہ اسے قتل کر دیا۔ ان میں سے ایک کی تلوار میرے پاؤں کو لگ گئی۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ اپنے پاؤں کے اوپر زخم کا نشان ہمیں دکھاتے بھی تھے۔

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) نے کہا کہ یوسف نے صالح سے اور ابراہیم نے اپنے باپ سے سنا ہے۔

(٣) بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الصَّرْفِ وَالْمِيزَانِ

باب: 3- کرنسی کے تبادلے اور ماپ تول میں کسی کو وکیل بنانا

وَقَدْ وَكَّلَ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ فِي الصَّرْفِ.

حضرت عمر اور ابن عمر ؓ نے سونے چاندی کے مبادلے میں وکیل مقرر کیا تھا۔

٢٣٠٢، ٢٣٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُمْ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ: «أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا؟» فَقَالَ: إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ: «لَا تَفْعَلْ، بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ

[2303,2302] حضرت ابوسعید خدری ؓ اور حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر کا عامل بنایا تو وہ وہاں سے عمدہ کھجوریں لے کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں؟“ اس نے کہا: (نہیں بلکہ) ہم ان کھجوروں کا ایک صاع، دو صاع کے عوض اور دو صاع تین صاع کے عوض لیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسا مت کرو، بلکہ اچھی اور ردی کھجوریں دراہم کے عوض فروخت کرو، پھر دراہم کے عوض عمدہ کھجوریں خریدو۔“ نیز آپ نے

بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا»، وَقَالَ فِي الْمِيزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ. [راجع: ٢٢٠١، ٢٢٠٢]

وزن (سے فروخت ہونے والی اشیاء) کے متعلق بھی اسی طرح فرمایا۔

(٤) بَابٌ: إِذَا أَبْصَرَ الرَّاعِي أَوِ الْوَكِيلُ شَاةً تَمُوتُ أَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ ذَبَحَ أَوْ أَصْلَحَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادَ

باب: 4- جب چرواہا یا وکیل کسی بکری کو مرتا دیکھے تو اسے ذبح کردے یا کسی چیز کو خراب ہوتا دیکھے تو اسے درست کردے

٢٣٠٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ: أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُّحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ، فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَّنَا بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَقَالَ لَهُمْ: لَا تَأْكُلُوا حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَوْ أُرْسِلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَنْ يَّسْأَلُهُ، وَأَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَاكَ أَوْ أَرْسَلَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَيُعْجِبُنِي أَنَّهَا أَمَةٌ وَّأَنَّهَا ذَبَحَتْ.

[2304] حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس بکریوں کا ایک ریوڑ تھا جو سلع پہاڑ پر چرتی تھیں۔ ہماری لونڈی نے ایک بکری کو مرتے دیکھا تو اس نے ایک پتھر توڑا اور اس سے بکری کو ذبح کر دیا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے کھاؤ نہیں تا آنکہ میں خود رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھ لوں یا نبی ﷺ کے پاس کسی آدمی کو بھیجوں جو آپ سے اس کے متعلق دریافت کرے۔ چنانچہ انھوں نے خود نبی ﷺ سے دریافت کیا یا کسی آدمی کو بھیجا تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ وہ اسے کھا سکتے ہیں۔ (راویٔ حدیث) عبیداللہ نے کہا: مجھے حیرت ہوئی کہ وہ لونڈی تھی اور اس نے بکری ذبح کر دی۔

تَابَعَهُ عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ. [انظر: ٥٥٠١، ٥٥٠٢، ٥٥٠٤]

(اس روایت کو) عبیداللہ سے بیان کرنے میں عبدہ نے (سلیمان بن معتمر کی) متابعت کی ہے۔

(٥) بَابٌ: وَكَالَةُ الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ جَائِزَةٌ

باب: 5- موجود اور غیر حاضر دونوں کو وکیل بنانا جائز ہے

وَكَتَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو إِلٰى قَهْرَمَانِهِ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهُ أَنْ يُّزَكِّيَ عَنْ أَهْلِهِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے اپنے منشی کو لکھا جبکہ وہ غائب تھا کہ وہ ان کے چھوٹے بڑے اہل خانہ کی طرف سے فطرانہ ادا کردے۔

٢٣٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

[2305] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ جَمَلٌ سِنٌّ مِّنَ الْإِبِلِ، فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ: «أَعْطُوهُ»، فَطَلَبُوا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا، فَقَالَ: «أَعْطُوهُ»، فَقَالَ: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللهُ بِكَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً». [انظر: ٢٣٠٦، ٢٣٩٠، ٢٣٩٢، ٢٣٩٣، ٢٤٠١، ٢٦٠٦، ٢٦٠٩]

نے کہا کہ نبی ﷺ کے ذمے ایک شخص کا ایک خاص عمر کا اونٹ قرض تھا۔ وہ تقاضا کرنے آیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے اونٹ دے دو۔'' صحابۂ کرام نے اس عمر کا اونٹ تلاش کیا لیکن نہ مل سکا اور اس کے اونٹ سے بڑا اونٹ پایا تو آپ نے فرمایا: ''وہی اس کو دے دو۔'' اس شخص نے کہا: آپ نے میرا حق پورا پورا دے دیا ہے، اللہ تعالیٰ بھی آپ کو پورا بدلہ دے۔ نبی نے فرمایا: ''تم میں سے اچھا شخص وہ ہے جو ادائیگی کرنے میں بہتر ہو۔''

(٦) بَابُ الْوَكَالَةِ فِي قَضَاءِ الدُّيُونِ

باب:6-قرضوں کی ادائیگی کے لیے کسی کو وکیل بنانا

٢٣٠٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا»، ثُمَّ قَالَ: «أَعْطُوهُ سِنًّا مِّثْلَ سِنِّهِ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِلَّا أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ، فَقَالَ: «أَعْطُوهُ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً». [راجع: ٢٣٠٥]

[2306] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص قرض کی ادائیگی کا تقاضا کرتے ہوئے آیا اور اس سلسلے میں اس نے کچھ سخت لہجہ اختیار کیا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے چاہا کہ اسے دبوچ لیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو، اسے نظر انداز کر دو کیونکہ حق دار کو اس انداز سے بات چیت کرنے کا حق حاصل ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اس کو اس کے اونٹ جیسا اونٹ دے دو۔'' صحابۂ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارے ہاں اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ موجود ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہی دے دو۔ تم میں سے اچھے وہی لوگ ہیں جو واجبات خوبی کے ساتھ ادا کریں۔''

(٧) بَابٌ: إِذَا وَهَبَ شَيْئًا لِّوَكِيلٍ أَوْ شَفِيعِ قَوْمٍ جَازَ

باب:7-آدمی جب کسی قوم کے سفارشی یا وکیل کو کچھ دے تو جائز ہے

لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِينَ سَأَلُوهُ الْمَغَانِمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نَصِيبِي لَكُمْ».

وفد ہوازن نے جب غنائم کی واپسی کا سوال کیا تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرا جو حصہ ہے وہ میں تمھیں دیتا ہوں۔''

٢٣٠٧، ٢٣٠٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ:

[2308,2307] حضرت مروان بن حکم رحمہ اللہ اور حضرت

حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: وَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ، فَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ»، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ قَدْ جَاؤُنَا تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ بِذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ»، فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ لَّمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعُوا إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ»، فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا. [الحديث: ۲۳۰۷، انظر: ۲۵۳۹، ۲۵۸٤، ۲٦۰۷، ۳۱۳۱، ٤۳۱۸، ۷۱۷٦]، [الحديث: ۲۳۰۸، انظر: ۲۵٤۰، ۲۵۸۳، ۲٦۰۸، ۳۱۳۲، ٤۳۱۹، ۷۱۷۷]

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ جب وفد ہوازن مسلمان ہوکر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور انھوں نے مطالبہ کیا کہ ان کے قیدی اور اموال انھیں واپس کردیے جائیں تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر ان سے فرمایا: ''سچ بات کہنا مجھے پسند ہے۔ تم دو باتوں میں سے ایک کا انتخاب کرلو: قیدی واپس لے لو یا اپنے مال کو اختیار کرلو۔ میں نے ان کے بارے میں خاصا توقف کیا تھا۔'' واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب طائف سے لوٹے تو دس راتوں سے زیادہ ان کا انتظار کیا۔ جب انھیں یقین ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ ان کو صرف ایک چیز واپس کریں گے تو انھوں نے کہا: ہم اپنے قیدی واپس لینے کو اختیار کرتے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ مسلمانوں سے خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے پہلے اللہ تعالیٰ کے شایان شان تعریف بیان کی، پھر فرمایا: امابعد! تمھارے یہ بھائی تائب ہوکر تمھارے پاس آئے ہیں اور میری رائے یہ ہے کہ ان کے قیدی انھیں واپس کردیے جائیں۔ تم میں سے جو شخص خوش دلی سے اس کو پسند کرے تو قیدی واپس کردے اور جو کوئی یہ پسند کرتا ہو کہ اس کا حصہ باقی رہے، تاآنکہ جو اول مال غنیمت آئے ہم اس میں سے اسے معاوضہ دیں تو وہ بھی قیدی واپس کردے۔'' چنانچہ سب مسلمانوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خاطر خوشی سے ان کو قیدی واپس کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیں معلوم نہیں ہورہا کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی۔ واپس چلے جاؤ، تمھارے فیصلے سے تمھارے سردار ہمیں آگاہ کریں۔'' وہ سب لوگ واپس چلے گئے۔ ان کے سرداروں نے ان سے گفتگو کی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو آگاہ

کیا کہ وہ خوش ہیں اور انھوں نے قیدی واپس کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

(٨) بَابٌ: إِذَا وَكَّلَ رَجُلٌ رَجُلًا أَنْ يُعْطِيَ شَيْئًا وَّلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ يُعْطِي فَأَعْطَى عَلَى مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ

باب: 8- جب آدمی کسی کو وکیل بنائے کہ وہ کوئی چیز دے دے لیکن یہ وضاحت نہ کرے کہ کتنی دے تو وہ لوگوں کے دستور کے مطابق دے

٢٣٠٩ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَّغَيْرِهِ - يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَّلَمْ يُبَلِّغْهُ كُلُّهُ - رَجُلٌ مِّنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ ثَفَالٍ إِنَّمَا هُوَ فِي آخِرِ الْقَوْمِ، فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» قُلْتُ: جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: «مَا لَكَ؟» قُلْتُ: إِنِّي عَلَى جَمَلٍ ثَفَالٍ، قَالَ: «أَمَعَكَ قَضِيبٌ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «أَعْطِنِيهِ»، فَأَعْطَيْتُهُ فَضَرَبَهُ فَزَجَرَهُ، فَكَانَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِنْ أَوَّلِ الْقَوْمِ، قَالَ: «بِعْنِيهِ»، : بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «بَلْ بِعْنِيهِ، قَدْ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ»، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَذْتُ أَرْتَحِلُ، قَالَ: «أَيْنَ تُرِيدُ؟» قُلْتُ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا، قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟» قُلْتُ: إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْكِحَ امْرَأَةً قَدْ جَرَّبَتْ خَلَا مِنْهَا، قَالَ: «فَذٰلِكَ»، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ: «يَا بِلَالُ اقْضِهِ وَزِدْهُ»، فَأَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ وَزَادَهُ قِيرَاطًا. قَالَ جَابِرٌ:

[2309] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ چونکہ میں ایک سست رفتار اونٹ پر سوار تھا جو سب لوگوں سے بالکل پیچھے تھا، اس لیے نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے تو فرمایا: ”یہ کون ہے؟“ میں نے عرض کیا: جابر بن عبداللہ ہوں۔ آپ نے پوچھا: ”کیا ماجرا ہے؟“ میں نے عرض کیا: میں ایک سست رفتار اونٹ پر سوار ہوں۔ آپ نے پوچھا: ”تمھارے پاس کوئی چھڑی ہے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”وہ مجھے دو۔“ میں نے آپ کو چھڑی دی تو آپ نے اونٹ کو رسید کی اور ڈانٹا۔ اب وہ تمام لوگوں سے آگے پہنچ گیا۔ آپ نے فرمایا: ”یہ اونٹ مجھے بیچ دو۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ آپ ہی کا ہوا۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ اسے میرے ہاتھ بیچ دو۔ میں نے اسے چار دینار میں خرید لیا، نیز تمھیں اجازت ہوگی کہ مدینہ طیبہ تک تم اس پر سوار ہوکر جاؤ۔“ جب ہم مدینہ طیبہ کے قریب آئے تو میں نے الگ راہ لی۔ آپ نے فرمایا: ”کہاں کا ارادہ ہے؟“ عرض کیا: میں نے ایک بیوہ سے شادی کی ہے جس کا شوہر فوت ہوگیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”کسی نوخیز سے شادی کیوں نہیں کی، وہ تمھاری خوش طبعی کا ذریعہ ہوتی اور تم اسے خوش کرتے؟“ میں نے عرض کیا: میرا باپ فوت ہوگیا ہے پس ماندگاں میں چند بیٹیاں ہیں، میں نے چاہا کہ ایسی

لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمْ يَكُنِ الْقِيرَاطُ يُفَارِقُ قِرَابَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ. [راجع: ٤٤٣]

عورت سے شادی کروں جس کا شوہر فوت ہوگیا ہو اور وہ خود تجربہ کار ہو۔ آپ نے فرمایا: ''یہی چاہیے تھا۔'' جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے بلال! ان (جابر) کو پیسے دو اور کچھ زیادہ دو۔'' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے چار دینار دیے اور ایک قیراط زیادہ دیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا زیادہ عنایت کردہ قیراط ہمیشہ میرے پاس رہتا تھا، چنانچہ وہ اس قیراط کو اپنے بٹوے میں ہمیشہ ساتھ رکھتے تھے۔

(٩) بَابُ وَكَالَةِ الْمَرْأَةِ الْإِمَامَ فِي النِّكَاحِ

باب: 9- کسی عورت کا حاکم وقت کو نکاح میں وکیل بنانا

٢٣١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا، قَالَ: «قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [انظر: ٥٠٢٩، ٥٠٣٠، ٥٠٨٧، ٥١٢١، ٥١٢٦، ٥١٣٢، ٥١٣٥، ٥١٤١، ٥١٤٩، ٥١٥٠، ٥٨٧١، ٧٤١٧]

[2310] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں خود کو آپ کے لیے ہبہ کرتی ہوں۔ ایک شخص بولا: اللہ کے رسول! آپ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں نے اس قرآن کے بدلے جو تجھے یاد ہے اس کا نکاح تجھ سے کر دیا۔''

(١٠) بَابٌ: إِذَا وَكَّلَ رَجُلًا فَتَرَكَ الْوَكِيلُ شَيْئًا فَأَجَازَهُ الْمُوَكِّلُ فَهُوَ جَائِزٌ، وَإِنْ أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى جَازَ

باب: 10- جب ایک شخص نے کسی کو وکیل مقرر کیا، وکیل نے کسی چیز کو چھوڑ دیا اور مؤکل نے اس کی اجازت دے دی تو جائز ہے۔ اسی طرح اگر وکیل متعین مدت تک قرض دے تو وہ بھی جائز ہے

٢٣١١ - وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللهِ

[2311] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فطرانے کی نگہداشت کا وکیل بنایا۔ میرے پاس ایک شخص آیا اور لپ بھر بھر کر اناج

ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ وَّعَلَيَّ عِيَالٌ وَّلِيَ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ، قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: «أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ»، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «إِنَّهُ سَيَعُودُ»، فَرَصَدْتُّهُ، فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ، لَا أَعُودُ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: «أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ»، فَرَصَدْتُّهُ الثَّالِثَةَ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ، قَالَ: دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُكَ اللهُ بِهَا، قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ: ﴿ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ﴾ [البقرة ٢٥٥] حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ، فَإِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟»

اٹھانے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: اللہ کی قسم! میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے حضور پیش کروں گا۔ اس نے کہا: میں محتاج ہوں۔ مجھ پر عیال داری کا بوجھ ہے اور مجھے شدید ضرورت تھی۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا: تب میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ! رات تمھارے قیدی کا کیا ماجرا ہوا؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس نے اپنی ضرورت مندی بیان کی اور عیال داری کی شکایت کی تو مجھے اس پر ترس آ گیا اور اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا: ''آگاہ رہو! اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا۔'' رسول اللہ ﷺ کے ارشاد: ''وہ ضرور آئے گا۔'' کے پیش نظر مجھے یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا، اس لیے میں اس کی گھات میں رہا، چنانچہ وہ آیا اور غلے سے لپ بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اس بار تو میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دے۔ میں انتہائی محتاج ہوں اور مجھ پر بال بچوں کا بوجھ ہے۔ میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔ مجھے اس پر ترس آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوہریرہ! تمھارے قیدی کا کیا ماجرا ہوا؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس نے اپنی شدید ضرورت کو بیان کیا اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے اس پر رحم آیا، اس لیے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار رہو! اس نے جھوٹ بولا ہے۔ وہ پھر آئے گا۔'' چنانچہ میں اس بار اس کی گھات میں رہا۔ جب وہ آیا اور لپ بھر بھر کر اناج اٹھانے لگا تو میں نے اسے پکڑ کر کہا: اب تو میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا۔ یہ آخری بار ہے۔ تین بار تو یہ حرکت کر چکا ہے۔ تو کہتا ہے نہیں آؤں گا، پھر آ جاتا ہے۔ اس نے کہا:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُنِي اللهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: «مَا هِيَ؟» قُلْتُ: قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ: ﴿ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ﴾ وَقَالَ لِي: لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ، وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَّا أَبَا هُرَيْرَةَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «ذَاكَ شَيْطَانٌ».

[انظر: ٣٢٧٥، ٥٠١٠]

مجھے چھوڑ دو۔ میں تجھے چند کلمات بتاتا ہوں جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ تمھیں نفع دے گا۔ میں نے کہا: وہ کیا ہیں؟ تو اس نے کہا: جب تم اپنے بستر پر سونے کے لیے آؤ تو آیت الکرسی ﴿اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ......﴾ شروع سے لے کر آخر آیت تک پڑھ لیا کرو۔ ایسا کرو گے تو اللہ کی طرف سے ایک نگران تمھاری حفاظت کرے گا اور صبح تک شیطان تمھارے قریب نہیں آئے گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گزشتہ رات تمھارے قیدی نے کیا کیا؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس نے مجھے کہا کہ وہ مجھے چند کلمات بتائے گا جن کے ذریعے سے اللہ مجھے نفع دے گا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے پوچھا: ''وہ کلمات کیا ہیں؟'' میں نے عرض کیا: اس نے مجھ سے کہا کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو آیت الکرسی ﴿اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ......﴾ شروع سے آخر تک پڑھو۔ یہ کام کرنے سے اللہ کی طرف سے تمھارے لیے ایک نگران مقرر ہو جائے گا جو تمھاری حفاظت کرے گا اور صبح تک شیطان بھی تمھارے پاس نہیں بھٹکے گا۔ حضرات صحابۂ کرام کار ہائے خیر کے بڑے حریص تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سنو! اس نے بات تو سچی کی ہے لیکن خود وہ جھوٹا ہے۔ اے ابو ہریرہ! تم جانتے ہو کہ جس سے تم تین راتوں سے باتیں کرتے رہے ہو وہ کون ہے؟'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نہیں جانتا تو آپ نے فرمایا: ''وہ شیطان تھا۔''

(١١) بَابٌ: إِذَا بَاعَ الْوَكِيلُ شَيْئًا فَاسِدًا فَبَيْعُهُ مَرْدُودٌ

باب: 11- اگر وکیل فاسد چیز کی خرید و فروخت کرے تو اس کی بیع مسترد ہوگی

٢٣١٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[2312] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

صَالِحٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ - هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ - عَنْ يَحْيٰى قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «مِنْ أَيْنَ هٰذَا؟» قَالَ بِلَالٌ: كَانَ عِنْدِي تَمْرٌ رَدِيءٌ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ: «أَوَّهْ أَوَّهْ، عَيْنُ الرِّبَا، عَيْنُ الرِّبَا، لَا تَفْعَلْ، وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ».

انھوں نے کہا کہ حضرت بلال ؓ نبی ﷺ کی خدمت میں برنی کھجور لے کر آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہاں سے لائے ہو؟'' حضرت بلال ؓ نے عرض کیا: میرے پاس ہلکی قسم کی کھجوریں تھیں تو میں نے ان میں سے دو صاع ایک صاع کے عوض فروخت کیے ہیں تاکہ نبی ﷺ کو یہ (برنی) کھجوریں کھلائیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اوہ اوہ! یہ تو خالص سود ہے۔ یہ تو سراسر سود ہے۔ ایسا مت کرو۔ اگر تم اس طرح خریدنا ہی چاہو تو اپنی کھجور فروخت کرو، پھر اس کی قیمت سے یہ اچھی کھجور خرید لو۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر وکیل نے کوئی بیع فاسد کر ڈالی ہے تو یہ نافذ نہیں ہوگی بلکہ اسے مسترد کرتے ہوئے سودا واپس کرنا ہوگا۔[1] نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ سود حرام ہے اور اسے کسی صورت میں لینا جائز نہیں اگرچہ وہ کسی وجہ سے ہمارے اکاؤنٹ میں جمع ہی کیوں نہ ہو۔

(١٢) بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْوَقْفِ وَنَفَقَتِهِ وَأَنْ يُطْعِمَ صَدِيقًا لَهُ وَيَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ

باب:12- وقف (کے مال) میں وکالت اور وکیل کا خرچہ، نیز وکیل کا اپنے دوست کو کھلانا اور خود بھی دستور کے مطابق کھانا

٢٣١٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، قَالَ فِي صَدَقَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَيْسَ عَلَى الْوَلِيِّ جُنَاحٌ أَنْ يَأْكُلَ وَيُؤْكِلَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا. فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ يَلِي صَدَقَةَ عُمَرَ، يُهْدِي لِنَاسٍ مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ. [انظر: ٢٧٣٧، ٢٧٦٤، ٢٧٧٢، ٢٧٧٣، ٢٧٧٧]

[2313] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عمر ؓ کے صدقے کے متعلق کہا: متولی پر کوئی اعتراض نہیں کہ ضرورت کے مطابق کھائے یا کسی دوست کو کھلائے، البتہ مال جمع کرنے میں نہ لگا رہے۔ حضرت ابن عمر ؓ حضرت عمر ؓ کے صدقے کے متولی تھے، وہ مکہ مکرمہ سے آنے والے مہمانوں کو اس سے ہدیہ بھی دیتے تھے۔

(١٣) بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْحُدُودِ

باب:13- حدود کے نفاذ میں وکیل بنانا

1 فتح الباري: 617/4.

٢٣١٤، ٢٣١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا».

[الحديث: ٢٣١٤، انظر: ٢٦٤٩، ٢٦٩٦، ٢٧٢٥، ٦٦٣٤، ٦٨٢٨، ٦٨٣١، ٦٨٣٦، ٦٨٤٣، ٦٨٦٠، ٧١٩٤، ٧٢٥٩، ٧٢٧٩]، [الحديث: ٢٣١٥، انظر: ٢٦٩٥، ٢٧٢٤، ٦٦٣٣، ٦٨٢٧، ٦٨٣٣، ٦٨٣٥، ٦٨٤٢، ٦٨٥٩، ٧١٩٣، ٧٢٥٨، ٧٢٦٠، ٧٢٧٨]

[2315,2314] حضرت زید بن خالد اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اے انیس! تم اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ، اگر وہ زنا کا اعتراف کرے تو اسے رجم کر دو۔“

٢٣١٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ أَوِ ابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَّضْرِبُوهُ، قَالَ: فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ، فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ. [انظر: ٦٧٧٤، ٦٧٧٥]

[2316] حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت نعیمان یا ابن نعیمان رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں لایا گیا کہ اس نے شراب پی رکھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے گھر کے اندر جو موجود تھے انھیں حکم دیا کہ وہ اسے ماریں۔ (حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنھوں نے اسے مارا، چنانچہ ہم نے اسے جوتوں اور کھجور کی شاخوں (چھڑیوں) سے مارا تھا۔

(١٤) بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْبُدْنِ وَتَعَاهُدِهَا

باب: 14- قربانی کے اونٹوں اور ان کی نگرانی کرنے میں وکالت کرنا

٢٣١٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْءٌ أَحَلَّهُ

[2317] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار میں نے اپنے ہاتھوں سے تیار کیے: پھر رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنے ہاتھوں سے ان کے گلے میں ڈالا۔ اس کے بعد آپ نے میرے والد گرامی (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ انھیں مکہ مکرمہ روانہ کیا لیکن رسول اللہ ﷺ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کی تھی تا آنکہ ان

اللهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ. [راجع: ١٦٩٦]

قربانیوں کو ذبح کر دیا گیا۔

(١٥) بَابٌ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِوَكِيلِهِ: ضَعْهُ حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ، وَقَالَ الْوَكِيلُ: قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ

٢٣١٨ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا، وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بِيرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَن تَنَالُوا۟ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۟ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران: ٩٢] قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: ﴿لَن تَنَالُوا۟ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۟ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران: ٩٢] وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بِيرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ حَيْثُ شِئْتَ، فَقَالَ: «بَخٍ، ذٰلِكَ مَالٌ رَّائِحٌ، ذٰلِكَ مَالٌ رَّائِحٌ، قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا وَأَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ»، قَالَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ.

باب: 15- اگر کسی نے اپنے وکیل سے کہا کہ جہاں تم مناسب سمجھو اسے خرچ کرو، اس کے جواب میں وکیل نے کہا: میں نے آپ کی بات سن لی ہے

[2318] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت ابوطلحہ ؓ مدینہ طیبہ کے انصار میں سے سب سے زیادہ مال دار تھے۔ اور ان کے نزدیک ان کا بہترین مال ان کا باغ بیرحاء تھا۔ اور وہ مسجد نبوی کے بالکل سامنے واقع تھا۔ رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے جایا کرتے اور اس کا شیریں پانی نوش فرماتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ ''تم بھلائی ہرگز نہیں حاصل کر سکتے حتی کہ اپنی محبوب چیز خرچ کرو۔'' تو ابوطلحہ ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ ''تم پوری نیکی ہرگز نہیں حاصل کر سکتے جب تک اپنا پسندیدہ مال خرچ نہ کرو۔'' اور میرا محبوب ترین مال یہ باغ بیرحاء ہے تو وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ میں اللہ کے ہاں اس کی نیکی اور ثواب کا امیدوار ہوں۔ اللہ کے رسول! آپ جہاں چاہیں اسے خرچ کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت خوب! یہ مال تو چلا جانے والا ہے، یہ مال تو چلا جانے والا ہے۔ بہرحال اس کے متعلق جو تم نے کہا اسے میں نے سن لیا ہے، تاہم میری رائے ہے کہ تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کرو۔'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں ایسا ہی کروں گا۔ پھر حضرت ابوطلحہ ؓ نے اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچا

کے بیٹوں میں اسے تقسیم کر دیا۔

تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ عَنْ مَّالِكٍ، وَّقَالَ رَوْحٌ عَنْ مَّالِكٍ: «رَابِحٌ». [راجع: ١٤٦١]

اسماعیل نے مالک سے روایت کرنے میں یحییٰ بن یحییٰ کی متابعت کی ہے۔ اور (راویٔ حدیث) روح نے امام مالک سے (''رائح'' کے بجائے، لفظ) ''رابح'' بیان کیا ہے۔ (اس کے معنی ہیں کہ یہ مال تو بہت نفع بخش ہے۔)

(١٦) بَابُ وَكَالَةِ الْأَمِينِ فِي الْخِزَانَةِ وَنَحْوِهَا

باب: 16- خزانہ وغیرہ میں کسی امانت دار کو وکیل بنانا

٢٣١٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْخَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِقُ - وَرُبَّمَا قَالَ: اَلَّذِي يُعْطِي - مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُّوَفَّرًا، طَيِّبًا نَّفْسُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ». [راجع: ١٤٣٨]

[2319] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''امانت دار خزانچی جو چیز جس پر خرچ کرنے یا دینے کا حکم دیا جائے وہ خوشی سے بلاکم وکاست اس اس کے حوالے کر دے تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہوگا۔''

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

41 - كِتَابُ الْحَرْثِ وَالْمُزَارَعَةِ

کھیتی باڑی اور بٹائی سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ إِذَا أُكِلَ مِنْهُ.

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ۝ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ ٱلزَّٰرِعُونَ ۝ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَٰهُ حُطَٰمًا﴾ [الواقعة: ٦٣-٦٥].

٢٣٢٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ».

وَقَالَ مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا أَبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٦٠١٢]

باب: 1- کاشتکاری اور شجر کاری کی فضیلت جبکہ اس سے کھایا جائے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم جو کچھ کاشت کرتے ہو اس پر غور تو کرو، کیا تم اسے اگاتے ہو یا ہم اسے پروان چڑھانے والے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اسے ریزہ ریزہ کر کے رکھ دیں۔''

[2320] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان شجر کاری یا کاشتکاری کرتا ہے، پھر اس میں سے کوئی پرندہ، انسان یا حیوان کھاتا ہے تو اسے صدقہ و خیرات کا ثواب ملتا ہے۔''

اور مسلم (بن ابراہیم) نے کہا کہ ہم سے ابان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہم سے قتادہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہم سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان فرمایا۔

(٢) بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنْ عَوَاقِبِ الِاشْتِغَالِ بِآلَةِ الزَّرْعِ أَوْ مُجَاوَزَةِ الْحَدِّ الَّذِي أُمِرَ بِهِ

باب: 2- زرعی آلات (کھیتی باڑی) میں بہت مصروف رہنے اور جائز حدود سے تجاوز کرنے کے برے انجام کا بیان

٢٣٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ [الْحِمْصِيُّ]: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: - وَرَأَى سِكَّةً وَّشَيْئًا مِّنْ آلَةِ الْحَرْثِ، فَقَالَ: - سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الذُّلَّ». قَالَ مُحَمَّدٌ: وَاسْمُ أَبِي أُمَامَةَ: صُدَيُّ بْنُ عَجْلَانَ.

[2321] حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے ہل کا پھل اور کھیتی کے کچھ دوسرے آلات دیکھے تو کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''یہ زرعی آلات جس قوم کے گھر میں گھس آتے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں ذلت و رسوائی سے دوچار کر دیتا ہے۔''

محمد (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: حضرت ابو امامہ کا نام صدی بن عجلان ہے۔

فائدہ: حدیث میں مذکورہ ذلت و رسوائی اس بنا پر ہوگی کہ جب انسان دن رات کھیتی باڑی میں لگا رہے گا، جہاد اور اس کے لوازمات سے غافل ہو جائے گا تو دشمن کا غالب آجانا یقینی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جب تم بیع عینہ کرنے لگو گے، بیلوں کی دمیں پکڑ لو گے، کھیتی باڑی ہی میں مگن ہو جاؤ گے اور جہاد کو نظر انداز کر دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا، پھر اس ذلت کو تم سے اس وقت تک دور نہیں کرے گا جب تک تم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ۔''[1] الغرض ترک جہاد اور کھیتی باڑی میں مصروفیت سے دشمن غالب ہوگا اور انھیں اپنا محکوم بنالے گا جو محض ذلت و رسوائی ہے، اس لیے کھیتی باڑی اور اس طرح کی دوسری چیزوں میں حد سے زیادہ دلچسپی اور مصروفیت مناسب نہیں، اس کے مفاسد و خطرات سے انسان کو اجتناب کرنا چاہیے۔

(٣) بَابُ اقْتِنَاءِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ

باب: 3- کھیت کی حفاظت کے لیے کتا رکھنا

٢٣٢٢ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ، إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ». قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَأَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِلَّا كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ صَيْدٍ». وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ».

[انظر: ٣٣٢٤]

[2322] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے زراعت اور مویشیوں کے نگہبان کتے کے علاوہ کوئی کتا رکھا تو اس کے عمل سے روزانہ ایک قیراط اجر کم ہوتا رہے گا۔'' ابن سیرین اور ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، اور وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''سوائے اس کتے کے جو بکریوں یا کھیتی یا شکار کے لیے ہو۔'' ابو حازم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، اور وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''شکار یا ریوڑ کا کتا مستثنیٰ ہے۔''

1 السنن الكبرى للبيهقي: 316/5.

٢٣٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ: أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ - رَجُلٌ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ». قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: إِيْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ. [انظر: ٣٣٢٥]

[2323] حضرت سفیان بن ابو زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جو قبیلۂ ازدشنوءہ سے ہیں اور انھیں نبی ﷺ کی صحبت حاصل ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''جس نے کتا پالا جو کھیتی اور ریوڑ کے لیے نہ ہو تو اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط ثواب کم ہوتا رہتا ہے۔'' (راویٔ حدیث سائب بن یزید کہتے ہیں کہ) میں نے (ان سے) کہا: واقعی تم نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ تو انھوں نے کہا: جی ہاں، مجھے اس مسجد کے رب کی قسم!

فائدہ: قیراط سے کیا مراد ہے؟ اس کی صحیح مقدار تو اللہ ہی جانتا ہے، البتہ ایک تصور دلایا گیا ہے کہ ایسا کام کرنے سے ثواب میں اتنی کمی ہو جائے گی۔

(٤) بَابُ اسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَةِ

باب: 4- گائے، بیل کو کھیتی کے لیے استعمال کرنا

٢٣٢٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوفٍ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى بَقَرَةٍ الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا، خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ، - قَالَ: - آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ. وَأَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِي فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ: مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ؟ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ - قَالَ: - آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ». قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ. [انظر: ٣٤٧١، ٣٦٦٣، ٣٦٩٠]

[2324] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کوئی شخص ایک بیل پر سوار ہو کر جا رہا تھا تو بیل نے متوجہ ہو کر کہا کہ میں اس (سواری) کے لیے نہیں بلکہ کھیتی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی یقین رکھتے ہیں، نیز آپ نے فرمایا: ایک بھیڑیا بکری لے گیا تو چرواہا اس کے پیچھے بھاگا تو بھیڑیے نے کہا کہ جس دن (مدینہ میں) درندے ہی درندے ہوں گے تو اس دن بکریوں کا محافظ کون ہوگا؟ اس دن تو میرے علاوہ کوئی ان کا نگران نہیں ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی اس پر یقین رکھتے ہیں۔'' (راویٔ حدیث) حضرت ابوسلمہ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) بیان کرتے ہیں کہ اس دن یہ دونوں حضرات مجلس میں موجود نہیں تھے۔

(٥) بَابٌ: إِذَا قَالَ: اكْفِنِي مَؤُونَةَ النَّخْلِ وَغَيْرِهِ وَتُشْرِكُنِي فِي الثَّمَرِ

باب: 5- جب کوئی دوسرے سے کہے کہ تو نخلستان وغیرہ میں محنت کر اور مجھے اس کی پیداوار سے حصہ دے (ہم دونوں اس میں شریک ہیں، تو ایسا کرنا جائز ہے)

٢٣٢٥ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اِقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ، قَالَ: «لَا»، فَقَالُوا: تَكْفُونَا الْمَؤُونَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ، قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا.

[انظر: ٢٧١٩، ٣٧٨٢]

[2325] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ انصار نے نبی ﷺ سے عرض کیا: آپ نخلستان کو ہمارے اور ہمارے (مہاجر) بھائیوں کے درمیان تقسیم کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ''ایسا نہیں ہوسکتا۔'' اس پر انصار نے مہاجرین سے کہا: آپ لوگ ہمارے نخلستان کی دیکھ بھال اپنے ذمے لیں تو ہم آپ کو پیداوار میں شریک کر لیں گے۔ مہاجرین نے کہا: ہم نے سنا اور قبول کیا۔ (ہمیں یہ قبول ہے۔)

(٦) بَابُ قَطْعِ الشَّجَرِ وَالنَّخْلِ

باب: 6- درختوں اور کھجوروں کا کاٹنا

وَقَالَ أَنَسٌ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حکم دیا تو کھجور کے درخت کاٹ دیے گئے۔

٢٣٢٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ، وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ، وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ:

لَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

[انظر: ٣٠٢١، ٤٠٣١، ٤٠٣٢، ٤٨٨٤]

[2326] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے بنونضیر کی کھجوروں کو جلانے اور کاٹنے کا حکم دیا۔ جس باغ کے درخت کاٹے گئے تھے اس کا نام ''بویرہ'' تھا۔ اس کے متعلق حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک شعر کہا ہے: بنی لؤی کے سرداروں کے لیے آسان ہوگیا تھا کیونکہ بویرہ نامی باغ میں آگ شعلے پھینک رہی تھی۔

(٧) بَابٌ:

باب: 7- بلاعنوان

٢٣٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا

[2327] حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ: سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مُزْدَرَعًا، كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسَمًّى لِّسَيِّدِ الْأَرْضِ، قَالَ: فَمِمَّا يُصَابُ ذٰلِكَ وَتَسْلَمُ الْأَرْضُ، وَمِمَّا يُصَابُ الْأَرْضُ وَيَسْلَمُ ذٰلِكَ، فَنُهِينَا، فَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ.

انھوں نے فرمایا کہ تمام اہل مدینہ سے ہمارے کھیت زیادہ تھے اور ہم زمین کو بایں شرط بٹائی پر دیا کرتے تھے کہ زمین کے ایک خاص حصے کی پیداوار مالک زمین کی ہوگی، چنانچہ کبھی ایسا ہوتا کہ کھیت کے اس معین حصے پر آفت آ جاتی اور باقی زمین کی پیداوار اچھی رہتی اور کبھی باقی کھیت پر آفت آ جاتی اور معین قطعہ سالم رہتا، بنا بریں ہمیں اس معاملے سے روک دیا گیا۔ اور سونے چاندی کے عوض (ٹھیکے پر) دینے کا تو اس وقت رواج ہی نہیں تھا۔

(٨) بَابُ الْمُزَارَعَةِ بِالشَّطْرِ وَنَحْوِهِ

باب: 8- نصف یا اس سے کم وبیش پیداوار پر زمین کاشت کرنا

وَقَالَ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ. وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَّسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَّعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَّعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَآلُ أَبِي بَكْرٍ وَّآلُ عُمَرَ وَآلُ عَلِيٍّ وَّابْنُ سِيرِينَ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ: كُنْتُ أُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ فِي الزَّرْعِ. وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلَى إِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ الشَّطْرُ، وَإِنْ جَاؤُوا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا. وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْأَرْضُ لِأَحَدِهِمَا فَيُنْفِقَانِ جَمِيعًا فَمَا خَرَجَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا. وَرَأَى ذٰلِكَ الزُّهْرِيُّ، وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ أَنْ يُجْتَنَى الْقُطْنُ عَلَى النِّصْفِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَّالْحَكَمُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَتَادَةُ: لَا بَأْسَ أَنْ يُعْطِيَ الثَّوْبَ بِالثُّلُثِ أَوِ

قیس بن مسلم سے روایت ہے، وہ ابوجعفر سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: مدینہ طیبہ میں کوئی مہاجر خاندان ایسا نہیں تھا جو پیداوار کے تہائی یا چوتھائی حصہ پر زراعت نہ کرتا ہو۔ حضرت علی، حضرت سعد بن مالک، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم، نیز حضرت عمر بن عبدالعزیز، قاسم، عروہ بن زبیر رحمہم اللہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خاندان، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خاندان، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خاندان اور ابن سیرین رحمہ اللہ سب بٹائی پر کاشت کیا کرتے تھے۔ عبدالرحمٰن بن اسود کہتے ہیں کہ میں کھیتی باڑی میں عبدالرحمٰن بن یزید کا شریک رہا کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اس شرط پر معاملہ طے کیا کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ بیج دیں گے تو نصف ان کا حصہ ہوگا اور اگر بیج ان لوگوں کا ہو جو کام کریں گے تو وہ پیداوار کا اتنا حصہ لیں گے۔ حضرت حسن بصری نے کہا: زمین اگر کسی ایک کی ہو اور اس پر خرچ (مالک اور کاشتکار) دونوں مل کر کریں پھر جو پیداوار ہو اسے دونوں تقسیم کر لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ امام زہری نے بھی یہی فتویٰ دیا

الرُّبُعِ وَنَحْوِهِ. وَقَالَ مَعْمَرٌ: لَا بَأْسَ أَنْ تُكْرٰى الْمَاشِيَةُ عَلَى الثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى.

ہے۔ حضرت حسن بصری نے مزید فرمایا: کپاس اگر آدھی لینے کی شرط پر چنی جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابراہیم، ابن سیرین، عطاء، حکم، زہری اور قتادہ رحمہم اللہ نے کہا ہے کہ کپڑا (بننے والوں کو) اگر تہائی یا چوتھائی میں شریک کرلیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت معمر نے کہا: اس میں کوئی قباحت نہیں کہ کوئی جانور دوسرے کو ایک معین مدت کے لیے اس کی تہائی یا چوتھائی کمائی پر دے دیا جائے۔

٢٣٢٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ، فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ، ثَمَانُونَ وَسْقَ تَمْرٍ، وَعِشْرُونَ وَسْقَ شَعِيرٍ، وَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ، فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ، وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الْأَرْضَ.

[راجع: ٢٢٨٥]

[2328] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے (یہود سے) خیبر کا معاملہ نصف پیداوار پر طے کیا تھا جو اس زمین سے پیدا ہو، خواہ وہ کھجور ہو یا غلہ۔ آپ اپنی ازواج مطہرات کو سو وسق دیتے تھے، جن میں اسی وسق کھجور اور بیس وسق جو ہوتے تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیبر کی زمین تقسیم کی تو آپ نے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کو اختیار دیا کہ ان کے لیے زمین اور پانی متعین کردیا جائے یا جو راشن انھیں ملتا رہا ہے وہی ملتا رہے، چنانچہ ان میں سے بعض نے زمین کا انتخاب کیا اور کچھ نے پیداوار کا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے زمین لینے کو پسند فرمایا۔

(٩) بَابٌ: إِذَا لَمْ يَشْتَرِطِ السِّنِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب: 9- اگر بٹائی پر زمین دیتے وقت سالوں کی تعداد مقرر نہ کی جائے

٢٣٢٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَامَلَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

[راجع: ٢٢٨٥]

[2329] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے خیبر کا معاملہ اس شرط پر طے کیا تھا کہ اس سے جو پھل اور اناج ہوگا یہودی اس کا نصف ادا کریں گے۔

(١٠) بَابٌ:

٢٣٣٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: قُلْتُ لِطَاوُسٍ: لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ، فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْهُ، قَالَ: أَيْ عَمْرُو! إِنِّي أُعْطِيهِمْ وَأُعِينُهُمْ وَإِنَّ أَعْلَمَهُمْ أَخْبَرَنِي - يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا -: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ: «أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا». [انظر: ٢٣٤٢، ٢٦٣٤]

باب:10- بلاعنوان

[2330] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے حضرت طاوس سے کہا: بہتر ہے کہ تم بٹائی پر زمین دینا چھوڑ دو کیونکہ لوگوں کے بقول نبی ﷺ نے بٹائی کا معاملہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت طاوس نے جواب دیا: اے عمرو! میں لوگوں کو زمین دے کر انھیں فائدہ پہنچاتا ہوں۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ جاننے والے، یعنی حضرت ابن عباس ؓ نے مجھے خبر دی ہے کہ نبی ﷺ نے اس (مزارعت) سے نہیں روکا تھا بلکہ یہ فرمایا تھا: ''تم میں سے کوئی شخص زمین اپنے بھائی کو یوں ہی مفت دے دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اس کا متعین محصول وصول کرے۔''

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اگر آدمی اپنے ہاتھ سے کھیتی باڑی نہ کر سکے تو اسے اجرت یا بٹائی پر دینے کی قانونی اجازت ہے لیکن اس قانونی اجازت کے باوجود اخلاقی اعتبار سے یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے کہ اگر وہ کھیتی باڑی نہیں کر پاتا اور اس کے پاس دوسرا ذریعہ معاش بھی ہے اور اس کا کوئی دوسرا بھائی بالکل بے سہارا اور بے وسیلہ ہے تو وہ اپنی زمین بغیر کسی معاوضے کے دوسرے بھائی کو دے دے تاکہ وہ اپنی ضروریات اس سے پوری کر سکے۔

(١١) بَابُ الْمُزَارَعَةِ مَعَ الْيَهُودِ

٢٣٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَى خَيْبَرَ الْيَهُودَ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا. [راجع: ٢٢٨٥]

باب:11- یہود سے مزارعت کرنا

[2331] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو خیبر کی زمین اس شرط پر دی کہ وہ اس میں محنت کریں اور کاشتکاری کریں، اس سے جو پیداوار ہوگی ان کو اس کا نصف ملے گا۔

(١٢) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ

٢٣٣٢ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا

باب: 12- مزارعت میں کون سی شرائط مکروہ ہیں؟

[2332] حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے کہ

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيىٰ: سَمِعَ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ، عَنْ رَّافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا وَّكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِي أَرْضَهُ فَيَقُولُ: هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهٰذِهِ لَكَ، فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ.

[راجع: ٢٢٨٦]

ہم مدینہ طیبہ میں سب سے بڑے زمیندار تھے۔ ہم میں سے ایک شخص اپنی زمین اس شرط پر بٹائی کے لیے دیتا تھا کہ زمین کا یہ قطعہ میرے لیے اور اس ٹکڑے اور قطعے کی پیداوار تیرے لیے ہوگی۔ بسا اوقات یہ قطعہ پیداوار دیتا اور دوسرے میں نہ ہوتی، تو نبی ﷺ نے انھیں اس سے منع فرما دیا۔

(١٣) بَابٌ: إِذَا زَرَعَ بِمَالِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ وَكَانَ فِي ذٰلِكَ صَلَاحٌ لَّهُمْ

باب: 13- اگر کوئی آدمی کسی کے مال کو اس کی اجازت کے بغیر زراعت میں لگا دے اور اس میں اس کی بہتری ہو تو جائز ہے

٢٣٣٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَمْشُونَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ، فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اُنْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِّلّٰهِ فَادْعُوا اللهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ، قَالَ أَحَدُهُمْ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَلِيَ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ بَنِيَّ، وَإِنِّي اسْتَأْخَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ وَّلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُسِهِمَا، أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ، وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي

[2333] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تین آدمی سفر میں جا رہے تھے کہ انھیں بارش نے آ لیا۔ انھوں نے ایک پہاڑ کی غار میں پناہ لی۔ غار کے منہ پر پہاڑ کے اوپر سے ایک پتھر آ گرا جس سے غار کا منہ بند ہو گیا۔ انھوں نے ایک دوسرے سے کہا: تم اپنے اپنے اعمال پر نظر کرو کہ کس نے کیا کیا نیک عمل خالص اللہ کی رضا کے لیے کیا ہے، پھر اس کے وسیلے سے اللہ سے دعا کرو شاید اللہ تعالیٰ اس مصیبت کو تم سے دور کر دے، چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے بوڑھے والدین اور چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ میں ان کے لیے بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں لوٹتا تو دودھ دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے اپنے والدین کو دودھ پلاتا۔ ایک دن مجھے دیر ہو گئی اور رات گئے تک گھر نہ آیا۔ جب آیا تو دیکھا کہ میرے والدین سو گئے ہیں۔ میں نے دودھ دوہا جیسا کہ میں دوہتا تھا اور اسے لیے ان کے سرہانے کھڑا رہا لیکن انھیں بیدار کرنا مجھے اچھا نہ لگا اور یہ بھی مجھے مناسب معلوم نہ ہوا کہ (والدین سے پہلے) بچوں

فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فَرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ، فَفَرَجَ اللهُ فَرَأَوُا السَّمَاءَ. وَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهَا كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ مِنْهَا فَأَبَتْ عَلَيَّ حَتّٰى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَبَغَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُهَا، فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللهِ! اِتَّقِ اللهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَرْجَةً، فَفَرَجَ. وَقَالَ الثَّالِثُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ، فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهُ قَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَغِبَ عَنْهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرُعَاتَهَا، فَجَاءَنِي فَقَالَ: اِتَّقِ اللهَ، فَقُلْتُ: اِذْهَبْ إِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرُعَاتِهَا فَخُذْ، فَقَالَ: اِتَّقِ اللهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَخُذْ، فَأَخَذَهُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ، فَفَرَجَ اللهُ».

کو دودھ پلا دوں، حالانکہ وہ میرے پاؤں کے پاس بلبلا رہے تھے۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں فجر ہوگئی۔ (اے میرے رب!) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل تیری رضا کے لیے کیا ہے تو ہم سے یہ پتھر دور کردے کہ ہمیں آسمان نظر آئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کچھ پتھر ہٹا دیا جس سے انھوں نے آسمان دیکھا۔ دوسرے نے عرض کیا: اے اللہ! میری ایک چچازاد بہن تھی، میں اس سے بہت محبت کرتا تھا جیسا کہ مرد عورتوں سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔ میں نے اس سے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو اس نے انکار کردیا الا یہ کہ میں سو دینار اسے دوں، چنانچہ میں نے کوشش اور محنت کی یہاں تک کہ سو دینار جمع کرلیے۔ جب میں برے کام کے لیے اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا: اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور حق کے بغیر اس مہر کو نہ توڑ، تو میں اٹھ کھڑا ہوا۔ (اے اللہ!) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل تیری رضا کے لیے کیا ہے تو ہم سے یہ پتھر ہٹا دے۔ وہ پتھر تھوڑا سا مزید اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔ تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے ایک مزدور چاولوں کے ایک فرق کے عوض مزدوری پر رکھا تھا۔ جب اس نے اپنا کام کرلیا تو کہا: مجھے میری اجرت دو۔ میں نے اسے اجرت پیش کی تو اس نے بے رغبتی سے کام لیا اور چلا گیا۔ میں ان چاولوں کو کاشت کرتا رہا، یہاں تک کہ میں نے اس سے گائیں خریدیں اور چرواہے بھی رکھ لیے۔ آخرکار وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اللہ سے ڈر۔ میں نے کہا: جاؤ وہ گائیں اور چرواہے سب تمھارے ہیں، انھیں لے جاؤ۔ اس نے دوبارہ کہا: اللہ سے ڈر اور میرے ساتھ مذاق نہ کر۔ میں نے کہا: میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کررہا، ان کو لے جاؤ تو وہ لے گیا۔ (اے اللہ!) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل

تیری خوشنودی کے لیے کیا ہے تو باقی ماندہ پتھر بھی ہٹا دے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وہ پتھر ہٹا دیا۔"

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ: «فَسَعَيْتُ». [راجع: ٢٢١٥]

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے حضرت نافع سے (فَبَغَيْتُ کی جگہ) [فَسَعَيْتُ] کے الفاظ روایت کیے ہیں۔

(١٤) بَابُ أَوْقَافِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَرْضِ الْخَرَاجِ وَمُزَارَعَتِهِمْ وَمُعَامَلَتِهِمْ

باب: 14- نبی ﷺ کے صحابۂ کرام کے اوقاف، خراجی زمین اور اس کی بٹائی کے معاملات

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ: «تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ، لَا يُبَاعُ وَلٰكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ»، فَتَصَدَّقَ بِهِ.

نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اصل زمین کو وقف کر دو کہ اسے فروخت نہ کیا جائے لیکن اس کی پیداوار کو خرچ کیا جائے۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس ہدایت کے مطابق اسے وقف کیا۔

٢٣٣٤ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ. [انظر: ٣١٢٥، ٤٢٣٥، ٤٢٣٦]

[2334] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو میں جو بھی بستی فتح کرتا اسے وہاں کے مجاہدین میں تقسیم کر دیتا جیسا کہ نبی ﷺ نے خیبر (فتح کرنے کے بعد اسے) کیا تھا۔

(١٥) بَابُ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا

باب: 15- جس نے بنجر زمین کو آباد کیا

وَرَأَى ذٰلِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي أَرْضِ الْخَرَابِ بِالْكُوفَةِ. وَقَالَ عُمَرُ: مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ. وَيُرْوٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَالَ: «فِي غَيْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ، وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ فِيهِ حَقٌّ». وَيُرْوٰى فِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ کی بنجر زمینوں کے متعلق یہی رائے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے غیر آباد زمین آباد کی وہی اس کا حقدار ہے۔ حضرت عمرو بن عوف (مزنی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس بات کو نقل کیا ہے۔ انھوں (حضرت عمرو رضی اللہ عنہ) نے مزید یہ نقل کیا: "بشرطیکہ وہ زمین کسی مسلمان کا حق نہ ہو، نیز کسی ظالم شخص کا اس میں کوئی حق نہیں۔" اس کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت بیان کی ہے۔

٢٣٣٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ»، قَالَ عُرْوَةُ: قَضٰى بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي خِلَافَتِهِ.

[2335] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص ایسی غیر آباد زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملکیت نہ ہو تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔'' عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے اپنی خلافت میں اس کے مطابق فیصلہ کیا تھا۔

فائدہ: دور حاضر میں زمین کے مالک زمیندار ہیں یا حکومت؟ اسے آباد کرنے سے پہلے حکومت سے اجازت لینا ہوگی، اس کے بعد اگر اسے آباد کرلیا جائے تو وہ اس زمین کا زیادہ حقدار ہے۔ حکومت کی اجازت کے بغیر یہ اقدام کرنا افراتفری کا باعث ہوسکتا ہے، نیز محض قبضہ کرنے سے حق ملکیت ثابت نہیں ہوگا۔ روایت میں حضرت عمر ؓ کے فیصلے کا بھی ذکر ہے، حضرت عمر ؓ نے اعلان کرایا تھا کہ جس شخص نے تین سال تک زمین کو معطل رکھا اور اسے آباد نہ کیا، اس کے بعد کسی اور نے آباد کرلیا تو وہ اس کی ملکیت ہوگی، اس بنا پر اگر کوئی آدمی بنجر زمین تین سال تک روکے رکھے اور اسے آباد نہ کرے تو حکومت اس سے واپس لے کر کسی دوسرے کو دے سکتی ہے، جو اسے آباد کرے۔ زمین پر قبضہ کرلینا اسے آباد کرنا نہیں ہے۔

(١٦) بَابٌ:

باب: 16- بلاعنوان

٢٣٣٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ. فَقَالَ مُوسٰى: وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يُنِيخُ بِهِ، يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذٰلِكَ. [راجع: ٤٨٣]

[2336] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب رات کے وقت ذوالحلیفہ وادی کے نشیب میں آرام کے لیے اترے تو آپ سے خواب میں کہا گیا: آپ مبارک وادی میں ہیں۔ (راوی حدیث) موسیٰ بن عقبہ نے کہا: حضرت سالم نے ہمارے ساتھ وہیں اونٹ بٹھایا جہاں حضرت ابن عمر ؓ بٹھایا کرتے تھے۔ وہ اسی جگہ کا قصد کررہے تھے جہاں رسول اللہ ﷺ نے پڑاؤ کیا تھا۔ یہ جگہ وادی کے نشیب میں واقع مسجد کے نیچے تھی، یعنی وادی عقیق اور راستے کے درمیان واقع تھی۔

٢٣٣٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

[2337] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ جب آپ وادی عقیق میں تھے تو آپ نے فرمایا: ''آج رات میرے رب کی طرف سے ایک

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَللَّيْلَةَ أَتَانِي آتٍ مِّنْ رَّبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ، وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ». [راجع: ١٥٣٤]

آنے والا میرے پاس آیا۔ اس نے کہا: آپ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیں اور فرمائیں کہ عمرہ حج میں داخل ہے۔"

(١٧) بَابٌ: إِذَا قَالَ رَبُّ الْأَرْضِ: أُقِرُّكَ مَا أَقَرَّكَ اللهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَجَلًا مَّعْلُومًا، فَهُمَا عَلٰى تَرَاضِيهِمَا

باب: 17- اگر زمین کا مالک، کاشتکار سے کہے کہ میں تجھے اس وقت تک رہنے دوں گا جب تک اللہ تمھیں رہنے دے اور کوئی مدت مقرر نہ کرے تو وہ فیصلہ باہمی رضامندی سے کر سکتے ہیں

٢٣٣٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسٰى: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا، وَكَانَتِ الْأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا، لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ وَلِلْمُسْلِمِينَ، وَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا، فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا أَنْ يَّكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا». فَقَرُّوا بِهَا حَتّٰى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلٰى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ. [راجع: ٢٢٨٥]

[2338] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہود و نصاریٰ کو سرزمین حجاز سے نکال دیا۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر پر غلبہ پایا تو اسی وقت یہودیوں کو وہاں سے نکال دینا چاہا کیونکہ غلبہ پاتے ہی وہ زمین اللہ، اس کے رسول ﷺ اور تمام مسلمانوں کی ہوگئی تھی۔ پھر آپ نے وہاں سے یہود کو نکالنے کا ارادہ فرمایا تو یہود نے آپ سے درخواست کی کہ انھیں اس شرط پر وہاں رہنے دیا جائے کہ وہ کام کریں گے اور انھیں نصف پیداوار ملے گی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہم تمھیں اس کام پر رکھیں گے جب تک ہم چاہیں گے۔" چنانچہ یہود وہاں رہے تا آنکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں مقام تیماء اور مقام اریحاء کی طرف جلاوطن کر دیا۔

(١٨) بَابُ مَا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُوَاسِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الزِّرَاعَةِ وَالثَّمَرِ

٢٣٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجِ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ ظُهَيْرٌ: لَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا، قُلْتُ: مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَهُوَ حَقٌّ، قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ: «مَا تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ؟» قُلْتُ: نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرَّبِيعِ وَعَلَى الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ، قَالَ: «لَا تَفْعَلُوا، اِزْرَعُوهَا، أَوْ أَزْرِعُوهَا، أَوْ أَمْسِكُوهَا»، قَالَ رَافِعٌ: قُلْتُ: سَمْعًا وَّطَاعَةً.

[انظر: ٢٣٤٦، ٤٠١٢]

٢٣٤٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانُوا يَزْرَعُونَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا، فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ». [انظر: ٢٦٣٢]

٢٣٤١ - وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ».

باب: 18- نبی ﷺ کے صحابۂ کرام ایک دوسرے کو کھیتی اور پھلوں میں شریک کرلیا کرتے تھے

[2339] حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میرے چچا ظہیر بن رافع ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسے کام سے منع فرمادیا جو ہمارے لیے بہت نفع بخش تھا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا وہ حق ہے۔ حضرت ظہیر ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلا کر پوچھا: ''تم لوگ اپنے کھیتوں کا کیا کرتے ہو؟'' میں نے عرض کیا کہ ہم ان کو نالی کے کنارے کی پیداوار، نیز کھجور اور جو کے چند وسق کے عوض کرائے پر دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ایسا مت کرو۔ تم خود کاشت کرو یا کسی کو کاشت کے لیے دے دو یا اسے اپنے پاس ہی رہنے دو۔'' حضرت رافع ؓ کہتے ہیں: میں نے کہا: جو ارشاد ہوا اسے ہم نے سنا اور دل سے مان لیا۔

[2340] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: لوگ تہائی، چوتھائی اور نصف پیداوار پر زمین کاشت کیا کرتے تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس کی زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا کسی کو دے دے۔ اگر ایسا نہ کرے تو اپنی زمین کو روک رکھے۔''

[2341] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشت کے لیے دے دے۔ اور اگر ایسا نہیں کرنا چاہتا تو اپنی زمین کو روک رکھے۔''

٢٣٤٢ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: ذَكَرْتُهُ لِطَاوُسٍ فَقَالَ: يُزْرِعُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ، وَلٰكِنْ قَالَ: «أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا مَّعْلُومًا». [راجع: ٢٣٣٠]

[2342] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت طاوس سے (مزارعت کا) ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا: آدمی دوسرے کو بٹائی پر زمین دے سکتا ہے کیونکہ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا ہے کہ نبی ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا، البتہ یہ ضرور کہا ہے: "اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کاشت کے لیے مفت زمین دے دے تو یہ متعین چیز لینے سے بہت بہتر ہے۔"

فائدہ: مزارعت کی ممنوعہ صورت یہ ہے کہ متعین رقبہ کی پیداوار یا متعین مقدار غلے کے عوض زمین کسی کو دی جائے، اس میں نقصان اور دھوکا ہے۔ اسلامی قانون کے اعتبار سے ایسا کرنا جائز نہیں۔

٢٣٤٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِّنْ إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ. [انظر: ٢٣٤٥]

[2343] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اپنے کھیت، نبی ﷺ کے عہد مبارک اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان ؓ کے دور خلافت، نیز حضرت معاویہ ؓ کے ابتدائی دور حکومت تک کرائے پر دیتے تھے۔

٢٣٤٤ - ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ إِلٰى رَافِعٍ فَذَهَبْتُ مَعَهُ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدْ عَلِمْتَ أَنَّا كُنَّا نُكْرِي مَزَارِعَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمَا عَلَى الْأَرْبِعَاءِ وَبِشَيْءٍ مِّنَ التِّبْنِ. [راجع: ٢٢٨٦]

[2344] پھر انھیں حضرت رافع بن خدیج ؓ کی حدیث بتائی گئی کہ نبی ﷺ نے کھیت کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے تو وہ خود حضرت رافع ؓ کے پاس گئے۔ (حضرت نافع کہتے ہیں کہ) میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ انھوں نے دریافت کیا تو حضرت رافع ؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے کھیتوں کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اپنے کھیت اس پیداوار کے بدلے جو نالیوں کے کناروں پر ہوتی تھی اور کچھ گھاس کے عوض بٹائی پر دے دیا کرتے تھے۔

٢٣٤٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

[2345] حضرت سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں زمین بٹائی پر دی جاتی تھی۔ پھر حضرت

قَالَ: كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرٰى، ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللهِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَحْدَثَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا لَّمْ يَكُنْ عَلِمَهُ، فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ. [راجع: ٢٣٤٣]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اندیشہ لاحق ہوا مبادا رسول اللہ ﷺ نے کوئی نیا حکم دیا ہو جس کی انھیں خبر نہ ہو، اس لیے انھوں نے زمین کرائے پر دینا ترک کر دی۔

(١٩) بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب: 19- سونے چاندی، یعنی نقدی کے عوض زمین ٹھیکے پر دینا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ أَمْثَلَ مَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ أَنْ تَسْتَأْجِرُوا الْأَرْضَ الْبَيْضَاءَ مِنَ السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بہتر کام جو تم کرنا چاہو یہ ہے کہ خالی زمین ایک سال تک کے لیے ٹھیکے پر دے دو۔

٢٣٤٦، ٢٣٤٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمَّايَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ الْأَرْضَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْأَرْبِعَاءِ أَوْ بِشَيْءٍ يَّسْتَثْنِيهِ صَاحِبُ الْأَرْضِ، فَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ لِرَافِعٍ: فَكَيْفَ هِيَ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ؟ فَقَالَ رَافِعٌ: لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ. وَقَالَ اللَّيْثُ: وَكَانَ الَّذِي نُهِيَ مِنْ ذٰلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيهِ ذَوُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيزُوهُ لِمَا فِيهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ. [راجع: ٢٣٣٩، وانظر: ٤٠١٣]

[2347،2346] حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے دونوں چچا (ظہیر اور مہیر رضی اللہ عنہما) نبی ﷺ کے عہد مبارک میں زمین اس پیداوار کے عوض کاشت پر دیتے تھے جو کھالوں کے آس پاس اگتی یا ایسی چیز کے عوض جسے مالک زمین مستثنیٰ کر لیتا تھا۔ نبی ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔ (راویٔ حدیث حضرت حنظلہ کہتے ہیں:) میں نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ درہم و دینار کے عوض زمین ٹھیکے پر دینا کیسا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: درہم و دینار کے عوض زمین ٹھیکے پر دینے میں کوئی قباحت نہیں۔ (ایک اور راویٔ حدیث) حضرت لیث کہتے ہیں: جس بٹائی سے منع کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اگر اس میں حلال و حرام سمجھنے والے غور و فکر کریں تو اس میں دھوکے کی وجہ سے اسے جائز قرار نہ دیں۔

(٢٠) بَابٌ:

باب: 20- بلاعنوان

٢٣٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا هِلَالٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ

[2348] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی ﷺ کے پاس ایک دیہاتی بیٹھا تھا اور آپ یہ بیان

مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ: «أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ: أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلٰى وَلٰكِنْ أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ، قَالَ: فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ، فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، فَيَقُولُ اللهُ تَعَالٰى: دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ». فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: وَاللهِ لَا نَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ، وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ. [انظر: ٧٥١٩]

فرما رہے تھے: ''اہل جنت میں سے ایک شخص اپنے رب سے کاشتکاری کی اجازت طلب کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا: کیا تو موجودہ حالت پر خوش نہیں ہے؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں (خوش ہوں) لیکن مجھے کھیتی باڑی سے محبت ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ بیج کاشت کرے گا تو پل جھپکنے میں وہ اگ آئے گا، فوراً سیدھا ہو جائے گا اور کاٹنے کے قابل ہوجائے گا۔ دیکھتے ہی دیکھتے پہاڑ کی طرح انبار لگ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! یہ لے لے، تجھے کوئی چیز سیر نہیں کرسکتی۔'' یہ سن کر دیہاتی کہنے لگا: اللہ کی قسم! وہ شخص قریشی یا انصاری ہوگا کیونکہ یہی لوگ کھیتی باڑی کرنے والے ہیں، ہم تو کھیتی باڑی والے لوگ نہیں۔ یہ سن کر نبی ﷺ ہنس پڑے۔

(٢١) بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَرْسِ

باب: 21- شجرکاری کے متعلق روایات کا بیان

٢٣٤٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ سِلْقٍ لَّنَا كُنَّا نَغْرِسُهُ فِي أَرْبِعَائِنَا، فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَّهَا، فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِّنْ شَعِيرٍ - لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِيهِ شَحْمٌ وَّلَا وَدَكٌ - فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا، فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ، وَمَا كُنَّا نَتَغَدّٰى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ. [راجع: ٩٣٨]

[2349] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں جمعے کے دن بہت خوشی ہوا کرتی تھی کیونکہ ہماری ایک بڑھیا تھی جو ہمارے لیے چقندر کی جڑیں لیتی جنھیں ہم کھیتوں میں نالیوں کے کنارے بو دیا کرتے تھے۔ وہ ایک ہنڈیا میں ڈال کر ان کو پکاتی، اوپر سے جو کے کچھ دانے اس میں ڈال دیتی۔ اس میں چربی یا چکنائی نہیں ہوتی تھی۔ ہم جب نماز جمعہ پڑھ کر اس کے پاس جاتے تو وہ ہمارے لیے یہ پکوان رکھ دیتی۔ اس کھانے کے باعث ہمیں جمعے کے دن بہت خوشی ہوا کرتی تھی۔ ہم جمعہ کی نماز کے بعد ہی کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے۔

٢٣٥٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[2350] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: يَقُولُونَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ [الْحَدِيثَ]، وَاللهُ الْمَوْعِدُ، وَيَقُولُونَ: مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ؟ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ امْرَأً مِّسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي، فَأَحْضُرُ حِينَ يَغِيبُونَ، وَأَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا: «لَنْ يَّبْسُطَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتّٰى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هٰذِهِ ثُمَّ يَجْمَعَهُ إِلٰى صَدْرِهِ فَيَنْسٰى مِنْ مَّقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا»، فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَّيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا، حَتّٰى قَضَى النَّبِيُّ ﷺ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلٰى صَدْرِي، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَّقَالَتِهِ تِلْكَ إِلٰى يَوْمِي هٰذَا، وَاللهِ لَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ﴾ إِلٰى [قَوْلِهِ]: ﴿الرَّحِيمُ﴾ [البقرة: ١٥٩، ١٦٠]. [راجع: ١١٨]

نے فرمایا: لوگ ابوہریرہ کے متعلق بکثرت احادیث بیان کرنے کا اعتراض کرتے ہیں۔ آخر اس نے بھی اللہ تعالیٰ سے ملنا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ دوسرے مہاجرین اور انصار اس (ابوہریرہ) کی طرح احادیث کیوں نہیں بیان کرتے؟ بات دراصل یہ ہے کہ میرے مہاجر بھائی بازاروں میں کاروبار کے لیے مشغول رہتے تھے اور میرے انصاری بھائی اپنے مویشیوں کی ذمہ داری میں لگے رہتے تھے جبکہ میں ایک قلاش آدمی تھا، پیٹ بھر جاتا تو ہر وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس رہتا تھا۔ جب یہ لوگ غائب ہوتے تو میں وہاں موجود رہتا اور جب وہ بھول جاتے تو میں یاد رکھتا تھا۔ ایک دن نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو کوئی اپنا کپڑا اس وقت تک پھیلائے رکھے جب تک میں اپنی گفتگو ختم کروں پھر اسے سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لے تو وہ میری گفتگو کو کبھی نہیں بھولے گا۔“ یہ سن کر میں نے اپنی چادر بچھا دی جبکہ اس چادر کے علاوہ میرے پاس اور کوئی کپڑا نہ تھا یہاں تک کہ نبی ﷺ نے اپنی تقریر ختم کی تو میں نے اسے سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس ذات کی قسم جس نے رسول اللہ ﷺ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے! میں آپ کا وہ کلام آج تک نہیں بھولا۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ کی کتاب میں یہ دو آیات نہ ہوتیں تو میں تم سے کبھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا اور وہ دو آیات یہ ہیں: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى...... ﴾ ”بے شک جو لوگ ہماری نازل کردہ واضح دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں......“ آخر تک۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

42 - كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

مساقات سے متعلق احکام و مسائل

لغوی طور پر لفظ مساقاۃ سقی سے بنا ہے، اس کے معنی پانی دینے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں اگر کوئی شخص اپنا تیار شدہ باغ یا درخت کسی شخص کو اس شرط پر دے کہ وہ اسے پانی دے گا اور دیکھ بھال کرے گا، جو پھل ہوگا اسے دونوں تقسیم کر لیں گے تو اس معاملے کو مساقات کہا جاتا ہے۔ مساقات دراصل مزارعت ہی کی ایک قسم ہے، فرق صرف یہ ہے کہ زراعت زمین میں ہوتی ہے اور مساقات باغات وغیرہ میں۔ مزارعت کی طرح یہ معاملہ بھی جائز ہے۔

[بَابٌ]: فِي الشُّرْبِ.

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ﴾ [الأنبياء: ٣٠] وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿أَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ﴾ [الواقعة: ٦٨-٧٠] ﴿أُجَاجًا﴾: مُنْصَبًّا، وَالْأُجَاجُ: اَلْمُرُّ، ﴿الْمُزْنِ﴾: اَلسَّحَابِ، ﴿فُرَاتًا﴾: عَذْبًا.

باب: پانی پینے کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے زندگی بخشی، کیا وہ ایمان نہیں لاتے۔'' نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''بھلا جو پانی تم پیتے ہو (کیا اسے بادل سے تم نے اتارا ہے یا ہم اتارنے والے ہیں، اگر ہم چاہیں تو اسے کھاری بنا دیں) پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے۔'' امام بخاری ؒ فرماتے ہیں کہ [أُجَاجٌ] کے معنی کھاری اور [مُزْن] کے معنی بادل ہیں، نیز [فُرَاتًا] کے معنی شیریں ہیں۔

(١) بَابُ مَنْ رَأَى صَدَقَةَ الْمَاءِ وَهِبَتَهُ وَوَصِيَّتَهُ جَائِزَةً، مَقْسُومًا كَانَ أَوْ غَيْرَ مَقْسُومٍ

باب: 1- جس نے پانی کا صدقہ کرنے، ہبہ کرنے اور اس کے متعلق وصیت کرنے کو جائز خیال کیا، خواہ وہ تقسیم شدہ ہو یا غیر منقسم

وَقَالَ عُثْمَانُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَكُونُ دَلْوُهُ فِيهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ؟ فَاشْتَرَاهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ کون ہے جو بئر رومہ کو خریدے پھر اپنا ڈول اس طرح ڈالے جس طرح دیگر مسلمان ڈالیں؟'' تو اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خرید لیا (اور وقف کر دیا)۔

٢٣٥١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: «يَا غُلَامُ، أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ؟» قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِفَضْلِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

[انظر: ٢٣٦٦، ٢٤٥١، ٢٦٠٢، ٢٦٠٥، ٥٦٢٠]

[2351] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا اور آپ نے اس سے کچھ نوش فرمایا۔ آپ کی دائیں جانب ایک لڑکا تھا جو حاضرین میں سب سے چھوٹا تھا جبکہ آپ کی بائیں جانب بزرگ حضرات بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''برخوردار! تم اجازت دیتے ہو کہ میں ان بزرگوں کو یہ پیالہ دے دوں؟'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ ممکن نہیں کہ آپ کے پس خوردہ پر کسی کو ترجیح دوں، چنانچہ آپ نے وہ پیالہ اسی کو دے دیا۔

٢٣٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَاةٌ دَاجِنٌ وَّهِيَ فِي دَارِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَشِيبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِّنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِ أَنَسٍ، فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ، حَتَّى إِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ عَنْ فِيهِ وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَّعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ عُمَرُ وَخَافَ أَنْ يُّعْطِيَهُ الْأَعْرَابِيَّ: أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَّا رَسُولَ اللهِ عِنْدَكَ، فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ قَالَ: «اَلْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ». [انظر: ٢٥٧١، ٥٦١٢، ٥٦١٩]

[2352] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک گھریلو بکری کو دوہا گیا اور وہ بکری حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھی۔ اس میں ایک کنویں کا پانی ملایا گیا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا۔ پھر وہ پیالہ رسول اللہ ﷺ کو پیش کیا گیا۔ آپ نے اس سے نوش فرمایا تا آنکہ آپ نے اپنے دہن (منہ) مبارک سے اسے علیحدہ کیا۔ آپ کی بائیں جانب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور دائیں جانب ایک دیہاتی تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس اندیشے کے پیش نظر کہ آپ ﷺ اس دیہاتی کو پیالہ دے دیں گے عرض کیا: اللہ کے رسول! پیالہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیجیے وہ آپ کے پاس ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے وہ پیالہ اعرابی کو دے دیا جو آپ کے دائیں جانب تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے، پھر جو اس کے دائیں جانب ہو۔''

(٢) بَابُ مَنْ قَالَ: إِنَّ صَاحِبَ الْمَاءِ أَحَقُّ بِالْمَاءِ حَتَّى يَرْوٰى لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ»

باب:2- پانی کا مالک اس کا زیادہ حق دار ہے حتی کہ سیراب ہو جائے کیونکہ ارشاد نبوی ہے: ''زائد پانی نہ روکا جائے۔''

٢٣٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ». [انظر: ٢٣٥٤، ٦٩٦٢]

[2353] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''فالتو پانی نہ روکا جائے کہ اس طرح زائد گھاس بچانا مقصود ہو۔''

٢٣٥٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَأِ». [راجع: ٢٣٥٣]

[2354] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ضرورت سے زائد پانی سے کسی کو اس غرض سے نہ روکو کہ (اس طرح) تم ضرورت سے زائد گھاس کو بچاؤ۔''

(٣) بَابُ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فِي مِلْكِهِ لَمْ يَضْمَنْ

باب: 3- جس نے اپنی مملوکہ زمین میں کنواں کھودا تو وہ اس کی وجہ سے ہونے والے نقصان کا ذمہ دار نہیں ہوگا

٢٣٥٥ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ». [راجع: ١٤٩٩]

[2355] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کان میں کوئی حادثہ ہو جائے تو کوئی معاوضہ نہیں، اسی طرح کنویں کی وجہ سے پہنچنے والے نقصان اور جانور سے پہنچنے والی تکلیف پر بھی کوئی تاوان نہیں ہوگا۔ اور زمین کے دفینے سے پانچواں حصہ دینا ہوگا۔''

(٤) بَابُ الْخُصُومَةِ فِي الْبِئْرِ وَالْقَضَاءِ فِيهَا

باب: 4- کنویں کے بارے میں جھگڑنا اور اس کے متعلق فیصلہ کرنا

٢٣٥٦، ٢٣٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ»، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَـٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ اَلْآيَةَ [آل عمران:٧٧]. فَجَاءَ الْأَشْعَثُ فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ فِيَّ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِّي، فَقَالَ لِي: «شُهُودَكَ» قُلْتُ: مَا لِي شُهُودٌ، قَالَ: «فَيَمِينَهُ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِذًا يَحْلِفَ، فَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَأَنْزَلَ اللهُ ذٰلِكَ تَصْدِيقًا لَّهُ». [الحديث: ٢٣٥٦، انظر: ٢٤١٦، ٢٥١٥، ٢٦٦٦، ٢٦٦٩، ٢٦٧٣، ٢٦٧٦، ٤٥٤٩، ٦٦٥٩، ٦٦٧٦، ٧١٨٣، ٧٤٤٥]، [الحديث: ٢٣٥٧، انظر: ٢٤١٧، ٢٥١٦، ٢٦٦٧، ٢٦٧٠، ٢٦٧٧، ٤٥٥٠، ٦٦٦٠، ٦٦٧٧، ٧١٨٤]

[2357,2356] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرنے کے لیے کوئی قسم اٹھائی جبکہ وہ اس میں جھوٹا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی جھوٹی قسموں کے عوض تھوڑا سا دنیوی مال حاصل کر لیتے ہیں (تو ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا)۔'' اس کے بعد حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ آئے تو انھوں نے کہا: تمھیں ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کیا بیان کر رہے تھے؟ یہ آیت تو میرے متعلق نازل ہوئی تھی۔ واقعہ یہ تھا کہ میرے چچا زاد کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا۔ (ہمارا اس کے متعلق جھگڑا ہو گیا تو) آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ''تیرے پاس گواہ ہیں؟'' میں نے عرض کیا: گواہ تو نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر (فریق ثانی سے) قسم لی جائے گی۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ تو قسم کھا جائے گا۔ اس وقت نبی ﷺ نے یہ حدیث بیان فرمائی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔

فائدہ: ہمارے معاشرے میں فریقین کے جھگڑے کا فیصلہ پنچائیت میں اکثر و بیشتر اس طرح کیا جاتا ہے کہ کوئی تیسرا فرد مدعا علیہ کی طرف سے قسم دیتا ہے، یہ طریقہ اس حدیث کے مخالف ہونے کی وجہ سے سراسر غلط ہے۔ قسم مدعا علیہ ہی دے گا اور مدعی کو اس کی قسم کا اعتبار کرنا چاہیے، اگر وہ جھوٹی قسم اٹھاتا ہے تو اللہ کے ہاں سزا پائے گا۔

(٥) بَابُ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ

باب: 5- اس شخص کا گناہ جو کسی مسافر کو پانی سے منع کرتا ہے

٢٣٥٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ:

[2358] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین شخص ایسے ہیں

سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَّا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ فَمَنَعَهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامَهُ لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا، فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ وَإِنْ لَّمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ، وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ: وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أَعْطَيْتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا، فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ [آل عمران: ٧٧]. [انظر: ٢٣٦٩، ٢٦٧٢، ٧٢١٢، ٧٤٤٦]

جنھیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نظر کرم سے نہیں دیکھے گا اور نہ ان کو پاک ہی کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: ایک وہ شخص جس کے پاس لوگوں کے راستے میں فالتو پانی ہو اور وہ مسافروں کو نہ دے۔ دوسرا وہ شخص جو امام کی بیعت صرف حصول دنیا کے لیے کرے۔ اگر امام اسے کچھ دے تو اس سے راضی رہے اور اگر نہ دے تو اس سے ناراض ہو جائے۔ تیسرا وہ شخص جو اپنا سامانِ فروخت لے کر نماز عصر کے بعد بیٹھ جائے اور کہے: اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! مجھے اس سامان کے عوض اتنا اتنا مال دیا جاتا ہے تو خریدار نے اس کی بات مان لی اور اس سے مال خرید لیا۔'' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی جھوٹی قسموں کے عوض کچھ دنیوی مال حاصل کر لیتے ہیں (تو ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا)۔''

(٦) بَابُ سَكْرِ الْأَنْهَارِ

باب: 6- نہروں کو بند کرنا، یعنی نہروں کا پانی روکنا

٢٣٥٩، ٢٣٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ، فَأَبَى عَلَيْهِ، فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ: «اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ»، فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ

[2360،2359] حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ایک انصاری نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف نبی ﷺ کی خدمت میں حرہ کے برساتی نالے کے متعلق مقدمہ پیش کیا جس سے وہ اپنے کھجور کے درختوں کو سیراب کیا کرتے تھے۔ انصاری نے کہا کہ پانی چھوڑے رکھو کہ چلتا رہے لیکن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کا مطالبہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ نبی ﷺ کے حضور دونوں مقدمہ لے کر حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے زبیر! (اپنا نخلستان) سیراب کر کے پھر پانی اپنے پڑوسی کے لیے چھوڑ دو۔'' یہ سن کر انصاری ناراض ہو کر کہنے لگا: یہ (فیصلہ آپ نے) اس بنا

احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ»، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ [النساء: ٦٥]

پر (کیا ہے) کہ وہ آپ کا پھوپھی زاد بھائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہوگیا، پھر آپ نے فرمایا: ''اے زبیر! اپنے باغ کو سیراب کرو اور پھر پانی روکے رکھو یہاں تک کہ وہ منڈیر تک چڑھ جائے۔'' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے: ''نہیں نہیں تیرے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے درمیان ہونے والے جھگڑوں میں آپ کو حاکم نہ تسلیم کرلیں۔''

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: لَيْسَ أَحَدٌ يَذْكُرُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ إِلَّا اللَّيْثُ فَقَطْ. [انظر: ٢٣٦١، ٢٣٦٢، ٢٧٠٨، ٤٥٨٥]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ سند کے متعلق) فرماتے ہیں کہ عروہ عن عبداللہ کی سند سے لیث کے علاوہ اور کوئی اس حدیث کو بیان نہیں کرتا۔

(٧) بَابُ شُرْبِ الْأَعْلَى قَبْلَ الْأَسْفَلِ

باب: 7- جس کا کھیت بلندی پر ہو وہ نیچے والے سے پہلے سیراب کرے

٢٣٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا زُبَيْرُ! اسْقِ ثُمَّ أَرْسِلْ»، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: إِنَّهُ ابْنُ عَمَّتِكَ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «اسْقِ يَا زُبَيْرُ حَتَّى يَبْلُغَ الْجَدْرَ ثُمَّ أَمْسِكْ»، قَالَ الزُّبَيْرُ: فَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ [النساء: ٦٥].

[راجع: ٢٣٥٩]

[2361] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا انصار کے ایک آدمی سے جھگڑا ہوگیا تو نبی ﷺ نے حکم دیا: ''اے زبیر! تم اپنا کھیت سیراب کرنے کے بعد پانی چھوڑ دیا کرو۔'' اس پر انصاری نے کہا: آپ نے یہ فیصلہ اس لیے کیا ہے کہ وہ آپ کا پھوپھی زاد بھائی ہے۔ تب آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''اے زبیر! تم اپنے کھیت کو سیراب کرو، یہاں تک کہ پانی منڈیر تک پہنچ جائے، اتنی دیر تک پانی روکے رکھو۔'' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے گمان کے مطابق یہ آیت اس معاملے کے متعلق نازل ہوئی ہے: ''نہیں نہیں، مجھے تیرے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اختلافات میں تجھے حکم نہ تسلیم کرلیں۔''

(٨) بَابُ شُرْبِ الْأَعْلٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ

٢٣٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ لِيَسْقِيَ بِهَا النَّخْلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِسْقِ يَا زُبَيْرُ - فَأَمَرَهُ بِالْمَعْرُوفِ - ثُمَّ أَرْسِلْهُ إِلَى جَارِكَ»، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «اِسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمَاءُ إِلَى الْجَدْرِ»، وَاسْتَوْعٰى لَهُ حَقَّهُ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللهِ إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ أُنْزِلَتْ فِي ذٰلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ [النساء: ٦٥]

باب: 8- بلند کھیت والے کے لیے پانی کا اتنا حصہ ہے کہ اسے ٹخنوں تک بھرے

[2362] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انصار کے ایک آدمی کا حضرت زبیر ؓ کے ساتھ مقام حرہ کے ایک برساتی نالے سے اپنے نخلستان کو سیراب کرنے کے متعلق جھگڑا ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے زبیر! پانی پلاؤ پھر اسے اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دو۔'' آپ نے دستور کے مطابق ایسا کرنے کا حکم دیا، لیکن انصاری نے کہا: یہ اس وجہ سے کہ وہ (زبیر ؓ) آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر آپ نے فرمایا: ''زبیر! اپنے درختوں کو سیراب کرو، پھر پانی روک لو تاآنکہ وہ منڈیر پر چڑھ جائے۔'' حضرت زبیر ؓ کا جو واجبی حق تھا وہ آپ نے دلا دیا۔ حضرت زبیر ؓ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! یہ آیت اس معاملے کے متعلق نازل ہوئی: ''نہیں نہیں، تمھارے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تنازعات میں آپ کو حکم تسلیم نہ کرلیں۔''

فَقَالَ لِيَ ابْنُ شِهَابٍ: فَقَدَّرَتِ الْأَنْصَارُ وَالنَّاسُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ: «اِسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ» وَكَانَ ذٰلِكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ. اَلْجَدْرُ هُوَ: الْأَصْلُ. [راجع: ٢٣٥٩]

ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ انصار اور دوسرے لوگوں نے ارشاد نبوی ''پانی کو روک لو تاآنکہ وہ منڈیر پر چڑھ جائے'' کا یہ اندازہ کیا کہ پانی کی مقدار دونوں ٹخنوں تک ہونی چاہیے۔

(٩) بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ

٢٣٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

باب: 9- پانی پلانے کی فضیلت

[2363] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص جا رہا تھا، اس کو سخت پیاس لگی تو وہ ایک کنویں میں اترا اور اس سے پانی پیا۔ جب وہ

قَالَ: «بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ، يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي، فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: «فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ».

باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے ہانپتے ہوئے گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ اس شخص نے (دل میں) کہا کہ اسے بھی شدت پیاس سے وہی اذیت ہے جو مجھے تھی۔ اس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا اور اسے منہ میں لیکر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی قدردانی کرتے ہوئے اس کو معاف کر دیا۔'' صحابۂ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا ہمیں چوپایوں کی خدمت کرنے میں بھی اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہر وہ جگر جو زندہ ہے، اس کی خدمت میں اجر ہے۔''

تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَالرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ. [راجع: ١٧٣]

حماد بن سلمہ اور ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد سے اس حدیث کی متابعت ذکر کی ہے۔

٢٣٦٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى صَلَاةَ الْكُسُوفِ فَقَالَ: «دَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتّٰى قُلْتُ: أَيْ رَبِّ وَأَنَا مَعَهُمْ، فَإِذَا امْرَأَةٌ - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: - تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ، قَالَ: مَا شَأْنُ هٰذِهِ؟ قَالُوا: حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا». [راجع: ٧٤٥]

[2364] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سورج گہن کی نماز پڑھائی تو فرمایا: ''دوزخ میرے قریب ہوئی یہاں تک کہ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ اتنے میں ایک عورت دکھائی دی ...... میں سمجھتی ہوں آپ نے فرمایا:...... بلی اس کو نوچ رہی تھی۔ آپ نے پوچھا: اس کا کیا ماجرا ہے؟ جواب ملا کہ اس عورت نے بلی کو باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی؟''

٢٣٦٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ، حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ، قَالَ: فَقَالَ - وَاللهُ أَعْلَمُ -: لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِيهَا وَلَا سَقَيْتِيهَا حِينَ حَبَسْتِيهَا، وَلَا أَنْتِ [أَرْسَلْتِيهَا] فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ». [انظر: ٣٣١٨، ٣٤٨٢]

[2365] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت کو عذاب دیا گیا، وہ بھی ایک بلی کے باعث جسے اس نے باندھ رکھا تھا حتی کہ وہ بھوک کی وجہ سے مر گئی۔ اس بنا پر وہ عورت جہنم میں داخل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، حالانکہ وہ خوب جانتا ہے: تو نے اسے کھلایا نہ پلایا جبکہ تو نے اسے باندھے رکھا، اس کو چھوڑا بھی نہیں کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔''

(١٠) بَابُ مَنْ رَأَى أَنَّ صَاحِبَ الْحَوْضِ أَوِ الْقِرْبَةِ أَحَقُّ بِمَائِهِ

٢٣٦٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَدَحٍ، فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَّهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ، وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، قَالَ: «يَا غُلَامُ! أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ الْأَشْيَاخَ؟» فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. [راجع: ٢٣٥١]

٢٣٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَذُودَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِي كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ».

٢٣٦٨ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ، يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَرْحَمُ اللهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ - أَوْ قَالَ: لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ - لَكَانَتْ عَيْنًا مَّعِينًا، وَأَقْبَلَ جُرْهُمُ فَقَالُوا: أَتَأْذَنِينَ أَنْ نَّنْزِلَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ وَلَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ، قَالُوا: نَعَمْ».

باب: 10- حوض اور مشکیزے کا مالک اپنے پانی کا زیادہ حق دار ہے

[2366] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پانی کا ایک پیالہ لایا گیا تو آپ نے اس سے نوش فرمایا۔ آپ کی دائیں جانب ایک نوعمر لڑکا تھا جبکہ بزرگ حضرات آپ کی بائیں جانب تھے۔ آپ نے فرمایا: ''برخوردار! مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں یہ پیالہ بزرگوں کو دے دوں؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں اپنے اس حصے پر جو آپ کی طرف سے میرے نصیب میں ہے کسی کو ترجیح دینے پر راضی نہیں، تو آپ نے وہ پیالہ اسی کو دے دیا۔

[2367] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (قیامت کے دن) میں اپنے حوض سے بہت سارے لوگوں کو اس طرح دفع کروں گا جس طرح اجنبی اونٹ حوض پر سے ہانک دیے جاتے ہیں۔''

[2368] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پر رحم کرے! اگر وہ زم زم کو چھوڑ دیتیں...... یا فرمایا: اگر وہ اس میں سے چلو بھر بھر کر پانی نہ لیتیں...... تو وہ ایک جاری چشمہ ہوتا۔ قبیلۂ جرہم کے لوگ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: کیا آپ اجازت دیتی ہیں کہ ہم آپ کے قریب پڑاؤ کرلیں؟ تو انھوں نے فرمایا: ہاں، (اجازت ہے) لیکن پانی میں تمھارا کوئی حق نہیں ہوگا۔ انھوں نے کہا: ٹھیک ہے۔''

[انظر: ٣٣٦٢، ٣٣٦٣، ٣٣٦٤، ٣٣٦٥]

٢٣٦٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَّقَدْ أَعْطَى بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَّنَعَ فَضْلَ مَائِهِ، فَيَقُولُ اللهُ: اَلْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ».

[2369] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے بات نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت ہی سے دیکھے گا: ایک وہ شخص جس نے سامان فروخت کرتے وقت قسم اٹھائی کہ اس کی قیمت مجھے اس سے کہیں زیادہ مل رہی تھی، حالانکہ وہ اس بات میں جھوٹا تھا۔ دوسرا وہ شخص جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم اٹھائی تاکہ اس سے کسی مسلمان کا مال ہتھیا لے۔ تیسرا وہ شخص جو فالتو پانی سے لوگوں کو منع کرے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: آج کے دن میں تجھ سے اپنا فضل روک لیتا ہوں جیسا کہ تو نے اس چیز کا فضل روکا تھا جس کو تیرے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا۔''

قَالَ عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ، عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ يَّبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ. [راجع: ٢٣٥٨]

علی نے کہا: سفیان نے ہمیں کئی مرتبہ عمرو کے واسطے سے بیان کیا اور عمرو، ابوصالح سے بیان کرتے ہیں جبکہ ابوصالح اس کو بغیر کسی واسطے کے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

(١١) بَابٌ: لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ

باب: 11- چراگاہ محفوظ کر لینے کا حق صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ہے

٢٣٧٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ».

[2370] حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چراگاہ کو اللہ اور اس کا رسول محفوظ کر سکتا ہے۔''

وَقَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَمَى النَّقِيعَ، وَأَنَّ عُمَرَ حَمَى الشَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ. [انظر: ٣٠١٣]

امام زہری نے کہا: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے نقیع کو محفوظ کیا، نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقام شرف اور ربذہ کو

سرکاری چراگاہ قرار دیا۔

فائدہ: وادیوں، پہاڑوں اور فالتو زمین سے اگرچہ مسلمان فائدہ اٹھا سکتے ہیں لیکن وہ ان کے مالک نہیں بن سکتے، یہ حق صرف حکومت کو ہے کہ وہ کسی فالتو زمین کو چراگاہ قرار دے۔ ایسی چراگاہ میں جہاد کے گھوڑے، اونٹ اور زکاۃ کے جانور وغیرہ چرائے جا سکتے ہیں۔

(١٢) بَابُ شُرْبِ النَّاسِ وَسَقْيِ الدَّوَابِّ مِنَ الْأَنْهَارِ

باب:12- نہروں سے لوگوں اور جانوروں کا پانی پینا

٢٣٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهُ انْقَطَعَ طِيَلُهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَّهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَّسْقِيَ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَّهُ، فَهِيَ لِذٰلِكَ أَجْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَّتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا، فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَّنِوَاءً لِّأَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ». وَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحُمُرِ، فَقَالَ: «مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ: ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ [الزلزلة: ٧، ٨].

[2371] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑا کسی کے لیے اجر بنتا ہے تو کسی کے لیے پردہ بنتا ہے، نیز کسی کے لیے بوجھ بھی ہوتا ہے۔ ثواب کا ذریعہ اس شخص کے لیے ہے جس نے اسے اللہ کی راہ میں کام کے لیے رکھا۔ وہ شخص اس کی رسی کو چراگاہ یا باغ میں دراز کر دے تو جتنا کچھ بھی اس کے دائرے میں رہتے ہوئے چراگاہ یا باغ میں چرے گا وہ اس کے لیے نیکیاں ہوں گی۔ اور اگر اس کی رسی ٹوٹ جائے اور وہ اگلی ٹانگیں اٹھا کر ایک دو چھلانگیں لگائے (اور دوڑے) تو اس کے قدموں کے نشانات اور اس کی لید اس شخص کے لیے نیکیاں ہوں گی۔ اور اگر وہ کسی نہر کے پاس سے گزرے اور اس سے پانی پیے، حالانکہ اس کا پانی پلانے کا ارادہ بھی نہیں تھا تو بھی اس کے لیے نیکیوں کا باعث ہے۔ اور وہ شخص جس نے مال داری اور سوال سے بچنے کے لیے گھوڑا باندھا، پھر اس کی گردن اور پیٹھ کے متعلق اللہ کے حق کو فراموش نہیں کیا تو وہ اس کے لیے بچاؤ اور ستر کا باعث ہوگا۔ اور جس شخص نے اترانے، دکھانے اور مسلمانوں کو گزند پہنچانے کے لیے گھوڑا پالا تو وہ اس کے لیے وبال اور عذاب کا باعث ہے۔'' رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''گدھوں کے متعلق

[انظر: ٢٨٦٠، ٣٦٤٦، ٤٩٦٢، ٤٩٦٣، ٧٣٥٦]

مجھ پر کچھ نازل نہیں ہوا مگر یہ جامع اور منفرد آیت اتری ہے: جو کوئی ذرہ بھر بھلائی کرے تو اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی رتی بھر برائی کرے گا تو اسے بھی دیکھ لے گا۔"

٢٣٧٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَّزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: «اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا». قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟، قَالَ: «هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ»، قَالَ: فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا». [راجع: ٩١]

[2372] حضرت زید بن خالد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھنے لگا۔ آپ نے فرمایا: "اس کی تھیلی اور اس کے سر بندھن کو اچھی طرح پہچان لو، پھر ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آ جائے تو بہتر بصورت دیگر تم اس سے جو چاہو کرو۔" اس نے کہا: اگر بھولی بھٹکی بکری ملے تو کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا: "یا تم اس سے فائدہ اٹھاؤ گے، یا تمھارے بھائی کا حصہ بنے گی یا بھیڑیے کا لقمہ ہوگی۔" اس نے پھر دریافت کیا: اگر بھولا بھٹکا اونٹ ملے تو؟ آپ نے فرمایا: "تجھے اس سے کیا سروکار ہے؟ اس کا مشکیزہ اور موزہ سب اس کے ساتھ ہے۔ وہ پانی پر پہنچ جائے گا اور درخت کے پتے کھا لے گا تا آنکہ اس کا مالک اس کو پا لے گا۔"

(١٣) بَابُ بَيْعِ الْحَطَبِ وَالْكَلَإِ

باب: 13- سوکھی لکڑی اور گھاس فروخت کرنا

٢٣٧٣ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَأَنْ يَّأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلًا فَيَأْخُذَ حُزْمَةً مِّنْ حَطَبٍ فَيَبِيعَ فَيَكُفَّ اللهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَّسْأَلَ النَّاسَ أُعْطِيَ أَمْ مُنِعَ». [راجع: ١٤٧١]

[2373] حضرت زبیر بن عوام ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص رسیاں اٹھا کر لکڑیوں کا گٹھا بنائے، پھر اسے فروخت کر دے، اس کے باعث اللہ تعالیٰ اس کی خودداری محفوظ رکھے تو یہ اس بات سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرے، اسے کچھ دیا جائے یا نہ دیا جائے۔"

٢٣٧٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ

[2374] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی اپنی

مَّوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يَّحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلٰى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ».

[راجع: ١٤٧٠]

کمر پر لکڑیوں کا گٹھا لائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ دوسروں سے سوال کرے، خواہ کوئی اس کو دے یا نہ دے۔''

٢٣٧٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ: أَصَبْتُ شَارِفًا مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي مَغْنَمٍ يَّوْمَ بَدْرٍ، قَالَ: وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ شَارِفًا أُخْرٰى فَأَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِّأَبِيعَهُ، وَمَعِيَ صَائِغٌ مِّنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَأَسْتَعِينَ بِهِ عَلٰى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ، وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ، فَقَالَتْ: أَلَا يَا حَمْزَ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ، فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا، قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ: وَمِنَ السَّنَامِ؟ قَالَ: قَدْ جَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَنَظَرْتُ إِلٰى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِي، فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ ابْنُ حَارِثَةَ، فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلٰى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ، فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ وَقَالَ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِّآبَائِي؟ فَرَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ

[2375] حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ میں نے بدر کے دن مال غنیمت میں سے ایک جوان اونٹنی حاصل کی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے عطا کی تھی۔ میں نے ایک دن ان دونوں اونٹنیوں کو ایک انصاری شخص کے دروازے پر بٹھایا۔ میرا ارادہ تھا کہ میں ان پر اذخر گھاس لا کر فروخت کروں۔ میرے ساتھ بنوقینقاع کا ایک زرگر بھی تھا۔ میں چاہتا تھا کہ اس کی مدد حاصل کروں اور اذخر فروخت کر کے حضرت فاطمہ ؓ سے شادی کا ولیمہ کروں۔ اس وقت حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ؓ اس گھر میں مے نوشی کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک گانے والی عورت بھی تھی۔ اس نے جب یہ مصرع گایا: اے حمزہ! اٹھو فربہ جوان اونٹنیوں کے لیے، تو حمزہ ؓ تلوار لے کر ان کی طرف جھپٹ پڑے، ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور پیٹ بھی پھاڑ ڈالے، پھر ان دونوں کی کلیجیاں نکال لیں۔ (راویٔ حدیث ابن جریج کہتے ہیں کہ) میں نے ابن شہاب سے پوچھا کہ کوہانوں میں سے کیا لیا؟ تو انھوں نے کہا: کوہان تو وہ کاٹ کر لے گئے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا: میں نے اس منظر کو دیکھا تو انتہائی پریشان ہوا، چنانچہ میں اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ ؓ بھی تھے۔ میں نے تمام روئیداد بیان کی تو آپ ﷺ نکلے۔ آپ کے ساتھ حضرت زید بن حارثہ ؓ

عَنْهُمْ، وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ. [راجع: ٢٠٨٩]

بھی تھے۔ میں بھی آپ کے ساتھ ہولیا۔ آپ ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو ان پر اظہار ناراضی فرمایا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے نظر اٹھائی اور کہا: تم تو میرے باپ داد کے غلام ہی ہو۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ الٹے پاؤں لوٹ آئے۔ یہ واقعہ تحریم خمر سے پہلے کا ہے۔

(١٤) بَابُ الْقَطَائِعِ

باب:14- جاگیریں دینا

٢٣٧٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُقْطِعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: حَتَّى تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَ الَّذِي تُقْطِعُ لَنَا، قَالَ: «سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي». [انظر: ٢٣٧٧، ٣١٦٣، ٣٧٩٤]

[2376] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ بحرین کے علاقے میں کچھ جاگیریں لوگوں کو دیں۔ انصار نے مشورہ دیا کہ آپ ایسا نہ کریں تا آنکہ ہمارے مہاجرین بھائیوں کو بھی جاگیریں دیں جیسا کہ ہمیں دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم عنقریب دیکھو گے کہ لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔ ایسے حالات میں میری ملاقات تک صبر کرنا۔''

فائدہ: واضح رہے کہ بحرین سے مراد آج کل امارت والا بحرین نہیں بلکہ عہد نبوی کے بحرین میں سعودی عرب کا مشرقی صوبہ شامل تھا جس میں الخبر، الدمام اور ظہران وغیرہ کے علاقے ہیں۔

(١٥) بَابُ كِتَابَةِ الْقَطَائِعِ

باب:15- جاگیروں کی سند لکھ کر دینا

٢٣٧٧ - وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْأَنْصَارَ لِيُقْطِعَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ فَعَلْتَ فَاكْتُبْ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «[إِنَّكُمْ] سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي». [راجع: ٢٣٧٦]

[2377] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انصار کو بلایا تا کہ ان کو علاقۂ بحرین میں جاگیریں دیں۔ انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر آپ نے ایسا کرنا ہے تو ہمارے قریشی بھائیوں کو بھی ویسی ہی جاگیروں کی سند لکھ دیں، لیکن نبی ﷺ کے پاس اس وقت اتنی زمین نہیں تھی۔ آپ نے فرمایا: ''تم عنقریب دیکھو گے کہ (تمھیں نظر انداز کر کے) دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔ ایسے حالات میں صبر سے کام لینا حتیٰ کہ قیامت کے دن مجھ سے آ ملو۔''

(١٦) بَابُ حَلَبِ الْإِبِلِ عَلَى الْمَاءِ

باب:16-اونٹنیوں کو چشموں پر دوہا جائے

٢٣٧٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مِنْ حَقِّ الْإِبِلِ أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ». [راجع: ١٤٠٢]

[2378] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اونٹنیوں کا حق یہ ہے کہ ان کا دودھ چشموں پر دوہا جائے۔''

(١٧) بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ مَمَرٌّ أَوْ شِرْبٌ فِي حَائِطٍ أَوْ فِي نَخْلٍ

باب: 17-اس شخص کے متعلق جسے باغ سے گزرنے، پانی دینے یا کھجور کا پھل لینے کا حق ہو

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ، وَلِلْبَائِعِ الْمَمَرُّ وَالسَّقْيُ حَتَّى يَرْفَعَ، وَكَذٰلِكَ رَبُّ الْعَرِيَّةِ».

نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کھجور کا درخت پیوند لگانے کے بعد فروخت کیا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہے۔ اسے باغ میں جانے، وہاں سے گزرنے اور سیراب کرنے کا بھی حق حاصل رہتا ہے تا آنکہ وہ اپنا پھل اٹھا لے، صاحب عریہ کو بھی یہ حق حاصل ہوں گے۔''

٢٣٧٩ - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَّلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ». [راجع: ٢٢٠٣]

[2379] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو کوئی کھجور کا درخت پیوند کاری کے بعد خریدے تو اس کا پھل فروخت کرنے والے کے لیے ہے الا یہ کہ خریدار پھل لینے کی شرط طے کر لے۔ اسی طرح اگر کسی نے ایسا غلام خریدا جس کے پاس مال ہے تو وہ مال بیچنے والے کا ہوگا الا یہ کہ خریدار مال لینے کی شرط لگا دے۔''

وَعَنْ مَّالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ فِي الْعَبْدِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث صرف غلام کے متعلق ہے۔

٢٣٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ

[2380] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اجازت دی کہ عرایا کی بیع

عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُبَاعَ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا. [راجع: ٢١٧٣]

اندازہ کر کے خشک کھجور کے عوض ہو سکتی ہے۔

٢٣٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ، وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَأَنْ لَّا تُبَاعَ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ، إِلَّا الْعَرَايَا. [راجع: ١٤٨٧]

[2381] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بیع مخابرہ، بیع محاقلہ اور بیع مزابنہ سے منع فرمایا، نیز درختوں پر لگے پھلوں کی خرید و فروخت سے بھی منع فرمایا حتی کہ وہ کھانے کے قابل ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ درختوں پر لگا ہوا پھل صرف درہم و دینار ہی سے فروخت کیا جائے لیکن بیع عرایا کی اجازت ہے۔

٢٣٨٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ - أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ، شَكَّ دَاوُدُ فِي ذٰلِكَ -. [راجع: ٢١٩٠]

[2382] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اندازے سے خشک کھجور کے عوض پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم (مقدار) میں بیع عرایا کی اجازت دی۔ اس (مقدار) میں راویٔ حدیث داود کو شک ہوا۔

٢٣٨٣، ٢٣٨٤ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَّوْلَى بَنِي حَارِثَةَ: أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَّسَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ: بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ، إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ أَذِنَ لَهُمْ.

[2384،2383] حضرت رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ، یعنی درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا، البتہ آپ نے عرایا والوں کو اس کی اجازت دی۔

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي بُشَيْرٌ مِّثْلَهُ. [راجع: ٢١٩١]

ابن اسحاق نے کہا: مجھ سے بشیر نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

43 - كِتَابٌ فِي الْاِسْتِقْرَاضِ وَأَدَاءِ الدُّيُونِ وَالْحَجْرِ وَالتَّفْلِيسِ

قرض لینے، اتارنے، تصرف سے روکنے اور دیوالیہ قرار دینے کے احکام ومسائل

(١) بَابُ مَنِ اشْتَرٰى بِالدَّيْنِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ ثَمَنُهُ أَوْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهِ

٢٣٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ - هُوَ الْبِيكَنْدِيُّ -: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «كَيْفَ تَرٰى بَعِيرَكَ؟ أَتَبِيعُهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ. [راجع: ٤٤٣]

٢٣٨٦ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ فَقَالَ: حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرٰى طَعَامًا مِّنْ يَهُودِيٍّ إِلٰى أَجَلٍ وَّرَهَنَهُ دِرْعًا مِّنْ حَدِيدٍ. [راجع: ٢٠٨٦]

باب: 1- جس نے کوئی چیز ادھار خریدی جبکہ اس کے پاس بالکل یا بروقت کچھ نہیں ہے

[2385] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک جنگ میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، آپ نے میرے اونٹ کے متعلق پوچھا: ''تم اسے کیسا پا رہے ہو؟ کیا تم اسے میرے ہاتھ بیچتے ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، چنانچہ میں نے وہ اونٹ آپ کو فروخت کر دیا۔ جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں اونٹ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اس کی قیمت ادا کر دی۔

[2386] حضرت اعمش بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے ہاں بیع سلم (قرض) میں گروی رکھنے کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا: مجھ سے اسود نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے ایک یہودی سے ایک معین مدت کے لیے (ادھار پر) غلہ خریدا اور اس کے پاس لوہے کی زرہ گروی رکھ دی۔

(٢) بَابُ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَوْ إِتْلَافَهَا

٢٣٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللهُ».

باب:2- جو شخص قرض کے طور پر لوگوں سے ان کا مال ادا کرنے کی نیت سے لے یا اسے ہضم کرنے کی نیت سے لے

[2387] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں سے مال اس نیت سے لیتا ہے کہ وہ اس کی ادائیگی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کرنے کی توفیق دے گا اور جو شخص لوگوں کا مال ضائع کر دینے کے ارادے سے لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ضائع کر دے گا۔''

(٣) بَابُ أَدَاءِ الدُّيُونِ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا۟ ٱلْأَمَـٰنَـٰتِ إِلَىٰٓ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ ٱلنَّاسِ أَن تَحْكُمُوا۟ بِٱلْعَدْلِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ سَمِيعًۢا بَصِيرًا﴾ [النساء: ٥٨].

باب:3- قرضوں کا ادا کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حق داروں کو ادا کرو۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل وانصاف سے فیصلہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تمھیں بہت اچھی بات کی نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا سب کچھ دیکھنے والا ہے۔''

٢٣٨٨ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا أَبْصَرَ - يَعْنِي أُحُدًا - قَالَ: «مَا أُحِبُّ أَنَّهُ يُحَوَّلُ لِي ذَهَبًا يَمْكُثُ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا دِينَارًا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ»، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّونَ، إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا»، وَأَشَارَ أَبُو شِهَابٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ «وَقَلِيلٌ مَا هُمْ»، وَقَالَ: «مَكَانَكَ» وَتَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَسَمِعْتُ

[2388] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، آپ نے احد پہاڑ کو دیکھ کر فرمایا: ''میں نہیں چاہتا کہ یہ پہاڑ میرے لیے سونے کا بن جائے تو تین دن کے بعد ایک دینار بھی اس میں سے میرے پاس باقی رہے مگر وہ دینار جسے میں نے قرض کی ادائیگی کے لیے رکھ لیا ہو۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''بے شک جو دولت مند ہیں وہی محتاج ہیں مگر وہ شخص جو مال کو اس طرح خرچ کرے۔'' (راویٔ حدیث) ابوشہاب نے اپنے ہاتھ سے سامنے، دائیں اور بائیں جانب اشارہ کر کے بتایا کہ اس طریقے سے۔ ''لیکن ایسے لوگ بہت کم ہیں۔''

صَوْتًا فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ، ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ: «مَكَانَكَ حَتَّى آتِيَكَ». فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! اَلَّذِي سَمِعْتُ - أَوْ قَالَ: اَلصَّوْتُ الَّذِي سَمِعْتُ -؟ قَالَ: «وَهَلْ سَمِعْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ: مَنْ مَّاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ»، قُلْتُ: وَمَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ». [راجع: ١٢٣٧]

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم یہیں ٹھہرو۔'' پھر آپ تھوڑی دور آگے بڑھ گئے، چنانچہ میں نے کچھ آواز سنی تو ادھر جانا چاہا لیکن مجھے آپ کا فرمان یاد آ گیا کہ ''یہیں ٹھہرے رہنا جب تک میں تیرے پاس نہ آ جاؤں۔'' جب آپ واپس آئے تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ آواز کیسی تھی جو میں نے سنی؟ آپ نے فرمایا: ''تو نے آواز سنی تھی؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے، انھوں نے کہا: آپ کی امت میں سے جو شخص اس حالت میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔'' میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ ایسے ایسے کام کرتا ہو؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں (تب بھی جنت میں ضرور جائے گا)۔''

٢٣٨٩ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا مَّا يَسُرُّنِي أَنْ لَّا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَّعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ». رَوَاهُ صَالِحٌ وَّعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [انظر: ٦٤٤٥، ٧٢٢٨]

[2389] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے یہ پسند نہیں کہ مجھ پر تین دن گزر جائیں اور اس میں سے کوئی چیز میرے پاس باقی رہے۔ ہاں، قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ رکھ لوں تو اور بات ہے۔'' اس روایت کو صالح اور عقیل نے زہری سے بیان کیا ہے۔

(٤) بَابُ اسْتِقْرَاضِ الْإِبِلِ

باب: 4- اونٹ قرض لینا

٢٣٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بِمِنًى يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ: «دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ

[2390] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے قرض کا تقاضا کیا تو اس نے تقاضا کرنے میں سختی سے کام لیا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام اس کی طرف لپکے تو آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیونکہ صاحب حق کو بات کرنے کا حق ہے۔ اس کے لیے

مَقَالًا وَّاشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ»، قَالُوا: لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ، قَالَ: «اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ، فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً». [راجع: ٢٣٠٥]

کوئی اونٹ خرید و اور اسے دے دو۔" صحابۂ کرام نے کہا: ہمیں تو اس کے اونٹ (کی عمر) سے زیادہ عمر کا اونٹ ملتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہی خرید لو اور اسے دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو ادائیگی کے اعتبار سے بہتر ہے۔"

فائدہ: اجناس کے تبادلے میں، اگر وہ ہم جنس ہوں تو دو باتیں ضروری ہیں: برابر ہونا اور نقد ہونا۔ اگر مختلف اجناس کا باہمی تبادلہ کرنا ہو تو ایک چیز کا ہونا ضروری ہے کہ سودا دست بدست ہو، البتہ کمی بیشی جائز ہے، لیکن حیوانات میں کوئی پابندی نہیں ہے، ان کا باہمی تبادلہ ادھار بھی کیا جا سکتا ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے، اور ان میں کمی بیشی بھی درست ہے جیسا کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ایک اونٹ لیتا اور صدقے کے دو اونٹ دینے کا وعدہ کرتا تھا۔[1] بہرحال حیوانات کی خرید و فروخت کے متعلق وسعت ہے، ایک جانور کو دو یا اس سے زیادہ اسی جنس کے جانوروں کے عوض نقد اور ادھار پر فروخت کرنا جائز ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے دو غلاموں کے عوض ایک غلام خریدا تھا۔[2]

(٥) بَابُ حُسْنِ التَّقَاضِي

باب: 5- نرمی سے تقاضا کرنا

٢٣٩١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَاتَ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ؟ قَالَ: كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فَأَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُوسِرِ، وَأُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ، فَغُفِرَ لَهُ». قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: سَمِعْتُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٠٧٧]

[2391] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "ایک شخص مرا تو اس سے پوچھا گیا: تو کیا کرتا تھا؟ اس نے کہا کہ میں لوگوں سے لین دین کرتا تھا، جو لوگ کشادہ حال ہوتے ان سے درگزر کرتا اور جو لوگ تنگ دست ہوتے ان کا بوجھ ہلکا کر دیتا تھا۔ تو اس کے گناہ معاف کر دیے گئے۔" حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث نبی ﷺ سے خود سنی ہے۔

(٦) بَابٌ: هَلْ يُعْطِي أَكْبَرَ مِنْ سِنِّهِ؟

باب: 6- کیا قرض کے اونٹ کے عوض اس سے زیادہ عمر کا اونٹ دیا جا سکتا ہے؟

٢٣٩٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي

[2392] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور

1 مسند أحمد: 171/2. 2 صحيح مسلم، المساقاة، حديث: 4113 (1602).

سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَقَاضَاهُ بَعِيرًا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَعْطُوهُ»، فَقَالُوا: لَا نَجِدُ إِلَّا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَاكَ اللهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَعْطُوهُ فَإِنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً». [راجع: ٢٣٠٥]

اس نے اپنا اونٹ واپس لینے کا تقاضا کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اونٹ دو۔'' صحابۂ کرام ؓ نے عرض کیا: ہمیں تو اس کے اونٹ سے بڑی عمر کا بہتر اونٹ ملتا ہے۔ تب وہ شخص کہنے لگا: آپ نے میرا پورا حق ادا کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا پورا پورا بدلہ دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے وہی اونٹ دے دو کیونکہ اچھے لوگ وہی ہیں جو اچھی طرح قرض ادا کرتے ہیں۔''

(٧) بَابُ حُسْنِ الْقَضَاءِ

باب: 7- اچھی طرح سے قرض ادا کرنا

٢٣٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سِنٌّ مِّنَ الْإِبِلِ فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ ﷺ: «أَعْطُوهُ»، فَطَلَبُوا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا، فَقَالَ: «أَعْطُوهُ»، فَقَالَ: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللهُ بِكَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً». [راجع: ٢٣٠٥]

[2393] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک شخص کا نبی ﷺ کے ذمے ایک خاص عمر کا اونٹ واجب الادا تھا۔ جب وہ آپ سے تقاضا کرنے آیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے اونٹ دے دو۔'' صحابۂ کرام ؓ نے اُس عمر کا اونٹ تلاش کیا تو نہ مل سکا بلکہ اس سے زیادہ عمر کا اونٹ دستیاب ہوا، تو آپ نے فرمایا: ''وہی دے دو۔'' اس شخص نے کہا: آپ نے مجھے پورا حق دے دیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا پورا پورا ثواب دے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو ادائیگی کے لحاظ سے بہترین ہیں۔''

٢٣٩٤ - حَدَّثَنَا خَلَّادٌ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ: حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ - قَالَ مِسْعَرٌ: أُرَاهُ قَالَ: ضُحًى - فَقَالَ: «صَلِّ رَكْعَتَيْنِ»، وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي. [راجع: ٤٤٣]

[2394] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ (راویٔ حدیث) حضرت مسعر کہتے ہیں کہ میرے گمان کے مطابق انھوں نے کہا: چاشت کا وقت تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''دو رکعت ادا کرو۔'' میرا آپ کے ذمے کچھ قرض تھا تو آپ نے وہ ادا کیا اور مجھے کچھ زیادہ بھی دیا۔

(٨) بَابٌ: إِذَا قَضَى دُونَ حَقِّهِ أَوْ حَلَّلَهُ فَهُوَ جَائِزٌ

باب: 8- اگر کوئی دوسرے کا حق کم ادا کرے (قرض خواہ راضی ہو) یا اس سے معاف کرا لے تو جائز ہے

٢٣٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَّعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَّقْبَلُوا تَمْرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي فَأَبَوْا، فَلَمْ يُعْطِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ حَائِطِي وَقَالَ: «سَنَغْدُو عَلَيْكَ»، فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ، فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ، فَجَدَدْتُّهَا فَقَضَيْتُهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ تَمْرِهَا. [راجع: ٢١٢٧]

[2395] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے اور ان پر قرض تھا تو قرض خواہوں نے حقوق طلبی میں سختی سے کام لیا۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے قرض خواہوں سے فرمایا کہ وہ ان کے باغ کا پھل قبول کر لیں اور ان کے والد کو قرض سے بری کر دیں، لیکن ان لوگوں نے اس سے انکار کر دیا۔ نبی ﷺ نے انھیں میرا باغ نہ دیا بلکہ مجھ سے فرمایا: ''میں کل تمھارے باغ میں آؤں گا۔'' چنانچہ آپ ﷺ صبح تشریف لائے تو میرے باغ کا پورا چکر لگایا اور اس کے پھل میں برکت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد میں نے پھل اتارا، اس میں سے قرض خواہوں کا قرض بھی ادا کر دیا اور ہمارے لیے کچھ کھجوریں بچ بھی گئیں۔

(٩) بَابٌ: إِذَا قَاصَّ أَوْ جَازَفَهُ فِي الدَّيْنِ تَمْرًا بِتَمْرٍ أَوْ غَيْرِهِ

باب:9- قرض کی ادائیگی میں پورے تول یا اندازے سے کھجوروں یا کسی اور چیز کے بدلے کھجوریں دے تو جائز ہے

٢٣٩٦ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا لِّرَجُلٍ مِّنَ الْيَهُودِ، فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ، فَأَبَى أَنْ يُّنْظِرَهُ، فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَّسُولَ اللهِ ﷺ لِيَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّتِي لَهُ فَأَبَى، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّخْلَ فَمَشَى فِيهَا ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ: «جُدَّ لَهُ فَأَوْفِ لَهُ الَّذِي لَهُ»، فَجَدَّهُ بَعْدَ مَا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَوْفَاهُ ثَلَاثِينَ وَسْقًا وَّفَضَلَتْ لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ

[2396] وہب بن کیسان کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ ان کے والد جب فوت ہوئے تو ان پر ایک یہودی کا تیس وسق قرض تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس سے مہلت طلب کی تو اس نے مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ یہودی سے اس کی سفارش کریں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ یہودی کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے گفتگو کی کہ وہ اپنے قرض کے عوض اس (جابر) کے باغ کی کھجوریں لے لے تو اس نے انکار کر دیا۔ تب رسول اللہ ﷺ باغ میں تشریف لے گئے اور اس کا چکر لگایا، پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اس کا پھل توڑ کر اس کا قرض ادا کرو۔'' چنانچہ

وَسْقًا، فَجَاءَ جَابِرٌ رَّسُولَ اللهِ ﷺ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِي كَانَ، فَوَجَدَهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُ بِالْفَضْلِ فَقَالَ: «أَخْبِرْ ذٰلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ»، فَذَهَبَ جَابِرٌ إِلٰى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ عَلِمْتُ حِينَ مَشٰى فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُبَارَكَنَّ فِيهَا. [راجع: ٢١٢٧]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے واپس جانے کے بعد پھل توڑا اور یہودی کے تیس وسق پورے دے دیے۔ ان کے پاس سترہ وسق کھجور باقی بچ رہی۔ اُس کے بعد حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ سے یہ واقعہ بیان کریں۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کھجور کے باقی بچ رہنے کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: ''ابن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھی اس سے آگاہ کرو۔'' چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اس کی خبر دی تو انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے باغ کا چکر لگایا تھا تو مجھے اسی وقت یقین ہو گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس میں ضرور برکت فرمائے گا۔

(١٠) بَابُ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنَ الدَّيْنِ

باب: 10- جس نے قرض سے پناہ مانگی

٢٣٩٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ»، فَقَالَ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ يَا رَسُولَ اللهِ مِنَ الْمَغْرَمِ! قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ». [راجع: ٨٣٢]

[2397] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ دوران نماز میں دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' کسی کہنے والے نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ قرض سے بکثرت پناہ کیوں مانگتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی جب مقروض ہوتا ہے تو بات بات پر جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔''

(١١) بَابُ الصَّلَاةِ عَلٰى مَنْ تَرَكَ دَيْنًا

باب: 11- اس شخص کی نماز جنازہ جو قرض چھوڑ کر مرا

٢٣٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

[2398] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی

عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا». [راجع: ٢٢٩٨]

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے کوئی مال چھوڑا تو وہ اس کے ورثاء کا حق ہے اور جس نے کوئی بوجھ (اہل وعیال یا قرض) چھوڑا تو وہ ہمارے ذمے ہے۔''

فائدہ: مرنے والے کے پاس اگر قرض کی ادائیگی کا سامان نہیں ہے تو اس کا قرض بیت المال کی طرف سے ادا کیا جائے گا، لیکن اس کا مطلب قطعاً یہ نہیں کہ لوگ قرض لے کر فضول خرچیاں کریں اور اس امید پر اسراف کریں کہ بیت المال کی طرف سے ادا کر دیا جائے گا۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ اس پہلو پر کڑی نظر رکھے تا کہ لوگ اس سہولت سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔

٢٣٩٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿ٱلنَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِٱلْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ﴾ [الأحزاب: ٦] فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ». [راجع: ٢٢٩٨]

[2399] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دنیا میں کوئی مومن ایسا نہیں جس سے میرا دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ قریب رشتہ نہ ہو۔ اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''نبی اہل ایمان سے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریبی رشتہ رکھتے ہیں۔'' لہٰذا جو کوئی مومن مر جائے اور مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے خاندان کو ملے گا جو اس کے وارث ہوں۔ اور جو کوئی قرض یا عیال چھوڑ جائے تو وہ میرے پاس آئے میں اس کا بندوبست کرنے والا ہوں۔''

(١٢) بَابٌ: مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

باب: 12- مالدار کا (قرض خواہ سے) ٹال مٹول کرنا زیادتی ہے

٢٤٠٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ».

[راجع: ٢٢٨٧]

[2400] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مالدار کا ٹال مٹول کرنا صریح ظلم ہے۔''

فائدہ: کسی نے قرض لیا، جب ادا کرنے کے قابل ہوا تو ٹال مٹول کرنے لگا، شریعت کی نظر میں یہ ایک سنگین جرم ہے اور عدالت جرم کی نوعیت کے مطابق اسے سزا دے سکتی ہے۔ یہ کوئی ایسی حرکت نہیں جسے نظر انداز کر دیا جائے۔

(١٣) بَابٌ: لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ

باب: 13- حق دار کو کچھ کہنے (طعن و ملامت کرنے) کا حق ہے

وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ». قَالَ سُفْيَانُ: عِرْضُهُ يَقُولُ: مَطَلْتَنِي، وَعُقُوبَتُهُ: اَلْحَبْسُ.

نبی ﷺ سے یہ منقول ہے: ''جو شخص قدرت کے باوجود ٹال مٹول کرتا ہے، اس کا یہ رویہ، اسے سزا دینے اور اس کی بے عزتی کرنے کو حلال کر دیتا ہے۔'' سفیان کہتے ہیں: اس کی عزت کا حلال ہونا یہ ہے کہ قرض خواہ اسے کہے کہ تم میرے ساتھ صرف ٹال مٹول کر رہے ہو۔ اور سزا سے مراد اسے قید کرنا ہے۔

٢٤٠١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ: «دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا». [راجع: ٢٣٠٥]

[2401] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص اپنے حق کا مطالبہ کرنے کے لیے حاضر ہوا۔ اس نے حق طلبی میں آپ کے ساتھ کچھ سخت انداز اختیار کیا تو صحابۂ کرام ؓ نے اس کی گوشمالی کرنے (اسے سزا دینے) کا ارادہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، بے شک صاحب حق کو (کڑوی کسیلی) باتیں کرنے کا حق ہے۔''

(١٤) بَابٌ: إِذَا وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ مُفْلِسٍ فِي الْبَيْعِ وَالْقَرْضِ وَالْوَدِيعَةِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

باب: 14- جب کوئی شخص اپنا مال از قسم بیع، قرض اور امانت کسی دیوالیہ شخص کے پاس پائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِذَا أَفْلَسَ وَتَبَيَّنَ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ وَلَا بَيْعُهُ وَلَا شِرَاؤُهُ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: قَضٰى عُثْمَانُ: مَنِ اقْتَضٰى مِنْ حَقِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفْلِسَ فَهُوَ لَهُ، وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

امام حسن بصری ؒ نے کہا: جب کوئی دیوالیہ ہو جائے اور اس کا دیوالیہ پن حاکم کے نزدیک ثابت ہو جائے تو اس کا غلام کو آزاد کرنا اور خرید و فروخت کرنا جائز نہیں۔ حضرت سعید بن میسّب نے کہا کہ حضرت عثمان ؓ کے فیصلے کے مطابق جس نے کسی کے دیوالیہ ہونے سے پہلے اپنا حق لے لیا وہ اس کا ہے اور جس نے بعینہٖ اپنا مال پہچان لیا وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔

٢٤٠٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - أَوْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ -: «مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ».

[2402] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اپنا مال بعینہٖ کسی شخص کے پاس پایا جو دیوالیہ ہو گیا ہے تو وہ دوسروں کی نسبت اس کا زیادہ حق دار ہے۔''

(١٥) بَابُ مَنْ أَخَّرَ الْغَرِيمَ إِلَى الْغَدِ أَوْ نَحْوِهِ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ مَطْلًا

باب: 15- اگر کسی مال دار نے قرض خواہ کو کل یا پرسوں تک مؤخر کیا تو ایسا کرنا ٹال مٹول نہیں ہو گا

وَقَالَ جَابِرٌ: اِشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فِي دَيْنِ أَبِي، فَسَأَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي فَأَبَوْا، فَلَمْ يُعْطِهِمُ الْحَائِطَ وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ، وَقَالَ: «سَأَغْدُو عَلَيْكُمْ غَدًا»، فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ، فَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَضَيْتُهُمْ.

حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ کے ذمے قرض کے معاملے میں قرض خواہوں نے حقوق طلبی میں سختی کی تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ وہ میرے باغ کے پھل قبول کر لیں لیکن انھوں نے اس پیشکش کو مسترد کر دیا۔ آپ ﷺ نے نہ تو انھیں باغ دیا اور نہ پھل ہی توڑ کر ان کے حوالے کیے بلکہ آپ نے فرمایا: ''میں کل تمھارے پاس آؤں گا۔'' جب دوسرے دن صبح کے وقت آپ تشریف لائے اور باغ کے پھلوں میں برکت کی دعا فرمائی تو میں نے ان کا قرض پورا پورا ادا کر دیا۔

(١٦) بَابُ مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُفْلِسِ أَوِ الْمُعْدِمِ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ أَوْ أَعْطَاهُ حَتَّى يُنْفِقَ عَلَى نَفْسِهِ

باب:16- جس نے دیوالیہ یا محتاج کا مال فروخت کر کے قرض خواہوں میں تقسیم کر دیا یا اسی کو دے دیا تاکہ وہ اپنی ذات پر خرچ کرے

٢٤٠٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي

[2403] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص نے اپنے مرنے کے بعد اپنے

رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ غُلَامًا لَّهُ عَنْ دُبُرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ يَّشْتَرِيهِ مِنِّي؟» فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَأَخَذَ ثَمَنَهُ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ. [راجع: ٢١٤١]

غلام کو آزاد کرنے کی وصیت کر دی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اس غلام کو مجھ سے کون خریدتا ہے؟" تو اسے حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خرید لیا۔ آپ ﷺ نے اس کی قیمت وصول کر کے مالک کو واپس کر دی۔

(١٧) بَابٌ: إِذَا أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى أَوْ أَجَّلَهُ فِي الْبَيْعِ

باب: 17- مقررہ مدت تک قرض دینا یا خرید و فروخت میں قیمت کی وصولی کو مؤخر کرنا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْقَرْضِ إِلَى أَجَلٍ: لَا بَأْسَ بِهِ، وَإِنْ أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِنْ دَرَاهِمِهِ مَا لَمْ يَشْتَرِطْ. وَقَالَ عَطَاءٌ وَّعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: هُوَ إِلَى أَجَلِهِ فِي الْقَرْضِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ایک معین مدت تک قرض دینے میں کوئی حرج نہیں، نیز اس میں بھی کوئی قباحت نہیں کہ کسی شخص کو دیے ہوئے دراہم سے اچھے درہم واپس ملیں بشرطیکہ پہلے سے یہ بات طے شدہ نہ ہو۔ حضرت عطاء اور عمرو بن دینار نے کہا ہے کہ قرض میں، قرض لینے والا اپنی مقررہ مدت کا پابند ہوگا۔

وضاحت: قدیم زمانے میں درہم، چاندی کے سکے ہوتے تھے جو کثرتِ استعمال سے گھس جاتے تو ان کی قیمت میں کمی آ جاتی۔ اس پس منظر میں بعض اوقات قرض کی واپسی پر جھگڑے بھی پیدا ہو جاتے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فتویٰ تھا کہ قرض لینے والا اگر اپنی مرضی سے اچھے درہم واپس کر دے تو اس میں کوئی قباحت نہیں، اگر پہلے سے کوئی شرط ہے تو سود ہوگا۔

٢٤٠٤ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُّسْلِفَهُ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [راجع: ١٤٩٨]

[2404] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا۔ اس نے ایک دوسرے بنی اسرائیلی سے قرض طلب کیا تو اس نے مقررہ مدت تک کے لیے اسے قرض دے دیا۔ پھر آگے پوری حدیث بیان کی۔

(١٨) بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي وَضْعِ الدَّيْنِ

باب: 18- قرض میں کمی کرنے کے لیے سفارش کرنا

٢٤٠٥ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُّغِيرَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُصِيبَ عَبْدُ اللهِ وَتَرَكَ عِيَالًا وَّدَيْنًا،

[2405] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ (میرے والد گرامی) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی جب شہادت ہوئی تو وہ اپنے پیچھے بہت سا عیال اور قرض

فَطَلَبْتُ إِلَى أَصْحَابِ الدَّيْنِ أَنْ يَضَعُوا بَعْضًا فَأَبَوْا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَشْفَعْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا، فَقَالَ: «صَنِّفْ تَمْرَكَ كُلَّ شَيْءٍ مِّنْهُ عَلَى حِدَةٍ، عِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ، وَاللِّينَ عَلَى حِدَةٍ، وَالْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ، ثُمَّ أَحْضِرْهُمْ حَتَّى آتِيَكَ»، فَفَعَلْتُ، ثُمَّ جَاءَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَكَالَ لِكُلِّ رَجُلٍ حَتَّى اسْتَوْفَى، وَبَقِيَ التَّمْرُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ. [راجع: ٢١٢٧]

چھوڑ گئے۔ میں نے قرض خواہوں سے گزارش کی کہ وہ کچھ قرض معاف کر دیں لیکن انھوں نے انکار کر دیا۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور قرض خواہوں سے سفارش کرنے کی درخواست کی لیکن انھوں نے آپ ﷺ کی سفارش کو بھی ٹھکرا دیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنی کھجوروں کی ہر قسم کو الگ الگ کر دو: عذق ابن زید الگ، لین علیحدہ اور عجوہ ایک طرف رکھو، پھر ان لوگوں کو بلاؤ حتیٰ کہ میں بھی آ جاؤں۔“ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپ علیہ السلام تشریف لائے اور کھجور کے ڈھیر کے پاس بیٹھ گئے اور ہر قرض خواہ کو ماپ کر دیا حتیٰ کہ سارا قرض ادا کر دیا اور کھجوریں اسی طرح باقی رہیں جس طرح پہلے تھیں، گویا ان کو ہاتھ بھی نہیں لگایا گیا تھا۔

٢٤٠٦ - وَغَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى نَاضِحٍ لَّنَا، فَأَزْحَفَ الْجَمَلُ فَتَخَلَّفَ عَلَيَّ، فَوَكَزَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ خَلْفِهِ، قَالَ: «بِعْنِيهِ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ»، فَلَمَّا دَنَوْنَا اسْتَأْذَنْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ ﷺ: «فَمَا تَزَوَّجْتَ؟ بِكْرًا أَوْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: ثَيِّبًا، أُصِيبَ عَبْدُ اللهِ وَتَرَكَ جَوَارِيَ صِغَارًا، فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ، ثُمَّ قَالَ: «ائْتِ أَهْلَكَ»، فَقَدِمْتُ فَأَخْبَرْتُ خَالِي بِبَيْعِ الْجَمَلِ فَلَامَنِي، فَأَخْبَرْتُهُ بِإِعْيَاءِ الْجَمَلِ، وَبِالَّذِي كَانَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَوَكْزِهِ إِيَّاهُ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْجَمَلِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمِي مَعَ الْقَوْمِ.

[راجع: ٤٤٣]

[2406] حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ ایک اونٹ پر جہاد کیا۔ وہ اونٹ تھک ہار کر لوگوں سے پیچھے رہ گیا۔ نبی ﷺ نے اسے پیچھے سے چھڑی ماری اور فرمایا: ”اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو، تاہم تمھیں مدینے تک اس پر سفر کرنے کی اجازت ہو گی۔“ جب ہم مدینہ طیبہ کے قریب آئے تو میں نے آگے جانے کی اجازت طلب کی اور بتایا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے نئی نئی شادی کی ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”دوشیزہ سے نکاح کیا ہے یا شوہر دیدہ سے؟“ میں نے عرض کیا: شوہر آشنا سے شادی کی ہے، وہ اس لیے کہ (میرے والد گرامی) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو انھوں نے چھوٹی چھوٹی بچیاں چھوڑیں، اس لیے میں نے ایک بیوہ سے شادی کی تاکہ وہ انھیں تعلیم دے اور تہذیب سکھائے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”تم اپنے اہل خانہ کے ہاں جاؤ۔“ میں نے گھر آ کر اپنے ماموں کو اپنا اونٹ فروخت

کرنے کا بتایا تو اس نے مجھے بڑی ملامت کی۔ میں نے اسے اپنے اونٹ کے تھک جانے کا، نبی ﷺ نے جو کچھ کیا اس کا، نیز اسے چھڑی مارنے کا واقعہ سنایا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب تشریف لائے تو صبح کے وقت میں بھی آپ کی خدمت میں اونٹ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اونٹ کی قیمت دی اور اونٹ بھی واپس کر دیا، اس کے علاوہ لوگوں کے ساتھ غنیمت میں میرا حصہ بھی دے دیا۔

(١٩) بَابُ مَا يُنْهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ

وَقَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلْفَسَادَ﴾ [البقرة:٢٠٥] وَ﴿لَا يُصْلِحُ عَمَلَ ٱلْمُفْسِدِينَ﴾ [يونس:٨١] وَقَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أَصَلَوٰتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ ءَابَآؤُنَآ أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِىٓ أَمْوَٰلِنَا مَا نَشَٰٓؤُاْ﴾ [هود:٨٧] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُؤْتُواْ ٱلسُّفَهَآءَ أَمْوَٰلَكُمُ﴾ [النساء:٥] وَالْحَجْرِ فِي ذٰلِكَ وَمَا يُنْهَى عَنِ الْخِدَاعِ.

باب:19- مال ضائع کرنے کی ممانعت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔“ نیز فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اہل فساد کا منصوبہ چلنے نہیں دیتا۔“ حضرت شعیب کی قوم نے ان سے کہا: ”کیا تمھاری نماز تمھیں حکم دیتی ہے کہ ہم ان بتوں کو جنھیں ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہیں چھوڑ دیں اور اپنے مال میں اپنی مرضی کرنا ترک کر دیں۔“ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے مال نادانوں کے حوالے مت کرو۔“ نیز اس میں ان پر تصرف کے متعلق پابندی لگانے اور دھوکا دینے کی ممانعت کا بیان۔

٢٤٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنِّي أُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ، فَقَالَ: «إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ»، فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُولُهُ. [راجع: ٢١١٧]

[2407] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں لین دین میں بہت دھوکا کھا جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”جب تم کسی سے معاملہ کرو تو کہہ دیا کرو کہ کوئی دھوکا نہیں ہوگا۔“ چنانچہ وہ شخص معاملہ کرتے وقت یہ (الفاظ) کہہ دیتا تھا۔

٢٤٠٨ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ

[2408] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا حرام کر دیا

النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنَعَ وَهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ». [راجع: ٨٤٤]

ہے۔ حقوق ادا نہ کرنا اور دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانا بھی حرام قرار دیا ہے، نیز تمھارے لیے فضول گفتگو، کثرت سوال اور بربادیٔ مال کو ناپسند کیا ہے۔"

فائدہ: مَنْعٌ کے معنی ہیں: روکنا، یعنی وہ اموال اور حقوق جن کی ادائیگی واجب ہے انھیں بجانہ لانا۔ اور ہَاتِ سے مراد یہ ہے کہ وہ چیز طلب کرنا جس کے طلب کرنے کا انسان کو استحقاق نہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مال دار آدمی کے لیے بخل اور سوال کرنا حرام قرار دیا ہے۔

(٢٠) بَابٌ: اَلْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَلَا يَعْمَلُ إِلَّا بِإِذْنِهِ

باب: 20- غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے، اسے بلا اجازت (اس میں) تصرف نہیں کرنا چاہیے

٢٤٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَّهِيَ مَسْؤُولَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ [رَاعٍ] وَّهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ». قَالَ: فَسَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ». [راجع: ٨٩٣]

[2409] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق باز پرس ہوگی۔ حاکم وقت نگران ہے اور وہ اپنی رعایا کے بارے میں مسئول ہوگا۔ آدمی اپنے گھر میں نگران ہے، اس سے اس کے اہل خانہ کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر میں حکومت رکھتی ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اور خادم اپنے آقا کے مال میں حکومت رکھتا ہے، وہ بھی اس کے متعلق مسئول ہوگا۔" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ان لوگوں کا ذکر تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، میرا خیال ہے کہ نبی ﷺ نے یوں بھی فرمایا: "بیٹا اپنے باپ کے مال میں اختیار رکھتا ہے، اس سے اس کی ذمہ داری کے متعلق سوال ہوگا۔ الغرض تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق ضرور پوچھا جائے گا۔"

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

44 - كِتَابُ الْخُصُومَاتِ

اختلافی معاملات کے احکام

(۱) [بَابُ] مَا يُذْكَرُ فِي الْإِشْخَاصِ وَالْخُصُومَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ

باب: 1- کسی شخص کو گرفتار کرنے، نیز مسلمان اور یہودی کے درمیان جھگڑے کی بابت کیا منقول ہے؟

٢٤١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَخْبَرَنِي، قَالَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ خِلَافَهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ»، قَالَ شُعْبَةُ: أَظُنُّهُ قَالَ: «لَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ [كَانَ] قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا». [انظر: ٣٤٧٦، ٥٠٦٢]

[2410] حضرت عبداللہ (بن مسعود) ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ایک شخص کو قرآن کی ایک آیت اس طرح پڑھتے سنا کہ نبی ﷺ سے میں نے وہ آیت اس کے خلاف سنی تھی۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم دونوں کی قراءت ٹھیک ہے۔“ (راویٔ حدیث) شعبہ نے کہا: میرے خیال کے مطابق آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ”اختلاف نہ کیا کرو کیونکہ تم سے پہلے لوگوں نے اختلاف کیا تو وہ ہلاک ہو گئے۔“

فائدہ: حدیث کے آخر میں اختلاف سے اجتناب کرنے کی تلقین ہے کیونکہ طبعی اختلاف قابل مذمت نہیں بلکہ وہ اختلاف باعث ہلاکت ہے جو موجب افتراق و فساد ہو۔ اس میں شک نہیں کہ تفرقہ امت کو کمزور کرنے والی بیماری ہے جس سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہیے۔

٢٤١١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي

[2411] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں گالی

سَلَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ، رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَى الْعَالَمِينَ، فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُخَيِّرُونِي عَلٰى مُوسٰى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُّفِيقُ فَإِذَا مُوسٰى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي، أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ». [انظر: ٣٤٠٨، ٣٤١٤، ٤٨١٣، ٦٥١٧، ٦٥١٨، ٧٤٢٨، ٧٤٧٢]

گلوچ کی۔ مسلمان کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد ﷺ کو سارے جہانوں پر برتری دی! یہودی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام اہل جہاں پر برگزیدہ کیا! اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ رسید کر دیا۔ وہ یہودی، نبی ﷺ کے پاس گیا اور آپ سے اپنا اور مسلمان کا ماجرا کہہ سنایا۔ نبی ﷺ نے اس مسلمان کو بلا کر دریافت کیا تو اس نے سارا قصہ بیان کر دیا۔ آپ نے فرمایا: ''تم مجھے موسیٰ پر برتری نہ دو کیونکہ قیامت کے دن جب سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور میں بھی بے ہوش ہو جاؤں گا اور سب سے پہلے مجھے ہوش آئے گا تو میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک پایہ پکڑے کھڑے ہیں۔ اب میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے بے ہوشی سے مستثنیٰ کر دیا۔''

فائدہ: ایک مسلمان کسی بھی غیر مسلم کے خلاف اور کوئی بھی غیر مسلم کسی بھی مسلمان کے خلاف اسلامی عدالت میں دعویٰ دائر کر سکتا ہے۔ انصاف طلبی کے لیے مدعی اور مدعی علیہ کا ہم مذہب ہونا کوئی شرط نہیں۔

٢٤١٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ جَاءَ يَهُودِيٌّ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، ضَرَبَ وَجْهِي رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ، فَقَالَ: «مَنْ؟» قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: «ادْعُوهُ»، فَقَالَ: «أَضَرَبْتَهُ؟» قَالَ: سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ يَحْلِفُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَى الْبَشَرِ، قُلْتُ: أَيْ خَبِيثُ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ؟ فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ ضَرَبْتُ وَجْهَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ

[2412] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک یہودی آیا اور کہنے لگا: ابوالقاسم! آپ کے ایک صحابی نے میرے منہ پر تھپڑ مارا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کس نے؟'' اس نے عرض کیا: وہ انصار کا ایک آدمی تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اسے بلاؤ۔'' آپ نے اس سے فرمایا: ''کیا تو نے اسے مارا ہے؟'' وہ کہنے لگا: میں نے بازار میں اس کو قسم اٹھاتے ہوئے سنا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو لوگوں پر فضیلت دی ہے۔ تو میں نے کہا: اے خبیث! کیا محمد ﷺ پر بھی؟ مجھے غصہ آ گیا اور اس کے منہ پر تھپڑ رسید کر

ﷺ: «لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ، أَمْ حُوسِبَ بِصَعْقَةِ الْأُولٰى». [انظر: ٣٣٩٨، ٤٦٣٨، ٦٩١٦، ٦٩١٧، ٧٤٢٧]

دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء ؑ کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو کیونکہ قیامت کے دن جب سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے جس کی قبر کھلے گی وہ میں ہوں گا۔ میں دیکھوں گا کہ موسیٰ ؑ عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ بے ہوش ہونے والوں سے تھے یا ان کی پہلی بے ہوشی ہی ان کے حق میں شمار کر لی گئی۔''

فائدہ: مطلق فضیلت میں تمام انبیاء ؑ برابر درجہ رکھتے ہیں، البتہ خاص وجوہات اور خصوصیات کی وجہ سے ایک کو دوسرے پر برتری حاصل ہے، مثلاً: رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں، آپ سید ولدِ آدم ہیں، ایسی خصوصیات میں رسول اللہ ﷺ کو دوسرے انبیاء ؑ پر فضیلت دی جا سکتی ہے، البتہ مطلق فضیلت کا دعویٰ کسی کے لیے نہ کیا جائے، نیز کسی نبی کے لیے ایسی فضیلت نہ ثابت کی جائے جس سے دوسرے نبی کی تنقیص یا توہین ہوتی ہو یا ایسی فضیلت نہ ہو جو باعث خصومت بن جائے۔

٢٤١٣ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ يَهُودِيًّا رَّضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، قِيلَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِكِ؟ أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ؟ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ، فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا، فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ. [انظر: ٢٧٤٦، ٥٢٩٥، ٦٨٧٦، ٦٨٧٧، ٦٨٧٩، ٦٨٨٤، ٦٨٨٥]

[2413] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ کسی یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔ جب اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ یہ برتاؤ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ اس یہودی کا نام لیا گیا تو لڑکی نے اپنے سر سے اشارہ کیا۔ تب وہ یہودی گرفتار کیا گیا اور اس نے (اپنے جرم کا) اعتراف بھی کر لیا تو نبی ﷺ کے حکم سے اس کا سر بھی پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔

(٢) بَابُ مَنْ رَدَّ أَمْرَ السَّفِيهِ وَالضَّعِيفِ الْعَقْلِ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ حَجَرَ عَلَيْهِ الْإِمَامُ

باب: 2- بے وقوف یا کم عقل کے کسی معاملے کو رد کر دینا اگرچہ قانونی طور پر اسے دیوالیہ نہ قرار دیا گیا ہو

وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَدَّ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ، ثُمَّ نَهَاهُ. وَقَالَ مَالِكٌ: إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰى رَجُلٍ مَّالٌ وَّلَهُ عَبْدٌ لَّا شَيْءَ لَهُ غَيْرُهُ فَأَعْتَقَهُ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ.

حضرت جابر ؓ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے ایک صدقہ کرنے والے کے صدقے کو رد کر دیا جبکہ ابھی اس پر پابندی نہیں لگی تھی اس کے بعد اسے ایسی، یعنی تنگ دستی کی حالت میں اس اقدام سے منع کیا۔ امام مالک کہتے ہیں کہ اگر کسی کے ذمے کسی کا کچھ مال باقی ہے اور اس کے پاس ایک غلام کے علاوہ کچھ

بھی نہیں اور وہ اسے آزاد کر دے تو اس کا آزاد کرنا جائز نہیں۔

فائدہ: بے وقوف وہ شخص ہے جو خلاف شرع کام کرے اور نفسانی خواہش کے پیش نظر ایسے کام کرے جسے عقل مند لوگ اچھا خیال نہ کریں، مثلاً: گندی اور فحش ویڈیو دیکھے، گانے سنے اور لہو ولعب میں مال ضائع کرے یا کبوتر بازی کے لیے مہنگی قیمت سے کبوتر خریدے وغیرہ۔ اور کم عقل وہ شخص ہوتا ہے جو غفلت کے باعث اپنے مال کو بے جا خرچ کرے، یعنی کم عقل، بے وقوف سے عام ہے۔ امام بخاری ؒ کا مطلب یہ ہے کہ بیوقوف یا کم عقل پر اگر حکومت کی طرف سے پابندی نہ بھی ہو تو بھی کوئی دوسرا شخص پابندی عائد کر سکتا ہے جیسا کہ بے وقوف کے سرپرست بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾ ''اور تم اپنے وہ مال نادانوں کے سپرد نہ کرو جسے اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے متاع حیات بنایا ہے، البتہ ان میں سے انھیں کھلاؤ، پہناؤ اور جب ان سے بات کرو تو اچھی بات کرو جس سے ان کو فائدہ ہو۔''[1] اگر حکومت پابندی عائد کر دے تو اسے قانونی حیثیت ہو جاتی ہے۔

(٣) بَابٌ: وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيفِ وَنَحْوِهِ فَدَفَعَ ثَمَنَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِالْإِصْلَاحِ وَالْقِيَامِ بِشَأْنِهِ، فَإِنْ أَفْسَدَ بَعْدُ مَنَعَهُ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ، وَقَالَ لِلَّذِي يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ: «إِذَا بِعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ»، وَلَمْ يَأْخُذِ النَّبِيُّ ﷺ مَالَهُ.

باب: 3- جس نے کسی ضعیف یا کمزور کے مال کو فروخت کر دیا اور اس کے بعد اس کی قیمت اسے دے دی تا کہ وہ اپنی اصلاح اور اپنے حالات کو درست کر لے تو ایسا کرنا جائز ہے، اس کے باوجود اگر وہ مال برباد کرتا ہے تو اس کے تصرفات پر پابندی عائد کی جا سکتی ہے کیونکہ نبی ﷺ نے مال برباد کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور جو شخص معاملہ کرتے وقت خرید و فروخت میں دھوکا کھا جاتا تھا اسے تعلیم دی کہ لَا خِلَابَةَ کہہ دیا کر، یعنی اس میں دھوکا نہیں ہوگا لیکن نبی ﷺ نے اس کا مال نہیں لیا

٢٤١٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ»، فَكَانَ يَقُولُهُ. [راجع: ٢١١٧]

[2414] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ ایک شخص کو خرید و فروخت میں دھوکا دیا جاتا تھا تو نبی ﷺ نے اسے ہدایت فرمائی کہ جب خرید و فروخت کرو تو لَا خِلَابَةَ کے الفاظ کہہ دیا کرو، یعنی اس میں دھوکا نہیں ہو گا، چنانچہ وہ (معاملہ کرتے وقت) یہ

1 النسآء 5:4.

(الفاظ) کہہ دیتا تھا۔

٢٤١٥ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَرَدَّهُ النَّبِيُّ ﷺ فَابْتَاعَهُ مِنْهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ. [راجع: ٢١٤١]

[2415] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا ایک غلام آزاد کیا جبکہ اس کے پاس اور کوئی مال نہیں تھا۔ نبی ﷺ نے اس کے اقدام آزادی کو مسترد کر دیا۔ پھر (بعد میں) اس غلام کو حضرت نعیم بن نحام نے خرید لیا۔

(٤) بَابُ كَلَامِ الْخُصُومِ بَعْضِهِمْ فِي بَعْضٍ

باب: 4- جھگڑنے والوں کا ایک دوسرے کو کچھ کہنے کا بیان

٢٤١٦، ٢٤١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ». قَالَ: فَقَالَ الْأَشْعَثُ: فِيَّ وَاللهِ كَانَ ذٰلِكَ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ، فَجَحَدَنِي، فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ: «احْلِفْ»، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِذًا يَحْلِفَ وَيَذْهَبَ بِمَالِي، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [آل عمران: ٧٧]. [راجع: ٢٣٥٦، ٢٣٥٧]

[2416-2417] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرنے کے لیے جھوٹی قسم اٹھائی تو وہ اللہ سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔'' حضرت اشعث ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ حدیث میرے متعلق وارد ہے۔ ہوا یوں کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان زمین کا تنازع تھا۔ وہ مجھے زمین دینے سے انکار کرتا تھا تو میں اسے نبی ﷺ کے پاس لے گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: ''تیرے پاس کوئی دلیل (گواہ) ہے؟'' میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے یہودی سے کہا: ''تم قسم اٹھاؤ۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ تو قسم اٹھا کر میرا مال لے اُڑے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسم کو معمولی قیمت کے عوض بیچ ڈالتے ہیں، ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا......'' آخر آیت تک۔

فائدہ: حضرت اشعث ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہودی کے متعلق یہ بیان دیا کہ وہ جھوٹی قسم اٹھا کر میرا مال لے اڑے گا، چونکہ حضرت اشعث ؓ اس یہودی کے کردار سے واقف تھے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ان کے بیان پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ عدالت کے سامنے ایسا بیان جس پر کوئی تعزیر یا حد واجب نہ ہو، حرام غیبت میں شمار نہیں کیا جائے گا اور نہ اسے مدعی علیہ

کی کردارکشی ہی پرمحمول کیا جائے گا۔[1]

٢٤١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادٰى: «يَا كَعْبُ»، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا»، وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَيِ الشَّطْرَ، قَالَ: لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «قُمْ فَاقْضِهِ». [راجع: ٤٧٥]

[2418] حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے مسجد میں اپنے قرض کا تقاضا کیا جو اس کے ذمے تھا۔ اس دوران میں ان دونوں کی آوازیں اس قدر بلند ہوگئیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سنیں جبکہ آپ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھایا اور باہر تشریف لائے اور آواز دی: ''اے کعب!'' حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے قرض میں سے اتنا کم کر دو۔'' آپ نے نصف کم کرنے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے (آدھا کم) کر دیا۔ آپ نے (دوسرے فریق سے) فرمایا: ''اٹھو اور باقی قرض ادا کرو۔''

٢٤١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقْرَأَنِيهَا، وَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا، فَقَالَ لِي: «أَرْسِلْهُ»، ثُمَّ قَالَ لَهُ: «اقْرَأْ» فَقَرَأَ، قَالَ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ»، ثُمَّ قَالَ لِي: «اقْرَأْ»، فَقَرَأْتُ فَقَالَ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ»، إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى

[2419] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورۂ فرقان اس طریقے سے پڑھتے ہوئے سنا کہ جس طرح میں پڑھتا تھا وہ اس کے خلاف تھا، حالانکہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس طریقے کے مطابق پڑھایا تھا۔ قریب تھا کہ میں ان پر جھپٹ پڑوں لیکن میں نے صبر سے کام لیا۔ جب وہ قراءت سے فارغ ہوئے تو میں نے انھی کی چادر ان کے گلے میں ڈالی اور انھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ میں نے عرض کیا: یہ سورۂ فرقان اس طریقے کے خلاف پڑھتے ہیں جو آپ نے مجھے سکھایا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو۔'' پھر ان سے فرمایا: ''پڑھو۔'' انھوں نے پڑھا۔ آپ نے فرمایا: ''اسی طرح نازل ہوئی ہے۔'' پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: ''پڑھو۔'' میں نے پڑھا تو آپ نے

1 فتح الباري: 93/5.

سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَؤُوا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ». [انظر: ٤٩٩٢، ٥٠٤١، ٦٩٣٦، ٧٥٥٠]

فرمایا: ''یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بے شک قرآن کا نزول سات حروف پر ہوا ہے۔ تمھیں جو آسان ہو اس کے مطابق پڑھو۔''

(٥) بَابُ إِخْرَاجِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْخُصُومِ مِنَ الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ

باب:5- حقیقت حال واضح ہونے کے بعد مجرموں اور جھگڑنے والوں کو گھر سے نکال دینا

وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ نَاحَتْ.

حضرت ابوبکر ؓ کی ہمشیرہ نے جب (ان کی وفات پر) نوحہ کیا تو حضرت عمر فاروق ؓ نے انھیں گھر سے نکال دیا۔

فائدہ: حضرت ابوبکر ؓ کی ہمشیرہ کا نام ''ام فروہ'' تھا، انھیں نوحہ کرنے کی وجہ سے گھر سے نکال دیا گیا تاکہ تجہیز و تکفین جیسے کام میں خلل پیدا نہ ہو۔[1]

٢٤٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى مَنَازِلِ قَوْمٍ لَّا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ». [راجع: ٦٤٤]

[2420] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ارادہ کیا کہ نماز کھڑی کر دینے کا حکم دوں۔ جب کھڑی کر دی جائے تو خود ان لوگوں کی طرف نکلوں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے۔ پھر ان سمیت (ان کے) گھروں کو آگ لگا دوں۔''

(٦) بَابُ دَعْوَى الْوَصِيِّ لِلْمَيِّتِ

باب: 6- میت کے وصی کا میت کی طرف سے دعویٰ کرنا

٢٤٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَوْصَانِي أَخِي: إِذَا قَدِمْتُ أَنِ انْظُرِ ابْنَ أَمَةِ زَمْعَةَ فَاقْبِضْهُ

[2421] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص ؓ نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کا مقدمہ نبی ﷺ کے حضور پیش کیا۔ حضرت سعد ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں مکہ آؤں تو زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو نگاہ میں رکھوں اور اسے قبضے میں لے لوں کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے۔

1 فتح الباري: 93/5.

فَإِنَّهُ ابْنِي، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ أَمَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي، فَرَأَى النَّبِيُّ ﷺ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ!». [راجع: ٢٠٥٣]

عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ نبی ﷺ نے (بچے کی عتبہ سے) واضح مشابہت دیکھی تو فرمایا: ''اے عبد بن زمعہ! یہ تجھے ملے گا کیونکہ بچہ اس کا ہوتا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو۔ اور اے سودہ! تم اس سے پردہ کرو۔''

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ قیافہ کسی فیصلے کی بنیاد نہیں بن سکتا بلکہ اصولوں کی بنیاد پر فیصلہ کیا جاتا ہے کیونکہ قیافہ کو بنیاد قرار دینے سے بہت سے جھگڑے پیدا ہو سکتے ہیں۔[1]

(٧) بَابُ التَّوَثُّقِ مِمَّنْ تُخْشٰى مَعَرَّتُهُ

باب: 7- جس سے کسی فتنے کا اندیشہ ہو اس کی نقل و حرکت پر پابندی لگانا

وَقَيَّدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِكْرِمَةَ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَنِ وَالْفَرَائِضِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عکرمہ کو قرآن وسنت اور سنن وفرائض کی تعلیم کے لیے قید کیا تھا۔

٢٤٢٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» قَالَ: عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ: «أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ». [راجع: ٤٦٢]

[2422] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک دستہ روانہ کیا تو وہ لوگ قبیلۂ بنی حنیفہ کا ایک آدمی پکڑ لائے۔ وہ اہل یمامہ کا سردار ثمامہ بن اُثال تھا۔ انھوں نے اسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا: ''اے ثمامہ! اب تمھارے مزاج کا کیا حال ہے؟'' اس نے کہا: اے محمد! میرے پاس تو اب خیر ہی خیر ہے۔ اس کے بعد پوری حدیث کا ذکر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: ''ثمامہ کو آزاد کر دو۔''

فائدہ: اگر کسی طرف سے واہی تباہی کا اندیشہ ہو تو اس کی نقل وحرکت پر نظر رکھی جا سکتی ہے، اسے قید بھی کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ شخص ہوتا ہے جس کا جرم ثابت ہو جائے، اسے قانون کے مطابق سزا دی جاتی ہے، دوسرا وہ شخص جس کی طرف سے اندیشہ ہو کہ وہ امن عامہ کو تباہ کر سکتا ہے تو حفاظت عامہ کی خاطر اسے بھی قید کیا جا سکتا ہے۔ اسے دور حاضر کی اصطلاح میں پبلک سیفٹی کہتے ہیں جسے آج کل حکومتیں اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔

1 فتح الباري: 94/5.

(٨) بَابُ الرَّبْطِ وَالْحَبْسِ فِي الْحَرَمِ

وَاشْتَرٰى نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ دَارًا لِلسِّجْنِ بِمَكَّةَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَلٰى إِنْ عُمَرُ رَضِيَ فَالْبَيْعُ بَيْعُهُ، وَإِنْ لَّمْ يَرْضَ عُمَرُ فَلِصَفْوَانَ أَرْبَعُمِائَةِ دِيْنَارٍ. وَسَجَنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ.

باب:8-حرم میں کسی کو باندھنا اور قید کرنا

حضرت نافع بن عبدالحارث نے مکہ میں قید خانہ بنانے کے لیے صفوان بن امیہ سے ایک گھر خریدا تھا اور اس شرط پر معاملہ ہوا تھا کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ راضی ہو گئے تو اس کی بیع مکمل ہو جائے گی بصورت دیگر صفوان بن امیہ کو چار سو دینار دے دیے جائیں گے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا قید خانہ بھی مکہ مکرمہ میں تھا۔

٢٤٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ. [راجع: ٤٦٢]

[2423] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے نجد کی طرف ایک فوجی دستہ روانہ کیا۔ وہ لوگ بنو حنیفہ قبیلے کا ایک آدمی پکڑ لائے جس کا نام ثمامہ بن اُثال تھا اور انھوں نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔

(٩) بَابٌ فِي الْمُلَازَمَةِ

٢٤٢٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَقَالَ غَيْرُهُ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ دَيْنٌ، فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ، فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «يَا كَعْبُ»، وَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ: اَلنِّصْفَ، فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا. [راجع: ٤٥٧]

باب:9-قرض دار کی نگرانی کرنا

[2424] حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا کچھ قرض حضرت عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ کے ذمے تھا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور انھیں اپنی نگرانی میں لے لیا، بالآخر دونوں میں جھگڑا ہوا حتی کہ ان کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''اے کعب!'' اور آپ نے اپنے دست اقدس سے اشارہ فرمایا کہ آدھا قرض چھوڑ دو، چنانچہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے آدھا قرض وصول کیا اور باقی آدھا چھوڑ دیا۔

فائدہ: عنوان میں ملازمت کا لفظ استعمال ہوا ہے، اس کے معنی نوکری کرنا نہیں ہیں بلکہ کسی کے پیچھے پڑنا اور نگرانی کرنا ہیں۔ آپ نے کسی سے کچھ لینا ہے تو آپ اس کا تعاقب کر سکتے ہیں، اسے اپنی نگرانی میں لے سکتے ہیں، چنانچہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مقروض کو پابند کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ کام ناجائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس سے منع فرما دیتے، آپ کا اس کے متعلق انکار نہ کرنا اس کے جواز کی دلیل ہے۔ ہاں اگر مقروض غریب اور نادار ہو تو اس کے ساتھ نرمی کرنی چاہیے، اسے نگرانی میں لینے کے بجائے اسے مزید مہلت دی جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح طور پر اس کی تلقین فرمائی ہے۔

(١٠) بَابُ التَّقَاضِي

٢٤٢٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَرَاهِمُ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ: لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، فَقُلْتُ: لَا وَاللهِ، لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ ﷺ حَتَّى يُمِيتَكَ اللهُ ثُمَّ يَبْعَثَكَ، قَالَ: فَدَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ، ثُمَّ أُبْعَثَ فَأُوتَى مَالًا وَوَلَدًا ثُمَّ أَقْضِيكَ، فَنَزَلَتْ: ﴿أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَـٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا﴾ [ٱلْآيَةَ] [مريم: ٧٧]. [راجع: ٢٠٩١]

باب: 10- قرض کا مطالبہ کرنا

[2425] حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں زمانۂ جاہلیت میں لوہار تھا۔ عاص بن وائل کے ذمے میرے کچھ درہم تھے۔ میں اس کے پاس آیا اور اس سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا: میں اس وقت تک تمھارے پیسے نہیں دوں گا جب تک تم محمد (ﷺ) کا انکار نہیں کرو گے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں حضرت محمد ﷺ کا انکار نہیں کروں گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تجھے مارے اور پھر زندہ کرے۔ اس نے جواب دیا: تو پھر مجھے چھوڑ دو حتیٰ کہ میں مروں اور پھر اٹھایا جاؤں، اور مجھے مال و اولاد ملے، تب میں تمھارا قرض ادا کر دوں گا۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ آیات اس سلسلے میں نازل ہوئیں: ''کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے میری آیات کا انکار کیا اور کہا: میں وہاں مال و اولاد دیا جاؤں گا......''

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

45 - كِتَابٌ فِي اللُّقَطَةِ

گم شدہ اشیاء سے متعلق احکام و مسائل

لغوی طور پر لقطہ، گری پڑی چیز کے اٹھانے کو کہا جاتا ہے۔ شرعی اصطلاح میں لقطہ سے مراد ایسی گمشدہ چیز ہے جو راستے میں گری پڑی ملے یا اس کا مالک لاپتہ ہو۔ احادیث میں اس طرح کی اشیاء کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے کچھ ہدایات دی ہیں۔ محدثین کرام نے ایسی اشیاء سے متعلقہ ہدایات پر ''لقطہ'' کا عنوان قائم کیا ہے۔ چونکہ ان قیمتی اشیاء کا کوئی مالک ہوتا ہے، اس لیے انھیں ضائع نہیں کرنا چاہیے بلکہ اٹھا کر عوامی مقامات پر ان کی تشہیر کرنی چاہیے۔ گمشدہ چیز کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی اولین ہدایت ہے کہ جو شخص کوئی گمشدہ چیز پائے، دو گواہ بنا لے یا اس کے تھیلے اور تسمے کی حفاظت کرے۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو اس سے کچھ نہ چھپائے کیونکہ وہی اس کا زیادہ حقدار ہے اور اگر وہ نہ آئے تو یہ اللہ کا مال ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔[1] ایک حدیث میں مزید صراحت ہے کہ اگر اس کا مالک نہ ملے تو اسے استعمال کر لو لیکن یہ تمھارے پاس امانت ہوگی اور اگر اس کا طلب گار عمر کے کسی حصہ میں بھی آ جائے تو وہ چیز اسے ادا کرنا ہوگی۔[2]

(١) بَابٌ: إِذَا أَخْبَرَ رَبُّ اللُّقَطَةِ بِالْعَلَامَةِ دَفَعَ إِلَيْهِ

باب: 1- اگر گمشدہ چیز کا مالک ٹھیک ٹھیک نشانی بتا دے تو اٹھانے والا اسے واپس کر دے

٢٤٢٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ: لَقِيتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَصَبْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ:

[2426] سوید بن غفلہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا تو انھوں نے کہا: میں نے ایک تھیلی اٹھائی جس میں سو دینار تھے۔ میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''سال بھر اس کی تشہیر کرتے رہو۔'' میں ایک سال تک دریافت کرتا رہا لیکن کوئی

1 مسند أحمد: 266/4. 2 صحيح مسلم، اللقطة، حديث: 4502(1722).

«عَرِّفْهَا حَوْلًا». فَعَرَّفْتُهَا، فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا حَوْلًا»، فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَلَاثًا، فَقَالَ: «اِحْفَظْ وِعَاءَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا»، فَاسْتَمْتَعْتُ، فَلَقِيتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ: لَا أَدْرِي ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَّاحِدًا. [انظر: ٢٤٣٧]

ایسا شخص نہ ملا جو اسے جانتا ہو۔ پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''ایک سال اور تشہیر کرو۔'' میں اس کے متعلق دریافت کرتا رہا لیکن کسی کو نہیں پایا۔ پھر میں تیسری مرتبہ آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''تھیلی کی شناخت کرلو، رقم گن لو اور اس کا بندھن پہچان لو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر، بصورت دیگر اسے کام میں لاؤ۔'' چنانچہ میں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ شعبہ کہتے ہیں: میں اپنے استاد حضرت سلمہ سے (عرصہ کے بعد) مکہ میں ملا تو کہنے لگے: مجھے یاد نہیں کہ تین سال یا ایک سال تشہیر کے لیے فرمایا تھا۔

فائدہ: روایت کے آخر میں تین سال یا ایک سال کا ذکر ہے، اس کے متعلق محتاط موقف یہ ہے کہ ایک سال تشہیر کرنا ضروری ہے۔ ایک سال سے زیادہ تشہیر کرنا مزید تقویٰ اور پرہیز گاری کی علامت ہے، واجب نہیں، تاہم اکثر محدثین نے تین سال کے الفاظ کو راویٔ حدیث ''سلمہ بن کہیل'' کی خطا قرار دیا ہے۔ دیگر روایات کے پیش نظر جو بات پایۂ ثبوت تک پہنچتی ہے وہ ایک سال تشہیر کرنا ہے کیونکہ یہ مال کسی کا ہے، اس کے جائز ہونے کے لیے کوئی دلیل ہونی چاہیے، شریعت نے ایک شرط کے ساتھ جائز قرار دیا ہے کہ اس کے متعلق ایک سال تک اعلان کیا جائے، نیز اس کی حفاظت بھی کی جائے تاکہ وہ ضائع نہ ہونے پائے۔

(٢) بَابُ ضَالَّةِ الْإِبِلِ

باب:2- بھولے بھٹکے اور گمشدہ اونٹ کا بیان

٢٤٢٧ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَّبِيعَةَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَمَّا يَلْتَقِطُهُ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُّخْبِرُكَ بِهَا وَإِلَّا فَاسْتَنْفِقْهَا»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ»، قَالَ: ضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ». [راجع: ٩١]

[2427] حضرت زید بن خالد جہنی ؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے گری پڑی چیز کو اٹھانے کے متعلق سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سال بھر اس کی تشہیر کرو، پھر اس کی تھیلی اور بندھن کو اچھی طرح پہچان لو، اگر کوئی آئے اور ٹھیک نشانی بتا دے تو اس کے حوالے کر دو بصورت دیگر اسے اپنے مصرف میں لاؤ۔'' اس نے پوچھا: اللہ کے رسول! بھٹکی ہوئی بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ تیرے لیے ہے یا تیرے کسی بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔'' پھر اس نے گمشدہ اونٹ کے متعلق سوال کیا تو (غصے سے) نبی ﷺ کا چہرہ متغیر ہوگیا۔ آپ نے فرمایا: ''تجھے اس سے کیا

سروکار ہے؟ اس کے ساتھ اس کا جوتا اور پانی کا مشکیزہ ہے۔ وہ چشموں سے خود پانی پی لے گا اور درختوں کے پتے کھا لے گا۔"

(٣) بَابُ ضَالَّةِ الْغَنَمِ

باب:3۔ کھوئی ہوئی بکری کا بیان

٢٤٢٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ: أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَزَعَمَ أَنَّهُ قَالَ: «اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً»، يَقُولُ يَزِيدُ: إِنْ لَّمْ تُعْرَفِ اسْتَنْفَقَ بِهَا صَاحِبُهَا وَكَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَهُ. قَالَ يَحْيٰى: هٰذَا الَّذِي لَا أَدْرِي أَهُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ شَيْءٌ مِّنْ عِنْدِهِ؟ ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَرٰى فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ». قَالَ يَزِيدُ: وَهِيَ تُعَرَّفُ أَيْضًا، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَرٰى فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: فَقَالَ: «دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ، حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا». [راجع: ٩١]

[2428] حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ سے گمشدہ چیز اٹھانے کے متعلق سوال ہوا تو میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: "اس کی تھیلی اور بندھن کو خوب پہچان لو، پھر ایک سال اس کی تشہیر کرو۔" (راویٔ حدیث) یزید کہتے ہیں (کہ آپ نے یہ بھی فرمایا:) اگر اس کے مالک کا پتا نہ چلے تو جس کو وہ چیز ملی ہوا سے خرچ کر سکتا ہے، البتہ وہ چیز اس کے پاس امانت ہو گی۔ یحییٰ کہتے ہیں: مجھے علم نہیں کہ وہ (امانت کے الفاظ) رسول اللہ ﷺ کی بات کا حصہ ہیں یا یزید نے اپنی طرف سے کہے ہیں؟ پھر پوچھا: بھولی بھٹکی بکری کے متعلق کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: "اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمھاری ہو گی (جب اصل مالک نہ ملے) یا تمھارے کسی اور بھائی کی یا وہ بھیڑیے کی نذر ہے۔" (راویٔ حدیث) یزید کہتے ہیں کہ بکری کا بھی اعلان کیا جاتا رہے۔ پھر پوچھا: گمشدہ اونٹ کے متعلق کیا حکم ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے چھوڑ دو، اس کے ساتھ اس کا جوتا ہے اور مشکیزہ بھی اس کے پاس ہے، چشمے پر پہنچ کر پانی پی لے گا اور جھاڑیوں سے پتے کھا لے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے خود پا لے گا۔"

(٤) بَابٌ: إِذَا لَمْ يُوجَدْ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ فَهِيَ لِمَنْ وَّجَدَهَا

باب: 4- جب ایک سال بعد بھی گمشدہ چیز کا مالک نہ ملے تو وہ اسی کی ہو جائے گی جسے ملی ہے

٢٤٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

[2429] حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ [أَبِي] عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: «اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا شَأْنَكَ بِهَا»، قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ»، قَالَ: فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا». [راجع: ٩١]

انھوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گری پڑی چیز کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ''اس کی تھیلی اور بندھن کو پہچان لو، پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو، اگر اس دوران میں اس کا مالک آجائے تو بہتر، بصورت دیگر تجھے اختیار ہے۔'' اس نے پوچھا کہ بھٹکی ہوئی بکری کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی۔'' اس نے پھر دریافت کیا: گمشدہ اونٹ کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تمھیں اس سے کیا سروکار ہے؟ اس کے ہمراہ اس کا مشکیزہ اور جوتا ہے، وہ پانی خود پی لے گا اور پتے کھالے گا، یہاں تک کہ اس کا مالک اسے خود پالے گا۔''

فائدہ: اسلام نے گری پڑی اشیاء کی بڑی حفاظت کی ہے، ان کے اٹھانے والوں کو اسی صورت میں اٹھانے کی اجازت ہے کہ وہ انھیں اصل مالک تک پہنچانے کی پوری کوشش کریں، انھیں ہضم کرنے کے لیے ہرگز ہرگز نہ اٹھائیں۔

(٥) بَابٌ: إِذَا وَجَدَ خَشَبَةً فِي الْبَحْرِ أَوْ سَوْطًا أَوْ نَحْوَهُ

باب: 5- اگر دریا سے کوئی لکڑی یا (میدانی علاقے سے) کوئی کوڑا یا اس طرح کی کوئی چیز مل جائے تو کیا حکم ہے؟

٢٤٣٠ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ: «فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا، فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ». [راجع: ١٤٩٨]

[2430] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کے ایک مرد کا ذکر کیا۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ اس کے آخر میں ہے: ''وہ شخص باہر نکلا شاید کوئی جہاز اس کا مال لے کر آیا ہو، تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک لکڑی تیر رہی ہے۔ وہ اسے اٹھا لایا تاکہ اہل خانہ اسے جلانے میں استعمال کریں۔ جب اس نے اسے پھاڑا تو (اس میں) اس کا مال اور ایک رقعہ برآمد ہوا۔''

(٦) بَابٌ: إِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ

باب: 6- اگر راستے میں گری پڑی کھجور پائے تو کیا کرے؟

٢٤٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ: «لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا». [راجع: ٢٠٥٥]

[2431] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ راستے میں گری ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ کھجور صدقے کی ہوگی تو اسے اٹھا کر ضرور کھا لیتا۔''

٢٤٣٢ - وَقَالَ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، وَقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي، فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا، ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيَهَا».

[2432] حضرت انس ؓ اور حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب میں اپنے گھر آتا ہوں تو اپنے بستر پر گری پڑی کھجور پاتا ہوں، اسے کھانے کے لیے اٹھا لیتا ہوں پھر اس اندیشے کے پیش نظر کہ یہ صدقہ ہوگی اسے پھینک دیتا ہوں۔''

فائدہ: معلوم ہوا کہ معمولی چیز اگر راستے یا گھر سے ملے تو اس کا کھا لینا درست ہے، اس قسم کی چیزوں کے مالک کو تلاش کرنا اور اس کے متعلق تشہیر کرنا ضروری نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جو اس قسم کی کھجور سے پرہیز کیا تو اس لیے نہیں کہ اس پر لقطہ کے احکام جاری ہوتے ہیں بلکہ اس لیے کہ مبادا صدقہ کی ہو اور صدقہ آپ پر حرام تھا۔

(٧) بَابٌ: كَيْفَ تُعَرَّفُ لُقَطَةُ أَهْلِ مَكَّةَ؟

باب: 7- اہل مکہ کی گمشدہ اشیاء کا اعلان کیسے کیا جائے؟

وَقَالَ طَاوُسٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا».

حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مکہ مکرمہ میں گری پڑی چیز وہ اٹھائے جو اس کا اعلان کرے۔''

وَقَالَ خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا إِلَّا مُعَرِّفٌ».

حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مکہ مکرمہ کا لقطہ وہی اٹھائے جو اس کی تشہیر کرے۔''

٢٤٣٣ - وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ

[2433] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مکہ کی جھاڑیاں نہ کاٹی جائیں اور

عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُعْضَدُ عِضَاهُهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَّلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا»، فَقَالَ عَبَّاسٌ: يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَقَالَ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ». [راجع: ١٣٤٩]

نہ اس کے شکار ہی کو بھگایا جائے، نیز اس کا لقطہ صرف اس شخص کے لیے اٹھانا جائز ہے جو اس کی تشہیر کرنے والا ہو اور اس کی گھاس کو بھی نہ کاٹا جائے۔'' حضرت عباس ؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اذخر کی اجازت دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''اذخر گھاس کی اجازت ہے۔''

٢٤٣٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْقَتْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي، وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي، فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يُّفْدٰى وَإِمَّا أَنْ يُّقِيدَ»، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ»، فَقَامَ أَبُو شَاهٍ - رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ - فَقَالَ: أُكْتُبُوا لِي يَارَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ». قُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: مَا قَوْلُهُ: أُكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ١١٢]

[2434] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لیے مکہ فتح کر دیا تو آپ لوگوں میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے کے بعد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مکہ سے قتل و غارت کو روک دیا اور اس پر اپنے رسول اور اہل ایمان کو مسلط کر دیا۔ آگاہ رہو کہ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی میں حلال ہوا اور میرے بعد کسی کے لیے بھی حلال نہیں ہو گا۔ خبردار! اس کے شکار کو نہ چھیڑا جائے اور نہ اس کی جھاڑیاں ہی کاٹی جائیں۔ اور یہاں کی گری پڑی چیز صرف اس کے لیے جائز ہے جو اس کا اعلان کرنے کے لیے اٹھاتا ہے اور یہاں جس کا کوئی آدمی قتل ہو جائے تو اسے دو معاملات میں سے ایک کا اختیار ہے: دیت قبول کر لے یا بدلہ لے لے۔'' حضرت عباس ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اذخر گھاس کو مستثنیٰ ہونا چاہیے کیونکہ ہم اسے اپنی قبروں اور گھروں میں بچھاتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''اذخر گھاس کی اجازت ہے۔'' پھر اہل یمن میں سے ابوشاہ نامی شخص کھڑا ہوا، اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے (یہ خطبہ) لکھوا دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''ابوشاہ کے لیے اسے تحریر کر دو۔'' (ولید بن مسلم نے کہا:) میں نے امام اوزاعی سے پوچھا: ابوشاہ کا عرض کرنا کہ اللہ کے رسول! میرے

لیے لکھوا دیجیے، اس کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے کہا: وہی (خطبہ) جو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔

(٨) بَابٌ : لَا تُحْتَلَبُ مَاشِيَةُ أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ

باب: 8- کسی کے جانور کا دودھ بلا اجازت نہ دوہا جائے

٢٤٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَّاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ؟ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ، فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَّاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ».

[2435] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی بھی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کے جانور کا دودھ نہ دوہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی شخص اس کے گودام میں گھس جائے، پھر اس کے تھیلوں کو کھول کر ان سے غلہ لے جائے؟ آگاہ رہو کہ مویشیوں کے تھن بھی لوگوں کے لیے ان کی غذا کے گودام ہیں، لہٰذا یہ جائز نہیں کہ تم میں سے کوئی دوسرے کے مویشی کو اس کی اجازت کے بغیر دوہے۔“

(٩) بَابٌ : إِذَا جَاءَ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَّدَّهَا عَلَيْهِ لِأَنَّهَا وَدِيعَةٌ عِنْدَهُ

باب: 9- جب سال گزرنے کے بعد گمشدہ چیز کا مالک آجائے تو اسے واپس کر دی جائے کیونکہ گمشدہ چیز ایک امانت ہے

٢٤٣٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ [أَبِي] عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَّزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ، قَالَ : «عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ»، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ : «خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ»، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ : فَغَضِبَ

[2436] حضرت زید بن خالد جہنی ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے گمشدہ چیز اٹھانے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”اس کی ایک سال تک تشہیر کرو، پھر اس کا بندھن اور تھیلی یاد کر لو، اس کے بعد اسے اپنے کسی مصرف میں خرچ کر لو، اگر اس کا مالک آجائے تو اسے واپس کر دو۔“ سائل نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بھٹکی ہوئی بکری کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمھاری ہے، یا تمھارے بھائی کی یا بھیڑیے کی نذر ہے۔“ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آوارہ اونٹ کے متعلق کیا کریں؟ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر

رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ - أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ - ثُمَّ قَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا». [راجع: ٩١]

غصے میں آ گئے یہاں تک کہ آپ کے رخسار یا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا: ''اونٹ سے تمھیں کیا کام؟ اس کے ساتھ اس کا جوتا اور مشکیزہ ہے، اس کا مالک جب آئے گا تو اسے لے لے گا۔''

(١٠) بَابٌ: هَلْ يَأْخُذُ اللُّقَطَةَ وَلَا يَدَعُهَا تَضِيعُ حَتَّى لَا يَأْخُذَهَا مَنْ لَّا يَسْتَحِقُّ؟

باب: 10- کیا گری پڑی چیز کا اٹھا لینا بہتر ہے مبادا وہ ضائع ہو جائے یا کوئی غیر مستحق اٹھا لے؟

٢٤٣٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ ابْنَ غَفَلَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ ابْنِ صُوحَانَ فِي غَزَاةٍ، فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَقَالَا لِي: أَلْقِهِ، قُلْتُ: لَا، وَلٰكِنْ إِنْ وَّجَدْتُ صَاحِبَهُ وَ إِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ، فَلَمَّا رَجَعْنَا حَجَجْنَا فَمَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ: وَجَدْتُ صُرَّةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ، فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا حَوْلًا»، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا حَوْلًا»، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا حَوْلًا»، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: «اِعْرِفْ عِدَّتَهَا وَوِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا اسْتَمْتِعْ بِهَا». [راجع: ٢٤٢٦]

[2437] حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک لڑائی میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ تھا۔ میں نے ایک کوڑا دیکھا (تو اسے اُٹھا لیا۔) مجھ سے انھوں نے کہا: اسے پھینک دو۔ میں نے کہا: نہیں پھینکتا، اگر اس کا مالک مل گیا تو اس کے حوالے کر دوں گا بصورت دیگر اسے اپنے کام میں لاؤں گا، چنانچہ جب ہم غزوے سے واپس آئے تو حج کیا، پھر مدینہ طیبہ سے گزر ہوا تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا: مجھے نبی ﷺ کے زمانے میں ایک تھیلی ملی تھی جس میں سو دینار تھے۔ میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اس کی ایک سال تک تشہیر کرو۔'' میں نے اس کی سال بھر تشہیر کی۔ پھر آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''ایک سال مزید تشہیر کرو۔'' میں نے ایک سال مزید ایسا کیا۔ پھر آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''ایک سال اور اس کی تشہیر کرو۔'' میں نے اس کی ایک سال اور تشہیر کی۔ پھر چوتھی بار آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اس کی گنتی، بندھن اور تھیلی کی خوب شناخت کرو۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو بہتر، بصورت دیگر اس سے فائدہ حاصل کرو۔''

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ،

شعبہ کہتے ہیں: میں اس کے بعد سلمہ بن کہیل سے مکہ

عَنْ سَلَمَةَ بِهٰذَا قَالَ: فَلَقِيتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ، فَقَالَ: لَا أَدْرِي أَثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَّاحِدًا.

مکرمہ میں ملا تو انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ تین سال یا ایک سال تشہیر کرنے کے لیے کہا تھا۔

(١١) بَابُ مَنْ عَرَّفَ اللُّقَطَةَ وَلَمْ يَدْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ

باب: 11- جس نے گمشدہ چیز کا خود اعلان کیا لیکن حکومت کے حوالے نہیں کیا

٢٤٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَّبِيعَةَ، عَنْ يَّزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ: «عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُّخْبِرُكَ بِعِفَاصِهَا وَوِكَائِهَا وَإِلَّا فَاسْتَنْفِقْ بِهَا»، وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ وَقَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ، دَعْهَا حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا»، وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ: «هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ».

[راجع: ٩١]

[2438] حضرت زید بن خالد جہنی ؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی ﷺ سے گمشدہ چیز کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس کی ایک سال تک تشہیر کر۔ اگر کوئی آئے اور اس کی تھیلی اور بندھن کے بارے میں ٹھیک ٹھیک نشاندہی کر دے تو اس کے حوالے کر دے، بصورت دیگر اسے خرچ کر لے۔'' پھر اس نے آوارہ اونٹ کے متعلق پوچھا تو آپ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: ''اونٹ سے تجھے کیا تعلق؟ اس کا مشکیزہ اور جوتا اس کے ساتھ ہے۔ وہ خود چشمے پر جا کر پانی پی لے گا اور درختوں کے پتے کھا لے گا۔ اُسے چھوڑ حتی کہ اس کا مالک اسے پا لے۔'' پھر اس نے بھٹکی بکری کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''وہ تیرے لیے ہے، یا تیرے بھائی کے لیے یا پھر بھیڑیے کے لیے ہے۔''

(١٢) بَابٌ:

باب: 12- بلاعنوان

٢٤٣٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْبَرَاءُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ ح: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنْطَلَقْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ فَقُلْتُ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، فَسَمَّاهُ فَعَرَفْتُهُ، فَقُلْتُ: هَلْ

[2439] حضرت ابوبکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں چلا تو ایک چرواہے کو دیکھا جو اپنی بکریاں ہانکے جا رہا تھا۔ میں نے پوچھا: تو کس کا چرواہا ہے؟ اس نے کہا: ایک قریشی کا۔ اس نے نام لیا تو میں نے اسے پہچان لیا۔ میں نے کہا: کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، چنانچہ میں نے اس کو دوہنے کے لیے کہا تو اس نے بکریوں میں سے ایک بکری باندھ دی۔ میں نے کہا: اس بکری کے تھن سے غبار صاف کر دے۔ پھر میں نے اس

فِي غَنَمِكَ مِنْ لَّبَنٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لِّي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَّنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَّنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا، ضَرَبَ إِحْدٰى كَفَّيْهِ بِالْأُخْرٰى، فَحَلَبَ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ، وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِدَاوَةً عَلٰى فِيهَا خِرْقَةٌ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: اِشْرَبْ يَا رَسُولَ اللهِ! فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ. [انظر: ٣٦١٥، ٣٦٥٢، ٣٩٠٨، ٣٩١٧، ٥٦٠٧]

سے کہا: اپنے ہاتھ بھی جھاڑ لے تو اس نے ایسا ہی کیا اور ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مارا، پھر ایک پیالہ دودھ دوہا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی کی ایک چھاگل رکھ لی تھی جس کے منہ پر کپڑا باندھا ہوا تھا۔ میں نے پانی دودھ پر ڈالا حتیٰ کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! اسے نوش جاں کیجیے! آپ نے اتنا پیا کہ میرا دل خوش ہو گیا۔

فائدہ: ہمارے ہاں گمشدہ بچوں اور دیگر چیزوں کے متعلق مساجد میں اعلان کیا جاتا ہے، اس اعلان کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ واضح رہے کہ گمشدہ چیز یا بچے یا جانور کا مسجد میں اعلان کرنا شرعاً درست نہیں، حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کو تلاش کرتا ہے یا اس کا اعلان کرتا ہے تو اسے بایں الفاظ جواب دیا جائے: اللہ وہ چیز تجھے واپس نہ کرے کیونکہ مساجد کی تعمیر اس مقصد کے لیے نہیں ہوئی۔[1] ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں ایک ایسے شخص کو دیکھا جو لوگوں سے اپنے گمشدہ سرخ اونٹ کے متعلق دریافت کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ کرے تو اپنے اونٹ کو نہ پائے کیونکہ مساجد تعمیر کرنے کا مقصد عبادت الٰہی ہے۔''[2] بعض حضرات کا کہنا ہے کہ لفظ ضالہ کا اطلاق گمشدہ حیوان پر ہوتا ہے۔ اس لیے بچوں وغیرہ کی گم شدگی کا اعلان کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہمیں اس سے اتفاق نہیں کیونکہ حیوانات کے علاوہ دوسری چیزوں کے لیے بھی اس لفظ کو استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض اہل علم نے یہ نکتہ اٹھایا ہے کہ بقائے نفس اور احترام آدمیت کے پیش نظر گمشدہ بچوں کا اعلان مساجد میں جائز ہونا چاہیے، پھر ضروریات، ممنوع احکام کو جائز قرار دے دیتی ہیں، کے تحت لانے کی کوشش کی ہے، یقیناً یہ ضابطہ اور اصول صحیح ہے لیکن یہ اس صورت میں جب اس کا کوئی متبادل انتظام نہ ہو سکتا ہو، اگر اس کا متبادل ممکن ہو تو پھر جائز نہیں، لہٰذا مساجد میں اعلان کی گنجائش نہیں۔ بہتر اور افضل یہی ہے کہ اس طرح کے اعلانات کے لیے الگ سے کوئی انتظام کیا جائے۔

---

1 صحیح مسلم، المساجد، حدیث:1260(568)۔ 2 صحیح مسلم، المساجد، حدیث:1262(569)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

46 - كِتَابُ الْمَظَالِمِ

ظلم واستبداد کے احکام ومسائل

(فِي الْمَظَالِمِ وَالْغَصْبِ)

وَقَوْلِ الله تَعَالَى : ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ○ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ﴾ [إبراهيم: ٤٢، ٤٣] رَافِعِي رُؤُوسِهِمْ. اَلْمُقْنِعُ وَالْمُقْمِحُ وَاحِدٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مُهْطِعِينَ﴾ مُدِيمِي النَّظَرِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: مُسْرِعِينَ ﴿لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ﴾ يَعْنِي جُوفًا لَا عُقُولَ لَهُمْ ﴿وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ○ وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ○ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ○ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ﴾

(ظلم واستبداد اور ناحق مال چھیننے کی قباحت کا بیان)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور آپ ہرگز یہ خیال نہ کرنا کہ ظالم جو کچھ کر رہے ہیں، اللہ ان سے بے خبر ہے۔ وہ تو انھیں اس دن تک کے لیے مہلت دے رہا ہے جب نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ وہ یوں اپنے سر اٹھائے اور سامنے نظریں جمائے دوڑے جا رہے ہوں گے۔'' مُقْنِع اور مُقْمِع دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ امام مجاہد نے فرمایا: ﴿مُهْطِعِيْنَ﴾ کے معنی ہیں: ''برابر نظر ڈالنے والے۔'' (امام مجاہد کے علاوہ) بعض نے اس کے معنی ''جلدی بھاگنے والے'' کیے ہیں۔ ''ان کی نگاہیں ان کی اپنی طرف بھی نہ لوٹیں گی اور ان کے دل اڑ رہے ہوں گے۔'' عقل وشعور سے خالی ہوں گے۔ ''(اے نبی) آپ ان لوگوں کو اس دن سے ڈرائیں جب عذاب انھیں آ لے گا، تو اس دن ظالم کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں قریب وقت تک (تھوڑی سی مدت اور) مہلت دے دے، ہم تیری دعوت قبول کریں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے۔ کیا تم نے اس سے پہلے قسمیں نہ کھائی تھیں کہ تمھیں کبھی زوال آئے گا ہی نہیں،

[إبراهيم: ٤٣-٤٧].

حالانکہ تم ایسے لوگوں کی بستیوں میں آباد رہے جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تمھیں خوب اچھی طرح معلوم تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کس طرح کیا تھا اور ہم نے تمھارے لیے کئی مثالیں بیان کیں۔ انھوں نے خوب چالیں چلیں، حالانکہ ان کی چالوں کا توڑ اللہ کے پاس موجود تھا اور ان کی چالیں ایسی نہ تھیں کہ ان سے پہاڑ ہل جاتے۔ چنانچہ یہ کبھی خیال نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے گا اللہ تعالیٰ یقیناً سب پر غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔''

(١) بَابُ قِصَاصِ الْمَظَالِمِ

باب: 1- ظلم وزیادتی کا بدلہ لیا جائے گا

٢٤٤٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيَتَقَاصُّونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا نُقُّوا وَهُذِّبُوا أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ ﷺ بِيَدِهِ، لَأَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهِ فِي الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا».

وَقَالَ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ. [انظر: ٦٥٣٥]

[2440] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب اہل ایمان آگ سے خلاصی پالیں گے تو انھیں دوزخ اور جنت کے درمیان ایک پُل پر روک لیا جائے گا۔ وہاں ان سے ان مظالم کا بدلہ لیا جائے گا جو انھوں نے دنیا میں ایک دوسرے پر کیے تھے۔ جب وہ پاک صاف ہو جائیں گے تو پھر انھیں جنت کے اندر جانے کی اجازت ملے گی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! ہر شخص جنت میں اپنے ٹھکانے کو اس سے بہتر طور پر پہچانے گا جس طرح وہ دنیا میں اپنے مسکن کو پہچانتا تھا۔''

یونس بن محمد نے کہا: ہمیں شیبان نے قتادہ سے خبر دی، انھوں نے کہا: ہم سے ابوالمتوکل نے بیان کیا۔

(٢) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَلَا لَعْنَةُ ٱللَّهِ عَلَى ٱلظَّٰلِمِينَ﴾ [هود: ١٨]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''آگاہ رہو! ظلم پیشہ لوگوں پر اللہ کی پھٹکار ہے'' کا بیان

٢٤٤١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ

[2441] حضرت صفوان بن محرز مازنی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک بار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا

مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا آخِذٌ بِيَدِهِ، إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي النَّجْوٰى؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبًا كَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ، حَتّٰى قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأٰى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ، قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ: ﴿هَٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ كَذَبُواْ عَلَىٰ رَبِّهِمْۚ أَلَا لَعْنَةُ ٱللَّهِ عَلَى ٱلظَّٰلِمِينَ﴾ [هود:١٨]. [انظر: ٤٦٨٥، ٦٠٧٠، ٧٥١٤]

ہاتھ تھامے ان کے ساتھ جا رہا تھا، اچانک ایک شخص سامنے سے آ کر کہنے لگا: آپ نے ''نجویٰ'' یعنی (قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی بندے سے) سرگوشی کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کس طرح سنا ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے قریب بلا لے گا اور اس پر اپنا پردۂ عزت ڈال کر اسے چھپا لے گا، پھر فرمائے گا: تجھے اپنا فلاں گناہ معلوم ہے؟ تجھے اپنا فلاں گناہ یاد ہے؟ تو وہ کہے گا: جی ہاں، یارب! مجھے معلوم ہے حتیٰ کہ اس سے تمام گناہوں کا اقرار کرا لے گا۔ اور وہ شخص اپنے دل میں خیال کرے گا کہ وہ اب تباہ ہو چکا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھ پر دنیا میں پردہ ڈالا، آج تیرے لیے ان گناہوں کو معاف کرتا ہوں، پھر نیکیوں کا ریکارڈ اس کے ہاتھ میں دے دیا جائے گا۔ لیکن کافر اور منافق کے متعلق برملا گواہ بولیں گے: ''یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا۔ سن لو! ظلم پیشہ لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے۔''

(٣) بَابٌ: لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهُ

باب: 3- ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر نہ تو ظلم کرے اور نہ اسے بے یار و مددگار ہی چھوڑے

٢٤٤٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ، كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [انظر: ٦٩٥١]

[2442] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، لہٰذا نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے ظلم کے حوالے ہی کرے۔ اور جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کرنے میں مصروف ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری فرمائے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی مصیبت کو دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مصیبت دور کرے گا، نیز جو شخص کسی مسلمان کا عیب چھپائے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔''

(٤) بَابٌ: أَعِنْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

باب: 4- اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم

٢٤٤٣ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، وَحُمَيْدٌ: سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا». [انظر: ٢٤٤٤، ٦٩٥٢]

[2443] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔''

٢٤٤٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ فَقَالَ: «تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ». [راجع: ٢٤٤٣]

[2444] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔'' صحابۂ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کریں گے لیکن ظالم کی مدد کس طرح کریں؟ آپ نے فرمایا: ''(ظلم کرنے سے) اس کا ہاتھ پکڑ لو، یعنی اسے ظلم سے روکو۔''

(٥) بَابُ نَصْرِ الْمَظْلُومِ

باب: 5- مظلوم کی مدد کرنا

٢٤٤٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: فَذَكَرَ عِيَادَةَ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتَ الْعَاطِسِ، وَرَدَّ السَّلَامِ، وَنَصْرَ الْمَظْلُومِ، وَ إِجَابَةَ الدَّاعِي، وَ إِبْرَارَ الْمُقْسِمِ. [راجع: ١٢٣٩]

[2445] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں سات کاموں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ پھر انھوں نے ان کاموں کا ذکر کیا: مریض کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینک لینے والے کو جواب دینا، سلام کا جواب دینا، مظلوم کی مدد کرنا، دعوت قبول کرنا اور کوئی قسم کھا بیٹھا ہو تو اس کی قسم پوری کرا دینا۔

فائدہ: مظلوم کی مدد کرنا ضروری ہے، اگر کوئی بھی مظلوم کی مدد کے لیے نہیں اُٹھے گا تو سارا معاشرہ گناہ گار ہوگا، پہلے حاکم وقت کو اس کی مدد کرنی چاہیے کہ انصاف اس کی دہلیز پر پہنچایا جائے۔ اگر حاکم وقت کا ہونا نہ ہونا برابر ہے تو جو بھی اس کی مدد کر

سکتا ہو کرے۔

٢٤٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا»، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. [راجع: ٤٨١]

[2446] حضرت ابو موسیٰ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایک مومن دوسرے مومن کے لیے دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔'' پھر آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر دیا۔

فائدہ: مظلوم کی مدد کرنا اسے تقویت دیتا ہے، اس حدیث کے مطابق معاشرے کا ہر فرد دوسرے کو مضبوط کرنے کے لیے ہے وہ اسے کمزور کرنے کے درپے نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر اس عمل کی تقویت کو سمجھایا ہے۔ بعض احادیث میں اس کیفیت کو ''تشبیک شیطان'' قرار دیا گیا ہے لیکن یہ اس وقت ہے جب بطور عبث اور بے ہودہ حرکت کیا جائے۔ جب کسی کو کوئی بات سمجھانی مقصود ہو تو انگلیوں کی مذکورہ کیفیت بنانا جائز اور درست ہے۔ واللہ أعلم.

(٦) بَابُ الْاِنْتِصَارِ مِنَ الظَّالِمِ

باب:6- ظالم سے انتقام لینا

لِقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿لَّا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوٓءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَن ظُلِمَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا﴾ [النساء: ١٤٨]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں کرتا کہ کسی کی برائی کو ظاہر کیا جائے مگر مظلوم ایسا کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔''

﴿وَالَّذِينَ إِذَآ أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَ﴾ [الشورى: ٣٩]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اور وہ لوگ جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو مناسب انتقام لیتے ہیں۔''

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُسْتَذَلُّوا، فَإِذَا قَدَرُوا عَفَوْا.

حضرت ابراہیم نخعی کہتے ہیں: وہ حضرات ذلیل ہونے کو پسند نہیں کرتے تھے لیکن جب ان کو قدرت حاصل ہوتی تو درگزر کرتے تھے۔

(٧) بَابُ عَفْوِ الْمَظْلُومِ

باب:7- مظلوم کا ظالم کو معاف کر دینا

لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿إِن تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَن سُوٓءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا﴾ [النساء: ١٤٩]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تم علانیہ نیکی کرو یا اسے چھپاؤ یا برائی کو معاف کر دو تو اللہ تعالیٰ بھی بہت زیادہ معاف کرنے والا خوب قدرت والا ہے۔''

﴿وَجَزَٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّٰلِمِينَ ۝ وَلَمَنِ انتَصَرَ

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور برائی کی جزا اس کی مثل برائی ہے اور جو کوئی درگزر کرے اور بھلائی کرے تو اس کا

بَعْدَ ظُلْمِهِۦ فَأُوْلَٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍ ۝ إِنَّمَا ٱلسَّبِيلُ عَلَى ٱلَّذِينَ يَظْلِمُونَ ٱلنَّاسَ وَيَبْغُونَ فِى ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ ٱلْأُمُورِ ۝ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِن وَلِىٍّ مِّنۢ بَعْدِهِۦ ۗ وَتَرَى ٱلظَّٰلِمِينَ لَمَّا رَأَوُاْ ٱلْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ﴾ [الشورى:٤٠-٤٤].

ثواب اللہ کے ذمے ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد انتقام لیا تو ان پر کسی قسم کا الزام نہیں۔ الزام تو ان لوگوں پر ہے جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی کرتے ہیں۔ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اور جس نے صبر کیا اور معاف کیا تو یہ عزیمت کے اوصاف سے ہے۔ اور جسے اللہ گمراہ کر دے پھر اس کے بعد اس کا کوئی مددگار نہیں۔ اور تو ظالموں کو دیکھے گا کہ جب وہ عذاب سے دوچار ہوں گے تو کہیں گے: کیا اب دنیا کی طرف لوٹ جانے کی کوئی صورت ہے؟''

(٨) بَابٌ: اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: 8- ظلم قیامت کے دن کئی تاریکیوں کا باعث ہوگا

٢٤٤٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ».

[2447] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ظلم قیامت کے دن کئی طرح کی تاریکیاں ثابت ہوگا۔''

فائدہ: ظلم کرنے سے کئی ایک تاریکیاں اس طرح ہوں گی کہ ایک تو کسی کا حق، ناحق طریقے سے لیا، دوسرے وہ اللہ کی مخالفت کر کے اس کے مقابلے پر اتر آیا، یہ گناہ دوسرے گناہوں سے بہت سنگین ہے، نیز ظلم دل میں تاریکی پیدا کرتا ہے جس طرح ایمان سے روشنی پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح ظالم کو کئی طرح کی تاریکیاں گھیر لیں گی اور وہ ان اندھیروں میں دھکے کھاتا اور مصیبت اٹھاتا پھرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ آمین یا رب العالمین.

(٩) بَابُ الْاِتِّقَاءِ وَالْحَذَرِ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

باب: 9- مظلوم کی بددعا سے بچنا اور ڈرتے رہنا چاہیے

٢٤٤٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ

[2448] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن (کا گورنر بنا کر) بھیجا تو ان سے فرمایا: ''مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا کیونکہ اس

مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: «اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ». [راجع: ١٣٩٥]

کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔"

فائدہ: پردہ حائل نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مظلوم کی بددعا بہت جلد قبول ہوتی ہے، نیز اس کا مفہوم یہ نہیں کہ ظالم فوراً اللہ کی پکڑ میں آجاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے اس سے معاملہ کر لیتا ہے کبھی فوراً سزا دے دیتا ہے اور کبھی دیر سے مؤاخذہ کرتا ہے تاکہ وہ مزید ظلم کرے، بالآخر اسے اچانک پکڑ لیتا ہے۔

(١٠) بَابُ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهُ، هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلَمَتَهُ؟

باب: 10- جس نے کسی پر ظلم کیا پھر مظلوم سے معاف کرا لیا تو کیا اس صورت میں اپنے ظلم کو بیان کرنا ضروری ہے؟

٢٤٤٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ».

[2449] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کسی نے دوسرے کی عزت یا کسی اور چیز پر ظلم کیا ہو وہ اس سے آج ہی معاف کرالے پہلے اس سے کہ وہ دن آئے جس میں درہم و دینار نہیں ہوں گے، پھر اگر ظالم کا کوئی نیک عمل ہو گا تو اس کے ظلم کی مقدار اس سے لے لیا جائے گا۔ اگر اس کی نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کے گناہ ظالم کے کھاتے میں ڈال دیے جائیں گے۔"

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: إِنَّمَا سُمِّيَ الْمَقْبُرِيَّ لِأَنَّهُ كَانَ يَنْزِلُ نَاحِيَةَ الْمَقَابِرِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَسَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ هُوَ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ، وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، وَاسْمُ أَبِي سَعِيدٍ كَيْسَانُ. [انظر: ٦٥٣٤]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) فرماتے ہیں: اسماعیل بن ابی اویس کو مقبری اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ قبرستان کے ایک کنارے پر رہتے تھے۔ اور سعید مقبری بنولیث کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اس کا پورا نام سعید بن ابی سعید ہے، اور اس کے باپ ابوسعید کا نام کیسان ہے۔

(١١) بَابٌ: إِذَا حَلَّلَهُ مِنْ ظُلْمِهِ فَلَا رُجُوعَ فِيهِ

باب: 11- اگر کوئی شخص کسی کا ظلم معاف کر دے تو اس میں رجوع نہیں کرسکتا

٢٤٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ﴿وَإِنِ ٱمْرَأَةٌ خَافَتْ مِنۢ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ [النساء: ١٢٨] قَالَتْ: اَلرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِّنْهَا، يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ: أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ. [انظر: ٢٦٩٤، ٤٦٠١، ٥٢٠٦]

[2450] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے اس آیت ''اگر عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے بے پروائی یا روگردانی کرنے کا اندیشہ ہو'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کے پاس ایک بیوی ہوتی ہے جس سے وہ زیادہ تعلق نہیں رکھنا چاہتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اسے چھوڑ دے تو ایسی حالت میں عورت اسے کہے کہ میں تجھے اپنے خاص معاملات میں بریٔ الذمہ قرار دیتی ہوں۔ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی کہ ایسا کرنا جائز ہے۔

(١٢) بَابٌ: إِذَا أَذِنَ لَهُ أَوْ أَحَلَّهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ هُوَ؟

باب: 12- اگر کوئی دوسرے کو اجازت دے یا اپنا حق ساقط کر دے لیکن اس کی مقدار بیان نہ کرے تو؟

٢٤٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: «أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ؟» فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ: فَتَلَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي يَدِهِ. [راجع: ٢٣٥١]

[2451] حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ کے پاس کوئی مشروب لایا گیا جس سے آپ نے کچھ نوش فرمایا۔ آپ کی دائیں جانب ایک لڑکا بیٹھا تھا جبکہ بائیں جانب کچھ بزرگ لوگ تھے۔ آپ ﷺ نے لڑکے سے فرمایا: ''تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں اپنا پس خوردہ (بچا ہوا) ان بزرگوں کو دے دوں؟'' لڑکے نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں اللہ کے رسول! میرا حصہ جو آپ سے مجھے ملنے والا ہے وہ میں کسی اور کو دینے والا نہیں ہوں۔ آخر کار آپ نے وہ پیالہ اسی کے ہاتھ میں تھما دیا۔

(١٣) بَابُ إِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِّنَ الْأَرْضِ

باب: 13- اس شخص کا گناہ جو کسی کی زمین ہڑپ کر لے

٢٤٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ

[2452] حضرت سعید بن زید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ظلم سے کسی کی زمین کا کچھ حصہ چھین لے گا تو قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق اس کے گلے میں

رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا، طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ». [انظر: ٣١٩٨]

ڈالا جائے گا۔"

٢٤٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ، فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لَهُ: يَا أَبَا سَلَمَةَ! اِجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِّنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ». [انظر: ٣١٩٥]

[2453] حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ ان کے اور کچھ لوگوں کے درمیان ایک جھگڑا تھا۔ حضرت ام المومنین عائشہ ؓ سے اس کا ذکر کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: ابوسلمہ! زمین کے معاملے میں اجتناب کرو کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر کسی نے ایک بالشت کے برابر بھی کسی کی زمین ہڑپ کی تو اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔"

٢٤٥٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ».

[2454] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص تھوڑی سی زمین بھی ناحق لے لے گا، اسے قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔"

قَالَ الْفِرَبْرِيُّ: قَالَ أَبُو جَعْفَرِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: هٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِخُرَاسَانَ فِي كُتُبِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، أَمْلَى عَلَيْهِمْ بِالْبَصْرَةِ. [انظر: ٣١٩٦]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) کہتے ہیں: یہ حدیث عبداللہ بن مبارک کی کتاب میں نہیں جو انھوں نے خراسان میں تصنیف کی تھی، البتہ انھوں نے جو کتاب بصرہ میں لکھوائی تھی اس میں یہ حدیث ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ان لوگوں کے لیے بہت عبرت ہے جو دوسروں کے حقوق غصب کرتے ہیں، خاص طور پر وہ حضرات جو زمین پر ناجائز قبضہ کر کے وہاں مسجد یا مدرسہ تعمیر کر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح ہم نے نیکی کا کام کیا ہے۔ ایسے کام میں کوئی نیکی نہیں۔

(١٤) بَابٌ: إِذَا أَذِنَ إِنْسَانٌ لِآخَرَ شَيْئًا جَازَ

باب: 14- جب کوئی دوسرے کو کسی چیز کی اجازت دے دے تو وہ اسے استعمال کر سکتا ہے

٢٤٥٥ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

[2455] حضرت جبلہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ اہل

عَنْ جَبَلَةَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فِي بَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ، فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ. [انظر: ٢٤٨٩، ٢٤٩٠، ٥٤٤٦]

عراق کے ہاں ایک شہر میں تھے کہ ہمیں قحط سالی نے آ لیا تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ہمیں کھجوریں کھلایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دو کھجوریں ایک بار اٹھا کر کھانے سے منع کیا ہے۔ ہاں، تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے اجازت لے لے تو جائز ہے۔

٢٤٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: أَبُو شُعَيْبٍ، كَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ: اِصْنَعْ لِي طَعَامَ خَمْسَةٍ لَعَلِّي أَدْعُوَ النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ، وَأَبْصَرَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ الْجُوعَ فَدَعَاهُ، فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ لَّمْ يُدْعَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ هٰذَا قَدِ اتَّبَعَنَا، أَتَأْذَنُ لَهُ؟» قَالَ: نَعَمْ. [راجع: ٢٠٨١]

[2456] حضرت ابومسعود سے روایت ہے کہ ابوشعیب نامی انصاری کا ایک غلام تھا جو گوشت پکانے میں مہارت رکھتا تھا۔ ابوشعیب نے اس سے کہا: پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو، میں نبی ﷺ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ پانچ اشخاص میں سے پانچویں ہوں گے، اس نے نبی ﷺ کے چہرۂ انور میں بھوک کے آثار دیکھے تھے، چنانچہ جب انھوں نے آپ ﷺ کو دعوت دی تو آپ کے ساتھ ایک صاحب اور آ گئے جس کو کھانے کی دعوت نہیں تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ صاحب ہمارے ساتھ آ گئے ہیں۔ کیا آپ اسے اجازت دیتے ہیں؟'' ابوشعیب نے کہا: جی ہاں۔

(١٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ﴾ [البقرة: ٢٠٤].

باب: 15- ارشاد باری تعالیٰ ''اور وہ سخت جھگڑالو ہے'' کا بیان

٢٤٥٧ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ». [انظر: ٤٥٢٣، ٧١٨٨]

[2457] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔''

(١٦) بَابُ إِثْمِ مَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَّهُوَ يَعْلَمُهُ

باب: 16- اس شخص کا گناہ جو دیدہ دانستہ کسی ناحق بات پر جھگڑا کرے

٢٤٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

[2458] ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَّإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ، فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَدَقَ فَأَقْضِيَ لَهُ بِذٰلِكَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ، فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا». [انظر: ٢٦٨٠، ٦٩٦٧، ٧١٦٩، ٧١٨١، ٧١٨٥]

کہ نبی ﷺ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑنے کی آواز سنی تو باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''بس میں تو ایک بشر ہی ہوں۔ میرے پاس ایک فریق آتا ہے اور شاید ایک فریق کی بحث دوسرے فریق سے عمدہ ہو جس سے مجھے خیال ہو کہ اس نے سچ کہا ہے، پھر میں اس کے حق میں فیصلہ کر دوں، اندریں حالات اگر میں کسی کو دوسرے مسلمان کا حق دلا دوں تو یہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے، چاہے تو اسے قبول کر لے، چاہے اسے چھوڑ دے۔''

(١٧) بَابٌ: إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

باب: 17- اس شخص کا بیان کہ جب وہ جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے

٢٤٥٩ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا، أَوْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنْ أَرْبَعٍ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ». [راجع: ٣٤]

[2459] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''چار باتیں ایسی ہیں کہ وہ جس کے اندر ہوں وہ خالص منافق ہے یا چار خصلتوں میں سے اگر ایک خصلت بھی ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ اس سے باز آ جائے: جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔ جب معاہدہ کرے تو بے وفائی کرے۔ اور جب کسی سے جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے۔''

(١٨) بَابُ قِصَاصِ الْمَظْلُومِ إِذَا وَجَدَ مَالَ ظَالِمِهِ

باب: 18- مظلوم اگر ظالم کا مال پالے تو بقدر زیادتی اپنا حصہ وصول کر سکتا ہے

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: يُقَاصُّهُ، وَقَرَأَ: ﴿وَإِنْ

امام ابن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایسے حالات

عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا۟ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِۦ﴾ [النحل: ١٢٦].

میں وہ اپنے حق کے برابر لے لے۔ اور بطور دلیل یہ آیت تلاوت کی: ''اگر تم سزا دینا چاہو تو اسی قدر سزا دو جتنا انھوں نے تمھیں دی تھی۔''

٢٤٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ ابْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِّسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا؟ فَقَالَ: «لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ بِالْمَعْرُوفِ». [راجع: ٢٢١١]

[2460] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ ؓ آئی اور عرض کرنے لگی: اللہ کے رسول! ابوسفیان ؓ بڑے کنجوس آدمی ہیں۔ اگر میں ان کے مال میں سے کچھ لے کر اپنے بال بچوں کو کھلاؤں تو اس میں کوئی حرج ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تم بچوں کو رواج کے مطابق کھلاؤ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔''

٢٤٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْنَا لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَّا يَقْرُونَنَا، فَمَا تَرٰى فِيهِ؟ فَقَالَ لَنَا: «إِنْ نَّزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأُمِرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا، فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ». [انظر: ٦١٣٧]

[2461] حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ہمیں کسی مہم پر بھیجتے ہیں تو کبھی ہم ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہیں جو ہماری ضیافت تک نہیں کرتے تو اس کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی قوم کے پاس جاؤ اور وہ مہمان کی شایانِ شان میزبانی کا اہتمام کریں تو اسے قبول کرلو اور اگر وہ (مہمان نوازی) نہ کریں تو زبردستی ان سے اپنی مہمانی کا حق وصول کر سکتے ہو۔''

(١٩) بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّقَائِفِ

باب:19-عوامی مقامات کا بیان

وَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ.

نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام ؓ سقیفۂ بنوساعدہ میں بیٹھے۔

٢٤٦٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ؛ ح: وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: حِينَ

[2462] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو فوت کر لیا تو انصار بنو ساعدہ کی چوپال میں جمع ہو گئے۔ میں نے حضرت ابوبکر ؓ سے عرض کیا: آپ ہمارے ساتھ چلیں، چنانچہ ہم سقیفۂ بنی ساعدہ میں ان کے پاس آئے۔

تَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ، إِنَّ الْأَنْصَارَ اجْتَمَعُوا فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: انْطَلِقْ بِنَا، فَجِئْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ. [انظر: ٣٤٤٥، ٣٩٢٨، ٤٠٢١، ٦٨٢٩، ٦٨٣٠، ٧٣٢٣]

(٢٠) بَابٌ: لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ

باب:20- کوئی پڑوسی دوسرے پڑوسی کو اپنی دیوار پر کھونٹی گاڑنے سے نہ روکے

٢٤٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ»، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ؟ وَاللهِ لَأَرْمِيَنَّهَا بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ. [انظر: ٥٦٢٧، ٥٦٢٨]

[2463] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی پڑوسی دوسرے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے نہ روکے۔'' پھر حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہا: کیا بات ہے کہ میں تمھیں اس بات سے روگردانی کرتے دیکھتا ہوں؟ اللہ کی قسم! میں یہ حدیث تم سے بیان کرتا رہوں گا۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ اگر ہمسایہ دیوار پر کوئی لکڑی یا گارڈر رکھنا چاہے تو دیوار کے مالک کے لیے اسے روکنا جائز نہیں کیونکہ اس میں اس کا کوئی نقصان نہیں بلکہ ایسا کرنے سے دیوار مضبوط ہو جاتی ہے، ہاں دیوار کی توڑ پھوڑ کرنا جائز نہیں کیونکہ کسی کی ملکیت میں اس کی اجازت کے بغیر کوئی اقدام نہیں کرنا چاہیے۔ بہتر یہ ہے کہ دیوار بناتے وقت اسے جگہ اور اخراجات کے اعتبار سے مشترکہ رکھا جائے تاکہ فریقین کا اس میں فائدہ ہو۔ اگر اکیلا آدمی اسے ایک اینٹ موٹی بنانا چاہتا ہے تو مشترکہ ڈیڑھ اینٹ، یعنی ساڑھے تیرہ ($13\frac{1}{2}$) انچ موٹی بنائی جائے۔ بہر حال اگر دیوار کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہیں ہے تو ہمسائے کو دیوار استعمال کرنے سے نہ روکا جائے، اس پر شہتیر یا گارڈر رکھنے کی اجازت خوشی سے دے دی جائے۔

(٢١) بَابُ صَبِّ الْخَمْرِ فِي الطَّرِيقِ

باب:21- راستے میں شراب بہا دینا

٢٤٦٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ، وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

[2464] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابوطلحہ ؓ کے گھر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ اس وقت لوگ کھجور کی شراب استعمال کرتے تھے۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ نے ایک منادی (اعلان) کرنے والے کو حکم دیا کہ لوگوں میں شراب کی

مُنَادِيًا يُنَادِي: أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، قَالَ: فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: اُخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا، فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿لَيْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوٓا۟﴾ الْآيَةَ [المائدة:٩٣].

[انظر: ٤٦١٧، ٤٦٢٠، ٥٥٨٠، ٥٥٨٢، ٥٥٨٣، ٥٥٨٤، ٥٦٠٠، ٥٦٢٢، ٧٢٥٣]

حرمت کا اعلان کر دے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ باہر نکل کر تمام شراب بہا دو، چنانچہ میں نے باہر نکل کر تمام شراب بہا دی تو وہ مدینہ کی گلیوں میں بہہ نکلی۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ جو لوگ اس حال میں شہید ہوئے ہیں کہ شراب ان کے پیٹوں میں تھی، ان کا کیا حال ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ جو بھی کھا پی چکے ہیں ان پر کوئی گناہ نہیں۔''

(٢٢) بَابُ أَفْنِيَةِ الدُّورِ وَالْجُلُوسِ فِيهَا، وَالْجُلُوسِ عَلَى الصُّعُدَاتِ

باب: 22- گھروں کے سامنے میدانوں، ان میں بیٹھنے اور راستوں میں بیٹھنے کا بیان

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَابْتَنَى أَبُو بَكْرٍ مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ، يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنا لی تھی، اس میں وہ نماز پڑھتے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے۔ مشرکین کی عورتیں اور بچے ان کے اردگرد جمع ہو جاتے اور تعجب کرتے تھے اور نبی ﷺ ان دنوں مکہ ہی میں تھے۔

٢٤٦٥ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ»، فَقَالُوا: مَا لَنَا بُدٌّ، إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا، قَالَ: «فَإِذَا أَتَيْتُمْ إِلَى الْمَجَالِسِ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا»، قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ؟ قَالَ: «غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ». [انظر: ٦٢٢٩]

[2465] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم لوگ راستوں پر بیٹھنے سے اجتناب کرو۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس بات میں تو ہم مجبور ہیں کیونکہ وہی تو ہماری بیٹھنے اور گفتگو کرنے کی جگہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا اگر ایسی ہی مجبوری ہے تو راستے کا حق ادا کرو۔'' صحابہ نے عرض کیا: راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نگاہیں نیچی رکھنا، کسی کو تکلیف نہ دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی بات بتانا اور بری بات سے منع کرنا۔''

فائدہ: معلوم ہوا کہ گھروں سے باہر چوپال میں بیٹھنا حرام نہیں، ممانعت صرف اس لیے ہے کہ عوام کو اس سے تکلیف ہوتی

ہے۔ اس سے بُرے ذرائع کا سدِباب مقصود ہے۔ اس بناء پر لوگوں کو بیٹھنے کے لیے ایسی مجالس اختیار کرنی چاہییں جہاں مکروہ اور ناپسندیدہ امور نہ دیکھیں اور ایسی باتیں نہ سنیں جن کا سننا شرعاً ممنوع ہے۔ دکانوں کے سامنے ٹی وی دیکھنے، گانے سننے کے لیے بیٹھنا حرام ہے۔ شرعی حدود میں رہتے ہوئے ان دکانوں سے فائدہ لیا جا سکتا ہے لیکن اگر عوام کو نقصان ہو یا غیر شرعی امور سے واسطہ پڑتا ہو تو وہاں بیٹھنا جائز نہیں۔ واللہ أعلم.

(٢٣) بَابُ الْآبَارِ عَلَى الطُّرُقِ إِذَا لَمْ يُتَأَذَّ بِهَا

باب: 23- راستوں میں کنویں کھودنا بشرطیکہ ان سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے

٢٤٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ بِطَرِيقٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا؟ فَقَالَ: «فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ». [راجع: ١٧٣]

[2466] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسا ہوا کہ ایک شخص راستے میں جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی۔ اس نے ایک کنواں دیکھا تو اس میں اتر پڑا اور اپنی پیاس بجھائی۔ باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی شدت سے مٹی چاٹ رہا ہے۔ اس شخص نے خیال کیا کہ اسے بھی اسی طرح پیاس لگی ہے جیسے مجھے لگی تھی، چنانچہ وہ کنویں میں اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھرا، پھر وہ کتے کو پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول کیا اور اسے بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا جانوروں کی خدمت میں بھی ہمارے لیے اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر زندہ جگر کی خدمت میں اجر وثواب ہے۔“

(٢٤) بَابُ إِمَاطَةِ الْأَذٰى

باب: 24- راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا

وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يُمِيطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ».

حضرت ابوہریرہ ؓ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ ”راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کا دور کرنا بھی صدقہ ہے۔“

فائدہ: اسلام کی یہ خوبی ہے کہ اس نے ہر مناسب جگہ پر خدمتِ خلق کو مدنظر رکھا ہے، چنانچہ عام گزرگاہوں کی حفاظت اور ان کی تعمیر وصفائی کو اس قدر ضروری سمجھا کہ وہاں سے ایک تنکے کو دور کر دینے پر بھی اجر وثواب کی خوشخبری سنائی ہے۔ کسی پتھر، کانٹے اور کوڑے وغیرہ کو دور کر دینا ایمان کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ انسانی مفاد عامہ کے لیے ایسا ہونا بے حد ضروری ہے۔ یہ

صدقہ اس معنی میں ہے کہ جس شخص نے راستے سے موذی چیز کو ہٹا دیا تو گویا اس نے دوسروں پر ان کی سلامتی کو صدقہ کر دیا ہے، اس کے لیے بایں طور صدقہ ہے کہ اسے نفع پہنچا ہے۔ واللہ أعلم.

(٢٥) بَابُ الْغُرْفَةِ وَالْعُلِّيَّةِ الْمُشْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمُشْرِفَةِ فِي السُّطُوحِ وَغَيْرِهَا

باب: 25- چھتوں وغیرہ میں بلند و پست بالا خانے بنانا، ان سے جھانکا جائے یا نہ جھانکا جائے

٢٤٦٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُطُمٍ مِّنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي أَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ». [راجع: ١٨٧٨]

[2467] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ مدینہ طیبہ کے محلات میں سے ایک اونچے محل پر چڑھے، اس پر سے جھانکا تو فرمایا: ''کیا جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں وہ تم دیکھتے ہو؟ تمھارے گھروں پر فتنے برس رہے ہیں جس طرح بارش برستی ہے۔''

٢٤٦٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَيْنِ قَالَ اللهُ لَهُمَا: ﴿إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ [التحريم: ٤] فَحَجَجْتُ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ حَتَّى جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَانِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا: ﴿إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾؟ فَقَالَ: وَاعَجَبًا لَّكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ، فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ وَجَارٌ لِّي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ - وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ - وَكُنَّا

[2468] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میری یہ خواہش رہی کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کروں کہ نبی ﷺ کی بیویوں میں سے وہ کون سی دو بیویاں ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اگر تم دونوں اللہ کی طرف توبہ اور رجوع کرو (تو بہتر ہے) پس تمھارے دل (حق سے) کچھ ہٹ گئے ہیں۔'' واقعہ یہ ہوا کہ میں ان کے ہمراہ حج کو گیا تو وہ (قضائے حاجت کے لیے) راستے سے ایک طرف ہٹے۔ میں بھی پانی کا مشکیزہ لیے ان کے ہمراہ ہو گیا، چنانچہ جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر مشکیزے سے پانی ڈالا۔ انھوں نے وضو کیا تو میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! نبی ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے وہ کون سی دو عورتیں ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اگر تم توبہ کرو (تو تمھارے لیے بہتر ہے) پس تمھارے دل (حق سے) کچھ ہٹ گئے ہیں۔'' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عباس! تم پر تعجب ہے۔ وہ حضرت

نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَيَنْزِلُ هُوَ يَوْمًا وَأُنْزِلُ يَوْمًا، فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ مِنْ خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْأَمْرِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَهُ، وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذْ هُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ، فَصِحْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ: وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ؟ فَوَاللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ، وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ، فَأَفْزَعَتْنِي فَقُلْتُ: خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ مِنْهُنَّ بِعَظِيمٍ، ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: أَيْ حَفْصَةُ! أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: خَابَتْ وَخَسِرَتْ، أَفَتَأْمَنُ أَنْ يَغْضَبَ اللهُ لِغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ فَتَهْلِكِينَ؟ لَا تَسْتَكْثِرِي عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَّلَا تَهْجُرِيهِ، وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - وَكُنَّا تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ النِّعَالَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَرَجَعَ عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا، وَّقَالَ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ وَقَالَ: حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ: مَا هُوَ؟ أَجَاءَتْ غَسَّانُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ أَعْظَمُ مِنْهُ وَأَطْوَلُ، طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ. قَالَ: قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ، كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ هٰذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ

عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ پھر حضرت عمر فاروق نے پورا واقعہ بیان کرنا شروع کیا۔ انھوں نے فرمایا: میں اور میرا ایک انصاری ہمسایہ بنو امیہ بن زید کے محلے میں رہتے تھے...... یہ قبیلہ عوالی مدینہ میں رہتا تھا...... ہم نبی ﷺ کے پاس باری باری آیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ آتا اور دوسرے دن میں حاضر ہوتا۔ جب میں آتا تو اس دن کے جملہ احکام وحی اس کو بتاتا اور جب وہ آتا تو وہ بھی اسی طرح کرتا۔ ہم قریشی لوگ عورتوں کو اپنے دباؤ میں رکھتے تھے لیکن جب ہم انصار میں آئے تو ہم نے دیکھا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب رہتی ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی ہماری عورتیں بھی ان کے طور طریقے اختیار کرنے لگیں۔ ایک روز ایسا ہوا کہ میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے فوراً مجھے جواب دیا۔ اس کی یہ بات مجھے بری لگی تو اس نے کہا: اگر میں نے تمھاری بات کا جواب دیا ہے تو برا کیوں مناتے ہو؟ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کی بیویاں بھی آپ کو جواب دیتی ہیں۔ ان میں سے کوئی کوئی ایسی بھی ہے جو دن سے لے کر رات تک آپ کو چھوڑے رہتی ہے۔ مجھے اس بات سے بہت گھبراہٹ ہوئی۔ میں نے دل میں کہا: ان میں سے جس نے ایسا کیا وہ عظیم خسارے میں ہے۔ پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور (اپنی بیٹی) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور اس سے کہا: حفصہ! کیا تم میں سے کوئی دن سے لے کر رات تک رسول اللہ ﷺ سے روٹھے رہتی ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں! میں نے کہا: وہ تو نامراد رہی اور خسارے میں پڑ گئی۔ کیا تم اس بات سے بے خوف ہو کہ رسول اللہ ﷺ کی ناراضی کے باعث اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے تو تم تباہ ہو جاؤ؟ (دیکھو!) رسول اللہ ﷺ سے زیادہ نہ مانگو اور آپ کو جواب بھی نہ دیا کرو اور آپ سے خفا نہ ہوا کرو۔ جو ضرورت

فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَدَخَلَ مَشْرُبَةً لَّهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا، فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ، فَإِذَا هِيَ تَبْكِي، قُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ؟ أَوَ لَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ؟ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: لَا أَدْرِي، هُوَ ذَا فِي الْمَشْرُبَةِ، فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ الْمِنْبَرَ فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي هُوَ فِيهَا فَقُلْتُ لِغُلَامٍ أَسْوَدَ: اِسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ - فَذَكَرَ مِثْلَهُ - فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ: اِسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ - فَذَكَرَ مِثْلَهُ - فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي قَالَ: أَذِنَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيرٍ لَّيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ، مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ: طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَيَّ، فَقَالَ: «لَا» ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَذَكَرَهُ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ قُلْتُ: لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ: لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى

ہو وہ مجھ سے لو۔ اور یہ بات بھی تمھیں دھوکے میں نہ رکھے کہ تمھاری سوکن تم سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ ﷺ کی زیادہ چہیتی ہے۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مراد لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم دونوں آپس میں اس طرح کی باتیں بھی کیا کرتے تھے کہ غسانی لوگ ہم پر چڑھائی کرنے کے لیے گھوڑوں کی نعل بندی (جنگ کی تیاری) کر رہے ہیں۔ ہوا یوں کہ میرا ساتھی اپنی باری کے دن شہر گیا اور عشاء کے وقت لوٹا تو میرا دروازہ زور سے کھٹکھٹایا اور کہا: کیا وہ یہاں (گھر میں) ہیں؟ میں نے یہ سنا تو بہت گھبرایا اور باہر نکلا تو انھوں نے کہا: ایک بہت بڑا حادثہ ہوا ہے۔ میں نے کہا: وہ کیا؟ کیا غسان کے لوگوں نے حملہ کر دیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں بلکہ اس سے بھی بڑا واقعہ اور لمبی بات ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے کہا: حفصہ کی قسمت پھوٹ گئی۔ میں پہلے ہی خیال کرتا تھا کہ عنقریب ایسا ہو جائے گا۔ میں نے اپنے کپڑے پہنے اور نماز فجر نبی ﷺ کے ہمراہ ادا کی۔ فراغت کے بعد آپ بالا خانے میں تشریف لے گئے اور وہاں تنہا بیٹھ رہے، چنانچہ میں حضرت حفصہ کے پاس گیا، دیکھا کہ وہ رو رہی ہیں۔ میں نے پوچھا: کیوں رو رہی ہو؟ کیا میں نے تمھیں اس انجام سے آگاہ نہیں کیا تھا؟ کیا تمھیں رسول اللہ ﷺ نے طلاق دے دی ہے؟ اس نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ آپ ﷺ اس بالا خانے میں تشریف رکھتے ہیں۔ میں باہر نکل کر مسجد میں منبر کے پاس آیا تو دیکھا کہ وہاں کچھ لوگ بیٹھے رو رہے ہیں۔ میں بھی تھوڑی دیر کے لیے ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ پھر وہ پریشانی مجھ پر غالب آئی جو مجھے لاحق تھی۔ میں اس بالا خانے کی طرف گیا جہاں آپ تشریف فرما تھے۔ وہاں میں نے آپ کے سیاہ فام غلام

النَّبِيِّ ﷺ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - فَتَبَسَّمَ أُخْرٰى، فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثٍ، فَقُلْتُ: اُدْعُ اللهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى أُمَّتِكَ، فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللهَ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: «أَوَ فِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! اِسْتَغْفِرْ لِي، فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلٰى عَائِشَةَ وَكَانَ قَدْ قَالَ: «مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا» مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللهُ، فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَّإِنَّا أَصْبَحْنَا بِتِسْعٍ وَّعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ» - وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ - قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّخْيِيرِ فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ فَقَالَ: «إِنِّي ذَاكِرٌ لَّكِ أَمْرًا وَّلَا عَلَيْكِ أَنْ لَّا تَعْجَلِي حَتّٰى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ». قَالَتْ: قَدْ أَعْلَمُ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِكَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللهَ قَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ﴾ إِلٰى: ﴿عَظِيمًا﴾ [الأحزاب: ٢٨، ٢٩]. قُلْتُ: أَفِي هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ؟ فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ. ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ. [راجع: ٨٩]

سے کہا: عمر کے لیے اجازت حاصل کرو۔ وہ اندر گیا، اس نے نبی ﷺ سے بات کی، پھر باہر نکلا اور کہنے لگا: میں نے آپ ﷺ سے تمھارا ذکر کیا ہے لیکن آپ خاموش رہے ہیں، چنانچہ میں واپس آ کر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر مجھے اس بات نے بے چین کر دیا جس کے لیے میں آیا تھا۔ میں (دوبارہ) غلام کے پاس آیا اور کہا: عمر کے لیے اجازت حاصل کرو۔ لیکن معاملہ پہلے کی طرح ہوا۔ میں پھر منبر کے قریب بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر مجھے اس بات نے بے چین کر دیا جو میرے دل میں تھی۔ میں پھر غلام کے پاس آیا اور کہا: عمر کے لیے اجازت حاصل کرو۔ پھر معاملہ پہلے کی طرح ہوا۔ جب میں واپس ہونے لگا تو غلام نے مجھے آواز دی اور کہا: تمھیں رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی ہے۔ یہ سن کر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کھجور کے پتوں سے بُنی ہوئی چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں۔ آپ کے جسم اور چٹائی کے درمیان کوئی بستر نہیں ہے اور کھجور کے پتوں کے نشانات آپ کے پہلو پر نمایاں ہیں۔ آپ ایک تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے ہیں جس میں کھجور کے پتوں کا بھراؤ ہے۔ میں نے سلام کیا اور کھڑے ہی کھڑے عرض کیا: آپ نے ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا: ''نہیں۔'' میں کھڑا کھڑا آپ کا موڈ بھانپ رہا تھا کہ کیسا ہے؟ میں نے دل بہلاوے کے طور پر کہا: اللہ کے رسول! ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ ہم قریشی لوگ اپنی عورتوں کو دباؤ میں رکھتے تھے اور جب ایسے لوگوں میں آئے جن کی عورتیں ان پر غالب ہیں، میرا اتنا کہنا تھا کہ نبی ﷺ مسکرائے۔ پھر میں نے عرض کیا: کاش آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں حفصہ ؓ کے

پاس گیا اور میں نے اسے کہا: تمھیں یہ بات دھوکے میں نہ رکھے کہ تمھاری سوکن تم سے زیادہ خوبصورت اور نبی ﷺ کو زیادہ محبوب ہے۔ میں نے حضرت عائشہ ؓ کو مراد لیا تھا۔ تب بھی آپ مسکرا دیے۔ جب میں نے دیکھا کہ آپ مسکرا رہے ہیں تو میں بیٹھ گیا۔ پھر میں نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تو اللہ کی قسم! مجھے تین کچی کھالوں کے علاوہ وہاں کوئی چیز نظر نہ آئی۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کی امت پر وسعت کرے کیونکہ فارس اور روم کے لوگوں پر اللہ نے فراخی کی ہے اور انھیں خوب دنیا ملی، حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ اس وقت آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابن خطاب! ایسی باتیں کرتے ہو کیا تمھیں شک ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کی تمام لذتیں اسی دنیا کی زندگی میں دے دی گئی ہیں۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے لیے استغفار فرمائیں۔ نبی ﷺ نے گوشۂ تنہائی اس وجہ سے اختیار کیا تھا کہ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے ایک راز ظاہر کر دیا تھا اور اسی سلسلے میں آپ نے عہد کیا تھا: ''میں ان سے ایک مہینے تک ملاقات نہیں کروں گا۔'' کیونکہ آپ کو ان پر سخت غصہ آیا تھا جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی وجہ سے آپ کو عتاب فرمایا۔ پھر جب انتیس دن گزر گئے تو آپ ﷺ حضرت عائشہ ؓ کے پاس گئے اور وہاں سے از سر نو عائلی زندگی کا آغاز فرمایا۔ حضرت عائشہ ؓ نے آپ سے عرض کیا: آپ نے تو ایک مہینے تک ہمارے پاس نہ آنے کی قسم اٹھائی تھی، ابھی تو انتیس دن ہی گزرے ہیں، میں انھیں شمار کرتی رہی ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔'' اور وہ مہینہ انتیس دن کا تھا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: جب آیت تخییر نازل ہوئی تو

آپ ﷺ پہلے میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''میں تم سے ایک بات کہہ رہا ہوں اور تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا اگر تم جلدی نہ کرو حتی کہ تم اپنے والدین سے مشورہ کر لو۔'' ام المومنین عائشہ ؓ نے عرض کیا: میں جانتی ہوں کہ میرے والدین آپ کے فراق کا کبھی مشورہ نہیں دیں گے۔ پھر آپ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے، ...... بہت بڑا (اجر تیار کر رکھا ہے۔'') میں نے عرض کیا: آیا میں اس کے متعلق اپنے ماں باپ سے مشورہ کروں؟ میں تو اللہ، اس کے رسول اور دارِ آخرت ہی کو پسند کرتی ہوں۔ پھر آپ نے اپنی سب بیویوں کو اختیار دیا تو سب نے وہی جواب دیا جو اُم المومنین حضرت عائشہ ؓ نے دیا تھا۔

٢٤٦٩ - حَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: آلَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نِّسَائِهِ شَهْرًا وَّكَانَتِ انْفَكَّتْ قَدَمُهُ، فَجَلَسَ فِي عُلِّيَّةٍ لَّهُ، فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ فَقَالَ: «لَا، وَلٰكِنِّي آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا». فَمَكَثَ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلٰى نِسَائِهِ. [راجع: ٣٧٨]

[2469] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے قسم اٹھائی تھی کہ ایک مہینہ اپنی بیویوں کے قریب نہیں جائیں گے، اور آپ کے پاؤں کا جوڑ نکل گیا تھا، آپ اپنے بالا خانے میں بیٹھ گئے۔ حضرت عمر فاروق ؓ آئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن میں نے ان کے پاس ایک ماہ کے لیے نہ جانے کی قسم اٹھائی ہے۔'' چنانچہ آپ انتیس روز وہاں ٹھہرے، پھر اس بالا خانے سے اتر کر اپنی بیویوں کے پاس آئے۔

(٢٦) بَابُ مَنْ عَقَلَ بَعِيرَهُ عَلَى الْبَلَاطِ أَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ

باب: 26- جس نے اپنا اونٹ مسجد کے سامنے بچھے ہوئے سنگ ریزوں یا مسجد کے دروازے پر باندھ دیا

٢٤٧٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ

[2470] ابوالمتوکل کہتے ہیں: میں حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کے پاس آیا تو انھوں نے کہا: نبی ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے، اس لیے میں بھی مسجد میں چلا گیا اور اپنے اونٹ کو

ﷺ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ: هٰذَا جَمَلُكَ، فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ، قَالَ: «اَلثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ». [راجع: ٤٤٣]

(مسجد کے سامنے) بچھے ہوئے پتھروں کے کنارے باندھ دیا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ رہا آپ کا اونٹ۔ آپ باہر تشریف لائے اور اونٹ کے پاس گھومنے لگے پھر فرمایا: ''قیمت اور اونٹ دونوں تمھارے ہوئے۔''

(٢٧) بَابُ الْوُقُوفِ وَالْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

باب: 27- کسی قوم کے کوڑا کرکٹ کے پاس ٹھہرنا اور وہاں پیشاب کرنا

٢٤٧١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَوْ قَالَ: لَقَدْ أَتَى النَّبِيُّ ﷺ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا. [راجع: ٢٢٤]

[2471] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا یا (یہ) کہا کہ نبی ﷺ ایک قوم کے کوڑا پھینکنے کی جگہ پر تشریف لائے اور وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

فائدہ: کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے متعلق مختلف توجیہات کی گئی ہیں، ممکن ہے کہ کوڑے اور نجاست میں بیٹھنے کی جگہ نہ ہو، اس طرح کی ضرورت کے پیش نظر کھڑے ہو کر پیشاب کیا جا سکتا ہے لیکن اسے عادت بنا لینا صحیح نہیں۔

(٢٨) بَابُ مَنْ أَخَذَ الْغُصْنَ وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي الطَّرِيقِ فَرَمٰى بِهِ

باب: 28- راستے میں پڑی خاردار ٹہنی یا کوئی اور تکلیف دہ چیز اٹھا کر پھینک دینا

٢٤٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَّجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَذَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ». [راجع: ٦٥٢]

[2472] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی راستے میں جا رہا تھا۔ اس نے ایک کانٹے دار ٹہنی کو راستے میں پایا تو اسے پیچھے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر کرتے ہوئے اسے بخش دیا۔''

(٢٩) بَابٌ: إِذَا اخْتَلَفُوا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ - وَهِيَ الرَّحْبَةُ تَكُونُ بَيْنَ الطَّرِيقِ - ثُمَّ يُرِيدُ أَهْلُهَا الْبُنْيَانَ فَتَرَكَ مِنْهَا لِلطَّرِيقِ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ

باب: 29- اگر شارع عام کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو؟ اور اس سے مراد راستے کے دونوں کناروں کی درمیانی جگہ ہے۔ اگر ارد گرد رہنے والے باشندے وہاں تعمیر کرنا چاہیں تو ضروری ہے کہ گزرگاہ کے لیے سات ہاتھ جگہ چھوڑ دی جائے

۲٤۷۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَشَاجَرُوا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ بِسَبْعَةِ أَذْرُعٍ.

[2473] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب لوگوں میں شارع عام کے متعلق باہمی اختلاف ہوا تھا تو نبی ﷺ نے سات ہاتھ راستہ چھوڑنے کا فیصلہ صادر فرمایا۔

فائدہ: سات ہاتھ راستہ آدمیوں اور حیوانات کے آنے جانے کے لیے کافی ہے، آج کل کاروں اور گاڑیوں کا دور ہے، اس ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے سات ہاتھ سے زیادہ بھی رکھا جا سکتا ہے۔ جو لوگ راستے میں بیٹھ کر سبزی یا پھل بیچتے ہیں ان کے لیے بھی یہی حکم ہے تاکہ چلنے والوں کو تکلیف نہ ہو۔ حدیث کا مقصد یہ ہے کہ لوگ کسی بھی مقدار پر راضی ہو جائیں تو وہی فیصلہ ہوگا، جھگڑے کی صورت میں سات ہاتھ تک راستہ تجویز کیا جائے گا تاکہ بار برداری کے جانوروں کو آنے جانے میں آسانی ہو۔ اگر پہلے سے کوئی راستہ اس سے وسیع ہے تو اسے تنگ کرنے کا کسی کو حق نہیں۔

(۳۰) بَابُ النُّهْبَى بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهِ

باب: 30- مالک کی اجازت کے بغیر لوٹ کھسوٹ کرنا

وَقَالَ عُبَادَةُ: بَايَعْنَا النَّبِيَّ ﷺ عَلَى أَنْ لَّا نَنْتَهِبَ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر اس امر کے متعلق بیعت کی کہ لوٹ کھسوٹ نہیں کریں گے۔ (ڈاکا نہیں ڈالیں گے۔)

۲٤۷٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ جَدُّهُ أَبُو أُمِّهِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النُّهْبَى وَالْمُثْلَةِ. [انظر: ٥٥١٦]

[2474] حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اور وہ ان (عدی بن ثابت) کے نانا تھے۔ انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے لوٹ مار کرنے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۲٤۷٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ

[2475] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا۔ شراب پینے والا جب شراب نوشی کرتا ہے تو ایماندار نہیں رہتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا اور لوٹنے والا جب کوئی ایسی چیز لوٹتا ہے جس کی طرف لوگ آنکھ کو اٹھا کر دیکھتے ہیں تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔''

النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ».

وَعَنْ سَعِيدٍ وَّأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا النُّهْبَةَ.

سعید اور ابوسلمہ نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے لیکن اس میں لوٹ مار کا ذکر نہیں۔

قَالَ الْفِرَبْرِيُّ: وَجَدْتُّ بِخَطِّ أَبِي جَعْفَرٍ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: تَفْسِيرُهُ أَنْ يُنْزَعَ مِنْهُ، يُرِيدُ الْإِيمَانَ. [انظر: ٥٥٧٨، ٦٧٧٢، ٦٨١٠]

فربری کہتے ہیں: میں نے ابوجعفر کے خط کی عبارت بایں الفاظ پائی ہے: ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ ایسے انسان سے نور ایمان سلب کر لیا جاتا ہے۔

فائدہ: اسلام میں ڈاکوؤں اور راہزنوں کے لیے بہت سنگین سزائیں ہیں تاکہ انسانی معاشرہ امن کے ساتھ زندگی بسر کر سکے، انھی قوانین کی برکت ہے کہ آج بھی حکومت سعودیہ کا امن ساری دنیا کے لیے ایک مثالی حیثیت رکھتا ہے جبکہ بزعم خویش مہذب حکومتوں میں ڈاکہ زنی کے لیے مختلف صورتیں رائج ہیں اور چوری کرنا ایک پیشے کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ فوج اور پولیس ایسے جرم پیشہ لوگوں کے سامنے بے بس اور لاچار ہے۔

(٣١) بَابُ كَسْرِ الصَّلِيبِ وَقَتْلِ الْخِنْزِيرِ

باب: 31- صلیب کو توڑنا اور خنزیر کو مار ڈالنا

٢٤٧٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُّقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ». [راجع: ٢٢٢٢]

[2476] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم میں ابن مریم ایک منصف حاکم بن کر نمودار ہو جائیں۔ وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، نیز جزیہ ختم کر دیں گے۔ اس وقت مال کی بہتات ہوگی یہاں تک کہ اسے کوئی قبول کرنے والا نہیں ہوگا۔''

فائدہ: صلیب، نصرانیوں کا شعار ہے اور ان کی مذہبی علامت ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جب ظہور ہوگا تو وہ دین محمدی پر عمل کریں گے اور غیر اسلامی نشانات کو ختم کر دیں گے، ایسے حالات میں اگر کوئی صلیب توڑ ڈالے اور خنزیر کو قتل کر دے تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہوگا۔ امن پسند غیر مسلم اقوام اور ذمی حضرات کی جان و مال اور عزت و آبرو کی اسلام نے حفاظت کی ہے اور ان کو مذہب کی پوری آزادی دی ہے۔

(٣٢) بَابٌ: هَلْ تُكْسَرُ الدِّنَانُ الَّتِي فِيهَا الْخَمْرُ أَوْ تُخَرَّقُ الزِّقَاقُ؟ فَإِنْ كَسَرَ صَنَمًا أَوْ صَلِيبًا أَوْ طُنْبُورًا أَوْ مَا لَا يُنْتَفَعُ بِخَشَبِهِ

باب: 32- کیا شراب کے مٹکے توڑ دیے جائیں یا مشکیزے پھاڑ دیے جائیں؟ اور اگر کسی نے بت، صلیب، طنبورہ یا کوئی بھی ایسی چیز جس کی لکڑی سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا جاتا، کو توڑ دیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

وَأُتِيَ شُرَيْحٌ فِي طُنْبُورٍ كُسِرَ فَلَم يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ.

قاضی شریح کے پاس طنبورہ توڑنے کا مقدمہ آیا تو انھوں نے اس کے متعلق کوئی تاوان دلانے کا فیصلہ نہ کیا۔

٢٤٧٧ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نِيرَانًا تُوقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ. قَالَ: «عَلَامَ تُوقَدُ هٰذِهِ النِّيرَانُ؟» قَالُوا: عَلَى الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، قَالَ: «اكْسِرُوهَا وَهَرِيقُوهَا»، قَالُوا: أَلَا نُهْرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: «اغْسِلُوا».

[2477] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے خیبر کے دن جلتی ہوئی آگ دیکھی تو فرمایا: ''یہ آگ کس چیز پر جلائی گئی ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: گھریلو گدھوں کا گوشت پکایا جا رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہنڈیوں کو توڑ دو اور گوشت کو پھینک دو۔'' لوگوں نے عرض کیا: ہم گوشت تو پھینک دیتے ہیں لیکن ہنڈیوں کو دھو نہ لیں؟ آپ نے فرمایا: ''دھو لو۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: كَانَ ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ يَقُولُ: اَلْحُمُرِ الْأَنَسِيَّةِ - بِنَصَبِ الْأَلِفِ وَالنُّونِ -. [انظر: ٤١٩٦، ٥٤٩٧، ٦١٤٨، ٦٣٣١، ٦٨٩١]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ ابن ابی اویس کے کہنے کے مطابق اَنَسِیّہ کا الف اور نون مفتوح ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ جس برتن میں ناپاک چیز ڈالی گئی ہو اسے توڑنے کے بجائے ناپاک چیز کو باہر پھینک کر برتن کو صاف کر کے اسے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

٢٤٧٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْبَيْتِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ نُصُبًا، فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ، وَجَعَلَ يَقُولُ: ﴿جَآءَ ٱلْحَقُّ وَزَهَقَ

[2478] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے۔ آپ انھیں اپنے ہاتھ کی چھڑی سے چوک دیتے اور فرماتے تھے: ''حق آ گیا اور باطل مٹ گیا......'' الآیۃ.

اَلْبَـٰطِلُ﴾ اَلْآيَةَ [الإسراء:٨١]. [انظر: ٤٢٨٧، ٤٧٢٠]

٢٤٧٩ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتِ اتَّخَذَتْ عَلٰى سَهْوَةٍ لَّهَا سِتْرًا فِيهِ تَمَاثِيلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا. [انظر: ٥٩٥٤، ٥٩٥٥، ٦١٠٩]

[2479] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے اپنے حجرے کے دروازے پر ایک کپڑا لٹکایا جس پر تصاویر بنی ہوئی تھیں۔ نبی ﷺ نے اسے پھاڑ ڈالا تو حضرت عائشہ ؓ نے اس کپڑے کے دو گاؤ تکیے بنا لیے جو گھر میں رہے۔ ان پر آپ ﷺ بیٹھا کرتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس کپڑے پر تصویر بنی ہو اگر وہ پاؤں تلے روندی جاتی ہو تو اس کے استعمال کرنے میں چنداں حرج نہیں۔ ہم مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے گھروں میں جاندار تصاویر کے ایسے پردے نہ رکھیں بلکہ انھیں ختم کر دیں، ایسی تصاویر شرعاً ناجائز اور حرام ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس گھر میں تصویر ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ ہاں! انھیں پاؤں تلے روندنے کی صورت میں برقرار رکھا جا سکتا ہے جیسا کہ تکیے بنانے سے ظاہر ہوتا ہے۔ واللہ أعلم.

(٣٣) بَابُ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ

باب: 33- جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے لیے لڑتا ہے

٢٤٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ - هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ - قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ».

[2480] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔''

(٣٤) بَابٌ: إِذَا كَسَرَ قَصْعَةً أَوْ شَيْئًا لِّغَيْرِهِ

باب: 34- اگر کوئی کسی کا پیالہ یا کوئی اور چیز توڑ دے (تو تاوان پڑے گا یا نہیں؟)

٢٤٨١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَأَرْسَلَتْ إِحْدٰى

[2481] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی کسی زوجۂ محترمہ کے پاس تھے۔ اتنے میں کسی دوسری زوجۂ محترمہ نے اپنے خادم کے ہاتھ ایک پیالہ بھیجا جس

أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ، فَضَمَّهَا وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ، وَقَالَ: «كُلُوا»، وَحَبَسَ الرَّسُولَ وَالْقَصْعَةَ حَتَّى فَرَغُوا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ وَحَبَسَ الْمَكْسُورَةَ.

میں کھانا تھا، تو اس بیوی نے (جس کے پاس آپ تشریف فرما تھے) ہاتھ مار کر پیالہ توڑ ڈالا۔ آپ نے پیالہ اٹھا کر اسے جوڑا اور اس کے اندر کھانا رکھ کر فرمایا: ''کھانا کھاؤ۔'' اس دوران میں آپ نے اس قاصد اور پیالے کو روکے رکھا۔ جب کھانے سے فارغ ہوئے تو شکستہ (ٹوٹا ہوا) پیالہ رکھ لیا اور صحیح پیالہ واپس کر دیا۔

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٥٢٢٥]

ابن ابی مریم نے کہا: ہمیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہم سے حمید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

(٣٥) بَابٌ: إِذَا هَدَمَ حَائِطًا فَلْيَبْنِ مِثْلَهُ

باب: 35- اگر کوئی شخص کسی کی دیوار گرا دے تو اس جیسی بنا کر دے

٢٤٨٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ - هُوَ ابْنُ حَازِمٍ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَانَ رَجُلٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ: جُرَيْجٌ، يُصَلِّي فَجَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ فَأَبَى أَنْ يُجِيبَهَا فَقَالَ: أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي؟ ثُمَّ أَتَتْهُ فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ، وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: لَأَفْتِنَنَّ جُرَيْجًا، فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَكَلَّمَتْهُ، فَأَبَى، فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ، فَأَتَوْهُ وَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ فَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ؟ قَالَ: اَلرَّاعِي، قَالُوا: نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: لَا، إِلَّا مِنْ

[2482] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں ایک جریج نامی شخص اپنے گرجے میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس کی ماں آئی اور اس نے اسے آواز دی، لیکن جریج نے جواب نہ دیا۔ اس نے (دل میں) کہا: ماں کو جواب دوں یا نماز پڑھوں؟ پھر دوبارہ اس کی ماں آئی تو اس نے بایں الفاظ بددعا دی: اے اللہ! اسے اس وقت تک موت نہ آئے جب تک بازاری عورتوں سے اس کا سامنا نہ ہو جائے۔ جریج اپنے گرجے میں تھا کہ ایک عورت نے کہا: میں اسے فتنے میں ڈال کر رہوں گی۔ وہ (بن ٹھن کر) اس کے پاس آئی اور اس سے گفتگو کی لیکن اس نے اسے منہ نہ لگایا۔ اس دوران میں وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دیا، جس کے نتیجے میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اس نے اعلان کر دیا کہ یہ بچہ جریج کا ہے۔ لوگ جریج کے پاس آئے اور اس کے عبادت خانے کو توڑ دیا، پھر اسے

طِينٍ» . [راجع: ١٢٠٦]

نیچے اتار کر خوب گالی گلوچ دیں۔ اب اس نے وضو کیا اور نماز پڑھی، پھر اس بچے کے پاس آیا اور اس سے کہا: اے لڑکے! تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا باپ (فلاں) بکریوں کا چرواہا ہے۔ لوگوں نے جریج سے کہا: (معذرت!) ہم تمھارا گرجا سونے کا بنا دیتے ہیں، تو اس نے کہا: نہیں، صرف مٹی کا بنا دو۔''

فائدہ: اس حدیث سے والدہ کے حقوق کا پتہ چلتا ہے۔ ماں کا حقِ خدمت باپ سے تین حصے زیادہ ہے۔ جو لوگ اپنی ماں کو راضی رکھتے ہیں وہ دنیا میں بھی خوب پھلتے پھولتے ہیں اور آخرت میں بھی سرخرو ہوں گے۔ ماں کو ناراض کرنے والے دنیا و آخرت میں ذلیل اور خوار ہوتے ہیں۔ مشاہدے سے بھی اس حقیقت کو ثابت کیا جا سکتا ہے جس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

47 - كِتَابُ الشَّرِكَةِ

شراکت سے متعلق احکام ومسائل

(١) [بَابُ الشَّرِكَةِ] فِي الطَّعَامِ وَالنَّهْدِ وَالْعُرُوضِ، وَكَيْفَ قِسْمَةُ مَا يُكَالُ وَيُوزَنُ مُجَازَفَةً، أَوْ قَبْضَةً قَبْضَةً، لِمَا لَمْ يَرَ الْمُسْلِمُونَ فِي النَّهْدِ بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ هٰذَا بَعْضًا وَهٰذَا بَعْضًا، وَكَذٰلِكَ مُجَازَفَةُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَالْقِرَانُ فِي التَّمْرِ

باب: 1- کھانے، زادِسفر اور دیگر سامان میں شراکت، نیز ماپ تول کر دی جانے والی اشیاء کیسے تقسیم کی جائیں؟ اندازے سے یا مٹھی مٹھی بھر کے! کیونکہ مسلمان زادِسفر کے متعلق کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ کسی نے کچھ اس چیز سے کھا لیا، کچھ اس سے کھا لیا۔ اور اسی طرح سونے چاندی کا باہمی تبادلہ اندازے سے کرنے اور دو دو کھجوریں ملا کر کھانے میں بھی (وہ کوئی حرج نہیں سمجھتے)

فائدہ: نہد یہ ہے کہ دوران سفر یا جنگ کے موقع پر سب کے پاس جتنا راشن ہوتا اسے ایک جگہ پر جمع کر لیا جاتا، اس کے بعد بقدر ضرورت سب کو دیا جاتا، یہ بھی شراکت کی ایک قسم ہے، اس طرح کسی کا حصہ کم ہوگا اور کسی کا زیادہ لیکن کھانے میں سب برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ جتنا زادِسفر جمع کرایا تھا، اس سے زیادہ وصول کر لیا جائے تو اس شراکت میں تفاضل اور ادھار ہوگا۔ عام حالات میں طعام میں تفاضل اور ادھار منع ہے لیکن موجودہ صورت میں مشکلات کے وقت حالات پر قابو پانے کے لیے ایسا کیا جاتا ہے اور ایسا کرنا اجتماعی زندگی کا لازمی تقاضا ہے۔ اس میں تفاضل یا سود نہیں ہے کیونکہ سود کے لیے ضروری ہے کہ وہ شرط کے طور پر پایا جائے، سونے کی چاندی سے اندازاً تقسیم میں بھی کوئی حرج نہیں اگرچہ کمی بیشی ہو جائے، کھجوروں کو ملا کر کھانے کے متعلق پہلے بیان ہو چکا ہے۔

٢٤٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

[2483] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے،

مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ وَّأَنَا فِيهِمْ، فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ، فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذٰلِكَ الْجَيْشِ فَجُمِعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ، فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ، فَكَانَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى فَنِيَ، فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ، فَقُلْتُ: وَمَا تُغْنِي تَمْرَةٌ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ، قَالَ: ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوتٌ مِّثْلُ الظَّرْبِ فَأَكَلَ مِنْهُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا، ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا.

[٢٩٨٣، ٤٣٦٠ - ٤٣٦٢، ٥٤٩٣، ٥٤٩٤]

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ ساحل کی طرف روانہ فرمایا جس پر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا۔ وہ دستہ تین سو افراد پر مشتمل تھا۔ اور میں بھی ان میں شامل تھا، چنانچہ ہم روانہ ہوئے، ابھی راستے ہی میں تھے کہ ہماری خوراک ختم ہو گئی۔ حضرت ابوعبیدہ نے حکم دیا کہ جو زاد راہ بچا ہے اسے جمع کیا جائے۔ جب اسے جمع کیا گیا تو کھجوروں کے دو تھیلے بن گئے۔ وہ ہمیں اس میں سے روزانہ تھوڑی تھوڑی خوراک دینے لگے۔ جب وہ بھی ختم ہونے لگا تو ہمیں ہر روز ایک ایک کھجور ملنا شروع ہو گئی۔ میں (وہب بن کیسان) نے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے) دریافت کیا: ایک کھجور سے کیا بنتا ہو گا؟ انھوں نے کہا: جب وہ (ایک کھجور) بھی نہ رہی تو ہمیں احساس ہوا کہ یہ بھی غنیمت تھی۔ پھر ایسا ہوا کہ ہم ساحل سمندر پر پہنچے تو ایک بہت بڑی، پہاڑ جیسی مچھلی ملی جسے لشکر اٹھارہ دن تک کھاتا رہا۔ پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی دونوں پسلیوں کو کھڑا کرنے کا حکم دیا، پھر انھوں نے کہا کہ کجاوے سمیت اونٹ اس کے نیچے سے گزرے تو وہ ان کے نیچے سے گزر گیا اور کسی طرف سے انھیں چھوا تک نہیں۔

٢٤٨٤ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَفَّتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ وَأَمْلَقُوا فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ؟ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ»، فَبُسِطَ لِذٰلِكَ نِطَعٌ وَّجَعَلُوهُ عَلَى

[2484] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دفعہ لوگوں کا سامان خورونوش ختم ہو گیا اور وہ محتاج ہو گئے تو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے انھیں اجازت مرحمت فرمائی۔ پھر ان لوگوں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے تو انھوں نے ان سے ماجرا بیان کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اونٹوں کے بعد تمھاری زندگی کا انحصار کس پر ہو گا؟ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! اونٹ ذبح کرنے کے بعد ان

النِّطَعِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ». [انظر: ٢٩٨٢]

کی زندگی کیسے گزرے گی؟ آپ نے فرمایا: ''لوگوں میں اعلان کرو کہ وہ اپنا اپنا کھانے پینے کا بقیہ سامان لے کر میرے پاس حاضر ہوں۔'' پھر چمڑے کا ایک دسترخوان بچھا دیا گیا اور تمام سامان اس پر ڈال دیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ نے تمام لوگوں کو برتنوں سمیت بلایا، چنانچہ لوگوں نے دونوں ہاتھوں سے خوب بھر بھر کر لینا شروع کیا۔ جب سب لوگ فارغ ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، نیز گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔''

فائدہ: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے اہم ترین معجزے کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی ایک عظیم نشانی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر ظاہر فرمائی۔ زادسفر پہلے تو اس قدر کم تھا کہ لوگ اپنی سواریاں ذبح کرنے پر آمادہ ہو گئے، پھر رسول اللہ ﷺ کے دعا کرنے سے اس میں اتنی برکت ہوئی کہ لوگوں نے اپنی اپنی ضرورت کے مطابق لے لیا۔

٢٤٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: «كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَصْرَ فَنَنْحَرُ جَزُورًا. فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ، فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَّضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ».

[2485] حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نماز عصر پڑھتے، پھر اونٹ ذبح کرتے اور اس کے گوشت کو دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا۔ پھر ہم غروب آفتاب سے پہلے پہلے پکا ہوا گوشت بھی کھا لیتے تھے۔

٢٤٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ، فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ».

[2486] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب اشعری لوگ جہاد میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ طیبہ میں ان کے بال بچوں کے پاس کھانا کم رہ جاتا ہے تو سب لوگ اپنا اپنا موجودہ سامان ملا کر ایک کپڑے میں اکٹھا کر لیتے ہیں۔ پھر آپس میں ایک پیمانے سے برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں، (اس عدل و مساوات کی وجہ سے) وہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔''

(٢) بَابُ مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فِي الصَّدَقَةِ

باب:2- اگر مال دو شریکوں میں مشترک ہو تو زکاۃ کے وقت دونوں آپس میں برابری کر لیں گے

٢٤٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ».

[راجع: ١٤٤٨]

[2487] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو صدقے کے فرائض کے متعلق ایک تحریر دی تھی جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''جو مال دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو وہ صدقے میں ایک دوسرے سے برابری کر لیں۔''

فائدہ: شراکت میں جب دو شخص اپنے اصل مال ملا لیں اور نفع ان کے درمیان مشترک ہو تو مشترک مال سے جس نے زکاۃ دیتے ہوئے زیادہ ادائیگی کی ہے تو وہ زائد ادائیگی کی وصولی کے لیے اپنے ساتھی سے رجوع کرے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بکریوں کے شرکاء کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ آپس میں برابر برابر تقسیم کریں، یعنی ریوڑ میں اگر برابر برابر کا حصہ ہے تو دونوں فریق آدھا آدھا ذمہ لیں گے اور اگر کسی فریق کا ثلث ہے تو اسی حساب سے صدقہ اس کے ذمے ہوگا۔

(٣) بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَمِ

باب:3- بکریوں کی تقسیم کرنا

٢٤٨٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَابُوا إِبِلًا وَّغَنَمًا، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجِلُوا وَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ، ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ، وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَّسِيرَةٌ فَأَهْوَى رَجُلٌ مِّنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ

[2488] حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ مقام ذوالحلیفہ میں تھے۔ اس دوران میں لوگوں کو بھوک نے ستایا تو انھیں کچھ اونٹ اور بکریاں ہاتھ لگے۔ راوی کہتا ہے کہ اس وقت نبی ﷺ لوگوں سے پیچھے تھے، اس لیے لوگوں نے جلدی کی اور جانوروں کو ذبح کر ڈالا اور ہانڈیاں چڑھا دیں۔ نبی ﷺ (جب تشریف لائے تو آپ) نے حکم دیا کہ ان ہانڈیوں کو الٹ دیا جائے، چنانچہ انھیں الٹ دیا گیا۔ پھر آپ نے تقسیم فرمائی تو دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔ اتفاقاً ایک اونٹ بھاگ نکلا تو لوگ اس کے پیچھے دوڑے جس نے ان کو تھکا دیا۔ اس وقت لشکر میں گھوڑے بھی کم تھے۔ آخر کار

الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِّنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا»، فَقَالَ جَدِّي: إِنَّا نَرْجُو - أَوْ نَخَافُ - الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ قَالَ: «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَّأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ». [انظر: ٢٥٠٧، ٣٠٧٥، ٥٤٩٨، ٥٥٠٣، ٥٥٠٦، ٥٥٠٩، ٥٥٤٣، ٥٥٤٤]

ایک شخص نے اسے تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وحشی جانوروں کی طرح ان میں بھی کچھ وحشی ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی بے قابو ہو جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو۔'' میں نے کہا: ہمیں اندیشہ ہے کہ کل دشمن سے مڈبھیڑ ہو گی اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم بانس کی پھچی سے ذبح کر لیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو چیز خون بہا دے وہ استعمال کر سکتے ہو۔ اور جس جانور پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اسے کھا سکتے ہو، البتہ دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرو۔ میں تمھیں اس کی وجہ بھی بیان کرتا ہوں کہ دانت تو ایک ہڈی ہے اور ناخن، کفار حبشہ کی چھری ہے (جس سے وہ ذبح کرتے ہیں)۔''

فائدہ: اختیاری حالات میں تو جانور کو گلے ہی سے ذبح کیا جائے گا، البتہ اضطراری حالات میں کسی بھی مقام سے ذبح کیا جا سکتا ہے، نیز ذبح کرتے وقت بسم اللّٰه اللّٰه أكبر کہنا بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی بسم اللّٰه کہنا بھول جائے یا اسے کچھ تردد ہو تو کھاتے وقت بسم اللّٰه پڑھ لی جائے۔

(٤) بَابُ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ

باب: 4- کھجوروں کے شرکاء میں سے کسی ایک شریک کا دو دو کھجوریں ایک ساتھ کھانا جبکہ ساتھیوں سے اجازت حاصل ہو

٢٤٨٩ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيعًا حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ. [راجع: ٢٤٥٥]

[2489] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے دو کھجوروں کو ایک ساتھ کھانے سے منع فرمایا ہے حتی کہ اپنے ساتھیوں سے اجازت حاصل کر لے۔

٢٤٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَأَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ: لَا تَقْرِنُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ

[2490] حضرت جبلہ بن سحیم ؒ سے روایت ہے کہ ہم ایک دفعہ مدینہ طیبہ میں قحط سالی سے دوچار ہوئے تو ابن زبیر ؓ ہمیں کھانے کے لیے کھجوریں دیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے:

الْقِرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ.

[راجع: ٢٤٥٥]

کھجوریں ایک ساتھ ملا کر نہ کھاؤ کیونکہ نبی ﷺ نے ملا کر کھانے سے منع کیا ہے الا یہ کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے اجازت حاصل کر لے۔

(٥) بَابُ تَقْوِيمِ الْأَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ

باب: 5- شرکاء کے درمیان مشترکہ چیزوں کی عدل کے ساتھ قیمت لگانا

٢٤٩١ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَّهُ مِنْ عَبْدٍ - أَوْ شِرْكًا أَوْ قَالَ: نَصِيبًا - وَكَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ وَّإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ». قَالَ: لَا أَدْرِي قَوْلُهُ: «عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ» قَوْلٌ مِّنْ نَّافِعٍ أَوْ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟.

[انظر: ٢٥٠٣، ٢٥٢١ - ٢٥٢٥]

[2491] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اس کے پاس اتنا (مال) ہو جو منصفانہ قیمت کے مطابق اس غلام کی قیمت کے برابر ہو سکتا ہو تو وہ غلام آزاد ہے، بصورت دیگر اتنا آزاد ہو جائے گا جتنا اس نے آزاد کر دیا۔'' (راویٔ حدیث) ایوب نے کہا: ''اتنا آزاد ہو جائے گا جتنا اس نے آزاد کیا ہے'' مجھے معلوم نہیں کہ نافع کا قول ہے یا نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے؟

٢٤٩٢ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِّنْ مَّمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِي مَالِهِ. فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوكُ قِيمَةَ عَدْلٍ، ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ». [انظر: ٢٥٠٤، ٢٥٢٦، ٢٥٢٧]

[2492] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص مشترکہ غلام کو اپنے حصے کے مطابق آزاد کر دے تو وہی اپنے مال سے اسے پوری رہائی بھی دلائے۔ اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو انصاف سے اس غلام کی قیمت لگائی جائے پھر باقی حصے کے لیے اس غلام سے مزدوری کرائی جائے لیکن اس پر سختی نہ کی جائے۔''

(٦) بَابٌ: هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالْاسْتِهَامِ فِيهِ؟

باب: 6- کیا تقسیم کرنے اور حصہ لینے میں قرعہ اندازی کی جاسکتی ہے؟

٢٤٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ:

[2493] حضرت نعمان بن بشیر ؓ سے روایت ہے، وہ

سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلٰى سَفِينَةٍ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا : لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَّلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلٰى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا» . [انظر : ٢٦٨٦]

نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود پر قائم ہو اور جو ان میں مبتلا ہو گیا ہو، ان لوگوں کی سی ہے جنھوں نے ایک کشتی کو بذریعۂ قرعہ تقسیم کر لیا۔ بعض لوگوں کے حصے میں اوپر والا طبقہ آیا جبکہ کچھ لوگوں نے نچلا حصہ لے لیا۔ اب نچلے حصے والوں کو جب پانی کی ضرورت ہوتی تو وہ اوپر والوں کے پاس سے گزرتے۔ انھوں نے خیال کیا کہ اگر ہم اپنے نچلے حصے ہی میں سوراخ کر لیں تو اچھا ہو گا۔ اس طریقے سے ہم اوپر والوں کے لیے اذیت کا باعث نہیں ہوں گے۔ اندریں حالات اگر اوپر والے نیچے والوں کو ان کے ارادے کے مطابق چھوڑ دیں تو سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کا ہاتھ پکڑ لیں تو وہ بھی بچ جائیں گے اور دوسرے بھی محفوظ رہیں گے۔“

فائدہ: اگر ایک مشترکہ چیز میں چند لوگ مساویانہ حقوق رکھتے ہوں اور ان کے درمیان حقوق کی تقسیم میں فیصلہ مشکل یا ناممکن ہو تو قرعہ اندازی کا سہارا لیا جا سکتا ہے۔ بلاشبہ قرعہ اندازی حقوق تقسیم کرنے کا ایک دینی طریقہ ہے جبکہ کچھ لوگ اس کے ہیں، وہ اسے پانسہ کے ذریعے سے تقسیم کرنے پر قیاس کرتے ہیں جس کی قرآن میں ممانعت ہے۔ قرعہ اندازی اور تیروں کے ذریعے قسمت آزمائی میں بہت فرق ہے کیونکہ قرعہ اندازی کا ثبوت صحیح احادیث سے ملتا ہے، اس لیے اسے ازلام سے تشبیہ دینا صحیح نہیں۔

(٧) بَابُ شَرِكَةِ الْيَتِيمِ وَأَهْلِ الْمِيرَاثِ

باب : 7- یتیم کا دوسرے وارثوں کے ساتھ شراکت کرنا

٢٤٩٤ - حَدَّثَنَا [عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَامِرِيُّ] الْأُوَيْسِيُّ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - وَقَالَ اللَّيْثُ : حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ

[2494] حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ کے متعلق سوال کیا: ”اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم (یتیم لڑکیوں کے بارے میں) انصاف نہیں کر سکو گے (تو پھر دوسری عورتوں میں سے جو تمھیں پسند آئیں دو دو، تین تین) چار چار تک (نکاح کر لو)۔“ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

اللهُ عَنْهَا - عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَرُبَاعَ﴾ [النساء: ٣] فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي، هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ. قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ﴾ [النساء: ١٢٧] وَالَّذِي ذَكَرَ اللهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ، الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ فِيهَا: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ﴾

فرماتی ہیں کہ میرے بھانجے! یہ آیت کریمہ اس یتیم بچی کے متعلق نازل ہوئی جو اپنے کسی سرپرست کی کفالت میں ہو اور اس کے مال میں شریک بننے والی ہو، تو وہ سرپرست اس کے مال اور حسن و جمال سے متاثر ہو کر اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو مگر اس کے مہر میں انصاف سے کام نہ لے کہ اسے اتنا مہر دے جتنا دوسرے لوگ دیتے ہیں تو ایسے لوگ ان (یتیم بچیوں) سے نکاح کرنے سے روک دیے گئے، البتہ اگر وہ ان سے انصاف کریں اور دستور کے مطابق ان تک پورا حق مہر پہنچائیں تو ان سے نکاح کیا جا سکتا ہے بصورت دیگر انھیں حکم ہوا کہ تم، ان کے علاوہ، ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمھیں پسند ہوں۔ حضرت عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: لوگوں نے اس آیت کے بعد رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت نازل فرمائی: ''لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں فتوی پوچھتے ہیں...... لیکن ان سے نکاح کی رغبت رکھتے ہو۔'' اس آیت میں جو ذکر ہے کہ ''تم پر کتاب اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں'' اس سے مراد پہلی آیت ہے کہ ''اگر تمھیں ڈر ہو کہ یتیموں کے متعلق تم انصاف نہیں کر سکو گے تو ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمھیں پسند ہوں۔''

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَوْلُ اللهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى: ﴿وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ﴾ هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ يَتِيمَتَهُ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حَتَّى تَكُونَ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ. [انظر: ٢٧٦٣، ٤٥٧٣، ٤٥٧٤، ٤٦٠٠، ٥٠٦٤، ٥٠٩٢، ٥٠٩٨، ٥١٢٨، ٥١٣١، ٥١٤٠، ٦٩٦٥]

حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: دوسری آیت کریمہ میں جو ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو یتیم لڑکی تمھاری پرورش میں ہو اس کے پاس مال تھوڑا ہے اور حسن و جمال بھی نہیں رکھتی اس سے تو تم نفرت کرتے ہو، اس لیے جس یتیم لڑکی کے مال و جمال کی وجہ سے تمھیں رغبت ہو اس سے بھی نکاح نہ کرو مگر اس صورت میں جب انصاف کے ساتھ ان کا پورا پورا مہر دینے کا ارادہ رکھتے ہو۔

(٨) بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الْأَرَضِينَ وَغَيْرِهَا

٢٤٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ. فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. [راجع: ٢٢١٣]

باب:8- زمین وغیرہ کے معاملات میں شراکت کرنا

[2495] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حق شفعہ کا حکم صرف اس مال میں دیا جو تقسیم نہیں ہوا۔ جب حدیں قائم ہو گئیں اور راستے بدل گئے تو حق شفعہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

(٩) بَابٌ: إِذَا قَسَمَ الشُّرَكَاءُ الدُّورَ وَغَيْرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوعٌ وَلَا شُفْعَةٌ

٢٤٩٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. [راجع: ٢٢١٣]

باب:9- جب شرکاء کسی حویلی یا چیز کو تقسیم کر لیں تو انھیں رجوع اور شفعے کا حق نہیں ہوگا

[2496] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہر اس چیز میں شفعے کا فیصلہ فرمایا ہے جو ابھی تقسیم نہ کی گئی ہو۔ جب حد بندی ہو جائے اور راستے بدل دیے جائیں تو شفعہ نہیں رہتا۔

(١٠) بَابُ الْاِشْتِرَاكِ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الصَّرْفُ

٢٤٩٧، ٢٤٩٨ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ: اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيكٌ لِي شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيئَةً، فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَسَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ

باب: 10- سونے، چاندی اور ان چیزوں میں شراکت جن میں تبادلہ ہوتا ہے

[2498,2497] سلیمان بن ابو مسلم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابو منہال سے دست بدست بیع صرف کرنے کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا: میں نے اور میرے شریک کاروبار نے کچھ چیزیں نقد اور کچھ چیزیں ادھار خریدیں۔ پھر ہمارے پاس حضرت براء بن عازب ؓ تشریف لائے تو ہم نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ انھوں نے فرمایا: میں نے اور میرے شریک حضرت

ذٰلِكَ، فَقَالَ: «مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوهُ، وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَرُدُّوهُ». [راجع: ٢٠٦٠، ٢٠٦١]

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا تھا تو ہم نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: ''جو سودا نقد ہو اسے رکھ لو اور جو ادھار پر ہے اسے ترک کر دو۔''

فائدہ: بیع صرف سے مراد کرنسی کا تبادلہ ہے، یہ کاروبار نقد بنقد ہونا چاہیے کیونکہ ادھار کی شکل میں تفاضل کا اندیشہ ہے۔ چونکہ سونے چاندی کے بھاؤ میں اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے، اس لیے کرنسی کا کاروبار دست بدست ہونا چاہیے، ادھار پر کاروبار کرنا جائز نہیں۔

(١١) بَابُ مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب: 11- ذمی اور مشرک کا زراعت میں شریک ہونا

٢٤٩٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا. [راجع: ٢٢٨٥]

[2499] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا علاقہ یہودیوں کو اس شرط پر کاشت کے لیے دیا کہ وہ اس میں محنت اور کھیتی باڑی کریں اور ان کے لیے اس زمین کی پیداوار کا نصف ہوگا۔

فائدہ: ایک مسلمان کسی بھی غیر مسلم سے معاہدۂ تجارت کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ تجارت شرعی ہو، اس میں کوئی قباحت نہیں، البتہ جن کافروں سے ضرب وحرب کا سلسلہ جاری ہے، ان سے شراکت کا معاملہ کرنا درست نہیں۔

(١٢) بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَمِ وَالْعَدْلِ فِيهَا

باب: 12- بکریوں کی تقسیم اور ان میں طریقۂ عدل کی وضاحت

٢٥٠٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «ضَحِّ بِهِ أَنْتَ». [راجع: ٢٣٠٠]

[2500] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں بکریاں دیں تاکہ وہ قربانی کے طور پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں تقسیم کر دیں۔ تقسیم کرتے کرتے صرف بکری کا ایک سالہ بچہ باقی رہ گیا جس کا انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''صرف تمھیں اس کو بطور قربانی ذبح کرنے کی اجازت ہے۔''

(١٣) بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ

باب: 13- غلے وغیرہ میں شراکت

وَيُذْكَرُ أَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَغَمَزَهُ آخَرُ فَرَأَى عُمَرُ أَنَّ لَهُ شَرِكَةً.

منقول ہے کہ ایک شخص نے کوئی چیز خریدنے کے لیے کچھ مول بھاؤ کیا تو دوسرے شخص نے اسے آنکھ سے اشارہ کیا۔ حضرت عمر ؓ نے اس اشارے سے سمجھ لیا کہ اس میں اس کی شراکت ہے۔

۲۵۰۱، ۲۵۰۲ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ وَّكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَايِعْهُ، فَقَالَ: «هُوَ صَغِيرٌ»، فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ. وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُولَانِ لَهُ: أَشْرِكْنَا، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيَشْرَكُهُمْ، فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ.

[الحديث: ۲۵۰۱، انظر: ۷۲۱۰]؛ [الحديث: ۲۵۰۲، انظر: ٦٣٥٣]

[2502,2501] حضرت عبداللہ بن ہشام ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے ملاقات کی تھی۔ ان کی والدہ ماجدہ حضرت زینب بنت حمید ؓ انھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کیا: اللہ کے رسول! اس سے بیعت لیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابھی یہ چھوٹا ہے۔'' البتہ آپ نے ان کے سر پر دست شفقت پھیرا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ زہرہ بن معبد کہتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن ہشام انھیں لے کر بازار جاتے اور غلہ خریدا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر ؓ اور حضرت ابن زبیر ؓ ان سے ملاقات کرتے تو کہتے کہ ہمیں بھی اس سودے میں شریک کر لو کیونکہ نبی ﷺ نے آپ کے لیے برکت کی دعا ہے۔ وہ ان کو شریک کر لیتے۔ اکثر اوقات پورا پورا اونٹ حصے میں آتا جو غلے سے لدا ہوتا جس کو وہ اپنے گھر بھیج دیتے تھے۔

(١٤) بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الرَّقِيقِ

باب: 14- غلام میں شراکت

۲۵۰۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِي مَمْلُوكٍ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَدْرَ ثَمَنِهِ يُقَامُ قِيمَةَ عَدْلٍ، وَيُعْطَى شُرَكَاؤُهُ حِصَّتَهُمْ وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ». [راجع: ٢٤٩١]

[2503] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ کُل آزاد کرائے۔ اگر اس کے پاس کسی عادل کے اندازے کے مطابق قیمت موجود ہے تو اس میں شرکاء کو ان کے حصوں کے مطابق قیمت دے دی جائے اور آزاد کردہ غلام کا راستہ چھوڑ دیا جائے۔''

٢٥٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا فِي عَبْدٍ أُعْتِقَ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا يُسْتَسْعَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ». [راجع: ٢٤٩٢]

[2504] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا تو وہ کُل کا کُل آزاد ہو جائے گا بشرطیکہ آزاد کرنے والے کے پاس اور مال ہو، بصورت دیگر غلام سے کہا جائے گا کہ تم محنت کرو لیکن اس سلسلے میں اسے مشقت میں نہ ڈالا جائے۔''

(١٥) بَابُ الْاِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ وَالْبُدْنِ، وَإِذَا أَشْرَكَ الرَّجُلُ رَجُلًا فِي هَدْيِهِ بَعْدَ مَا أَهْدٰى

باب: 15- قربانی کی بکریوں اور قربانی کے اونٹوں میں شراکت کرنا اور جب کوئی آدمی اپنے ہدی کے جانور طے کر دے اور اس کے بعد کسی کو ان میں شریک کرے تو شرعاً کیا حکم ہے؟

٢٥٠٥، ٢٥٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ [وَأَصْحَابُهُ] صُبْحَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ لَا يَخْلِطُهُمْ شَيْءٌ، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً وَأَنْ نَحِلَّ إِلٰى نِسَائِنَا، فَفَشَتْ فِي ذٰلِكَ الْقَالَةُ - قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ جَابِرٌ -: فَيَرُوحُ أَحَدُنَا إِلٰى مِنًى وَذَكَرُهُ يَقْطُرُ مَنِيًّا، - فَقَالَ جَابِرٌ بِكَفِّهِ - فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: «بَلَغَنِي أَنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا، وَاللهِ لَأَنَا أَبَرُّ وَأَتْقٰى لِلّٰهِ مِنْهُمْ، وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ، مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ»، فَقَامَ سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هِيَ لَنَا أَوْ لِلْأَبَدِ؟ فَقَالَ: «لَا، بَلْ لِلْأَبَدِ». قَالَ:

[2506,2505] حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ ذوالحجہ کی چار تاریخ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے جبکہ لوگوں نے حج کا احرام باندھ رکھا تھا۔ ان کی اس کے ساتھ کوئی اور نیت نہ تھی۔ جب ہم مکہ پہنچے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے عمرے کے احرام میں بدل لیں تو ہم نے اس کو عمرے کے احرام میں بدل ڈالا۔ اور یہ بھی حکم دیا کہ (عمرہ کرنے کے بعد) ہم احرام کھول دیں اور اپنی بیویوں کے بارے میں پابندیوں سے آزاد ہو جائیں۔ اس پر لوگوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ عطاء کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم میں سے کوئی منیٰ اس حالت میں جائے گا کہ اس کے عضو خاص سے منی ٹپک رہی ہو گی۔ (ہم نے بیویوں سے تازہ تازہ جماع کیا ہو گا۔) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ بھی کیا۔ جب یہ بات نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ لوگ اس اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔

وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: أَحَدُهُمَا يَقُولُ: لَبَّيْكَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَقَالَ الْآخَرُ: لَبَّيْكَ بِحَجَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَأَشْرَكَهُ فِي الْهَدْيِ. [راجع: ١٠٨٥، ١٥٥٧]

اللہ کی قسم! میں سب سے زیادہ نیک اور سب سے زیادہ اپنے دل میں اللہ کا ڈر رکھتا ہوں۔ اگر پہلے سے مجھے اس بات کا علم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوئی تو میں اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہ لاتا۔ اگر میرے ساتھ قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی احرام سے باہر ہو جاتا۔" اس پر حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم ؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ (حج کے دنوں میں عمرہ) صرف ہمارے لیے (خاص) ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، بلکہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے۔" حضرت جابر ؓ نے کہا کہ اس دوران میں حضرت علی بن ابی طالب ؓ بھی آ پہنچے۔ دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی نیت کے مطابق لبیک کہا۔ دوسرے راوی کے بیان کے مطابق انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے حج کے مطابق لبیک کہا، چنانچہ نبی ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں اور آپ نے انھیں قربانی کے جانوروں میں شریک کر لیا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ؓ کو حجۃ الوداع سے قبل خمس لینے کے لیے یمن بھیجا تھا، انھوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے احرام جیسا احرام باندھا تھا اور اپنے ہمراہ 37 اونٹ لائے جبکہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ سے 63 اونٹ لے کر روانہ ہوئے۔ اس طرح کل سو اونٹ قربانی کے ہوئے۔ رسول اللہ نے انھیں قربانی کے جانوروں میں شریک کر لیا۔ احناف کے نزدیک قربانی کے جانوروں میں شراکت جائز نہیں کیونکہ جب عبادت کی نیت سے ان کی تعیناتی ہو چکی ہے تو ان میں اشتراک جائز نہیں۔ وہ حدیث کا جواب دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ؓ کو ہدی کے ثواب میں شریک فرمایا تھا۔ بہر حال حدیث اپنے مفہوم میں واضح ہے کہ تعیین کے بعد بھی کسی کو قربانی میں شریک کیا جا سکتا ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں۔ واللہ اعلم۔

(١٦) بَابُ مَنْ عَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ فِي الْقَسْمِ

باب: 16- تقسیم کرتے وقت دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دینا

٢٥٠٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ

[2507] حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تہامہ کے علاقے

جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَّإِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ، ثُمَّ عَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ، ثُمَّ إِنَّ بَعِيرًا مِّنْهَا نَدَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ يَّسِيرَةٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بِسَهْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا» قَالَ: قَالَ جَدِّي: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا نَرْجُو وَنَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ قَالَ: «اعْجَلْ أَوْ أَرْنِي. مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ، أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ». [راجع: ٢٤٨٨]

ذوالحلیفہ میں تھے۔ ہم نے بکریاں اور اونٹ غنیمت میں حاصل کیے۔لوگوں نے جلدی کر کے ان کا گوشت ہانڈیوں پر چڑھا دیا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہانڈیوں کو الٹ دینے کا حکم دیا تو انھیں الٹ دیا گیا۔ پھر آپ نے تقسیم میں ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں رکھیں۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا۔لوگوں کے پاس گھوڑے بہت کم تھے تو ایک آدمی نے اسے تیر مارا اور روک دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ ان چوپایوں میں کوئی کوئی وحشی جانوروں کی طرح بھاگ نکلتے ہیں تو جب تم ان پر قابو نہ پاسکو تو ایسا ہی کرو۔'' (راویٔ حدیث) عبایہ کہتے ہیں کہ میرے دادا رافع نے کہا: اللہ کے رسول! ہمیں اندیشہ ہے کہ کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں (جس سے جانور ذبح کریں) تو کیا بانس کی پچچی سے ذبح کر لیں؟ آپ نے فرمایا: ''جلدی کرو، جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ مگر دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرو۔ میں اس کی تمھیں وجہ بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن اہل حبشہ کی چھری ہے۔''

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

48 - كِتَابٌ فِي الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ

حضر میں گروی رکھنے سے متعلق احکام و مسائل

(١) [بَابٌ: فِي الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ]

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ﴾ [البقرة: ٢٨٣]

٢٥٠٨ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَلَقَدْ رَهَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِرْعَهُ بِشَعِيرٍ وَّمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَّإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَا أَصْبَحَ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا صَاعٌ وَّلَا أَمْسٰى»، وَإِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ أَبْيَاتٍ. [راجع: ٢٠٦٩]

(باب: 1- حضر میں رہن کا معاملہ کرنا)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی کاتب نہ ملے تو کوئی چیز رہن کے طور پر قبضہ میں دے دی جائے (اور قرض لے لیا جائے)۔''

[2508] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کے عوض اپنی زرہ گروی رکھی۔ اور میں نبی ﷺ کی خدمت میں جو کی روٹی اور باسی چربی لے کر حاضر ہوا تھا اور میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''محمد ﷺ کے گھر والوں پر کوئی صبح یا شام ایسی نہیں گزری کہ ان کے پاس ایک صاع سے زیادہ رہا ہو۔'' حالانکہ آپ کے نو گھر ہوتے تھے۔

فائدہ: اگرچہ اس حدیث میں حضر میں رہن رکھنے کا ذکر نہیں ہے، تاہم امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کے بعض طرق کی طرف اشارہ کیا ہے جن میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ میں ایک زرہ ایک یہودی کے پاس گروی رکھی تھی اور اس سے اپنے اہل خانہ کے لیے جو لیے تھے۔[1] یہودی کا نام ابوالشحم تھا اور وہ بنوظفر سے تھا، رسول اللہ ﷺ نے ذات الفضول نامی زرہ گروی رکھی اور اس سے تیس صاع جو ادھار لیے۔

[1] صحيح البخاري، البيوع، حديث: 2069.

(٢) بَابُ مَنْ رَهَنَ دِرْعَهُ

٢٥٠٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ وَالْقَبِيلَ فِي السَّلَفِ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرٰى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلٰى أَجَلٍ وَّرَهَنَهُ دِرْعَهُ. [راجع: ٢٠٦٨]

باب:2- جس نے اپنی زرہ گروی رکھی

[2509] حضرت اعمش سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ابراہیم نخعی کے پاس بیع سلم میں گروی رکھنے اور ضمانت لینے کے متعلق گفتگو کر رہے تھے تو انھوں نے حضرت اسود کے حوالے سے حضرت عائشہ ؓ سے مروی ایک حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے ایک یہودی سے ایک معین مدت کی ادائیگی تک اناج خریدا اور اس کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی۔

(٣) بَابُ رَهْنِ السِّلَاحِ

٢٥١٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ؟ فَإِنَّهُ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ». فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَنَا، فَأَتَاهُ فَقَالَ: أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ، فَقَالَ: ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ؟ قَالَ: فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ: رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ؟ هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا، وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ - قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي السِّلَاحَ - فَوَعَدَهُ أَنْ يَّأْتِيَهُ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ. [انظر: ٣٠٣١، ٣٠٣٢، ٤٠٣٧]

باب:3- اسلحہ گروی رکھنا

[2510] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کعب بن اشرف کو قتل کرنے کے لیے کون اٹھتا ہے؟ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت پہنچائی ہے۔'' حضرت محمد بن مسلمہ ؓ نے کہا: اسے میں قتل کروں گا، چنانچہ وہ اس کے پاس گئے اور کہا کہ ہم ایک یا دو وسق غلہ قرض لینا چاہتے ہیں۔ کعب بن اشرف نے کہا: تم اپنی بیویاں میرے پاس گروی رکھ دو۔ انھوں نے جواب دیا: ہم اپنی بیویاں تیرے پاس گروی کس طرح رکھ سکتے ہیں جبکہ تو عرب میں سب سے زیادہ خوبصورت ہے؟ اس نے کہا: اپنے بیٹوں کو رہن رکھ دو۔ انھوں نے کہا: ہم اپنے بیٹے کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں کیونکہ ایسا کرنے سے لوگ انھیں طعنہ دیں گے کہ انھیں ایک یا دو وسق اناج کے بدلے گروی رکھا گیا تھا؟ اور یہ ہمارے لیے باعث شرمندگی ہے، البتہ ہم تیرے پاس ہتھیار گروی رکھ دیتے ہیں، چنانچہ اس سے یہ وعدہ کرلیا کہ وہ اس کے پاس ہتھیار لے کر آئیں گے۔ اس کے بعد انھوں نے اسے قتل کر دیا، پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے

اور آپ کو اس کے قتل کی خبر دی۔

فائدہ: کعب بن اشرف ایک یہودی سردار تھا۔ جنگ بدر میں جب قریش کے بڑے بڑے طاغوت مارے گئے تو اس نے اہل مکہ کو اسلام اور اہل اسلام کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا۔ اپنے اشعار میں مسلمان عورتوں کا مذاق اڑاتا اور رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا تھا، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے حق میں گستاخی کرنے والے کی سزا قتل ہے اگرچہ وہ ذمی ہی کیوں نہ ہو، لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایسے شخص کو قتل نہیں کیا جا سکتا، اس مقام پر علامہ عینی نے بڑی جرأت اور جسارت سے کہا ہے کہ میں بھی اس بات کا قائل ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے والا مطلق طور پر واجب القتل ہے خواہ کوئی بھی ہو۔[1]

(٤) بَابٌ: اَلرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَّمَحْلُوبٌ

باب: 4- گروی شدہ جانور پر سواری کرنا اور اس کا دودھ پینا

وَقَالَ مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: تُرْكَبُ الضَّالَّةُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا، وَتُحْلَبُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا، وَالرَّهْنُ مِثْلُهُ.

مغیرہ نے حضرت ابراہیم نخعی سے نقل کیا ہے کہ بھولے بھٹکے جانور کو چارہ کھلانے کے بقدر اس پر سواری کی جا سکتی ہے اور اس کا دودھ بھی دوہا جا سکتا ہے، یہی حکم گروی شدہ جانور کا ہے۔

٢٥١١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «اَلرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ، وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا». [انظر: ٢٥١٢]

[2511] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "گروی شدہ جانور پر بقدر خرچ سواری کی جا سکتی ہے۔ اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ بھی پیا جا سکتا ہے جبکہ وہ گروی شدہ ہو۔"

٢٥١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا. وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ». [راجع: ٢٥١١]

[2512] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سواری کا جانور اگر گروی ہے تو بقدر خرچ اس پر سواری کی جا سکتی ہے۔ اور اگر دودھ والا جانور گروی ہے تو خرچ کے عوض اس کا دودھ پیا جا سکتا ہے۔ سوار ہونے اور دودھ پینے والے کے ذمے اس کا خرچ ہے۔"

1 عمدة القاري: 30/5.

فائدہ: قرض دینے کے بعد اس کی واپسی کو یقینی بنانے کے لیے مقروض کی کوئی چیز اپنے پاس رکھنا گروی کہلاتا ہے۔ اس گروی شدہ چیز سے فائدہ لینے کے متعلق علماء حضرات کی مختلف آراء ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: ○ مطلق طور پر گروی شدہ چیز سے فائدہ لیا جاسکتا ہے۔ یہ جائز اور مباح ہے۔ ○ گروی چیز کی بنیاد قرض ہے اور جس نفع کی بنیاد قرض ہو وہ سود ہوتا ہے، لہٰذا گروی شدہ چیز سے فائدہ اٹھانا سود کی ایک قسم ہے اور ایسا کرنا شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔ ○ حقیقت کے اعتبار سے گروی شدہ چیز چونکہ اصل مالک کی ہے، اس لیے اس کی حفاظت ونگہداشت کرنا بھی اس کی ذمہ داری ہے۔ اگر ایسا کرنا ناممکن یا دشوار ہو یا وہ خود اس ذمہ داری سے دستبردار ہوجائے تو جس کے پاس گروی رکھی ہے وہ بقدر حفاظت ونگہداشت اس سے فائدہ اٹھانے کا مجاز ہے۔ ہمارے نزدیک یہ آخری مؤقف کچھ زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے، البتہ اس میں کچھ تفصیل ہے کہ اگر گروی شدہ چیز دودھ دینے والا یا سواری کے قابل کوئی جانور ہے تو اس کی حفاظت ونگہداشت پر آنے والے اخراجات کے بقدر اس سے فائدہ بھی لیا جاسکتا ہے۔ اس صورت میں اصل مالک کے ذمہ اس کی حفاظت ونگہداشت کا بوجھ ڈالنا فریقین کے لیے باعث تکلیف ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سواری کا جانور اگر گروی ہے تو اس پر اٹھنے والے اخراجات کی وجہ سے سواری کی جاسکتی ہے اور اگر دودھ دینے والا جانور ہے تو اخراجات کی وجہ سے اس کا دودھ پیا جاسکتا ہے اور جو سواری کرتا ہے یا دودھ پیتا ہے اس کے ذمہ اس جانور کی حفاظت ونگہداشت کے اخراجات ہیں۔''[1] واضح رہے کہ سواری کرنے یا دودھ پینے کی منفعت اس پر ہونے والے اخراجات کی وجہ سے ہے اور اس سے مراد اصل مالک نہیں بلکہ وہ آدمی ہے جس کے پاس گروی رکھی گئی ہے کیونکہ بعض روایات میں اس کی صراحت موجود ہے۔[2]

(٥) بَابُ الرَّهْنِ عِنْدَ الْيَهُودِ وَغَيْرِهِمْ

باب:5- یہود وغیرہ کے پاس گروی رکھنا

٢٥١٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِشْتَرٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَّرَهَنَهُ دِرْعَهُ. [راجع: ٢٠٦٨]

[2513] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور اس کے پاس اپنی زرہ گروی رکھ دی۔

(٦) بَابٌ: إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ وَنَحْوُهُ فَالْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

باب:6- جب راہن اور مرتہن یا اور کوئی کسی بات میں اختلاف کرے تو مدعی کو گواہ لانے اور مدعی علیہ کو قسم کھانی چاہیے

٢٥١٤ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا نَافِعُ

[2514] حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے، وہ کہتے

1 صحيح البخاري، الرهن، حديث: 2512. 2 سنن الدارقطني، البيوع، حديث: 2906.

ابْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ. [انظر: ٢٦٦٨، ٤٥٥٢]

ہیں کہ میں نے کوئی معاملہ دریافت کرنے کے لیے حضرت ابن عباس ؓ کو خط لکھا تو انھوں نے مجھے بایں الفاظ جواب تحریر کیا: ''نبی ﷺ کا یہ فیصلہ ہے کہ قسم اٹھانا مدعی علیہ کے ذمے ہے۔''

فائدہ: یہ عام قاعدہ ہے کہ مدعی اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لیے ثبوت پیش کرے یا گواہ لائے، اگر مدعی کے پاس ثبوت یا گواہ نہ ہوں تو مدعی علیہ قسم اٹھائے گا کہ مجھ پر جھوٹا دعویٰ کیا گیا ہے۔ عنوان کا مقصد یہ ہے کہ مدعی اور مدعی علیہ کے معاملے میں جو اصول ہے وہی اصول راہن اور مرتہن کے بارے ہوگا۔

٢٥١٥، ٢٥١٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ يَّسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَّهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ فَقَرَأَ إِلَى ﴿عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [آل عمران: ٧٧] ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: فَحَدَّثْنَاهُ، قَالَ: فَقَالَ: صَدَقَ، لَفِيَّ نَزَلَتْ، كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ». قُلْتُ: إِنَّهُ إِذًا يَحْلِفَ وَلَا يُبَالِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ يَّسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَّهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ»، ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ، ثُمَّ اقْتَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ إِلَى ﴿وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [آل عمران: ٧٧]. [راجع: ٢٣٥٦، ٢٣٥٧]

[2516,2515] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جس نے کوئی ایسی قسم اٹھائی جس کے ذریعے سے وہ کسی مال کا مستحق ٹھہرا، حالانکہ وہ اس میں جھوٹا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق نازل فرمائی ہے، پھر انھوں نے درج ذیل آیت تلاوت کی: ''یقیناً جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت کے عوض بیچ ڈالیں ...... ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔'' (راوئ حدیث ابو وائل کہتے ہیں کہ) اس کے بعد اشعث بن قیس ؓ ہمارے پاس آئے اور انھوں نے پوچھا کہ ابوعبدالرحمٰن ؓ تم سے کیا حدیث بیان کر رہے تھے؟ ہم نے ان سے بیان کیا تو انھوں نے فرمایا: ٹھیک بات ہے، البتہ یہ آیت میرے ہی متعلق نازل ہوئی ہے۔ میرے اور ایک شخص کے درمیان کنویں کے متعلق جھگڑا تھا تو ہم نے اپنا مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے حضور پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم گواہ پیش کرو یا وہ قسم اٹھالے۔'' میں نے عرض کیا: وہ تو بے پروا قسم کا انسان ہے، اس بات پر قسم اٹھالے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی کسی کا مال ہتھیانے کے لیے جھوٹی قسم اٹھائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ

اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔" پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل فرمائی۔ بعد ازاں انھوں نے یہ آیت پڑھی: "جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی جھوٹی قسموں کے عوض تھوڑی قیمت لیتے ہیں...... ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔"

فائدہ: اگر کوئی جھوٹی قسم اٹھا کر کسی دوسرے کا مال ہڑپ کرنا چاہے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہی ہوگی، اس سے بڑھ کر اور کوئی عذاب نہیں ہے۔ یہ آیت تمام جھوٹے معاملات پر منطبق ہوتی ہے۔ گروی شدہ زمین میں اختلاف کی صورت یوں ہوگی کہ گروی رکھنے والا کہے: میں نے صرف زمین گروی رکھی ہے جبکہ گروی قبول کرنے والا دعویدار ہو کہ درخت بھی اس میں شامل ہیں۔ اب دعویدار کو اپنے دعوے کے لیے ثبوت دینا ہوگا یا گواہ پیش کرنے ہوں گے، بصورت دیگر مدعیٰ علیہ کی بات قسم لے کر تسلیم کر لی جائے گی۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

49 - كِتَابُ الْعِتْقِ

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

(١) [بَابٌ]: فِي الْعِتْقِ وَفَضْلِهِ

باب: 1- غلام آزاد کرنے اور اس کی فضیلت کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ أَوْ إِطْعَٰمٌ فِى يَوْمٍ ذِى مَسْغَبَةٍ ۝ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ﴾ [البلد: ١٣-١٥].

ارشاد باری تعالٰی ہے: ''(دشوار گھاٹی) کسی گردن کو غلامی سے چھڑانا، یا فاقہ کے دنوں میں کسی یتیم قرابت دار کو کھانا کھلانا ہے۔''

٢٥١٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَءًا مُسْلِمًا، اِسْتَنْقَذَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ».

[2517] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا، تو اللہ تعالٰی آزاد کردہ غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کا ہر عضو دوزخ سے آزاد کر دے گا۔''

قَالَ سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ: فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلٰى عَبْدٍ لَّهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ، أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ فَأَعْتَقَهُ. [انظر: ٦٧١٥]

(راوی حدیث) حضرت سعید بن مرجانہ کہتے ہیں: میں اس حدیث کو امام زین العابدین علی بن حسین کی طرف لے کر گیا تو انھوں نے اپنے ایک ایسے غلام کا قصد فرمایا جس کے عوض حضرت عبداللہ بن جعفر انھیں دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دیتے تھے، چنانچہ انھوں نے اسے (فروخت

کرنے کے بجائے فی سبیل اللہ) آزاد کر دیا۔

(٢) بَابٌ: أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟

٢٥١٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ». قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَّأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا». قُلْتُ: فَإِنْ لَّمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: «تُعِينُ ضَائِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ»، قَالَ: فَإِنْ لَّمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: «تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ».

باب:2-کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟

[2518] حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔'' میں نے عرض کیا: کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جس کی قیمت زیادہ ہو اور وہ اپنے مالک کی نظر میں نہایت پسندیدہ ہو۔'' میں نے عرض کیا: اگر یہ نہ کرسکوں تو؟ آپ نے فرمایا: ''تو پھر کسی فاقہ زدہ کی مدد کر یا بے ہنر اناڑی کو کوئی کام سکھا دے۔'' میں نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کرسکوں تو؟ آپ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو نقصان نہ پہنچاؤ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تو نے اپنے اوپر کرنا ہے۔''

(٣) بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَتَاقَةِ فِي الْكُسُوفِ أَوِ الْآيَاتِ

٢٥١٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ. [راجع: ٨٦]

تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنْ هِشَامٍ.

باب:3-سورج گرہن اور دوسری نشانیوں کے وقت غلام آزاد کرنا مستحب ہے

[2519] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔

علی (بن مدینی) نے دراوردی عن ہشام کے طریق سے موسیٰ بن مسعود کی متابعت کی ہے۔

٢٥٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَثَّامٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: كُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَ الْخُسُوفِ بِالْعَتَاقَةِ.

[2520] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمیں سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

[راجع: ٨٦]

(٤) بَابٌ: إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَاءِ

باب:4- مشترکہ غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا

٢٥٢١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقُ». [راجع: ٢٤٩١]

[2521] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے کسی ایسے غلام کو آزاد کیا جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھا تو اگر آزاد کرنے والا صاحب حیثیت ہے تو غلام کی قیمت لگا کر اس کے ذمے کی جائے گی، پھر وہ غلام آزاد ہوگا۔''

٢٥٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ». [راجع: ٢٤٩١]

[2522] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے، پھر اس کے پاس پورے غلام کی قیمت جتنا مال بھی ہو تو انصاف کے ساتھ اس کی قیمت لگائی جائے اور دوسرے شرکاء کا حصہ وہ ادا کرے، پھر وہ غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا، بصورت دیگر غلام جتنا آزاد ہو چکا ہے اتنا ہی آزاد رہے گا۔''

٢٥٢٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلِّهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ عَلَى الْمُعْتِقِ فَأُعْتِقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ». [راجع: ٢٤٩١]

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ. اِخْتَصَرَهُ.

[2523] حضرت ابن عمر ؓ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا، پھر اگر اس کے پاس اتنا مال ہے جو غلام کی قیمت کو پہنچ جائے تو غلام کو مکمل طور پر آزاد کروانا اس کی ذمہ داری ہے۔ اور اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں تو غلام کی عادلانہ قیمت لگائی جائے گی، پھر اس سے اتنا حصہ آزاد ہوگا جو اس نے آزاد کیا ہے۔''

جب بشر نے عبیداللہ سے اس روایت کو بیان کیا تو اسے انتہائی مختصر کر دیا۔

٢٥٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

[2524] حضرت ابن عمر ؓ ہی سے ایک اور روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَّهُ فِي مَمْلُوكٍ أَوْ شِرْكًا لَّهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ». قَالَ نَافِعٌ: وَ إِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ. قَالَ أَيُّوبُ: لَا أَدْرِي أَشَيْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ، أَوْ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ.

''جس شخص نے مشترکہ غلام سے اپنا حصہ آزاد کردیا، اب اگر اس کا مال اس (غلام) کی منصفانہ قیمت کو پہنچ جاتا ہے تو وہ آزاد ہوگا۔'' نافع نے کہا: اگر مال نہیں ہے تو اتنا حصہ آزاد ہوگا جس قدر اس نے آزاد کیا ہے۔ ایوب راوی کا کہنا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ بات نافع نے اپنی طرف سے کہی ہے یا حدیث کا حصہ ہے؟

٢٥٢٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي فِي الْعَبْدِ أَوِ الْأَمَةِ يَكُونُ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ، يَقُولُ: قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلِّهِ إِذَا كَانَ لِلَّذِي أَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ، يُقَوَّمُ مِنْ مَّالِهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ، وَيُدْفَعُ إِلَى الشُّرَكَاءِ أَنْصِبَاؤُهُمْ، وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ، يُخْبِرُ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[2525] حضرت ابن عمر ؓ سے مزید روایت ہے کہ وہ شرکاء کے درمیان مشترک غلام یا لونڈی کے متعلق یہ فتویٰ دیتے تھے کہ ان میں سے کسی نے اپنا حصہ آزاد کردیا تو اس پر واجب ہے کہ وہ پورا غلام آزاد کرے، بشرطیکہ آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو پہنچ جائے۔ اس صورت میں غلام کی عادلانہ قیمت تجویز کی جائے گی اور شرکاء کو ان کے حصے حوالے کر دیے جائیں گے (ان کے حصوں کے مطابق قیمت ادا کر دی جائے گی۔) اور آزاد شدہ غلام کا راستہ چھوڑ دیا جائے گا۔ (اسے آزاد کر دیا جائے گا۔) حضرت ابن عمر ؓ اس فتوے کی بنیاد نبی ﷺ کی حدیث قرار دیتے تھے۔

وَرَوَاهُ اللَّيْثُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَّابْنُ إِسْحَاقَ وَجُوَيْرِيَةُ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. مُخْتَصَرًا. [راجع: ٢٤٩١]

اس روایت کو لیث، ابن ابی ذئب، ابن اسحاق، جویریہ، یحییٰ بن سعید اور اسماعیل بن امیہ نے حضرت نافع سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے مختصر طور پر بیان کیا ہے۔

(٥) بَابٌ: إِذَا أَعْتَقَ نَصِيبًا فِي عَبْدٍ وَّلَيْسَ لَهُ مَالٌ، اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ عَلَى نَحْوِ الْكِتَابَةِ

باب: 5- اگر کوئی مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کردے اور آزاد کرنے والے کے پاس مال بھی نہ ہو تو غلام کو مشقت میں ڈالے بغیر اس سے مزدوری کرائی جائے جیسا کہ مکاتبت میں کیا جاتا ہے

٢٥٢٦ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا

[2526] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں

يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِّنْ عَبْدٍ...». [راجع: ٢٤٩٢]

نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا......''

٢٥٢٧ - وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا - أَوْ شَقِيصًا - فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، وَإِلَّا قُوِّمَ عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِيَ بِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ». [راجع: ٢٤٩٢]

[2527] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کر دیا تو غلام کی آزادی اس کے مال سے ہو گی بشرطیکہ وہ صاحب حیثیت ہو، بصورت دیگر غلام کی قیمت تجویز کی جائے گی، پھر غلام کو مشقت میں ڈالے بغیر اس سے مزدوری کرائی جائے (تاکہ شرکاء کو ان کا حصہ دیا جائے)۔''

تَابَعَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَّأَبَانُ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ عَنْ قَتَادَةَ، وَاخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ.

حجاج بن حجاج، ابان اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ سے روایت کرنے میں سعید کی متابعت کی ہے، نیز شعبہ نے اس حدیث کو اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

(٦) بَابُ الْخَطَأِ وَالنِّسْيَانِ فِي الْعَتَاقَةِ وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِهِ، وَلَا عَتَاقَةَ إِلَّا لِوَجْهِ اللهِ تَعَالٰى

باب: 6- آزاد کرنے، طلاق دینے یا اس طرح کے دیگر معاملات میں غلطی یا بھول ہو جائے تو کیا حکم ہے؟ نیز کسی غلام یا لونڈی کو صرف اللہ کی رضا جوئی کے لیے آزاد کیا جاتا ہے

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى»، وَلَانِيَّةَ لِلنَّاسِي وَالْمُخْطِئِ.

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''ہر آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرے۔'' بھولنے والے اور خطا کار کی نیت نہیں ہوا کرتی۔

٢٥٢٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ

[2528] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کو وہ معاملات معاف کر دیے ہیں جو ان کے دلوں میں وسوسے کے طور پر آئیں جب تک وہ (امتی) ان پر عمل

بِهِ صُدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ». [انظر: ٥٢٦٩، ٦٦٦٤] نہ کریں یا زبان پر نہ لائیں۔''

فائدہ: انسان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں اگر وہ برائی پر آمادہ کریں تو اسے وسوسہ کہا جاتا ہے اور اگر کار خیر کی دعوت دیں تو یہ الہام ہے۔ اس امت کی خصوصیت ہے کہ ان کے قلوب پر آنے والے خطرات معاف ہیں جب تک وہ دل میں جاگزیں نہ ہوں، یعنی ان پر عمل نہ کیا جائے یا انھیں زبان پر نہ لایا جائے۔ اگر دل میں قرار پکڑ لیں جیسا کہ حسد وغیرہ میں ہوتا ہے تو اس پر مواخذہ ہوگا، اسی وجہ سے ھم (ارادہ) اور عزم میں فرق کیا جاتا ہے کیونکہ ھم (ارادہ) وہ ہے جو دل میں آئے اور گزر جائے اور عزم وہ ہے جو دل میں آئے اور قرار پکڑ لے۔

٢٥٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِامْرِئٍ مَّا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ». [راجع: ١]

[2529] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اعمال کا اعتبار نیت کے لحاظ سے ہے۔ جس کی ہجرت (نیت کے اعتبار سے) اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے تو اس کی ہجرت (ثواب کے اعتبار سے) اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہی ہوگی۔ اور جس کی ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی کام کے لیے ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے۔''

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اعمال کی صحت نیت پر مبنی ہے۔ اگر نیت نہیں ہے تو عمل بھی صحیح نہیں ہوگا۔ اسی طرح ہی دوسرے اعمال، مثلاً: نماز، روزہ، زکاۃ اور حج وغیرہ بھی نیت کے بغیر صحیح نہیں، لیکن نیت کا محل دل ہے، کیونکہ نیت دل کے قصد وارادے کو کہتے ہیں۔ زبان سے نیت کرنا درست نہیں۔ اس حدیث سے یہ مراد نہیں ہے کہ نیت کے بغیر اعمال کا وجود ہی نہیں ہوتا بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ شریعت میں اعمال کے احکام کی صحت نیت پر موقوف ہے، کسی چیز کے صحیح یا غیر صحیح ہونے میں نیت ایک فیصلہ کن کردار ادا کرتی ہے، تاہم جنایات، مثلاً: قتل، چوری وغیرہ میں نیت کا عمل دخل نہیں ہے بلکہ اگر کوئی جرم کا مرتکب ہوگا تو اسے سزا ملے گی۔ واللہ أعلم.

(٧) بَابٌ: إِذَا قَالَ لِعَبْدِهِ: هُوَ لِلّٰهِ، وَنَوَى الْعِتْقَ، وَالْإِشْهَادُ بِالْعِتْقِ

باب: 7- جب کوئی اپنے غلام سے کہے: ''یہ اللہ کے لیے ہے'' اور نیت آزاد کرنے کی ہو، نیز آزادی پر گواہ بنانے کا حکم

٢٥٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ، فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ». فَقَالَ: أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ، قَالَ فَهُوَ حِينَ يَقُولُ:

يَا لَيْلَةً مِّنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلٰى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

[انظر: ٢٥٣١، ٢٥٣٢، ٤٣٩٣]

[2530] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جب وہ مسلمان ہونے کے ارادے سے مدینہ طیبہ آئے تو ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا، لیکن راستے میں بھول کر دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوگئے۔ پھر وہ غلام اس وقت واپس آیا جب حضرت ابو ہریرہ ؓ نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ہریرہ! یہ تیرا غلام حاضر ہے۔'' حضرت ابو ہریرہ ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ غلام آج سے آزاد ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس وقت ابو ہریرہ ؓ یہ شعر پڑھ رہے تھے:

ہے پیاری گو کٹھن ہے اور لمبی میری رات
پر دلائی اس نے دارالکفر سے مجھ کو نجات

٢٥٣١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ:

يَا لَيْلَةً مِّنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلٰى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

قَالَ: وَأَبَقَ مِنِّي غُلَامٌ لِّي فِي الطَّرِيقِ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! هٰذَا غُلَامُكَ»، فَقُلْتُ: هُوَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللهِ، فَأَعْتَقَهُ.

[2531] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آتے ہوئے راستے میں یہ شعر کہا:

میں رات کی درازی اور اس کی سختیوں کی شکایت کرتا ہوں، البتہ اس نے مجھے دارالکفر سے نجات دلائی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کہا کہ راستے میں میرا غلام مجھ سے جدا ہوگیا تھا۔ جب میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کی بیعت کرلی، ابھی میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک وہ غلام بھی آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابو ہریرہ! یہ تیرا غلام بھی آ پہنچا ہے۔'' میں نے عرض کیا: یہ اللہ کے لیے آزاد ہے۔ پھر میں نے اسے آزاد کردیا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: لَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ

ابو عبداللہ (امام بخاری ؒ) فرماتے ہیں: ابو کریب

أَبِي أُسَامَةَ: حُرٌّ. [راجع: ٢٥٣٠]

نے ابواسامہ سے جو روایت کی ہے اس میں آزاد کا لفظ نہیں ہے۔

٢٥٣٢ - حَدَّثَنِي شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: لَمَّا أَقْبَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَمَعَهُ غُلَامُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْإِسْلَامَ فَضَلَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، بِهٰذَا وَقَالَ: أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ لِلّٰهِ. [راجع: ٢٥٣٠]

[2532] حضرت قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آ رہے تھے تو ان کے ہمراہ ان کا غلام بھی تھا۔ آپ اسلام قبول کرنے کے لیے آ رہے تھے تو ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی سے بھٹک گیا، پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔ اس میں یوں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ اللہ کے لیے ہے۔

(٨) بَابُ أُمِّ الْوَلَدِ

باب: 8- ام ولد کا بیان

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّهَا».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی۔''

فائدہ: ام ولد وہ لونڈی ہے جس سے اولاد پیدا ہو جائے، اکثر علماء کے نزدیک مالک کے مرنے کے بعد ام ولد خود بخود آزاد ہو جاتی ہے، اس کی خرید و فروخت بھی جائز نہیں ہے۔

٢٥٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلٰى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنْ يَقْبِضَ إِلَيْهِ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ. قَالَ عُتْبَةُ: إِنَّهُ ابْنِي، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَمَنَ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدٌ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَقْبَلَ مَعَهُ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا أَخِي ابْنُ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ

[2533] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ وہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا اپنے قبضے میں لے لے، عتبہ نے کہا: بلاشبہ وہ میرا بیٹا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے وقت مکہ مکرمہ تشریف لائے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے زمعہ کی لونڈی کا بیٹا پکڑ لیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ ان کے ہمراہ عبد بن زمعہ بھی آئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ میرا بھتیجا ہے۔ بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ وہ اس کا بیٹا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرا بھائی اور زمعہ کا بیٹا ہے، اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول

ﷺ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ»، مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِيهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ»، مِمَّا رَأَى مِنْ شَبْهِهِ بِعُتْبَةَ، وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٠٥٣]

اللہ ﷺ نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھا تو وہ سب لوگوں میں عتبہ کے زیادہ مشابہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبد بن زمعہ! یہ تیرا (بھائی) ہے'' کیونکہ وہ ان کے والد کے بستر پر پیدا ہوا تھا۔ (تب) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے سودہ بنت زمعہ! تم اس سے حجاب میں رہنا'' کیونکہ آپ نے اس کی مشابہت عتبہ کے ساتھ دیکھی تھی۔ ام المومنین حضرت سودہ ؓ نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ہیں۔

فائدہ: امام بخاری ؒ اس حدیث سے ان حضرات کی تردید کرنا چاہتے ہیں جن کا موقف ہے کہ اگر لونڈی بچے کو جنم دے تو وہ صاحب فراش کا نہیں ہوگا جب تک مالک اس کا اقرار نہ کرے۔ یہ موقف اس حدیث کے خلاف ہے۔ چونکہ اس لڑکے کی مشابہت عتبہ سے ملتی جلتی تھی اس لیے احتیاط کے طور پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت سودہ ؓ کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا، بصورت دیگر بھائی سے پردہ کرنا چہ معنی دارد؟

(٩) بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب: 9- مدبر کی بیع کا بیان

٢٥٣٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَّا عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَبَاعَهُ. قَالَ جَابِرٌ: مَاتَ الْغُلَامُ عَامَ أَوَّلَ. [راجع: ٢١٤١]

[2534] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم میں سے ایک آدمی نے اپنے غلام کو اپنے مرنے کے بعد آزاد قرار دیا تو نبی ﷺ نے اسے بلایا اور فروخت کر دیا۔ حضرت جابر ؓ نے فرمایا کہ وہ غلام پہلے سال ہی فوت ہوگیا۔

فائدہ: مدبر غلام وہ ہے کہ جسے اس کا مالک یہ کہہ دے کہ ''میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے'' یہ مدبر مطلق ہے۔ اگر یوں کہے کہ اگر میں اس بیماری میں مرگیا تو وہ آزاد ہے، یہ مدبر مقید ہے۔

(١٠) بَابُ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

باب: 10- ولا کو فروخت کرنا اور اس کا بطور ہدیہ دینا

٢٥٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ. [انظر: ٦٧٥٦]

[2535] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ولا کے بیچنے اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: ولا اس تعلق کو کہتے ہیں جو آزاد کردہ غلام اور اس کے آزاد کنندہ کے درمیان قائم ہو، جب آزاد کردہ غلام فوت ہو جائے تو اس کا وارث اس کا آزاد کنندہ ہوگا یا اس کے دیگر ورثاء؟ دور جاہلیت میں لوگ اس تعلق کو بیچنا اور کسی کو ہبہ کرنا جائز خیال کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کیونکہ ولا نسب کی طرح ہے جو کسی طور پر بھی زائل نہیں ہوسکتا، اس کے متعلق کسی کو اختلاف نہیں۔

٢٥٣٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ» فَأَعْتَقْتُهَا، فَدَعَاهَا النَّبِيُّ ﷺ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ: لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا ثَبَتُّ عِنْدَهُ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا. [راجع: ٤٥٦]

[2536] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت بریرہ ؓ کو خریدا تو اس کے مالکوں نے ولا اپنے پاس رکھنے کی شرط لگا دی۔ میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم اسے (خرید کر) آزاد کردو۔ ولا تو اسی کی ہے جو قیمت ادا کرے۔'' چنانچہ میں نے اسے (خرید کر) آزاد کر دیا۔ نبی ﷺ نے اسے بلا کر اس کے شوہر کے متعلق اسے اختیار دیا تو حضرت بریرہ ؓ نے کہا: اگر وہ مجھے اتنا اتنا مال بھی دے تو میں اس کے پاس نہیں رہوں گی۔ اس نے خود کو اختیار کیا، یعنی وہ اپنے شوہر سے جدا ہوگئی۔

فائدہ: علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ ولا نسب کی طرح ہے، جس نے آزاد کیا ولا اسی کا حق ہے، جیسے کسی کے ہاں بچہ پیدا ہو تو نسب بھی اسی کا ثابت ہوگا، اگر وہ غیر کی طرف منسوب ہو تو اس کے والد سے یہ نسب منتقل نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح ولا بھی اپنے محل سے منتقل نہیں ہوگی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ''ولا بھی نسب کی طرح ایسا رشتہ ہے جسے فروخت نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے بطور ہبہ دیا جا سکتا ہے۔''[1]

(١١) بَابٌ: إِذَا أُسِرَ أَخُو الرَّجُلِ أَوْ عَمُّهُ هَلْ يُفَادٰى إِذَا كَانَ مُشْرِكًا؟

باب: 11- جب کسی کا مشرک بھائی یا چچا قید ہو جائے تو کیا (انھیں چھڑانے کے لیے) ان کا فدیہ دیا جا سکتا ہے؟

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا، وَكَانَ عَلِيٌّ لَهُ نَصِيبٌ فِي تِلْكَ الْغَنِيمَةِ الَّتِي أَصَابَ مِنْ أَخِيهِ عَقِيلٍ وَعَمِّهِ عَبَّاسٍ.

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس ؓ نے نبی ﷺ سے کہا: میں نے اپنی ذات کا فدیہ دیا تھا اور عقیل کا بھی۔ اور حضرت علی ؓ کو بھی اس غنیمت سے حصہ ملا تھا جو ان کے بھائی عقیل اور چچا عباس سے ملی تھی۔

1. صحيح ابن حبان، البيوع، حديث: 4929.

٢٥٣٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: اِئْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ، فَقَالَ: «لَا تَدَعُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا». [انظر: ٣٠٤٨، ٤٠١٨]

[2537] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی، عرض کرنے لگے: آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اپنے بھانجے عباس کا فدیہ چھوڑ دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔''

(١٢) بَابُ عِتْقِ الْمُشْرِكِ

باب: 12- مشرک انسان کا غلام کو آزاد کرنا

٢٥٣٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي: أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ، وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ، فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ وَّأَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ، قَالَ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا - يَعْنِي: أَتَبَرَّرُ بِهَا -؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْلَمْتَ عَنْ مَّا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ». [راجع: ١٤٣٦]

[2538] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے زمانۂ جاہلیت میں سو غلام آزاد کیے اور ایک سو اونٹ لوگوں کو سواری کے لیے دیے تھے۔ جب وہ مسلمان ہوئے تو سو اونٹ مزید لوگوں کو سواری کے لیے دیے اور سو غلام آزاد کیے۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: اللہ کے رسول! مجھے ان اشیاء کے متعلق بتائیں جو میں زمانۂ جاہلیت میں کرتا رہا ہوں؟ یعنی وہ چیزیں میں ثواب کے لیے کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسلام لے آئے ہو اور جو نیک کام تم نے پہلے کیے ہیں وہ قائم رہیں گے۔''

(١٣) بَابُ مَنْ مَّلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيقًا فَوَهَبَ وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدَى وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ

باب: 13- جو شخص کسی عربی غلام لونڈی کا مالک بنا تو اس نے ہبہ کر دیا، بیچ دیا، اس سے جماع کیا، اس سے فدیہ لیا یا اس کی اولاد کو قیدی بنایا (کیا یہ درست ہے؟)

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَمَن رَّزَقْنَٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا ۖ هَلْ يَسْتَوُۥنَ ۚ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''...... وہ مملوک غلام جو کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور وہ شخص جسے ہماری طرف سے اچھا رزق ملا وہ اس سے خفیہ اور اعلانیہ خرچ کرتا ہے، کیا یہ

أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾ [النحل: ٧٥]

دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔"

٢٥٣٩، ٢٥٤٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ: «إِنَّ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ، وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا الْمَالَ وَإِمَّا السَّبْيَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ» وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاؤُنَا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ». فَقَالَ النَّاسُ: طَيَّبْنَا لَكَ ذٰلِكَ، قَالَ: «إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ». فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا، فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ.

[2540,2539] حضرت مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ جب نبی ﷺ کے پاس قبیلۂ ہوازن کا وفد آیا تو آپ کھڑے ہوئے۔ انھوں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ ان کے قیدی اور مال واپس کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میرے ساتھ اور لوگ بھی ہیں جنھیں تم دیکھ رہے ہو، نیز میرے نزدیک اچھی بات وہ ہے جو سچی ہو، اب تم لوگ دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کر سکتے ہو: مال لے لو یا قیدی چھڑا لو۔ میں نے تو ان (قیدیوں کی تقسیم) میں تاخیر کی تھی (اور تمھارا انتظار کرتا رہا)۔" نبی ﷺ نے طائف سے واپسی کے بعد دس دن سے زیادہ ان کا انتظار کیا۔ جب اہل وفد کو یقین ہو گیا کہ نبی ﷺ انھیں دو چیزوں میں سے صرف ایک چیز واپس کریں گے تو انھوں نے کہا: ہم اپنے قیدی اختیار کرتے ہیں، چنانچہ نبی ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: "اما بعد! تمھارے بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میری رائے یہ ہے کہ میں انھیں ان کے قیدی واپس کر دوں۔ جو کوئی تم میں سے خوشی کے ساتھ یہ کرنا چاہے وہ کرے اور جو کوئی اپنا حصہ لینا پسند کرتا ہے تو ہم سب سے پہلے جو مال غنیمت آئے گا اس میں سے اس کا حصہ اسے دیں گے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔" لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم آپ کی خاطر یہ کام بخوشی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "ہم نہیں جانتے کہ تم میں سے کس نے خوشی سے اجازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی، لہٰذا تم سب واپس چلے جاؤ حتیٰ کہ ہمارے پاس تمھارے نمائندے، تمھاری رائے کا اظہار کریں۔" چنانچہ وہ

واپس چلے گئے اور ان کے نمائندگان نے ان سے بات چیت کی۔ پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو بتایا کہ انھوں نے خوش دلی سے اجازت دے دی ہے۔ یہ واقعہ ہمیں قبیلۂ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق معلوم ہوا ہے۔

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ عَبَّاسٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ: فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا. [راجع: ٢٣٠٧، ٢٣٠٨]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا تھا۔

٢٥٤١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى ذَرَارِيَّهُمْ، وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ. حَدَّثَنِي بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذٰلِكَ الْجَيْشِ.

[2541] ابن عون کہتے ہیں: میں نے حضرت نافع رحمہ اللہ کو خط لکھا تو انھوں نے جواباً مجھے خط لکھا کہ نبی ﷺ نے جب بنومصطلق پر حملہ کیا تو وہ بالکل بے خبر تھے اور ان کے جانوروں کو تالاب پر پانی پلایا جا رہا تھا، چنانچہ آپ نے ان کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا۔ انھی قیدیوں میں سے حضرت ام المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ حضرت نافع کہتے ہیں: مجھے یہ واقعہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا جو اس لشکر میں موجود تھے۔

فائدہ: جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے بنومصطلق کے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سسرالی رشتے میں منسلک ہو چکے تھے۔ رضی اللہ عنهم أجمعين.

٢٥٤٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِّنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ فَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ، وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا، مَا مِنْ نَّسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ». [راجع: ٢٢٢٩]

[2542] ابن محیریز کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو ان سے سوال کیا۔ انھوں نے جواباً فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ بنومصطلق کے لیے روانہ ہوئے تو ہمیں عرب کے چند قیدی ہاتھ لگے۔ چونکہ ہم پر عورتوں سے الگ رہنا گراں ہو گیا تھا، اس لیے ہمیں عورتوں سے ملنے کی خواہش ہوئی۔ ہم نے ان سے عزل کرنا چاہا تو ہم نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: ''تم پر لازم ہے کہ ایسا مت کرو کیونکہ کوئی بھی جان جو قیامت تک پیدا ہونے والی ہو، وہ پیدا ہو کر رہے گی۔''

فائدہ: عزل، بیوی خاوند کا ایک نجی معاملہ ہے، اسے بنیاد بنا کر فیملی پلاننگ کے متعلق "قومی تحریک" چلانا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ اس کے متعلق مکمل بحث کتاب النکاح میں آئے گی۔ بإذن الله تعالىٰ.

٢٥٤٣ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: «لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ». وَحَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا جَرِيرُ ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِيهِمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ». قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا»، وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ: «أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ». [انظر: ٤٣٦٦]

[2543] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں بنوتمیم سے برابر محبت کرتا رہتا ہوں، جب سے میں نے ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے تین باتیں سنی ہیں۔ آپ فرماتے تھے: "میری امت میں سے دجال پر یہی لوگ زیادہ سخت ہوں گے۔" ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ان کی طرف سے زکاۃ آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ ہماری قوم کی زکاۃ ہے۔" اور ان میں سے ایک لونڈی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی جس کے متعلق آپ نے فرمایا: "اسے آزاد کر دے کیونکہ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہے۔"

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نذر مانی تھی کہ اسماعیلی غلام کو آزاد کروں گی کیونکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کسی غلام کو آزاد کرنا اللہ کے ہاں بہت مقام رکھتا ہے۔ علامہ اسماعیلی کی روایت کے مطابق جب قبیلۂ بنوتمیم کی شاخ بنوعنبر کے قیدی آئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: "اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ یہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہیں۔"

(١٤) بَابُ فَضْلِ مَنْ أَدَّبَ جَارِيَتَهُ وَعَلَّمَهَا

باب: 14- اس شخص کی فضیلت جو اپنی لونڈی کو ادب سکھائے اور اسے تعلیم دے

٢٥٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ مُّطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ إِلَيْهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ». [راجع: ٩٧]

[2544] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کے پاس لونڈی ہو اور وہ اسے خوب اچھی تعلیم دے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اسے دوہرا ثواب ہوگا۔"

(١٥) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَلْعَبِيدُ إِخْوَانُكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ»

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا۟ بِهِۦ شَيْـًٔا ۖ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَـٰنًا وَبِذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَـٰمَىٰ وَٱلْمَسَـٰكِينِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿مُخْتَالًا فَخُورًا﴾ [النساء: ٣٦] قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: ﴿ذِى ٱلْقُرْبَىٰ﴾ اَلْقَرِيبُ، ﴿وَٱلصَّاحِبِ بِٱلْجَنۢبِ﴾: اَلْغَرِيبُ.

باب: 15- ارشاد نبوی: "یہ غلام تمھارے بھائی ہیں جو تم خود کھاؤ وہ انھیں کھلاؤ" کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، والدین کے ساتھ خوش اسلوبی سے پیش آؤ اور اپنے قریبی رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں سے ...... مغرور اور خود پسند کو پسند نہیں کرتا۔"

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ: ﴿ذي القربى﴾ سے مراد قریبی رشتہ دار اور ﴿و الصاحب بالجنب﴾ سے مراد اجنبی ہے۔

٢٥٤٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ قَالَ: سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَّعَلٰى غُلَامِهِ حُلَّةٌ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ؟» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِينُوهُمْ». [راجع: ٣٠]

[2545] حضرت معرور بن سوید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ایک عمدہ پوشاک زیب تن کیے ہوئے تھے اور ان کے غلام نے بھی اسی طرح کی پوشاک پہنی ہوئی تھی۔ ہم نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: میں نے ایک شخص کو گالی دی تھی۔ اس نے نبی ﷺ کی خدمت میں میری شکایت کی تو آپ نے مجھ سے فرمایا: "کیا تو نے اسے اس کی ماں کی وجہ سے عار دلائی ہے؟" پھر فرمایا: "تمھارے خادم تمھارے بھائی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے ماتحت کر دیا ہے، اس لیے جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو تو جو وہ خود کھاتا ہے وہی اسے کھلائے اور جو خود پہنتا ہے وہی اسے پہنائے اور انھیں ایسے امور بجا لانے کی تکلیف نہ دو جو ان کے لیے ناقابل برداشت ہوں۔ اگر تم نے ان پر اس طرح کی مشقت ڈالی ہو جو ان پر بھاری ہو تو اس میں ان کی مدد کرو۔"

(١٦) بَابُ الْعَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ

باب: 16- غلام جب اپنے پروردگار کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے آقا کی بھی خیر خواہی کرے

٢٥٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ». [انظر: ٢٥٥٠]

[2546] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اپنے پروردگار کی بھی اچھی طرح عبادت کرے تو اس کو دوگنا اجر ملے گا۔''

فائدہ: غلام کے ثواب کا موازنہ اس جیسے غلام سے ہے نہ کہ دیگر آزاد لوگوں سے۔ مالک کی خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے آقا کی فلاح و بہبود کا ارادہ کرے، تعلقات کو خیانت اور دھوکے سے پاک رکھے۔

٢٥٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ أَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ، وَأَيُّمَا عَبْدٍ أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَلَهُ أَجْرَانِ». [راجع: ٩٧]

[2547] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس مرد کے پاس لونڈی ہو، وہ اسے ادب سکھائے اور اچھی تعلیم دے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اسے دوہرا اجر ملے گا۔ اور جو غلام اللہ تعالیٰ کا حق اور اپنے آقاؤں کا حق ادا کرے اسے بھی دوہرا ثواب ملے گا۔''

فائدہ: اسلامی شریعت کی رو سے عورت مرد سب کو تعلیم دینی چاہیے، یہاں تک کہ لونڈی غلام کو بھی زیور تعلیم سے آراستہ کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے لیکن ایسی تعلیم جس سے شرافت اور انسانیت پیدا ہو۔ دور حاضر میں مروجہ کئی علوم تو انسان کو حیوان بنانے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے پیش کیا، پھر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے عمل و کردار سے اس کی تشریح کی، ایسا علم ہر انسان کو حاصل کرنا چاہیے۔

٢٥٤٨ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ»، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ.

[2548] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیک غلام کے لیے دوہرا ثواب ہے۔'' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر اللہ کے راستے میں جہاد کرنا اور حج بیت اللہ، نیز والدہ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا نہ ہوتا تو میں یہ پسند کرتا کہ میں کسی کا مملوک (غلام) رہ کر مرتا۔

٢٥٤٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو

[2549] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں

أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نِعِمَّا لِأَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ».

نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''کتنا اچھا ہے کسی کا وہ غلام جو اپنے رب کی عبادت اچھی طرح کرتا ہے اور اپنے آقا کی خیرخواہی بھی کرتا ہے۔''

(١٧) بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيقِ، وَقَوْلِهِ: عَبْدِي أَوْ أَمَتِي

باب: 17 - غلام لونڈی پر اظہار تفاخر کی ممانعت اور عبدي یا أمتي کہنا (بھی مکروہ ہے)

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَٱلصَّٰلِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَآئِكُمْ﴾ [النور: ٣٢]. وَقَالَ: ﴿عَبْدًا مَّمْلُوكًا﴾ [النحل: ٧٥] ﴿وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا ٱلْبَابِ﴾ [يوسف: ٢٥] وَقَالَ: ﴿مِّن فَتَيَٰتِكُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ﴾ [النساء: ٢٥] وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ»، وَ﴿ٱذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ﴾ [يوسف: ٤٢]: عِنْدَ سَيِّدِكَ. وَ«مَنْ سَيِّدُكُمْ؟»

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور تمھارے غلاموں اور تمھاری لونڈیوں میں سے جو نیک ہیں۔'' نیز فرمایا: ''(اللہ نے مثال بیان کی) عبد مملوک کی''۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور ان دونوں نے اپنے سید کو دروازے کے پاس پایا۔'' نیز فرمایا: ''تمھاری مسلمان لونڈیوں میں سے۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔'' ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اپنے مالک کے پاس میرا ذکر کرنا۔'' آیت کریمہ میں ربّك سے مراد سیّدك، یعنی تیرا سردار ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا سردار کون ہے؟''

٢٥٥٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ».

[راجع: ٢٥٤٦]

[2550] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب کوئی غلام اپنے آقا کی خیرخواہی کرے اور اپنے رب کی عبادت احسن انداز سے بجالائے تو اسے دوگنا ثواب ملتا ہے۔''

٢٥٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِلْمَمْلُوكِ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ أَجْرَانِ». [راجع: ٩٧]

[2551] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اس غلام کے لیے دوہرا اجر ہے جو اپنے رب کی عبادت بھی خوش اسلوبی سے کرتا ہے اور اپنے آقا کا وہ حق بھی ادا کرتا ہے جو اس کے ذمے ہے، نیز اس کی خیرخواہی اور فرمانبرداری کرتا ہے۔''

٢٥٥٢ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ [أَنَّهُ] قَالَ: «لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: أَطْعِمْ رَبَّكَ، وَضِّئْ رَبَّكَ، أَسْقِ رَبَّكَ، وَلْيَقُلْ: سَيِّدِي مَوْلَايَ، وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي أَمَتِي، وَلْيَقُلْ: فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلَامِي».

[2552] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے کہ تو اپنے رب (مالک) کو کھانا کھلا، اپنے رب کو وضو کرا، اپنے رب کو پانی پلا بلکہ یوں کہے: اے میرے سردار! اے میرے آقا! اور کوئی تم میں سے یوں نہ کہے: میرا بندہ، میری بندی، بلکہ یوں کہے: میرا خادم، میری خادمہ اور میرا غلام۔''

٢٥٥٣ - **حَدَّثَنَا** أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنَ الْعَبْدِ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ، وَأُعْتِقَ مِنْ مَالِهِ وَإِلَّا فَقَدْ أُعْتِقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ».

[2553] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کردیا اور اس کے پاس اتنا مال بھی ہو کہ کسی عادل کی قیمت لگانے کے مطابق اس کی قیمت ادا کی جاسکے تو اس کے مال سے پورا غلام آزاد کیا جائے، بصورت دیگر جتنا اس نے آزاد کیا اتنا ہی آزاد ہوگا۔''

٢٥٥٤ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ فَهُوَ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْهُمْ. وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْؤُولَةٌ عَنْهُمْ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ». [راجع: ٨٩٣]

[2554] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سب نگہبان ہو اور ہر ایک سے اس کی نگہبانی کے متعلق پوچھا جائے گا۔ جو لوگوں کا امیر ہے وہ ان کا نگہبان ہے، اس سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے اہل خانہ کا نگہبان ہے، اس سے ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی اور اس کے بچوں کی نگہبان ہے، اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا۔ غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے، اس سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ سن لو! تم سب نگہبان ہو اور سب سے اس کی نگہبانی کے متعلق باز پرس ہوگی۔''

٢٥٥٥، ٢٥٥٦ - **حَدَّثَنَا** مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ

[2556,2555] حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب لونڈی زنا کی مرتکب ہو تو اسے

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ». [راجع: ٢١٥٢، ٢١٥٤]

کوڑے لگاؤ۔ پھر بدکاری کرے تو اسے کوڑے مارو۔ پھر حرام کاری کرے تو اسے کوڑے مارو۔'' تیسری بار یا چوتھی بار میں آپ نے فرمایا: ''اسے فروخت کردو، خواہ قیمت میں ایک رسی ہی ملے۔''

(١٨) بَابٌ: إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ

باب: 18- جب کسی شخص کا خادم اس کا کھانا لائے

٢٥٥٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ، فَإِنْ لَّمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ، أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ، فَإِنَّهُ وَلِيَ عِلَاجَهُ». [انظر: ٥٤٦٠]

[2557] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لے کر آئے تو اگر اسے اپنے ساتھ (کھلانے کے لیے) نہ بٹھا سکے تو اس کو ایک یا دو لقمے ضرور کھلا دے، یا آپ ﷺ نے (لقمة اور لقمتين کے بجائے) أُكْلَةً أو أُكْلَتَيْنِ فرمایا۔ کیونکہ اس نے اس (کو تیار کرنے) کی زحمت اٹھائی ہے۔''

فائدہ: اس حدیث میں مکارم اخلاق کی تعلیم وترغیب ہے۔ جب کوئی شخص کھانا تیار کرے تو اس کو محنت کا پھل دینا چاہیے کیونکہ اس نے آگ کی گرمی اور دھواں وغیرہ برداشت کیا ہے۔ خادم کو اپنے ساتھ بٹھانے کا حکم استحباب کے طور پر ہے، اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کم از کم ایک یا دو لقمے ضرور دینے چاہئیں، نیز لفظ خادم میں نوکر چاکر اور شاگرد وغیرہ سب شامل ہو سکتے ہیں۔

(١٩) بَابٌ: اَلْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ، وَنَسَبَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَالَ إِلَى السَّيِّدِ

باب: 19- غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے اور نبی ﷺ نے (غلام کے) مال کو اس کے آقا کی طرف منسوب کیا ہے

٢٥٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَّمَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ

[2558] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''تم سب نگران ہو اور ہر ایک سے اس کی نگرانی کے متعلق پوچھا جائے گا۔ بادشاہ نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کی نگرانی کے متعلق سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر کا نگہبان ہے، اس سے اہل خانہ کے متعلق بازپرس کی جائے گی۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے، اس سے اس کی نگرانی کے

وَّهِيَ مَسْؤُولَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ». قَالَ: فَسَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَّمَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَّسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ». [راجع: ۸۹۳]

متعلق سوال کیا جائے گا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے، اس سے اس کی نگرانی کے متعلق پوچھا جائے گا۔'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے مذکورہ باتیں نبی ﷺ سے سنی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''مرد اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ بہر حال تم سب نگران ہو اور سب سے ان کی نگرانی کے متعلق سوال کیا جائے گا۔''

فائدہ: اس حدیث میں خادم اور غلام کی ذمہ داری بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے آقا کے مال کا نگران اور اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ وہ خود ہی اس میں نقب لگا کر چوری کرتا رہے۔ اسی طرح دکان، کارخانے یا فیکٹری کے ملازمین کو چاہیے کہ وہ اس کے اثاثوں اور دیگر اشیاء کی حفاظت اور نگرانی کریں، اسے اجازت کے بغیر استعمال نہ کریں۔

(۲۰) بَابٌ: إِذَا ضَرَبَ الْعَبْدَ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

باب: 20- اگر کوئی اپنے غلام کو مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے

٢٥٥٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ فُلَانٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ».

[2559] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اگر کسی کو مار پیٹ کرے تو چہرے پر مارنے سے پرہیز کرے۔''

فائدہ: مار پیٹ کے دوران چہرے پر مارنے سے اجتناب صرف غلام یا خادم کے ساتھ خاص نہیں بلکہ چہرے پر مارنے سے پرہیز کا حکم تمام انسانوں بلکہ جانوروں تک کے لیے بھی ہے کیونکہ چہرہ ایک ایسا عضو لطیف ہے جو جملہ محاسن کا مجموعہ ہے، اس پر مارنے سے کئی ایک عیوب اور نقائص کا اندیشہ ہے۔ سکول کے اساتذہ اور مدارس کے قراء حضرات کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔
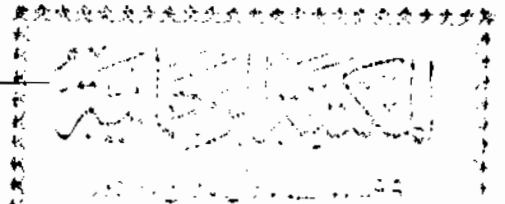
احادیث: 2560—3775

کتاب المکاتب — کتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ

صحیح بُخاری (اُردو)

3

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بُخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

دارالسلام
DARUSSALAM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔

صحیح بخاری (اُردو)

3

تالیف

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ وفوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی

نظرثانی تصحیح وتخریج

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مولانا ابوعبداللہ محمد عبدالجبار حفظہ اللہ
حافظ محمد آصف اقبال حفظہ اللہ
مولانا محمد عثمان منیب حفظہ اللہ
مولانا مختار احمد ضیاء حفظہ اللہ
مولانا غلام مرتضیٰ حفظہ اللہ

دارالسلام
DARUSSALAM

صحیح بخاری (اردو)

3

© مكتبة دارالسلام، ١٤٣٣ هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
البخاري، محمد بن اسماعيل
صحيح البخاري. / محمد بن اسماعيل بخاري: عبدالستار الحماد - الرياض، ١٤٣٣ هـ
ص: ٧٦٨ مقاس: ٢٤×١٧ سم (٣ مج)
ردمك: ٠-١٤١-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (مجموعة) (النص باللغة الاردية)
١. الحديث الصحيح ٢. الحديث- شرح أ. الحماد، عبدالستار (محقق) ب. العنوان
ديوي ٢٣٥,١ ١٤٣٣/٧١٢٢
رقم الإيداع: ١٤٣٣/٧١٢٢
ردمك: ٠-١٤١-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨
١-١٤٤-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (ج ٣)

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پرنس عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الرّیاض: 11416 سعودی عرب

فون: 4033962-4043432 1 00966 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الرّیاض • العلیا فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 • الملز فون: 4735220 1 00966 فیکس: 4735221
• سویدی فون: 4286641 1 00966 • سویلم فون/فیکس: 2860422 1 00966

جدّہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 8234446,8230038 4 00966 فیکس: 8151121 04

الخُبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551 3 00966 خمیس مشیط فون/فیکس: 2207055 7 00966

ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 3696124 6 00966

امریکہ • نیویارک فون: 5925 625 718 001 • ہوسٹن: 0419 722 713 001 کینیڈا • نصیر الدین الخطاب فون: 4186619 416 001

لندن • دارالسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ فون: 77252246 20 0044-85394885 20 0044 • دارالسلام انٹرنیشنل: 7739309 0121 0044

متحدہ عرب امارات • شارجہ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624 فرانس فون: 52928 480 01 0033 فیکس: 52997 480 01 0033

انڈیا • دارالسلام انڈیا فون: 45566249 44 0091 موبائل: 12041 98841 0091 • اسلامک بکس انٹرنیشنل فون: 4180 2373 22 0091
• نیو بک ڈسٹری بیوٹرز فون: 4892 2451 40 0091 موبائل: 30850 98493 0091 • ایم ایس براک انٹر پرائزز فون: 42157847 44 0091

سری لنکا • دارالکتاب فون: 358712 115 0094 • دارالایمان ٹرسٹ فون: 2669197 114 0094

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36- لوئر مال سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور فون: 00 4 32 372,24 400 372,34 240 373 42 0092 فیکس: 72 540 373 042

• غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 54 200 371 42 0092 فیکس: 03 207 373 042

• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 10 926 356 42 0092

کراچی مین طارق روڈ، ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی، کراچی فون: 36 939 343 21 0092 فیکس: 37 939 343 21 0092

اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 13 815 22 51 0092

info@darussalampk.com | www.darussalapk.com

فہرست مضامین (جلد سوم)

٥٢ - كتاب الشهادات — گواہیوں سے متعلق احکام و مسائل — 87

٥٤ كتاب الشروط | شرائط سے متعلق احکام و مسائل 147

٥٧ - كتاب فرض الخمس — فرضیت خمس کا بیان — 371

٥٨ كتاب الجزية والموادعة — جزیہ اور مصالحت سے متعلق احکام و مسائل — 417

٥٩ كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ — آغاز تخلیق کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

50 - كِتَابُ الْمُكَاتَبِ

مکاتب سے متعلق احکام ومسائل

بَابُ إِثْمِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ

باب:- غلام پر تہمت لگانے کا گناہ

وضاحت: اکثر نسخوں میں یہ باب موجود ہے۔ نسفی اور ابوذر کی روایت میں یہ باب مذکور نہیں ہے جو کہ راجح ہے کیونکہ یہاں اس کا محل نہیں ہے۔[1]

(١) بَابُ الْمُكَاتَبِ وَنُجُومِهِ، فِي كُلِّ سَنَةٍ نَجْمٌ

باب: 1- مکاتب، اس کی اقساط اور سال بعد ایک قسط کی ادائیگی کا بیان

وَقَوْلُهُ: ﴿وَٱلَّذِينَ يَبْتَغُونَ ٱلْكِتَٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا وَءَاتُوهُم مِّن مَّالِ ٱللَّهِ ٱلَّذِىٓ ءَاتَىٰكُمْ﴾ [النور: ٣٣]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور جو لونڈی غلام تم سے مکاتبت کی درخواست کریں اگر تم ان میں خیر وصلاح محسوس کرو تو ان سے مکاتبت کا معاملہ کرلو اور (اپنے) اس مال سے تعاون بھی کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں دے رکھا ہے۔"

وَقَالَ رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَوَاجِبٌ عَلَيَّ إِذَا عَلِمْتُ لَهُ مَالًا أَنْ أُكَاتِبَهُ؟ قَالَ: مَا أُرَاهُ إِلَّا وَاجِبًا. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَتَأْثُرُهُ عَنْ أَحَدٍ؟ قَالَ: لَا، ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ مُوسَى بْنَ أَنَسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ

حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا: اگر مجھے علم ہو کہ غلام کے پاس مال موجود ہے تو کیا مجھے اس سے مکاتبت کا معاملہ کرنا ضروری ہے؟ انھوں نے جواب دیا: میں تو اسے ضروری خیال کرتا ہوں۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا: کیا آپ اس

---

[1] إرشاد الساري: 577/5.

سِيرِينَ سَأَلَ أَنَسًا الْمُكَاتَبَةَ - وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ - فَأَبٰى، فَانْطَلَقَ إِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: كَاتِبْهُ فَأَبٰى، فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ وَيَتْلُو عُمَرُ ﴿فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا﴾ [النور:٣٣] فَكَاتَبَهُ.

سلسلے میں کسی سے کوئی روایت بھی بیان کرتے ہیں؟ تو انھوں نے نہیں میں جواب دیا۔ پھر انھیں یاد آیا تو کہا کہ سیرین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مکاتبت کی درخواست کی جبکہ وہ اہل ثروت تھے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: تم اس سے مکاتبت کا معاملہ کرو، لیکن وہ نہ مانے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنا درہ مارا اور آپ یہ آیت کریمہ پڑھ رہے تھے: ''اگر تم اپنے غلاموں میں خیر وصلاح دیکھو تو ان سے مکاتبت کرلو۔'' چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سیرین سے مکاتبت کا معاملہ کرلیا۔

فائدہ: اگر کسی کا غلام یا لونڈی اپنے آقا سے آزادی حاصل کرنے کے لیے مکاتبت کا معاملہ کرنا چاہے اور اس میں اتنی اہلیت ہو کہ وہ معاملے کو بخوبی پورا کرے گا تو آقا کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس سے یہ معاملہ کر کے اسے آزاد کر دے، بلکہ قرآن کریم نے مالکوں کو مزید کہا کہ وہ اپنے مال سے اس کا تعاون بھی کریں، اسے مال زکاۃ سے بھی کچھ نہ کچھ دیا جا سکتا ہے۔ دور حاضر میں اگرچہ غلامی کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے، تاہم ناحق مصائب و آلام میں گرفتار ہونے والے مسلمان مرد وعورت آج بھی حق رکھتے ہیں کہ ان کی آزادی کے لیے ان کا بھرپور تعاون کیا جائے۔

٢٥٦٠ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: إِنَّ بَرِيرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَعَلَيْهَا خَمْسُ أَوَاقِيَ نُجِّمَتْ عَلَيْهَا فِي خَمْسِ سِنِينَ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفِسَتْ فِيهَا: أَرَأَيْتِ إِنْ عَدَدْتُ لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً، أَيَبِيعُكِ أَهْلُكِ فَأُعْتِقَكِ فَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي؟ فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلٰى أَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: لَا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَنَا الْوَلَاءُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ»، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ

[2560] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا ان کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور وہ ان سے مکاتبت کے معاملے میں تعاون طلب کرتی تھیں۔ ان کے ذمے پانچ اوقیے چاندی تھی جو انھوں نے مکاتبت کے سلسلے میں پانچ سال میں ادا کرنی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کرانے میں دلچسپی پیدا ہوگئی تو انھوں نے اس سے فرمایا: اگر میں تمھاری اقساط یکمشت ادا کردوں تو کیا تمھارے آقا تمھیں میرے ہاتھ بیچ دیں گے، پھر میں تمھیں آزاد کر دوں گی اور تیری ولا بھی میرے لیے ہوگی؟ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے آقاؤں کے پاس گئیں، ان کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا تو انھوں نے کہا: نہیں، البتہ اس صورت میں قبول کر سکتے ہیں کہ ولا ہمارے پاس

ﷺ فَقَالَ: «مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ». [راجع: ٤٥٦]

رہے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے یہ واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے خرید کر آزاد کر دو، ولا اسی کے لیے ہوتی ہے جو آزاد کرے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب فرمایا: ''لوگوں کا کیا حال ہے، وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں؟ جو شخص ایسی شرط لگائے جو (جس کی اصل) اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ شرط باطل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی عائد کردہ شرط ہی زیادہ صحیح اور زیادہ مضبوط ہے۔''

(٢) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتَبِ، وَمَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ

باب: 2- مکاتب سے کون سی شرائط جائز ہیں؟ اور جس نے کوئی ایسی شرط لگائی جو (جس کی اصل) کتاب اللہ میں نہیں (تو اس کا حکم؟)

فِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ [عَنِ النَّبِيِّ ﷺ]

اس باب میں حضرت ابن عمر ؓ کی ایک روایت بھی ہے جو وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

٢٥٦١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا، قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا فَقَالُوا: إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ، وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لَنَا، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». قَالَ: ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا

[2561] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ ؓ ان کے پاس اپنے معاملہ مکاتبت میں تعاون لینے کے لیے حاضر ہوئیں۔ ابھی تک انھوں نے اپنے بدلِ کتابت سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ ؓ نے ان سے فرمایا: تم اپنے مالکان کے پاس جاؤ، اگر وہ پسند کریں کہ بدل کتابت کی تمام (باقی ماندہ) رقم میں یکمشت ادا کردوں اور تمھاری ولا میرے ساتھ قائم ہو تو میں ایسا کرسکتی ہوں۔ حضرت بریرہ ؓ نے جب یہ صورت اپنے مالکان کے سامنے رکھی تو انھوں نے اسے ماننے سے انکار کر دیا اور کہا: اگر وہ تمھارے ساتھ ثواب کی نیت سے ایسا کرنا چاہتی ہیں تو بلاشبہ کریں لیکن تیری ولا ہمارے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ ؓ نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو

لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ، شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ». [راجع: ٤٥٦]

آپ نے ان سے فرمایا: ''تو خرید کر اسے آزاد کر دے، ولا تو اسی کا حق ہے جو آزاد کرتا ہے۔'' راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: ''لوگوں کا عجیب حال ہے، وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے؟ جس نے ایسی شرط لگائی جو (یعنی جس کی اصل) کتاب اللہ میں نہ ہو وہ اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا اگرچہ ایسی سو شرطیں ہی کیوں نہ لگا لے۔ اللہ تعالیٰ کی شرط ہی مبنی برحق اور زیادہ مضبوط ہے۔''

فائدہ: ''جو شرائط اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں'' حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام ابن خزیمہ کے حوالے سے اس کا مفہوم ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ اللہ کے حکم سے اس کا جواز یا وجوب ثابت نہ ہو، یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ جو شرط اللہ کی کتاب میں مذکور نہ ہو اس کا لگانا باطل ہے کیونکہ کبھی بیع میں کفالت کی شرط ہوتی ہے، کبھی قیمت میں یہ شرط ہوتی ہے، یعنی اس قسم کے روپے ہوں گے یا اتنی مدت میں ادا کیے جائیں گے، یہ شرطیں صحیح ہیں اگرچہ اللہ کی کتاب میں ان کا ذکر نہیں۔[1]

٢٥٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِتُعْتِقَهَا، فَقَالَ أَهْلُهَا: عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». [راجع: ٢١٥٦]

[2562] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی خرید کر اسے آزاد کرنا چاہا تو اس کے مالکان نے کہا: وہ اس شرط پر اسے خرید سکتی ہیں کہ اس کی ولا کے ہم خود مالک ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شرط تمھیں خریدنے سے نہیں روک سکتی کیونکہ ولا کا مالک تو وہی ہے جو آزاد کرے۔''

(٣) بَابُ اسْتِعَانَةِ الْمُكَاتَبِ وَسُؤَالِهِ النَّاسَ

باب:3- مکاتب کا مدد مانگنا اور لوگوں سے سوال کرنا

٢٥٦٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيرَةُ، فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ

[2563] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا آئیں اور کہنے لگیں: میں نے اپنے آقاؤں سے نو اوقیے چاندی پر مکاتبت کا معاملہ کیا ہے۔ مجھے ہر سال ایک اوقیہ ادا کرنا ہوگا، لہٰذا آپ میری مدد کریں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تیرے مالک پسند

1 فتح الباري: 232/5.

لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ، شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ». [راجع: ٤٥٦]

آپ نے ان سے فرمایا: ''تو خرید کر اسے آزاد کردے، ولا تو اسی کا حق ہے جو آزاد کرتا ہے۔'' راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: ''لوگوں کا عجیب حال ہے، وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے؟ جس نے ایسی شرط لگائی جو (یعنی جس کی اصل) کتاب اللہ میں نہ ہو وہ اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا اگرچہ ایسی سو شرطیں ہی کیوں نہ لگالے۔ اللہ تعالیٰ کی شرط ہی مبنی برحق اور زیادہ مضبوط ہے۔''

فائدہ: ''جو شرائط اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں'' حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام ابن خزیمہ کے حوالے سے اس کا مفہوم ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ اللہ کے حکم سے اس کا جواز یا وجوب ثابت نہ ہو، یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ جو شرط اللہ کی کتاب میں مذکور نہ ہو اس کا لگانا باطل ہے کیونکہ کبھی بیع میں کفالت کی شرط ہوتی ہے، کبھی قیمت میں یہ شرط ہوتی ہے، یعنی اس قسم کے روپے ہوں گے یا اتنی مدت میں ادا کیے جائیں گے، یہ شرطیں صحیح ہیں اگرچہ اللہ کی کتاب میں ان کا ذکر نہیں۔[1]

٢٥٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِتُعْتِقَهَا، فَقَالَ أَهْلُهَا: عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». [راجع: ٢١٥٦]

[2562] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی خرید کر اسے آزاد کرنا چاہا تو اس کے مالکان نے کہا: وہ اس شرط پر اسے خرید سکتی ہیں کہ اس کی ولا کے ہم خود مالک ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شرط تمھیں خریدنے سے نہیں روک سکتی کیونکہ ولا کا مالک تو وہی ہے جو آزاد کرے۔''

(٣) بَابُ اسْتِعَانَةِ الْمُكَاتَبِ وَسُؤَالِهِ النَّاسَ

باب: 3- مکاتب کا مدد مانگنا اور لوگوں سے سوال کرنا

٢٥٦٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيرَةُ، فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ

[2563] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا آئیں اور کہنے لگیں: میں نے اپنے آقاؤں سے نو اوقیے چاندی پر مکاتبت کا معاملہ کیا ہے۔ مجھے ہر سال ایک اوقیہ ادا کرنا ہوگا، لہٰذا آپ میری مدد کریں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تیرے مالک پسند

1 فتح الباري: 232/5.

أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً وَّأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ فَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي، فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: «خُذِيهَا فَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ». قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، مَا بَالُ رِجَالٍ يَّشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَّيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ فَأَيُّمَا شَرْطٍ كَانَ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، فَقَضَاءُ اللهِ أَحَقُّ، وَشَرْطُ اللهِ أَوْثَقُ، مَا بَالُ رِجَالٍ يَّقُولُ أَحَدُهُمْ: أَعْتِقْ يَا فُلَانُ وَ لِيَ الْوَلَاءُ، إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». [راجع: ٤٥٦]

کریں تو میں انھیں یہ رقم یکمشت ادا کر کے تجھے آزاد کردوں (تو) میں ایسا کرسکتی ہوں لیکن تیری ولا میرے لیے ہوگی، چنانچہ حضرت بریرہ ؓ اپنے آقاؤں کے پاس گئیں تو انھوں نے اس صورت سے صاف انکار کردیا مگر یہ کہ ولا ان کے لیے ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ واقعہ سنا تو مجھ سے دریافت کیا، چنانچہ میں نے آپ کو مطلع کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم اسے لے کر آزاد کردو اور ان کے لیے ولا کی شرط کرلو۔ ولا تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے۔'' حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا، اللہ کی حمد وثنا کی، پھر فرمایا: ''امابعد! تم میں سے کچھ لوگوں کا عجیب حال ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل اللہ کی کتاب میں نہیں ہے؟ جس شرط کی اصل اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل ہے اگرچہ ایسی سو شرطیں ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ کا فیصلہ ہی برحق اور اللہ کی شرط ہی مضبوط ہے۔ تم میں سے کچھ لوگوں کا عجیب حال ہے، وہ کہتے ہیں: اے فلاں! تو آزاد کر لیکن ولا میرے لیے ہوگی۔ ولا کا مالک تو وہی ہے جو آزاد کرے۔''

(٤) بَابُ بَيْعِ الْمُكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ

باب: 4- مکاتب اگر راضی ہو تو اسے فروخت کرنا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: هُوَ عَبْدٌ مَّا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ مکاتب غلام ہی رہے گا جب تک اس کے ذمے کوئی شے باقی ہے۔

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ.

حضرت زید بن ثابت ؓ فرماتے ہیں: جب تک اس پر ایک درہم بھی باقی ہے وہ غلام ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: هُوَ عَبْدٌ إِنْ عَاشَ وَ إِنْ مَّاتَ وَإِنْ جَنٰى مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

حضرت ابن عمر ؓ کا ارشاد ہے: وہ غلام ہی ہے اگر زندہ رہے یا مر جائے یا کوئی جرم کرے جب تک اس کے ذمے کوئی چیز باقی ہے۔

٢٥٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

[2564] حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ

مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ لَهَا: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَّاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ بَرِيرَةُ ذٰلِكَ لِأَهْلِهَا فَقَالُوا: لَا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَنَا.

قَالَ مَالِكٌ: قَالَ يَحْيٰى: فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «اِشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ».

[راجع: ٤٥٦]

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مدد لینے کے لیے حاضر ہوئیں تو انھوں نے فرمایا: اگر تیرے مالک یہ پسند کریں کہ میں تیرا بدلِ کتابت انھیں یکمشت ادا کردوں اور تجھے آزاد کردوں تو میں ایسا کرسکتی ہوں۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر اپنے آقاؤں سے کیا تو انھوں نے کہا کہ ہم ولا سے کسی صورت بھی دستبردار نہیں ہوں گے۔

امام مالک نے یحییٰ سے بیان کیا کہ عمرہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''تو اسے خرید کر آزاد کردے۔ ولا تو اسی کی ہوگی جس نے آزاد کیا ہے۔''

(٥) بَابٌ: إِذَا قَالَ الْمُكَاتَبُ: اِشْتَرِنِي وَأَعْتِقْنِي، فَاشْتَرَاهُ لِذٰلِكَ

باب: 5- جب مکاتب کسی سے کہے: تو مجھے خرید کر آزاد کردے اور وہ اسے آزاد کرنے کے لیے خرید لے (تو جائز ہے)

٢٥٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقُلْتُ: كُنْتُ غُلَامًا لِّعُتْبَةَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ وَّمَاتَ وَوَرِثَنِي بَنُوهُ، وَإِنَّهُمْ بَاعُونِي مِنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو فَأَعْتَقَنِي ابْنُ أَبِي عَمْرٍو، وَاشْتَرَطَ بَنُو عُتْبَةَ الْوَلَاءَ فَقَالَتْ: دَخَلَتْ بَرِيرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتْ: اِشْتَرِينِي فَأَعْتِقِينِي، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: لَا يَبِيعُونِي حَتّٰى يَشْتَرِطُوا وَلَائِي، فَقَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِي بِذٰلِكَ، فَسَمِعَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ - أَوْ بَلَغَهُ - فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ، فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ مَا قَالَتْ لَهَا، فَقَالَ: «اِشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا وَدَعِيهِمْ يَشْتَرِطُوا مَا شَاءُوا» فَاشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ فَأَعْتَقَتْهَا

[2565] حضرت ایمن حبشی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے کہا: میں عتبہ بن ابولہب کا غلام تھا، وہ مر گیا ہے اور اس کے بیٹے میرے وارث بنے ہیں۔ انھوں نے مجھے ابوعمرو (مخزومی) کے بیٹے کے ہاتھ فروخت کردیا ہے اور ابوعمرو کے بیٹے نے مجھے آزاد کردیا ہے۔ اب عتبہ کے بیٹے میری ولا کی شرط لگاتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (یہ مقدمہ سن کر) فرمایا: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں جبکہ وہ مکاتبہ تھیں اور مجھ سے کہنے لگیں: مجھے خرید کر آزاد کردیں۔ اس (عائشہ) نے کہا: ٹھیک ہے میں یہ کرتی ہوں۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: وہ میری ولا کی شرط کے بغیر مجھے فروخت نہیں کریں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ نبی ﷺ نے یہ واقعہ از خود سنا، یا آپ کو خبر پہنچی تو

وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا الْوَلَاءَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَإِنِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ».

آپ نے حضرت عائشہ ؓ سے یہ واقعہ دریافت کیا۔ حضرت عائشہ ؓ سے جو کچھ حضرت بریرہ ؓ نے کہا تھا، انھوں نے وہ (آپ ﷺ سے) بیان کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے خرید کر آزاد کر دو اور وہ جو بھی شرط لگاتے ہیں اس کی پروا نہ کرو۔'' چنانچہ حضرت عائشہ ؓ نے اسے (حضرت بریرہ ؓ کو) خرید کر آزاد کر دیا۔ جب اس کے آقاؤں نے ولا کی شرط لگائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ولا تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے اگرچہ وہ سو شرطیں لگائیں۔''

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

51 - كِتَابُ الْهِبَةِ وَ فَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا

ہبہ، اس کی فضیلت اور اس کی ترغیب کا بیان

(١) [بَابُ فَضْلِ الْهِبَةِ]

باب: 1- ہبہ کی فضیلت

٢٥٦٦ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ، لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ». [انظر: ٦٠١٧]

[2566] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اے مسلمان بیبیو! کوئی پڑوسن اپنی دوسری پڑوسن کے لیے بکری کا کھر بھی ہو تو اسے حقیر خیال نہ کرے۔''

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ چھوٹے سے چھوٹا تحفہ خواہ کتنا حقیر معلوم ہو دوسری پڑوسن کو بھیجنے میں تأمل نہیں کرنا چاہیے۔ بسا اوقات تحفہ دینے کے لیے کوئی چیز موجود ہوتی ہے لیکن خیال آجاتا ہے کہ یہ تو حقیر چیز ہے اسے دینے کا کیا فائدہ، یہ خیال غلط ہے۔ اسی طرح جس کے پاس تھوڑا سا تحفہ بھیجا جائے وہ خوش دلی سے قبول کرے کیونکہ تحائف کے تبادلے سے خوشگوار ماحول پیدا ہوتا ہے۔

٢٥٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: ابْنَ أُخْتِي! إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ، ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَارٌ، فَقُلْتُ: يَا خَالَةُ! مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟

[2567] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عروہ ؒ سے فرمایا: اے میرے بھانجے! ہم چاند دیکھتے، پھر دوسرا چاند دیکھتے، اس طرح دو ماہ میں تین چاند دیکھتے اور اس دوران میں رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں سے کسی گھر میں آگ نہیں جلتی تھی۔ میں نے عرض کیا: خالہ جان! ایسے حالات میں آپ کا گزر اوقات کیا ہوتا تھا؟ انھوں نے فرمایا: دو کالی چیزوں: کھجور اور پانی پر (گزارہ کرتے

قَالَتْ: اَلْأَسْوَدَانِ: اَلتَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ جِيرَانٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ، وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ أَلْبَانِهِمْ فَيَسْقِينَا. [انظر: ٦٤٥٨، ٦٤٥٩]

تھے)، نیز رسول اللہ ﷺ کے کچھ انصاری پڑوسی تھے جن کے پاس دودھ دینے والی بکریاں تھیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ کا تحفہ بھیجتے تو آپ ہمیں بھی پلاتے تھے۔

فائدہ: کھجور کے متعلق تو کہا جا سکتا ہے کہ وہ کالی ہے کیونکہ مدینہ طیبہ کی کھجور سیاہ ہی ہوتی ہے لیکن پانی کو تغلیباً سیاہ کہا گیا ہے۔ عربی زبان میں بسااوقات غالب شے کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ یہاں جو کالی ہے، یعنی کھجور، اسے اصل قرار دے کر پانی کو بھی کالا کہہ دیا۔

(٢) بَابُ الْقَلِيلِ مِنَ الْهِبَةِ

باب:2-تھوڑی سی چیز ہبہ کرنا

٢٥٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ دُعِيتُ إِلَى ذِرَاعٍ أَوْ كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ». [انظر: ٥١٧٨]

[2568] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر مجھے دستی یا پائے کے گوشت کی دعوت دی جائے تو میں ضرور جاؤں گا۔ اور اگر مجھے دستی کا گوشت یا کھر ہدیہ بھیجا جائے تو میں ضرور قبول کروں گا۔''

(٣) بَابُ مَنِ اسْتَوْهَبَ مِنْ أَصْحَابِهِ شَيْئًا

باب: 3- جو شخص اپنے ساتھیوں سے کوئی ہبہ وغیرہ طلب کرے

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا».

حضرت ابوسعید ؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ساتھ میرے لیے بھی کچھ حصہ رکھ لینا۔''

فائدہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ کے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا، انھوں نے کسی سردار کو دم کرنے کے لیے بکریاں لینے کا مطالبہ کیا کیونکہ اس نے ان کی مہمان نوازی نہیں کی تھی۔ بکریاں لے کر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''ان بکریوں میں اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھنا۔'' معلوم ہوا کہ ہدیہ وغیرہ میں حصے کے لیے کہا جا سکتا ہے۔

٢٥٦٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ وَكَانَ لَهَا غُلَامٌ نَّجَّارٌ، قَالَ لَهَا:

[2569] حضرت سہل ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مہاجرین کی ایک خاتون کی طرف پیغام بھیجا، اس کا ایک بڑھئی غلام تھا، آپ نے اس سے فرمایا: ''اپنے غلام سے کہو کہ وہ ہمارے لیے منبر کے تختے بنا دے۔'' اس عورت

«مُرِي عَبْدَكِ فَلْيَعْمَلْ لَنَا أَعْوَادَ الْمِنْبَرِ»، فَأَمَرَتْ عَبْدَهَا فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِنَ الطَّرْفَاءِ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا، فَلَمَّا قَضَاهُ أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَدْ قَضَاهُ، قَالَ ﷺ: «أَرْسِلِي بِهِ إِلَيَّ»، فَجَاؤُوا بِهِ فَاحْتَمَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ.

[راجع: ٣٧٧]

نے اپنے غلام کو حکم دیا، وہ جنگل کی طرف گیا اور جھاؤ کی لکڑی کاٹ لایا، پھر اس سے آپ کے لیے منبر تیار کیا۔ جب اس نے کام پورا کرلیا تو اس خاتون نے نبی ﷺ کو پیغام بھیجا کہ اس (غلام) نے منبر تیار کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے میرے پاس بھیج دو۔'' لوگ منبر لے کر آئے تو نبی ﷺ نے خود اپنے ہاتھ سے اٹھایا اور وہاں رکھ دیا جہاں تم اسے دیکھتے ہو۔

٢٥٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَّعَ رِجَالٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَّحْشِيًّا، وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي بِهِ، وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ، فَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ، فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ، فَقَالُوا: لَا، وَاللهِ! لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ، فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ، ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ، فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِي، فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: «مَعَكُمْ مِّنْهُ شَيْءٌ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتّٰى نَفَّدَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[2570] حضرت ابوقتادہ سَلَمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دن نبی ﷺ کے کچھ اصحاب کے ساتھ مکہ کے راستے میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ ہمارے آگے تشریف فرما تھے۔ میرے علاوہ سب لوگ حالت احرام میں تھے۔ اس دوران میں انھوں نے ایک گورخر دیکھا جبکہ میں اس وقت اپنے جوتے کو پیوند لگا رہا تھا۔ انھوں نے مجھے تو نہ بتایا لیکن ان کے دل میں خواہش ضرور تھی کہ میں اسے دیکھ لوں، چنانچہ میں نے ذرا سی توجہ کی تو اسے دیکھ لیا۔ میں گھوڑے کی طرف گیا، اس پر زین رکھی اور سوار ہوگیا لیکن اپنا کوڑا اور نیزہ لینا بھول گیا۔ میں نے ان لوگوں سے کہا: مجھے نیزہ اور کوڑا پکڑا دو تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! اس سلسلے میں ہم تیری کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ مجھے بہت غصہ آیا۔ میں گھوڑے سے اترا اور دونوں چیزیں لیں پھر سوار ہوگیا اور گورخر پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا۔ پھر میں اسے ساتھ لے آیا جبکہ وہ دم توڑ چکا تھا، چنانچہ سب لوگ اسے کھانے کے لیے ٹوٹ پڑے۔ پھر انھیں شک ہوا کہ ہم نے حالت احرام میں کھایا ہے۔ ہم وہاں سے روانہ ہوئے اور میں نے اپنے پاس شانے (دستی) کا گوشت چھپا لیا۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور اس کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''تمھارے پاس اس میں سے

کچھ ہے؟'' میں نے عرض کیا: ہاں، پھر آپ کو میں نے شانے کا گوشت پیش کیا۔ آپ نے اسے کھایا حتیٰ کہ اسے ختم کر دیا جبکہ آپ حالت احرام میں تھے۔

فَحَدَّثَنِي بِهِ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٨٢١]

زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

(٤) بَابُ مَنِ اسْتَسْقَى

باب: 4- کسی سے پانی وغیرہ پلانے کی فرمائش کرنا

وَقَالَ سَهْلٌ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «اِسْقِنِي».

حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: (ایک دفعہ) نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''مجھے پانی پلاؤ''

٢٥٧١ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي أَبُو طُوَالَةَ [اِسْمُهُ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ] قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي دَارِنَا هٰذِهِ فَاسْتَسْقَى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً لَّنَا، ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَّاءِ بِئْرِنَا هٰذِهِ فَأَعْطَيْتُهُ، وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَّسَارِهِ وَعُمَرُ تُجَاهَهُ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَّمِينِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ: هٰذَا أَبُو بَكْرٍ، فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ ثُمَّ قَالَ: «اَلْأَيْمَنُونَ اَلْأَيْمَنُونَ، أَلَا فَيَمِّنُوا».

[2571] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے اس گھر میں تشریف لائے تو آپ نے پانی طلب فرمایا۔ ہم نے آپ کے لیے ایک بکری کا دودھ نکالا، پھر میں نے اس میں اپنے کنویں کا پانی ملایا۔ اس کے بعد اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں جانب، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے اور ایک اعرابی آپ کی دائیں طرف تھا۔ جب آپ نوش فرما کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، لیکن آپ نے اپنا بچا ہوا دودھ اعرابی کو دے دیا، پھر فرمایا: ''دائیں جانب والے مقدم ہیں۔ دائیں جانب والے مقدم ہیں۔ اچھی طرح سن لو! دائیں جانب سے شروع کیا کرو۔''

قَالَ أَنَسٌ: فَهِيَ سُنَّةٌ، فَهِيَ سُنَّةٌ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [راجع: ٢٣٥٢]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سنت ہے۔ یہ سنت ہے۔ تین مرتبہ ایسا فرمایا۔

(٥) بَابُ قَبُولِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ

باب: 5- شکار کا تحفہ قبول کرنا

وَقَبِلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ عَضُدَ

نبی ﷺ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے شکار کے بازو

الصَّيْدِ.

(دستی) کا گوشت قبول فرمایا۔

٢٥٧٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا، وَبَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ: بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا - قَالَ: فَخِذَيْهَا لَا شَكَّ فِيهِ - فَقَبِلَهُ. قُلْتُ: وَأَكَلَ مِنْهُ؟ قَالَ: وَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: قَبِلَهُ. [انظر: ٥٤٨٩، ٥٥٣٥]

[2572] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے مرالظہران میں ایک خرگوش کو بھگایا۔ لوگ اس کے پیچھے دوڑے لیکن تھک گئے، البتہ میں اسے پکڑنے میں کامیاب ہوگیا۔ میں اسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آیا تو انھوں نے اسے ذبح کیا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کا پچھلا حصہ یا رانیں بھجوائیں...... پھر راوی نے کہا: اس میں شک نہیں کہ آپ کے پاس رانیں بھجوائیں...... تو آپ نے اسے قبول فرمایا۔ راویِ حدیث نے پوچھا: کیا آپ نے اس میں سے کھایا؟ تو انھوں نے جواب دیا: ہاں، اس سے کچھ کھایا، پھر اس کے بعد کہا: آپ نے اسے قبول فرمالیا۔

(٦) بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ

باب: 6- ہدیہ قبول کرنا

٢٥٧٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: «أَمَا إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ». [راجع: ١٨٢٥]

[2573] حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک گورخر بطور ہدیہ بھیجا جبکہ آپ ابواء یا ودان مقام میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے اسے واپس کردیا۔ پھر جب آپ نے اس کے چہرے کا رنگ دیکھا تو فرمایا: ''ہم نے یہ تجھے صرف اس لیے واپس کیا ہے کہ ہم حالت احرام میں ہیں۔''

(٧) بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ

باب: 7- ہدیہ قبول کرنا

٢٥٧٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ

[2574] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: لوگ اس بات کا اہتمام کرتے تھے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن اپنے تحائف بھیجیں اور اس طریقے سے وہ رسول اللہ ﷺ

بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِهَا، أَوْ يَبْتَغُونَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [انظر: ٢٥٨٠، ٢٥٨١، ٣٧٧٥]

کی خوشنودی چاہتے تھے۔

٢٥٧٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَقِطًا وَّسَمْنًا وَّأَضُبًّا، فَأَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الْأَضُبَّ تَقَذُّرًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَّا أُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [انظر: ٥٣٨٩، ٥٤٠٢، ٧٣٥٨]

[2575] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ان کی خالہ ام حفید ؓ نے نبی ﷺ کی خدمت میں پنیر، گھی اور سانڈے کا ہدیہ بھیجا۔ آپ نے پنیر اور گھی میں سے تو کچھ کھا لیا لیکن سانڈا ناگواری کی وجہ چھوڑ دیا۔ حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ سانڈا آپ کے دستر خواں پر کھایا گیا۔ اگر حرام ہوتا تو کم از کم رسول اللہ ﷺ کے دستر خواں پر اسے نہ کھایا جاتا۔

٢٥٧٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ: «أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟» فَإِنْ قِيلَ: صَدَقَةٌ. قَالَ لِأَصْحَابِهِ: «كُلُوا» وَلَمْ يَأْكُلْ، وَإِنْ قِيلَ: هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ ﷺ فَأَكَلَ مَعَهُمْ.

[2576] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب کوئی کھانا لایا جاتا تو اس کے متعلق دریافت فرماتے: ''یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟'' اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ اپنے اصحاب سے فرماتے: ''تم کھاؤ'' لیکن خود نہ کھاتے۔ اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو آپ ﷺ ہاتھ بڑھا کر اپنے اصحاب کے ہمراہ اسے تناول فرماتے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے سانڈے کا ہدیہ قبول فرمایا لیکن طبعی ناگواری کی وجہ سے اسے تناول نہیں فرمایا کیونکہ آپ کو یہ مرغوب نہ تھا، البتہ آپ کے دستر خواں پر دیگر صحابۂ کرام ؓ نے اسے کھایا ہے جو اس کے حلال ہونے کی دلیل ہے، اگر کوئی طبعی کراہت کی وجہ سے اسے نہ کھائے تو وہ گنہگار نہیں ہوگا، اسے حرام کہنا غلط ہے۔

٢٥٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمٍ، فَقِيلَ: تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيرَةَ، قَالَ: «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ». [راجع: ١٤٩٥]

[2577] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ حضرت بریرہ ؓ پر صدقہ کیا گیا ہے تو آپ نے فرمایا: ''یہ اس کے لیے صدقہ ہے لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔''

فائدہ: جب صدقہ اپنی جگہ پر پہنچ جائے تو جسے ملا ہے وہ اس کا مالک ہے۔ اب وہ کسی کو دیتا ہے تو اس کی حیثیت بدل چکی ہے، وہ صدقہ نہیں رہا بلکہ تحفے کی صورت اختیار کر چکا ہے کیونکہ صدقہ جب اپنی جگہ پر پہنچ جاتا ہے تو اس سے صدقے کا حکم زائل ہو جاتا ہے۔ اب اس کا استعمال ان لوگوں کے لیے جائز ہے جن پر صدقہ حرام ہوتا ہے۔ امیر یا غریب کے لیے اس کا تحفہ قبول کرنا جائز ہوگا۔

٢٥٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ وَأَنَّهُمُ اشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا، فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ»، وَأُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا هٰذَا» قُلْتُ: تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ». وَخُيِّرَتْ بَرِيرَةُ.

[2578] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت بریرہ ؓ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو اس کے آقاؤں نے یہ شرط لگائی کہ اس کی ولا ان کو حاصل ہوگی۔ نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم خرید کر اسے آزاد کر دو، ولا تو اسی کے لیے ہوتی ہے جو آزاد کرے۔“ ایک دفعہ یوں ہوا کہ حضرت بریرہ ؓ کو صدقے کا گوشت ملا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ میں نے عرض کیا: یہ بریرہ کو بطور صدقہ ملا ہے۔ تب آپ نے فرمایا: ”یہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔“ نیز جب وہ آزاد ہوئی تو خاوند کے معاملے میں اسے اختیار دیا گیا۔

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: زَوْجُهَا حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ. قَالَ شُعْبَةُ: سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَوْجِهَا قَالَ: لَا أَدْرِي أَحُرٌّ أَمْ عَبْدٌ؟. [راجع: ٤٥٦]

(راویٔ حدیث) عبدالرحمٰن نے کہا: اس کا خاوند آزاد تھا یا غلام۔ شعبہ کہتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن سے اس کے خاوند کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ وہ آزاد تھا یا غلام۔

٢٥٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا: «عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» قَالَتْ: لَا، إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ أُمُّ عَطِيَّةَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بُعِثَتْ إِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ، قَالَ: «إِنَّهُ قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا». [راجع: ١٤٤٦]

[2579] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ حضرت عائشہ ؓ کے پاس تشریف لائے تو پوچھا: ”تمھارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے؟“ انھوں نے کہا: کچھ نہیں، صرف بکری کا گوشت ہے جو ام عطیہ ؓ نے بھیجا ہے اور یہ اس بکری کا ہے جو انھیں صدقے میں سے دی گئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ اپنے مقام پر پہنچ چکا ہے۔“

(٨) بَابُ مَنْ أَهْدٰى إِلٰى صَاحِبِهِ، وَتَحَرّٰى بَعْضَ نِسَائِهِ دُونَ بَعْضٍ

باب: 8- اپنے دوست کو اس دن تحفہ بھیجنا جب وہ اپنی کسی خاص بیوی کے پاس ہو

٢٥٨٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمِي، وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: إِنَّ صَوَاحِبِي اجْتَمَعْنَ فَذَكَرَتْ لَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهَا.

[راجع: ٢٥٧٤]

[2580] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگ اپنے ہدایا بھیجتے وقت میری باری کے دن کا خیال رکھتے تھے۔ حضرت ام سلمہ ؓ کا بیان ہے کہ میری سوکنوں نے اکٹھے ہو کر آپ ﷺ سے (بطور شکایت) ذکر کیا تو آپ نے ان کو جواب ہی نہ دیا۔

٢٥٨١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ حِزْبَيْنِ: فَحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ، وَالْحِزْبُ الْآخَرُ: أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا حُبَّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَائِشَةَ، فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَخَّرَهَا حَتّٰى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا: كَلِّمِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهَا حَيْثُ كَانَ مِنْ نِسَائِهِ، فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا، فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي شَيْئًا، فَقُلْنَ لَهَا: فَكَلِّمِيهِ، قَالَتْ: فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا. فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي

[2581] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کے دو گروپ تھے: ایک گروپ میں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت صفیہ اور حضرت سودہ ؓ تھیں، جبکہ دوسرے گروپ میں حضرت ام سلمہ ؓ کے ساتھ باقی تمام ازواج مطہرات ؓ تھیں۔ صحابۂ کرام ؓ حضرت عائشہ ؓ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی (والہانہ) محبت کو جانتے تھے، اس لیے جب کسی کے پاس تحفہ ہوتا اور وہ اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا (تو) اس میں تاخیر کرتا حتی کہ جب رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ ؓ کے گھر میں تشریف فرما ہوتے تو ہدیہ بھیجنے والا رسول اللہ ﷺ کے لیے حضرت عائشہ ؓ کے گھر میں ہدیہ بھیجتا۔ یہ صورت حال دیکھ کر حضرت ام سلمہ ؓ کے گروپ نے مشورہ کر کے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے بات کریں کہ وہ لوگوں سے کہیں کہ جس کسی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تحفہ بھیجنا ہو تو آپ اپنی جس بیوی کے ہاں مقیم ہوں وہیں تحفہ بھیجا کرے۔ ان کے کہنے کے مطابق حضرت ام سلمہ ؓ نے آپ سے گفتگو کی لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ جب اس

شَيْئًا، فَقُلْنَ لَهَا: كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكِ، فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا: «لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ، فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ». قَالَتْ: فَقُلْتُ: أَتُوبُ إِلَى اللهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ، ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ تَقُولُ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ: «يَا بُنَيَّةُ! أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ؟» قَالَتْ: بَلَى، فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرَتْهُنَّ. فَقُلْنَ: ارْجِعِي إِلَيْهِ فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ، فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ فَأَتَتْهُ فَأَغْلَظَتْ وَقَالَتْ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا حَتَّى إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَيَنْظُرُ إِلَى عَائِشَةَ: هَلْ تَكَلَّمُ؟ قَالَ: فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلَى زَيْنَبَ حَتَّى أَسْكَتَتْهَا، قَالَتْ: فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: «إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ». [راجع: ٢٥٧٤]

گروپ نے حضرت ام سلمہ ؓ سے پوچھا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے کوئی جواب ہی نہیں دیا۔ انھوں نے ان سے کہا: آپ پھر بات کریں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ جب باری کے دن آپ تشریف لائے تو انھوں نے پھر بات چھیڑی لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ جب امہات المومنین نے حضرت ام سلمہ ؓ سے پوچھا تو انھوں نے بتایا: آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ ازواج مطہرات نے ان سے کہا: تم یہ بات کرتی رہو جب تک آپ جواب نہیں دیتے۔ پھر جب ام سلمہ ؓ کی باری آئی تو انھوں نے آپ سے عرض کیا، تب آپ نے فرمایا: ''تم عائشہ ؓ کے بارے میں مجھے اذیت نہ دو کیونکہ میں جب عائشہ کے علاوہ کسی اور بیوی کے کپڑوں میں ہوتا ہوں تو مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی۔'' حضرت ام سلمہ ؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ کو اذیت پہنچانے سے توبہ کرتی ہوں۔ پھر امہات المومنین نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ ؓ کو بلایا اور انھیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ پیغام دے کر بھیجا کہ آپ کی ازواج آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہیں کہ آپ حضرت ابوبکر ؓ کی بیٹی کے متعلق انصاف کریں، چنانچہ حضرت فاطمہ ؓ نے بھی جا کر آپ سے بات چیت کی تو آپ نے فرمایا: ''دختر من! کیا تو اس سے محبت نہیں کرتی جس سے میں محبت کرتا ہوں؟'' سیدہ فاطمہ نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ اس کے بعد وہ واپس آ گئیں اور ازواج مطہرات کو جواب سے آگاہ کیا۔ انھوں نے کہا: دوبارہ جاؤ لیکن حضرت فاطمہ ؓ نے دوبارہ جانے سے انکار کر دیا۔ آخر انھوں نے حضرت زینب بنت جحش ؓ کو بھیجا۔ وہ آئیں تو سخت گفتگو کرنے لگیں اور کہا کہ آپ کی ازواج ابن ابوقحافہ کی بیٹی کے بارے میں اللہ کی

قسم دے کر انصاف مانگتی ہیں، ان کی آواز بلند ہوئی یہاں تک کہ حضرت عائشہ ؓ سے لے دے شروع کر دی جو وہاں بیٹھی ہوئی تھیں بلکہ انھیں برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ ؓ کی طرف دیکھنے لگے کہ وہ کچھ جواب دیتی ہیں یا نہیں؟ چنانچہ حضرت عائشہ ؓ بولیں اور حضرت زینب ؓ کو جواب دیتی رہیں یہاں تک کہ انھیں چپ کرا دیا۔ نبی ﷺ نے حضرت عائشہ ؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''آخر یہ ابوبکر ؓ کی بیٹی ہیں۔''

قَالَ الْبُخَارِيُّ: اَلْكَلَامُ الْأَخِيرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ، يُذْكَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ رَّجُلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

امام بخاری کہتے ہیں: آخر کلام، یعنی حضرت فاطمہ ؓ کا قصہ ہشام بن عروہ نے ایک اور شخص سے بھی بیان کیا ہے، اس نے امام زہری سے، انھوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے اسے روایت کیا ہے۔

وَقَالَ أَبُو مَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ.

ابومروان نے ہشام سے، انھوں نے عروہ سے روایت کیا کہ لوگ اپنے تحائف بھیجنے میں حضرت عائشہ ؓ کی باری کے منتظر رہتے تھے۔

وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، وَرَجُلٍ مِّنَ الْمَوَالِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَتْ فَاطِمَةُ.

ایک دوسری سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس تھی جب سیدہ فاطمہ ؓ نے اجازت طلب کی۔

(۹) بَابُ مَا لَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ

باب: 9- کس قسم کے تحائف واپس نہ کیے جائیں

۲۵۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاوَلَنِي طِيبًا قَالَ: كَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ. قَالَ: وَزَعَمَ أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ. [انظر: ۵۹۲۹]

[2582] عزرہ بن ثابت انصاری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ثمامہ بن عبداللہ کے پاس گیا تو انھوں نے مجھے خوشبو کا تحفہ دیا اور کہا کہ حضرت انس ؓ خوشبو رد نہیں کرتے تھے۔ انھوں نے حضرت انس ؓ کے حوالے سے بیان کیا کہ نبی ﷺ بھی خوشبو واپس نہیں کرتے تھے۔

(١٠) بَابُ مَنْ رَأَى الْهِبَةَ الْغَائِبَةَ جَائِزَةً

٢٥٨٣، ٢٥٨٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَمَرْوَانَ أَخْبَرَاهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ قَامَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ جَاؤُنَا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا، فَقَالَ النَّاسُ: طَيَّبْنَا لَكَ. [راجع: ٢٣٠٧، ٢٣٠٨]

باب: 10- جس نے غائب چیز کے ہبہ کو جائز قرار دیا

[2583,2584] حضرت مسور بن مخرمہ ؓ اور حضرت مروان ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ کے پاس جب قبیلۂ ہوازن کا وفد آیا تو آپ لوگوں میں تقریر کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی جو اس کے شایان شان ہے، پھر فرمایا: ''امابعد، (لوگو!) تمھارے بھائی تائب ہوکر ہمارے پاس آئے ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ میں ان کے قیدی انھیں واپس کر دوں۔ تم میں سے جو کوئی خوشی سے پسند کرے وہ بھی ایسا کر دے اور جو اپنا حق باقی رکھنا چاہتا ہو، وہ اس شرط پر ایسا کر دے کہ جب آئندہ ہمارے پاس غنیمت کا مال آئے تو ہم اس کو دے دیں گے۔'' لوگوں نے کہا: ہم آپ کے فیصلے پر راضی ہیں۔

(١١) بَابُ الْمُكَافَأَةِ فِي الْهِبَةِ

٢٥٨٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا.

لَمْ يَذْكُرْ وَكِيعٌ وَمُحَاضِرٌ: عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ.

باب: 11- ہبہ کا بدلہ دینا

[2585] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرما لیتے اور اس کا بدلہ بھی دیتے تھے۔

وکیع اور محاضر نے ہشام عن ابیہ کے طریق سے اس روایت کو (موصول) ذکر نہیں کیا۔ (یعنی صرف عیسیٰ بن یونس نے اس طریق سے موصول بیان کیا ہے۔)

(١٢) بَابُ الْهِبَةِ لِلْوَلَدِ

وَإِذَا أَعْطَى بَعْضَ وَلَدِهِ شَيْئًا لَّمْ يَجُزْ حَتَّى يَعْدِلَ بَيْنَهُمْ وَيُعْطِيَ الْآخَرَ مِثْلَهُ وَلَا يُشْهَدُ

باب: 12- اولاد کو ہبہ کرنا

جب اپنے کچھ بچوں کو کوئی چیز بطور ہبہ دی تو جب تک انصاف کے ساتھ تمام اولاد کو برابر نہ دے تو یہ ہبہ جائز

عَلَيْهِ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ». وَهَلْ لِلْوَالِدِ أَنْ يَّرْجِعَ فِي عَطِيَّتِهِ؟ وَمَا يَأْكُلُ مِنْ مَّالِ وَلَدِهِ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَتَعَدّٰى. وَاشْتَرَى النَّبِيُّ ﷺ مِنْ عُمَرَ بَعِيرًا ثُمَّ أَعْطَاهُ ابْنَ عُمَرَ وَقَالَ: «اِصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ».

نہیں ہوگا، نیز اس طرح کے غیر منصفانہ ہبہ پر گواہی نہ دی جائے۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''عطیہ دینے میں اپنی اولاد کے درمیان انصاف کیا کرو۔'' کیا والد کے لیے جائز ہے کہ وہ ہبہ کر کے واپس لے لے؟ باپ اپنی اولاد کے مال سے دستور کے مطابق کھا سکتا ہے جبکہ وہ حد سے تجاوز نہ کرے۔ نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک اونٹ خریدا پھر وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دے دیا اور فرمایا: ''اس سے تم جو چاہو کرو۔''

٢٥٨٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ: أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ: أَنَّ أَبَاهُ أَتٰى بِهِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا، فَقَالَ: «أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ؟» قَالَ، لَا، قَالَ: «فَارْجِعْهُ». [انظر: ٢٥٨٧، ٢٦٥٠]

[2586] حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد انھیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا: میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے اپنی تمام اولاد کو اس جیسا (غلام) دیا ہے؟'' انھوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''اپنا عطیہ واپس لے لو۔''

فائدہ: اولاد میں مساوات اور عدل و انصاف کرنا ضروری ہے۔ انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ تفریق نہ کی جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تفریق پر مبنی عطیہ کو واپس لینے کا حکم دیا، پھر دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''میں اس ظلم پر گواہی نہیں دے سکتا۔'' اگر کوئی بیٹا معذور ہے، وہ کام کرنے کے قابل نہیں ہے تو عدل و انصاف کا تقاضا ہے کہ ایسے بیٹے کو باپ امتیازی حیثیت سے کچھ دے، اگر مساوات کا خیال رکھتے ہوئے اسے کچھ نہیں دے گا تو زندگی کے مسائل حل کرنے کے لیے اس نے معذور بیٹے کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ ایسا کرنا دین اسلام کے خلاف ہے۔ باپ کو چاہیے کہ ایسے معذور بیٹے کے لیے کوئی رقم یا جائیداد مختص کر دے۔ واللہ أعلم.

(١٣) بَابُ الْإِشْهَادِ فِي الْهِبَةِ

باب: 13- ہبہ کرتے وقت گواہ مقرر کرنا

٢٥٨٧ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً، فَقَالَتْ عَمْرَةُ

[2587] حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے برسر منبر کہا کہ میرے والد نے مجھے کچھ عطیہ دیا تو میری والدہ حضرت عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک تم رسول اللہ ﷺ کو

بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَاتَّقُوا اللهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ». قَالَ: فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ. [راجع: ٢٥٨٦]

اس پر گواہ نہ بناؤ، لہٰذا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: میں نے حضرت عمرہ بنت رواحہ ؓ کے بطن سے پیدا ہونے والے اس بیٹے کو کچھ عطیہ دیا ہے۔ اللہ کے رسول! عمرہ کے کہنے کے مطابق آپ کو اس پر گواہ بنانا چاہتا ہوں۔ آپ نے دریافت کیا: ''آیا تم نے اپنی تمام اولاد کو اتنا ہی دیا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل وانصاف کیا کرو۔'' حضرت نعمان ؓ کا بیان ہے کہ (یہ سن کر) میرے والد لوٹ آئے اور انھوں نے دی ہوئی چیز واپس لے لی۔

(١٤) بَابُ هِبَةِ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ وَالْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا

باب: 14- خاوند بیوی کا آپس میں تحائف کا تبادلہ کرنا

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: جَائِزَةٌ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَا يَرْجِعَانِ. وَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ». وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: هَبِي لِي بَعْضَ صَدَاقِكِ أَوْ كُلَّهُ، ثُمَّ لَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيهِ، قَالَ: يَرُدُّ إِلَيْهَا إِنْ كَانَ خَلَبَهَا؛ وَإِنْ كَانَتْ أَعْطَتْهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِهِ خَدِيعَةٌ جَازَ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا﴾ [النساء: ٤].

حضرت ابراہیم نخعی کہتے ہیں: (بیوی خاوند کا ایک دوسرے کو ہبہ کرنا) جائز ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: (ہبہ کرنے کے بعد) دونوں میں سے کسی کو رجوع کا اختیار نہیں۔ نبی ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے اجازت طلب کی کہ بیماری کے دوران وہ حضرت عائشہ ؓ کے گھر رہیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہبہ کر کے واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اسے چاٹ لے۔'' امام زہری نے اس شخص کے متعلق کہا جو اپنے بیوی سے کہے: مجھے اپنا کچھ یا سارا مہر ہبہ کر دے، پھر تھوڑی دیر بعد اسے طلاق دے دے تو بیوی ہبہ کردہ حق مہر سے رجوع کر سکتی ہے۔ شوہر ہبہ کو واپس کرے گا اگر اس کی نیت فریب کی تھی لیکن اگر عورت نے راضی خوشی معاف کر دیا اور شوہر کے دل میں کوئی دھوکا نہ تھا تو وہ حق مہر شوہر کے لیے جائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر وہ حق

مہر میں سے کچھ خوش دلی سے معاف کر دیں تو اسے مزے سے کھاؤ۔"

٢٥٨٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ، وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي: وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

[راجع: ١٩٨]

[2588] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی اور تکلیف سخت ہوگئی تو آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے اپنی بیماری کے ایام میرے گھر بسر کرنے کی اجازت طلب کی تو تمام ازواج نے بخوشی اجازت دے دی۔ آپ دو آدمیوں کے درمیان اس طرح نکلے کہ آپ کے پاؤں زمین پر نشان کھینچتے تھے۔ آپ جن آدمیوں کے درمیان تھے ان میں سے ایک حضرت عباس ؓ اور دوسرے کوئی اور شخص تھے۔ (راویٔ حدیث) عبیداللہ کہتے ہیں: میں نے جو بات حضرت عائشہ ؓ سے سنی تھی جب حضرت ابن عباس ؓ سے بیان کی تو انھوں نے مجھ سے پوچھا: تم اس شخص کو جانتے ہو جس کا حضرت عائشہ ؓ نے نام نہیں لیا؟ میں نے کہا: نہیں (جانتا۔) ابن عباس ؓ نے فرمایا: وہ حضرت علی ؓ تھے۔

فائدہ: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ صدیقۂ کائنات نے حضرت علی ؓ کا نام عداوت کی وجہ سے نہیں لیا تھا، حالانکہ یہ بات غلط ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے ایک طرف حضرت عباس ؓ تھے جو آخر تک رہے، دوسری طرف حضرت بریرہ، پھر حضرت علی، حضرت فضل بن عباس اور حضرت اسامہ بن زید ؓ تھے، چونکہ ان میں سے کوئی ایک معین نہیں تھا اس لیے حضرت عائشہ ؓ نے اس کا تعین کرنے کے بجائے کہہ دیا کہ دوسری طرف ایک اور شخص تھا، اس تعبیر کو عداوت پر محمول کرنا صدیقۂ کائنات کے متعلق سوءِ ظن ہے۔

٢٥٨٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ». [انظر: ٢٦٢١، ٢٦٢٢، ٦٩٧٥]

[2589] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "ہبہ کر کے واپس لینے والا شخص اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اسے چاٹ جاتا ہے۔"

(١٥) بَابُ هِبَةِ الْمَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا، وَعِتْقِهَا إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ إِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيهَةً، فَإِذَا كَانَتْ سَفِيهَةً لَّمْ يَجُزْ، وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُؤْتُوا۟ ٱلسُّفَهَآءَ أَمْوَٰلَكُمُ﴾ [النساء: ٥].

باب: 15- شوہر کی موجودگی میں بیوی کا کسی غیر کو ہدیہ دینا اور غلام آزاد کرنا لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ عورت بے وقوف نہ ہو۔ اگر وہ بے وقوف ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم بے وقوفوں کو اپنے مال نہ دو''

٢٥٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لِي مَالٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ، فَأَتَصَدَّقُ؟ قَالَ: «تَصَدَّقِي وَلَا تُوعِي فَيُوعِي اللهُ عَلَيْكِ». [راجع: ١٤٣٤]

[2590] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! میرے پاس مال تو وہی ہوتا ہے جو میرے شوہر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ لاتے ہیں تو کیا میں اس میں سے صدقہ کرسکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ کرو، اسے مت روکو، ورنہ اللہ بھی تجھ سے روک لے گا۔''

٢٥٩١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ [بْنُ سَعِيدٍ]: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ، وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ». [راجع: ١٤٣٤]

[2591] حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خرچ کرو اور اسے گن گن کر مت رکھو کہ پھر اللہ بھی تمھیں گن کر دے، نیز اسے مت روکو ورنہ اللہ بھی تم سے روک لے گا۔''

٢٥٩٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَّلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ قَالَتْ: أَشَعَرْتَ يَا رَسُولَ اللهِ! أَنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي؟ قَالَ: «أَوَ فَعَلْتِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: «أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ، كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ».

[2592] حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنی ایک لونڈی کو آزاد کردیا جس کی بابت انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لی تھی۔ جب ان کی باری کے دن آپ تشریف لائے تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کردیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا واقعی تم آزاد کرچکی ہو؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''اگر تم وہ لونڈی اپنے ننھیال کو دیتیں تو تمھیں زیادہ ثواب ہوتا۔''

وَقَالَ بَكْرٌ [بْنُ مُضَرَ] عَنْ عَمْرٍو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ: أَنَّ مَيْمُونَةَ أَعْتَقَتْ. [انظر: ٢٥٩٤]

بکر بن مضر نے عمرو سے، انھوں نے بکیر سے، انھوں نے کریب سے بیان کیا کہ حضرت میمونہ ؓ نے (لونڈی) آزاد کی۔

٢٥٩٣ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَبْتَغِي بِذٰلِكَ رِضَا رَسُولِ اللهِ ﷺ. [انظر: ٢٦٣٧، ٢٦٦١، ٢٦٨٨، ٢٨٧٩، ٤٠٢٥، ٤١٤١، ٤٦٩٠، ٤٧٤٩، ٤٧٥٠، ٤٧٥٧، ٥٢١٢، ٦٦٦٢، ٦٦٧٩، ٧٣٦٩، ٧٣٧٠، ٧٥٠٠، ٧٥٤٥]

[2593] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، جس بیوی کا نام نکل آتا، اسے سفر میں اپنے ہمراہ لے جاتے۔ آپ ﷺ نے سیدہ سودہ بنت زمعہ ؓ کے علاوہ باقی ہر بیوی کے ہاں فروکش ہونے (ٹھہرنے) کے لیے دن رات کی باری مقرر کر رکھی تھی۔ سیدہ سودہ نے اپنے دن رات کی باری رسول اللہ ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ کو ہبہ کر دی تھی جس سے ان کا مقصد رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی تھا۔

(١٦) بَابٌ: بِمَنْ يُبْدَأُ بِالْهَدِيَّةِ؟

باب: 16- ہدیے کا اولین حق دار کون ہے؟

٢٥٩٤ - وَقَالَ بَكْرٌ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ [مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ]: إِنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً لَّهَا، فَقَالَ لَهَا: «وَلَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ أَخْوَالِكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ». [راجع: ٢٥٩٢]

[2594] ام المومنین حضرت میمونہ ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک لونڈی آزاد کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ تم اپنے ننھیال کو دیتیں تو تمھیں زیادہ ثواب ہوتا۔''

٢٥٩٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: «إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا». [راجع:

[2595] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے (رسول اللہ ﷺ سے) عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! میرے دو پڑوسی ہیں، ان میں سے کس کو ہدیہ بھیجوں؟ آپ نے فرمایا: ''جس کا دروازہ تمھارے دروازے کے زیادہ قریب ہو۔''

[۲۲۵۹

فائدہ: یہ اشارہ ہے کہ رشتہ داروں کے بعد اس پڑوسی کا حق ہے جس کا دروازہ زیادہ قریب ہو۔ اگر دونوں کے دروازے برابر فاصلے پر ہوں تو دائیں بائیں کا فرق کیا جا سکتا ہے، جو دائیں جانب ہو اس کا زیادہ حق ہے یا ضرورت مند اور غیر ضرورت مند کی تفریق بھی کی جا سکتی ہے، نیز باری بھی مقرر کی جا سکتی ہے۔ بہر حال تحفے کا بھیجنا باہمی محبت و اخوت کا باعث ہے، اس لیے چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی بھیجنے میں عار نہیں محسوس کرنی چاہیے اور نہ اس قسم کے معمولی ہدیے کو قبول کرنے ہی میں پس و پیش کرنا چاہیے۔

(۱۷) بَابُ مَنْ لَّمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ

باب: 17- جو کسی مجبوری کے باعث ہدیہ قبول نہ کرے

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: كَانَتِ الْهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ هَدِيَّةً، وَالْيَوْمَ رِشْوَةٌ.

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: ہدیہ تو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہوا کرتا تھا، آج کل تو یہ رشوت کا روپ دھار چکا ہے۔

٢٥٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُخْبِرُ: أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حِمَارَ وَحْشٍ - وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ - فَرَدَّهُ. فَقَالَ صَعْبٌ: فَلَمَّا عَرَفَ فِي وَجْهِي رَدَّهُ هَدِيَّتِي قَالَ: «لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ». [راجع: ١٨٢٥]

[2596] حضرت صعب بن جثامہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ کے صحابی ہیں، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک گورخر تحفے کے طور پر پیش کیا..... آپ اس وقت ابواء یا ودّان میں حالت احرام میں تھے..... آپ نے وہ (گورخر) واپس کر دیا۔ جب آپ ﷺ نے ہدیہ واپس کر دینے کی وجہ سے میرے چہرے پر ناگواری دیکھی تو فرمایا: ''تمھارا ہدیہ واپس کرنا مناسب تو نہ تھا لیکن بات یہ ہے کہ ہم حالت احرام میں ہیں۔''

٢٥٩٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِّنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ، عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ:

[2597] حضرت ابوحمید ساعدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے قبیلۂ ازد کے ایک شخص کو، جسے ابن اتبیہ کہا جاتا تھا، صدقات وصول کرنے پر مامور فرمایا۔ جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا: یہ تمھارا (سرکاری مال) ہے اور یہ مجھے ہدیہ کیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''وہ اپنے ابا یا اماں کے

هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي، قَالَ: «فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرَ أَيُهْدٰى لَهُ أَمْ لَا؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِّنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهِ: إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَّهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةً لَّهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ»، ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهِ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ: «اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ»، ثَلَاثًا.

[راجع: ٩٢٥]

گھر بیٹھا رہتا، پھر دیکھتا کہ اسے ہدیہ ملتا ہے یا نہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو شخص کوئی مال رشوت کے طور پر لے وہ قیامت کے دن اس کو اپنی گردن پر اٹھا کر آئے گا۔ اگر اونٹ ہوگا تو بلبلا رہا ہوگا، گائے ہوگی تو ڈکار رہی ہوگی اور بکری ہوگی تو ممیا رہی ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتی کہ ہم نے بغلوں کی سفیدی دیکھی، پھر آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا، اے اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔'' یہ تین بار فرمایا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو زکاۃ کی وصولی کے لیے تحصیلدار مقرر کیا، لوگوں نے اس کی خوشنودی کے لیے زکاۃ دینے کے علاوہ تحائف بھی پیش کیے۔ یہ ہدایا سرکاری حیثیت کے باعث دیے گئے۔ اگر وہ سرکاری ڈیوٹی پر نہ ہوتا تو لوگ یہ تحائف اس کے گھر پہنچانے نہ آتے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی سنگینی بایں الفاظ بیان فرمائی: ''رشوت کے طور پر قبول کیا جانے والا مال رشوت لینے والے کی گردن پر سوار ہوگا۔'' آج کل کے سرکاری اہل کار غوروفکر کریں کہ ان کی گردنوں پر کن کن چیزوں کو سوار کیا جائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ سرکاری عہدے پر فائز ہوتے ہوئے کسی سے تحفہ یا ہدیہ لینا شرعاً جائز نہیں کیونکہ وہ اپنی کارکردگی کے عوض حکومت سے وظیفہ لیتا ہے، اسی طرح مقروض سے نذرانہ یا تحفہ لینا بھی ناجائز ہے۔

(١٨) بَابٌ: إِذَا وَهَبَ هِبَةً أَوْ وَعَدَ، ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ

باب: 18- اگر کوئی ہبہ کر کے یا ہبہ کا وعدہ کر کے فوت ہو جائے اور موہوب لہ تک وہ چیز نہ پہنچ پائے تو کیا حکم ہے؟

وَقَالَ عَبِيدَةُ: إِنْ مَاتَا وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ وَالْمُهْدٰى لَهُ حَيٌّ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ، وَإِنْ لَّمْ تَكُنْ فُصِلَتْ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِي أَهْدٰى.

عبیدہ سلمانی نے کہا: اگر وہ دونوں مر چکے ہوں لیکن ہدیہ کرنے والے نے ہدیہ کی ہوئی چیز دوسرے کی زندگی میں اپنے مال سے الگ کر دی ہو تو وہ موہوب لہ کے وارثوں کے لیے ہے۔ اور اگر اسے اپنے مال سے علیحدہ نہیں کیا تھا تو ہدیہ دینے والے کے وارثوں کے لیے ہے۔

وَقَالَ الْحَسَنُ: أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الْمُهْدٰى لَهُ إِذَا قَبَضَهَا الرَّسُولُ.

حسن بصری نے کہا: دونوں میں سے کوئی بھی پہلے مر جائے تو بہرصورت ہدیہ شدہ چیز موہوب لہ کے وارثوں کی ہے بشرطیکہ اس کا نمائندہ اس پر قبضہ کر چکا ہو۔

٢٥٩٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا

[2598] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا» ثَلَاثًا. فَلَمْ يَقْدَمْ حَتّٰى تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَرْسَلَ أَبُو بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادٰى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَعَدَنِي، فَحَثٰى لِي ثَلَاثًا. [راجع: ٢٢٩٦]

کہا: مجھ سے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر بحرین سے مال آیا تو میں تجھے اتنا اتنا اور اتنا دوں گا۔'' لیکن بحرین سے مال آنے سے پہلے ہی نبی ﷺ کی وفات ہوگئی۔ پھر حضرت ابوبکر ؓ نے منادی کرائی کہ نبی ﷺ نے جس سے کوئی وعدہ کیا ہو یا آپ پر اس کا کوئی قرض ہو تو وہ ہمارے پاس آئے، چنانچہ میں گیا اور بتایا کہ مجھ سے نبی ﷺ نے وعدہ کیا تھا تو انھوں نے مجھے تین لپ بھر کر دیے۔

(١٩) بَابٌ: كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ؟

باب: 19- غلام لونڈی اور دیگر سامان پر کیسے قبضہ ہوتا ہے؟

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ».

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کہتے ہیں: میں ایک منہ زور اونٹ پر سوار تھا۔ نبی ﷺ نے اسے خرید کر فرمایا: ''عبداللہ! یہ تمھارا ہے۔''

٢٥٩٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ: أُدْخُلْ فَادْعُهُ لِي، قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِّنْهَا، فَقَالَ: «خَبَأْنَا هٰذَا لَكَ». قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ. [انظر: ٣١٢٧]

[2599] حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کچھ قبائیں تقسیم کیں لیکن حضرت مخرمہ ؓ کو آپ نے کوئی قبا نہ دی جس پر حضرت مخرمہ ؓ نے کہا: بیٹے! تم رسول اللہ ﷺ کے پاس میرے ہمراہ چلو۔ میں ان کے ہمراہ چلا گیا۔ پھر انھوں نے کہا: اندر جاؤ اور آپ ﷺ کو میرے پاس بلا لاؤ۔ مسور ؓ کہتے ہیں: میں آپ کو بلا لایا۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو ان قباؤں میں سے ایک قبا آپ کے پاس تھی، آپ نے فرمایا: ''ہم نے یہ قبا تیرے لیے چھپا رکھی تھی۔'' حضرت مسور کا بیان ہے کہ مخرمہ ؓ اسے دیکھ کر خوش ہوگئے۔

(٢٠) بَابٌ: إِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا الْآخَرُ وَلَمْ يَقُلْ: قَبِلْتُ

باب: 20- جب کسی نے کوئی چیز ہبہ کی، دوسرے نے اس پر قبضہ کر لیا لیکن یہ نہیں کہا کہ میں نے قبول کیا

٢٦٠٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: هَلَكْتُ. فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَ: وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «أَتَجِدُ رَقَبَةً؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ - وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ - فَقَالَ: «اِذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ». قَالَ: عَلٰى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللهِ؟ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ: «اِذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ».

[راجع: ١٩٣٦]

[2600] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں تو ہلاک ہوگیا۔ آپ نے پوچھا: ''کیا بات ہے؟'' اس نے عرض کیا: میں نے رمضان میں بحالت روزہ بیوی سے جنسی تعلق قائم کرلیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟'' اس نے کہا: میں یہ بھی نہیں کرسکتا۔ اتنے میں ایک انصاری کھجوروں کا ایک عرق لے کر آیا...... عرق بڑے ٹوکرے کو کہتے ہیں...... آپ نے فرمایا: ''تم یہ ٹوکرا لے جاؤ اور انھیں صدقہ کردو۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اپنے سے کسی زیادہ غریب پر صدقہ کروں؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول برحق بنا کر بھیجا ہے! مدینہ طیبہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا جاؤ یہ اپنے ہی گھر والوں کو کھلا دو۔''

(٢١) بَابٌ: إِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلٰى رَجُلٍ

باب: 21- جب کوئی شخص اپنا قرض کسی کو ہبہ کرے

وَقَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ: هُوَ جَائِزٌ. وَوَهَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ دَيْنَهُ لِرَجُلٍ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ حَقٌّ فَلْيُعْطِهِ أَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ». وَقَالَ جَابِرٌ: قُتِلَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ غُرَمَاءَهُ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي.

امام شعبہ حکم سے بیان کرتے ہیں کہ ایسا کرنا جائز ہے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اپنا قرض ایک شخص کو ہبہ کردیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص پر کوئی حق ہو، وہ اسے ادا کردے یا اس (حق والے) سے معاف کرالے۔'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میرے والد شہید ہوئے تو ان کے ذمے قرض تھا تو نبی ﷺ نے قرض خواہوں سے بطور سفارش کہا تھا کہ وہ میرے باغ کا پھل قبول کرلیں اور میرے باپ کا قرض معاف کردیں۔

٢٦٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَلَّمْتُهُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي، وَيُحَلِّلُوا أَبِي فَأَبَوْا، فَلَمْ يُعْطِهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَائِطِي وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ وَلٰكِنْ قَالَ: «سَأَغْدُو عَلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى، فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ فَدَعَا فِي ثَمَرِهِ بِالْبَرَكَةِ، فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ حَقَّهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا بَقِيَّةٌ، ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعُمَرَ: «اِسْمَعْ - وَهُوَ جَالِسٌ - يَا عُمَرُ». فَقَالَ عُمَرُ: أَلَا يَكُونُ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ؟ وَاللهِ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ. [راجع: ٢١٢٧]

[2601] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد غزوۂ احد میں شہید ہوئے تو ان کے قرض خواہوں نے اپنے حقوق کی ادائیگی کا سختی سے مطالبہ کیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے گفتگو کی۔ آپ نے قرض خواہوں سے کہا کہ وہ میرے باغ کا پھل قبول کرلیں اور میرے باپ کو قرض کی ذمہ داری سے بری کردیں تو انھوں نے صاف انکار کردیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پھر ان لوگوں کو میرا باغ نہیں دیا اور نہ ان کے لیے پھل ہی تڑوایا بلکہ آپ نے فرمایا: ''میں تیرے پاس ان شاء اللہ تعالیٰ کل آؤں گا۔'' چنانچہ آپ اگلے روز صبح تشریف لائے۔ نخلستان میں چکر لگایا اور پھل میں برکت کی دعا فرمائی، پھر میں نے باغ کا پھل توڑا اور قرض خواہوں کے تمام حقوق ادا کردیے، باغ کے پھل میں سے کچھ بچ بھی رہا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ تشریف فرما تھے۔ میں نے صورت واقعہ سے آپ کو آگاہ کیا تو آپ نے حضرت عمر ؓ سے فرمایا جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے: ''عمر! سن رہے ہو؟'' حضرت عمر فاروق ؓ نے عرض کیا: یہ کیوں نہ ہوتا! ہم تو پہلے ہی آپ کو اللہ تعالیٰ کا فرستادہ مانتے ہیں۔ اللہ کی قسم! واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔

(٢٢) بَابُ هِبَةِ الْوَاحِدِ لِلْجَمَاعَةِ

باب: 22- ایک شخص کا پوری جماعت کو ہبہ کرنا

وَقَالَتْ أَسْمَاءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّابْنِ أَبِي عَتِيقٍ: وَرِثْتُ عَنْ أُخْتِي عَائِشَةَ بِالْغَابَةِ، وَقَدْ أَعْطَانِي بِهِ مُعَاوِيَةُ مِائَةَ أَلْفٍ فَهُوَ لَكُمَا.

حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ نے قاسم بن محمد اور ابن ابی عتیق سے فرمایا: مجھے غابہ کی جو جائیداد میری بہن حضرت عائشہ ؓ سے وراثت میں ملی تھی اور حضرت امیر معاویہ ؓ مجھے اس کے عوض ایک لاکھ دیتے تھے، وہ حصہ تم دونوں کا ہے۔

٢٦٠٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ

[2602] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ

عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: «إِنْ أَذِنْتَ لِي أَعْطَيْتُ هٰؤُلَاءِ»، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِنَصِيبِي مِنْكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَدًا، فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ. [راجع: ٢٣٥١]

نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مشروب پیش کیا گیا جسے آپ نے نوش فرمایا۔ آپ کی دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں جانب کچھ بزرگ تھے۔ آپ ﷺ نے اس لڑکے سے فرمایا: ''اگر تم مجھے اجازت دو تو میں بچا ہوا پانی ان حضرات کو دے دوں؟'' لڑکے نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ کے پس خوردہ (بچے ہوئے) سے اپنا حصہ کسی اور کو دینا پسند نہیں کرتا۔ آپ نے وہ پیالہ اس لڑکے کے ہاتھ میں تھما دیا۔

(٢٣) بَابُ الْهِبَةِ الْمَقْبُوضَةِ وَغَيْرِ الْمَقْبُوضَةِ، وَالْمَقْسُومَةِ وَغَيْرِ الْمَقْسُومَةِ

باب: 23- مقبوضہ، غیر مقبوضہ اور تقسیم شدہ یا غیر تقسیم شدہ ہبہ کا بیان

وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِهَوَازِنَ مَا غَنِمُوا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْسُومٍ.

نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام نے قبیلۂ ہوازن کو وہ مال ہبہ کر دیا جو ان سے بطور غنیمت حاصل کیا تھا، اور وہ مال غنیمت ابھی غیر تقسیم شدہ تھا۔

٢٦٠٣ - حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَارِبٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَقَضَانِي وَزَادَنِي. [راجع: ٤٤٣]

[2603] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے میرا قرض ادا کیا اور مجھے اس سے زیادہ بھی دیا۔

٢٦٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بَعِيرًا فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ: «اِئْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ» فَوَزَنَ - قَالَ شُعْبَةُ: أُرَاهُ: فَوَزَنَ لِي - فَأَرْجَحَ، فَمَا زَالَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ. [راجع: ٤٤٣]

[2604] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہاتھ اونٹ فروخت کیا۔ جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو آپ نے فرمایا: ''مسجد میں آؤ اور دو رکعت نماز ادا کرو۔'' اس وقت آپ نے اس کی قیمت تول کر دی۔ (راویٔ حدیث) شعبہ نے کہا کہ آپ ﷺ نے اس کی قیمت جھکاؤ کے ساتھ تول کر دی۔ اس نقدی سے کچھ نہ کچھ ہمیشہ میرے پاس رہا یہاں تک کہ حرہ کی لڑائی میں اہل شام کے ہاتھ لگ گیا۔

٢٦٠٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي

[2605] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ وَّعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَّعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: «أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ؟» فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللهِ، لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا، فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ. [راجع: ٢٣٥١]

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پینے کی کوئی چیز پیش کی گئی۔ آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب کچھ اکابر تشریف فرما تھے۔ آپ نے لڑکے سے کہا: ''کیا تمھاری طرف سے اجازت ہے کہ میں (اپنا بچا ہوا) ان بزرگوں کو دے دوں؟'' لڑکے نے جواب دیا: نہیں، اللہ کی قسم! میں آپ سے ملنے والا تبرک کسی کو دینے والا نہیں ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے زور سے وہ مشروب اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

٢٦٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ دَيْنٌ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ: «دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا». وَقَالَ: «اشْتَرُوا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوهَا إِيَّاهُ»، فَقَالُوا: إِنَّا لَا نَجِدُ سِنًّا إِلَّا سِنًّا هِيَ أَفْضَلُ مِنْ سِنِّهِ، قَالَ: «فَاشْتَرُوهَا فَأَعْطُوهَا إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً». [راجع: ٢٣٠٥]

[2606] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک شخص کا رسول اللہ ﷺ کے ذمے کچھ قرض تھا۔ (اس نے سختی سے اس کا تقاضا کیا تو) صحابۂ کرام نے چاہا کہ اس کی خبر لیں لیکن آپ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو۔ جس کا کوئی حق ہوتا ہے، اسے کچھ کہنے کا بھی حق ہے۔'' آپ نے مزید فرمایا: ''اس کے لیے اونٹ خرید کر اسے دے دو۔'' صحابۂ کرام نے عرض کیا: ہمیں اس عمر کا اونٹ نہیں ملتا بلکہ اس سے بہتر عمر کا اونٹ دستیاب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے وہی خرید و اور اسے دے دو کیونکہ تم میں بہتر وہی شخص ہے جو (اپنے ذمے واجبات کی) ادائیگی بہتر طریقے سے کرے۔''

(٢٤) بَابٌ: إِذَا وَهَبَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ

باب: 24- اگر ایک جماعت پوری قوم کو ہبہ کرے

٢٦٠٧، ٢٦٠٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَّرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ: «مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى

[2608,2607] حضرت مروان بن حکم ؒ اور مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ جب نبی ﷺ کے پاس ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر آیا تو انھوں نے آپ سے درخواست کی کہ انھیں اپنے قیدی اور مال واپس کر دیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ میرے ساتھ ہیں وہ تم دیکھ رہے ہو اور سچی بات مجھے بہت محبوب ہے۔ تم دو باتوں میں سے ایک اختیار کر لو: قیدی لے لو یا مال کا انتخاب

الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ»، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ جَاؤُنَا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ: فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلٰى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ»، فَقَالَ النَّاسُ: طَيَّبْنَا يَا رَسُولَ اللهِ لَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ: «إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيهِ مِمَّنْ لَّمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتّٰى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ»، فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا. بِهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا مِنْ سَبْيِ هَوَازِنَ، هٰذَا آخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ - يَعْنِي: فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا -[راجع: ٢٣٠٨].

کر لو۔ اس سلسلے میں میں نے تمھارا کافی انتظار کیا۔“ حقیقت یہ ہے کہ جب نبی ﷺ طائف سے لوٹ کر آئے تو دس سے زیادہ راتیں ان کا انتظار کیا، چنانچہ ان لوگوں پر واضح ہوگیا کہ نبی ﷺ ایک ہی چیز واپس کریں گے۔ انھوں نے عرض کیا: ہم اپنے قیدیوں کو لینا چاہتے ہیں۔ (ان کا فیصلہ سن کر) آپ ﷺ لوگوں میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد وثنا کی، پھر فرمایا: ”امابعد! تمھارے یہ بھائی ہمارے پاس مسلمان ہوکر آئے ہیں اور میں ان کو ان کے قیدی واپس کرنا چاہتا ہوں۔ تم میں سے جو راضی خوشی قیدی لوٹانا چاہے وہ لوٹا دے اور جو چاہے کہ اپنے حصے پر قائم رہے حتیٰ کہ ہم اسے پہلی غنیمت سے حصہ دیں جو اللہ ہمیں آئندہ دے تو وہ ایسا کرے۔“ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم بخوشی انھیں قیدی واپس کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان (صحابۂ کرام) سے فرمایا: ”ہم نہیں جانتے کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی، اس لیے اب تم واپس چلے جاؤ، حتیٰ کہ ہمارے پاس تمھارے نمائندے تمھاری رائے پہنچائیں۔“ چنانچہ وہ لوگ لوٹ گئے اور ان کے نمائندگان نے ان سے بات کی، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا کہ سب لوگ راضی خوشی قیدیوں کو واپس کرنے پر تیار ہیں۔ یہ وہ خبر ہے جو قبیلۂ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق ہمیں پہنچی ہے۔ (امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ) یہ آخری قول امام زہری کا ہے، یعنی فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا.

(٢٥) بَابُ مَنْ أُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ وَّعِنْدَهُ جُلَسَاؤُهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا

باب:25- جسے ہدیہ پیش کیا جائے وہی اس کا حقدار ہے اگرچہ اس کے پاس اور لوگ بھی ہوں

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جُلَسَاءَهُ شُرَكَاؤُهُ، وَلَمْ يَصِحَّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ شریک مجلس ایسے ہدیے میں شریک ہوں گے لیکن یہ بات صحیح نہیں۔

٢٦٠٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَخَذَ سِنًّا، فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ، فَقَالُوا لَهُ فَقَالَ: «إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا»، ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ، وَقَالَ: «أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً». [راجع: ٢٣٠٥]

[2609] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ایک خاص عمر کا اونٹ کسی سے بطور قرض لیا۔ قرض خواہ نے آ کر سختی سے تقاضا کیا تو (صحابہ نے اسے مارنے کا ارادہ کیا) آپ نے فرمایا: ''حقدار کو ایسی گفتگو کرنے کا حق پہنچتا ہے۔'' پھر آپ نے اسے ایک بہتر عمر کا اونٹ ادا کیا اور فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو (اپنے ذمے قرض کی) ادائیگی بہتر طریقے سے کرے۔''

٢٦١٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ، فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَقُولُ أَبُوهُ: يَا عَبْدَ اللهِ! لَا يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ ﷺ أَحَدٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «بِعْنِيهِ»، فَقَالَ عُمَرُ: «هُوَ لَكَ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ! فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ». [راجع: ٢١١٥]

[2610] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے اور ایک منہ زور اونٹ پر سوار تھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تھا۔ وہ اونٹ بار بار نبی ﷺ سے آگے نکل جاتا تھا تو ان کے والد (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) انھیں کہتے: عبداللہ! نبی ﷺ سے آگے کوئی نہیں بڑھتا۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اس اونٹ کو میرے ہاتھ فروخت کر دو۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ آپ کا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے خرید لیا، پھر آپ نے فرمایا: ''اے عبداللہ! یہ تمھارا ہے، اب اس سے جو چاہو کرو۔''

(٢٦) بَابٌ: إِذَا وَهَبَ بَعِيرًا لِرَجُلٍ وَهُوَ رَاكِبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ

باب: 26- جب کوئی شخص کسی کو اونٹ ہبہ کرے بایں حالات کہ موہوب لہ اس پر سوار ہو تو جائز ہے

٢٦١١ - وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ وَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ: «بِعْنِيهِ» فَابْتَاعَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ

[2611] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے اور میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا۔ نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو۔'' پھر اسے خرید کر نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ! یہ تمھارا (اونٹ) ہے۔''

اللهِ!» [راجع: ٢١١٥]

(٢٧) بَابُ هَدِيَّةِ مَا يُكْرَهُ لُبْسُهَا

٢٦١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ، قَالَ: «إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ»، ثُمَّ جَاءَتْ حُلَلٌ فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ: أَكَسَوْتَنِيهَا وَقُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَّا قُلْتَ؟ فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا»، فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَّهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا». [راجع: ٨٨٦]

باب: 27- ایسی چیز ہبہ کرنا جس کا پہننا مکروہ ہو

[2612] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک ریشمی جوڑا فروخت ہوتے دیکھا تو عرض کرنے لگے: اللہ کے رسول! کیا ہی اچھا ہو اگر آپ اسے خرید لیں اور جمعے کے دن، نیز کسی وفد کی آمد کے موقع پر اسے زیب تن فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ''ایسے جوڑے تو وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔'' پھر کچھ اور جوڑے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے ایک حضرت عمر ؓ کو بھیج دیا۔ حضرت عمر ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ یہ خلعت مجھے عنایت فرما رہے ہیں، حالانکہ آپ نے حلۂ عطارد کے متعلق تو جو کچھ فرمانا تھا، فرما چکے ہیں۔ (یعنی آپ نے ان کے متعلق تو بہت سخت وعید سنائی تھی۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے یہ خلعت تمھیں پہننے کے لیے نہیں دی۔'' چنانچہ حضرت عمر ؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک مشرک بھائی کو دے دیا جو مکہ میں رہتا تھا۔

فائدہ: بعض چیزیں ذاتی طور پر مکروہ ہوتی ہیں، مثلاً: سڑا ہوا گوشت یا باسی سالن وغیرہ، ایسی اشیاء کا تحفہ حماقت ہے۔ کچھ چیزوں میں کراہت نسبتی ہوتی ہے، مثلاً: ریشمی لباس، یہ مردوں کے لیے منع جبکہ عورتوں کے لیے جائز ہے۔ ایسی اشیاء کو بطور تحفہ دیا جاسکتا ہے۔ ابن حجر ؒ فرماتے ہیں: کراہت سے مراد عام ہے خواہ تحریمی ہو یا تنزیہی۔ اور جس لباس کا پہننا مرد کے لیے ناجائز ہو اس کا ہدیہ جائز ہے کیونکہ جسے ہدیہ دیا جا رہا ہے وہ اس میں تصرف کرسکتا ہے کہ آگے ان کے ہاتھ فروخت یا ہبہ کر دے جن کے لیے اس کا پہننا جائز ہے، مثلاً: عورتیں۔ البتہ جن چیزوں کا استعمال مرد عورت دونوں کے لیے منع ہے، مثلاً: سونے چاندی کے برتن تو ایسا ہدیہ ممنوع ہے۔[1]

٢٦١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْتَ

[2613] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سیدہ فاطمہ ؓ کے گھر تشریف لائے لیکن اندر داخل نہ ہوئے۔ حضرت علی ؓ جب گھر آئے تو سیدہ

[1] فتح الباري: 281/5.

فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا ، وَجَاءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ ، فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «إِنِّي رَأَيْتُ عَلٰى بَابِهَا سِتْرًا مَّوْشِيًّا»، فَقَالَ: «مَا لِي وَلِلدُّنْيَا»، فَأَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ: لِيَأْمُرْنِي فِيهِ بِمَا شَاءَ، قَالَ: «تُرْسِلِي بِهِ إِلٰى فُلَانٍ، أَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ».

فاطمہ ؓ نے ان سے یہ واقعہ بیان کیا۔ انھوں نے نبی ﷺ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا: ''میں نے ان کے دروازے پر نقش و نگار سے سجا ہوا پردہ دیکھا۔'' پھر فرمایا: ''بھلا مجھے اس دنیا سے کیا سروکار؟'' یہ بات حضرت علی ؓ نے حضرت فاطمہ ؓ سے بیان کی تو سیدہ فاطمہ ؓ نے فرمایا کہ اس کے متعلق آپ ﷺ جو چاہیں حکم دیں اس پر عمل ہوگا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ فلاں اہل خانہ کے پاس بھیج دیں، وہ محتاج اور غریب ہیں۔''

فائدہ: دروازے پر لگائے ہوئے پردے میں ذاتی طور پر کوئی خرابی نہ تھی، وہ دھاری دار تھا اور اس پر نقش و نگار کا کچھ کام تھا، البتہ یہ سادگی اور تقویٰ کے خلاف ضرور تھا، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اسے پسند نہیں فرمایا۔ آپ نے اسے ایسے لوگوں کو بطور ہدیہ دینے کا حکم دیا جو محتاج تھے۔ وہ خود بھی اسے فروخت کر کے اپنے کسی مصرف میں لا سکتے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ ؓ کے لیے اسے ناپسند فرمایا کیونکہ آپ اپنے اور اہل خانہ کے لیے سادگی پسند کرتے تھے۔

٢٦١٤ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَهْدٰى إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي. [انظر: ٥٣٦٦، ٥٨٤٠]

[2614] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے مجھے ایک ریشمی جوڑا عنایت فرمایا تو میں نے اسے پہن لیا، لیکن جب میں نے آپ کے چہرۂ انور پر غصہ دیکھا تو اسے پھاڑ کر خاندان کی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

(٢٨) بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

باب: 28- مشرکین سے ہدیہ قبول کرنا

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ أَوْ جَبَّارٌ، فَقَالَ: أَعْطُوهَا آجَرَ». وَأُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ.

حضرت ابوہریرہ ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ (آپ نے فرمایا:) ''حضرت ابراہیم ؑ نے حضرت سارہ کو لے کر ہجرت کی اور ایک ایسی بستی میں پہنچے جہاں کا بادشاہ ظالم تھا۔ (اس نے سارہ سے دست درازی کرنا چاہی تو اس کا ہاتھ مفلوج ہو گیا)۔ اس نے کہا: انھیں ہاجرہ بطور خدمت دو۔'' ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں بکری کا گوشت بطور ہدیہ پیش کیا گیا جس میں زہر ملا ہوا تھا۔

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَهْدٰى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ بَغْلَةً بَيْضَاءَ فَكَسَاهُ بُرْدًا وَّكَتَبَ إِلَيْهِ بَبَحْرِهِمْ.

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا: ایلہ کے بادشاہ نے نبی ﷺ کو سفید خچر بطور ہدیہ بھیجا اور آپ نے اسے ایک ریشمی چادر عنایت فرمائی اور اسے اس علاقے کی حکومت لکھ دی۔

٢٦١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ جُبَّةُ سُنْدُسٍ، وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا، فَقَالَ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا». [انظر: ٢٦١٦، ٣٢٤٨]

[2615] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی جبہ پیش کیا گیا، حالانکہ آپ ریشم سے منع فرمایا کرتے تھے۔ لوگوں کو یہ (جبہ) دیکھ کر بہت تعجب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنت میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے کہیں اچھے ہیں۔''

٢٦١٦ - وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: إِنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدٰى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٦١٥]

[2616] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ دومۃ الجندل کے حاکم اکیدر نے نبی ﷺ کی خدمت میں تحفہ بھیجا تھا۔

فائدہ: دومۃ الجندل ایک شہر کا نام ہے جو تبوک کے قریب تھا، وہاں کا بادشاہ اکیدر بن عبدالملک عیسائی تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اسے گرفتار کر کے لائے، رسول اللہ ﷺ نے اسے آزاد کر دیا کیونکہ اس نے جزیہ دینے پر صلح کر لی تھی۔

٢٦١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِشَاةٍ مَّسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا، فَجِيءَ بِهَا فَقِيلَ: أَلَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: «لَا»، قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[2617] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نبی ﷺ کے پاس بکری کا گوشت لائی جو زہر آلود تھا۔ آپ نے اس گوشت سے کچھ کھایا، پھر اس یہودیہ کو پکڑ کر لایا گیا تو لوگوں نے کہا: کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، قتل نہ کرو۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں زہر کا اثر رسول اللہ ﷺ کے تالو میں دیکھتا رہا ہوں۔

٢٦١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ

[2618] حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم ایک سو تیس اشخاص نبی ﷺ کے ہمراہ تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟'' پتہ چلا کہ ایک شخص کے پاس ایک صاع

ﷺ: «هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِّنْكُمْ طَعَامٌ؟» فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ، فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُّشْرِكٌ مُّشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً؟» أَوْ قَالَ: «أَمْ هِبَةً؟» قَالَ: لَا، بَلْ بَيْعٌ، فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى، وَايْمُ اللهِ! مَا فِي الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا وَقَدْ حَزَّ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ حُزَّةً مِّنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ، فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا، فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ. [راجع: ٢٢١٦]

کے بقدر آٹا ہے۔ وہ گوندھا گیا۔ اتنے میں ایک لمبا تڑنگا مشرک بکریوں کا ریوڑ ہانکتا ہوا وہاں پہنچا تو نبی ﷺ نے پوچھا: ''ہدیہ کے لیے لائے ہو یا فروخت کرنے کا ارادہ ہے؟'' اس نے کہا: نہیں، بلکہ فروخت کرنا چاہتا ہوں، چنانچہ آپ ﷺ نے اس سے ایک بکری خریدی، اسے ذبح کر کے اس کا گوشت بنایا گیا۔ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اس کی کلیجی وغیرہ اکٹھی کر کے اس کو بھونا جائے۔ (راوی نے کہا:) اللہ کی قسم! ایک سوتیس میں سے کوئی شخص ایسا باقی نہ رہا جس کو آپ نے کلیجی کا ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو۔ اگر وہ موجود تھا تو اسے خود دیا ورنہ اس کا حصہ رکھ چھوڑا۔ پھر آپ نے گوشت کے دو تھال تیار کیے۔ سب لوگوں نے سیر ہو کر اسے کھایا۔ پھر دو تھالوں میں سے کچھ بچ بھی رہا جسے ہم نے اونٹ پر رکھ لیا۔ أَوْ كَمَا قَالَ.

(٢٩) بَابُ الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِينَ

باب: 29- مشرکین کو ہدیہ پیش کرنا

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾ [الممتحنة: ٨].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ تمھیں اس بات سے منع نہیں کرتا کہ تم ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنھوں نے دین کے معاملے میں تم سے جنگ نہیں کی اور تمھیں تمھارے گھروں سے نہیں نکالا۔ بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

٢٦١٩ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَى عُمَرُ حُلَّةً عَلَى رَجُلٍ تُبَاعُ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اِبْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ تَلْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوَفْدُ، فَقَالَ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ»، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْهَا بِحُلَلٍ،

[2619] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر ؓ نے ایک شخص کو ریشمی حلہ فروخت کرتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: آپ اس حلے کو خرید لیں تاکہ جمعے کے دن، نیز جب آپ کے پاس وفد آئے تو اسے زیب تن فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا لباس وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔'' پھر (ایسا ہوا) کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس

فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: «إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا، تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا»، فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَّهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ. [راجع: ٨٨٦]

اس قسم کے چند حلے لائے گئے تو آپ نے ان میں سے ایک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس کو کیونکر پہن سکتا ہوں جبکہ آپ نے اس کے متعلق جو کچھ فرمانا تھا، فرما چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے یہ تمھیں پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ تم اسے فروخت کر کے اس کی قیمت اپنے کام میں لاؤ یا کسی اور کو پہنا دو۔'' چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ اپنے ایک بھائی کو بھیج دیا جو مکہ میں رہتا تھا اور ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔

٢٦٢٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قُلْتُ: إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ، أَفَأَصِلُ أُمِّي؟ قَالَ: «نَعَمْ. صِلِي أُمَّكِ». [انظر: ٣١٨٣، ٥٩٧٨، ٥٩٧٩]

[2620] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں میری مشرک ماں میرے پاس آئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میری ماں میرے پاس کچھ تعاون کی امید سے آئی ہے۔ کیا میں اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، تم اپنی ماں سے صلہ رحمی کرو۔''

(٣٠) بَابٌ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَصَدَقَتِهِ

باب: 30- کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنا ہبہ یا صدقہ واپس لے

٢٦٢١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ». [راجع: ٢٥٨٩]

[2621] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہبہ کر کے اسے واپس لینے والا ایسا ہے جیسے کوئی قے کر کے اسے چاٹ لے۔''

٢٦٢٢ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الَّذِي

[2622] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے لیے یہ بری مثال نہیں ہونی چاہیے کہ جو کوئی ہبہ کر کے اسے واپس لے وہ اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اسے چاٹ لیتا ہے۔''

يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ». [راجع: ٢٥٨٩]

٢٦٢٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَّاحِدٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ». [راجع: ١٤٩٠]

[2623] حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے فی سبیل اللہ ایک شخص کو سواری کے لیے گھوڑا دیا تو جس کے پاس وہ گھوڑا تھا اس نے (اس کی حفاظت نہ کی بلکہ) اسے خراب کر ڈالا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس سے وہ گھوڑا خرید لوں اور گمان یہ تھا کہ وہ مجھے سستے داموں فروخت کر دے گا۔ میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے مت خریدو، اگرچہ وہ تمھیں ایک درہم کے عوض دے کیونکہ صدقے کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اس کو چاٹ جاتا ہے۔''

(٣١) بَابٌ:

باب: 31- بلاعنوان

٢٦٢٤ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ بَنِي صُهَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ جُدْعَانَ ادَّعَوْا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطٰى ذٰلِكَ صُهَيْبًا، فَقَالَ مَرْوَانُ: مَنْ يَّشْهَدُ لَكُمَا عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالُوا: ابْنُ عُمَرَ، فَدَعَاهُ فَشَهِدَ: لَأَعْطٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً، فَقَضٰى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُمْ.

[2624] عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت صہیب ؓ جو ابن جدعان کے آزاد کردہ غلام تھے، ان کے دو بیٹوں نے دو مکان اور ایک حجرے کے متعلق دعویٰ کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ صہیب ؓ کو دیے تھے۔ مروان نے کہا: تم دونوں کی اس معاملے میں کون گواہی دے گا؟ انھوں نے کہا: ابن عمر ؓ۔ مروان نے ان کو بلایا تو انھوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دو مکان اور ایک حجرہ حضرت صہیب ؓ کو دیے تھے، چنانچہ مروان نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی گواہی پر ان کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

(٣٢) بَابُ مَا قِيلَ فِي الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى

باب: 32- عمریٰ اور رقبیٰ کا بیان

أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ، فَهِيَ عُمْرٰى، جَعَلْتَهَا لَهُ، ﴿وَٱسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا﴾ [هود: ٦١]: جَعَلَكُمْ عُمَّارًا.

میں نے اس کو گھر عمر بھر کے لیے دے دیا، یعنی اس کی ملکیت میں دے دیا تو یہ عمریٰ ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

﴿وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا﴾ اس کے معنی ہیں کہ اس نے تم کو زمین میں آباد کیا۔

فائدہ: عمر بھر کسی کو رہنے کے لیے مکان دینا عمریٰ کہلاتا ہے۔ اور رقبیٰ کہتے ہیں: کسی کی موت سے مشروط کر کے کوئی چیز دینا، مثلاً: کسی کو اس شرط پر مکان دینا کہ اگر دینے والا پہلے مر گیا تو مکان لینے والے کا اور اگر لینے والا پہلے مر گیا تو وہ دینے والے کا ہو جائے گا۔ اس میں ہر ایک دوسرے کی موت کا منتظر رہتا تھا، اس لیے اس کا نام رقبیٰ ہوا۔ یہ دونوں عقد زمانۂ جاہلیت میں مروج تھے، اسلام نے ان کی اصلاح کر کے انھیں باقی رکھا ہے۔

٢٦٢٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالْعُمْرٰى: أَنَّهَا لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ.

[2625] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے عمریٰ کے بارے میں یہ فیصلہ کیا کہ وہ اسی کا ہے جس کو ہبہ کیا گیا ہے۔

٢٦٢٦ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ».
وَقَالَ عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[2626] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''عمریٰ جائز ہے، یعنی نافذ ہو جائے گا۔''
حضرت عطاء بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

فائدہ: جمہور علماء کے نزدیک عمریٰ لینے والے کی ملک ہو جاتا ہے، دینے والے کی طرف واپس نہیں ہوتا، خواہ وہ شرط بھی لگائے۔ اگر کوئی مشروط عطیہ ہے تو شرط پورا ہونے پر اس کے مطابق عمل ہوگا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمریٰ اور رقبیٰ سے منع فرمایا ہے اور آپ نے انصار سے فرمایا تھا: ''تم لوگ اپنی زمینیں اس طرح برباد نہ کرو، جو شخص عمریٰ کرے گا وہ اسی کا ہو جائے گا جسے ہبہ کیا گیا۔''[1] ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم اپنا مال واپس لینا چاہتے ہو تو عمریٰ نہ کرو کیونکہ جب تم نے عمریٰ کر دیا تو وہ واپس نہیں ہوگا بلکہ تم مشروط طور پر عطیہ کرو، اس لیے جواز اور نہی کی احادیث میں تعارض نہیں ہے۔[2] ہمارے ہاں عمریٰ کا رواج نہیں بلکہ ہبہ کا طریقہ رائج ہے۔ یہ ایک پسندیدہ طریقہ ہے، لہٰذا اگر کوئی اپنی چیز شرعی طور پر دوسرے کو دینا چاہتا ہے تو وہ ہبہ کے ذریعے دی جا سکتی ہے۔ واللہ أعلم.

(٣٣) بَابُ مَنِ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ الْفَرَسَ

باب: 33- جس نے لوگوں سے گھوڑا مستعار لیا

٢٦٢٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

[2627] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

1 صحيح مسلم، الهبات، حديث :4196(1625). 2 فتح الباري : 293/5.

قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا مِّنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ: الْمَنْدُوبُ، فَرَكِبَهُ. فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: «مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَّإِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا». [انظر: ۲۸۲۰، ۲۸۵۷، ۲۸٦۲، ۲۸٦٦، ۲۸٦۷، ۲۹۰۸، ۲۹٦۸، ۲۹٦۹، ۳۰٤۰، ٦۰۳۳، ٦۲۱۲]

کہا: ایک دفعہ مدینہ طیبہ میں دشمن کا خوف سا پیدا ہوا تو نبی ﷺ نے حضرت ابوطلحہ ؓ سے ایک گھوڑا مستعار لیا جسے مندوب کہا جاتا تھا۔ آپ اس پر سوار ہوئے۔ جب واپس تشریف لائے تو فرمایا: ''کوئی گڑبڑ نہیں ہے۔ یہ گھوڑا تو سمندر کی موج ہے۔''

فائدہ: واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ مدینہ میں دشمن کے آ جانے کی افواہ پھیلی تو رسول اللہ ﷺ نے جائزہ لینے کے لیے حضرت ابوطلحہ ؓ کا گھوڑا عاریتاً لیا، واپسی پر بتایا کہ کوئی مسئلہ نہیں ہے، البتہ گھوڑا اس طرح اڑتا ہے گویا سمندر کی موج ہو۔

(۳٤) بَابُ الْاِسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوسِ عِنْدَ الْبِنَاءِ

باب: 34- شب عروسی کے لیے دلھن کے واسطے کوئی چیز مستعار لینا

۲٦۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ أَيْمَنَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ، فَقَالَتْ: اِرْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي، أُنْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تُزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ، وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ.

[2628] عبدالواحد بن ایمن سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میرے والد (حضرت ایمن) بیان کرتے ہیں کہ میں صدیقۂ کائنات حضرت عائشہ ؓ کے ہاں گیا تو انھوں نے روئی کا موٹا کرتا پہن رکھا تھا جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میری اس لونڈی کی طرف ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھو یہ گھر میں اس قسم کا لباس پہننے سے نفرت کرتی ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں میرے پاس اسی طرح کا ایک کرتا تھا۔ مدینہ طیبہ میں جب بھی کسی عورت کو آراستہ کرنا ہوتا تو وہ مجھے پیغام بھیج کر منگوا لیتی تھیں۔

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ شب عروسی کے لیے کسی سے عاریتاً لباس لینا باعث ملامت نہیں، رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں بھی یہ سلسلہ رائج تھا کہ ہنگامی صورت کے پیش نظر لباس مستعار لیا جاتا تھا، نیز اس حدیث میں حضرت عائشہ ؓ کی تواضع اور انکسار کا بھی پتہ چلتا ہے، نیز ہمارے ہاں شب زفاف کے لیے ہزاروں روپے کا لباس تیار کیا جاتا ہے، اس حدیث کے پیش نظر یہ مستحسن اقدام نہیں بلکہ وقتی ضرورت کے لیے کسی سے مستعار لے لیا جائے، اگر مستقل کوئی لباس تیار کرنا ہے تو اسے آئندہ بھی استعمال کیا جائے۔

(٣٥) بَابُ فَضْلِ الْمَنِيحَةِ

باب: 35- دودھ کا جانور مستعار دینے کی فضیلت

٢٦٢٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «نِعْمَ الْمَنِيحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً، وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِإِنَاءٍ».

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ وَإِسْمَاعِيلُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ: «نِعْمَ الصَّدَقَةُ». [انظر: ٥٦٠٨]

[2629] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عطیے کے اعتبار سے بہترین عطیہ کثرت سے دودھ دینے والی اونٹنی اور کثرت سے دودھ دینے والی بکری کا ہے جو صبح کو برتن بھر کر دودھ دے اور شام کو بھی برتن بھر کر دودھ دے۔''

دوسری روایت میں ''بہترین عطیہ'' کے بجائے ''بہترین صدقہ'' کے الفاظ ہیں۔

فائدہ: منیحة، وہ دودھ دینے والا جانور ہے جو صرف دودھ کے لیے دوسرے کو مستعار دیا جاتا ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں اقتصادی مسئلے کا ایک حل یہ بھی تھا کہ دودھ دینے والا جانور کسی ضرورت مند کو مستعار دے دیا جاتا، وہ جانور بدستور اصل مالک کی ملکیت ہوتا۔

٢٦٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ مَكَّةَ وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ [يَعْنِي شَيْئًا] وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ ثِمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوهُمُ الْعَمَلَ وَالْمُؤْنَةَ، وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ. فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِذَاقًا فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ

[2630] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب مہاجرین مکہ سے مدینہ طیبہ آئے تو ان کے پاس کچھ نہ تھا جبکہ انصار زمین اور جائیداد والے تھے، اس لیے مہاجرین کو انصار نے اپنے مال اس شرط پر تقسیم کر دیے کہ وہ انھیں ہر سال (نصف) پھل دیا کریں اور محنت و مشقت سب وہی کریں۔ ان کی والدہ، یعنی حضرت انس کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا جو عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کی بھی والدہ تھیں، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو کھجور کے کچھ درخت دیے تھے جو نبی ﷺ نے اپنی آزاد کردہ لونڈی حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو دے دیے جو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی والدہ تھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب نبی ﷺ جنگ خیبر سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی عطا کردہ تمام چیزیں واپس کر دیں، یعنی وہ پھل دار درخت جو انھوں نے مہاجرین

الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِّنْ ثِمَارِهِمْ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ.

کو دیے تھے، چنانچہ نبی ﷺ نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ان کے درخت واپس کر دیے اور حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ نے ان کے عوض اپنے باغ سے کچھ درخت دے دیے۔

وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ: أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا، وَقَالَ: مَكَانَهُنَّ مِنْ خَالِصِهِ.

احمد بن شبیب کی روایت میں حَائِطِهٖ کے بجائے خَالِصِهٖ کے الفاظ ہیں۔

[انظر: ٣١٢٨، ٤٠٣٠، ٤١٢٠]

٢٦٣١ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ، مَا مِنْ عَامِلٍ يَّعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعِدِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ بِهَا الْجَنَّةَ».

[2631] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چالیس عمدہ خصلتیں ہیں، ان میں سے سب سے عمدہ خصلت دودھ والی بکری کا مستعار دینا ہے۔ جو شخص ان میں سے کسی بھی خصلت پر ثواب کی امید سے اور اللہ کے وعدے کو سچا جانتے ہوئے عمل بجا لائے تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اسے ضرور جنت میں داخل فرمائے گا۔''

قَالَ حَسَّانُ: فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مَنِيحَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَنَحْوِهِ، فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَّبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً.

(راویٔ حدیث) حسان کہتے ہیں: ہم نے دودھ والی بکری کے ہدیے کے علاوہ دیگر عمدہ خصلتیں گننا شروع کیں، جیسے سلام کا جواب دینا، چھینک کا جواب دینا اور راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا وغیرہ تو ہم پندرہ کی تعداد تک بھی نہ پہنچ سکے۔

٢٦٣٢ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ لِرِجَالٍ مِّنَّا فُضُولُ أَرَضِينَ فَقَالُوا: نُؤَاجِرُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ».

[2632] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم میں سے کچھ لوگوں کے پاس فالتو زمینیں تھیں تو وہ آپس میں یوں گفتگو کرتے تھے کہ ہم ان زمینوں کو تہائی، چوتھائی یا نصف پیداوار پر کاشت کے لیے دیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس زمین ہے وہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو بطور عطیہ مستعار دے دے۔ اگر اسے یہ منظور نہیں تو اپنی زمین اپنے ساتھ باندھ رکھے۔''

[انظر: ٢٣٤٠]

٢٦٣٣ - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ: «وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَّكَ مِنْ إِبِلٍ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا شَيْئًا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ [الْبِحَارِ] فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا». [راجع: ١٤٥٢]

[2633] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے ہجرت کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ''تیرا بھلا ہو! ہجرت کا معاملہ بہت کٹھن ہے۔ یہ بتاؤ تمھارے پاس اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے پوچھا: ''ان کی زکاۃ دیتے ہو؟'' اس نے ہاں میں جواب دیا۔ آپ نے پھر پوچھا: ''ان میں سے کچھ عطیہ بھی دیتے ہو؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے دریافت کیا: ''کیا پانی پلانے کے دن جب گھاٹ پر لے جاتے ہو تو دودھ دوہ کر تقسیم کرتے ہو؟'' اس نے کہا: ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''جب تیرا یہ حال ہے تو پھر تو شہروں اور بستیوں (اپنے علاقے) میں رہ کر عمل کرتا رہ۔ اللہ تعالیٰ تیری نیکی میں کوئی کمی نہیں فرمائے گا۔''

٢٦٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذٰلِكَ، يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى أَرْضٍ تَهْتَزُّ زَرْعًا، فَقَالَ: «لِمَنْ هٰذِهِ؟» فَقَالُوا: اكْتَرَاهَا فُلَانٌ. فَقَالَ: «أَمَا إِنَّهُ لَوْ مَنَحَهَا إِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ أَنْ يَّأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَّعْلُومًا». [راجع: ٢٣٣٠]

[2634] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک کھیت کے پاس سے گزرے جس میں کھیتی لہلہا رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کس کی زمین ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: یہ کھیت فلاں آدمی نے کرائے پر لے رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس کا مالک منیحہ کے طور پر بخش دیتا تو اس پر ایک مقررہ اجرت وصول کرنے سے بہتر تھا۔''

(٣٦) بَابٌ: إِذَا قَالَ: أَخْدَمْتُكَ هٰذِهِ الْجَارِيَةَ، عَلَى مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ، فَهُوَ جَائِزٌ

باب: 36- اگر کسی نے کہا: میں نے یہ لونڈی تمھاری خدمت میں دی تو اس کا مفہوم عرف عام کے مطابق لینا جائز ہے

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: هٰذِهِ عَارِيَةٌ. وَإِنْ قَالَ: كَسَوْتُكَ هٰذَا الثَّوْبَ، فَهٰذِهِ هِبَةٌ.

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کا مطلب صرف عاریت ہی ہوسکتا ہے۔ اگر کسی نے کہا کہ میں نے تمھیں یہ

لباس پہنایا تو اسے ہبہ سمجھا جائے گا۔

٢٦٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ فَأَعْطَوْهَا آجَرَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ: أَشَعَرْتَ أَنَّ اللهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً؟».

[2635] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ کے ہمراہ جب ہجرت کی تو اہل مصر نے آپ کو ہاجرہ دے دی۔ حضرت سارہ نے واپس آ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا: آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل و خوار کیا اور اس نے ایک لڑکی خدمت کے لیے دی ہے۔''

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ». [راجع: ٢٢١٧]

ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اس نے سارہ کو ہاجرہ بطور خدمت دی۔''

(٣٧) بَابٌ: إِذَا حَمَلَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ فَهُوَ كَالْعُمْرَى وَالصَّدَقَةِ

باب: 37- اگر کسی کو سواری کے لیے گھوڑا دیا تو وہ عمریٰ اور صدقہ کی طرح ہے

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا.

بعض لوگ کہتے ہیں: وہ اس میں رجوع کر سکتا ہے۔

٢٦٣٦ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ». [راجع: ١٤٩٠]

[2636] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے کسی کو اللہ کی راہ میں گھوڑا دیا، پھر میں نے دیکھا کہ وہ فروخت ہو رہا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے مت خریدو اور اپنا صدقہ واپس نہ لو۔''

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

52 - كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

گواہیوں سے متعلق احکام ومسائل

(١) بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِي

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيۡنٍ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمّٗى فَٱكۡتُبُوهُۚ﴾ اَلْآيَةَ [البقرة: ٢٨٢]. وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ بِٱلۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلَّهِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿بِمَا تَعۡمَلُونَ خَبِيرٗا﴾ [النساء: ١٣٥].

باب: 1- دلیل پیش کرنے کی ذمہ داری مدعی پر ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! جب تم کسی مقررہ مدت کے لیے ادھار کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو...... الآیۃ۔ نیز فرمان الٰہی ہے: ''اے ایمان والو! اللہ کی خاطر، انصاف پر قائم رہتے ہوئے گواہی دیا کرو...... جو تم کرتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہے۔''

فائدہ: یہ ایک فطری اصول ہے کہ کسی دعوے میں دلیل پیش کرنے کی ذمہ داری مدعی کی ہے، اس کو بتانا چاہیے کہ اس کا دعویٰ کس بنیاد پر ہے، اپنا دعویٰ نہ ثابت کرنے کی صورت میں مدعی علیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ قسم دے کر اپنی صفائی پیش کرے۔

(٢) بَابٌ: إِذَا عَدَّلَ رَجُلٌ رَجُلًا فَقَالَ: لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا، أَوْ: مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا

وَسَاقَ حَدِيثَ الْإِفْكِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُسَامَةَ حِينَ اسْتَشَارَهُ فَقَالَ: أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا.

باب: 2- اگر کوئی کسی کی صفائی دے تو یوں کہے: ہم بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتے یا مجھے تو اس کی بھلائی ہی معلوم ہے

اس کے تحت حدیث افک بیان کی۔ نبی ﷺ نے جب اس بارے میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے کہا: ان کے متعلق ہم خیر اور بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتے، بہر حال وہ آپ کی بیوی ہیں۔

٢٦٣٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا [يُونُسُ]. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَّعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَّأُسَامَةَ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، فَأَمَّا أُسَامَةُ فَقَالَ: أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا. وَقَالَتْ بَرِيرَةُ: إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يَعْذِرُنَا فِي رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي؟ فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ مِنْ أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا. وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا». [راجع: ٢٥٩٣]

[2637] حضرت ابن شہاب زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیّب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت عائشہ ؓ کے واقعے کے متعلق بتایا۔ ان کی کچھ باتیں دوسری بیان کردہ باتوں کی تصدیق کرتی ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ جب بہتان طرازوں نے حضرت عائشہ ؓ پر تہمت لگائی تو رسول اللہ ﷺ پر وحی آنے میں کچھ دیر ہوگئی، چنانچہ آپ نے حضرت علی اور حضرت اسامہ ؓ کو اپنی اہلیہ (حضرت عائشہ ؓ) کو چھوڑنے کے متعلق مشورے کے لیے بلایا تو حضرت اسامہ ؓ نے کہا: ہم تو ان کے متعلق خیر و بھلائی کے علاوہ کچھ نہیں جانتے، بہرحال وہ آپ کی بیوی ہیں۔ حضرت بریرہ ؓ نے کہا: میں نے تو ان میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جو ان کی شان کے خلاف ہو، (زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ) وہ ایک نوخیز (اور بھولی بھالی) لڑکی ہیں، اہل خانہ کا آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں جسے گھر کی پالتو بکری آ کر کھا جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسے شخص کے متعلق کون مجھ سے عذر خواہی کرے گا جو میری بیوی کے متعلق مجھے اذیت پہنچاتا ہے؟ اللہ کی قسم! میں نے اپنی بیوی کے متعلق خیر کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھا۔ اور انھوں نے اس سلسلے میں جس شخص کا ذکر کیا ہے اس میں بھی سوائے خیر کے میں اور کچھ نہیں جانتا۔“

(٣) بَابُ شَهَادَةِ الْمُخْتَبِىءِ

باب: 3- چھپ کر حالات معلوم کرنے والے کی گواہی

وَأَجَازَهُ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: وَكَذٰلِكَ يُفْعَلُ بِالْكَاذِبِ الْفَاجِرِ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَّقَتَادَةُ: اَلسَّمْعُ شَهَادَةٌ. وَكَانَ

عمرو بن حریث نے چھپ کر بات سننے یا واقعہ دیکھنے والے کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ خائن اور فاجر آدمی کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کیا جائے۔ امام شعبی،

الْحَسَنُ يَقُولُ: لَمْ يُشْهِدُونِي عَلَى شَيْءٍ وَّلٰكِنْ سَمِعْتُ كَذَا وَكَذَا.

ابن سیرین، عطاء اور قتادہ نے کہا: سن لینا بھی گواہی ہے۔ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں: لوگوں نے مجھے کسی چیز پر گواہ تو نہیں بنایا، البتہ میں نے ایسا، ایسا سنا ہے۔

٢٦٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ سَالِمٌ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: اِنْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَفِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ - أَوْ زَمْزَمَةٌ - فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَيْ صَافِ، هٰذَا مُحَمَّدٌ، فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ». [راجع: ١٣٥٥]

[2638] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابی بن کعب انصاری ؓ اس نخلستان کا قصد کر کے چلے جس میں ابن صیاد تھا۔ رسول اللہ ﷺ جب باغ میں داخل ہوئے تو کھجوروں کی آڑ میں چھپ چھپ کر چلنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ اس کی کچھ باتیں اس کے دیکھنے سے پہلے سننا چاہتے تھے۔ ابن صیاد اپنے بستر پر چادر میں منہ لپیٹے لیٹا ہوا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا، چنانچہ نبی ﷺ درختوں کی آڑ میں آرہے تھے کہ ابن صیاد کی ماں نے آپ کو دیکھ لیا۔ اس نے (فوراً) ابن صیاد سے کہا: اے صاف! یہ محمد (ﷺ آرہے) ہیں۔ یہ سن کر ابن صیاد گنگناہٹ سے رک گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیتی تو معاملہ واضح ہو جاتا۔''

فائدہ: اگر چھپ کر بات سننے والے کی شہادت قبول نہ کی جائے تو سراغ رسانی کا محکمہ اور اس کی کارکردگی فضول ہوگی۔ اب تو دنیا اتنی ترقی کر گئی ہے کہ کسی مقام پر چھوٹا سا آلہ لگایا جاتا ہے جس میں اہل مجلس کی تمام گفتگو ریکارڈ ہو جاتی ہے، ایسی شہادت قبول تو ہوگی، البتہ اس پر جرح کی جاسکتی ہے تاکہ کوئی فاسق و فاجر اس سے ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ جہاں آوازوں کے اشتباہ کا اندیشہ ہوگا تو ایسی گواہی پر کلی انحصار نہیں کیا جائے گا جس کی بنیاد صرف سماعت ہے، بہرحال ایسے معاملات میں جرح کا حق محفوظ رہنا چاہیے تاکہ حقیقت حال تک رسائی حاصل ہو سکے۔

٢٦٣٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَأَبَتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ

[2639] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت رفاعہ قرظی ؓ کی بیوی نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میں حضرت رفاعہ ؓ کے نکاح میں تھی۔ اس نے مجھے طلاق دے کر بالکل فارغ کر دیا ہے۔ اس کے بعد میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر ؓ سے

الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ، إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَقَالَ: «أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلٰى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتّٰى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ»، وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! أَلَا تَسْمَعُ إِلٰى هٰذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ؟. [انظر: ٥٢٦٠، ٥٢٦١، ٥٢٦٥، ٥٣١٧، ٥٧٩٢، ٥٨٢٥، ٦٠٨٤]

نکاح کر لیا ہے۔ وہ تو یوں ہی ہے کیونکہ اس کے پاس تو کپڑے کے پھندنے کی طرح ہے (میری جنسی خواہش پوری نہیں کر سکتا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہے؟ یہ نہیں ہوسکتا حتی کہ تو اس کا مزہ چکھے اور وہ تیرا مزہ چکھے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبکہ خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ دروازے کے پاس اجازت کے منتظر تھے۔ انھوں نے کہا: ابوبکر! آپ اس عورت کی خرافات سن رہے ہیں جو نبی ﷺ کے سامنے زور زور سے کہہ رہی ہے؟

فائدہ: اس خاتون کا نام تمیمہ بنت وہب تھا جو پہلے حضرت رفاعہ بن سموال رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھیں، انھوں نے قطعی طلاق دے کر انھیں اپنی زوجیت سے فارغ کر دیا۔ اس نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے عقد ثانی کیا لیکن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس کے نامرد ہونے کی شکایت بڑے واشگاف اور عریاں الفاظ میں کی۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو قرائن سے پتہ چلا کہ میری شکایت کرے گی تو وہ اپنے دو صاحبزادوں کو ساتھ لائے جو پہلی بیوی کے بطن سے تھے اور کھلے الفاظ میں اس کے موقف کی تردید کی۔ دراصل وہ عورت اپنے دوسرے شوہر پر نامردی کا الزام لگا کر اس سے چھٹکارا حاصل کر کے پہلے خاوند کے پاس جانا چاہتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے ارادے کو بھانپ لیا اور فرمایا کہ ایسا نہیں ہوسکتا، تجھے اسی خاوند کے پاس رہنا ہوگا، اس نے بھی عورت کی شکایت کا دوٹوک الفاظ میں دندان شکن جواب دیا اور کوئی لگی لپٹی نہیں چھوڑی۔

(٤) بَابٌ: إِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ، أَوْ شُهُودٌ بِشَيْءٍ، وَقَالَ آخَرُونَ: مَا عَلِمْنَا بِذٰلِكَ؛ يُحْكَمُ بِقَوْلِ مَنْ شَهِدَ

باب: 4- جب ایک یا متعدد افراد کسی چیز کی گواہی دیں اور دوسرے کہیں کہ ہمیں پتہ نہیں تو گواہی دینے والوں کے مطابق فیصلہ ہوگا

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ. هٰذَا كَمَا أَخْبَرَ بِلَالٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِي الْكَعْبَةِ. وَقَالَ الْفَضْلُ: لَمْ يُصَلِّ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِشَهَادَةِ بِلَالٍ. كَذٰلِكَ إِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ أَنَّ لِفُلَانٍ عَلٰى فُلَانٍ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَشَهِدَ آخَرَانِ بِأَلْفٍ وَخَمْسِمِائَةٍ يُقْضٰى بِالزِّيَادَةِ.

امام حمیدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ ایسا معاملہ ہے جیسا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے متعلق کہا تھا کہ آپ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھی اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نہیں پڑھی تو لوگوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی گواہی کو قبول کیا۔ اسی طرح اگر دو گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں شخص کا فلاں پر ایک ہزار درہم قرض ہے اور دوسرے دو گواہوں نے ڈیڑھ ہزار کی گواہی دی تو اضافے کے مطابق

فیصلہ کیا جائے گا۔

٢٦٤٠ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ: أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ، فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي، فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ يَسْأَلُهُمْ، فَقَالُوا: مَا عَلِمْنَاهُ أَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا، فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ؟» فَفَارَقَهَا وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ. [راجع: ٨٨]

[2640] حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے ابواہاب بن عزیز کی دختر سے نکاح کیا تو اس کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی: میں نے عقبہ اور اس کی منکوحہ (دونوں) کو دودھ پلایا ہے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ تم نے (اس سے پہلے) مجھے خبر ہی دی ہے۔ پھر انھوں نے ابواہاب کے خاندان کی طرف صورت حال کی وضاحت کے لیے پیغام بھیجا تو انھوں نے لاعلمی کا اظہار کیا کہ اس عورت نے ہماری بیٹی کو دودھ پلایا ہو۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر مدینہ طیبہ میں نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اب تم اسے کیسے رکھ سکتے ہو جبکہ (رضاعت کی) بات کہی جا چکی ہے۔'' چنانچہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے اس خاتون سے علیحدگی اختیار کر لی اور اس نے کسی اور سے نکاح کر لیا۔

(٥) بَابُ الشُّهَدَاءِ الْعُدُولِ

باب:5- گواہوں کے عادل ہونے کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ﴾ [الطلاق: ٢] وَ﴿مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ﴾ [البقرة: ٢٨٢].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اپنے میں سے دو معتبر آدمیوں کو گواہ کر لو۔'' نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جن گواہوں کو تم پسند کرتے ہو۔''

٢٦٤١ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُتْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ أُنَاسًا كَانُوا يُؤْخَذُونَ بِالْوَحْيِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ، وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمُ الْآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ،

[2641] حضرت عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں لوگوں سے وحی کی بنیاد پر باز پرس ہوتی تھی۔ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے، لہٰذا اب ہم تمھارا مؤاخذہ تمھارے ظاہری اعمال پر کریں گے۔ جو کوئی بظاہر اچھا کام کرے گا، ہم اس پر اعتماد کریں گے اور اپنا ساتھی بنائیں گے۔ ہمیں اس کی دل کی

فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا أَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ، وَلَيْسَ إِلَيْنَا مِنْ سَرِيرَتِهِ شَيْءٌ، اَللّٰهُ يُحَاسِبُ فِي سَرِيرَتِهِ، وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوءًا لَّمْ نَأْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ، وَإِنْ قَالَ: إِنَّ سَرِيرَتَهُ حَسَنَةٌ.

بات سے کوئی دلچسپی نہیں ہوگی کیونکہ دل کی باتوں کا اللہ تعالیٰ محاسبہ کرنے والا ہے۔ اور جس نے بظاہر کوئی برا کام کیا تو ہم اس پر نہ بھروسا کریں گے اور نہ اسے سچا ہی قرار دیں گے اگرچہ وہ دعویٰ کرے کہ اس کا باطن عمدہ اور اچھا ہے۔

(٦) بَابُ تَعْدِيلِ كَمْ يَجُوزُ؟

باب: 6- نیک سیرتی کے لیے کتنے لوگوں کی گواہی درکار ہے؟

٢٦٤٢ - **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ: «وَجَبَتْ». ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرٰى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا - أَوْ قَالَ: غَيْرَ ذٰلِكَ - فَقَالَ: «وَجَبَتْ». فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! قُلْتَ لِهٰذَا: «وَجَبَتْ» وَلِهٰذَا: «وَجَبَتْ»، قَالَ: «شَهَادَةُ الْقَوْمِ، اَلْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ». [راجع: ١٣٦٧]

[2642] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا: ''واجب ہوگئی۔'' پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی یا اس کے علاوہ کچھ اور کہا تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''واجب ہو گئی۔'' آپ سے عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کے لیے بھی فرمایا: ''واجب ہوگئی۔'' اور اُس کے لیے بھی فرمایا: ''واجب ہوگئی۔'' آپ نے فرمایا: ''اس کا مقصد لوگوں کی گواہی کا واجب ہونا ہے کیونکہ اہل ایمان زمین پر اللہ کے گواہ ہیں۔''

٢٦٤٣ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَهُمْ يَمُوتُونَ مَوْتًا ذَرِيعًا فَجَلَسْتُ إِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرٰى فَأُثْنِيَ خَيْرًا فَقَالَ: وَجَبَتْ. ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثِ فَأُثْنِيَ شَرًّا فَقَالَ: وَجَبَتْ، فَقُلْتُ: مَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ

[2643] حضرت ابوالاسود سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ مدینہ طیبہ آیا تو وہاں ایک وبائی مرض پھیلا ہوا تھا جس میں لوگ بڑی تیزی سے فوت ہو رہے تھے۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک جنازہ گزرا۔ اس کی تعریف کی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا، اس کی بھی تعریف کی گئی تو اس کے متعلق بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ نکلا اور اس کی برائی بیان کی گئی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے عرض کیا: امیر المومنین! کیا چیز واجب ہوگئی؟ انھوں نے فرمایا: میں نے

اللّٰهُ الْجَنَّةَ». قُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: «وَثَلَاثَةٌ»، قُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: «وَاثْنَانِ»، ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ. [راجع: ١٣٦٨]

وہی کہا جو نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ''جس مسلمان کے لیے چار آدمی اس کی نیک سیرتی کی گواہی دیں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' ہم نے عرض کیا: اگر تین آدمی گواہی دیں تو؟ فرمایا: ''تین بھی۔'' ہم نے عرض کیا: اگر صرف دو آدمی گواہی دیں تو؟ آپ نے فرمایا: ''دو دیں تب بھی۔'' پھر ہم نے یہ نہ پوچھا کہ اگر ایک شخص گواہی دے تو کیا ہوگا؟

(٧) بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الْأَنْسَابِ وَالرَّضَاعِ الْمُسْتَفِيضِ وَالْمَوْتِ الْقَدِيمِ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ»، وَالتَّثَبُّتِ فِيهِ.

باب:7-نسب، مشہور رضاعت اور عرصۂ دراز پہلے کی وفات پر گواہی اور اس (رضاعت) میں احتیاط کا بیان

نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔''

٢٦٤٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ. فَقَالَ: أَتَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ؟ فَقُلْتُ: وَكَيْفَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي بِلَبَنِ أَخِي، فَقَالَتْ: سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «صَدَقَ أَفْلَحُ، ائْذَنِي لَهُ». [انظر: ٤٧٩٦، ٥١٠٣، ٥١١١، ٥٢٣٩، ٦١٥٦]

[2644] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت افلح ؓ نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے اسے اجازت نہ دی۔ وہ کہنے لگے: تم مجھ سے پردہ کرتی ہو، حالانکہ میں تو تمھارا چچا ہوں۔ میں نے کہا: وہ کیسے؟ انھوں نے کہا: میرے بھائی کی بیوی نے تمھیں دودھ پلایا ہے، وہ دودھ میرے بھائی کی وجہ سے تھا۔ حضرت عائشہ نے کہا: میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''افلح سچ کہتا ہے، (اسے اندر آنے کی) اجازت دو۔''

٢٦٤٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ: «لَا تَحِلُّ لِي، يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ، هِيَ ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ». [انظر: ٥١٠٠]

[2645] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت حمزہ ؓ کی صاحبزادی کے متعلق فرمایا: ''اس سے نکاح کرنا میرے لیے جائز نہیں کیونکہ جو رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہ دودھ کی وجہ سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ یہ لڑکی تو میری رضاعی بھتیجی ہے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ اور حضرت حمزہ ؓ نے بچپن میں ابولہب کی لونڈی ثویبہ کا دودھ پیا تھا، اس لیے نسب کے اعتبار سے حضرت حمزہ ؓ آپ کے چچا تھے لیکن رضاعت کے لحاظ سے آپ کے بھائی تھے، اور رضاعی بھتیجی سے نکاح جائز نہیں۔

٢٦٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُرَاهُ فُلَانًا، لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُرَاهُ فُلَانًا»، لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا - لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ - دَخَلَ عَلَيَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ، إِنَّ الرَّضَاعَةَ يُحَرِّمُ مِنْهَا مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ». [انظر: ٣١٠٥، ٥٠٩٩]

[2646] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ان کے پاس موجود تھے کہ اس دوران میں حضرت عائشہ ؓ نے ایک شخص کی آواز سنی جو حضرت حفصہ ؓ کے گھر داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ حضرت عائشہ ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے خیال کے مطابق یہ فلاں شخص ہے جو دودھ کے رشتے سے حضرت حفصہ ؓ کا چچا ہے۔ اللہ کے رسول! یہ شخص آپ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سمجھتا ہوں کہ یہ فلاں شخص ہے'' جو حفصہ ؓ کا رضاعی چچا ہے۔ حضرت عائشہ ؓ نے عرض کیا: اگر فلاں شخص، جو میرا رضاعی چچا تھا، آج زندہ ہوتا تو وہ میرے گھر میں بھی داخل ہوسکتا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، جو رشتے نسب کی وجہ سے محرم ہوتے ہیں وہ دودھ کے باعث بھی محرم بن جاتے ہیں۔''

فائدہ: حضرت عائشہ ؓ کے دو رضاعی چچا تھے، ایک ابوالقعیس تھے جنھوں نے حضرت ابوبکر ؓ کے ساتھ دودھ پیا تھا اور وہ حضرت ابوبکر ؓ کے رضاعی بھائی تھے۔ اس نسبت سے وہ حضرت عائشہ ؓ کے رضاعی چچا ہوئے۔ اس حدیث کے مطابق وہ فوت ہو چکے تھے، دوسرے افلح نامی چچا تھے جو ابوالقعیس کے بھائی تھے وہ اس وقت زندہ تھے جس کا ذکر حدیث :2644 میں آیا ہے اور ان کے ساتھ حضرت عائشہ ؓ کی گفتگو بھی ہوئی۔

٢٦٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدِي رَجُلٌ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! مَنْ هٰذَا؟» قُلْتُ: أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ».

[2647] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ میرے گھر تشریف لائے تو ایک شخص میرے پاس بیٹھا تھا۔ آپ نے دریافت کیا: ''عائشہ! یہ کون ہے؟'' میں نے عرض کیا: یہ میرا رضاعی بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''عائشہ! ذرا اپنے رضاعی بھائی کے بارے میں غور وفکر کر لیا کرو کیونکہ اس رضاعت کا اعتبار ہے جس میں دودھ بھوک کی وجہ سے پیا جائے۔''

تَابَعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ. [٥١٠٢]

ابن مہدی نے سفیان سے روایت کرنے میں محمد بن کثیر کی متابعت کی ہے۔

(٨) بَابُ شَهَادَةِ الْقَاذِفِ وَالسَّارِقِ وَالزَّانِي

باب: 8- تہمت لگانے والے، چور اور زانی کی شہادت کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَقْبَلُوا۟ لَهُمْ شَهَٰدَةً أَبَدًا ۚ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ۝ إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُوا۟ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا۟﴾ [النور: ٤، ٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ایسے تہمت لگانے والوں کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور یہی لوگ تو بدکار ہیں مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور (اپنی) اصلاح کرلیں۔''

وَجَلَدَ عُمَرُ أَبَا بَكْرَةَ وَشِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ وَّنَافِعًا بِقَذْفِ الْمُغِيرَةِ، ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ، وَقَالَ: مَنْ تَابَ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، شبل بن معبد اور نافع بن حارث کو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ پر تہمت لگانے کی بنا پر حد لگائی۔ پھر ان سے توبہ کرائی اور فرمایا: جو کوئی توبہ کرلے گا تو میں اس کی گواہی قبول کرلوں گا۔

وَأَجَازَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَّطَاوُسٌ وَّمُجَاهِدٌ وَّالشَّعْبِيُّ وَعِكْرِمَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَمُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ وَّشُرَيْحٌ وَّمُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ.

حضرت عبداللہ بن عتبہ، عمر بن عبدالعزیز، سعید بن جبیر، حضرت طاؤس، امام مجاہد، امام شعبی، حضرت عکرمہ، امام زہری، جناب محارب بن دثار، قاضی شریح اور معاویہ بن قرہ رحمہم اللہ نے بھی توبہ کے بعد تہمت لگانے والے کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔

وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ: اَلْأَمْرُ عِنْدَنَا بِالْمَدِينَةِ إِذَا رَجَعَ الْقَاذِفُ عَنْ قَوْلِهِ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ.

ابوزناد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں مدینہ طیبہ میں یہ فتویٰ ہے کہ جب قاذف اپنے قول سے رجوع کر لے اور اپنے رب سے استغفار کرلے تو اس کی گواہی قبول ہوگی۔

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ: إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ جُلِدَ وَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُ.

حضرت شعبی اور قتادہ رحمہما اللہ نے کہا: جب تہمت لگانے والا خود کو جھٹلا دے اور اس کو کوڑے لگا دیے جائیں تو اس کے بعد اس کی گواہی قبول ہوگی۔

وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: إِذَا جُلِدَ الْعَبْدُ ثُمَّ أُعْتِقَ جَازَتْ شَهَادَتُهُ، وَإِنِ اسْتُقْضِيَ الْمَحْدُودُ فَقَضَايَاهُ جَائِزَةٌ.

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے کہا: جب غلام کو کوڑے لگ جائیں اور اس کے بعد وہ آزاد ہو جائے تو اس کی گواہی قبول ہوگی۔ اور جس شخص کو حد قذف لگی ہو اگر وہ قاضی بنا

دیا جائے تو اس کے فیصلے جائز ہوں گے۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ وَإِنْ تَابَ، ثُمَّ قَالَ: لَا يَجُوزُ نِكَاحٌ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ فَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ مَحْدُودَيْنِ جَازَ، وَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ يَجُزْ، وَأَجَازَ شَهَادَةَ الْعَبْدِ وَالْمَحْدُودِ وَالْأَمَةِ لِرُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ وَكَيْفَ تُعْرَفُ تَوْبَتُهُ. وَنَفَى النَّبِيُّ ﷺ الزَّانِيَ سَنَةً، وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كَلَامِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ وَّصَاحِبَيْهِ حَتّٰى مَضٰى خَمْسُونَ لَيْلَةً.

بعض لوگ کہتے ہیں: تہمت لگانے والے کی گواہی قبول نہیں ہوگی اگرچہ وہ توبہ کر لے۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ دو گواہوں کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا۔ اور اگر کسی نے حدِ قذف لگے ہوئے گواہوں کی گواہی کی بنا پر نکاح کیا تو نکاح درست ہوگا۔ اگر نکاح دو غلاموں کی گواہی سے کیا تو درست نہ ہوگا۔ ان حضرات نے ان لوگوں کی گواہی جن پر حد جاری ہو چکی ہو اور لونڈی، غلام کی گواہی سے رؤیت ہلال کو درست قرار دیا ہے، نیز (اس عنوان میں یہ بیان ہوگا کہ) قاذف کی توبہ کیسے معلوم ہوگی؟ نبی ﷺ نے تو زانی کو ایک سال کے لیے جلاوطن کیا تھا۔ اس کے علاوہ نبی ﷺ نے حضرت کعب بن مالک ؓ اور ان کے دونوں ساتھیوں سے کلام کرنے سے پچاس راتوں کے لیے لوگوں کو روک دیا تھا۔

٢٦٤٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[انظر: ٣٤٧٥، ٣٧٣٢، ٣٧٣٣، ٤٣٠٤، ٦٧٨٧، ٦٧٨٨، ٦٨٠٠]

[2648] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ایک عورت نے فتح مکہ کے موقع پر چوری کی تو اسے رسول اللہ ﷺ کے حضور پیش کیا گیا، چنانچہ آپ کے حکم پر اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کے بیان کے مطابق اس عورت نے اچھی توبہ کی۔ پھر اس نے نکاح کر لیا۔ اس کے بعد وہ میرے پاس آیا کرتی تھی تو میں اس کی ضرورت رسول اللہ ﷺ تک پہنچا دیتی تھی۔

٢٦٤٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ أَمَرَ فِيمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصِنْ بِجَلْدِ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبِ عَامٍ. [راجع: ٢٣١٤]

[2649] حضرت زید بن خالد ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے غیر شادی شدہ زانی کے متعلق سو کوڑے لگانے اور ایک سال تک ملک بدر کرنے کا حکم دیا۔

(٩) بَابٌ: لَا يَشْهَدُ عَلٰى شَهَادَةِ جَوْرٍ إِذَا أُشْهِدَ

باب: 9- جب کسی کو ظلم کی گواہی دینے کے لیے کہا جائے تو وہ گواہی نہ دے

٢٦٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَأَلَتْ أُمِّي أَبِي بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِي مِنْ مَّالِهِ، ثُمَّ بَدَا لَهُ فَوَهَبَهَا لِي فَقَالَتْ: لَا أَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَخَذَ بِيَدِي وَأَنَا غُلَامٌ فَأَتٰى بِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْنِي بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِهٰذَا، قَالَ: «أَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأُرَاهُ قَالَ: «لَا تُشْهِدْنِي عَلٰى جَوْرٍ».

[2650] حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میری والدہ نے میرے باپ سے میرے لیے کچھ مال ہبہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ والد نے کچھ سوچ و بچار کے بعد اسے میرے لیے کچھ مال دے دیا۔ پھر والدہ نے کہا: جب تک نبی ﷺ کو اس بات پر گواہ نہ کرلو میں راضی نہیں، چنانچہ میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا کیونکہ میں اس وقت کمسن بچہ تھا، اور مجھے نبی ﷺ کے پاس لے آئے اور عرض کیا: اس لڑکے کی ماں بنت رواحہ نے اس کے لیے مجھ سے ہبہ کا مطالبہ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا اس کے علاوہ تمھاری اور اولاد بھی ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: جی ہاں! حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے خیال کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس ظلم پر گواہ نہ بناؤ۔''

وَقَالَ أَبُو حَرِيزٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ: «لَا أَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ». [راجع: ٢٥٨٦]

ابوحریز کی شعبی سے بیان کردہ روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔''

٢٦٥١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ: قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ: قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ». قَالَ عِمْرَانُ: لَا أَدْرِي أَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدُ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ». [انظر: ٣٦٥٠، ٦٤٢٨، ٦٦٩٥]

[2651] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو میرے دور میں ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے۔'' حضرت عمران کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے بعد کے دو زمانوں کا ذکر کیا یا تین کا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو خیانت کریں گے اور ان پر اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ وہ ازخود گواہی دینے کی پیشکش کریں گے، حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ نذریں مانیں گے لیکن انھیں پورا نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔''

٢٦٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ». قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ. [انظر: ٣٦٥١، ٦٤٢٩، ٦٦٥٨]

[2652] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سب لوگوں میں بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر جو ان کے قریب ہیں، پھر جو ان کے قریب ہیں۔ ان کے بعد کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم اٹھائیں گے۔'' حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ہمارے بزرگ ہمیں لڑکپن میں گواہی اور عہد و پیمان پر مارا کرتے تھے۔

(١٠) بَابُ مَا قِيلَ فِي شَهَادَةِ الزُّورِ

باب: 10- جھوٹی گواہی کے متعلق جو کہا گیا ہے

لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَٱلَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ ٱلزُّورَ﴾ [الفرقان: ٧٢] وَكِتْمَانِ الشَّهَادَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَكْتُمُواْ ٱلشَّهَـٰدَةَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿عَلِيمٌ﴾ [البقرة: ٢٨٣] ﴿تَلْوُۥٓاْ﴾ [النساء: ١٣٥] أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور (اللہ کے بندے وہ ہیں) جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔'' نیز گواہی چھپانے کے متعلق فرمان الٰہی ہے: ''گواہی کو ہرگز نہ چھپاؤ (کیونکہ جو شخص شہادت کو چھپاتا ہے بلاشبہ اس کا دل گناہ گار ہے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ اسے) خوب جانتا ہے۔'' قرآن کریم میں ہے کہ ''(اگر) تم گول مول بات کرو۔'' اس کے معنی یہ ہیں کہ تم اپنی زبانوں کو گواہی کے لیے پیچیدہ کرو گے۔

٢٦٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ وَهْبَ ابْنَ جَرِيرٍ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ: «الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ».

[2653] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔''

تَابَعَهُ غُنْدَرٌ وَأَبُو عَامِرٍ وَبَهْزٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ. [انظر: ٥٩٧٧، ٦٨٧١]

شعبہ سے اس روایت کے بیان کرنے میں غندر، ابو عامر، بہز اور عبدالصمد نے وہب بن جریر کی متابعت کی ہے۔

٢٦٥٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[2654] حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: ''کیا میں تمھیں کبیرہ

ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟»، ثَلَاثًا قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «اَلْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ». وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا «أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ». قَالَ: فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ. [انظر: ٥٩٧٦، ٦٢٧٣، ٦٢٧٤، ٦٩١٩]

گناہوں کی اطلاع نہ دوں؟" صحابۂ کرام ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمیں ضرور آگاہ کریں۔ آپ نے فرمایا: "اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا۔" پہلے آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر اٹھ بیٹھے اور فرمایا: "خبردار! اور جھوٹی گواہی دینا۔" پھر مسلسل اس کا تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ ہم لوگ کہنے لگے: کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔ اسماعیل بن ابراہیم کی روایت میں جریری نے عبدالرحمٰن سے سماع کی تصریح کی ہے۔

(١١) بَابُ شَهَادَةِ الْأَعْمٰى وَنِكَاحِهِ، وَأَمْرِهِ، وَإِنْكَاحِهِ، وَمُبَايَعَتِهِ، وَقَبُولِهِ فِي التَّأْذِينِ وَغَيْرِهِ، وَمَا يُعْرَفُ بِالْأَصْوَاتِ

باب: 11- نابینے آدمی کا گواہی دینا، نیز اس کا حکم دینا، نکاح کرنا، نکاح کرانا، خرید وفروخت کرنا، اذان دینے اور اس طرح دوسرے کاموں میں اس کا قبول کرنا جو آواز سے پہچانے جاتے ہیں

وَأَجَازَ شَهَادَتَهُ الْقَاسِمُ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ وَالزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: تَجُوزُ شَهَادَتُهُ إِذَا كَانَ عَاقِلًا. وَقَالَ الْحَكَمُ: رُبَّ شَيْءٍ تَجُوزُ فِيهِ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: أَرَأَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ لَوْ شَهِدَ عَلَيَّ شَهَادَةً، أَكُنْتَ تَرُدُّهُ؟ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَبْعَثُ رَجُلًا إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ وَيَسْأَلُ عَنِ الْفَجْرِ، فَإِذَا قِيلَ: طَلَعَ، صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.

سیدنا قاسم، حسن بصری، ابن سیرین، زہری اور عطاء ؒ نے نابینے کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔ حضرت شعبی ؒ کا کہنا ہے: نابینے کی شہادت اس وقت جائز ہوگی جب وہ عقل مند ہو۔ حضرت حکم کا کہنا ہے: متعدد معاملات میں نابینے کو رعایت دینی پڑے گی۔ امام زہری نے فرمایا: بتاؤ اگر ابن عباس ؓ کسی معاملے میں گواہی دیں تو کیا تم اسے رد کرو گے؟ حضرت ابن عباس ؓ کسی آدمی کو بھیجتے اگر وہ کہتا کہ سورج غروب ہو گیا ہے تو روزہ افطار کر دیتے، نیز طلوع فجر کے متعلق سوال کرتے، اگر ان سے کہا جاتا کہ فجر طلوع ہو چکی ہے تو وہ (صبح کی) دو رکعت پڑھتے۔

وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ: اِسْتَأْذَنْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَعَرَفَتْ صَوْتِي، فَقَالَتْ: سُلَيْمَانُ ادْخُلْ فَإِنَّكَ مَمْلُوكٌ مَّا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ.

سلیمان بن یسار کا کہنا ہے: میں نے ایک مرتبہ ام المومنین عائشہ ؓ سے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہی تو انھوں نے میری آواز سن کر فرمایا: سلیمان اندر آ جاؤ کیونکہ جب تک تم پر کچھ رقم باقی ہے تم غلام ہو۔

وَأَجَازَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ شَهَادَةَ امْرَأَةٍ مُتَنَقِّبَةٍ.

حضرت سمرہ بن جندب ؓ نے نقاب پوش خاتون کی شہادت کو جائز قرار دیا۔

٢٦٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: «رَحِمَهُ اللهُ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا».

[2655] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن پڑھتے سنا تو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے! مجھے اس نے اس وقت فلاں فلاں آیات یاد دلا دی ہیں جو میں فلاں فلاں سورت سے بھول گیا تھا۔''

وَزَادَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَائِشَةَ: تَهَجَّدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِي فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادٍ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَصَوْتُ عَبَّادٍ هٰذَا؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا». [انظر: ٥٠٣٧، ٥٠٣٨، ٥٠٤٢، ٦٣٣٥]

عباد بن عبداللہ نے حضرت عائشہ ؓ سے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے میرے گھر میں نماز تہجد پڑھی تو آپ نے عباد ؓ کی آواز سنی جو مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''عائشہ! کیا یہ عباد کی آواز ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! عباد پر رحم فرما۔''

٢٦٥٦ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُؤَذِّنَ»، أَوْ قَالَ: «حَتّٰى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ»: وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلًا أَعْمٰى لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يَقُولَ لَهُ النَّاسُ: أَصْبَحْتَ. [راجع: ٦١٧]

[2656] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلال رات کو اذان کہتے ہیں، اس لیے تم سحری کھاتے پیتے رہو حتی کہ دوسری اذان دی جائے۔'' یا فرمایا: ''حتی کہ تم ابن ام مکتوم کی اذان سنو۔'' ابن ام مکتوم ؓ نابینے شخص تھے، وہ اذان نہ دیتے حتی کہ لوگ ان سے کہتے: صبح ہوگئی ہے۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کا مقصد ہے کہ لوگ ابن ام مکتوم ؓ کی اذان پر اعتماد کرتے اور کھانا پینا ترک کر دیتے حالانکہ وہ نابینا شخص تھے۔ اس سے بھی نابینے کی گواہی کا اثبات مقصود ہے۔ اس سے ان لوگوں کی تردید ہوتی ہے جو نابینے کی گواہی کو قبول نہ کرنے کا فتویٰ دیتے ہیں۔ بہرحال نابینے شخص کو جس طریقے سے بھی کسی چیز کا علم ہو جائے اس کے متعلق وہ گواہی دے سکتا ہے، اس کے لیے مشاہدے کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ ابن ام مکتوم ؓ کے نابینا ہونے کے باوجود ان کا اذان دینا قبول کیا گیا۔

٢٦٥٧ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى : حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ وَرْدَانَ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَقْبِيَةٌ فَقَالَ لِي أَبِي مَخْرَمَةُ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ عَسٰى أَنْ يُعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا، فَقَامَ أَبِي عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَهُ، خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَعَهُ قَبَاءٌ وَّهُوَ يُرِيهِ مَحَاسِنَهُ وَهُوَ يَقُولُ: «خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ، خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ». [راجع: ٢٥٩٩]

[2657] حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس ریشمی قبائیں آئیں تو میرے باپ مخرمہ ؓ نے مجھ سے کہا: ہمیں آپ ﷺ کی خدمت میں لے چلو ممکن ہے آپ ﷺ ہمیں ان قباؤں میں سے کوئی قبا عطا فرمائیں، چنانچہ میرے والد آپ ﷺ کے دروازے پر جا کر کھڑے ہو گئے اور کچھ باتیں کرنے لگے تو نبی ﷺ نے ان کی آواز پہچان لی۔ نبی ﷺ جب باہر تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں ایک قبا تھی۔ آپ اس کا حسن و جمال میرے باپ کو دکھانے لگے، نیز آپ نے فرمایا: ''میں نے یہ تمھارے لیے چھپا رکھی تھی۔ میں نے یہ تمھارے لیے چھپا رکھی تھی۔''

فائدہ: حافظ ابن حجر ؒ لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے مسئلہ یوں ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی شخصیت دیکھے بغیر صرف آواز سنتے ہی انھیں پہچان لیا اور باہر تشریف لے آئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نابینا آدمی آواز سن کر گواہی دے سکتا ہے بشرطیکہ آواز کو پہچانتا ہو۔

(١٢) بَابُ شَهَادَةِ النِّسَاءِ

باب: 12- عورتوں کی گواہی کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ﴾ [البقرة: ٢٨٢].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنا لو۔''

٢٦٥٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟» قُلْنَ: بَلٰى، قَالَ: «فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا». [راجع: ٣٠٤]

[2658] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے نصف کی مانند نہیں ہے؟'' عورتوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''یہی تو ان کی عقل کا ناقص ہونا ہے۔''

فائدہ: عورتوں کے معاملے میں ہمارا معاشرہ افراط و تفریط کا شکار ہے، مغربی تہذیب سے متاثرہ افراد کا کہنا ہے کہ عورت زندگی کے ہر پہلو میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کی اہل ہے اور گواہی دینے میں مرد کے برابر کی حیثیت رکھتی ہے، جبکہ بعض لوگ اسے پاؤں کے جوتے کی حیثیت دیتے ہیں، یعنی ان کے ہاں معاشرتی طور پر وہ کسی قسم کی گواہی دینے کے قابل نہیں۔

اعتدال پر مبنی موقف یہ ہے کہ مالی معاملات اور حدود و قصاص میں اکیلی عورت کی گواہی قبول نہیں ہوگی، بلکہ ایک مرد کے مقابلے میں عورت کی نصف گواہی کا اعتبار ہوگا، البتہ عورتوں کے مخصوص معاملات، مثلاً: حیض، ولادت، حضانت اور رضاعت میں اس کی گواہی قابل قبول ہوگی۔

(١٣) بَابُ شَهَادَةِ الْإِمَاءِ وَالْعَبِيدِ

وَقَالَ أَنَسٌ: شَهَادَةُ الْعَبْدِ جَائِزَةٌ إِذَا كَانَ عَدْلًا. وَأَجَازَهُ شُرَيْحٌ وَّزُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: شَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ إِلَّا الْعَبْدَ لِسَيِّدِهِ، وَأَجَازَهُ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ. وَقَالَ شُرَيْحٌ: كُلُّكُمْ بَنُو عَبِيدٍ وَّإِمَاءٍ.

باب: 13- لونڈیوں اور غلاموں کی گواہی

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: معتبر اور عادل غلام کی گواہی جائز ہے۔ قاضی شریح اور زرارہ بن اوفی نے بھی اسے جائز قرار دیا ہے۔ ابن سیرین نے بھی غلام کی گواہی کو جائز بتایا ہے، تاہم مالک کے حق میں اس کی گواہی کا اعتبار نہیں ہوگا۔ حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے معمولی معاملات میں غلام کی گواہی کو جائز کہا ہے۔ قاضی شریح نے کہا: تم سب لوگ لونڈی غلاموں کی اولاد ہو۔

٢٦٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ أَوْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ: أَنَّهُ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ، قَالَ: فَجَاءَتْ أَمَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَعْرَضَ عَنِّي، قَالَ: فَتَنَحَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، قَالَ: «وَكَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا؟» فَنَهَاهُ عَنْهَا. [راجع: ٨٨]

[2659] حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ام یحییٰ بنت ابو اہاب سے شادی کر لی تو ایک سیاہ فام لونڈی آئی اور کہنے لگی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے جب نبی ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے اپنا رخ انور دوسری طرف پھیر لیا، چنانچہ میں بھی اس طرف سے ہٹ گیا۔ پھر میں نے دوبارہ آپ سے اسی بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اب یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اس عورت کا دعویٰ ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے؟'' پھر آپ نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو اس رشتے سے روک دیا۔

(١٤) بَابُ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ

باب: 14- دودھ پلانے والی کی گواہی کا بیان

٢٦٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ

[2660] حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ایک عورت سے شادی کی، ایک

الْحَارِثِ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «وَكَيْفَ وَقَدْ قِيلَ؟ دَعْهَا عَنْكَ» أَوْ نَحْوَهُ. [راجع: ٨٨]

عورت آئی اور کہنے لگی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”جب یہ بات کہہ دی گئی ہے تو اب کیا ہوسکتا ہے؟ اس عورت کو اپنے سے علیحدہ کر دو۔“ یا اس جیسا کوئی کلمہ ارشاد فرمایا۔

فائدہ: اس حدیث کے مطابق دودھ کے سلسلے میں ایک ہی دودھ پلانے والی کی گواہی کافی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس گواہی کو کافی سمجھتے ہوئے خاوند بیوی کے درمیان علیحدگی کرا دی، چنانچہ اس گواہی کی بنیاد پر حضرت عقبہ بن حارث ؓ کو رشتہ ازدواج ختم کرنا پڑا۔

(١٥) بَابُ تَعْدِيلِ النِّسَاءِ بَعْضِهِنَّ بَعْضًا

باب: 15- عورتوں کا ایک دوسری کو قابل اعتماد ٹھہرانا

٢٦٦١ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَأَفْهَمَنِي بَعْضَهُ أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ، وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللهُ مِنْهُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِّنْ حَدِيثِهَا، وَبَعْضُهُمْ أَوْعَى مِنْ بَعْضٍ، وَأَثْبَتُ لَهُ اقْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا. زَعَمُوا أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا أَخْرَجَ بِهَا مَعَهُ، فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ وَّأُنْزَلُ فِيهِ

[2661] حضرت ابن شہاب زہری سے روایت ہے، وہ عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے بیان کرتے ہیں، یہ سب حضرات نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے ذکر کرتے ہیں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی لیکن اللہ تعالیٰ نے خود انھیں بری قرار دیا۔ حضرت امام زہری کہتے ہیں: مذکورہ سب حضرات نے حضرت عائشہ ؓ کے اس واقعے کا ایک حصہ بیان کیا تھا۔ ان میں سے بعض کو دوسروں سے زیادہ یاد تھا اور وہ اس واقعے کو زیادہ بہتر طریقے بیان بھی سے کر سکتے تھے۔ میں نے ان سب حضرات سے واقعہ پوری طرح یاد اور محفوظ کر لیا جسے انھوں نے حضرت عائشہ ؓ کے حوالے سے بیان کیا تھا۔ ان حضرات میں سے ہر ایک کی بیان کردہ حدیث سے دوسرے راوی کی تصدیق ہوتی ہے۔ ان کے بیان کے مطابق حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سفر کے ارادے سے نکلتے تو اپنی

فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ، آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ، فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ، فَلَمَسْتُ صَدْرِي، فَإِذَا عِقْدٌ لِّي مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ، فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ، فَأَقْبَلَ الَّذِينَ يَرْحَلُونَ لِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلٰى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ، وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ، وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَّمْ يَثْقُلْنَ، وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ، وَإِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِينَ رَفَعُوهُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ فَاحْتَمَلُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا فَوَجَدْتُّ عِقْدِي بَعْدَمَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ، فَأَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونَنِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِي عَيْنَايَ فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ، ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْجَيْشِ، فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي، فَرَأٰى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَّائِمٍ فَأَتَانِي، وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ يَدَهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُعَرِّسِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا

بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ جس بیوی کے نام قرعہ نکلتا وہ آپ کی شریک سفر ہوتی، چنانچہ جہاد کے ایک سفر میں جو آپ کو درپیش تھا ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو میرا نام نکل آیا۔ اس بنا پر میں آپ کے ہمراہ روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ پردے کا حکم اترنے کے بعد کا ہے، چنانچہ میں ہودج کے اندر بٹھا دی جاتی اور اس کے سمیت ہی اتار لی جاتی تھی۔ ہم (اس طرح) چلتے رہے، حتی کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے اس غزوے سے فارغ ہو کر واپس ہوئے اور ہم مدینہ طیبہ کے قریب پہنچ گئے تو آپ نے رات کو کوچ کا اعلان فرمایا۔ جب لوگوں نے یہ اعلان سنا تو وہ تیاری کرنے لگے۔ میں بھی کھڑی ہوئی اور قضائے حاجت کے لیے چلی گئی حتی کہ لشکر سے آگے گزر گئی لیکن جب میں اپنی حاجت سے فارغ ہو کر کجاوے کے پاس آئی، سینے پر جو ہاتھ پھیرا تو معلوم ہوا کہ ظفار کے کالے نگینوں والا میرا ہار کہیں گم ہو گیا ہے۔ میں ہار کو ڈھونڈتی ہوئی واپس گئی۔ مجھے اس کی تلاش میں کافی دیر ہو گئی، چنانچہ جو لوگ میرا ہودج اٹھاتے تھے وہ آئے اور انھوں نے میرا ہودج اٹھا کر میرے اس اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوتی تھی۔ وہ لوگ سمجھے کہ میں اس میں موجود ہوں۔ اس زمانے میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوا کرتی تھیں، بھاری بھرکم نہ تھیں، ان کے جسم پر زیادہ گوشت نہیں ہوتا تھا کیونکہ وہ بالکل تھوڑا سا کھانا کھاتی تھیں۔ جب لوگوں نے میرا ہودج اٹھایا تو اسے معمول کے مطابق بوجھل خیال کر کے اٹھا لیا اور اسے اونٹ پر لاد دیا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ میں اس زمانے میں ایک کمسن لڑکی تھی۔ خیر وہ اونٹ کو ہانک کر روانہ ہو گئے۔ لشکر کے نکل

وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ، وَيَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَرٰى مِنَ النَّبِيِّ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرٰى مِنْهُ حِينَ أَمْرَضُ، إِنَّمَا يَدْخُلُ فَيُسَلِّمُ، ثُمَّ يَقُولُ: «كَيْفَ تِيكُمْ؟» لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ حَتّٰى نَقَهْتُ فَخَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ مُتَبَرَّزِنَا، لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلٰى لَيْلٍ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِّنْ بُيُوتِنَا، وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ أَوْ فِي التَّنَزُّهِ، فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ أَبِي رُهْمٍ نَمْشِي فَعَثَرَتْ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ، أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا؟ فَقَالَتْ: يَا هَنْتَاهُ! أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالُوا؟ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُّ مَرَضًا عَلٰى مَرَضِي، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلٰى بَيْتِي، دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ فَقَالَ: «كَيْفَ تِيكُمْ؟» فَقُلْتُ: اِئْذَنْ لِّي إِلٰى أَبَوَيَّ، قَالَتْ: وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُ أَبَوَيَّ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ؟ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ! هَوِّنِي عَلٰى نَفْسِكِ الشَّأْنَ، فَوَاللهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا. فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ وَلَقَدْ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: فَبِتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَّلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَّأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ

جانے کے بعد مجھے ہار مل گیا۔ جب میں ان کے مقام پڑاؤ پر آئی تو وہاں کوئی نہ تھا۔ پھر میں نے اپنی اس جگہ پر جانے کا قصد کر لیا جہاں میں پہلے تھی کیونکہ میرا خیال تھا کہ وہ لوگ مجھے نہیں پائیں گے تو (جلد ہی میری تلاش میں) میرے پاس اسی جگہ لوٹ آئیں گے۔ پھر (اپنی جگہ پر پہنچ کر) یونہی بیٹھی تھی کہ نیند سے آنکھیں بھاری ہونے لگیں، چنانچہ میں سو گئی۔ حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی رضی اللہ عنہ جو لشکر کے پیچھے آ رہے تھے، وہ صبح کو میری جگہ پر آئے اور انھیں ایک آدمی سوتا ہوا دکھائی دیا تو میرے پاس آ گئے۔ وہ مجھے حجاب کے حکم سے پہلے دیکھ چکے تھے (اس لیے مجھے پہچان گئے) اور میں ان کے إِنا لِلّٰه وَ إِنا إِليه رَاجِعُون پڑھنے کی آواز سن کر بیدار ہوئی۔ انھوں نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اس کی اگلی ٹانگ پر پاؤں رکھا تو میں اس پر سوار ہو گئی۔ وہ میرے اونٹ کو ہانکتے ہوئے خود اس کے آگے آگے پیدل چلتے رہے حتی کہ ہم قافلے میں ٹھیک دوپہر کے وقت پہنچے جب وہ لوگ آرام کے لیے پڑاؤ ڈال چکے تھے۔ اب جس کی قسمت میں تباہی تھی وہ تباہ ہوا اور تہمت لگانے والوں کا سرغنہ عبداللہ بن ابی ابن سلول منافق تھا، تاہم جب ہم مدینہ طیبہ پہنچ گئے تو میں ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگ تہمت لگانے والوں کے اس طوفان کا خوب چرچا کرتے رہے۔ مجھے اپنی بیماری کے دوران میں یوں شک پیدا ہوا کہ میں اپنے اوپر نبی ﷺ کی وہ مہربانیاں اور لطف و کرم نہیں دیکھتی جو بیماری کے وقت آپ کی طرف سے ہوا کرتی تھیں۔ اب صرف آپ تشریف لاتے، سلام کرتے اور کہتے: ''تم کیسی ہو؟'' مجھے اس طوفان کی خبر تک نہ ہوئی

أَهْلِهِ، فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ، فَقَالَ أُسَامَةُ: أَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللهِ! وَلَا نَعْلَمُ وَاللهِ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَرِيرَةَ فَقَالَ: «يَا بَرِيرَةُ! هَلْ رَأَيْتِ فِيهَا شَيْئًا يَرِيبُكِ؟» فَقَالَتْ بَرِيرَةُ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، إِنْ رَأَيْتُ مِنْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنِ الْعَجِينِ فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيِّ ابْنِ سَلُولَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يَعْذُرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي؟ فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي»، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ أَنَا أَعْذُرُكَ مِنْهُ، إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا فِيهِ أَمْرَكَ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ - وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ، وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا، كَانَ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ - فَقَالَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ، وَاللهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى ذٰلِكَ، فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ فَقَالَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ، وَاللهِ لَنَقْتُلَنَّهُ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ، فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ

تا آنکہ میں ناتواں (کمزور) ہوگئی، چنانچہ ایک بار میں اور حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کی والدہ مناصع کی طرف گئیں جہاں رات کے وقت قضائے حاجت کے لیے جایا کرتے تھے، ان دنوں ہمارے گھروں میں بیت الخلا نہیں تھے۔ ہمارا معاملہ جنگل جانے یا قضائے حاجت کرنے کی بابت قدیم عرب کی مثل تھا۔ خیر میں اور حضرت مسطح کی والدہ جو ابورہم کی بیٹی تھیں دونوں جا رہی تھیں کہ اچانک وہ اپنی چادر میں اٹک کر پھسلی تو کہنے لگی: مسطح تباہ ہو۔ میں نے کہا: تم نے برا کہا، تم اس شخص کو گالی دیتی ہو جو غزوۂ بدر میں شریک ہو چکا ہے؟ انھوں نے کہا: اری بھولی بھالی! تجھے کچھ خبر بھی ہے، لوگوں نے کیا طوفان اٹھا رکھا ہے؟ پھر انھوں نے مجھے اہل افک کی گفتگو سے مطلع کیا۔ اس سے میری بیماری میں مزید اضافہ ہو گیا۔ جب میں اپنے گھر پہنچی تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ آپ نے سلام کیا اور پوچھا: ''اب تمھارا کیا حال ہے؟'' میں نے عرض کیا: مجھے اپنے والدین کے ہاں جانے کی اجازت دیجیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں چاہتی تھی کہ اپنے والدین کے پاس جا کر اس خبر کی تحقیق کروں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی اور میں اپنے والدین کے ہاں چلی آئی۔ میں نے اپنی والدہ سے وہ سب باتیں بیان کیں جن کا لوگ چرچا کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا: بیٹا! تم ایسی باتوں کی پروا نہ کرو، اللہ کی قسم! ایسا کم ہوتا ہے کہ کوئی خوبصورت خاتون کسی شخص کے پاس ہو اور وہ اس سے محبت رکھتا ہو، پھر اس عورت کی سوکنیں اس کی برائیاں نہ کرتی ہوں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! (میری سوکنوں نے تو ایسا نہیں کیا) بلکہ یہ تو اور لوگوں کا کارنامہ

فَخَفَّضَهُمْ حَتّٰى سَكَتُوا وَسَكَتَ، وَبَكَيْتُ يَوْمِي لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَّلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ فَأَصْبَحَ عِنْدِي أَبَوَايَ وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتِي وَيَوْمًا حَتّٰى أَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي، قَالَتْ: فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي إِذِ اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْ يَّوْمِ قِيلَ فِيَّ مَا قِيلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَّا يُوحٰى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي شَيْءٌ، قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! فَإِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ»، فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتّٰى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، وَقُلْتُ لِأَبِي: أَجِبْ عَنِّي رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ اللهِ ﷺ فِيمَا قَالَ. قَالَتْ: وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَتْ: وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِّنَ الْقُرْآنِ، فَقُلْتُ: إِنِّي وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَّا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ وَوَقَرَ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ، وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ: إِنِّي بَرِيئَةٌ، وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي لَبَرِيئَةٌ، لَا تُصَدِّقُونَنِي بِذٰلِكَ، وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَّاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي، وَاللهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ إِذْ قَالَ:

ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے وہ رات اس طرح گزاری کہ ساری رات نہ میرے آنسو تھمے اور نہ مجھے نیند ہی آئی۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلا بھیجا کیونکہ اس وقت تک (اس سلسلے میں) کوئی وحی آپ پر نہیں اتری تھی، آپ ﷺ ان سے یہ صلاح مشورہ کرنا چاہتے تھے کہ آیا میں اپنی اہلیہ کو چھوڑ دوں؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ کی دلی کیفیت کہ آپ اپنی ازواج مطہرات سے محبت فرماتے تھے، اس کے مطابق مشورہ دیا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ آپ کی شریک حیات ہیں۔ اللہ کی قسم! ہم ان میں اچھائی کے علاوہ اور کچھ نہیں جانتے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ پر ہرگز تنگی نہیں کی اور عورتیں ان کے سوا بہت ہیں۔ آپ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کریں وہ آپ سے سچ سچ بیان کر دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور پوچھا: ''اے بریرہ! کیا تم نے عائشہ میں کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے تمھیں کوئی شک گزرا ہو؟'' حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو یہ حق دے کر بھیجا ہے! میں نے تو ان میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس پر عیب لگاؤں، ہاں یہ تو ہے کہ وہ ابھی کم سن لڑکی ہے آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے اور گھریلو بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ اسی دن (خطبہ دینے کے لیے منبر پر) کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی ابن سلول کے بارے میں مدد چاہی۔ آپ نے فرمایا: ''اس شخص سے میرا کون بدلہ لے گا جس نے میری اہلیہ پر تہمت لگائی ہے؟

﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ﴾ [يوسف:١٨] ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلٰى فِرَاشِي وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَرِّئَنِي اللهُ، وَلٰكِنْ وَاللهِ مَا ظَنَنْتُ أَنْ يُنْزِلَ فِي شَأْنِي وَحْيًا وَّلَأَنَا أَحْقَرُ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يُتَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ فِي أَمْرِي، وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَّرٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا تُبَرِّئُنِي، فَوَاللهِ مَا رَامَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتّٰى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي يَوْمٍ شَاتٍ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ لِي: «يَا عَائِشَةُ! احْمَدِي اللهَ فَقَدْ بَرَّأَكِ اللهُ»، قَالَتْ لِي أُمِّي: قُومِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: لَا وَاللهِ، لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللهَ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُو بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ﴾ الْآيَاتِ. فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ هٰذَا فِي بَرَاءَتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحِ ابْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ: وَاللهِ لَا أُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ بِشَيْءٍ أَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ لِعَائِشَةَ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [النور:٢٢] فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: بَلٰى وَاللهِ، إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَّغْفِرَ اللهُ لِي، فَرَجَعَ إِلٰى مِسْطَحٍ الَّذِي كَانَ يُجْرِي عَلَيْهِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي، فَقَالَ: «يَا زَيْنَبُ! مَا عَلِمْتِ، مَا رَأَيْتِ؟» فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ!

اللہ کی قسم! میں تو اپنی اہلیہ کو اچھا ہی خیال کرتا ہوں اور جس مرد سے تہمت لگاتے ہیں، میں اسے بھی نیک خیال کرتا ہوں۔ وہ میرے گھر میری عدم موجودگی میں نہیں آتا تھا۔“ اس کے بعد حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں آپ کا اس سے بدلہ لیتا ہوں۔ اگر وہ شخص اوس قبیلے کا ہوا تو ہم اس کی گردن اڑا دیں گے اور اگر خزرجی بھائیوں سے ہے تو آپ جو حکم دیں گے ہم اس کی تعمیل کریں گے۔ اس پر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے جو قبیلۂ خزرج کے سردار تھے۔ اس واقعے سے پہلے اب تک وہ بہت صالح تھے، لیکن (حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی بات سنتے ہی) قومی حمیت سے غصے میں آ کر کہا: اللہ کی قسم! تو جھوٹ کہتا ہے۔ تم نہ اسے قتل کر سکتے ہو اور نہ تم میں اتنی طاقت ہی ہے۔ یہ سن کر حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے: اللہ کی قسم! تو جھوٹ کہتا ہے۔ ہم ضرور اسے قتل کر ڈالیں گے۔ تو منافق ہے جو منافقین کی طرف داری کرتا ہے۔ یہ کہنا ہی تھا کہ اوس اور خزرج دونوں قبیلے بگڑ گئے یہاں تک انھوں نے آپس میں لڑنے کا ارادہ کر لیا جبکہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ پھر آپ ﷺ (منبر سے) نیچے اترے اور ان کو ٹھنڈا کیا یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد آپ بھی خاموش ہو رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں پورا دن روتی رہی، نہ تو میرے آنسو تھمتے اور نہ مجھے نیند ہی آتی تھی۔ صبح کو میرے والدین میرے پاس آئے، میں دو راتوں اور ایک دن سے مسلسل رو رہی تھی۔ میرا خیال تھا کہ یہ رونا میرے

أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا خَيْرًا، قَالَتْ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي فَعَصَمَهَا اللهُ بِالْوَرَعِ.

کلیجے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ حضرت عائشہ ؓ کا بیان ہے کہ میرے والدین میرے پاس ہی بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی کہ اتنے میں ایک انصاری عورت نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے اسے اجازت دے دی۔ پھر وہ میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگی۔ ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ اس سے پہلے جس دن سے یہ طوفان اٹھا تھا آپ میرے پاس بیٹھتے ہی نہ تھے۔ آپ پورا ایک مہینہ تردد میں رہے۔ میرے بارے میں کوئی وحی نہ اتری۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: پھر آپ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا: ''عائشہ! مجھے تیرے متعلق ایسی ایسی خبر پہنچی ہے، اگر تم اس سے بری ہو تو عنقریب ہی اللہ تمھیں بری کر دے گا اور اگر تم گناہ سے آلودہ ہو چکی ہو تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس کی طرف رجوع کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کر کے توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔'' پھر جب رسول اللہ ﷺ اپنی گفتگو ختم کر چکے تو دفعتاً میرے آنسو خشک ہو گئے حتی کہ ایک قطرہ بھی نہ رہا اور میں نے اپنے باپ سے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کو میری طرف سے جواب دیں۔ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا کہ میں رسول ﷺ کو کیا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا: آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیں۔ انھوں نے بھی کہا: میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں۔ پھر میں نے کہا، حالانکہ میں ایک کمسن لڑکی تھی اور زیادہ قرآن بھی نہ پڑھتی تھی: اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہے کہ آپ نے لوگوں سے وہ بات سنی ہے جس کا لوگ چرچا

کر رہے ہیں اور وہ آپ کے دل میں جم گئی ہے۔ آپ نے
اسے سچ سمجھ لیا ہے۔ اب اگر میں آپ سے کہوں کہ میں اس
سے بری ہوں، اللہ میری براءت کو خوب جانتا ہے، تو آپ
لوگ مجھے سچا نہ جانیں گے اور اگر میں آپ لوگوں کی خاطر
کسی بات کا اقرار کر لوں، اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے
بری ہوں تو آپ لوگ میری بات مان لیں گے۔ یقیناً میری
اور تمھاری وہی مثال ہے جو یوسف علیہ السلام کے باپ کی تھی،
جس پر انھوں نے کہا تھا: ''بس اچھی طرح صبر کرنا ہی میرا
کام ہے اور تم جو باتیں بنا رہے ہو ان میں اللہ ہی میرا
مددگار ہے۔'' پھر میں نے اپنے بستر پر کروٹ لی اور مجھے
امید تھی کہ اللہ تعالیٰ ضرور مجھے بری کرے گا مگر اللہ کی قسم!
مجھے یہ خیال تک نہ تھا کہ میرے بارے میں وحی نازل ہو
گی۔ میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتی تھی کہ قرآن میں
میرے معاملے کا ذکر ہو گا بلکہ مجھے اس بات کی امید تھی کہ
رسول اللہ ﷺ میرے متعلق کوئی خواب دیکھیں گے اور وہ
خواب میری براءت کر دے گا۔ پھر اللہ کی قسم! آپ ﷺ
ابھی اس جگہ سے الگ بھی نہ ہوئے تھے اور نہ اہل خانہ ہی
میں سے کوئی باہر نکلا تھا کہ آپ پر وحی نازل ہوئی اور وہی
حالت آپ پر طاری ہو گئی جو نزول وحی کے وقت ہوا کرتی
تھی، یعنی سردیوں میں بھی آپ کی پیشانی سے موتیوں کی
طرح پسینہ ٹپکتا تھا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ سے یہ حالت
دور ہوئی تو آپ اس وقت مسکرا رہے تھے۔ سب سے پہلے
جو الفاظ آپ نے مجھ سے فرمائے وہ یہ تھے: ''عائشہ! اللہ کا
شکر ادا کرو، بے شک اللہ نے تمھیں بری کر دیا ہے۔'' میری
ماں نے مجھ سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کی طرف کھڑی ہو

جاؤ۔ میں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں آپ کی طرف کھڑی نہیں ہوں گی اور نہ اللہ کے سوا کسی کا شکریہ ادا کروں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''بے شک وہ لوگ جنھوں نے یہ بہتان باندھا ہے وہ تمھی سے ایک گروہ ہے۔'' آخری آیت تک۔ الغرض جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات میری براء ت میں نازل فرمائیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں مسطح کو اس کے بعد کچھ نہیں دیا کروں گا کیونکہ اس نے عائشہ کے بارے میں طوفان اٹھایا تھا، جبکہ وہ اس سے پہلے حضرت مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ کو رشتہ داری کی وجہ سے کچھ امداد دیا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں: ''اور تم میں سے جو لوگ بزرگی اور وسعت والے ہیں انھیں یہ قسم نہیں اٹھانی چاہیے کہ وہ (قرابت داروں، مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو) کچھ نہیں دیں گے (انھیں چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمھیں معاف کر دے اور اللہ) بے حد بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! کیوں نہیں، میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے، چنانچہ انھوں نے حضرت مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ کو وہی کچھ دینا شروع کر دیا جو اس سے پہلے دیا کرتے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وحی کے نزول سے پہلے) میرے معاملے کی بابت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''اے زینب! تم اس معاملے کے متعلق کیا جانتی ہو اور تم نے کیا دیکھا ہے؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں اپنے کان اور آنکھ محفوظ رکھتی ہوں، اللہ کی قسم! میں ان کے بارے میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں

جانتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وہ برابر میرا مقابلہ کرتی رہتی تھیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو پرہیز گاری کے باعث (میری بدگوئی سے) بچالیا۔

قَالَ: وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ. قَالَ: وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ. [راجع: ٢٥٩٣]

راوی نے کہا: ہمیں فلیح نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے حضرت عروہ بن زبیر کے ذریعے سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا: راوی نے کہا: فلیح نے ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن اور یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق سے بھی اسی طرح بیان کیا۔

(١٦) بَابٌ: إِذَا زَكَّى رَجُلٌ رَجُلًا كَفَاهُ

باب: 16- جب کوئی ایک آدمی دوسرے آدمی کی صفائی بیان کرے تو وہی اس کے لیے کافی ہے

وَقَالَ أَبُو جَمِيلَةَ: وَجَدْتُ مَنْبُوذًا فَلَمَّا رَآنِي عُمَرُ قَالَ: عَسَى الْغُوَيْرُ أَبْؤُسًا، كَأَنَّهُ يَتَّهِمُنِي. قَالَ عَرِيفِي: إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ، قَالَ: كَذَاكَ، اِذْهَبْ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ.

ابو جمیلہ نے کہا: مجھے ایک گرا پڑا بچہ ملا۔ جب مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو فرمایا: اسے بچانے کی کوشش تمھارے لیے مصیبت نہ بن جائے۔ گویا وہ مجھے متہم کر رہے تھے۔ میرے سردار نے ان سے کہا: ایسی کوئی بات نہیں، یہ ایک پارسا انسان ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر معاملہ اسی طرح ہے تو اسے لے جاؤ، اس کا خرچہ ہمارے ذمے ہوگا۔

٢٦٦٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

[2662] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس کسی دوسرے شخص کی تعریف کی تو آپ نے کئی مرتبہ فرمایا: ''تجھ پر افسوس

أَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «وَيْلَكَ، قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ، قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ»، مِرَارًا. ثُمَّ قَالَ: «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ، وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا، أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا؛ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ».

[انظر: ٦٠٦١، ٦١٦٢]

ہے! تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔" پھر آپ نے تلقین فرمائی: "تم میں سے اگر کوئی اپنے بھائی کی ضرور تعریف کرنا چاہتا ہے تو اسے یوں کہنا چاہیے کہ اللہ ہی فلاں شخص کے متعلق صحیح علم رکھتا ہے۔ میں اس کے مقابلے میں کسی کو پاک نہیں ٹھہراتا۔ میں اسے ایسا ایسا گمان کرتا ہوں بشرطیکہ وہ اس کی اس خوبی سے واقف ہو۔"

فائدہ: اگر کوئی شخص اپنی صفائی سن کر فخر میں آ جائے تو ایسے شخص کی تعریف سے اجتناب کرنا چاہیے اور جس شخص سے اس کے کمال تقویٰ کے باعث فخر و مباہات کا خطرہ نہ ہو اس کی صفائی دینے میں اور تعریف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس کا طریقہ رسول اللہ ﷺ نے بایں الفاظ بیان کیا ہے: "اصل علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے، اس کے علم کے مقابلے میں کسی کو پاک نہیں ٹھہرایا جا سکتا، البتہ اس شخص کے متعلق میں اچھا گمان رکھتا ہوں۔"

(١٧) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْإِطْنَابِ فِي الْمَدْحِ، وَلْيَقُلْ مَا يَعْلَمُ

باب: 17- مدح سرائی میں مبالغہ مکروہ ہے، اتنا ہی کہے جو جانتا ہو

٢٦٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُثْنِي عَلٰى رَجُلٍ وَّيُطْرِيهِ فِي مَدْحِهِ فَقَالَ: «أَهْلَكْتُمْ - أَوْ قَطَعْتُمْ - ظَهْرَ الرَّجُلِ». [انظر: ٦٠٦٠]

[2663] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص سے سنا کہ وہ دوسرے شخص کی مدح و ثنا کر رہا تھا اور اس کی تعریف میں مبالغہ آمیزی سے کام لے رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: "تم نے اسے ہلاک کر دیا۔" یا فرمایا: "تم نے اس شخص کی کمر توڑ دی ہے۔"

(١٨) بَابُ بُلُوغِ الصِّبْيَانِ وَشَهَادَتِهِمْ

باب: 18- بچوں کا بالغ ہونا اور ان کا گواہی دینا

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا﴾ [النور: ٥٩]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب لڑکے سن بلوغ کو پہنچ جائیں تو وہ بھی (گھر آنے کے لیے) اجازت لیا کریں۔“

وَقَالَ مُغِيرَةُ: اِحْتَلَمْتُ وَأَنَا ابْنُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً.

حضرت مغیرہ نے کہا: جب مجھے احتلام ہوا تو میری عمر بارہ برس تھی۔

وَبُلُوغُ النِّسَاءِ إِلَى الْحَيْضِ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ [الطلاق: ٤]

اور عورتوں کا بالغ ہونا حیض سے ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تمھاری جو عورتیں حیض سے ناامید ہو چکی ہوں (اگر تمھیں کچھ شبہ ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور ان کی بھی جنھیں حیض آنا شروع نہ ہوا ہو اور حمل والی عورتوں کی عدت) وضع حمل ہے۔“

وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ: أَدْرَكْتُ جَارَةً لَّنَا جَدَّةً بِنْتَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ.

حسن بن صالح نے کہا: میں نے اپنی ایک ہمسائی کو دیکھا وہ اکیس برس کی عمر میں نانی بن چکی تھی۔

٢٦٦٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَّهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي، ثُمَّ عَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي. قَالَ نَافِعٌ: فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ خَلِيفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، وَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَّفْرِضُوا لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ. [انظر: ٤٠٩٧]

[2664] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ وہ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش ہوئے جبکہ ان کی عمر چودہ برس ہو چکی تھی۔ آپ ﷺ نے مجھے جنگ میں جانے کی اجازت نہ دی۔ پھر میں خندق کے دن پیش ہوا تو میری عمر پندرہ سال تھی تو آپ نے مجھے جنگ میں شمولیت کی اجازت دے دی۔ حضرت نافع کہتے ہیں: میں حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کے پاس آیا جبکہ آپ خلیفہ تھے تو میں نے آپ سے یہ حدیث بیان کی، انھوں نے فرمایا: یہ بالغ اور نابالغ کے درمیان حد ہے۔ انھوں نے اپنے حکام کو لکھا کہ جو لوگ پندرہ سال کی عمر کو پہنچ جائیں ان کے نام دیوان میں لکھ لیا کریں اور ان کے وظیفے مقرر کر دیں۔

٢٦٦٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

[2665] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، وہ اس حدیث کو نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ہر احتلام والے (بالغ) پر جمعے کے دن غسل واجب ہے۔“

وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ». [راجع: ٨٥٨]

(١٩) بَابُ سُؤَالِ الْحَاكِمِ الْمُدَّعِي: هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ؟ قَبْلَ الْيَمِينِ

٢٦٦٦، ٢٦٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ وَّهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَّقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ». قَالَ: فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: فِيَّ وَاللهِ كَانَ ذٰلِكَ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟» قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ: «احْلِفْ»، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِذًا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي. قَالَ: فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ [آل عمران: ٧٧]. [راجع: ٢٣٥٦، ٢٣٥٧]

باب: 19- حاکم کو چاہیے کہ مدعی علیہ سے قسم لینے سے پہلے مدعی سے گواہوں کا مطالبہ کرے

[2667,2666] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کا مال ناحق ہڑپ کرنے کے لیے جھوٹی قسم اٹھائی تو وہ جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو وہ اس پر غضبناک ہوگا۔'' حضرت اشعث بن قیس ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ میرے متعلق ایسا فرمایا کیونکہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین کے متعلق جھگڑا تھا۔ اس نے میرے حق کا انکار کر دیا۔ میں نے اسے نبی ﷺ کے حضور پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا تیرے پاس کوئی گواہ ہے؟'' میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا: ''تو قسم اٹھا۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ تو قسم اٹھا کر میرا مال لے جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت کے عوض بیچ ڈالیں......''

(٢٠) بَابُ الْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ فِي الْأَمْوَالِ وَالْحُدُودِ

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ».

وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ: كَلَّمَنِي أَبُو الزِّنَادِ فِي شَهَادَةِ الشَّاهِدِ، وَيَمِينِ الْمُدَّعِي فَقُلْتُ: قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ ۖ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ

باب: 20- دیوانی اور فوجداری دونوں قسم کے مقدمات میں مدعی علیہ سے قسم لینا

نبی ﷺ نے (مدعی سے) فرمایا: ''تم اپنے دو گواہ پیش کرو بصورت دیگر مدعی علیہ کی قسم سے فیصلہ ہوگا۔''

ابن شبرمہ کہتے ہیں کہ ابوزناد نے مجھ سے ایک گواہ اور مدعی کی قسم کے متعلق گفتگو کی تو میں نے کہا: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اپنے مردوں میں سے دو گواہ بناؤ۔ اگر دو مرد نہ ہوں تو پھر ایک مرد اور دو عورتیں، ان لوگوں میں سے ہوں

وَٱمْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ ٱلشُّهَدَآءِ أَن تَضِلَّ إِحْدَىٰهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَىٰهُمَا ٱلْأُخْرَىٰ﴾ [البقرة: ٢٨٢] قُلْتُ: إِذَا كَانَ يُكْتَفٰى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَّيَمِينِ الْمُدَّعِي فَمَا يَحْتَاجُ أَنْ تُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى، مَا كَانَ يَصْنَعُ بِذِكْرِ هٰذِهِ الْأُخْرٰى؟

جن کو تم گواہی کے لیے پسند کرتے ہو، تا کہ ان میں سے اگر ایک بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلا دے۔'' میں نے کہا: اگر ایک گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کافی ہوتی تو ان میں سے ایک کے دوسری کو یاد دلانے کی ضرورت نہیں تھی، ایسے حالات میں دوسری عورت کے یاد دلانے سے کیا فائدہ ہوگا؟

٢٦٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلَيَّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ. [راجع: ٢٥١٤]

[2668] حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے خط لکھا کہ نبی ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ قسم مدعی علیہ کے ذمے ہوگی۔

بَابٌ:

باب:- بلاعنوان

٢٦٦٩، ٢٦٧٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ يَّسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا لَّقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ». ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ﴾ إِلٰى ﴿عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [آل عمران: ٧٧] ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا قَالَ، فَقَالَ: صَدَقَ، لَفِيَّ أُنْزِلَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي شَيْءٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ»، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُ إِذًا يَحْلِفُ وَلَا يُبَالِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ يَّسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَّهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَّقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ». فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى تَصْدِيقَ ذٰلِكَ ثُمَّ اقْتَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ.

[2670,2669] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جو شخص کسی کا مال ہتھیانے کے لیے جھوٹی قسم اٹھائے گا تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت اتاری: ''جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو ...... ان کے لیے المناک عذاب ہو گا۔'' پھر اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور انھوں نے دریافت کیا کہ ابو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ تمھیں کیا حدیث بیان کر رہے تھے؟ جو کچھ انھوں نے فرمایا تھا ہم نے انھیں بیان کیا۔ وہ فرمانے لگے: انھوں نے سچ فرمایا ہے۔ میرے بارے میں ہی یہ آیت اتری تھی۔ ہوا یوں کہ میرے اور ایک (یہودی) آدمی کے درمیان کسی چیز کے متعلق جھگڑا تھا۔ ہم اس مقدمے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے تو آپ نے فرمایا: ''تمھارے دو گواہ دعویٰ ثابت کریں گے یا وہ قسم اٹھائے گا۔'' میں نے عرض کیا: یہ تو قسم اٹھا لے گا اور

[راجع: ٢٣٥٦، ٢٣٥٧]

اس کی کوئی پروانہیں کرے گا۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹی قسم اٹھائے تا کہ اس کے ذریعے سے مال کا مستحق ہو جائے، حالانکہ وہ اس میں جھوٹا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔'' اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں مذکورہ بالا آیت نازل فرمائی، پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

(٢١) بَابٌ: إِذَا ادَّعٰى أَوْ قَذَفَ فَلَهُ أَنْ يَّلْتَمِسَ الْبَيِّنَةَ وَيَنْطَلِقَ لِطَلَبِ الْبَيِّنَةِ

باب: 21- اگر کوئی دعویٰ کرے یا زنا کی تہمت لگائے تو اس کا حق ہے کہ گواہوں کو تلاش کرنے میں بھاگ دوڑ کرے

٢٦٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْبَيِّنَةَ أَوْ حَدًّا فِي ظَهْرِكَ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ؟ فَجَعَلَ يَقُولُ: «اَلْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ». فَذَكَرَ حَدِيثَ اللِّعَانِ. [انظر: ٤٧٤٧، ٥٣٠٧]

[2671] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ہلال بن امیہ ؓ نے نبی ﷺ کے پاس اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی تو آپ نے فرمایا: ''تم پر گواہ پیش کرنا لازم ہے یا تیری پیٹھ پر حد قذف لگے گی۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! جب ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی پر کسی آدمی کو دیکھے تو کیا وہ گواہ تلاش کرنے جائے؟ آپ بدستور یہ فرماتے رہے: ''گواہ پیش کرو ورنہ تمھاری پیٹھ پر کوڑے لگیں گے۔'' پھر آپ نے لعان سے متعلقہ حدیث بیان کی۔

(٢٢) بَابُ الْيَمِينِ بَعْدَ الْعَصْرِ

باب: 22- عصر کے بعد قسم اٹھانا

٢٦٧٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِطَرِيقٍ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ

[2672] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نہ تو ہم کلام ہوگا اور نہ انھیں نظر رحمت ہی سے دیکھے گا، نیز انھیں گناہ سے پاکیزہ قرار نہیں دے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں فالتو پانی ہو اور وہ مسافروں کو نہ دے، دوسرا

السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا لَّا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا ؛ فَإِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفٰى لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ، وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا، فَأَخَذَهَا». [راجع: ٢٣٥٨]

وہ شخص جو کسی دوسرے سے صرف دنیا کی خاطر بیعت کرے، اگر اس کا مطلب پورا ہو تو وفا کرتا ہے اگر مطلب پورا نہ ہو تو وفا نہیں کرتا، تیسرا وہ آدمی جو کسی کے ساتھ عصر کے بعد اپنے سامان وغیرہ کا سودا کرتا ہے اور اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ اسے اس مال کے اتنے اتنے ملتے تھے، وہ اس کی قسم پر اعتبار کر کے سامان خرید لیتا ہے۔''

فائدہ: خرید وفروخت میں جھوٹ بولنا اور جھوٹی قسم اٹھا کر سودا فروخت کرنا ہر وقت گناہ ہے مگر عصر کے بعد ایسی قسم اٹھانا بدتر گناہ ہے کیونکہ اس وقت رات دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں، نیز اس وقت لوگوں کے اعمال بھی آسمان کی طرف اٹھائے جاتے ہیں، ایسے وقت میں جھوٹ بولنا یا جھوٹی قسم اٹھانا سخت گناہ ہے کہ دن کے اس آخری اور بابرکت حصے میں وہ جھوٹ بولنے سے باز نہ رہ سکا۔

(٢٣) بَابٌ: يَحْلِفُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ حَيْثُمَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْيَمِينُ، وَلَا يُصْرَفُ مِنْ مَّوْضِعٍ إِلٰى غَيْرِهِ

باب: 23- مدعیٰ علیہ ایسی جگہ قسم اٹھائے جہاں اس پر قسم واجب ہوئی تھی، اسے دوسری جگہ منتقل نہ کیا جائے

قَضٰى مَرْوَانُ بِالْيَمِينِ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: أَحْلِفُ لَهُ مَكَانِي، فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ وَأَبٰى أَنْ يَّحْلِفَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ مِنْهُ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ» وَلَمْ يَخُصَّ مَكَانًا دُونَ مَكَانٍ.

مروان ؒ نے حضرت زید بن ثابت ؓ کے متعلق منبر پر قسم اٹھانے کا فیصلہ کیا تو انھوں نے فرمایا: میں اس کے لیے اپنی جگہ پر ہی قسم اٹھاؤں گا، پھر حضرت زید بن ثابت ؓ نے (وہیں) قسم اٹھانا شروع کر دی اور منبر پر آ کر قسم اٹھانے سے انکار کر دیا۔ اس سے مروان تعجب کرنے لگے۔ نبی ﷺ نے (حضرت اشعث بن قیس ؓ سے) فرمایا تھا: ''دو گواہ لاؤ ورنہ اس (یہودی) کی قسم پر فیصلہ ہو گا۔'' آپ نے کسی خاص جگہ کی تخصیص نہیں فرمائی۔

٢٦٧٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ لِّيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ». [راجع: ٢٣٥٦]

[2673] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹی قسم اٹھا کر کسی کا مال ہڑپ کرنا چاہتا ہو تو وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہو گا۔''

(٢٤) بَابٌ: إِذَا تَسَارَعَ قَوْمٌ فِي الْيَمِينِ

٢٦٧٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ فَأَسْرَعُوا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ.

باب: 24- جب لوگ قسم اٹھانے میں جلدیں کریں

[2674] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو قسم اٹھانے کے لیے کہا تو وہ سارے قسم اٹھانے کے لیے فوراً تیار ہو گئے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ قسم لینے کے لیے ان میں قرعہ اندازی کی جائے، جس کے نام قرعہ نکلے وہ قسم اٹھائے۔

(٢٥) بَابُ: قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُوْلَٰٓئِكَ لَا خَلَٰقَ لَهُمْ فِي ٱلْأٓخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ ٱللَّهُ وَلَا يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [آل عمران: ٧٧].

باب: 25- ارشاد باری تعالیٰ: ''جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو معمولی قیمت کے عوض فروخت کر دیتے ہیں، ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہو گا اور اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن ہم کلام نہیں ہو گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت ہی سے دیکھے گا اور نہ انھیں گناہوں سے پاکیزہ قرار دے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا'' کا بیان

٢٦٧٥ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ السَّكْسَكِيُّ: سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَقَامَ رَجُلٌ سِلْعَتَهُ فَحَلَفَ بِاللهِ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِهَا، فَنَزَلَتْ ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾

وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى: اَلنَّاجِشُ آكِلُ رِبًا خَائِنٌ. [راجع: ٢٠٨٨]

[2675] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک شخص نے اپنا سامان بازار میں لگایا اور قسم اٹھائی: اللہ کی قسم! یہ سامان اتنے میں پڑا ہے، حالانکہ اتنے میں اس نے خریدا نہیں تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو معمولی قیمت کے عوض بیچ ڈالتے ہیں۔''

حضرت ابن ابی اوفی ؓ نے کہا: ناجش (دھوکا دینے والا)، سودخور اور خیانت کرنے والا ہے۔

٢٦٧٦، ٢٦٧٧ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ

[2677،2676] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے

سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ كَاذِبًا لِيَقْتَطِعَ مَالَ الرَّجُلِ، أَوْ قَالَ: أَخِيهِ، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ»، وَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِي الْقُرْآنِ ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ اَلْآيَةَ [آل عمران:٧٧] فَلَقِيَنِي الْأَشْعَثُ فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللهِ الْيَوْمَ؟ قُلْتُ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فِيَّ أُنْزِلَتْ. [راجع: ٢٣٥٦، ٢٣٥٧]

فرمایا: ''جس شخص نے جھوٹی قسم اٹھائی تاکہ اس کے ذریعے سے کسی آدمی یا مسلمان بھائی کا مال ہڑپ کر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہو گا۔'' اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن میں نازل فرمائی: ''بے شک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو معمولی قیمت کے عوض بیچ ڈالتے ہیں...... دردناک عذاب ہے۔'' راویٔ حدیث کہتے ہیں: پھر مجھے حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ ملے تو انھوں نے کہا: آج عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تم سے کیا بیان کیا ہے؟ میں نے کہا: ایسے ایسے بیان کیا ہے تو انھوں نے فرمایا: یہ آیت میرے متعلق نازل ہوئی تھی۔

(٢٦) بَابٌ: كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ؟

باب: 26- قسم کس طرح لی جائے؟

قَالَ تَعَالٰى: ﴿يَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ﴾ [التوبة:٦٢] وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ جَآءُوكَ يَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ إِنْ أَرَدْنَآ إِلَّآ إِحْسَٰنًا وَتَوْفِيقًا﴾ [النساء:٦٢]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وہ اللہ کے نام کی قسمیں کھاتے ہیں۔'' نیز فرمایا: ''پھر یہ لوگ تمھارے پاس آ کر قسمیں کھاتے ہیں کہ واللہ! ہم نے صرف خیر خواہی اور موافقت کا ارادہ کیا تھا۔''

يُقَالُ: بِاللهِ، وَتَاللهِ، وَوَاللهِ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَرَجُلٌ حَلَفَ بِاللهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ». وَلَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللهِ.

(قسم کے لیے) اس طرح کہا جائے: باللہ، تاللہ، واللہ۔ نیز فرمان نبوی ہے: ''وہ شخص جو عصر کے بعد جھوٹی قسم اٹھائے۔'' اور غیر اللہ کی قسم نہ کھائی جائے۔

٢٦٧٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ»، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ

[2678] حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آتے ہی اس نے اسلام کے متعلق سوال کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دن اور رات میں نماز پنجگانہ ادا کرنا۔'' اس نے عرض کیا: آیا اس کے علاوہ اور بھی کوئی نماز مجھ پر فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، اگر نفل پڑھو تو الگ بات ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان کے

تَطَوَّعَ»، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ»، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ»، قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الزَّكَاةَ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ»، قَالَ: فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ». [راجع: ٤٦]

روزے رکھنا ہے۔'' اس نے عرض کیا: آیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر روزے فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، الا یہ کہ تم نفلی روزے رکھو۔'' رسول اللہ ﷺ نے زکاۃ کا ذکر کیا تو اس نے کہا: کیا مجھ پر زکاۃ کے علاوہ اور بھی فرض ہے؟ آپ نے فرمایا ''نہیں، اگر نفلی صدقہ کرو تو اور بات ہے۔'' پھر وہ شخص یہ کہتا ہوا واپس گیا: اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ یا کم نہیں کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے سچ کہا تو کامیاب ہو جائے گا۔''

٢٦٧٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ قَالَ: ذَكَرَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ أَوْ لِيَصْمُتْ». [انظر: ٣٨٣٦، ٦١٠٨، ٦٦٤٦، ٦٦٤٨]

[2679] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قسم اٹھائے تو صرف اللہ کے نام کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے۔''

(٢٧) بَابُ مَنْ أَقَامَ الْبَيِّنَةَ بَعْدَ الْيَمِينِ

باب: 27- جو کوئی قسم کے بعد گواہ پیش کرے

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ».

نبی ﷺ نے فرمایا: ''شاید تم میں سے کوئی دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ ہوشیار ہو، یعنی وہ بہتر طریقے سے اپنا مقدمہ پیش کر سکتا ہو۔''

وَقَالَ طَاوُسٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَشُرَيْحٌ: اَلْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ أَحَقُّ مِنَ الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ.

حضرت طاوس، ابراہیم نخعی اور قاضی شریح بیان کرتے ہیں کہ سچا گواہ، جھوٹی قسم کے مقابلے میں زیادہ حق دار ہے کہ اس کا اعتبار کیا جائے۔

٢٦٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا بِقَوْلِهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ

[2680] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ میرے پاس اپنے مقدمات لاتے ہو، ایسا ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کوئی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ ہوشیار ہو اور اس کے کہنے کے مطابق میں اس کے بھائی کا حق اسے دے دوں تو میں نے اس کے لیے جہنم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دیا ہے، اسے چاہیے کہ

فَلَا يَأْخُذْهَا». [راجع: ٢٤٥٨]

وہ نہ لے۔"

(٢٨) بَابُ مَنْ أَمَرَ بِإِنْجَازِ الْوَعْدِ

باب: 28- جس نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا

وَفَعَلَهُ الْحَسَنُ ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ﴾ [مريم:٥٤] وَقَضَى ابْنُ الْأَشْوَعِ بِالْوَعْدِ وَذَكَرَ ذٰلِكَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ. وَقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَقَالَ: «وَعَدَنِي فَوَفَانِي».

امام حسن بصری رحمہ اللہ نے اپنے وعدے کے مطابق عمل کر کے دکھایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "نیز اس کتاب میں حضرت اسماعیل کا قصہ بیان کیجیے، وہ وعدے کے سچے (اور رسول نبی) تھے۔" ابن اشوع نے وعدہ کرنے کے متعلق فیصلہ کیا اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل کیا۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ اپنے ایک داماد کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: "اس نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا۔"

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: رَأَيْتُ إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَحْتَجُّ بِحَدِيثِ ابْنِ أَشْوَعَ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں: میں نے اسحاق بن ابراہیم کو دیکھا وہ وعدہ پورا کرنے کے وجوب پر ابن اشوع کی حدیث سے دلیل لیتے تھے۔

٢٦٨١ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ: سَأَلْتُكَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُ بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ، قَالَ: وَهٰذِهِ صِفَةُ نَبِيٍّ. [راجع: ٧]

[2681] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے شاہ روم ہرقل نے کہا: میں نے تجھ سے ان (رسول اللہ ﷺ) کے متعلق سوال کیا تھا کہ وہ تمھیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ تو نے کہا تھا کہ وہ ہمیں نماز، سچائی، پاک دامنی، ایفائے عہد اور امانت کی ادائیگی کا حکم دیتے ہیں۔ تو نبی کی یہی صفات ہوتی ہیں۔

بَابٌ:

باب: - بلاعنوان

٢٦٨٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[2682] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "منافق کی تین علامتیں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولتا ہے، جب اس کے پاس امانت

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ». [راجع: ٣٣]

رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔"

٢٦٨٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا، قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: وَعَدَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُعْطِيَنِي هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ جَابِرٌ: فَعَدَّ فِي يَدِي خَمْسَمِائَةٍ، ثُمَّ خَمْسَمِائَةٍ، ثُمَّ خَمْسَمِائَةٍ. [راجع: ٢٢٩٦]

[2683] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ فوت ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کی طرف سے مال آیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کا نبی ﷺ کے ذمے قرض ہو یا اس سے آپ نے کوئی وعدہ کیا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے اتنا اتنا مال دیں گے، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ پھیلائے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ میں پانچ سو، پھر پانچ سو، پھر پانچ سو درہم دیے۔

٢٦٨٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَأَلَنِي يَهُودِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ: أَيَّ الْأَجَلَيْنِ قَضٰى مُوسٰى؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي حَتّٰى أَقْدَمَ عَلٰى حَبْرِ الْعَرَبِ فَأَسْأَلَهُ، فَقَدِمْتُ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: قَضٰى أَكْثَرَهُمَا وَأَطْيَبَهُمَا، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا قَالَ فَعَلَ.

[2684] حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے اہل حیرہ کے ایک یہودی نے سوال کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دو مدتوں میں سے کون سی مدت پوری کی تھی؟ میں نے کہا: میں اس وقت (تک کچھ) نہیں کہہ سکتا جب تک عرب کے بڑے عالم کے پاس جاکر نہ پوچھ لوں، چنانچہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: جو مدت ان میں زیادہ اور عمدہ تھی (موسیٰ علیہ السلام نے اسے پورا کیا تھا)۔ بے شک اللہ کا رسول جب کوئی بات کہتا ہے تو اسے پورا کرتا ہے۔

فائدہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے آٹھ سال اور دس سال کی دو مدتیں رکھی گئی تھیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ معیاد پوری کی جو زیادہ لمبی اور زیادہ عمدہ تھی حالانکہ موسیٰ علیہ السلام نے دس سال پورے کرنے کا وعدہ نہیں کیا تھا لیکن پھر بھی اسے پورا کر دکھایا۔ اس سے ایفائے عہد کی تاکید مقصود ہے۔ اس حدیث کے آخری جملے کا یہ مطلب ہے کہ جو بھی اللہ کا رسول ہو وہ سچی بات کرتا ہے، اس کا وعدہ سچا ہوتا ہے اور وہ اس کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ اللہ کے رسول وعدہ خلاف ہرگز نہیں ہوتے۔ واللّٰہ أعلم.

(٢٩) بَابٌ: لَا يُسْأَلُ أَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا

باب: 29- اہل شرک سے گواہی وغیرہ کے متعلق سوال نہ کیا جائے

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ الْمِلَلِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ، لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ ٱلْعَدَاوَةَ وَٱلْبَغْضَآءَ﴾ [المائدة: ١٤].

امام شعبی بیان کرتے ہیں: دوسری ملت والوں کی گواہی ایک دوسرے کے خلاف لینی جائز نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ہم نے ان کے درمیان عداوت اور بغض ڈال دیا ہے۔''

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: ﴿ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ﴾ [البقرة: ١٣٦]».

حضرت ابوہریرہ ؓ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''(مذہبی روایات میں) اہل کتاب کی نہ تو تصدیق کرو اور نہ انھیں جھوٹا ہی کہو بلکہ یہ کہو: ہم اللہ پر اور جو کچھ (اس کی طرف سے) اتارا گیا ہے اس پر ایمان لائے۔''

٢٦٨٥ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ؟ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أَنْزَلَ عَلٰى نَبِيِّهِ ﷺ أَحْدَثُ الْأَخْبَارِ بِاللهِ تَقْرَؤُنَهُ لَمْ يُشَبْ، وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا مَا كَتَبَ اللهُ وَغَيَّرُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ فَقَالُوا: ﴿هَٰذَا مِنْ عِندِ ٱللَّهِ لِيَشْتَرُوا۟ بِهِۦ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ [البقرة: ٧٩]. أَفَلَا يَنْهَاكُمْ مَّا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مُّسَاءَلَتِهِمْ؟ وَلَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا رَجُلًا مِّنْهُمْ قَطُّ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ. [انظر: ٧٣٦٣، ٧٥٢٢، ٧٥٢٣]

[2685] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اے جماعت اہل اسلام! تم اہل کتاب سے کیونکر سوال کرتے ہو؟ حالانکہ تمھاری کتاب جو اللہ نے اپنے نبی ﷺ پر نازل کی ہے وہ تو اللہ کی طرف سے تازہ خبریں دینے والی ہے جسے تم خود پڑھتے ہو۔ اس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمھیں بتایا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتاب کو بدل ڈالا ہے اور اس میں اپنے ہاتھوں سے تبدیلی کر کے پھر کہہ دیا: ''یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعے سے وہ معمولی سا مفاد حاصل کر لیں۔'' کیا وہ علم جو تمھیں اللہ کی طرف سے ملا ہے اس نے تمھیں ان سے سوال کرنے سے منع نہیں کیا؟ اللہ کی قسم! ہم نے ان کے کسی آدمی کو نہیں دیکھا کہ وہ ان آیات کے متعلق تم سے سوال کرتا ہو جو تم پر نازل کی گئی ہیں۔

(٣٠) بَابُ الْقُرْعَةِ فِي الْمُشْكِلَاتِ

وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَٰمَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ﴾ [آل عمران: ٤٤] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِقْتَرَعُوا فَجَرَتِ الْأَقْلَامُ مَعَ الْجِرْيَةِ وَعَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّا الْجِرْيَةَ فَكَفَلَهَا زَكَرِيَّا. وَقَوْلِهِ: ﴿فَسَاهَمَ﴾: أَقْرَعَ ﴿فَكَانَ مِنَ ٱلْمُدْحَضِينَ﴾ [الصافات: ١٤١]: مِنَ الْمَسْهُومِينَ.

باب: 30- مشکل معاملات میں قرعہ اندازی کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جب وہ قرعہ اندازی کے لیے اپنے قلم ڈالنے لگے کہ کون مریم کی کفالت کرے۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب سب لوگوں نے اپنے اپنے قلم (دریائے اردن میں) پھینکے تو تمام قلم پانی کے بہاؤ میں بہہ نکلے لیکن حضرت زکریا علیہ السلام کا قلم اس بہاؤ میں اوپر تیرنے لگا۔ اس بنا پر حضرت زکریا علیہ السلام نے ان (مریم علیہا السلام) کی تربیت و پرورش اپنے ذمے لی۔

قرآن مجید میں سَاهَمَ کے معنی قرعہ اندازی کے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْن﴾ کے معنی ہیں: اس کے نام قرعہ نکل آیا۔

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ فَأَسْرَعُوا، فَأَمَرَ أَنْ يُسْهِمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے کسی قوم پر قسم پیش کی (قسم اٹھانے کا کہا) تو قسم اٹھانے میں تمام لوگ جلدی کرنے لگے۔ تب آپ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کرنے کا حکم دیا تاکہ جس کے نام قرعہ نکلے وہی قسم اٹھائے۔

٢٦٨٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهِ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا: مَا لَكَ؟ قَالَ: تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ،

[2686] حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی حدود کے متعلق سستی برتنے والے (خاموشی اختیار کرنے والے) اور ان حدود میں واقع ہونے والے کی مثال اس قوم جیسی ہے جنھوں نے کشتی کے متعلق قرعہ اندازی کی تو کچھ لوگ کشتی کے نیچے اور کچھ اس کے بالائی حصے میں چلے گئے۔ جو نچلے حصے میں تھے وہ پانی لے کر اوپر والوں کے پاس سے گزرتے تو انھیں اس سے تکلیف ہوتی۔ نچلے حصے والوں میں سے ایک شخص نے کلہاڑا لیا تاکہ کشتی کے نیچے سے سوراخ کرے۔ جب وہ سوراخ کرنے لگا تو لوگ اس کے پاس آ کر کہنے لگے: یہ تم کیا کر رہے ہو؟ اس نے کہا: میری

وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ» [راجع: ٢٤٩٣].

وجہ سے تمھیں تکلیف ہوتی ہے اور مجھے پانی کی ضرورت ہے۔ اگر وہ لوگ اس کا ہاتھ پکڑ لیں گے تو اس کو بھی بچا لیں گے اور خود بھی بچ جائیں گے اور اگر اسے چھوڑ دیں گے تو اس کو بھی ہلاک کریں گے اور خود بھی ہلاک ہوں گے۔''

٢٦٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ - اِمْرَأَةً مِّنْ نِّسَائِهِمْ - قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُ سَهْمُهُ فِي السُّكْنَى حِينَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ، قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ: فَسَكَنَ عِنْدَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فَاشْتَكَى فَمَرَّضْنَاهُ، حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي ثِيَابِهِ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ. فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ؟» فَقُلْتُ: لَا أَدْرِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا عُثْمَانُ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللهِ الْيَقِينُ، وَإِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ، وَاللهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللهِ مَا يُفْعَلُ بِهِ». قَالَتْ: فَوَاللهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا، فَأَحْزَنَنِي ذٰلِكَ، قَالَتْ: فَنِمْتُ فَأُرِيتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: «ذٰلِكَ عَمَلُهُ». [راجع: ١٢٤٣]

[2687] حضرت ام علاء انصاریہ ؓ ان عورتوں میں سے ہیں جنھوں نے نبی ﷺ کی بیعت کی تھی، انھوں نے خبر دی کہ جب مہاجرین کی رہائش کے لیے انصار نے قرعہ اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون ؓ کا قرعہ ہمارے نام نکلا، اس بنا پر وہ ہمارے پاس رہنے لگے۔ ایک دفعہ وہ بیمار ہو گئے تو ہم نے ان کی خوب دیکھ بھال کی تا آنکہ وہ وفات پا گئے، چنانچہ ہم نے انھیں کفن دیا تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے کہا: اے ابوالسائب! تم پر اللہ کی رحمت ہو۔ میں تیرے لیے گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمھیں ضرور اعزاز بخشے گا اور تمھارا اکرام کرے گا۔ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تمھیں کیا علم کہ اللہ تعالیٰ اسے عزت و اکرام دے گا؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں واقعی مجھے علم نہیں ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! حضرت عثمان بن مظعون ؓ کو موت آ چکی ہے اور میں اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے خیر کی امید کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہوں، اس کے باوجود نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔'' حضرت ام علاء ؓ فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے کسی کو پاکباز نہیں کہا، البتہ ان کے متعلق اس گفتگو نے مجھے غمناک کر دیا، چنانچہ ایک دن مجھے نیند آئی تو مجھے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون ؓ کا چشمہ دکھایا گیا جس میں پانی جاری تھا۔ میں نے

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ (چشمہ) اس کا عمل ہے (جو اب بھی جاری ہے)۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کے متعلق یقینی طور پر جنتی ہونے کا دعویٰ نہ کیا جائے، ہاں جن کے متعلق نص وارد ہے، مثلاً: عشرہ مبشرہ وغیرہ انھیں جزم و وثوق سے جنتی کہا جا سکتا ہے، نیز ہر میت کے اعمال اس کی موت کے ساتھ ہی ختم ہو جاتے ہیں، البتہ صدقہ جاریہ جیسا عمل قیامت تک جاری رہے گا۔

٢٦٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَبْتَغِي بِذٰلِكَ رِضَا رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٢٥٩٣]

[2688] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، جس کے نام قرعہ نکلتا اسے اپنے ساتھ سفر میں لے جاتے۔ آپ ﷺ نے اپنی ہر بیوی کے لیے ایک دن اور ایک رات کی باری مقرر کر رکھی تھی لیکن حضرت سودہ بنت زمعہ ؓ نے اپنی باری ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کو ہبہ کر دی تھی، اس سے وہ رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتی تھیں۔

٢٦٨٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَّسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا». [راجع: ٦١٥]

[2689] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو اذان دینے اور صف اوّل میں کھڑے ہونے کے ثواب کا علم ہو جائے تو اس کے حصول کے لیے انھیں قرعہ اندازی بھی کرنی پڑے تو وہ اس کا بھی سہارا لیں۔ اور اگر انھیں معلوم ہو جائے کہ جلدی بروقت نماز پڑھنے میں کیا ثواب ہے تو ایک دوسرے سے سبقت کرنے لگیں۔ اور اگر انھیں معلوم ہو جائے کہ عشاء اور فجر کی نماز میں کیا ثواب ہے تو ان نمازوں میں ضرور شریک ہوں اگرچہ انھیں گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔''

فائدہ: زندگی میں بے شمار معاملات ایسے سامنے آ جاتے ہیں کہ ان میں فیصلہ کرنے کے لیے قرعہ اندازی کی ضرورت ہوتی

ہے کیونکہ اس کے بغیر کوئی بہتر فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے حالات میں قرعہ اندازی کی جا سکتی ہے۔ شریعت میں کئی ایک مواقع پر قرعہ اندازی کرنا جائز قرار دیا گیا ہے، مثلاً: حقوق متعین کرنے میں جبکہ سب مشترکہ طور پر ان میں شریک ہوں، یا ملک ثابت کرنے کے لیے قرعہ اندازی کی جا سکتی ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

53 - كِتَابُ الصُّلْحِ

صلح سے متعلق احکام و مسائل

(۱) [بَابُ] مَا جَاءَ فِي الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَّا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَىٰهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَٰحٍۭ بَيْنَ ٱلنَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ٱبْتِغَآءَ مَرْضَاتِ ٱللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ [النساء: ١١٤] وَخُرُوجِ الْإِمَامِ إِلَى الْمَوَاضِعِ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِأَصْحَابِهِ.

باب: 1- لوگوں کے درمیان صلح کرانے، نیز حاکم وقت کا اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مختلف مقامات پر صلح کے لیے جانے کا بیان۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں مگر جو شخص حکم دے صدقے کا یا نیکی و بھلائی کا یا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا۔ اور جو شخص اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے یہ کام کرے گا تو جلد ہی ہم اسے اجر عظیم دیں گے۔“

٢٦٩٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أُنَاسًا مِّنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أُنَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ ﷺ [فَجَاءَ بِلَالٌ] فَأَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ ﷺ فَجَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ حُبِسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَّكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ إِنْ شِئْتَ، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو

[2690] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی عمرو بن عوف کے لوگوں میں کچھ جھگڑا ہوا تو نبی ﷺ اپنے چند صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر ان کے پاس گئے تاکہ ان میں صلح کرا دیں۔ اِدھر نماز کا وقت ہو گیا اور نبی ﷺ واپس تشریف نہ لا سکے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان کہی تب بھی نبی ﷺ نہ پہنچ سکے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے عرض کیا: نبی ﷺ کسی وجہ سے وہاں رُک گئے ہیں، نماز کا وقت ہو گیا ہے تو کیا آپ لوگوں کی امامت کرائیں گے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں، اگر تم چاہو تو (میں اسے بجا لانے کو تیار ہوں)،

بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ، فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيحِ حَتَّى أَكْثَرُوا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ، فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَرَاءَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ كَمَا هُوَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ؟ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللهِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا الْتَفَتَ، يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ لَمْ تُصَلِّ بِالنَّاسِ؟» فَقَالَ: مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٦٨٤]

چنانچہ حضرت بلال ؓ نے تکبیر کہی تو حضرت ابوبکر ؓ آگے بڑھے (اور نماز پڑھانے لگے۔) اتنے میں نبی ﷺ صفوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں آ پہنچے۔ آپ کو دیکھ کر لوگ بار بار ہاتھ پر ہاتھ مارنے (تالیاں بجانے) لگے لیکن حضرت ابوبکر ؓ دوران نماز میں کسی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ (تالیوں کی کثرت کی وجہ سے) انھوں نے ادھر دیکھا تو معلوم ہوا کہ نبی ﷺ ان کے پیچھے تشریف فرما ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنے دست انور سے اشارہ کرتے ہوئے انھیں حکم دیا کہ وہ بدستور نماز پڑھاتے رہیں، لیکن ابوبکر ؓ نے اپنا ہاتھ اٹھایا، اللہ کی حمد و ثنا کی، پھر الٹے پاؤں پیچھے آ گئے اور صف میں کھڑے ہو گئے۔ نبی ﷺ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''لوگو! جب نماز میں تمھیں کوئی مسئلہ پیش آتا ہے تو تالی بجانا کیوں شروع کر دیتے ہو؟ تالی بجانا تو عورتوں کے لیے ہے۔ آئندہ تم میں سے کسی کو دوران نماز میں کوئی چیز پیش آئے تو وہ سبحان اللہ کہے کیونکہ جو بھی اسے سنے گا وہ ادھر متوجہ ہو گا۔ اے ابوبکر! جب میں نے تمھیں اشارہ کیا تھا تو پھر کس چیز نے تمھیں نماز پڑھانے سے روک دیا؟'' حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے کو زیب نہیں دیتا کہ وہ نبی ﷺ کی موجودگی میں نماز پڑھائے۔

فائدہ: قبیلۂ بنو عمرو بن عوف مقام قباء میں آباد تھا۔ ان کا کسی وجہ سے باہم جھگڑا ہوا حتی کہ ایک دوسرے کو پتھر مارنے تک نوبت پہنچ گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز مسجد نبوی میں ادا کی، پھر اپنے چند ساتھیوں کو لے کر ان کے درمیان صلح کرانے کے لیے قباء تشریف لے گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دین اسلام میں صلح کو بہت اہمیت حاصل ہے، اس کے لیے بڑی سے بڑی شخصیت بھی پیش قدمی کر سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر اور کون ہو سکتا ہے، آپ خود اس عظیم مقصد کے لیے وہاں تشریف لے گئے۔

٢٦٩١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ:

[2691] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

سَمِعْتُ أَبِي أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ، فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَرَكِبَ حِمَارًا فَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ يَمْشُونَ مَعَهُ - وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ - فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: إِلَيْكَ عَنِّي، وَاللهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ: وَاللهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَطْيَبُ رِيحًا مِّنْكَ، فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللهِ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ فَشَتَمَا فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا أَصْحَابُهُ، فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَالْأَيْدِي، فَبَلَغَنَا أَنَّهَا نَزَلَتْ ﴿وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُوا۟ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَهُمَا﴾ [الحجرات ٩].

کہا: نبی ﷺ سے عرض کیا گیا: اگر آپ (رئیس المنافقین) عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جائیں تو بہتر ہوگا، چنانچہ آپ ﷺ گدھے پر سوار ہوکر اس کے پاس تشریف لے گئے۔ کچھ مسلمان بھی آپ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ جس راستے سے آپ جارہے تھے وہ شورکلر والی زمین تھی۔ جب نبی ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے تو عبداللہ بن ابی کہنے لگا: آپ مجھ سے دور رہیے، اللہ کی قسم! آپ کے گدھے کی بو نے مجھے بہت اذیت پہنچائی ہے۔ ان میں سے ایک انصاری نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کا گدھا تجھ سے خوشبودار ہے۔ عبداللہ بن ابی منافق کی قوم کا ایک شخص اس پر غضبناک ہوا، یہاں تک کہ دونوں نے ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اس طرح ہر ایک کی طرف سے ان کے ساتھی مشتعل ہو گئے اور ان کے درمیان چھڑیوں، ہاتھوں اور جوتوں سے مارکٹائی شروع ہو گئی۔ ہمیں معلوم ہوا کہ درج ذیل آیت اس موقع پر نازل ہوئی: ”اگر اہل ایمان کی دو جماعتیں جھگڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو۔“

فائدہ: عبداللہ بن ابی قبیلہ خزرج کا سردار تھا۔ اہل مدینہ نے اسے مشترکہ طور پر اپنا رئیس بنانے کا فیصلہ کر لیا تھا اور اس کی تاج پوشی کے لیے وقت بھی طے ہو چکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی مدینہ طیبہ تشریف آوری کی وجہ سے اس رسم تاج پوشی کو عمل میں نہ لایا جا سکا۔ رسول اللہ ﷺ کو مشورہ دیا گیا کہ اگر آپ اس کے پاس تشریف لے جائیں گے تو اس کی دلجوئی ہوگی۔ شاید وہ اپنے ساتھیوں سمیت مسلمان ہو جائے۔ اس بنا پر آپ بلاتکلف وہاں چلے گئے، پھر وہاں جو کچھ ہوا وہ حدیث میں مذکور ہے۔

(٢) بَابٌ: لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ

باب: 2- وہ شخص جھوٹا نہیں جو (ان کہی باتیں کر کے) لوگوں کے درمیان صلح کرا دے

٢٦٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ

[2692] حضرت ام کلثوم بنت عقبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”جو شخص دو آدمیوں کے درمیان صلح کرا دے اور اس میں کوئی

أُمَّهُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا».

اچھی بات منسوب کر دے یا اچھی بات کہہ دے تو وہ جھوٹا نہیں ہے۔"

فائدہ: چونکہ اس جھوٹ سے مقصود شر اور فساد کو ختم کرنا ہوتا ہے، اس لیے اسے جھوٹ شمار نہیں کیا جائے گا اگرچہ وہ نفس الامر میں جھوٹ ہی ہے۔ صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ تین مواقع پر خلاف واقعہ بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے: ایک جنگ کے موقع پر جھوٹ بولنا تاکہ دشمن دھوکے میں آ جائے، دوسرا صلح کراتے وقت خلاف واقعہ بات کہنا اور تیسرا خاوند بیوی کا ایک دوسرے کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ بولنا۔ ان کے علاوہ صریح جھوٹ باعث لعنت اور ناجائز ہے۔[1]

(٣) بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ لِأَصْحَابِهِ: اِذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحْ

باب: 3- حاکم کا اپنے ساتھیوں سے کہنا: ہمارے ساتھ چلو تاکہ صلح کرائیں

٢٦٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَهْلَ قُبَاءٍ اقْتَتَلُوا حَتَّى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ، فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذٰلِكَ فَقَالَ: «اِذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحْ بَيْنَهُمْ». [راجع: ٦٨٤]

[2693] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل قباء ایک مرتبہ لڑ پڑے یہاں تک انھوں نے ایک دوسرے کو پتھر مارے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا: "ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہم ان کی آپس میں صلح کرا دیں۔"

(٤) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَّالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾. [النساء: ١٢٨]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: "دونوں (میاں بیوی) آپس میں کسی طرح صلح کر لیں کیونکہ صلح ہی بہتر ہے" کا بیان

٢٦٩٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ [النساء: ١٢٨] قَالَتْ: هُوَ

[2694] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: "اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے بے توجہی یا روگردانی کا اندیشہ رکھتی ہو۔" اس سے مراد ایسا شوہر ہے جو اپنی بیوی میں ایسی چیز

1 فتح الباري: 369/5.

الرَّجُلُ يَرٰى مِنَ امْرَأَتِهِ مَا لَا يُعْجِبُهُ كِبَرًا أَوْ غَيْرَهُ فَيُرِيدُ فِرَاقَهَا، فَتَقُولُ: أَمْسِكْنِي، وَاقْسِمْ لِي مَا شِئْتَ، قَالَتْ: وَلَا بَأْسَ إِذَا تَرَاضَيَا. [راجع: ٢٤٥٠]

دیکھے جو اسے پسند نہ ہو، مثلاً: بڑھاپا وغیرہ اور وہ اس کے پیش نظر اسے جدا کرنا چاہتا ہو تو عورت اسے پیشکش کرے کہ مجھے اپنے پاس رکھو اور جو چاہو دیتے رہو۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اگر وہ دونوں راضی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

(٥) بَابٌ: إِذَا اصْطَلَحُوا عَلٰى صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُودٌ

باب: 5- اگر لوگ کسی ظلم پر صلح کر لیں تو ایسی صلح مردود ہے

٢٦٩٥، ٢٦٩٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اِقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ، اِقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ: فَقَالُوا لِي: عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ، فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا: إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ - لِرَجُلٍ - فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا»، فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا. [راجع: ٢٣١٤، ٢٣١٥]

[2696,2695] حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دیہاتی آیا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرما دیجیے! اس کا مخالف کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اس نے سچ کہا ہے، ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں۔ دیہاتی نے کہا: میرا بیٹا اس کے ہاں نوکر تھا۔ اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا ہے۔ لوگوں نے کہا: تیرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا لیکن میں نے اپنے بیٹے کے اس جرم کے عوض سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر صلح کر لی۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انھوں نے کہا: تیرے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ضروری ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ لونڈی اور بکریاں تجھے واپس کی جاتی ہیں اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کے لیے جلاوطنی لازم ہے۔'' پھر ایک آدمی سے فرمایا: ''اے انیس! اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اور (اگر وہ زنا کا اعتراف کر لے تو) اسے سنگسار کر دو۔'' چنانچہ وہ اس عورت کے پاس گئے اور اسے سنگسار کر دیا۔

٢٦٩٧ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

[2697] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ». رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.

کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی رسم پیدا کی جو اس میں نہیں تھی تو وہ مردود ہوگی۔''

عبداللہ بن جعفر مخرمی اور عبدالواحد بن ابی عون نے اس روایت کو سعد بن ابراہیم سے بیان کیا ہے۔

فائدہ: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جس شخص نے دین اسلام میں کسی ایسی رسم کو رواج دیا جس کی کوئی اصل نہیں ہے تو اس رسم کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جائے گی۔ ایسی رسم کو دیوار سے مار دیا جائے۔[1] یہ حدیث شریعت کی اصل الاصول ہے، اس سے تمام بدعات کا رَدّ ہوتا ہے جو لوگوں نے دین میں پیدا کر رکھی ہیں جیسا کہ قل خوانی، چہلم، سالگرہ، تعزیہ، عرس اور میلے وغیرہ۔

(٦) بَابٌ: كَيْفَ يُكْتَبُ: هٰذَا مَا صَالَحَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، وَإِنْ لَّمْ يَنْسُبْهُ إِلٰى قَبِيلَتِهِ أَوْ نَسَبِهِ

باب: 6- دستاویزات صلح یوں لکھی جائیں: ''یہ صلح نامہ ہے جس پر فلاں بن فلاں اور فلاں بن فلاں نے صلح کی'' اس پر خاندان یا نسب نامہ لکھنا ضروری نہیں

٢٦٩٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِ بَيْنَهُمْ كِتَابًا. فَكَتَبَ: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: لَا تَكْتُبْ: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ، لَوْ كُنْتَ رَسُولًا لَّمْ نُقَاتِلْكَ، فَقَالَ لِعَلِيٍّ: «اُمْحُهُ»، قَالَ عَلِيٌّ: مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ، فَمَحَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَصَالَحَهُمْ عَلٰى أَنْ

[2698] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے اہل حدیبیہ سے صلح کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان صلح نامہ تحریر کیا۔ انھوں نے ''محمد رسول اللہ'' لکھا تو مشرکین نے کہا: ''محمد رسول اللہ'' نہ لکھو۔ اگر آپ اللہ کے رسول ہوتے تو ہم آپ سے لڑائی نہ کرتے، چنانچہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اس کو مٹا دو۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو اس کو نہیں مٹاؤں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست انور سے مٹایا اور ان سے اس شرط پر صلح کی کہ آپ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم (اگلے سال) تین دن تک مکہ مکرمہ میں

1 فتح الباري: 372/5.

يَدْخُلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَا يَدْخُلُوهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ، فَسَأَلُوهُ: مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ؟ فَقَالَ: اَلْقِرَابُ بِمَا فِيهِ. [راجع: ١٧٨١]

رہیں گے اور مکہ میں داخلہ بھی جلبان السلاح کے ساتھ ہو گا۔ انھوں نے پوچھا: یہ جلبان السلاح کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس سے مراد نیام اور جو کچھ اس میں ہوتا ہے۔''

٢٦٩٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبٰى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ، حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ. فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا: هٰذَا مَا قَاضٰى [عَلَيْهِ] مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا: لَا نُقِرُّ بِهَا، فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ مَا مَنَعْنَاكَ، لٰكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ. قَالَ: «أَنَا رَسُولُ اللهِ، وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ»، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: «اُمْحُ: رَسُولُ اللهِ» قَالَ: لَا، وَاللهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا. فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكِتَابَ فَكَتَبَ: «هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحٌ إِلَّا فِي الْقِرَابِ، وَأَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ، وَأَنْ لَّا يَمْنَعَ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا». فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا: قُلْ لِّصَاحِبِكَ: اُخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَبِعَتْهُمُ ابْنَةُ حَمْزَةَ: يَا عَمِّ يَا عَمِّ! فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا، وَقَالَ لِفَاطِمَةَ: دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ، احْمِلِيهَا، فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَّزَيْدٌ وَّجَعْفَرٌ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي، وَقَالَ جَعْفَرٌ: اِبْنَةُ

[2699] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ذی القعدہ میں عمرہ کرنے کا ارادہ کیا تو اہل مکہ نے آپ کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا، یہاں تک کہ ان لوگوں نے آپ سے ان شرائط پر صلح کر لی کہ آپ آئندہ سال صرف تین دن مکہ میں قیام فرمائیں گے۔ جب صلح نامہ لکھنے لگے تو لکھا: یہ وہ دستاویز ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے صلح کی ہے۔ مشرکین نے کہا: ہم تو اس رسالت کا اقرار نہیں کریں گے۔ اگر ہمیں یقین ہو کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو مکہ میں داخل ہونے سے کبھی نہ روکیں لیکن آپ تو محمد بن عبداللہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور محمد بن عبداللہ بھی ہوں۔'' پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''رسول اللہ، کا لفظ مٹا دو۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں تو کبھی آپ کا نام نہیں مٹاؤں گا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ازخود وہ صلح نامہ لیا اور لکھا: ''یہ وہ دستاویز ہے جس کے مطابق محمد بن عبداللہ نے صلح کی ہے کہ وہ مکہ میں ہتھیار لے کر داخل نہیں ہوں گے مگر وہ اپنے نیام میں ہوں گے اور اگر اہل مکہ میں سے کوئی بھی آپ کے ساتھ جانے کو تیار ہو گا تو آپ اسے مکہ سے باہر نہیں لے جا سکیں گے اور اگر آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص مکہ میں رہنا چاہے گا تو آپ اسے نہیں روکیں گے۔'' آئندہ سال جب آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور مدت گزرنے والی تھی تو مشرکین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اپنے ساتھی سے کہو کہ آپ ہمارے

عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي، وَقَالَ زَيْدٌ: اِبْنَةُ أَخِي، فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا، وَقَالَ: «اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ». وَقَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ»، وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: «أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي»، وَقَالَ لِزَيْدٍ: «أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا».

[راجع: ١٧٨١]

پاس سے چلے جائیں کیونکہ مدت معاہدہ گزر چکی ہے، چنانچہ نبی ﷺ جب مکہ سے جانے لگے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی دختر چچا چچا کہہ کر پیچھا کرنے لگی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا، اس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اسے اٹھا لو یہ تمھاری چچا زاد ہے۔ اسے اپنے ساتھ سوار کرلو، پھر اس لڑکی کے متعلق حضرت علی، حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہم نے جھگڑا کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کا زیادہ حق دار ہوں۔ یہ میرے چچا کی صاحبزادی ہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے عقد میں ہے۔ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے بھائی کی دختر ہے۔ نبی ﷺ نے خالہ کے حق میں فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا: ”خالہ (پرورش کرنے میں) ماں کی جگہ ہوتی ہے۔“ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔“ نیز حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تم صورت اور سیرت میں میری مانند ہو۔“ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تم ہمارے بھائی بھی ہو اور ہمارے آزاد کردہ غلام بھی۔“

(٧) بَابُ الصُّلْحِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ

باب: 7- مشرکین کے ساتھ صلح کرنا

فِيهِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ. وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «ثُمَّ تَكُونُ هُدْنَةٌ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ»، وَفِيهِ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ. وَأَسْمَاءُ وَالْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کے متعلق حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث ہے۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ”پھر تمھاری رومیوں سے صلح ہو جائے گی۔“ اس کے متعلق حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے وہ دن بھی دیکھا جب ابوجندل کو بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں، نیز حضرت اسماء اور حضرت مسور رضی اللہ عنہما کی بھی نبی ﷺ سے روایات ہیں۔

٢٧٠٠ - وَقَالَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا

[2700] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَالَحَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ: عَلٰى أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ، وَمَنْ أَتَاهُمْ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ، وَعَلٰى أَنْ يَّدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَّيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ: اَلسَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ. فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَّحْجُلُ فِي قُيُودِهِ فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ. [راجع: ١٧٨١]

انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے حدیبیہ کے موقع پر مشرکین کے ساتھ تین چیزوں پر صلح کی تھی: ایک تو یہ کہ جو مشرکین میں سے آپ کے پاس آئے گا آپ اسے ان کے پاس واپس لوٹا دیں گے اور جو مسلمان ان مشرکین کے پاس آئے گا وہ اسے واپس نہیں کریں گے۔ دوسری یہ کہ آپ آئندہ سال مکہ میں آ سکیں گے اور تین دن تک وہاں قیام کریں گے۔ تیسری یہ کہ تلوار اور تیر وغیرہ نیام اور ترکش میں ڈال کر ہی مکہ میں داخل ہوں گے۔ اس دوران میں حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ، جو مسلمان ہو گئے تھے، اپنی بیڑیوں سمیت چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے پہنچے تو آپ ﷺ نے انھیں مشرکین کی طرف واپس کر دیا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيَانَ أَبَا جَنْدَلٍ، وَقَالَ: إِلَّا بِجُلُبِّ السِّلَاحِ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: مؤمل نے امام سفیان ثوری سے ابوجندل رضی اللہ عنہ کا واقعہ ذکر نہیں کیا، البتہ انھوں نے جلبان السلاح کے بجائے جلب السلاح کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

فائدہ: جب صلح حدیبیہ کا معاہدہ تحریر کیا جا رہا تھا تو اس وقت حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ بیڑیوں سمیت بھاگ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو اس کے باپ سہیل نے اس کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ رسول اللہ نے اسے واپس کرتے ہوئے فرمایا: ''ابوجندل! صبر سے کام لو، اللہ تعالیٰ تجھے نجات دلائے گا، چونکہ ہم نے صلح نامہ لکھ لیا ہے، اب ہم عہد شکنی نہیں کرنا چاہتے۔'' پھر آپ نے اسے واپس کر دیا۔ اس حدیث میں واضح طور پر مشرکین مکہ کے ساتھ صلح کا ذکر ہے۔

٢٧٠١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ ابْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلٰى أَنْ يَّعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا، وَلَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا، فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ

[2701] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہوئے تو کفار قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے، اس لیے آپ ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر ہی اپنی قربانی کو ذبح کیا، اپنا سر مبارک بھی حدیبیہ میں منڈوایا اور مشرکین قریش سے اس بات پر صلح کر لی کہ آپ آئندہ سال عمرہ کریں گے اور ان پر ہتھیار اٹھا کر نہیں چلیں گے، البتہ تلواریں نیام میں لے کر آ سکیں گے، نیز مکہ معظمہ میں جب تک کفار پسند

فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ، فَلَمَّا أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ. [انظر: ٤٢٥٢]

کریں آپ قیام فرمائیں گے، چنانچہ آپ نے آئندہ سال عمرہ کیا اور حسب شرائط صلح مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ جب تین دن مکہ میں ٹھہر چکے تو انھوں نے مکہ سے چلے جانے کو کہا، لہٰذا آپ مکہ مکرمہ سے روانہ ہو گئے۔

فائدہ: صلح حدیبیہ میں کفار مکہ نے سخت شرائط لگائیں جو بظاہر مسلمانوں کے حق میں نہیں تھیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے ہدایت ربانی کے تحت انھیں قبول فرمایا کیونکہ اللہ کے علم میں تھا کہ ان میں مسلمانوں کا بھلا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس صلح کو فتح مبین کا نام دیا، چنانچہ اس صلح کے نتیجے میں مکہ فتح ہوا اور لوگ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان ہونے لگے کیونکہ صلح حدیبیہ کے بعد اہل مکہ کا مدینہ طیبہ میں آنا جانا ہوا اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے جاں نثاروں کی سیرت کا مشاہدہ کیا، اس طرح ان کے دل اسلام کی طرف مائل ہونے لگے۔

٢٧٠٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: اِنْطَلَقَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ ابْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ إِلٰى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ. [انظر: ٣١٧٣، ٦١٤٣، ٦٨٩٨، ٧١٩٢]

[2702] حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید رضی اللہ عنہم خیبر کی طرف گئے، خیبر کے یہودیوں سے ان دنوں مسلمانوں کی صلح تھی۔

(٨) بَابُ الصُّلْحِ فِي الدِّيَةِ

باب: 8- دیت پر صلح کرنا

٢٧٠٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ: أَنَّ الرُّبَيِّعَ - وَهِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ - كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ، فَطَلَبُوا الْأَرْشَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَأَبَوْا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ ابْنُ النَّضْرِ: أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا، فَقَالَ: «يَا أَنَسُ! كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ»، فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ».

[2703] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ربیع رضی اللہ عنہا جو نضر کی دختر تھیں، انھوں نے کسی نوجوان لڑکی کا اگلا دانت توڑ دیا تو لڑکی کے ورثاء نے تاوان کا مطالبہ کر دیا۔ ربیع کے خاندان نے معافی کی درخواست کی تو انھوں نے انکار کر دیا اور وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے قصاص لینے کا حکم دیا۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ربیع کا دانت توڑ دیا جائے گا؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے انس! کتاب اللہ کا فیصلہ تو

قصاص ہی ہے۔'' یہ سن کر دوسرے لوگ راضی ہو گئے اور انھوں نے قصاص معاف کر دیا۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں، اگر وہ اللہ پر یقین محکم رکھتے ہوئے قسم اٹھا لیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔''

زَادَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ: فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ. [انظر: ٢٨٠٦، ٤٤٩٩، ٤٥٠٠، ٤٦١١، ٦٨٩٤]

(راویٔ حدیث) فزاری نے حضرت انس ؓ سے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: قوم راضی ہوگئی اور انھوں نے دیت قبول کر لی۔

فائدہ: حضرت انس بن نضر نے شرعی حکم کا انکار نہیں کیا تھا بلکہ انھوں نے خیال کیا کہ شاید دیت اور قصاص میں اختیار ہے، ان میں جو بھی ادا کر دیا جائے جائز ہے، انھیں قصاص کی تعیین کا علم نہیں تھا جبکہ قرآن مجید میں ہے: ﴿وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ﴾ ''دانت کے بدلے دانت (توڑا جائے)۔''[1] اس کا ایک خوبصورت جواب یہ بھی ہے کہ حضرت انس بن نضر ؓ نے لَا تُكْسَر کے الفاظ سے حکم الٰہی کو رد نہیں کیا تھا بلکہ اللہ کے فضل پر وثوق کرتے ہوئے اس کے عدم وقوع کی خبر دی تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعتماد و وثوق کو ٹھیس نہیں پہنچائی۔ اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود اس امر کی شہادت دی کہ بعض مخلص بندے ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ ان کی کہی ہوئی بات کو پورا کرتا ہے۔

(٩) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: «إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ»، وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا﴾ [الحجرات: ٩].

باب: 9- حضرت حسن بن علی ؓ کے متعلق فرمان نبوی کہ ''میرا یہ بیٹا سردار ہے شاید اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرا دے'' نیز اللہ تعالیٰ کے فرمان ''ان دونوں کے درمیان صلح کرا دو'' کی وضاحت

٢٧٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: اِسْتَقْبَلَ وَاللهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ أَمْثَالِ الْجِبَالِ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: إِنِّي لَأَرٰى كَتَائِبَ لَا تُوَلِّي حَتّٰى تَقْتُلَ

[2704] حضرت ابو موسیٰ (اسرائیل بن موسیٰ) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حسن بصری سے سنا، انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! جب حضرت حسن بن علی امیر معاویہ ؓ کے مقابلے میں پہاڑوں جیسا لشکر لے کر آئے تو حضرت عمرو بن عاص ؓ نے کہا: میں ایسے لشکروں کو

1 المآئدة 5:45.

أَقْرَانَهَا، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ وَاللّٰهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ: أَيْ عَمْرُو! إِنْ قَتَلَ هٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ وَ هٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ: مَنْ لِّي بِأُمُورِ النَّاسِ؟ مَنْ لِّي بِنِسَائِهِمْ؟ مَنْ لِّي بِضَيْعَتِهِمْ؟ فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِّنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ: عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ سَمُرَةَ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، فَقَالَ: اِذْهَبَا إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَيْهِ وَقُولَا لَهُ وَاطْلُبَا إِلَيْهِ، فَأَتَيَاهُ فَدَخَلَا عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَا لَهُ وَطَلَبَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ: إِنَّا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هٰذَا الْمَالِ، وَإِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا قَالَا: فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا، وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ، قَالَ: فَمَنْ لِّي بِهٰذَا؟ قَالَا: نَحْنُ لَكَ بِهِ فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا: نَحْنُ لَكَ بِهِ، فَصَالَحَهُ.

دیکھ رہا ہوں جو اس وقت تک واپس نہیں جائیں گے جب تک وہ اپنے مخالفین کو قتل نہ کر دیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جو ان (عمرو) سے بہتر تھے نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا: اے عمرو! اگر انھوں نے اُن کو اور اُنھوں نے اِن کو قتل کر دیا تو لوگوں کے امور کی نگرانی کون کرے گا؟ ان کی عورتوں کی کفالت کون کرے گا؟ ان کے بچوں اور بوڑھوں کی حفاظت کون کرے گا؟ پھر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے قریش کے قبیلۂ عبد شمس سے دو آدمی: عبدالرحمٰن بن سمرہ اور عبداللہ بن عامر بن کریز، بھیجے اور ان سے کہا کہ اس شخص (حضرت حسن رضی اللہ عنہ) کے پاس جاؤ اور صلح کی پیش کش کرو، اس سے صلح کے متعلق گفتگو کرو، چنانچہ وہ دونوں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، ان سے گفتگو کی اور صلح کی پیشکش سامنے رکھی۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا: ہم عبدالمطلب کی اولاد ہیں اور ہمیں خلافت کی وجہ سے روپیہ پیسہ خرچ کرنے کی عادت پڑ گئی ہے اور یہ لوگ جو ہمارے ساتھ ہیں انھیں بھی خون خرابہ کرنے کی لت پڑ چکی ہے۔ (یہ روپیہ پیسہ کے بغیر واپس نہیں ہوں گے۔) وہ دونوں کہنے لگے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کو اتنا اتنا پیسہ دینے پر راضی ہیں اور آپ سے صلح چاہتے ہیں، انھوں نے فیصلہ آپ کی صوابدید پر چھوڑا ہے اور آپ سے اس کا حل دریافت کیا ہے؟ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی ذمہ داری کون لے گا؟ انھوں نے عرض کیا: ہم اس کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے جس جس چیز کا مطالبہ کیا وہ دونوں یہی کہتے رہے کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں، چنانچہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی۔

فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ

حضرت حسن (بصری) فرماتے ہیں: میں نے حضرت

يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَّعَلَيْهِ أُخْرٰى وَيَقُولُ: «إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَّلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ».

ابوبکرہ ؓ سے سنا، وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا جبکہ حضرت حسن بن علی ؓ آپ کے پہلو میں بیٹھے تھے۔ آپ کبھی تو لوگوں کی طرف دیکھتے اور کبھی ان کی طرف متوجہ ہو جاتے اور فرماتے: ''میرا یہ بیٹا سید ہے اور امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: إِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ أَبِي بَكْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ. [انظر: ٣٦٢٩، ٣٧٤٦، ٧١٠٩]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) فرماتے ہیں: میرے استاد علی بن مدینی نے فرمایا: اس حدیث کی بدولت ہمارے نزدیک حضرت ابوبکرہ ؓ سے حضرت حسن بصری کا سماع صحیح ثابت ہوا ہے۔

فائدہ: اس مقام پر کچھ تفصیل اس طرح ہے کہ حضرت علی ؓ کی شہادت کے بعد حضرت حسن ؓ کی بیعت کی گئی، آپ نے اس معاملے میں غور کیا تو اس نتیجے پر پہنچے کہ امت میں اختلاف سے بہتر ہے کہ وہ خلافت حضرت معاویہ ؓ کے حوالے کر کے امت کی خون ریزی کے بجائے ان میں اتحاد و یگانگت پیدا کریں، چنانچہ انھوں نے چھ ماہ تک خلافت کے معاملات سرانجام دینے کے بعد ملک اور دنیا کی رونق کو ٹھکرا دیا، حالانکہ چالیس ہزار افراد ان کے ہاتھ پر بیعت کر چکے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافت سے دستبرداری کی وجہ، ذلت اور قلت نہیں تھی بلکہ محض امت کی خیر خواہی اور دین کی سربلندی مقصود تھی۔

(١٠) بَابٌ: هَلْ يُشِيرُ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ؟

باب: 10- کیا حاکم صلح کے متعلق مشورہ دے سکتا ہے؟

٢٧٠٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: سَمِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمْ، وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَّهُوَ يَقُولُ: وَاللهِ لَا أَفْعَلُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ:

[2705] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے دروازے پر دو جھگڑنے والوں کی آوازیں سنیں جو بلند ہو رہی تھیں۔ واقعہ یہ تھا کہ ان میں سے ایک دوسرے سے قرض میں کمی کرنے اور تقاضے میں کچھ نرمی برتنے کے لیے کہہ رہا تھا جبکہ دوسرا کہتا تھا کہ اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: ''اس بات پر اللہ کی قسم اٹھانے والے صاحب کہاں ہیں جو کہتے ہیں کہ میں نیکی کا کام نہیں کروں گا؟'' قسم اٹھانے والے نے عرض کیا: اللہ

«أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ؟» فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ! فَلَهُ أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبَّ.

کے رسول! میں موجود ہوں۔ اب میرا بھائی جو چاہتا ہے مجھے وہی پسند ہے۔

٢٧٠٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ مَالٌ، فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «يَا كَعْبُ!»، فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ: اَلنِّصْفَ، فَأَخَذَ نِصْفَ مَا لَهُ عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا. [راجع: ٤٥٧]

[2706] حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان کا حضرت عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ کے ذمے کچھ قرض تھا۔ جب دونوں کی ملاقات ہوئی تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے انھیں پکڑ لیا حتی کہ دونوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ نبی ﷺ ادھر سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ''اے کعب!'' اور اپنے دست اقدس سے اشارہ فرمایا۔ گویا آپ نصف قرض کم کرنے کا فرما رہے تھے، چنانچہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اپنے قرض سے نصف لے لیا اور نصف معاف کر دیا۔

(١١) بَابُ فَضْلِ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْعَدْلِ بَيْنَهُمْ

باب: 11- لوگوں میں صلح کرانے اور ان کے درمیان انصاف کرنے کی فضیلت

٢٧٠٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ، يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ». [انظر: ٢٨٩١، ٢٩٨٩]

[2707] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے لوگوں کے تمام جوڑوں پر صدقہ ہے، اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنا بھی ایک صدقہ ہے۔''

(١٢) بَابٌ: إِذَا أَشَارَ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ فَأَبٰى حَكَمَ عَلَيْهِ بِالْحُكْمِ الْبَيِّنِ

باب: 12- جب حاکم صلح کرنے کا مشورہ دے اور کوئی فریق اسے تسلیم نہ کرے تو حاکم اپنا واضح فیصلہ کرے

٢٧٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ

[2708] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، وہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کا ایک

الزُّبَيْرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ: «اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلٰى جَارِكَ»، فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! آنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «اِسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْجَدْرَ»، فَاسْتَوْعٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَئِذٍ حَقَّهُ لِلزُّبَيْرِ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ ذٰلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ سَعَةٍ لَّهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ، فَلَمَّا أَحْفَظَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَوْعٰى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ.

انصاری بدری صحابی سے حرہ کے برساتی نالے کے متعلق جھگڑا ہوا جس سے وہ دونوں (اپنی زمینوں کو) پانی پلایا کرتے تھے۔ وہ اپنا مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زبیر! تم زمین سیراب کر کے پھر اپنے پڑوسی کے لیے پانی چھوڑ دو۔'' اس سے انصاری غضبناک ہو کر کہنے لگا: اللہ کے رسول! یہ اس وجہ سے کہ وہ آپ کا پھوپھی زاد ہے؟ یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ انور متغیر ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا: ''اے زبیر! تم اپنی زمین کو سیراب کرو، پھر پانی کو روکے رکھو حتی کہ وہ منڈیر تک چڑھ جائے۔'' اس مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر ؓ کو ان کا پورا پورا حق دیا۔ قبل ازیں رسول اللہ ﷺ نے جو فیصلہ کیا تھا اس میں حضرت زبیر ؓ اور انصاری دونوں کی رعایت تھی۔ پھر جب انصاری نے رسول اللہ ﷺ کو غصہ دلایا تو آپ نے حضرت زبیر ؓ کو قانون کے مطابق ان کا پورا حق عطا فرمایا۔

قَالَ عُرْوَةُ: قَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللّٰهِ مَا أَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ إِلَّا فِي ذٰلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾. اَلْآيَةَ [النساء: ٦٥]. [راجع: ٢٣٦٠]

حضرت عروہ نے حضرت زبیر ؓ کے حوالے سے بیان کیا کہ اللہ کی قسم! میرے خیال کے مطابق یہ آیت کریمہ اس جھگڑے کے متعلق نازل ہوئی: ''مجھے تیرے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہوں گے تا آنکہ اپنے اختلافات میں آپ کے فیصلے کو دل و جان سے تسلیم نہ کر لیں۔''

فائدہ: اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر ؓ کو جو پہلے حکم دیا تھا اس میں فریقین کے لیے وسعت اور رعایت تھی، لیکن جب انصاری نے اس رعایت کو غلط رنگ دیا تو قاعدے اور ضابطے کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر ؓ کو پورا پورا حق دیا۔ اس آیت کریمہ میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو ایمان کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ امام بخاری ؒ کا مقصد یہ ہے کہ جب حاکم فریقین کو باہمی صلح کا حکم دے لیکن کوئی فریق اس پر دل و جان سے آمادہ نہ ہو تو پھر حسب قاعدہ کارروائی کرنی ہوگی اور قانون کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا جس میں کسی کے لیے رعایت کا پہلو نہیں ہوگا۔ واللّٰہ أعلم.

(١٣) بَابُ الصُّلْحِ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ وَأَصْحَابِ الْمِيرَاثِ وَالْمُجَازَفَةِ فِي ذٰلِكَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا بَأْسَ أَنْ يَتَخَارَجَ الشَّرِيكَانِ، فَيَأْخُذَ هٰذَا دَيْنًا وَهٰذَا عَيْنًا، فَإِنْ تَوِيَ لِأَحَدِهِمَا، لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ.

٢٧٠٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا، وَلَمْ يَرَوْا أَنَّ فِيهِ وَفَاءً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: «إِذَا جَدَدْتَّهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ آذَنْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ» فَجَاءَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: «اُدْعُ غُرَمَاءَكَ فَأَوْفِهِمْ»، فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لَّهُ عَلَى أَبِي دَيْنٌ إِلَّا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا، سَبْعَةٌ عَجْوَةٌ وَّسِتَّةٌ لَوْنٌ، أَوْ سِتَّةٌ عَجْوَةٌ وَّسَبْعَةٌ لَوْنٌ، فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمَغْرِبَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَضَحِكَ، فَقَالَ: «اِئْتِ أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَأَخْبِرْهُمَا»، فَقَالَا: لَقَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا صَنَعَ أَنْ سَيَكُونُ ذٰلِكَ.

باب: 13- قرض خواہوں اور اہل وراثت کے درمیان صلح کرانا اور اس میں اندازے سے کام لینا

حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ اگر دو شریک اس طرح صلح کر لیں کہ ایک قرض لے لے اور دوسرا نقد مال حاصل کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ پھر اگر ایک کا حصہ ہلاک ہو گیا تو (تقسیم کے بعد) وہ اپنے ساتھی سے رجوع نہیں کر سکے گا۔

[2709] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرے والد گرامی شہید ہوئے تو ان کے ذمے قرض تھا۔ میں نے قرض خواہوں کے سامنے ایک تجویز پیش کی کہ وہ اس قرض کے عوض میری تمام کھجوریں قبول کر لیں لیکن انھوں نے انکار کر دیا کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ان کھجوروں سے ان کا قرض پورا نہیں ہو گا، چنانچہ میں نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''جب تم کھجوریں توڑ کر ان کے لیے مخصوص جگہ میں رکھو تو (مجھے) رسول اللہ ﷺ کو اطلاع کرو۔'' میں نے حسب ارشاد جب انھیں توڑ کر کھلیان میں رکھا تو آپ کو اطلاع کی، چنانچہ آپ حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ کے ہمراہ تشریف لائے۔ آپ کھجوروں کی ڈھیری کے پاس بیٹھ گئے، پھر ان کے متعلق برکت کی دعا کی اور فرمایا: ''اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ اور ان کا قرض ادا کرو۔'' اب کوئی شخص ایسا نہ رہا جس کا میرے باپ کے ذمے قرض تھا اور میں نے اسے ادا نہ کر دیا ہو، اس کے باوجود تیرہ وسق کھجوریں بچ گئیں جن میں سات وسق عجوہ اور چھ وسق لون تھیں یا چھ وسق عجوہ اور سات وسق لون تھیں۔ پھر میں بوقت مغرب رسول اللہ ﷺ سے ملا اور آپ سے اس بات کا

تذکرہ کیا تو آپ ہنس پڑے اور فرمایا: ''ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ اور انھیں بھی اس واقعے سے مطلع کرو۔'' (چنانچہ میں نے انھیں بتایا) تو انھوں نے فرمایا: ہم نے تو اسی وقت سمجھ لیا تھا جب رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا کی تھی کہ عنقریب ایسا ہوگا۔

وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَّهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ: صَلَاةَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ: أَبَا بَكْرٍ، وَلَا ضَحِكَ، وَقَالَ: وَتَرَكَ أَبِي عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا دَيْنًا.

ہشام حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نماز عصر کا ذکر کرتے ہیں اور اس روایت میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اور (رسول اللہ ﷺ کے) ہنسنے کا ذکر نہیں ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ میرے والد کے ذمے تیس وسق کھجوریں قرض تھا۔

وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ وَّهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ: صَلَاةَ الظُّهْرِ. [راجع: ٢١٢٧]

ابن اسحاق حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نماز ظہر کا ذکر کرتے ہیں۔

فائدہ: اس روایت میں اوقات نماز کے متعلق اختلاف بیان ہوا ہے، یہ اختلاف نقصان دہ نہیں کیونکہ اصل مقصود تو رسول اللہ ﷺ کی برکت بتانا تھا جو کھجوروں میں پیدا ہوئی، اسے راویوں نے بیان کیا ہے۔ تعیین نماز میں اختلاف اصل روایت میں قادح نہیں ہے۔ دراصل حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنے قرض خواہوں کا قرض ادا کر کے بار بار رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دینے کے لیے آتے ہوں گے۔ بعض قرض خواہوں کو قرض دینے کی اطلاع ظہر کے وقت جبکہ دوسرے گروہ کو ادائیگی سے عصر کے وقت مطلع کیا اور تیسرے گروہ کا قرض ادا کر کے مغرب کے وقت اطلاع کی۔ اس طرح تمام روایات اپنی اپنی جگہ صحیح ہیں۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو اطلاع دینے کا مقصد یہ تھا کہ وہ آپ کے معجزے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے قرض کی ادائیگی سے خوش ہو جائیں کیونکہ یہ حضرات بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے اس قرض سے بہت فکر مند تھے۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ واضح رہے کہ مدینہ طیبہ میں کھجور کی بہت اقسام ہوتی تھیں، اس میں عجوہ، کھجور کی بہترین قسم ہے اور لون اس سے کمتر ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی دعا سے ایسی برکت پڑی کہ تمام قرض اور اخراجات ادا کرنے کے بعد بھی کافی کھجوریں بچ رہیں۔ جابر رضی اللہ عنہ بڑے خوش نصیب تھے کہ انھیں یہ فیضان نبوی حاصل ہوا۔

(١٤) بَابُ الصُّلْحِ بِالدَّيْنِ وَالْعَيْنِ

باب: 14- قرض اور نقد مال کے عوض صلح کرنا

٢٧١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ كَعْبٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ

[2710] حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مسجد کے اندر اپنے قرض کا تقاضا کیا۔ اس دوران میں ان دونوں کی آوازیں اس قدر بلند ہوئیں کہ رسول اللہ

تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ: «يَاكَعْبُ!»، فَقَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ، فَقَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ يَارَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُمْ فَاقْضِهِ». [راجع: ٤٥٧]

ﷺ نے انھیں اپنے گھر میں سماعت فرمایا۔ آپ اس وقت اپنے حجرے میں تشریف رکھتے تھے، چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور اپنے حجرے کا پردہ اٹھا کر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو آواز دی: ''اے کعب!'' انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آدھا قرض معاف کر دو۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے ایسا کر دیا۔ آپ نے مقروض سے فرمایا: ''اٹھو اور باقی ماندہ قرض ادا کر دو۔''

فائدہ: قرض کے متعلق صلح کا مطلب یہ ہے کہ اس میں کچھ کمی کر دی جائے۔ اس کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ ہے کہ آئندہ ادائیگی کے وعدے پر اس میں کمی کر دی جائے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاتے ہی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے مقروض کا نصف قرض معاف کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اٹھو اور باقی ماندہ نصف کو جلد ادا کر دو۔'' دوسری یہ ہے کہ نقد ادا کرنے پر اس میں سے کچھ منہا کر دیا جائے۔ یعنی تین سو روپے قرض کی فوری ادائیگی پر ایک سو روپیہ چھوڑ دیا جائے، دو سو روپیہ وصول کر کے مقروض کو رہا کر دیا جائے، حدیث میں نقد ادائیگی کا ذکر نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے نقد کو قرض پر قیاس کیا ہے کہ جب قرض میں صلح ہو سکتی ہے تو نقد ادائیگی میں بطریق اولیٰ صلح ہونی چاہیے۔
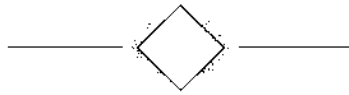
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

54 - كِتَابُ الشُّرُوطِ

شرائط سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي الْإِسْلَامِ وَالْأَحْكَامِ وَالْمُبَايَعَةِ

٢٧١١، ٢٧١٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُخْبِرَانِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: لَمَّا كَاتَبَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو يَوْمَئِذٍ كَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ ابْنُ عَمْرٍو عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ - وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ - إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ، فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذٰلِكَ وَامْتَعَضُوا مِنْهُ، وَأَبَى سُهَيْلٌ إِلَّا ذٰلِكَ، فَكَاتَبَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى ذٰلِكَ فَرَدَّ يَوْمَئِذٍ أَبَا جَنْدَلٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، وَلَمْ يَأْتِهِ أَحَدٌ مِّنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا، وَجَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ وَّكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ

باب: 1- اسلام لانے، بیعت کرنے اور دیگر احکام میں جائز شرطوں کا بیان

[2711,2712] حضرت مروان بن حکم رحمہ اللہ اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے بیان کرتے ہیں کہ جب سہیل بن عمرو نے صلح حدیبیہ کے دن صلح نامہ لکھوایا تو اس نے نبی ﷺ کے سامنے یہ شرط رکھی کہ ہمارا جو آدمی بھی آپ کے پاس آئے گا، خواہ وہ آپ کے دین پر ہی کیوں نہ ہو، آپ کو اسے ہمارے ہاں واپس کرنا ہوگا۔ آپ اس کے اور ہمارے درمیان راستہ خالی کر دیں گے۔ مسلمانوں نے اس شرط کو ناپسند کیا اور وہ اس کے باعث غصے سے بھر گئے لیکن سہیل اس شرط کے بغیر صلح کرنے پر تیار نہ ہوا۔ آخر کار نبی ﷺ نے اس شرط پر صلح کر لی اور اسی روز ابوجندل رضی اللہ عنہ کو اس کے والد سہیل بن عمرو کے حوالے کر دیا۔ پھر مردوں میں سے جو بھی آتا آپ اسے اس مدت کے دوران میں واپس کرتے رہے اگرچہ وہ مسلمان ہو کر آتا۔ اب کچھ اہل ایمان خواتین بھی ہجرت کر کے آئیں۔ ان عورتوں میں عقبہ بن ابو معیط کی بیٹی ام کلثوم بھی تھیں

إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ - وَهِيَ عَاتِقٌ - فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيهِمْ فَلَمْ يَرْجِعْهَا إِلَيْهِمْ لِمَا أَنْزَلَ اللهُ فِيهِنَّ ﴿إِذَا جَآءَكُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ مُهَٰجِرَٰتٍ فَٱمْتَحِنُوهُنَّ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَٰنِهِنَّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ﴾ [الممتحنة: ١٠].

[راجع: ١٦٩٤، ١٦٩٥]

جنھوں نے اس دن رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی اور وہ نوجوان عورت تھیں۔ ان کے اہل خانہ آئے اور نبی ﷺ سے اس کی واپسی کا مطالبہ کرنے لگے، لیکن آپ نے اسے ان کی طرف واپس نہ کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق حکم نازل کیا تھا: ''جب اہل ایمان خواتین تمھاری طرف ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان لو (ان کی جانچ پڑتال کرو۔) اللہ تو ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ اگر تمھیں ان کے ایمان کا یقین ہو جائے تو پھر انھیں کفار کی طرف واپس نہ کرو۔ ایسی عورتیں کافروں کے لیے حلال نہیں اور نہ کافر ہی ان کے لیے حلال ہیں۔''

٢٧١٣ - قَالَ عُرْوَةُ: فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا جَآءَكُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ مُهَٰجِرَٰتٍ فَٱمْتَحِنُوهُنَّ﴾ إِلَى ﴿غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ بَايَعْتُكِ»، كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهِ، وَاللهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ وَمَا بَايَعَهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهِ. [انظر: ٢٧٣٣، ٤١٨٢، ٤٨٩١، ٥٢٨٨، ٧٢١٤]

[2713] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس آیت ﴿ياأيها الذين آمنوا......﴾ کے باعث ان عورتوں کا امتحان لیتے تھے۔ ان میں سے جو عورت بھی اس شرط کا اقرار کر لیتی، اسے رسول اللہ ﷺ فرماتے: ''میں نے تجھ سے بیعت لے لی ہے۔'' صرف اس سے یہی کلام کرتے۔ اللہ کی قسم! بیعت کرتے وقت آپ ﷺ کے ہاتھ نے کسی (اجنبی) عورت کے ہاتھ کو مَس نہیں کیا۔ آپ صرف زبانی کلامی (گفتگو ہی سے) عورتوں سے بیعت لیتے تھے۔

فائدہ: امام بخاری ؒ غالباً یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جو شرط شریعت کے مخالف ہوگی اسے مسترد کر دیا جائے گا اور اس کے مطابق عمل کرنا جائز نہیں ہوگا اور جو شرائط شریعت کے مطابق ہوں ان کا پورا کرنا ضروری ہے کیونکہ حسب معاہدہ عورتیں شرط میں داخل تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے خود ان کی واپسی کو غلط قرار دے دیا کیونکہ عورتوں کی واپسی فتنے کا باعث بن سکتی تھی۔ مرد تو ان کے چنگل سے نکلنے اور فرار ہونے کی ہمت رکھتے ہیں لیکن عورتوں میں یہ ہمت نہیں ہوتی، چونکہ عورتوں کی واپسی شریعت کے مخالف تھی، اس لیے اللہ تعالیٰ نے خود مداخلت فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کو اس سے روک دیا۔ اس میں نہ تو رسول اللہ ﷺ نے معاہدے کی خلاف ورزی کی اور نہ کفار ہی نے اس پر کوئی اعتراض کیا بلکہ انھوں نے بھی اس ربانی حکم کو تسلیم کر لیا، مخالفت کی صورت میں لڑائی ہوتی، لڑائیوں نے ان کی کمر پہلے ہی توڑ دی تھی، نیز اس میں بیعت کا ذکر ہے کہ عورتوں سے بیعت لیتے وقت مصافحہ وغیرہ نہیں کرنا چاہیے۔

٢٧١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاشْتَرَطَ عَلَيَّ: «وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ». [راجع: ٥٧]

[2714] حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو آپ نے مجھ پر یہ شرط عائد کی: ''تم ہر مسلمان کی خیر خواہی کرو گے۔''

٢٧١٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. [راجع: ٥٧]

[2715] حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بروقت نماز پڑھنے، باقاعدہ زکاۃ دینے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

فائدہ: ان ہر دو احادیث میں بیعت کرتے وقت ہر مسلمان کی خیر خواہی کا ذکر ہے۔ ایک حدیث میں مکمل دین اسلام کو خیر خواہی سے تعبیر کیا گیا ہے، لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کس کے لیے خیر خواہی کی جائے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، حکمرانوں کے لیے اور عام انسانوں کے لیے خیر خواہی کے جذبات رکھیں جائیں۔'' اللہ تعالیٰ کے لیے خیر خواہی یہ ہے کہ اس پر ایمان و یقین رکھا جائے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے، اس کے احکام کی بجا آوری اور اس کی نافرمانی سے اجتناب کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے لیے خیر خواہی یہ ہے کہ دل و جان سے اس کی تعظیم کی جائے اور اس میں بیان کردہ احکام پر عمل کیا جائے۔ اللہ کے رسول ﷺ کے لیے خیر خواہی یہ ہے کہ اس کی لائی ہوئی شریعت کو منزل من اللہ تسلیم کیا جائے، آپ کی تعظیم و توقیر میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی جائے۔ حکمرانوں کے لیے خیر خواہی یہ ہے کہ شرعی معاملات میں ان کا تعاون کیا جائے اور ان کے خلاف علم بغاوت نہ بلند کیا جائے۔ عوام الناس کے لیے خیر خواہی یہ ہے کہ ان کی رہنمائی کی جائے اور انھیں تکلیف دینے سے احتراز کیا جائے۔

(٢) بَابٌ: إِذَا بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ

باب: 2- پیوند لگانے کے بعد اگر کھجور فروخت کی جائے تو؟

٢٧١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ». [راجع: ٢٢٠٣]

[2716] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص کھجور کا پیوند شدہ درخت فروخت کرے تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہے۔ ہاں، اگر خریدار پھل کی شرط لگا دے تو پھل سمیت درخت اس کا ہو گا۔''

(٣) بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْبُيُوعِ

٢٧١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا، وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا، قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا، وَقَالُوا: إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ لَنَا وَلَاؤُكِ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا: «ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ».

[راجع: ٤٥٦]

باب:3-خرید وفروخت میں شرطیں لگانا

[2717] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ حضرت بریرہ ؓ ان کے پاس آئیں اور وہ ان سے اپنی کتابت کی رقم کے سلسلے میں مدد لینا چاہتی تھیں، جبکہ انھوں نے کتابت کی رقم سے ابھی کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ ؓ نے ان سے فرمایا: تم اپنے آقاؤں کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کریں تو میں تیری کتابت کی رقم یکمشت ادا کر دوں بشرطیکہ تیری ولا میرے لیے ہو گی، میں ایسا کرنے کو تیار ہوں۔ حضرت بریرہ ؓ نے اپنے مالکان سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے اس سے انکار کر دیا اور کہا: اگر حضرت عائشہ ؓ ثواب لینے کے لیے ایسا کرنا چاہیں تو کر لیں لیکن ولا ہمارے لیے رہے گی۔ حضرت عائشہ ؓ نے جب اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے ان سے فرمایا: ''تم بریرہ ؓ کو خرید کر آزاد کرو، ولا تو اسی کا حق ہے جس نے آزاد کیا ہے۔''

(٤) بَابٌ: إِذَا اشْتَرَطَ الْبَائِعُ ظَهْرَ الدَّابَّةِ إِلَى مَكَانٍ مُسَمًّى جَازَ

٢٧١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ]: أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَّهُ قَدْ أَعْيَا، فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ فَضَرَبَهُ فَدَعَا لَهُ، فَسَارَ سَيْرًا لَيْسَ يَسِيرُ مِثْلَهُ. ثُمَّ قَالَ: «بِعْنِيهِ بِأُوقِيَّةٍ» قُلْتُ: لَا. ثُمَّ قَالَ: «بِعْنِيهِ بِأُوقِيَّةٍ»، فَبِعْتُهُ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَأَرْسَلَ عَلَى أَثَرِي قَالَ: «مَا

باب:4-جب بائع کسی خاص مقام تک پہنچنے کے لیے جانور پر سواری کی شرط کر لے تو جائز ہے

[2718] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ وہ اپنے ایک اونٹ پر سوار ہو کر سفر کر رہے تھے جو تھک چکا تھا۔ نبی ﷺ کا گزر ان کے پاس سے ہوا تو آپ نے اس اونٹ کو مارا اور اس کے لیے دعا فرمائی تو وہ اتنا تیز چلنے لگا کہ اس جیسا کبھی نہیں چلا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''تم اسے ایک اوقیے کے عوض میرے ہاتھ فروخت کر دو۔'' میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے دوبارہ فرمایا: ''ایک اوقیے کے عوض یہ اونٹ مجھے فروخت کر دو۔'' چنانچہ میں نے آپ

كُنْتُ لِآخُذَ جَمَلَكَ، فَخُذْ جَمَلَكَ ذٰلِكَ فَهُوَ مَالُكَ». [راجع: ٤٤٣]

کے ہاتھ اسے فروخت کر دیا لیکن اپنے گھر تک اس پر سواری کو مستثنیٰ کرا لیا۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو میں اونٹ لے کر حاضر خدمت ہوا، آپ نے اس کی قیمت مجھے نقد ادا کر دی لیکن جب میں واپس ہونے لگا تو آپ نے میرے پیچھے آدمی بھیجا۔ (میرے پہنچنے پر) آپ نے فرمایا: ''میں تو تمھارا اونٹ لینا نہیں چاہتا تھا، اپنا اونٹ لے جاؤ یہ تمھارا ہی مال ہے۔''

وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرٍ: أَفْقَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ.

شعبہ کی روایت کے مطابق حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اونٹ اس شرط پر فروخت کیا کہ مدینہ طیبہ کی مجھے اجازت دی تھی۔

وَقَالَ إِسْحَاقُ عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ: فَبِعْتُهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ.

اسحاق کی روایت کے مطابق حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اونٹ اس شرط پر فروخت کیا کہ مدینہ طیبہ پہنچنے تک اس پر سوار رہوں گا۔

وَقَالَ عَطَاءٌ وَغَيْرُهُ: «وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ».

حضرت عطاء وغیرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اس پر مدینہ طیبہ تک کی سواری تمھاری ہے۔''

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ: شَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ.

محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ انھوں نے مدینہ طیبہ تک سواری کی شرط لگائی تھی۔

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ: «وَلَكَ ظَهْرُهُ حَتَّى تَرْجِعَ».

زید بن اسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ طیبہ تک تم ہی اس پر سوار رہو گے۔''

وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ: «أَفْقَرْنَاكَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ».

ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے مدینہ طیبہ تک اس پر سواری کی آپ کو اجازت دی۔''

وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ: «تَبَلَّغْ بِهِ إِلَى أَهْلِكَ».

اعمش نے بواسطۂ سالم بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھر تک تم اسی پر سوار ہو کر جاؤ۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اَلْاِشْتِرَاطُ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: میرے نزدیک

عِنْدِي.

شرط والی بات اکثر اور زیادہ صحیح ہے۔

وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ: اِشْتَرَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بِأُوقِيَّةٍ. وَتَابَعَهُ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ.

عبیداللہ اور ابن اسحاق کے بیان کے مطابق نبی ﷺ نے اونٹ ایک اوقیے میں خریدا تھا۔ اس روایت کی متابعت زید بن اسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کی ہے۔

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ جَابِرٍ: أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ، وَهٰذَا يَكُونُ أُوقِيَّةً عَلٰى حِسَابِ الدِّينَارِ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ، وَلَمْ يُبَيِّنِ الثَّمَنَ مُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ. وَابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

ابن جریج کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھارا یہ اونٹ چار دینار میں لیتا ہوں۔'' اس حساب کے مطابق ایک دینار دس درہم کا اور چار دینار کا ایک اوقیہ ہو گا۔ مغیرہ وغیرہ نے اپنی روایت میں قیمت کا ذکر نہیں کیا۔

وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ: أُوقِيَّةُ ذَهَبٍ.

اعمش نے بواسطۂ سالم اپنی روایت میں ایک اوقیہ سونے کی وضاحت کی ہے۔

وَقَالَ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ: بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ.

ابواسحاق نے اپنی روایت میں دو سو درہم بیان کیے ہیں۔

وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرٍ: اِشْتَرَاهُ بِطَرِيقِ تَبُوكَ، أَحْسِبُهُ قَالَ: بِأَرْبَعِ أَوَاقٍ.

داود بن قیس کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ اونٹ تبوک کے راستے میں خریدا تھا، نیز کہا کہ میرے خیال کے مطابق آپ نے اسے چار اوقیے میں خریدا تھا۔

وَقَالَ أَبُو نَضْرَةَ: عَنْ جَابِرٍ: اِشْتَرَاهُ بِعِشْرِينَ دِينَارًا.

ابونضرہ نے بیان کیا کہ بیس دینار میں خریدا تھا۔

وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ: بِأُوقِيَّةٍ أَكْثَرُ، اَلْاِشْتِرَاطُ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ عِنْدِي، قَالَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ.

شعبی کے بیان کے مطابق ایک اوقیہ ہی زیادہ روایات میں ہے۔ اسی طرح شرط لگانا بھی بیشتر روایات سے ثابت ہے۔ میرے نزدیک یہی صحیح ہے۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کا بھی یہی قول ہے۔ (جیسا کہ پہلے گزرا ہے۔)

(٥) بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمُعَامَلَةِ

باب:5- معاملات میں شرطیں لگانا

٢٧١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ:

[2719] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اِقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ، قَالَ: «لَا»، فَقَالَ الْأَنْصَارُ: تَكْفُونَنَا الْمُؤْنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ، قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا. [راجع: ٢٣٢٥]

نے کہا: انصار نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ہمارے کھجور کے باغات کو ہمارے اور ہمارے (مہاجر) بھائیوں کے درمیان تقسیم کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' تب انصار نے (مہاجرین سے) کہا: تم ہماری محنت ومشقت کی ذمہ داری اٹھاؤ ہم تمھیں پیداوار اور پھل میں شریک کر لیتے ہیں۔ مہاجرین نے کہا: ہم نے سن لیا اور ہم اس پیشکش کو قبول کرتے ہیں۔

٢٧٢٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا. [راجع: ٢٢٨٥]

[2720] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو خیبر کی زمین اس شرط پر دی کہ وہ اس میں محنت اور کاشت کاری کریں، پھر جو کچھ اس سے پیداوار ہو گی ان کو اس کا نصف ملے گا۔

(٦) بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

باب: 6- عقدِ نکاح کے وقت مہر میں شرطیں لگانا

وَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ، وَلَكَ مَا شَرَطْتَ. وَقَالَ الْمِسْوَرُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ صِهْرًا لَّهُ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي.

حضرت عمر ؓ نے فرمایا: حقوق کے فیصلے شرائط کے مطابق ہوں گے، یعنی حقوق کی قطعیت شرط کے پورا ہونے کے وقت ہوتی ہے اور تمھیں وہی کچھ ملے گا جو تم نے شرط کی ہے۔ حضرت مسور ؓ نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ نے اپنے داماد کا ذکر کیا۔ اس کی دامادی کو سراہا اور اس کی خوب تعریف فرمائی۔ مزید فرمایا کہ اس نے جو بات مجھ سے کی اسے سچا کر دکھایا اور مجھ سے جو وعدہ کیا اسے پورا کیا۔

٢٧٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ

[2721] حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شرطیں جن کا پورا کرنا تمھارے لیے ضروری ہے وہ ہیں جن کو تم نے نکاح میں طے کر کے عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے۔''

تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ». [انظر: ٥١٥١]

(٧) بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ

٢٧٢٢ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا فَكُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ، فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هٰذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ، فَنُهِينَا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ نُنْهَ عَنِ الْوَرِقِ. [راجع: ٢٢٨٦]

باب:7- کھیتی باڑی کے متعلق شرائط طے کرنا

[2722] حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: انصار مدینہ میں سے ہم لوگ سب سے زیادہ کھیتی باڑی کرنے والے تھے اور ہم زمین بٹائی پر دیتے تھے۔ اکثر ایسا ہوتا کہ کھیت کے ایک حصے میں پیداوار ہوتی اور دوسرے میں نہ ہوتی، اس لیے ہمیں اس سے منع کر دیا گیا لیکن نقدی کے عوض کرائے پر دینے سے منع نہیں کیا گیا۔

(٨) بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ

٢٧٢٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلَى خِطْبَتِهِ، وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِئَ إِنَاءَهَا».

[راجع: ٢١٤٠]

باب:8- جو شرطیں نکاح میں جائز نہیں ہیں

[2723] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال تجارت نہ فروخت کرے، نہ کوئی دوسرے کو دھوکا ہی دے، اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت پر بھاؤ زیادہ نہ کرے (جبکہ خریدنے کی نیت نہ ہو) اور نہ کوئی اپنے بھائی کی منگنی پر اس عورت کو اپنا پیغام نکاح ہی بھیجے اور نہ کوئی عورت کسی مرد سے اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ ہی کرے تاکہ سب کچھ اپنے برتن میں انڈیل لے۔''

(٩) بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحُدُودِ

٢٧٢٤، ٢٧٢٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالَا: إِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللهِ

باب:9- وہ شرطیں جو حدود میں جائز نہیں

[2725,2724] حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ کتاب اللہ کے مطابق میرا فیصلہ کریں۔ دوسرا حریف جو اس

ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْشُدُكَ اللهَ أَلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللهِ، فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ: نَعَمْ، فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُلْ»، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّوَلِيدَةٍ، فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي مِائَةُ جَلْدَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، اَلْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، اُغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا». قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُجِمَتْ. [راجع: ٢٣١٤، ٢٣١٥]

سے زیادہ سمجھ دار تھا اس نے بھی کہا: ہاں! آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرما دیں اور مجھے اجازت دیں (کہ میں واقعہ بیان کردوں)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم بیان کرو۔'' اس نے کہا: میرا بیٹا اس شخص کا ملازم تھا۔ اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا۔ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم ہے، چنانچہ میں نے اس کے عوض ایک سو بکری اور ایک لونڈی بطور فدیہ دی۔ پھر میں نے اہل علم سے (مسئلہ) پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے مارنا اور ایک سال کے لیے جلاوطن کرنا ضروری ہے۔ اور اس شخص کی بیوی کو رجم کیا جائے گا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ضرور تمھارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تجھے واپس کی جائیں اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے واجب ہیں۔ (علاوہ ازیں) وہ ایک سال کے لیے جلاوطن بھی کیا جائے گا۔ اے انیس! کل صبح اس کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ گناہ کا اعتراف کرلے تو اسے سنگسار کردو۔'' چنانچہ وہ صبح اس کے پاس گئے تو اس نے جرم کا اعتراف کرلیا، بنابریں رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق اسے رجم کردیا گیا۔

فائدہ: ہر وہ شرط جس سے حدود اللہ کو ساقط کرنا مقصود ہو، وہ بھی باطل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کی شرط کو کالعدم قرار دیا ہے کیونکہ حد، اللہ کا حق ہے جسے بندوں کی باہمی صلح سے ساقط نہیں کیا جاسکتا، البتہ جو سزائیں انسانی حقوق کی وجہ سے دی جاتی ہیں ان میں باہمی صلح ہوسکتی ہے جیسا کہ حضرت ربیع بنت نضر ؓ کا واقعہ پہلے بیان ہوا ہے جبکہ انھوں نے ایک جوان عورت کا اگلا دانت توڑ دیا تھا تو دیت دے کر قصاص سے معافی مل گئی۔ واضح رہے کہ حدود کا نفاذ اسلامی حکومت کا کام ہے، کوئی آدمی ازخود انھیں قائم نہیں کرسکتا۔

(١٠) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ بِالْبَيْعِ عَلَى أَنْ يُّعْتَقَ

باب: 10- مکاتب کو اپنی آزادی کی شرط لگانا جائز ہے جبکہ وہ اس شرط پر فروخت ہونے کے لیے راضی ہو

٢٧٢٦ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ الْمَكِّيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتْ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! اشْتَرِينِي فَإِنَّ أَهْلِي يَبِيعُونَنِي فَأَعْتِقِينِي، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: إِنَّ أَهْلِي لَا يَبِيعُونَنِي حَتّٰى يَشْتَرِطُوا وَلَائِي، قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِي فِيكِ، فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ بَلَغَهُ، فَقَالَ: «مَا شَأْنُ بَرِيرَةَ؟» فَقَالَ: «اِشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا، وَلْيَشْتَرِطُوا مَا شَاؤُوا» قَالَتْ: فَاشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا، وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَإِنِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ». [راجع: ٤٥٦]

[2726] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت بریرہ ؓ میرے پاس آئیں جبکہ وہ مکاتبہ تھیں، عرض کیا: ام المومنین! آپ مجھے خرید لیں کیونکہ میرے مالک مجھے فروخت کرنا چاہتے ہیں، پھر آپ مجھے آزاد کر دیں۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ حضرت بریرہ ؓ نے کہا: میرے مالکان مجھے فروخت کرنے پر راضی تو ہیں لیکن وہ اپنے لیے ولا کی شرط لگاتے ہیں۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: پھر مجھے تیرے متعلق کوئی دلچسپی نہیں، چنانچہ نبی ﷺ نے یہ واقعہ خود سنا یا کسی نے آپ کو آگاہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''بریرہ کا کیا ماجرا ہے؟ (حضرت عائشہ ؓ نے بتایا تو) آپ نے فرمایا: ''اسے خرید لو اور آزاد کر دو، وہ لوگ جو چاہیں شرطیں لگاتے پھریں۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں نے اسے خرید کر آزاد کر دیا لیکن اس کے مالکان نے ولا کی شرط کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ولا تو اس کا حق ہے جو اس کو آزاد کرے اگرچہ مالکان سو شرطیں بھی لگا دیں (ان کا کچھ اعتبار نہیں)۔''

(١١) بَابُ الشُّرُوطِ فِي الطَّلَاقِ

باب: 11- مشروط طلاق دینا

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ وَعَطَاءٌ: إِنْ بَدَأَ بِالطَّلَاقِ أَوْ أَخَّرَ فَهُوَ أَحَقُّ بِشَرْطِهِ.

حضرت ابن مسیب، حضرت حسن بصری اور حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ طلاق کو شرط سے پہلے لائے یا شرط کے بعد ذکر کرے، وہ حسب شرط نافذ ہو جائے گی۔

٢٧٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّلَقِّي، وَأَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِيِّ، وَأَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا، وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيهِ، وَنَهٰى عَنِ

[2727] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تجارتی قافلوں کو باہر جا کر ملنے، شہری کا دیہاتی کے لیے بیع کرنے، عورت کا اپنی بہن کی طلاق کی شرط کرنے، کسی شخص کا اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرنے، بلاوجہ قیمت زیادہ کرنے اور (خریدار کو دھوکا دینے کے لیے) دودھ والے جانور کا دودھ اس کے تھنوں

النَّجْشِ، وَعَنِ التَّصْرِيَةِ.

میں روکنے سے منع فرمایا ہے۔

تَابَعَهُ مُعَاذٌ وَّعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ.

معاذ اور عبدالصمد نے شعبہ سے روایت کرنے میں محمد بن عرعرہ کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ غُنْدَرٌ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ: نُهِيَ. وَقَالَ آدَمُ: نُهِينَا. وَقَالَ النَّضْرُ وَحَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ: نَهٰى. [راجع: ٢١٤٠]

غندر اور عبدالرحمٰن کی روایت میں نُهِيَ (صیغۂ مجہول) کا لفظ ہے۔ آدم کی روایت میں نُهِينَا، یعنی ہمیں منع کیا گیا جبکہ نضر اور حجاج بن منہال نے نَهٰى (صیغۂ معلوم) کا لفظ بیان کیا ہے۔

(١٢) بَابُ الشُّرُوطِ مَعَ النَّاسِ بِالْقَوْلِ

باب:12-لوگوں سے زبانی شرائط طے کرنا

٢٧٢٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ، وَغَيْرُهُمَا: قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مُوسٰى رَسُولُ اللهِ». فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: ﴿أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِىَ صَبْرًا﴾ [الكهف: ٧٢] كَانَتِ الْأُولٰى نِسْيَانًا، وَالْوُسْطٰى شَرْطًا، وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا، قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا، لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ، فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ.

[2728] حضرت ابی بن کعب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت موسیٰ رسول اللہ (ہی حضرت خضر ؑ کے ساتھی ہیں)، پھر آپ نے ان کے متعلق پورا واقعہ بیان کیا۔ حضرت خضر ؑ نے کہا: (جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:)''کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے؟'' حضرت موسیٰ ؑ کا پہلا اعتراض بھول چوک کی بنا پر تھا، دوسرا شرط کے طور پر اور تیسرا جان بوجھ کر چنانچہ فرمایا کہ جو بات میں نے بھول چوک کی بنا پر کہی اس کے متعلق آپ میری گرفت نہ کریں، اور مجھ پر میرے کام میں تنگی نہ ڈالیں۔ یہاں تک کہ دونوں ایک لڑکے سے ملے تو اس بندے (خضر ؑ) نے اسے قتل کر دیا۔ پھر دونوں چل پڑے تو اس بستی میں ایک دیوار گرنے والی تھی جسے اس (خضر ؑ) نے سیدھا کر دیا۔''

قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَامَهُمْ مَلِكٌ. [راجع: ٧٤]

حضرت ابن عباس ؓ نے (وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ کی بجائے) أَمَامَهُمْ مَلِكٌ پڑھا ہے۔

فائدہ: مذکورہ روایت میں وہ آیات ذکر کی ہیں جو حصول مقصود کے لیے ضروری تھیں اگرچہ ان میں ترتیب نہیں پائی جاتی۔

(١٣) بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْوَلَاءِ

٢٧٢٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ: كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي، فَقَالَتْ: إِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا، فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ، مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، قَضَاءُ اللهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللهِ أَوْثَقُ، وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». [راجع: ٤٥٦]

باب:13- ولا کے متعلق شرط لگانا

[2729] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرے پاس حضرت بریرہ ؓ آئی اور عرض کرنے لگی کہ میں نے نو اوقیے چاندی کی ادائیگی کے عوض اپنے مالکان سے عقد کتابت کر لیا ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ ادا کرنا ہوگا، لہٰذا آپ میرا تعاون کریں۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اگر مالکان پسند کریں تو میں یکمشت ان کو تیرا بدل کتابت ادا کر دیتی ہوں، البتہ تیری ولا میرے لیے ہوگی، اگر انھیں منظور ہو تو میں ایسا کر سکتی ہوں۔ حضرت بریرہ ؓ اپنے مالکان کے پاس گئی، ان سے کہا تو انھوں نے اس طرح کرنے سے انکار کر دیا۔ جب وہ ان کے پاس سے واپس آئی تو رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔ اس نے کہا: میں نے مالکان پر یہ معاملہ پیش کیا ہے لیکن وہ لوگ ولا کے بغیر معاملہ کرنے سے منکر ہیں۔ نبی ﷺ نے بھی یہ سن لیا اور حضرت عائشہ ؓ نے بھی نبی ﷺ کو اس واقعے کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا: ''تم بریرہ کو خرید لو اور ان کے لیے ولا کی شرط کر لو۔ ولا کا حق دار تو وہی ہے جو آزاد کرتا ہے۔'' چنانچہ حضرت عائشہ ؓ نے ایسا کر دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ لوگوں میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''ان لوگوں کا کیا حال ہے، وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ جو شرط کتاب اللہ میں نہ ہو وہ باطل ہے اگرچہ ایسی سو شرطیں ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ کا فیصلہ برحق اور اس کی شرط ہی قابل اعتبار ہے۔ آگاہ رہو! ولا کا حق تو اسی کا ہے جو اسے آزاد کرے۔''

(١٤) بَابٌ: إِذَا اشْتَرَطَ فِي الْمُزَارَعَةِ: إِذَا شِئْتُ أَخْرَجْتُكَ

٢٧٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو غَسَّانَ الْكِنَانِيُّ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا فَدَعَ أَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ: «نُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللهُ»، وَإِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى مَالِهِ هُنَاكَ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَفُدِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهْمَتُنَا، وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلَاءَهُمْ، فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَتُخْرِجُنَا وَقَدْ أَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ ﷺ وَعَامَلَنَا عَلَى الْأَمْوَالِ وَشَرَطَ ذٰلِكَ لَنَا؟ فَقَالَ عُمَرُ: أَظَنَنْتَ أَنِّي نَسِيتُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ؟» فَقَالَ: كَانَ ذٰلِكَ هُزَيْلَةً مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ، فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللهِ! فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَأَعْطَاهُمْ قِيمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَإِبِلًا وَعُرُوضًا مِنْ أَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ. رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، أَحْسِبُهُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. اخْتَصَرَهُ.

باب: 14- عقد مزارعت میں مالک، کاشتکار سے یہ شرط کر لے کہ میں جب چاہوں گا تجھے بے دخل کر سکوں گا

[2730] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ خیبر کے یہودیوں نے ان کے ہاتھ پاؤں توڑ دیے تو حضرت عمر ؓ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے خیبر کا معاملہ ان کے اموال کے متعلق کیا اور فرمایا تھا: ''جب تک اللہ تعالیٰ تمھیں ٹھہرائے گا ہم تمھیں ٹھہرائیں گے۔'' واقعہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ وہاں خیبر میں اپنے مال کی دیکھ بھال کے لیے گئے تو رات کے وقت ان پر تشدد کیا گیا اور ان کے ہاتھ پاؤں توڑ دیے گئے ہیں۔ وہاں یہودیوں کے علاوہ ہمارا کوئی دشمن نہیں۔ وہی لوگ ہمارے دشمن ہیں اور ہم انھی پر اپنے شبہ کا اظہار کرتے ہیں، اس لیے میں انھیں جلاوطن کر دینا ہی مناسب خیال کرتا ہوں، چنانچہ جب انھوں نے اس کا پختہ ارادہ کر لیا تو ابوالحقیق خاندان کا ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: امیر المومنین! آپ ہمیں کیسے یہاں سے جلاوطن کر سکتے ہیں جبکہ ہمیں محمد ﷺ نے ٹھہرایا اور ہمارے اموال پر ہمارے ساتھ معاملہ کیا ہے۔ ہمارے ساتھ یہاں رہنے کی شرط بھی طے کی تھی؟ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تم یہ سمجھتے ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان بھول گیا ہوں (جو آپ نے تیرے لیے فرمایا تھا:) ''اس وقت تیرا کیا حال ہو گا جب تجھے خیبر سے نکالا جائے گا اور تیری تیز رفتار اونٹنیاں راتوں رات تجھے بھگا لے جائیں گی؟'' اس یہودی نے جواب دیا: یہ تو ابوالقاسم ﷺ کی طرف سے مذاق کے طور پر تھا۔ تب حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اے اللہ کے دشمن! تو جھوٹ بولتا

ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں جلاوطن کر دیا اور ان کے پھلوں کی قیمت کچھ نقدی کی صورت میں کچھ ساز وسامان کی صورت میں اور کچھ اونٹنیوں کی صورت میں ادا کر دی۔ ساز وسامان میں پالان اور رسیاں وغیرہ بھی تھیں۔ حماد بن سلمہ نے بھی اس روایت کو مرفوع اور مختصر طور پر بیان کیا ہے۔

(١٥) بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةِ الشُّرُوطِ

باب: 15- جہاد میں اور کفار سے صلح کرتے وقت شرطیں لگانا اور انھیں لکھنا

٢٧٣١، ٢٧٣٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ - يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَدِيثَ صَاحِبِهِ - قَالَا: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةٌ فَخُذُوا ذَاتَ الْيَمِينِ»، فَوَاللهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتّٰى إِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيرًا لِقُرَيْشٍ، وَسَارَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، فَقَالَ النَّاسُ: حَلْ حَلْ، فَأَلَحَّتْ فَقَالُوا: خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ، خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ، وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَّلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ»، ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا». ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ. قَالَ: فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ

[2732,2731] حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما اور مروان رحمہ اللہ سے روایت ہے...... ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی حدیث کی تصدیق کرتا ہے...... ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ صلح حدیبیہ کے زمانے میں تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں نبی ﷺ نے (معجزانہ طور پر) فرمایا: ''خالد بن ولید مقام غمیم میں قریش کے سواروں کے ہمراہ موجود ہے اور یہ قریش کا ہراول دستہ ہے، لہٰذا تم دائیں جانب کا راستہ اختیار کرو۔'' تو اللہ کی قسم! خالد کو ان کے آنے کی خبر ہی نہیں ہوئی یہاں تک کہ جب لشکر کا غبار ان تک پہنچا تو وہ فوراً قریش کو مطلع کرنے کے لیے وہاں سے دوڑا۔ نبی ﷺ چلے جا رہے تھے یہاں تک کہ جب آپ اس گھاٹی پر پہنچے جس سے مکہ میں اترا جاتا تھا تو آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ اس پر لوگوں نے اسے چلانے کے لیے حل حل کہا مگر اس نے کوئی حرکت نہ کی۔ لوگ کہنے لگے: قصواء بیٹھ گئی۔ قصواء اَڑ گئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قصواء نہیں بیٹھی اور نہ یوں اڑنا ہی اس کی عادت ہے۔ مگر جس (اللہ) نے ہاتھیوں (کے لشکر) کو (مکہ میں داخل ہونے سے) روکا تھا اس نے اس (قصواء) کو بھی روک دیا ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!

بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا، فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ وَشُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعَطَشُ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَّجْعَلُوهُ فِيهِ، فَوَاللهِ مَا زَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوا عَنْهُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِهِ مِنْ خُزَاعَةَ - وَكَانُوا عَيْبَةَ نُصْحِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ تِهَامَةَ - فَقَالَ: إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ وَّعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوا أَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَةِ وَمَعَهُمُ الْعُوذُ الْمَطَافِيلُ وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ أَحَدٍ وَّلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ، وَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهَكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَأَضَرَّتْ بِهِمْ فَإِنْ شَاؤُا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَّيُخَلُّوا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ، فَإِنْ أَظْهَرْ فَإِنْ شَاؤُا أَنْ يَّدْخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا وَإِلَّا فَقَدْ جَمُّوا، وَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى أَمْرِي هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي، وَلَيُنْفِذَنَّ اللهُ أَمْرَهُ». فَقَالَ بُدَيْلٌ: سَأُبَلِّغُهُمْ مَا تَقُولُ. قَالَ: فَانْطَلَقَ حَتّٰى أَتٰى قُرَيْشًا، قَالَ: إِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَوْلًا، فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَّعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا. فَقَالَ سُفَهَاؤُهُمْ: لَا حَاجَةَ لَنَا أَنْ تُخْبِرَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ، وَقَالَ ذُو الرَّأْيِ مِنْهُمْ: هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا، فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ، أَلَسْتُمْ بِالْوَلَدِ؟ وَأَلَسْتُ بِالْوَالِدِ

اگر کفار قریش مجھ سے کسی ایسی چیز کا مطالبہ کریں جس میں وہ اللہ کی طرف سے حرمت وعزت والی چیزوں کی تعظیم کریں تو میں اس کو ضرور منظور کروں گا۔" پھر آپ نے اس اونٹنی کو ڈانٹا تو وہ جست لگا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ آپ نے ان (اہل مکہ) کی طرف سے رخ پھیرا اور حدیبیہ کے انتہائی (آخری) حصے میں ایک ندی پر پڑاؤ کیا جس میں بہت کم پانی تھا۔ لوگ اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لینے لگے اور چند لمحات میں اس کو صاف کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیاس کی شکایت کی گئی تو آپ نے ایک تیر اپنی ترکش سے نکالا اور ارشاد فرمایا کہ اس کو اس پانی میں گاڑ دیں۔ (پھر کیا تھا) اللہ کی قسم! پانی جوش مارنے لگا اور سب لوگوں نے خوب سیر ہو کر پیا اور ان کی واپسی تک یہی حال رہا۔ اسی حالت میں بدیل بن ورقاء خزاعی اپنی قوم خزاعہ کے چند آدمیوں کو لیے ہوئے آ پہنچا اور یہ رسول اللہ ﷺ کے خیر خواہ اور بااعتماد تہامہ کے لوگوں میں سے تھا۔ اس نے کہا: میں نے کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ وہ حدیبیہ کے عمیق چشموں پر فروکش ہیں اور ان کے ساتھ دودھ والی اونٹنیاں ہیں اور وہ لوگ آپ سے جنگ کرنا اور بیت اللہ سے آپ کو روکنا چاہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہم کسی سے لڑنے نہیں بلکہ صرف عمرہ کرنے آئے ہیں اور بے شک قریش کو لڑائی نے کمزور کر دیا ہے اور ان کو بہت نقصان پہنچایا ہے، لہٰذا اگر وہ چاہیں تو میں ان سے ایک مدت طے کر لیتا ہوں اور وہ اس مدت میں میرے اور دوسرے لوگوں کے درمیان حائل نہ ہوں (اگر اس دوران میں کوئی مجھ پر غالب آ جائے تو یہ ان کی مراد ہے اور) اگر میں غالب ہو جاؤں اور وہ چاہیں تو اس دین میں داخل ہو جائیں جس میں اور لوگ داخل ہو گئے

قَالُوا: بَلٰى، قَالَ: فَهَلْ تَتَّهِمُونِي؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عُكَاظَ فَلَمَّا بَلَّحُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِأَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي؟ قَالُوا: بَلٰى، قَالَ: فَإِنَّ هٰذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ، اِقْبَلُوهَا وَدَعُونِي آتِهِ، قَالُوا: ائْتِهِ، فَأَتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَحْوًا مِّنْ قَوْلِهِ لِبُدَيْلٍ، فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ: أَيْ مُحَمَّدُ! أَرَأَيْتَ إِنِ اسْتَأْصَلْتَ أَمْرَ قَوْمِكَ، هَلْ سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِّنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ أَهْلَهُ قَبْلَكَ؟ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرٰى، فَإِنِّي وَاللهِ لَأَرٰى وُجُوهًا، وَإِنِّي لَأَرٰى أَشْوَابًا مِّنَ النَّاسِ خَلِيقًا أَنْ يَّفِرُّوا وَيَدَعُوكَ. فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اُمْصُصْ بَظْرَ اللَّاتِ، أَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهُ؟ فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ قَالُوا: أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي لَمْ أَجْزِكَ بِهَا لَأَجَبْتُكَ، قَالَ: وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ كَلِمَةً أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ. فَكُلَّمَا أَهْوٰى عُرْوَةُ بِيَدِهِ إِلٰى لِحْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ ضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ لَهُ: أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: اَلْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَقَالَ: أَيْ غُدَرُ، أَلَسْتُ أَسْعٰى فِي غَدْرَتِكَ؟ وَكَانَ الْمُغِيرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَّا الْإِسْلَامَ فَأَقْبَلُ، وَأَمَّا الْمَالَ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي

ہیں ورنہ وہ مزید چند روز آرام حاصل کرلیں گے۔ اگر وہ یہ بات نہ مانیں تو اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تو اس دین پر ان سے لڑتا رہوں گا یہاں تک کہ میری گردن کٹ جائے اور یقیناً اللہ تعالیٰ ضرور اپنے اس دین کو جاری کرے گا۔'' اس پر بدیل نے کہا: میں آپ کا پیغام ان کو پہنچا دیتا ہوں، چنانچہ وہ چلا گیا اور قریش کے پاس جا کر کہنے لگا: ہم یہاں اس شخص کے پاس سے آ رہے ہیں اور ہم نے ان کو کچھ کہتے ہوئے سنا ہے۔ اگر تم چاہو تو تمھیں سناؤں۔ اس پر کچھ بے وقوف لوگوں نے کہا: ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ تم ہمیں ان کی کسی بات کی خبر دو، مگر ان میں سے عقل مند لوگوں نے کہا: اچھا بتلاؤ تم کیا بات سن کر آئے ہو؟ بدیل نے کہا: میں نے ان کو ایسا ایسا کہتے سنا ہے، پھر جو کچھ نبی ﷺ نے فرمایا تھا وہ اس نے بیان کر دیا۔ اتنے میں عروہ بن مسعود ثقفی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: میری قوم کے لوگو! کیا تم اولاد کی طرح (میرے خیر خواہ) اور میں تم پر باپ کی طرح شفقت نہیں کرتا؟ انھوں نے کہا: ہاں، کیوں نہیں۔ عروہ نے کہا: کیا تم مجھ پر کوئی الزام لگاتے ہو؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ عروہ نے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ میں نے اہل عکاظ کو تمھاری مدد کے لیے بلایا مگر انھوں نے جب میرا کہا نہ مانا تو میں اپنے بال بچے تعلق دار اور پیروکاروں کو لے کر تمھارے پاس آ گیا؟ انھوں نے کہا: ہاں ٹھیک ہے۔ عروہ نے کہا: اس شخص، یعنی بدیل نے تمھاری خیر خواہی کی بات کی ہے، اس کو منظور کر لو اور اجازت دو کہ میں اس کے پاس جاؤں۔ سب لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے تم اس کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے باتیں کرنے لگا۔ آپ نے اس سے بھی وہی گفتگو کی جو بدیل سے کی تھی۔ عروہ یہ سن کر کہنے لگا:

شَيْءٍ». ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ، قَالَ: فَوَاللهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلٰى وَضُوئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمُوا خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَّهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ! وَاللهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ وَوَفَدْتُ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا، وَاللهِ إِنْ يَتَنَخَّمُ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلٰى وَضُوئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمُوا خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّونَ النَّظَرَ إِلَيْهِ تَعْظِيمًا لَّهُ، وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي كِنَانَةَ: دَعُونِي آتِهِ، فَقَالُوا: ائْتِهِ، فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا فُلَانٌ وَّهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُّعَظِّمُونَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوهَا لَهُ»، فَبُعِثَتْ لَهُ، وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يُلَبُّونَ، فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، مَا يَنْبَغِي لِهٰؤُلَاءِ أَنْ يُّصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلٰى أَصْحَابِهِ قَالَ: رَأَيْتُ الْبُدْنَ قَدْ قُلِّدَتْ وَأُشْعِرَتْ، فَمَا أَرٰى أَنْ يُّصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهُ: مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ، فَقَالَ: دَعُونِي آتِهِ، فَقَالُوا:

اے محمد! اگر تم اپنی قوم کی جڑ بالکل کاٹ دو گے تو (کیا فائدہ ہوگا؟) کیا تم نے اپنے سے پہلے کسی عرب کو سنا ہے کہ اس نے اپنی قوم کا استیصال کیا ہو؟ اور اگر دوسری بات ہوئی، یعنی تم مغلوب ہو گئے تو اللہ کی قسم! میں تمھارے ساتھیوں کے منہ دیکھتا ہوں کہ یہ مختلف لوگ جنھیں بھاگنے کی عادت ہے، تمھیں چھوڑ دیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا: جا اور لات کی شرمگاہ پر منہ مار! کیا ہم آپ ﷺ کو تنہا چھوڑ کر بھاگ جائیں گے؟ عروہ نے کہا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ عروہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تمھارا ایک احسان مجھ پر نہ ہوتا جس کا ابھی تک بدلہ نہیں دے سکا تو میں تمھیں سخت جواب دیتا۔ راوی کہتا ہے کہ پھر عروہ باتیں کرنے لگا اور جب بات کرتا تو نبی ﷺ کی ڈاڑھی مبارک کو پکڑتا۔ اس وقت حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے سر کے پاس کھڑے تھے جن کے ہاتھ میں تلوار اور سر پر خود تھا، لہٰذا جب عروہ اپنا ہاتھ نبی ﷺ کی ڈاڑھی کی طرف بڑھاتا تو مغیرہ رضی اللہ عنہ اس کے ہاتھ پر تلوار کا نچلا حصہ مارتے اور کہتے کہ اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی سے دور رکھ۔ یہ سن کر عروہ نے اپنا سر اٹھایا اور کہنے لگا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ مغیرہ بن شعبہ (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ عروہ نے کہا: اے دغاباز! کیا میں نے تیری دغابازی کی سزا سے تجھ کو نہیں بچایا؟ ہوا یوں کہ زمانۂ جاہلیت میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کافروں کی کسی قوم کے ساتھ گئے تھے، پھر انھیں قتل کر کے انکا مال لوٹا اور چلے آئے۔ اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا اسلام تو میں قبول کرتا ہوں لیکن جو مال تو لایا ہے، اس سے مجھے کوئی غرض نہیں۔'' اس کے بعد عروہ گوشۂ چشم سے نبی ﷺ کے اصحاب کو دیکھنے لگا۔ راوی بیان کرتا

ائْتِهِ، فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هٰذَا مِكْرَزٌ وَّهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ»، فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو. قَالَ مَعْمَرٌ: فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ». قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ: فَجَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ: هَاتِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْكَاتِبَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اُكْتُبْ: «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ»، فَقَالَ سُهَيْلٌ: أَمَّا الرَّحْمٰنُ فَوَاللهِ مَا أَدْرِي مَا هِيَ، وَلٰكِنِ اكْتُبْ: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ، كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: وَاللهِ لَا نَكْتُبُهَا إِلَّا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اُكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ»، ثُمَّ قَالَ: «هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ»، فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَاللهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ، وَلٰكِنِ اكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَاللهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي، اُكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ» - قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَذٰلِكَ لِقَوْلِهِ: «لَا يَسْأَلُونَنِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا» - فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلٰى أَنْ تُخَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَطُوفَ بِهِ». فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَاللهِ لَا تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ أَنَّا أُخِذْنَا ضُغْطَةً، وَلٰكِنْ ذٰلِكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، فَكَتَبَ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَعَلٰى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ - وَإِنْ

ہے کہ اللہ کی قسم! اس نے دیکھا کہ جب رسول اللہ ﷺ تھوکتے تھے تو صحابہ میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ پر ہی پڑتا تھا اور وہ اسے اپنے چہرے اور بدن پر ملتا تھا۔ اور جب آپ انھیں کوئی حکم دیتے تو وہ فوراً اس کی تعمیل کرتے تھے۔ اور جب آپ وضو کرتے تو وہ آپ کے وضو کا گرا ہوا پانی لینے پر جھپٹ پڑتے تھے اور ہر شخص اسے لینے کی خواہش کرتا۔ وہ لوگ کبھی بات کرتے تو آپ کے سامنے اپنی آوازیں پست رکھتے اور آپ کی تعظیم کی وجہ سے آپ کی طرف نظر بھر کر نہ دیکھتے تھے۔ یہ حال دیکھ کر عروہ اپنے لوگوں کے پاس لوٹ کر گیا اور ان سے کہا: لوگو! اللہ کی قسم! میں بادشاہوں کے دربار میں گیا ہوں اور قیصر و کسریٰ، نیز نجاشی کے دربار بھی دیکھ آیا ہوں مگر میں نے کسی بادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جس طرح محمد ﷺ کے اصحاب حضرت محمد ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! جب وہ تھوکتے ہیں تو ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ پر پڑتا ہے اور وہ اس کو اپنے چہرے پر مل لیتا ہے۔ اور جب وہ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو وہ فوراً ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں اور وہ وضو کرتے ہیں تو لوگ ان کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے لیے لڑتے مرتے ہیں اور جب گفتگو کرتے ہیں تو ان کے سامنے اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں اور تعظیم کی وجہ سے ان کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھتے۔ بے شک انھوں نے تمھیں ایک اچھی بات کی پیش کش کی ہے، تم اسے قبول کر لو۔ اس پر بنو کنانہ کے ایک آدمی نے کہا: اب مجھے اس کے پاس جانے کی اجازت دو۔ لوگوں نے کہا: اچھا اب تم ان کے پاس جاؤ۔ جب وہ نبی ﷺ اور آپ کے اصحاب کے پاس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ فلاں شخص ہے اور یہ اس قوم سے تعلق رکھتا

كَانَ عَلٰى دِينِكَ - إِلَّا رَدَدْتَّهُ إِلَيْنَا قَالَ الْمُسْلِمُونَ: سُبْحَانَ اللهِ، كَيْفَ يُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا؟ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ فِي قُيُودِهِ، وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتّٰى رَمٰى بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ سُهَيْلٌ: هٰذَا يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ مَنْ أُقَاضِيكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ»، قَالَ: فَوَاللهِ إِذًا لَّمْ أُصَالِحْكَ عَلٰى شَيْءٍ أَبَدًا. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَأَجِزْهُ لِي»، قَالَ: مَا أَنَا بِمُجِيزٍ ذٰلِكَ لَكَ. قَالَ: «بَلٰى فَافْعَلْ»، قَالَ: مَا أَنَا بِفَاعِلٍ، قَالَ مِكْرَزٌ: بَلْ قَدْ أَجَزْنَاهُ لَكَ، قَالَ أَبُو جَنْدَلٍ: أَيْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! أُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا؟ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ؟ وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيدًا فِي اللهِ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: أَلَسْتَ نَبِيَّ اللهِ حَقًّا؟ قَالَ: «بَلٰى»، قُلْتُ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ: «بَلٰى»، قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذَنْ؟ قَالَ: «إِنِّي رَسُولُ اللهِ وَلَسْتُ أَعْصِيهِ، وَهُوَ نَاصِرِي». قُلْتُ: أَوَ لَيْسَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ فَنَطُوفُ بِهِ؟ قَالَ: «بَلٰى، فَأَخْبَرْتُكَ أَنَّا نَأْتِيهِ الْعَامَ؟» قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَوِّفٌ بِهِ». قَالَ: فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَكْرٍ! أَلَيْسَ هٰذَا نَبِيَّ اللهِ حَقًّا، قَالَ: بَلٰى، قُلْتُ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ: بَلٰى، قُلْتُ: فَلِمَ

ہے جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم کرتے ہیں، لہٰذا تم قربانی کے جانور اس کے سامنے کر دو۔'' چنانچہ قربانی اس کے سامنے پیش کی گئی اور صحابۂ کرام ﷺ نے لبیک پکارتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔ جب اس نے یہ حال دیکھا تو کہنے لگا: سبحان اللہ! ان لوگوں کو بیت اللہ سے روکنا زیب نہیں دیتا، چنانچہ وہ بھی اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گیا اور کہنے لگا: میں نے قربانی کے جانوروں کو دیکھا کہ ان کے گلے میں ہار پڑے ہوئے ہیں اور ان کے کوہان زخمی ہیں۔ میں تو ایسے لوگوں کو بیت اللہ سے روکنا مناسب خیال نہیں کرتا۔ پھر ان میں سے ایک اور شخص جس کا نام مکرز بن حفص تھا کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: مجھے اجازت دو کہ میں آپ (ﷺ) کے پاس جاؤں۔ لوگوں نے کہا: اچھا، تم بھی جاؤ۔ جب وہ مسلمانوں کے پاس آیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ مکرز ہے اور یہ بدکردار آدمی ہے۔'' پھر وہ نبی ﷺ سے گفتگو کرنے لگا۔ ابھی وہ آپ سے گفتگو ہی کر رہا تھا کہ سہیل بن عمرو آ گیا۔ جب سہیل بن عمرو آیا تو اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''اب تمھارا کام آسان ہو گیا ہے۔'' پھر اس نے کہا کہ آپ ہمارے اور اپنے درمیان صلح کی دستاویز تحریر کریں، چنانچہ نبی ﷺ نے کاتب کو بلا کر اس سے فرمایا: لکھو: ''بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم'' اس پر سہیل نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے کہ رحمٰن کون ہے۔ آپ اس طرح لکھوائیں: باسمك اللّٰھم جیسا کہ آپ پہلے لکھا کرتے تھے۔ مسلمانوں نے کہا: ہم تو بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ہی لکھوائیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''باسمك اللّٰھم ہی لکھ دو۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''لکھو کہ یہ وہ تحریر ہے جس کی بنیاد پر محمد رسول اللہ ﷺ نے صلح کی۔'' سہیل نے کہا: اللہ کی قسم! اگر ہم یہ یقین رکھتے کہ آپ اللہ کے

نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذَنْ؟، قَالَ: أَيُّهَا الرَّجُلُ! إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَيْسَ يَعْصِي رَبَّهُ وَهُوَ نَاصِرُهُ، فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهِ فَوَاللهِ إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ، قُلْتُ: أَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ فَنَطُوِّفُ بِهِ؟ قَالَ: بَلٰى، أَفَأَخْبَرَكَ أَنَّكَ تَأْتِيهِ الْعَامَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَوِّفٌ بِهِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ عُمَرُ: فَعَمِلْتُ لِذٰلِكَ أَعْمَالًا. قَالَ: فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا»، قَالَ: فَوَاللهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَتُحِبُّ ذٰلِكَ؟ اُخْرُجْ ثُمَّ لَا تُكَلِّمْ أَحَدًا مِّنْهُمْ كَلِمَةً، حَتّٰى تَنْحَرَ بُدْنَكَ، وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ، فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا مِّنْهُمْ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ، نَحَرَ بُدْنَهُ، وَدَعَا حَالِقَهُ فَحَلَقَهُ، فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِكَ قَامُوا فَنَحَرُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا. ثُمَّ جَاءَهُ نِسْوَةٌ مُّؤْمِنَاتٌ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا جَآءَكُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ مُهَٰجِرَٰتٍ فَٱمْتَحِنُوهُنَّ﴾ [الممتحنة: ١٠] حَتّٰى بَلَغَ: ﴿بِعِصَمِ ٱلْكَوَافِرِ﴾ فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا لَهُ فِي الشِّرْكِ، فَتَزَوَّجَ إِحْدَاهُمَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَالْأُخْرٰى صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ. ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّهُوَ مُسْلِمٌ، فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ

رسول ہیں تو ہم نہ تو آپ کو بیت اللہ سے روکتے اور نہ آپ سے جنگ ہی کرتے، لہٰذا محمد بن عبداللہ لکھوائیں۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں اگرچہ تم میری تکذیب ہی کرو، اچھا محمد بن عبداللہ ہی لکھو......'' امام زہری نے فرمایا: آپ ﷺ نے یہ درج ذیل فرمان کی وجہ سے کیا: ''اگر کفار قریش مجھ سے کسی ایسی چیز کا مطالبہ کریں جس میں وہ اللہ کی طرف سے حرمت و عزت والی چیزوں کی تعظیم کریں تو میں ضرور اس کو منظور کروں گا......'' نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: لیکن اس شرط پر کہ تم ہمارے اور بیت اللہ کے درمیان حائل نہیں ہو گے تاکہ ہم کعبہ کا طواف کرلیں۔'' سہیل نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ عرب باتیں کریں گے کہ ہم دباؤ میں آگئے ہیں، البتہ آئندہ سال یہ بات ہو جائے گی، چنانچہ آپ نے یہی لکھوا دیا۔ پھر سہیل نے کہا: یہ شرط بھی ہے کہ ہماری طرف سے جو شخص تمھاری طرف آئے، اگرچہ وہ تمھارے دین پر ہو، اس کو آپ نے ہماری طرف واپس کرنا ہوگا۔ مسلمانوں نے کہا: سبحان اللہ! وہ کس لیے مشرکوں کے حوالے کیا جائے جبکہ وہ مسلمان ہوکر آیا ہے؟ ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ابو جندل بن سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ بیڑیاں پہنے ہوئے آہستہ آہستہ مکہ کی نشیبی طرف سے آتے ہوئے معلوم ہوئے یہاں تک کہ وہ مسلمانوں کی جماعت میں پہنچ گئے۔ سہیل نے کہا: اے محمد! (ﷺ) سب سے پہلی بات جس پر ہم صلح کرتے ہیں کہ اس کو مجھے واپس کر دو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابھی تو صلح نامہ پورا لکھا بھی نہیں گیا۔'' سہیل نے کہا: تو پھر اللہ کی قسم! میں تم سے کسی بات پر صلح نہیں کرتا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اچھا تم اس کی مجھے اجازت دے دو۔'' سہیل نے کہا: میں تمھیں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ نبی

رَجُلَيْنِ، فَقَالُوا: اَلْعَهْدَ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا، فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ، فَخَرَجَا بِهِ حَتّٰى بَلَغَا ذَاالْحُلَيْفَةِ، فَنَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَّهُمْ، فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرٰى سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا، فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ فَقَالَ: أَجَلْ وَاللّٰهِ، إِنَّهُ لَجَيِّدٌ، لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ. فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ، فَأَمْكَنَهُ بِهِ، فَضَرَبَهُ حَتّٰى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتّٰى أَتَى الْمَدِينَةَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ رَآهُ: «لَقَدْ رَأٰى هٰذَا ذُعْرًا»، فَلَمَّا انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قُتِلَ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ، فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! قَدْ وَاللّٰهِ أَوْفَى اللّٰهُ ذِمَّتَكَ، قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ أَنْجَانِيَ اللّٰهُ مِنْهُمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَّوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ». فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتّٰى أَتٰى سِيفَ الْبَحْرِ، قَالَ: وَيَنْفَلِتُ مِنْهُمْ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَّجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ، فَوَاللّٰهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ. فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تُنَاشِدُهُ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ لَمَّا أَرْسَلَ: فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنۢ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ

ﷺ نے مکرر فرمایا: ''نہیں، تم مجھے اس کی اجازت دے دو۔'' اس نے کہا: میں نہیں دوں گا۔ مکرز بولا: اچھا ہم آپ کی خاطر اس کی اجازت دیتے ہیں۔ (مگر اس کی بات نہیں مانی گئی۔) بالآخر حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ بول اٹھے: اے مسلمانو! کیا میں مشرکین کی طرف واپس کر دیا جاؤں گا، حالانکہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں؟ کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں نے کیا کیا مصیبتیں اٹھائی ہیں؟ درحقیقت اسلام کی راہ میں اسے سخت تکلیف دی گئی تھی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: کیا آپ اللہ کے سچے پیغمبر نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک ایسا ہی ہے۔'' میں نے کہا: کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، ایسے ہی ہے۔'' میں نے عرض کیا: تو پھر ہم اپنے دین کو کیوں ذلیل کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اس کی نافرمانی نہیں کرتا۔ وہ میرا مددگار ہے۔'' میں نے عرض کیا: کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ ہم بیت اللہ جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، مگر کیا میں نے تم سے یہ بھی کہا تھا کہ ہم اسی سال (بیت اللہ) جائیں گے؟'' میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم (ایک وقت) بیت اللہ جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر میں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے پاس گیا اور ان سے کہا: اے ابوبکر! کیا آپ ﷺ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں۔ میں نے کہا: کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، ایسا ہی ہے۔ میں نے کہا: تو پھر ہم دین کے متعلق یہ ذلت کیوں گوارا کریں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بھلے آدمی! وہ اللہ کے رسول ہیں، اس کی خلاف

ٱلْجَـٰهِلِيَّةِ﴾ [الفتح: ٢٤-٢٦] كَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوا أَنَّهُ نَبِيُّ اللهِ وَلَمْ يُقِرُّوا بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَحَالُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ. [راجع: ١٦٩٤، ١٦٩٥]

ورزی نہیں کرتے۔ اللہ ان کا مددگار ہے، لہٰذا وہ جو حکم دیں اس کی تعمیل کرو اور ان کے رکاب کو تھام لو کیونکہ اللہ کی قسم! آپ حق پر ہیں۔ میں نے کہا: کیا آپ ہم سے یہ بیان نہیں کرتے تھے کہ ہم بیت اللہ جا کر اس کا طواف کریں گے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، کہا تھا مگر کیا یہ بھی کہا تھا کہ تم اسی سال بیت اللہ جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بیت اللہ پہنچو گے اور اس کا طواف کرو گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس (بے ادبی اور گستاخی کی تلافی کے لیے) بہت سے نیک عمل کیے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب صلح نامہ لکھا جا چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا: ''اٹھو اور قربانی کے جانور ذبح کرو، نیز سر کے بال منڈاؤ۔'' راوی کہتا ہے کہ اللہ کی قسم! یہ سن کر کوئی بھی نہ اٹھا، پھر آپ نے تین مرتبہ یہی فرمایا۔ جب ان میں سے کوئی نہ اٹھا تو آپ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا جو لوگوں سے آپ کو پیش آیا تھا۔ حضرت ام سلمہ نے کہا: اللہ کے نبی! اگر آپ یہ بات چاہتے ہیں تو باہر تشریف لے جائیں اور ان میں سے کسی کے ساتھ کلام نہ فرمائیں بلکہ آپ اپنے قربانی کے جانور ذبح کر کے سر مونڈنے والے کو بلائیں تاکہ وہ آپ کا سر مونڈ دے، چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور کسی سے گفتگو نہ کی حتی کہ آپ نے تمام کام کر لیے۔ آپ نے قربانی کے جانور ذبح کیے اور سر مونڈنے والے کو بلایا جس نے آپ کا سر مونڈا، چنانچہ جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ دیکھا تو وہ بھی اٹھے اور انھوں نے قربانی کے جانور ذبح کیے پھر ایک دوسرے کا سر مونڈنے لگے۔ غم کی وجہ سے خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ وہ ایک دوسرے کو ہلاک کر دیں گے۔ اس کے بعد چند مسلمان خواتین آپ

کے ہاں حاضر خدمت ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”مسلمانو! جب مسلمان عورتیں ہجرت کر کے تمھارے پاس آئیں تو ان کا امتحان لو...... کافر عورتوں کو نکاح میں نہ رکھو۔“ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس دن اپنی دو مشرک عورتوں کو طلاق دے دی جو ان کے نکاح میں تھیں۔ ان میں ایک کے ساتھ معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور دوسری سے صفوان بن امیہ نے نکاح کر لیا۔ پھر نبی ﷺ مدینہ واپس آئے تو ابو بصیر نامی ایک شخص مسلمان ہو کر آپ کے پاس آیا جو قریشی تھا اور کفار مکہ نے اس کے تعاقب میں دو آدمی بھیجے اور آپ ﷺ کو یہ کہلوا بھیجا کہ جو عہد آپ نے ہم سے کیا ہے اس کا خیال کریں، لہٰذا آپ ﷺ نے ابوبصیر رضی اللہ عنہ کو ان دونوں کے حوالے کر دیا اور وہ دونوں اسے لے کر ذوالحلیفہ پہنچے اور وہاں اتر کر کھجوریں کھانے لگے تو ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے ایک سے کہا: اللہ کی قسم! تیری تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے۔ اس نے سونت کر کہا: بے شک عمدہ ہے، میں اسے کئی دفعہ آزما چکا ہوں۔ ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے دکھاؤ میں بھی تو دیکھوں کیسی اچھی ہے؟ چنانچہ وہ تلوار اس نے ابوبصیر رضی اللہ عنہ کو دے دی۔ ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے اسی تلوار سے وار کر کے اسے ٹھنڈا کر دیا۔ دوسرا شخص بھاگتا ہوا مدینہ آیا اور دوڑتا ہوا مسجد میں گھس آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: ”یہ کچھ خوفزدہ ہے۔“ پھر جب وہ نبی ﷺ کے پاس آیا تو کہنے لگا: اللہ کی قسم! میرا ساتھی قتل کر دیا گیا ہے اور میں بھی نہیں بچوں گا۔ اتنے میں ابوبصیر رضی اللہ عنہ بھی آ پہنچے اور کہنے لگے: اللہ کے نبی! اللہ نے آپ کا عہد پورا کر دیا ہے آپ نے مجھے کفار کو واپس کر دیا تھا مگر اللہ نے مجھے نجات دی ہے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ”تیری ماں کے لیے خرابی ہو! یہ تو لڑائی کی آگ ہے۔ اگر کوئی اس کا مدد گار ہوتا تو ضرور

بھڑک اٹھتی۔'' جب اس (ابوبصیر رضی اللہ عنہ) نے یہ بات سنی تو وہ سمجھ گئے کہ آپ اس کو پھر ان (کفار) کے حوالے کریں گے، لہٰذا وہ سیدھے نکل کر سمندر کے کنارے جا پہنچے۔ دوسری طرف سے ابوجندل رضی اللہ عنہ بھی مکہ سے بھاگ کر اس سے مل گئے۔ اس طرح جو شخص بھی قریش کا مسلمان ہو کر آتا وہ ابوبصیر رضی اللہ عنہ سے مل جاتا تھا یہاں تک کہ وہاں ایک جماعت وجود میں آ گئی، پھر اللہ کی قسم! وہ قریش کے جس قافلے کی بابت سنتے کہ وہ شام کی جانب جا رہا ہے اس کی گھات میں رہتے، اس کے آدمیوں کو قتل کر کے ان کا ساز و سامان لوٹ لیتے، پھر آخر کار قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدمی بھیجا، آپ کو اللہ اور قرابت کا واسطہ دیا کہ ابوبصیر رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجیں کہ وہ ایذا رسانی سے باز آ جائے اور اب سے جو شخص مسلمان ہو کر آپ کے پاس آئے اس کو امن ہے، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبصیر رضی اللہ عنہ کی طرف اس کی بابت پیغام بھیجا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''وہی اللہ جس نے عین مکہ میں تمھیں ان پر فتح دی اور ان کے ہاتھ تم سے روک دیے اور تمھارے ہاتھ ان سے روک دیے جبکہ اس سے پہلے تمھیں ان پر غالب کر چکا تھا...... (جب کفار نے اپنے دلوں میں) زمانۂ جاہلیت کی نخوت ٹھان لی...... اور جاہلانہ نخوت یہ تھی کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو نہ مانا اور بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم نہ لکھنے دیا، نیز مسلمانوں اور کعبہ کے درمیان حائل ہوئے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: ﴿مَعَرَّةٌ﴾: اَلْعُرُّ: اَلْجَرَبُ. ﴿تَـزَيَّلُوا﴾: تَمَيَّزُوا. حَمَيْتُ الْقَوْمَ: مَنَعْتُهُمْ حِمَايَةً، وَأَحْمَيْتُ الْحِمٰى.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: معرّۃ، عرّ سے مشتق ہے۔ اس کے معنی خارش کے ہیں۔ اور تزیّلوا کے معنی ہیں: وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ (اور حمیۃ کا لفظ) حَمَيْتُ الْقَوْمَ سے ہے۔ اس کے معنی ہیں: میں نے لوگوں کو شر سے بچایا۔ اس کے معنی یہ بھی ہیں کہ میں نے

چراگاہ کی حفاظت کی۔

فائدہ: کسی بڑے اور اہم مقصد کے حصول کے لیے چھوٹی چھوٹی جذباتی باتوں کو قربان کر دینا چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کی عظمت و حرمت کو برقرار رکھنے کے لیے کفار کی طرف سے بعض ناروا شرائط کو بھی قبول کر لیا جیسا کہ آخری شرط ہے، اس شرط کے تسلیم کرنے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت جذباتی ہو گئے، چنانچہ وہ عمر بھر ان جذبات کے اظہار پر افسوس کرتے رہے اور تلافی کے لیے صدقات و خیرات کرتے رہے۔

٢٧٣٣ - وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ عُرْوَةُ: فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ. وبَلَغَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى أَنْ يَرُدُّوا إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلٰى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَحَكَمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ لَّا يُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ، أَنَّ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَيْنِ قَرِيبَةَ بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ، وَابْنَةَ جَرْوَلٍ الْخُزَاعِيِّ، فَتَزَوَّجَ قَرِيبَةَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَتَزَوَّجَ الْأُخْرٰى أَبُو جَهْمٍ، فَلَمَّا أَبَى الْكُفَّارُ أَنْ يُقِرُّوا بِأَدَاءِ مَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِن فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَٰجِكُمْ إِلَى ٱلْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ﴾ [الممتحنة: ١١] وَالْعَقَبُ مَا يُؤَدِّي الْمُسْلِمُونَ إِلٰى مَنْ هَاجَرَتِ امْرَأَتُهُ مِنَ الْكُفَّارِ، فَأَمَرَ أَنْ يُعْطٰى مَنْ ذَهَبَ لَهُ زَوْجٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَا أَنْفَقَ مِنْ صَدَاقِ نِسَاءِ الْكُفَّارِ اللَّاتِي هَاجَرْنَ، وَمَا نَعْلَمُ أَحَدًا مِّنَ الْمُهَاجِرَاتِ ارْتَدَّتْ بَعْدَ إِيمَانِهَا. وَبَلَغْنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرِ بْنَ أَسِيدٍ الثَّقَفِيَّ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مُؤْمِنًا مُّهَاجِرًا فِي الْمُدَّةِ، فَكَتَبَ الْأَخْنَسُ بْنُ شُرَيْقٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُهُ أَبَا بَصِيرٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [راجع: ٢٧١٣]

[2733] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ان (عورتوں) کا امتحان لیتے تھے (جو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آتی تھیں)۔ (زہری نے کہا:) ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب یہ حکم نازل فرمایا کہ مسلمان وہ سب کچھ ان مشرکین کو واپس کر دیں جو انھوں نے اپنی ان بیویوں پر خرچ کیا ہے جو (اب مسلمان ہو کر) ہجرت کر آئی ہیں، نیز مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ رکھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی دو بیویوں قریبہ بنت ابوامیہ اور جرول خزاعی کی دختر کو طلاق دے دی۔ بعد میں قریبہ سے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما نے شادی کر لی (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے)۔ دوسری (بیوی) کو ابوجہم نے اپنے عقد میں لے لیا۔ جب کفار نے مسلمانوں کے ان اخراجات کو ادا کرنے سے انکار کر دیا جو انھوں نے اپنی (کافرہ) بیویوں پر کیے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور اگر تمھاری کافر بیویوں کے حق مہر سے تمھیں کچھ نہ ملے تو سزا کے طور پر تم معاوضہ خود ہی وصول کر لو۔'' یہ وہ معاوضہ تھا جو مسلمان، کفار میں سے اس شخص کو دیتے جس کی بیوی ہجرت کر کے آ جاتی۔ اب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ جس مسلمان کی بیوی مرتد ہو کر (کفار کے ہاں) چلی جائے اس کے اخراجات ان کفار کی عورتوں کے حق مہر سے ادا کر دیے جائیں جو ہجرت کر کے آئی ہیں (اور کسی مسلمان نے ان سے نکاح کر

لیا ہے)۔ اور ہمیں نہیں معلوم کہ کوئی مسلمان مہاجرہ عورت ایمان کے بعد مرتد ہوئی ہو۔ اور ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ حضرت ابوبصیر بن اسید ثقفی رضی اللہ عنہ جب مسلمان مہاجر کی حیثیت سے معاہدے کی مدت کے دوران میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اخنس بن شریق نے ایک تحریر کے ذریعے سے نبی ﷺ سے ان کی واپسی کا مطالبہ کیا، پھر انھوں نے پوری حدیث ذکر کی۔

فائدہ: حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ ساحل سمندر پر عیص نامی مقام پر ٹھہرے اور ابوجندل رضی اللہ عنہ بھی بھاگ کر وہاں آگئے۔ اس طرح وہاں ستر سوار جمع ہو گئے، قریش کا جو تجارتی قافلہ آتا اسے لوٹ لیتے۔ آخر کار قریش نے تنگ آ کر معاہدے کی آخری شرط ختم کر دی اور رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ ابوبصیر رضی اللہ عنہ کی کارروائیوں کو بند کیا جائے۔ آخر کار رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک خط حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ کے نام روانہ فرمایا اور جب خط انھیں ملا تو وہ حالت نزع میں تھے، انھوں نے آپ کا نامۂ گرامی ہاتھ میں پکڑا اور اسے پڑھتے پڑھتے اپنی جان جان آفریں کے حوالے کر دی...... رضی اللہ عنہ......[1]

(١٦) بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْقَرْضِ

باب: 16- قرض دیتے وقت شرط طے کرنا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَعَطَاءٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِذَا أَجَّلَهُ فِي الْقَرْضِ جَازَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عطاء نے کہا: اگر قرض میں مدت مقرر کر لے تو جائز ہے۔

٢٧٣٤ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُّسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى. [راجع: ١٤٩٨]

[2734] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ایک اسرائیلی کا ذکر کیا جس نے کسی سے ایک ہزار بطور قرض طلب کیے تو اس نے ایک معین مدت تک کے لیے اسے قرض دیا۔ اس کے بعد مکمل حدیث بیان کی۔

(١٧) بَابُ الْمُكَاتَبِ، وَمَا لَا يَحِلُّ مِنَ الشُّرُوطِ الَّتِي تُخَالِفُ كِتَابَ اللهِ

باب: 17- مکاتب کا بیان، نیز جو شرائط کتاب اللہ کے خلاف ہیں وہ جائز نہیں

1 عمدة القاري: 647/9.

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي الْمُكَاتَبِ: شُرُوطُهُمْ بَيْنَهُمْ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَوْ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ نے مکاتب کے متعلق فرمایا کہ ان کے اور آقاؤں کے درمیان جو شرائط طے ہوں وہ قابل اعتبار ہیں۔ حضرت ابن عمر یا حضرت عمر ؓ نے فرمایا: ہر وہ شرط جو کتاب اللہ کے مخالف ہو وہ باطل ہے اگرچہ وہ سو شرطیں ہوں۔

٢٧٣٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَتْهَا بَرِيرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ: إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَكَرْتُهُ ذٰلِكَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِبْتَاعِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ»، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ، فَلَيْسَ لَهُ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ». [راجع: ٤٥٦]

[2735] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ان کے پاس حضرت بریرہ ؓ آئیں اور ان سے بدل کتابت کے متعلق تعاون کا سوال کیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں تیرے مالکان کو بدل کتابت ادا کر دیتی ہوں لیکن ولا میرے لیے ہو گی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے خرید کر آزاد کر دو، ولا تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔“ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ”ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں؟ آگاہ رہو! جس نے کوئی ایسی شرط لگائی جس کی بنیاد کتاب اللہ میں نہیں، وہ (شرط) قابل اعتبار ہی نہیں اگرچہ ایسی سو شرطیں لگائے۔“

(١٨) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْاِشْتِرَاطِ، وَالثُّنْيَا فِي الْإِقْرَارِ، وَالشُّرُوطُ الَّتِي يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ بَيْنَهُمْ، وَإِذَا قَالَ: مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ

باب: 18- اقرار میں کس قسم کی شرط اور استثنا درست ہے؟ نیز وہ شرطیں جائز ہیں جو لوگوں میں متعارف ہوں۔ اور اگر کسی نے کہا: مجھ پر کسی کے سو درہم ہیں مگر ایک یا دو

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ الرَّجُلُ لِكَرِيِّهِ: أَدْخِلْ رِكَابَكَ، فَإِنْ لَمْ أَرْحَلْ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَلَكَ مِائَةُ دِرْهَمٍ فَلَمْ يَخْرُجْ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: مَنْ شَرَطَ عَلَى نَفْسِهِ

ابن عون نے امام ابن سیرین سے بیان کیا کہ ایک شخص نے شتربان سے کہا: اپنا اونٹ تیار کرو، اگر میں تیرے ساتھ فلاں فلاں دن نہ جاؤں تو تیرے لیے سو درہم ہیں، چنانچہ وہ نہ گیا تو قاضی شریح نے فیصلہ کیا: جو اپنی مرضی سے اپنے

طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فَهُوَ عَلَيْهِ. وَقَالَ أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: إِنَّ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا وَقَالَ: إِنْ لَّمْ آتِكَ الْأَرْبِعَاءَ فَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَيْعٌ، فَلَمْ يَجِئْ فَقَالَ شُرَيْحٌ لِّلْمُشْتَرِي: أَنْتَ أَخْلَفْتَ فَقَضٰى عَلَيْهِ.

آپ پر کوئی شرط عائد کرے جبکہ اسے مجبور نہ کیا گیا ہو تو اسے وہ شرط پوری کرنی ضروری ہے۔ ایوب نے امام سیرین سے روایت کیا کہ ایک شخص نے غلہ خریدا اور کہا: اگر میں تیرے پاس بدھ کے دن نہ آؤں تو میرے اور تیرے درمیان کوئی بیع نہیں، چنانچہ وہ بدھ کے دن نہ آیا تو قاضی شریح نے خریدار سے کہا: تو نے خود خلاف ورزی کی ہے۔ پھر انھوں نے اس کے خلاف فیصلہ دیا۔

٢٧٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِينَ اسْمًا؛ مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ». [انظر: ٦٤١٠، ٧٣٩٢]

[2736] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، یعنی سو سے ایک کم ہے، جس شخص نے ان کو یاد کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

فائدہ: اقرار میں کسی قسم کی شرط اور استثنا جائز ہے خواہ کثیر میں سے قلیل کا استثنا ہو یا اس کے برعکس قلیل میں سے کثیر کا استثنا ہو، کیونکہ قرآن میں دونوں استثنا مذکور ہیں۔ ایک یہ ہے: ''میرے بندوں پر تیرا کچھ زور نہ چل سکے گا مگر ان لوگوں پر جو گمراہ ہو کر تیری پیروی کریں گے۔''[1] اور دوسرا استثنا یہ ہے: ''میں ان سب کو بہکا کے چھوڑوں گا مگر تیرے مخلص بندے اس سے محفوظ رہیں گے۔''[2] ان میں سے ایک دوسرے سے زیادہ ہے اور ان میں استثنیٰ واقع ہوا ہے۔ معلوم ہوا کہ دونوں قسم کے استثنا صحیح ہیں۔ جمہور کا یہی موقف ہے۔ بہرحال اقرار میں کوئی شرط لگانا یا کسی کو مستثنیٰ کرنا صحیح ہے۔[3] اس حدیث میں ان اسماء حسنیٰ کی خبر دی گئی ہے جنھیں یاد کرنے اور ان کے مطابق عمل کرنے والے کو دخول جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ ویسے اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں کے علاوہ بھی بے شمار نام ہیں، ان میں سے اکثر قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں، ان میں لفظ ''اللہ'' اسم ذاتی ہے اور باقی صفاتی نام ہیں۔

(١٩) بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْوَقْفِ

باب: 19- وقف میں شرطیں لگانا

٢٧٣٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَنْبَأَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ

[2737] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ کو خیبر میں ایک قطعہ زمین ملا تو وہ اس کے متعلق مشورہ کرنے کے لیے نبی ﷺ کی خدمت میں

1 الحجر 42:15. 2 الحجر 40,39:15. 3 فتح الباري: 434/5.

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ، لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ، فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ: «إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا». قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ، وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ، لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ.

حاضر ہوئے۔ عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے خیبر میں ایک زمین کا ٹکڑا ملا ہے، میرے نزدیک اس سے نفیس تر مال میں نے کبھی نہیں پایا، آپ مجھے اس کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاہو تو اصل زمین اپنی ملکیت میں رکھو اور اس کی پیداوار کو صدقہ کردو۔'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شرط کے ساتھ، اس زمین کو صدقہ کر دیا کہ نہ اسے فروخت کیا جائے گا اور نہ اسے ہبہ ہی کیا جائے گا، نیز اس میں وراثت بھی نہیں چلے گی۔ اسے آپ نے محتاجوں، رشتہ داروں، غلام آزاد کرانے، اللہ کے دین کی تبلیغ واشاعت اور مہمانوں کے لیے وقف کر دیا، نیز جو اس کا انتظام وانصرام کرے وہ معروف طریقے کے مطابق خود کھائے اور دوسروں کو کھلائے تو اس پر کوئی الزام نہیں ہو گا۔ لیکن اس کا خود کھانا اور دوسروں کو کھلانا مال جمع کرنے کے لیے نہ ہو۔

قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيرِينَ. فَقَالَ: غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا. [راجع: ٢٣١٣]

راویٔ حدیث (ابن عون) کہتے ہیں: جب میں نے اس حدیث کا ذکر ابن سیرین سے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ متولی اس میں سے مال جمع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

55 - كِتَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں سے متعلق احکام و مسائل

(۱) بَابُ الْوَصَايَا

باب:1- وصیتوں کا بیان

وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَصِيَّةُ الرَّجُلِ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ».

وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ﴾ إِلَى ﴿جَنَفًا﴾ [البقرة: ١٨٠-١٨٢]

﴿جَنَفًا﴾: مَيْلًا. (مُتَجَانِفٌ) مُتَمَايِلٌ.

ارشاد نبوی ہے: ''آدمی کی وصیت اس کے پاس لکھی ہونی چاہیے۔''

فرمان الٰہی ہے: ''تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے اگر وہ مال چھوڑ جائے تو والدین (اور قریبی رشتہ داروں) کے لیے دستور کے مطابق وصیت کرے (یہ تقویٰ شعار لوگوں پر واجب حق ہے۔ جو کوئی اسے سننے کے بعد اسے تبدیل کر دے تو اس کا گناہ ان لوگوں پر ہے جو اسے تبدیل کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ سب کچھ سننے والا خوب جاننے والا ہے) جو کوئی وصیت کرنے والے کی طرف سے جانبداری کا خطرہ محسوس کرے۔

جَنَفًا کے معنی کسی کی طرف میلان ہونے کے ہے۔ اور مُتَجَانِفٌ کے معنی مائل ہونے والے کے ہیں۔

فائدہ: ابتدائے اسلام میں وصیت کرنا ضروری تھا بشرطیکہ اس کے پاس قابل وصیت مال موجود ہو، پھر ورثاء کے لیے اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا جیسا کہ حدیث میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے، لہٰذا اب وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں۔''[1] لیکن جس کے لیے میراث میں حصہ نہیں اس کے حق میں وصیت کرنے کا حکم ٹھیک اسی

1. سنن ابن ماجه، الوصایا، حدیث: 2712.

طرح برقرار ہے جیسے پہلے تھا لیکن اس کے ساتھ ایک حدیث کے الفاظ کو مدنظر رکھنا ہوگا جس کے الفاظ ہیں: ''وہ وصیت کرنا چاہتا ہو۔''[1] ہمارے رجحان کے مطابق اس شخص کے لیے وصیت کرنا واجب ہے جس پر دوسروں کے حقوق ہوں، مثلاً: امانت اور قرض وغیرہ اور ان حقوق سے وصیت کے علاوہ خلاصی حاصل کرنا بھی ممکن نہ ہو، نیز اس کے پاس مال بھی ہو۔ جس میں یہ شرائط نہ پائی جائیں اس کے لیے وصیت کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

٢٧٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ».

[2738] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کو یہ لائق نہیں کہ وہ اپنی کسی چیز میں وصیت کرنا چاہتا ہو مگر دو راتیں بھی اس حالت میں گزارے کہ اس کے پاس وصیت تحریری شکل میں موجود نہ ہو۔''

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

محمد بن مسلم نے عمرو کے ذریعے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نبی ﷺ سے روایت کرنے میں مالک کی متابعت کی ہے۔

٢٧٣٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَخِي جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَّلَا دِينَارًا، وَلَا عَبْدًا وَّلَا أَمَةً وَّلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً. [انظر: ٢٨٧٣، ٢٩١٢، ٣٠٩٨، ٤٤٦١]

[2739] حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو رسول اللہ ﷺ کے سسرالی رشتہ دار اور حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات کے وقت نہ کوئی درہم و دینار، نہ کوئی غلام لونڈی اور نہ کوئی اور چیز ہی چھوڑی۔ صرف ایک سفید خچر، ہتھیار اور کچھ زمین چھوڑی جسے آپ نے صدقہ کر دیا تھا۔

فائدہ: وقف کا اثر بھی وصیت کی طرح مرنے کے بعد جاری رہتا ہے، اس لیے وقف کو وصیت کے تحت ذکر کیا ہے، نیز رسول اللہ ﷺ کا کوئی ترکہ ایسا نہیں تھا جو قابل وصیت ہو، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات کے وقت نہ کوئی درہم و دینار، نہ کوئی اونٹ بکری چھوڑی اور نہ آپ نے کسی قسم کی (مالی) وصیت ہی فرمائی۔[2] رسول اللہ ﷺ کا وفات کے وقت کوئی مال نہ تھا اور نہ وصیت ہی ہوئی، البتہ کتاب اللہ کی اتباع کے متعلق ضرور وصیت فرمائی جیسا کہ آئندہ حدیث میں اس کا ذکر ہوگا۔

٢٧٤٠ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مَالِكٌ

[2740] حضرت طلحہ بن مصرف سے روایت ہے، انھوں

1 صحيح البخاري، الوصايا، حديث: 2738. 2 صحيح مسلم، الوصية، حديث: 4229(1635).

- هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ -: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْصَى؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللهِ. [انظر: ٤٤٦٠، ٥٠٢٢]

نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے دریافت کیا: آیا نبی ﷺ نے کسی چیز کی وصیت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیوں فرض کیا گیا ہے؟ یا لوگوں کو وصیت کرنے کا کیوں حکم دیا گیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: (ہاں،) آپ ﷺ نے کتاب اللہ پر عمل پیرا رہنے کی ضرور وصیت کی تھی۔

٢٧٤١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ: مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى صَدْرِي؟ أَوْ قَالَتْ: حَجْرِي، فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِي حَجْرِي فَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ؟. [انظر: ٤٤٥٩]

[2741] حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت عائشہ ؓ کے پاس حضرت علی ؓ کے وصی ہونے کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا: آپ نے حضرت علی ؓ کو کب وصیت فرمائی؟ حالانکہ (آخری لمحات میں) میں نے آپ کو اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا۔ یا فرمایا: میں انھیں اپنی گود میں رکھے ہوئے تھی، تب آپ نے پانی کا طشت منگوایا، اتنے میں آپ کا سر مبارک میری جھولی میں جھک گیا۔ مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ آپ وفات پا چکے ہیں تو آپ نے (حضرت علی ؓ کے لیے) وصیت کب فرمائی؟

فائدہ: حضرت عائشہ ؓ نے ایک خاص وصیت کا انکار کیا ہے کہ بیماری سے لے کر وفات تک رسول اللہ ﷺ میرے ہی پاس رہے اور میری ہی گود میں انتقال فرمایا۔ اگر آپ نے حضرت علی ؓ کو وصی بنایا ہوتا یا آپ کو خلیفہ مقرر کیا ہوتا تو کم از کم مجھے تو اس کا علم ضرور ہوتا۔ اس بنا پر یہ پروپیگنڈا بے بنیاد ہے کہ حضرت علی ؓ رسول اللہ ﷺ کے وصی یا آپ کے نامزد کردہ خلیفہ ہیں۔ خود حضرت علی ؓ نے بھی اس مزعومہ وصیت کی پرزور تردید کی ہے۔ فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے دانہ اُگایا اور جان کو پیدا کیا! ہمارے پاس تو اللہ کی کتاب اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے، اس کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہے۔[1] اس کے علاوہ حضرت علی ؓ نے اپنے لیے خلافت سے پہلے یا اس کے بعد کوئی دعویٰ نہیں کیا۔ اور سقیفہ کے دن بھی کسی نے اس وصیت کا اشارہ تک نہیں کیا۔ یہ محض روافض حضرات کا بے بنیاد پروپیگنڈا ہے جس کی کوئی حیثیت نہیں۔

(٢) بَابٌ: أَنْ يَتْرُكَ وَرَثَتَهُ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَتَكَفَّفُوا النَّاسَ

باب: 2- اپنے ورثاء کو مال دار چھوڑنا، اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلا کر مانگتے پھریں

٢٧٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

[2742] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت

1 صحيح البخاري، الديات، حديث: 6915.

سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا، قَالَ: «يَرْحَمُ اللهُ ابْنَ عَفْرَاءَ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: اَلثُّلُثُ؟ قَالَ: «فَالثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ، وَإِنَّكَ مَهْمَا أَنْفَقْتَ مِنْ نَّفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةُ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ، وَعَسَى اللهُ أَنْ يَّرْفَعَكَ فَيَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ». وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا ابْنَةٌ. [راجع: ٥٦]

ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ میری تیمار داری کے لیے تشریف لائے جبکہ میں مکہ مکرمہ میں تھا اور آپ اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ اس کی وفات اس سرزمین میں ہو جہاں سے وہ ہجرت کر چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ عفراء کے بیٹے پر رحم فرمائے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کیا: اپنے نصف مال کی؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' پھر میں نے عرض کیا: ایک تہائی کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، تیسرے حصے کی وصیت درست ہے لیکن یہ بھی زیادہ ہے، کیونکہ تم اگر اپنے ورثاء کو مالدار چھوڑ جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انھیں تنگ دست محتاج چھوڑ و جو لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلا کر مانگتے پھریں۔ تم جو مال بھی خرچ کرو گے وہ تمھارے لیے صدقہ ہوگا حتی کہ وہ لقمہ جسے تم توڑ کر اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے وہ بھی صدقہ ہے۔ یقیناً تیری عمر دراز ہوگی اور اللہ تعالیٰ تمھیں بلند مرتبہ عطا فرمائے گا کہ کچھ لوگ تمھاری ذات سے فائدہ اٹھائیں گے جبکہ کچھ لوگوں کو تمھاری وجہ سے نقصان پہنچے گا۔'' اس وقت حضرت سعد ؓ کی صرف ایک بیٹی تھی۔

فائدہ: حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کا مذکورہ واقعہ فتح مکہ کا ہے یا حجۃ الوداع کا؟ اس سلسلے میں مختلف روایات ہیں۔ ممکن ہے دونوں مرتبہ یہ واقعہ پیش آیا ہو، پہلی مرتبہ فتح مکہ کے موقع پر ایسا ہوا جبکہ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی اور دوسری دفعہ حجۃ الوداع میں بیمار ہوئے جبکہ ان کے ہاں صرف ایک بیٹی تھی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انھیں چالیس سال تک زندہ رکھا۔ ان کے چار بیٹے اور بارہ بیٹیاں تھیں۔ انھوں نے ایران کو فتح کیا۔ کوفہ کے گورنر بنے۔ غنیمتوں سے مسلمانوں کو مالا مال کیا اور کفار و مشرکین کو ان کے جنگ وقتال سے زبردست نقصان اٹھانا پڑا، نیز آپ مستجاب الدعوات تھے، چنانچہ کوفہ کے ایک شکایت کنندہ کو آپ کی بددعا سے بہت نقصان ہوا۔[1]

1 صحيح البخاري، الأذان، حديث: 755.

(٣) بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

باب:3-ایک تہائی مال کی وصیت کرنا

وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا يَجُوزُ لِلذِّمِّيِّ وَصِيَّةٌ إِلَّا بِالثُّلُثِ: وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ﴾ [المائدة: ٤٩].

حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ ذمی کے لیے بھی ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت جائز نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ ان کے درمیان بھی اسی حکم کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ تعالیٰ نے اتارا۔''

٢٧٤٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرُّبْعِ لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ».

[2743] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: کاش کہ لوگ وصیت میں چوتھائی تک کمی کر لیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک تہائی تک وصیت کرو۔ وصیت کی یہ مقدار بھی بہت زیادہ یا بہت بڑی ہے۔''

٢٧٤٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرِضْتُ فَعَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! اُدْعُ اللهَ أَنْ لَا يَرُدَّنِي عَلَى عَقِبِي، قَالَ: «لَعَلَّ اللهَ يَرْفَعُكَ وَيَنْفَعُ بِكَ نَاسًا». فَقُلْتُ: أُرِيدُ أَنْ أُوصِيَ، وَإِنَّمَا لِيَ ابْنَةٌ، فَقُلْتُ: أُوصِي بِالنِّصْفِ؟ قَالَ: «النِّصْفُ كَثِيرٌ»، قُلْتُ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: «اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ»، قَالَ: وَأَوْصَى النَّاسُ بِالثُّلُثِ فَجَازَ ذٰلِكَ لَهُمْ. [راجع: ٥٦].

[2744] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں بیمار ہوا تو نبی ﷺ میری تیمار داری کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ میرے لیے اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ایڑیوں کے بل واپس نہ کر دے (مکہ میں مجھے موت نہ آئے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شاید اللہ تعالیٰ تمھیں دراز عمر دے اور لوگوں کو تم سے نفع پہنچائے۔'' میں نے عرض کیا: میرا وصیت کرنے کا ارادہ ہے اور میری ایک ہی بیٹی ہے، کیا میں آدھے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نصف مال تو زیادہ ہے۔'' میں نے عرض کیا: تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں ثلث ٹھیک ہے لیکن ثلث کی مقدار بھی زیادہ یا بڑی ہے۔'' راوی کہتا ہے کہ لوگ ایک تہائی مال کی وصیت کرنے لگے کیونکہ تہائی کی مقدار کو آپ نے ان کے لیے جائز قرار دیا۔

فائدہ: امت کا اس امر پر اجماع ہے کہ جس میت کا وارث ہو اس کے لیے ایک تہائی سے زیادہ وصیت کرنا جائز نہیں لیکن اگر کوئی وارث نہ ہو تو کیا ثلث سے زیادہ کی وصیت کی جا سکتی ہے یا نہیں؟ جمہور اہل علم کے کہتے ہیں کہ تہائی مال سے زیادہ

وصیت کرنا کسی صورت جائز نہیں، ایک تہائی بطور وصیت خرچ کرنے کے بعد دو تہائی بیت المال میں جمع کر دیا جائے۔ ہمارے رجحان کے مطابق ورثاء کی عدم موجودگی میں ایک تہائی سے زیادہ وصیت کی جا سکتی ہے کیونکہ وصیت کی تعیین صرف حقوق ورثاء کے پیش نظر ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے فرمایا تھا، اس لیے اگر ورثاء نہیں ہیں تو ایک تہائی سے زیادہ وصیت کی جا سکتی ہے۔ واللہ أعلم.

(٤) بَابُ قَوْلِ الْمُوصِي لِوَصِيِّهِ: تَعَاهَدْ لِوَلَدِي، وَمَا يَجُوزُ لِلْوَصِيِّ مِنَ الدَّعْوٰى

باب: 4- وصیت کرنے والے کا اپنے وصی سے کہنا کہ میرے بیٹے کا خیال رکھنا، نیز وصی کس قسم کا دعویٰ کر سکتا ہے؟

٢٧٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلٰى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: اِبْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ أَمَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! اِبْنُ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هُوَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ! اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ»، ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: «اِحْتَجِبِي مِنْهُ» لِمَا رَأٰى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَآهَا حَتّٰى لَقِيَ اللهَ.

[راجع: ٢٠٥٣]

[2745] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کو وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا فرزند میرے نطفے سے ہے، اسے اپنے قبضے میں لے لینا، چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے۔ اس کے متعلق میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی۔ تب عبد بن زمعہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یہ تو میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے جو اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنا جھگڑا لے کر حاضر ہوئے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اور اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا: ''اے عبد بن زمعہ! یہ تمھارا ہے کیونکہ بچہ اسی کا ہوگا جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔'' اس کے بعد آپ نے ام المومنین حضرت سودہ ؓ سے فرمایا: ''اس سے پردہ کرو۔'' کیونکہ آپ نے عتبہ کی مشابہت اس میں دیکھی تھی، چنانچہ اس لڑکے نے

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو کبھی نہ دیکھا حتی کہ وہ اللہ سے جا ملا۔

(٥) بَابٌ: إِذَا أَوْمَأَ الْمَرِيضُ بِرَأْسِهِ إِشَارَةً بَيِّنَةً تُعْرَفُ

باب: 5- مریض اگر سر سے واضح اشارہ کرے تو جائز ہے

٢٧٤٦ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ؟ أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ؟ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ، فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِيءَ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى اعْتَرَفَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ. [راجع: ٢٤١٣]

[2746] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کسی لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔ لڑکی سے پوچھا گیا: تیرے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں شخص نے یا فلاں شخص نے کیا ہے؟ حتی کہ اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا (ہاں)، چنانچہ اس یہودی کو پکڑ کر لایا گیا۔ اس سے مسلسل باز پرس ہوتی رہی حتی کہ اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا، پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم پر اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا گیا۔

فائدہ: اس مقام پر دو مسئلے ہیں جن کی وضاحت یہ ہے کہ اشارے سے وصیت کا ثبوت ہو سکتا ہے کیونکہ اشارہ کلام کے قائم مقام ہے بشرطیکہ اشارہ واضح ہو، اشارہ سر سے کیا جائے یا ہاتھ سے، اگر حاضرین مقصد سمجھ جاتے ہیں تو وصیت کے لیے کافی ہے۔ دوسرا مسئلہ قصاص کا ہے۔ وہ اشارے سے ثابت نہیں ہوگا جب تک کہ ملزم اپنی زبان سے اس کا اعتراف نہ کرے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے قصاص کا حکم اشارے سے شہادت کی بنا پر نہیں بلکہ یہودی کے اقرار جرم کے بعد اس کا سر کچلا گیا ہے۔

(٦) بَابٌ: لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

باب: 6- کسی وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں

٢٧٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ، وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ؛ فَنَسَخَ اللهُ مِنْ ذَٰلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ، وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ، وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ. [انظر: ٤٥٧٨، ٦٧٣٩]

[2747] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ابتدائے اسلام میں مال، اولاد کے لیے تھا اور والدین کے لیے وصیت تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے جو چاہا منسوخ کر دیا اور مذکر کے لیے دو عورتوں کے برابر حصہ قرار دیا، ماں باپ میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا چھٹا حصہ مقرر کر دیا، نیز بیوی کو آٹھواں یا چوتھا اور شوہر کو نصف یا چوتھا حصہ دیا۔

(٧) بَابُ الصَّدَقَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب:7- وفات کے وقت صدقہ کرنا

٢٧٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ، تَأْمُلُ الْغِنٰى، وَتَخْشَى الْفَقْرَ، وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ». [راجع: ١٤١٩]

[2748] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ صدقہ جو تندرستی کی حالت میں کیا جائے، اس کا تمھیں لالچ بھی ہو، نیز اس کی وجہ سے مالدار ہونے کی امید اور خرچ کرنے سے تنگ دستی کا ڈر بھی ہو۔ صدقہ کرنے میں اس قدر دیر نہ کی جائے کہ جب روح حلق تک پہنچ جائے تو کہنے لگے: فلاں کے لیے اتنا مال اور فلاں کے لیے اتنا مال ہے، حالانکہ وہ تو فلاں کے لیے ہو چکا ہے۔''

(٨) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَآ أَوْ دَيْنٍ﴾ [النساء: ١١]

باب:8- ارشاد باری تعالیٰ کی تفسیر ''(یہ تقسیم میت کی طرف سے کی گئی) وصیت اور قرض کی ادائیگی کے بعد ہوگی''

وَيُذْكَرُ أَنَّ شُرَيْحًا، وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَطَاوُسًا، وَعَطَاءً وَابْنَ أُذَيْنَةَ أَجَازُوا إِقْرَارَ الْمَرِيضِ بِدَيْنٍ.

بیان کیا جاتا ہے کہ قاضی شریح، حضرت عمر بن عبدالعزیز، جناب طاؤس، حضرت عطاء اور ابن اذینہ رحمہم اللہ نے مریض کی طرف سے دین (قرض) کے اقرار کو جائز کہا ہے۔

وَقَالَ الْحَسَنُ: أَحَقُّ مَا تَصَدَّقَ بِهِ الرَّجُلُ آخِرَ يَوْمٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلَ يَوْمٍ مِّنَ الْآخِرَةِ.

حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: آدمی کا سب سے زیادہ لائق صدقہ وہ ہے جب دنیا میں اس کا آخری اور آخرت میں پہلا دن ہو۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَالْحَكَمُ: إِذَا أَبْرَأَ الْوَارِثَ مِنَ الدَّيْنِ بَرِئَ.

حضرت ابراہیم نخعی اور حکم بن عتبہ رحمہما اللہ کہتے ہیں: جب مریض کسی وارث کو قرض سے بری قرار دے دے تو وہ بری ہو جائے گا۔

وَأَوْصٰى رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنْ لَّا تُكْشَفَ امْرَأَتُهُ الْفَزَارِيَّةُ عَمَّا أُغْلِقَ عَلَيْهِ بَابُهَا.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کی بیوی فزاریہ کے مال پر جو دروازہ بند کر دیا گیا ہے اسے مت کھولا جائے،

یعنی گھر میں سب کچھ اسی کا ہے۔

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِذَا قَالَ لِمَمْلُوكِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ: كُنْتُ أَعْتَقْتُكَ، جَازَ.

امام حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: جب موت کے وقت کسی نے اپنے غلام سے کہا کہ میں نے تجھے آزاد کر دیا ہے تو جائز ہے۔

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: إِذَا قَالَتِ الْمَرْأَةُ عِنْدَ مَوْتِهَا: إِنَّ زَوْجِي قَضَانِي وَقَبَضْتُ مِنْهُ جَازَ.

امام شعبی رحمہ اللہ نے کہا: جب عورت نے موت کے وقت کہا: میرے شوہر نے مجھے مہر ادا کر دیا ہے اور میں نے اسے وصول کر لیا ہے تو جائز ہے۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَا يَجُوزُ إِقْرَارُهُ لِسُوءِ الظَّنِّ بِهِ لِلْوَرَثَةِ ثُمَّ اسْتَحْسَنَ فَقَالَ: يَجُوزُ إِقْرَارُهُ بِالْوَدِيعَةِ وَالْبِضَاعَةِ وَالْمُضَارَبَةِ، وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ». وَلَا يَحِلُّ مَالُ الْمُسْلِمِينَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «آيَةُ الْمُنَافِقِ إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ». وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا۟ ٱلْأَمَـٰنَـٰتِ إِلَىٰٓ أَهْلِهَا﴾ [النساء: ٥٨] فَلَمْ يَخُصَّ وَارِثًا وَلَا غَيْرَهُ. فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

بعض لوگ کہتے ہیں کہ مریض کا کسی وارث کے لیے اقرار جائز نہیں کیونکہ ایسا کرنے سے دوسرے وارثوں کو اس کے متعلق بدگمانی پیدا ہو سکتی ہے۔ پھر اس گمان کو اچھا خیال کر کے یہ کہہ دیا ہے کہ اگر کوئی مریض وارث کے لیے امانت، کسی سامان یا مضاربت وغیرہ کا اقرار کرے تو جائز ہے، حالانکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''بدگمانی سے اجتناب کرو کیونکہ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے۔'' نیز مسلمانوں کا مال کسی طرح بھی حلال نہیں کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی نشانی یہ ہے کہ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کو امانت ادا کرو۔'' اس میں کسی وارث یا غیر وارث کی کوئی تخصیص نہیں۔ اس کے متعلق حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بھی نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔

٢٧٤٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ». [راجع: ٣٣]

[2749] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''منافق کی تین نشانیاں ہیں: وہ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرتا ہے اور جب وہ وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔''

(٩) بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَآ أَوْ دَيْنٍ﴾ [النساء: ١١]

باب: 9- فرمان الٰہی: ''وراثت کی تقسیم میت کی طرف سے کی گئی وصیت اور قرض کی ادائیگی کے بعد ہوگی'' کی تاویل

وَيُذْكَرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ.

بیان کیا جاتا ہے کہ نبی ﷺ نے وصیت سے پہلے قرض ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَٰنَٰتِ إِلَىٰٓ أَهْلِهَا﴾ [النساء: ٥٨] فَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ أَحَقُّ مِنْ تَطَوُّعِ الْوَصِيَّةِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتا ہے کہ لوگوں کی امانتیں ان کے حوالے کرو۔'' اس بنا پر امانت کی ادائیگی نفلی وصیت سے زیادہ حق رکھتی ہے۔

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى».

نیز نبی ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ وہی کرے جو مالدار ہو۔''

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا يُوصِي الْعَبْدُ إِلَّا بِإِذْنِ أَهْلِهِ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر وصیت نہ کرے۔

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ».

نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے۔''

٢٧٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ لِي: «يَا حَكِيمُ! إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى». قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ

[2750] حضرت حکیم بن حزام ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا تو آپ نے مجھے دے دیا۔ میں نے پھر مانگا تو آپ نے پھر عطا فرما دیا۔ آخر کار آپ نے فرمایا: ''اے حکیم! دنیا کا یہ مال (دیکھنے میں) خوشنما اور (ذائقے میں) شیریں ہے لیکن جو اس کو دل کی سخاوت اور سیر چشمی سے لے تو اس کے لیے اس میں برکت ہوگی اور جو کوئی اسے طمع اور لالچ سے لے، اس کے لیے اس میں برکت نہیں ہوگی۔ یہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔ اور اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے۔'' حضرت حکیم ؓ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے

شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْبٰى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَهُ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَ اللهُ لَهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَأَبٰى أَنْ يَأْخُذَهُ، فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَحِمَهُ اللهُ. [راجع: ١٤٧٢]

رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں آپ کے بعد کسی سے کچھ نہیں لوں گا حتی کہ دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کو وظیفہ دینے کے لیے بلاتے تو وہ اسے قبول کرنے سے انکار کر دیتے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ انھیں وظیفہ دینے کے لیے طلب کرتے تو وہ اس کے لینے سے انکار کر دیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی روش کے پیش نظر فرمایا: مسلمانو! تم گواہ رہو، میں انھیں وہ حق پیش کرتا ہوں جو اللہ نے مال فے میں ان کے لیے مقرر کیا ہے لیکن وہ لینے سے انکار کر دیتے ہیں۔ الغرض حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے بعد پھر کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کی حتی کہ فوت ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔

٢٧٥١ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّخْتِيَانِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، وَالْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَّمَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَّمَسْؤُولَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَّمَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ». قَالَ: وَأَحْسِبُ أَنْ قَدْ قَالَ: «وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ». [راجع: ٨٩٣]

[2751] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر نگہبان سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہو گا۔ حاکم وقت نگہبان ہے، اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ آدمی اپنے اہل خانہ کا نگہبان ہے، اس سے اس کی رعایا کے متعلق باز پرس ہو گی۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے، اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہو گا۔ نوکر اپنے مالک کے مال کا نگران ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے پوچھ گچھ ہو گی۔'' راوی کہتا ہے کہ میرے گمان کے مطابق آپ نے یہ بھی فرمایا: ''مرد اپنے باپ کے مال کا نگران ہے۔''

(١٠) بَابٌ: إِذَا وَقَفَ، أَوْ أَوْصٰى لِأَقَارِبِهِ، وَمَنِ الْأَقَارِبُ؟

باب: 10 - جب اقارب کے لیے وقف کیا یا وصیت کی تو کیا حکم ہے، نیز اقارب سے کون لوگ مراد ہیں؟

وَقَالَ ثَابِتٌ: عَنْ أَنَسٍ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي طَلْحَةَ: «اِجْعَلْهُ لِفُقَرَاءِ أَقَارِبِكَ»، فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ثَابِتٍ، قَالَ: «اِجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ»، قَالَ أَنَسٌ: فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّكَانَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنِّي، وَكَانَ قَرَابَةُ حَسَّانَ وَأُبَيٍّ مِّنْ أَبِي طَلْحَةَ، وَاسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ، فَيَجْتَمِعَانِ إِلٰى حَرَامٍ وَّهُوَ الْأَبُ الثَّالِثُ. وَحَرَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، وَهُوَ يُجَامِعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا إِلٰى سِتَّةِ آبَاءٍ إِلٰى عَمْرِو ابْنِ مَالِكٍ وَّهُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، فَعَمْرُو بْنُ مَالِكٍ يَّجْمَعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا أَوْصٰى لِقَرَابَتِهِ فَهُوَ إِلٰى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تم اپنے باغ کو اپنے قریبی محتاج رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔“ تو انھوں نے وہ حضرت حسان بن ثابت اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما میں تقسیم کر دیا۔ انصاری نے بھی اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے جس طرح ثابت کی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اس کے یہ الفاظ ہیں: ”وہ باغ اپنے محتاج قریبی رشتہ داروں میں بانٹ دو۔“ چنانچہ انھوں نے وہ باغ حضرت حسان اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو دے دیا۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ یہ دونوں ان (حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) کے مجھ سے زیادہ قریب تھے۔ حضرت حسان اور ابی کعب رضی اللہ عنہما کی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے رشتہ داری تھی (جس کی وضاحت اس طرح ہے کہ) حضرت ابوطلحہ کا نام زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار اور حسان کا نام حسان بن ثابت بن منذر بن حرام ہے۔ گویا یہ دونوں (اپنے جد) ”حرام“ میں جمع ہو جاتے ہیں جو ان کا تیسرا باپ ہے اور حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار وہ حضرت حسان، حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو چھ آباء واجداد کے واسطے سے عمرو بن مالک کے ساتھ ملاتا ہے، چنانچہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب یوں ہے: ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار۔ اس طرح عمرو بن مالک نے حضرت حسان، حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو جمع کر دیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے: اگر کوئی اپنے قرابت داروں کے لیے وصیت کرے تو وہ صرف مسلمان آباء واجداد تک محدود ہو گی۔

٢٧٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

[2752] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ [ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ]: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي طَلْحَةَ: «أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ» فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء: ٢١٤] جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يُنَادِي: «يَا بَنِي فِهْرٍ! يَا بَنِي عَدِيٍّ!»، لِبُطُونِ قُرَيْشٍ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء: ٢١٤] قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ!». [راجع: ١٤٦١]

کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''میری رائے کے مطابق آپ اپنا باغ قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کر دیں۔'' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں ایسا ہی کروں گا، چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ (باغ) اپنے قرابت داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے بنوفہر! اے بنوعدی!'' یہ قریش کے مختلف خاندانوں کے نام ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو خبردار کریں۔'' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے قریش کے لوگو! (اللہ سے ڈرو)۔''

(١١) بَابٌ: هَلْ يَدْخُلُ النِّسَاءُ وَالْوَلَدُ فِي الْأَقَارِبِ؟

باب: 11- کیا قرابت داروں میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں؟

٢٧٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء: ٢١٤] قَالَ: «يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِّنَ اللهِ شَيْئًا، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِّنَ اللهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا. وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ! لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا. وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ! سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِي، لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا».

[2753] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ ''اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں۔'' تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے جمعیت قریش! ...... یا اس جیسا کوئی اور لفظ استعمال فرمایا...... تم خود کو اپنے اعمال کے عوض خرید لو، میں اللہ کے حضور تمھارے کچھ کام نہیں آ سکوں گا۔ اے بنوعبد مناف! میں اللہ کی طرف سے تمھارا دفاع نہیں کر سکوں گا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ کے عذاب سے تمھیں نہیں بچا سکوں گا۔ اے صفیہ! جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی ہیں، میں اللہ کی طرف سے کسی چیز کو تم سے دور نہیں کر سکوں گا۔ اے فاطمہ بنت محمد ﷺ! جو کچھ میرے اختیار میں مال وغیرہ ہے تم اس کا سوال مجھ سے کر سکتی ہو، البتہ اللہ کی طرف سے تمھارا دفاع نہیں کر سکوں گا۔''

تَابَعَهُ أَصْبَغُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. [انظر: ٣٥٢٧، ٤٧٧١]

اصبغ نے زہری سے روایت کرنے میں ابن وہب کی متابعت کی ہے۔

(١٢) بَابُ هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِهِ؟

باب: 12- کیا وقف کرنے والا خود بھی اپنے وقف سے فائدہ اٹھا سکتا ہے؟

وَقَدِ اشْتَرَطَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، وَقَدْ يَلِي الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ، وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ جَعَلَ بَدَنَةً أَوْ شَيْئًا لِلّٰهِ فَلَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا كَمَا يَنْتَفِعُ غَيْرُهُ وَإِنْ لَّمْ يَشْتَرِطْ.

حضرت عمر ؓ نے اپنے وقف کے متعلق یہ شرط لگائی تھی کہ وقف کے متولی پر اس سے کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں ہو گا۔ وقف کے لیے وقف کنندہ اور کبھی دوسرا بھی متولی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح کسی نے اونٹ یا کوئی اور چیز اللہ کے لیے وقف کی تو جس طرح دوسرے اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اسے بھی اس سے فائدہ اٹھانے کا حق ہے اگرچہ وقف کرتے وقت اس کی شرط نہ لگائی ہو۔

٢٧٥٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ [بْنُ سَعِيدٍ]: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأٰى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ: «اِرْكَبْهَا»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ: «اِرْكَبْهَا وَيْلَكَ أَوْ وَيْحَكَ». [راجع: ١٦٩٠]

[2754] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا وہ اپنا قربانی کا اونٹ ہانکے جا رہا ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جاؤ۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ قربانی کے لیے وقف ہے۔ آپ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا: ''تیرے لیے ہلاکت یا افسوس ہو اس پر سوار ہو جا۔''

٢٧٥٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأٰى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: «اِرْكَبْهَا»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: «اِرْكَبْهَا وَيْلَكَ»، فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ. [راجع: ١٦٨٩]

[2755] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنا قربانی کا اونٹ ہانکے جا رہا ہے۔ آپ نے اسے کہا: ''اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ تو قربانی کے لیے وقف ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا: ''تیرے لیے خرابی ہو اس پر سوار ہو جا۔''

(١٣) بَابٌ: إِذَا وَقَفَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلٰى غَيْرِهِ فَهُوَ جَائِزٌ

باب: 13- جب کوئی چیز وقف کی اور کسی دوسرے کے حوالے نہ کی تو ایسا وقف بھی جائز ہے

لِأَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَوْقَفَ فَقَالَ: لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهُ أَنْ يَّأْكُلَ، وَلَمْ يَخُصَّ إِنْ وَّلِيَهُ عُمَرُ أَوْ غَيْرُهُ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي طَلْحَةَ: «أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ» فَقَالَ: أَفْعَلُ، فَقَسَمَهَا فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وقف کیا اور فرمایا: اگر اس میں سے اس کا متولی بھی کھائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ انھوں نے اس کی تخصیص نہیں کی کہ اس کے نگران وہ خود ہوں گے یا کوئی دوسرا متولی ہو گا، نیز نبی ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''مجھے یہ پسند ہے کہ تم اپنا باغ اپنے عزیزوں کو وقف کر دو۔'' انھوں نے عرض کیا: میں ایسا ہی کروں گا، چنانچہ انھوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور چچا کے بیٹوں میں بانٹ دیا۔

(١٤) بَابٌ: إِذَا قَالَ: دَارِي صَدَقَةٌ لِلّٰهِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لِلْفُقَرَاءِ أَوْ غَيْرِهِمْ فَهُوَ جَائِزٌ، وَيُعْطِيهَا لِلْأَقْرَبِينَ أَوْ حَيْثُ أَرَادَ

باب: 14- اگر کوئی کہے: میرا مکان اللہ کے لیے صدقہ ہے لیکن فقراء اور غیر فقراء کی صراحت نہ کرے تو جائز ہے۔ وقف کنندہ ایسا وقف کردہ مکان وغیرہ اپنے عزیزوں کو بھی دے سکتا ہے اور دوسروں کو بھی

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي طَلْحَةَ حِينَ قَالَ: أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ، فَأَجَازَ النَّبِيُّ ﷺ ذٰلِكَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا يَجُوزُ حَتّٰى يُبَيِّنَ لِمَنْ. وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ.

نبی ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: جب انھوں نے کہا: میرا محبوب ترین مال بیرحاء نامی باغ ہے اور وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے تو نبی ﷺ نے اسے جائز قرار دیا، جبکہ بعض فقہاء کا خیال ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں بلکہ یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ یہ صدقہ کس کے لیے ہے؟ لیکن پہلا موقف زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صدقے یا وقف میں مصرف متعین کرنا ضروری نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مصرف متعین کیے بغیر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے وقف کو صحیح قرار دیا، پھر آپ نے تجویز دی کہ یہ ایک نیکی اور قربت ہے جس کے زیادہ حق دار اقارب ہیں۔ اگر وہ محتاج اور تنگ دست ہوں تو استحقاق اور زیادہ ہو جاتا ہے، چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی تجویز کے مطابق اسے اپنے اقارب میں تقسیم کر دیا۔ ہمارے رجحان کے مطابق وقف کا مصرف متعین کیے بغیر بھی وقف صحیح ہے، وقف کرنے کے بعد وہ اپنے صوابدیدی اختیار کے مطابق اسے تقسیم کر سکتا ہے۔ جو لوگ جہت متعین کرنے کی پابندی لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے بغیر وقف صحیح نہیں، ان کا موقف محل نظر ہے۔ واللہ أعلم.

(١٥) بَابٌ : إِذَا قَالَ : أَرْضِي أَوْ بُسْتَانِي صَدَقَةٌ لِلّٰهِ عَنْ أُمِّي ، فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ لَّمْ يُبَيِّنْ لِمَنْ ذٰلِكَ

باب: 15- جب کسی نے کہا: میری زمین یا میرا باغ میری والدہ کی طرف سے صدقہ ہے تو ایسا وقف جائز ہے اگرچہ یہ وضاحت نہ کرے کہ یہ کس کے لیے ہے

٢٧٥٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ : أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي يَعْلٰى : أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ : أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا ، أَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ : «نَعَمْ» ، قَالَ : فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِي الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا . [انظر : ٢٧٦٢ ، ٢٧٧٠]

[2756] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عدم موجودگی میں ان کی والدہ فوت ہو گئیں۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میری عدم موجودگی میں میری والدہ فوت ہو گئی ہیں تو کیا اگر میں کوئی چیز ان کی طرف سے صدقہ کروں تو وہ انھیں نفع پہنچائے گی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں (ضرور نفع دے گی)۔'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا پھل دار باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

(١٦) بَابٌ : إِذَا تَصَدَّقَ أَوْ وَقَفَ بَعْضَ مَالِهِ أَوْ بَعْضَ رَقِيقِهِ أَوْ دَوَابِّهِ فَهُوَ جَائِزٌ

باب: 16- اگر کوئی اپنا کچھ مال، کچھ غلام یا کچھ جانور صدقہ یا وقف کرے تو جائز ہے

٢٧٥٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلٰى رَسُولِهِ ﷺ . قَالَ : «أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ ، فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ» ، قُلْتُ : فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ . [انظر : ٢٩٤٧ - ٢٩٥٠ ، ٣٠٨٨ ، ٣٥٥٦ ، ٣٨٨٩ ، ٣٩٥١ ، ٤٤١٨ ، ٤٦٧٣ ، ٤٦٧٦ ، ٤٦٧٧ ، ٤٦٧٨ ،

[2757] حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میری توبہ کا اتمام یہ ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر قربان کر کے اس سے دستبردار ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: ''کچھ اپنے پاس بھی رکھو، یہ تمھارے حق میں بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: اپنا وہ حصہ اپنے پاس رکھ لیتا ہوں جو خیبر میں ہے۔

[٦٢٥٥، ٦٦٩٠، ٧٢٢٥]

فائدہ: اگر کسی نے اپنی جائیداد میں سے کچھ مال صدقہ یا وقف کیا تو بلا اختلاف جائز ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے اسی بات کی ترغیب دی ہے کہ کل مال صدقہ کرنے کے بجائے کچھ مال صدقہ کیا جائے تاکہ آئندہ دنیاوی آفات اور فقر و فاقہ سے محفوظ رہے۔

(١٧) بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ إِلَى وَكِيلِهِ، ثُمَّ رَدَّ الْوَكِيلُ إِلَيْهِ

٢٧٥٨ - وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَن تَنَالُوا۟ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۟ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران:٩٢] جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! يَقُولُ اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ: ﴿لَن تَنَالُوا۟ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۟ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران:٩٢] وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ - قَالَ: وَكَانَتْ حَدِيقَةً كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَسْتَظِلُّ فِيهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا - فَهِيَ إِلَى اللهِ [عَزَّ وَجَلَّ] وَإِلَى رَسُولِهِ ﷺ، أَرْجُو بِرَّهُ وَذُخْرَهُ، فَضَعْهَا أَيْ رَسُولَ اللهِ! حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَخْ يَا أَبَا طَلْحَةَ! ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ وَرَدَدْنَاهُ عَلَيْكَ فَاجْعَلْهُ فِي الْأَقْرَبِينَ». فَتَصَدَّقَ بِهِ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى ذَوِي رَحِمِهِ، قَالَ: وَكَانَ مِنْهُمْ أُبَيٌّ وَّحَسَّانُ، قَالَ: وَبَاعَ حَسَّانُ حِصَّتَهُ مِنْهُ مِنْ مُّعَاوِيَةَ، فَقِيلَ لَهُ: تَبِيعُ صَدَقَةَ أَبِي طَلْحَةَ؟ فَقَالَ: أَلَا أَبِيعُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِّنْ دَرَاهِمَ؟ قَالَ: وَكَانَتْ تِلْكَ الْحَدِيقَةُ فِي مَوْضِعِ قَصْرِ بَنِي حُدَيْلَةَ الَّذِي بَنَاهُ مُعَاوِيَةُ.

باب: 17- جس شخص نے اپنا صدقہ وکیل کے سپرد کر دیا، وکیل نے پھر اسی کی طرف واپس کر دیا

[2758] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تم اس وقت تک ہرگز نیکی نہیں حاصل کر سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔'' تو حضرت ابوطلحہ ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ''تم اس وقت تک ہرگز نیکی نہیں حاصل کر سکتے جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز کو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔'' میری جائیداد میں مجھے بیرحاء کا باغ سب سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ ایسا باغ تھا جس میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے جاتے، وہاں سائے میں بیٹھتے اور اس کے چشموں کا پانی نوش فرماتے تھے۔ یہ باغ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہے۔ میں اللہ کے ہاں اس کے ثواب اور ذخیرۂ آخرت کی امید رکھتا ہوں۔ اللہ کے رسول! آپ اسے وہاں خرچ کریں جہاں آپ کو اللہ تعالیٰ بتائے۔ (آپ اسے قبول فرمائیں اور جہاں مناسب خیال کریں اسے مصرف میں لائیں۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واہ، واہ! اے ابوطلحہ تجھے مبارک ہو۔ یہ مال تو بہت مفید اور نفع بخش ہے۔ ہم اس کو تم سے قبول کر کے پھر تمھارے ہی حوالے کرتے ہیں۔ آپ اسے اپنے قریبی رشتہ داروں میں خرچ کریں۔'' چنانچہ ابوطلحہ ؓ نے اسے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا۔ ان قریبی رشتہ داروں میں سے حضرت ابی

[راجع: ١٤٦١]

بن کعب اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما تھے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اپنا حصہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بیچ دیا۔ ان سے کہا گیا: تم حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا دیا ہوا صدقہ فروخت کر رہے ہو؟ تو انھوں نے فرمایا: میں کھجور کا ایک صاع دراہم کے ایک صاع کے عوض کیوں نہ فروخت کروں؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ باغ بنو حدیلہ کے محل کی جگہ واقع تھا جسے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے تعمیر کرایا تھا۔

(١٨) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذَا حَضَرَ ٱلْقِسْمَةَ أُوْلُواْ ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَـٰمَىٰ وَٱلْمَسَـٰكِينُ فَٱرْزُقُوهُم مِّنْهُ﴾ [النساء: ٨]

باب: 18- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب تقسیم ترکہ کے وقت قرابت دار، یتیم اور مسکین لوگ آئیں تو انھیں اس ترکے سے کچھ نہ کچھ ضرور دو'' کی تفسیر

٢٧٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نُسِخَتْ، وَلَا وَاللهِ مَا نُسِخَتْ وَلٰكِنَّهَا مِمَّا تَهَاوَنَ النَّاسُ، هُمَا وَالِيَانِ: وَالٍ يَرِثُ وَذَاكَ الَّذِي يَرْزُقُ، وَوَالٍ لَا يَرِثُ فَذَاكَ الَّذِي يَقُولُ بِالْمَعْرُوفِ، يَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ أَنْ أُعْطِيَكَ.

[انظر: ٤٥٧٦]

[2759] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ مذکورہ بالا آیت منسوخ ہے۔ نہیں، اللہ کی قسم! یہ منسوخ نہیں ہے، البتہ لوگ اس پر عمل کرنے میں سست ہو گئے ہیں۔ دراصل ترکہ لینے والے دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں: ایک تو وہ جو خود وارث ہوں، انھیں تو اس وقت کچھ خرچ کرنے کا حکم ہے، دوسرے وہ جو خود وارث نہیں، انھیں حکم ہے کہ وہ نرمی سے جواب دیں۔ وہ یوں کہے کہ میں تو تمھیں دینے کا اختیار نہیں رکھتا۔

(١٩) بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ تُوُفِّيَ فُجَاءَةً أَنْ يَتَصَدَّقُوا عَنْهُ، وَقَضَاءِ النُّذُورِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: 19- اگر کوئی اچانک فوت ہو جائے تو اس کی طرف سے خیرات کرنی چاہیے اور میت کی نذر و منت بھی پوری کرنی چاہیے

٢٧٦٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّي

[2760] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا: میری والدہ اچانک وفات پا گئی ہے، میرے خیال کے مطابق اگر اسے گفتگو کا موقع ملتا

افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، تَصَدَّقْ عَنْهَا». [راجع: ١٣٨٨]

تو وہ ضرور صدقہ کرتی۔ کیا میں اب اس کی طرف سے صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں تم اس کی طرف سے صدقہ کرو۔''

٢٧٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ، فَقَالَ: «اقْضِهِ عَنْهَا». [انظر: ٦٦٩٨، ٦٩٥٩]

[2761] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میری والدہ فوت ہوگئی ہیں اور ان کے ذمہ ایک منت تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کی طرف سے نذر پوری کرو۔''

(٢٠) بَابُ الْإِشْهَادِ فِي الْوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ

باب: 20- وقف اور صدقے میں گواہ بنانا

٢٧٦٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أَخَا بَنِي سَاعِدَةَ - تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، فَهَلْ يَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِي الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا. [راجع: ٢٧٥٦]

[2762] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ ؓ جو قبیلۂ بنو ساعدہ سے ہیں، ان کی والدہ کا انتقال ہوگیا جبکہ وہ گھر سے باہر تھے۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اور میں اس وقت موجود نہیں تھا۔ تو کیا اب اگر میں اس کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کروں تو اس کو فائدہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' حضرت سعد ؓ نے عرض کیا: میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا باغ مخراف اس کی طرف سے صدقہ ہے۔

(٢١) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَءَاتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ﴾ [النساء: ٢، ٣]

باب: 21- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور یتیموں کو ان کے مال واپس کردو اور ان کی کسی اچھی چیز کے عوض انھیں گھٹیا چیز نہ دو اور نہ ان کا مال ہی اپنے مال میں ملا کر کھاؤ...... تو پھر دوسری عورتوں سے نکاح کرلو جو تمھیں پسند ہوں'' کا بیان

٢٧٦٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ﴾ قَالَتْ: هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا، فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا، وَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ﴾ [النساء:١٢٧] قَالَتْ: فَبَيَّنَ اللهُ فِي هٰذِهِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَّمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا، وَلَمْ يُلْحِقُوهَا بِسُنَّتِهَا بِإِكْمَالِ الصَّدَاقِ، فَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَالْتَمَسُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ، قَالَ: فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا. [راجع: ٢٤٩٤]

[2763] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اس آیت کریمہ کے متعلق سوال کیا: ''اور اگر تمھیں خطرہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے متعلق تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر دوسری عورتوں سے نکاح کر لو جو تمھیں پسند ہوں۔'' حضرت عائشہ ؓ نے اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: یتیم لڑکی اپنے سرپرست کی پرورش میں ہوتی تھی اور وہ اس کے حسن و جمال اور مال و متاع میں رغبت کرتا لیکن وہ چاہتا کہ اس کے خاندان کی عورتوں کے مہر سے کم مہر کے عوض اس سے نکاح کر لے، اس لیے انھیں ایسی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دیا گیا مگر اس صورت میں کہ ان کے حق مہر کی پوری ادائیگی کریں۔ اور انھیں حکم دیا گیا کہ ان کے علاوہ دوسری عورتوں سے نکاح کر لیں۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: پھر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بعد فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''یہ لوگ آپ سے عورتوں کے متعلق فتویٰ پوچھتے ہیں تو آپ فرما دیں کہ اللہ تمھیں ان کے متعلق فتویٰ دیتا ہے۔'' حضرت عائشہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں بیان کیا ہے کہ یتیم لڑکی جب جمال اور مال والی ہوتی تو لوگ اس کے نکاح کرنے میں بہت دلچسپی رکھتے لیکن حق مہر دینے میں خاندانی عورتوں کا طریقہ اختیار نہ کرتے تھے۔ جب لڑکی کا مال کم ہوتا اور وہ خوبصورت نہ ہوتی تو اس سے نکاح کرنے میں کوئی رغبت نہ رکھتے بلکہ اس کے علاوہ دوسری عورتیں تلاش کرتے۔ حضرت عروہ نے فرمایا: جب وہ ان میں رغبت نہ کرنے کے وقت انھیں چھوڑے رکھتے ہیں تو ان کے لیے یہ جائز نہیں کہ جب ان میں رغبت کریں تو ان سے نکاح کریں، البتہ اگر ان کا مہر پورا ادا کرنے میں انصاف کریں اور

انھیں پورا پورا حق دیں تو پھر ان سے نکاح کرنے کی اجازت ہے۔

فائدہ: مذکورہ آیات وحدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس یتیم لڑکی ہو اور وہ اسے مہر مثل ادا نہ کر سکتا ہو تو وہ نکاح کے لیے دوسری عورتوں کی طرف رجوع کرے کیونکہ یتیم لڑکی کے علاوہ اور عورتیں بکثرت ہیں۔ اور اگر ضرور یتیم لڑکی سے نکاح کرنا ہے تو اس کا حق مہر پورا ادا کیا جائے جتنا اس کی ہم عصر عورتوں کا ہے، اس میں کسی قسم کی کمی نہ کی جائے۔

(۲۲) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَٱبْتَلُوا۟ ٱلْيَتَـٰمَىٰ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغُوا۟ ٱلنِّكَاحَ فَإِنْ ءَانَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَٱدْفَعُوٓا۟ إِلَيْهِمْ أَمْوَٰلَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَآ إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُوا۟ ۚ وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَٰلَهُمْ فَأَشْهِدُوا۟ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا ○ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ ٱلْوَٰلِدَانِ وَٱلْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ ٱلْوَٰلِدَانِ وَٱلْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا﴾ [النساء: ٦، ٧] حَسِيبًا: يَعْنِي كَافِيًا.

باب: 22- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور یتیم بچوں کی جانچ پرکھ کرتے رہو حتی کہ وہ نکاح کے قابل عمر کو پہنچ جائیں، پھر اگر تم ان میں اہلیت معلوم کر و تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔ اور اس اندیشے کے پیش نظر کہ وہ بڑے ہو جائیں گے ان کے مال ضرورت سے زیادہ اور جلدی جلدی مت کھاؤ اور جو کفیل کھاتا پیتا ہو اسے چاہیے کہ یتیم کے مال سے کچھ نہ لے اور جو محتاج ہو وہ عرف کے مطابق اپنا حق الخدمت کھا سکتا ہے۔ پھر جب تم یتیموں کے مال انھیں واپس کرو تو ان پر گواہ بنا لیا کرو اور حساب لینے کے لیے تو اللہ ہی کافی ہے۔ مردوں کے لیے اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں، اسی طرح عورتوں کے لیے بھی اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں، خواہ یہ ترکہ تھوڑا ہو یا زیادہ، ہر ایک کا طے شدہ حصہ ہے“ کا بیان حَسِيبًا کے معنی ہیں: کافی ہے۔

فائدہ: زمانۂ جاہلیت میں لوگ یتیم کے مال کو شیر مادر سمجھ کر ہڑپ کر جاتے تھے، نیز متوفی کے ترکے سے عورتوں کو حصہ نہیں دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں انھی دو رسومات بد کا خاتمہ کیا ہے اور یتیم کے مال کا ایک ضابطہ بیان کیا ہے، نیز مرنے والے کے ترکے سے عورت، مرد سب کا حصہ مقرر کر دیا ہے۔ اب قرآنی نص کے مطابق ایک عورت اپنی جائیداد فروخت کر سکتی ہے۔ وصیت بھی کر سکتی ہے۔ اوقاف کی نگران بھی ہو سکتی ہے۔ الغرض اسلام نے عورتوں کو بھی مردوں کی طرح حقوق دیے ہیں۔

[بَابٌ]: وَمَا لِلْوَصِيِّ أَنْ يَعْمَلَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْهُ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ

٢٧٦٤ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْأَشْعَثِ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَّوْلَى بَنِي هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَّهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ: ثَمْغٌ، وَكَانَ نَخْلًا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي اسْتَفَدْتُ مَالًا وَّهُوَ عِنْدِي نَفِيسٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ، لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ، وَلٰكِنْ يُّنْفَقُ ثَمَرُهُ». فَتَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ فَصَدَقَتُهُ تِلْكَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَفِي الرِّقَابِ وَالْمَسَاكِينِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى، وَلَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهُ أَنْ يَّأْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ يُؤْكِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ بِهِ. [راجع: ٢٣١٣]

باب: ۔متولی، یتیم کے مال میں محنت کرے اور بقدر محنت اس مال سے کھائے

[2764] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اپنا مال صدقہ کیا۔ وہ کھجوروں کا باغ تھا جسے ثمغ کہا جاتا تھا۔ حضرت عمر ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے ایک جائیداد ملی ہے اور میرے نزدیک یہ نہایت ہی عمدہ مال ہے۔ میں اسے صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اصل مال کو اس طرح صدقہ کرو کہ اسے نہ فروخت کیا جائے اور نہ کسی کو ہبہ دیا جائے، نیز اسے بطور وراثت تقسیم نہ کیا جائے لیکن اس کی پیداوار اور پھل وغیرہ استعمال کیا جاتا رہے۔“ تو حضرت عمر ؓ نے اسے صدقہ کر دیا۔ ان کا یہ صدقہ فی سبیل اللہ، نیز غلام آزاد کرنے، مسکینوں، مہمانوں، مسافروں اور قریبی رشتہ داروں کے لیے تھا۔ اور جو کوئی اس کا نگران ہو وہ اس سے معروف طریقے سے کھا سکتا ہے، اس پر کوئی گناہ نہیں، اور اپنے احباب کو بھی کھلا سکتا ہے بشرطیکہ اس میں سے مال جمع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

٢٧٦٥ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ﴿وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [النساء: ٦] قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ أَنْ يُّصِيبَ مِنْ مَّالِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ. [راجع: ٢٢١٢]

[2765] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے اس آیت کریمہ کے متعلق فرمایا: ”جو مالدار ہے وہ خود کو یتیم کے مال سے بچائے رکھے، البتہ جو محتاج ہو وہ دستور کے مطابق کھا سکتا ہے۔“ یہ آیت کریمہ یتیم کے متولی کے متعلق نازل ہوئی۔ اگر وہ ضرورت مند اور محتاج ہو تو وہ یتیم کے مال سے بقدر ضرورت دستور کے مطابق لے سکتا ہے۔

(٢٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَٰلَ ٱلْيَتَـٰمَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِى بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا﴾ [النساء: ١٠]

باب: 23- ارشاد باری تعالیٰ: ''بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلماً کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں، وہ ضرور بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونک دیے جائیں گے'' کا بیان

٢٧٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: «اَلشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ». [انظر: ٥٧٦٤، ٦٨٥٧]

[2766] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سات ہلاکت خیز گناہوں سے احتراز کرو۔'' صحابۂ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی جان کو قتل کرنا جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے مگر حق کے ساتھ جائز ہے، سود کھانا، یتیم کا مال ہڑپ کرنا، لڑائی کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا اور پاک دامن اہل ایمان، بھولی بھالی خواتین پر زنا کی تہمت لگانا۔''

(٢٤) بَابٌ: ﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْيَتَـٰمَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِن تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَٰنُكُمْ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [البقرة: ٢٢٠].

باب: 24- ارشاد باری تعالیٰ: ''لوگ آپ سے یتیموں کے متعلق دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیں کہ ان کی بھلائی ملحوظ رکھنا ہی بہتر ہے۔ اگر تم ان کو اپنے ساتھ رکھو تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں......'' کی تفسیر

﴿لَأَعْنَتَكُمْ﴾: لَأَحْرَجَكُمْ وَضَيَّقَ عَلَيْكُمْ، ﴿وَعَنَتْ﴾ [طه: ١١١]: خَضَعَتْ.

﴿لَأَعْنَتَكُمْ﴾ کے معنی ہیں: ''تمھیں حرج اور تنگی میں مبتلا کر دیتا۔'' اور ﴿عَنَتْ﴾ کے معنی ہیں: ''جھک گئے۔''

٢٧٦٧ - وَقَالَ لَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: مَا رَدَّ ابْنُ عُمَرَ عَلَى أَحَدٍ وَصِيَّتَهُ وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ أَحَبَّ

[2767] حضرت نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کبھی کسی کی وصیت کو مسترد نہیں کرتے تھے۔ ابن سیرین فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال کے متعلق میرے نزدیک

الْأَشْيَاءِ إِلَيْهِ فِي مَالِ الْيَتِيمِ أَنْ يَجْتَمِعَ إِلَيْهِ نُصَحَاؤُهُ وَأَوْلِيَاؤُهُ فَيَنْظُرُوا الَّذِي هُوَ خَيْرٌ لَهُ. وَكَانَ طَاوُسٌ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ الْيَتَامٰى قَرَأَ: ﴿وَٱللَّهُ يَعْلَمُ ٱلْمُفْسِدَ مِنَ ٱلْمُصْلِحِ﴾ [البقرة:٢٢٠] وَقَالَ عَطَاءٌ فِي يَتَامَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ: يُنْفِقُ الْوَلِيُّ عَلٰى كُلِّ إِنْسَانٍ بِقَدْرِهِ مِنْ حِصَّتِهِ.

پسندیدہ بات یہ ہے کہ اس کے مخلص خیر خواہ اور سرپرست جمع ہو جائیں اور غور کریں کہ یتیم کی بہتری کس چیز میں ہے۔ حضرت طاؤس سے اگر یتیموں کے کسی معاملے کے متعلق دریافت کیا جاتا تو وہ یہ آیت پڑھتے: ''اللہ تعالیٰ فسادی اور خیر خواہ کو خوب جانتا ہے۔'' حضرت عطاء چھوٹے بڑے یتیم کے متعلق فرماتے ہیں کہ سرپرست ہر ایک پر اس کے حصے کے مطابق خرچ کرے۔

(٢٥) بَابُ اسْتِخْدَامِ الْيَتِيمِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ إِذَا كَانَ صَلَاحًا لَهُ، وَنَظَرِ الْأُمِّ أَوْ زَوْجِهَا لِلْيَتِيمِ

باب: 25- سفر و حضر میں یتیم سے خدمت لینا جبکہ وہ خدمت کے قابل ہو، نیز والدہ اور اس کے سوتیلے باپ کا یتیم کی دیکھ بھال کرنا

٢٧٦٨ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَأَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ، قَالَ: فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ: لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا؟ وَلَا لِشَيْءٍ لَّمْ أَصْنَعْهُ: لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا؟. [انظر: ٦٠٣٨، ٦٩١١]

[2768] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ کا کوئی خدمت گزار نہیں تھا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میرا ہاتھ پکڑ کر آپ کی خدمت میں لے آئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! یقیناً انس ایک زیرک بچہ ہے۔ یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے سفر و حضر میں آپ کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپ نے مجھے کسی کام کے متعلق جو میں نے کر دیا ہو یہ کبھی نہ فرمایا: تم نے اس طرح کیوں کیا؟ اسی طرح کسی ایسے کام کے متعلق جو میں نہ کر سکا، آپ نے کبھی سرزنش نہ کی کہ تو نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟

فائدہ: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سوتیلے باپ تھے کیونکہ ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے انھوں نے نکاح کر لیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی عمر دس سال کی تھی جب انھیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لیے وقف کر دیا گیا، پھر انھیں دس سال تک سفر و حضر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرنے کا موقع ملا۔ انھوں نے بہت قریب سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق فاضلہ کا مطالعہ کیا اور قیامت تک وہ رسول اللہ ﷺ کے خدمت گزار کی حیثیت سے پہچانے جائیں گے۔ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان کی عمر سو سال سے زیادہ تھی۔

(٢٦) بَابٌ: إِذَا وَقَفَ أَرْضًا وَّلَمْ يُبَيِّنِ الْحُدُودَ فَهُوَ جَائِزٌ، وَكَذٰلِكَ الصَّدَقَةُ

٢٧٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءُ، مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَن تَنَالُواْ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُواْ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران: ٩٢] قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ يَقُولُ: ﴿لَن تَنَالُواْ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُواْ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران: ٩٢] وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ، فَضَعْهَا حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ. فَقَالَ: «بَخٍ، ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ - أَوْ رَايِحٌ، شَكَّ ابْنُ مَسْلَمَةَ - وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ»، قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ: «رَايِحٌ». [راجع: ١٤٦١]

باب: 26- اگر کسی نے زمین وقف کی اور (اس کے معروف ہونے کی وجہ سے) اس کی حدود متعین نہ کیں تو جائز ہے اور اسی طرح صدقے کا بھی یہی حکم ہے

[2769] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوطلحہ ؓ مدینہ طیبہ میں تمام انصار سے زیادہ مال دار تھے۔ ان کے پاس کھجوروں کے باغات تھے۔ مسجد نبوی کے سامنے ان کا سب سے پسندیدہ مال بیرحاء کا باغ تھا جس میں نبی ﷺ تشریف لاتے اور اس کا بہترین پانی نوش جاں کرتے تھے۔ حضرت انس ؓ نے کہا: جب یہ آیت اتری: ''تم لوگ اس وقت تک نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنی محبوب ترین چیز خرچ نہ کرو۔'' تو حضرت ابوطلحہ ؓ رسول اللہ ﷺ کے حضور کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''تم ہرگز نیکی نہیں حاصل کر سکتے جب تک اپنی پیاری چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔'' اور میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب مال بیرحاء نامی باغ ہے۔ یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے۔ میں اللہ کے حضور اس کے ثواب اور ذخیرے کی امید رکھتا ہوں۔ آپ اسے رکھ لیں اور جہاں مناسب خیال فرمائیں اسے خرچ کریں۔ آپ نے فرمایا: ''واہ، واہ! یہ مال نفع دینے والا ہے...... یا جانے والا ہے۔ (راویٔ حدیث) ابن مسلمہ نے شک کیا ہے...... جو کچھ تم نے کہا میں نے اسے سن لیا ہے۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔'' حضرت ابوطلحہ ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! میں ایسا ہی کروں گا، چنانچہ حضرت ابوطلحہ ؓ نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا کے بیٹوں میں

تقسیم کر دیا۔

اسماعیل، عبداللہ بن یوسف اور یحییٰ بن یحییٰ نے امام مالک سے مَالٌ رَابِحٌ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

٢٧٧٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّ أُمَّهُ تُوُفِّيَتْ، أَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: فَإِنَّ لِي مِخْرَافًا فَأَنَا أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا. [راجع: ٢٧٥٦]

[2770] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: ان کی والدہ فوت ہو چکی ہیں۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو نفع دے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں (فائدہ پہنچے گا)۔'' اس نے عرض کیا: میرا ایک پھل دار باغ ہے، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی طرف سے وہ صدقہ کر دیا ہے۔

(٢٧) بَابٌ: إِذَا وَقَفَ جَمَاعَةٌ أَرْضًا مُشَاعًا فَهُوَ جَائِزٌ

باب: 27- جب ایک جماعت نے اپنی مشترکہ زمین وقف کر دی تو یہ بھی جائز ہے

٢٧٧١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: «يَا بَنِي النَّجَّارِ! ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا»، قَالُوا: لَا وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ. [راجع: ٢٣٤]

[2771] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ نے مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ''اے بنونجار! تم اپنا یہ باغ میرے ہاتھ فروخت کر دو۔'' انھوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! نہیں، ہم اس باغ کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے وصول کریں گے۔

فائدہ: مشاع اس مشترکہ جائیداد کو کہتے ہیں جس میں شرکاء کے حصے متعین نہ کیے گئے ہوں، بعض حضرات کا موقف ہے کہ مشترک مال وقف نہیں کیا جا سکتا، خواہ وقف کرنے والا فرد واحد ہو یا جماعت۔ امام بخاری ؒ نے اس موقف کو محل نظر قرار دے کر یہ ثابت کیا ہے کہ مشترک مال جماعت وقف کر سکتی ہے جیسا کہ بنونجار نے اپنا باغ اللہ کے لیے وقف کر دیا تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے برقرار رکھا، اگرچہ بعض روایات میں ہے کہ اس باغ کی قیمت دس دینار حضرت ابوبکر ؓ نے ادا کر دی تھی، تاہم قیمت کی ادائیگی سے پہلے جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی کہ ہم وقف کرتے ہیں تو آپ نے اس کا انکار نہیں کیا۔ اگر وقف مشاع جائز نہ ہوتا تو آپ اسے قبول نہ فرماتے بلکہ مسترد کر دیتے۔[1]

1 فتح الباري : 488/5.

(٢٨) بَابُ الْوَقْفِ كَيْفَ يُكْتَبُ؟

٢٧٧٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَصَابَ عُمَرُ بِخَيْبَرَ أَرْضًا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَصَبْتُ أَرْضًا لَّمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ: «إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا». فَتَصَدَّقَ عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ، فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ، لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهَا أَنْ يَّأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا، غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ. [راجع: ٢٣١٣]

باب:28- وقف کی دستاویز کیسے لکھی جائے؟

[2772] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں کچھ زمین ملی تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے ایسی زمین ملی ہے، میں نے قبل ازیں اس سے عمدہ مال کبھی نہیں پایا۔ اس کے متعلق آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو اصل زمین روک لو اور اس کی پیداوار صدقہ کرتے رہو۔'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس طرح صدقہ کیا کہ اصل زمین کو نہ فروخت کیا جائے نہ کسی کو ہبہ کی جائے اور نہ اس کو ورثہ ہی بنایا جائے۔ یہ فقراء، قرابت داروں، غلام آزاد کرنے، جہاد فی سبیل اللہ، مہمانوں اور مسافروں کے لیے وقف ہے۔ جو شخص اس وقف کا متولی ہو وہ دستور کے مطابق اس سے خود کھا سکتا ہے اور اپنے دوستوں کو بھی کھلا سکتا ہے لیکن اس کے ذریعے سے دولت جمع کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

(٢٩) بَابُ الْوَقْفِ لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَالضَّيْفِ

٢٧٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَجَدَ مَالًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ. قَالَ: «إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا». فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَذِي الْقُرْبٰى وَالضَّيْفِ. [راجع: ٢٣١٣]

باب: 29- مال دار، محتاج اور مہمان کے لیے وقف کرنا

[2773] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیبر میں مال حاصل کیا تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے متعلق آپ کو اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاہو تو اسے صدقہ کر دو۔'' چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وہ مال فقراء، مساکین، قریبی رشتہ داروں اور مہمانوں کے لیے صدقہ کر دیا۔

(٣٠) بَابُ وَقْفِ الْأَرْضِ لِلْمَسْجِدِ

باب:30- مسجد کے لیے زمین وقف کرنا

٢٧٧٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ وَقَالَ: «يَا بَنِي النَّجَّارِ! ثَامِنُونِي حَائِطَكُمْ هٰذَا»، فَقَالُوا: لَا وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ.

[راجع: ٢٣٤]

[2774] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مسجد بنانے کا حکم دیا، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''اے بنونجار! تم اپنا یہ باغ میرے ہاتھ فروخت کر دو۔'' انھوں نے عرض کیا: نہیں، اللہ کی قسم! ہم تو اس کی قیمت صرف اللہ سے لیں گے۔

فائدہ: مساجد کی دو اقسام ہیں: ایک یہ کہ گھر یا کھیت یا فیکٹری کے کسی حصے میں مسجد بنا لی جائے اور وہاں نماز پڑھنا شروع کر دی جائے۔ اس قسم کی مسجد کے لیے جملہ لوازمات از قسم اذان، جماعت اور جمعہ کا ہونا ضروری نہیں اور نہ اس قسم کی مسجد کا وقف ہونا ہی ضروری ہے۔ دوسری قسم یہ ہے کہ مسجد کو اس کے آداب و لوازمات کے ساتھ تعمیر کیا جائے، اس میں نماز، جماعت اور جمعہ کا اہتمام ہو اور بوقت نماز ہر کلمہ گو مسلمان کو اس میں نماز ادا کرنے کی آزادی ہو۔ اس قسم کی مسجد کا وقف ہونا ضروری ہے تاکہ کوئی بھی نمازیوں کے لیے نماز کی ادائیگی میں رکاوٹ نہ ڈال سکے۔ اگر مسجد وقف نہیں ہوگی تو مالک اپنے تصرف و اختیار کے پیش نظر اس سے روک سکتا ہے۔

(٣١) بَابُ وَقْفِ الدَّوَابِّ وَالْكُرَاعِ وَالْعُرُوضِ وَالصَّامِتِ

باب: 31- جانوروں، گھوڑوں، مال و اسباب اور نقدی کا وقف کرنا

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ جَعَلَ أَلْفَ دِينَارٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَدَفَعَهَا إِلَى غُلَامٍ لَّهُ تَاجِرٍ يَّتَّجِرُ بِهَا، وَجَعَلَ رِبْحَهُ صَدَقَةً لِّلْمَسَاكِينِ وَالْأَقْرَبِينَ، هَلْ لِّلرَّجُلِ أَنْ يَّأْكُلَ مِنْ رِبْحِ تِلْكَ الْأَلْفِ شَيْئًا؟ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ جَعَلَ رِبْحَهَا صَدَقَةً فِي الْمَسَاكِينِ، قَالَ: لَيْسَ لَهُ أَنْ يَّأْكُلَ مِنْهَا.

حضرت امام زہری سے پوچھا گیا: اگر کوئی شخص ایک ہزار دینار وقف کر کے اپنے غلام کو دے دے تاکہ وہ انھیں تجارت میں لگائے اور اس کے منافع سے مساکین اور قریبی رشتہ داروں کو کھلائے۔ تو کیا وہ وقف کرنے والا شخص خود اس نفع سے کچھ کھا سکتا ہے؟ اسی طرح اگر اس نے اس کا نفع محتاجوں پر صدقہ نہ کیا ہو تو کیا کھا سکتا ہے؟ انھوں نے کہا: وہ اس سے نہیں کھا سکتا۔

٢٧٧٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ لَّهُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَعْطَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَمَلَ عَلَيْهَا

[2775] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ نے کسی کو فی سبیل اللہ سواری کے لیے گھوڑا دیا جو انھیں رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمایا تھا تاکہ وہ کسی مجاہد کو اس پر سوار کریں۔ حضرت عمر ؓ کو خبر ملی کہ جس کے لیے گھوڑا

رَجُلًا، فَأُخْبِرَ عُمَرُ أَنَّهُ قَدْ وَقَفَهَا يَبِيعُهَا، فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَبْتَاعَهَا، فَقَالَ: «لَا تَبْتَاعُهَا وَلَا تَرْجِعَنَّ فِي صَدَقَتِكَ». [راجع: ١٤٨٩]

وقف کیا تھا وہ اسے فروخت کر رہا ہے۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا کہ وہ اس گھوڑے کو خرید سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اسے مت خریدو اور اپنے صدقے میں کبھی رجوع نہ کرو۔''

(٣٢) بَابُ نَفَقَةِ الْقَيِّمِ لِلْوَقْفِ

باب: 32- منتظم وقف کے اخراجات کا بیان

٢٧٧٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا وَّلَا دِرْهَمًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ». [انظر: ٣٠٩٦، ٦٧٢٩]

[2776] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ورثاء درہم و دینار کو تقسیم نہ کریں۔ میں نے اپنی بیویوں کے اخراجات اور اپنے عاملین کے مشاہرات (جائیداد کی دیکھ بھال کرنے والوں کے خرچے) کے بعد جو چھوڑا ہے وہ سب صدقہ ہے۔''

٢٧٧٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ فِي وَقْفِهِ أَنْ يَّأْكُلَ مَنْ وَّلِيَهُ وَيُؤْكِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَّالًا. [راجع: ٢٣١٣]

[2777] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ نے اپنے وقف میں یہ شرط عائد کی تھی کہ جو اس کا متولی ہو وہ اس سے کھا سکتا ہے، اپنے دوست کو بھی کھلا سکتا ہے، البتہ وہ مال جمع نہیں کر سکتا۔

(٣٣) بَابٌ: إِذَا وَقَفَ أَرْضًا أَوْ بِئْرًا، أَوِ اشْتَرَى لِنَفْسِهِ مِثْلَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ

باب: 33- کسی نے زمین وقف کی یا کنواں وقف کیا اور اپنے لیے عام مسلمانوں کی طرح پانی لینے کی شرط لگائی

وَوَقَفَ أَنَسٌ دَارًا، فَكَانَ إِذَا قَدِمَ نَزَلَهَا.

حضرت انس ؓ نے مدینہ طیبہ میں ایک مکان وقف کیا، پھر وہ جب کبھی یہاں آتے تو اس گھر میں قیام کرتے تھے۔

وَتَصَدَّقَ الزُّبَيْرُ بِدُورِهِ، وَقَالَ لِلْمَرْدُودَةِ مِنْ بَنَاتِهِ أَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مُضِرَّةٍ وَّلَا مُضَرٍّ بِهَا، فَإِنِ اسْتَغْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ.

حضرت زبیر ؓ نے اپنا گھر وقف کیا تھا اور اپنی ایک مطلقہ بیٹی سے فرمایا تھا کہ وہ اس گھر میں قیام کرے لیکن اس گھر کو نقصان نہ پہنچائے اور نہ اس میں کوئی دوسرا نقصان کرے۔ اگر وہ نکاح کر لینے کے باعث مکان سے بے نیاز

ہو جائے تو اس کا وہاں کوئی حق نہیں ہوگا۔

وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ نَصِيبَهُ مِنْ دَارِ عُمَرَ سُكْنَى لِذَوِي الْحَاجَاتِ مِنْ آلِ عَبْدِ اللهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقف کردہ گھر میں رہنے کا حصہ اپنی محتاج اولاد کو دے دیا تھا۔

٢٧٧٨ - وَقَالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَيْثُ حُوصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللهَ وَلَا أَنْشُدُ إِلَّا أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَفَرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ» فَحَفَرْتُهَا؟ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُون أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ» فَجَهَّزْتُهُ؟ قَالَ: فَصَدَّقُوهُ بِمَا قَالَ. وَقَالَ عُمَرُ فِي وَقْفِهِ: لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ، وَقَدْ يَلِيهِ الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ فَهُوَ وَاسِعٌ لِكُلٍّ.

[2778] حضرت ابوعبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جب محاصرہ کیا گیا تو انھوں نے اپنے گھر کے اوپر سے جھانک کر ان (باغیوں) سے فرمایا: میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں اور یہ قسم صرف نبی ﷺ کے اصحاب کو دیتا ہوں، کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''جس نے بئر رومہ جاری کیا اس کے لیے جنت ہے۔'' تو میں نے اسے کھود کر وقف کیا تھا؟ کیا تم نہیں جانتے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا: ''جو کوئی غزوۂ تبوک کے لیے لشکر تیار کرے اس کے لیے جنت ہے۔'' تو میں نے لشکر تیار کیا تھا؟ تو لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کلام کی تصدیق کی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے وقف کے متعلق فرمایا تھا کہ جو اس کا متولی ہے وہ اس سے کھا پی سکتا ہے۔ کبھی متولی خود وقف کنندہ ہوتا ہے اور کبھی کوئی دوسرا اس کا اہتمام کرتا ہے تو ہر ایک کے لیے (کھانے پینے کی) گنجائش ہے۔

(٣٤) بَابٌ: إِذَا قَالَ الْوَاقِفُ: لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ، فَهُوَ جَائِزٌ

باب: 34- اگر وقف کرنے والا وقف کے وقت یوں کہے کہ ہم اس کی قیمت صرف اللہ سے مانگتے ہیں تو جائز ہے

٢٧٧٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا بَنِي النَّجَّارِ! ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ»، قَالُوا: لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ. [راجع: ٢٣٤]

[2779] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے بنو نجار! تم اپنا باغ میرے ہاتھ فروخت کر دو۔'' تو انھوں نے عرض کیا: ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کریں گے۔

فائدہ: وقف کے سلسلے میں یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ مساجد میں وقف شدہ مال اگر لوازمات نماز کے لیے ہو تو باعث اجر و ثواب ہے، اس سے کسی مسلمان کو ذاتی غرض پورا کرنے کی اجازت نہیں۔ اور اگر محض تزئین اور آرائش کے لیے ہے تو اسے مسلمانوں کی اجتماعی ضروریات میں صرف کر دینا چاہیے۔ اسی طرح قبروں کو پختہ کرنے یا ان پر مساجد بنانے، چادریں اور پھول چڑھانے کے لیے کچھ وقف کیا تو یہ بھی جائز نہیں، نیز کسی ایسے کام کے لیے وقف جو لوگوں کے عقائد خراب کرنے کا باعث ہو، ایسے اوقاف بھی حرام ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے محفوظ رکھے۔

(٣٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ شَهَٰدَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ حِينَ ٱلْوَصِيَّةِ ٱثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ ءَاخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ﴾ [المائدة: ١٠٦-١٠٨]

باب: 35- ارشاد باری تعالیٰ: "مسلمانو! جب تم میں سے کوئی مرنے لگے تو وصیت کے وقت تم میں سے یا تمھارے غیروں سے دو عادل گواہ ہونے چاہئیں...... اور اللہ تعالیٰ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا" کا بیان

اَلْأَوْلَيَانِ: وَاحِدُهُمَا أَوْلَى، وَمِنْهُ أَوْلَى بِهِ. ﴿عُثِرَ﴾: ظُهِرَ، ﴿أَعْثَرْنَا﴾ [الكهف: ٢١]: أَظْهَرْنَا.

[اَلْأَولَيَانِ] اس کا واحد الْأَوْلَى ہے جس کے معنی ہیں: "اس سے لائق تر"۔ لفظ ﴿عُثِرَ﴾ کے معنی ہیں: اطلاع پائی جائے۔ اسی طرح ﴿اَعْثَرْنَا﴾ کے معنی ہیں: "ہم مطلع ہوئے"۔

٢٧٨٠ - وَقَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَهْمٍ مَّعَ تَمِيمِ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ، فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَّيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ، فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامًا مِّنْ فِضَّةٍ مُّخَوَّصًا مِّنْ ذَهَبٍ، فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ، فَقَالُوا: ابْتَعْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَّعَدِيٍّ، فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا، وَأَنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ. قَالَ:

[2780] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلۂ بنو سہم کا ایک شخص، تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ باہر گیا تو وہ سہمی ایسی زمین میں فوت ہوا جہاں کوئی مسلمان نہیں تھا۔ جب تمیم داری اور عدی اس کا ترکہ لائے تو اس میں سے ایک چاندی کا جام غائب تھا جس پر سونے کے نقش تھے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے حلف لیا۔ اس کے بعد وہ جام مکہ مکرمہ میں ملا اور لوگوں نے کہا کہ ہم نے اسے تمیم داری اور عدی سے خریدا ہے تو دو شخص میت کے عزیزوں میں سے کھڑے ہوئے اور انھوں نے قسم اٹھائی کہ ہماری شہادت ان دونوں کی شہادت کے مقابلے میں زیادہ وزنی ہے اور (ہم گواہی دیتے ہیں کہ) مذکورہ جام ہمارے عزیز ہی کا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ شَهَـٰدَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ﴾ [المائدة: ١٠٦].

فرماتے ہیں کہ یہ آیت انھی کے حق میں نازل ہوئی: ''مسلمانو! وصیت کے وقت تم پر گواہی لازم ہے جبکہ تم میں سے کوئی قریب المرگ ہو۔''

(٣٦) بَابُ قَضَاءِ الْوَصِيِّ دُيُونَ الْمَيِّتِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِّنَ الْوَرَثَةِ

باب: 36- ورثاء کی عدم موجودگی میں وصی کا میت کے قرضے ادا کرنا

٢٧٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ - أَوِ الْفَضْلُ ابْنُ يَعْقُوبَ عَنْهُ -: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنِي جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَّتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَّتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، فَلَمَّا حَضَرَهُ جِذَاذُ النَّخْلِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَّتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا كَثِيرًا، وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ. قَالَ: «اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى [نَاحِيَتِهِ]»، فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ، فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ، فَلَمَّا رَأٰى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «اُدْعُ أَصْحَابَكَ» فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتّٰى أَدَّى اللهُ أَمَانَةَ وَالِدِي، وَأَنَا وَاللهِ! رَاضٍ أَنْ يُؤَدِّيَ اللهُ أَمَانَةَ وَالِدِي، وَلَا أَرْجِعَ إِلٰى أَخَوَاتِي تَمْرَةً، فَسَلِمَ وَاللهِ الْبَيَادِرُ كُلُّهَا حَتّٰى أَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً.

[2781] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد گرامی غزوۂ احد میں شہید کر دیے گئے۔ انھوں نے پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور کافی قرض چھوڑا۔ جب کھجوریں توڑنے کا وقت آیا تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کو یہ معلوم ہی ہے کہ میرے والد گرامی غزوۂ احد میں شہید کر دیے گئے ہیں اور وہ بہت قرض چھوڑ گئے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ قرض خواہ آپ کو دیکھ لیں (تاکہ قرض میں کچھ رعایت کریں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ تمام کھجوریں ایک طرف اکٹھی کر دو اور ہر قسم الگ الگ رکھو۔'' جب میں نے ایسا کر لیا تو پھر رسول اللہ ﷺ کو تشریف لانے کے لیے عرض کیا۔ قرض خواہوں نے آپ ﷺ کو دیکھ کر اور زیادہ سختی شروع کر دی۔ آپ ﷺ نے جب ان کا یہ طرز عمل ملاحظہ فرمایا تو آپ نے بڑے ڈھیر کے چاروں طرف تین چکر لگائے، پھر اس پر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ''اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔'' چنانچہ آپ نے انھیں ناپ ناپ کر دینا شروع کر دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد کی امانت ادا کر دی۔ اللہ کی قسم! میں اس پر بھی راضی تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کا تمام قرض ادا کر دے اور میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی نہ لے کر جاؤں۔ اللہ کی قسم! ساری کھجوریں بچ رہیں حتی کہ میں اس ڈھیر کو دیکھ رہا تھا جس پر آپ تشریف فرما تھے،

اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی تھی۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: أُغْرُوا بِي: يَعْنِي هَيَّجُوا بِي. ﴿فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ﴾. [المائدة: ١٤] [راجع: ٢١٢٧]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ أُغْرُوا بِي کے معنی ہیں: وہ مجھ پر بھڑکنے لگے اور مزید سختی کرنا شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”ہم نے یہود ونصاریٰ میں دشمنی بھڑکا دی۔“

فائدہ: میت کے قرضوں کی ادائیگی تقسیم ترکہ سے پہلے ضروری ہے، ادائیگی قرض کے وقت ورثاء کا موجود ہونا ضروری نہیں کیونکہ جب تک قرض ادا نہ کر دیا جائے ترکے سے ان کا حق متعلق نہیں ہوتا۔ اس بنا پر قرضوں کی ادائیگی کے وقت ان کی حاضری ضروری نہیں۔ وہ لوگ اجنبیوں کی طرح ہیں، مال کا معاملہ وصی کے سپرد ہے۔ ورثاء کو اس میں دخل اندازی کی اجازت نہیں، چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہنوں کی عدم موجودگی میں اپنے باپ کے ذمے قرض ادا کر دیا اور انھیں اطلاع تک نہ دی۔ علامہ عینی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس مسئلے میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں۔[1]

1 عمدة القاري: 55/10.

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

56 - كِتَابُ الْجِهَادِ [وَالسِّيَرِ]

جہاد سے متعلق احکام ومسائل

(١) بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ والسِّيَرِ

باب: 1- جہاد کی فضیلت اور غزوات میں نبی ﷺ کا طریقۂ کار

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ ٱشۡتَرَىٰ مِنَ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ أَنفُسَهُمۡ وَأَمۡوَٰلَهُم بِأَنَّ لَهُمُ ٱلۡجَنَّةَۚ يُقَٰتِلُونَ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَيَقۡتُلُونَ وَيُقۡتَلُونَۖ وَعۡدًا عَلَيۡهِ حَقّٗا فِي ٱلتَّوۡرَىٰةِ وَٱلۡإِنجِيلِ وَٱلۡقُرۡءَانِۚ وَمَنۡ أَوۡفَىٰ بِعَهۡدِهِۦ مِنَ ٱللَّهِۚ فَٱسۡتَبۡشِرُواْ بِبَيۡعِكُمُ ٱلَّذِي بَايَعۡتُم بِهِۦ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَبَشِّرِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ﴾ [التوبة: ١١١، ١١٢].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنت کے عوض خرید لیے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، مارتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں۔ تورات، انجیل اور قرآن سب کتابوں میں اللہ کے ذمے یہ پختہ وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر اپنے وعدے کو وفا کرنے والا اور کون ہوسکتا ہے؟ لہٰذا تم نے جو سودا کیا ہے اس پر خوشیاں مناؤ (اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ وہ توبہ کرنے والے، عبادت گزار، حمد کرنے والے، روزہ دار، رکوع کرنے والے، سجدہ گزار، بھلے کاموں کا چرچا کرنے والے، برے کاموں سے روکنے والے اور حدود اللہ کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں۔) ایسے اہل ایمان کو آپ خوشخبری سنا دیں۔''

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلْحُدُودُ: اَلطَّاعَةُ.

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ الحدود سے مراد اللہ تعالیٰ کی طاعات ہیں۔

فائدہ: جہاد کے معنی اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے طاقت صرف کرنا ہیں اور سِیَر: کے معنی طریقہ ہیں۔ یہاں

سِیَر کا مطلب رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کے وہ حالات ہیں جو کفار سے جنگ کرتے ہوئے رونما ہوئے۔ واضح رہے کہ جہاد کی دو اقسام ہیں: اقدامی جہاد اور دفاعی جہاد۔ اقدامی جہاد: غلبۂ دین، کفر وشرک کے خاتمے، سرحدوں کی حفاظت اور عہد شکنی کی سزا دینے کے لیے مسلمانوں کی طرف سے جو جنگ لڑی جائے اسے اقدامی جہاد کہا جاتا ہے۔ دفاعی جہاد: اسلامی ریاست اور اہل اسلام کا دفاع کرتے ہوئے جو مدافعانہ جنگ لڑی جائے اسے دفاعی جہاد کا نام دیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اکثر جنگیں دفاعی تھیں، البتہ غزوۂ خندق کے بعد اقدامی جہاد کی بھی متعدد مثالیں ملتی ہیں، تاہم اقدامی قتال مسلمانوں کے اجتماعی امور سے متعلق ہے جسے آج کل روشن خیال سیکولر طبقہ تسلیم نہیں کرتا۔ ان کے نزدیک دین کا اجتماعیات میں کوئی دخل نہیں ہے۔

٢٧٨٢ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْوَلِيدَ بْنَ الْعَيْزَارِ ذَكَرَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «الصَّلَاةُ عَلٰى مِيقَاتِهَا»، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ»، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ»، فَسَكَتُّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي. [راجع: ٥٢٧]

[2782] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ کے رسول! کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بروقت نماز ادا کرنا۔'' میں نے عرض کیا: اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا: ''والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔'' میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔'' پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنے میں سکوت اختیار کیا۔ اگر میں زیادہ پوچھتا تو آپ مجھے مزید جوابات سے نوازتے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ تین کاموں کو افضل عمل قرار دیا ہے کیونکہ یہ تینوں کام دیگر طاعات کے لیے پیش خیمہ کی حیثیت رکھتے ہیں، اس کے معنی ہیں کہ جو انسان ان کی بجا آوری کرے گا وہ باقی کاموں کی بجا آوری میں بھی پیش پیش ہوگا اور جو انھیں ادا کرنے میں پہلوتہی کرے گا وہ دیگر معاملات کو سبوتاژ کرنے میں بڑا دلیر ہوگا۔[1]

٢٧٨٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا». [راجع: ١٣٤٩]

[2783] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فتح مکہ کے بعد اب ہجرت نہیں رہی، البتہ جہاد کرنا اور اچھی نیت کرنا اب بھی باقی ہیں۔ اور جب تمھیں جہاد کی خاطر نکلنے کے لیے کہا جائے تو فوراً نکل پڑو۔''

1. فتح الباري: 7/6.

فائدہ: جہاد اگرچہ اسلام کے بنیادی ارکان میں شامل نہیں ہے لیکن اسلام نے اس کی جو فضیلت اور اہمیت متعین کر دی ہے اسے کسی بھی صورت میں نظرانداز نہیں کرنا چاہیے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے جہاد کو دین اسلام کی کوہان کی چوٹی قرار دیا ہے۔[1]

٢٧٨٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ، أَفَلَا نُجَاهِدُ؟ قَالَ: «لَكُنَّ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ». [راجع: ١٥٢٠]

[2784] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! ہمارے خیال کے مطابق جہاد تمام اعمال سے افضل ہے تو کیا ہم عورتیں جہاد نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ''لیکن (تمھارے لیے) سب سے افضل جہاد حج مقبول ہے (جس میں گناہ نہ ہو)۔''

٢٧٨٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ [بْنُ مَنْصُورٍ]: أَخْبَرَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حَصِينٍ أَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ، قَالَ: «لَا أَجِدُهُ». قَالَ: «هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ، وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ؟» قَالَ: وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِي طِوَلِهِ فَيُكْتَبُ لَهُ حَسَنَاتٍ.

[2785] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو جہاد کے برابر ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں کوئی ایسا عمل نہیں پاتا جو جہاد کے برابر ہو۔'' آپ نے مزید فرمایا: ''کیا تجھ میں طاقت ہے کہ جب مجاہد جہاد کے لیے نکلے تو تو اپنی مسجد میں داخل ہو جائے، وہاں اللہ کی عبادت کرتا رہے اور ذرہ بھر سستی نہ کرے اور تو مسلسل روزے رکھتا رہے کوئی روزہ ترک نہ کرے؟'' اس شخص نے عرض کیا: اس عمل کی کون طاقت رکھتا ہے؟ حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا: مجاہد کا گھوڑا جب رسی میں بندھا ہوا زمین پر پاؤں مارتا ہے تو اس پر بھی اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ مجاہد جب جہاد کے لیے نکلتا ہے تو پھر دن رات، سوتے جاگتے جو کام بھی وہ کرے گا اسے ثواب ملے گا، خواہ وہ خود کرے یا اس کا اجیر یا اس کا کوئی جانور۔ یہ فضیلت صرف عملی جہاد کی ہے باقی طاعات میں نہیں کیونکہ نمازی اور روزے دار کو اس وقت تک اجر ملے گا جب تک وہ نماز یا روزے میں مصروف ہے جبکہ مجاہد کے لیے چوبیس گھنٹے ثواب کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

1 مسند أحمد: 234/5.

(٢) بَابٌ: أَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ مُّجَاهِدٌ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ

باب: 2- لوگوں میں افضل وہ مومن ہے جو اللہ کی راہ میں جان و مال کے ساتھ جہاد کرے

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَٰرَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ○ تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتُجَٰهِدُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ بِأَمْوَٰلِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ○ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ وَمَسَٰكِنَ طَيِّبَةً فِى جَنَّٰتِ عَدْنٍ ذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ﴾ [الصف: ١٠-١٢].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ایمان والو! کیا میں تمھیں ایسی تجارت نہ بتاؤں جو تمھیں دردناک عذاب سے بچالے؟ تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تم جان لو تو یہی تمھارے لیے بہتر ہے۔ وہ تمھارے گناہ معاف کر دے گا اور تمھیں ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہوں گی، اس کے علاوہ سدا بہار باغات میں عمدہ گھر عطا کرے گا۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔''

٢٧٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مُؤْمِنٌ يُّجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ». قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ». [انظر: ٦٤٩٤]

[2786] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! لوگوں میں کون شخص افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ مومن جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور اپنے مال سے جہاد کرے۔'' صحابۂ کرام نے عرض کیا: اس کے بعد کون افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں رہنا اختیار کرے، وہاں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔''

فائدہ: پہاڑ کی گھاٹی کا ذکر اس لیے ہے کہ وہ عام طور پر لوگوں سے خالی ہوتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں سے الگ تھلگ رہنا اور تنہائی اختیار کرنا افضل ہے جبکہ ایک حدیث میں ہے کہ وہ مومن جو لوگوں سے اختلاط کرے اور ان کی اذیتوں پر صبر کرے تو وہ اس مومن سے بہتر ہے جو لوگوں میں گھل مل کر نہیں رہتا اور نہ اذیتوں پر صبر ہی کرتا ہے۔[1] اس کے درمیان تطبیق یہ ہے کہ مذکورہ افضلیت، اشخاص، احوال اور اوقات کے اعتبار سے مختلف ہے کیونکہ جن لوگوں سے دوسروں کو دینی اور دنیاوی مفادات پہنچتے ہوں اور وہ لوگوں کی اذیتوں پر صبر کر سکتے ہوں تو ان کے لیے اختلاط بہتر ہے اور جس شخص سے لوگوں کے اختلاط میں گناہ سرزد ہوتے ہوں اور اس کی صحبت سے لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہو تو اس کے لیے گوشہ نشینی بہتر ہے۔

1 جامع الترمذي، القيامة، حديث: 2507.

٢٧٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ - وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ - كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ، وَتَوَكَّلَ اللهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ بِأَنْ يَتَوَفَّاهُ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ سَالِمًا مَّعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ». [راجع: ٣٦]

[2787] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال..... اور یہ تو اللہ ہی جانتا ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کون کرتا ہے..... اس روزہ دار کی طرح ہے جو رات بھر قیام میں مصروف رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے کہ اسے وفات دیتے ہی جنت میں داخل کر دے گا یا اجر و غنیمت سمیت اسے سلامتی سے واپس کرے گا۔''

(٣) بَابُ الدُّعَاءِ بِالْجِهَادِ وَالشَّهَادَةِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب:3- مردوں اور عورتوں کے لیے جہاد اور شہادت کی دعا کرنا

وَقَالَ عُمَرُ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي بَلَدِ رَسُولِكَ.

حضرت عمر ؓ نے دعا کی تھی: اے اللہ! مجھے اپنے رسول مقبول ﷺ کے شہر (مدینہ طیبہ) میں شہادت نصیب فرما۔

٢٧٨٨، ٢٧٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلٰى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ - أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ»، شَكَّ إِسْحَاقُ - قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ. فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللهِ

[2788,2789] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام حرام بنت ملحان ؓ کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور وہ آپ کو کھلایا پلایا کرتی تھی۔ اور حضرت ام حرام ؓ حضرت عبادہ بن صامت ؓ کے نکاح میں تھی۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اس کے ہاں تشریف لے گئے تو اس نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ فراغت کے بعد وہ آپ کے سر مبارک سے جوئیں نکالنے لگی۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ کو نیند آ گئی۔ پھر آپ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ ام حرام کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ خواب میں میرے سامنے لائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی تھے اور سمندر کے وسط میں اپنی سواریوں پر سوار تھے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر ہوتے ہیں یا

ﷺ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ». كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ».

بادشاہوں کی طرح تختوں پر براجمان ہیں۔'' الفاظ کا یہ شک راویٔ حدیث اسحاق کو ہوا۔ ام حرام نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اللہ سے دعا کریں کہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرما دی۔ پھر آپ اپنا سر مبارک رکھ کر سو گئے۔ اس مرتبہ بھی جب آپ بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اس طرح پیش کیے گئے کہ وہ اللہ کی راہ میں جنگ لڑنے کے لیے جا رہے ہیں۔'' جیسا کہ پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ ام حرام نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے ان لوگوں میں کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پہلے لوگوں میں سے ہو۔''

فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ. [الحديث: ٢٧٨٨، انظر: ٢٧٩٩، ٢٨٧٧، ٢٨٩٤، ٦٢٨٢، ٧٠٠١]؛ [الحديث: ٢٧٨٩، انظر: ٢٨٠٠، ٢٨٧٨، ٢٨٩٥، ٢٩٢٤، ٦٢٨٣، ٧٠٠٢]

حضرت ام حرام ؓ نے حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان ؓ کے زمانے میں بحری سفر اختیار کیا۔ جب وہ سمندر سے باہر نکلیں تو اپنی سواری سے گر کر ہلاک (شہید) ہو گئیں۔

فائدہ: حضرت ام حرام ؓ رسول اللہ ﷺ کی رضاعی خالہ تھیں۔ اس لیے آپ ان کے گھر اکثر آیا جایا کرتے تھے، وہ بھی آپ کے لیے ماں جیسی شفقت سے پیش آتی تھیں...... ؓ

(٤) بَابُ دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ

باب : 4- اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجات

يُقَالُ: هٰذِهِ سَبِيلِي، وَهٰذَا سَبِيلِي، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: ﴿غُزًّى﴾ [آل عمران: ١٥٦] وَاحِدُهَا غَازٍ. ﴿هُمْ دَرَجَٰتٌ﴾ [١٦٣]: لَهُمْ دَرَجَاتٌ.

کہا جاتا ہے: هٰذِهِ سَبِيلِي اور هٰذَا سَبِيلِي، یعنی یہ میرا راستہ ہے۔ ابو عبداللہ (امام بخاری ؒ) نے فرمایا: ﴿غُزًّى﴾ کا واحد غازی ہے، نیز ﴿هُمْ دَرَجَٰتٌ﴾ سے مراد لَهُمْ دَرَجَاتٌ ہے۔

وضاحت: باب میں ''فی سبیل اللہ'' کا لفظ آیا ہے، اس لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے لفظ سبیل کی لغوی تشریح فرمائی کہ یہ لفظ عربی زبان میں مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ هذه سبيلی اور هذا سبيلی دونوں طرح درست ہے، نیز قرآن میں ہے ﴿غُزًّى﴾ یہ لفظ غازی کی جمع ہے اور هم درجات کا معنی لهم درجات ہے، یعنی ان مجاہدین کے لیے اللہ کے ہاں متعدد درجات ہیں۔

٢٧٩٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا». فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ، وَأَعْلَى الْجَنَّةِ». أُرَاهُ قَالَ: «وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ». قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ: «وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ». [انظر: ٧٤٢٣]

[2790] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ کے ذمے حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، خواہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے یا اپنی جائے پیدائش میں بیٹھا رہے۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم لوگوں کو اس کی خوشخبری نہ دے دیں؟ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ نے فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیے ہیں۔ ان کے دو درجات کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے مابین ہے، لہٰذا جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ یہ افضل اور اعلیٰ جنت ہے۔'' راوی کہتا ہے کہ میرے خیال کے مطابق آپ نے فرمایا: ''اور اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔'' محمد بن فلیح نے اپنے والد سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''اس کے اوپر عرش رحمٰن ہے۔''

٢٧٩١ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ وَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ، لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، قَالَ: «أَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ». [راجع: ٨٤٥]

[2791] حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے آج رات دو آدمیوں کو دیکھا جو میرے پاس آئے اور مجھے ایک درخت پر لے گئے۔ پھر انھوں نے مجھے ایسے مکان میں داخل کیا جو بہت ہی خوبصورت تھا۔ میں نے اس سے عمدہ اور خوبصورت مکان آج تک نہیں دیکھا۔ انھوں نے مجھے کہا کہ یہ مکان اللہ کی راہ میں شہید ہونے والوں کا ہے۔''

(٥) بَابُ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ

باب: 5- اللہ کے راستے میں صبح و شام چلنے اور جنت میں ایک کمان برابر جگہ کی فضیلت

٢٧٩٢ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». [انظر: ٢٧٩٦، ٦٥٦٨]

[2792] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں گزرنے والی ایک صبح یا ایک شام دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے۔''

٢٧٩٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ». وَقَالَ: «لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ». [انظر: ٣٢٥٣]

[2793] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جنت میں ایک کمان کے برابر جگہ دنیا کی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔'' نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں صبح یا شام جانا ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہو۔''

٢٧٩٤ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الرَّوْحَةُ وَالْغَدْوَةُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». [انظر: ٢٨٩٢، ٣٢٥٠، ٦٤١٥]

[2794] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں گزرنے والی ایک صبح و شام دنیا اور اس کی ہر چیز سے افضل ہے۔''

(٦) [بَابُ] الْحُورِ الْعِينِ وَصِفَتِهِنَّ

باب: 6- حور عین اور ان کی صفات کا بیان

يُحَارُ فِيهَا الطَّرْفُ: شَدِيدَةُ سَوَادِ الْعَيْنِ، شَدِيدَةُ بَيَاضِ الْعَيْنِ. ﴿وَزَوَّجْنَٰهُم بِحُورٍ﴾ [الدخان: ٥٤] أَنْكَحْنَاهُمْ.

حور کو اس لیے حور کہتے ہیں کہ اسے دیکھتے ہی آنکھ حیرت زدہ رہ جائے گی۔ ان کی آنکھ کا سیاہ حصہ انتہائی سیاہ اور سفید حصہ انتہائی سفید ہو گا۔ ارشاد باری تعالیٰ :

﴿وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ﴾ کے معنی ہیں کہ ہم ان کا نکاح حور سے کردیں گے۔

٢٧٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدَ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرٰى». [انظر: ٢٨١٧]

[2795] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو کوئی شخص فوت ہو جائے اور اللہ کے پاس اس کی کوئی بھی نیکی جمع ہو اسے یہ بات پسند نہیں آئے گی کہ وہ دنیا کی طرف واپس جائے، خواہ اسے ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب کچھ مل جائے لیکن شہید جو شہادت کی فضیلت دیکھ چکا ہو تو اسے یہ پسند ہو گا کہ وہ دنیا میں واپس چلا جائے اور دوسری مرتبہ قتل (شہید) کر دیا جائے۔''

٢٧٩٦ - قَالَ: وَسَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ، أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مَوْضِعُ قِيدٍ - يَعْنِي سَوْطَهُ - خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». [راجع: ٢٧٩٢]

[2796] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور تمھارے لیے جنت کی دو ہاتھ زمین یا کوڑے کی مقدار جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور اگر جنت کی کوئی عورت زمین کی طرف ایک نظر دیکھے تو جنت اور زمین کے درمیان سب کچھ کو روشن کر دے اور خوشبو سے معطر کر دے، نیز اس کے سر کا دوپٹہ بھی دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔''

فائدہ: حوروں کی صفات کے متعلق جتنی بھی احادیث کتب حدیث میں مروی ہیں ان کا حاصل یہ ہے کہ جنت کی حوریں انتہائی خوبصورت اور پاکیزہ ہیں۔ دنیا کی عورتوں کی طرح کثافت، سختی طبع، سوء خلق اور بے صبری سے منزہ ہیں۔ بعض ملحدین حوروں کی صفات کا انکار کرتے ہیں کہ ایسا ہونا عقل کے اعتبار سے محال ہے۔ انھیں علم ہونا چاہیے کہ جنت کا قیاس دنیا پر نہیں کیا جا سکتا اور نہ جنت کی زندگی ہی دنیا کی زندگی کی طرح ہے۔ بہت سی چیزیں ہم دنیا میں نہیں دیکھ سکتے مگر آخرت میں ہماری آنکھیں انھیں دیکھنے کے قابل ہو جائیں گی۔ الغرض اخروی امور کو دنیاوی حالات پر قیاس کرنے والے خود فہم وفراست سے محروم ہیں۔

(٧) بَابُ تَمَنِّي الشَّهَادَةِ

باب: 7- شہادت کی آرزو کرنا

٢٧٩٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْدُو فِي سَبِيلِ اللهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ».

[راجع: ٣٦]

[2797] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ اہل ایمان کے دل اس سے خوش نہ ہوں گے کہ وہ جنگ میں میرے پیچھے رہ جائیں اور مجھے خود اتنی سواریاں میسر نہیں ہیں کہ ان سب کو سوار کر کے اپنے ہمراہ لے چلوں تو میں کسی چھوٹے سے چھوٹے لشکر سے بھی پیچھے نہ رہتا جو اللہ کی راہ میں جنگ کے لیے نکلا ہو۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میری تو خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر قتل (شہید) کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کر دیا جاؤں۔''

٢٧٩٨ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ». وَقَالَ: «مَا يَسُرُّنَا أَنَّهُمْ عِنْدَنَا». قَالَ أَيُّوبُ: أَوْ قَالَ: «مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا»، وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

[راجع: ١٢٤٦]

[2798] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے خطبہ دیا تو فرمایا: ''(غزوۂ موتہ میں) جھنڈا اب زید نے اپنے ہاتھ میں لیا اور وہ شہید کر دیے گئے۔ پھر جعفر نے لے لیا اور وہ بھی شہید کر دیے گئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے پکڑا تو وہ بھی شہید کر دیے گئے۔ اس کے بعد کسی ہدایت کا انتظار کیے بغیر خالد بن ولید نے جھنڈا اپنے ہاتھ میں لے لیا تو ان کے ہاتھ پر (اسلامی لشکر کو) فتح ہوئی۔'' آپ نے مزید فرمایا: ''ہمیں اب خوشی نہیں ہے کہ وہ شہداء ہمارے پاس زندہ رہتے۔'' (راویٔ حدیث) ایوب نے کہا یا آپ ﷺ نے فرمایا: ''انھیں اب اس امر میں کوئی خوشی نہیں ہے کہ وہ ہمارے ساتھ زندہ رہتے۔'' اس وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

(٨) بَابُ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَن يَخْرُجْ مِنۢ بَيْتِهِۦ مُهَاجِرًا إِلَى ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ثُمَّ يُدْرِكْهُ ٱلْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُۥ عَلَى ٱللَّهِ﴾ [النساء: ١٠٠] وَقَعَ: وَجَبَ.

٢٧٩٩، ٢٨٠٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ: نَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَرِيبًا مِّنِّي، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ، فَقُلْتُ: مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: «أُنَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ، يَرْكَبُونَ هٰذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ». قَالَتْ: فَادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا، فَقَالَتِ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ». فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوَتِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّأْمَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِّتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ. [راجع: ٢٧٨٨، ٢٧٨٩]

باب: 8- اللہ کے راستے میں سواری سے گرنے کی فضیلت اور اگر وہ اسی حالت میں فوت ہو جائے تو مجاہدین میں سے ہوگا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے اپنے گھر سے نکلے پھر راستے ہی میں اسے موت آ جائے تو اللہ کے ہاں اس کا اجر ثابت ہو چکا۔'' وَقَعَ کے معنی ہیں: وَجَبَ.

[2800,2799] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: ایک دن نبی ﷺ میرے قریب ہی سو گئے۔ پھر جب آپ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میری امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو اس سبز سمندر پر سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں۔'' حضرت ام حرام ؓ نے عرض کیا: آپ اللہ سے دعا کریں وہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی پھر دوبارہ سو گئے تو پہلی مرتبہ کی طرح کیا اور ام حرام ؓ نے بھی پہلی مرتبہ کی طرح عرض کیا جس کا جواب آپ نے پہلی مرتبہ کی طرح دیا۔ حضرت ام حرام ؓ نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تو پہلے لوگوں میں سے ہے۔'' چنانچہ وہ اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت ؓ کے ہمراہ جہاد کے لیے نکلیں جبکہ مسلمان پہلی مرتبہ سیدنا امیر معاویہ ؓ کے ہمراہ سمندری سفر پر روانہ ہوئے۔ جب وہ غزوے سے واپس آئے تو شام میں پڑاؤ کیا۔ اس دوران میں ایک سواری ان (ام حرام ؓ) کے

قریب کی گئی تا کہ وہ اس پر سوار ہوں لیکن اس سواری نے انھیں زمین پر گرا دیا جس سے ان کی موت واقع ہوگئی۔

فائدہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں رومیوں سے جنگ لڑی گئی تھی، انھوں نے اس جنگ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار بنایا، انھوں نے بحری بیڑا تیار کر کے شام پر حملہ کیا۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بھی ان کے ہمراہ تھیں جس میں وہ سوار ہوتے وقت گر کر فوت ہوگئیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سے مسئلہ ثابت کیا کہ اگر چہ وہ گر کر فوت ہوئی تھیں، تاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں مجاہدین میں شامل فرمایا جیسا کہ آپ نے پیش گوئی میں فرمایا تھا کہ تو پہلے لوگوں سے ہے۔

(٩) بَابُ مَنْ يُنْكَبُ أَوْ يُطْعَنُ فِي سَبِيلِ اللهِ

باب:9- جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو جائے یا اسے نیزہ مارا جائے

٢٨٠١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْوَامًا مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى بَنِي عَامِرٍ فِي سَبْعِينَ فَلَمَّا قَدِمُوا قَالَ لَهُمْ خَالِي: أَتَقَدَّمُكُمْ فَإِنْ أَمَّنُونِي حَتَّى أُبَلِّغَهُمْ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَإِلَّا كُنْتُمْ مِّنِّي قَرِيبًا، فَتَقَدَّمَ فَأَمَّنُوهُ فَبَيْنَمَا يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَوْمَؤُوا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعَنَهُ فَأَنْفَذَهُ فَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ، فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! ثُمَّ مَالُوا عَلَى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ فَقَتَلُوهُمْ إِلَّا رَجُلٌ أَعْرَجُ صَعِدَ الْجَبَلَ. قَالَ هَمَّامٌ: وَأُرَاهُ آخَرَ مَعَهُ، فَأَخْبَرَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدْ لَقُوا رَبَّهُمْ فَرَضِيَ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ، فَكُنَّا نَقْرَأُ: أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا، ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ، فَدَعَا عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ وَبَنِي عُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ. [راجع: ١٠٠١]

[2801] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوسلیم کے ستر آدمی بنوعامر کے ہاں روانہ کیے۔ جب یہ لوگ بنو عامر کے پاس آئے تو میرے ماموں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: میں تم سے پہلے وہاں جاتا ہوں، اگر انھوں نے مجھے امن دیا تا کہ میں ان تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا سکوں تو زہے قسمت! بصورت دیگر تم لوگوں نے میرے قریب ہی رہنا ہے، چنانچہ وہ ان کے پاس گئے، انھوں نے امن بھی دے دیا، ابھی وہ اہل قبیلہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنا ہی رہے تھے کہ قبیلے والوں نے اپنے ایک آدمی کو اشارہ کیا تو اس نے انھیں نیزا مار کر گھائل کر دیا۔ اس وقت ان کی زبان سے نکلا: اللہ اکبر، رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ پھر قبیلے والے اس کے باقی ساتھیوں کی طرف بڑھے اور حملہ کر کے سب کو ہلاک کر دیا۔ صرف ایک لنگڑا ساتھی بچا جو پہاڑ پر چڑھ گیا تھا۔ (راویٔ حدیث) ہمام نے کہا: میرے خیال کے مطابق اس کے ساتھ ایک اور بھی تھا۔ اس کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ آپ کے ساتھی (سب قاری) اپنے رب سے جا ملے ہیں۔ اللہ خود بھی ان سے خوش ہے اور اس

نے انھیں بھی خوش کر دیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اس واقعے کے بعد ہم یوں تلاوت کیا کرتے تھے: ہماری قوم کو ہمارا پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے جا ملے ہیں۔ ہمارا رب خود بھی ہم سے خوش ہے اور اس نے ہمیں بھی خوش کر دیا ہے۔ پھر اس کے بعد یہ آیت منسوخ ہو گئی اور آپ ﷺ نے چالیس روز تک نماز صبح میں قبیلۂ رعل، ذکوان، بنولحیان اور بنو عصیہ پر بددعا کی تھی جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی تھی۔

فائدہ: اصل واقعہ یوں ہے کہ بنوسلیم کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے خود کو مسلمان ظاہر کر کے درخواست کی کہ ہمارے ہمراہ کچھ قراء بھیج دیں تاکہ وہ ہمیں دین اسلام کی تعلیم دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بھائی حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ اور ستر آدمیوں کو ان کے ہمراہ قبیلہ بنوعامر کی طرف روانہ کر دیا۔ یہ ستر آدمی انصار کے قاری اور قرآن کریم کے ماہر تھے لیکن راستے میں بنوسلیم نے غداری کی اور بئر معونہ کے پاس انھیں ناحق قتل کر دیا۔ لعنت کے سلسلے میں جن قبائل کا ذکر آیا ہے وہ سب بنوسلیم کی شاخیں ہیں۔

٢٨٠٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ - هُوَ ابْنُ قَيْسٍ -، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ: «هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ، وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ؟». [انظر: ٦١٤٦]

[2802] حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی جنگ میں شریک تھے کہ آپ کی انگشت مبارک خون آلود ہو گئی۔ آپ نے اسے مخاطب ہو کر فرمایا:

''اے انگلی! ہے تیری ہستی یہی
جو اللہ کی راہ میں زخمی ہوئی''

(١٠) بَابُ مَنْ يُجْرَحُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: 10- جو اللہ کی راہ میں زخمی ہوا، (اس کی فضیلت کا بیان)

٢٨٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ، إِلَّا جَاءَ

[2803] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو شخص اللہ کے راستے میں زخمی ہوا، اور اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ اس کے راستے میں زخمی کون ہوتا ہے؟ وہ شخص قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے زخموں

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ» . [راجع: ٢٣٧]

سے خون بہہ رہا ہوگا، رنگ تو خون جیسا ہوگا مگر اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو جیسی ہوگی۔"

(١١) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَآ إِلَّآ إِحْدَى ٱلْحُسْنَيَيْنِ﴾ [التوبة: ٥٢] وَالْحَرْبُ سِجَالٌ

باب: 11- ارشاد باری تعالیٰ: "آپ کہہ دیں کہ تم ہمارے حق میں جس کا انتظار کر سکتے ہو وہ یہی کہ ہمیں دو بھلائیوں میں سے ایک مل جائے" نیز لڑائی تو ڈول کی طرح ہے۔ کا بیان

وضاحت: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دو بھلائیوں میں ایک سے مراد فتح یا شہادت ہے۔[1] مسلمان تو بہر صورت کامیاب ہی ہیں اگر فتح ہوئی تو غنیمت یا اجر کے ساتھ گھروں کو واپس آئے اور اگر شہید ہو گئے تو ضمیر مطمئن کہ راہ حق میں جان دے دی اور آخرت میں جنت مل گئی۔ اور لڑائی ڈول کی طرح ہونے کا مطلب بھی یہی ہے کہ کبھی تو مسلمانوں کو غلبہ مل کر انھیں فتح نصیب ہوئی ہے اور مشرکین کے غلبے سے مسلمانوں کو شہادت ملتی ہے، دونوں صورتوں میں مسلمانوں کو بھلائی نصیب ہوتی ہے۔

٢٨٠٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ: سَأَلْتُكَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ فَزَعَمْتَ: أَنَّ الْحَرْبَ سِجَالٌ وَدُوَلٌ، فَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ . [راجع: ٧]

[2804] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھیں حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہرقل نے ان سے کہا تھا: میں نے تم سے پوچھا تھا کہ ان (رسول اللہ ﷺ) کے ساتھ تمھاری لڑائیوں کا کیا انجام ہوتا ہے؟ تو تم نے جواب دیا کہ لڑائی تو ڈول کی طرح ہے، کبھی اِدھر اور کبھی اُدھر۔ دراصل حضرات انبیاء علیہم السلام کا یہی حال ہوتا ہے کہ ان کی آزمائش ہوتی رہتی ہے لیکن انجام انھی کے حق میں اچھا ہوتا ہے۔

(١٢) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا۟ مَا عَٰهَدُوا۟ ٱللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُۥ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا۟ تَبْدِيلًا﴾ [الأحزاب: ٢٣]

باب: 12- ارشاد باری تعالیٰ: "اہل ایمان میں سے کچھ ایسے ہیں کہ انھوں نے اللہ کے ساتھ جو عہد کیا اسے سچا کر دکھایا۔ ان میں سے کوئی تو اپنی ذمہ داری پوری کر چکا ہے اور کوئی موقع کا انتظار کر رہا ہے۔ اور انھوں نے اپنے عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی" کا بیان

[1] صحيح البخاري، التفسير، قبل حديث: 4561.

٢٨٠٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا. قَالَ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا زِيَادٌ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِينَ، لَئِنِ اللّٰهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا أَصْنَعُ! فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ - يَعْنِي أَصْحَابَهُ - وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ - يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ - ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَقَالَ: يَا سَعْدُ بْنَ مُعَاذٍ! اَلْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ! إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ. قَالَ سَعْدٌ: فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ!! قَالَ أَنَسٌ: فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَّثَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ، وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ. قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُرٰى أَوْ نَظُنُّ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ: ﴿مِّنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا۟ مَا عَـٰهَدُوا۟ ٱللَّهَ عَلَيْهِ﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ. [انظر: ٤٠٤٨، ٤٧٨٣]

[2805] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میرے چچا حضرت انس بن نضر ؓ غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں پہلی جنگ ہی سے غائب رہا جو آپ نے مشرکین کے خلاف لڑی تھی لیکن اگر اب اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکین کے خلاف کسی لڑائی میں حاضری کا موقع دیا تو اللہ ضرور دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ پھر جب جنگ احد کا موقع آیا اور مسلمان بکھر گئے تو حضرت انس بن نضر ؓ نے کہا: اے اللہ! جو کچھ مسلمانوں نے کیا میں اس سے معذرت کرتا ہوں اور جو کچھ ان مشرکین نے کیا میں اس سے بے زار ہوں، پھر وہ (مشرکین کی طرف) آگے بڑھے تو حضرت سعد بن معاذ ؓ سے سامنا ہوا۔ ان سے حضرت انس بن نضر ؓ نے کہا: اے سعد بن معاذ! میں تو جنت میں جانا چاہتا ہوں اور رب نضر کی قسم! میں جنت کی خوشبو احد پہاڑ کے قریب پاتا ہوں۔ حضرت سعد ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! جو کچھ انھوں نے کر دکھایا، اس کی مجھ میں ہمت نہ تھی۔ حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب ہم نے انس بن نضر ؓ کو پایا تو تلوار، نیزے اور تیر کے تقریباً اسّی زخم ان کے جسم پر تھے۔ وہ شہید ہو چکے تھے اور مشرکین نے ان کے اعضاء کاٹ دیے تھے۔ کوئی شخص انھیں پہچان نہیں سکتا تھا صرف ان کی ہمشیر انھیں ان کے پوروں سے پہچان سکی۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے خیال کے مطابق یہ آیت ان کے اور ان جیسے دیگر اہل ایمان کے متعلق نازل ہوئی: ''اہل ایمان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے اس وعدے کو سچا کر دکھایا جو انھوں نے اللہ سے کیا تھا......''

٢٨٠٦ - وَقَالَ: إِنَّ أُخْتَهُ - وَهِيَ تُسَمَّى: الرُّبَيِّعَ - كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[2806] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ انس بن نضر ؓ کی ربیع نامی بہن نے کسی خاتون

بِالْقِصَاصِ. فَقَالَ أَنَسٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا، فَرَضُوا بِالْأَرْشِ وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ».

[راجع: ۲۷۰۳]

کے اگلے دانت توڑ دیے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے قصاص لینے کا حکم دیا تھا۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! ان کے دانت نہیں توڑے جائیں گے، چنانچہ مدعی تاوان لینے پر راضی ہو گئے اور قصاص کا خیال چھوڑ دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم اٹھا لیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم ضرور پوری کر دیتا ہے۔“

۲۸۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ - أُرَاهُ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَفَقَدْتُ آيَةً مِّنَ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فَلَمْ أَجِدْهَا إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُهُ: ﴿مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ﴾ [الأحزاب: ٢٣]. [انظر: ٤٠٤٩، ٤٦٧٩، ٤٧٨٤، ٤٩٨٦، ٤٩٨٨، ٤٩٨٩، ٧١٩١، ٧٤٢٥]

[2807] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں قرآن مجید کو مصاحف میں لکھ رہا تھا کہ میں نے اس دوران میں سورۂ احزاب کی ایک آیت گم پائی جسے میں نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ تلاش بسیار کے بعد وہ مجھے حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس مل گئی، جن کی گواہی کو رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا تھا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ”اہل ایمان میں سے کچھ لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد کو سچا کر دکھایا۔“

(١٣) بَابٌ: عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ

باب: 13- جنگ سے پہلے نیک عمل کرنا

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: إِنَّمَا تُقَاتِلُونَ بِأَعْمَالِكُمْ، وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تم اپنے اعمال کی بدولت ہی جنگ لڑتے ہو، نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! تم کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں ہو۔ اللہ کے ہاں انتہائی ناپسندیدہ ہے کہ تم ایسی بات کہو جسے خود عمل میں نہ لاؤ۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند کرتا ہے

مَّرْصُوصٌ﴾ [الصف: ٢-٤].

جو اس کی راہ میں صف بستہ لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔"

٢٨٠٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ؟ قَالَ: «أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ»، فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَمِلَ قَلِيلًا وَأُجِرَ كَثِيرًا».

[2808] حضرت براء ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا جو زرہ پہنے ہوئے تھا۔ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں پہلے جنگ لڑوں یا اسلام لے آؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "پہلے اسلام لاؤ، پھر جنگ لڑو۔" چنانچہ وہ پہلے اسلام لے آیا اور اس کے بعد جنگ میں شریک ہوا، پھر شہید ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس نے عمل تھوڑا کیا مگر اجر زیادہ پایا۔"

فائدہ: ہر نیک عمل کی قبولیت کے لیے پہلے مسلمان ہونا شرط ہے، غیر مسلم حضرات جو اچھے کام کرتے ہیں، انھیں دنیا میں اس کا بدلہ مل جاتا ہے لیکن آخرت میں ان کے لیے کچھ بھی نہیں ہوگا۔ دنیا میں ان کی اچھی شہرت ان کے اچھے کاموں کا بدلہ ہے۔

(١٤) بَابُ مَنْ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ

باب: 14- اگر کوئی شخص اچانک تیر لگنے سے مر جائے (تو وہ شہید ہے یا نہیں؟)

٢٨٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ - وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ - أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ؟ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ، أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ. قَالَ: «يَا أُمَّ حَارِثَةَ! إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى». [انظر: ٣٩٨٢، ٦٥٥٠، ٦٥٦٧]

[2809] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام ربیع ؓ جو براء کی بیٹی اور حارثہ بن سراقہ ؓ کی والدہ ہیں، وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں: اللہ کے نبی! کیا آپ مجھے حارثہ ؓ کے متعلق نہیں بتائیں گے؟ وہ غزوۂ بدر میں اچانک تیر لگنے سے شہید ہو گیا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں، اگر کوئی دوسری بات ہے تو اس پر جی بھر کر رو لوں۔ آپ نے فرمایا: "اے ام حارثہ! جنت میں تو درجہ بدرجہ کئی باغ ہیں اور تیرا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے۔"

فائدہ: حضرت ام حارثہ رضی اللہ عنہا نے یہ خیال کیا کہ میرا بیٹا دشمن کے ہاتھوں شہید نہیں ہوا، شاید اسے جنت نہ ملے۔ جب انھیں پتہ چلا کہ ان کا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے تو ہنستی مسکراتی ہوئی واپس ہوئیں اور کہنے لگیں اے حارثہ! تجھے مبارک ہو، حارثہ تیرے کیا ہی کہنے ہیں...... رضی اللہ عنہ......

(١٥) بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا

باب: 15- اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے لڑنے کی فضیلت

٢٨١٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ قَالَ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ».

[راجع: ١٢٣]

[2810] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: کوئی آدمی غنیمت کے لیے لڑتا ہے اور کوئی ناموری کے لیے جہاد کرتا ہے جبکہ کوئی شخص ذاتی بہادری دکھانے کے لیے میدان جنگ میں کود پڑتا ہے تو ایسے حالات میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے لڑے وہی مجاہد فی سبیل اللہ ہے۔''

(١٦) بَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ

باب: 16- جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿مَا كَانَ لِأَهْلِ ٱلْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ ٱلْأَعْرَابِ أَن يَتَخَلَّفُوا۟ عَن رَّسُولِ ٱللَّهِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُحْسِنِينَ﴾ [التوبة: ١٢٠].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اہل مدینہ کے لیے اور ان دیہاتیوں کے لیے جو ان کے گرد و نواح میں بستے ہیں، یہ مناسب نہیں کہ وہ (جہاد میں) رسول اللہ سے پیچھے رہ جائیں...... اللہ تعالیٰ یقیناً اچھے کام کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔''

٢٨١١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْسٍ - هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ -: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[2811] حضرت ابو عبس عبدالرحمٰن بن جبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس بندے کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو گئے اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔''

قَالَ: «مَا اغْبَرَّتَا قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ». [راجع: ٩٠٧]

(١٧) بَابُ مَسْحِ الْغُبَارِ عَنِ الرَّأْسِ فِي سَبِيلِ اللهِ

٢٨١٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ: ائْتِيَا أَبَا سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ، فَأَتَيَا وَهُوَ وَأَخُوهُ فِي حَائِطٍ لَّهُمَا يَسْقِيَانِهِ، فَلَمَّا رَآنَا جَاءَ فَاحْتَبَى وَجَلَسَ، فَقَالَ: كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ الْمَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَمَسَحَ عَنْ رَأْسِهِ الْغُبَارَ. وَقَالَ: «وَيْحَ عَمَّارٍ، تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، عَمَّارٌ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ». [راجع: ٤٤٧]

باب: 17- اللہ کی راہ میں پڑی ہوئی گرد و غبار کو سر پر سے جھاڑنا

[2812] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عکرمہ اور اپنے صاحبزادے علی بن عبداللہ سے فرمایا کہ تم دونوں ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث سنو، چنانچہ وہ دونوں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ وہ (حضرت ابوسعید خدری) اور ان کے بھائی اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے۔ جب انھوں نے ہمیں دیکھا تو تشریف لائے اور اپنی چادر لپیٹ کر بیٹھ گئے، اس کے بعد فرمایا کہ ہم مسجد نبوی کی تعمیر کے لیے ایک ایک اینٹ اٹھا کر لا رہے تھے جبکہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ دو، دو اینٹیں اٹھا کر لا رہے تھے۔ اچانک نبی ﷺ کا گزر ان کے پاس سے ہوا تو آپ نے ان کے سر سے غبار جھاڑتے ہوئے فرمایا: ''افسوس! عمار (رضی اللہ عنہ) کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ عمار انھیں اللہ کی طرف دعوت دیں گے اور وہ انھیں آگ کی طرف بلائیں گے۔''

(١٨) بَابُ الْغُسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ

٢٨١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ: وَضَعْتَ السِّلَاحَ، فَوَاللهِ مَا وَضَعْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

باب: 18- لڑائی اور غبار آلود ہونے کے بعد غسل کرنا

[2813] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوۂ خندق سے واپس ہوئے تو آپ نے ہتھیار اتارے اور غسل فرمایا۔ اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے جبکہ ان کا سر گرد و غبار سے اٹا ہوا تھا، انھوں نے کہا: آپ نے ہتھیار اتار دیے ہیں؟ لیکن اللہ کی قسم! میں نے تو ابھی تک نہیں اتارے۔ رسول

ﷺ: «فَأَيْنَ؟» قَالَ: هَاهُنَا، وَأَوْمَأَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ، قَالَتْ: فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ. [راجع: ٤٦٣]

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تمھارا کہاں کا پروگرام ہے؟'' انھوں نے کہا کہ اس طرف اور بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت عائشہ ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسی وقت ان کی طرف روانہ ہو گئے۔

فائدہ: بنو قریظہ، یہود مدینہ کا ایک قبیلہ تھا جن سے مدینہ طیبہ پر کسی طرف سے حملہ ہونے کی صورت میں مشترکہ دفاع کرنے کا معاہدہ ہوا تھا لیکن انھوں نے غزوۂ احزاب کے وقت عین موقع پر عہد شکنی کر کے دغابازی کا ثبوت دیا۔ اس لیے اللہ کے حکم سے انھیں کیفر کردار تک پہنچایا گیا۔

(١٩) بَابُ فَضْلِ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ قُتِلُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمْوَٰتًۢا ۚ بَلْ أَحْيَآءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ○ فَرِحِينَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِٱلَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا۟ بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ○﴾ [آل عمران: ١٦٩-١٧١].

باب: 19- ارشاد باری تعالیٰ: ''جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہو چکے ہیں انھیں ہرگز مردہ خیال مت کرو۔ وہ تو زندہ ہیں جو اپنے پروردگار کے ہاں رزق پا رہے ہیں۔ جو کچھ ان پر اللہ کا فضل ہو رہا ہے، اس سے وہ بہت خوش ہیں اور ان لوگوں سے بھی خوش ہوتے ہیں جو ان کے پیچھے ہیں اور ابھی تک ان سے ملے نہیں، انھیں نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمزدہ ہی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا جو فضل و انعام ہو رہا ہے، اس سے وہ خوش ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ یقیناً اہل ایمان کا اجر ضائع نہیں کرتا'' (میں مذکور لوگوں) کی فضیلت کا بیان

٢٨١٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بِئْرِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ غَدَاةً، عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ. قَالَ أَنَسٌ: أُنْزِلَ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنٌ قَرَأْنَاهُ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ: بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا

[2814] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں پر ایک مہینہ بددعا کی جنھوں نے بئر معونہ کے پاس (ستر) قاریوں کو قتل کیا تھا۔ آپ نے رعل، ذکوان اور عصیہ پر بددعا کی کیونکہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ جو لوگ بئر معونہ کے پاس قتل کیے گئے تھے ان کے متعلق قرآن نازل ہوا جو ہم پڑھا کرتے تھے، پھر وہ حصہ منسوخ ہو گیا اور وہ یہ ہے: ہماری

وَرَضِينَا عَنْهُ. [راجع: ١٠٠١]

قوم کو یہ بات پہنچا دو کہ ہم نے اپنے رب سے ملاقات کی ہے۔ وہ ہم سے خوش ہے، اور ہم اس سے راضی ہیں۔

٢٨١٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: اِصْطَبَحَ نَاسٌ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ: ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ، فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ؟ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا فِيهِ. [انظر: ٤٠٤٤، ٤٦١٨]

[2815] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ کچھ لوگوں نے جنگ احد میں صبح کے وقت شراب پی تھی، پھر وہ شہید ہو گئے۔ (راویٔ حدیث) حضرت سفیان سے پوچھا گیا: (کیا ان کی شہادت) اسی دن کے آخر میں ہوئی؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ یہ الفاظ حدیث میں مروی نہیں ہیں۔

(٢٠) بَابُ ظِلِّ الْمَلَائِكَةِ عَلَى الشَّهِيدِ

باب:20- شہید پر فرشتوں کا سایہ کرنا

٢٨١٦ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: جِيءَ بِأَبِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ، وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ، فَنَهَانِي قَوْمِي، فَسَمِعَ صَوْتَ نَائِحَةٍ فَقِيلَ: ابْنَةُ عَمْرٍو، أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو، فَقَالَ: «لِمَ تَبْكِي؟ أَوْ لَا تَبْكِي، مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا». قُلْتُ لِصَدَقَةَ: أَفِيهِ «حَتّٰى رُفِعَ؟» قَالَ: رُبَّمَا قَالَهُ. [راجع: ١٢٤٤]

[2816] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرے والد گرامی کو نبی ﷺ کی خدمت میں اس حالت میں لایا گیا کہ ان کا مثلہ کیا گیا تھا۔ میں نے ان کے چہرے سے کپڑا اٹھانا چاہا تو میری قوم نے مجھے منع کر دیا۔ اس دوران میں آپ ﷺ نے ایک چلانے والی عورت کی آواز سنی اور کہا گیا کہ یہ عمرو کی بیٹی یا اس کی بہن ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کیوں روتی ہو؟ یا فرمایا تم اس پر مت روؤ، اس پر تو فرشتوں نے برابر اپنے پروں سے سایہ کر رکھا ہے۔'' (امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ) میں نے (اپنے شیخ) صدقہ (راوی) سے دریافت کیا: اس حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''حتی کہ اس کو اٹھا لیا گیا''۔ انھوں (سفیان) نے فرمایا کہ کبھی کبھی (جابر) ان الفاظ کو بھی بیان کرتے تھے۔

(٢١) بَابُ تَمَنِّي الْمُجَاهِدِ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا

باب:21- مجاہد کا دنیا کی طرف لوٹنے کی خواہش کرنا

٢٨١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ:

[2817] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کوئی

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ». [راجع: ٢٧٩٥]

شخص ایسا نہیں جو جنت میں داخل ہونے کے بعد واپس دنیا میں لوٹنے کی خواہش کرے اگرچہ اسے دنیا کی ہر چیز دینے کی پیش کش کر دی جائے، مگر شہید۔ وہ دس بار یہ چاہے گا کہ دنیا میں واپس آئے اور اسے قتل کر دیا جائے۔ یہ سب کچھ اللہ کے ہاں اپنے اعزاز اور اکرام کو دیکھنے کی وجہ سے ہوگا۔“

(٢٢) بَابٌ: الْجَنَّةُ تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوفِ

باب: 22- جنت، چمکتی ہوئی تلواروں کے نیچے ہے

وَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا ﷺ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا: «مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ». وَقَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: «بَلٰى».

حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں، ہمارے نبی ﷺ نے ہمارے رب کا (یہ) پیغام دیا ہے: ”جو کوئی ہم میں سے شہید ہوگا وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔“ حضرت عمر ؓ نے نبی ﷺ سے پوچھا تھا: کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان (کافروں) کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیوں نہیں۔“

٢٨١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَكَانَ كَاتِبَهُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ».

[2818] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ اور کاتب ابونضر سالم کو لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جان لو جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔“

تَابَعَهُ الْأُوَيْسِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ. [انظر: ٢٨٣٣، ٢٩٦٦، ٣٠٢٤، ٧٢٣٧]

اویسی نے ابن ابی الزناد سے، انھوں نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کرنے میں معاویہ بن عمرو کی موافقت کی ہے۔

(٢٣) بَابُ مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجِهَادِ

باب: 23- جس نے جہاد کے لیے (اللہ تعالیٰ سے) اولاد طلب کی

٢٨١٩ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ

[2819] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى مِائَةِ امْرَأَةٍ أَوْ تِسْعٍ وَّتِسْعِينَ، كُلُّهُنَّ يَأْتِي بِفَارِسٍ يُّجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: قُلْ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَلَمْ يَقُلْ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ». [انظر: ٣٤٢٤، ٥٢٤٢، ٦٦٣٩، ٦٧٢٠، ٧٤٦٩]

رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''حضرت سلیمان بن داود ؑ نے کہا: میں آج رات سو یا ننانوے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک شہسوار جنم دے گی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کریں گے۔ ان سے ان کے ساتھی نے کہا: آپ ان شاء اللہ بھی کہیں، لیکن انھوں نے ان شاء اللہ نہ کہا، چنانچہ صرف ایک بیوی حاملہ ہوئی اور اس کے ہاں بھی ناقص بچہ پیدا ہوا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر حضرت سلیمان ؑ اس وقت ان شاء اللہ کہہ لیتے تو سب کے ہاں بچے پیدا ہوتے اور وہ سب شہسوار اللہ کے راستے میں جہاد کرتے۔''

(٢٤) بَابُ الشَّجَاعَةِ فِي الْحَرْبِ وَالْجُبْنِ

باب: 24- بوقت جنگ بہادری یا بزدلی کا بیان

٢٨٢٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ سَبَقَهُمْ عَلٰى فَرَسٍ وَّقَالَ: «وَجَدْنَاهُ بَحْرًا». [راجع: ٢٦٢٧]

[2820] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت، سب لوگوں سے زیادہ بہادر اور سب سے زیادہ فیاض تھے۔ (ایک رات ایسا ہوا کہ) اہل مدینہ خوف زدہ ہوئے تو نبی ﷺ گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے پہلے آئے اور فرمایا: ''(فکر کی کوئی بات نہیں)، البتہ ہم نے اس گھوڑے کو سمندر کی طرح رواں دواں پایا۔''

فائدہ: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا حسن و جمال، جرأت و شجاعت اور جود و سخاوت بیان ہوئی ہے۔ آپ نے کبھی کسی سائل کو محروم نہیں کیا۔ کبھی کسی سے ذاتی انتقام نہیں لیا۔ جس شخص نے معافی طلب کی اسے معاف کر دیا۔ آپ ایسے عبادت گزار تھے کہ رات بھر نماز پڑھتے پاؤں پر ورم آ جاتا، آپ کی تدبیر و رائے ایسی کہ چند دنوں میں عرب کی کایا پلٹ دی، بڑے بڑے بہادروں کو نیچا دکھا دیا۔ امام بخاری ؒ کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو خطرے کے وقت بزدلی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے، بلکہ جرأت و دلیری کے ساتھ کٹھن حالات کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت سے یہی سبق ملتا ہے...... ﷺ......

٢٨٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

[2821] حضرت جبیر بن مطعم ؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چل رہے تھے اور آپ

جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ النَّاسُ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَتِ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ، فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَعْطُونِي رِدَائِي، لَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ: ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا». [انظر: ٣١٤٨]

کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ غزوۂ حنین سے واپس ہوئے۔ لوگوں نے آپ کو گھیر لیا وہ آپ سے کچھ مانگ رہے تھے حتی کہ آپ کو مجبوراً ایک ببول کے درخت کے پاس جانا پڑا۔ وہاں آپ کی چادر مبارک اس کے کانٹوں سے الجھ گئی تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: ''میری چادر تو مجھے واپس کر دو۔ اگر میرے پاس اس (درخت) کے کانٹوں کے برابر بھی اونٹ ہوتے تو میں سب کے سب تم میں تقسیم کر دیتا۔ مجھے تم کسی وقت بھی بخیل، جھوٹا اور بزدل نہیں پاؤ گے۔''

(٢٥) بَابُ مَا يُتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ

باب:25- بزدلی سے اللہ کی پناہ مانگنا

٢٨٢٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيَّ قَالَ: كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ، وَيَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ»، فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ. [انظر: ٦٣٦٥، ٦٣٧٠، ٦٣٧٤، ٦٣٩٠]

[2822] حضرت عمرو بن میمون اَودی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو درج ذیل کلماتِ دعائیہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے ایک معلم بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے۔ اور وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے: ''اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور رذیل عمر تک پہنچنے سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیرے ذریعے سے دنیا کے فتنوں سے بھی پناہ چاہتا ہوں اور تیرے ذریعے سے عذاب قبر سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔'' (راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ) میں نے یہ حدیث (ان کے بیٹے) مصعب بن سعد سے بیان کی تو انھوں نے بھی اس کی تصدیق فرمائی۔

٢٨٢٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ

[2823] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تیرے ذریعے سے عاجزی، سستی، بزدلی اور بڑھاپے کی ذلیل حدود میں پہنچ جانے سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور میں تیری

وَالْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ». [انظر: ٤٧٠٧، ٦٣٦٧، ٦٣٧١]

پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنوں سے، نیز میں تیرے ذریعے سے عذاب قبر سے پناہ چاہتا ہوں۔"

فائدہ: رذیل عمر یہ ہے کہ انسان بڑھاپے کے باعث بچپن کی سی عادات کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ اس کا جسم کمزور اور عقل ماؤف ہو جاتی ہے، نیز بڑھاپے کی وجہ سے فرائض کی ادائیگی میں بھی کوتاہی آ جاتی ہے حتی کہ انسان اپنی ذات کی خدمت سے بھی عاجز ہو جاتا ہے اور گھر والوں پر بوجھ بن جاتا ہے، پھر گھر والے اس کے مرنے کی خواہش کرنے لگتے ہیں۔ اگر گھر والے نہ ہوں تو فتنے اور آزمائش میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

(٢٦) بَابُ مَنْ حَدَّثَ بِمَشَاهِدِهِ فِي الْحَرْبِ

باب: 26- اپنے جہادی کارناموں کو بیان کرنا

قَالَهُ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ.

حضرت ابوعثمان نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے ان جہادی کارناموں کو بیان کیا۔

٢٨٢٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: صَحِبْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ وَسَعْدًا وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِّنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ. [انظر: ٤٠٦٢]

[2824] حضرت سائب بن یزید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں طلحہ بن عبیداللہ، سعد بن ابی وقاص، مقداد بن اسود اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کا ساتھی رہا ہوں۔ ان میں سے کسی کو میں نے رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا، البتہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ سے میں نے سنا کہ وہ غزوۂ احد کے حالات بیان کیا کرتے تھے۔

(٢٧) بَابُ وُجُوبِ النَّفِيرِ، وَمَا يَجِبُ مِنَ الْجِهَادِ وَالنِّيَّةِ

باب: 27- اعلان جنگ کے وقت کوچ کرنا ضروری ہے، نیز جہاد اور اس کی نیت کرنا بھی واجب ہے

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ٱنفِرُوا۟ خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَٰهِدُوا۟ بِأَمْوَٰلِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَّٱتَّبَعُوكَ وَلَٰكِنۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ ٱلشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ﴾ اَلْآيَةَ [التوبة: ٤١، ٤٢].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ہلکے بھی نکلو اور بوجھل بھی، نیز اپنے اموال اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ یہی بات تمھارے حق میں بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔ اگر دنیوی فائدہ قریب نظر آتا اور سفر بھی واجبی سا ہوتا تو یہ آپ کے ساتھ ہو لیتے مگر یہ مسافت انھیں کٹھن معلوم ہوئی تو لگے اللہ کی قسمیں کھانے۔"

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ ٱنفِرُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ٱثَّاقَلْتُمْ إِلَى ٱلْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُم بِٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا مِنَ ٱلْـَٔاخِرَةِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ﴾ [التوبة: ٣٨، ٣٩]

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اے ایمان والو! تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمھیں اللہ کی راہ میں جہاد کی خاطر نکلنے کے لیے کہا جاتا ہے تو تم زمین کی طرف بچھ جاتے ہو؟ کیا تم نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا ہے؟...... (اور اللہ) ہر چیز پر خوب قادر ہے۔''

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿فَٱنفِرُوا۟ ثُبَاتٍ﴾ [النساء: ٧١]: سَرَايَا مُتَفَرِّقِينَ، وَيُقَالُ: وَاحِدُ الثُّبَاتِ، ثُبَةٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ﴿فَانفِرُوا ثُبَاتٍ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ تم جدا جدا گروپ بنا کر جہاد کے لیے نکلو۔ کہا جاتا ہے کہ ثبات کا مفرد ثبة ہے۔

٢٨٢٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ: «لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا». [راجع: ١٣٤٩]

[2825] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا: ''فتح مکہ کے بعد اب (مکہ سے مدینہ کی طرف) ہجرت باقی نہیں رہی لیکن خلوص نیت کے ساتھ جہاد اب بھی باقی ہے، اس لیے جب تمھیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو نکل کھڑے ہو۔''

فائدہ: جہاد فرض عین ہے یا فرض کفایہ، اس کے متعلق ہم افراط و تفریط کا شکار ہیں۔ ہمارے ہاں بعض جہادی تنظیموں کا موقف ہے کہ حالات جیسے بھی ہوں جہاد بہر حال فرض عین ہے اور جس نے کبھی جہاد نہ کیا اس کا ایمان خطرے میں ہے اور اس کے بغیر وہ جنت کا حق دار نہیں ہے جبکہ اس کے برعکس کچھ لوگ جہاد کو فرض کفایہ تو کجا بلکہ اسے مستحب بھی نہیں کہتے اور جہاد کا ایسا مفہوم پیش کرتے ہیں جس سے جہاد کا تصور ہی مسخ ہو جاتا ہے۔ ہمارے نزدیک جہاد بعض اوقات فرض عین ہوتا ہے اور بعض اوقات فرض کفایہ ہی رہتا ہے۔ مندرجہ ذیل تین صورتوں میں جہاد فرض عین ہوتا ہے: * جب دشمن مسلمانوں کے علاقے پر حملہ آور ہو جائے تو اس کے خلاف جہاد کرنا فرض عین ہے جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''جب دشمن حملہ کر دے تو اس کے خلاف جہاد کرنے کی فرضیت پر کسی اختلاف کی گنجائش نہیں کیونکہ دشمن سے اپنے دین، عزت اور جان بچانے کے لیے جہاد کی فرضیت پر اجماع ہے۔''[1] * جب مسلمانوں کا امیر جہاد کرنے کا حکم دے تو اس امیر کی اطاعت کرتے ہوئے جہاد کے لیے نکلنا فرض عین ہے جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی پیش کردہ آیات اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ امیر سے مراد شرعی سربراہ ہے۔ یہ دونوں صورتیں بذات خود مستقل ہیں۔ * دشمن سے دو بدو مقابلے کی صورت میں بھی جہاد فرض عین ہو جاتا ہے، مثلاً: ایک آدمی پر جہاد فرض کفایہ ہے لیکن وہ جب میدان جنگ میں پہنچ جائے جہاں دشمن سے لڑائی جاری ہو تو اب یہی فرض کفایہ اس مسلمان کے حق میں فرض عین کی صورت اختیار کر جائے گا۔ جہاد کے فرض عین کی یہ صورت نیم مستقل ہے کیونکہ اس میں بنیادی طور پر جہاد

1 مجموع الفتاویٰ: 537/5.

فرض کفایہ ہوتا ہے مگر میدان جہاد میں پہنچ کر فرض عین کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ بہر حال اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب امام نفیر عام کا حکم دے تو اس وقت جہاد فرض عین ہو جاتا ہے، البتہ جہاد اپنے عمومی مفہوم میں ہر وقت فرض ہوتا ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ رقم طراز ہیں: تحقیقی طور پر یہ بات بھی ثابت ہے کہ کفار کے خلاف جہاد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، خواہ وہ اپنے ہاتھ سے جہاد کرے یا زبان کے ساتھ یا مال کے ساتھ یا اپنے دل کے ساتھ ان سے نبرد آزما ہو۔[1]

(٢٨) بَابُ الْكَافِرِ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسَدِّدُ بَعْدُ وَيُقْتَلُ

باب: 28- اگر کافر کسی مسلمان کو قتل کر دے، پھر خود مسلمان ہو جائے اور اسلام پر مضبوط رہے، پھر وہ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے (تو اس کی فضیلت کا بیان)

٢٨٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَضْحَكُ اللهُ إِلَى رَجُلَيْنِ: يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ».

[2826] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ایسے دو آدمیوں پر ہنس دے گا کہ ان میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا تھا، پھر بھی دونوں جنت میں داخل ہو گئے۔ پہلا وہ جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور وہ شہید ہو گیا، دوسرا اس کا قاتل جسے اللہ تعالیٰ نے توبہ کی توفیق دی کہ وہ مسلمان ہو کر شہید ہو گیا۔ (اس طرح قاتل اور مقتول دونوں جنت میں داخل ہو گئے)۔“

٢٨٢٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَمَا افْتَتَحُوهَا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَسْهِمْ لِي، فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: لَا تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ، فَقَالَ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: وَاعَجَبًا لِوَبْرٍ تَدَلَّى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ قَتْلَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللهُ عَلَى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّي عَلَى

[2827] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ فتح خیبر کے بعد وہاں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بھی غنیمت سے حصہ دیں تو اس پر سعید بن عاص کے ایک بیٹے (ابان بن سعید رضی اللہ عنہ) نے کہا: اللہ کے رسول! انھیں مال غنیمت سے کچھ نہ دیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے۔ سعید بن عاص کے بیٹے نے کہا: واہ! مجھے اس وبر جیسے پست قد پر تعجب ہے جو ابھی ابھی اس پہاڑ کی چوٹی سے ہمارے پاس آیا ہے اور مجھ پر اس آدمی کی موت کا عیب

1 فتح الباري: 47/6.

يَدَيْهِ، قَالَ: فَلَا أَدْرِي أَسْهَمَ لَهُ أَمْ لَمْ يُسْهِمْ.

لگاتا ہے جو مسلمان تھا اور اسے اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں عزت وتکریم سے نوازا (کہ وہ شہید ہوا) اور مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل نہیں کیا (کہ میں اس کے ہاتھوں قتل نہیں ہوا)۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے انھیں حصہ دیا یا نہ دیا۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِيهِ السَّعِيدِيُّ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

سفیان کہتے ہیں کہ مجھ سے سعیدی نے، اس نے اپنے دادا سے اور اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔

اَلسَّعِيدِيُّ - هُوَ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ-. [انظر: ٤٢٣٧، ٤٢٣٨، ٤٢٣٩]

(امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ) سعیدی عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو جو سعید بن عاص کی اولاد سے ہے۔

فائدہ: ابن قوقل کا نام نعمان بن مالک ہے وہ میدان اُحد میں ابان بن سعید کے ہاتھوں شہید ہوئے تھے، انھوں نے میدان اُحد میں دعا کی تھی: اے اللہ! غروب آفتاب سے پہلے میں جنت کی سیر کرنا چاہتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا اور وہ سورج غروب ہونے سے پہلے ہی شہید ہو گئے۔ ابان بن سعید اس وقت کافر تھے، پھر غزوۂ احد کے بعد حدیبیہ سے پہلے مسلمان ہو گئے۔

(٢٩) بَابُ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ عَلَى الصَّوْمِ

باب: 29- جس نے جہاد کو (نفلی) روزوں پر مقدم رکھا

٢٨٢٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ لَا يَصُومُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَجْلِ الْغَزْوِ، فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ لَمْ أَرَهُ مُفْطِرًا إِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى.

[2828] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں جہاد کی وجہ سے (نفلی) روزے نہیں رکھا کرتے تھے۔ پھر جب نبی ﷺ کی وفات ہو گئی تو میں نے انھیں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے علاوہ روزے کے بغیر نہیں دیکھا۔

(٣٠) بَابٌ: اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ

باب: 30- اللہ کی راہ میں قتل کے علاوہ بھی سات انواع کی شہادت ہے

٢٨٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: اَلْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ». [راجع: ٦٥٣]

[2829] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہید پانچ قسم کے ہیں: طاعون میں مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، غرق ہو کر مرنے والا، دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا اور پانچواں جو اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے۔''

٢٨٣٠ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ». [انظر: ٥٧٣٢]

[2830] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''طاعون کی وبا ہر مسلمان کے لیے شہادت کا باعث ہے۔''

(٣١) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَّا يَسْتَوِى ٱلْقَـٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُو۟لِى ٱلضَّرَرِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ [النساء: ٩٥، ٩٦].

باب: 31- ارشاد باری تعالیٰ: ''جو لوگ بغیر کسی معذوری کے بیٹھ رہیں برابر نہیں ہو سکتے ...... اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا مہربان ہے'' کا بیان

٢٨٣١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَّا يَسْتَوِى ٱلْقَـٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾ [النساء: ٩٥] دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْدًا، فَجَاءَهُ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا، وَشَكَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ: ﴿لَّا يَسْتَوِى ٱلْقَـٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُو۟لِى ٱلضَّرَرِ﴾ [النساء: ٩٥]. [انظر: ٤٥٩٣، ٤٥٩٤، ٤٩٩٠]

[2831] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اہل ایمان میں سے جو لوگ جہاد سے بیٹھ رہیں...... آخر آیت تک'' تو آپ نے حضرت زید بن ثابت کو بلایا تو وہ کندھے کی ہڈی لائے جس پر اس آیت کو لکھا۔ اتنے میں ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے اور شکوہ کیا کہ میں تو اندھا ہوں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ﴿غير اولى الضرر﴾ یعنی ''بغیر کسی معذوری کے'' الفاظ نازل فرمائے۔

٢٨٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ

[2832] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے حاکم مدینہ جناب مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں آ کر اس کے پہلو

ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمْلَى عَلَيَّ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ) قَالَ: فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ، وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ ﷺ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تُرَضَّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿غَيْرُ أُوْلِي الضَّرَرِ﴾. [النساء: ٩٥] [انظر: ٤٥٩٢]

میں بیٹھ گیا۔ اس نے ہمیں زید بن ثابت کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ انھیں ﴿لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ لکھوا رہے تھے اتنے میں حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ ئے، انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر مجھ میں جہاد کی طاقت ہوتی تو میں بھی جہاد میں شریک ہوتا، وہ نابینا تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر وحی بھیجی، جبکہ آپ کی ران میری ران پر تھی جو مجھ پر اس قدر گراں ہوگئی کہ مجھے میری ران ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا خطرہ محسوس ہوا۔ پھر وہ کیفیت آپ سے کھل گئی تو اللہ تعالیٰ نے ﴿غَيْرُ أُولِى الضَّرَرِ﴾ کے الفاظ نازل فرمائے۔

(٣٢) بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب: 32- عین لڑائی کے موقع پر صبر کرنا

٢٨٣٣ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى كَتَبَ: فَقَرَأْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا». [راجع: ٢٨١٨]

[2833] حضرت ابونضر سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے تحریر لکھی جسے میں نے خود پڑھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دشمن سے تمھاری مڈبھیڑ ہو جائے تو صبر سے کام لو۔''

(٣٣) بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الْقِتَالِ وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ﴾ [الأنفال: ٦٥].

باب: 33- مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دینے اور ارشاد باری تعالیٰ: ''(اے نبی!) آپ مسلمانوں کو (کفار سے) قتال کا شوق دلائیں'' کا بیان

٢٨٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ:

[2834] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ (غزوۂ خندق کے روز) خندق کی طرف نکلے تو دیکھا کہ مہاجر اور انصار سخت سردی میں خندق

خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذٰلِكَ لَهُمْ، فَلَمَّا رَأٰى مَا بِهِمْ مِّنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ:

«اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَهْ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ»

فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعْنَا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

[انظر: ٢٨٣٥، ٢٩٦١، ٣٧٩٥، ٣٧٩٦، ٤٠٩٩، ٤١٠٠، ٦٤١٣، ٧٢٠١]

کھود رہے ہیں جبکہ ان کے پاس کوئی نوکر وغیرہ نہیں تھے جو ان کا یہ کام کرتے۔ آپ ﷺ نے جب ان کی مشقت اور بھوک وغیرہ دیکھی تو فرمایا:

”اے اللہ! عیش تو آخرت ہی کی ہے، لہٰذا تو مہاجرین اور انصار کو بخش دے۔“

اس کے جواب میں مہاجرین اور انصار نے کہا:

”ہم وہ ہیں جنھوں نے حضرت محمد ﷺ کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ ہیں۔“

(٣٤) بَابُ حَفْرِ الْخَنْدَقِ

باب: 34- خندق کھودنے کا بیان

٢٨٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلٰى مُتُونِهِمْ وَيَقُولُونَ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

وَالنَّبِيُّ ﷺ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ:

«اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ»

[راجع: ٢٨٣٤]

[2835] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مہاجرین اور انصار نے مدینہ طیبہ کے اردگرد خندق کھودنا شروع کی تو وہ اپنی کمر پر مٹی اٹھا کر باہر لاتے اور یہ کہتے تھے:

ہم وہ ہیں جنھوں نے محمد ﷺ کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی ہے جب تک ہم خود زندہ ہیں۔

نبی ﷺ ان کے جواب میں فرماتے تھے:

”اے اللہ! آخرت کی بھلائی کے علاوہ کوئی بھلائی نہیں، لہٰذا تو مہاجرین وانصار میں برکت عطا فرما۔“

٢٨٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

[2836] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ (خندق کے دن) خود مٹی اٹھاتے اور یہ شعر

يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْقُلُ وَيَقُولُ: «لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا». [انظر: ٢٨٣٧، ٣٠٣٤، ٤١٠٤، ٤١٠٦، ٦٦٢٠، ٧٢٣٦]

پڑھتے تھے: ''اے اللہ! اگر تیرا کرم نہ ہوتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے۔''

٢٨٣٧ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ: «لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلَا تَصَدَّقْنَا، وَلَا صَلَّيْنَا، فَأَنْزِلِ السَّكِينَةَ عَلَيْنَا، وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا، إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا». [راجع: ٢٨٣٦]

[2837] حضرت براء بن عازب ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو غزوۂ احزاب کے دن مٹی اٹھاتے دیکھا اور مٹی نے آپ کے پیٹ کا گورا رنگ چھپالیا تھا۔ اس وقت آپ یہ فرما رہے تھے:

''تو ہدایت گر نہ کرتا تو کہاں ملتی نجات
کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکاۃ
اب اتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات
پاؤں جما دے ہمارے دے لڑائی میں ثبات
بے سبب ہم پر یہ کافر ظلم سے چڑھ آئے ہیں
جب وہ بہکائیں ہم سنتے نہیں ان کی بات''

(٣٥) بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْغَزْوِ

باب: 35- جس شخص کو جہاد کرنے سے کوئی عذر روک لے

٢٨٣٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ: رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٢٨٣٩، ٤٤٢٣]

[2838] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ غزوۂ تبوک سے واپس ہوئے۔

٢٨٣٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - هُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي غَزَاةٍ، فَقَالَ: «إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ». [راجع: ٢٨٣٨]

[2839] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک لڑائی (تبوک) میں شریک تھے تو آپ نے فرمایا: ''کچھ لوگ مدینہ طیبہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں مگر ہم جس گھاٹی یا میدان میں جائیں گے وہ (ثواب میں) ضرور ہمارے ساتھ ہوں گے کیونکہ وہ کسی عذر کی وجہ سے رک گئے ہیں۔''

وَقَالَ مُوسٰى: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اَلْأَوَّلُ أَصَحُّ.

(راویٔ حدیث) موسیٰ بن عقبہ نے کہا: ہم کو حماد نے حمید سے، انھوں نے موسیٰ بن انس سے، انھوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ پہلی سند زیادہ صحیح ہے۔

(٣٦) بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللهِ

باب: 36- اللہ کے راستے میں روزہ رکھنے کی فضیلت

٢٨٤٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّسُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ: أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَعَّدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا».

[2840] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر سال کی مسافت کے برابر دوزخ کی آگ سے دور کر دے گا۔''

(٣٧) بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ

باب: 37- اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

٢٨٤١ - حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ، كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ: أَيْ فُلُ هَلُمَّ». قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! ذَاكَ الَّذِي لَا تَوٰى عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ».

[راجع: ١٨٩٧]

[2841] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک جوڑا خرچ کرے گا اسے جنت کے خازن بلائیں گے۔ ہر دروازے کا خازن کہے گا: اے فلاں! تو میری طرف آ۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اسے تو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوگا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ میں امید رکھتا ہوں کہ تم انھی میں سے ہو گے۔''

فائدہ: اس حدیث سے جہاد کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کیونکہ جہاد میں خرچ کرنے والے کو جنت کے تمام دروازوں سے اندر آنے کی دعوت دی جائے گی، جوڑا خرچ کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس نے اللہ کے راستے میں جو چیز بھی دی وہ کم از کم دو، دو کی تعداد میں دی۔ واللہ أعلم.

٢٨٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «إِنَّمَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ». ثُمَّ ذَكَرَ زَهْرَةَ الدُّنْيَا فَبَدَأَ بِإِحْدَاهُمَا وَثَنَّى بِالْأُخْرٰى، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ. قُلْنَا: يُوحٰى إِلَيْهِ، وَسَكَتَ النَّاسُ كَأَنَّ عَلٰى رُؤُوسِهِمُ الطَّيْرَ، ثُمَّ إِنَّهُ مَسَحَ عَنْ وَّجْهِهِ الرُّحَضَاءَ فَقَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا؟ أَوَ خَيْرٌ هُوَ؟» ثَلَاثًا، «إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ وَإِنَّهُ كُلَّمَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ، كُلَّمَا أَكَلَتْ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ، حَتّٰى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ، وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لِمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ فَجَعَلَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ، وَمَنْ لَّمْ يَأْخُذْهَا بِحَقِّهِ فَهُوَ كَالْآكِلِ الَّذِي لَا يَشْبَعُ، وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٩٢١]

[2842] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ''مجھے تم پر اپنے بعد جس چیز کا خطرہ ہے وہ صرف یہ کہ زمین کی برکتیں تم پر کھول دی جائیں گی۔'' پھر آپ نے دنیا کی زیب و زینت اور رونق کا ذکر کیا۔ آپ نے پہلے دنیا کی برکات کا ذکر کیا پھر اس کی رونق کو بیان کیا۔ اتنے میں ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! کیا خیر کے ساتھ شر بھی آتا ہے؟ یہ سن کر نبی ﷺ خاموش ہو گئے۔ ہم نے خیال کیا کہ آپ پر وحی آ رہی ہے۔ لوگ بھی خاموش ہو گئے گویا ان کے سروں پر پرندے ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے چہرۂ مبارک سے پسینہ صاف کیا اور دریافت فرمایا: ''ابھی ابھی سوال کرنے والا کہاں ہے جو کہتا تھا یہ مال خیر ہے؟'' آپ نے تین مرتبہ اسے دہرایا۔ پھر فرمایا: ''واقعی خیر، خیر ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ (خیر، خیر ہی لاتی ہے۔) دیکھو موسم بہار میں جب ہری گھاس پیدا ہوتی ہے وہ جانور کو مار دیتی ہے یا مارنے کے قریب کر دیتی ہے مگر وہ جانور بچ جاتا ہے جو ہری گھاس چرتا ہے، جب اس کی کوکھیں بھر جائیں تو دھوپ کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے، لید اور پیشاب کرتا ہے، پھر ہضم ہونے کے بعد مزید چرنے لگتا ہے۔ اسی طرح دنیا کا یہ مال بھی ہرا بھرا اور شیریں ہے۔ مسلمان کا وہ مال کتنا عمدہ ہے جو حلال ذرائع سے کمایا ہو، پھر اسے اللہ کے راستے میں یتیموں اور مسکینوں کے لیے وقف کر دیا لیکن جس شخص نے ناجائز ذرائع سے مال جمع کیا تو اس کی مثال اس کھانے والے کی طرح ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ ایسا مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔''

فائدہ: جس شخص نے دنیا کا مال ناحق حاصل کیا اور اسے غیر محل میں خرچ کیا وہ اسراف و تبذیر میں مبتلا رہا اس کے لیے یہ مال وبال جان ہوگا، اس کے برعکس جس شخص نے مال حلال ذرائع سے حاصل کیا اور خرچ کرتے وقت میانہ روی اختیار کی۔ ناحق

مال حاصل کرنے اور بے جا خرچ کرنے سے گریز کیا، وہ ہلاکت و تباہی سے بچ جائے گا۔ مقصد یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے انسان آفتوں اور مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہے۔

(٣٨) بَابُ فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهُ بِخَيْرٍ

باب: 38- غازی کا سامان تیار کرنے اور اس کے پیچھے اس کے گھر کی اچھے انداز سے خبر گیری کرنے کی فضیلت

٢٨٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ: حَدَّثَنِي يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا».

[2843] حضرت زید بن خالد ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا سامان تیار کرے وہ ایسا ہے جیسے اس نے خود جہاد کیا۔ اور جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے پیچھے اس کے گھر کی اچھی طرح نگرانی کرے تو اس نے گویا خود ہی جہاد کیا ہے۔''

٢٨٤٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: «إِنِّي أَرْحَمُهَا، قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي».

[2844] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے علاوہ مدینہ طیبہ میں کسی کے گھر تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ البتہ آپ ام سلیم کے گھر چلے جاتے تھے۔ اس کے متعلق آپ سے عرض کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ام سلیم کا بھائی میرے ساتھ ایک غزوے میں شہید ہو گیا تھا، اس لیے میں اس سے ہمدردی کرنے کے لیے جاتا ہوں۔''

٣٩ - بَابُ التَّحَنُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب: 39- لڑائی کے وقت خوشبو لگانا

٢٨٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَالَ: ذَكَرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ قَالَ: أَتٰى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَيْهِ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ فَقَالَ: يَا عَمِّ! مَا

[2845] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ وہ جنگ یمامہ کے وقت حضرت ثابت بن قیس ؓ کے پاس آئے تو وہ اپنی دونوں رانیں کھولے حنوط (خوشبو) لگا رہے تھے۔ حضرت انس ؓ نے ان سے پوچھا: چچا! تم جنگ میں کیوں نہیں آتے؟ انھوں نے کہا: بھتیجے! ابھی آتا ہوں، پھر خوشبو

يَحْبِسُكَ أَلَّا تَجِيءَ؟ قَالَ: الْآنَ يَا ابْنَ أَخِي! وَجَعَلَ يَتَحَنَّطُ - يَعْنِي مِنَ الْحَنُوطِ - ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ انْكِشَافًا مِّنَ النَّاسِ فَقَالَ: هٰكَذَا عَنْ وُّجُوهِنَا حَتّٰى نُضَارِبَ بِالْقَوْمِ، مَا هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِئْسَ مَا عَوَّدْتُّمْ أَقْرَانَكُمْ.

لگانے لگے آخر کار (مجاہدین کی صف میں) آ کر بیٹھ گئے۔ انھوں نے لوگوں کے بھاگنے کا ذکر کیا، پھر اشارہ کیا کہ ہمارے سامنے سے ہٹ جاؤ تا کہ ہم دشمن سے لڑیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہم ایسا نہیں کرتے تھے، تم نے اپنے مدمقابل لوگوں کو بری عادت ڈال دی ہے۔

رَوَاهُ حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ.

حماد نے بھی ثابت عن انس کے طریق سے یہ روایت بیان کی ہے۔

(٤٠) بَابُ فَضْلِ الطَّلِيعَةِ

باب:40- دشمن کی جاسوسی کرنے کی فضیلت

٢٨٤٦ - **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ يَّأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟» يَوْمَ الْأَحْزَابِ. فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا. ثُمَّ قَالَ: «مَنْ يَّأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟» قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ». [انظر: ٢٨٤٧، ٢٩٩٧، ٣٧١٩، ٤١١٣، ٧٢٦١]

[2846] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے غزوۂ احزاب، یعنی غزوۂ خندق کے دن فرمایا: "میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟" حضرت زبیر ؓ نے کہا: میں لاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: "میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟" حضرت زبیر ؓ گویا ہوئے: میں لاؤں گا۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: "ہر نبی کا ایک مخلص مددگار ہوتا ہے اور میرا مخلص مددگار زبیر ہے۔"

(٤١) بَابُ هَلْ يُبْعَثُ الطَّلِيعَةُ وَحْدَهُ؟

باب: 41- کیا جاسوسی کے لیے ایک شخص کو بھیجا جاسکتا ہے؟

٢٨٤٧ - **حَدَّثَنَا** صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَدَبَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ - قَالَ صَدَقَةُ: أَظُنُّهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ - فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، فَقَالَ [النَّبِيُّ]

[2847] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے کسی کام کے لیے لوگوں کو پکارا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال کے مطابق یہ غزوۂ خندق کا واقعہ ہے۔ تو حضرت زبیر ؓ نے جواب دیا، پھر آواز دی تو حضرت زبیر ؓ ہی نے جواب دیا۔ پھر آپ ﷺ (تیسری مرتبہ) پکارا تو بھی حضرت زبیر ؓ نے ہی جواب دیا۔

ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ». [راجع: ٢٨٤٦]

بہرحال تینوں مرتبہ حضرت زبیر ؓ نے جواب دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کا ایک خاص آدمی (مخلص ساتھی) ہوتا ہے، میرا خاص آدمی حضرت زبیر بن عوام ہے۔''

(٤٢) بَابُ سَفَرِ الْاِثْنَيْنِ

باب: 42- دو آدمیوں کا سفر کرنا

٢٨٤٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: انْصَرَفْتُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَنَا أَنَا وَصَاحِبٌ لِّي: «أَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا». [راجع: ٦٢٨]

[2848] حضرت مالک بن حویرث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب میں نبی ﷺ کے پاس سے واپس (اپنے گھر) آنے لگا تو آپ ﷺ نے مجھے اور میرے ایک ساتھی سے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی بوقت ضرورت اذان دے سکتا ہے اور اقامت کہہ سکتا ہے لیکن امامت وہی کرائے جو تم میں بڑا ہو۔''

(٤٣) بَابٌ: اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

باب: 43- گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک خیر و برکت باندھ دی گئی ہے

٢٨٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». [انظر: ٣٦٤٤]

[2849] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و برکت وابستہ رہے گی۔''

٢٨٥٠ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ، وَّابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[2850] حضرت عروہ بن جعد ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و برکت وابستہ ہے۔''

قَالَ سُلَيْمَانُ: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ. تَابَعَهُ مُسَدَّدٌ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ. [انظر: ٢٨٥٢، ٣١١٩، ٣٦٤٣]

سلیمان نے شعبہ سے، انھوں نے عروہ بن ابوجعد سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

مسدد نے ہشیم سے، انھوں نے حصین سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے عروہ بن ابوجعد سے روایت کرنے میں سلیمان کی متابعت کی ہے۔

٢٨٥١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ». [انظر: ٣٦٤٥]

[2851] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و برکت ہے۔''

فائدہ: الخیل سے مراد وہ گھوڑے ہیں جو جہاد کے لیے رکھے گئے ہوں۔ اس قسم کے گھوڑوں میں واقعی بڑی خیر و برکت ہے۔ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ ان گھوڑوں کا اہتمام کرنے والے کو اپنے فضل و کرم سے نوازے گا اور قیامت کے دن تو اس کے گوبر اور پیشاب تک نامۂ اعمال میں رکھ دے گا۔ اور ان کا وزن کر کے نیکیاں دی جائیں گی۔

(٤٤) بَابٌ: اَلْجِهَادُ مَاضٍ مَعَ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ

باب: 44- حکمران عادل ہو یا ظالم اس کی معیت میں جہاد قیامت تک جاری رہے گا

لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر رکھ دی گئی ہے۔''

٢٨٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ». [راجع: ٢٨٥٠]

[2852] حضرت عروہ بارقی ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر وابستہ ہے جن کے باعث ثواب بھی ملتا ہے اور غنیمت بھی حاصل ہوتی ہے۔''

(٤٥) بَابُ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا [فِي سَبِيلِ اللهِ] لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ﴾ [الأنفال: ٦٠].

باب: 45- جہاد کے لیے گھوڑا رکھنے کی فضیلت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جنگی گھوڑے تیار رکھو۔''

٢٨٥٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِيمَانًا بِاللهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ

[2853] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایمان کے پیش نظر اور اللہ کے وعدے کو سچا سمجھتے ہوئے جہاد کے لیے گھوڑا رکھے تو اس کا کھانا، پینا اور گوبر و پیشاب سب قیامت کے دن ان کے اعمال کی ترازو میں رکھے جائیں گے۔''

فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

(٤٦) بَابُ اسْمِ الْفَرَسِ وَالْحِمَارِ

باب:46- گھوڑے اور گدھے کا نام رکھنا

٢٨٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ: عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَخَلَّفَ أَبُو قَتَادَةَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَوْا حِمَارَ وَحْشٍ قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوهُ حَتَّى رَآهُ أَبُو قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَّهُ - يُقَالُ لَهُ: الْجَرَادَةُ - فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوا فَنَدِمُوا، فَلَمَّا أَدْرَكُوهُ قَالَ: «هَلْ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَيْءٌ؟» قَالَ: مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَأَكَلَهَا.

[راجع: ١٨٢١]

[2854] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے اور وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ (آپ سے) پیچھے رہ گئے۔ (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے) دوسرے ساتھی تو محرم تھے لیکن انھوں نے خود احرام نہیں باندھا تھا۔ ان کے ساتھیوں نے ان سے پہلے ایک گاؤخر دیکھا۔ انھوں نے دیکھتے ہی اسے چھوڑ دیا لیکن قتادہ رضی اللہ عنہ اسے دیکھتے ہی اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے جسے ''جرادہ'' کہا جاتا تھا۔ انھوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: وہ اسے کوڑا پکڑائیں، لیکن انھوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا، چنانچہ انھوں نے اسے خود پکڑا اور گاؤخر پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا۔ پھر انھوں نے خود بھی اس کا گوشت کھایا اور ان کے ساتھیوں نے بھی کھایا، پھر وہ پشیمان ہوئے۔ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا اس کے گوشت میں سے تمھارے پاس کچھ بچا ہوا باقی ہے؟'' انھوں نے کہا: ہمارے پاس اس کی ایک ران باقی ہے۔ نبی ﷺ نے اسے لیا اور تناول فرمایا۔

٢٨٥٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ عَبَّاسِ ابْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي حَائِطِنَا فَرَسٌ يُّقَالُ لَهُ: اللُّحَيْفُ.

[2855] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہمارے باغ میں نبی ﷺ کا ایک گھوڑا تھا جسے لحیف کہا جاتا تھا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اللُّخَيْفُ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: بعض (اہل علم) نے (لُحیف کے بجائے) لُخیف کہا ہے۔

٢٨٥٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ آدَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي

[2856] حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا اور

إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ: عُفَيْرٌ، فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ! وَهَلْ تَدْرِي حَقَّ اللهِ عَلٰى عِبَادِهِ؟ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ؟» قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ أَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا». فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: «لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا». [انظر: ٥٩٦٧، ٦٢٦٧، ٦٥٠٠، ٧٣٧٣]

اس گدھے کا نام عفیر تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اے معاذ! اور کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا اس کے بندوں پر کیا حق ہے؟ اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ جو کوئی اس کا شریک نہ ٹھہرائے اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہ دے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو اس کی بشارت نہ دے دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو اس کی بشارت نہ دو ورنہ وہ (خالی) توکل کر کے بیٹھ رہیں گے۔''

٢٨٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] قَالَ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لَّنَا - يُقَالُ لَهُ: مَنْدُوبٌ - فَقَالَ: «مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ، وَّإِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا». [راجع: ٢٦٢٧]

[2857] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک رات مدینہ طیبہ میں کچھ دہشت سی طاری ہوئی تو نبی ﷺ نے ہمارا ایک گھوڑا مستعار لیا جسے مندوب کہا جاتا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''ہم نے تو کوئی خوف کی بات نہیں دیکھی، البتہ ہم نے اس گھوڑے کو سمندر کی طرح (خوب تیز رو) پایا ہے۔''

(٤٧) بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ شُؤْمِ الْفَرَسِ

باب: 47- گھوڑے کے منحوس ہونے کے متعلق روایات (اور ان کی حقیقت)

٢٨٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي الْفَرَسِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالدَّارِ». [راجع: ٢٠٩٩]

[2858] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''تین ہی چیزوں، یعنی گھوڑے، عورت اور گھر میں نحوست ہوتی ہے۔''

٢٨٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ،

[2859] حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے

عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ». [انظر: ٥٠٩٥]

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نحوست اگر کسی چیز میں ہے تو وہ عورت، گھوڑے اور گھر میں ہوسکتی ہے۔''

فائدہ: عورت میں نحوست یہ ہے کہ وہ بانجھ اور بدخلق ہو۔ گھوڑے میں نحوست کے یہ معنی ہیں کہ وہ ضدی، اڑیل مزاج اور سواری کے قابل نہ ہو جس کی وجہ سے وہ جہاد کے کام نہ آسکے۔ اور گھر میں نحوست یہ ہے کہ وہ تنگ و تاریک، مسجد سے دور اور اس کا ہمسایہ اچھا نہ ہو۔ امام بخاری ؒ نے مسئلہ نحوست حل کرنے کے لیے عجیب انداز اختیار کیا ہے، جس سے ان کی جلالت قدر اور دقت فہم کا اندازہ ہوتا ہے، چنانچہ ان کے نزدیک پہلی حدیث میں کلمہ حصر إنما اپنے اصل معنی پر نہیں بلکہ اس میں تاویل کی گنجائش ہے، چنانچہ دوسری حدیث میں اس طرف اشارہ کیا کہ اگر نحوست نامی کوئی چیز ہوتی تو عورت، گھوڑے اور گھر میں ہوتی، یعنی نحوست حتمی نہیں بلکہ اس کا ممکن ہونا بیان فرمایا۔ اگلے عنوان کے تحت ذکر کردہ حدیث میں گھوڑوں کی تین اقسام بیان کر کے یہ بتایا کہ یہ نحوست تمام گھوڑوں میں نہیں، ان میں ہوسکتی ہے جو دین کی سربلندی کے لیے نہ رکھے ہوں۔ بہر حال نحوست کسی چیز میں ذاتی نہیں ہوتی بلکہ کثرت استعمال کی وجہ سے کسی چیز میں کوئی ناگوار چیز پیدا ہوسکتی ہے۔ ذاتی نحوست، اہل جاہلیت کے خیالات ہیں، جن کی شریعت نے تردید فرمائی ہے۔

(٤٨) بَابٌ: اَلْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ

باب: 48- گھوڑے تین قسم کے ہیں

وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾. [النحل: ٨]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور (اللہ نے) گھوڑے خچر اور گدھے اس لیے پیدا کیے ہیں کہ تم ان پر سواری کرو اور وہ تمھارے لیے زینت کا باعث بنیں۔ اور وہ پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے۔''

٢٨٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ

[2860] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑے تین قسم کے ہیں: کسی شخص کے لیے ثواب کا ذریعہ، کسی کے لیے بچاؤ کا سبب اور کسی کے لیے گناہ کا باعث ہوتے ہیں۔ ثواب کا ذریعہ تو اس شخص کے لیے ہے جس نے اسے اللہ کی راہ میں باندھا اور اس کی رسی کو چراگاہ یا باغ میں لمبا کر دیا۔ جس قدر وہ چراگاہ یا باغ میں چارا کھائے گا وہ اس کے لیے نیکیاں ہوں گی۔ اور اگر وہ رسی توڑ ڈالے اور وہ ایک یا دو بلندیاں دوڑ جائے تو اس

طِيَلِهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاثُهَا وَآثَارُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَهُوَ رَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ عَلٰى ذٰلِكَ». وَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحُمُرِ؟ فَقَالَ: «مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ: ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ [الزلزلة: ٧، ٨]». [راجع: ٢٣٧١]

کی لید اور قدموں کے نشانات اس کے لیے نیکیاں ہوں گی۔ اور اگر وہ نہر کے پاس سے گزرے اور وہاں سے پانی پیے، حالانکہ مالک کا اسے پانی پلانے کا ارادہ نہیں تھا تو اس میں اس کے لیے نیکیاں ہوں گی۔ اور جس شخص نے اسے فخر وغرور، نمود ونمائش اور مسلمانوں کے ساتھ دشمنی کے لیے باندھا تو وہ اس کے لیے گناہ کا سبب ہے۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''ان کے متعلق سوائے اس جامع اور منفرد آیت کے اور کچھ بھی نازل نہیں ہوا: ''جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا، اسے دیکھ لے گا (اس کا بدلہ پائے گا)۔ اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا اسے بھی دیکھ لے گا۔''

(٤٩) بَابُ مَنْ ضَرَبَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الْغَزْوِ

باب: 49- غزوے میں کسی دوسرے کے جانور کو مارنے کا بیان

٢٨٦١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ فَقُلْتُ لَهُ: حَدِّثْنِي بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: سَافَرْتُ مَعَهُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ - قَالَ أَبُو عَقِيلٍ: لَا أَدْرِي غَزْوَةً أَمْ عُمْرَةً - فَلَمَّا أَنْ أَقْبَلْنَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَعَجَّلَ إِلٰى أَهْلِهِ فَلْيُعَجِّلْ». قَالَ جَابِرٌ: فَأَقْبَلْنَا وَأَنَا عَلٰى جَمَلٍ لِي أَرْمَكَ لَيْسَ فِيهَا شِيَةٌ وَالنَّاسُ خَلْفِي، فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ قَامَ عَلَيَّ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا جَابِرُ! اِسْتَمْسِكْ»، فَضَرَبَهُ بِسَوْطِهِ ضَرْبَةً فَوَثَبَ الْبَعِيرُ مَكَانَهُ، فَقَالَ: «أَتَبِيعُ الْجَمَلَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْجِدَ

[2861] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر کیا..... (راویٔ حدیث) ابوعقیل کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں وہ سفر جہاد کا تھا یا عمرے کا..... جب ہم فارغ ہو کر واپس ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے گھر جلدی جانا چاہے وہ جا سکتا ہے۔'' حضرت جابر ؓ نے کہا: پھر جب ہم آگے بڑھے۔ میں اپنے ایک بے داغ سیاہی مائل سرخ اونٹ پر سوار تھا۔ لوگ میرے پیچھے رہ گئے تھے۔ میں ایسی حالت میں سفر کر رہا تھا کہ اچانک میرا اونٹ رُک گیا۔ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''جابر! اسے روک لو۔'' آپ نے اسے اپنا کوڑا مارا تو وہ اُچھل کر چلنے لگا۔ آپ نے پوچھا: ''جابر! کیا تم اپنا اونٹ (مجھے) فروخت کرو گے؟'' میں نے عرض کیا: ہاں۔ جب ہم مدینہ پہنچے اور نبی ﷺ اپنے اصحاب

فِي طَوَائِفِ أَصْحَابِهِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ، فَقُلْتُ لَهُ: هٰذَا جَمَلُكَ، فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ وَيَقُولُ: «اَلْجَمَلُ جَمَلُنَا». فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ أَوَاقٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: «أَعْطُوهَا جَابِرًا»، ثُمَّ قَالَ: «اِسْتَوْفَيْتَ الثَّمَنَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «اَلثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ». [راجع: ٤٤٣]

کے ہمراہ مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو میں بھی آپ کی خدمت میں پہنچا اور مسجد کے سامنے ایک میدان کے کنارے اپنا اونٹ باندھ دیا اور آپ ﷺ سے کہا: یہ آپ کا اونٹ ہے۔ آپ باہر تشریف لائے اور اونٹ کے اردگرد چکر لگا کر فرمایا: ''اونٹ تو ہمارا ہی ہے۔'' پھر نبی ﷺ نے چند اوقیے سونا بھیجا اور فرمایا: ''یہ جابر کو دے دو۔'' پھر دریافت فرمایا: ''تمھیں اس کی پوری قیمت مل گئی ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''یہ قیمت اور اونٹ دونوں تمھارے ہیں۔''

(٥٠) بَابُ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ الصَّعْبَةِ وَالْفُحُولَةِ مِنَ الْخَيْلِ

باب: 50- سخت سرکش جانور اور نر گھوڑے کی سواری کرنا

وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ: كَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّونَ الْفُحُولَةَ لِأَنَّهَا أَجْرٰى وَأَجْسَرُ.

حضرت راشد بن سعد بیان کرتے ہیں کہ اسلاف نر گھوڑے کی سواری پسند کیا کرتے تھے کیونکہ وہ دوڑتا بھی تیز ہے اور بہادر بھی ہوتا ہے۔

٢٨٦٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِّأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ: مَنْدُوبٌ، فَرَكِبَهُ وَقَالَ: «مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَّإِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا».

[2862] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مدینہ طیبہ میں ایک دفعہ خوف طاری ہوا تو نبی ﷺ نے حضرت ابوطلحہ سے گھوڑا مستعار لیا جسے مندوب کہا جاتا تھا۔ پھر آپ اس پر سوار ہوئے اور فرمایا: ''خوف و ہراس کی کوئی بات ہم نے نہیں دیکھی، بلاشبہ اس (گھوڑے) کو ہم نے (روانی میں) دریا ہی پایا ہے۔''

(٥١) بَابُ سِهَامِ الْفَرَسِ

باب: 51- گھوڑے کا مال غنیمت سے حصہ

وَقَالَ مَالِكٌ: يُسْهَمُ لِلْخَيْلِ وَالْبَرَاذِينِ مِنْهَا لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَٱلْخَيْلَ وَٱلْبِغَالَ وَٱلْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا﴾ [النحل: ٨] وَلَا يُسْهَمُ لِأَكْثَرَ مِنْ فَرَسٍ.

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: عربی اور ترکی گھوڑے کا مال غنیمت سے حصہ نکالا جائے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور (اللہ نے پیدا کیے) گھوڑے، خچر اور گدھے تاکہ تم ان پر سواری کرو۔'' اور ہر سوار کو ایک ہی گھوڑے کا حصہ دیا

جائے گا (اگر چہ اس کے پاس کئی گھوڑے ہوں)۔

٢٨٦٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا. [انظر: ٤٢٢٨]

[2863] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت میں سے گھوڑے کے لیے دو حصے اور اس کے مالک کا ایک حصہ مقرر کیا۔

(٥٢) بَابُ مَنْ قَادَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الْحَرْبِ

باب: 52- میدان جنگ میں کسی کے گھوڑے کی لگام پکڑ کر اسے چلانا

٢٨٦٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: قَالَ رَجُلٌ لِّلْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لٰكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ، إِنَّ هَوَازِنَ كَانُوا قَوْمًا رُمَاةً وَّإِنَّا لَمَّا لَقِينَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوا، فَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْغَنَائِمِ، فَاسْتَقْبَلُونَا بِالسِّهَامِ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَفِرَّ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَإِنَّهُ لَعَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ». [انظر: ٢٨٧٤، ٢٩٣٠، ٣٠٤٢، ٤٣١٥، ٤٣١٦، ٤٣١٧]

[2864] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا: کیا تم غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ انھوں نے کہا لیکن رسول اللہ ﷺ نے پشت نہیں دکھائی۔ قصہ یوں ہوا کہ قبیلۂ ہوازن کے لوگ بڑے تیر انداز تھے۔ پہلے جو ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ نکلے، لیکن جب مسلمان مال غنیمت پر ٹوٹ پڑے تو انھوں نے سامنے سے تیر برسانا شروع کر دیے۔ ہم تو بھاگ گئے مگر رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے۔ یقیناً میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے سفید خچر پر تھے اور حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے اور نبی ﷺ فرما رہے تھے: ''میں (اللہ کا سچا) نبی ہوں، (اس میں) کوئی جھوٹ نہیں، (اور اس کے ساتھ ساتھ) میں عبدالمطلب کا بیٹا (بھی) ہوں۔''

(٥٣) بَابُ الرِّكَابِ وَالْغَرْزِ لِلدَّابَّةِ

باب: 53- جانور کو رکاب اور پائیدان لگانا

٢٨٦٥ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً

[2865] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے جب اپنا پاؤں رکاب میں رکھا اور آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ نے مسجد ذوالحلیفہ کے پاس لبیک کہا۔

أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ . [راجع : ١٦٦]

(٥٤) بَابُ رُكُوبِ الْفَرَسِ الْعُرْيِ

٢٨٦٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : اِسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى فَرَسٍ عُرْيٍ مَّا عَلَيْهِ سَرْجٌ، فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ . [راجع : ٢٦٢٧]

باب: 54- گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہونا

[2866] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر جس پر زین نہیں تھی سوار ہو کر صحابۂ کرام ؓ سے آگے نکل گئے تھے۔ آپ کی گردن مبارک میں تلوار لٹک رہی تھی۔

(٥٥) بَابُ الْفَرَسِ الْقَطُوفِ

٢٨٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَزِعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِّأَبِي طَلْحَةَ كَانَ يَقْطِفُ أَوْ كَانَ فِيهِ قِطَافٌ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ : «وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا»، فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارٰى . [راجع : ٢٦٢٧]

باب: 55- سست رفتار گھوڑے پر سواری کرنا

[2867] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ اہل مدینہ کو کوئی خطرہ محسوس ہوا تو نبی ﷺ حضرت ابوطلحہ ؓ کے گھوڑے پر سوار ہوئے۔ وہ گھوڑا سست رفتار تھا یا اس کی رفتار میں سستی تھی۔ پھر جب آپ واپس آئے تو فرمایا: ''ہم نے تو آپ کے اس گھوڑے کو (روانی میں) دریا جیسا پایا ہے۔'' چنانچہ اس کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں نکل سکتا تھا۔

(٥٦) بَابُ السَّبْقِ بَيْنَ الْخَيْلِ

٢٨٦٨ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَجْرَى النَّبِيُّ ﷺ مَا ضُمِّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَأَجْرٰى مَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ . قَالَ ابْنُ عُمَرَ : وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرٰى . قَالَ عَبْدُ اللهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ سُفْيَانُ : بَيْنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ خَمْسَةُ أَمْيَالٍ أَوْ سِتَّةٌ، وَبَيْنَ ثَنِيَّةَ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ

باب: 56- گھڑ دوڑ کا مقابلہ

[2868] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے تیار شدہ گھوڑوں کی دوڑ مقام حفیاء سے ثنیة الوداع تک کرائی تھی اور جو گھوڑے تیار شدہ نہیں تھے ان کی دوڑ ثنیة الوداع سے مسجد بنو زریق تک کرائی تھی۔ حضرت ابن عمر ؓ نے کہا: میں بھی گھڑ دوڑ کے مقابلے میں حصہ لینے والوں میں سے تھا۔ (راویٔ حدیث) حضرت سفیان کہتے ہیں کہ حفیاء سے ثنیة الوداع کا فاصلہ پانچ یا چھ میل تھا اور ثنیة الوداع سے مسجد بنو زریق صرف ایک میل کے فاصلے پر ہے۔

مِيلٌ. [راجع: ٤٢٠]

فائدہ: گھوڑے کو سخت جان اور چالاک بنانے کو تضمیر کہا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اسے چند روز تک خوب کھلایا پلایا جائے جب وہ موٹا تازہ ہو جائے تو اس کا چارہ دن بدن کم کر کے اسے دبلا پتلا کیا جائے۔ ایسا گھوڑا بہت پھرتیلا اور تیز دوڑنے والا ہوتا ہے۔ جتنے وقت میں عام گھوڑا ایک میل مسافت طے کرتا ہے تیار شدہ گھوڑا پانچ چھ میل مسافت طے کر لیتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ ایسا کیا کرتے تھے۔ اسلام نے اسے برقرار رکھا۔ جنگی مشقوں کے لیے گھوڑوں میں دوڑ لگانا مشروع ہے، البتہ اس میں شرط لگانا حرام ہے۔ ہمارے ہاں جو ریس کلب میں گھڑ دوڑ ہوتی ہے اس میں جوا بھی ہوتا ہے۔ اس کا جہاد اور جنگی مشقوں سے کوئی تعلق نہیں، لہذا ریس کی گھڑ دوڑ میں شرکت کرنا قطعاً حرام ہے۔

(٥٧) بَابُ إِضْمَارِ الْخَيْلِ لِلسَّبْقِ

٢٨٦٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ وَكَانَ أَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ سَابَقَ بِهَا.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: أَمَدًا: غَايَةً ﴿فَطَالَ عَلَيْهِمُ ٱلْأَمَدُ﴾ [الحديد: ١٦]. [راجع: ٤٢٠]

باب: 57- گھڑ دوڑ کے لیے گھوڑوں کو تیار کرنا

[2869] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان گھوڑوں کی دوڑ کرائی تھی جنھیں تیار نہیں کیا گیا تھا اور مقابلے کی حد ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنوزریق تک رکھی تھی۔ اور عبداللہ بن عمر ؓ بھی ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے گھوڑے دوڑائے تھے۔

ابو عبداللہ (امام بخاری ؒ) نے کہا کہ حدیث میں (لفظ) اَمَد کے معنی حد اور انتہا کے ہیں۔ قرآن مجید میں ﴿فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ﴾ بھی اسی معنی میں ہے، یعنی ان پر وقت کی انتہا طویل ہو گئی۔

(٥٨) بَابُ غَايَةِ السَّبَاقِ لِلْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ

٢٨٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَابَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ فَأَرْسَلَهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ. فَقُلْتُ لِمُوسَى: فَكَمْ كَانَ

باب: 58- تیار شدہ گھوڑوں میں مقابلے کی حد کہاں تک ہو؟

[2870] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان گھوڑوں کی دوڑ کرائی جنھیں تیار کیا گیا تھا۔ یہ دوڑ مقام حفیاء سے شروع کرائی اور ثنیۃ الوداع اس کی حد تھی۔ (راوی حدیث) ابو اسحاق نے (اپنے استاد) موسیٰ سے پوچھا کہ اس کا فاصلہ کتنا تھا؟ تو انھوں نے بتایا کہ چھ یا سات میل۔ پھر آپ ﷺ نے ان گھوڑوں کی بھی دوڑ

بَيْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: سِتَّةُ أَمْيَالٍ أَوْ سَبْعَةٌ. وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ فَأَرْسَلَهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَكَانَ أَمَدُهَا مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ، قُلْتُ: فَكَمْ بَيْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: مِيلٌ أَوْ نَحْوُهُ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ مِمَّنْ سَابَقَ فِيهَا. [راجع: ٤٢٠]

کرائی جو تیار شدہ نہیں تھے۔ ایسے گھوڑوں کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے شروع ہوئی اور اس کی حد مسجد بنو زریق تھی۔ راوی نے پوچھا: اس میں کتنا فاصلہ تھا تو بتایا تقریباً ایک میل۔ حضرت ابن عمر ؓ بھی دوڑ میں شرکت کرنے والوں میں سے تھے۔

(٥٩) بَابُ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ

باب:59- نبی ﷺ کی اونٹنی کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَرْدَفَ النَّبِيُّ ﷺ أُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَاءِ. وَقَالَ الْمِسْوَرُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ».

حضرت ابن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت اسامہ ؓ کو قصواء نامی اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھایا تھا۔ حضرت مسور ؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قصواء اونٹنی نے کبھی سرکشی نہیں کی۔''

٢٨٧١ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهَا: الْعَضْبَاءُ. [انظر: ٢٨٧٢، ٦٥٠١]

[2871] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کی اونٹنی کا نام عضباء تھا۔

٢٨٧٢ - **حَدَّثَنَا** مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ- قَالَ حُمَيْدٌ: أَوْ لَا تَكَادُ تُسْبَقُ- فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى عَرَفَهُ فَقَالَ: «حَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ لَّا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ».

[2872] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا۔ دوڑ میں اس سے آگے کوئی اونٹنی نہیں بڑھ سکتی تھی...... (راویٔ حدیث) حمید نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ اس سے آگے بڑھا ہی نہیں جا سکتا تھا...... آخر ایک دیہاتی ایک نوجوان اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اس سے آگے نکل گیا۔ مسلمانوں پر یہ امر ناگوار گزرا حتی کہ آپ ﷺ نے ان کی ناگواری محسوس کی تو فرمایا: ''اللہ پر حق ہے کہ دنیا کی جو چیز بلند ہے اسے پست کر دے۔''

طَوَّلَهُ مُوسٰى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٨٧١]

موسیٰ نے حماد سے، انھوں نے ثابت سے، انھوں نے حضرت انس ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث

کو طوالت سے بیان کیا ہے۔

(٦٠) بَابُ الْغَزْوِ عَلَى الْحَمِيرِ

باب:60- گدھے پر بیٹھ کر جہاد کے لیے جانا

وضاحت: اس عنوان کے تحت امام بخاری رحمہ اللہ نے کسی حدیث کا اندراج نہیں فرمایا۔ ممکن ہے کہ مشہور حدیث معاذ کا حوالہ دینا چاہتے ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایک گدھے پر سوار تھے۔ لیکن کسی وجہ سے اسے نہ لکھ سکے۔[1]

(٦١) بَابُ بَغْلَةِ النَّبِيِّ ﷺ الْبَيْضَاءِ

باب:61- نبی ﷺ کے سفید خچر کا بیان

قَالَهُ أَنَسٌ. وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ بَغْلَةً بَيْضَاءَ.

اس سلسلے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا اثر مروی ہے، نیز ابوحمید نے کہا کہ ایلہ کے بادشاہ نے نبی ﷺ کو سفید خچر کا تحفہ پیش کیا تھا۔

٢٨٧٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً. [راجع: ٢٧٣٩]

[2873] حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (وفات کے وقت) صرف اپنا سفید خچر، اپنے ہتھیار اور وہ زمین چھوڑی تھی جسے آپ نے صدقہ کر دیا تھا۔

٢٨٧٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عُمَارَةَ! وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ، قَالَ: لَا، وَاللهِ مَا وَلَّى النَّبِيُّ ﷺ وَلٰكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَقِيَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ.» [راجع: ٢٨٦٤]

[2874] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے ایک آدمی نے پوچھا: اے ابوعمارہ! کیا تم نے غزوۂ حنین کے موقع پر پیٹھ پھیر لی تھی؟ انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! نبی ﷺ میدان جنگ سے پیچھے نہیں ہٹے تھے، البتہ جلد باز قسم کے لوگ بھاگ پڑے تھے جب قبیلۂ ہوازن نے تیروں سے ان کا مقابلہ کیا تھا۔ اس وقت نبی ﷺ سفید خچر پر سوار تھے اور حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے، ان حالات میں نبی ﷺ فرما رہے تھے: ''میں نبی برحق ہوں اس میں جھوٹ کو کوئی دخل نہیں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔''

---

1 فتح الباري: 92/6.

(٦٢) بَابُ جِهَادِ النِّسَاءِ

باب:62-عورتوں کا جہاد کرنا

٢٨٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتِ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: «جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ». [راجع: ١٥٢٠]

[2875] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے جہاد کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: ''تمھارا جہاد حج ہے۔''

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا.

(راویٔ حدیث) عبداللہ بن ولید نے کہا: ہم سے سفیان نے، انھوں نے معاویہ سے یہ حدیث بیان کی۔

٢٨٧٦ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا. وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: سَأَلَهُ نِسَاؤُهُ عَنِ الْجِهَادِ؟ فَقَالَ: «نِعْمَ الْجِهَادُ الْحَجُّ». [راجع: ١٥٢٠]

[2876] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے آپ کی ازواج مطہرات ؓ نے جہاد کے لیے اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: ''(تمھارے لیے) حج کرنا بہت عمدہ جہاد ہے۔''

(٦٣) بَابُ غَزْوِ الْمَرْأَةِ فِي الْبَحْرِ

باب:63-عورت کا جہاد کے لیے سمندری سفر کرنا

٢٨٧٧، ٢٨٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ - هُوَ الْفَزَارِيُّ - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى ابْنَةِ مِلْحَانَ فَاتَّكَأَ عِنْدَهَا، ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَتْ: لِمَ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: «نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ فِي سَبِيلِ اللهِ، مَثَلُهُمْ مَثَلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ»، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ

[2878,2877] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام حرام بنت ملحان ؓ کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے ہاں تکیہ لگا کر سو گئے۔ پھر (جب اٹھے تو) آپ مسکرا رہے تھے۔ انھوں (ام حرام ؓ) نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لیے) سبز سمندر پر سوار ہیں، جیسے بادشاہ تخت پر فروکش ہوں۔'' انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کریں کہ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! اسے بھی ان لوگوں میں

اجْعَلْهَا مِنْهُمْ». ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ فَقَالَتْ لَهُ: مِثْلَ أَوْ مِمَّ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَتِ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَلَسْتِ مِنَ الْآخِرِينَ». قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: فَتَزَوَّجَتْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرَظَةَ، فَلَمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتْ دَابَّتَهَا فَوَقَصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ. [راجع: ٢٧٨٨]

سے کر دے۔'' پھر آپ دوبارہ (لیٹ کر اٹھے تو) مسکرا رہے تھے تو انھوں نے اس مرتبہ بھی آپ سے وہی سوال کیا تو آپ نے اسی طرح جواب دیا۔ ام حرام نے عرض کیا: آپ دعا کریں کہ اللہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تو پہلے لوگوں میں ہو چکی ہے، بعد والوں میں تیری شرکت نہیں ہو گی۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا اور بنت قرظہ کے ساتھ انھوں نے سمندر کا سفر کیا۔ جب واپس آئیں تو اپنی سواری پر سوار ہوئیں۔ ان کی سواری اچھلی تو اس سے گر پڑیں اور فوت ہو گئیں۔

فائدہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی زیر نگرانی مسلمانوں نے پہلا سمندری سفر کیا اور قبرص پر چڑھائی کی، اس میں رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بھی شریک ہوئیں اور شہادت پائی۔

(٦٤) بَابُ حَمْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي الْغَزْوِ دُونَ بَعْضِ نِسَائِهِ

باب: 64- جہاد میں آدمی اپنی ایک بیوی کو چھوڑ کر دوسری کو لے جائے (تو جائز ہے؟)

٢٨٧٩ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ، كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيثِ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ يَخْرُجُ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَمَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ. [راجع: ٢٥٩٣]

[2879] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ جب کہیں سفر کے لیے روانہ ہوتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے۔ جس بیوی کے نام قرعہ نکل آتا اسے نبی ﷺ ہمراہ لے جاتے، چنانچہ آپ نے ایک غزوے میں جانے کے لیے ہم میں قرعہ اندازی کی تو اس میں میرے نام قرعہ نکل آیا۔ میں اس غزوے میں نبی ﷺ کے ساتھ گئی جبکہ حجاب کا حکم نازل ہو چکا تھا۔

(٦٥) بَابُ غَزْوِ النِّسَاءِ وَقِتَالِهِنَّ مَعَ الرِّجَالِ

٢٨٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَّأُمَّ سُلَيْمٍ وَّإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ، أَرٰى خَدَمَ سُوقِهِمَا، تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ. [انظر: ٢٩٠٢، ٣٨١١، ٤٠٦٤]

باب: 65- عورتوں کا مردوں کے ساتھ مل کر جہاد و قتال کرنا

[2880] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب احد کی جنگ ہوئی تو کچھ لوگ شکست خوردہ ہو کر نبی ﷺ سے جدا ہو گئے۔ حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور حضرت ام سلیم ؓ کو دیکھا کہ یہ اپنے ازار سمیٹے ہوئے تھیں۔ میں ان کی پنڈلیوں کے پازیب دیکھ رہا تھا، وہ پانی کے مشکیزے بھر کر لاتیں۔ حضرت انس ؓ کے علاوہ دوسروں کا بیان ہے کہ وہ اپنی کمر پر پانی کے مشکیزے اٹھا کر لاتیں، پھر انھیں مجاہدین کے مونہوں میں ڈالتی تھیں، پھر واپس آتیں اور مشکیزے بھر کر لے جاتیں، پھر آ کر لوگوں کے مونہوں میں پانی ڈالتی تھیں۔

(٦٦) بَابُ حَمْلِ النِّسَاءِ الْقِرَبَ إِلَى النَّاسِ فِي الْغَزْوِ

٢٨٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِّنْ نِّسَاءِ الْمَدِينَةِ، فَبَقِيَ مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَعْطِ هٰذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ الَّتِي عِنْدَكَ، يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ، فَقَالَ عُمَرُ: أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ، وَّأُمُّ سَلِيطٍ مِّنْ نِّسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ عُمَرُ: فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ.

باب: 66- عورتوں کا میدان جنگ میں مجاہدین کے لیے مشکیزے بھر کر لانا

[2881] حضرت ثعلبہ بن ابو مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے مدینہ طیبہ کی خواتین میں کچھ چادریں تقسیم کیں تو ایک بہترین نئی چادر بچ گئی۔ آپ کے قریبی حضرات نے کہا: امیر المومنین! یہ چادر رسول اللہ ﷺ کی بیٹی (نواسی) کو عنایت کر دیں جو آپ کے نکاح میں ہے۔ ان کی مراد ام کلثوم بنت علی تھیں۔ حضرت عمر ؓ نے جواب دیا کہ حضرت ام سلیط ؓ اس کی زیادہ حق دار ہیں۔ اور ام سلیط ؓ ان انصاری عورتوں میں سے تھیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: یہ ام سلیط جنگ اُحد کے دن

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: تَزْفِرُ: تَخِيطُ. [انظر: ٤٠٧١]

ہمارے لیے پانی کے مشکیزے اٹھا اٹھا کر لاتی تھیں۔

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ تَزْفِرُ کے معنی ہیں: پھٹے پرانے مشکیزوں کو سی کر لاتی تھیں۔

(٦٧) بَابُ مُدَاوَاةِ النِّسَاءِ الْجَرْحٰى فِي الْغَزْوِ

باب: 67- دوران جنگ میں عورتوں کا زخمی مجاہدین کی مرہم پٹی کرنا

٢٨٨٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَسْقِي وَنُدَاوِي الْجَرْحٰى وَنَرُدُّ الْقَتْلٰى. [انظر: ٢٨٨٣، ٥٦٧٩]

[2882] حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم خواتین نبی ﷺ کے ہمراہ جہاد کے لیے جاتی تھیں۔ مجاہدین کو پانی پلاتی اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں، نیز شہداء کو (مدینہ طیبہ) واپس لانے میں مدد دیتی تھیں۔

(٦٨) بَابُ رَدِّ النِّسَاءِ الْجَرْحٰى وَالْقَتْلٰى

باب: 68- عورتوں کا زخمیوں اور مقتولین کو اٹھا کر لے جانا

٢٨٨٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الْقَتْلٰى وَالْجَرْحٰى إِلَى الْمَدِينَةِ. [راجع: ٢٨٨٢]

[2883] حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ ہم عورتیں نبی ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتی تھیں۔ مجاہدین کو پانی پلاتیں اور ان کی خدمت کرتی تھیں، نیز زخمیوں اور شہداء کو اٹھا کر مدینہ طیبہ لے جاتی تھیں۔

(٦٩) بَابُ نَزْعِ السَّهْمِ مِنَ الْبَدَنِ

باب: 69- بدن سے تیر نکالنا

٢٨٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: انْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ، فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ

[2884] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں تیر لگا تو میں ان کے پاس پہنچا۔ انھوں نے کہا کہ اس تیر کو کھینچ کر نکال لو۔ میں نے اسے کھینچ کر نکالا تو ان کے بدن سے (خون کے بجائے) پانی نکلا۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس (حادثے) کی خبر دی تو آپ نے بایں دعا فرمائی: ''اے

أَبِي عَامِرٍ». [انظر: ٤٣٢٣، ٦٣٨٣]

اللہ! عبید ابی عامر کو بخش دے۔"

(٧٠) بَابُ الْحِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ فِي سَبِيلِ اللهِ

باب:70- جہاد فی سبیل اللہ میں پہرہ دینا

٢٨٨٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ سَهِرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ قَالَ: «لَيْتَ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِي صَالِحًا يَّحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ»، إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» فَقَالَ: أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ. [انظر: ٧٢٣١]

[2885] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ ایک رات بیدار رہے جب مدینہ طیبہ پہنچے تو فرمایا: "کاش! میرے صحابہ میں سے کوئی نیک مرد آج رات ہماری پاسبانی کرے۔" پھر ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی تو آپ نے فرمایا: "یہ کون ہے؟" اس نے کہا: میں سعد بن ابی وقاص ہوں اور آپ کی پاسبانی کے لیے آیا ہوں۔ اس کے بعد نبی ﷺ محو استراحت ہو گئے۔

٢٨٨٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيفَةِ وَالْخَمِيصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَّمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ».

[2886] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "درہم و دینار اور چادر و کمبل کا غلام (لباس کا پرستار) ہلاک ہو جائے، اگر اسے دیا جائے تو خوش ہے نہ دیا جائے تو ناراض ہے۔"

لَمْ يَرْفَعْهُ إِسْرَائِيلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ. [انظر: ٢٨٨٧، ٦٤٣٥]

اسرائیل اور محمد بن جحادہ نے اسے ابوحصین سے مرفوع بیان نہیں کیا۔

٢٨٨٧ - وَزَادَ لَنَا عَمْرٌو قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَّم يُعْطَ سَخِطَ، تَعِسَ وَانْتَكَسَ، وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتَقَشَ، طُوبٰى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ

[2887] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "ہلاک ہوا درہم و دینار اور منقش چادر کا بندہ، اگر اسے مل جائے تو راضی، نہ ملے تو ناراض۔ اللہ کرے یہ ہلاک ہو جائے۔ سرنگوں ہو کر گر پڑے۔ اگر اسے کانٹا چبھے تو کوئی نہ نکالے۔ اور اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جس نے جہاد کے لیے گھوڑے کی باگ پکڑی ہے۔ اس کا سر پراگندہ اور پاؤں

اللهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ، مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ، إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ، وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ، إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ».

خاک آلود ہیں۔ اگر وہ پاسبان ہے تو پاسبانی کرے اور اگر وہ لشکر کے پیچھے حفاظت پر مامور ہو تو لشکر کے پیچھے رہے۔ اگر وہ (جانے کی) اجازت مانگے تو اجازت نہ ملے اور اگر وہ کسی کی سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے۔"

وَقَالَ: فَتَعْسًا، كَأَنَّهُ يَقُولُ: فَأَتْعَسَهُمُ اللهُ. طُوبَى: فُعْلَى، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ طَيِّبٍ وَهِيَ يَاءٌ حُوِّلَتْ إِلَى الْوَاوِ، وَهُوَ مِنْ يَطِيبُ. [راجع: ٢٨٨٦]

امام بخاری رحمہ اللہ نے (قرآن مجید کے لفظ) "تَعْسًا" کی بابت فرمایا: گویا کہ یوں فرمایا جارہا ہے: "اللہ نے انھیں ہلاک کردیا۔" "طُوبٰی" "فُعلیٰ" کے وزن پر ہے، ہر اچھی پاکیزہ چیز پر بولا جاتا ہے۔ اس میں جو "واؤ" ہے، یہ دراصل "یاء" تھا، یعنی "طُیبی" اس (یاء) کو "واؤ" سے بدلا گیا ہے، اور یہ "یَطِیْبُ" سے ہے۔

(٧١) بَابُ [فَضْلِ] الْخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ

باب: 71- جہاد میں خدمت کرنے کی فضیلت

٢٨٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَحِبْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَكَانَ يَخْدُمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ أَنَسٍ. قَالَ جَرِيرٌ: إِنِّي رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا لَّا أَجِدُ أَحَدًا مِّنْهُمْ إِلَّا أَكْرَمْتُهُ.

[2888] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور وہ میری بہت خدمت کرتے تھے، حالانکہ عمر کے اعتبار سے وہ مجھ سے بڑے تھے۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ہر وقت انصار کو ایک کام کرتے دیکھا ہے، اس لیے ان (انصار) میں سے جب کوئی مجھے ملتا ہے تو میں اس کی عزت واحترام کرتا ہوں۔

٢٨٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَّوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ أَخْدُمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ رَاجِعًا وَّبَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ: «هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ»، ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيمِ

[2889] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلا تو راستے میں آپ کی خدمت کرتا تھا۔ جب نبی ﷺ واپس تشریف لائے اور احد پہاڑ سامنے ظاہر ہوا تو فرمایا: "یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔" پھر آپ نے مدینہ طیبہ کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: "اے اللہ! میں اس کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیانی خطے کو حرمت والا قرار دیتا ہوں، جس

إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا». [راجع: ٣٧١]

طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا قرار دیا تھا۔ اے اللہ! تو ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔"

٢٨٩٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ أَكْثَرُنَا ظِلًّا مَّنْ يَّسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ، وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْئًا، وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوا وَعَالَجُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ».

[2890] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ ہم میں سے زیادہ بہتر سایہ جو کوئی کرتا، اپنا کمبل تان لیتا۔ جو لوگ روزے سے تھے وہ تو کوئی کام نہ کر سکے اور جن حضرات نے روزہ نہیں رکھا تھا انھوں نے سواریوں کو اٹھایا اور دوسروں کی خوب خوب خدمت کی اور دوسرے تمام کام کیے۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: "آج تو روزہ نہ رکھنے والوں نے اجر وثواب لوٹ لیا ہے۔"

(٧٢) بَابُ فَضْلِ مَنْ حَمَلَ مَتَاعَ صَاحِبِهِ فِي السَّفَرِ

باب: 72- اس شخص کی فضیلت جو دوران سفر میں اپنے ساتھی کا سامان اٹھائے

٢٨٩١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُلُّ سُلَامٰى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ، يُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ، يُحَامِلُهُ [عَلَيْهَا] أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ، وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَّمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَدَلُّ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ». [راجع: ٢٧٠٧]

[2891] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "روزانہ انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کی سواری میں مدد کرے کہ اسے سہارا دے کر اس کی سواری پر سوار کرا دے یا اس کا سامان اٹھا کر اس پر رکھ دے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ کسی سے بھلی بات کرنا اور نماز کے لیے ہر قدم اٹھانا بھی صدقہ ہے۔ اور کسی کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے۔"

(٧٣) بَابُ فَضْلِ رِبَاطِ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ

باب: 73- اللہ کی راہ میں سرحد پر ایک دن پہرہ دینے کی فضیلت

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱصْبِرُوا۟ وَصَابِرُوا۟ وَرَابِطُوا۟ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾. اَلْآيَةَ [آل عمران: ٢٠٠].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اے ایمان والو! صبر کرو، پامردی دکھاؤ اور ہر وقت جہاد کے لیے تیار رہو، نیز اللہ سے ڈرتے رہو توقع ہے کہ تم کامیابی حاصل کر لو گے۔"

٢٨٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا». [راجع: ٢٧٩٤]

[2892] حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں ایک دن مورچے پر رہنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ جنت میں تم میں سے کسی کے کوڑا رکھنے کی جگہ تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور کسی شخص کا صبح یا شام کے وقت اللہ کی راہ میں چلنا ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

(٧٤) بَابُ مَنْ غَزَا بِصَبِيٍّ لِلْخِدْمَةِ

باب: 74- جو میدان جنگ میں خدمت کے لیے کسی بچے کو لے گیا

٢٨٩٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِي طَلْحَةَ: «اِلْتَمِسْ لِي غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي حَتَّى أَخْرُجَ إِلَى خَيْبَرَ»، فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ مُرْدِفِيَّ وَأَنَا غُلَامٌ رَّاهَقْتُ الْحُلُمَ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَّقُولُ: «اَللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ»، ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ، فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ»،

[2893] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوطلحہ ؓ سے فرمایا: ''اپنے بچوں میں سے کوئی بچہ میرے ساتھ کرو جو غزوۂ خیبر میں میری خدمت کرے جب میں خیبر کا سفر کروں۔'' حضرت ابوطلحہ ؓ مجھے اپنے پیچھے بٹھا کر لے گئے۔ میں اس وقت بلوغ کے قریب لڑکا تھا۔ جب بھی رسول اللہ ﷺ راستے میں کہیں پڑاؤ کرتے تو میں آپ کی خدمت کرتا تھا۔ میں بکثرت آپ کو یہ دعا پڑھتے سنتا تھا: ''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم اور پریشانی سے، عاجزی اور کاہلی سے، بخل اور بزدلی سے، قرضے کے بوجھ اور لوگوں کے دباؤ سے۔'' آخر ہم خیبر پہنچے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جب خیبر کا قلعہ فتح کر دیا تو آپ کے پاس حضرت صفیہ بنت حیی کی خوبصورتی کا تذکرہ ہوا جبکہ اس کا شوہر قتل ہو چکا تھا اور وہ ابھی دلھن ہی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے لیے مختص فرمایا اور اسے ساتھ لے کر نکلے حتی کہ جب ہم سدّ صہباء پہنچے تو وہ حیض سے

فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلٰى صَفِيَّةَ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ. قَالَ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهِ حَتّٰى تَرْكَبَ، فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ نَظَرَ إِلٰى أُحُدٍ فَقَالَ: «هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ»، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ».

[راجع: ٣٧١]

پاک ہوگئیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے خلوت کی۔ اس کے بعد آپ نے خاص حلوہ سا تیار کر کے ایک چھوٹے سے دستر خوان پر رکھوایا اور مجھے فرمایا: ''اپنے آس پاس کے لوگوں کو دعوت دے دو۔'' اور یہ حضرت صفیہ ؓ کے متعلق رسول اللہ کا ولیمہ تھا۔ پھر ہم مدینہ طیبہ کی طرف چلے۔ حضرت انس ؓ نے کہا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت صفیہ ؓ کی وجہ سے اپنے پیچھے اپنی چادر سے پردہ کیے ہوتے، پھر آپ اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ کر اپنا گھٹنا کھڑا رکھتے اور حضرت صفیہ ؓ آپ کے گھٹنے پر اپنا پاؤں رکھ کر اونٹ پر سوار ہو جاتیں۔ ہم چلتے رہے حتی کہ جب ہم مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو آپ نے احد پہاڑ کو دیکھا اور فرمایا: ''یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔'' پھر مدینہ طیبہ کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا: ''اے اللہ! میں اس کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیانی خطے کو حرم قرار دیتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم ؑ نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔ اے اللہ! مدینہ کے لوگوں کو ان کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔''

(٧٥) بَابُ رُكُوبِ الْبَحْرِ

باب: 75- جہاد کے لیے سمندری سفر کرنا

٢٨٩٤، ٢٨٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمًا فِي بَيْتِهَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا يُضْحِكُكَ؟ قَالَ: «عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِّنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ

[2895,2894] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، ان سے ام حرام ؓ نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایک دن ان کے گھر تشریف لا کر قیلولہ فرمایا۔ جب آپ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے اپنی امت سے ایسے لوگوں کو دیکھ کر خوشی ہوئی جو جہاد کے لیے سمندر میں اس طرح جا رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر فروکش ہوں۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول!

يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: «أَنْتِ مِنْهُمْ»، ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! اُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَيَقُولُ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ»، فَتَزَوَّجَ بِهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَخَرَجَ بِهَا إِلَى الْغَزْوِ فَلَمَّا رَجَعَتْ قُرِّبَتْ دَابَّةٌ لِّتَرْكَبَهَا، فَوَقَعَتْ فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا. [راجع: ٢٧٨٨، ٢٧٨٩]

اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم بھی ان میں سے ہو۔'' اس کے بعد پھر آپ سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو پھر ہنس رہے تھے۔ آپ نے اس مرتبہ بھی وہی بات بتائی۔ ایسا دو یا تین مرتبہ ہوا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تم پہلے لوگوں کے ساتھ ہو گی۔'' چنانچہ انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا تو وہ انھیں بحری غزوے میں اپنے ساتھ لے گئے۔ واپسی کے وقت جب وہ سوار ہونے کے لیے اپنی سواری کے قریب ہوئیں تو سوار ہوتے ہی گر پڑیں، جس سے ان کی گردن ٹوٹ گئی (اور انھوں نے شہادت کی موت پائی)۔

(٧٦) بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَالصَّالِحِينَ فِي الْحَرْبِ

باب: 76- جس نے جنگ میں ناتواں اور نیک لوگوں کے ذریعے سے مدد چاہی

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ قَالَ: قَالَ لِي قَيْصَرُ: سَأَلْتُكَ، آشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ فَزَعَمْتَ: ضُعَفَاءَهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ان سے شاہ روم قیصر نے کہا: میں نے تم سے پوچھا کہ اس کی اتباع امیر لوگوں نے کی ہے یا غریب و ناتواں لوگوں نے؟ تم نے بتایا کہ اس رسول کی اتباع میں غریب و ناتواں لوگ پیش پیش ہیں۔ دراصل انبیاء علیہم السلام کا پیروکار یہی طبقہ ہوتا ہے۔

٢٨٩٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: رَأَى سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ؟».

[2896] حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میرے والد بزرگوار حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ انھیں دوسرے (بہت سے) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر برتری حاصل ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھاری جو کچھ مدد کی جاتی ہے اور تمھیں جو رزق دیا جاتا ہے وہ تمھارے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہے۔''

٢٨٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَأْتِي زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَّنْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَّنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ، ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ، فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَّنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ».

[انظر: ٣٥٩٤، ٣٦٤٩]

[2897] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ جہاد کریں گے تو کہا جائے گا: تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو نبی ﷺ کا صحبت یافتہ ہو؟ جواب دیا جائے گا: ہاں، تو اس (کے ہاتھ) پر فتح دی جائے گی۔ پھر ایک زمانہ آئے گا لوگ پوچھیں گے: آیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی ہم نشینی کی ہو؟ جواب دیا جائے گا: ہاں، تو اس کے ذریعے سے (جب دعا مانگی جائے گی تو) فتح دی جائے گی۔ پھر ایک وقت آئے گا کہ پوچھا جائے گا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت اٹھانے والوں کو دیکھا ہو؟ جواب دیا جائے گا: ہاں، تو (اس کی دعا کے واسطے سے) فتح دی جائے گی۔''

(٧٧) بَابٌ: لَا يُقَالُ: فُلَانٌ شَهِيدٌ

باب: 77- قطعی طور پر نہ کہا جائے کہ فلاں شہید ہے

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ، وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے حوالے سے فرمایا: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستے میں جہاد کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستے میں زخمی ہوتا ہے۔''

٢٨٩٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ الْتَقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا، فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلٰى عَسْكَرِهِمْ، وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ لَّا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ، فَقَالَ: مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا إِنَّهُ مِنْ

[2898] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مشرکین سے مڈبھیڑ ہوگئی اور جنگ چھڑ گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ جب اپنے پڑاؤ کی طرف واپس ہوئے اور مشرکین اپنے پڑاؤ کی طرف روانہ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے ساتھ ایک شخص تھا جو مشرکین میں سے الگ ہونے والے یا اکیلے شخص کو نہیں چھوڑتا تھا۔ وہ اس (الگ ہونے والے) کا پیچھا کرتا اور اپنی تلوار سے وار کر کے اس کا کام تمام کر دیتا۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق کہا: آج جس قدر بے جگری سے فلاں شخص لڑا ہے ہم

أَهْلِ النَّارِ»، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَنَا صَاحِبُهُ. قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ، وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ، قَالَ: فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَ: الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ: أَنَا لَكُمْ بِهِ، فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ». [انظر: ٤٢٠٣، ٤٢٠٧، ٦٤٩٣، ٦٦٠٧]

میں سے کوئی بھی اس طرح نہیں لڑ سکا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا: ''وہ تو اہل جہنم سے ہے۔'' مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا: میں اس کا پیچھا کروں گا۔ یہ شخص بھی اس کے ساتھ نکلا، جہاں وہ رک جاتا یہ بھی اس کے ہمراہ ٹھہر جاتا اور جب وہ جلدی چلتا تو یہ بھی اس کے ہمراہ جلدی چلتا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آخر وہ شخص شدید زخمی ہو گیا اور زخموں سے تنگ آ کر اس نے جلد ہی موت کو دعوت دی کہ تلوار کا پھل تو اس نے زمین پر رکھ دیا اور اس کی دھار کو اپنے سینے کے مقابلے میں کر لیا، پھر اپنی تلوار پر جھک کر اپنے آپ کو قتل کر لیا۔ اب وہ (پیچھا کرنے والے) صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا: وہ شخص جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے اور لوگوں پر آپ کا یہ فرمان بہت گراں گزر رہا تھا، میں نے ان سے کہا کہ میں تم سب لوگوں کی طرف سے اس کے متعلق تحقیق کرتا ہوں، چنانچہ میں اس کے پیچھے ہو لیا۔ اس کے بعد وہ شخص شدید زخمی ہوا اور جلد ہی موت کو دعوت دی کہ اس نے اپنی تلوار کا پھل زمین پر رکھ کر اس کی دھار کو اپنے سینے کے مقابل کر لیا، پھر اس پر خود کو گرا کر اپنے آپ کو قتل کر لیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص زندگی بھر بظاہر اہل جنت کے سے کام کرتا ہے، حالانکہ وہ جہنمی ہوتا ہے اور ایک آدمی بظاہر اہل دوزخ کے سے کام کرتا ہے، حالانکہ وہ اہل جنت سے ہوتا ہے۔''

(٧٨) بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الرَّمْيِ

باب: 78- تیراندازی کی ترغیب دینا

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کفار کے مقابلے کے لیے جس

﴿ٱسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ ٱلْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِۦ عَدُوَّ ٱللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾ [الأنفال: ٦٠].

قدر بھی تم سے ہو سکے سامان تیار رکھو، خواہ تیر اندازی ہو یا گھوڑے باندھنا ہو۔ اس تیاری کے ساتھ تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو ہراساں کرو۔"

٢٨٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِرْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، اِرْمُوا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ». قَالَ: فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ؟» قَالُوا: كَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِرْمُوا فَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ». [انظر: ٣٣٧٣، ٣٥٠٧]

[2899] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ قبیلۂ اسلم کے چند صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اے اولاد اسماعیل! تیراندازی کرو کیونکہ تمھارے بزرگ دادا حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی تیرانداز تھے۔ ہاں تم تیر اندازی کرو، میں بنوفلاں کی طرف ہوں۔" جب آپ ایک فریق کے ساتھ ہو گئے تو دوسرے فریق نے ہاتھ روک لیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا بات ہے، تم تیراندازی کیوں نہیں کرتے؟" دوسرے فریق نے عرض کیا: جب آپ ایک فریق کے ساتھ ہیں تو ہم کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں؟ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: "اچھا تم تیر اندازی جاری رکھو، میں تم سب کے ساتھ ہوں۔"

٢٩٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا: «إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ». [انظر: ٣٩٨٤، ٣٩٨٥]

[2900] حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے بدر کے دن اس وقت فرمایا جب ہم قریش کے سامنے صف بستہ کھڑے تھے اور وہ بھی ہمارے مقابلے میں تیار تھے: "جب وہ تمھارے قریب آ جائیں تو ان پر تیروں کی بارش کر دو۔"

(٧٩) بَابُ اللَّهْوِ بِالْحِرَابِ وَنَحْوِهَا

باب: 79- (مشق کرنے کے لیے) برچھی اور نیزے وغیرہ سے کھیلنا

٢٩٠١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ دَخَلَ

[2901] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حبشی لوگ (اپنے چھوٹے نیزوں اور برچھوں سے) نبی ﷺ کے پاس کھیل رہے تھے، اس دوران میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور کنکریاں اٹھا کر انھیں

عُمَرُ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصْبَاءِ فَحَصَبَهُمْ بِهَا، فَقَالَ: «دَعْهُمْ، يَا عُمَرُ!».

مارنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! انھیں چھوڑ دو۔''

زَادَ عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ: فِي الْمَسْجِدِ.

علی بن مدینی کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ مسجد میں کھیل رہے تھے۔

(٨٠) بَابُ الْمِجَنِّ وَمَنْ يَتَّرِسُ بِتُرْسِ صَاحِبِهِ

باب: 80- ڈھال کا بیان اور جو شخص اپنے ساتھی کی ڈھال سے تحفظ حاصل کرے

٢٩٠٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ، فَكَانَ إِذَا رَمَى يُشْرِفُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ. [راجع: ٢٨٨٠]

[2902] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوطلحہ ؓ اپنا اور نبی ﷺ کا تحفظ ایک ہی ڈھال سے کر رہے تھے۔ اور حضرت ابوطلحہ ؓ ماہر تیر انداز تھے۔ جب وہ تیر مارتے تو نبی ﷺ سر مبارک اٹھا کر تیر گرنے کی جگہ دیکھتے تھے۔

٢٩٠٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: لَمَّا كُسِرَتْ بَيْضَةُ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى رَأْسِهِ، وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ، وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُهُ، فَلَمَّا رَأَتِ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِهِ فَرَقَأَ الدَّمُ. [راجع: ٢٤٣]

[2903] حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ کا خود توڑ دیا گیا اور آپ کا چہرہ مبارک خون آلود ہو گیا، نیز سامنے والے دونوں دانت متاثر ہوئے تو حضرت علی ؓ ڈھال میں پانی بھر بھر کر لا رہے تھے اور حضرت فاطمہ ؓ آپ کے زخم کو دھو رہی تھیں۔ جب انھوں نے دیکھا کہ زخم دھونے سے خون زیادہ بہتا ہے تو انھوں نے ایک چٹائی پکڑی اور اسے جلایا اور اس کی راکھ سے زخم بھر دیا، اس سے خون رُک گیا۔

٢٩٠٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ

[2904] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ بنونضیر کا مال ان مالوں میں سے تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لیے غنیمت قرار دیا تھا اور مسلمانوں نے اسے حاصل کرنے کے لیے اس پر گھوڑے یا

عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَاصَّةً، وَّكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ. [انظر: ٣٠٩٤، ٤٠٣٣، ٤٨٨٥، ٥٣٥٧، ٥٣٥٨، ٦٧٢٨، ٧٣٠٥]

اونٹ نہیں دوڑائے تھے، لہٰذا یہ مال رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص تھا۔ آپ اس میں سے ایک سال کا خرچہ اپنے اہل خانہ کو دے دیتے تھے اور جو باقی بچتا اس سے گھوڑے اور ہتھیار خرید کر جہاد کے سامان کی تیاری کرتے تھے۔

٢٩٠٥ - [**حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيٍّ].

حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُفَدِّي رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «اِرْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي». [انظر: ٤٠٥٨، ٤٠٥٩، ٦١٨٤]

[2905] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بعد کسی شخص کو نہیں دیکھا جس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا ہو کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔ میں نے آپ ﷺ کو ان کے متعلق فرماتے ہوئے سنا: ''اے سعد! تیر مارو تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔''

(٨١) بَابُ الدَّرَقِ

باب: 81- ڈھال رکھنے کا جواز

٢٩٠٦ - **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ: مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «دَعْهُمَا»، فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا. [راجع: ٤٥٤]

[2906] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میرے ہاں دو بچیاں جنگ بعاث کے ترانے گا رہی تھیں۔ آپ نے بستر پر لیٹ کر چہرہ دوسری طرف کر لیا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور مجھے ڈانٹنے لگے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس شیطانی باجے بجائے جا رہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''انھیں چھوڑ دو۔'' پھر جب وہ کسی کام میں مشغول ہوئے تو میں نے ان دونوں کو اشارہ کیا اور وہ باہر نکل گئیں۔

٢٩٠٧ - **قَالَتْ**: وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ

[2907] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عید کے دن

السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَإِمَّا قَالَ: «تَشْتَهِينَ أَنْ تَنْظُرِي؟» فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَيَقُولُ: «دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ!»، حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ، قَالَ: «حَسْبُكِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاذْهَبِي». قَالَ أَحْمَدُ: فَلَمَّا غَفَلَ. [راجع: ٩٤٩]

حبشی ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے میں نے درخواست کی یا آپ نے ازخود فرمایا: ''تم دیکھنا چاہتی ہو؟'' میں نے عرض کیا: ہاں، تو آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا جبکہ میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرما رہے تھے: ''اے بنو ارفدہ! کھیلتے رہو۔'' حتی کہ جب میں تھک گئی تو آپ نے فرمایا: ''بس تجھے کافی ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، تو آپ نے فرمایا: ''اب چلی جاؤ۔''

(٨٢) بَابُ الْحَمَائِلِ وَتَعْلِيقِ السَّيْفِ بِالْعُنُقِ

باب: 82- میان اور تلوار گلے میں لٹکانا

٢٩٠٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوا نَحْوَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدِ اسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ، وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ: «لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا»؛ ثُمَّ قَالَ: «وَجَدْنَاهُ بَحْرًا»، أَوْ قَالَ: «إِنَّهُ لَبَحْرٌ». [راجع: ٢٦٢٧]

[2908] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور دلیر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ پر سخت خوف و ہراس طاری ہوا تو وہ خوفناک آواز کی طرف نکلے۔ نبی ﷺ سب سے پہلے آگے روانہ ہوئے اور واقعے کی تحقیق کی۔ آپ اس وقت حضرت ابوطلحہ ؓ کے ایسے گھوڑے پر سوار تھے جس پر زین نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے اپنے گلے میں تلوار لٹکائی ہوئی تھی اور فرما رہے تھے: ''مت گھبراؤ، تمھیں گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''ہم نے اس گھوڑے کو سمندر (کی طرح سبک رفتار) پایا۔'' یا (یہ) فرمایا: ''بلاشبہ یہ (گھوڑا) سمندر ہے۔''

(٨٣) بَابُ مَا جَاءَ فِي حِلْيَةِ السُّيُوفِ

باب: 83- تلواروں کو آرائش سے مزین کرنا

٢٩٠٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوحَ قَوْمٌ مَّا كَانَتْ حِلْيَةُ

[2909] حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ یہ سب فتوحات ان لوگوں نے حاصل کی ہیں جن کی تلواروں پر سونا نہیں لگا تھا اور نہ ان پر چاندی ہی جڑی ہوئی تھی بلکہ ان کی تلواروں پر چمڑے، سیسے اور لوہے کا

سُيُوفِهِمُ الذَّهَبَ وَلَا الْفِضَّةَ، إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهُمُ الْعَلَابِيَّ وَالْآنُكَ وَالْحَدِيدَ.

معمولی کام ہوتا تھا۔

(٨٤) بَابُ مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهُ بِالشَّجَرِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ

باب: 84- دوران سفر میں قیلولے کے وقت اپنی تلوار کو کسی درخت پر لٹکانا

٢٩١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَّعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: «إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا، فَقَالَ: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّي؟ فَقُلْتُ: اللهُ»، ثَلَاثًا، وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ.

[انظر: ٢٩١٣، ٤١٣٤، ٤١٣٥، ٤١٣٦]

[2910] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نجد کی طرف جہاد کے لیے روانہ ہوئے۔ جب رسول اللہ ﷺ واپس لوٹے تو یہ بھی آپ کے ہمراہ واپس لوٹے۔ راستے میں قیلولے کا وقت ایک ایسی وادی میں ہوا جس میں بکثرت خاردار (ببول کے) درخت تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسی وادی میں پڑاؤ کیا اور صحابۂ کرام بھی درختوں کا سایہ حاصل کرنے کے لیے پوری وادی میں پھیل گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا اور اپنی تلوار اس درخت سے لٹکا دی۔ ہم لوگ وہاں گہری نیند سو گئے۔ اس دوران میں ہم نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی کہ وہ ہمیں پکار رہے ہیں۔ دیکھا تو ایک دیہاتی آپ کے پاس تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا تو اس نے اچانک مجھ پر میری تلوار سونت لی۔ میں جب بیدار ہوا تو ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے مجھے کہا: تمھیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے تین مرتبہ کہا: ''اللہ۔'' اور آپ نے اسے کوئی سزا نہ دی اور وہ بیٹھ گیا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ پر تلوار سونتنے والے شخص کا نام غورث بن حارث ہے۔[1] رسول اللہ ﷺ کا جواب سن کر اس دیہاتی کے ہاتھ سے تلوار گر گئی تو رسول اللہ ﷺ نے پکڑ کر فرمایا کہ اب مجھ سے تجھے کون بچائے گا؟ اس نے کہا: مجھے آپ سے اچھے برتاؤ کی امید ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام قبول کرتا ہے؟ اس نے کہا اسلام تو قبول نہیں کرتا، البتہ آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ سے قتال نہیں کروں گا اور نہ آپ سے قتال کرنے والوں کا ساتھ ہی دوں گا تو آپ نے اسے چھوڑ دیا۔ اس کے بعد وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں لوگوں میں سے بہتر شخص کے پاس سے آیا ہوں۔

1 صحيح البخاري، المغازي، حديث :4136.

(٨٥) بَابُ لُبْسِ الْبَيْضَةِ

باب: 85- دوران جنگ میں خود پہننا

٢٩١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ: جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهِ، فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُمْسِكُ، فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَرْتَدُّ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ حَصِيرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا أَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ. [راجع: ٢٤٣]

[2911] حضرت سہل ؓ سے روایت ہے، ان سے نبی ﷺ کے زخم کے متعلق پوچھا گیا جو غزوۂ احد میں لگا تھا تو انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کا چہرۂ مبارک زخمی ہوا۔ آپ کے اگلے دانت بھی متاثر ہوئے۔ اور آپ کے سر مبارک کا خود بھی ٹوٹ گیا۔ سیدہ فاطمہ ؓ خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی ؓ پانی ڈال رہے تھے۔ جب حضرت فاطمہ ؓ نے دیکھا کہ خون زیادہ بہہ رہا ہے تو انھوں نے چٹائی لی، اسے جلایا حتی کہ وہ راکھ ہوگئی، پھر انھوں نے اس سے زخم کو بھر دیا تو خون رک گیا۔

(٨٦) بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَ كَسْرَ السِّلَاحِ وَعَقْرَ الدَّوَابِّ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: 86- کسی کی موت کے وقت اس کے ہتھیار توڑنا اور سواری کو قتل کرنا جائز نہیں

٢٩١٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: مَا تَرَكَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَةً بَيْضَاءَ وَأَرْضًا بِخَيْبَرَ جَعَلَهَا صَدَقَةً. [راجع: ٢٧٣٩]

[2912] حضرت عمرو بن حارث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اپنے پیچھے اپنے ہتھیار، سفید خچر اور زمین جسے آپ نے صدقہ کر دیا تھا، کے علاوہ اور کچھ نہ چھوڑا۔

(٨٧) بَابُ تَفَرُّقِ النَّاسِ عَنِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ وَالْاِسْتِظْلَالِ بِالشَّجَرِ

باب: 87- قیلولے کے وقت، درختوں کا سایہ حاصل کرنے کے لیے لوگوں کا اپنے سربراہ سے الگ ہو جانا

٢٩١٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ وَّأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ. وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنَا

[2913] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ وہ نبی ﷺ کے ہمراہ ایک جہاد میں تھے۔ واپسی کے وقت ایک وادی میں قیلولے کا وقت ہو گیا جس میں بہت کانٹے دار درخت تھے۔ لوگ سایہ حاصل کرنے

ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ ثُمَّ نَامَ، فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ وَّهُوَ لَا يَشْعُرُ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي فَقَالَ: فَمَنْ يَّمْنَعُكَ؟ قُلْتُ: اللهُ، فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ»، ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ.

[راجع: ٢٩١٠]

کے لیے درختوں کے جھنڈ میں پھیل گئے۔ خود نبی ﷺ بھی ایک درخت کے نیچے محو استراحت ہوئے اور اس کے ساتھ اپنی تلوار لٹکا دی۔ آپ جب نیند سے بیدار ہوئے تو ایک شخص آپ کے پاس تھا جس کا آپ کو علم نہ ہو سکا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص نے میری تلوار نیام سے نکالی اور کہنے لگا: اب تجھے (مجھ سے) کون بچائے گا؟ میں نے کہا: اللہ، تو اس نے تلوار پھینک دی۔ اب وہ یہ بیٹھا ہے۔'' پھر آپ نے اسے کوئی سزا نہ دی۔

(٨٨) بَابُ مَا قِيلَ فِي الرِّمَاحِ

باب: 88- نیزوں کے متعلق روایات کا بیان

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي، وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلٰى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي».

حضرت ابن عمر ؓ سے بیان کیا جاتا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرا رزق میرے نیزے کے سائے تلے رکھا گیا ہے، نیز ذلت اور رسوائی اس شخص کے لیے ہے جو میرے حکم کی مخالفت کرے۔''

٢٩١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ مَّوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَّهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأٰى حِمَارًا وَّحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُّنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا، فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبٰى بَعْضٌ، فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ سَأَلُوهُ عَنْ

[2914] حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے یہاں تک کہ مکہ جانے والے ایک راستے میں اپنے مُحرم ساتھیوں سمیت آپ سے پیچھے رہ گئے جبکہ انھوں نے احرام نہیں باندھا تھا۔ اس دوران میں انھوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ اسے کوڑا پکڑا دیں۔ انھوں نے انکار کر دیا۔ پھر انھوں نے اپنا نیزہ مانگا تو انھوں نے اس سے بھی انکار کر دیا، تاہم انھوں نے خود نیزہ پکڑا اور گاؤخر پر حملہ کر کے اسے مار دیا۔ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ نے کھا لیا اور کچھ نے انکار کر دیا۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ سے ملے تو انھوں نے آپ سے اس کے متعلق

ذٰلِكَ، قَالَ: «إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ».

سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں دیا تھا۔''

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلُ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ: «هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟». [راجع: ١٨٢١]

زید بن اسلم سے روایت ہے، انھوں نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے ابوقتادہ سے گاؤخر کے متعلق ابونضر کی حدیث کی طرح بیان کیا، البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ (بچا ہوا) ہے؟''

(٨٩) بَابُ مَا قِيلَ فِي دِرْعِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْقَمِيصِ فِي الْحَرْبِ

باب: 89- نبی ﷺ کی زرہ اور قمیص کا بیان جسے لڑائی میں پہنتے تھے

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ».

نبی ﷺ نے فرمایا: ''خالد ؓ نے تو اپنی زرہیں بھی اللہ کے لیے وقف کر رکھی ہیں۔''

٢٩١٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ»، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ: حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ، وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿سَيُهْزَمُ ٱلْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ ٱلدُّبُرَ ۝ بَلِ ٱلسَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَٱلسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ۝﴾ [القمر: ٤٥، ٤٦].

[2915] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ اپنے خیمے میں اللہ کے حضور یہ عرض کر رہے تھے: ''اے اللہ! میں تجھے تیرے عہد اور وعدے کا واسطہ دیتا ہوں (کہ مسلمانوں کو فتح عطا فرما)۔ اے اللہ! اگر تیری یہی مرضی ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو۔'' اتنے میں حضرت ابوبکر ؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: اللہ کے رسول! بس یہ آپ کے لیے کافی ہے، آپ نے اپنے رب سے بہت الحاح اور زاری سے دعا کی ہے۔ آپ ﷺ زرہ پہنے ہوئے تھے اور یہ پڑھتے ہوئے باہر نکلے: ''عنقریب کفار کی جماعت شکست سے دوچار ہو جائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے بلکہ قیامت ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت بہت بڑی آفت اور تلخ تر چیز ہے۔''

وَقَالَ وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: يَوْمَ بَدْرٍ. [انظر: ٣٩٥٣، ٤٨٧٥، ٤٨٧٧]

(راویٔ حدیث) خالد نے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ یہ واقعہ غزوۂ بدر کا ہے۔

٢٩١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

[2916] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں

عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ.

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی۔

وَقَالَ يَعْلَى: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: دِرْعٌ مِّنْ حَدِيدٍ. وَقَالَ مُعَلًّى عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَقَالَ: رَهَنَهُ دِرْعًا مِّنْ حَدِيدٍ. [راجع: ٢٠٦٨]

(راویٔ حدیث) یعلی کی روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ نبی ﷺ نے لوہے کی ایک زرہ رہن رکھی تھی۔

٢٩١٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطَرَّتْ أَيْدِيَهُمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَتِهِ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ، وَكُلَّمَا هَمَّ الْبَخِيلُ بِالصَّدَقَةِ انْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلَى تَرَاقِيهِ» فَسَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «فَيَجْتَهِدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ».

[راجع: ١٤٤٣]

[2917] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بخیل کی اور زکاۃ دینے والے سخی کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جنھوں نے لوہے کے کرتے پہن رکھے ہوں، جبکہ ان دونوں کے ہاتھ گردن سے باندھے ہوتے ہیں۔ زکاۃ دینے والا سخی جب بھی زکاۃ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کرتا اتنا کشادہ ہو جاتا ہے کہ زمین پر گھسٹنے کی وجہ سے اس کے نشانات کو مٹا دیتا ہے لیکن جب بخیل صدقے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ایک ایک حلقہ بدن پر تنگ ہوکر اس طرح سکڑ جاتا ہے کہ اس کے ہاتھ گردن سے جڑ جاتے ہیں۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''وہ آدمی اس کو پھیلانے کی کوشش بھی کرتا ہے لیکن وہ کھلتا نہیں ہے۔''

(٩٠) بَابُ الْجُبَّةِ فِي السَّفَرِ وَالْحَرْبِ

باب: 90- دوران سفر اور بوقت جنگ جبہ پہننے کا بیان

٢٩١٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَّسْرُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ

[2918] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے۔ جب آپ واپس ہوئے تو

ابْنُ شُعْبَةَ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ وَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتُ، فَغَسَلَهُمَا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى خُفَّيْهِ. [راجع: ١٨٢]

میں پانی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت شامی جبہ زیب تن کیے ہوئے تھے۔ آپ نے وضو کیا اس طرح کہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے کو دھویا۔ اس کے بعد بازو دھونے کے لیے آستینیں چڑھانے کی کوشش کی لیکن وہ تنگ تھی، اس لیے آپ نے اپنے ہاتھوں کو نیچے سے نکالا، پھر انھیں دھویا۔ بعدازاں اپنے سر کا مسح کیا اور دونوں موزوں پر بھی مسح فرمایا۔

(٩١) بَابُ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ

باب: 91- لڑائی میں ریشمی لباس پہننا

٢٩١٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرِ فِي قَمِيصٍ مِّنْ حَرِيرٍ مِّنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا. [انظر: ٢٩٢٠، ٢٩٢١، ٢٩٢٢، ٥٨٣٩]

[2919] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ اور حضرت زبیر ؓ کو خارش کی وجہ سے ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دی۔

٢٩٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرَ شَكَوْا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ - يَعْنِي الْقَمْلَ - فَأَرْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيرِ، فَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا فِي غَزَاةٍ. [راجع: ٢٩١٩]

[2920] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر ؓ نے نبی ﷺ کی خدمت میں جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے انھیں ریشم کا لباس پہننے کی اجازت دی۔ (حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ) میں نے ایک غزوے میں ان حضرات پر ریشمی قمیص دیکھی۔

٢٩٢١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي حَرِيرٍ. [راجع: ٢٩١٩]

[2921] حضرت انس ؓ سے ایک روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام ؓ کو ریشمی لباس پہننے کی اجازت دی۔

٢٩٢٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ أَوْ رُخِّصَ لَهُمَا لِحِكَّةٍ بِهِمَا. [راجع: ٢٩١٩]

[2922] حضرت انس سے مزید روایت ہے کہ آپ ﷺ نے (عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام ؓ) دونوں کو خارش کی وجہ سے رخصت دی یا انھیں رخصت دی گئی۔

(٩٢) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي السِّكِّينِ

باب: 92- چھری کے متعلق روایات کا بیان

٢٩٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُ مِنْ كَتِفٍ يَحْتَزُّ مِنْهَا، ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

[2923] حضرت عمرو بن امیہ ضمری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو شانے کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھاتے دیکھا۔ اس دوران میں آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے نماز پڑھی لیکن وضو نہ کیا۔

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَزَادَ: فَأَلْقَى السِّكِّينَ. [راجع: ٢٠٨]

ایک روایت میں امام زہری ؒ سے یہ اضافہ ہے کہ آپ نے چھری کو پھینک دیا۔

(٩٣) بَابُ مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ

باب: 93- روم سے جنگ کے متعلق روایات کا بیان

٢٩٢٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ: أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحِلِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَّهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ، قَالَ عُمَيْرٌ: فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا»، قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَا فِيهِمْ؟ قَالَ: «أَنْتِ فِيهِمْ»، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَّهُمْ»، فَقُلْتُ: أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «لَا». [راجع: ٢٧٨٩]

[2924] حضرت عمیر بن اسود عنسی نے بیان کیا کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جبکہ ان کا قیام ساحل حمص پر ان کے اپنے ہی مکان میں تھا۔ اور (ان کی بیوی) حضرت ام حرام ؓ بھی ان کے ساتھ تھیں۔ عمیر نے کہا: ہم سے حضرت ام حرام ؓ نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ بحری جنگ لڑیں گے، ان کے لیے جنت واجب ہے۔'' حضرت ام حرام ؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں انھی میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''تم انھی میں سے ہو۔'' حضرت ام حرام ؓ کہتی ہیں کہ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ قیصر روم کے دارالحکومت

(قُسطُنْطِينِيَّہ) پر حملہ آور ہوں گے وہ مغفرت یافتہ ہیں۔" میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: "نہیں!"

(٩٤) بَابُ قِتَالِ الْيَهُودِ

باب:94- یہودیوں سے لڑائی کا بیان

٢٩٢٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تُقَاتِلُونَ الْيَهُودَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُولُ: يَا عَبْدَ اللهِ! هٰذَا يَهُودِيٌّ وَّرَائِي فَاقْتُلْهُ». [انظر: ٣٥٩٣]

[2925] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم یہودیوں سے جنگ کرو گے یہاں تک کہ اگر کوئی یہودی کسی پتھر کے پیچھے چھپا ہوگا تو وہ پتھر بول کر کہے گا: اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے یہودی (چھپا ہوا) ہے اسے قتل کر ڈالو۔"

٢٩٢٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُودِيُّ: يَا مُسْلِمُ! هٰذَا يَهُودِيٌّ وَّرَائِي فَاقْتُلْهُ».

[2926] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے کہ آپ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم یہودیوں سے جنگ کرو گے حتی کہ جس پتھر کے پیچھے یہودی چھپا ہوگا وہ پتھر کہے گا: اے مسلم! میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کردے۔"

(٩٥) بَابُ قِتَالِ التُّرْكِ

باب:95- ترکوں سے جنگ کا بیان

٢٩٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَّنْتَعِلُونَ نِعَالَ الشَّعَرِ، وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ». [انظر: ٣٥٩٢]

[2927] حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ قیامت کی علامات میں سے ہے کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جو بالوں والے جوتے پہنتے ہوں گے۔ اور بے شک قیامت کی نشانیوں میں سے (یہ بھی) ہے کہ تم چوڑے چہرے والے لوگوں سے جنگ کرو گے، گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھالیں ہیں۔"

٢٩٢٨ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

[2928] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ، صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطَرَّقَةُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ». [انظر: ٢٩٢٩، ٣٥٨٧، ٣٥٩٠، ٣٥٩١]

نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی تا آنکہ تم ترکوں سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی، چہرے سرخ اور ناک چپٹی ہوگی۔ گویا ان کے چہرے چمڑے چڑھی ڈھالوں کی طرح چوڑے چوڑے اور تہہ بہ تہہ ہوں گے۔ اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔''

(٩٦) بَابُ قِتَالِ الَّذِينَ يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ

باب: 96- بالوں کی جوتیاں پہننے والوں سے جنگ کا بیان

٢٩٢٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطَرَّقَةُ».

[2929] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے چہرے چوڑی چوڑی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔''

قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ فِيهِ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً: «صِغَارَ الْأَعْيُنِ، ذُلْفَ الْأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطَرَّقَةُ». [راجع: ٢٩٢٨]

ایک روایت میں بایں الفاظ اضافہ ہے: ''وہ چھوٹی چھوٹی آنکھوں اور چپٹی ناک والے ہوں گے، گویا کہ ان کے چہرے موٹی چوڑی ڈھال جیسے ہیں۔''

(٩٧) بَابُ مَنْ صَفَّ أَصْحَابَهُ عِنْدَ الْهَزِيمَةِ، وَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ وَاسْتَنْصَرَ

باب: 97- شکست کی صورت میں اپنے ساتھیوں کی دوبارہ صف بندی کرنا اور سواری سے اتر کر اللہ سے مدد مانگنا

٢٩٣٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ: أَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا أَبَا عُمَارَةَ

[2930] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، ان سے کسی نے پوچھا: اے ابوعمارہ! کیا آپ لوگوں نے غزوۂ حنین میں فرار اختیار کیا تھا؟ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم!

يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لَا، وَاللهِ! مَا وَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلٰكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَخِفَافُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلَاحٍ فَأَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ مَّا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَّا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ، فَأَقْبَلُوا هُنَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَابْنُ عَمِّهِ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ، فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ، ثُمَّ قَالَ: «أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ»، ثُمَّ صَفَّ أَصْحَابَهُ. [راجع: ٢٨٦٤]

رسول اللہ ﷺ نے ہرگز پیٹھ نہیں پھیری، البتہ آپ کے اصحاب میں جو نوجوان بے سروسامان تھے، جن کے پاس نہ زرہ تھی، نہ خود اور نہ کوئی دوسرا ہتھیار، ان کا پالا ایسی قوم سے پڑ گیا جو بہترین تیرانداز تھے۔ وہ ہوازن اور بنونصر قبائل کی جماعتیں تھیں کہ ان کا تیر کم ہی خطا جاتا تھا، چنانچہ انھوں نے خوب تیر برسائے۔ وہ نشانے سے خطا نہیں کرتے تھے۔ اس دوران میں مسلمان نبی ﷺ کے پاس جمع ہو گئے، آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور آپ کے چچا زاد بھائی حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب آپ کی سواری کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے سواری سے اتر کر اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا مانگی، پھر فرمایا: ''میں نبی ہوں۔ اس میں غلط بیانی کا کوئی شائبہ نہیں، اور میں جناب عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر آپ نے اپنے ساتھیوں کی (ازسرنو) صف بندی کی۔

(٩٨) بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالْهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ

باب: 98- مشرکین کی شکست اور ان کے پاؤں پھسل جانے کی بددعا کرنا

٢٩٣١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَلَأَ اللهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا، شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ». [انظر: ٤١١١، ٤٥٣٣، ٦٣٩٦]

[2931] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے موقع پر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان (قبائل مشرکین) کے گھر اور قبریں آگ سے بھر دے انھوں نے ہمیں صلاۃ وسطیٰ، یعنی نماز عصر سے روکا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔''

٢٩٣٢ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو فِي

[2932] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ قنوت کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید

الْقُنُوتِ: اَللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، اَللّٰهُمَّ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ». [راجع: ٧٩٧]

بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! تمام کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلۂ مضر پر اپنا سخت عذاب نازل فرما۔ اے اللہ! ایسا قحط نازل فرما جیسا حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں پڑا تھا۔''

٢٩٣٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ». [انظر: ٢٩٦٥، ٣٠٢٥، ٤١١٥، ٦٣٩٢، ٧٤٨٩]

[2933] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ احزاب کے دن مشرکین کے خلاف یہ بددعا کی تھی: ''اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے، اے اللہ! ان (کافروں کے) لشکروں کو شکست دے۔ انھیں ہزیمت سے دوچار کر دے۔ اور ان کے پاؤں (میدان سے) اکھاڑ دے۔''

٢٩٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَّنَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ، وَنُحِرَتْ جَزُورٌ بِنَاحِيَةِ مَكَّةَ، فَأَرْسَلُوا فَجَاءُوا مِنْ سَلَاهَا وَطَرَحُوا عَلَيْهِ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَلْقَتْهُ عَنْهُ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ»: لِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ ابْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ. قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ فِي قَلِيبِ بَدْرٍ قَتْلٰى. قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ:

[2934] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کعبہ کے سائے میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوجہل اور قریش کے چند لوگوں نے مشورہ کیا (کہ آپ کو تنگ کیا جائے)، چنانچہ مکہ سے باہر ایک اونٹنی ذبح کی گئی تھی، انھوں نے اپنے آدمی بھیجے وہ اس کی وہ جھلی اٹھا لائے جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے اور اسے آپ ﷺ پر ڈال دیا۔ اس کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں، انھوں نے اس (جھلی) کو آپ سے الگ کر کے دور پھینک دیا۔ آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! قریش کو اپنی گرفت میں لے لے۔ اے اللہ! قریش کو پکڑ لے۔ اے اللہ! قریش کو اپنی گرفت میں لے لے۔'' ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کے لیے بددعا فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

وَنَسِيتُ السَّابِعَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ:

قَالَ يُوسُفُ ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ. وَقَالَ شُعْبَةُ: أُمَيَّةُ أَوْ أُبَيٌّ، وَالصَّحِيحُ أُمَيَّةُ. [راجع: ٢٤٠]

میں نے ان سب کو بدر کے گندے کنویں میں مقتول دیکھا۔

(راویٔ حدیث) ابو اسحاق نے کہا: میں ساتویں شخص کا نام بھول گیا۔ یوسف بن ابو اسحاق نے ابو اسحاق کے حوالے سے بتایا کہ وہ امیہ بن خلف تھا۔ اور شعبہ نے کہا: وہ امیہ یا ابی ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ امیہ بن خلف تھا۔

٢٩٣٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ الْيَهُودَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، وَلَعَنْتُهُمْ فَقَالَ: «مَا لَكِ؟» قَالَتْ: أَوَ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: «فَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ؟ وَعَلَيْكُمْ». [انظر: ٦٠٢٤، ٦٠٣٠، ٦٢٥٦، ٦٣٩٥، ٦٤٠١، ٦٩٢٧]

[2935] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ کچھ یہودی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ پر موت آئے۔ میں نے یہ سن کر ان پر لعنت کی تو آپ نے فرمایا: ''تجھے کیا ہو گیا ہے؟'' میں نے عرض کیا: آپ نے نہیں سنا جو انھوں نے کہا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے وہ نہیں سنا جو میں نے کہا ہے؟ کہ تم پر بھی ہو۔''

(٩٩) بَابُ هَلْ يُرْشِدُ الْمُسْلِمُ أَهْلَ الْكِتَابِ أَوْ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ

باب: 99- کیا مسلمان اہل کتاب کی دینی رہنمائی کرے اور انھیں قرآن سکھائے؟

٢٩٣٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ وَقَالَ: «فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ». [انظر: ٢٩٤٠]

[2936] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (شاہ روم) قیصر کو خط لکھا: ''اگر تو نے دعوت اسلام سے اعراض کیا تو عوام لوگوں کا گناہ بھی تیرے ذمہ ہو گا۔''

(١٠٠) بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ بِالْهُدَى لِيَتَأَلَّفَهُمْ

باب: 100- مشرکین کے لیے ہدایت کی دعا کرنا تاکہ انھیں مانوس کیا جائے

٢٩٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ:

[2937] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ قَالَ: قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللهَ عَلَيْهَا، فَقِيلَ: هَلَكَتْ دَوْسٌ. قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّائْتِ بِهِمْ». [انظر: ٤٣٩٢، ٦٣٩٧]

نے کہا کہ طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! قبیلۂ دوس نے نافرمانی کی اور (قبول اسلام سے) انکار کر دیا ہے، آپ اللہ سے ان کے متعلق بددعا کریں۔ تب کہا گیا کہ قبیلۂ دوس تو برباد ہو جائے گا۔ (لیکن) آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! قبیلۂ دوس کو ہدایت نصیب فرما اور انھیں (حق کی جانب) لے آ۔''

(١٠١) بَابُ دَعْوَةِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى، وَعَلٰى مَا يُقَاتَلُونَ عَلَيْهِ، وَمَا كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ، وَالدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ

باب: 101- یہود و نصاریٰ کو کس طرح دعوت دی جائے اور ان سے کس بات پر جنگ کی جائے؟ نیز نبی ﷺ کا کسریٰ اور قیصر کو خطوط لکھنا اور انھیں لڑائی سے پہلے دعوت اسلام دینا

٢٩٣٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْرَؤُنَ كِتَابًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ، وَنَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ. [راجع: ٦٥]

[2938] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب نبی ﷺ نے شاہ روم کو خط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ سے کہا گیا کہ وہ مہر کے بغیر خط نہیں پڑھتے، چنانچہ آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ گویا اب بھی میں آپ کے دست مبارک میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ اس انگوٹھی پر محمد رسول اللہ کندہ تھا۔

٢٩٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلٰى كِسْرٰى فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلٰى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلٰى كِسْرٰى، فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرٰى خَرَّقَهُ، فَحَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ

[2939] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا (دعوتی) خط شاہ ایران کسریٰ کے پاس بھیجا۔ آپ نے قاصد کو حکم دیا کہ وہ اس خط کو بحرین کے گورنر کو پہنچا دے، پھر بحرین کا گورنر اسے کسریٰ کے دربار میں پہنچا دے گا۔ جب کسریٰ نے مکتوب پڑھا تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ (راوی کہتا ہے کہ) میرے خیال کے مطابق حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا: نبی ﷺ نے ان (ایرانیوں) پر بددعا کی کہ وہ خود بھی

أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ . [راجع: ٦٤]

پارہ پارہ ہو جائیں۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا۔)

فائدہ: بحرین کے گورنر کے پاس رسول اللہ ﷺ کا خط لے جانے والے حضرت عبداللہ بن حذافہ ؓ ہی تھے۔ کسریٰ کو خط پہنچانے کا طریقہ یہی تھا کہ پہلے اس کے گورنر کو دیا جائے، پھر وہ خود شاہ ایران کو پہنچائے۔ جب کسریٰ نے رسول اللہ ﷺ کا خط پھاڑ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق بددعا فرمائی کہ اس نے میرا خط نہیں پھاڑا بلکہ خود کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے، چنانچہ وہ خود اور اس کی حکومت پاش پاش ہوگئی۔ آخر کار اہل فارس نے ایک عورت کو سربراہ بنایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوگی جس نے اپنی حکومت کے معاملات عورت کے سپرد کر دیے۔'' چنانچہ حضرت عمر فاروق ؓ کے دور میں ایران کا آتش کدہ بجھا کر وہاں اسلامی پرچم لہرا دیا گیا۔

(١٠٢) بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالنُّبُوَّةِ، وَأَنْ لَّا يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللهِ

باب: 102- نبی ﷺ کا لوگوں کو اسلام اور تصدیق کی دعوت دینا اور اس بات کا عہد لینا کہ کوئی ایک دوسرے کو اللہ کے سوا معبود نہ بنائے

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ ٱللَّهُ ٱلْكِتَٰبَ﴾ اَلْآيَةَ [آل عمران: ٧٩].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کسی بندے کے لیے یہ لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کتاب وحکمت اور نبوت عطا فرمائے (تو وہ لوگوں کو اللہ کے سوا اپنی عبادت کے متعلق دعوت دے)۔''

٢٩٤٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ، وَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَّدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ مَشَى مِنْ حِمْصَ إِلَى إِيلِيَاءَ شُكْرًا لِّمَا أَبْلَاهُ اللهُ، فَلَمَّا جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ حِينَ قَرَأَهُ: اِلْتَمِسُوا لِي هَاهُنَا أَحَدًا مِّنْ قَوْمِهِ لِأَسْأَلَهُمْ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٢٩٣٦]

[2940] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قیصر (شاہ روم) کو ایک خط لکھا جس میں آپ نے اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تھی۔ حضرت دحیہ کلبی ؓ کو آپ نے مکتوب دے کر بھیجا اور انھیں حکم دیا تھا کہ وہ اس مکتوب کو بصریٰ کے گورنر کے حوالے کر دیں، وہ اسے قیصر روم تک پہنچا دے گا۔ واقعہ یہ تھا کہ جب فارس کی فوج شکست کھا کر پیچھے ہٹ گئی تو وہ حمص سے ایلیاء آیا تا کہ وہ اس انعام کا شکر ادا کرے جو اسے فتح کی صورت میں ملا تھا۔ جب اس کے پاس رسول اللہ ﷺ کا نامۂ مبارک پہنچا اور اس کے سامنے پڑھا گیا تو اس نے کہا کہ تم اس شخص کی قوم کا کوئی آدمی تلاش کرو تا کہ میں ان سے رسول اللہ ﷺ کے متعلق کچھ دریافت کروں۔

٢٩٤١ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ أَنَّهُ كَانَ بِالشَّامِ فِي رِجَالٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدِمُوا تِجَارًا فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَوَجَدَنَا رَسُولُ قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّامِ، فَانْطَلَقَ بِي وَبِأَصْحَابِي حَتّٰى قَدِمْنَا إِيلِيَاءَ، فَأُدْخِلْنَا عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي مَجْلِسِ مُلْكِهِ وَعَلَيْهِ التَّاجُ، وَإِذَا حَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ، فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: سَلْهُمْ: أَيُّهُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: أَنَا أَقْرَبُهُمْ إِلَيْهِ نَسَبًا. قَالَ: مَا قَرَابَةُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ؟ فَقُلْتُ: هُوَ ابْنُ عَمٍّ، وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ مِّنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ غَيْرِي. فَقَالَ قَيْصَرُ: أَدْنُوهُ، وَأَمَرَ بِأَصْحَابِي فَجُعِلُوا خَلْفَ ظَهْرِي عِنْدَ كَتِفِي، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لِأَصْحَابِهِ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا الرَّجُلَ عَنِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ كَذَبَ فَكَذِّبُوهُ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَاللهِ! لَوْلَا الْحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ مِّنْ أَنْ يَأْثُرَ أَصْحَابِي عَنِّي الْكَذِبَ لَكَذَبْتُهُ حِينَ سَأَلَنِي عَنْهُ، وَلٰكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ أَنْ يَأْثُرُوا الْكَذِبَ عَنِّي فَصَدَقْتُهُ. ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُ: كَيْفَ نَسَبُ هٰذَا الرَّجُلِ فِيكُمْ؟ قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ. قَالَ: فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لَا. فَقَالَ: كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ عَلَى الْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَّلِكٍ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟

[2941] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مجھے ابوسفیان نے خبر دی کہ وہ قریش کے کچھ آدمیوں کے ہمراہ شام میں تھے جو تجارت کی غرض سے یہاں آئے تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ ﷺ اور کفار قریش کے درمیان صلح ہو چکی تھی۔ ابوسفیان نے کہا کہ قیصر کے قاصد نے ہمیں شام کے کسی علاقے میں تلاش کر لیا اور وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو اپنے ساتھ لے کر چلا حتی کہ ہم بیت المقدس پہنچے تو ہمیں قیصر روم کے دربار میں پہنچا دیا گیا۔ وہ اپنے شاہی دربار میں سر پر (بادشاہت کا) تاج سجائے بیٹھا ہوا تھا اور روم کے امراء و وزراء اس کے اردگرد جمع تھے۔ اس نے اپنے ترجمان سے کہا: ان لوگوں سے دریافت کرو کہ وہ آدمی جو خود کو نبی کہتا ہے نسب کے اعتبار سے تم میں سے کون اس کے زیادہ قریب ہے؟ ابوسفیان نے کہا: نسب کے اعتبار سے میں اس کے زیادہ قریب ہوں۔ شاہ روم نے پوچھا کہ تمھاری اور اس کی کیا رشتہ داری ہے؟ میں نے کہا کہ وہ میرا چچا زاد بھائی ہے اور واقعی ان دنوں اس قافلے میں میرے علاوہ کوئی شخص بھی بنو عبد مناف میں سے نہیں تھا۔ اس (وضاحت) کے بعد قیصر نے کہا: اس کو میرے قریب بٹھاؤ۔ میرے ساتھیوں کو اس کے حکم کے مطابق میرے پیچھے قریب ہی کھڑا کر دیا گیا۔ اس کے بعد اس نے ترجمان سے کہا: اس کے ساتھیوں کو بتلا دو کہ میں اس سے اس شخص کے متعلق کچھ معلومات حاصل کروں گا جو نبوت کا دعویدار ہے، اگر یہ شخص، اس کے متعلق کوئی جھوٹی بات کہے تو اس کی تکذیب کر دینا۔ ابوسفیان نے کہا: اللہ کی قسم! اگر مجھے اس دن اس بات کی شرم نہ ہوتی کہ مبادا میرے ساتھی میری تکذیب کر دیں تو اس کے سوالوں کے جوابات میں ضرور جھوٹ کی ملاوٹ کر دیتا جو اس نے آپ

قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قَالَ: فَيَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ؟ قُلْتُ: بَلْ يَزِيدُونَ. قَالَ: فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ الْآنَ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ، نَحْنُ نَخَافُ أَنْ يَّغْدِرَ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَلَمْ تُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا أَنْتَقِصُهُ بِهِ لَا أَخَافُ أَنْ تُؤْثَرَ عَنِّي غَيْرُهَا. قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَيْفَ كَانَتْ حَرْبُهُ وَحَرْبُكُمْ؟ قُلْتُ: كَانَتْ دُوَلًا وَّسِجَالًا، يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ وَنُدَالُ عَلَيْهِ الْأُخْرٰى. قَالَ: فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ؟ قَالَ: يَأْمُرُنَا أَنْ نَّعْبُدَ اللهَ وَحْدَهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَّيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ، وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ. فَقَالَ لِتُرْجُمَانِهِ حِينَ قُلْتُ ذٰلِكَ لَهُ: قُلْ لَّهُ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ نَّسَبِهِ فِيكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ ذُو نَسَبٍ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِّنْكُم هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ، قُلْتُ رَجُلٌ يَّأْتَمُّ بِقَوْلٍ قَدْ قِيلَ قَبْلَهُ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَّقُولَ مَا قَالَ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ. وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَّلِكٍ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ، قُلْتُ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ. وَسَأَلْتُكَ: أَشْرَافُ النَّاسِ

کے متعلق مجھ سے کہے تھے لیکن مجھے تو اس بات کا کھٹکا لگا رہا کہ کہیں میرے ساتھی میری تکذیب نہ کر دیں، اس لیے میں نے سچائی سے کام لیا۔ اس کے بعد اس نے ترجمان سے کہا: اس سے پوچھو کہ اس شخص کا تمھارے اندر نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا: وہ ہم میں اعلیٰ نسب کا حامل ہے۔ پھر اس نے کہا: اس سے پہلے تم میں سے کسی نے ایسا دعویٰ کیا تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ پھر اس نے پوچھا: کیا تم لوگوں نے اس دعوت نبوت سے پہلے اس پر کوئی جھوٹ کا الزام لگایا تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے پوچھا: کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے پوچھا: کیا بڑے بڑے لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں یا کمزور لوگ اس کے پیچھے لگے ہیں؟ میں نے کہا: بلکہ کمزور لوگ ہی اس کی پیروی کرتے ہیں۔ اس نے پوچھا: کیا وہ (اس کے پیروکار دن بہ دن) بڑھ رہے ہیں یا وہ تعداد میں کم ہو رہے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں، بلکہ تعداد میں اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ اس نے پوچھا: کیا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی اس کے دین سے ناراض ہو کر مرتد بھی ہوا ہے؟ میں نے کہا: ایسا نہیں ہے۔ پھر اس نے پوچھا: کیا وہ بدعہدی کرتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، لیکن آج کل ہمارا اس سے ایک معاہدہ ہوا ہے اور ہمیں اس کی طرف سے معاہدے کی خلاف ورزی کا اندیشہ ہے۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ مجھے اس فقرے کے سوا اور کوئی بات داخل کرنے کا موقع نہ مل سکا جس سے آپ کی توہین نکلتی ہو اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے جھٹلانے کا بھی اندیشہ نہ ہو۔ پھر اس نے کہا: کیا تم نے اس سے یا اس نے تم سے کبھی کوئی جنگ کی ہے؟ میں کہا: جی ہاں! اس نے کہا: تو پھر وہ جنگ کیسی رہی؟ میں نے کہا: لڑائی میں کبھی ایک گروہ کی فتح نہیں ہوئی

يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوهُ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ. وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ. وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَّدْخُلَ فِيهِ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا، فَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تَخْلِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَّا، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا يَغْدِرُونَ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ قَدْ فَعَلَ، وَأَنَّ حَرْبَكُمْ وَحَرْبَهُ يَكُونُ دُوَلًا، يُدَالُ عَلَيْكُمُ الْمَرَّةَ وَتُدَالُونَ عَلَيْهِ الْأُخْرٰى؛ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى وَتَكُونُ لَهُ الْعَاقِبَةُ. وَسَأَلْتُكَ بِمَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَّيَنْهَاكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ، وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ، وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ، قَالَ: وَهٰذِهِ صِفَةُ نَبِيٍّ، قَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، وَّلٰكِنْ لَمْ أَعْلَمْ أَنَّهُ مِنْكُمْ، وَإِنْ يَّكُ مَا قُلْتَ حَقًّا، فَيُوشِكُ أَنْ يَّمْلِكَ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، وَلَوْ أَرْجُو أَنْ أَخْلُصَ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ قَدَمَيْهِ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ:

بلکہ کبھی وہ ہمیں مغلوب کر لیتے ہیں اور کبھی ہم ان پر غلبہ پا لیتے ہیں۔ اس نے پوچھا: وہ تمھیں کن باتوں کا حکم دیتے ہیں؟ اس (ابوسفیان) نے کہا: وہ ہمیں اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ ہم صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ وہ ہمیں ان بتوں کی عبادت سے بھی منع کرتے ہیں جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے چلے آئے ہیں۔ اس کے علاوہ نماز، صدقہ و خیرات، پاک بازی، وفائے عہد اور ادائے امانت کا بھی کہتے ہیں۔ جب میں اسے یہ تمام باتیں بتا چکا تو اس نے اپنے ترجمان سے کہا: ان سے کہو کہ میں نے تم سے ان کے نسب کے متعلق دریافت کیا تو تم نے بتایا کہ وہ تمھارے ہاں صاحب نسب اور انتہائی شریف سمجھے جاتے ہیں اور انبیائے کرام بھی اسی طرح اپنی قوم میں اعلیٰ نسب کے حامل ہوتے ہیں۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ آیا یہ بات اس سے پہلے بھی تم میں سے کسی نے کہی تھی؟ تم نے بتلایا کہ نہیں! میں کہتا ہوں کہ اگر یہ بات اس سے پہلے کسی اور نے کہی ہوتی تو میں کہتا کہ یہ شخص ایک بات کی نقالی کر رہا ہے جو اس سے پہلے کہی جا چکی ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے تم نے کبھی اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے تو تم نے کہا: نہیں۔ اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ ایک شخص لوگوں پر جھوٹ باندھنے سے تو پرہیز کرے اور اللہ پر دیدہ دلیری سے جھوٹ بولے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے تو تم نے بتایا کہ نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر اس کے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہوتا تو میں کہتا کہ یہ شخص (اس دعوائے نبوت کی آڑ میں) اپنے باپ دادا کی بادشاہت کا طالب ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ بڑے بڑے سردار اس کی

پیروی کر رہے ہیں یا کمزور لوگ؟ تم نے کہا کہ کمزور لوگ ہی اس کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اس قسم کے ناتواں لوگ ہی پیغمبروں کے پیروکار ہوتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ وہ بڑھ رہے رہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ تم نے بتلایا کہ ان کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ درحقیقت ایمان کا یہی حال ہوتا ہے تا آنکہ وہ پایۂ تکمیل تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ اس دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص دین سے بے زار ہو کر مرتد بھی ہوا ہے؟ تو تم نے بتایا کہ نہیں۔ واقعی ایمان کا یہی حال ہوتا ہے کہ اس کی چاشنی جب دل میں سما جاتی ہے تو پھر نکلتی نہیں۔ پھر میں نے تم سے دریافت کیا کہ وہ عہد شکنی بھی کرتا ہے تو تم نے آگاہ کیا کہ نہیں۔ یقیناً رسول اللہ ایسے ہی ہوتے ہیں کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتے۔ میں نے تم سے پوچھا: کیا تم نے اس سے جنگ کی ہے اور انھوں نے تم سے جنگ کی ہے، تم نے کہا: ہاں، ایسا ہوا ہے، البتہ وہ جنگ ڈول کی طرح رہی، کبھی وہ تم پر غالب اور کبھی تم ان پر غالب رہے۔ رسولوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ ان کا امتحان لیا جاتا ہے لیکن اچھا انجام ان کے حق ہی میں ہوتا ہے۔ میں نے تم سے یہ بھی پوچھا کہ وہ تمھیں کن باتوں کا حکم دیتے ہیں، تو تم نے بتایا کہ وہ اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے کا حکم دیتا ہے اور تمھیں ان کی عبادت کرنے سے منع کرتا ہے جن کی تمھارے آباء و اجداد عبادت کرتے چلے آئے ہیں اور اس کے علاوہ وہ تمھیں نماز، سچائی، پرہیزگاری و پاکدامنی، ایفائے عہد اور ادائے امانت کا حکم دیتا ہے۔ واقعی نبی کی یہی صفات ہوتی ہیں۔ میں جانتا تھا کہ یہ نبی آنے والا ہے لیکن میرا یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر وہ صحیح ہے تو یہ شخص بہت جلد اس

جگہ کا مالک ہو جائے گا جہاں میرے یہ دونوں قدم ہیں۔ اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں اس کے پاس پہنچ سکوں گا تو اس سے ملاقات کی ضرور زحمت اٹھاتا۔ اگر میں اس کے پاس ہوتا تو ضرور اس کے پاؤں دھوتا۔ ابوسفیان نے کہا: پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا اور وہ اس کے سامنے پڑھا گیا، اس میں یہ لکھا تھا:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُّحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ، إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيسِيِّينَ. وَ: ﴿يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِۦ شَيْـًٔا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَقُولُوا۟ ٱشْهَدُوا۟ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾ [آل عمران: ٦٤].

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، انتہائی رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے ہرقل عظیم روم کے نام۔ اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد میں تمھیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ مسلمان ہو جاؤ تو سلامتی میں رہو گے اور اللہ تعالیٰ تمھیں دوہرا اجر دے گا۔ اور اگر تم نے روگردانی کی تو تیری رعایا کا گناہ بھی تجھ پر ہوگا۔ ''اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمھارے درمیان یکساں ہے۔ وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور ہم میں سے کوئی بھی اللہ کے سوا کسی کو رب نہ بنائے۔ پھر اگر یہ لوگ اعراض کریں تو (صاف) کہہ دو گواہ رہو کہ بے شک ہم فرمانبردار ہیں۔''

قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَلَمَّا أَنْ قَضٰى مَقَالَتَهُ عَلَتْ أَصْوَاتُ الَّذِينَ حَوْلَهُ مِنْ عُظَمَاءِ الرُّومِ، وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ فَلَا أَدْرِي مَاذَا قَالُوا، وَأُمِرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا، فَلَمَّا أَنْ خَرَجْتُ مَعَ أَصْحَابِي وَخَلَوْتُ بِهِمْ، قُلْتُ لَهُمْ: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، هٰذَا مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ يَخَافُهُ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَاللهِ! مَا زِلْتُ ذَلِيلًا مُّسْتَيْقِنًا بِأَنَّ أَمْرَهُ سَيَظْهَرُ، حَتّٰى أَدْخَلَ اللهُ قَلْبِيَ الْإِسْلَامَ وَأَنَا

ابوسفیان نے کہا: جب اس نے اپنی بات پوری کر لی تو اس کے آس پاس رومی سرداروں کی آوازیں بلند ہونے لگیں اور وہاں بہت غل غپاڑہ ہوا۔ میں نہیں جانتا کہ انھوں نے کیا کہا، البتہ ہمارے متعلق حکم دیا گیا تو ہمیں وہاں سے باہر نکال دیا گیا۔ اب میں اپنے ساتھیوں سمیت باہر نکلا اور ان کے ساتھ گوشۂ تنہائی میسر آیا تو میں نے کہا: ابوکبشہ کے بیٹے کا معاملہ بڑا زور پکڑ گیا ہے۔ اس سے تو رومیوں کا یہ بادشاہ بھی ڈرتا ہے۔ اللہ کی قسم! اس کے بعد میں ذلت

كَارِهٌ. [راجع: ٧]

محسوس کرتا رہا اور مجھے برابر یقین رہا کہ وہ غالب آ کر رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام جاگزیں کر دیا جبکہ میں اسے ناپسند کرتا تھا۔

٢٩٤٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ»، فَقَامُوا يَرْجُونَ لِذٰلِكَ أَيُّهُمْ يُعْطَى، فَغَدَوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَى، فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيٌّ؟» فَقِيلَ: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، فَأَمَرَ فَدُعِيَ لَهُ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ مَكَانَهُ حَتَّى كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ، فَقَالَ: نُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: «عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ، فَوَاللهِ لَأَنْ يُهْدَى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ». [انظر: ٣٠٠٩، ٣٧٠١، ٤٢١٠]

[2942] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو خیبر کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں اب جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا۔'' اس پر صحابۂ کرام اس امید میں کھڑے ہو گئے کہ ان میں سے کس کو جھنڈا ملتا ہے؟ اور دوسرے دن ہر شخص کو یہی امید تھی کہ جھنڈا اسے دیا جائے گا مگر آپ نے فرمایا: ''علی کہاں ہیں؟'' عرض کیا گیا: وہ تو آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ آپ کے حکم پر انھیں بلایا گیا۔ آپ نے ان کی دونوں آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا جس سے وہ فوراً صحت یاب ہو گئے گویا انھیں کوئی شکایت ہی نہیں تھی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم ان سے جنگ لڑیں گے یہاں تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا: ''آرام سے چلو! جب تم ان کے میدان میں جاؤ تو سب سے پہلے انھیں دعوت اسلام دو اور ان کے فرائض سے انھیں آگاہ کرو۔ اللہ کی قسم! اگر تمھاری وجہ سے ایک شخص کو بھی ہدایت مل گئی تو وہ تمھارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔''

٢٩٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ يُغِرْ حَتَّى يُصْبِحَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ، وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ، فَنَزَلْنَا خَيْبَرَ لَيْلًا. [راجع: ٣٧١]

[2943] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم پر چڑھائی کرتے تو اس وقت تک حملہ نہ کرتے جب تک صبح نہ ہوتی۔ جب صبح ہو جاتی اور اذان کی آواز سن لیتے تو رک جاتے اور اگر اذان نہ سنتے تو صبح کے بعد حملہ کر دیتے، چنانچہ خیبر میں بھی ہم رات ہی کو پہنچے تھے۔

٢٩٤٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا . . . [راجع: ٣٧١]

[2944] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہمیں ساتھ لے کر غزوہ کرتے......

٢٩٤٥ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهَا لَيْلًا، وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَا يُغِيرُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَاللهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَللهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ». [راجع: ٣٧١]

[2945] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ خیبر کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں رات کے وقت پہنچے۔ آپ ﷺ جب کسی قوم کے پاس رات کو آتے تو ان پر حملہ نہ کرتے حتی کہ صبح ہو جاتی، چنانچہ جب صبح ہوئی تو یہودی اپنی کسیاں اور ٹوکریاں لے کر باہر نکلے۔ جب انھوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے: محمد (ﷺ) ہیں۔ اللہ کی قسم! محمد (ﷺ) تو لشکر سمیت آ گئے ہیں۔ اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اکبر! خیبر ویران ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔''

٢٩٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ». رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[2946] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا إله إلا اللّٰه کہیں۔ جس نے لا إله إلا اللّٰه کہہ دیا اس کی جان اور مال ہم سے محفوظ ہے مگر حق اسلام کی وجہ سے (پھر بھی قتال کیا جا سکتا ہے۔) البتہ اس کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔''

اس روایت کو حضرت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

(١٠٣) بَابُ مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً فَوَرَّى بِغَيْرِهَا، وَمَنْ أَحَبَّ الْخُرُوجَ إِلَى السَّفَرِ يَوْمَ الْخَمِيسِ

باب: 103- لڑائی کا مقام چھپانا اور جمعرات کے دن سفر کرنا

٢٩٤٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ

[2947] حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے (ان کے بیٹے) حضرت عبداللہ نے بیان کیا اور

الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ وَّكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا. [راجع: ٢٧٥٧]

(حضرت کعب کے نابینے ہونے کے بعد) ان کے دوسرے بیٹوں میں سے وہی (عبداللہ) انھیں راستے میں لے کر چلتے تھے۔ انھوں نے کہا: میں نے (اپنے والد محترم) حضرت کعب بن مالک ؓ سے سنا جب وہ (غزوۂ تبوک میں) رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوے کا ارادہ کرتے تو کسی دوسرے مقام کی طرف اشارہ کرتے۔

٢٩٤٨ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَلَّمَا يُرِيدُ غَزْوَةً يَغْزُوهَا إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا، حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَّمَفَازًا، وَاسْتَقْبَلَ غَزْوَ عَدُوٍّ كَثِيرٍ، فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ وَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ. [راجع: ٢٧٥٧]

[2948] حضرت کعب بن مالک ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اکثر طور پر جب کسی جنگ کا ارادہ کرتے تو اصل مقام چھپا کر کسی دوسرے مقام کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ جب آپ غزوۂ تبوک کو جانے لگے تو چونکہ اس وقت سخت گرمی تھی، دور دراز کا سفر، جنگلات کا سامنا اور کثیر تعداد دشمن سے مقابلہ کرنا تھا، اس لیے آپ نے مسلمانوں کو صاف صاف بتا دیا تاکہ وہ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے پوری پوری تیاری کر لیں۔ آپ نے جہاں جانا تھا، اس کا صاف صاف اعلان کر دیا۔

٢٩٤٩ - **وَعَنْ يُونُسَ**، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَقُولُ: لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ. [راجع: ٢٧٥٧]

[2949] حضرت کعب بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جمعرات کے دن کے سوا بہت کم سفر کے لیے نکلتے تھے۔

٢٩٥٠ - **حَدَّثَنِي** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي

[2950] حضرت کعب بن مالک ؓ سے مزید روایت ہے کہ نبی ﷺ غزوۂ تبوک کے لیے جمعرات کے دن نکلے تھے۔ اور آپ ﷺ جمعرات کے روز سفر کرنا پسند کرتے تھے۔

غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ. [راجع: ٢٧٥٧]

فائدہ: ایک کام کا ارادہ کر کے کسی مصلحت کے پیش نظر کسی دوسرے کام کا اظہار کرنا توریہ کہلاتا ہے۔ جنگی حالات کے پیش نظر ایسا کرنا پڑتا ہے تاکہ دشمن کو اس کی خبر نہ ہو اور وہ مقابلے کی تیاری نہ کر سکے۔ لیکن غزوۂ تبوک کے وقت آپ نے توریہ نہیں کیا بلکہ صاف صاف الفاظ میں اس جنگ کا اعلان کر دیا کیونکہ ہر اعتبار سے مقابلہ بہت سخت تھا۔ ایک طاقتور حکومت سے ٹکر لینا تھی اور مسلمانوں کو اس سے نبرد آزما ہونے کے لیے پورے طور پر تیاری کرنا تھی۔

(١٠٤) بَابُ الْخُرُوجِ بَعْدَ الظُّهْرِ

باب: 104- نماز ظہر کے بعد سفر پر روانہ ہونا

٢٩٥١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا. [راجع: ١٠٨٩]

[2951] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ طیبہ میں ظہر کی چار رکعتیں ادا کیں اور ذوالحلیفہ پہنچ کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حج وعمرہ دونوں کا تلبیہ بآواز بلند کہتے ہوئے سنا۔

(١٠٥) بَابُ الْخُرُوجِ آخِرَ الشَّهْرِ

باب: 105- مہینے کے آخری دنوں میں سفر کے لیے نکلنا

وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اِنْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ مدینہ طیبہ سے (حج کے لیے اس وقت) روانہ ہوئے جب ذوالقعدہ کے پانچ دن رہ گئے تھے اور مکے اس وقت پہنچے جب ذوالحجہ کی چار راتیں گزر چکی تھیں۔

٢٩٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِخَمْسٍ لَيَالٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ

[2952] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ (حج کے لیے) اس وقت روانہ ہوئے جب ذوالقعدہ کے پانچ دن باقی تھے۔ اس وقت حج کے علاوہ ہمارا کوئی ارادہ نہ تھا۔ جب ہم مکے کے قریب ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ جب بیت اللہ کے طواف اور صفا و

مَّعَهُ هَدْيٌ، إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَّحِلَّ.

مروہ کی سعی سے فارغ ہو تو احرام کھول دے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: نَحَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ.

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ دس ذوالحجہ کو ہمارے ہاں گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے دریافت کیا: یہ گوشت کیسا ہے؟ ہمیں بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے کی قربانی دی ہے (یہ اس کا گوشت ہے)۔

قَالَ يَحْيٰى: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ: أَتَتْكَ وَاللهِ بِالْحَدِيثِ عَلٰى وَجْهِهِ. [راجع: ٢٩٤]

(راویٔ حدیث) یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے اس کے بعد یہ حدیث قاسم بن محمد سے ذکر کی تو انھوں نے بتایا کہ اللہ کی قسم! اس نے تم سے یہ حدیث ٹھیک ٹھیک بیان کی ہے۔

فائدہ: بعض جاہل لوگوں کا عقیدہ ہے کہ چاند کے عروج پر سفر کرنا چاہیے، چاند کے نزول کے وقت سفر کرنا نحوست کا باعث ہے۔ امام بخاری ؒ نے اس غلط عقیدے کی تردید کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر حج کے لیے ماہ ذوالقعدہ کے آخر میں روانہ ہوئے۔ اگر اس وقت سفر کرنا منحوس ہوتا تو آپ ایسا کیوں کرتے۔ اس سفر کا تعلق اگرچہ حج سے ہے مگر جہاد کے سفر کو اس پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔

(١٠٦) بَابُ الْخُرُوجِ فِي رَمَضَانَ

باب: 106- ماہ رمضان میں سفر کرنا

٢٩٥٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ. قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.. وَسَاقَ الْحَدِيثَ. [راجع: ١٩٤٤]

[2953] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے رمضان المبارک میں سفر کیا اور روزہ رکھا حتی کہ جب آپ مقام کدید پہنچے تو افطار کر دیا۔ سفیان نے کہا کہ زہری نے فرمایا: مجھے عبیداللہ نے بتایا، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے پوری حدیث بیان کی۔

(١٠٧) بَابُ التَّوْدِيعِ

باب: 107- سفر کے وقت الوداع کہنا

٢٩٥٤ - وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ

[2954] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں

بُكَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْثٍ، فَقَالَ لَنَا: «إِنْ لَقِيتُمْ فُلَانًا وَّفُلَانًا - لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا - فَحَرِّقُوهُمَا بِالنَّارِ». قَالَ: ثُمَّ أَتَيْنَاهُ نُوَدِّعُهُ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ، فَقَالَ: «إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوا فُلَانًا وَّفُلَانًا بِالنَّارِ، وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللهُ، فَإِنْ أَخَذْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا». [انظر: ٣٠١٦]

نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی لشکر کے ساتھ روانہ کیا اور ہم سے فرمایا: ''اگر تم قریش کے فلاں فلاں دو آدمیوں کو پاؤ تو انھیں آگ میں جلا دینا۔'' آپ نے ان کا نام بھی لیا تھا۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں: پھر جب ہم چلنے لگے تو ہم آپ کے پاس رخصت کے لیے آئے تو آپ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں حکم دیا تھا کہ فلاں، فلاں شخص کو آگ میں جلا دینا مگر آگ سے عذاب تو اللہ ہی دیتا ہے، لہٰذا تم اگر انھیں گرفتار کرو تو قتل کر دینا۔''

فائدہ: ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب ؓ کو دوران سفر برچھا مارا، جس سے ان کا حمل ساقط ہو گیا تھا، اس لیے آپ نے پہلے انھیں جلا دینے کا حکم دیا، پھر بعد میں انھیں قتل کر دینے کا فرمایا۔

(١٠٨) بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ

باب: 108- امام کا حکم سننا اور اسے ماننا

٢٩٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكَرِيَّا، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَّا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ». [انظر: ٧١٤٤]

[2955] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''(امام اور خلیفۂ وقت کی) بات سننا اور ماننا (ہر مسلمان کے لیے) ضروری ہے تاوقتیکہ کسی گناہ کا حکم نہ دیا جائے۔ اگر کسی گناہ کا حکم دیا جائے تو پھر (اس کی بات) سننا اور ماننا ضروری نہیں۔''

(١٠٩) بَابٌ: يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَاءِ الْإِمَامِ وَيُتَّقَى بِهِ

باب: 109- امام کے زیر سایہ حملہ اور دفاع کیا جاتا ہے

٢٩٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ

[2956] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''ہم لوگ بعد میں آنے والے ہیں مگر (مرتبے میں) سبقت لے جانے والے ہیں۔''

اللهِ ﷺ يَقُولُ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ»

[راجع: ٢٣٨]

٢٩٥٧ - وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ: «مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي، وَإِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ، فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذٰلِكَ أَجْرًا، وَّإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ».

[انظر: ٧١٣٧]

[2957] اور اسی سند ہی سے روایت ہے (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا): ''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس شخص نے حاکم شریعت کی فرمانبرداری کی تو بلاشبہ اس نے میری فرمانبرداری کی اور جو شخص حاکم شریعت کی نافرمانی کرے گا تو بلاشبہ اس نے میری نافرمانی کی۔ اور امام تو ڈھال کی طرح ہے جس کے زیر سایہ جنگ کی جاتی ہے اور اس کے ذریعے سے ہی دفاع کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اللہ سے ڈرنے کا حکم دے اور عدل کرے تو اسے ثواب ملے گا اور اگر وہ اس کے خلاف کرے تو اس کے سبب گناہ گار ہوگا۔''

(١١٠) بَابُ الْبَيْعَةِ فِي الْحَرْبِ عَلَى أَنْ لَّا يَفِرُّوا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَلَى الْمَوْتِ

باب: 110- دوران جنگ میں (لڑائی سے) نہ بھاگنے پر اور بعض نے کہا: موت پر بیعت لینا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ الْآيَةَ [الفتح: ١٨].

کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بلاشبہ اللہ ان اہل ایمان پر راضی ہو گیا، (جنھوں نے آپ کے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کی)۔''

٢٩٥٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَمَا اجْتَمَعَ مِنَّا اثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِي بَايَعْنَا تَحْتَهَا كَانَتْ رَحْمَةً مِّنَ اللهِ، فَسَأَلْنَا نَافِعًا: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعَهُمْ، عَلَى الْمَوْتِ؟ قَالَ: لَا، بَايَعَهُمْ عَلَى الصَّبْرِ.

[2958] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ (صلح حدیبیہ کے بعد) جب ہم دوسرے سال دوبارہ آئے تو ہم میں سے دو شخص بھی اس درخت کی نشاندہی پر متفق نہ ہو سکے جس کے نیچے ہم نے بیعت کی تھی۔ اس (درخت) کا چھپ جانا بھی اللہ کی طرف سے رحمت تھا۔ (راویٔ حدیث نے کہا:) ہم نے حضرت نافع سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے ان (صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم) سے کن امور پر بیعت لی تھی؟ کیا موت پر بیعت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا:

(موت پر) نہیں، بلکہ صبر واستقامت پر بیعت لی تھی۔

٢٩٥٩ - حَدَّثَنَا مُوسٰى : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ أَتَاهُ آتٍ فَقَالَ لَهُ : إِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ، فَقَالَ : لَا أُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ . [انظر : ٤١٦٧]

[2959] حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ واقعۂ حرہ میں ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے ان سے کہا کہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا لوگوں سے موت پر بیعت لے رہا ہے تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی سے اس پر بیعت نہیں کروں گا۔

٢٩٦٠ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلٰى ظِلِّ شَجَرَةٍ، فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ : «يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ أَلَا تُبَايِعُ؟» قَالَ : قُلْتُ : قَدْ بَايَعْتُ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ : «وَأَيْضًا»، فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ.

[2960] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے بیعت کی اور اس کے بعد میں ایک درخت کے سائے کے نیچے چلا گیا۔ پھر جب ہجوم ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اے ابن اکوع! کیا تم بیعت نہیں کرو گے؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں تو بیعت کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تو پھر سہی۔'' لہٰذا میں نے آپ سے دوبارہ بیعت کی۔

فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا مُسْلِمٍ! عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُونَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ : عَلَى الْمَوْتِ. [انظر : ٤١٦٩، ٧٢٠٦، ٧٢٠٨]

(راویٔ حدیث کہتا ہے:) میں نے ان سے کہا: ابومسلم! تم نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا: موت پر۔

٢٩٦١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ : كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ :

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِينَا أَبَدَا

فَأَجَابَهُمْ فَقَالَ : «اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ. فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ». [راجع : ٢٨٣٤]

[2961] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: خندق کی لڑائی میں انصار کہتے تھے: ہم وہ لوگ ہیں جنھوں نے جہاد پر حضرت محمد ﷺ کی بیعت کی ہے۔ یہ بیعت ہمیشہ کے لیے ہے جب تک ہم زندہ رہیں گے۔ آپ ﷺ نے انھیں (یہ) جواب دیا: ''اے اللہ! آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں، تو انصار و مہاجرین کو عزت عطا فرما۔''

٢٩٦٢، ٢٩٦٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ :

[2963,2962] حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَأَخِي فَقُلْتُ: بَايِعْنَا عَلَى الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: «مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا». فَقُلْتُ: عَلَامَ تُبَايِعُنَا؟ قَالَ: «عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ». [الحديث: ٢٩٦٢، انظر: ٣٠٧٨، ٤٣٠٥، ٤٣٠٧]؛ [الحديث: ٢٩٦٣، انظر: ٣٠٧٩، ٤٣٠٦، ٤٣٠٨]

انھوں نے کہا: میں اور میرا بھائی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہجرت تو مسلمان کے لیے ختم ہو چکی ہے۔'' میں نے عرض کیا: اب آپ ہم سے کس بات پر بیعت لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''اسلام پر استقامت اور جہاد پر گامزن رہنے پر۔''

(١١١) بَابُ عَزْمِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ فِيمَا يُطِيقُونَ

باب: 111- امام کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو اسی بات کا پابند کرے جس کی وہ طاقت رکھتے ہیں

٢٩٦٤ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَقَدْ أَتَانِي الْيَوْمَ رَجُلٌ فَسَأَلَنِي عَنْ أَمْرٍ مَا دَرَيْتُ مَا أَرُدُّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا مُؤْدِيًا نَشِيطًا يَخْرُجُ مَعَ أُمَرَائِنَا فِي الْمَغَازِي، فَيَعْزِمُ عَلَيْنَا فِي أَشْيَاءَ لَا نُحْصِيهَا؟ فَقُلْتُ لَهُ: وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لَكَ إِلَّا أَنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَعَسٰى أَنْ لَا يَعْزِمَ عَلَيْنَا فِي أَمْرٍ إِلَّا مَرَّةً حَتَّى نَفْعَلَهُ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَنْ يَزَالَ بِخَيْرٍ مَا اتَّقَى اللهَ، وَإِذَا شَكَّ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَجُلًا فَشَفَاهُ مِنْهُ وَأَوْشَكَ أَنْ لَا تَجِدُوهُ، وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَا أَذْكُرُ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا كَالثَّغَبِ شُرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ.

[2964] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: آج میرے پاس ایک آدمی آیا اور ایک مسئلہ پوچھا لیکن میں نہ سمجھا کہ اس کا کیا جواب دوں؟ اس نے کہا: آپ بتائیں کہ ایک تندرست و توانا آدمی جو ہتھیاروں سے آراستہ ہے، وہ ہمارے امراء کے ساتھ جہاد میں جاتا ہے مگر وہ چند باتوں میں ایسے احکام دیتے ہیں جن پر ہم عمل پیرا نہیں ہو سکتے میں نے اس سے کہا: اللہ کی قسم! میری سمجھ سے باہر ہے، میں اس کے سوا تجھے کیا جواب دوں کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ جاتے تھے تو آپ ہمیں ایک مرتبہ حکم فرماتے جس کو ہم کر لیا کرتے تھے۔ اور بے شک تم میں سے ہر شخص نیکی پر رہے گا جب تک وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے گا لیکن اگر اس کے دل میں کسی بات کا کھٹکا ہو تو وہ کسی ایسے شخص سے دریافت کرے جو اس کی تشفی کر دے۔ اور ایسا وقت بھی آنے والا ہے کہ تمھیں ایسا شخص نہیں مل سکے گا۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! جتنی دنیا باقی ہے، اس کی بابت میں یہ کہتا ہوں کہ وہ ایک حوض کی طرح ہے جس کا صاف پانی پی لیا گیا ہے اور گدلا پانی

باقی رہ گیا ہے۔

(١١٢) بَابٌ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ

باب: 112- نبی ﷺ جب صبح لڑائی شروع نہ کرتے تو اسے سورج ڈھلنے تک مؤخر کر دیتے

٢٩٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ - هُوَ الْفَزَارِيُّ - عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَرَأْتُهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ. [راجع: ٢٩٣٣]

[2965] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابونضر سالم کو خط لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی جہاد کے موقع پر جس میں دشمن سے مقابلہ ہوا تھا، انتظار کیا یہاں تک کہ آفتاب ڈھل گیا۔

٢٩٦٦ - ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ [خَطِيبًا] قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ»، ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ». [راجع: ٢٨١٨]

[2966] (حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ ہی سے روایت ہے کہ) پھر آپ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''لوگو! دشمن سے مقابلے کی آرزو نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔ لیکن اگر دشمن سے مقابلہ ہو تو صبر کرو اور خوب جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔'' پھر آپ نے یوں دعا کی: ''اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے، (کافروں کے) لشکروں کو شکست دینے والے، انھیں شکست دے اور ان کے خلاف ہماری مدد فرما۔''

فائدہ: سورج ڈھلنے تک انتظار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت مدد کی ہوائیں چلتی ہیں اور دن ٹھنڈا ہونے کے باعث جم کر لڑائی کی جاتی ہے، نیز مسلمان اپنی نمازوں میں مجاہدین کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔

(١١٣) بَابُ اسْتِئْذَانِ الرَّجُلِ الْإِمَامَ

باب: 113- لوگوں کا امام سے اجازت طلب کرنا

لِقَوْلِهِ: ﴿إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَإِذَا كَانُوا۟ مَعَهُۥ عَلَىٰٓ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا۟

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''مومن تو صرف وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب وہ اس کے

حَتَّىٰ يَسْتَـْٔذِنُوهُۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَسْتَـْٔذِنُونَكَ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [النور: ٦٢].

ساتھ کسی اجتماعی کام پر ہوتے ہیں تو آپ سے اجازت لیے بغیر نہیں جاتے۔ بے شک جو لوگ آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں......"

٢٩٦٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَّنَا قَدْ أَعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ، فَقَالَ لِي: «مَا لِبَعِيرِكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: أَعْيَا، قَالَ: فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ، فَقَالَ لِي: «كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ، قَالَ: «أَفَتَبِيعُنِيهِ؟» قَالَ: فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَّنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَبِعْنِيهِ» فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي عَرُوسٌ، فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي، قَالَ: وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ: «هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا، فَقَالَ: «هَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! تُوُفِّيَ وَالِدِي أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِيَ أَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومَ عَلَيْهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِّتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ

[2967] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ میدان جنگ میں تھا۔ مجھے نبی ﷺ ملے جبکہ میں اپنے پانی لانے والے اونٹ پر سوار تھا جو اس وقت تھکاوٹ کی وجہ سے چلنے کے قابل نہیں رہا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "تیرے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے؟" میں نے عرض کیا: یہ تھک گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پیچھے آئے، اسے ڈانٹا اور اس کے لیے دعا فرمائی، چنانچہ وہ سب اونٹوں سے آگے آگے چلنے لگا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: "اب اپنے اونٹ کو کیسے دیکھ رہے ہو؟" میں نے عرض کیا: بہت اچھا ہو گیا ہے اور اسے آپ کی برکت حاصل ہوئی۔ آپ نے فرمایا: "کیا تم اسے میرے ہاتھ فروخت کرو گے؟" مجھے شرم آ گئی کیونکہ ہمارے ہاں اس کے علاوہ کوئی دوسرا اونٹ پانی لانے والا نہیں تھا، اس کے باوجود میں نے عرض کیا: ہاں، (میں بیچتا ہوں)۔ آپ نے فرمایا: "اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو۔" تو میں نے اسے آپ کے ہاتھ فروخت کر دیا اور یہ شرط کی کہ مدینہ طیبہ پہنچنے تک اس پر سواری کروں گا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے حال ہی میں شادی کی ہے، اس لیے مجھے پہلے جانے کی اجازت دیں تو آپ نے مجھے اجازت دے دی، چنانچہ میں مدینہ طیبہ جانے کے لیے لوگوں کے آگے آگے ہوا۔ جب میں مدینہ طیبہ پہنچا تو میرے ماموں نے اونٹ کے متعلق دریافت کیا۔ میں نے جو کچھ واقعہ ہوا تھا ان سے بیان کیا تو انھوں نے مجھے ملامت کی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں نے

ﷺ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ.

رسول اللہ ﷺ سے اجازت لی تھی تو آپ نے مجھے فرمایا: ''کیا تم نے کنواری سے شادی کی ہے یا کسی بیوہ سے؟'' میں نے عرض کیا: شادی شدہ سے۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے کنواری سے شادی کیوں نہ کی، تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے والد گرامی فوت ہو گئے یا شہید ہو گئے اور میری چھوٹی چھوٹی بہنیں ہیں تو میں نے ان جیسی لڑکی سے نکاح کرنا اچھا نہ سمجھا جو نہ تو انھیں ادب سکھا سکے اور نہ ان کا انتظام کر سکے، اس لیے میں نے ایک بیوہ سے نکاح کیا ہے جو ان کا انتظام بھی کرے اور انھیں ادب بھی سکھائے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو میں صبح سویرے آپ کی خدمت میں اونٹ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اس کی قیمت بھی ادا کر دی اور اونٹ بھی مجھے واپس کر دیا۔

قَالَ الْمُغِيرَةُ: هٰذَا فِي قَضَائِنَا حَسَنٌ لَّا نَرٰى بِهِ بَأْسًا. [راجع: ٤٤٣]

(راویٔ حدیث) مغیرہ کہتے ہیں کہ یہ ادائیگی کی بہتر صورت ہے۔ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

(١١٤) بَابُ مَنْ غَزَا وَهُوَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسِهِ

باب: 114- نئی نئی شادی ہونے کے باوجود میدان جنگ میں شریک ہونا

فِيهِ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس عنوان کے لیے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو نبی ﷺ سے مروی ہے۔

(١١٥) بَابُ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ بَعْدَ الْبِنَاءِ

باب: 115- جس نے شب زفاف کے بعد میدان جنگ میں جانا پسند کیا

فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جسے انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

(١١٦) بَابُ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْفَزَعِ

باب: 116- خوف و ہراس کے وقت امام کا خود آگے بڑھنا

٢٩٦٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ، فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ: «مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا». [راجع: ٢٦٢٧]

[2968] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دفعہ مدینہ طیبہ میں خوف و ہراس پھیلا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر خود پیش قدمی کی اور واپس آ کر فرمایا: ''ہم نے تو وہاں کچھ نہیں دیکھا، البتہ اس گھوڑے کو دریا جیسا پایا ہے۔''

(١١٧) بَابُ السُّرْعَةِ وَالرَّكْضِ فِي الْفَزَعِ

باب: 117- خوف و ہراس کے وقت جلدی سے گھوڑے کو ایڑی لگانا

٢٩٦٩ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: فَزِعَ النَّاسُ فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ بَطِيئًا، ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ وَحْدَهُ، فَرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُونَ خَلْفَهُ فَقَالَ: «لَمْ تُرَاعُوا، إِنَّهُ لَبَحْرٌ» فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ. [راجع: ٢٦٢٧]

[2969] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ لوگوں میں خوف و ہراس پھیلا تو رسول اللہ ﷺ تن تنہا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک سست رفتار گھوڑے پر سوار ہوئے۔ پھر آپ نے باہر نکل کر اسے ایڑی لگائی۔ آپ کے پیچھے لوگوں نے بھی گھوڑے دوڑائے۔ آپ ﷺ نے (واپسی پر) فرمایا: ''گھبرانے کی ضرورت نہیں، البتہ یہ گھوڑا تو دریا جیسا ہے۔'' چنانچہ وہ گھوڑا اس کے بعد کبھی پیچھے نہیں رہا۔

(١١٨) بَابُ الْخُرُوجِ فِي الْفَزَعِ وَحْدَهُ

باب: 118- خوف و ہراس کے وقت تنہا باہر نکلنا

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان کے تحت کوئی حدیث ذکر نہیں کی، بلکہ پہلے بیان کردہ حدیث انس پر اکتفا کیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ خوف و ہراس کے وقت ضروری نہیں کہ انسان اپنے ساتھیوں کو ہمراہ لے کر حقیقت حال کا پتہ کرے، بلکہ ایسے حالات میں امام کو اکیلے جانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(١١٩) بَابُ الْجَعَائِلِ وَالْحُمْلَانِ فِي السَّبِيلِ

باب: 119- جہاد فی سبیل اللہ میں کسی کو اجرت دینا اور سواری مہیا کرنا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: اَلْغَزْوَ، قَالَ: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُعِينَكَ بِطَائِفَةٍ مِّنْ مَّالِي، قُلْتُ: أَوْسَعَ اللهُ عَلَيَّ، قَالَ: إِنَّ غِنَاكَ لَكَ، وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَّكُونَ مِنْ مَّالِي فِي هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: میں جہاد کے لیے جانا چاہتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا: میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی اس مد میں اپنا کچھ مال خرچ کر کے تمھاری مدد کروں۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا میرے پاس کافی ہے۔ انھوں نے فرمایا: تمھارا سرمایہ تو تمھارے لیے ہے، میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ میرا مال بھی اللہ کے راستے میں خرچ ہو جائے۔

وَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ نَاسًا يَّأْخُذُونَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ لِيُجَاهِدُوا ثُمَّ لَا يُجَاهِدُونَ، فَمَنْ فَعَلَ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتّٰى نَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخَذَ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ جہاد کی غرض سے بیت المال کا کچھ مال لے لیتے ہیں لیکن وہ جہاد کے لیے جاتے نہیں، آئندہ جس نے ایسا کیا تو ہم اس مال کے زیادہ حق دار ہوں گے، یعنی ہم اس سے وہ مال وصول کریں گے جتنا اس نے بیت المال سے لیا ہے۔

وَقَالَ طَاوُسٌ وَّمُجَاهِدٌ: إِذَا دُفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخْرُجُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ وَضَعْهُ عِنْدَ أَهْلِكَ.

طاؤس اور مجاہد بیان کرتے ہیں کہ اگر تمھیں کوئی مال اس شرط پر دیا جائے کہ تم جہاد کے لیے جاؤ تو اب تمھاری مرضی ہے اسے جہاں چاہو خرچ کرو۔ تم اسے اپنے اہل و عیال کی ضرورت کے لیے بھی صرف کر سکتے ہو (مگر شرط کے مطابق جہاد میں شرکت ضروری ہے)۔

٢٩٧٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ فَقَالَ زَيْدٌ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ آشْتَرِيهِ، فَقَالَ: «لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ». [راجع: ١٤٩٠]

[2970] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے اللہ کی راہ میں کسی کو سواری کے لیے گھوڑا دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ وہ فروخت ہو رہا ہے۔ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: میں اسے خرید لوں؟ آپ نے فرمایا: ''اسے مت خریدو اور اپنے صدقے کو واپس نہ لو۔''

٢٩٧١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَجَدَهُ

[2971] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کسی کو جہاد فی سبیل اللہ کے لیے گھوڑا دیا، پھر اسے فروخت ہوتا پایا تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا۔

يُبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ». [راجع: ١٤٨٩]

اس کے متعلق انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے مت خریدو اور اپنے صدقہ و خیرات میں رجوع نہ کرو۔''

٢٩٧٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَّلٰكِنْ لَّا أَجِدُ حُمُولَةً وَّلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ، وَيَشُقُّ عَلَيَّ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقُتِلْتُ ثُمَّ أُحْيِيتُ، ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ أُحْيِيتُ». [راجع: ٣٦]

[2972] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت پر مشکل اور دشوار نہ سمجھتا تو میں کسی بھی چھوٹے سے چھوٹے لشکر سے پیچھے نہ رہتا لیکن میرے پاس اتنی سواریاں نہیں ہیں کہ میں ان کو دے سکوں اور نہ میرے پاس اتنے وسائل ہی ہیں کہ میں انھیں عاریتاً سواریاں مہیا کر سکوں۔ اس کے باوجود ان کا جہاد سے پیچھے رہ جانا بھی مجھ پر بہت گراں ہے۔ میں تو یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں جہاد کروں اور قتل ہو جاؤں، پھر زندہ کر دیا جاؤں، پھر قتل ہو جاؤں، پھر زندہ کر دیا جاؤں۔''

(١٢٠) بَابُ الْأَجِيرِ

باب: 120- مزدوری لے کر جہاد میں شریک ہونا

وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ: يُقْسَمُ لِلْأَجِيرِ مِنَ الْمَغْنَمِ. وَأَخَذَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ فَرَسًا عَلَى النِّصْفِ فَبَلَغَ سَهْمُ الْفَرَسِ أَرْبَعَمِائَةِ دِينَارٍ فَأَخَذَ مِائَتَيْنِ وَأَعْطَى صَاحِبَهُ مِائَتَيْنِ.

امام حسن بصری اور ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ مال غنیمت سے مزدور کو بھی حصہ دیا جائے۔ عطیہ بن قیس نے ایک گھوڑا مال غنیمت سے نصف کی شرط پر کرائے پر لیا۔ گھوڑے کے حصے میں چار سو دینار آئے تو انھوں نے دو سو دینار خود رکھ لیے اور دو سو دینار گھوڑے کے مالک کو دے دیے۔

٢٩٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَحَمَلْتُ عَلَى بَكْرٍ فَهُوَ أَوْثَقُ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي، فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا

[2973] حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کے لیے روانہ ہوا۔ میں نے ایک جوان اونٹ سواری کے لیے بھی دیا جو میرے خیال میں میرا مضبوط ترعمل تھا۔ اس سلسلے میں میں نے ایک مزدور بھی کرائے پر رکھا۔ وہ مزدور کسی سے لڑ پڑا تو ایک نے دوسرے کا ہاتھ چبا لیا۔ دوسرے نے جھٹکا

الْآخَرَ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَهْدَرَهَا وَقَالَ: «أَيَدْفَعُ يَدَهُ إِلَيْكَ فَتَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ؟» [راجع: ١٨٤٨]

دے کر اپنا ہاتھ اس کے منہ سے نکالا تو اس کے اگلے دو دانت نکال دیے۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے باطل ٹھہرایا اور فرمایا: ''کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں ڈالے رکھتا کہ تو اسے چباتا رہے جیسے اونٹ چباتا ہے؟''

(١٢١) بَابُ مَا قِيلَ فِي لِوَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: 121- نبی ﷺ کے جھنڈے کا بیان

٢٩٧٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ الْقُرَظِيِّ: أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - وَكَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ النَّبِيِّ ﷺ - أَرَادَ الْحَجَّ فَرَجَّلَ.

[2974] حضرت ثعلبہ بن ابو مالک قرظی رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ، جو (جہاد میں) نبی ﷺ کے علم بردار تھے، نے جب حج کا ارادہ کیا تو سر میں کنگھی کی۔

٢٩٧٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا فِي صَبَاحِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ، أَوْ لَيَأْخُذَنَّ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ». فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ، فَقَالُوا: هٰذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. [انظر: ٣٧٠٢، ٤٢٠٩]

[2975] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر میں نبی ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے کیونکہ ان کی آنکھوں میں درد تھا۔ وہ فرمانے لگے: میں رسول اللہ ﷺ سے کیونکر پیچھے رہوں، چنانچہ وہ نکل پڑے اور نبی ﷺ سے آ ملے۔ اس رات کی شام جس کی صبح خیبر فتح ہوا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا یا ایسا شخص جھنڈا پکڑے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں۔'' یا فرمایا: ''وہ شخص اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ خیبر فتح کرے گا۔'' ہم کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت علی آ گئے جبکہ ہمیں امید نہیں تھی۔ لوگوں نے عرض کیا: یہ علی رضی اللہ عنہ ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں جھنڈا دے دیا۔ پھر ان کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب فرمائی۔

٢٩٧٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو

[2976] حضرت نافع بن جبیر سے روایت ہے، انھوں

أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: هَاهُنَا أَمَرَكَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ.

نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے: کیا یہاں نبی ﷺ نے آپ کو پرچم نصب کرنے کا حکم دیا تھا؟

(١٢٢) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ»

باب: 122- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''ایک ماہ کی مسافت تک رعب سے میری مدد کی گئی ہے'' کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ: ﴿سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلرُّعْبَ﴾ [آل عمران: ١٥١] قَالَهُ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''عنقریب ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے۔'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے حوالے سے یہ (باب میں مذکور) حدیث بیان کی ہے۔

٢٩٧٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُوتِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا. [انظر: ٦٩٩٨، ٧٠١٣، ٧٢٧٣]

[2977] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جامع کلمات دے کر بھیجا گیا ہے اور رعب کے ذریعے سے میری مدد کی گئی ہے۔ ایک دفعہ میں سو رہا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں دے دی گئیں۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے اور اب تم وہ خزانے نکال رہے ہو۔

فائدہ: خزانوں کی چابیوں کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ بشارت دی گئی کہ آپ کی امت کے ہاتھوں دنیا کی بڑی بڑی سلطنتیں فتح ہوں گی اور وہ ان کے خزانوں کے مالک ہوں گے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد مسلمانوں نے اس خواب کی مکمل تعبیر دیکھی کہ دنیا کی دو سب سے بڑی حکومتیں ایران اور روم مسلمانوں نے فتح کیں اور ان کے خزانے ان کے ہاتھ آئے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے سونے اور چاندی کی کانیں مراد ہوں، یعنی عنقریب وہ شہر فتح ہوں گے جن میں سونے اور چاندی کی کانیں ہوں گی۔ واللّٰہ أعلم.

٢٩٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ

[2978] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھیں حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ (شاہ روم) ہرقل جب

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ وَهُوَ بِإِيلِيَاءَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَتْ عِنْدَهُ الصَّخَبُ، وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ. [راجع: ٧]

بیت المقدس میں تھا تو اس نے انھیں پیغام بھیجا۔ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا مکتوب گرامی منگوایا۔ جب اسے پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے پڑھنے پر بہت شور و غل ہوا اور آوازیں بلند ہونے لگیں۔ پھر ہمیں وہاں سے نکال دیا گیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابن ابو کبشہ کا معاملہ تو بہت زور پکڑ گیا ہے کہ رومیوں کا بادشاہ اس سے ڈر رہا ہے۔

(١٢٣) بَابُ حَمْلِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ

باب: 123- جہاد میں زاد راہ ساتھ رکھنا

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ﴾ [البقرة: ١٩٧].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''زاد راہ ہمراہ رکھو۔ بلاشبہ عمدہ زاد راہ تو تقویٰ ہی ہے۔''

٢٩٧٩ - **حَدَّثَنَا** عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي: وَحَدَّثَتْنِي أَيْضًا فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَتْ: فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ، وَلَا لِسِقَائِهِ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهِ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: وَاللهِ! مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي، قَالَ: فَشُقِّيهِ بِاثْنَيْنِ فَارْبِطِيهِ: بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ، وَبِالْآخَرِ السُّفْرَةَ، فَفَعَلْتُ، فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ. [انظر: ٣٩٠٧، ٥٣٨٨]

[2979] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کا ارادہ فرمایا تو میں نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے گھر میں آپ کے لیے سفری کھانا تیار کیا۔ انھوں نے فرمایا: جب مجھے آپ کے توشہ دان اور پانی کے مشکیزے باندھنے کے لیے کوئی چیز نہ ملی تو میں نے حضرت ابوبکر ؓ سے کہا: اللہ کی قسم! مجھے اپنے کمر بند کے علاوہ کوئی چیز نہیں ملتی جس سے میں انھیں باندھوں تو حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: تم اپنے کمر بند کے دو حصے کر لو: ایک سے پانی کے ظرف کو باندھو اور دوسرے سے توشہ دان کو۔ میں نے ایسا ہی کیا تو اس وجہ سے میرا نام ذات النطاقین رکھا گیا۔

٢٩٨٠ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ

[2980] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نبی ﷺ کے زمانے میں قربانی کا گوشت توشے کے طور پر مدینہ طیبہ لے کر جاتے تھے۔

النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ. [راجع: ١٧١٩]

٢٩٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ، وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ، فَصَلَّوُا الْعَصْرَ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِالْأَطْعِمَةِ وَلَمْ يُؤْتَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَّا بِسَوِيقٍ، فَلُكْنَا فَأَكَلْنَا وَشَرِبْنَا، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَصَلَّيْنَا. [راجع: ٢٠٩]

[2981] حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ وہ غزوۂ خیبر میں نبی ﷺ کے ہمراہ نکلے۔ جب مقام صہباء میں پہنچے..... یہ مقام خیبر کے بہت قریب ہے..... تو لوگوں نے نماز عصر پڑھی۔ نبی ﷺ نے کھانا طلب فرمایا تو نبی ﷺ کو صرف ستو پیش کیے گئے۔ ہم نے بھی انھیں پانی میں ملا کر منہ میں ڈالا۔ الغرض ہم نے انھیں کھایا اور پیا۔ اس کے بعد نبی ﷺ اٹھے اور کلی فرمائی۔ اور ہم نے بھی کلی کی اور نماز پڑھی۔

٢٩٨٢ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَفَّتْ أَزْوَادُ النَّاسِ وَأَمْلَقُوا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ؟ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ»، فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ». [راجع: ٢٤٨٤]

[2982] حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ دوران سفر میں صحابۂ کرام کا سفری کھانا کم ہو گیا جس سے وہ قلاش ہو گئے۔ انھوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اونٹ ذبح کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہو گئی تو انھوں نے اس اجازت کی اطلاع انھیں دی۔ انھوں نے فرمایا: ان اونٹوں کے بعد پھر تمھارے پاس کیا باقی رہ جائے گا؟ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! لوگ اگر اپنے اونٹ ذبح کر دیں تو پھر ان کے پاس باقی کیا رہ جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ اپنا بچا ہوا زادسفر میرے پاس لائیں۔'' چنانچہ آپ نے اس پر برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ نے سب لوگوں کو ان کے برتنوں سمیت بلایا۔ سب نے بھر بھر کر کھانا لیا۔ جب فارغ ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔''

(۱۲٤) بَابُ حَمْلِ الزَّادِ عَلَى الرِّقَابِ

٢٩٨٣ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتَّى كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَأْكُلُ [فِي كُلِّ يَوْمٍ] تَمْرَةً، قَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ! وَأَيْنَ كَانَتِ التَّمْرَةُ تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ؟ قَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا، حَتَّى أَتَيْنَا الْبَحْرَ، فَإِذَا حُوتٌ قَذَفَهُ الْبَحْرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَّا أَحْبَبْنَا. [راجع: ٢٤٨٣]

باب: 124 - کندھوں پر زادِ سفر اٹھانا

[2983] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم تین سو آدمی جہاد کے لیے نکلے۔ ہم اپنا راشن اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے تھے۔ اس دوران میں ہمارا راشن ختم ہو گیا حتی کہ ایک شخص کو روزانہ ایک کھجور کھانے کو ملتی تھی۔ ایک شاگرد نے پوچھا: ابوعبداللہ! ایک کھجور سے آدمی کیسے گزارا کر سکتا ہے؟ انھوں نے فرمایا: اس کی قدر و قیمت ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب کھانے کو ایک کھجور بھی نہیں ملتی تھی حتی کہ ہم سمندر کے کنارے پر آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک مچھلی ہے جسے سمندر نے باہر پھینک دیا ہے۔ ہم نے اسے اٹھارہ دن تک اپنی چاہت کے مطابق کھایا۔

(۱۲٥) بَابُ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ أَخِيهَا

٢٩٨٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! يَرْجِعُ أَصْحَابُكَ بِأَجْرِ حَجٍّ وَّعُمْرَةٍ، وَلَمْ أَزِدْ عَلَى الْحَجِّ، فَقَالَ لَهَا: «اذْهَبِي وَلْيُرْدِفْكِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ». فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَنْ يُّعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ، فَانْتَظَرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَعْلَى مَكَّةَ حَتَّى جَاءَتْ.

[راجع: ٢٩٤]

باب: 125 - عورت کا اپنے بھائی کے پیچھے سوار ہونا

[2984] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کے صحابۂ کرام تو حج اور عمرہ دونوں کا ثواب لے کر واپس جا رہے ہیں جبکہ میں صرف حج ہی کر پائی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم جاؤ، تمھارے بھائی عبدالرحمٰن تمھیں اپنی سواری کے پیچھے بٹھا لیں گے۔'' چنانچہ آپ نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ انھیں تنعیم سے عمرہ کرائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس دوران مکہ کے بالائی علاقے میں ان کا انتظار کیا حتی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عمرہ کر کے واپس آ گئیں۔

٢٩٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو - هُوَ ابْنُ دِينَارٍ - عَنْ عَمْرِو ابْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

[2985] حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے نبی ﷺ نے حکم دیا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھاؤں اور مقام

الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أُرْدِفَ عَائِشَةَ وَأُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ.

[راجع: ١٧٨٤]

تنعیم سے انھیں عمرہ کرا لاؤں۔

(١٢٦) بَابُ الْاِرْتِدَافِ فِي الْغَزْوِ وَالْحَجِّ

باب: 126- جہاد اور حج کے سفر میں کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا

٢٩٨٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ، وَإِنَّهُمْ لَيَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا: اَلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ.

[راجع: ١٠٨٩]

[2986] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ تلبیہ کہہ رہے تھے۔

(١٢٧) بَابُ الرِّدْفِ عَلَى الْحِمَارِ

باب: 127- گدھے کی سواری پر کسی کو پیچھے بٹھانا

٢٩٨٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ وَّأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ. [انظر: ٤٥٦٦، ٥٦٦٣، ٥٩٦٤، ٦٢٠٧]

[2987] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گدھے پر سوار ہوئے جس کی زین پر ایک دھاری دار چادر پڑی تھی اور آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھایا۔

٢٩٨٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ وَّمَعَهُ بِلَالٌ وَّمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتَّى أَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَّأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ، فَفَتَحَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ أُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ، فَمَكَثَ فِيهَا

[2988] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ کے بالائی علاقے سے اپنی سواری پر تشریف لائے جبکہ آپ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا رکھا تھا۔ آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی جو کعبہ کے کلید (چابی) بردار تھے۔ آپ نے مسجد کے صحن میں اپنی سواری بٹھائی اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ بیت اللہ کی چابی لائیں، چنانچہ انھوں نے دروازہ کھولا تو

نَهَارًا طَوِيلًا، ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ، فَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ، فَوَجَدَ بِلَالًا وَّرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا، فَسَأَلَهُ: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَأَشَارَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ.

رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حضرت بلال، حضرت اسامہ اور حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہم بھی داخل ہوئے۔ آپ کافی دیر اندر ٹھہرے رہے۔ پھر جب باہر تشریف لائے تو لوگ اندر داخل ہونے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھے۔ سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے تو انھوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دروازے کے پیچھے کھڑا پایا۔ انھوں نے ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اس جگہ کی نشاندہی کی جہاں آپ ﷺ نے نماز پڑھی تھی۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ: كَمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ؟ [راجع: ٣٩٧]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں یہ بات پوچھنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعات پڑھی تھیں؟

(١٢٨) بَابُ مَنْ أَخَذَ بِالرِّكَابِ وَنَحْوِهِ

باب: 128- جس نے رکاب یا اس جیسی کسی چیز کو پکڑ کر سوار ہونے میں مدد دی

٢٩٨٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ: يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَيُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ». [راجع: ٢٧٠٧]

[2989] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہوتا ہے۔ دو شخصوں کے مابین انصاف کرنا بھی صدقہ ہے، کسی شخص کا اس کے جانور پر سامان لاد دینا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات منہ سے نکالنا بھی صدقہ ہے۔ ہر قدم جو نماز کے لیے اٹھتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔ اور راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔''

(١٢٩) بَابُ كَرَاهِيَةِ السَّفَرِ بِالْمَصَاحِفِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: 129- دشمن کی سرزمین میں قرآن مجید کے ہمراہ سفر کرنا منع ہے

وَكَذٰلِكَ يُرْوٰى عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَتَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَدْ سَافَرَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ الْقُرْآنَ.

اسی طرح محمد بن بشر نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔ محمد بن اسحاق نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرنے میں محمد بن بشر کی متابعت کی ہے۔ نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام نے دشمن کی سرزمین میں سفر کیا، حالانکہ یہ سب حضرات قرآن کریم کے عالم تھے۔

٢٩٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ.

[2990] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمن کے علاقے میں قرآن مجید لے کر جانے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: غالی قسم کے غیر مسلم لوگ قرآن مجید کے ساتھ بے حرمتی کا برتاؤ کرتے ہیں تاکہ مسلمانوں کو ذہنی اذیت میں مبتلا کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کی عظمت و توقیر اور اس کے احترام کے پیش نظر یہ حکم دیا ہے، مبادا وہ کفار کے ہاتھ لگ جائے اور وہ اس کی بے حرمتی کریں۔ قرآن کریم کی یہ فتح مبین ہے کہ وہ اپنا لوہا منوا چکا ہے، اب دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں کسی نہ کسی صورت میں قرآن وہاں نہ پہنچ چکا ہو، قرآن کریم کی یہ عظمت اور کسی آسمانی کتاب کو حاصل نہیں ہے۔

(١٣٠) بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الْحَرْبِ

باب: 130- بوقت جنگ نعرۂ تکبیر بلند کرنا

٢٩٩١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَبَّحَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي عَلٰى أَعْنَاقِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: هٰذَا مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيسُ، مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيسُ، فَلَجَؤُا إِلَى الْحِصْنِ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: «اَللهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ». وَأَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا، فَنَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُّحُومِ

[2991] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے خیبر پر صبح کے وقت حملہ کیا جبکہ وہاں کے باشندے اپنے کندھوں پر کسیاں رکھے باہر نکل رہے تھے۔ انھوں نے آپ کو دیکھا تو چلا اٹھے کہ یہ محمد تو اپنے لشکر سمیت آ چکے ہیں۔ محمد اپنے لشکر سمیت آ گئے ہیں، چنانچہ وہ سب بھاگ کر قلعے میں پناہ گزیں ہو گئے۔ اس وقت نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: ''اللہ اکبر! خیبر تو تباہ ہو چکا۔ ہم جب کسی قوم کے میدان میں ڈیرے ڈال دیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔'' (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) ہم نے گدھے پکڑے اور انھیں

الْحُمُرِ، فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا.

ذبح کر کے ان کا گوشت پکانا شروع کر دیا تو نبی ﷺ کی طرف سے ایک منادی نے اعلان کر دیا کہ اللہ اور اس کا رسول تمھیں گدھوں کے گوشت سے منع کرتے ہیں۔ اس اعلان کے بعد ہنڈیاں گوشت سمیت الٹ دی گئیں۔

تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنْ سُفْيَانَ: رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ. [راجع: ٣٧١]

اس روایت کی متابعت علی نے سفیان سے بیان کر کے کی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے تھے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں داخل ہوتے وقت نعرہ تکبیر بلند کیا، اس سے معلوم ہوا کہ شوکت اسلام کے اظہار کے لیے مناسب موقع پر اللہ اکبر بآواز بلند کہا جا سکتا ہے۔ یہ ایک اسلامی شعار ہے لیکن کس قدر افسوس ہے کہ اس مقدس نعرے کی اہمیت گھٹانے کے لیے ہمارے ہاں نعرۂ رسالت: یا رسول اللہ، نعرۂ حیدری: یا علی اور نعرۂ غوثیہ: یا شیخ عبدالقادر جیلانی جیسے نعرے ایجاد ہو چکے ہیں۔ ایسے نعرے لگانا شرک کا ارتکاب کرنا اور بدعت کا دروازہ کھولنا ہے جس کی اسلام کسی صورت میں اجازت نہیں دیتا۔ اسے محبتِ رسول یا محبتِ اولیاء کا نام دینا تو سراسر شیطانی دھوکا اور نفس امارہ کا فریب ہے۔ ہمیں ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(١٣١) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ رَّفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيرِ

باب: 131- بہت چلا کر نعرۂ تکبیر کہنے کی ممانعت

٢٩٩٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكُنَّا إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّهُ مَعَكُمْ، إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ». [انظر: ٤٢٠٢، ٦٣٨٤، ٦٤٠٩، ٦٦١٠، ٧٣٨٦]

[2992] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جا رہے تھے۔ جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو زور سے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور اللّٰه أكبر کہتے۔ جب ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اپنی جانوں پر رحم کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے بلکہ وہ تو تمھارے ساتھ ہی ہے۔ بے شک وہ خوب سنتا ہے اور انتہائی قریب ہے۔''

(١٣٢) بَابُ التَّسْبِيحِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا

باب: 132- نشیب میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا

٢٩٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ

[2993] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب کسی بلندی سے اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا. [انظر: ٢٩٩٤]

(١٣٣) بَابُ التَّكْبِيرِ إِذَا عَلَا شَرَفًا

باب: 133- بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنا

٢٩٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَإِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا. [راجع: ٢٩٩٣]

[2994] سالم بن عبداللہ حضرت جابر ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: جب ہم (کسی بلندی پر) چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب (کسی نشیب میں) اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

٢٩٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ - وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: الْغَزْوَ - يَقُولُ: كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ». قَالَ صَالِحٌ: فَقُلْتُ لَهُ: أَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللهِ: إِنْ شَاءَ اللهُ؟ قَالَ: لَا. [راجع: ١٧٩٧]

[2995] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ جب حج و عمرہ کے سفر سے واپس ہوتے، اور میں خوب جانتا ہوں کہ آپ نے سفر جہاد کا بھی ذکر فرمایا، جب بھی کسی بلندی پر چڑھتے یا (نشیب سے) کنکریوں والے کھلے میدان میں پہنچتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے۔ پھر یوں دعا کرتے: ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ وہی ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔ ہم واپس ہو رہے ہیں، توبہ کرتے ہوئے، اس کی عبادت بجالاتے ہوئے، اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے، اس کی حمد پڑھتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے لشکروں کو شکست سے دوچار کیا۔“ (راویٔ حدیث) صالح نے کہا: میں نے ان (اپنے شیخ حضرت سالم بن عبداللہ) سے پوچھا: کیا حضرت عبداللہ ؓ نے ان شاء اللہ کے الفاظ نہیں کہے تھے؟ انھوں نے بتایا کہ نہیں۔

(١٣٤) بَابٌ: يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ [مِثْلُ] مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الْإِقَامَةِ

باب: 134- مسافر کی اس قدر عبادات لکھی جاتی ہیں جنھیں وہ بحالت اقامت بجالاتا تھا

٢٩٩٦ - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ السَّكْسَكِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيدُ يَصُومُ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مِرَارًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا».

[2996] حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے روایت ہے وہ اور یزید بن ابو کبشہ ایک سفر میں اکٹھے تھے اور یزید سفر میں بھی روزہ رکھا کرتے تھے۔ ابو بردہ نے ان سے کہا: میں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بارہا سنا، وہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو وہ جس قدر عبادات بحالت اقامت اور دوران صحت میں کرتا تھا اس کے لیے وہ سب لکھی جاتی ہیں۔''

(١٣٥) بَابُ السَّيْرِ وَحْدَهُ

باب:135-تنہا سفر کرنا

٢٩٩٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: نَدَبَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ».

قَالَ سُفْيَانُ: الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ. [راجع: ٢٨٤٦]

[2997] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ خندق کے وقت لوگوں کو آواز دی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ آپ نے پھر ان کو پکارا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے لبیک کہا۔ آپ نے پھر آواز دی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہی نے جواب دیا۔ (یہ سن کر) نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کے مددگار ہوتے ہیں اور میرا مددگار زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔''

(راویٔ حدیث) سفیان نے کہا: حواری مددگار کو کہا جاتا ہے۔

٢٩٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ».

[2998] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تنہا سفر کرنے کا جو نقصان مجھے معلوم ہے وہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تو کوئی سوار بھی رات کے وقت اکیلا سفر نہ کرے۔''

(١٣٦) بَابُ السُّرْعَةِ فِي السَّيْرِ

باب:136- دورانِ سفر تیز چلنا

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ».

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں مدینہ طیبہ جلدی پہنچنا چاہتا ہوں، اس لیے اگر کوئی میرے ساتھ جلدی جانا چاہے تو وہ جلدی جا سکتا ہے۔''

٢٩٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - كَانَ يَحْيٰى يَقُولُ وَأَنَا أَسْمَعُ فَسَقَطَ عَنِّي - عَنْ مَسِيرِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: فَكَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ، وَالنَّصُّ: فَوْقَ الْعَنَقِ. [راجع: ١٦٦٦]

[2999] حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے میرے باپ نے بتایا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے نبی ﷺ کی حجۃ الوداع میں رفتار کے متعلق پوچھا گیا...... یحییٰ کہتے ہیں کہ عروہ نے کہا: میں یہ گفتگو سن رہا تھا۔ (یحییٰ کہتے ہیں) لیکن مجھ سے یہ ساقط ہو گیا...... تو انھوں نے جواب دیا کہ آپ ﷺ درمیانی چال سے چلتے تھے اور جب وسیع میدان پاتے تو اپنی سواری کو دوڑا دیتے۔ نص، اونٹ کی اس رفتار کو کہتے ہیں جو عام رفتار سے تیز ہوتی ہے۔

٣٠٠٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ - هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ - عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا. [راجع: ١٠٩١]

[3000] حضرت اسلم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مکہ کے راستے میں تھا کہ انھیں صفیہ بنت ابو عبید کے سخت بیمار ہونے کی اطلاع ملی۔ اس دوران میں وہ تیز رفتار سے چلے حتی کہ سرخی غروب ہونے کے بعد اپنی سواری سے اترے اور مغرب و عشاء دونوں نمازوں کو جمع کر کے ادا کیا، پھر فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جب آپ کو سفر کی جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے، پھر مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔

٣٠٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ

[3001] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفر کیا ہے گویا عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ آدمی کی نیند، کھانے پینے اور دیگر معمولات میں رکاوٹ کا

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ، فَإِذَا قَضٰى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلٰى أَهْلِهِ». [راجع: ۱۸۰٤]

باعث ہے، اس لیے مسافر جب اپنا کام پورا کر لے تو اسے جلدی گھر واپس آ جانا چاہیے۔''

فائدہ: سفر میں نہ تو نیند پوری ہوتی ہے اور نہ کھانے پینے ہی میں کوئی مزہ آتا ہے۔ تعب و مشقت اس کے علاوہ ہوتی ہے، گرمی سردی بھی برداشت کرنا پڑتی ہے، رات کو چلنا، خوف و ہراس اور اہل و اولاد کی مفارقت مزید پریشانی کا باعث ہے، ان حالات میں عقل و طبع کا تقاضا ہے کہ جب مسافر اپنی ضرورت و حاجت پوری کر لے جس کے لیے اس نے سفر کیا تھا تو اسے جلدی گھر آ جانا چاہیے۔

(۱۳۷) بَابٌ: إِذَا حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فَرَآهَا تُبَاعُ

باب: 137- جب کسی کو سواری کے لیے گھوڑا دے دیا بعد ازاں اسے فروخت ہوتا دیکھے (تو کیا کرے؟)

۳۰۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَّبْتَاعَهُ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ». [راجع: ۱٤۸۹]

[3002] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ نے کسی کو فی سبیل اللہ گھوڑا دیا، پھر انھوں نے دیکھا کہ وہی گھوڑا فروخت ہو رہا ہے۔ انھوں نے اسے خریدنے کا ارادہ فرمایا تو اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب تم اسے مت خریدو اور اپنے صدقے کو واپس نہ لو۔''

۳۰۰۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَابْتَاعَهُ أَوْ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ». [راجع: ۱٤۹۰]

[3003] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے اللہ کی راہ میں کسی کو گھوڑا دیا۔ پھر، جس کے پاس گھوڑا تھا، اس نے اسے فروخت کرنا چاہا یا اسے بالکل کمزور کر دیا، اس بنا پر میں نے اسے خرید لینے کا ارادہ کیا۔ مجھے یہ بھی خیال تھا کہ وہ شخص اسے سستے داموں فروخت کر دے گا۔ میں نے اس کے متعلق نبی ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے مت خریدو اگرچہ وہ تمھیں ایک درہم ہی میں دے کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے خود ہی چاٹتا ہے۔''

(١٣٨) بَابُ الْجِهَادِ بِإِذْنِ الْأَبَوَيْنِ

باب: 138 - والدین کی اجازت سے جہاد کرنا

٣٠٠٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: «أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ». [انظر: ٥٩٧٢]

[3004] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے جہاد میں شرکت کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے ماں باپ زندہ ہیں؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں (زندہ ہیں)۔ آپ نے فرمایا: ''ان کی خدمت کرنے میں خوب محنت کر (یہی تیرا جہاد ہے)۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث سے ثابت کیا ہے کہ جہاد کے لیے والدین کی اجازت ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے والدین کی خدمت کو جہاد پر مقدم کیا ہے، یہ اس لیے کہ ماں باپ کی خدمت فرض عین ہے جبکہ جہاد فرض کفایہ ہے، البتہ نفیر عام کی صورت میں فرض عین ہوگا، ایسے حالات میں جہاد میں شرکت کے لیے والدین کی اجازت ضروری نہیں ہے۔ ہمارے ہاں اس مسئلہ میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے کہ جہاد کے لیے والدین کی اجازت لینا ضروری ہے یا نہیں؟ بعض عسکری تنظیمیں جہاد کے لیے والدین کی اجازت کو درخور اعتنا ہی خیال نہیں کرتیں، ہمارے نزدیک راجح موقف یہ ہے کہ جہاد اگر فرض عین ہو تو والدین کی اجازت لینا ضروری نہیں ہے اور جہاد دو صورتوں میں فرض عین ہوتا ہے: * دشمن جب اسلامی ملک پر حملہ کر دے۔ * حاکم وقت جہاد کا عام حکم دے دے۔ مذکورہ دو صورتوں میں والدین کی اجازت ضروری نہیں، ان کے علاوہ جہاد کی جو صورت ہوگی اس میں والدین سے اجازت لینا ہوگی، اس کے بغیر جہاد میں شرکت کرنا محل نظر ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(١٣٩) بَابُ مَا قِيلَ فِي الْجَرَسِ وَنَحْوِهِ فِي أَعْنَاقِ الْإِبِلِ

باب: 139 - اونٹ کے گلے میں گھنٹی وغیرہ باندھنے کا بیان

٣٠٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ: أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَسُولًا: «لَا تَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ

[3005] حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ جب سب لوگ اپنی اپنی خواب گاہوں میں چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک قاصد کے ہاتھ پیغام بھیجا: ''کسی اونٹ کی گردن میں کوئی بندھن یا تانت وغیرہ باقی نہ رہے بلکہ اسے کاٹ دیا جائے۔''

- أَوْ قِلَادَةٌ - إِلَّا قُطِعَتْ».

(١٤٠) بَابُ مَنِ اكْتُتِبَ فِي جَيْشٍ فَخَرَجَتِ امْرَأَتُهُ حَاجَّةً أَوْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ؟

باب: 140- جو شخص جہادی لشکر میں لکھ لیا جائے، پھر اس کی اہلیہ حج کو جانے لگے یا کوئی دوسرا عذر پیش آ جائے تو کیا ایسے حالات میں اسے جہاد کی اجازت دی جاسکتی ہے؟

٣٠٠٦ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ». فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً، قَالَ: «اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ». [راجع: ١٨٦٢]

[3006] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے اور نہ کوئی عورت محرم کے بغیر سفر کرے۔'' یہ سن کر ایک شخص کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! میں نے اپنا نام فلاں فلاں جہاد کے لیے لکھوا دیا ہے لیکن میری اہلیہ حج کے لیے جا رہی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ تم اپنی بیوی کے ہمراہ حج کرو۔''

(١٤١) بَابُ الْجَاسُوسِ

باب: 141- جاسوسی کرنا

وَالتَّجَسُّسُ: اَلتَّبَحُّثُ وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَا تَتَّخِذُوا۟ عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ﴾ الْآيَة [الممتحنة: ١]

تجسس، حالات کی چھان بین کرنے کو کہتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔''

٣٠٠٧ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ وَقَالَ: «انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا». فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا، حَتَّى انْتَهَيْنَا

[3007] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر ؓ اور حضرت مقداد بن اسود ؓ کو ایک مہم پر روانہ کیا اور فرمایا: ''تم چلتے رہو حتی کہ روضۂ خاخ پہنچ جاؤ۔ وہاں تمھیں اونٹ پر سوار ایک عورت ملے گی۔ اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے آؤ۔'' ہم وہاں سے روانہ ہوئے اور ہمارے گھوڑے ہمیں لیے تیزی سے دوڑے جا رہے تھے یہاں تک کہ ہم روضۂ خاخ پہنچ گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں اونٹ سوار

إِلَى الرَّوْضَةِ، فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ، فَقُلْنَا: أَخْرِجِي الْكِتَابَ، فَقَالَتْ: مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا حَاطِبُ! مَا هٰذَا؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُّلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ، وَلَمْ أَكُنْ مِّنْ أَنْفُسِهَا، وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَّحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي، وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا، وَّلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ صَدَقَكُمْ». فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، قَالَ: «إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَّمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَّكُونَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ»، قَالَ سُفْيَانُ: وَأَيُّ إِسْنَادٍ هٰذَا! [انظر: ۳۰۸۱، ۳۹۸۳، ٤۲۷٤، ٤۸۹۰، ٦۲٥۹، ٦۹۳۹]

ایک عورت ہے۔ ہم نے اس سے کہا: خط نکال۔ اس نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا: خط نکال ورنہ ہم تیرے کپڑے اتار دیں گے، چنانچہ اس نے اپنے سر کے جوڑے سے خط نکالا۔ ہم وہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے خط کھول کر پڑھا تو اس میں یہ مضمون تھا: یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے چند مشرکین کے نام ہے، وہ انھیں رسول اللہ ﷺ کے بعض حالات کی خبر دے رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے حاطب! یہ کیسا خط ہے؟'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے سزا دینے میں جلدی نہ کریں بلکہ میرا عذر سن لیں۔ میرا قریش سے کوئی نسبی رشتہ نہیں بلکہ میں باہر سے آ کر ان سے ملا ہوں۔ آپ کے ہمراہ جو مہاجرین ہیں ان سب کی مکہ مکرمہ میں رشتہ داریاں ہیں جن کی وجہ سے قریش، ان کے اہل و عیال اور مال و اسباب کی حفاظت کریں گے۔ میں نے سوچا کہ جب میرا ان سے کوئی نسبی رشتہ نہیں ہے تو میں ان پر کوئی ایسا احسان کروں جس کی وجہ سے وہ میرے قرابت داروں کی حفاظت کریں گے۔ میں نے یہ کام کفر کی بنا پر نہیں کیا اور نہ میں دین اسلام ہی سے پھر گیا ہوں اور نہ اسلام کے بعد کفر ہی پر راضی ہوا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے تمھیں سچ سچ بتا دیا ہے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں، میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چونکہ یہ شخص غزوۂ بدر میں حاضر تھا، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو دیکھ کر فرمایا ہے کہ تم جو چاہو عمل کرو یقیناً میں تمھیں بخش چکا ہوں۔'' حضرت سفیان نے کہا کہ اس حدیث کی سند کیسی عجیب اور عمدہ ہے!

(١٤٢) بَابُ الْكِسْوَةِ لِلْأُسَارٰى

باب:142-جنگی قیدیوں کولباس پہنانا

٣٠٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ أُتِيَ بِأُسَارٰى وَأُتِيَ بِالْعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ، فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ قَمِيصًا، فَوَجَدُوا قَمِيصَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أُبَيٍّ يَقْدُرُ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ النَّبِيُّ ﷺ إِيَّاهُ، فَلِذٰلِكَ نَزَعَ النَّبِيُّ ﷺ قَمِيصَهُ الَّذِي أَلْبَسَهُ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: كَانَتْ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يُكَافِئَهُ. [راجع: ١٢٧٠]

[3008] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے روز قیدیوں کو لایا گیا۔ ان میں حضرت عباس ؓ بھی تھے۔ ان کے بدن پر کوئی کپڑا نہیں تھا تو نبی ﷺ نے ان کے لیے قمیص تلاش کی۔ عبداللہ بن ابی کی قمیص ہی ان کے بدن پر پوری آ سکی۔ اس بنا پر نبی ﷺ نے وہ انھیں پہنا دی، اسی لیے نبی ﷺ نے اپنا کرتا اتار کر عبداللہ بن ابی کو (مرنے کے بعد) پہنایا تھا۔ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ پر اس کا جو احسان تھا آپ نے چاہا کہ اس کا احسان اتار دیا جائے۔

(١٤٣) بَابُ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ عَلٰى يَدَيْهِ رَجُلٌ

باب: 143- اس شخص کی فضیلت جس کے ہاتھوں کوئی مسلمان ہو جائے

٣٠٠٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلٰى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ». فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطٰى، فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوهُ، فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيٌّ؟» فَقِيلَ: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ: أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: «انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ،

[3009] حضرت سہل بن سعد انصاری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر اعلان کیا: ''میں کل ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر خیبر فتح ہو گا اور وہ شخص اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو گا اور اس سے اللہ اور اس کا رسول بھی محبت کرتے ہیں۔'' چنانچہ رات بھر لوگوں نے انتظار میں گزاری کہ دیکھیں آپ جھنڈا کس کو عنایت کرتے ہیں؟ جب صبح ہوئی تو سب اس کے امیدوار تھے لیکن آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''علی کہاں ہیں؟'' عرض کیا گیا کہ انھیں آشوب چشم ہے۔ آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگایا اور ان کے لیے دعا فرمائی تو انھیں صحت ہو گئی اور کسی قسم کی تکلیف باقی نہ رہی۔ پھر آپ نے انھیں جھنڈا عنایت

وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ، فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ». [راجع: ٢٩٤٢]

فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں ان سے جنگ کروں حتی کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے حال پر رہو یہاں تک کہ تم ان کی سرحد میں اتر جاؤ، پھر انھیں اسلام کی دعوت دو اور بتاؤ کہ ان پر کون کون سے کام ضروری ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمھارے ذریعے سے ایک شخص کو مسلمان کر دے تو وہ تمھارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔''

(١٤٤) بَابُ الْأُسَارٰى فِي السَّلَاسِلِ

باب: 144- قیدیوں کو زنجیروں میں جکڑنا

٣٠١٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «عَجِبَ اللهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ». [انظر: ٤٥٥٧]

[3010] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے حال پر تعجب کرتا ہے جو جنت میں زنجیروں میں جکڑے ہوئے داخل ہوں گے۔''

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ دنیا میں پابہ زنجیر ہو کر مسلمانوں کے قیدی بنے، پھر خوشی سے مسلمان ہوئے، اس کے بعد انھیں اسلام سے محبت پر موت آئی اور جنت میں داخل ہوئے، یعنی ان کا پابند سلاسل ہونا جنت میں داخلے کا سبب بنا۔ اس حدیث کا ایک یہ بھی مطلب بیان کیا جاتا ہے کہ اس سے مراد وہ مسلمان ہیں جو کفار کے ہاتھوں قیدی بنیں اور انھیں زنجیریں پہنائی جائیں، پھر انھیں اسی حالت میں موت آ جائے تو وہ جنت میں داخل ہوں گے تو گویا یہ قید ان کے لیے جنت میں داخلے کا باعث ہوئی، لیکن ہمارے نزدیک پہلا مفہوم راجح ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ کے قائم کردہ عنوان کے مطابق ہے۔ واللہ أعلم.

(١٤٥) بَابُ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ

باب: 145- اہل کتاب میں سے مسلمان ہونے والوں کی فضیلت

٣٠١١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ أَبُو حَسَنٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ: اَلرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ

[3011] حضرت ابو بردہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے والد (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''تین شخص ایسے ہیں جنھیں دوگنا ثواب ملے گا: پہلا وہ شخص جس کی کوئی لونڈی ہو، وہ اسے زیور تعلیم سے آراستہ کرے اور آداب

الْأَمَةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا، وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ أَدَبَهَا، ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ، وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَالْعَبْدُ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ لَهُ أَجْرَانِ».

فاضلہ سکھائے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اسے دوہرا اجر ملے گا۔ دوسرا اہل کتاب سے مومن شخص جو پہلی کتاب پر ایمان لایا، پھر نبی ﷺ پر بھی ایمان لایا تو اسے بھی دوہرا اجر ملے گا۔ تیسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور اپنے آقا کا بھی مخلص ہو، اسے بھی دوہرا اجر ملے گا۔''

ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ: وَأَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ، وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِي أَهْوَنَ مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ. [راجع: ٩٧]

(راویٔ حدیث) امام شعبی رحمہ اللہ نے (اپنے شاگرد سے) فرمایا: میں نے یہ حدیث تمھیں بلامعاوضہ بتا دی ہے، حالانکہ اس سے چھوٹی بات سننے کے لیے لوگ مدینہ طیبہ کا سفر کیا کرتے تھے۔

(١٤٦) بَابُ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ الْوِلْدَانُ وَالذَّرَارِيُّ

باب: 146- اگر دارالحرب والوں پر شبخون مارا جائے اور (اس میں بغیر قصد کے) ان کے بچے اور اولاد ہلاک ہو جائیں تو کیا حکم ہے؟

﴿بَيَٰتًا﴾ [الأعراف: ٤، ٩٧، ويونس: ٥٠]: لَيْلًا.

قرآن مجید میں وارد لفظ بیاتاً، سے رات کا وقت مراد ہے۔

٣٠١٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَيُصَابُ مِنْ نِّسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ؟ قَالَ: «هُمْ مِّنْهُمْ». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ﷺ».

[3012] حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ مقام ابواء یا ودان میں میرے پاس سے گزرے تو آپ سے دریافت کیا گیا کہ مشرکین کے جس قبیلے پر شبخون مارا جائے تو اس دوران میں اگر بغیر قصد کے عورتیں اور بچے قتل ہو جائیں تو ان کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ بھی انھی میں سے ہیں۔'' نیز میں نے آپ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''چراگاہ تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہے۔''

٣٠١٣ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الذَّرَارِيِّ، كَانَ

[3013] امام زہری سے روایت ہے، انھوں نے عبیداللہ سے سنا، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے

عَمْرٌو يُحَدِّثُنَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ الصَّعْبِ قَالَ: «هُمْ مِّنْهُمْ»، وَلَمْ يَقُلْ كَمَا قَالَ عَمْرٌو: «هُمْ مِّنْ آبَائِهِمْ». [راجع: ٢٣٧٠]

حضرت صعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور صرف بچوں کا ذکر کیا۔ عمرو بن دینار، ابن شہاب زہری سے بیان کرتے ہیں، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ہم نے زہری سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے عبیداللہ نے بتایا، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت صعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ''وہ (بچے اور عورتیں) ان میں سے ہیں۔'' اور اس طرح بیان نہیں کیا جس طرح عمرو بن دینار نے بیان کیا تھا: ''وہ اپنے آباؤ اجداد میں سے ہیں۔''

فائدہ: اسلام کا یہ ضابطہ ہے کہ دوران جنگ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائی جائے لیکن اگر رات کے وقت مسلمان، مشرکین پر حملہ آور ہوں تو اندھیرے میں بچوں اور عورتوں کی تمیز مشکل ہو جاتی ہے۔ ایسے حالات میں اگر بچے اور عورتیں مارے جائیں تو اس میں چنداں حرج نہیں البتہ قصد اور ارادہ کر کے بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کو قتل کرنا درست نہیں ہے۔

(١٤٧) بَابُ قَتْلِ الصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ

باب: 147- لڑائی میں بچوں کو قتل کرنا

٣٠١٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ امْرَأَةً وُّجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي النَّبِيِّ ﷺ مَقْتُولَةً، فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ. [انظر: ٣٠١٥]

[3014] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ کے کسی غزوے میں ایک عورت مقتول پائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے (دوران جنگ میں) عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(١٤٨) بَابُ قَتْلِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ

باب: 148- دوران جنگ میں عورتوں کو قتل کرنا

٣٠١٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَّقْتُولَةٌ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللهِ ﷺ فَنَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ. [راجع: ٣٠١٤]

[3015] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی بعض لڑائیوں میں ایک عورت قتل شدہ پائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

(١٤٩) بَابٌ: لَا يُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللهِ

باب: 149- اللہ کے عذاب (آگ) سے کسی کو عذاب نہ دیا جائے

٣٠١٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْثٍ فَقَالَ: «إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ». ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ: «إِنِّي أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا، وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللهُ، فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا». [راجع: ٢٩٥٤]

[3016] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک فوجی دستے کے ہمراہ روانہ کیا اور فرمایا: ''اگر تم فلاں، فلاں آدمی کو پا لو تو انھیں آگ میں جلا دو۔'' جب ہم نے روانگی کا پروگرام بنایا تو پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں فلاں، فلاں آدمی کو جلا دینے کا حکم دیا تھا، اب بات یہ ہے کہ آگ کے ساتھ صرف اللہ ہی عذاب دیتا ہے، لہٰذا اگر تم انھیں پاؤ تو قتل کر دو۔''

٣٠١٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَرَّقَ قَوْمًا فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ، لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللهِ»، وَلَقَتَلْتُهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ». [انظر: ٦٩٢٢]

[3017] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھیں خبر ملی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو آگ میں جلا دیا ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں ہوتا تو انھیں ہرگز نہ جلاتا کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے عذاب (آگ) سے کسی کو عذاب نہ دو۔'' ہاں میں انھیں قتل کروا دیتا جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جو شخص اپنا دین بدلے، اسے قتل کر دو۔''

فائدہ: دور حاضر میں آلات حرب، مثلاً: توپ، راکٹ اور گولہ بارود وغیرہ تمام آگ ہی کی قسم سے ہیں۔ چونکہ کفار نے اس قسم کا اسلحہ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے، لہٰذا جواباً ایسا اسلحہ استعمال کرنے میں چنداں حرج نہیں۔ اب تو پٹرول بم ایجاد ہو چکے ہیں وہ جہاں گرتے ہیں وہاں آگ بھڑک اٹھتی ہے اور وہ ہر چیز کو بھسم کر دیتی ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق ان جدید ہتھیاروں کا استعمال امر دیگر است، البتہ مطلق طور پر کسی کو آگ میں جلانا شرعی اور اخلاقی طور پر پسند نہیں کیا جا سکتا۔ واللہ أعلم.

(١٥٠) بَابٌ: ﴿فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَآءً﴾ [محمد: ٤]

باب: 150- ارشاد باری تعالیٰ: ''قید کے بعد انھیں بطور احسان یا فدیہ لے کر چھوڑ دینا چاہیے'' کا بیان

فِيهِ حَدِيثُ ثُمَامَةَ، وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُۥٓ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِى ٱلْأَرْضِ﴾ [الأنفال: ٦٧] يَعْنِي يَغْلِبَ فِي الْأَرْضِ ﴿تُرِيدُونَ عَرَضَ ٱلدُّنْيَا﴾ [الأنفال: ٦٧] الْآيَةَ.

اس کے متعلق حضرت ثمامہ بن اُثال رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بھی ہے، نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''نبی کے لیے یہ مناسب نہ تھا کہ اس کے پاس جنگی قیدی ہوں (اور وہ انھیں قتل نہ کرے) یہاں تک کہ وہ زمین میں خوب خون ریزی کرے۔'' یعنی ملک میں غلبہ کر لیا جاتا۔ ''تم دنیا کا مال چاہتے ہو۔''

(١٥١) بَابٌ: هَلْ لِلْأَسِيرِ أَنْ يَقْتُلَ أَوْ يَخْدَعَ الَّذِينَ أَسَرُوهُ حَتَّى يَنْجُوَ مِنَ الْكَفَرَةِ؟

باب: 151- کیا مسلمان قیدی کسی کافر کو قتل کر سکتا ہے یا انھیں دھوکا دے جنھوں نے اسے قید کیا ہے تاکہ ان سے نجات حاصل کر لے؟

فِيهِ الْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کے متعلق حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث ہے جسے انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

(١٥٢) بَابٌ: إِذَا حَرَّقَ الْمُشْرِكُ الْمُسْلِمَ هَلْ يُحَرَّقُ؟

باب: 152- جب کوئی مشرک، کسی مسلمان کو جلا دے تو کیا اس کو جلا دیا جائے؟

٣٠١٨ - حَدَّثَنَا مُعَلًّى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَهْطًا مِّنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! ابْغِنَا رِسْلًا. فَقَالَ: «مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِالذَّوْدِ». فَانْطَلَقُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا حَتَّى صَحُّوا وَسَمِنُوا، وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ، فَأَتَى الصَّرِيخُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، ثُمَّ أَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا

[3018] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلۂ عکل کے آٹھ آدمیوں کی ایک جماعت نبی ﷺ کے پاس آئی اور انھیں مدینہ طیبہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ ﷺ سے کہنے لگے: اللہ کے رسول! ہمارے لیے اونٹنیوں کے دودھ کا بندوبست کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے پاس تمھارے لیے اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ تم اونٹوں کے پڑاؤ میں قیام کرو۔'' چنانچہ وہ چلے گئے اور وہاں اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پیا تو تندرست ہو کر پہلے سے بھی زیادہ موٹے ہو گئے۔ پھر انھوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور سب اونٹ ہانک کر لے گئے اور مسلمان ہونے کے بعد ارتداد کا راستہ اختیار کر لیا۔ نبی ﷺ کو ایک پکارنے والے کے ذریعے سے ان کی خبر ملی تو آپ نے تلاش کنندہ ان کے تعاقب میں

يُسْقَوْنَ حَتّٰى مَاتُوا.

روانہ فرمائے۔ ابھی سورج طلوع نہیں ہوا تھا کہ انھیں پکڑ کر آپ کے حضور پیش کر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کا حکم دیا۔ پھر لوہے کی سلاخیں گرم کی گئیں اور انھیں ان کی آنکھوں میں پھیرا گیا اور انھیں پتھریلی زمین پر پھینک دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے تو ان کو پانی بھی نہیں پلایا گیا حتی کہ وہ مر گئے۔

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: قَتَلُوا وَسَرَقُوا وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ وَسَعَوْا فِي الْأَرْضِ فَسَادًا. [راجع: ٢٣٣]

(راویٔ حدیث) ابوقلابہ کہتے ہیں کہ انھوں نے قتل کیا، پھر چوری کی، اس کے بعد انھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ کی اور اللہ کی زمین میں ڈاکا زنی سے فساد برپا کیا۔

(١٥٣) بَابٌ:

باب: 153- بلا عنوان

٣٠١٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ، أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِّنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ اللهَ؟». [انظر: ٣٣١٩]

[3019] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''سابقہ انبیائے کرام ؑ میں سے ایک نبی کو کسی چیونٹی نے کاٹ کھایا تو اس کے حکم پر چیونٹیوں کا بل ہی جلا دیا گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر وحی بھیجی کہ تجھے تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا لیکن تو نے ان کے پورے ایک گروہ کو جلا ڈالا جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا تھا؟''

(١٥٤) بَابُ حَرْقِ الدُّورِ وَالنَّخِيلِ

باب: 154- مکانات اور نخلستان کو جلانا

٣٠٢٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَالَ لِي جَرِيرٌ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟» وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمّٰى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فِي

[3020] حضرت جریر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تم مجھے ذی الخلصہ سے راحت کیوں نہیں دیتے؟'' یہ قبیلۂ خثعم میں ایک گھر تھا جس کو کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا۔ حضرت جریر ؓ کہتے ہیں کہ میں آپ کا فرمان سن کر قبیلۂ احمس کے ڈیڑھ

خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، قَالَ: وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا». فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْوَفُ أَوْ أَجْرَبُ. قَالَ: فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ. [انظر: ٣٠٣٦، ٣٠٧٦، ٣٨٢٣، ٤٣٥٥، ٤٣٥٦، ٤٣٥٧، ٦٠٨٩، ٦٣٣٣]

سو سواروں کے ہمراہ چلا جن کے پاس گھوڑے تھے، لیکن میرا پاؤں گھوڑے پر نہیں جمتا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا جس سے میں نے آپ کی انگلیوں کے نشانات اپنے سینے پر دیکھے اور آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! اس کو گھوڑے پر جما دے۔ اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔'' الغرض حضرت جریر رضی اللہ عنہ وہاں گئے اور اس بت کو توڑ کر جلا دیا، پھر رسول اللہ ﷺ کو ایک آدمی کے ذریعے سے اس کی اطلاع دی۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے بیان کیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں آپ کے پاس اس وقت آیا ہوں جبکہ وہ بت خالی پیٹ والے (کھوکھلے) یا (انھوں نے کہا) خارشی اونٹ کی طرح خاکستر ہو چکا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے قبیلۂ احمس کے گھوڑوں اور شہ سواروں کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔

٣٠٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ. [راجع: ٢٣٢٦]

[3021] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے بنو نضیر کے نخلستان جلا دیے تھے۔

(١٥٥) بَابُ قَتْلِ الْمُشْرِكِ النَّائِمِ

باب: 155- سوئے ہوئے مشرک کو قتل کرنا

٣٠٢٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَهْطًا مِّنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ لِّيَقْتُلُوهُ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَدَخَلَ حِصْنَهُمْ، قَالَ: فَدَخَلْتُ فِي مَرْبِطِ دَوَابَّ لَهُمْ، قَالَ: وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ، ثُمَّ

[3022] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے چند آدمیوں کو ابو رافع کی طرف بھیجا تا کہ وہ اسے قتل کر دیں۔ ان میں سے ایک صاحب آگے چل کر ان کے قلعے میں داخل ہو گئے۔ ان کا کہنا ہے کہ میں ان کے گھوڑوں کے اصطبل میں چھپ گیا۔ پھر انھوں نے قلعے کا دروازہ بند کر دیا۔ اس دوران میں انھوں نے ایک گدھا گم پایا تو اس کی تلاش میں

إِنَّهُمْ فَقَدُوا حِمَارًا لَّهُمْ فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَهُ فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ أُرِيهِمْ أَنَّنِي أَطْلُبُهُ مَعَهُمْ فَوَجَدُوا الْحِمَارَ فَدَخَلُوا وَدَخَلْتُ وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ لَيْلًا فَوَضَعُوا الْمَفَاتِيحَ فِي كُوَّةٍ حَيْثُ أَرَاهَا، فَلَمَّا نَامُوا أَخَذْتُ الْمَفَاتِيحَ فَفَتَحْتُ بَابَ الْحِصْنِ، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ! فَأَجَابَنِي، فَتَعَمَّدْتُ الصَّوْتَ فَضَرَبْتُهُ فَصَاحَ، فَخَرَجْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ كَأَنِّي مُغِيثٌ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ! وَغَيَّرْتُ صَوْتِي، فَقَالَ: مَا لَكَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ، قُلْتُ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي مَنْ دَخَلَ عَلَيَّ فَضَرَبَنِي، قَالَ: فَوَضَعْتُ سَيْفِي فِي بَطْنِهِ، ثُمَّ تَحَامَلْتُ عَلَيْهِ حَتّٰى قَرَعَ الْعَظْمَ، ثُمَّ خَرَجْتُ وَأَنَا دَهِشٌ، فَأَتَيْتُ سُلَّمًا لَّهُمْ لِأَنْزِلَ مِنْهُ فَوَقَعْتُ، فَوُثِئَتْ رِجْلِي، فَخَرَجْتُ إِلٰى أَصْحَابِي، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِبَارِحٍ حَتّٰى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ، فَمَا بَرِحْتُ حَتّٰى سَمِعْتُ نَعَايَا أَبِي رَافِعٍ تَاجِرِ أَهْلِ الْحِجَازِ، قَالَ: فَقُمْتُ وَمَا بِي قَلَبَةٌ حَتّٰى أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْنَاهُ. [انظر: ٣٠٢٣، ٤٠٣٨، ٤٠٣٩، ٤٠٤٠]

باہر نکلے۔ میں بھی ان لوگوں کے ساتھ باہر نکلا تا کہ ان پر یہ ظاہر کروں کہ میں بھی تلاش کرنے والوں میں شامل ہوں۔ بالآخر انھوں نے گدھا تلاش کر لیا اور قلعے میں داخل ہو گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ اندر آ گیا۔ پھر انھوں نے دروازہ بند کر دیا اور ایک طاق میں اس کی چابیاں رکھ دیں جسے میں نے دیکھ لیا۔ جب وہ سو گئے تو میں نے چابیوں کا گچھا اٹھایا اور دروازہ کھول دیا۔ پھر میں ابو رافع کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے اسے آواز دی: ابو رافع! اس نے مجھے جواب دیا تو میں فوراً اس کی آواز کی طرف بڑھا اور اس پر وار کر دیا۔ وہ چلایا تو میں باہر آ گیا۔ میں لوٹ کر پھر اس کے کمرے میں داخل ہوا گویا میں اس کا فریاد رس ہوں۔ میں نے کہا: ابو رافع! اس مرتبہ میں نے اپنی آواز بدل لی تھی۔ اس نے کہا تو کیا کر رہا ہے تیری ماں کی ہلاکت ہو، میں نے کہا تجھے کیا بات پیش آئی؟ اس نے کہا: نامعلوم کوئی شخص میرے کمرے میں گھس آیا ہے اور اس نے مجھ پر حملہ کر دیا ہے۔ انھوں نے کہا: تب میں نے تلوار اس کے پیٹ میں رکھ دی، پھر اس پر زور دیا حتی کہ وہ اس کی ہڈیوں میں اتر گئی۔ جب میں اس کے کمرے سے نکلا تو بہت دہشت زدہ تھا۔ میں ان کی سیڑھی کے پاس آیا تا کہ اس کے ذریعے سے نیچے اتروں مگر میں اس پر سے گر گیا اور میرے پاؤں کو سخت چوٹ آئی۔ پھر جب میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں تو اس وقت تک یہیں رہوں گا جب تک اس کی موت کا اعلان خود نہ سن لوں، چنانچہ میں وہیں ٹھہر گیا اور میں نے رونے والی عورتوں سے ابو رافع حجاز کے سوداگر کی موت کا اعلان با آواز بلند سنا۔ پھر میں وہاں سے اٹھا تو مجھے اس وقت کچھ بھی درد محسوس نہیں ہوا حتی کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سارا واقعہ بیان کیا۔

فوائد و مسائل: ① ابو رافع یہودی ایسا بدبخت انسان تھا جو رسول اللہ ﷺ کے خلاف بہت عداوت رکھتا تھا، نیز وہ مشرکین مکہ کو آپ کے خلاف مشورے دیتا اور آپ کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے انھیں اکساتا، اسی نے قبائل کو مشتعل کر کے مدینہ طیبہ پر چڑھائی کرنے کا مشورہ دیا۔ بالآخر قدرت نے اس سے پورا پورا انتقام لیا۔ ② رسول اللہ ﷺ نے اس کا کام تمام کرنے کے لیے عبداللہ بن عتیک، عبداللہ بن عتبہ، عبداللہ بن انیس، ابوقتادہ، اسود بن خزاعی، مسعود بن سنان، عبداللہ بن عقبہ اور اسعد بن حرام ؓ کو روانہ فرمایا۔

٣٠٢٣ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَهْطًا مِّنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا فَقَتَلَهُ وَهُوَ نَائِمٌ.

[راجع: ٣٠٢٢]

[3023] حضرت براء بن عازب ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کا ایک گروہ ابو رافع کی طرف روانہ کیا، چنانچہ رات کے وقت حضرت عبداللہ بن عتیک ؓ اس کے قلعے میں داخل گئے اور اسے سوتے میں قتل کر دیا۔

(١٥٦) بَابٌ: لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ

باب: 156- دشمن سے مقابلہ کرنے کی خواہش نہ کرو

٣٠٢٤ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، كُنْتُ كَاتِبًا لَهُ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي أَوْفَى حِينَ خَرَجَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ فَقَرَأْتُهُ، فَإِذَا فِيهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ. [راجع: ٢٨١٨]

[3024] عمر بن عبیداللہ کے غلام سالم ابونضر نے بیان کیا کہ میں عمر بن عبیداللہ کا منشی تھا۔ اس (سالم) نے کہا حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ نے اسے (سالم ابونضر کو) ایک خط لکھا جب وہ خوارج سے لڑنے کے لیے روانہ ہوئے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے وہ خط پڑھا، اس کا مضمون یہ تھا: رسول اللہ ﷺ نے ایک لڑائی کے موقع پر سورج ڈھلنے کا انتظار کیا۔

٣٠٢٥ - ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ»، ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ

[3025] (جب سورج ڈھل گیا تو) پھر آپ لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے لوگو! دشمن سے مقابلے کی خواہش نہ کرو بلکہ اللہ سے سلامتی کی دعا مانگو۔ لیکن جب دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو صبر کرو اور جان

مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ، اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ».

لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔" پھر آپ نے یوں دعا کی: "اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والے، بادل چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے، انھیں (ہمارے دشمنوں کو) شکست سے دوچار کر اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔"

وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ: كُنْتُ كَاتِبًا لِّعُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ فَأَتَاهُ كِتَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ». [راجع: ٢٩٣٣]

موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے سالم ابونضر نے بیان کیا کہ میں عمر بن عبیداللہ کا منشی تھا، ان کے پاس حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دشمن سے بھڑنے کی خواہش نہ کرو۔"

٣٠٢٦ - وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَتَمَنَّوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا».

[3026] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "دشمن سے لڑنے بھڑنے کی خواہش نہ کرو، ہاں جب مقابلہ ہو جائے تو پھر صبر سے کام لو۔"

(١٥٧) بَابٌ: اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ

باب: 157- لڑائی ایک چال کا نام ہے

٣٠٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «هَلَكَ كِسْرٰى، ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرٰى بَعْدَهُ، وَقَيْصَرٌ لَيَهْلِكَنَّ، ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ، وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ». [انظر: ٣١٢٠، ٣٦١٨، ٦٦٣٠]

[3027] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "کسریٰ ہلاک ہو گیا، اب اس کے بعد دوسرا کسریٰ نہیں ہو گا اور قیصر بھی یقیناً ہلاک ہو جائے گا اور اس کے بعد پھر دوسرا قیصر نہیں ہو گا۔ اور قیصر و کسریٰ کے خزانے اللہ کی راہ میں تقسیم کیے جائیں گے۔"

٣٠٢٨ - وَسَمَّى الْحَرْبَ خَدْعَةً. [انظر: ٣٠٢٩]

[3028] اور آپ ﷺ نے لڑائی کو مکر و فریب کا نام دیا۔

٣٠٢٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَصْرَمَ - اِسْمُهُ بُورُ الْمَرْوَزِيُّ -: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

[3029] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے لڑائی کو ایک چال کا نام دیا۔

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمَّى النَّبِيُّ ﷺ الْحَرْبَ خَدْعَةً.

[راجع: ٣٠٢٨]

٣٠٣٠ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ».

[3030] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنگ تو دھوکا اور چالبازی ہے۔''

(١٥٨) بَابُ الْكَذِبِ فِي الْحَرْبِ

باب: 158- لڑائی میں جھوٹ بولنا

٣٠٣١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ؟» قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا - يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - قَدْ عَنَّانَا وَسَأَلَنَا الصَّدَقَةَ، قَالَ: وَأَيْضًا وَاللهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ: فَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ إِلٰى مَا يَصِيرُ أَمْرُهُ. قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتّٰى اسْتَمْكَنَ مِنْهُ فَقَتَلَهُ. [راجع: ٢٥١٠]

[3031] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کعب بن اشرف کا کام تمام کون کرے گا؟ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے۔'' حضرت محمد بن مسلمہ ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ کو پسند ہے کہ میں اسے قتل کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد محمد بن مسلمہ ؓ کعب یہودی کے پاس آئے اور کہنے لگے: اس نبی نے تو ہمیں مشقت میں ڈال رکھا ہے، ہم سے صدقات مانگتا ہے۔ کعب نے کہا: واللہ! تم اس سے بھی زیادہ تنگ پڑ جاؤ گے۔ حضرت محمد بن مسلمہ ؓ نے کہا کہ اب تو ہم نے اس کی پیروی کر لی ہے، اس لیے اس وقت اس کا ساتھ چھوڑنا مناسب خیال نہیں کرتے جب تک اس کی دعوت کا کوئی انجام ہمارے سامنے نہ آ جائے۔ الغرض وہ بہت دیر تک اس کے ساتھ باتیں کرتے رہے حتی کہ موقع پا کر اسے قتل کر دیا۔

(١٥٩) بَابُ الْفَتْكِ بِأَهْلِ الْحَرْبِ

باب: 159- اہل حرب کو اچانک قتل کرنا

٣٠٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[3032] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کعب

قَالَ: «مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ؟» فَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ مَسْلَمَةَ: أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: فَأْذَنْ لِّي فَأَقُولَ، قَالَ: «قَدْ فَعَلْتُ». [راجع: ٢٥١٠]

بن اشرف کو قتل کرنے کی کون ہمت کرتا ہے؟'' حضرت محمد بن مسلمہ ؓ نے پوچھا: کیا آپ پسند کرتے ہیں میں اسے قتل کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس نے عرض کیا: آپ مجھے کچھ کہنے کی اجازت دے دیں۔ آپ نے فرمایا: ''تمھیں اجازت ہے۔''

(١٦٠) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ وَالْحَذَرِ مَعَ مَنْ يَّخْشَى مَعَرَّتَهُ

باب: 160- اگر کسی سے شر وفساد کا اندیشہ ہو تو اس سے حیلہ اور مکر وفریب کیا جا سکتا ہے

٣٠٣٣ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ - فَحُدِّثَ بِهِ فِي نَخْلٍ - فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَابْنُ صَيَّادٍ فِي قَطِيفَةٍ لَّهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَّسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا صَافِ! هٰذَا مُحَمَّدٌ، فَوَثَبَ ابْنُ صَيَّادٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ». [راجع: ١٣٥٥]

[3033] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ابن صیاد کے حالات معلوم کرنے کے لیے روانہ ہوئے آپ کے ہمراہ حضرت ابی بن کعب ؓ بھی تھے۔ آپ کو اطلاع ملی کہ ابن صیاد ایک نخلستان میں ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ اس نخلستان میں داخل ہوئے تو آپ کھجوروں کے تنوں کی آڑ لیتے ہوئے وہاں پہنچے جبکہ ابن صیاد ایک چادر میں لپٹا ہوا تھا اور اس کے اندر ہی آواز کر رہا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر کہا: اے صاف! یہ محمد ہیں، چنانچہ ابن صیاد اچھل کر اٹھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ (اس کی ماں) اسے چھوڑے رکھتی تو کئی ایک معاملات کی وضاحت ہو جاتی۔''

فائدہ: ابن صیاد مدینہ طیبہ میں ایک یہودی بچہ تھا جو کاہنوں اور نجومیوں کی طرح لوگوں کو بہکایا کرتا تھا۔ اپنے دجل وفریب کی بنا پر وہ بھی ایک قسم کا دجال ہی تھا، حضرت عمر ؓ کی رائے اسے قتل کر دینے کی تھی لیکن رسول اللہ ﷺ نے مصلحت کی بنا پر اسے قتل کرنا مناسب نہ خیال کیا، البتہ اس کے حالات کا جائزہ لینے کے لیے شاخوں کی آڑ میں چل کر اس تک پہنچے تاکہ وہ آپ کو دیکھ نہ سکے۔ یہ ایک حیلہ تھا جس کے باعث آپ ابن صیاد اور اس کی ماں کے شر سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اگر اس کی ماں رسول اللہ ﷺ کی آمد کا انکشاف نہ کرتی اور اسے اپنے حال پر چھوڑ دیتی تو ابن صیاد سے متعلق کئی ایک امور کی وضاحت ہو جاتی لیکن ماشاء اللّٰه کان ومالم یشاء لم یکن وکان أمر اللّٰه قدرًا مقدورًا۔

(١٦١) بَابُ الرَّجَزِ فِي الْحَرْبِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِي حَفْرِ الْخَنْدَقِ

باب: 161- دوران جنگ میں شعر پڑھنا اور خندق کھودتے وقت آواز بلند کرنا

فِيهِ سَهْلٌ وَّأَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَفِيهِ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ.

اس کے متعلق حضرت سہل اور حضرت انس ؓ نے نبی ﷺ سے روایات بیان کی ہیں، نیز یزید نے بھی حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے اس کے متعلق ایک حدیث بیان کی ہے۔

٣٠٣٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَنْقُلُ التُّرَابَ حَتّٰى وَارَى التُّرَابُ شَعْرَ صَدْرِهِ - وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ الشَّعْرِ - وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللهِ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأَعْدَاءَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ. [راجع: ٢٨٣٦]

[3034] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے خندق کے دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ خود مٹی اٹھا رہے تھے اور گردوغبار نے آپ کے سینے کے بالوں کو ڈھانپ رکھا تھا اور آپ گھنے بالوں والے بہادر مرد تھے۔ اس وقت آپ حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ کے اشعار پڑھ رہے تھے:

تو ہدایت گر نہ کرتا تو کہاں ملتی نجات
کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکاۃ
اب اتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات
پاؤں جما دے ہمارے دے لڑائی میں ثبات
بے سبب ہم پر یہ کافر ظلم سے چڑھ آئے ہیں
جب وہ بہکائیں ہم سنتے نہیں ان کی بات

رسول اللہ ﷺ یہ اشعار آواز بلند پڑھ رہے تھے۔

(١٦٢) بَابُ مَنْ لَّا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ

باب: 162- اگر کوئی گھوڑے پر جم کر نہ بیٹھ سکے

٣٠٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي

[3035] حضرت جریر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب سے میں مسلمان ہوا ہوں نبی ﷺ نے مجھ سے کوئی حجاب نہیں رکھا اور آپ نے ہمیشہ مسکراتے چہرے ہی سے مجھے دیکھا۔

وَجْهِهِ. [انظر: ٣٨٢٢، ٦٠٨٩]

٣٠٣٦ - وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا». [راجع: ٣٠٢٠]

[3036] (حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ) میں نے آپ کی خدمت میں شکایت کی کہ میں اپنے گھوڑے پر ٹک کرنہیں بیٹھ سکتا تو آپ نے میرے سینے پر اپنا دست مبارک مارا اور دعا دی: ''اے اللہ! اسے گھوڑے پر جما دے اور اسے دوسروں کو سیدھا راستہ بتانے والا اور خود سیدھے راستے پر چلنے والا بنا دے۔''

(١٦٣) بَابُ دَوَاءِ الْجُرْحِ بِإِحْرَاقِ الْحَصِيرِ، وَغَسْلِ الْمَرْأَةِ عَنْ أَبِيهَا الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهِ، وَحَمْلِ الْمَاءِ فِي التُّرْسِ

باب: 163- بوریا جلا کر زخم کا علاج کرنا، نیز عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا اور ڈھال میں پانی لانا

٣٠٣٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ: سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: مَا بَقِيَ أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِالْمَاءِ فِي تُرْسِهِ، وَكَانَتْ - يَعْنِي فَاطِمَةَ - تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهِ، وَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ، ثُمَّ حُشِيَ بِهِ جُرْحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٢٤٣]

[3037] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے لوگوں نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا تھا؟ انھوں نے فرمایا: اب لوگوں میں کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہا جو اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے چہرۂ انور سے خون دھوتی تھیں، پھر چٹائی جلا کر اس کی راکھ سے رسول اللہ ﷺ کا زخم بھر دیا گیا۔

(١٦٤) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ وَالْاِخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ وَعُقُوبَةِ مَنْ عَصٰى إِمَامَهُ

باب: 164- میدان جنگ میں باہمی جدال واختلاف مکروہ ہے اور جو اپنے امام کی نافرمانی کرے اس کی سزا کا بیان

وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَنَـٰزَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ﴾ [الأنفال: ٤٦]. يَعْنِي: الْحَرْبَ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی۔''

٣٠٣٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ

[3038] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا وَّأَبَا مُوسٰى إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: «يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا». [راجع: ٢٢٦١]

نبی ﷺ نے حضرت معاذ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا تو (ان سے) فرمایا: ''لوگوں پر آسانی کرنا، ان پر سختی نہ کرنا، انھیں خوشخبری دینا اور نفرت نہ دلانا اور آپس میں ایک دوسرے کی موافقت کرنا باہم اختلاف نہ کرنا۔''

٣٠٣٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ - وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا - عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ: «إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ هٰذَا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ»، فَهَزَمُوهُمْ، قَالَ: فَأَنَا - وَاللهِ - رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَأَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ، فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَلْغَنِيمَةَ أَيْ قَوْمِ الْغَنِيمَةَ، ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ جُبَيْرٍ: أَنَسِيتُمْ مَّا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالُوا: وَاللهِ! لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ، فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ، فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ، فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ أَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً: سَبْعِينَ أَسِيرًا وَّسَبْعِينَ قَتِيلًا. فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُجِيبُوهُ، ثُمَّ قَالَ:

[3039] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے غزوۂ احد میں حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو پچاس تیر اندازوں پر امیر مقرر کیا اور (ان سے) فرمایا: ''اگر تم دیکھو کہ پرندے ہمیں نوچ رہے ہیں، تب بھی اپنی جگہ سے مت ہٹنا یہاں تک کہ میں تمھیں پیغام بھیجوں۔ اور اگر تم دیکھو کہ ہم نے کفار کو شکست دے دی ہے اور انھیں اپنے پاؤں تلے روند ڈالا ہے، تب بھی اپنی جگہ پر قائم رہنا حتی کہ میں تمھیں پیغام بھیجوں۔'' چنانچہ مسلمانوں نے کفار کو شکست سے دوچار کر دیا۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم! میں نے مشرکین کی عورتوں کو دوڑتے ہوئے دیکھا جن کی پنڈلیاں اور پازیب کھل گئے تھے جو اپنے کپڑے اٹھائے ہوئے بھاگ رہی تھیں۔ یہ دیکھ کر حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے کہا: قوم کے لوگو! غنیمت جمع کرو، غنیمت اکٹھی کرو، تمھارے ساتھی غالب آ چکے ہیں، اب کس کا انتظار کرتے ہو؟ حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم وہ بات بھول گئے ہو جو رسول اللہ ﷺ نے تم سے کہی تھی؟ انھوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ہم تو لوگوں کے پاس ضرور جائیں گے تاکہ ہم مال غنیمت حاصل کر سکیں۔ جب یہ لوگ اپنی جگہ چھوڑ کر چلے آئے تو ان کے منہ کافروں نے پھیر دیے اور وہ شکست خوردہ ہو کر بھاگنے لگے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ انھیں پچھلی طرف سے بلا رہے تھے، جب نبی ﷺ کے ہمراہ بارہ آدمیوں کے علاوہ اور کوئی نہ رہا تو کافروں

أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَمَّا هٰؤُلَاءِ فَقَدْ قُتِلُوا، فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهُ، فَقَالَ: كَذَبْتَ وَاللهِ يَا عَدُوَّ اللهِ! إِنَّ الَّذِينَ عَدَدْتَ لَأَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ، وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوءُكَ، قَالَ: يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَّالْحَرْبُ سِجَالٌ، إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً لَّمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي، ثُمَّ أَخَذَ يَرْتَجِزُ: أُعْلُ هُبَلْ، أُعْلُ هُبَلْ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا تُجِيبُوهُ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَقُولُ؟ قَالَ: «قُولُوا: اَللهُ أَعْلٰى وَأَجَلُّ». قَالَ: إِنَّ لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا تُجِيبُوهُ؟» قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَقُولُ؟ قَالَ: «قُولُوا: اَللهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ».

[انظر: ٣٩٨٦، ٤٠٤٣، ٤٠٦٧، ٤٥٦١]

نے ہمارے ستر آدمی شہید کر دیے۔ قبل ازیں نبی ﷺ اور آپ کے اصحاب نے بدر کے دن ایک سو چالیس آدمیوں کا نقصان کیا تھا: ستر کو قیدی بنایا اور ستر کو واصل جہنم کیا۔ پھر ابوسفیان نے تین مرتبہ یہ آواز دی: کیا محمد لوگوں میں زندہ موجود ہیں؟ نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام کو جواب دینے سے منع کر دیا۔ اس کے بعد، پھر ابوسفیان نے تین مرتبہ کہا: ان لوگوں میں ابوقحافہ کے بیٹے بھی ہیں؟ پھر تین مرتبہ آواز دی: کیا ان لوگوں میں خطاب کے بیٹے ہیں؟ اس کے بعد وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا اور کہا: یہ تینوں حضرات قتل ہو چکے ہیں۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بے تاب ہو کر کہنے لگے: اللہ کی قسم! تو نے غلط کہا ہے، اے اللہ کے دشمن! یہ سب، جن کا تو نے نام لیا زندہ ہیں اور ابھی تیرا برا دن آنے والا ہے۔ ابوسفیان نے کہا: آج بدر کے دن کا بدلہ ہو گیا، یقیناً لڑائی تو ڈول کی طرح ہے۔ بلاشبہ تمھارے کچھ مردوں کے ناک، کان کاٹے گئے ہیں، البتہ میں نے ان کا حکم نہیں دیا لیکن میں اسے برا بھی نہیں سمجھتا ہوں۔ اس کے بعد ابو سفیان رجز پڑھنے لگا:

اونچا ہو جا اے ہبل
تو اونچا ہو جا اے ہبل

نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''تم اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا جواب دیں؟ آپ نے فرمایا: تم یوں کہو:

سب سے اونچا ہے وہ اللہ
سب سے رہے گا وہ اجل

پھر ابوسفیان نے یہ مصرعہ پڑھا:

ہمارا عزیٰ ہے تمھارے پاس عزیٰ کہاں

نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے جواب نہیں دیتے ہو؟'' صحابۂ کرام ﷺ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا جواب دیں؟ تو آپ نے فرمایا: یوں کہو:

ہمارا مولیٰ ہے اللہ تمھارا مولیٰ ہے کہاں

(١٦٥) بَابٌ : إِذَا فَزِعُوا بِاللَّيْلِ

باب: 165- جب رات کے وقت لوگ خوف زدہ ہوں (تو حاکم وقت خود اس کی خبر لے)

٣٠٤٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ : وَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلًا سَمِعُوا صَوْتًا، قَالَ : فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ، فَقَالَ : «لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا». ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «وَجَدْتُهُ بَحْرًا»، يَعْنِي الْفَرَسَ . [راجع: ٢٦٢٧]

[3040] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے، چنانچہ ایک دفعہ اہل مدینہ خوفزدہ ہوئے۔ جب انھوں نے ایک ہولناک آواز سنی تو نبی ﷺ، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے جبکہ آپ اپنے گلے میں تلوار لٹکائے ہوئے تھے۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا: ''مت گھبراؤ، پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے (سبک رفتاری میں) اس گھوڑے کو دریا کی طرح پایا ہے۔''

(١٦٦) بَابُ مَنْ رَأَى الْعَدُوَّ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ : يَا صَبَاحَاه، حَتَّى يُسْمِعَ النَّاسَ

باب: 166- دشمن کو دیکھ کر بآواز بلند یا صباحاہ پکارنا تاکہ لوگ سن لیں

٣٠٤١ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ : خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ، حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ قُلْتُ : وَيْحَكَ مَا بِكَ؟ قَالَ : أُخِذَ لِقَاحُ النَّبِيِّ ﷺ، قُلْتُ : مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ : غَطَفَانُ وَفَزَارَةُ، فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ أَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا : يَا صَبَاحَاه، يَا

[3041] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں مدینہ طیبہ سے غابہ کی طرف جا رہا تھا۔ جب میں غابہ کی پہاڑی پر پہنچا تو مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ایک غلام ملا۔ میں نے کہا: تیری خرابی ہو تو یہاں کیسے آیا؟ اس نے کہا: نبی ﷺ کی دو دھیل اونٹنیاں چھین لی گئی ہیں۔ میں نے کہا: انھیں کس نے چھینا ہے؟ اس نے کہا: غطفان اور فزارہ کے لوگوں نے۔ اس کے بعد میں تین بار یاصباحاہ! یا صباحاہ کہتا ہوا خوب چلایا حتی کہ

صَبَاحَاه. ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتَّى أَلْقَاهُمْ وَقَدْ أَخَذُوهَا، فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَقُولُ: أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ، وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ، فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوا، فَأَقْبَلْتُ بِهَا أَسُوقُهَا، فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ وَإِنِّي أَعْجَلْتُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا سِقْيَهُمْ فَابْعَثْ فِي إِثْرِهِمْ فَقَالَ: «يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ! مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ، إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ مِنْ قَوْمِهِمْ».

[انظر: ٤١٩٤]

مدینہ طیبہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں رہنے والوں نے میری آواز کو سنا۔ پھر میں دوڑتا ہوا ڈاکوؤں سے جا ملا۔ جبکہ وہ اونٹنیاں لیے جا رہے تھے۔ اس کے بعد میں نے انھیں تیر مارنے شروع کر دیے اور میں یہ کہہ رہا تھا:

میں ہوں سلمہ بن اکوع جان لو
آج کمینے سب مریں گے مان لو

چنانچہ میں نے وہ اونٹنیاں ان سے چھین لیں قبل اس کے کہ وہ ان کا دودھ پیتے۔ میں انھیں ہانکتا ہوا لا رہا تھا کہ نبی ﷺ مجھے ملے تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ڈاکو پیاسے ہیں۔ میں نے انھیں پانی بھی نہیں پینے دیا، لہٰذا آپ جلد ہی ان کے تعاقب میں کسی کو روانہ کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابن اکوع! تو ان پر غالب ہو چکا۔ اب انھیں جانے دو۔ وہ اپنی قوم میں پہنچ چکے ہیں اور وہاں ان کی مہمانی ہو رہی ہے۔''

(١٦٧) بَابُ مَنْ قَالَ: خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ فُلَانٍ

باب: 167- جس نے کہا: اس سزا کو وصول کرو میں فلاں کا بیٹا ہوں

وَقَالَ سَلَمَةُ: خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا: اس وار کو وصول کرو میں اکوع کا بیٹا ہوں۔

٣٠٤٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَبَا عُمَارَةَ أَوَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ الْبَرَاءُ، وَأَنَا أَسْمَعُ: أَمَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمْ يُوَلِّ يَوْمَئِذٍ، كَانَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهِ، فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُونَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُولُ: «أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ». قَالَ: فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ

[3042] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی نے پوچھا: اے ابو عمارہ! کیا غزوۂ حنین کے موقع پر تم بھاگ گئے تھے؟ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن راہ فرار اختیار نہیں کی تھی بلکہ ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ نے آپ کے خچر کی لگام کو پکڑا ہوا تھا، جب مشرکین نے آپ کا گھیراؤ کر لیا تو آپ نے اتر کر یہ کہنا شروع کر دیا: ''میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔'' راوی کہتے ہیں: اس روز آپ سے بڑھ کر

أَشَدُّ مِنْهُ. [راجع: ٢٨٦٤]

کوئی بہادر نہیں دیکھا گیا۔

(١٦٨) بَابٌ: إِذَا نَزَلَ الْعَدُوُّ عَلَى حُكْمِ رَجُلٍ

باب: 168- جب دشمن کسی دوسرے کے فیصلے پر قلعے سے نیچے اتر آئے

٣٠٤٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ - هُوَ ابْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ -، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - وَكَانَ قَرِيبًا مِّنْهُ - فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ»، فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ: «إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ»، قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ، قَالَ: «لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ». [انظر: ٣٨٠٤، ٤١٢١، ٦٢٦٢]

[3043] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب بنو قریظہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ثالثی پر ہتھیار ڈال کر قلعے سے اتر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں پیغام بھیجا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ وہیں قریب ہی ایک مقام پر پڑاؤ کیے ہوئے تھے، وہ گدھے پر (سوار ہو کر) تشریف لائے۔ جب قریب آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے سردار کے استقبال کے لیے اٹھو، چنانچہ وہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کے قریب آ کر بیٹھ گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا: ''ان لوگوں (یہود بنی قریظہ) نے آپ کی ثالثی پر ہتھیار ڈال دیے ہیں۔'' حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ ان میں جو جنگجو ہیں انھیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔''

(١٦٩) بَابُ قَتْلِ الْأَسِيرِ وَقَتْلِ الصَّبْرِ

باب: 169- قیدی کو قتل کرنا اور ایک جگہ روک کر نشانہ بنانا

٣٠٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُّتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: «اقْتُلُوهُ». [راجع: ١٨٤٦]

[3044] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن جب شہر میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنے سر مبارک پر خود پہن رکھا تھا۔ جب آپ اسے اتار رہے تھے تو ایک شخص نے آ کر آپ کو خبر دی کہ ابن خطل غلاف کعبہ سے لٹکا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے (وہیں) قتل کر دو۔''

(۱۷۰) بَابُ هَلْ يَسْتَأْسِرُ الرَّجُلُ؟ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَأْسِرْ، وَمَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ

باب: 170- کیا آدمی خود کو گرفتاری کے لیے پیش کر سکتا ہے؟ اور جو گرفتاری نہ دے (تو اس کا کیا حکم ہے؟)، نیز قتل کے وقت دو رکعت نماز پڑھنا

٣٠٤٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ - وَهُوَ حَلِيفٌ لِّبَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ -: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ رَهْطٍ سَرِيَّةً عَيْنًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ - جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - فَانْطَلَقُوا حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِالْهَدَأَةِ وَهُوَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ -، ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِّنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُو لِحْيَانَ، فَنَفَرُوا لَهُمْ قَرِيبًا مِّنْ مِّائَتَيْ رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَامٍ، فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتّٰى وَجَدُوا مَأْكَلَهُمْ تَمْرًا تَزَوَّدُوهُ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَقَالُوا: هٰذَا تَمْرُ يَثْرِبَ، فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ، فَلَمَّا رَآهُمْ عَاصِمٌ وَّأَصْحَابُهُ لَجَؤُوا إِلٰى فَدْفَدٍ، وَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ، فَقَالُوا لَهُمْ: انْزِلُوا وَأَعْطُونَا بِأَيْدِيكُمْ، وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ وَلَا نَقْتُلُ مِنْكُمْ أَحَدًا، فَقَالَ عَاصِمُ ابْنُ ثَابِتٍ أَمِيرُ السَّرِيَّةِ: أَمَّا أَنَا فَوَاللّٰهِ! لَا أَنْزِلُ الْيَوْمَ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، اَللّٰهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ، فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ، فَقَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةٍ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ بِالْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ وَابْنُ دَثِنَةَ وَرَجُلٌ آخَرُ، فَلَمَّا

[3045] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دس صحابہ پر مشتمل ایک جماعت کفار کی جاسوسی کے لیے روانہ فرمائی۔ آپ نے اس جماعت کا امیر حضرت عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نانا حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا، چنانچہ وہ لوگ (مدینے سے) چلے گئے۔ جب وہ مقام ''ہدأۃ'' پر پہنچے جو عسفان اور مکہ کے درمیان ہے تو قبیلۂ ہذیل کی ایک شاخ بنولحیان کو کسی نے ان کی آمد کی خبر دی۔ اس قبیلے کے تقریباً دو سو تیرانداز ان کی تلاش میں نکلے اور ان کے قدموں کے نشانات سے اندازہ لگاتے ہوئے آخر ایسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے بیٹھ کر کھجوریں کھائی تھیں جو وہ مدینہ طیبہ سے اپنے ہمراہ لے کر چلے تھے۔ تعاقب کرنے والوں نے کہا: یہ تو یثرب کی کھجوریں معلوم ہوتی ہیں۔ بالآخر وہ ان کے قدموں کے نشانات سے اندازہ لگاتے ہوئے آگے بڑھے۔ جب عاصم اور ان کے ساتھیوں نے انھیں دیکھ لیا تو انھوں نے پہاڑ کی ایک چوٹی پر پناہ لے لی۔ مشرکین نے ان سے کہا کہ ہتھیار ڈال کر نیچے آ جاؤ، تم سے ہمارا عہد و پیمان ہے کہ ہم تم میں سے کسی شخص کو قتل نہیں کریں گے۔ مہم کے امیر حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو آج کسی صورت میں کافر کی پناہ قبول نہیں کروں گا، پھر دعا کی: اے اللہ! ہماری طرف سے اپنے نبی کو ان حالات کی اطلاع کر دے۔ بہرحال ان پر کافروں نے تیر برسانے شروع کر دیے اور حضرت عاصم کو

اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَأَوْثَقُوهُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ، وَاللهِ لَا أَصْحَبُكُمْ إِنَّ لِي فِي هٰؤُلَاءِ لَأُسْوَةً - يُرِيدُ الْقَتْلَ - وَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ عَلٰى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَأَبٰى فَقَتَلُوهُ، فَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ وَّابْنِ دَثِنَةَ حَتّٰى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقِيعَةِ بَدْرٍ، فَابْتَاعَ خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ، فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا، فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ، فَأَخَذَ ابْنًا لِّي وَأَنَا غَافِلَةٌ حَتّٰى أَتَاهُ، قَالَتْ: فَوَجَدْتُّهُ مُجْلِسَهُ عَلٰى فَخِذِهِ وَالْمُوسٰى بِيَدِهِ، فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فِي وَجْهِي، فَقَالَ: تَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ، مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ، وَاللهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ خُبَيْبٍ، وَاللهِ لَقَدْ وَجَدْتُّهُ يَوْمًا يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرٍ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّهُ لَرِزْقٌ مِّنَ اللهِ رَزَقَهُ خُبَيْبًا، فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: ذَرُونِي أَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا أَنْ تَظُنُّوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَطَوَّلْتُهَا، اَللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا:

سات ساتھیوں سمیت شہید کر ڈالا۔ باقی تین صحابی حضرت خبیب انصاری، ابن دثنہ اور ایک تیسرا شخص ان کے عہد و پیمان پر چوٹی سے نیچے اتر آئے۔ جب یہ تینوں صحابی پوری طرح ان کے نرغے میں آ گئے تو انھوں نے اپنی کمانوں کی تانتیں اتار کر انھیں باندھ دیا۔ تیسرے آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تمھاری پہلی غداری ہے، اس لیے میں تو تمھارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا بلکہ میں تو اپنے پیش رووں کا نمونہ اختیار کروں گا، ان کی مراد شہداء سے تھی، چنانچہ مشرکین انھیں گھسیٹنے لگے اور زبردستی اپنے ساتھ لے جانا چاہا۔ جب وہ کسی بھی طرح ساتھ جانے پر آمادہ نہ ہوئے تو ان لوگوں نے انھیں شہید کر دیا۔ اب یہ حضرت خبیب اور ابن دثنہ رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر چلے اور مکہ پہنچ کر انھیں فروخت کر دیا۔ یہ جنگ بدر کے بعد کا واقعہ ہے، چنانچہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف کے بیٹوں نے خرید لیا کیونکہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ ان کے ہاں چند دن قیدی رہے۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے عبیداللہ بن عیاض نے بتایا، انھیں حارث کی بیٹی نے خبر دی کہ جب انھوں نے خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے پر اتفاق کر لیا تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے زیر ناف بالوں کی صفائی کے لیے اس سے استرا مانگا، تو اس نے عاریتاً انھیں استرا فراہم کر دیا۔ میری بے خبری میں میرا بیٹا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انھوں نے اسے پکڑ کر اپنی ران پر بٹھا لیا جبکہ استرا ان کے ہاتھ میں تھا۔ میں اس قدر پریشان ہوئی کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے میری گھبراہٹ کو میرے چہرے سے بھانپ لیا۔ انھوں نے کہا: تمھیں اس بات کا اندیشہ ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا؟ (نہیں، نہیں) میں یہ اقدام ہرگز نہیں کروں گا۔ عورت کا

بیان ہے کہ اللہ کی قسم! خبیب سے بہتر میں نے کبھی کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! میں نے ایک دن دیکھا کہ خوشۂ انگور ان کے ہاتھ میں ہے اور وہ مزے سے انھیں کھا رہے ہیں، حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ مکرمہ میں پھلوں کا موسم بھی نہیں تھا۔ وہ کہتی تھی: بلاشبہ یہ تو اللہ کی طرف سے رزق تھا جو اس نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو عطا کیا تھا۔ بہرحال جب وہ لوگ انھیں قتل کرنے کے لیے حرم کی حدود سے باہر لے گئے تو ان سے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے دو رکعتیں ادا کرنے کی مہلت دو تو انھوں نے چھوڑ دیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے دو رکعتیں ادا کیں، پھر کہا: اگر تم میرے متعلق بدگمانی نہ کرتے کہ میں قتل سے گھبرا گیا ہوں تو میں اپنی نماز کو ضرور طویل کرتا۔ پھر انھوں نے دعا کی: اے اللہ! ان کو چن چن کر صفحۂ ہستی سے مٹا دے۔ پھر یہ اشعار پڑھے:

وَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي
وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَّشَأْ
يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ

”جب میں مسلمان ہو کر قتل کیا جا رہوں تو اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ اللہ کی راہ میں مجھے کس پہلو پر گر کر مرنا ہو گا۔ یہ سب کچھ اللہ کی خوشنودی کے لیے ہے۔ اگر اللہ چاہے تو میرے بریدہ جسم کے جوڑ جوڑ میں برکت پیدا فرما دے۔“

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ، فَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ لِكُلِّ امْرِىءٍ مُّسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا.

آخر حارث کے بیٹے (عقبہ) نے ان کو شہید کر دیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے ہر مسلمان کے لیے دو رکعتیں پڑھنے کا طریقہ جاری کر دیا جسے باندھ کر قتل کیا جائے۔

فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ لِعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ أُصِيبَ، فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ وَمَا أُصِيبُوا. وَبَعَثَ نَاسٌ مِّنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ إِلٰى عَاصِمٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِّنْهُ يُعْرَفُ، وَكَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِّنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ

دوسری طرف حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی دعا کو اللہ نے شرف قبولیت سے نوازا۔ نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام کو اس جگر پاش واقعے کی اطلاع دی اور جن جن آزمائشوں سے وہ دوچار ہوئے تھے ان سب حالات سے انھیں آگاہ کیا، نیز کفار قریش کو جب حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے

بَدْرٍ، فَبُعِثَ عَلٰى عَاصِمٍ مِّثْلُ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رَّسُولِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلٰى أَنْ يَّقْطَعُوا مِنْ لَّحْمِهِ شَيْئًا. [انظر: ٣٩٨٩، ٤٠٨٦، ٧٤٠٢]

کی خبر ملی تو انھوں نے کچھ آدمی روانہ کیے تاکہ ان کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ لائیں جس سے ان کی شناخت ممکن ہو کیونکہ انھوں نے بدر کی لڑائی میں ان کے بڑے سردار کو جہنم واصل کیا تھا۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ پر سیاہ بادل کی طرح شہد کی مکھیوں کا ایک جتھا بھیج دیا گیا جنھوں نے کفار کے قاصدوں سے ان کے جسم کو محفوظ رکھا، چنانچہ وہ ان کے گوشت سے کچھ بھی کاٹنے پر قادر نہ ہوسکے۔

(١٧١) بَابُ فَكَاكِ الْأَسِيرِ

باب: 171- قیدی کو رہا کرنا

٣٠٤٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فُكُّوا الْعَانِيَ - أَيِ: الْأَسِيرَ - وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ». [انظر: ٥١٧٤، ٥٣٧٣، ٥٦٤٩، ٧١٧٣]

[3046] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیدی کو رہا کراؤ، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار انسان کی تیمارداری کرو۔''

٣٠٤٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِّنَ الْوَحْيِ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللهِ؟ قَالَ: لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فَهْمًا يُّعْطِيهِ اللهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ، وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ، قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ، وَأَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. [راجع: ١١١]

[3047] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا کتاب اللہ کے علاوہ بھی وحی کا کچھ حصہ تمھارے پاس موجود ہے؟ انھوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور جان کو پیدا کیا! مجھے تو کسی ایسی وحی کا علم نہیں، البتہ فہم وفراست ایک دوسری چیز ہے جو اللہ تعالیٰ قرآن فہمی کے لیے عطا کرتا ہے یا جو اس دستاویز میں ہے۔ میں نے عرض کیا: اس صحیفے میں کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: اس میں دیت کے مسائل، قیدی کو رہائی دلانے کی فضیلت اور یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

فائدہ: شیعہ حضرات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ''وصی رسول اللہ'' کہتے ہیں اس حدیث سے ان کی تردید ہوتی ہے کیونکہ ان کا اپنا بیان ہے کہ اس صحیفے میں دیت کے مسائل، قیدیوں کی رہائی کے احکام ہیں، اگر وصی ہوتے تو اس میں مزعومہ وصیت کا بھی ذکر ہوتا، بلکہ ان حضرات کا یہ کہنا بھی جھوٹ ہے کہ بہت سی قرآنی آیات ایسی ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے عام لوگوں کو نہیں بتائیں بلکہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت ہی کو ان سے آگاہ کیا ہے۔ معاذ اللہ۔

(١٧٢) بَابُ فِدَاءِ الْمُشْرِكِينَ

باب: 172- مشرک قیدیوں سے فدیہ لینا

٣٠٤٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ؟ فَقَالَ: «لَا تَدَعُونَ مِنْهَا دِرْهَمًا».

[راجع: ٢٥٣٧]

[3048] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ حکم دیں تو ہم اپنے بھانجے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لیے ان کا فدیہ معاف کر دیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، تم ان کے فدیے سے ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔''

٣٠٤٩ - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ، فَجَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَعْطِنِي، فَإِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي، وَفَادَيْتُ عَقِيلًا، فَقَالَ: «خُذْ»، فَأَعْطَاهُ فِي ثَوْبِهِ. [راجع: ٤٢١]

[3049] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے پاس جب بحرین کا مال لایا گیا تو آپ کے ہاں حضرت عباس رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! اس مال میں سے مجھے بھی دیجیے! کیونکہ میں نے اپنی جان کا فدیہ بھی دیا ہے اور عقیل کو بھی رہائی دلائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپ (مال لے) لیں۔'' پھر اس کے کپڑے میں بھر کر اسے مال عطا فرمایا۔

٣٠٥٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ - وَكَانَ جَاءَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ - قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ.

[راجع: ٧٦٥]

[3050] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بدر کے قیدیوں کو چھڑانے کے سلسلے میں حاضر ہوئے تھے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب میں سورۂ طور پڑھتے سنا تھا۔

(١٧٣) بَابُ الْحَرْبِيِّ إِذَا دَخَلَ دَارَ الْإِسْلَامِ بِغَيْرِ أَمَانٍ

باب: 173- جب جنگجو کافر مسلمانوں کے علاقے میں امان کے بغیر چلا آئے

٣٠٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ

[3051] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ عَيْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ - وَهُوَ فِي سَفَرٍ - فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ، ثُمَّ انْفَتَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اطْلُبُوهُ وَاقْتُلُوهُ»، فَقَتَلْتُهُ، فَنَفَّلَهُ سَلَبَهُ.

انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے پاس مشرکین کا ایک جاسوس آیا جبکہ آپ سفر میں تھے۔ وہ صحابۂ کرام کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتا رہا، پھر اٹھ کر چل دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے ڈھونڈ کر قتل کر ڈالو۔'' (حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا:) میں نے اسے قتل کیا تو آپ نے انھیں اس جاسوس کا سامان بھی دلا دیا۔

(١٧٤) بَابٌ: يُقَاتَلُ عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَا يُسْتَرَقُّونَ

باب: 174- اہل ذمہ کا دفاع کیا جائے اور انھیں غلام نہ بنایا جائے

٣٠٥٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ ﷺ أَنْ يُوَفَّى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَّرَائِهِمْ، وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ.

[راجع: ١٣٩٢]

[3052] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو اس امر کی وصیت کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا (اہل ذمہ سے) جو عہد و پیمان ہے وہ اسے پورا کرے اور ان کی حمایت کرتے ہوئے دشمنوں سے جنگ کرے اور انھیں ان کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دی جائے۔

(١٧٥) بَابُ جَوَائِزِ الْوَفْدِ

باب: 175- وفد، یعنی سفیروں کو انعام دینا

وضاحت: اس کا مطلب یہ ہے کہ سفیروں کی مہمان نوازی کی جائے، حتی الامکان ان کی مدد کی جائے، خواہ وفد میں آنے والے لوگ کافر ہوں یا مسلمان، بہر حال ان کی تعظیم و اکرام ضروری ہے۔

(١٧٦) بَابٌ: هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ؟ وَمُعَامَلَتُهُمْ

باب: 176- ذمیوں کی سفارش اور ان سے معاملہ کرنا

٣٠٥٣ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: يَوْمُ الْخَمِيسِ، وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ ثُمَّ بَكَى حَتَّى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَاءَ، فَقَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُولِ

[3053] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جمعرات کا دن! کیا ہے جمعرات کا دن! اس کے بعد وہ اس قدر روئے کہ آنسوؤں سے زمین کی کنکریاں تر ہوگئیں۔ پھر کہنے لگے کہ جمعرات کے دن رسول اللہ ﷺ کی بیماری زیادہ ہوگئی تو آپ نے فرمایا: ''میرے پاس لکھنے

اللهِ ﷺ وَجَعُهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ فَقَالَ: «ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا»، فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، فَقَالُوا: هَجَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ»، وَأَوْصٰى عِنْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ: «أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ»، وَنَسِيتُ الثَّالِثَةَ.

کے لیے کچھ لاؤ تاکہ میں تمھیں ایک تحریر لکھوا دوں، تم اس کے بعد ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔'' لیکن لوگوں نے اختلاف کیا اور نبی کے پاس جھگڑنا مناسب نہیں۔ پھر لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ تو جدائی کی باتیں کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی جانب تم مجھے بلا رہے ہو۔'' اور آپ نے اپنی وفات کے وقت تین باتوں کی وصیت فرمائی: ''مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا اور قاصدوں کو اسی طرح انعام دینا جس طرح میں دیتا تھا۔'' راوی کہتا ہے کہ میں تیسری بات بھول گیا ہوں۔

وَقَالَ يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ: سَأَلْتُ الْمُغِيْرَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَقَالَ: مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ وَالْيَمَامَةُ وَالْيَمَنُ. قَالَ يَعْقُوبُ: وَالْعَرْجُ أَوَّلُ تِهَامَةَ. [راجع: ١١٤]

مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے جزیرۂ عرب کے متعلق فرمایا کہ وہ مکہ، مدینہ، یمامہ اور یمن ہے۔ ان کے شاگرد یعقوب نے کہا: اور مقام عرج جہاں سے تہامہ شروع ہوتا ہے۔

(١٧٧) بَابُ التَّجَمُّلِ لِلْوَفْدِ

باب: 177- وفود کی آمد پر خود کو آراستہ کرنا

٣٠٥٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةَ اسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَتٰى بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اِبْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوَفْدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ» - أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ - فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتّٰى أَتٰى بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! قُلْتَ: «إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ

[3054] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ نے ایک ریشمی جوڑا بازار میں فروخت ہوتا پایا تو وہ اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ یہ جوڑا خرید لیں تاکہ عید اور وفود کی آمد پر اسے زیب تن کیا کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ لباس تو ان لوگوں کے لیے ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔'' یا (فرمایا:) ''یہ تو وہی لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے جتنے دن چاہا حضرت عمر ؓ خاموش رہے آخر ایک دن نبی ﷺ نے ایک ریشمی جبہ حضرت عمر ؓ کے پاس بھیجا تو حضرت عمر ؓ اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ»، ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ، فَقَالَ: «تَبِيعُهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا بَعْضَ حَاجَتِكَ». [راجع: ٨٨٦]

عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا تھا: ''یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا یا اسے وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' اس کے باوجود آپ نے اسے میری طرف ارسال فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اسے فروخت کر دو۔'' یا (فرمایا:) ''اس سے اپنی کوئی اور ضرورت پوری کر لو۔''

(١٧٨) بَابٌ: كَيْفَ يُعْرَضُ الْإِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ؟

باب: 178- بچوں پر اسلام کیسے پیش کیا جائے؟

٣٠٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟» فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ. فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِّلنَّبِيِّ ﷺ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «آمَنْتُ بِاللهِ وَرُسُلِهِ»، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَاذَا تَرٰى؟» قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لُبِسَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ». قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبْأً» قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ». قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ائْذَنْ لِّي فِيهِ

[3055] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ کے ساتھ، نبی ﷺ کے صحابۂ کرام کی ایک جماعت، جس میں حضرت عمر ؓ بھی شامل تھے، ابن صیاد کی طرف گئی۔ آخر بنو مغالہ کے ٹیلوں کے پاس اسے بچوں کے ہمراہ کھیلتے ہوئے پایا۔ اس وقت وہ قریب البلوغ تھا۔ اسے آپ ﷺ کی آمد کا کچھ علم نہ ہوا حتی کہ نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کی پشت پر مارا پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو اس امر کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟'' ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا: ہاں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھ لوگوں کے رسول ہیں؟ پھر ابن صیاد نے نبی ﷺ سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں بھی اللہ کا رسول ہوں؟ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں تو اللہ اور اس کے سچے رسولوں پر ایمان لایا ہوں۔'' پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کیا نظر آتا ہے؟'' ابن صیاد نے کہا: میرے پاس سچا اور جھوٹا دونوں آتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تجھ پر حقیقت حال مشتبہ ہو گئی ہے۔'' پھر نبی ﷺ نے اس سے کہا: ''میں نے تیرے لیے اپنے دل میں ایک بات سوچی ہے (بتا وہ کیا ہے؟)'' ابن صیاد

أَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ». [راجع: ١٣٥٤]

نے کہا: وہ ''دخ'' ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ذلیل اور کم بخت! تو اپنی حیثیت سے آگے نہیں بڑھ سکے گا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن مار دوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر ہرگز مسلط نہیں ہو سکتے اور اگر یہ وہ نہیں تو اس کے قتل کرنے میں کوئی فائدہ نہیں۔''

٣٠٥٦ - قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِنْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ وَأُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ يَأْتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّخْلَ طَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَّهُ فِيهَا رَمْزَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَيْ صَافِ! - وَهُوَ اسْمُهُ - فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ». [راجع: ١٣٥٥]

[3056] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر اس نخلستان میں تشریف لائے جہاں ابن صیاد موجود تھا۔ جب باغ میں داخل ہوئے تو نبی ﷺ درختوں کے تنوں کی آڑ میں آگے بڑھنے لگے۔ آپ کوشش فرما رہے تھے کہ ابن صیاد کے دیکھنے سے پہلے آپ اس کی کچھ باتیں سن لیں۔ ابن صیاد اس وقت اپنے بستر پر پڑا ایک چادر اوڑھے کچھ گنگنا رہا تھا۔ اتنے میں اس کی ماں نے نبی ﷺ کو دیکھ لیا کہ آپ کھجور کے تنوں کی آڑ میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس نے ابن صیاد سے کہا: اے صاف! یہ اس کا نام ہے۔ ابن صیاد یہ سنتے ہی اچھل پڑا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس کی ماں نے اسے یوں ہی رہنے دیا ہوتا تو حقیقت حال واضح ہو جاتی۔''

٣٠٥٧ - وَقَالَ سَالِمٌ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: «إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ، وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ. وَلٰكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَّمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِّقَوْمِهِ: تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَأَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ». [انظر: ٣٣٣٧، ٣٤٣٩، ٤٤٠٢، ٦١٧٥، ٧١٢٣، ٧١٢٧، ٧٤٠٧]

[3057] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر نبی ﷺ لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہو گئے اور اللہ کی شایان شان تعریف کی، پھر دجال کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں دجال سے خبردار کرتا ہوں اور ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس کے فتنے سے آگاہ کیا تھا مگر میں تمھیں ایک ایسی نشانی بتلاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتلائی۔ تمھیں علم ہونا چاہیے کہ دجال کانا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ یک چشم

(کانا) نہیں ہے۔"

(١٧٩) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْيَهُودِ: «أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا»

باب: 179- نبی ﷺ کا یہود سے فرمانا: "مسلمان ہو جاؤ سلامتی میں رہو گے"

قَالَهُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

مقبری نے حضرت ابوہریرہ سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

فائدہ: شیعہ حضرات حضرت علی ؓ کو "وصی رسول اللہ" کہتے ہیں اس حدیث سے ان کی تردید ہوتی ہے کیونکہ ان کا اپنا بیان ہے کہ اس صحیفے میں دیت کے مسائل، قیدیوں کی رہائی کے احکام ہیں، اگر وصی ہوتے تو اس میں مزعومہ وصیت کا بھی ذکر ہوتا، بلکہ ان حضرات کا یہ کہنا بھی جھوٹ ہے کہ بہت سی قرآنی آیات ایسی ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے عام لوگوں کو نہیں بتائیں بلکہ حضرت علی ؓ اور اہل بیت کو ہی ان سے آگاہ کیا ہے۔ معاذ اللہ۔

(١٨٠) بَابٌ: إِذَا أَسْلَمَ قَوْمٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ، وَلَهُمْ مَالٌ وَأَرَضُونَ فَهِيَ لَهُمْ

باب: 180- جب دارالحرب میں کچھ لوگ مسلمان ہو جائیں اور وہاں ان کے مال اور زمین ہو تو وہ انھی کی ہے

٣٠٥٨ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا؟ - فِي حَجَّتِهِ - قَالَ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا؟» ثُمَّ قَالَ: «نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ الْمُحَصَّبِ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ» وَذٰلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْخَيْفُ: الْوَادِي.

[راجع: ١٥٨٨]

[3058] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حجۃ الوداع میں عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کل کہاں قیام فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان چھوڑا ہے؟" پھر آپ نے فرمایا: "کل ہم لوگ بنو کنانہ کی وادی میں پڑاؤ کریں گے، جس کو وادئ محصب کہا جاتا ہے، جہاں قریش نے کفر پر اڑے رہنے کی قسمیں اٹھائی تھیں۔" اور یہ اس طرح کہ بنو کنانہ نے بنو ہاشم کے خلاف قریش سے قسم لی تھی کہ وہ بنو ہاشم سے خرید و فروخت نہیں کریں گے اور نہ انھیں رہنے کے لیے جگہ ہی دیں گے۔"

امام زہری فرماتے ہیں کہ خیف کے معنی وادی کے ہیں۔

٣٠٥٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ

[3059] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے "ہُنَی" نامی اپنے آزاد کردہ غلام کو سرکاری چراگاہ پر حاکم

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَّهُ يُدْعٰى هُنَيًّا عَلَى الْحِمٰى، فَقَالَ: يَا هُنَيُّ! اُضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُوم مُسْتَجَابَةٌ، وَأَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ، وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ، وَإِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ وَّنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ، فَإِنَّهُمَا إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَانِ إِلٰى نَخْلٍ وَّزَرْعٍ، وَإِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَأْتِنِي بِبَنِيْهِ فَيَقُولُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَفَتَارِكُهُمْ أَنَا لَا أَبَا لَكَ؟ فَالْمَاءُ وَالْكَلَأُ أَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَايْمُ اللهِ! إِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ أَنِّي قَدْ ظَلَمْتُهُمْ، إِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ، قَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْلَا الْمَالُ الَّذِي أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللهِ مَا حَمَيْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا.

بنایا اور فرمایا: اے ہُنی! مسلمانوں سے اپنے ہاتھ روکے رکھنا (ان پر ظلم نہ کرنا بلکہ ان پر مہربانی کرنا) اور مسلمانوں کی بددعا لینے سے اجتناب کرنا کیونکہ مظلوم کی بددعا قبول ہوتی ہے۔ اور اس چراگاہ میں تھوڑے اونٹ اور تھوڑی بکریاں رکھنے والوں کو داخلے کی اجازت دینا لیکن عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کے مویشیوں کو اندر آنے کی اجازت نہ دینا کیونکہ اگر ان (اغنیاء) کے مویشی ہلاک ہو گئے تو یہ لوگ اپنے نخلستان اور کھیتوں سے اپنی معاش حاصل کر سکتے ہیں لیکن اگر گنے چنے اونٹ اور گنی چنی بکریاں رکھنے والوں کے مویشی ہلاک ہو جائیں تو وہ اپنے بچوں کو لے کر میرے پاس آئیں گے اور فریاد کریں گے: اے امیر المومنین! اے امیر المومنین! تیرا باپ نہ رہے، کیا میں ان کو یونہی چھوڑ سکتا ہوں؟ ان کو پانی اور گھاس دینا میرے لیے سونا چاندی دینے سے آسان ہے۔ اللہ کی قسم! یہ لوگ گمان کریں گے کہ میں نے ان پر ظلم کیا ہے کیونکہ یہ زمین انھی کی ہے۔ انھوں نے زمانۂ جاہلیت میں ان کے لیے لڑائیاں لڑی ہیں اور اسلام لانے کے بعد ان کی ملکیت کو برقرار رکھا گیا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر میرے ایسے جانور نہ ہوتے جن کو میں اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دیتا ہوں تو میں ان کے علاقوں سے ایک بالشت زمین بھی چراگاہ نہ بناتا۔

فائدہ: حمی اس چراگاہ کو کہا جاتا ہے جسے حاکم صدقے کے جانوروں کے لیے مختص کر دے، ایسی چراگاہ میں غریبوں کے جانوروں کا پہلے حق ہے کیونکہ اگر ان کے جانور بھوکے مر گئے تو بیت المال سے انھیں نقد وظیفہ دینا پڑے گا۔ اس کے برعکس اگر مالداروں کے جانور ہلاک ہو گئے تو وہ اپنے باغات اور زراعت کی طرف رجوع کر لیں گے اور بیت المال سے نقد وظیفے کا مطالبہ نہیں کریں گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی گاؤں کی شاملات جہاں لوگ مویشی وغیرہ چراتے ہیں وہ گاؤں والوں کا حق ہے، حاکم وقت انھیں فروخت نہیں کر سکتا۔

(١٨١) بَابُ كِتَابَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ

٣٠٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اُكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَّخَمْسَمِائَةِ رَجُلٍ، فَقُلْنَا: نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَّخَمْسُمِائَةٍ؟ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتُلِينَا حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ».

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ: «فَوَجَدْنَاهُمْ خَمْسَمِائَةٍ».

قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: «مَا بَيْنَ سِتِّمِائَةٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ».

٣٠٦١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي كُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي حَاجَّةٌ، قَالَ: «اِرْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ». [راجع: ١٨٦٢]

باب: 181- حاکم وقت کا مردم شماری کرانا

[3060] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جتنے لوگ بھی کلمۂ اسلام پڑھتے ہیں ان کی مردم شماری کر کے میرے سامنے پیش کرو۔'' چنانچہ ہم نے ایک ہزار پانچ صد مردوں کے نام قلم بند کیے۔ پھر ہم نے (اپنے دل میں) کہا: کیا ہم اب بھی (کافروں سے) ڈریں، حالانکہ ہم پندرہ سو کی تعداد میں ہیں؟ پھر میں نے اپنی جماعت کو دیکھا کہ ہم اس قدر خوف و ہراس میں مبتلا کر دیے گئے کہ ہم میں سے کوئی مارے خوف کے اکیلا ہی نماز پڑھ لیتا۔

امام اعمش کی روایت میں ہے کہ ہم نے پانچ سو مسلمانوں کی تعداد لکھی۔

اور ابو معاویہ کی روایت ہے کہ وہ تعداد چھ سو سے سات سو تک تھی۔

[3061] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! فلاں فلاں جنگ میں میرا نام لکھا گیا ہے جبکہ میری بیوی حج پر جانے کے لیے تیار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم واپس چلے جاؤ اور اپنی بیوی کے ہمراہ حج کرو۔''

(١٨٢) بَابٌ: إِنَّ اللهَ لَيُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

٣٠٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا

باب: 182- اللہ تعالیٰ کبھی فاسق و فاجر کے ذریعے سے دین کی مدد کرتا ہے

[3062] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا ہم ایک جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک

عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ: «هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ». فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اَلَّذِي قُلْتَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَإِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا وَّقَدْ مَاتَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِلَى النَّارِ»، قَالَ: فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَّرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ قِيلَ: إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ، وَلٰكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيدًا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذٰلِكَ فَقَالَ: «اَللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ». ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى بِالنَّاسِ: «إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ وَّإِنَّ اللهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ». [انظر: ٤٢٠٤، ٦٦٠٦]

تھے۔ آپ نے ایک شخص، جو اسلام کا دعویدار تھا، کے متعلق فرمایا: ''یہ شخص جہنمی ہے۔'' جب لڑائی شروع ہوئی تو اس نے بہت بے جگری سے جنگ کی۔ اس دوران میں وہ زخمی ہو گیا۔ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! جس کے متعلق آپ نے جہنمی ہونے کا فرمایا تھا اس نے تو آج بہت سخت جنگ لڑی ہے اور وہ مر بھی چکا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ دوزخ میں گیا۔'' قریب تھا کہ کچھ لوگ شکوک وشبہات میں مبتلا ہو جاتے۔ لوگ اسی حالت میں تھے کہ اچانک آواز آئی: وہ مرا نہیں بلکہ وہ سخت زخمی ہو گیا ہے۔ جب رات ہوئی تو اس نے زخموں کی تاب نہ لا کر خود کو ہلاک کر لیا۔ جب نبی ﷺ کو اس صورت حال سے آگاہی ہوئی تو آپ نے فرمایا: اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔'' پھر آپ نے حضرت بلال کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا: ''جنت میں صرف مسلمان ہی جائیں گے اور اللہ کبھی فاسق وفاجر کے ذریعے سے بھی اپنے دین کی تائید فرما دیتا ہے۔''

(١٨٣) بَابُ مَنْ تَأَمَّرَ فِي الْحَرْبِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ إِذَا خَافَ الْعَدُوَّ

باب: 183- جو شخص سربراہ کی تقرری کے بغیر خود بخود امیر لشکر بن جائے جبکہ دشمن سے خطرہ ہو

٣٠٦٣ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ،

[3063] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''اسلامی جھنڈا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے پکڑا اور انھیں شہید کر دیا گیا۔ پھر اس جھنڈے کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ میں لیا تو وہ بھی شہید ہو گئے۔ اب اسے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے تھام لیا ہے اور وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے ہیں۔ آخر میں حضرت خالد بن

فَمَا يَسُرُّنِي - أَوْ قَالَ: مَا يَسُرُّهُمْ - أَنَّهُمْ عِنْدَنَا».

ولید رضی اللہ عنہ نے کسی نئی ہدایت کے بغیر علم اٹھا لیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں فتح و کامرانی سے ہمکنار کیا ہے۔ میرے لیے یا ان کے لیے کوئی خوشی کی بات نہیں کہ وہ ہمارے پاس زندہ ہوتے (کیونکہ شہادت کے بعد وہ جنت میں عیش کر رہے ہیں)۔"

وَقَالَ: وَإِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَذْرِفَانِ. [راجع: ١٢٤٦]

راویٔ حدیث (حضرت انس رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کی نہ صرف تصویب فرمائی بلکہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی تلوار قرار دیا اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو ان کے ہاتھوں فتح کی نوید سنائی۔ اس سے اسلام کا نظام امارت مجروح نہیں ہوتا بلکہ اس کے جامع اور وسعت پذیر ہونے کی دلیل ہے کہ ایسے سنگین اور ہنگامی حالات میں ایک مستحسن اور قابل قبول حل کی نشاندہی کی گئی ہے۔ واللہ أعلم.

(١٨٤) بَابُ الْعَوْنِ بِالْمَدَدِ

باب : 184- مجاہدین کی مدد کے لیے مزید کمک روانہ کرنا

٣٠٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَّسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَاهُ رِعْلٌ وَّذَكْوَانُ وَعُصَيَّةُ وَبَنُو لِحْيَانَ فَزَعَمُوا أَنَّهُمْ قَدْ أَسْلَمُوا، وَاسْتَمَدُّوهُ عَلَى قَوْمِهِمْ، فَأَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَّاءَ، يَحْطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ، فَانْطَلَقُوا بِهِمْ حَتَّى بَلَغُوا بِئْرَ مَعُونَةَ غَدَرُوا بِهِمْ وَقَتَلُوهُمْ، فَقَنَتَ شَهْرًا يَّدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ.

[3064] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان قبائل کے لوگ آئے اور انھوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ وہ مسلمان ہو چکے ہیں اور انھوں نے اپنی قوم کے خلاف آپ سے مدد طلب کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر انصار روانہ کیے جنھیں ہم قراء کے نام سے پکارتے تھے۔ وہ دن کو لکڑیاں اکٹھی کرتے اور رات کو نوافل پڑھتے، چنانچہ وہ لوگ انھیں ساتھ لے کر چلے گئے حتی کہ جب بئر معونہ پہنچے تو ان سے دھوکا کیا اور انھیں قتل کر دیا۔ اس واقعے کی اطلاع پانے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک دعائے قنوت پڑھی اور رعل، ذکوان اور بنولحیان کے خلاف بددعا کرتے رہے۔

قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنَا أَنَسٌ: أَنَّهُمْ قَرَؤُوا بِهِمْ قُرْآنًا: أَلَا بَلِّغُوا قَوْمَنَا بِأَنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا، فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا، ثُمَّ رُفِعَ ذٰلِكَ بَعْدُ.

(راویٔ حدیث) قتادہ نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بیان کے مطابق صحابۂ کرام ان کے متعلق یہ آیات پڑھتے رہے: "کیوں نہیں! ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم

[راجع: ۱۰۰۱]

اپنے رب سے جا ملے ہیں۔ وہ ہم سے راضی ہو گیا اور اس نے ہمیں بھی راضی کر دیا۔" اس کے بعد یہ آیات منسوخ ہو گئیں۔

(۱۸۵) بَابُ مَنْ غَلَبَ الْعَدُوَّ، فَأَقَامَ عَلٰى عَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا

باب: 185- جو شخص دشمن پر غلبہ پا کر تین دن تک ان کے میدان میں ٹھہرا رہے

۳۰۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ.

تَابَعَهُ مُعَاذٌ وَّعَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ۳۹۷۶]

[3065] حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ جب کسی قوم پر فتح یاب ہوتے تو تین دن اسی میدان میں قیام کرتے تھے۔

اس حدیث کو روایت کرنے میں معاذ اور عبدالاعلیٰ نے روح بن عبادہ کی متابعت کی ہے۔ انھوں نے کہا: ہم سے سعید نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے حضرت ابوطلحہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسے بیان کیا۔

فائدہ: وہاں تین دن قیام اس صورت میں ہوتا جب دشمن سے بالکل کسی قسم کا خطرہ نہ ہوتا۔ اس قیام کا مقصد یہ ہوتا کہ اس علاقے کی فلاح و بہبود کے لیے مفید اصلاحات نافذ کی جائیں، نیز اسلام کی شان و شوکت کا اظہار بھی مقصود ہوتا۔ بہر حال مفتوحہ علاقوں میں تین دن قیام کرنے کی اجازت ہے تاکہ غلبہ کی خوب شہرت ہو جائے اور وہاں اسلام کی قوت نظر آنے لگے۔ آج کل تو ایٹمی دور میں ایسے خود کار میزائل ایجاد ہو چکے ہیں کہ سینکڑوں میل دور اس کا ہدف مقرر کر دیا جاتا ہے وہ خود بخود راستے میں بچتا بچاتا اپنے نشانے پر جا لگتا ہے۔ اب تو کسی علاقے میں تین دن ٹھہرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ میدانی جنگ ناپید ہو چکی ہے۔

(۱۸۶) بَابُ مَنْ قَسَمَ الْغَنِيمَةَ فِي غَزْوِهِ وَسَفَرِهِ

باب: 186- میدان جنگ اور دوران سفر میں غنیمت تقسیم کرنا

وَقَالَ رَافِعٌ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَّغَنَمًا، فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ.

حضرت رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ ذوالحلیفہ میں تھے جہاں ہمیں بہت سے اونٹ اور بکریاں غنیمت کے طور پر ملیں۔ آپ ﷺ نے دس بکریاں ایک

اونٹ کے برابر قرار دیں۔

٣٠٦٦ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ. [راجع: ١٧٧٨]

[3066] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے جعرانہ کے مقام سے عمرے کا احرام باندھا جہاں پر آپ نے حنین کی غنائم تقسیم کی تھیں۔

(١٨٧) بَابٌ: إِذَا غَنِمَ الْمُشْرِكُونَ مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُ

باب: 187- جب مشرک کسی مسلمان کا مال لوٹ لیں، پھر (مسلمانوں کے غلبے کی وجہ سے) وہ مسلمان اپنا مال پا لے تو؟

٣٠٦٧ - وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذَهَبَ فَرَسٌ لَّهُ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَأَبَقَ عَبْدٌ لَّهُ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٣٠٦٨، ٣٠٦٩]

[3067] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ان کا ایک گھوڑا بھاگ نکلا اور اسے دشمن نے پکڑ لیا۔ پھر جب مسلمانوں نے کفار پر غلبہ پایا تو وہ گھوڑا انھیں واپس کر دیا گیا۔ اسی طرح نبی ﷺ کی زندگی کے بعد ان (حضرت عبداللہ بن عمر) کا ایک غلام بھی بھاگ کر روم کے کافروں سے مل گیا تھا۔ جب مسلمان ان پر غالب آئے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وہ غلام انھیں واپس کر دیا۔

٣٠٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدًا لِّابْنِ عُمَرَ أَبَقَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَرَدَّهُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ، وَأَنَّ فَرَسًا لِّابْنِ عُمَرَ عَارَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ فَرَدُّوهُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ.

[3068] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک غلام بھاگ کر اہل روم سے جاملا۔ جب ان پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے غلبہ حاصل کر لیا تو انھوں نے وہ غلام حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو واپس کر دیا۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک گھوڑا بھاگ کر روم پہنچ گیا۔ جب روم پر مسلمانوں کا غلبہ ہو گیا تو انھوں نے وہ گھوڑا بھی حضرت عبداللہ بن عمر کو واپس کر دیا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: عَارَ: مُشْتَقٌّ مِّنَ الْعَيْرِ وَهُوَ حِمَارُ وَحْشٍ، أَيْ هَرَبَ. [راجع: ٣٠٦٧]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ روایت میں لفظ "عار" عیر سے مشتق ہے جس کے معنی جنگلی گدھا کے ہیں لیکن اس جگہ معنی بھاگ جانے کے ہیں۔

٣٠٦٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ عَلَى فَرَسٍ يَوْمَ لَقِيَ الْمُسْلِمُونَ، وَأَمِيرُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، بَعَثَهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ، فَلَمَّا هُزِمَ الْعَدُوُّ رَدَّ خَالِدٌ فَرَسَهُ. [راجع: ٣٠٦٧]

[3069] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب مسلمانوں نے (رومیوں سے) مقابلہ کیا تو وہ ایک گھوڑے پر سوار تھے۔ اس وقت مسلمان فوج کے سربراہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ انھیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے امیر مقرر کیا تھا۔ اس (گھوڑے) کو دشمن نے پکڑ لیا۔ جب دشمن شکست کھا گئے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان کا گھوڑا واپس کر دیا۔

(١٨٨) بَابُ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَالرَّطَانَةِ

باب: 188- فارسی یا کسی بھی عجمی زبان میں گفتگو کرنا

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَٱخْتِلَٰفُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَٰنِكُمْ﴾ [الروم: ٢٢]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمھارے رنگ اور زبانوں کے اختلاف میں بھی قدرت کی نشانی ہے۔''

وَقَالَ: ﴿وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِۦ﴾ [إبراهيم: ٤].

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان میں (وہ اپنی قوم کی زبان بولتا تھا)۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ تمام زبانیں اللہ کی طرف سے ہیں اور یہ قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں، اس لیے ان کا سیکھنا اور انھیں ذریعہ گفتگو بنانا درست ہے۔ زبانوں کے متعلق تعصب رکھنا انسانی بدبختی کی دلیل اور ہر زبان سے محبت رکھنا عین منشائے الٰہی ہے۔

٣٠٧٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَّنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ، فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ! إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ». [انظر: ٤١٠١، ٤١٠٢]

[3070] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے (غزوۂ خندق کے وقت) عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا پیسا ہے، لہٰذا آپ خود اور مزید کچھ ساتھی تشریف لے چلیں۔ نبی ﷺ نے باآواز بلند فرمایا: ''اے اہل خندق! آج جابر نے تمھارے لیے ضیافت تیار کی ہے، آؤ جلدی چلیں۔''

٣٠٧١ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ

[3071] حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اپنے والد گرامی کے ہمراہ

خَالِدِ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَنَهْ سَنَهْ». قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ: حَسَنَةٌ. قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعْهَا»، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي».

قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَبَقِيَتْ حَتَّى ذَكَرَ. [انظر: ٣٨٧٤، ٥٨٢٣، ٥٨٤٥، ٥٩٩٣]

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس وقت میں نے زرد رنگ کی قمیص پہن رکھی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنہ، سنہ۔'' حبشی زبان میں اس کے معنی ہیں: ''اچھا'' حضرت ام خالد ؓ کہتی ہیں: پھر میں مہر نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹ پلائی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو چھوڑ دو۔'' پھر فرمایا: ''کرتا پرانا کرو اور اوراسے پہن کر پھاڑو۔ پھر کرتا پرانا کرو اور پھاڑو۔ پھر پرانا کرو اور پھاڑو۔'' (آپ نے درازیٔ عمری کی دعا فرمائی۔)

حضرت عبداللہ بن مبارک بیان کرتے ہیں کہ وہ قمیص اتنی دیر تک باقی رہی کہ زبانوں پر اس کا چرچا ہونے لگا۔

٣٠٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخَذَ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِالْفَارِسِيَّةِ: «كَخْ كَخْ، أَمَا تَعْرِفُ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ؟». [راجع: ١٤٨٥]

[3072] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علی ؓ نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھائی اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا تو نبی ﷺ نے ان سے فارسی زبان میں فرمایا: ''کخ، کخ، یعنی تھو، تھو۔ کیا تجھے پتہ نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے؟''

فائدہ: ان ہر سہ احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے غیر عربی الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ پہلی حدیث میں لفظ سور ہے، فارسی زبان میں یہ لفظ ضیافت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ دوسری حدیث میں لفظ سنہ ہے جو حبشی زبان میں عمدہ چیز کو کہا جاتا ہے۔ تیسری حدیث میں کخ کخ فارسی کا لفظ جو بچوں کو ڈانٹنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ وہ کوئی نامناسب کام کریں۔ بہرحال عربی کے علاوہ دوسری زبانوں کا استعمال جائز ہے، نیز ان احادیث سے ان لوگوں کی تردید مقصود ہے جو عربی کے علاوہ دیگر زبانوں کے سیکھنے پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے خود بعض اوقات فارسی الفاظ استعمال کیے ہیں۔

(١٨٩) بَابُ الْغُلُولِ

باب: 189 - مال غنیمت میں خیانت کرنا

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ [آل عمران: ١٦١].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اس خیانت سمیت آئے گا۔''

٣٠٧٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي

[3073] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں

حَيَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ، قَالَ: «لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَّهَا ثُغَاءٌ، عَلٰى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَّهُ حَمْحَمَةٌ يَّقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، وَعَلٰى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، وَعَلٰى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، عَلٰى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ».

نے کہا کہ نبی ﷺ نے خطاب کرتے ہوئے خیانت کا ذکر فرمایا، آپ نے اسے بھاری گناہ اور خطرناک جرم قرار دیا۔ آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر بکری ممیا رہی ہو یا اس کی گردن پر گھوڑا ہنہنا رہا ہو، اور وہ چلا رہا ہو: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیے۔ میں اسے جواب دوں کہ تیرے لیے میں کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں نے تجھے اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ اس کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو اور وہ کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، اور میں جواب دوں کہ میں تمھاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ میں نے تو اللہ کا حکم تمھیں پہنچا دیا تھا۔ یا اس کی گردن پر سونے چاندی کے ٹکڑے لادے ہوئے ہوں اور وہ مجھ سے کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیے اور میں اسے کہہ دوں کہ میں تمھاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ میں نے تو اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ یا اس کی گردن پر کپڑوں کے ٹکڑے حرکت کر رہے ہوں اور وہ کہے: اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے اور میں کہہ دوں: اس وقت میرے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔ میں نے تجھے اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔''

وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ: «فَرَسٌ لَّهُ حَمْحَمَةٌ». [راجع: ١٤٠٢]

ایوب سختیانی نے بھی ابو حیان سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''اس کی گردن پر گھوڑا ہنہنا رہا ہو۔''

(١٩٠) بَابُ الْقَلِيلِ مِنَ الْغُلُولِ

باب: 190- مال غنیمت سے تھوڑی سی خیانت کرنا

وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ حَرَّقَ مَتَاعَهُ، وَهٰذَا أَصَحُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے یہ بیان نہیں کیا کہ آپ نے غنیمت سے چوری کرنے والے کا مال و اسباب جلا دیا تھا۔ یہ (اس روایت سے) زیادہ صحیح ہے (جس میں سامان جلا دینے کا ذکر ہے)۔

٣٠٧٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا

[3074] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: كِرْكِرَةُ، فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ فِي النَّارِ»، فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ ابْنُ سَلَامٍ: كَرْكَرَةُ، يَعْنِي بِفَتْحِ الْكَافِ وَهُوَ مَضْبُوطٌ كَذَا.

انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے سامان پر ایک شخص تعینات تھا جسے کِرکِرہ کہا جاتا تھا۔ جب وہ مرگیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ تو جہنم میں گیا۔“ جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کا سامان وغیرہ دیکھنا شروع کیا تو اس میں ایک کوٹ ملا جسے خیانت کر کے اس نے چھپا لیا تھا۔ ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ محمد بن سلام نے کرکرہ کو کاف کے فتحہ (زبر) سے بیان کیا ہے اور اسی طرح مضبوط ہے۔

(١٩١) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فِي الْمَغَانِمِ

باب: 191- مال غنیمت کے اونٹ اور بکریوں کو تقسیم سے پہلے ذبح کرنا مکروہ ہے

٣٠٧٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، وَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا - وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ - فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ، فَأُكْفِئَتْ، ثُمَّ قَسَمَ، فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ، وَفِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ، فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ فَقَالَ: «هٰذِهِ الْبَهَائِمُ لَهَا أَوَابِدُ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا». فَقَالَ جَدِّي: إِنَّا نَرْجُو - أَوْ نَخَافُ - أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ فَقَالَ: «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ، أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ». [راجع: ٢٤٨٨]

[3075] حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مقام ذوالحلیفہ میں ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ پڑاؤ کیا۔ لوگوں کو سخت بھوک لگی۔ ادھر غنیمت میں ہمیں اونٹ اور بکریاں ملی تھیں..... نبی ﷺ لشکر کے پچھلے حصے میں تھے..... لوگوں نے جلدی جلدی ذبح کر کے گوشت کی ہنڈیاں چڑھا دیں۔ آپ ﷺ کے حکم پر ان ہنڈیوں کو الٹ دیا گیا۔ پھر آپ نے مال غنیمت تقسیم کیا اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر رکھا۔ اتفاق سے مال غنیمت کا ایک اونٹ بھاگ نکلا۔ لشکر میں گھوڑوں کی کمی تھی۔ لوگ اسے پکڑنے کے لیے دوڑے لیکن اونٹ نے سب کو تھکا دیا۔ آخر ایک صحابی نے اسے تیر مارا تو اللہ کے حکم سے اونٹ جہاں تھا وہی رہ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان پالتوں جانوروں میں بعض دفعہ جنگلی جانوروں کی طرح وحشت آجاتی ہے، اس لیے اگر ان میں سے کوئی قابو نہ آئے تو اس کے ساتھ یہی سلوک کرو۔“ راویٔ حدیث نے کہا کہ میرے دادا نے عرض کیا: ہمیں امید یا اندیشہ ہے کہ کل کہیں ہماری دشمن سے مڈبھیڑ نہ ہو جائے۔ ہمارے پاس کوئی

چھری نہیں ہے تو کیا ہم سرکنڈے سے ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جو چیز خون بہا دے اور ذبح کرتے وقت اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو (اس کا گوشت) کھالو۔ لیکن ذبح کرنے والی چیز دانت یا ناخن نہیں ہونے چاہئیں۔ میں تمھارے سامنے اس کی وجہ بھی بیان کرتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن اہل حبشہ کی چھری ہے۔''

(١٩٢) بَابُ الْبِشَارَةِ فِي الْفُتُوحِ

٣٠٧٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟ وَكَانَ بَيْتًا فِيهِ خَثْعَمُ يُسَمّٰى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ، فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ مِّنْ أَحْمَسَ - وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ - فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا»، فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا، فَأَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُبَشِّرُهُ، فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ لِّرَسُولِ اللهِ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ، فَبَارَكَ عَلٰى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ.

باب: 192- فتوحات کی بشارت دینا

[3076] حضرت جریر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ذی الخلصہ کو تباہ کر کے مجھے کیوں خوش نہیں کرتے ہو؟'' یہ قبیلۂ خثعم کا بت کدہ تھا جسے کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا، چنانچہ میں (قبیلے) احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر تیار ہو گیا اور یہ سب بہترین شہسوار تھے۔ میں نے نبی ﷺ کو بتایا کہ میں گھوڑے پر اچھی طرح جم کر بیٹھ نہیں سکتا تو آپ نے میرے سینے پر تھپکا دیا حتی کہ میں نے آپ کی انگلیوں کا اثر اپنے سینے میں پایا۔ پھر آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! اس کو گھوڑے پر جما دے۔ اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔'' اس کے بعد جریر ؓ روانہ ہوئے اور اسے تباہ و برباد کر کے آگ میں جلا دیا۔ پھر نبی ﷺ کو خوشخبری دینے کے لیے آپ کی طرف قاصد روانہ کیا۔ جریر ؓ کے قاصد نے رسول اللہ سے کہا: اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا جب تک وہ بت کدہ جل کر خارشی اونٹ کی طرح سیاہ نہیں ہو گیا۔ تب (یہ سن کر) آپ ﷺ نے قبیلۂ احمس کے شہ سواروں اور ان کے پیدل جوانوں کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔

وَقَالَ مُسَدَّدٌ: بَيْتٌ فِي خَثْعَمَ. [راجع: ٣٠٢٠]

(راویٔ حدیث) مسدد نے کہا: ذی خلصہ قبیلۂ بنوخثعم کا ایک بت کدہ تھا۔

(١٩٣) بَابُ مَا يُعْطَى لِلْبَشِيرِ

باب : 193- خوشخبری دینے والے کو انعام دینا

وَأَعْطَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ثَوْبَيْنِ حِينَ بُشِّرَ بِالتَّوْبَةِ.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو جب ان کی توبہ قبول ہونے کی بشارت سنائی گئی تو انھوں نے (خوشخبری دینے والے کو) دو کپڑے بطور انعام پیش کیے۔

(١٩٤) بَابُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

باب: 194- فتح مکہ کے بعد (مکہ سے) ہجرت نہیں ہے

٣٠٧٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: «لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا». [راجع: ١٣٤٩]

[3077] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ''اب ہجرت باقی نہیں رہی، البتہ حسن نیت اور جہاد باقی ہے۔ اور جب تمھیں جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دیا جائے تو فوراً نکل جاؤ۔''

٣٠٧٨، ٣٠٧٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ مُجَاشِعٌ بِأَخِيهِ مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: هٰذَا مُجَالِدٌ يُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: «لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَلٰكِنْ أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ». [راجع: ٢٩٦٢، ٢٩٦٣]

[3079،3078] حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے بھائی حضرت مجالد بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یہ مجالد ہیں اور آپ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فتح مکہ کے بعد تو ہجرت باقی نہیں رہی، البتہ دین اسلام پر (استقامت کی) بیعت ان سے لے لیتا ہوں۔''

٣٠٨٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ جُرَيْجٍ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ بِثَبِيرٍ،

[3080] حضرت عطاء سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں عبید بن عمیر کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ ثبیر پہاڑ کے دامن میں تشریف فرما تھیں۔ انھوں نے ہمیں فرمایا: جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ

فَقَالَتْ لَنَا : اِنْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ مُذْ فَتَحَ اللهُ عَلٰى نَبِيِّهِ ﷺ مَكَّةَ . [انظر : ٣٩٠٠، ٤٣١٢]

کو مکہ مکرمہ پر فتح دی ہے، اس وقت سے ہجرت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔

(١٩٥) بَابٌ : إِذَا اضْطُرَّ الرَّجُلُ إِلَى النَّظَرِ فِي شُعُورِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِذَا عَصَيْنَ اللهَ وَتَجْرِيدِهِنَّ

باب: 195- جب کوئی شخص ذمی عورتوں یا مسلمان خواتین کے بالوں کو اللہ کی معصیت کی وجہ سے دیکھنے یا انھیں ننگا کرنے پر مجبور ہو جائے

٣٠٨١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ عُثْمَانِيًّا، فَقَالَ لِابْنِ عَطِيَّةَ، وَكَانَ عَلَوِيًّا: إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَالزُّبَيْرَ فَقَالَ: «ائْتُوا رَوْضَةَ كَذَا، وَتَجِدُونَ بِهَا امْرَأَةً أَعْطَاهَا حَاطِبٌ كِتَابًا» فَأَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَقُلْنَا: الْكِتَابَ، قَالَتْ: لَمْ يُعْطِنِي، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ، فَأَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِهَا فَأَرْسَلَ إِلَى حَاطِبٍ، فَقَالَ: لَا تَعْجَلْ، وَاللهِ مَا كَفَرْتُ وَلَا ازْدَدْتُّ لِلْإِسْلَامِ إِلَّا حُبًّا وَّلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا وَلَهُ بِمَكَّةَ مَنْ يَّدْفَعُ اللهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لِّي أَحَدٌ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا، فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَإِنَّهُ قَدْ نَافَقَ، فَقَالَ: «وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ؟» فَهٰذَا الَّذِي جَرَّأَهُ. [راجع: ٣٠٠٧]

[3081] حضرت ابوعبدالرحمٰن سے روایت ہے جو کہ عثمانی ہیں انھوں نے حضرت ابن عطیہ سے کہا جو علوی تھے، میں خوب جانتا ہوں کہ تمھارے صاحب (حضرت علی ؓ) کو کس چیز سے خون بہانے پر جرأت ہوئی۔ میں نے خود ان سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے اور حضرت زبیر ؓ کو نبی ﷺ نے روانہ کیا اور ہدایت فرمائی: ''جب تم فلاں روضہ پر پہنچو تو وہاں تمھیں ایک عورت ملے گی جسے حاطب بن ابی بلتعہ ؓ نے ایک خط دے کر بھیجا ہے۔'' چنانچہ جب ہم اس باغ میں پہنچے تو ہم نے اس عورت سے وہ خط لانے کو کہا۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے اس (حاطب ؓ) نے کوئی خط نہیں دیا۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط خود بخود نکال کر ہمارے حوالے کر دو بصورت دیگر (تلاشی لینے کے لیے) تیرے کپڑے اتار دیے جائیں گے۔ اس کے بعد اس نے وہ خط اپنے مقعد ازار سے نکالا۔ آپ ﷺ نے حضرت حاطب کو بلا بھیجا تو انھوں نے عرض کیا: آپ میرے بارے میں جلدی نہ کریں۔ اللہ کی قسم! میں نے کفر کا ارتکاب نہیں کیا بلکہ اسلام سے میری محبت میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ مجھے صرف اپنے خاندان کی محبت نے اس اقدام پر مجبور کیا تھا کیونکہ آپ کے اصحاب میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کے رشتہ دار وغیرہ مکہ میں نہ ہوں جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ان کے اہل و عیال اور مال و اسباب کی

حفاظت کراتا ہے لیکن میرا کوئی عزیز نہیں ہے، اس لیے میں نے چاہا کہ اہل مکہ پر کوئی احسان کر دوں۔ نبی ﷺ نے بھی اس امر کی تصدیق فرما دی لیکن حضرت عمر ؓ کہنے لگے: مجھے چھوڑیے میں اس کا سر قلم کر دوں کیونکہ اس نے منافقت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر نظر کرتے ہوئے فرمایا: اب جو چاہو کرو۔'' ابو عبدالرحمن نے کہا: انھیں (حضرت علی ؓ کو) اسی بات نے دلیر کر رکھا ہے۔

فائدہ: واضح رہے کہ سلف میں جو لوگ حضرت عثمان ؓ کو حضرت علی ؓ پر فضیلت دیتے تھے انھیں عثمانی اور جو لوگ حضرت علی ؓ کو حضرت عثمان ؓ پر برتری دیتے انھیں علوی کہا جاتا تھا، یہ اصطلاح ایک زمانہ تک رہی پھر ختم ہو گئی۔ اب خاندانی نسبت کی حد تک ایسا کہا جاتا ہے۔

(١٩٦) بَابُ اسْتِقْبَالِ الْغُزَاةِ

باب: 196- غازیوں کا استقبال کرنا

٣٠٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِابْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ.

[3082] حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ابن جعفر ؓ سے کہا: کیا تمھیں یاد ہے کہ جب ہم، تم اور حضرت ابن عباس ؓ رسول اللہ ﷺ کے استقبال کو گئے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں (خوب یاد ہے) آپ ﷺ نے ہمیں تو اپنے ساتھ سوار کر لیا تھا اور آپ کو چھوڑ دیا تھا۔

٣٠٨٣ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُولَ اللهِ ﷺ مَعَ الصِّبْيَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ. [انظر: ٤٤٢٦، ٤٤٢٧]

[3083] حضرت سائب بن یزید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم بچوں کے ساتھ مل کر ثنیۃ الوداع تک رسول اللہ ﷺ کے استقبال کے لیے گئے تھے۔

(١٩٧) بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْغَزْوِ

باب: 197- جب جہاد سے واپس لوٹے تو کیا پڑھے

٣٠٨٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ كَبَّرَ ثَلَاثًا، قَالَ: «آيِبُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ حَامِدُونَ، لِرَبِّنَا سَاجِدُونَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ». [راجع: ١٧٩٧]

[3084] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سفر سے واپس ہوتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: ''ہم ان شاء اللہ (اللہ کی طرف) لوٹنے والے ہیں۔ توبہ کرنے، عبادت کرنے والے، اپنے رب کی حمد وثنا کرنے والے اور اس کے حضور سجدہ ریز ہونے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی۔ اور اس اکیلے نے کافروں کو شکست سے دوچار کر دیا۔''

٣٠٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مَقْفَلَهُ مِنْ عُسْفَانَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَقَدْ أَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ فَصُرِعَا جَمِيعًا، فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: «عَلَيْكَ الْمَرْأَةَ»، فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ وَأَتَاهَا فَأَلْقَاهُ عَلَيْهَا أَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا فَرَكِبَا، وَاكْتَنَفْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: «آيِبُونَ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ». فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذٰلِكَ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ. [راجع: ٣٧١]

[3085] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم عسفان سے واپسی پر نبی ﷺ کے ہمراہ تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ نے حضرت صفیہ بنت حیی ؓ کو اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ اچانک آپ کی اونٹنی کا پاؤں پھسلا تو آپ دونوں (زمین پر) گر پڑے۔ یہ حال دیکھ کر حضرت ابوطلحہ ؓ جلدی سے دوڑ کر آئے اور کہا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان فرمائے (کیا چوٹ تو نہیں آئی؟) آپ نے فرمایا: ''پہلے عورت کی خبر لو۔'' حضرت ابوطلحہ اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر حضرت صفیہ ؓ کے پاس گئے اور وہی کپڑا حضرت صفیہ ؓ پر ڈال دیا۔ پھر دونوں کے لیے سواری درست کی، چنانچہ دونوں سوار ہوئے، پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے گرد حلقہ بنا کر روانہ ہوئے۔ جب ہم مدینہ طیبہ کے قریب ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''ہم واپس ہو رہے ہیں، توبہ کرتے ہوئے، اپنے اللہ کی عبادت اور اس کی تعریف کرتے ہوئے۔'' آپ مسلسل یہی کلمات دہراتے رہے حتی کہ مدینہ طیبہ میں داخل ہو گئے۔

فائدہ: یہ واقعہ غزوۂ عسفان سے واپسی پر نہیں بلکہ غزوۂ خیبر سے واپسی پر وقوع پذیر ہوا تھا کیونکہ غزوۂ عسفان چھ ہجری میں ہوا جبکہ خیبر کا واقعہ سات ہجری میں ہوا ہے اور اسی سفر میں حضرت صفیہ ؓ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار ہوئی تھیں۔

٣٠٨٦ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَفِيَّةُ يُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ الدَّابَّةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ ﷺ وَالْمَرْأَةُ، وَإِنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ: - أَحْسِبُ قَالَ: - اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاءَكَ، هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: «لَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكَ الْمَرْأَةَ». فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ، فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا، فَسَارُوا، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ - أَوْ قَالَ: أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ - قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «آيِبُونَ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ». فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ. [راجع: ٣٧١]

[3086] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ہمراہ ایک سفر سے واپس آئے۔ اور نبی ﷺ کے ساتھ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں، جنھیں آپ نے اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھایا ہوا تھا۔ راستے میں اونٹنی کا پاؤں پھسلا تو نبی ﷺ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا دونوں گر پڑے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میرے خیال کے مطابق وہ (حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) اپنے اونٹ ہی سے کود پڑے اور (آپ ﷺ کے پاس آ کر) عرض کیا: اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، کیا آپ کو چوٹ تو نہیں آئی؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، تم اس عورت (صفیہ) کا پتہ کرو۔'' چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی طرف چل دیے۔ پھر انھوں نے وہ کپڑا ان پر ڈال دیا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اٹھ کھڑی ہوئیں۔ انھوں نے سواری درست کی تو دونوں اس پر سوار ہو گئے۔ وہ راستے میں چلتے رہے حتی کہ وہ مدینہ کی سرزمین کے قریب پہنچے یا دور سے مدینہ طیبہ کو دیکھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہم سفر سے لوٹنے والے ہیں۔ توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی حمد و ثنا کرنے والے ہیں۔'' آپ مسلسل یہ کلمات کہتے رہے حتی کہ مدینہ طیبہ میں داخل ہو گئے۔

فائدہ: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے منہ پر کپڑا اس لیے ڈالا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا پر نظر نہ پڑے۔ سبحان اللہ! صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں کس قدر شرم اور حیا تھی۔ لیکن ہمارے ہاں اس قدر بے حیائی کا دور دورہ ہے کہ بازار میں عورتیں مردوں کو گھور، گھور کر دیکھتی ہیں اور انھیں دعوت نظارہ دیتی ہیں۔ العیاذ باللّٰہ.

(١٩٨) بَابُ الصَّلَاةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

باب: 198- سفر سے واپسی پر نماز پڑھنا

٣٠٨٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ

[3087] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ جب ہم

ابْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي: «اُدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ». [راجع: ٤٤٣]

مدینہ طیبہ آئے تو آپ نے مجھے فرمایا: ''مسجد میں جا کر دو رکعتیں پڑھو۔''

٣٠٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضُحًى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ. [راجع: ٢٧٥٧]

[3088] حضرت کعب بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب چاشت کے وقت سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد میں آ کر بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

فائدہ: سفر جہاد ہو یا سفر حج وعمرہ یا کوئی اور سفر، خیریت کے ساتھ گھر واپسی پر بطور شکرانہ دو رکعتیں ادا کرنا مسنون امر ہے۔ مقصد یہ ہے کہ سفر کی انتہا مسجد کے ساتھ تعلق پر ہو۔

(١٩٩) بَابُ الطَّعَامِ عِنْدَ الْقُدُومِ

باب: 199- سفر سے واپسی پر دعوت طعام کا اہتمام کرنا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ لِمَنْ يَّغْشَاهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ (جب سفر سے واپس آتے تو) ملاقاتیوں کے آنے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتے تھے۔

٣٠٨٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً.

[3089] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب (تبوک سے) مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اونٹ یا گائے کو ذبح کیا۔

زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَارِبٍ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ: اشْتَرٰى مِنِّي النَّبِيُّ ﷺ بَعِيرًا بِأُوقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ، فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَأَكَلُوا مِنْهَا، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، وَوَزَنَ لِي ثَمَنَ الْبَعِيرِ. [راجع: ٤٤٣]

معاذ عنبری کی روایت میں کچھ اضافہ ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے دو اوقیہ اور ایک درہم یا دو درہم کے عوض اونٹ خریدا۔ جب آپ مقام صرار پر پہنچے تو آپ نے گائے ذبح کرنے کا حکم دیا، چنانچہ اسے ذبح کیا گیا اور لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مجھے حکم دیا کہ میں (پہلے)

مسجد میں جاؤں اور وہاں دو رکعتیں ادا کروں۔ اس کے بعد مجھے میرے اونٹ کی قیمت وزن کر کے عطا فرمائی۔

٣٠٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَلِّ رَكْعَتَيْنِ».

[3090] حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب میں سفر سے واپس آیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''دو رکعت نماز پڑھو۔''

صِرَارٌ: مَوْضِعٌ نَاحِيَةً بِالْمَدِينَةِ. [راجع: ٤٤٣]

صرار، مدینہ طیبہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

57 - كِتَابُ فَرْضِ الْخُمُسِ

فرضیت خمس کا بیان

(١) بَابُ فَرْضِ الْخُمُسِ

٣٠٩١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ: أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِّنْ نَّصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطَانِي شَارِفًا مِّنَ الْخُمُسِ، فَلَمَّا أَرَدْتُّ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا مِّنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَّرْتَحِلَ مَعِي فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُّ أَنْ أَبِيعَهُ الصَّوَّاغِينَ وَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي، فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِّنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ، وَشَارِفَايَ مُنَاخَتَانِ إِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَرَجَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ، فَإِذَا شَارِفَايَ قَدْ جُبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا، وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا، وَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا، فَقُلْتُ:

باب: 1-خمس کا فرض ہونا

[3091] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ غزوۂ بدر میں غنیمت کے مال سے ایک اونٹنی میرے حصے میں آئی اور ایک اونٹنی مجھے نبی ﷺ نے خمس کے مال سے عطا کی۔ جب میرا ارادہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کے بعد اپنے گھر لاؤں تو میں نے طے کیا کہ بنوقینقاع کے ایک زرگر کو اپنے ساتھ لوں اور ہم دونوں اذخر گھاس لائیں، پھر میں اس گھاس کو سناروں کے ہاں فروخت کر کے اس کی قیمت سے اپنے نکاح کا ولیمہ کروں۔ میں ان دونوں اونٹنیوں کا سامان، پالان، تھیلے اور رسیاں وغیرہ جمع کر رہا تھا جبکہ میری وہ دونوں اونٹنیاں ایک انصاری کے مکان کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب میں جمع کردہ سامان لے کر واپس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میری دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ لیے گئے ہیں اور ان کے پیٹ چاک کر کے اندر سے ان کی کلیجی بھی نکال لی گئی ہے۔ میں نے یہ منظر دیکھا تو بے اختیار رونے لگا۔ میں نے پوچھا: یہ حرکت کس نے کی ہے؟ لوگوں نے کہا

مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ فَقَالُوا: فَعَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فِي وَجْهِي الَّذِي لَقِيتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا لَكَ؟» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ، عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَّعَهُ شَرْبٌ. فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِرِدَائِهِ فَارْتَدٰى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنُوا لَهُمْ فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ، فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةً عَيْنَاهُ، فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى رُكْبَتِهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى سُرَّتِهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِّأَبِي؟ فَعَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ، فَنَكَصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى وَخَرَجْنَا مَعَهُ. [راجع: ۲۰۸۹]

کہ یہ حمزہ بن عبدالمطلب کا فعل ہے اور وہ اس گھر میں شراب نوشی کے لیے چند انصاریوں کے ہمراہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں وہاں سے چلا اور سیدھا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کی خدمت میں اس وقت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ مجھے دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ میں کسی بڑے صدمے سے دوچار ہوں، اس لیے نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے آج جیسا صدمہ کبھی نہیں دیکھا۔ حمزہ نے میری دونوں اونٹنیوں پر دست درازی کی ہے اور اس نے دونوں کے کوہان کاٹ ڈالے اور پیٹ چاک کر دیے ہیں اور وہ اسی گھر میں اپنے دوستوں کے ہمراہ مے نوشی کی مجلس جمائے ہوئے موجود ہیں۔ نبی ﷺ نے یہ سن کر اپنی چادر منگوائی اور اسے زیب تن کر کے پیدل چلنے لگے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ ہو لیے۔ جب اس گھر پہنچے جس میں حضرت حمزہ موجود تھے تو آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ اندر موجود تمام لوگوں نے آپ کو اجازت دے دی۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ سب شراب نوشی میں مصروف ہیں۔ رسول اللہ ﷺ حضرت حمزہ کو ان کی کارروائی پر ملامت کرنے لگے وہ تو نشے میں دھت اور ان کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، پھر نظر اٹھائی تو آپ کو گھٹنوں تک دیکھا، پھر نظر اوپر کی تو آپ کو ناف تک دیکھا، پھر اپنی نظر کو اوپر اٹھایا تو آپ کے چہرۂ انور پر نگاہ کو جما دیا اور کہنے لگے: تم تو میرے باپ کے غلام ہو۔ یہ حال دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے محسوس کیا کہ وہ نشے میں دھت ہیں تو آپ وہیں سے الٹے پاؤں واپس آ گئے اور ہم بھی آپ کے ہمراہ وہاں سے باہر آ گئے۔

فائدہ: مدنی دور کے آغاز میں شراب حرام نہیں ہوئی تھی، اس لیے مسلمان شراب نوشی کرتے تھے، غزوۂ احد کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کی قطعی حرمت کے احکام نازل فرمائے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے مے نوشی کی حالت میں خلاف ادب الفاظ صادر ہوئے، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا، البتہ اونٹنیوں کو ہلاک کرنے کا مالی تاوان ضروری تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تاوان دلایا۔

٣٠٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا، مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ. [انظر: ٣٧١١، ٤٠٣٥، ٤٢٤٠، ٦٧٢٥]

[3092] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ترکے سے وراثتی حصہ دیا جائے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور فے دیا تھا۔

٣٠٩٣ - فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»، فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ، وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ. قَالَتْ: وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَّصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ، وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ، فَإِنِّي أَخْشٰى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِّنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ. فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ، فَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكٌ فَأَمْسَكَهَا عُمَرُ وَقَالَ: هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ، وَأَمْرُهُمَا إِلٰى مَنْ وَلِيَ

[3093] حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''ہمارا ترکہ بطور وراثت تقسیم نہیں ہوتا بلکہ ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔'' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ سن کر ناراض ہوئیں اور آپ سے ترک ملاقات کر دی۔ پھر وفات تک ان سے نہ ملیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ ماہ تک زندہ رہی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اپنا وہ حصہ طلب کرتی تھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر، فدک اور مدینہ کے صدقات سے چھوڑا تھا، تاہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس سے انکار تھا۔ انھوں نے مزید کہا کہ میں کسی بھی ایسے عمل کو نہیں چھوڑ سکتا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں کرتے تھے۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے آپ کے حکم میں سے کوئی چیز بھی ترک کر دی تو میں سیدھے راستے سے بھٹک جاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں

الْأَمْرَ. قَالَ: فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ إِلَى الْيَوْمِ.

رسول اللہ ﷺ کا مدینہ طیبہ میں صدقہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے سپرد کر دیا تھا، البتہ خیبر اور فدک کی جائیداد کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روک لیا اور فرمایا کہ یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کا صدقہ ہیں جو ان ہنگامی ضروریات کے لیے وقف ہیں جو آئے دن پیش آتی رہتی ہیں اور ان کا انتظام و انصرام اس شخص کے حوالے ہوگا جو خلیفۂ وقت ہو، چنانچہ ان دونوں جائیدادوں کا معاملہ آج تک اسی طرح ہوتا چلا آ رہا ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اِعْتَرَاكَ: اِفْتَعَلْتَ مِنْ عَرَوْتُهُ فَأَصَبْتُهُ. وَمِنْهُ يَعْرُوهُ وَاعْتَرَانِي. [انظر: ٣٧١٢، ٤٠٣٦، ٤٢٤١، ٦٧٢٦]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ تَعْرُوهُ کا لفظ، خواہ باب افتعال سے ہو یا مجرد سے اس کے معنی پیش آنے کے ہیں۔ اسی سے يَعْرُوهُ اور اِعْتَرَانِي کے الفاظ ہیں جن کے معنی پیش آنا ہیں۔

فائدہ: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس حدیث کا علم نہیں تھا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیش کی کہ ہماری جائیداد میں وراثت نہیں چلتی بلکہ وہ صدقہ ہوتی ہے۔ اس بنا پر انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی متروکہ جائیداد سے وراثتی حصہ طلب فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کی مملوکہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے: ○ قبیلہ بنونضیر میں مخیریق نامی یہودی کے سات باغ تھے۔ اس نے غزوۂ احد کے وقت وصیت کی تھی کہ اگر وہ جنگ میں مارا گیا تو اس کے تمام اموال رسول اللہ ﷺ کے ہوں گے، چنانچہ وہ اس جنگ میں قتل ہو گیا، لہٰذا اس کے تمام باغات رسول اللہ ﷺ کی تحویل میں آ گئے۔ ○ انصار نے اپنی کچھ زمینیں رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کی تھیں، ان تک پانی نہیں پہنچتا تھا وہ بھی آپ کی ملک تھیں۔ ○ بنونضیر کو جب جلا وطن کیا گیا تو ان کی مملوکہ زمینیں بھی مال فے کے طور پر رسول اللہ ﷺ کے قبضے میں آ گئیں۔ ○ فتح خیبر کے بعد اہل فدک نے نصف زمینیں دینے پر رسول اللہ ﷺ سے صلح کر لی تھی۔ ○ خیبر کے دو قلعے وطیح اور سلالم بھی یہودیوں سے صلح کے نتیجہ میں آپ کو ملے تھے۔ ○ خیبر جو بطور شمشیر فتح ہوا تھا۔ اس کے مال غنیمت سے آپ کو پانچواں حصہ ملا تھا وہ بھی آپ کی ملک تھا۔ یہ تمام املاک رسول اللہ ﷺ کی تھی اس میں کسی کا کوئی حصہ نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کی پیداوار سے اپنا اور اپنے اہل خانہ کا خرچ نکال کر باقی مسلمانوں کی ضروریات میں خرچ کر دیتے تھے۔[1] اگرچہ اس حدیث میں خمس کا ذکر نہیں ہے، تاہم صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مدینہ طیبہ کی بطور فے املاک، فدک اور جو کچھ خمس خیبر سے بچا تھا، اس سے حصہ دینے کا مطالبہ کیا تھا۔[2] اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث عنوان کے مطابق ہے۔ سنن بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوئیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کی تیمارداری کے لیے تشریف لے گئے وہاں آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مطمئن کر دیا تھا اور وہ راضی ہو گئیں۔[3]

---

[1] عمدة القاري: 424/10. [2] صحيح البخاري، المغازي، حديث: 4241,4240. [3] السنن الكبرٰى للبيهقي: 301/6.

٣٠٩٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَوِيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ - وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِّنْ حَدِيثِهِ ذٰلِكَ، فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ فَقَالَ مَالِكٌ - بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي أَهْلِي حِينَ مَتَعَ النَّهَارُ إِذَا رَسُولُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَأْتِينِي، فَقَالَ: أَجِبْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى رِمَالِ سَرِيرٍ لَّيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَ: يَا مَالِ! إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ، وَقَدْ أَمَرْتُ لَهُمْ بِرَضْخٍ فَاقْبِضْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَوْ أَمَرْتَ لَهُ غَيْرِي، قَالَ: فَاقْبِضْهُ أَيُّهَا الْمَرْءُ! فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا، فَقَالَ: هَلْ لَّكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا، ثُمَّ جَلَسَ يَرْفَا يَسِيرًا، ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَّكَ فِي عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمَا فَدَخَلَا فَسَلَّمَا فَجَلَسَا، فَقَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا - وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِيمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ مِنْ مَّالِ بَنِي النَّضِيرِ - فَقَالَ الرَّهْطُ:- عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ - يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اقْضِ بَيْنَهُمَا، وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ

[3094] حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں دن چڑھے اپنے اہل خانہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک قاصد میرے پاس آیا اور کہا: امیر المومنین آپ کو بلا رہے ہیں۔ میں اس کے ساتھ ہی روانہ ہو گیا حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا جبکہ آپ چارپائی کے بان پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس پر کوئی گدا وغیرہ بھی نہیں تھا۔ وہ چمڑے کے تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے سلام عرض کیا اور بیٹھ گیا۔ انھوں نے فرمایا: اے مالک! تمھاری قوم کے کچھ لوگ ہمارے پاس آئے تھے۔ میں نے کچھ تھوڑا سا مال ان میں تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے، آپ اس پر قبضہ کر کے ان میں تقسیم کر دیں۔ میں نے عرض کیا: امیر المومنین! اگر آپ میرے علاوہ کسی اور کو حکم دیتے تو بہتر تھا۔ انھوں نے فرمایا: اللہ کے بندے! تم اسے اپنے قبضے میں کر کے ان میں تقسیم کر دو۔ میں ان کے پاس ہی بیٹھا تھا کہ ان کا دربان یرفا آیا اور عرض کرنے لگا کہ آپ حضرت عثمان، عبدالرحمٰن بن عوف، زبیر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کو اندر آنے کی اجازت دیتے ہیں؟ وہ آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ انھیں اجازت دے دی تو وہ اندر آئے۔ انھوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر ٹھہرنے کے بعد یرفا پھر آیا، اس نے عرض کیا: آپ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو بھی آنے کی اجازت دیتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ ان کو اجازت دی تو وہ اندر آئے، سلام عرض کیا اور بیٹھ گئے۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کر دیں۔ ان دونوں حضرات کا اس کے متعلق تنازعہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے بنونضیر کے اموال میں سے اپنے رسول ﷺ کو

الْآخَرِ، فَقَالَ عُمَرُ: تَيْدَكُمْ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»، يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَفْسَهُ؟ قَالَ الرَّهْطُ: قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا [اللهَ] أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالَ عُمَرُ: فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللهَ قَدْ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ فِي هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَّمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَمَآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْهُمْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿قَدِيرٌ﴾ [الحشر:٦] فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ وَوَاللهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ، وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، قَدْ أَعْطَاكُمُوهُ وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ فَعَمِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذٰلِكَ حَيَاتَهُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ: أَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ؟ قَالَ عُمَرُ: ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَاللهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ، ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ أَبَا بَكْرٍ فَكُنْتُ أَنَا وَلِيَّ أَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ، وَاللهُ يَعْلَمُ إِنِّي فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ

بطور فے دیا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے بھی تائید کی کہ اے امیر المومنین! ان میں تصفیہ کرا دیں اور ایک کو دوسرے سے آرام پہنچائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا تو پھر ذرا ٹھہریے! میں تمھیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم انبیاء کسی کے لیے وراثت نہیں چھوڑتے۔ ہمارا ترکہ (لوگوں کے لیے) صدقہ ہوتا ہے۔'' آپ کی مراد رسول اللہ کی ذات کریمہ تھی؟ انھوں نے بیک زبان ہو کر کہا کہ واقعی آپ نے ایسا ہی فرمایا۔ پھر حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا تھا؟ (انھوں نے عرض کیا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے یہی ارشاد فرمایا تھا۔) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمھیں اس کے متعلق (کچھ وضاحت سے) بیان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس فے کے مال میں اپنے رسول ﷺ کو خاص کیا، اس میں سے آپ کے علاوہ کسی کو کچھ نہیں دیا، پھر آپ نے (آیت فے) تلاوت فرمائی: ''اللہ تعالیٰ نے ان میں سے اپنے رسول پر عطیہ فرمایا، تم لوگوں نے اس پر اپنے اونٹ گھوڑے نہیں دوڑائے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو جس شخص پر چاہے قبضہ دے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔'' گویا فے کا مال، خالص رسول اللہ ﷺ کا حصہ تھا۔ بایں ہمہ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے اسے تم سے روک کر اپنے لیے جمع نہیں کیا کہ خود کو تم پر ترجیح دی ہو بلکہ آپ نے وہ فے کا مال بھی تمھیں دے دیا ہے اور تم پر اسے صرف کر دیا ہے۔ اب ان اموال میں سے صرف یہ مال باقی رہ گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا معمول یہ

لِّلْحَقِّ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي تُكَلِّمَانِي وَكَلِمَتُكَمَا وَاحِدَةٌ وَّأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ، جِئْتَنِي يَا عَبَّاسُ! تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، وَجَاءَنِي هٰذَا - يُرِيدُ عَلِيًّا - يُرِيدُ نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ لَكُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ». فَلَمَّا بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا قُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلٰى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَّبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا، فَقُلْتُمَا: اِدْفَعْهَا إِلَيْنَا، فَبِذٰلِكَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا، فَأَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذٰلِكَ؟ قَالَ الرَّهْطُ: نَعَمْ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ، هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ. قَالَ: فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ؟ فَوَاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ، فَإِنِّي أَكْفِيكُمَاهَا. [راجع: ٢٩٠٤]

تھا کہ وہ اس مال سے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے تھے کہ اس سے سال بھر کا خرچہ نکال کر باقی مال وہاں خرچ کر دیتے جہاں اللہ کا مال خرچ ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ زندگی بھر ایسا ہی کرتے رہے۔ میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ صحیح ہے؟ سب نے کہا: ہاں (صحیح ہے۔) پھر آپ نے (خصوصیت کے ساتھ) حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو اللہ کی قسم دے کر پوچھا، کیا تم بھی اسے صحیح خیال کرتے ہو؟ (انھوں نے کہا کہ ہاں ایسا ہی ہے۔) اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کا جانشین ہوں اور انھوں نے یہ اموال اپنے قبضے میں لیے اور ان میں وہی عمل کیا جو رسول اللہ ﷺ زندگی بھر کرتے رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس معاملے میں راست باز، نیکوکار، ہدایت یافتہ اور حق کے تابع تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو وفات دے دی تو میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جانشین ہوا۔ میں نے اپنی خلافت کے دو سال تک اس جاگیر پر قبضہ رکھا اور اس کے متعلق وہی طرز عمل اختیار کیے رکھا جو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتے تھے۔ اور اللہ جانتا ہے کہ میں نے اس معاملے میں صداقت کا دامن نہیں چھوڑا، نیکوکار، ہدایت یافتہ اور حق کا پیروکار رہا۔ پھر تم دونوں حضرات میرے پاس آئے اور گفتگو کرنے لگے۔ تمھارا مطالبہ بھی ایک اور معاملہ بھی ایک تھا۔ اے عباس! تم اس لیے آئے کہ اپنے بھتیجے کا حصہ مانگتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس لیے آئے کہ وہ اپنی بیوی کا حصہ باپ کی جائیداد سے مانگتے تھے۔ میں نے تم دونوں سے کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''انبیاء وراثت نہیں چھوڑتے۔ ان کا ترکہ سب صدقہ ہوتا

ہے۔'' پھر سوچ بچار کے بعد مجھے مناسب معلوم ہوا کہ وہ مال (تولیت کے طور پر) تمھیں دے دوں، تو میں نے تم سے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو میں اس شرط پر اسے تمھارے حوالے کرتا ہوں کہ تم مجھے اللہ کا عہد و پیمان دو کہ تم اس میں وہی کچھ کرو گے جو رسول اللہ ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور جو کچھ میں نے ابتدائے خلافت سے اب تک کیا ہے۔ تم دونوں نے کہا تھا کہ اس کو ہمارے حوالے کر دو، تو میں نے اس شرط پر اسے تمھارے حوالے کر دیا۔ اب میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ میں نے اس شرط پر وہ جاگیر تمھارے حوالے کی تھی؟ وہاں موجود تمام لوگوں نے کہا: ہاں۔ پھر حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا میں نے وہ مال اس شرط پر تمھارے حوالے کیا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب تم مجھ سے اس کے خلاف کوئی فیصلہ طلب کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، میں ان اموال میں اس کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں دے سکتا۔ اگر تم اس کے انتظامات سے عاجز آ گئے ہو تو اسے میرے حوالے کر دو۔ میں تمھاری طرف سے ان اموال کے انتظام کرنے کے لیے کافی ہوں۔

فائدہ: حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے جن اموال کا فیصلہ کرانے آئے تھے وہ کل مملوکہ املاک کا نہ تھا بلکہ وہ خیبر کا کچھ حصہ، فدک، اور مدینہ طیبہ کے صدقات سے متعلق تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی مملوکہ جائیدادیں اس سے کہیں زیادہ تھیں جن کی تفصیل ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ان مملوکہ املاک کو تقسیم نہیں کیا بلکہ ان کا انتظام و انصرام ان کے حوالے کیا تھا، چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خلافت سے متعلق کام بہت ہو گئے تھے۔ ان جائیدادوں اور جاگیروں کی نگرانی کے لیے ان کے ہاں فرصت نہیں تھی، نیز حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو خوش کرنا بھی مقصود تھا۔

(٢) بَابٌ: أَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الدِّينِ

باب: 2- خمس ادا کرنا دین کا حصہ ہے

٣٠٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَّبِيعَةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، فَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَّأْخُذُ بِهِ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَّرَاءَنَا، قَالَ: «آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَّأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: اَلْإِيمَانِ بِاللهِ، شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ - وَعَقَدَ بِيَدِهِ - وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُؤَدُّوا لِلّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ». [راجع: ٥٣]

[3095] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب وفد عبدالقیس آیا تو انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم اس ربیعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر حائل ہیں۔ ہم حرمت والے مہینوں کے علاوہ آپ کے پاس حاضر نہیں ہو سکتے۔ ہمیں کوئی ایسا (جامع) حکم بتا دیں جس پر ہم بھی عمل کریں اور اپنے پیچھے رہنے والوں کو بھی اس کی دعوت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں: اللہ پر ایمان لانا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کی گواہی دی جائے...... آپ نے اپنے ہاتھ سے ایک گرہ لگائی (کہ ایک تو یہ ہے اور باقی یہ ہیں:)...... نماز پڑھنا، زکاۃ ادا کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور جو تم مال غنیمت حاصل کرو اس سے خمس ادا کرنا اور تمھیں کدو، نقیر، حنتم اور مزفت میں نبیذ بنانے سے منع کرتا ہوں۔''

فائدہ: [الدباء] کدو کو کرید کر برتن بنانا، [نقیر] کھجور کی لکڑی کو کرید کر برتن بنانا، [حنتم] سبز مٹکا اور [مزفت] اس برتن کو کہتے ہیں جسے تارکول سے پالش کیا گیا ہو۔ ان برتنوں میں بہت جلد نشہ پیدا ہو جاتا تھا اور یہ عرب میں خصوصی طور پر شراب کے لیے ہی استعمال ہوتے تھے، اس لیے شروع شروع میں نبی ﷺ نے ان برتنوں سے بھی منع کر دیا تاکہ شراب کا خیال بھی نہ آئے اور نبیذ کے استعمال میں اگر تھوڑی بہت دیر ہو جائے تو نشہ پیدا نہ ہو۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب ترک شراب کی عادت پختہ ہو گئی تو آپ نے ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دے دی۔

(٣) بَابُ نَفَقَةِ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ وَفَاتِهِ

باب: 3- نبی ﷺ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات کا خرچہ (کہاں سے ادا ہوتا تھا؟)

٣٠٩٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَّا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ

[3096] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے وارث میرے بعد ایک دینار بھی تقسیم نہ کریں بلکہ میں جو چیز چھوڑ جاؤں، اس میں سے میرے عاملوں کی تنخواہیں اور میری بیویوں کا خرچ نکال

نِسَائِي وَمَؤُنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ». [راجع: ٢٧٧٦]

کر باقی سب صدقہ ہے۔"

٣٠٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي، فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ. [انظر: ٦٤٥١]

[3097] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو میرے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو کسی جگر والے جاندار کی خوراک بن سکتی۔ ہاں، کچھ جو طاق میں رکھے ہوئے تھے۔ میں انھی سے کھاتی رہی یہاں تک کہ کافی عرصہ گزر گیا۔ میں نے انھیں ناپا تو وہ جلدی ختم ہو گئے۔

٣٠٩٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ: مَا تَرَكَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً. [٢٧٣٩]

[3098] حضرت عمرو بن حارث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے وفات کے بعد اپنے ہتھیار، ایک سفید خچر اور کچھ زمین کے سوا کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تھا۔ آپ ﷺ زمین بھی خود صدقہ کر گئے تھے۔

(٤) بَابُ مَا جَاءَ فِي بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا نُسِبَ مِنَ الْبُيُوتِ إِلَيْهِنَّ

باب: 4- نبی ﷺ کی ازواج مطہرات ؓ کے گھروں سے متعلق جو منقول ہے اور گھروں کی جو نسبت ازواج مطہرات کی طرف کی گئی ہے اس کا حکم

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ﴾ [الأحزاب: ٣٣] وَ﴿لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ﴾ [الأحزاب: ٥٣].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور (اے نبی کی بیویو!) تم اپنے گھروں ہی میں ٹھہری رہو۔" نیز ارشاد فرمایا: "(اے ایمان والو!) تم نبیٔ مکرم (ﷺ) کے گھروں میں اجازت کے بغیر نہ جاؤ۔"

٣٠٩٩ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدٌ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ. [راجع: ١٩٨]

[3099] نبی کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کا مرض زیادہ ہو گیا تو آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے اجازت طلب کی کہ میرے گھر میں ان کی تیمارداری کی جائے تو سب نے آپ کو اس امر کی اجازت دے دی۔

٣١٠٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِي، وَفِي نَوْبَتِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَجَمَعَ اللهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ، قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بِسِوَاكٍ فَضَعُفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَمَضَغْتُهُ ثُمَّ سَنَنْتُهُ بِهِ. [راجع: ٨٩٠]

[3100] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی وفات میرے گھر میں ہوئی اور میری باری کے دن ہوئی جبکہ آپ کا سر مبارک میری گردن اور میرے سینے کے درمیان تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آخری وقت میں میرے اور آپ کے تھوک مبارک کو جمع فرما دیا۔ وہ اس طرح کہ عبدالرحمٰن ؓ مسواک لے کر حاضر ہوئے چونکہ نبی ﷺ اس کے استعمال سے کمزور تھے تو میں نے مسواک کو پکڑا اور اسے چبایا پھر آپ کو مسواک کرائی۔

٣١٠١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ - فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ - ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ مَعَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ قَرِيبًا مِّنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ نَفَذَا، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلٰى رِسْلِكُمَا»، قَالَا: سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَّقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا». [راجع: ٢٠٣٥]

[3101] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت صفیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لیے آئیں جبکہ آپ رمضان کے آخری عشرے کا مسجد میں اعتکاف کیے ہوئے تھے۔ پھر وہ واپس جانے کے لیے اٹھیں تو رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے، یہاں تک کہ مسجد نبوی کے اس دروازے کے پاس پہنچ گئے جو نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت ام سلمہ ؓ کے دروازے کے پاس ہے تو ان دونوں کے پاس سے انصار کے دو آدمی گزرے۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا پھر جلدی سے آگے بڑھنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''آرام سے چلو۔ (یہ میری بیوی حضرت صفیہ ؓ ہیں)۔'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! سبحان اللہ۔ اور ان پر یہ شاق گزرا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان، انسان کی رگوں میں خون کی طرح پھرتا ہے۔ مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ مبادا تمھارے دلوں میں کوئی بدگمانی پیدا کر دے۔''

٣١٠٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ وَّاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ارْتَقَيْتُ

[3102] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں حضرت حفصہ ؓ کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ قبلے کی طرف پشت اور شام کی طرف منہ کیے ہوئے رفع حاجت کر

فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ. [راجع: ١٤٥]

رہے تھے۔"

٣١٠٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا. [راجع: ٥٢٢]

[3103] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز عصر ایسے وقت میں ادا کرتے تھے جبکہ دھوپ ابھی ان کے حجرے سے نہیں نکلی ہوتی تھی۔

٣١٠٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ خَطِيبًا فَأَشَارَ نَحْوَ مَسْكَنِ عَائِشَةَ فَقَالَ: «هَاهُنَا الْفِتْنَةُ - ثَلَاثًا - مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». [انظر: ٣٢٧٩، ٣٥١١، ٥٢٩٦، ٧٠٩٢، ٧٠٩٣]

[3104] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ (ایک مرتبہ) خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے حضرت عائشہ ؓ کی رہائش گاہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین بار فرمایا: "اس طرف (مشرق کی جانب) سے فتنے برپا ہوں گے، جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔"

٣١٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ إِنْسَانٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُرَاهُ فُلَانًا - لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ - اَلرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ». [راجع: ٢٦٤٦]

[3105] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: (ایک دن) رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تھے کہ انھوں نے ایک انسان کی آواز سنی جو حضرت حفصہ ؓ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ شخص آپ کے گھر جانے کی اجازت مانگ رہا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرا خیال ہے یہ فلاں شخص ہے جو حضرت حفصہ ؓ کا رضاعی چچا ہے۔" نیز فرمایا: "رضاعت ہر اس چیز کو حرام کر دیتی جو نسب حرام کرتا ہے۔"

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ ؓ کی رہائش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "اس طرف (مشرق کی جانب) سے فتنے برپا ہوں گے، جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔" اس حدیث کو بنیاد بنا کر روافض نے پروپیگنڈا کیا ہے کہ حضرت عائشہ ؓ کا گھر فتنوں کی آماجگاہ تھا، حالانکہ انھیں ایسی باتیں کہنے سے شرم آنی چاہیے کیونکہ حضرت عائشہ ؓ کے گھر

رسول اللہ ﷺ نے اپنے آخری ایام گزارے اور زندگی کے بعد وہ آپ کا مشہد بنا جو کہ اللہ کی طرف سے خیر و برکت کے نزول کا محل ہے۔ ایسی جگہ کو فتنوں کی آماجگاہ کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے۔ دراصل صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض و عناد کے نتیجے میں ایسی باتیں کہی گئی ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے دوسرے مقام پر ایک تفصیلی روایت ذکر کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دفعہ اہل عراق سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہوئے دیکھا، خبردار! فتنہ ادھر سے طلوع ہوگا، بلاشبہ اس طرف سے ظاہر ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔''[1] مدینہ طیبہ سے عراق، مشرق کی طرف پڑتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ فتنوں کی آماجگاہ سرزمین عراق ہے۔ اس میں شک نہیں کہ عراق کا خطہ بڑا ہنگامہ خیز اور فتنہ پرور واقع ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی مذکورہ بالا پیش گوئی کے مطابق یہ منحوس علاقہ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کی آماجگاہ ہے، چنانچہ قوم نوح کے بت ود اور سواع وغیرہ عراق ہی میں تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلاف آگ کا الاؤ تیار کرنے والا نمرود بھی اسی عراق کا فرمانروا تھا۔ حضرت عثمان کے خلاف فتنہ بھی عراقی لوگوں نے برپا کیا تھا۔ نواسۂ رسول ﷺ کو شہید کرنے والے بھی عراقی تھے۔ حدیث اور اہل حدیث کے خلاف اہل رائے کے طوفان بھی اسے سرزمین سے اٹھے۔ اب بھی یہ خطہ اس قسم کے فتنوں کی بدترین مثالیں قائم کیے ہوئے ہے۔ ان واقعات و شواہد کے تناظر میں کہا جا سکتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر فتنوں کی آماجگاہ نہیں تھا بلکہ یہ ''شرف'' سرزمین عراق کو حاصل ہوا ہے۔

(٥) بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهِ وَخَاتَمِهِ

باب :5- نبی ﷺ کی زرہ، آپ کے عصا، پیالے اور انگوٹھی کا بیان

وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ قِسْمَتُهُ، وَمِنْ شَعَرِهِ وَنَعْلِهِ وَآنِيَتِهِ مِمَّا تَبَرَّكَ أَصْحَابُهُ وَغَيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِ.

ان تمام چیزوں کو آپ کے بعد خلفائے راشدین نے استعمال کیا لیکن ان کی تقسیم منقول نہیں ہے۔ اسی طرح آپ کے موئے مبارک، نعلین اور برتنوں کا حال ہے جن سے آپ کی وفات کے بعد صحابہ اور غیر صحابہ برکت حاصل کرتے رہے ہیں۔

٣١٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ بَعَثَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ، وَكَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَهُ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولٌ سَطْرٌ، وَاللهُ سَطْرٌ.

[3106] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو انھوں نے انھیں بحرین بھیجا اور ان کو یہ خط لکھ کر دیا اور اس پر نبی ﷺ کی مہر لگائی۔ مہر نبوت تین سطر میں تھی: محمد ایک سطر، رسول دوسری سطر اور لفظ اللہ تیسری سطر تھی۔

1. صحيح البخاري، الفتن، حديث :7092.

[راجع: ١٤٤٨]

فائدہ: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی کا ذکر ہے جسے سرکاری مہر کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے جب اہل روم کو دعوتی خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو عرض کیا گیا کہ وہ مہر کے بغیر خطوط کو نہیں پڑھتے تو آپ نے اس وقت یہ انگوٹھی بنوائی۔ [1] اسے آپ ہاتھ میں پہنتے، آپ کے بعد اسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے استعمال کیا، ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی۔ ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئی، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک دن بئر اریس پر بیٹھے انگلی سے انگوٹھی اتار کر اس سے کھیل رہے تھے کہ اچانک وہ کنویں میں گر گئی۔ اس کا پانی نکال کر تین دن تک اسے تلاش کیا لیکن وہ نہ مل سکی۔ [2] اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس میں کیا حکمت تھی۔ بہر حال انگوٹھی آپ کا وہ ترکہ تھا جسے آپ کے بعد خلفائے راشدین نے استعمال کیا۔

٣١٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ: أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسٌ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ، فَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ بَعْدُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٥٨٥٧، ٥٨٥٨]

[3107] حضرت عیسیٰ بن طہمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بالوں کے بغیر چمڑے کی دو پرانی جوتیاں ہمیں دکھائیں جن پر دو تسمے لگے ہوئے تھے۔ اس کے بعد ثابت بنانی نے یہ حدیث حضرت انس کے حوالے سے بیان کی کہ انھوں نے فرمایا کہ یہ نبی ﷺ کی پاپوش مبارک ہیں۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی تمام استعمال کردہ اشیاء بابرکت تھیں، ان سے برکت حاصل کرنا شرعاً جائز ہے، البتہ ان اشیاء کی خودساختہ تصاویر کو بطور نمائش استعمال کرنا خلاف شرع ہے، چنانچہ آج کل ایک مخصوص مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اکثر دکانوں اور بسوں میں رسول اللہ ﷺ کی نعلین کی تصویر کے کارڈ لیے پھرتے ہیں اور ان کے متعلق لوگوں کو بتاتے ہیں کہ اسے گھر، دوکان یا دفتر میں رکھنے سے ہر قسم کی مصیبت اور بلاٹل جاتی ہے۔ تنگ دست کی تنگ دستی اور ضرورت مند کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ یہ سب جذباتی باتیں خلاف شریعت ہیں۔ تصویر سے اگر اصل کا مقصد حاصل ہو سکتا ہے تو ہر گھر میں بیت اللہ کی تصویر رکھ کر اس کا طواف کیا جا سکتا ہے اور وہاں نماز پڑھ کر لاکھ نماز کا ثواب بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ حجر اسود کی تصویر رکھ کر اس کو بوسہ دیا جائے تاکہ مکہ مکرمہ جانے کی ضرورت ہی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں سمجھ عطا فرمائے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد ہے کہ یہ نعلین حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں اور انھیں بطور وراثت تقسیم نہیں کیا گیا، بلکہ انھیں ان کے پاس ہی رہنے دیا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی عمر کے آخری حصے میں دمشق چلے گئے وہاں رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب پاپوش مبارک بھی نویں ہجری کے آغاز میں فتنہ تیمور لنگ کے وقت ضائع ہو گئی۔ واللہ أعلم.

٣١٠٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ

[3108] حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک پیوند لگی ہوئی چادر نکال کر ہمیں دکھائی اور فرمایا: اس میں (اس کو اوڑھے

1 صحيح البخاري، اللباس، حديث: 5875. 2 صحيح البخاري، اللباس، حديث: 5879.

اللهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا، وَقَالَتْ: فِي هٰذَا نُزِعَ رُوحُ النَّبِيِّ ﷺ.

ہوئے) نبی ﷺ کی روح قبض کی گئی تھی۔

وَزَادَ سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا غَلِيظًا مِّمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِّنْ هٰذِهِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْمُلَبَّدَةَ. [انظر: ٥٨١٨]

ایک روایت کے مطابق راویٔ حدیث ابو بردہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے ایک موٹا تہبند نکال کر ہمیں دکھایا جو یمن میں بنتا تھا اور ایک چادر جس کو تم ملبدہ (موٹی یا پیوند لگی) کہتے ہو۔ (فرمایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی ہیں۔)

٣١٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ ﷺ انْكَسَرَ فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِّنْ فِضَّةٍ.

[3109] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ نے ٹوٹی ہوئی جگہ پر چاندی کی تار لگا کر اسے جوڑ لیا تھا۔

قَالَ عَاصِمٌ: رَأَيْتُ الْقَدَحَ، وَشَرِبْتُ فِيهِ. [انظر: ٥٦٣٨]

(راویٔ حدیث) حضرت عاصم کہتے ہیں کہ میں نے وہ پیالہ دیکھا اور اس میں پانی بھی پیا ہے۔

٣١١٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ حَدَّثَهُ: أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ: أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ حُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَّكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ فَقُلْتُ لَهُ: لَا، فَقَالَ: فَهَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ؟ وَايْمُ اللهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا، حَتّٰى تَبْلُغَ نَفْسِي، إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ

[3110] حضرت علی بن حسین (زین العابدین) سے روایت ہے کہ جب ہم حضرت حسین ؓ کی شہادت کے بعد یزید بن معاویہ کے پاس سے مدینہ طیبہ آئے تو انھیں مسور بن مخرمہ ؓ ملے اور کہا کہ اگر آپ کو کوئی ضرورت ہو تو مجھے حکم دیں؟ میں نے ان سے کہا: مجھے کوئی حاجت نہیں۔ حضرت مسور ؓ نے کہا: کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار عنایت فرمائیں گے! مجھے خطرہ ہے مبادا کچھ لوگ آپ سے بہ زور چھین لیں؟ اللہ کی قسم! اگر وہ آپ مجھے دے دیں گے تو جب تک میری جان باقی ہے اسے کوئی شخص چھین نہیں سکے گا۔ (پھر انھوں نے ایک قصہ بیان کیا کہ) حضرت علی ؓ نے سیدہ فاطمہ ؓ کی موجودگی میں ابوجہل کی ایک بیٹی کو پیغام نکاح دے دیا تھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ منبر پر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے، میں ان دنوں بالغ تھا، آپ نے فرمایا: ''فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، مجھے

فِي ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهِ هٰذَا - وَأَنَا يَوْمَئِذٍ الْمُحْتَلِمُ - فَقَالَ: «إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي، وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا»، ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَّهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنٰى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ، قَالَ: «حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفٰى لِي، وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا، وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا، وَلٰكِنْ وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ أَبَدًا». [راجع: ٩٢٦]

اندیشہ ہے مبادا وہ اپنے دین کے متعلق کسی فتنے میں مبتلا ہو جائے۔'' پھر آپ نے خاندان بنو عبدشمس والے داماد کا ذکر کیا اور اس کی دامادی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: ''اس نے مجھ سے جو بات کہی تو سچی کہی، جو وعدہ کیا تو اسے پورا کیا۔ میں حلال چیز کو حرام نہیں کرتا اور حرام کو حلال نہیں کرتا لیکن اللہ کی قسم! اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی ایک ساتھ نہیں رہ سکتیں۔''

٣١١١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ مُنْذِرٍ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: لَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَاكِرًا عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَكَرَهُ يَوْمَ جَاءَهُ نَاسٌ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: اِذْهَبْ إِلٰى عُثْمَانَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَمُرْ سُعَاتَكَ يَعْمَلُوا بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَالَ: أَغْنِهَا عَنَّا، فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ضَعْهَا حَيْثُ أَخَذْتَهَا. [انظر: ٣١١٢]

[3111] حضرت ابن حنفیہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ اگر حضرت علی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برائی سے یاد کرنے والے ہوتے تو اس دن برا بھلا کہتے جب ان کے پاس لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کارندوں کی شکایت کی تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صدقات سے متعلقہ ایک پروانہ دے کر مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور فرمایا: انھیں خبردار کرو کہ یہ پروانہ رسول اللہ ﷺ کا لکھوایا ہوا ہے۔ آپ اپنے کارندوں کو اس کے مطابق عمل درآمد کرنے کا پابند کریں، چنانچہ میں اسے لے کر ان (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے فرمایا: فی الحال ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں وہ صحیفہ حضرت علی کے پاس واپس لے آیا اور انھیں حالات سے آگاہ کر دیا تو انھوں نے فرمایا: اچھا یہ صحیفہ جہاں سے اٹھایا تھا وہیں رکھ دو۔

٣١١٢ - وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُنْذِرًا [الثَّوْرِيَّ] عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَبِي: خُذْ هٰذَا الْكِتَابَ فَاذْهَبْ بِهِ إِلٰى عُثْمَانَ، فَإِنَّ فِيهِ أَمْرَ النَّبِيِّ ﷺ بِالصَّدَقَةِ. [راجع: ٣١١١]

[3112] حضرت محمد بن حنفیہ ہی سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: مجھے میرے والد گرامی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے بھیجا اور فرمایا: یہ صحیفۂ صدقات لو اور اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ کیونکہ اس میں صدقات سے متعلق نبی ﷺ کے بیان کردہ احکامات درج ہیں۔

فائدہ: ہمارے نزدیک رسول اللہ ﷺ کا اصل تبرک یہ ہے کہ جو کچھ ہمیں آپ کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملا

ہے، اس پر عمل کیا جائے اور آپ کی صورت و سیرت کی اتباع کی جائے تو ہم اس کے نتیجے میں دنیا و آخرت کی خیر و برکات سے مشرف ہوں گے جیسا کہ حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''اہل مدینہ کو رسول اللہ ﷺ کی برکت کی وجہ سے دنیا و آخرت کی سعادت سے بہرہ ور کیا گیا بلکہ ہر مومن جسے اس برکت کی بدولت ایمان نصیب ہوا اسے اللہ کے ہاں اتنی بھلائیوں سے نوازا جائے گا جس کی قدر و قیمت تو اللہ ہی جانتا ہے۔

(٦) بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْمَسَاكِينِ

باب: 6- اس امر کی دلیل کہ خمس، رسول اللہ ﷺ کی ضروریات اور مساکین پر صرف ہوتا تھا

وَإِيثَارِ النَّبِيِّ ﷺ أَهْلَ الصُّفَّةِ وَالْأَرَامِلَ حِينَ سَأَلَتْهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ إِلَيْهِ الطَّحْنَ وَالرَّحٰى أَنْ يُخْدِمَهَا مِنَ السَّبْيِ فَوَكَلَهَا إِلَى اللهِ.

نیز نبی اللہ ﷺ نے اہل صفہ اور بیوگان پر خرچ کرنے کو ترجیح دی جبکہ آپ کی لخت جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے آٹا گوندھنے اور چکی پیسنے کی شکایت کی اور سوال کیا کہ انھیں قیدیوں میں سے کوئی خادمہ عطا کریں تو آپ نے ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا۔

٣١١٣ - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى: أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اشْتَكَتْ مَا تَلْقٰى مِنَ الرَّحٰى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ، فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لَهُ، فَأَتَانَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ: «عَلٰى مَكَانِكُمَا» حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلٰى صَدْرِي. فَقَالَ: «أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَانِي؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللهَ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ». [انظر: ٣٧٠٥، ٥٣٦١، ٦٣١٨]

[3113] حضرت علی سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیسنے کی بہت تکلیف ہوئی۔ پھر انھیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں تو وہ آپ کے پاس خدمت گار لینے کی درخواست لے کر حاضر ہوئیں لیکن آپ سے ملاقات کا اتفاق نہ ہو سکا۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا تذکرہ کیا۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ کے سامنے ان کی درخواست پیش کر دی۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) پھر نبی ﷺ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں میں جا چکے تھے۔ ہم کھڑے ہونے لگے تو آپ نے فرمایا: ''اپنے بستروں ہی میں رہو۔'' پھر آپ بیٹھ گئے حتی کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی۔ آپ نے فرمایا: ''میں تمھیں اس چیز سے بہتر بات نہ بتاؤں جس کی تم نے درخواست کی تھی؟ جب تم بستر میں جانے کا ارادہ کرو تو 34 بار اللہ اکبر، 33 بار الحمد للہ اور 33 بار سبحان اللہ پڑھ لیا

کرو۔ ایسا کرنا تمھاری طلب کردہ چیز سے بہت بہتر ہے۔"

(٧) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ﴾ [الأنفال: ٤١] يَعْنِي لِلرَّسُولِ قَسْمَ ذٰلِكَ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَّخَازِنٌ، وَاللهُ يُعْطِي».

باب: 7- ارشاد باری تعالیٰ: "مال غنیمت سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔" یعنی رسول اللہ ﷺ کے ذمے اس کی تقسیم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں تو تقسیم کرنے والا اور خزانچی ہوں، دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔"

٣١١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ وَّقَتَادَةَ: أَنَّهُمْ سَمِعُوا سَالِمَ ابْنَ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُّسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا - قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ: إِنَّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: حَمَلْتُهُ عَلٰى عُنُقِي فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ: وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُّسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا - قَالَ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي، فَإِنِّي إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ». وَقَالَ حُصَيْنٌ: «بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ». وَقَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ سَالِمًا عَنْ جَابِرٍ: أَرَادَ أَنْ يُّسَمِّيَهُ الْقَاسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي».

[انظر: ٣١١٥، ٣٥٣٨، ٦١٨٦، ٦١٨٧، ٦١٨٩، ٦١٩٦]

[3114] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم انصار میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اپنے بچے کا نام محمد رکھنے کا ارادہ کیا۔ شعبہ کی ایک روایت میں ہے کہ انصاری نے کہا: میں اسے اپنی گردن پر اٹھا کر نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ سلیمان کی روایت میں ہے کہ اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے بچے کا نام محمد رکھنا چاہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میرے نام پر نام تو رکھ سکتے ہو لیکن تمھیں میری کنیت کے ساتھ کنیت رکھنے کی اجازت نہیں، کیونکہ مجھے قاسم بنایا گیا ہے۔ میں تمھارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔" حصین کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: "میں قاسم کی حیثیت سے مبعوث ہوا ہوں، میں تم میں تقسیم کرتا ہوں۔" عمرو نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر ؓ سے بیان کیا کہ اس نے اس (بچے) کا نام قاسم رکھنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "میرے نام پر نام رکھ سکتے ہو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔"

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انصاری کو بچے کا نام قاسم رکھنے سے منع کیا گیا، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا نام قاسم نہیں بلکہ آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی، اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اگر کسی بچے کا نام قاسم رکھا جائے گا تو اس کا والد ابوالقاسم ہوگا۔ اس بنا پر باپ کی کنیت رسول اللہ ﷺ کی کنیت جیسی ہوگی، ایسا التباس اور اشتباہ سے بچنے کے لیے تھا۔ یاد رہے کہ نام یا کنیت رکھنے کی ممانعت رسول اللہ ﷺ کی زندگی تک محدود تھی۔ اب کسی قسم کے اشتباہ یا التباس کا اندیشہ نہیں ہے، لہٰذا دونوں جائز ہیں۔

٣١١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ، وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ، فَسَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ». [راجع: ٣١١٤]

[3115] حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم انصار میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ اس پر انصار نے کہا: ہم تجھے ابوالقاسم ہرگز نہیں کہیں گے اور نہ اس کنیت سے تمھاری آنکھ ہی ٹھنڈی کریں گے۔ یہ سن کر وہ شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام قاسم رکھا ہے، اب انصار کہتے ہیں کہ ہم تجھے نہ تو ابوالقاسم کہیں گے اور نہ ہی تیری آنکھ ٹھنڈی کریں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''انصار نے اچھا کردار ادا کیا ہے۔ میرے نام پر نام تو رکھ لو مگر میری کنیت مت اختیار کرو کیونکہ قاسم تو میں ہی ہوں۔''

٣١١٦ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَاللهُ الْمُعْطِي وَأَنَا الْقَاسِمُ، وَلَا تَزَالُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ ظَاهِرِينَ عَلٰى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ». [راجع: ٧١]

[3116] حضرت معاویہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو اسے دین میں سمجھ عطا کر دیتا ہے۔ دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے، میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں۔ یہ امت اپنے مخالفین کے خلاف ہمیشہ غالب رہے گی یہاں تک کہ جب اللہ کا حکم (قیامت) آئے گا تو اس وقت بھی یہ غالب ہوں گے۔''

٣١١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا أُعْطِيكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ، إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ، أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ».

[3117] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں کوئی چیز نہیں دیتا اور نہ تم سے کوئی چیز روکتا ہوں۔ میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں۔ مجھے جہاں جہاں حکم ہوتا ہے وہاں وہاں تقسیم کر دیتا ہوں۔''

٣١١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي عَيَّاشٍ - وَّاسْمُهُ نُعْمَانُ - عَنْ خَوْلَةَ

[3118] حضرت خولہ انصاریہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو لوگ اللہ کے مال میں بے جا تصرف کرتے ہیں ان کے

الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

لیے قیامت کے دن آگ ہوگی۔ (وہ قیامت کے دن دوزخ میں جائیں گے)۔''

(٨) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «أُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِمُ»

باب:8- ارشاد نبوی: ''تمھارے لیے غنیمتوں کو حلال کردیا گیا ہے'' کا بیان

وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَعَدَكُمُ ٱللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا﴾ اَلْآيَةَ [الفتح: ٢٠] فَهِيَ لِلْعَامَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَهُ الرَّسُولُ ﷺ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جو تم حاصل کرو گے۔'' (قرآن کی رو سے) یہ سب لوگوں کے لیے ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے (کہ کون کون اس کے حق دار ہیں)۔

٣١١٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ: اَلْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٢٨٥٠]

[3119] حضرت عروہ بارقی ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک کے لیے خیر و برکت، یعنی اجر و غنیمت کو باندھ دیا گیا ہے۔''

٣١٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ». [راجع: ٣٠٢٧]

[3120] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسریٰ مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہیں ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً تم ان دونوں (حکومتوں) کے خزانے (اللہ کی راہ میں) ضرور خرچ کرو گے۔''

٣١٢١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: سَمِعَ جَرِيرًا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي

[3121] حضرت جابر بن سمرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہو گا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً

سَبِيلِ اللهِ». [انظر: ٣٦١٩، ٦٦٢٩]

تم لوگ ان دونوں (حکومتوں) کے خزانے (اللہ کے رستے میں) ضرور خرچ کرو گے۔"

فائدہ: ان دونوں احادیث میں رسول اللہ ﷺ کی ایک پیش گوئی کا ذکر ہے جو حرف بہ حرف پوری ہوئی وہ یہ کہ عروج اسلام کے بعد قدیم ایرانی سلطنت اور روم کی حکومت ختم ہو جائے گی، چنانچہ ایسا ہی ہوا، ایران کا آتش کدہ ہمیشہ کے لیے بجھ گیا اور رومی حکومت بھی نیست و نابود ہوگئی۔ ان دونوں حکومتوں کے خزانے مسلمانوں کے ہاتھ آئے اور حق داروں میں تقسیم ہوئے۔

٣١٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ». [راجع: ٣٣٥]

[3122] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے لیے غنیمت کے مال حلال کر دیے گئے ہیں۔"

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے لیے مال غنیمت کے حلال ہونے سے مراد آپ کی "امت کے لیے حلال ہونا" ہے، جبکہ پہلی امتوں کے لیے مال غنیمت حلال نہیں تھا۔ مال غنیمت کا حلال ہونا رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت ہے، قبل ازیں آسمان سے آگ آتی اور مال غنیمت کو بھسم کر دیتی جیسا کہ آئندہ حدیث میں اس کی وضاحت ہوگی۔ مال غنیمت کا حلال ہونا عام لوگوں کے لیے نہیں بلکہ ان مجاہدین کے لیے ہے جو میدان کارزار میں کفار و مشرکین سے نبرد آزما ہوتے ہیں۔

٣١٢٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ». [راجع: ٣٦]

[3123] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ کے رستے میں جہاد کے لیے گھر سے نکلے اور اس کا مقصد صرف جہاد اور اس کے کلمات کی تصدیق کرنا ہو، اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے اس امر کا ضامن ہے کہ اسے شہادت سے سرفراز فرما کر اسے جنت میں داخل کرے یا اسے اجر و غنیمت دے کر واپس گھر لوٹائے۔"

٣١٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَّلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ، وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا

[3124] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "پہلے انبیاء میں سے ایک نبی نے جہاد کیا تو انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ میرے ساتھ وہ شخص نہ جائے جس نے کسی عورت سے نکاح تو کیا ہو لیکن ابھی تک رخصتی نہ ہوئی ہو جبکہ وہ رخصتی کا خواہاں ہو۔ اور نہ

وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا، وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَّلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا، وَلَا آخَرُ اشْتَرٰى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَّهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا، فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِّنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ: إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَّأَنَا مَأْمُورٌ، اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا، فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ، فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ، فَجَاءَتْ - يَعْنِي النَّارَ - لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ: إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا، فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَّجُلٌ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ: فِيكُمُ الْغُلُولُ، فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: فِيكُمُ الْغُلُولُ، فَجَاؤُوا بِرَأْسٍ مِّثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِّنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا، ثُمَّ أَحَلَّ اللهُ لَنَا الْغَنَائِمَ، رَأٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا».

[انظر: ٥١٥٧]

وہ شخص جائے جس نے گھر کی چار دیواری تو کی ہو لیکن ابھی تک چھت نہ ڈالی ہو۔ اور نہ وہ شخص ہی جائے جس نے حاملہ بکریاں اور اونٹنیاں خریدی ہوں اور وہ ان کے بچے جننے کا منتظر ہو۔ (یہ کہہ کر) پھر وہ جہاد کے لیے روانہ ہوئے اور ایک گاؤں کے قریب اس وقت پہنچے کہ عصر کا وقت قریب تھا یا ہو چکا تھا۔ انھوں نے آفتاب سے کہا: تو بھی اللہ کا محکوم ہے اور میں بھی اللہ کا تابع فرمان ہوں، پھر یوں دعا کی: اے اللہ! اسے ہمارے لیے غروب ہونے سے روک دے، چنانچہ اسے روک لیا گیا حتی کہ اللہ نے ان کو فتح سے سرفراز فرمایا۔ پھر انھوں نے مال غنیمت کو اکٹھا کیا اور آگ آئی تاکہ اسے کھائے (بھسم کر دے) لیکن آگ نے اسے نہ کھایا (نہ جلایا۔) اس (نبی علیہ السلام) نے کہا کہ تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے، لہٰذا اب ہر قبیلے کا ایک ایک شخص مجھ سے بیعت کرے، چنانچہ ایک شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گیا تو اس (نبی علیہ السلام) نے فرمایا: تیرے قبیلے والوں نے چوری کی ہے۔ اب تمھارے قبیلے کے سب لوگ مجھ سے بیعت کریں۔ پھر دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گئے۔ اس کے بعد نبی نے فرمایا کہ تم نے ہی خیانت کا ارتکاب کیا ہے، چنانچہ وہ سونے کا سر لائے جو گائے کے سر جیسا تھا۔ اس کو انھوں نے رکھا تو آگ نے آ کر مال غنیمت کھا لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مال غنیمت حلال کر دیا۔ اس نے ہماری کم زوری اور عاجزی کو دیکھا اس لیے ہماری خاطر مال غنیمت کو حلال قرار دے دیا۔“

فائدہ: یہ نبی حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے، انھوں نے اللہ کے حضور درخواست کی کہ وہ سورج کو چلنے سے روک دے تاکہ وہ بستی فتح کر لیں، چنانچہ وہ رکا رہا حتی کہ وہ بستی فتح ہو گئی۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ وہ جمعے کا دن تھا، اگر سورج نہ رکتا اور غروب ہو جاتا تو ہفتے کا دن شروع ہو جاتا۔ اس دن میں اس کی عظمت کے پیش نظر جنگ کرنا حرام تھا، ممکن تھا کہ دشمن کو کمک

پہنچ جاتی اور اسے فتح کرنے میں دشواری پیش آتی۔

(٩) بَابٌ: اَلْغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ

باب: 9- غنیمت اس کا حق ہے جو معرکے میں حاضر ہو

٣١٢٥ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ. [راجع: ٢٣٣٤]

[3125] حضرت اسلم رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر بعد میں آنے والے مسلمانوں کا مجھے خیال نہ ہوتا تو میں جو علاقہ فتح کرتا اسے مجاہدین میں تقسیم کر دیتا جس طرح نبی ﷺ نے خیبر کو تقسیم کیا تھا۔

(١٠) بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلْمَغْنَمِ، هَلْ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ؟

باب: 10- اگر کوئی حصول غنیمت کے لیے جہاد کرے تو کیا اس کے ثواب میں کمی ہوگی؟

٣١٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَعْرَابِيٌّ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَيُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ، مَنْ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ فَقَالَ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ». [راجع: ١٢٣]

[3126] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک دیہاتی نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ ایک شخص حصول غنیمت کے لیے لڑتا ہے، دوسرا شہرت و ناموری کے لیے میدان جنگ میں آتا ہے، تیسرا اس لیے لڑتا ہے کہ اس کی دھاک بیٹھ جائے تو ان میں سے اللہ کے راستے میں کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس لیے جنگ میں شرکت کرتا ہے تاکہ اللہ کا دین سربلند ہو، صرف وہ اللہ کے راستے میں لڑتا ہے۔''

(١١) بَابُ قِسْمَةِ الْإِمَامِ مَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ وَيَخْبَأُ لِمَنْ لَّمْ يَحْضُرْهُ أَوْ غَابَ عَنْهُ

باب: 11- امام کے پاس تحفتاً جو مال آئے اسے حاضرین میں تقسیم کرنا اور جو نہ آئے یا مجلس سے غائب ہو تو اس کا حصہ چھپا رکھنا

٣١٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ

[3127] حضرت عبداللہ بن ابوملیکہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ریشمی جبے بطور ہدیہ بھیجے گئے جن میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ آپ نے وہ اپنے پاس

مِّنْ دِيبَاجٍ مُّزَرَّدَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِي أُنَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِّمَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنُهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، فَقَامَ عَلَى الْبَابِ، فَقَالَ: ادْعُهُ لِي، فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَهُ فَأَخَذَ قَبَاءً فَتَلَقَّاهُ بِهِ وَاسْتَقْبَلَهُ بِأَزْرَارِهِ فَقَالَ: «يَا أَبَا الْمِسْوَرِ! خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ، يَا أَبَا الْمِسْوَرِ! خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ» وَكَانَ فِي خُلُقِهِ [شِدَّةٌ].

موجود صحابۂ کرام میں تقسیم کر دیے اور ان میں سے ایک جبہ حضرت مخرمہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کے لیے الگ کر رکھا۔ وہ آئے اور ان کے ہمراہ ان کا بیٹا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بھی تھا۔ وہ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اپنے بیٹے سے کہا کہ آپ ﷺ کو میری خاطر بلا لائے۔ نبی ﷺ نے ان کی آواز سنی تو ایک جبہ لے کر باہر تشریف لائے اور سونے کے بٹنوں سمیت وہ جبہ مخرمہ رضی اللہ عنہ کے آگے رکھ دیا اور فرمایا: "اے مخرمہ! میں نے یہ تمھارے لیے چھپا رکھا تھا۔ اے مخرمہ! میں نے تمھارے لیے یہ چھپا کر رکھ لیا تھا۔" حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ ذرا تیز طبیعت کے آدمی تھے۔

رَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ. وَقَالَ حَاتِمُ ابْنُ وَرْدَانَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَقْبِيَةٌ.

ابن علیہ نے یہ حدیث ایوب کے واسطے سے (مرسل ہی) بیان کی ہے۔ اور حاتم بن وردان نے کہا: ہم سے ایوب نے، ان سے ابن ابوملیکہ نے، ان سے حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے پاس کچھ جبے آئے......

تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ. [راجع: ٢٥٩٩]

ابن ابوملیکہ سے روایت کرنے میں لیث بن سعد نے ایوب کی متابعت کی ہے۔

(١٢) بَابُ كَيْفَ قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ؟ وَمَا أَعْطٰى مِنْ ذٰلِكَ مِنْ نَّوَائِبِهِ

باب: 12- نبی ﷺ نے بنوقریظہ اور بنونضیر کے مال کیسے تقسیم کیے اور اپنی ضروریات کے لیے اس سے کیسے خرچ کیا؟

٣١٢٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ. [راجع: ٢٦٣٠]

[3128] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ انصار کے آدمی نبی ﷺ کے لیے کھجوروں کے درخت مختص کر دیتے تھے۔ جب بنو قریظہ اور بنونضیر کے علاقے فتح ہو گئے تو اس کے بعد آپ نے ان کے درخت ان کو واپس کر دیے۔

فائدہ: بنونضیر کی زمینیں فے کا مال تھیں جو خالص رسول اللہ ﷺ کے لیے تھیں جنھیں آپ نے مہاجرین میں تقسیم کر دیا اور

انھیں حکم دیا کہ انصار نے جو باغات بطور ہمدردی انھیں دیے تھے وہ واپس کر دیں اور انصار کو اس مال فے سے کچھ نہ دیا۔ اس طرح دونوں فریق ایک دوسرے سے مستغنی ہو گئے، پھر جب بنو قریظہ نے عہد شکنی کی تو ان کا محاصرہ ہوا بالآخر وہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر راضی ہوئے تو ان کی جائیداد کو تمام صحابہ میں تقسیم کر دیا اور اپنے حصے سے اپنی ضروریات، مثلاً: اہل وعیال کا نفقہ اور دیگر مصارف میں خرچ کرتے۔

(١٣) بَابُ بَرَكَةِ الْغَازِي فِي مَالِهِ حَيًّا وَّمَيِّتًا مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ وَوُلَاةِ الْأَمْرِ

باب: 13- جن لوگوں نے نبی ﷺ اور دیگر حکام کے ساتھ مل کر جہاد کیا، ان کے مال، زندگی اور موت کے بعد برکت کا بیان

٣١٢٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: أَحَدَّثَكُمْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ، دَعَانِي فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ! إِنَّهُ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ مَظْلُومٌ، وَإِنِّي لَا أُرَانِي إِلَّا سَأُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا وَّإِنَّ مِنْ أَكْبَرِ هَمِّي لَدَيْنِي، أَفَتُرٰى يُبْقِي دَيْنُنَا مِنْ مَّالِنَا شَيْئًا؟ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ! بِعْ مَالَنَا فَاقْضِ دَيْنِي، وَأَوْصٰى بِالثُّلُثِ وَثُلُثِهِ لِبَنِيهِ - يَعْنِي عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: ثُلُثُ الثُّلُثِ - فَإِنْ فَضَلَ مِنْ مَّالِنَا فَضْلٌ بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ فَثُلُثُهُ لِوَلَدِكَ. قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللهِ قَدْ وَازٰى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ - خُبَيْبٌ وَّعَبَّادٌ - وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِينَ وَتِسْعُ بَنَاتٍ. قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَجَعَلَ يُوصِينِي بِدَيْنِهِ وَيَقُولُ: يَا بُنَيَّ! إِنْ عَجَزْتَ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَوْلَايَ. قَالَ: فَوَاللهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَرَادَ حَتّٰى قُلْتُ: يَا أَبَتِ مَنْ مَّوْلَاكَ؟ قَالَ: اللهُ. قَالَ: فَوَاللهِ مَا وَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ مِّنْ دَيْنِهِ

[3129] حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جنگ جمل کے دن جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ (میدان جنگ میں) کھڑے ہوئے تو انھوں نے مجھے بلایا۔ میں ان کے پہلو میں کھڑا ہو گیا انھوں نے فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! آج کے دن ظالم یا مظلوم ہی قتل ہو گا اور میں سمجھتا ہوں کہ آج میں مظلوم ہی قتل کیا جاؤں گا اور مجھے زیادہ فکر میرے قرض کی (ادائیگی کی) ہے۔ کیا تمھیں کچھ اندازہ ہے کہ قرض ادا کرنے کے بعد ہمارا کچھ مال بچ سکے گا؟ پھر انھوں نے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! ہمارا مال فروخت کر کے اس سے قرض ادا کر دینا۔ انھوں نے اس مال سے ایک تہائی کی وصیت کی اور اس تہائی کے تیسرے حصے کی وصیت اپنے، یعنی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے بیٹوں کے لیے کی۔ انھوں نے فرمایا کہ وصیت کی تہائی کے تین حصے کر لینا۔ اگر قرض کی ادائیگی کے بعد ہمارے اموال میں سے کچھ بچ جائے تو اس کا ایک تہائی (تہائی کا تیسرا حصہ) تیرے بچوں کے لیے ہو گا۔ راوی حدیث ہشام نے کہا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے کچھ بیٹے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لڑکوں کے ہم عمر تھے جیسے خبیب اور عباد۔ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے اس وقت نو بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں۔ حضرت عبداللہ

إِلَّا قُلْتُ: يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ! اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ، فَيَقْضِيهِ، فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَلَمْ يَدَعْ دِينَارًا وَّلَا دِرْهَمًا إِلَّا أَرَضِينَ مِنْهَا الْغَابَةُ وَإِحْدٰى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ، وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ، وَدَارًا بِالْكُوفَةِ، وَدَارًا بِمِصْرَ، قَالَ: وَإِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِي عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهُ إِيَّاهُ فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ: لَا، وَلٰكِنَّهُ سَلَفٌ فَإِنِّي أَخْشٰى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ، وَمَا وَلِيَ إِمَارَةً قَطُّ وَلَا جِبَايَةَ خَرَاجٍ وَلَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوَةٍ مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. قَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ: فَحَسِبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَوَجَدْتُّهُ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَّمِائَتَيْ أَلْفٍ. قَالَ: فَلَقِيَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! كَمْ عَلٰى أَخِي مِنَ الدَّيْنِ؟ فَكَتَمَهُ فَقَالَ: مِائَةُ أَلْفٍ، فَقَالَ حَكِيمٌ: وَاللهِ مَا أُرٰى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ لِهٰذِهِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ: أَفَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَّمِائَتَيْ أَلْفٍ؟ قَالَ: مَا أُرَاكُمْ تُطِيقُونَ هٰذَا، فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِي، قَالَ: وَكَانَ الزُّبَيْرُ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ، فَبَاعَهَا عَبْدُ اللهِ بِأَلْفِ أَلْفٍ وَّسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ، فَأَتَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ - وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُمِائَةِ أَلْفٍ - فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ: إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ. قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَا، قَالَ: فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا فِيمَا تُؤَخِّرُونَ إِنْ أَخَّرْتُمْ،

بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ انھوں نے مجھے اپنا قرض ادا کرنے کی وصیت کی اور کہا: اے میرے لخت جگر! اگر تو قرض ادا کرنے سے عاجز ہو جائے تو میرے مالک و مولا سے مدد طلب کر لینا۔ انھوں (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) نے کہا: اللہ کی قسم! میں ان کی بات نہ سمجھ سکا کہ انھوں نے کیا ارادہ کیا تھا یہاں تک کہ میں نے عرض کیا: ابوجان! آپ کا مولیٰ کون ہے؟ انھوں نے فرمایا: میرا مولیٰ اللہ ہے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے ان (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ) کا قرض ادا کرنے میں جو بھی دشواری آئی تو میں نے بایں الفاظ دعا کی: ''اے زبیر کے مولیٰ! ان کا قرض ادا کر دے'' تو ادائیگی کی صورت پیدا ہو جاتی تھی، چنانچہ جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو انھوں نے ترکے میں کوئی درہم و دینار نہیں چھوڑا تھا، صرف زمین کی صورت میں جائیداد چھوڑی تھی، غابہ کی زمین بھی اس میں شامل تھی، گیارہ مکانات مدینہ طیبہ میں تھے۔ دو مکان بصرہ میں، ایک مکان کوفہ میں اور ایک مصر میں تھا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ان پر اتنے قرض کی کیفیت یہ تھی کہ جب ان کے پاس کوئی شخص اپنا مال بطور امانت رکھنے کے لیے آتا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اس سے کہتے: یہ امانت نہیں بلکہ قرض ہے کیونکہ مجھے اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کسی علاقے کے امیر نہیں بنے تھے، نہ وہ خراج وصول کرنے پر کبھی مقرر ہوئے اور نہ انھوں نے کوئی دوسرا عہدہ ہی قبول کیا، البتہ وہ نبی ﷺ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ہمراہ جہاد کے لیے ضرور جاتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے ان کے ذمے قرض کا حساب کیا تو وہ بائیس لاکھ تھا۔ ایک دن حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے ملے تو فرمایا:

فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَا، قَالَ: قَالَ: فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَكَ مِنْ هَاهُنَا إِلَى هَاهُنَا. قَالَ: فَبَاعَ مِنْهَا فَقَضَى دَيْنَهُ فَأَوْفَاهُ وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَّنِصْفٌ، فَقَدِمَ عَلَى مُعَاوِيَةَ - وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ زَمْعَةَ - فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: كَمْ قُوِّمَتِ الْغَابَةُ؟ قَالَ: كُلُّ سَهْمٍ مِّائَةُ أَلْفٍ، قَالَ: كَمْ بَقِيَ؟ قَالَ: أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَّنِصْفٌ. فَقَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ: قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ، قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ، وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ: قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا مِائَةَ أَلْفٍ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: كَمْ بَقِيَ؟ فَقَالَ: سَهْمٌ وَّنِصْفٌ، قَالَ: أَخَذْتُهُ بِخَمْسِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ، قَالَ: وَبَاعَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَّصِيبَهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ، فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهِ قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ: اقْسِمْ بَيْنَنَا مِيرَاثَنَا، قَالَ: لَا وَاللهِ، لَا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتّٰى أُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ أَرْبَعَ سِنِينَ: أَلَا مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَلْنَقْضِهِ، قَالَ: فَجَعَلَ كُلَّ سَنَةٍ يُّنَادِي بِالْمَوْسِمِ فَلَمَّا مَضٰى أَرْبَعُ سِنِينَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ. قَالَ: وَكَانَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، وَرَفَعَ الثُّلُثَ فَأَصَابَ كُلَّ امْرَأَةٍ أَلْفُ أَلْفٍ وَمِائَتَا أَلْفٍ. فَجَمِيعُ مَالِهِ خَمْسُونَ أَلْفَ أَلْفٍ وَّمِائَتَا أَلْفٍ.

میرے بھتیجے! میرے بھائی کے ذمے کتنا قرض ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اصل رقم کو چھپا کر کہا کہ ایک لاکھ۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میرے خیال کے مطابق تمھارے پاس موجود سرمائے سے یہ قرض ادا نہیں ہو سکے گا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا: آپ مجھے بتائیں اگر قرض بائیس لاکھ ہو تو کیا ہو گا؟ انھوں نے فرمایا: پھر تو اتنا قرض تمھاری برداشت سے بھی باہر ہے، بہرحال اگر تم قرض کی ادائیگی سے کبھی عاجز ہو جاؤ تو مجھ سے اس سلسلے میں مدد لے لینا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے غابہ کی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی لیکن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے سولہ لاکھ میں فروخت کیا۔ پھر انھوں نے اعلان کیا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ پر جس کا قرض ہو وہ غابہ کی زمین میں آ کر ہم سے ملاقات کرے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ آئے...... ان کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ذمے چار لاکھ قرض تھا...... انھوں نے حضرت عبداللہ سے کہا: اگر تم چاہو تو میں یہ قرض چھوڑ سکتا ہوں لیکن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسا نہیں ہو سکتا۔ پھر عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم قرض کو مؤخر کرنا چاہو تو میں اسے مؤخر کر سکتا ہوں۔ حضرت عبداللہ زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا: جی نہیں! اس کے بعد عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے غابہ کی زمین سے کچھ حصہ دے دو تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آپ کے لیے یہاں سے وہاں تک کا قطعہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی جائیداد فروخت کر کے ان کا قرض ادا کر دیا گیا۔ جب تمام قرض کی ادائیگی ہو گئی تو ابھی غابہ کی جائیداد میں سے ساڑھے چار حصے باقی تھے جو فروخت نہیں ہوئے تھے۔ تب وہ (عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہاں عمرو بن عثمان، منذر بن زبیر اور

ابن زمعہ بھی موجود تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ غابہ کی کتنی قیمت لگی ہے؟ انھوں نے بتایا کہ ہر حصے کی قیمت ایک لاکھ طے ہوئی ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کتنا باقی رہ گیا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ساڑھے چار حصے باقی رہ گئے ہیں۔ حضرت منذر بن زبیر نے کہا: میں ایک حصہ ایک لاکھ میں لیتا ہوں۔ عمرو بن عثمان نے کہا: دوسرا حصہ میں ایک لاکھ میں رکھ لیتا ہوں۔ ابن زمعہ گویا ہوئے: تیسرا حصہ میں نے ایک لاکھ میں خرید لیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب کتنا باقی رہا؟ عبداللہ نے کہا: اب ڈیڑھ حصہ باقی رہ گیا ہے تو انھوں نے فرمایا: وہ میں نے ڈیڑھ لاکھ میں خریدا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر نے اپنا حصہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ چھ لاکھ میں فروخت کیا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب اپنے والد گرامی کا قرض ادا کر کے فارغ ہوئے تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے دوسرے بیٹوں نے کہا کہ اب ہماری وراثت ہم میں تقسیم کر دیں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں تم میں وراثت تقسیم نہیں کروں گا حتی کہ ایام حج میں چار سال تک یہ اعلان نہ کرتا رہوں کہ جس شخص کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ذمے کچھ قرض ہے وہ ہمارے پاس آئے ہم اسے قرض ادا کریں گے، چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہر سال حج کے موقع پر اعلان کرتے رہے۔ جب چار سال گزر گئے تو انھوں نے ان کی جائیداد ورثاء میں تقسیم کی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی چار بیویاں تھیں۔ وصیت کی ایک تہائی علیحدہ کرنے کے بعد ہر بیوی کو بارہ لاکھ ملے۔ اس طرح حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے تمام ترکے کی مالیت پانچ کروڑ دو لاکھ تھی۔

فائدہ: حضرت امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ غازئ اسلام کے لیے زندگی اور موت کے بعد اس کے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے، چنانچہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کسی سرکاری عہدے پر تعینات نہ تھے۔ صرف جہاد میں شرکت

کرتے تھے۔ مال غنیمت میں سے انھیں جو کچھ ملا، اس میں اللہ تعالیٰ نے جہاد کی برکت سے اس قدر اضافہ فرمایا کہ قرض اور وصیت کی ادائیگی کے بعد چار بیویوں میں سے ہر بیوی کو بارہ بارہ لاکھ ملا۔

(١٤) بَابٌ: إِذَا بَعَثَ الْإِمَامُ رَسُولًا فِي حَاجَةٍ أَوْ أَمَرَهُ بِالْمُقَامِ هَلْ يُسْهَمُ لَهُ؟

باب: 14- جب امام کسی کو ضرورت کے لیے بھیجے یا کسی جگہ ٹھہرنے کا حکم دے تو کیا اسے بھی غنیمت سے حصہ دیا جائے گا؟

٣١٣٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَوْهَبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ». [انظر: ٣٦٩٨، ٣٧٠٤، ٤٠٦٦، ٤٥١٣، ٤٥١٤، ٤٦٥٠، ٤٦٥١، ٧٠٩٥]

[3130] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں اس لیے حاضر نہ ہو سکے کہ ان کی بیوی جو رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں، ان دنوں بیمار تھیں۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: ''(تم ٹھہر جاؤ) تمھیں اس شخص کے برابر ثواب اور حصہ دیا جائے گا جو بدر میں شریک ہوا ہے۔''

(١٥) بَابٌ: وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِينَ

باب: 15- اس امر کی دلیل کہ خمس مسلمانوں کی ضروریات کے لیے ہے

مَا سَأَلَ هَوَازِنُ النَّبِيَّ ﷺ بِرَضَاعِهِ فِيهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعِدُ النَّاسَ أَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنَ الْفَيْءِ وَالْأَنْفَالِ مِنَ الْخُمُسِ، وَمَا أَعْطَى الْأَنْصَارَ، وَمَا أَعْطَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ مِنْ تَمْرِ خَيْبَرَ.

نیز قبیلۂ ہوازن کا اپنے دودھ کے رشتے کی بنا پر نبی ﷺ سے (اپنے مال اور قیدی واپس کرنے کی) درخواست کرنا، آپ کا لوگوں سے معاف کرانا کہ اپنا حق چھوڑ دو، نیز نبی ﷺ کا لوگوں سے وعدہ کرنا کہ آپ مال خمس سے ان کو بھی دیں گے، اس کے علاوہ آپ نے جو انصار کو اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو خیبر کی کھجوروں سے عطا فرمایا۔

٣١٣١، ٣١٣٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: وَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ

[3131، 3132] حضرت مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب ہوازن کے لوگ مسلمان ہو کر آئے اور آپ سے درخواست کی کہ ان کے مال اور قیدی انھیں واپس کر دیں تو آپ نے ان سے فرمایا: ''مجھے وہ بات پسند

فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ». وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ قَدْ جَاؤُنَا تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَيِّبَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ». فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ لَهُمْ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ»، فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا فَأَذِنُوا، فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ. [راجع: ٢٣٠٧، ٢٣٠٨]

ہے جو سچی ہو۔ تم دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کر سکتے ہو: قیدی یا مال مویشی۔ میں نے اس سلسلے میں بہت انتظار کیا۔'' رسول اللہ نے واقعی تقریباً دس دن تک طائف سے واپسی پر ان کا انتظار کیا تھا۔ جب ان پر یہ امر واضح ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ ان کو صرف ایک ہی چیز واپس کریں گے تو انھوں نے عرض کیا: ہم اپنے قیدیوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ مسلمانوں میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی اس کے شایان شان تعریف کی۔ اس کے بعد فرمایا: ''امابعد، تمھارے یہ بھائی تائب ہو کر آئے ہیں اور میرا خیال ہے کہ میں ان کے قیدی انھیں واپس کر دوں۔ جو کوئی خوشی سے یہ کرنا چاہے تو کر لے اور جو کوئی تم میں سے یہ پسند کرے کہ اپنے حصے پر قائم رہے حتی کہ ہم اس کو اس پہلے مال فے سے جو اللہ ہمیں عطا فرمائے گا، حصہ دیں گے تو وہ اس طرح کر لے۔'' لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم خوش دلی سے انھیں قیدی واپس کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیں معلوم نہیں ہو سکا کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی، اس لیے تم واپس چلے جاؤ حتی کہ تمھارے سردار تمھاری بات ہم تک پہنچائیں۔'' چنانچہ وہ لوگ واپس ہوئے اور ان کے نمائندوں نے ان سے گفتگو کی، پھر انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اطلاع دی کہ وہ سب خوش ہیں اور خوش دلی سے انھوں نے اجازت دے دی ہے۔ بس اتنا واقعہ ہے جو ہوازن کے قیدیوں کے متعلق ہم تک پہنچا ہے۔

٣١٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِيُّ -

[3133] حضرت زہدم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر تھے کہ وہاں مرغی کا ذکر ہونے لگا۔ وہاں تیم اللہ قبیلے سے سرخ

وَأَنَا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ - عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسٰى فَأُتِيَ - ذَكَرَ دَجَاجَةً - وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَّا آكُلَ، فَقَالَ: هَلُمَّ فَلأُحَدِّثْكُمْ عَنْ ذٰلِكَ، إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي نَفَرٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ: وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ، وَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ: أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ؟ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا: مَا صَنَعْنَا لَا يُبَارَكُ لَنَا، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا: إِنَّا سَأَلْنَاكَ أَنْ تَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَّا تَحْمِلَنَا، أَفَنَسِيتَ؟ قَالَ: «لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ، وَلٰكِنَّ اللهَ حَمَلَكُمْ، وَإِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا». [انظر: ٤٣٨٥، ٤٤١٥، ٥٥١٧، ٥٥١٨، ٦٦٢٣، ٦٦٤٩، ٦٦٧٨، ٦٦٨٠، ٦٧١٨، ٦٧١٩، ٦٧٢١، ٧٥٥٥]

رنگ کا ایک شخص بیٹھا ہوا تھا، اور وہ غلام معلوم ہوتا تھا۔ انھوں نے اس کو کھانے کے لیے بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو ایک مرتبہ گندی چیزیں کھاتے دیکھا تو مجھے انتہائی نفرت ہوئی اور میں نے قسم اٹھائی کہ آئندہ کبھی مرغی کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے قریب آ جا میں تجھے اس کے متعلق ایک حدیث بیان کرتا ہوں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اشعر قبیلے کے چند لوگوں کے ہمراہ حاضر ہوا اور سواری کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! تمھارے لیے سواری کا بندوبست نہیں کر سکتا کیونکہ میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تمھاری سواری کے کام آ سکے۔'' اس دوران میں رسول اللہ ﷺ کے پاس غنیمت کے کچھ اونٹ آئے تو آپ نے ہمارے متعلق دریافت فرمایا: ''قبیلۂ اشعر کے لوگ کہاں ہیں؟'' الغرض آپ ﷺ نے ہمیں سفید کوہانوں والے موٹے تازے پانچ اونٹ دینے کا حکم دیا۔ جب ہم وہاں سے چلے تو آپس میں کہنے لگے: ہم نے یہ کیا طریقہ اختیار کیا؟ یہ طریقہ ہمارے لیے باعث برکت نہیں ہوگا، چنانچہ ہم لوٹ کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہم نے آپ سے سواریوں کے متعلق درخواست گزاری تھی تو آپ نے قسم اٹھا کر فرمایا تھا کہ میں تمھاری سواری کا انتظام نہیں کر سکوں گا۔ شاید آپ کو وہ قسم یاد نہ رہی ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''واقعی میں نے تمھارے لیے سواری کا انتظام نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں یہ سواریاں دی ہیں۔ اللہ کی قسم! بلاشبہ اگر اللہ چاہے تو میں کسی بات پر قسم نہیں اٹھاتا، تاہم (اگر قسم اٹھالوں اور) قسم اٹھانے کے بعد مجھ پر یہ بات ظاہر ہو جائے کہ مناسب طرز عمل اس قسم کے سوا میں ہے تو میں وہی کروں گا جس میں اچھائی ہوگی اور قسم کا کفارہ

دے دوں گا۔"

فائدہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا مطلب تھا کہ مرغی نہ کھانے کی قسم اٹھانا اچھا نہیں ہے کیونکہ مرغی حلال جانور ہے اسے کھاؤ اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی نے کام کرنے یا ترک کرنے کی قسم اٹھائی، حالانکہ اس کے لیے قسم توڑنا اس پر قائم رہنے سے بہتر ہے تو اس قسم کو توڑ دیا جائے اور ایسی قسم کا کفارہ لازم ہے۔

٣١٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً، فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَّنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا». [انظر: ٤٣٣٨]

[3134] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک فوجی دستہ بھیجا جس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ انھیں بہت سے اونٹ بطور غنیمت ملے۔ انھیں تقسیم کیا گیا تو ہر سپاہی کے حصے میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انھیں مزید انعام میں دیا گیا۔

٣١٣٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَّبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ.

[3135] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کوئی چھوٹا لشکر بھیجتے تو بعض خاص آدمیوں کو عام لشکریوں کے حصے سے زیادہ حصہ دیا کرتے تھے۔

٣١٣٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ، فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ - أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ: أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ - إِمَّا قَالَ: فِي بِضْعٍ، وَإِمَّا قَالَ: فِي ثَلَاثَةٍ وَّخَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِي، فَرَكِبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ، وَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَّأَصْحَابَهُ عِنْدَهُ، فَقَالَ جَعْفَرٌ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَنَا هَاهُنَا،

[3136] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہمیں نبی ﷺ کے ہجرت کرنے کی خبر اس وقت پہنچی جب ہم یمن میں تھے، اس لیے ہم بھی مہاجرین کی حیثیت سے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے روانہ ہوئے۔ میں تھا اور میرے دو بڑے بھائی: ان میں سے ایک ابوبردہ اور دوسرا ابورُہم تھا۔ ہماری قوم کے باون یا ترپن افراد تھے۔ ہم کشتی میں سوار ہوئے جس نے ہمیں نجاشی بادشاہ کے پاس حبشہ پہنچا دیا۔ وہاں اتفاقاً ہماری ملاقات حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے ہو گئی۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے ہم سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہاں بھیجا ہے اور یہاں رہنے کا

وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ، فَأَقِيمُوا مَعَنَا، فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، فَأَسْهَمَ لَنَا - أَوْ قَالَ: فَأَعْطَانَا - مِنْهَا، وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ، إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ، قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ. [انظر: ٣٨٧٦، ٤٢٣٠، ٤٢٣٣]

حکم دیا ہے، لہٰذا تم بھی ہمارے ساتھ رہو، چنانچہ ہم بھی وہاں ان کے ساتھ مقیم ہو گئے یہاں تک کہ ہم سب اکٹھے مدینہ طیبہ آئے۔ ہماری ملاقات نبی ﷺ سے اس وقت ہوئی جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے۔ آپ ﷺ نے مال غنیمت سے ہمارا حصہ مقرر فرمایا یا ہمیں اس میں سے کچھ عطا کیا۔ آپ نے کسی اور کو غنیمت سے کچھ نہ دیا جو فتح خیبر سے غائب تھا۔ صرف انھی لوگوں کو حصہ دیا جو آپ کے ساتھ تھے مگر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سمیت ہم کشتی والوں کو مال غنیمت سے حصہ عطا فرمایا۔

٣١٣٧ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا»، فَلَمْ يَجِئْ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادٰى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا، فَحَثَا لِي ثَلَاثًا، وَجَعَلَ سُفْيَانُ يَحْثُو بِكَفَّيْهِ جَمِيعًا، ثُمَّ قَالَ لَنَا: هٰكَذَا، قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ. وَقَالَ مَرَّةً: فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَسَأَلْتُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ: سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي، وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي، قَالَ: قُلْتَ: تَبْخَلُ عَلَيَّ، مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ.

[3137] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ہمارے پاس بحرین سے مال آیا تو میں تجھے اتنا، اتنا دوں گا۔'' نبی ﷺ کی وفات تک وہ مال نہ آیا۔ بعد ازاں جب وہاں سے مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے منادی کو حکم دیا کہ وہ اعلان کر دے: جس شخص کا رسول اللہ ﷺ پر قرض ہو یا آپ نے کسی سے وعدہ کیا ہو وہ ہمارے پاس آئے ہم اسے مال ادا کریں گے۔ میں نے عرض کیا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اتنا، اتنا دینے کا وعدہ کیا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے تین لپ بھر کر دیں۔ (راویٔ حدیث) حضرت سفیان نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع کر کے لپ بھرے پھر فرمایا کہ اس طرح دیا۔ ابن منکدر اپنی سند کے ساتھ یوں بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے طلب کیا تو آپ نے نہ دیا۔ پھر آ کر سوال کیا تو انھوں نے پھر کچھ نہ دیا۔ پھر درخواست کی لیکن انھوں نے پھر بھی کچھ نہ دیا۔ (بالآخر میں نے کہا) اب آپ مجھے کچھ دیں یا آپ میرے متعلق بخل سے کام لیتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم مجھ پر بخل کا الزام دھرتے ہو، حالانکہ میں نے

ایک بار بھی انکار نہیں کیا۔ میرے دل میں یہ بات تھی کہ تمھیں کبھی نہ کبھی دینا ضرور ہے۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ: فَحَثَى لِي حَثْيَةً وَقَالَ: عُدَّهَا، فَوَجَدْتُهَا خَمْسَمِائَةٍ. قَالَ: فَخُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ.

ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت جابر ڈٹاٹنڈ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر ڈٹاٹنڈ نے مجھے ایک لپ بھر کر دی اور فرمایا کہ اسے شمار کرو۔ میں نے شمار کیا تو پانچ سو کی تعداد تھی۔ اس کے بعد فرمایا: اتنی ہی مقدار دو مرتبہ اور لے لو۔

وَقَالَ: يَعْنِي ابْنَ الْمُنْكَدِرِ: وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ. [راجع: ٢٢٩٦]

ابن منکدر ایک روایت میں بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر ڈٹاٹنڈ نے یہ بھی فرمایا تھا: بخل سے زیادہ سنگین بیماری اور کیا ہو سکتی ہے۔

٣١٣٨ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ ابْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْسِمُ غَنِيمَةً بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: اِعْدِلْ، قَالَ: «لَقَدْ شَقِيتُ إِنْ لَّمْ أَعْدِلْ».

[3138] حضرت جابر بن عبداللہ ڈٹاٹنڈ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ جعرانہ میں مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے کہ اس دوران میں ایک شخص نے آپ ﷺ سے کہا: آپ ذرا انصاف سے کام لیں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر میں عدل سے تقسیم نہ کروں تو بدبخت ہو جاؤں۔''

فائدہ: حدیث کے آخری حصے کے یہ معنی بھی بیان کیے گئے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدبخت! اگر میں عدل نہ کروں تو اور کون عدل کرے گا۔'' امام نووی رحمہ اللہ نے اس معنی کو راجح قرار دیا ہے۔

(١٦) بَابُ مَا مَنَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْأُسَارَى مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ

باب: 16- نبی ﷺ کا خمس لیے بغیر قیدیوں پر احسان کرنا

٣١٣٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ: لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هٰؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ. [انظر: ٤٠٢٤]

[3139] حضرت جبیر بن مطعم ڈٹاٹنڈ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اسیران بدر کے متعلق فرمایا تھا: ''اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور وہ ان نجس اور گندے لوگوں کی سفارش کرتا تو میں اس کی سفارش سے انھیں چھوڑ دیتا۔''

فائدہ: مطعم بن عدی وہ شخص ہے جس نے قریش کے اس معاہدے کو ختم کرانے کے لیے اہم کردار ادا کیا تھا جو بنوہاشم اور بنومطلب سے بائیکاٹ کے متعلق تھا، نیز اس نے رسول اللہ ﷺ کو طائف سے واپسی کے وقت اپنے ہاں پناہ دی تھی۔ رسول اللہ ﷺ اسے بدلہ دینا چاہتے تھے۔

(١٧) بَابٌ: وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِلْإِمَامِ، وَأَنَّهُ يُعْطِي بَعْضَ قَرَابَتِهِ دُونَ بَعْضٍ

باب: 17- اس امر پر دلیل کہ مال خمس امام کا حق ہے، (اور اس پر دلیل کہ) وہ اپنے کچھ رشتہ داروں کو دے اور کچھ کو نظر انداز کر دے

مَا قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ لِبَنِي الْمُطَّلِبِ وَبَنِي هَاشِمٍ مِّنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَمْ يَعُمَّهُمْ بِذٰلِكَ، وَلَمْ يَخُصَّ قَرِيبًا دُونَ مَنْ أَحْوَجُ إِلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ الَّذِي أَعْطَى لِمَا يَشْكُو إِلَيْهِ مِنَ الْحَاجَةِ، وَلِمَا مَسَّتْهُمْ فِي جَنْبِهِ، مِنْ قَوْمِهِمْ وَحُلَفَائِهِمْ.

اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ نے خمس خیبر سے بنومطلب اور بنوہاشم کو دیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے تمام رشتہ داروں کو نہیں دیا اور اس کی بھی رعایت نہیں کی کہ جو قریبی رشتہ دار ہو اسی کو دیں بلکہ جو زیادہ محتاج ہوتا آپ اسی کو دیتے (خواہ وہ رشتے میں دور ہی کیوں نہ ہوتا)۔ آپ ﷺ نے جن لوگوں کو دیا وہ یہی دیکھ کر کہ وہ ضرورت مند ہونے کا آپ سے شکوہ کرتے تھے اور اس امر کو بھی پیش نظر رکھا کہ آپ کی جانبداری اور طرف داری میں انھیں اپنی قوم اور ان کے حلیفوں کی طرف سے نقصان پہنچا تھا۔

٣١٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا، وَنَحْنُ وَهُمْ مِّنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُو هَاشِمٍ شَيْءٌ وَّاحِدٌ».

[3140] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے بنومطلب کو تو مال دیا ہے لیکن ہمیں نظر انداز کر دیا ہے، حالانکہ ہم اور وہ آپ سے ایک ہی درجے کی قرابت رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنومطلب اور بنوہاشم تو ایک ہی چیز ہیں۔''

قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، وَزَادَ: قَالَ جُبَيْرٌ: وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ ﷺ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے بنوعبدشمس اور بنونوفل کو نہیں دیا تھا۔

وَّلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ.

وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: عَبْدُ شَمْسٍ وَّهَاشِمٌ وَّالْمُطَّلِبُ إِخْوَةٌ لِّأُمٍّ، وَّأُمُّهُمْ عَاتِكَةُ بِنْتُ مُرَّةَ، وَكَانَ نَوْفَلٌ أَخَاهُمْ لِأَبِيهِمْ. [انظر: ٣٥٠٢، ٤٢٢٩]

ابن اسحاق کا کہنا ہے کہ عبد شمس، ہاشم اور مطلب ایک ماں سے تھے۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ بنت مرہ تھا اور نوفل صرف باپ کی طرف سے ان کے بھائی تھے (ان کی ماں دوسری تھی)۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے خمس خیبر سے بنو مطلب اور بنو ہاشم کو دیا کیونکہ انھوں نے ہر وقت آپ کا ساتھ دیا اور انھیں اس ہمدردی کی پاداش میں اپنے ہی رشتہ داروں (قریش) سے بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ بنو شمس اور بنو نوفل کو کچھ نہ دیا کیونکہ انھوں نے ہر موقع پر رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی تھی اور اہل اسلام کو نقصان پہنچانے کے لیے کوشاں رہے تھے۔

(١٨) بَابُ مَنْ لَّمْ يُخَمِّسِ الْأَسْلَابَ

باب: 18- جس نے مقتول کافر کے سامان سے خمس نہیں لیا

وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّخَمَّسَ، وَحُكْمِ الْإِمَامِ فِيهِ.

جس مسلمان نے کسی کافر کو قتل کیا، وہ اس کے ساز و سامان کا خمس نکالے بغیر ہی مالک ہے۔ مقتول کافر کے سامان کے متعلق امام کا حکم کیا درجہ رکھتا ہے۔ اس کی وضاحت مقصود ہے۔

٣١٤١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَّمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ: يَا عَمِّ!، هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا،

[3141] حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں بدر کی لڑائی کے وقت صف بندی میں کھڑا تھا۔ اس دوران میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دو انصاری کم سن لڑکے دکھائی دیے۔ میں نے (دل میں) خواہش کی کہ کاش! میں دو طاقتور اور ان سے زیادہ عمر والوں کے درمیان کھڑا ہوتا۔ اچانک ان میں سے ایک نے میری طرف اشارہ کر کے آہستہ آواز سے پوچھا: اے چچا! تم ابوجہل کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ لیکن اے بھتیجے! تجھے اس سے کیا کام ہے؟ لڑکے نے جواب دیا: مجھے معلوم ہوا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر وہ مجھے مل جائے تو

فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ، فَقَالَ لِي مِثْلَهَا، فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَّظَرْتُ إِلٰى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ: أَلَا إِنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي، فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا، فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ، ثُمَّ انْصَرَفَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ: «أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟» قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا: أَنَا قَتَلْتُهُ. فَقَالَ: «هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟» قَالَا: لَا، فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ: «كِلَاكُمَا قَتَلَهُ» سَلَبُهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَكَانَا مُعَاذَ بْنَ عَفْرَاءَ وَمُعَاذَ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ.

اس وقت تک میں اس سے جدا نہ ہوں گا جب تک ہم میں سے وہ جس کی قسمت میں پہلے مرنا ہوگا، مر نہ جائے۔ میں نے اس کی جرأت پر بڑا تعجب کیا۔ اتنے میں مجھ سے دوسرے نے آہستگی سے دریافت کیا اور اس نے بھی وہی کہا جو پہلے نے کہا تھا۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ مجھے ابوجہل دکھائی دیا جو لوگوں میں ٹہل رہا تھا۔ میں نے (ان دونوں سے) کہا: سنو! وہ ہے جس کے متعلق تم مجھ سے پوچھ رہے تھے۔ یہ سنتے ہی انھوں نے تلواریں سنبھالیں اور اس پر جھپٹ پڑے۔ پھر زبردست حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کی خبر دی۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''تم میں سے اسے کس نے قتل کیا ہے؟'' ان میں سے ہر ایک نے جواب دیا کہ میں نے اس لعین کو مارا ہے۔ پھر آپ نے پوچھا: ''کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟'' انھوں نے کہا: نہیں۔ پھر آپ نے دونوں تلواروں کو دیکھا اور فرمایا: ''واقعی تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے۔'' اس کا تمام سامان معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کو دیا۔ وہ دونوں لڑکے معاذ بن عفراء اور معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہما تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ: سَمِعَ يُوسُفُ صَالِحًا وَّسَمِعَ إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ [انظر: ٣٩٦٤، ٣٩٨٨]

(راویِ حدیث) محمد نے کہا کہ یوسف نے صالح سے اور ابراہیم نے اپنے باپ عبدالرحمٰن بن عوف سے سنا ہے۔

٣١٤٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَّوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِينَ عَلَا رَجُلًا مِّنَ

[3142] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ حنین کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے، پھر جب ہمارا دشمن سے سامنا ہوا تو مسلمانوں میں کچھ اضطراب کی کیفیت پیدا ہوئی۔ اس دوران میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر سوار ہے۔ یہ دیکھ کر میں اس کے گرد گھوما، پیچھے سے آ کر میں نے اس کے

الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدْبَرْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَّرَائِهِ حَتَّى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَّجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمْرُ اللهِ، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا، وَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَّهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ»، فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ. ثُمَّ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَّهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ» فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ. ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَهُ، فَقُمْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟» فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ. فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ! وَسَلَبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ عَنِّي. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا هَا اللهِ، إِذًا لَّا يَعْمِدُ إِلٰى أَسَدٍ مِّنْ أُسْدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ يُعْطِيكَ سَلَبَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَ»، فَأَعْطَاهُ، فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ. [راجع: ٢١٠٠]

کندھے پر تلوار ماری۔ اب وہ شخص مجھ پر ٹوٹ پڑا اور مجھے اتنے زور سے دبایا کہ میں نے موت کی ہوا محسوس کی۔ آخر کار اس کو موت نے آلیا اور اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ اس کے بعد میں حضرت عمر ؓ سے ملا اور ان سے دریافت کیا کہ مسلمان اب کس حالت میں ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: جو اللہ کا حکم تھا وہی ہوا، لیکن جب مسلمان مقابلے میں سنبھل گئے اور واپس ہوئے تو نبی ﷺ نے سکون سے بیٹھ کر فرمایا: ''جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو اور اس پر وہ گواہ بھی پیش کر دے تو مقتول کا سارا ساز و سامان اسی کو ملے گا۔'' میں کھڑا ہوا اور کہا کہ میری طرف سے کون گواہی دے گا؟ یہ کہہ کر میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''آج جس نے کسی کافر کو مارا اور اس پر کوئی گواہ بھی ہو تو مقتول کا تمام سامان اسے ملے گا۔'' اس مرتبہ پھر میں نے کھڑے ہو کر کہا: میرا گواہ کون ہے؟ مجھے پھر بیٹھنا پڑا۔ تیسری مرتبہ جب آپ ﷺ نے وہی ارشاد فرمایا تو میں پھر کھڑا ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوقتادہ کیا بات ہے؟'' اس وقت میں نے آپ ﷺ کے سامنے سارا واقعہ بیان کر دیا تو ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! ابوقتادہ سچا ہے۔ اس کے مقتول کا سامان میرے پاس ہے اور آپ اسے میری طرف سے راضی کر دیں۔ حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ کے ایک شیر کے ساتھ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے لڑے آپ ﷺ ایسا نہیں کریں گے کہ اس کا ساز و سامان تجھے دے دیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر ؓ نے سچ کہا ہے۔'' پھر آپ نے ابوقتادہ کو وہ تمام سامان دے دیا۔ ابوقتادہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کی زرہ فروخت کی اور اس کے عوض بنوسلمہ میں ایک باغ خرید لیا اور یہ پہلا مال تھا جو میں نے اسلام لانے کے بعد حاصل کیا تھا۔

(١٩) بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِي الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِّنَ الْخُمُسِ وَنَحْوِهِ

رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

٣١٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ لِي: «يَا حَكِيمُ! إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى». قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا لِّيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْبٰى أَنْ يَّقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبٰى أَنْ يَّقْبَلَ مِنْهُ. فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَ اللهُ لَهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَّأْخُذَهُ، فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى تُوُفِّيَ. [راجع: ١٤٧٢]

باب: 19- نبی ﷺ کا تالیف قلبی کے لیے نومسلم اور دوسرے مسلمانوں کو خمس وغیرہ سے کچھ دینا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں نبی ﷺ سے روایت بیان کی ہے۔

[3143] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مال مانگا تو آپ نے مجھے عطا فرمایا۔ پھر میں نے دوبارہ مانگا تو اس مرتبہ بھی آپ نے عطا کیا اور ارشاد فرمایا: ''اے حکیم! یہ مال (دیکھنے میں) بہت دلربا اور شیریں ہے لیکن جو شخص اسے سیر چشمی سے لے تو اس کے لیے اس میں بہت برکت ہو گی اور جس نے حرص اور لالچ سے اسے لیا، اس کے لیے اس میں کوئی برکت نہیں ہے بلکہ وہ تو اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہوتا ہے۔'' حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے (متاثر ہو کر) عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کے بعد میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا یہاں تک کہ میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو عطیہ دینے کے لیے بلایا تو انھوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں مال عطیہ کرنے کے لیے بلایا تو انھوں نے پھر بھی اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اہل اسلام! میں انھیں ان کا وہ حق دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مال فے میں ان کے لیے مقرر کیا ہے لیکن یہ اسے لینے سے انکاری ہیں۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے بعد کسی سے کوئی چیز نہ لی حتی کہ وہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

فائدہ: مؤلفۃ القلوب سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمان ہوئے ہوں لیکن اسلام نے اچھی طرح دل میں جگہ نہ پکڑی ہو یا

ایسے غیر مسلم مراد ہیں جن کے اسلام لانے کی توقع ہو۔ رسول اللہ ﷺ ایسے حضرات کی مال خمس سے دلجوئی کرتے تھے۔

٣١٤٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ اعْتِكَافُ يَوْمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَّفِيَ بِهِ. قَالَ: وَأَصَابَ عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوتِ مَكَّةَ، قَالَ: فَمَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى سَبْيِ حُنَيْنٍ فَجَعَلُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ فَقَالَ عُمَرُ: يَا عَبْدَ اللهِ! أُنْظُرْ مَا هٰذَا؟ قَالَ: مَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى السَّبْيِ، قَالَ: اذْهَبْ فَأَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ.

[3144] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے زمانۂ جاہلیت میں ایک دن اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی تو آپ نے انھیں منت پورا کرنے کا حکم دیا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ حضرت عمر ؓ کو حنین کی قیدی عورتوں میں سے دو لونڈیاں ملی تھیں جن کو انھوں نے مکہ مکرمہ کے ایک مکان میں رکھا تھا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے حنین کے قیدیوں پر احسان کیا (اور انھیں آزاد کر دیا) تو وہ گلی کوچوں میں دوڑنے لگے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اے عبداللہ! دیکھو کیا بات ہے؟ انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قیدیوں پر احسان کرتے ہوئے آزاد کر دیا ہے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: جاؤ، تم بھی ان دونوں لونڈیوں کو آزاد کر دو۔

قَالَ نَافِعٌ: وَلَمْ يَعْتَمِرْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْجِعْرَانَةِ، وَلَوِ اعْتَمَرَ لَمْ يَخْفَ عَلَى عَبْدِ اللهِ.

حضرت نافع نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام جعرانہ سے عمرہ نہیں کیا تھا۔ اگر آپ نے وہاں سے عمرہ کیا ہوتا تو حضرت عبداللہ بن عمر ؓ پر مخفی نہ رہتا۔

وَزَادَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ: مِنَ الْخُمُسِ.

(راویٔ حدیث) جریر کی روایت میں ہے کہ وہ دونوں لونڈیاں مال خمس سے ملی تھیں۔

وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي النَّذْرِ وَلَمْ يَقُلْ: يَوْمَ. [راجع: ٢٠٣٢]

معمر نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے نذرِ اعتکاف کا جو قصہ بیان کیا ہے اس میں "ایک دن" کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

فائدہ: اس روایت میں مقام جعرانہ سے عمرے کے لیے احرام نہ باندھنے کا ذکر ہے، حالانکہ دیگر بہت سی روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حنین اور طائف سے فارغ ہوئے تو آپ نے جعرانہ سے عمرے کا احرام باندھا، ممکن ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اسے بھول گئے ہوں یا انھیں یاد ہو لیکن انھوں نے اس امر کو نافع سے بیان نہ کیا ہو۔ بہر حال رسول اللہ نے جعرانہ سے عمرے کا احرام باندھا ہے۔ حنین کے قیدیوں کو بلا معاوضہ آزاد کر دینا رسول اللہ ﷺ کا وہ عظیم کارنامہ ہے جس پر امت مسلمہ جس قدر بھی فخر کرے کم ہے۔ اس سے بڑھ کر انسانیت پروری اور کیا ہو سکتی ہے۔

٣١٤٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[3145] حضرت عمرو بن تغلب ؓ سے روایت ہے،

جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ قَوْمًا، وَمَنَعَ آخَرِينَ فَكَأَنَّهُمْ عَتَبُوا عَلَيْهِ فَقَالَ: «إِنِّي أُعْطِي قَوْمًا أَخَافُ ظَلَعَهُمْ وَجَزَعَهُمْ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِّنَ الْخَيْرِ وَالْغِنَاءِ، مِنْهُمْ عَمْرُو ابْنُ تَغْلِبَ»، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ: مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ حُمْرَ النَّعَمِ.

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو مال دیا اور کچھ لوگوں کو نہ دیا، جن کو نہ دیا وہ ناراض ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''میں جن لوگوں کو دیتا ہوں مجھے ان کی کج روی اور بے صبری کا اندیشہ ہوتا ہے اور دوسروں کو میں اس خیر اور استغنا کے سپرد کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں پیدا فرمائی ہے۔ ان میں سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔'' حضرت عمرو بن تغلب کا بیان ہے کہ میری نسبت رسول اللہ ﷺ نے جو ارشاد فرمایا اگر مجھے اس کے بدلے سرخ اونٹ بھی مل جاتے تو اتنا خوش نہ ہوتا۔

زَادَ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِمَالٍ - أَوْ بِسَبْيٍ - فَقَسَمَهُ بِهٰذَا. [راجع: ٩٢٣]

ابو عاصم کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مال یا قیدی آئے تھے جنھیں آپ نے تقسیم فرمایا تھا۔

٣١٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَتَأَلَّفُهُمْ، لِأَنَّهُمْ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ». [انظر: ٣١٤٧، ٣٥٢٨، ٣٧٧٨، ٣٧٩٣، ٤٣٣١، ٤٣٣٢، ٤٣٣٣، ٤٣٣٤، ٤٣٣٧، ٥٨٦٠، ٦٧٦٢، ٧٤٤١]

[3146] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں قریش کو ان کی تالیف قلب کے لیے دیتا ہوں کیونکہ ان کی جاہلیت کا زمانہ ابھی ابھی گزرا ہے۔''

٣١٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ، فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ

[3147] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ہوازن کے مال میں سے جتنا بھی بطور غنیمت دیا تو اس میں سے آپ نے قریش کے بعض لوگوں کو سو، سو اونٹ دیے۔ اس پر انصار کے چند لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو معاف فرمائے آپ قریش کو اتنا دے رہے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر رہے، حالانکہ ہماری تلواروں سے ان (کافروں) کا خون ٹپک رہا

دِمَائِهِمْ. قَالَ أَنَسٌ: فَحُدِّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ، فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِّنْ أَدَمٍ، وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا كَانَ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟» قَالَ لَهُ فُقَهَاؤُهُمْ: أَمَّا ذَوُورَأْيِنَا فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَأَمَّا أُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يُعْطِي قُرَيْشًا، وَيَتْرُكُ الْأَنْصَارَ، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأُعْطِي رِجَالًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُوا إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَوَاللهِ مَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ». قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ رَضِينَا، فَقَالَ لَهُمْ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً شَدِيدَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ عَلَى الْحَوْضِ». قَالَ أَنَسٌ: فَلَمْ نَصْبِرْ. [راجع: ٣١٤٦]

ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جب ان کی بات بیان کی گئی تو آپ نے انصار کو بلا کر انھیں ایک چمڑے کے خیمے میں جمع کیا لیکن ان کے ساتھ کسی اور کو نہ بلایا۔ جب وہ جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: ''یہ کیا بات ہے جو تمھاری طرف سے مجھے پہنچی ہے؟'' ان کے عقلمند لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم میں سے اہل خرد نے کچھ نہیں کہا، ہاں! چند نوخیز لڑکے ہیں انھوں نے ہی یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو بخش دے، آپ قریش کو تو دے رہے ہیں اور ہمیں نہیں دیتے، حالانکہ ہماری تلواریں اب بھی ان کے خون ٹپکا رہی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں بعض ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جن کے کفر کا زمانہ ابھی ابھی گزرا ہے، یعنی وہ نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں، کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ لوگ مال و دولت لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں کو اللہ کا رسول ﷺ لے کر واپس جاؤ۔ اللہ کی قسم! جو تم لے کر جاؤ گے وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر جائیں گے۔'' انصار نے بیک زبان کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! ہم اس پر راضی اور خوش ہیں۔ پھر آپ نے ان سے فرمایا: ''میرے بعد تم دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی، اس وقت صبر سے کام لینا حتی کہ تم اللہ سے ملو اور اس کے رسول ﷺ سے حوض کوثر پر ملاقات کرو۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن اس کے باوجود ہم سے صبر نہ ہو سکا۔

٣١٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ

[3148] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، آپ کے ساتھ چند صحابہ اور بھی تھے جبکہ آپ حنین سے واپس آ رہے تھے۔ راستے میں چند دیہاتی آپ سے چمٹ گئے، وہ آپ سے

قَالَ: أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ النَّاسُ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ عَلِقَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَعْطُونِي رِدَائِي، فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونَنِي بَخِيلًا وَّلَا كَذُوبًا وَّلَا جَبَانًا». [راجع: ٢٨٢١]

کچھ مانگتے تھے حتی کہ آپ کو ایک کیکر کے درخت کے نیچے دھکیل کر لے گئے اور آپ کی چادر اس کے کانٹوں میں الجھ کر رہ گئی۔ اس وقت آپ ٹھہر گئے اور فرمایا: ''مجھے میری چادر تو دے دو۔ اور اگر میرے پاس اس درخت کے کانٹوں کی تعداد میں اونٹ ہوتے تو میں تم میں تقسیم کر دیتا۔ تم مجھے بخیل، جھوٹا اور بزدل ہرگز نہیں پاؤ گے۔''

٣١٤٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَّجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ أَثَّرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: مُرْ لِي مِنْ مَّالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ. [انظر: ٥٨٠٩، ٦٠٨٨]

[3149] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ نبی ﷺ کے ہمراہ جا رہا تھا جبکہ آپ نے نجران کی تیار کردہ چوڑے حاشیے والی چادر پہن رکھی تھی۔ اتنے میں ایک اعرابی نے آپ کو گھیر لیا اور زور سے چادر کو جھٹکا دیا۔ میں نے نبی ﷺ کے شانے کو دیکھا جس پر چادر کو زور سے کھینچنے کی بنا پر نشان پڑ گیا تھا۔ پھر اس نے کہا کہ اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھے دینے کا حکم دیجیے۔ آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور ہنس پڑے، پھر آپ نے اسے کچھ دینے کا حکم دیا۔

فائدہ: اعرابی کی یہ حرکت اگرچہ خلاف ادب اور قابل گرفت تھی لیکن آپ نے چشم پوشی فرمائی کیونکہ وہ جاہل اور آداب رسالت سے ناآشنا تھا، لیکن اس قدر گستاخی اور بے ادبی کے باوجود آپ نے اس کی تالیف قلب فرمائی اور اسے کچھ نہ کچھ دینے کا حکم صادر فرمایا۔

٣١٥٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ النَّبِيُّ ﷺ أُنَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِّائَةً مِّنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطٰى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَأَعْطٰى أُنَاسًا مِّنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ

[3150] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حنین کے دن کچھ لوگوں کو تقسیم میں زیادہ دیا تھا، چنانچہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو سو اونٹ، عیینہ رضی اللہ عنہ کو بھی سو اونٹ دیے۔ ان کے علاوہ شرفائے عرب میں سے چند لوگوں کو اس طرح تقسیم میں کچھ زیادہ دیا تو ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! یہ ایسی تقسیم ہے کہ اس میں

فَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ، قَالَ رَجُلٌ: وَّاللهِ إِنَّ هٰذِهِ الْقِسْمَةَ مَا عُدِلَ فِيهَا وَمَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ، فَقُلْتُ: وَاللهِ لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: «فَمَنْ يَّعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللهُ وَرَسُولُهُ، رَحِمَ اللهُ مُوسٰى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ». [انظر: ٣٤٠٥، ٤٣٣٥، ٤٣٣٦، ٦٠٥٩، ٦١٠٠، ٦٢٩١، ٦٣٣٦]

انصاف پیش نظر نہیں رکھا گیا یا اس میں اللہ کی رضا مقصود نہ تھی۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نبی ﷺ کو اس بات سے ضرور آگاہ کروں گا، چنانچہ میں آپ کے پاس گیا اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر اللہ اور اس کا رسول انصاف نہیں کریں گے تو پھر انصاف کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے! انھیں اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی مگر انھوں نے صبر کیا۔''

٣١٥١ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: كُنْتُ أَنْقُلُ النَّوٰى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى رَأْسِي وَهُوَ مِنِّي عَلٰى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ.

[3151] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو جو زمین عطا فرمائی تھی میں وہاں سے گٹھلیاں اپنے سر پر اٹھا کر لایا کرتی تھی۔ وہ جگہ میرے گھر سے دو تہائی فرسخ پر تھی۔

وَقَالَ أَبُو ضَمْرَةَ: عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ أَرْضًا مِّنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ. [انظر: ٥٢٢٤]

ابوضمرہ اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بنونضیر کے اموال میں سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو زمین عطا فرمائی تھی۔

٣١٥٢ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُّخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ - لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا - لِلْيَهُودِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلْمُسْلِمِينَ، فَسَأَلَ الْيَهُودُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَّتْرُكَهُمْ عَلٰى أَنْ يَّكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

[3152] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہود و نصاریٰ کو ارضِ حجاز سے جلا وطن کر دیا۔ واقعہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین پر غلبہ حاصل کیا تو یہودیوں کو وہاں سے نکال دینے کا ارادہ فرمایا۔ چونکہ وہ زمین یہودیوں کی تھی۔ جب آپ نے اس پر غلبہ پا لیا تو وہ زمین رسول اللہ ﷺ اور اہل اسلام کی ہو گئی تو یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ انھیں وہاں اس شرط پر رہنے دیں کہ وہ زمین میں کام کریں گے اور انھیں پیداوار سے نصف دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا جب تک ہم چاہیں گے اس وقت تک کے لیے

ﷺ: «نَتْرُكُكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا»، فَأُقِرُّوا حَتّٰى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِي إِمَارَتِهِ إِلٰى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ. [راجع: ٢٢٨٥]

تمھیں اس شرط پر یہاں رہنے دیں گے۔" چنانچہ یہ لوگ وہاں رہے یہاں تک کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں اپنے دور خلافت میں تیماء اور اریحاء کی طرف بے دخل (جلا وطن) کر دیا۔

فائدہ: تیماء بلاد طی میں سمندر کے کنارے ایک گاؤں کا نام ہے اور اریحاء ارض شام میں ایک بستی کو کہا جاتا ہے۔

(٢٠) بَابُ مَا يُصِيبُ مِنَ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ

باب: 20- دار الحرب میں کھانے پینے کی اشیاء کا حکم

٣١٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمٰى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ، فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ. [انظر: ٤٢١٤، ٥٥٠٨]

[3153] حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم خیبر کے محل کا محاصرہ کیے ہوئے تھے کہ کسی شخص نے ایک توشہ دان پھینکا جس میں چربی تھی۔ میں اسے لینے کے لیے جلدی سے لپکا لیکن میں نے مڑ کر دیکھا تو پاس ہی نبی ﷺ تشریف فرما تھے۔ میں اس وقت شرم سے پانی پانی ہو گیا۔

٣١٥٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا] قَالَ: كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ.

[3154] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم غزوات کے دوران میں شہد اور انگور پاتے تو انھیں کھا لیتے تھے اور اسے اٹھا نہ رکھتے تھے۔

فائدہ: کھانے پینے کی وہ چیزیں جو غذا کا کام دیں، جیسے شہد وغیرہ یا جن کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو، جیسے انگور یا ترکاریاں، انھیں تقسیم سے پہلے کھا پی لینے میں کوئی حرج نہیں۔ انھیں استعمال کرنے کے لیے امام وقت کی اجازت بھی ضروری نہیں ہے، البتہ مال غنیمت میں خیانت کرنا بہت بڑا جرم ہے، اس بنا پر حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔ جن اشیاء کے استعمال کی گنجائش ہے رخصت صرف اس حد تک دینی چاہیے۔[1]

٣١٥٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَصَابَتْنَا

[3155] حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہمیں خیبر کی راتوں میں فاقوں پر فاقے ہونے لگے۔ آخر جس دن خیبر فتح ہوا تو گھریلو گدھے بھی

1 فتح الباري: 307/6.

مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا، فَلَمَّا غَلَتِ الْقُدُورُ نَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَكْفِئُوا الْقُدُورَ فَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا. قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَقُلْنَا: إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ ﷺ لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ، قَالَ: وَقَالَ آخَرُونَ: حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ. وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ. [انظر: ٤٢٢٠، ٤٢٢٢، ٤٢٢٤، ٥٥٢٦]

(بطور غنیمت) ملے، چنانچہ ہم نے انھیں ذبح کر کے پکانا شروع کر دیا۔ جب ہنڈیوں میں جوش آنے لگا تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کیا کہ ہنڈیوں کو الٹ دو اور گدھوں کے گوشت سے کچھ نہ کھاؤ۔ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمارے خیال کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے اس لیے منع فرمایا کہ ان سے ابھی خمس نہیں نکالا گیا تھا۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ نبی ﷺ نے قطعی طور پر گدھوں کا گوشت حرام قرار دیا ہے۔ راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا تو انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے قطعی طور پر اسے حرام کر دیا تھا۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

58 - كِتَابُ الْجِزْيَةِ وَ الْمُوَادَعَةِ

جزیہ اور مصالحت سے متعلق احکام و مسائل

جزیہ لغوی طور پر جزاء سے مشتق ہے جس کے معنی معاوضہ کے ہیں، شرعی اصطلاح میں اس سے مراد وہ مال ہے جو غیر مسلم حضرات سے دارالاسلام میں سکونت اختیار کرنے کے عوض وصول کیا جاتا ہے اور موادعت کے معنی چھوڑنے کے ہیں۔ اصطلاحی طور پر کچھ مدت کے لیے کسی مصلحت کی بنا پر اہل حرب سے جنگ ترک کرنے کا نام ''موادعت اور مصالحت'' ہے۔ ان دونوں کے الگ الگ احکام ہیں جو اس عنوان کے تحت بیان کیے جائیں گے۔

(١) بَابُ الْجِزْيَةِ وَالْمُوَادَعَةِ مَعَ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْحَرْبِ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿قَٰتِلُوا۟ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَلَا بِٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَهُمْ صَٰغِرُونَ﴾ [التوبة: ٢٩] يَعْنِي أَذِلَّاءُ. وَالْمَسْكَنَةُ مَصْدَرُ الْمِسْكِينِ؛ فُلَانٌ أَسْكَنُ مِنْ فُلَانٍ: أَحْوَجُ مِنْهُ، وَلَمْ يَذْهَبْ إِلَى السُّكُونِ.

باب: 1- اہل ذمہ سے جزیہ لینے اور کافروں سے صلح کرنے کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(اہل کتاب میں سے) ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ آخرت کے دن پر اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں (جو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کی ہیں اور نہ دین حق ہی کو اپنا دین بناتے ہیں یہاں تک وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں) اور وہ حقیر و ذلیل ہوں۔''

صاغرون کے معنی ہیں: ذلیل بن کر رہیں۔ لفظ المسکنة مسکین کا مصدر ہے۔ عرب کے اس محاورے سے ماخوذ ہے کہ فُلَانٌ أَسْكَنُ مِنْ فُلَانٍ، یعنی وہ فلاں سے زیادہ محتاج ہے کہ اسے کسی کروٹ سکون میسر نہیں۔ اس کا ماخذ سکون نہیں ہے۔

وَمَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوسِ وَالْعَجَمِ.

یہود و نصاریٰ، مجوسیوں اور عجمیوں سے جزیہ لینے میں جو روایات ہیں ان کا بیان۔

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ: قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ: مَا شَأْنُ أَهْلِ الشَّامِ عَلَيْهِمْ أَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ، وَأَهْلِ الْيَمَنِ عَلَيْهِمْ دِينَارٌ؟ قَالَ: جُعِلَ ذٰلِكَ مِنْ قِبَلِ الْيَسَارِ.

حضرت ابن عیینہ نے ابن ابی نجیح سے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے امام مجاہد سے پوچھا کہ اہل شام کا کیا حال ہے، ان سے فی کس چار دینار لیے جاتے ہیں جبکہ اہل یمن سے ایک دینار لیا جاتا ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ یہ فرق دولتمندی کی وجہ سے ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ جزیے میں تفاوت جائز ہے، اس میں کمی بیشی کا اختیار امام کو ہے۔ جزیے کے نام سے حقیری رقم غیر مسلم رعایا پر اسلامی حکومت کی طرف سے ایک حفاظتی ٹیکس ہے۔ جس کی ادائیگی ان غیر مسلم حضرات کی وفاداری کا نشان ہے۔ اس کی ادائیگی کے بعد اسلامی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان کے مال و جان اور عزت و آبرو، نیز مذہب کی پورے طور پر حفاظت کرے۔ اگر اسلامی حکومت اس میں ناکام ہو تو اسے جزیہ لینے کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ مذکورہ آیت کریمہ اہل کتاب سے جزیہ لینے کے متعلق نص صریح کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کے علاوہ دیگر اقلیت اقوام سے جزیہ لینا احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ آئندہ اس کا بیان ہوگا۔

٣١٥٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرًا قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَّعَمْرِو بْنِ أَوْسٍ فَحَدَّثَهُمَا بَجَالَةُ سَنَةَ سَبْعِينَ - عَامَ حَجَّ مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ - عِنْدَ دَرَجِ زَمْزَمَ قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِّجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ - عَمِّ الْأَحْنَفِ - فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: فَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِّنَ الْمَجُوسِ، وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ.

[3156] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں جابر بن زید اور عمرو بن اوس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ان سے حضرت بجالہ نے زمزم کی سیڑھیوں کے پاس بیان کیا، اور یہ ستر ہجری کی بات ہے جس سال حضرت مصعب بن زبیر نے اہل بصرہ کے ہمراہ حج کیا تھا، انھوں نے کہا: میں احنف بن قیس کے چچا جزء بن معاویہ کا کاتب تھا تو حضرت عمر بن خطاب ؓ کی وفات سے ایک سال پہلے ان کا مکتوب ہمارے پاس آیا کہ جس مجوسی نے اپنی محرم عورت کو بیوی بنایا ہو تو ان دونوں کے درمیان تفریق کر دو۔ اور حضرت عمر ؓ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے۔

٣١٥٧ - حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَّجُوسِ هَجَرَ.

[3157] حتی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے اس امر کی شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

٣١٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيَّ - وَهُوَ حَلِيفٌ لِّبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا - أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَقَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ رَآهُمْ وَقَالَ: «أَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ؟» قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ» [انظر: ٤٠١٥، ٦٤٢٥].

[3158] حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جو بنو عامر بن لؤی قبیلے کے حلیف اور غزوۂ بدر میں شریک ہو چکے تھے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا تاکہ وہاں کا جزیہ لے آئیں۔ ہوا یوں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو وہاں کا حاکم بنا دیا تھا۔ الغرض حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بحرین کا مال لے کر آئے۔ جب انصار نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے آنے کی خبر سنی تو انھوں نے نماز فجر نبی ﷺ کے ہمراہ ادا کی۔ جب آپ انھیں نماز پڑھا چکے تو وہ آپ کے سامنے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب انھیں دیکھا تو مسکراتے ہوئے فرمایا: ''میرے خیال کے مطابق تم نے سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کچھ مال لائے ہیں؟'' انھوں نے عرض کیا: ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تو پھر تم خوش ہو جاؤ، اور خوشی کی امید رکھو، اللہ کی قسم! مجھے تمھاری ناداری اور فقیری کا ڈر نہیں بلکہ مجھے تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ دنیا تم پر کشادہ کر دی جائے گی جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کے لیے کشائش کی گئی تھی۔ پھر تم ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں نے کیا تھا۔ پھر وہ تمھیں ہلاک کر دے گی جیسا کہ ان لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا۔''

فائدہ: اہل بحرین کے خلاف اقدام قتال سے باز رہنا اور ان سے جزیہ لینے پر صلح کرنا موادعت ہے۔ وہاں حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو گورنر مقرر کیا تھا تاکہ وہ ان کی نقل و حرکت پر نظر رکھیں۔

٣١٥٩ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، قَالَ: بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِي

[3159] جبیر بن حیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کو بڑے بڑے شہروں میں مشرکین سے جنگ کے لیے بھیجا۔ پھر جب ہرمزان مسلمان ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھ سے اپنی جنگی کارروائیوں کی بابت مشورہ کرتا ہوں۔ ہرمزان نے کہا: بہت خوب! ان ملکوں کی اور جو

أَفْنَاءِ الْأَمْصَارِ يُقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ فَقَالَ: إِنِّي مُسْتَشِيرُكَ فِي مَغَازِيَّ هٰذِهِ. قَالَ: نَعَمْ، مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ مَثَلُ طَائِرٍ لَهُ رَأْسٌ وَلَهُ جَنَاحَانِ وَلَهُ رِجْلَانِ، فَإِنْ كُسِرَ أَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ بِجَنَاحٍ وَالرَّأْسُ فَإِنْ كُسِرَ الْجَنَاحُ الْآخَرُ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ وَالرَّأْسُ، وَإِنْ شُدِخَ الرَّأْسُ ذَهَبَتِ الرِّجْلَانِ وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّأْسُ، فَالرَّأْسُ كِسْرٰى وَالْجَنَاحُ قَيْصَرُ وَالْجَنَاحُ الْآخَرُ فَارِسُ، فَمُرِ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَنْفِرُوا إِلٰى كِسْرٰى. وَقَالَ بَكْرٌ وَزِيَادٌ جَمِيعًا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، فَنَدَبَنَا عُمَرُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِأَرْضِ الْعَدُوِّ، خَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلُ كِسْرٰى فِي أَرْبَعِينَ أَلْفًا، فَقَامَ تَرْجُمَانٌ فَقَالَ: لِيُكَلِّمْنِي رَجُلٌ مِّنْكُمْ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: سَلْ عَمَّا شِئْتَ، قَالَ: مَا أَنْتُمْ؟ قَالَ: نَحْنُ أُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِي شَقَاءٍ شَدِيدٍ وَّبَلَاءٍ شَدِيدٍ نَّمَصُّ الْجِلْدَ وَالنَّوٰى مِنَ الْجُوعِ، وَنَلْبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّعَرَ، وَنَعْبُدُ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرَضِينَ - تَعَالٰى ذِكْرُهُ، وَجَلَّتْ عَظَمَتُهُ - إِلَيْنَا نَبِيًّا مِّنْ أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ، فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُولُ رَبِّنَا ﷺ أَنْ نُّقَاتِلَكُمْ حَتّٰى تَعْبُدُوا اللهَ وَحْدَهُ أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ. وَأَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا ﷺ عَنْ رِّسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَّمْ يَرَ

لوگ وہاں مسلمانوں کے دشمن ہیں ان کی مثال ایک پرندے کی سی ہے جس کا ایک سر، دو بازو اور دو پاؤں ہوں۔ ایک بازو اگر توڑ دیا جائے تو وہ پرندہ دونوں پاؤں، سر اور ایک ہی بازو سے حرکت کرے گا۔ اگر اس کا دوسرا بازو بھی توڑ دیا جائے تب بھی اس کے دونوں پاؤں اور سر کھڑے ہو جائیں گے لیکن اگر سر کچل دیا جائے تو نہ پاؤں کچھ کام کے رہیں گے نہ بازو اور نہ سر۔ (دیکھیے) ان دشمنوں کا سر کسریٰ ہے اور ایک بازو قیصر اور دوسرا بازو فارس ہے، لہٰذا آپ مسلمانوں کو حکم دیں کہ پہلے وہ کسریٰ کی طرف کوچ کریں۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کی ایک جماعت کو جمع کیا اور حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا۔ جب یہ مجاہدین دشمن کی سرزمین میں پہنچے تو کسریٰ کا ایک عامل چالیس ہزار فوج لے کر ان کے مقابلے میں آیا اور اس کی طرف سے ایک ترجمان کھڑا ہو کر کہنے لگا: تم میں سے کوئی ایک شخص مجھ سے بات کرے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو! اس نے کہا: تم کون ہو؟ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم عرب لوگ ہیں۔ ہم سخت بدبختی کا شکار اور انتہائی مصیبت میں مبتلا تھے، بھوک کے مارے چمڑا اور کھجور کی گٹھلیاں چوستے تھے۔ اونٹوں کی اون اور بکریوں کے بالوں کے کپڑے پہنا کرتے تھے، درختوں اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے، ہم لوگ اسی حالت میں مبتلا تھے کہ آسمانوں اور زمینوں کے رب نے...... جس کا ذکر اپنی تمام تر عظمت و جلال کے ساتھ بلند و برتر ہے...... ہماری قوم کا ایک رسول ہمارے پاس بھیجا، جس کے والدین کو ہم جانتے تھے، پھر ہمارے پروردگار کے رسول اور ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اس وقت تک ہم تم سے جنگ کریں جب تک تم اکیلے اللہ کی عبادت نہ کرو

مِثْلَهَا قَطُّ، وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ. [انظر: ٧٥٣٠]

یا جزیہ نہ دو۔ اور ہمارے نبی ﷺ نے ہمارے پروردگار کا یہ پیغام ہمیں پہنچایا کہ جو کوئی ہم میں سے مارا جائے وہ جنت کی ایسی نعمتوں میں پہنچ جائے گا جو اس نے کبھی نہ دیکھی ہوں گی اور جو شخص ہم میں سے زندہ رہے گا وہ تمھاری گردنوں کا مالک بنے گا۔

٣١٦٠ - فَقَالَ النُّعْمَانُ: رُبَّمَا أَشْهَدَكَ اللهُ مِثْلَهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنَدِّمْكَ وَلَمْ يُخْزِكَ، وَلٰكِنِّي شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الْأَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ.

[3160] (جب حضرت مغیرہ ؓ نے یہ گفتگو کر کے فوراً لڑائی کرنا چاہی تو) حضرت نعمان بن مقرن ؓ نے کہا: تم تو اکثر نبی ﷺ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے تمھیں کسی موقع پر شرمندہ یا ذلیل نہیں کیا اور میں نے بھی اکثر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ میں شریک ہو کر دیکھا کہ آپ دن کے اول وقت میں جنگ نہیں کرتے تھے بلکہ انتظار فرماتے یہاں تک کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نماز کا وقت آ جاتا۔

(٢) بَابٌ: إِذَا وَادَعَ الْإِمَامُ مَلِكَ الْقَرْيَةِ، هَلْ يَكُونُ ذٰلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ؟

باب: 2- جب امام کسی ملک کے بادشاہ سے صلح کرے تو کیا یہ صلح تمام رعایا سے ہوگی؟

٣١٦١ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تَبُوكَ، وَأَهْدٰى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَكَسَاهُ بُرْدًا، وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ. [راجع: ١٤٨١]

[3161] حضرت ابوحمید ساعدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں حصہ لیا۔ اس دوران میں ایلہ کے بادشاہ نے نبی ﷺ کو ایک سفید خچر تحفہ دیا تو آپ نے بھی اسے ایک چادر خلعت پہنائی، نیز آپ نے ان کا بحری علاقہ اسی کے نام لکھ دیا تھا۔

فائدہ: ''ایلہ'' شام میں ایک شہر کا نام ہے جو مکہ اور مصر کے درمیان دریا کے کنارے واقع ہے۔

(٣) بَابُ الْوَصَاةِ بِأَهْلِ ذِمَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

باب: 3- رسول اللہ ﷺ کے امن کے تحت آنے والوں سے اچھا سلوک کرنا

وَالذِّمَّةُ: اَلْعَهْدُ. وَالْإِلُّ: اَلْقَرَابَةُ.

ذمة کے معنی عہد اور إلّ کے معنی قرابت کے ہیں۔

٣١٦٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جُوَيْرِيَةَ ابْنَ قُدَامَةَ التَّمِيمِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قُلْنَا: أَوْصِنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: أُوصِيكُمْ بِذِمَّةِ اللهِ فَإِنَّهُ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ. [راجع: ١٣٩٢]

[3162] حضرت جویریہ بن قدامہ تمیمی سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: امیر المومنین! آپ ہمیں کوئی وصیت کریں تو انھوں نے فرمایا: میں تمھیں اللہ کے عہد کی وصیت کرتا ہوں (کہ اس کو پورا کرو) کیونکہ وہ تمھارے نبی کا عہد اور تمھارے بال بچوں کا رزق ہے۔

(٤) بَابُ مَا أَقْطَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، وَمَا وَعَدَ مِنْ مَّالِ الْبَحْرَيْنِ وَالْجِزْيَةِ وَلِمَنْ يُقْسَمُ الْفَيْءُ وَالْجِزْيَةُ؟

باب: 4- نبی ﷺ کا بحرین سے جاگیریں دینا، نیز بحرین کی آمدنی اور جزیے سے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ کرنا اور مال فے اور جزیہ کن لوگوں میں تقسیم کیا جائے؟

٣١٦٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْأَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: لَا وَاللهِ حَتَّى تَكْتُبَ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا، فَقَالَ: «ذَاكَ لَهُمْ مَّا شَاءَ اللهُ عَلَىٰ ذٰلِكَ» يَقُولُونَ لَهُ، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ». [راجع: ٢٣٧٦]

[3163] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے انصار کو بلایا تاکہ بحرین کا علاقہ ان کے لیے لکھ دیں، لیکن انھوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا جب تک آپ اسی قدر جاگیریں ہمارے قریشی بھائیوں کے لیے نہ لکھ دیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ تو ان کے لیے اس وقت ہوگا جب اللہ چاہے گا۔'' بہر حال وہ (انصار) آپ سے یہ عرض کرتے رہے۔ آخر کار آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے بعد ترجیحات کو دیکھو گے (تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی) لیکن صبر کرنا حتی کہ حوض کوثر پر (قیامت کے دن) مجھ سے ملاقات کرو۔''

٣١٦٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ لِي: «لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا»، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالَ أَبُو

[3164] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اگر ہمارے پاس بحرین سے مال آیا تو میں تمھیں اتنا، اتنا اور اتنا دوں گا۔'' پھر جب رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے تو اس کے بعد بحرین کا مال آیا۔ تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کسی سے رسول اللہ ﷺ نے کوئی وعدہ کیا ہو وہ میرے پاس آئے (میں وعدہ پورا کروں گا)، چنانچہ میں حضرت

بَكْرٍ: مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ كَانَ قَالَ لِي: «لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا». فَقَالَ لِي: اُحْثُهْ، فَحَثَوْتُ حَثْيَةً، فَقَالَ لِي: عُدَّهَا، فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ فَأَعْطَانِي أَلْفًا وَّخَمْسَمِائَةٍ. [راجع: ٢٢٩٦]

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر بحرین کا مال آیا تو میں تجھے اتنا، اتنا اور اتنا دوں گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم اس سے لپ بھرلو۔ میں نے ایک لپ بھری تو انھوں نے مجھے فرمایا کہ اب اسے شمار کرو۔ میں نے انھیں شمار کیا تو وہ پانچ سو ہوئے۔ پھر انھوں نے مجھے ایک ہزار پانچ سو دیے۔

٣١٦٥ - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ: «انْثُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ»، فَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَعْطِنِي إِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا فَقَالَ: «خُذْ»، فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَقَالَ: اؤْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ. قَالَ: «لَا»، قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ، قَالَ: «لَا»، فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَرْفَعْهُ فَقَالَ: فَمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ، قَالَ: «لَا»، قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ، قَالَ: «لَا»، فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهُ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِّنْ حِرْصِهِ، فَمَا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ. [راجع: ٤٢١]

[3165] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس بحرین سے مال آیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے مسجد میں پھیلا دو۔'' یہ مال ان اموال میں سے تھا جو کثیر مقدار میں تھا۔ اتنے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ آ گئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے عنایت فرمائیں کیونکہ میں نے اپنی ذات کا فدیہ ادا کیا تھا اور عقیل کا بھی۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا لے لو۔'' چنانچہ انھوں نے اپنے کپڑے میں مال بھر لیا۔ پھر اسے اٹھانا چاہا لیکن نہ اٹھا سکے تو عرض کیا: آپ کسی صحابی کو حکم دیں وہ اٹھا کر میرے اوپر رکھ دے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ نہیں ہو سکتا۔'' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر آپ ہی اسے اٹھا کر میرے اوپر رکھ دیں تو آپ نے فرمایا: ''یہ بھی نہیں ہو سکتا۔'' پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ کم کر دیا۔ پھر اسے اٹھانا چاہا لیکن نہ اٹھا سکے۔ انھوں نے عرض کیا: کسی کو کہیں، وہ اٹھا کر میرے اوپر رکھ دے۔ آپ نے فرمایا: ''ایسا نہیں ہو سکتا۔'' عرض کیا: پھر آپ ہی اسے اٹھا کر میرے اوپر رکھ دیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ بھی نہیں ہو سکتا۔'' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پھر کچھ مال نکال دیا۔ تب کہیں جا کر اسے کندھے پر اٹھا سکے اور لے کر جانے لگے۔ آپ ﷺ نے ان کی حرص پر تعجب کرتے ہوئے اپنی نگاہیں ان کے پیچھے لگائے رکھیں حتی کہ وہ ہماری نظروں سے اوجھل

ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک وہاں سے نہ اٹھے جب تک وہاں ایک درہم بھی باقی رہا۔

(٥) بَابُ إِثْمِ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ

باب:5- کسی ذمی کو ناحق قتل کرنے کا گناہ

٣١٦٦ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَّمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا يُوجَدُ مِنْ مَّسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا». [انظر: ٦٩١٤]

[3166] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص کسی عہد والے کو قتل کرے گا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک پہنچتی ہو گی۔''

فائدہ: اگرچہ اس حدیث میں ''ناحق'' کے الفاظ نہیں ہیں لیکن قواعد شرعیہ کا یہی تقاضا ہے کہ اس سے مراد قتل ناحق ہے، تاہم بعض روایات میں بغیر حق کی تصریح موجود ہے، نیز سنن نسائی میں ہے کہ جس نے کسی ذمی کو حلت کے بغیر قتل کیا اس پر جنت حرام ہے۔[1]

(٦) بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

باب:6- یہودیوں کو جزیرۂ عرب (حجاز) سے نکالنا

وَقَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللهُ».

حضرت عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں اس وقت تک رہنے دوں گا جب تک تمھیں اللہ رکھے گا۔''

٣١٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ»، فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ، فَقَالَ: «أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ، فَمَنْ يَجِدْ مِنْكُمْ

[3167] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ ہم مسجد نبوی میں تھے کہ نبی ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''یہودیوں کے پاس چلیں۔'' چنانچہ ہم روانہ ہوئے حتی کہ بیت المدراس میں آئے تو آپ نے (ان سے) فرمایا: ''مسلمان ہو جاؤ تو سلامتی کے ساتھ رہو گے۔ خوب جان لو! زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میرا ارادہ ہے کہ تمھیں اس زمین سے جلا وطن کر دوں، لہٰذا تم میں سے کوئی کچھ مال و اسباب پائے تو اسے فروخت

[1] سنن النسائي، القسامة، حديث: 4752.

بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ، وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ». [انظر: ٦٩٤٤، ٧٣٤٨]

کردے بصورت دیگر تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ زمین تو اللہ اور اس کے رسول ہی کی ہے۔"

فائدہ: حدیث کے یہ معنی ہیں کہ اگر تمھارے پاس ایسا سامان ہے جسے تم ساتھ نہیں لے جا سکتے ہو تو اسے فروخت کر دو، اگر تم میری بات کی طرف توجہ نہیں کرتے تو یقین کرو کہ زمین اللہ کی ہے اور اللہ چاہتا ہے کہ اس زمین کا وارث مسلمانوں کو بنا دے، لہٰذا تم یہ علاقے چھوڑ کر کہیں اور چلے جاؤ۔

٣١٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ: سَمِعَ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى، قُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! مَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ قَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَعُهُ، فَقَالَ: «ائْتُونِي بِكَتِفٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَاتَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا»، فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، فَقَالُوا: مَا لَهُ أَهَجَرَ؟ اِسْتَفْهِمُوهُ، فَقَالَ: «ذَرُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ»، فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ، قَالَ: «أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ»، وَالثَّالِثَةُ إِمَّا أَنْ سَكَتَ عَنْهَا، وَإِمَّا أَنْ قَالَهَا فَنَسِيتُهَا. قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ.

[راجع: ١١٤]

[3168] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ کو یہ کہتے سنا: جمعرات کا دن، آہ جمعرات کا دن کیسا (ہیبت ناک) تھا پھر رو پڑے یہاں تک کہ آپ نے آنسوؤں سے کنکریاں تر کر دیں۔ میں نے عرض کیا: ابن عباس! جمعرات کا دن کیسا تھا؟ فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی بیماری سنگین ہو گئی تو آپ نے فرمایا: "میرے پاس شانے کی کوئی ہڈی لاؤ میں تمھارے لیے کچھ تحریر کر دوں کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔" اس کے بعد لوگ باہم جھگڑنے لگے، حالانکہ نبی ﷺ کے پاس جھگڑنا نہیں چاہیے تھا۔ لوگوں نے کہا: آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ کیا آپ دنیا سے ہجرت فرما رہے ہیں؟ اچھی طرح آپ کی بات سمجھو۔ آپ نے فرمایا: "تم مجھے چھوڑ دو، میں جس حال میں ہوں وہ اس حال سے اچھا ہے جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو۔" پھر آپ نے انھیں تین امور کا حکم دیا۔ آپ نے فرمایا: "مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دو۔ اور دوسرے ممالک سے آنے والے وفد کو عطایا دو، جیسے میں انھیں عطایا دیا کرتا تھا۔" تیسری بات سے آپ نے سکوت فرمایا یا آپ نے بیان کی لیکن میں بھول گیا۔

سفیان فرماتے ہیں کہ یہ آخری مقولہ سلیمان راوی کا ہے۔

(٧) بَابٌ: إِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ، هَلْ يُعْفٰى عَنْهُمْ؟

باب: 7- جب مشرکین مسلمانوں سے بدعہدی کریں تو کیا انھیں معاف کیا جا سکتا ہے؟

٣١٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ يَهُودَ»، فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ: «إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ، فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ؟» فَقَالُوا: نَعَمْ، قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَبُوكُمْ؟» قَالُوا: فُلَانٌ، فَقَالَ: «كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ»، قَالُوا: صَدَقْتَ، قَالَ: «فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ؟» فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا، فَقَالَ لَهُمْ: «مَنْ أَهْلُ النَّارِ؟» قَالُوا: نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا، ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِخْسَؤُوا فِيهَا، وَاللهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا». ثُمَّ قَالَ: «فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟» قَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ. قَالَ: «هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا؟» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ؟» قَالُوا: أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ، وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ. [انظر: ٤٢٤٩، ٥٧٧٧]

[3169] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب خیبر فتح ہوا تو یہودیوں نے نبی ﷺ کو ایک بکری تحفہ بھیجی، جس میں زہر ملا ہوا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہاں جتنے یہودی ہیں ان سب کو اکٹھا کرو۔'' وہ سب آپ کے سامنے اکٹھے کیے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''میں تم سے ایک بات پوچھنے والا ہوں کیا تم سچ سچ بتاؤ گے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا باپ کون ہے؟'' انھوں نے کہا: فلاں شخص! آپ نے فرمایا: ''تم نے جھوٹ کہا ہے بلکہ تمھارا باپ فلاں شخص ہے۔'' انھوں نے کہا: بلاشبہ آپ سچ کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا اب اگر تم سے کچھ پوچھوں تو سچ بتاؤ گے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں ابوالقاسم! اگر ہم نے جھوٹ بولا تو آپ ہمارا جھوٹ پہچان لیں گے جیسا کہ پہلے آپ نے ہمارے باپ کے متعلق ہمارا جھوٹ معلوم کر لیا ہے۔ پھر آپ نے ان سے پوچھا: ''دوزخی کون لوگ ہیں؟'' انھوں نے کہا: ہم چند روز کے لیے دوزخ میں جائیں گے، پھر ہمارے بعد تم اس میں ہمارے جانشیں ہو گے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم ہی اس میں ذلیل وخوار ہو کر رہو گے۔ اللہ کی قسم! ہم کبھی اس میں تمھاری جانشینی نہیں کریں گے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اگر میں تم سے کوئی سوال پوچھوں تو کیا تم میرے سامنے سچ بولو گے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں ابوالقاسم! آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟'' انھوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تمھیں اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟'' انھوں نے کہا: ہمارا خیال یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے نبی ہیں تو آپ سے ہمیں نجات مل جائے گی اور اگر آپ حقیقت میں نبی ہیں تو آپ کو کچھ نقصان نہیں ہو گا۔

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''ہم کبھی دوزخ میں تمھارے جانشیں نہیں بنیں گے'' تو اس کا مطلب یہ ہے

کہ گناہ گار مسلمان تو جہنم میں جائیں گے لیکن انھیں بالآخر نکال لیا جائے گا، البتہ یہودی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے، یعنی خلود اور عدم خلود کی وجہ سے متفرق ہو جائیں گے۔

(٨) بَابُ دُعَاءِ الْإِمَامِ عَلٰى مَنْ نَّكَثَ عَهْدًا

باب: 8- عہد شکنی کرنے والوں کے خلاف امام کا بددعا کرنا

٣١٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوتِ، قَالَ: قَبْلَ الرُّكُوعِ. فَقُلْتُ: إِنَّ فُلَانًا يَزْعُمُ أَنَّكَ قُلْتَ: بَعْدَ الرُّكُوعِ، فَقَالَ: كَذَبَ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلٰى أَحْيَاءٍ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ. قَالَ: بَعَثَ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ - يَشُكُّ فِيهِ - مِنَ الْقُرَّاءِ إِلٰى أُنَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ فَعَرَضَ لَهُمْ هٰؤُلَاءِ فَقَتَلُوهُمْ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ عَهْدٌ، فَمَا رَأَيْتُهُ وَجَدَ عَلٰى أَحَدٍ مَّا وَجَدَ عَلَيْهِمْ. [راجع: ١٠٠١]

[3170] حضرت عاصم الاحول سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قنوت کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: قنوت رکوع سے پہلے ہے۔ میں نے عرض کیا: فلاں صاحب کہتے ہیں کہ آپ نے رکوع کے بعد کہا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے غلط کہا ہے۔ پھر انھوں نے ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت کی تھی، جس میں آپ بنوسلیم کے چند قبائل پر بددعا کرتے تھے۔ واقعہ یہ ہوا کہ آپ ﷺ نے چالیس یا ستر قراء کو مشرکین کی تعلیم و تبلیغ کے لیے بھیجا تو ان لوگوں نے انھیں پکڑ کر قتل کر دیا تھا، حالانکہ نبی ﷺ سے ان کا معاہدہ تھا۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) میں نے آپ ﷺ کو کسی معاملے میں اتنا غمگین اور رنجیدہ نہیں دیکھا جتنا ان (قراء) کی شہادت پر آپ غمناک ہوئے تھے۔

فائدہ: اس حدیث کے مطابق مشرکین کا آپ سے عہد و پیمان تھا، جب انھوں نے عہد شکنی کرتے ہوئے بربریت کے ساتھ ستر قرائے کرام کو شہید کر دیا تو آپ نے ان کے خلاف بددعا کی اور پورا ایک مہینہ فرض نمازوں میں قنوت کرتے رہے۔ قنوت کے متعلق ہمارا موقف یہ ہے کہ قنوت نازلہ رکوع کے بعد اور قنوت وتر رکوع سے پہلے ہے جیسا کہ سنن نسائی میں اس کی صراحت ہے۔ اس مسئلے کے متعلق ہم نے پہلے تفصیل سے بیان کیا ہے۔

(٩) بَابُ أَمَانِ النِّسَاءِ وَجِوَارِهِنَّ

باب: 9- عورتوں کا کسی کو امان اور پناہ دینا

٣١٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ:

[3171] حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو

أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِىءٍ ابْنَةِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِىءٍ ابْنَةَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِىءٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِىءٍ». فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُّلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيٌّ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَّجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ، فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِىءٍ» قَالَتْ أُمُّ هَانِىءٍ: وَذٰلِكَ ضُحًى. [راجع: ٢٨٠]

میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا جبکہ آپ کی لخت جگر حضرت فاطمہ ؓ آپ کو پردہ کیے ہوئے تھیں۔ میں نے آپ کو سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا: ابوطالب کی بیٹی ام ہانی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''خوش آمدید ام ہانی! جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو اٹھے اور ایک ہی کپڑا لپیٹ کر آٹھ رکعات ادا کیں۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا ماں جایا بھائی علی کہتا ہے کہ وہ فلاں شخص کو قتل کرے گا جسے میں نے پناہ دے رکھی ہے، اور وہ فلاں، ہبیرہ کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ام ہانی! جس کو تو نے پناہ دی اس کو ہم نے بھی پناہ دے دی۔'' حضرت ام ہانی ؓ فرماتی ہیں کہ وہ چاشت کا وقت تھا۔

(١٠) بَابٌ: ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَجِوَارُهُمْ وَاحِدَةٌ، يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ

باب: 10-مسلمانوں کی ذمہ داری اور ان کا پناہ دینا ایک ہی چیز ہے، چھوٹے سے چھوٹا آدمی بھی اسے پورا کرنے کی کوشش کرے

٣١٧٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَّقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللهِ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ. فَقَالَ: فِيهَا الْجِرَاحَاتُ، وَأَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَالْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوٰى فِيهَا مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذٰلِكَ. وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذٰلِكَ. [راجع: ١١١]

[3172] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ہمارے پاس کوئی الگ کتاب نہیں جس کو ہم پڑھتے ہوں۔ صرف اللہ کی کتاب ہے یا جو کچھ اس دستاویز میں ہے۔ اس میں زخموں کے احکام اور دیت میں دیے جانے والے اونٹوں کی عمریں ہیں، نیز مدینہ طیبہ عیر پہاڑ سے لے کر فلاں مقام تک حرم ہے۔ جس نے اس میں کوئی بدعت جاری کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں ہو گا۔ اور جو شخص اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب ہوا اس پر بھی اسی طرح لعنت ہوگی۔ تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ایک ہی

ہے، لہٰذا جس شخص نے بھی کسی مسلمان سے بدعہدی کی، اس پر بھی اس طرح کی لعنت ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھی یہی مروجہ قرآن مجید تھا، بعض لوگوں کا یہ موقف غلط ہے کہ حضرت علی یا دوسرے اہل بیت کے پاس کوئی اور قرآن کامل تھا۔ خطرہ ہے کہ اس طرح کا موقف رکھنے والا مذکورہ لعنت کی زد میں آ جائے۔

(١١) بَابٌ : إِذَا قَالُوا : صَبَأْنَا، وَلَمْ يُحْسِنُوا أَسْلَمْنَا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «[اَللّٰهُمَّ إِنِّي] أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ». وَقَالَ عُمَرُ: إِذَا قَالَ : مَتْرَسْ، فَقَدْ آمَنَهُ، إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ الْأَلْسِنَةَ كُلَّهَا . وَقَالَ : تَكَلَّمْ لَا بَأْسَ .

باب : 11- جب کافر مسلمان ہوتے وقت صبأنا کہیں اور اچھی طرح أسلمنا نہ کہہ سکیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دیا (حالانکہ وہ کہتے جاتے تھے: ہم نے اپنا دین بدل دیا۔ ہم نے اپنا دین بدل لیا۔) نبی ﷺ (کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو آپ) نے فرمایا: ''اے اللہ! میں خالد کے اس فعل سے اظہار براءت کرتا ہوں۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کسی مسلمان نے پارسی کو کہا مَتْرس، یعنی مت ڈر تو گویا اس نے اسے امان دے دی کیونکہ اللہ تعالیٰ سب زبانیں جانتا ہے، نیز آپ نے (ہرمزان سے) کہا: جو کچھ کہنا ہے کہو، خوف نہ کرو۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک قبیلے کی طرف روانہ کیا، انھوں نے اسلام کی دعوت دی تو وہ أسلمنا کے بجائے صبأنا کہنے لگے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کے ظاہری لفظ کی بنا پر انھیں قتل کرنا شروع کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے اس فعل کو ناپسند کیا لیکن ان کے اجتہاد کی بنا پر انھیں معذور خیال کیا کیونکہ انھوں نے یہ کہا تھا کہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہوئے، اس لیے صبأنا کہہ رہے ہیں۔ مترس، فارسی کے لفظ ترسیدن مصدر سے نہی کا صیغہ ہے۔ اس کے معنی ہیں: ''تو نہ ڈر۔'' اگر کسی مسلمان نے کسی فارسی دان حربی کو مترس کا لفظ کہہ دیا تو یہ اس کے لیے امن متصور ہوگا۔

(١٢) بَابُ الْمُوَادَعَةِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهِ، وَإِثْمِ مَنْ لَّمْ يَفِ بِالْعَهْدِ .

باب : 12- مشرکین کے ساتھ مال وغیرہ سے صلح کرنا، لڑائی چھوڑ دینا، نیز بدعہدی کے گناہ کا بیان

وَقَوْلِهِ: ﴿وَإِن جَنَحُواْ لِلسَّلْمِ﴾ [الأنفال: ٦١] جَنَحُوا: طَلَبُوا السَّلْمَ. ﴿فَٱجْنَحْ لَهَا﴾.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ بھی اس کے لیے جھک جائیں۔'' جنحوا کے معنی ہیں: صلح کی درخواست کریں۔

٣١٧٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ - هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ -: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: انْطَلَقَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ إِلٰى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا، فَأَتٰى مُحَيِّصَةُ إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلٍ وَّهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ، ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ: «كَبِّرْ كَبِّرْ»، - وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ - فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ: «أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ؟» قَالُوا: وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ، قَالَ: «فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ»، فَقَالُوا: كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ؟ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ. [راجع: ٢٧٠٢]

[3173] حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید رضی اللہ عنہما خیبر کی طرف گئے جبکہ ان دنوں یہودیوں سے صلح تھی۔ وہاں پہنچ کر دونوں جدا جدا ہو گئے، پھر جب محیصہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ اپنے خون میں لت پت ہے، کسی نے ان کو قتل کر ڈالا ہے۔ خیر محیصہ رضی اللہ عنہ نے انھیں دفن کر دیا۔ اس کے بعد وہ مدینہ طیبہ آئے تو عبدالرحمٰن بن سہل اور محیصہ، حویصہ جو مسعود کے بیٹے تھے نبی ﷺ کے پاس گئے۔ عبدالرحمٰن نے بات کرنا چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بڑے کو بات کرنے دو۔'' چونکہ وہ سب سے چھوٹے تھے، اس لیے خاموش ہو گئے۔ تب حویصہ اور محیصہ نے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا: ''تم قسم اٹھا کر قاتل یا اپنے ساتھی کے خون کا استحقاق ثابت کرو گے؟'' انھوں نے عرض کیا: ہم کیونکر قسم اٹھا سکتے ہیں جبکہ ہم وہاں موجود نہ تھے اور نہ ہم نے انھیں دیکھا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر یہودی پچاس قسمیں اٹھا کر اپنی براءت کر لیں گے۔'' انھوں نے عرض کیا: وہ تو کافر ہیں ہم ان کی قسموں کا کیسے اعتبار کریں، چنانچہ نبی ﷺ نے خود اپنے پاس سے ان کی دیت ادا کر دی۔

فائدہ: اس حدیث سے رسول اللہ ﷺ کی امن پسندی، فراخدلی اور صلح جوئی ثابت ہوتی ہے باوجودیکہ مقتول ایک مسلمان تھا جو یہودیوں کے علاقے میں قتل ہوا مگر رسول اللہ ﷺ نے ان کی اس حرکت کو نظر انداز کر دیا تاکہ امن کی فضا قائم رہے اور کوئی فساد نہ کھڑا ہو جائے۔ جب فریقین کی بات فیصلہ کن مراحل میں پہنچتی نظر نہ آئی تو آپ نے مقتول کے مسلمان ورثاء کو خود بیت المال سے دیت ادا کر دی۔

(١٣) بَابُ فَضْلِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

٣١٧٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ : أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ : أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ : أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ كَانُوا تِجَارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي مَادَّ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا سُفْيَانَ فِي كُفَّارِ قُرَيْشٍ. [راجع: ٧]

باب: 13- ایفائے عہد (وعدہ پورا کرنے) کی فضیلت

[3174] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھیں ابوسفیان بن حرب ؓ نے بتایا کہ انھیں ہرقل نے قافلۂ قریش کے ہمراہ بلا بھیجا۔ یہ لوگ اس وقت شام کے علاقے میں بغرض تجارت گئے ہوئے تھے جب رسول اللہ ﷺ نے کفار قریش کے ہمراہ ابوسفیان سے صلح کر رکھی تھی۔

(١٤) بَابُ هَلْ يُعْفَى عَنِ الذِّمِّيِّ إِذَا سَحَرَ؟

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، سُئِلَ : أَعَلَى مَنْ سَحَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ قَتْلٌ؟ قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ صُنِعَ لَهُ ذٰلِكَ فَلَمْ يَقْتُلْ مَنْ صَنَعَهُ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ.

٣١٧٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنَا يَحْيَى : حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُحِرَ حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ. [انظر: ٣٢٦٨، ٥٧٦٣، ٥٧٦٥، ٥٧٦٦، ٦٠٦٣، ٦٣٩١]

باب: 15- ذمی جب جادو کرے تو کیا اسے معاف کیا جا سکتا ہے؟

ابن شہاب سے کسی نے پوچھا کہ اگر کوئی ذمی کسی پر جادو کرے تو اس پاداش میں اسے قتل کر دیا جائے؟ انھوں نے بتایا کہ ہم تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تھا تو آپ نے جادو کرنے والے کو قتل نہیں کیا جبکہ آپ پر جادو کرنے والا اہل کتاب سے تھا۔

[3175] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ پر جادو کیا گیا یہاں تک آپ کو خیال گزرتا کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے، حالانکہ آپ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔

(١٥) بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى : ﴿وَإِن يُرِيدُوٓا أَن يَخۡدَعُوكَ فَإِنَّ حَسۡبَكَ ٱللَّهُ﴾ اَلْآيَةَ [الأنفال: ٦٢].

باب: 16- دغا بازی سے اجتناب کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر کافر، آپ کو دھوکا دینا چاہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے لیے کافی ہے۔“

٣١٧٦ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ - وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِّنْ أَدَمٍ - فَقَالَ: «اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مُوتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَّا يَبْقَى بَيْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ، فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا».

[3176] حضرت عوف بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے چھ نشانیاں (ہوں گی انھیں) شمار کرلو: ایک تو میری وفات، دوسری فتح بیت المقدس، تیسری وبا جو تم میں اس طرح پھیلے گی جیسے بکریوں کی بیماری قعاص پھیلتی ہے۔ چوتھی مال کی اس قدر فراوانی کہ اگر کسی کو سو اشرفیاں دی جائیں گی تو بھی خوش نہیں ہو گا۔ پانچویں ایک فتنہ جس سے عرب کا کوئی گھر نہیں بچے گا۔ چھٹی نشانی وہ صلح جو تمھارے اور رومیوں کے درمیان ہو گی۔ وہ بے وفائی کریں گے اور اَسّی (80) جھنڈے لے کر تم سے لڑنے آئیں گے اور ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی۔''

(١٦) بَابُ كَيْفَ يُنْبَذُ إِلَى أَهْلِ الْعَهْدِ؟

باب: 16- اہل عہد سے عہد کیسے ختم کیا جائے؟

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانۢبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَآءٍ﴾ اَلْآيَةَ [الأنفال: ٥٨].

ارشاد باری تعالیٰ: ''اگر آپ کو کسی قوم کی طرف سے خیانت (بدعہدی) کا اندیشہ ہو تو آپ ان کا عہد انھیں ویسا ہی واپس کر دیں۔''

٣١٧٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى: لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَّلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَيَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ، وَإِنَّمَا قِيلَ: الْأَكْبَرُ، مِنْ أَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ: اَلْحَجُّ الْأَصْغَرُ، فَنَبَذَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّاسِ فِي ذٰلِكَ الْعَامِ، فَلَمْ يَحُجَّ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الَّذِي حَجَّ

[3177] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے بھی حضرت ابوبکر ؓ نے ان لوگوں کے ساتھ روانہ کیا جنھوں نے منیٰ کے مقام پر قربانی کے دن یہ اعلان کیا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا اور حج اکبر کا دن دسویں ذی الحجہ کا دن ہے۔ اسے حج اکبر اس لیے کہا گیا کہ لوگ عمرے کو حج اصغر کہنے لگے تھے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے اس سال مشرکین سے جو عہد و پیان لیا تھا اسے واپس کر دیا اور دوسرے سال حجۃ الوداع میں جب نبی

فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ مُشْرِكٌ. [راجع: ٣٦٩]

ﷺ نے حج کیا تو کوئی مشرک شریک نہ ہوا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اکبر حج ہی کا نام ہے اور عوام میں جو مشہور ہے کہ حج اکبر وہ حج ہوتا ہے جس میں عرفے کا دن جمعے کو آئے۔ یہ بات زبان زد خاص و عام ہے۔ اس کے متعلق کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔

(١٧) بَابُ إِثْمِ مَنْ عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ

باب: 17- اس شخص کا گناہ جس نے عہد کیا پھر دغا بازی کی

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ٱلَّذِينَ عَٰهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِى كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ﴾ [الأنفال: ٥٦].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جن لوگوں سے آپ نے عہد کیا، پھر وہ ہر دفعہ اپنے عہد کو توڑ ڈالتے ہیں اور وہ باز نہیں آتے۔''

٣١٧٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرْبَعُ خِلَالٍ مَّنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا: مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا». [راجع: ٣٤]

[3178] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار خصلتیں ایسی ہیں جس میں وہ پائی جائیں وہ خالص منافق ہوتا ہے: وہ جب بھی بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے، جب عہد و پیمان کرے تو اسے توڑ دے اور جب جھگڑا کرے تو فسق و فجور پر اتر آئے۔ اور جس میں ان خصلتوں میں سے کوئی خصلت پائی جائے گی، جب تک اسے چھوڑے گا نہیں یہ نفاق کی خصلت اس میں باقی رہے گی۔''

فائدہ: وعدہ خلافی یا عہد شکنی کرنا ایک مسلمان کی شان نہیں بلکہ منافقوں کا کام ہے، خواہ وہ عہد و پیمان کفار ہی سے کیوں نہ کیا گیا ہو۔ جو وعدہ اغیار سے سیاسی سطح پر کیا گیا ہو اس کی حیثیت اور بڑھ جاتی ہے۔ اسے پورا کرنا مسلمان کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کفار قریش کے ساتھ کیے گئے عہد و پیمان کو پوری طرح نبھایا، خواہ اپنے بندوں کو ان کے حوالے کرنا پڑا، حالانکہ اس (صلح حدیبیہ) میں کفار قریش کی کئی ایک شرائط سراسر نامعقول تھیں۔ اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے انھیں پورا کیا۔

٣١٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ

[3179] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے نبی ﷺ سے بس یہی قرآن لکھا اور جو کچھ اس صحیفے میں درج ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ''مدینہ جبل عائر

ﷺ إِلَّا الْقُرْآنَ، وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَّا بَيْنَ عَائِرٍ إِلٰى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ، وَّذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ، وَّمَنْ وَالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ».

[راجع: ١١١]

سے فلاں پہاڑی تک حرم ہے۔ جس نے اس میں کسی بدعت کو رواج دیا یا کسی بدعتی کو جگہ دی تو اس پر اللہ کی، اس کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی پھٹکار ہے۔ اس کی نہ تو کوئی فرض اور نہ نفل عبادت قبول ہوگی۔ تمام مسلمان کسی کو پناہ دینے میں برابر ہیں، اس کے لیے کوئی کم تر آدمی بھی کوشش کر سکتا ہے، لہٰذا جس شخص نے بھی کسی مسلمان سے بدعہدی کی اس پر اللہ تعالیٰ کی، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔ اس کی کوئی نفل یا فرض عبادت قبول نہیں ہوگی۔ اور جس نے اپنے آقاؤں کے بغیر کسی دوسرے کو اپنا آقا ظاہر کیا اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی بھی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی۔"

٣١٨٠ - قَالَ أَبُو مُوسٰى: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ تَجْتَبُوا دِينَارًا وَّلَا دِرْهَمًا؟ فَقِيلَ لَهُ: وَكَيْفَ تَرٰى ذٰلِكَ كَائِنًا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: إِيْ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ. قَالُوا: عَمَّ ذٰلِكَ؟ قَالَ: تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ ﷺ فَيَشُدُّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوبَ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَيَمْنَعُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ.

[3180] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے لوگوں سے کہا کہ تمھارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم جزیے کے طور پر دینار حاصل کر سکو گے نہ درہم؟ ان سے دریافت کیا گیا: ابوہریرہ! تم کیا خیال کرتے ہو کہ ایسا کس طرح ہوگا؟ انھوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے! یہ بات میں صادق و مصدوق ﷺ کے ایک فرمان کی وجہ سے کہہ رہا ہوں۔ لوگوں نے پوچھا: ایسا کس وجہ سے ہوگا؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذمے کو توڑ دیا جائے گا، یعنی مسلمان دغابازی کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان ذمیوں کے دل سخت کر دے گا اور جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہے وہ جزیے کے طور پر نہیں دیں گے۔

(١٨) بَابٌ:

باب: 18- بلاعنوان

٣١٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ

[3181] حضرت اعمش سے روایت ہے، انھوں نے کہا

قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ: شَهِدْتَّ صِفِّينَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ: اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ، رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ، وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ النَّبِيِّ ﷺ لَرَدَدْتُّهُ، وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلٰى أَمْرٍ نَّعْرِفُهُ غَيْرِ أَمْرِنَا هٰذَا. [انظر: ٣١٨٢، ٤١٨٩، ٤٨٤٤، ٧٣٠٨]

کہ میں نے ابووائل سے پوچھا: کیا آپ جنگ صفین میں حاضر تھے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں! میں نے وہاں حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم لوگ خود اپنی رائے کو غلط خیال کرو۔ میں نے خود کو ابوجندل (صلح حدیبیہ) کے دن دیکھا، اگر میں نبی ﷺ کا حکم مسترد کرنے کی طاقت رکھتا تو مسترد کر دیتا۔ ہم نے جب بھی کسی مصیبت سے گھبرا کر تلواریں اپنے کندھوں پر رکھیں تو وہ مصیبت آسان ہوگئی سوائے اس کام کے کہ یہ نہ ہوسکا۔

٣١٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو وَائِلٍ قَالَ: كُنَّا بِصِفِّينَ فَقَامَ سَهْلُ ابْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ، فَإِنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَّقَاتَلْنَا، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ؟ فَقَالَ: «بَلٰى»، فَقَالَ: أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: «بَلٰى»، قَالَ: فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا؟ أَنَرْجِعُ وَلَمْ يَحْكُمِ اللهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَقَالَ: «يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِنِّي رَسُولُ اللهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللهُ أَبَدًا»، فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللهُ أَبَدًا، فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى عُمَرَ إِلٰى آخِرِهَا، قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَوَ فَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ: «نَعَمْ». [راجع: ٣١٨١]

[3182] حضرت ابو وائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم مقام صفین میں ڈیرے ڈالے ہوئے تھے کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: لوگو! تم خود اپنی رائے کو غلط خیال کرو۔ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ مقام حدیبیہ میں تھے، اگر ہمیں لڑنا ہوتا تو اس وقت ضرور لڑتے۔ واقعہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں!'' عرض کیا: آیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں!'' عرض کیا: پھر ہم اپنے دین کے معاملے میں کس لیے کمزوری کا اظہار کر رہے ہیں؟ کیا ہم واپس چلے جائیں گے، ہمارے اور ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ نہیں کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے اور ان سے وہی سوالات کیے جو نبی ﷺ سے کر چکے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ پھر سورۂ فتح نازل ہوئی تو رسول اللہ

ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ آخر تک پڑھ کر سنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا یہی فتح ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں (یہی فتح ہے)۔''

فائدہ: صفین، دریائے فرات کے کنارے ایک مقام ہے جہاں حضرت معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے درمیان جنگ ہوئی تھی۔ اس جنگ میں حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں تھے لیکن عملی طور پر وہ جنگ میں شریک نہیں تھے تو ان کے ساتھی انھیں عدم دلچسپی کا الزام دے رہے تھے۔ اس وقت انھوں نے لوگوں کو وعظ کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں لڑنے کا حکم نہیں دیا۔ یہ تمھاری غلطی ہے کہ تم اپنی تلواروں سے اپنے ہی بھائیوں کو قتل کرنے پر تلے ہوئے ہو۔ جب رسول اللہ ﷺ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار سے لڑنے کے لیے جلدی نہیں کی اور ان سے صلح کر لی تو تم مسلمانوں سے لڑنے کے لیے کیوں پر تول رہے ہو۔ خوب سوچ لو، یہ جنگ جائز ہے یا نہیں، اس کا انجام کیا ہوگا۔

٣١٨٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمُدَّتِهِمْ مَعَ أَبِيهَا، فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ فَأَصِلُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، صِلِيهَا». [راجع: ٢٦٢٠]

[3183] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ قریش نے جس وقت رسول اللہ ﷺ سے جنگ بندی کی صلح کر رکھی تھی، اس مدت میں میری والدہ اپنے باپ کے ہمراہ میرے ہاں مدینہ طیبہ آئی جبکہ وہ اس وقت مشرکہ تھی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اس کے متعلق مسئلہ دریافت کیا: اللہ کے رسول! میری والدہ میرے پاس آئی ہے اور وہ مجھ سے (کچھ مال لینے کی) رغبت رکھتی ہے تو کیا میں ایسے حالات میں اس سے صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔''

(١٩) بَابُ الْمُصَالَحَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ وَقْتٍ مَّعْلُومٍ

باب: 19- تین دن یا اس سے کم و بیش معین مدت کے لیے صلح کرنا

٣١٨٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ: حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَعْتَمِرَ أَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يَسْتَأْذِنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ فَاشْتَرَطُوا

[3184] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جب عمرہ کرنے کا ارادہ فرمایا تو مکہ میں داخلے کے لیے اہل مکہ سے اجازت لینے کی خاطر ایک آدمی بھیجا تو انھوں نے اس شرط کے ساتھ اجازت دی کہ آپ مکہ میں تین دن سے زیادہ قیام نہیں کریں گے۔ مکہ میں ہتھیار بند داخل ہوں گے اور کسی کو دین اسلام کی دعوت نہیں دیں گے۔ حضرت علی

عَلَيْهِ أَنْ لَّا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ، وَّلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ، وَلَا يَدْعُوَ مِنْهُمْ أَحَدًا، قَالَ: فَأَخَذَ يَكْتُبُ الشَّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَكَتَبَ: هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا: لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ لَمْ نَمْنَعْكَ وَلَتَابَعْنَاكَ، وَلٰكِنِ اكْتُبْ: هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، فَقَالَ: «أَنَا وَاللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَأَنَا وَاللهِ رَسُولُ اللهِ»، قَالَ: وَكَانَ لَا يَكْتُبُ، قَالَ: فَقَالَ لِعَلِيٍّ: «امْحُ رَسُولَ اللهِ»، فَقَالَ عَلِيٌّ: وَاللهِ لَا أَمْحَاهُ أَبَدًا، قَالَ: «فَأَرِنِيهِ»، قَالَ: فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ وَمَضَتِ الْأَيَّامُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا: مُرْ صَاحِبَكَ فَلْيَرْتَحِلْ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «نَعَمْ» فَارْتَحَلَ. [راجع: ١٧٨١]

بن ابی طالب ؓ نے ان کے مابین شرائط لکھنا شروع کیں تو مضمون لکھا: یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے صلح کی ہے۔ مکہ والوں نے کہا: اگر ہمیں یقین ہو کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو نہ روکتے بلکہ آپ کی بیعت کر لیتے لیکن مضمون اس طرح لکھو: اس شرط پر محمد بن عبداللہ نے صلح کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں محمد بن عبداللہ ہوں اور اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول بھی ہوں۔'' آپ تو لکھنا نہیں جانتے تھے، اس لیے آپ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا: ''(لفظ) رسول اللہ مٹا دو۔'' حضرت علی نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں تو اسے ہرگز نہیں مٹاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا وہ (لفظ) مجھے دکھاؤ۔'' حضرت علی ؓ نے وہ (لفظ) دکھایا تو نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اسے مٹا دیا۔ پھر جب آپ مکہ میں داخل ہوئے اور (تین) دن گزر گئے تو اہل مکہ حضرت علی ؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اپنے صاحب سے کہیں کہ وہ اب یہاں سے چلے جائیں۔ حضرت علی ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر آپ نے مکہ مکرمہ سے کوچ فرمایا۔

فائدہ: حضرت علی ؓ کے انکار سے بظاہر رسول اللہ ﷺ کی مخالفت معلوم ہوتی ہے لیکن حضرت علی ؓ نے قرائن سے معلوم کر لیا تھا کہ آپ کا یہ امر وجوب کے لیے نہیں۔ حضرت علی ؓ نے ایسا صرف جوش ایمان اور آپ سے محبت کی بنا پر کیا تھا جیسا کہ حضرت عمر ؓ نے حدیث قرطاس سے ایسا سمجھ لیا تھا کہ آپ کا امر وجوب کے لیے نہیں بلکہ وہاں بھی آپ سے خیر خواہی پیش نظر تھی، لیکن حضرت عمر ؓ کے معاملے میں بہت شور کیا جاتا ہے جبکہ حضرت علی ؓ کے سلسلے میں نرم گوشہ اختیار کیا جاتا ہے، حالانکہ دونوں حضرات کی نیت بخیر تھی، اس لیے ایک مقام پر حسن ظن سے کام لینا اور دوسری جگہ بدظنی کرنا ناانصافی ہے۔

(٢٠) بَابُ الْمُوَادَعَةِ مِنْ غَيْرِ وَقْتٍ

باب: 20- غیر معینہ مدت کے لیے صلح کرنا

وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «أُقِرُّكُمْ عَلٰى مَا أَقَرَّكُمُ اللهُ».

نبی ﷺ نے (یہود خیبر سے) فرمایا تھا: ''میں اس وقت تک تمھیں یہاں رہنے دوں گا، جب تک اللہ چاہے گا۔''

(۲۱) بَابُ طَرْحِ جِيَفِ الْمُشْرِكِينَ فِي الْبِئْرِ، وَلَا يُؤْخَذُ لَهُمْ ثَمَنٌ

۳۱۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاجِدٌ وَّحَوْلَهُ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ إِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُورٍ وَّقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ حَتَّى جَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْ مِنْ ظَهْرِهِ، وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ، اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَّأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ - أَوْ أُبَيَّ ابْنَ خَلَفٍ -» فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيٍّ فَإِنَّهُ كَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَلَمَّا جَرُّوهُ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ قَبْلَ أَنْ يُلْقَى فِي الْبِئْرِ. [راجع: ۲٤٠]

باب: 21- مشرکین کی لاشوں کو کنویں میں پھینک دینا اور ان کی کوئی قیمت وصول نہ کرنا

[3185] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ بحالت سجدہ تھے اور قریب ہی قریش کے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک عقبہ بن ابی معیط ایک ذبح شدہ اونٹنی کی وہ جھلی جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے گندگی سمیت اٹھا لایا اور نبی ﷺ کی پشت مبارک پر اسے ڈال دیا۔ آپ سجدے سے اپنا سر مبارک نہ اٹھا سکے حتی کہ سیدہ فاطمہ ؓ تشریف لائیں اور اس کو آپ کی پشت سے ہٹایا اور جس نے یہ حرکت کی تھی اسے برا بھلا کہا۔ نبی ﷺ نے بایں الفاظ بددعا کی: ''اے اللہ! قریش کی جماعت کو پکڑ لے۔ اے اللہ! ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط، امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو برباد کر۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کہتے ہیں کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا کہ وہ بدر کی جنگ میں قتل ہو گئے اور ان کی لاشوں کو ایک اندھے کنویں میں پھینک دیا گیا، البتہ امیہ یا ابی بن خلف موٹا آدمی تھا جب اسے (کنویں میں پھینکنے کے لیے) کھینچا گیا تو کنویں میں پھینکنے سے پہلے اس کے سارے جوڑ الگ الگ ہو گئے۔

(۲۲) بَابُ إِثْمِ الْغَادِرِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ

۳۱۸٦، ۳۱۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَعَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِّوَاءٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ - قَالَ

باب: 22- ہر برے بھلے سے غداری کرنے والے کا گناہ

[3187،3186] حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا ہوگا۔'' ان راویوں میں سے ایک کا بیان ہے: ''وہ جھنڈا

أَحَدُهُمَا: يُنْصَبُ، وَقَالَ الْآخَرُ: يُرٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ - يُعْرَفُ بِهِ».

نصب کیا جائے گا اور دوسرے کا بیان ہے: ''وہ قیامت کے دن دکھایا جائے گا جس سے دغا باز کی شناخت ہوگی۔''

٣١٨٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِّوَاءٌ يُّنْصَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِغَدْرَتِهِ». [انظر: ٦١٧٧، ٦١٧٨، ٦٩٦٦، ٧١١١]

[3188] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی دغابازی کے سبب گاڑا جائے گا۔''

فائدہ: زمانۂ جاہلیت میں یہ طریقہ رائج تھا کہ جو شخص غداری کرتا تو حج کے ایام میں اس کے لیے جھنڈا بلند کیا جاتا تاکہ لوگ اس کو پہچان کر اس کی مذمت کریں اور اس سے اجتناب کریں۔

٣١٨٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: «لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا»، وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: «إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا، وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ». فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ، قَالَ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ». [راجع: ١٣٤٩]

[3189] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ''اب (مکہ سے) ہجرت نہیں رہی، البتہ جہاد کی نیت اور اس کا حکم باقی ہے، اس لیے جب تمھیں جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دیا جائے تو فوراً نکل پڑو۔'' آپ نے فتح مکہ کے دن یہ بھی فرمایا: ''جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اسی دن اس شہر کو حرام قرار دے دیا، اس لیے یہ شہر اللہ کی حرمت کے باعث قیامت تک کے لیے حرام ہی رہے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ مجھ سے پہلے یہاں کسی کے لیے لڑنا جائز نہیں ہوا اور میرے لیے بھی دن کی صرف ایک گھڑی کے لیے جائز کیا گیا۔ یہ شہر اللہ تعالیٰ کی حرمت کی وجہ سے قیامت تک کے لیے حرام ہے، لہٰذا اس کا کانٹا نہ توڑا جائے اور نہ اس کا شکار ہی ستایا جائے، نیز یہاں کی گری پڑی چیز بھی نہ اٹھائی جائے، البتہ جو شخص (مالک تک پہنچانے کے لیے) اس کی شہرت کرے وہ اٹھا سکتا ہے۔ اس جگہ کی گھاس بھی نہ کاٹی جائے۔'' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اذخر کی اجازت دیں کیونکہ یہ لوہاروں کے لیے اور گھروں

میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا اذخر کاٹنے کی اجازت ہے۔''
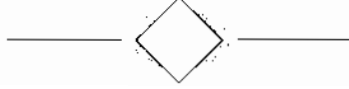
بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

59 - كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ

آغاز تخلیق کا بیان

(١) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ ٱلَّذِى يَبۡدَؤُاْ ٱلۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ وَهُوَ أَهۡوَنُ عَلَيۡهِ﴾ [الروم: ٢٧]

باب:1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ وہی ہے جو خلق کو پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے، پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور وہ اس پر زیادہ آسان ہے'' کا بیان

وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ وَّالْحَسَنُ: كُلٌّ عَلَيْهِ هَيِّنٌ؛ وَهَيِّنٌ وَّهَيْنٌ مِّثْلُ لَيِّنٍ وَّلَيْنٍ وَّمَيِّتٍ وَّمَيْتٍ، وَّضَيِّقٍ وَّضَيْقٍ.

ربیع بن خثیم اور امام حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابتدا اور اعادہ دونوں اس پر آسان ہیں۔ هَيِّنٌ کو مشدد اور مخفف دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے۔ الغرض هَيِّنٌ اور هَيْنٌ، لَيِّنٌ اور لَيْنٌ، مَيِّتٌ اور مَيْتٌ، نیز ضَيِّقٌ اور ضَيْقٌ کی طرح ہے۔

﴿أَفَعَيِينَا﴾ [ق:١٥]: أَفَأَعْيَا عَلَيْنَا حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ.

﴿أَفَعَيِينَا﴾ کیا ہم تھک گئے، یعنی کیا ہمیں پہلی بار پیدا کرنے نے عاجز کر دیا تھا جب اس نے تمھیں پیدا کیا اور تمھارے مادے کو پیدا کیا۔

﴿لُغُوبٍ﴾ [فاطر:٣٥، ق:٣٨]: اَلنَّصَبُ.

﴿لُغُوب﴾ کے معنی تھکاوٹ اور مشقت کے ہیں۔

﴿أَطْوَارًا﴾ [نوح:١٤]، طَوْرًا كَذَا، وَطَوْرًا كَذَا. عَدَا طَوْرَهُ: أَيْ: قَدْرَهُ.

﴿أَطْوَارًا﴾ کے معنی ہیں: کبھی ایک حال کبھی دوسرا حال۔ عدا طَوْرَهُ کے معنی ہیں: وہ اپنی قدر و منزلت سے بڑھ گیا۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے ﴿وَهُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ﴾ کی لغوی تشریح کر دی۔ پھر ﴿أَفَعَيِينَا﴾ ﴿لُغُوبٍ﴾ ﴿أَطْوَارًا﴾ ان الفاظ کی تشریح اس لیے کی کہ ان آیات میں زمین و آسمان اور انسان کی پیدائش کا ذکر ہے جو مذکورہ عنوان کا ماحاصل ہے۔

٣١٩٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ نَفَرٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «يَا بَنِي تَمِيمٍ! أَبْشِرُوا». فَقَالُوا: بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ، فَجَاءَهُ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ: «يَا أَهْلَ الْيَمَنِ! اِقْبَلُوا الْبُشْرٰى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ»، قَالُوا: قَبِلْنَا، فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ وَالْعَرْشِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ! رَاحِلَتُكَ تَفَلَّتَتْ، لَيْتَنِي لَمْ أَقُمْ. [انظر: ٣١٩١، ٤٣٦٥، ٤٣٨٦، ٧٤١٨]

[3190] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ بنوتمیم کے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے ان سے فرمایا: ''اے بنوتمیم! تم خوش ہو جاؤ۔'' انھوں نے کہا کہ آپ نے ہمیں بشارت تو دے دی مال بھی دیجیے! اس سے آپ کے چہرے مبارک کا رنگ بدل گیا۔ پھر آپ کے پاس یمن کے کچھ لوگ آئے تو آپ نے ان سے فرمایا: ''اے اہل یمن! تم بشارت قبول کرو، جبکہ بنوتمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔'' انھوں نے عرض کیا کہ ہم نے اسے قبول کیا۔ پھر نبی ﷺ نے ابتدائے آفرینش اور عرش سے متعلقہ باتیں بیان فرمائیں۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے (مجھ سے) کہا: عمران! تمھاری اونٹنی بھاگ گئی ہے (تو میں اٹھ کر چلا گیا) لیکن میرے دل میں حسرت رہ گئی کہ کاش میں نہ اٹھتا تو بہتر ہوتا۔

فائدہ: اہل یمن سے مراد وفد حمیر ہے۔ اس سے مراد حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ اور ان کے ساتھی نہیں ہیں کیونکہ امام بخاری ؒ نے آئندہ ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''اشعرین اور اہل یمن کے وفد کی آمد۔''[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ اشعرین اور اہل یمن دونوں الگ ہیں۔

٣١٩١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ: أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَقَلْتُ نَاقَتِي بِالْبَابِ، فَأَتَاهُ نَاسٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ: «اِقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِي تَمِيمٍ!»، قَالُوا: قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِّنَ الْيَمَنِ فَقَالَ: «اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ أَنْ لَّمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ»، قَالُوا: قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ! قَالُوا: جِئْنَا

[3191] حضرت عمران بن حصین ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی اونٹنی کو میں نے دروازے ہی پر باندھ دیا تھا۔ آپ کے پاس بنوتمیم کے کچھ لوگ آئے تو آپ نے ان سے فرمایا: ''اے بنوتمیم! بشارت قبول کرو۔'' انھوں نے دو مرتبہ کہا: آپ نے ہمیں خوشخبری دی ہے، اب ہمیں مال بھی دیں۔ اس دوران میں یمن کے چند لوگ حاضر خدمت ہوئے تو آپ نے ان سے بھی یہی فرمایا: ''اے یمن والو! خوشخبری قبول کر لو، بنوتمیم نے اسے مسترد کر دیا ہے۔'' انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم نے آپ کی بشارت قبول کی

1 صحيح البخاري، المغازي، باب: 74.

نَسْأَلُكَ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ، قَالَ: «كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ، وَخَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ» فَنَادٰى مُنَادٍ: ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الْحُصَيْنِ! فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هِيَ يَقْطَعُ دُونَهَا السَّرَابُ، فَوَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَرَكْتُهَا.

[راجع: ٣١٩٠]

ہے۔ پھر وہ کہنے لگے: ہم اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ آپ سے اس عالم کی پیدائش کے حالات پوچھیں۔ آپ نے فرمایا: ''اول اللہ کی ذات تھی اس کے سوا کوئی چیز نہیں تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا اور لوح محفوظ میں اس نے ہر چیز لکھ دی تھی اور اسی نے ہی زمین و آسمان کو پیدا فرمایا۔'' ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک شخص نے آواز دی: اے ابن حصین! تمھاری اونٹنی بھاگ گئی ہے۔ میں وہاں سے چلا گیا تو دیکھا کہ وہ اونٹنی سراب سے آگے جا چکی تھی۔ اللہ کی قسم! میری خواہش تھی کہ کاش! میں نے اس اونٹنی کو چھوڑ دیا ہوتا (اور وہاں سے نہ اٹھتا تو بہتر تھا)۔

فائدہ: اللہ کا عرش پانی پر تھا، اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے پانی کو پیدا کیا، پھر عرش کو اس کے اوپر پیدا کیا اور عرش کے نیچے صرف پانی تھا، دوسری کوئی چیز نہ تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی اور عرش، زمین و آسمان سے پہلے پیدا ہوئے ہیں۔ اور ''اللہ کے سوا کوئی چیز نہیں تھی'' اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ قدیم اور ازل سے ہے، اس سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی نہ پانی، نہ عرش اور نہ روح کیونکہ یہ سب اشیاء غیر اللہ ہیں۔ بہرحال آغاز تخلیق کی ترتیب اسی طرح معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پانی، پھر عرش کو پیدا فرمایا، اس کے بعد دیگر کائنات کی تخلیق فرمائی۔

٣١٩٢ - وَرَوٰى عِيسٰى عَنْ رَقَبَةَ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ ﷺ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ.

[3192] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہوئے اور ہمیں مخلوق کی ابتدا سے بیان کرنا شروع فرمایا حتی کہ جنتی اپنی منازل میں اور اہل جہنم اپنے ٹھکانوں میں داخل ہو گئے، یعنی وہاں تک پوری تفصیل آپ نے بیان فرمائی، جس نے اس تفصیل کو یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جس نے اسے بھولنا تھا وہ بھول گیا۔

٣١٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَشْتِمُنِي ابْنُ آدَمَ، وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتِمَنِي، وَيُكَذِّبُنِي،

[3193] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ابن آدم مجھے گالی دیتا ہے، حالانکہ اسے زیبا نہیں کہ مجھے گالی دے۔ اور میری تکذیب کرتا ہے، حالانکہ اسے لائق نہیں (کہ میری تکذیب کرے)۔ اس کا مجھے گالی

وَمَا يَنْبَغِي لَهُ، أَمَّا شَتْمُهُ فَقَوْلُهُ: إِنَّ لِي وَلَدًا، وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ فَقَوْلُهُ: لَيْسَ يُعِيدُنِي كَمَا بَدَأَنِي». [انظر: ٤٩٧٤، ٤٩٧٥]

دینا تو اس کا یہ کہنا ہے کہ میری اولاد ہے۔ اور اس کا میری تکذیب کرنا اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوبارہ مجھے زندہ نہیں کرے گا جیسے اس نے مجھے پہلے پیدا کیا تھا۔"

٣١٩٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَمَّا قَضَى اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي». [انظر: ٧٤٠٤، ٧٤١٢، ٧٤٥٣، ٧٥٥٣، ٧٥٥٤]

[3194] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ سب خلق کو پیدا کر چکا تو اس نے اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں، جو اسی کے پاس عرش پر ہے، یہ لکھا: میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔"

(٢) بَابُ مَا جَاءَ فِي سَبْعِ أَرَضِينَ

باب:2- سات زمینوں سے متعلق روایات کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا﴾ [الطلاق:١٢] ﴿وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ﴾ [الطور:٥]: السَّمَاءُ. ﴿سَمْكَهَا﴾ [النازعات:٢٨]: بِنَاءَهَا وَ﴿الْحُبُكِ﴾ [الذاريات:٧]: اسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا. ﴿وَأَذِنَتْ﴾ [الانشقاق:٢، ٥]: سَمِعَتْ وَأَطَاعَتْ. ﴿وَأَلْقَتْ﴾ [٤]: أَخْرَجَتْ ﴿مَا فِيهَا﴾: مِنَ الْمَوْتٰى. ﴿وَتَخَلَّتْ﴾: أَيْ عَنْهُمْ. ﴿طَحَاهَا﴾ [الشمس:٦]: دَحَاهَا. ﴿بِالسَّاهِرَةِ﴾ [النازعات:١٤]: وَجْهُ الْأَرْضِ، كَانَ فِيهَا الْحَيَوَانُ، نَوْمُهُمْ وَسَهَرُهُمْ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اللہ وہ ذات ہے جس نے سات آسمان پیدا کیے اور اسی طرح زمینیں بھی۔ احکام ان کے درمیان نازل ہوتے ہیں تاکہ تمھیں معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ اور یقیناً اس نے علم سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔" ﴿وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ﴾ "بلند چھت کی قسم!" سے مراد آسمان ہے۔ ﴿سَمْكَهَا﴾ سے مراد آسمان کی عمارت ہے۔ ﴿الْحُبُكِ﴾ اس سے مراد آسمانوں کا ہموار اور خوبصورت ہونا ہے۔ ﴿اَذِنَتْ﴾ اس سے مراد اللہ کے احکام سن لینا اور مان لینا ہے۔ ﴿اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ﴾ اس کے معنی یہ ہیں کہ زمین میں جتنے مردے تھے انھیں باہر نکال دیا اور خود خالی ہوگئی۔ ﴿طَحٰهَا﴾ اس کے معنی ہیں: بچھایا ہے۔ ﴿بِالسَّاهِرَةِ﴾ کے معنی روئے زمین کے ہیں جہاں جاندار رہتے، سوتے اور جاگتے ہیں۔

٣١٩٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[3195] حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے... ان کا دوسرے لوگوں کے ساتھ ایک قطعہ زمین کے متعلق

أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ، فَدَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا ذَاكَ - فَقَالَتْ: يَا أَبَا سَلَمَةَ! اِجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ». [راجع: ٢٤٥٣]

جھگڑا تھا وہ حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھیں سارا واقعہ بیان کیا... ام المومنین ؓ نے فرمایا: زمین (کے جھگڑے) سے بچتے رہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ظلم کے طور پر ایک بالشت زمین پر ناجائز قبضہ کیا تو سات زمینوں کا طوق اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔''

٣١٩٦ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِّنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى سَبْعِ أَرَضِينَ». [راجع: ٢٤٥٤]

[3196] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی دوسرے کی تھوڑی سی بھی زمین ناحق لے لے تو وہ قیامت کے دن سات زمینوں میں دھنستا چلا جائے گا۔''

٣١٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، اَلسَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ، الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ». [راجع: ٦٧]

[3197] حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''زمانہ گھومتا ہوا اپنی اصلی حالت پر آ گیا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ مہینوں کا ہے جن میں چار مہینے عزت والے ہیں۔ تین تو مسلسل ہیں، یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور ایک رجب مضر جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہے۔''

٣١٩٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ: أَنَّهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوٰى - فِي حَقٍّ زَعَمَتْ أَنَّهُ انْتَقَصَهُ لَهَا - إِلٰى مَرْوَانَ، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا؟ أَشْهَدُ

[3198] سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ؓ سے روایت ہے کہ مسماۃ اروی سے ان کا کسی حق کے متعلق جھگڑا ہو گیا۔ اس کا دعوی تھا کہ انھوں نے اس کی زمین کم کر دی ہے۔ وہ اپنا معاملہ مروان کے پاس لے کر گئی۔ حضرت سعید ؓ نے فرمایا: میں اس کا حق کس طرح کم کر سکتا ہوں جبکہ میں

لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ».

نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: ''جس شخص نے زمین کا کچھ حصہ بھی ظلم سے لے لیا تو اسے قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔''

قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٤٥٢]

ابن ابی زناد، ہشام سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

(٣) بَابٌ فِي النُّجُومِ

باب:3- ستاروں کا بیان

وَقَالَ قَتَادَةُ: ﴿وَلَقَدْ زَيَّنَّا ٱلسَّمَآءَ ٱلدُّنْيَا بِمَصَٰبِيحَ﴾ [الملك: ٥]: خَلَقَ هٰذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ: جَعَلَهَا زِينَةً لِّلسَّمَاءِ، وَرُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ، وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدٰى بِهَا، فَمَنْ تَأَوَّلَ [فِيهَا] بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ وَتَكَلَّفَ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ.

حضرت قتادہ ارشاد باری تعالیٰ: ''ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں، یعنی ستاروں سے زینت بخشی ہے۔'' کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ یہ ستارے تین مقاصد کے لیے پیدا کیے گئے ہیں: انھیں آسمان کے لیے زینت بنایا، دوسرے شیاطین کے لیے انگارے اور تیسرے نشانیاں جن سے راستہ معلوم کیا جاتا ہے۔ جس نے ان فوائد کے علاوہ کوئی اور تاویل کی تو اس نے غلطی کی اور اپنا حصہ ضائع کر دیا اور وہ تکلف کیا جس کا اسے علم نہیں۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿هَشِيمًا﴾ [الكهف: ٤٥]: مُتَغَيِّرًا. وَالْأَبُّ: مَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ. وَالْأَنَامُ: اَلْخَلْقُ. ﴿بَرْزَخٌ﴾ [المؤمنون: ١٠٠، الرحمٰن: ٢٠]: حَاجِبٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿أَلْفَافًا﴾ [النبأ: ١٦]: مُلْتَفَّةً. وَالْغُلْبُ: اَلْمُلْتَفَّةُ. ﴿فِرَٰشًا﴾ [البقرة: ٢٢]: مِهَادًا، كَقَوْلِهِ: ﴿وَلَكُمْ فِي ٱلْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ﴾ [البقرة: ٣٦]. ﴿نَكِدًا﴾ [الأعراف: ٥٨]: قَلِيلًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: هَشِيمًا کے معنی ہیں: ''بدلا ہوا'' اور الأبّ کے معنی ہیں مویشیوں کا چارا۔ الأنام کے معنی مخلوق اور برزخ کے معنی پردہ ہیں۔

حضرت مجاہد نے کہا کہ ألفافًا کے معنی لپٹے ہوئے اور یہی معنی غُلب کے ہیں۔ فِراشًا کے معنی ہیں: بچھونا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''زمین میں تمھارے لیے ٹھکانا ہے'' اور نَکِدًا کے معنی ''قلیل'' کے ہیں۔

فائدہ: ستاروں کے متعلق جاہل لوگوں نے بہت سی باتیں مشہور کر رکھی ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ فلاں ستارہ طلوع ہو تو سفر باعث برکت ہوتا ہے اور فلاں ستارے کے وقت درخت لگانے موزوں ہیں۔ شریعت مطہرہ میں ستاروں کے متعلق ایسے عقائد رکھنے کی سخت ممانعت ہے۔ قرآن کریم میں ستاروں کے صرف تین فوائد بیان ہوئے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: ○ آسمان

دنیا کے لیے زینت: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے زینت بخشی ہے۔''[1] ○ شیاطین کے لیے انگارے: قرآن مجید میں ہے: ''ان ستاروں کو شیاطین کے مار بھگانے کا ذریعہ بنایا ہے۔''[2] ○ راستہ معلوم کرنے کا ذریعہ: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بعض لوگ ستاروں سے راستہ معلوم کر لیتے ہیں۔''[3] ستاروں کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ یہ امور کائنات میں موثر ہیں سخت مذموم ہے، البتہ کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ تاثیر کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور ستارے صرف امور کے ظہور کی علامت ہیں تو اس میں چنداں حرج نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے جس کا مفہوم یہ ہے: ''اگر کسی نے بارش کے وقت ستاروں کی تاثیر کا عقیدہ رکھا تو اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا ہے کیونکہ بارش تو صرف اللہ کے فضل و کرم سے ہوتی ہے۔''[4]

(٤) بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

﴿بِحُسْبَانٍ﴾ [الرحمٰن:٥]: قَالَ مُجَاهِدٌ: كَحُسْبَانِ الرَّحٰى؛ وَقَالَ غَيْرُهُ: بِحِسَابٍ وَّمَنَازِلَ لَا يَعْدُوَانِهَا؛ حُسْبَانٌ: جَمَاعَةُ الْحِسَابِ مِثْلُ شِهَابٍ وَّشُهْبَانٍ. ﴿ضُحَىٰهَا﴾ [الشمس:١]: ضَوْؤُهَا ﴿أَن تُدْرِكَ ٱلْقَمَرَ﴾ [يس:٤٠]: لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ أَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْآخَرِ وَلَا يَنْبَغِي لَهُمَا ذٰلِكَ. ﴿سَابِقُ ٱلنَّهَارِ﴾ يَتَطَالَبَانِ حَثِيثَيْنِ. ﴿نَسْلَخُ﴾ [٣٧]: نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ وَيَجْرِي كُلٌّ مِّنْهُمَا. ﴿وَاهِيَةٌ﴾ [الحاقة:١٦]: وَهْيُهَا: تَشَقُّقُهَا. ﴿أَرْجَآئِهَا﴾ [١٧]: مَا لَمْ يَنْشَقَّ مِنْهَا فَهُوَ عَلٰى حَافَتَيْهَا كَقَوْلِكَ: عَلٰى أَرْجَاءِ الْبِئْرِ. ﴿أَغْطَشَ﴾ [النازعات:٢٩]: وَ﴿جَنَّ﴾ [الأنعام:٧٦]: أَظْلَمَ. وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿كُوِّرَتْ﴾ [التكوير:١] تُكَوَّرُ حَتّٰى يَذْهَبَ ضَوْؤُهَا. ﴿وَٱلَّيْلِ وَمَا وَسَقَ﴾ [الانشقاق:١٧]: أَيْ: جَمَعَ: مِنْ دَابَّةٍ. ﴿ٱتَّسَقَ﴾ [الانشقاق:١٨]: اِسْتَوٰى. ﴿بُرُوجًا﴾ [الحجر:١٦، الفرقان:٦١]: مَنَازِلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ. ﴿ٱلْحَرُورُ﴾ [فاطر:٢١]: بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ.

باب:4- سورج اور چاند کے اوصاف کا بیان

﴿حُسْبَان﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے مجاہد نے کہا کہ سورج اور چاند چکی کی طرح گردش کرتے ہیں۔ مجاہد کے علاوہ دوسروں نے کہا ہے کہ حُسبان سے مراد حساب اور منازل ہیں۔ یہ دونوں ان منازل سے تجاوز نہیں کرتے۔ لفظ حسبان، حساب کی جمع ہے جیسا کہ شِہابٌ کی جمع شُہْبان ہے۔ ﴿ضُحَاهَا﴾ اس کے معنی روشنی کے ہیں۔ قرآن میں ہے کہ ''سورج، چاند کو نہیں پا سکتا'' یعنی ایک کی روشنی دوسرے کو ماند نہیں کر سکتی۔ یہ بات ان کے شایان شان نہیں ہے۔ ﴿سَابِقُ النَّهَارِ﴾ کے معنی ہیں کہ دونوں جلدی جلدی ایک دوسرے کا پیچھا کرتے ہیں۔ ﴿نَسْلَخُ﴾ کے معنی ہیں کہ ہم دن کو رات سے اور رات کو دن سے نکالتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک چلتا رہتا ہے۔ ﴿وَاهِيَةٌ﴾ وھی کے معنی پھٹ جانا ہیں۔ ﴿أَرْجَائِهَا﴾ کے معنی ہیں کہ جو حصہ نہیں پھٹے گا وہ اس کے دونوں کناروں پر ہوگا جیسا کہ تم کہتے ہو: علی أرجاء البئر وہ کنویں کے کنارے پر ہے۔ ﴿أَغْطَشَ﴾ اور ﴿جَنَّ﴾ کے معنی وہ تاریک ہو گیا ہیں۔ امام حسن بصری نے کہا ہے: ﴿كُوِّرَتْ﴾ کے معنی جب سورج لپیٹ کر تاریک کر دیا جائے گا۔ ﴿وَاللَّيْلِ وَمَا

1 الملك 5:67. 2 الملك 5:67. 3 النحل 16:16. 4 صحيح البخاري، الأذان، حديث: 846.

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرُؤْبَةُ: اَلْحَرُورُ بِاللَّيْلِ، وَالسَّمُومُ بِالنَّهَارِ. يُقَالُ: ﴿يُولِجُ﴾ [الحج:٦١]: يُكَوِّرُ. ﴿وَلِيجَةً﴾ [التوبة:١٦]: كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ.

وَسَقَ﴾ جو جانوروں کو جمع کرتی ہے اور ﴿اتَّسَقَ﴾ کے معنی ہیں: سیدھا ہوا۔ ﴿بُرُوجًا﴾ سورج اور چاند کی منازل۔ ﴿الْحَرُوْرُ﴾ ''دن میں دھوپ کے وقت جو لو چلتی ہے'' وہ حَرُور ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ اور جناب رؤبہ کہتے ہیں کہ حَرُوْر رات کی گرمی کو اور سَمُوم دن کی گرمی کو کہا جاتا ہے۔ ﴿یولج﴾ کے معنی یُکَوِّرُ یعنی لپیٹتا ہے، داخل کرتا ہے۔ ﴿وَلِيْجَةً﴾ ہر وہ چیز جسے تو دوسری چیز میں داخل کرے۔

٣١٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ: «أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ؟» قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنَ فَيُؤْذَنَ لَهَا، وَيُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ فَلَا يُقْبَلَ مِنْهَا، وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا يُؤْذَنَ لَهَا، فَيُقَالُ لَهَا: ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا». فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ﴾ [يس:٣٨]. [انظر: ٤٨٠٢، ٤٨٠٣، ٧٤٢٤، ٧٤٣٣]

[3199] حضرت ابو ذر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب سورج غروب ہوا تو نبی ﷺ نے پوچھا: ''کیا تمھیں معلوم ہے کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی کو خوب علم ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ سورج جا کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت دی جاتی ہے۔ اور وہ دن بھی قریب ہے جب یہ سجدہ کرے گا اور اس کا سجدہ قبول نہ ہو گا اور اجازت طلب کرے گا لیکن اسے اجازت نہ ملے گی بلکہ اسے کہا جائے گا: جہاں سے آئے ہو ادھر چلے جاؤ تو وہ مغرب سے طلوع ہو گا۔'' اسی لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ''یہ سورج اپنے ٹھکانے کی طرف رواں دواں ہے۔ یہ عزیز و علیم کا مقرر کردہ نظام الاوقات ہے۔''

فائدہ: آج مغرب زدہ لوگ سورج کے طلوع و غروب ہونے اور عرش کے نیچے سجدہ کرنے کے بعد دوبارہ طلوع ہونے کی اجازت مانگنے پر اعتراض کرتے ہیں کہ سورج تو اپنی جگہ پر قائم ہے اور ہمیں جو طلوع و غروب نظر آتا ہے یہ تو محض زمین کی محوری گردش کی وجہ سے ہے۔ یہ اعتراض بہت ہی سطحی قسم کا ہے کیونکہ اللہ کا عرش اتنا وسیع ہے کہ ایک سورج کی کیا بات ہے کائنات کی ایک ایک چیز اس کے عرش کے نیچے ہے اور اس کے حضور سجدہ ریز ہے۔ بہر حال ہر مقام پر سورج عرش کے نیچے ہے اور وہ ہر وقت اپنے مالک کے لیے سجدہ کر رہا ہے اور اس سے آگے بڑھنے کی اجازت مانگ رہا ہے چونکہ ہر ملک کا مغرب و مشرق مختلف ہے اس لیے طلوع و غروب کے وقت کو خاص کیا۔ واللّٰہ أعلم.

٣٢٠٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الدَّانَاجُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[3200] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن سورج اور چاند لپیٹ دیے جائیں گے۔'' (یعنی وہ دونوں تاریک ہو جائیں گے۔)

٣٢٠١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَةٌ مِّنْ آيَاتِ اللهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصَلُّوا».

[راجع: ١٠٤٢]

[3201] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سورج اور چاند کو کسی شخص کی موت اور پیدائش کے سبب گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں، اس لیے جب تم ان دونوں کو اس حالت میں دیکھو تو نماز پڑھو۔''

٣٢٠٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ». [راجع: ٢٩]

[3202] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ کسی شخص کی موت یا پیدائش کی وجہ سے ان کو گرہن نہیں لگتا۔ جب تم یہ دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔''

٣٢٠٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَكَبَّرَ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»،

[3203] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ جس روز سورج کو گرہن لگا رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے تکبیر تحریمہ کہی اور لمبی قراءت فرمائی۔ پھر آپ نے طویل رکوع کیا۔ اس کے بعد سر مبارک اٹھایا اور سمع اللّٰه لمن حمده کہا۔ پھر اسی حالت میں کھڑے رہے اور لمبی قراءت فرمائی اور وہ پہلی

وَقَامَ كَمَا هُوَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَّهِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولٰى، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَّهِيَ أَدْنٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولٰى، ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ. فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ: «إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ». [راجع: ١٠٤٤]

قراءت سے کمتر تھی۔ پھر لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کمتر تھا۔ پھر آپ نے طویل سجدہ کیا۔ اس کے بعد دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔ پھر آپ نے سلام پھیرا تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ اس کے بعد سورج گرہن اور چاند گرہن کے متعلق خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ دونوں کسی کی موت و حیات کے باعث بے نور نہیں ہوتے۔ جب تم ان دونوں کو بے نور ہوتے دیکھو تو التجا کرتے ہوئے نماز کی طرف جاؤ۔''

٣٢٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَّلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا». [راجع: ١٠٤١]

[3204] حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سورج اور چاند کسی کے مرنے یا کسی کے پیدا ہونے کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے بلکہ یہ تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم انھیں اس حالت میں دیکھو تو نماز پڑھو۔''

فائدہ: دور حاضر میں چاند اور سورج کے گرہن کی جو وجہ بیان کی جاتی ہے کہ سورج اور چاند کے درمیان زمین حائل ہو جاتی ہے وہ شان قدرت ہی کا مظاہرہ ہے، لہٰذا قرآن و حدیث میں کہیں بھی تضاد نہیں ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ انھیں بے نور کر کے اہل دنیا کو یہ پیغام دینا چاہتا ہے کہ اگر ایسی فرمانبردار اور تابع فرمان مخلوق کو بے نور کیا جا سکتا ہے تو انسان جو سراسر نافرمانی اور طغیانی میں مصروف ہیں انھیں بھی کسی وقت صفحۂ ہستی سے مٹایا جا سکتا ہے۔ دوسرا سبق یہ ہے کہ یہ دونوں اس قابل نہیں کہ انھیں معبود کا درجہ دیا جائے اور انھیں سجدہ کیا جائے بلکہ سجدے کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس نے ان کو پیدا فرمایا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ سورج اور چاند دونوں عروج و زوال سے دوچار ہوتے رہتے ہیں، وہ الٰہ نہیں ہو سکتے، لہٰذا تم اگر فی الواقع اللہ کی عبادت کرنا چاہتے ہو تو براہ راست اللہ کی عبادت کرو جو ان کا خالق اور مالک ہے۔

(٥) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ نُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ﴾

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور وہ اللہ ہی ہے جو ہر طرف سے جدا جدا اور متفرق طور پر چلنے والی ہواؤں کو اپنی رحمت (بارش) کے آگے آگے بھیجتا ہے'' کا بیان

﴿قَاصِفًا﴾ [الإسراء:٦٩]: تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ. ﴿لَوَقِحَ﴾ [الحجر:٢٢]: مَلَاقِحَ مُلْقِحَةً. ﴿إِعْصَارٌ﴾ [البقرة:٢٦٦]: رِيحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ. ﴿صِرٌّ﴾ [آل عمران:١١٧]: بَرْدٌ. (نُشُرًا): مُتَفَرِّقَةً.

﴿قاصفًا﴾ کے معنی سخت آندھی کے ہیں جو ہر چیز کو توڑ ڈالے۔ ﴿لَوَاقِحَ﴾ اس کے معنی ہیں مَلَاقِح جو مُلْقِحَةٌ کی جمع ہے، یعنی حاملہ کر دینے والی ہوائیں۔ ﴿إِعْصَارٌ﴾ وہ بگولا جو زمین سے آسمان کی طرف ستون کی طرح اٹھے جس میں آگ ہو۔ ﴿صِرٌّ﴾ اس کے معنی سخت سردی کے ہیں۔ (نشرًا) کے معنی ہیں: متفرق اور جدا جدا۔

فائدہ: پہلی آیت کریمہ میں ہوا کی یہ صفت بیان ہوئی ہے کہ وہ بارش سے قبل خوشخبری کے طور پر چلتی ہیں اور جب بھاری بادلوں کو اٹھا لاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے بارش برساتا ہے جس سے بنجر زمین لہلہا اٹھتی ہے۔ یہ معنی ہیں جب ﴿بُشْرًا بين يدى رحمته﴾ پڑھا جائے اور عاصم کی قراءت "بُشرًا" باء کے ساتھ ہی ہے۔ واضح رہے کہ اس لفظ کو نشرًا بھی پڑھا گیا ہے جس کے معنی ہر طرف سے جدا جدا اور متفرق طور پر چلنے والی ہوائیں ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے نون کے ساتھ ہی بیان کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے لفظ لواقح کو ملاقح کے معنی میں لیا ہے، یعنی ہوائیں لاقحہ نہیں بلکہ ملقحہ ہوتی ہیں۔ لازم بمعنی متعدی ہے، یعنی خود حاملہ نہیں بلکہ حاملہ کرنے والی ہوتی ہیں۔ یہ معنی اصول نباتات کے اعتبار سے صحیح ہیں کیونکہ علم نباتات میں یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ ہوا نر درخت کا مادہ اڑا کر مادہ درخت پر لے جاتی ہے۔ اسے عمل "تأبیر" کہا جاتا ہے۔ اس سے درخت خوب پھلتا پھولتا ہے، گویا ہوائیں درختوں کو حاملہ کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عذاب کی ہوا کو ریحٌ عقیمٌ کہا جاتا ہے۔

٣٢٠٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ». [راجع: ١٠٣٥]

[3205] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بادصبا سے میری مدد کی گئی اور پچھم کی ہوا سے قوم عاد کو ہلاک کیا گیا۔“

فائدہ: بادصبا مشرق کی طرف سے چلتی ہے اور پچھم مغربی جانب سے آتی ہے، گویا رسول اللہ ﷺ نے اس ارشاد گرامی سے قرآن کریم کی درج ذیل آیت کی طرف اشارہ فرمایا ہے: ﴿فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَّجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا﴾ ”ہم نے آندھی اور ایسے لشکر بھیج دیے جو تمھیں نظر نہ آتے تھے۔“[1] اللہ تعالیٰ نے اس ہوا کے ذریعے سے کفار کو نیست و نابود کیا اور رسول اللہ ﷺ کی مدد فرمائی۔ یہ ہوا اتنی ٹھنڈی اور تیز تھی کہ اس نے دشمنوں کے خیمے اکھاڑ دیے اور گھوڑوں کے رسے ٹوٹ گئے، ان کی ہنڈیاں ٹوٹ پھوٹ گئیں اور آگ بجھ گئی اور اتنی ٹھنڈی تھی کہ کفار کے بدن کو چھید کرتی اور آر پار ہوتی معلوم ہوتی تھی۔ واللّٰہ أعلم.

٣٢٠٦ - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

[3206] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب آسمان پر بادل دیکھتے تو آپ

1 الأحزاب 9:33

قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَأَى مَخِيلَةً فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، وَدَخَلَ وَخَرَجَ، وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ، فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ﴾ اَلْآيَةَ [الأحقاف: ٢٤]». [انظر: ٤٨٢٩]

کبھی آگے آتے اور کبھی پیچھے جاتے، کبھی گھر کے اندر داخل ہوتے اور کبھی باہر تشریف لے جاتے۔ اور آپ کے چہرۂ انور کا رنگ فق ہو جاتا لیکن جب بارش ہونے لگتی تو پھر یہ کیفیت باقی نہ رہتی۔ حضرت عائشہ ؓ نے اس کیفیت کو بھانپا (تو آپ سے عرض کیا) آپ نے فرمایا: ''کیا پتہ شاید یہ بادل اس طرح کا ہو جس کے متعلق قوم (عاد) نے کہا تھا: ''پھر جب انھوں نے بادل کو اپنے میدانوں کی طرف بڑھتے دیکھا (تو کہنے لگے یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا بلکہ یہ وہ چیز تھی جس کے لیے تم جلدی مچا رہے تھے، یعنی ایسی آندھی جس میں دردناک عذاب تھا)۔''

(٦) بَابُ ذِكْرِ الْمَلَائِكَةِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ

باب:6-فرشتوں کا بیان

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام ؓ نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ فرشتوں میں سے حضرت جبرئیل ؑ یہودیوں کے دشمن ہیں۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَنَحْنُ الصَّافُّونَ﴾ [الصافات: ١٦٥]: اَلْمَلَائِكَةُ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: آیت کریمہ ''ہم تو صف باندھنے والے ہیں۔'' سے مراد فرشتے ہیں۔

٣٢٠٧ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهِشَامٌ قَالَا: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ، وَذَكَرَ يَعْنِي رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَلْآنَ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ، ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا،

[3207] حضرت مالک بن صعصعہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک دفعہ بیت اللہ کے نزدیک نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا۔'' پھر آپ ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان ایک تیسرے آدمی کا ذکر کیا، یعنی اپنی ذات کریمہ کو دو فرشتوں کے درمیان ذکر کیا تو فرمایا: ''میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا۔ میرے سینے کو پیٹ کے آخری حصے تک چاک کیا گیا۔ پھر (میرے) پیٹ (کے اندرونی حصے) کو زمزم کے پانی سے دھویا گیا اور اسے ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایک

وَأُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ الْبُرَاقُ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قِيلَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلٰى آدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، قِيلَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلٰى عِيسٰى وَيَحْيٰى فَقَالَا: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قِيلَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلٰى يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَّعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلٰى إِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَبًا مِّنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قِيلَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْنَا عَلٰى هَارُونَ

سواری لائی گئی جس کا رنگ سفید، خچر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی تھی، یعنی براق، چنانچہ میں اس پر سوار ہو کر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ہمراہ چل پڑا۔ جب میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبرئیل علیہ السلام نے آسمان کے نگران فرشتے سے (دروازہ) کھولنے کو کہا تو اس نے پوچھا: کون ہے؟ کہا گیا: جبرئیل۔ پوچھا گیا: آپ کے ہمراہ اور کون ہے؟ کہا گیا کہ محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا: انھیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ اس پر جواب آیا: خوش آمدید، آنے والے کیا ہی مبارک ہیں۔ پھر میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آیا، انھیں سلام کیا تو انھوں نے کہا: اے بیٹے اور پیارے نبی! آپ کا آنا مبارک ہو۔ پھر ہم دوسرے آسمان پر آئے تو کہا گیا: یہ کون ہے؟ کہا: میں جبرئیل ہوں۔ پوچھا گیا: تمھارے ساتھ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: محمد ﷺ۔ کہا گیا: آپ کو تشریف آوری کا پیغام بھیجا گیا تھا؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا: ہاں۔ کہا گیا: مرحبا، آپ کی تشریف آوری مبارک ہو۔ میں وہاں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کے پاس آیا تو انھوں نے کہا: اے برادر مکرم اور نبیٔ محترم خوش آمدید! پھر ہم تیسرے آسمان پر آئے تو کہا گیا: کون ہے؟ کہا: میں جبرئیل ہوں۔ کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا: حضرت محمد ﷺ۔ پوچھا گیا: آپ کو تشریف لانے کا پیغام بھیجا گیا تھا؟ جبرئیل نے کہا: ہاں۔ کہا گیا: مرحبا، آپ کا آنا بہت اچھا ہے۔ میں وہاں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا تو انھوں نے کہا: اے برادر عزیز اور نبیٔ معظم! خوش آمدید۔ پھر ہم چوتھے آسمان پر آئے تو کہا گیا: یہ کون ہے؟ کہا: جبرئیل ہوں۔ کہا گیا: تمھارے ساتھ کون ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا حضرت محمد ﷺ۔ کہا گیا: انھیں تشریف لانے کا پیغام بھیجا گیا تھا؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا: ہاں۔ کہا گیا:

فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ، فَأَتَيْنَا عَلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قِيلَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَّعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ مَرْحَبًا بِهِ، نِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلٰى مُوسٰى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ، فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى، فَقِيلَ: مَا أَبْكَاكَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ! هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِي بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قِيلَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَّعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ مَرْحَبًا بِهِ، وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَأَتَيْتُ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ، فَرُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ: هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ، وَرُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبِقُهَا كَأَنَّهُ قِلَالُ هَجَرَ، وَوَرَقُهَا كَأَنَّهُ آذَانُ الْفُيُولِ، فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ، وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ، فَقَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ: النِّيلُ وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً، فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى جِئْتُ مُوسٰى فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً، قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ، عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ، فَرَجَعْتُ

مرحبا، آپ کی تشریف آوری مبارک ہو۔ میں وہاں حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس آیا اور انھیں سلام کیا تو انھوں نے کہا: برادر مکرم اور نبیٔ معظم کو خوش آمدید۔ پھر ہم پانچویں آسمان پر آئے تو کہا گیا: یہ کون ہے؟ اس نے کہا: جبرئیل ہوں۔ کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا گیا: حضرت محمد مجتبیٰ ﷺ۔ کہا گیا: کیا آپ کو بلایا گیا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا: ہاں۔ کہا گیا: مرحبا، تشریف آوری بابرکت ہو۔ ہم وہاں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس آئے تو میں نے سلام کہا۔ انھوں نے کہا: پیارے بھائی اور نبیٔ معظم! خوش آمدید۔ پھر ہم چھٹے آسمان پر آئے تو کہا گیا: یہ کون ہے؟ کہا: جبرئیل ہوں۔ کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا گیا: حضرت محمد کریم ﷺ۔ کہا گیا: آپ کو تشریف لانے کا پیغام بھیجا گیا تھا؟ (کہا جی ہاں۔) کہا گیا: مرحبا، آپ کی تشریف آوری باعث عزت ہے۔ میں وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور انھیں سلام کیا تو انھوں نے کہا: اے برادر عزیز اور نبی مکرم! خوش آمدید۔ جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو موسیٰ علیہ السلام رو پڑے۔ ان سے پوچھا گیا: آپ کس لیے رو رہے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: اے میرے رب! یہ ایک نوجوان ہے جو میرے بعد مبعوث ہوا، اس کی امت کے افراد میری امت کے لوگوں سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر ہم ساتویں آسمان پر آئے تو کہا گیا: کون ہے؟ کہا گیا: میں جبرئیل ہوں۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا گیا: حضرت محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا: آپ کو تشریف آوری کا پیغام بھیجا گیا تھا؟ (کہا: ہاں) کہا گیا: مرحبا، آپ کا تشریف لانا مبارک ہو۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا اور انھیں سلام کیا تو انھوں نے کہا: اے فرزند ارجمند اور نبیٔ محترم! مرحبا، پھر بیت المعمور میرے لیے کھول دیا

فَسَأَلْتُهُ فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ، ثُمَّ مِثْلَهُ، ثُمَّ ثَلَاثِينَ، ثُمَّ مِثْلَهُ، فَجَعَلَ عِشْرِينَ، ثُمَّ مِثْلَهُ، فَجَعَلَ عَشْرًا، فَأَتَيْتُ مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَجَعَلَهَا خَمْسًا، فَأَتَيْتُ مُوسٰى فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: جَعَلَهَا خَمْسًا، فَقَالَ مِثْلَهُ، قُلْتُ: فَسَلَّمْتُ فَنُودِيَ إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي، وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا».

گیا۔ میں نے اس کے متعلق حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ یہ بیت المعمور ہے۔ اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔ جو ایک دفعہ عبادت کر کے باہر نکل جائیں تو دوبارہ واپس نہیں آتے، یعنی آخر تک ان کی باری نہیں آئے گی۔ پھر سدرۃ المنتہیٰ کو میرے سامنے کیا گیا۔ اس کے بیر مقام ہجر کے مٹکوں کی طرح تھے اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کان معلوم ہوتے تھے۔ اس کی جڑ میں چار نہریں جاری تھیں: ان میں سے دو باطنی اور دو ظاہری ہیں۔ میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ باطنی نہریں تو جنت کی ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ میں واپس آیا حتی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزر ہوا تو انھوں نے کہا کہ آپ کیا کر کے آئے ہیں؟ میں نے کہا: مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں لوگوں کے حال کو آپ سے زیادہ جاننے والا ہوں کیونکہ میں نے بنی اسرائیل کا سخت تجربہ کیا ہے۔ آپ کی امت اسے پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھے گی، لہٰذا آپ اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور وہاں عرض کریں، چنانچہ میں واپس چلا آیا اور اللہ تعالیٰ سے (تخفیف کا) سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے چالیس نمازیں کر دیں۔ پھر اسی طرح کیا تو تیس کر دیں۔ پھر اسی طرح ہوا تو بیس رہ گئیں۔ پھر بات چیت ہوئی تو دس رہ گئیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انھوں نے پہلے کی طرح کہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پانچ کر دیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انھوں نے پوچھا: آپ نے کیا بنایا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کر دی ہیں تو انھوں نے پھر اسی طرح کہا۔ میں نے کہا: اب میں نے تسلیم کر لیا ہے۔ اب ندا آئی کہ میں نے

اپنا فریضہ نافذ کر دیا ہے اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی ہے۔ میں ایک نیکی کے بدلے میں دس گنا اجر دوں گا۔

وَقَالَ هَمَّامٌ: عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ». [انظر: ٣٣٩٣، ٣٤٣٠، ٣٨٨٧]

ہمام نے اپنی سند سے حضرت ابوہریرہ کی روایت بیان کی جنھوں نے بیت المعمور کے متعلق نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٣٢٠٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ - وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ - قَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ مَلَكًا وَّيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، وَّيُقَالُ لَهُ: اُكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ». [انظر: ٣٣٣٢، ٦٥٩٤، ٧٤٥٤]

[3208] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا جو کہ صادق و مصدوق ہیں: ''تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں مکمل کی جاتی ہے۔ چالیس دن تک نطفہ رہتا ہے، پھر اتنے ہی وقت تک منجمد خون کی شکل اختیار کرتا ہے۔ پھر اتنے ہی روز تک گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل، اس کا رزق اور اس کی عمر لکھ دے اور یہ بھی لکھ دے کہ بدبخت یا نیک بخت۔ اس کے بعد اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ پھر تم میں سے کوئی ایسا ہوتا ہے جو نیک عمل کرتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے مگر اس پر نوشتۂ تقدیر غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جہنم کا کام کر بیٹھتا ہے۔ ایسے ہی کوئی شخص برے کام کرتا رہتا ہے حتی کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ پھر تقدیر کا فیصلہ غالب آ جاتا ہے تو وہ اہل جنت کے سے کام کرنے لگتا ہے۔''

فائدہ: جدید طب کا دعویٰ ہے کہ چار ماہ سے قبل ہی حمل میں جان پڑ جاتی ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں روح سے مراد نفس ناطقہ مدرکہ ہے جو ختم نہیں ہوتا بلکہ موت کے وقت نکل جاتا ہے۔ اسے روح انسانی بھی کہتے ہیں اور قرآن کریم نے اسے "أمر ربي" قرار دیا ہے۔ اس کے برعکس روح حیوانی پہلے ہی سے بلکہ نطفے کے اندر بھی موجود رہتی ہے۔ یہ روح حیوانی موت کے وقت ختم ہو جاتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں چار ماہ سے قبل حرکت، حرکت نمو اور بڑھوتری ہوتی ہے۔

٣٢٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا

[3209] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی

مَخْلَدٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَتَابَعَهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَحَبَّ اللهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ». [انظر: ٦٠٤٠، ٧٤٨٥]

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو دوست رکھتا ہے، لہٰذا تم بھی اسے دوست رکھو، تو حضرت جبریل علیہ السلام اس کو دوست رکھتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام تمام اہل آسمان میں اعلان کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے، لہٰذا تم بھی اس سے محبت رکھو، چنانچہ تمام اہل آسمان اس سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر زمین میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔''

٣٢١٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ - وَهُوَ السَّحَابُ - فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ، فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ، فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ، فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ». [انظر: ٣٢٨٨، ٥٧٦٢، ٦٢١٣، ٧٥٦١]

[3210] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''فرشتے ابر (بادلوں) میں آتے ہیں اور اس کام کا ذکر کرتے ہیں جس کا فیصلہ آسمانوں میں ہو چکا ہوتا ہے تو شیاطین چپکے سے فرشتوں کی باتیں اڑا لیتے ہیں اور کاہنوں کو بتا دیتے ہیں اور وہ کم بخت سچی بات میں اپنی طرف سے سو جھوٹ ملا دیتے ہیں۔ (پھر اسے اپنے مریدوں میں بیان کرتے ہیں)۔''

فائدہ: کاہن وہ ہوتا ہے جو کائنات کے اسرار و رموز کا دعویٰ کرے اور مستقبل کی خبریں دے، جب سے رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے ہیں آسمانوں پر سخت پہرا بٹھا دیا گیا ہے، اس بنا پر کہانت باطل ہے۔

٣٢١١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ

[3211] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب جمعے کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے مقرر ہو جاتے ہیں جو پہلے پہلے آنے والوں کا نام لکھتے ہیں۔ پھر جب امام منبر پر

كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِّنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاؤُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ».

[راجع: ۹۲۹]

بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے صحیفے لپیٹ کر خطبہ سننے کے لیے آ جاتے ہیں۔"

۳۲۱۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ: كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ، وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ، أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَجِبْ عَنِّي، اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ»؟ قَالَ: نَعَمْ.

[راجع: ٤٥٣]

[3212] حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ مسجد میں سے گزرے تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اشعار پڑھ رہے تھے۔ (انھوں نے مسجد میں شعر پڑھنے پر اظہار ناپسندیدگی فرمایا تو) حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو اس وقت یہاں شعر پڑھا کرتا تھا جب آپ سے بہتر ستودہ صفات یہاں تشریف رکھتے تھے۔ پھر وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تم سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: "اے حسان! میری طرف سے کفار مکہ کو جواب دو۔ اے اللہ! روح القدس کے ذریعے سے اس کی مدد فرما۔" ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہاں (بلاشبہ میں نے سنا تھا)۔

۳۲۱۳ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَسَّانَ: «اهْجُهُمْ - أَوْ هَاجِهِمْ - وَجِبْرِيلُ مَعَكَ». [انظر: ٤١٢٣، ٤١٢٤، ٦١٥٣]

[3213] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "تم مشرکین کی ہجو کرو یا ان کی ہجو کا جواب دو، بہر صورت حضرت جبرئیل تمھارے ساتھ ہیں۔"

۳۲۱٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى غُبَارٍ سَاطِعٍ فِي سِكَّةِ بَنِي غَنْمٍ. زَادَ مُوسَى: مَوْكِبَ جِبْرِيلَ.

[3214] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ گویا میں اب بھی وہ غبار دیکھ رہا ہوں جو بنو غنم کی گلیوں میں بلند ہو رہا تھا۔

(راویٔ حدیث) موسیٰ نے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ وہ غبار حضرت جبرئیل علیہ السلام کے لشکر کی وجہ سے تھا۔

٣٢١٥ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ قَالَ: «كُلُّ ذَاكَ، يَأْتِينِي الْمَلَكُ أَحْيَانًا فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، وَيَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ أَحْيَانًا رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ». [راجع: ٢]

[3215] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے وحی کے متعلق سوال کیا کہ وہ کیسے آتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کئی طرح سے آتی ہے۔ ہر دفعہ فرشتہ آتا ہے۔ کبھی تو وہ گھنٹی بجنے کی طرح ہوتی ہے۔ جب وحی ختم ہوتی ہے تو جو کچھ فرشتے نے نازل کیا ہوتا ہے میں نے اسے پوری طرح یاد کر لیا ہوتا ہے۔ وحی کی یہ صورت میرے لیے انتہائی دشوار ہوتی ہے۔ اور کبھی میرے سامنے فرشتہ وحی مرد کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور وہ میرے ساتھ کلام کرتا ہے تو جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔''

٣٢١٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ: أَيْ فُلُ، هَلُمَّ». فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ». [راجع: ١٨٩٧]

[3216] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں کسی بھی چیز کا جوڑا خرچ کرے تو جنت کے پاسبان اسے ہر دروازے سے دعوت دیں گے کہ اے فلاں! اس دروازے سے اندر آ جاؤ۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ تو وہ شخص ہو گا جسے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے امید ہے کہ تم انھی میں سے ہو گے۔''

٣٢١٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: «يَا عَائِشَةُ! هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ». فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا أَرَى، تُرِيدُ النَّبِيَّ ﷺ. [انظر: ٣٧٦٨، ٦٢٠١، ٦٢٤٩، ٦٢٥٣]

[3217] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اے عائشہ! یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں اور تمھیں سلام کہتے ہیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں کہا: وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه. آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھ سکتی۔ اس سے ان (حضرت عائشہ) کی مراد نبی ﷺ کی ذات گرامی تھی۔

٣٢١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ

[3218] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا:

عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِجِبْرِيلَ: «أَلَا تَزُورُنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا؟» قَالَ: فَنَزَلَتْ ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا﴾ اَلْآيَةَ [مريم: ٦٤]. [انظر: ٤٧٣١، ٧٤٥٥]

''تم ہمارے پاس جتنا اب آتے ہو اس سے زیادہ مرتبہ کیوں نہیں آتے؟'' راوی کا بیان ہے کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''ہم تو اس وقت آتے ہیں جب آپ کے پروردگار کا حکم ہوتا ہے۔ جو کچھ ہمارے سامنے یا پیچھے ہے سب اسی کا ہے......'' آخر آیت تک۔

٣٢١٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ حَتَّى انْتَهَى عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ». [انظر: ٤٩٩١]

[3219] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک قراءت میں قرآن پڑھایا تھا۔ پھر میں ان سے مسلسل مزید قراءتوں کی خواہش کا اظہار کرتا رہا یہاں تک کہ معاملہ سات قراءتوں تک پہنچ گیا۔''

فائدہ: فن قراءت سے ناآشنا لوگ کہتے ہیں کہ قراءات سبعہ خاکم بدہن قراء حضرات کی ''بدمعاشی'' ہے، ہمارے نزدیک فن قراءت کے ساتھ یہ سنگین قسم کا مذاق ہے۔ اس سلسلے میں دو باتوں پر علماء کا اتفاق ہے۔ قرآن کریم کو حروف سبعہ سے پڑھنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قرآن کریم کے ہر لفظ کو سات طریقوں سے پڑھنا جائز ہے کیونکہ چند ایک کلمات کے علاوہ بیشتر کلمات اس اصول کے تحت نہیں آتے۔ سبعہ احرف سے مراد ان سات ائمہ کی قراءت ہرگز نہیں ہے جو فن قراءت میں مشہور ہوئے ہیں کیونکہ پہلا پہلا شخص جس نے ان سات قراءتوں کو جمع کرنے کا اہتمام کیا وہ ابن مجاہد ہے جس کا تعلق چوتھی صدی ہجری سے ہے۔ واضح رہے کہ قرآن کریم میں کسی بھی قراءت کے مستند ہونے کے لیے درج ذیل قاعدہ ہے: جو قراءت قواعد عربیہ کے مطابق ہو اگرچہ وہ موافقت بوجہ ہو، مصاحف عثمانیہ میں سے کسی ایک کے مطابق ہو، خواہ یہ مطابقت احتمالاً ہو، نیز وہ متواتر سند سے ثابت ہو۔ اس اصول کے مطابق جو بھی قراءت ہوگی وہ قراءات صحیحہ اور ان احرف سبعہ میں سے ہے جن پر قرآن کریم نازل ہوا۔ مسلمانوں کو اس کا قبول کرنا واجب ہے اور اگر تینوں شرائط میں سے کسی میں خلل آجائے تو وہ قراءت شاذ، ضعیف یا باطل ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کے متن میں تمام قراءت متواترہ کی گنجائش موجود ہے۔

٣٢٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

[3220] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور آپ بہت زیادہ سخاوت رمضان المبارک میں کرتے تھے جبکہ آپ سے حضرت جبریل علیہ السلام ملاقات کرتے تھے۔ اور وہ

أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

رمضان المبارک میں ہر رات آپ سے ملاقات کرتے اور آپ سے قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے۔ اور جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تو آپ صدقہ و خیرات کرنے میں کھلی تیز ہوا (تیز آندھی) سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. وَرَوٰى أَبُو هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ. [راجع: ٦]

حضرت معمر نے بھی اپنی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے، نیز حضرت ابوہریرہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ سے قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔

٣٢٢١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: أَمَّا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى أَمَامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ: اِعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ! قَالَ: سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ» يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ. [راجع: ٥٢١]

[3221] ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ایک دن نماز عصر کچھ دیر سے پڑھائی تو حضرت عروہ بن زبیر نے ان سے کہا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑے ہو کر انھیں نماز پڑھائی۔ اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: عروہ! آپ کو معلوم ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ عروہ نے کہا: میں نے بشیر بن ابومسعود سے سنا، انھوں نے اپنے والد گرامی حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے، انھوں نے مجھے نماز پڑھائی اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر (دوسرے وقت) میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی، پھر میں نے ان کی معیت میں نماز پڑھی، پھر میں نے ان کی اقتدا میں نماز پڑھی اور پھر ان کے ساتھ نماز ادا کی۔'' آپ نے اپنی انگلیوں پر پانچوں نمازوں کو گن کر بتایا۔

٣٢٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ

[3222] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہے: آپ کی امت کا جو فرد اس حالت میں فوت ہو کہ اس

اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَالَ لِي جِبْرِيلُ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، أَوْ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ». قَالَ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ». [راجع: ۱۲۳۷]

نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو وہ ضرور جنت میں داخل ہو گا یا (فرمایا کہ) وہ جہنم میں داخل نہیں ہو گا۔" حضرت ابوذر نے کہا: اگرچہ اس نے زنا اور چوری کا ارتکاب کیا ہو؟ آپ نے فرمایا: "خواہ وہ چوری اور زنا کا مرتکب ہی کیوں نہ ہو۔"

۳۲۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَلْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُونَ: مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَفِي صَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَقَالُوا: تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ يُصَلُّونَ».

[راجع: ٥٥٥]

[3223] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "فرشتے لگاتار ایک دوسرے کے بعد آتے جاتے ہیں۔ کچھ فرشتے رات کو آتے ہیں اور کچھ دن کے وقت اترتے ہیں۔ یہ سب نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر جو فرشتے تم میں رات بھر رہتے ہیں وہ اللہ کے حضور جاتے ہیں تو اللہ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حالت پر چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم نے ان کو (فجر کی) نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا ہے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز (عصر) پڑھ رہے تھے۔"

(٧) بَابٌ: إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

باب:7- اس حدیث کے بیان میں کہ جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو فرشتے بھی آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ جب اس طرح دونوں کی زبان سے ایک ساتھ آمین نکلتی ہے تو بندے کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

۳۲۲٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ: أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ: أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَشَوْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وِسَادَةً فِيهَا تَمَاثِيلُ كَأَنَّهَا نُمْرُقَةٌ، فَجَاءَ

[3224] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے لیے ایک تکیہ تیار کیا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں گویا وہ منقش تکیہ تھا۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو لوگوں کے درمیان کھڑے ہو گئے اور آپ کے چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہونے لگا: میں نے عرض

فَقَامَ بَيْنَ النَّاسِ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ، فَقُلْتُ: مَا لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «مَا بَالُ هٰذِهِ الْوِسَادَةِ؟» قُلْتُ: وِسَادَةٌ جَعَلْتُهَا لَكَ لِتَضْطَجِعَ عَلَيْهَا، قَالَ: «أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، وَأَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّورَةَ يُعَذَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ».

[راجع: ٢١٠٥]

کیا: اللہ کے رسول! ہم سے کیا غلطی ہوئی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تکیہ کیسا ہے؟'' میں نے عرض کیا: یہ تکیہ آپ کے لیے میں نے تیار کیا ہے تاکہ آپ اس پر آرام فرمایا کریں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں معلوم نہیں کہ جس گھر میں تصویر ہو اس گھر میں فرشتے نہیں آتے۔ اور جو تصویر بنائے اسے قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا: جو تصویر تم نے بنائی ہے اسے زندہ کر کے دکھاؤ۔''

٣٢٢٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا صُورَةُ تَمَاثِيلَ». [انظر: ٣٢٢٦، ٣٣٢٢، ٤٠٠٢، ٥٩٤٩، ٥٩٥٨]

[3225] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو اور اس میں بھی نہیں جاتے جس میں تصویر ہو۔''

٣٢٢٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو: أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ: أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ - وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عُبَيْدُ اللهِ الْخَوْلَانِيُّ الَّذِي كَانَ فِي حَجْرِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ - حَدَّثَهُمَا زَيْدُ ابْنُ خَالِدٍ: أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ». قَالَ بُسْرٌ: فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ. فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيِّ: أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ قَالَ: «إِلَّا رَقْمٌ فِي ثَوْبٍ»، أَلَا سَمِعْتَهُ؟

[3226] بسر بن سعید اور عبیداللہ خولانی، جو نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے زیر تربیت تھے، ان دونوں سے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انھیں حضرت ابوطلحہ نے خبر دی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کسی جاندار کی تصویر ہو۔'' بسر بن سعید نے کہا کہ ایک دفعہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو ہم ان کی تیمارداری کے لیے گئے۔ ہم نے ان کے گھر میں ایک پردہ دیکھا جس میں تصویریں تھیں۔ میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا: کیا انھوں نے ہمیں تصاویر کے متعلق خبر نہیں دی تھی؟ عبیداللہ نے جواب دیا کہ انھوں نے کہا تھا کپڑے کے نقوش اس سے مستثنیٰ ہیں۔ کیا تم نے یہ الفاظ نہیں سنے تھے؟ میں نے کہا: نہیں۔ انھوں نے بتایا: کیوں نہیں، انھوں

قُلْتُ: لَا، قَالَ: بَلٰى قَدْ ذَكَرَ. [راجع: ٣٢٢٥]

نے یہ بھی بیان کیا تھا۔

٣٢٢٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرٌو عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَعَدَ النَّبِيَّ ﷺ جِبْرِيلُ فَقَالَ: «إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَّلَا كَلْبٌ». [انظر: ٥٩٦٠]

[3227] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے جبریل ؑ نے آنے کا وعدہ کیا پھر (وہ نہ آئے تو نبی ﷺ نے وجہ پوچھی) انھوں بتایا: ''ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔''

٣٢٢٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [راجع: ٧٩٦]

[3228] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللّٰهم ربنا لك الحمد کہو کیونکہ جس کا کلام فرشتوں کے کلام سے ہم آہنگ ہو جائے، اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔''

فائدہ: اس حدیث کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ مقتدی کو سمع الله لمن حمده نہیں کہنا چاہیے بلکہ امام کی اتباع کا تقاضا ہے کہ مذکورہ ذکر امام کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا کہ آمین امام کے ساتھ کہی جاتی ہے۔ نماز میں امام کی متابعت کی جاتی ہے، مخالفت اور مسابقت سخت منع ہے۔ امام سے موافقت صرف دو امور میں ہے: ایک آمین کہنے میں اور دوسرے سمع الله لمن حمده کہنے میں۔ اس موافقت کی فضیلت یہ ہے کہ اس سے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

٣٢٢٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُلَيْحٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَّا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ، وَالْمَلَائِكَةُ تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، مَا لَمْ يَقُمْ مِّنْ صَلَاتِهِ أَوْ يُحْدِثْ». [راجع: ١٧٦]

[3229] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص نماز کی وجہ سے کہیں ٹھہرا رہے تو سارا وقت نماز ہی میں شمار ہوتا ہے اور فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما۔ یہ سلسلہ جاری رہتا ہے جب تک وہ نماز سے فارغ نہ ہو یا بے وضو نہ ہو۔''

٣٢٣٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ

[3230] حضرت یعلی بن امیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو منبر پر یہ آیت پڑھتے

يَعْلٰى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿وَنَادَوْا يَـٰمَـٰلِكُ﴾ [الزخرف: ٧٧] قَالَ سُفْيَانُ: فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ: (وَنَادَوْا يَا مَالِ).

[انظر: ٣٢٦٦، ٤٨١٩]

ہوئے سنا ہے: ''وہ پکاریں گے: اے مالک! (تیرا پروردگار ہمارا کام تمام کردے تو اچھا ہے)۔''

(راویٔ حدیث) سفیان نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت میں یوں ہے: (وَنَادَوْا يَا مَالِ)

فائدہ: جسے آواز دی جائے اسے منادیٰ کہتے ہیں، منادیٰ کے آخری حرف کو حذف کرنا ترخیم کہلاتا ہے۔ ترخیم کے بعد منادیٰ کے اعراب کی دو صورتیں ہیں۔ اس کی ذاتی حرکت ہی کو مستقل کر دیا جائے اور دوسری یہ ہے کہ آخری حرف کو مستقل قرار دے کر اس پر رفع پڑھا جائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لفظ مالک کو ترخیم سے پڑھا ہے۔ اب اس لفظ کو پڑھنے کی تین صورتیں ہیں: ○ یامالكُ (رفع کے ساتھ) ○ یا مالِ (زیر کے ساتھ) ○ یا مالُ (پیش کے ساتھ) یہ اختلاف اعراب کی حد تک ہے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ واضح رہے کہ مالک وہ فرشتہ ہے جو دوزخ کی جنرل نگرانی کے لیے تعینات ہے۔

٣٢٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ: أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: هَلْ أَتٰى عَلَيْكُمْ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ؟ قَالَ: «لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيتُ، وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلٰى مَا أَرَدْتُّ، فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلٰى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ، فَنَادَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ اللهُ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ، فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! فَقَالَ: ذٰلِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ»، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

[3231] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: کیا آپ پر اُحد کے دن سے سخت دن بھی کبھی آیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے تمھاری قوم کی طرف سے سخت تکالیف کا سامنا کیا ہے اور لوگوں سے سخت تکلیف جو میں نے اٹھائی وہ عقبہ کے دن تھی۔ جب میں نے خود کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے پیش کیا تو اس نے میری خواہش کے مطابق جواب نہ دیا۔ میں رنجیدہ منہ چلتا ہوا وہاں سے لوٹا۔ (مجھے ہوش نہیں تھا کہ کدھر جا رہا ہوں؟) جب قرن ثعالب پہنچا تو ذرا ہوش آیا۔ میں نے اوپر سر اٹھایا تو دیکھا کہ بادل کے ایک ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کر دیا ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ اس میں حضرت جبرئیل علیہ السلام موجود ہیں۔ انھوں نے مجھے آواز دی کہ اللہ تعالیٰ نے وہ جواب سن لیا ہے جو آپ کی قوم نے آپ کو دیا ہے اور اس نے آپ کے پاس پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے۔ آپ اسے کافروں کے متعلق جو چاہیں حکم دیں؟ پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی اور سلام کیا۔ پھر اس نے کہا: اے محمد! آپ جو چاہیں (میں تعمیل حکم کے لیے حاضر ہوں۔)

«بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا». [انظر: ٧٣٨٩]

اگر آپ چاہیں تو مکہ کے دونوں جانب جو پہاڑ ہیں ان پر رکھ دوں۔" نبی ﷺ نے فرمایا: "(نہیں) بلکہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف اللہ وحدہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔"

فائدہ: عقبہ، منیٰ کے میدان میں ایک وادی کا نام ہے۔ اسی طرح قرن ثعالب بھی مکہ سے دو مراحل پر واقع ہے۔ طائف میں سرداروں نے آپ سے بدتمیزی کی اور اوباش لڑکوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا، انھوں نے آپ کو پتھر مارے، ایک پتھر آپ کی ایڑی پر لگا جس سے آپ زخمی ہو گئے۔ اس قدر ستائے جانے کے باوجود آپ نے ان کے لیے دعائے خیر کی جو اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوئی۔

٣٢٣٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ زِرَّ ابْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۝ فَأَوْحَىٰٓ إِلَىٰ عَبْدِهِۦ مَآ أَوْحَىٰ﴾ [النجم: ٩، ١٠] قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ: أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ. [انظر: ٤٨٥٦، ٤٨٥٧]

[3232] حضرت ابو اسحاق شیبانی رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے زِرّ بن حُبیش سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی: "وہ دو کمانوں کے فاصلے پر بلکہ اس سے بھی قریب تر ہو گیا۔ پھر اس نے وحی کی اس (اللہ کے) بندے کی طرف جو وحی کی۔" کی تفسیر پوچھی تو انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ آپ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو (ان کی اصلی صورت میں) دیکھا تھا ان کے چھ سو پَر تھے۔

٣٢٣٣ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ﴿لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ ءَايَٰتِ رَبِّهِ ٱلْكُبْرَىٰٓ﴾ [النجم: ١٨] قَالَ: رَأَى رَفْرَفًا أَخْضَرَ سَدَّ أُفُقَ السَّمَاءِ. [انظر: ٤٨٥٨]

[3233] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی: "بلاشبہ اس (رسول اللہ) نے اپنے رب کی بعض بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ نے ایک سبز قالین دیکھا تھا، جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ لیا تھا۔

٣٢٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ: أَنْبَأَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ، وَلٰكِنْ قَدْ رَأَى

[3234] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جو شخص دعویٰ کرتا ہے کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تو اس نے بہت بڑی (جھوٹی) بات کی جبکہ آپ نے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ان کی اصلی پیدائشی شکل و صورت میں اس حالت میں دیکھا کہ انھوں نے آسمان کے کناروں کو بھر

جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ وَخَلْقِهِ سَادًّا مَّا بَيْنَ الْأُفُقِ.

[انظر: ٣٢٣٥، ٤٦١٢، ٤٨٥٥، ٧٣٨٠، ٧٥٣١]

دیا تھا۔

٣٢٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَأَيْنَ قَوْلُهُ: ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ﴾ [النجم: ٨، ٩] قَالَتْ: ذَاكَ جِبْرِيلُ، كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّمَا أَتَى هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ. [راجع: ٣٢٣٤]

[3235] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے عرض کیا: اس آیت کریمہ کے کیا معنی ہیں؟ ''پھر وہ نزدیک ہوا اور اتر آیا۔ پھر وہ دو کمانوں کے فاصلے پر بلکہ اس سے بھی قریب تر ہو گیا۔'' حضرت ام المومنین صدیقہ کائنات ؓ نے فرمایا: اس سے مراد حضرت جبریل ؑ ہیں جو آپ کے پاس کسی انسان کی شکل میں آیا کرتے تھے تو اس دفعہ وہ اپنی اصلی صورت میں سامنے آئے اور انھوں نے تمام کنارے ڈھانپ رکھے تھے۔

فائدہ: ان تمام احادیث کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل ؑ کو ان کی اصل شکل وصورت میں دیکھا، جس نے آسمانوں کے کنارے بھر دیے تھے، ان کے چھ سو پر تھے اور ان کے دو پروں کے درمیان اتنا فاصلہ تھا، جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔ اکثر اوقات وہ حضرت دحیہ کلبی اور کسی اعرابی کی شکل میں آیا کرتے تھے۔ صرف دو مرتبہ اپنی شکل میں سامنے آئے۔ ایک بار فضائے آسمان سے اترے اور دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ پر ظاہر ہوئے۔

٣٢٣٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي، فَقَالَا: اَلَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ، وَأَنَا جِبْرِيلُ، وَهٰذَا مِيكَائِيلُ». [راجع: ٨٤٥]

[3236] حضرت سمرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے آج رات دو آدمی دیکھے جو میرے پاس آئے۔ انھوں نے (مجھ سے) کہا: جو شخص آگ روشن کر رہا تھا وہ مالک، جہنم کا داروغہ تھا۔ میں جبریل ہوں اور یہ حضرت میکائیل ہیں۔''

٣٢٣٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا، لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ».

[3237] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے جس کی وجہ سے خاوند رات بھر اس سے ناراض رہے تو فرشتے اس عورت پر صبح تک لعنت کرتے رہتے ہیں۔''

تَابَعَهُ شُعْبَةُ وَأَبُو حَمْزَةَ، وَابْنُ دَاوُدَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ. [انظر: ٥١٩٣، ٥١٩٤]

شعبہ بن حجاج، ابوحمزہ، ابن داود اور ابومعاویہ نے اعمش سے روایت کرنے میں ابوعوانہ کی متابعت کی ہے۔

٣٢٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَتْرَةً فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَأَنذِرْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَٱلرُّجْزَ فَٱهْجُرْ﴾ [المدثر: ١-٥]

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَالرُّجْزُ: الْأَوْثَانُ. [راجع: ٤]

[3238] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرمارہے تھے: ”مجھ پر وحی کا نزول کچھ عرصہ بند رہا۔ اس دوران میں کہیں جا رہا تھا کہ میں نے آسمان میں سے ایک آواز سنی۔ میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو اسی فرشتے کو دیکھا جو میرے پاس غار حراء میں آیا تھا کہ وہ زمین و آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہے۔ میں اسے دیکھ کر اس قدر گھبرایا کہ زمین پر گر پڑا۔ پھر میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا اور کہا: مجھے کمبل اوڑھا دو۔ مجھے کمبل اوڑھا دو۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اتاریں: ”اے کمبل اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ، پھر انھیں متنبہ کرو...... اور بتوں سے دور رہو۔“ تک

(راویٔ حدیث) حضرت ابوسلمہ نے کہا کہ آیت میں الرجز سے بت مراد ہیں۔

٣٢٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ. وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ - يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُوسَى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَّرْبُوعًا، مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبِطَ الرَّأْسِ، وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللهُ إِيَّاهُ، فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهِ»، قَالَ أَنَسٌ وَّأَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «تَحْرُسُ الْمَلَائِكَةُ الْمَدِينَةَ مِنَ الدَّجَّالِ». [انظر: ٣٣٩٦]

[3239] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس رات مجھے معراج ہوئی میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گندمی رنگ، دراز قامت، مضبوط اور گھنگریالے بالوں والے ہیں، گویا وہ قبیلۂ شنوءہ کے مرد ہیں۔ اور میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا کہ وہ میانہ قامت، متوسط بدن، سرخ و سفید رنگت اور سیدھے بالوں والوں ہیں۔ میں نے مالک (فرشتے) کو بھی دیکھا جو دوزخ کا داروغہ ہے اور دجال کو بھی دیکھا۔ یہ سب نشانیاں اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھلائیں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے نبی! آپ ان سے ملاقات کے بارے میں کسی قسم کے شک وشبہ میں مبتلا نہ ہوں۔“ حضرت انس اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے یوں بیان کیا ہے: ”فرشتے دجال سے مدینہ طیبہ کی حفاظت

کریں گے۔"

فائدہ: شنوءہ، عرب کے ایک قبیلے کا نام ہے جس کے لوگ دراز قامت تھے۔

(٨) بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ

باب:8- اوصاف جنت کا بیان، نیز اس امر کی صراحت کہ وہ پیدا ہو چکی ہے

وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: ﴿مُطَهَّرَةٌ﴾ مِنَ الْحَيْضِ وَالْبَوْلِ وَالْبُصَاقِ. ﴿كُلَّمَا رُزِقُوا﴾: أُتُوا بِشَيْءٍ، ثُمَّ أُتُوا بِآخَرَ. ﴿قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِن قَبْلُ﴾: أُوتِينَا مِنْ قَبْلُ. ﴿وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا﴾ [البقرة:٢٥]: يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَيَخْتَلِفُ فِي الطَّعْمِ. ﴿قُطُوفُهَا﴾ - يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاؤُوا - ﴿دَانِيَةٌ﴾ [الحاقة: ٢٣]: قَرِيبَةٌ. ﴿الْأَرَائِكِ﴾ [الكهف: ٣١]: السُّرُرِ.

ابو العالیہ نے کہا کہ ﴿مُطَهَّرَةٌ﴾ کے معنی ہیں: ایسی حوریں جو حیض، بول و براز اور تھوک سے پاک ہوں گی۔ ﴿كُلَّمَا رُزِقُوا﴾ کے معنی ہیں: جب اہل جنت کے پاس ایک پھل کے بعد دوسرا لایا جائے گا۔ ﴿قَالُوا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ﴾ تو وہ کہیں گے یہ تو وہی پھل ہے جو ہمیں پہلے مل چکا ہے۔ ﴿وَأُتُوْا بِهِ مُتَشَابِهًا﴾ کے معنی ہیں: صورت اور رنگت میں ملے جلے لیکن ذائقے میں مختلف ہوں گے۔ ﴿قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ﴾ کے معنی ہیں: وہ پھل اتنے قریب ہوں گے کہ اہل جنت حسب منشا انھیں توڑ سکیں گے۔ ﴿الأَرَائِكِ﴾ کے معنی تخت کے ہیں۔

وَقَالَ الْحَسَنُ: النَّضْرَةُ فِي الْوُجُوهِ، وَالسُّرُورُ فِي الْقَلْبِ.

امام حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: چہرے کی تروتازگی کو (نَضْرَةٌ) اور دل کی خوشی کو (سُرُورًا) کہا جاتا ہے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿سَلْسَبِيلًا﴾ [الإنسان:١٨]: حَدِيدَةُ الْجِرْيَةِ. ﴿غَوْلٌ﴾: وَجَعُ الْبَطْنِ. ﴿يُنزَفُونَ﴾ [الصافات:٤٧]: لَا تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ.

مجاہد نے کہا: ﴿سَلْسَبِيْلًا﴾ کا مطلب ہے: تیز بہنے والا پانی۔ ﴿غَوْلٌ﴾ کے معنی درد شکم کے ہیں۔ ﴿يُنْزَفُوْنَ﴾ کے معنی ہیں: ان کی عقل میں فتور نہیں آئے گا۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿دِهَاقًا﴾ [النبأ:٣٤]: مُمْتَلِئًا. ﴿وَكَوَاعِبَ﴾ [٣٣]: نَوَاهِدَ. ﴿الرَّحِيقُ﴾: [المطففين: ٢٥] الْخَمْرُ. ﴿تَسْنِيمٍ﴾ [المطففين:٢٧]: يَعْلُو شَرَابَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. ﴿خِتَامُهُ﴾ [٢٦]: طِينُهُ مِسْكٌ. ﴿نَضَّاخَتَانِ﴾ [الرحمن:٦٦]: فَيَّاضَتَانِ. يُقَالُ: ﴿مَّوْضُونَةٍ﴾ [الواقعة:١٥]: مَنْسُوجَةٍ؛ مِنْهُ وَضِينُ النَّاقَةِ. وَالْكُوبُ مَا لَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ﴿دِهَاقًا﴾ کے معنی ہیں: چھلکتے ہوئے۔ ﴿كَوَاعِبَ﴾ کے معنی ہیں: وہ عورتیں جن کی چھاتی ابھری ہوئی ہو۔ ﴿الرحيق﴾ کے معنی ہیں: شراب۔ ﴿تسنيم﴾ کے معنی ہیں: وہ عرق جو اہل جنت کی شراب کے اوپر چھڑکا جائے گا۔ ﴿خِتَامُهُ﴾ کے معنی ہیں: اس کی مٹی کستوری ہوگی۔ ﴿نَضَّاخَتَان﴾ جوش مارتے ہوئے دو چشمے۔ ﴿مَوْضُوْنَةٍ﴾ بُنا ہوا۔ اس سے وَضِينُ النَّاقَةِ بنا

أُذُنَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ. وَالْأَبَارِيقُ ذَوَاتُ الْآذَانِ وَالْعُرَى. ﴿عُرُبًا﴾ [٣٧]: مُثَقَّلَةً، وَاحِدُهَا عَرُوبٌ، مِثْلُ صَبُورٍ وَصُبُرٍ، يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ: اَلْعَرِبَةَ، وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ: اَلْغَنِجَةَ، وَأَهْلُ الْعِرَاقِ: الشَّكِلَةَ.

ہے، یعنی اونٹنی کی جھول جو بُنی ہوتی ہے۔ الکُوب کے معنی ''جام جس کا دستہ نہ ہو'' اور الْأَبَارِیق وہ آبخورے جن کے دستے ہوں۔'' لفظ ﴿عُرُبًا﴾ جس کا واحد عَرُوْبٌ ہے جیسا کہ صَبُوْرٌ کی جمع صُبُرٌ آتی ہے۔ اہل مکہ اسے عَرِبَة، اہل مدینہ غَنِجَة اور اہل عراق اسے شَكِلَة کہتے ہیں۔ (اس سے مراد وہ عورت جو اپنے خاوند پر فریفتہ ہو۔)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: رَوْحٌ: جَنَّةٌ وَّرَخَاءٌ. وَالرَّيْحَانُ: اَلرِّزْقُ. وَالْمَنْضُودُ: اَلْمَوْزُ. وَالْمَخْضُودُ هُوَ: الْمُوقَرُ حَمْلًا. وَيُقَالُ أَيْضًا: لَا شَوْكَ لَهُ. وَالْعُرُبُ: اَلْمُحَبَّبَاتُ إِلٰى أَزْوَاجِهِنَّ. وَيُقَالُ: ﴿مَّسْكُوبٍ﴾ [٣١]: جَارٍ. وَ﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ﴾ [٣٤]: بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ. ﴿لَغْوًا﴾ [٢٥]: بَاطِلًا. ﴿تَأْثِيمًا﴾: كَذِبًا. ﴿أَفْنَانٍ﴾ [الرحمن: ٤٨]: أَغْصَانٍ. ﴿وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ﴾ [٥٤]: مَا يُجْتَنٰى قَرِيبٌ. ﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾ [٦٤]: سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ.

حضرت مجاہد نے کہا: روح سے مراد جنت اور اچھی زندگی ہے اور الریحان کے معنی رزق کے ہیں۔ المَنْضُود کے معنی ہیں: کیلے۔ المَخْضُود کے معنی پھلوں سے جھکی ہوئی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جس کا کانٹا نہ ہو۔ العُرُب کے معنی ہیں: وہ عورتیں جو اپنے خاوندوں کی محبوب اور پیاری ہوں۔ ﴿مَسْكُوب﴾ کے معنی ہیں: بہتا ہوا پانی (آبشاریں)۔ ﴿فُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ﴾ اوپر تلے بچھے ہوئے بچھونے ﴿لَغْوًا﴾ غلط اور ﴿تَأْثِيمًا﴾ جھوٹ۔ ﴿أَفْنَان﴾ کے معنی ہیں: ڈالیاں۔ ﴿وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ﴾ دونوں باغوں کا پھل قریب سے توڑا جائے گا۔ ﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾ کے معنی ہیں: سیرابی کی وجہ سے سیاہی مائل ہوں گے۔

٣٢٤٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ، فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ». [راجع: ١٣٧٩]

[3240] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اسے اس کا ٹھکانا صبح شام دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہے تو جنت اور اگر جہنمی ہے تو اسے جہنم دکھائی جاتی ہے۔''

٣٢٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

[3241] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ». [انظر: ٥١٩٨، ٦٤٤٩، ٦٥٤٦]

نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو وہاں اکثریت فقراء کی تھی اور جہنم میں جھانکا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں۔‘‘

٣٢٤٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا»، فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللهِ؟. [انظر: ٣٦٨٠، ٥٢٢٧، ٧٠٢٣، ٧٠٢٥]

[3242] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے تو آپ نے فرمایا: ’’میں نے بحالت نیند خود کو جنت میں دیکھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں ایک عورت محل کے گوشے میں وضو کر رہی ہے۔ میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا: یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے۔ مجھے ان کی غیرت کا خیال آیا تو میں پیچھے کی طرف واپس آ گیا۔‘‘ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں۔

فائدہ: جنت میں وضو کرنا میل کچیل کے ازالے کے لیے نہیں تھا کیونکہ جنت میں یہ چیزیں نہیں ہوں گی جنھیں دور کیا جائے بلکہ عورت کا وضو کرنا اس لیے تھا کہ اس کے حسن میں اضافہ ہو جائے اور نورانیت پہلے سے زیادہ بڑھ جائے۔

٣٢٤٣ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ ثَلَاثُونَ مِيلًا، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا لِلْمُؤْمِنِ مِنْ أَهْلٍ لَّا يَرَاهُمُ الْآخَرُونَ».

[3243] حضرت عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’جنت میں خیمے کی حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک خولدار موتی ہوگا جو اوپر کو تیس میل تک بلند ہوگا۔ اس کے ہر کونے میں مومن کی بیویاں ہوں گی جسے دوسرے اہل جنت نہیں دیکھ سکیں گے۔‘‘

قَالَ أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ: «سِتُّونَ مِيلًا». [انظر: ٤٨٧٩]

ایک روایت میں ہے کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) ’’اس کی بلندی ساٹھ میل ہوگی۔‘‘

٣٢٤٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[3244] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ کا ارشاد

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَّأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، فَاقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾» [السجدة:١٧]. [انظر: ٤٧٧٩، ٤٧٨٠، ٧٤٩٨]

گرامی ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنھیں نہ کسی کی آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ کبھی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال ہی گزرا۔ اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''کوئی نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا کیا چیزیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔''

٣٢٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ، أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَّاحِدٌ، يُسَبِّحُونَ اللهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا». [انظر: ٣٢٤٦، ٣٢٥٤، ٣٣٢٧]

[3245] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی صورت چودھویں رات کے چاند جیسی ہوگی۔ وہ نہ تو وہاں تھوکیں گے نہ بلغم نکالیں گے اور نہ بول و براز ہی کریں گے۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے۔ اور ان کی کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگے گا اور ان کا پسینہ مشک جیسا ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی۔ لطافت حسن کی وجہ سے ان (بیویوں) کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا۔ ان میں کوئی باہمی اختلاف نہیں ہوگا اور نہ دشمنی ہی رکھیں گے۔ ان سب کے دل ایک ہوں گے اور وہ صبح و شام اللہ کی تسبیح میں مشغول رہا کریں گے۔''

٣٢٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالَّذِينَ عَلَى إِثْرِهِمْ كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ إِضَاءَةً، قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ، كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا يُرَى مُخُّ

[3246] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے بدر منیر کی طرح چمکتے ہوں گے۔ اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے وہ جگمگاتے ستاروں کی طرح ہوں گے۔ ان سب کے دل (الفت اور محبت میں) ایک شخص کے دل کی طرح ہوں گے۔ ان میں نہ کسی بات کا اختلاف ہوگا اور نہ باہمی دشمنی۔ ان میں سے ہر ایک کے لیے دو، دو بیویاں ہوں گی۔ لطیف حسن کی وجہ سے ان کی

سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، يُسَبِّحُونَ اللهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا، لَا يَسْقَمُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ، وَلَا يَبْصُقُونَ، آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ، وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَوَقُودُ مَجَامِرِهِمُ الْأَلُوَّةُ - قَالَ أَبُو الْيَمَانِ: يَعْنِي الْعُودَ - وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ». وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اَلْإِبْكَارُ: أَوَّلُ الْفَجْرِ، وَالْعَشِيُّ مَيْلُ الشَّمْسِ إِلٰى أَنْ - أُرَاهُ - تَغْرُبَ. [راجع: ٣٢٤٥]

پنڈلیوں کا مغز گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا۔ وہ صبح و شام اللہ کی تسبیح وتہلیل کریں گے۔ نہ کبھی بیمار ہوں گے اور نہ ناک سے ریزش ہی گرائیں گے۔ ان کے برتن سونے چاندی کے اور ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگتا رہے گا...... راوی ابوالیمان نے کہا کہ اَلْأَلُوَّةُ سے مراد عود ہندی ہے...... اور ان کا پسینہ مشک (کستوری) جیسا ہوگا۔'' امام مجاہد نے کہا: اَلْإِبْكَارُ سے مراد اول فجر اور اَلْعَشِيُّ سے مراد سورج کا اس قدر ڈھل جانا ہے کہ وہ غروب ہوتا نظر آئے۔

٣٢٤٧ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيَدْخُلَنَّ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا - أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ - لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وُجُوهُهُمْ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ». [انظر: ٦٥٤٣، ٦٥٥٤]

[3247] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''یقیناً میری امت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ آدمی ایک ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح (پرنور) ہوں گے۔''

٣٢٤٨ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ جُبَّةُ سُنْدُسٍ، وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيرِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا، فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ لَأَحْسَنُ مِنْ هٰذَا». [راجع: ٢٦١٥]

[3248] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کو ایک ریشمی جبہ بطور تحفہ پیش کیا گیا جبکہ آپ ریشم پہننے سے منع فرماتے تھے۔ لوگ (اس کی عمدگی اور بناوٹ دیکھ کر) بہت خوش ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو جنت میں ملنے والے رومال اس سے کہیں زیادہ خوبصورت ہیں۔''

٣٢٤٩ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِثَوْبٍ مِّنْ حَرِيرٍ فَجَعَلُوا

[3249] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا پیش کیا گیا تو لوگ اس کی خوبصورتی اور نرمی دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں

يَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهِ وَلِينِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا». [انظر: ٣٨٠٢، ٥٨٣٦، ٦٦٤٠]

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بہتر اور افضل ہیں۔"

٣٢٥٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». [راجع: ٢٧٩٤]

[3250] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں ایک کوڑے کی مقدار جگہ دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔"

فائدہ: کوڑے کو اس لیے ذکر کیا ہے کہ جب سوار گھوڑے سے نیچے اترنے کا ارادہ کرتا ہے تو پہلے اپنا کوڑا زمین پر پھینکتا ہے تاکہ اس جگہ پر اور کوئی قبضہ نہ کرے۔ جنت میں کوڑے کی مقدار جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے کیونکہ یہ جگہ ہمیشہ رہے گی اور کبھی فنا سے دوچار نہیں ہوگی اس کے برعکس دنیا اور اس کی ہر چیز فانی ہے اور تباہی سے دوچار ہونے والی ہے۔

٣٢٥١ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا يَقْطَعُهَا».

[3251] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جنت میں ایک درخت اتنا بڑا ہے کہ اگر سوار اس کے سائے میں سو برس تک چلتا رہے تب بھی اسے طے نہ کر سکے گا۔"

٣٢٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَّاقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ﴾» [الواقعة: ٣٠]. [انظر: ٤٨٨١]

[3252] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے سائے میں سوار سو سال تک چلتا رہے گا۔ اگر تم اس کی صداقت چاہتے ہو تو اللہ کا یہ ارشاد پڑھ لو: "اور لمبے لمبے سائے۔"

٣٢٥٣ - «وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ». [راجع: ٢٧٩٣]

[3253] "بے شک جنت میں تمھاری کمان رکھنے کی جگہ ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔"

٣٢٥٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالَّذِينَ عَلٰى آثَارِهِمْ كَأَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً، قُلُوبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ، لَا تَبَاغُضَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَحَاسُدَ، لِكُلِّ امْرِئٍ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، يُرٰى مُخُّ سُوقِهِنَّ مِنْ وَّرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ». [راجع: ٣٢٤٥]

[3254] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے بدر منیر کی طرح روشن ہوں گے۔ ان کے بعد جو گروہ داخل ہوگا ان کے چہرے آسمان میں روشن ستارے کی طرح تابناک ہوں گے۔ سب کے دل ایک جیسے ہوں گے۔ ان میں نہ تو باہم بغض وفساد ہوگا اور نہ حسد وعناد ہی ہوگا۔ ہر جنتی کی حور عین میں سے دو بیویاں ہوں گی۔ وہ اس قدر حسین کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا ہڈی اور گوشت کے اوپر سے دیکھا جا سکے گا۔''

٣٢٥٥ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ: «إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ». [راجع: ١٣٨٢]

[3255] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ جب صاحبزادہ ابراہیم ؓ فوت ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں اس کے لیے ایک دودھ پلانے والی ہے (جو اسے دودھ پلاتی ہے)۔''

٣٢٥٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَيُونَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ، كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ؟ قَالَ: «بَلٰى، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ». [انظر: ٦٥٥٦]

[3256] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اہل جنت بالائی منزل والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح لوگ آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے پر چمکتا ہوا ستارہ دیکھتے ہیں کیونکہ اہل جنت کا آپس میں فرق مراتب ضرور ہوگا۔'' لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ تو انبیاء ؑ کے مقام ہیں، ان کے مراتب پر کوئی اور نہیں پہنچ سکتا؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی (وہ یقیناً ان مراتب کو حاصل کریں گے۔'')

(٩) بَابُ صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ»، فِيهِ عُبَادَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

باب:9- جنت کے دروازوں کا بیان

نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کے راستے میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کیا اسے جنت کے دروازے سے بلایا جائے گا۔'' اس کے متعلق حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے حدیث بیان کی ہے۔

٣٢٥٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ، فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ».

[راجع: ١٨٩٦]

[3257] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک دروازے کا نام ''ریان'' ہے۔ اس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔''

(١٠) بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ

باب:10- جہنم کے اوصاف اور اس امر کی صراحت کہ وہ پیدا ہو چکی ہے

﴿غَسَّاقًا﴾ [النبأ: ٢٥]: يُقَالُ: غَسَقَتْ عَيْنُهُ وَيَغْسِقُ الْجُرْحُ وَكَأَنَّ الْغَسَاقَ وَالْغَسِيقُ وَاحِدٌ. ﴿غِسْلِينٍ﴾ [الحاقة: ٣٦]: كُلُّ شَيْءٍ غَسَلْتَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ غِسْلِينٌ، فِعْلِينٌ مِنَ الْغَسْلِ مِنَ الْجُرْحِ وَالدَّبَرِ.

﴿غَسَّاقًا﴾ اہل جہنم کے جسم سے نکلنے والے بدبودار مادے کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی آنکھ بہہ رہی ہے، زخم بہہ رہا ہے۔ غسّاق اور غسیق دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ ﴿غِسْلِيْن﴾ کسی چیز کو دھویا جائے تو جو چیز برآمد ہو وہ غسلین ہے۔ فِعْلِين کے وزن پر غَسْل سے مشتق ہے، جو آدمی یا اونٹ کے زخم سے نکلے۔

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: ﴿حَصَبُ جَهَنَّمَ﴾ [الأنبياء: ٩٨]: حَطَبُ بِالْحَبَشِيَّةِ، وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿حَاصِبًا﴾ [الإسراء: ٦٨]: اَلرِّيحُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ مَا يَرْمِي بِهِ الرِّيحُ. وَمِنْهُ: ﴿حَصَبُ جَهَنَّمَ﴾: يُرْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ، هُمْ حَصَبُهَا. وَيُقَالُ: حَصَبَ فِي الْأَرْضِ:

حضرت عکرمہ نے کہا: ﴿حَصَبُ جَهَنَّمَ﴾ حبشی زبان میں اس کے معنی ایندھن کے ہیں۔ دوسروں نے کہا: اس کے معنی ہیں: تند ہوا اور آندھی۔ اور حاصب اس کو بھی کہتے ہیں جو ہوا اڑا کر لائے، اسی سے ﴿حَصَبُ جَهَنَّمَ﴾ بنا ہے، یعنی دوزخ میں جھونکے جائیں گے۔ وہ اس کا ایندھن بنیں گے۔ کہا جاتا ہے: حَصَبَ فِي الْأَرْضِ، وہ

ذَهَبَ، وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنْ حَصْبَاءِ الْحِجَارَةِ. ﴿صَدِيدٍ﴾ [إبراهيم:١٦]: قَيْحٌ وَدَمٌ. ﴿خَبَتْ﴾ [الإسراء:٩٧]: طَفِئَتْ. ﴿تُورُونَ﴾ [الواقعة:٧١]: تَسْتَخْرِجُونَ. أَوْرَيْتُ: أَوْقَدْتُ. ﴿لِلْمُقْوِينَ﴾ [٧٣]: لِلْمُسَافِرِينَ. وَالْقِيُّ: اَلْقَفْرُ.

زمین میں دور چلا گیا۔ حَصَبُ، حَصْبَاءِ الْحِجَارَةِ سے نکلا ہے، یعنی پتھریلی کنکریاں۔ ﴿صَدِيدٍ﴾ ''خون اور پیپ۔'' ﴿خَبَتْ﴾ ''وہ بجھ جائے گی۔'' ﴿تُورُونَ﴾ ''تم سلگاتے ہو۔'' کہا جاتا ہے: أَوْرَيْت، یعنی میں نے آگ سلگائی۔ ﴿لِلْمُقْوِينَ﴾ مسافروں کے لیے۔ یہ لفظ قِيّ سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں: چٹیل میدان۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿صِرَاطِ الْجَحِيمِ﴾ [الصافات:٢٣] سَوَاءِ الْجَحِيمِ وَوَسَطِ الْجَحِيمِ. ﴿لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ﴾ [٦٧]: يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَمِيمِ. ﴿زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ﴾ [هود:١٠٦]: صَوْتٌ شَدِيدٌ وَّصَوْتٌ ضَعِيفٌ. ﴿وِرْدًا﴾ [مريم:٨٦]: عِطَاشًا. ﴿غَيًّا﴾ [٥٩]: خُسْرَانًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿صِرَاطِ الْجَحِيمِ﴾ کے متعلق کہا: اس کے معنی ہیں: دوزخ کا بیچ اور دوزخ کا وسط۔ ﴿لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ﴾ ''ان کے کھانے میں گرم پانی ملایا جائے گا جو کھولتا ہوگا۔'' ﴿زَفِيرٌ وَ شَهِيقٌ﴾ بآواز بلند رونا اور آہستہ سے رونا ہے۔ ﴿وِرْدًا﴾ ''پیاسے''۔ ﴿غَيًّا﴾ ''نقصان اور خسارہ۔''

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿يُسْجَرُونَ﴾ [غافر:٧٢] تُوقَدُ لَهُمُ النَّارُ، ﴿وَنُحَاسٌ﴾ [الرحمن:٣٥] اَلصُّفْرُ يُصَبُّ عَلَى رُؤُسِهِمْ، يُقَالُ: ﴿ذُوقُوا﴾ [الحج:٢٢]: بَاشِرُوا وَجَرِّبُوا، وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ. ﴿مَارِجٌ﴾ [الرحمن:١٥]: خَالِصٍ مِّنَ النَّارِ؛ مَرَجَ الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ: إِذَا خَلَاهُمْ يَعْدُو بَعْضُهُم عَلَى بَعْضٍ؛ ﴿مَرِيجٍ﴾ [ق:٥]: مُلْتَبِسٍ؛ مَرِجَ أَمْرُ النَّاسِ: اِخْتَلَطَ؛ ﴿مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ﴾ [الرحمن:١٩]؛ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ: تَرَكْتَهَا.

امام مجاہد نے کہا: ﴿يُسْجَرُونَ﴾ ان پر آگ جلائی جائے گی، یعنی وہ ایندھن بنیں گے۔ ﴿نُحَاسٌ﴾ کے معنی ہیں: تانبا، جو (پگھلا کر) ان کے سروں پر ڈالا جائے گا۔ ﴿ذُوقُوا﴾ کے معنی ہیں: دیکھو اور تجربہ کرو۔ یہ منہ سے چکھنے کے معنی میں نہیں ہے۔ ﴿مَارِجٌ﴾ ''خالص آگ۔'' مَرَجَ الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ، اس وقت کہا جاتا ہے جب امیر اپنی رعیت کو چھوڑ دے کہ وہ ایک دوسرے پر ظلم کریں۔ ﴿مَرِيجٍ﴾ ''ملا ہوا، مشتبہ۔'' کہا جاتا ہے: مَرِجَ أَمْرُ النَّاسِ، لوگوں کا معاملہ خلط ملط ہوگیا۔ ﴿مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ﴾ ''دونوں سمندروں کو ملا دیا۔'' یہ لفظ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ سے مشتق ہے۔ اس کے معنی ہیں: تو نے اپنا جانور چھوڑ دیا۔

٣٢٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: «أَبْرِدْ»،

[3258] حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ ایک سفر میں تھے تو آپ نے (مؤذن سے) فرمایا: ''نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔'' پھر فرمایا: ''وقت کو ٹھنڈا ہو لینے دو۔'' یہاں تک کہ ٹیلوں کے نیچے سایہ اتر آیا۔

ثُمَّ قَالَ: «أَبْرِدْ» حَتَّى فَاءَ الْفَيْءُ - يَعْنِي لِلتُّلُولِ - ثُمَّ قَالَ: «أَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ». [راجع: ٥٣٥]

پھر آپ نے فرمایا: ''نماز ٹھنڈے اوقات میں پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔''

٣٢٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ». [راجع: ٥٣٨]

[3259]حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نماز (ظہر) ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش و خروش سے ہے۔''

٣٢٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ: رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ. فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ». [راجع: ٥٣٧]

[3260]حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم نے اپنے رب کے حضور شکایت کی تو عرض کیا: اے میرے رب! میرے ایک حصے نے دوسرے کو کھا لیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دے دی: ایک سانس سردیوں میں اور ایک سانس گرمیوں میں۔ تم جو سخت گرمی یا سخت سردی پاتے ہو وہ اسی وجہ سے ہے۔''

٣٢٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ - هُوَ الْعَقَدِيُّ -: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ: كُنْتُ أُجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَكَّةَ فَأَخَذَتْنِي الْحُمّٰى فَقَالَ: أَبْرِدْهَا عَنْكَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «هِيَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ - أَوْ قَالَ: - بِمَاءِ زَمْزَمَ»، شَكَّ هَمَّامٌ.

[3261]ابوجمرہ ضُبَعی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں مکہ مکرمہ میں حضرت ابن عباس ؓ کی خدمت میں بیٹھا کرتا تھا۔ وہاں مجھے بخار آنے لگا تو انھوں نے فرمایا: اس بخار کو زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''بخار، دوزخ کی بھاپ کے اثر سے ہوتا ہے، اس لیے اسے عام پانی یا زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔'' (راویٔ حدیث) حضرت ہمام کو پانی کے متعلق یہ شک ہوا ہے۔

٣٢٦٢ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ:

[3262]حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''بخار، جہنم کے جوش مارنے کے اثر سے ہوتا ہے، اس لیے

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «اَلْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ». [انظر: ٥٧٢٦]

اسے پانی سے ٹھنڈا کرلیا کرو۔"

٣٢٦٣ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ». [انظر: ٥٧٢٥]

[3263] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: "بخار، جہنم کی بھاپ کے اثر سے ہوتا ہے، لہٰذا تم اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔"

٣٢٦٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ». [انظر: ٥٧٢٣]

[3264] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "بخار، دوزخ کے جوش وخروش کی وجہ سے آتا ہے، لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرلیا کرو۔"

فائدہ: صفراوی بخار میں ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا مفید ہے۔ آج کل شدید بخار کی حالت میں ڈاکٹر حضرات مریض کے سر پر برف سے ٹھنڈی کی ہوئی پٹیاں رکھنے کا مشورہ دیتے ہیں اور مریض کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پانی سے دھونے کی تلقین کرتے ہیں۔ لیکن یہ علاج ہر قسم کے بخار کا نہیں بلکہ گرمی کے بخار میں ایسا کرنا بہتر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اہل حجاز اور اس کے قرب و جوار میں رہنے والوں کو یہ علاج بتایا ہے کیونکہ انھیں بکثرت گرمی سے بخار ہوتا تھا، لہٰذا ایسے مریض کے لیے ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا مفید ہے۔

٣٢٦٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ»، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً، قَالَ: «فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا».

[3265] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمھاری دنیا کی آگ، جہنم کی آگ کا سترواں (70) حصہ ہے۔" عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! یہ دنیا کی آگ ہی کافی تھی۔ آپ نے فرمایا: "وہ آگ اس پر انہتر (69) حصے زیادہ کر دی گئی ہے اور اس کا ہر حصہ دنیا کی آگ کے برابر گرم ہے۔"

فائدہ: دنیا کی آگ، دوزخ کی آگ کا سترواں حصہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ساری دنیا کی آگ جسے لوگ جلاتے ہیں اگر اسے جمع کیا جائے تو یہ دوزخ کی آگ کا ایک حصہ ہوتی ہے اور دوزخ کی آگ اس آگ سے ستر گنا زیادہ گرم ہے۔

٣٢٦٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

[3266] حضرت یعلی بن امیہ ؓ سے روایت ہے،

عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ عَطَاءً يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿وَنَادَوْا يَـٰمَـٰلِكُ﴾ [الزخرف: ٧٧].

[راجع: ٣٢٣٠]

انھوں نے نبی ﷺ کو منبر پر یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا: ”دوزخی آواز دیں گے: اے مالک!“

٣٢٦٧ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قِيلَ لِأُسَامَةَ: لَوْ أَتَيْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَرَوْنَ أَنِّي لَا أُكَلِّمُهُ، إِلَّا أُسْمِعُكُمْ إِنِّي أُكَلِّمُهُ فِي السِّرِّ دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا لَّا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ، وَلَا أَقُولُ لِرَجُلٍ - أَنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيرًا: - إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، قَالُوا: وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ، فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ: يَا فُلَانُ! مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ».

[3267] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے کہا گیا: اگر آپ فلاں (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کے پاس جائیں اور ان سے بات کریں۔ اس پر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں ان سے تمھارے سامنے ہی گفتگو کروں گا۔ میں ان سے تنہائی میں بات کرتا ہوں تاکہ کسی قسم کے فساد کا دروازہ نہ کھلے۔ میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ سب سے پہلے میں ہی فتنے کا دروازہ کھولوں۔ میں رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سننے کے بعد یہ بھی نہیں کہتا کہ جو شخص میرا حاکم ہے وہ سب لوگوں سے بہتر ہے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کیا فرماتے سنا ہے؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو دوزخ میں اس کی انتڑیاں نکل پڑیں گی اور وہ اس طرح گھومتا پھرے گا جس طرح گدھا اپنی چکی کے گرد گھومتا ہے۔ پھر اہل جہنم اس کے پاس جمع ہو کر کہیں گے: اے فلاں! تیرا کیا حال ہے؟ کیا تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم نہ دیتا تھا اور برے کاموں سے نہ روکتا تھا؟ وہ جواب دے گا: ہاں، میں تمھیں اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا مگر خود ان پر عمل نہیں کرتا تھا اور تمھیں برے کاموں سے روکتا تھا مگر خود ان کا مرتکب ہوتا تھا۔“

رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ.

[انظر: ٧٠٩٨]

اس حدیث کو غندر نے شعبہ سے اور انھوں نے اعمش سے بیان کیا ہے۔

(١١) بَابُ صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ

باب:11- ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَيُقْذَفُونَ﴾ [الصافات: ٨]: يُرْمَوْنَ. ﴿دُحُورًا﴾ [٩]: مَطْرُودِينَ. ﴿وَاصِبٌ﴾: دَائِمٌ.

مجاہد نے کہا: ﴿وَ يُقْذَفُوْنَ﴾ اور انھیں پھینکا جاتا ہے۔ ﴿دُحُوْرًا﴾ کے معنی ہیں: دھتکارے ہوئے۔ ﴿وَاصِبٌ﴾ ہمیشہ۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿مَدْحُورًا﴾ [الأعراف: ١٨]: مَطْرُودًا. وَيُقَالُ: ﴿مَرِيدًا﴾ [النساء: ١١٧]: مُتَمَرِّدًا. بَتَّكَهُ: قَطَّعَهُ. ﴿وَاسْتَفْزِزْ﴾: اِسْتَخِفَّ ﴿بِخَيْلِكَ﴾ [الإسراء: ٦٤]: اَلْفُرْسَانُ. وَالرَّجْلُ: اَلرَّجَّالَةُ، وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِّثْلُ صَاحِبٍ وَّصَحْبٍ، وَّتَاجِرٍ وَّتَجْرٍ. ﴿لَأَحْتَنِكَنَّ﴾ [٦٢]: لَأَسْتَأْصِلَنَّ. ﴿قَرِينٌ﴾ [الزخرف: ٣٦]: شَيْطَانٌ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ﴿مَدْحُوْرًا﴾ کے معنی ہیں: راندہ ہوا، مردود۔ ﴿مَرِيْدًا﴾ کے معنی سرکش اور شریر کے ہیں۔ [بَتَّكَهُ] کے معنی ہیں: اس کو کاٹ ڈالا۔ ﴿وَاسْتَفْزِزْ﴾ ہلکا کر دے۔ ﴿بِخَيْلِكَ﴾ اپنے سواروں کو۔ اور رَجل کے معنی ہیں: پیادے۔ الرَّجْل کا واحد راجل ہے جیسا کہ صَحْب کا مفرد صَاحِب ہے اور تَجْر کا واحد تَاجِر ہے۔ ﴿لَأَحْتَنِكَنَّ﴾ میں جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔ ﴿قَرِيْنٌ﴾ شیطان۔

٣٢٦٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهَا] قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ ﷺ. وَقَالَ اللَّيْثُ: كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَوَعَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتّٰى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ: «أَشَعَرْتِ أَنَّ اللهَ أَفْتَانِي فِيمَا فِيهِ شِفَائِي، أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ. قَالَ: فِيمَاذَا؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَّمُشَاقَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ»، فَخَرَجَ إِلَيْهَا

[3268] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ پر جادو کیا گیا تو آپ کو یہ محسوس ہوتا تھا کہ آپ نے کوئی کام کیا ہے، حالانکہ وہ نہ کیا ہوتا تھا۔ پھر آپ نے ایک دن دعا فرمائی، پھر دعا فرمائی (خوب دعا فرمائی)۔ اس کے بعد آپ نے (مجھ سے) فرمایا: ''(عائشہ!) کیا تمھیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آج مجھے ایسی چیز بتائی ہے جس میں میری شفا ہے۔ میرے پاس دو آدمی آئے۔ ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ ایک نے دوسرے سے کہا: انھیں کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا: یہ سحر زدہ ہیں۔ اس نے کہا: ان پر کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: لبید بن اعصم (یہودی) نے۔ اس نے کہا: کس چیز میں جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: کنگھی، بالوں اور نر کھجور کے خوشۂ پوست میں۔ اس نے کہا: یہ کہاں رکھا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا:

النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ: «نَخْلُهَا كَأَنَّهُ رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ»، فَقُلْتُ: اسْتَخْرَجْتَهُ؟ فَقَالَ: «لَا، أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِيَ اللهُ وَخَشِيتُ أَنْ يُثِيرَ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا» ثُمَّ دُفِنَتِ الْبِئْرُ. [راجع: ٣١٧٥]

ذروان نامی کنویں میں۔'' اس کے بعد نبی ﷺ کنویں کے پاس تشریف لے گئے اور واپس آ کر حضرت عائشہ ؓ سے فرمایا: ''وہاں کی کھجوریں شیاطین کے سر کی مانند ہیں۔'' حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: کیا آپ نے اسے باہر نکالا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے لوگوں میں فساد پھیلے گا۔'' اس کے بعد وہ کنواں بند کر دیا گیا۔

٣٢٦٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ - إِذَا هُوَ نَامَ - ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ».

[راجع: ١١٤٢]

[3269] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سویا ہوا ہوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسوں پھونک دیتا ہے کہ ابھی بہت رات باقی ہے، اس لیے سوئے رہو۔ لیکن اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر جب نماز فجر پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ صبح کو خوش مزاج اور ہشاش دل رہتا ہے، بصورت دیگر وہ بدمزاج اور سست رہ کر اپنا دن گزارتا ہے۔''

فائدہ: سر کی گدی کی تخصیص اس لیے ہے کہ یہ شیطان کے تصرف کا محل ہے اور شیطانی عمل دخل کو یہ جگہ جلد قبول کرتی ہے۔ انسان کی گدی پر گرہ لگا کر اسے خیر کثیر سے محروم کرنا اس کی ایسی گندی صفات سے ہے جو انتہائی مذموم اور قابل نفرت ہیں۔

٣٢٧٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ، قَالَ: «ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ - أَوْ قَالَ -: فِي أُذُنِهِ».

[راجع: ١١٤٤]

[3270] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے پاس ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا گیا جو رات سے لے کر صبح تک سویا رہا۔ آپ نے فرمایا: ''اس کے دونوں یا ایک کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔''

٣٢٧١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[3271] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ

هَمَّامٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَمَا إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ، وَقَالَ: بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَرُزِقَا وَلَدًا لَّمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ». [راجع: ١٤١]

نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے اور بسم اللہ پڑھ کر یہ دعا کرے: ''اے اللہ! ہمیں شیطان سے علیحدہ رکھ اور تو جو اولاد ہمیں عنایت فرمائے اسے بھی شیطان سے دور رکھ۔'' پھر اگر انھیں بچہ دیا گیا تو شیطان اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

٣٢٧٢ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَبْرُزَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَغِيبَ». [راجع: ٥٨٣]

[3272] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب سورج کا کنارہ نکل آئے تو نماز نہ پڑھو جب تک وہ پوری طرح نمایاں نہ ہو جائے اور جب غروب ہونے لگے تو بھی اس وقت تک نماز نہ پڑھو جب تک بالکل غروب نہ ہو جائے۔''

٣٢٧٣ - «**وَلَا** تَحَيَّنُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، أَوِ الشَّيْطَانِ»، لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَ هِشَامٌ. [راجع: ٥٨٢]

[3273] ''سورج کے طلوع و غروب کے وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔''

(راوی کا بیان ہے:) میں نہیں جانتا کہ ہشام نے شیطان کہا یا الشیطان فرمایا۔

٣٢٧٤ - **حَدَّثَنَا** أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ، وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَمْنَعْهُ، فَإِنْ أَبٰى فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ». [راجع: ٥٠٩]

[3274] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی چیز اس کے آگے سے گزرے تو اس کو گزرنے سے منع کرے۔ اگر وہ انکار کرے تو وہ دوبارہ روکے۔ اگر پھر بھی انکار کرے تو اب اس کے ساتھ لڑ پڑے کیونکہ بلاشبہ وہ شیطان ہے۔''

٣٢٧٥ - **وَقَالَ** عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

[3275] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ فطرانے کی

اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - فَقَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، لَنْ يَزَالَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، ذَاكَ شَيْطَانٌ». [راجع: ٢٣١١]

نگہداشت پر مقرر فرمایا تو میرے پاس کوئی آنے والا آیا اور دونوں ہاتھ بھر کر غلہ لینے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور لے کر جاؤں گا، پھر انھوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ آخر کار اس (چور) نے کہا: جب تو اپنے بستر پر سونے لگے تو آیت الکرسی پڑھ لیا کر۔ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمھاری حفاظت کرتا رہے گا اور صبح تک شیطان تمھارے قریب نہیں آ سکے گا۔ نبی ﷺ نے یہ ماجرا سن کر فرمایا: ”تھا وہ بہت جھوٹا لیکن تجھ سے سچ کہہ گیا ہے۔ وہ شیطان تھا۔“

فائدہ: مذکورہ حدیث سے آیت الکرسی کی عظمت کا پتہ چلا کہ یہ آیت اسم اعظم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رات کے وقت پڑھنے والے کی خود اللہ تعالیٰ حفاظت کرتا ہے۔ یہ وظیفہ اگرچہ شیطان کا بتایا ہوا ہے لیکن اگر رسول اللہ ﷺ اس کی تائید و تصدیق نہ فرماتے تو کسی کام کا نہیں تھا۔ اگرچہ آیت قرآنی پر مشتمل ہے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ عملیات کے میدان میں خود ساختہ اوظاف و اوراد بے کار ہوتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ کی تائید انھیں حاصل نہ ہو۔ ہمیں چاہیے کہ مسنون وظائف کو اپنی زندگی کا معمول بنائیں۔ واللّٰہ المستعان.

٣٢٧٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتَّى يَقُولَ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ وَلْيَنْتَهِ».

[3276] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے: یہ کس نے پیدا کیا؟ وہ کس نے پیدا کیا؟ حتیٰ کہ سوال کرنے لگتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ لہٰذا جب نوبت یہاں تک پہنچ جائے تو اسے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنا چاہیے اور اس شیطانی خیال کو ترک کر دینا چاہیے۔“

٣٢٧٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَّوْلَى التَّيْمِيِّينَ: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ

[3277] حضرت ابوہریرہ ؓ سے ہی ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے چوپٹ کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بالکل بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو بھی پابند سلاسل (قید) کر دیا جاتا

فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ». [راجع: ١٨٩٨]

ہے۔"

٣٢٧٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ، وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللهُ بِهِ». [راجع: ٧٤]

[3278] حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفیق سفر سے فرمایا: ہمارا ناشتہ لاؤ۔ تو اس نے کہا: دیکھیے! جب ہم نے چٹان کے پاس پڑاؤ کیا تھا تو میں مچھلی وہیں بھول گیا۔ اور مجھے اسے یاد رکھنے سے صرف شیطان نے غافل رکھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس وقت تک کوئی تھکاوٹ محسوس نہ ہوئی جب تک اس جگہ سے آگے نہ گزر گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا تھا۔"

٣٢٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ: «هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا، إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». [راجع: ٣١٠٤]

[3279] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے مشرق کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: "فتنہ یہاں ہے۔ فساد اسی جگہ سے برپا ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔"

فائدہ: اس سے مراد سرزمین عراق ہے، جو مدینہ طیبہ سے مشرق کی جانب ہے اور شروع سے آج تک فتنوں کی آماجگاہ ہے۔

٣٢٨٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اسْتَجْنَحَ - أَوْ كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ - فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ، وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، وَأَوْكِ

[3280] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جب رات شروع ہو یا رات کا اندھیرا چھا جائے تو اپنے بچوں کو باہر نکلنے سے روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ پھر جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو اس وقت بچوں کو چھوڑ دو، نیز بسم اللہ پڑھ کر دروازہ بند کرو۔ بسم اللہ پڑھ کر ہی چراغ گل کرو اور اللہ کا نام لے کر مشکیزے کا منہ بند کرو۔ پھر اللہ کا نام لے کر کھانے کا برتن ڈھانپ دو، خواہ (ڈھکن کے

سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا». [انظر: ٣٣٠٤، ٣٣١٦، ٥٦٢٣، ٥٦٢٤، ٦٢٩٥، ٦٢٩٦]

علاوہ) کوئی اور چیز رکھ دو۔''

فائدہ: رات کے وقت شیاطین کے پھیلنے کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ روشنی کی نسبت اندھیرے میں ان کی حرکات زیادہ متمکن ہوتی ہیں۔ وہ اندھیرے میں فائدہ اٹھاتے ہیں اور روشنی کو مکروہ جانتے ہیں، اسی طرح ہر سیاہ چیز کو وہ اچھا جانتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے سیاہ کتے کو شیطان کہا ہے، اس کی وجہ بھی ان کا سیاہ چیز سے مانوس ہونا ہے۔

٣٢٨١ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ، ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي - وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ - فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ ﷺ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ». فَقَالَا: سُبْحَانَ اللهِ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا سُوءًا - أَوْ قَالَ -: شَيْئًا». [راجع: ٢٠٣٥]

[3281] حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ معتکف تھے تو میں ایک رات آپ سے ملاقات کے لیے آئی اور آپ سے باتیں کرتی رہی۔ پھر میں اٹھی اور اپنے گھر جانے لگی تو آپ بھی میرے ساتھ اٹھے تاکہ مجھے گھر چھوڑ آئیں۔ ان کی رہائش حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی حویلی میں تھی۔ اس دوران میں دو انصاری مرد وہاں سے گزرے۔ جب انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو تیزی سے چلنے لگے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اپنی جگہ ٹھہر جاؤ۔ یہ میری بیوی صفیہ بنت حیی ہے۔'' انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! سبحان اللہ (ہم ایسا ویسا گمان کر سکتے ہیں؟) آپ نے فرمایا: ''شیطان، انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا رہتا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا، مبادا تمھارے دلوں میں کوئی برائی یا اور کوئی چیز ڈال دے۔''

فائدہ: انسان کے جسم میں شیطان کا گردش کرنا حقیقت پر محمول ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرنے کی قوت دی ہے جبکہ کچھ علماء کا خیال ہے کہ وہ کثرت وسواس کی بنا پر انسان کے ساتھ لگا رہتا ہے اور اس سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ شیطانی وسوسہ اندازی سے ہمیں چوکس رہنا چاہیے۔ وہ بڑے خفیہ اور لطیف انداز سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے، اس کی خفیہ دسیسہ کاری کو قرآن کریم کی آخری سورت میں بیان کیا گیا ہے۔

٣٢٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ صُرَدٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ

[3282] حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں دو آدمی ایک دوسرے سے گالی گلوچ کرنے لگے۔ پھر ان

وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ، فَأَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَّوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ»، فَقَالُوا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: تَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَقَالَ: وَهَلْ بِي جُنُونٌ؟. [انظر: ٦٠٤٨، ٦١١٥]

میں سے ایک کا چہرا سرخ ہو گیا اور رگیں پھول گئیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں ایک ایسی دعا جانتا ہوں، اگر یہ شخص اسے پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ یہ (شخص) أعوذ باللّٰہ من الشیطان پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا۔“ لوگوں نے اس شخص سے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کر۔ اس نے کہا: کیا میں دیوانہ ہوں (کہ شیطان سے پناہ مانگوں؟)

٣٢٨٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي، فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَّمْ يَضُرُّهُ الشَّيْطَانُ وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ».

قَالَ: وَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِّثْلَهُ. [راجع: ١٤١]

[3283] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آنا چاہے تو کہے: ”اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس اولاد سے بھی دور رکھ جو تو مجھے عطا کرے۔“ اگر اس صحبت سے کوئی بچہ پیدا ہوا تو شیطان اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور نہ اس پر قابو ہی پا سکے گا۔“ ہم سے اعمش نے بیان کیا، ان سے حضرت سالم نے، ان سے کریب نے اور ان سے حضرت ابن عباس ؓ نے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

٣٢٨٤ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً فَقَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ»، فَذَكَرَهُ. [راجع: ٤٦١]

[3284] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے نماز پڑھی تو فرمایا: ”شیطان میرے سامنے آیا اور مجھ پر اس نے پورا زور لگایا کہ میری نماز قطع کرے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت عطا فرمائی۔“ اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ ؓ نے پوری حدیث بیان کی۔

٣٢٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ

[3285] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔ جب اذان پوری ہو جائے تو واپس آجاتا ہے۔ پھر جب

وَلَهُ ضُرَاطٌ، فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ، فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْإِنْسَانِ وَقَلْبِهِ فَيَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا، حَتّٰى لَا يَدْرِي أَثَلَاثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا، فَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى أَوْ أَرْبَعًا، سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ». [راجع: ٦٠٨]

اقامت کہی جاتی ہے تو پھر دم دبا کر بھاگ نکلتا ہے۔ جب وہ ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے اور نمازی کے دل میں وسوسے اور خیالات ڈالنے شروع کر دیتا ہے اور کہتا ہے: فلاں کام یاد کرو، فلاں چیز یاد کرو حتی کہ نمازی کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار، تو جب نوبت یہاں تک پہنچ جائے کہ اسے تین یا چار رکعتیں پڑھنے کا پتہ نہ چلے تو سہو کے دو سجدے کر لے۔"

٣٢٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعُنُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبِهِ بِإِصْبَعَيْهِ حِينَ يُولَدُ، غَيْرَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعُنُ، فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ». [انظر: ٣٤٣١، ٤٥٤٨]

[3286] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ہر انسان کی پیدائش کے وقت شیطان اپنی انگلیوں سے اس کے پہلو میں کچوکے لگاتا ہے، سوائے عیسیٰ ابن مریم کے۔ وہ انھیں کچوکا لگانے لگا تو وہ کچوکا اس پردے پر ہی لگ گیا جس میں وہ لپٹے ہوئے تھے۔"

فائدہ: مریم علیہا السلام کی والدہ نے حضرت مریم کی پیدائش پر دعا کی تھی: ﴿إِنِّىٓ أُعِيذُهَا بِكَ وَ ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ اے اللہ! میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔[1] اس دعا کی برکت سے شیطان انھیں کچوکا لگانے میں کامیاب نہ ہو سکا بلکہ اس جھلی ہی کو ٹھوکا لگا دیا جس میں عیسیٰ علیہ السلام تھے۔

٣٢٨٧ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ، قَالُوا: أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ: أَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ؟.

[3287] حضرت علقمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں شام گیا تو لوگوں نے کہا: یہاں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔ (ہم ان سے ملنے گئے تو) انھوں نے پوچھا: کیا تم میں وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی شیطان سے محفوظ رکھا ہے؟

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ، وَقَالَ: الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ، يَعْنِي عَمَّارًا. [انظر: ٣٧٤٢، ٣٧٤٣، ٣٧٦١، ٤٩٤٣، ٤٩٤٤، ٦٢٧٨]

مغیرہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اکرم ﷺ کی زبانی شیطان سے پناہ دینے کا اعلان کیا ہے، یعنی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔

---

1 آل عمران 36:3.

فائدہ: یہ حدیث مختصر ہے، تفصیل اس طرح ہے کہ حضرت علقمہ ؓ جب شام گئے تو انھوں نے اللہ سے دعا کی مجھے کوئی اچھا ساتھی مل جائے۔ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ میرے پہلو میں ایک شیخ محترم بیٹھے ہیں، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ حضرت ابودرداء ؓ ہیں، پھر انھوں نے یہ حدیث بیان کی۔

٣٢٨٨ - قَالَ: وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي خَالِدُ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ: أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ أَخْبَرَهُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْمَلَائِكَةُ تَحَدَّثُ فِي الْعَنَانِ - وَالْعَنَانُ: الْغَمَامُ - بِالْأَمْرِ يَكُونُ فِي الْأَرْضِ فَتَسْمَعُ الشَّيَاطِينُ الْكَلِمَةَ فَتَقُرُّهَا فِي آذَانِ الْكَاهِنِ كَمَا تُقَرُّ الْقَارُورَةُ فَيَزِيدُونَ مَعَهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ». [راجع: ٣٢١٠]

[3288] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''فرشتے اس معاملے کے متعلق بادل میں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں جو زمین میں واقع ہونے والا ہوتا ہے تو شیاطین ان میں سے کوئی ایک بات سن لیتے ہیں اور اس کو کاہن کے منہ میں اس طرح ڈالتے ہیں جیسے شیشی میں (پانی) ڈالا جاتا ہے۔ پھر کاہن اس میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا لیتے ہیں۔''

٣٢٨٩ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ: هَا، ضَحِكَ الشَّيْطَانُ». [انظر: ٦٢٢٣، ٦٢٢٦]

[3289] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جمائی لینا، شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص جمائی لے تو جس قدر ممکن ہو اسے روکے کیونکہ جب کوئی (جمائی کے وقت) ہا، ہا کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔''

فائدہ: جمائی کی حقیقت سانس ہے جس سے منہ زور سے کھلنے لگتا ہے تاکہ وہ جبڑوں کے درمیان رُکے ہوئے بخارات کو نکالے جو معدے کے زیادہ بھر جانے اور بدن کے بھارا ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سبب سے نفرت دلائی جو اس کے پیدا ہونے کا ذریعہ ہے۔ یاد رہے کہ کھانے پینے میں وسعت کی وجہ سے انسان کا جسم بوجھل، پھر وہ سستی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اللہ کی عبادت بار گراں محسوس ہوتی ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اسے شیطان کی طرف منسوب کیا ہے کیونکہ وہ نفس کو خواہشات و شہوت کی طرف مائل کرتا ہے۔ جب انسان اس قسم کی حالت سے دوچار ہو تو اسے حتی المقدور روکے، اگر نہ رکے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے، منہ کھلا چھوڑ کر جمائی لینا اور ہا، ہا کی آوازیں نکالنا انسانی وقار کے منافی ہے۔

٣٢٩٠ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: هِشَامٌ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ

[3290] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب غزوۂ احد میں مشرکین شکست خوردہ ہوئے تو ابلیس نے چلا کر کہا: اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کی خبر

الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ إِبْلِيسُ: أَيْ عِبَادَ اللهِ! أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ: أَيْ عِبَادَ اللهِ! أَبِي أَبِي، فَوَاللهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ. فَقَالَ حُذَيْفَةُ: غَفَرَ اللهُ لَكُمْ.

لو۔ آگے والے پچھلوں پر ٹوٹ پڑے اور آپس میں الجھ گئے۔ اس دوران میں حضرت حذیفہ ؓ نے دیکھا کہ ان کے والد حضرت یمان ؓ بھی پیچھے تھے۔ انھوں نے کہا: اللہ کے بندو! یہ میرے والد ہیں، یہ میرے والد ہیں، لیکن اللہ کی قسم! مسلمان نہ رکے حتی کہ انھوں نے ان کو قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے صرف اتنا کہا: اللہ تمھیں معاف کرے (یہ تم نے کیا کیا ہے؟)

قَالَ عُرْوَةُ: فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ. [انظر: ٣٨٢٤، ٤٠٦٥، ٦٦٦٨، ٦٨٨٣، ٦٨٩٠]

حضرت عروہ فرماتے ہیں: پھر حضرت حذیفہ ؓ ہمیشہ (آخری دم تک اپنے والد کے قاتلوں کے لیے) دعائے خیر کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ سے جا ملے۔

٣٢٩١ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: «هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ». [راجع: ٧٥١]

[3291] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا جو نماز میں اِدھر اُدھر دیکھتا رہتا ہے تو آپ نے فرمایا: ''یہ شیطان کی ایک جھپٹ ہے۔ (اس کے ذریعے سے) وہ تم میں سے کسی ایک کی نماز اُچک لے جاتا ہے۔''

٣٢٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ». [انظر: ٥٧٤٧، ٦٩٨٤،

[3292] حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے جبکہ برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، لہٰذا اگر تم میں سے کوئی پریشان خواب دیکھے جس سے وہ ڈر محسوس کرے تو اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب تھوک دے اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ اس کو نقصان نہیں دے گا۔''

٦٩٩٥، ٦٩٩٦، ٧٠٠٥، ٧٠٤٤]

٣٢٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ؛ فِي يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ كَانَ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَّكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَّمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَّكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ». [انظر: ٦٤٠٣]

[3293] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دن بھر یہ دعا سو مرتبہ پڑھے گا: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ وحدہ لاشریک ہے۔ بادشاہت اسی کی ہے اور ہر قسم کی تعریف بھی اسی کے لیے ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔'' اسے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔ سو نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس سے مٹا دی جائیں گی۔ مزید برآں وہ شخص سارا دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا، نیز کوئی شخص اس سے بہتر عمل نہیں لے کر آئے گا، البتہ وہ شخص جو اس سے زیادہ عمل کرے (اسے زیادہ ثواب ملے گا)۔''

٣٢٩٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ»، قَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَّهَبْنَ، ثُمَّ قَالَ: أَيْ عَدُوَّاتِ

[3294] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ اس وقت آپ کے پاس چند قریشی عورتیں (ازواج مطہرات) آپ کے پاس بیٹھی آپ سے محو گفتگو تھیں اور بآواز بلند آپ سے خرچہ بڑھانے کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ لیکن جونہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو وہ اٹھیں اور جلدی سے پس پردہ چلی گئیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مسکراتے ہوئے انھیں اجازت دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے (یہ مسکراہٹ کیسی ہے؟) آپ نے فرمایا: ''میں ان عورتوں پر تعجب کر رہا ہوں جو میرے پاس بیٹھی تھیں، جب انھوں نے تمھاری آواز سنی تو جلدی سے حجاب میں چلی گئی ہیں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اس

أَنْفُسِهِنَّ! أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ». [انظر: ٣٦٨٣، ٦٠٨٥]

امر کے زیادہ حق دار تھے کہ یہ آپ سے ڈریں۔ پھر انھوں نے کہا: اے اپنی جانوں سے دشمنی کرنے والیو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتیں۔ انھوں نے کہا: واقعہ یہی ہے کیونکہ تم رسول اللہ کے برعکس مزاج میں بہت زیادہ سخت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر تمھیں شیطان راستے میں چلتا ہوا دیکھ لے تو وہ اپنا راستہ تبدیل کر کے دوسرے راستے پر چلنے لگتا ہے۔''

٣٢٩٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَّزِيدَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اسْتَيْقَظَ [أُرَاهُ أَحَدُكُمْ] مِنْ مَّنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ».

[3295] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کرے کیونکہ شیطان اس کی ناک کے بانسے میں رات گزارتا ہے۔''

(١٢) بَابُ ذِكْرِ الْجِنِّ وَثَوَابِهِمْ وَعِقَابِهِمْ

باب: 12- جنات اور ان کے ثواب و عذاب کا بیان

لِقَوْلِهِ: ﴿يَٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِى﴾ اَلْآيَةَ [الأنعام: ١٣٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! کیا تمھارے پاس تمھی سے رسول نہیں آئے تھے جو تم پر میری آیات بیان کرتے ......''

﴿بَخْسًا﴾ [الجن: ١٣]: نَقْصًا. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَجَعَلُوا۟ بَيْنَهُۥ وَبَيْنَ ٱلْجِنَّةِ نَسَبًا﴾: قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ: اَلْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ اللهِ وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ؛ قَالَ اللهُ: ﴿وَلَقَدْ عَلِمَتِ ٱلْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ﴾ [الصافات: ١٥٨]: سَيُحْضَرُونَ لِلْحِسَابِ؛ ﴿جُندٌ مُّحْضَرُونَ﴾ [يس: ٧٥]: عِنْدَ الْحِسَابِ.

﴿بخسا﴾ کے معنی نقص کے ہیں۔ امام مجاہد نے فرمایا: ارشاد باری تعالیٰ: ''انھوں نے اللہ اور جنوں کے درمیان قرابت قائم کی۔'' اس کی تفسیر یہ ہے کہ کفار قریش نے کہا تھا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور ان کی مائیں سردار جنوں کی بیٹیاں ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بلاشبہ جنات نے جان لیا ہے کہ وہ ضرور حاضر کیے جائیں گے۔'' انھیں عنقریب حساب دینے کے لیے حاضر ہونا پڑے گا، نیز اللہ تعالیٰ کا

ارشاد ہے: ''وہ جتھے بھی پیش کیے جائیں گے۔'' یعنی حساب کے وقت حاضر کیے جائیں گے۔

٣٢٩٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا إِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

[3296] حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ تمھیں جنگل میں رہ کر بکریاں چرانا بہت پسند ہے، اس لیے جب کبھی تم اپنی بکریوں کے ساتھ جنگل میں ہوا کرو تو نماز کے لیے اذان کہہ لیا کرو۔ اور اذان دیتے وقت اپنی آواز کو خوب بلند کیا کرو کیونکہ مؤذن کی آواز کو جو بھی انسان، جن یا اور کوئی چیز سنے گی تو قیامت کے دن اس کے لیے گواہی دے گی۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[راجع: ٦٠٩]

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔

(١٣) بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذْ صَرَفْنَآ إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ ٱلْجِنِّ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿أُوْلَٰٓئِكَ فِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ﴾ [الأحقاف: ٢٩-٣٢]

باب: 13- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب ہم نے آپ کی طرف جنوں کا گروہ پھیر دیا ...... یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔'' کا بیان

﴿مَصْرِفًا﴾ [الكهف: ٥٣]: مَعْدِلًا، ﴿صَرَفْنَآ﴾ أَيْ وَجَّهْنَا.

﴿مَصْرِفًا﴾ کے معنی ہیں: لوٹنے کی جگہ اور ﴿صَرَفْنَا﴾ کے معنی ہیں: ہم نے متوجہ کیا۔

(١٤) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٍ﴾ [البقرة: ١٦٤]

باب: 14- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اس نے زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیے'' کا بیان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلثُّعْبَانُ: اَلْحَيَّةُ الذَّكَرُ مِنْهَا؛ يُقَالُ: اَلْحَيَّاتُ أَجْنَاسٌ: اَلْجَانُّ وَالْأَفَاعِي وَالْأَسَاوِدُ. ﴿ءَاخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَآ﴾ [هود: ٥٦]: فِي مُلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ. وَيُقَالُ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: [ثُعبان] سانپوں میں سے نر سانپ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سانپوں کی کئی اقسام ہیں: اَلْجَانّ باریک سانپ، الأَفَاعِي اژدھے اور الأَسَاوِد کالے ناگ کو کہا جاتا ہے۔ ﴿آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا﴾ یعنی سب اس کی

﴿صَٰٓفَّٰتٍ﴾ [الملك: ١٩]: بُسُطٌ أَجْنِحَتَهُنَّ. ﴿وَيَقْبِضْنَ﴾ يَضْرِبْنَ بِأَجْنِحَتِهِنَّ.

ملک اور اس کے زیر قبضہ ہیں۔ اور کہا جاتا ہے: ﴿صَآفَّاتٍ﴾ اپنے پروں کو پھیلائے ہوئے۔ ﴿وَيَقْبِضْنَ﴾ اپنے پروں کو پھڑ پھڑا کر مارتے ہیں۔

٣٢٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ».

[انظر: ٣٣١٠، ٣٣١٢، ٤٠١٦]

[3297] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے: ''سانپوں کو مار ڈالو، خصوصاً وہ سانپ جن کے سر پر دو نقطے ہوں اور وہ جو دم بریدہ ہوں کیونکہ یہ دونوں نور بصارت زائل کر دیتے ہیں اور حاملہ کا حمل تک گرا دیتے ہیں۔''

٣٢٩٨ - قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً لِأَقْتُلَهَا فَنَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ: لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ، فَقَالَ: إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ، وَهِيَ الْعَوَامِرُ. [انظر: ٣٣١١، ٣٣١٣]

[3298] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مزید فرمایا کہ میں ایک مرتبہ کسی سانپ کو مارنے کی کوشش کر رہا تھا کہ مجھے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے آواز دی: اسے مت قتل کرو۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تو سانپوں کے مارنے کا حکم دیا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ اس کے بعد آپ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے روک دیا تھا۔ ایسے سانپوں کو ''عوامر'' کہتے ہیں۔

٣٢٩٩ - وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ: فَرَآنِي أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ. وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ وَالزُّبَيْدِيُّ. وَقَالَ صَالِحٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَابْنُ مُجَمِّعٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: فَرَآنِي أَبُو لُبَابَةَ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ.

[3299] عبدالرزاق نے معمر سے روایت کرتے ہوئے بایں الفاظ اس حدیث کو بیان کیا کہ مجھے ابولبابہ یا زید بن خطاب نے دیکھا۔ معمر کے ساتھ اس حدیث کو یونس، ابن عیینہ، اسحاق کلبی اور زبیدی نے بھی زہری سے بیان کیا ہے، البتہ صالح، ابن ابی حفصہ اور ابن مجمع نے امام زہری سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح روایت کیا کہ مجھے ابولبابہ اور زید بن خطاب (دونوں) نے دیکھا۔

فائدہ: ذُو طُفْيَتَين سے مراد وہ سانپ ہے جس کے سر پر دو نقطے سیاہ اور سفید ہوں یا اس کی پشت پر دو خطوط ہوں اور اَبْتَر وہ سانپ جس کی دم چھوٹی گویا کٹی ہوتی ہے۔ یہ دونوں شرارتی سانپ ہیں۔ ان کی آنکھوں میں اس قدر تیز زہر ہوتا ہے کہ

حاملہ عورت سے ان کی نگاہیں چار ہوتے ہی، اس کا حمل گر جاتا ہے اور جب ان کی آنکھیں کسی انسان کی آنکھوں سے مل جائیں تو انسان اندھا ہو جاتا ہے۔ ذَوَاتُ الْبُيُوت وہ سفید سانپ ہیں جو گھروں میں رہتے ہیں، وہ کسی کو اذیت نہیں پہنچاتے انھیں ''عوامر'' بھی کہا جاتا ہے۔ سانپوں میں ایک کالا ناگ ہوتا ہے، اس کے کاٹنے سے انسان دم بھر میں مر جاتا ہے۔ گھر میں رہنے والے سانپوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین دن تک انھیں خبردار کرو، یعنی ان سے کہو کہ گھر سے چلے جاؤ، اس مدت کے بعد اگر وہ ظاہر ہوں تو انھیں قتل کر دو کیونکہ وہ شیطان ہیں۔[1] جنگلات کے سانپوں کو خبردار کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ پانچ خبیث جانور ہیں انھیں حل وحرم میں جہاں پاؤ قتل کر دو، ان میں سانپ بھی ہے۔[2]

(١٥) بَابٌ: خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ

باب:15- مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہیں جنھیں چرانے کے لیے پہاڑوں کی چوٹیوں پر لے جاتا ہے

٣٣٠٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ». [راجع: ١٩]

[3300] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جن کو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کی وادیوں میں لے کر چلا جائے گا، اس طرح وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچائے گا۔''

٣٣٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ، وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ؛ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ». [انظر: ٣٤٩٩، ٤٣٨٨، ٤٣٨٩، ٤٣٩٠]

[3301] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کفر کا سرچشمہ مشرق کی طرف ہے۔ اور فخر وتکبر گھوڑے اور اونٹ رکھنے والے ان چرواہوں میں ہے جو جنگلات میں رہتے ہیں اور اونٹ کے بالوں سے گھر بناتے ہیں۔ اور بکریاں رکھنے والوں میں سکینت اور تواضع ہوتی ہے۔''

٣٣٠٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ

[3302] حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے

1. صحیح مسلم، السلام، حدیث: 5839 (2236)۔ 2. صحیح مسلم، الحج، حدیث: 2861 (1198)۔

عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: أَشَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ: «الْإِيمَانُ يَمَانٍ هَاهُنَا، أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ». [انظر: ٣٤٩٨، ٤٣٨٧، ٥٣٠٣]

یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''ایمان، ادھر یمن میں ہے۔ آگاہ رہو کہ سختی اور سنگدلی ان کاشتکاروں میں ہے جو اونٹوں کے پیچھے آوازیں بلند کرنے والے ہیں جہاں شیطان کے دوسینگ نکلتے ہیں، یعنی ربیعہ اور مضر قبیلوں میں۔''

٣٣٠٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيكَةِ فَاسْأَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحَمِيرِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا».

[3303] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل طلب کرو کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔ اور جب گدھے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کے ذریعے سے شیطان کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔''

٣٣٠٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَحُلُّوهُمْ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا». قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ نَحْوَ مَا أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ وَّلَمْ يَذْكُرْ: «وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ». [راجع: ٣٢٨٠]

[3304] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات کا اندھیرا چھانے لگے یا شام ہونے لگے تو اپنے بچوں کو (باہر نکلنے سے) روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ پھر جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو بچوں کو آزاد کر دو، البتہ اللہ کا نام لے کر دروازوں کو بند کر دوں کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا۔''

عمرو بن دینار نے بھی اس روایت کو عطاء کی روایت کی طرح بیان کیا ہے لیکن یہ ذکر نہیں کیا: ''اللہ کا نام لے کر (دروازے بند کر دو)۔''

فائدہ: بچوں کو روک لینے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ بچے نجاست آلود ہوتے ہیں اور اللہ کے ذکر سے بچاؤ کی صلاحیت ان میں معدوم ہوتی ہے۔ جب شیاطین ایسی حالت میں بچے کو دیکھتے ہیں تو ان کے چمٹ جانے کا اندیشہ ہے کیونکہ شیاطین نجاست سے زیادہ مانوس ہوتے ہیں۔

٣٣٠٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[3305] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی

وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ وَإِنِّي لَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَأْرَ إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ، وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ». فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ لِي مِرَارًا، فَقُلْتُ: أَفَأَقْرَأُ التَّوْرَاةَ؟.

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا نہ معلوم ان کا کیا حشر ہوا۔ میرے خیال کے مطابق وہ چوہے ہی ہیں کیونکہ جب ان کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھا جاتا ہے تو اسے نہیں پیتے اور جب ان کے سامنے بکریوں کا دودھ رکھا جاتا ہے تو اسے پی جاتے ہیں۔'' (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے یہ حدیث حضرت کعب احبار سے بیان کی تو انھوں نے کہا: کیا تم نے خود نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ پھر انھوں نے مجھ سے بار بار پوچھا تو میں نے کہا: کیا میں تورات پڑھا کرتا ہوں؟

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ چوہے دراصل مسخ شدہ انسان ہیں۔ قبل ازیں چوہوں کا وجود نہیں تھا جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں صراحت ہے۔[1] لیکن ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بندروں اور خنزیروں کا ذکر کیا گیا (کہ یہ بھی انسانوں سے مسخ شدہ ہیں) تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مسخ شدہ کی نسل باقی نہیں رکھی، بندر اور خنزیر ان سے پہلے بھی موجود تھے۔[2] ان دونوں میں تطبیق کی یہ صورت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت کعب کو یہ حدیث نہیں پہنچی تھی اور رسول اللہ نے یہ بات اپنے خیال سے ارشاد فرمائی تھی۔ بعد میں بذریعہ وحی بتایا گیا کہ مسخ شدہ قوموں کی نسل باقی نہیں رہتی بلکہ انھیں چند دنوں کے بعد صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جاتا ہے۔[3]

٣٣٠٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ: «الْفُوَيْسِقُ»، وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ. [راجع: ١٨٣١]

[3306] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چھپکلی کے متعلق فرمایا: ''وہ موذی جانور ہے۔'' لیکن میں نے آپ سے یہ نہیں سنا کہ آپ نے اسے مار ڈالنے کا حکم دیا ہو۔

وَزَعَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِهِ.

البتہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ نبی ﷺ نے اسے مار ڈالنے کا حکم دیا ہے۔

٣٣٠٧ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ

[3307] حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں

1 صحيح مسلم، الزهد والرقائق، حديث: 7497(2997). 2 صحيح مسلم، القدر، حديث: 6772(2663). 3 فتح الباري: 426/6.

عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ. [انظر: ٣٣٥٩]

نے بتایا کہ نبی ﷺ نے چھپکلی کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے۔

٣٣٠٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اُقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَطْمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبَلَ». تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ. [انظر: ٣٣٠٩]

[3308] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دودھاری سانپ کو مار ڈالو کیونکہ وہ انسان کو اندھا کر دیتا ہے اور حاملہ عورت کا حمل گرا دیتا ہے۔ ابو اسامہ کے ساتھ اس کو حماد بن سلمہ نے بھی روایت کیا ہے۔

٣٣٠٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَتْلِ الْأَبْتَرِ، وَقَالَ: «إِنَّهُ يُصِيبُ الْبَصَرَ وَيُذْهِبُ الْحَبَلَ». [راجع: ٣٣٠٨]

[3309] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے دُم کٹے سانپ کو قتل کر دینے کا حکم دیا کیونکہ وہ اندھا کر دیتا ہے اور حمل ساقط کر دیتا ہے۔

٣٣١٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي يُونُسَ الْقُشَيْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ ثُمَّ نَهَى، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ هَدَمَ حَائِطًا لَهُ فَوَجَدَ فِيهِ سِلْخَ حَيَّةٍ، فَقَالَ: «انْظُرُوا أَيْنَ هُوَ؟» فَنَظَرُوا فَقَالَ: «اقْتُلُوهُ» فَكُنْتُ أَقْتُلُهَا لِذَاكَ. [راجع: ٣٢٩٧]

[3310] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ وہ سانپوں کو قتل کیا کرتے تھے، پھر منع کرنے لگے اور کہا: (ایک مرتبہ) نبی ﷺ نے اپنی دیوار گرائی تو اس میں سانپ کی کینچلی ملی تو آپ نے فرمایا: ''دیکھو سانپ کہاں ہے؟'' صحابۂ کرام ؓ نے دیکھ لیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے مار ڈالو'' اس لیے میں انھیں مارا کرتا تھا۔

٣٣١١ - فَلَقِيتُ أَبَا لُبَابَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقْتُلُوا الْجِنَّانَ إِلَّا كُلَّ أَبْتَرَ ذِي طُفْيَتَيْنِ، فَإِنَّهُ يُسْقِطُ الْوَلَدَ وَيُذْهِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوهُ». [راجع: ٣٢٩٨]

[3311] لیکن اس کے بعد میں جب حضرت ابولبابہ ؓ سے ملا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سفید سانپوں کو مت مارو، ان کے علاوہ ہر دم کٹا، دو دھاری سانپ مار ڈالو کیونکہ وہ حمل گرا دیتا ہے اور بینائی کو ختم کر دیتا ہے۔''

٣٣١٢ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[3312] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ وہ

جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ. [راجع: ٣٢٩٧]

سانپوں کو مارا کرتے تھے۔

٣٣١٣ - فَحَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ، فَأَمْسَكَ عَنْهَا. [راجع: ٣٢٩٨]

[3313] انھیں حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی ﷺ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے تو وہ ان کے قتل کرنے سے رُک گئے۔

فائدہ: سلخ کے معنی وہ کینچلی ہے جو سانپ اتار پھینکتا ہے وہ سفید ملائم کاغذ کی طرح ہوتی ہے۔ الجان ان سانپوں کو کہا جاتا ہے جو گھروں میں رہتے ہیں اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔

(١٦) بَابٌ: إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَّفِي الْآخَرِ شِفَاءً، وَخَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ

باب:16- جب مکھی کسی کے مشروب میں گر جائے تو اسے ڈبو دے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے، نیز پانچ موذی جانوروں کو حرم میں بھی قتل کر دیا جائے

٣٣١٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: اَلْفَأْرَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْحُدَيَّا، وَالْغُرَابُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ». [راجع: ١٨٢٩]

[3314] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پانچ جانور موذی ہیں، انھیں حرم میں بھی مارا جا سکتا ہے: چوہا، بچھو، چیل، کوا اور باؤلا کتا۔''

٣٣١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ: اَلْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ». [راجع: ١٨٢٦]

[3315] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ جانور ایسے ہیں جنھیں اگر کوئی شخص حالت احرام میں بھی مار ڈالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں: وہ بچھو، چوہا، باؤلا کتا، کوا اور چیل ہیں۔''

فائدہ: ان پانچ جانوروں کو فاسق اس لیے کہا گیا ہے کہ فسق کے معنی خروج کے ہیں۔ یہ جانور اذیت پہنچانے اور تکلیف

دینے کے باعث اچھے جانوروں کی راہ سے نکل چکے ہیں۔

٣٣١٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرٌ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ: «خَمِّرُوا الْآنِيَةَ، وَأَوْكِئُوا الْأَسْقِيَةَ، وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ، وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ، فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَّخَطْفَةً، وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ، فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ».

[3316] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے اس حدیث کو مرفوع ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(شام کے وقت) برتنوں کو ڈھانک دو، مشکیزوں کے منہ باندھ لیا کرو، دروازے بند کر لو اور بچوں کو باہر جانے سے منع کرو کیونکہ شام کے وقت جن پھیلتے اور اچک لیتے ہیں، نیز سونے کے وقت چراغ گل کر دیا کرو کیونکہ موذی چوہا بعض اوقات جلتی بتی کھینچ لاتا ہے اور سارے گھر کو جلا دیتا ہے۔''

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّحَبِيبٌ عَنْ عَطَاءٍ: «فَإِنَّ لِلشَّيَاطِينِ». [راجع: ٣٢٨٠]

ابن جریج اور حبیب نے حضرت عطاء سے جنات کی بجائے شیاطین کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

٣٣١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَارٍ فَنَزَلَتْ: ﴿وَالْمُرْسَلَٰتِ عُرْفًا﴾ [المرسلات: ١] فَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ مِّنْ جُحْرِهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا». وَعَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَهُ قَالَ: فَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً.

[3317] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غار میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ یہ سورت نازل ہوئی: ﴿وَالْمُرْسَلَٰتِ عُرْفًا﴾ ابھی ہم آپ کی زبان مبارک سے اسے سن ہی رہے تھے، کیا دیکھتے ہیں کہ غار کے سوراخ سے ایک سانپ نکلا۔ ہم اسے مارنے کے لیے اس کے پیچھے بھاگے۔ وہ ہم سے آگے بڑھ گیا اور اپنے بل میں داخل ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تمھاری اذیت سے بچ گیا جس طرح تم اس کی ایذا رسانی سے محفوظ رہے۔''

اسرائیل نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کیا اور کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی زبان اطہر سے اس سورت کو تازہ بتازہ سن رہے تھے۔

وَتَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُّغِيرَةَ. وَقَالَ حَفْصٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ،

ابوعوانہ نے مغیرہ کے طریق سے اسرائیل کی متابعت کی ہے، نیز حفص، ابومعاویہ اور سلیمان بن قرم اعمش سے،

عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ. [راجع: ١٨٣٠]

انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣٣١٨ - **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَّبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ». [راجع: ٢٣٦٥]

[3318] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایک عورت محض ایک بلی کی وجہ سے دوزخ میں ڈال دی گئی جس نے اسے باندھ رکھا تھا، نہ تو اس کو خود کچھ کھلایا اور نہ اسے آزاد ہی کیا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر اپنی جان بچا لیتی۔''

قَالَ: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

(راویٔ حدیث) عبدالاعلیٰ نے کہا: ہم سے عبیداللہ نے بیان کیا، انھوں نے سعید مقبری سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

٣٣١٩ - **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِبَيْتِهَا، فَأُحْرِقَ بِالنَّارِ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً؟». [راجع: ٣٠١٩]

[3319] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سابقہ انبیاء میں سے کسی نبی نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا تو انھیں ایک چیونٹی نے کاٹ لیا۔ انھوں نے اپنے سامان کے متعلق حکم دیا کہ اسے درخت کے نیچے سے نکال لیا جائے۔ پھر چیونٹیوں کے جتھے کے متعلق حکم دیا کہ اسے آگ سے جلا دیا جائے، اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انھیں وحی آئی کہ آپ نے صرف ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہ جلایا؟''

فائدہ: سابقہ شرائع میں چیونٹی کو قتل کرنا اور اسے آگ سے جلانا جائز تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک چیونٹی سے زیادہ نہیں جلانا تھا، یعنی اس کو عذاب دینا تھا جس نے اذیت پہنچائی تھی، لیکن ہماری شریعت میں جانداروں کو آگ سے جلانا جائز نہیں ہے۔ اگرچہ موذی جانور کو مارنا جائز ہے لیکن آگ سے جلانے کی ممانعت ہے، اسی طرح چیونٹی کو دھوپ میں ڈال کر مارنا بھی اسی قبیل سے ہے۔[1]

1 عمدة القاري: 666/10.

(١٧) بَابٌ: إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدٰى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْأُخْرٰى شِفَاءً

باب:17- جب تم میں سے کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے اس کو ڈبو لے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے

٣٣٢٠ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ، فَإِنَّ فِي إِحْدٰى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَالْأُخْرٰى شِفَاءً». [انظر: ٥٧٨٢]

[3320] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اسے چاہیے کہ اس کو ڈبو دے، پھر نکال پھینکے کیونکہ اس کے دونوں پروں میں سے ایک میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔''

فائدہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مکھی کے ایک پر میں زہر اور دوسرے میں تریاق ہے، اس لیے جب کسی کھانے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبو لیا جائے۔ وہ زہر والے پر کو نیچے اور شفا والے کو اوپر رکھتی ہے۔''[1] طب جدید نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ مکھی کے ایک پر میں زہر اور دوسرے میں تریاق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں اس طرح کے عجائبات بے شمار ہیں، جیسا کہ شہد کی مکھی کے پیٹ میں شہد اور اس کے ڈنگ میں زہر ہے۔ اژدہا کے منہ میں زہر بھی ہے اور تریاق بھی ہے۔

٣٣٢١ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُومِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ - قَالَ: كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ - فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ». [انظر: ٣٤٦٧]

[3321] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایک زانیہ عورت صرف اس لیے بخش دی گئی کہ اس کا گزر ایک کتے پر ہوا جو ایک کنویں کے کنارے بیٹھا پیاس کی وجہ سے زبان نکالے ہانپے جا رہا تھا اور مرنے کے قریب تھا تو اس عورت نے اپنا موزہ اتارا اور اسے اپنے دوپٹے سے باندھ کر اس کے لیے کنویں سے پانی نکالا، بس اسی وجہ سے اسے معاف کر دیا گیا۔''

٣٣٢٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا

[3322] حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ

1 سنن ابن ماجہ، الطب، حدیث: 3504.

سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ. كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا صُورَةٌ». [راجع: ٣٢٢٥]

سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔''

فائدہ: فرشتوں سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں کیونکہ کچھ فرشتے ایسے ہیں جو کسی وقت بھی انسان سے الگ نہیں ہوتے۔ کھیتی باڑی اور مویشیوں کی حفاظت کرنے والے یا شکار کرنے والے کتے اس حکم سے مستثنیٰ ہیں، نیز وہ تصاویر جنھیں پاؤں تلے روندا جائے اور ان کی عظمت و عزت مقصود نہ ہو وہ رحمت کے فرشتوں کے لیے رکاوٹ کا باعث نہیں ہیں۔ واللّٰہ أعلم.

٣٣٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

[3323] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

٣٣٢٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا يَّنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَومٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ». [راجع: ٢٣٢٢]

[3324] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کتا پالا، اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہوتا رہتا ہے سوائے اس کتے کے جو کھیتی باڑی یا بھیڑ بکریوں کی حفاظت کرتا ہو۔''

٣٣٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ [الشَّنَوِيَّ] أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَّا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا نَّقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ»، فَقَالَ السَّائِبُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: إِي وَرَبِّ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ. [راجع: ٢٣٢٣]

[3325] حضرت سفیان بن ابو زہیر شنوی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جس نے کوئی کتا پالا، جس سے نہ تو کسی کو فائدہ پہنچتا ہے اور نہ مویشیوں ہی کے کام آتا ہے تو اس کے اعمال میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوتا رہتا ہے۔'' حضرت سائب بن یزید ؓ نے پوچھا: کیا اس حدیث کو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو انھوں نے کہا: جی ہاں، مجھے اس قبلے کے رب کی قسم ہے۔

فائدہ: جو کتے مویشوں یا کھیتی کی حفاظت کے لیے ہوں یا شکار کے لیے رکھے ہوں وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں، ان کے علاوہ

جو کتے شوقیہ طور پر رکھے جائیں، ان کے لیے مذکورہ وعید ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ شوقیہ کتے رکھنے والے کے نیک اعمال سے دو قیراط یومیہ کم ہوتے رہیں گے۔ ان دونوں روایات میں تضاد نہیں ہے کیونکہ جب لوگ اس سے باز نہ آئے تو بطور زجر و توبیخ دو قیراط فرمایا یا کتے کی اذیت کے پیش نظر فرمایا کہ جس کتے سے اذیت زیادہ ہو اس کو پالنے سے دو قیراط ثواب کم اور جس سے اذیت کم ہو، اس کے پالنے سے ایک قیراط ثواب کم ہوتا رہتا ہے یا یہ اختلاف مواضع اور محل کے اعتبار سے ہوگا کہ مدینہ طیبہ میں ایسے کتے پالنے سے دو قیراط اور دیگر مقامات پر ایک قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔ قیراط کی مقدار کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔[1]

1 عمدة القاري: 671/10.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

60 - كِتَابُ أَحَادِيثِ الْأَنْبِيَاءِ

سیرتِ انبیاء علیہم السلام کا بیان

(١) بَابُ خَلْقِ آدَمَ وَذُرِّيَّتِهِ

﴿صَلْصَٰلٍ﴾ [الحجر:٢٦]: طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ. وَيُقَالُ: مُنْتِنٌ، يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّ، كَمَا يَقُولُونَ: صَرَّ الْبَابُ وَصَرْصَرَ - عِنْدَ الْإِغْلَاقِ - مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبَبْتُهُ. ﴿فَمَرَّتْ بِهِۦ﴾ [الأعراف:١٨٩]: اِسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ. ﴿أَلَّا تَسْجُدَ﴾ [١٢]: أَنْ تَسْجُدَ، وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي ٱلْأَرْضِ خَلِيفَةً﴾ [البقرة:٣٠] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ﴾ [الطارق:٤]: إِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ. ﴿فِي كَبَدٍ﴾ [البلد:٤]: فِي شِدَّةِ خَلْقٍ. (وَرِيَاشًا): اَلْمَالُ؛ وَقَالَ غَيْرُهُ: اَلرِّيَاشُ وَالرِّيشُ وَاحِدٌ، وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ. ﴿مَا تُمْنُونَ﴾ [الواقعة:٥٨]: اَلنُّطْفَةُ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿عَلَىٰ رَجْعِهِۦ لَقَادِرٌ﴾ [الطارق:٨]: اَلنُّطْفَةُ فِي الْإِحْلِيلِ،

باب:1- حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی پیدائش کا بیان

﴿صَلْصَالٍ﴾ کے معنی ایسی مٹی کے ہیں جس میں ریت ملی ہوئی ہو اور وہ اس طرح بجنے لگے جیسے پختہ مٹی بجتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے معنی ہیں: خمیر کی ہوئی بدبودار مٹی۔ اصل میں یہ لفظ صَلَّ سے ماخوذ ہے، جیسے صَرْصَرَ، صَرَّ سے بنا ہے۔ کہا جاتا ہے: صَرَّ الْبَابُ وَ صَرْصَرَ عِنْدَ الْإِغْلَاقِ "دروازے نے بند ہوتے وقت آواز دی"، یعنی صَلَّ اور صَلْصَلَ ہم معنی ہیں جیسا کہ كَبْكَبْتُهُ اور كَبَبْتُهُ کے ایک معنی ہیں، یعنی میں نے اسے اوندھا کر دیا۔ ﴿فَمَرَّتْ بِهِۦ﴾ کے معنی ہیں: چلتی پھرتی رہی اور حمل کی مدت پوری کی، نیز ﴿أَلَّا تَسْجُدَ﴾ کے معنی أَنْ تَسْجُدَ ہیں، یعنی تجھے آدم کو سجدہ کرنے سے کس بات نے روکا؟ (لا کا لفظ یہاں زائد ہے۔) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا: میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ﴿لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ﴾

كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ، اَلسَّمَاءُ شَفْعٌ. وَالْوَتْرُ: اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ. ﴿فِيٓ أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾ [التين: ٤]: فِي أَحْسَنِ خَلْقٍ. ﴿أَسْفَلَ سَٰفِلِينَ﴾ [٥]: إِلَّا مَنْ آمَنَ. ﴿خُسْرٍ﴾ [العصر: ٢]: ضَلَالٍ. ثُمَّ اسْتَثْنٰى فَقَالَ إِلَّا مَنْ آمَنَ. ﴿لَّازِبٍ﴾ [الصافات: ١١]: لَازِمٌ. ﴿وَنُنشِئَكُمْ﴾ [الواقعة: ٦١]: فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ. ﴿نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ﴾ [البقرة: ٣٠]: نُعَظِّمُكَ.

میں لَمَّا، إِلَّا کے معنی میں ہے، یعنی کوئی جان نہیں مگر اس پر اللہ کی طرف سے ایک نگہبان مقرر ہے۔ ﴿فِیْ كَبَدٍ﴾ اس کے معنی ہیں: شدتِ خلق۔ (رِيَاشًا) ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک اس کے معنی مال کے ہیں۔ دوسروں نے کہا ہے: رِيَاش اور رِيش کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی ظاہری لباس۔ ﴿مَا تُمْنُون﴾ اس کے معنی ہیں: وہ نطفہ جو تم (جماع کرکے) عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو۔ ﴿عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ﴾ مجاہد نے کہا: اللہ تعالیٰ نطفے کو آلۂ تناسل میں واپس کرنے پر قادر ہے۔ (دوسرے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسان کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے۔) (الشَّفْع) ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے جیسا کہ آسمان جوڑا ہے زمین کے لیے۔ اور (الْوَتْر) وتر صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ ﴿فِی اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ﴾ اس سے مراد اچھی خلقت ہے۔ ﴿اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ﴾ پھر انسان کو ہم نے پست سے پست تر بنا دیا، یعنی دوزخ میں دھکیل دیا مگر جو ایمان لایا۔ ﴿خُسْرٍ﴾ تمام انسان خسارے میں ہیں، پھر ایمان والوں کو مستثنیٰ کیا۔ ﴿لَازِبٍ﴾ چمٹی ہوئی لیس دار مٹی۔ ﴿نُنْشِئَكُمْ﴾ جونسی صورت میں ہم چاہیں تم کو بنا دیں۔ ﴿نُسَبِّحُ بحمدك﴾ ہم تیری تعظیم اور بڑائی بجالاتے ہیں۔

وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: ﴿فَتَلَقَّىٰٓ ءَادَمُ مِن رَّبِّهِۦ كَلِمَٰتٍ﴾ [٣٧] فَهُوَ قَوْلُهُ: ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنفُسَنَا﴾ [الأعراف: ٢٣]. وَقَالَ: ﴿فَأَزَلَّهُمَا﴾ [البقرة: ٣٦]: فَاسْتَزَلَّهُمَا. ﴿يَتَسَنَّهْ﴾ [٢٥٩]: يَتَغَيَّرْ. ﴿آسِنٍ﴾ [محمد: ١٥]: اَلْمَسْنُونُ: الْمُتَغَيِّرُ. ﴿حَمَإٍ﴾ [الحجر: ٢٦] جَمْعُ حَمْأَةٍ: وَهُوَ الطِّينُ الْمُتَغَيِّرُ. ﴿يَخْصِفَانِ﴾ [الأعراف: ٢٢]: أَخْذُ الْخِصَافِ. ﴿مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ﴾: يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ

ابوالعالیہ نے کہا: ﴿فتَلَقّٰى آدَمُ مِنْ رَبِّهٖ كَلِمَاتٍ﴾ حضرت آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھے، وہ کلمات یہ ہیں: ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا﴾۔ ﴿فَاَزَلَّهُمَا﴾ کے معنی ہیں: اِسْتَزَلَّهُمَا، یعنی انھیں پھسلا دیا۔ ﴿لَمْ يَتَسَنَّه﴾ وہ بدبودار نہیں ہوا۔ ﴿آسِنٍ﴾ اس کے معنی تغیر ہیں۔ ﴿مَسْنُون﴾ بدبودار مٹی۔ ﴿حَمَإٍ﴾ یہ حَمَأَةٌ کی جمع ہے۔ اس کے معنی ہیں: متغیر مٹی۔ ﴿يَخْصِفَانِ﴾ وہ چپکانے لگے۔ ﴿مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ﴾ دونوں نے جنت کے پتوں کو جوڑنا شروع کر دیا اور

وَيَخْصِفَانِ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ. ﴿سَوْءَاتِهِمَا﴾: كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا. ﴿وَمَتَٰعٌ إِلَىٰ حِينٍ﴾ [٢٤]: اَلْحِينُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لَا يُحْصٰى عَدَدُهُ وَهُوَ هَاهُنَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ﴿قَبِيلُهُ﴾ [٢٧]: جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ.

ایک پر دوسرا رکھ کر اپنا ستر چھپانے لگے۔ ﴿سَوْاٰتِهِمَا﴾ یہ شرمگاہ سے کنایہ ہے۔ ﴿وَ مَتَاعٌ اِلٰی حِيْنٍ﴾ حین سے مراد یہاں قیامت تک ہے اور عرب لوگ لفظ حین کو ایک گھڑی اور لمحے سے لے کر بے انتہا مدت تک استعمال کرتے ہیں۔ ﴿قَبِيْلُهٗ﴾ سے مراد اس کی جماعت ہے جس میں وہ خود شامل ہے۔

٣٣٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَلَقَ اللهُ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولٰئِكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ. فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ، تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ، فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللهِ. فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ آدَمَ، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ». [انظر: ٦٢٢٧]

[3326] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ جاؤ اور ان فرشتوں کو سلام کرو، نیز غور سے سنو وہ تمھیں کیا جواب دیتے ہیں؟ وہی تمھارا اور تمھاری اولاد کا سلام ہو گا، چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: ''السلام علیکم'' تم پر اللہ کی سلامتی ہو۔ فرشتوں نے جواب دیا: ''السلام علیک ورحمۃ اللہ'' تجھ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔ انھوں نے ورحمۃ اللہ کا اضافہ کیا۔ بہرحال جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہ سب حضرت آدم علیہ السلام کی شکل و صورت پر ہوں گے گویا یہ لوگ ابتدائے پیدائش سے اب تک جسامت میں کم ہو رہے ہیں۔

٣٣٢٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلٰى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً، لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا يَتْفِلُونَ وَلَا يَتَمَخَّطُونَ. أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ - الْأَلَنْجُوجُ عُودُ الطِّيبِ -

[3327] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پہلے جو جماعت جنت میں داخل ہو گی ان کے چہرے بدر منیر کی طرح چمکتے ہوں گے۔ اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے ان کے چہرے آسمان میں روشن ستارے کی طرح تابناک ہوں گے۔ وہ نہ تو بول و براز کریں گے، نہ وہ تھوکیں گے اور نہ ناک سے ریزش ہی نکالیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور پسینہ کستوری کی طرح مہکے گا۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگتا رہے گا...... یہ نہایت پاکیزہ، خوشبودار عود ہو

وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ، عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ، عَلٰى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ». [راجع: ٣٢٤٥]

گا...... ان کی بیویاں موٹی موٹی سیاہ آنکھوں والی ہوں گی۔ سب کی شکل وصورت ایک جیسی ہوگی، یعنی اپنے والد حضرت آدم علیہ السلام کے قد و قامت کے مطابق ساٹھ ساٹھ ہاتھ اونچے ہوں گے۔''

فائدہ: حضرت آدم علیہ السلام کا پیدائشی قد ساٹھ ہاتھ تھا، ان کی اولاد کا قد آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہوا حتی کہ موجودہ صورت حال سامنے آئی لیکن ان کی اولاد جنت میں جائے گی تو اصل قد و قامت لوٹا دیا جائے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کا قد طول میں ساٹھ ہاتھ اور عرض میں سات ہاتھ تھا۔ دنیا میں جو قد کی پستی، رنگ کی سیاہی اور بدصورتی ہے دخول جنت کے وقت ختم ہو جائے گی۔[1] اس حدیث سے ڈارون کے نظریے کی تردید ہوتی ہے کہ انسان پہلے بندر کی شکل میں تھا، آہستہ آہستہ اس نے انسانی شکل کو اختیار کیا۔

٣٣٢٨ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلُ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ». فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ. فَقَالَتْ: تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَبِمَ يُشْبِهُ الْوَلَدُ؟». [راجع: ١٣٠]

[3328] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا تو کیا جب عورت کو احتلام ہو جائے تو اس پر بھی غسل واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، یعنی اس پر بھی غسل واجب ہے جب وہ پانی (منی) کو دیکھ لے۔'' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات پر ہنسی آگئی اور عرض کرنے لگیں: کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اگر ایسا نہیں تو) بچہ اس کے مشابہ کیسے ہوتا ہے؟''

٣٣٢٩ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَغَ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ مَقْدَمُ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ قَالَ: قَالَ: مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَّأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَّنْزِعُ الْوَلَدُ إِلٰى أَبِيهِ، وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَّنْزِعُ إِلٰى أَخْوَالِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

[3329] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کے مدینہ طیبہ تشریف لانے کی خبر ملی تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں آپ سے تین سوال کرنا چاہتا ہوں، انھیں نبی کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا: قیامت کی سب سے پہلی نشانی کیا ہے؟ وہ کون سا کھانا ہے جو اہل جنت کو سب سے پہلے دیا جائے گا؟ کس وجہ سے بچہ اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور کس لیے اپنے ماموؤں کے مشابہ ہوتا

[1] فتح الباري:443/6.

«خَبَّرَنِي بِهِنَّ آنِفًا جِبْرِيلُ»، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ، وَأَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ، وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا». قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ. ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ، إِنْ عَلِمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهَتُونِي عِنْدَكَ، فَجَاءَتِ الْيَهُودُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللهِ الْبَيْتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ؟» قَالُوا: أَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا، وَأَخْيَرُنَا وَابْنُ أَخْيَرِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللهِ؟» قَالُوا: أَعَاذَهُ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ. فَقَالُوا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، وَوَقَعُوا فِيهِ. [انظر: ٣٩١١، ٣٩٣٨، ٤٤٨٠]

ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ابھی ابھی حضرت جبریل علیہ السلام نے ان کے متعلق بتایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: وہ فرشتہ تو قوم یہود کا دشمن ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کی پہلی نشانی آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہانک لے جائے گی۔ سب سے پہلا کھانا جو اہل جنت تناول کریں گے وہ مچھلی کے جگر کے ساتھ کا بڑھا ہوا ٹکڑا ہو گا۔ اور بچے میں مشابہت اس طرح ہوتی ہے کہ مرد، جب بیوی سے جماع کرتا ہے تو اگر اس کا نطفہ عورت کے نطفے سے پہلے رحم میں چلا جائے تو بچہ مرد کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کا نطفہ سبقت لے جائے تو بچہ عورت کے مشابہ ہوتا ہے۔'' حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے (تسلی کرنے کے بعد) کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! یہودی بہت بہتان طراز ہیں۔ اگر انھیں میرے مسلمان ہونے کا علم ہو گیا تو آپ کے دریافت کرنے سے پہلے ہی آپ کے سامنے مجھ پر ہر طرح کی تہمت لگائیں گے۔ اس دوران میں یہودی آ گئے اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کمرے میں روپوش ہو کر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: ''بتاؤ تم میں عبداللہ بن سلام کیسا شخص ہے؟'' انھوں نے کہا: وہ ہم میں سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے عالم کے صاحبزادے ہیں، نیز وہ ہم سب سے زیادہ بہتر اور سب سے زیادہ بہتر کے بیٹے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے (تو تمھارا کیا خیال ہو گا؟)'' انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اسے اسلام سے محفوظ رکھے۔ اتنے میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے آ کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اب (یہودی

بیک زبان ہو کر ان کے متعلق) کہنے لگے: یہ ہم میں سب سے بدتر اور سب سے بدتر کا بیٹا ہے اور وہیں انھیں برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔

فائدہ: بچے کی شکل و صورت کی بنیاد رحم مادر میں پانی کا پہلے پہنچنا ہے، البتہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر آدمی کی منی، عورت کی منی پر غالب آ جائے تو اللہ کے حکم سے نر پیدا ہوتا ہے اور اگر عورت کا نطفہ مرد کے نطفے پر غلبہ پا لے تو اللہ کے حکم سے لڑکی پیدا ہوتی ہے۔''[1] ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ پانی کی سبقت سے شکل و صورت اور اس کے غلبہ سے نر و مادہ ہوتا ہے۔ اس طرح چھ صورتیں ہمارے سامنے آتی ہیں: ○ رحم مادر میں آدمی کا پانی پہلے پہنچے اور وہی غالب بھی آ جائے تو لڑکا جو اپنے ددھیال کے مشابہ ہوگا۔ ○ رحم مادر میں عورت کا پانی سبقت کرے اور وہی غالب بھی آئے تو لڑکی جو اپنے ننھیال سے ملتی جلتی ہوگی۔ ○ رحم مادر میں آدمی کا پانی پہلے پہنچے لیکن غلبہ عورت کے پانی کو ہو تو لڑکی جو ددھیال کے مشابہ ہوگی۔ ○ رحم مادر میں عورت کا پانی سبقت کرے لیکن غالب مرد کا پانی آئے تو لڑکا جو ننھیال سے ملتا جلتا ہوگا۔ ○ رحم مادر میں آدمی کا پانی پہلے جائے لیکن کسی کو غلبہ نہ ملے تو شکل و صورت ددھیال کی لیکن اس کا نر و مادہ واضح نہیں ہوگا۔ ○ رحم مادر میں عورت کا پانی پہلے پہنچ جائے لیکن غلبہ کسی کو نہ ہو تو شکل و صورت ننھیال کی لیکن اس کا مذکر و مونث ہونا واضح نہ ہوگا۔[2] شاید آخری دو صورتیں تیسری مخلوق (ہیجڑے) پیدا ہونے کا باعث ہوں یا مستور الاعضاء بچے پیدا ہونے کا سبب ہوں جن کے آپریشن کے ذریعے سے اعضائے تناسلی ظاہر کیے جاتے ہیں، اس پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

٣٣٣٠ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، يَعْنِي: «لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا». [انظر: ٣٣٩٩]

[3330] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے اس طرح بیان کرتے ہیں، یعنی: ''اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کبھی گوشت خراب ہو کر بدبودار نہ ہوتا اور اگر حواء نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی۔''

فائدہ: اس حدیث کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ گوشت میں خراب ہونے کی خاصیت بنی اسرائیل کے بعد پیدا ہوئی بلکہ خاصیت تو پہلے بھی تھی لیکن اس کا ظہور بنی اسرائیل کی اس حرکت سے ہوا کہ انھوں نے من و سلویٰ کی ذخیرہ اندوزی شروع کر دی تھی، انھیں منع کیا گیا لیکن وہ باز نہ آئے تو انھیں سزا دی گئی کہ ان کا کھانا اور گوشت گل سڑ جاتا تھا، ان سے پہلے کسی نے بھی گوشت کی ذخیرہ اندوزی نہیں کی تھی اور نہ گوشت کی اس خصوصیت کا اظہار ہوا۔ اسی طرح حضرت حواء علیہا السلام نے شیطان کی چکنی چپڑی باتوں سے متاثر ہو کر حضرت آدم علیہ السلام کو ممنوعہ درخت کا پھل کھانے پر آمادہ کیا، چونکہ وہ بنات آدم کی والدہ ہیں تو ولادت

1 صحيح مسلم، الحيض، حديث: 716(315). 2 فتح الباري: 342/7.

کی وجہ سے بیٹیاں اس کے مشابہ ہوگئیں۔ وہ بھی بات کو بنا سنوار کر اپنے خاوند کے سامنے پیش کرتی ہیں، یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ کوئی عورت ایسی نہیں جو اپنے قول وفعل سے خاوند کو بات ماننے پر آمادہ نہ کر لیتی ہو، یہی اس کی خیانت ہے۔ اس خیانت سے مراد بے حیائی اور بے شرمی نہیں، صرف ایسی بات کا مشورہ دینا مراد ہے جو خاوند کے لیے نقصان دہ ہو، یہ عورت کی سرشت میں داخل ہونے کی وجہ سے حواء کی تمام بیٹیوں میں موجود ہے۔[1]

٣٣٣١ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّمُوسَى بْنُ حِزَامٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَّيْسَرَةَ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ». [انظر: ٥١٨٤، ٥١٨٦]

[3331] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا شدہ ہے اور پسلی میں سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اس کے اوپر والا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا شروع کر دو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر اسے اس کے حال پر چھوڑ دو تو وہ ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی، لہٰذا عورتوں کے متعلق بھلائی کی وصیت قبول کرو اور ان سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آؤ۔''

٣٣٣٢ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَأَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ

[3332] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، جو صادق اور مصدوق ہیں، نے بیان فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کی بنیادِ پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں (نطفۂ امتزاج کی شکل میں) چالیس دن تک رہتی ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں تک گاڑھے اور جامد خون کی صورت میں رہتی ہے۔ اس کے بعد اتنے ہی دنوں تک گوشت کے لوتھڑے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے: وہ اس کا عمل و کردار، اس کی موت، اس کا رزق اور اس کا نیک بخت یا بد بخت ہونا لکھتا ہے۔ اس کے بعد اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ پھر انسان زندگی بھر اہل جہنم کے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ

---

1 فتح الباري: 444/6.

بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ». [راجع: ٣٢٠٨]

رہ جاتا ہے تو لکھی ہوئی اس کی تقدیر اس کے آگے آ جاتی ہے تو وہ اہل جنت کے عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کوئی شخص زندگی بھر اہل جنت کے عمل کرتا ہے اور جب اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو لکھی ہوئی تقدیر اس کے آگے آ جاتی ہے تو وہ اہل جہنم کے عمل کر کے جہنم میں پہنچ جاتا ہے۔‘‘

٣٣٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ وَكَّلَ فِي الرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! نُطْفَةٌ، يَا رَبِّ! عَلَقَةٌ، يَا رَبِّ! مُضْغَةٌ. فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهَا قَالَ: يَا رَبِّ! أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ يَا رَبِّ! شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ، فَمَا الْأَجَلُ؟ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ».

[راجع: ٣١٨]

[3333] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ’’اللہ نے رحم مادر کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جو عرض کرتا ہے: اے پروردگار! یہ نطفہ ہے۔ اے میرے مالک! یہ خون بستہ ہو گیا ہے۔ اے میرے رب! یہ اب گوشت کا ٹکڑا بن گیا ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اس کی اتمام تخلیق کا ارادہ فرماتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ مرد ہے یا عورت؟ اے میرے رب! یہ نیک بخت ہے یا بد بخت؟ اس کی روزی کتنی ہے؟ اور مدت زندگی کس قدر ہے؟ چنانچہ یہ تمام تفاصیل اس کی ماں کے پیٹ ہی میں لکھ دی جاتی ہیں۔‘‘

٣٣٣٤ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ: «أَنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ، أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ». [انظر: ٦٥٣٨، ٦٥٥٧]

[3334] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ اسے مرفوع بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص سے پوچھے گا جسے دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب دیا جا رہا ہوگا: اگر تیرے لیے روئے زمین کی سب چیزیں ہوں تو کیا وہ سب چیزیں اس عذاب سے چھٹکارے کے لیے قربان کر دے گا؟ وہ کہے گا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جب تو آدم کی پشت میں تھا تو میں نے اس سے بھی آسان چیز کا مطالبہ کیا تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تو نے شرک کے سوا ہر چیز کا انکار کر دیا۔‘‘

٣٣٣٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي

[3335] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص ظلم سے

عَبْدُ اللهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا، لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ».

[انظر: ٦٨٦٧، ٧٣٢١]

ناحق قتل کیا جاتا ہے، اس کا کچھ وبال حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے پر ضرور ہوتا ہے کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل ناحق کی رسم ڈالی۔"

(٢) بَابٌ: اَلْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُّجَنَّدَةٌ

باب:2- تمام ارواح جمع شدہ لشکر تھیں

٣٣٣٦ - قَالَ: وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «اَلْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ».

[3336] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "تمام ارواح مجتمع لشکر تھیں، جس جس نے ایک دوسرے کو پہچانا وہ دنیا میں ایک دوسرے سے محبت کرتی ہیں اور جس جس روح نے وہاں ایک دوسرے کی پہچان نہ کی وہ یہاں ایک دوسرے سے بیگانہ رہتی ہیں۔"

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهٰذَا.

یحییٰ بن ایوب نے اس حدیث کو بیان کرتے وقت یحییٰ بن سعید سے سماع کی تصریح کی ہے۔

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب ارواح کو پیدا کیا گیا تو وہ ایک دوسرے کے سامنے آئیں اور ایک دوسرے سے محبت کرنے لگیں یا انھوں نے نفرت کا اظہار کیا۔ جب یہی ارواح، اجسام سے مرکب ہوئیں تو ابتدائی خلقت کے اعتبار سے آپس میں محبت یا نفرت ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ نیک آدمی نیک لوگوں کو پسند کرتا ہے اور ان کی طرف میلان رکھتا ہے اور شریر انسان بروں سے محبت کرتا ہے اور ان کی طرف جھکاؤ رکھتا ہے۔

(٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ﴾ [هود: ٢٥].

باب:3- ارشاد باری تعالیٰ: "ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس اپنا رسول بنا کر بھیجا" کا بیان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿بَادِيَ الرَّأْيِ﴾ [٢٧]: مَا ظَهَرَ لَنَا. ﴿أَقْلِعِي﴾ [٤٤]: أَمْسِكِي. ﴿وَفَارَ التَّنُّورُ﴾ [٤٠]: نَبَعَ الْمَاءُ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ: وَجْهُ الْأَرْضِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ﴿بَادِيَ الرَّأْيِ﴾ سے مراد وہ چیز ہے جو ہمارے سامنے ظاہر ہوئی۔ اس کے معنی ہیں: سرسری نظر۔ ﴿اَقْلِعِي﴾ روک لے، ٹھہر جا۔ ﴿وَ فَارَ التَّنُّور﴾ کے معنی ہیں: تنور سے پانی اُبل پڑا۔ حضرت عکرمہ نے کہا: تنور کے معنی سطح زمین ہیں، یعنی ساری زمین سے پانی

نکل پڑا۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿الْجُودِيِّ﴾ [٤٤]: جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ. ﴿دَأْبِ﴾ [غافر:٣١]: حَالِ.

امام مجاہد نے کہا: ﴿الْجُودِيِّ﴾ سے مراد جزیرے کا ایک پہاڑ ہے اور ﴿دَأْبِ﴾ کے معنی ہیں: حالت، یعنی قوم نوح کی عادت کی طرح۔

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَٰقَوْمِ إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُم مَّقَامِى وَتَذْكِيرِى بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ﴾ [يونس:٧١، ٧٢]. ﴿إِنَّآ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦٓ﴾ [نوح:١] إِلَى آخِرِ السُّورَةِ.

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''انھیں نوح کا واقعہ پڑھ کر سناؤ، جب اس نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر تمھیں میرا یہاں قیام کرنا اور اللہ کی آیات سے تمھیں نصیحت کرنا ناگوار گزرتا ہے..... مسلمین تک۔'' نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا..... آخر سورت تک۔''

٣٣٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ قَالَ سَالِمٌ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: «إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، وَلَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلٰكِنِّي أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ، تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَأَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ». [راجع: ٣٠٥٧]

[3337] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں میں کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جس کا وہ مستحق ہے، پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: ''میں تمھیں اس (دجال) سے ڈراتا ہوں۔ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ بلاشبہ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے خبردار کیا لیکن میں تمھیں اس کے متعلق ایک ایسی بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، آگاہ رہو کہ وہ (دجال) کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ یک چشم نہیں ہے۔''

٣٣٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ؟ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِي يَقُولُ: إِنَّهَا الْجَنَّةُ، هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ».

[3338] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں دجال کے متعلق ایسی خبر نہ دوں جو کسی نبی نے آج تک اپنی قوم کو نہیں بتائی؟ بے شک وہ کانا ہے اور اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی شبیہ بھی لائے گا۔ درحقیقت جسے وہ جنت کہے گا وہ آگ ہوگی اور جس کو وہ جہنم کہے گا وہ دراصل جنت ہو گی، نیز میں تمھیں اس سے خبردار کرتا ہوں جس طرح حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا۔''

فائدہ: دجال کا لفظ دجل سے مأخوذ ہے جس کے معنی جھوٹی بات کو خوبصورتی سے پیش کرنے کے ہیں۔ دجال کا نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ بہت مکار اور جھوٹ بولنے والا اور فریب کرنے والا ہو گا۔

٣٣٣٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَجِيءُ نُوحٌ وَّأُمَّتُهُ فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ. فَيَقُولُ لِأُمَّتِهِ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، مَا جَاءَنَا مِنْ نَّبِيٍّ، فَيَقُولُ لِنُوحٍ: مَنْ يَّشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ ﷺ وَأُمَّتُهُ، فَتَشْهَدُ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ، وَهُوَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ﴾ [البقرة: ١٤٣]» وَالْوَسَطُ: الْعَدْلُ. [انظر: ٤٤٨٧، ٧٣٤٩]

[3339] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی امت آئے گی تو اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا: کیا تم نے انھیں میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ حضرت نوح علیہ السلام عرض کریں گے: میں نے ان کو تیرا پیغام پہنچا دیا تھا اے رب العزت! اب اللہ تعالیٰ ان کی امت سے دریافت فرمائے گا: کیا انھوں نے تمھیں میرا پیغام دیا تھا؟ وہ جواب دیں گے: نہیں! ہمارے پاس تیرا کوئی نبی نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام سے دریافت فرمائے گا: تمھارا کوئی گواہ ہے؟ وہ کہیں گے کہ حضرت محمد ﷺ اور آپ کی امت کے لوگ میرے گواہ ہیں، چنانچہ وہ (میری امت) اس امر کی گواہی دے گی کہ نوح علیہ السلام نے لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اسی طرح ہم نے تمھیں امت وسط بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہی دو۔''

وسط کے معنی عدل کے ہیں، یعنی تم عدل و انصاف کے علمبردار ہو۔

٣٣٤٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي دَعْوَةٍ فَرُفِعَتْ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً. وَّقَالَ: «أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، هَلْ تَدْرُونَ بِمَنْ يَّجْمَعُ اللهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَّاحِدٍ فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَتَدْنُو مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ: أَلَا تَرَوْنَ

[3340] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک دعوت میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، آپ کو دستی کا گوشت پیش کیا گیا جو آپ کو انتہائی پسند تھا۔ آپ اسے اپنے دانتوں سے نوچ نوچ کر کھانے لگے اور فرمایا: ''میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تمھیں معلوم ہے کہ یہ کس لیے؟ وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے اور پچھلے لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا، دیکھنے والا ان کو دیکھ سکے گا اور ہر پکارنے والا ان کو اپنی آواز سنا سکے گا اور سورج ان کے قریب آ چکا ہو گا تو کچھ لوگ کہیں گے: کیا

إِلٰى مَا أَنْتُمْ فِيهِ؟ إِلٰى مَا بَلَغَكُمْ؟ أَلَا تَنْظُرُونَ إِلٰى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ: أَبُوكُمْ آدَمُ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ! أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ، أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيهِ وَمَا بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ: رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَنَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُ، نَفْسِي نَفْسِي، اِذْهَبُوا إِلٰى غَيْرِي، اِذْهَبُوا إِلٰى نُوحٍ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ! أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ، وَسَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُورًا، أَمَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا بَلَغَنَا؟ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، نَفْسِي نَفْسِي، اِئْتُوا النَّبِيَّ ﷺ فَيَأْتُونِي فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ. فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ»، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: لَا أَحْفَظُ سَائِرَهُ. [انظر: ٣٣٦١، ٤٧١٢]

تم اپنا حال نہیں دیکھتے کہ کیا (غم اور کرب) تمھیں لاحق ہوا ہے؟ کوئی ایسا آدمی تلاش کرو جو تمھارے رب کے حضور تمھاری سفارش کر سکے؟ تو کچھ کہیں گے: تمھارا باپ آدم موجود ہے، چنانچہ لوگ ان کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے آدم! آپ ابوالبشر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا، پھر آپ کے اندر اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کو سجدہ کریں اور آپ کو جنت میں ٹھہرایا۔ کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش نہیں کرتے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں اور ہمیں کس قدر مشقت پہنچ رہی ہے؟ وہ فرمائیں گے: آج میرا رب اتنا غضبناک ہے کہ اتنا غضب ناک نہ اس سے پہلے ہوا اور نہ کبھی بعد میں ہوگا۔ اس نے مجھے درخت کے قریب جانے سے منع فرمایا تھا لیکن مجھ سے نافرمانی ہوگئی۔ اب تو مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے نوح! روئے زمین پر بسنے والے لوگوں کے آپ پہلے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شکر گزار بندہ کہا ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں؟ ہمیں کتنی تکلیف پہنچ رہی ہے؟ کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش نہیں کرتے؟ وہ فرمائیں گے: آج میرا رب بہت غضبناک ہے، اتنا پہلے کبھی غضبناک نہیں ہوا اور نہ اس کے بعد ہوگا۔ میں تو اپنی جان کی امان چاہتا ہوں۔ تم نبیٔ کریم ﷺ کے پاس جاؤ، چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں عرش الٰہی کے نیچے سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! سجدے سے اپنا سر اٹھائیں۔ آپ سفارش کریں اسے قبول کیا جائے گا۔ آپ

مانگیں آپ کو دیا جائے گا۔" (راویٔ حدیث) محمد بن عبید کہتے ہیں: مجھے پوری حدیث یاد نہیں رہی۔

۳۳٤۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ [القمر:١٥] مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَامَّةِ. [انظر: ٣٣٤٥، ٣٣٧٦، ٤٨٦٩، ٤٨٧٠، ٤٨٧١، ٤٨٧٢، ٤٨٧٣، ٤٨٧٤]

[3341] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ کی تلاوت فرمائی جیسا کہ عام لوگوں کی قراءت ہے۔

(٤) بَابُ ﴿وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِۦٓ أَلَا تَتَّقُونَ﴾ إِلَى ﴿وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى ٱلْآخِرِينَ﴾ [الصافات: ١٢٣-١٢٩]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: "بے شک حضرت الیاس رسولوں میں سے ہیں۔ جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا: تم ڈرتے کیوں نہیں؟...... اور ہم نے بعد میں آنے والے لوگوں میں ان کا ذکر خیر چھوڑا۔"

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يُذْكَرُ بِخَيْرٍ. ﴿سَلَٰمٌ عَلَىٰٓ إِلْ يَاسِينَ ۝ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُۥ مِنْ عِبَادِنَا ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾ [الصافات: ١٣٠-١٣٢]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ بھلائی کے ساتھ انھیں یاد کیا جاتا رہے گا۔ "سلام ہو الیاسین پر۔ بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔ بلاشبہ وہ ہمارے اعلیٰ درجے کے کامل ایمان بندوں سے ہیں۔"

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَّ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ إِلْيَاسَ هُوَ إِدْرِيسُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ الیاس، حضرت ادریس علیہ السلام کا نام ہے۔

فائدہ: حضرت الیاس جنھیں الیاسین بھی کہا گیا ہے حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں، ان کا زمانۂ نبوت نویں صدی قبل مسیح ہے۔ ان کا تبلیغی مرکز بعلبک نامی شہر تھا جو شام میں واقع ہے، ان کی قوم بعل نامی بت کی پوجا کرتی تھی۔ اس کے معنی خاوند اور سردار کے ہیں۔ گویا یہ بت انھوں نے دیگر تمام بتوں کا سردار مقرر کیا ہوا تھا۔

(٥) بَابُ ذِكْرِ إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ جَدُّ أَبِي نُوحٍ وَيُقَالُ: جَدُّ نُوحٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

باب: 5- حضرت ادریس علیہ السلام کا ذکر، اور وہ حضرت نوح علیہ السلام کے باپ کے دادا ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کے دادا ہیں

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَرَفَعْنَهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ [مريم: ٥٧].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور ہم نے اسے بلند مقام پر اٹھالیا تھا۔''

٣٣٤٢ - قَالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِيءٍ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: افْتَحْ، قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا جِبْرِيلُ، قَالَ: مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: مَعِي مُحَمَّدٌ، قَالَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَافْتَحْ، فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَّمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَّعَنْ يَّسَارِهِ أَسْوِدَةٌ، فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هٰذَا آدَمُ، وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى، ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا: افْتَحْ، فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَفَتَحَ»! قَالَ أَنَسٌ:

[3342] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب میں مکہ میں تھا تو میرے گھر کی چھت کھول دی گئی۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انھوں نے میرے سینے کو چاک کیا، پھر اسے آب زم زم سے دھویا۔ اس کے بعد سونے کا ایک تھال لائے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا، اسے میرے سینے میں انڈیل دیا۔ پھر چاک شدہ سینے کو بند کر دیا۔ پھر انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمان پر لے گئے۔ جب آسمان اول کے قریب آئے تو انھوں نے آسمان کے نگران سے کہا: دروازہ کھولو۔ اس نے پوچھا: یہ کون ہے؟ کہا: میں جبریل ہوں۔ اس نے پوچھا: آپ کے ہمراہ کوئی ہے؟ انھوں نے بتایا: میرے ہمراہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اس نے پوچھا: کیا آپ کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ کہا: ہاں، دروازہ کھولو۔ (اس نے دروازہ کھول دیا۔) جب ہم آسمان دنیا پر چڑھے تو وہاں ایک شخص تھا جس کے دائیں بائیں کچھ لوگ تھے۔ جب وہ اپنی دائیں طرف دیکھتا تو ہنس پڑتا اور جب بائیں جانب نظر کرتا تو رو دیتا۔ اس نے مجھے دیکھ کر کہا: خوش آمدید! اے نبیٔ محترم اور پسر مکرم! میں نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور یہ ان کے دائیں بائیں انسانی روحیں ہیں۔ یہ سب ان کی اولاد کی ارواح ہیں۔ ان میں سے دائیں طرف والے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے دوزخی۔ جب وہ دائیں طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے ہنس دیتے ہیں اور جب بائیں طرف نظر کرتے ہیں تو انھیں رونا آ جاتا ہے۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام مجھے چڑھا کر اوپر لے

فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوَاتِ إِدْرِيسَ وَمُوسٰى وَعِيسٰى وَإِبْرَاهِيمَ، وَلَمْ يُثْبِتْ لِي كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّه ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ.

گئے حتی کہ ہم دوسرے آسمان تک پہنچ گئے۔ انھوں نے آسمان کے نگران سے کہا: دروازہ کھولو۔ اس نے وہی کہا جو پہلے آسمان کے نگران نے کہا تھا۔ پھر اس نے دروازہ کھولا۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف آسمانوں پر حضرت ادریس، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات فرمائی لیکن انھوں نے ان انبیائے کرام علیہم السلام کے مقامات کی کوئی تخصیص نہیں کی، صرف اتنا بتایا کہ آپ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پہلے آسمان میں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان میں دیکھا۔

وَقَالَ أَنَسٌ: «فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِإِدْرِيسَ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا إِدْرِيسُ، ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسٰى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا مُوسٰى، ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسٰى. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: عِيسٰى، ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا إِبْرَاهِيمُ». قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّأَبَا حَيَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ».

نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ''جب حضرت جبریل علیہ السلام (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ) حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انھوں نے کہا: اے نبی مکرم اور برادر محترم خوش آمدید! میں نے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انھوں نے کہا: خوش آمدید! اے نیک نبی اور نیک بھائی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انھوں نے بھی کہا: اے نیک نبی اور نیک بھائی، مرحبا! میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انھوں نے کہا: مرحبا، اے نبیٔ محترم اور پسر مکرم! میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔'' ابن شہاب کہتے ہیں: مجھ سے ابن حزم نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس اور ابوحیہ انصاری رضی اللہ عنہم ذکر کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر مجھے اوپر لے جایا گیا اور میں اتنے بلند مقام پر پہنچ گیا کہ وہاں اقلام کی آواز سن رہا تھا۔''

قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَّأَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَفَرَضَ اللهُ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً، فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى أَمُرَّ بِمُوسٰى فَقَالَ لِي مُوسٰى: مَا الَّذِي فُرِضَ عَلٰى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلَاةً، قَالَ: فَرَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ، فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُونَ، لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ. فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ: قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي، ثُمَّ انْطَلَقَ حَتّٰى أَتٰى بِيَ السِّدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَّا أَدْرِي مَا هِيَ، ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ». [راجع: ٣٤٩]

ابن حزم اور حضرت انس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پھر اللہ تعالیٰ نے پچاس وقت کی نمازیں مجھ پر فرض کیں۔ میں اس فریضے کو لے کر واپس آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: پچاس نمازیں۔ انھوں نے کہا: آپ اپنے رب کے پاس تشریف لے جائیں کیونکہ آپ کی امت میں اتنی نمازیں پڑھنے کی طاقت نہیں ہے، چنانچہ میں واپس آیا اور اپنے رب سے نظرثانی کی اپیل کی تو اللہ تعالیٰ نے کچھ نمازیں کم کر دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انھوں نے کہا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور نظرثانی کی اپیل کریں، چنانچہ میں نے اپنے رب سے نظرثانی کی اپیل کی تو اللہ تعالیٰ نے کچھ نمازیں کم دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور انھیں بتایا (کہ اللہ نے نمازوں کا کچھ اور حصہ کم کر دیا ہے۔) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ اپنے رب سے پھر مراجعت کریں کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ (اسی طرح بار بار آنے جانے کا سلسلہ جاری رہا) بالآخر میں رب العالمین کے حضور گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نمازیں پانچ ہیں مگر ثواب پچاس نمازوں ہی کا باقی رکھا گیا ہے۔ ہمارے ہاں بات بدلا نہیں کرتی۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو انھوں نے اب بھی اسی پر زور دیا کہ اپنے رب سے آپ کو پھر مراجعت کرنی چاہیے۔ میں نے کہا کہ اب مجھے اپنے رب کریم سے حیا آتی ہے۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام میرے ساتھ ہم سفر ہوئے حتی کہ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ اسے مختلف رنگوں نے ڈھانپ رکھا ہے نہ معلوم وہ کیا تھے۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ موتیوں کے گنبد ہیں اور اس کی مٹی مشک کی طرح خوشبودار ہے۔''

(٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى : ﴿وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا﴾ [الأعراف: ٦٥] وَقَوْلِهِ : ﴿إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُۥ بِٱلْأَحْقَافِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْقَوْمَ ٱلْمُجْرِمِينَ﴾ [الأحقاف: ٢١-٢٥]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''قوم عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی حضرت ہود کو بھیجا۔'' نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جب اس (حضرت ہود علیہ السلام) نے مقام احقاف میں اپنی قوم کو ڈرایا...... اسی طرح ہم جرم پیشہ قوم کو سزا دیتے ہیں۔'' کا بیان

فِيهِ عَطَاءٌ وَّسُلَيْمَانُ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس باب میں حضرت عطاء اور حضرت سلیمان کی ایک روایت ہے جو انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا۟ بِرِيحٍ صَرْصَرٍ﴾ شَدِيدَةٍ ﴿عَاتِيَةٍ﴾ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ : عَتَتْ عَلَى الْخُزَّانِ؛ ﴿سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَٰنِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا﴾ : مُتَتَابِعَةً؛ ﴿فَتَرَى ٱلْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ﴾ : أُصُولُهَا؛ ﴿فَهَلْ تَرَىٰ لَهُم مِّنۢ بَاقِيَةٍ﴾ [الحاقة: ٦-٨] : بَقِيَّةٍ.

ارشاد باری تعالیٰ: ''لیکن قوم عاد، تو انھیں ایک نہایت تیز و تند آندھی سے ہلاک کیا گیا۔'' یعنی جو بڑی غضبناک تھی۔ اس میں لفظ ﴿عَاتِيَةٍ﴾ کے متعلق ابن عیینہ نے کہا کہ اس کا مطلب ہے: وہ اپنے نگران فرشتوں کے قابو سے باہر ہو گئی۔ ''جسے اللہ تعالیٰ نے ان پر متواتر سات رات اور آٹھ دن تک مسلط کیے رکھا'' یعنی وہ پے در پے چلتی رہی۔ ایک لحظہ کے لیے بھی نہیں رُکی۔ ''آپ (اگر وہاں ہوتے تو) دیکھتے کہ وہاں لوگ یوں (چاروں شانے) چت گرے پڑے ہیں جیسے وہ کھجوروں کے کھوکھلے تنے ہوں۔ کیا آپ ان میں کوئی بھی باقی بچا دیکھتے ہیں۔''

٣٣٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «نُصِرْتُ بِالصَّبَا. وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ».

[راجع: ١٠٣٥]

[3343] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بادِ صبا سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد کو پچھم کی ہوا سے ہلاک کر دیا گیا۔''

٣٣٤٤ - قَالَ: وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

[3344] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَرْبَعَةِ: اَلْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ، وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ، وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ. فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَّالْأَنْصَارُ، قَالُوا: يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَّيَدَعُنَا؟ قَالَ: «إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ». فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاتِئُ الْجَبِينِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوقٌ فَقَالَ: اتَّقِ اللهَ يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ: «مَنْ يُّطِعِ اللهَ إِذَا عَصَيْتُ؟ أَيَأْمَنُنِيَ اللهُ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي؟» فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ، أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَمَنَعَهُ، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ: «إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا - أَوْ فِي عَقِبِ هٰذَا - قَوْمٌ يَّقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ». [انظر: ٣٦١٠، ٤٣٥١، ٤٦٦٧، ٥٠٥٨، ٦١٦٣، ٦٩٣١، ٦٩٣٣، ٦٩٣٤، ٧٤٣٢]

(خام) سونے کا ایک ٹکڑا بھیجا تو آپ نے اسے چار اشخاص میں تقسیم کر دیا: اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی، عیینہ بن بدر فزاری، زید طائی جو بنونبہان کا ایک آدمی تھا اور علقمہ بن علاثہ عامری جو بنوکلاب کا ایک فرد تھا۔ اس تقسیم پر قریش اور انصار غصے سے بھر گئے کہ آپ اہل نجد کے سرداروں کو عطیات دیتے ہیں اور ہمیں نظرانداز کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں انھیں تالیف قلوب کے لیے دیتا ہوں۔'' اس دوران میں ایک آدمی سامنے آیا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی، رخسار ابھرے ہوئے، پیشانی اونچی، ڈاڑھی گھنی اور سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے کہا: اے محمد! اللہ سے ڈریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے لگوں تو اور کون فرمانبرداری کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اہل زمین پر امین بنایا ہے لیکن تم مجھے امین نہیں سمجھتے۔'' ایک شخص نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ میرے خیال میں وہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے انھیں روک دیا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اس شخص کی نسل یا اس کے نسب سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کریم تو پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں انھیں پا لوں تو ضرور انھیں ایسے قتل کروں جیسے قوم عاد نیست و نابود ہوئی ہے۔''

٣٣٤٥ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ [القمر: ١٥]. [راجع: ٣٣٤١]

[3345] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو یہ آیت پڑھتے سنا: ﴿فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ ''کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔''

(١٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا﴾ [هود: ٦١] وَقَوْلِهِ: ﴿كَذَّبَ أَصْحَٰبُ ٱلْحِجْرِ﴾ [الحجر: ٨٠]

باب: 17- ارشاد باری تعالیٰ: ''ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو رسول بنا کر بھیجا'' اور ''حجر والوں نے (رسولوں کو) جھٹلایا'' کا بیان

اَلْحِجْرُ مَوْضِعُ ثَمُودَ؛ وَأَمَّا ﴿حَرْثٌ حِجْرٌ﴾ [الأنعام: ١٣٨]: حَرَامٌ؛ وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ؛ وَمِنْهُ: ﴿حِجْرًا مَّحْجُورًا﴾ [الفرقان: ٢٢، ٥٣]؛ وَالْحِجْرُ: كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ، وَمَا حَجَرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ؛ وَمِنْهُ: سُمِّيَ حَطِيمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِّنْ مَّحْطُومٍ، مِثْلُ قَتِيلٍ مِّنْ مَّقْتُولٍ؛ وَيُقَالُ لِلْأُنْثٰى مِنَ الْخَيْلِ: حِجْرٌ؛ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ: حِجْرٌ وَّحِجًى؛ وَأَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ الْمَنْزِلُ.

حجر، قوم ثمود کے رہنے کی جگہ کا نام ہے لیکن ایک دوسرے مقام ﴿حَرْثٌ حِجْرٌ﴾ پر اس کے معنی ممنوع اور حرام کے ہیں۔ ہر ممنوع چیز حجر، یعنی حرام ہوتی ہے۔ اسی سے ﴿حِجْرًا مَّحْجُورًا﴾ ہے۔ اس کے معنی ہیں: رکاوٹ جو کھڑی کی گئی ہو۔ حجر، ہر اس عمارت کو کہتے ہیں جس کی تم تعمیر کرو اور زمین سے اس پر کوئی آڑ کھڑی کر دو تو یہ بھی حجر ہے۔ بیت اللہ کے حطیم کو بھی حجر کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بھی بیت اللہ سے الگ کر دیا گیا ہے۔ گویا حَطِیم، مَحْطُوم کے معنی میں ہے جیسا کہ قتیل کے معنی مقتول آتے ہیں۔ گھوڑی کو بھی حجر کہتے ہیں (اس لیے کہ وہ بھی لڑائیوں سے روکی ہوتی ہے۔) عقل کو بھی حجر اور حجی کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی بری باتوں سے روکتی ہے، لیکن حجر الیمامہ (حجاز اور یمن کے درمیان) ایک منزل کا نام ہے۔

٣٣٧٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ زَمْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ - وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ - فَقَالَ: «فَانْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ذُو عِزٍّ وَّمَنَعَةٍ فِي قَوْمِهِ كَأَبِي زَمْعَةَ». [انظر: ٤٩٤٢، ٥٢٠٤، ٦٠٤٢]

[3377] حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے اس شخص کا ذکر کیا جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو قتل کیا تھا تو فرمایا: ''اس اونٹنی کو قتل کرنے کے لیے وہ شخص تیار ہوا جو غلبہ و طاقت اور مرتبے و عزت کے اعتبار سے اپنی قوم میں ابوزمعہ کی طرح تھا۔''

٣٣٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ أَبُو الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ بْنِ حَيَّانَ أَبُو زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ

[3378] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب غزوۂ تبوک کے موقع پر مقام حجر پر پڑاؤ کیا تو مجاہدین کو حکم دیا کہ اس مقام کے کنویں سے پانی نہ پئیں اور نہ پانی بھر کر ہی رکھیں۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ

ﷺ لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَمَرَهُمْ أَنْ لَّا يَشْرَبُوا مِنْ بِئْرِهَا وَلَا يَسْتَقُوا مِنْهَا، فَقَالُوا: قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَّطْرَحُوا ذٰلِكَ الْعَجِينَ وَيُهْرِيقُوا ذٰلِكَ الْمَاءَ.

ہم نے اس سے آٹا گوندھ لیا ہے اور مشکیزوں میں پانی بھر لیا ہے تو آپ نے انھیں حکم دیا کہ وہ آٹا پھینک دیں اور پانی بہادیں۔

وَيُرْوٰى عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَّأَبِي الشُّمُوسِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِإِلْقَاءِ الطَّعَامِ. وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنِ اعْتَجَنَ بِمَائِهِ». [انظر: ٣٣٧٩]

سبرہ بن معبد اور ابوشموس سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے کھانا پھینک دینے کا حکم دیا اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس کے پانی سے آٹا گوندھا ہے (وہ اسے پھینک دے۔)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے مقام حجر کے کنویں کا پانی پینے سے اس لیے منع کیا کہ وہ منحوس مقام تھا اور وہاں ایک قوم پر عذاب نازل ہوا تھا، مبادا اس پانی کی وجہ سے لوگ سنگدلی کا شکار ہو جائیں یا جسمانی طور پر کسی بیماری میں مبتلا ہو جائیں۔

٣٣٧٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْضَ ثَمُودَ الْحِجْرَ وَاسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُّهْرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بِيَارِهَا، وَأَنْ يَّعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَّسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَ تَرِدُهَا النَّاقَةُ. تَابَعَهُ أُسَامَةُ عَنْ نَّافِعٍ. [راجع: ٣٣٧٨]

[3379] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ صحابۂ کرام نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ قوم ثمود کی سرزمین میں مقام حجر پر پڑاؤ کیا۔ انھوں نے وہاں کے کنویں سے پانی بھر لیا اور آٹا گوندھ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ ان کنوؤں سے جنھوں نے پانی بھرا ہے اسے بہا دیں اور گوندھا ہوا آٹا اونٹوں کو کھلا دیں اور انھیں حکم دیا کہ اس کنویں سے پانی بھریں جہاں سے اونٹنی پانی پیتی تھی۔

نافع سے روایت کرنے میں اسامہ بن زید نے عبیداللہ کی متابعت کی ہے۔

٣٣٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ: «لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُّصِيبَكُمْ مَّا أَصَابَهُمْ»، ثُمَّ تَقَنَّعَ بِرِدَائِهِ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ.

[3380] سالم بن عبداللہ اپنے باپ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب مقام حجر سے گزرے تو فرمایا: ''جن لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے ان کی رہائش گاہوں میں مت جاؤ، مگر روتے ہوئے وہاں سے گزر جاؤ، مبادا تم اسی عذاب سے دوچار ہو جاؤ جو ان پر آیا تھا۔'' پھر آپ نے سواری پر بیٹھے بیٹھے اپنی چادر سے

[راجع: ٤٣٣]

چہرے کو ڈھانپ لیا۔

٣٣٨١ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا أَبِي: سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَّا أَصَابَهُمْ». [راجع: ٤٣٣]

[3381] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان لوگوں کے مقامات میں مت جاؤ جنھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تھا، ہاں وہاں سے گریہ و زاری کرتے ہوئے گزر جاؤ، مبادا تمھیں وہ مصیبت پہنچے جس سے وہ دوچار ہوئے تھے۔''

(٧) بَابُ قِصَّةِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

باب: 7- یاجوج و ماجوج کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿قَالُوا۟ يَٰذَا ٱلْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِى ٱلْأَرْضِ﴾ وَ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ عَن ذِى ٱلْقَرْنَيْنِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿سَبَبًا﴾ [الكهف: ٨٣-٩٢] سَبَبًا: طَرِيقًا. إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ءَاتُونِى زُبَرَ ٱلْحَدِيدِ﴾ [٩٦] وَاحِدُهَا زُبْرَةٌ وَهِيَ الْقِطَعُ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''انھوں نے کہا: اے ذوالقرنین! یاجوج و ماجوج زمین میں فساد کرتے ہیں۔'' نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور آپ سے ذوالقرنین کے متعلق پوچھتے ہیں...... مجھے لوہے کی چادریں لا دو'' تک۔ زُبر کا واحد زُبْرَةٌ ہے۔ اس کے معنی ہیں: لوہے کے ٹکڑے۔

﴿حَتَّىٰٓ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ ٱلصَّدَفَيْنِ﴾ يُقَالُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَلْجَبَلَيْنِ؛ وَالسَّدَّيْنِ: اَلْجَبَلَيْنِ. ﴿خَرْجًا﴾ [٩٤]: أَجْرًا؛ قَالَ: ﴿ٱنفُخُوا۟ حَتَّىٰٓ إِذَا جَعَلَهُۥ نَارًا قَالَ ءَاتُونِىٓ أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا﴾ [٩٦]: أَصُبُّ عَلَيْهِ رَصَاصًا؛ وَيُقَالُ: الْحَدِيدُ؛ وَيُقَالُ الصُّفْرُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلنُّحَاسُ. ﴿فَمَا ٱسْطَٰعُوٓا۟ أَن يَظْهَرُوهُ﴾ [٩٧]: يَعْلُوهُ، اِسْطَاعَ: اِسْتَفْعَلَ مِنْ طُعْتُ لَهُ، فَلِذٰلِكَ فُتِحَ أَسْطَاعَ يَسْطِيعُ؛ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِسْتَطَاعَ يَسْتَطِيعُ: ﴿فَمَا ٱسْطَٰعُوٓا۟ أَن يَظْهَرُوهُ وَمَا ٱسْتَطَٰعُوا۟ لَهُۥ نَقْبًا ۝ قَالَ هَٰذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّى فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّى جَعَلَهُۥ دَكَّآءَ﴾ [٩٧، ٩٨]: أَلْزَقَهُ بِالْأَرْضِ؛ وَنَاقَةٌ دَكَّاءُ: لَا سَنَامَ

''یہاں تک کہ جب اس نے دونوں پہاڑوں کے خلا کو برابر کر دیا۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صَدَفَيْن سے مراد دو پہاڑ ہیں۔ السَّدَّيْن سے مراد بھی دو پہاڑ ہیں۔ ﴿خَرَجًا﴾ کے معنی اجرت کے ہیں۔ ذوالقرنین نے کہا: ''دھونکو (دہکاؤ) حتی کہ جب اس نے اسے آگ بنا دیا تو کہا کہ میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ میں اس پر ڈال (کر پیوست) کر دوں۔'' اس پر رصاص ڈال دوں۔ رصاص لوہے اور تانبے کو کہا جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس سے مراد پیتل ہے۔ ''وہ (یاجوج و ماجوج) اس پر نہیں چڑھ سکیں گے۔'' اِسْطَاعَ باب استفعال سے ہے۔ یہ طُعْتُ له سے ماخوذ ہے۔ اسی لیے مفتوح پڑھا گیا ہے اور اَسْطَاعَ يَسْطِيعُ ہے اور بعض نے کہا کہ اِسْتَطَاعَ

لَهَا؛ وَالدَّكْدَاكُ مِنَ الْأَرْضِ: مِثْلُهُ؛ حَتّٰى صَلُبَ وَتَلَبَّدَ؛ ﴿وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ۝ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ﴾ [٩٨، ٩٩]: ﴿حَتَّىٰٓ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ﴾ [الأنبياء: ٩٦]

يَسْتَطِيعُ کے باب سے ہے۔ ''وہ اس پر چڑھ نہیں سکیں گے اور نہ اس میں سوراخ ہی کر سکیں گے۔ اس (ذوالقرنین) نے کہا: یہ میرے رب کی رحمت ہے مگر جب میرے رب کا وعدہ آ جائے گا تو وہ اسے پیوند خاک کر دے گا۔'' اس کے معنی ہیں کہ اللہ اسے زمین کے ساتھ ملا دے گا۔ جس اونٹنی کی کوہان نہ ہو اسے نَاقَةٌ دَكَّاء کہا جاتا ہے۔ اسی طرح دَكْدَاكٌ وہ صاف زمین ہے جو سخت ہو گئی ہو اور اس میں اونچائی نہ رہے۔ ''اور میرے رب کا وعدہ برحق ہے اور اس دن ہم انھیں چھوڑ دیں گے، وہ ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو جائیں گے۔'' حتی کہ جب یاجوج و ماجوج کو کھول دیا جائے گا اور وہ ہر بلندی سے نیچے کو دوڑتے آئیں گے۔''

وَقَالَ قَتَادَةُ: حَدَبٌ: أَكَمَةٌ؛ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ: رَأَيْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ، قَالَ: «قَدْ رَأَيْتَهُ».

حضرت قتادہ نے کہا: حَدَبٌ سے مراد ٹیلہ ہے۔ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا: میں نے ایک دیوار دیکھی ہے جو منقش چادر کی طرح ہے تو آپ نے فرمایا: ''یقیناً تو نے اسے دیکھ لیا ہے۔''

فائدہ: یاجوج و ماجوج کے متعلق صحیح موقف یہ ہے کہ ان کی حقیقت حال اللہ ہی بہتر جانتا ہے، اہل ایمان کا کام یہ ہے کہ جو کچھ قرآن و حدیث میں ہے اسے تسلیم کر لیا جائے اور مزید کرید سے گریز کیا جائے۔ قرآن و حدیث کے مطابق ان کے متعلق دوٹوک حقائق مندرجہ ذیل ہیں: (ا) ان کا تعلق آدم کی اولاد سے ہے، آدم کے علاوہ وہ کسی اور سے پیدا شدہ نہیں ہیں۔ (ب) وہ اس قدر کثرت سے ہیں کہ ملت اسلامیہ ان کافروں کا ہزارواں حصہ ہو گی۔ ○ دنگا فساد ان کی سرشت ہے۔ ذوالقرنین نے ان کے حملوں سے بچاؤ کے لیے ان دروں کو لوہے سے بند کر دیا تھا جن کے ذریعے سے وہ دوسروں پر حملہ آور ہوتے تھے۔ ○ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص نے اس سدِّ سکندری کو دیکھا تھا جو منقش چادر کی طرح تھی۔ ○ رسول اللہ ﷺ کے دور میں وہ دیوار کچھ کمزور ہو چکی تھی کہ اس میں معمولی سا سوراخ ہو گیا تھا۔ ○ قیامت کے نزدیک وہ دیوار پیوند زمین ہو جائے گی اور یاجوج و ماجوج سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارتے ہوئے نکلیں گے۔ ○ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں، ان میں ایک یاجوج و ماجوج کا حملہ آور ہونا ہے۔ ان کی یورش کے بعد جلد ہی قیامت بپا ہو جائے گی۔ جو روایات ان کے قد و قامت کے متعلق منقول ہیں وہ محدثین کے معیار صحت پر پوری نہیں اترتیں۔

٣٣٤٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

[3346] حضرت زینب بنت جحش ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ گھبرائے ہوئے ان کے پاس آئے اور فرمایا:

الزُّبَيْرِ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَّدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ» - وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا - قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ».

[انظر: ٣٥٩٨، ٧٠٥٩، ٧١٣٥]

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ عرب کی تباہی اس آفت کی وجہ سے ہونے والی ہے جو بالکل قریب آ لگی ہے۔ آج یاجوج و ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے۔'' آپ ﷺ نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے سوراخ بنا کر اس کی مقدار بتائی۔ حضرت زینب بنت جحش ؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم نیک لوگوں کی موجودگی میں ہلاک ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جب برائی زیادہ پھیل جائے گی۔''

٣٣٤٧ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فَتَحَ اللهُ مِنْ رَّدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هٰذِهِ»، وَعَقَدَ بِيَدِهِ تِسْعِينَ. [انظر: ٧١٣٦]

[3347] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے یاجوج و ماجوج کی دیوار سے اتنا سا کھول دیا ہے۔'' اور اپنے ہاتھ سے نوّے کی گرہ لگائی۔

٣٣٤٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقُولُ اللهُ تَعَالٰى: يَا آدَمُ! فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ. فَيَقُولُ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِينَ، فَعِنْدَهُ يَشِيبُ الصَّغِيرُ ﴿وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى ٱلنَّاسَ سُكَٰرَىٰ وَمَا هُم بِسُكَٰرَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ ٱللَّهِ شَدِيدٌ﴾ [الحج: ٢]» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَأَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ؟

[3348] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم! وہ عرض کریں گے: میں حاضر ہوں اور اس حاضری میں میری سعادت ہے۔ ہر قسم کی بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ ارشاد ہوگا: دوزخ کا لشکر الگ کر دو۔ حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے: دوزخ کا لشکر کتنا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ اس وقت مارے خوف کے بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ''ہر حاملہ عورت اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو بے ہوش ہوتے دیکھو گے، حالانکہ وہ بے ہوش نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔'' صحابۂ کرام نے عرض کیا: اللہ

قَالَ: «أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلٌ وَّمِنْ يَّأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفٌ»، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَكَبَّرْنَا، فَقَالَ: أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا، فَقَالَ: أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا، فَقَالَ: مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ، أَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ». [انظر: ٤٧٤١، ٦٥٣٠، ٧٤٨٣]

کے رسول! وہ ایک آدمی ہم میں سے کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''تم خوش ہو جاؤ کیونکہ وہ ایک شخص تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار یاجوج و ماجوج کے ہوں گے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اہل جنت میں ایک چوتھائی تم ہو گے۔'' ہم نے اس پر نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ آپ نے فرمایا: ''میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا تیسرا حصہ ہو گے۔'' پھر ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا: ''میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔'' یہ سن کر ہم نے پھر اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا: ''لوگوں میں تم ایسے ہو جیسے ایک سیاہ بال، سفید بیل کی کھال پر، یا ایک سفید بال، سیاہ بیل کی کھال پر۔''

(٨) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا﴾ [النساء: ١٢٥] وَقَوْلِهِ: ﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ﴾ [النحل: ١٢٠] وَقَوْلِهِ: ﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ﴾ [التوبة: ١١٤]

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلیل بنا لیا''۔ (نیز فرمایا:) ''بے شک ابراہیم ایک امت اور اللہ کے فرمانبردار بندے تھے۔'' نیز ارشاد الٰہی: ''بلاشبہ ابراہیم نہایت نرم مزاج اور بڑے ہی بردبار تھے'' کا بیان

وَقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ: الرَّحِيمُ، بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ.

ابومیسرہ نے کہا: (اَوَّاہٌ) حبشی زبان میں رحیم کے معنی میں ہے۔

٣٣٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا»، ثُمَّ قَرَأَ ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ [الأنبياء: ١٠٤] «وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

[3349] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن تم لوگ ننگے پاؤں، برہنہ بدن اور بغیر ختنہ جمع کیے جاؤ گے۔'' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''جیسے ہم نے پہلی بار پیدا کیا، اسی طرح ہم دوبارہ لوٹائیں گے۔ یہ وعدہ ہمارے ذمے ہے۔ یقیناً (اسے) ہم پورا کریں گے۔'' (پھر فرمایا:) ''قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام

إِبْرَاهِيمُ، وَإِنَّ أُنَاسًا مِّنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ: أَصْحَابِي أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ لَنْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿ٱلْحَكِيمُ﴾ [المائدة: ١١٧، ١١٨]». [انظر: ٣٤٤٧، ٤٦٢٥، ٤٦٢٦، ٤٧٤٠، ٦٥٢٤، ٦٥٢٥، ٦٥٢٦]

کو لباس پہنایا جائے گا۔ پھر ایسا ہوگا کہ میرے چند اصحاب بائیں طرف کھینچ لیے جائیں گے۔ میں کہوں گا: یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ جواب دیا جائے گا کہ جب تمھاری وفات ہوئی تو یہ لوگ اسلام سے برگشتہ ہو گئے تھے۔ پھر میں وہی کہوں گا جیسا کہ ایک نیک بندے نے کہا تھا: ''میں جب تک ان لوگوں میں رہا ان کا حال دیکھتا رہا'' آخر آیت تک۔

فائدہ: حدیث کے آخر میں جن لوگوں کا حال بیان کیا گیا ہے ان سے غالباً وہ لوگ مراد ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد خلافت صدیقی میں مرتد ہو گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف جہاد کیا تھا۔

٣٣٥٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلٰى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ: لَا تَعْصِنِي؟ فَيَقُولُ أَبُوهُ: فَالْيَوْمَ لَا أَعْصِيكَ، فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: يَا رَبِّ! إِنَّكَ وَعَدْتَّنِي أَنْ لَّا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ، فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزٰى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ؟ فَيَقُولُ اللهُ تَعَالٰى: إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا إِبْرَاهِيمُ! مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ؟ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُّلْتَطِخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ». [انظر: ٤٧٦٨، ٤٧٦٩]

[3350] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر سے ملیں گے تو آزر کے چہرے پر سیاہی اور گرد و غبار پڑی ہو گی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس سے کہیں گے: میں نے تم سے یہ نہ کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو۔ ان کا باپ جواب دے گا: اب میں تمھاری نافرمانی نہیں کروں گا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے: اے میرے رب! تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن تجھے ذلیل نہیں کروں گا اور اب رحمت سے انتہائی دور میرے باپ کی ذلت سے زیادہ اور کون سی رسوائی ہو گی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے کافروں پر جنت حرام کر دی ہے۔ پھر انھیں کہا جائے گا: اے ابراہیم! تمھارے پاؤں کے نیچے کیا چیز ہے؟ وہ دیکھیں گے تو ایک بجو نجاست میں لتھڑا ہوا پائیں گے۔ پھر اس کی ٹانگوں سے گھسیٹ کر اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان اگر کفر پر مرا ہو تو اس کے بیٹے کا بلند مرتبہ ہونا اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا اور نہ بیٹے کو باپ کا بلند مرتبہ ہونا ہی فائدہ دے سکتا ہے جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے بیٹے کا واقعہ ہے۔ اس حدیث سے ان نام

نہاد مسلمانوں کو عبرت پکڑنی چاہیے جو اولیائے کرام کے بارے میں جھوٹی کرامات بیان کر کے ان کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن اپنے باپ کے کام نہیں آ سکیں گے تو کسی کی کیا مجال ہے کہ وہ اپنے کسی عقیدت مند یا تعلق دار کو اللہ کے ہاں پروانۂ نجات دے سکے۔ واللہ المستعان.

٣٣٥١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ وَجَدَ فِيهِ صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَصُورَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ ﷺ: «أَمَا لَهُمْ: فَقَدْ سَمِعُوا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، هٰذَا إِبْرَاهِيمُ مُصَوَّرٌ فَمَا لَهُ يَسْتَقْسِمُ؟». [راجع: ٣٩٨]

[3351] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس میں حضرت ابراہیم اور حضرت مریم علیہما السلام کی تصویریں دیکھیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا انھوں نے نہیں سنا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں رکھی ہوں۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تصویر، انھیں تیروں کے ذریعے سے قرعہ اندازی کرنے کی کیا ضرورت تھی؟''

٣٣٥٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا رَأَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتّٰى أَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ، وَرَأَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِأَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ: «قَاتَلَهُمُ اللهُ، وَاللهِ إِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ». [راجع: ٣٩٨]

[3352] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جب بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں تو اندر داخل نہ ہوئے حتی کہ آپ کے حکم سے وہ مٹا دی گئیں۔ پھر آپ اندر گئے تو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے ہاتھوں میں تیر دیکھے تو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قریش کو برباد کرے، اللہ کی قسم! ان حضرات نے کبھی قسمت آزمائی کے لیے تیر نہیں پھینکے۔''

٣٣٥٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: «أَتْقَاهُمْ». فَقَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ. قَالَ: فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ بْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ» قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا

[3353] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! لوگوں میں سب سے زیادہ مکرم کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو ان میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہو۔'' لوگوں نے عرض کیا: ہم نے یہ سوال نہیں کیا۔ تو آپ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ بزرگ اللہ کے نبی حضرت یوسف علیہ السلام ہیں جو خود نبی تھے، باپ نبی، دادا نبی اور پردادا بھی نبی جو اللہ

نَسْأَلُكَ، قَالَ: «فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَ؟ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا».

کے خلیل ہیں۔'' لوگوں نے عرض کیا: ہم نے آپ سے یہ نہیں پوچھا۔ آپ نے فرمایا: ''تم خاندان عرب کے متعلق پوچھتے ہو؟ ان سب سے جو زمانۂ جاہلیت میں بہتر تھے وہی اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ وہ دین میں فقاہت حاصل کر لیں۔''

قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٣٣٧٤، ٣٣٨٣، ٣٤٩٠، ٤٦٨٩]

ابو اسامہ اور معتمر نے عبیداللہ، سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اسے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

٣٣٥٤ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا سَمُرَةُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَانِيَ اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ طَوِيلٍ لَّا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا وَّإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ ﷺ». [راجع: ٨٤٥]

[3354] حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات میرے پاس دو آدمی آئے (اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔) پھر ہم ایک آدمی کے پاس آئے جس کا قد بہت لمبا تھا۔ میں اس کے دراز قد ہونے کی وجہ سے اس کا سر نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ حضرت ابراہیم ﷺ تھے۔''

٣٣٥٥ - حَدَّثَنِي بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - وَذَكَرُوا لَهُ الدَّجَّالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ أَوْ كَ فِ رِ - قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ: «أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ، وَأَمَّا مُوسَى فَجَعْدٌ آدَمُ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِي». [راجع: ١٥٥٥]

[3355] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان کے پاس لوگوں نے دجال کا ذکر کیا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر، یا: ک، ف، ر'' لکھا ہوا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا: میں نے یہ الفاظ تو نہیں سنے، البتہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اگر تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے صاحب، یعنی میری طرف دیکھ لو۔ رہے حضرت موسیٰ علیہ السلام تو وہ گھٹے ہوئے جسم والے گندمی رنگ کے آدمی تھے جو سرخ اونٹ پر سوار تھے جس کی نکیل کھجور کی چھال کی بنی ہوئی رسی کی تھی، گویا میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں، وہ اللہ کی بڑائی بیان کرتے ہوئے نشیبی علاقے میں اتر رہے ہیں۔''

٣٣٥٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ

[3356] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام

الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُّومِ». [انظر: ٦٢٩٨]

نے اپنا ختنہ خود ایک بسولے سے کیا تھا جبکہ آپ اسی برس کے تھے۔''

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ وَقَالَ: «بِالْقَدُومِ» مُخَفَّفَةٌ، تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ. وَتَابَعَهُ عَجْلَانُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.

ایک روایت میں قَدُوْم کا لفظ دال کی تخفیف کے ساتھ آیا ہے۔عبدالرحمٰن بن اسحاق نے ابوزناد سے روایت کرنے میں شعیب کی متابعت کی ہے۔اسی طرح عجلان نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

٣٣٥٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ الرُّعَيْنِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثًا». [راجع: ٢٢١٧]

[3357] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے زندگی میں صرف تین مرتبہ خلاف واقعہ بات کی ہے۔''

٣٣٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: «لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ: ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَوْلُهُ: ﴿إِنِّي سَقِيمٌ﴾ [الصافات: ٨٩] وَقَوْلُهُ: ﴿بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا﴾ [الأنبياء: ٦٣] وَقَالَ: بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ إِذْ أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ هٰذَا رَجُلٌ مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَ: أُخْتِي، فَأَتَى سَارَةَ فَقَالَ: يَا سَارَةُ! لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ

[3358] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف تین مرتبہ خلاف واقعہ بات کی ہے۔ ان میں سے دو تو اللہ کی ذات ستودہ صفات کے متعلق تھیں: پہلی آپ کا یہ کہنا: ''میں بیمار ہوں۔'' دوسری بات ان کا کہنا: ''بلکہ یہ ان کے بڑے بت نے کیا ہے۔'' اور آپ نے فرمایا: (تیسری بات یہ ہے کہ) ایک دن وہ اور (ان کی بیوی) سارہ (سفر کرتے کرتے) ایک ظالم بادشاہ کے پاس سے گزرے تو اس (بادشاہ) سے کہا گیا: یہاں ایک مرد آیا ہے، اس کے ساتھ بہت خوبصورت عورت ہے، چنانچہ اس بادشاہ نے ان کے پاس ایک آدمی بھیجا اور سارہ کے متعلق پوچھا کہ وہ کون ہے؟ انھوں نے (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) جواب دیا: یہ میری

غَيْرِي وَغَيْرُكِ، وَإِنَّ هٰذَا سَأَلَنِي عَنْكِ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِي فَلَا تُكَذِّبِينِي، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا، فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ فَأُخِذَ، فَقَالَ: أُدْعِي اللهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ، فَدَعَتِ اللهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ، فَقَالَ: أُدْعِي اللهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ، فَدَعَتِ اللهَ فَأُطْلِقَ، فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ فَقَالَ: إِنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ، إِنَّمَا أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ، فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ، فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ: مَهْيَمْ؟ قَالَتْ: رَدَّ اللهُ كَيْدَ الْكَافِرِ - أَوِ الْفَاجِرِ - فِي نَحْرِهِ وَأَخْدَمَ هَاجَرَ».

بہن ہے۔ اس کے بعد آپ سارہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا: اے سارہ! میرے اور تیرے سوا اس سرزمین میں کوئی مومن نہیں ہے۔ اس ظالم بادشاہ نے مجھ سے پوچھا تھا تو میں نے اسے بتایا کہ تو میری بہن ہے، لہٰذا تو نے مجھے جھٹلانا نہیں۔ اس دوران میں اس ظالم نے سارہ کی طرف آدمی بھیجا۔ جب آپ اس کے پاس گئیں تو اس نے اپنے ہاتھ سے سارہ کو پکڑنا چاہا تو وہ زمین میں دھنس گیا۔ اس نے سارہ سے کہا: میرے لیے اللہ سے دعا کرو، میں تجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔ سارہ نے اللہ سے دعا کی تو اسے نجات مل گئی۔ اس نے دوبارہ حضرت سارہ کو پکڑنا چاہا تو پہلے سے زیادہ گرفت میں آ گیا۔ اس نے سارہ سے کہا: میرے لیے اللہ سے دعا کرو، میں تمھیں کوئی بھی نقصان نہیں پہنچاؤں گا، چنانچہ انھوں نے دعا کی تو اس کی خلاصی ہو گئی۔ پھر اس نے اپنے خادم کو بلایا اور کہا: تم میرے پاس انسان نہیں بلکہ کوئی شیطان لائے ہو اور سارہ کو بطور خدمت ہاجرہ دے کر واپس بھیج دیا۔ وہ (حضرت سارہ ان) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس واپس آئیں تو آپ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ انھوں نے ہاتھ سے اشارہ کر کے پوچھا: تمھارا حال کیسے رہا؟ سارہ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر یا فاجر کی تدبیر کو الٹا اس کے خلاف کر دیا اور اس نے خدمت کے لیے ہاجرہ بھی دی ہے۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ. [راجع: ٢٢١٧]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے آسمانی پانی کی اولاد! تمھاری والدہ یہی ہاجرہ ہیں۔

فائدہ: حضرت ہاجرہ علیہا السلام اس بادشاہ کی بیٹی تھیں جسے اس نے حصول برکت کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حرم میں داخل کر دیا تھا، یہی عرب کی والدہ ہیں اور انھیں آسمان کا پانی پینے والے کہا گیا ہے کیونکہ اہل عرب کا زیادہ تر گزارا بارش کے پانی پر ہی تھا، اگرچہ آج کل وہاں کنویں اور نہریں بنا دی گئیں ہیں اور یہ سب سعودی حکومت کے کارنامے ہیں أیدھا اللہ بنصرہ العزیز۔

٣٣٥٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى - أَوِ ابْنُ سَلَامٍ عَنْهُ - أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ: «كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ». [٣٣٠٧]

[3359] حضرت ام شریک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کو مار ڈالنے کا حکم دیا تھا کیونکہ وہ حضرت ابراہیم ؑ پر پھونکیں مار مار کر آگ تیز کرتی تھی۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اسے مار دینے کا حکم دیا ہے بلکہ اسے پہلی ضرب سے مار دینے میں سو نیکیاں ملتی ہیں، دوسری ضرب میں مار دینے میں اس سے کم، پھر تیسری ضرب سے اسے ختم کر دینے سے اس سے بھی کم نیکیاں ملتی ہیں۔ بہرحال اس کو مارنا کار ثواب ہے۔[1]

٣٣٦٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَلَمْ يَلْبِسُوٓاْ إِيمَـٰنَهُم بِظُلْمٍ﴾ [الأنعام:٨٢] قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ؟ قَالَ: «لَيْسَ كَمَا تَقُولُونَ، لَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ بِشِرْكٍ، أَوَ لَمْ تَسْمَعُوا إِلٰى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ: ﴿يَـٰبُنَىَّ لَا تُشْرِكْ بِٱللَّهِ إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ [لقمان:١٣]». [راجع: ٣٢]

[3360] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ جب درج ذیل آیت کریمہ نازل ہوئی: ''جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا تو ان کے لیے امن و سلامتی ہے۔'' ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم میں سے کون سا شخص ہے جس نے اپنے آپ پر ظلم نہیں کیا؟ تو آپ نے فرمایا: ''ایسا نہیں جیسا تم نے سمجھ لیا ہے۔ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ انھوں نے اپنے ایمان کو شرک سے آلودہ نہ کیا ہو۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا: اے لخت جگر! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ کیونکہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

(٩) [بَابٌ ﴿يَزِفُّونَ﴾ [الصافات:٩٤]: اَلنَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ]

باب: 9- يَزِفُّونَ کے معنی ہیں: ''رفتار میں تیزی کرنا''

٣٣٦١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ

[3361] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ گوشت پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پہلے اور

[1] صحیح مسلم، السلام، حدیث: 5846(2240).

النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا بِلَحْمٍ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ يَجْمَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَّاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيُنْفِذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ - فَذَكَرَ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ - فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيلُهُ مِنَ الْأَرْضِ، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ. وَيَقُولُ - فَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ -: نَفْسِي نَفْسِي، اِذْهَبُوا إِلٰى مُوسٰى». تَابَعَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٣٤٠]

پچھلے لوگوں کو ایک ہموار اور وسیع میدان میں جمع کرے گا، اس طرح کہ پکارنے والا سب کو اپنی بات سنا سکے گا اور دیکھنے والا سب کو ایک ساتھ دیکھ سکے گا اور سورج لوگوں کے بالکل قریب ہو گا۔ پھر آپ نے پوری حدیث شفاعت کا ذکر کیا (اور فرمایا:) لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ روئے زمین پر اللہ کے نبی اور اس کے خلیل تھے، ہمارے لیے اپنے رب کے حضور سفارش کریں تو انھیں اپنی خلاف واقعہ باتیں یاد آ جائیں گی تو وہ فرمائیں گے: آج تو مجھے اپنی فکر ہے تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔" حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کرنے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی متابعت کی ہے۔

٣٣٦٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَرْحَمُ اللهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْلَا أَنَّهَا عَجِلَتْ لَكَانَ زَمْزَمُ عَيْنًا مَّعِينًا». [راجع: ٢٣٦٨]

[3362] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ پر رحم کرے! اگر انھوں نے جلدی نہ کی ہوتی تو آج زم زم ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔"

٣٣٦٣ - وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَمَّا كَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ فَحَدَّثَنِي قَالَ: إِنِّي وَعُثْمَانَ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ جُلُوسٌ مَّعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: مَا هٰكَذَا حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَّلٰكِنَّهُ قَالَ: أَقْبَلَ إِبْرَاهِيمُ بِإِسْمَاعِيلَ وَأُمِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَهِيَ تُرْضِعُهُ مَعَهَا شَنَّةٌ - لَمْ يَرْفَعْهُ - ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبِابْنِهَا إِسْمَاعِيلَ. [راجع: ٢٣٦٨]

[3363] حضرت کثیر بن کثیر سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ میں اور عثمان بن ابوسلیمان دونوں حضرت سعید بن جبیر کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے اس طرح حدیث بیان نہیں کی تھی بلکہ انھوں نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام اور اس کی والدہ کو لے کر آئے، جبکہ وہ ان کو دودھ پلایا کرتی تھیں، ان کے پاس ایک چھوٹی سی پرانی مشک تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کیا۔ بہرحال اس حدیث میں ہے کہ حضرت

ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی ہاجرہ کو اس کے بیٹے اسماعیل سمیت یہاں لے آئے۔

٣٣٦٤ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ، يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَوَّلَ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ أُمِّ إِسْمَاعِيلَ، اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لَتُعَفِّيَ أَثَرَهَا عَلَى سَارَةَ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبِابْنِهَا إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتَّى وَضَعَهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ الزَّمْزَمِ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ، وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ، وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ وَسِقَاءً فِيهِ مَاءٌ ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا، فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ: يَا إِبْرَاهِيمُ! أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا فِي هٰذَا الْوَادِي الَّذِي لَيْسَ فِيهِ أَنِيسٌ وَلَا شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ مِرَارًا، وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ: آللهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: إِذَنْ لَا يُضَيِّعُنَا، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: ﴿رَبَّنَآ إِنِّيٓ أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ ٱلْمُحَرَّمِ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿يَشْكُرُونَ﴾

[إبراهيم: ٣٧]

[3364] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: عورتوں نے جب کمر بند تیار کیا تو انھوں نے وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام سے سیکھا ہے، سب سے پہلے انھوں نے ہی کمر بند استعمال کیا تھا۔ ان کی غرض یہ تھی کہ حضرت سارہ علیہا السلام ان کا سراغ نہ پا سکیں۔ واقعہ یہ ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اسے اور اس کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لے آئے۔ اس وقت حضرت ہاجرہ علیہا السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھیں۔ انھوں نے ان دونوں کو خانہ کعبہ کے پاس ایک بڑے درخت کے قریب، چاہ زم زم پر، مسجد حرام کی بلند جانب والی جگہ پر بٹھا دیا۔ اس وقت مکہ مکرمہ میں کسی آدمی کا نام ونشان تک نہ تھا اور نہ وہاں پانی ہی موجود تھا۔ بہرحال حضرت ابراہیم علیہ السلام ان دونوں کو وہاں چھوڑ گئے اور ان کے قریب ہی ایک تھیلا کھجوروں کا اور ایک مشکیزہ پانی کا رکھ دیا۔ پھر وہ وہاں سے واپس ہوئے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ آپ کے پیچھے روانہ ہوئیں اور کہنے لگیں: اے ابراہیم! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ ہمیں ایک ایسے جنگل میں چھوڑ کر جا رہے ہیں جہاں آدمی کا پتہ نہیں اور نہ کوئی چیز ہی یہاں ملتی ہے۔ انھوں نے کئی مرتبہ پکار کر یہ کہا مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی طرف پلٹ کر دیکھا تک نہیں۔ پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے ان سے عرض کیا: کیا یہ حکم آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ''ہاں۔'' پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے کہا: تب وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ اس کے بعد وہ واپس آ گئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام (وہاں سے) روانہ ہو گئے۔ پھر جب وہ ثنیہ (گھاٹی) کے پاس پہنچے جہاں

وہ آپ کو نہیں دیکھ سکتے تھے تو آپ نے کعبہ کی طرف منہ کر کے ہاتھ اٹھائے اور ان الفاظ میں دعا کرنے لگے: ''اے ہمارے رب! میں نے اپنی اولاد کو بے آب و گیاہ وادی میں تیرے محترم گھر کے پاس چھوڑ دیا ہے...... یشکرون تک۔

وَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ حَتّٰى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوّٰى - أَوْ قَالَ: يَتَلَبَّطُ - فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَتِ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْأَرْضِ يَلِيهَا، فَقَامَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرٰى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا، فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا، ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الْإِنْسَانِ الْمَجْهُودِ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْوَادِيَ، ثُمَّ أَتَتِ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا فَنَظَرَتْ هَلْ تَرٰى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا، فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

ادھر حضرت ام اسماعیل علیہا السلام (پر یہ بیتی کہ وہ) حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی اور اس پانی میں سے خود پیتی رہتی لیکن جب مشک کا پانی ختم ہو گیا تو خود بھی پیاسی ہوئی اور بچے کو بھی پیاس لگی۔ اس نے بچے کو دیکھا کہ وہ پیاس کے مارے لوٹ پوٹ ہو رہا ہے، یعنی تڑپ رہا ہے، بچے کی یہ حالت ان کے لیے ناقابل دید تھی، اس لیے اٹھ کر چلیں تو صفا پہاڑی کو دوسرے پہاڑوں کے اعتبار سے قریب پایا، وہ اس پر کھڑی ہو کر وادی کی طرف دیکھنے لگیں تاکہ انھیں کوئی نظر آئے لیکن انھیں وہاں کوئی چیز دکھائی نہ دی، مجبوراً وہاں سے اتر کر نشیب میں پہنچیں تو اپنا دامن اٹھا کر بہت تیزی کے ساتھ دوڑیں جیسے کوئی سخت مصیبت زدہ اور پریشان حال انسان دوڑتا ہے۔ پھر نشیب سے گزر کر مروہ پہاڑی پر چڑھیں۔ اس پر کھڑے ہو کر دیکھا کہ کوئی آدمی نظر آ جائے لیکن وہاں بھی کوئی آدمی نہ دکھائی دیا۔ پھر انھوں نے اس طرح سات چکر لگائے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَذٰلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا»، فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ: صَهٍ، تُرِيدُ نَفْسَهَا، ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ أَيْضًا، فَقَالَتْ: قَدْ أَسْمَعْتَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غُوَاثٌ فَإِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ - أَوْ قَالَ: بِجَنَاحِهِ - حَتّٰى ظَهَرَ الْمَاءُ فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُولُ بِيَدِهَا هٰكَذَا، وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگ اس لیے ان دونوں (صفا و مروہ) کے درمیان سعی کرتے ہیں۔'' پھر (اسی طرح ساتویں مرتبہ) جب وہ مروہ پر چڑھیں تو انھوں نے وہاں ایک آواز سنی تو خود اپنے آپ سے کہنے لگیں: خاموش! پھر انھوں نے خوب کان لگا کر سنا تو ایک آواز سنائی دی۔ اس کے بعد کہنے لگیں: تو نے آواز تو سنا دی لیکن کیا تو ہماری فریاد رسی کر سکتا ہے؟ پھر اچانک انھوں نے زم زم کی جگہ ایک فرشتہ دیکھا جس نے اپنی

مِنَ الْمَاءِ فِي سِقَائِهَا وَهُوَ يَفُورُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَرْحَمُ اللهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ - أَوْ قَالَ: لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنْ زَمْزَمَ - لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَّعِينًا».

ایڑی یا پَر سے زمین کھودی، فوراً وہاں سے پانی نکل کر بہنے لگا۔ تب وہ اس کے گرد منڈیر بنا کر اسے حوض کی شکل دینے لگیں اور پانی کے چلو بھر بھر کر اپنی مشک میں ڈالنے لگیں مگر ان کے چلو بھرنے کے بعد پانی کا چشمہ جوش مارنے لگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پر رحم کرے! اگر وہ زم زم کو اس کے حال پر چھوڑ دیتیں۔'' یا فرمایا: ''وہ پانی کے چلو نہ بھرتیں تو زم زم سطح زمین پر ایک بہنے والا چشمہ رہتا۔''

قَالَ: فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا، فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ: لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ، فَإِنَّ هٰذَا بَيْتُ اللهِ يَبْنِي هٰذَا الْغُلَامُ وَأَبُوهُ، وَإِنَّ اللهَ لَا يُضِيعُ أَهْلَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِّنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيهِ السُّيُولُ فَتَأْخُذُ عَنْ يَّمِينِهِ وَشِمَالِهِ، فَكَانَتْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِّنْ جُرْهُمَ - أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِّنْ جُرْهُمَ - مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقِ كَدَاءٍ فَنَزَلُوا فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوا: إِنَّ هٰذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلٰى مَاءٍ، لَعَهْدُنَا بِهٰذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ، فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّيْنِ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ، فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ فَأَقْبَلُوا - قَالَ: وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ عِنْدَ الْمَاءِ - فَقَالُوا: أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَّنْزِلَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَلٰكِنْ لَّا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ، قَالُوا: نَعَمْ.

راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے پانی پیا اور اپنے بچے کو دودھ پلایا۔ اس کے بعد فرشتے نے ان سے کہا: تم ہلاکت کا خوف نہ کرو، یہاں اللہ کا گھر ہے، جس کو یہ بچہ اور ان کے والد تعمیر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کسی صورت میں اپنے ماننے والوں کو ضائع نہیں کرتا۔ اس وقت کعبہ کا یہ حال تھا کہ وہ ایک ٹیلے کی طرح سطح زمین سے اونچا تھا۔ جب سیلاب آتے تو اس کی دائیں اور بائیں جانب کٹ جاتے تھے۔ پھر ہاجرہ علیہا السلام نے ایک مدت اسی طرح گزاری حتی کہ قبیلۂ جرہم کے کچھ لوگ یا خاندان ان کی طرف سے گزرے، وہ کداء کے راستے سے واپس آ رہے تھے تو وہ مکہ مکرمہ کے نشیب میں اتر گئے۔ اتنے میں انھوں نے ایک پرندے کو ایک جگہ منڈلاتے دیکھا تو کہنے لگے: یہ پرندہ ضرور پانی پر گھوم رہا ہے، حالانکہ ہم اس وادی کو جانتے ہیں اور یہاں ہم نے کبھی پانی دیکھا تک نہیں۔ تب انھوں نے ایک دو آدمی بھیجے تو وہ پانی پر پہنچ گئے۔ پھر انھوں نے لوٹ کر ان لوگوں کو اطلاع دی تو سب لوگ ادھر کو چل پڑے۔ ان لوگوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کو پانی پر موجود پا کر پوچھا: کیا آپ ہمیں اپنے پاس قیام کرنے کی اجازت دیتی ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں، لیکن اس شرط پر کہ تمھارا پانی

پر کوئی حق نہیں ہوگا۔ انھوں نے کہا: ٹھیک ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَأَلْفَى ذٰلِكَ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْأُنْسَ» فَنَزَلُوا وَأَرْسَلُوا إِلٰى أَهْلِيهِمْ فَنَزَلُوا مَعَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِّنْهُمْ، وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ، وَأَنْفَسَهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ، فَلَمَّا أَدْرَكَ زَوَّجُوهُ امْرَأَةً مِّنْهُمْ، وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَمَا تَزَوَّجَ إِسْمَاعِيلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ فَلَمْ يَجِدْ إِسْمَاعِيلَ، فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا، ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ: نَحْنُ بِشَرٍّ، نَحْنُ فِي ضِيقٍ وَّشِدَّةٍ، فَشَكَتْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ اقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقُولِي لَهُ يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِهِ، فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ كَأَنَّهُ آنَسَ شَيْئًا فَقَالَ: هَلْ جَاءَكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، جَاءَنَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا فَسَأَلَنَا عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ، وَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا، فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا فِي جَهْدٍ وَّشِدَّةٍ، قَالَ: فَهَلْ أَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ. قَالَ: ذَاكِ أَبِي، وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُفَارِقَكِ، اِلْحَقِي بِأَهْلِكِ فَطَلَّقَهَا، وَتَزَوَّجَ مِنْهُمُ امْرَأَةً أُخْرٰى، فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ يَجِدْهُ، فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَسَأَلَهَا عَنْهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا، قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ؟ وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ: نَحْنُ بِخَيْرٍ وَّسَعَةٍ، وَأَثْنَتْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: مَا طَعَامُكُمْ؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس قبیلے نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کو الفت پسند پایا۔'' اس لیے انھوں نے اپنے اہل و عیال بلا کر وہاں رہائش اختیار کر لی حتی کہ وہاں ان لوگوں کے کئی گھر آباد ہو گئے اور لڑکا، یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی جوان ہو گیا اور انھوں نے ان لوگوں (قبیلۂ جرہم) سے عربی زبان بھی سیکھ لی۔ بہرحال ان لوگوں کے نزدیک حضرت اسماعیل علیہ السلام ایک پسندیدہ اخلاق اور انتہائی نفیس انسان ثابت ہوئے، چنانچہ جب وہ اچھی طرح جوان ہو گئے تو انھوں نے اپنے خاندان کی ایک عورت سے ان کی شادی کر دی۔ اس دوران میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ انتقال کر گئیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شادی کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیوی بچوں کو دیکھنے آئے تو اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ان کی ملاقات نہ ہو سکی۔ انھوں نے (اپنی بہو) ان کی بیوی سے ان کا حال دریافت کیا تو اس نے کہا: وہ ہمارے لیے اسباب معاش کی تلاش میں باہر گئے ہیں۔ پھر آپ نے اس سے گھر کی گزراوقات کے متعلق دریافت کیا تو اس (بیوی) نے کہا: ہم سخت مصیبت اور تکلیف میں ہیں اور ہمارے حالات بہت ہی دگرگوں ہیں۔ الغرض اس نے ان (حضرت ابراہیم علیہ السلام) سے بہت شکایت کی۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: جب تمھارے شوہر آئیں تو انھیں میرا سلام کہنا اور انھیں کہنا کہ اپنے دروازے کی دہلیز بدل دیں۔ پھر جب حضرت اسماعیل علیہ السلام گھر آئے تو انھوں نے کوئی مانوس سی چیز گھر میں محسوس کی۔ اہلیہ سے پوچھا: یہاں کوئی آیا تھا؟ اس نے کہا: ہاں، اس اس طرح ایک بزرگ آئے تھے اور انھوں نے آپ کے متعلق مجھ سے پوچھا تو میں نے انھیں آپ

قَالَتِ: اللَّحْمُ، قَالَ: فَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتِ: الْمَاءُ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ.

کے متعلق بتا دیا تھا۔ پھر انھوں نے احوال زندگی کے متعلق پوچھا تو میں نے بتایا کہ ہماری زندگی بڑی تنگی اور مصیبت سے گزرتی ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اس سے دریافت کیا کہ انھوں نے تمھیں کوئی وصیت فرمائی تھی؟ اہلیہ نے کہا: ہاں، انھوں نے مجھے کہا ہے کہ آپ کو سلام کہہ دوں اور وہ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ اپنے دروازے کی دہلیز بدل دیں۔ تب حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا: وہ میرے والد محترم تھے اور انھوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم سے علیحدگی اختیار کر لوں، لہٰذا تم اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔ الغرض حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اسے طلاق دے کر اسی قبیلے میں سے ایک دوسری عورت کو اپنے نکاح میں لے لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو جتنے دن منظور تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے ملک میں ٹھہرے۔ اس کے بعد دوبارہ تشریف لائے لیکن اس دفعہ بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنے گھر نہ پایا۔ ان کی بیوی کے پاس گئے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا کہ وہ کہاں ہیں؟ اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لیے تلاش معاش کے سلسلے میں باہر گئے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: تمھاری گزراوقات کیسی ہوتی ہے؟ اور دیگر حالات کے متعلق بھی پوچھا تو اس نے کہا: اللہ کا شکر ہے کہ ہم اچھی حالت اور کشادگی میں ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا: تم کیا کیا کھاتے ہو؟ اس نے جواب دیا: گوشت کھاتے ہیں۔ پھر پوچھا: کیا پیتے ہو؟ اس نے بتایا کہ پانی پیتے ہیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کے لیے دعا کی: اے اللہ! ان کے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ، وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ». قَالَ: فَهُمَا لَا يَخْلُو عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ،

نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت وہاں غلہ نہیں ہوتا تھا۔ اگر غلہ ہوتا تو اس میں بھی ان کے لیے برکت کی دعا کرتے۔'' آپ نے مزید فرمایا کہ اہل مکہ کے علاوہ جو شخص بھی ان دو

قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَمُرِيهِ يُثْبِتُ عَتَبَةَ بَابِهِ، فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ: هَلْ أَتَاكُمْ مِّنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ - وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ - فَسَأَلَنِي عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا؟ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا بِخَيْرٍ، قَالَ: فَأَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثْبِتَ عَتَبَةَ بَابِكَ، قَالَ: ذَاكِ أَبِي وَأَنْتِ الْعَتَبَةُ، أَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَكِ، ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَّا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِسْمَاعِيلُ يَبْرِي نَبْلًا لَّهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِّنْ زَمْزَمَ، فَلَمَّا رَآهُ قَامَ إِلَيْهِ فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ، ثُمَّ قَالَ: يَا إِسْمَاعِيلُ! إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ، قَالَ: فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ، قَالَ: وَتُعِينُنِي؟ قَالَ: وَأُعِينُكَ، قَالَ: فَإِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ هَاهُنَا بَيْتًا - وَأَشَارَ إِلٰى أَكَمَةٍ مُّرْتَفِعَةٍ عَلٰى مَا حَوْلَهَا - قَالَ: فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ، فَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُولَانِ: ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ﴾ [البقرة: ١٢٧] قَالَ: فَجَعَلَا يَبْنِيَانِ حَتّٰى يَدُورَا حَوْلَ الْبَيْتِ وَهُمَا يَقُولَانِ: ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ﴾». [راجع: ٢٣٦٨]

چیزوں پر ہیشگی کرے گا اسے یہ چیزیں موافق نہیں آئیں گی۔ بہرحال حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: جب تمھارے شوہر واپس آئیں تو انھیں میرا سلام کہہ دینا اور انھیں اپنے دروازے کی دہلیز باقی رکھنے کا پیغام دینا۔ پھر جب حضرت اسماعیل علیہ السلام گھر آئے تو انھوں نے دریافت کیا کہ تمھارے پاس کوئی آیا تھا؟ اس (بیوی) نے کہا: ہاں، ایک خوش وضع بزرگ شخص ہمارے ہاں آئے تھے اور اس نے ان کی تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ انھوں نے مجھ سے تمھارے متعلق پوچھا تھا۔ میں نے بتایا کہ وہ فلاں کام گئے ہیں۔ پھر انھوں نے ہماری گزر بسر کے متعلق پوچھا تو میں نے کہہ دیا کہ ہم اچھی حالت میں ہیں۔ حضرت اسماعیل نے اہلیہ سے پوچھا کہ انھوں نے تمھیں کسی بات کی وصیت کی تھی؟ بیوی نے کہا: ہاں، وہ آپ کو سلام کہہ رہے تھے اور اپنے دروازے کی دہلیز قائم رکھنے کا حکم دے رہے تھے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا: وہ میرے والد گرامی تھے اور دروازے کی دہلیز تم ہو۔ انھوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمھیں اپنے پاس رکھوں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام جس قدر اللہ نے چاہا اپنے ملک میں ٹھہرے، اس کے بعد تشریف لائے تو اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام زم زم کے پاس ایک بڑے درخت کے نیچے بیٹھے اپنے تیر درست کر رہے تھے۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو تعظیم کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر دونوں نے ملاقات کرتے وقت وہی کچھ کیا جو باپ بیٹے کے ساتھ اور بیٹا اپنے باپ کے ساتھ کرتا ہے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اے اسماعیل! اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک کام کرنے کا حکم دیا ہے۔ انھوں نے عرض کیا: جو کچھ آپ کے رب نے حکم دیا ہے آپ اسے ضرور کریں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اس کام میں تم میرا

ہاتھ بٹاؤ گے؟ انھوں نے عرض کیا: جی ہاں، میں آپ کی مدد کروں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں یہاں ایک گھر تعمیر کروں اور انھوں نے ایک ٹیلے کی طرف اشارہ فرمایا جو اپنے آس پاس کی چیزوں سے قدرے اونچا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت ان دونوں نے بیت اللہ کی بنیادوں کو اٹھایا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر لاتے اور حضرت ابراہیم تعمیر کرتے تھے یہاں تک کہ جب دیواریں اونچی ہو گئیں تو حضرت اسماعیل علیہ السلام یہ پتھر (جسے مقام ابراہیم کہا جاتا ہے) لائے اور اسے ان کے لیے رکھ دیا، چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام انھیں پتھر پکڑاتے تھے اور وہ دونوں اس طرح دعا کرتے تھے: ''اے ہمارے رب! ہم سے اس خدمت کو قبول فرما۔ یقیناً تو ہی سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔'' راوی کہتا ہے: وہ دونوں کعبہ کی تعمیر کر رہے تھے اور بیت اللہ کے اردگرد گھومتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے: ''اے ہمارے رب! ہم سے یہ خدمت قبول فرما۔ بے شک تو ہی سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔''

فائدہ: کچھ لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ ذبیح اللہ حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں کیونکہ اس حدیث کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو شیر خوارگی کی حالت میں چھوڑ گئے تھے، پھر جب دیکھنے آئے تو وہ شادی شدہ تھے، اگر حضرت اسماعیل کو ذبح کرنے کا ذکر ہوتا تو اس حدیث میں اس کا ذکر ضرور ہوتا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی شادی سے پہلے بھی آیا کرتے تھے۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ استدلال محل نظر ہے کیونکہ اس حدیث میں یہ قطعاً مذکور نہیں کہ زمانۂ رضاعت سے لے کر شادی کے زمانے تک حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے سے ملاقات کے لیے نہیں آئے بلکہ آپ کا بار بار آنا ثابت ہے جیسا کہ ابوجہم کی روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر مہینے بعد براق پر سوار ہو کر صبح کے وقت مکہ مکرمہ آتے، پھر واپس چلے جاتے اور قیلولہ اپنے ملک شام میں جا کر کرتے تھے۔[1] نیز جب اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کے پیدا ہونے کی بشارت دی تو اس کے ساتھ صفت حلیم کا ذکر کیا اور اس کا تعلق قربانی سے ہے کیونکہ اس موقع پر ان کے بردبار ہونے کی طرف لطیف اشارہ ہے لیکن جب

1 فتح الباري : 489/6.

سیدنا اسحاق علیہ السلام کی بشارت دی گئی تو صفت علیم ذکر کی گئی جس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کے علاوہ سورۂ صافات میں پہلے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے اس بیٹے کا ذکر آیا جو فی الواقع ذبیح اللہ تھے۔ (آیت:101) اس کے بعد سیدنا اسحاق کا ذکر ہے۔ (آیت: 112) یہ ذکر واقعہ قربانی کے بعد ہے۔ اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ ذبیح اللہ حضرت اسحاق علیہ السلام نہیں بلکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں، نیز اسحاق علیہ السلام کی بشارت کے وقت ان کے بیٹے یعقوب علیہ السلام کی بشارت کا بھی ذکر ہے، یعنی وہ جوان ہوں گے اور آگے ان کی اولاد ہوگی تو پھر انھیں ذبح کرنے کا حکم دینے کا کیا مطلب؟ اس لیے ذبح سیدنا اسماعیل علیہ السلام ہی تھے۔

٣٣٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَبَيْنَ أَهْلِهِ مَا كَانَ، خَرَجَ بِإِسْمَاعِيلَ وَأُمِّ إِسْمَاعِيلَ وَمَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا، حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِبْرَاهِيمُ إِلَى أَهْلِهِ فَاتَّبَعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ حَتَّى لَمَّا بَلَغُوا كَدَاءَ نَادَتْهُ مِنْ وَرَائِهِ: يَا إِبْرَاهِيمُ! إِلَى مَنْ تَتْرُكُنَا؟ قَالَ: إِلَى اللهِ، قَالَتْ: رَضِيتُ بِاللهِ. قَالَ: فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا حَتَّى لَمَّا فَنِيَ الْمَاءُ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا، فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ، وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ أَحَدًا فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا، فَلَمَّا بَلَغَتِ الْوَادِيَ سَعَتْ أَتَتِ الْمَرْوَةَ وَفَعَلَتْ ذٰلِكَ أَشْوَاطًا، ثُمَّ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ - تَعْنِي الصَّبِيَّ - فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هُوَ عَلَى حَالِهِ كَأَنَّهُ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ، فَلَمْ تُقِرَّهَا نَفْسُهَا، فَقَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا،

[3365] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی بیوی (سارہ) کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا تو آپ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو ساتھ لے کر باہر نکل آئے جبکہ ان کے پاس صرف ایک مشکیزہ پانی کا تھا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اس میں سے پانی پیتی رہیں اور ان کا دودھ بچے کے لیے جوش مارتا رہا حتی کہ جب وہ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) مکہ مکرمہ آئے تو انھیں ایک بڑے درخت کے نیچے بٹھا دیا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی سارہ کی طرف واپس چلے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کے پیچھے آئیں حتی کہ وہ مقام کداء میں پہنچے تو ان کے پیچھے سے آواز دی: اے ابراہیم! ہمیں کس کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہو؟ انھوں نے جواب دیا: اللہ کے پاس۔ حضرت ہاجرہ نے کہا: میں اللہ پر راضی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ واپس چلی آئیں اور مشکیزے سے پانی پیتی رہیں اور بچے کے لیے دودھ جوش مارتا رہا حتی کہ جب پانی ختم ہو گیا تو کہنے لگیں: اب اِدھر اُدھر دیکھنا چاہیے شاید کوئی آدمی نظر آ جائے۔ یہ سوچ کر وہ چلیں اور صفا پہاڑی پر چڑھ کر دیکھنے لگیں لیکن کوئی شخص نظر نہ آیا۔ پھر وادی میں اتریں تو دوڑیں اور مروہ پر آئیں۔ اسی طرح انھوں نے کئی چکر لگائے۔ پھر سوچا کہ جاؤں اور بچے کو دیکھوں وہ کس حالت میں ہے؟ چنانچہ آئیں اور دیکھا تو بچہ اسی حالت میں تھا، گویا وہ موت کے لیے تڑپ رہا ہے۔ یہ

فَذَهَبَتْ، فَصَعِدَتِ الصَّفَا، فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا، حَتَّى أَتَمَّتْ سَبْعًا، ثُمَّ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ فَإِذَا هِيَ بِصَوْتٍ، فَقَالَتْ: أَغِثْ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ، فَإِذَا جِبْرِيلُ، قَالَ: فَقَالَ بِعَقِبِهِ هٰكَذَا وَغَمَزَ عَقِبَهُ عَلَى الْأَرْضِ، قَالَ: فَانْبَثَقَ الْمَاءُ فَدَهِشَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَجَعَلَتْ تَحْفِرُ.

حالت دیکھ کر دل بے قرار کو قرار نہ آیا تو خیال کیا کہ میں جاؤں شاید کوئی شخص نظر آ جائے۔ وہ چلیں اور صفا پہاڑی پر چڑھ کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگیں حتی کہ سات چکر پورے کیے۔ پھر سوچا جاؤں اور دیکھوں بچہ کس حالت میں ہے؟ اس وقت انھیں وہاں ایک آواز سنائی دی تو انھوں نے کہا: اگر تمھارے پاس کچھ بھلائی ہے تو میری مدد کرو۔ وہاں حضرت جبریل علیہ السلام موجود تھے۔ انھوں نے اپنی ایڑی سے اشارہ کیا، یعنی زمین پر ایڑی ماری تو پانی پھوٹ پڑا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حیران رہ گئیں۔ پھر زمین کھودنے لگیں۔

قَالَ: فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «لَوْ تَرَكَتْهُ كَانَ الْمَاءُ ظَاهِرًا»، قَالَ: فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الْمَاءِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا، قَالَ: فَمَرَّ نَاسٌ مِّنْ جُرْهُمَ بِبَطْنِ الْوَادِي، فَإِذَا هُمْ بِطَيْرٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا ذَاكَ، وَقَالُوا: مَا يَكُونُ الطَّيْرُ إِلَّا عَلَى مَاءٍ، فَبَعَثُوا رَسُولَهُمْ فَنَظَرُوا فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ، فَأَتَاهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ فَأَتَوْا إِلَيْهَا فَقَالُوا: يَا أُمَّ إِسْمَاعِيلَ! أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَّكُونَ مَعَكِ أَوْ نَسْكُنَ مَعَكِ؟ فَبَلَغَ ابْنُهَا فَنَكَحَ فِيهِمُ امْرَأَةً. قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي، قَالَ: فَجَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيْنَ إِسْمَاعِيلُ؟ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: ذَهَبَ يَصِيدُ، قَالَ: قُولِي لَهُ إِذَا جَاءَ: غَيِّرْ عَتَبَةَ بَيْتِكَ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ فَقَالَ: أَنْتِ ذَاكِ، فَاذْهَبِي إِلَى أَهْلِكِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ پانی کو یوں ہی رہنے دیتیں تو پانی سطح زمین پر بہتا رہتا۔'' الغرض حضرت ہاجرہ وہ پانی پیتی رہیں اور اپنا دودھ بچے کو پلاتی رہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس وادی سے قبیلۂ جرہم کے کچھ لوگ گزرے تو انھوں نے پرندہ دیکھا تو حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ یہ پرندہ تو پانی ہی پر اڑتا ہے، تاہم انھوں نے اپنے قاصد کو بھیجا تو اس نے دیکھا کہ وہاں پانی تھا۔ وہ قاصد ان کے پاس آیا اور انھیں پانی سے آگاہ کیا، چنانچہ وہ لوگ حضرت ہاجرہ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے: اے اسماعیل علیہ السلام کی والدہ! کیا آپ ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ ہم آپ کے پاس رہائش رکھیں یا آپ کے قریب سکونت کر لیں؟ (اجازت کے بعد یہ لوگ وہاں رہ گئے۔) جب ان (حضرت حاجرہ) کا بچہ بالغ ہوا تو اس قبیلے کی ایک عورت سے نکاح کر لیا۔ ادھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خیال آیا تو اپنی بیوی (سارہ) سے کہا: میں اپنے چھوڑے ہوئے بیوی بچوں کی خبر لینا چاہتا ہوں، چنانچہ وہ مکہ آئے، سلام کہا اور پوچھا کہ اسماعیل کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے کہا: وہ شکار کرنے گئے ہیں۔ حضرت

ابراہیم علیہ السلام نے پیغام دیا کہ جب وہ آئیں تو انھیں کہنا کہ اپنے دروازے کی دہلیز کو تبدیل کر دیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام تشریف لائے تو بیوی نے انھیں سارا واقعہ بتایا۔ انھوں نے فرمایا کہ تو ہی دہلیز ہے، لہٰذا اپنے گھر چلی جاؤ۔

قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي، قَالَ: فَجَاءَ فَقَالَ: أَيْنَ إِسْمَاعِيلُ؟ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: ذَهَبَ يَصِيدُ، فَقَالَتْ: أَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ؟ فَقَالَ: وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتْ: طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَاءُ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ قَالَ: فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: پھر دوبارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں خیال آیا تو اپنی بیوی (سارہ) سے فرمایا کہ میں اپنے چھوڑے ہوئے بیوی بچوں کو دیکھنا چاہتا ہوں، چنانچہ آپ تشریف لائے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا کہ وہ کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے بتایا: وہ شکار کرنے گئے ہیں۔ آپ ہمارے ہاں ٹھہریں، کھانا کھائیں اور پانی نوش کریں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا: تمھارا خورونوش کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ ہم گوشت کھاتے اور پانی پیتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی: اے اللہ! ان کے کھانے پینے میں برکت عطا فرما۔ حضرت ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''یہ سب کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی برکت ہے۔''

قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي، فَجَاءَ فَوَافَقَ إِسْمَاعِيلَ مِنْ وَّرَاءِ زَمْزَمَ يُصْلِحُ نَبْلًا لَّهُ، فَقَالَ: يَا إِسْمَاعِيلُ! إِنَّ رَبَّكَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ لَهُ بَيْتًا، قَالَ: أَطِعْ رَبَّكَ، قَالَ: إِنَّهُ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ، قَالَ: إِذَنْ أَفْعَلَ، أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ: فَقَامَا فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ يَبْنِي، وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ: ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ﴾ [البقرة: ١٢٧]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خیال آیا تو اپنی بیوی حضرت (سارہ) سے فرمایا کہ میں اپنے چھوڑے ہوئے بچوں کو دیکھنا چاہتا ہوں، چنانچہ آپ تشریف لائے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام سے زم زم کے پیچھے ملاقات ہوگئی جو اپنے تیروں کو درست کر رہے تھے۔ انھوں (حضرت ابراہیم علیہ السلام) نے فرمایا: اے اسماعیل! تیرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں بیت اللہ کی تعمیر کروں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے عرض کیا: اباجان! آپ اپنے رب کی فرمانبرداری کریں۔ فرمایا: اس نے مجھے یہ بھی حکم دیا ہے کہ آپ تعمیر کعبہ میں میری مدد کریں۔ انھوں نے (حضرت اسماعیل علیہ السلام نے) عرض کیا: میں اس خدمت کے لیے حاضر

ہوں۔ بہرحال یہ دونوں حضرات اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام انھیں پتھر پکڑاتے تھے اور دونوں یہ دعا مانگتے تھے: ''اے ہمارے رب! ہماری طرف سے اس خدمت کو قبول فرما۔ یقیناً تو ہی سب کچھ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔''

قَالَ: حَتَّى ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ وَضَعُفَ الشَّيْخُ عَنْ نَقْلِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ عَلٰى حَجَرِ الْمَقَامِ فَجَعَلَ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ: ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ﴾. [راجع: ٢٣٦٨]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب دیواریں اونچی ہوگئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پتھروں کی نقل وحرکت سے عاجز ہو گئے تو وہ مقام ابرہیم پر کھڑے ہو گئے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام انھیں پتھر اٹھا کر دینے لگے۔ ساتھ ساتھ وہ دونوں دعا کر رہے تھے: ''اے ہمارے پروردگار! ہمارا عمل قبول فرما۔ بے شک تو ہی سب کچھ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔''

(١٠) [بَابٌ]:

باب:10- بلاعنوان

٣٣٦٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: «الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ»، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى». قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: «أَرْبَعُونَ سَنَةً، ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ». [انظر: ٣٤٢٥]

[3366] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! روئے زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا: ''مسجد حرام۔'' میں نے عرض کیا: پھر کون سی؟ آپ نے فرمایا: ''مسجد اقصیٰ۔'' میں نے دریافت کیا: ان دونوں میں کتنی مدت کا فاصلہ تھا؟ آپ نے فرمایا: ''چالیس سال کا، مگر جہاں بھی تمھیں نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لو کیونکہ فضیلت اسی میں ہے۔''

٣٣٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَّوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ: «هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا

[3367] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے جبل اُحد آیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا تھا اور

وَنُحِبُّهُ، اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا».

وَرَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[راجع: ٣٧١]

میں مدینہ طیبہ کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان والی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔"

اس روایت کو عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٣٣٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: «لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ». فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا أُرٰى أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: عَبْدُ اللهِ بْنُ [مُحَمَّدِ ابْنِ] أَبِي بَكْرٍ. [راجع: ١٢٦]

[3368] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ! تم نے دیکھا نہیں کہ تمھاری قوم نے جب کعبہ کی تعمیر کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کرنے سے قاصر ہو گئے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ بیت اللہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کیوں نہیں تعمیر کر دیتے؟ آپ نے فرمایا: "اگر تمھاری قوم کا زمانہ کفر کے قریب نہ ہوتا (تو میں ایسا کر دیتا۔") حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی، اس لیے میرا گمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حطیم کی جانب بیت اللہ کے دونوں کونوں کو ہاتھ لگانا چھوڑ دیا کیونکہ بیت اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر نہیں کیا گیا۔

(راویٔ حدیث) اسماعیل بن ابو اویس نے اس حدیث میں عبداللہ بن محمد بن ابوبکر کہا ہے۔

٣٣٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

[3369] حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس طرح کہا کرو: اے اللہ! حضرت محمد اور ان کی ازواج و اولاد پر رحمت نازل فرما، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر رحمت نازل فرمائی تھی۔ اور حضرت محمد اور ان کی ازواج و اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر برکت نازل فرمائی تھی۔ بلاشبہ تو

وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ». [انظر: ٦٣٦٠]

خوبیوں والا اور عظمت والا ہے۔''

٣٣٧٠ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ وَّمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ الْهَمْدَانِيُّ: قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسٰى: سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، فَأَهْدِهَا لِي، فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَإِنَّ اللهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ، قَالَ: «قُولُوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَ[عَلٰى] آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ». [انظر: ٤٧٩٧، ٦٣٥٧]

[3370] حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میری حضرت کعب بن عجرہ ؓ سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے فرمایا: کیا میں تمھیں ایک تحفہ نہ دوں جو میں نے نبی ﷺ سے حاصل کیا ہے؟ میں نے کہا: ہاں، مجھے وہ تحفہ ضرور عنایت کریں۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا: اللہ کے رسول! ہم آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو خود ہی ہمیں سکھا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یوں کہا کرو: اے اللہ! حضرت محمد اور آپ کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم ؑ کی اولاد پر رحمت نازل فرمائی تھی۔ بلاشبہ تو خوبیوں والا، عظمت والا ہے۔ اور حضرت محمد اور آپ کی ازواج واولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم ؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی تھی۔ بلاشبہ تو خوبیوں والا عظمت والا ہے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ پر صلاۃ وسلام پڑھنے کا خود اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ ''اے ایمان والو! تم اپنے نبی پر درود وسلام بھیجا کرو۔''[1] ہمارے ہاں بعض حضرات اس حکم کی تعمیل میں ایک خودساختہ درود وسلام پڑھتے ہیں، یعنی اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کہتے ہیں، اس سے فاسد اور شرکیہ عقیدے کا اظہار ہوتا ہے، لہٰذا یہ پڑھنا درست نہیں بلکہ مسنون درود وسلام پڑھنا چاہیے۔ مذکورہ درود وسلام رسول اللہ ﷺ سے یا آپ کے صحابۂ کرام ؓ سے ثابت نہیں۔ حدیث میں ذکر کردہ درود کی تعلیم خود رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے اور سلام پڑھنا ہمیں تشہد میں سکھایا گیا ہے اور وہ یہ ہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه.

٣٣٧١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

[3371] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کلمات ذیل سے حضرت حسن اور حضرت

1 الأحزاب: 56/33.

جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، وَيَقُولُ: «إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ، وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ».

حسین رضی اللہ عنہما کو دم کرتے اور فرماتے تھے: ''تمھارے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی انھی کلمات سے حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کو دم کرتے تھے: میں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے سے ہر شیطان، زہریلے جانور اور ہر ضرر رساں نظر کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔''

(١١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِبْرَٰهِيمَ﴾ اَلْآيَةَ [الحجر: ٥١] ﴿لَا تَوْجَلْ﴾ [٥٣]: لَا تَخَفْ. ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ ٱلْمَوْتَىٰ﴾ [البقرة: ٢٦٠].

باب: 11- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور آپ انھیں حضرت ابراہیم کے مہمانوں کی خبر دیں۔'' ﴿لَا تَوْجَلْ﴾ کے معنی لَا تَخَفْ کے ہیں، یعنی خوف نہ کر۔ ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جب ابراہیم نے کہا تھا: اے میرے رب! مجھے دکھا تو مُردوں کو کیسے زندہ کرے گا'' کا بیان

٣٣٧٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ: ﴿رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ ٱلْمَوْتَىٰ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي﴾ [البقرة: ٢٦٠] وَيَرْحَمُ اللهُ لُوطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ». [انظر: ٣٣٧٥، ٣٣٨٧، ٤٥٣٧، ٤٦٩٤، ٦٩٩٢]

[3372] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شک کرنے کے زیادہ حق دار تھے جب انھوں نے کہا: اے میرے رب! مجھے دکھا تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تجھے یقین نہیں ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: کیوں نہیں، (یقین ہے) لیکن چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آ جائے۔'' اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے! وہ ایک زبردست رکن کی پناہ لینا چاہتے تھے۔ اور اگر میں قید خانے میں اتنا عرصہ رہتا جتنا حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو میں فوراً بلانے والے کی بات کو مان لیتا۔''

(١٢) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَٱذْكُرْ فِي ٱلْكِتَٰبِ إِسْمَٰعِيلَ إِنَّهُۥ كَانَ صَادِقَ ٱلْوَعْدِ﴾ [مريم: ٥٤].

باب: 12- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور کتاب میں حضرت اسماعیل کا ذکر کیجیے، یقیناً وہ وعدے کے سچے تھے'' کا بیان

٣٣٧٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِرْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَأَنَا مَعَ ابْنِ فُلَانٍ»، قَالَ: فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ؟» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ؟ قَالَ: «اِرْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ». [راجع: ٢٨٩٩]

[3373] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا گزر قبیلہ اسلم کے چند لوگوں کے پاس سے ہوا جو تیراندازی کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اولاد اسماعیل! تیراندازی کرو کیونکہ تمھارے باپ بھی بڑے تیرانداز تھے۔ اور میں فلاں فریق کی طرف ہوں۔'' راوی کہتے ہیں: یہ سن کر دوسرے فریق نے ہاتھ روک لیے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں کیا ہوا، تیراندازی کیوں نہیں کرتے؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم کس طرح تیراندازی کریں جبکہ آپ دوسرے فریق کے ساتھ ہیں؟ پھر آپ نے فرمایا: ''تیراندازی کرو، میں تم سب کے ساتھ ہوں۔''

(١٣) [بَابُ] قِصَّةِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

باب: 13- اللہ کے نبی اسحاق بن ابراہیم ﷺ کا قصہ

فِيهِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ان کے متعلق حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

(١٤) بَابٌ: ﴿أَمْ كُنتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ ٱلْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ﴾ الْآيَةَ: [البقرة: ١٣٣].

باب: 14- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''کیا تم اس وقت موجود تھے جب حضرت یعقوب پر موت کا وقت آیا، جب انھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا......'' الآیة کا بیان

٣٣٧٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: «أَكْرَمُهُمْ أَتْقَاهُمْ»، قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ! لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: «فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ

[3374] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سے عرض کیا گیا: لوگوں میں سے سب سے زیادہ مکرم کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ان میں زیادہ معزز و محترم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہو۔'' انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے۔ آپ نے فرمایا: ''لوگوں میں سب سے زیادہ مکرم

نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ». قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: «أَفَعَنْ مَّعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي؟» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا». [راجع: ٣٣٥٣]

یوسف بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ ہیں۔" لوگوں نے کہا: ہم آپ سے اس کے متعلق بھی نہیں پوچھ رہے۔ (ہمارا مقصد یہ بھی نہیں۔) تو آپ نے فرمایا: "تم خاندان عرب کے متعلق پوچھ رہے ہو؟" انھوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: "تم میں سے جو جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں بشرطیکہ وہ دین میں فقاہت حاصل کریں۔"

(١٥) بَابٌ: ﴿وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِۦٓ أَتَأْتُونَ ٱلْفَـٰحِشَةَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَسَآءَ مَطَرُ ٱلْمُنذَرِينَ﴾ [النمل: ٥٤-٥٨].

باب: 15- (ارشاد باری تعالیٰ:) "ہم نے حضرت لوط کو بھیجا، جب اس نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم بے حیائی پر اتر آئے ہو...... تو ڈرائے گئے لوگوں پر (پتھروں کی) بدترین بارش برسائی گئی تھی" کا بیان

٣٣٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَغْفِرُ اللهُ لِلُوطٍ إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ». [راجع: ٣٣٧٢]

[3375] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے! وہ ایک مضبوط رکن کی پناہ لینا چاہتے تھے۔"

(١٦) بَابٌ: ﴿فَلَمَّا جَآءَ ءَالَ لُوطٍ ٱلْمُرْسَلُونَ ۝ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ﴾ [الحجر: ٦١، ٦٢]

باب: 16- (ارشاد باری تعالیٰ:) "جب یہ فرستادہ (فرشتے) لوط کے گھر آئے تو لوط نے ان سے کہا: تم تو اجنبی معلوم ہوتے ہو" کا بیان

﴿بِرُكْنِهِۦ﴾ [الذاريات: ٣٩] بِمَنْ مَّعَهُ لِأَنَّهُمْ قُوَّتُهُ. ﴿تَرْكَنُوٓا۟﴾ [هود: ١١٣]: تَمِيلُوا. فَأَنْكَرَهُمْ وَ ﴿نَكِرَهُمْ﴾ [هود: ٧٠]: وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ. ﴿يُهْرَعُونَ﴾ [هود: ٧٨]: يُسْرِعُونَ. ﴿دَابِرَ﴾ [الحجر: ٦٦]: آخِرَ. ﴿صَيْحَةً﴾ [يس: ٢٩]: هَلَكَةٌ. ﴿لِلْمُتَوَسِّمِينَ﴾ [الحجر: ٥٧]: لِلنَّاظِرِينَ.

﴿بِرُكْنِهِ﴾ (فرعون) اپنے ساتھیوں سمیت کیونکہ وہ اس کی طاقت تھے۔ ﴿تَرْكَنُوا﴾ تم جھکو۔ فَأَنْكَرَهُمْ، وَنَكِرَهُمْ اور اِسْتَنْكَرَهُمْ کے معنی ایک ہی ہیں، یعنی انھیں اجنبی خیال کیا۔ ﴿يُهْرَعُونَ﴾ کے معنی ہیں: تیزی سے دوڑتے ہوئے۔ ﴿دَابِرَ﴾ اس کی جڑ یا آخری انسان۔ ﴿صَيْحَةً﴾ ہلاکت خیز دھاکہ۔ ﴿لِلْمُتَوَسِّمِينَ﴾ صاحب بصیرت لوگوں

﴿لِبَسَبِيلٍ﴾ [٧٦]: لَبِطَرِيقٍ.

کے لیے ﴿لِبَسَبِيلٍ﴾ شارع عام۔

٣٣٧٦ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ [القمر: ١٥]. [راجع: ٣٣٤١]

[3376] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ پڑھا تھا۔

(١٨) بَابٌ: ﴿أَمْ كُنتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ ٱلْمَوْتُ﴾ [البقرة: ١٣٣]

باب: 18- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب کو موت آئی“ کا بیان

٣٣٨٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ: يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ». [انظر: ٣٣٩٠، ٤٦٨٨]

[3382] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”کریم بن کریم بن کریم بن کریم: حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔“

(١٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِۦٓ ءَايَٰتٌ لِّلسَّآئِلِينَ﴾ [يوسف: ٧].

باب: 19- ارشاد باری تعالیٰ: ”یوسف اور ان کے برادران کے واقعے میں سوال کرنے والوں کے لیے متعدد نشانیاں ہیں“ کا بیان

٣٣٨٣ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: «أَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ»، قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: «فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ»، قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: «فَعَنْ مَّعَادِنِ الْعَرَبِ

[3383] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: لوگوں میں کون سب سے زیادہ معظم ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔“ انھوں نے کہا: ہم نے اس کے متعلق نہیں پوچھا۔ آپ نے فرمایا: ”لوگوں میں سب سے زیادہ قابل احترام اللہ کے نبی حضرت یوسف بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ ہیں۔“ انھوں نے کہا: ہم نے اس کے متعلق عرض نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: ”تم خاندان عرب کے متعلق سوال

تَسْأَلُونَنِي؟ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ: خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا».

کرتے ہو؟ لوگ تو معدنوں کی طرح ہیں۔ جو زمانۂ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں بشرطیکہ وہ دین میں فقاہت حاصل کریں۔''

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا. [راجع: ٣٣٥٣]

محمد بن سلام نے بھی اپنی سند کے ساتھ بواسطۂ حضرت ابوہریرہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

٣٣٨٤ - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: «مُرِي أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ»، قَالَتْ: إِنَّهُ رَجُلٌ أَسِيفٌ مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ رَقَّ، فَعَادَ فَعَادَتْ. قَالَ شُعْبَةُ: فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ - أَوِ الرَّابِعَةِ - «إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ». [راجع: ١٩٨]

[3384] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: وہ رقیق القلب آدمی ہیں۔ جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو ان پر رقت طاری ہو جائے گی۔ آپ ﷺ نے دوبارہ یہی حکم دیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی دوبارہ وہی عذر پیش کیا۔ (راویٔ حدیث) شعبہ نے اپنی روایت میں بیان کیا کہ آپ ﷺ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا: ''تم تو یوسف علیہ السلام (پر فریفتہ ہونے) والی عورتوں کی طرح (بے جا اصرار کرنے والی) معلوم ہوتی ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔''

٣٣٨٥ - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى [الْبَصْرِيُّ]: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسٰى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ»، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَّجُلٌ كَذَا - فَقَالَ مِثْلَهُ، فَقَالَتْ مِثْلَهُ - فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ». فَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ.

[3385] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ بیمار ہوئے تو فرمایا: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس طرح کے آدمی ہیں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ یہی حکم دیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی وہی عذر دہرا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انھیں حکم دو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ تم تو حضرت یوسف علیہ السلام (پر فریفتہ ہونے) والی عورتوں کی طرح (بے جا اصرار کرنے والی) ہو۔'' بہرحال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی زندگی میں لوگوں کی امامت کرائی۔

وَقَالَ حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ: رَجُلٌ رَّقِيقٌ.

حسین نے زائدہ سے رَجُلٌ كَذَا کی جگہ رَجُلٌ

[راجع: ٦٧٨]

رَقِیقٌ ''نرم دل آدمی'' ذکر کیا ہے۔

٣٣٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ».

[3386] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بایں الفاظ دعا فرمائی: ''اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو رہائی دلا۔ اے اللہ تمام کمزور اور ناتواں مسلمانوں کو نجات دلا۔ اے اللہ! قبیلۂ مضر پر اپنی گرفت سخت کر دے۔ اے اللہ! انھیں قحط سالی میں مبتلا کر دے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں قحط سالی پڑی تھی۔''

٣٣٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ ابْنِ أَخِي جُوَيْرِيَةَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَرْحَمُ اللهُ لُوطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِي لَأَجَبْتُهُ». [راجع: ٣٣٧٢]

[3387] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ وہ ایک مضبوط سہارے کی پناہ لینا چاہتے تھے۔ اور اگر میں اتنی مدت تک قید خانے میں رہتا جتنی دیر حضرت یوسف علیہ السلام رہے تھے، پھر میرے پاس (رہائی کے لیے) کوئی بلانے والا آتا تو میں فوراً اس کی دعوت پر لبیک کہتا۔''

٣٣٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ لَمَّا قِيلَ فِيهَا مَا قِيلَ، قَالَتْ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ عَائِشَةَ جَالِسَتَانِ إِذْ وَلَجَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَهِيَ تَقُولُ: فَعَلَ اللهُ بِفُلَانٍ وَّفَعَلَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: لِمَ؟ قَالَتْ: إِنَّهُ نَمٰى ذِكْرَ الْحَدِيثِ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَيُّ حَدِيثٍ؟ فَأَخْبَرَتْهَا، قَالَتْ: فَسَمِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَّرَسُولُ اللهِ ﷺ؟

[3388] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا سے صدیقۂ کائنات پر لگائے گئے بہتان کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ میں ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک انصاری عورت آئی اور کہنے لگی: اللہ تعالیٰ فلاں کو تباہ کرے اور وہ تباہ ہو بھی چکا۔ میں نے کہا: کیوں؟ انھوں نے بتایا کہ اسی نے تو یہ (جھوٹی) بات مشہور کی ہے۔ حضرت عائشہ نے پوچھا: کون سی بات؟ پھر اس نے تمام واقعہ بیان کیا۔ حضرت

قَالَتْ: نَعَمْ، فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا، فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمًّى بِنَافِضٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَا لِهٰذِهِ؟» قُلْتُ: حُمًّى أَخَذَتْهَا مِنْ أَجْلِ حَدِيثٍ تُحُدِّثَ بِهِ، فَقَعَدَتْ فَقَالَتْ: وَاللهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُونَنِي، وَلَئِنِ اعْتَذَرْتُ لَا تَعْذِرُونَنِي، فَمَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ يَعْقُوبَ وَبَنِيهِ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ، فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللهُ مَا أَنْزَلَ فَأَخْبَرَهَا، فَقَالَتْ: بِحَمْدِ اللهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ. [انظر: ٤١٤٣، ٤٦٩١، ٤٧٥١]

عائشہ ؓ نے پوچھا: کیا یہ واقعہ حضرت ابوبکر ؓ اور رسول اللہ ﷺ کو بھی معلوم ہو گیا ہے؟ ان کی والدہ نے بتایا کہ ہاں۔ یہ سنتے ہی حضرت عائشہ ؓ بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ جب ہوش آیا تو سردی اور کپکپی کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا۔ نبی ﷺ تشریف لائے تو فرمایا: ''انھیں کیا ہوا ہے؟'' میں نے عرض کیا: جو باتیں کہی جا رہی ہیں ان کے باعث انھیں بخار ہو گیا ہے۔ اس دوران میں حضرت عائشہ ؓ اٹھ کر بیٹھ گئیں اور عرض کرنے لگیں: اگر میں قسم اٹھاؤں تو بھی آپ لوگ میری بات نہیں مان سکتے اور اگر کوئی عذر خواہی کروں تو بھی نہیں سنو گے، لہذا میری اور آپ لوگوں کی مثال حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں کی سی ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو میں اس پر اللہ تعالیٰ ہی کی مدد چاہتا ہوں۔ اس کے بعد نبی ﷺ واپس تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ کو جو منظور تھا اس نے وہ نازل فرمایا۔ جب آپ ﷺ نے اس کی خبر حضرت عائشہ ؓ کو دی تو انھوں نے کہا: میں اس کے لیے صرف اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کسی اور کی تعریف نہیں کرتی۔

٣٣٨٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ: ﴿حَتَّىٰٓ إِذَا ٱسْتَيْـَٔسَ ٱلرُّسُلُ وَظَنُّوٓا۟ أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا۟﴾ [يوسف: ١١٠] أَوْ: كُذِّبُوا؟ قَالَتْ: بَلْ كَذَّبَهُمْ قَوْمُهُمْ، فَقُلْتُ: وَاللهِ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ وَمَا هُوَ بِالظَّنِّ، فَقَالَتْ: يَا عُرَيَّةُ! لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا بِذٰلِكَ، قُلْتُ: فَلَعَلَّهَا أَوْ كُذِبُوا، قَالَتْ: مَعَاذَ اللهِ، لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا، وَأَمَّا

[3389] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے اس آیت کے متعلق سوال کیا: ﴿حَتّٰی اِذَا اسْتَیْئَسَ الرُّسُلُ ......﴾ والی آیت میں کُذِبُوا تشدید کے ساتھ ہے یا بغیر تشدید کے؟ انھوں نے فرمایا: (یہ تشدید کے ساتھ ہے اور مطلب یہ ہے کہ) ان کی قوم نے انھیں جھٹلایا تھا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! انھیں تو یقین تھا کہ ان کی قوم انھیں جھٹلا رہی ہے پھر لفظ ''ظن'' کیوں استعمال ہوا؟ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اے چھوٹے سے عروہ! بلاشبہ ان کو تو اس کا یقین تھا۔ میں نے عرض کیا: شاید یہ لفظ تشدید کے بغیر ہو، یعنی پیغمبروں نے

هٰذِهِ الْآيَةُ قَالَتْ: هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ وَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَتْ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ، وَظَنُّوا أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ كَذَّبُوهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللهِ.

خیال کیا کہ ان کے ساتھ جو مدد کا وعدہ کیا گیا تھا وہ صحیح نہیں تھا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: معاذ اللہ! انبیائے کرام اپنے رب کے متعلق ایسا گمان ہرگز نہیں کر سکتے، البتہ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ رسولوں کے اتباع (پیروکار) جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے اور انھوں نے اپنے رسول کی تصدیق کی تھی، وہ جب عرصۂ دراز تک آزمائش میں رہے اور اللہ کی مدد آنے میں دیر ہوئی اور انبیائے کرام بھی اپنی قوم کے جھٹلانے والوں (کے ایمان لانے) سے ناامید ہو گئے، انھوں نے یہ گمان کیا کہ جو لوگ انھیں ماننے والے ہیں اب وہ بھی انھیں جھوٹا سمجھنے لگیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی مدد آ پہنچی۔

قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ: اسْتَيْأَسُوا: اِسْتَفْعَلُوا مِنْ يَئِسْتُ مِنْهُ، مِنْ يُوسُفَ ﴿وَلَا تَا۟يْـَٔسُوا۟ مِن رَّوْحِ ٱللَّهِ﴾ [يوسف: ٨٧]: مَعْنَاهُ مِنَ الرَّجَاءِ. [انظر: ٤٥٢٥، ٤٦٩٥، ٤٦٩٦]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) نے کہا: اِسْتَيْأَسُوا، اِسْتَفْعَلُوا کے وزن پر ہے جو يَئِسْتُ مِنْهُ سے نکلا ہے۔ برادران یوسف، حضرت یوسف سے ناامید ہو گئے تھے۔ ﴿لَاتَايْئَسُوا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ﴾ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ رہو بلکہ امیدوار رہو۔

٣٣٩٠ - أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ: يُوسُفُ ابْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ». [راجع: ٣٣٨٢]

[3390] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”شریف بن شریف بن شریف بن شریف حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ؑ ہیں۔“

(٢٠) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥٓ أَنِّى مَسَّنِىَ ٱلضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ﴾ [الأنبياء: ٨٣]

باب: 20- اللہ تعالیٰ کے فرمان: اور (یاد کریں) ایوب کو جب انھوں نے اپنے رب کو پکارا کہ بے شک مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے“ کا بیان

﴿أَرْكُضْ﴾ [ص: ٤٢]: اِضْرِبْ؛ ﴿يَرْكُضُونَ﴾ [الأنبياء: ١٢]: يَعْدُونَ.

﴿اُرْكُضْ﴾ کے معنی ہیں: تو مار۔ ﴿يَرْكُضُوْنَ﴾ کے معنی ہیں: وہ بھاگنے لگے۔

٣٣٩١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ! أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى؟ قَالَ: بَلٰى يَا رَبِّ! وَلٰكِنْ لَّا غِنٰى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ». [راجع: ٢٧٩]

[3391] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایک دفعہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ غسل کر رہے تھے کہ ان پر سونے کی بہت سی ٹڈیاں گریں۔ وہ انھیں اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے تو ان کے رب نے انھیں آواز دی: اے ایوب! کیا میں نے تجھے ان چیزوں سے بے پروا نہیں کر دیا جنھیں تم دیکھ رہے ہو؟ حضرت ایوب علیہ السلام نے عرض کیا: کیوں نہیں، اے میرے رب! لیکن تیری برکت سے کس طرح بے پروا ہوسکتا ہوں؟''

فائدہ: حضرت ایوب علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ سے دعا کی جس کا ذکر امام بخاری رحمہ اللہ نے عنوان میں کیا ہے تو اللہ کی طرف سے وحی آئی کہ اپنا پاؤں زمین پر مارو، چنانچہ انھوں نے جب حکم الٰہی کی تعمیل کی تو پانی کا چشمہ ابل پڑا۔ جس سے انھوں نے ننگے بدن غسل کیا۔ جلدی بیماری ختم ہوگئی اور اس پانی کو نوش کرنے سے آپ کی جوانی اور حسن و جمال لوٹ آیا۔ آپ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئے۔ پانی پینے سے پیٹ کی سب بیماریاں جاتی رہیں۔ پھر مال و دولت کی فراوانی ہوئی جیسا کہ اس روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر سونے کی ٹڈیوں کی بارش برسا دی۔ واقعی اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے۔

(٢١) بَابٌ: ﴿وَٱذْكُرْ فِي ٱلْكِتَٰبِ مُوسَىٰٓ إِنَّهُۥ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۝ وَنَٰدَيْنَٰهُ مِن جَانِبِ ٱلطُّورِ ٱلْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَٰهُ نَجِيًّا﴾ [مريم: ٥١، ٥٢]

باب: 21- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور اس کتاب میں موسیٰ کا قصہ بھی یاد کیجیے، بلاشبہ وہ ایک برگزیدہ انسان اور رسول نبی تھے۔ اور ہم نے انھیں کوہ طور کی دائیں جانب سے پکارا اور راز کی گفتگو کرنے کے لیے اسے قرب عطا کیا'' کا بیان

كَلَّمَهُ، يُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ، [وَالْجَمِيعِ: نَجِيٌّ]؛ وَيُقَالُ: ﴿خَلَصُوا﴾ [يوسف: ٨٠]: اِعْتَزَلُوا نَجِيًّا؛ وَالْجَمِيعُ أَنْجِيَةٌ، يَتَنَاجَوْنَ. (تَلَقَّفُ): تَلَقَّمُ

یعنی اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کیا۔ واحد، تثنیہ اور جمع سب کے لیے لفظ نَجِيٌّ بولا جاتا ہے، چنانچہ قرآن میں ہے: ﴿خَلَصُوْا﴾ ''الگ ہو کر آپس میں مشورہ کرنے لگے۔'' اگر نَجِيّ سے مراد فرد واحد ہو تو اس کی جمع أَنْجِيَةٌ آتی ہے۔ يَتَنَاجَوْنَ بھی اسی سے ہے۔ تَلَقَّفُ کے معنی تَلَقَّمُ، یعنی ہیں: وہ ان کو لقمہ بنانے لگا۔

٣٣٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى خَدِيجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ إِلٰى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ - وَكَانَ رَجُلًا تَنَصَّرَ يَقْرَأُ الْإِنْجِيلَ بِالْعَرَبِيَّةِ - فَقَالَ وَرَقَةُ: مَاذَا تَرٰى؟ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي أَنْزَلَ اللهُ عَلٰى مُوسٰى، وَإِنْ أَدْرَكَنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا.

[3392] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: پھر نبی ﷺ (وحی آنے کے بعد) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف لوٹے تو آپ کا دل کانپ رہا تھا، چنانچہ وہ آپ کو حضرت ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ وہ شخص نصرانی ہوگیا تھا۔ انجیل کا عربی زبان میں ترجمہ کرتا تھا، ورقہ نے آپ سے پوچھا: آپ نے کیا دیکھا؟ تو آپ نے اس سے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ ورقہ نے کہا: یہ تو وہی راز دان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتارا تھا۔ اگر مجھے آپ کا زمانہ (ظہور نبوت) مل گیا تو میں آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔

اَلنَّامُوسُ: صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي يُطْلِعُهُ بِمَا يَسْتُرُهُ عَنْ غَيْرِهِ. [راجع: ٣]

ناموس، اس راز دان کو کہتے ہیں جو دوسروں سے راز میں رکھتے ہوئے کسی چیز کی اطلاع دے۔

(٢٢) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَهَلْ أَتَىٰكَ حَدِيثُ مُوسَىٰٓ إِذْ رَءَا نَارًا﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿بِٱلْوَادِ ٱلْمُقَدَّسِ طُوًى﴾ [طه: ٩-١٢]

باب: 22- اللہ عزوجل کے فرمان: ''کیا تمھارے پاس موسیٰ کی خبر آئی جب اس نے آگ دیکھی ...... تو مقدس وادی طویٰ میں ہے'' کا بیان

﴿ءَانَسْتُ﴾ [١٠]: أَبْصَرْتُ ﴿نَارًا لَّعَلِّىٓ ءَاتِيكُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ﴾ اَلْآيَةَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ٱلْمُقَدَّسِ﴾ [١٢]: اَلْمُبَارَكُ. ﴿طُوًى﴾: اِسْمُ الْوَادِي. ﴿سِيرَتَهَا﴾ [٢١]: حَالَتَهَا. وَ﴿ٱلنُّهَىٰ﴾ [٥٤]: اَلتُّقٰى. ﴿بِمَلْكِنَا﴾ [٨٧]: بِأَمْرِنَا. ﴿هَوَىٰ﴾ [٨١]: شَقِيَ. ﴿فَٰرِغًا﴾ [القصص: ١٠] إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسٰى. ﴿رِدْءًا﴾ [٣٤]: كَيْ يُصَدِّقَنِي، وَيُقَالُ: مُغِيثًا أَوْ مُعِينًا. يَبْطُشُ وَيَبْطِشُ، ﴿يَأْتَمِرُونَ﴾ [٢٠]: يَتَشَاوَرُونَ. وَالْجِذْوَةُ: قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ مِّنَ الْخَشَبِ لَيْسَ لَهَا لَهَبٌ، ﴿سَنَشُدُّ﴾ [٣٥]: سَنُعِينُكَ، كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ

﴿آنَسْتُ﴾ کے معنی ہیں: میں نے دیکھی ہے۔ شاید میں وہاں سے تمھارے لیے کوئی انگارہ لاسکوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ﴿اَلْمُقَدَّسِ﴾ کے معنی بابرکت اور ﴿طُوًى﴾ ایک وادی کا نام ہے۔ ﴿سِيرَتَهَا﴾ کے معنی ہیں: اس کی حالت۔ ﴿اَلنُّهٰى﴾ عقل۔ ﴿بِمَلْكِنَا﴾ اپنے اختیار سے۔ ﴿هَوٰى﴾ وہ بدبخت ہوا۔ ﴿فٰرِغًا﴾ موسیٰ کے علاوہ اور کوئی خیال دل میں نہ رہا۔ ﴿رِدْءًا﴾ معاون بنا تا کہ وہ میری تصدیق کرے۔ اس کی تفسیر فریاد رس اور مددگار سے بھی کی جاتی ہے۔ يَبْطِشُ حملہ کرے۔ اسے طا پر پیش سے بھی پڑھا جاتا ہے۔ ﴿يَأْتَمِرُوْنَ﴾ مشورہ کر رہے ہیں۔ جذوة: لکڑی کا سخت کوئلہ جس میں روشنی کی تیزی نہ ہو۔ ﴿سَنَشُدُّ﴾

عَضُدًا . وَقَالَ غَيْرُهُ: كُلَّمَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيهِ تَمْتَمَةٌ أَوْ فَأْفَأَةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ . ﴿أَزْرِى﴾ [طه: ٣١]: ظَهْرِي . ﴿فَيُسْحِتَكُم﴾ [٦١]: فَيُهْلِكَكُمْ . ﴿الْمُثْلَى﴾ [٦٣]: تَأْنِيثُ الْأَمْثَلِ . يَقُولُ: بِدِينِكُمْ . يُقَالُ: خُذِ الْمُثْلَى، خُذِ الْأَمْثَلَ . ﴿ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا﴾ [٦٤]: يُقَالُ: هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ؟ يَعْنِي الْمُصَلَّى الَّذِي يُصَلَّى فِيهِ . ﴿فَأَوْجَسَ﴾ [٦٧]: أَضْمَرَ خَوْفًا فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ ﴿خِيفَةً﴾ لِكَسْرَةِ الْخَاءِ ﴿فِي جُذُوعِ النَّخْلِ﴾ [٧١]: عَلَى جُذُوعٍ . ﴿خَطْبُكَ﴾ [٩٥]: بَالُكَ . ﴿مِسَاسَ﴾ [٩٧]: مَصْدَرُ مَاسَّهُ مِسَاسًا . ﴿لَنَنسِفَنَّهُ﴾: لَنُذْرِيَنَّهُ . اَلضَّحَاءُ: اَلْحَرُّ . ﴿قُصِّيهِ﴾ [القصص: ١١]: اِتَّبِعِي أَثَرَهُ، وَقَدْ يَكُونُ أَنْ يَقُصَّ الْكَلَامَ ﴿نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ﴾ [يوسف: ٣]. ﴿عَن جُنُبٍ﴾ [القصص: ١١]: عَنْ بُعْدٍ، وَعَنْ جَنَابَةٍ وَعَنِ اجْتِنَابٍ، وَاحِدٌ.

عنقریب ہم تیری مدد کریں گے، جب بھی تو کسی چیز کو مضبوط کرے، گویا تو نے اس کے لیے بازو بنا دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسروں نے کہا کہ جو کوئی حرف نہ بول سکے اور تا تا یا فا فا کرے، یعنی زبان سے لفظ "ت" اور "ف" بھی ادا نہ ہو سکے تو یہ زبان کی گرہ ہے۔ ﴿أَزْرِى﴾ میری کمر۔ ﴿فَيُسْحِتَكُمْ﴾ تم کو وہ ہلاک کرے گا۔ ﴿الْمُثْلَى﴾ أَمْثَلُ کی تانیث ہے۔ تمھارے بہترین دین کو ختم کر دے۔ کہا جاتا ہے: خُذِ الْمُثْلَى، خُذِ الْأَمْثَلَ، یعنی بہترین چیز کو لو۔ ﴿ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا﴾ کہا جاتا ہے: کیا آج تم اپنی صف پر آئے؟ یعنی صف سے مراد وہ مصلّٰی ہے جہاں نماز پڑھی جائے۔ (جادوگروں کو کہا گیا کہ تم اکٹھے ہو کر آؤ۔) ﴿فَأَوْجَسَ﴾ دل میں خوف محسوس کیا۔ ﴿خِيفَةً﴾ کے معنی ہیں: خوف۔ واؤ، خاء کے کسرے کی وجہ سے یا سے بدل گئی۔ ﴿فِي جُذُوعِ النَّخْلِ﴾ اس میں حرف فی، علی کے معنی میں ہے۔ ﴿خَطْبُكَ﴾ تیرا حال۔ ﴿مِسَاسَ﴾ مَاسَّهُ سے مصدر ہے۔ اسے ہاتھ نہ لگاؤ۔ ﴿لَنَنْسِفَنَّهُ﴾ ہم اسے ریزہ ریزہ کر کے (دریا میں) بہا دیں گے۔ اَلضَّحَاءُ سے مراد گرمی ہے، یعنی گرمی کے وقت لوگ اکٹھے ہوں۔ ﴿قُصِّيهِ﴾ اس کے نشان کے پیچھے چلو۔ یہ لفظ بیان کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے ﴿نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ﴾ ہم تم پر بیان کرتے ہیں۔ ﴿عَنْ جُنُبٍ﴾ دور سے۔ عَنْ جَنَابَةٍ اور عَنِ اجْتِنَابٍ کے معنی بھی یہی ہیں۔

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿عَلَىٰ قَدَرٍ﴾ [طه: ٤٠]: مَوْعِدٍ . ﴿لَا تَنِيَا﴾ [٤٢]: لَا تَضْعُفَا ﴿مَكَانًا سُوًى﴾ [٥٨] مَنْصَفٌ بَيْنَهُمْ . ﴿يَبَسًا﴾ [٧٧]: يَابِسًا . ﴿مِن زِينَةِ الْقَوْمِ﴾ [٨٧] اَلْحُلِيِّ الَّذِي اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ . ﴿فَقَذَفْنَاهَا﴾ [طه: ٨٧]: أَلْقَيْتُهَا ،

امام مجاہد نے کہا: ﴿عَلَى قَدَرٍ﴾ وعدے کی جگہ یا وعدے کا وقت ﴿لَا تَنِيَا﴾ کمزور نہ پڑو۔ ﴿مَكَانًا سُوًى﴾ دونوں فریقوں کے درمیان مسافت۔ ﴿يَبَسًا﴾ خشک۔ ﴿مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ﴾ زیورات جو قوم فرعون سے مانگ کر لائے تھے۔ ﴿فَقَذَفْتُهَا﴾ میں نے ان کو ڈال دیا۔ ﴿أَلْقَى﴾ بنایا۔

﴿أَلْقَى﴾: صَنَعَ. ﴿فَنَسِيَ﴾ [٨٨]: مُوسَى، هُمْ يَقُولُونَهُ: أَخْطَأَ الرَّبَّ. ﴿أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا﴾ [٨٩]: فِي الْعِجْلِ.

﴿فَنَسِيَ﴾ وہ کہتے تھے کہ موسیٰ اپنے رب سے چوک گئے۔ ﴿أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا﴾ بچھڑے کے بارے میں ہے (کہ وہ انھیں کسی بات کا جواب نہیں دیتا)۔

٣٣٩٣ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ: «هٰذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ».

تَابَعَهُ ثَابِتٌ وَعَبَّادُ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٢٠٧]

[3393] حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اس رات کے متعلق بتایا جس میں آپ کو سیر کرائی گئی تھی اور فرمایا کہ پانچویں آسمان پر پہنچے تو وہاں حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ حضرت ہارون علیہ السلام ہیں ان کو سلام کریں۔ میں نے ان کو سلام کیا، انھوں نے جواب دیتے ہوئے کہا: اے برادر محترم و نبیٔ مکرم! خوش آمدید۔"

ثابت اور عباد بن ابوعلی نے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کرنے میں، حضرت قتادہ کی متابعت کی ہے۔

(٢٣) بَابُ: ﴿وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَـٰنَهُۥٓ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿مُسْرِفٌ كَذَّابٌ﴾ [غافر: ٢٨]

باب: 23- (ارشاد باری تعالیٰ:) "فرعون کے خاندان میں سے ایک مرد مومن نے کہا، جس نے اپنے ایمان کو چھپایا ہوا تھا...... حد سے بڑھنے والا کذاب ہو" کا بیان

فائدہ: یہ مرد مومن فرعون کے خاندان سے تھا کیونکہ اگر وہ بنی اسرائیل سے ہوتا تو فرعون اس کی لمبی چوڑی تقریر سننے کی زحمت نہ اٹھاتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ کے اثرات خود آل فرعون میں بھی نفوذ کر چکے تھے۔ مکمل آیت کا ترجمہ درج ذیل ہے: "کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، حالانکہ وہ تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس واضح دلائل لایا ہے؟ اگر وہ جھوٹا ہے تو اپنے جھوٹ کا وبال خود بھگتے گا اور اگر وہ سچا ہے تو جس عذاب سے تمھیں ڈراتا ہے اس کا کچھ نہ کچھ حصہ تمھیں پہنچ کر رہے گا۔ اللہ تعالیٰ یقیناً ایسے شخص کو راہ راست پر نہیں لاتا جو حد سے تجاوز کرنے والا انتہائی جھوٹا فریبی ہو۔"[1] ترجمہ قرآن سے اس مرد مومن کی تقریر کا ضرور مطالعہ کیا جائے کیونکہ اس سے مرد مومن کی جرأت اور دلیری کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

1 المؤمن 28:40.

(٢٤) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَهَلْ أَتَىٰكَ حَدِيثُ مُوسَىٰٓ﴾ [طه: ٩] ﴿وَكَلَّمَ ٱللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا﴾ [النساء: ١٦٤]

باب: 24- ارشاد باری تعالیٰ: ''کیا آپ کو موسیٰ کی خبر پہنچی ہے۔'' (اور) ''اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے کلام کیا'' کا بیان

٣٣٩٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رَأَيْتُ مُوسٰى وَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ رَّجِلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسٰى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ، وَأَنَا أَشْبَهُ وُلْدِ إِبْرَاهِيمَ بِهِ، ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَّفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ: اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيلَ: أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ». [انظر: ٣٤٣٧، ٤٧٠٩، ٥٥٧٦، ٥٦٠٣]

[3394] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس رات مجھے معراج ہوئی تو میں نے حضرت موسیٰ ؑ کو دیکھا وہ ایک دبلے پتلے، سیدھے بالوں والے آدمی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قبیلۂ شنوءہ سے ہوں۔ اور میں نے حضرت عیسیٰ ؑ کو بھی دیکھا وہ ایسے تروتازہ اور پاک وصاف جیسے ابھی غسل خانے سے نکلے ہیں۔ اور میں حضرت ابراہیم ؑ کی اولاد میں سے ان کے ساتھ بہت ملتا جلتا ہوں۔ اس دوران میں میرے پاس دو برتن لائے گئے۔ ان میں سے ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی۔ جبریل ؑ نے کہا: آپ ان میں سے جسے چاہیں نوش کریں۔ میں نے دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لیا اور اسے نوش کیا۔ تو مجھ سے کہا گیا: آپ نے فطرت کو اختیار کیا ہے۔ اگر آپ شراب پیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔''

٣٣٩٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ - يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَّقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى»، وَنَسَبَهُ إِلٰى أَبِيهِ. [انظر: ٣٤١٣، ٤٦٣٠، ٧٥٣٩]

[3395] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کسی انسان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ کہے: میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔'' آپ ﷺ نے انھیں ان کے والد کی طرف منسوب کیا۔

٣٣٩٦ - وَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ: «مُوسٰى آدَمُ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ».

[3396] نبی ﷺ نے شب معراج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''حضرت موسیٰ ؑ گندم گوں اور دراز قد تھے، گویا

وَقَالَ: «عِيْسٰى جَعْدٌ مَّرْبُوعٌ». وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَذَكَرَ الدَّجَّالَ. [راجع: ٣٢٣٩]

آپ شنوءہ قبیلے کے فرد ہیں۔" نیز فرمایا: "حضرت عیسیٰ علیہ السلام گھنگریالے بالوں والے درمیانے قد کے تھے۔" ان کے علاوہ آپ نے دوزخ کے نگران مالک اور مسیح دجال کا بھی ذکر کیا۔

٣٣٩٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَهُمْ يَصُومُونَ يَوْمًا - يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ - فَقَالُوا: هٰذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ، وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللهُ فِيهِ مُوسٰى، وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ فَصَامَ مُوسٰى شُكْرًا لِلّٰهِ. فَقَالَ: «أَنَا أَوْلٰى بِمُوسٰى مِنْهُمْ» فَصَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ. [راجع: ٢٠٠٤]

[3397] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگوں کو عاشوراء کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ انھوں نے بتایا کہ یہ بڑی عظمت والا دن ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی تھی اور آلِ فرعون کو غرق کیا تھا۔ اس بنا پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکر ادا کرنے کے لیے اس دن کا روزہ رکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہم ان کی نسبت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قرب رکھتے ہیں، چنانچہ آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔"

(٢٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَوٰعَدْنَا مُوسٰى ثَلٰثِينَ لَيْلَةً﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [الأعراف: ١٤٣]

باب: 25- ارشاد باری تعالیٰ: "اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا ...... اور میں سب سے پہلا ایمان لانے والا ہوں" کا بیان

يُقَالُ: دَكَّهُ: زَلْزَلَهُ. ﴿فَدُكَّتَا﴾ [الحاقة: ١٤]: فَدُكِكْنَ، جَعَلَ الْجِبَالَ كَالْوَاحِدَةِ. كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿أَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا﴾ [الأنبياء: ٣٠] - وَلَمْ يَقُلْ: كُنَّ رَتْقًا -: مُلْتَصِقَتَيْنِ. ﴿أُشْرِبُوا﴾ [البقرة: ٩٣] ثَوْبٌ مُشَرَّبٌ: مَصْبُوغٌ.

کہا جاتا ہے: دَكَّهُ "اسے ہلا دیا" ﴿فَدُكَّتَا﴾ کے معنی ہیں: دُكِكْنَ (یعنی جمع مونث غائب والا)۔ لیکن تثنیہ کا صیغہ اس طرح درست ہوا کہ یہاں پہاڑوں کو ایک چیز (اور زمین کو دوسری چیز) قرار دیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "بے شک آسمان اور زمین دونوں ملے ہوئے تھے۔" وہاں كُنَّ رَتْقًا نہیں کہا بلکہ تثنیہ کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ رَتْقًا کے معنی ہیں: دونوں ملے ہوئے تھے۔ ﴿أُشْرِبُوا﴾ ان کے دلوں میں رچ گئی، جیسے کہا جاتا ہے: ثَوْبٌ مُشَرَّبٌ "رنگا ہوا کپڑا۔"

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: انْبَجَسَتْ: انْفَجَرَتْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ﴿انْبَجَسَتْ﴾ کے معنی

﴿وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ﴾ [الأعراف: ١٧١]: رَفَعْنَا.

ہیں: پھٹ جانا۔ ﴿وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ﴾ کے معنی ہیں: جب ہم نے ان پر پہاڑ اٹھایا۔

٣٣٩٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلنَّاسُ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُوزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ؟». [راجع: ٢٤١٢]

[3398] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگ بے ہوش ہوں گے اور مجھے سب سے پہلے ہوش آئے گا تو میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کے پائے کو پکڑے ہوں گے۔ نہ معلوم وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے یا انھیں کوہ طور کی بے ہوشی کا بدلہ ملا ہو گا؟''

٣٣٩٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ». [راجع: ٣٣٣٠]

[3399] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت میں سڑاند پیدا نہ ہوتی۔ اور اگر حواء نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی کبھی (زندگی بھر) خیانت نہ کرتی۔''

(٢٦) - بَابُ طُوفَانٍ مِّنَ السَّيْلِ

باب: 26- ''طوفان'' اس سے مراد سیلاب کا طوفان ہے

وَيُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ: طُوفَانٌ. ﴿الْقُمَّلَ﴾ [الأعراف: ١٣٣]: اَلْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ. ﴿حَقِيقٌ﴾ [الأعراف: ١٠٥]: حَقٌّ. ﴿سُقِطَ﴾ [الأعراف: ١٤٩] كُلُّ مَنْ نَّدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ.

کثرت اموات کو بھی طوفان کہا جاتا ہے۔ ﴿الْقُمَّلَ﴾ اس کے معنی وہ چیچڑی ہے جو چھوٹی جوں کے مشابہ ہوتی ہے۔ ﴿حَقِيقٌ﴾ کے معنی ہیں: لائق ہے اور حق لازم ہے۔ ﴿سُقِطَ﴾ اس کے معنی ''پشیمان ہوا'' ہیں۔ ہر وہ شخص جو شرمسار ہوتا ہے وہ اپنے ہاتھوں پر گر پڑتا ہے۔

(٢٧) - بَابُ حَدِيثِ الْخَضِرِ مَعَ مُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

باب: 27- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ

٣٤٠٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

[3400] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ خَضِرٌ، فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَمَا مُوسٰى فِي مَلَإٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ: لَا، فَأَوْحَى اللهُ إِلٰى مُوسٰى: بَلٰى، عَبْدُنَا خَضِرٌ، فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ، فَجُعِلَ لَهُ الْحُوتُ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ: إِذَا فَقَدْتَّ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، فَكَانَ يَتْبَعُ الْحُوتَ فِي الْبَحْرِ. فَقَالَ لِمُوسٰى فَتَاهُ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ. فَقَالَ مُوسٰى: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا، فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ اللهُ فِي كِتَابِهِ». [راجع: ٧٤]

کا اور حضرت حر بن قیس فزاری کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے متعلق اختلاف ہوا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔ اس دوران میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں بلایا اور کہا کہ میرا اور میرے اس ساتھی کا صاحب موسیٰ کے متعلق اختلاف ہو گیا ہے جس سے ملاقات کا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا۔ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے مجمع میں وعظ کر رہے تھے کہ ایک شخص نے ان سے آ کر کہا: کیا آپ کسی کو اپنے سے زیادہ عالم جانتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: (مجھ سے زیادہ کوئی عالم) نہیں۔ (اس پر) اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی: کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان تک پہنچنے کا راستہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو ان کے لیے ملاقات کی علامت قرار دیا۔ اور ان سے کہہ دیا گیا کہ تم جہاں مچھلی کو گم پاؤ تو واپس آ جاؤ، وہیں ان سے ملاقات ہو گی، چنانچہ وہ مچھلی کی نگرانی کرتے ہوئے سمندر کے کنارے سفر کرنے لگے۔ آخر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رفیق سفر نے ان سے کہا: کیا آپ نے خیال نہیں کیا کہ ہم چٹان کے پاس بیٹھے تھے تو میں مچھلی کے متعلق آپ کو بتانا بھول گیا تھا اور مجھے شیطان نے اسے یاد رکھنے سے غافل کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اسی کو تو ہم تلاش کر رہے تھے، چنانچہ وہ دونوں بزرگ اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس پلٹے تو حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہو گئی۔ آگے ان دونوں کا وہی قصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔''

٣٤٠١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، إِنَّمَا هُوَ مُوسَى آخَرُ فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ، حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا، فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: بَلَى، لِي عَبْدٌ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ. قَالَ: أَيْ رَبِّ! وَمَنْ لِي بِهِ؟ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: أَيْ رَبِّ! وَكَيْفَ لِي بِهِ؟ - قَالَ: تَأْخُذُ حُوتًا، فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ حَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ - وَرُبَّمَا قَالَ: فَهُوَ ثَمَّهْ - وَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ، ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ حَتَّى أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا، فَرَقَدَ مُوسَى وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فَخَرَجَ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا، فَأَمْسَكَ اللهُ عَنِ الْحُوتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ - فَقَالَ هٰكَذَا مِثْلَ الطَّاقِ - فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمَهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا، وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ حَيْثُ أَمَرَهُ اللهُ. قَالَ لَهُ فَتَاهُ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا، فَكَانَ لِلْحُوتِ

[3401] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: نوف بکالی کہتا ہے کہ وہ موسیٰ جو حضرت خضر کے ساتھ ہیں وہ بنی اسرائیل کے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام نہیں بلکہ کوئی اور موسیٰ ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس اللہ کے دشمن نے غلط کہا ہے۔ ہمیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے خبر دی ہے: ''ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں کھڑے تقریر کر رہے تھے کہ ان سے دریافت کیا گیا: کون سا شخص سب سے زیادہ علم والا ہے؟ انھوں نے فرمایا: میں (سب سے بڑا عالم ہوں)۔ اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوا کہ انھوں نے علم کی نسبت اللہ کی طرف کیوں نہیں کی۔ اور فرمایا: کیوں نہیں، میرا ایک بندہ ہے جہاں دو دریا ملتے ہیں وہ وہاں رہتا ہے۔ وہ تم سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ انھوں (موسیٰ علیہ السلام) نے عرض کیا: اے میرے رب! میرے لیے اس تک پہنچانے کا کون ضامن ہے؟ ...... کبھی سفیان نے یوں کہا: میں ان سے کس طرح ملاقات کروں گا......؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک مچھلی لو اور اسے (بھون کر) اپنے توشہ دان (ٹوکری) میں رکھ لو جہاں تم سے وہ مچھلی گم ہو جائے بس وہ میرا بندہ وہیں ہوگا، چنانچہ انھوں (موسیٰ علیہ السلام) نے ایک مچھلی لی اور اسے ٹوکری میں رکھ لیا۔ پھر وہ اور ان کے خادم یوشع بن نون سفر پر روانہ ہوئے حتی کہ ایک چٹان کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں آرام کرنے کے لیے دونوں نے اپنے سر اس پر رکھ دیے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وہاں نیند آ گئی۔ اس دوران میں مچھلی نے حرکت کی۔ توشہ دان سے باہر نکلی اور سمندر کے اندر چلی گئی۔ اس نے سمندر میں اپنا راستہ سرنگ جیسا بنا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی سے پانی کا بہاؤ روک دیا اور وہ طاق کی مانند ہو گیا۔ آپ نے اشارے سے بتایا کہ ایسے

سَرَبًا وَّلَهُمَا عَجَبًا، قَالَ لَهُ مُوسٰى: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي، فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا - رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا - حَتّٰى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ مُوسٰى فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ: وَأَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ، قَالَ: أَنَا مُوسٰى، قَالَ: مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا. قَالَ: يَا مُوسٰى! إِنِّي عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَنِيهِ اللهُ لَا تَعْلَمُهُ، وَأَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَكَهُ اللهُ لَا أَعْلَمُهُ قَالَ: هَلْ أَتَّبِعُكَ؟ قَالَ: ﴿إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِۦ خُبْرًا﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿أَمْرًا﴾ [الكهف: ٦٧-٦٩]

طاق کی طرح ہو گیا۔ پھر وہ دونوں حضرات باقی رات چلتے رہے حتی کہ جب دوسرا دن ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا: ناشتہ لاؤ ہمیں تو اس سفر میں بڑی تھکاوٹ محسوس ہوئی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت تک کوئی تھکاوٹ محسوس نہیں کی جب تک وہ اس مقررہ جگہ سے آگے نہ بڑھ گئے جس کا اللہ نے انھیں حکم دیا تھا۔ خادم نے کہا: دیکھیے جہاں ہم نے چٹان کے پاس آرام کیا تھا وہاں میں مچھلی کے متعلق آپ کو بتانا بھول گیا تھا اور مجھے اس کے بارے میں شیطان نے غافل رکھا اور اس مچھلی نے تو سمندر میں اپنا راستہ عجیب طور پر بنایا تھا۔ مچھلی کے لیے تو جانے کا راستہ تھا لیکن ان دونوں کے لیے تعجب کا باعث بن گیا۔ وہ دونوں حیران تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: یہی وہ جگہ تھی جس کی تلاش میں ہم دونوں نکلے تھے، چنانچہ یہ دونوں اسی راستے سے پہلے کی طرف واپس ہوئے اور جب اس چٹان کے پاس پہنچے تو ایک بزرگ اپنا سارا بدن ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے موجود تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انھیں سلام کہا اور انھوں نے اس کا جواب دیا، پھر کہا کہ تمھاری سرزمین میں سلام کہاں سے آیا؟ فرمایا: میں موسیٰ ہوں۔ انھوں نے پوچھا: بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ فرمایا: ہاں (وہی ہوں۔) میں آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے وہ علم ہدایت سکھائیں جو آپ کو سکھایا گیا ہے۔ وہ فرمانے لگے: اے موسیٰ! میں اللہ کی طرف سے ایک ایسے علم کا حامل ہوں جو اللہ نے مجھے سکھایا ہے آپ اسے نہیں جانتے اور آپ اللہ کی طرف سے ایک ایسے علم شریعت کے حامل ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے میں اسے نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں؟ انھوں نے فرمایا: آپ ہرگز میرے ساتھ صبر نہیں

کر سکیں گے۔ واقعی آپ اس چیز پر کیسے صبر کر سکتے ہیں جس کا آپ کے علم نے احاطہ نہیں کیا...... اَمرًا تک؟

فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ كَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ، فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ جَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ، قَالَ لَهُ الْخَضِرُ: يَا مُوسٰى! مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ، إِذْ أَخَذَ الْفَأْسَ فَنَزَعَ لَوْحًا فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسٰى إِلَّا وَقَدْ قَلَعَ لَوْحًا بِالْقَدُّومِ، فَقَالَ لَهُ مُوسٰى: مَا صَنَعْتَ؟ قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ إِلٰى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا. قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ: إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا. قَالَ: لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا، فَكَانَتِ الْأُولٰى مِنْ مُوسٰى نِسْيَانًا، فَلَمَّا خَرَجَا مِنَ الْبَحْرِ مَرُّوا بِغُلَامٍ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَلَعَهُ بِيَدِهِ هٰكَذَا، - وَأَوْمَأَ سُفْيَانُ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ كَأَنَّهُ يَقْطِفُ شَيْئًا - فَقَالَ لَهُ مُوسٰى: أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا؟ قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ: إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا. قَالَ: إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا، فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ مَائِلًا -

پھر دونوں حضرات ساحل سمندر پر چل پڑے تو ان کے قریب سے ایک کشتی گزری۔ انھوں نے ان (کشتی والوں) سے بات چیت کی کہ ان کو بھی سوار کر لیں تو انھوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان لیا اور کرایہ لیے بغیر انھیں سوار کر لیا۔ جب یہ حضرات اس میں سوار ہو گئے تو ایک چڑیا آئی اور کشتی کے ایک کنارے بیٹھ کر اس نے پانی میں اپنی چونچ کو ایک یا دو مرتبہ ڈالا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: اے موسیٰ میرا اور آپ کا علم اللہ کے علم سے اتنی بھی کمی نہیں کر پایا جس قدر اس چڑیا نے اپنی چونچ سے سمندر کے پانی میں کمی کی ہے۔ اس دوران میں حضرت خضر علیہ السلام نے کلہاڑی اٹھائی اور اس کے ذریعے سے کشتی میں سے ایک تختہ نکال لیا۔ اچانک موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ کلہاڑی سے کشتی کا ایک تختہ اکھڑ چکا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ نے یہ کیا کیا؟ ان لوگوں نے ہم سے کرایہ لیے بغیر ہمیں کشتی میں سوار کیا۔ آپ نے دانستہ تختہ نکال کر کشتی میں شگاف کر دیا تاکہ سارے کشتی والے ڈوب جائیں، اس طرح آپ نے نہایت ہی ناگوار کام سرانجام دیا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں نے آپ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: بھول چوک پر آپ میری گرفت نہ کریں اور میرے معاملے میں مجھ پر تنگی نہ فرمائیں۔ یہ پہلی غلطی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھول کر ہوئی تھی، چنانچہ جب سمندری سفر ختم ہوا تو ان دونوں کا گزر ایک بچے کے پاس سے ہوا جو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑا اور اپنے ہاتھ سے اسے دھڑ سے جدا کر دیا۔

أَوْمَأَ بِيَدِهِ هٰكَذَا، وَأَشَارَ سُفْيَانُ كَأَنَّهُ يَمْسَحُ شَيْئًا إِلٰى فَوْقُ، فَلَمْ أَسْمَعْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ مَائِلًا إِلَّا مَرَّةً - قَالَ: قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا عَمَدْتَ إِلٰى حَائِطِهِمْ، لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا؟ قَالَ: هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا». قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَدِدْنَا أَنَّ مُوسٰى كَانَ صَبَرَ فَقَصَّ اللهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا». قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَرْحَمُ اللهُ مُوسٰى لَوْ كَانَ صَبَرَ يُقَصُّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا» قَالَ: وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ (أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا) (وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَّكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ)

...... راویٔ حدیث سفیان نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا جیسے وہ کوئی چیز توڑ رہے ہوں...... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ نے ایک معصوم جان کو بغیر کسی جان کے بدلے قتل کر دیا ہے۔ اس طرح آپ نے ایک ناپسندیدہ حرکت کی ہے۔ حضرت خضر نے کہا: میں نے آپ کو پہلے سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے بعد اگر میں نے آپ سے کسی چیز کے متعلق پوچھا تو آپ مجھے ساتھ نہ لے جائیں، میری طرف سے تمھارا عذر پورا ہو چکا ہے، چنانچہ وہ دونوں چلتے چلتے ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے۔ ان سے کھانا طلب کیا تو انھوں نے میزبانی سے انکار کر دیا۔ ان حضرات کو بستی میں ایک ایسی دیوار نظر آئی جو گرنے کے قریب تھی۔ حضرت خضر نے اسے اپنے ہاتھ سے سیدھا کر دیا...... سفیان نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا کہ وہ جھک رہی تھی۔ انھوں نے اشارہ کیا گویا وہ کسی چیز کو اوپر کی طرف پھیر رہے ہیں۔ میں نے سفیان سے مَائِلًا کا لفظ صرف ایک مرتبہ سنا ہے...... بہرحال حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہم ان لوگوں کے پاس آئے، انھوں نے نہ تو ہمیں کھانا کھلایا اور نہ میزبانی ہی کا حق ادا کیا، آپ نے مفت میں ان کی دیوار درست کر دی، آپ چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے سکتے تھے؟ حضرت خضر نے فرمایا: بس یہاں سے میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہوگی۔ آپ جن باتوں پر صبر نہیں کر سکے میں اب آپ کو ان کی حقیقت بتاتا ہوں۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ موسیٰ پر رحم کرے اگر وہ تھوڑا سا صبر کر لیتے تو اللہ تعالیٰ ہم سے ان کا مزید حال بیان کرتا۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بایں طور اس آیت کو پڑھا ہے: ''ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو صحیح و سالم کشتی ان سے چھین لیتا

تھا۔'' ''اور وہ لڑکا کافر تھا اور اس کے والدین مومن تھے۔''

ثُمَّ قَالَ لِي سُفْيَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ، قِيلَ لِسُفْيَانَ: حَفِظْتَهُ قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَهُ مِنْ عَمْرٍو أَوْ تَحَفَّظْتَهُ مِنْ إِنْسَانٍ؟ فَقَالَ: مِمَّنْ أَتَحَفَّظُهُ؟ وَرَوَاهُ أَحَدٌ عَنْ عَمْرٍو غَيْرِي؟! سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ - أَوْ ثَلَاثًا - وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ. [راجع: ٧٤]

سفیان نے مجھ سے کہا: میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دو دفعہ سنی اور انھی سے یاد کی۔ سفیان سے پوچھا گیا: کیا عمرو بن دینار سے سننے سے پہلے آپ نے اس کو یاد کر لیا تھا یا کسی اور انسان سے اسے یاد کیا ہے؟ سفیان نے کہا: میں کس سے اس حدیث کو یاد کرتا؟ کیا اس حدیث کو عمرو بن دینار سے میرے سوا کسی اور نے روایت کیا ہے؟ میں نے ہی اسے عمرو بن دینار سے دو بار یا تین بار سنا اور اس کو ان سے یاد کیا ہے۔

٣٤٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرَ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ».

[3402] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''خضر کا نام اس لیے خضر رکھا گیا کہ وہ ایک مرتبہ خشک زمین پر بیٹھے، جب وہاں سے اٹھے تو وہ سرسبز ہو کر لہلہانے لگی۔''

قَالَ الْحَمَوِيُّ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ مَطَرٍ الْفَرَبْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ عَنْ سُفْيَانَ بِطُولِهِ.

علی بن خشرم نے حضرت سفیان کے حوالے سے طویل حدیث بیان کی ہے۔

(٢٨) بَابٌ:

باب: 28- بلا عنوان

٣٤٠٣ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ: ﴿ٱدْخُلُوا ٱلْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ﴾ [البقرة: ٥٨] فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا: حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ». [انظر: ٤٤٧٩، ٤٦٤١]

[3403] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ تم سجدہ کرتے ہوئے دروازے سے داخل ہو جاؤ اور حطة کہو، یعنی ہمارے گناہ معاف کر دے۔ انھوں نے اسے تبدیل کر دیا اور اپنے سرینوں کو گھسیٹتے ہوئے داخل ہوئے جبکہ زبان سے حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ کہہ رہے تھے۔ اس کے معنی ہیں: بالیوں میں دانے خوب ہوں۔

٣٤٠٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا

[3404] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں

رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَّخِلَاسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مُوسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيرًا لَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً مِّنْهُ، فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَقَالَ: مَا يَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ، إِمَّا بَرَصٌ وَّإِمَّا أُدْرَةٌ، وَّإِمَّا آفَةٌ. وَإِنَّ اللهَ أَرَادَ أَنْ يُّبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوا لِمُوسٰى، فَخَلَا يَوْمًا وَّحْدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلٰى ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهِ، فَأَخَذَ مُوسٰى عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُولُ: ثَوْبِي حَجَرُ! ثَوْبِي حَجَرُ! حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى مَلَإٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللهُ وَأَبْرَأَهُ مِمَّا يَقُولُونَ. وَقَامَ حَجَرٌ فَأَخَذَ بِثَوْبِهِ فَلَبِسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ ءَاذَوْاْ مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ ٱللَّهُ مِمَّا قَالُواْۚ وَكَانَ عِندَ ٱللَّهِ وَجِيهًا﴾»

[الأحزاب: ٦٩]، [راجع: ٢٧٨]

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام بڑے حیادار اور ستر پوش تھے۔ ان کے حیا کی وجہ سے ان کے جسم کا کوئی حصہ بھی نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔ بنی اسرائیل کے جو لوگ انھیں اذیت پہنچانے کے درپے تھے انھوں نے کہا کہ اس قدر بدن چھپانے کا اہتمام صرف اس لیے ہے کہ ان کے جسم میں کوئی عیب ہے۔ انھیں برص ہے یا فتق (خصیتین کے بڑا چھوٹا ہونے یا پھول جانے) کی یا کوئی اور بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی تکلیف دہ باتوں (اور ایذا رسانیوں) سے پاک کرنا چاہا، چنانچہ ایک دن موسیٰ علیہ السلام اکیلے غسل کرنے کے لیے آئے تو ایک پتھر پر اپنے کپڑے اتار کر رکھ دیے، پھر غسل کرنے لگے۔ فراغت کے بعد کپڑے اٹھانے کے لیے پتھر کی طرف بڑھے تو پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ نکلا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا لیا اور پتھر کے پیچھے یہ کہتے ہوئے دوڑے: اے پتھر! میرے کپڑے دے دے۔ اے پتھر! میرے کپڑے دے دے۔ حتی کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس پہنچے تو انھوں نے موسیٰ علیہ السلام کو برہنہ حالت میں دیکھا، وہ اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے انھیں اس تہمت سے بری کر دیا جس کی طرف وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو منسوب کرتے تھے۔ اب پتھر بھی وہاں ٹھہر گیا اور آپ نے اپنے کپڑے لے کر زیب تن کر لیے، پھر اپنے عصا سے پتھر کو مارنا شروع کر دیا۔ اللہ کی قسم! موسیٰ کے مارنے کی وجہ سے پتھر پر تین، چار یا پانچ نشان بھی پڑ گئے تھے۔ اسی لیے ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنھوں نے موسیٰ کو اذیت پہنچائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کی باتوں سے بری کیا۔ وہ اللہ کے نزدیک بڑے معزز اور باوقار تھے۔''

فائدہ: حضرات انبیاء علیہم السلام ظاہری اور باطنی عیوب سے پاک ہوتے ہیں اور جو کوئی کسی نبی کی خلقت میں عیب لگائے وہ

اپنے ایمان کی خیر منائے۔ ایسے کام کرنا نبی کو اذیت پہنچانا ہے اور اذیت رسانی حرام ہے۔

٣٤٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هٰذِهِ الْقِسْمَةَ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتّٰى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: «يَرْحَمُ اللهُ مُوسٰى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ». [راجع: ٣١٥٠]

[3405] حضرت عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے مال تقسیم کیا تو ایک شخص نے کہا کہ اس تقسیم سے اللہ کی رضا مقصود نہیں ہے۔ میں یہ سن کر نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ کو بتایا تو آپ اس قدر ناراض ہوئے کہ میں نے چہرۂ انور پر غصے کے آثار دیکھے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحمت کرے! انھیں اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی، تاہم انھوں نے صبر سے کام لیا۔''

(٢٩) بَابٌ: ﴿يَعْكُفُونَ عَلَىٰٓ أَصْنَامٍ لَّهُمْ﴾ [الأعراف: ١٣٨]

باب: 29- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''وہ اپنے بتوں کے پاس ڈیرہ ڈالے بیٹھے تھے'' کا بیان

﴿مُتَبَّرٌ﴾ [١٣٩]: خُسْرَانٌ ﴿وَلِيُتَبِّرُوا﴾ [الإسراء: ٧]: لِيُدَمِّرُوا، ﴿مَا عَلَوْا﴾ [٧]: مَا غَلَبُوا.

﴿مُتَبَّرٌ﴾ تباہ شدہ ﴿وَلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا﴾ اور جہاں وہ غلبہ پائیں اسے تہس نہس کردیں۔

٣٤٠٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَجْنِي الْكَبَاثَ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُهُ»، قَالُوا: أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ؟ قَالَ: «وَهَلْ مِنْ نَّبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا؟». [انظر: ٥٤٥٣]

[3406] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ پیلو کا پھل چن رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ''سیاہ سیاہ دانے تلاش کرو کیونکہ وہ اچھے اور عمدہ ہوتے ہیں۔'' لوگوں نے عرض کیا: آیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔''

(٣٠) بَابٌ: ﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦٓ إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تَذْبَحُوا۟ بَقَرَةً﴾ الْآيَةَ [البقرة: ٦٧]

باب: 30- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو'' کا بیان

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: ﴿عَوَانٌ﴾ النَّصَفُ بَيْنَ الْبِكْرِ وَالْهَرِمَةِ. ﴿فَاقِعٌ﴾ [البقرة:٦٩]: صَافٍ. ﴿لَا ذَلُولٌ﴾: لَمْ يُذَلِّلْهَا الْعَمَلُ. ﴿تُثِيرُ الْأَرْضَ﴾ [٧١]: لَيْسَتْ بِذَلُولٍ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَعْمَلُ فِي الْحَرْثِ. ﴿مُسَلَّمَةٌ﴾ مِنَ الْعُيُوبِ. ﴿لَا شِيَةَ﴾: بَيَاضٌ ﴿صَفْرَآءُ﴾ [٦٩]: إِنْ شِئْتَ سَوْدَاءُ، وَيُقَالُ: صَفْرَاءُ، كَقَوْلِهِ: ﴿جِمَٰلَتٌ صُفْرٌ﴾ [المرسلات:٣٣]. ﴿فَادَّارَءْتُمْ﴾ [البقرة:٧٢]: اخْتَلَفْتُمْ.

ابوالعالیہ نے کہا: ﴿عَوَانٌ﴾ کے معنی ہیں: نوجوان اور بڑھیا کے درمیان ﴿فَاقِعٌ﴾ کے معنی صاف اور ﴿لَاذَلُوْلٌ﴾ کے معنی ہیں کہ کام نے اسے کمزور نہ کیا ہو۔ ﴿تثیر الْأَرْضَ﴾ نہ تو زمین میں ہل چلاتی ہو اور نہ کھیتی باڑی ہی میں کام آتی ہو۔ ﴿مُسَلَّمَةٌ﴾ کے معنی ہیں: ہر قسم کے عیب سے پاک۔ ﴿لَاشِيَةَ﴾ اس میں سفید داغ نہ ہو۔ ﴿صَفْرَاءُ﴾ اس کو سیاہ کے معنی میں لیا جا سکتا ہے اور زرد کو بھی کہتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿جِمَالَاتٌ صُفْرٌ﴾ اس کے معنی ہیں: وہ سیاہ اونٹ جو زردی مائل ہوں۔ ﴿فادّٰرَءْتُمْ﴾ کے معنی ہیں: تم نے اختلاف کیا۔

(٣١) [بَابٌ]: وَفَاةُ مُوسَى وَذِكْرُهُ بَعْدُ

باب: 31- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات اور اس کے بعد کے حالات

٣٤٠٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ، فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ، قَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّى يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ، قَالَ: أَيْ رَبِّ! ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ، قَالَ: فَالْآنَ، قَالَ: فَسَأَلَ اللهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ.

[3407] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس موت کا فرشتہ بھیجا گیا۔ جب وہ آپ کے ہاں آیا تو آپ نے اسے تھپڑ رسید کیا۔ فرشتہ اپنے رب کے پاس چلا گیا اور عرض کیا: اے اللہ! تو نے مجھے ایک ایسے بندے کی طرف بھیجا ہے جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم واپس اس کے پاس جا کر اسے کہو کہ وہ اپنا ہاتھ کسی بیل کی پشت پر رکھیں۔ ان کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آ جائیں، ہر بال کے بدلے ایک سال عمر انھیں دے دی جائے گی۔ انھوں (موسیٰ علیہ السلام) نے عرض کیا: اے اللہ! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: پھر بھی موت ہو گی۔ عرض کیا: پھر ابھی کیوں نہ آ جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے سوال کیا کہ انھیں بیت المقدس سے ایک پتھر پھینکنے کے برابر قریب کر دے۔

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَقَالَ رَسُولُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللهِ ﷺ: «فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ مِنْ جَانِبِ الطَّرِيقِ، تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ».

''اگر میں وہاں موجود ہوتا تو میں تمھیں ان کی قبر دکھاتا جو ایک سرخ ٹیلے کے نیچے راستے کے ایک کنارے پر واقع ہے۔''

قَالَ: وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. [راجع: ١٣٣٩]

راویٔ حدیث معمر نے ہمام سے کہا: ہمیں ابوہریرہ ؓ نے نبی ﷺ سے اسی طرح خبر دی۔

فائدہ: حضرت موسیٰ ؑ کے پاس موت کا فرشتہ انسانی شکل میں حاضر ہوا تھا۔ انھوں نے یہ خیال کر کے کہ ایک آدمی میرے گھر میں اجازت کے بغیر گھس آیا ہے اس کے طمانچہ مارا۔ موسیٰ ؑ کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ موت کا فرشتہ ہے اور ان کی روح قبض کرنے آیا ہے۔ جب انھیں معلوم ہوا کہ یہ فرشتہ ہے اور روح قبض کرنا چاہتا ہے تو سر تسلیم خم کر دیا۔

٣٤٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْعَالَمِينَ، فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَى الْعَالَمِينَ، فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُودِيَّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَقَالَ: «لَا تُخَيِّرُونِي عَلٰى مُوسٰى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ». [راجع: ٢٤١١]

[3408] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی آپس میں لڑ پڑے۔ مسلمان نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد ﷺ کو تمام جہانوں پر برتری دی ہے! یہودی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ ؑ کو سب اہل جہان پر فضیلت دی ہے! اس وقت مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو طمانچہ رسید کر دیا۔ یہودی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس واقعے کی اطلاع دی جو اس کے اور مسلمان کے درمیان ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حضرت موسیٰ ؑ پر برتری نہ دو کیونکہ جب تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ ؑ عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو بے ہوش ہو گئے تھے لیکن مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے بے ہوشی سے مستثنیٰ کر رکھا ہے؟''

٣٤٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:

[3409] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت موسیٰ اور حضرت آدم ؑ نے آپس میں بحث کی۔ حضرت موسیٰ ؑ

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى فَقَالَ لَهُ مُوسٰى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجَتْكَ خَطِيئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِكَلَامِهِ، ثُمَّ تَلُومُنِي عَلٰى أَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟» فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى» مَرَّتَيْنِ.

[انظر: ٤٧٣٦، ٤٧٣٨، ٦٦١٤، ٧٥١٥]

نے ان سے کہا: آپ وہی آدم ہیں کہ آپ کی لغزش نے آپ کو جنت سے نکالا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے انھیں جواب دیا کہ تم وہی موسیٰ ہو کہ تمھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام سے نوازا، پھر تم مجھے ایک ایسی بات پر ملامت کرتے ہو جو میرے پیدا ہونے سے پہلے میرا مقدر بن چکی تھی؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔'' آپ نے یہ جملہ دو مرتبہ فرمایا۔

٣٤١٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ: هٰذَا مُوسٰى فِي قَوْمِهِ». [انظر: ٥٧٠٥، ٥٧٥٢، ٦٤٧٢، ٦٥٤١]

[3410] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''تمام امتیں میرے سامنے پیش کی گئیں۔ میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی جماعت آسمان کے کناروں پر چھائی ہوئی ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ اپنی قوم کے ہمراہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔''

(٣٢) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱمْرَأَتَ فِرْعَوْنَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَكَانَتْ مِنَ ٱلْقَـٰنِتِينَ﴾ [التحريم: ١١، ١٢]

باب: 32- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کی ہے...... وہ فرمانبرداروں میں سے تھی'' کا بیان

٣٤١١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ».

[انظر: ٣٤٣٣، ٣٧٦٩، ٥٤١٨]

[3411] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں میں سے تو بہت لوگ کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سے فرعون کی بیوی آسیہ اور مریم بنت عمران کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی۔ البتہ عورتوں پر عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے۔''

فائدہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں سے ممتاز کرنے کے لیے ان کا موازنہ ثرید سے کیا ہے۔ ثرید اس کھانے کو کہا جاتا ہے جو روٹی اور شوربا ملا کر بنایا جائے۔ اس کی فضیلت اس لیے ہے کہ اس میں غذائیت، لذت، طاقت ہوتی ہے اور یہ چبانے میں آسان اور زود ہضم ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی حسن خلق، شیریں کلام، فصاحت و بلاغت، رائے کی پختگی میں دوسری عورتوں سے ممتاز تھیں۔ اور آپ نے وہ باتیں سمجھیں جو دوسری عورتوں کو سمجھ نہ آسکیں۔ آپ سوالات کے جوابات اس انداز سے دیتی تھیں کہ ایسے جوابات دیگر کئی صحابہ بھی نہیں دے سکتے تھے...... رضی اللہ عنہم......

(٣٣) بَابٌ: ﴿إِنَّ قَـٰرُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَىٰ﴾ اَلْآيَةَ [القصص: ٧٦]

﴿لَتَنُوٓأُ﴾: لَتُثْقِلُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿أُوْلِي ٱلْقُوَّةِ﴾: لَا يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ. يُقَالُ: ﴿ٱلْفَرِحِينَ﴾ [٧٦]: اَلْمَرِحِينَ. ﴿وَيْكَأَنَّ ٱللَّهَ﴾ [٨٢]: مِثْلُ (أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ) يُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ.

باب: 33- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''قارون، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے تھا'' کا بیان

﴿لَتَنُوٓأُ﴾ بھاری ہوتی تھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ﴿أُولِي الْقُوَّةِ﴾ جن کی چابیوں کو مردوں کی ایک طاقتور جماعت بھی نہ اٹھا سکے۔ کہا جاتا ہے کہ ﴿الْفَرِحِيْنَ﴾ کے معنی ہیں: اَلْمَرِحِينَ، یعنی فخر کرنے والے۔ ﴿وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ﴾ کا لفظ ﴿اَلَمْ تَـرَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَ يَقْدِرُ﴾ ''اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔'' کی طرح ہے۔

(٣٤) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ: ﴿وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا﴾ [هود: ٨٤]:

إِلَى أَهْلِ مَدْيَنَ، لِأَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ وَّمِثْلُهُ ﴿وَسْـَٔلِ ٱلْقَرْيَةَ﴾ ﴿وَ﴾ اسْأَلِ ﴿الْعِيرَ﴾ [يوسف: ٨٢] يَعْنِي أَهْلَ الْقَرْيَةِ وَأَهْلَ الْعِيرِ. ﴿وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا﴾ [هود: ٩٢] لَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ، وَيُقَالُ إِذَا لَمْ تَقْضِ حَاجَتَهُ: ظَهَرْتَ حَاجَتِي، وَجَعَلْتَنِي ظِهْرِيًّا. قَالَ: الظِّهْرِيُّ: أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً أَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ. مَكَانَتُهُمْ وَمَكَانُهُمْ وَاحِدٌ. ﴿يَغْنَوْا﴾ [الأعراف: ٩٢]:

باب: 34- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اہل مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا'' کا بیان

﴿مَدْيَن﴾ سے مراد اہل مدین ہیں کیونکہ مدین تو ایک شہر کا نام ہے۔ اسی طرح ﴿وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ﴾ اور ﴿وَ الْعِيرَ﴾ سے مراد یہ ہے کہ بستی والوں اور قافلے والوں سے پوچھیے۔ ﴿وَرَاءَ كُمْ ظِهْرِيًّا﴾ انھوں نے ان کی طرف التفات نہ کیا۔ محاورہ ہے کہ جب وہ اس کی حاجت پوری نہ کرے تو اسے کہا جاتا ہے: تو نے میری حاجت کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ جَعَلْتَنِی ظِهْرِيًّا کے معنی ہیں: تو نے مجھے نظرانداز کر دیا ہے۔ ظِهْرِيّ اس جانور یا برتن کو کہتے ہیں جس کو تو اپنی قوت

يَعِيشُوا، ﴿تَأْسَ﴾ [المائدة:٢٦و٦٨]: تَحْزَنْ، ﴿ءَاسَىٰ﴾ [الأعراف:٩٣] أَحْزَنُ. وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿إِنَّكَ لَأَنتَ ٱلْحَلِيمُ ٱلرَّشِيدُ﴾ [هود:٨٧] يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ.

بڑھانے کے لیے اپنے ساتھ رکھے۔ مَكَانَتُهُمْ اور مَكَانُهُمْ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی تمھارا طریقہ۔ ﴿يَغْنَوْا﴾ زندہ رہے۔ ﴿تَاْسَ﴾ حزن و ملال۔ ﴿اٰسٰی﴾ افسوس کروں۔ حسن بصری نے کہا: وہ مذاق کے طور پر کہتے تھے: ﴿اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ﴾ تم تو بڑے برد بار اور بھلے مانس ہو۔"

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَيْكَةُ: الْأَيْكَةُ، ﴿يَوْمِ ٱلظُّلَّةِ﴾ [الشعراء:١٨٩] إِظْلَالُ الْعَذَابِ عَلَيْهِمْ.

امام مجاہد نے کہا: لَيْكَةُ سے مراد اَيْكَة ہے۔ (یہاں قوم شعیب آباد تھی۔) ﴿يَوْمِ الظُّلَّةِ﴾ یعنی جس دن عذاب ایک سائبان کی شکل میں نمودار ہوا۔

(٣٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَهُوَ مُلِيمٌ﴾ [الصافات:١٣٩-١٤٢]

باب: 35- ارشاد باری تعالیٰ: "بے شک حضرت یونس علیہ السلام رسولوں میں سے تھے..... جبکہ وہ (خود کو) ملامت کر رہا تھا" کا بیان

قَالَ مُجَاهِدٌ: مُذْنِبٌ. اَلْمَشْحُونُ: اَلْمُوقَرُ ﴿فَلَوْلَآ أَنَّهُۥ كَانَ مِنَ ٱلْمُسَبِّحِينَ﴾ اَلْآيَةَ [١٤٣] ﴿فَنَبَذْنَٰهُ بِٱلْعَرَآءِ﴾ [١٤٥]، بِوَجْهِ الْأَرْضِ ﴿وَهُوَ سَقِيمٌ ۝ وَأَنۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّن يَقْطِينٍ﴾ [١٤٥،١٤٦] مِنْ غَيْرِ ذَاتِ أَصْلِ الدُّبَّاءِ وَنَحْوِهِ. ﴿وَأَرْسَلْنَٰهُ إِلَىٰ مِاْئَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ۝ فَـَٔامَنُوا۟ فَمَتَّعْنَٰهُمْ إِلَىٰ حِينٍ﴾ [١٤٧،١٤٨]. ﴿وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ ٱلْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ﴾ [القلم:٤٨]: كَظِيمٌ: مَغْمُومٌ.

امام مجاہد نے کہا: ﴿مُلِيْمٌ﴾ کے معنی ہیں: گناہ گار۔ ﴿المشحون﴾ بھری ہوئی۔ "اگر وہ تسبیح پڑھنے والے نہ ہوتے (تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے)۔" ﴿فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَآءِ﴾ "ہم نے انھیں زمین کی سطح پر ڈال دیا۔" ﴿وَهُوَ سَقِيْمٌ وَ اَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَقْطِيْنٍ﴾ "اور وہ بیمار تھے، پھر ہم نے ان پر یقطین کا درخت اگا دیا۔" اس سے مراد ایسا درخت جس کا تنا نہ ہو اور وہ کدو وغیرہ ہے۔ (فرمایا:) "ہم نے ان کو ایک لاکھ یا اس سے زیادہ آبادی کی طرف بھیجا، وہ ایمان لائے تو ہم نے ان کو کچھ مقررہ مدت تک کے لیے مزید مہلت دی۔" (نیز فرمایا:) "اور آپ مچھلی والے (یونس) کی طرح نہ ہوں جب اس نے (اللہ کو) پکارا تھا جبکہ وہ غم سے بھرا ہوا تھا۔" ﴿كَظِيْمٌ﴾ کے معنی ہیں: مَغْمُوْمٌ۔

٣٤١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ

[3412] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: إِنِّي خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ».

وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں یونس علیہ السلام سے بہتر ہوں۔''

زَادَ مُسَدَّدٌ: «يُونُسَ بْنِ مَتَّى». [انظر: ٤٦٠٣، ٤٨٠٤]

(راویٔ حدیث) مسدد نے اپنی روایت میں یونس بن متی کا اضافہ کیا ہے۔

٣٤١٣ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: إِنِّي خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى»، وَنَسَبَهُ إِلٰى أَبِيهِ. [راجع: ٣٣٩٥]

[3413] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کسی شخص کو یہ زیبا نہیں کہ وہ کہے: میں (رسول اللہ ﷺ) یونس بن متی سے بہتر ہوں۔'' آپ نے ان کو باپ کی طرف منسوب کیا۔

٣٤١٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَتَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ، فَقَالَ: لَا وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَى الْبَشَرِ، فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَامَ فَلَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ: تَقُولُ: وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَى الْبَشَرِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا؟ فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَبَا الْقَاسِمِ، إِنَّ لِي ذِمَّةً وَّعَهْدًا، فَمَا بَالُ فُلَانٍ لَّطَمَ وَجْهِي؟ فَقَالَ: «لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ؟» فَذَكَرَهُ فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: «لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللهِ فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ

[3414] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ ایک یہودی نے اپنا سامان فروخت کرنے کے لیے رکھا۔ اس کو اس کی قیمت تھوڑی دی جا رہی تھی جس سے وہ ناخوش تھا۔ اس نے کہا: نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی! یہ جملہ ایک انصاری مرد نے سن لیا، چنانچہ وہ کھڑا ہوا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ دے مارا اور کہا کہ تو یہ بات کہتا ہے: قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی، حالانکہ نبی ﷺ ہم میں موجود ہیں؟ وہ یہودی آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے ابوالقاسم! مجھے امان اور عہد مل چکا ہے۔ اس کے باوجود فلاں شخص کا کیا حال ہے کہ اس نے میرے منہ پر طمانچہ مارا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم نے اس کے منہ پر کیوں طمانچہ مارا؟'' راوی نے بیان کیا کہ نبی ﷺ یہ سن کر غصے سے بھر گئے حتی کہ آپ کے

أُخْرٰى فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسٰى آخِذٌ بِالْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَحُوسِبَ بِصَعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ، أَمْ بُعِثَ قَبْلِي؟». [راجع: ٢٤١١]

چہرۂ انور پر اس کے اثرات دیکھے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے انبیائے کرام ؑ کے درمیان ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔ واقعہ یہ ہے کہ جب صور میں پھونکا جائے گا اور تمام زمین و آسمان والے بے ہوش ہو جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے (وہ بے ہوش نہ ہو گا) پھر اس میں دوبارہ پھونکا جائے گا تو میں سب سے پہلے اٹھایا جاؤں گا، میں دیکھوں گا کہ موسیٰ ؑ عرش کو پکڑے ہوں گے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ان کو طور کے دن کی بے ہوشی کا عوض ملا ہے یا ان کو مجھ سے پہلے اٹھا دیا گیا۔''

٣٤١٥ - «وَلَا أَقُولُ: إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى». [انظر: ٣٤١٦، ٤٦٠٤، ٤٦٣١، ٤٨٠٥]

[3415] آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ کوئی یونس بن متی سے افضل ہے۔''

٣٤١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى». [راجع: ٣٤١٥]

[3416] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کسی بندے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ یہ کہے: میں، یعنی رسول اللہ ﷺ حضرت یونس بن متی سے بہتر ہوں۔''

(٣٦) بَابُ: قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ ٱلْقَرْيَةِ ٱلَّتِى كَانَتْ حَاضِرَةَ ٱلْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِى ٱلسَّبْتِ﴾

باب: 36- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور ان سے اس بستی کا حال بھی پوچھیے جو سمندر کے کنارے واقع تھی۔ جب وہ لوگ ہفتے کے دن کے بارے میں حد سے گزر جاتے تھے'' کا بیان

يَتَعَدَّوْنَ: يَتَجَاوَزُونَ فِي السَّبْتِ. ﴿إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا﴾ شَوَارِعَ، إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿كُونُوا قِرَدَةً خَٰسِـِٔينَ﴾ [الأعراف: ١٦٣-١٦٦]

﴿إِذْيَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ﴾ کے معنی ہیں: وہ لوگ ہفتے کے دن احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتے تھے۔ ''ہفتے کے دن تو مچھلیاں (سینہ تان کر) پانی پر ظاہر ہوتیں۔'' ﴿شُرَّعًا﴾ کے معنی ہیں: شوارع، یعنی پانی پر تیرتی ہوئی...... آخر آیت: ''ذلیل وخوار بندر بن جاؤ'' تک۔

(٣٧) بَابٌ: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَءَاتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا﴾ [النساء: ١٦٣]

باب: 37- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور ہم نے حضرت داود علیہ السلام کو زبور عطا کی'' کا بیان

الزُّبُرُ: الْكُتُبُ وَاحِدُهَا زَبُورٌ، زَبَرْتَ: كَتَبْتَ. ﴿وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا يَٰجِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ: سَبِّحِي مَعَهُ ﴿وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ۝ أَنِ اعْمَلْ سَٰبِغَٰتٍ﴾ الدُّرُوعَ ﴿وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ﴾ [سبأ: ١٠، ١١] الْمَسَامِيرِ وَالْحِلَقِ، وَلَا تُرِقَّ الْمِسْمَارَ فَيَسْلَسَ وَلَا تُعَظِّمْ فَيَنْفَصِمَ. ﴿أَفْرِغْ﴾ [البقرة: ٢٥٠]: أَنْزِلْ. ﴿بَسْطَةً﴾: [البقرة: ٢٤٧] زِيَادَةً وَفَضْلًا، ﴿وَاعْمَلُوا صَٰلِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴾ [سبأ: ١١].

﴿الزُّبُرُ﴾ کے معنی کتابیں اور صحیفے ہیں۔ اس کا واحد زبور ہے۔ زَبرتَ کے معنی ہیں: تو نے لکھا۔ (فرمایا:) ''اور ہم نے داود کو اپنے ہاں سے بزرگی عطا کی تھی۔ اے پہاڑو! ان کے ساتھ تسبیح پڑھا کرو۔'' امام مجاہد نے اس کے یہی معنی کیے ہیں۔ (نیز فرمایا:) ''اور پرندوں کو بھی ہم نے ان کے ساتھ تسبیح پڑھنے کا حکم دیا، نیز لوہے کو ان کے ہاتھوں نرم کر دیا کہ اس سے زرہیں بنائیں۔'' ﴿سَابِغَاتٍ﴾ کے معنی ہیں: زرہیں۔ (نیز فرمایا:) ''اور بنانے میں ایک خاص انداز اختیار کریں۔'' یعنی زرہوں کے کیل اور حلقے بنانے میں، کیلوں کو اتنا باریک نہ کریں کہ وہ ڈھیلی ہو جائیں اور نہ اتنی بڑی ہوں کہ حلقہ ٹوٹ جائے۔ ﴿اَفْرِغْ﴾ کے معنی فیضان کر۔ ﴿بَسْطَةً﴾ اس کے معنی ہیں: زیادہ اور فضیلت۔ ''نیک عمل کرو۔ تم جو بھی عمل کرو گے میں اسے دیکھ رہا ہوں۔''

٣٤١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ، وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ».

[3417] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''حضرت داود علیہ السلام پر زبور کا پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا۔ وہ اپنی سواری کے متعلق حکم دیتے تو اس پر زین کسی جاتی، سواری پر زین کسنے سے پہلے پہلے وہ زبور پڑھ لیتے تھے۔ اور اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھاتے تھے۔''

رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٠٧٣]

اس روایت کو موسیٰ بن عقبہ نے صفوان سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

٣٤١٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: أُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنِّي أَقُولُ: وَاللهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ: وَاللهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ؟» قُلْتُ: قَدْ قُلْتُهُ، قَالَ: «إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ». فَقُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ». قَالَ: قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا، وَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ»، قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ». [راجع: ١١٣١]

[3418] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو میرے متعلق بتایا گیا کہ میں کہتا ہوں: اللہ کی قسم! میں جب تک زندہ رہوں گا دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو قیام کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تو نے ایسا کہا ہے کہ اللہ قسم! میں زندگی بھر دن کو روزے سے رہوں گا اور رات قیام میں گزاروں گا؟'' میں نے عرض کیا: میں نے ایسا کہا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تو اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ روزہ رکھو اور افطار بھی کرو، رات کو نماز پڑھو اور نیند بھی کرو، ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کرو۔ چونکہ ہر نیکی کا دس گنا اجر ملتا ہے، اس لیے یہ عمل سال بھر کے روزوں کی طرح ہے۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطا کرو۔'' میں نے عرض کیا: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ یہ حضرت داود علیہ السلام کے روزے ہیں اور ایسا کرنا افضل عمل ہے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اس سے افضل کوئی (روزہ) نہیں ہے۔''

٣٤١٩ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَمْ أُنَبَّأْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَنَفِهَتِ النَّفْسُ، صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ أَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ». قُلْتُ: إِنِّي

[3419] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ بات صحیح ہے کہ تم رات بھر نماز پڑھتے رہتے ہو اور دن کو روزے سے رہتے ہو؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم ایسا کرو گے تو نظر کمزور ہو جائے گی اور جسم نحیف ہو جائے گا۔ تم ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو، یہ سال بھر کے روزے ہیں یا فرمایا کہ سال بھر کے روزوں جیسے ہیں۔'' میں نے عرض کیا: میں اپنے اندر طاقت محسوس

أَجِدُنِي - قَالَ مِسْعَرٌ: يَعْنِي قُوَّةً - قَالَ: «فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى». [راجع: ١١٣١]

کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''تم حضرت داود علیہ السلام جیسے روزے رکھو۔ وہ ایک دن روزے سے ہوتے اور ایک دن افطار کرتے تھے لیکن جب وہ دشمن کا مقابلہ کرتے تو (میدان جنگ سے) نہیں بھاگتے تھے۔''

(٣٨) بَابٌ: أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُومُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا

باب : 38- اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ نماز حضرت داود علیہ السلام کی نماز ہے اور پسندیدہ روزہ حضرت داود علیہ السلام کا روزہ ہے۔ وہ آدھی رات سوتے اور ایک تہائی رات نماز پڑھتے، پھر رات کا چھٹا حصہ محو استراحت رہتے، نیز ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ چھوڑتے تھے

قَالَ عَلِيٌّ، وَهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ: مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی یہی) فرمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سحری کے وقت میرے ہاں موجود ہوتے تو سوئے ہوتے تھے۔

٣٤٢٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ: سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ». [راجع: ١١٣١]

[3420] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''اللہ کے ہاں پسندیدہ روزے حضرت داود علیہ السلام کے روزے ہیں۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑتے تھے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ نماز حضرت داود علیہ السلام کی نماز ہے۔ وہ آدھی رات تک سوتے تھے اور پھر ایک تہائی رات کی عبادت کرتے اور آخری چھٹا حصہ پھر سو جاتے تھے۔''

(٣٩) بَابٌ: ﴿وَٱذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُۥدَ ذَا ٱلْأَيْدِ ۖ إِنَّهُۥٓ أَوَّابٌ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَفَصْلَ ٱلْخِطَابِ﴾ [ص: ١٧-٢٠]

باب : 39- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''ہمارے بندے داود کو یاد کرو، وہ طاقتور اور بہت رجوع کرنے والا تھا ...... اور فیصلہ کن بات (کی صلاحیت) دی تھی'' کا بیان

قَالَ مُجَاهِدٌ: الْفَهْمُ فِي الْقَضَاءِ ﴿وَهَلْ أَتَىٰكَ نَبَؤُا۟ ٱلْخَصْمِ﴾ إِلَى ﴿وَلَا تُشْطِطْ﴾ [٢١، ٢٢]: لَا تُسْرِفْ ﴿وَٱهْدِنَآ إِلَىٰ سَوَآءِ ٱلصِّرَٰطِ ۝ إِنَّ هَٰذَآ أَخِى لَهُۥ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً﴾ [٢٣] يُقَالُ لِلْمَرْأَةِ: نَعْجَةٌ، وَيُقَالُ لَهَا أَيْضًا: شَاةٌ، ﴿وَلِىَ نَعْجَةٌ وَٰحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا﴾ مِثْلُ: ﴿وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا﴾ [آل عمران:٣٧] ضَمَّهَا ﴿وَعَزَّنِى﴾ [ص:٢٣]: غَلَبَنِي، صَارَ أَعَزَّ مِنِّي، أَعْزَزْتُهُ جَعَلْتُهُ عَزِيزًا ﴿فِى ٱلْخِطَابِ﴾ يُقَالُ: الْمُحَاوَرَةُ، ﴿قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِۦ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلْخُلَطَآءِ﴾ [٢٤] الشُّرَكَاءِ ﴿لَيَبْغِى﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿أَنَّمَا فَتَنَّٰهُ﴾: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اخْتَبَرْنَاهُ. وَقَرَأَ عُمَرُ (فَتَّنَّاهُ) بِتَشْدِيدِ التَّاءِ ﴿فَٱسْتَغْفَرَ رَبَّهُۥ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ﴾.

امام مجاہد نے کہا: ﴿فَصْلَ الْخِطَابِ﴾ کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں فیصلہ کرنے کی قوت عطا فرمائی تھی۔ ﴿وَلَا تُشْطِطْ﴾ اسراف نہ کیجیے۔ ﴿وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَآءِ الصِّرَاطِ﴾ ہمیں سیدھی راہ بتائیے۔ ﴿إِنَّ هٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَ تِسْعُونَ نَعْجَةً﴾ یہ میرا بھائی ہے۔ اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں۔ عورت کو بھی نَعْجَةٌ کہا جاتا ہے۔ اور نَعْجَةٌ بکری کو بھی کہتے ہیں۔ ﴿وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا﴾ اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے۔ اب مجھے کہتا ہے کہ وہ بھی مجھے دے دے۔" (یہ) ﴿كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا﴾ کی طرح ہے، بمعنی "ضَمَّهَا" یعنی زکریا نے مریم کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ ﴿وَعَزَّنِي﴾ کے معنی ہیں: مجھے دباتا ہے۔ مجھ سے زیادہ عزت والا ہو گیا۔ اَعْزَزْتُهُ "میں نے اسے غالب کر دیا" ﴿فِي الْخِطَابِ﴾ بات چیت کرنے میں۔ "انھوں نے کہا: تیری ایک دنبی کو اپنی ننانوے دنبیوں کے ساتھ ملانے کا سوال کر کے اس نے تجھ پر ظلم کیا ہے۔ بے شک اکثر شرکاء ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں۔" ﴿الْخُلَطَاءُ﴾ کے معنی ہیں: شرکاء۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿اَنَّمَا فَتَنَّاهُ﴾ کے معنی کیے ہیں: ہم نے اس کا امتحان لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے تا کی تشدید سے پڑھا ہے۔ "تو انھوں نے اپنے رب سے معافی مانگی، رکوع کرتے ہوئے نیچے گر پڑے اور اللہ کی طرف خوب متوجہ ہوئے۔"

٣٤٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَوَّامَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَسْجُدُ فِي صٓ؟ فَقَرَأَ ﴿وَمِن ذُرِّيَّتِهِۦ دَاوُۥدَ وَسُلَيْمَٰنَ﴾ حَتَّى أَتَى ﴿فَبِهُدَىٰهُمُ ٱقْتَدِهْ﴾ [الأنعام: ٨٤-٩٠] فَقَالَ: نَبِيُّكُمْ ﷺ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ. [انظر:

[3421] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے حضرت مجاہد نے پوچھا: کیا ہم سورۂ صٓ میں سجدہ تلاوت کریں؟ تو انھوں نے ﴿وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَ سُلَيْمٰنَ﴾ سے لے کر ﴿فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ تک آیات تلاوت کیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پھر فرمایا: تمھارے نبی ﷺ ان لوگوں میں سے ہیں جنھیں پہلے انبیاء علیہم السلام کی پیروی کرنے کا

[٤٦٣٢، ٤٨٠٦، ٤٨٠٧]

حکم دیا گیا ہے۔

٣٤٢٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَيْسَ ﴿صٓ﴾ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ، وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا. [راجع: ١٠٦٩]

[3422]حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: سورۂ صٓ کا سجدہ عزائم (ضروری) سجود میں سے نہیں ہے۔ میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ اس میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٠) [بَابُ] قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَوَهَبْنَا لِدَاوُۥدَ سُلَيْمَٰنَۚ نِعْمَ ٱلْعَبْدُۖ إِنَّهُۥٓ أَوَّابٌ﴾ [ص: ٣٠]

باب: 40- ارشاد باری تعالیٰ: ''ہم نے داود کو سلیمان (بیٹا) عطا کیا۔ وہ اچھا بندہ اور بہت رجوع کرنے والا تھا'' کا بیان

الرَّاجِعُ: الْمُنِيبُ. وَقَوْلُهُ: ﴿وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنۢبَغِي لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِيٓ﴾ [ص: ٣٥] وَقَوْلُهُ: ﴿وَٱتَّبَعُواْ مَا تَتْلُواْ ٱلشَّيَٰطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَٰنَ﴾ [البقرة: ١٠٢] ﴿وَلِسُلَيْمَٰنَ ٱلرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌۖ وَأَسَلْنَا لَهُۥ عَيْنَ ٱلْقِطْرِ﴾ [سبا: ١٢]: أَذَبْنَا لَهُ عَيْنَ الْحَدِيدِ ﴿وَمِنَ ٱلْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِۦۖ وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ ٱلسَّعِيرِ ۝ يَعْمَلُونَ لَهُۥ مَا يَشَآءُ مِن مَّحَٰرِيبَ﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ: بُنْيَانٌ مَّا دُونَ الْقُصُورِ ﴿وَتَمَٰثِيلَ وَجِفَانٍ كَٱلْجَوَابِ﴾: كَالْحِيَاضِ لِلْإِبِلِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ

اَوَّابٌ کے معنی ہیں: اللہ کی طرف رجوع اور توجہ کرنے والا۔ حضرت سلیمان ؑ کا یہ کہنا: ''(اے میرے رب!) مجھے ایسی سلطنت دے جو میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو۔'' نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ان لوگوں نے اس چیز کی پیروی کی جسے شیاطین حضرت سلیمان ؑ کے دور حکومت میں پڑھا کرتے تھے۔'' نیز فرمایا: ''ہم نے ہوا کو حضرت سلیمان ؑ کے تابع کر دیا تھا۔ وہ صبح کے وقت ایک ماہ کی مسافت اور شام کو ایک ماہ کی مسافت طے کر لیتی تھی۔ ہم نے ان کے لیے لوہے کا چشمہ بہا دیا تھا۔ اور کچھ جن بھی اپنے رب کے حکم سے ان کے سامنے کام کرتے تھے۔ اور ان میں سے جو ہمارے حکم سے سرکشی کرتا تو ہم اسے خوب بھڑکتی آگ کے عذاب کا مزہ چکھاتے۔ وہ (جن) اس (سلیمان ؑ) کے لیے بناتے تھے جو وہ چاہتا تھا، بڑی بڑی عالی شان عمارتیں۔'' مجاہد نے کہا: مَحَارِيْبَ سے مراد وہ عمارتیں ہیں جو محلات سے کم ہوں ﴿وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ﴾ مجسمے اور بڑے بڑے حوض، لگن کی طرح، یعنی اس سے مراد بڑے بڑے حوض ہیں جہاں اونٹ پانی پیتے ہیں۔ حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس کے معنی ہیں: زمین کا وہ حصہ جو حوض کی طرح ہو۔

﴿وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ ۚ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ۝ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ﴾ الْأَرَضَةُ، ﴿تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ﴾: عَصَاهُ، ﴿فَلَمَّا خَرَّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ﴾ [١٣، ١٤]: ﴿حُبَّ الْخَيْرِ عَن ذِكْرِ رَبِّي﴾ [ص: ٣٢]: ﴿فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ﴾ [٣٣]: يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيبَهَا. ﴿الْأَصْفَادِ﴾ [٣٨]: الْوَثَاقُ. قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿الصَّافِنَاتُ﴾ [٣١]: صَفَنَ الْفَرَسُ، رَفَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ حَتَّى يَكُونَ عَلَى طَرَفِ الْحَافِرِ. ﴿الْجِيَادُ﴾: السِّرَاعُ. ﴿جَسَدًا﴾ [٣٤]: شَيْطَانًا. ﴿رُخَاءً﴾ [٣٦]: طَيِّبَةً. ﴿حَيْثُ أَصَابَ﴾: حَيْثُ شَاءَ. ﴿فَامْنُنْ﴾ [٣٩]: أَعْطِ. ﴿بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾: بِغَيْرِ حَرَجٍ.

نیز فرمایا: ''اور ایک جگہ پر جمی (ٹکی) ہوئی دیگیں۔ اے آل داود! شکر کے طور پر عمل کرو کیونکہ میرے بندوں میں کم ہی شکر گزار ہوتے ہیں۔ پھر جب ہم نے سلیمان پر موت کا فیصلہ کیا تو گھن (دیمک) کے کیڑے کے علاوہ کسی چیز نے جنوں کو سلیمان کی موت کا پتہ نہ دیا جو ان کے عصا کو کھائے جا رہا تھا، پھر جب وہ (سلیمان علیہ السلام) گر پڑے تو جنوں پر واضح ہو گیا کہ اگر وہ غیب جانتے تو ایسے ذلت کے عذاب میں نہ پڑے رہتے۔ ﴿دَابَّةُ الْأَرْضِ﴾ سے مراد لکڑی کا کیڑا، یعنی دیمک وغیرہ۔ ﴿مِنسَأَتَهُ﴾ سے مراد ان کی لاٹھی ہے۔

(نیز فرمایا:) ''میں نے اس مال کو اپنے رب کی یاد کے مقابلے میں پسند کیا ہے (حتی کہ وہ دستہ سامنے سے اوجھل ہو گیا۔ آپ نے کہا: ان کو میرے پاس واپس لاؤ) تو آپ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔'' یعنی حضرت سلیمان گھوڑوں کی گردنوں اور ایڑیوں کو چھوتے تھے۔ ﴿الْأَصْفَادِ﴾ سے مراد بندھن ہیں۔ امام مجاہد نے کہا: ﴿الصَّافِنَاتُ﴾ کا لفظ صَفَنَ الْفَرَسُ سے مشتق ہے۔ جب گھوڑا ایک پاؤں اٹھا کر سم کی نوک پر کھڑا ہو۔ ﴿الْجِيَادُ﴾ کے معنی تیز رفتار ﴿جَسَدًا﴾ سے مراد شیطان ہے۔ ﴿رُخَاءً﴾ کے معنی نرمی کے ساتھ ﴿حَيْثُ أَصَابَ﴾ جہاں آپ چاہتے ﴿فَامْنُنْ﴾ کے معنی کسی پر احسان کر کے کچھ دو ﴿بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ کسی قسم کا مؤاخذہ نہیں ہو گا۔

٣٤٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ عِفْرِيتًا مِّنَ

[3423] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''آج رات ایک سرکش جن مجھ پر حملہ آور ہوا تا کہ میری نماز قطع کرے۔

الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلَاتِي فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ عَلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِي سُلَيْمَانَ ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيٓ﴾ [ص:٣٥] فَرَدَدْتُّهُ خَاسِئًا». [راجع: ٤٦١]

اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ میں نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دینے کا ارادہ کیا تاکہ تم سب کے سب اسے دیکھ لو۔ پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آ گئی: ''اے میرے رب! مجھے ایسی حکومت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے۔'' تو میں نے اسے ذلیل وخوار کر کے چھوڑ دیا۔''

عِفْرِيتٌ: مُتَمَرِّدٌ مِّنْ إِنْسٍ أَوْ جَانٍّ مِثْلُ زِبْنِيَةٍ جَمَاعَتُهُ زَبَانِيَةٌ.

عِفْرِیْتٌ کے معنی شرکش ہیں، خواہ وہ انسان ہو یا جن۔ یہ زِبْنِیَۃٍ کی طرح ہے جس کی جمع زَبَانِیَۃٌ ہے۔

٣٤٢٤ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: إِنْ شَاءَ اللهُ، فَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا أَحَدَ شِقَّيْهِ»، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ».

[3424] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''حضرت سلیمان بن داود ؑ نے کہا: میں آج ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا۔ ہر عورت کو ایک گھوڑ سوار کا حمل ٹھہرے گا (یعنی ہر ہر عورت ایک شہسوار کو جنم دے گی) جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ساتھی نے کہا: آپ ان شاء اللہ کہہ دیں، لیکن انھوں نے ان شاء اللہ نہ کہا تو ایک عورت کے سوا کسی کو حمل نہ ٹھہرا۔ وہ بھی (ایسا کہ) جس کا ایک پہلو ساقط تھا۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ ان شاء اللہ کہہ دیتے تو وہ سب کے سب جوان ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔''

قَالَ شُعَيْبٌ وَّابْنُ أَبِي الزِّنَادِ: «تِسْعِينَ» وَهُوَ أَصَحُّ.

شعیب اور ابوزناد نے ستر کے بجائے نوے عورتوں کا ذکر کیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

٣٤٢٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ مَسْجِدٍ وُّضِعَ أَوَّلُ؟ قَالَ: «الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ»، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى»، قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟

[3425] حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مسجد حرام۔'' میں نے عرض کیا: اس کے بعد کون سی؟ آپ نے فرمایا: ''مسجد اقصیٰ۔'' میں عرض کیا: ان دونوں کی تعمیر کا درمیانی عرصہ کتنا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''چالیس (سال)۔'' پھر آپ نے

قَالَ: «أَرْبَعُونَ»، ثُمَّ قَالَ: «حَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ وَالْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ». [راجع: ٣٣٦٦]

فرمایا: ''جس جگہ بھی نماز کا وقت آ جائے فوراً نماز پڑھ لو۔ تمھارے لیے تمام روئے زمین مسجد ہے۔''

٣٤٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ».

[3426] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میری اور لوگوں کی مثال اس شخص جیسی ہے جو آگ جلائے تو پروانے اور کیڑے پتنگے اس میں گرنے لگیں۔''

٣٤٢٧ - وَقَالَ: «كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، وَقَالَتِ الْأُخْرٰى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، [فَتَحَاكَمَتَا] إِلٰى دَاوُدَ فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى، فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَتِ الصُّغْرٰى: لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، هُوَ ابْنُهَا، فَقَضٰى بِهِ لِلصُّغْرٰى».

[3427] پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو عورتیں تھیں، جن کے ساتھ ان کے دو بچے بھی تھے۔ بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک کے بچے کو اٹھا کر لے گیا۔ اس کی سہیلی نے کہا: بھیڑیا تیرے بچے کو لے گیا ہے۔ دوسری بولی: نہیں، وہ بھیڑیا تیرا بچہ لے گیا ہے۔ پھر دونوں حضرت داود علیہ السلام کے پاس مقدمہ لے کر گئیں اور انھیں واقعہ سے مطلع کیا تو انھوں نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ پھر وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے واقعہ عرض کیا تو انھوں نے کہا: میرے پاس چھری لاؤ تاکہ میں بچے کے دو ٹکڑے (کر کے ان کے درمیان تقسیم) کر دوں۔ چھوٹی نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ ایسا نہ کریں۔ یہ اسی کا بیٹا ہے (اس کو دے دیں)۔ تب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس (بچے) کا فیصلہ چھوٹی کے حق میں کر دیا۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللّٰهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ إِلَّا يَوْمَئِذٍ وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةُ. [انظر: ٦٧٦٩]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس دن چھری کا نام سکین سنا تھا۔ ہم اسے ''مدیہ'' کہا کرتے تھے۔

فائدہ: چھری کو مدیہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ حیوان کی مدتِ حیات ختم کر دیتی ہے اور سکین اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے ذریعے سے حیوان کی حرکت کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔

(٤١) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا لُقْمَنَ ٱلْحِكْمَةَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿عَظِيمٌ﴾
[لقمان: ١٢، ١٣]

باب: 41- ارشاد باری تعالٰی: ''اور یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی ...... (بے شک شرک تو ظلم) عظیم ہے'' کا بیان

﴿وَلَا تُصَعِّرْ﴾ [لقمان: ١٨]: اَلْإِعْرَاضُ بِالْوَجْهِ.

﴿وَلَا تُصَعِّرْ﴾ تصعر کے معنی ہیں: روگردانی کرنا

٣٤٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَلَمْ يَلْبِسُوٓا۟ إِيمَـٰنَهُم بِظُلْمٍ﴾ [الأنعام: ٨٢] قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ: أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ، فَنَزَلَتْ ﴿لَا تُشْرِكْ بِٱللَّهِ إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾
[لقمان: ١٣] [راجع: ٣٢]

[3428] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا......'' نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا ہو تو یہ آیت نازل ہوئی: ''اللہ کے ساتھ شرک نہ کر کیونکہ شرک ظلم عظیم ہے۔''

٣٤٢٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَلَمْ يَلْبِسُوٓا۟ إِيمَـٰنَهُم بِظُلْمٍ﴾ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ؟ قَالَ: «لَيْسَ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ، أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ ﴿يَـٰبُنَىَّ لَا تُشْرِكْ بِٱللَّهِ إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾» [لقمان: ١٣]. [راجع: ٣٢]

[3429] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا......'' تو مسلمانوں (صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم) پر بہت شاق گزری اور عرض کرنے لگے: اللہ کے رسول! ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو؟ آپ نے فرمایا: ''اس سے مراد عام ظلم نہیں بلکہ شرک مراد ہے۔ کیا تم نے حضرت لقمان کا قول نہیں سنا جو انھوں نے اپنے لخت جگر کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا: اے پیارے بیٹے! شرک نہ کرنا کیونکہ شرک ظلم عظیم ہے۔''

فائدہ: حضرت لقمان، عرب کے ایک دانا اور صاحب بصیرت انسان تھے، بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ انھوں نے حضرت داود علیہ السلام کا زمانہ پایا اور ان سے فیض بھی حاصل کیا۔ ان کے متعلق علمائے امت میں اختلاف ہے کہ آیا یہ نبی تھے یا عام صاحب بصیرت انسان۔ جمہور کا کہنا ہے کہ یہ ایک دانا حکیم تھے، نبی نہیں تھے۔ واللہ أعلم.

(٤٢) بَابٌ: ﴿وَٱضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَـٰبَ ٱلْقَرْيَةِ﴾ [يس: ١٣] الْآيَةَ

باب: 42- (ارشاد باری تعالیٰ:) آپ ان کے لیے بستی والوں کی مثال بیان کریں......" کا بیان

﴿فَعَزَّزْنَا﴾ [١٤]: قَالَ مُجَاهِدٌ: شَدَّدْنَا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿طَـٰٓئِرُكُم﴾ [١٩]: مَصَائِبُكُمْ.

مجاہد نے ﴿فَعَزَّزْنَا﴾ کی تفسیر شَدَّدْنَا سے کی ہے، یعنی ہم نے ان کو قوت دی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ﴿طَائِرُكُمْ﴾ سے مراد "تمھاری مصیبتیں" ہیں۔

(٤٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُۥ زَكَرِيَّآ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿لَمْ نَجْعَل لَّهُۥ مِن قَبْلُ سَمِيًّا﴾ [مريم: ٢-٧].

باب: 43- ارشاد باری تعالیٰ: "(یہ) آپ کے رب کی رحمت کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی تھی...... ہم نے اس سے پہلے اس کا کوئی ہم نام نہیں بنایا" کا بیان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مِثْلًا، يُقَالُ ﴿رَضِيًّا﴾ [٦]: مَرْضِيًّا، ﴿عِتِيًّا﴾ [٨]: عَصِيًّا، عَتَا، يَعْتُو.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ﴿سَمِيًّا﴾ کے معنی ہیں: مثال۔ کہا جاتا ہے کہ ﴿رَضِيًّا﴾ کے معنی پسندیدہ اور ﴿عِتِيًّا﴾ کے معنی نافرمان ہیں۔ عَتَا يَعْتُو اس کا باب ہے۔

﴿قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِى غُلَـٰمٌ وَكَانَتِ ٱمْرَأَتِى عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ ٱلْكِبَرِ عِتِيًّا﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ثَلَـٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا﴾ [١٠]: وَيُقَالُ: صَحِيحًا.

(نیز فرمایا:) "اس (حضرت زکریا علیہ السلام) نے کہا: میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا جبکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں خود بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں...... تو تین رات تک (لوگوں سے کلام نہ کر سکے گا۔") ﴿سَوِيًّا﴾ کے معنی صحیح اور تندرست کے ہیں۔

﴿فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِۦ مِنَ ٱلْمِحْرَابِ فَأَوْحَىٰٓ إِلَيْهِمْ أَن سَبِّحُوا۟ بُكْرَةً وَعَشِيًّا﴾ [١١] فَأَوْحَى: فَأَشَارَ. ﴿يَـٰيَحْيَىٰ خُذِ ٱلْكِتَـٰبَ بِقُوَّةٍ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا﴾ [مريم: ١٢-١٥] ﴿حَفِيًّا﴾ [مريم: ٤٧]: لَطِيفًا، ﴿عَاقِرًا﴾ [٨]: الذَّكَرُ وَالْأُنْثَى سَوَاءٌ.

(فرمایا:) "چنانچہ حضرت زکریا اپنے حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے تو انھیں اشارہ کیا کہ صبح و شام تسبیح بیان کیا کرو۔" أَوْحَى کے معنی ہیں: اشارہ کرنا۔

(نیز فرمایا:) "اے یحییٰ! کتاب کو مضبوطی سے پکڑو...... اور جب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔" ﴿حَفِيًّا﴾ کے معنی مہربان اور ﴿عَاقِرًا﴾ کے بانجھ ہیں۔ (یہ) مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے آتا ہے۔

٣٤٣٠ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةَ أُسْرِيَ (بِهِ) «ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا يَحْيٰى وَعِيسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ. قَالَ: هٰذَا يَحْيٰى وَعِيسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ». [راجع: ٣٢٠٧]

[3430] حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو شب معراج کا واقعہ بیان فرمایا: ''جب حضرت جبریل علیہ السلام اوپر چڑھے حتی کہ وہ دوسرے آسمان پر آئے، پھر دروازہ کھولنے کے لیے کہا گیا تو پوچھا گیا: یہ کون ہے؟ کہا: میں جبریل ہوں۔ پھر پوچھا گیا: تمھارے ساتھ کون ہے؟ انھوں نے کہا: حضرت محمد ﷺ ہیں۔ دریافت کیا گیا: کیا انھیں (آپ ﷺ کو) بلایا گیا تھا؟ کہا: جی ہاں۔ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) پھر جب میں وہاں پہنچا تو حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام وہاں موجود تھے۔ یہ دونوں آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام ہیں، آپ انھیں سلام کریں۔ میں نے انھیں سلام کیا تو انھوں نے جواب دیا۔ پھر ان دونوں نے فرمایا: ''اے نیک سیرت بھائی اور خوش خصال نبی! خوش آمدید۔''

فائدہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت ایشاع بنت حنا ہیں۔ یہ دونوں مادری بہنیں ہیں۔ اس بنا پر یہ دونوں آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں، یہ قرابت ہی ان دونوں کے دوسرے آسمان میں یکجا رہنے کا سبب بنی ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم کی کفالت کی تھی، قرابت داری کے علاوہ روحانی تعلق بھی تھا، اس لیے حضرت زکریا، ان کے لخت جگر حضرت یحییٰ علیہ السلام، نیز حضرت مریم اور ان کے جگر گوشے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قرآن میں یکجا ذکر آتا ہے۔

(٤٤) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَاذْكُرْ فِى الْكِتَٰبِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا﴾ [مريم: ١٦] ﴿إِذْ قَالَتِ الْمَلَٰٓئِكَةُ يَٰمَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ﴾ [آل عمران: ٤٥] ﴿إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰٓ ءَادَمَ وَنُوحًا وَءَالَ إِبْرَٰهِيمَ وَءَالَ عِمْرَٰنَ عَلَى الْعَٰلَمِينَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [آل عمران: ٣٣-٣٧]

باب: 44- ارشاد باری تعالیٰ: ''اس کتاب میں مریم کا بھی ذکر کیجیے، جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ مشرقی جانب گوشہ نشین ہوئیں۔'' (فرمایا:) ''جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا: اے مریم! یقیناً اللہ تعالیٰ تجھے اپنے کلمے کی بشارت دیتا ہے۔'' (نیز فرمایا:) ''اللہ تعالیٰ نے آدم کو، نوح کو، آل ابراہیم کو اور آل عمران کو تمام اہل جہان میں سے منتخب کیا ہے...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے'' کا بیان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَءَالَ عِمْرَٰنَ﴾: الْمُؤْمِنُونَ مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ عِمْرَانَ وَآلِ يَاسِينَ وَآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ يَقُولُ: ﴿إِنَّ أَوْلَى ٱلنَّاسِ بِإِبْرَٰهِيمَ لَلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ﴾ [آل عمران: ٦٨] وَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ، وَيُقَالُ: آلُ يَعْقُوبَ أَهْلُ يَعْقُوبَ فَإِذَا صَغَّرُوا آلَ رَدُّوهُ إِلَى الْأَصْلِ قَالُوا: أُهَيْلٌ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: آل عمران سے مراد ایماندار لوگ ہیں جو عمران کی اولاد سے ہوں، جیسے آل ابراہیم، آل یاسین اور آل محمد ﷺ سے بھی وہی لوگ مراد ہیں جو اہل ایمان ہوں، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ابراہیم کے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جنھوں نے ان کی پیروی کی۔'' اور وہ لوگ اہل ایمان ہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آل یعقوب سے مراد اہل یعقوب ہیں۔ جب لفظ آل کی تصغیر بنائی جاتی ہے تو اسے اصل کی طرف رد کر کے اُہیل کہا جاتا ہے۔

٣٤٣١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ، غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا». ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: ﴿وَإِنِّىٓ أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ﴾ [آل عمران: ٣٦]. [راجع: ٣٢٨٦]

[3431] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''بنو آدم میں سے جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو پیدائش کے وقت اسے شیطان چھوتا ہے اور بچہ شیطان کے مس کرنے کی وجہ سے چیخنے لگتا ہے۔ مریم اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ کے علاوہ۔'' پھر ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا (اس کی وجہ یہ دعا ہے:) ''میں اسے (مریم) اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔''

(٤٥) بَابٌ: ﴿وَإِذْ قَالَتِ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَٰمَرْيَمُ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصْطَفَىٰكِ﴾ الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ ﴿أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ﴾ [آل عمران: ٤٢-٤٤]

باب: 45- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا: اے مریم! اللہ تعالیٰ نے تمھیں چن لیا ہے...... مریم کی کفالت کون کرے گا'' کا بیان

يُقَالُ: يَكْفُلُ: يَضُمُّ، كَفَلَهَا: ضَمَّهَا، مُخَفَّفَةً لَيْسَ مِنْ كَفَالَةِ الدُّيُونِ وَشِبْهِهَا.

کہا جاتا ہے: يَكْفُلُ ''ملاتا ہے۔'' كَفَلَهَا ''اس کو ملایا'' اسے فا کی تخفیف سے پڑھا جائے۔ اسے قرض وغیرہ کی کفالت نہ خیال کیا جائے۔

٣٤٣٢ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:

[3432] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''دنیا کی عورتوں میں سے سب سے بہتر مریم بنت عمران ہیں۔ اور سب خواتین سے بہتر حضرت خدیجہ ہیں۔''

«خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ». [انظر: ٣٨١٥]

(٤٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿إِذْ قَالَتِ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَٰمَرْيَمُ إِنَّ ٱللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ٱسْمُهُ ٱلْمَسِيحُ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿كُن فَيَكُونُ﴾ [آل عمران: ٤٥-٤٧]

باب: 46- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! بلاشبہ اللہ تجھے اپنے کلمے کی بشارت دیتا ہے جس کا نام عیسیٰ ابن مریم ہوگا...... ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے'' کا بیان

يَبْشُرُكِ وَيُبَشِّرُكِ وَاحِدٌ. ﴿وَجِيهًا﴾: شَرِيفًا. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: الْمَسِيحُ: الصِّدِّيقُ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْكَهْلُ: الْحَلِيمُ. وَ﴿ٱلْأَكْمَهَ﴾ [٤٩]: مَنْ يُبْصِرُ بِالنَّهَارِ وَلَا يُبْصِرُ بِاللَّيْلِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: مَنْ يُولَدُ أَعْمٰى.

يَبْشُرُكِ اور يُبَشِّرُكِ کے معنی ایک ہیں۔ ﴿وَجِيهًا﴾ شریف۔ اور ابراہیم نخعی نے کہا: الْمَسِيح کے معنی راست باز کے ہیں۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں: اَلْکَھْلُ کے معنی بردبار اور ﴿ٱلْأَكْمَهَ﴾ وہ ہے جو دن کو دیکھے لیکن رات کو نہ دیکھ سکے۔ مجاہد کے علاوہ دوسرے حضرات کہتے ہیں: جو مادر زاد اندھا ہو اسے اکمہ کہا جاتا ہے۔

فائدہ: اس عنوان میں حضرت مریم اور عیسیٰ علیہما السلام دونوں کے حالات بیان ہوں گے۔ واضح رہے کہ انسانی مخلوق کی چار انواع ہیں: ① ماں اور باپ دونوں سے پیدا ہونے والے، عام انسان اسی نوع سے تعلق رکھتے ہیں۔ ② بغیر باپ کے پیدا ہونا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش خرق عادت ہے، یعنی بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ ③ بغیر ماں کے پیدا ہونا: حضرت حوا کو حضرت آدم کی پسلی سے ماں کے بغیر ہی پیدا کیا گیا۔ ④ ماں اور باپ دونوں کے بغیر پیدا ہونا: حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے براہ راست مٹی سے پیدا کیا، ان کی ماں یا باپ نہیں تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ زمین میں سیاحت کرنے والے تھے یا ہاتھ پھیر کر بیماروں کو تندرست کر دیتے تھے۔ اور دجال کو مسیح اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ساری دنیا کا چکر کاٹے گا یا اس کی ایک آنکھ ممسوح ہوگی۔

٣٤٣٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ، كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَّلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ». [راجع:

[3433] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی۔ اور مَردوں میں سے تو بہت کامل ہو گزرے ہیں لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ کے سوا اور کوئی کامل پیدا نہیں ہوئی۔''

[٣٤١١]

٣٤٣٤ - وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ، أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ». يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذٰلِكَ: وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ.

[3434] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قریش کی عورتیں ان تمام عورتوں (عربی خواتین) سے بہتر ہیں جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں۔ یہ سب عورتوں سے زیادہ اپنے بچوں پر شفقت کرتی ہیں اور اپنے شوہر کے مال کا زیادہ خیال رکھنے والی ہیں۔'' یہ حدیث بیان کرنے کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مریم بنت عمران کبھی اونٹ پر سوار نہیں ہوئیں۔

تَابَعَهُ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [انظر: ٥٠٨٢، ٥٣٦٥]

امام زہری رحمہ اللہ کے بھتیجے اور اسحاق کلبی نے زہری سے روایت کرنے میں یونس کی متابعت کی ہے۔

(٤٧) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ﴾ إِلَى ﴿وَكِيلًا﴾

[النساء: ١٧١]

باب: 47- ارشاد باری تعالیٰ: ''اے اہل کتاب! تم اپنے دین میں غلو نہ کرو......'' اور اللہ بطور کارساز کافی ہے'' کا بیان

قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: كَلِمَتُهُ كُنْ فَكَانَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿وَرُوحٌ مِّنْهُ﴾ أَحْيَاهُ فَجَعَلَهُ رُوحًا، ﴿وَلَا تَقُولُوا۟ ثَلَٰثَةٌ﴾.

ابو عبیدہ نے کہا: اس (اللہ) کا کلمہ ''کن'' ہے جسے کہنے سے کام ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسروں نے کہا ہے: ''روح منہ'' کے معنی ہیں: اللہ نے ان کو زندہ کیا اور اس میں روح پھونکی۔ ''اور تم تین الٰہ نہ کہو۔''

٣٤٣٥ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِىءٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسٰى عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ،

[3435] حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نیز وہ اللہ کا ایسا کلمہ ہیں جسے مریم صدیقہ تک پہنچایا اور اس کی طرف سے روح ہیں، جنت بھی

وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ».

حق ہے اور دوزخ بھی حق ہے، تو اس نے جو بھی عمل کیا ہو گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔''

قَالَ الْوَلِيدُ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عُمَيْرٍ، عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ: «مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيَّهَا شَاءَ».

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: ''ایسا شخص جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے گزرے گا۔''

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی طرف سے روح ہیں، اس سے یہ وہم نہ کیا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا جز اور اس کا حصہ ہیں جیسا کہ کچھ عیسائیوں کا عقیدہ ہے بلکہ اس مقام پر مِن ابتدا کے معنی دیتا ہے، اس کے حصہ ہونے کے نہیں، یعنی یہ روح اللہ کی طرف سے تھی، اگرچہ پھونک تو حضرت جبریل نے ماری تھی لیکن یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے تھا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جو کچھ ارض وسماوات میں ہے سب کچھ اسی کی طرف سے ہے، اس نے تمھارے لیے کام پر لگا رکھا ہے۔''[1] اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ جمیع اشیاء اللہ کا جز ہیں، اسی طرح حضرت عیسیٰ کے متعلق رُوْحٌ مِنْهُ کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اللہ کا جز ہیں بلکہ وہ روح، اللہ کی طرف سے ہے۔ دراصل عیسائیوں کے عقیدۂ تثلیث کی تردید مقصود ہے، یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جس پر عقل اور نقل سے کوئی صحیح اور معقول دلیل پیش نہیں کی جا سکتی لیکن افسوس کہ عیسائی دنیا اسی عقیدۂ باطل پر جمی ہوئی ہے۔

(٤٨) بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا﴾ [مريم: ١٦]

باب: 48- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اس کتاب میں مریم کا ذکر کیجیے جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو گئیں'' کا بیان

﴿فَنَبَذْنَاهُ﴾ [الصافات: ١٤٥] أَلْقَيْنَاهُ: اعْتَزَلَتْ ﴿شَرْقِيًّا﴾ مِمَّا يَلِي الشَّرْقَ، ﴿فَأَجَاءَهَا﴾ [٢٣]: أَفْعَلْتُ مِنْ جِئْتُ، وَيُقَالُ: أَلْجَأَهَا اضْطَرَّهَا. ﴿تُسَاقِطْ﴾[٢٥]: تُسْقِطْ. ﴿قَصِيًّا﴾[٢٢]: قَاصِيًا. ﴿فَرِيًّا﴾ [٢٧]: عَظِيمًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (نِسْيًا): لَمْ أَكُنْ شَيْئًا. وَقَالَ غَيْرُهُ: النِّسْيُ: الْحَقِيرُ، وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ: عَلِمَتْ مَرْيَمُ أَنَّ التَّقِيَّ ذُو نُهْيَةٍ حِينَ قَالَتْ: ﴿إِن كُنتَ تَقِيًّا﴾

﴿فَنَبَذْنَاهُ﴾ ''ہم نے اسے پھینک دیا۔'' مریم صدیقہ کے متعلق اس لفظ کے معنی ہیں: جب وہ گوشہ نشین ہو گئیں۔ ﴿شَرْقِيًّا﴾ کے معنی ہیں: وہ جانب جو طرف مشرق سے متصل تھی۔ ﴿فَأَجَاءَهَا﴾ یہ جِئْتُ سے باب افعال ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے معنی أَلْجَأَهَا ہیں، یعنی اسے مجبور کر دیا۔ ﴿تُسَاقِطْ﴾ کے معنی گرائے گی۔ ﴿قَصِيًّا﴾ کے معنی بہت دور اور ﴿فَرِيًّا﴾ کے معنی بڑی بات۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نِسْيًا کے معنی: ''میں کوئی چیز نہ ہوتی۔'' ابن عباس

1 الجاثیة 13:45۔

[١٨]: وَقَالَ وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ: ﴿سَرِيًّا﴾ [٢٤]: نَهْرٌ صَغِيرٌ بِالسُّرْيَانِيَّةِ.

رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسروں نے اس کے معنی ''حقیر'' کیے ہیں۔ ابو وائل نے کہا: مریم صدیقہ کو معلوم تھا کہ متقی انسان ہی عقلمند ہوتا ہے جبکہ انھوں نے فرشتے سے کہا تھا: ''اگر تو متقی ہے''یعنی اگر تو عقلمند ہے۔ (کسی اجنبی عورت سے چھیڑ چھاڑ نہیں کرے گا۔) حضرت وکیع اپنے استاد اسرائیل سے، وہ ابواسحاق سے اور وہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ﴿سَرِيًّا﴾ سریانی زبان میں چھوٹی نہر کو کہتے ہیں (جبکہ عربی زبان میں سَرِیّا کے معنی ''سردار'' ہیں۔)

٣٤٣٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيسَى، وَكَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: جُرَيْجٌ، كَانَ يُصَلِّي جَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ فَقَالَ: أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي، فَقَالَتْ: اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ، وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ: مِنْ جُرَيْجٍ، فَأَتَوْهُ فَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ وَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ؟ فَقَالَ: الرَّاعِي، قَالُوا: نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ، مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ: لَا، إِلَّا مِنْ طِينٍ، وَكَانَتِ امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذُو شَارَةٍ فَقَالَتْ: اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا فَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهَا يَمُصُّهُ».

[3436] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''صرف تین بچوں نے گہوارے (پنگورے، جھولے) میں گفتگو کی ہے: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے۔ دوسرے بنی اسرائیل میں جریج نامی ایک شخص تھا، وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی ماں آئی اور اس نے اسے بلایا۔ جریج نے (دل میں) سوچا کہ نماز پڑھوں یا والدہ کو جواب دوں (آخر اس نے جواب نہ دیا)۔ اس کی والدہ نے بددعا دی اور کہا: اے اللہ! یہ اس وقت تک نہ مرے تا آنکہ تو اسے زنا کار عورتوں کی صورت دکھائے۔ پھر ایسا ہوا کہ جریج اپنے عبادت خانے میں تھا، ایک فاحشہ عورت آئی اور اس نے بدکاری کے متعلق گفتگو کی لیکن جریج نے انکار کر دیا۔ پھر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی تو اس سے منہ کالا کیا۔ آخر اس نے ایک بچہ جنم دیا اور یہ کہہ دیا کہ بچہ جریج کا ہے، چنانچہ لوگ جریج کے پاس آئے اور اس کے عبادت خانے کو توڑ پھوڑ دیا، اسے نیچے اتارا اور خوب گالیاں دیں۔ جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھی، پھر اس بچے کے پاس آ کر کہا: اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا: فلاں چرواہا۔ یہ حال دیکھ کر لوگوں نے کہا: ہم تیرا عبادت خانہ سونے (کی اینٹوں) سے بنا دیتے ہیں۔ اس

نے کہا: نہیں، مٹی سے ہی (بنا دو)۔ تیسرے یہ کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ اِدھر سے ایک خوش وضع سوار گزرا تو عورت اسے دیکھ کر کہنے لگی: اے اللہ! تو میرے بچے کو بھی ایسا کر دے۔ اس بچے نے ماں کا پستان چھوڑ کر سوار کی طرف منہ کر کے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ کرنا۔ پھر وہ اپنی ماں کا پستان چوسنے لگا۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَمُصُّ إِصْبَعَهُ. «ثُمَّ مُرَّ بِأَمَةٍ فَقَالَتْ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هٰذِهِ، فَتَرَكَ ثَدْيَهَا وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَتْ: لِمَ ذَاكَ؟ فَقَالَ: الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ وَهٰذِهِ الْأَمَةُ يَقُولُونَ: سَرَقْتِ، زَنَيْتِ، وَلَمْ تَفْعَلْ». [راجع: ١٢٠٦]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں وہ اپنی انگلی چوس کر دودھ پینے کی کیفیت بیان کر رہے ہیں۔ ''پھر ایک لونڈی ادھر سے گزری تو ماں نے کہا: اے للہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ کرنا۔ بچے نے پھر پستان چھوڑ کر کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا کر دے۔ اس کی ماں نے کہا: میرے بچے بات کیا ہے؟ بچے نے کہا: وہ سوار متکبرین میں سے ایک متکبر اور خود پسند تھا اور یہ لونڈی بےقصور ہے۔ لوگ اسے کہتے ہیں کہ تو نے چوری کی ہے، تو نے زنا کیا ہے، حالانکہ اس نے کچھ نہیں کیا۔''

٣٤٣٧ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسٰى - قَالَ: فَنَعَتَهُ - فَإِذَا رَجُلٌ - حَسِبْتُهُ قَالَ -: مُضْطَرِبٌ، رَجِلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوءَةَ، قَالَ: وَلَقِيتُ عِيسٰى - فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ -: رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ - يَعْنِي الْحَمَّامَ - وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ، قَالَ: وَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ، أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَّالْآخَرُ فِيهِ

[3437] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملا۔ آپ ﷺ نے ان کا وصف اس طرح بیان فرمایا کہ وہ مرد، دراز قد اور سیدھے بالوں والے تھے۔ گویا وہ قبیلۂ شنوءہ کے لوگوں میں سے ہیں۔ میں نے حضرت عیسیٰ سے بھی ملاقات کی۔ ان کا میانہ قد اور سرخ رنگ تھا۔ گویا وہ ابھی ابھی حمام سے باہر آئے ہیں۔ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی دیکھا۔ میں آپ کی اولاد میں سب سے زیادہ آپ کے ہم شکل ہوں۔ اس دوران میں میرے پاس دو برتن لائے گئے: ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی۔ مجھ سے کہا گیا: ان میں سے جو چاہیں پسند کر لیں تو میں نے دودھ والا برتن

خَمْرٌ، فَقِيلَ لِي: خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيلَ لِي: هُدِيتَ الْفِطْرَةَ - أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ - أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ». [راجع: ٣٣٩٤]

لے کر اسے نوش کر لیا۔ مجھ سے کہا گیا: آپ کو فطرت کی راہ دکھائی گئی ہے یا آپ نے فطرت کو پالیا ہے۔ اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔''

٣٤٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ، فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ، وَأَمَّا مُوسَى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ».

[3438] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے (شب معراج) عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم ؑ کو دیکھا۔ حضرت عیسیٰ ؑ سرخ رنگ، گھٹے بدن اور چوڑے سینے والے ہیں اور حضرت موسیٰ ؑ گندمی رنگ کے دراز قد سیدھے بالوں والے ہیں، گویا قبیلۂ زُط کے لوگوں میں سے ہیں۔''

٣٤٣٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ نَافِعٍ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ». [راجع: ٣٠٥٧]

[3439] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے لوگوں میں ایک دن مسیح دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یک چشم نہیں، البتہ مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور جیسی ہوگی۔''

٣٤٤٠ - «وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ، تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ، رَجِلُ الشَّعْرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: هٰذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطِطًا أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ:

[3440] (اور آپ ﷺ نے فرمایا:) ''اللہ تعالیٰ نے مجھے آج رات سوتے میں کعبہ کے قریب دکھایا، میں نے ایک شخص کو دیکھا جو ایسے گندمی رنگ کا تھا کہ گندمی رنگ والوں میں اس سے بہتر کوئی اور شخص نہ تھا۔ اس کے سر کے بال کان کی لو سے نیچے لٹکے ہوئے دونوں شانوں کے درمیان پڑے تھے۔ مگر وہ بال سیدھے تھے۔ اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے شانوں پر رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر

مَنْ هٰذَا: فَقَالُوا: الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ».

میں نے ان کے پیچھے ایک اور شخص کو دیکھا جو بہت سخت پیچ دار (گھنگریالے) بالوں والا، داہنی آنکھ سے کانا اور ابن قطن (کافر) سے بہت ملتا جلتا تھا۔ وہ بھی اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے دونوں کندھوں پر رکھے کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ مسیح دجال ہے۔''

تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ. [انظر: ٣٤٤١، ٥٩٠٢، ٦٩٩٩، ٧٠٢٦، ٧١٢٨]

عبیداللہ نے نافع سے بیان کرنے میں موسیٰ کی متابعت کی ہے۔

٣٤٤١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا وَاللهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعِيسٰى: أَحْمَرُ، وَلٰكِنْ قَالَ: «بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، سَبْطُ الشَّعْرِ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً، أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ، فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنٰى، كَأَنَّ عِنَبَةً طَافِيَةٌ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا الدَّجَّالُ، وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ».

[3441] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! نبی ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نہیں فرمایا کہ وہ سرخ رنگ کے تھے بلکہ آپ نے یہ فرمایا تھا: ''اس وقت جب میں بحالت خواب کعبہ کا طواف کر رہا تھا تو اچانک دیکھا کہ ایک آدمی گندمی رنگ کا ہے جس کے بال سیدھے ہیں اور وہ دو آدمیوں کے درمیان چل رہا ہے اور اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ابن مریم ہیں۔ میں پیچھے مڑ کر دیکھنے لگا تو مجھے ایک اور شخص نظر آیا جو سرخ رنگ، فربہ جسم اور پیچ دار (گھنگریالے) بالوں والا، دائیں آنکھ سے کانا گویا اس کی آنکھ ایک پھولا ہوا انگور ہے۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ دجال ہے۔ وہ لوگوں میں ابن قطن (کافر) سے زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔''

قَالَ الزُّهْرِيُّ: رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ هَلَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. [راجع: ٣٤٤٠]

امام زہری نے کہا: ابن قطن قبیلۂ خزاعہ کا ایک آدمی تھا جو دور جاہلیت میں مر گیا تھا۔

٣٤٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ

[3442] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ». [انظر: ٣٤٤٣]

''میں ابن مریم کے سب لوگوں سے زیادہ قریب ہوں۔ اور تمام انبیاء ﷩ باہمی پدری بھائی ہیں۔ میرے اور عیسیٰ ؑ کے درمیان کوئی نبی نہیں۔''

فائدہ: حضرات انبیاء ﷩ علاتی، یعنی پدری بھائی اس بنا پر ہیں کہ عقیدۂ توحید میں سب متحد ہیں اور توحید بمنزلہ باپ کے ہے کیونکہ تمام شرائع اس کی محتاج ہیں، البتہ شریعتیں الگ الگ ہیں۔ شریعت ماں کے قائم مقام ہے۔

٣٤٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، أُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ».

[3443] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ عیسیٰ ابن مریم ؑ سے قریب تر ہوں۔ تمام انبیائے کرام ﷩ آپس میں پدری بھائی ہیں۔ ان کی مائیں، یعنی شریعتیں مختلف ہیں مگر دین سب کا ایک ہے۔''

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. [راجع: ٣٤٤٢]

ایک دوسری سند سے حضرت عطاء ؒ بھی یہ روایت حضرت ابوہریرہ ؓ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

٣٤٤٤ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رَأَى عِيسٰى رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ: أَسَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَقَالَ عِيسٰى: آمَنْتُ بِاللهِ، وَكَذَّبْتُ عَيْنِي».

[3444] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''حضرت عیسیٰ ؑ نے کسی کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے کہا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا: ہرگز نہیں، اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! میں نے ایسا نہیں کیا۔ حضرت عیسیٰ ؑ نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان لاتا ہوں اور اپنی آنکھ کی تکذیب کرتا ہوں۔''

٣٤٤٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: سَمِعَ

[3445] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے برسرمنبر کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''مجھے ایسا نہ بڑھاؤ جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم

عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا: عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ». [أنظر: ٦٨٣٠]

ؑ کو بڑھایا۔ بس میں تو اللہ کا بندہ ہوں، اس لیے تم یوں کہا کرو: آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے کہ آپ کی مدح سرائی میں مبالغے سے کام نہ لیا جائے جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ ؑ کو منصب الوہیت تک پہنچایا اور انھیں اللہ کا بیٹا قرار دیا۔ یہ آپ کی تعریف میں انتہائی مبالغہ تھا جس سے آپ نے منع فرمایا۔

٣٤٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ قَالَ لِلشَّعْبِيِّ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَدَّبَ الرَّجُلُ أَمَتَهُ فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا آمَنَ بِعِيسَى، ثُمَّ آمَنَ بِي فَلَهُ أَجْرَانِ، وَالْعَبْدُ إِذَا اتَّقَى رَبَّهُ وَأَطَاعَ مَوَالِيَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ». [راجع: ٩٧]

[3446] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی آدمی اپنی لونڈی کی اچھی تربیت کرے اور اسے اچھے طریقے سے تعلیم دے، پھر اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کو دوگنا ثواب ملے گا۔ اور جو شخص حضرت عیسیٰ ؑ پر ایمان لایا، پھر مجھے تسلیم کیا تو اسے بھی دوگنا ثواب ملے گا۔ اور بندہ جب اپنے رب سے ڈرتا ہے اور اپنے آقاؤں کی بھی خدمت گزاری کرتا ہے تو اسے بھی دوگنا ثواب ملے گا۔"

٣٤٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ: ﴿كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُۥ وَعْدًا عَلَيْنَآ إِنَّا كُنَّا فَـٰعِلِينَ﴾ [الأنبياء: ١٠٤] فَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ، ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِّنْ أَصْحَابِي ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا

[3447] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(قیامت کے دن) تم لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور ختنے کے بغیر اٹھائے جاؤ گے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "جس طرح ہم نے انھیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اسی طرح ہم دوبارہ بھی پیدا کریں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے جسے ہم ضرور پورا کریں گے۔" سب سے پہلے سیدنا ابراہیم ؑ کو لباس پہنایا جائے گا۔ پھر میرے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو دائیں (جنت کی) جانب لے جایا جائے گا۔ لیکن کچھ کو بائیں (جہنم کی) جانب

مُرْتَدِّينَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ○ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [المائدة: ١١٧، ١١٨]

لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا: یہ میرے اصحاب ہیں، لیکن مجھے بتایا جائے گا کہ آپ جب ان سے جدا ہوئے تو اس وقت انھوں نے ارتداد اختیار کر لیا تھا۔ میں اس وقت وہی کچھ کہوں گا جو عبد صالح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے کہا تھا: ”جب تک میں ان کے اندر موجود رہا ان کی نگرانی کرتا رہا لیکن جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان کی نگہبانی کرنے والا تھا اور تو ہر چیز پر نگہبان ہے۔ اگر تو انھیں سزا دے تو وہ تیرے ہی بندے ہیں۔ اور اگر تو انھیں معاف فرما دے تو بلاشبہ تو ہی سب پر غالب اور کمال حکمت والا ہے۔“

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرَبْرِيُّ: ذُكِرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ قَبِيصَةَ قَالَ: هُمُ الْمُرْتَدُّونَ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلٰى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. [راجع: ٣٣٤٩]

محمد بن یوسف فربری بیان کرتے ہیں کہ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے قبیصہ سے بیان کیا ہے کہ ان سے مراد وہ مرتد لوگ ہیں جنھوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کفر اختیار کیا تھا، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ لڑی تھی۔

فائدہ: وہ اہل بدعت بھی حوض کوثر سے روک دیے جائیں گے جنھوں نے بدعات کو رواج دے کر چہرۂ اسلام کو مسخ کر ڈالا تھا کیونکہ ایک روایت میں ہے کہ ”ان لوگوں کے لیے دوری ہو جنھوں نے میرے جانے کے بعد میرے دین کو بدل ڈالا۔“

(٤٩) [بَابُ] نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

باب: 49- حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا آسمان سے نزول فرمانا

٣٤٤٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتّٰى تَكُونَ السَّجْدَةُ

[3448] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمھارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اس وقت مال و دولت کی فراوانی ہو گی حتی کہ اسے کوئی بھی قبول نہیں کرے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ دنیا اور اس کی ساری نعمتوں سے قیمتی ہو

الْوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ [النساء: ١٥٩]. [راجع: ٢٢٢٢]

گا۔'' پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو: ''اور کوئی بھی اہل کتاب ایسا نہیں ہو گا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔''

٣٤٤٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ نَّافِعٍ مَّوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ؟».

[3449] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھاری اس وقت کیسی شان ہو گی جب تمھارے درمیان عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے اور تمھارا امام تم میں سے ہو گا؟''

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَّالْأَوْزَاعِيُّ. [راجع: ٢٢٢٢]

عقیل اور اوزاعی نے یونس کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: ''تمھارا امام تم میں سے ہو گا'' نزول مسیح کے وقت نماز ادا کرنے کا وقت ہو گا اور جماعت تمھارا امام، یعنی حضرت مہدی کرائیں گے جیسا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے کہے گا کہ آئیں ہمیں نماز پڑھائیں۔ وہ جواب دیں گے: نہیں، تم ایک دوسرے کے امیر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یہ بزرگی بخشی ہے۔[1] واضح رہے کہ پہلی نماز تو امام مہدی پڑھائیں گے اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے لیکن اس کے بعد دوسری نمازیں خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام پڑھائیں گے جیسا کہ دوسری احادیث میں اس کی صراحت ہے۔ اس جملے کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمھارے خلیفہ ہوں گے اور تمھارے دین پر ہوں گے اور قرآن کے مطابق فیصلہ کریں گے، انجیل پر عمل نہیں کریں گے۔ لیکن پہلے معنی زیادہ وزنی معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا گیا تھا۔ وہ آسمانوں میں زندہ ہیں اور قیامت کے قریب نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کر کے اس زمین میں کتاب و سنت کا جھنڈا گاڑیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اترنے کے بعد چالیس سال تک امام عادل اور حاکم منصف کی حیثیت سے رہیں گے اور شریعت محمدیہ کے مطابق فیصلہ کریں گے۔[2] رسول اللہ نے قیامت سے پہلے دس نشانیوں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا بھی ہے۔[3] قرب قیامت کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے میں یہ حکمت ہے کہ اس میں یہودیوں کی تردید ہے جنھوں نے کہا کہ ہم نے انھیں قتل کر دیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس طرح ان کی تکذیب کرے گا کہ انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا بلکہ وہ خود انھیں (یہودیوں کو) قتل کریں گے، نیز عیسائیوں کے باطل دعاوی کے بطلان کا اظہار کریں گے۔

(٥٠) بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

باب: 50- بنی اسرائیل کے حالات و واقعات کا بیان

[1] صحيح مسلم، الإيمان، حديث: 395 (156). [2] مسند أحمد: 75/6. [3] صحيح مسلم، الفتن، حديث: 7285 (2901).

٣٤٥٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ: أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا، فَأَمَّا الَّتِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ، فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ». [انظر: ٧١٣٠]

[3450] حضرت عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ ہم سے وہ حدیث بیان نہیں کریں گے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ انھوں (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب دجال خروج کرے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہو گی لیکن جس کو لوگ دیکھیں گے کہ آگ ہے وہ درحقیقت ٹھنڈا پانی ہو گا اور جسے لوگ ٹھنڈا پانی خیال کریں گے وہ آگ ہو گی جو جلائے گی، لہٰذا تم میں سے جو شخص اسے پائے تو اسے چاہیے کہ جس کو وہ آگ خیال کرتا ہے، اس میں کود جائے کیونکہ وہ تو بہت ٹھنڈا اور شیریں پانی ہو گا۔''

٣٤٥١ - قَالَ حُذَيْفَةُ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُ، قِيلَ لَهُ: انْظُرْ، قَالَ: مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَازِيهِمْ فَأُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ، فَأَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ». [راجع: ٢٠٧٧]

[3451] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''تم سے پہلے ایک شخص تھا اس کے پاس فرشتہ آیا تاکہ اس کی روح قبض کرے تو اس سے پوچھا گیا: کیا تو نے کوئی نیک عمل بھی کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نہیں جانتا۔ اسے دوبارہ کہا گیا: ذرا نظر تو ڈال۔ اس نے کہا: میں اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ میں دنیا میں لوگوں سے لین دین کرتا تھا اور قرض بھی دیتا تھا تو تقاضا کرتے وقت مال دار کو مہلت دے دیتا تھا اور تنگ دست کو معاف کر دیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمل کے طفیل اسے جنت میں داخل کر دیا۔''

٣٤٥٢ - قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا يَئِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا أَنَا مُتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا وَأَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي فَامْتَحَشْتُ فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا، ثُمَّ انْظُرُوا يَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوهُ فِي

[3452] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''ایک شخص مرنے لگا، جب وہ زندگی سے بالکل مایوس ہو گیا تو اس نے اپنے اہل خانہ کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لیے بہت سی لکڑیاں جمع کر کے، ان میں آگ لگا دینا اور مجھے جلا دینا۔ اور جب آگ میرے گوشت کو کھا جائے اور میری ہڈیوں تک پہنچ جائے اور

الْيَمِّ، فَفَعَلُوا، فَجَمَعَهُ اللهُ فَقَالَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ، فَغَفَرَ اللهُ لَهُ» قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو: وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَاكَ وَكَانَ نَبَّاشًا. [انظر: ٣٤٧٩، ٦٤٨٠]

وہ بھی جل کر کوئلہ ہو جائیں تو اس کوئلے کو پیس لینا۔ پھر کسی تیز ہوا والے دن اسے دریا میں بہا دینا، چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے ذرات کو جمع کر کے اس سے پوچھا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا: تیرے خوف سے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔"

عقبہ بن عمرو ؓ نے کہا: میں نے آپ کو یہ فرماتے بھی سنا تھا: "وہ شخص کفن چور تھا۔"

فائدہ: مردوں کو جلانا خلاف فطرت ہے۔ اور ایسے ہی غلط تصورات کا نتیجہ ہے جو حدیث میں بیان کیے گئے ہیں۔ انسان کی اصل مٹی ہے، لہٰذا مرنے کے بعد اسے مٹی ہی میں دفن کرنا فطرت کا تقاضا ہے۔

٣٤٥٣، ٣٤٥٤ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ، وَهُوَ كَذٰلِكَ: «لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ»، يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا. [راجع: ٤٣٥، ٤٣٦]

[3454,3453] حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا: جب رسول اللہ ﷺ پر نزع کی حالت طاری ہوئی تو آپ اپنی چادر چہرۂ مبارک پر بار بار ڈال لیتے، جب گھبراہٹ محسوس ہوتی تو اسے ہٹا دیتے تھے۔ آپ ﷺ نے اسی حالت میں فرمایا: "اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے، انھوں نے اپنے انبیاء ؑ کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔" آپ اس بیان سے اپنی امت کو ان کے فعل شنیع (برے کام) سے بچانا چاہتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں بنی اسرائیل یہود و نصاریٰ کا ایک کردار بیان ہوا ہے کہ انھوں نے اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: "میری قبر پر اس طرح جھمگٹا نہ کرنا اور اس پر جشن کا سا سماں نہ پیدا کرنا" جبکہ علامہ حالی نے کہا ہے: ؎ بنانا نہ تربت کو میری صنم تم

افسوس کہ نام نہاد مسلمانوں نے قبروں اور مزاروں کے ساتھ وہی کچھ کر دکھایا ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا تھا اور حدیث میں جس خطرے کا اظہار کیا تھا اس کے مطابق عمل کر کے اپنی تباہی کا سامان پیدا کیا ہے۔

٣٤٥٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ:

[3455] حضرت ابو حازم (سلمان اشجعی) ؒ بیان کرتے ہیں: میں پانچ سال حضرت ابو ہریرہ ؓ کی مجلس میں بیٹھا ہوں، میں نے انھیں نبی ﷺ کی یہ حدیث بیان

قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ»، قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ».

کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کی حکومت حضرات انبیاء علیہم السلام چلاتے اور ان کے امور کا انتظام کرتے تھے۔ جب ایک نبی کی وفات ہو جاتی تو اس کا جانشین دوسرا نبی ہو جاتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی تو نہیں ہو گا، البتہ خلفاء ہوں گے اور وہ بھی بکثرت ہوں گے۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جب کوئی خلیفہ ہو جائے (اور تم نے اس سے بیعت کر لی ہو) تو اس سے کی ہوئی بیعت پوری کرو۔ پھر اس کے بعد جو پہلے ہو اس کی بیعت پوری کرو۔ انھیں ان کا حق دو۔ اگر وہ ظلم کریں گے تو اللہ ان سے پوچھے گا کہ انھوں نے اپنی رعایا کا حق کیسے ادا کیا؟''

٣٤٥٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ». قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَمَنْ؟».

[انظر: ٧٣٢٠]

[3456] حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً تم (مسلمان بھی) اپنے سے پہلے لوگوں کی بالشت بالشت اور ہاتھ ہاتھ (قدم بقدم) پیروی کرو گے۔ اگر وہ کسی سانڈے کے بل میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی اس میں گھس جاؤ گے۔'' ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! پہلے لوگوں سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اور کون ہو سکتے ہیں؟''

٣٤٥٧ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

[راجع: ٦٠٣]

[3457] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: (نماز کے اعلان کے لیے) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے آگ جلانے اور ناقوس بجانے کا مشورہ دیا۔ کچھ حضرات نے کہا: یہ تو یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان میں کلمات دو دو بار اور اقامت میں ایک ایک بار کہیں۔

٣٤٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ

[3458] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ کوکھ پر ہاتھ رکھنے کو مکروہ خیال کرتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ ایسا

مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَانَتْ تَكْرَهُ أَنْ يَّجْعَلَ يَدَهُ فِي خَاصِرَتِهِ وَتَقُولُ: إِنَّ الْيَهُودَ تَفْعَلُهُ.

کرنا یہودیوں کا فعل ہے۔

تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ.

شعبہ نے اعمش سے روایت کرنے میں سفیان کی متابعت کی ہے۔

٣٤٥٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا أَجَلُكُمْ - فِي أَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَمِ - مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ: مَنْ يَّعْمَلُ لِي إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ. ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَّعْمَلُ لِي مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ إِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ إِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ. ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَّعْمَلُ لِي مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ؟ قَالَ: أَلَا فَأَنْتُمُ الَّذِينَ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، أَلَا لَكُمُ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ، فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا، وَأَقَلُّ عَطَاءً، قَالَ اللهُ: وَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَإِنَّهُ فَضْلِي أُعْطِيهِ مَنْ شِئْتُ». [راجع: ٥٥٧]

[3459] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تمھارا زمانہ پہلی امتوں کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے عصر سے مغرب کا وقت ہے۔ تمھاری مثال، یہود و نصاریٰ کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے چند مزدوروں کو اجرت پر رکھا اور ان سے کہا: تم میں سے کون ہے جو نصف دن تک ایک ایک قیراط پر میرا کام کرے؟ تو یہود نے آدھے دن تک ایک ایک قیراط کی مزدوری پر کام کرنا طے کر لیا۔ پھر اس نے کہا: کون ہے جو نصف دن سے عصر تک ایک ایک قیراط پر میرا کام کرے؟ تو عیسائیوں نے نصف دن سے عصر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر اس نے کہا: کون ہے جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط پر میرا کام کرے؟ دیکھو، تم وہ لوگ ہو جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط پر کام کرتے ہو۔ تم آگاہ رہو کہ تمھاری مزدوری دوگنی ہے۔ (یہ دیکھ کر) یہود و نصاریٰ غصے سے بھر گئے اور کہنے لگے: ہم نے کام زیادہ کیا اور اجرت کم ملی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: کیا میں نے تمھیں تمھارا حق دینے میں کوئی کمی کی ہے؟ انھوں نے کہا: ایسا تو نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر یہ میرا فضل ہے جسے چاہوں عطا کروں۔''

٣٤٦٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا

[3460] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَاتَلَ اللهُ فُلَانًا، أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَّلُوهَا فَبَاعُوهَا».

نے کہا: میں نے حضرت عمر ؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فلاں کو ہلاک کرے! کیا اسے معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ''یہودیوں پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے ان کے لیے چربی حرام ہوئی تو انھوں نے اسے پگھلا کر فروخت کرنا شروع کر دیا۔''

تَابَعَهُ جَابِرٌ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٢٢٣]

اس روایت کو حضرت ابن عباس ؓ کے علاوہ حضرت جابر اور حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بھی نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

٣٤٦١ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

[3461] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرا پیغام لوگوں کو پہنچاؤ اگرچہ وہ ایک آیت پر مشتمل ہو۔ اور بنی اسرائیل سے (جو واقعات سنو، انھیں) بھی بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''

٣٤٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ». [انظر: ٥٨٩٩]

[3462] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ بالوں کو خضاب نہیں لگاتے، تم لوگ ان کے خلاف طریقہ اختیار کرو۔''

٣٤٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا جُنْدَبُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ وَمَا نَسِينَا مُنْذُ حَدَّثَنَا وَمَا نَخْشٰى أَنْ يَكُونَ جُنْدَبٌ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَأَخَذَ

[3463] حضرت حسن بصری ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت جندب بن عبداللہ ؓ نے اس مسجد میں حدیث بیان کی جسے ہم بھولے نہیں اور ہمیں اس بات کا بھی اندیشہ نہیں کہ حضرت جندب ؓ نے نبی ﷺ پر جھوٹ باندھا ہو۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے ایک شخص کو بہت زخم آئے۔ وہ ان کی

سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ». [راجع: ١٣٦٤]

تاب نہ لا کر گھبرا گیا۔ اس نے چھری پکڑی اور اپنا ہاتھ کاٹ دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خون بند نہ ہونے سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق فرمایا: میرے بندے نے خود میرے پاس آنے میں جلدی کی، لہٰذا میں نے جنت کو اس پر حرام کر دیا ہے۔''

(٥١) [بَابٌ]: حَدِيثُ أَبْرَصَ وَأَعْمَى وَأَقْرَعَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ

باب: 51- بنی اسرائیل کے ایک کوڑھی، اندھے اور گنجے کی کہانی

٣٤٦٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ: أَبْرَصَ وَأَعْمَى، وَأَقْرَعَ بَدَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ، قَدْ قَذِرَنِيَ النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ، فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا. فَقَالَ: وَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْإِبِلُ - أَوْ قَالَ: الْبَقَرُ، هُوَ شَكَّ فِي ذٰلِكَ: أَنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا: الْإِبِلُ، وَقَالَ الْآخَرُ: الْبَقَرُ - فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ، فَقَالَ: يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا، وَأَتَى الْأَقْرَعَ

[3464] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بنی اسرائیل میں تین شخص تھے: ایک کوڑھی، دوسرا اندھا اور تیسرا گنجا۔ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کو آزمانا چاہا، چنانچہ ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جو پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تجھے کیا چیز پیاری ہے؟ اس نے کہا: اچھا رنگ اور خوبصورت جلد کیونکہ لوگ مجھ سے نفرت اور کراہت کرتے ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کا مرض جاتا رہا اور اسے اچھے رنگ کے ساتھ خوبصورت جلد عنایت ہو گئی۔ پھر فرشتے نے کہا: تجھے کون سا مال پسند ہے؟ اس نے اونٹ یا گائے کہا۔ راوی کو شک ہے کہ کوڑھی اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ اور دوسرے نے گائے کا کہا تھا، تاہم اسے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی دے دی گئی۔ فرشتے نے کہا: تجھے اس میں برکت دی گئی۔ پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس گیا اور اس سے کہا: تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے کہا: مجھ سے یہ گنجا پن جاتا رہے اور میرے خوبصورت بال ہوں کیونکہ لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''فرشتے نے اس پر بھی ہاتھ پھیرا تو اس کا گنجا پن جاتا رہا اور خوبصورت بال اُگ آئے۔ پھر فرشتے نے اسے کہا: تجھے کون سا مال

فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ هٰذَا عَنِّي، قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ. قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ، وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا، قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ. قَالَ: فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا، وَقَالَ: يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا، وَأَتَى الْأَعْمٰى فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: يَرُدُّ اللهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ. قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ، فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا، فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنْ إِبِلٍ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنْ بَقَرٍ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ، ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ بِهِ الْحِبَالُ فِي سَفَرِهِ فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي. فَقَالَ لَهُ: إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ. فَقَالَ لَهُ: كَأَنِّي أَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ؟ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللهُ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلٰى مَا كُنْتَ، وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هٰذَا، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلٰى مَا كُنْتَ، وَأَتَى الْأَعْمٰى فِي صُورَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِينٌ وَّابْنُ سَبِيلٍ وَّتَقَطَّعَتْ بِهِ الْحِبَالُ فِي سَفَرِهِ فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ

زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: مجھے گائے پسند ہے، چنانچہ فرشتے نے اسے ایک حاملہ گائے دے کر کہا: تجھے اس میں برکت دی جائے گی۔ اس کے بعد وہ فرشتہ اندھے کے پاس گیا اور اس سے پوچھا: تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ میری بینائی مجھے واپس کر دے تاکہ میں اس کے ذریعے سے لوگوں کو دیکھ سکوں۔" آپ نے فرمایا: "فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی واپس کر دی۔ فرشتے نے دریافت کیا کہ تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: مجھے بکری پسند ہے، چنانچہ فرشتے نے اسے ایک حاملہ بکری دے دی۔ پھر ان دونوں کی اونٹنی اور گائے بچے جننے لگیں اور بکری نے بھی بچے دینے شروع کر دیے تو اس کوڑھی کے پاس جنگل بھر (ریوڑ) اونٹ ہو گئے، گنجے کے پاس جنگل بھر گائیں اور اندھے کے پاس جنگل بھر بکریاں ہو گئیں۔ اس کے بعد وہی فرشتہ انسانی شکل وصورت میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں، دوران سفر میں میرا سامان وغیرہ ختم ہو گیا ہے، آج میں اللہ کی مدد پھر تیرے تعاون کے بغیر اپنے ٹھکانے پر نہیں پہنچ سکتا، لہٰذا میں تجھ سے اس اللہ کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے تجھے اچھی رنگت، خوبصورت جلد اور بہترین مال دیا ہے، مجھے ایک اونٹ دے دے تاکہ میں اس پر سوار ہو کر سفر کر سکوں۔ کوڑھی نے کہا: مجھ پر اور بہت سی ذمہ داریاں ہیں۔ فرشتے نے کہا: غالباً میں تجھے پہچانتا ہوں۔ کیا تو کوڑھی نہ تھا؟ سب لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے؟ اور تو دست نگر بھی تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے تجھے سب کچھ دے دیا؟ اس نے کہا: واہ! میں تو جدی پشتی (باپ دادا سے) مال دار چلا آ رہا ہوں۔ فرشتے نے کہا: اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے پھر ویسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا۔

بِهَا فِي سَفَرِي، وَقَالَ لَهُ: قَدْ كُنْتُ أَعْمٰى فَرَدَّ اللهُ بَصَرِي، وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي، فَخُذْ مَا شِئْتَ، فَوَاللهِ لَا أُحَمِّدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ، فَقَالَ: أَمْسِكْ مَالَكَ، فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ». [انظر: ٦٦٥٣]

پھر وہی فرشتہ اس شکل وصورت میں گنجے کے پاس گیا۔ اس سے بھی وہی کہا جو اس نے کوڑھی سے کہا تھا۔ گنجے نے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسا کوڑھی نے دیا تھا۔ فرشتے نے اس سے کہا: اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تجھے ویسا کر دے جیسا تو پہلے تھا۔ پھر فرشتہ اسی شکل وصورت میں نابینے کے پاس آیا اور اس سے کہا: میں ایک مسکین اور مسافر ہوں، دوران سفر میں زادِ سفر ختم ہو گیا ہے، لہٰذا اب میں اللہ کی مدد پھر تیری توجہ کے بغیر اپنے وطن نہیں پہنچ سکتا۔ میں تجھ سے اس اللہ کے نام پر ایک بکری مانگتا ہوں جس نے تیری آنکھیں دوبارہ روشن کیں تاکہ میں اس کے ذریعے سے اپنا سفر جاری رکھ سکوں۔ اس (اندھے) نے کہا: بے شک میں نابینا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بینائی سے نوازا۔ میں محتاج تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے مالدار کر دیا، لہٰذا تو جو چاہے لے لے۔ اللہ کی قسم! آج جو ضرورت والی چیز بھی تو اللہ کے نام پر لے گا میرا تجھ پر کوئی احسان نہیں ہو گا۔ فرشتے نے کہا: تم اپنا مال اپنے پاس رکھو۔ صرف تم لوگوں کا امتحان مقصود تھا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہو گیا ہے اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہو گیا ہے۔"

(٥٢) [بَابٌ]: ﴿أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَٰبَ ٱلْكَهْفِ وَٱلرَّقِيمِ﴾ [الكهف: ٩]

باب: 52- (ارشاد باری تعالیٰ:) "کیا آپ سمجھتے ہیں کہ غار والوں اور کتبہ والوں (کا معاملہ ہماری ایک عجیب نشانی تھی)" کا بیان

﴿ٱلْكَهْفِ﴾: الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ. ﴿وَٱلرَّقِيمِ﴾: الْكِتَابُ، ﴿مَّرْقُومٌ﴾ [المطففين: ٩]: مَكْتُوبٌ مِّنَ الرَّقْمِ. ﴿وَرَبَطْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ﴾ [١٤]: أَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا. ﴿شَطَطًا﴾: إِفْرَاطًا. (الْوَصِيدُ): الْفِنَاءُ وَجَمْعُهُ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ.

﴿الْكَهْف﴾ کے معنی ہیں: پہاڑ کی کھلی غار۔ رَقِيم کے معنی کتاب، یعنی فعیل بمعنی مفعول ہے۔ مَرْقُوْمٌ کے معنی مکتوب اور یہ رقم سے مشتق ہے۔ ﴿رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوبِهِمْ﴾ کے معنی ہیں: ہم نے ان پر صبر کا الہام کیا۔ ﴿شَطَطًا﴾ کے معنی ظلم اور زیادتی۔ اَلْوَصِيْدُ کے معنی صحن۔ اس کی جمع

وَيُقَالَ: الْوَصِيدُ الْبَابُ، ﴿مُؤْصَدَةٌ﴾ [البلد: ٢٠، الهمزة: ٨] مُطْبَقَةٌ، آصَدَ الْبَابَ وَأَوْصَدَ. ﴿بَعَثْنَهُمْ﴾ [١٩]: أَحْيَيْنَاهُمْ. ﴿أَزْكَى﴾: أَكْثَرُ رَيْعًا. فَضَرَبَ اللهُ عَلَى آذَانِهِمْ فَنَامُوا ﴿رَجْمًا بِالْغَيْبِ﴾ [٢٢]: لَمْ يَسْتَبِنْ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿تَقْرِضُهُمْ﴾ [١٧]: تَتْرُكُهُمْ.

وَصَائِد اور وُصُدٌ آتی ہے۔ وَصِید دروازے کی چوکھٹ کو بھی کہتے ہیں۔ ﴿مُؤْصَدَةٌ﴾ ڈھکی ہوئی۔ آصَدَ الْبَابَ اور أَوْصَدَ کے معنی ہیں: اس نے دروازہ بند کر دیا۔ ﴿بَعَثْنَاهُمْ﴾ ہم نے ان کو زندہ کیا۔ ﴿أَزْكٰى﴾ جو مزے میں خوشگوار اور غذائیت سے بھرپور ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند مسلط کر دی اور وہ خوب گہری نیند سو گئے۔ ﴿رَجْمًا بِالْغَيْبِ﴾ غیر واضح، اٹکل لگانا۔ امام مجاہد نے کہا: ﴿تَقْرِضُهُمْ﴾ کے معنی ہیں: ان سے کترا جاتا تھا، یعنی سورج ان سے ایک طرف نکل جاتا تھا۔

(٥٣) [بَابٌ]: حَدِيثُ الْغَارِ

باب: 53- غار والوں کا قصہ

٣٤٦٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُونَ إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّهُ وَاللهِ يَا هٰؤُلَاءِ لَا يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ، فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ، فَقَالَ [وَاحِدٌ مِّنْهُمْ]: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلَى فَرَقٍ مِّنْ أَرُزٍّ فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ وَإِنِّي عَمَدْتُ إِلَى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا، وَأَنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَسُقْهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِّنْ أَرُزٍّ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَرَقِ، فَسَاقَهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ

[3465] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں سے پہلے کا واقعہ ہے کہ تین آدمی کہیں جا رہے تھے۔ اچانک انھیں بارش نے آ لیا تو وہ ایک غار میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ اس دوران میں ان پر غار کا منہ بند ہو گیا، تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! ہمیں اس مصیبت سے صرف سچائی نجات دلائے گی۔ اب ہر شخص اپنے کسی ایسے عمل کو بیان کر کے دعا کرے جسے وہ جانتا ہو کہ اس میں وہ سچا ہے، چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور رکھا تھا، جس نے ایک فَرَق (تین صاع) چاول کے عوض میرا کام کیا، وہ (غصے کی وجہ سے) چلا گیا اور اپنے چاول چھوڑ گیا۔ میں نے ان چاولوں کو کاشت کیا اور اس کی پیداوار سے گائے بیل خرید لیے۔ ایک دن وہی شخص میرے پاس آیا اور اپنی مزدوری طلب کی تو میں نے کہا: یہ گائے بیل تیرے ہیں، انھیں ہانک کر لے جاؤ۔ اس نے کہا کہ تمھارے پاس میری اجرت صرف ایک فرق (تین صاع)

ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا ، فَانْسَاخَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَكُنْتُ آتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِّي، فَأَبْطَأْتُ عَنْهُمَا لَيْلَةً فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الْجُوعِ، وَكُنْتُ لَا أَسْقِيهِمْ حَتّٰى يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُمَا فَيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا، فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَانْسَاخَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتّٰى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي ابْنَةُ عَمٍّ مِّنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَأَنِّي رَاوَدْتُّهَا عَنْ نَّفْسِهَا فَأَبَتْ إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَطَلَبْتُهَا حَتّٰى قَدَرْتُ فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا فَأَمْكَنَتْنِي مِنْ نَّفْسِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُّ بَيْنَ رِجْلَيْهَا، قَالَتْ: اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهٖ؛ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ الْمِائَةَ دِينَارٍ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا». [راجع: ٢٢١٥]

چاول ہیں۔ میں نے اسے کہا: یہ سب گائے بیل لے جاؤ کیونکہ یہ اسی ایک فَرَق (چاولوں) کی آمدنی ہے۔ آخر وہ گائے بیل لے کر چلا گیا۔ (اے اللہ!) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل تیرے ڈر سے کیا تھا تو ہم سے یہ پتھر ہٹا دے، چنانچہ اسی وقت وہ پتھر اپنی جگہ سے تھوڑا سا ہٹ گیا۔ پھر دوسرے شخص نے کہا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے ماں باپ بوڑھے تھے۔ میں ہر رات ان کے لیے بکریوں کا دودھ لے کر جاتا تھا۔ ایک رات اتفاق سے مجھے دیر ہو گئی۔ جب میں آیا تو وہ سو چکے تھے۔ ادھر میرے بیوی بچے بھوک کی وجہ سے بلبلا رہے تھے۔ اور میری عادت تھی کہ میں جب تک والدین کو دودھ نہ پلا لیتا، بیوی بچوں کو نہیں دیتا تھا۔ اب انھیں بیدار کرنا بھی مجھے گوارا نہ تھا اور انھیں اسی طرح چھوڑ دینا بھی مجھے پسند نہ تھا کہ وہ دونوں دودھ نہ پینے کی وجہ سے کمزور ہو جاتے، اس لیے میں ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیرے خوف کی وجہ سے کیا تھا تو ہماری مشکل دور کر دے، چنانچہ اسی وقت پتھر کچھ مزید ہٹ گیا، جس سے انھیں آسمان نظر آنے لگا۔ پھر تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میری ایک چچا زاد تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے ایک دفعہ اس سے اپنی خواہش کو پورا کرنا چاہا مگر اس نے انکار کر دیا لیکن اس شرط پر کہ میں اسے سو دینار دوں۔ میں نے مطلوبہ رقم حاصل کرنے کے لیے کوشش کی تو وہ مجھے مل گئی، چنانچہ میں اس کے پاس آیا اور وہ رقم اس کے حوالے کر دی۔ اس نے خود کو میرے حوالے کر دیا۔ جب میں اس کی دونوں رانوں کے درمیان بیٹھ گیا تو کہنے لگی: اللہ سے ڈر اور اس مہر کو ناحق نہ توڑ۔ میں یہ سنتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور سو دینار بھی واپس نہ

لیے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیرے خوف کی وجہ سے کیا تھا تو ہماری مشکل آسان کر دے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان سے پتھر ہٹا دیا، اس طرح وہ تینوں باہر نکل آئے۔"

(٥٤) بَابٌ:

باب: 54- بلاعنوان

٣٤٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنَهَا إِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ وَهِيَ تُرْضِعُهُ فَقَالَتْ: اللّٰهُمَّ لَا تُمِتِ ابْنِي حَتّٰى يَكُونَ مِثْلَ هٰذَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، ثُمَّ رَجَعَ فِي الثَّدْيِ، وَمُرَّ بِامْرَأَةٍ تُجَرَّرُ وَيُلْعَبُ بِهَا فَقَالَتْ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا. فَقَالَ: أَمَّا الرَّاكِبُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ لَهَا: تَزْنِي، وَتَقُولُ: حَسْبِيَ اللهُ. وَيَقُولُونَ: تَسْرِقُ، وَتَقُولُ: حَسْبِيَ اللهُ».

[راجع: ١٢٠٦]

[3466] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ اس کے پاس سے ایک سوار گزرا جبکہ وہ اس وقت اسے دودھ پلانے میں مصروف تھی۔ اس نے (سوار کو دیکھ کر) دعا کی: یا اللہ! میرے بچے کو اس وقت تک موت نہ آئے جب تک وہ اس سوار جیسا نہ ہو جائے۔ اسی وقت بچہ بول پڑا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ کرنا۔ پھر وہ دودھ پینے لگا۔ اس دوران میں ایک عورت کو گھسیٹا جا رہا تھا اور اس سے ہنسی مذاق کیا جا رہا تھا۔ اس عورت نے دعا کی: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ کرنا، لیکن بچے نے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا کر دے۔ پھر بچے نے (وضاحت کرتے ہوئے) کہا کہ سوار تو کافر و ظالم تھا اور عورت کے متعلق لوگ کہتے تھے: تو نے زنا کیا ہے۔ وہ جواب دیتی: میرے لیے اللہ کافی ہے۔ لوگ کہتے: تو نے چوری کی ہے تو وہ جواب دیتی: میرے لیے اللہ کافی ہے۔"

٣٤٦٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِّنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا

[3467] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "ایک دفعہ کوئی کتا کسی کنویں کے چاروں طرف گھوم رہا تھا۔ قریب تھا کہ پیاس کی شدت سے اس کی جان نکل جائے۔ اچانک بنی اسرائیل کی ایک بدکارہ عورت نے اسے دیکھ لیا تو اس نے اپنا موزہ اتارا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی عمل کی وجہ سے اسے

فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ». [راجع: ٣٣٢١]

معاف کر دیا گیا۔''

٣٤٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ - عَامَ حَجَّ - عَلَى الْمِنْبَرِ، فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِّنْ شَعَرٍ - كَانَتْ فِي يَدَيْ حَرَسِيٍّ - فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهٰى عَنْ مِّثْلِ هٰذِهِ وَيَقُولُ: «إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ». [انظر: ٣٤٨٨، ٥٩٣٢، ٥٩٣٨]

[3468] حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ جس سال امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حج پر تشریف لے گئے تو انھوں نے منبر پر ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا جبکہ انھوں نے مصنوعی بالوں کا گچھا لیا جو ان کے چوکیدار کے ہاتھ میں تھا۔ آپ نے فرمایا: اے اہل مدینہ! تمھارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی ﷺ کو اس سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کی عورتوں نے جب اس طرح اپنے بال سنوارنے شروع کر دیے تو وہ ہلاک ہو گئے۔''

٣٤٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِّنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ، وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هٰذِهِ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ». [انظر: ٣٦٨٩]

[3469] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی ایسا ہے تو وہ یقیناً عمر بن خطاب ہیں۔''

٣٤٧٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِينَ إِنْسَانًا، ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ، فَأَتٰى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ: تَوْبَةٌ؟ قَالَ: لَا، فَقَتَلَهُ، فَجَعَلَ يَسْأَلُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا، فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَأَوْحَى اللهُ إِلٰى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي، وَأَوْحٰى إِلٰى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي، وَقَالَ:

[3470] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کیے تھے۔ پھر وہ مسئلہ پوچھنے نکلا تو پہلے ایک درویش کے پاس گیا اور اس سے کہا: کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ درویش نے کہا: نہیں! تو اس نے اسے بھی قتل کر دیا۔ پھر مسئلہ پوچھنے نکلا تو اس سے کسی نے کہا کہ تو فلاں بستی میں چلا جا، لیکن راستے ہی میں اسے موت نے آ لیا تو مرتے وقت اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف کر دیا۔ اب اس کے پاس رحمت اور عذاب کے دونوں فرشتے آئے اور جھگڑنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو حکم دیا کہ اس شخص کے قریب ہو جا اور اس بستی کو جہاں سے وہ

قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا، فَوُجِدَ إِلَى هٰذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ».

نکلا تھا یہ حکم دیا کہ اس سے دور ہو جا۔ پھر فرشتوں سے فرمایا کہ تم دونوں بستیوں کا درمیانی فاصلہ ناپ لو تو وہ اس بستی سے بالشت بھر قریب نکلا جہاں توبہ کرنے جا رہا تھا، اس بنا پر اسے معاف کر دیا گیا۔"

٣٤٧١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ»، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ! فَقَالَ: «فَإِنِّي أُومِنُ بِهٰذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ» وَمَا هُمَا ثَمَّ. «وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتَّى كَأَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ: هٰذَا اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي، فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ؟ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟» فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ، ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ! قَالَ: «فَإِنِّي أُومِنُ بِهٰذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ» وَمَا هُمَا ثَمَّ. [راجع: ٢٣٢٤]

[3471] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ نماز صبح ادا کی، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: "ایک شخص بیل کو ہانکے لیے جا رہا تھا کہ وہ اس پر سوار ہو گیا اور اسے مارا۔ اس بیل نے کہا: ہم جانور سواری کے لیے پیدا نہیں کیے گئے بلکہ ہماری پیدائش تو کھیتی باڑی کے لیے ہے۔" لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بیل نے باتیں کیں! آپ ﷺ نے فرمایا: "میں، ابوبکر اور عمر اس پر یقین رکھتے ہیں۔" حالانکہ اس وقت وہ دونوں وہاں موجود نہ تھے۔ "اسی طرح ایک دفعہ ایک شخص اپنی بکریوں میں موجود تھا کہ اچانک بھیڑیے نے حملہ کیا اور ان میں سے ایک بکری اٹھا کر لے بھاگا۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور اس سے وہ بکری چھڑا لی۔ اس پر بھیڑیے نے اسے کہا: آج تو یہ بکری تو نے مجھ سے چھڑا لی ہے لیکن درندوں والے دن اسے کون بچائے گا، جس دن میرے علاوہ ان کا اور کوئی چرواہا نہیں ہو گا؟" لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا باتیں کرتا ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: "میں، ابوبکر اور عمر اس پر یقین رکھتے ہیں۔" حالانکہ وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے۔

حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

امام بخاری ؒ نے کہا: ہم سے یہ حدیث علی بن عبداللہ نے، ان سے سفیان بن عیینہ نے، ان سے مسعر نے، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوسلمہ نے، ان سے حضرت ابوہریرہ ؓ نے بیان کی اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قوت ایمانی پر یقین تھا، اس لیے آپ نے ان کی عدم موجودگی میں ان کے ایمان ویقین کی شہادت دی۔

٣٤٧٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَّهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي، إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ، وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ، وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ: إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا، فَتَحَاكَمَا إِلٰى رَجُلٍ، فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ: أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ قَالَ أَحَدُهُمَا: لِي غُلَامٌ، وَّقَالَ الْآخَرُ: لِي جَارِيَةٌ. قَالَ: أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ، وَأَنْفِقُوا عَلٰى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا».

[3472] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص نے دوسرے شخص سے زمین خریدی۔ جس نے زمین خریدی تھی اس نے زمین میں ایک گھڑا پایا جو سونے سے بھرا ہوا تھا تو اس نے فروخت کنندہ سے کہا: تم اپنا سونا مجھ سے لے لو کیونکہ میں نے تجھ سے صرف زمین خریدی تھی سونا نہیں خریدا تھا۔ زمین کے مالک نے کہا: میں نے زمین اور جو کچھ اس میں تھا سب تجھے فروخت کر دیا تھا۔ آخر وہ دونوں ایک تیسرے شخص کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے۔ فیصلہ کرنے والے نے ان سے پوچھا: کیا تم دونوں کی اولاد ہے؟ ان دونوں میں سے ایک نے کہا: میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا: میری ایک لڑکی ہے۔ اس (فیصلہ کرنے والے) نے کہا: اس لڑکے کا نکاح اس لڑکی سے کر دو اور اس مال کو ان دونوں پر خرچ کر دو، نیز کچھ صدقہ وخیرات کرتے ہوئے محتاجوں کو دے دو۔''

٣٤٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ: مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فِي الطَّاعُونِ؟ فَقَالَ أُسَامَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الطَّاعُونُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ - أَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ - فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ». قَالَ أَبُو النَّضْرِ: «لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا

[3473] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے مرض طاعون کے متعلق کچھ سنا ہے؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ یا تم سے پہلے لوگوں پر بھیجا گیا تھا، لہٰذا جب تم سنو کہ کسی ملک میں طاعون کی وبا پھیلی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب اس ملک میں پھیلے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے بھاگ کر نہ جاؤ۔'' راویٔ حدیث ابونضر نے کہا: ''صرف طاعون سے بھاگنے کی نیت سے نہ نکلو۔''

فِرَارًا مِّنْهُ». [انظر: ٥٧٢٨، ٦٩٧٤]

٣٤٧٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، وَأَنَّ اللهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ، لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ». [انظر: ٥٧٣٤، ٦٦١٩]

[3474] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق پوچھا تو آپ نے مجھے بتایا: ''وہ ایک عذاب ہے، اللہ جن پر چاہتا ہے اسے مسلط کر دیتا ہے اور مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے باعث رحمت بنا دیا ہے۔ جب کہیں طاعون پھیلے تو جو بھی مسلمان اپنے اس شہر میں صبر کر کے بغرض ثواب قیام کرے، نیز اس کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جو مصیبت قسمت میں لکھ دی ہے وہی پیش آئے گی، اللہ کے ہاں اسے شہید کا ثواب ملے گا۔''

٣٤٧٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللهِ؟» ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا».

[راجع: ٢٦٤٨]

[3475] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: قبیلۂ مخزوم کی ایک عورت نے چوری کر لی تو قریش اس کے معاملے میں بہت پریشان ہوئے۔ انھوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کون گفتگو کرے؟ طے پایا کہ صرف حضرت اسامہ بن زید ؓ جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں وہ آپ سے اس کے متعلق بات کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں، چنانچہ حضرت اسامہ ؓ نے اس کے متعلق آپ سے سفارش کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اے اسامہ!) کیا تم اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے متعلق سفارش کرتے ہو؟'' پھر آپ نے کھڑے ہو کر یہ خطبہ دیا اور فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں کو اس امر نے تباہ کیا کہ جب ان میں سے کوئی دولت مند اور معزز آدمی چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور اور غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر (میری لخت جگر) فاطمہ بنت محمد (ﷺ) بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب معاملہ حاکم وقت کے پاس پہنچ جائے تو حدود کے متعلق سفارش کرنا یا سفارش کرانا دونوں حرام ہیں۔ اگر ملزم، عادی مجرم نہ ہو اور نہ کبھی فساد انگیزی ہی میں ملوث ہوا ہو تو حاکم وقت کے پاس جانے سے پہلے معاملہ نمٹایا جا سکتا ہے۔

٣٤٧٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّزَالَ بْنَ سَبْرَةَ الْهِلَالِيَّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ خِلَافَهَا، فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ وَقَالَ: «كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا». [راجع: ٢٤١٠]

[3476] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ایک آدمی کو قرآنی آیت پڑھتے سنا جبکہ میں نے نبی ﷺ کو اس کے خلاف پڑھتے سنا تھا، چنانچہ میں اس شخص کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا اور آپ سے واقعہ عرض کیا۔ اس دوران مجھے آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر ناپسندیدگی کے اثرات محسوس ہوئے۔ آپ نے فرمایا: ''تم دونوں درست پڑھتے ہو لیکن ایک دوسرے سے اختلاف نہ کرو کیونکہ تم سے پہلے لوگ اختلاف کا شکار ہوئے تو وہ تباہ و برباد ہو گئے۔''

فائدہ: ہمارے ہاں اختلافات کو برقرار رکھنے کے لیے ایک حدیث پیش کی جاتی ہے: ''میری امت کا اختلاف باعث رحمت ہے۔'' یہ خود ساختہ اور بناوٹی حدیث ہے۔ محدثین کے معیار صحت پہ یہ پوری نہیں اترتی۔

٣٤٧٧ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهِ وَيَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ». [انظر: ٦٩٢٩]

[3477] حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: گویا میں نبی ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی ایک نبی کا حال بیان کر رہے تھے۔ انھیں ان کی قوم نے اس قدر زدوکوب کیا کہ انھیں خون آلود کر دیا مگر وہ اپنے چہرے سے خون صاف کرتے اور کہتے جاتے تھے: ''اے اللہ! میری قوم کو بخش دے، کیونکہ وہ لاعلم ہیں۔''

٣٤٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ رَغَسَهُ اللهُ مَالًا فَقَالَ لِبَنِيهِ لَمَّا حُضِرَ: أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرَ أَبٍ، قَالَ: فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مُتُّ

[3478] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم سے پہلے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ مال واسباب دے رکھا تھا۔ جب اس پر موت کے آثار ظاہر ہونے لگے تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: میں تمھارا کیسا باپ ہوں؟ انھوں نے کہا: آپ ہمارے لیے بہترین باپ ہیں۔ اس نے کہا: میں

فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ، فَفَعَلُوا، فَجَمَعَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ؟ قَالَ: مَخَافَتُكَ، فَتَلَقَّاهُ رَحْمَتَهُ».

نے اب تک کوئی اچھا کام نہیں کیا، لہٰذا جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے پیس کر تیز ہوا میں اُڑا دینا، چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے (اس کے بکھرے ہوئے ذرات کو) اکٹھا کر کے فرمایا: تجھے اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا: (اے اللہ!) تیرے خوف نے، چنانچہ اللہ نے اپنی رحمت سے اس کا استقبال کیا۔"

وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٦٤٨١، ٧٥٠٨]

معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے خبر دی، انھوں نے عقبہ بن عبدالغافر سے سنا، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

٣٤٧٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: قَالَ عُقْبَةُ لِحُذَيْفَةَ: أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ لَمَّا أَيِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ: إِذَا مُتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا، ثُمَّ أَوْرُوا نَارًا، حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا فَذَرُّونِي فِي الْيَمِّ فِي يَوْمٍ حَارٍّ - أَوْ رَاحٍ - فَجَمَعَهُ اللهُ فَقَالَ: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: خَشْيَتَكَ، فَغَفَرَ لَهُ».

قَالَ عُقْبَةُ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ. [راجع: ٣٤٥٢]

[3479] حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث سناتے ہیں جو آپ نے نبی ﷺ سے سنی ہو؟ انھوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "ایک شخص کی موت قریب آ گئی۔ جب وہ زندگی سے مایوس ہو گیا تو اپنے اہل خانہ کو اس نے یہ وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لیے بہت سی لکڑیاں جمع کر کے آگ کا ایک الاؤ تیار کرنا۔ جب آگ میرا گوشت کھا جائے اور ہڈیوں تک پہنچ جائے تو ان ہڈیوں کو اکٹھا کر کے خوب پیس لینا۔ پھر کسی گرمی یا آندھی کے دن اسے دریا میں بہا دینا۔ (انھوں نے ایسے ہی کیا۔) اللہ تعالیٰ نے اس کے اجزاء کو جمع کر کے پوچھا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا: تیرے خوف سے ایسا کیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔"

حضرت عقبہ نے کہا: میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔

حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَقَالَ: «فِي يَوْمٍ رَّاحٍ».

ایک روایت میں شک کے بغیر ''سخت آندھی کے دن'' کے الفاظ ہیں۔

۳٤٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَانَ الرَّجُلُ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ: إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، قَالَ: فَلَقِيَ اللهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ». [راجع: ٢٠٧٨]

[3480] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ اس نے اپنے نوکر کو یہ کہہ رکھا تھا کہ جب تم کسی تنگدست کے پاس جاؤ تو اسے معاف کر دیا کرو، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا کرنے سے ہمیں بھی معاف کر دے، چنانچہ جب اس کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔''

۳٤٨١ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلٰى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الرِّيحِ، فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ اللهُ عَلَيَّ لَيُعَذِّبَنِّي عَذَابًا مَّا عَذَّبَهُ أَحَدًا، فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذٰلِكَ فَأَمَرَ اللهُ تَعَالَى الْأَرْضَ فَقَالَ: اجْمَعِي مَا فِيكِ مِنْهُ، فَفَعَلَتْ. فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ! خَشْيَتُكَ حَمَلَتْنِي، فَغَفَرَ لَهُ»، وَقَالَ غَيْرُهُ: «مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ!». [انظر: ٧٥٠٦]

[3481] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایک شخص بہت گناہ گار تھا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا۔ پھر مجھے باریک پیس کر ذرات کو ہوا میں اڑا دینا۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر قادر ہو گیا تو مجھے ایسا سخت عذاب دے گا جو اس نے کسی کو نہیں دیا ہو گا۔ جب وہ مر گیا تو اس کے ساتھ وہی کچھ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس شخص کے تمام اجزاء جمع کر دے تو زمین نے ان ذرات کو جمع کر دیا۔ پھر اچانک وہ شخص کھڑا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو کچھ تو نے کیا اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا: اے پروردگار! تیرے خوف نے مجھے ایسا کرنے پر آمادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔'' راویٔ حدیث ہشام کے علاوہ جب کسی دوسرے (عبدالرزاق) نے اس حدیث کو بیان کیا تو خشیت کے بجائے خوف کے لفظ بیان کیے۔

۳٤٨٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

[3482] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ، لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا، وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ». [راجع: ٢٣٦٥]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت کو اس بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جس کو اس نے باندھ رکھا تھا حتی کہ وہ مرگئی۔ وہ اس وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی۔ نہ تو وہ اسے کھلاتی تھی اور نہ پلاتی تھی جبکہ اس نے اسے باندھ رکھا تھا اور نہ اسے چھوڑتی تھی تا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لے۔''

٣٤٨٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ زُهَيْرٍ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ: إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ». [انظر: ٣٤٨٤، ٦١٢٠]

[3483] حضرت ابو مسعود عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں نے (سابقہ) کلام نبوت میں سے جو کچھ پایا ہے، اس میں یہ جملہ بھی ہے: جب تم میں شرم وحیا نہ ہو تو جو چاہو کرو۔''

٣٤٨٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ». [راجع: ٣٤٨٣]

[3484] حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''(پہلے) انبیاء علیہم السلام کے کلام میں سے لوگوں نے جو پایا، اس میں یہ بھی ہے کہ تم میں حیا نہ ہو تو پھر جو جی میں آئے کر گزرو۔''

٣٤٨٥ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[3485] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص اپنی چادر کو تکبر سے لٹکاتا ہوا جا رہا تھا تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔''

تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [انظر: ٥٧٩٠]

عبدالرحمٰن بن خالد نے زہری سے روایت کرنے میں یونس کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا حرام ہے، خواہ تکبر کی بنا پر ہو یا عادت کے طور پر، البتہ چار مواقع اس سے مستثنیٰ ہیں: ○ عورتیں اس حکم میں شامل نہیں ہیں۔ ○ کوشش کے باوجود بعض اوقات کپڑے نیچے ہو جاتے ہیں۔ ○ جلدی میں اٹھتے وقت

کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہو جائے۔ ○ بیماری کی وجہ سے ایسا کرنا جائز ہے۔

٣٤٨٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ كُلُّ أُمَّةٍ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَا مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ، فَغَدًا لِّلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِّلنَّصَارٰى». [راجع: ٢٣٨]

[3486] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہم تمام امتوں کے آخر میں آئے ہیں لیکن (قیامت کے دن) تمام امتوں سے آگے ہوں گے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ انھیں پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں بعد میں کتاب ملی۔ یہ (جمعہ کا) وہ دن ہے جس میں انھوں نے اختلاف کیا، اس لیے یہودیوں کے لیے کل، یعنی ہفتے کا دن اور عیسائیوں کے لیے پرسوں (اتوار) کا دن طے ہوا۔''

٣٤٨٧ - «عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمٌ يَّغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ». [راجع: ٨٩٧]

[3487] (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) ''ہر مسلمان کو ہفتے میں ایک دن (جمعے کے دن) تو اپنے جسم اور سر کو دھو لینا چاہیے۔''

٣٤٨٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِّنْ شَعَرٍ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ أَحَدًا يَّفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُودِ؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمَّاهُ الزُّورَ، يَعْنِي الْوِصَالَ فِي الشَّعَرِ.

تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ. [راجع: ٣٤٦٨]

[3488] حضرت سعید بن مسیّب ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان ؓ جب آخری بار مدینہ طیبہ تشریف لائے تو انھوں نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا اور مصنوعی بالوں کی ایک لٹ نکالی، پھر فرمایا: میں نہیں سمجھتا تھا کہ یہودیوں کے علاوہ کوئی اور یہ کام کرتا ہو گا۔ بے شک نبی ﷺ نے اس کا نام جھوٹ اور فریب رکھا ہے، یعنی زینت کے لیے اپنے اصلی بالوں میں مصنوعی بال ملانا۔

غندر نے شعبہ سے روایت کرنے میں آدم کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: زور سے مراد جھوٹ اور فریب ہے، یعنی غلط طریقے سے بالوں کی نمائش اور آرائش کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے بال اپنے بالوں میں ملا کر جھوٹ موٹ کی زینت حاصل کرنا۔ دراصل یہودیوں کی عورتوں میں بہت سی معاشرتی بیماریاں در آئی تھیں، ان میں ایک یہ تھی کہ وہ مصنوعی بالوں کا عام استعمال کرتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے سخت ممانعت فرمائی ہے۔ آپ نے اس عورت پر بھی لعنت کی ہے جو بالوں میں مصنوعی بال لگانے کا پیشہ اختیار کرتی ہے اور جو عورت یہ بال لگواتی ہے اسے

بھی ملعون قرار دیا ہے۔ دور جدید میں اسے وِگ کہا جاتا ہے اور بازاروں میں عام دستیاب ہے۔ اس کے مختلف سٹائل ہوتے ہیں، پہلے تو اسے صرف گنجا پن چھپانے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا لیکن اب اس معاشرے نے ''ترقی'' کرتے ہوئے بطور زینت اسے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس قسم کے فریب اور جھوٹ کی دین اسلام میں گنجائش نہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

61 - كِتَابُ الْمَنَاقِبِ

سیرتوں کا بیان

(١) بَابُ الْمَنَاقِبِ

باب:1-مناقب کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَـٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ﴾ الْآيَةَ [الحجرات: ١٣]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے لوگو! ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا......'' الآیة

وَقَوْلِهِ: ﴿وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ٱلَّذِى تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ [النساء: ١]

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور قریبی رشتوں کا بھی خیال کرو۔ بلاشبہ اللہ تم پر نظر رکھے ہوئے ہے۔''

وَمَا يُنْهٰى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ. الشُّعُوبُ: النَّسَبُ الْبَعِيدُ. وَالْقَبَائِلُ: دُونَ ذٰلِكَ.

دور جاہلیت کی طرح باپ دادا پر فخر کرنا منع ہے۔ [شُعُوب] کے معنی دور کا نسب اور قبائل کے معنی اس سے قریب کا نسب ہے۔

٣٤٨٩ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿وَجَعَلْنَـٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓا۟﴾ [الحجرات: ١٣] قَالَ: الشُّعُوبُ: الْقَبَائِلُ الْعِظَامُ، وَالْقَبَائِلُ: الْبُطُونُ.

[3489] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''ہم نے تمھارے خاندان اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔'' [شعوب] سے مراد بڑے قبیلے اور قبائل سے مراد بڑے قبیلوں کی شاخیں ہیں۔

٣٤٩٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ

[3490] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ (ایک مرتبہ) پوچھا گیا: اللہ کے رسول! تمام

أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: «أَتْقَاهُمْ». قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: «فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ». [راجع: ٣٣٥٣]

لوگوں میں زیادہ عزت والا کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو۔'' صحابۂ کرام ؓ نے عرض کی: ہم اس کے متعلق آپ سے سوال نہیں کر رہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''پھر اللہ کے نبی حضرت یوسف ؑ سب سے زیادہ شریف تھے۔''

فائدہ: دور حاضر میں قوم، وطن، نسل، رنگ اور زبان یہ پانچ بت ہیں جن کی پوجا کی جاتی ہے اور ان کو بنیاد بنا کر پوری انسانیت کو کئی گروہوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان سب چیزوں کے بجائے عز وشرف کا معیار صرف تقویٰ کو قرار دیا ہے، اس بنا پر متقی آدمی اگر خاندانی اعتبار سے پست ہے لیکن اس غیر متقی خاندانی انسان سے اللہ کے ہاں زیادہ محترم ومکرم ہے۔

٣٤٩١ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبُ ابْنَةُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: قُلْتُ لَهَا: أَرَأَيْتِ النَّبِيَّ ﷺ أَكَانَ مِنْ مُضَرَ؟ قَالَتْ: مِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ؟ مِنْ بَنِي النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ. [انظر: ٣٤٩٢]

[3491] حضرت کلیب بن وائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کے زیر پرورش حضرت زینب بنت ابی سلمہ ؓ سے پوچھا: آیا رسول اللہ ﷺ کا تعلق قبیلۂ مضر سے تھا؟ انھوں نے فرمایا: ہاں، آپ کا تعلق قبیلۂ مضر ہی سے تھا، اور کسی قبیلہ سے نہ تھے، یعنی آپ ﷺ نضر بن کنانہ کی اولاد سے تھے۔

٣٤٩٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا كُلَيْبٌ: حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ ﷺ - وَأَظُنُّهَا زَيْنَبَ - قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْمُزَفَّتِ، وَقُلْتُ لَهَا: أَخْبِرِينِي النَّبِيُّ ﷺ مِمَّنْ كَانَ؟ مِنْ مُضَرَ كَانَ؟ قَالَتْ: فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ؟ كَانَ مِنْ وَلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ. [راجع: ٣٤٩١]

[3492] حضرت کلیب بن وائل ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے نبی ﷺ کی رَبِیْبَہ۔ میرے خیال کے مطابق حضرت زینب۔ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دُبّاء، حَنتَم، مُقیّر اور مزفّت کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ کس قبیلے سے تھے؟ کیا آپ مضر قبیلے سے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ آپ مضر قبیلے ہی سے تھے۔ آپ نضر بن کنانہ کی اولاد سے تھے۔

فائدہ: دباء، کدو کا برتن، حنتم: سبز رنگ کا برتن، مقیر: کے بجائے یہ لفظ نقیر ہے وہ برتن جو لکڑی کرید کر بنایا جائے اور مزفت روغنی برتن کو کہتے ہیں۔ دور جاہلیت میں یہ تمام برتن شراب کشید کرنے کے لیے استعمال ہوتے تھے، آغاز اسلام میں ان برتنوں کو نبیذ بنانے کے لیے استعمال کرنے کی ممانعت تھی، بعد ازاں انھیں استعمال کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ مضر، عرب کا ایک بہادر جاں نثار قبیلہ تھا، یہ قبیلہ نزار بن سعد بن عدنان سے شروع ہوا کیونکہ مضر اس کے بیٹے کا نام ہے۔ انھیں نضر اس لیے کہا جاتا تھا کہ وہ خوبصورت تھے اور ان کا چہرہ چمکدار تھا، نیز انھوں نے عرب میں سب سے پہلے خوبصورت آواز سے اونٹوں کو

چلانے کا طریقہ ایجاد کیا۔

٣٤٩٣ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا، وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً».

[انظر: ٣٤٩٦، ٣٥٨٨]

[3493] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو کان کی طرح پاؤ گے۔ جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر تھے وہ زمانۂ اسلام میں بھی اچھی صفات کے حامل ہیں بشرطیکہ علم دین حاصل کریں۔ اور تم حکومت اور سرداری کے لائق اس شخص کو پاؤ گے جو اسے سخت ناپسند کرنے والا ہوگا۔''

٣٤٩٤ - «وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ: الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَّيَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ».

[انظر: ٦٠٥٨، ٧١٧٩]

[3494] (نیز آپ نے فرمایا:) ''تم لوگوں میں سب سے زیادہ برا اسے پاؤ گے جو دو رخی پالیسی اختیار کرنے والا (دوغلا اور منافق) ہوگا، یعنی جو ان لوگوں میں ایک منہ لے کر آئے اور دوسروں میں دوسرا منہ لے کر جائے۔''

فائدہ: کان سے جب سونا چاندی نکالا جاتا ہے تو اس کی ذاتی صفت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی، اسی طرح لوگوں میں جو ذاتی شرافت ہوتی ہے وہ اسلام سے پہلے اور بعد دونوں زمانوں میں برقرار رہتی ہے، اگر وہ دین میں فقاہت اور سمجھ پیدا کر لے تو اس کی ذاتی شرافت میں مزید چمک اور روئیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔

٣٤٩٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «النَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِّمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِّكَافِرِهِمْ».

[3495] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگ اس (حکومت کے) معاملے میں قریش کے تابع ہیں۔ عام مسلمان قریش مسلمانوں کے تابع ہیں جس طرح ان کے عام کفار قریش کفار کے تابع رہتے چلے آئے ہیں۔''

٣٤٩٦ - «وَالنَّاسُ مَعَادِنُ: خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا، تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِّهٰذَا الشَّأْنِ حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ». [راجع: ٣٤٩٣]

[3496] (نیز آپ نے فرمایا:) ''انسان کی مثال کان کی طرح ہے۔ جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر تھے وہ زمانۂ اسلام میں بھی قابل تعریف ہیں، بشرطیکہ انھوں نے دینی معاملات میں سمجھ بوجھ حاصل کی ہو۔ تم دیکھو گے کہ حکومت اور سرداری کے لائق وہی ہوں گے جو شانِ امارت کو سخت ناپسند کرنے والے ہوں گے یہاں تک کہ ان پر اس کا بوجھ آ پڑے۔''

٣٤٩٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿إِلَّا ٱلْمَوَدَّةَ فِي ٱلْقُرْبَىٰ﴾ [الشورى: ٢٣]، قَالَ: فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: قُرْبٰى مُحَمَّدٍ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلَّا وَلَهُ فِيهِ قَرَابَةٌ، فَنَزَلَتْ فِيهِ: إِلَّا أَنْ تَصِلُوا قَرَابَةً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ. [انظر: ٤٨١٨]

[3497] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے ''البتہ میں قرابت کی محبت چاہتا ہوں'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ قریش کا کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جس سے نبی ﷺ کی قرابت نہ ہو۔ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی کہ میرے اور اپنے درمیان قرابت کا خیال کرو اور صلہ رحمی کرو۔ سعید بن جبیر اس سے حضرت محمد ﷺ کی قرابت مراد لیتے تھے۔

٣٤٩٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مِنْ هَاهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ - نَحْوَ الْمَشْرِقِ - وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ». [راجع: ٣٣٠٢]

[3498] حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اسے نبی ﷺ سے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اس طرف، یعنی مشرق سے فتنے رونما ہوں گے۔ اور بے وفائی و سنگ دلی اونی خیمے والوں میں ہے جو اونٹوں اور بیلوں کی دموں کے پاس اونچی آوازیں لگانے والے (چلانے والے) ہیں، یعنی ربیعہ اور مضر (کے لوگوں) میں۔''

٣٤٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ».

[3499] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''فخر اور تکبر آواز بلند کرنے والوں (چلانے والوں) میں ہے جو اونی خیموں میں رہتے ہیں اور نرم دلی بکریاں چرانے والوں میں ہوتی ہے۔ ایمان بھی یمنی لوگوں کا قابل رشک ہے اور سوجھ بوجھ بھی اہل یمن کی معتبر ہے۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: سُمِّيَتِ الْيَمَنَ لِأَنَّهَا عَنْ يَمِينِ الْكَعْبَةِ، وَالشَّامَ لِأَنَّهَا عَنْ يَسَارِ الْكَعْبَةِ. وَالْمَشْأَمَةُ: الْمَيْسَرَةُ، وَالْيَدُ الْيُسْرٰى: الشُّؤْمٰى، وَالْجَانِبُ الْأَيْسَرُ: الْأَشْأَمُ. [راجع: ٣٣٠١]

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ یمن کا نام اس لیے یمن رکھا گیا ہے کہ وہ بیت اللہ کے دائیں جانب ہے۔ اور شام کو شام اس لیے کہتے ہیں کہ وہ کعبہ کے بائیں طرف ہے۔ اَلْمَشْأَمَةُ بائیں جانب کو، بائیں ہاتھ کو

الشُّؤْمٰی اور بائیں جانب کو أَشْأَم کہا جاتا ہے۔

(٢) بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ

باب:2- مناقبِ قریش کا بیان

٣٥٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ - وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِّنْ قُرَيْشٍ - أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِّنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ، فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِّنْكُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَأُولٰئِكَ جُهَّالُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ، لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ». [انظر: ٧١٣٩]

[3500] حضرت محمد بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ قریش کے ایک وفد میں تھے کہ انھیں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ ایک بات پہنچی کہ عنقریب بنوقحطان سے ایک حکمران اٹھے گا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یہ سن کر بہت ناراض ہوئے، پھر خطبہ دینے کے لیے اٹھے۔ اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد وثنا کے بعد فرمایا: لوگو! مجھے اس بات کا علم ہوا ہے کہ تم میں سے کچھ حضرات ایسی باتیں کرتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اور نہ وہ رسول اللہ ﷺ ہی سے منقول ہیں۔ دیکھو! تم میں سب سے جاہل یہی لوگ ہیں، لہٰذا ان سے اور ان کے خیالات سے بچتے رہو۔ اس قسم کے خیالات نے انھیں گمراہ کر دیا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''خلافت قریش میں رہے گی جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے اور ان سے جو بھی دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ گرائے گا۔''

فائدہ: قریش کو قریش کہنے کے متعلق کئی اقوال ہیں جن میں سے دو حسب ذیل ہیں: * قرش، ضرورت پوری کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، کیونکہ نضر بن کنانہ لوگوں کی ضروریات کا بہت خیال رکھتے تھے، خاص طور پر اس نے اپنے بیٹوں سے کہہ رکھا تھا کہ حج کے موسم میں لوگوں کی حاجات کا خیال رکھیں اور ان کی دیکھ بھال کرتے رہیں، اس بنا پر اس کا لقب قریش ٹھہرا۔ * قریش ایک سمندری جانور ہے جو ہر چھوٹے بڑے جانور کو کھا جاتا ہے چونکہ وہ دریائی جانوروں کا سردار ہوتا ہے، اسی طرح قریش بھی لوگوں کے سردار ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ وجہ تسمیہ مروی ہے۔[1]

٣٥٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

[3501] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''یہ خلافت

1 عمدة القاري: 249/11.

اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَّا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ». [انظر: ٧١٤٠]

قریش میں رہے گی، جب تک ان میں دو آدمی بھی (دیندار) باقی رہیں گے۔''

٣٥٠٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَّبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ». [راجع: ٣١٤٠]

[3502] حضرت جبیر بن مطعم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت عثمان بن عفان ؓ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عثمان ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے بنو مطلب کو مال دیا ہے اور ہمیں نظر انداز کر دیا ہے، حالانکہ ہم اور وہ آپ کے لیے (رشتہ داری میں) برابر ہیں۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں۔''

٣٥٠٣ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدٌ: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: ذَهَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أُنَاسٍ مِّنْ بَنِي زُهْرَةَ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَتْ أَرَقَّ شَيْءٍ لِّقَرَابَتِهِمْ مِّنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. [انظر: ٣٥٠٥، ٦٠٧٣]

[3503] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: (میرے بھائی) حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ بنو زہرہ کے لوگوں کے ساتھ حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ان لوگوں پر بڑی مہربانی کرتی تھیں کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریبی رشتہ دار تھے۔

فائدہ: بنو زہرہ سے مراد مغیرہ بن کلاب بن مرہ کی اولاد ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ بھی اسی خاندان سے تھیں کیونکہ نسب اس طرح ہے: آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ، اسی بنا پر انصار مدینہ کو رسول اللہ ﷺ کے ماموں کہا جاتا ہے۔

٣٥٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدٍ؛ ح: قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُرَيْشٌ وَّالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ، لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللهِ وَرَسُولِهِ». [انظر: ٣٥١٢]

[3504] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، اشجع اور غفار کے لوگ میرے دوست ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے سوا ان کا کوئی دوست نہیں۔''

٣٥٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ

[3505] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ حضرت عائشہ ؓ کے ہاں نبی ﷺ اور ابوبکر ؓ کے بعد تمام لوگوں سے زیادہ

إِلَى عَائِشَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ، وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِهَا، وَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللهِ تَصَدَّقَتْ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: يَنْبَغِي أَنْ يُؤْخَذَ عَلَى يَدَيْهَا، فَقَالَتْ: أَيُؤْخَذُ عَلَى يَدَيَّ؟ عَلَيَّ نَذْرٌ إِنْ كَلَّمْتُهُ، فَاسْتَشْفَعَ إِلَيْهَا بِرِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَبِأَخْوَالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَاصَّةً فَامْتَنَعَتْ، فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّونَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ: إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَاقْتَحِمِ الْحِجَابَ فَفَعَلَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ فَأَعْتَقَتْهُمْ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتِقُهُمْ حَتّٰى بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ، وَقَالَتْ: وَدِدْتُ أَنِّي جَعَلْتُ - حِينَ حَلَفْتُ - عَمَلًا أَعْمَلُهُ فَأَفْرُغَ مِنْهُ. [راجع: ٣٥٠٣]

قابل احترام تھے۔ اور وہ بھی حضرت عائشہ ؓ کے بڑے خدمت گزار تھے۔ حضرت عائشہ ؓ کی عادت تھی کہ ان کے پاس جو رزق اللہ کی طرف سے آتا وہ اس میں سے کچھ نہ رکھتیں بلکہ سارے کا سارا صدقہ کر دیتی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ نے کہا: انھیں (ام المومنین ؓ کو) اس قدر خرچ کرنے سے روک دینا چاہیے۔ اس پر حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ وہ میرے ہاتھ پر پابندی لگانا چاہتا ہے؟ اب اگر میں نے ان سے بات کی تو مجھ پر نذر واجب ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ نے قریش کے چند لوگوں، خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کے ماموؤں، سے سفارش کرائی لیکن آپ نہ مانیں۔ بنوزہرہ جو نبی ﷺ کے ماموں ہیں ان میں سے عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث اور مسور بن مخرمہ ؓ نے حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ سے کہا کہ جب ہم ان کی اجازت سے وہاں جا بیٹھیں تو تم فوراً پردہ میں گھس آنا، چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ (جب حضرت عائشہ ؓ خوش ہوگئیں) تو عبداللہ بن زبیر ؓ نے ان کے پاس دس غلام بھیجے۔ ام المومنین ؓ نے انھیں آزاد کر دیا۔ پھر آپ مسلسل غلام آزاد کرتی رہیں یہاں تک کہ چالیس غلام آزاد کر دیے۔ پھر انھوں نے فرمایا: کاش! میں نے جس وقت قسم اٹھائی تھی تو نذر خاص کر دیتی جس کو ادا کر کے میں فارغ ہو جاتی۔

(٣) بَابٌ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ

باب: 3- قرآن مجید قریش کی زبان میں نازل ہوا

٣٥٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ،

[3506] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان ؓ نے حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت سعید بن عاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام ؓ کو بلایا تو انھوں نے قرآن مجید کو مصاحف

وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ. وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ: إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ، فَفَعَلُوا ذٰلِكَ. [انظر: ٤٩٨٤، ٤٩٨٧]

میں نقل فرمایا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تین قریشی صحابہ سے کہا: جب تمھارا اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قرآن کے کسی مقام کے متعلق اختلاف ہو جائے تو اسے محاورۂ قریش کے مطابق لکھیں کیونکہ قرآن کریم انھی کے محاورے کے مطابق نازل ہوا ہے تو انھوں نے ایسا ہی کیا۔

(٤) بَابُ نِسْبَةِ الْيَمَنِ إِلَى إِسْمَاعِيلَ، مِنْهُمْ أَسْلَمُ بْنُ أَفْصَى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِّنْ خُزَاعَةَ.

باب: 4- اہل یمن کی نسبت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرف ہے ان میں سے اسلم بن افصیٰ بن حارثہ بن عمرو بن عامر ہیں، جن کا تعلق خزاعہ قبیلے سے ہے

٣٥٠٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضَلُونَ بِالسُّوقِ. فَقَالَ: «ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ - لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ» - فَأَمْسَكُوا بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ: «مَا لَهُمْ؟» قَالُوا: وَكَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فُلَانٍ؟ قَالَ: «ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ». [راجع: ٢٨٩٩]

[3507] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ قبیلۂ اسلم کے چند لوگوں کے پاس تشریف لائے جو بازار میں تیراندازی کا مقابلہ کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اے فرزندانِ اسماعیل! تیراندازی کرو کیونکہ تمھارا باپ (حضرت اسماعیل علیہ السلام) بھی تیرانداز تھا اور میں بنوفلاں کے ساتھ ہوں۔'' یہ فریقین میں سے کسی ایک کو کہا۔ ان لوگوں نے تیراندازی سے اپنے ہاتھ روک لیے۔ آپ نے فرمایا: ''انھیں کیا ہو گیا ہے؟'' وہ عرض کرنے لگے: ہم کیسے تیراندازی کریں جبکہ آپ فلاں قبیلے کے ہمراہ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم تیراندازی کرو۔ میں تم سب کے ساتھ ہوں۔''

(٥) بَابٌ:

باب: 5- بلاعنوان

٣٥٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَيْسَ مِنْ رَّجُلٍ ادَّعٰى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ

[3508] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص دانستہ طور پر اپنے آپ کو حقیقی باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرتا ہے تو وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتا ہے۔ اور جو شخص ایسی قوم میں سے ہونے کا دعویٰ کرے جس میں اس کا کوئی رشتہ نہ ہو تو

يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ بِاللهِ، وَمَنِ ادَّعٰى قَوْمًا لَّيْسَ لَهُ فِيهِمْ نَسَبٌ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». [انظر: ٦٠٤٥]

وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔"

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی ایسی چیز کا دعویٰ کرنا حرام ہے جو اس کی نہ ہو، خواہ اس کا تعلق مال و متاع سے ہو یا علم و فضل سے یا حسب و نسب سے، چنانچہ بعض لوگ اپنی قوم کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں وہ بھی اس وعید کی زد میں آتے ہیں جیسا کہ کچھ لوگ سادات کی طرف اپنی نسبت کر لیتے ہیں تاکہ عوام کی نگاہوں میں محترم ہوں۔ وہ اس حدیث کے مصداق ہیں۔

٣٥٠٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا حَرِيزٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللهِ النَّصْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرٰى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ، أَوْ يَقُولَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا لَمْ يَقُلْ».

[3509] حضرت واثلہ بن اسقع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے حقیقی باپ کے علاوہ کسی دوسرے کو باپ خیال کرے، یا اپنی آنکھ کی طرف ایسی بات دیکھنے کی نسبت کرے جو اس نے نہیں دیکھی، یا وہ رسول اللہ ﷺ پر ایسی بات لگائے جو آپ نے نہیں فرمائی۔"

٣٥١٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَّبِيعَةَ، قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ فَلَوْ أَمَرْتَنَا بِأَمْرٍ نَّأْخُذُهُ عَنْكَ وَنُبَلِّغُهُ مَنْ وَّرَاءَنَا، قَالَ ﷺ: «آمُرُكُمْ بِأَرْبَعَةٍ وَّأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعَةٍ: الْإِيمَانِ بِاللهِ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا إِلَى اللهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ. وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْمُزَفَّتِ». [راجع: ٥٣]

[3510] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ قبیلۂ عبدقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارا تعلق قبیلۂ ربیعہ سے ہے۔ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلۂ مضر کے کافر حائل ہیں، اس لیے ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینوں ہی میں آ سکتے ہیں۔ مناسب ہے کہ آپ ہمیں فیصلہ کن باتیں بتائیں جن پر ہم خود بھی مضبوطی سے قائم رہیں اور جو لوگ ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں انھیں بھی بتا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار کاموں سے منع کرتا ہوں: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا اور جو کچھ بھی تمھیں مالِ غنیمت ملے اس میں سے اللہ کے لیے پانچواں حصہ ادا کرنا۔ اور میں تمھیں کدو کے برتن، سبز مٹکے، لکڑی کرید کر بنائے ہوئے برتنوں اور تارکول شدہ برتنوں (میں

نبیذ بنانے) سے منع کرتا ہوں۔"

٣٥١١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: «أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا - ، يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ - مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». [راجع: ٣١٠٤]

[3511] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا: "آگاہ ہو جاؤ! اس طرف فتنہ رونما ہو گا۔ آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہو گا۔"

(٦) بَابُ ذِكْرِ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ

باب:6- اسلم، غفار، مزینہ، جہینہ اور اشجع قبائل کا ذکر

٣٥١٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ مَوَالِيَّ، لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللهِ وَرَسُولِهِ». [راجع: ٣٥٠٤]

[3512] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع میرے حمایتی اور دوست ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے سوا ان کا کوئی دوست نہیں۔"

فائدہ: عربی زبان میں مولیٰ کے کئی معنی ہیں: اس مقام پر مددگار اور حمایت کرنے والا مراد ہیں، یعنی وہ رسول اللہ ﷺ کے حمایت کنندہ ہیں اور اللہ اور اس کا رسول ان کا مددگار ہے اور اس کے مقابلے میں کافروں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "یہ اس لیے کہ ایمان لانے والے کا اللہ تعالیٰ حامی ہے اور کافروں کا کوئی بھی حامی نہیں۔"[1]

٣٥١٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ: «غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ».

[3513] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا: "قبیلۂ غفار کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ قبیلۂ اسلم کو سلامتی دے اور قبیلۂ عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔"

٣٥١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

[3514] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی

[1] محمد 11:47.

الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا».

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قبیلۂ اسلم کو اللہ تعالیٰ سالم رکھے اور قبیلۂ غفار کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔''

٣٥١٥ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ وَّبَنِي أَسَدٍ وَّمِنْ بَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ» فَقَالَ رَجُلٌ: خَابُوا وَخَسِرُوا. فَقَالَ: «هُمْ خَيْرٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَّمِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَّمِنْ بَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ، وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ». [انظر: ٣٥١٦، ٦٦٣٥]

[3515] حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں معلوم ہے کہ جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار قبائل بنوتمیم، بنو اسد، بنوعبداللہ بن غطفان اور بنوعامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں۔'' ایک آدمی نے کہا: یہ قبیلے تو نقصان میں رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مذکورہ قبیلے، بنوتمیم، بنو اسد، بنوعبداللہ بن غطفان اور بنوعامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں۔''

فائدہ: مذکورہ قبائل قابل تعریف اس لیے قرار دیے گئے کہ انھوں نے بہت جلد اسلام قبول کر لیا اور بہترین اخلاق کے حامل تھے، نیز ان کے دل نرم اور گداز تھے۔ اس کے برعکس بنواسد وغیرہ رسول اللہ ﷺ کے بعد طلحہ بن خویلد کے ساتھ مل کر مرتد ہو گئے تھے اور بنوتمیم بھی مدعیہ نبوت سجاح کے ساتھ مل کر دین اسلام سے برگشتہ ہو گئے تھے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ان کے قبائل کے مقابلے میں جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار کو بہتر قرار دیا ہے۔

٣٥١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ - وَأَحْسِبُهُ: وَجُهَيْنَةَ، ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ شَكَّ - قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ - وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةُ - خَيْرًا مِّنْ

[3516] حضرت ابوبکرہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نے نبی ﷺ سے کہا کہ اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ میں سے ان لوگوں نے آپ کی بیعت کی ہے جو حاجیوں کا سامان چوری کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ اگر بنوتمیم، بنو عامر، اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو کیا وہ خسارے میں رہیں گے؟ اقرع بن حابس نے کہا: ہاں! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری

بَنِي تَمِيمٍ وَّمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَّأَسَدٍ وَّغَطَفَانَ، خَابُوا وَخَسِرُوا». قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّهُمْ لَأَخْيَرُ مِنْهُمْ». [راجع: ٣٥١٥]

جان ہے! وہ قبائل ان قبائل سے بہت بہتر ہیں۔"

٣٥١٦ م - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: «أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِّنْ مُّزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ - أَوْ قَالَ -: شَيْءٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللهِ - أَوْ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ - مِنْ أَسَدٍ وَّتَمِيمٍ وَّهَوَازِنَ وَغَطَفَانَ».

[3516] (م) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "قبیلۂ اسلم، غفار اور بعض قبیلے مزینہ اور جہینہ اللہ کے ہاں قیامت کے دن اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہیں۔"

(٧) بَابُ ذِكْرِ قَحْطَانَ

باب: 7- قحطان کا بیان

٣٥١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ». [انظر: ٧١١٧]

[3517] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "قیامت نہیں آئے گی حتی کہ قحطان کا ایک شخص بادشاہ بنے گا اور اپنی لاٹھی سے لوگوں کو ہانکے گا۔"

فائدہ: اہل یمن سے قبیلۂ حمیر، کندہ اور ہمدان وغیرہ کا نسب قحطان تک پہنچتا ہے۔ پھر قحطان حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔ بہر حال قرب قیامت کے وقت ایک قحطانی بادشاہ ہوگا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کو اپنی رعیت بنائے گا، جیسے چرواہا اپنی بکریوں کو مسخر کرتا ہے۔

(٨) بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

باب: 8- جاہلیت کی سی باتوں اور نعروں کی ممانعت کا بیان

٣٥١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِّنَ

[3518] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ ایک غزوے میں شریک تھے جبکہ آپ کے ساتھ کثیر تعداد میں مہاجرین جمع ہوئے۔ مہاجرین میں سے ایک صاحب بڑے خوش طبع اور دل لگی

الْمُهَاجِرِينَ حَتّٰى كَثُرُوا، وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلٌ لَعَّابٌ فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا، فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيدًا حَتّٰى تَدَاعَوْا. وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ! وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ! فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ؟» ثُمَّ قَالَ: «مَا شَأْنُهُمْ؟» فَأُخْبِرَ بِكَسْعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الْأَنْصَارِيَّ. قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعُوهَا فَإِنَّهَا خَبِيثَةٌ». وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ: أَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا، لَئِنْ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ. فَقَالَ عُمَرُ: أَلَا نَقْتُلُ يَا نَبِيَّ اللهِ! هٰذَا الْخَبِيثَ؟ لِعَبْدِ اللهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ». [انظر: ٤٩٠٥، ٤٩٠٧]

کرنے والے تھے۔ انھوں نے انصاری کے سرین پر ہاتھ لگایا، اس سے انصاری کو بہت غصہ آیا، اس نے اپنی برادری کو مدد کے لیے پکارا حتی کہ انصاری نے کہا: اے انصار! مدد کو پہنچو۔ اور مہاجر نے آواز دے دی: اے مہاجرین! مدد کو آؤ۔ یہ شور وغل سن کر نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''جاہلیت کے یہ نعرے کیسے ہیں؟'' پھر فرمایا: ''واقعہ کیا ہے؟'' عرض کیا گیا کہ ایک مہاجر نے انصاری کے سرین پر ہاتھ لگایا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جاہلیت کے ان بدبودار نعروں کو چھوڑ دو۔'' عبداللہ بن ابی ابن سلول (منافق) کہنے لگا: اب کیا ہمارے خلاف نعرے لگائے جا رہے ہیں؟ اگر ہم مدینہ واپس پہنچے تو ہم میں سے عزت والا ذلیل کو نکال باہر کرے گا۔ حضرت عمر ؓ نے عرض کیا: اللہ کے نبی! ہم اس خبیث، یعنی عبداللہ بن ابی کو قتل نہ کریں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مت کرو، لوگ باتیں بناتے پھریں گے کہ وہ اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔''

٣٥١٩ - حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ». [راجع: ١٢٩٤]

[3519] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو (مصیبت کے وقت) اپنے رخساروں کو پیٹے، گریبان پھاڑے اور دور جاہلیت کے نعرے لگائے وہ ہم سے نہیں ہے۔''

(٩) بَابُ قِصَّةِ خُزَاعَةَ

باب: 9- قبیلۂ خزاعہ کا بیان

٣٥٢٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[3520] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف قبیلۂ خزاعہ کا باپ تھا۔''

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ أَبُو خُزَاعَةَ».

٣٥٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ وَلَا يَحْلِبُهَا أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ، وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ». قَالَ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيِّ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ».

[انظر: ٤٦٢٣]

[3521] حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ بحیرہ وہ اونٹنی ہے جس کا دودھ بتوں کے لیے روکا جاتا اور وہ بتوں کے لیے وقف ہوتی، اس لیے اس کا دودھ کوئی شخص نہیں دوہتا تھا۔ سائبہ وہ اونٹنی ہے جسے وہ اپنے معبودوں کے لیے وقف کرتے، اس پر کوئی بوجھ نہ لادا جاتا اور نہ اس پر کوئی سواری ہی کرتا۔ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے عمرو بن عامر بن لحی خزاعی کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا۔ یہی وہ پہلا شخص ہے جس نے عرب میں سائبہ کی رسم کو ایجاد کیا۔''

فائدہ: اس حدیث میں چند ایسے جانوروں کا ذکر ہے جنھیں مشرک اپنے معبودان باطلہ کی تعظیم کے لیے چھوڑ دیتے تھے اور انھیں اپنے لیے حرام کر لیتے تھے، قرآن کریم نے اس رسم بد کی خوب تردید کی ہے۔[1] ہمارے ہاں بھی اس طرح کی بدرسمیں رائج ہیں، لوگ اپنے نام نہاد پیروں کے نام پر جانور چھوڑ دیتے ہیں کہ یہ خواجہ کا بکرا ہے اور یہ جھولے لعل کی گائیں ہیں، یہ بڑے پیر کی دیگ ہے۔ جب گیارھویں آتی ہے تو لوگ بھینسوں کا دودھ فروخت نہیں کرتے بلکہ بڑے پیر جیلانی کے نام وقف کر دیتے ہیں۔ یہ سب جہالت اور ضلالت کی باتیں ہیں، اسلام کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اللہ ہمیں سیدھے راستے پر قائم رکھے۔ اور ایسے شرکیہ امور سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(١٠) بَابُ قِصَّةِ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 10- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ

٣٥٢٢ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِأَخِيهِ:

[3522] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی نبوت کے متعلق معلوم ہوا تو انھوں نے اپنے بھائی (انیس) کو کہا: تم مکہ جانے کے لیے سواری تیار کرو اور اس شخص کے متعلق

1 المآئدة 5:102.

ارْكَبْ إِلٰى هٰذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ، وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي، فَانْطَلَقَ الْأَخُ حَتّٰى قَدِمَهُ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ: رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَّا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ: مَا شَفَيْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُّ، فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَّهُ فِيهَا مَاءٌ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ ﷺ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يَّسْأَلَ عَنْهُ حَتّٰى أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ، فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ، فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى أَصْبَحَ، ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى أَمْسٰى فَعَادَ إِلٰى مَضْجَعِهِ، فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ: أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَّعْلَمَ مَنْزِلَهُ؟ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَادَ عَلِيٌّ عَلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ؟ قَالَ: إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَّمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنَّنِي فَعَلْتُ، فَفَعَلَ. فَأَخْبَرَهُ قَالَ: فَإِنَّهُ حَقٌّ وَّهُوَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ، فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِي، فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «ارْجِعْ إِلٰى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَكَ

معلومات حاصل کر کے لاؤ جو نبوت کا دعوے دار ہے اور کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبریں آتی ہیں۔ اس کی باتوں کو خود غور سے سننا، پھر میرے پاس واپس آنا، چنانچہ ان کا بھائی وہاں سے روانہ ہوا اور مکہ پہنچ کر اس نے خود آپ ﷺ کی باتیں سنیں، پھر واپس جا کر اس نے حضرت ابوذر ؓ کو بتایا کہ میں نے انھیں خود دیکھا ہے۔ وہ اچھے اخلاق کا لوگوں کو حکم دیتے ہیں اور میں نے ان سے ایسا کلام سنا ہے جو شعر کی قسم نہیں ہے۔ حضرت ابوذر ؓ نے کہا: جس مقصد کے لیے میں نے تجھے بھیجا تھا مجھے اس کے متعلق پوری تسلی نہیں ہوئی۔ آخر انھوں نے خود توشۂ سفر تیار کیا اور پانی سے بھرا ہوا ایک پرانا مشکیزہ اپنے ساتھ رکھ لیا، پھر مکہ آئے۔ مسجد حرام میں حاضری دی اور نبی ﷺ کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ وہ آپ ﷺ کو پہچانتے نہیں تھے اور نہ آپ کے متعلق کسی سے پوچھنا ہی مناسب خیال کیا۔ اس طرح کچھ رات گزر گئی۔ وہ لیٹے ہوئے تھے کہ حضرت علی ؓ نے ان کو دیکھ لیا اور سمجھ گئے کہ کوئی مسافر ہے۔ پھر جب حضرت ابوذر نے حضرت علی ؓ کو دیکھا تو وہ ان کے پیچھے ہو لیے لیکن راستے میں کسی نے ایک دوسرے سے بات نہ کی۔ جب صبح ہوئی تو حضرت ابوذر ؓ نے اپنا مشکیزہ اور توشہ دان اٹھایا اور مسجد حرام میں آ گئے۔ یہ دن بھی اسی طرح گزر گیا اور وہ نبی ﷺ کی زیارت سے شرف یاب نہ ہو سکے۔ شام ہوئی تو سونے کی تیاری کرنے لگے تو پھر وہاں سے حضرت علی ؓ کا گزر ہوا تو سمجھ گئے کہ یہ وہی مسافر ہے جسے ابھی تک اپنا ٹھکانا نہیں مل سکا۔ وہ انھیں وہاں سے پھر اپنے ساتھ لے آئے اور حسب سابق آج بھی کسی نے ایک دوسرے سے بات چیت نہ کی۔ جب تیسرا دن ہوا تو حضرت علی ؓ نے اس کے ساتھ پھر وہی کام کیا اور اپنے

أَمْرِي»، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتّٰى أَضْجَعُوهُ وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، قَالَ: وَيْلَكُمْ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَّأَنَّ طَرِيقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ؟ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوهُ وَثَارُوا إِلَيْهِ فَأَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ. [٣٨٦١]

ساتھ لے گئے اور ان سے پوچھا: تم مجھے بتا سکتے ہو کہ تمھارا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے؟ حضرت ابوذر ؓ نے کہا: اگر تم مجھ سے پختہ وعدہ کرو کہ تم میری صحیح صحیح رہنمائی کرو گے تو میں تمھیں سب کچھ بتا سکتا ہوں، چنانچہ حضرت علی ؓ نے ان سے وعدہ کر لیا تو انھوں نے اپنے خیالات کا اظہار کر دیا۔ حضرت علی ؓ نے فرمایا: یقیناً وہ حق پر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ اب صبح کے وقت تم نے میرے پیچھے پیچھے آنا ہے۔ اگر میں کوئی ایسی بات دیکھوں جس سے مجھے تیرے متعلق کوئی خطرہ محسوس ہو تو میں وہاں کھڑا ہو جاؤں گا گویا میں نے پیشاب کرنا ہے۔ (اس وقت تم نے میرا انتظار نہیں کرنا تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے یہ دونوں ایک ساتھ ہیں۔) اور اگر میں چلتا رہوں تو تم میرے پیچھے پیچھے آنا، اس طرح میں جس گھر میں داخل ہو جاؤں وہاں تم بھی آ جانا، چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور ان کے پیچھے پیچھے چلے حتی کہ وہ حضرت علی ؓ کے ہمراہ نبی ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ انھوں نے آپ ﷺ کی باتیں سنیں تو وہیں اسلام لے آئے۔ پھر نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ''تم اب اپنی قوم (قبیلۂ غفار) میں واپس چلے جاؤ اور انھیں میرے حال سے آگاہ کرو حتی کہ تمھیں میرا پیغام پہنچے۔'' حضرت ابوذر ؓ نے عرض کیا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ان کے بھرے مجمع میں کلمۂ توحید کا اعلان کروں گا، چنانچہ وہ وہاں سے نکلے، سیدھے مسجد حرام میں آئے اور بآواز بلند کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ کلمۂ حق سنتے ہی سارا مجمع ان پر ٹوٹ پڑا اور اتنا مارا کہ انھیں زمین پر لٹا دیا۔ اتنے میں حضرت عباس ؓ وہاں آ گئے اور حضرت ابوذر ؓ پر خود کو ڈال کر قریش سے کہا: افسوس! کیا تمھیں معلوم

نہیں کہ یہ شخص قبیلۂ غفار سے ہے اور شام جاتے وقت تمھارے تاجروں کا راستہ ادھر ہی سے پڑتا ہے؟ اس طرح ان سے خلاصی ہوئی۔ پھر وہ (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ) دوسرے دن مسجد حرام میں آئے اور اپنے اسلام کا اظہار کیا، قوم پھر بری طرح ان پر ٹوٹ پڑی اور انھیں خوب زد و کوب کیا۔ اس دن بھی حضرت عباس ان پر اوندھے پڑ گئے۔

فائدہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا نام جندب تھا، اسلام میں داخل ہونے والے پانچویں شخص ہیں، ان کے بھائی کا نام انیس تھا جو حضرت ابوذر کے ساتھ ہی مسلمان ہوئے، قبیلہ غفار کی نسبت سے ان کی سرگزشت بیان کی گئی ہے۔ اعلان نبوت کے طویل عرصے بعد مسلمان ہوئے۔ انھوں نے اسلام کا اظہار ڈنکے کی چوٹ کیا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں ایسا کرنے سے روکا بھی تھا، بہرحال انھیں آثار و قرائن سے معلوم ہوگیا کہ آپ کا یہ حکم وجوب کے لیے نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس کا نعرۂ حق سن کر خاموش ہو گئے اور انھیں اس پر کوئی ملامت نہیں کی۔

(١١) [بَابُ] قِصَّةِ زَمْزَمَ

باب: 11- آب زمزم کا واقعہ

٣٥٢٢م - حَدَّثَنَا زَيْدٌ - هُوَ ابْنُ أَخْزَمَ -: قَالَ أَبُو قُتَيْبَةَ سَالِمُ بْنُ قُتَيْبَةَ: حَدَّثَنِي مُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ الْقَصِيرُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِإِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ؟ قَالَ: قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: كُنْتُ رَجُلًا مِّنْ غِفَارٍ، فَبَلَغَنَا أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقُلْتُ لِأَخِي: انْطَلِقْ إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَائْتِنِي بِخَبَرِهِ، فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ: مَا عِنْدَكَ؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَّأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهٰى عَنِ الشَّرِّ، فَقُلْتُ لَهُ: لَمْ تَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ، فَأَخَذْتُ جِرَابًا وَّعَصًا، ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلٰى مَكَّةَ فَجَعَلْتُ لَا أَعْرِفُهُ وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ وَأَشْرَبُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ وَأَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ

[3522] (م) ابوجمرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمھیں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کی خبر نہ دوں؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں، تو انھوں نے فرمایا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں قبیلۂ غفار کا ایک شخص تھا۔ ہمیں یہ خبر پہنچی کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوا ہے جو نبوت کا مدعی ہے۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا: تم جا کر ان سے ملاقات کرو اور ان سے گفتگو کر کے مجھے حقیقت حال سے آگاہ کرو، چنانچہ وہ گئے اور انھوں نے آپ ﷺ سے ملاقات کی۔ پھر واپس آئے تو میں نے ان سے کہا: بتاؤ کیا خبر لائے ہو؟ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا ہے جو اچھی بات کا حکم دیتا ہے اور بری بات سے منع کرتا ہے۔ میں نے کہا: اتنی سی خبر سے تو میری تسلی نہیں ہوتی۔ آخر میں نے ایک سامان کی تھیلی اور ایک لاٹھی اٹھائی اور خود مکہ کی طرف روانہ ہوا لیکن وہاں

فَقَالَ: كَأَنَّ الرَّجُلَ غَرِيبٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَانْطَلَقَ إِلَى الْمَنْزِلِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ وَّلَا أُخْبِرُهُ. فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ لِأَسْأَلَ عَنْهُ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ. قَالَ: فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ: أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: انْطَلِقْ مَعِي، قَالَ: فَقَالَ: مَا أَمْرُكَ؟ وَمَا أَقْدَمَكَ هٰذِهِ الْبَلْدَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ كَتَمْتَ عَلَيَّ أَخْبَرْتُكَ، قَالَ: فَإِنِّي أَفْعَلُ. قَالَ: قُلْتُ لَهُ: بَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ هَاهُنَا رَجُلٌ يَّزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَرْسَلْتُ أَخِي لِيُكَلِّمَهُ فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَلْقَاهُ. فَقَالَ لَهُ: أَمَّا إِنَّكَ قَدْ رَشِدْتَّ، هٰذَا وَجْهِي إِلَيْهِ فَاتَّبِعْنِي ادْخُلْ حَيْثُ أَدْخُلُ فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَافُهُ عَلَيْكَ قُمْتُ إِلَى الْحَائِطِ كَأَنِّي أُصْلِحُ نَعْلِي وَامْضِ أَنْتَ، فَمَضٰى وَمَضَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: اعْرِضْ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي. فَقَالَ لِي: «يَا أَبَا ذَرٍّ! اكْتُمْ هٰذَا الْأَمْرَ، وَارْجِعْ إِلٰى بَلَدِكَ، فَإِذَا بَلَغَكَ ظُهُورُنَا فَأَقْبِلْ». فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ، فَجَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيهِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. فَقَالُوا: قُومُوا إِلٰى هٰذَا الصَّابِيءِ، فَقَامُوا فَضُرِبْتُ لِأَمُوتَ فَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ:

آپ کو نہ پہنچانتا تھا اور یہ بھی مناسب خیال نہ کیا کہ آپ کے متعلق کسی سے دریافت کروں، لہٰذا میں زمزم کا پانی پیتا اور مسجد میں آیا کرتا تھا۔ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے سامنے سے گزرے اور کہنے لگے: تم مسافر معلوم ہوتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں (میں مسافر ہوں)۔ انھوں نے کہا: میرے ساتھ گھر چلو، چنانچہ میں ان کے ساتھ ہولیا۔ نہ تو وہ مجھ سے کوئی بات کرتے اور نہ میں ہی ان سے کچھ بیان کرتا۔ پھر جب صبح ہوئی تو میں کعبہ میں گیا تاکہ میں کسی سے آپ ﷺ کے متعلق دریافت کروں لیکن کوئی شخص مجھ سے آپ کے متعلق کچھ بیان نہ کرتا۔ پھر اتفاق سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا میری طرف سے گزر ہوا تو انھوں نے کہا: کیا ابھی تک اس شخص کو اپنا ٹھکانا نہیں ملا؟ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: نہیں! انھوں نے پھر کہا: تم میرے ساتھ چلو۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ تمھارا کام کیا ہے؟ اور اس شہر میں کیسے آئے ہو؟ میں نے کہا: اگر آپ میری بات کو پوشیدہ رکھیں تو میں آپ سے بیان کرتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسا ہی کروں گا۔ میں نے ان سے کہا: ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ یہاں ایک شخص ہیں جو نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں تو میں نے اپنے بھائی کو بھیجا کہ وہ ان سے بات کریں مگر وہ لوٹ آیا اور تسلی بخش کوئی خبر نہ لایا، چنانچہ میں نے چاہا کہ میں خود ان سے ملوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مطمئن رہو کہ تم اپنے مقصود کو پہنچ گئے ہو۔ میں اب انھی کے پاس جا رہا ہوں۔ تم بھی میرے ساتھ چلے آؤ۔ جہاں میں جاؤں وہاں تم بھی چلے آنا۔ اگر میں کسی ایسے شخص کو دیکھوں جس سے نقصان کا اندیشہ ہو تو میں کسی دیوار کے پاس کھڑا ہو جاؤں گا، گویا میں اپنا جوتا درست کر رہا ہوں مگر آپ وہاں سے چلتے رہیں، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

وَيْلَكُمْ، تَقْتُلُونَ رَجُلًا مِّنْ غِفَارَ وَمَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلٰى غِفَارٍ؟ فَأَقْلَعُوا عَنِّي، فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْأَمْسِ فَقَالُوا: قُومُوا إِلٰى هٰذَا الصَّابِيءِ، فَصُنِعَ مِثْلُ مَا صُنِعَ بِالْأَمْسِ وَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ بِالْأَمْسِ، قَالَ: فَكَانَ هٰذَا أَوَّلَ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رَّحِمَهُ اللهُ.

وہاں سے روانہ ہوئے تو میں بھی ان کے ہمراہ چلا حتی کہ میں اور وہ دونوں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: مجھ پر اسلام پیش کیجیے۔ آپ ﷺ نے مجھ پر اسلام پیش کیا تو میں فوراً ہی مسلمان ہو گیا، پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابوذر! اپنے اسلام کو چھپاؤ۔ اپنے شہر لوٹ جاؤ اور جب تمھیں ہمارے غلبے کی خبر پہنچے تو واپس آ جانا۔'' میں نے عرض کیا: مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں تو لوگوں میں اسلام کا اظہار پکار پکار کر کروں گا، چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیت اللہ گئے جہاں قریش تھے اور ان سے کہا: اے گروہ قریش! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یہ سنتے ہی انھوں نے کہا کہ اس بے دین کی خبر لو، چنانچہ وہ اٹھے اور مجھے خوب زدوکوب کیا تاکہ میں مر جاؤں۔ اتنے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا اور مجھ پر گر پڑے اور کافروں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے: تمھاری خرابی ہو! قبیلۂ غفار کے ایک آدمی کو مارتے ہو، حالانکہ یہ قبیلہ تمھاری تجارت گاہ اور گزرگاہ ہے؟ تب وہ لوگ میرے پاس سے ہٹے۔ پھر جب میں دوسرے روز صبح کو اٹھا تو واپس آ کر پھر وہی بات کہی جو گزشتہ روز کہی تھی تو انھوں نے پھر کہا: اس بے دین کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔ پھر میرے ساتھ پہلے روز جیسا سلوک کیا گیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا تو مجھ پر جھک گئے اور انھوں نے ویسی ہی گفتگو کی جو گزشتہ کل کی تھی۔ انھوں نے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے) کہا: یہ ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام کی ابتدا تھی۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

فائدہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ مسجد حرام میں رہتے ہوئے کئی دن تک صرف زمزم کے پانی پر گزارا کرتے رہے اور اس

بابرکت پانی نے ان کو طعام وشراب دونوں کا کام دیا، اس کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے امام بخاری ؒ نے قصہ زمزم کا عنوان قائم کیا ہے۔ درحقیقت زمزم کے پانی پر اس طرح گزارا کرنا بھی حضرت ابوذر غفاری ؓ کی زندگی کا ایک اہم واقعہ ہے۔ بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اس طرح پانی نوش کرنے سے خوب موٹے تازے ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے واقعی اس بابرکت پانی میں یہ تاثیر رکھی ہے کہ اسے پینے سے کھانا کھانے کی ضرورت نہیں رہتی۔

(١٢) بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ وَجَهْلِ الْعَرَبِ

باب: 12- زمزم کا قصہ اور عرب قوم کی جہالت کا بیان

٣٥٢٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: «أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَّشَيْءٌ مِّنْ مُّزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ - أَوْ قَالَ: شَيْءٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ - خَيْرٌ عِنْدَ اللهِ - أَوْ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ - مِنْ أَسَدٍ وَّتَمِيمٍ وَّهَوَازِنَ وَغَطَفَانَ».

[3523] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قبیلۂ اسلم، غفار اور بعض قبیلۂ مزینہ و جہینہ اللہ کے ہاں قیامت کے دن اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہیں۔''

٣٥٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِذَا سَرَّكَ أَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ فَاقْرَأْ مَا فَوْقَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ: ﴿قَدْ خَسِرَ ٱلَّذِينَ قَتَلُوٓاْ أَوْلَٰدَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿قَدْ ضَلُّواْ وَمَا كَانُواْ مُهْتَدِينَ﴾ [الأنعام: ١٤٠].

[3524] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اگر تیری خواہش ہو کہ عربوں کی جہالت معلوم کرے تو سورۂ انعام میں ایک سوتیس (130) سے اوپر والی آیات پڑھو: ''جن لوگوں نے جہالت اور حماقت کی بنا پر اپنی اولاد کو مار ڈالا (اور اللہ پر افترا کرتے ہوئے اس رزق کو حرام قرار دیا جو اللہ نے انھیں دیا تھا) یہ لوگ ایسے گمراہ ہیں جو ہدایت پر نہیں آ سکتے۔''

(١٣) بَابُ مَنِ انْتَسَبَ إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ وَالْجَاهِلِيَّةِ

باب: 13- کافر یا مسلمان باپ دادا کی طرف خود کو منسوب کرنا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ: يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ». وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا: ''بلاشبہ کریم بن کریم بن کریم بن کریم، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔'' اور حضرت براء ؓ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا:

ﷺ: «أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ».

''میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔''

٣٥٢٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء: ٢١٤] جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يُنَادِي: «يَا بَنِي فِهْرٍ! يَا بَنِي عَدِيٍّ!»، بِبُطُونِ قُرَيْشٍ. [راجع: ١٣٩٤]

[3525] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: (اے پیغمبر!) آپ اپنے رشتہ داروں کو خبردار کریں، تو نبی ﷺ نے یہ آواز بلند پکارا: ''اے بنوفہر! اے بنوعدی!'' یہ قریش کے چھوٹے قبیلے تھے۔

٣٥٢٦ - وَقَالَ لَنَا قَبِيصَةُ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ﴾ جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوهُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ. [راجع: ١٣٩٤]

[3526] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''(اے نبی!) اپنے قریبی رشتہ داروں کو (عذاب الٰہی سے) ڈرایئے۔'' تو نبی ﷺ نے الگ الگ قبائل کو دعوت دی۔

٣٥٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ اللهِ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ اللهِ، يَا أُمَّ الزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ! عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ! يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ! اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللهِ، لَا أَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللهِ شَيْئًا، سَلَانِي مِنْ مَّالِي مَا شِئْتُمَا». [راجع: ٢٧٥٣]

[3527] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے فرزندانِ عبدمناف! اللہ کے عذاب سے اپنے آپ کو چھڑا لو۔ اے فرزندانِ عبدالمطلب! تم بھی اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے بچا لو۔ اے زبیر بن عوام کی والدہ! رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی! اے فاطمہ بنت محمد! تم دونوں بھی اپنے آپ کو اللہ کی پکڑ سے بچا لو۔ میں تمھارے کام نہیں آ سکوں گا۔ تم میرے مال سے جتنا چاہو مانگ سکتی ہو۔''

(١٤) بَابٌ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ، وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ

باب: 14- قوم کا بھانجا اور ان کا آزاد کردہ غلام انھی سے شمار ہوگا

٣٥٢٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا

[3528] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْأَنْصَارَ فَقَالَ: «هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ؟» قَالُوا: لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَّنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ». [راجع: ٣١٤٦]

کہا کہ نبی ﷺ نے انصار کو بلایا اور فرمایا: ''کیا اس جگہ تمھارے علاوہ کوئی اور بھی موجود ہے؟'' انھوں نے کہا: نہیں صرف ہمارا بھانجا موجود ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قوم کا بھانجا انھی میں شمار ہوتا ہے۔''

(١٥) بَابُ قِصَّةِ الْحَبَشِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «يَا بَنِي أَرْفِدَةَ!»

باب:15- حبشیوں کا واقعہ اور نبی ﷺ کا انھیں بنوارفدہ کہنا

٣٥٢٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ ﷺ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ: «دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ! فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ» وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى. [راجع: ٤٥٤]

[3529] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، حضرت ابوبکر ؓ ان کے ہاں تشریف لائے تو وہاں دو بچیاں دف بجا کر گا رہی تھیں۔ یہ ایام منیٰ کا واقعہ ہے۔ اس دوران میں نبی ﷺ روئے مبارک پر کپڑا ڈالے لیٹے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے ان بچیوں کو ڈانٹا تو نبی ﷺ نے اپنے چہرۂ مبارک سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: ''اے ابوبکر! ان بچیوں کو کچھ نہ کہو۔ یہ تو عید (خوشی) کے دن ہیں۔'' وہ دن منیٰ کے تھے۔

٣٥٣٠ - وَقَالَتْ عَائِشَةُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعْهُمْ، أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ»، يَعْنِي مِنَ الْأَمْنِ. [راجع: ٩٤٩]

[3530] حضرت عائشہ ؓ ہی کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ مجھے پردے میں رکھے ہوئے تھے اور میں حبشی جوانوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں نیزوں کا کھیل کر رہے تھے۔ حضرت عمر ؓ نے انھیں ڈانٹا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''انھیں کچھ نہ کہو۔ اے بنوارفدہ! تم بے فکر ہو کر اپنا کھیل جاری رکھو۔''

فائدہ: ارفدہ، اہل حبشہ کے جد اعلیٰ کا نام ہے۔ مسجد میں حبشیوں کا یہ کھیل جنگی تعلیم اور مشق کے طور پر تھا، صوفیاء نے اس حدیث سے رقص و سماع کا جواز ثابت کیا ہے لیکن جمہور علماء نے اس موقف سے اتفاق نہیں کیا کیونکہ حبشی لوگ تو جنگی تربیت حاصل کرنے کے لیے چھوٹے نیزوں سے مشق کر رہے تھے۔ کہاں جنگی مشق اور کہاں رقص و سرود۔ رقص لہو ہے اور مشق مطلوب ہے۔

(١٦) بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ لَّا يُسَبَّ نَسَبُهُ

باب: 16- جو اس بات کو پسند کرے کہ اس کے نسب کو گالی نہ دی جائے

٣٥٣١ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتِ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ. قَالَ: «كَيْفَ بِنَسَبِي فِيهِمْ؟» فَقَالَ حَسَّانُ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ.

[3531] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت حسان بن ثابت ؓ نے نبی ﷺ سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: ''میرے نسب کا کیا کرو گے؟'' حضرت حسان ؓ نے عرض کیا: میں آپ کو ان سے ایسے نکال لوں گا جس طرح آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔

وَعَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٤١٤٥، ٦١٥٠]

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ ؓ کے پاس حضرت حسان ؓ کو برا بھلا کہنے لگا تو انھوں نے فرمایا: انھیں برا بھلا مت کہو کیونکہ وہ نبی ﷺ کا دفاع کیا کرتے تھے۔

(١٧) بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

باب: 17- رسول اللہ ﷺ کے ناموں کا بیان

وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ أَشِدَّآءُ عَلَى ٱلْكُفَّارِ﴾ [الفتح: ٢٩] وَقَوْلِهِ: ﴿مِنۢ بَعْدِى ٱسْمُهُۥٓ أَحْمَدُ﴾ [الصف: ٦].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے مقابلے میں انتہائی سخت ہیں۔'' اللہ تعالیٰ نے (حضرت عیسیٰ ؑ کی بات نقل کرتے ہوئے) فرمایا: ''میرے بعد آنے والے رسول کا نام احمد ہوگا۔''

٣٥٣٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَّأَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ».

[3532] حضرت جبیر بن مطعم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پانچ نام ہیں: میں محمد ہوں، احمد ہوں اور ماحی ہوں کیونکہ میرے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے۔ میں حاشر ہوں۔ تمام لوگ میرے پیچھے جمع کیے جائیں گے۔ اور میں عاقب ہوں، یعنی سب کے بعد آنے والا۔''

[انظر: ٤٨٩٦]

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے متعدد اسمائے گرامی قرآن و حدیث میں مذکور ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں کے مقابلے میں رسول اللہ ﷺ کے ننانوے ناموں کی کھوج لگانا محل نظر ہے، پھر بدعتی حضرات نے آپ کی طرف چند ایسے نام منسوب کر رکھے ہیں جن میں انتہائی غلو پایا جاتا ہے، جیسے اے عرش الٰہی کی قندیل! اس طرح کے اسلوب و انداز سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

٣٥٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَّلَعْنَهُمْ؟ يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا وَّيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَّأَنَا مُحَمَّدٌ».

[3533] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم تعجب نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ قریش کی گالیوں اور ان کے لعن وطعن کو مجھ سے کیسے دور کرتا ہے؟ وہ مذمم کو گالیاں دیتے اور مذمم پر لعنت کرتے ہیں جبکہ میں تو محمد ہوں۔''

(١٨) بَابُ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ ﷺ

باب:18- خاتم النبیین ﷺ کا بیان

٣٥٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا سَلِيمٌ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ، كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ».

[3534] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرا اور پہلے انبیاء علیہم السلام کا حال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک مکان بنایا۔ اس نے اسے مکمل اور خوبصورت تیار کیا لیکن ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہو کر اس کی عمدگی پر اظہار تعجب کرتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں: کاش! اس اینٹ کی جگہ خالی نہ چھوڑی ہوتی۔''

٣٥٣٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ

[3535] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک مکان بنایا اور اسے بہت خوبصورت تیار کیا مگر ایک کونے میں اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ اب لوگ آ کر اس کے اردگرد گھومتے ہیں اور اسے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا

اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ».

کہ میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔"

(١٩) بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ

باب:19- نبی ﷺ کی وفات کا بیان

٣٥٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ. [انظر: ٤٤٦٦]

[3536] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت آپ کی عمر تریسٹھ برس تھی۔

(راویٔ حدیث) ابن شہاب نے کہا: مجھ سے سعید بن مسیب نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

(٢٠) بَابُ كُنْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ

باب:21- نبی ﷺ کی کنیت کا بیان

٣٥٣٧ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوقِ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي». [راجع: ٢١٢٠]

[3537] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ بازار میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص کی آواز آئی: "اے ابوالقاسم! نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے (تو وہ کسی اور سے مخاطب تھا۔) آپ نے فرمایا: "میرا نام رکھ لیا کرو مگر کنیت مت رکھو۔"

٣٥٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي». [راجع: ٣١١٤]

[3538] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔"

٣٥٣٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي». [راجع: ١١٠]

[3539] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: "میرا نام تو رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔"

فائدہ: کنیت، کنایہ سے ماخوذ ہے، اس سے مراد وہ لفظ ہے جو انسان کی شخصیت پر صراحت کے ساتھ دلالت نہ کرے، اس سے اشارہ ہو سکے۔ عربی زبان میں کنیت وہ ہے جس سے پہلے اب یا ام یا ابن یا بنت یا ان جیسا کوئی اور لفظ ہو، عربوں کے ہاں کنیت

رکھنا مشہور تھا، بعض لوگ کنیت سے مشہور ہوتے اور ان کا نام غیر معروف ہوتا، جیسے ابوطالب اور ابولہب وغیرہ۔ اور بعض پر ان کے نام کا غلبہ ہوتا، کنیت غیر معروف ہوتی، مثلاً: عمر رضی اللہ عنہ ان کی کنیت ابوحفص غیر معروف ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی کنیت ابوالقاسم تھی، اس کی دو وجوہات بیان کی جاتی ہیں: (ا) آپ کے فرزند ارجمند کا نام قاسم تھا، اس لیے آپ اس کنیت سے مشہور ہوئے۔ (ب) آپ لوگوں میں اللہ کا مال تقسیم کرتے تھے، چنانچہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ''اللہ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔'' اس بنا پر آپ کو ابوالقاسم کہا جاتا تھا۔ احادیث میں اس کی ممانعت آپ کی زندگی کے ساتھ مخصوص تھی۔

(٢١) بَابٌ :

باب:21- بلاعنوان

٣٥٤٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ابْنَ أَرْبَعٍ وَّتِسْعِينَ جَلْدًا مُّعْتَدِلًا، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ مَا مُتِّعْتُ بِهِ - سَمْعِي وَبَصَرِي - إِلَّا بِدُعَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّ خَالَتِي ذَهَبَتْ بِي إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِي شَاكٍ فَادْعُ اللهَ لَهُ، قَالَ فَدَعَا لِي ﷺ. [راجع: ١٩٠]

[3540] حضرت جعید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو چورانوے (94) سال کی عمر میں دیکھا جبکہ وہ اچھے خاصے طاقتور اور معتدل حالت میں تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ مجھے خوب معلوم ہے کہ میرے حواس، کان اور آنکھ اب تک کام کر رہے ہیں۔ یہ صرف رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ میری خالہ مجھے ایک مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں لے گئیں، انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا بھانجا بیمار ہے، آپ اس کے لیے اللہ سے دعا کریں تو نبی ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی تھی۔

(٢٢) بَابُ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

باب:22- مہر نبوت کا بیان

٣٥٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ.

[3541] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی نوش کیا۔ پھر میں آپ کی پشت کی جانب کھڑا ہوا تو میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا۔

قَالَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ: الْحُجْلَةُ مِنْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

(راویٔ حدیث) ابن عبیداللہ کہتے ہیں کہ حجلہ، حجل الفرس سے مشتق ہے جوگھوڑے کی اس سفیدی کو کہتے ہیں کہ جو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوتی ہے۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ. [راجع: ١٩٠]

(ایک دوسرے راویٔ حدیث) ابراہیم بن حمزہ نے کہا: وہ مہر نبوت مسہری کی گھنڈیوں جیسی تھی۔

فائدہ: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے متعدد احادیث سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ یہ مہر نبوت رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے موقع پر نہیں تھی، فرشتوں نے شق صدر کے وقت علامت کے طور پر دونوں کندھوں کے درمیان لگا دی تھی۔ مہر نبوت زر الحجلہ کی طرح تھی۔ زر الحجلہ کی تفسیر دو طرح سے کی گئی ہے: (أ) حجلة ایک پرندہ ہے جو کبوتر کی مانند ہوتا ہے اس کی چونچ اور پاؤں سرخ ہوتے ہیں، اس کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے۔ زر، اس کے انڈے کو کہتے ہیں۔ (ب) حجلة دلہن کی ڈولی کو کہتے ہیں جو خوبصورت کپڑوں سے سجائی جاتی ہے۔ اس کے بڑے بڑے بٹن ہوتے ہیں، یعنی مہر نبوت مسہری کی گھنڈیوں جیسی تھی جو کبوتر کے انڈے کے برابر بیضوی شکل میں اس پردہ پر لگائی جاتی ہیں جو مسہری پر لٹکایا جاتا ہے، اکثر علماء نے اس آخری معنی کو راجح قرار دیا ہے۔

(٢٣) بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: 23- نبی ﷺ کی سیرت وصورت کا بیان

٣٥٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ: صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ: بِأَبِي، شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ. [انظر: ٣٧٥٠]

[3542] حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز عصر پڑھی اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بچوں میں کھیلتے ہوئے دیکھا تو انھیں اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور فرمایا: میرا باپ ان پر قربان ہو! یہ نبی ﷺ کے مشابہ ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہیں ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ سن کر ہنس رہے تھے۔

٣٥٤٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ الْحَسَنُ يُشْبِهُهُ. [انظر: ٣٥٤٤]

[3543] حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔ شکل وصورت میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کے بہت مشابہ تھے۔

٣٥٤٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ:

[3544] حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے۔ حضرت

سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يُشْبِهُهُ.

حسن بن علی ؓ شکل وصورت میں آپ سے بہت ملتے جلتے تھے۔

قُلْتُ لِأَبِي جُحَيْفَةَ: صِفْهُ لِي، قَالَ: كَانَ أَبْيَضَ قَدْ شَمِطَ. وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قَلُوصًا، قَالَ فَقُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا. [راجع: ٣٥٤٣]

(راوی حدیث اسماعیل کہتے ہیں کہ) میں نے کہا: آپ میرے سامنے آپ ﷺ کا حلیہ بیان کریں تو انھوں نے فرمایا: آپ سفید رنگ کے تھے، سر کے کچھ بال سفید ہو چکے تھے۔ نبی ﷺ نے ہمیں تیرہ اونٹنیاں دینے کا حکم دیا تھا۔ انھیں وصول کرنے سے پہلے ہی نبی ﷺ کی وفات ہو گئی۔

٣٥٤٥ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ وَهْبٍ أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِّنْ تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلَى الْعَنْفَقَةَ.

[3545] حضرت ابو جحیفہ سُوائی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے نچلے ہونٹ کے نیچے ڈاڑھی بچہ میں سفیدی دیکھی تھی۔

٣٥٤٦ - **حَدَّثَنَا** عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَرِيزُ ابْنُ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ شَيْخًا؟ قَالَ: كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ.

[3546] حضرت حریز بن عثمان سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن بسر ؓ سے پوچھا: بتایئے بھلا نبی ﷺ بوڑھے ہو گئے تھے، یعنی آپ کے بال سفید تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ آپ کے ڈاڑھی بچہ میں چند بال سفید تھے۔

٣٥٤٧ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ رَّبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّصِفُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ، لَيْسَ بِأَبْيَضَ أَمْهَقَ وَلَا آدَمَ، لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَّلَا سَبْطٍ رَّجِلٍ، أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ فَقُبِضَ، وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

[3547] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کی صورت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ آدمیوں میں متوسط تھے، نہ دراز قد اور نہ پست قامت۔ آپ کا رنگ چمک دار تھا، نہ خالص سفید اور نہ نرا گندمی۔ آپ کے بال بھی درمیانے درجے کے تھے، نہ سخت پیچ دار (گھنگریالے) اور نہ بہت سیدھے۔ چالیس سال کی عمر میں آپ پر وحی نازل ہوئی۔ آپ دس سال مکہ میں رہے وحی نازل ہوتی رہی اور دس برس مدینہ میں رہے۔ جس وقت آپ کی وفات ہوئی تو آپ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

قَالَ رَبِيعَةُ: فَرَأَيْتُ شَعَرًا مِّنْ شَعَرِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ. فَسَأَلْتُ، فَقِيلَ: احْمَرَّ مِنَ الطِّيبِ. [انظر: ٣٥٤٨، ٥٩٠٠]

(راویٔ حدیث) ربیعہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے بالوں میں سے ایک بال دیکھا تو وہ سرخ تھا۔ میں نے پوچھا تو کہا گیا کہ یہ بال خوشبو کے استعمال سے سرخ ہو گیا ہے۔

٣٥٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَيْسَ بِالْآدَمِ، وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ، وَلَا بِالسَّبْطِ، بَعَثَهُ اللهُ عَلٰى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، فَتَوَفَّاهُ اللهُ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ». [راجع: ٣٥٤٧]

[3548] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نہ دراز قد تھے نہ پست قامت جبکہ آپ کا قد درمیانہ تھا۔ آپ کا رنگ نہ تو چونے کی طرح خالص سفید اور نہ گندمی کہ سانولا نظر آئے بلکہ گورا چمکدار تھا۔ آپ کے بال نہ زیادہ پیچ دار (گھنگریالے) اور نہ بالکل سیدھے تنے ہوئے بلکہ ہلکا سا خم لیے ہوئے تھے۔ آپ پر وحی کا آغاز چالیس برس کی عمر میں ہوا۔ پھر اس کے بعد آپ دس سال مکہ مکرمہ میں رہے اور دس سال مدینہ طیبہ میں قیام فرمایا۔ وفات کے وقت آپ کے سر اور ڈاڑھی مبارک میں بمشکل بیس بال سفید تھے۔

٣٥٤٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا، وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ.

[3549] حضرت ابو اسحاق سبیعی ؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء ؓ سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوب رو اور جسمانی اعتبار سے نہایت متناسب الاعضاء تھے۔ آپ نہ تو بہت دراز قامت اور نہ پست قد ہی تھے۔

٣٥٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا: هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: لَا، إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغَيْهِ. [انظر: ٥٨٩٤، ٥٨٩٥]

[3550] حضرت قتادہ ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس ؓ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے کبھی خضاب بھی استعمال کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، صرف آپ کی کنپٹیوں میں کچھ سفیدی تھی۔

٣٥٥١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

[3551] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ میانہ قامت تھے۔ دونوں شانوں کے درمیان

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ، رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ.

کشادگی تھی۔ آپ کے بال کان کی لو تک پہنچتے تھے۔ میں نے ایک دفعہ آپ کو سرخ (دھاری دار) جوڑا پہنے دیکھا۔ میں نے آپ سے زیادہ کسی کو حسین اور خوبصورت نہیں دیکھا۔

وَقَالَ يُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ: إِلَى مَنْكِبَيْهِ. [انظر: ٥٨٤٨، ٥٩٠١]

ایک روایت میں ہے کہ آپ کے بال کندھوں تک پہنچتے تھے۔

٣٥٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سُئِلَ الْبَرَاءُ: أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ.

[3552] حضرت ابو اسحاق سبیعی ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت براء ؓ سے سوال کیا گیا: کیا نبی ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح (لمبا اور پتلا) تھا؟ انھوں نے کہا: نہیں، بلکہ چاند کی طرح (گول اور چمکدار) تھا۔

٣٥٥٣ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ بِالْمَصِّيصَةِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ. وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَّرَائِهَا الْمَارَّةُ، وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهِمَا وُجُوهَهُمْ، قَالَ: فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِّنَ الْمِسْكِ. [راجع: ١٨٧]

[3553] حضرت ابو جحیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ دوپہرے کے وقت وادئ بطحاء کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے وضو کیا پھر ظہر کی دو رکعات اور عصر کی دو رکعات ادا کیں اور آپ کے سامنے برچھا گاڑا ہوا تھا۔ (راوئ حدیث) عون نے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ برچھے کے پیچھے سے لوگ گزر رہے تھے۔ نماز کے بعد لوگ کھڑے ہوئے اور آپ کے ہاتھ پکڑ کر اپنے چہروں پر ملنے لگے، چنانچہ میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

٣٥٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِي

[3554] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ اور رمضان المبارک میں تو آپ بہت زیادہ سخاوت کرتے تھے جب آپ سے حضرت جبرئیل ؑ ملاقات کرتے تھے۔ اور وہ رمضان میں ہر رات آپ سے ملاقات کرتے اور آپ کے ساتھ قرآن کریم کا دور کرتے تھے۔ بے شک رسول اللہ

كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللهِ ﷺ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ. [راجع: ٦]

ﷺ خیر و بھلائی کے ہر معاملے میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

٣٥٥٥ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ، فَقَالَ: «أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَّأُسَامَةَ - وَرَأٰى أَقْدَامَهُمَا -؟ إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ». [انظر: ٣٧٣١، ٦٧٧٠، ٦٧٧١]

[3555] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ میرے ہاں بہت ہی خوش خوش داخل ہوئے۔ خوشی اور مسرت سے آپ کی پیشانی کی شکنیں چمک رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''(اے عائشہ!) تم نے نہیں سنا کہ مجزز مدلجی نے حضرت زید اور حضرت اسامہ ؓ کے بارے میں کیا کہا ہے؟ اس نے، ان دونوں کے قدموں کو دیکھ کر، کہا کہ یہ پاؤں تو ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، یعنی باپ بیٹے کے قدم ہیں۔''

فائدہ: حضرت اسامہ ؓ حضرت زید بن حارثہ ؓ کے بیٹے تھے۔ باپ کا رنگ گورا اور بیٹے کا رنگ سیاہ تھا۔ اس لیے دور جاہلیت کے لوگ حضرت اسامہ ؓ کے نسب میں طعن کرتے تھے۔ یہ باتیں رسول اللہ ﷺ کے لیے بار خاطر ہوتیں۔ ایک دن وہ دونوں چادر اوڑھ کر سوئے ہوئے تھے اور ان کے قدم ننگے تھے، عرب کا مشہور قیافہ شناس مجزز مدلجی وہاں سے گزرا تو اس نے پاؤں دیکھ کر کہا کہ یہ پاؤں باپ بیٹے کے ہیں۔ اہل عرب قیافہ دان کی بات پر بہت اعتماد کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اس لیے خوش ہوئے کہ اب لوگ ان کے نسب میں طعن نہیں کریں گے۔

٣٥٥٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُّحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ، قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَّكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ. [راجع: ٢٧٥٧]

[3556] حضرت کعب بن مالک ؓ سے روایت ہے، اور وہ جنگ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو سلام کیا تو خوشی و مسرت سے آپ کی پیشانی کے خطوط سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی بات پر خوش ہوتے تو آپ کا چہرۂ انور روشن ہو جاتا تھا گویا چاند کا ٹکڑا ہو۔ آپ کی مسرت و شادمانی کو ہم اس سے پہچان جاتے تھے۔

٣٥٥٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ

[3557] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول

ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ مِنْهُ».

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں (حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر) یکے بعد دیگرے بنی آدم کے بہترین زمانوں میں ہوتا آیا ہوں، یہاں تک کہ وہ زمانہ آیا جس میں میری پیدائش ہوئی ہے۔''

٣٥٥٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرِقُونَ رُؤُوسَهُمْ. فَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُؤُوسَهُمْ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ، فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ، ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ. [انظر: ٣٩٤٤، ٥٩١٧]

[3558] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سر کے بال لٹکائے رکھتے جبکہ مشرکین اپنے سر کے بالوں کی مانگ نکالتے لیکن اہل کتاب اپنے سر کے بالوں کو لٹکاتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ کو جس بات کے متعلق کوئی حکم نہ آتا تو آپ اس میں اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ بھی سر میں مانگ نکالنے لگے تھے۔

٣٥٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّكَانَ يَقُولُ: «إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا».

[انظر: ٣٧٥٩، ٦٠٢٩، ٦٠٣٥]

[3559] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو فحش گو تھے اور نہ بدزبان ہی تھے بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے: ''بلاشبہ تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو۔''

٣٥٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا». [انظر: ٦١٢٦،

[3560] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب دو باتوں کا اختیار دیا جاتا تو آپ اس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتی بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتی لیکن اگر وہ بات گناہ ہوتی تو آپ لوگوں میں سے سب سے زیادہ اس سے دور رہتے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی انتقام نہیں لیا۔ ہاں، اگر اللہ کی حرمت پامال ہوتی تو آپ اللہ کے لیے اس کا انتقام لیتے تھے۔''

[٦٧٨٦، ٦٨٥٣]

٣٥٦١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا وَّلَا دِيبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَا شَمِمْتُ رِيحًا قَطُّ - أَوْ عَرْفًا قَطُّ - أَطْيَبَ مِنْ رِّيحِ - أَوْ عَرْفِ - النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١١٤١]

[3561] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے کسی موٹے یا باریک ریشم کو نبی ﷺ کی ہتھیلی سے نرم نہیں پایا اور نہ میں نے کبھی کوئی خوشبو یا عطر نبی ﷺ کی خوشبو یا مہک سے اچھی سونگھی ہے۔

٣٥٦٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا. [انظر: ٦١٠٢، ٦١١٩]

[3562] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ پردہ نشین دوشیزہ سے بھی زیادہ شرمیلے اور حیادار تھے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهُ، وَإِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ.

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب کوئی بات آپ ﷺ کو ناگوار گزرتی تو اسے آپ کے چہرے سے پہچان لیا جاتا۔

٣٥٦٣ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِلَّا تَرَكَهُ. [انظر: ٥٤٠٩]

[3563] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے کبھی کسی کھانے کو عیب دار نہیں کہا۔ اگر آپ کا دل چاہتا تو تناول فرما لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

٣٥٦٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَكْرُ ابْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى نَرٰى إِبْطَيْهِ، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ: بَيَاضَ إِبْطَيْهِ. [راجع: ٣٩٠]

[3564] حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ اسدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان کشادگی کر دیتے یہاں تک کہ ہم آپ کی بغلوں کو دیکھ لیتے۔ ایک روایت میں ہے کہ بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیتے۔

٣٥٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. [راجع: ١٠٣١]

[3565] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نماز استسقاء کے علاوہ کسی دعا میں (مبالغہ کے ساتھ) ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ نماز استسقاء میں اس حد تک ہاتھ اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی جاتی تھی۔

٣٥٦٦ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِي جُحَيْفَةَ ذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دُفِعْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ كَانَ بِالْهَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ، فَنَادٰى بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَأْخُذُونَ مِنْهُ، ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ سَاقَيْهِ فَرَكَزَ الْعَنَزَةَ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ. [راجع: ١٨٧]

[3566] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا جبکہ آپ ابطح نامی وادی میں ایک خیمے کے اندر تشریف فرما تھے۔ دوپہر کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر آئے اور نماز کے لیے اذان کہی۔ پھر اندر چلے گئے اور رسول اللہ ﷺ کے وضو سے بچا پانی لے کر برآمد ہوئے تو لوگ اس پانی پر ٹوٹ پڑے اور اس پانی کو حاصل کرنے لگے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ پھر اندر گئے اور ایک نیزہ باہر نکال لائے۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ بھی باہر تشریف لائے گویا میں رسول اللہ ﷺ کی پنڈلیوں کی چمک کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نیزہ گاڑ دیا۔ پھر آپ ﷺ نے ظہر اور عصر کی دو، دو رکعتیں پڑھائیں اور آپ کے آگے سے گدھے اور عورتیں گزر رہی تھیں۔ (جس سے نماز میں کوئی خلل نہ پڑا۔)

٣٥٦٧ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ. [انظر: ٣٥٦٨]

[3567] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ اس طرح ٹھہر ٹھہر کر بات کرتے کہ اگر کوئی گننے والا آپ کی باتیں شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا۔

٣٥٦٨ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَلَا يُعْجِبُكَ [أَبُو] فُلَانٍ

[3568] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تمھیں ابوفلاں کے حال پر تعجب نہیں ہوتا، وہ آئے اور میرے حجرے کے قریب بیٹھ

جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ يُسْمِعُنِي ذٰلِكَ، وَكُنْتُ أُسَبِّحُ، فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي، وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ. [راجع: ٣٥٦٧]

کر رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کرنے لگے اور مجھے سنانا چاہتے تھے جب کہ میں نماز پڑھ رہی تھی۔ وہ میری نماز پوری ہونے سے پہلے ہی اٹھ کر چلے گئے۔ اگر وہ مجھے مل جاتے تو میں ان کی ضرور خبر لیتی اور بتاتی کہ رسول اللہ ﷺ تمھاری طرح یوں جلدی جلدی باتیں نہیں کیا کرتے تھے۔

(٢٤) بَابٌ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ

باب: 24- نبی ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن آپ کا دل بیدار رہتا تھا

رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس مضمون کو سعید بن میناء نے حضرت جابر ؓ کے واسطے سے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٣٥٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ، وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ قَالَ: «تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي». [راجع: ١١٤٧]

[3569] حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں کس قدر اور کس طریقے سے نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: آپ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ آپ چار رکعات پڑھتے ان کی خوبصورتی اور طوالت کا حال مت پوچھو۔ پھر چار رکعات پڑھتے ان کے بھی حسن اور درازی کا حال مت پوچھیں۔ پھر تین رکعات پڑھتے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل بیدار رہتا ہے۔''

٣٥٧٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرَةَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنْ مَّسْجِدِ الْكَعْبَةِ، جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحٰى إِلَيْهِ - وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ - فَقَالَ أَوَّلُهُمْ: أَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ

[3570] شریک بن عبداللہ بن ابونمرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس ؓ سے سنا، انھوں نے ہمیں اس رات کا حال بیان کیا جس میں نبی ﷺ کو مسجد حرام (بیت اللہ شریف) سے سیر کرائی گئی تھی۔ آپ کے پاس وحی آنے سے پہلے تین شخص آئے جبکہ آپ مسجد حرام میں محوِ استراحت تھے۔ ان تینوں میں سے ایک نے

أَوْسَطُهُمْ: هُوَ خَيْرُهُمْ؟ وَقَالَ آخِرُهُمْ: خُذُوا خَيْرَهُمْ. فَكَانَتْ تِلْكَ، فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى جَاءُوا لَيْلَةً أُخْرٰى فِيمَا يَرٰى قَلْبُهُ وَالنَّبِيُّ ﷺ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ، وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ، فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ. [انظر: ٤٩٦٤، ٥٦١٠، ٦٥٨١، ٧٥١٧]

کہا: وہ کون شخص ہیں؟ دوسرے نے کہا: وہی جو ان سب سے بہتر ہیں۔ تیسرے نے کہا، جو آخر میں تھا: ان سب سے بہتر کو لے چلو۔ اس رات اتنی ہی باتیں ہوئیں۔ آپ نے ان لوگوں کو دیکھا نہیں یہاں تک کہ وہ کسی دوسری رات پھر آئے بایں حالت کہ آپ کا دل بیدار تھا کیونکہ نبی ﷺ کی آنکھیں سو جاتی تھیں لیکن آپ کا دل نہیں سوتا تھا بلکہ تمام انبیاء ﷺ کا یہی حال تھا کہ ان کی آنکھیں سو جاتی تھیں لیکن ان کے دل نہیں سوتے تھے۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنے ذمہ یہ کام لیا اور وہ آپ ﷺ کو آسمان کی طرف چڑھا کر لے گئے۔

(٢٥) بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ

باب: 25- اسلام میں نشانات نبوت، یعنی معجزات کا بیان

٣٥٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيرٍ فَأَدْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوا فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَّنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ - وَكَانَ لَا يُوقَظُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ مَّنَامِهِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ - فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَزَلَ وَصَلّٰى بِنَا الْغَدَاةَ، فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «يَا فُلَانُ! مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا؟» قَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ، ثُمَّ صَلّٰى وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي

[3571] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ لوگ رات بھر چلتے رہے۔ جب صبح کا وقت قریب ہوا تو آرام کے لیے ٹھہرے۔ نیند کی وجہ سے ان کی آنکھوں نے ان پر غلبہ کر لیا حتی کہ سورج پوری طرح نکل آیا۔ سب سے پہلے نیند سے حضرت ابوبکر ؓ بیدار ہوئے...... رسول اللہ ﷺ کو نیند سے بیدار نہیں کیا جاتا تھا یہاں تک کہ آپ خود ہی جاگ پڑتے...... پھر حضرت عمر ؓ بیدار ہوئے۔ بالآخر حضرت ابوبکر ؓ نے آپ کے سر کے پاس بیٹھ کر بہ آواز بلند ''اللہ اکبر'' کہنا شروع کر دیا یہاں تک کہ نبی ﷺ بیدار ہوئے۔ پھر (وہاں سے چلے اور) ایک مقام پر پڑاؤ کیا اور ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ ایک شخص ہم سے دور ایک کونے میں بیٹھا رہا اور اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ آپ ﷺ نے نماز سے فراغت کے بعد فرمایا: ''اے فلاں!

رَكُوبِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ، فَقُلْنَا لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ؟ فَقَالَتْ: إِيهَ لَا مَاءَ، قُلْنَا: كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ؟ قَالَتْ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، فَقُلْنَا: انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: وَمَا رَسُولُ اللهِ؟ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ، فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا، فَمَسَحَ بِالْعَزْلَاوَيْنِ، فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعُونَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا، فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَبِضُّ مِنَ الْمِلْءِ، ثُمَّ قَالَ: «هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ»، فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ، حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا. قَالَتْ: أَتَيْتُ أَسْحَرَ النَّاسِ، أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا، فَهَدَى اللهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا. [راجع: ٣٤٤]

ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے تجھے کس چیز نے روکا؟" اس نے عرض کیا: مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی۔ آپ نے اسے پاک مٹی سے تیمم کرنے کا حکم دیا تو اس نے نماز پڑھی۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چند سواروں کے ہمراہ آگے بھیج دیا (تاکہ ہم پانی تلاش کریں)۔ ہم بہت پیاسے تھے۔ اس دوران میں ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عورت دو بڑی مشکوں کے درمیان اپنے پاؤں لٹکائے ہوئے ہے۔ ہم نے اسے کہا: پانی کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یہاں پانی نہیں ہے۔ ہم نے دوبارہ پوچھا کہ تیرے گھر اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ اس نے کہا کہ ایک دن اور ایک رات کا سفر ہے۔ ہم نے اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے کہا تو اس نے کہا: رسول اللہ کیا ہوتا ہے؟ بہرحال ہم نے اس کی کوئی پیش نہ چلنے دی اور اسے چلنے پر مجبور کر دیا یہاں تک کہ ہم اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ اس نے آپ سے وہی گفتگو کی جو ہم سے کی تھی، البتہ اتنی بات مزید بتائی کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے۔ آپ ﷺ نے اس کی دونوں مشکوں کو کھولنے کا حکم دیا اور ان کے دہانوں پر دست مبارک پھیرا۔ ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے ان سے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور ہمارے پاس جتنے مشکیزے اور برتن تھے سب بھر لیے لیکن اس سے اپنے اونٹوں کو پانی نہ پلایا۔ اس کے باوجود اس کی مشکیں اس قدر پانی سے بھری معلوم ہوتی تھیں کہ پھٹنے کے قریب تھیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: "جو کچھ تمھارے پاس ہے اسے میرے پاس لاؤ۔" چنانچہ اس عورت کے لیے روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں لا کر جمع کر دی گئیں۔ جب وہ اپنے قبیلے کے پاس گئی تو کہنے لگی: آج میں سب سے بڑے جادوگر کے پاس سے آئی ہوں یا

وہ واقعی نبی ہے جیسا کہ اس کے پیروکار کہتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے باعث اس گاؤں کے رہنے والوں کو ہدایت دی، چنانچہ وہ خود بھی مسلمان ہو گئی اور تمام قبیلے والوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

فائدہ: معجزہ، نبوت کی علامت ہوتا ہے۔ مقام رسالت کو سمجھنے کے لیے اس پر غور کرنا انتہائی ضروری ہے۔ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے حالات وظروف کے مطابق معجزات عطا فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے جس کی نظیر لانے سے کفار قریش عاجز رہے، تاہم اس کے علاوہ معجزات نبوی کی فہرست بہت طویل ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان کے تحت بہت سی احادیث ذکر کی ہیں اور ہر حدیث میں کسی نہ کسی معجزے کا بیان ہے، ان میں کچھ خرق عادت ہیں اور کچھ کا تعلق آئندہ آنے والے واقعات سے ہے جنھیں ہم پیش گوئیوں سے تعبیر کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد وہ حرف بہ حرف ٹھیک ثابت ہوتی چلی آ رہی ہیں، البتہ واقعات پر جزم و وثوق کے ساتھ ان کی تطبیق انتہائی غور و خوض کی متقاضی ہے۔ واللہ المستعان.

٣٥٧٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ وَّهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ.

قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَمِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ. [راجع: ١٦٩]

[3572] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک برتن پیش کیا گیا جبکہ آپ مقام زوراء میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے اپنا دست مبارک برتن میں رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں سے پانی بہنے لگا جس سے وہاں موجود سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

قتادہ نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ لوگ وہاں کتنی تعداد میں تھے؟ تو انھوں نے کہا: تین سو یا اس کے لگ بھگ تھے۔

٣٥٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَالْتُمِسَ الْوَضُوءُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ

[3573] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جبکہ نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا اور لوگ وضو کے لیے پانی تلاش کر رہے تھے لیکن اس کا کہیں سراغ نہیں ملتا تھا۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وضو کا پانی لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا اور لوگوں سے فرمایا کہ وہ اس سے وضو کریں۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پھوٹ رہا تھا، چنانچہ لوگوں نے وضو کرنا شروع

حَتّٰى تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ. [راجع: ١٦٩]

کر دیا حتی کہ اول سے آخر تک تمام لوگوں نے اس سے اپنا وضو مکمل کیا۔

٣٥٧٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُبَارَكٍ: حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَعْضِ مَخَارِجِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ، فَانْطَلَقُوا يَسِيرُونَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً يَتَوَضَّؤُنَ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ يَّسِيرٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَدَّ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ عَلَى الْقَدَحِ، ثُمَّ قَالَ: «قُومُوا فَتَوَضَّؤُا»، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتّٰى بَلَغُوا فِيمَا يُرِيدُونَ مِنَ الْوُضُوءِ، وَكَانُوا سَبْعِينَ أَوْ نَحْوَهُ. [راجع: ١٦٩]

[3574] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ اپنے کسی سفر میں باہر تشریف لے گئے اور آپ کے ہمراہ صحابۂ کرام ؓ کی ایک جماعت بھی تھی۔ چلتے چلتے نماز کا وقت آ گیا لیکن وضو کے لیے پانی کا کہیں پتہ نہیں تھا۔ آخر قوم میں سے ایک آدمی گیا اور ایک پیالہ لے آیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ نبی ﷺ نے اسے لیا اور اس سے وضو کیا۔ پھر اس پیالے میں اپنی چار انگلیوں کو رکھ دیا۔ پھر لوگوں سے فرمایا: ''اٹھو اور وضو کرو۔'' چنانچہ انھوں نے اس سے وضو کیا اور اس سے اپنی دیگر ضروریات بھی پوری کیں اور وہ تعداد میں ستر یا اس کے لگ بھگ تھے۔

٣٥٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ يَزِيدَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ وَبَقِيَ قَوْمٌ. فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ، فَوَضَعَ كَفَّهُ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَّبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا. قُلْتُ: كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: ثَمَانُونَ رَجُلًا. [راجع: ١٦٩]

[3575] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دفعہ نماز کا وقت ہو گیا تو جس کا گھر مسجد کے قریب تھا وہ اپنے گھر وضو کرنے کے لیے چلا گیا۔ کچھ لوگ باقی رہ گئے تو نبی ﷺ کے پاس پتھر کا بنا ہوا ایک برتن لایا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے اپنی ہتھیلی اس میں رکھنا چاہی لیکن اس کا منہ اتنا تنگ تھا کہ آپ اس کے اندر اپنی ہتھیلی پھیلا کر نہیں رکھ سکتے تھے، چنانچہ آپ نے اپنی انگلیاں سمیٹ کر اس برتن میں رکھیں۔ پھر تمام لوگوں نے اس سے وضو کیا۔

(راوی کہتا ہے:) میں نے حضرت انس ؓ سے پوچھا: وہ کتنے لوگ تھے؟ انھوں نے بتایا کہ اسّی (80) آدمی تھے۔

٣٥٧٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ

[3576] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی اور نبی ﷺ کے

ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ جَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: «مَا لَكُمْ؟» قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا.

سامنے ایک چھاگل تھی، جس سے آپ نے وضوفرمایا۔ لوگ جلدی جلدی پانی لینے کے لیے آپ کی طرف دوڑ پڑے۔ آپ نے پوچھا: ''تمھیں کیا ہوگیا ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: ہمارے پاس پانی نہیں جس سے ہم وضو کریں بلکہ پینے کے لیے بھی پانی نہیں ہے، صرف اسی قدر پانی کی مقدار ہے جو آپ کے سامنے ہے۔ آپ نے اس چھاگل پر اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں سے پانی ایسے پھوٹ کر بہنے لگا جیسے چشموں سے ابل کر نکلتا ہے، چنانچہ ہم سب نے وہ پانی پیا اور اس سے وضو بھی کیا۔

قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. [انظر: ٤١٥٢، ٤١٥٣، ٤١٥٤، ٤٨٤٠، ٥٦٣٩]

(راوی کہتا ہے کہ) میں نے حضرت جابر ؓ سے پوچھا: آپ اس وقت کتنے آدمی تھے؟ انھوں نے فرمایا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو ہمیں یہ پانی کافی ہوتا، تاہم اس وقت ہم پندرہ سو آدمی تھے۔

٣٥٧٧ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِينَا وَرَوَتْ - أَوْ صَدَرَتْ - رَكَائِبُنَا. [انظر: ٤١٥٠، ٤١٥١]

[3577] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حدیبیہ کے دن ہم ایک ہزار چار سو افراد تھے۔ حدیبیہ ایک کنواں ہے۔ ہم نے اس سے اتنا پانی نکالا کہ اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہ چھوڑا۔ نبی ﷺ کنویں کے کنارے پر بیٹھ گئے۔ آپ نے پانی منگوایا اور کنویں میں پانی کی کلی ڈالی، چنانچہ ہم تھوڑا سا وقت وہاں ٹھہرے ہوں گے (کہ کنواں پانی سے بھر گیا)۔ ہم نے خوب سیر ہو کر وہاں سے پانی پیا اور ہمارے مویشی بھی وہاں سے سیراب ہو کر لوٹے۔

٣٥٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟

[3578] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوطلحہ ؓ نے حضرت ام سلیم ؓ سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز کو کمزور پایا۔ میرے خیال کے مطابق آپ کو بھوک لگی ہے کیا تمھارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، چنانچہ

قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «آرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «بِطَعَامٍ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَنْ مَّعَهُ: «قُومُوا»، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ؟ فَقَالَتْ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ»، فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّقُولَ ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِّعَشَرَةٍ» فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا. ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِّعَشَرَةٍ»، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِّعَشَرَةٍ» فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا. ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِّعَشَرَةٍ» فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا [راجع: ٤٢٢].

انھوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ لیا، اس کے ایک حصے میں ان کو لپیٹا، پھر انھیں میرے ہاتھ میں چھپا دیا، دوپٹے کا دوسرا حصہ مجھے اوڑھا دیا۔ اس کے بعد انھوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ میں انھیں لے کر روانہ ہوا تو آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ کے ساتھ بہت سے صحابۂ کرام ؓ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں آپ کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو آپ نے فرمایا: ''تمھیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے'' میں نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''کیا کھانا دے کر بھیجا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے ساتھ والے لوگوں سے فرمایا: ''اٹھو اور ابوطلحہ کے ہاں چلو۔'' چنانچہ آپ وہاں سے روانہ ہوئے اور میں ان کے آگے آگے چلا، حتی کہ میں حضرت ابوطلحہ ؓ کے پاس آیا اور ان سے واقعہ بیان کیا۔ حضرت ابوطلحہ ؓ نے کہا: اے ام سلیم! رسول اللہ ﷺ تو لوگوں سمیت تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو ہم انھیں کھلا سکیں؟ حضرت ام سلیم ؓ نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ بہرحال حضرت ابوطلحہ ؓ نے آگے بڑھ کر آپ کا استقبال کیا۔ اب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ وہ بھی چل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام سلیم! جو کچھ تمھارے پاس ہے اسے لے آؤ۔'' حضرت ام سلیم ؓ روٹیاں لے کر آئیں تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے ٹکڑے بنا دیے جائیں۔ حضرت ام سلیم ؓ نے کپی نچوڑ کر ان پر کچھ گھی ڈال دیا، اس طرح وہ سالن بن گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس پر جو اللہ نے چاہا پڑھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''دس آدمیوں کو بلاؤ۔'' چنانچہ انھیں بلا کر کھانے کی اجازت دی تو انھوں نے پیٹ بھر کر کھایا۔ پھر وہ باہر چلے گئے تو آپ نے فرمایا: ''اور دس آدمیوں

کو بلاؤ۔'' انھیں بلایا گیا اور کھانے کی اجازت دی گئی تو انھوں نے سیر ہو کر کھایا۔ پھر وہ باہر چلے گئے تو آپ نے فرمایا: ''اور دس آدمیوں کو بلاؤ۔'' انھیں بلایا گیا اور انھوں نے کھایا حتی کہ وہ سیر ہو گئے۔ پھر وہ چلے گئے تو آپ نے فرمایا: ''دس آدمیوں کو بلاؤ۔'' اس طرح سب آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا جبکہ وہ ستر (70) یا اسّی (80) آدمی تھے۔

٣٥٧٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ: «اطْلُبُوا فَضْلَةً مِّنْ مَّاءٍ» فَجَاؤُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ: «حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ»، فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ.

[3579] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم تو معجزات کو باعث برکت خیال کرتے تھے اور تم سمجھتے ہو کہ (کفار کو) ڈرانے کے لیے ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ ہم کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ پانی کم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: ''کچھ بچا ہوا پانی تلاش کر لاؤ۔'' چنانچہ لوگ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی باقی تھا۔ آپ نے اپنا دست مبارک پانی میں ڈال دیا اور اس کے بعد فرمایا: ''مبارک پانی کی طرف آؤ اور برکت تو اللہ کی طرف سے ہے۔'' میں نے اس وقت دیکھا کہ آپ کی انگشتہائے مبارک سے پانی پھوٹ رہا تھا۔ اور (بسا اوقات) کھانا کھاتے وقت ہم کھانے میں سے تسبیح کی آواز سنتے تھے۔

٣٥٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ، فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَيْ لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ فَمَشٰى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِّنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا ثُمَّ آخَرَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ: «انْزِعُوهُ» فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ.

[3580] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان کے والد گرامی شہید ہو گئے تھے جبکہ ان پر بہت قرض تھا، میں نبی ﷺ خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میرے والد گرامی اپنے اوپر قرض چھوڑ گئے ہیں اور میرے پاس ان کھجوروں کی پیداوار کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اور ان کی پیداوار سے تو کئی سال تک قرض ادا نہیں ہو سکتا۔ آپ میرے پاس تشریف لائیں تاکہ قرض خواہ آپ کو دیکھ کر بدزبانی نہ کریں۔ آپ ﷺ نے کھجوروں کے جو ڈھیر لگے ہوئے تھے ان میں سے ایک کے گرد چکر لگایا، پھر دعا فرمائی، پھر

[راجع: ۲۱۲۷]

دوسرے ڈھیر پر بھی اسی طرح کیا۔ پھر آپ ایک ڈھیر پر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''کھجوریں نکال کر انھیں دو۔'' چنانچہ تمام قرض ادا ہو گیا اور جتنا انھیں دیا اتنا ہی باقی بچ گیا۔

۳۵۸۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَرَّةً: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ» أَوْ كَمَا قَالَ. وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَّانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشَرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ وَّثَلَاثَةً، قَالَ: فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ: امْرَأَتِي وَخَادِمِي، بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَاءَ بَعْدَمَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ. قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: مَا حَبَسَكَ مِنْ أَضْيَافِكَ - أَوْ ضَيْفِكَ -؟ قَالَ: أَوَ [مَا] عَشَّيْتِهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ، قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوهُمْ.

[3581] حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ بہت نادار اور مفلس لوگ تھے۔ نبی ﷺ نے ایک دن فرمایا: ''جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو ساتھ لے جائے اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچویں چھٹے کو ساتھ لے جائے۔'' یا اسی طرح آپ نے کچھ فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ تین مہمان لے آئے جبکہ نبی ﷺ اپنے ساتھ دس مہمانوں کو لے کر گئے۔ بہرحال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر کے افراد سے تین آدمی زائد لائے تھے کیونکہ گھر میں میں، میرا باپ اور میری والدہ وغیرہ تھے۔ (راوی کہتا ہے کہ) مجھے یاد نہیں کہ اس (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ) نے بیوی بھی کہا تھا یا نہیں۔ ایک خادم جو میرے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں کام کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شام کا کھانا نبی ﷺ کے ساتھ کھایا، پھر کچھ وقت وہاں ٹھہرے اور نماز عشاء وہیں ادا کی حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے شام کا کھانا تناول فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب کافی رات گزرنے کے بعد گھر تشریف لائے تو ان کی بیوی نے کہا: آپ کو مہمانوں کا خیال نہ رہا تھا، کیا بات تھی؟ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: کیا آپ نے مہمانوں کو ابھی تک کھانا نہیں کھلایا؟ بیوی نے عرض کیا: مہمانوں نے آپ کے آنے تک کھانا کھانے سے انکار کر دیا تھا۔ ہم نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا لیکن وہ نہیں مانے۔

قَالَ: فَذَهَبْتُ فَاخْتَبَأْتُ فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ! فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ: كُلُوا، وَقَالَ: لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا، قَالَ: وَايْمُ اللهِ! مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنَ اللُّقْمَةِ

عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں تو وہاں سے کسی دوسری جگہ چھپ گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (غصے میں آ کر) کہا: اے کم عقل! اور مجھے بہت برا بھلا کہا، پھر مہمانوں سے کہا: کھانا

إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا، حَتَّى شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلُ، فَنَظَرَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا شَيْءٌ أَوْ أَكْثَرُ، فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ! قَالَتْ: لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي، لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِمَّا قَبْلُ بِثَلَاثِ مِرَارٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ الشَّيْطَانُ، - يَعْنِي يَمِينَهُ - ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَمَضَى الْأَجَلُ فَتَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ - اَللهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ، غَيْرَ أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ - قَالَ: أَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ، أَوْ كَمَا قَالَ. وَغَيْرُهُ يَقُولُ: فَعَرَفْنَا [مِنَ الْعِرَافَةِ]. [راجع: ٦٠٢]

کھاؤ، میں تو اس کھانے کو کبھی نہیں کھاؤں گا۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! ہم اس کھانے سے جو لقمہ بھی اٹھاتے تھے وہ نیچے سے بڑھ کر پہلے سے زیادہ ہو جاتا تھا حتی کہ سب لوگوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھایا لیکن کھانا پہلے سے بھی زیادہ بچ گیا۔ حضرت ابوبکر ؓ نے بغور ملاحظہ کیا تو کھانا جوں کا توں یا پہلے سے بھی زیادہ تھا۔ انھوں نے اپنی بیوی سے کہا: بنو بنی فراس کی بہن! یہ کیا معاملہ ہے؟ انھوں نے کہا: میری آنکھ کی ٹھنڈک! یہ تو پہلے سے تین گنا زیادہ ہے، تاہم حضرت ابوبکر ؓ نے اس سے کھایا اور فرمایا کہ ان کی وہ قسم شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر انھوں نے دوبارہ اس میں سے کئی لقمے تناول فرمائے۔ بعدازاں اسے اٹھا کر نبی ﷺ کی خدمت میں لے گئے جو صبح کے وقت تک آپ کے پاس رہا۔ اتفاق سے ہمارے اور لوگوں کے درمیان ایک معاہدہ تھا۔ میعاد ختم ہونے پر وہ لوگ آئے۔ ہم نے ان میں سے بارہ نمائندوں کا انتخاب کیا اور ہر نمائندے کے ساتھ کئی کئی آدمی تھے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کی تعداد کتنی تھی۔ بہرحال آپ ﷺ نے یہ کھانا ان کے پاس بھی بھیجا اور تمام لوگوں نے اس سے کھانا کھایا یا عبدالرحمٰن نے کچھ ایسا ہی کہا۔

فائدہ: أصحاب صفہ مسجد کے آخری حصے میں رہا کرتے تھے جو نادار لوگوں کے لیے تیار کیا گیا تھا، جن کے پاس رہنے کے لیے کوئی جگہ یا مکان نہ تھا اور ان کا وہاں اہل وعیال بھی نہ ہوتا تھا، ان میں سے کسی کی شادی ہو جانے، فوت ہو جانے یا سفر کرنے کی صورت میں، یہ حضرات کم وبیش ہوتے رہتے تھے۔ یہ لوگوں کے مہمان تھے اور رسول اللہ ﷺ سے علمی استفادہ کرتے تھے۔

٣٥٨٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، وَعَنْ يُونُسَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ

[3582] حضرت انس سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک دفعہ اہل مدینہ کو قحط سالی نے آ لیا، چنانچہ آپ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کی: اللہ کے رسول! گھوڑے اور بکریاں ہلاک ہو گئیں۔ آپ اللہ سے دعا کریں

اللهِ! هَلَكَتِ الْكُرَاعُ، هَلَكَتِ الشَّاءُ، فَادْعُ اللهَ يَسْقِينَا، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا - قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ كَمِثْلِ الزُّجَاجَةِ - فَهَاجَتْ رِيحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ، ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا، فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَاءَ حَتّٰى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا، فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى، فَقَامَ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسْهُ، فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: «حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا»، فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ.

[راجع: ۹۳۲]

کہ وہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آسمان شیشے کی طرح بالکل صاف تھا۔ اچانک ہوا چلی، بادل پیدا ہوئے، پھر وہ گھنے ہو گئے۔ اس کے بعد آسمان نے اپنا منہ کھول دیا، چنانچہ ہم پانی میں بھیگتے ہوئے باہر نکلے حتی کہ بمشکل اپنے گھروں میں آئے۔ دوسرے جمعہ تک بارش ہوئی۔ پھر وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! اب تو مکانات گرنے لگے ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ بارش روک لے۔ آپ نے مسکراتے ہوئے دعا فرمائی: ''اے اللہ! یہ بارش ہمارے اردگرد ہو، ہم پر نہ ہو۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جو نظر اٹھائی تو دیکھا کہ اسی وقت بادل پھٹ کر مدینہ کے اردگرد ایسے ہو گیا گویا تاج ہے۔

٣٥٨٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ - اسْمُهُ عُمَرُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخُو أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ - قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ، فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ، فَحَنَّ الْجِذْعُ، فَأَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ.

[3583] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کھجور کے تنے کے سہارے خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب منبر بنایا گیا تو آپ اس پر تشریف لے گئے اور تنے نے رونا شروع کر دیا۔ آپ اس کے پاس آئے اور اس پر دست شفقت پھیرا۔

وَقَالَ عَبْدُ الْحَمِيدِ: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ، بِهٰذَا. وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عبدالحمید نے کہا: ہمیں عثمان بن عمر نے خبر دی، انھوں نے کہا کہ ہمیں معاذ بن علاء نے نافع سے یہ بیان کیا اور ابوعاصم نے ابن ابورواد کے ذریعے سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

٣٥٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ أَيْمَنَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

[3584] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن درخت یا کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر

اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ، أَوْ نَخْلَةٍ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، أَوْ رَجُلٌ، يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا نَجْعَلُ لَكَ مِنْبَرًا؟ قَالَ: «إِنْ شِئْتُمْ»، فَجَعَلُوا لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ دَفَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ، ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ، يَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّنُ، قَالَ: «كَانَتْ تَبْكِي عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا». [راجع: ٤٤٩]

خطبہ دیا کرتے تھے۔ انصار کی ایک عورت یا مرد نے کہا: اللہ کے رسول! ہم آپ کے لیے ایک منبر نہ بنائیں؟ آپ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے تمھاری مرضی۔'' تو انھوں نے آپ کے لیے ایک منبر تیار کیا۔ پھر جب جمعے کا دن آیا تو آپ خطبہ دینے کے لیے منبر کی طرف منتقل ہو گئے اور کھجور کا تنا بچوں کی طرح سسکیاں لے کر رونے لگا۔ نبی ﷺ نے منبر سے اتر کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا تو وہ اس بچے کی طرح ہچکیاں بھرنے لگا جسے چپ کرایا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ خشک تنا اس لیے رونے لگا تھا کہ وہ اپنے پاس ذکر الٰہی سنا کرتا تھا (جو ترک ہو گیا۔)''

٣٥٨٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُذُوعٍ مِّنْ نَخْلٍ، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ مِّنْهَا، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَكَانَ عَلَيْهِ، فَسَمِعْنَا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ، حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ. [راجع: ٤٤٩]

[3585] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ مسجد کی چھت کھجور کے تنوں سے بنائی گئی تھی۔ نبی ﷺ (جب خطبہ دیتے تو) کھجور کے ایک تنے کے پاس کھڑے ہوتے تھے۔ جب آپ کے لیے منبر تیار ہو گیا اور آپ اس پر تشریف لے گئے تو ہم نے کھجور کے اس تنے کے رونے کی آواز سنی، جیسے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی آواز نکالتی ہے حتی کہ نبی ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس پر اپنا دست شفقت رکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔

٣٥٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ. وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ، قَالَ: هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ

[3586] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جسے فتنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد یاد ہو؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے اسی طرح یاد ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: واقعی تم بڑے دلیر معلوم ہوتے ہو، اسے بیان کرو۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آزمائش تو انسان کی اس کے مال و متاع میں، اس کے اہل و عیال میں اور اپنے

وَمَالِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ». قَالَ: لَيْسَتْ هٰذِهِ، وَلٰكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ، قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ: يُفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُكْسَرُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ، قَالَ: ذَاكَ أَحْرٰى أَنْ لَّا يُغْلَقَ، قُلْنَا: عَلِمَ عُمَرُ الْبَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَّيْسَ بِالْأَغَالِيطِ، فَهِبْنَا أَنْ نَّسْأَلَهُ، وَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: عُمَرُ. [راجع: ٥٢٥]

پڑوس میں ہوتی ہے جس کا کفارہ نماز، صدقہ و خیرات، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔'' حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میرا سوال اس سے متعلق نہیں۔ ہاں، اس فتنے کی نشاندہی کرو جو سمندر کی موجوں کی طرح موجزن ہو گا۔ انھوں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کو اس فتنے سے کوئی خطرہ نہیں کیونکہ آپ کے اور اس فتنے کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: وہ دروازہ کھولا جائے گا یا اسے توڑا جائے گا؟ انھوں نے عرض کیا: نہیں بلکہ اسے توڑا جائے گا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: پھر وہ اس لائق ہے کہ کبھی بند نہ ہو۔ ہم نے حضرت حذیفہ سے کہا: کیا حضرت عمر ؓ اس دروازے کو جانتے تھے؟ حضرت حذیفہ ؓ نے فرمایا: ہاں، انھیں ایسے علم تھا جیسے کل سے پہلے آنے والی رات کا یقین ہوتا ہے۔ میں نے انھیں حدیث بیان کی ہے یہ کوئی پہیلی نہیں۔ (راوی کہتا ہے کہ) ہمیں اس کے متعلق حضرت حذیفہ سے سوال کرنے میں ڈر محسوس ہوا تو ہم نے حضرت مسروق سے کہا کہ تم سوال کرو، چنانچہ انھوں نے سوال کیا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ وہ خود حضرت عمر ؓ ہیں۔

فائدہ: اہل و عیال کے فتنے سے مراد ہے کہ انسان ان کی محبت میں گرفتار ہو کر اللہ کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے اور ہمسائے کا فتنہ یہ ہے کہ انسان اپنے ہمسایوں سے بغض و حسد رکھتا ہے یا ان پر فخر و مباہات کرتا ہے یا ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے۔ حدیث میں گھر، مال اور ہمسائے کا ذکر ہے اور ان فتنوں کا کفارہ بھی تین چیزیں ہیں چنانچہ نماز اور روزہ فعلی عبادت ہے، صدقہ و خیرات مالی عبادت ہے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر قولی عبادت ہے۔ یہ تینوں قسم کی عبادات بالترتیب تینوں قسم کی کوتاہیوں کا کفارہ ہیں۔

٣٥٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ،

[3587] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کی جوتیاں بالوں سے بنی ہوئی ہوں گی۔ اور تم ترکوں سے

وَحتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ، حُمْرَ الْوُجُوهِ، ذُلْفَ الْأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ». [راجع: ٢٩٢٨]

جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی، چہرے سرخ اور ناک چپٹی ہوگی۔ گویا ان کے چہرے چمڑے چڑھی ڈھالوں کی طرح چوڑے اور تہ بہ تہ ہیں۔"

٣٥٨٨ - «وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ، وَالنَّاسُ مَعَادِنُ: خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ». [راجع: ٣٤٩٣]

[3588] (نیز آپ نے فرمایا:) "اور تم (حکومت کے لیے) سب سے اچھا وہ شخص پاؤ گے جو اس امر حکومت (منصب حکومت) سے سخت کراہت کرنے والا ہوگا یہاں تک کہ اسے مجبور کر دیا جائے گا۔ لوگ، کانوں کی طرح ہیں۔ ان میں سے جو زمانۂ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی اچھے ہیں۔"

٣٥٨٩ - «وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ».

[3589] (نیز آپ نے فرمایا:) "تم لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آنے والا ہے کہ صرف میرا ایک مرتبہ کا دیدار آدمی کو اپنے اہل وعیال اور مال واسباب سے بھی زیادہ محبوب ہوگا۔"

فائدہ: جہاں تک رسول اللہ ﷺ کے دیدار کا تعلق ہے تو یہ آپ کا معجزہ ہی شمار ہوگا کہ ادنی مسلمان بھی رسول اللہ ﷺ کے رخ انور کی جھلک دیکھنے کے لیے بے چین و بے قرار ہے۔ مال و دولت کیا چیز ہے ہزار جانیں بھی آپ پر قربان کر دینا باعث فخر وسعادت ہے ؎ ہر دو عالم قیمت خود گفتہ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کے دیدار سے شرف یاب کرے اور ہمیں آپ کے جھنڈے تلے جمع کرے۔ ہمیں امید ہے کہ حدیث نبوی کی اس حقیر خدمت کی بدولت اللہ تعالیٰ ہمیں مایوس نہیں فرمائے گا۔

٣٥٩٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ، حُمْرَ الْوُجُوهِ، فُطْسَ الْأُنُوفِ، صِغَارَ الْأَعْيُنِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ».

[3590] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عجم کے شہروں میں سے خوز اور کرمان پر تم حملہ آور ہوگے۔ وہاں کے باشندوں کے چہرے سرخ، ناک چپٹی اور آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی۔ گویا ان کے چہرے تہ بہ تہ تیار شدہ ڈھالوں کی طرح ہیں، نیز ان کے جوتے بالوں سے بنے ہوئے ہوں گے۔"

تَابَعَهُ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. [راجع: ٢٩٢٨]

اس حدیث کو یحییٰ کے علاوہ دوسروں نے بھی عبدالرزاق سے بیان کیا ہے۔

٣٥٩١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي قَيْسٌ قَالَ: أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ سِنِينَ، لَمْ أَكُنْ فِي سِنِّي أَحْرَصَ عَلَى أَنْ أَعِيَ الْحَدِيثَ مِنِّي فِيهِنَّ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ - وَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ -: «بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ»، وَهُوَ هٰذَا الْبَارِزُ.

وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: وَهُمْ أَهْلُ الْبَازَرِ.

[راجع: ٢٩٢٨]

[3591] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں تین سال رہا ہوں۔ اپنی پوری عمر میں مجھے حدیث یاد کرنے کا اتنا شوق کبھی نہیں ہوا جتنا ان تین سالوں میں تھا۔ میں نے ایک مرتبہ آپ ﷺ کو اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کر کے فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے قریب تم لوگ ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔'' (حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا:) اس سے مراد کرد ہیں۔

(راویٔ حدیث) سفیان نے ایک مرتبہ یوں بیان کیا کہ وہ اہل بازر، یعنی ایرانی یا کردی ہیں۔

٣٥٩٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ، وَتُقَاتِلُونَ قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ». [راجع: ٢٩٢٧]

[3592] حضرت عمرو بن تغلب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم قیامت سے پہلے ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جو بالوں کی جوتیاں پہنیں گے۔ اور تم ایسی قوم سے قتال کرو گے جن کے چہرے گویا کوٹی ہوئی تہ بہ تہ ڈھالیں ہیں۔''

٣٥٩٣ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ، فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ، حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ! هٰذَا يَهُودِيٌّ وَّرَائِي فَاقْتُلْهُ».

[3593] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم سے یہودی جنگ کریں گے اور تم اس جنگ میں ان پر غالب آ جاؤ گے یہاں تک کہ پتھر بول کر کہے گا: اے مسلمان! یہ یہودی میری آڑ میں چھپا ہوا ہے آؤ اور اسے قتل کرو۔''

٣٥٩٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ

[3594] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ وہ جنگ کریں گے تو ان سے پوچھا

زَمَانٌ يَغْزُونَ فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَّنْ صَحِبَ الرَّسُولَ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يَغْزُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مَّنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ».

[راجع: ٢٨٩٧]

جائے گا: کیا فوج میں کوئی ایسے بزرگ بھی ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھا رکھی ہو؟ لوگ کہیں گے: ہاں، (موجود ہیں) تو انھیں (ان کی دعاؤں سے) فتح ہوگی۔ وہ پھر جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا فوج میں کوئی ایسے آدمی ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام ؓ کی صحبت اختیار کیے رکھی ہو؟ وہ کہیں گے: جی ہاں، (موجود ہیں) تو انھیں فتح نصیب ہوگی۔''

٣٥٩٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ: أَخْبَرَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ: أَخْبَرَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ: «يَا عَدِيُّ! هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ؟» قُلْتُ: لَمْ أَرَهَا، وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا، قَالَ: «فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَّتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللهَ»، قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي: فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِينَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ، «وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرٰى»، قُلْتُ: كِسْرَى ابْنِ هُرْمُزَ؟ قَالَ: «كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَّتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ، وَلَيَلْقَيَنَّ اللهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ، وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، فَيَقُولَنَّ: أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ؟ فَيَقُولُ: بَلٰى، فَيَقُولُ: أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَّأُفْضِلْ عَلَيْكَ؟ فَيَقُولُ: بَلٰى، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرٰى

[3595] حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دفعہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے آپ ﷺ کے پاس فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ پھر ایک دوسرا آدمی آیا تو اس نے ڈاکا زنی کا شکوہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عدی! تم نے حیرہ شہر دیکھا ہے؟'' میں نے کہا: دیکھا تو نہیں، البتہ اس کا نام ضرور سنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمھاری زندگی کچھ اور لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک عورت حیرہ شہر سے روانہ ہوگی، بیت اللہ کا طواف کرے گی، اسے اللہ کے سوا کسی کا بھی خوف نہیں ہوگا۔'' میں نے دل میں خیال کہ قبیلۂ طی کے ڈاکو کہاں چلے جائیں گے جنھوں نے تمام شہروں میں آگ لگا رکھی ہے؟ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) ''اگر تم کچھ اور دنوں تک زندہ رہے تو تم کسریٰ کے خزانے فتح کرو گے۔'' میں نے عرض کیا: کسریٰ بن ہرمز کے (خزانے)؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، کسریٰ بن ہرمز کے (خزانے)۔ اگر تیری زندگی دراز ہوئی تو تم یہ بھی دیکھو گے کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں سونا چاندی بھر کر نکلے گا۔ اسے کسی ایسے شخص کی تلاش ہوگی جو اسے قبول کرے لیکن اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو اسے قبول کرے۔ تم میں سے ہر آدمی اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا

إِلَّا جَهَنَّمَ، وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ»، قَالَ عَدِيٌّ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ شِقَّ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ».

کہ اللہ اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو ترجمانی کے فرائض سرانجام دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تمھارے پاس رسول نہیں بھیجا تھا جس نے تمھیں میرے احکام پہنچائے ہوں؟ وہ عرض کرے گا: بے شک تو نے بھیجا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال و دولت سے نہیں نوازا تھا؟ کیا میں نے تجھے اس کے ذریعے سے برتری نہیں دی تھی؟ وہ عرض کرے گا: کیونکہ نہیں، سب کچھ دیا تھا۔ پھر وہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو اسے جہنم کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پھر وہ بائیں جانب نظر کرے گا تو ادھر بھی دوزخ کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آئے گا۔'' حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے ہی کیوں نہ ہو اور جو کوئی کھجور کا ٹکڑا نہ پائے تو وہ لوگوں سے اچھی بات کہہ کر جہنم سے بچے۔''

قَالَ عَدِيٌّ: فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللهَ، وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ». [راجع: ١٤١٣]

حضرت عدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ہودج میں بیٹھی ہوئی ایک عورت کو دیکھا کہ وہ حیرہ شہر سے روانہ ہوئی اور اس نے کعبے کا طواف کیا اور اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں تھا۔ اور میں مجاہدین کی اس جماعت میں شریک تھا جنھوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کیے۔ اور اگر تمھاری عمر لمبی ہوئی تو تم بچشم خود دیکھو گے جو نبی مکرم ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا تھا: ''ایک شخص اپنے ہاتھ میں سونا چاندی بھر کر نکلے گا (لیکن اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا)۔''

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ: حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ: سَمِعْتُ عَدِيًّا: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ.

ایک روایت کے مطابق محل بن خلیفہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عدی بن حاتم سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا (پھر وہی حدیث بیان کی جو پہلے ذکر ہو چکی ہے)۔

٣٥٩٦ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ: حَدَّثَنَا

[3596] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ

لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطُكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، إِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ خَزَائِنَ مَفَاتِيحِ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ بَعْدِي أَنْ تُشْرِكُوا، وَلٰكِنْ أَخَافُ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا». [راجع: ١٣٤٤]

نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آپ باہر تشریف لائے اور شہدائے اُحد پر ایسے نماز پڑھی جیسے فوت شدگان کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر تشریف لا کر فرمانے لگے: ''میں تمھارا امیر کارواں اور منتظم بن کر جا رہا ہوں اور میں تم پر گواہ بنوں گا۔ اللہ کی قسم! میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ مجھے روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ اللہ کی قسم! مجھے اپنے بعد تمھارے شرک کا ڈر نہیں لیکن یہ اندیشہ ضرور ہے کہ مبادا دنیاداری میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگو۔''

٣٥٩٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُطُمٍ مِّنَ الْآطَامِ فَقَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي أَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ». [راجع: ١٨٧٨]

[3597] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مدینہ طیبہ کے محلات میں سے ایک اونچے محل پر چڑھ کر فرمایا: ''کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں تمھارے گھروں میں فتنوں کو ایسے گرتے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش کی بوندیں گرا کرتی ہیں۔''

٣٥٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ حَدَّثَتْهَا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَّدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذَا» وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ وَبِالَّتِي تَلِيهَا، فَقَالَتْ زَيْنَبُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ». [راجع: ٣٣٤٦]

[3598] حضرت زینب بنت حجش ؓ سے روایت ہے کہ (ایک دن) نبی ﷺ ان کے ہاں گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور آپ نے فرمایا: ''لا الہ الا اللہ، عربوں کی اس برائی سے ہلاکت ہوگی جو بالکل قریب آ لگی ہے۔ آج کے روز یاجوج و ماجوج کی دیوار میں اس قدر سوراخ ہو گیا ہے۔'' پھر آپ نے اپنی انگلیوں سے حلقہ بنایا۔ حضرت زینب فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جب خباثت زیادہ پھیل جائے گی۔''

٣٥٩٩ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ

[3599] حضرت ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ ایک دفعہ بیدار ہوئے تو فرمایا: ''سبحان اللہ! کیا کیا خزانے اتارے

ﷺ، فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ؟». [راجع: ١١٥]

گئے ہیں اور کس قدر فتنے اور فساد نازل کیے گئے ہیں؟"

٣٦٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْمَاجِشُونِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَتَتَّخِذُهَا، فَأَصْلِحْهَا وَأَصْلِحْ رُعَامَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ الْغَنَمُ فِيهِ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ، يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، أَوْ سَعَفَ الْجِبَالِ، فِي مَوَاقِعِ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ». [راجع: ١٩]

[3600] حضرت ابو صعصعہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تمھیں بکریوں سے بہت محبت ہے اور تم انھیں پالتے ہو تو ان کی نگہداشت اچھی طرح کیا کرو اور ان کی بیماری کا بھی خیال رکھو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ مسلمان کا سب سے عمدہ مال اس کی بکریاں ہوں گی جنھیں لے کر وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھ جائے گا یا وہ بارش برسنے کے مقامات میں چلا جائے گا، الغرض اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے بھاگ نکلے گا۔"

٣٦٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي، وَمَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، وَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ». [انظر: ٧٠٨١، ٧٠٨٢]

[3601] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عن قریب فتنوں کا دور دورہ ہوگا۔ ان میں بیٹھنے والا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا۔ اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور جو اس میں جھانکے گا، فتنہ اسے بھی اُچک لے گا، اس لیے جو کوئی جہاں جگہ یا پناہ پائے وہاں چلا جائے (تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے بچا سکے)۔"

٣٦٠٢ - وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ نَّوْفَلِ ابْنِ مُعَاوِيَةَ، مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا، إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَّزِيدُ: «مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مَّنْ فَاتَتْهُ

[3602] حضرت نوفل بن معاویہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی طرح بیان کیا، البتہ اس میں اتنا اضافہ ہے: "نمازوں میں ایک نماز ہے جس سے وہ فوت ہو جائے گویا اس کا اہل و عیال اور مال و متاع سب لوٹ لیا گیا۔"

فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ».

فائدہ: حدیث میں جس نماز کے متعلق وعید بیان کی گئی ہے اس سے مراد نماز عصر ہے جیسا کہ حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے صراحت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ نماز عصر ہے۔''[1]

٣٦٠٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَتَكُونُ أَثَرَةٌ وَّأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللهَ الَّذِي لَكُمْ». [انظر: ٧٠٥٢]

[3603] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''عنقریب دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی اور ایسے امور ہوں گے جنھیں تم ناپسند کرو گے۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ایسے حالات میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جو فرائض تمھارے ذمے ہیں تم انھیں پوری ذمہ داری سے ادا کرتے رہو اور جو تمھارا حق ہے وہ اللہ سے مانگو۔''

٣٦٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ»، قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ».

[3604] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو یہ قبیلۂ قریش ہلاک کر دے گا۔'' صحابۂ کرام نے عرض کیا: ایسے حالات میں ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کاش! اس وقت لوگ ان سے الگ رہیں۔''

قَالَ مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ. [انظر: ٣٦٠٥، ٧٠٥٨]

شعبہ کے ایک دوسرے طریق میں ابوالتیاح کی ابوزرعہ سے سماع کی تصریح ہے۔

٣٦٠٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ

[3605] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے صادق و مصدوق ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت کی ہلاکت قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔'' مروان نے ازراہ تعجب کہا: نوجوانوں

1 سنن النسائي، المواقيت، حديث: 481.

الْمَصْدُوقَ يَقُولُ: «هَلَاكُ أُمَّتِي عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ»، فَقَالَ مَرْوَانُ: غِلْمَةٌ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ: بَنِي فُلَانٍ، وَبَنِي فُلَانٍ. [راجع: ٣٦٠٤]

کے ہاتھوں سے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تو چاہتا ہے تو میں ان کے نام ذکر کیے دیتا ہوں: وہ فلاں فلاں کے بیٹے ہوں گے۔

٣٦٠٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَّشَرٍّ فَجَاءَنَا اللهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ. فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ»، قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: «قَوْمٌ يَّهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ»، قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، دُعَاةٌ إِلٰى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! صِفْهُمْ لَنَا؟ فَقَالَ: «هُمْ مِّنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا»، قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ؟ قَالَ: «تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ»، قُلْتُ: فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: «فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ، حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ». [انظر: ٣٦٠٧، ٧٠٨٤]

[3606] حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق پوچھا کرتے تھے جبکہ میں آپ سے شر کے متعلق سوال کرتا تھا، اس اندیشے کے پیش نظر کہ مبادا میں اس کا شکار ہو جاؤں، چنانچہ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور شر کے زمانے میں تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس خیر و برکت سے سرفراز فرمایا۔ کیا اب اس خیر کے بعد پھر کوئی شر کا وقت آئے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے عرض کیا: اس شر کے بعد پھر خیر کا کوئی زمانہ آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، لیکن اس خیر میں کچھ دھواں ہو گا۔'' میں نے عرض کیا: وہ دھواں کیا ہوگا؟ آپ نے جواب دیا: ''ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میری سنت اور طریقے کے علاوہ دوسرے طریقے اختیار کریں گے۔ تم ان میں اچھی اور بری چیزیں دیکھو گے۔'' میں نے عرض کیا: آیا اس خیر کے بعد پھر شر کا کوئی زمانہ آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جہنم کی طرف بلانے والے لوگ ہوں گے۔ جو ان کی بات مانیں گے وہ ان کو جہنم میں جھونک دیں گے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ہمارے لیے ان کے کچھ اوصاف بیان فرما دیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ لوگ ہماری ہی قوم سے ہوں گے اور ہماری ہی زبان بولیں گے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر میں ان لوگوں کا زمانہ پاؤں تو میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم ایسے حالات میں مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑنا۔''

میں نے پوچھا: اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا کوئی امام ہی ہو تو؟ آپ نے فرمایا: ''پھر تم ان تمام فرقوں سے الگ رہو اگرچہ تمھیں کسی درخت کی جڑ ہی چبانی پڑے یہاں تک کہ اسی حالت میں تمھیں موت آ جائے۔''

فائدہ: اس حدیث میں کسی نئی جماعت بنانے کا قطعی طور پر کوئی اشارہ نہیں ہے جیسا کہ لوگوں نے ایک جماعت المسلمین بنا ڈالی ہے، بلکہ اس میں مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنے اور ان کے امام کی اطاعت کرنے کا حکم ہے۔ اگر کوئی اس جماعت سے علیحدہ رہے گا تو وہ شیطان کے نرغے میں آ جائے گا، نیز اس حدیث میں جماعت المسلمین سے مراد اہل اسلام کی حکومت اور امام سے مراد ان کا خلیفہ ہے۔

٣٦٠٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَعَلَّمَ أَصْحَابِي الْخَيْرَ وَتَعَلَّمْتُ الشَّرَّ. [راجع: ٣٦٠٦]

[3607] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرے ساتھیوں نے بھلائی کے حالات سیکھے جبکہ میں برائی کے متعلق معلومات حاصل کرتا تھا۔

٣٦٠٨ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ». [راجع: ٨٥]

[3608] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک دو جماعتیں آپس میں جنگ نہ کر لیں جن کا دعویٰ ایک ہی ہو گا (کہ ہم حق پر ہیں)۔''

٣٦٠٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِّنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ». [راجع: ٨٥]

[3609] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہو گی حتی کہ دو گروہ لڑیں گے اور ان میں عظیم جنگ برپا ہو گی، ان کا دعویٰ ایک ہو گا۔ اور قیامت قائم نہ ہو گی حتی کہ تیس کے قریب جھوٹ بولنے والے دجال پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔''

فائدہ: حدیث سے وہ لوگ مراد نہیں جنھوں نے مطلق طور پر نبوت کا دعویٰ کیا کیونکہ ایسے انسان تو بہت ہیں بلکہ حدیث سے وہ لوگ مراد ہیں جنھیں دنیاوی طور پر شان و شوکت اور دبدبہ حاصل تھا، انھوں نے شیطان کی تزویر میں مبتلا ہو کر نبوت کا دعویٰ

کیا۔ ان میں سے اکثر پیدا ہو چکے ہیں جن کا ذکر کتب تاریخ میں ملتا ہے۔ ان میں ایک صاحب برصغیر میں بھی پیدا ہوئے جنھوں نے نبوت کا دعویٰ کر کے خلق کثیر کو گمراہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں گندی موت سے دوچار کیا۔

٣٦١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا إِذْ أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! اعْدِلْ، فَقَالَ: «وَيْلَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَّمْ أَكُنْ أَعْدِلُ»، فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُولَ اللهِ! ائْذَنْ لِّي فِيهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ: «دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ إِلٰى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلٰى رِصَافِهِ فَمَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلٰى نَضِيِّهِ - وَهُوَ قِدْحُهُ - فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلٰى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ، وَيَخْرُجُونَ عَلٰى حِينِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ».

[3610] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے جبکہ آپ مالِ غنیمت تقسیم کرنے میں مصروف تھے۔ اس دوران میں آپ کے پاس ذوالخویصرہ نامی ایک شخص آیا جو قبیلۂ بنی تمیم سے تھا۔ اس نے آتے ہی کہا: اللہ کے رسول! آپ انصاف سے کام لیں۔ (یہ سن کر) آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری ہلاکت ہو! اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو پھر کون انصاف کرے گا؟ اگر میں ظالم ہو جاؤں تو ناکام اور خسارے میں رہ گیا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کے متعلق مجھے اجازت دیں، میں اس کی گردن تن سے جدا کر دوں۔ آپ نے فرمایا: ''اس سے صرف نظر کرو۔ اس شخص کے ساتھی ہوں گے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں حقیر خیال کرے گا اور اپنے روزے ان کے روزوں کے مقابلے میں ناچیز سمجھے گا۔ وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے زوردار تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے۔ اگر اس تیر کے پھل کو دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز نظر نہ آئے گی۔ اگر اس کے پٹھے کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کچھ نہ ملے۔ اگر اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کسی چیز کا نشان نہ ملے گا۔ اس طرح اگر اس کے پر کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کوئی چیز نظر نہ آئے، حالانکہ وہ تیر گوبر اور خون سے گزر کر آیا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک سیاہ فام آدمی ہوگا جس کا ایک بازو عورت کے پستان یا گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہوگا اور حرکت کر رہا ہوگا۔ وہ اس وقت

ظاہر ہوں گے جب لوگ افتراق وانتشار کا شکار ہوں گے۔"

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ، حَتّٰى نَظَرْتُ إِلَيْهِ، عَلٰى نَعْتِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي نَعَتَهُ. [راجع: ٣٣٤٤]

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی تھی جبکہ میں ان کے ساتھ تھا۔ انھوں نے اس شخص کے متعلق حکم دیا تو اسے تلاش کر کے لایا گیا۔ جب میں نے اسے بغور دیکھا تو اسی صفت پر پایا جو نبی ﷺ نے اس کے متعلق بیان فرمائی تھی۔

٣٦١١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِّمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [انظر: ٥٠٥٧، ٦٩٣٠]

[3611] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں تو آپ پر جھوٹ بولنے سے مجھ کو یہ زیادہ محبوب ہے کہ میں آسمان سے گر جاؤں۔ اور جب میں تم سے وہ باتیں کروں جو میرے اور تمھارے درمیان ہوتی ہیں تو (کوئی نقصان نہیں کیونکہ) لڑائی ایک پُر فریب چال کا نام ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "آخر زمانہ میں کچھ نوعمر بے وقوف پیدا ہوں گے جو زبان سے بہترین خلائق کی باتیں کریں گے لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور ایمان ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ ایسے لوگوں سے تمھاری جہاں ملاقات ہو تو انھیں قتل کرنے کی کوشش کرنا کیونکہ قیامت کے دن اس شخص کو ثواب ملے گا جو ان کو قتل کرے گا۔"

فائدہ: جس طرح ایک تیر کمان سے نکلنے کے بعد شکار کو چیرتا ہوا گزر جانے پر بھی بالکل صاف شفاف نظر آتا ہے حالانکہ اس سے شکار زخمی ہو کر خاک وخون میں تڑپ رہا ہوتا ہے۔ چونکہ اس نے نہایت تیزی کے ساتھ اپنا فاصلہ طے کیا ہے اس لیے خون اور گوبر وغیرہ کا کوئی نشان اس کے کسی حصے پر دکھائی نہیں دیتا، اسی طرح وہ لوگ بھی دین سے کوسوں دور ہوں گے اور اپنی بے دینی سے جسدِ اسلام کو بری طرح زخمی کریں گے لیکن بے دینی کے اثرات ان میں نہیں نظر نہیں آئیں گے، بظاہر دینداری کا لبادہ اوڑھ رکھا ہوگا اور لوگوں کو قرآن پر چلنے کی دعوت دیں گے، قرآنی آیات پڑھیں گے لیکن یہ قرآن ان کے حلق کے نیچے

نہیں اترے گا۔

٣٦١٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ ابْنِ الْأَرَتِّ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَّهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، قُلْنَا لَهُ: أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا؟ أَلَا تَدْعُو اللهَ لَنَا؟ قَالَ: «كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيهِ، فَيُجَاءُ بِالْمِيشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ، أَوْ عَصَبٍ، وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرُ حَتّٰى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ، أَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ، وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ».

[انظر: ٣٨٥٢، ٦٩٤٣]

[3612] حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے سائے تلے اپنی چادر سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ ہم نے آپ سے کفار کی ایذا کے متعلق شکایت کی۔ ہم نے عرض کیا: آپ ہمارے لیے مدد کیوں نہیں مانگتے؟ آپ اللہ سے ہمارے لیے دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: ''تم لوگوں سے پہلے کچھ لوگ ایسے ہوئے ہیں کہ ان کے لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا۔ پھر اس میں انھیں کھڑا کر دیا جاتا۔ پھر آرا لایا جاتا اور ان کے سر پر رکھ کر ان کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے لیکن اس قدر سختی ان کو دین سے برگشتہ نہ کرتی تھی۔ پھر ان کے گوشت کے نیچے ہڈی اور پٹھوں پر لوہے کی کنگھیاں کھینچ دی جاتیں تھیں، لیکن یہ اذیت بھی انھیں ان کے دین سے نہ ہٹا سکی۔ اللہ کی قسم! یہ دین ضرور مکمل ہوگا، اس حد تک کہ اگر کوئی مسافر صنعاء سے حضر موت کا سفر کرے گا تو اسے اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا اور نہ کوئی اپنی بکریوں کے لیے بھیڑیے کا خوف کرے گا مگر تم لوگ جلدی کرتے ہو۔''

٣٦١٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ابْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَنْبَأَنِي مُوسَى ابْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ، فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا

[3613] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو نہ پایا تو ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! میں آپ کو اس کی خبر لا کر دوں گا، چنانچہ وہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو اسے اپنے گھر میں سرنگوں پایا۔ اس نے پوچھا: تمھارا کیا حال ہے؟ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے کہا: برا حال ہے۔ یہ اپنی آواز کو نبی ﷺ کی آواز سے اونچا کرتا ہے، لہٰذا اس کا کیا دھرا ضائع ہو گیا اور وہ دوزخیوں سے ہے۔ وہ شخص واپس آیا اور آپ ﷺ کو حقیقت حال سے آگاہ کیا کہ اس نے ایسا کہا۔ پھر وہ

وَكَذَا، فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ: فَرَجَعَ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ، فَقَالَ: «اذْهَبْ إِلَيْهِ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلٰكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ». [انظر: ٤٨٤٦]

شخص دوسری مرتبہ بڑی بشارت لے کر گیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس (ثابت) کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ تم دوزخیوں میں سے نہیں ہو بلکہ جنتی ہو۔''

٣٦١٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ، فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ، فَسَلَّمَ الرَّجُلُ، فَإِذَا ضَبَابَةٌ، أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «اقْرَأْ فُلَانُ! فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ».

[انظر: ٤٨٣٩، ٥٠١١]

[3614] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے سورۂ کہف پڑھی تو ان کے گھر میں باندھا ہوا ایک جانور (گھوڑا) بدکنے لگا۔ اس پر اس نے سلامتی کی دعا کی تو اچانک اس کے سر پر ایک ابر سایہ کیے ہوئے تھا۔ انھوں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اے شخص! تو پڑھتا ہی رہتا کیونکہ یہ تو ایک طمانیت تھی جو قرآن پڑھنے کی بدولت اتری تھی۔''

٣٦١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَبُو الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلٰى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ، فَاشْتَرٰى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ: ابْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي، قَالَ: فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ، وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: يَا أَبَا بَكْرٍ! حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ، حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ، وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ، فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ، فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ، وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً، وَقُلْتُ:

[3615] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر ؓ میرے والد کے گھر تشریف لائے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا، پھر انھوں نے (میرے والد محترم) حضرت عازب ؓ سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو میرے ساتھ بھیجو کہ وہ اسے اٹھائے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کے ہمراہ کجاوہ اٹھایا۔ جب میرے ابو ان سے اس کی قیمت لینے گئے تو ان سے میرے والد نے کہا: ابوبکر! مجھے بتائیں، جب آپ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہجرت کر کے گئے تھے تو تمھارے ساتھ کیا بیتی تھی؟ حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: ہم رات بھر چلتے رہے، اگلے دن بھی سفر جاری رکھا حتی کہ دوپہر ہو گئی۔ راستہ بالکل سنسان تھا، ادھر سے کوئی آدمی گزرتا دکھائی نہ دیتا تھا۔ اس دوران میں ہمیں ایک لمبی چٹان دکھائی دی جس کے نیچے دھوپ نہ تھی بلکہ سایہ تھا، لہٰذا ہم نے وہاں پڑاؤ کیا۔ میں نے خود

نَمْ يَا رَسُولَ اللهِ! وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ، فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُّقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا، فَقُلْتُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ؟ فَقَالَ: لِرَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ، قُلْتُ: أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَفَتَحْلُبُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ: انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعَرِ وَالْقَذَى، قَالَ: فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ إِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى يَنْفُضُ، فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ، وَمَعِي إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ يَرْتَوِي مِنْهَا، يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ، فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ، ثُمَّ قَالَ: «أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ؟» قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا مَالَتِ الشَّمْسُ، وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكٍ، فَقُلْتُ: أُتِينَا يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: «لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا»، فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلٰى بَطْنِهَا - أُرٰى فِي جَلَدٍ مِّنَ الْأَرْضِ، شَكَّ زُهَيْرٌ - فَقَالَ: إِنِّي أُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ، فَادْعُوَا لِي، فَاللهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَنَجَا، فَجَعَلَ لَا يَلْقٰى أَحَدًا إِلَّا قَالَ: كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقٰى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ، قَالَ: وَوَفٰى لَنَا.

[راجع: ٢٤٣٩]

نبی ﷺ کے لیے اپنے ہاتھ سے ایک جگہ ہموار کی، وہاں پوستین بچھائی اور عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ یہاں آرام فرمائیں، میں آپ کے آس پاس کی نگرانی کرتا ہوں، چنانچہ آپ ﷺ سو گئے اور میں آس پاس کے حالات کا جائزہ لینے کے لیے نکلا۔ اتفاق سے مجھے ایک چرواہا ملا۔ وہ بھی اپنی بکریوں کے ریوڑ کو اسی چٹان کے سایے میں لانا چاہتا تھا جس کے نیچے ہم نے پڑاؤ کیا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: برخوردار! تو کس قبیلے سے ہے؟ اس نے کہا: میں مدینہ طیبہ یا مکہ مکرمہ کے ایک شخص کا غلام ہوں۔ میں نے اس سے کہا: کیا تیری بکریوں سے دودھ مل سکتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ میں نے پوچھا: کیا تو ہمارے لیے دودھ نکال سکتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، چنانچہ وہ ایک بکری پکڑ لایا تو میں نے اس سے کہا کہ اس کے تھنوں کو مٹی، بالوں اور دوسری الائشوں سے صاف کرو...... راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے براء بن عازب ؓ کو دیکھا، انھوں نے اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار کر تھن جھاڑنے کی صورت بیان کی...... بہرحال اس نے لکڑی کے ایک پیالے میں دودھ نکالا۔ میرے پاس ایک چھاگل تھی جو میں مکہ سے نبی ﷺ کے لیے لایا تھا۔ آپ اس سے پانی پیتے اور وضو بھی کرتے تھے۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ کو بیدار کرنا مناسب خیال نہ کیا لیکن اتفاق یہ ہوا کہ جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے دودھ میں کچھ پانی ڈالا تو وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اسے نوش فرمائیں، چنانچہ آپ نے وہ دودھ پیا جس سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''ابھی کوچ کا وقت نہیں ہوا؟'' میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، اب چلنے کا وقت ہو چکا ہے، چنانچہ ہم سورج ڈھلنے کے بعد وہاں

سے چل پڑے۔ دوسری طرف سراقہ بن مالک ہمارا پیچھا کرتا ہوا وہاں آ پہنچا۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! کوئی ہمارے پیچھے آ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''فکر مت کرو، یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔'' پھر نبی ﷺ نے اس کے لیے بددعا کی تو اس کا گھوڑا اس سمیت پیٹ تک زمین میں دھنس گیا...... زہیر راوی نے کہا: سخت زمین میں دھنس گیا...... سراقہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ دونوں نے میرے لیے بددعا کی ہے۔ اب آپ دونوں میرے لیے دعا کیجیے۔ اللہ کی قسم! آپ سے میرا وعدہ ہے کہ میں آپ کو تلاش کرنے والوں کو واپس کر دوں گا، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی تو اس نے (زمین سے) نجات حاصل کی۔ پھر وہ جس سے ملتا اسے کہتا کہ میں تلاش کر چکا ہوں، ادھر کوئی نہیں، وہ ہر ملنے والے کو یہ کہہ کر واپس لوٹا دیتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا اسے پوری طرح نبھایا۔

٣٦١٦ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ دَخَلَ عَلٰى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ فَقَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيضٍ يَعُودُهُ قَالَ: «لَا بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ»، فَقَالَ لَهُ: «لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ»، قَالَ: قُلْتَ: طَهُورٌ؟ كَلَّا، بَلْ هِيَ حُمّٰى تَفُورُ - أَوْ تَثُورُ - عَلٰى شَيْخٍ كَبِيرٍ، تُزِيرُهُ الْقُبُورَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَنَعَمْ إِذًا».

[انظر: ٥٦٥٦، ٥٦٦٢، ٧٤٧٠]

[3616] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک اعرابی (دیہاتی) کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ نبی ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب کسی مریض کی بیمار پرسی کرتے تو اس طرح دعا کرتے: [لَا بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ] ''کوئی حرج نہیں، ان شاء اللہ پاکیزگی کا باعث ہوگا۔'' لہٰذا آپ نے اس اعرابی سے بھی یہی کہا: ''کوئی حرج نہیں، اگر اللہ نے چاہا تو یہ گناہوں کی معافی کا سبب ہوگا۔'' اس نے کہا: آپ کہتے ہیں کہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کر دے گی؟ ہرگز نہیں، بلکہ یہ تو ایک سخت بخار ہے جو ایک بوڑھے کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے ہے اور اسے قبر میں لے جائے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، اب ایسا ہی ہوگا۔''

٣٦١٧ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ، وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ، فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَعَادَ نَصْرَانِيًّا، فَكَانَ يَقُولُ: مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ، فَأَمَاتَهُ اللهُ فَدَفَنُوهُ، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا: هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَّأَصْحَابِهِ، لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ، فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ، فَقَالُوا: هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَّأَصْحَابِهِ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ خَارِجَ الْقَبْرِ، فَحَفَرُوا لَهُ، فَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا، فَأَصْبَحَ قَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ، فَعَلِمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ، فَأَلْقَوْهُ.

[3617] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک نصرانی (عیسائی) شخص نے مسلمان ہو کر سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھ لی۔ پھر نبی ﷺ کے لیے وحی کی کتابت کرنے لگا۔ اس کے بعد وہ پھر نصرانی ہو گیا اور کہنے لگا: محمد (ﷺ) تو صرف وہ کچھ جانتے ہیں جو میں نے ان کے لیے لکھ دیا ہے، چنانچہ اللہ نے اسے موت دے دی تو لوگوں نے اسے دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ زمین نے اس کی لاش باہر پھینک دی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ یہ تو محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھیوں کا کام ہے کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا تھا، اس لیے ہمارے ساتھی کی قبر انھوں نے کھود ڈالی ہے۔ پھر انھوں نے اسے قبر میں رکھ کر بہت گہرائی میں دفن کر دیا مگر صبح کو زمین نے اس کی لاش پھر باہر پھینک دی۔ اس پر لوگوں نے یہی کہا کہ یہ تو محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھیوں کا فعل ہے۔ انھوں نے ہمارے ساتھی کی قبر اکھاڑی ہے کیونکہ وہ ان کے پاس سے بھاگ آیا تھا۔ انھوں نے اس کی قبر پھر اور زیادہ گہری کھودی جتنا کہ ان کے بس میں تھا لیکن صبح کے وقت اس کی لاش پھر زمین نے باہر پھینک دی۔ تب لوگوں نے یقین کیا کہ یہ آدمیوں کی طرف سے نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے، لہٰذا انھوں نے اس کو اسی طرح پھینک دیا۔

٣٦١٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ». [راجع: ٣٠٢٧]

[3618] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسریٰ ہلاک ہو گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہو گا اور جب قیصر ہلاک ہو گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہو گا۔ اور مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! تم ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔“

٣٦١٩ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَفَعَهُ قَالَ: «إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ» وَذَكَرَ وَقَالَ: «لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ». [راجع: ٣١٢١]

[3619] حضرت جابر بن سمرہ ؓ سے روایت ہے، وہ اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب کسریٰ ہلاک ہوگا تو پھر اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر مرے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہو گا۔'' اور آپ نے یہ بھی فرمایا: ''ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کیے جائیں گے۔''

٣٦٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ، وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قِطْعَةُ جَرِيدٍ، حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ: «لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ، وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ».

[انظر: ٤٣٧٣، ٤٣٧٨، ٧٠٣٣، ٧٤٦١]

[3620] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے زمانے میں مسیلمہ کذاب آیا اور کہنے لگا: اگر محمد، اپنے بعد خلافت میرے لیے مقرر کر دیں تو میں آپ کی پیروی کر لیتا ہوں اور وہ اپنی قوم کے بہت سے آدمیوں کو لے کر آیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے جبکہ آپ کے ہمراہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس ؓ تھے اور آپ کے ہاتھ میں کھجور کی شاخ کا ایک ٹکڑا تھا، یہاں تک کہ آپ مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں کے پاس آ کر ٹھہر گئے اور فرمایا: ''اگر تو مجھ سے شاخ کا یہ ٹکڑا بھی مانگے تو میں تجھے یہ بھی نہیں دوں گا اور اللہ تعالیٰ نے جو تیرے حق میں فیصلہ کر رکھا ہے تو اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اگر تو نے میری اطاعت سے روگردانی کی تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے گا۔ اور میں تجھے وہی شخص خیال کرتا ہوں جو میں خواب میں دکھایا گیا ہوں۔''

٣٦٢١ - فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا، فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي، فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ». [انظر: ٤٣٧٤، ٤٣٧٥، ٤٣٧٩،

[3621] (حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں:) مجھے حضرت ابوہریرہ ؓ نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دفعہ میں سو رہا تھا کہ میں نے (خواب میں) اپنے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ مجھے ان کی وجہ سے بہت پریشانی ہوئی۔ مجھے خواب ہی میں وحی آئی کہ آپ دونوں کو پھونک مار دیں۔ میں نے انھیں پھونکا تو وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے اس خواب کی تعبیر یہ کی کہ میرے

[۷۰۳۷، ۷۰۳٤

بعد دو کذاب ظاہر ہوں گے۔ ان میں سے ایک اسود عنسی تھا اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہوگا جو یمامہ کا رہنے والا ہے۔''

٣٦٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلٰى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلِي إِلٰى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ، وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرٰى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ، وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا، وَاللهُ خَيْرٌ، فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ». [انظر: ٣٩٨٧، ٤٠٨١، ٧٠٣٥، ٧٠٤١]

[3622] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجوروں کے درخت ہیں۔ میرا خیال اس طرف گیا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے لیکن وہ مدینہ یثرب تھا۔ اور میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ میں نے تلوار کو حرکت دی تو اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا تو یہ وہ مصیبت تھی جو غزوۂ اُحد میں مسلمانوں کو پیش آئی۔ پھر میں نے اسے دوبارہ حرکت دی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگئی، اور یہ فتح اور اہل ایمان کا اجتماع تھا جو اللہ تعالیٰ نے انھیں عطا فرمایا، نیز میں نے خواب میں ایک گائے بھی دیکھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی وہ خیر ہے جو اُحد کی لڑائی میں مسلمانوں کو حاصل ہوئی۔ گائے سے مراد اہل ایمان اور خیر سے مراد وہ بھلائی تھی جو اللہ تعالیٰ اس کے بعد لے آیا اور سچا بدلہ تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدر کی لڑائی کے بعد عطا فرمایا تھا۔''

٣٦٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَرْحَبًا يَا ابْنَتِي!»، ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَبْكِينَ؟ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ، فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ: مَا

[3623] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ سیدہ فاطمہ ؓ چلتی ہوئی تشریف لائیں گویا ان کی چال نبی ﷺ کی چال جیسی تھی۔ نبی ﷺ نے (انھیں دیکھ کر) فرمایا: ''میری بیٹی کا آنا مبارک ہو۔'' پھر آپ نے انھیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا۔ اس کے بعد ان سے آہستہ آہستہ گفتگو فرمائی تو وہ رو پڑیں۔ میں نے ان سے پوچھا: تم کیوں روتی ہو؟ پھر آپ ﷺ نے ان سے کوئی راز کی بات کی تو وہ ہنس پڑیں۔ میں نے کہا: میں نے آج جیسا دن کبھی نہیں دیکھا جس میں خوشی، غم کے زیادہ قریب ہو،

كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلْتُهَا. [انظر: ٣٦٢٥، ٣٧١٥، ٤٤٣٣، ٦٢٨٥]

چنانچہ میں نے حضرت فاطمہ ؓ سے آپ ﷺ کی گفتگو کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشا نہیں کر سکتی۔ جب نبی ﷺ وفات پا گئے تو میں نے ان سے پوچھا۔

٣٦٢٤ - فَقَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ: «أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَأَنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي». فَبَكَيْتُ فَقَالَ: «أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ؟» فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ. [انظر: ٣٦٢٦، ٣٧١٦، ٤٤٣٤، ٦٢٨٦]

[3624] حضرت فاطمہ ؓ نے جواب دیا کہ آپ ﷺ نے مجھ سے پوشیدہ گفتگو یہ کی تھی: ''حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور کرتے تھے، البتہ اس سال دو مرتبہ دور کیا ہے۔ میرے خیال کے مطابق میری موت قریب آ چکی ہے۔ اور یقیناً تم میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے میرے ساتھ ملاقات کرو گی۔'' تو میں رونے لگی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں پسند نہیں کہ تم جنت کی عورتوں یا اہل ایمان عورتوں کی سردار ہو۔'' اس وجہ سے میں ہنس پڑی۔

٣٦٢٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّتِي قُبِضَ فِيهِ، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا [فَسَارَّهَا] فَضَحِكَتْ، قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ. [راجع: ٣٦٢٣]

[3625] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اپنی لخت جگر سیدہ فاطمہ ؓ کو اپنی اس بیماری میں بلایا جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی۔ آپ نے ان سے کوئی راز دارانہ گفتگو کی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انھیں بلا کر خفیہ کلام فرمایا تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں نے سیدہ فاطمہ ؓ سے اس کا سبب پوچھا۔

٣٦٢٦ - فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ. [راجع: ٣٦٢٤]

[3626] انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مجھ سے پوشیدہ بات کرتے ہوئے بتایا کہ میری وفات اسی بیماری میں ہو جائے گی جس پر میں رو پڑی۔ پھر آپ نے مجھ سے آہستہ گفتگو فرمائی اور مجھے بتایا کہ تم میرے خاندان کی پہلی خاتون ہو جو میری وفات کے بعد میرے پاس آؤ گی، اس وجہ سے میں ہنس پڑی۔

فائدہ: ان دونوں روایات میں دو معجزے بیان ہوئے ہیں: ایک یہ کہ حضرت فاطمہ ؓ آپ کے بعد زندہ رہیں گی، چنانچہ

وہ چھ ماہ بعد تک زندہ رہیں اور دوسرا معجزہ خاندان میں سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو ملنے والی ہیں، یہ دونوں باتیں حرف بہ حرف پوری ہوئیں جو آپ کی نبوت کی زبردست دلیل ہیں۔

٣٦٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ، فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ﴾ [النصر: ١] فَقَالَ: أَجَلُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ، قَالَ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ. [انظر: ٤٢٩٤، ٤٤٣٠، ٤٩٦٩، ٤٩٧٠]

[3627] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ انھیں اپنے بہت قریب رکھتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے (اعتراض کرتے ہوئے) کہا: ان جیسے تو ہمارے بیٹے بھی ہیں (ان کی کیا خصوصیت ہے؟) انھوں نے فرمایا: ان کا مقام تم جانتے ہو۔ پھر انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے اس آیت کے متعلق پوچھا: ''جس وقت اللہ کی مدد اور فتح آ جائے گی۔'' حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی وفات کی اطلاع دی ہے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اس آیت کریمہ سے میں بھی وہی کچھ جانتا ہوں جو آپ جانتے ہیں۔

٣٦٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغَسِيلِ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِمِلْحَفَةٍ، قَدْ عَصَّبَ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ، حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللهَ تَعَالٰى وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ، حَتّٰى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ». فَكَانَ ذٰلِكَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ٩٢٧]

[3628] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اس بیماری میں باہر تشریف لائے جس میں آپ نے وفات پائی تھی۔ آپ ایک لمبی چادر اوڑھے ہوئے تھے اور اپنے سر کو ایک چکنی سیاہ پٹی سے باندھا ہوا تھا۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: ''اَمَّا بَعْد لوگ زیادہ ہو جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے حتی کہ وہ لوگوں میں ایسے ہوں گے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے۔ تم میں سے جو کوئی امارت پر فائز ہو اور اپنی حکومت کی وجہ سے وہ کسی کو نقصان اور نفع بھی پہنچا سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ انصار کے مخلص لوگوں کی نیکی قبول کرے اور جو برے ہوں ان سے درگزر کرے۔'' نبی ﷺ کی یہ آخری مجلس وعظ تھی۔

٣٦٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِهِ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: «ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ». [راجع: ٢٧٠٤]

[3629] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دن نبی ﷺ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر باہر تشریف لائے۔ انھیں لے کر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''میرا یہ بیٹا سید (سردار) ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔''

٣٦٣٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى جَعْفَرًا وَزَيْدًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. [راجع: ١٢٤٦]

[3630] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت جعفر اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کے شہید ہونے سے پہلے ہی ان کے شہید ہونے کی خبر دی۔ اس وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

٣٦٣١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ؟» قُلْتُ: وَأَنَّى يَكُونُ لَنَا الْأَنْمَاطُ؟ قَالَ: «أَمَا وَإِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ»، فَأَنَا أَقُولُ لَهَا - يَعْنِي امْرَأَتَهُ - أَخِّرِي عَنَّا أَنْمَاطَكِ فَتَقُولُ: أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ؟» فَأَدَعُهَا. [انظر: ٥١٦١]

[3631] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: (شادی کے موقع پر) نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا تمھارے پاس قالین ہیں؟'' میں نے عرض کیا: ہمارے پاس قالین کہاں سے آئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک وقت تمھارے پاس عمدہ عمدہ قالین ہوں گے۔'' چنانچہ ایک وقت آیا کہ میں اپنی بیوی سے کہتا تھا کہ اپنے قالین ہمارے پاس سے ہٹا دے تو وہ کہتی ہیں: کیا نبی ﷺ نے نہیں فرمایا تھا: ''عنقریب تمھارے پاس قالین ہوں گے؟'' یہ سن کر میں انھیں وہیں رہنے دیتا ہوں۔ (اور خاموش ہو جاتا ہوں۔)

٣٦٣٢ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ

[3632] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عمرہ کرنے کے لیے مکہ مکرمہ گئے تو ابوصفوان امیہ بن خلف کے پاس ٹھہرے۔ اور امیہ جب شام جاتا اور مدینہ طیبہ سے گزرتا تو

مُعَاذٍ مُّعْتَمِرًا، قَالَ: فَنَزَلَ عَلٰى أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ أَبِي صَفْوَانَ، وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا انْطَلَقَ إِلَى الشَّامِ فَمَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلٰى سَعْدٍ، فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ: أَلَا، انْتَظِرْ، حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلَقْتَ فَطُفْتَ، فَبَيْنَا سَعْدٌ يَطُوفُ إِذَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا الَّذِي يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ؟ فَقَالَ سَعْدٌ: أَنَا سَعْدٌ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: تَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ آمِنًا وَّقَدْ آوَيْتُمْ مُحَمَّدًا وَّأَصْحَابَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَتَلَاحَيَا بَيْنَهُمَا، فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ: لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلٰى أَبِي الْحَكَمِ فَإِنَّهُ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي، ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ: وَاللّٰهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ لَأَقْطَعَنَّ مَتْجَرَكَ بِالشَّامِ، قَالَ: فَجَعَلَ أُمَيَّةُ يَقُولُ لِسَعْدٍ: لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ، وَجَعَلَ يُمْسِكُهُ، فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ: دَعْنَا عَنْكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ﷺ يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلُكَ، قَالَ: إِيَّايَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ، فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ: أَمَا تَعْلَمِينَ مَا قَالَ لِي أَخِي الْيَثْرِبِيُّ؟ قَالَتْ: وَمَا قَالَ؟ قَالَ: زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدًا يَّزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلِيَّ، قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجُوا إِلٰى بَدْرٍ وَّجَاءَ الصَّرِيخُ، قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: أَمَا ذَكَرْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ؟ قَالَ: فَأَرَادَ أَنْ لَّا يَخْرُجَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ: إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ الْوَادِي فَسِرْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ، فَسَارَ مَعَهُمْ فَقَتَلَهُ اللّٰهُ. [انظر: ۳۹۵۰]

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس ٹھہرا کرتا تھا۔ امیہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: کچھ انتظار کرو حتی کہ جب دوپہر ہو گی اور لوگ غافل ہو جائیں گے تو چلیں اور بیت اللہ کا طواف کر لیں۔ جس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ طواف کر رہے تھے ادھر سے اچانک ابوجہل آ گیا۔ اس نے آتے ہی کہا: کعبہ کا طواف کرنے والا یہ شخص کون ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سعد ہوں۔ ابوجہل بولا: تو کعبہ کا طواف امن و امان سے کر رہا ہے، حالانکہ تم لوگوں نے محمد اور اس کے ساتھیوں کو جگہ دی ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، اس میں کیا شک ہے، چنانچہ وہ دونوں جھگڑ پڑے۔ امیہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: ابوحکم پر آواز بلند نہ کرو وہ اس وادی کے لوگوں کا سردار ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر تو مجھے بیت اللہ کا طواف کرنے سے منع کرے گا تو میں شام کے اندر تمھاری تجارت بند کر دوں گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ امیہ حضرت سعد سے کہتا رہا کہ اپنی آواز بلند نہ کرو اور انھیں روکنے لگا۔ اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور فرمانے لگے: میرے آگے سے ہٹ جاؤ۔ میں نے محمد ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ آپ تجھے قتل کریں گے۔ امیہ نے کہا: مجھے قتل کریں گے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ اس پر امیہ نے کہا: اللہ کی قسم! محمد جب کوئی بات کریں تو وہ جھوٹ نہیں ہوتی، چنانچہ امیہ جب اپنی بیوی کے پاس واپس آیا تو کہنے لگا: تجھے معلوم نہیں کہ میرے یثربی بھائی نے مجھے کیا کہا ہے؟ اس نے پوچھا: کیا کہا ہے؟ کہنے لگا: اس نے محمد کو یہ کہتے سنا ہے کہ وہ مجھے قتل کرنے والے ہیں۔ وہ بھی کہنے لگی: اللہ کی قسم! محمد کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ راوی کہتے ہیں کہ جب قریش نے بدر کی طرف کوچ کرنے کا ارادہ کیا اور منادی کی آواز بلند ہوئی

تو امیہ کی بیوی نے کہا: تجھے وہ بات یاد نہیں جو تیرے یثربی بھائی نے کہی تھی؟ چنانچہ امیہ نے ساتھ نہ جانے کا عزم کر لیا، تو ابوجہل نے کہا: آپ مکہ کے بڑے لوگوں میں سے ہیں۔ ایک دو دن کے لیے ہمارے ساتھ چلو پھر واپس آ جانا۔ وہ ان کے ہمراہ چلا تو اللہ تعالیٰ نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

٣٦٣٣ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ: أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُمِّ سَلَمَةَ: «مَنْ هٰذَا؟» - أَوْ كَمَا قَالَ - قَالَ: قَالَتْ: هٰذَا دِحْيَةُ، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: ايْمُ اللهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ، حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ يُخْبِرُ عَنْ جِبْرِيلَ - أَوْ كَمَا قَالَ - قَالَ: فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. [انظر: ٤٩٨٠]

[3633] حضرت ابوعثمان سے روایت ہے، انھوں نے کہا مجھے یہ خبر پہنچی کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کی خدمت میں آئے جبکہ آپ کے پاس حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے گفتگو کی پھر اٹھ کر چلے گئے۔ نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''یہ کون تھے؟'' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ تھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! میں نے اسے دحیہ ہی خیال کیا تھا حتی کہ میں نے نبی ﷺ کا خطبہ سنا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے آنے کا ذکر فرما رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابوعثمان سے پوچھا: آپ نے یہ واقعہ کس سے سنا ہے؟ تو انھوں نے کہا: میں نے یہ واقعہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔

٣٦٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ فِي صَعِيدٍ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي بَعْضِ نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ».

[3634] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے لوگوں کو پاک صاف زمین میں جمع دیکھا۔ اتنے میں ابوبکر اٹھے اور انھوں نے ایک یا دو ڈول نکالے مگر ان کے ڈول کھینچنے میں کچھ کمزوری پائی جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر وہ ڈول عمر نے لے لیا اور وہ ڈول ان کے لیتے ہی ایک بڑا ڈول بن گیا۔ میں نے لوگوں میں کسی زرو آور کو نہیں دیکھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح طاقت کے ساتھ پانی بھرتا ہو۔ انھوں نے اتنا پانی بھرا کہ سب لوگوں نے اپنے اونٹ سیراب کر

کے بٹھا دیے۔"

وَقَالَ هَمَّامٌ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فَنَزَعَ أَبُو بَكْرٍ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ». [انظر: ٣٦٧٦، ٣٦٨٢، ٧٠١٩، ٧٠٢٠]

(راویٔ حدیث) حضرت ہمام، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا: "ابوبکر نے ایک یا دو ڈول کھینچے۔"

(٢٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ [البقرة: ١٤٦].

باب: 26- ارشاد باری تعالیٰ: "(جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی) وہ آپ کو یوں پہچانتے ہیں جیسا کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں، اس کے باوجود ان میں سے ایک گروہ دیدہ دانستہ حق کو چھپاتا ہے" کا بیان

٣٦٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْيَهُودَ جَاؤُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ، أَنَّ رَجُلًا مِّنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟» فَقَالُوا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ، إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ، فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ، فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُجِمَا.

[3635] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ چند یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انھوں نے ذکر کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: "تم رجم کے متعلق تورات میں کیا پاتے ہو؟" انھوں نے کہا: ہم انھیں رسوا کرتے ہیں اور انھیں کوڑے مارے جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جھوٹ بولتے ہو، تورات میں رجم کا حکم موجود ہے، چنانچہ وہ تورات لے آئے۔ اسے کھولا تو ایک شخص نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ دیا اور اس کے آگے پیچھے سے عبارت پڑھتا رہا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو وہاں آیت رجم موجود تھی۔ پھر انھوں نے کہا: اے محمد! انھوں نے (عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے) سچ فرمایا ہے۔ تورات میں رجم کی آیت موجود ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں (بدکاروں) کو رجم کرنے کا حکم دیا۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنَأُ عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ. [راجع: ١٣٢٩]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے اس مرد کو دیکھا وہ عورت کو پتھروں سے بچانے کے لیے اس کے اوپر جھکا پڑتا تھا۔

فائدہ: دراصل یہودیوں نے آپس میں طے کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر زانی اور زانیہ کا فیصلہ طلب کرو، اگر آپ رجم کا فیصلہ سنائیں تو اس سے صاف انکار کر دیا جائے اور اگر کوڑے مارنے کا حکم دیں تو اسے قبول کر لیا جائے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن ہم سے کوڑوں پر اکتفا کرنے کے متعلق سوال کیا تو ہم کہہ دیں گے کہ تیرے آخر الزمان نبی کے حکم کے مطابق ہم نے فیصلہ کیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ واقعی آپ نبی برحق ہیں، اور اس میں ذرا بھر بھی شک نہیں ہے۔

(٢٧) بَابُ سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ

باب: 27- مشرکین نے جب نبی ﷺ سے معجزہ دیکھنے کا سوال کیا تو آپ نے شق قمر کا معجزہ دکھایا

٣٦٣٦ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ شِقَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اشْهَدُوا». [انظر: ٣٨٦٩، ٣٨٧١، ٤٨٦٤، ٤٨٦٥]

[3636] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے زمانے میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم گواہ رہو۔''

٣٦٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ ح: وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ. [انظر: ٣٨٦٨، ٤٨٦٧، ٤٨٦٨]

[3637] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ آپ انھیں کوئی معجزہ دکھائیں تو آپ نے انھیں چاند کے دو ٹکڑے کر دکھائے۔

٣٦٣٨ - حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٣٨٧٠، ٤٨٦٦]

[3638] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں چاند دو ٹکڑے ہوا تھا۔

(۲۸) بَابٌ:

باب:28- بلاعنوان

٣٦٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ، وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَآنِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰى أَتٰى أَهْلَهُ. [راجع: ٤٦٥]

[3639]حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے دو صحابی اندھیری رات میں نبی ﷺ کی مجلس سے فارغ ہوئے تو ان کے آگے آگے چراغوں کی طرح روشنی ہو گئی۔ پھر جب وہ دونوں راستے سے جدا ہوئے تو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ روشن ہو گیا حتی کہ وہ اپنے گھروں میں پہنچ گئے۔

فائدہ: اس حدیث سے اولیاء کی کرامت کا برحق ہونا ثابت ہوا مگر جھوٹی کرامت بنانا ایک بدترین جرم ہے، جس کا ارتکاب ہمارے ہاں اہل بدعت کرتے رہتے ہیں۔ شرابی اور افیونی لوگوں کی کرامتوں کا چرچا کر کے ان کی قبروں کو درگاہ بنایا جاتا ہے۔ شاید ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے ؎

کار شیطاں می کند نامش ولی گر ولی ایں است لعنت بر ولی

کتنے لوگ شیطانی کام کرنے کے باوجود ولی کہلاتے ہیں، اگر ولایت اسی کا نام ہے تو ''ولی'' پر اللہ کی لعنت ہو۔

٣٦٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ، حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ». [انظر: ٧٣١١، ٧٤٥٩]

[3640]حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے یہاں تک کہ اللہ کا امر آ جائے گا۔ اس وقت بھی وہ غالب ہی ہوں گے۔''

٣٦٤١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ».

[3641]حضرت معاویہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت میں ہمیشہ ایک گروہ ایسا موجود رہے گا جو اللہ کی شریعت کو قائم رکھے گا۔ انھیں ذلیل یا ان کی مخالفت کرنے والے انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا امر آ جائے گا اور وہ اسی حالت پر گامزن ہوں گے۔''

قَالَ عُمَيْرٌ: فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ: قَالَ

(راویٔ حدیث) عمیر نے کہا کہ مالک بن یخامر حضرت

مُعَاذٌ: «وَهُمْ بِالشَّامِ»، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: هٰذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ: «وَهُمْ بِالشَّامِ». [راجع: ٧١]

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ہمارے زمانے میں وہ لوگ شام میں ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مالک بن یخامر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہہ رہے ہیں کہ یہ لوگ شام کے علاقے میں ہیں۔

٣٦٤٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَيَّ يَتَحَدَّثُونَ عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً، فَاشْتَرٰى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ، فَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ، فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ، وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ.

[3642] حضرت شبیب بن غرقدہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے قبیلے کے لوگوں سے سنا، وہ حضرت عروہ (بن جعد) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انھیں ایک دینار دیا کہ وہ اس کے عوض ایک بکری خرید کر لائیں۔ انھوں نے اس دینار سے دو بکریاں خریدیں۔ پھر ایک بکری کو ایک دینار کے عوض فروخت کر کے دینار بھی واپس کر دیا اور بکری بھی پیش کر دی۔ آپ ﷺ نے اس کی خرید وفروخت میں برکت کی دعا فرمائی، چنانچہ وہ اگر مٹی بھی خرید لیتے تو اس میں بھی انھیں نفع ہو جاتا۔

قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ الْحَسَنُ ابْنُ عُمَارَةَ جَاءَنَا بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَهُ شَبِيبٌ مِّنْ عُرْوَةَ. فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ شَبِيبٌ: إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَيَّ يُخْبِرُونَهُ عَنْهُ.

حضرت سفیان کہتے ہیں کہ حسن بن عمارہ نے ہمیں یہ حدیث شبیب بن غرقدہ کے حوالے سے پہنچائی تھی، اس نے کہا تھا کہ شبیب نے یہ حدیث خود حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے سنی تھی، چنانچہ میں شبیب کی خدمت میں گیا تو انھوں نے بتایا کہ میں نے یہ حدیث خود عروہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی بلکہ میں نے اپنے قبیلے کے لوگوں سے سنی تھی جو ان کے حوالے سے اسے بیان کرتے تھے۔

٣٦٤٣ - وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»، قَالَ: وَقَدْ رَأَيْتُ فِي دَارِهِ سَبْعِينَ فَرَسًا.

[3643] (شبیب بن غرقدہ کہتے ہیں کہ) میں نے ایک دوسری حدیث خود حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے سنی، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''خیر و برکت تو قیامت کے دن تک گھوڑوں کی پیشانی سے بندھی ہوئی ہے۔'' چنانچہ شبیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی حویلی میں ستر گھوڑے بندھے ہوئے دیکھے۔

قَالَ سُفْيَانُ: يَشْتَرِي لَهُ شَاةً، كَأَنَّهَا أُضْحِيَّةٌ. [راجع: ٢٨٥٠]

سفیان کہتے ہیں کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے لیے بکری خریدی تھی شاید وہ قربانی کے لیے ہوگی۔

٣٦٤٤ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٢٨٤٩]

[3644] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ قیامت تک کے لیے خیر و برکت کو باندھ دیا گیا ہے۔''

٣٦٤٥ - **حَدَّثَنَا** قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ». [راجع: ٢٨٥١]

[3645] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے کہ آپ نے فرمایا: ''خیر و برکت تو قیامت کے دن تک گھوڑوں کی پیشانی سے باندھ دی گئی ہے۔''

٣٦٤٦ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ، كَانَتْ أَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَّهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ، وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَّسْقِيَهَا، كَانَ ذٰلِكَ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَرَجُلٌ رَّبَطَهَا تَغَنِّيًا وَّتَسَتُّرًا وَّتَعَفُّفًا، وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي رِقَابِهَا وَظُهُورِهَا، فَهِيَ لَهُ كَذٰلِكَ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَّنِوَاءً لِّأَهْلِ الْإِسْلَامِ

[3646] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''گھوڑے تین قسم کے آدمیوں کے لیے ہیں: ایک کے لیے باعث ثواب، دوسرے کے لیے پردہ پوشی کا ذریعہ اور تیسرے کے لیے وبال جان ہیں۔ جس کے لیے گھوڑا باعث ثواب ہے وہ تو وہ شخص ہے جس نے اپنا گھوڑا اللہ کی راہ میں باندھ رکھا ہے، وہ اسے چراگاہ یا باغ میں لمبی رسی سے باندھے رکھتا ہے، گھوڑا اپنے طول و عرض میں جو کچھ چر لے گا وہ سب مالک کے لیے نیکیاں بن جائیں گی۔ اگر وہ رسی توڑ ڈالے اور ایک یا دو بلندیاں دوڑ جائے تو اس کی لید (اور اس کے قدموں کے آثار) اس شخص کے لیے نیکیاں ہوں گے۔ اور اگر وہ نہر کے پاس سے گزرے اور وہاں سے پانی پی لے، حالانکہ مالک کا اسے پانی پلانے کا ارادہ نہیں تھا، یہ بھی اس کی نیکیوں میں شمار ہوگا۔ دوسرا وہ شخص جو کوئی مالداری ظاہر

فَهِيَ وِزْرٌ». وَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ: «مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ: ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُۥ ○ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُۥ﴾ [الزلزلة: ٧، ٨]». [راجع: ٢٣٧١]

کرنے، پردہ پوشی اور سوال سے بچنے کی غرض سے گھوڑا پالتا ہے اور اللہ کا حق بھی فراموش نہیں کرتا جو اس کی گردن اور پشت سے وابستہ ہوتا ہے تو یہ گھوڑا اس کے لیے ایک طرح کی پردہ پوشی کا باعث ہے۔ تیسرا وہ شخص جو گھوڑے کو فخر و غرور اور ریاکاری کے طور پر اور مسلمانوں سے دشمنی کے لیے باندھتا ہے تو یہ گھوڑا اس کے لیے وبال جان ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اس جامع آیت کے علاوہ ان کے متعلق مجھ پر کچھ نازل نہیں ہوا: ''جو کوئی ایک ذرہ بھر نیکی کرے گا تو وہ اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ایک ذرہ بھر برائی کرے گا تو وہ اسے دیکھ لے گا۔''

فائدہ: آج کے جدید دور میں گاڑیوں اور کاروں نے گھوڑوں کی جگہ لے لی ہے جن کی دنیا کے ہر میدان میں ضرورت پڑتی ہے، جنگی مواقع پر بالخصوص ان سے کام لیا جاتا ہے۔ حدیث میں مذکورہ تین اشخاص کا اطلاق گاڑی رکھنے والوں پر بھی ہوتا ہے۔ بہت سی گاڑیاں بعض دفعہ بہترین ملی مفاد کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ ان کے مالک تفصیل بالا کے مطابق اجر وثواب کے حق دار ہوں گے۔ اس کے باوجود گھوڑوں کی ضرورت کو اب بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پہاڑی علاقوں میں جنگی حالات سے ان کے بغیر نبرد آزما ہونا بہت مشکل ہے۔

٣٦٤٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: صَبَّحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ بُكْرَةً وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ، فَأَجَالُوا إِلَى الْحِصْنِ يَسْعَوْنَ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: «اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ». [راجع: ٣٧١]

[3647] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ خیبر میں صبح سویرے ہی پہنچ گئے جبکہ یہودی آلات زراعت لیے باہر نکل رہے تھے۔ جب انھوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے کہ محمد تو لشکر سمیت آ پہنچے ہیں، چنانچہ وہ دوڑتے ہوئے قلعے میں پناہ گزیں ہو گئے۔ نبی ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور نعرۂ تکبیر بلند کیا، پھر فرمایا: ''خیبر تباہ ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں ڈیرے ڈال دیں تو پھر ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔''

٣٦٤٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا

[3648] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں

ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَأَنْسَاهُ، قَالَ ﷺ: «ابْسُطْ رِدَاءَكَ»، فَبَسَطْتُهُ فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «ضُمَّهُ» فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيتُ حَدِيثًا بَعْدُ. [راجع: ١١٨]

نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں آپ سے بہت سی احادیث سنتا ہوں لیکن انھیں بھول جاتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی چادر پھیلاؤ۔'' میں نے اپنی چادر پھیلائی تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے چلو بنا کر چادر میں ڈال دیا، پھر فرمایا: ''اسے سینے سے لگا لو۔'' چنانچہ میں نے اسے سینے سے لگا لیا، پھر اس کے بعد مجھے کوئی حدیث نہیں بھولی۔

فائدہ: چادر میں رسول اللہ ﷺ نے دعاؤں کے ساتھ برکت کو گویا لپ بھر کر ڈال دیا جس کی بدولت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا حافظہ تیز ہو گیا۔ آپ نے جب خیر و برکت سے اپنے سینے کو معمور کر لیا تو حافظِ حدیث اور راوی اسلام کہلائے۔ آپ کو پانچ ہزار سے زائد احادیث زبانی یاد تھیں۔ تف ہے ان لوگوں پر جو ایسے جلیل القدر حافظ حدیث کو حدیث فہمی میں ناقص ٹھہرا کر خود اپنی حماقت کا اظہار کرتے ہیں۔ اس حدیث میں بھی علامات نبوت کا اثبات مقصود ہے۔ اس عنوان کے تحت جتنی بھی احادیث بیان ہوئی ہیں، ان سب میں کسی نہ کسی طرح سے علامتِ نبوت کا ثبوت ملتا ہے اور یہی امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

62 - كِتَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب کا بیان

(١) بَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ رَآهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ

باب: 1- نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل کا بیان اور صحابی وہ مسلمان ہے جس نے نبی ﷺ کی صحبت اختیار کی ہو یا اسے آپ کا دیدار نصیب ہوا ہو

٣٦٤٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَقُولُونَ: فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ لَهُمْ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَّنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُم مَّنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ». [راجع: ٢٨٩٧]

[3649] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک وقت آئے گا کہ اہل اسلام کی جماعتیں جہاد کریں گی تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تم میں سے کوئی شخص ہے جسے رسول اللہ ﷺ کی رفاقت نصیب ہوئی ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں، تو انھیں فتح نصیب ہوگی۔ پھر لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعتیں جہاد کریں گی اور اس موقع پر یہ پوچھا جائے گا کہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی صحبت اختیار کی ہو؟ لوگ کہیں گے: جی ہاں، تو انھیں بھی فتح حاصل ہوگی۔ پھر لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعتیں جہاد کریں گی تو اس وقت سوال اٹھے گا: کیا یہاں کوئی ایسے بزرگ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے شاگردوں میں سے کسی شاگرد کی صحبت میں رہے ہوں؟ لوگ جواب دیں گے: جی ہاں، تو

انھیں فتح حاصل ہوگی۔“

فائدہ: اس حدیث میں لوگوں کے تین طبقات کا بیان ہے پہلا طبقہ صحابۂ کرام ؓ کا ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی رفاقت اختیار کی یا اس نے آپ کا دیدار کیا، پھر وہ حالتِ اسلام پر فوت ہوا۔ دوسرا طبقہ تابعین عظام کا ہے اور تابعین وہ مسلمان ہیں جنھوں نے کم از کم ایک صحابی کی صحبت اٹھائی ہو، پھر اسلام کی حالت میں فوت ہوا ہو۔ تیسرا طبقہ تبع تابعین کا ہے ان سے مراد وہ مسلمان ہیں جنھوں نے کسی تابعی کو دیکھا ہو پھر اسی حالتِ اسلام میں انھیں موت آئی ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ان تین زمانے والوں کی فضیلت بیان کی ہے کہ وہ خیر القرون ہیں جیسا کہ آئندہ حدیث میں آئے گا۔

٣٦٥٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ: سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ» - قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً - «ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ». [راجع: ٢٦٥١]

[3650] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کا سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے۔ پھر ان لوگوں کا جو اس زمانے کے بعد آئیں گے۔ پھر ان کا جو اس زمانے کے بعد آئیں گے۔“ حضرت عمران بن حصین ؓ کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے دور کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا یا تین کا؟ (پھر آپ نے فرمایا:) ”پھر تمھارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو گواہی دیں گے جبکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ خیانت کریں گے، ان میں امانت داری نہیں ہوگی۔ وہ نذر اور منت مانیں گے لیکن انھیں پورا نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔“

٣٦٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ».

قَالَ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ. [راجع: ٢٦٥٢]

[3651] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں۔ پھر وہ جو ان کے متصل ہوں گے۔ پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے۔ پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ گواہی دینے سے پہلے قسم ان کی زبان پر آئے گی اور قسم دینے سے پہلے گواہی دینے کے لیے تیار ہوں گے۔“

(راویٔ حدیث) ابراہیم نخعی نے کہا: جب ہم چھوٹے چھوٹے ہوتے تھے تو ہمارے بزرگ ہمیں گواہی دینے اور عہد و پیمان کرنے پر مارتے تھے۔

فائدہ: حدیث میں سبقت سے مراد یہ ہے کہ دین سے بے پروائی کی وجہ سے ان میں حرص اور لالچ کا غلبہ ہوگا، بس یہی ہو گا کہ جس چیز سے ابتدا کریں شہادت سے یا قسم سے، گویا ان دونوں کی وجہ سے ایک دوڑ لگی ہوگی۔ اس کا مصداق دیکھنا ہوگا تو ہماری عدالتوں میں تیار شدہ گواہوں کو دیکھ لیا جائے۔ دولت کی لالچ میں وہ جھوٹی گواہی اور جھوٹی قسم دینے کے لیے ہر وقت تیار بیٹھے ہیں، حالانکہ گواہی چشم دید واقعہ اور قسم یقینی امر کی ہوتی ہے لیکن انھیں اس سے کوئی غرض نہیں۔

(٢) بَابُ مَنَاقِبِ الْمُهَاجِرِينَ وَفَضْلِهِمْ

باب: 2- مہاجرین کے فضائل و مناقب کا بیان

مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لِلْفُقَرَآءِ ٱلْمُهَٰجِرِينَ﴾ [الحشر: ٨] الْآيَةَ.

ان میں سرفہرست حضرت ابوبکر عبداللہ بن ابوقحافہ تیمی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ان نادار مہاجرین کا خاص حق ہے (جو اپنے گھروں اور جائیدادوں سے بے دخل کیے گئے۔ وہ صرف اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے ہیں)۔“

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ ٱللَّهُ﴾ الْآيَةَ [التوبة: ٤٠].

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر تم ان (محمد ﷺ) کی مدد نہیں کرو گے تو (اس سے پہلے) اللہ نے ان کی مدد کی تھی ......۔“

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَبُو سَعِيدٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَارِ.

حضرت عائشہ، حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (ہجرت کے وقت) نبی ﷺ کے ساتھ غار میں رہے تھے۔

٣٦٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَازِبٍ: مُرِ الْبَرَاءَ فَلْيَحْمِلْ إِلَيَّ رَحْلِي، فَقَالَ عَازِبٌ: لَا، حَتَّى تُحَدِّثَنَا كَيْفَ صَنَعْتَ أَنْتَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ خَرَجْتُمَا مِنْ مَّكَّةَ وَالْمُشْرِكُونَ يَطْلُبُونَكُمْ؟ قَالَ: ارْتَحَلْنَا مِنْ مَّكَّةَ، فَأَحْيَيْنَا أَوْ سَرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى أَظْهَرْنَا، وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ فَرَمَيْتُ بِبَصَرِي هَلْ أَرَى مِنْ ظِلٍّ فَآوِيَ

[3652] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے باپ عازب سے تیرہ (13) درہم کے عوض ایک کجاوہ خرید کیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عازب سے کہا کہ اپنے بیٹے سے کہو وہ اسے میرے ہاں اٹھا لے جائے۔ عازب نے کہا: یہ اس وقت تک ممکن نہیں، جب تک آپ وہ واقعہ نہ بیان کریں کہ آپ اور رسول اللہ ﷺ مکہ سے کیسے نکلے تھے جبکہ مشرکین آپ حضرات کی تلاش میں سرگرداں تھے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے مکہ سے کوچ کیا۔ پھر ہم ساری رات اور سارا دن چلتے رہے حتی کہ دوپہر ہوگئی اور سورج سر پر آ گیا تو میں

إِلَيْهِ؟ فَإِذَا صَخْرَةٌ أَتَيْتُهَا، فَنَظَرْتُ بَقِيَّةَ ظِلٍّ لَّهَا فَسَوَّيْتُهُ، ثُمَّ فَرَشْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِيهِ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: اضْطَجِعْ يَا نَبِيَّ اللهِ! فَاضْطَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ أَنْظُرُ مَا حَوْلِي هَلْ أَرٰى مِنَ الطَّلَبِ أَحَدًا؟ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَّسُوقُ غَنَمَهُ إِلَى الصَّخْرَةِ، يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ؟ فَقَالَ: لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، سَمَّاهُ فَعَرَفْتُهُ فَقُلْتُ: هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَّبَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَهَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لَّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَّنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَّنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا - ضَرَبَ إِحْدٰى كَفَّيْهِ بِالْأُخْرٰى - فَحَلَبَ لِي كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِدَاوَةً عَلٰى فَمِهَا خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَافَقْتُهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقُلْتُ لَهُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللهِ! فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ، ثُمَّ قُلْتُ: قَدْ آنَ الرَّحِيلُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «بَلٰى»، فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُونَنَا فَلَمْ يُدْرِكْنَا أَحَدٌ مِّنْهُمْ غَيْرُ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلٰى فَرَسٍ لَّهُ، فَقُلْتُ: هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: «لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا».

نے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی شاید کہیں سایہ نظر آئے تو ہم وہاں آرام کریں۔ آخر ایک چٹان کے پاس آئے تو اس کا کچھ سایہ دیکھا۔ میں نے وہاں جگہ ہموار کی۔ پھر نبی ﷺ کے لیے فرش بچھا کر عرض کی: اللہ کے نبی! آپ یہاں آرام فرمائیں۔ نبی ﷺ لیٹ گئے تو میں نے چاروں طرف نظر دوڑائی کہ مبادا لوگ ہماری تلاش میں ہوں۔ اچانک مجھے ایک بکریوں کا چرواہا نظر آیا جو اس پتھر کی طرف بکریاں ہانک رہا تھا۔ وہ بھی اس چٹان سے وہی ارادہ رکھتا تھا جو ہم رکھتے تھے۔ میں نے اس سے پوچھا تو کس کا غلام ہے؟ اس نے قریش کے ایک آدمی کا نام لیا جسے میں جانتا تھا۔ میں نے کہا: تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ میں نے کہا: کیا تم ہمارے لیے دودھ دوہنے کے مجاز ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ میں نے اسے دودھ نکالنے کو کہا تو اس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری کو روک لیا۔ میں نے اسے کہا کہ غبار وغیرہ سے اس کے تھن صاف کرے، پھر اسے اپنے دونوں ہاتھ صاف کرنے کا بھی کہا، چنانچہ اس نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور میرے لیے تھوڑا سا دودھ ایک برتن میں نکالا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک چھاگل اپنے ساتھ لے رکھی تھی۔ اس کے منہ پر کپڑا باندھا ہوا تھا۔ میں نے کچھ پانی دودھ میں ڈالا تو وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں اسے لے کر نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! دودھ پی لیجیے۔ آپ نے اس قدر نوش فرمایا کہ میں خوش اور مطمئن ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اب کوچ کا وقت قریب آ گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، ٹھیک ہے۔'' چنانچہ ہم نے وہاں سے کوچ کیا جبکہ اہل مکہ ہماری تلاش میں تھے لیکن سراقہ بن مالک بن

﴿تُرِيحُونَ﴾ بِالْعَشِيِّ ﴿تَسْرَحُونَ﴾ [النحل:٦] بِالْغَدَاةِ. [راجع: ٢٤٣٩]

جعشم کے علاوہ ہم تک کسی کی رسائی نہ ہوئی۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارا پیچھا کرنے والا دشمن ہمارے قریب آ پہنچا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فکر مت کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔''

﴿تُرِيْحُوْنَ﴾ کے معنی شام کو چرانا اور ﴿تَسْرَحُوْنَ﴾ کے معنی صبح کو چرانا ہیں۔

٣٦٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا فَقَالَ: «مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ، اللهُ ثَالِثُهُمَا؟». [انظر: ٣٩٢٢، ٤٦٦٣]

[3653] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ حضرت ابوبکر ؓ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا جبکہ میں غار ثور میں تھا: اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کے نیچے دیکھ لے تو ہم اسے ضرور نظر آ جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! ان دو کے متعلق تیرا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہے؟''

(٣) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «سُدُّوا الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ»

باب: 3- ارشاد نبوی: ''ابوبکر ؓ کے دروازے کے علاوہ سب دروازے بند کر دو'' کا بیان

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت ابن عباس ؓ نے اس حدیث کو نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٣٦٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ وَقَالَ: «إِنَّ اللهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللهِ»، قَالَ: فَبَكٰى أَبُو بَكْرٍ فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهِ أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ! فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ

[3654] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور جو اللہ کے پاس ہے ان میں سے کسی ایک کا اختیار دیا تو اس بندے نے وہ پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے۔'' یہ سن کر حضرت ابوبکر ؓ رونے لگے۔ ہم نے ان کے رونے پر تعجب کیا کہ رسول اللہ ﷺ تو ایک بندے کے متعلق خبر دے رہے ہیں جسے اختیار دیا گیا ہے! بعد میں پتہ چلا کہ جنھیں اختیار دیا گیا تھا وہ خود رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی تھی۔ واقعی حضرت ابوبکر ؓ ہم میں سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ رسول اللہ ﷺ

عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ». [راجع: ٤٦٦]

نے فرمایا: ''اپنی رفاقت اور اپنے مال کے ذریعے مجھ پر سب سے زیادہ احسانات ابوبکر کے ہیں۔ اگر میں اپنے رب کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن ان سے اسلامی اخوت اور دینی محبت ہے۔ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیے جائیں مگر ابوبکر کا دروازہ بند نہ کیا جائے۔''

(٤) بَابُ فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ

باب: 4- نبی ﷺ کے بعد تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برتری حاصل ہے

٣٦٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. [انظر: ٣٦٩٨]

[3655] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک ہی میں جب ہمیں صحابہ کے درمیان انتخاب کے لیے کہا جاتا تو ہم سب سے افضل اور بہتر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا درجہ آتا تھا۔

(٥) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا»

باب: 5- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو'' کا بیان

قَالَهُ أَبُو سَعِيدٍ.

ان الفاظ کو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔

٣٦٥٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلٰكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي». [راجع: ٤٦٧]

[3656] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت سے کسی کو خلیل بناتا تو ضرور ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن وہ میرے (دینی) بھائی اور میرے صحابی ہیں۔''

٣٦٥٧ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ التَّبُوذَكِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، وَقَالَ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا

[3657] ایوب سے روایت ہے (انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا:) ''اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ضرور ابوبکر کو بناتا

لَاتَّخَذْتُهُ خَلِيلًا، وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ». [راجع: ٤٦٧]

لیکن اخوتِ اسلام افضل ہے۔"

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، مِثْلَهُ.

قتیبہ نے عبدالوہاب سے، انھوں نے ایوب سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

٣٦٥٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَتَبَ أَهْلُ الْكُوفَةِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الْجَدِّ فَقَالَ: أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَّاتَّخَذْتُهُ» أَنْزَلَهُ أَبًا، يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ.

[3658] حضرت عبداللہ بن ابوملیکہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ اہل کوفہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دادا (کی وراثت) کے متعلق خط لکھا تو آپ نے انھیں جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جس شخص کے بارے میں فرمایا: "میں اگر اس امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو اس کو بناتا۔" اس، یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دیا تھا۔

فائدہ: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے استحقاق وراثت میں دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دیا کہ اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کا دادا زندہ ہو تو وہ باپ کی عدم موجودگی میں اپنے پوتے کی وراثت کا حق دار ہوگا۔

بَابٌ:

باب:- بلاعنوان

٣٦٥٩ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ - كَأَنَّهَا تَقُولُ: الْمَوْتَ - قَالَ ﷺ: «إِنْ لَّمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ». [انظر: ٧٢٢٠، ٧٣٦٠]

[3659] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ وہ پھر آئے۔ اس نے عرض کیا: اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں، اس کی مراد آپ کی وفات تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جانا۔"

فائدہ: اس حدیث سے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہونے کا واضح اشارہ ملتا ہے، نیز ان حضرات کی تردید بھی ہے جو دعویٰ کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو خلیفہ بنانے کی وصیت کی تھی۔

٣٦٦٠ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ: حَدَّثَنَا

[3660] حضرت ہمام سے روایت ہے، انھوں نے کہا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ: حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَّامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ.

[انظر: ٣٨٥٧]

کہ میں نے حضرت عمار ؓ سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت دیکھا جبکہ آپ کے ساتھ پانچ غلاموں، دو عورتوں اور حضرت ابوبکر ؓ کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔

فائدہ: پانچ غلام یہ تھے: حضرت بلال بن ابی رباح، حضرت زید بن حارثہ، حضرت عامر بن فہیرہ، ابوفکیہہ اور عبید بن زید حبشی ؓ۔ عورتیں حضرت خدیجہ الکبری اور حضرت ام ایمن یا حضرت سمیہ ؓ۔

٣٦٦١ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ ابْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَائِذِ اللهِ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتّٰى أَبْدٰى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ»، فَسَلَّمَ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبٰى عَلَيَّ، فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ، فَقَالَ: «يَغْفِرُ اللهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ»، ثَلَاثًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتٰى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ: أَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ؟ فَقَالُوا: لَا، فَأَتٰى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ يَتَمَعَّرُ حَتّٰى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ، فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ، مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ: كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: صَدَقَ، وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي؟» مَرَّتَيْنِ، فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا. [انظر: ٤٦٤٠]

[3661] حضرت ابو درداء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں حضرت ابوبکر ؓ اپنی چادر کا ایک کنارہ اٹھائے ہوئے آئے یہاں تک آپ کا گھٹنا ننگا ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے دوست کسی سے لڑ کر آئے ہیں۔'' پھر حضرت ابوبکر ؓ نے سلام کیا اور کہا: اللہ کے رسول! میرے اور ابن خطاب ؓ کے درمیان کسی بات پر کچھ جھگڑا ہو گیا تھا۔ میں نے جلدی سے انھیں سخت سست کہہ دیا۔ پھر مجھے ندامت ہوئی۔ میں نے ان سے معذرت کی اور معافی کا سوال کیا لیکن انھوں نے انکار کر دیا۔ اب میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر! اللہ تجھے معاف فرمائے۔'' آپ نے یہ تین مرتبہ کہا۔ پھر ایسا ہوا کہ حضرت عمر ؓ شرمندہ ہوئے اور حضرت ابوبکر ؓ کے گھر پر آئے اور دریافت کیا کہ ابوبکر ؓ یہاں موجود ہیں؟ گھر والوں نے جواب دیا: نہیں۔ پھر حضرت عمر ؓ نبی ﷺ کے پاس آئے اور انھیں سلام کیا۔ انھیں دیکھ کر نبی ﷺ کا چہرۂ انور متغیر ہونے لگا حتی کہ حضرت ابوبکر ؓ ڈرے اور دو زانو بیٹھ کر عرض کرنے لگے: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! زیادتی میں نے ہی کی تھی۔ انھوں نے دو مرتبہ یہ جملہ کہا۔ اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھے تمھاری طرف رسول

بنا کر بھیجا تو تم لوگوں نے مجھے جھٹلایا لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے سچا کہا اور انھوں نے اپنے مال اور اپنی جان سے میری خدمت کی۔ کیا تم میری خاطر میرے دوست کو ستانا چھوڑ دو گے؟'' اور آپ نے یہ دو مرتبہ فرمایا۔ اس ارشاد گرامی کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پھر کسی نے نہیں ستایا۔

٣٦٦٢ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ: خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: «عَائِشَةُ»، فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ: «أَبُوهَا»، فَقُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ»، فَعَدَّ رِجَالًا.

[انظر: ٤٣٥٨]

[3662] حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں غزوۂ ذات السلاسل میں امیر بنا کر بھیجا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں (واپس) آپ کے پاس آیا تو میں نے عرض کیا: سب لوگوں میں کون شخص آپ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''عائشہ۔'' میں نے عرض کیا: مردوں میں سے کون؟ آپ نے فرمایا: ''ان کے والد گرامی۔'' میں نے پوچھا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''پھر عمر بن خطاب۔'' اسی طرح درجہ بدرجہ آپ نے کئی آدمیوں کے نام لیے۔

فائدہ: غزوۂ ذات السلاسل 7 ہجری میں ہوا۔ اس غزوے میں کفار نے اپنے آپ کو زنجیروں سے باندھ رکھا تھا تاکہ وہ اجتماعی طور پر راہ فرار اختیار نہ کر سکیں۔ مسلمانوں کے لشکر کی کمان حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کر رہے تھے۔ ان میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ اس بنا پر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید وہ ان سب سے افضل ہیں، اس لیے انھیں امیر بنایا گیا ہے، اس لیے آپ نے مذکورہ سوالات کیے۔

٣٦٦٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَكَلَّمَتْهُ

[3663] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ایک دفعہ ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ ایک بھیڑیے نے اس پر حملہ کیا اور ان میں سے ایک بکری اٹھا کر لے بھاگا تو گڈریا اسے چھڑانے کے لیے اس کے پیچھے بھاگا۔ اس دوران میں بھیڑیے نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: درندوں والے دن ان کا کون محافظ ہو گا، جس دن میرے علاوہ انھیں کوئی نہیں چرائے گا؟ اسی طرح ایک آدمی بیل کو

فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا لٰكِنِّي خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ»، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَإِنِّي أُومِنُ بِذٰلِكَ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ» رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. [راجع: ٢٣٢٤]

ہانک کر لے جا رہا تھا۔ پھر وہ اس پر سوار ہو گیا تو بیل اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: میں تو اس کام کے لیے نہیں پیدا ہوا مجھے تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔'' لوگوں نے سبحان اللہ کہہ کر اپنے تعجب کا اظہار کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں اس کی تصدیق کرتا ہوں، نیز حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (ؓ) بھی اس پر یقین رکھتے ہیں۔''

٣٦٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلٰى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ، فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ، حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ». [انظر: ٧٠٢١، ٧٠٢٢، ٧٤٧٥]

[3664] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں ایک دفعہ سو رہا تھا کہ میں نے خود کو ایک ایسے کنویں پر دیکھا جس پر ڈول پڑا تھا۔ میں نے اس سے جس قدر اللہ نے چاہا پانی کے ڈول نکالے، پھر ابن ابی قحافہ نے اسے لے لیا اور انھوں نے کنویں سے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے ڈول کھینچنے میں کچھ ضعف اور ناتوانی تھی۔ اللہ تعالیٰ انھیں وہ کمزوری معاف فرمائے۔ پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا تو اسے عمر بن خطاب نے لے لیا۔ میں نے لوگوں میں کوئی ایسا زور آور شخص نہیں پایا جو عمر کی طرح ڈول نکالتا ہو، حتی کہ سب لوگ سیراب ہو گئے اور انھوں نے اپنے اونٹ بھی سیراب کر کے بٹھا دیے۔''

٣٦٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ».

[3665] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تکبر کی نیت سے اپنا کپڑا نیچے لٹکاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔'' یہ سن کر حضرت ابوبکر ؓ گویا ہوئے: میرے کپڑے کا ایک گوشہ لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کا خوب اہتمام کروں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ایسا بطور تکبر نہیں کرتے ہو۔''

قَالَ مُوسٰى: فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: أَذَكَرَ عَبْدُ اللهِ:

راویٔ حدیث موسیٰ نے سالم بن عبداللہ سے کہا: کیا

«مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ» قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ ذَكَرَ إِلَّا «ثَوْبَهُ». [انظر: ٥٧٨٣، ٥٧٨٤، ٥٧٩١، ٦٠٦٢]

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے تہ بند لٹکانے کا ذکر کیا تھا، انھوں نے جواب دیا کہ میں نے انھیں صرف کپڑے کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

فائدہ: حدیث میں ایک گوشے سے مراد پچھلی جانب ہے کیونکہ جب سرین موٹے ہوں تو چادر کا پچھلا کنارہ رک جاتا ہے اور جب سرین ہلکے پھلکے ہوں تو چادر کو جہاں انسان باندھنا اور روکنا چاہتا ہے وہاں پر چادر رُک نہیں سکتی بلکہ اس جگہ سے نیچے ڈھلک جاتی ہے چونکہ ابوبکر ؓ لاغر، نحیف جسم والے تھے، اس بنا پر کمر میں کچھ جھکاؤ بھی تھا، کوشش کے باوجود بعض اوقات آپ کی چادر ٹخنوں سے نیچے ہو جاتی تھی، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انھیں مستثنیٰ قرار دیا۔ اس سے چادر کی اگلی جانب بھی مراد ہو سکتی ہے کیونکہ پیٹ بڑھا ہوا ہو تو چادر کا اپنی جگہ پر رکنا ممکن نہیں رہتا۔ بعض روایات میں آپ کے متعلق ہے کہ آپ کا پیٹ بڑھا ہوا تھا لیکن یہ خلاف معروف ہے، پہلی توجیہ زیادہ قرین قیاس ہے۔ واللہ أعلم.

٣٦٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ - يَعْنِي: الْجَنَّةَ -: يَا عَبْدَ اللهِ هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ وَبَابِ الرَّيَّانِ»، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا عَلٰى هٰذَا الَّذِي يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، وَقَالَ: هَلْ يُدْعٰى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَّا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ». [راجع: ١٨٩٧]

[3666] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کیا اسے جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے۔ جو شخص نمازی ہو گا اسے باب الصلاۃ سے پکارا جائے گا۔ جو شخص مجاہدین سے ہو گا اسے باب الجہاد سے دعوت دی جائے گی۔ جو شخص صدقہ کرنے والوں سے ہو گا اسے باب الصدقہ سے بلایا جائے گا۔ اور جو شخص روزہ داروں سے ہو گا اسے باب الصیام اور باب الریان سے بلایا جائے گا۔'' حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! جس شخص کو تمام دروازوں سے پکارا جائے گا اسے کوئی ضرورت نہ ہو گی، پھر عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا کسی شخص کو تمام دروازوں سے دعوت دی جائے گی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اے ابوبکر! میں امید رکھتا ہوں کہ تم ان لوگوں سے ہو۔''

٣٦٦٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ:

[3667] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی

أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ - قَالَ إِسْمَاعِيلُ: تَعْنِي بِالْعَالِيَةِ - فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ: وَاللهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - قَالَتْ: وَقَالَ عُمَرُ: وَاللهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ - وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللهُ فَلَيُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَّأَرْجُلَهُمْ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، طِبْتَ حَيًّا وَّمَيِّتًا، وَاللهِ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يُذِيقُكَ اللهُ الْمَوْتَتَيْنِ أَبَدًا، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: أَيُّهَا الْحَالِفُ! عَلٰى رِسْلِكَ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ. [راجع: ١٢٤١]

تو حضرت ابوبکر ؓ اپنی جاگیر سنح، یعنی مدینہ کے بالائی حصے میں تھے۔ حضرت عمر ؓ یہ کہتے ہوئے کھڑے ہوئے: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے وفات نہیں پائی۔ مزید فرمایا: واللہ! میرے دل میں یہی بات آئی ہے کہ آپ نے وفات نہیں پائی اور اللہ تعالیٰ آپ کو (صحت یابی کے بعد) اٹھائے گا تو آپ (موت کی باتیں کرنے والے) لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹیں گے۔ اتنے میں حضرت ابوبکر ؓ تشریف لائے۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور سے کپڑا ہٹایا، آپ کو بوسہ دیا اور فرمایا: میرا باپ اور میری ماں آپ پر فدا ہوں! آپ حیات وممات میں پاکیزہ ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی دو موتوں کا مزہ نہیں چکھائے گا۔ پھر آپ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا: اے قسم اٹھانے والے! ذرا ٹھہر جا۔ جب حضرت ابوبکر ؓ نے تقریر شروع کی تو عمر ؓ بیٹھ گئے۔

٣٦٦٨ - فَحَمِدَ اللهَ أَبُو بَكْرٍ وَّأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ: أَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ، وَقَالَ: ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ﴾ [الزمر: ٣٠] وَقَالَ: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِين مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَٰبِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِى اللَّهُ الشَّٰكِرِينَ﴾ [آل عمران: ١٤٤] قَالَ: فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُونَ. قَالَ: وَاجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ إِلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَقَالُوا: مِنَّا أَمِيرٌ وَّمِنْكُمْ أَمِيرٌ، فَذَهَبَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَأَسْكَتَهُ

[3668] حضرت ابوبکر ؓ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی، پھر فرمایا: توجہ سے سنو! جو شخص حضرت محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا اسے معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت محمد ﷺ کی وفات ہو چکی ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو بے شک اللہ تعالیٰ زندۂ جاوید ہے اور اس پر کبھی موت نہیں آئے گی، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''بے شک آپ مرنے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔'' نیز یہ آیت بھی تلاوت فرمائی: ''حضرت محمد صرف رسول ہیں۔ آپ سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ اگر آپ وفات پا جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو کیا تم سب اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ اور جو کوئی اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے گا وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو اچھی جزا دے گا۔'' یہ سن کر لوگ بے اختیار رونے

أَبُو بَكْرٍ، وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ: وَاللهِ مَا أَرَدْتُ بِذٰلِكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ هَيَّأْتُ كَلَامًا قَدْ أَعْجَبَنِي خَشِيتُ أَنْ لَّا يَبْلُغَهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِي كَلَامِهِ: نَحْنُ الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ، فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ: لَا، وَاللهِ لَا نَفْعَلُ، مِنَّا أَمِيرٌ وَّمِنْكُمْ أَمِيرٌ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا، وَلٰكِنَّا الْأُمَرَاءُ، وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ، هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا، وَأَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا، فَبَايِعُوا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، فَقَالَ عُمَرُ: بَلْ نُبَايِعُكَ أَنْتَ فَأَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهِ، فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ، فَقَالَ قَائِلٌ: قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، فَقَالَ عُمَرُ: قَتَلَهُ اللهُ. [راجع: ١٢٤٢]

لگے اور انصار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس سقیفہ بنو ساعدہ میں جمع ہو گئے اور کہنے لگے: ایک امیر ہم میں سے ہو گا اور ایک امیر تم میں سے ہو گا۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم ان کے پاس گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تقریر کرنا چاہتے تھے لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں چپ کرا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: واللہ! میرا ارادہ یہ تھا کہ میں نے ایک بہت اچھی تقریر تیار کر لی تھی۔ میرا خیال تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ معاملے کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ بہر حال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تقریر شروع کی۔ واقعی وہ تمام لوگوں سے زیادہ بلیغ ثابت ہوئے۔ انھوں نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا: ہم مہاجرین امراء اور حکام ہوں گے اور تم انصار ہمارے وزیر ہو گے۔ اس دوران میں حباب بن منذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واللہ! ہم ایسا نہیں کریں گے بلکہ ایک امیر ہم میں سے اور ایک امیر تم میں سے ہو گا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہیں ہو گا بلکہ ہم امراء ہوں گے اور تم وزراء ہو گے کیونکہ محل وقوع کے اعتبار سے قریش تمام عربوں سے بہتر اور افعال و کردار کے لحاظ سے افضل ہیں، لہٰذا تم سب حضرت عمر یا ابوعبیدہ بن جراح کی بیعت کر لو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، ہم تو آپ ہی کی بیعت کریں گے کیونکہ آپ ہمارے سردار، ہم میں سے افضل اور ہم سب میں سے رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان کی بیعت کر لی اور اس کے بعد تمام لوگوں نے آپ کی بیعت کر لی۔ کسی کہنے والے نے کہا: تم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو ہلاک کر ڈالا ہے، یعنی اسے نظر انداز کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے تو اللہ نے ہلاک کیا ہے۔

٣٦٦٩ - وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ: أَخْبَرَنِي أَبِي الْقَاسِمُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى» ثَلَاثًا. وَقَصَّ الْحَدِيثَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ إِلَّا نَفَعَ اللهُ بِهَا، لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَإِنَّ فِيهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللهُ بِذٰلِكَ. [راجع: ١٢٤١]

[3669] ایک دوسری سند سے حضرت عائشہ ؓ سے مروی ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے اپنی آنکھیں اوپر اٹھائیں، پھر تین مرتبہ فرمایا: ''(اے اللہ!) مجھے ملأ اعلیٰ میں داخل کردے۔'' اور بقیہ حدیث بیان کی۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں حضرات کے خطاب سے بہت فائدہ پہنچایا۔ حضرت عمر ؓ لوگوں کو ڈراتے تھے تاکہ کہیں لوگوں میں نفاق نہ پھوٹ پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی وجہ سے اس نفاق کو دور کردیا۔

٣٦٧٠ - ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الْهُدٰى وَعَرَّفَهُمُ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَخَرَجُوا بِهِ، يَتْلُونَ ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ ٱلرُّسُلُ﴾ إِلٰى ﴿ٱلشَّٰكِرِينَ﴾ [آل عمران: ١٤٤]. [راجع: ١٢٤٢]

[3670] حضرت ابوبکر ؓ نے لوگوں کی خوب رہنمائی فرمائی اور جو ان کی ذمہ داری تھی وہ ان پر واضح کی، چنانچہ جب لوگ وہاں سے نکلے تو یہ آیت کریمہ تلاوت کر رہے تھے: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ...... الشَّاكِرِيْنَ﴾ تک

فائدہ: اس حدیث سے حضرت ابوبکر ؓ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ آپ کی بصیرت، عظیم خطبہ اور بروقت اقدام نے امت کے شیرازہ کو منتشر ہونے سے بچالیا، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کا علم حضرت عمر ؓ بلکہ تمام صحابہ کے علم سے بڑھ کر تھا۔

٣٦٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ، وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ: عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ.

[3671] حضرت محمد ابن حنفیہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے والدگرامی (حضرت علی ؓ) سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل کون ہیں؟ تو انھوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر ؓ۔ میں نے پوچھا: پھر کون؟ تو انھوں نے فرمایا: اس کے بعد حضرت عمر ؓ۔ مجھے اس بات کا اندیشہ ہوا کہ اب آپ حضرت عثمان ؓ کا نام ذکر کریں گے تو میں نے کہا: اس کے بعد پھر آپ (افضل) ہیں؟ یہ سن کر انھوں نے فرمایا: میں تو صرف عام مسلمانوں جیسا ایک آدمی ہوں۔

فائدہ: محمد ابن حنفیہ، اپنی والدہ کی طرف منسوب ہیں اور وہ حضرت علی ؓ کے بیٹے ہیں۔ وہ جنگ یمامہ میں قید ہوکر آئی تھیں، ممکن ہے کہ ان کے نزدیک حضرت علی ؓ حضرت عثمان ؓ سے افضل ہوں، اس لیے انھوں نے حضرت عثمان کے بجائے

ان کا نام لے لیا لیکن اہل سنت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ ان حضرات کی خلافت کی ترتیب کے مطابق ان کی فضیلت و برتری میں بھی ترتیب ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ میں عام مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں تواضع اور انکسار پر محمول ہے۔

٣٦٧٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ - أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ - انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَّاءٌ، فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ، فَقَالُوا: أَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ، وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَّرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعٌ رَّأْسَهُ عَلٰى فَخِذِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَّاءٌ؟ قَالَتْ: فَعَاتَبَنِي، وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّقُولَ، وَجَعَلَ يَطْعَنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى فَخِذِي، فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ! فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ، فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ. [راجع: ٣٣٤]

[3672] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ جب ہم مقام بیداء یا ذات جیش پر پہنچے تو میرا ہار گم ہو گیا۔ اس کی تلاش کے لیے رسول اللہ ﷺ وہاں ٹھہرے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ رُک گئے جبکہ وہاں کوئی پانی (کا چشمہ) نہیں تھا اور نہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس ہی پانی تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگے: آپ نہیں دیکھتے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کام کر دکھایا ہے؟ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیگر لوگوں سمیت ٹھہرا رکھا ہے۔ یہاں نہ پانی کا چشمہ ہے اور نہ خود ان کے پاس پانی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے جبکہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر اپنا سر مبارک رکھے نیند فرما رہے تھے۔ انھوں نے آتے ہی فرمایا: تم نے خواہ مخواہ رسول اللہ ﷺ اور دوسرے لوگوں کو روک رکھا ہے جبکہ نہ تو وہ کسی چشمے پر ہیں اور نہ خود ان کے پاس پانی ہے؟ انھوں نے مجھے خوب ڈانٹا اور جو کچھ اللہ نے چاہا انھوں نے مجھے سرزنش کرتے ہوئے کہا۔ پھر اپنے ہاتھ سے میری کمر میں کچوکا لگایا اور میں حرکت نہ کر سکتی تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر سر رکھ کر محو استراحت تھے۔ بہرحال رسول اللہ ﷺ صبح تک سوئے رہے۔ اٹھے تو پانی نہیں تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت تیمّم نازل فرمائی۔ پھر سب لوگوں نے تیمّم کر کے نماز پڑھی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے خاندان ابوبکر! یہ تمھاری کوئی پہلی ہی برکت نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جس اونٹ پر میں سوار تھی، جب ہم نے اسے اٹھایا تو اس کے نیچے سے ہار مل گیا۔

٣٦٧٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَّا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ».

[3673] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے اصحاب کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو وہ ان کے مد یا نصف مد کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔''

تَابَعَهُ جَرِيرٌ وَّعَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَاضِرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ.

حضرت جریر، عبداللہ بن داود، ابومعاویہ اور محاضر نے اعمش سے روایت کرنے میں شعبہ کی متابعت کی ہے۔

٣٦٧٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ أَبُو الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ، فَقُلْتُ: لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هٰذَا، قَالَ: فَجَاءَ الْمَسْجِدَ، فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: خَرَجَ وَوَجَّهَ هَاهُنَا، فَخَرَجْتُ عَلٰى إِثْرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ، حَتّٰى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ، حَتّٰى قَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى بِئْرِ أَرِيسٍ، وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ: لَأَكُونَنَّ بَوَّابًا لِلنَّبِيِّ ﷺ الْيَوْمَ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ، فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ: عَلٰى رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! هٰذَا أَبُو بَكْرٍ يَّسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: «ائْذَنْ لَّهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ»، فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ

[3674] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے اپنے گھر وضو کیا اور باہر نکلتے دل میں کہنے لگے کہ میں آج رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور آپ کے ساتھ رہوں گا، چنانچہ وہ مسجد میں آئے اور نبی ﷺ کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے کہا: آپ باہر کہیں اس طرف تشریف لے گئے ہیں، لہٰذا میں آپ کے قدموں کے نشانات پر آپ کے متعلق پوچھتا ہوا روانہ ہوا اور چاہ اریس تک جا پہنچا اور دروازے پر بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ کھجور کی شاخوں سے بنا ہوا تھا۔ جب آپ رفع حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کر چکے تو میں آپ کے پاس گیا۔ آپ چاہ اریس، یعنی اس کی منڈیر کے درمیان کنویں میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہوئے تھے اور اپنی پنڈیوں کو کھول کر کنویں میں لٹکا رکھا تھا۔ میں آپ کو سلام کر کے لوٹ آیا اور دروازے پر بیٹھ گیا۔ میں نے سوچا کہ آج نبی ﷺ کا دربان بنوں گا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انھوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا: کون ہے؟ انھوں نے کہا: ابوبکر ہوں۔ میں نے کہا: ذرا ٹھہریے۔ میں نے جا کر (رسول اللہ ﷺ سے) عرض کیا: اللہ کے رسول! ابوبکر اجازت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ان کو آنے دو اور

لِأَبِي بَكْرٍ: ادْخُلْ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ، فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَعَهُ فِي الْقُفِّ، وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ - كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ - وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ. وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي، فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا - يُرِيدُ أَخَاهُ - يَأْتِ بِهِ، فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: عَلٰى رِسْلِكَ، ثُمَّ جِئْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: «ائْذَنْ لَّهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَجِئْتُ فَقُلْتُ لَهُ: ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ، فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ، وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ. فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ، فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ، فَقُلْتُ: عَلٰى رِسْلِكَ، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: «ائْذَنْ لَّهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيبُهُ»، فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيبُكَ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ، فَجَلَسَ وُجَاهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ.

جنت کی بشارت بھی سناؤ۔'' لہٰذا میں نے واپس آ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اندر آ جائیے اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آئے اور رسول اللہ ﷺ کی دائیں جانب آپ کے ساتھ منڈیر پر بیٹھ گئے اور انھوں نے بھی اسی طرح اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکا دیے جس طرح نبی ﷺ نے لٹکا رکھے تھے اور اپنی پنڈلیاں بھی کھول دیں۔ میں واپس جا کر بیٹھ گیا اور میں اپنے بھائی کو گھر میں وضو کرتے چھوڑ آیا تھا اور اس نے بھی میرے پیچھے آنا تھا۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: اگر اللہ کو فلاں، یعنی میرے بھائی کی بھلائی منظور ہے تو ضرور اس کو یہاں لے آئے گا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی دروازہ ہلا رہا ہے۔ میں نے پوچھا: کون ہے؟ اس نے کہا: عمر بن خطاب ہوں۔ میں نے کہا: ذرا ٹھہریے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو سلام کر کے گزارش کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہیں اور آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''انھیں اجازت دو اور جنت کی بھی بشارت سناؤ۔'' میں نے واپس آ کر کہا: اندر آ جائیں اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے، چنانچہ وہ اندر آئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کنویں کی منڈیر پر آپ کی بائیں جانب بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکا دیے۔ پھر میں واپس آ کر دروازے پر بیٹھ گیا اور دل میں وہی کہنے لگا کہ اگر اللہ فلاں کے ساتھ بھلائی چاہے گا تو اسے یہاں ضرور لے آئے گا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور دروازے کو حرکت دینے لگا۔ میں نے پوچھا: کون ہے؟ اس نے کہا: عثمان بن عفان ہوں۔ میں نے کہا: ٹھہریے۔ پھر میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور انھیں خبر دی تو آپ نے فرمایا: ''انھیں اندر آنے کی اجازت اور جو آزمائش

انھیں پہنچے گی، اس کے بدلے میں جنت کی بشارت بھی دے دو۔“ چنانچہ میں آیا اور ان سے کہا کہ آ جاؤ اور رسول اللہ ﷺ نے اس مصیبت پر جو آپ کو پہنچے گی جنت کی بشارت دی ہے، چنانچہ حضرت عثمان بھی اندر آ گئے اور انھوں نے منڈیر کو بھرا ہوا دیکھا تو وہ آپ کے سامنے دوسری جانب بیٹھ گئے۔

قَالَ شَرِيكٌ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ. [انظر: ٣٦٩٣، ٣٦٩٥، ٧٠٩٧، ٧٢٦٢]

حضرت سعید بن میبّب نے کہا: میں نے اس طرح بیٹھنے سے ان کی قبروں کی جگہ مراد لی ہے۔

٣٦٧٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا وَّأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: «اثْبُتْ أُحُدُ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيقٌ وَّشَهِيدَانِ». [انظر: ٣٦٨٦، ٣٦٩٩]

[3675] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ احد پہاڑ پر چڑھے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان ؓ تھے۔ اتنے میں پہاڑ لرزنے اور کانپنے لگا تو آپ نے فرمایا: ”اے اُحد! ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر اس وقت ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔“

٣٦٧٦ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا عَلَى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا جَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ، فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَّاللهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَّدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ، فَنَزَعَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ».

[3676] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں (خواب میں) ایک کنویں پر کھڑا اس سے پانی کھینچ رہا تھا کہ میرے پاس ابوبکر و عمر ؓ بھی پہنچ گئے۔ پھر ابوبکر ؓ نے ڈول لے لیا اور ایک یا دو ڈول کھینچے۔ ان کے پانی بھرنے میں کچھ کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے گا۔ پھر ابوبکر ؓ کے ہاتھ سے وہ ڈول حضرت عمر ؓ نے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں پہنچتے ہی وہ ڈول ایک بڑے ڈول کی شکل اختیار کر گیا۔ میں نے کوئی ہمت والا شہ زور انسان نہیں دیکھا جو اتنی حسن تدبیر اور قوت کے ساتھ کام کرنے کا عادی ہو، چنانچہ انھوں نے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو بھی پانی پلا کر بٹھا دیا۔“

قَالَ وَهْبٌ: الْعَطَنُ: مَبْرَكُ الْإِبِلِ، يَقُولُ: حَتَّى رَوِيَتِ الْإِبِلُ فَأَنَاخَتْ. [راجع: ٣٦٣٤]

(راویٔ حدیث) وہب نے بیان کیا کہ [العَطَنُ] اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ عرب کا محاورہ ہے: اونٹ سیراب ہوئے کہ (وہیں) بیٹھ گئے۔

٣٦٧٧ - حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ، يَدْعُونَ اللهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ، إِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ: يَرْحَمُكَ اللهُ! إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَّجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ؛ لِأَنِّي كَثِيرًا مِّمَّا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ»، فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَّجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. [انظر: ٣٦٨٥]

[3677] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ کھڑا تھا اور ہم اللہ تعالیٰ سے حضرت عمر ؓ کے لیے دعائے مغفرت کر رہے تھے جبکہ ان کا جنازہ چار پائی پر رکھا جا چکا تھا۔ اتنے میں ایک شخص نے میرے پیچھے سے آ کر اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھ دی اور کہنے لگا: اللہ تم پر رحم کرے! میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمھیں تمھارے ساتھیوں کے ہمراہ رکھے گا کیونکہ میں اکثر رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کرتا تھا: ''فلاں جگہ پر میں تھا اور ابوبکر و عمر ساتھ تھے۔ میں نے اور ابوبکر و عمر نے یہ کام کیا۔ میں اور ابوبکر و عمر روانہ ہوئے۔'' مجھے اس لیے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھیں ان کے ساتھ رکھے گا۔ پھر میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو یہ (دعائیہ) کلمات کہنے والے حضرت علی بن ابی طالب ؓ تھے۔

٣٦٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ أَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي، فَوَضَعَ رِدَاءً فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهَا خَنْقًا شَدِيدًا، فَجَاءَهُ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَفَعَهُ عَنْهُ ﷺ فَقَالَ: ﴿أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ ٱللَّهُ وَقَدْ جَآءَكُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ مِن رَّبِّكُمْ﴾ [غافر: ٢٨].

[انظر: ٣٨٥٦، ٤٨١٥]

[3678] حضرت عروہ بن زبیر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر ؓ سے مشرکین مکہ کی سب سے بڑی ظالمانہ حرکت کے بارے میں پوچھا جو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کی تھی تو انھوں نے بتایا: میں نے عقبہ بن ابو معیط کو دیکھا وہ نبی ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اس نے اپنی چادر آپ کی گردن میں ڈالی اور اس سے آپ کا گلہ گھونٹتے ہوئے اسے سختی سے دبایا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر ؓ تشریف لائے تو انھوں نے اس لعین کو آپ سے ہٹایا اور فرمایا: ''کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور تمھارے پاس اپنے رب کی طرف سے دلائل بھی لایا ہے۔''

(٦) بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَبِي حَفْصٍ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب:6- حضرت ابوحفص عمر بن خطاب قرشی عدوی رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

٣٦٧٩ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمَاجِشُونِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذَا بِلَالٌ. وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: لِعُمَرَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ»، فَقَالَ عُمَرُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ! أَعَلَيْكَ أَغَارُ؟. [انظر: ٥٢٢٦، ٧٠٢٤]

[3679] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے آپ کو (بحالت خواب) جنت میں داخل ہوتے دیکھا اور وہاں ابوطلحہ کی بیوی رمیصاء کو بھی دیکھا۔ میں نے ایک شخص کے چلنے کی آواز سن کر دریافت کیا: یہ کون ہے؟ تو کسی نے جواب دیا: یہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر میں نے وہاں ایک محل دیکھا۔ اس کے صحن میں ایک جوان عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کس کا محل ہے؟ کسی نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ محل میں گھوم پھر کر دیکھوں مگر اے عمر! مجھے تمھاری غیرت یاد آ گئی۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

٣٦٨٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا»، فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللهِ؟. [راجع: ٣٢٤٢]

[3680] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے جب آپ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو جنت میں دیکھا۔ اچانک وہاں ایک عورت کو محل کے پاس وضو کرتے دیکھا۔ میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا: یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے۔ میں ان کی غیرت کا خیال کرتے ہوئے واپس آ گیا۔'' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہا: اللہ کے رسول! کیا میں نے آپ کے خلاف غیرت کرنا تھی؟

٣٦٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ

[3681] حضرت حمزہ بن عبداللہ سے روایت ہے، وہ اپنے باپ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے بیان کرتے

الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ شَرِبْتُ - يَعْنِي اللَّبَنَ - حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرِّيِّ يَجْرِي فِي ظُفُرِي - أَوْ فِي أَظْفَارِي - ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ»، قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الْعِلْمَ». [راجع: ٨٢]

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے بحالت خواب دودھ پیا، اس قدر پیا کہ اس کی سیرابی اپنے ناخن یا ناخنوں پر دیکھنے لگا۔ پھر میں نے وہ دودھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کی تعبیر علم ہے۔''

٣٦٨٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيفًا، وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ، حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ».

[3682] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کنویں پر چرخی سے ڈول کھینچ رہا ہوں۔ اتنے میں حضرت ابوبکر آئے تو انھوں نے ایک یا دو ڈول پانی کے بھرے ہوئے کھینچے۔ ان کے پانی بھرنے میں کچھ کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو وہ ڈول ایک بڑے ڈول کی شکل اختیار کر گیا۔ میں نے کوئی شہ زور اور طاقتور آدمی نہیں دیکھا جس نے اتنی مہارت سے اپنا کام پورا کیا ہو، یہاں تک لوگ خود بھی سیراب ہوئے اور انھوں نے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے ان کے ٹھکانوں میں باندھ دیا۔''

قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: (الْعَبْقَرِيُّ): عِتَاقُ الزَّرَابِيِّ.

ابن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عَبْقَرِيٌّ، عمدہ قالین کو کہتے ہیں۔

وَقَالَ يَحْيَى: اَلزَّرَابِيُّ: الطَّنَافِسُ لَهَا خَمْلٌ رَقِيقٌ. ﴿مَبْثُوثَةٌ﴾ [الغاشية:١٦]: كَثِيرَةٌ. [راجع: ٣٦٣٤]

حضرت یحییٰ کہتے ہیں کہ زَرَابِيُّ باریک کناروں والی چادروں کو کہا جاتا ہے۔ ﴿مَبْثُوثَةٌ﴾ کے معنی کثرت کے ہیں۔

٣٦٨٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ

[3683] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی جبکہ اس وقت آپ کے پاس قریش کی چند عورتیں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں۔ بہت

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلٰى صَوْتِهِ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ»، قَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَّهَبْنَ يَا رَسُولَ اللهِ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ، أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِيهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ». [راجع: ٣٢٩٤]

اصرار کے ساتھ نان و نفقہ میں اضافے کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ ایسے حالات میں ان کی آوازیں آپ ﷺ کی آواز سے بلند ہو رہی تھیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو وہ جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اجازت دی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے تو رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپ کے دندان مقدسہ کو ہمیشہ ہنستا رکھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ان عورتوں پر ہنسی آ رہی ہے جو ابھی میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں لیکن جب انھوں نے تمھاری آواز سنی تو جلدی سے پس پردہ چلی گئیں۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ زیادہ حق دار ہیں کہ وہ آپ سے ڈریں۔ پھر انھوں نے عورتوں سے مخاطب ہو کر کہا: اے اپنے آپ کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتیں؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں، آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں آپ کہیں زیادہ سخت ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن خطاب! اب آپ اس موضوع کو ختم کریں۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر شیطان کسی راہ پر آپ کو چلتا دیکھ لے تو وہ اپنا راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔''

٣٦٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ. [انظر: ٣٨٦٣]

[3684] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے ہم لوگ برابر عزت کی زندگی گزارنے لگے۔

٣٦٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: وُضِعَ عُمَرُ عَلٰى سَرِيرِهِ

[3685] ابن ابی مُلَیکہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا گیا تو لوگوں نے اسے گھیرے میں لے

فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِي، فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَحَسِبْتُ أَنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ». [راجع: ٣٦٧٧]

لیا اور ان کے لیے اللہ سے دعائیں اور مغفرت طلب کرنے لگے۔ میں بھی وہاں موجود تھا۔ جنازہ اٹھانے سے پہلے اچانک ایک آدمی نے میرے کندھوں پر ہاتھ رکھے۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے رحمت کرتے ہوئے کہا: اے عمر! تم نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جو عمل و کردار کے اعتبار سے مجھے آپ سے زیادہ محبوب ہو (اور میں تمنا کروں) کہ میں اس جیسا بن کر اللہ تعالیٰ سے ملوں۔ اللہ کی قسم! مجھے تو پہلے ہی سے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا۔ اور میرا یہ یقین اس بنا پر تھا کہ میں اکثر نبی ﷺ سے یہ سنا کرتا تھا: ”میں اور ابوبکر و عمر گئے۔ میں اور ابوبکر و عمر اندر آئے۔ میں اور ابوبکر و عمر باہر نکلے۔“

٣٦٨٦ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَوَاءٍ وَكَهْمَسُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: «اثْبُتْ أُحُدُ! فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ [شَهِيدَانِ]». [راجع: ٣٦٧٥]

[3686] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ احد پہاڑ پر چڑھے۔ آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ پہاڑ لرزنے اور کانپنے لگا تو آپ نے اپنا پاؤں مار کر اسے فرمایا: ”اے احد! ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔“

٣٦٨٧ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ - يَعْنِي عُمَرَ - فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ حِينِ قُبِضَ، كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ -

[3687] حضرت اسلم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کچھ حالات پوچھے تو میں نے انھیں بتایا کہ جب سے رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی ہے، میں نے آپ کے بعد کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جو معاملات نمٹانے میں بہت کوشش کرنے والا اور اللہ کی راہ میں زیادہ سخاوت کرنے والا

حَتَّى انْتَهٰى - مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

ہو اور یہ خوبیاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر ختم ہو گئیں۔

٣٦٨٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: «وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟» قَالَ: لَا شَيْءَ، إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ، فَقَالَ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ». قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ».

[3688] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے قیامت کے متعلق پوچھا کہ وہ کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: ''تو نے اس کے لیے کیا تیار کیا ہے؟'' اس نے کہا: کچھ بھی نہیں، صرف اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تو قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکھتا ہے۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم کسی بات سے اتنا خوش نہ ہوئے جس قدر نبی ﷺ کے اس ارشاد گرامی سے خوش ہوئے: ''جس کو تو محبوب رکھتا ہے قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا۔''

قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ، وَإِنْ لَّمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ. [انظر: ٦١٦٧، ٦١٧١، ٧١٥٣]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں تو نبی ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ اس محبت کی وجہ سے میں ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میں نے ان جیسے عمل نہیں کیے۔

٣٦٨٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِّنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَّكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ».

[3689] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔''

زَادَ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُّكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّكُونُوا أَنْبِيَاءَ، فَإِنْ يَّكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے بنی اسرائیل میں کچھ ایسے لوگ ہوتے تھے جنھیں الہام ہوا کرتا تھا، حالانکہ وہ نبی نہیں ہوتے تھے، لہٰذا اگر میری امت میں کوئی اس قابل ہے تو وہ عمر ہیں۔''

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: «مِنْ نَّبِيٍّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس طرح کہا ہے: ''کوئی

وَّلَا مُحَدَّثٍ». [راجع: ٣٤٦٩]

نبی یا محدث۔''

فائدہ: محدث وہ ہوتا ہے جس پر اللہ کی طرف سے الہام ہو اور حق اس کی زبان پر جاری ہو جائے یا جس سے فرشتے ہم کلام ہوں یا وہ جس کی رائے بالکل صحیح ثابت ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسے ہی لوگوں سے ہیں۔ حدیث کے آخر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک قراءت نقل ہوئی ہے پوری آیت اس طرح ہے: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ ...... ﴾ ''ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول یا نبی بھیجا......''[1] وہ اس آیت میں نبی کے بعد محدث کا لفظ بھی پڑھتے تھے۔ واللہ أعلم.

٣٦٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهَا حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ؟ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي». فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ»، وَمَا ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ. [راجع: ٢٣٢٤]

[3690] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک چرواہا اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ ایک بھیڑیے نے حملہ کر کے ان میں سے ایک بکری قابو کر لی۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اس سے بکری چھڑا لی تو بھیڑیا اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: درندوں کے دن ان کی حفاظت کون کرے گا؟ جبکہ میرے علاوہ ان کو چرانے والا کوئی نہیں ہو گا۔'' لوگوں نے کہا: سبحان اللہ (بھیڑیا باتیں کرتا ہے)۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں۔'' حالانکہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما وہاں موجود نہ تھے۔

٣٦٩١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ اجْتَرَّهُ»، قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الدِّينَ». [راجع: ٢٣]

[3691] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ایک دفعہ میں سو رہا تھا، میں نے خواب میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ میرے سامنے پیش کیے جا رہے ہیں اور انھوں نے قمیصیں پہن رکھی ہیں۔ کچھ قمیصیں تو ایسی جو سینوں تک ہیں اور کچھ اس سے نیچے ہیں۔ عمر کو جب میرے سامنے لایا گیا تو ان پر جو قمیص تھی وہ اسے گھسیٹ رہے تھے۔'' لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ آپ نے فرمایا: ''وہ دین ہے۔''

[1] الحج 52:22.

٣٦٩٢ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ، لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقْتَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقْتَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَهُمْ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ، وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ، قَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرِضَاهُ فَإِنَّ ذٰلِكَ مَنٌّ مِّنَ اللهِ تَعَالٰى مَنَّ بِهِ عَلَيَّ، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَّرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِّنَ اللهِ، جَلَّ ذِكْرُهُ، مَنَّ بِهِ عَلَيَّ، وَأَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ، وَمِنْ أَجْلِ أَصْحَابِكَ، وَاللهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا، لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ.

[3692] حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب حضرت عمر ؓ زخمی کر دیے گئے تو انھوں نے سخت بے چینی کا اظہار کیا۔ اس موقع پر حضرت ابن عباس ؓ نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے کہا: امیر المومنین! آپ اس قدر گھبرا کیوں رہے ہیں؟ آپ تو رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں رہے اور آپ ﷺ کی صحبت کا پورا حق ادا کیا، پھر آپ جب (رسول اللہ ﷺ سے) جدا ہوئے تو نبی ﷺ آپ پر خوش تھے۔ پھر آپ نے حضرت ابوبکر ؓ کی صحبت اٹھائی اور ان کی رفاقت کا بھی آپ نے پورا پورا حق ادا کیا، پھر آپ جب (ان سے) جدا ہوئے تو وہ بھی آپ سے خوش تھے۔ پھر آپ نے دیگر مسلمانوں کی صحبت اختیار کی تو ان کی صحبت کا بھی آپ نے پورا پورا حق ادا کیا۔ اگر آپ ان سے جدا ہوں گے تو بایں حالت جدا ہوں گے کہ وہ سب آپ پر راضی ہوں گے۔ حضرت عمر نے ابن عباس ؓ سے فرمایا کہ جو آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اور آپ کی رضامندی کا ذکر کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے اور جو آپ نے ابوبکر ؓ کی رفاقت اور ان کی رضامندی کا ذکر کیا ہے تو یہ بھی اللہ کا بہت بڑا احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے، البتہ جو تم میری گھبراہٹ کو ملاحظہ کر رہے ہو تو یہ تمھاری اور تمھارے ساتھیوں کی فکر کی وجہ سے ہے۔ اللہ کی قسم! اگر میرے پاس زمین بھر سونا ہوتا تو اللہ کے عذاب کا سامنا کرنے سے پہلے اس کا فدیہ دے کر اس سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرتا۔

قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ، بِهٰذَا.

حماد بن زید نے کہا کہ ہم سے ایوب نے، انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے اور انھوں نے ابن عباس ؓ سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں حضرت عمر ؓ کے پاس گیا۔ پھر

آخر تک یہی حدیث بیان کی۔

٣٦٩٣ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَائِطٍ مِّنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَفَتَحْتُ لَهُ، فَإِذَا هُوَ أَبُو بَكْرٍ، فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، فَحَمِدَ اللهَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ، فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَفَتَحْتُ لَهُ، فَإِذَا هُوَ عُمَرُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، فَحَمِدَ اللهَ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي: «افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ»، فَإِذَا عُثْمَانُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ قَالَ: اللهُ الْمُسْتَعَانُ.

[راجع: ٣٦٧٤]

[3693] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں مدینہ طیبہ کے باغات میں سے ایک باغ میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ اچانک ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو۔'' میں نے دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے انھیں وہ خوشخبری دی جو نبی ﷺ نے فرمائی تھی۔ انھوں نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے بھی دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''دروازہ کھولو اور اسے جنت کی بشارت سناؤ۔'' میں نے دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انھیں بشارت دی جو نبی ﷺ نے فرمائی تھی۔ انھوں نے بھی اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا تو نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: ''دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو اس مصیبت پر جو اسے پہنچے گی۔'' میں نے دیکھا وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے انھیں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے مطلع کیا تو انھوں نے اللہ کی تعریف فرمائی اور مزید کہا کہ اللہ ہی مددگار ہے۔

٣٦٩٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. [انظر: ٦٢٦٤، ٦٦٣٢]

[3694] حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ہمراہ تھے جبکہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔

(٧) بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَبِي عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 7- حضرت ابوعمرو عثمان بن عفان قرشی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کا بیان

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ يَحْفِرْ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ»، فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ، وَقَالَ: «مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ»، فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ.

نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے بئر رومہ کو کھودا اس کے لیے جنت ہے۔'' تو حضرت عثمان ؓ نے اسے کھدوایا، نیز آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے جیش عسرہ کو ساز وسامان مہیا کیا اس کے لیے جنت ہے۔'' تو حضرت عثمان ؓ نے اس لشکر کو سامان مہیا کیا۔

٣٦٩٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا، وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: «ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ»، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: «ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ»، فَإِذَا عُمَرُ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتُصِيبُهُ»، فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. [راجع: ٣٦٧٤]

[3695] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے تو مجھے حکم دیا کہ باغ کے دروازے کی نگرانی کروں، چنانچہ ایک آدمی آیا اور اس نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو۔'' وہ حضرت ابوبکر ؓ تھے۔ پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے بھی اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اجازت دو اور جنت کی خوشخبری سناؤ۔'' وہ حضرت عمر ؓ تھے۔ پھر ایک تیسرا شخص آیا تو اس نے بھی اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اسے اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی دو اس مصیبت پر جو اسے پہنچے گی۔'' وہ حضرت عثمان ؓ تھے۔

قَالَ حَمَّادٌ: وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ وَعَلِيُّ ابْنُ الْحَكَمِ: سَمِعَا أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى بِنَحْوِهِ، وَزَادَ فِيهِ عَاصِمٌ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ قَاعِدًا فِي مَكَانٍ فِيهِ مَاءٌ قَدْ كَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ أَوْ رُكْبَتِهِ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاهَا.

حماد نے کہا: ہم سے عاصم احول اور علی بن حکم نے بیان کیا، انھوں نے ابوعثمان کو ابوموسیٰ اشعری سے اس طرح بیان کرتے ہوئے سنا۔ عاصم نے اس میں یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ نبی ﷺ ایک جگہ تشریف فرما تھے جہاں پانی تھا جبکہ آپ نے دونوں گھٹنوں یا ایک گھٹنے سے کپڑا اٹھا رکھا تھا، جب حضرت عثمان ؓ اندر آئے تو آپ نے گھٹنوں پر کپڑا کر لیا۔

٣٦٩٦ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ

[3696] حضرت عبیداللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ ؓ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث نے ان سے کہا کہ تمھیں حضرت عثمان ؓ سے

أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَا: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ عُثْمَانَ لِأَخِيهِ الْوَلِيدِ فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيهِ؟ فَقَصَدْتُ لِعُثْمَانَ حَتّٰى خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَّهِيَ نَصِيحَةٌ لَّكَ، قَالَ: يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ! مِنْكَ - قَالَ مَعْمَرٌ: أُرَاهُ قَالَ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ - فَانْصَرَفْتُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمَا إِذْ جَاءَ رَسُولُ عُثْمَانَ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: مَا نَصِيحَتُكَ؟ فَقُلْتُ: إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ فَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ، وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ، وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قُلْتُ: لَا، وَلٰكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا يَخْلُصُ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا، قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ، فَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ، وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ، وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتَ، وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَبَايَعْتُهُ، فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ مِّثْلُهُ، ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ، أَفَلَيْسَ لِي مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي لَهُمْ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: فَمَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ؟ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ فَسَنَأْخُذُ فِيهِ بِالْحَقِّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يَّجْلِدَ فَجَلَدَهُ ثَمَانِينَ. [انظر: ۳۸۷۲، ۳۹۲۷]

ان کے بھائی ولید کے متعلق گفتگو کرنے میں کیا امر مانع ہے؟ لوگ اس کے متعلق بہت چہ میگویاں کرتے ہیں، چنانچہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ جب وہ نماز کے لیے تشریف لائے تو میں نے عرض کی: مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے جس میں آپ کے لیے خیرخواہی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلے آدمی! میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں واپس آ کر ان لوگوں کے پاس آ گیا۔ اتنے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قاصد مجھے بلانے کے لیے آ گیا۔ میں جب اس کے ہمراہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے دریافت فرمایا: بتاؤ، تمھاری خیرخواہی کیا تھی؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق دے کر مبعوث فرمایا اور آپ پر قرآن نازل کیا، نیز آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت کو قبول کیا۔ آپ نے دو ہجرتیں کیں اور رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی اور آپ کے طریقے اور سنت کو ملاحظہ کیا۔ بات یہ ہے کہ لوگ ولید کے متعلق بہت باتیں کر رہے ہیں۔ حضرت عثمان نے فرمایا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو پایا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، لیکن آپ ﷺ کی احادیث مجھے پہنچی ہیں جیسا کہ کنواری لڑکی تک کو اس کے پردے کے باوجود پہنچ چکی ہیں۔ اس پر حضرت عثمان نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق دے کر مبعوث فرمایا اور میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت کو قبول کرنے والوں میں ہی تھا۔ میں اس حق پر ایمان لایا جسے دے کر آپ کو بھیجا گیا تھا اور میں نے دو ہجرتیں کی ہیں جیسا کہ تو نے ذکر کیا ہے۔ بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی اور آپ کی صحبت میں رہا، اللہ کی قسم! میں نے کبھی آپ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ کبھی آپ سے

خیانت ہی کا ارتکاب کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ اسی طرح حضرت ابوبکر ؓ کے ساتھ بھی میرا یہی معاملہ رہا۔ حضرت عمر فاروق ؓ کے ساتھ بھی میرا یہی رویہ تھا۔ پھر مجھے ان کا جانشین بنا دیا گیا۔ تو کیا مجھے وہ حقوق حاصل نہیں ہوں گے جو انھیں حاصل تھے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، ضرور حاصل ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: پھر ان باتوں کا کیا جواز باقی رہ جاتا ہے جو وقتاً فوقتاً تم لوگوں کی طرف سے مجھے پہنچتی رہتی ہیں؟ باقی جو تم نے ولید کے متعلق شکایت کی ہے ان شاء اللہ ہم اس کی سزا جو واجب ہے ضرور دیں گے۔ اس کے بعد حضرت عثمان ؓ نے حضرت علی ؓ کو بلایا اور انھیں فرمایا کہ وہ ولید کو کوڑے ماریں، چنانچہ انھوں نے ولید کو اسّی (80) کوڑے بطور حد لگائے۔

فائدہ: ولید بن عقبہ حضرت عثمان ؓ کے مادری بھائی تھے۔ وہ حضرت عثمان ؓ کی طرف سے کوفہ کا گورنر تھا۔ اس کے متعلق شراب نوشی کی شکایات تھیں۔ حضرت عبیداللہ بن عدی نے بھی حضرت عثمان ؓ سے ولید کے شراب پینے کے متعلق کہا تھا۔ حضرت عدی، آپ کے بھانجے تھے، حضرت مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود نے اس لیے ان کا انتخاب کیا تھا کہ وہ اپنے ماموں سے ولید کے متعلق بات کریں لیکن حضرت عثمان ؓ نے اعوذ باللہ پڑھ کر ان کی بات کو اس وقت نہ سنا کہ نماز میں اس کے متعلق برے خیالات نہ آئیں، اس لیے آپ نے نماز کے بعد ان سے بات کرنا پسند فرمایا۔ پھر حضرت عثمان ؓ بڑے صاحب مروت اور حیادار قسم کے انسان تھے، انھیں یہ بات بارِ خاطر تھی کہ میں اسے ان باتوں کا ایسا جواب دوں جو انھیں برا لگے اور ان پر گراں گزرے اس لیے اللہ کی پناہ مانگی۔

٣٦٩٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ. [راجع: ٣١٣٠، ٣٦٥٥]

[3697] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں ہم حضرت ابوبکر ؓ کے برابر کسی کو خیال نہیں کرتے تھے، پھر حضرت عمر ؓ کو، اس کے بعد حضرت عثمان کو۔ پھر ہم نبی ﷺ کے اصحاب کو چھوڑ دیتے تھے، ایک دوسرے سے کسی کو افضل نہیں جانتے تھے۔

تَابَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

عبدالعزیز سے روایت کرنے میں عبداللہ نے شاذان کی متابعت کی ہے۔

٣٦٩٨ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ - هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ - قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ وَحَجَّ الْبَيْتَ فَرَأٰى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ؟ قَالُوا: عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ! إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي عَنْهُ، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَّلَمْ يَشْهَدْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ الرَّجُلُ: هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ أُبَيِّنْ لَّكَ، أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّسَهْمَهُ». وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَمَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلٰى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى: «هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ»، فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهِ فَقَالَ: «هٰذِهِ لِعُثْمَانَ»، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ.

[3698] حضرت عثمان بن موہب سے روایت ہے کہ اہل مصر سے ایک شخص آیا، اس نے بیت اللہ کا حج کیا تو لوگوں کو ایک جگہ بیٹھے ہوئے دیکھا۔ پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ قریش کے لوگ ہیں۔ اس نے پوچھا: ان میں یہ بزرگ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ مصری نے کہا: اے عبداللہ بن عمر! میں آپ سے چند باتوں کی وضاحت چاہتا ہوں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُحد کے دن میدان سے بھاگ نکلے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں (مجھے اس بات کا علم ہے)۔ پھر اس نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ جنگ بدر سے بھی غائب تھے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں (مجھے اس کا بھی علم ہے)۔ پھر اس نے کہا: کیا آپ اس سے آگاہ ہیں کہ وہ بیعت رضوان سے بھی غائب تھے اور اس میں شریک نہ ہوئے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں (جانتا ہوں)۔ تب اس شخص نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ادھر آ میں تجھے ان کی وضاحت کرتا ہوں۔ احد سے بھاگ جانے کی بابت تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کر دیا اور انھیں بخش دیا۔ رہا بدر کی لڑائی میں شریک نہ ہونا! تو اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر تھیں۔ وہ ان دنوں بیمار ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''(تم اس کی تیمار داری کرو) تمھیں جنگ بدر میں شریک ہونے والوں کے برابر حصہ اور ثواب ملے گا۔'' باقی رہا ان کا بیعت رضوان سے غائب رہنا! تو اگر کوئی شخص مکہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ باعزت ہوتا تو آپ اسے روانہ

کر دیتے، لہٰذا انھیں رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا تو آپ چلے گئے اور جب بیعت رضوان ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دے کر اسے اپنے بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا اور فرمایا: ''یہ عثمان کی بیعت ہے۔'' پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے فرمایا: اب ان باتوں کو بھی اپنے ساتھ لے جا۔

٣٦٩٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُحُدًا وَّمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ فَقَالَ: «اسْكُنْ أُحُدُ - أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ - فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَّصِدِّيقٌ وَّشَهِيدَانِ». [راجع: ٣٦٧٥]

[3699] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ احد پہاڑ پر چڑھے جبکہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم آپ کے ہمراہ تھے۔ احد کانپنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے احد! ٹھہر جاؤ۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے اپنا پاؤں مارتے ہوئے فرمایا۔ ''تیرے اوپر نبی، صدیق اور دو شہیدوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔''

(٨) بَابُ قِصَّةِ الْبَيْعَةِ وَالْاِتِّفَاقِ عَلٰى عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ

باب: 8- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت اور اس پر اتفاق کا بیان

٣٧٠٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِينَةِ وَوَقَفَ عَلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: كَيْفَ فَعَلْتُمَا؟ أَتَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ؟ قَالَا: حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ، مَا فِيهَا كَبِيرُ فَضْلٍ، قَالَ: انْظُرَا أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ، قَالَ: قَالَا: لَا، فَقَالَ عُمَرُ: لَئِنْ سَلَّمَنِيَ اللهُ تَعَالٰى لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ إِلٰى

[3700] عمرو بن میمون سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شہید ہونے سے چند دن پہلے مدینہ طیبہ میں دیکھا تھا کہ آپ حضرت حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہما کے پاس کھڑے (ان سے) پوچھ رہے تھے کہ تم لوگوں نے کیسے کیا ہے؟ کیا تم لوگوں کو یہ اندیشہ تو نہیں کہ تم نے (عراق کی) اراضی کا اتنا محصول لگا دیا ہے جس کی گنجائش نہ ہو؟ انھوں نے جواب دیا کہ ہم نے ان پر خرچ کا اتنا ہی بوجھ ڈالا ہے جسے ادا کرنے کی اس زمین میں ہمت ہے۔ اس سلسلے میں کوئی زیادتی نہیں کی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیکھو! پھر سوچ لو کہ تم نے اتنا ٹیکس تو نہیں لگایا جو زمین کی طاقت سے باہر ہو۔

رَجُلٍ بَعدِي أَبَدًا، قَالَ: فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ، قَالَ: إِنِّي لَقَائِمٌ، مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ أُصِيبَ - وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قَالَ: اسْتَوُوا، حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ، وَرُبَّمَا قَرَأَ بِسُورَةِ يُوسُفَ أَوِ النَّحْلِ أَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى - حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَتَلَنِي أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ، حِينَ طَعَنَهُ، فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّينٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ، لَا يَمُرُّ عَلٰى أَحَدٍ يَّمِينًا وَّلَا شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ حَتَّى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَّاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ، فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ، وَتَنَاوَلَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ، فَمَنْ يَّلِي عُمَرَ فَقَدْ رَأَى الَّذِي أَرٰى، وَأَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لَا يَدْرُونَ، غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُولُونَ: سُبْحَانَ اللهِ، سُبْحَانَ اللهِ، فَصَلّٰى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ صَلَاةً خَفِيفَةً، فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي فَجَالَ سَاعَةً، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: غُلَامُ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: الصَّنَعُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قَاتَلَهُ اللهُ، لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مِيتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَّدَّعِي الْإِسْلَامَ، قَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ - وَكَانَ الْعَبَّاسُ أَكْثَرَهُمْ رَقِيقًا - فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ، أَيْ: إِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا، فَقَالَ: كَذَبْتَ،

ان دونوں نے جواب دیا کہ ایسا نہیں ہے (بلکہ حسب استطاعت اور معقول ہے)۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا تو میں عراق کی بیواؤں کو اس حال میں چھوڑوں گا کہ وہ میرے بعد کسی کی محتاج نہیں رہیں گی۔ عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ ابھی اس گفتگو پر چوتھا دن ہی آیا تھا کہ انھیں زخمی کر دیا گیا۔ جس روز وہ زخمی کیے گئے میں صف میں کھڑا تھا۔ میرے اور ان کے درمیان صرف عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔ ان کی یہ عادت تھی کہ جب صف کے پاس سے گزرتے تو فرماتے کہ صفیں سیدھی کر لو اور جب دیکھتے کہ اب صفوں میں کوئی خلل نہیں رہ گیا تو آگے بڑھتے اور تکبیر تحریمہ کہتے اور پہلی رکعت میں اکثر سورۂ یوسف یا سورۂ نحل یا اتنی ہی طویل کوئی اور سورت پڑھتے تاکہ سب لوگ جمع ہو جائیں۔ اس دن بھی ابھی آپ نے ''اللہ اکبر'' ہی کہا تھا کہ میں نے سنا، آپ فرما رہے ہیں: مجھے کتے نے قتل کر ڈالا یا مجھے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ دراصل ابولؤلؤ نے آپ کو زخمی کر دیا تھا۔ اس کے بعد وہ بدبخت اپنا دو دھاری خنجر لیے دوڑنے لگا۔ دائیں بائیں جدھر سے گزرتا لوگوں کو زخمی کرتا جاتا تھا حتی کہ اس نے تیرہ آدمی زخمی کیے جن میں سے سات فوت ہو گئے۔ مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے جب یہ صورت حال دیکھی تو اس نے اس پر اپنا لمبا کوٹ ڈال دیا۔ جب اس ملعون غلام کو یقین ہو گیا کہ وہ گرفتار ہو چکا ہے تو اس نے اپنے آپ کو ذبح کر ڈالا۔ ادھر حضرت عمر نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور انھیں آگے بڑھا دیا۔ جو لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب تھے انھوں نے وہ صورت حال دیکھی جو میں نے دیکھی تھی لیکن جو لوگ مسجد کے کونوں میں تھے انھیں کچھ نہ معلوم ہو سکا۔ چونکہ انھوں نے حضرت

بَعْدَمَا تَكَلَّمُوا بِلِسَانِكُمْ وَصَلَّوْا قِبْلَتَكُمْ وَحَجُّوا حَجَّكُمْ؟ فَاحْتُمِلَ إِلٰى بَيْتِهِ فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ، وَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُّصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمِئِذٍ، فَقَائِلٌ يَّقُولُ: لَا بَأْسَ، وَقَائِلٌ يَّقُولُ: أَخَافُ عَلَيْهِ، فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَهُ، فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ، فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ، فَعَرَفُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، وَجَاءَ النَّاسُ يُثْنُونَ عَلَيْهِ، وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ: أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! بِبُشْرَى اللهِ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، ثُمَّ وُلِّيتَ فَعَدَلْتَ، ثُمَّ شَهَادَةٌ. قَالَ: وَدِدْتُ أَنَّ ذٰلِكَ كَفَافٌ لَّا عَلَيَّ وَلَا لِي، فَلَمَّا أَدْبَرَ إِذَا إِزَارُهُ يَمَسُّ الْأَرْضَ، قَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ الْغُلَامَ، قَالَ: ابْنَ أَخِي! ارْفَعْ ثَوْبَكَ، فَإِنَّهُ أَنْقٰى لِثَوْبِكَ، وَأَتْقٰى لِرَبِّكَ.

عمر ؓ کی قراءت نہ سنی تو وہ سبحان اللہ، سبحان اللہ کہتے رہے، تاہم حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے لوگوں کو بہت ہلکی سی نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا: ابن عباس! دیکھو مجھے کس نے زخمی کیا ہے؟ حضرت ابن عباس ؓ نے تھوڑی دیر گھوم پھر کر دیکھا اور آ کر کہا: حضرت مغیرہ ؓ کے غلام نے (آپ کو زخمی کیا ہے)۔ آپ نے دریافت فرمایا: وہی جو کاریگر ہے؟ ابن عباس ؓ نے جواب دیا: ہاں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرے! میں نے اس کے بارے میں اچھی بات کہی تھی۔ اللہ کا شکر ہے اس نے میری موت کسی ایسے شخص کے ہاتھوں مقدر نہیں کی جو اسلام کا مدعی ہو۔ اے ابن عباس! تم اور تمھارے والد اس بات کو پسند کرتے تھے کہ مدینہ طیبہ میں عجمی غلام زیادہ ہوں۔ یوں بھی ان کے پاس غلام بہت تھے۔ اس پر ابن عباس ؓ نے کہا: اگر آپ فرمائیں تو ہم سب کو قتل کر دیتے ہیں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: یہ سوچ انتہائی غلط ہے، خصوصاً جب وہ تمھاری زبان میں کلام کرتے ہیں، تمھارے قبلے کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں اور تمھاری طرح حج کرتے ہیں تو اس کے بعد تم انھیں قتل کرنے میں سچے نہیں ہو۔ پھر حضرت عمر ؓ کو اٹھا کر ان کے گھر لایا گیا اور ہم بھی آپ کے ساتھ ساتھ آئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے لوگوں پر اس سے پہلے کبھی اتنی بڑی مصیبت آئی ہی نہیں ہے۔ کچھ کہتے کہ فکر کرنے کی کوئی بات نہیں اور کچھ لوگ کہتے تھے کہ آپ کی زندگی خطرے میں ہے۔ پھر نبیذ لائی گئی، آپ نے نوش کی تو وہ پیٹ کے راستے سے باہر نکل گئی۔ پھر دودھ لایا گیا، آپ نے وہ نوش کیا تو وہ بھی پیٹ سے نکل گیا۔ اس وقت لوگوں کو یقین ہو گیا کہ آپ زندہ نہیں رہ سکیں گے۔ پھر ہم آپ

کے پاس آئے جبکہ دوسرے لوگ بھی آ رہے تھے۔ وہ سب آپ کی تعریف کرتے تھے۔ اس دوران میں ایک نوجوان آیا اور کہنے لگا: امیر المومنین! آپ کو اللہ کی طرف سے خوشخبری ہو کہ آپ کو رسول اللہ کی رفاقت حاصل رہی اور آپ جانتے ہیں کہ آپ قدیم الاسلام ہیں، پھر آپ خلیفہ بنائے گئے اور آپ نے پورے انصاف کے ساتھ حکومت کی، پھر آپ کو شہادت نصیب ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو اس بات پر بھی خوش ہوں کہ ان تمام باتوں کی وجہ سے میرا معاملہ برابری پر ختم ہو جائے، نہ مجھے ان کا ثواب ہو اور نہ مجھے ان کی پاداش میں کوئی سزا ہو۔ پھر جب وہ نوجوان واپس ہوا تو اس کا تہبند زمین پر گھسٹ رہا تھا۔ فرمایا کہ اس نوجوان کو واپس بلاؤ۔ جب وہ آیا تو آپ نے فرمایا: میرے بھتیجے! اپنا تہبند اوپر اٹھاؤ، اس سے کپڑا صاف رہے گا اور اللہ کے ہاں تقویٰ کا باعث بھی ہے۔

يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ! انْظُرْ مَا ذَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ، فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سِتَّةً وَّثَمَانِينَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهُ، قَالَ: إِنْ وَفٰى لَهُ مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَإِلَّا فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَإِنْ لَّمْ تَفِ أَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ وَّلَا تَعْدُهُمْ إِلٰى غَيْرِهِمْ، فَأَدِّ عَنِّي هٰذَا الْمَالَ، انْطَلِقْ إِلٰى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْ: يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلَامَ، وَلَا تَقُلْ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا، وَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُّدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي فَقَالَ: يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامَ، وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُّدْفَنَ مَعَ

عبداللہ بن عمر! دیکھو مجھ پر کتنا قرض ہے؟ انھوں نے حساب کیا تو چھیاسی (86) ہزار یا اس کے لگ بھگ پایا۔ آپ نے فرمایا: اگر عمر کی اولاد کے اموال اس قرض کی ادائیگی کے لیے کافی ہوں تو ان کے اموال ہی سے اسے ادا کرنا بصورت دیگر (میری قوم) قبیلۂ بنو عدی بن کعب کو اس کی ادائیگی کے لیے کہنا۔ اگر ان کے اموال بھی کافی نہ ہوں تو قریش سے کہنا۔ ان کے علاوہ کسی اور سے مدد طلب نہ کرنا۔ بہرحال تم نے میرا قرض ادا کرنا ہے۔ اب ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور انھیں کہنا کہ عمر نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے۔ امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ میں اب مسلمانوں کا امیر نہیں رہا۔ ان سے عرض کرنا کہ عمر بن خطاب نے آپ سے اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت طلب کی ہے، چنانچہ حضرت

صَاحِبَيْهِ، فَقَالَتْ: كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي، وَلَأُوثِرَنَّهُ بِهِ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِي، فَلَمَّا أَقْبَلَ قِيلَ: هٰذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَ، قَالَ: ارْفَعُونِي، فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا لَدَيْكَ؟ قَالَ: الَّذِي تُحِبُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَذِنَتْ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ، فَإِذَا أَنَا قَضَيْتُ فَاحْمِلُونِي، ثُمَّ سَلِّمْ فَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَأَدْخِلُونِي، وَإِنْ رَدَّتْنِي رُدُّونِي إِلٰى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ، وَجَاءَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيرُ مَعَهَا، فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا قُمْنَا، فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ فَوَلَجَتْ دَاخِلًا لَّهُمْ فَسَمِعْنَا بُكَاءَهَا مِنَ الدَّاخِلِ، فَقَالُوا: أَوْصِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اسْتَخْلِفْ، قَالَ: مَا أَجِدُ أَحَقَّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوِ الرَّهْطِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمّٰى عَلِيًّا وَّعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ، وَقَالَ: يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهُ، فَإِنْ أَصَابَتِ الْإِمْرَةُ سَعْدًا فَهُوَ ذَاكَ، وَإِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ أَيُّكُمْ مَا أُمِّرَ، فَإِنِّي لَمْ أَعْزِلْهُ مِنْ عَجْزٍ وَّلَا خِيَانَةٍ، وَقَالَ: أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ، أَنْ يَّعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ، وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِينَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَنْ يُّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ، وَأَنْ يُّعْفٰى عَنْ مُّسِيئِهِمْ، وَأُوصِيهِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سلام کیا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے اندر جانے کے بعد دیکھا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھی رو رہی ہیں۔ عرض کیا کہ عمر بن خطاب نے آپ کو سلام کہا ہے اور وہ آپ سے اجازت چاہتے ہیں کہ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اس جگہ کو اپنے لیے منتخب کر رکھا تھا لیکن آج میں انھیں اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واپس آئے تو لوگوں نے بتایا کہ وہ آ گئے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اٹھاؤ۔ ایک شخص نے سہارا دے کر آپ کو بٹھایا۔ فرمایا عبداللہ! کیا جواب لائے ہو؟ عرض کیا: امیر المومنین! وہی جو آپ کی تمنا تھی۔ انھوں نے دفن کی اجازت دے دی ہے۔ فرمایا: اللہ کا شکر ہے۔ میرے لیے اس سے زیادہ کوئی اور چیز اہم نہ تھی، لیکن جب میری وفات ہو جائے اور مجھے اٹھا کر لے جاؤ تو پھر سلام عرض کرنے کے بعد کہنا کہ عمر بن خطاب دفن ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔ اگر وہ میرے لیے بہ خوشی اجازت دے دیں تو مجھے وہاں دفن کر دینا اور اگر اجازت نہ دیں تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا۔ اس کے بعد ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا آئیں۔ ان کے ہمراہ کچھ دوسری خواتین بھی تھیں۔ جب ہم نے انھیں دیکھا تو ہم وہاں سے اٹھ گئے۔ وہ آپ کے پاس آ کر کچھ دیر روتی رہیں۔ پھر جب دوسرے لوگوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو وہ مکان کے اندرونی حصے میں چلی گئیں، چنانچہ ہم نے مکان کے اندر سے ان کے رونے کی آواز سنی۔ لوگوں نے عرض کیا: امیر المومنین! خلافت کے متعلق کوئی وصیت کر دیں۔ فرمایا: میں خلافت کا ان حضرات سے زیادہ کسی کو حق دار نہیں پاتا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات تک جن پر خوش تھے۔ پھر

بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا، فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الْإِسْلَامِ وَجُبَاةُ الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ، وَأَنْ لَّا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِّضَاهُمْ، وَأُوصِيهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا، فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ، وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ، أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللهِ وَذِمَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ يُوفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ وَّرَائِهِمْ، وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ، فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي، فَسَلَّمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَتْ: أَدْخِلُوهُ، فَأُدْخِلَ فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: اجْعَلُوا [أَمْرَكُمْ] إِلٰى ثَلَاثَةٍ مِّنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلٰى عَلِيٍّ، فَقَالَ طَلْحَةُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلٰى عُثْمَانَ، وَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: أَيُّكُمَا تَبَرَّأَ مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ، وَاللهُ عَلَيْهِ وَكَذَا الْإِسْلَامُ، لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِي نَفْسِهِ، فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: أَفَتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ وَاللهُ عَلَيَّ أَنْ لَّا آلُوَ عَنْ أَفْضَلِكُمْ؟ قَالَا: نَعَمْ، فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ: لَكَ قَرَابَةٌ مِّنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَالْقَدَمُ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، فَاللهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ، وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عُثْمَانَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ، ثُمَّ خَلَا بِالْآخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا أَخَذَ الْمِيثَاقَ قَالَ: ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ! فَبَايَعَهُ وَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ،

آپ نے حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم کا نام لیا اور یہ بھی فرمایا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بھی مشورے کی حد تک شریک رکھا جائے لیکن خلافت کے معاملات سے انھیں کوئی سروکار نہیں ہوگا۔ آپ نے یہ جملہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی دلجوئی کے لیے فرمایا۔ اگر خلافت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ملے تو وہ اس کے سزاوار ہیں ورنہ جو بھی خلیفہ بنایا جائے وہ اپنے زمانۂ خلافت میں ان سے تعاون حاصل کرتا رہے۔ میں نے ان کو (کوفہ کی گورنری سے) ان کی نااہلی یا کسی خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا: میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو مہاجرین اولین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کے حقوق پہچانے اور ان کے احترام کو ملحوظ رکھے اور میں اسے انصار کے ساتھ خیر خواہی کی وصیت کرتا ہوں جو مہاجرین سے پہلے دارالہجرت اور دارالایمان، یعنی مدینہ طیبہ میں مقیم ہیں۔ وہ ان کے نیکوکار لوگوں کے اخلاص کی قدر کرے اور ان کے بروں کی برائی کو نظر انداز کرے۔ میں ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ شہری آبادی کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرے کیونکہ یہ لوگ اسلام کے مددگار ہیں، مال فراہم کرنے والے اور اسلام دشمنوں کے لیے ایک مصیبت ہیں۔ اور ان سے وہی کچھ لیا جائے جو ان کی ضروریات سے زیادہ ہو اور وہ بھی ان کی رضامندی سے وصول کیا جائے۔ میں خلیفہ کو دیہاتی آبادی کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ اصل عرب اور اسلام کی بنیاد ہیں۔ ان کی ضروریات سے زائد ان کا مال لیا جائے اور ان کے ضرورت مندوں ہی پر اسے خرچ کر دیا جائے۔ میں اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذمہ کی پاسداری کی

وَوَلَجَ أَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوهُ. [راجع: ١٣٩٢]

بھی وصیت کرتا ہوں کہ اہل ذمہ کے عہد کو پورا کیا جائے اور ان کی حمایت میں جنگ کی جائے، نیز ان کی حیثیت سے زیادہ بوجھ ان پر نہ ڈالا جائے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو ہم انھیں اٹھا کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس لے آئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سلام عرض کیا اور کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اجازت طلب کر رہے ہیں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انھیں یہیں دفن کیا جائے، چنانچہ انھیں وہیں ان کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ جب لوگ ان کے دفن سے فارغ ہوئے تو نامزد کردہ لوگ جمع ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی رائے تین حضرات کے حوالے کر دو۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنا حق حضرت علی کے سپرد کرتا ہوں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنی رائے کا حق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سونپا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنا معاملہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے فرمایا: آپ دونوں میں سے کون امرِ خلافت سے دستبردار ہوتا ہے، ہم اسے خلافت سونپ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کا نگران ہوگا اور حقوق اسلام کی ذمہ داری اس پر لازم ہوگی، لہٰذا دونوں میں سے ہر ایک اپنے سے افضل پر غور کرے۔ اس پر یہ دونوں حضرات خاموش ہو گئے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ حضرات اس انتخاب کی ذمہ داری مجھ پر ڈالتے ہیں؟ اللہ کی قسم! میں تم سے افضل کا انتخاب کرنے میں کوتاہی نہیں کروں گا۔ ان دونوں حضرات نے کہا: ہاں۔ (آپ ایسا کریں۔) اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی قرابت داری اور

اسلام میں قدامت کا وہ حق حاصل ہے جو آپ جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا نگہبان ہے۔ اگر میں آپ کو خلیفہ بنا دوں تو آپ نے عدل و انصاف کرنا ہو گا اور اگر عثمان کو خلیفہ بنا دوں تو ان کی بات سنی ہو گی اور ان کی اطاعت کرنی ہوگی۔ پھر دوسرے (حضرت عثمان) کو تنہائی میں لے گئے اور ان سے بھی اس طرح کہا۔ اور جب دونوں سے عہد و پیمان لے لیا تو فرمایا: اے عثمان! اپنا ہاتھ اٹھاؤ، چنانچہ پہلے انھوں نے ان سے بیعت کی، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے بیعت کی، پھر اہل الدار آئے انھوں نے آپ کی بیعت کی۔ (الغرض سب نے بیعت کی۔)

فائدہ: حدیث میں "أهل الدار" کے الفاظ آئے ہیں جس کا معنی یہ ہے کہ آپ کے گھر والے آئے اور انھوں نے بیعت کی، البتہ بعض شارحین نے "أهل الدار" سے مدینہ کے لوگ مراد لیے ہیں۔

(٩) بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 9- حضرت ابوحسن علی بن ابی طالب قرشی ہاشمی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ». وَقَالَ عُمَرُ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ.

نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم مجھ سے ہو اور میں تم میں سے ہوں۔'' نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات تک ان سے راضی اور خوش تھے۔

٣٧٠١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ»، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا،

[3701] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں کل ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عنایت کرے گا۔'' لوگ رات بھر سوچتے رہے کہ دیکھیں جھنڈا کسے ملتا ہے؟ صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہر ایک کی خواہش تھی کہ جھنڈا اسے دیا جائے، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ''علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟'' لوگوں نے عرض کیا:

فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟» فَقَالُوا: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأْتُونِي بِهِ»، فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ حَتّٰى كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: «انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيهِ، فَوَاللهِ لَأَنْ يَّهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ يَّكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ». [راجع: ٢٩٤٢]

اللہ کے رسول! ان کی آنکھوں میں کوئی شکایت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پیغام بھیج کر بلاؤ۔'' جب وہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور ان کے لیے دعا فرمائی، چنانچہ اس سے انھیں ایسی شفا ہوئی کہ گویا پہلے کوئی مرض ہی نہیں تھا۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا۔ حضرت علی نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں ان سے جنگ کرتا رہوں حتی کہ وہ سارے ہم جیسے (مسلمان) ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا: ''ابھی یوں ہی چلتے رہو۔ جب ان کے میدان میں اترو تو پہلے انھیں اسلام کی دعوت دو اور انھیں بتاؤ کہ اللہ کے ان پر کیا حقوق (واجب) ہیں؟ اللہ کی قسم! اگر تمھاری کوشش سے کسی ایک شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت کر دے تو یہ تمھارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔''

٣٧٠٢ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَّزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَّجُلٌ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ - أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ - يَفْتَحُ اللهُ عَلٰى يَدَيْهِ». فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَّمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا: هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. [راجع: ٢٩٧٥]

[3702] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خیبر کے موقع پر نبی ﷺ سے پیچھے رہ گئے کیونکہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ پھر انھوں نے سوچا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس غزوہ میں شریک نہیں ہوسکوں گا، چنانچہ گھر سے نکلے اور نبی ﷺ کے لشکر سے جا ملے۔ جب وہ رات آئی جس کی صبح خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا۔'' یا فرمایا: ''کل وہ شخص جھنڈا لے گا جس سے اللہ اور اس کے رسول کو محبت ہے۔'' یا فرمایا: ''وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ اور اللہ اس کے ہاتھوں فتح نصیب کرے گا۔'' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آ گئے، حالانکہ ان کے آنے کی توقع نہیں تھی۔ لوگوں نے کہا: یہ ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں جھنڈا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح عنایت فرمائی۔

٣٧٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ: هٰذَا فُلَانٌ، لِأَمِيرِ الْمَدِينَةِ، يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ قَالَ: فَيَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: يَقُولُ لَهُ: أَبُو تُرَابٍ، فَضَحِكَ وَقَالَ: وَاللهِ مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ، فَاسْتَطْعَمْتُ الْحَدِيثَ سَهْلًا. وَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! كَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلٰى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟» قَالَتْ: فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَصَ التُّرَابُ إِلٰى ظَهْرِهِ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ، فَيَقُولُ: «اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ!» مَرَّتَيْنِ.

[راجع: ٤٤١]

[3703]حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ فلاں آدمی جو مدینہ طیبہ کا حاکم ہے وہ برسر منبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بدگوئی کرتا ہے۔ انھوں نے پوچھا: وہ کیا کہتا ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ انھیں ابوتراب کہتا ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے مسکرا کر جواب دیا: اللہ کی قسم! یہ نام تو ان کا خود نبی ﷺ نے رکھا ہے۔ اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس نام سے زیادہ کوئی دوسرا نام پسند نہیں تھا۔ راویٔ حدیث کہتا ہے کہ میں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے حدیث سننے کی فرمائش کی کہ ابوعباس! وہ کیسے ہوا؟ انھوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو خاوند بیوی میں کچھ تلخ کلامی ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں سے فوراً واپس آ گئے اور مسجد میں جا کر لیٹ گئے۔ نبی ﷺ نے (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے) پوچھا: ''تمھارا چچازاد کہاں ہے؟'' انھوں نے بتایا کہ وہ مسجد میں چلے گئے ہیں۔ آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ ان کی چادر پیٹھ سے گری ہوئی ہے اور ان کی پشت خاک آلود ہو چکی ہے۔ آپ ﷺ نے ان کی پیٹھ سے مٹی صاف کرتے ہوئے فرمایا: ''اے ابوتراب! اٹھو۔'' آپ نے دو مرتبہ فرمایا۔

فائدہ: یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور ان کے بلند مرتبے پر دلالت کرتی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ خود چل کر انھیں لینے گئے اور ان کی کمر سے گرد و غبار کو صاف کیا اور ان پر شفقت و مہربانی کرتے ہوئے انھیں راضی کرنا چاہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہلی مرتبہ اس کنیت سے یاد کیا۔

٣٧٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ فَذَكَرَ عَنْ مَّحَاسِنِ عَمَلِهِ، قَالَ: لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوؤُكَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَرْغَمَ اللهُ

[3704]حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان کے پاس ایک آدمی آیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے ان کے کچھ اچھے اعمال ذکر کیے، پھر فرمایا: شاید یہ باتیں تیرے لیے ناگوار ہوں! اس نے کہا: ہاں۔ انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیری ناک خاک آلود

بِأَنْفِكَ، ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ، قَالَ: هُوَ ذَاكَ، بَيْتُهُ أَوْسَطُ بُيُوتِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ؟ قَالَ: أَجَلْ، قَالَ: فَأَرْغَمَ اللهُ بِأَنْفِكَ، انْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ. [راجع: ٣١٣٠]

کرے۔ پھر اس نے حضرت علی کے متعلق پوچھا تو آپ نے ان کی کچھ خوبیاں بیان کیں اور فرمایا کہ نبی ﷺ کے گھروں کے درمیان ان کا گھر ہے۔ پھر کہا کہ شاید یہ باتیں بھی تجھے بری لگتی ہوں گی۔ اس نے کہا: ہاں۔ انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل وخوار کرے! یہاں سے دفع ہو جا اور میرے خلاف تو جو کرنا چاہتا ہے کر لے۔

٣٧٠٥ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلْقَى مِنْ أَثَرِ الرَّحَى، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْيٍ، فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْتُ لِأَقُومَ، فَقَالَ: عَلَى مَكَانِكُمَا، فَقَعَدَ بَيْنَنَا، حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي، وَقَالَ: «أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِي؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَانِ [أَرْبَعًا] وَّثَلَاثِينَ، وَتُسَبِّحَانِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدَانِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ». [راجع: ٣١١٣]

[3705] حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ ؓ نے چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی۔ اس کے بعد نبی ﷺ کے پاس قیدی آئے تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں لیکن اس وقت آپ موجود نہیں تھے، البتہ حضرت عائشہ ؓ سے ان کی ملاقات ہوئی اور ان سے اس کا تذکرہ کیا۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ ؓ نے سیدہ فاطمہ کے آنے کا مقصد بیان کیا۔ حضرت علی ؓ نے کہا کہ اس کے بعد نبی ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے جبکہ ہم اپنے بستروں میں لیٹ چکے تھے۔ میں نے بستر سے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا: ''اپنی جگہ لیٹے رہو۔'' اس کے بعد آپ ہمارے دونوں کے درمیان بیٹھ گئے حتی کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ آپ نے فرمایا: ''تم لوگوں نے مجھ سے جو مطالبہ کیا ہے میں تمھیں اس سے اچھی بات نہ بتاؤں؟ جب تم سونے کے لیے اپنے بستروں پر لیٹنے لگو تو چونتیس (34) مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس (33) مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس (33) مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو۔ یہ عمل تمھارے لیے کسی بھی خادم سے بہتر ہے۔''

٣٧٠٦ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ

[3706] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا: ''کیا تم اس امر پر خوش نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے قائم مقام ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے

هَارُونَ مِنْ مُّوسٰى؟». [انظر: ٤٤١٦]

جانشین تھے؟"

فائدہ: جب رسول اللہ ﷺ جنگ تبوک پر گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ساتھ نہیں لے گئے بلکہ انھیں گھر میں کام کاج کے لیے رہنے دیا، وہ منافقین کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر رسول اللہ ﷺ کو راستہ میں ملے اور کہا کہ آپ نے مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ دیا ہے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے ان کی تسلی کے لیے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں گھر کی جانشینی، خلافت امت کا تقاضا نہیں کرتی کیونکہ گھر کی دیکھ بھال سے انسان حاکم نہیں بن سکتا، نیز حضرت ہارون علیہ السلام، جناب موسیٰ علیہ السلام سے پہلے وفات پا گئے تھے، اس لیے اس پر قیاس بھی صحیح نہیں ہے۔ اس غزوے میں امامت صلاۃ کے لیے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا۔ اگر اتنی سی بات خلافت کے لیے کافی ہوتی تو ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ خلافت کے حق دار ہوتے، لیکن ایسا نہیں ہوا بہر حال اس حدیث سے اتصال خلافت ثابت نہیں ہوتا۔ واللہ أعلم.

٣٧٠٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ، فَإِنِّي أَكْرَهُ الْاِخْتِلَافَ حَتّٰى يَكُونَ النَّاسُ جَمَاعَةً، أَوْ أَمُوتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي.

[3707] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے (عراق والوں سے) فرمایا: جس طرح تم پہلے فیصلے کیا کرتے تھے اسی طرح فیصلے کرتے رہو کیونکہ میں اختلاف کو پسند نہیں کرتا ہوں، تا آنکہ لوگ اتفاق سے رہیں یا میں بھی اس دنیا سے اپنے ساتھیوں (صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما) کی طرح چلا جاؤں۔

فَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَرٰى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوٰى عَنْ عَلِيٍّ، الْكَذِبُ.

حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ (شیخین کی مخالفت میں) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جو روایات بیان کرتے ہیں وہ اکثر جھوٹ کا پلندا ہیں۔

(١٠) بَابُ مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: 10- حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل

وَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي».

نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: "تم صورت و سیرت میں میرے مشابہ ہو۔"

٣٧٠٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّاسَ كَانُوا

[3708] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بہت احادیث بیان کرتا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ میں اپنا پیٹ بھرنے کے لیے ہر وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہتا تھا، نہ تو میں خمیری روٹی کھاتا

يَقُولُونَ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ، وَإِنِّي كُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِشِبَعِ بَطْنِي حَتَّى لَا آكُلُ الْخَمِيرَ، وَلَا أَلْبَسُ الْحَبِيرَ، وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةُ، وَكُنْتُ أُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ هِيَ مَعِي، كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي، وَكَانَ أَخْيَرَ النَّاسِ لِلْمَسَاكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، كَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ، حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ، فَيَشُقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا. [انظر: ٥٤٣٢]

اور نہ عمدہ لباس ہی پہنتا، نہ میری خدمت کے لیے فلاں مرد اور فلاں عورت ہی تھی۔ میں بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا۔ بعض اوقات میں کسی سے کوئی آیت پوچھتا، حالانکہ وہ آیت مجھے یاد ہوتی تھی۔ میرا مطلب یہ ہوتا کہ وہ مجھے گھر لے جا کر کھانا کھلا دے۔ حضرت جعفر بن ابی طالب ؓ مساکین کے حق میں تمام لوگوں سے زیادہ بہتر تھے۔ وہ ہمیں اپنے گھر لے جاتے اور جو کچھ گھر میں میسر ہوتا وہ ہمیں کھلاتے۔ بعض اوقات تو ایسا ہوتا کہ وہ شہد یا گھی کی کپی ہی لے آتے جس میں کچھ نہ ہوتا وہ اسے پھاڑ دیتے اور اس میں جو کچھ ہوتا ہم اسے چاٹ لیتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں حضرت جعفر بن ابی طالب ؓ کی فضیلت کا بیان ہے کہ وہ مساکین سے بہت محبت کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی کنیت ابوالمساکین رکھی تھی کیونکہ مساکین کے ساتھ اکثر بیٹھا کرتے تھے اور ان کی خدمت میں مصروف رہتے تھے۔ غرباء اور مساکین کے بہت قدردان تھے اور ان کی خیر خواہی کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے تھے۔

٣٧٠٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ.

[3709] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ جب وہ حضرت عبداللہ بن جعفر ؓ کو سلام کہتے تو یوں کہتے: اے ذوالجناحین کے بیٹے! تم پر سلامتی ہو۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: الْجَنَاحَانِ: كُلُّ نَاحِيَتَيْنِ. [انظر: ٤٢٦٤]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) کہتے ہیں: [جَنَاحَانِ] سے مراد ہر دو کنارے ہیں۔

(١١) بَابُ ذِكْرِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 11- حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ کا ذکر خیر

٣٧١٠ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ

[3710] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ جب قحط سالی سے دوچار ہوتے تو حضرت عباس ؓ سے بارش کی دعا کراتے اور دعا کرتے: اے اللہ! پہلے ہم

أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا قَحِطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا ﷺ فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا، قَالَ: فَيُسْقَوْنَ. [راجع: ١٠١٠]

اپنے نبی ﷺ سے بارش کی دعا کراتے تھے تو تو ہمیں بارش سے سیراب کرتا تھا، اب ہم اپنے نبی کے چچا سے بارش کی دعا کراتے ہیں، اس لیے ہمیں بارش سے سیراب کر۔ راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد خوب بارش ہوتی۔

(١٢) بَابُ مَنَاقِبِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَمَنْقَبَةِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: 12- رسول اللہ ﷺ کی قرابت اور رشتہ داری کے فضائل، نیز حضرت فاطمہ ؓ بنت نبی ﷺ کے مناقب

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ».

ان کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ ؓ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔''

٣٧١١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ، تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ ﷺ، الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ. [راجع: ٣٠٩٢]

[3711] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ ؓ نے حضرت ابوبکر ؓ کی طرف پیغام بھیجا جس کے ذریعے سے وہ نبی ﷺ کے ان صدقات کا مطالبہ کرتی تھیں جو مدینہ طیبہ میں اور فدک میں تھے۔ اسی طرح جو خیبر کے خمس سے باقی بچ گیا تھا۔

٣٧١٢ - فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ - يَعْنِي مَالَ اللهِ - لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَّزِيدُوا عَلَى الْمَأْكَلِ»، وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْ صَدَقَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ

[3712] حضرت ابوبکر ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''ہمارے (ترکہ میں) وراثت جاری نہیں ہوتی۔ ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ البتہ آل محمد کے اخراجات اسی مال سے پورے کیے جائیں۔ خورونوش سے زیادہ ان کا کوئی حق نہیں ہے۔'' اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے صدقات، جو نبی ﷺ کے زمانے مبارک میں ہوا کرتے تھے، میں ان میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا بلکہ ان میں وہی نظام جاری رکھوں گا جو رسول اللہ ﷺ نے

فَضِيلَتَكَ، وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَحَقَّهُمْ، فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي. [راجع: ٣٠٩٣]

قائم فرمایا تھا۔ اس کے بعد حضرت علی ؓ آپ کے ہاں آئے اور کہنے لگے: ابوبکر! ہم آپ کے مقام اور مرتبے کا اعتراف کرتے ہیں، پھر انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی قرابت اور حق کا ذکر کیا۔ حضرت ابوبکر ؓ نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا مجھے اپنے قرابت داروں کے ساتھ بہتر سلوک سے زیادہ محبوب ہے۔

فائدہ: حضرت فاطمہ ؓ کا خیال تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے جملہ صدقات آپ کی ملک تھے، اس لیے اس ترکہ سے ہمیں حصہ ملنا چاہیے، لیکن حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی قرابت داری مجھے اپنی قرابت داری سے زیادہ محبوب ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کے ارشادات اور معمولات کے پیش نظر آپ کے صدقات وترکات کو تقسیم نہیں کیا جا سکتا بلکہ یہ تمام آپ کی آل واولاد، ازواج مطہرات اور دیگر عام مصالح کے لیے وقف ہیں۔ یہ ایسے صدقات ہیں جن پر آپ کی وفات کے بعد ملکیت کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا، بلکہ مذکورہ حضرات قیامت تک ان سے اپنی حاجات پوری کرتے رہیں گے۔ لیکن اسے اپنی ملکیت تصور نہیں کریں گے۔

٣٧١٣ - أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاقِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: ارْقُبُوا مُحَمَّدًا ﷺ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ. [انظر ٣٧٥١]

[3713] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: محمد ﷺ کا آپ کے اہل بیت کے بارے میں خاص خیال رکھو، یعنی بہرصورت ان کا احترام بجا لاؤ۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت، ازواج مطہرات، آپ کی بیٹیوں اور دوسرے تمام اقارب سے محبت رکھنا، جن میں حضرت فاطمہ، سیدنا علی اور ان کی اولاد بھی شامل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت وتعظیم اور حقوق شناسی کے لحاظ سے اہل ایمان کے لیے ضروری ہے اور ان سے درجہ بدرجہ محبت رکھنا حقیقت میں رسول اللہ ﷺ سے محبت ہی کا تقاضا ہے۔ ایسی محبت کا تقاضا تمام اہل اسلام سے ہے جیسا کہ مذکورہ بالا حضرت ابوبکر ؓ کے فرمان سے ثابت ہوتا ہے۔

٣٧١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ:

[3714] حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، اس لیے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔''

«فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي».

[راجع: ٩٢٦]

٣٧١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ. [راجع: ٣٦٢٣]

[3715] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے اپنی لخت جگر سیدہ فاطمہ کو اس بیماری کے موقع پر اپنے پاس بلایا جس میں آپ نے وفات پائی، آپ نے ان سے کوئی خفیہ بات کی تو وہ رونے لگیں۔ پھر آپ نے انھیں بلایا اور ان سے کوئی آہستہ بات کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ فاطمہ ؓ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔

٣٧١٦ - فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ. [راجع: ٣٦٢٤]

[3716] انھوں نے (حضرت سیدہ فاطمہ ؓ نے) بتایا: مجھ سے نبی ﷺ نے آہستہ بات کی تھی کہ آپ اس بیماری میں وفات پا جائیں گے تو میں اس پر رونے لگی۔ پھر آپ نے مجھ سے دوبارہ آہستہ گفتگو فرمائی کہ آپ کے اہل بیت میں سے میں سب سے پہلے آپ سے ملاقات کروں گی تو میں اس پر ہنس پڑی۔

(١٣) بَابُ مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 13- حضرت زبیر بن عوام ؓ کے مناقب

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ حَوَارِيُّ النَّبِيِّ ﷺ، وَسُمِّيَ الْحَوَارِيُّونَ لِبَيَاضِ ثِيَابِهِمْ.

حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے حواری (مددگار) تھے۔ حواریوں کو حواری اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے کپڑے سفید تھے۔

٣٧١٧ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: أَصَابَ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رُعَافٌ شَدِيدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ، حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ، وَأَوْصَى فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ، قَالَ:

[3717] حضرت مروان بن حکم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جس سال نکسیر پھوٹنے کی وبا پھیلی تو حضرت عثمان ؓ کی اس قدر نکسیر پھوٹی کہ انھیں حج سے اس مرض نے روک دیا۔ انھوں نے وصیت کر دی۔ ان کی خدمت میں ایک قریشی صاحب آئے اور عرض کیا کہ آپ کسی کو اپنا خلیفہ بنا دیں۔ حضرت عثمان ؓ نے پوچھا کہ لوگوں کی یہ خواہش

اسْتَخْلِفْ، قَالَ: وَقَالُوهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَنْ؟ فَسَكَتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ - أَحْسِبُهُ الْحَارِثَ - فَقَالَ: اسْتَخْلِفْ، فَقَالَ عُثْمَانُ: وَقَالُوا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ، قَالَ: فَلَعَلَّهُمْ قَالُوا: إِنَّهُ الزُّبَيْرُ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَخَيْرُهُمْ مَّا عَلِمْتُ، وَإِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. [انظر: ٣٧١٨]

ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے پوچھا: کس کو خلیفہ نامزد کروں؟ اس پر وہ خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد کوئی دوسرے صاحب آئے۔ میرا خیال ہے کہ وہ حارث تھے۔ انھوں نے بھی یہی کہا کہ آپ کسی کو خلیفہ نامزد کر دیں۔ آپ نے پوچھا: کیا یہ سب لوگوں کی رائے ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: وہ کون ہو سکتا ہے؟ اس پر وہ خاموش ہو گیا تو آپ نے فرمایا: غالبًا لوگوں کا زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف رجحان ہو گا؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میرے علم کے مطابق بھی وہ ان سب سے بہتر ہیں۔ بلاشبہ وہ رسول اللہ ﷺ کو بھی ان سب سے زیادہ محبوب تھے۔

٣٧١٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي: سَمِعْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ: كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اسْتَخْلِفْ قَالَ: وَقِيلَ ذَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، الزُّبَيْرُ قَالَ: أَمَ وَاللهِ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ خَيْرُكُمْ، ثَلَاثًا. [راجع: ٣٧١٧]

[3718] حضرت مروان بن حکم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا، ایک شخص نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ کسی کو اپنا خلیفہ نامزد کر دیں۔ آپ نے فرمایا: کیا اس کی خواہش کی جا رہی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف لوگوں کا رجحان ہے۔ حضرت عثمان نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم سب جانتے ہو کہ وہ تم میں اس منصب کے لیے بہتر اور لائق ہیں۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔

٣٧١٩ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ - هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ - عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ [حَوَارِيًّا] وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ». [راجع: ٢٨٤٦]

[3719] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں۔''

٣٧٢٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ

[3720] حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ غزوۂ احزاب کے وقت مجھے اور عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو (کمسن ہونے کی وجہ سے) عورتوں میں چھوڑ

يَوْمَ الْأَحْزَابِ، جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى فَرَسِهِ يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ: يَا أَبَتِ، رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ؟ قَالَ: أَوَ هَلْ رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ؟» فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ: «فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي».

دیا گیا۔ پھر میں نے جو نظر دوڑائی تو دیکھا کہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار ہیں اور دو یا تین بار بنو قریظہ کی طرف گئے ہیں، پھر واپس آئے ہیں۔ جب اختتام جنگ پر میں واپس آیا تو کہا: ابوجان! میں نے آپ کو دیکھا کہ بار بار ادھر آتے جاتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: بیٹا! تو نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ انھوں نے وضاحت فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی ایسا ہے جو بنو قریظہ کے پاس جائے اور میرے پاس ان کی خبر لائے؟'' چنانچہ میں اس مہم کے لیے گیا۔ پھر جب میں واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ یکجا جمع کر کے فرمایا: ''میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔''

٣٧٢١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ وَقْعَةِ الْيَرْمُوكِ: أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدُّ مَعَكَ؟ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ، بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ عُرْوَةُ: فَكُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ.

[انظر: ٣٩٧٣، ٣٩٧٥]

[3721] حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ یرموک کے دن نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ حملہ کیوں نہیں کرتے تاکہ آپ کے ساتھ مل کر ہم بھی حملہ کریں؟ چنانچہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان رومیوں پر حملہ کیا تو اس موقع پر کفار نے دو کاری زخم آپ کے شانے پر لگائے۔ ان دونوں کے درمیان وہ زخم تھا جو بدر کے موقع پر آپ کو لگا تھا۔ حضرت عروہ کہتے ہیں کہ میں بچپن میں ان زخموں کے اندر اپنی انگلیاں داخل کر کے کھیلا کرتا تھا۔

(١٤) [بَابُ] ذِكْرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ

باب: 14- حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

وَقَالَ عُمَرُ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے راضی تھے۔

٣٧٢٢، ٣٧٢٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ

[3723,3722] حضرت ابوعثمان سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ بعض ان غزوات کے وقت جن میں خود رسول اللہ ﷺ نے شمولیت کی، نبی ﷺ کے ہمراہ حضرت

تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ، عَنْ حَدِيثِهِمَا. [انظر: ٤٠٦٠، ٤٠٦١]

طلحہ اور حضرت سعد ؓ کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہا تھا۔ یہ بات خود ان کی بیان کردہ حدیث میں ہے۔

٣٧٢٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ الَّتِي وَقَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ قَدْ شَلَّتْ. [انظر: ٤٠٦٣]

[3724] حضرت قیس بن ابوحازم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت طلحہ ؓ کا وہ ہاتھ دیکھا جو شل ہو چکا تھا، جس کے ذریعے سے وہ نبی ﷺ کی حفاظت کرتے رہے تھے۔

(١٥) [بَابُ] مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ

باب: 15- حضرت سعد بن ابی وقاص زہری ؓ کے فضائل کا بیان

وَبَنُو زُهْرَةَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ.

بنو زہرہ نبی ﷺ کے ننھیال تھے ان کا اصل نام سعد بن مالک ہے۔

٣٧٢٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: جَمَعَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ. [انظر: ٤٠٥٥، ٤٠٥٦، ٤٠٥٧]

[3725] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: احد کے دن نبی ﷺ نے میرے لیے اپنے ماں باپ دونوں جمع کر دیے تھے۔

٣٧٢٦ - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثُلُثُ الْإِسْلَامِ. [انظر: ٣٧٢٧، ٣٨٥٨]

[3726] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں اسلام کی ایک تہائی تھا۔

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب میں مسلمان ہوا تو مجھ سے پہلے صرف دو شخص اسلام لائے تھے اور تیسرا میں خود تھا۔ مسلمان ہونے والوں میں ایک ابوبکر اور دوسری حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ تھیں، جبکہ ایک حدیث میں حضرت عمار ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے ہمراہ پانچ غلام اور ایک ابوبکر ؓ مسلمان تھے۔[1] بظاہر یہ حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کے بیان کے خلاف ہے۔ حافظ ابن حجر ؒ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ آزاد لوگوں میں سے حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ تیسرے شخص تھے جو مسلمان ہوئے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کو دوسرے اسلام لانے والوں کا علم نہ ہوا ہو کیونکہ ان دنوں جو مسلمان ہوتا وہ اپنے اسلام کو دوسروں سے پوشیدہ رکھتا تھا۔[2]

1 صحيح البخاري، حديث: 3660. 2 فتح الباري: 107/7.

٣٧٢٧ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ.

[3727] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: کوئی بھی مسلمان نہیں ہوا مگر اسی روز جس میں میں نے اسلام قبول کیا۔ اور میں سات روز تک اسی حالت میں رہا کہ میں اسلام کا تیسرا فرد تھا۔

تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هَاشِمٌ. [راجع: ٣٧٢٦]

ابو اسامہ نے اس روایت کو بیان کرنے میں ابن ابی زائدہ کی متابعت کی ہے۔

٣٧٢٨ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَكُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ، حَتّٰى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا يَضَعُ الْبَعِيرُ أَوِ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ، لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَّضَلَّ عَمَلِي، وَكَانُوا وَشَوْا بِهِ إِلٰى عُمَرَ، قَالُوا: لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي. [انظر ٥٤١٢، ٦٤٥٣]

[3728] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں عرب کا پہلا آدمی ہوں جس نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیراندازی کی۔ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ جہاد کے لیے جاتے اور ہمارے پاس درختوں کے پتوں کے سوا کھانے کے لیے اور کوئی چیز نہ ہوتی تھی۔ اس خوراک سے ہمیں اونٹوں اور بکریوں کی طرح اجابت ہوتی تھی۔ اس میں کوئی اور چیز مخلوط نہ ہوتی۔ لیکن اب بنو اسد کا یہ حال ہے کہ وہ اسلام کے احکام پر عمل کرنے میں میرے اندر عیب نکالتے ہیں۔ اس صورت میں تو میں نامراد اور ناکام رہا، نیز میرے سب کام برباد ہو گئے۔ بنو اسد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے متعلق چغلی کی تھی کہ وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے۔

(١٦) [بَابُ] ذِكْرِ أَصْهَارِ النَّبِيِّ ﷺ، مِنْهُمْ أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ

باب: 16- نبی ﷺ کے دامادوں کا تذکرہ جن میں ابوالعاص بن ربیع بھی ہیں

٣٧٢٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ

[3729] حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے منگنی کی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے

أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ: «أَمَّا بَعْدُ؛ فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِّنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَّسُوءَهَا، وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ»، فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ.

پاس حاضر ہوئیں اور کہا: آپ کی برادری کا خیال ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کی حمایت میں غصہ نہیں فرماتے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت علی ؓ ابوجہل کی دختر سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، میں اس وقت سن رہا تھا جب آپ نے خطبے کے بعد فرمایا: ''اما بعد! میں نے ابوالعاص بن ربیع ؓ سے ایک بیٹی کا نکاح کیا تو اس نے مجھ سے جو بات کی اسے سچا کر دکھایا۔ بے شک فاطمہ ؓ میرا جگر گوشہ ہے اور میں یہ گوارا نہیں کرتا کہ اسے رنج پہنچے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے عقد میں نہیں رہ سکتیں۔'' یہ سنتے ہی حضرت علی ؓ نے اس منگنی کو ترک کر دیا۔

وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنْ مِّسْوَرٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَ صِهْرًا لَّهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، فَأَثْنٰى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ، قَالَ: «حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفٰى لِي». [راجع: ٩٢٦]

محمد بن عمرو نے مذکورہ حدیث بایں الفاظ بیان کی ہے: حضرت مسور ؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے بنوشمس کے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور دامادی میں اس کے عمدہ اوصاف کی تعریف فرمائی۔ آپ نے فرمایا: ''انھوں نے مجھ سے جو بات کہی اسے سچا کر دکھایا اور مجھ سے جو وعدہ کیا اسے پورا کر دکھایا۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے ایک داماد حضرت ابوالعاص بن ربیع ہیں جو آپ کی دختر حضرت زینب ؓ کے خاوند تھے، اس حدیث میں ان کا ذکر خیر ہے۔ مشرکین مکہ نے حضرت ابوالعاص ؓ پر دباؤ ڈالا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کو طلاق دے دیں تو انھوں نے صاف انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ اس بنا پر قرابت دامادی کی تعریف کر رہے ہیں، نیز رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کا نکاح دیتے وقت حضرت ابوالعاص ؓ سے یہ شرط کی تھی کہ ان کی موجودگی میں کسی دوسری عورت سے نکاح نہیں کریں گے انھوں نے اس شرط کو پورا کیا۔ شاید حضرت علی ؓ نے بھی یہی شرط کی ہو مگر آپ بھول گئے اور عموم جواز پر نظر رکھتے ہوئے ابوجہل کی بیٹی سے منگنی کی۔ لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے اظہار ناراضی کرتے ہوئے خطبہ دیا تو اپنے ارادہ کو ترک کر دیا۔ اسی طرح حضرت ابوالعاص ؓ جب غزوۂ بدر میں قیدی بن کر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے رہا کرتے وقت کہا تھا کہ میری بیٹی زینب کو مدینہ بھیج دینا تو انھوں نے اس وعدہ کے مطابق انھیں بھیج دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی تعریف کی ہے۔ واضح رہے کہ وہ فتح مکہ سے قبل مسلمان ہو گئے تھے، پھر انھوں نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب ؓ کو اس کی زوجیت میں دے دیا۔

(١٧) [بَابُ] مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ

وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا».

باب: 17- نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ ؓ کے مناقب

حضرت براء ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ (آپ نے حضرت زید سے فرمایا:) ''تو ہمارا بھائی اور دوست ہے۔''

٣٧٣٠ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْثًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ». [انظر: ٤٢٥٠، ٤٤٦٨، ٤٤٦٩، ٦٦٢٧، ٧١٨٧]

[3730] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایک لشکر تیار کیا اور اس پر حضرت اسامہ بن زید ؓ کو امیر مقرر فرمایا تو کچھ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اسامہ بن زید کی سرداری پر اعتراض کرتے ہو تو تم نے قبل ازیں اس کے باپ کی امارت پر بھی اعتراض کیا تھا۔ اللہ کی قسم! وہ سرداری کے لیے نہایت ہی موزوں شخص تھے اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھے اور ان کے بعد یہ اسامہ ؓ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارے ہیں۔''

٣٧٣١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ قَائِفٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ شَاهِدٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، قَالَ: فَسُرَّ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْجَبَهُ فَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ. [راجع: ٣٥٥٥]

[3731] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک قیافہ شناس میرے پاس آیا جبکہ نبی ﷺ بھی میرے پاس موجود تھے۔ حضرت اسامہ ؓ اور (ان کے والد گرامی) حضرت زید بن حارثہ ؓ دونوں لیٹے ہوئے تھے تو اس قیافہ شناس نے کہا: یہ دونوں پاؤں باہم ایک دوسرے سے پیدا ہوئے ہیں۔ حضرت عائشہ ؓ کا بیان ہے کہ اس انکشاف سے نبی ﷺ بہت خوش ہوئے اور یہ بات آپ کو بہت پسند آئی۔ پھر آپ نے حضرت عائشہ سے اس کا اظہار کیا۔

فائدہ: اس روایت میں کچھ تسامح اور اختصار ہے، قیافہ شناس حضرت عائشہ ؓ کی موجودگی میں نہیں آیا تھا بلکہ وہ مسجد نبوی

میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ حضرت اسامہ اور زید رضی اللہ عنہما دونوں باپ بیٹا مسجد میں ہی لیٹے ہوئے تھے تو قیافہ شناس نے وہ بات کہی جس کا حدیث میں ذکر ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس واقعہ کی اطلاع باہر سے آ کر دی جیسا حدیث کے آخری الفاظ سے ثابت ہو رہا ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں صراحت ہے کہ دراصل حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا رنگ سفید تھا جبکہ ان کے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا رنگ سیاہ تھا، اس وجہ سے منافقین طعنہ دیتے تھے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بیٹے نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو اگرچہ ان کے نسب میں کوئی شک نہیں تھا لیکن قیافہ شناس کی بات سے خوش ہوئے کیونکہ اس سے منافقین کے غلط پروپیگنڈے کی تردید ہوتی تھی۔ اس بات کی اطلاع آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی۔

(١٨) [بَابُ] ذِكْرِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

باب: 18- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا ذکر خیر

٣٧٣٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُومِيَّةِ، فَقَالُوا: مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟. [راجع: ٢٦٤٨]

[3732] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب قریش کو ایک مخزومی عورت کے معاملے نے پریشان کیا تو انھوں نے فیصلہ کیا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے علاوہ سفارش کی اور کون جرأت کر سکتا ہے کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کو انتہائی عزیز ہیں۔

٣٧٣٣ - وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسْأَلُ الزُّهْرِيَّ عَنْ حَدِيثِ الْمَخْزُومِيَّةِ فَصَاحَ بِي - قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَلَمْ تَحْتَمِلْهُ عَنْ أَحَدٍ - قَالَ: وَجَدْتُهُ فِي كِتَابٍ كَانَ كَتَبَهُ أَيُّوبُ ابْنُ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا النَّبِيَّ ﷺ؟ فَلَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ: «إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ، لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا». [راجع: ٢٦٤٨]

[3732] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی تو لوگوں نے کہا کہ اس کے متعلق نبی ﷺ سے کون بات کرے گا؟ آخر کسی کو آپ سے گفتگو کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ پھر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے آپ سے بات کی تو آپ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کا یہی طریقہ تھا کہ جب ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے۔ (سنو!) اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔''

٣٧٣٤ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ:

[3734] حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مسجد میں ایک

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: نَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَى رَجُلٍ يَسْحَبُ ثِيَابَهُ فِي نَاحِيَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: اُنْظُرْ مَنْ هٰذَا؟ لَيْتَ هٰذَا عِنْدِي، قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: أَمَا تَعْرِفُ هٰذَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ، قَالَ: فَطَأْطَأَ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ، وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ فِي الْأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ رَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَأَحَبَّهُ.

شخص کو دیکھا کہ وہ اس کے کسی گوشے میں کپڑے پھیلا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہے؟ کاش یہ میرے قریب ہوتا! ایک شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ انھیں نہیں جانتے؟ یہ تو محمد بن اسامہ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا سر جھکا لیا اور دونوں ہاتھوں سے زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا: اگر انھیں رسول اللہ ﷺ دیکھتے تو یقیناً آپ ان سے محبت کرتے۔

٣٧٣٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ: «اللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا». [انظر: ٣٧٤٧، ٦٠٠٣]

[3735] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ انھیں اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھا لیتے اور فرماتے: ”اے اللہ! تو انھیں اپنا محبوب بنا۔ بلاشبہ میں بھی ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔“

٣٧٣٦ - وَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي مَوْلًى لِّأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ؛ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ - وَكَانَ أَيْمَنُ بْنُ أُمِّ أَيْمَنَ أَخَا أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ [لِأُمِّهِ] وَهُوَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ - فَرَآهُ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ، فَقَالَ: أَعِدْ. [انظر: ٣٧٣٧]

[3736] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے مولیٰ (حرملہ) سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حجاج بن ایمن کو دیکھا جو ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پوتے تھے اور وہ دورانِ نماز میں رکوع و سجود پوری طرح نہیں کرتے تھے تو آپ نے فرمایا: اپنی نماز دوبارہ پڑھو۔

واضح رہے کہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے بیٹے ایمن حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے مادری بھائی، انصار سے تھے۔

٣٧٣٧ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ

[3737] حضرت حرملہ، جو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں، سے روایت ہے، وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے، اس دوران میں حجاج بن ایمن آیا اور اس نے نماز میں رکوع و سجود پوری طرح ادا نہ کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے فرمایا: اپنی نماز دوبارہ

أَيْمَنَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ، فَقَالَ: أَعِدْ، فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ: الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ رَأَى هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَأَحَبَّهُ، فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيْمَنَ.

پڑھو۔ جب وہ واپس جانے لگا تو انھوں نے مجھ سے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: یہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پوتے حجاج بن ایمن ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر اسے رسول اللہ ﷺ دیکھتے تو اس سے بہت محبت کرتے۔ پھر آپ نے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی اولاد سے آپ ﷺ کی محبت کے واقعات بیان کیے۔

قَالَ: وَزَادَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ سُلَيْمَانَ: وَكَانَتْ حَاضِنَةَ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٧٣٦]

امام بخاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے بعض ساتھیوں نے سلیمان سے بیان کیا کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کو گود لیا تھا۔

(١٩) [بَابُ] مَنَاقِبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: 19- حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے فضائل

٣٧٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَكُنْتُ غُلَامًا أَعْزَبَ، وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ، فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ، وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ، وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ، فَجَعَلْتُ أَقُولُ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ، أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ، فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي: لَنْ تُرَاعَ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ. [راجع: ٤٤٠]

[3738] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں جب کوئی شخص خواب دیکھتا تو اسے نبی ﷺ سے بیان کرتا۔ میری خواہش تھی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں تو اسے نبی ﷺ سے عرض کروں۔ میں ان دنوں غیر شادی شدہ اور نوخیز تھا اور نبی ﷺ کے عہد مبارک میں مسجد نبوی کے اندر ہی سویا کرتا تھا، چنانچہ میں نے خواب میں دو فرشتوں کو دیکھا جو مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ وہ بل دار کنویں کی طرح پیچ در پیچ تھی اور کنویں ہی کی طرح اس کے دو کنارے بھی تھے۔ اس کے اندر کچھ ایسے لوگ تھے جنھیں میں پہچانتا تھا۔ میں اسے دیکھتے ہی کہنے لگا: میں دوزخ سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس کے بعد مجھے ایک دوسرا فرشتہ ملا۔ اس نے مجھے کہا: کسی قسم کی فکر نہ کرو۔ میں نے اپنا یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔

٣٧٣٩ - فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ».

قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا. [راجع: ١١٢٢]

[3739] حضرت حفصہ ؓ نے میرا یہ خواب نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''عبداللہ اچھا آدمی ہے، کاش! وہ رات کو تہجد کی نماز پڑھا کرتا۔''

حضرت سالم بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر ؓ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔

٣٧٤٠، ٣٧٤١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: «إِنَّ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ». [راجع: ٤٤٠، ١١٢٢]

[3741,3740] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ اپنی ہمشیر حضرت حفصہ ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ ایک نیک آدمی ہے۔''

(٢٠) بَابُ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: 20- حضرت عمار اور حضرت حذیفہ ؓ کے فضائل

٣٧٤٢ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ، فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى يَجْلِسَ إِلَى جَنْبِي، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: أَبُو الدَّرْدَاءِ، فَقُلْتُ: إِنِّي دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِي، قَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمُ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ؟ أَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ مِنَ الشَّيْطَانِ - يَعْنِي عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ [ﷺ] -؟ أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي لَا

[3742] حضرت علقمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں شام کے علاقے میں آیا، دو رکعت نماز پڑھی، پھر اللہ سے دعا کی: اے اللہ! مجھے کوئی نیک ساتھی عطا فرما۔ پھر میں ایک قوم کے پاس گیا اور ان کی مجلس میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ایک بزرگ آئے اور میرے پاس بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا: یہ بزرگ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت ابودرداء ؓ ہیں۔ میں نے کہا: آج میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ مجھے نیک ساتھی عنایت کرے تو اللہ تعالیٰ نے، آپ کو، مجھے عطا فرمایا ہے۔ حضرت ابودرداء ؓ نے فرمایا: تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے کہا: اہل کوفہ سے ہوں۔ انھوں نے فرمایا: کیا تم میں آپ ﷺ کے نعلین بردار، صاحب وسادہ اور آپ کا لوٹا اٹھانے والے ابن ام عبد نہیں ہیں؟ کیا تمھارے ہاں وہ شخص نہیں ہے جسے اپنے نبی ﷺ

يَعْلَمُ أَحَدٌ غَيْرُهُ؟ ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ يَقْرَأُ عَبْدُ اللهِ ﴿وَٱلَّيۡلِ إِذَا يَغۡشَىٰ﴾ [الليل: ١] فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى) قَالَ: وَاللهِ لَقَدْ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ فِيهِ إِلٰى فِيَّ. [راجع: ٣٢٨٧]

کی زبان سے اللہ تعالیٰ نے شیطان سے پناہ دے رکھی ہے؟ کیا تمھارے اندر وہ ہستی نہیں جو نبی ﷺ کی راز داں تھی۔ جن رازوں کو ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا تھا؟ پھر انھوں نے پوچھا کہ عبداللہ بن مسعود ؓ ﴿وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى﴾ سورت کس طرح پڑھتے تھے؟ میں نے انھیں پڑھ کر سنایا: [وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى] حضرت ابو درداء ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے خود اپنی زبان مبارک سے مجھے بھی اسی طرح پڑھایا تھا۔

٣٧٤٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا. فَجَلَسَ إِلٰى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ؟ يَعْنِي حُذَيْفَةَ، قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ؟ يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا، قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ - أَوْ مِنْكُمْ - صَاحِبُ السِّوَاكِ وَالْوِسَادِ، أَوِ السِّرَارِ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْرَأُ: ﴿وَٱلَّيۡلِ إِذَا يَغۡشَىٰ ۝ وَٱلنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ﴾ [الليل: ١، ٢] قُلْتُ: (وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى) قَالَ: مَا زَالَ بِي هٰؤُلَاءِ حَتّٰى كَادُوا يَسْتَنْزِلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٢٨٧]

[3743] حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت علقمہ ؒ ملک شام گئے اور مسجد میں داخل ہوئے تو دعا کی: اے اللہ! مجھے اچھا ساتھی عنایت فرما۔ تو وہ حضرت ابودرداء ؓ کے پاس بیٹھے۔ انھوں نے فرمایا: تم کن لوگوں میں سے ہو؟ حضرت علقمہ نے کہا: اہل کوفہ سے ہوں۔ حضرت ابودرداء ؓ نے فرمایا: کیا تم میں وہ راز داں نہیں ہیں جو ایسے بھیدوں سے واقف تھے جنھیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا تھا، یعنی حضرت حذیفہ ؓ؟ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: کیوں نہیں، موجود ہیں۔ پھر انھوں نے پوچھا: کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان پر شیطان کے شر سے نجات دی ہے، یعنی حضرت عمار بن یاسر ؓ؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، موجود ہیں۔ پھر انھوں نے دریافت فرمایا: کیا تم میں صاحب سواک اور صاحب وسادہ موجود نہیں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں بلکہ موجود ہیں۔ پھر انھوں نے پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ ﴿وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى﴾ کو کیسے پڑھتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: وہ اسے [وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى] پڑھتے ہیں۔ حضرت ابودرداء ؓ نے

فرمایا: یہاں کے لوگ بھی عجیب ہیں! میرے ساتھ ہمیشہ سے مزاحمت کرتے چلے آ رہے ہیں حتی کہ مجھے اس بات سے ہٹانا چاہتے ہیں جو میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے۔

فائدہ: مشہور قراءت ﴿وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى﴾ ہے جو عرصہ اخیرہ میں پڑھی گئی، ممکن ہے کہ پہلے اس آیت کا نزول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت کے مطابق ہو، لیکن بعد میں ﴿وَمَا خَلَقَ﴾ کا اس میں اضافہ ہوا لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کو اس کی خبر نہ ہوئی ہو وہ پہلی قراءت کے مطابق ہی پڑھتے رہے۔

(٢١) بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 21- حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے مناقب

٣٧٤٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَّإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ». [انظر: ٤٣٨٢، ٧٢٥٥]

[3744] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اور ہماری اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔''

٣٧٤٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَهْلِ نَجْرَانَ: «لَأَبْعَثَنَّ - [يَعْنِي عَلَيْكُمْ، يَعْنِي أَمِينًا] حَقَّ أَمِينٍ». فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. [انظر: ٤٣٨٠، ٤٣٨١، ٧٢٥٤]

[3745] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے اہل نجران سے فرمایا: ''میں تمھارے ہاں ایسا حاکم بھیجوں گا جو کامل امین ہو گا۔'' یہ سن کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے نگاہیں اٹھائیں تو آپ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی الگ الگ خصوصیات ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ، اللہ کے احکام کے نفاذ میں زیادہ سخت حضرت عمر رضی اللہ عنہ، سب سے زیادہ حیادار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حلال وحرام کے زیادہ عالم معاذ بن جبل، وراثت کا علم زیادہ جاننے والے حضرت زید بن ثابت، قرآن کریم کے قاری ابی بن کعب اور ہر امت کا امین ہوتا ہے لیکن اس امت کے امین حضرت ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔ رضی اللہ عنہم۔[1] اگرچہ امانت و دیانت کا وصف دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں بھی موجود تھا لیکن سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

[1] جامع الترمذي، المناقب، حديث: 3791.

بطور خاص اس وصف کے حامل تھے جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حیادار ہونا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انصاف پسند ہونا بیان ہوا ہے۔

[بَابُ] ذِكْرِ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ

باب: مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

(٢٢) بَابُ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: 22- حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے مناقب

قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَانَقَ النَّبِيُّ ﷺ الْحَسَنَ.

حضرت نافع بن جبیر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگایا۔

٣٧٤٦ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ: سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَّإِلَيْهِ مَرَّةً، وَيَقُولُ: «ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ، وَّلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ». [راجع: ٢٧٠٤]

[3746] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا جبکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں تھے۔ آپ ایک بار لوگوں کو دیکھتے، دوسری مرتبہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف نظر کر کے فرماتے: ''میرا یہ بیٹا سید (سردار) ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے باعث مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔''

٣٧٤٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ وَيَقُولُ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا»، أَوْ كَمَا قَالَ. [راجع: ٣٧٣٥]

[3747] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ انھیں اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر یہ دعا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔''

٣٧٤٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أُتِيَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ، فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ، وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا، فَقَالَ أَنَسٌ: كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ.

[3748] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ والیٔ کوفہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا جس کو ایک طشت میں رکھا گیا تھا تو وہ بدبخت اس پر لکڑی مارنے لگا اور آپ کی خوبصورتی کے متعلق بھی کچھ کہا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس وقت فرمایا: یہ تو ان (اہل بیت میں) سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے ہم شکل تھے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے وسمہ کا خضاب استعمال کر رکھا تھا۔

فائدہ: وسمہ ایک بوٹی ہے جس سے بالوں کو رنگ دیا جاتا ہے۔ اس سے بال سیاہی مائل ہو جاتے ہیں۔ خالص سیاہی سے ممانعت ہے، اگر اس میں مہندی کا رنگ غالب ہو تو ممانعت نہیں ہے، شریعت کی منشا یہ ہے کہ بالوں کی سفیدی جوانی کے بالوں کی سیاہی سے خلط ملط نہ ہو، بوڑھا آدمی، جوان نہ لگے۔

٣٧٤٩ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ».

[3749] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جبکہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ کے کندھوں پر تھے۔ آپ فرما رہے تھے: "اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔"

٣٧٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَحَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ: بِأَبِي، شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ. [راجع: ٣٥٤٢]

[3750] حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھا رکھا تھا اور فرما رہے تھے: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! یہ تو شکل و صورت میں نبی ﷺ سے ملتے جلتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہم شکل نہیں ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پاس ہنس رہے تھے۔

٣٧٥١ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَصَدَقَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ وَاقِدِ ابْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: ارْقُبُوا مُحَمَّدًا ﷺ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ. [راجع: ٣٧١٣]

[3751] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کا آپ کے اہل بیت کے بارے میں خاص خیال رکھو، یعنی بہر صورت ان کا احترام بجا لاؤ۔

٣٧٥٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَنَسٌ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ.

[3752] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر اور کوئی شخص نبی ﷺ سے زیادہ مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

٣٧٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي

[3753] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے کسی آدمی نے مُحرِم کی بابت سوال کیا کہ اگر وہ مکھی مار

يَعْقُوبَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نُعْمٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ: قَالَ شُعْبَةُ: أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ؟ فَقَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ! وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا». [انظر: ٥٩٩٤]

ڈالے تو اس پر کیا تاوان ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ اہل عراق مکھی کے قتل کا مسئلہ پوچھتے ہیں جبکہ انھوں نے نواسۂ رسول ﷺ کو شہید کر ڈالا، حالانکہ نبی ﷺ نے ان دونوں کے متعلق فرمایا تھا: ''یہ دونوں دنیا میں میرے خوشبو دار پھول ہیں۔''

(٢٣) [بَابُ] مَنَاقِبِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: 23- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت بلال بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کے مناقب

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ».

نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں اپنے آگے تمھارے قدموں کی چاپ سنی تھی۔''

٣٧٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقُولُ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا، وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا، يَعْنِي بِلَالًا.

[3754] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں اور انھوں نے ہمارے سردار کو (خرید کر) آزاد کیا ہے۔ ان کی مراد حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔

٣٧٥٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ: أَنَّ بِلَالًا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي، وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلّٰهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللهِ.

[3755] حضرت قیس بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر آپ نے مجھے اپنی ذات کے لیے خریدا ہے تو مجھے (اپنی غلامی میں) روک رکھیں اور اگر آپ نے مجھے اللہ کے لیے خریدا ہے تو مجھے آزاد کر دیں تاکہ میں اللہ کے لیے عمل کروں۔

(٢٤) [بَابُ] ذِكْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: 24- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر خیر

٣٧٥٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ: «اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ».

[3756] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے نبی ﷺ نے اپنے سینے سے لگا کر دعا فرمائی: ''اے اللہ! اسے حکمت سکھا دے۔''

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَقَالَ: «اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ».

ابومعمر کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''اے اللہ! اسے قرآن کا علم عطا فرما۔''

حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ مِّثْلَهُ. وَالْحِكْمَةُ: الْإِصَابَةُ فِي غَيْرِ النُّبُوَّةِ. [راجع: ٧٥]

موسیٰ کی روایت بھی اسی طرح ہے۔ (امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) حکمت کے معنی ہیں: نبوت کے علاوہ دیگر معاملات میں رائے کا درست ہونا۔

(٢٥) [بَابُ] مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 25- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

٣٧٥٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعٰى زَيْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ، قَبْلَ أَنْ يَّأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ: «أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ - وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ - حَتّٰى أَخَذَهَا سَيْفٌ مِّنْ سُيُوفِ اللهِ حَتّٰى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ». [راجع: ١٢٤٦]

[3757] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے شہید ہونے کی خبر آنے سے پہلے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو مطلع کر دیا کہ یہ حضرات شہید ہو چکے ہیں، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''(مسلمانوں کے لشکر کا) جھنڈا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے پکڑا اور وہ شہید ہو گئے، پھر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے پکڑا وہ بھی شہید ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں میں لیا وہ بھی شہید ہو گئے، اس وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، حتی کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے اپنے ہاتھ میں جھنڈا لیا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں فتح سے ہمکنار کیا۔''

(٢٦) بَابُ مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَّوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 26- حضرت سالم مولی ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

٣٧٥٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَّسْرُوقٍ قَالَ: ذُكِرَ عَبْدُ اللهِ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ لَّا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اسْتَقْرِئُوا

[3758] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو انھوں نے فرمایا: میں ان سے ہمیشہ محبت رکھوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''قرآن مجید چار آدمیوں سے پڑھو: عبداللہ بن مسعود سے،

الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ - فَبَدَأَ بِهِ - وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ»، قَالَ: لَا أَدْرِي بَدَأَ بِأُبَيٍّ أَوْ بِمُعَاذٍ. [انظر: ٣٧٦٠، ٣٨٠٦، ٣٨٠٨، ٤٩٩٩]

اور ان کا نام آپ ﷺ نے پہلے ذکر کیا، اور سالم سے، جو ابوحذیفہ کے آزاد کردہ ہیں، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے۔" مجھے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے پہلے ابی بن کعب ؓ کا نام لیا تھا یا حضرت معاذ بن جبل ؓ کا۔

(٢٧) بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 27- حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے مناقب کا بیان

٣٧٥٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا، وَقَالَ: «إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا». [راجع: ٣٥٥٩]

[3759] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک پر کوئی برا کلمہ نہیں آتا تھا اور نہ آپ تکلف سے فحش گوئی ہی کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: "بلاشبہ تم میں سے زیادہ عزیز مجھے وہ شخص ہے جس کی عادات و اخلاق تمام لوگوں سے عمدہ ہوں۔"

٣٧٦٠ - وَقَالَ: «اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ». [راجع: ٣٧٥٨]

[3760] اور آپ ﷺ نے فرمایا: "قرآن مجید چار آدمیوں سے سیکھو: عبداللہ بن مسعود، ابو حذیفہ کے آزاد کردہ سالم، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل ؓ۔"

٣٧٦١ - حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ: دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا فَرَأَيْتُ شَيْخًا مُقْبِلًا، فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ: أَرْجُو أَنْ يَكُونَ اسْتَجَابَ اللّٰهُ، قَالَ: مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَفَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ؟ أَوَ لَمْ يَكُنْ فِيكُمُ الَّذِي أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ؟ أَوَ لَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ؟

[3761] حضرت علقمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں شام پہنچا تو سب سے پہلے میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا مانگی: اے اللہ! مجھے کسی نیک ساتھی کی رفاقت نصیب ہو، چنانچہ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ آ رہے ہیں۔ جب وہ قریب آ گئے تو میں نے (دل میں) کہا: شاید میری دعا قبول ہو گئی ہے۔ انھوں نے پوچھا: آپ کہاں سے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کوفہ کا رہنے والا ہوں۔ انھوں نے فرمایا: کیا تمھارے ہاں صاحب نعلین، صاحب وسادہ اور صاحب مطہرہ نہیں ہیں؟ کیا تمھارے پاس وہ شخصیت نہیں

كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ ﴿وَٱلَّيۡلِ﴾ فَقَرَأْتُ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى) قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا النَّبِيُّ ﷺ فَاهُ إِلٰى فِيَّ، فَمَا زَالَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى كَادُوا يَرُدُّونَنِي. [راجع: ٣٢٨٧]

ہے جسے شیطان مردود سے پناہ مل چکی ہے؟ کیا تمھارے ہاں سربستہ راز جاننے والے نہیں ہیں، جن رازوں کو ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا؟ پھر فرمایا: ابن ام عبد سورۂ لیل کی تلاوت کس طرح کرتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ اس طرح پڑھتے ہیں: [وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى] انھوں نے فرمایا: مجھے نبی ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے اسی طرح سکھایا تھا لیکن اب اہل شام مجھے اس طرح قراءت کرنے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔

٣٧٦٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَأَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَّجُلٍ قَرِيبِ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى نَأْخُذَ عَنْهُ، فَقَالَ: مَا أَعْرِفُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَّهَدْيًا وَّدَلًّا بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ. [انظر: ٦٠٩٧]

[3762] حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا جو نبی ﷺ کے اخلاق و عادات اور طور طریقے کے بہت قریب ہو، تاکہ ہم اس سے کچھ حاصل کریں۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کی سیرت وصورت اور عادات و اخلاق میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے زیادہ قریب کسی کو نہیں دیکھا۔

٣٧٦٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ يَقُولُ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ، فَمَكَثْنَا حِينًا مَّا نَرٰى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَّجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ، لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٤٣٨٤]

[3763] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے۔ ہم کچھ مدت مدینہ طیبہ میں ٹھہرے تو ہم یہی خیال کرتے رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے اہل بیت سے ہیں کیونکہ ہم ان کا اور ان کی والدہ کا نبی ﷺ کے گھر میں آنا جانا دیکھتے تھے۔

(٢٨) بَابُ ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 28- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

٣٧٦٤ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا الْمُعَافٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي

[3764] ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نماز عشاء کے بعد ایک وتر پڑھا۔

مُلَيْكَةَ قَالَ: أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَّعِنْدَهُ مَوْلًى لِّابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ ﷺ. [انظر: ٣٧٦٥]

ان کے پاس حضرت ابن عباس ؓ کا آزاد کردہ غلام تھا۔ وہ اس سلسلے میں حضرت ابن عباس ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے۔

٣٧٦٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: هَلْ لَّكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: إِنَّهُ فَقِيهٌ. [راجع: ٣٧٦٤]

[3765] حضرت ابن ابی ملیکہ ہی سے روایت ہے، ابن عباس ؓ سے کہا گیا: امیر المومنین حضرت معاویہ ؓ کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں، انھوں نے وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی ہے؟ انھوں نے فرمایا: بلاشبہ وہ خود فقیہ ہیں۔

٣٧٦٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَّقَدْ صَحِبْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا، وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا، يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. [راجع: ٥٨٧]

[3766] حضرت معاویہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: تم لوگ ایک خاص نماز پڑھتے ہو۔ ہم لوگ نبی ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں، ہم نے آپ کو کبھی اس وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے اس سے منع فرمایا تھا۔ آپ کی مراد عصر کے بعد دو رکعت نماز سے تھی۔

(٢٩) بَابُ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب: 29- سیدہ فاطمہ ؓ کے مناقب

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ».

نبی ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔''

٣٧٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي». [راجع: ٩٢٦]

[3767] حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ میرے جسم کا ایک حصہ ہے۔ جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔''

(٣٠) بَابُ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب: 30- حضرت عائشہ ؓ کی فضیلت کا بیان

٣٧٦٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: إِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا: «يَا عَائِشَ! هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ»، فَقُلْتُ: عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرٰى مَا لَا أَرٰى، تُرِيدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ. [راجع: ٣٢١٧]

[3768] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا: ''اے عائش! یہ حضرت جبریل ؑ ہیں جو آپ کو سلام کہہ رہے ہیں۔'' میں نے جواب دیا: ان پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکات نازل ہوں۔ یقیناً آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھ سکتی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کو مراد لے رہی تھیں۔

٣٧٦٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ». [راجع: ٣٤١١]

[3769] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت سے مرد کمال کو پہنچے ہیں لیکن عورتوں میں صرف مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ باکمال ہوئیں۔ اور تمام عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسی ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر برتری حاصل ہے۔''

٣٧٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ».

[3770] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''حضرت عائشہ ؓ کو دوسری تمام عورتوں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو دوسرے تمام کھانوں پر ہے۔''

٣٧٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! تَقْدَمِينَ عَلٰى فَرَطِ صِدْقٍ، عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَلٰى أَبِي

[3771] حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ؓ بیمار ہوئیں تو حضرت ابن عباس ؓ ان کی تیمارداری کے لیے حاضر ہوئے اور فرمایا: اے ام المومنین! آپ تو اپنے سچے پیش روؤں کے پاس جائیں گی، یعنی رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ کے پاس۔

بَكْرٍ . [انظر: ٤٧٥٣، ٤٧٥٤]

٣٧٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا وَّالْحَسَنَ إِلَى الْكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلٰكِنَّ اللهَ ابْتَلَاكُمْ لِتَتَّبِعُوهُ أَوْ إِيَّاهَا. [انظر: ٧١٠٠، ٧١٠١]

[3772] حضرت ابو وائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت علی ؓ نے حضرت عمار اور حضرت حسن ؓ کو کوفہ روانہ کیا تاکہ لوگوں کو ان کی مدد پر آمادہ کریں اور انھیں اس مقصد کے لیے باہر نکالیں تو وہاں پہنچ کر حضرت عمار ؓ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ہمیں اس بات کا علم ہے کہ وہ (ام المومنین حضرت عائشہ ؓ) دنیا و آخرت میں آپ ﷺ کی زوجۂ محترمہ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ تمھارا امتحان لینا چاہتا ہے کہ تم اس (اللہ) کی پیروی کرتے ہو یا اس کے مقابلے میں تم ام المومنین کی پیروی کرتے ہو۔

٣٧٧٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: [أَنَّهَا] اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ، فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكِ اللهُ خَيْرًا، فَوَاللهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا، وَّجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً. [راجع: ٣٣٤]

[3773] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت اسماء ؓ سے ایک ہار مستعار لیا جو راستے میں گم ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تلاش میں چند ایک صحابۂ کرام ؓ کو روانہ کیا۔ اس دوران میں نماز کا وقت آ گیا تو انھوں نے وضو کے بغیر ہی نماز پڑھ لی، تاہم جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو اس امر کی شکایت کی، اس وقت آیت تیمم نازل ہوئی۔ حضرت اسید بن حضیر ؓ نے کہا: اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ ؓ کو جزائے خیر دے، آپ جب بھی کسی مصیبت میں مبتلا ہوئیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہاں سے نجات دی اور اس میں مسلمانوں کے لیے برکت کا سامان پیدا فرما دیا۔

٣٧٧٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا كَانَ فِي مَرَضِهِ جَعَلَ يَدُورُ فِي نِسَائِهِ وَيَقُولُ: «أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟» حِرْصًا عَلَى بَيْتِ عَائِشَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي سَكَنَ. [راجع: ٨٩٠]

[3774] حضرت عروہ ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب مرض وفات میں تھے تو ہر روز اپنی ازواج مطہرات ؓ کے گھروں میں تشریف لے جاتے اور فرماتے: ''میں کل کہاں ہوں گا؟ میں کل کہاں ہوں گا؟'' آپ کو حضرت عائشہ ؓ کے گھر آنے کی خواہش تھی۔ حضرت ام المومنین عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ جب میری

باری آئی تو آپ کو سکون ہوا۔

٣٧٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ! وَاللهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُهُ عَائِشَةُ، فَمُرِي رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْمُرَ النَّاسَ أَنْ يُهْدُوا إِلَيْهِ حَيْثُمَا كَانَ - أَوْ حَيْثُمَا دَارَ -، قَالَتْ: فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: فَأَعْرَضَ عَنِّي، فَلَمَّا عَادَ إِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَأَعْرَضَ عَنِّي، فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: «يَا أُمَّ سَلَمَةَ! لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ، فَإِنَّهُ وَاللهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِّنْكُنَّ غَيْرِهَا». [راجع: ٢٥٧٤]

[3775] حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن اپنے ہدایا اور نذرانے پیش کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ دیگر ازواج مطہرات حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر جمع ہوئیں اور کہنے لگیں: اللہ کی قسم! اے ام سلمہ! لوگ اپنے ہدایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری میں پیش کرتے ہیں، حالانکہ ہم بھی خیر و برکت کی خواہش مند ہیں جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خیر و برکت کو چاہتی ہیں، اس لیے آپ رسول اللہ ﷺ سے عرض کریں کہ وہ لوگوں سے کہیں، وہ اپنے نذرانے آپ جہاں بھی ہوں پیش کر دیا کریں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب پھر میری باری پر آپ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے دوبارہ عرض کیا تو آپ نے پھر مجھ سے اعراض کیا۔ جب تیسری مرتبہ تشریف لائے تو میں نے پھر اپنے موقف کو دہرایا۔ اس وقت آپ نے فرمایا: ''اے ام سلمہ! تم مجھے عائشہ کے متعلق تکلیف نہ دو۔ اللہ کی قسم! عائشہ کے علاوہ کسی بیوی کے لحاف میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی۔''

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سب ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے افضل ہیں، چونکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اس مقدمہ سے پہلے فوت ہو چکی تھیں، لہذا وہ اس خطاب میں شامل نہیں ہیں۔ بعض حضرات نے حدیث میں مذکور اختصاص کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کپڑوں کی صفائی میں ایک خاص ذوق رکھتی تھیں اور نظافت فرشتوں کو پسند ہے، اس لیے آپ کے بستر میں وحی نازل ہوئی تھی۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دیگر ازواج النبی ﷺ صفائی کا خیال نہ رکھتی تھیں بلکہ وہ بھی صفائی ستھرائی کے اعلیٰ معیار پر فائز تھیں۔ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سب سے بڑھ کر تھیں۔

أحاديث: 3776 — 4977

كتاب مناقب الأنصار — كتاب التفسير

صحیح بخاری (اُردو)

4

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ وفوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

دار السلام
DARUSSALAM

صحیح بخاری (اُردو)

4

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی

www.KitaboSunnat.com

نظر ثانی اور تصحیح و تنقیح

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مولانا ابو عبداللہ محمد عبدالجبار حفظہ اللہ | حافظ محمد آصف اقبال حفظہ اللہ

مولانا محمد عثمان منیب حفظہ اللہ | مولانا مختار احمد ضیار حفظہ اللہ

مولانا غلام مرتضیٰ حفظہ اللہ

دار السلام
DARUSSALAM

دارُالسّلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
DARUSSALAM

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پرنس عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب

فون: 4043432-4033962 1 00966 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض • العلیا فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 • الملز فون: 4735220 1 00966 فیکس: 4735221
• سویدی فون: 4286641 1 00966 • سویلم فون/فیکس: 2860422 1 00966

جدہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 8234446,8230038 4 00966 فیکس: 8151121 04

الخبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551 3 00966 خمیس مشیط فون/فیکس: 2207055 7 00966

ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 3696124 6 00966

امریکہ • نیویارک فون: 5925 625 718 001 • ہیوسٹن: 0419 722 713 001 کینیڈا • [illegible] فون: 4186619 416 001

لندن • [illegible] فون: 77252246 20 0044-85394885 20 0044 • [illegible]: 7739309 0121 0044

متحدہ عرب امارات • شارجہ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624 فرانس فون: 52928 480 01 0033 فیکس: 52997 480 01 0033

انڈیا • [illegible] فون: 45566249 44 0091 موبائل: 12041 98841 0091 • [illegible] فون: 4180 2373 22 0091

• [illegible] فون: 4892 2451 40 0091 موبائل: 30850 98493 0091 • [illegible] فون: 42157847 44 0091

سری لنکا • [illegible] فون: 358712 115 0094 • [illegible] فون: 2669197 114 0094

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36- لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور فون: 00 4 32 372,24 400 372,34 240 373 42 0092 فیکس: 72 540 373 042

• غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 54 200 371 42 0092 فیکس: 03 207 373 042

• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 10 926 356 42 0092

کراچی مین طارق روڈ، ڈولمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی کراچی فون: 36 939 343 21 0092 فیکس: 37 939 343 21 0092

اسلام آباد F-8 مرکز، ایوب مارکیٹ، شاہ زیب سنٹر: 13 815 22 51 0092

info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

صحیح بخاری (اردو)

4

ح مكتبة دارالسلام، ١٤٣٤ هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

البخاري
صحيح البخاري - مجلد ٤ : اردو. / البخاري؛ عبدالستار الحماد - الرياض؛ ١٤٢٤هـ
ص: ٨٩٨ - ١٧×٢٤ سم
ردمك: ٨-٢٢٨-٥٠٠٠-٦٠٣-٩٧٨
١- الحديث الصحيح ٢- الحديث - شرح ١. الحماد، عبدالستار
(محقق) ب. العنوان
ديوي ٢٣٥،١ ١٤٣٤/٣٩٩٤

رقم الإيداع: ١٤٣٤/٣٩٩٤
ردمك: ٨-٢٢٨-٥٠٠٠-٦٠٣-٩٧٨

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فہرست مضامین (جلد چہارم)

٦٣ كتاب مناقب الأنصار	انصار رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب کا بیان	61

٦٤ - كِتَابُ الْمَغَازِي | نبی ﷺ کے غزوات کا بیان 163

٦٥ كِتَابُ التَّفْسِيرِ — تفسیر کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

63 - كِتَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ

انصار رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب کا بیان

(١) بَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَٱلَّذِينَ ءَاوَوا وَّنَصَرُوٓا﴾ [الأنفال: ٧٢، ٧٤] ﴿وَٱلَّذِينَ تَبَوَّءُو ٱلدَّارَ وَٱلْإِيمَٰنَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ أُوتُوا﴾ [الحشر: ٩].

باب: 1- انصار رضی اللہ عنہم کے فضائل کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ: ”اور جنھوں نے (مہاجروں کو اپنے ہاں) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی۔“ (نیز ارشاد الٰہی:) ”اور جو لوگ مہاجرین سے پہلے مدینہ میں مقیم تھے اور ایمان لا چکے تھے وہ (انصار) ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور جو چیز مہاجرین کو دی جائے وہ اس سے تنگ دل نہیں ہوتے“ کا بیان

٣٧٧٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ [بْنُ مَيْمُونٍ]: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَرَأَيْتَ اسْمَ الْأَنْصَارِ كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهِ؟ أَمْ سَمَّاكُمُ اللهُ؟ قَالَ: بَلْ سَمَّانَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، كُنَّا نَدْخُلُ عَلَى أَنَسٍ فَيُحَدِّثُنَا بِمَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ وَمَشَاهِدِهِمْ، وَيُقْبِلُ عَلَيَّ أَوْ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَزْدِ فَيَقُولُ: فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا. [انظر: ٣٨٤٤]

[3776] غیلان بن جریر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ مجھے انصار کے نام کے متعلق بتائیں کہ یہ نام تم نے از خود رکھا ہے یا اللہ تعالیٰ نے تمھارا یہ نام رکھا ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا یہ نام خود رکھا ہے۔ غیلان کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے تو وہ ہمیں انصار کے مناقب اور ان کے کارنامے سناتے۔ وہ میری طرف یا قبیلۂ ازد کے کسی شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے کہ تمھاری قوم نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں کارنامہ سرانجام دیا۔

٣٧٧٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ ﷺ فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَأُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوا، فَقَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ ﷺ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ. [انظر: ٣٨٤٦، ٣٩٣٠]

[3777] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ اللہ نے بعاث کی جنگ کو اپنے رسول ﷺ کے مفاد میں پہلے ہی مقرر کر رکھا تھا، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہ قبائل آپس میں پھوٹ کا شکار تھے اور ان کے کچھ سردار قتل ہو چکے تھے اور کچھ زخموں سے چور تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کو اپنے رسول ﷺ کے مفاد میں پہلے ہی مقرر کیا تھا تاکہ (آپ کے مدینہ تشریف لاتے ہی) یہ لوگ مسلمان ہو جائیں۔

فائدہ: بعاث، مدینہ طیبہ سے دو میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے جہاں اوس اور خزرج کے درمیان گھمسان کی جنگ ہوئی تھی۔ قبیلۂ اوس کے رئیس حضرت اسید ؓ کے والد حضیر تھے جبکہ خزرج کے سردار عمرو بن نعمان فیاض تھے۔ یہ دونوں اس جنگ میں مارے گئے پہلے خزرج کو فتح ہوئی، پھر حضیر نے قبیلۂ اوس کو مضبوط کیا تو ان کا پلہ بھاری رہا۔ یہ لڑائی رسول اللہ ﷺ کی ہجرت سے پانچ سال قبل ہو چکی تھی۔ اس میں دونوں قبیلوں کے بڑے بڑے سردار مارے گئے تھے حتی کہ اسلام کا ظہور ہوا اور رسول اللہ ﷺ کی آمد کی برکت سے یہ لڑائی ہمیشہ کے لیے ختم ہوگئی گویا ان کا قتل ہو جانا اشاعتِ اسلام کا پیش خیمہ تھا اگر یہ زندہ رہتے تو ان کا اقدام اسلام کے سخت خلاف ہوتا۔ ان سرداروں میں سے ایک عبداللہ بن ابی تھا جس نے منافقت کا روپ دھارا۔

٣٧٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: وَأَعْطَى قُرَيْشًا وَّاللهِ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ، إِنَّ سُيُوفَنَا لَتَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ، وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَا الْأَنْصَارَ، قَالَ: فَقَالَ: «مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟» وَكَانُوا لَا يَكْذِبُونَ، فَقَالُوا: هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ، قَالَ: «أَوَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلٰى بُيُوتِهِمْ وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى بُيُوتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَّسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ». [راجع: ٣١٤٦]

[3778] ابو تیاح سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس ؓ سے سنا، وہ فرما رہے تھے: فتح مکہ کے دن رسول اللہ نے قریش کو غنیمت کا سارا مال دے دیا تو انصار نے کہا: اللہ کی قسم! یقیناً یہ عجیب بات ہے کہ ابھی ہماری تلواروں سے قریش کا خون ٹپک رہا ہے کہ ہمارا مال غنیمت انھی کو دیا جا رہا ہے۔ جب یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے انصار کو بلایا اور فرمایا: ''اس خبر کی کیا حقیقت ہے جو تمھاری طرف سے مجھے پہنچی ہے؟'' وہ (انصار) جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ انھوں نے کہا: آپ کو صحیح اطلاع ملی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ لوگ تو اپنے گھروں کو مالِ غنیمت لے کر جائیں اور تم لوگ رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لیے اپنے گھروں کو جاؤ؟ اگر انصار کسی میدان یا گھاٹی علاقے میں چلیں تو میں بھی انصار کے

ساتھ اس میدان یا گھاٹی میں چلوں گا۔"

فائدہ: میدان یا گھاٹی میں چلنے کا مطلب یہ ہے کہ میں سفر وحضر اور موت وحیات میں تمھارے ساتھ رہوں گا۔ کیا یہ اعزاز انصار کے لیے کافی نہیں ہے؟ چنانچہ انھوں نے اس پر رضامندی کا اظہار کیا۔ اس سے ان کی اطاعت کرنا مقصود نہیں کیونکہ آپ ہی واجب اطاعت ہیں۔ ہر مرد وعورت پر آپ کی اتباع اور پیروی کرنا فرض ہے۔

(٢) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِّنَ الْأَنْصَارِ»

قَالَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

٣٧٧٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ -: «لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا وَّ شِعْبًا لَّسَلَكْتُ فِي وَادِي الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِّنَ الْأَنْصَارِ». فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي، آوَوْهُ وَنَصَرُوهُ، أَوْ كَلِمَةً أُخْرٰى. [انظر: ٧٢٤٤]

باب: 2- فرمان نبوی: "اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا" کا بیان

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ کو نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

[3779] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اگر انصار کسی میدان یا نشیب میں چلیں تو میں بھی انصار کے اختیار کردہ میدان اور نشیبی علاقے میں چلوں گا۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا۔" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ نے یہ بات خلاف واقعہ نہیں فرمائی کیونکہ انصار نے آپ کو رہنے کے لیے جگہ دی اور آپ کی مدد کی۔ یا اس طرح کی کوئی اور بات کہی۔

(٣) بَابُ إِخَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ

٣٧٨٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ آخٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا، فَأَقْسِمُ مَالِي نِصْفَيْنِ، وَلِيَ امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ

باب: 3- نبی ﷺ کا مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کرنا

[3780] حضرت ابراہیم بن سعد اپنے باپ سے وہ اپنے دادا (ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے بیان کرتے ہیں کہ جب مہاجرین مدینہ طیبہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا: میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار

أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِي أُطَلِّقْهَا، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا، قَالَ: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، أَيْنَ سُوقُكَ؟ فَدَلُّوهُ عَلٰى سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِّنْ أَقِطٍ وَّسَمْنٍ، ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَّبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَهْيَمْ؟» قَالَ: تَزَوَّجْتُ قَالَ: «كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا؟» قَالَ: نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ - أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ، شَكَّ إِبْرَاهِيمُ -

[راجع: ٢٠٤٨]

ہوں۔ میں اپنے مال کے دو حصے کرتا ہوں، اور میری دو بیویاں ہیں۔ ان میں سے جو تمھیں پسند ہے اسے دیکھ کر مجھے اس کا نام بتا دو، میں اسے طلاق دے دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت ختم ہو جائے تو اس سے نکاح کر لو۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمھارے اہل و عیال اور مال و متاع میں برکت عطا فرمائے! آپ مجھے منڈی کا راستہ بتا دیں۔ انھوں نے بنوقینقاع کے بازار کی طرف رہنمائی فرمائی۔ جب وہ منڈی سے واپس آئے تو ان کے پاس کچھ پنیر اور گھی تھا۔ پھر متواتر ہر روز صبح منڈی جانے لگے، چنانچہ ایک دن آئے تو ان پر زردی کے نشانات تھے۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے کہا میں نے نکاح کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''مہر کتنا دیا ہے؟'' انھوں نے کہا: گٹھلی بھر یا اس کے وزن کے برابر سونا دیا ہے۔ (راوئ حدیث) ابراہیم کو اس میں شک ہے۔

٣٧٨١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّآخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ عَلِمَتِ الْأَنْصَارُ أَنِّي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا، سَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ، وَلِيَ امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ، فَأُطَلِّقُهَا حَتّٰى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ، فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى أَفْضَلَ شَيْئًا مِّنْ سَمْنٍ وَّأَقِطٍ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى جَاءَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

[3781] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمارے پاس حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ آئے تو نبی ﷺ نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع ؓ کے درمیان سلسلۂ مؤاخات قائم کر دیا۔ حضرت سعد ؓ صاحب ثروت انسان تھے۔ انھوں نے کہا: انصار جانتے ہیں کہ میں ان سب سے زیادہ مالدار ہوں۔ میں اپنا مال اپنے اور تمھارے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں۔ ان میں سے جو تمھیں پسند ہو اسے دیکھ لو۔ میں اسے طلاق دے دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت ختم ہو جائے تو اس سے نکاح کر لو۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال میں برکت فرمائے! وہ اس دن واپس نہ آئے حتی کہ انھوں نے گھی اور پنیر سے

«مَهْيَمْ؟» قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: «مَا سُقْتَ إِلَيْهَا؟» قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِّن ذَهَبٍ، فَقَالَ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ». [راجع: ٢٠٤٩]

کچھ نفع حاصل کیا۔ پھر وہ تھوڑی مدت ٹھہرے ہوں گے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر ہوئے جبکہ ان پر زردی کے نشانات تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' انھوں نے کہا: میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کرلیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے مہر کتنا دیا ہے؟'' عرض کیا: گٹھلی کے وزن برابر یا گٹھلی بھر سونا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہو۔''

٣٧٨٢ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّامٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ، قَالَ: «لَا»، قَالَ: «يَكْفُونَنَا الْمُؤْنَةَ وَيُشْرِكُونَنَا فِي التَّمْرِ»، قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا. [راجع: ٢٣٢٥]

[3782] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ انصار نے عرض کیا: (اللہ کے رسول!) کھجور کے باغات ہمارے اور مہاجرین کے درمیان تقسیم کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ''ایسا نہیں کروں گا۔'' اس پر انصار نے کہا: پھر آپ ایسا کریں کہ وہ باغات میں کام کاج اپنے ذمے لے لیں اور پیداوار میں ہمارے ساتھی ہو جائیں۔ مہاجرین نے کہا: ہمیں یہ بات تسلیم ہے۔

(٤) بَابُ حُبِّ الْأَنْصَارِ مِنَ الْإِيمَانِ

باب:4- انصار سے محبت ایمان کا حصہ ہے

٣٧٨٣ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ - أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ -: «الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ».

[3783] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''انصار سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور ان سے بغض صرف منافق ہی رکھے گا، اس لیے جو انصار سے محبت کرے گا اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔''

٣٧٨٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ

[3784] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایمان کی نشانی انصار سے محبت کرنا اور منافقت کی نشانی ان سے بغض رکھنا ہے۔''

بُغْضُ الْأَنْصَارِ». [راجع: ١٧]

(٥) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْأَنْصَارِ: «أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ»

٣٧٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِينَ - قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: - مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مُمْثِلًا فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِّنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ»، قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [انظر: ٥١٨٠]

٣٧٨٦ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَّهَا، فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ»، مَرَّتَيْنِ. [انظر: ٥٢٣٤، ٦٦٤٥]

(٦) بَابُ أَتْبَاعِ الْأَنْصَارِ

٣٧٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ، وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا، فَدَعَا بِهِ، فَنَمَيْتُ ذٰلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلٰى فَقَالَ: قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدٌ. [انظر: ٣٧٨٨]

باب:5- انصار سے نبی ﷺ کا فرمانا: ''تم مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو'' کا بیان

[3785] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے کچھ عورتیں اور بچے کسی شادی سے آتے ہوئے دیکھے تو آپ ان کے سامنے استقبال کے لیے کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''تم لوگ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔'' آپ نے یہ کلمات تین دفعہ دہرائے۔

[3786] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک انصاری خاتون رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی جس کے ہمراہ ایک بچہ تھا تو رسول اللہ ﷺ اس سے باتیں کرنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم لوگ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔'' آپ نے یہ الفاظ دو دفعہ فرمائے۔

باب:6- انصار کے پیروکار اور لواحقین

[3787] حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے کہ انصار نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں اور ہم نے آپ کی پیروی کی ہے۔ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہمارے پیروکار ولواحقین کو بھی ہم میں سے بنا دے تو آپ ﷺ نے اس کی دعا فرمائی۔ (راوی کہتے ہیں کہ) پھر میں نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ حضرت زید یہ کہہ چکے ہیں۔

٣٧٨٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ أَتْبَاعًا، وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ».

قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ: قَدْ زَعَمَ ذَاكَ زَيْدٌ، قَالَ شُعْبَةُ: أَظُنُّهُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ. [راجع: ٣٧٨٧]

[3788] عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک انصاری آدمی ابوحمزہ سے سنا کہ انصار نے عرض کی: (اللہ کے رسول!) ہر قوم کے پیروکار ہوتے ہیں، ہم تو آپ کی پیروی کر چکے ہیں، آپ اللہ سے دعا کریں کہ ہمارے لواحقین کو بھی ہم میں سے بنا دے تو نبی ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ان کے لواحقین کو بھی ان سے بنا دے۔''

عمرو بن مرہ نے کہا: میں نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ حضرت زید نے بھی یہی کہا ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ زید سے مراد زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٧) بَابُ فَضْلِ دُورِ الْأَنْصَارِ

باب: 7- انصار کے گھرانوں کی فضیلت

٣٧٨٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ»، فَقَالَ سَعْدٌ: مَا أَرَى النَّبِيَّ ﷺ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا، فَقِيلَ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيرٍ. وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: سَمِعْتُ أَنَسًا: قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا وَقَالَ: سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ. [انظر: ٣٧٩٠، ٣٨٠٧، ٦٠٥٣]

[3789] حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''انصار میں بہترین گھرانہ بنو نجار ہے، پھر بنو عبدالاشہل، پھر بنو حارث بن خزرج، پھر بنو ساعدہ اور یوں تو انصار کے تمام گھرانوں میں خیر و برکت ہے۔'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے خیال کے مطابق نبی ﷺ نے انصار کے کئی قبیلوں کو ہم پر فضیلت دی ہے۔ ان سے کہا گیا: آپ کو بھی تو بہت سے گھرانوں پر فضیلت دی ہے۔ ایک روایت میں سعد کے باپ کا نام عبادہ مذکور ہے۔

٣٧٩٠ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ الطَّلْحِيُّ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُسَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:

[3790] حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر بنو نجار، بنو عبدالاشہل، بنو حارث اور بنو ساعدہ کے

«خَيْرُ الْأَنْصَارِ - أَوْ قَالَ: خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ - بَنُو النَّجَّارِ، وَبَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، وَبَنُو الْحَارِثِ، وَبَنُو سَاعِدَةَ». [راجع: ٣٧٨٩]

گھرانے ہیں۔"

٣٧٩١ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ، ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ» فَلَحِقْنَا سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ خَيَّرَ الْأَنْصَارَ فَجَعَلَنَا أَخِيرًا؟ فَأَدْرَكَ سَعْدٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! خُيِّرَ دُورُ الْأَنْصَارِ فَجُعِلْنَا آخِرًا، فَقَالَ: «أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ؟». [راجع: ١٤٨١]

[3791] حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "انصار کا سب سے بہتر گھرانہ بنونجار کا ہے، پھر عبدالاشہل کا، پھر بنوحارث کا اور پھر بنی ساعدہ کا۔ ویسے تو انصار کے تمام گھرانوں میں خیر و برکت ہے۔" پھر ہماری ملاقات حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو ابو اسید رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نہیں دیکھتے کہ نبی ﷺ نے انصار کو خیر و برکت سے نوازا لیکن ہمارا ذکر آخر میں کیا ہے؟ اس کے بعد حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! انصار کے گھرانوں کو خیر و برکت سے نوازا گیا لیکن ہمیں سب سے آخر میں کر دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تمھارے لیے یہ کافی نہیں کہ تمھارا خاندان بھی بہترین خاندان ہے۔"

(٨) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْأَنْصَارِ: «اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ»

باب: 8- انصار کے لیے نبی ﷺ کے فرمان: "صبر کرو حتی کہ تمھاری حوض پر میرے ساتھ ملاقات ہو" کا بیان

قَالَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس بات کو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٣٧٩٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ

[3792] حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک انصاری آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! آپ مجھے عامل مقرر نہیں کرتے جیسا کہ فلاں آدمی کو عامل بنایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "میرے بعد تمھیں ترجیح کا سامنا

اللهِ! أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا؟ قَالَ: «سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ». [انظر: ٧٠٥٧]

کرنا پڑے گا (تم پر دوسرے لوگوں کو ترجیح دی جائے گی)، لہٰذا صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔"

٣٧٩٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْأَنْصَارِ: «إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ».

[راجع: ٣١٤٦]

[3793] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے انصار سے فرمایا: "میرے بعد تمھیں ترجیح (خودغرضی) کا سامنا کرنا پڑے گا۔ صبر کرنا حتی کہ مجھ سے ملاقات کرو اور تمھاری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے۔"

فائدہ: ان احادیث میں انصار کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے پیش گوئی فرمائی کہ امراء، مالی معاملات اور دیگر امور میں خود کو ترجیح دیں گے اور تمھیں نظر انداز کر دیا جائے گا اور حکومتی معاملات میں تمھیں شریک نہیں کیا جائے گا ایسا ہی ہوا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

٣٧٩٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الْوَلِيدِ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْأَنْصَارَ إِلَى أَنْ يُقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: لَا إِلَّا أَنْ تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَهَا قَالَ: «إِمَّا لَا فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي، فَإِنَّهُ سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِي أَثَرَةٌ».

[راجع: ٢٣٧٦]

[3794] حضرت یحییٰ بن سعید انصاری رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا جب وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ خلیفہ ولید بن عبدالملک کے ہاں جانے کے لیے نکلے، (وہاں جاکر) انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے انصار کو بلایا تاکہ بحرین کا علاقہ ان کے لیے بطور جاگیر لکھ دیں۔ انصار نے کہا: جب تک آپ ہمارے مہاجر بھائیوں کو اس جیسی جاگیر عطا نہیں فرمائیں گے ہم اسے قبول نہیں کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھر صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آملو کیونکہ میرے بعد عنقریب ہی تمھیں نظر انداز کیا جائے گا اور تمھاری حق تلفی شروع ہو جائے گی۔"

(٩) بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ»

باب: 9- نبی ﷺ کی دعا: "(اے اللہ!) انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرما" کا بیان

٣٧٩٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو

[3795] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

إِيَاسٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

«لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ، فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ».

[راجع: ٢٨٣٤]

کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ (اے اللہ!) انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرما۔''

وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَقَالَ: «فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ».

راویٔ حدیث قتادہ حضرت انس سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، اس میں یہ الفاظ ہیں: ''اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما۔''

٣٧٩٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِينَا أَبَدَا

[3796] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ انصار غزوۂ خندق کے موقع پر کہتے تھے: ہم وہ ہیں جنھوں نے حضرت محمد (ﷺ) سے جہاد پر بیعت کی ہے۔ جب تک ہماری جان میں جان ہے۔

«اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ، فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ». [راجع: ٢٨٣٤]

آپ ﷺ نے ان کے جواب میں فرمایا: ''اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوا کوئی حقیقی زندگی نہیں، اس لیے تو انصار اور مہاجرین پر اپنا فضل و کرم فرما۔''

٣٧٩٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ، وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ».

[3797] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم خندق کھودنے میں مصروف تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا رہے تھے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ''اے اللہ! آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی حقیقی زندگی نہیں۔ اے اللہ! تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔''

فائدہ: ان تین روایات میں رسول اللہ ﷺ کے مختلف الفاظ بیان ہوئے ہیں۔ آپ نے مختلف مواقع پر مختلف دعائیں فرمائیں، چنانچہ کبھی فرمایا: ''انھیں بخش دے''، کبھی ان کی اصلاح کے لیے دعا فرمائی اور کبھی ان پر رحم و کرم کرنے کی دعا کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازا۔[1]

1 فتح الباري: 150/7.

(١٠) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ [الحشر: ٩].

٣٧٩٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هٰذَا؟» فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ: أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي، فَقَالَ: هَيِّئِي طَعَامَكِ، وَأَصْبِحِي سِرَاجَكِ، وَنَوِّمِي صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً، فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا، وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا، ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ، فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ كَأَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ، فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «ضَحِكَ اللهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا» فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِۦ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ﴾ [الحشر: ٩]. [انظر: ٤٨٨٩]

باب: 10- ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود ضرورت مند ہوں'' کا بیان

[3798] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے اپنی بیویوں کی طرف پیغام بھیجا۔ انھوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس تو پانی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جو اس کو اپنے ساتھ لے جائے یا (فرمایا کہ کون ہے جو) اس کی ضیافت کرے؟'' ایک انصاری شخص نے کہا: میں (اس کی مہمانی کروں گا)، چنانچہ وہ شخص اسے اپنے ساتھ لے کر اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی خوب خاطر مدارات کرو۔ وہ کہنے لگی: ہمارے پاس تو اپنے بچوں کے کھانے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ انصاری نے کہا: تم کھانا تیار کر کے چراغ جلا دینا اور بچے (جب کھانا مانگیں تو انھیں) بہلا کر سلا دینا، چنانچہ اس نے کھانا تیار کر کے چراغ روشن کیا اور بچوں کو بہلا کر سلا دیا۔ پھر اس طرح اٹھی جیسے چراغ درست کر رہی ہو لیکن اس کو گل کر دیا۔ ان دونوں نے مہمان کو یہ باور کرایا جیسے میاں بیوی دونوں کھانا کھا رہے ہیں، حالانکہ وہ بھوکے سوئے تھے۔ پھر جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات تم دونوں کے کام پر اللہ تعالیٰ ہنسا (یا فرمایا کہ) اللہ نے اظہار تعجب کیا۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''وہ دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود سخت ضرورت مند ہوں اور جو کوئی اپنے نفس کے لالچ سے بچا لیا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہیں۔''

(١١) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اقْبَلُوا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُّسِيئِهِمْ»

باب: 11- انصار کے متعلق ارشاد نبوی: ''ان کے نیکو کار کی قدر کرو اور ان کے خطا کار سے درگزر کرو'' کا بیان

٣٧٩٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى أَبُو عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ أَخُو عَبْدَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَّالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَّجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَ: مَا يُبْكِيكُمْ؟ قَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَّا، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ، قَالَ: فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُّسِيئِهِمْ». [انظر: ٣٨٠١]

[3799] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کا گزر انصار کی مجلس سے ہوا جبکہ وہ رو رہے تھے۔ ان دونوں حضرات نے رونے کی وجہ پوچھی تو انصار کہنے لگے: ہمیں نبی ﷺ کا اپنے پاس بیٹھنا یاد آ رہا ہے۔ (آپ بیمار تھے) یہ سن کر وہ نبی ﷺ کے پاس گئے اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی۔ پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے جبکہ چادر کے کنارے سے اپنا سر مبارک باندھا ہوا تھا۔ پھر آپ منبر پر تشریف لے گئے۔ یہ آخری مرتبہ آپ کا منبر پر جلوہ افروز ہونا تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: ''لوگو! میں تمھیں انصار کی بابت وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ میری جان اور جگر ہیں۔ انھوں نے اپنا حق ادا کر دیا ہے، البتہ ان کا حق باقی رہ گیا ہے، لہٰذا تم ان کے نیکو کار کی نیکی قبول کرو اور ان کے خطا کار سے درگزر کرو۔''

٣٨٠٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُّتَعَطِّفًا بِهَا عَلٰى مَنْكِبَيْهِ، وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ، حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ! فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَتَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتّٰى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَّلِيَ

[3800] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دونوں کندھوں پر ایک چادر لپیٹ کر باہر تشریف لائے۔ آپ کے سر مبارک پر ایک چکنے کپڑے کی پٹی باندھی ہوئی تھی حتی کہ آپ منبر پر فروکش ہو گئے۔ اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ''أَمَّا بَعْدُ! اے لوگو! دیگر قومیں تو بڑھتی رہیں گی مگر انصار کم ہوتے جائیں گے۔ یہ اتنے کم رہ جائیں گے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے، لہٰذا اگر تم میں سے کسی کو حکومت ملے جو کسی کو نفع یا

(١١) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ : «اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ»

٣٧٩٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ أَخُو عَبْدَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَ: مَا يُبْكِيكُمْ؟ قَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَّا، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ، قَالَ: فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ». [انظر: ٣٨٠١]

٣٨٠٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ، وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ، حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ! فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَتَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ

باب: 11- انصار کے متعلق ارشاد نبوی: ''ان کے نیکو کار کی قدر کرو اور ان کے خطا کار سے درگزر کرو'' کا بیان

[3799] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس ؓ کا گزر انصار کی مجلس سے ہوا جبکہ وہ رو رہے تھے۔ ان دونوں حضرات نے رونے کی وجہ پوچھی تو انصار کہنے لگے: ہمیں نبی ﷺ کا اپنے پاس بیٹھنا یاد آ رہا ہے۔ (آپ بیمار تھے) یہ سن کر وہ نبی ﷺ کے پاس گئے اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی۔ پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے جبکہ چادر کے کنارے سے اپنا سر مبارک باندھا ہوا تھا۔ پھر آپ منبر پر تشریف لے گئے۔ یہ آخری مرتبہ آپ کا منبر پر جلوہ افروز ہونا تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: ''لوگو! میں تمھیں انصار کی بابت وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ میری جان اور جگر ہیں۔ انھوں نے اپنا حق ادا کر دیا ہے، البتہ ان کا حق باقی رہ گیا ہے، لہٰذا تم ان کے نیکو کار کی نیکی قبول کرو اور ان کے خطا کار سے درگزر کرو۔''

[3800] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دونوں کندھوں پر ایک چادر لپیٹ کر باہر تشریف لائے۔ آپ کے سر مبارک پر ایک چکنے کپڑے کی پٹی باندھی ہوئی تھی حتی کہ آپ منبر پر فروکش ہو گئے۔ اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ''أَمَّا بَعْدُ! اے لوگو! دیگر قومیں تو بڑھتی رہیں گی مگر انصار کم ہوتے جائیں گے۔ یہ اتنے کم رہ جائیں گے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے، لہٰذا اگر تم میں سے کسی کو حکومت ملے جو کسی کو نفع یا

مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعُهُ، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ، وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيئِهِمْ». [راجع: ٩٢٧]

نقصان پہنچا سکتا ہو تو وہ انصار کے اچھے لوگوں کی قدر کرے اور ان کے مجرموں کے قصور سے درگزر کرے۔''

٣٨٠١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُّسِيئِهِمْ». [راجع: ٣٧٩٩]

[3801] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''انصار میرے معدے اور زنبیل کے درجے میں ہیں۔ عنقریب لوگ بہت ہو جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے، لہٰذا ان کی خوبیوں کو قبول کرنا اور ان کی برائیوں سے چشم پوشی کرنا۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے انصار کو کرش اور عیبہ قرار دیا ہے۔ کرش معدے کو کہتے ہیں جو غذا کے استقرار کی جگہ ہے جس کے باعث حیوان نشوونما پاتا ہے اور عیبہ وہ صندوقچی ہے جس میں انسان نفیس اور عمدہ چیز بطور حفاظت رکھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کو اپنے معتمد رازدان اور صاحب امانت قرار دیا ہے۔

(١٢) بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 12- حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب

٣٨٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ حُلَّةُ حَرِيرٍ، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِّينِهَا، فَقَالَ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِّينِ هٰذِهِ؟ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِّنْهَا - أَوْ أَلْيَنُ -». رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ: سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٢٤٩]

[3802] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کو ایک ریشمی جوڑا بطور ہدیہ پیش کیا گیا تو آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اسے اپنے ہاتھوں سے چھو کر اس کی نرمی پر اظہار تعجب کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کی نرمی پر تعجب کرتے ہو! یقین جانو کہ (جنت میں) سعد بن معاذ کے رومال اور تولیے اس سے کہیں بڑھ کر نرم ہیں۔''

اس حدیث کو قتادہ اور زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

٣٨٠٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ خَتَنُ أَبِي عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:

[3803] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''سعد بن معاذ کی موت پر عرش جھوم اٹھا۔''

اعمش سے روایت ہے، انھوں نے ابو صالح سے بیان

«اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ». وَعَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ لِّجَابِرٍ: فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُولُ: «اهْتَزَّ السَّرِيرُ»، فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: «اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ».

کیا، انھوں نے حضرت جابر ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت بیان کی۔ ایک شخص نے حضرت جابر ؓ سے کہا کہ حضرت براء ؓ کا بیان ہے کہ جنازے کی چار پائی حرکت میں آئی تھی۔ حضرت جابر ؓ نے کہا: ان دونوں قبیلوں کے درمیان (زمانۂ جاہلیت میں) دشمنی تھی۔ میں نے خود نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''سعد بن معاذ کی موت سے رحمٰن کا عرش جھوم اٹھا۔''

فائدہ: عرش الٰہی کا حرکت میں آنا خوشی کی بنا پر تھا اور اللہ کے عرش کا خوشی کی وجہ سے حرکت کرنا ممکن ہے جیسا کہ ایک مرتبہ خوشی کی بنا پر اُحد پہاڑ نے بھی حرکت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، کچھ پتھر بھی تو اللہ کے خوف سے پہاڑوں سے گر پڑتے ہیں۔

٣٨٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أُنَاسًا نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ، فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِّنَ الْمَسْجِدِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قُومُوا إِلٰى خَيْرِكُمْ أَوْ سَيِّدِكُمْ»، فَقَالَ: «يَا سَعْدُ! إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِكَ»، قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهُمْ، قَالَ: «حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللهِ - أَوْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ -». [راجع: ٣٠٤٣]

[3804] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ (بنو قریظہ کے) لوگ حضرت سعد بن معاذ ؓ کے فیصلے پر راضی ہو گئے تو آپ ﷺ نے انھیں پیغام بھیجا، چنانچہ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے میں سے بہتر یا اپنے سردار کے استقبال کے لیے آگے بڑھو۔'' اور فرمایا: ''اے سعد! ان لوگوں نے تمھارا فیصلہ منظور کر لیا ہے۔'' انھوں نے کہا: میں ان کے متعلق فیصلہ دیتا ہوں کہ ان میں سے لڑنے والوں کو قتل کر دیا جائے۔ ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے سعد! تو نے اللہ کے حکم کے مطابق، یا (آپ نے فرمایا) بادشاہ کے حکم کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔''

فائدہ: غزوۂ احزاب کے موقع پر بنوقریظہ نے نقض عہد کر کے قبائل واحزاب کی موافقت کی۔ اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان کا پچیس دن تک محاصرہ کیا۔ چونکہ وہ قبیلۂ اوس کے حلیف تھے اس لیے انھوں نے خیال کیا کہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ ؓ ان سے رعایت کریں گے اور ان کے فیصلے پر راضی ہو گئے۔ لیکن حضرت سعد کی اسلامی غیرت نے اس قسم کی بے جا حمایت سے انکار کر دیا اور شاہانہ فیصلہ فرمایا۔ اس فیصلے کی رسول اللہ ﷺ نے بھی تائید فرمائی، پھر اس پر عمل درآمد ہوا۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ افاضل و مشائخ کے استقبال کے لیے کھڑا ہونا جائز ہے اور وہ قیام ممنوع ہے جو کسی کے سامنے غلاموں کی طرح

دست بستہ ہو کر کیا جاتا ہے۔

(١٣) بَابُ مَنْقَبَةِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَّعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: 13- حضرت اسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کی فضیلت

٣٨٠٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا حَبَّانُ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ، وَإِذَا نُورٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتّٰى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُمَا .

[3805] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی مجلس سے دو شخص اندھیری رات میں روانہ ہوئے تو دیکھتے ہیں کہ ایک غیبی نور ان کے آگے آگے چل رہا ہے۔ پھر جب وہ جدا ہوئے تو ان کے ساتھ ساتھ وہ نور بھی تقسیم ہو گیا۔

وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ : إِنَّ أُسَيْدَ ابْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ .

ایک دوسری سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ یہ دونوں اسید بن حضیر اور ایک انصاری آدمی تھے۔

وَقَالَ حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ : كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کے پاس تھے۔

[راجع: ٤٦٥]

(١٤) [بَابُ] مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 14- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے مناقب

٣٨٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ مَّوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأُبَيٍّ، وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ».

[3806] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”چار آدمیوں سے قرآن مجید پڑھو: حضرت عبداللہ بن مسعود، سالم مولی ابو حذیفہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے۔“

[راجع: ٣٧٥٨]

(١٥) [بَابُ] مَنْقَبَةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 15- حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی منقبت کا بیان

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا.

حضرت عائشہ ؓ نے ان کے متعلق ایک مرتبہ فرمایا کہ وہ اس واقعے سے پہلے بڑے پارسا انسان تھے۔

٣٨٠٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ»، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ - وَكَانَ ذَا قَدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ -: أَرٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا، فَقِيلَ لَهُ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى نَاسٍ كَثِيرٍ. [راجع: ٣٧٨٩]

[3807] حضرت ابو اسید ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کے گھرانوں میں بہترین گھرانہ بنونجار کا ہے، پھر بنوعبدالاشہل، پھر بنو حارث بن خزرج اور اس کے بعد بنوساعدہ کا درجہ ہے۔ یوں تو انصار کے تمام گھرانوں میں خیر و برکت ہے۔'' حضرت سعد بن عبادہ ؓ نے قدیم الاسلام ہونے کے باوجود کہا: میرے خیال کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے دوسرے لوگوں کو ہم پر فضیلت دی ہے۔ ان سے کہا گیا: آپ ﷺ نے تمھیں بھی تو بہت سے لوگوں پر برتری دی ہے۔

(١٦) بَابُ مَنَاقِبِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 16- حضرت ابی بن کعب ؓ کے مناقب

٣٨٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: ذُكِرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ لَّا أَزَالُ أُحِبُّهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ - فَبَدَأَ بِهِ - وَسَالِمٍ مَّوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ». [راجع: ٣٧٥٨]

[3808] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ عبداللہ بن عمرو ؓ کی مجلس میں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میں ان سے دیرینہ محبت رکھتا ہوں کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قرآن مجید چار آدمیوں سے سیکھو: عبداللہ بن مسعود سے، آپ نے پہلے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کا نام ذکر فرمایا، ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم سے، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب سے۔''

٣٨٠٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُبَيٍّ: «إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ: ﴿لَمْ يَكُنِ

[3809] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت ابی بن کعب ؓ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھیں ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ﴾ سناؤں۔'' حضرت

﴿ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ﴾» [البينة: ١] قَالَ: وَسَمَّانِي؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: قَالَ: فَبَكَى.

[انظر: ٤٩٥٩، ٤٩٦٠، ٤٩٦١]

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' یہ سن کر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرط مسرت سے رونے لگے۔

(١٧) بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

باب: 17- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مناقب

٣٨١٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِّنَ الْأَنْصَارِ: أُبَيٌّ، وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَّأَبُو زَيْدٍ، وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَنْ أَبُو زَيْدٍ؟ قَالَ: أَحَدُ عُمُومَتِي.

[انظر: ٣٩٩٦، ٥٠٠٣، ٥٠٠٤]

[3810] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں جن چار آدمیوں نے قرآن مجید یاد کیا تھا وہ سب انصاری تھے: حضرت ابی، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابوزید اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم۔ (قتادہ نے کہا:) میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ابوزید کون تھے؟ انھوں نے فرمایا: وہ میرے ایک چچا تھے۔

(١٨) بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 18- حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

٣٨١١ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَوِّبٌ بِهِ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَّهُ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَّامِيًا شَدِيدَ الْقِدِّ، يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ: «انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ» فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ، نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَّأُمَّ سُلَيْمٍ وَّإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ، أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا،

[3811] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب احد کی جنگ میں لوگ نبی ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے سامنے ڈھال بنے ہوئے تھے۔ آپ بڑے ماہر تیر انداز اور تجربہ کار کمان کش تھے۔ اس دن ان کے ہاتھوں دو یا تین کمانیں ٹوٹیں۔ جب کوئی تیروں سے بھرا ہوا ترکش لے کر ادھر آ نکلتا تو آپ ﷺ اسے فرماتے: ''یہ سب تیر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے آگے ڈال دو۔'' ایک بار نبی ﷺ اپنا سر مبارک اٹھا کر کافروں کی طرف دیکھنے لگے تو حضرت ابوطلحہ نے عرض کیا: اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ اپنا سر مبارک اوپر نہ اٹھائیں، مبادا کسی کا تیر آپ کو لگ جائے۔ میرا سینہ آپ کے سینے کے آگے موجود ہے۔ میں نے اس جنگ میں حضرت عائشہ بنت ابوبکر اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دیکھا

تُنْقِزَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا، ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهَا فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدِ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا. [راجع: ٢٨٨٠]

کہ یہ دونوں اپنے دامن اٹھائے ہوئے تھیں اور میں ان کے پازیب دیکھ رہا تھا۔ یہ دونوں پانی کی مشکیں بھر کر اپنی پیٹھ پر لاتی تھیں اور لوگوں کے منہ میں ڈال کر پھر لوٹ جاتیں اور انھیں بھر کر پھر لاتی تھیں اور انھیں پیاسوں کے منہ میں ڈال دیتیں۔ اس دن حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار گری تھی۔

فائدہ: اسلامی غزوات میں خواتین اسلام کی خدمات بھی بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ چونکہ یہ موقع جنگ اور پریشانی کا تھا۔ ایسے حالات میں اگر عورت کی پنڈلیاں کھل جائیں تو چنداں حرج کی بات نہیں، نیز اس وقت ابھی حجاب کے احکام بھی نازل نہیں ہوئے تھے۔ خواتین اسلام ایسے حالات میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں اور پینے کے لیے پانی کا اہتمام کرتی تھیں۔ یہ کارنامے تاریخ کے اوراق میں سنہرے حروف سے ثبت ہیں۔

(١٩) بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب:19- حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب

٣٨١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ: إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِلَّا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: وَفِيهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِۦ﴾ [الأحقاف: ١٠] الْآيَةَ قَالَ: لَا أَدْرِي قَالَ مَالِكٌ: الْآيَةَ أَوْ فِي الْحَدِيثِ.

[3812] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو کسی ایسے شخص کی بابت جو زمین میں چلتا پھرتا ہو، یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ جنتی ہے، سوائے عبداللہ بن سلام کے۔ اور یہ آیت انھی کے حق میں نازل ہوئی: ''اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اس طرح کی گواہی بھی دی ہے.....'' راوئ حدیث نے کہا: میں نہیں جانتا آیت کا حوالہ مالک کا قول ہے یا حدیث میں اس طرح تھا۔

٣٨١٣ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوعِ

[3813] حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بزرگ مسجد میں داخل ہوئے جن کے چہرے پر خشوع کے اثرات تھے۔ لوگوں نے کہا: یہ بزرگ جنتی ہیں۔ انھوں نے دو رکعتیں

فَقَالُوا: هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّكَ حِينَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا: هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: وَاللهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَّقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ، فَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ، رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ - ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا - وَسْطَهَا عَمُودٌ مِّنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ، فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي: ارْقَ، فَقُلْتُ: لَا أَسْتَطِيعُ، فَأَتَانِي مِنْصَفٌ، فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي، فَرَقِيتُ حَتّٰى كُنْتُ فِي أَعْلَاهَا، فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَقِيلَ لِي: اسْتَمْسِكْ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ، وَذٰلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوتَ»، وَذٰلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ ابْنُ سَلَامٍ.

پڑھیں۔ ان میں اختصار کیا۔ پھر وہ باہر چلے گئے تو میں ان کے پیچھے ہولیا اور عرض کی: جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے کہا تھا کہ یہ بزرگ جنتی ہیں۔ انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! کسی کے لیے ایسی بات منہ سے نکالنا جائز نہیں جسے وہ نہ جانتا ہو۔ میں تمھیں بتاتا ہوں کہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ دراصل میں نے نبی ﷺ کے عہد مبارک میں ایک خواب دیکھا اور آپ ﷺ سے اسے بیان کیا۔ میں نے دیکھا گویا میں ایک باغ میں ہوں۔ انھوں نے اس کی کشادگی اور شادابی بیان کی۔ پھر کہا: اس باغ کے درمیان ایک لوہے کا ستون ہے جس کا نچلا حصہ زمین میں اور اوپر والا آسمان میں ہے، اوپر کی طرف ایک کنڈا لگا ہوا ہے۔ خواب میں مجھے کہا گیا کہ تم اس پر چڑھ جاؤ۔ میں نے کہا: مجھ سے نہیں چڑھا جاتا۔ اس دوران میں میرے پاس ایک خادم آیا۔ اس نے پیچھے کی طرف سے میرے کپڑے اٹھا دیے۔ آخر میں اوپر چڑھ گیا۔ جب میں اس کی چوٹی پر پہنچ گیا تو میں نے وہ کنڈا پکڑ لیا۔ مجھ سے کہا گیا: اس کو مضبوطی سے تھام لو۔ اسی دوران میں کہ کنڈا میرے ہاتھ میں تھا، میری آنکھ کھل گئی، چنانچہ میں نے یہ خواب نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے یوں تعبیر فرمائی: ''وہ باغ تو دین اسلام ہے۔ اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے۔ اور کنڈا ''عروۂ وثقی'' ہے۔ اور تم اپنی موت تک اسلام پر قائم رہو گے۔'' یہ بزرگ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُّحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ: وَصِيفٌ، مَكَانَ: مِنْصَفٌ. [انظر: ٧٠١٠، ٧٠١٤]

ایک روایت میں لفظ [مِنْصَف] (خادم) کے بجائے [وَصِيفٌ] کا لفظ ہے۔

فائدہ: اس عروۂ وثقی سے مراد ایمان ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اب جو شخص طاغوت سے کفر کرے اور اللہ پر

ایمان لائے تو اس نے ایسے مضبوط حلقے کو تھام لیا جو ٹوٹ نہیں سکتا۔

٣٨١٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالَ: أَلَا تَجِيءُ فَأُطْعِمَكَ سَوِيقًا وَتَمْرًا وَتَدْخُلَ فِي بَيْتٍ؟ ثُمَّ قَالَ: إِنَّكَ بِأَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ، إِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَأَهْدَى إِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ، أَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ، أَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَأْخُذْهُ فَإِنَّهُ رِبًا.

[3814] ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مدینہ طیبہ آیا تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی۔ انھوں نے فرمایا: کیا تم میرے گھر نہیں آتے؟ (آؤ) میں تمھیں ستو اور کھجور کھلاؤں گا۔ تم میرے گھر میں آؤ (جو رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے بابرکت ہے)۔ پھر فرمایا: تم ایسی سرزمین میں رہتے ہو جہاں سود کا بہت رواج ہے۔ اگر تمھارا کسی شخص کے ذمے کوئی حق (قرض) ہو اور وہ تمھیں توڑی، جو یا چارہ وغیرہ ہدیہ بھیجے تو اسے مت قبول کرنا کیونکہ یہ سود ہے۔

وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ: الْبَيْتَ. [انظر: ٧٣٤٢]

نضر، ابوداود اور وہب نے شعبہ سے ''گھر'' کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

(٢٠) بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ ﷺ خَدِيجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

باب: 20- نبی ﷺ کا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح اور ان کی فضیلت کا بیان

٣٨١٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ. وَحَدَّثَنِي صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ». [راجع: ٣٤٣٢]

[3815] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''حضرت مریم اپنے دور کی عورتوں سے بہتر تھیں اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اس امت میں سب سے افضل ہیں۔''

٣٨١٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

[3816] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کی کسی بیوی پر اتنی غیرت نہیں کی،

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِّلنَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَأَمَرَهُ اللهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ، وَّإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ. [انظر: ٣٨١٧، ٣٨١٨، ٥٢٢٩، ٦٠٠٤، ٧٤٨٤]

جس قدر غیرت میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کی، حالانکہ وہ، آپ ﷺ کے میرے ساتھ نکاح کرنے سے پہلے ہی وفات پا گئی تھیں۔ اس کا سبب یہ تھا کہ میں آپ ﷺ کو (کثرت سے) ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے سنا کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا کہ انھیں موتی کے محل کی بشارت دے دیں۔ جب آپ بکری ذبح کرتے تو خدیجہ کی سہیلیوں کو اس سے اتنا ہدیہ بھیجتے جو ان کے لیے کافی ہو جاتا۔

٣٨١٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَّا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِيَّاهَا، قَالَتْ: وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِينَ وَأَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ، أَوْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ. [راجع: ٣٨١٦]

[3817] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا بکثرت ذکر کرنے کی وجہ سے کسی عورت پر اتنی غیرت نہیں کی جتنی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کی۔ آپ ﷺ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے تین سال بعد مجھ سے نکاح کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا یا حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے آپ کو پیغام دیا تھا کہ آپ انھیں جنت میں موتی سے تیار شدہ محل کی خوشخبری دے دیں۔

٣٨١٨ - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلٰكِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ، ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ، فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا إِلَّا خَدِيجَةُ، فَيَقُولُ: «إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ، وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ». [راجع: ٣٨١٦]

[3818] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کی کسی بیوی پر اتنی غیرت نہیں کی جس قدر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کی، حالانکہ میں نے ان کو دیکھا تک نہیں مگر وجہ یہ تھی کہ نبی ﷺ ان کا بکثرت ذکر کرتے رہتے تھے۔ اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے ٹکڑے کاٹ کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھیجتے تھے۔ جب کبھی میں آپ سے کہتی کہ گویا دنیا میں کوئی عورت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سوا تھی ہی نہیں تو آپ فرماتے: ''وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں اور میری اولاد بھی انھی کے بطن سے ہوئی ہے۔''

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بابت غیرت کیا کرتی تھیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ انھیں بکثرت یاد کرتے رہتے

تھے۔ بعض کے استفسار پر رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا کہ حضرت خدیجہ ؓ مجھ پر ایمان لائیں جبکہ لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا۔ انھوں نے میری تصدیق کی جبکہ لوگوں نے مجھے جھٹلایا، انھوں نے اپنے مال کے ذریعے سے میری مدد کی جبکہ لوگوں نے مجھے محروم کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس سے مجھے اولاد دی جبکہ دوسری بیویوں سے میری کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ واضح رہے کہ حضرت زینب، رقیہ، ام کلثوم، فاطمہ، عبداللہ اور قاسم ؓ حضرت خدیجہ ؓ کے بطن سے تھے صرف آپ کے لخت جگر ابراہیم آپ کی لونڈی ماریہ قبطیہ ؓ سے پیدا ہوئے تھے۔ حضرت خدیجہ ؓ واحد عورت ہیں کہ جب وہ ایمان لائیں تو اس وقت ساری زمین میں ان کے گھر کے علاوہ کوئی بیت اسلام نہ تھا۔ حدیث میں ہے انھیں جنت میں موتیوں کا گھر دیا جائے گا۔ بہر حال رسول اللہ ﷺ کے ہاں اس خاتون اول کا بہت احترام تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ نے ان کی موجودگی میں کسی دوسری عورت سے شادی نہیں کی۔ [1]

٣٨١٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: بَشَّرَ النَّبِيُّ ﷺ خَدِيجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ. [راجع: ١٧٩٢]

[3819] حضرت اسماعیل بن ابو خالد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے سیدہ خدیجہ ؓ کو خوشخبری دی تھی؟ انھوں نے فرمایا: ہاں، جنت میں ایسے محل کی بشارت دی تھی جو ایک موتی سے بنا ہو گا، جس میں کوئی شور وغل اور کسی قسم کی مشقت نہ ہو گی۔

٣٨٢٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتٰى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّي، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَّا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ». [انظر: ٧٤٩٧]

[3820] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت جبریل ؑ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! یہ حضرت خدیجہ ؓ تشریف لا رہی ہیں۔ ان کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن یا کھانا یا کوئی مشروب ہے۔ جب آپ کی خدمت میں پہنچ جائیں تو ان کے رب کی طرف سے انھیں سلام کہیں، نیز میری طرف سے بھی۔ اور انھیں جنت میں موتی کے ایسے محل کی بشارت سنائیں جس میں کوئی شور وغوغا اور مشقت و تھکاوٹ نہ ہو گی۔

٣٨٢١ - وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ

[3821] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت ہالہ بنت خویلد ؓ نے، جو حضرت خدیجہ ؓ کی ہمشیر تھیں، رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ کو حضرت خدیجہ ؓ کا اجازت مانگنا یاد

[1] فتح الباري: 172/7.

فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِذٰلِكَ، فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ هَالَةَ»، قَالَتْ: فَغِرْتُ فَقُلْتُ: مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِّنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ! قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ خَيْرًا مِّنْهَا.

آ گیا۔ آپ اچانک تھرتھرانے لگے اور فرمایا: ''اے اللہ! یہ تو ہالہ ہیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے غیرت آئی اور میں نے کہا: آپ قریش کی ایک بوڑھی کو یاد کرتے ہیں جس کے (دانت گر کر) صرف سرخ سرخ مسوڑھے رہ گئے تھے۔ عرصۂ دراز ہوا وہ بھی فوت ہو چکی ہے اور اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بہتر بیوی عنایت فرما دی ہے۔

(٢١) بَابُ ذِكْرِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 21- جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

٣٨٢٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ. [راجع: ٣٠٣٥]

[3822] حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں مجھے رسول اللہ ﷺ نے کبھی نہیں روکا اور جب بھی آپ مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے تھے۔

٣٨٢٣ - وَعَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ: ذُو الْخَلَصَةِ، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ: الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ أَوِ الْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟» قَالَ: فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِّنْ أَحْمَسَ، قَالَ: فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَّجَدْنَا عِنْدَهُ، فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ.

[راجع: ٣٠٢٠]

[3823] حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ زمانۂ جاہلیت میں ذوالخلصہ نامی ایک بت کدہ تھا، جسے الكعبة اليمانيه یا الكعبة الشاميه بھی کہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا تم ذوالخلصہ کی طرف سے مجھے آرام پہنچا سکتے ہو؟'' حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں قبیلۂ احمس سے ایک سو پچاس سواروں کو لے کر وہاں گیا اور ہم نے اسے زمین بوس کر دیا، نیز جسے وہاں پایا اسے قتل کر دیا۔ پھر ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر حالات بیان کیے تو آپ نے ہمارے لیے اور قبیلۂ احمس کے لیے دعا فرمائی۔

(٢٢) بَابُ ذِكْرِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 22- حذیفہ بن یمان عبسی رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

٣٨٢٤ - حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ إِبْلِيسُ: أَيْ عِبَادَ اللهِ! أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ مَعَ أُخْرَاهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَنَادَى: أَيْ عِبَادَ اللهِ! أَبِي أَبِي، فَقَالَتْ: فَوَاللهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: غَفَرَ اللهُ لَكُمْ.

قَالَ أَبِي: فَوَاللهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ، حَتَّى لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ. [راجع: ٣٢٩٠]

[3824] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب غزوۂ احد میں مشرکین شکست خوردہ ہو کر بھاگنے لگے تو ابلیس نے چلا کر کہا: اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو قتل کرو۔ آگے والے مسلمان پیچھے والے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور گھمسان کی جنگ ہونے لگی۔ اس دوران میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی کو دیکھا (کہ مسلمان انھیں قتل کر رہے ہیں) تو بہ آواز بلند کہا: اللہ کے بندو! یہ میرے والد گرامی ہیں۔ یہ میرے باپ ہیں۔ لیکن لوگ نہ رُکے حتی کہ انھوں نے ان کو قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمھیں معاف فرمائے۔

ہشام کے والد عروہ نے کہا: اللہ کی قسم! اس کے باعث ہمیشہ دعا کرتے رہتے حتی کہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

(٢٣) بَابُ ذِكْرِ هِنْدِ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب: 23- ہند بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا کا ذکر خیر

٣٨٢٥ - وَقَالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ؛ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، قَالَ: «وَأَيْضًا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ» قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ، مِنَ الَّذِي لَهُ، عِيَالَنَا؟ قَالَ: «لَا أُرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ».

[3825] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا (آپ ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوئی اور کہا: اللہ کے رسول! روئے زمین پر کسی خاندان کی ذلت مجھے آپ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ محبوب نہ تھی اور اب حال یہ ہے کہ روئے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں جو مجھے آپ کے گھرانے سے زیادہ محبوب ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ محبت اور زیادہ ہو گی۔'' ہند رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! ابوسفیان بہت کنجوس آدمی ہیں۔ کیا مجھ پر گناہ تو نہیں اگر میں ان کے مال سے بلا اجازت اپنے بچوں کو کچھ کھلاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''میرا خیال ہے عام رواج

[راجع: ٢٢١١]

کے مطابق کھلانے میں کوئی حرج نہیں۔"

(٢٤) بَابُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

باب:24- زید بن عمرو بن نفیل کا واقعہ

٣٨٢٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْوَحْيُ، فَقُدِّمَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ سُفْرَةٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ: إِنِّي لَسْتُ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ، وَلَا آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ، فَإِنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعِيبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُولُ: الشَّاةُ خَلَقَهَا اللهُ وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ، وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللهِ؟ إِنْكَارًا لِذٰلِكَ وَإِعْظَامًا لَهُ. [انظر: ٥٤٩٩]

[3826] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دفعہ زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح کے دامن میں ملے۔ نبی ﷺ پر ابھی نزول وحی کا آغاز نہیں ہوا تھا۔ (وہاں) نبی ﷺ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا تو آپ نے اسے تناول فرمانے سے صاف انکار کر دیا۔ پھر زید بن عمرو نے بھی کہا: میں وہ چیز نہیں کھاتا جو تم اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ میں تو صرف وہی چیز کھاتا ہوں جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو، نیز جناب زید بن عمرو قریش کے ذبیحہ پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے تھے کہ بکری کو تو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا، اس نے اس کے لیے آسمان سے پانی اتارا، اور اپنی زمین میں اس کے لیے گھاس پیدا کی، پھر تم اسے غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے ہو؟ آپ ان مشرکین کے کام پر اعتراض کرتے اور اسے بڑا گناہ سمجھتے تھے۔

٣٨٢٧ - قَالَ مُوسَى: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا تَحَدَّثَ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ، يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ وَيَتْبَعُهُ، فَلَقِيَ عَالِمًا مِّنَ الْيَهُودِ، فَسَأَلَهُ عَنْ دِينِهِمْ، فَقَالَ: إِنِّي لَعَلِّي أَنْ أَدِينَ دِينَكُمْ فَأَخْبِرْنِي، فَقَالَ: لَا تَكُونُ عَلَى دِينِنَا، حَتّٰى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ غَضَبِ اللهِ، قَالَ زَيْدٌ: مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ غَضَبِ اللهِ، وَلَا أَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللهِ شَيْئًا أَبَدًا وَّأَنَا أَسْتَطِيعُهُ، فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلٰى غَيْرِهِ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا، قَالَ زَيْدٌ: وَمَا الْحَنِيفُ؟ قَالَ: دِينُ

[3827] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل شام کی طرف گئے اور وہ دین حق کی تلاش میں تھے کہ وہ اسے عمل میں لائیں۔ اس سلسلے میں وہ ایک یہودی عالم سے ملے اور اس سے دین یہود کے متعلق دریافت کیا اور کہا کہ شاید میں تمھارا دین اختیار کر لوں، لہٰذا مجھے اپنا دین بتاؤ۔ یہودی عالم نے کہا: تم ہمارے دین کو نہیں اختیار کر سکتے حتی کہ اللہ کے غضب کا کچھ حصہ لو۔ زید نے کہا: میں اللہ کے غضب ہی سے بھاگا ہوا ہوں اور میں کبھی بھی غضب الٰہی سے کچھ نہیں برداشت کر سکتا اور نہ مجھ میں اس کی طاقت ہی ہے۔ کیا مجھے کسی اور کا پتہ بتا سکتے ہو؟ اس نے کہا: میں دین حنیف کے علاوہ اور کوئی مذہب نہیں جانتا۔

إِبْرَاهِيمَ، لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللهَ، فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِّنَ النَّصَارٰى، فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَقَالَ: لَنْ تَكُونَ عَلٰى دِينِنَا حَتّٰى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ لَّعْنَةِ اللهِ، قَالَ: مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ لَّعْنَةِ اللهِ، وَلَا أَحْمِلُ مِنْ لَّعْنَةِ اللهِ وَلَا مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا وَّأَنَا أَسْتَطِيعُ، فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلٰى غَيْرِهِ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَّكُونَ حَنِيفًا، قَالَ: وَمَا الْحَنِيفُ؟ قَالَ: دِينُ إِبْرَاهِيمَ، لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللهَ، فَلَمَّا رَأٰى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ، فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي عَلٰى دِينِ إِبْرَاهِيمَ.

زید نے کہا: دین حنیف کیا ہے؟ اس نے کہا: دین ابراہیم ہی حنیف ہے۔ وہ یہودی یا نصرانی نہیں تھے۔ وہ صرف اللہ ایک کی عبادت کرتے تھے۔ یہ سن کر زید وہاں سے روانہ ہوئے تو ایک نصرانی عالم سے ملاقات کی اور اس سے بھی اسی طرح ذکر کیا۔ نصرانی نے کہا: تم ہمارے دین پر نہیں رہ سکتے حتی کہ اللہ کی لعنت سے کچھ حصہ لو۔ زید نے کہا: میں اللہ کی لعنت سے دور بھاگا ہوں۔ میں اسے برداشت نہیں کر سکتا اور نہ اس کے غضب ہی سے کچھ لے سکتا ہوں اور نہ مجھ میں اس کی طاقت ہی ہے۔ کیا مجھے کسی اور مذہب کی رہنمائی کر سکتے ہو؟ نصرانی نے کہا: میں دین حنیف کے علاوہ کوئی مذہب نہیں جانتا (جو تمھارے مناسب ہو)۔ زید نے پوچھا: دین حنیف کیا ہے؟ نصرانی نے کہا: وہ دین ابراہیم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی یا نصرانی نہ تھے، وہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ جب زید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ان کی گفتگو سنی تو وہاں سے روانہ ہوئے اور جنگل میں پہنچے، وہاں اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا: اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں دین ابراہیم پر ہوں۔

٣٨٢٨ - وَقَالَ اللَّيْثُ: كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُّسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُولُ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! وَاللهِ مَا مِنْكُمْ عَلٰى دِينِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي، وَكَانَ يُحْيِي الْمَوْءُودَةَ، يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّقْتُلَ ابْنَتَهُ: لَا تَقْتُلْهَا، أَنَا أَكْفِيكَ مَؤُنَتَهَا، فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِأَبِيهَا: إِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ، وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مَؤُنَتَهَا.

[3828] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو کعبہ مکرمہ سے اپنی پشت لگائے کھڑے دیکھا، وہ کہتے تھے: اے قریش کے لوگو! اللہ کی قسم! میرے علاوہ تم میں سے کوئی بھی دین ابراہیم پر نہیں ہے۔ وہ لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع کرتے تھے۔ جب کوئی شخص اپنی لڑکی کو قتل کرنا چاہتا تو اسے کہتے: اسے قتل نہ کر میں اس کا کفیل ہوں اور اس کا تمام خرچہ برداشت کرتا ہوں اور اسے لے لیتے۔ پھر جب وہ جوان ہو جاتی تو اس کے باپ سے کہتے: اگر تو چاہتا ہے تو میں اسے تیرے حوالے کر دیتا ہوں اور اگر تو چاہتا ہے تو میں

(اس کے نکاح پر اٹھنے والا) خرچہ برداشت کرتا ہوں۔

فائدہ: عرب میں مصنوعی غیرت اور بھوک کی وجہ سے اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے کا رواج تھا۔ قرآن کریم نے اس رسم بد کا بڑی سختی سے نوٹس لیا ہے۔ حضرت زید بن عمرو بن نفیل نے اس رسم کے خلاف تحریک چلائی کہ تم لوگ مفلسی کے موہوم اندیشے سے لڑکیوں کو قتل کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ کو رازق نہیں مانتے ہو۔ وہ ایسی لڑکیوں کی خود کفالت کرتے۔ جب وہ جوان ہو جاتیں تو ان کے والدین کے حوالے کر دیتے یا ان کی اجازت سے ان کی شادی کا بندوبست کرتے تھے۔

(٢٥) بَابُ بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ

باب:25- تعمیر کعبہ کا بیان

٣٨٢٩ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ دِينَارٍ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ، فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ يَقِكَ مِنَ الْحِجَارَةِ، فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ، وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: «إِزَارِي إِزَارِي»، فَشَدَّ عَلَيْهِ إِزَارَهُ. [راجع: ٣٦٤]

[3829] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تو نبی ﷺ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ پتھر اٹھا کر لا رہے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: آپ اپنا تہبند اتار کر کندھے پر رکھ لیں جو آپ کو پتھروں کی رگڑ سے محفوظ رکھے گا۔ جب آپ نے ایسا کیا تو زمین پر گر پڑے اور آپ کی آنکھیں آسمان سے لگ گئیں۔ پھر جب ہوش آیا تو (اپنے چچا عباس سے) فرمایا: ”میرا تہبند دو، میرا تہبند دو“ چنانچہ انھوں نے وہ تہبند آپ کو مضبوط باندھ دیا۔

٣٨٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَّعُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَا: لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ حَوْلَ الْبَيْتِ حَائِطٌ، كَانُوا يُصَلُّونَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتَّى كَانَ عُمَرُ، فَبَنَى حَوْلَهُ حَائِطًا.

[3830] حضرت عمرو بن دینار اور عبیداللہ بن ابو یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں بیت اللہ کے اردگرد کوئی دیوار نہیں تھی۔ لوگ بیت اللہ کے اردگرد نماز پڑھتے تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو انھوں نے اس کے اردگرد دیوار تعمیر کرادی۔

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: جَدْرُهُ قَصِيرٌ، فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ.

عبیداللہ (راوی) نے کہا کہ اس کی چار دیواری چھوٹی تھی تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسے بنا کر اونچا کر دیا۔

(٢٦) بَابُ أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ

باب:26- زمانۂ جاہلیت کا بیان

٣٨٣١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: قَالَ

[3831] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے

هِشَامٌ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَا يَصُومُهُ.

[راجع: ١٥٩٢]

فرمایا کہ عاشوراء کے روز زمانۂ جاہلیت میں قریش روزہ رکھتے تھے۔ نبی ﷺ نے بھی اس دن روزہ رکھنے کا اہتمام فرمایا۔ جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو بھی عاشوراء کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا، لیکن جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو جو چاہتا عاشوراء کا روزہ رکھتا، جو چاہتا نہ رکھتا۔

٣٨٣٢ - **حَدَّثَنَا** مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ، وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرَ وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ، وَعَفَا الْأَثَرْ، حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ، قَالَ: فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ رَابِعَةً مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: «الْحِلُّ كُلُّهُ».

[راجع: ١٠٨٥]

[3832] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر بہت بڑا گناہ ہے۔ اور وہ محرم کو صفر کہتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ جب اونٹ کی پشت کا زخم اچھا ہو جائے اور اس کا نشان جاتا رہے تو عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ کرنا حلال ہو جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے چار (4) ذوالحجہ کو احرام باندھا اور نبی ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ اسے عمرہ کے احرام میں بدل لیں تو انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کون کون سی چیز ہمارے لیے حلال ہوگئی؟ آپ نے فرمایا: ''ہر چیز حلال ہوگئی۔''

٣٨٣٣ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَسَا مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ.

[3833] حضرت سعید بن میسّب اپنے باپ میسّب سے اور انھوں نے سعید کے دادا حزن سے روایت کی کہ زمانۂ جاہلیت میں ایک ایسا سیلاب آیا جو مکہ کے دونوں پہاڑوں میں پھیل گیا۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَيَقُولُ: إِنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ لَهُ شَأْنٌ.

(راویٔ حدیث) سفیان کہتے ہیں کہ عمرو نے بیان کیا کہ اس حدیث کا ایک بہت بڑا واقعہ ہے۔

٣٨٣٤ - **حَدَّثَنَا** أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِّنْ أَحْمَسَ

[3834] حضرت قیس بن ابو حازم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ قبیلۂ احمس کی ایک عورت کے پاس گئے جسے زینب بنت مہاجر کہا جاتا تھا۔ انھوں نے

يُقَالُ لَهَا: زَيْنَبُ بِنْتُ الْمُهَاجِرِ، فَرَآهَا لَا تَكَلَّمُ، فَقَالَ: مَا لَهَا لَا تَكَلَّمُ؟ قَالُوا: حَجَّتْ مُصْمِتَةً، قَالَ لَهَا: تَكَلَّمِي فَإِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ، هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، قَالَتْ: أَيُّ الْمُهَاجِرِينَ؟ قَالَ: مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَتْ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ؟ قَالَ: إِنَّكِ لَسَؤُولٌ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَتْ: مَا بَقَاؤُنَا عَلٰى هٰذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللّٰهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ، قَالَتْ: وَمَا الْأَئِمَّةُ؟ قَالَ: أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُؤُسٌ وَّأَشْرَافٌ يَّأْمُرُونَهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ؟ قَالَتْ: بَلٰى، قَالَ: فَهُمْ أُولٰئِكَ عَلَى النَّاسِ.

اسے دیکھا کہ وہ بات نہیں کرتی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اسے کیا ہے یہ بات کیوں نہیں کرتی؟ لوگوں نے کہا کہ یہ خاموش رہ کر حج کرتی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: بات کرو، چپ رہنا جائز نہیں بلکہ یہ دور جاہلیت کی یاد ہے، تو وہ بول پڑی۔ پوچھنے لگی: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں مہاجرین میں سے ہوں۔ اس نے کہا: کون سے مہاجرین سے ہو؟ آپ نے فرمایا: قریش میں سے۔ اس نے کہا: قریش کے کس قبیلے سے ہو؟ فرمایا: تو بہت سوال کرتی ہے۔ میں ابوبکر ہوں۔ اس نے کہا: اس نیک امر پر جو اللہ نے ہمیں جاہلیت کے بعد عطا کیا ہے ہم کتنا عرصہ باقی رہیں گے؟ آپ نے فرمایا: تمھاری بقا اس پر اس وقت تک ہے جب تک تمھارے امام درست رہیں گے۔ اس نے پوچھا: امام کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا تیری قوم کے چودھری اور سردار نہیں ہیں جو لوگوں کو حکم دیتے ہیں تو وہ ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس نے کہا: کیوں نہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بس یہی لوگوں کے امام ہیں۔

فائدہ: حدیث میں امر صالح سے مراد اسلام ہے اور ائمہ کی بقا سے مراد یہ ہے کہ ان کی استقامت سے حدود قائم ہوں۔ لوگوں کے حقوق محفوظ ہوں اور ہر چیز مناسب مقام پر ہو بہرحال جب تک قوم کے سردار اور حکمران دین اسلام پر ٹھیک ٹھیک چلتے رہیں گے تو دین اسلام باقی رہے گا بصورت دیگر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے گا آج اسلامی دنیا کا حال ہے کہ ان میں دین حق بے کس و بے سہارا ہے۔ اسلامی ممالک کے حکمران فروغ اسلام میں دلچسپی نہیں رکھتے، صرف ایک سعودی حکومت ہے جسے ان حالات میں اسلام کی نشر و اشاعت کا خیال ہے اور اس میں دلچسپی رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تادیر اس کا سایہ رکھے۔ آمین

٣٨٣٥ - حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ الْعَرَبِ، وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَتْ: فَكَانَتْ تَأْتِينَا فَتَحَدَّثُ

[3835] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک حبشی عورت جو کسی عربی کی لونڈی تھی وہ مسلمان ہوگئی۔ مسجد میں اس کا چھوٹا سا جھونپڑا تھا۔ وہ ہمارے پاس آیا جایا کرتی تھی اور باتیں کیا کرتی تھی۔ جب وہ اپنی باتوں سے فارغ ہوتی تو یہ شعر ضرور پڑھتی:

عِنْدَنَا، فَإِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ:

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا
أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي

فَلَمَّا أَكْثَرَتْ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: وَمَا يَوْمُ الْوِشَاحِ؟ قَالَتْ: خَرَجَتْ جُوَيْرِيَةٌ لِّبَعْضِ أَهْلِي وَعَلَيْهَا وِشَاحٌ مِّنْ أَدَمٍ، فَسَقَطَ مِنْهَا، فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الْحُدَيَّا وَهِيَ تَحْسِبُهُ لَحْمًا، فَأَخَذَتْ، فَاتَّهَمُونِي بِهِ فَعَذَّبُونِي حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِهِمْ أَنَّهُمْ طَلَبُوا فِي قُبُلِي، فَبَيْنَا هُمْ حَوْلِي وَأَنَا فِي كَرْبِي، إِذْ أَقْبَلَتِ الْحُدَيَّا حَتَّى وَازَتْ بِرُؤُسِنَا، ثُمَّ أَلْقَتْهُ فَأَخَذُوهُ، فَقُلْتُ لَهُمْ: هٰذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ. [راجع: ٤٣٩]

کمر بند ہار والا دن ہمارے رب کے عجائبات میں سے ہے
کہ اس نے مجھے شہر کفر سے نجات دی

جب کئی مرتبہ اس نے یہ شعر پڑھا تو حضرت عائشہ ؓ نے اس سے دریافت کیا کہ اس شعر کا پس منظر کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میرے مالک کی ایک لڑکی باہر نکلی جو سرخ چمڑے کا ایک ہار پہنے ہوئے تھی۔ وہ اس سے گر گیا تو ایک چیل اس پر جھپٹی اور وہ اسے گوشت سمجھ کر اٹھا لے گئی۔ لوگوں نے مجھ پر تہمت لگائی اور مجھے سخت سزا دینے لگے یہاں تک کہ انھوں نے میری شرمگاہ کی بھی تلاشی لی۔ تاہم جب وہ میرے چاروں طرف جمع تھے اور میں اپنی مصیبت میں مبتلا تھی اس دوران میں وہ چیل آئی اور ہمارے سروں کے اوپر اڑنے لگی۔ پھر اس نے وہی ہار نیچے گرا دیا۔ لوگوں نے اسے اٹھایا تو میں نے ان سے کہا: یہ وہ ہار ہے جس کی تم نے مجھ پر تہمت لگائی تھی: حالانکہ میں بالکل بے گناہ تھی۔

٣٨٣٦ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللهِ»، فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ: «لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ». [راجع: ٢٦٧٩]

[3836] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''خبردار! تم میں سے جو قسم اٹھانا چاہے اسے اللہ کے سوا کسی دوسرے کی قسم نہیں اٹھانی چاہیے۔'' قریش اپنے باپ دادا کی قسم اٹھاتے تھے، اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے باپ دادا کی قسم نہ اٹھایا کرو۔''

٣٨٣٧ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ: أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُومُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

[3837] حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت قاسم جنازے کے آگے آگے چلتے تھے اور اسے دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے تھے۔ اور وہ حضرت عائشہ ؓ کے حوالے سے خبر دیتے تھے کہ اہل جاہلیت جب جنازے کو دیکھتے تو اس کے لیے کھڑے ہو جاتے اور دو

يَقُومُونَ لَهَا، يَقُولُونَ إِذَا رَأَوْهَا: كُنْتِ فِي أَهْلِكِ مَا أَنْتِ! مَرَّتَيْنِ.

مرتبہ کہا کرتے تھے: تو وہی ہے جو اپنے اہل کے پاس تھا۔

٣٨٣٨ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَبَّاسِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلٰى ثَبِيرٍ، فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ. [راجع: ١٦٨٤]

[3838] حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرک لوگ مزدلفہ سے واپس نہیں ہوتے تھے حتی کہ سورج کی دھوپ ثبیر پہاڑ پر آ جاتی۔ نبی ﷺ نے ان کی مخالفت کی اور طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے کوچ فرمایا۔

٣٨٣٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿وَكَأْسًا دِهَاقًا﴾ [النبأ: ٣٤] قَالَ: مَلْأٰى مُتَتَابِعَةٌ؟.

[3839] حضرت عکرمہ سے روایت ہے، انھوں نے ﴿وَكَأْسًا دِهَاقًا﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس کے معنی ہیں: بھرا ہوا پیالہ جس کا مسلسل دور چلے۔

٣٨٤٠ - قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ: اسْقِنَا كَأْسًا دِهَاقًا.

[3840] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے اپنے والد سے سنا، وہ (اپنے) زمانۂ جاہلیت میں یہ لفظ استعمال کرتے تھے: ''ہمیں چھلکتے ہوئے شراب کے جام پلاتے رہو۔''

٣٨٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ

وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ». [انظر: ٦١٤٧، ٦٤٨٩]

[3841] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سب سے سچی بات جو کوئی شاعر کہہ سکتا تھا وہ لبید شاعر نے کہی: ''آگاہ رہو! اللہ کے سوا ہر چیز کو زوال ہے۔'' اور امیہ بن ابی صلت (شاعر) مسلمان ہونے کے قریب تھا۔''

٣٨٤٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ

[3842] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو انھیں خراج

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ، فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: أَتَدْرِي مَا هٰذَا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكِهَانَةَ، إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ فَلَقِيَنِي فَأَعْطَانِي بِذٰلِكَ، فَهٰذَا الَّذِي أَكَلْتَ مِنْهُ، فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ.

(محصول) لا کر دیا کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسے اپنی ضروریات میں استعمال کیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ غلام کوئی چیز لایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ کھایا۔ غلام نے ان سے کہا: آپ جانتے ہیں یہ کیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (بتائیں) یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے دور جاہلیت میں ایک شخص کے لیے کہانت کی تھی، حالانکہ میں کہانت نہیں جانتا تھا بلکہ میں نے اس شخص کو دھوکا دیا تھا۔ اتفاق سے ایک دن وہ مجھے ملا تو اس نے کہانت کا بدل مجھے دیا ہے اور اس سے آپ نے کھایا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (سنتے ہی) اپنا ہاتھ گلے میں ڈالا اور پیٹ کی تمام چیزیں قے کر کے نکال دیں۔

٣٨٤٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لُحُومَ الْجَزُورِ إِلٰى حَبَلِ الْحَبَلَةِ. قَالَ: وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا، ثُمَّ تَحْمِلَ الَّتِي نُتِجَتْ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ. [راجع: ٢١٤٣]

[3843] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اہل جاہلیت اونٹ کے گوشت کی خرید و فروخت حبل الحبلہ کی مدت تک کرتے تھے۔ اور حبل الحبلہ یہ ہے کہ کوئی حاملہ اونٹنی اپنا بچہ جنے، پھر نوزائیدہ بچہ جب حاملہ ہو تو قیمت کی ادائیگی کی جائے۔ نبی ﷺ نے اس قسم کی خرید و فروخت ممنوع قرار دی ہے۔

٣٨٤٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ: قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَيُحَدِّثُنَا عَنِ الْأَنْصَارِ، وَكَانَ يَقُولُ لِي: فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا، يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَفَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا، يَوْمَ كَذَا وَكَذَا. [راجع: ٣٧٧٦]

[3844] حضرت غیلان بن جریر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کرتے تھے تو وہ ہمیں انصار کے واقعات سنایا کرتے تھے اور مجھے کہا کرتے تھے: تمھاری قوم نے فلاں، فلاں روز ایسا ایسا کام کیا اور فلاں فلاں دن ایسا ایسا کام سرانجام دیا۔

(٢٧) [بَابُ الْقَسَامَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ]

باب: 27- زمانۂ جاہلیت کی قسامت کا بیان

٣٨٤٥ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا قَطَنٌ أَبُو الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا أَبُو

[3845] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ دور جاہلیت میں سب سے پہلا قسامت کا واقعہ

يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِينَا بَنِي هَاشِمٍ، كَانَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِّنْ فَخِذٍ أُخْرٰى، فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ، فَقَالَ: أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ، فَأَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ، فَلَمَّا نَزَلُوا عُقِلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَّاحِدًا، فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ: مَا شَأْنُ هٰذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ، قَالَ فَأَيْنَ عِقَالُهُ؟ قَالَ: فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ: أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ؟ قَالَ: مَا أَشْهَدُ وَرُبَّمَا شَهِدْتُهُ، قَالَ: هَلْ أَنْتَ مُبْلِغٌ عَنِّي رِسَالَةً مَّرَّةً مِّنَ الدَّهْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، ذٰلِكَ، قَالَ: فَكَتَبَ، إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ: يَا آلَ قُرَيْشٍ! فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِ: يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ! فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاسْأَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ، فَأَخْبِرْهُ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ، وَمَاتَ الْمُسْتَأْجِرُ، فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ: مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا؟ قَالَ: مَرِضَ فَأَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ فَوَلِيتُ دَفْنَهُ، قَالَ: قَدْ كَانَ أَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ، فَمَكَثَ حِينًا ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَوْصٰى إِلَيْهِ أَنْ يُبْلِغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ فَقَالَ: يَا آلَ قُرَيْشٍ! قَالُوا: هٰذِهِ قُرَيْشٌ، قَالَ: يَا بَنِي هَاشِمٍ! قَالُوا: هٰذِهِ بَنُو هَاشِمٍ، قَالَ: مَنْ أَبُو طَالِبٍ؟

ہمارے قبیلے بنو ہاشم میں ہوا تھا۔ بنو ہاشم کے ایک شخص کو قریش کی دوسری شاخ کے ایک شخص نے اجرت پر رکھا۔ اب یہ ہاشمی نوکر اپنے صاحب کے ساتھ اس کے اونٹ لے کر روانہ ہوا۔ راستے میں اس نوکر کے پاس سے ایک دوسرا ہاشمی شخص گزرا جس کی بوری کا بندھن ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے رسی دے دو جس کے ساتھ میں بوری کا منہ باندھ دوں تاکہ اونٹ (بدک کر) بھاگ نہ جائیں۔ اس نے اسے رسی دے دی جس کے ساتھ اس شخص نے اپنی بوری کا منہ باندھ لیا۔ جب انھوں نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو ایک اونٹ کے علاوہ سب اونٹوں کو باندھ دیا گیا۔ جس شخص نے ہاشمی کو نوکر رکھا تھا اس نے کہا: اس اونٹ کا کیا حال ہے کہ اسے دوسرے اونٹوں کی طرح باندھا نہیں گیا؟ ہاشمی نے کہا: اس کی رسی نہیں ہے۔ اس شخص نے کہا: تو اس کی رسی کہاں ہے؟ پھر اسے لاٹھی سے مارا کہ اس کی موت واقع ہو گئی۔ پھر اس کے پاس سے ایک یمنی شخص گزرا تو زخمی ہاشمی نے اس سے کہا: کیا تم حج کے لیے جا رہے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، میں حج کو نہیں جا رہا بلکہ کبھی چلا بھی جاتا ہوں۔ ہاشمی نے کہا: جس سال تم حج کے لیے جاؤ تو کیا وہاں میرا پیغام پہنچا دو گے؟ یمنی نے کہا: ہاں۔ ہاشمی نے کہا: جب تم حج کے موسم میں جاؤ تو آواز بلند کہو: آل قریش! جب وہ تمھیں جواب دیں تو کہو: اے آل بنو ہاشم! اگر وہ تمھیں جواب دیں تو ابو طالب کا پوچھو اور ان سے میرا بیان کرو کہ فلاں شخص نے مجھے ایک رسی کے عوض قتل کر دیا ہے۔ اس وصیت کے بعد وہ نوکر فوت ہو گیا۔ جس شخص نے اسے اجرت پر لیا تھا جب وہ واپس آیا تو ابو طالب اس کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے ساتھی کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: وہ بیمار ہو گیا تھا۔ میں نے خدمت گزاری میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی لیکن

قَالُوا: هٰذَا أَبُو طَالِبٍ، قَالَ: أَمَرَنِي فُلَانٌ أَنْ أُبْلِغَكَ رِسَالَةً أَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ، فَأَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ: اخْتَرْ مِنَّا إِحْدٰى ثَلَاثٍ: إِنْ شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا، وَإِنْ شِئْتَ حَلَفَ خَمْسُونَ مِنْ قَوْمِكَ أَنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ، فَإِنْ أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ، فَأَتٰى قَوْمَهُ فَقَالُوا: نَحْلِفُ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْهُمْ قَدْ وَلَدَتْ لَهُ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا طَالِبٍ! أُحِبُّ أَنْ تُجِيزَ ابْنِي هٰذَا بِرَجُلٍ مِّنَ الْخَمْسِينَ وَلَا تَصْبِرْ يَمِينَهُ حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ، فَفَعَلَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا طَالِبٍ! أَرَدْتَّ خَمْسِينَ رَجُلًا أَنْ يَّحْلِفُوا مَكَانَ مِائَةٍ مِّنَ الْإِبِلِ، يُصِيبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيرَانِ، هٰذَانِ بَعِيرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّي وَلَا تَصْبِرْ يَمِينِي حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ، فَقَبِلَهُمَا، وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَّأَرْبَعُونَ فَحَلَفُوا.

وہ مر گیا تو میں نے اسے دفن کر دیا۔ ابو طالب نے کہا: تم سے یہی توقع تھی۔ تھوڑا ہی وقت گزرا ہو گا کہ وہ شخص آ گیا جسے اس نے وصیت کی تھی کہ وہ اس کا پیغام پہنچائے جبکہ وہ حج کے موسم میں آئے۔ اس نے آتے ہی کہا: اے آل قریش! لوگوں نے کہا: قریش یہ ہیں۔ پھر اس نے کہا: اے آل بنو ہاشم! لوگوں نے کہا: یہ بنو ہاشم ہیں۔ اس نے کہا: ابو طالب کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ابو طالب ہیں۔ اس نے کہا: مجھے فلاں شخص نے کہا تھا کہ میں تمھیں پیغام دوں کہ فلاں شخص نے اسے ایک رسی کے بدلے قتل کر دیا ہے۔ اب ابو طالب اس شخص کے پاس گئے اور اسے کہا: تین چیزوں میں سے ایک کا انتخاب کر لو: اگر تم چاہو تو سو اونٹ بطور دیت ادا کرو کیونکہ تو نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے۔ اور اگر چاہو تو تمھاری قوم کے پچاس آدمی اس کی قسم اٹھا لیں کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا۔ اگر تم اس پر تیار نہیں ہو تو ہم تجھے اس کے بدلے قتل کر دیں گے۔ وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا تو وہ اس بات کے لیے تیار ہو گئے کہ ہم قسم اٹھا لیں گے۔ اس دوران میں بنو ہاشم کی ایک عورت ابو طالب کے پاس آئی جو اسی قبیلے کے ایک شخص کی بیوی تھی اور اس کے بطن سے اس شخص کا ایک بچہ بھی تھا، اس نے کہا: ابو طالب! میں یہ چاہتی ہوں کہ پچاس آدمیوں میں سے میرے اس بچے کو معاف کر دیں اور جہاں قسمیں لی جاتی ہیں، اس سے وہاں قسم نہ لی جائے۔ ابو طالب نے اسے معاف کر دیا۔ اس کے بعد ان میں سے ایک اور شخص آیا اور کہا: ابو طالب! آپ نے سو اونٹوں کے بجائے پچاس آدمیوں سے قسم طلب کی ہے، اس طرح ہر شخص کے ذمے دو اونٹ پڑتے ہیں۔ میری طرف سے یہ دو اونٹ قبول کریں اور مجھے اس مقام پر قسم کے لیے مجبور نہ کریں جہاں

قسم لی جاتی ہے۔ ابوطالب نے اسے بھی منظور کر لیا۔ اس کے بعد بقیہ اڑتالیس (48) آدمی آئے اور انھوں نے قسمیں اٹھائیں۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا حَالَ الْحَوْلُ، وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَأَرْبَعِينَ عَيْنٌ تَطْرِفُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ابھی اس واقعے کو پورا سال بھی نہ گزرا تھا کہ ان اڑتالیس آدمیوں میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں رہا جو آنکھ ہلاتا ہو، یعنی وہ سب صفحۂ ہستی سے مٹ گئے۔

٣٨٤٦ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ ﷺ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوا، قَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ ﷺ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ. [راجع: ٣٧٧٧]

[3846] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ بعاث کی لڑائی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی آمد سے پہلے برپا کرادی تھی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو انصار کی جماعت ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔ ان کے سردار مارے جا چکے تھے یا زخمی پڑے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس (لڑائی) کو اپنے رسول ﷺ کی خاطر پہلے برپا کرادیا تاکہ انصار اسلام میں داخل ہو جائیں۔

٣٨٤٧ - وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ: أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ السَّعْيُ بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سُنَّةً، إِنَّمَا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْعَوْنَهَا وَيَقُولُونَ: لَا نُجِيزُ الْبَطْحَاءَ إِلَّا شَدًّا.

[3847] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ صفا و مروہ کے درمیان بطن وادی میں سعی سنت نہیں بلکہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ یہ سعی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم بطحاء سے دوڑ کر ہی گزریں گے۔

٣٨٤٨ - حَدَّثَنَا [عَبْدُ] اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا السَّفَرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اسْمَعُوا مِنِّي مَا أَقُولُ لَكُمْ، وَأَسْمِعُونِي مَا تَقُولُونَ، وَلَا

[3848] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگو! جو میں تمھیں کہتا ہوں وہ مجھ سے سنو اور جو تم کہتے ہو وہ مجھے سناؤ اور بھٹکے نہ پھرو، پھر تم کہو گے: ابن عباس نے یہ کہا تھا، ابن عباس نے وہ کہا تھا۔ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے وہ حطیم کے پیچھے (باہر) سے کرے۔ اور

تَذْهَبُوا فَتَقُولُوا: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطُفْ مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ، وَلَا تَقُولُوا: الْحَطِيمُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيُلْقِي سَوْطَهُ أَوْ نَعْلَهُ أَوْ قَوْسَهُ.

اسے حطیم نہ کہو کیونکہ دور جاہلیت میں جب کوئی شخص قسم اٹھانے کے لیے آتا تو وہ اپنا کوڑا، جوتا یا کمان وہاں پھینک دیتا تھا۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مطلب ہے کہ لفظ حطیم دور جاہلیت کی یادگار ہے۔ اہل جاہلیت جو کچھ کرتے تھے یہ حطیم اس پر دلالت کرتا ہے۔ وہ اپنا کوڑا، جوتا اور کمان وغیرہ اس میں پھینک کر قسم اٹھاتے تھے۔ اگر وہ جھوٹی قسم اٹھاتے تو دنیا میں چکنا چور ہو جاتے۔ اس وجہ سے لوگ اسے حطیم کہتے ہیں۔ غالباً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس لیے یہ نام استعمال کرنے سے کراہت محسوس کی۔ ان کی کراہت کی بنیاد اہل جاہلیت کا کردار اور عقیدہ تھا جو اب متروک ہو چکا ہے ویسے، حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے، قریش نے کم مائیگی کی وجہ سے اس پر چھت نہیں ڈالی تھی، اس لیے طواف اس کے پیچھے، یعنی باہر سے ہی کرنا چاہیے۔

٣٨٤٩ - حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِرْدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ قَدْ زَنَتْ، فَرَجَمُوهَا فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ.

[3849] حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے زمانۂ جاہلیت میں ایک بندر دیکھا جس کے اردگرد بہت سے بندر جمع تھے۔ اس بندر نے زنا کیا تھا۔ انھوں (دوسرے بندروں) نے اسے سنگسار کیا تو میں نے بھی ان کے ساتھ اسے پتھر مارے۔

فائدہ: اس حدیث پر منکرین حدیث نے اعتراض کیا ہے کہ عمرو بن میمون نے کیسے سمجھ لیا کہ اس بندر نے زنا کیا ہے کیونکہ جانوروں میں تو سلسلۂ ازواج نہیں اور نہ بندریا کسی کی بیوی ہی تھی، پھر انھیں رجم کرنا چہ معنی دارد؟ غیر مکلّف کی طرف زنا کی نسبت کرنا پھر ان پر حد رجم قائم کرنا عجیب بات ہے؟ لیکن کیا یہ بعید از عقل ہے کہ زنا کی شناعت وقباحت بیان کرنا مقصود ہو۔ زنا اور بدکرداری اس قدر معیوب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض حیوانات میں اس سے نفرت کا ادراک پیدا کیا اور انھوں نے اس عمل پر حد رجم جاری کی، چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس سے ملتا جلتا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک گھوڑے کو نسل کشی کے لیے اس گھوڑی کے پاس لایا گیا جس کے بطن سے وہ پیدا ہوا تھا، لیکن گھوڑے نے اس سے جفتی نہ کی، پھر لوگوں نے گھوڑی کو بند کمرے میں رکھا اور اس پر کپڑے ڈال کر گھوڑے کو اس پر داخل کیا تو اس نے جفتی کی، جب اس نے اپنی ماں کی بو سونگھی تو غیرت کے مارے اپنے آلہ تناسل کو چبا ڈالا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب گھوڑے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ادراک پیدا کر دیا جو ذہانت وفطانت میں بندروں سے بہت پیچھے ہے تو بندروں میں اس ادراک کا پیدا ہونا ناممکن نہیں ہے جو بے شمار عادات میں انسانوں سے ملتے جلتے ہیں۔[1] واضح رہے کہ اس روایت کے تمام راوی ثقہ اور صدوق ہیں۔ خود عمرو بن میمون مشہور تابعی اور ثقہ عابد تھے۔ سند کے

1 فتح الباري: 203/7.

اعتبار سے اس روایت پر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا، البتہ درایت کے لحاظ سے اسے محل نظر ٹھہرایا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک زنا کی قباحت ظاہر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرو بن میمون کو اپنی ایک نشانی دکھائی ہے جسے انھوں نے آگے بیان کیا ہے۔ حیوانات کے اندر بعض اوقات اس طرح کا ادراک ممکن ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوتا ہے۔

٣٨٥٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خِلَالٌ مِّنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ: الطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ، وَالنِّيَاحَةُ، وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ، قَالَ سُفْيَانُ: وَيَقُولُونَ: إِنَّهَا الْاِسْتِسْقَاءُ بِالْأَنْوَاءِ.

[3850] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جاہلیت کی عادات میں سے نسب میں طعن کرنا اور نوحہ کرنا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ وہ تیسری خصلت بھول گئے ہیں۔ سفیان نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ تیسری خصلت ستاروں کے ذریعے سے بارش طلب کرنا ہے۔

(٢٨) بَابُ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: 28- نبی ﷺ کی بعثت کا بیان

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ ابْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ.

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

٣٨٥١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ، فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ، ثُمَّ تُوُفِّيَ ﷺ. [انظر: ٣٩٠٢، ٣٩٠٣، ٤٤٦٥، ٤٩٧٩]

[3851] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی، پھر آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے۔ اس کے بعد آپ کو ہجرت کا حکم ہوا تو آپ نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی اور آپ نے وہاں دس برس قیام فرمایا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے وفات پائی۔

(٢٩) بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ

باب: 29- ان تکالیف کا بیان جو نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے مکہ مکرمہ میں مشرکین سے اٹھائیں

٣٨٥٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا بَيَانٌ وَّإِسْمَاعِيلُ قَالَا: سَمِعْنَا قَيْسًا يَّقُولُ: سَمِعْتُ خَبَّابًا يَّقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَّهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً، فَقُلْتُ: أَلَا تَدْعُو اللهَ لَنَا؟ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَّجْهُهُ فَقَالَ: «لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عِظَامِهِ مِنْ لَّحْمٍ أَوْ عَصَبٍ، مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُوضَعُ الْمِيشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَأْسِهِ، فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَلَيُتِمَّنَّ اللهُ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ».

زَادَ بَيَانٌ: «وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ». [راجع: ٣٦١٢]

[3852] حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ بیت اللہ کے سائے میں چادر اوڑھے تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور ہمیں مشرکین کے ہاتھوں سخت تکالیف پہنچ رہی تھیں۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں فرماتے؟ یہ سن کر آپ بیٹھ گئے، آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ تم سے پہلے کچھ لوگ ایسے تھے کہ لوہے کی کنگھیوں کو ان کے گوشت اور پٹھوں سے گزار کر ان کی ہڈیوں تک پہنچا دیا جاتا اور اس قدر سنگین تکالیف بھی انھیں ان کے دین سے برگشتہ نہ کر سکیں۔ کسی کے سر پر آرا رکھ کر انھیں دولخت کر دیا گیا، یہ سختی بھی انھیں ان کے دین سے نہ پھیر سکی۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اس دین کو ایک نہ ایک دن ضرور کمال تک پہنچائے گا حتی کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک تنہا سفر کرے گا اسے اللہ کے سوا کسی اور کا ڈر نہیں ہوگا۔''

(راویٔ حدیث) حضرت بیان نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے: ''سوائے بھیڑیے کے کہ اپنی بکریوں کے معاملے میں اس (مسافر) کو اس سے ڈر ہوگا۔''

٣٨٥٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ النَّجْمَ فَسَجَدَ، فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ، إِلَّا رَجُلٌ رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى فَرَفَعَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: هٰذَا يَكْفِينِي، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا بِاللهِ. [راجع: ١٠٦٧]

[3853] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے سورۂ نجم تلاوت فرمائی تو سجدہ کیا۔ اس وقت آپ کے ساتھ تمام لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ صرف ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ اس نے اپنے ہاتھ میں کنکریاں لیں، ان پر اپنا سر رکھ کر کہنے لگا: میرے لیے بس اتنا ہی کافی ہے۔ آخر کار میں نے اسے دیکھا کہ اسے کفر کی حالت میں قتل کر دیا گیا۔

٣٨٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ

[3854] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دن نبی ﷺ سر بہ سجود تھے اور قریش

عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدٌ وَّحَوْلَهُ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ، جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُورٍ، فَقَذَفَهُ عَلٰى ظَهْرِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ، وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ: أَبَا جَهْلِ ابْنَ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ - أَوْ: أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ» شُعْبَةُ الشَّاكُّ - فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ، فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ - أَوْ أُبَيٍّ - تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ، فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ. [راجع: ٢٤٠]

کے کچھ لوگ بھی آپ کے اردگرد جمع تھے۔ اس دوران میں عقبہ بن ابی معیط نے اونٹ کی بچہ دانی اٹھائی اور نبی ﷺ کی پشت مبارک پر اسے ڈال دیا۔ اس وجہ سے آپ اپنا سر مبارک نہ اٹھا سکے۔ پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو انھوں نے اسے آپ کی پشت مبارک سے دور کیا اور جس نے یہ فعل کیا تھا اس کے حق میں بددعا کی۔ نبی ﷺ نے بھی ان کے خلاف بایں الفاظ بددعا فرمائی: ''اے اللہ! قریش کی اس جماعت کو پکڑ لے: ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا یہ لوگ بدر کی لڑائی میں مارے گئے اور ایک کنویں میں انھیں ڈال دیا گیا، البتہ امیہ یا ابی کو کنویں میں نہیں ڈالا جا سکا کیونکہ اس کا ایک ایک جوڑا الگ ہو گیا تھا۔

٣٨٥٥ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَوْ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزٰى قَالَ: سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مَا أَمْرُهُمَا؟ ﴿وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ [الإسراء: ٣٣] ﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا﴾ [النساء: ٩٣] فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ قَالَ مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ: فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ، وَدَعَوْنَا مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ، وَقَدْ أَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ. فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿إِلَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ﴾ الْآيَةَ [الفرقان: ٧٠] فَهٰذِهِ لِأُولٰئِكَ، وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ: الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ الْإِسْلَامَ وَشَرَائِعَهُ، ثُمَّ قَتَلَ، فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ

[3855] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے عبدالرحمٰن بن ابزی نے فرمایا کہ تم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان دونوں آیات میں مطابقت کے متعلق سوال کرو: ''اس جان کو قتل نہ کرو جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے۔'' دوسری آیت: ''جس نے کسی مسلمان کو دانستہ قتل کیا اس کی سزا جہنم ہے۔'' چنانچہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: جب سورۂ فرقان کی آیت نازل ہوئی تو مشرکین مکہ نے کہا: ہم نے ان جانوں کا بھی خون کیا ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا تھا۔ ہم تو اللہ کے سوا دوسرے معبودان باطلہ کی عبادت بھی کرتے رہے ہیں اور بدکاریوں کا بھی ہم نے ارتکاب کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ جو لوگ توبہ کر لیں اور ایمان لائیں تو وہ اس حکم میں شامل نہیں ہیں، یعنی یہ آیت مشرکین مکہ کے لیے ہے۔ اور جو آیت سورۂ نساء میں ہے وہ اس

خَالِدًا فِيهَا، فَذَكَرْتُهُ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ: إِلَّا مَنْ نَدِمَ. [انظر: ٤٥٩٠، ٤٧٦٢، ٤٧٦٣، ٤٧٦٤، ٤٧٦٥، ٤٧٦٦]

شخص کے لیے ہے جو اسلام اور اس کے حکم کو جاننے پہنچاننے کے بعد کسی کو دانستہ قتل کرتا ہے تو اس کی سزا ابدی جہنم ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس ؓ کا موقف جب امام مجاہد کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے فرمایا کہ وہ لوگ اس حکم سے الگ ہیں جو توبہ کر لیں۔

فائدہ: حدیث میں مذکور مسئلے کی وضاحت اس طرح ہے کہ سورۂ فرقان میں ارشاد باری تعالیٰ سے معلوم ہوتا ہے کہ قتل ناحق کے بعد اگر کوئی توبہ کر لے اور نیک اعمال بجالائے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا [1] جبکہ سورۂ نساء کی آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو کسی مسلمان کو عمداً قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔ [2] بظاہر ان دو آیات میں تعارض ہے حضرت ابن عباس ؓ کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلی آیت کفار کے متعلق ہے اور دوسری آیت مسلمانوں سے متعلق ہے، لہٰذا شان نزول کے مختلف ہونے کی وجہ سے تعارض نہ رہا۔ لیکن یہ ان کی اپنی رائے ہے جسے جمہور امت نے قبول نہیں کیا اور نہ ان کے شاگرد رشید امام مجاہد ؒ ہی نے اس سے اتفاق کیا ہے۔ جمہور اہل سنت کا موقف ہے کہ سورۂ نساء کا حکم وعید کے طور پر ہے تاکہ لوگ اقدام قتل سے باز رہیں، البتہ قاتل کی توبہ بھی دوسرے گناہوں کی طرح مقبول ہے۔ واللہ أعلم.

٣٨٥٦ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ ابْنُ أَبِي مُعَيْطٍ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ، فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ﴿أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ ٱللَّهُ﴾ [غافر: ٢٨] الْآيَةَ.

[3856] حضرت عروہ بن زبیر ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے پوچھا: مجھے مشرکین کے سب سے سنگین ظلم کے متعلق بتاؤ جو انھوں نے نبی ﷺ کے ساتھ روا رکھا تو انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ایک دفعہ حطیم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اس دوران میں عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے اپنا کپڑا آپ کی گردن میں ڈال کر بہت زور سے آپ کا گلا گھونٹا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر ؓ نے سامنے سے آ کر اس کے دونوں شانے پکڑ لیے اور اسے پیچھے دھکیل کر نبی ﷺ سے ہٹا دیا اور کہا: کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو.

ابن اسحاق نے اوزاعی ؒ سے بیان کرنے میں عیاش بن ولید کی متابعت کی ہے۔

---

1 الفرقان 70:25. 2 النسآء 93:4.

وَقَالَ عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: قِيلَ لِعَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ. [راجع: ٣٦٧٨]

(٣٠) بَابُ إِسْلَامِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب:30-حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مسلمان ہونا

٣٨٥٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ وَبَرَةَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ. [راجع: ٣٦٦٠]

[3857] حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جبکہ آپ کے ہمراہ صرف پانچ غلام، دو عورتیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

(٣١) بَابُ إِسْلَامِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 31- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا

٣٨٥٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ. [راجع: ٣٧٢٦]

[3858] حضرت ابواسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جس دن میں مسلمان ہوا، دوسرے لوگ بھی اس دن اسلام لائے اور مسلمان ہونے والے تیسرے آدمی کی حیثیت سے مجھ پر سات دن گزرے۔

(٣٢) بَابُ ذِكْرِ الْجِنِّ

باب:32- جنات کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ﴾ [الجن: ١].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”آپ انھیں بتا دیں، میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے قرآن کریم کو کان لگا کر سنا۔“

٣٨٥٩ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بْنُ أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَّعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا: مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوكَ - يَعْنِي عَبْدَ اللهِ - أَنَّهُ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ.

[3859] حضرت معن بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے مسروق سے پوچھا کہ جس رات جنات نے قرآن مجید سنا تھا، نبی ﷺ کو ان کے متعلق کس نے بتایا تھا؟ مسروق نے کہا: مجھے تیرے والد، یعنی عبداللہ نے بتایا کہ آپ ﷺ کو ایک درخت نے جنات کے متعلق اطلاع دی تھی۔

٣٨٦٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِدَاوَةً لِّوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَتْبَعُهُ بِهَا فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» فَقَالَ: أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: «ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا، وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَّلَا بِرَوْثَةٍ» فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِي طَرَفِ ثَوْبِي حَتّٰى وَضَعْتُ إِلٰى جَنْبِهِ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ، حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ: مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ؟ قَالَ: «هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ، وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِينَ، وَنِعْمَ الْجِنُّ! فَسَأَلُونِي الزَّادَ، فَدَعَوْتُ اللهَ لَهُمْ أَنْ لَّا يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا». [راجع: ١٥٥]

[3860] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ وہ ایک دفعہ نبی ﷺ کے وضو اور قضائے حاجت کے لیے پانی کا برتن اٹھائے آپ کے پیچھے چل رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کون ہو؟'' میں نے عرض کیا: ابوہریرہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''استنجا کرنے کے لیے چند ڈھیلے تلاش کر کے مجھے دو، لیکن ہڈی اور لید نہ لانا۔'' چنانچہ میں اپنے کپڑے کے ایک کونے میں انھیں اٹھائے حاضر ہوا اور انھیں لا کر آپ کے قریب رکھ دیا۔ پھر میں وہاں سے ہٹ گیا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہڈی اور گوبر کا کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ جنات کی خوراک ہیں۔ میرے پاس نصیبین کے جنات کا ایک وفد آیا۔ وہ بہت اچھے جن تھے۔ انھوں نے مجھ سے کھانے کے متعلق سوال کیا۔ میں نے ان کے لیے اللہ سے دعا کی کہ جب بھی ان کی نظر ہڈی یا گوبر پر پڑے تو وہ ان پر کھانا پائیں۔''

فوائد و مسائل: نصیبین، شام اور عراق کے درمیان ایک شہر کا نام ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس جن کئی مرتبہ حاضر ہوئے، ایک بار بطن نخلہ میں جہاں آپ قرآن مجید پڑھ رہے تھے ان کی تعداد سات تھی، ان میں سے ایک کا نام زوبعہ تھا۔ دوسری مرتبہ جحون میں، تیسری مرتبہ بقیع میں۔ ان راتوں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے۔ چوتھی مرتبہ مدینہ طیبہ کے باہر۔ اس وقت آپ کے ساتھ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ تھے۔ پانچویں ایک سفر کے دوران میں جبکہ آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ [illegible] جنات کا وجود قرآن و حدیث سے ثابت ہے جو لوگ ان کا انکار کرتے ہیں یا انھیں پہاڑی مخلوق خیال کرتے ہیں وہ

مسلمان کہلانے کے باوجود قرآن وحدیث کا انکار کرتے ہیں۔

(٣٣) بَابُ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب:33- حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ

٣٨٦١ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِأَخِيهِ: اِرْكَبْ إِلٰى هٰذَا الْوَادِي، فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ، وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ، ثُمَّ ائْتِنِي، فَانْطَلَقَ الْأَخُ حَتّٰى قَدِمَهُ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ: رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ، فَقَالَ: مَا شَفَيْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُ، فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَّهُ، فِيهَا مَاءٌ، حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ ﷺ وَلَا يَعْرِفُهُ، وَكَرِهَ أَنْ يَّسْأَلَ عَنْهُ حَتّٰى أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ، فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ، فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ، حَتّٰى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ، وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى أَمْسٰى، فَعَادَ إِلٰى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ: أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَّعْلَمَ مَنْزِلَهُ؟ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ، لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ، حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَادَ عَلِيٌّ عَلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ؟ قَالَ: إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا

[3861] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب ابوذر رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی بعثت کے متعلق علم ہوا تو انھوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس وادی (مکہ) جانے کے لیے سواری تیار کرو اور اس آدمی کے متعلق مجھے معلومات فراہم کرو جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبریں آتی ہیں۔ اس کی باتوں کو خود غور سے سننا، پھر میرے پاس آنا، چنانچہ ان کا بھائی وہاں سے روانہ ہوا اور رسول اللہ ﷺ کی باتیں سن کر واپس آیا اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ میں نے انھیں خود دیکھا ہے وہ لوگوں کو اچھے اخلاق کی تعلیم دیتے ہیں اور میں نے ان سے جو کلام سنا وہ شعر نہیں ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا جو ارادہ تھا تو نے مجھے اس کے متعلق مطمئن نہیں کیا۔ آخر انھوں نے خود رخت سفر باندھا۔ انھوں نے اپنے ساتھ زاد سفر اور پانی کا مشکیزہ لیا اور مکہ کے لیے روانہ ہوئے۔ مسجد حرام میں حاضری دی اور نبی ﷺ کو تلاش کرنے لگے جبکہ وہ آپ کو پہچانتے نہیں تھے اور کسی سے آپ کے متعلق پوچھنا بھی مناسب خیال نہ کیا۔ کچھ رات گزر گئی۔ وہ لیٹے ہوئے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا اور سمجھ گئے کہ کوئی مسافر ہے۔ جب ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو ان (کے کہنے پر ان) کے پیچھے پیچھے چلنے لگے (پھر ان کے ہاں رات بھر ٹھہرے) لیکن کسی نے ایک دوسرے کے متعلق کوئی بات نہ کی حتی کہ صبح ہو گئی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اپنا زاد سفر اور مشکیزہ اٹھا کر مسجد حرام میں

وَّمِيثَاقًا لَّتُرْشِدَنَّنِي فَعَلْتُ، فَفَعَلَ، فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ: فَإِنَّهُ حَقٌّ وَّهُوَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتْبَعْنِي، فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ، فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتْبَعْنِي حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِي، فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَدَخَلَ مَعَهُ، فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «ارْجِعْ إِلٰى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَكَ أَمْرِي»، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتّٰى أَوْجَعُوهُ، وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، قَالَ: وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ، وَّأَنَّ طَرِيقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ؟ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا، فَضَرَبُوهُ وَثَارُوا إِلَيْهِ فَأَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ. [راجع: ۳۵۲۲]

آ گئے اور سارا دن مسجد میں رہے۔ یہ دن بھی یونہی گزر گیا اور وہ نبی ﷺ کو نہ دیکھ سکے حتی کہ شام ہو گئی۔ وہ سونے کی تیاری کرنے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا وہ سمجھ گئے کہ ابھی انھیں اپنی منزل مقصود نہیں مل سکی۔ وہ انھیں وہاں سے پھر اپنے ساتھ لے آئے اور آج بھی کسی نے ایک دوسرے سے بات نہ کی۔ جب تیسرا دن ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ وہی کام کیا اور اپنے ساتھ لے گئے اور ان سے پوچھا: کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ یہاں آنے کا باعث کیا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تم میری رہنمائی کرنے کا پورا پورا وعدہ کرو تو میں بیان کرتا ہوں، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے وعدہ کر لیا تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان سے پورا واقعہ بیان کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ وہ حق پر ہیں اور اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اچھا اب صبح کو تم میرے پیچھے پیچھے چلنا۔ اگر میں نے کوئی ایسی بات دیکھی جس سے مجھے آپ کے متعلق کوئی خطرہ ہوا تو میں کھڑا ہو جاؤں گا، گویا میں نے پیشاب کرنا ہے اور اگر میں چلتا رہوں تو تم بھی میرے پیچھے چلتے رہو حتی کہ جہاں میں داخل ہوں وہاں چلے آنا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ وہ ان کے پیچھے پیچھے چلتے رہے حتی کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ انھوں نے آپ ﷺ کی باتیں سنیں اور وہیں مسلمان ہو گئے۔ نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اب تم اپنی قوم میں واپس جاؤ، انھیں خبردار کرو، حتی کہ تمھارے پاس میرا کوئی دوسرا حکم آ جائے۔'' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ان مشرکین میں پکار کر کلمۂ توحید کا اعلان کروں گا، چنانچہ وہ وہاں سے مسجد حرام آئے اور بآواز بلند کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق

نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ سنتے ہی سارا مجمع ان پر ٹوٹ پڑا اور انھیں (سخت) مارا اور بہت نقصان پہنچایا۔ اس دوران میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ پر جھک پڑے اور فرمانے لگے: تمھاری ہلاکت ہو! تم جانتے نہیں ہو کہ یہ شخص قبیلۂ غفار سے ہے اور تمھارے تاجروں کے شام جانے کا راستہ اسی طرف ہے؟ اس طرح حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر کو ان سے بچایا۔ دوسرے دن پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا تو لوگوں نے انھیں بہت مارا اور سارے کافر ان پر ٹوٹ پڑے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور ان پر جھک پڑے۔

(٣٤) بَابُ إِسْلَامِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 34- حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ

٣٨٦٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَقُولُ: وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ لَمُوثِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عُمَرُ، وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا ارْفَضَّ لِلَّذِي صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَرْفَضَّ. [انظر: ٣٨٦٧، ٦٩٤٢]

[3862] حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے مسجد کوفہ میں فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے سے قبل مجھے اسلام لانے کی پاداش میں باندھ رکھا تھا لیکن تم لوگوں نے جو سلوک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کیا ہے اس کی وجہ سے اگر اُحد پہاڑ بھی اپنی جگہ سے سرک جائے تو اس کے لائق ہے۔

(٣٥) بَابُ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 35- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ

٣٨٦٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ. [راجع: ٣٦٨٤]

[3863] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے، اس وقت سے ہم لوگ باعزت زندگی گزارنے کے قابل ہوئے۔

٣٨٦٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: فَأَخْبَرَنِي جَدِّي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا، إِذْ جَاءَهُ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عَمْرٍو، عَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرٍ، وَقَمِيصٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ، وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ لَهُ: مَا بَالُكَ؟ قَالَ: زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونَنِي إِنْ أَسْلَمْتُ، قَالَ: لَا سَبِيلَ إِلَيْكَ - بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ - فَخَرَجَ الْعَاصُ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الْوَادِي، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُونَ؟ فَقَالُوا: نُرِيدُ هٰذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَأَ، قَالَ: لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ، فَكَرَّ النَّاسُ. [انظر: ٣٨٦٥]

[3864] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر خوفزدہ تھے۔ اچانک ان کے پاس ابوعمرو عاص بن وائل سہمی آیا جو ایک دھاری دار خوبصورت چادر اور ریشمی کرتا پہنے ہوئے تھا۔ وہ قبیلۂ بنوسہم سے تھا جو زمانۂ جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے۔ اس نے کہا: تمھارا کیا حال ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمھاری قوم کہتی ہے کہ اگر میں نے اسلام قبول کرلیا تو وہ مجھے قتل کر دیں گے۔ عاص نے کہا: تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ عاص کی اس بات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب میں امان میں آ گیا ہوں۔ عاص باہر نکلا اور لوگوں سے ملا جبکہ مکہ کا میدان لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ عاص نے ان سے کہا: تم کہاں جا رہے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہم ابن خطاب کی خبر لینے جا رہے ہیں جو بے دین ہو چکا ہے۔ عاص نے کہا: اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یہ سن کر لوگ واپس چلے گئے۔

٣٨٦٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ وَقَالُوا: صَبَأَ عُمَرُ، وَأَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي، فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ فَقَالَ: قَدْ صَبَأَ عُمَرُ، فَمَا ذَاكَ فَأَنَا لَهُ جَارٌ، قَالَ: فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ؟ قَالُوا: الْعَاصُ ابْنُ وَائِلٍ. [راجع: ٣٨٦٤]

[3865] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو لوگ ان کے گھر کے قریب جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ عمر بے دین ہو گیا ہے۔ میں ان دنوں بچہ تھا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھا ہوا تھا۔ اچانک ایک آدمی آیا جس نے ریشمی قبا پہن رکھی تھی۔ اس نے کہا: عمر اپنے دین سے پھر گیا ہے تو کیا ہوا! میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہ سن کر لوگ منتشر ہو گئے۔ میں نے پوچھا: یہ صاحب کون تھے؟ تو لوگوں نے کہا: یہ عاص بن وائل ہے۔

٣٨٦٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عُمَرُ: أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا سَمِعْتُ

[3866] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی چیز کے متعلق فرمایا کہ میرے خیال کے مطابق یہ اس طرح ہے وہ

عُمَرَ لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ: إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ، بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَمِيلٌ فَقَالَ عُمَرُ: لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي أَوْ إِنَّ هٰذَا عَلٰى دِينِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أَوْ لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ، عَلَيَّ الرَّجُلَ، فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ، قَالَ: فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي، قَالَ: كُنْتُ كَاهِنَهُم [فِي الْجَاهِلِيَّةِ،] قَالَ: فَمَا أَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهِ جِنِّيَّتُكَ؟ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا فِي السُّوقِ جَاءَتْنِي أَعْرِفُ فِيهَا الْفَزَعَ، فَقَالَتْ: أَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَإِبْلَاسَهَا وَيَأْسَهَا مِنْ بَعْدِ إِنْكَاسِهَا، وَلُحُوقَهَا بِالْقِلَاصِ وَأَحْلَاسِهَا؟ قَالَ عُمَرُ: صَدَقَ، بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ آلِهَتِهِمْ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهُ فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ، لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُولُ: يَا جَلِيحْ! أَمْرٌ نَجِيحْ، رَجُلٌ فَصِيحْ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، فَوَثَبَ الْقَوْمُ، قُلْتُ: لَا أَبْرَحُ حَتّٰى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هٰذَا، ثُمَّ نَادٰى: يَا جَلِيحْ! أَمْرٌ نَجِيحْ، رَجُلٌ فَصِيحْ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، فَقُمْتُ فَمَا نَشِبْنَا أَنْ قِيلَ: هٰذَا نَبِيٌّ.

اسی طرح ہوئی جیسا کہ وہ اس کے متعلق اظہار خیال کرتے تھے، چنانچہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خوبصورت شخص وہاں سے گزرا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شخص اپنے دین جاہلیت پر ہے یا زمانۂ جاہلیت میں اپنی قوم کا کاہن رہا ہے یا پھر میرا گمان غلط ہے۔ اس شخص کو میرے پاس لاؤ! اسے بلایا گیا تو آپ نے اس کے سامنے اپنی بات دہرائی۔ اس نے کہا کہ میں نے تو آج کے دن جیسا معاملہ کبھی نہیں دیکھا جو کسی مسلمان کو پیش آیا ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تیرے لیے ضروری قرار دیتا ہوں کہ مجھے صحیح صورتِ حال سے آگاہ کرو۔ اس نے اقرار کیا کہ میں زمانۂ جاہلیت میں اپنی قوم کا کاہن تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ تیرے پاس تیرے جنات جو خبریں لاتے تھے ان میں سے حیران کن اور عجیب تر خبر سناؤ۔ اس شخص نے کہا: میں ایک دن بازار میں تھا کہ ایک جنّی میرے پاس گھبرائی ہوئی آئی اور اس نے کہا: کیا آپ نے جنوں کو ان کی حیرانی اور ان کے سرنگوں ہونے کے بعد ان کی مایوسی کو نہیں دیکھا کہ وہ اپنی اونٹنیوں اور ان کے ٹاٹوں کے ساتھ چمٹ گئے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ ایک دفعہ میں بھی مشرکین کے بتوں کے پاس سو رہا تھا کہ ایک آدمی بچھڑا لے کر آیا اور اس نے اسے ذبح کیا۔ اس کے اندر سے اس قدر زور دار چیخ برآمد ہوئی کہ میں نے اس سے زیادہ سخت چیخ کبھی نہ سنی تھی۔ اس نے کہا: اے دشمن! میں تجھے ایک بات بتاتا ہوں جس سے مراد مل جائے۔ ایک فصیح اور خوش بیان شخص یہ کہتا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ یہ سنتے ہی وہاں تمام لوگ چونک پڑے اور اچھل کر دوڑنے لگے۔ میں نے کہا: میں تو اسی جگہ رہوں گا تاکہ اس کے پس پردہ کچھ معلوم کروں۔ پھر

اس نے آواز دی: اے دشمن! معاملہ واضح ہے۔ آدمی خوش بیان ہے جو کہتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پھر میں وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ہم زیادہ عرصہ نہیں ٹھہرے تھے کہ کہا گیا: یہ نبی مکرم ﷺ ہیں۔......

٣٨٦٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِلْقَوْمِ: لَوْ رَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرُ عَلَى الْإِسْلَامِ أَنَا وَأُخْتُهُ وَمَا أَسْلَمَ، وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ. [راجع: ٣٨٦٢]

[3867] حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے میں نے خود کو اور ان کی ہمشیر کو دیکھا کہ وہ ہمیں اسلام لانے کی پاداش میں باندھے ہوئے تھے اور جو کچھ تم لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ برتاؤ کیا ہے اگر احد پہاڑ اس کے باعث ریزہ ریزہ ہو جائے تو وہ اس کے لائق ہے۔

(٣٦) بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

باب: 36- چاند کے پھٹ جانے کا بیان

٣٨٦٨ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ، حَتّٰى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا. [راجع: ٣٦٣٧]

[3868] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کفار مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے کسی نشانی کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے انھیں دکھا دیے یہاں تک کہ انھوں نے حراء پہاڑ کو ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

٣٨٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنًى فَقَالَ: «اشْهَدُوا»، وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَّحْوَ الْجَبَلِ.

[3869] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جس وقت چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تو ہم نبی ﷺ کے ہمراہ منیٰ کے میدان میں تھے۔ آپ نے فرمایا: ''(لوگو!) گواہ رہو۔'' اور چاند کا ایک ٹکڑا دوسرے سے الگ ہو کر پہاڑ کی دوسری طرف چلا گیا۔

وَقَالَ أَبُو الضُّحٰى. عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ: انْشَقَّ بِمَكَّةَ.

ایک روایت میں ہے کہ شق قمر کا معجزہ مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوا۔

وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ. [راجع: ٣٦٣٦]

محمد بن مسلم نے اس کی متابعت کی ہے۔

٣٨٧٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا بَكْرُ ابْنُ مُضَرَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٣٦٣٨]

[3870] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں چاند پھٹ گیا تھا۔

٣٨٧١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ. [راجع: ٣٦٣٦]

[3871] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ واقعی چاند دو لخت ہوا تھا۔

(٣٧) بَابُ هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ

باب: 37- ہجرت حبشہ کا بیان

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ»، فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ، وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ، فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَأَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے خواب میں تمھاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی ہے۔ وہاں کھجوروں کے باغات ہیں اور وہ دو پتھریلے میدانوں کے درمیان واقع ہے۔'' چنانچہ جن لوگوں نے ہجرت کرنا تھی وہ مدینہ طیبہ کے طرف ہجرت کر کے چلے گئے بلکہ جو مسلمان حبشہ کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے وہ بھی مدینہ طیبہ واپس چلے آئے۔ اس کے متعلق حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٣٨٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيٍّ

[3872] حضرت عبیداللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے، ان سے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تمھیں اپنے ماموں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

ابْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَا لَهُ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِي أَخِيهِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ؟ وَكَانَ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيمَا فَعَلَ بِهِ، قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَانْتَصَبْتُ لِعُثْمَانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيحَةٌ، فَقَالَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، فَانْصَرَفْتُ، فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ جَلَسْتُ إِلَى الْمِسْوَرِ وَإِلَى ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِي قُلْتُ لِعُثْمَانَ وَقَالَ لِي، فَقَالَا: قَدْ قَضَيْتَ الَّذِي كَانَ عَلَيْكَ، فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا، إِذْ جَاءَنِي رَسُولُ عُثْمَانَ، فَقَالَا لِي: فَقَدِ ابْتَلَاكَ اللهُ، فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا نَصِيحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتَ آنِفًا؟ قَالَ: فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قُلْتُ: إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ﷺ وَآمَنْتَ بِهِ، وَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ، وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ أَخِي! أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، وَلٰكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا خَلَصَ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا، قَالَ: فَتَشَهَّدَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ﷺ، وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ،

سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ کے متعلق گفتگو کرنے سے کون منع کرتا ہے؟ لوگ اس بارے میں بکثرت چہ میگوئیاں کر رہے ہیں۔ عبیداللہ بیان کرتے ہیں کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ نماز کے لیے باہر نکلے تو میں ان کے راستے میں کھڑا ہو گیا اور ان سے عرض کیا کہ مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے اور کوئی خیر خواہی کی بات کرنی ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: بھلے آدمی! میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ یہ سن کر میں وہاں سے واپس آ گیا۔ جب میں نماز پڑھ چکا تو مسور اور ابن عبد یغوث رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے وہ گفتگو کی جو عثمان رضی اللہ عنہ سے میں نے کی اور جو انھوں نے مجھ سے کہا تھا۔ ان دونوں نے کہا کہ تم نے اپنا حق ادا کر دیا ہے۔ اس دوران میں جب میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ میرے پاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قاصد آ گیا۔ ان دونوں نے مجھے کہا کہ تمھیں اللہ تعالیٰ نے امتحان میں ڈالا ہے۔ آخر میں وہاں سے چلا اور حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ انھوں نے فرمایا: وہ کون سی خیر خواہی تھی جس کا ذکر آپ نے ابھی کیا تھا؟ میں نے تشہد پڑھا اور ان سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا، آپ پر کتاب نازل فرمائی۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کو قبول کیا اور آپ پر ایمان لائے، پہلی دو ہجرتیں کیں اور رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہ کر آپ کی سیرت اور طریقے کو دیکھا ہے۔ بات یہ ہے کہ ولید بن عقبہ کے بارے میں لوگ بہت باتیں کرتے ہیں، لہٰذا آپ پر ضروری ہے کہ اس پر حد قائم کریں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کے علم میں سے میرے پاس اتنا

وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَمَا قُلْتَ، وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَبَايَعْتُهُ، وَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللهُ أَبَا بَكْرٍ فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ، أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: فَمَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ؟ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَسَنَأْخُذُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللهُ بِالْحَقِّ، قَالَ: فَجَلَدَ الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَجْلِدَهُ، وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ.

ضروری علم پہنچ چکا ہے جس قدر ایک کنواری لڑکی کو اس کے پردے میں پہنچتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا: بے شک اللہ نے حضرت محمد ﷺ کو حق دے کر مبعوث کیا۔ ان پر اپنی کتاب نازل کی۔ اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنھوں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا اور اس حق پر ایمان لایا جو رسول اللہ ﷺ کو دے کر بھیجا گیا تھا اور پہلی دو ہجرتیں کیں جیسا کہ تو نے کہا ہے۔ بلاشبہ میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا اور آپ سے بیعت کی۔ اللہ کی قسم! نہ تو میں نے آپ کی نافرمانی کی اور نہ آپ سے کوئی دھوکا فریب ہی کیا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔ اللہ کی قسم! میں نے کبھی ان کی نافرمانی نہ کی اور نہ انھیں کوئی دھوکا فریب ہی دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منتخب کر لیا گیا تو اللہ کی قسم! میں نے ان کی بھی نافرمانی نہ کی اور نہ ان سے دھوکا فراڈ ہی کیا۔ پھر مجھے خلیفہ بنایا گیا تو کیا میرا تم پر اتنا بھی حق نہیں جتنا ان کا مجھ پر تھا؟ عبیداللہ نے کہا: کیوں نہیں، پھر انھوں نے فرمایا: ان باتوں کی کیا حقیقت ہے جو تمھاری طرف سے مجھے پہنچ رہی ہیں؟ جہاں تک تم نے ولید بن عقبہ کے بارے میں ذکر کیا ہے تو ہم ان شاء اللہ اس معاملے میں حق کے ساتھ اس کی گرفت کریں گے۔ پھر آپ نے ولید بن عقبہ کو چالیس کوڑے مارنے کا حکم دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ اسے کوڑے لگائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کوڑے مارا کرتے تھے۔

وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِّنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ؟. [راجع: ٣٦٩٦]

اس حدیث کو یونس اور زہری کے بھتیجے نے بھی زہری سے بیان کیا ہے۔ اس روایت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قول بایں الفاظ بیان ہوا ہے: کیا تم لوگوں پر میرا وہی حق نہیں ہے جو ان لوگوں کا تم پر تھا؟!

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: ﴿بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ﴾ [البقرة:٤٩] مَا ابْتُلِيتُمْ بِهِ مِنْ شِدَّةٍ، وَفِي مَوْضِعٍ: الْبَلَاءُ الْابْتِلَاءُ وَالتَّمْحِيصُ مِنْ بَلَوْتُهُ وَمَحَّصْتُهُ، أَيْ: اِسْتَخْرَجْتُ مَا عِنْدَهُ. يَبْلُو: يَخْتَبِرُ. ﴿مُبْتَلِيكُم﴾ [البقرة:٢٤٩]: مُخْتَبِرُكُمْ. وَأَمَّا قَوْلُهُ: (بَلَاءٌ عَظِيمٌ): النِّعَمُ، وَهِيَ مِنْ أَبْلَيْتُهُ وَتِلْكَ مِنَ ابْتَلَيْتُهُ.

ابو عبداللہ (امام بخاری) رحمہ اللہ نے فرمایا: ﴿بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ﴾ کا مطلب ہے کہ جس شدت اور تنگی میں ڈال کر تمھیں آزمایا گیا۔ اور (ابوعبیدہ نے) ایک جگہ مقام پر کہا کہ بلاء کے معنی ابتلاء اور تمحیص کے ہیں، یعنی جو اس کے پاس تھا وہ میں نے نکالا۔ یَبْلُو کے معنی وہ آزماتا ہے۔ اور ﴿مُبْتَلِيكُمْ﴾ کے معنی ہیں وہ تمھارا امتحان لینے والا ہے۔ اور جہاں تک بلائے عظیم کا تعلق ہے تو اس میں بلاء سے مراد نعمتیں ہیں۔ جب یہ نعمت کے معنی میں ہو تو أَبْلَيْتُهُ سے ہو گا۔ اور امتحان کے معنی میں اس صورت میں ہو گا جب اِبْتَلَيْتُهُ سے ہو گا، یعنی اگر آپ کہنا چاہیں کہ میں نے اس پر انعام کیا تو آپ کہیں گے اِبْتَلَيْتُهُ اور اگر کہنا چاہیں کہ میں نے اس کا امتحان لیا تو کہیں گے اِبْتَلَيْتُهُ۔

٣٨٧٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ أُولٰئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِيكَ الصُّوَرَ، أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[3873] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے ایک گرجے کا ذکر کیا جسے انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اور اس کے اندر تصویریں تھیں۔ انھوں نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''جب ان میں کوئی نیک مرد ہوتا اور اس کی وفات ہو جاتی تو اس کی قبر کو وہ لوگ مسجد بنا لیتے اور پھر اس میں ان کی تصویریں رکھ دیتے۔ قیامت کے دن یہ لوگ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔''

٣٨٧٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ: قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمِيصَةً لَّهَا أَعْلَامٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ الْأَعْلَامَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ: «سَنَاهْ سَنَاهْ». قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: يَعْنِي: حَسَنٌ حَسَنٌ. [راجع:٣٠٧١]

[3874] حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب میں سرزمین حبشہ سے واپس آئی تو اس وقت میں چھوٹی بچی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اوڑھنے کے لیے ایک چادر عنایت فرمائی جس میں نقوش تھے۔ رسول اللہ ﷺ اپنا دست مبارک ان نقوش پر پھیرتے ہوئے فرما رہے تھے: ''یہ چادر اچھی ہے۔ یہ چادر خوبصورت ہے۔'' امام حمیدی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ سناہ کے معنی ''اچھا اور

خوبصورت'' کے ہیں۔

فائدہ: لفظ سناہ حبشی زبان کا لفظ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہجرت حبشہ کی مناسبت سے اس ملک کی زبان کا لفظ استعمال فرمایا جس کا معنی خوبصورت اور اچھا ہے۔

٣٨٧٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا، قَالَ: «إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا». فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: كَيْفَ تَصْنَعُ أَنْتَ؟ قَالَ: أَرُدُّ فِي نَفْسِي. [راجع: ١١٩٩]

[3875] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے اور ہم آپ کو سلام کرتے تو آپ ہمیں اس کا جواب دیتے تھے لیکن جب ہم شاہ حبشہ نجاشی کے پاس سے واپس آئے اور ہم نے دوران نماز میں آپ کو سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! قبل ازیں ہم آپ کو سلام کہتے تھے تو آپ ہمیں اس کا جواب دیتے تھے۔ (اب کیا ہوا ہے؟) آپ نے فرمایا: ''نماز میں ایک مشغولیت ہوتی ہے۔'' میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کہ آپ کیسے کرتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: میں دل سے جواب دے دیتا ہوں۔

فائدہ: اس حدیث میں دوران نماز دل سے سلام کا جواب دینے کا ذکر ہے، حالانکہ حدیث میں ہاتھ کے اشارے سے جواب دینا بھی ثابت ہے، چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب لوگ رسول اللہ ﷺ کو دوران نماز میں سلام کرتے تو آپ انھیں کیسے جواب دیتے تھے؟ تو انھوں نے کہا: اس طرح کرتے اور انھوں نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔[1]

٣٨٧٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ، فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ، فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا، فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَكُمْ أَنْتُمْ [يَا] أَهْلَ السَّفِينَةِ! هِجْرَتَانِ».

[3876] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم یمن میں تھے، جب نبی ﷺ کے متعلق ہمیں پتہ چلا کہ آپ ہجرت کر کے مدینہ آ گئے ہیں۔ ہم کشتی میں سوار ہوئے تو وہ ہمیں حبشہ میں لے گئی۔ وہاں ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو پایا تو ان کے ساتھ اقامت اختیار کر لی۔ پھر ہم مدینہ طیبہ آئے اور نبی ﷺ سے اس وقت ملے جب آپ نے خیبر فتح کر لیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے کشتی والو! تمھارے لیے دو ہجرتیں ہیں۔''

1. سنن أبي داود، الصلاة، حديث: 927.

[راجع: ٣١٣٦]

(٣٨) بَابُ مَوْتِ النَّجَاشِيِّ

باب:38-شاہ حبشہ نجاشی کی موت کا بیان

٣٨٧٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ: «مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَى أَخِيكُمْ أَصْحَمَةَ». [راجع: ١٣١٧]

[3877] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جس دن حضرت نجاشی ؓ فوت ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''آج ایک نیک آدمی فوت ہو گیا ہے۔ اٹھو اور اپنے بھائی اصحمہ کی نماز جنازہ پڑھو۔''

٣٨٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَفَّنَا وَرَاءَهُ، فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ. [راجع: ١٣١٧]

[3878] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے حضرت نجاشی ؓ کی نماز جنازہ پڑھی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بندی کی۔ میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

٣٨٧٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

[3879] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے ایک اور روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اصحمہ نجاشی ؓ کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔

تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ. [راجع: ١٣١٧]

عبدالصمد نے سلیم بن حیان سے روایت کرنے میں یزید بن ہارون کی متابعت کی ہے۔

٣٨٨٠ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَعَى لَهُمْ

[3880] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شاہ حبشہ نجاشی ؓ کی موت کے متعلق اسی دن آگاہ کر دیا تھا جس دن اس کا انتقال ہوا۔ اور آپ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دعا کرو۔''

النَّجَاشِيِّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ». [راجع: ١٢٤٥]

٣٨٨١ - وَعَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلَّى فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا. [راجع: ١٢٤٥]

[3881] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی جناز گاہ میں صف بندی کی اور نجاشی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھتے وقت چار تکبیریں کہیں۔

فائدہ: مذکورہ تمام احادیث سے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے اگرچہ بعض حضرات نے اس واقعہ کی مختلف تاویلیں کی ہیں لیکن ان میں کوئی وزن نہیں۔ روایات کے ظاہری الفاظ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ غائبانہ نماز جنازہ جائز ہے۔ غائبانہ جنازہ ہر مرنے والے کے لیے نہیں بلکہ ایسی شخصیت کے لیے ہے جس کی قومی، ملی، سیاسی یا علمی خدمات ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں سینکڑوں اصحاب آپ کی عدم موجودگی میں فوت ہوئے لیکن آپ نے کسی کی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی صرف حضرت نجاشی ہیں جن کی غائبانہ نماز جنازہ کا اہتمام کیا گیا۔ واللہ أعلم.

(٣٩) بَابُ تَقَاسُمِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب: 39- نبی ﷺ کے خلاف مشرکین کا عہد و پیمان کرنا

٣٨٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا: «مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ». [راجع: ١٥٨٩]

[3882] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب جنگ حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا: ''ان شاء اللہ کل ہمارا قیام بنو کنانہ کے ڈیرے پر ہو گا جہاں مشرکین نے کفر پر قائم رہنے کے لیے قسمیں اٹھائی تھیں۔''

(٤٠) بَابُ قِصَّةِ أَبِي طَالِبٍ

باب: 40- ابوطالب کا واقعہ

٣٨٨٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ

[3883] حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ آپ نے اپنے چچا ابوطالب کو کیا نفع پہنچایا جو آپ کی حمایت کیا کرتا تھا اور آپ کی خاطر دوسروں سے خفا ہوتا تھا؟ آپ ﷺ نے

عَمَّكَ فَوَاللهِ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ، قَالَ: «هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ وَّلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ». [انظر: ٦٢٠٨، ٦٥٧٢]

فرمایا: ''وہ ٹخنوں تک ہلکی آگ میں ہے۔ اگر میں نہ ہوتا تو وہ آگ کی تہ میں بالکل نیچے ہوتا۔''

٣٨٨٤ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ: «أَيْ عَمِّ! قُلْ: لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ». فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَّعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ! تَرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتّٰى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ: عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْهُ». فَنَزَلَتْ ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ ءَامَنُوٓا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوٓا أُولِي قُرْبَىٰ مِنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَٰبُ الْجَحِيمِ﴾ [التوبة: ١١٣] وَنَزَلَتْ ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِى مَنْ أَحْبَبْتَ﴾ [القصص: ٥٦]. [راجع: ١٣٦٠]

[3884] حضرت ابن مسیّب سے روایت ہے، وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ جب ابوطالب کی موت کا وقت قریب آیا تو اس کے پاس نبی ﷺ تشریف لائے جبکہ اس کے پاس ابوجہل بھی بیٹھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے چچا! ایک بار لا إله إلا الله کہہ دے۔ میں اس وجہ سے اللہ کے پاس تمھارے لیے حجت قائم کر سکوں گا۔'' ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا: ابوطالب! کیا عبدالمطلب کے مذہب سے روگردانی کر رہے ہو؟ وہ بار بار اسے یہی کہتے رہے حتی کہ ابوطالب نے آخری بات ان سے یہی کہی کہ وہ عبدالمطلب کی ملت پر ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں آپ کے لیے اللہ سے استغفار ضرور کروں گا جب تک مجھے روکا نہ جائے گا۔'' پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''نبی اور اہل ایمان کے لائق نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا کریں اگرچہ وہ قریبی ہی کیوں نہ ہوں جبکہ انھیں معلوم ہو گیا کہ وہ دوزخی ہیں۔'' اور یہ آیت بھی نازل ہوئی: ''بے شک آپ جسے پسند کریں اسے ہدایت نہیں دے سکتے۔''

٣٨٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ فَقَالَ: «لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ». [انظر: ٦٥٦٤]

[3885] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، جب آپ کے سامنے آپ کے چچا ابوطالب کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اس کو میری سفارش کچھ فائدہ دے گی کہ کم گہری آگ میں رکھا جائے گا جس میں اس کے صرف ٹخنے ڈوبے ہوں گے مگر اس سے بھی اس کا دماغ ابل رہا ہو گا۔''

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَّزِيدَ بِهٰذَا، وَقَالَ: «تَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ».

ایک روایت کے مطابق آپ نے فرمایا: ''اس کا اصل دماغ کھولنے لگے گا۔''

(٤١) [بَابُ] حَدِيثِ الْإِسْرَاءِ

باب: 41- حدیث اسراء، یعنی مکہ سے بیت المقدس جانے کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿سُبْحَٰنَ ٱلَّذِىٓ أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِۦ لَيْلًا﴾ [الإسراء: ١].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''پاک ہے وہ ذات جس نے ایک رات میں اپنے بندے کو مسجد حرام سے لے کر مسجد اقصیٰ تک کی سیر کرائی۔''

٣٨٨٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ». [انظر: ٤٧١٠]

[3886] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب قریش نے (اسراء کی بابت) میری تکذیب کی تو میں حطیم میں کھڑا ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے کر دیا تو میں ان لوگوں کو اس کی نشانیاں بتانے لگا جبکہ اس وقت میں اسے دیکھ رہا تھا۔''

(٤٢) بَابُ الْمِعْرَاجِ

باب: 42- واقعۂ معراج کا بیان

٣٨٨٧ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ حَدَّثَهُ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ قَالَ: «بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ - وَرُبَّمَا قَالَ: فِي الْحِجْرِ - مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَدَّ - قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ -: فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهِ إِلٰى هٰذِهِ»، فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلٰى جَنْبِي: مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلٰى شِعْرَتِهِ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مِنْ

[3887] حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے اس شب کا حال بیان کیا جس میں آپ کو معراج ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''ایسا ہوا کہ میں حطیم یا حجر میں لیٹا ہوا تھا کہ اچانک ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے یہاں سے یہاں تک چاک کر دیا...... راوی کہتا ہے: میں نے جارود سے پوچھا، جو میرے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے: اس سے کیا مراد ہے؟ تو انھوں نے کہا: حلقوم سے ناف تک۔ میں نے اسے یہ کہتے ہوئے بھی سنا کہ سینے سے ناف تک......'' پھر اس

قَصِّهِ إِلَى شِعْرَتِهِ - «فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَّمْلُوءَةٍ إِيمَانًا، فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ، ثُمَّ أُعِيدَ ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ» فَقَالَ لَهُ الْجَارُودُ: هُوَ الْبُرَاقُ يَا أَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ أَنَسٌ: نَعَمْ. «يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصٰى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفَتَحَ.

نے میرا دل نکالا۔ اس کے بعد سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے لبریز تھا۔ میرا دل دھویا گیا۔ پھر اسے ایمان سے بھر کر اپنی جگہ رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایک سفید رنگ کا جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے اونچا تھا...... جارود نے کہا: ابوحمزہ! وہ براق تھا؟ حضرت ابوحمزہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں (وہ براق تھا)...... وہ اپنا قدم منتہائے نظر پر رکھتا تھا۔ تو میں اس پر سوار ہوا۔ میرے ہمراہ حضرت جبریل علیہ السلام روانہ ہوئے۔ انھوں نے آسمان اول پر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا، پوچھا گیا: تم کون ہو؟ انھوں نے جواب دیا: میں جبریل ہوں۔ پوچھا گیا: تمھارے ساتھ کون ہے؟ انھوں نے بتایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا گیا: آپ کو یہاں تشریف لانے کا پیغام بھیجا گیا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ پھر جواب ملا: مرحبا! آپ کا تشریف لانا مبارک ہو۔ تشریف لانے والا بہت اچھا ہے۔ پھر اس (دربان) نے دروازہ کھول دیا۔

فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ، فَقَالَ: هٰذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفَتَحَ: فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيٰى وَعِيسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ، قَالَ: هٰذَا يَحْيٰى وَعِيسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ

جب میں وہاں گیا تو حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ تمھارے باپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں، انھیں سلام کیجیے۔ میں نے سلام کیا تو انھوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اچھے بیٹے اور بزرگ نبی! خوش آمدید۔ اس کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام مجھے لے کر اوپر چڑھے حتی کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا گیا: تم کون ہو؟ انھوں نے جواب دیا: میں جبریل ہوں۔ پوچھا گیا: تمھارے ساتھ کون ہے؟ بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا گیا: کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ کہا گیا: آپ کا تشریف لانا مبارک ہو۔ آنے والا مہمان بہت اچھا ہے اور اس (دربان) نے دروازہ کھول دیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو حضرت یحییٰ اور

الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ، قَالَ: هٰذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ.

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ یہ دونوں آپس میں خالہ زاد ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، انھیں سلام کیجیے۔ میں نے سلام کیا اور ان دونوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا: برادر عزیز اور نبیٔ محترم! خوش آمدید۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام مجھے لے کر تیسرے آسمان پر چڑھے اور اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ کہا: میں جبریل ہوں۔ پوچھا گیا: تمھارے ساتھ کون ہے؟ انھوں نے کہا: حضرت محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا: کیا انھیں بلایا گیا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ کہا گیا: آپ کا تشریف لانا مبارک ہو۔ تشریف لانے والا مہمان بہت اچھا ہے۔ پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ یوسف علیہ السلام ہیں، انھیں سلام کیجیے۔ میں نے انھیں سلام کہا: انھوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا: نیک طینت بھائی اور نبیٔ محترم! خوش آمدید۔

ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: أَوَ قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِدْرِيسُ، قَالَ: هٰذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ،

پھر حضرت جبریل علیہ السلام مجھے چوتھے آسمان پر لے کر پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ انھوں نے جواب دیا: میں جبریل ہوں۔ پوچھا گیا: تمھارے ساتھ کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا: کیا انھیں دعوت دی گئی تھی؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ کہا گیا: خوش آمدید! جس سفر پر آئے ہو وہ مبارک اور خوشگوار ہو۔ پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت جبریل نے کہا: یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں، انھیں سلام کریں۔ میں نے سلام کیا تو انھوں نے سلام کا جواب دے کر کہا: اے برادر گرامی اور نبیٔ محترم! خوش آمدید۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام مجھے لے کر پانچویں آسمان پر چڑھے، دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟

فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ، قَالَ: هٰذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسٰى، قَالَ: هٰذَا مُوسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ.

انھوں نے کہا: میں جبریل ہوں۔ پوچھا گیا: تمھارے ساتھ کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا: انھیں بلایا گیا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ کہا گیا: انھیں خوش آمدید! اور جس سفر پر آئے ہیں وہ خوش گوار اور مبارک ہو۔ جب میں وہاں پہنچا تو حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ حضرت ہارون علیہ السلام ہیں، انھیں سلام کیجیے۔ میں نے انھیں سلام کیا تو انھوں نے سلام کا جواب دے کر کہا: اے معزز بھائی اور نبیٔ محترم! خوش آمدید۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام مجھے لے کر چھٹے آسمان پر چڑھے۔ اس کا دروازہ کھٹکھٹایا تو پوچھا گیا: کون ہے؟ انھوں نے کہا: میں جبریل ہوں۔ پوچھا گیا: تمھارے ساتھ کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا: کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ کہا گیا: انھیں خوش آمدید! سفر مبارک ہو۔ جب میں وہاں پہنچا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، انھیں سلام کیجیے۔ میں نے انھیں سلام کیا تو انھوں نے سلام کا جواب دے کر کہا: اخی المکرم اور نبیٔ محترم! خوش آمدید۔

فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكٰى، قِيلَ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ، قَالَ: هٰذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ

پھر جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے۔ پوچھا گیا: آپ کیوں روتے ہیں؟ انھوں نے کہا: میں اس لیے روتا ہوں کہ ایک نوعمر جوان جسے میرے بعد رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اس کی امت جنت میں میری امت سے زیادہ تعداد میں داخل ہوگی۔ حضرت جبریل علیہ السلام مجھے ساتویں آسمان پر لے کر چڑھے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ انھوں نے کہا: میں جبریل ہوں۔ پوچھا گیا: تمھارے ساتھ کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا: کیا انھیں دعوت دی گئی تھی؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ کہا گیا: خوش

السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ.

آمدید! اور جس سفر پر تشریف لائے ہیں وہ خوشگوار اور مبارک ہو۔ پھر میں وہاں پہنچا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ملے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ آپ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، انھیں سلام کیجیے۔ میں نے انھیں سلام کیا تو انھوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اے پسر عزیز اور نبیٔ محترم خوش آمدید۔

ثُمَّ رُفِعْتُ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ، وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ، قَالَ: هٰذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى، وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَانِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِّنْ خَمْرٍ وَّإِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ وَّإِنَاءٍ مِّنْ عَسَلٍ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ: هِيَ الْفِطْرَةُ الَّتِي أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ؟ قَالَ: أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَّإِنِّي وَاللهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ،

پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک بلند کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ اس کے پھل مقام ہجر کے مٹکوں کی طرح بڑے بڑے ہیں اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح چوڑے چوڑے ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ وہاں چار نہریں تھیں: (ان میں) دو نہریں بند اور دو نہریں کھلی ہوئی تھیں۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ نہریں کیسی ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ بند نہریں تو جنت کی ہیں اور جو کھلی ہیں وہ نیل اور فرات کا سرچشمہ ہیں۔ پھر بیت المعمور کو میرے سامنے لایا گیا۔ پھر میرے سامنے ایک پیالہ شراب کا، ایک پیالہ دودھ کا اور ایک پیالہ شہد کا لایا گیا تو میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ فطرت اسلام ہے جس پر آپ اور آپ کی امت قائم ہے۔ پھر مجھ پر شب و روز میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ جب میں واپس لوٹا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے میرا گزر ہوا۔ انھوں نے پوچھا: آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا: مجھے دن رات میں پچاس نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ کی امت ہر دن پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی۔ اللہ کی قسم! میں آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور اس معاملے میں بنی اسرائیل کے ساتھ سر توڑ کوشش کر چکا ہوں، لہٰذا آپ اپنے رب کی طرف لوٹ جائیں اور اپنی امت کے لیے تخفیف کی

فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ: بِمَ أُمِرْتَ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنْ أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ. قَالَ: فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَانِي مُنَادٍ: أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي».

[راجع: ٣٢٠٧]

درخواست کریں، چنانچہ میں لوٹ کر گیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے دس نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا تو انھوں نے پھر ویسا ہی کہا۔ پھر اللہ کے پاس گیا تو اللہ نے مزید دس نمازیں معاف کر دیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا تو انھوں نے پھر ویسا ہی کہا۔ پھر میں لوٹ کر گیا تو مجھے دس نمازیں اور معاف کر دی گئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا تو انھوں نے پھر ویسا ہی کہا، چنانچہ میں لوٹ کر گیا تو مجھے ہر دن میں دس نمازوں کا حکم دیا گیا۔ پھر لوٹا تو موسیٰ علیہ السلام نے پھر ویسا ہی کہا۔ میں پھر لوٹا تو مجھے ہر دن میں پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا تو انھوں نے پوچھا کہ آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا: ہر دن میں پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا: آپ کی امت دن میں پانچ نمازیں بھی نہیں پڑھ سکے گی۔ میں تم سے پہلے لوگوں کا خوب تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل پر خوب زور ڈال چکا ہوں، لہٰذا تم ایسا کرو پھر اپنے پروردگار کے پاس جاؤ اور اپنی امت کے لیے تخفیف کی درخواست کرو۔ میں نے جواب دیا میں اپنے رب سے کئی دفعہ درخواست کر چکا ہوں، اب مجھے حیا آتی ہے، لہٰذا میں راضی ہوں اور اس کے حکم کو تسلیم کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں آگے بڑھا تو ایک منادی (خود اللہ تعالیٰ) نے آواز دی کہ میں نے حکم جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف بھی کر دی۔"

٣٨٨٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَمَا جَعَلْنَا ٱلرُّءْيَا ٱلَّتِىٓ أَرَيْنَٰكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ﴾ [الإسراء: ٦٠] قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ

[3888] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: ''اور وہ منظر جو ہم نے آپ کو دکھایا صرف لوگوں کی آزمائش کے لیے تھا'' سے مراد خواب نہیں بلکہ یہ آنکھ کی رؤیت تھی جو رسول اللہ ﷺ کو اسی رات دکھائی گئی جس رات آپ کو بیت المقدس کی سیر

أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: ﴿وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْءَانِ﴾ [الإسراء: ٦٠] قَالَ: هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ. [انظر: ٤٧١٦، ٦٦١٣]

کرائی گئی تھی۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن میں شجرۂ ملعونہ سے مراد تھوہر کا درخت ہے۔

(٤٣) بَابُ وُفُودِ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ

باب: 43- مکہ مکرمہ میں نبی ﷺ کے پاس وفود انصار کا آنا اور بیعت عقبہ کا بیان

٣٨٨٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. ح، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ وَّكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، بِطُولِهِ. قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَّإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا. [راجع: ٢٧٥٧]

[3889] حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ جب حضرت کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تھے تو وہ انھیں چلتے پھرتے وقت پکڑ کر چلتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا طویل واقعہ سنا۔ ابن بکیر نے اپنی روایت میں بیان کیا کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں عقبہ کی رات نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھا جب ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا پختہ عہد کیا تھا۔ اگرچہ لوگوں میں غزوۂ بدر کا چرچا زیادہ ہے لیکن میرے نزدیک عقبہ کی بیعت، بدر کی لڑائی میں حاضری سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

٣٨٩٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: شَهِدَ بِي خَالَايَ الْعَقَبَةَ.

[3890] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں اپنے دو ماموؤں کے ساتھ بیعت عقبہ (ثانیہ) میں حاضر ہوا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: أَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ. [انظر: ٣٨٩١]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا: ان دو میں ایک براء بن معرور رضی اللہ عنہ تھے۔

٣٨٩١ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ: قَالَ عَطَاءٌ:

[3891] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں، میرے والد گرامی اور میرے دونوں

قَالَ جَابِرٌ: أَنَا وَأَبِي وَخَالَايَ مِنْ أَصْحَابِ الْعَقَبَةِ. [راجع: ٣٨٩٠]

ماموں مقام عقبہ میں بیعت کرنے والوں میں سے ہیں۔

٣٨٩٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِينَ شَهِدُوا بَدْرًا مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ: «تَعَالَوْا بَايِعُونِي عَلٰى أَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَّلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللهِ، إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ». قَالَ: فَبَايَعْتُهُ عَلٰى ذٰلِكَ. [راجع: ١٨]

[3892] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شرکت کی تھی اور عقبہ کی رات آپ سے عہد و پیمان کیا تھا، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا جب آپ کے پاس صحابہ کی ایک جماعت تھی: ''آ ؤ مجھ سے اس بات کا عہد کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، نہ چوری کرو گے نہ زنا کرو گے، نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے اور نہ کسی پر ایسا بہتان لگاؤ گے جسے تم نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں سے تراشا ہو، نیز اچھی باتوں میں میری نافرمانی بھی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے اس عہد کو پورا کیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے۔ اور جو کوئی ان میں سے کسی کام کا مرتکب ہوا پھر اسے دنیا میں سزا مل گئی تو وہ سزا اس کے لیے کفارہ ہوگی۔ اور جس نے ان میں سے کوئی کام کیا اور اللہ نے اس پر پردہ پوشی کی تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے چاہے تو اسے سزا دے اگر چاہے تو اسے معاف کر دے۔'' چنانچہ میں نے ان امور پر آپ سے بیعت کی۔

٣٨٩٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: بَايَعْنَاهُ عَلٰى أَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللهِ شَيْئًا، وَّلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَزْنِيَ، وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا نَنْتَهِبَ، وَلَا نَقْضِيَ، بِالْجَنَّةِ إِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ،

[3893] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں ان نقباء میں سے ہوں جنھوں نے (عقبہ کی رات) رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ انھوں نے فرمایا: ہم نے اس شرط پر بیعت کی تھی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، نہ چوری کریں گے اور نہ زنا کے مرتکب ہوں گے، نیز ایسی جان کو قتل نہیں کریں گے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہو، لوٹ مار نہیں کریں گے، نیز ہم جنت کے متعلق قطعی فیصلہ نہیں کریں گے۔ اگر ہم نے

فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ إِلَى اللهِ. [راجع: ١٨]

اسے پورا کیا تو ہمیں جنت ملے گی اور اگر ہم نے ان میں سے کسی کام کی خلاف ورزی کی تو اس کا فیصلہ اللہ پر ہے۔

فائدہ: حدیث میں [لَا نَقْضِي بِالْجَنَّةِ] یعنی ہم کسی کے لیے اس کے جنتی ہونے کا قطعی فیصلہ نہیں کریں گے بلکہ اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ بعض روایات میں [لَا نَعْصِي] ہے، اس کے معنی ہیں کہ ہم جنت کے بدلہ میں اللہ کی نافرمانی نہیں کریں گے۔ یہ معنی بھی ہوسکتا ہے: لانعصي پر جملہ ختم ہو جائے کہ ہم اللہ کی نافرمانی نہیں کریں گے۔ یہ مفہوم سورۂ صف کی آیت:12 کے مطابق ہے اور بِالْجَنَّةِ کا تعلق بَايَعْنَا سے ہوگا، یعنی ہم نے جنت کے عوض یہ بیعت کی۔

(٤٤) بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ ﷺ عَائِشَةَ وَقُدُومِهَا الْمَدِينَةَ وَبِنَائِهِ بِهَا

باب: 44- نبی ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنا، پھر مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد ان کی رخصتی کا بیان

٣٨٩٤ - حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ فَوُعِكْتُ فَتَمَزَّقَ شَعْرِي، فَوَفَى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ وَّمَعِيَ صَوَاحِبُ لِي، فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا لَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي، فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتّٰى أَوْقَفَتْنِي عَلٰى بَابِ الدَّارِ، وَإِنِّي لَأُنْهِجُ حَتّٰى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي، ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِّنْ مَّاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي، ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ، فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ ضُحًى فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ.

[انظر: ٣٨٩٦، ٥١٣٣، ٥١٣٤، ٥١٥٦، ٥١٥٨، ٥١٦٠]

[3894] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب نبی ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا تو میں چھ برس کی تھی۔ پھر ہم مدینہ طیبہ آئے اور بنوحارث کے محلے میں قیام کیا تو مجھے بخار آنے لگا، جس نے میرے بال گرا دیے۔ پھر جب میرے کندھوں تک بال ہو گئے تو میری والدہ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں۔ اس وقت میں اپنی ہم عمر سہیلیوں سے جھولا جھول رہی تھی۔ میری والدہ نے مجھے زور سے آواز دی تو میں ان کے پاس چلی آئی اور مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ مجھے کیوں بلا رہی ہیں؟ انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے گھر کے دروازہ کے پاس کھڑا کر دیا، جبکہ میرا سانس پھول رہا تھا، حتی کہ میرا سانس کنٹرول ہوا تو انھوں نے کچھ پانی میرے منہ اور سر پر ڈالا۔ پھر مجھے صاف کر کے گھر کے اندر لے گئیں۔ گھر میں چند انصاری خواتین موجود تھیں۔ انھوں نے کہا: مبارک ہو۔ تم خیر و برکت کے ساتھ آئی ہو، تمھارا نصیب اچھا ہے۔ پھر میری ماں نے مجھے ان کے حوالے کر دیا۔ انھوں نے میرا بناؤ سنگھار کیا۔ پھر دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں خوفزدہ

ہوگئی۔ انھوں نے مجھے آپ کے سپرد کر دیا۔ اس وقت میری عمر نو برس کی تھی۔

٣٨٩٥ - حَدَّثَنَا مُعَلًّى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: «أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرٰى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ وَّيَقُولُ: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُ، فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ: إِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ». [انظر: ٥٠٧٨، ٥١٢٥، ٧٠١١، ٧٠١٢]

[3895] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں فرمایا تھا: ”میں نے تجھے دو بار خواب میں دیکھا کہ تم ریشمی کپڑے کے ایک ٹکڑے میں ہو اور ایک شخص مجھ سے کہتا ہے کہ آپ کی اہلیہ ہیں۔ جب میں نے اس سے کپڑا ہٹایا تو تمھیں دیکھا۔ میں نے کہا: اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے ضرور پورا کرے گا۔“

٣٨٩٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ، فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِّنْ ذٰلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ. [راجع: ٣٨٩٤]

[3896] حضرت عروہ بن زبیر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ سیدہ خدیجہ ؓ نے نبی ﷺ کے مدینہ طیبہ تشریف لے جانے سے تین برس قبل وفات پائی۔ پھر آپ ﷺ دو سال یا اس کے لگ بھگ ٹھہرے (اور آپ نے کسی خاتون سے شادی نہیں کی۔ بعد ازاں) آپ نے حضرت عائشہ ؓ سے نکاح کیا جبکہ ان کی عمر چھ برس تھی، پھر ان کی رخصتی کی گئی جبکہ وہ نو برس کی تھیں۔

(٤٥) بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ

باب: 45- نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام ؓ کا مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنا

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ وَّأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِّنَ الْأَنْصَارِ».

حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابوہریرہ ؓ دونوں نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اگر ہجرت کا ثواب پیش نظر نہ ہوتا تو میں انصار کا ایک آدمی ہوتا۔“

وَقَالَ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ إِلٰى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلٰى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرٌ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ».

حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ (آپ نے فرمایا:) ”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر کے جا رہا ہوں جہاں بکثرت کھجوروں کے باغات ہیں۔ میرا ذہن یمامہ یا ہجر کی طرف گیا لیکن وہ تو مدینہ یثرب نکلا۔“

٣٨٩٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ: عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نُرِيدُ وَجْهَ اللهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ: مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. [راجع: ١٢٧٦]

[3897] حضرت ابو وائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی عیادت کی تو انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ ہجرت کی۔ اس سے مقصود صرف اللہ تعالیٰ کی رضا تھی، چنانچہ ہمارا ثواب اللہ کے ذمے ہو گیا۔ ہم میں سے کچھ ایسے بھی تھے کہ انھوں نے دنیا میں کچھ مفاد حاصل نہ کیا۔ ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ وہ جنگ احد میں شہید ہوئے تو انھوں نے صرف ایک کمبل چھوڑا۔ جب ہم اس سے ان کا سر ڈھانپتے تھے تو پاؤں کھل جاتے اور جب پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر کچھ اذخر گھاس رکھ دیں۔ اور ہم میں سے کچھ ایسے ہیں کہ جن کا پھل پک چکا ہے اور وہ چن چن کر کھا رہا ہے۔

٣٨٩٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - هُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ - أُرَاهُ - يَقُولُ: «الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ». [راجع: ١]

[3898] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اعمال، نیت پر موقوف ہیں۔ جس نے دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس طرف اس نے ہجرت کی۔ اور جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو گی، اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہی سمجھی جائے گی۔''

٣٨٩٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ مُجَاهِدِ ابْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ.

[انظر: ٤٣٠٩، ٤٣١٠، ٤٣١١]

[3899] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہا کرتے تھے کہ فتح مکہ کے بعد (مکہ سے) ہجرت ختم ہے۔

٣٩٠٠ - قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: وَحَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ فَسَأَلْنَاهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ: لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ، كَانَ الْمُؤْمِنُونَ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللهِ تَعَالَى وَإِلَى رَسُولِهِ ﷺ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللهُ الْإِسْلَامَ، وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ. [راجع: ٣٠٨٠]

[3900] حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں عبید بن عمیر لیثی کے ہمراہ حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ہم نے ان سے ہجرت کے متعلق سوال کیا۔ انھوں نے فرمایا: اب ہجرت نہیں رہی، کیونکہ ایک وقت تھا جب مومن اپنے دین کی حفاظت کے لیے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بھاگتے تھے۔ انھیں یہ خوف تھا کہ وہ دین کے بارے میں فتنے میں پڑ جائیں گے۔ اب تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے۔ آج اہل ایمان جہاں چاہیں اپنے رب کی عبادت کر سکتے ہیں، البتہ جہاد اور اس کی نیت کا ثواب باقی ہے۔

٣٩٠١ - حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: قَالَ هِشَامٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدًا قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ ﷺ وَأَخْرَجُوهُ، اللّٰهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ.

[3901] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ ؓ نے (اپنی بیماری کے وقت) دعا مانگی: اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میرے نزدیک سب سے پسندیدہ بات یہ تھی کہ میں اس قوم سے تیری رضا کے لیے جہاد کرتا جنھوں نے تیرے رسول ﷺ کو جھٹلایا اور اسے اپنے وطن سے نکالا۔ اے اللہ! اب میرا گمان ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جہاد کو بند کر دیا ہے۔

وَقَالَ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ: مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا نَبِيَّكَ وَأَخْرَجُوهُ مِنْ قُرَيْشٍ. [راجع: ٤٦٣]

(راویٔ حدیث) ابان بن یزید نے حضرت عائشہ ؓ سے یوں روایت کیا ہے: وہ قوم جس نے تیرے نبی کو جھٹلایا اور انھیں اپنے وطن سے نکالا، اس سے قریش مراد ہیں۔

٣٩٠٢ - حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بُعِثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحٰى إِلَيْهِ، ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ. [راجع: ٣٨٥١]

[3902] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب نبوت ملی تو آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ پھر آپ کو مکہ مکرمہ میں تیرہ سال تک مسلسل وحی آتی رہی۔ اس کے بعد آپ کو ہجرت کا حکم ہوا تو دس سال تک آپ مہاجر بن کر رہے۔ اور جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ (63) سال تھی۔

٣٩٠٣ - حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَكَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ. [راجع: ٣٨٥١]

[3903] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے (نبوت ملنے کے بعد) تیرہ سال تک مکہ میں قیام فرمایا۔ اور جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ (63) برس کی تھی۔

٣٩٠٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عُبَيْدٍ - يَعْنِي ابْنَ حُنَيْنٍ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ». فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَّقَالَ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، فَعَجِبْنَا لَهُ وَقَالَ النَّاسُ: انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الشَّيْخِ، يُخْبِرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ، وَّلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِّنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، إِلَّا خُلَّةَ الْإِسْلَامِ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ». [راجع: ٤٦٦]

[3904] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ اگر وہ دنیا کی ظاہری رونق میں سے جو چاہے اللہ اسے وہ دے دے گا یا وہ نعمتیں پسند کر لے جو اللہ کے پاس ہیں تو اس نے ان نعمتوں کو پسند کیا جو اللہ کے پاس ہیں۔'' یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ ہم نے ان پر تعجب کیا اور لوگوں نے کہا: اس بوڑھے کو دیکھو کہ رسول اللہ ﷺ تو ایک بندے کے متعلق خبر دے رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تروتازگی اور اپنی نعمتیں دینے میں اختیار دیا ہے اور یہ شیخ کہتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ دراصل رسول اللہ ﷺ ہی کو اختیار دیا گیا تھا۔ اور ہم میں سب سے زیادہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کو جاننے والے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''رفاقت اور مال کے اعتبار سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابوبکر کا ہے۔ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن اب صرف اسلامی اخوت اور دوستی باقی ہے۔ مسجد میں ابوبکر کے دریچے کے علاوہ کوئی دریچہ نہ رہنے دیا جائے۔''

٣٩٠٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ

[3905] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اپنے والدین کو دین حق کی پیروی

اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي، فَقَالَ ابنُ الدَّغِنَةِ: فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ، إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَأَنَا لَكَ جَارٌ، ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ، فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ، أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ؟ فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ: مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ، فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا.

کرتے ہوئے ہی دیکھا ہے۔ اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا کہ صبح و شام دونوں وقت رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس نہ آتے ہوں۔ پھر جب مسلمانوں کو سخت اذیت دی جانے لگی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کی نیت سے (مکہ سے) نکلے۔ جب آپ برک الغماد کے مقام پر پہنچے تو انھیں ابن دغنہ ملا جو قبیلۂ قارہ کا سردار تھا۔ اس نے پوچھا: اے ابوبکر! کہاں جا رہے ہو؟ انھوں نے جواب دیا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ زمین کی سیر و سیاحت کروں اور اپنے رب کی یکسوئی سے عبادت کروں۔ ابن دغنہ کہنے لگا: تمھارے جیسا شخص نہ تو نکلنے پر مجبور ہوسکتا ہے اور نہ اسے کوئی نکال ہی سکتا ہے کیونکہ ضرورت مند محتاج لوگوں کے پاس جو چیز نہیں ہوتی تم انھیں مہیا کرتے ہو، رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہو، ناداروں کی کفالت اور مہمانوں کی ضیافت کرتے ہو اور راہ حق میں اگر کسی کو مصیبت آئے تو تم اس کی مدد کرتے ہو، لہٰذا میں تمھیں پناہ دیتا ہوں تم (مکہ) لوٹ چلو اور اپنے شہر میں رہ کر اپنے رب کی عبادت کرو، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ابن دغنہ کے ساتھ مکہ واپس آ گئے۔ اس کے بعد ابن دغنہ رات کے وقت قریش کے سرداروں سے ملا اور ان سے کہا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ) جیسا شخص نہ تو نکلنے پر مجبور ہوسکتا ہے اور نہ اسے کوئی نکال ہی سکتا ہے، کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو لوگوں کو وہ چیزیں مہیا کرتا ہے جو ان کے پاس نہیں ہوتیں، وہ رشتہ داروں سے اچھا سلوک اور بے کسوں کی کفالت کرتا ہے، مہمان نوازی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے اور جب کبھی کسی کو راہ حق میں تکلیف پہنچتی ہے تو اس کی مدد کرتا ہے۔ الغرض قریش نے ابن دغنہ کی پناہ کو مسترد نہ کیا۔ البتہ اس سے کہا کہ تم ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہہ دو کہ وہ اپنے

گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں اور وہیں نماز یا جو چاہیں ادا کریں۔ علانیہ یہ کام کر کے ہمارے لیے اذیت کا باعث نہ بنیں کیونکہ یہ کام علانیہ کرنے سے ہمیں اپنی عورتوں اور بچوں کے بگڑنے کا اندیشہ ہے۔

فَقَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ، فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذٰلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ، ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَذَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ، وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ.

ابن دغنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ پیغام پہنچا دیا تو انھوں نے اس شرط کے مطابق مکہ میں دوبارہ رہائش رکھ لی۔ چنانچہ وہ اپنے گھر میں اپنے پروردگار کی عبادت کرتے۔ نہ تو نماز علانیہ ادا کرتے اور نہ اپنے گھر کے علاوہ کسی دوسری جگہ تلاوت ہی کرتے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دل میں خیال میں آیا تو انھوں نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی، وہاں نماز ادا کرتے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتے۔ پھر ایسا ہوا کہ مشرکین کی عورتیں اور بچے بکثرت ان کے پاس جمع ہو جاتے، سب کے سب تعجب کرتے اور آپ کی طرف متوجہ رہتے۔

وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَّجُلًا بَكَّاءً لَّا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ بِجِوَارِكَ عَلٰى أَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَقَدْ جَاوَزَ ذٰلِكَ، فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ، وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَّفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَانْهَهُ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَّقْتَصِرَ عَلٰى أَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ، وَإِنْ أَبٰى إِلَّا أَنْ يُّعْلِنَ بِذٰلِكَ فَاسْأَلْهُ أَنْ يَّرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ، فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُّخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُّ لَكَ عَلَيْهِ، فَإِمَّا أَنْ

چونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بڑی گریہ وزاری کرنے والے شخص تھے، جب قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو انھیں اپنی آنکھوں پر قابو نہیں رہتا تھا۔ یہ حال دیکھ کر سرداران قریش گھبرا گئے۔ بالآخر انھوں نے ابن دغنہ کو بلا بھیجا۔ اس کے آنے پر انھوں نے شکایت کی کہ ہم نے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو تمھاری وجہ سے اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں مگر انھوں نے اس سے تجاوز کرتے ہوئے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی ہے جس میں علانیہ نماز ادا کرتے اور قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، ہمیں اندیشہ ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے بگڑ جائیں گے، لہٰذا تم انھیں منع کرو اور اگر وہ اسے منظور کر لیں کہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں تو امان برقرار ہے اگر نہ مانیں اور اس پر ضد کریں کہ علانیہ عبادت کریں گے تو تم اپنی پناہ ان سے واپس مانگ لو

تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي، فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ، وَأَرْضٰى بِجِوَارِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْمُسْلِمِينَ: «إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ»، فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ، وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلٰى رِسْلِكَ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي»، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَلْ تَرْجُو ذٰلِكَ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ لِيَصْحَبَهُ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ - وَهُوَ الْخَبَطُ - أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ.

کیونکہ ہم لوگ تمھاری پناہ کو توڑنا پسند نہیں کرتے لیکن ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کی علانیہ عبادت کو کسی صورت بھی برقرار نہیں رکھ سکتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ابن دغنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: تمھیں معلوم ہے کہ میں نے تم سے کس بات پر معاہدہ کیا تھا، لہٰذا تم اس پر قائم رہو یا پھر میری امان مجھے واپس کرو کیونکہ میں یہ نہیں چاہتا کہ عرب کے لوگ یہ خبر سنیں، جس کو میں نے امان دی تھی اسے پامال کر دیا گیا ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تیری امان واپس کرتا ہوں اور میں صرف اللہ عزوجل کی امان پر خوش ہوں۔ نبی ﷺ اس وقت مکہ ہی میں تھے اور آپ نے مسلمانوں سے فرمایا تھا: ''مجھے تمھاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی ہے۔ وہاں کھجوروں کے درخت ہیں اور اس کے دونوں طرف پتھریلے میدان ہیں، یعنی سیاہ پتھر ہیں۔'' یہ سن کر جس نے ہجرت کی تو وہ مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوا اور اکثر لوگ جنھوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی، وہ بھی مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی مدینہ طیبہ جانے کی تیاری کی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ٹھہر جاؤ کیونکہ امید ہے کہ مجھے بھی اجازت مل جائے گی۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! کیا آپ کو اس کی امید ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی رفاقت کے لیے روک لیا اور اپنی دونوں اونٹنیوں کو چار ماہ تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عروہ نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: ایک دن ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں دوپہر کے وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: دیکھو یہ رسول اللہ

فِيهَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدًى لَهُ أَبِي وَأُمِّي، وَاللهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ، قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ: «أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ»، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ». فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: الصَّحَابَةَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ»، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدٰى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بِالثَّمَنِ» قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِّنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلٰى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقِ.

ﷺ اپنے سر پر چادر اوڑھے تشریف لا رہے ہیں۔ آپ پہلے کبھی اس وقت ہمارے پاس نہ آتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان پر میرے ماں باپ قربان ہوں! اللہ کی قسم! وہ اس وقت کسی خاص ضرورت ہی سے آئے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ کو اجازت دی گئی۔ پھر نبی ﷺ نے اندر آ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اپنے لوگوں سے کہو ذرا باہر چلے جائیں۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہاں تو آپ ہی کے گھر والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے باپ آپ پر فدا ہوں! اللہ کے رسول! مجھے بھی ساتھ لیجیے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے باپ آپ پر قربان ہوں! اللہ کے رسول! میری دو اونٹنیوں میں سے ایک آپ لے لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(ٹھیک ہے لیکن ہم) قیمت سے لیں گے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ پھر ہم نے جلدی سے دونوں کا سامان سفر تیار کیا اور دونوں کے لیے ایک چمڑے کی تھیلی میں کھانا وغیرہ رکھ دیا۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے اپنے کمر بند کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اس سے تھیلی کا منہ بند کیا۔ اس وجہ سے ان کا لقب ذات النطاقین رکھا گیا۔

قَالَتْ: ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، يَبِيتُ فِي الْغَارِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ - وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ - فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جبل ثور کی غار میں چلے گئے اور تین دن اس میں چھپے رہے۔ حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی رات کو ان کے پاس رہتے۔ وہ ایک ذہین اور زیرک نوجوان تھے۔ رات کے پچھلے پہر ان دونوں کے پاس سے واپس

يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ، وَيَرْعٰى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ مِّنْحَةً مِّنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلٍ وَّهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيفِهِمَا حَتّٰى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ. يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ، وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ رَّجُلًا مِّنْ بَنِي الدِّيلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا - وَالْخِرِّيتُ: الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ - قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلٰى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ، وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَاحِلِ. [راجع: ٤٧٦]

چلے آتے اور صبح مکہ میں قریش کے ساتھ اس طرح گھل مل جاتے جیسے رات کو وہیں رہے ہیں۔ پھر وہ جتنی باتیں اور تدابیر انھیں نقصان پہنچانے کی سنتے انھیں یاد رکھتے اور رات کی تاریکی میں آتے ہی یہ تمام رپورٹ انھیں پہنچا دیتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا غلام عامر بن فہیرہ بھی ان کے آس پاس اس طرح بکریاں چراتا کہ جب کچھ رات گزر جاتی تو وہ بکریوں کو ان کے پاس لے جاتا تو وہ رات کے وقت تازہ اور گرم گرم دودھ پی کر رات بسر کرتے، پھر عامر بن فہیرہ صبح منہ اندھیرے ہی ان بکریوں کو ہانک لے جاتا تھا، چنانچہ وہ تین راتوں میں ہر شب ایسا ہی کرتا رہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قبیلۂ بنو دیل کے ایک شخص کو مزدور مقرر فرمایا۔ یہ بنو عبد بن عدی میں سے تھا جو بڑا واقف کار رہبر تھا۔ اس نے آل عاص بن وائل سہمی سے عقد حلف کر رکھا تھا اور کفار قریش کے دین پر تھا۔ پھر ان دونوں حضرات نے اس کو امین بنا کر اپنی سواریاں اس کے حوالے کر دیں اور اس سے تین دن بعد، یعنی تیسرے دن کی صبح کو غار ثور پر دونوں سواریوں کو لانے کا عہد لے لیا، چنانچہ وہ حسب وعدہ تیسری رات کی صبح کو اونٹنیاں لے کر حاضر ہوا۔ پھر دونوں حضرات، عامر بن فہیرہ اور راستہ بتانے والے شخص کو لے کر روانہ ہوئے اور اس رہبر نے ان کے ہمراہ ساحل سمندر کا راستہ اختیار کیا۔

٣٩٠٦ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَّقُولُ: جَاءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَّجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ،

[3906] حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے جو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس امر کا اعلان کر رہے تھے کہ جو شخص انھیں قتل کر دے یا زندہ گرفتار کر کے لائے تو ہر ایک کے بدلے ایک سو اونٹ اسے بطور انعام دیے جائیں گے، چنانچہ میں ایک وقت اپنی قوم بنو مدلج کی

فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِّنْ مَّجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ حَتّٰى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ: يَا سُرَاقَةُ! إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ آنِفًا أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَّأَصْحَابَهُ، قَالَ سُرَاقَةُ: فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ، وَلٰكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلَانًا وَّفُلَانًا، انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا يَبْتَغُونَ ضَالَّةً لَّهُمْ، ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً، ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَّرَاءِ أَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ، فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْأَرْضَ، وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ حَتّٰى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتّٰى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ، فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلٰى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا: أَضُرُّهُمْ أَمْ لَا؟ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ، فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِي حَتّٰى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُو بَكْرٍ يُّكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ حَتّٰى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا، ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا، فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً إِذَا لِأَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ، فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتّٰى جِئْتُهُمْ، وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ

مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان میں سے ایک آدمی آیا اور ہمارے پاس کھڑا ہو گیا جبکہ ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا: اے سراقہ! میں نے ابھی ابھی ساحل پر چند لوگ دیکھے ہیں۔ میں انھیں محمد اور ان کے ساتھی خیال کرتا ہوں۔ سراقہ کہتے ہیں: میں سمجھ گیا کہ یہ وہی ہیں مگر میں نے ایسے ہی اس سے کہہ دیا: وہ نہیں ہوں گے بلکہ تو نے فلاں فلاں کو دیکھا ہوگا جو ابھی ہمارے سامنے سے گئے ہیں جو اپنا گم شدہ کوئی جانور تلاش کر رہے تھے۔ اس کے بعد میں تھوڑی دیر تک اس مجلس میں ٹھہرا رہا، پھر کھڑا ہوا اور اپنے گھر جا کر خادمہ سے کہا کہ وہ میرا گھوڑا لے کر باہر جائے اور اس کو ٹیلے کے پیچھے لے کر کھڑی رہے۔ پھر میں نے اپنا نیزہ سنبھالا اور مکان کی پچھلی جانب سے نکلا۔ نیزے کی نوک سے زمین پر خط لگا رہا تھا اور اس کا اوپر والا حصہ نیچے کیے ہوئے تھا۔ اس طرح میں اپنے گھوڑے کے پاس آیا اور اس پر سوار ہو گیا۔ پھر اسے ہوا کی طرح سرپٹ دوڑایا تاکہ مجھے جلدی پہنچائے۔ لیکن جب میں ان کے قریب ہو گیا تو میرے گھوڑے نے ایسی ٹھوکر کھائی کہ میں گھوڑے سے گر پڑا۔ میں کھڑا ہوا اور ترکش کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس میں سے تیر نکال کر فال لی کہ میں ان لوگوں کو نقصان پہنچا سکوں گا یا نہیں؟ تو وہ بات سامنے آئی جو مجھے ناگوار تھی، مگر میں پھر بھی اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور تیروں کی فال کو تسلیم نہ کیا۔ میرا گھوڑا مجھے لے کر پھر اتنا قریب پہنچ گیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی قراءت سنی۔ آپ کسی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اِدھر اُدھر بہت دیکھ رہے تھے۔ اتنے میں میرے گھوڑے کے اگلے دونوں پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے اور خود میں بھی اس کے اوپر سے گر پڑا۔ پھر میں نے گھوڑے کو ڈانٹا تو بڑی مشکل

ﷺ. فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ، فَلَمْ يَرْزَآنِي وَلَمْ يَسْأَلَانِي إِلَّا أَنْ قَالَ: «أَخْفِ عَنَّا»، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْنٍ، فَأَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِّنْ أَدِمٍ، ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ.

سے اس کے پاؤں نکلے، مگر جب وہ سیدھا ہوا تو اس کے اگلے دونوں پاؤں سے دھوئیں کی طرح غبار نمودار ہوا جو آسمان تک پھیل گیا۔ میں نے پھر تیروں سے فال لی تو وہی نکلا جسے میں برا جانتا تھا۔ آخر میں نے انھیں امان کے ساتھ آواز دی تو وہ ٹھہر گئے۔ پھر میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا اور جب مجھے ان تک پہنچنے میں رکاوٹیں پیش آئیں تو میرے دل میں خیال آیا کہ رسول اللہ ﷺ کا ضرور بول بالا ہوگا، چنانچہ میں نے آپ کو بتایا کہ آپ کی قوم نے آپ کے متعلق سو اونٹ مقرر کر رکھے ہیں۔ پھر میں نے وہ باتیں بیان کیں جو وہ لوگ آپ کے ساتھ کرنا چاہتے تھے۔ بعدازاں میں نے انھیں زادِ راہ اور کچھ سامان پیش کیا، لیکن انھوں نے نہ تو میرے مال میں کمی کی اور نہ کچھ مانگا ہی، البتہ یہ ضرور کہا: ''ہمارا حال لوگوں سے پوشیدہ رکھیں۔'' میں نے ان سے درخواست کی کہ میرے لیے ایک تحریر امن لکھ دیں۔ آپ نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا جس نے مجھے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر سند امان لکھ دی اور پھر رسول اللہ ﷺ آگے روانہ ہو گئے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا تُجَّارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّامِ، فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ، وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ مَّكَّةَ فَكَانُوا يَغْدُونَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ، فَيَنْتَظِرُونَهُ حَتّٰى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ، فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَمَا أَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا آوَوْا إِلٰى بُيُوتِهِمْ أَوْفٰى رَجُلٌ مِّنْ يَهُودَ عَلٰى أُطُمٍ مِّنْ آطَامِهِمْ لِأَمْرٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُولِ

ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ کی ملاقات سوداگر مسلمانوں کی ایک جماعت سے ہوئی جو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت ملک شام سے آ رہی تھی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سفید پوشاک پہنائی۔ ادھر مسلمان اہل مدینہ کو رسول اللہ ﷺ کے تشریف لانے کی خبر پہنچی تو وہ لوگ مقام حرہ تک ہر روز صبح آپ کے استقبال کے لیے آتے اور آپ کا انتظار کرتے، پھر دوپہر کی گرمی انھیں واپس جانے پر مجبور کر دیتی، چنانچہ وہ ایک روز حسب معمول بہت انتظار کے بعد واپس آ گئے اور اپنے

اللهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِينَ يَزُولُ بِهِمُ السَّرَابُ، فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ! هٰذَا جَدُّكُمُ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ، فَثَارَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ، فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ حَتّٰى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَذٰلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ.

گھروں میں بیٹھے تھے کہ ایک یہودی کسی کام کی خاطر، اپنے قلعوں میں سے کسی قلعے پر چڑھا تو اس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو سفید لباس میں ملبوس دیکھا۔ جس قدر آپ نزدیک ہو رہے تھے اتنا ہی دور سے سراب کم ہوتا جاتا تھا تب اس یہودی سے نہ رہا گیا اور وہ فوراً آواز بلند پکار اٹھا: اے جماعت عرب! یہ ہے تمھارا بلند مرتبہ معزز سردار جس کا تم شدت سے انتظار کر رہے تھے۔ یہ سنتے ہی مسلمان ہتھیار لے کر آپ کے استقبال کو دوڑے، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کو مقام حرہ کے پیچھے ملے، انھیں ساتھ لیے دائیں مڑے، پھر انھوں نے بنوعمرو بن عوف کے ہاں پڑاؤ کیا۔ یہ واقعہ ماہ ربیع الاول سوموار کے دن کا ہے۔

فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ لِّلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَامِتًا، فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ لَّمْ يَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُحَيِّي أَبَا بَكْرٍ، حَتّٰى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتّٰى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَلَبِثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَنِي عَمْرِو ابْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَّأُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى وَصَلّٰى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ النَّاسُ حَتّٰى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِّجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِّلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَّسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي حَجْرِ [أَسْعَدَ] ابْنِ زُرَارَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ: «هٰذَا إِنْ شَاءَ اللهُ الْمَنْزِلُ»، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا،

الغرض حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر لوگوں سے ملنے لگے اور رسول اللہ ﷺ خاموش بیٹھے رہے یہاں تک کہ وہ انصاری جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا تھا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو سلام کرتے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ پر دھوپ آ گئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر آپ پر اپنی چادر کا سایہ کیا تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچانا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ قبیلۂ بنوعمرو بن عوف کے ہاں تقریباً دس راتیں قیام پذیر رہے۔ آپ نے وہیں اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کی اساس تقوی پر ہے اور اس میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ چل رہے تھے۔ آپ کی اونٹنی مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔ اس میں اس وقت کچھ مسلمان نماز پڑھتے تھے اور وہ سہل اور سہیل دو یتیم بچوں کی کھجوروں کا کھلیان تھا جو اسعد بن زرارہ کی کفالت میں تھے۔ جب آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا ان شاء اللہ یہی مقام ہو

فَقَالَا: [لَا] بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَأَبَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُمَا هِبَةً حَتَّى ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا، ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا، وَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُولُ:

«هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ
هٰذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرْ»

وَيَقُولُ:

«اللّٰهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَهْ
فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ»

گا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں بچوں کو بلایا اور ان سے کھلیان کی قیمت معلوم کی تاکہ اسے مسجد بنا سکیں۔ ان دونوں نے کہا: ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے بلکہ اللہ کے رسول! ہم یہ زمین آپ کو ہبہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ہبہ منظور نہ فرمایا بلکہ قیمت دے کر ان سے وہ جگہ خرید لی اور وہاں مسجد کی بنیاد رکھی اور اس مسجد کی تعمیر میں رسول اللہ ﷺ سب لوگوں کے ساتھ اینٹیں اٹھاتے اور فرماتے: ''یہ بوجھ اٹھانا کوئی خیبر کا بوجھ اٹھانا نہیں۔ اے ہمارے رب! یہ تو باعث ثواب اور پاکیزہ کام ہے۔'' نیز آپ فرماتے: ''اے اللہ! ثواب تو آخرت ہی کا ثواب ہے۔ اے اللہ! تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔''

فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يُسَمَّ لِي. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الْأَحَادِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرِ هٰذَا الْأَبْيَاتِ.

راوی کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک مسلمان کا شعر پڑھا جس کے نام کا مجھے علم نہیں۔ ابن شہاب نے کہا: احادیث میں ہمیں معلوم نہیں ہو سکا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بیت کے علاوہ کسی کا پورا شعر پڑھا ہو۔

فائدہ: تاریخ اسلام میں ہجرت کی بڑی اہمیت ہے۔ رسول اللہ ﷺ 27 صفر 13 نبوت بمطابق 12 ستمبر 622ء بروز جمعرات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ سے نکلے، مکہ سے چار پانچ میل کے فاصلے پر کوہ ثور ہے۔ وہاں جا کر آپ نے تین دن ایک غار میں قیام فرمایا، اس کے بعد یکم ربیع الاول بمطابق 16 ستمبر 622ء بروز سوموار آپ مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوئے۔ ایک ہفتہ سفر جاری رکھنے کے بعد 18 ربیع الاول 13 نبوت بمطابق 23 ستمبر 622ء بروز سوموار مدینہ سے متصل قباء نامی بستی میں پہنچ گئے۔ جمعرات تک یہاں آرام فرمایا۔ اس دوران میں آپ نے مسجد قباء کی بنیاد رکھی۔ 12 ربیع الاول 1 ہجری جمعہ کے دن آپ قباء سے روانہ ہوئے، بنو سالم کے گھروں تک پہنچے تھے کہ جمعہ کا وقت ہو گیا، آپ نے اس مقام پر مسلمانوں کے ہمراہ جمعہ ادا کیا۔ فراغت کے بعد آپ یثرب کی جنوبی جانب سے شہر میں داخل ہوئے جسے مدینہ طیبہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام فرمایا اور مسجد نبوی کی بنیاد رکھی جس کا مذکورہ حدیث کے آخر میں ذکر ہے۔

٣٩٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَفَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: صَنَعْتُ سُفْرَةً لِّلنَّبِيِّ

[3907] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا تیار کیا جب انھوں نے مدینہ طیبہ ہجرت کرنے

ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُهُ إِلَّا نِطَاقِي، قَالَ: فَشُقِّيهِ، فَفَعَلْتُ، فَسُمِّيْتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَسْمَاءُ ذَاتُ النِّطَاقِ. [راجع: ٢٩٧٩]

کا ارادہ کیا۔ میں نے اپنے والد گرامی سے کہا: میں اپنے ازار بند کے علاوہ توشہ دان باندھنے کے لیے کچھ نہیں پاتی۔ انھوں نے فرمایا کہ اس کے دو ٹکڑے کر لو، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ اس وقت سے میرا نام ذات النطاقین ہو گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو ذات النطاق کہا۔

٣٩٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ، قَالَ: ادْعُ اللهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ، فَدَعَا لَهُ، قَالَ: فَعَطِشَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَمَرَّ بِرَاعٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ. [راجع: ٢٤٣٩]

[3908] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ نے مدینہ طیبہ آنے کا ارادہ کیا تو سراقہ بن مالک بن جعشم آپ کے پیچھے لگ گیا۔ نبی ﷺ نے اس کے لیے بددعا کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ اس نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کریں میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ پھر آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔ راوی کہتا ہے کہ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی اور آپ ایک چرواہے کے پاس سے گزرے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے پیالہ لیا اور اس میں کچھ دودھ دوہا اور آپ کے پاس لایا تو آپ نے اسے نوش فرمایا حتی کہ میں خوش ہو گیا۔

٣٩٠٩ - حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ تَدْخُلُ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ. وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ.

[3909] حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (بوقت ہجرت) وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے حاملہ تھیں۔ انھوں نے فرمایا کہ میں اس وقت (مکہ سے) نکلی جب وضع حمل کا وقت قریب آ پہنچا تھا۔ میں مدینہ طیبہ آئی اور قباء میں قیام کیا تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما وہیں پیدا ہوئے۔ پھر میں اسے نبی ﷺ کے پاس لے گئی اور اسے آپ کی گود میں رکھ دیا تو آپ نے ایک کھجور منگوائی۔ پھر آپ نے اسے چبا کر اس میں اپنا لعاب دہن ملایا اور نومولود کے منہ میں ڈال دیا۔ (اس طرح) سب سے پہلے جو چیز اس کے شکم میں گئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن تھا۔ پھر آپ نے اس کے منہ

میں کھجور ڈالنے کے بعد اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ یہ مہاجرین کا زمانۂ اسلام میں پہلا بچہ تھا جو (مدینہ طیبہ میں) پیدا ہوا۔

تَابَعَهُ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى.

[انظر: ٥٤٦٩]

خالد بن مخلد نے زکریا بن یحییٰ کی متابعت کی ہے۔ اس روایت میں ہے کہ حضرت اسماء ؓ نے جب نبی ﷺ کی طرف ہجرت کی تو وہ حاملہ تھیں۔

٣٩١٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ تَمْرَةً فَلَاكَهَا ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي فِيهِ فَأَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ النَّبِيِّ ﷺ.

[3910] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ (ہجرت کے بعد) پہلا بچہ جو اسلام میں پیدا ہوا وہ عبداللہ بن زبیر ؓ ہیں۔ وہ (ان کے گھر والے) انھیں نبی ﷺ کی خدمت میں لائے تو نبی ﷺ نے ایک کھجور لی اور اسے چبایا۔ پھر آپ نے اسے اس (عبداللہ ؓ) کے منہ میں ڈالا۔ ان کے پیٹ میں پہلی داخل ہونے والی چیز نبی ﷺ کا لعاب دہن تھا۔

٣٩١١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَبَا بَكْرٍ، وَأَبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ وَنَبِيُّ اللهِ ﷺ شَابٌّ لَا يُعْرَفُ، قَالَ: فَيَلْقَى الرَّجُلُ أَبَا بَكْرٍ، فَيَقُولُ: يَا أَبَا بَكْرٍ! مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ؟ فَيَقُولُ: هٰذَا الرَّجُلُ يَهْدِينِي السَّبِيلَ، قَالَ: فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيقَ وَإِنَّمَا يَعْنِي سَبِيلَ الْخَيْرِ، فَالْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا فَالْتَفَتَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَقَالَ:

[3911] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ کے پیچھے (سواری پر) حضرت ابوبکر ؓ تھے۔ حضرت ابوبکر ؓ شکل و صورت میں بوڑھے تھے انھیں ہر ایک پہچانتا تھا لیکن نبی ﷺ نوجوان غیر معروف تھے۔ حضرت انس ؓ کا بیان ہے کہ راستے میں اگر کوئی حضرت ابوبکر ؓ سے ملاقات کرتا اور پوچھتا اے ابوبکر! یہ آدمی کون ہے جو تمھارے آگے ہے؟ وہ جواب دیتے: یہ شخص مجھے رستہ بتانے والا ہے۔ پوچھنے والا یہ سمجھتا کہ وہ عام رستہ بتانے والا ہے، حالانکہ ابوبکر ؓ کی مراد نیکی کا راستہ ہوتا۔ اس دوران میں حضرت ابوبکر ؓ نے گوشۂ چشم سے دیکھا تو ایک شخص جو گھوڑے پر سوار ہے وہ ان کے قریب آ پہنچا ہے۔ انھوں

«اللّٰهُمَّ اصْرَعْهُ»، فَصَرَعَهُ الْفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ تُحَمْحِمُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! مُرْنِي بِم شِئْتَ، فَقَالَ: «فَقِفْ مَكَانَكَ، لَا تَتْرُكَنَّ أَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا».

نے کہا: اللہ کے رسول! یہ سوار ہم تک پہنچ رہا ہے۔ نبی ﷺ نے اسے مڑ کر دیکھا تو فرمایا: ''اے اللہ! اسے گرا دے۔'' تو اسے گھوڑے نے گرا دیا۔ پھر وہ گھوڑا ہنہناتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس شخص نے عرض کی: اللہ کے نبی! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں تعمیل ہوگی۔ آپ نے فرمایا: ''اپنی جگہ ٹھہرے رہو اور کسی کو ہمارے پاس نہ پہنچنے دو۔''

قَالَ: فَكَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ جَاهِدًا عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ آخِرَ النَّهَارِ مَسْلَحَةً لَّهُ. فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَانِبَ الْحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَاؤُوا إِلٰى نَبِيِّ اللهِ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِمَا وَقَالُوا: ارْكَبَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، وَحَفُّوا دُونَهُمَا بِالسِّلَاحِ، فَقِيلَ فِي الْمَدِينَةِ: جَاءَ نَبِيُّ اللهِ! جَاءَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَأَشْرَفُوا يَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ: جَاءَ نَبِيُّ اللهِ، [جَاءَ نَبِيُّ اللهِ] فَأَقْبَلَ يَسِيرُ حَتّٰى نَزَلَ جَانِبَ دَارِ أَبِي أَيُّوبَ فَإِنَّهُ لَيُحَدِّثُ أَهْلَهُ إِذْ سَمِعَ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ وَّهُوَ فِي نَخْلٍ لِّأَهْلِهِ يَخْتَرِفُ لَهُمْ، فَعَجِلَ أَنْ يَّضَعَ الَّذِي يَخْتَرِفُ لَهُمْ فِيهَا فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهُ، فَسَمِعَ مِنْ نَّبِيِّ اللهِ ﷺ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «أَيُّ بُيُوتِ أَهْلِنَا أَقْرَبُ؟» فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ: أَنَا يَا نَبِيَّ اللهِ، هٰذِهِ دَارِي وَهٰذَا بَابِي. قَالَ: «فَانْطَلِقْ فَهَيِّئْ لَنَا مَقِيلًا».

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ دن کے آغاز میں آپ کو پکڑنے والا تھا اور دن کے آخری حصے میں آپ کے لیے ہتھیار کا کام دینے لگا۔ بہرحال رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ کے پاس حرہ کی جانب فروکش ہوئے۔ پھر آپ نے انصار مدینہ کی طرف پیغام بھیجا تو وہ نبی ﷺ کی حفاظت کے لیے آ گئے۔ انھوں نے ان دونوں کو سلام کیا اور کہا: آپ امن و امان سے سوار رہیں۔ اب آپ کے حکم کی تعمیل کی جائے گی، چنانچہ نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سوار ہوئے اور انصار نے ہتھیار لے کر ان دونوں کو اپنے جلو میں لیا اور عازم مدینہ ہوئے۔ ادھر مدینہ طیبہ میں یہ نعرہ لگایا جا رہا تھا: اللہ کے نبی آ گئے! اللہ کے نبی تشریف لے آئے! لوگ اونچی جگہوں پر چڑھ کر آپ کو دیکھ رہے تھے اور کہتے تھے: اللہ کے نبی تشریف لے آئے! اللہ کے نبی آ گئے! اسی حال میں چلتے چلتے آپ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کے پاس اتر پڑے۔ آپ گھر والوں سے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے سنا جبکہ وہ اس وقت اپنے گھر والوں کے باغ میں کھجوریں چن رہے تھے، وہ جلدی سے جمع کی ہوئی کھجوریں ساتھ ہی لے کر آ گئے اور نبی ﷺ سے باتیں سن کر اپنے گھر واپس چلے گئے۔ اس دوران میں نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے عزیزوں میں سے کس کا گھر قریب ہے؟'' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے

کہا: اللہ کے رسول ﷺ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا دروازہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''چلو اور ہمارے لیے قیلولہ کرنے کی جگہ تیار کرو۔''

قَالَ: قُومَا عَلٰى بَرَكَةِ اللهِ تَعَالٰى، فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ وَأَنَّكَ جِئْتَ بِحَقٍّ وَّقَدْ عَلِمَتْ يَهُودُ أَنِّي سَيِّدُهُمْ وَابْنُ سَيِّدِهِمْ، وَأَعْلَمُهُمْ وَابْنُ أَعْلَمِهِمْ، فَادْعُهُمْ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَّعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَإِنَّهُمْ إِنْ يَّعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ قَالُوا فِيَّ مَا لَيْسَ فِيَّ، فَأَرْسَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلُوا فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ! وَيْلَكُمُ اتَّقُوا اللهَ، فَوَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللهِ حَقًّا، وَّأَنِّي جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَأَسْلِمُوا»، قَالُوا: مَا نَعْلَمُهُ، قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ، قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ: «فَأَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ»، قَالُوا: ذَاكَ سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا، وَأَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا، قَالَ: «أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ؟» قَالُوا: حَاشَا لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ، قَالَ: «أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ؟» قَالُوا: حَاشَا لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ، قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَا لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ: «يَا ابْنَ سَلَامٍ! اخْرُجْ عَلَيْهِمْ»، فَخَرَجَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ! اتَّقُوا اللهَ فَوَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ وَأَنَّهُ جَاءَ بِحَقٍّ، فَقَالُوا لَهُ: كَذَبْتَ، فَأَخْرَجَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[راجع: ٣٣٢٩]

انھوں نے عرض کی: اللہ کی برکت سے آپ دونوں حضرات اٹھیں (قیلولے کا انتظام ہو چکا ہے)۔ پھر جب نبی ﷺ ان کے گھر میں داخل ہونے لگے تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے اور عرض کی: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور حق کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں۔ یہودی جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار ہوں اور سردار کا بیٹا ہوں، ان کا بڑا عالم اور بڑے عالم کا بیٹا ہوں۔ آپ انھیں بلا کر ان سے میرے متعلق پوچھیں لیکن انھیں یہ علم نہ ہونے پائے کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں۔ اگر انھیں پتہ چل گیا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں تو میرے متعلق ایسی باتیں کریں گے جو مجھ میں نہیں ہیں، چنانچہ نبی ﷺ نے (انھیں) پیغام بھیجا تو وہ آئے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تب رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اے جماعتِ یہود! تمھاری خرابی ہو، اللہ سے ڈرو۔ اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! بلاشبہ تم خوب جانتے ہو کہ یقیناً میں اللہ کا رسول ہوں اور تمھارے پاس حق لے کر آیا ہوں، لہٰذا تم اسلام لے آؤ۔'' انھوں نے کہا کہ ہم تو اس بات کو نہیں جانتے۔ یہ بات انھوں نے نبی ﷺ سے تین مرتبہ کہی۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں عبداللہ بن سلام کیسا شخص ہے؟'' انھوں نے کہا: وہ ہمارا سردار اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے اور ہمارا بڑا عالم اور بڑے عالم کا فرزند ارجمند ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بتاؤ اگر وہ مسلمان ہو جائے تو؟'' انھوں نے کہا کہ اللہ ایسا نہ کرے، وہ اسلام قبول نہیں کر سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو؟'' انھوں

نے کہا: اللہ انھیں بچائے، وہ اسلام قبول کرنے والے نہیں ہیں۔ آپ نے پھر تیسری مرتبہ پوچھا: ''اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو؟'' انھوں نے کہا: اللہ انھیں محفوظ رکھے، وہ مسلمان ہونے والے نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن سلام! باہر آؤ۔'' وہ باہر آئے اور ان سے کہا: اے گروہ یہود! اس اللہ سے ڈرو جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تم خوب جانتے ہو کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور سچا مذہب لے کر آئے ہیں۔ یہودیوں نے کہا: تو جھوٹ بولتا ہے۔ پھر (اس بدتمیزی کی بنا پر) رسول اللہ ﷺ نے انھیں باہر نکال دیا۔

٣٩١٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ - يَعْنِي - عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ، وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَّخَمْسَمِائَةٍ، فَقِيلَ لَهُ: هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلِمَ [نَقَصْتَهُ] مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ، يَقُولُ: لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ.

[3912] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں مہاجرین اولین میں سے ہر ایک کے لیے چار چار ہزار وظیفہ مقرر فرمایا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے ساڑھے تین ہزار درہم دینا منظور کیا۔ ان سے عرض کیا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی تو مہاجرین اولین میں سے ہیں آپ نے ان کا وظیفہ چار ہزار سے کم کیوں مقرر کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: اس نے اپنے والدین کے ہمراہ ہجرت کی تھی۔ ایسا شخص اس مہاجر کی طرح نہیں ہو سکتا جس نے تن تنہا ہجرت کی ہو۔

فائدہ: مہاجرین اولین سے مراد وہ حضرات ہیں جنھوں نے دونوں قبلوں، یعنی بیت المقدس اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تھی یا وہ لوگ جنھوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کی تھی۔

٣٩١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ ح: [راجع: ١٢٧٦].

[3913] حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔

٣٩١٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ

[3914] (دوسری سند کے ساتھ یہی روایت ہے)

الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ وَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا: مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، فَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ بِهَا وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ إِذْخِرٍ. وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. [راجع: ١٢٧٦]

حضرت خباب بن ارت ؓ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تو ہمارا مقصد صرف اللہ کی رضا تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا اجر بھی ضرور دے گا، چنانچہ ہم میں سے کچھ حضرات اللہ کو پیارے ہو گئے اور دنیا میں انھوں نے اپنا کوئی بدلہ نہیں پایا۔ ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر ؓ ہیں جو احد کی جنگ میں شہید ہو گئے۔ ہمیں ان کے سامان میں کوئی ایسی چیز نہ ملی جس میں ہم انھیں کفن دیتے۔ ایک کمبل کے علاوہ اور کچھ نہیں ملا، وہ بھی ایسا کہ اگر ہم اس سے ان کا سر چھپاتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور اگر ان کے پاؤں چھپاتے تو سر کھلا رہتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''ہم حضرت مصعب بن عمیر ؓ کا سر چھپا دیں اور ان کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں۔'' اور ہم میں سے بعض ایسے ہیں جن (کے اجر) کا پھل پک چکا ہے، جسے وہ چن چن کر کھا رہے ہیں۔

٣٩١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ: يَا أَبَا مُوسَى! هَلْ يَسُرُّكَ إِسْلَامُنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهِجْرَتُنَا مَعَهُ وَجِهَادُنَا مَعَهُ وَعَمَلُنَا كُلُّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ؟ فَقَالَ أَبِي: لَا وَاللهِ، قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا، وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ، وَإِنَّا لَنَرْجُو ذٰلِكَ، فَقَالَ أَبِي: لٰكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ

[3915] حضرت ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا: کیا تجھے علم ہے کہ میرے والد گرامی نے آپ کے والد گرامی سے کیا کہا تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ میرے والد گرامی نے آپ کے والد گرامی سے کہا تھا: اے ابوموسیٰ! کیا یہ بات آپ کے لیے خوشی کا باعث ہو گی کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہمارا اسلام لانا، آپ کے ہمراہ ہمارا ہجرت کرنا، آپ کے ہمراہ ہمارا جہاد کرنا، الغرض آپ کے ہمراہ ہمارے تمام اعمال ہمارے لیے ٹھنڈک کا باعث ہوں، اور وہ اعمال جو ہم نے آپ ﷺ کے بعد کیے ہیں وہ برابری کے معاملے پر ختم ہو جائیں۔ نہ ہمیں ان کا ثواب ملے اور نہ ان کے متعلق باز پرس ہی ہو۔ اس پر آپ کے والد نے میرے والد سے کہا: اللہ کی قسم! میں اس پر

أَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا؟ وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَبَاكَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ أَبِي.

راضی نہیں ہوں کیونکہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی جہاد کیا، نمازیں پڑھیں، روزے رکھے اور بہت سے اعمال خیر بجا لائے۔ ہمارے ہاتھ پر ایک مخلوق نے اسلام قبول کیا، لہذا ہم تو اس کے ثواب کی بھی امید رکھتے ہیں۔ میرے والد گرامی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن جہاں تک میرا سوال ہے تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میری خواہش ہے کہ ہمارے وہ اعمال ہی محفوظ رہیں جو ہم نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں کیے ہیں اور جتنے اعمال ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان سب کے بدلے میں ہم سے برابری کا معاملہ کیا جائے۔ صرف یہ ہو کہ ہم نجات پا جائیں، نہ ثواب ہو اور نہ عقاب۔ ابوبردہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کے والد گرامی (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) میرے والد گرامی (ابوموسیٰ اشعری) سے بہرحال بہتر تھے۔

٣٩١٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ أَوْ بَلَغَنِي عَنْهُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ: هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْضَبُ، قَالَ: وَقَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ، فَأَرْسَلَنِي عُمَرُ وَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ؟ فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ. فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهِ فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ. [انظر: ٤١٨٦، ٤١٨٧]

[3916] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی ہے تو وہ ناراض ہو جاتے۔ انھوں نے وضاحت کی کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ اس وقت آپ آرام فرما تھے، اس لیے ہم اپنے گھر واپس آ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دوبارہ بھیجا اور فرمایا: جا کر دیکھ آؤ کہ آپ ﷺ ابھی بیدار ہوئے ہیں یا نہیں؟ چنانچہ میں آیا، اندر چلا گیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انھیں آپ ﷺ کے بیدار ہونے کی اطلاع دی۔ اس کے بعد ہم آپ ﷺ کی خدمت میں دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے۔ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر گئے اور آپ سے بیعت کی اور میں نے بھی دوبارہ بیعت کی۔

فائدہ: جب حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے کوئی کہتا کہ آپ نے حضرت عمر ؓ سے پہلے ہجرت کی ہے تو اس سے ایسے گفتگو کرتے جیسے کوئی غصے سے بات کرتا ہے، اس کی وجہ یہ تھی کہ انھیں ان کے والد پر فوقیت نہ دی جائے۔ گویا حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے لوگوں کی اس غلط فہمی کا سبب بیان کر دیا کہ اصل حقیقت یہ تھی، اس سے کچھ لوگوں نے سمجھ لیا کہ میں نے اپنے والد گرامی سے پہلے ہجرت کی ہے، حالانکہ ایسا بالکل نہیں ہوا، ایسا معلوم ہوتا ہے یہ بیعت رضوان کا واقعہ ہے۔ مدینہ طیبہ میں آنے کی بیعت اس سے مقصود نہیں ہے کیونکہ اس وقت حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کمسن تھے اور بیعت کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھے، اس کے تین سال بعد غزوۂ احد ہوا تو انھیں صغرسنی کی وجہ سے جنگ میں شرکت کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ [1] واللہ أعلم.

٣٩١٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ: ابْتَاعَ أَبُو بَكْرٍ مِّنْ عَازِبٍ رَّحْلًا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ قَالَ: فَسَأَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَّسِيرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: أُخِذَ عَلَيْنَا بِالرَّصَدِ فَخَرَجْنَا لَيْلًا فَأَحْيَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ، ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ فَأَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِّنْ ظِلٍّ، قَالَ: فَفَرَشْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَرْوَةً مَّعِي ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ، فَانْطَلَقْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ قَدْ أَقْبَلَ فِي غُنَيْمَةٍ يُّرِيدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ؟ فَقَالَ: أَنَا لِفُلَانٍ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَّبَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لَهُ: هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَخَذَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: انْفُضِ الضَّرْعَ، قَالَ: فَحَلَبَ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ وَّمَعِي إِدَاوَةٌ مِّنْ مَّاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّأْتُهَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ

[3917] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر ؓ نے میرے والد عازب سے پالان خریدا تو میں اسے اٹھا کر ان کے ہمراہ گیا۔ اس دوران میں حضرت عازب ؓ نے حضرت ابوبکر ؓ سے رسول اللہ ﷺ کے سفر ہجرت کا حال دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: چونکہ ہماری نگرانی ہو رہی تھی، اس لیے ہم (غار سے) رات کے وقت نکلے۔ ہم پوری رات اور دن بھر تیزی سے سفر کرتے رہے۔ جب دوپہر ہوئی تو ہمیں ایک چٹان دکھائی دی۔ ہم اس کے قریب پہنچے تو اس کی آڑ میں تھوڑا سا سایہ بھی موجود تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے اپنی پوستین بچھا دی۔ نبی ﷺ اس پر لیٹ گئے اور میں قرب و جوار کی صفائی کرنے لگا۔ اتفاق سے ادھر ایک چرواہے پر نظر پڑی جو اپنی بکریاں ہانکتا ہوا آ رہا تھا اور وہ بھی ہماری طرح پتھر کی چٹان سے سایہ حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: (بچے) تم کس کے غلام ہو؟ اس نے بتایا کہ میں فلاں شخص کا غلام ہوں۔ میں نے پوچھا: تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ میں نے اس سے کہا: کیا تم کچھ دودھ نکال سکتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ پھر وہ اپنے ریوڑ کی ایک بکری لایا تو میں نے اس سے کہا: پہلے

1 فتح الباري: 320/7.

النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللهِ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى رَضِيتُ، ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِي إِثْرِنَا. [راجع: ٢٤٣٩]

اس کے تھن صاف کر لو۔ پھر اس نے کچھ دودھ نکالا۔ میرے پاس پانی کا ایک مشکیزہ تھا، اس کے منہ پر کپڑا باندھا ہوا تھا، میں اس مشکیزے میں رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی لایا تھا۔ میں نے دودھ پر پانی ڈالا تو وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! اسے نوش فرمائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے نوش جاں فرمایا جس سے مجھے بہت خوشی حاصل ہوئی۔ اس کے بعد ہم نے اپنا سفر شروع کیا کیونکہ ہمارے متلاشی ہمارے تعاقب میں تھے۔

٣٩١٨ - قَالَ الْبَرَاءُ: فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ عَلَى أَهْلِهِ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى فَرَأَيْتُ أَبَاهَا يُقَبِّلُ خَدَّهَا وَقَالَ: كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ؟.

[3918] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر گیا تو ان کی صاحبزادی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی تھیں۔ انھیں سخت بخار تھا۔ میں نے ان کے والد کو دیکھا، انھوں نے ان کے رخسار پر بوسہ دیا اور فرمایا: پیاری بیٹی! تمھاری طبیعت کیسی ہے؟

٣٩١٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ: أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ فَغَلَّفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ. [انظر: ٣٩٢٠]

[3919] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جو نبی ﷺ کے خادم خاص ہیں، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ (مدینہ طیبہ) تشریف لائے تو آپ کے اصحاب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کوئی ایسا شخص نہ تھا جس کے بال سفید ہو رہے ہوں، اس لیے انھوں نے مہندی اور وسمہ کا خضاب لگا رکھا تھا۔

٣٩٢٠ - وَقَالَ دُحَيْمٌ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ فَغَلَّفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتَّى قَنَأَ لَوْنُهَا. [راجع: ٣٩١٩]

[3920] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ کے اصحاب میں سب سے زیادہ عمر والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ انھوں نے مہندی اور وسمہ کا خضاب استعمال کیا تو اس سے ان کے بالوں کا رنگ بہت سرخ ہو گیا جو قدرے سیاہی مائل تھا۔

٣٩٢١ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِّنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا: أُمُّ بَكْرٍ، فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هٰذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هٰذِهِ الْقَصِيدَةَ رَثٰى كُفَّارَ قُرَيْشٍ:

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الشِّيزٰى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ
وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الْكِرَامِ
تُحَيِّينَا السَّلَامَةَ أُمُّ بَكْرٍ
فَهَلْ لِّي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلَامِ
يُحَدِّثُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَا
وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَّهَامِ؟

[3921] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ نے قبیلۂ بنو کلب کی ایک عورت سے شادی کی جسے ام بکر کہا جاتا تھا۔ جب ابوبکر ؓ نے ہجرت کی تو اسے طلاق دے دی۔ پھر اس کے چچا زاد نے اس سے نکاح کر لیا۔ یہ وہی شاعر ہے جس نے کفار قریش کی مرثیہ خوانی میں یہ قصیدہ کہا:

کہاں ہیں قلیب بدر والے جو شیزی لکڑی سے بنے ہوئے پیالوں کے مالک تھے، جو اونٹ کی کوہان کے گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ کہاں ہیں قلیب بدر والے جو گانے والی لونڈیوں کے مالک تھے اور شراب نوشی میں شریک ہونے والے تھے۔ ام بکر میری سلامتی کی دعائیں کرتی ہے۔ میری قوم کی ہلاکت کے بعد میری سلامتی کا کیا فائدہ؟ یہ رسول ہمیں دوبارہ زندہ ہونے کی خبریں بیان کرتا ہے، حالانکہ ہڈیاں اور کھوپڑیاں کیسے زندہ ہوں گی؟

فائدہ: فاکہی نے اس حدیث میں اضافہ بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! ابوبکر ؓ نے جاہلیت اور اسلام میں کبھی شعر نہیں کہے اور نہ انھوں نے کبھی شراب نوشی کی۔ اور یہ کہنا صحیح نہیں کہ حضرت ابوبکر ؓ نے حرمت شراب سے قبل شراب نوشی کی تھی کیونکہ ام المومنین ؓ اپنے والد گرامی کا حال زیادہ جاننے والی ہیں۔ حضرت ابوبکر ؓ کے شراب پینے کی روایت ابو القموص نے بیان کی ہے جس کی ملاقات حضرت ابوبکر ؓ سے ثابت نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کینہ پرور رافضی تھا۔[1] شیزیٰ آبنوس کا درخت ہے جس سے بڑے بڑے پیالے بنائے جاتے تھے۔ ان میں اونٹ کے گوشت کو سجا کر رکھا جاتا اور آنے والے مہمانوں کو پیش کیا جاتا تھا۔ اس وقت نوجوان باندیاں گانا گاتیں اور شراب نوشی کا دور چلتا تھا۔ شاعر انھیں یاد کر کے مقتولین بدر کا مرثیہ کہہ رہا ہے۔

٣٩٢٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ

[3922] حضرت ابوبکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں غار ثور میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ میں نے اوپر سر اٹھا کر دیکھا تو مجھے قوم قریش کے قدم نظر آئے۔ میں نے کہا: اللہ کے نبی! اگر ان میں سے کسی نے نیچے جھک کر

[1] فتح الباري: 232/7.

فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا، قَالَ: «اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ، اثْنَانِ اللهُ ثَالِثُهُمَا». [راجع: ٣٦٥٣]

دیکھ لیا تو وہ ہمیں ضرور دیکھ لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر! خاموش رہو۔ ہم ایسے دو ہیں کہ جن کا تیسرا اللہ تعالیٰ ہے (اس لیے ہمارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا)۔''

٣٩٢٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ: «وَيْحَكَ، إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُودِهَا؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا». [راجع: ١٤٥٢]

[3923] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے ہجرت کے متعلق دریافت کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس! ہجرت تو بہت مشکل کام ہے۔ کیا تمھارے پاس کچھ اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تم ان کی زکاۃ ادا کرتے ہو؟'' اس نے عرض کیا: ہاں (زکاۃ ادا کرتا ہوں)۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو ان میں کوئی اونٹنی دوسروں کو دیتا ہے تاکہ وہ اس سے فائدہ حاصل کرے؟'' اس نے کہا: ہاں (ایسا کرتا ہوں) آپ نے فرمایا: ''کیا تم، انھیں پانی پلانے کے روز، دودھ خیرات کرتے ہو؟'' اس نے کہا: ہاں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تم تمام بستیوں (اور شہروں) سے پرے رہ کر عمل کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمھارے کسی عمل کا ثواب ضائع نہیں کرے گا۔''

(٤٦) بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ

باب: 46- نبی ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی مدینہ طیبہ تشریف آوری

٣٩٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ: سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

[3924] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے ہمارے پاس حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما تشریف لائے۔ پھر ہمارے ہاں حضرت عمار بن یاسر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آمد ہوئی۔

٣٩٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ

[3925] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ سب سے پہلے ہمارے پاس حضرت

الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، وَكَانُوا يُقْرِؤُنَ النَّاسَ، فَقَدِمَ بِلَالٌ وَسَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّٰى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقُلْنَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَمَا قَدِمَ حَتّٰى قَرَأْتُ: ﴿سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى﴾ [الأعلى:١] فِي سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ.

مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما تشریف لائے۔ وہ دونوں لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیتے تھے۔ پھر حضرت بلال، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم آئے۔ اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے بیس صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر مدینہ میں آئے۔ پھر نبی ﷺ (مدینہ طیبہ) تشریف لائے، میں نے اہل مدینہ کو کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا وہ رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے خوش ہوئے تھے۔ لونڈیاں بھی خوشی سے کہنے لگیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ کی جب مدینہ طیبہ میں آمد ہوئی تو میں مفصل کی دوسری کئی سورتوں کے ساتھ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ بھی سیکھ چکا تھا۔

فائدہ: اس حدیث میں ''مفصل'' سے مراد سورۂ حجرات سے آخر تک تمام سورتیں ہیں۔ ان کو مفصل اس لیے کہتے ہیں کہ ان میں ہر سورت کے بعد بسم اللہ سے فصل کا تکرار ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں: ''طوال مفصل'' یہ سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک ہے۔ ''اوساط مفصل'' یہ سورۂ بروج سے لے کر سورۂ بینہ تک ہے اور ''قصار مفصل'' یہ سورۂ بینہ سے لے کر آخری سورت الناس تک ہے۔

٣٩٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُولُ:

[3926] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کو بخار آنے لگا۔ میں (تیمار داری کرنے کے لیے) دونوں کے پاس گئی اور کہا: ابا جان! کیا حال ہے؟ اے بلال! تم کیسے ہو؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بخار آتا تو کہتے:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

ہر کوئی اپنے اہل خانہ میں صبح کرتا ہے، حالانکہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے زیادہ قریب ہے۔

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ [الْحُمّٰى] يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ وَيَقُولُ:

اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا بخار جب اتر جاتا تو وہ بآواز بلند کہتے:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَّحَوْلِي إِذْخِرٌ وَّجَلِيلُ؟
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ؟
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَّطَفِيلُ؟

کاش! مجھے پتہ چل جائے کیا میں اس وادی میں رات گزاروں گا، جبکہ میرے اردگرد اذخر اور جلیل نامی گھاس ہو گی؟ کیا میں کسی دن مجنہ کے پانیوں تک پہنچوں گا؟ کیا میرے سامنے شامہ اور طفیل نامی پہاڑیاں ظاہر ہوں گی؟

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ». [راجع: ١٨٨٩]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو حالات سے آگاہ کیا تو آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمیں مدینہ طیبہ محبوب بنا دے جیسے ہمیں مکہ مکرمہ محبوب تھا بلکہ اس سے زیادہ محبت پیدا کر دے اور اس کی آب و ہوا اچھی کر دے، نیز ہمارے لیے اس کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما، اس کی وبائی امراض جحفہ منتقل کر دے۔''

فائدہ: جحفہ میں اس وقت یہودی رہا کرتے تھے اور یہ مدینہ طیبہ سے سات مراحل پر واقع ہے۔ اس کے اور سمندر کے درمیان صرف چھ میل کا فاصلہ ہے۔ اب اہل مصر کا میقات ہے۔ آب و ہوا کی خرابی کی وجہ سے اب بھی مشہور ہے۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ کی بددعا کا اثر ہے۔

٣٩٢٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ؛ ح: وَقَالَ بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَآمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ، ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ، وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَبَايَعْتُهُ. فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ تَعَالٰى.

[3927] حضرت عبیداللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے خطبہ پڑھنے کے بعد فرمایا: امابعد بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق دے کر بھیجا اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہا اور جو شریعت محمد ﷺ لے کر آئے تھے اس پر ایمان لائے، پھر میں نے دو ہجرتیں کیں اور رسول اللہ ﷺ کی دامادی کا شرف حاصل کیا۔ آپ کی بیعت کی۔ اللہ کی قسم! میں نے کبھی آپ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ آپ سے خیانت ہی کا مرتکب ہوا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فوت کر لیا۔

تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ. [راجع: ٣٦٩٦]

اسحاق کلبی نے اس حدیث کی متابعت کی ہے۔

٣٩٢٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمِنًى فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِي فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاعَ النَّاسِ وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تُمْهِلَ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ، وَتَخْلُصَ لِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِي رَأْيِهِمْ. قَالَ عُمَرُ: لَأَقُومَنَّ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ. [راجع: ٢٤٦٢]

[3928] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ منیٰ میں اپنے اہل خانہ کی طرف آ رہے تھے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آخری حج میں ان کے ساتھ تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے راستے میں پالیا (تو ایک اعلان کرنے کا مشورہ کیا)۔ میں نے عرض کی: اے امیر المومنین! موسم حج میں عام لوگ جمع ہوتے ہیں، میری رائے یہ ہے کہ آپ اس اعلان کے لیے کچھ دیر کریں۔ جب مدینہ طیبہ تشریف لائیں جو کہ دارِ ہجرت اور سنت نبوی کا مرکز ہے وہاں آپ فقیہ، اہل فکر اور صاحب بصیرت لوگوں کو پائیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مدینہ طیبہ پہنچ کر میں سب سے پہلے لوگوں سے اسی موضوع پر گفتگو کروں گا۔

فائدہ: اس مقام پر یہ حدیث انتہائی اختصار سے بیان ہوئی ہے۔ دراصل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کسی شخص کے متعلق اطلاع ملی کہ اس نے کہا ہے کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں فلاں شخص سے بیعت کروں گا، چونکہ اس طرح کی افواہیں حکومت کے استحکام کے خلاف ہوتی ہیں، اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا نوٹس لینا چاہا جسے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے مشورہ دینے سے مؤخر کر دیا گیا۔

٣٩٢٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِّنْ نِّسَائِهِمْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنٰى حِينَ قَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلٰى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ، قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ: فَاشْتَكٰى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهُ حَتّٰى تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا

[3929] حضرت ام علاء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جو انصاری خاتون ہیں اور انھوں نے نبی ﷺ سے بیعت بھی کی تھی، انھوں نے بیان کیا کہ جب انصار نے مہاجرین کی میزبانی کے لیے قرعہ اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون ان کے حصے میں آئے۔ وہ ہمارے پاس آ کر بیمار ہو گئے تو میں نے ان کی خوب دیکھ بھال کی لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے۔ جب وہ فوت ہوئے تو ہم نے انھیں ان کے کپڑوں میں رہنے دیا۔ اس دوران میں نبی ﷺ تشریف لائے۔ میں نے کہا: ابوسائب! تم پر اللہ کی رحمت ہو، میری تمھارے لیے گواہی

السَّائِبِ، شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ؟» قَالَتْ: قُلْتُ: لَا أَدْرِي، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ فَمَنْ؟ قَالَ: «أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللهِ الْيَقِينُ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَمَا أَدْرِي وَاللهِ وَأَنَا رَسُولُ اللهِ مَا يُفْعَلُ بِي». قَالَتْ: فَوَاللهِ لَا أُزَكِّي بَعْدَهُ أَحَدًا، قَالَتْ: فَأَحْزَنَنِي ذٰلِكَ فَنِمْتُ فَأُرِيتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: «ذٰلِكِ عَمَلُهُ». [راجع: ١٢٤٣]

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں اپنے ہاں اکرام سے نوازا ہے۔ (یہ سن کر) نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے اکرام سے نوازا ہے؟'' حضرت ام علاء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: واقعی مجھے کوئی علم نہیں ہے لیکن اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ اور کسے نوازے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''واقعی عثمان انتقال کر چکے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں ان کے لیے اچھی امید رکھتا ہوں لیکن حتمی طور پر میں اپنے متعلق بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا، حالانکہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔'' حضرت ام علاء رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کسی کا تزکیہ نہیں کروں گی، البتہ مجھے اس واقعے سے کافی رنج ہوا۔ پھر میں سو گئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے لیے ایک بہتا ہوا چشمہ ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ عثمان کا عمل ہے۔''

٣٩٣٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ ﷺ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ. [راجع: ٣٧٧٧]

[3930] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ بعاث کی لڑائی کو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کی آمد سے پہلے ہی برپا کر دیا تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو انصار باہمی اختلاف و انتشار کا شکار تھے اور ان کے سردار قتل ہو چکے تھے۔ اس میں یہ حکمت تھی کہ انصار اسلام میں داخل ہوں۔

٣٩٣١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَعَازَفَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ، مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ

[3931] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے جبکہ نبی ﷺ بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کا دن تھا۔ دو بچیاں یوم بعاث کے متعلق اشعار پڑھ رہی تھیں جو انصار کے شعراء نے اپنے کارناموں کے متعلق کہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو شیطان کا باجا ہے (کیوں بج رہا ہے)؟ آپ

ﷺ: «دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَّإِنَّ عِيدَنَا هٰذَا الْيَوْمُ». [راجع: ٤٥٤، ٩٤٩]

نے دو مرتبہ ایسا کہا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! ان بچیوں کو چھوڑ دو۔ بلاشبہ ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور ہمارے لیے آج عید کا دن ہے۔''

فائدہ: اس حدیث سے صوفیاء نے سماع کے جواز پر استدلال کیا ہے اور آج بھی گانے بجانے کے دلدادہ اس حدیث کو پیش کرتے ہیں، حالانکہ وہ بچیاں گانے والی پیشہ ور گلوکارہ نہیں تھیں، بلکہ انصار کی چھوٹی بچیاں تھیں، پھر اشعار بھی غزلیہ قسم کے نہ تھے بلکہ جنگی ترانے تھے جن میں بہادری اور شجاعت کا ذکر تھا۔ وہ بھی اپنوں میں گائے جا رہے تھے، برسر عام اسٹیج پر فنکاری دکھانے کا اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ قرآن و حدیث میں گانے بجانے کی صریح حرمت بیان ہوئی ہے۔ جس کی ہم آئندہ وضاحت کریں گے۔ باذن اللہ تعالیٰ.

٣٩٣٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ فَقَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ نَزَلَ فِي عُلُوِّ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ: فَجَاؤُوا مُتَقَلِّدِي سُيُوفِهِمْ قَالَ: وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفَهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ، حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: فَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُوا فَقَالَ: «يَا بَنِي النَّجَّارِ! ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا» فَقَالُوا: لَا وَاللهِ، لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ تَعَالَى، قَالَ: فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ، كَانَتْ فِيهِ قُبُورُ

[3932] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو عوالی مدینہ میں ایک قبیلے کے پاس اقامت فرمائی، جنھیں بنوعمرو بن عوف کہا جاتا تھا۔ آپ ان کے ہاں چودہ دن ٹھہرے۔ پھر آپ نے بنونجار کے سرداروں کو پیغام بھیجا تو وہ مسلح ہو کر آئے۔ گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ اونٹنی پر سوار ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے (دوسری اونٹنی پر) سوار ہیں۔ بنونجار کے سردار آپ کے اردگرد ہیں، یہاں تک کہ آپ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے صحن میں اپنا سامان رکھ دیا۔ پہلے معمول یہ تھا کہ جس جگہ آپ کو نماز کا موقع مل جاتا وہاں نماز پڑھ لیتے تھے، کوئی مسجد نہ تھی یہاں تک کہ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے۔ پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم دیا، چنانچہ آپ نے بنونجار کے سرداروں کو بلایا۔ وہ حاضر خدمت ہوئے تو آپ نے انھیں فرمایا: ''اے بنونجار! تم اپنا یہ باغ مجھے فروخت کر دو۔'' انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہم اس کی قیمت اللہ تعالیٰ سے وصول کریں گے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس باغ میں جو چیزیں

الْمُشْرِكِينَ، وَكَانَتْ فِيهِ خِرَبٌ، وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، قَالَ: فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ، قَالَ: وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً، قَالَ: جَعَلُوا يَنْقُلُونَ ذَاكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُمْ، يَقُولُونَ:

«اللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ».

[راجع: ٢٣٤]

تھیں وہ میں تمھیں بتاتا ہوں: اس میں مشرکین کی قبریں، کچھ گڑھے اور چند ایک کھجور کے درخت تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی قبروں کے متعلق حکم دیا کہ انھیں اکھاڑ دیا جائے۔ گڑھوں کو ہموار کر دیا گیا اور کھجوروں کے درخت کاٹ دیے گئے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کھجوروں کے تنوں کو مسجد کے قبلے میں کھڑا کر دیا اور اس کی دونوں طرف پتھر رکھ دیے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام پتھر اٹھاتے اور یہ رجز بھی پڑھتے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ (پتھر اٹھاتے اور شعر پڑھتے) تھے: ''اے اللہ! بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے۔ انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔''

(٤٧) بَابُ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ

باب: 47- مہاجر کا مناسک حج کی ادائیگی کے بعد مکہ میں ٹھہرنا

٣٩٣٣ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ ابْنَ أُخْتِ النَّمِرِ: مَا سَمِعْتَ فِي سُكْنَى مَكَّةَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ».

[3933] امام زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے سنا جبکہ وہ نمر کندی کے بھانجے سائب بن یزید سے پوچھ رہے تھے کہ تم نے (مہاجر کے) مکہ میں ٹھہرنے کے متعلق کیا سنا ہے؟ انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہاجر کو طواف وداع کے بعد تین دن تک مکہ میں رہنے کی اجازت ہے۔''

(٤٨) بَابُ التَّارِيخِ، مِنْ أَيْنَ أَرَّخُوا التَّارِيخَ؟

باب: 48- اسلامی تاریخ کب سے شروع ہوئی؟

٣٩٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: مَا عَدُّوا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا مِنْ وَفَاتِهِ، مَا عَدُّوا إِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ.

[3934] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ لوگوں نے تاریخ کا شمار نبی ﷺ کی بعثت سے نہیں کیا اور نہ آپ کی وفات ہی سے شمار کیا ہے بلکہ آپ کے مدینہ طیبہ تشریف لانے سے تاریخ کا شمار کیا ہے۔

٣٩٣٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا، وَتُرِكَتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْأُولَى.

تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ. [راجع: ٣٥٠]

[3935] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ آغاز میں نماز صرف، دو رکعت فرض ہوئی تھی۔ پھر نبی ﷺ نے ہجرت کی تو فرض نماز چار رکعت کر دی گئی، البتہ نماز سفر کو سابقہ حالت میں باقی رکھا گیا۔

معمر سے روایت کرنے میں عبدالرزاق نے یزید بن زریع کی متابعت کی ہے۔

(٤٩) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ» وَمَرْثِيَتِهِ لِمَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

باب: 49- نبی ﷺ کی دعا: ''اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت قبول فرما'' اور جو لوگ مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئے ان کے لیے آپ ﷺ کے اظہار افسوس کا بیان

٣٩٣٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَرَضٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: «لَا»، قَالَ: فَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ؟ قَالَ: «لَا» قَالَ: «الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ».

[3936] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ میری تیمارداری کے لیے تشریف لائے۔ میں اس بیماری میں موت کے قریب ہو گیا تھا۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے مرض کی شدت آپ خود ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ میرے پاس مال کی فراوانی ہے اور میری صرف ایک بیٹی وارث ہے۔ کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' عرض کی: نصف مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا: ''ایک تہائی (صدقہ کر دو) اور یہ تہائی بھی بہت ہے۔ تمھارا اپنی اولاد کو مال دار چھوڑ کر جانا اس سے بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑو، وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔''

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: «أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا آجَرَكَ اللهُ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ

احمد بن یونس نے ابراہیم بن سعد سے یہ روایت [أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ] کے بعد بایں الفاظ نقل کی ہے: ''تم جو بھی خرچ کرو جس سے مقصود اللہ کی رضامندی ہو تو اس کا ثواب تمھیں اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرمائے گا حتی کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے وہ بھی باعث ثواب ہو گا۔''

عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ، وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اَللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ، لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ. [راجع: ١٢٩٥]

میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا میں اپنے ساتھیوں کے بعد (مکہ میں) پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ''تم ہرگز پیچھے نہیں رہو گے۔ تم جو عمل بھی اللہ کی رضا جوئی کے لیے کرو گے، اس سے تمھارا درجہ اور مرتبہ اور زیادہ ہو گا۔ شاید تم ان کے بعد زندہ رہو گے حتی کہ تمھارے سبب ایک قوم نفع اٹھائے گی اور دوسرے لوگ نقصان پہنچائے جائیں گے۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت قبول فرما اور انھیں ایڑیوں کے بل نہ لوٹا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ بے چارے سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ پر افسوس کرتے تھے کہ وہ مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئے۔''

وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمُوسٰى عَنْ إِبْرَاهِيمَ: «أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ». [راجع: ٥٦]

احمد بن یونس اور موسیٰ نے ابراہیم سے أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ بیان کیا ہے۔

(٥٠) بَابُ كَيْفَ آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ؟

باب: 50- نبی ﷺ نے اپنے صحابہ میں بھائی چارہ کس طرح قائم کیا؟

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو نبی ﷺ نے میرے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ: آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ.

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما کے مابین سلسلہ مؤاخات قائم کیا۔

٣٩٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ.

[3937] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی ﷺ نے ان کے اور سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان (حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ) کو پیش کش کی کہ وہ اپنی بیویاں اور اپنا مال انھیں آدھا آدھا تقسیم کر دیتے ہیں۔ حضرت

دُلَّنِي عَلَى السُّوقِ، فَرَبِحَ شَيْئًا مِّنْ أَقِطٍ وَّسَمْنٍ، فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ أَيَّامٍ وَّعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: «فَمَا سُقْتَ فِيهَا؟» فَقَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ». [راجع: ٢٠٤٩]

عبدالرحمن بن عوف ؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال اور مال و اسباب میں برکت فرمائے! مجھے بازار کا راستہ بتائیں، چنانچہ انھیں (بازار جانے سے) کچھ پنیر اور گھی کا نفع ہوا۔ نبی ﷺ نے کچھ دنوں بعد حضرت عبدالرحمن پر زردی (خوشبو) کے اثرات دیکھے تو فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کتنا مہر دیا ہے؟'' انھوں نے کہا: گٹھلی بھر سونا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ولیمہ ضرور کرو اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔''

(٥١) بَابٌ:

باب: 51- بلاعنوان

٣٩٣٨ - حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ، فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ: مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَّأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟ قَالَ: «أَخْبَرَنِي بِهِ جِبْرِيلُ آنِفًا»، قَالَ ابْنُ سَلَامٍ: ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، قَالَ: «أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِّنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَّأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوتِ، وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ»، قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ، فَاسْأَلْهُمْ

[3938] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام ؓ کو خبر ملی کہ نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لے آئے ہیں تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چند ایک چیزوں کے بارے میں پوچھا، چنانچہ انھوں نے کہا: میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق دریافت کرتا ہوں جنھیں صرف نبی ہی جانتا ہے: قیامت کی پہلی علامت کیا ہے؟ پہلا کھانا جو اہل جنت تناول کریں گے وہ کیا ہے؟ کیا وجہ ہے کہ بچہ کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی ماں کی شکل وصورت پر ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ابھی ابھی ان باتوں کی حضرت جبریل ؑ نے خبر دی ہے۔'' حضرت عبداللہ بن سلام ؓ نے عرض کیا: فرشتوں میں وہ تو یہودیوں کا دشمن ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کی پہلی علامت آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب تک ہانک کر لائے گی۔ پہلا کھانا جو جنتی تناول کریں گے وہ مچھلی کے جگر کا بڑھا ہوا ٹکڑا ہو گا (جو نہایت لذیذ اور جلد ہضم ہونے والا ہوتا ہے۔) جب مرد کا نطفہ عورت کے نطفے سے

عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَّعْلَمُوا بِإِسْلَامِي، فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فِيكُمْ؟» قَالُوا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ؟» قَالُوا: أَعَاذَهُ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ، فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا مِثْلَ ذٰلِكَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ. قَالُوا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، وَتَنَقَّصُوهُ، قَالَ: هٰذَا كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللهِ. [راجع: ٣٣٢٩]

پہلے رحم مادر میں پہنچ جائے تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کا پانی مرد کے پانی سے سبقت کر جائے تو بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔'' حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ پھر انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! یہود بہت زیادہ بہتان لگانے والے لوگ ہیں۔ اس سے پہلے کہ انھیں میرے اسلام لانے کا علم ہو، آپ ان سے میرے متعلق دریافت کریں، چنانچہ یہودی آئے تو نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ''عبداللہ بن سلام تمھارے اندر کیسا آدمی ہے؟'' انھوں نے کہا: وہ ہم سے بہتر اور سب سے بہتر باپ کا بیٹا ہے اور وہ ہم سے افضل اور افضل باپ کا بیٹا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے تو تمھارے کیا تأثرات ہوں گے؟'' انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اسے اسلام سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آپ ﷺ نے اس بات کو دہرایا تو انھوں نے وہی جواب دیا۔ اس دوران میں حضرت عبداللہ بن سلام باہر نکل آئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے سچے رسول ہیں۔ یہ سن کر یہودیوں نے کہا کہ یہ ہم میں سے شریر ہے اور شریر باپ کا بیٹا ہے اور پھر انھوں نے ان کی شان میں کمی کرنا شروع کر دی تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے (ان سے) اسی بات کا خطرہ تھا۔

٣٩٣٩، ٣٩٤٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مُطْعِمٍ قَالَ: بَاعَ شَرِيكٌ لِّي دَرَاهِمَ فِي السُّوقِ نَسِيئَةً، فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ، أَيَصْلُحُ هٰذَا؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، وَاللهِ لَقَدْ

[3940,3939] حضرت عبدالرحمٰن بن مطعم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرے ایک ساتھی نے بازار میں چند درہم ادھار پر فروخت کیے تو میں نے کہا: سبحان اللہ! کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ اس نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم! میں نے انھیں بازار میں فروخت کیا ہے۔ کسی نے بھی اس

بِعْتُهَا فِي السُّوقِ فَما عابَهُ أَحَدٌ فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هٰذَا الْبَيْعَ، فَقَالَ: «مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَّمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ»، وَالْقَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَنَا تِجارَةً، فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ مِثْلَهُ.

خرید و فروخت پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ہم اس طرح خرید و فروخت کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''جو نقد ہو اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ ادھار پر اس طرح کی خرید و فروخت جائز نہیں۔'' تم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ، اس خرید و فروخت کے متعلق ان سے دریافت کرو کیونکہ وہ ہم سے بہت بڑے تاجر تھے۔ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے یہی جواب دیا۔

وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: فَقَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ وَقَالَ: نَسِيئَةً إِلَى الْمَوْسِمِ أَوِ الْحَجِّ. [راجع: ٢٠٦٠، ٢٠٦١]

(راویٔ حدیث) حضرت سفیان کبھی اس کو بایں الفاظ بیان کرتے تھے کہ نبی ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ہم اس طرح کی خرید و فروخت کرتے تھے اور کبھی بایں الفاظ بیان کرتے تھے: ہم موسم یا حج تک ادھار خرید و فروخت کرتے تھے۔

(٥٢) بَابُ إِتْيَانِ الْيَهُودِ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ

باب: 52- نبی ﷺ کی مدینہ طیبہ تشریف آوری پر یہودیوں کا آپ کے پاس آنا

﴿هَادُوا﴾ [البقرة: ٦٢]: صَارُوا يَهُودًا، وَأَمَّا قَوْلُهُ: ﴿هُدْنَا﴾ [الأعراف: ١٥٦]: تُبْنَا، هَائِدٌ: تَائِبٌ.

قرآن میں ﴿هَادُوا﴾ کے معنی ہیں: ''انھوں نے یہودیت کو اختیار کیا۔'' اور ﴿هُدْنَا﴾ کے معنی ہیں: ''ہم نے توبہ کی۔'' اسی سے هَائِدٌ بنا ہے جس کے معنی ہیں توبہ کرنے والا۔

٣٩٤١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ آمَنَ بِي عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُودِ لَآمَنَ بِي الْيَهُودُ».

[3941] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر دس یہودی مجھ پر ایمان لے آتے تو سب یہودی مسلمان ہو جاتے۔''

٣٩٤٢ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ - أَوْ مُحَمَّدُ - بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْغُدَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ: أَخْبَرَنَا

[3942] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ مدینہ طیبہ آئے تو آپ نے

أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَإِذَا أُنَاسٌ مِّنَ الْيَهُودِ يُعَظِّمُونَ عَاشُورَاءَ وَيَصُومُونَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نَحْنُ أَحَقُّ بِصَوْمِهِ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ». [راجع: ٢٠٠٥]

یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشوراء کے دن کی تعظیم کرتے ہیں اور اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہم اس دن روزہ رکھنے کے زیادہ حق دار ہیں۔'' پھر آپ نے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

٣٩٤٣ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالُوا: هٰذَا هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَحْنُ أَوْلٰى بِمُوسَى مِنْكُمْ»، فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ. [راجع: ٢٠٠٤]

[3943] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشوراء کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ ان سے دریافت کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر فتح دی تھی، چنانچہ ہم اس دن کی تعظیم کے پیش نظر روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم تمھاری نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں۔'' پھر آپ نے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

٣٩٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُسَهُمْ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُؤُسَهُمْ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ، ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ. [راجع: ٣٥٥٨]

[3944] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سر کے بال پیشانی پر لٹکاتے تھے جبکہ قریش مانگ نکالتے تھے اور اہل کتاب بھی سر کے بال اپنی پیشانیوں پر لٹکائے رکھتے تھے۔ نبی ﷺ کے پاس جس معاملے کے متعلق اللہ کا حکم نہ آتا تھا آپ اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے۔ بعد میں نبی ﷺ مانگ نکالنے لگے۔

٣٩٤٥ - حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

[3945] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ اہل کتاب ہی تو ہیں جنھوں نے آسمانی کتاب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّؤُوهُ أَجْزَاءً فَآمَنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ. [انظر: ٤٧٠٥، ٤٧٠٦]

کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ وہ اس کے کچھ حصے پر ایمان لائے جبکہ کچھ حصے کا انکار کر دیا۔

(٥٣) بَابُ إِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

باب: 53- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کا واقعہ

٣٩٤٦ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: قَالَ أَبِي، ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ: أَنَّهُ تَدَاوَلَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ رَبٍّ إِلَى رَبٍّ.

[3946] حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھیں دس سے کچھ زیادہ آدمیوں نے یکے بعد دیگرے خریدا اور ان کے مالک بنتے رہے۔

٣٩٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَنَا مِنْ رَامَ هُرْمُزَ.

[3947] حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں رام ہرمز کا رہنے والا ہوں۔

٣٩٤٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: فَتْرَةٌ بَيْنَ عِيسَى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ سِتُّمِائَةِ سَنَةٍ.

[3948] حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان زمانۂ فترت چھ سو سال ہے۔

فائدہ: "فترت" کے معنی انقطاع کے ہیں۔ اصطلاحی طور پر اس سے وہ مدت مراد ہے جس میں اللہ کی طرف سے کوئی رسول نہ آیا ہو۔ صحیح احادیث کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا درمیانی عرصہ زمانہ فترت کہلاتا ہے جو بقول سلمان فارسی رضی اللہ عنہ چھ صد برس ہے۔ عرب کے ہاں یہ طریقہ رائج ہے کہ کسر کو حذف کر کے پورا عدد ذکر کر دیتے ہیں جیسا کہ اس مقام پر ایسا ہوا ہے، کیونکہ زمانۂ فترت پانچ سو سال سے زیادہ اور چھ سو سے کم ہے۔ عرب میں کسر کو پورا کرنے کا یا اسے حذف کر دینے کا طریقہ جاری وساری ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

64 - كِتَابُ الْمَغَازِي

نبی ﷺ کے غزوات کا بیان

(١) بَابُ غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ [أَوِ الْعُسَيْرَةِ]

وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: أَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ ﷺ الْأَبْوَاءَ، ثُمَّ بُوَاطَ، ثُمَّ الْعُشَيْرَةَ.

٣٩٤٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، فَقِيلَ لَهُ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ غَزْوَةٍ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ، قِيلَ: كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ: فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ؟ قَالَ: الْعُشَيْرُ أَوِ الْعُسَيْرَةَ، فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةَ، فَقَالَ: الْعُشَيْرَةَ.

[انظر: ٤٤٠٤، ٤٤٧١]

باب: 1- غزوۂ عشیرہ یا عسیرہ کا بیان

ابن اسحاق نے کہا: نبی ﷺ نے سب سے پہلے ابواء کی جنگ لڑی، پھر بواط اور پھر عشیرہ کی جنگیں لڑیں۔

[3949] حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پہلو میں (بیٹھا ہوا) تھا کہ ان سے پوچھا گیا: نبی ﷺ نے کتنی جنگیں لڑی ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ انیس (19)۔ میں نے پوچھا: آپ کتنی جنگوں میں آپ ﷺ کے ہمراہ تھے؟ انھوں نے فرمایا: سترہ (17) میں۔ میں نے پوچھا سب سے پہلا غزوہ کون سا تھا؟ انھوں نے بتایا کہ عشیر یا عسیرہ۔ میں نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ (صحیح لفظ) عشیرہ ہے۔

فائدہ: غزوۂ بدر کا سبب عشیرہ کا سفر تھا۔ رسول اللہ ﷺ قریش کے سردار ابوسفیان کا تعاقب کرنے کے لیے نکلے جو شام سے مالِ تجارت لے کر واپس مکہ جا رہے تھے۔ اور ابوجہل وغیرہ اس کے تعاون کے لیے نکلے۔ مالِ تجارت والا قافلہ تو بچ کر نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن مقام بدر پر اسلام اور کفر کے مابین عظیم معرکہ برپا ہوا، جس میں ابوجہل اور قریش کے بڑے بڑے سورما مارے گئے۔ کفر کی کمر ٹوٹ گئی اور اسلام کا عروج شروع ہوا۔

(٢) بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ يُقْتَلُ بِبَدْرٍ

باب: 2- نبی ﷺ کا ان لوگوں کو ذکر کرنا جو بدر میں قتل ہوں گے

٣٩٥٠ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو ابْنُ مَيْمُونٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ صَدِيقًا لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ، وَكَانَ سَعْدٌ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا، فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بِمَكَّةَ، فَقَالَ لِأُمَيَّةَ: انْظُرْ لِي سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَعَلِّي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ، فَخَرَجَ بِهِ قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَلَقِيَهُمَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ: يَا أَبَا صَفْوَانَ! مَنْ هٰذَا مَعَكَ؟ فَقَالَ: هٰذَا سَعْدٌ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ: أَلَا أَرَاكَ تَطُوفُ بِمَكَّةَ آمِنًا وَقَدْ أَوَيْتُمُ الصُّبَاةَ وَزَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ تَنْصُرُونَهُمْ وَتُعِينُونَهُمْ؟ أَمَا وَاللهِ لَوْلَا أَنَّكَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ إِلٰى أَهْلِكَ سَالِمًا، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَرَفَعَ صَوْتَهُ عَلَيْهِ: أَمَا وَاللهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي هٰذَا لَأَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ، طَرِيقَكَ عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ أُمَيَّةُ: لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلٰى أَبِي الْحَكَمِ سَيِّدِ أَهْلِ الْوَادِي، فَقَالَ سَعْدٌ: دَعْنَا عَنْكَ يَا أُمَيَّةُ، فَوَاللهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُمْ قَاتِلُوكَ»، قَالَ: بِمَكَّةَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، فَفَزِعَ لِذٰلِكَ أُمَيَّةُ فَزَعًا شَدِيدًا، فَلَمَّا رَجَعَ أُمَيَّةُ إِلٰى أَهْلِهِ قَالَ: يَا أُمَّ صَفْوَانَ! أَلَمْ تَرَيْ مَا قَالَ لِي سَعْدٌ؟ قَالَتْ: وَمَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُمْ

[3950] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ زمانۂ جاہلیت میں امیہ بن خلف کے دوست تھے اور امیہ جب مدینہ طیبہ سے گزرتا تو ان کے پاس ٹھہرتا تھا۔ اسی طرح جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ جاتے تو اس کے پاس قیام کرتے۔ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بغرض عمرہ مکہ مکرمہ گئے اور امیہ کے پاس قیام کیا۔ انھوں نے امیہ سے کہا کہ میرے لیے تنہائی کا وقت دیکھو تاکہ میں عمرہ کر لوں، چنانچہ امیہ انھیں دوپہر کے وقت اپنے ساتھ لے کر نکلا تو ان کی ابوجہل سے ملاقات ہو گئی۔ اس نے پوچھا: اے ابوصفوان! تمھارے ساتھ یہ کون ہے؟ اس نے کہا: یہ سعد بن معاذ ہیں۔ ابوجہل نے کہا: میں تمھیں مکہ میں امن کے ساتھ طواف کرتا ہوا نہ دیکھوں۔ تم لوگوں نے بے دین حضرات کو اپنے ہاں پناہ دے رکھی ہے اور تم اپنے خیال کے مطابق ان کا تعاون بھی کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! اگر اس وقت تم ابوصفوان کے ساتھ نہ ہوتے تو اپنے گھر سلامتی کے ساتھ نہیں جا سکتے تھے۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بآواز بلند ابوجہل سے کہا: خبردار! اللہ کی قسم! اگر تو مجھے اس وقت طواف سے روکے گا تو میں بھی تجھے اس سے سخت کام سے منع کروں گا، یعنی مدینے کی طرف سے تمھارا راستہ بند کرا دوں گا۔ امیہ کہنے لگا: اے سعد! ابوالحکم کے سامنے بلند آواز سے گفتگو نہ کرو۔ یہ اس وادی کا سردار ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیہ تم اس طرح کی گفتگو نہ کرو۔ اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ سے سن چکا ہوں: ''یقیناً وہ تجھے قتل کریں گے۔'' امیہ نے پوچھا: کیا (وہ) مکہ میں (مجھے قتل کر دیں گے)؟ انھوں نے فرمایا: مجھے اس کا علم نہیں۔ یہ سن کر امیہ بہت گھبرایا۔ جب وہ

أَنَّهُمْ قَاتِلِيَّ، فَقُلْتُ لَهُ: بِمَكَّةَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، فَقَالَ أُمَيَّةُ: وَاللهِ لَا أَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اسْتَنْفَرَ أَبُو جَهْلٍ النَّاسَ، قَالَ: أَدْرِكُوا عِيرَكُمْ، فَكَرِهَ أُمَيَّةُ أَنْ يَخْرُجَ، فَأَتَاهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ: يَا أَبَا صَفْوَانَ، إِنَّكَ مَتَى يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَأَنْتَ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي تَخَلَّفُوا مَعَكَ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ أَبُو جَهْلٍ حَتَّى قَالَ: أَمَّا [إِذْ] غَلَبْتَنِي فَوَاللهِ لَأَشْتَرِيَنَّ أَجْوَدَ بَعِيرٍ بِمَكَّةَ، ثُمَّ قَالَ أُمَيَّةُ: يَا أُمَّ صَفْوَانَ! جَهِّزِينِي، فَقَالَتْ لَهُ: يَا أَبَا صَفْوَانَ! وَقَدْ نَسِيتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ؟ قَالَ: لَا، مَا أُرِيدُ أَنْ أَجُوزَ مَعَهُمْ إِلَّا قَرِيبًا. فَلَمَّا خَرَجَ أُمَيَّةُ أَخَذَ لَا يَتْرُكُ مَنْزِلًا إِلَّا عَقَلَ بَعِيرَهُ، فَلَمْ يَزَلْ بِذٰلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَدْرٍ. [راجع: ٣٦٣٢]

اپنی بیوی کے پاس لوٹا تو اس نے کہا: ام صفوان! تجھے معلوم ہے کہ مجھے سعد نے کیا کہا ہے؟ اس نے کہا: کیا کہا ہے؟ امیہ نے کہا: اس نے بتایا ہے کہ محمد کے کہنے کے مطابق وہ مجھے کسی نہ کسی دن موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ میں نے پوچھا: کیا مکہ میں مجھے قتل کریں گے؟ تو انھوں نے کہا: مجھے اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ امیہ کہنے لگا: اللہ کی قسم! اب میں مکہ سے باہر کبھی نہیں جاؤں گا، چنانچہ جب غزوۂ بدر کا موقع آیا تو ابوجہل نے لوگوں کو لڑائی کی تیاری کے لیے کہا، نیز انھیں ابھارا کہ تم اپنے قافلے کی حفاظت کے لیے نکلو، لیکن امیہ نے مکے سے باہر نکلنے کو پسند نہ کیا۔ ابوجہل نے اس کے پاس آ کر کہا: اے ابوصفوان! تم وادی کے سردار ہو۔ جب لوگ دیکھیں گے کہ تم لڑائی کے لیے نہیں نکل رہے تو وہ بھی نہیں نکلیں گے۔ ابوجہل مسلسل اصرار کرتا رہا حتی کہ امیہ نے کہا: اگر تو مجھے مجبور کرتا ہے تو اللہ کی قسم! میں ایسا تیز رفتار اونٹ خریدتا ہوں جس کا مکے میں کوئی ثانی نہیں ہو گا۔ پھر امیہ ملعون نے (اپنی بیوی سے) کہا: اے ام صفوان! میرا جنگی سامان تیار کرو۔ اس نے کہا: اے ابوصفوان! کیا تم اپنے یثربی بھائی (دوست) کی بات بھول گئے ہو؟ امیہ بولا: میں بھولا نہیں ہوں لیکن ان کے ساتھ صرف تھوڑی دور تک جاؤں گا۔ جب امیہ نکلا تو راستے میں جس منزل پر بھی ٹھہرنا ہوتا یہ اپنا اونٹ قریب ہی باندھ لیتا۔ وہ مسلسل ایسے ہی احتیاط کرتا رہا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے میدان بدر میں کیفر کردار تک پہنچا دیا۔

(٣) [بَابُ] قِصَّةِ غَزْوَةِ بَدْرٍ

باب: 3- غزوۂ بدر کا واقعہ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ إِذْ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اللہ تعالیٰ نے بدر میں اس وقت تمھاری مدد کی جبکہ تم کمزور تھے، لہٰذا اللہ سے ڈرتے

تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلَٰثَةِ ءَالَٰفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُنزَلِينَ ○ بَلَىٰٓ ۚ إِن تَصْبِرُوا۟ وَتَتَّقُوا۟ وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ ءَالَٰفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِينَ ○ وَمَا جَعَلَهُ ٱللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِۦ ۗ وَمَا ٱلنَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ○ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُوا۟ خَآئِبِينَ ﴾ [آل عمران: ۱۲۳-۱۲۷]

رہو، امید ہے کہ تم شکر گزار بن جاؤ گے۔ جب آپ اہل ایمان سے کہہ رہے تھے: کیا تمھیں یہ کافی نہیں کہ تمھارا رب تین ہزار فرشتے اتار کر تمھاری مدد کرے؟ کیوں نہیں! اگر تم صبر کرو، اللہ سے ڈرتے رہو اور دشمن تم پر فوراً چڑھ آئے تو تمھارا رب خاص نشان زدہ پانچ ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد کرے گا۔ مدد کی خبر اللہ نے تمھیں اس لیے دی ہے کہ تم خوش ہو جاؤ اور تمھارے دل مطمئن ہو جائیں اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے جو بڑا زبردست کمال حکمت والا ہے۔ تاکہ اللہ کافروں کا ایک بازو کاٹ دے یا انھیں ایسا ذلیل کرے کہ وہ ناکام ہو کر پسپا ہو جائیں۔''

فَوْرِهِمْ: غَضَبِهِمْ.

﴿فَوْرِهِمْ﴾ کے معنی ہیں کفار کا جوش و غضب، یعنی غضبناک ہو کر تم پر حملہ کر دیں۔

وَقَالَ وَحْشِيٌّ: قَتَلَ حَمْزَةُ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ ابْنِ الْخِيَارِ يَوْمَ بَدْرٍ.

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن طعیمہ بن عدی بن خیار کو قتل کیا تھا۔

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ يَعِدُكُمُ ٱللَّهُ إِحْدَى ٱلطَّآئِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ ٱلشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ﴾ [الأنفال: ۷]

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جب اللہ نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ دونوں گروہوں میں سے ایک تمھارا ہو گا اور تم یہ چاہتے تھے کہ غیر مسلح گروہ (تجارتی قافلہ) تمھارے ہاتھ لگ جائے۔''

الشَّوْكَةُ: الْحَدُّ.

﴿الشَّوْكَةُ﴾ کے معنی نوکدار کانٹے کے ہیں۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے وعدہ فرمایا تھا کہ دو گروہوں عیر یا نفیر میں سے ایک پر آپ کو کامیاب کرے گا، لیکن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو ابوسفیان کے قافلے پر کامیابی زیادہ محبوب تھی کیونکہ اس سے لڑائی کے بغیر جنگی سامان ہاتھ آنے کی امید تھی۔ لیکن ابوسفیان نے ساحلی راستہ اختیار کیا اور اپنا قافلہ مسلمانوں سے بچا کر نکل جانے میں کامیاب ہو گیا۔

۳۹۵۱ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

[3951] حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جتنی جنگیں لڑی ہیں، میں غزوۂ تبوک کے علاوہ دیگر تمام جنگوں میں حاضر رہا، البتہ غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکا تھا، لیکن جو لوگ اس جنگ

عَنْهُ يَقُولُ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، غَيْرَ أَنِّي تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ. [راجع: ٢٧٥٧]

میں شریک نہ ہو سکے تھے، ان میں سے کسی پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں کیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ قافلۂ قریش کو تلاش کرنے کی نیت سے نکلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے کسی طے شدہ پروگرام کے بغیر ہی مسلمانوں اور ان کے دشمنوں کے درمیان مڈبھیڑ کرا دی۔

(٤) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَٱسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّى مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُرْدِفِينَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ ٱللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِۦ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا ٱلنَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ إِذْ يُغَشِّيكُمُ ٱلنُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِۦ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ ٱلشَّيْطَٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ ٱلْأَقْدَامَ ۝ إِذْ يُوحِى رَبُّكَ إِلَى ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ أَنِّى مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا۟ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۚ سَأُلْقِى فِى قُلُوبِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلرُّعْبَ فَٱضْرِبُوا۟ فَوْقَ ٱلْأَعْنَاقِ وَٱضْرِبُوا۟ مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَآقُّوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ ۚ وَمَن يُشَاقِقِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَإِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ﴾ [الأنفال: ٩-١٣].

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور تم اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمھاری فریاد کو سن لیا کہ میں ایک ہزار فرشتوں کی قطار تمھاری مدد کو بھیج رہا ہوں۔ یہ بات اللہ نے تمھیں اس لیے بتائی کہ تم خوش ہو جاؤ اور تمھارے دل مطمئن ہو جائیں، ورنہ مدد تو جب بھی ہو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ یقیناً اللہ بڑا زبردست کمال حکمت والا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے تمھارا خوف دور کرنے کے لیے تم پر غنودگی طاری کر دی اور آسمان سے تم پر بارش برسا دی تا کہ تمھیں پاک کرے اور شیطان کی نجاست تم سے دور کر دے اور تمھارے دلوں کو مضبوط کر دے، نیز تمھارے قدم جما دے۔ جب تمھارا پروردگار فرشتوں کو حکم دے رہا تھا کہ میں تمھارے ساتھ ہوں، لہٰذا تم مسلمانوں کے قدم جمائے رکھو۔ میں ابھی ان کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا، لہٰذا تم ان کی گردنوں پر اور ان کے ہر جوڑ پر ضربیں لگاؤ۔ یہ اس لیے تھا کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی تھی۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا تو اللہ ایسے لوگوں کو شدید سزا دینے والا ہے“ کا بیان

٣٩٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ مَشْهَدًا لَأَنْ أَكُونَ صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَدْعُو عَلَى الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: لَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى: ﴿فَاذْهَبْ أَنتَ وَرَبُّكَ فَقَٰتِلَآ﴾ [المائدة: ٢٤] وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ، يَعْنِي قَوْلَهُ. [انظر: ٤٦٠٩]

[3952] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ میں ایک ایسی بات دیکھی، اگر وہ بات مجھے حاصل ہوتی تو کسی نیکی کو اس کے برابر خیال نہ کرتا۔ ہوا یوں کہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ مشرکین پر بددعا کر رہے تھے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم ایسا نہیں کہیں گے جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان سے کہا تھا: ''تو اور تیرا رب دونوں جاؤ اور وہاں دونوں لڑائی کرو۔'' بلکہ ہم تو آپ کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے لڑیں گے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا تھا اور آپ ان پاکیزہ جذبات سے مسرور ہوئے۔

٣٩٥٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ». فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: حَسْبُكَ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ﴾ [القمر: ٤٥]. [راجع: ٢٩١٥]

[3953] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے بدر کے دن اللہ سے عرض کی: ''اے اللہ! میں تجھے، تیرے عہد اور وعدے کا واسطہ دیتا ہوں (اب اس وعدے کو پورا کر)۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیری عبادت نہ ہو (تو پھر کفار کو غالب کردے)۔'' اس دوران میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دست مبارک پکڑ کر عرض کی: اللہ کے رسول! بس یہی کافی ہے۔ اللہ آپ کی ضرور مدد کرے گا، چنانچہ آپ وہاں سے نکلے تو زبان پر یہ کلمات جاری تھے: ''عنقریب یہ (مشرکین کی) جماعت شکست خوردہ ہوگی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔''

(٥) بَابٌ:

باب: 5- بلاعنوان

٣٩٥٤ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّهُ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ

[3954] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کے متعلق فرمایا: ''مومنین میں سے جہاد سے بیٹھ رہنے والے (اور جہاد میں شرکت کرنے

الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [النساء:٩٥] عَنْ بَدْرٍ وَّالْخَارِجُونَ إِلٰى بَدْرٍ. [انظر: ٤٥٩٥]

والے) برابر نہیں ہیں۔" اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے اور جو اس میں شریک نہ ہوئے۔

(٦) بَابُ عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ

باب:6- شرکائے بدر کی تعداد کا بیان

٣٩٥٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ. [انظر: ٣٩٥٦]

[3955] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ مجھے اور ابن عمر ؓ کو کمسن شمار کیا گیا تھا (اس لیے غزوۂ بدر میں شریک نہیں کیا گیا)۔

٣٩٥٦ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَوْمَ بَدْرٍ نَيِّفًا عَلٰى سِتِّينَ وَالْأَنْصَارُ [نَيِّفًا] وَّأَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ. [راجع: ٣٩٥٥]

[3956] حضرت براء بن عازب ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بدر کی جنگ کے وقت کم عمر تھے۔ اور بدر کی لڑائی میں مہاجرین کی تعداد ساٹھ سے کچھ زیادہ تھی جبکہ انصار دو سو چالیس سے کچھ اوپر تھے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ جنگ میں ان لوگوں کو شامل فرماتے جو بالغ ہوتے تھے۔ غزوۂ بدر میں کفار کی تعداد سات سو پچاس یا ایک ہزار کے لگ بھگ تھی اور ان کے پاس اسلحہ بھی کافی تھا جبکہ مسلمانوں کی تعداد تین سو دس یا تین سو انیس کے درمیان تھی۔ ہتھیار بھی پورے نہ تھے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اہل اسلام کا بول بالا فرمایا۔ آج بھی اگر فضائے بدر پیدا ہو جائے تو اللہ کی مدد اور اس کی تائید مسلمانوں کے شامل حال ہو سکتی ہے۔

٣٩٥٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّهُمْ كَانُوا عِدَّةَ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ أَجَازُوا مَعَهُ النَّهَرَ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَمِائَةٍ، قَالَ الْبَرَاءُ: لَا وَاللهِ، مَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهَرَ إِلَّا مُؤْمِنٌ. [انظر: ٣٩٥٨، ٣٩٥٩]

[3957] حضرت براء ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے اصحاب محمد ﷺ نے بتایا جو بدر میں شریک تھے کہ ان کی تعداد اصحاب طالوت جتنی تھی، جنھوں نے ان کے ساتھ نہر کو پار کیا تھا۔ وہ تین سو دس سے کچھ اوپر تھے۔ حضرت براء نے فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت طالوت کے ہمراہ نہر کو صرف وہی لوگ پار کر سکے جو مومن تھے۔

٣٩٥٨ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا

[3958] حضرت براء بن عازب ؓ سے ایک اور

إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَتَحَدَّثُ أَنَّ عِدَّةَ أَصْحَابِ بَدْرٍ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ وَلَمْ يُجَاوِزْ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَمِائَةٍ. [راجع: ٣٩٥٧]

روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم اصحاب محمد ﷺ آپس میں یہ گفتگو کرتے تھے کہ اصحاب بدر کی تعداد بھی اتنی ہی تھی جتنی اصحاب طالوت کی تھی جنھوں نے ان کے ساتھ نہر عبور کی تھی۔ اور اس نہر کو پار کرنے والے صرف اہل ایمان تھے۔ ان کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی۔

٣٩٥٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ ثَلَاثَمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ بِعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ، وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ. [راجع: ٣٩٥٧]

[3959] حضرت براء ؓ سے مزید ایک روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ اصحاب بدر تین سو دس سے کچھ زیادہ تھے۔ وہ اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر تھے جنھوں نے ان کے ساتھ نہر پار کی تھی۔ اور اسے عبور کرنے والے صرف ایمان دار ہی تھے۔

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جیسے اصحاب طالوت مومن تھے ایسے ہی اصحاب بدر بھی سب کے سب مومن تھے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو بدر میں شریک نہیں ہوئے وہ مومن نہیں کیونکہ یہ تو ایک ہنگامی جنگ تھی۔ الغرض اصحاب بدر، طالوت کے ساتھیوں کے ساتھ تعداد اور صفت ایمان میں برابر تھے۔ اصحاب بدر کی تعداد تین سو تیرہ کے لگ بھگ تھی۔ واللہ أعلم.

(٧) بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى كُفَّارِ قُرَيْشٍ: شَيْبَةَ، وَعُتْبَةَ، وَالْوَلِيدِ، وَأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَهَلَاكِهِمْ

باب: 7- نبی ﷺ کی کفار قریش: شیبہ، عتبہ، ولید اور ابوجہل پر بددعا اور ان کی تباہی کا بیان

٣٩٦٠ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْكَعْبَةَ فَدَعَا عَلَى نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ: عَلَى شَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأَبِي جَهْلِ بْنِ

[3960] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے قبلہ رو ہو کر کفار قریش کے چند لوگوں: شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ اور ابوجہل بن ہشام کے خلاف بددعا کی تھی۔ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے ان کی لاشیں میدان بدر میں دیکھیں۔ سورج کی سخت حرارت نے ان کی لاشوں کو بدبودار

هِشَامٍ، فَأَشْهَدُ بِاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ، وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا. [راجع: ٢٤٠]

کر دیا تھا اور یہ نہایت گرم دن تھا۔

(٨) بَابُ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ

باب:8- ابوجہل کے قتل کا بیان

٣٩٦١ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَتَى أَبَا جَهْلٍ وَّبِهِ رَمَقٌ يَّوْمَ بَدْرٍ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: هَلْ أَعْمَدُ مِنْ رَّجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ؟.

[3961] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بدر کے دن ابوجہل کے پاس گئے جبکہ وہ آخری سانس لے رہا تھا۔ ابوجہل نے کہا: مجھ سے بڑھ کر کوئی آدمی ہے جسے تم نے قتل کیا ہو؟

٣٩٦٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ يَّنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ؟» فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ، قَالَ: أَأَنْتَ أَبُو جَهْلٍ؟ قَالَ: فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ - أَوْ: رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ؟ -.

[3962] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جو پتہ کر کے آئے کہ ابوجہل کا کیا حشر ہوا؟'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حقیقت حال معلوم کرنے گئے تو دیکھا کہ عفراء کے دونوں بیٹوں نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس کا جسم ٹھنڈا پڑا ہے۔ انھوں نے دریافت کیا: آیا تو ہی ابوجہل ہے؟ انھوں نے اس کی ڈاڑھی پکڑ لی تو ابوجہل نے کہا: اس سے بھی بڑا کوئی آدمی ہے جسے تم نے آج قتل کیا ہو؟ یا کہا کہ اس سے بھی بڑا کوئی آدمی ہے جسے اس کی قوم نے قتل کر ڈالا ہو؟

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ؟. [انظر: ٣٩٦٣، ٤٠٢٠]

احمد بن یونس نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''کیا تو ہی ابوجہل ہے؟''

٣٩٦٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: «مَنْ يَّنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ؟» فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَأَخَذَ

[3963] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: ''کون دیکھ کر آئے گا کہ ابوجہل کا کیا حشر ہوا؟'' حضرت عبداللہ بن مسعود معلوم کرنے گئے تو دیکھا کہ عفراء کے دونوں بیٹوں نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس کا جسم ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ حضرت عبداللہ بن

بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ: أَنْتَ، أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ - أَوْ قَالَ: قَتَلْتُمُوهُ؟ -.

مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ کر فرمایا: کیا تو ہی ابوجہل ہے؟ اس نے کہا: کیا اس آدمی سے بڑھ کر کوئی ہے جسے اس کی قوم نے قتل کیا یا کہا: اسے تم نے قتل کیا ہے؟

حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ. [راجع: ٣٩٦٢]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک دوسری روایت بھی اسی طرح مروی ہے۔

٣٩٦٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَتَبْتُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي بَدْرٍ، يَعْنِي حَدِيثَ ابْنَيْ عَفْرَاءَ. [راجع: ٣١٤١]

[3964] حضرت صالح بن ابراہیم سے روایت ہے، انھوں نے اپنے باپ سے، پھر اپنے دادا (عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) سے عفراء کے دونوں بیٹوں کے بدر (میں کارنامے) کے متعلق یہ حدیث بیان کی ہے۔

٣٩٦٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَقَالَ قَيْسٌ: وَفِيهِمْ أُنْزِلَتْ ﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾ [الحج: ١٩] قَالَ: هُمُ الَّذِينَ تَبَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ: عَلِيٌّ، وَحَمْزَةُ، وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ. [انظر: ٣٩٦٧، ٤٧٤٤]

[3965] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں پہلا شخص ہوں گا جو اللہ کے دربار میں جھگڑا چکانے کے لیے دوزانوں ہو کر بیٹھوں گا۔ قیس بن عباد نے کہا کہ انھی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ''یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا۔'' ان سے مراد وہ حضرات ہیں جو غزوۂ بدر کے دن ایک دوسرے کے مقابلے کے لیے لڑائی میں نکلے۔ مسلمانوں کی طرف سے حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور کفار کی طرف سے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ سامنے آئے۔

٣٩٦٦ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَزَلَتْ ﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾ [الحج: ١٩] فِي سِتَّةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ: عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ

[3966] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا یہ آیت کریمہ: ''یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اللہ کے بارے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کیا۔'' قریش کے چھ آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی: (تین مسلمانوں کی طرف سے، یعنی) حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور (تین کفار کی طرف سے، یعنی) شیبہ بن

عُتْبَةَ . [انظر: ٣٩٦٨، ٣٩٦٩، ٤٧٤٣]

ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔

٣٩٦٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ - كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي ضُبَيْعَةَ، وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِي سَدُوسَ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ: فِينَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾ [الحج: ١٩]. [راجع: ٣٩٦٥]

[3967] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ درج ذیل آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی تھی: ''یہ دو گروہ ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا۔''

٣٩٦٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتُ فِي هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ، نَحْوَهُ. [راجع: ٣٩٦٦]

[3968] حضرت ابو ذر ؓ سے روایت ہے، وہ خوب قسم اٹھا کر فرمایا کرتے تھے کہ سورۂ حج کی آیات ان چھ آدمیوں کے متعلق نازل ہوئی تھی جو بدر کی لڑائی میں ایک دوسرے کے مقابلے میں آئے تھے۔ راوی نے پہلی حدیث کی طرح اسے بھی بیان کیا۔

فائدہ: پہلے لڑائی کا قاعدہ یہ ہوتا تھا کہ ایک آدمی میدان میں نکلتا اور فریق مخالف کو للکارتا ہوا کہتا: ''کوئی ہے مقابلہ کرنے والا'' پھر دوسرے فریق کی طرف سے ایک آدمی اس کا مقابلہ کرنے کے لیے سامنے آتا۔ اسے مبارزت کہتے ہیں۔ ان کے درمیان مقابلہ ہوتا، باقی صفیں تماشائی بن کر دیکھتی رہتیں، کبھی تو اسی پر فیصلہ ہو جاتا کبھی ہلہ بول دیا جاتا۔ قریش مکہ نے بھی ایسا ہی کیا ان کی طرف سے تین شخص میدان میں نکلے عتبہ، شیبہ اور ولید۔ کہنے لگے: ''اے محمد! ہم میں سے لڑنے کے لیے کسی کو میدان میں بھیجیں۔'' ادھر سے انصار کی طرف سے تین جوان نکلے تو انھوں نے کہا: ہم تم سے نہیں لڑنا چاہتے۔ ہم تو اپنی برادری، یعنی قریشیوں سے لڑنا چاہتے ہیں۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے حمزہ! اٹھو، اے علی! تم بھی میدان میں اترو اور اے عبیدہ! تم بھی مقابلے کے لیے جاؤ۔ حضرت حمزہ ؓ شیبہ کے مقابلے میں، حضرت علی ولید کے مقابلے میں کھڑے ہوئے، حضرت حمزہ ؓ نے شیبہ کو پہلے ہی وار میں قتل کر دیا اور حضرت علی ؓ نے بھی اپنے مدمقابل ولید بن عتبہ کو جھٹ مار لیا، لیکن حضرت عبیدہ ؓ اور ان کے مدمقابل عتبہ بن ربیعہ کے درمیان ایک ایک وار کا مقابلہ ہوا اور دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے پر گہرا زخم لگایا۔ اتنے میں حضرت علی اور حضرت حمزہ ؓ اپنے اپنے شکار سے فارغ ہو کر آ گئے، آتے ہی عتبہ پر ٹوٹ پڑے اور اس کا کام تمام کر دیا اور حضرت عبیدہ ؓ کو اٹھا لائے ان کا پاؤں کٹ گیا تھا اور جنگ سے واپسی پر وادی صفراء میں ان کا انتقال ہو گیا۔[1]

٣٩٦٩ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا

[3969] حضرت ابو ذر ؓ سے روایت ہے، وہ قسم اٹھا

1 فتح الباري: 372/7.

هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسٍ [قَالَ]: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا: إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ ٱخْتَصَمُوا۟ فِى رَبِّهِمْ﴾ [الحج: ١٩] نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ: حَمْزَةَ وَعَلِيٍّ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ، وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ. [راجع: ٣٩٦٦]

کر کہا کرتے تھے کہ یہ آیت: ''یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا۔'' ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی جو بدر کی لڑائی میں ایک دوسرے کے مقابلے کے لیے نکلے تھے، یعنی سیدنا حمزہ، علی اور عبیدہ بن حارث ؓ مسلمانوں کی طرف سے۔ اور عتبہ، شیبہ، جو ربیعہ کے بیٹے تھے، نیز ولید بن عتبہ کفار کی طرف سے (نکلے تھے۔)

٣٩٧٠ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ: أَشَهِدَ عَلِيٌّ بَدْرًا؟ قَالَ: وَبَارَزَ وَظَاهَرَ.

[3970] ابو اسحاق سبیعی سے روایت ہے کہ حضرت براء ؓ سے کسی شخص نے پوچھا جبکہ میں سن رہا تھا: کیا حضرت علی ؓ بدر کی جنگ میں شریک ہوئے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ ہاں، انھوں نے تو مبارزت کی تھی اور غالب رہے تھے۔

٣٩٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ، فَذَكَرَ قَتْلَهُ وَقَتْلَ ابْنِهِ، فَقَالَ بِلَالٌ: لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ. [راجع: ٢٣٠١]

[3971] حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے امیہ بن خلف سے ایک معاہدہ کیا تھا، اس کے بعد جب بدر کی جنگ ہوئی، پھر انھوں نے امیہ بن خلف اور اس کے بیٹے کے قتل ہونے کا واقعہ ذکر کیا۔ اس دن بلال ؓ نے کہا: اگر آج امیہ (قتل ہونے سے) بچ گیا تو میں (آخرت کے عذاب سے) نجات نہیں پا سکوں گا۔

فائدہ: حضرت بلال ؓ مکہ میں امیہ بن خلف کے غلام تھے، جب وہ مسلمان ہوئے تو امیہ نے انھیں سخت سزا دینا شروع کر دی۔ بالآخر حضرت ابوبکر ؓ نے انھیں خرید کر آزاد کر دیا۔ مذکورہ حدیث میں حضرت بلال نے اپنے جذبات کا اظہار اسی وجہ سے کیا تھا، اس واقعہ کی تفصیل حسب ذیل ہے: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کہتے ہیں کہ میں نے امیہ بن خلف سے ایک تحریری معاہدہ کیا تھا کہ وہ مکہ میں میرے ترکے کی حفاظت کرے گا اور میں مدینہ طیبہ میں اس کی مملوکات کو محفوظ رکھوں گا۔ بدر کے دن جب لوگ سو گئے تو میں پہاڑ کی طرف نکلا تا کہ حسب معاہدہ اس کی حفاظت کروں، اچانک حضرت بلال ؓ نے اسے دیکھ لیا، وہ دوڑ کر انصار کے پاس گئے اور کہا کہ امیہ اگر آج بچ نکلا تو میری کوئی نجات نہیں۔ اس کے بعد انصار کا ایک گروہ ہمارے تعاقب میں ہو لیا، جب مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ وہ ہمیں پکڑ لیں گے تو میں نے امیہ کے بیٹے کو چھوڑ دیا تا کہ وہ اس کے قتل میں مشغول

ہو جائیں اور میں امیہ کو لے کر نکل جاؤں، لیکن انھوں نے اس کے بیٹے کو قتل کر کے جلدی سے ہمارا پیچھا کیا اور ہم سے آ ملے۔ امیہ بہت بھاری آدمی تھا۔ جب انھوں نے ہمیں پالیا تو میں نے امیہ کو گھٹنوں کے بل لیٹ جانے کے متعلق کہا، وہ لیٹ گیا تو میں اسے بچانے کے لیے اس پر جھک گیا، لیکن انصار نے میرے پیچھے سے اسے تلواریں مارنا شروع کر دیں حتی کہ اسے قتل کر دیا، میرے پاؤں پر بھی اس کی تلوار سے زخم آیا۔ راوی کہتا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بعد میں ہمیں وہ زخم کا نشان دکھایا کرتے تھے۔ چونکہ امیہ کو قتل کرتے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی انصار کے ساتھ تلوار مارنے میں شریک تھے، اس لیے حضرت بلال بھی امیہ کے قاتلوں میں شمار ہوتے ہیں۔

٣٩٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ ﴿وَالنَّجْمِ﴾ فَسَجَدَ بِهَا وَسَجَدَ مَنْ مَّعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِّنْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلٰى جَبْهَتِهِ فَقَالَ: يَكْفِينِي هٰذَا.

قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا.

[راجع: ١٠٦٧]

[3972] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سورۂ نجم تلاوت فرمائی تو اس میں آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی سجدہ کیا لیکن ایک بوڑھے شخص نے (سجدہ کرنے کی بجائے) مٹھی بھر مٹی اپنے ماتھے پر رکھی اور کہا: مجھے یہی کافی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ وہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا۔

٣٩٧٣ - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ فِي الزُّبَيْرِ ثَلَاثُ ضَرَبَاتٍ بِالسَّيْفِ، إِحْدَاهُنَّ فِي عَاتِقِهِ، قَالَ: إِنْ كُنْتُ لَأُدْخِلُ أَصَابِعِي فِيهَا، قَالَ: ضُرِبَ ثِنْتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَّوَاحِدَةً يَّوْمَ الْيَرْمُوكِ. قَالَ عُرْوَةُ: وَقَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ حِينَ قُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ: يَا عُرْوَةُ! هَلْ تَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا فِيهِ؟ قُلْتُ: فِيهِ فَلَّةٌ فُلَّهَا يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ: صَدَقْتَ.

بِهِنَّ فُلُولٌ مِّنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ

[3973] حضرت عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے جسم پر تلوار کے تین گہرے زخم تھے۔ ان میں سے ایک تو ان کے کندھے پر تھا۔ میں اس کے اندر اپنی انگلیاں ڈالا کرتا تھا۔ انھیں دو زخم بدر کے دن لگے تھے اور ایک جنگ یرموک میں آیا تھا۔ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو مجھے عبدالملک بن مروان نے کہا: کیا تم حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ اس نے کہا: کوئی نشانی ہے؟ میں نے کہا: اس کی دھار میں دندانے پڑے ہوئے ہیں اور یہ بدر کے روز پڑے تھے۔ اس نے کہا: تو نے سچ کہا ہے۔

''فوجوں سے لڑتے لڑتے ان کی تلواروں میں دندانے پڑے ہوئے ہیں۔''

ثُمَّ رَدَّهُ عَلَى عُرْوَةَ، قَالَ هِشَامٌ: فَأَقَمْنَاهُ بَيْنَنَا ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَّأَخَذَهُ بَعْضُنَا وَلَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ أَخَذْتُهُ. [راجع: ٣٧٢١]

پھر عبدالملک نے وہ تلوار حضرت عروہ کو واپس کر دی۔ ہشام نے کہا: ہم نے آپس میں اس کی قیمت کا اندازہ تین ہزار لگایا تو اسے ہمارے ایک عزیز نے خرید لیا۔ میری خواہش تھی کہ کاش! اسے میں خرید لیتا۔

٣٩٧٤ - حَدَّثَنِي فَرْوَةُ عَنْ عَلِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ. قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ.

[3974] حضرت عروہ ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت زبیر ؓ کی تلوار پر چاندی کا کام تھا۔ ہشام نے کہا: (میرے والد) عروہ کی تلوار چاندی سے مرصع تھی۔

٣٩٧٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ: أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي إِنْ شَدَدْتُ كَذَبْتُمْ، فَقَالُوا: لَا نَفْعَلُ، فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ حَتَّى شَقَّ صُفُوفَهُمْ فَجَاوَزَهُمْ وَمَا مَعَهُ أَحَدٌ، ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلًا فَأَخَذُوا بِلِجَامِهِ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ عُرْوَةُ: كُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ.

[3975] حضرت عروہ ؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام ؓ نے حضرت زبیر ؓ سے جنگ یرموک کے موقع پر کہا: کیا آپ حملہ نہیں کرتے تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ مل کر حملہ کریں؟ حضرت زبیر ؓ نے فرمایا: اگر میں نے حملہ کیا تو تم میرا ساتھ نہیں دو گے۔ انھوں نے کہا: ہم اس طرح ہرگز نہیں کریں گے، چنانچہ حضرت زبیر ؓ نے ان پر حملہ کیا حتی کہ ان کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے نکل گئے، حالانکہ ان کے ساتھ اور کوئی بھی نہیں تھا۔ پھر جب واپس آنے لگے تو دشمنوں نے ان کے گھوڑے کی لگام پکڑ کر کندھے پر دو کاری زخم لگائے۔ ان کے درمیان ایک زخم تھا جو بدر کی جنگ میں لگا تھا۔ میں ان زخموں میں اپنی انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا جبکہ اس وقت میں چھوٹی عمر کا تھا۔

قَالَ عُرْوَةُ: وَكَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَّهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ، فَحَمَلَهُ عَلَى فَرَسٍ وَّوَكَّلَ بِهِ رَجُلًا. [راجع: ٣٧٢١]

حضرت عروہ نے کہا: جنگ یرموک میں حضرت زبیر ؓ کے ساتھ عبداللہ بن زبیر ؓ بھی تھے جن کی عمر اس وقت صرف دس برس تھی۔ حضرت زبیر ؓ نے انھیں گھوڑے پر سوار کر کے ایک آدمی کے حوالے کر دیا تھا۔

٣٩٧٦ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي

[3976] حضرت ابوطلحہ ؓ سے روایت ہے کہ بدر کی لڑائی میں اللہ کے نبی ﷺ نے حکم دیا کہ قریش کے چوبیس (24) مقتول سردار مقام بدر کے ایک بہت ہی اندھیرے

طَلْحَةَ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِينَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوا فِي طَوِيٍّ مِّنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيثٍ مُخْبِثٍ، وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَتَبِعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا: مَا نُرٰى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ: «يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ! وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ! أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللهَ وَرَسُولَهُ؟ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا، فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟» قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَّا أَرْوَاحَ لَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ».

اور گندے کنویں میں پھینک دیے جائیں۔ آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جہاد میں جب دشمن پر غالب ہوتے تو میدان جنگ میں تین دن تک قیام کرتے، چنانچہ جنگ بدر کے خاتمے کے تیسرے دن آپ کے حکم سے آپ کی سواری پر کجاوہ باندھا گیا تو آپ روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ صحابۂ کرام ؓ بھی تھے۔ انھوں نے خیال کیا کہ آپ شاید اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے تشریف لے جا رہے ہیں۔ آخر آپ اس کنویں کے کنارے آ کر کھڑے ہو گئے اور کفار قریش کے مقتولین کے نام اور ان کے باپ دادا کے نام لے کر انھیں پکارنے لگے: ''اے فلاں بن فلاں اور اے فلاں بن فلاں! کیا آج تمھارے لیے یہ بہتر نہیں تھا کہ تم نے دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی؟ یقیناً ہمارے رب نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا وہ ہم نے حاصل کر لیا تو کیا تمھارے رب کا جو تمھارے متعلق وعدہ تھا وہ تمھیں بھی پوری طرح مل گیا؟'' حضرت عمر ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ ان لاشوں سے کیوں محو گفتگو ہیں جن میں جان نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو میں ان سے کہہ رہا ہوں تم اس کو ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو۔''

قَالَ قَتَادَةُ: أَحْيَاهُمُ اللهُ، حَتّٰى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ تَوْبِيخًا وَّتَصْغِيرًا وَّنَقِمَةً وَّحَسْرَةً وَّنَدَمًا.

[راجع: ٣٠٦٥]

(راویٔ حدیث) حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت انھیں زندہ کر دیا تھا تاکہ اپنے نبی کی بات ان کو سنائے۔ یہ سب کچھ ان کی زجر و توبیخ، ذلت و نامرادی اور حسرت و ندامت کے لیے تھا۔

٣٩٧٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا﴾ قَالَ: هُمْ وَاللهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ، قَالَ عَمْرٌو: هُمْ

[3977] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے آیت کریمہ: ''جنھوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا'' کے متعلق فرمایا: اللہ کی قسم! اس سے مراد کفار قریش تھے۔ (راویٔ حدیث) عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ اس سے

قُرَيْشٌ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ نِعْمَةُ اللهِ ﴿وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ ٱلْبَوَارِ﴾ [إبراهيم:٢٨] قَالَ: النَّارَ يَوْمَ بَدْرٍ. [انظر: ٤٧٠٠]

مراد کفار قریش ہیں۔ اور محمد ﷺ اللہ کی نعمت تھے۔ (نیز ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر اتارا'' سے مراد یہ ہے کہ کفار قریش نے جنگ بدر کے دن اپنی قوم کو دوزخ میں جھونک دیا۔

فائدہ: ﴿دَارَ الْبَوَارِ﴾ کی تفسیر راوی نے بایں الفاظ کی ہے کہ اس سے مراد وہ آگ جس میں وہ بدر کے دن داخل ہوئے کیونکہ جو انسان اس آگ میں داخل ہوگا اسے وہ ہلاک کردے گی۔

٣٩٧٨ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ»، فَقَالَتْ: وَهَلَ، إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ وَذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ». [راجع: ١٢٨٨]

[3978] حضرت عروہ ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہ ؓ کے پاس اس بات کا ذکر ہوا کہ ابن عمر ؓ نبی ﷺ کے حوالے سے یہ بیان کرتے ہیں: ''یقیناً مردے کو اس کے عزیزوں کے رونے کی وجہ سے قبر میں عذاب دیا جاتا ہے۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: وہ بھول گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا: ''بے شک اس مردے کو اس کی غلطیوں اور گناہوں کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے جبکہ اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔''

٣٩٧٩ - قَالَتْ: وَذٰلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ لَهُمْ مَّا قَالَ: «إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ»، إِنَّمَا قَالَ: «إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ» ثُمَّ قَرَأَتْ ﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ ٱلْمَوْتَىٰ﴾ [النمل:٨٠] ﴿وَمَآ أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي ٱلْقُبُورِ﴾ [فاطر:٣٥] يَقُولُ: حِينَ تَبَوَّؤُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ. [راجع: ١٣٧١]

[3979] حضرت عائشہ ؓ نے مزید فرمایا: یہ تو ایسا ہی ہے جیسا کہ ابن عمر ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے جبکہ اس میں مشرکین کی لاشوں کو بدر کے دن ڈالا گیا تھا تو آپ نے فرمایا: ''جو میں کہتا ہوں وہ اسے سن رہے ہیں، حالانکہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا: ''اب انھیں معلوم ہو گیا ہے کہ جو میں انھیں کہتا تھا وہ حق تھا۔'' پھر حضرت عائشہ ؓ نے یہ آیت پڑھی: ''آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔'' ''اور نہ آپ ان ہی کو سنا سکتے ہیں جو قبروں میں پڑے ہیں۔'' عروہ کہتے ہیں: حضرت عائشہ کا مقصد یہ ہے کہ جب وہ آگ میں اپنے ٹھکانوں پر پہنچ چکے۔

٣٩٨٠، ٣٩٨١ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: وَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ، فَقَالَ: «هَلْ

[3981,3880] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ بدر کے غیر آباد کنویں پر کھڑے ہوئے اور (اس میں پڑے ہوئے کافروں سے) فرمایا: ''کیا

وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّهُمُ الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ»، فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتْ: إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ»، ثُمَّ قَرَأَتْ ﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ﴾ [النمل: ٨٠] حَتَّى قَرَأَتِ الْآيَةَ. [راجع: ١٣٧٠، ١٣٧١]

تمھارے رب نے تم سے جو وعدہ کیا تھا وہ تم نے سچا پا لیا ہے؟'' پھر آپ نے فرمایا: ''جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اب یہ اسے سن رہے ہیں۔'' حضرت عائشہ ؓ سے یہ ذکر کیا گیا تو انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے صرف یہ فرمایا تھا: ''وہ اب جانتے ہیں کہ میں انھیں جو کہتا تھا وہ سچ تھا۔ پھر انھوں نے یہ پوری آیت پڑھی: ''بے شک آپ ان مردوں کو سنا نہیں سکتے۔''

(٩) بَابُ فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا

باب: 9- غزوۂ بدر میں شریک ہونے والوں کی فضیلت

٣٩٨٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَّهُوَ غُلَامٌ، فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي، فَإِنْ تَكُنْ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ، وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرٰى تَرَ مَا أَصْنَعُ؟ فَقَالَ: «وَيْحَكِ أَوَ هَبِلْتِ أَوَجَنَّةٌ وَّاحِدَةٌ هِيَ؟ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَّإِنَّهُ فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ». [راجع: ٢٨٠٩]

[3982] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت حارثہ ؓ بدر کی جنگ میں شہید ہو گئے جبکہ وہ کم عمر ہی تھے تو ان کی والدہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اللہ کے رسول! آپ کو معلوم ہے کہ مجھے حارثہ سے کتنی محبت تھی۔ اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کرتی ہوں اور ثواب کی امید رکھتی ہوں۔ اگر کوئی اور صورت ہے تو آپ دیکھیں گے میں کیا کرتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تم پر رحم کرے! کیا دیوانی ہو رہی ہو؟ وہاں کوئی ایک جنت ہے؟ وہاں تو بہت سی جنتیں ہیں اور تمھارا بیٹا جنت الفردوس میں ہے۔''

٣٩٨٣ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَّالزُّبَيْرَ وَكُلُّنَا فَارِسٌ، قَالَ: انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِّنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ

[3983] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے، ابومرثد اور حضرت زبیر ؓ کو رسول اللہ ﷺ نے ایک مہم پر روانہ کیا۔ ہم سب شہسوار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سب چلتے رہو، جب تم روضۂ خاخ پر پہنچو تو وہاں تمھیں مشرکین کی عورت ملے گی، اس کے پاس ایک خط ہے جو حاطب بن ابوبلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے نام ہے۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے جس جگہ کا پتہ دیا تھا ہم

مِّنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ. فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَّهَا حَيْثُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْنَا: الْكِتَابَ، فَقَالَتْ: مَا مَعَنَا كِتَابٌ، فَأَنَخْنَاهَا فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرَ كِتَابًا، فَقُلْنَا: مَا كَذَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ، فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ أَهْوَتْ إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتْهُ، فَانْطَلَقْنَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلِأَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟» قَالَ حَاطِبٌ: وَاللهِ مَا بِي أَنْ لَّا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ، أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَّدْفَعُ اللهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي، وَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ عَشِيرَتِهِ مَنْ يَّدْفَعُ اللهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ، فَقَالَ: «صَدَقَ وَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا». فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلِأَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ: «أَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ» فَقَالَ: «لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ؟ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ». فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

[راجع: ٣٠٠٧]

نے وہیں اس عورت کو ایک اونٹ پر جاتے ہوئے پایا۔ ہم نے اسے کہا: خط ہمارے حوالے کر دو۔ اس نے کہا: ہمارے پاس کوئی خط نہیں۔ ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھا کر اس کی تلاشی لی تو واقعی ہمیں کوئی خط نہ ملا لیکن ہم نے اسے کہا: رسول اللہ ﷺ کی بات کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ خط ہمارے حوالے کر دو بصورت دیگر ہم تجھے ننگا کر دیں گے۔ جب اس نے ہمارا یہ سخت رویہ دیکھا تو اس نے اپنا ہاتھ اپنے کمر بند کی طرف مائل کر دیا اور اس نے خود کو اپنی چادر میں لپیٹ رکھا تھا۔ بہر حال اس نے خط نکال کر ہمارے حوالے کر دیا۔ ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اس نے اللہ، اس کے رسول اور جملہ اہل ایمان سے دغا کیا ہے۔ آپ مجھے اجازت دیں، میں اس کی گردن اڑاتا ہوں۔ لیکن نبی ﷺ نے حاطب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”جو تو نے کردار ادا کیا ہے اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا؟“ حاطب نے کہا: اللہ کی قسم! میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہوں۔ میرا مقصد صرف اہل مکہ پر احسان کرنا تھا تاکہ اس کے باعث اللہ تعالیٰ میرے اہل و اولاد اور مال و دولت کو محفوظ رکھے۔ آپ کے اصحاب میں سے جتنے حضرات بھی ہیں ان سب کا وہاں قبیلہ موجود ہے اور اللہ ان کے ذریعے سے ان کے اہل و عیال اور مال و متاع کی حفاظت کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے سچ سچ کہہ دیا ہے، اس لیے تم بھی اس کے متعلق کلمۂ خیر ہی کہو۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اس شخص نے اللہ، اس کے رسول اور اہل ایمان سے خیانت کی ہے۔ آپ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اڑاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا وہ اہل بدر سے نہیں ہے۔“ پھر فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ اہل بدر کے

حالات سے مطلع ہوا اور فرمایا: آئندہ تم جو چاہو کرو تمھارے لیے جنت ثابت ہو چکی ہے" یا فرمایا: "میں نے تمھاری مغفرت کر دی ہے۔" یہ سن کر حضرت عمر ؓ آبدیدہ ہو گئے اور کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے۔

(١٠) بَابٌ:

باب: 10- بلاعنوان

٣٩٨٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَّالزُّبَيْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: «إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ». [راجع: ٢٩٠٠]

[3984] حضرت ابو اسید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بدر کے روز فرمایا: "جب کافر تمھارے قریب آ جائیں تو انھیں تیروں سے مارو اور اپنے تیروں کی حفاظت کرو۔"

٣٩٨٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَّالْمُنْذِرِ ابْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: «إِذَا أَكْثَبُوكُمْ - يَعْنِي: أَكْثَرُوكُمْ - فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ». [راجع: ٢٩٠٠]

[3985] حضرت ابو اسید ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بدر کے دن ہدایت جاری کی تھی کہ جب کافر تمھارے قریب آ جائیں، یعنی تم پر ہجوم کر لیں تو انھیں تیروں سے چھلنی کرو اور اپنے تیروں کو محفوظ رکھو۔"

٣٩٨٦ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ - وَأَصْحَابُهُ - أَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً، سَبْعِينَ أَسِيرًا وَّسَبْعِينَ قَتِيلًا.

[3986] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے اُحد کے دن تیراندازوں پر حضرت عبداللہ بن جبیر ؓ کو امیر مقرر کیا تو مشرکین نے اس جنگ میں ہمارے ستر ساتھیوں کو شہید کر دیا جبکہ نبی ﷺ اور آپ کے اصحاب نے بدر کے دن ایک سو چالیس مشرکین کو نقصان پہنچایا تھا۔ ان میں سے ستر قیدی تھے اور ستر قتل ہوئے تھے۔ ابوسفیان نے کہا: آج کا دن بدر کے

قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ، وَالْحَرْبُ سِجَالٌ. [راجع: ٣٠٣٩]

دن کا بدلہ ہے اور لڑائی تو ڈول کی طرح ہوتی ہے۔

٣٩٨٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ، وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ». [راجع: ٣٦٢٢]

[3987] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اچانک خیر و برکت وہ تھی جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں غزوۂ اُحد کے بعد عطا فرمائی اور خلوص عمل کا ثواب وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدر کی لڑائی کے بعد عطا فرمایا۔''

٣٩٨٨ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: إِنِّي لَفِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ إِذِ الْتَفَتُّ فَإِذَا عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي فَتَيَانِ حَدِيثَا السِّنِّ فَكَأَنِّي لَمْ آمَنْ بِمَكَانِهِمَا، إِذْ قَالَ لِي أَحَدُهُمَا سِرًّا مِّنْ صَاحِبِهِ: يَا عَمِّ! أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ، فَقُلْتُ: يَا ابْنَ أَخِي وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: عَاهَدْتُّ اللهَ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ أَوْ أَمُوتَ دُونَهُ، فَقَالَ لِيَ الْآخَرُ سِرًّا مِّنْ صَاحِبِهِ مِثْلَهُ، قَالَ: فَمَا سَرَّنِي أَنِّي بَيْنَ رَجُلَيْنِ مَكَانَهُمَا، فَأَشَرْتُ لَهُمَا إِلَيْهِ، فَشَدَّا عَلَيْهِ مِثْلَ الصَّقْرَيْنِ حَتّٰى ضَرَبَاهُ، وَهُمَا ابْنَا عَفْرَاءَ. [راجع: ٣١٤١]

[3988] حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں غزوۂ بدر میں صف بستہ تھا۔ اس دوران میں میں نے مڑ کر دیکھا کہ میرے دائیں بائیں دو کمسن لڑکے کھڑے ہیں تو گویا (اپنے دائیں اور بائیں) ان دو (نوعمر لڑکوں) کے ہونے کی وجہ سے میرا اطمینان جاتا رہا (اور میں دل میں ڈر ہی رہا تھا) کہ اتنے میں ان میں سے ایک نے چپکے سے پوچھا تاکہ اس کا ساتھی نہ سن سکے: اے چچا! مجھے ابوجہل دکھاؤ۔ میں نے اسے کہا: اے بھتیجے! تو ابوجہل کو کیا کرے گا؟ اس نے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کر رکھا ہے کہ اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو اسے قتل کر کے رہوں گا یا خود اپنی جان کا نذرانہ اللہ کے حضور پیش کر دوں گا۔ پھر مجھے دوسرے نے بھی چپکے سے اپنے ساتھی کو بے خبر رکھتے ہوئے اس طرح کہا، چنانچہ اس وقت مجھے ان دونوں جوانوں کے درمیان کھڑے ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ میں نے اشارے سے انھیں ابوجہل دکھایا تو وہ دیکھتے ہی ابوجہل پر باز کی طرح جھپٹے اور اس کا کام تمام کر دیا اور وہ دونوں عفراء کے بیٹے تھے۔

٣٩٨٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ

[3989] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد اور بنو زہرہ کے حلیف حضرت عمرو بن جاریہ ثقفی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے دس

مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةً عَيْنًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهَا عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِالْهَدَةِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِّنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُو لِحْيَانَ، فَنَفَرُوا لَهُمْ بِقَرِيبٍ مِّنْ مِّائَةِ رَجُلٍ رَامٍ، فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتّٰى وَجَدُوا مَأْكَلَهُمُ التَّمْرَ فِي مَنْزِلٍ نَزَلُوهُ فَقَالُوا: تَمْرُ يَثْرِبَ، فَاتَّبَعُوا آثَارَهُمْ فَلَمَّا حَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَّأَصْحَابُهُ لَجَؤُوا إِلٰى مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمْ: انْزِلُوا فَأَعْطُوا بِأَيْدِيكُمْ، وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ لَّا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا. فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ: أَيُّهَا الْقَوْمُ! أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، اللّٰهُمَّ! أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ ﷺ، فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا وَّنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ: خُبَيْبٌ، وَّزَيْدُ ابْنُ الدَّثِنَةِ، وَرَجُلٌ آخَرُ.

جاسوس بھیجے اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا ہیں۔ جب یہ لوگ عسفان اور مکہ کے درمیان مقام ہدہ پر پہنچے تو بنو ہذیل کے ایک قبیلے کو ان کے آنے کی اطلاع مل گئی۔ اس قبیلے کا نام بنولحیان تھا۔ اس قبیلے کے سو تیر انداز ان صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی تلاش میں نکلے اور ان کے نشانات قدم کو دیکھتے ہوئے روانہ ہوئے۔ آخر کار اس جگہ پہنچ گئے جہاں بیٹھ کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کھجوریں کھائی تھیں۔ انھوں نے گٹھلیاں دیکھ کر کہا: یہ تو یثرب کی کھجوریں ہیں۔ اب وہ ان کے نشانات قدم پر چلتے رہے۔ جب حضرت عاصم رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے انھیں دیکھا تو انھوں نے ایک اونچی جگہ پر پناہ لی۔ انھوں نے ان کا محاصرہ کر لیا اور کہا کہ نیچے اترو اور خود کو ہمارے حوالے کر دو۔ ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں کہ تمھارے کسی آدمی کو بھی ہم قتل نہیں کریں گے۔ یہ صورت حال دیکھ کر حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ساتھیو! میں ہرگز کسی کافر کی ذمہ داری پر نہیں اتروں گا۔ پھر انھوں نے دعا کی: ''اے اللہ! اپنے نبی ﷺ کو ہمارے حالات کی خبر دے۔'' پھر کافروں نے انھیں تیر مارنا شروع کر دیے حتی کہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ بعد میں ان کے عہد و پیمان پر تین شخص نیچے اترے۔ یہ حضرات حضرت خبیب، زید بن دثنہ رضی اللہ عنہما اور ایک تیسرے صحابی تھے۔

فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا، قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ، وَاللّٰهِ لَا أَصْحَبُكُمْ، إِنَّ لِي بِهٰؤُلَاءِ أُسْوَةً، - يُرِيدُ الْقَتْلٰى - فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ فَأَبٰى أَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَانْطُلِقَ بِخُبَيْبٍ وَّزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ حَتّٰى بَاعُوهُمَا بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَابْتَاعَ بَنُو

قبیلے والوں نے جب ان تینوں پر قابو پا لیا تو ان کی کمانوں سے تانتیں اتار کر ان کے ساتھ انھیں مضبوط باندھ دیا۔ تیسرے شخص نے کہا: یہ تمھاری پہلی عہد شکنی ہے۔ میں تمھارے ساتھ کبھی نہیں جا سکتا۔ میرے لیے ان مقتول ساتھیوں کی زندگی نمونہ ہے۔ کفار نے انھیں گھسیٹنا شروع کیا اور زبردستی کی لیکن وہ کسی طرح ان کے ساتھ جانے پر تیار نہ

الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ، فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ، فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ، فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَّهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ عَنْهُ حَتّٰى أَتَاهُ فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ عَلٰى فَخِذِهِ وَالْمُوسٰى بِيَدِهِ، قَالَتْ: فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ، فَقَالَ: أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ، قَالَتْ: وَاللهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ خُبَيْبٍ، وَاللهِ لَقَدْ وَجَدْتُّهُ يَوْمًا يَّأْكُلُ قِطْفًا مِّنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ، وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ، وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللهُ خُبَيْبًا، فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ، قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ: وَاللهِ لَوْلَا أَنْ تَحْسِبُوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَزِدْتُّ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا، وَّاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَّلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا، ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُولُ:

ہوئے، چنانچہ وہ حضرت خبیب اور حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے گئے اور انھیں فروخت کر دیا اور یہ بدر کی لڑائی کے بعد کا واقعہ ہے۔ حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو خرید لیا کیونکہ انھوں ہی نے حارث بن عامر کو بدر کی لڑائی میں قتل کیا تھا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کچھ دنوں تک ان کے ہاں قید رہے۔ آخر انھوں نے ان کے قتل کو آخری شکل دی۔ ان دنوں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی ایک لڑکی سے استرہ مانگا تاکہ اپنے زیر ناف بال صاف کر لیں۔ اس نے استرہ دے دیا۔ اتفاق سے اس کا ایک چھوٹا سا بیٹا (کھیلتے کھیلتے) حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا جبکہ وہ اس سے بے خبر تھی۔ جب وہ ان کی طرف آئی تو دیکھا کہ انھوں نے اس (بچے) کو اپنی ران پر بٹھایا ہوا ہے اور استرہ ان کے ہاتھ میں ہے۔ یہ دیکھ کر وہ بہت گھبرائی۔ اس نے کہا: میری گھبراہٹ کو محسوس کر کے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا: تمھیں اندیشہ ہے کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا۔ تم یقین رکھو میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ اس خاتون نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے خبیب سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! ایک دن میں نے انھیں دیکھا کہ اپنے ہاتھ میں خوشۂ انگور لیے ان کو کھا رہے ہیں، حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں مکہ میں کوئی پھل بھی نہیں تھا۔ وہ تو اللہ کا بھیجا ہوا رزق تھا جو اس نے خبیب کو عطا فرمایا تھا۔ پھر بنو حارث انھیں قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر لے جانے لگے تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دے دو۔ انھوں نے مہلت دے دی تو انھوں نے دو رکعات ادا کیں، فراغت کے بعد کہا: اللہ کی قسم! اگر تم یہ گمان نہ کرتے کہ میں گھبرا گیا ہوں تو میں ضرور نماز لمبی کرتا۔ پھر انھوں نے دعا کی: ''اے

اللہ! ان میں ایک ایک کو تباہی سے دوچار کر دے اور ان میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑ۔'' پھر یہ اشعار پڑھے:

فَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي
وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَّشَأْ
يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ

جب مسلمان ہوتے دنیا سے چلوں
مجھ کو کیا غم کون سی کروٹ گروں
میرا مرنا ہے اللہ کی ذات میں
وہ اگر چاہے نہ ہوں گا میں زبوں
تن جو ٹکڑے ٹکڑے اب ہو جائے گا
اس کے جوڑوں میں وہ برکت دے فزوں

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُو سَرْوَعَةَ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ.

اس کے بعد ابو سروعہ عقبہ بن حارث ان کی طرف بڑھا اور انھیں شہید کر دیا۔

وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلَاةَ. وَأَخْبَرَ - يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُصِيبُوا خَبَرَهُمْ، وَبَعَثَ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلٰى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ أَنْ يُّؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِّنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا عَظِيمًا مِّنْ عُظَمَائِهِمْ فَبَعَثَ اللّٰهُ لِعَاصِمٍ مِّثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُّسُلِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَّقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا.

حضرت خبیب ہی نے مسلمانوں کے لیے طریقہ جاری کیا کہ قید کر کے قتل کیا جائے تو نماز ادا کرنے کی سنت ادا کرے۔ ادھر صحابۂ کرام ؓ جس دن شہید ہوئے تھے اسی دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو ان کی خبر دے دی تھی۔ جب قریش کے کچھ لوگوں کو خبر ہوئی کہ حضرت عاصم بن ثابت ؓ شہید کر دیے گئے ہیں تو انھوں نے چند آدمی بھیجے کہ وہ ان کی لاش سے کچھ کاٹ کر لائیں، جس سے انھیں پہچانا جا سکے کیونکہ انھوں نے قریش کے بڑے سرداروں میں سے ایک سردار کو (بدر میں) قتل کیا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کے لیے بادل کی طرح شہد کی مکھیوں کی ایک فوج بھیج دی، چنانچہ انھوں نے کسی کو بھی ان کی لاش کے قریب نہ آنے دیا اور وہ ان کے جسم سے کچھ کاٹنے پر قادر نہ ہو سکے۔

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: ذَكَرُوا مُرَارَةَ بْنَ الرَّبِيعِ الْعَمْرِيَّ، وَهِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيَّ، رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا. [راجع: ٣٠٤٥]

حضرت کعب بن مالک نے کہا: مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی دونوں نیک بزرگ تھے جو بدر میں شریک ہوئے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے جن دس آدمیوں کو بطور جاسوس بھیجا، ان میں سے سات کے نام یہ ہیں: مرثد بن ابومرثد غنوی، خالد بن بکیر، معتب بن عبید، خبیب بن عدی، زید بن دثنہ، عبداللہ بن طارق اور ان کے امیر حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہم۔ باقی تین حضرات کے نام معلوم نہیں ہو سکے شاید وہ ان کے خدمت گزار ہوں، اس لیے ان ناموں کے متعلق توجہ نہیں دی گئی۔ ان میں سے سات تو وہیں شہید ہو گئے اور باقی دو کو مکہ مکرمہ میں فروخت کر دیا گیا۔ زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے خریدا اور اپنے باپ کے بدلے میں انھیں شہید کیا اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو حارث بن عامر کے بیٹوں نے خریدا کیونکہ ان کے باپ حارث کو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن قتل کیا انھوں نے اپنے باپ کے بدلے میں انھیں شہید کیا۔[1] حدیث کے آخر میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر ہے اگرچہ اس حصے کا خبیب رضی اللہ عنہ کے واقعے سے کوئی تعلق نہیں ہے، تاہم حدیث کے اس حصے سے ان لوگوں کی تردید مقصود ہے جو کہتے ہیں کہ حضرت مرارہ اور حضرت ہلال بدری صحابی نہیں ہیں۔ سب سے پہلے جس نے انکار کیا وہ امام احمد بن حنبل کے شاگرد حضرت اثرم ہیں۔ حافظ ابن قیم نے بھی اس بنا پر انکار کیا ہے کہ اگر یہ دونوں بدری صحابی ہوتے تو حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کی طرح ان سے چشم پوشی کی جاتی لیکن یہ نص کے مقابلے میں قیاس کو پیش کرنا ہے، بہرحال اس حدیث میں صراحت ہے کہ وہ نیک اور بزرگ آدمی تھے جنھوں نے غزوۂ بدر میں بھی شرکت کی تھی۔ اس سے ان کی مدح اور منقبت مقصود ہے۔[2]

٣٩٩٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ذُكِرَ لَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَّكَانَ بَدْرِيًّا مَّرِضَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَرَكِبَ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ تَعَالَى النَّهَارُ، وَاقْتَرَبَتِ الْجُمُعَةُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ.

[3990] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے ذکر کیا گیا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ جو جنگ بدر میں شریک تھے، جمعہ کے دن بیمار ہو گئے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہوئے اور ان کی تیمارداری کے لیے تشریف لے گئے جبکہ سورج بلند ہو چکا تھا اور جمعہ کا وقت قریب تھا لیکن انھوں نے جمعہ نہ پڑھا۔

٣٩٩١ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَّدْخُلَ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلُهَا عَنْ حَدِيثِهَا، وَعَنْ مَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ. فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ إِلٰى عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ، أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ

[3991] حضرت عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے، انھوں نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو خط لکھا کہ وہ حضرت سبیعہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے پاس جائیں اور ان سے اس واقعے کی تفصیلات پوچھیں جو انھیں پیش آیا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے انھیں کیا جواب دیا تھا جب انھوں نے فتوی طلب کیا تھا؟ چنانچہ عمر بن عبداللہ بن ارقم نے عبداللہ بن عتبہ کے جواب میں لکھا کہ سبیعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا ہے کہ وہ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، ان کا تعلق

1 فتح الباري: 477/7. 2 فتح الباري: 388/7.

أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ - وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا - فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ، فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ، فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، فَقَالَ لَهَا: مَا لِي أَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ؟ تُرَجِّينَ النِّكَاحَ؟ فَإِنَّكِ وَاللهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، قَالَتْ سُبَيْعَةُ: فَلَمَّا قَالَ لِي ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي.

بنو عامر بن لوی سے تھا اور وہ بدر کی جنگ میں شرکت کرنے والوں میں سے تھے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ان (سعد بن خولہ) کی وفات ہوئی جبکہ وہ (سبیعہ اسلمیہ) اس وقت حاملہ تھیں۔ ان کی وفات کے کچھ دن بعد ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ جب نفاس کے ایام سے فارغ ہوئیں تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے لیے انھوں نے اچھے کپڑے زیب تن کیے۔ اس دوران میں قبیلۂ بنو عبدالدار کے ایک شخص حضرت ابو سنابل بن بعکک رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا: میرا خیال ہے کہ نکاح کا پیغام دینے والوں کے لیے تم نے زینت کی ہے؟ کیا نکاح کرنے کا پروگرام ہے؟ اللہ کی قسم! تم اس وقت تک نکاح نہیں کر سکتیں جب تک (عدتِ وفات کے) چار ماہ دس دن نہ گزر جائیں۔ حضرت سبیعہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ابو سنابل رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ بات کی تو میں نے شام ہوتے ہی اپنے کپڑے پہنے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''وضع حمل کے بعد تم اپنی عدت پوری کر چکی ہو اور اگر چاہو تو نکاح کر سکتی ہو۔''

تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: وَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: حَدَّثَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَوْبَانَ مَوْلَى بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ: أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ، وَكَانَ أَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَهُ. [انظر: ٥٣١٩]

اصبغ نے اس روایت کی متابعت کی ہے۔ انھوں نے اپنی سند بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ محمد بن ایاس بن بکیر نے انھیں بتایا ہے کہ ان کے باپ حضرت ایاس بن بکیر نے غزوۂ بدر میں شرکت کی تھی۔

(١١) بَابُ شُهُودِ الْمَلَائِكَةِ بَدْرًا

باب: 11- فرشتوں کا جنگ بدر میں حاضر ہونا

٣٩٩٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ

[3992] سیدنا رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے،

ابْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ؟» قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ، أَوْ كَلِمَةً نَّحْوَهَا، قَالَ: وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ. [انظر: ٣٩٩٤]

انھوں نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ کے پاس آ کر پوچھا: آپ اہل بدر کو اپنے ہاں کیا مقام دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ سب مسلمانوں سے افضل ہیں۔'' یا اس کی مانند کوئی کلمہ ارشاد فرمایا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: اسی طرح وہ فرشتے جو غزوۂ بدر میں حاضر ہوئے وہ بھی دیگر فرشتوں سے افضل ہیں۔

٣٩٩٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، وَكَانَ رَافِعٌ مِّنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ، فَكَانَ يَقُولُ لِابْنِهِ: مَا يَسُرُّنِي أَنِّي شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ. قَالَ: سَأَلَ جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ بِهٰذَا.

[3993] حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور وہ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے جبکہ (ان کے والد) حضرت رافع رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ کرنے والوں میں موجود تھے، وہ اپنے بیٹے (حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ) سے کہا کرتے تھے کہ بیعت عقبہ کی حاضری کے مقابلے میں مجھے بدر کی حاضری سے اتنی خوشی نہیں ہوئی۔ انھوں نے بیان کیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تھا۔

فائدہ: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور ان کے والد گرامی حضرت رافع رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ بعض اوقات باپ بیٹے میں مباحثہ شروع ہو جاتا کہ ان میں سے افضل کون ہے؟ حضرت رافع رضی اللہ عنہ کا موقف تھا کہ عقبہ ثانیہ کی بیعت افضل عمل ہے کیونکہ یہ بیعت، اسلام کی نشر و اشاعت اور رسول اللہ ﷺ کی کامیابی کا باعث تھی۔ گویا اسلام کی بنیاد یہ ہے جبکہ ان کے بیٹے حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ غزوۂ بدر میں شمولیت افضل عمل ہے کیونکہ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی صریح نص موجود ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عنایت کرتا ہے۔ بہر حال اس مباحثے میں حضرت رفاعہ حق بجانب تھے کیونکہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا فرمان تھا اور اس میں اجتہاد یا قیاس آرائی کو دخل نہ تھا جبکہ ان کے باپ کا موقف اجتہاد پر مبنی تھا۔ اگرچہ بیعت عقبہ اسلام کی نشر و اشاعت کی بنیاد ہے لیکن بعض اوقات فرع اپنی اصل سے بڑھ جاتی ہے جیسا کہ علم و فضل میں بعض اوقات شاگرد اپنے استاد سے بڑھ جاتا ہے۔

٣٩٩٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ: أَخْبَرَنَا يَحْيٰى: سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ: أَنَّ مَلَكًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ. وَعَنْ يَحْيَى أَنَّ يَزِيدَ ابْنَ الْهَادِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَهُ يَوْمَ حَدَّثَهُ مُعَاذٌ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ يَزِيدُ: فَقَالَ مُعَاذٌ: إِنَّ

[3994] حضرت معاذ بن رفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک فرشتے نے نبی ﷺ سے سوال کیا۔ (راویٔ حدیث) حضرت یحییٰ کہتے ہیں کہ جس دن معاذ بن رفاعہ انھیں یہ حدیث بیان کر رہے تھے وہ یزید بن ہاد کے ہمراہ تھے۔ یزید نے کہا: معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (رسول اللہ ﷺ سے)

السَّائِلَ هُوَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. [راجع: ٣٩٩٢]

سوال کرنے والے حضرت جبریل علیہ السلام تھے۔

٣٩٩٥ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: «هٰذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ». [انظر: ٤٠٤١]

[3995] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: ''یہ جبریل علیہ السلام ہیں جو اپنے گھوڑے کا سر تھامے لڑائی کے لیے ہتھیار لگائے ہوئے ہیں۔''

(١٢) بَابٌ:

باب: 12- بلا عنوان

٣٩٩٦ - حَدَّثَنِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَاتَ أَبُو زَيْدٍ وَّلَمْ يَتْرُكْ عَقِبًا وَّكَانَ بَدْرِيًّا. [راجع: ٣٨١٠]

[3996] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ابوزید رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان کی اولاد نہیں تھی اور وہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

فائدہ: ابوزید کا نام قیس بن سکن ہے، انصاری اور خزرجی ہیں۔ جن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں قرآن جمع کیا تھا ان میں وہ بھی تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں۔ ان کی کنیت نام پر غالب ہے چونکہ لاولد فوت ہوئے تھے۔ ایک روایت کے مطابق انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اس کی جائیداد کے وارث ہوئے تھے۔[1]

٣٩٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ: أَنَّ أَبَا سَعِيدِ بْنَ مَالِكٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ لَحْمًا مِّنْ لُّحُومِ الْأَضْحَى، فَقَالَ: مَا أَنَا بِآكِلِهِ حَتَّى أَسْأَلَ، فَانْطَلَقَ إِلَى أَخِيهِ لِأُمِّهِ - وَكَانَ بَدْرِيًّا - قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ، نَقْضٌ لِّمَا كَانُوا يُنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضْحَى بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. [انظر: ٥٥٦٨]

[3997] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر سے واپس آئے تو ان کے اہل خانہ نے قربانی کا گوشت انھیں پیش کیا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ گوشت میں نہیں کھاؤں گا یہاں تک کہ میں اس کے متعلق پوچھ لوں (تسلی کر لوں)، چنانچہ وہ اپنے مادری بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جو بدری تھے اور ان سے دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ تمھارے جانے کے بعد حکم منسوخ ہو گیا جس میں قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانا منع کیا گیا تھا۔

1 صحیح البخاري، فضائل القرآن، حدیث: 5004.

٣٩٩٨ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ الزُّبَيْرُ: لَقِيتُ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ مُدَجَّجٌ لَّا يُرٰى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ وَهُوَ يُكْنٰى أَبُو ذَاتِ الْكَرِشِ، فَقَالَ: أَنَا أَبُو ذَاتِ الْكَرِشِ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِي عَيْنِهِ فَمَاتَ. قَالَ هِشَامٌ: فَأُخْبِرْتُ أَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ: لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ ثُمَّ تَمَطَّأْتُ فَكَانَ الْجَهْدَ أَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدِ انْثَنٰى طَرَفَاهَا، قَالَ عُرْوَةُ: فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَخَذَهَا، ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عَلِيٍّ، فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتّٰى قُتِلَ.

[3998] حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ بدر کی لڑائی میں میرا مقابلہ عبیدہ بن سعید بن عاص سے ہوا جو ہتھیاروں سے لیس تھا۔ اس کی صرف دو آنکھیں ہی نظر آ رہی تھیں۔ اس کی کنیت ابوذات کرش تھی۔ اس نے کہا: میں ابوذات کرش ہوں۔ میں نے برچھے سے اس پر حملہ کیا اور اس کی آنکھوں پر ایسا تاک کر مارا کہ وہ تاب نہ لا کر مر گیا۔ ہشام کہتے ہیں: مجھے خبر دی گئی کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اپنا پاؤں اس پر رکھا اور زور لگا کر پوری طاقت سے برچھا نکالا جبکہ اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے ہو چکے تھے۔ عروہ نے کہا: وہ برچھا رسول اللہ ﷺ کے طلب کرنے پر انھوں نے آپ کو دے دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو انھوں نے وہ برچھا واپس لے لیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مانگنے پر انھیں دے دیا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مانگ لیا تو انھیں دے دیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو انھوں نے واپس لے لیا۔ اس کے بعد حضرت عثمان نے ان سے مانگا تو انھوں نے دے دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ برچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاندان کے ہاتھ لگا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان سے واپس لے کر اپنے پاس رکھا جو ان کی شہادت تک ان کے پاس رہا۔

٣٩٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَايِعُونِي». [راجع: ١٨]

[3999] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جو غزوۂ بدر میں شریک تھے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری بیعت کرلو۔''

فائدہ: یہ حدیث کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔ انھوں نے عقبۂ ثانیہ میں رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی، اس حدیث

میں اسی بیعت کی طرف اشارہ ہے۔

٤٠٠٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ - وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ - كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْدًا . وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِيرَاثَهُ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿ٱدْعُوهُمْ لِآبَآئِهِمْ﴾ [الأحزاب:٥] فَجَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيَّ ﷺ ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ . [انظر : ٥٠٨٨]

[4000] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت ابوحذیفہ ؓ ان صحابۂ کرام ؓ میں سے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ انھوں نے حضرت سالم ؓ کو اپنا لے پالک بنایا اور اپنی بھتیجی ہند بنت ولید سے اس کا نکاح کر دیا جبکہ وہ ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ ؓ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا۔ زمانۂ جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ جسے لے پالک قرار دیا جاتا لوگ اسے اس (نقلی باپ) کی طرف منسوب کرتے تھے۔ وہ اس (نقلی باپ) کا وارث بھی ہوتا تھا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''منہ بولے بیٹوں کو ان کے (حقیقی) باپوں کی نسبت سے پکارو......'' حضرت سہلہ ؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں......اس کے بعد ایک طویل حدیث کا ذکر ہے۔

فائدہ: حضرت ابوحذیفہ ؓ مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ ان کا بھائی ولید بن عتبہ جنگ بدر میں مارا گیا تھا۔ ان کی زوجۂ محترمہ حضرت سہلہ ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: حضرت سالم ؓ جوان ہو گئے ہیں، اس بنا پر ان کے گھر رہنے سے حضرت ابوحذیفہ ؓ کے دل میں کچھ وسواس رہ لیتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے اسے دودھ پلانے کا حکم دیا تھا۔ ان کا پورا نام سہلہ بنت سہیل ؓ ہے۔ یہ وہ سہلہ نہیں ہیں جنھوں نے حضرت سالم ؓ کو آزاد کیا تھا کیونکہ وہ انصار خاندان سے تعلق رکھتی ہیں جبکہ ان کا تعلق قریش سے ہے۔

٤٠٠١ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ : حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ : وَفِينَا نَبِيٌّ

[4001] حضرت خالد بن ذکوان سے روایت ہے، وہ ربیع بنت معوذ ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میری شب زفاف کی صبح کو میرے پاس نبی ﷺ تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح بیٹھ گئے جس طرح تم بیٹھے ہو۔ کچھ بچیاں اس وقت دف بجا رہی تھیں اور میرے ان آباء و اجداد کے اوصاف گا رہی تھیں جو غزوۂ بدر میں

يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَقُولِي هٰكَذَا، وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ». [انظر: ٥١٤٧]

شہید ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک بچی گاتے گاتے کہنے لگی: ہم میں ہے ایک نبی جو جانتا ہے کل کی بات۔ اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس طرح نہ کہو بلکہ اس طرح کہو جس طرح پہلے کہہ رہی تھی۔''

فائدہ: اس حدیث سے خوشی کے موقع پر دف بجانے اور ترانے گانے کا جواز ثابت ہوتا ہے بشرطیکہ گانے والی معروف گلوکارہ نہ ہو بلکہ چھوٹی بچیاں ہوں اور ایسے اشعار پڑھے جائیں جو بہادری اور شجاعت پر مشتمل ہوں اور ان کے علاوہ عشقیہ غزلیات اور خلاف شریعت مضامین گانے کی اجازت نہیں ہے، چونکہ ایک شعر سے رسول اللہ ﷺ کا عالم غیب ہونا ظاہر ہو رہا تھا، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا کیونکہ عالم الغیب صرف ایک اللہ ہے، جو لوگ آپ کو غیب دان کہتے ہیں وہ آپ سے محبت نہیں بلکہ عداوت کرتے ہیں کیونکہ وہ آپ کو اللہ کے برابر لانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

٤٠٠٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ»، يُرِيدُ التَّمَاثِيلَ الَّتِي فِيهَا الْأَرْوَاحُ. [راجع: ٣٢٢٥]

[4002] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے حضرت ابوطلحہ ؓ نے بتایا جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کوئی تصویر ہو۔'' ان کی مراد کسی جاندار کی تصویر تھی۔

٤٠٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ: أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطَانِي مِمَّا أَفَاءَ اللهُ مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ، فَلَمَّا

[4003] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ بدر کی غنیمت سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی اور نبی ﷺ نے دوسری اونٹنی مجھے مالِ فے کے خمس سے عنایت فرمائی تھی۔ میں نے ارادہ کیا کہ سیدہ فاطمہ بنت نبی ﷺ کی رخصتی عمل میں لاؤں۔ میں نے بنو قینقاع کے ایک زرگر سے معاہدہ کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے تاکہ ہم اذخر گھاس لائیں۔ میرا خیال تھا کہ اس گھاس کو سناروں کے

أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِيِّ ﷺ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا فِي بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَنَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي، فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ، وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، حَتّٰى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُهُ فَإِذَا أَنَا بِشَارِفَيَّ قَدْ أُجِبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ الْمَنْظَرَ، قُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ قَالُوا: فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، عِنْدَهُ قَيْنَةٌ وَّأَصْحَابُهُ، فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا: أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ.

پاس فروخت کر کے اس سے اپنی شادی کا ولیمہ کروں گا، چنانچہ میں نے دونوں اونٹنیوں کے لیے پالان، بوریاں اور رسیاں جمع کرنا شروع کر دیں جبکہ میری دونوں اونٹنیاں ایک انصاری شخص کے گھر کے قریب بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب میں نے تمام سامان جمع کر لیا تو میں اپنی اونٹنیوں کے پاس آ کر کیا دیکھتا ہوں کہ ان کے کوہان کاٹ دیے گئے ہیں اور ان کی کوکھیں چیر کر ان کی کلیجیاں نکال لی گئی ہیں۔ جب میں نے یہ منظر دیکھا تو مجھے اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہا۔ میں نے پوچھا: یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبدالمطلب نے کیا ہے اور وہ اس گھر میں انصار کے ساتھ شراب نوشی میں مصروف ہیں۔ ایک گلوکارہ اور اس کے سازندے بھی ان کے ساتھ ہیں۔ اس لونڈی نے اپنے گانے میں کہا: ؎ اے حمزہ! ان موٹی اونٹنیوں کا قصد کرو۔

فَوَثَبَ حَمْزَةُ إِلَى السَّيْفِ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا. قَالَ عَلِيٌّ: فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ: «مَا لَكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ، عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَّعَهُ شَرْبٌ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِرِدَائِهِ فَارْتَدٰى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَأُذِنَ لَهُ، فَطَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ، فَإِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ، مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ، فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ صَعَّدَ

اچانک حمزہ اٹھے، تلوار ہاتھ میں لی اور ان کے کوہان کاٹ دیے اور ان کی کوکھیں چیر کر ان سے کلیجیاں نکال لیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں (فوراً) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ نبی ﷺ نے میری تکلیف کو بھانپ لیا۔ آپ نے پوچھا: ''اے علی! تجھے کیا ہوا ہے؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے آج جیسا دن کبھی نہیں دیکھا۔ حمزہ نے میری اونٹنیوں پر دست درازی کی ہے۔ انھوں نے ان کے کوہان کاٹ دیے ہیں اور ان کی کوکھیں چیر دی ہیں۔ وہ اس گھر میں موجود ہیں اور دوسرے لوگوں کے ساتھ شراب نوشی میں مصروف ہیں۔ نبی ﷺ نے اپنی چادر منگوائی، اسے زیب تن کیا اور چل پڑے۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ ہو لیے حتی کہ آپ ﷺ اس

النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى رُكْبَتِهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي؟ فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى، فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ. [راجع: ٢٠٨٩]

مکان میں آئے جہاں حمزہ موجود تھے۔ آپ نے داخل ہونے کی اجازت مانگی جو اسی وقت دے دی گئی نبی ﷺ (اندر تشریف لے گئے اور) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ان کی کارگزاری پر ملامت کرنے لگے۔ آپ کیا دیکھتے ہیں کہ حمزہ نشے میں دھت ہیں اور ان کی دونوں آنکھیں سرخ ہو رہی ہیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو دیکھا پھر نظر اونچی کی اور آپ کے گھٹنے دیکھے، پھر نظر اوپر اٹھائی اور آپ کا چہرہ دیکھا، پھر کہا: تم تو میرے باپ کے غلام ہو۔ نبی ﷺ جان گئے کہ ابھی وہ نشے کی حالت میں ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ الٹے پاؤں واپس ہوئے۔ پھر آپ وہاں سے تشریف لے آئے اور ہم بھی آپ کے ہمراہ واپس آ گئے۔

فائدہ: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا اور کہا وہ نشے کی حالت میں کیا اور کہا۔ اس وقت شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ یہ حرمت شراب سے پہلے کا واقعہ ہے۔[1] رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا نشہ اترنے کے بعد ان اونٹنیوں کی قیمت ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دلوا دی تھی۔

٤٠٠٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: أَنْفَذَهُ لَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ، سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ مَعْقِلٍ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَبَّرَ عَلٰى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، فَقَالَ: إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا.

[4004] حضرت عبداللہ بن معقل مزنی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے جنازے پر تکبیریں کہیں اور فرمایا: وہ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

٤٠٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ - قَالَ

[4005] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ان اصحاب میں سے تھے جنھوں نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی اور وہ مدینہ میں فوت ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا اور کہا کہ اگر تمھارا ارادہ ہو تو اپنی دختر حفصہ رضی اللہ عنہا کا

[1] صحيح البخاري، المساقاة، حديث: 2375.

عُمَرُ: فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، قَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ، فَقَالَ: قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلٰى عُثْمَانَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ، حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ ذَكَرَهَا وَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا. [انظر: ٥١٢٢، ٥١٢٩، ٥١٤٥]

نکاح تم سے کر دوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس پر غور کروں گا۔ پھر میں کئی راتیں ٹھہرا رہا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ابھی میں یہی مناسب خیال کرتا ہوں کہ ان دنوں نکاح نہ کروں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا: اگر تم چاہو تو میں اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح تم سے کر دوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔ مجھے ان پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ غصہ آیا، مگر میں چند راتیں ہی ٹھہرا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح بھیجا، اس پر میں نے ان کا نکاح آپ سے کر دیا۔ پھر مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے اور انھوں نے کہا: شاید تم مجھ سے ناراض ہو گئے ہو کیونکہ تم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا تھا اور میں نے خاموشی اختیار کرتے ہوئے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ میں نے کہا: ہاں مجھے رنج تو ہوا تھا۔ انھوں نے فرمایا: دراصل بات یہ تھی کہ مجھے تمھاری پیش کش قبول کرنے میں کوئی امر مانع نہ تھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کا راز فاش کرنا مجھے منظور نہ تھا۔ ہاں، اگر آپ ﷺ اپنا ارادہ ترک کر دیتے تو میں انھیں ضرور قبول کر لیتا۔

٤٠٠٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ: سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ الْبَدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ». [راجع: ٥٥]

[4006] حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''آدمی کا اپنی بیوی اور اولاد پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔''

٤٠٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ: أَخَّرَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الْعَصْرَ - وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ - فَدَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ،

[4007] امام زہری بیان کرتے ہیں کہ میں نے عروہ بن زبیر سے سنا جبکہ وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دورِ خلافت میں ان سے بیان کر رہے تھے کہ ایک دن حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نمازِ عصر تاخیر سے پڑھی جبکہ وہ کوفہ کے گورنر تھے۔ ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ نے ان

- جَدُّ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ، شَهِدَ بَدْرًا - فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمْتَ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَصَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا أُمِرْتُ.

کے پاس جا کر انھیں کہا...... وہ زید بن حسن کے نانا اور بدر میں شریک تھے...... آپ جانتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے مطابق پانچ نمازیں ادا کیں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''مجھے اس طرح حکم ملا ہے۔''

كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ. [راجع: ٥٢١]

بشیر بن ابومسعود بھی اپنے والد سے یہ حدیث اسی طرح بیان کرتے تھے۔

٤٠٠٨ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ».

[4008] حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات ہیں، جو کوئی انھیں رات کو پڑھے وہ اس کے لیے کافی ہیں۔''

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَّهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيهِ. [انظر: ٥٠٠٨، ٥٠٠٩، ٥٠٤٠، ٥٠٥١]

(راویٔ حدیث) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، میں نے ان سے یہ حدیث پوچھی تو انھوں نے مجھے یہ حدیث بیان فرمائی۔

فائدہ: رات کے وقت سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھنے سے اس رات کے مصائب سے پناہ مل جاتی ہے یا دخول جنت کے لیے وہ کافی ہو جاتی ہیں۔

٤٠٠٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ ابْنُ الرَّبِيعِ: أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ. [راجع: ٤٢٤]

[4009] حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور یہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں اور انصار میں سے، انھوں نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی۔

٤٠١٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ - هُوَ ابْنُ صَالِحٍ -: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ - وَّهُوَ

[4010] ابن شہاب زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: پھر میں نے حصین بن محمد...... جو قبیلۂ بنو سالم کے سرداروں میں سے ہیں...... سے مذکورہ حدیث پوچھی جو محمود

أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَّهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ - عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَهُ. [راجع: ٤٢٤]

بن ربیع نے حضرت عتبان کے حوالے سے بیان کی تھی تو انھوں نے اس کی تصدیق کر دی۔

٤٠١١ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَكَانَ مِنْ أَكْبَرِ بَنِي عَدِيٍّ، وَكَانَ أَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُونٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَّهُوَ خَالُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

[4011] حضرت ابن شہاب زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے خبر دی، وہ قبیلۂ بنو عدی کے اکابر میں سے ہیں اور ان کے والد گرامی نبی ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ انھوں نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بحرین کا حاکم مقرر کیا۔ یہ بھی بدر کی جنگ میں شریک تھے۔ اور یہ حضرت عبداللہ بن عمر اور ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہم کے ماموں ہیں۔

٤٠١٢، ٤٠١٣ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ: أَنَّ عَمَّيْهِ - وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا - أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، قُلْتُ لِسَالِمٍ: فَتُكْرِيهَا أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ رَافِعًا أَكْثَرَ عَلٰى نَفْسِهِ. [راجع: ٢٣٣٩]

[4013,4012] حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ ان کے دونوں چچا جو بدر کی جنگ میں شریک تھے انھوں نے انھیں خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زرعی زمینوں کو ٹھیکے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ راویٔ حدیث نے حضرت سالم سے کہا کہ آپ تو زمین ٹھیکے پر دیتے ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں، لیکن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اپنے آپ پر سختی کرتے تھے۔

٤٠١٤ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ: رَأَيْتُ رِفَاعَةَ بْنَ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيَّ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا.

[4014] حضرت شداد بن ہاد لیثی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے وہ بدر کی جنگ میں شریک ہوئے تھے۔

٤٠١٥ - **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ

[4015] حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ...... جو بنو عامر بن لوی کے حلیف اور نبی ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک

أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَّهُوَ حَلِيفٌ لِّبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَّكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ رَآهُمْ، ثُمَّ قَالَ: أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ؟ قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّي أَخْشَى أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ».

[راجع: ٣١٥٨]

تھے..... نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح ؓ کو جزیہ لانے کے لیے بحرین روانہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور آپ نے علاء بن حضرمی ؓ کو وہاں کا حاکم مقرر کیا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ بحرین سے مال لائے۔ جب انصار نے ابوعبیدہ کے آنے کی خبر سنی تو انھوں نے نماز فجر نبی ﷺ کے ساتھ ادا کی۔ آپ ﷺ جب (نماز سے) فارغ ہوئے تو وہ (انصار) آپ کے سامنے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب انھیں دیکھا تو آپ مسکرائے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''میرا خیال ہے تم نے سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ کچھ مال لائے ہیں؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تمھیں بشارت ہو اور تم اس چیز کی امید رکھو جو تمھیں خوش کر دے گی، اللہ کی قسم! مجھے تمھاری غربت کا ڈر نہیں لیکن مجھے یہ اندیشہ ضرور ہے کہ تمھارے لیے اس طرح دنیا پھیلا دی جائے گی جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر پھیلا دی گئی تھی اور تم اس کے متعلق اس طرح رغبت رکھو گے جس طرح انھوں نے رغبت رکھی تھی پھر وہ تمھیں اس طرح ہلاک کر دے گی جس طرح اس نے ان لوگوں کو ہلاک کیا۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے بڑی قیمتی نصیحت فرمائی ہے کہ فقر و تنگ دستی اس قدر نقصان دہ نہیں جس قدر مال و دولت کی فراوانی نقصان دہ ہے کیونکہ غربت میں اللہ یاد رہتا ہے جبکہ دولت کے نشے میں لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔

٤٠١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا. [راجع: ٣٢٩٧]

[4016] حضرت نافع ؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ ہر طرح کے سانپ کو مار ڈالا کرتے تھے۔

٤٠١٧ - حَتّٰى حَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ الْبَدْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا.

[4017] حضرت ابولبابہ بدری ؓ نے انھیں بتایا کہ نبی ﷺ نے گھروں میں نکلنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے تو وہ (حضرت ابن عمر ؓ) ان (کو مارنے) سے رک گئے۔

فائدہ: عام طور پر سفید اور پتلے سانپ گھروں میں برآمد ہوتے ہیں اور جن ان کی شکل وصورت اختیار کر لیتے ہیں، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انھیں مارنے سے منع فرمایا۔ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تین دن تک انھیں وارننگ دی جائے، اگر نہ جائیں تو انھیں مارنے کی اجازت ہے۔ والله أعلم.

٤٠١٨ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ، قَالَ: «وَاللهِ لَا تَذَرُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا». [راجع: ٢٥٣٧]

[4018] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی اور کہا کہ آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم اپنے بھانجے حضرت عباس ؓ کا فدیہ معاف کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! ان کے فدیے سے ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس ؓ قبول اسلام سے پہلے بدر کی لڑائی میں قید ہو کر آئے۔ وہ انصار کے بھانجے اس بنا پر تھے کہ عبدالمطلب کی والدہ بنونجار سے تھیں، اس بنا پر انھوں نے ان کا فدیہ معاف کرنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے عدل وانصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے فرمایا کہ ''ان کا فدیہ پورا پورا وصول کیا جائے'' کیونکہ بھائی باپ، بیٹا کوئی بھی ہو جب وہ دین کا دشمن ہو تو اس کی پاسداری سر بسر توہین دین ہے۔

٤٠١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَدِيٍّ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ - وَكَانَ حَلِيفًا لِّبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ - أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ لَّقِيتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ إِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ، آقْتُلُهُ يَا

[4019] حضرت مقداد بن عمرو کندی ؓ سے روایت ہے...... وہ بنو زہرہ کے حلیف تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے...... انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میری کسی کافر سے ٹکر ہو جائے اور ہم دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش میں لگ جائیں اور وہ لڑائی میں میرا ایک ہاتھ اڑا دے، پھر وہ مجھ سے خوفزدہ ہو کر کسی درخت کی پناہ لے اور مجھے کہے کہ میں تو اللہ کے لیے مسلمان ہو گیا ہوں تو کیا اللہ کے رسول! میں اسے قتل کروں جبکہ وہ ایسا کہتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قتل نہ کرو۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! (پہلے) وہ میرا ایک ہاتھ کاٹ چکا ہے اور میرا ہاتھ کاٹنے کے بعد اس نے یہ اقرار کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے ہرگز قتل نہ کرو ورنہ اس کو وہ درجہ

رَسُولَ اللهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقْتُلْهُ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدٰى يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَمَا قَطَعَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ». [انظر: ٦٨٦٥]

حاصل ہوگا جو تجھے اس کے قتل سے پہلے حاصل تھا اور تیرا حال وہ ہو جائے گا جو کلمۂ اسلام پڑھنے سے پہلے اس کا تھا۔"

٤٠٢٠ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: «مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ؟» فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ فَقَالَ: آنْتَ أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ: قَالَ سُلَيْمَانُ هٰكَذَا قَالَهَا أَنَسٌ، قَالَ: آنْتَ أَبَا جَهْلٍ، قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ؟ - قَالَ سُلَيْمَانُ: أَوْ قَالَ: قَتَلَهُ قَوْمُهُ - قَالَ: وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي. [راجع: ٣٩٦٢]

[4020] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر کے دن فرمایا: "ابوجہل کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اسے کون دیکھ کر آتا ہے؟" حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ روانہ ہوئے اور دیکھا کہ عفراء کے دونوں بیٹوں نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس کی لاش ٹھنڈی ہو رہی ہے۔ انھوں نے پوچھا: تو ہی ابوجہل ہے؟ (راویٔ حدیث) ابن علیہ بیان کرتے ہیں کہ سلیمان تیمی نے کہا: حضرت انس ؓ نے اسی طرح کہا تھا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے پوچھا تھا: تو ہی ابوجہل ہے؟ اس نے جواب دیا: کیا اس سے اونچے کسی آدمی کو تم نے (آج) قتل کیا ہے؟ راویٔ حدیث سلیمان نے کہا: یا اسے اس کی قوم نے قتل کیا ہو؟ ابومجلز کی روایت کے مطابق ابوجہل نے کہا: کاش! کسان کے علاوہ مجھے کوئی اور قتل کرتا۔

٤٠٢١ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَلَقِينَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ شَهِدَا بَدْرًا، فَحَدَّثْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ، وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ. [راجع: ٢٤٦٢]

[4021] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے حضرت ابوبکر ؓ سے عرض کی: آپ ہمارے ساتھ ہمارے انصاری بھائیوں کے پاس چلیں۔ پھر ہماری ملاقات انصار کے دو نیک لوگوں سے ہوئی جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔ (راویٔ حدیث) عبیداللہ نے کہا: پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ عروہ بن زبیر سے کیا تو انھوں نے بتایا کہ وہ دو مرد عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی ؓ ہیں۔

٤٠٢٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ: كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ، خَمْسَةَ آلَافٍ وَّقَالَ عُمَرُ: لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ.

[4022] حضرت قیس سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر میں شریک ہونے والوں کا وظیفہ پانچ، پانچ ہزار تھا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میں انھیں بعد میں آنے والوں پر ضرور برتری دوں گا۔

٤٠٢٣ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ، وَذٰلِكَ أَوَّلُ مَا وَقَرَ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِي. [راجع: ٧٦٥]

[4023] حضرت جبیر بن مطعم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب میں سورۂ والطّور پڑھتے سنا۔ یہ پہلا موقع تھا جب میرے دل میں ایمان نے قرار پکڑا۔

٤٠٢٤ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي أُسَارٰى بَدْرٍ: «لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ».

[4024] حضرت جبیر بن مطعم ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے متعلق فرمایا تھا: ''اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے اور ان پلید لوگوں کی سفارش کرتے تو میں ان کے کہنے پر ضرور انھیں چھوڑ دیتا۔''

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولٰى يَعْنِي مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ، يَعْنِي الْحَرَّةَ، فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ أَحَدًا، ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ. [راجع: ٣١٣٩]

حضرت سعید بن میسب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان ؓ کی شہادت کے وقت پہلا فساد برپا ہوا تو اس نے اصحاب بدر میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔ اور واقعۂ حرہ کے وقت دوسرا فساد رونما ہوا تو اس نے اصحاب حدیبیہ میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔ پھر تیسرا فتنہ برپا ہوا تو وہ اس وقت تک ختم نہیں ہوا جب تک ان میں کوئی خیر و برکت باقی تھی۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے مطعم بن عدی کے متعلق جن جذبات کا اظہار فرمایا، اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ طائف سے واپس لوٹے تو مطعم کی پناہ میں داخل ہوئے۔ اس نے آپ کو بچانے کے لیے اپنے چاروں بیٹوں کو مسلح کر کے بیت اللہ کے کونوں پر کھڑا کر دیا تھا، جس سے قریش ڈر گئے اور آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکے اور کہنے لگے کہ ہم مطعم کی پناہ نہیں توڑ سکتے، نیز انھوں نے وہ عہدنامہ ختم کرانے میں بڑا کردار ادا کیا تھا جو قریش نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کے خلاف کیا تھا۔

٤٠٢٥ - حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ

[4025] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں اور ام مسطح ؓ جا رہی

يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَّعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيثِ، قَالَتْ: فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ، فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ: بِئْسَ مَا قُلْتِ، تَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا؟ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْإِفْكِ.

[راجع: ٢٥٩٣]

تھیں کہ اچانک ام مسطح اپنی چادر میں پھسل پڑیں۔ ان کی زبان سے نکلا: مسطح کا برا ہو۔ میں نے کہا: تو نے اچھی بات نہیں کہی۔ ایک ایسے شخص کو برا کہتی ہو جو بدر کی جنگ میں شریک ہو چکا ہے؟ پھر انھوں نے تہمت کا واقعہ بیان کیا۔

٤٠٢٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: هٰذِهِ مَغَازِي رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ يُلْقِيهِمْ: «هَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟».

[4026] حضرت ابن شہاب زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کے غزوات کا بیان ہے۔ پھر انھوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کفار کی لاشوں کو قلیب بدر میں پھینکوا رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ''تمہارے رب نے تم سے (سزا کا) جو وعدہ کیا تھا، کیا تم نے اسے سچا پالیا ہے؟۔''

قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: قَالَ نَافِعٌ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللهِ! تُنَادِي نَاسًا أَمْوَاتًا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا قُلْتُ مِنْهُمْ».

راوی کہتا ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے کہا: اللہ کے رسول! آپ ایسے لوگوں کو آواز دے رہے ہیں جو مر چکے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ میں ان سے کہہ رہا ہوں، تم اس کو ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو۔''

فَجَمِيعُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنْ قُرَيْشٍ مِّمَّنْ ضُرِبَ لَهُ بِسَهْمِهِ أَحَدٌ وَّثَمَانُونَ رَجُلًا.

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تمام قریش مہاجر جو بدر میں شریک تھے اور انھیں غنیمت سے حصہ ملا ان کی تعداد اکیاسی تھی۔

وَكَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَ الزُّبَيْرُ: قُسِمَتْ سُهْمَانُهُمْ فَكَانُوا مِائَةً، وَاللهُ أَعْلَمُ.

[راجع: ١٣٧٠]

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے حصے تقسیم کیے گئے اور وہ ایک سو تھے۔ واللّٰہ أعلم.

٤٠٢٧ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لِلْمُهَاجِرِينَ بِمِائَةِ سَهْمٍ.

[4027] حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ بدر کے روز مہاجرین کے لیے سو حصے مقرر کیے گئے تھے۔

(١٣) بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ

باب: 13- بدر میں شریک ہونے والوں کے اسمائے گرامی

فِي الْجَامِعِ الَّذِي وَضَعَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلٰى حُرُوفِ الْمُعْجَمِ.

امام بخاری رحمہ اللہ نے الجامع الصحیح کے اس باب میں حروف تہجی کی ترتیب سے بدر میں شریک حضرات کے اسماء ذکر کیے ہیں۔

اَلنَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَاشِمِيُّ ﷺ، أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، عُمَرُ، عُثْمَانُ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، إِيَاسُ بْنُ الْبُكَيْرِ، بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ، حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ، أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ، حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ - قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَّهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَّارَةِ - خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ، خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ، رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ، رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ، الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ، زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ، أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، سَعْدُ ابْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ، سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ،

محمد رسول اللہ ﷺ بن عبداللہ الہاشمی

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ، حضرت بلال بن ابی رباح رضی اللہ عنہ[1]، حضرت حمزہ بن عبدالمطلب الہاشمی، قریش کے حلیف حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی، حضرت حارثہ بن ربیع الانصاری رضی اللہ عنہ[2]، حضرت خبیب بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ، حضرت رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمنذر انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن عوام قرشی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوطلحہ زید بن سہل انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن مالک زہری رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن خولہ قرشی رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ،

---

1. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام۔ 2. ان کا نام حارثہ بن سراقہ ہے جو دشمن کی نقل و حرکت دیکھنے کے لیے تعینات تھے اور تیر لگنے سے غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔

سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ، سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ، ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَأَخُوهُ. [عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيُّ]، عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ، عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ، عُبَيْدَةُ بنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ، عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ، [عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ، عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى ابْنَتِهِ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ]، عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ، عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ، عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ، عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ، قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ، قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ، مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ، مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ، مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ، مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ، هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

حضرت ظہیر بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ظہیر انصاری کے بھائی (مظہر رضی اللہ عنہ)، حضرت عبداللہ بن مسعود ہذلی رضی اللہ عنہ، حضرت عتبہ بن مسعود ہذلی رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ، حضرت عبیدہ بن حارث قرشی رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ [1]، حضرت عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت عامر بن ربیعہ عنزی رضی اللہ عنہ، حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت عویم بن ساعدہ انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ، حضرت قتادہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن عمر بن جموح رضی اللہ عنہ، حضرت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ، معوذ کے بھائی (معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ)، حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت مرارہ بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ، مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب بن عبدمناف رضی اللہ عنہ، حضرت معن بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ، بنو زہرہ کے حلیف حضرت مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ، حضرت بلال بن امیہ انصاری رضی اللہ عنہ۔

(١٤) [بَابُ] حَدِيثِ بَنِي النَّضِيرِ، وَمَخْرَجُ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَيْهِمْ فِي دِيَةِ الرَّجُلَيْنِ، وَمَا أَرَادُوا مِنَ الْغَدْرِ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ

باب: 14- یہود بنونضیر کا واقعہ اور رسول اللہ ﷺ کا دو مسلمانوں کی دیت کے متعلق ان کے پاس جانا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی دغابازی کا بیان

[1] قبیلہ عامر بن لؤی کے حلیف ہیں۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: كَانَتْ عَلٰى رَأْسِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مِّنْ وَّقْعَةِ بَدْرٍ قَبْلَ وَقْعَةِ أُحُدٍ.

امام زہری نے بیان کیا کہ یہ سانحہ، غزوۂ بدر کے چھ ماہ بعد اور غزوۂ اُحد سے پہلے ہوا تھا۔

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿هُوَ ٱلَّذِىٓ أَخْرَجَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَـٰبِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿أَن يَخْرُجُوا۟﴾ [الحشر: ٢]

ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ اللہ ہے جس نے اہل کتاب کے کافروں کو ان کے گھروں سے نکالا، یہ ان کی پہلی جلاوطنی ہے......''

وَجَعَلَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ بَعْدَ بِئْرِ مَعُونَةَ وَأُحُدٍ.

ابن اسحاق کی تحقیق کے مطابق یہ سانحہ، بئر معونہ اور غزوۂ اُحد کے بعد ہوا تھا۔

٤٠٢٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ وَ النَّضِيرُ فَأَجْلٰى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ، حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ، فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ، وَقَسَمَ نِسَاءَهُم وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِالنَّبِيِّ ﷺ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا، وَأَجْلٰى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ: بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ، وَكُلَّ يَهُودِ الْمَدِينَةِ.

[4028] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: بنونضیر اور بنوقریظہ نے (رسول اللہ ﷺ کے خلاف) لڑائی کی تو آپ نے بنونضیر کو جلا وطن کر دیا اور بنوقریظہ پر احسان کرتے ہوئے انھیں برقرار رکھا حتی کہ انھوں نے دوبارہ آپ سے لڑائی کی تو آپ نے ان کے مردوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں، بچوں اور دیگر مال و اسباب کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، البتہ ان میں سے کچھ لوگوں نے نبی ﷺ کے پاس آ کر پناہ لی تو آپ نے انھیں امن دے دیا اور وہ مسلمان ہو گئے۔ پھر آپ نے مدینہ طیبہ کے تمام یہود، یعنی بنوقینقاع جو حضرت عبداللہ بن سلام ؓ کی قوم سے تھے اور یہود بنو حارثہ کو وہاں سے نکال دیا۔ الغرض آپ نے مدینہ طیبہ کے تمام یہودیوں کو مدینہ طیبہ سے جلا وطن کر دیا۔

٤٠٢٩ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: سُورَةُ الْحَشْرِ، قَالَ: قُلْ: سُورَةُ النَّضِيرِ. تَابَعَهُ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ. [انظر: ٤٦٤٥، ٤٨٨٢، ٤٨٨٣]

[4029] حضرت سعید بن جبیر ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس ؓ سے عرض کیا: یہ سورۃ الحشر ہے تو انھوں نے فرمایا: ''اسے سورۂ نضیر کہو۔

ہشام نے ابوبشر سے روایت کرنے میں ابوعوانہ کی متابعت کی ہے۔

٤٠٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ. [راجع: ٢٦٣٠]

[4030] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ انصار کے لوگ نبی ﷺ کے لیے کچھ کھجوریں بطور تحفہ دے دیتے تھے، حتی کہ جب بنو قریظہ اور بنو نضیر کو آپ نے فتح کیا تو اس کے بعد آپ وہ کھجوریں واپس کر دیتے۔

٤٠٣١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَنَزَلَ ﴿مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَآئِمَةً عَلَىٰٓ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ ٱللَّهِ﴾ [الحشر: ٥]. [راجع: ٢٣٢٦]

[4031] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے درخت جلائے اور کچھ کاٹ دیے جو بویرہ مقام میں تھے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''جو درخت تم نے کاٹے ہیں یا انھیں ان کے تنوں پر قائم رہنے دیا ہے یہ سب اللہ کے حکم ہی سے تھا۔''

٤٠٣٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ، قَالَ: وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ:

[4032] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بنو نضیر کی کھجوروں کو آگ لگائی تو اس کے متعلق حسان بن ثابت ؓ نے کہا:

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ ... حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

بنو لؤی (قریش) کے سردار یہ بات معمولی سمجھ کر برداشت کر رہے تھے کہ بویرہ کا باغ پوری طرح آگ کی لپیٹ میں آ کر جل رہا ہے۔

قَالَ: فَأَجَابَهُ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ:

ابوسفیان بن حارث نے یہ جواب دیتے ہوئے کہا:

أَدَامَ اللهُ ذٰلِكَ مِنْ صَنِيعٍ ... وَحَرَّقَ فِي نَوَاحِيهَا السَّعِيرُ
سَتَعْلَمُ أَيُّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ ... وَتَعْلَمُ أَيَّ أَرْضَيْنَا تَضِيرُ

[راجع: ٢٣٢٦]

اللہ کرے مدینہ میں یوں آگ لگتی رہے اور اس کے اطراف میں یوں ہی شعلے اٹھتے رہیں۔ تمھیں جلدی معلوم ہو جائے گا کہ ہماری کس زمین کو نقصان پہنچتا ہے۔

٤٠٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

[4033] حضرت مالک بن اوس بن حدثان نصری سے

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيُّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَعَاهُ إِذْ جَاءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَّكَ رَغْبَةٌ فِي دُخُولِ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَّسْتَأْذِنُونَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَأَدْخِلْهُمْ فَلَبِثَ قَلِيلًا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: هَلْ لَّكَ رَغْبَةٌ فِي عَبَّاسٍ وَّعَلِيٍّ يَّسْتَأْذِنَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا دَخَلَا وَسَلَّمَا قَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا، وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الَّذِي أَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ مِنْ مَّالِ بَنِي النَّضِيرِ، فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ وَّعَبَّاسٌ فَقَالَ الرَّهْطُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اقْضِ بَيْنَهُمَا، وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ، فَقَالَ عُمَرُ: اتَّئِدُوا، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»، يُرِيدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهُ؟ قَالُوا: قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ فِي هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَّمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿وَمَآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْهُمْ فَمَآ أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿قَدِيرٌ﴾ [الحشر: ٦] فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ: ثُمَّ وَاللهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَقَسَمَهَا فِيكُمْ حَتّٰى

روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں بلایا تو اچانک آپ کے چوکیدار یرفاء آئے اور کہا کہ حضرت عثمان بن عفان، عبدالرحمٰن بن عوف، زبیر بن عوام اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اندر آنا چاہتے ہیں، کیا آپ کی طرف سے انھیں اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا: انھیں اندر بلا لو۔ تھوڑی دیر بعد یرفاء پھر آئے اور کہا کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بھی اجازت چاہتے ہیں، آیا انھیں اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ جب یہ دونوں بزرگ اندر تشریف لے آئے اور سلام کہا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: امیرالمومنین! میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کر دیجیے اور وہ دونوں بزرگ اس جائیداد کے متعلق جھگڑ رہے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بنونضیر کے مال سے بطور فے عطا فرمایا تھا۔ اس موقع پر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے ایک دوسرے کو سخت سست کہا: (جب انھوں نے ایک دوسرے پر تنقید کی) تو حاضرین بولے: امیرالمومنین! آپ ان دونوں کا فیصلہ کر دیں تاکہ ان دونوں میں کوئی جھگڑا نہ رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ذرا صبر کرو! میں آپ لوگوں سے اس اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہم انبیاء کی جائیداد تقسیم نہیں ہوتی۔ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔'' اور اس سے رسول اللہ ﷺ کی مراد خود اپنی ذات کریمہ تھی؟ حاضرین نے کہا: یقیناً آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا: میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ کو بھی معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث بیان فرمائی تھی؟ ان دونوں بزرگوں نے بھی ہاں

بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ مِنْهَا، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ، فَعَمِلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَيَاتَهُ، ثُمَّ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَبَضَهُ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ. فَأَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَقَالَ: تَذْكُرَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ عَمِلَ فِيهِ كَمَا تَقُولَانِ وَاللهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهُ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهِ بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي فِيهِ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي كِلَاكُمَا، وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ، وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، فَجِئْتَنِي - يَعْنِي عَبَّاسًا - فَقُلْتُ لَكُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»، فَلَمَّا بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا قُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا عَلٰى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِّ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، وَمَا عَمِلْتُ فِيهِ مُذْ وَلِيتُ، وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي، فَقُلْتُمَا: ادْفَعْهُ إِلَيْنَا، بِذٰلِكَ فَدَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا، أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ؟ فَوَاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ! لَا أَقْضِي فِيهِ بِقَضَاءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهُ فَادْفَعَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهُ. [راجع: ٢٩٠٤]

میں جواب دیا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب میں آپ لوگوں سے اس معاملے کے متعلق گفتگو کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اس مالِ فے میں سے خاص طور پر عطا فرما دیا تھا، جو آپ کے سوا اور کسی کو نہیں دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ نے بنونضیر کے اموال میں سے جو کچھ اپنے رسول کو دیا ہے تم نے اس کے لیے کوئی گھوڑے یا اونٹ نہیں دوڑائے......'' (یعنی تم نے کوئی جنگ وغیرہ نہیں کی) تو یہ مال خاص رسول اللہ ﷺ کے لیے تھا لیکن اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے تمھیں نظر انداز کر کے اسے اپنے لیے مخصوص نہیں فرمایا اور نہ تم پر اپنی ذات ہی کو ترجیح دی تھی۔ آپ نے وہ مال تمھیں دیا اور تم پر تقسیم کر دیا حتی کہ اس میں سے صرف یہ مال باقی رہا ہے جو رسول اللہ ﷺ اپنے اہل و عیال پر سال بھر خرچ کرتے تھے اور جو مال باقی بچتا تھا، اسے آپ اللہ تعالیٰ کے مصارف میں خرچ کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا زندگی بھر یہی معمول رہا۔ پھر جب نبی ﷺ کی وفات ہو گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کا جانشین ہوں اور اس مال کو انھوں نے اپنے قبضے میں کر لیا اور اسے انھی مصارف میں خرچ کرتے رہے جن میں رسول اللہ ﷺ خرچ کیا کرتے تھے اور آپ لوگ یہیں موجود تھے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہی طریقہ اختیار کیا جیسا کہ آپ لوگوں کو بھی اس کا اقرار ہے۔ اللہ کی قسم! وہ اپنے طرزِ عمل میں سچے، مخلص، صحیح راستے پر اور حق کی پیروی کرنے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی اٹھا لیا تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جانشین ہوں

اور اپنی امارت کے دو سال تک اس پر قابض رہا اور اسے انھی مصارف میں خرچ کرتا رہا جن میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ نے کیا تھا۔ اور اللہ جانتا ہے کہ میں بھی اپنے طرز عمل میں سچا، مخلص، صحیح راستہ پر گامزن اور حق کی پیروی کرنے والا تھا۔ پھر آپ دونوں میرے پاس آئے۔ آپ دونوں ایک ہیں اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہے۔ اے عباس! تم میرے پاس آئے تو میں نے تم دونوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''ہمارا ترکہ تقسیم نہیں ہوتا۔ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔'' پھر میں نے سوچا کہ وہ جائیداد تمھارے حوالے کر دوں تو میں نے تمھیں کہا: اگر تم چاہتے ہو تو میں یہ جائیداد اس شرط پر تمھارے حوالے کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے سامنے کیے ہوئے عہد کی تمام ذمہ داریوں کو پورا کرو گے اور اس میں وہی طرز عمل اختیار کرو گے جو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ نے کیا تھا اور جیسا آغاز خلافت سے میرا ہے۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو مجھ سے اس کے متعلق گفتگو نہ کرو۔ اس وقت تم نے کہا: اس شرط پر جائیداد ہمارے حوالے کر دو تو میں نے اسے تمھارے سپرد کر دیا۔ کیا اب تم مجھ سے اس کے سوا کوئی اور فیصلہ طلب کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، قیامت تک میں اس کے علاوہ اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اگر تم ان شرائط کو پورا کرنے سے عاجز ہو تو جائیداد مجھے واپس کر دو۔ میں خود اس کا انتظام کروں گا۔

٤٠٣٤ - قَالَ: فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: صَدَقَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ، أَنَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي

[4034] امام زہری بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کا تذکرہ حضرت عروہ بن زبیر سے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ مالک بن اوس نے یہ روایت تم سے صحیح بیان کی ہے۔ میں نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ سیدہ عائشہ ؓ سے

بَكْرٍ يَسْأَلُهُ ثُمُنَهُنَّ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ فَكُنْتُ أَنَا أَرُدُّهُنَّ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: أَلَا تَتَّقِينَ اللهَ؟ أَلَمْ تَعْلَمْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ - يُرِيدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهُ - إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هٰذَا الْمَالِ». فَانْتَهٰى أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى مَا أَخْبَرَتْهُنَّ.

سنا ہے، وہ فرماتی ہیں: نبی ﷺ کی ازواج مطہرات نے حضرت عثمان ؓ کو حضرت ابوبکر ؓ کی پاس بھیجا اور ان سے درخواست کی کہ وہ انھیں اس جائیداد سے آٹھواں حصہ دیں جو رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بنونضیر سے بطور فے دیا تھا، اور میں انھیں اس سے منع کرتی تھی۔ میں نے ان سے کہا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی نہیں ہو؟ کیا تمھیں علم نہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہمارا ترکہ تقسیم نہیں ہوتا۔ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے ...... اس سے آپ ﷺ کی مراد اپنی ذات کریمہ تھی ...... تاہم آل محمد کو ان کی ضروریات کے مطابق تازندگی ملتا رہے گا۔'' جب حضرت عائشہ نے ازواج مطہرات کو یہ حدیث سنائی تو انھوں نے بھی اپنا خیال بدل دیا۔

قَالَ: فَكَانَتْ هٰذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ، مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا. ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، وَحَسَنِ بْنِ حَسَنٍ، كِلَاهُمَا كَانَا يَتَدَاوَلَانِهَا، ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ وَّهِيَ صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَقًّا. [انظر: ٦٧٢٧، ٦٧٣٠]

حضرت عروہ ؒ نے فرمایا: یہی وہ صدقات ہیں جن کا انتظام پہلے حضرت علی ؓ کے ہاتھ میں تھا۔ انھوں نے حضرت عباس ؓ کو اس سے روک رکھا تھا بلکہ وہ خود اس کا بندوبست کرتے تھے۔ پھر وہ صدقات حسن بن علی، پھر حسین بن علی کے قبضے میں رہے۔ ان کے بعد علی بن حسین اور حسن بن حسن کے انتظام میں آ گئے۔ وہ دونوں باری باری اس کا انتظام کرتے رہے۔ پھر زید بن حسن کے پاس آئے جبکہ حقیقتاً وہ رسول اللہ ﷺ کے صدقات ہی تھے (اور یہ حضرات ان میں مالکانہ تصرف نہیں کرتے تھے)۔

٤٠٣٥ - **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا: أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ، وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ.

[راجع: ٣٠٩٢]

[4035] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ اور حضرت عباس ؓ حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آئے اور رسول اللہ ﷺ کی زمین جو فدک میں تھی اور جو خیبر سے آپ کو حصہ ملا تھا، اس میں سے اپنا ورثہ طلب کرتے تھے۔

٤٠٣٦ - فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هٰذَا الْمَالِ». وَاللهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي. [راجع: ٣٠٩٣]

[4036] حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا تھا: ''ہمارا ترکہ تقسیم نہیں ہوتا۔ جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، البتہ آل محمد ﷺ کو اس جائیداد سے خرچہ ضرور ملتا رہے گا۔'' اللہ کی قسم! میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی قرابت خود اپنی قرابت سے زیادہ محبوب ہے کہ ان سے اچھا برتاؤ اور حسن سلوک کروں۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے اموال تین طرح کے تھے: ○ جو آپ کو ہبہ کیے گئے تھے۔ ○ اموال بنی نضیر جو ان کے جلاوطن ہونے کے بعد آپ کو ان کا حق دار بنایا گیا تھا۔ ○ خیبر اور فدک وغیرہ سے بطور خمس آپ کو ملا تھا، یہ سب آپ کی ملکیت تھے اور آپ ان سے اہل وعیال کے اخراجات پورے کرتے اور مصالح مسلمین پر صرف کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ان کی ملکیت ختم ہوئی اور وہ تمام اموال صدقہ قرار پائے جیسا کہ گزشتہ احادیث میں ان کا ذکر ہے۔

(١٥) بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ

باب: 15- کعب بن اشرف کے قتل کا واقعہ

٤٠٣٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ؟ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ»، فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: فَأْذَنْ لِّي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا، قَالَ: «قُلْ». فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً، وَّإِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ، قَالَ: وَأَيْضًا وَّاللهِ لَتَمَلُّنَّهُ، قَالَ: إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَّدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ إِلٰى أَيِّ شَيْءٍ يَّصِيرُ شَأْنُهُ، وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ: وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ: فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ؟ فَقَالَ: أُرٰى فِيهِ: وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ

[4037] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کعب بن اشرف کی کون خبر لیتا ہے؟ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو بہت تکلیف دی ہے۔'' حضرت محمد بن مسلمہ ؓ کھڑے ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اس کا کام تمام کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' انھوں نے عرض کی: پھر آپ مجھے اجازت دیں کہ میں جو مناسب خیال کروں، اس سے کہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تجھے اجازت ہے۔'' چنانچہ حضرت محمد بن مسلمہ ؓ اس کے پاس آئے اور کہنے لگے: یہ شخص ہم سے صدقہ مانگتا ہے اور اس نے ہمیں بڑی مصیبت میں مبتلا کر رکھا ہے، لہذا میں تجھ سے کچھ قرض لینے آیا ہوں۔ کعب بولا: اللہ کی قسم! ابھی تو تم اس سے اور بھی تکلیف اٹھاؤ گے۔ حضرت محمد بن مسلمہ ؓ نے کہا: اب تو ہم نے اس کی اتباع کر لی ہے، ہم اسے چھوڑنا نہیں چاہتے، جبکہ تک دیکھ نہ لیں کہ آگے کیا

- فَقَالَ: نَعَمْ، ارْهَنُونِي، قَالُوا: أَيَّ شَيْءٍ تُرِيدُ؟ قَالَ: ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ؟ قَالَ: فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ، فَيُقَالُ: رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ؟ هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا، وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ. قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي السِّلَاحَ، فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَهُ لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِّنَ الرَّضَاعَةِ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحِصْنِ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: أَيْنَ تَخْرُجُ هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَخِي أَبُو نَائِلَةَ - وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَتْ: أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ، قَالَ: إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، وَرَضِيعِي أَبُو نَائِلَةَ - إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ لَأَجَابَ. قَالَ: وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ، قِيلَ لِسُفْيَانَ: سَمَّاهُمْ عَمْرٌو؟ قَالَ: سَمّٰى بَعْضَهُمْ، قَالَ عَمْرٌو: جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: أَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ، وَالْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ. قَالَ عَمْرٌو: جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ فَقَالَ: إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ بِشَعَرِهِ فَأَشُمُّهُ فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَأْسِهِ فَدُونَكُمْ فَاضْرِبُوهُ.

رنگ ڈھنگ ہوتا ہے۔ اس وقت تو میں تیرے پاس اس غرض سے آیا ہوں کہ ایک یا دو وسق قرض لوں۔ (راوئ حدیث) عمرو نے کبھی وسق یا دوسق کا ذکر کیا ہے اور کبھی نہیں۔ کعب بن اشرف نے کہا: اچھا، تو میرے پاس کوئی چیز گروی رکھو۔ انھوں نے کہا: تم کیا چیز پسند کرتے ہو؟ کعب نے کہا: اپنی عورتیں رہن رکھ دو۔ انھوں نے کہا: ہم اپنی عورتیں تیرے پاس کیسے رہن رکھ دیں جبکہ تو عرب میں بہت خوبصورت آدمی ہے؟ کعب بولا: تو پھر اپنے بیٹے میرے پاس گروی رکھ دو۔ انھوں نے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے بیٹے تیرے پاس گروی رکھ دیں، انھیں کل گالی دی جائے گی اور کہا جائے گا کہ انھیں ایک یا دو وسق کے عوض گروی رکھا گیا تھا اور یہ بات ہمارے لیے باعث شرم و عار ہے، البتہ ہم اپنے ہتھیار تیرے پاس گروی رکھ سکتے ہیں۔ بہرحال انھوں نے اس سے ہتھیار لے کر آنے کا وعدہ کر لیا۔ پھر رات کے وقت کعب کے رضاعی بھائی ابو نائلہ ؓ کو لے کر آئے۔ کعب نے ان کو قلعے کی ایک طرف بلایا، پھرخود ان کے پاس آنے لگا تو اس کی بیوی نے کہا: تو اس وقت کہاں جا رہا ہے؟ کعب نے جواب دیا: اس وقت تو صرف محمد بن مسلمہ اور میرا رضاعی بھائی ابونائلہ ہے۔ عمرو کے علاوہ دوسرے راوی نے بیان کیا کہ کعب ملعون کی بیوی نے کہا: میں تو ایسی آواز سنتی ہوں جس سے خون ٹپکتا ہے۔ کعب نے کہا: (خطرے کی کوئی بات نہیں۔ وہاں پر) میرا دوست محمد بن مسلمہ اور میرا رضاعی بھائی ابونائلہ ہے۔ کرم پیشہ انسان اگر رات کے وقت نیزہ زنی کے لیے بلایا جائے تو اس دعوت کو قبول کر لیتا ہے۔ ادھر محمد بن مسلمہ ؓ اپنے ساتھ دو اور آدمی لے کر آئے تھے۔ (راوئ حدیث) سفیان سے پوچھا گیا: کیا آپ کے

شیخ عمرو نے ان کا نام لیا تھا؟ انھوں نے کہا: کچھ آدمیوں کا نام لیا تھا۔ البتہ عمرو کے علاوہ دوسروں نے بیان کیا کہ وہ اپنے ہمراہ ابوعبس بن جبر، حارث بن اوس اور عباد بن بشر کو لائے تھے۔ عمرو نے بیان کیا کہ وہ (محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ) اپنے ساتھ دو آدمی لائے تھے اور انھوں نے (اپنے ان دونوں ساتھیوں سے) کہا کہ جب کعب یہاں آئے گا تو میں اس کے بال پکڑ کر سونگھوں گا۔ جب تم دیکھو کہ میں نے اپنی گرفت مضبوط کر لی ہے اور اس کے سر کو تھام لیا ہے تو تم نے جلدی سے اس کا کام تمام کر دینا ہے۔

وَقَالَ مَرَّةً: ثُمَّ أُشِمُّكُمْ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَّهُوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيحُ الطِّيبِ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيحًا أَيْ أَطْيَبَ. وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَ عِنْدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَأَكْمَلُ الْعَرَبِ، قَالَ عَمْرٌو: فَقَالَ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشُمَّ رَأْسَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَشَمَّهُ، ثُمَّ أَشَمَّ أَصْحَابَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنُ لِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ: دُونَكُمْ، فَقَتَلُوهُ، ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ.

راوی نے ایک دفعہ یوں بیان کیا کہ میں تمھیں اس کا سر سونگھاؤں گا۔ الغرض وہ (کعب) ان کے پاس چادر لپیٹے ہوئے آیا جبکہ اس سے خوشبو کی مہک اٹھ رہی تھی۔ تب حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آج کی طرح خوشبودار ہوا کبھی نہیں سونگھی۔ عمرو کے علاوہ (دوسرے راوی) نے بیان کیا کہ کعب نے کہا: میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے اور حسن و جمال میں بھی بے نظیر ہے۔ عمرو نے بیان کیا کہ پھر محمد بن مسلمہ نے کہا: کیا تو مجھے اپنا سر سونگھنے کی اجازت دیتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ تب انھوں نے خود بھی سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سونگھایا۔ پھر انھوں نے کہا: کیا مجھے دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ پھر جب حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اسے مضبوط پکڑ لیا تو اپنے ساتھیوں سے کہا: ادھر آؤ اور اس کا کام تمام کر دو، چنانچہ انھوں نے اسے قتل کر دیا۔ پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو اس کے قتل کی خوشخبری سنائی۔

فائدہ: کعب کا باپ اشرف بنونبہان قبیلے سے تھا۔ دور جاہلیت میں اس نے کسی آدمی کو قتل کر دیا تھا تو وہاں سے بھاگ کر مدینہ طیبہ میں آ گیا اور بنونضیر سے عہد و پیمان کر لیا، پھر اس نے ابوالحقیق کی لڑکی عقیلہ سے شادی کی تو اس سے کعب پیدا ہوا۔ اس

کے قتل کرنے کے متعلق دو اسباب بیان کیے جاتے ہیں: (ا) غزوۂ بدر کے بعد اس نے قریش کو جنگ پر ابھارا اور ہر قسم کے مال و اسباب کے ساتھ تعاون کا یقین دلایا بلکہ ساٹھ آدمیوں کا وفد لے کر مکہ گیا اور انھیں مسلمانوں کے خلاف جنگ پر آمادہ کیا۔ اس کے علاوہ یہ شاعر بھی تھا اپنے اشعار میں اسلام اور اہل اسلام کی توہین کرتا اور مسلم خواتین کے متعلق نازیبا اشعار کہتا تھا۔ (ب) اس نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی اور پروگرام اس طرح طے پایا کہ جب آپ مکان میں تشریف فرما ہوں تو یکبارگی آپ پر حملہ کر کے آپ کو شہید کر دیا جائے لیکن حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کو اس سے مطلع کر دیا اور آپ کو اپنے پروں میں چھپا کر لے آئے تو واپس آ کر آپ نے فرمایا: ''اب اس کی ایذا رسانی انتہا کو پہنچ چکی ہے، اسے قتل کرنا چاہیے'' چنانچہ اسے کیفر کردار تک پہنچا دیا گیا۔[1] کعب بن اشرف یہودی کے قتل میں پانچ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے حصہ لیا۔ محمد بن مسلمہ، ابوعبس بن جبر، حارث بن اوس ابونائلہ اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہم۔ خود رسول اللہ ﷺ بقیع تک ان کے ساتھ آئے، پھر اللہ کا نام لے کر انھیں روانہ کیا اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! ان کی مدد فرما۔'' یہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جب اسے قتل کر کے واپس آئے تو بقیع کے پاس پہنچ کر انھوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ کر اس کا سر آپ کے آگے پھینک دیا آپ نے اس کے قتل ہونے پر اللہ کا شکر ادا کیا۔[2]

(١٦) [بَابُ] قَتْلِ أَبِي رَافِعٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ، وَيُقَالُ: سَلَّامُ بْنُ أَبِي الْحُقَيْقِ

باب: 16 - ابورافع عبداللہ بن ابی الحقیق کے قتل کا واقعہ جسے سلام بن ابوالحقیق بھی کہا جاتا ہے

كَانَ بِخَيْبَرَ وَيُقَالُ: فِي حِصْنٍ لَّهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: هُوَ بَعْدَ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ.

وہ خیبر میں رہتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ حجاز مقدس میں اس کا قلعہ تھا وہ اس میں رہتا تھا۔ امام زہری رحمہ اللہ نے کہا: اسے کعب بن اشرف کے بعد قتل کیا گیا۔

٤٠٣٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَّهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ. [راجع: ٣٠٢٢]

[4038] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے چند آدمیوں کو ابورافع یہودی کی طرف بھیجا تو عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے اور اسے قتل کر دیا جبکہ وہ سو رہا تھا۔

٤٠٣٩ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: بَعَثَ

[4039] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے چند انصار کو ابورافع یہودی کے پاس بھیجا اور ان پر حضرت عبداللہ بن

---

1 فتح الباري: 422,421/7. 2 فتح الباري: 424/7.

رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أَبِي رَافِعِ الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَتِيكٍ، وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللهِ ﷺ وَيُعِينُ عَلَيْهِ، وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَّهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ، فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لِأَصْحَابِهِ: اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ، فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ وَّمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ، فَأَقْبَلَ حَتّٰى دَنَا مِنَ الْبَابِ، ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً، وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ: يَا عَبْدَ اللهِ! إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ، فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيقَ عَلٰى وَدٍّ.

عتیک رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا۔ یہ ابورافع رسول اللہ ﷺ کو سخت اذیت دیا کرتا تھا اور آپ کے مخالفین کی اعانت کرتا تھا۔ زمین حجاز میں اس کا قلعہ تھا اور وہ اس میں رہائش پذیر تھا۔ جب یہ لوگ اس کے پاس پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور شام کے وقت لوگ اپنے مویشی واپس لا رہے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم اپنی جگہ پر ٹھہرو، میں جاتا ہوں اور دربان سے مل کر اس سے نرم نرم باتیں کر کے قلعے کے اندر جانے کی کوئی تدبیر کرتا ہوں، چنانچہ وہ قلعے کی طرف روانہ ہوئے اور دروازے کے قریب پہنچ کر خود کو کپڑوں میں اس طرح چھپا لیا گویا وہ قضائے حاجت کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس وقت اہل قلعہ اندر جا چکے تھے۔ دربان نے اپنا آدمی سمجھ کر آواز دی: اے اللہ کے بندے! میں دروازہ بند کر رہا ہوں اگر تو اندر آنا چاہتا ہے تو آ جا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں یہ سن کر (قلعے کے) اندر داخل ہوا اور چھپ گیا۔ جب سب لوگ اندر آ چکے تو دربان نے دروازہ بند کر کے چابیاں کھونٹی پر لٹکا دیں۔

قَالَ: فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ وَكَانَ فِي عَلَالِيَّ لَهُ، فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ، قُلْتُ: إِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتّٰى أَقْتُلَهُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهِ لَا أَدْرِي أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ. فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ! فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهِشٌ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا، وَّصَاحَ فَخَرَجْتُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اٹھ کر چابیاں لیں اور قلعے کا دروازہ کھول دیا۔ ادھر ابورافع کے پاس رات کے وقت قصہ گوئی ہوا کرتی تھی اور وہ اپنے بالاخانہ میں رہتا تھا۔ جب داستان گو اس کے پاس سے چلے گئے تو میں اس کی طرف چلنے لگا۔ جب کوئی دروازہ کھولتا تو اندر کی طرف سے اسے بند کر لیتا تھا۔ میرا مطلب یہ تھا کہ اگر لوگوں کو میری خبر ہو جائے تو مجھ تک ابورافع کو قتل کرنے سے پہلے نہ آ سکیں۔ جب میں اس کے پاس پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک تاریک مکان میں اپنے بچوں کے درمیان سو رہا ہے۔ چونکہ مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ کس جگہ پر

مِنَ الْبَيْتِ فَأَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ! فَقَالَ: لِأُمِّكَ الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ.

ہے اس لیے میں نے ابورافع کہہ کر آواز دی۔ اس نے جواب دیا: تو کون ہے؟ میں آواز کی طرف جھکا اور اس پر تلوار سے زور دار وار کیا جبکہ میرا دل دھک دھک کر رہا تھا۔ اس ضرب سے کچھ کام نہ بنا۔ وہ چلانے لگا تو میں مکان سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر ٹھہر کر میں پھر اندر آیا اور میں نے کہا: اے ابو رافع! یہ کیسی آواز تھی؟ اس نے کہا: تیری ماں پر مصیبت پڑے، ابھی ابھی کسی نے اس مکان میں مجھ پر تلوار کا وار کیا ہے۔

قَالَ: فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ، ثُمَّ وَضَعْتُ ضَبِيبَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتّٰى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ، فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ، فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا، حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى دَرَجَةٍ لَّهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرٰى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُّقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ، فَقُلْتُ: لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَعْلَمَ أَقَتَلْتُهُ؟ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّورِ فَقَالَ: أَنْعٰى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ، فَانْطَلَقْتُ إِلٰى أَصْحَابِي فَقُلْتُ: النَّجَاءَ، فَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ أَبَا رَافِعٍ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ لِي: «ابْسُطْ رِجْلَكَ»، فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ. [راجع: ٣٠٢٢]

حضرت عبداللہ ؓ کا بیان کہ میں نے پھر ایک اور بھرپور وار کیا مگر وہ بھی خالی گیا اگرچہ اس کو زخم لگ چکا تھا لیکن وہ اس سے مرا نہیں تھا، اس لیے میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھی، خوب زور دیا تو وہ اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی۔ جب مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اسے مار ڈالا ہے تو میں ایک ایک دروازہ کھولتا ہوا سیڑھی تک پہنچ گیا۔ چاندنی رات تھی، یہ خیال کر کے کہ میں زمین پر پہنچ گیا ہوں نیچے پاؤں رکھا تو دھڑام سے نیچے آ گرا جس سے میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے اپنی پگڑی سے اسے باندھا اور باہر نکل کر دروازے پر بیٹھ گیا۔ اپنے دل میں کہا کہ میں یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک مجھے یقین نہ ہو جائے کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے، لہٰذا جب صبح کے وقت مرغ نے اذان دی تو موت کی خبر دینے والا دیوار پر کھڑا ہوا اور کہنے لگا: لوگو! میں تمھیں حجاز کے سوداگر ابو رافع کے مرنے کی خبر دیتا ہوں۔ یہ سنتے ہی میں اپنے ساتھیوں کی طرف چلا اور ان سے کہا: یہاں سے جلدی بھاگو۔ اللہ تعالیٰ نے ابورافع کو ہمارے ہاتھوں قتل کر دیا ہے۔ پھر وہاں سے نبی ﷺ کے پاس پہنچا اور آپ کو تمام قصہ سنایا۔ آپ نے مجھے فرمایا: ''اپنی ٹوٹی ہوئی پنڈلی پھیلاؤ'' چنانچہ میں

نے اپنی پنڈلی پھیلائی تو آپ نے اپنا دست مبارک اس پر پھیر دیا جس سے وہ ایسے ہوگئی گویا مجھے اس کی کبھی شکایت ہی نہ تھی۔

٤٠٤٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ - هُوَ ابْنُ مَسْلَمَةَ -: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أَبِي رَافِعٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَتِيكٍ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عُتْبَةَ فِي نَاسٍ مَعَهُمْ فَانْطَلَقُوا حَتَّى دَنَوْا مِنَ الْحِصْنِ، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيكٍ: امْكُثُوا أَنْتُمْ حَتَّى أَنْطَلِقَ أَنَا فَأَنْظُرَ، قَالَ: فَتَلَطَّفْتُ أَنْ أَدْخُلَ الْحِصْنَ فَفَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ قَالَ: فَخَرَجُوا بِقَبَسٍ يَطْلُبُونَهُ، قَالَ: فَخَشِيتُ أَنْ أُعْرَفَ، فَغَطَّيْتُ رَأْسِي وَرِجْلِي كَأَنِّي أَقْضِي حَاجَةً ثُمَّ نَادَى صَاحِبُ الْبَابِ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ فَلْيَدْخُلْ قَبْلَ أَنْ أُغْلِقَهُ، فَدَخَلْتُ ثُمَّ اخْتَبَأْتُ فِي مَرْبِطِ حِمَارٍ عِنْدَ بَابِ الْحِصْنِ، فَتَعَشَّوْا عِنْدَ أَبِي رَافِعٍ وَتَحَدَّثُوا حَتَّى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى بُيُوتِهِمْ، فَلَمَّا هَدَأَتِ الْأَصْوَاتُ وَلَا أَسْمَعُ حَرَكَةً خَرَجْتُ، قَالَ: وَرَأَيْتُ صَاحِبَ الْبَابِ حَيْثُ وَضَعَ مِفْتَاحَ الْحِصْنِ فِي كُوَّةٍ فَأَخَذْتُهُ فَفَتَحْتُ بِهِ بَابَ الْحِصْنِ.

[4040] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عتیک اور عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہما کو چند لوگوں کے ہمراہ ابورافع کی طرف روانہ فرمایا۔ یہ لوگ چلتے چلتے جب قلعے کے قریب پہنچے تو حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم لوگ یہاں ٹھہرو میں جا کر حالات کا جائزہ لیتا ہوں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اندر جانے کے لیے تدبیر کرنے لگا، چنانچہ لوگوں نے اپنا گدھا گم پایا تو وہ روشنی لے کر باہر نکلے اور اپنا گدھا تلاش کرنے لگے۔ مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ مبادا پہچانا جاؤں تو میں نے اپنا سر اور پاؤں ڈھانپ لیے، گویا میں قضائے حاجت کر رہا ہوں۔ پھر دربان نے آواز دی کہ جو کوئی داخل ہونا چاہتا ہے وہ میرے دروازہ بند کرنے سے پہلے داخل ہو جائے۔ میں قلعے میں داخل ہوگیا اور قلعے کے دروازے کے پاس گدھوں کے باڑے میں چھپ گیا۔ لوگوں نے ابورافع کے پاس شام کا کھانا کھایا اور پھر اسے قصے سناتے رہے۔ آخر کچھ رات گئے وہ سب قلعے کے اندر ہی اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ اب سناٹا چھا چکا تھا اور کہیں کوئی حرکت نہ تھی تو میں (باڑے سے) نکلا۔ میں نے پہلے ہی دیکھ لیا تھا کہ دربان نے کنجی ایک طاق میں رکھی ہے، چنانچہ میں نے کنجی اپنے قبضے میں کی اور اس سے قلعے کا دروازہ کھولا۔

قَالَ: قُلْتُ: إِنْ نَذِرَ بِي الْقَوْمُ انْطَلَقْتُ عَلَى مَهَلٍ، ثُمَّ عَمَدْتُ إِلَى أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ فَغَلَّقْتُهَا عَلَيْهِمْ مِنْ ظَاهِرٍ، ثُمَّ صَعِدْتُ إِلَى أَبِي رَافِعٍ فِي

میں نے (دل میں) کہا: اگر لوگ مجھے معلوم کر لیں گے تو میں آرام سے نکل جاؤں گا۔ پھر میں نے ان کے کمروں کے دروازوں کا قصد کیا اور انھیں کھولنے لگا اور انھیں اندر

سُلَّمٍ فَإِذَا الْبَيْتُ مُظْلِمٌ قَدْ طَفِئَ سِرَاجُهُ فَلَمْ أَدْرِ أَيْنَ الرَّجُلُ؟ فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ! قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: فَعَمَدْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ وَصَاحَ، فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا. قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ كَأَنِّي أُغِيثُهُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَا أَبَا رَافِعٍ؟ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي. فَقَالَ: أَلَا أُعْجِبُكَ؟ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ، دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَضَرَبَنِي بِالسَّيْفِ، قَالَ: فَعَمَدْتُ لَهُ أَيْضًا فَأَضْرِبُهُ أُخْرٰى فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا، فَصَاحَ وَقَامَ أَهْلُهُ، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي كَهَيْئَةِ الْمُغِيثِ، فَإِذَا هُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهِ فَأَضَعُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ أَنْكَفِئُ عَلَيْهِ حَتّٰى سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظْمِ ثُمَّ خَرَجْتُ دَهِشًا حَتّٰى أَتَيْتُ السُّلَّمَ أُرِيدُ أَنْ أَنْزِلَ فَأَسْقُطُ مِنْهُ فَانْخَلَعَتْ رِجْلِي، فَعَصَبْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ أَصْحَابِي أَحْجُلُ، فَقُلْتُ لَهُمْ: انْطَلِقُوا فَبَشِّرُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَإِنِّي لَا أَبْرَحُ حَتّٰى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ، فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيَةُ، فَقَالَ: أَنْعٰى أَبَا رَافِعٍ.

سے بند کرتا جاتا تھا، پھر سیڑھی کے ذریعے سے ابورافع کی طرف چڑھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ کمرے میں اندھیرا ہے کیونکہ انھوں نے چراغ گل کر دیا تھا، اس لیے معلوم نہ ہو سکا کہ ابورافع کہاں ہے؟ تو میں نے آواز دی: اے ابورافع! اس نے کہا: یہ کون ہے؟ میں آواز کی طرف بڑھا اور اس پر تلوار سے حملہ کر دیا۔ وہ چلایا مگر وار خالی ہو گیا۔ میں پھر آیا، گویا میں اس کی مدد کو آیا ہوں۔ میں نے آواز بدل کر پوچھا: ابو رافع! کیا بات پیش آئی؟ اس نے کہا: تعجب کی بات ہے! تیری ماں غارت ہو! ابھی ابھی کوئی آدمی میرے کمرے میں آیا اور اس نے تلوار کے ساتھ مجھ پر حملہ کیا ہے۔ میں نے پھر اس کی آواز کی طرف بڑھ کر دوبارہ حملہ کیا لیکن اس حملے میں بھی وہ قتل نہ ہو سکا۔ پھر وہ چلانے لگا اور اس کے گھر والے بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں پھر آیا اور فریاد رس کرنے والے کی طرح اپنی آواز تبدیل کی۔ اس وقت وہ چت لیٹا ہوا تھا۔ میں نے تلوار اس کے پیٹ پر رکھی، پھر اس پر دباؤ ڈالا۔ جب میں نے ہڈی ٹوٹنے کی آواز سن لی تو میں وہاں سے نکل بھاگا۔ اس وقت میں بہت گھبرایا ہوا تھا، حتی کہ میں سیڑھی کے پاس آیا۔ جب میں نے نیچے اترنے کا ارادہ کیا تو اس سے گر پڑا جس سے میرے پاؤں کو موچ آ گئی۔ میں نے اسے اپنے کپڑے سے باندھا، پھر اپنے ساتھیوں کے پاس لنگڑاتا ہوا آیا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کو خوشخبری سناؤ میں تو یہیں رہوں گا حتی کہ اس کی موت کا اعلان سن لوں، چنانچہ جب صبح ہوئی تو موت کی خبر دینے والا ایک اونچی جگہ پر چڑھا اور اعلان کیا کہ ابورافع کی موت واقع ہو چکی ہے۔

قَالَ: فَقُمْتُ أَمْشِي، مَا بِي قَلَبَةٌ، فَأَدْرَكْتُ أَصْحَابِي قَبْلَ أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ ﷺ فَبَشَّرْتُهُ.

حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر میں چلنے کے لیے اٹھا تو مجھے کسی قسم کی تکلیف محسوس نہ ہوئی تھی۔

[راجع: ۳۰۲۲]

اس سے پہلے کہ میرے ساتھی نبی ﷺ کے پاس پہنچیں میں نے انھیں پا لیا۔ پھر میں نے آپ کو خوشخبری سنائی۔

فائدہ: ابو رافع یہودی کی اہل اسلام کے خلاف دسیسہ کاریاں انتہا کو پہنچ چکی تھیں، وہ ہر وقت رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرتا تھا۔ ایسے حالات میں اس کا قتل کرنا ضروری ہو گیا تھا، آخر کار رسول اللہ ﷺ نے چند خزرجی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی خواہش پر حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کی قیادت میں پانچ آدمیوں پر مشتمل ایک دستہ اس کے قتل پر مامور کیا، انھوں نے اس بدطینت کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کیا۔ واضح رہے کہ ابو رافع خیبر کے جس قلعہ میں رہتا تھا وہ ارض حجاز کے قریب تھا، اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے وہ حجاز میں رہ کر ایذا رسانی کرتا تھا، پھر جلاوطنی کے بعد خیبر میں چلا گیا اور قتل کے وقت وہ اسی قلعہ میں تھا، یہ ممکن ہے کہ اس کا ایک مکان خیبر میں ہو اور دوسرا حجاز میں۔ بہر حال قتل کے وقت وہ خیبر کے قلعہ میں تھا۔

(۱۷) بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ

باب: 17- غزوۂ اُحد کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ ٱلْمُؤْمِنِينَ مَقَٰعِدَ لِلْقِتَالِ ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ [آل عمران: ۱۲۱]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جب آپ صبح دم اپنے گھر سے نکلے اور مسلمانوں کو جنگ کے لیے مورچوں پر بٹھا رہے تھے اور اللہ سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔''

وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿وَلَا تَهِنُوا۟ وَلَا تَحْزَنُوا۟ وَأَنتُمُ ٱلْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ ٱلْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُۥ ۚ وَتِلْكَ ٱلْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ ٱلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَآءَ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلظَّٰلِمِينَ ۝ وَلِيُمَحِّصَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَيَمْحَقَ ٱلْكَٰفِرِينَ ۝ أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا۟ ٱلْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ جَٰهَدُوا۟ مِنكُمْ وَيَعْلَمَ ٱلصَّٰبِرِينَ ۝ وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ ٱلْمَوْتَ مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ﴾ [آل عمران: ۱۳۹-۱۴۳]

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''(مسلمانو!) نہ تم کم زوری دکھاؤ اور نہ غم کھاؤ اگر فی الواقع تم مومن ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔ اگر تمھیں زخم لگے ہیں تو ایسے ہی زخم کافروں کو بھی لگ چکے ہیں اور ہم یہ دن لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور (یہ اس لیے بھی) تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جان لے (ظاہر کر دے) جو سچے دل سے ایمان لائے ہیں اور تاکہ تم میں سے کچھ لوگوں کو مقام شہادت ملے۔ اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور اس لیے بھی کہ وہ اس آزمائش کے ذریعے سے اہل ایمان کو پاک صاف کر کے چھانٹ لے اور کفار کو ملیامیٹ کر دے۔ کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے جبکہ ابھی تک اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں جانا (ظاہر نہیں کیا) کہ تم میں سے جہاد کرنے والے کون ہیں اور صبر کرنے والے کون ہیں؟ بلاشبہ اس سے پہلے تم شہادت کی

آرزو کیا کرتے تھے کہ وہ تمھیں نصیب ہو، سو اب تم نے اسے بچشم خود دیکھ لیا ہے۔"

وَقَوْلُهُ: ﴿وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ ٱللَّهُ وَعْدَهُۥٓ إِذْ تَحُسُّونَهُم﴾ تَسْتَأْصِلُونَهُمْ قَتْلًا الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَٱللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾ [آل عمران: ١٥٢]

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے جو تم سے وعدہ کر رکھا تھا اسے پورا کر دیا جبکہ تم کفار کو اللہ کے حکم سے خوب قتل کر رہے تھے...... کیونکہ وہ مومنوں کے لیے بڑے فضل والا ہے۔"

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ قُتِلُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمْوَٰتًۢا﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ١٦٩].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے ہیں انھیں ہرگز مردہ نہ خیال کرو۔"

٤٠٤١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ: «هٰذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ». [راجع: ٣٩٩٥]

[4041] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے غزوۂ احد کے دن فرمایا: "یہ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں جو ہتھیار بند اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہیں۔

٤٠٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: «إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ، وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هٰذَا، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا وَلٰكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا».

[4042] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے آٹھ سال بعد شہدائے احد کی نماز جنازہ پڑھی، جیسے کوئی زندوں اور مردوں کو الوداع کہتا ہے۔ اس کے بعد آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: "میں تمھارے لیے میر کارواں (پیش رو) ہوں اور تم پر گواہ ہوں اور مجھ سے تمھاری ملاقات حوض کوثر پر ہوگی۔ میں اس وقت بھی اپنی جگہ سے حوض کو دیکھ رہا ہوں۔ مجھے تمھارے متعلق یہ خطرہ نہیں کہ تم شرک میں مبتلا ہو گے بلکہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم دنیا میں دلچسپی لینے لگو گے اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔"

قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ١٣٤٤]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے لیے رسول اللہ ﷺ کا یہ آخری دیدار تھا جو مجھے نصیب ہوا۔

فائدہ:10 ہجری میں حجۃ الوداع سے فراغت کے بعد 11 ہجری ماہ ربیع الاول میں آپ کی وفات ہوئی جبکہ غزوۂ اُحد 3 ہجری میں ہوا، اس لیے راوی کا یہ کہنا کہ غزوۂ احد کے آٹھ برس بعد شہدائے احد پر نماز جنازہ پڑھی۔ یہ صحیح نہیں ہو سکتا، البتہ آٹھویں برس صحیح ہے۔ زندوں کا رخصت کرنا تو ظاہر ہے کیونکہ یہ واقعہ آپ کی حیات طیبہ کے آخری سال کا ہے اور مردوں کو الوداع کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اب جسد عنصری کے ساتھ ان کی زیارت نہیں ہو سکے گی جیسا کہ دنیا میں ہوا کرتی تھی۔

٤٠٤٣ - **حَدَّثَنَا** عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِينَا الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ وَّأَجْلَسَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشًا مِّنَ الرُّمَاةِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ وَقَالَ: «لَا تَبْرَحُوا، إِنْ رَّأَيْتُمُونَا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ فَلَا تَبْرَحُوا، وَإِنْ رَّأَيْتُمُوهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْنَا فَلَا تُعِينُونَا». فَلَمَّا لَقِينَا هَرَبُوا حَتّٰى رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ، رَفَعْنَ عَنْ سُوقِهِنَّ، قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ فَأَخَذُوا يَقُولُونَ: الْغَنِيمَةَ الْغَنِيمَةَ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جُبَيْرٍ: عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَّا تَبْرَحُوا فَأَبَوْا، فَلَمَّا أَبَوْا صُرِفَ وُجُوهُهُمْ فَأُصِيبَ سَبْعُونَ قَتِيلًا.

[4043] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جنگ احد کے موقع پر جب ہمارا مشرکین سے آمنا سامنا ہوا تو نبی ﷺ نے تیراندازوں کا ایک دستہ عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں تعینات فرمایا اور انھیں یہ حکم دیا: ''تم نے اپنی جگہ پر برقرار رہنا ہے۔ اگر تم دیکھو کہ ہم نے مشرکین پر غلبہ حاصل کر لیا ہے تو بھی اس جگہ کو نہیں چھوڑنا اور اگر تم دیکھو کہ وہ ہم پر غالب آ گئے ہیں تو بھی ہماری مدد کے لیے نہیں آنا۔'' جب ہم نے ان سے مقابلہ کیا تو وہ بھاگ نکلے۔ میں نے دیکھا کہ ان کی عورتیں پہاڑیوں پر بڑی تیزی کے ساتھ دوڑتی جا رہی تھیں۔ انھوں نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑے اٹھائے ہوئے تھے اور ان کے پازیب دکھلائی دے رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر درے پر تعینات تیر اندازوں نے کہنا شروع کر دیا کہ دوڑو اور مال غنیمت حاصل کرو۔ حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: مجھے نبی ﷺ نے تاکید کی تھی کہ تم نے اپنی جگہ کو نہیں چھوڑنا لیکن ان کے ساتھیوں نے ان کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ ان کی حکم عدولی کے نتیجے میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور ستر (70) مسلمان شہید ہو گئے۔

وَأَشْرَفَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: «لَا تُجِيبُوهُ»، فَقَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ؟ قَالَ: «لَا تُجِيبُوهُ»، فَقَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ؟ فَقَالَ: إِنَّ هٰؤُلَاءِ قُتِلُوا، فَلَوْ كَانُوا أَحْيَاءً لَّأَجَابُوا. فَلَمْ يَمْلِكْ

اس کے بعد ابوسفیان نے پہاڑی سے آواز دی: کیا تمھارے ساتھ محمد (ﷺ) موجود ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کوئی جواب نہ دے۔'' پھر اس نے پوچھا: کیا تمھارے ساتھ ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ موجود ہیں؟ آپ ﷺ نے اس کا جواب دینے سے بھی منع کر دیا۔ ابوسفیان نے پھر کہا:

عُمَرُ نَفْسَهُ، فَقَالَ لَهُ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللهِ، أَبْقَى اللهُ عَلَيْكَ مَا يُخْزِنُكَ.

کیا تمھارے ہاں ابن خطاب موجود ہیں؟ اس کے بعد وہ خود ہی کہنے لگا کہ یہ سب قتل کر دیے گئے ہیں۔ اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے۔ اس پر حضرت عمر ؓ بے قابو ہو گئے اور فرمایا: اللہ کے دشمن تو جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمھیں ذلیل کرنے کے لیے انھیں ابھی باقی رکھا ہے۔

قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: اعْلُ هُبَلْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَجِيبُوهُ»، قَالُوا: مَا نَقُولُ؟ قَالَ: «قُولُوا: اللهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ»، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: لَنَا الْعُزَّى وَلَا عُزَّى لَكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَجِيبُوهُ»، قَالُوا: مَا نَقُولُ؟ قَالَ: «قُولُوا: اللهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ». قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَّالْحَرْبُ سِجَالٌ، وَتَجِدُونَ مُثْلَةً لَّمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي. [راجع: ٣٠٣٩]

ابوسفیان نے کہا: اے ہبل! تو بلند ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کا جوب دو'' صحابہ نے پوچھا: ہم کیا جواب دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کہو: اللہ سب سے بلند اور بزرگ و برتر ہے۔'' ابوسفیان نے کہا: ہمارے پاس عزیٰ ہے اور تمھارے پاس کوئی عزیٰ نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کا جواب دو۔'' صحابہ نے عرض کی: کیا جواب دیں؟ آپ نے فرمایا: ''کہو اللہ ہمارا مولی ہے اور تمھارا کوئی مولی نہیں۔'' ابوسفیان نے کہا: آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہے اور لڑائی ڈول کی طرح ہے، نیز تم اپنے مقتولین میں کچھ لاشوں کا مثلہ کیا ہوا پاؤں گے۔ میں نے اس کا حکم نہیں دیا تھا اور نہ مجھے اس کا افسوس ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفر کی آنکھ میں رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی، ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ تینوں حضرات کانٹے کی طرح کھٹکتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ابوسفیان نے صرف ان تینوں حضرات کے متعلق سوال کیا۔ آج بھی کچھ لوگ شیخین سے پرخاش رکھتے ہیں، اور ان پر سب وشتم روا سمجھتے ہیں، جبکہ اسلام میں ان حضرات کا بہت مقام ہے اور اس مقام اور اہمیت کو روز اول کے کفر نے بھی محسوس کیا تھا۔

٤٠٤٤ - أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اصْطَبَحَ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ نَّاسٌ ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ. [راجع: ٢٨١٥]

[4044] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ احد کے دن صبح کے وقت کچھ صحابۂ کرام ؓ نے شراب پی تھی اور پھر انھیں شہادت کی موت نصیب ہوئی۔

فائدہ: غزوۂ احد سے پہلے شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی۔ کچھ صحابۂ کرام ؓ نے صبح کی وقت شراب نوشی کی۔ اس کے بعد اعلان جہاد ہوا تو شراب نوشی کرنے والے اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے، اگر اس وقت یہ فعل قبیح ہوتا تو انھیں شہادت کا انعام نہ

ملنا۔ صحابۂ کرام ؓ کو شبہ تھا کہ شرابی شہید کیسے بن سکتا ہے؟ اس حدیث سے ان کا ازالہ مقصود ہے کہ ابھی تک شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی تو گناہ کا ارتکاب کیسے ہو گیا اور انعام سے محرومی کیسے لازم آئی؟ بعد میں جب شراب حرام ہو گئی تو پھر کسی بھی صحابی نے شراب کو منہ نہیں لگایا بلکہ جن برتنوں میں شراب نوشی کرتے تھے انھیں بھی توڑ ڈالا تھا۔

٤٠٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أُتِيَ بِطَعَامٍ - وَكَانَ صَائِمًا - فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّي، كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ - وَأُرَاهُ قَالَ -: وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ - أَوْ قَالَ: أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا - وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ. [راجع: ١٢٧٤]

[4045] ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کے پاس کھانا لایا گیا جبکہ وہ روزے سے تھے، انھوں نے فرمایا: حضرت مصعب بن عمیر ؓ کو (غزوۂ احد میں) شہید کر دیا گیا، حالانکہ وہ مجھ سے افضل اور بہتر تھے۔ انھیں ایک ہی چادر میں کفن دیا گیا۔ اگر ان کا سر چھپایا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور اگر پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر ننگا ہو جاتا۔ راوی نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں نے حضرت حمزہ ؓ کی شہادت کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ بھی مجھ سے بہتر تھے۔ پھر ہمارے لیے دنیا کشادہ کر دی گئی یا ہمیں دنیا میں بہت کچھ دیا گیا۔ ہمیں تو اندیشہ ہے کہ مبادا یہ ہماری نیکیوں کا بدلہ ہو جو ہمیں اسی دنیا میں دیا جا رہا ہے۔ پھر آپ اس قدر روئے کہ کھانا نہ کھا سکے۔

٤٠٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: «فِي الْجَنَّةِ». فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

[4046] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ احد کے دن ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا: اگر میں (جہاد میں) شہید کر دیا گیا تو میرا ٹھکانا کہاں ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں۔'' (یہ سن کر) اس نے وہ کھجوریں پھینک دیں جو اس کے ہاتھ میں تھیں۔ پھر وہ لڑتا رہا حتی کہ شہید ہو گیا۔

٤٠٤٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ خَبَّابِ ابْنِ الْأَرَتِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ، فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ، وَمِنَّا مَنْ مَّضَى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، كَانَ مِنْهُمْ: مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ

[4047] حضرت خباب بن ارت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تھی اور ہمارا مقصد صرف اللہ کی رضا حاصل کرنا تھا تو ہمارا ثواب اللہ کے ذمے ہو گیا۔ پھر ہم میں سے کچھ حضرات ایسے تھے جو گزر گئے جبکہ انھوں نے اپنے ثواب سے اس دنیا میں کچھ نہ دیکھا۔ ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر ؓ

يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً، كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلِهِ الْإِذْخِرَ، أَوْ قَالَ: أَلْقُوا عَلَى رِجْلِهِ مِنَ الْإِذْخِرِ». وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. [راجع: ١٢٧٦]

بھی ہیں۔ وہ احد کی جنگ میں شہید ہوئے۔ انھوں نے اپنے ترکے میں صرف ایک دھاری دار چادر چھوڑی۔ جب ہم اس چادر سے ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور جب ان کے پاؤں ڈھانپے جاتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا۔ نبی ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''اس چادر سے ان کا سر چھپا دو اور ان کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو۔'' اور ہم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جنھیں ان کے عمل کا بدلہ دنیا میں مل رہا ہے اور وہ اس سے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

٤٠٤٨ - **أَخْبَرَنَا** حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: [أَنَّ عَمَّهُ] غَابَ عَنْ بَدْرٍ فَقَالَ: غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ ﷺ، لَئِنْ أَشْهَدَنِي اللهُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيَرَيَنَّ اللهُ مَا أُجِدُّ، فَلَقِيَ يَوْمَ أُحُدٍ فَهُزِمَ النَّاسُ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ - يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ - وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ، فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهِ فَلَقِيَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ: أَيْنَ يَا سَعْدُ؟ إِنِّي أَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ دُونَ أُحُدٍ، فَمَضَى فَقُتِلَ فَمَا عُرِفَ حَتَّى عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَةٍ أَوْ بِبَنَانِهِ، وَبِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ. [راجع: ٢٨٠٥]

[4048] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ان کے چچا غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے تو انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ پہلی ہی لڑائی میں غیر حاضر رہا، اگر اللہ تعالیٰ نے کسی اور لڑائی میں مجھے نبی ﷺ کے ساتھ شرکت کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا کہ میں کتنی بے جگری سے لڑتا ہوں۔ پھر جب غزوۂ اُحد کا موقع آیا اور صحابۂ کرام ؓ میں افراتفری پھیل گئی تو انھوں نے کہا: اے اللہ! مسلمانوں نے آج جو کچھ کیا ہے میں تیرے حضور اس کے لیے معذرت خواہ ہوں اور جو مشرکین نے کردار ادا کیا ہے میں اس سے اظہار بے زاری کرتا ہوں۔ پھر وہ اپنی تلوار لے کر آگے بڑھے تو حضرت سعد بن معاذ ؓ سے ملاقات ہوئی۔ ان سے کہا: اے سعد! تم کہاں جا رہے ہو؟ میں احد کے دامن میں جنت کی خوشبو سونگھ رہا ہوں۔ پھر وہ جنگ میں کود پڑے اور شہید ہو گئے۔ ان کی لاش شناخت نہیں ہو رہی تھی۔ آخر ان کی بہن نے ایک تل اور انگلی کے پوروں سے انھیں پہچانا۔ انھیں نیزوں، تلواروں اور تیروں کے اَسّی (80) سے زیادہ زخم لگے تھے۔

٤٠٤٩ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: [حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ] حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي

[4049] حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب ہم نے قرآن لکھنا شروع کیا تو

خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: فَقَدْتُ آيَةً مِّنَ الْأَحْزَابِ - حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ -، كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا، فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ﴾ [الأحزاب:٢٣] فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ. [راجع: ٢٨٠٧]

مجھے سورۂ احزاب کی ایک آیت نہ ملی۔ میں رسول اللہ ﷺ کو وہ پڑھتے سنا کرتا تھا۔ ہم نے تلاش کی تو وہ آیت ہمیں حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس سے دستیاب ہوئی۔ وہ آیت یہ تھی: ''اہل ایمان میں سے کچھ ایسے مرد ہیں جنھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اسے سچ (پورا) کر دکھایا۔ پھر ان میں سے کچھ تو اپنی نذر پوری کر چکے اور کچھ انتظار کر رہے ہیں۔'' پھر ہم نے اس آیت کو قرآن کریم کی اُس سورت میں ذکر کر دیا۔

٤٠٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى غَزْوَةِ أُحُدٍ رَّجَعَ نَاسٌ مِّمَّنْ خَرَجَ مَعَهُ وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فِرْقَتَيْنِ: فِرْقَةٌ تَقُولُ: نُقَاتِلُهُمْ، وَفِرْقَةٌ تَقُولُ: لَا نُقَاتِلُهُمْ، فَنَزَلَتْ ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُم بِمَا كَسَبُوا﴾ [النسآء:٨٨] وَقَالَ: «إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ». [راجع: ١٨٨٤]

[4050] حضرت زید بن ثابت ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ غزوۂ احد کے لیے روانہ ہوئے تو کچھ لوگ جو آپ کے ساتھ نکلے تھے واپس لوٹ آئے۔ (ان واپس آنے والوں کے متعلق) نبی ﷺ کے صحابۂ کرام ؓ کے دو گروہ بن گئے: ایک گروہ کہتا تھا کہ ہم ان سے جنگ کریں گے اور دوسرا گروہ کہتا کہ ہم ان سے نہیں لڑیں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تم دو گروہ بن گئے ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بدعملی کی وجہ سے انھیں سابقہ حالت (کفر) کی طرف لوٹا دیا ہے۔'' نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ، طیبہ ہے جو گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے۔''

(١٨) بَابٌ: ﴿إِذْ هَمَّت طَّائِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾ الْآيَةَ [آل عمران:١٢٢]

باب: 18- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب تم میں سے دو گروہوں نے کم ہمتی کا ارادہ کیا، حالانکہ اللہ ان دونوں کا مددگار تھا......'' کا بیان

٤٠٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

[4051] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ ہمارے متعلق نازل ہوئی: ''جب دو گروہوں

قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا ﴿إِذْ هَمَّت طَّآئِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا﴾ بَنِي سَلَمَةَ وَبَنِي حَارِثَةَ وَمَا أُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ وَاللهُ يَقُولُ: ﴿وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾ [آل عمران: ١٢٢]. [انظر: ٤٥٥٨]

نے بزدلی دکھانے کا ارادہ کیا۔" یعنی ہمارے دو قبیلوں بنوسلمہ اور بنو حارثہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ اب میرے لیے اس آیت کا اترنا گرانی کا باعث نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فرماتا ہے: "اللہ تعالیٰ ان دونوں کا مددگار تھا۔"

٤٠٥٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «مَاذَا؟ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: لَا بَلْ ثَيِّبًا. قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَّتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِي تِسْعَ أَخَوَاتٍ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ، وَلٰكِنِ امْرَأَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: «أَصَبْتَ». [راجع: ٤٤٣]

[4052] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: "اے جابر! تم نے شادی کی ہے؟" میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: "کنواری سے یا شوہر دیدہ سے؟" میں نے کہا: بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا: "بہتر تھا کہ کنواری سے شادی کرتے تاکہ وہ تم سے ہنستی کھیلتی۔" میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے والد گرامی غزوۂ احد میں شہید ہو گئے اور اپنے پیچھے نو لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں، وہ میری نو بہنیں ہیں۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ ان کے ساتھ ایک اور ان جیسی ناتجربہ کار لڑکی اپنے گھر لے آؤں، لہٰذا میں نے شادی کے لیے ایک ایسی عورت کا انتخاب کیا ہے جو ان کی کنگھی پٹی کرے گی اور ان کی نگہداشت کا فریضہ بھی ادا کرتی رہے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم نے بالکل ٹھیک کیا ہے۔"

٤٠٥٣ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَّتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَّتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ، فَلَمَّا حَضَرَ جِذَاذُ النَّخْلِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَّتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا، وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَّرَاكَ الْغُرَمَاءُ، فَقَالَ: «اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ». فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ

[4053] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد گرامی غزوۂ احد میں شہید ہو گئے اور اپنے اوپر بہت سا قرض اور چھ بیٹیاں چھوڑ گئے تھے۔ جب کھجوریں اتارنے کا موسم آیا تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو معلوم ہے کہ میرے باپ احد میں شہید ہو گئے ہیں اور بہت سا قرض چھوڑ گئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو دیکھ لیں اور کچھ رعایت کریں۔ آپ نے فرمایا: "تم جا کر کھجوروں کی الگ الگ ڈھیریاں لگاؤ۔" میں نے آپ کے حکم کے مطابق عمل کیا، پھر آپ کو بلانے گیا۔ جب قرض خواہوں

كَأَنَّهُمْ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «ادْعُ لَكَ أَصْحَابَكَ» فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتّٰى أَدَّى اللهُ عَنْ وَّالِدِي أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضٰى أَنْ يُّؤَدِّيَ اللهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعَ إِلٰى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ، فَسَلَّمَ اللهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتّٰى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ كَأَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً. [راجع: ٢١٢٧]

نے آپ ﷺ کو دیکھا تو اس وقت میرے خلاف اور زیادہ مشتعل ہو گئے۔ آپ نے جب ان کا طرزِ عمل دیکھا تو آپ نے پہلے سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے پھر اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''اپنے قرض خواہوں کو بلا لاؤ۔'' آپ ﷺ مسلسل انھیں ناپ کر دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے باپ سے اس کی امانت ادا کر دی۔ میں اس بات پر ہی خوش تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد گرامی کی امانت پورے طور پر ادا کر دے اور میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی نہ لے جاؤں لیکن اللہ تعالیٰ نے تمام دوسرے ڈھیر محفوظ رکھے حتی کہ میں اس ڈھیر کو بھی دیکھ رہا تھا جس پر نبی ﷺ رونق افروز تھے گویا اس میں سے کھجور کا ایک دانہ بھی کم نہ ہوا۔

فائدہ: پہلی حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نو بہنوں کا ذکر کیا تھا جبکہ اس حدیث میں چھ کا بیان ہے۔ دراصل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی کل نو بہنیں تھیں۔ ان میں سے تین شادی شدہ جو اپنے خاوندوں کے پاس رہتی تھیں اور چھ کنواریاں تھیں جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں۔[1]

٤٠٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ وَّمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ. [انظر: ٥٨٢٦]

[4054] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے ہمراہ دو آدمی ہیں جو آپ کی طرف سے لڑائی میں حصہ لے رہے ہیں۔ انھوں نے سفید لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ میں نے انھیں نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

٤٠٥٥ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ:

[4055] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے احد کی جنگ میں میرے لیے اپنے ترکش سے تمام تیر نکال کر رکھ دیے اور فرمایا: ''ان پر تیروں کی بارش کرو، میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔''

1 فتح الباري: 447/7.

نَثَلَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: «ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي». [راجع: ٣٧٢٥]

٤٠٥٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ. [راجع: ٣٧٢٥]

[4056] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ غزوۂ احد کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے اپنے والد اور والدہ دونوں کو جمع فرمایا۔ (کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔)

٤٠٥٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ سَعْدُ ابْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ أَبَوَيْهِ كِلَاهُمَا، يُرِيدُ حِينَ قَالَ: «فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي» وَهُوَ يُقَاتِلُ. [راجع: ٣٧٢٥]

[4057] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُحد کی لڑائی میں میرے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا۔ مقصد یہ ہے کہ جب وہ جنگ کر رہے تھے تو اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔''

٤٠٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَجْمَعُ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرَ سَعْدٍ. [راجع: ٢٩٠٥]

[4058] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا ہو: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

٤٠٥٩ - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: «يَا سَعْدُ! ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي». [راجع: ٢٩٠٥]

[4059] حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کے متعلق یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ آپ نے اپنے والدین کو جمع کیا ہو۔ میں نے احد کے دن آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''اے سعد! خوب تیر چلاؤ، میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔''

فائدہ: ان احادیث میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بہت بڑا اعزاز بیان ہوا ہے کہ ان کے لیے خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم تیر چلاؤ، میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔'' غزوۂ خندق کے موقع پر یہی الفاظ آپ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمائے تھے۔[1]

1 صحيح البخاري، المغازي، حديث: 3720.

٤٠٦٠، ٤٠٦١ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُعْتَمِرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: زَعَمَ أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّذِي يُقَاتِلُ فِيهِنَّ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ، عَنْ حَدِيثِهِمَا.

[راجع: ٣٧٢٢، ٣٧٢٣]

[4061,4060] حضرت ابوعثمان سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جن (بعض) ایام میں نبی ﷺ کفار سے لڑائی کر رہے تھے، آپ کے ساتھ حضرت طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کے سوا کوئی باقی نہ رہا۔ ابوعثمان نے یہ بات حضرت سعد اور حضرت طلحہ ؓ سے سن کر بیان کی۔

٤٠٦٢ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ: صَحِبْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ وَالْمِقْدَادَ وَسَعْدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِّنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ.

[راجع: ٢٨٢٤]

[4062] حضرت سائب بن یزید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں عبدالرحمٰن بن عوف، طلحہ بن عبید اللہ، مقداد (بن اسود)، اور حضرت سعد (بن ابی وقاص) ؓ کا ساتھی رہا ہوں۔ میں نے ان میں سے کسی کو نبی ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا، البتہ حضرت طلحہ ؓ سے سنا کہ وہ غزوۂ اُحد کے متعلق بیان کرتے تھے۔

فائدہ: ان حضرات کے حدیث نہ بیان کرنے کا سبب یہ تھا کہ انھیں سہو و نسیان کا اندیشہ لاحق تھا، مبادا ان سے غلطی ہو جائے۔ اس بنا پر وہ احادیث بیان کرنے میں احتیاط کرتے تھے، نیز مذکورہ بیان حضرت سائب بن یزید ؓ کی اپنی مصاحبت تک ہے ورنہ کتب حدیث میں ان حضرات سے بھی بہت سی احادیث مروی ہیں، البتہ یہ حضرات احتیاط ضرور کرتے تھے۔

٤٠٦٣ - **حَدَّثَنِي** عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ.

[راجع: ٣٧٢٤]

[4063] حضرت قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت طلحہ کا وہ ہاتھ دیکھا جو شل ہو چکا تھا۔ اس ہاتھ سے انھوں نے غزوۂ احد کے دن نبی ﷺ کا دفاع کیا تھا۔

٤٠٦٤ - **حَدَّثَنَا** أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَّهُ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَّامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ

[4064] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب غزوۂ احد میں لوگوں نے نبی ﷺ کو تنہا چھوڑ دیا تو حضرت ابوطلحہ ؓ اپنی ڈھال لے کر خود نبی ﷺ کے اوپر ڈھال بنے ہوئے تھے۔ حضرت ابوطلحہ ؓ زبردست تیرانداز تھے۔ انھوں نے اس روز دو یا تین کمانیں توڑی تھیں۔ اس دوران میں جو آدمی بھی آپ کے پاس سے تیروں کا ترکش

ثَلَاثًا، وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ بِجَعْبَةٍ مِّنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ: «انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ»، قَالَ: وَيُشْرِفُ النَّبِيُّ ﷺ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ يُصِبْكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ، نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ. وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَّأُمَّ سُلَيْمٍ وَّإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تُنْقِزَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ. وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدِ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا. [راجع: ٢٨٨٠]

لے کر گزرتا تو آپ اس سے کہتے: ''ان تیروں کو طلحہ ؓ کے پاس رکھ دو۔'' نبی ﷺ اپنا سر مبارک اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو حضرت ابوطلحہ کہتے: میرے باپ آپ پر قربان ہوں! آپ سر مبارک نہ اٹھائیں، مبادا کفار کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے۔ میرا سینہ آپ کے سینے کے آگے قربانی کے لیے موجود ہے۔ حضرت انس ؓ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور حضرت ام سلیم ؓ کو بایں حالت دیکھا کہ وہ کپڑے اٹھائے ہوئے ہیں۔ میں ان کے پازیب دیکھ رہا تھا وہ اپنی پشتوں پر مشکیں بھر بھر کر لا رہی تھیں اور لوگوں کے منہ میں پانی ڈال رہی تھیں۔ پھر واپس جاتیں اور مشکیں بھر کر لاتیں، پھر لوگوں کے منہ میں پانی انڈیل دیتیں۔ اس دن حضرت ابوطلحہ ؓ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار گر پڑی تھی۔

فائدہ: حدیث کے آخر میں ہے کہ غزوۂ احد میں ان کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار گری۔ اس روایت میں تلوار گرنے کا سبب ذکر نہیں ہوا، البتہ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عین جنگ کے وقت صحابۂ کرام ؓ پر اونگھ ڈال دی تاکہ انھیں زخموں سے آرام ہو۔ اس اونگھ کی حالت میں تلواریں گریں، ان حضرات میں حضرت ابوطلحہ ؓ بھی تھے جن کے ہاتھ سے تلوار گری۔[1] حضرت ابوطلحہ ؓ کا خود بیان ہے کہ مجھ پر اونگھ طاری ہوگئی اور کئی مرتبہ میرے ہاتھ سے تلوار گری۔[2]

٤٠٦٥ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَرَخَ إِبْلِيسُ - لَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِ -: أَيْ عِبَادَ اللهِ أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَبَصُرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ: أَيْ عِبَادَ اللهِ! أَبِي أَبِي، قَالَ: قَالَتْ: فَوَاللهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: يَغْفِرُ اللهُ لَكُمْ، قَالَ

[4065] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: احد کے دن مشرکین شکست خوردہ ہو کر بھاگ نکلے تو ابلیس لعین نے بآواز بلند کہا: اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں سے خبردار ہو جاؤ، اس بنا پر آگے جانے والے پیچھے آنے والوں سے بھڑ گئے۔ اس دوران میں حضرت حذیفہ ؓ نے دیکھا کہ ان کے والد گرامی یمان انھی میں ہیں (جنھیں مسلمان اپنا دشمن سمجھ کر مار رہے ہیں)۔ وہ کہنے لگے: اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، میرے والد کا خیال کرو لیکن لوگ نہ رکے حتی کہ انھوں نے ان کو شہید کر دیا۔ حضرت

1 فتح الباري: 453/7. 2 صحيح البخاري، المغازي، حديث :4068.

عُرْوَةُ: فَوَاللهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

حذیفہ ؓ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمھیں معاف فرمائے۔ حضرت عروہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! حضرت حذیفہ ؓ ان کے لیے ہمیشہ دعا کرتے رہے حتی کہ حضرت حذیفہ ؓ فوت ہوگئے۔

بَصُرْتُ: عَلِمْتُ، مِنَ الْبَصِيرَةِ فِي الْأَمْرِ. وَأَبْصَرْتُ مِنْ بَصَرِ الْعَيْنِ، وَيُقَالُ: بَصُرْتُ وَأَبْصَرْتُ وَاحِدٌ. [راجع: ٣٢٩٠]

(امام بخاری ؒ کہتے ہیں:) بَصُرْتُ کے معنی صاحب بصیرت ہونا ہے، یعنی اس کے معنی عَلِمْتُ کسی امر میں بصیرت ہے جبکہ أَبْصَرْتُ آنکھوں سے دیکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا کہ بَصُرْتُ اور أَبْصَرْتُ ایک ہی چیز ہے۔

(١٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ تَوَلَّوْا۟ مِنكُمْ يَوْمَ ٱلْتَقَى ٱلْجَمْعَانِ إِنَّمَا ٱسْتَزَلَّهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا۟ ۖ وَلَقَدْ عَفَا ٱللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ﴾ [آل عمران: ١٥٥].

باب: 19- ارشاد باری تعالیٰ: ”جس دن دونوں لشکروں کی مڈبھیڑ ہوئی تو تم میں سے جو لوگ پسپا ہوئے ان کی کچھ غلطیوں کی وجہ سے شیطان نے ان کے قدم ڈگمگا دیے تھے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کر دیا کیونکہ اللہ بہت درگزر کرنے والا اور بردبار ہے“ کا بیان

٤٠٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا، فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقُعُودُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: مَنِ الشَّيْخُ؟ قَالُوا: ابْنُ عُمَرَ، فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ أَتُحَدِّثُنِي؟ قَالَ: أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ، أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَعْلَمُهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَبَّرَ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ لِأُخْبِرَكَ وَلِأُبَيِّنَ لَكَ

[4066] حضرت عثمان بن موہب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص بیت اللہ کا حج کرنے آیا تو کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس نے پوچھا: یہ بیٹھے ہوئے لوگ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ قریش ہیں۔ اس نے پھر پوچھا: یہ بوڑھا بزرگ شخص کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت ابن عمر ؓ ہیں۔ وہ آپ کے پاس آ کر کہنے لگا: میں آپ سے کچھ پوچھنے والا ہوں کیا آپ مجھے جواب دیں گے؟ پھر اس نے کہا: میں آپ کو اس گھر کی حرمت وعزت کی قسم دیتا ہوں کیا آپ کو علم ہے کہ حضرت عثمان بن عفان ؓ احد کی لڑائی سے بھاگ گئے تھے؟ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں

عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ: أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَفَا عَنْهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّسَهْمَهُ»، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ، فَبَعَثَ عُثْمَانَ وَكَانَ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَمَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلٰى مَكَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى: «هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ» فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهِ. فَقَالَ: «هٰذِهِ لِعُثْمَانَ»، اذْهَبْ بِهٰذَا الْآنَ مَعَكَ. [راجع: ٣١٣٠]

کہ وہ غزوۂ بدر میں بھی موجود نہیں تھے بلکہ غیر حاضر تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ پھر اس نے کہا: کیا آپ کے علم میں ہے کہ وہ بیعت رضوان سے بھی پیچھے رہ گئے تھے اور وہاں حاضر نہ تھے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ تب اس نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ادھر آ! میں تجھے بتاؤں اور جو تو نے سوال کیا اس کی حقیقت سے آگاہ کروں۔ رہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا احد کے دن راہ فرار اختیار کرنا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کر دیا ہے۔ اور ان کا غزوۂ بدر سے غائب رہنا اس وجہ سے تھا کہ ان کی شریک حیات جو رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں وہ بیمار تھیں۔ نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اے عثمان! تم ان کی تیمار داری کرو۔ تمھیں شرکائے بدر کے برابر ثواب ملے گا اور ان کے حصے کے برابر تمھیں مال غنیمت بھی ملے گا۔'' اور بیعت رضوان سے ان کا پیچھے رہنا اس وجہ سے تھا کہ اگر مکہ مکرمہ میں کوئی شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے عزیز تر ہوتا تو آپ ﷺ ان کی جگہ اسے مکے بھیجتے۔ آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور بیعت رضوان ان کے مکہ جانے کے بعد عمل میں آئی اور نبی ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ عثمان کا ہاتھ ہے'' اور اسے اپنے دست اقدس پر رکھتے ہوئے فرمایا: ''یہ عثمان کی بیعت ہے۔'' اب ان جوابات کو ساتھ لے جاؤ اور جو کچھ دل میں آئے کہتے پھرو۔

(٢٠) بَابٌ: ﴿إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلٰىٓ أَحَدٍ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿بِمَا تَعْمَلُونَ﴾

[آل عمران: ١٥٣]

باب: 20- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب تم بھاگ رہے تھے اور کسی کو مڑ کر نہیں دیکھتے تھے، دوسری طرف سے رسول تمھیں پکار رہا تھا...... اللہ تمھارے اعمال سے باخبر ہے'' کا بیان

تُصْعِدُونَ: تَذْهَبُونَ، أَصْعَدَ وَصَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ.

﴿تُصْعِدُوْنَ﴾ کے معنی ہیں: تَذْهَبُونَ، یعنی تم جا رہے تھے۔ أَصْعَدَ اور صَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ کے معنی ہیں: وہ گھر کے اوپر چڑھا۔

٤٠٦٧ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ: (إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ). [راجع: ٣٠٣٩]

[4067] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ غزوۂ احد کے دن نبی ﷺ نے پیدل تیرانداز دستے پر حضرت عبداللہ بن جبیر ؓ کو سالار مقرر فرمایا لیکن وہ شکست خوردہ ہو کر مدینہ کی طرف جا رہے تھے۔ یہ ہزیمت اس وقت پیش آئی جبکہ رسول اللہ ﷺ انھیں پیچھے سے پکار رہے تھے۔

(٢١) بَابٌ: ﴿ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنۢ بَعْدِ ٱلْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا﴾ [آل عمران: ١٥٤]

باب: 21- ارشاد باری تعالیٰ: ''پھر اللہ تعالیٰ نے اس غم کے بعد تم پر امن بخش اونگھ طاری کر دی'' کا بیان

٤٠٦٨ - وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، [عَنْ أَنَسٍ]، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ تَغَشَّاهُ النُّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ، حَتَّى سَقَطَ سَيْفِي مِنْ يَدِي مِرَارًا، يَسْقُطُ وَآخُذُهُ، وَيَسْقُطُ فَآخُذُهُ. [انظر: ٤٥٦٢]

[4068] حضرت ابوطلحہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ان لوگوں میں سے تھا جن کو غزوۂ احد میں اونگھ نے آ دبایا حتی کہ تلوار میرے ہاتھ سے کئی مرتبہ گری۔ وہ گرتی میں اسے تھام لیتا، پھر گرتی تو میں اسے پکڑ لیتا تھا۔

فائدہ: جنگ کے دوران میں اونگھ کا طاری ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف رحمت اور امن کا پیغام تھا کیونکہ اونگھ بے خوف شخص کو آتی ہے۔ خوف و ہراس میں مبتلا انسان کو نیند نہیں آتی۔ اتنے شدید غموں اور پریشانیوں کے بعد مسلمانوں پر اونگھ کا طاری ہونا اللہ کی طرف سے ایک نعمت غیر مترقبہ اور غیر معمولی امداد تھی۔

(٢٢) بَابٌ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ﴾ [آل عمران: ١٢٨]

باب: 22- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ کے اختیار میں کچھ بھی نہیں، وہ چاہے انھیں معاف کرے یا سزا دے کیونکہ وہ لوگ ظالم ہیں'' کا بیان

قَالَ حُمَيْدٌ وَّثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ: شُجَّ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ؟ فَنَزَلَتْ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ [آل عمران: ١٢٨].

حمید اور ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ احد کے دن نبی ﷺ کو زخمی کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "بھلا وہ قوم فلاح سے کیسے ہمکنار ہو گی جس نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا۔" اس پر یہ آیت نازل ہوئی: "(اے نبی!) آپ کو اس معاملے میں کچھ اختیار نہیں۔"

٤٠٦٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ السُّلَمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ: «اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا»، بَعْدَمَا يَقُولُ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ﴾ [آل عمران: ١٢٨]. [انظر: ٤٠٧٠، ٤٥٥٩، ٧٣٤٦]

[4069] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ جب نماز فجر کی آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں بددعا کرتے: "اے اللہ! فلاں، فلاں اور فلاں پر لعنت برسا۔" یہ بددعا آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنے کے بعد کرتے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "(اے نبی!) آپ کو کچھ اختیار نہیں (وہ چاہے تو انھیں معاف کر دے یا انھیں سزا سے دوچار کرے) کیونکہ وہ ظالم ہیں۔"

٤٠٧٠ - وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَّالْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ﴾ [آل عمران: ١٢٨]. [راجع: ٤٠٦٩]

[4070] حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کے خلاف بددعا کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "آپ کے ہاتھ میں معاملات کا اختیار نہیں ہے (وہ انھیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے) کیونکہ وہ ظالم ہیں۔"

(٢٣) بَابُ ذِكْرِ أُمِّ سَلِيطٍ

باب: 23- حضرت ام سلیط رضی اللہ عنہا کا ذکر خیر

٤٠٧١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَّقَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِّنْ نِّسَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ

[4071] حضرت ثعلبہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ کی خواتین میں چادریں تقسیم کرائیں۔ ایک عمدہ قسم کی نفیس چادر بچ گئی تو ایک صاحب نے جو وہیں موجود تھے عرض کی: اے امیر المومنین! یہ چادر

فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَعْطِ هٰذَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّتِي عِنْدَكَ، يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومِ بِنْتَ عَلِيٍّ، فَقَالَ عُمَرُ: أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ بِهِ مِنْهَا - وَأُمُّ سَلِيطٍ مِّنْ نِّسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ - قَالَ عُمَرُ: فَإِنَّهَا كَانَتْ تُزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ. [راجع: ٢٨٨١]

رسول اللہ ﷺ کی بیٹی (نواسی) کو دے دیں جو آپ کے نکاح میں ہیں۔ اس کا اشارہ حضرت ام کلثوم بنت علی ؓ کی طرف تھا لیکن حضرت عمر ؓ نے فرمایا: حضرت ام سلیط ؓ اس چادر کی ان سے زیادہ حق دار ہیں۔ ان کا تعلق قبیلۂ انصار سے تھا اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت بھی کی تھی۔ حضرت عمر ؓ نے (یہ بھی) فرمایا: غزوۂ احد میں وہ ہمارے لیے پانی کی مشکیں بھر بھر کر لاتی تھیں۔

(٢٤) [بَابُ] قَتْلِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: 24- حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ؓ کی شہادت کا بیان

٤٠٧٢ - حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمْصَ، قَالَ لِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَدِيٍّ: هَلْ لَّكَ فِي وَحْشِيٍّ نَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ - وَكَانَ وَحْشِيٌّ يَّسْكُنُ حِمْصَ - فَسَأَلْنَا عَنْهُ، فَقِيلَ لَنَا: هُوَ ذَاكَ فِي ظِلِّ قَصْرِهِ، كَأَنَّهُ حَمِيتٌ، قَالَ: فَجِئْنَا حَتّٰى وَقَفْنَا عَلَيْهِ بِيَسِيرٍ فَسَلَّمْنَا، فَرَدَّ السَّلَامَ. قَالَ: وَعُبَيْدُ اللهِ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهِ مَا يَرٰى وَحْشِيٌّ إِلَّا عَيْنَيْهِ وَرِجْلَيْهِ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: يَا وَحْشِيُّ! أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: لَا وَاللهِ، إِلَّا أَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً يُّقَالُ لَهَا: أُمُّ قِتَالٍ بِنْتُ أَبِي الْعِيصِ، فَوَلَدَتْ لَهُ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَكُنْتُ أَسْتَرْضِعُ لَهُ،

[4072] حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے روایت ہے، اس نے بیان کیا کہ میں عبیداللہ بن عدی بن خیار کے ساتھ روانہ ہوا۔ جب ہم حمص پہنچے تو مجھے عبیداللہ بن عدی نے کہا: کیا تمھیں وحشی بن حرب حبشی ؓ کو دیکھنے کی خواہش ہے، ہم اس سے حضرت حمزہ ؓ کی شہادت کے متعلق معلومات حاصل کرتے ہیں؟ میں نے کہا: ٹھیک ہے۔ وحشی نے حمص میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ہم نے اس کے متعلق لوگوں سے پوچھا تو ہمیں بتایا گیا کہ وہ اپنے مکان کے سائے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ گویا وہ پانی سے بھری ہوئی سیاہ مشک ہے۔ پھر ہم ان کے پاس آئے اور تھوڑی دیر ان کے ہاں ٹھہرے رہے۔ پھر ہم نے سلام کیا تو انھوں نے ہمارے سلام کا جواب دیا۔ عبیداللہ نے پگڑی کے ساتھ چہرہ ڈھانپا ہوا تھا۔ حضرت وحشی ؓ کو صرف اس کی آنکھیں اور پاؤں نظر آ رہے تھے۔ عبیداللہ نے پوچھا: اے وحشی! کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وحشی نے عبیداللہ کی طرف دیکھ کر کہا: نہیں، اللہ کی قسم! البتہ میں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا جسے ام قتال بنت ابوعیص کہا جاتا

فَحَمَلْتُ ذٰلِكَ الْغُلَامَ مَعَ أُمِّهِ فَنَاوَلْتُهَا إِيَّاهُ فَلَكَأَنِّي نَظَرْتُ إِلٰى قَدَمَيْكَ. قَالَ: فَكَشَفَ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَّجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: أَلَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

تھا۔ پھر مکہ میں اس کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو میں اس کے لیے کوئی دودھ پلانے والی تلاش کر رہا تھا۔ میں نے اس بچے کو اٹھایا جبکہ اس کی والدہ بھی ہمراہ تھی۔ پھر میں نے اس بچے کو دودھ پلانے والی کے حوالے کر دیا، گویا اب میں تیرے قدموں کو دیکھ رہا ہوں (جو اس بچے کے قدموں سے ملتے جلتے ہیں)۔ اس کے بعد عبیداللہ نے اپنا چہرہ کھولا اور اس سے کہا: کیا تم ہمیں حضرت حمزہ ؓ کی شہادت کے واقعات بیان کر سکتے ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

إِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ، فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: إِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّي فَأَنْتَ حُرٌّ، قَالَ: فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ - وَعَيْنَيْنِ جَبَلٌ بِحِيَالِ أُحُدٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَادٍ - خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ إِلَى الْقِتَالِ فَلَمَّا أَنِ اصْطَفُّوا لِلْقِتَالِ خَرَجَ سِبَاعٌ فَقَالَ: هَلْ مِنْ مُّبَارِزٍ؟ قَالَ: فَخَرَجَ إِلَيْهِ حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: يَا سِبَاعُ! يَا ابْنَ أُمِّ أَنْمَارٍ مُقَطِّعَةِ الْبُظُورِ، أَتُحَادُّ اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ؟ قَالَ: ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَأَمْسِ الذَّاهِبِ قَالَ: وَكَمَنْتُ لِحَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا دَنَا مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي فَأَضَعُهَا فِي ثُنَّتِهِ حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ وَرِكَيْهِ، قَالَ: فَكَانَ ذَاكَ الْعَهْدَ بِهِ.

واقعہ یوں ہے کہ حضرت حمزہ ؓ نے غزوۂ بدر میں طعیمہ بن عدی بن خیار کو قتل کیا تھا۔ میرے مالک جبیر بن مطعم نے مجھ سے کہا: اگر تم میرے چچا کے بدلے حضرت حمزہ ؓ کو قتل کر دو تو میں تجھے آزاد کر دوں گا۔ جب قریش کے لوگ عینین کی لڑائی کے سال نکلے..... عینین، احد پہاڑ کے سامنے ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اس وقت میں بھی لڑنے والوں کے ہمراہ نکلا۔ جب لوگوں نے لڑائی کے لیے صف بندی کی تو سباع نے صف سے نکل کر آواز دی: کوئی ہے لڑنے والا؟ یہ سنتے ہی حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ؓ اس کے مقابلے کے لیے نکلے اور کہنے لگے: اے سباع! اے ام انمار کے بیٹے! جو عورتوں کا ختنہ کرتی تھی، کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے؟ اس کے بعد حضرت حمزہ ؓ نے اس پر حملہ کر کے اسے قصۂ پارینہ بنا دیا اور اسے صفحۂ ہستی سے نابود کر دیا۔ بہرحال میں حضرت حمزہ ؓ کو قتل کرنے کے لیے ایک پتھر کی آڑ میں گھات لگا کر بیٹھ گیا۔ جب وہ میرے قریب آئے تو میں نے اپنے نیزے سے ان پر وار کیا اور ان کے زیر ناف ایسا نیزہ پیوست کیا کہ وہ ان کی دونوں سرینوں کے پار ہو گیا۔ یہ ان کا آخری وقت تھا۔

فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ فَأَقَمْتُ

پھر جب قریش مکہ واپس آئے تو میں بھی ان کے ساتھ

بِمَكَّةَ حَتّٰى فَشَا فِيهَا الْإِسْلَامُ ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ، فَأَرْسَلُوا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ رُسُلًا فَقِيلَ لِي: إِنَّهُ لَا يَهِيجُ الرُّسُلَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتّٰى قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: «آنْتَ وَحْشِيٌّ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ؟»، قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ مَا قَدْ بَلَغَكَ، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّي؟»، قَالَ: فَخَرَجْتُ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ قُلْتُ: لَأَخْرُجَنَّ إِلٰى مُسَيْلِمَةَ لَعَلِّي أَقْتُلُهُ فَأُكَافِئَ بِهِ حَمْزَةَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي ثَلْمَةِ جِدَارٍ كَأَنَّهُ جَمَلٌ أَوْرَقُ ثَائِرُ الرَّأْسِ، قَالَ: فَرَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، قَالَ: وَوَثَبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلٰى هَامَتِهِ.

واپس آ کر مکہ میں مقیم ہو گیا، یہاں تک کہ مکہ میں بھی دین اسلام پھیل گیا۔ اس وقت میں طائف چلا گیا لیکن جب اہل طائف نے بھی رسول اللہ ﷺ کی طرف قاصد روانہ کیے تو مجھ سے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ قاصدوں کو کچھ نہیں کہتے، اس لیے میں بھی ان کے ہمراہ ہو گیا حتی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، پھر جب آپ ﷺ کی نظر مجھ پر پڑی تو آپ نے فرمایا: ''وحشی تو ہی ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو تو نے ہی شہید کیا تھا؟'' میں نے عرض کی: آپ کو تو تمام رپورٹ پہنچ چکی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو مجھ سے خود کو چھپا سکتا ہے؟'' بہرحال میں اٹھ کر باہر آ گیا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور مسیلمہ کذاب کا ظہور ہوا تو میں نے خیال کیا کہ مسیلمہ کے مقابلے کے لیے جانا چاہیے ممکن ہے کہ اسے قتل کر کے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا بدلہ اتار سکوں۔ اس کے بعد میں مسلمانوں کے ہمراہ نکلا۔ پھر وہی کچھ ہوا جو ہونا تھا۔ وہاں میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو پراگندہ بالوں کے ساتھ ایک شکستہ دیوار کی اوٹ میں کھڑا تھا گویا وہ خاکستری اونٹ کی مانند ہے۔ میں نے اسے نیزہ یوں مارا کہ اس کی دونوں چھاتیوں کے درمیان رکھ کر اس کے دونوں شانوں کے پار کر دیا۔ پھر ایک انصاری نے دوڑ کر اس کی کھوپڑی پر تلوار کا وار کر دیا۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْفَضْلِ: فَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ ابْنُ يَسَارٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ: وَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْأَسْوَدُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ایک لڑکی نے چھت پر کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ امیر المومنین کو ایک سیاہ غلام نے قتل کر دیا ہے۔

(۲۵) بَابُ مَا أَصَابَ النَّبِيَّ ﷺ مِنَ الْجِرَاحِ يَوْمَ أُحُدٍ

باب: 25- نبی ﷺ کو احد کے دن جو زخم لگے ان کا بیان

٤٠٧٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ - يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَتِهِ - اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ».

[4073] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم پر انتہائی سخت ہو جاتا ہے جو اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں..... آپ نے اپنے اگلے دو دندان مبارک کی طرف اشارہ کیا..... اس آدمی پر اللہ تعالیٰ کا غضب سخت ہوتا ہے جسے اللہ کے رسول نے اللہ کے راستے میں قتل کیا ہو۔''

٤٠٧٤ - حَدَّثَنِي مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَبِيلِ اللهِ، اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ. [انظر: ٤٠٧٦]

[4074] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اس شخص پر اللہ کا سخت قہر نازل ہوتا ہے جسے اللہ کا نبی ﷺ اللہ کے راستے میں قتل کرے اور ان لوگوں پر بھی اللہ کا غضب سخت ہوا جنھوں نے اللہ کے نبی ﷺ کا چہرۂ انور خون آلود کیا۔

٤٠٧٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ: أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَمَّا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَا دُووِيَ، قَالَ: كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَغْسِلُهُ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ وَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا، فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَئِذٍ وَجُرِحَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ. [راجع: ٢٤٣]

[4075] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے رسول اللہ ﷺ کے زخموں کے متعلق سوال ہوا تو انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زخموں کو کس نے دھویا تھا، ان پر کس نے پانی ڈالا تھا اور کس دوا سے آپ کا علاج کیا گیا تھا۔ انھوں نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا: رسول اللہ ﷺ کی دختر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے۔ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون مزید بہہ رہا ہے تو انھوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لیا اور اسے جلا کر اس کی راکھ سے زخم بھر دیا تو خون رک گیا۔ اس دن آپ ﷺ کے اگلے دو دانت بھی متاثر ہوئے۔ آپ کا چہرۂ مبارک خون آلود ہوا اور آپ کے سر مبارک پر آپ کا خود ٹوٹ گیا۔

٤٠٧٦ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ، وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى مَنْ دَمَّى وَجْهَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٤٠٧٤]

[4076] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی غضب اس شخص پر نازل ہوتا ہے جسے (اللہ کے) نبی نے قتل کیا ہو اور اللہ کا قہر اس شخص پر بھی نازل ہوا جس نے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور کو خون آلود کیا تھا۔

فائدہ: ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ انبیائے کرام ؑ بشر ہوتے ہیں اور جو تکالیف دوسرے انسانوں کو پہنچتی ہیں حضرات انبیاء ؑ بھی ان سے دوچار ہوتے ہیں تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ بھی اللہ کی مخلوق ہیں اور مصائب و آلام کا نشانہ بنتے ہیں۔

(٢٦) بَابٌ: ﴿ٱلَّذِينَ ٱسْتَجَابُوا۟ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ﴾ [آل عمران: ١٧٢]

باب: 26- ارشاد باری تعالیٰ: ''جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہا'' کا بیان

٤٠٧٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ﴿ٱلَّذِينَ ٱسْتَجَابُوا۟ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ مِنۢ بَعْدِ مَآ أَصَابَهُمُ ٱلْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا۟ مِنْهُمْ وَٱتَّقَوْا۟ أَجْرٌ عَظِيمٌ﴾ [آل عمران: ١٧٢] قَالَتْ لِعُرْوَةَ: يَا ابْنَ أُخْتِي! كَانَ [أَبَوَاكَ] مِنْهُمْ: الزُّبَيْرُ وَأَبُو بَكْرٍ، لَمَّا أَصَابَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ وَانْصَرَفَ الْمُشْرِكُونَ خَافَ أَنْ يَرْجِعُوا، قَالَ: «مَنْ يَذْهَبُ فِي إِثْرِهِمْ؟» فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا، قَالَ: كَانَ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ.

[4077] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے آیت کریمہ: ''جن لوگوں نے زخمی ہو جانے کے بعد اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا، ان میں سے جو نیک اور مخلص ہیں ان کے لیے اجر عظیم ہے۔'' تلاوت کی، تو عروہ سے فرمایا: اے میرے بھانجے! ان میں تیرے دونوں گرامی قدر والد حضرت زبیر اور حضرت ابوبکر ؓ تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو غزوۂ احد میں جو صدمہ پہنچا تھا وہ پہنچ چکا اور مشرکین واپس چلے گئے تو آپ کو خطرہ لاحق ہوا کہ مبادا وہ واپس آ جائیں، اس لیے آپ نے اعلان فرمایا: ''کون ہے جو ان کفار کے تعاقب میں جائے گا؟'' یہ سن کر ستر صحابۂ کرام ؓ نے آپ کے حکم پر لبیک کہا۔ ان میں حضرت ابوبکر اور حضرت زبیر ؓ بھی تھے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی کہ ابوسفیان اور اس کا لشکر جب مقام روحاء پر پہنچا تو انھوں نے واپس آنے کا ارادہ کر لیا ہے تا کہ مسلمانوں کو مزید نقصان پہنچائیں، اس وقت رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ ان کا تعاقب کرنا چاہیے تا کہ ان کو معلوم ہو جائے کہ مسلمانوں کو زخموں نے کمزور نہیں کیا اور نہ وہ دشمن کی طلب میں سست ہی ہوئے ہیں، ستر مسلمانوں نے آپ کے حکم کی

تعمیل کرتے ہوئے دشمن کا تعاقب کیا، جب وہ مقام حمراء الاسد پر پہنچے تو معبد خزاعی نے ابوسفیان سے کہا کہ پہلی فوج سے بھی زیادہ لوگ تمھارے تعاقب میں آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابوسفیان اور اس کے لشکر پر رعب ڈال دیا، پھر انھوں نے احد واپسی کا پروگرام ترک کر کے مکہ کا رخ کر لیا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار مکہ کا تعاقب کرنے والوں میں حضرت ابوبکر اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عمار بن یاسر، حضرت طلحہ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت حذیفہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت میں ان حضرات کی مدح سرائی کی ہے۔[1]

(٢٧) بَابُ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ

باب: 27- غزوۂ احد میں جو مسلمان شہید ہوئے

مِنْهُمْ: حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَالْيَمَانُ، وَ[أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ]، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ.

ان میں سے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب، حضرت یمان، حضرت انس بن نضر اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہم تھے۔

٤٠٧٨ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ.

[4078] حضرت قتادہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمیں عرب کے قبائل میں سے کوئی ایسا قبیلہ معلوم نہیں جس کے شہید انصار سے زیادہ ہوں اور وہ قبیلہ قیامت کے دن انصار سے زیادہ عزت والا ہو۔

قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ، وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ، وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ سَبْعُونَ. قَالَ: وَكَانَ بِئْرُ مَعُونَةَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَيَوْمُ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ، وَّيَوْمَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ احد میں قبیلۂ انصار کے ستر آدمی شہید ہوئے اور بئر معونہ کے دن ستر شہید ہوئے اور اسی طرح یمامہ کے روز بھی ستر شہید ہوئے۔ بئر معونہ کا سانحہ تو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک ہی میں پیش آیا تھا، البتہ یمامہ کی جنگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی جو مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی تھی۔

٤٠٧٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ

[4079] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے اُحد میں سے دو، دو کو ایک کفن میں لپیٹتے، پھر دریافت فرماتے: ''ان میں سے کس کو زیادہ قرآن یاد ہے؟'' جب کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسے لحد میں قبلے کی طرف آگے کرتے اور

[1] فتح الباري: 467/7.

يَقُولُ: «أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِّلْقُرْآنِ؟» فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلٰى أَحَدٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ: «أَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا. [راجع: ١٣٤٣]

فرماتے: ''میں قیامت کے دن ان کے حق میں گواہی دوں گا۔'' پھر آپ نے تمام شہداء کو خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا۔ آپ نے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی اور نہ انھیں غسل ہی دیا گیا۔

٤٠٨٠ - وَقَالَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ: لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَبْكِي وَأَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَّجْهِهِ، فَجَعَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَنْهَوْنِي وَالنَّبِيُّ ﷺ لَمْ يَنْهَ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَبْكِيهِ - أَوْ مَا تَبْكِيهِ - مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ». [راجع: ١٢٤٤]

[4080] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب میرے والد گرامی شہید ہو گئے تو میں رونے لگا اور ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانا چاہا تو نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔ لیکن نبی ﷺ نے منع نہیں فرمایا۔ اور نبی ﷺ نے (آپ کی پھوپھی سے) فرمایا: ''اس پر مت رو، یا فرمایا: کیوں روتی ہو؟ فرشتے برابر ان کی لاش پر اپنے پروں کا سایہ کیے ہوئے تھے، یہاں تک انھیں اٹھالیا گیا۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کی میت کے چہرے سے کفن ہٹانا جائز ہے بشرطیکہ کوئی فائدہ ہو بصورت دیگر خلاف اولیٰ ہے کیونکہ ایسا کرنے سے غم وحزن میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے خلاف اولیٰ ہونے پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا منع کرنا بھی دلالت کرتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کا اس نہی پر انکار نہ کرنا بھی اس کی دلیل ہے کہ بلاوجہ میت کا چہرہ نہ کھولا جائے۔ واللّٰہ أعلم.

٤٠٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أُرٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرٰى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ بِهِ اللهُ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ، وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا، وَّاللهُ خَيْرٌ، فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ». [راجع: ٣٦٢٢]

[4081] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو حرکت دی تو اس کا اگلا حصہ جدا ہو گیا۔ اس کی تعبیر مسلمانوں کے اس نقصان کی صورت میں ظاہر ہوئی جو غزوۂ احد میں انھیں اٹھانا پڑا۔ میں نے دوبارہ اس کو لہرایا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ اچھی ہو گئی۔ اس کی تعبیر یہ ہوئی کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح سے ہمکنار کیا اور وہ از سر نو مجتمع ہو گئے۔ میں نے اسی خواب میں گائے دیکھی (جو ذبح ہو رہی تھی) اور اللہ تعالیٰ کے تمام امور خیر و برکت سے بھرپور ہوتے ہیں، اس کی تعبیر وہی تھی جو احد میں مسلمان شہید کیے گئے تھے۔''

٤٠٨٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى - أَوْ ذَهَبَ - لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً، كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا [رِجْلَاهُ] خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ، أَوْ قَالَ: أَلْقُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ» وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. [راجع: ١٢٧٦]

[4082] حضرت خباب بن ارت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ ہجرت کی۔ اس سے ہمارا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی تھا۔ اس بنا پر ہمارا ثواب تو اللہ کے ذمے ہوگیا۔ اب ہم میں سے کچھ لوگ تو گزر گئے یا دنیا سے چلے گئے۔ انھوں نے دنیا میں اپنے ثواب سے کچھ نہ پایا۔ ان میں حضرت مصعب بن عمیر ؓ ہیں۔ وہ احد کے روز شہید کیے گئے۔ انھوں نے صرف ایک چادر چھوڑی۔ جب ہم اس کے ساتھ ان کا سر ڈھانپتے تھے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور جب ان کے پاؤں چھپائے جاتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا۔ نبی ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''اس چادر سے ان کا سر چھپا دو اور ان کے پاؤں پر اذخر گھاس رکھ دو یا ڈال دو۔'' اور ہم میں سے کچھ ایسے ہیں جن کا پھل دنیا میں پک چکا ہے اور وہ اس سے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

(٢٨) بَابٌ: أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

باب: 28- احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں

قَالَهُ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عباس بن سہل نے حضرت ابو حمید ساعدی ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

٤٠٨٣ - حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ». [راجع: ٣٧١]

[4083] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ احد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

فائدہ: یہاں ایک اشکال ہے کہ پہاڑ ایک جامد چیز ہے وہ محبت کیسے کر سکتا ہے کیونکہ محبت کرنا ذی روح چیزوں کا کام ہے، بعض حضرات نے اس کا جواب دیا ہے کہ اس سے مراد اہل احد، یعنی انصار ہیں جو احد کے سائے میں رہتے تھے۔ لیکن اہل تحقیق کا کہنا ہے کہ جمادات میں بھی محبت پائی جاتی ہے، اس لیے احد کی محبت مبنی بر حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے وہ جمادات میں محبت کا جذبہ پیدا کر سکتا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے: ''دنیا کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے

ہو۔"[1] کنکریوں کا تسبیح کرنا بھی ثابت ہے، نیز مسجد نبوی میں رکھے ہوئے کھجور کے تنے نے رسول اللہ ﷺ کی جدائی کے وقت رونا شروع کر دیا تھا جسے تمام حاضرین نے سنا۔ اسی طرح احد پہاڑ بھی اہل اسلام سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے جبل احد میں طبع ایمانی رکھ دی جس کی بنا پر وہ محبت کرتا ہے۔ واللّٰه أعلم.

٤٠٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَّوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ: «هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا». [راجع: ٣٧١]

[4084] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے جب احد پہاڑ ظاہر ہوا تو آپ نے فرمایا: "یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں کے درمیانی علاقے کو حرم قرار دیتا ہوں۔"

٤٠٨٥ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطٌ لَّكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلٰكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا». [راجع: ١٣٤٤]

[4085] حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے اور اہل احد پر اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے، پھر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: "میں تمھارے لیے میر کارواں ہوں اور تمھارے حق میں گواہی دوں گا۔ میں اب بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں۔ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں۔ اللہ کی قسم! میں اپنے بعد تمھارے متعلق شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہیں رکھتا بلکہ مجھے ڈر یہ ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگو گے۔"

(٢٩) بَابُ غَزْوَةِ الرَّجِيعِ، وَرِعْلٍ، وَّذَكْوَانَ، وَبِئْرِ مَعُونَةَ، وَحَدِيثِ عَضَلٍ، وَّالْقَارَةِ، وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ، وَّخُبَيْبٍ وَّأَصْحَابِهِ

باب: 29- غزوۂ رجیع، رعل و ذکوان اور بئر معونہ کا واقعہ، نیز عضل و قارہ، عاصم بن ثابت، خبیب اور ان کے ساتھیوں کا واقعہ

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ أَنَّهَا بَعْدَ أُحُدٍ.

ابن اسحاق نے کہا: ہم سے عاصم بن عمر نے بیان کیا کہ غزوۂ رجیع احد کے بعد پیش آیا تھا۔

1 بني إسرآئيل 44:17

٤٠٨٦ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ - وَهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُو لِحْيَانَ فَتَبِعُوهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَامٍ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى أَتَوْا مَنْزِلًا نَزَلُوهُ فَوَجَدُوا فِيهِ نَوَى تَمْرٍ تَزَوَّدُوهُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا: هٰذَا تَمْرُ يَثْرِبَ، فَتَبِعُوا آثَارَهُمْ حَتَّى لَحِقُوهُمْ فَلَمَّا انْتَهَى عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَؤُوا إِلَى فَدْفَدٍ وَجَاءَ الْقَوْمُ فَأَحَاطُوا بِهِمْ فَقَالُوا: لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ إِنْ نَزَلْتُمْ إِلَيْنَا أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، اللّٰهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ، فَقَاتَلُوهُمْ حَتَّى قَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ، وَبَقِيَ خُبَيْبٌ وَزَيْدٌ وَرَجُلٌ آخَرُ فَأَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ، فَلَمَّا أَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ نَزَلُوا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ حَلُّوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِي مَعَهُمَا: هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَتَلُوهُ، وَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ وَزَيْدٍ حَتَّى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ فَاشْتَرَى خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ، فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى إِذَا

[4086] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک فوجی دستہ جاسوسی کے لیے روانہ کیا اور حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ان پر امیر مقرر فرمایا جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے۔ یہ حضرات چل پڑے حتی کہ عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچے تو ہذیل کے ایک قبیلہ بنولحیان کو ان کی خبر دی گئی، چنانچہ ان کے تقریباً ایک سو تیر انداز، مجاہدین کے تعاقب میں گئے۔ ان کے نقش قدم پر چلتے چلتے وہ لوگ ایک ایسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں مجاہدین نے پڑاؤ کیا تھا۔ وہاں انھیں کھجوروں کی گٹھلیاں ملیں جو وہ مدینہ منورہ سے توشہ کے طور پر لائے تھے۔ مشرکین کہنے لگے: یہ تو یثرب کی کھجوریں ہیں، چنانچہ انھوں نے ان کے قدموں کے نشانات پر ان کا پیچھا کیا تو مجاہدین کو جا لیا۔ جب حضرت عاصم رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی چلنے سے عاجز آ گئے تو انھوں نے ایک اونچے ٹیلے پر پناہ لی۔ مشرکین آئے اور ان کا گھیراؤ کر لیا اور ان سے کہا: ہمارا تم سے عہد و میثاق ہے۔ اگر تم نیچے اتر آؤ تو ہم تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے۔ (امیر لشکر) حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو کسی کافر کے عہد پر نیچے نہیں اتروں گا۔ انھوں نے دعا مانگی: اے اللہ! ہماری طرف سے اپنے نبی کو اطلاع کر دے، چنانچہ انھوں نے مجاہدین سے لڑائی شروع کی اور انھیں تیر مارنے لگے یہاں تک کہ انھوں نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سمیت سات آدمیوں کو تیر مار مار کر شہید کر دیا۔ اب صرف تین آدمی حضرت خبیب، حضرت زید رضی اللہ عنہ اور ایک تیسرا شخص باقی رہ گئے۔ مشرکین نے ان تینوں کو عہد و پیمان دیا۔ وہ ان پر اعتبار کرتے ہوئے نیچے اتر آئے۔ جب مشرکین نے ان پر قابو پا لیا تو ان کی کمانوں کی تانتوں سے انھیں باندھ دیا۔ تیسرے شخص نے کہا، جو ان کے ساتھ تھا۔

أَجْمَعُوا قَتْلَهُ اسْتَعَارَ مُوسٰى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ، قَالَتْ: فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِّي فَدَرَجَ إِلَيْهِ حَتّٰى أَتَاهُ فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ فَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَ ذَاكَ مِنِّي وَفِي يَدِهِ الْمُوسٰى، فَقَالَ: أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى، وَكَانَتْ تَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ خُبَيْبٍ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ، وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ، وَّإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيدِ، وَمَا كَانَ إِلَّا رِزْقٌ رَّزَقَهُ اللهُ، فَخَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ، فَقَالَ: دَعُونِي أُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ تَرَوْا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ مِّنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ هُوَ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا ثُمَّ قَالَ:

یہ پہلا دھوکا ہے اور اس نے کفار کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے اسے کھینچا اور ساتھ لے جانے کی کوشش کی لیکن وہ ساتھ نہ گیا تو اس کو بھی قتل کر دیا۔ وہ خبیب اور زید رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے گئے اور مکہ میں ان دونوں کو فروخت کر دیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے خرید لیا کیونکہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے ان کے باپ حارث کو بدر کے دن قتل کیا تھا۔ وہ ان کے پاس چند روز قیدی بن کر رہے حتی کہ انھوں نے خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے پر اتفاق کر لیا۔ اس دوران میں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی بیٹی سے استرا مانگا تاکہ زیر ناف بال صاف کر لیں تو اس نے استرا دے دیا۔ اس کا بیان ہے کہ میں اپنے بچے سے غافل ہو گئی حتی کہ وہ چلتے چلتے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا۔ جب میں نے بچے کو اس حالت میں دیکھا تو بہت گھبرائی۔ میری گھبراہٹ کا اندازہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے بھی کر لیا جبکہ استرا ان کے ہاتھ میں تھا۔ انھوں نے مجھ سے کہا: کیا تمھیں اندیشہ ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا؟ میں، ان شاء اللہ، ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ حارث کی بیٹی کہا کرتی تھی: میں نے خبیب سے بڑھ کر اچھا کبھی کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ میں نے انھیں دیکھا کہ وہ خوشۂ انگور سے کھا رہے تھے، حالانکہ مکے میں اس وقت کوئی پھل نہ تھا جبکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ وہ صرف اللہ کا رزق تھا جو اللہ نے انھیں دیا تھا۔ بہر حال مشرکین حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو لے کر حرم سے باہر نکلے تاکہ انھیں قتل کریں تو انھوں نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں دو رکعتیں پڑھ لوں۔ نماز سے فراغت کے بعد وہ جلدی سے ان کی طرف گئے اور کہنے لگے: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم میرے متعلق گھبرا جانے

مَا إِنْ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي
وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ. وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ إِلَى عَاصِمٍ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِّنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُونَهُ، وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيمًا مِّنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَبَعَثَ اللهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُّسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ. [راجع: ٣٠٤٥]

کا گمان کرو گے تو میں اور زیادہ نماز پڑھتا۔ یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے قتل کے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ جاری کیا۔ پھر انھوں نے دعا مانگی: اے اللہ! انھیں گن گن کر ہلاک کر، پھر یہ شعر پڑھے:

''جب میں بحالت اسلام قتل ہو رہا ہوں تو مجھے کوئی پروا نہیں کہ اللہ کے لیے میں کس پہلو پر گروں گا۔ میرا شہید ہونا اللہ کی رضا کے لیے ہے، اگر وہ چاہے تو میرے بریدہ (کٹے پھٹے) جسم کے ٹکڑوں پر برکت ڈال دے۔''

پھر حارث کا بیٹا عقبہ آگے بڑھا اور اس نے انھیں قتل کر دیا۔ دوسری طرف کفار قریش نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی طرف کچھ آدمی بھیجے تاکہ ان کے بدن کا کوئی حصہ لے آئیں جس سے وہ انھیں پہچان سکیں۔ دراصل حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے بھی بدر کی لڑائی میں قریش کے ایک بڑے سردار کو قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کا ایک چھتا بھیج دیا جس نے قاصدوں کی دست برد سے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی حفاظت کی، چنانچہ وہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی لاش سے کوئی عضو حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

٤٠٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: الَّذِي قَتَلَ خُبَيْبًا هُوَ أَبُو سِرْوَعَةَ.

[4087] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جس شخص نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا، اس کی کنیت ابو سروعہ تھی۔

٤٠٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّحَاجَةٍ، يُقَالُ لَهُمْ: الْقُرَّاءُ، فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانِ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ: رِعْلٌ وَّذَكْوَانُ، عِنْدَ بِئْرٍ يُقَالُ لَهَا: بِئْرُ مَعُونَةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ: وَاللهِ مَا

[4088] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ستر (70) آدمیوں کو کسی کام کے لیے بھیجا، جنھیں قراء کہا جاتا تھا۔ خاندان بنو سلیم کے دو قبیلے رعل اور ذکوان ایک کنویں کے پاس ان کے سامنے آئے، جسے بئر معونہ کہا جاتا تھا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ان لوگوں سے کہا: اللہ کی قسم! ہم تم سے لڑنے نہیں آئے بلکہ ہم تو نبی ﷺ کی

إِيَّاكُمْ أَرَدْنَا، إِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُونَ فِي حَاجَةٍ لِّلنَّبِيِّ ﷺ فَقَتَلُوهُمْ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَذٰلِكَ بَدْءُ الْقُنُوتِ وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ.

کسی حاجت برآری کے لیے یہاں سے گزر رہے ہیں۔ لیکن انھوں نے ایک نہ سنی بلکہ ان حضرات کو قتل کر دیا۔ نبی ﷺ نے مہینہ بھر صبح کی نماز میں ان کفار کے خلاف بددعا فرمائی۔ یہ دعائے قنوت کی ابتدا ہے۔ اس سے پہلے ہم قنوت نہیں کرتے تھے۔

قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَسَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا عَنِ الْقُنُوتِ، أَبَعْدَ الرُّكُوعِ أَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَاءَةِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَاءَةِ. [راجع: ١٠٠١]

(راویٔ حدیث) عبدالعزیز نے کہا: حضرت انس ؓ سے کسی شخص نے دعائے قنوت کے متعلق پوچھا کہ وہ رکوع کے بعد ہے یا قراءت سے فراغت کے بعد؟ انھوں نے فرمایا: رکوع کے بعد نہیں بلکہ قراءت سے فراغت کے وقت ہے۔

٤٠٨٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلٰى أَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ. [راجع: ١٠٠١]

[4089] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ آپ عرب کے قبائل کے خلاف بددعا کرتے تھے۔

٤٠٩٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رِعْلًا وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ اسْتَمَدُّوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى عَدُوٍّ فَأَمَدَّهُمْ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَّاءَ فِي زَمَانِهِمْ، كَانُوا يَحْتَطِبُونَ بِالنَّهَارِ، وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ، حَتّٰى كَانُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قَتَلُوهُمْ وَغَدَرُوا بِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ ذٰلِكَ فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو فِي الصُّبْحِ عَلٰى أَحْيَاءٍ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ. قَالَ أَنَسٌ: فَقَرَأْنَا فِيهِمْ قُرْآنًا ثُمَّ إِنَّ ذٰلِكَ رُفِعَ: بَلِّغُوا عَنَّا

[4090] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ قبیلۂ رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے دشمن کے خلاف مدد مانگی تو آپ ﷺ نے ستر (70) انصار بھیج کر ان کی مدد فرمائی۔ اس زمانے میں ہم انھیں قراء کہا کرتے تھے۔ وہ دن کے وقت لکڑیاں چن کر لاتے اور رات کو شب خیزی میں گزارتے تھے۔ جب یہ حضرات بئر معونہ تک پہنچے تو انھوں نے ان قراء کو قتل کر دیا اور ان سے عہد شکنی کی۔ نبی ﷺ کو اس حادثے کی اطلاع ہوئی تو آپ نے مہینہ بھر قنوت نازلہ پڑھی۔ آپ رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان قبائل عرب پر صبح کی نماز میں بددعا فرماتے تھے۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ ان کے متعلق ہم قرآن مجید میں یہ آیات

قَوْمَنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا.

پڑھا کرتے تھے جنھیں بعد میں منسوخ کر دیا گیا: ''ہماری طرف سے ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ وہ ہم سے راضی ہوا اور اس نے ہمیں بھی راضی کر دیا۔''

وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، عَلَى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ.

(راویٔ حدیث) قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز میں ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ آپ قبائل عرب رعل، ذکوان، عصیہ اور بنی لحیان پر بددعا کرتے تھے۔

زَادَ خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ: أَنَّ أُولٰئِكَ السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ. قُرْآنًا: كِتَابًا، نَحْوَهُ. [راجع: ١٠٠١]

(راویٔ حدیث) خلیفہ نے حضرت انس کے حوالے سے مزید یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ وہ ستر قراء انصار میں سے تھے جو بئر معونہ پر قتل کر دیے گئے۔ اس حدیث میں قرآن سے مراد اللہ کی کتاب ہے۔ (یہ حدیث) پہلی (عبدالاعلیٰ کی) حدیث کی طرح ہے۔

٤٠٩١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ خَالَهُ - أَخًا أُمِّ سُلَيْمٍ - فِي سَبْعِينَ رَاكِبًا، وَكَانَ رَئِيسُ الْمُشْرِكِينَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ خَيَّرَ بَيْنَ ثَلَاثِ خِصَالٍ فَقَالَ: يَكُونُ لَكَ أَهْلُ السَّهْلِ وَلِيَ أَهْلُ الْمَدَرِ، أَوْ أَكُونُ خَلِيفَتَكَ، أَوْ أَغْزُوكَ بِأَهْلِ غَطَفَانَ بِأَلْفٍ وَّأَلْفٍ. فَطُعِنَ عَامِرٌ فِي بَيْتِ أُمِّ فُلَانٍ فَقَالَ: غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَكْرِ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِّنْ آلِ بَنِي فُلَانٍ، ائْتُونِي بِفَرَسِي فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ. فَانْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ سُلَيْمٍ - وَّهُوَ رَجُلٌ أَعْرَجُ - وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِي فُلَانٍ قَالَ: كُونَا قَرِيبًا حَتّٰى آتِيَهُمْ فَإِنْ آمَنُونِي كُنْتُمْ وَإِنْ قَتَلُونِي أَتَيْتُمْ

[4091] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے ماموں، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بھائی کو بھی ستر (70) سواروں کے ساتھ بھیجا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ مشرکین کے سردار عامر بن طفیل نے آپ ﷺ کے سامنے تین صورتیں رکھی تھیں۔ اس نے آپ سے کہا کہ دیہاتی آبادی پر آپ کی اور شہری آبادی پر میری حکومت ہو گی یا میں آپ کا جانشین ہوں گا یا پھر دو ہزار غطفانی لشکر سے آپ پر حملہ کروں گا، چنانچہ وہ ام فلاں کے گھر میں مرض طاعون میں مبتلا ہوا، کہنے لگا: فلاں قبیلے کی عورت کے گھر میں جوان اونٹ کی طرح مجھے بھی غدود نکل آیا ہے، میرا گھوڑا لاؤ، چنانچہ وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر ہی مر گیا۔ بہرحال ام سلیم کے بھائی حرام بن ملحان، ایک اور صحابی جو لنگڑے تھے اور تیسرے صحابی جن کا تعلق بنو فلاں سے تھا

أَصْحَابَكُمْ، فَقَالَ: أَتُؤَمِّنُونِي أُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ فَأَوْمَئُوا إِلٰى رَجُلٍ فَأَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ، قَالَ هَمَّامٌ: أَحْسِبُهُ حَتّٰى أَنْفَذَهُ بِالرُّمْحِ، قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ، فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! فَلُحِقَ الرَّجُلُ فَقُتِلُوا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْأَعْرَجِ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى عَلَيْنَا ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوخِ: إِنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِمْ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا، عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ. [راجع: ١٠٠١]

آگے بڑھے۔ حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم میرے قریب رہو۔ میں ان کے پاس پہلے جاتا ہوں اگر انھوں نے مجھے امن دے دیا تو تم لوگ قریب ہی ہو اور اگر مجھے انھوں نے قتل کر دیا تو آپ حضرات اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جائیں، چنانچہ حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا تم مجھے امن دیتے ہو تاکہ میں تمھیں اللہ کے رسول ﷺ کا پیغام پہنچاؤں؟ پھر وہ آپ ﷺ کا پیغام انھیں پہنچانے لگے تو قبیلے والوں نے ایک شخص کو اشارہ کیا۔ اس نے پیچھے سے آ کر ان پر نیزے سے وار کیا۔ وہ نیزہ ان کے آر پار ہو گیا۔ حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر، اللہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ دوسرے شخص کو بھی پکڑ لیا گیا۔ الغرض لنگڑے شخص کے علاوہ سب صحابہ کو قتل کر دیا گیا۔ وہ لنگڑا پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا تھا۔ ان شہداء کی شان میں اللہ تعالیٰ نے آیات نازل فرمائیں جو بعد میں منسوخ ہو گئیں: ''ہم اپنے رب سے جا ملے، وہ ہم سے خوش ہوا اور اس نے ہمیں خوش کر دیا۔'' نبی ﷺ نے ان مشرکین پر تیس (30) دن تک بددعا فرمائی، یعنی رعل و ذکوان اور بنولحیان پر قنوت کی اور عصیہ کے لیے بھی جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی تھی۔

٤٠٩٢ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَنَسٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ - وَكَانَ خَالَهُ - يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ قَالَ بِالدَّمِ هٰكَذَا فَنَضَحَهُ عَلٰى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!. [راجع: ١٠٠١]

[4092] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: جب ان کے ماموں حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کو بئر معونہ کے دن نیزا مارا گیا تو انھوں نے اس طرح اپنا خون اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے اپنے چہرے اور سر پر چھڑک لیا، پھر کہا: رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا ہوں۔

٤٠٩٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو

[4093] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے

أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخُرُوجِ حِينَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْأَذَى فَقَالَ لَهُ: «أَقِمْ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَطْمَعُ أَنْ يُؤْذَنَ لَكَ؟ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنِّي لَأَرْجُو ذٰلِكَ»، قَالَتْ: فَانْتَظَرَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ظُهْرًا فَنَادَاهُ فَقَالَ: «أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ»، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ، فَقَالَ: «أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ؟» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! الصُّحْبَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الصُّحْبَةَ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! عِنْدِي نَاقَتَانِ، قَدْ كُنْتُ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ، فَأَعْطَى النَّبِيَّ ﷺ إِحْدَاهُمَا وَهِيَ الْجَدْعَاءُ فَرَكِبَا فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا الْغَارَ وَهُوَ بِثَوْرٍ فَتَوَارَيَا فِيهِ، فَكَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ غُلَامًا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الطُّفَيْلِ ابْنِ سَخْبَرَةَ - أَخُو عَائِشَةَ لِأُمِّهَا، وَكَانَتْ لِأَبِي بَكْرٍ مِنْحَةٌ - فَكَانَ يَرُوحُ بِهَا وَيَغْدُو عَلَيْهِمْ وَيُصْبِحُ فَيَدَّلِجُ إِلَيْهِمَا ثُمَّ يَسْرَحُ فَلَا يَفْطُنُ بِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّعَاءِ، فَلَمَّا خَرَجَ خَرَجَ مَعَهُمَا يُعْقِبَانِهِ حَتَّى قَدِمَا الْمَدِينَةَ فَقُتِلَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ.

کہا کہ جب مکہ مکرمہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ پر کفار کی سختیاں زیادہ ہو گئیں تو انھوں نے نبی ﷺ سے ہجرت کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابھی ٹھہرے رہو۔'' انھوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا آپ کو بھی اجازت ملنے کی امید ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، میں بھی ہجرت کی اجازت کا امیدوار ہوں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انتظار کرنے لگے۔ آخر ایک دن رسول اللہ ﷺ ظہر کے وقت تشریف لائے۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پکارا اور فرمایا: ''جو اہل خانہ آپ کے پاس ہیں انھیں ایک طرف کر دو۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اور کوئی نہیں صرف دو بیٹیاں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں علم ہے کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا مجھے رفاقت نصیب ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، تم میرے ساتھ چلو گے۔'' عرض کی: اللہ کے رسول! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں اور میں نے انھیں ہجرت کے لیے تیار کر رکھا ہے، چنانچہ انھوں نے ایک اونٹنی، جس کا نام جدعاء تھا، نبی ﷺ کو دے دی۔ دونوں بزرگ سوار ہو کر چل پڑے حتی کہ غار ثور تک پہنچ گئے اور اس غار میں دونوں چھپے رہے۔ حضرت عامر بن فہیرہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مادری بھائی عبداللہ بن طفیل بن سخبرہ کے غلام تھے، یہ (عامر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دودھ دینے والی اونٹنی کو صبح و شام چرانے کے لیے لے جاتے، رات کے آخری حصے میں ان دونوں (رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے پاس آتے۔ پھر اسے چرانے کے لیے صبح صبح لے جاتے۔ اس طرح کسی چرواہے کو بھی اس کا علم نہ ہو سکا۔ پھر جب یہ دونوں بزرگ غار ثور سے نکل کر روانہ ہوئے تو حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ

ہی نکلے۔ وہ دونوں حضرات اس کو باری باری اپنا ردیف بناتے تھے یہاں تک کہ مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ بئر معونہ کے حادثے میں حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے تھے۔

وَعَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: قَالَ لِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الَّذِينَ بِبِئْرِ مَعُونَةَ وَأُسِرَ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ لَهُ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ: مَنْ هٰذَا؟ - فَأَشَارَ إِلٰى قَتِيلٍ - فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ: هٰذَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَمَا قُتِلَ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ وُضِعَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ فَقَالَ: «إِنَّ أَصْحَابَكُمْ قَدْ أُصِيبُوا وَإِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا رَبَّهُمْ فَقَالُوا: رَبَّنَا أَخْبِرْ عَنَّا إِخْوَانَنَا بِمَا رَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا»، فَأَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ، وَأُصِيبَ فِيهِمْ يَوْمَئِذٍ عُرْوَةُ بْنُ أَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ، فَسُمِّيَ عُرْوَةُ بِهِ، وَمُنْذِرُ ابْنُ عَمْرٍو سُمِّيَ بِهِ مُنْذِرًا. [راجع: ٤٧٦]

ابواسامہ نے کہا کہ مجھے ہشام بن عروہ نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد گرامی (حضرت عروہ) نے بتایا: جب بئر معونہ کے حادثے میں یہ حضرات شہید کر دیے گئے اور حضرت عمرو بن امیہ ضمری کو قیدی بنا لیا گیا تو عامر بن طفیل نے ایک مقتول کی طرف اشارہ کر کے پوچھا: یہ کون ہیں؟ عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اسے بتایا کہ یہ حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس نے کہا: میں نے اسے شہید ہونے کے بعد دیکھا کہ اسے آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا تھا۔ میں نے اوپر نظر اٹھائی تو اس کی لاش زمین و آسمان کے درمیان تھی۔ پھر اسے زمین پر رکھ دیا گیا۔ جب نبی ﷺ کو ان شہداء کی اطلاع ملی تو آپ نے ان حضرات کو خبر دیتے ہوئے فرمایا: ''تمھارے ساتھی شہید ہو چکے ہیں اور انھوں نے اپنے رب سے درخواست کی ہے: اے ہمارے رب! ہمارے بھائیوں کو اس امر کی اطلاع دے دے کہ ہم تیرے پاس پہنچ کر خوش ہیں اور تو ہم سے راضی ہے۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف سے ہمیں یہ اطلاع کر دی ہے۔ اسی حادثے میں حضرت عروہ بن اسماء بن صلت رضی اللہ عنہ بھی شہید کر دیے گئے تھے۔ (زبیر رضی اللہ عنہ کے ہاں جب بچہ پیدا ہوا تو اس کا نام) عروہ، انھی عروہ بن اسماء کے نام پر رکھا گیا۔ حضرت منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی اسی حادثے میں شہید کیے گئے تھے تو (زبیر رضی اللہ عنہ کے دوسرے صاحبزادے کا نام) منذر انھی کے نام پر رکھا گیا تھا۔

٤٠٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ

[4094] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مہینہ بھر نماز میں رکوع کے بعد دعائے

أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَنَتَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا، يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُولُ: «عُصَيَّةُ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ». [راجع: ١٠٠١]

قنوت فرمائی۔ اس قنوت میں آپ نے رعل اور ذکوان نامی قبائل کے خلاف بددعا کی۔ آپ فرماتے تھے: ''قبیلۂ عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔''

٤٠٩٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا - يَعْنِي - أَصْحَابَهُ بِبِئْرِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا حِينَ يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ.

[4095] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ان کفار پر ایک مہینہ بددعا کی تھی جنھوں نے بئر معونہ پر آپ کے معزز صحابہ کو قتل کیا تھا۔ آپ قبائل عرب رعل، بنولحیان اور عصیہ کے خلاف بددعا کرتے تھے، جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی تھی۔

قَالَ أَنَسٌ: فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ ﷺ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا - أَصْحَابِ بِئْرِ مَعُونَةَ - قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتَّى نُسِخَ بَعْدُ: بَلِّغُوا قَوْمَنَا فَقَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ. [راجع: ١٠٠١]

حضرت انس ؓ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے متعلق جو بئر معونہ کے روز شہید کیے گئے تھے، اپنے نبی ﷺ پر قرآن مجید کی آیات نازل کیں۔ ہم ان کی تلاوت کیا کرتے تھے جو بعد میں منسوخ ہو گئیں۔ (ان کا ترجمہ یہ ہے:) ''ہماری قوم کو پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے جا ملے ہیں۔ ہمارا رب ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے خوش ہیں۔''

٤٠٩٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: قَبْلَهُ، قُلْتُ: فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ: بَعْدَهُ، قَالَ: كَذَبَ، إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أَنَّهُ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يُقَالُ لَهُمْ: الْقُرَّاءُ - وَهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا - إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَهْدٌ، قِبَلَهُمْ فَظَهَرَ

[4096] حضرت عاصم احول سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس ؓ سے نماز میں قنوت کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ نماز میں قنوت مشروع ہے۔ میں نے پوچھا کہ رکوع سے پہلے ہے یا اس کے بعد؟ حضرت انس ؓ نے فرمایا: رکوع سے پہلے ہے۔ میں نے کہا: فلاں شخص نے مجھے آپ کے حوالے سے بتایا کہ آپ نے رکوع کے بعد کہا ہے۔ حضرت انس ؓ نے فرمایا: اس نے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ دراصل رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد صرف ایک مہینہ قنوت کی تھی جبکہ آپ نے ستر (70) قراء کو مشرکین کی طرف روانہ فرمایا، جبکہ رسول اللہ ﷺ اور ان

هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ. [راجع: ١٠٠١]

مشرکین کے درمیان عہد و پیمان تھا لیکن ان لوگوں نے اس عہد کی پاسداری نہ کی اور وہ غالب آ گئے (اور ان صحابہ کو شہید کر دیا)۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے مہینہ بھر قنوت فرمائی اور اس میں ان مشرکین کے خلاف بددعا کی تھی۔

(٣٠) بَابُ غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الْأَحْزَابُ

باب:30- غزوۂ خندق، یعنی احزاب کا بیان

قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: كَانَتْ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ أَرْبَعٍ.

موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ یہ جنگ شوال چار ہجری میں ہوئی۔

٤٠٩٧ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ [قَالَ]: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ، وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ. [راجع: ٢٦٦٤]

[4097] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے خود کو غزوۂ احد کے دن نبی ﷺ کے سامنے بھرتی کے لیے پیش کیا تو آپ نے انھیں اجازت نہ دی جبکہ ان کی عمر اس وقت چودہ سال تھی، لیکن غزوۂ خندق کے موقع پر خود کو آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا تو آپ نے اجازت دے دی۔ اس وقت وہ پندرہ سال کی عمر میں تھے۔

٤٠٩٨ - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفِرُونَ، وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ».

[4098] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ خندق کھودنے میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ دیگر صحابۂ کرام ؓ خندق کھود رہے تھے جبکہ ہم اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا اٹھا کر باہر ڈال رہے تھے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ''اے اللہ! آخرت کی زندگی ہی آرام کی زندگی ہے، اس لیے تو مہاجرین اور انصار کو معاف کر دے۔''

٤٠٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ، فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذٰلِكَ لَهُمْ،

[4099] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ خندق کی طرف تشریف لے گئے تو آپ نے دیکھا کہ مہاجرین اور انصار سخت سردی میں صبح صبح خندق کی کھدائی کر رہے ہیں۔ ان کے غلام اور نوکر وغیرہ نہیں تھے جو خندق کھودنے کی خدمت بجا لاتے۔ آپ نے صحابۂ کرام ؓ کی مشقت اور بھوک دیکھی تو فرمایا:

فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِّنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ: «اللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَهْ، فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ».

''اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت کی ہے، اس لیے مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔''

فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا.

[راجع: ٢٨٣٤]

صحابۂ کرام ؓ نے آپ کو جواب دیتے ہوئے کہا: ہم وہ لوگ ہیں جنھوں نے جہاد کرنے کے لیے حضرت محمد ﷺ کی بیعت کی ہے۔ جب تک ہم زندہ رہیں گے ہمیشہ جہاد کرتے رہیں گے۔

٤١٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

[4100] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ انصار و مہاجرین نے مدینہ طیبہ کے اردگرد خندق کھودنا شروع کی۔ وہ اپنی پشتوں پر مٹی اٹھا رہے تھے اور کہتے تھے: ہم وہ لوگ ہیں جنھوں نے حضرت محمد ﷺ سے اسلام پر بیعت کی ہے جب تک ہماری جان میں جان ہے۔

قَالَ: يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يُجِيبُهُمْ: «اللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ، فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ».

نبی ﷺ انھیں جواب دیتے ہوئے فرماتے تھے: ''اے اللہ! خیر و برکت تو صرف اخروی زندگی میں ہے، اس لیے تو انصار و مہاجرین کو برکت عطا فرما۔''

قَالَ: يُؤْتَوْنَ بِمِلْءِ كَفَّيْ مِنَ الشَّعِيرِ فَيُصْنَعُ لَهُمْ بِإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ تُوضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَالْقَوْمُ جِيَاعٌ وَّهِيَ بَشِعَةٌ فِي الْحَلْقِ وَلَهَا رِيحٌ مُّنْتِنٌ.

[راجع: ٢٨٣٤]

حضرت انس ؓ کا بیان ہے کہ ان مجاہدین کے لیے چلو بھر جو لائے جاتے اور بدبو دار چربی میں انھیں پکایا جاتا اور اس قسم کی خوراک کو مہاجرین کے سامنے رکھ دیا جاتا جبکہ وہ بہت بھوکے ہوتے تھے۔ اس قسم کا بدمزہ کھانا حلق کو پکڑتا اور اس میں پھنس جاتا تھا اور اس سے بو آتی تھی۔

فائدہ: حدیث کے آخر میں صحابۂ کرام ؓ کے جذبۂ جہاد کا بیان ہے کہ ناقص اور بدبودار کھانا ملنے کے باوجود جوش و خروش میں کمی نہیں آتی تھی۔ واقعی مجاہد کی یہی شان ہوتی ہے۔

٤١٠١ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ

[4101] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ [كُدْيَةٌ] شَدِيدَةٌ فَجَاؤُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: هٰذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ، فَقَالَ: «أَنَا نَازِلٌ»، ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَّلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَّا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فِي الْكُدْيَةِ فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ أَوْ أَهْيَمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ائْذَنْ لِّي إِلَى الْبَيْتِ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا مَّا كَانَ فِي ذٰلِكَ صَبْرٌ، فَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: عِنْدِي شَعِيرٌ وَّعَنَاقٌ، فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْعَجِينُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِي قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ، فَقُلْتُ: طُعَيِّمٌ لِّي فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ، قَالَ: «كَمْ هُوَ؟» فَذَكَرْتُ لَهُ، قَالَ: «كَثِيرٌ طَيِّبٌ»، قَالَ: «قُلْ لَّهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتّٰى آتِيَ». فَقَالَ: «قُومُوا»، فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ: وَيْحَكِ، جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ مَّعَهُمْ، قَالَتْ: هَلْ سَأَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «ادْخُلُوا وَلَا تَضَاغَطُوا». فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلٰى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ، فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَغْرِفُ حَتّٰى شَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ، قَالَ: «كُلِي هٰذَا وَأَهْدِي، فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ

فرمایا: ہم خندق کے دن زمین کھود رہے تھے۔ اچانک ایک سخت چٹان نمودار ہوئی۔ صحابۂ کرام ؓ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: خندق میں ایک سخت چٹان نکل آئی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''میں خود اتر کر اسے دور کرتا ہوں۔'' چنانچہ آپ کھڑے ہوئے تو (بھوک کی وجہ سے) آپ کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے اور ہم بھی تین دن سے بھوکے پیاسے تھے۔ نبی ﷺ نے کدال اپنے ہاتھ میں لی اور جب اس چٹان پر ماری تو مارتے ہی وہ ریت کی طرح ریزہ ریزہ ہوگئی۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے گھر جانے کی اجازت دیں۔ پھر میں نے گھر آ کر اپنی بیوی سے کہا: آج میں نے نبی ﷺ کو اس حالت میں دیکھا ہے جو مجھ سے برداشت نہیں ہوسکی۔ کیا تمھارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس کچھ جو ہیں اور ایک بکری کا بچہ ہے۔ میں نے جلدی سے بکری کا بچہ ذبح کیا اور میری بیوی نے جو پیسے۔ پھر ہم نے گوشت کے ٹکڑے ہنڈیا میں رکھے۔ اس کے بعد میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آٹا گوندھا جاچکا تھا اور گوشت چولہے پر پکنے کے قریب تھا۔ میں نے آپ سے گزارش کی: اللہ کے رسول! گھر کھانے کے لیے تھوڑا سا کھانا تیار ہے۔ آپ ایک دو آدمیوں کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھانا کس قدر ہے؟'' میں نے آپ کو سب کچھ بتا دیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ تو مقدار میں بہت اور معیار میں بہت عمدہ اور پاکیزہ ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بس اپنی بیوی سے کہو کہ میرے آنے سے پہلے ہنڈیا چولہے سے نہ اتارے اور نہ تنور سے روٹی نکالے۔'' پھر آپ نے صحابۂ کرام ؓ سے فرمایا: ''سب لوگ چلیں۔'' چنانچہ تمام مہاجرین اور انصار تیار ہو گئے۔ جب حضرت جابر ؓ گھر پہنچے تو اپنی

مَّجَاعَةٌ». [راجع: ٣٠٧٠]

بیوی سے کہا: اب کیا ہو گا؟ نبی ﷺ تو تمام مہاجرین اور انصار کو ساتھ لے کر تشریف لا رہے ہیں۔ ان کی بیوی نے پوچھا: کیا آپ ﷺ نے تم سے کچھ دریافت کیا تھا؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس دوران میں آپ ﷺ نے صحابۂ کرام ؓ سے فرمایا: ''سب اندر آ جاؤ لیکن ازدحام نہ کرو۔'' پھر آپ ﷺ نے روٹیوں کے ٹکڑے کیے اور ان پر گوشت ڈالنے لگے۔ جب آپ ہنڈیا اور تنور سے کچھ نکالتے تو انھیں ڈھانپ دیتے۔ آپ ﷺ نے وہ کھانا اپنے صحابۂ کرام ؓ کے قریب کر دیا۔ اسی طرح آپ مسلسل روٹیوں کے ٹکڑے کرتے رہے اور ان پر گوشت ڈالتے رہے حتی کہ تمام صحابۂ کرام ؓ سیر ہو گئے اور کھانا بھی بچ گیا۔ (آخر میں) آپ ﷺ نے حضرت جابر کی بیوی سے فرمایا: ''اب یہ کھانا تم خود بھی کھاؤ اور لوگوں کو ہدیہ بھی بھیجو کیونکہ لوگ آج کل فاقے میں مبتلا ہیں۔''

٤١٠٢ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ خَمَصًا شَدِيدًا فَانْكَفَيْتُ إِلَى امْرَأَتِي، فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَمَصًا شَدِيدًا. فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيرٍ وَّلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ، فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِمَنْ مَّعَهُ، فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَّنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ

[4102] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے نبی ﷺ کو سخت بھوک میں مبتلا دیکھا۔ میں اپنی بیوی کے پاس پلٹ کر آیا اور اسے کہا: کیا تمھارے پاس کوئی کھانے کی چیز موجود ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ اس نے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع جو تھے، نیز ہمارے ہاں پالتو بکری کا ایک بچہ بھی تھا۔ میں نے اسے ذبح کیا اور اس نے جو پیس کر آٹا تیار کیا، میرے ذبح سے فارغ ہونے تک وہ بھی آٹا گوندھ کر فارغ ہو گئی۔ میں نے گوشت کے ٹکڑے کر کے ہنڈیا میں ڈال دیے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس آنے لگا تو بیوی کہنے لگی: مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے رسوا نہ کرنا، چنانچہ میں نے

كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَّعَكَ، فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ! إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ». فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ». فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ: بِكَ، وَبِكَ، فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ، فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: «ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا»، وَهُمْ أَلْفٌ، فَأُقْسِمُ بِاللهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ. [راجع: ٣٠٧٠]

آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر آہستہ سے بات کی۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! ہمارا ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ تھا، جسے ہم نے ذبح کیا ہے اور میری بیوی نے ایک صاع جَو کا آٹا پیسا ہے، جو ہمارے پاس تھے، آپ اور آپ کے چند اصحاب تشریف لائیں۔ نبی ﷺ نے بآواز بلند فرمایا: ''اے خندق کھودنے والو! جابر نے کھانے کی دعوت دی ہے، لہٰذا تم سب لوگ آ جاؤ۔'' رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''میرے آنے تک ہنڈیا کو چولہے سے نہ اتارو اور نہ گوندھے ہوئے آٹے کی روٹیاں ہی پکاؤ، چنانچہ میں گھر آیا اور رسول اللہ ﷺ بھی لوگوں کے آگے آگے تشریف لا رہے تھے۔ میں نے جلدی سے آ کر بیوی کو اطلاع دی تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ ایسا ایسا سلوک کرے! میں نے اسے کہا کہ جو تو نے کہا تھا میں نے وہی کچھ آپ سے کہا تھا۔ بہرحال اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں گوندا ہوا آٹا پیش کیا تو آپ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ہنڈیا کی طرف متوجہ ہوئے تو اس میں بھی لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''روٹیاں پکانے والی کو بلاؤ جو تمھارے ساتھ روٹیاں پکائے اور ہنڈیا سے سالن نکالتی رہو لیکن اسے چولہے سے نہ اتارو۔'' حال یہ تھا کہ صحابہ کی تعداد ایک ہزار تھی۔ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ ان سب نے سیر ہوکر کھانا کھایا حتی کہ انھوں نے وہ کھانا چھوڑ دیا (اور کھانا بچ گیا) جب تمام لوگ فارغ ہوکر واپس گئے تو ہماری ہنڈیا جوں کی توں جوش مار رہی تھی اور گوندھے ہوئے آٹے سے اسی طرح روٹیاں پکائی جا رہی تھیں۔

٤١٠٣ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

[4103] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل فرمانِ باری تعالیٰ کے متعلق فرمایا: ''جب وہ

اللهُ عَنْهَا ﴿إِذْ جَآءُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ ٱلْأَبْصَـٰرُ وَبَلَغَتِ ٱلْقُلُوبُ ٱلْحَنَاجِرَ﴾ قَالَتْ: كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

(مشرکین) تمھارے بالائی علاقے سے اور تمھارے نشیبی علاقے سے تم پر چڑھ آئے اور (مارے ڈر کے) تمھاری آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور دل حلق تک آ گئے تھے۔'' یہ صورت حال غزوۂ خندق کے وقت پیش آئی تھی۔

٤١٠٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى أَغْمَرَ بَطْنَهُ - أَوِ اغْبَرَّ بَطْنُهُ - يَقُولُ:

«وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا»

وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ: «أَبَيْنَا أَبَيْنَا». [راجع: ٢٨٣٦]

[4104] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ خندق کے دن مٹی اٹھاتے تھے حتی کہ غبار نے آپ کا پیٹ چھپا دیا تھا یا آپ کا پیٹ غبار آلود ہو چکا تھا اور آپ یہ اشعار پڑھتے تھے:

''اللہ کی قسم! اگر اللہ (کا کرم) نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز ہی پڑھتے۔ (اے اللہ!) ہم پر سکون و اطمینان نازل فرما۔ اور اگر ہم دشمن کا مقابلہ کریں تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔ بلاشبہ ان لوگوں (اہل مکہ) نے ہم پر زیادتی کی ہے۔ جب انھوں نے فتنے کا ارادہ کیا تو ہم نے صاف انکار کر دیا۔''

ہم نے صاف انکار کر دیا، ہم نے صاف انکار کر دیا کہتے ہوئے آپ کی آواز بلند ہو جاتی تھی۔

٤١٠٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ». [راجع: ١٠٣٥]

[4105] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بادصبا کے ذریعے سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد کو دبور ہوا سے تباہ کیا گیا۔''

٤١٠٦ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ

[4106] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ غزوۂ احزاب کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو میں نے خود دیکھا کہ آپ خندق کھودتے اور اس کی مٹی بھی اٹھا اٹھا کر باہر لاتے تھے حتی کہ آپ کے بطن مبارک

يَوْمُ الْأَحْزَابِ وَخَنْدَقَ، رَسُولُ اللهِ ﷺ رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتّٰى وَارٰى عَنِّي التُّرَابُ جِلْدَةَ بَطْنِهِ - وَكَانَ كَثِيرَ الشَّعْرِ - فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ ابْنِ رَوَاحَةَ، وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُولُ:

کی جلد گرد وغبار سے اٹ گئی تھی جبکہ آپ کے سینے پر گھنے بال تھے۔ میں نے خود سنا کہ آپ ﷺ مٹی اٹھاتے ہوئے حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے رجز یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

«اللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا»

''اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہمیں سیدھا راستہ نہ ملتا۔ نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے۔ ہم پر اپنی طرف سے سکینت نازل فرما۔ اور اگر (دشمن سے) ہمارا آمنا سامنا ہو جائے تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔ یہ لوگ ہمارے خلاف چڑھ آئے ہیں۔ اور جب یہ (ہم سے) کوئی فتنہ چاہتے ہیں تو ہم ان کی بات نہیں مانتے بلکہ انکار کر دیتے ہیں۔''

قَالَ: ثُمَّ يَمُدُّ صَوْتَهُ بِآخِرِهَا. [راجع: ٢٨٣٦]

راوی کہتا ہے کہ آپ ﷺ آخری کلمات کو خوب کھینچ کھینچ کر پڑھتے تھے۔

٤١٠٧ - حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِينَارٍ - عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

[4107] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: سب سے پہلے میں نے جس جنگ میں شرکت کی وہ غزوۂ خندق تھا۔

٤١٠٨ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ، قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ، فَلَمْ يُجْعَلْ لِّي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ، فَقَالَتِ: الْحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ وَأَخْشٰى أَنْ يَّكُونَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ، فَلَمْ تَدَعْهُ حَتّٰى ذَهَبَ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ

[4108] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس گیا تو ان کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا: آپ نے دیکھا کہ لوگوں نے کیا کیا ہے؟ مجھے تو حکومت کا کچھ حصہ بھی نہیں ملا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لوگوں کے اجتماع میں شرکت کرو۔ وہ تمھارا انتظار کر رہے ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ تمھارے رک جانے سے مزید اختلاف ہوگا۔ آخر کار ان کے اصرار کرنے پر وہ اجتماع میں گئے۔ جب لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر

النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ، قَالَ: مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ، فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ.

کے چلے گئے تو امیر معاویہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اس (خلافت کے) موضوع پر جس نے کوئی بات کرنی ہے وہ اپنا سر اٹھائے، یقیناً ہم اس سے اور اس کے باپ سے خلافت کے زیادہ حق دار ہیں۔

قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ: فَهَلَّا أَجَبْتَهُ؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَحَلَلْتُ حُبْوَتِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ: أَحَقُّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ، وَيُحْمَلُ عَنِّي غَيْرُ ذٰلِكَ، فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللهُ فِي الْجِنَانِ. قَالَ حَبِيبٌ: حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ.

حضرت حبیب بن مسلمہ ؓ نے کہا: اس وقت آپ نے اس بات کا جواب کیوں نہ دیا؟ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا کہ میں نے تو گرہ کھول کر بات کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ انھیں جواب دوں: خلافت کا تم سے زیادہ حق دار وہ شخص ہے جس نے تم سے اور تمھارے باپ سے اسلام کی سربلندی کے لیے جنگ لڑی تھی لیکن مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ مبادا میری اس بات سے مسلمانوں کے درمیان اختلاف بڑھ جائے اور خونریزی ہو جائے اور میری طرف ایسی بات منسوب کر دی جائے جو میں نے نہ کہی ہو، نیز مجھے وہ اجر و ثواب یاد آ گیا جو صبر کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنتوں میں تیار کر رکھا ہے۔ حبیب نے کہا: اچھا ہوا آپ محفوظ رہے اور فتنوں سے بچ گئے۔

قَالَ مَحْمُودٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: وَنَوْسَاتُهَا.

(راویِ حدیث) محمود نے عبدالرزاق سے [نَسْوَاتُهَا] کے بجائے [نَوْسَاتُهَا] کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

٤١٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: «نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا». [انظر: ٤١١٠]

[4109] حضرت سلیمان بن صرد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے غزوۂ احزاب کے دن فرمایا: ''اب ہم ان پر چڑھائی کریں گے وہ ہم پر چڑھ کر نہیں آئیں گے۔''

٤١١٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ حِينَ أَجْلَى الْأَحْزَابُ عَنْهُ: «الْآنَ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا،

[4110] حضرت سلیمان بن صرد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ سے لشکر دور کر دیے گئے تو میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اب ہم ان پر حملہ آور ہوں گے۔ انھیں ہم سے لڑنے کی طاقت نہیں ہوگی۔ ہم ان پر چڑھائی کریں گے۔''

نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ». [راجع: ٤١٠٩]

٤١١١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: «مَلَأَ اللهُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا، كَمَا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ». [راجع: ٢٩٣١]

[4111] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے خندق کے دن فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان (کافروں) کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے کیونکہ انھوں نے ہمیں صلاۃ وسطیٰ ادا کرنے سے روک دیا حتی کہ سورج غروب ہو گیا۔''

٤١١٢ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا»، فَنَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا، فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ. [راجع: ٥٩٦]

[4112] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ خندق کے دن حضرت عمر ؓ سورج غروب ہونے کے بعد آئے اور کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں تو نماز نہیں پڑھ سکا تا آنکہ سورج غروب ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں نے بھی نماز عصر نہیں پڑھی۔'' اس کے بعد ہم نبی ﷺ کے ہمراہ وادئ بطحان میں ٹھہرے اور آپ نے نماز کے لیے وضو کیا تو ہم نے بھی نماز کے لیے وضو کیا۔ پھر آپ نے سورج غروب ہونے کے بعد نماز عصر پڑھی۔ پھر اس کے بعد آپ نے نماز مغرب ادا کی۔

فائدہ: صلوۃ وسطیٰ کے متعلق صراحت ہے کہ اس سے مراد نماز عصر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس نماز کے فوت ہونے کا اس قدر ملال تھا کہ آپ نے مشرکین پر بددعا فرمائی۔

٤١١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: «مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟» فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟» فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟» فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ

[4113] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے خندق کے دن فرمایا: ''کون ہے جو ہمیں دشمنوں کے حالات سے آگاہ کرے؟'' حضرت زبیر ؓ نے کہا: میں ان کی خبر لاتا ہوں۔ آپ نے پھر پوچھا: ''قوم کی خبر کون لائے گا؟'' تو حضرت زبیر ؓ نے کہا: میں لاؤں گا۔ آپ نے تیسری مرتبہ پوچھا: ''قوم

قَالَ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ». [راجع: ٢٨٤٦]

کے حالات سے ہمیں کون مطلع کرے گا؟'' تو اس مرتبہ بھی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یہ کام میں سرانجام دوں گا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کے مخلص مددگار ہوتے ہیں اور میرا خاص مددگار زبیر ہے۔''

٤١١٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، أَعَزَّ جُنْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ».

[4114] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ تنہا ہے۔ اس نے اپنے لشکر کو غالب کیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی۔ اس اکیلے نے کافروں کے لشکر کو مغلوب کیا۔ (وہ باقی ہے اور) اس کے بعد کچھ بھی نہیں۔

٤١١٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ! سَرِيعَ الْحِسَابِ! اهْزِمِ الْأَحْزَابَ! اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ». [راجع: ٢٩٣٣]

[4115] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افواج کفار پر بایں الفاظ بددعا فرمائی: ''اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، جلدی حساب لینے والے، لشکر کفار کو شکست دے۔ اے اللہ! انھیں شکست دے اور ان کی طاقت کو متزلزل کر دے۔''

٤١١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَّنَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْغَزْوِ أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ

[4116] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنگ یا حج وعمرہ سے واپس آتے تو پہلے تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر یوں فرماتے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اسی کی حکومت ہے۔ حمد وثنا بھی اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اے اللہ! ہم واپس ہو رہے ہیں، توبہ کرتے ہوئے، عبادت کرتے ہوئے، اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور اپنے رب کی حمد وثنا کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس

وَحْدَهُ». [راجع: ۱۷۹۷]

اکیلے نے کفار کی فوجوں کو شکست دے دی۔"

(۳۱) بَابُ مَرْجِعِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَحْزَابِ وَمَخْرَجِهِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهِ إِيَّاهُمْ

باب: 31- نبی ﷺ کا غزوۂ احزاب سے واپس آ کر بنو قریظہ پر چڑھائی کرنا اور ان کا محاصرہ کرنا

٤١١٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ! وَاللهِ مَا وَضَعْنَاهُ، فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ، قَالَ: «فَإِلَى أَيْنَ؟» قَالَ: هَاهُنَا، وَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ. [راجع: ٤٦٣]

[4117] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ غزوۂ خندق سے واپس لوٹے اور ہتھیار اتار کر غسل فرمایا تو آپ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا: آپ نے تو ہتھیار اتار دیے ہیں۔ اللہ کی قسم! ہم نے انھیں نہیں اتارا۔ اب آپ ان کی طرف کوچ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: "کس طرف جانا ہے؟" حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اس طرف اور بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ پھر نبی ﷺ نے ان کی طرف لشکر کشی کی۔

٤١١٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبِ جِبْرِيلَ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ.

[4118] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اب بھی قبیلۂ بنوغنم کی گلیوں میں حضرت جبریل علیہ السلام کی سواری کی وجہ سے اٹھتا ہوا گرد و غبار دیکھ رہا ہوں، جب رسول اللہ ﷺ نے بنو قریظہ پر چڑھائی کی تھی۔

٤١١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: «لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ»، فَأَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّي، لَمْ يُرَدْ مِنَّا ذٰلِكَ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِّنْهُمْ. [راجع: ٩٤٦]

[4119] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے احزاب کے دن فرمایا: "ہر شخص نماز عصر بنو قریظہ پہنچ کر ہی ادا کرے۔" بعض حضرات کو نماز عصر کا وقت راستے میں آ گیا تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم تو بنو قریظہ پہنچ کر ہی نماز ادا کریں گے جبکہ بعض نے کہا: ہم تو ابھی نماز پڑھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ہمارے متعلق یہ ارادہ نہیں کیا کہ ہم نماز نہ پڑھیں۔ بعد میں نبی ﷺ کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو آپ نے کسی پر بھی خفگی کا اظہار نہ فرمایا۔

٤١٢٠ - حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ. وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ، وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْأَلَهُ الَّذِينَ كَانُوا أَعْطَوهُ أَوْ بَعْضَهُ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي تَقُولُ: كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، لَا يُعْطِيكَهُمْ وَقَدْ أَعْطَانِيهَا، أَوْ كَمَا قَالَتْ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «لَكِ كَذَا» وَتَقُولُ: كَلَّا وَاللهِ، حَتَّى أَعْطَاهَا - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: - عَشَرَةَ أَمْثَالِهِ، أَوْ كَمَا قَالَ. [راجع: ٢٦٣٠]

[4120] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اپنے باغات میں سے کچھ درخت نبی ﷺ کے لیے مقرر کر دیتے تھے یہاں تک کہ جب بنو قریظہ اور بنو نضیر کو فتح کیا تو میرے اہل خانہ نے مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجا تاکہ میں آپ سے تمام یا کچھ کھجوروں کی واپسی کا مطالبہ کروں جو انھوں نے آپ کو دے رکھی تھیں۔ نبی ﷺ نے ہماری کچھ کھجوریں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو دے رکھی تھیں۔ اس دوران میں وہ بھی تشریف لے آئیں تو انھوں نے میری گردن میں کپڑا ڈال کر کہا: قطعاً نہیں، مجھے اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! جو کھجوریں آپ نے مجھے عطا کی ہیں وہ تمھیں ہرگز واپس نہیں ملیں گی یا اس طرح کے کوئی اور کلمات کہے۔ نبی ﷺ (ان سے یہ) فرماتے تھے: ''تمھیں ان کے عوض اتنے درخت دے دیتے ہیں۔'' لیکن وہ کہتیں: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! یہ کھجوریں تمھیں واپس نہیں کروں گی۔ (راویٔ حدیث معتمر کے والد گرامی سلیمان نے کہا:) میرا خیال ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ﷺ نے انھیں دس گنا زیادہ کھجوریں دے کر راضی کیا۔ یا (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) اس سے ملتے جلتے الفاظ بیان فرمائے تھے۔

فائدہ: ہجرت کے بعد انصار مدینہ نے مہاجرین سے مواسات اور ہمدردی کرتے ہوئے اپنے نخلستان سے کچھ درخت وقتی طور پر نفع اٹھانے کے لیے انھیں دے دیے تھے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اس بنا پر رسول اللہ ﷺ کو چند درخت استعمال کے لیے دیے تھے۔ آپ نے ان میں سے کچھ درخت حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو عطا فرما دیے۔ جب بنو قریظہ اور بنو نضیر کے باغات فتح ہوئے تو مہاجرین ان کے مالک بن گئے۔ اس لیے انصار کی طرف سے وقتی طور پر عطا کردہ درخت انھیں واپس کر دیے گئے، لیکن حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے یہ خیال کیا کہ وہ ان درختوں کی مالک ہیں، اس لیے انھوں نے وہ درخت واپس کرنے سے انکار کر دیا، چونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی پرورش کنندہ اور خدمت گزار تھیں، اس لیے حق حضانت کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے وعدہ فرمایا کہ ان کھجوروں کے عوض تمھیں دس گنا کھجوریں دی جائیں گی تو آپ نے وہ درخت واپس کر دیے۔

٤١٢١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى سَعْدٍ فَأَتٰى عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ: «قُومُوا إِلٰى سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ»، فَقَالَ: «هٰؤُلَاءِ قُرَيْظَةُ عَلٰى حُكْمِكَ»، فَقَالَ: تَقْتُلُ مِنْهُمْ مُقَاتِلَتَهُمْ، وَتَسْبِي ذَرَارِيَّهُمْ، قَالَ: «قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللهِ»، وَرُبَّمَا قَالَ: «بِحُكْمِ الْمَلِكِ». [راجع: ٣٠٤٣]

[4121] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: بنو قریظہ حضرت سعد بن معاذ ؓ کے فیصلے کو تسلیم کرتے ہوئے قلعے سے نیچے اترے۔ نبی ﷺ نے حضرت سعد ؓ کو پیغام بھیجا تو وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب وہ مسجد کے قریب آئے تو نبی ﷺ نے انصار سے فرمایا: ''اپنے سردار یا افضل کی طرف آگے بڑھو۔'' اس کے بعد آپ نے ان سے فرمایا: ''بنو قریظہ نے تمھیں ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیے ہیں۔'' چنانچہ انھوں نے یہ فیصلہ دیا کہ ان میں سے جنگجو لوگوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ (اس پر) آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپ نے اللہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا۔'' یا اس طرح فرمایا: ''تو نے بادشاہانہ فیصلہ دیا۔''

٤١٢٢ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ: حِبَّانُ ابْنُ الْعَرِقَةِ - وَهُوَ حِبَّانُ بْنُ قَيْسٍ مِّنْ بَنِي مَعِيصِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ - رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ: قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ، وَاللهِ مَا وَضَعْتُهُ، اخْرُجْ إِلَيْهِمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَأَيْنَ؟» فَأَشَارَ إِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ، فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَزَلُوا عَلٰى حُكْمِهِ، فَرَدَّ الْحُكْمَ إِلٰى سَعْدٍ، قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى النِّسَاءُ

[4122] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: غزوۂ خندق کے موقع پر حضرت سعد ؓ زخمی ہو گئے تھے۔ قریش کے ایک حبان بن عرقہ نامی شخص...... جس کا اصل نام حبان بن قیس تھا اور وہ بنو معیص بن عامر بن لؤی کے قبیلے سے تھا...... نے انھیں تیر مارا جو ان کے بازو کی رگ میں لگا تھا۔ نبی ﷺ نے مسجد میں ان کا خیمہ نصب کرایا تھا تاکہ قریب سے ان کی بیمار پرسی کر لیا کریں۔ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ خندق سے واپس لوٹے، ہتھیار اتار دیے اور غسل فرما لیا تو حضرت جبریل ؑ حاضر ہوئے جبکہ وہ اپنے سر سے غبار جھاڑ رہے تھے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: آپ نے تو ہتھیار اتار دیے ہیں، اللہ کی قسم! میں نے ابھی نہیں اتارے۔ آپ ان کی طرف چلیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کدھر؟'' تو انھوں نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بنو قریظہ پر چڑھائی کی تو انھوں نے آپ کا فیصلہ قبول کر لیا، لیکن آپ نے ان کا فیصلہ

وَالذُّرِّيَّةُ، وَأَنْ تُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ.

حضرت سعد بن معاذ ؓ کے حوالے کر دیا۔ حضرت سعد نے کہا: میں تو ان کے متعلق یہ فیصلہ دیتا ہوں کہ ان میں سے جنگجو لوگ قتل کر دیے جائیں، ان کی عورتیں اور بچے قیدی بنا لیے جائیں اور ان کا مال و دولت تقسیم کر دیا جائے۔

قَالَ هِشَامٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ سَعْدًا قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ ﷺ وَأَخْرَجُوهُ، اللّٰهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي لَهُ حَتّٰى أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ، وَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا، فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ، وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِّنْ بَنِي غِفَارٍ، إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا: يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ! مَا هٰذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ؟ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا، فَمَاتَ مِنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. [راجع: ٤٦٣]

(راویٔ حدیث) ہشام نے کہا: مجھے میرے والد گرامی (حضرت عروہ ؒ) نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت بیان کی کہ حضرت سعد ؓ نے یہ دعا کی تھی: اے اللہ! تجھے بخوبی علم ہے کہ مجھے اس سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں کہ میں تیرے راستے میں اس قوم سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول ﷺ کو جھٹلایا اور انھیں (ان کے وطن سے) نکلنے پر مجبور کر دیا، لیکن مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے ہماری اور ان کی لڑائی کو ختم کر دیا ہے، لہٰذا اگر ان سے جنگ کا کوئی حصہ باقی ہے تو مجھے زندگی عطا فرما تاکہ میں تیری رضا کے لیے ان سے جنگ کروں، لیکن اگر تو نے لڑائی کے سلسلے کو ختم ہی کر دیا ہے تو میرے اس زخم کو پھر سے ہرا کر دے اور اسی وجہ سے میری موت واقع کر دے۔ اس دعا کے بعد ان کے سینے سے خون جاری ہو گیا۔ مسجد میں قبیلۂ بنو غفار کا خیمہ بھی تھا۔ جب خون ان کی طرف بہتا ہوا آیا تو وہ گھبرائے اور انھوں نے کہا: خیمے والو! تمھاری طرف سے یہ خون ہماری طرف کیوں بہہ کر آ رہا ہے؟ جب دیکھا تو حضرت سعد ؓ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔ اسی زخم سے ان کی شہادت واقع ہوئی۔ ؓ۔

٤١٢٣ - حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَسَّانَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ: «اهْجُهُمْ - أَوْ هَاجِهِمْ - وَجِبْرِيلُ مَعَكَ». [راجع: ٣٢١٣]

[4123] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ غزوۂ بنو قریظہ کے موقع پر نبی ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت ؓ سے فرمایا: ''مشرکین کی ہجو کرو، حضرت جبریل ؑ تمھارے ساتھ ہیں۔''

٤١٢٤ - وَزَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: «اهْجُ الْمُشْرِكِينَ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ». [راجع: ٣٢١٣]

[4124] حضرت براء بن عازب ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بنو قریظہ کے موقع پر حضرت حسان بن ثابت ؓ سے فرمایا تھا: ''مشرکین کی ہجو کرو۔ بلاشبہ حضرت جبریل ؑ کی معیت تمھیں حاصل ہے۔''

(٣٢) بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ

باب:32-غزوۂ ذات رقاع کا بیان

وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبِ خَصَفَةَ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِنْ غَطَفَانَ، فَنَزَلَ نَخْلًا وَّهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ لِأَنَّ أَبَا مُوسٰى جَاءَ بَعْدَ خَيْبَرَ.

یہ جنگ محارب قبیلے سے ہوئی تھی جو خصفہ کی اولاد تھے اور یہ خصفہ بنوثعلبہ کی اولاد سے تھا جو غطفان قبیلے کی ایک شاخ ہے۔ آپ ﷺ نے اس جنگ میں مقام نخل پر قیام کیا تھا۔ یہ غزوہ، غزوۂ خیبر کے بعد ہوا کیونکہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ غزوۂ خیبر کے بعد تشریف لائے تھے (اور غزوۂ ذات الرقاع میں ان کی شرکت ثابت ہے۔)

٤١٢٥ - وَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي غَزْوَةِ السَّابِعَةِ، غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ.

[4125] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام ؓ کو ساتویں غزوے، یعنی غزوۂ ذات الرقاع میں صلاۃ خوف پڑھائی تھی۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ يَعْنِي صَلَاةَ الْخَوْفِ بِذِي قَرَدٍ. [انظر: ٤١٢٦، ٤١٢٧، ٤١٣٠، ٤١٣٧]

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: نبی ﷺ نے صلاۃ خوف مقام ذی قرد میں پڑھی تھی۔

٤١٢٦ - وَقَالَ بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ: حَدَّثَنِي زِيَادُ ابْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى: أَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُمْ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبٍ وَّثَعْلَبَةَ. [راجع: ٤١٢٥]

[4126] حضرت جابر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے اپنے اصحاب کو غزوۂ محارب اور بنو ثعلبہ میں صلاۃ خوف پڑھائی تھی۔

٤١٢٧ - وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ وَهْبَ ابْنَ كَيْسَانَ: سَمِعْتُ جَابِرًا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ فَلَقِيَ جَمْعًا مِّنْ غَطَفَانَ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالٌ، وَأَخَافَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَتَيِ الْخَوْفِ.

[4127] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے کہ نبی ﷺ غزوۂ ذات الرقاع کے لیے مقام نخل سے روانہ ہوئے تھے۔ وہاں آپ کا قبیلۂ غطفان کی ایک جماعت سے سامنا ہوا لیکن باقاعدہ جنگ نہیں ہوئی تھی۔ البتہ مسلمانوں پر کفار کے اچانک حملے کا خطرہ تھا، اس لیے نبی ﷺ نے دو رکعت صلاۃ خوف پڑھائی۔

وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْقَرَدِ. [راجع: ٤١٢٥]

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ غزوۂ ذات قرد میں شریک تھا۔

فائدہ: صلاۃ خوف کے متعلق امام بخاری رحمہ اللہ نے مختلف روایات پیش کی ہیں۔ اس سے مقصود صلاۃ خوف کے متعلق جو اختلاف ہے اسے بیان کرنا ہے کہ پہلے پہلے اسے کس مقام پر ادا کیا گیا۔ اس بات پر اتفاق ہے کہ غزوۂ خندق کے وقت صلاۃ خوف کا حکم نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگی مصروفیات کی وجہ سے صلاۃ وسطی، یعنی نماز عصر کو ترک فرمایا، حالانکہ اس کی محافظت کے متعلق قرآن کریم میں خصوصی حکم ہے۔ غزوۂ خندق میں ایک ایسا موقع بھی آیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر، عصر اور مغرب کو عشاء کے وقت ادا کیا۔ اہل سیر نے بیان کیا ہے کہ صلاۃ خوف کا حکم غزوۂ ذات الرقاع میں ہوا۔ بعض نے غزوۂ عسفان میں بیان کیا ہے اور بعض غزوۂ ذی قرد کے موقع پر اس کے حکم کے قائل ہیں۔ ان مختلف روایات میں جمع کی یہی صورت ممکن ہے کہ اس کے متعلق اولیت کی قید نہ لگائی جائے۔ صرف یہ کیا جائے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ ذات الرقاع، غزوۂ ذی قرد اور غزوۂ غسفان وغیرہ میں صلوۃ خوف ادا فرمائی ہے۔ واللہ أعلم.

٤١٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ وَّنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَّعْتَقِبُهُ، فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا وَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي وَكُنَّا نَلُفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلَى أَرْجُلِنَا.

[4128] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک غزوے میں نبی ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے جبکہ ہم چھ آدمی تھے۔ ہمارے پاس ایک ہی اونٹ تھا جس پر باری باری سواری کرتے تھے۔ اس سفر میں ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے۔ میرے قدم بھی زخمی ہوئے حتی کہ میرے (پاؤں کے) ناخن گر گئے تو ہم نے اپنے پاؤں پر چیتھڑے لپیٹ لیے، اس لیے اس غزوے کا نام ذات الرقاع رکھا گیا کیونکہ ہم نے اپنے پاؤں پر پٹیاں باندھی تھیں۔

وَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهٰذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ كَرِهَ ذٰلِكَ، قَالَ: مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بِأَنْ أَذْكُرَهُ؟ كَأَنَّهُ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی لیکن پھر وہ اسے پسند نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ نیکی میں نے

كَرِهَ أَنْ يَّكُونَ شَيْءٌ مِّنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ.

اس لیے نہیں کی تھی کہ اس کا شہرہ کروں۔ گویا انھوں نے اپنے اس عمل کو ظاہر کرنا پسند نہیں کیا۔

٤١٢٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ: أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِّجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَّأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَّأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ.

[4129] حضرت صالح بن خوات رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اس صحابی سے بیان کرتے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ صلاۃ خوف پڑھی تھی کہ ایک گروہ نے آپ ﷺ کے ہمراہ صف بندی کی جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ جو گروہ آپ کے ہمراہ تھا، آپ نے اسے ایک رکعت پڑھائی۔ پھر آپ کھڑے رہے کہ ان لوگوں نے اپنی نماز مکمل کر لی۔ پھر وہ چلے گئے اور دشمن کے سامنے صف بندی کی۔ پھر دوسرا گروہ آیا تو آپ نے ان کو باقی ماندہ دوسری رکعت پڑھائی۔ پھر آپ بیٹھے رہے حتی کہ لوگوں نے اپنی اپنی نماز پوری کر لی۔ پھر آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

٤١٣٠ - وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِنَخْلٍ فَذَكَرَ صَلَاةَ الْخَوْفِ.

[4130] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ مقام نخل میں تھے۔ پھر انھوں نے صلاۃ خوف کا ذکر کیا۔

قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ. تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْمَارٍ. [راجع: ٤١٢٥]

امام مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نماز خوف کے متعلق میں نے جتنی بھی روایات سنی ہیں، یہ روایت ان سب سے بہتر ہے۔ دوسری سند سے مروی ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ بنو انمار میں صلاۃ خوف پڑھی تھی۔

فائدہ: غزوۂ بنو انمار، غزوۂ بنو محارب و ثعلبہ اور غزوۂ ذات الرقاع ایک ہی جنگ کے متعدد نام ہیں۔ غزوۂ ذات الرقاع کا سبب یہ ہے کہ ایک اعرابی مدینہ طیبہ کچھ سامان لایا اور اس نے کہا کہ میں نے بنو ثعلبہ اور بنو انمار کے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ تم پر حملے کی تیاری کر رہے ہیں اور تم ان سے غافل ہو، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے چار سو مجاہدین اپنے ساتھ لیے اور ان کی سرکوبی کے لیے روانہ ہوئے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق مجاہدین کی تعداد سات سو تھی۔ نیز اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ غزوۂ بنی انمار، غزوۂ محارب و ثعلبہ سے متحد ہے اور غزوۂ محارب و ثعلبہ ہی غزوۂ ذات الرقاع ہے۔[1]

1 فتح الباري: 530/7.

٤١٣١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى [بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ]، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَّيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ، ثُمَّ يَذْهَبُ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَقَامِ أُولٰئِكَ فَيَجِيءُ أُولٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَهُ ثِنْتَانِ، ثُمَّ يَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ.

[4131] حضرت صالح بن خوات رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ صلاۃ خوف میں امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو گا اور مجاہدین کا ایک گروہ امام کے ساتھ کھڑا ہو۔ اس دوران میں مجاہدین کا دوسرا گروہ دشمن کے سامنے صف آراء رہے، ان کے منہ دشمن کی طرف ہوں۔ امام اپنے ساتھ والے گروہ کو پہلے ایک رکعت پڑھائے، پھر وہ کھڑے ہو کر اپنا اپنا رکوع اور دو دو سجدے اسی جگہ کر لیں۔ پھر یہ گروہ دوسرے گروہ کی جگہ چلا جائے اور امام ان کو بھی ایک رکعت پڑھائے، اس طرح امام کی دو رکعتیں پوری ہو جائیں گی اور یہ دوسرا گروہ ایک رکوع اور دو سجدے خود ادا کرے گا۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ ابْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

(راویٔ حدیث) مسدد اپنے استاد یحییٰ سے، وہ شعبہ سے اور وہ عبدالرحمٰن بن قاسم سے بواسطۂ قاسم، انھوں نے حضرت صالح بن خوات سے روایت کیا اور وہ سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے یہ کیفیت آپ ﷺ سے بیان کی ہے۔

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَحْيٰى: سَمِعَ الْقَاسِمَ: أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلٍ، حَدَّثَهُ قَوْلَهُ.

محمد بن عبیداللہ نے اپنی سند سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

٤١٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ. [راجع: ٩٤٢]

[4132] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نجد کی طرف جہاد میں شریک ہوا۔ ہم نے دشمن کا مقابلہ کیا اور ان کے سامنے صف بندی کی۔

٤١٣٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ

[4133] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو گروہوں میں سے ایک کو نماز پڑھائی

اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ، فَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ. [راجع: ٩٤٢]

جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا۔ پھر جن لوگوں نے نماز پڑھی، وہ گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہو گئے تو آپ ﷺ نے ان کو ایک رکعت پڑھا دی، پھر سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد یہ لوگ کھڑے ہوئے اور اپنی رہ جانے والی رکعت ادا کی۔ اسی طرح وہ بھی کھڑے ہوئے تو انھوں نے بھی اپنی ایک رکعت پوری کی جو باقی رہ گئی تھی۔

٤١٣٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سِنَانٌ وَّأَبُو سَلَمَةَ: أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ. [راجع: ٢٩١٠]

[4134] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نجد کی طرف جہاد کے لیے گئے تھے۔

٤١٣٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ، فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، وَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ، قَالَ جَابِرٌ: فَنِمْنَا نَوْمَةً، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُونَا فَجِئْنَاهُ، فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ لِي: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ لَهُ: اللهُ، فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ». ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. [راجع: ٢٩١٠]

[4135] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ انھوں نے نجد کی طرف رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد میں حصہ لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ واپس لوٹے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا اور ایک ایسی وادی میں دوپہر کا وقت ہو گیا جس میں خاردار درخت بہت زیادہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے وہیں پڑاؤ کیا جبکہ ہم لوگ وادی میں پھیل گئے اور درختوں کا سایہ تلاش کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ ببول کے ایک درخت کے نیچے محو استراحت ہوئے اور اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی۔ حضرت جابر ؓ کہتے ہیں کہ ہم تھوڑی ہی دیر سوئے ہوں گے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آواز دی۔ ہم آپ کے پاس آئے تو دیکھا کہ ایک اعرابی آپ کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سو رہا تھا۔ اس نے میری تلوار سونت لی۔ میں بیدار ہوا تو ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ یہ کہنے لگا: اب تجھے میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟ میں نے کہا: اللہ اور دیکھو یہ بیٹھا ہوا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے کوئی سزا نہ دی۔

٤١٣٦ - **وَقَالَ** أَبَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ ﷺ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ لَهُ: تَخَافُنِي؟ فَقَالَ لَهُ: «لَا»، قَالَ: فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: «اللهُ»، فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعٌ وَّلِلْقَوْمِ [رَكْعَتَانِ].

[4136] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم غزوۂ ذات الرقاع میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے۔ جب ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس آئے تو وہ ہم نے نبی ﷺ کے لیے چھوڑ دیا۔ اس دوران مشرکین میں سے ایک مشرک آیا جبکہ نبی ﷺ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی۔ اس نے آپ کی تلوار کو نیام سے نکال کر کہا: کیا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے کہا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ۔'' نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ صورت حال دیکھ کر اسے خوب ڈانٹ ڈپٹ کی۔ پھر نماز کھڑی کر دی گئی تو آپ ﷺ نے ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پیچھے ہٹ گئے تو دوسرے گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ نبی ﷺ کی چار رکعات اور لوگوں کی دو، دو رکعتیں تھیں۔

وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ: اِسْمُ الرَّجُلِ غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ، وَقَاتَلَ فِيهَا مُحَارِبَ خَصَفَةَ. [راجع: ٢٩١٠]

(راویٔ حدیث) مسدد نے ابوعوانہ سے، انھوں نے ابو بشر سے روایت کی کہ اس آدمی کا نام غورث بن حارث تھا اور اس غزوے میں آپ ﷺ نے محارب خصفہ سے قتال کیا تھا۔

٤١٣٧ - **وَقَالَ** أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِنَخْلٍ فَصَلَّى الْخَوْفَ.

[4137] حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ ہم مقام نخل میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ آپ نے صلاۃ خوف پڑھائی۔

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةِ نَجْدٍ صَلَاةَ الْخَوْفِ، وَإِنَّمَا جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَيَّامَ خَيْبَرَ. [راجع: ٤١٢٥]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ غزوۂ نجد میں صلاۃ خوف پڑھی۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس ان ایام میں آئے تھے جب آپ نے خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔

فائدہ: نجد اونچی زمین کو کہتے ہیں جبکہ نشیبی زمین غور یا تہامہ کہلاتی ہے اور ذات رقاع کا علاقہ بھی نجد میں ہے۔ گویا غزوۂ نجد سے مراد غزوۂ ذات رقاع ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے غزوۂ نجد، یعنی غزوۂ ذات رقاع میں صلاۃ خوف پڑھی تھی اور حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ محاصرۂ خیبر کے دنوں میں مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

(٣٣) بَابُ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْمُرَيْسِيعِ

باب: 33- بنوخزاعہ سے ہونے والے غزوۂ بنومصطلق کا بیان اور یہی غزوۂ مریسیع ہے

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَذٰلِكَ سَنَةَ سِتٍّ. وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: سَنَةَ أَرْبَعٍ.

ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ یہ غزوہ 6 ہجری میں ہوا تھا۔ اور موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ یہ واقعہ 4 ہجری میں پیش آیا۔

وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: كَانَ حَدِيثُ الْإِفْكِ فِي غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيعِ.

نعمان بن راشد امام زہری سے بیان کرتے ہیں کہ واقعۂ افک غزوۂ مریسیع میں پیش آیا۔

٤١٣٨ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِّنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَّعْزِلَ، وَقُلْنَا: نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، قَبْلَ أَنْ نَّسْأَلَهُ؟ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا، مَا مِنْ نَّسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ». [راجع: ٢٢٢٩]

[4138] حضرت ابن محیریز سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں مسجد میں داخل ہوا، میں نے وہاں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو ان کی خدمت میں بیٹھ گیا اور ان سے عزل کے متعلق سوال کیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم غزوۂ بنومصطلق میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے تو ہمیں عرب کی قیدی عورتیں دستیاب ہوئیں، پھر ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی کیونکہ ہمارے لیے مجرد رہنا مشکل ہو گیا تھا۔ ہم نے چاہا کہ عزل کریں، پھر ہم نے سوچا کہ جب رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود ہیں تو پھر ہم آپ سے پوچھے بغیر کیونکر عزل کریں؟ چنانچہ ہم نے آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم ایسا نہ بھی کرو تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ جو روح قیامت تک پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔''

فائدہ: عزل کی تعریف اور اس کے جواز یا عدم جواز کی بابت تفصیلی بحث کتاب النکاح، باب العزل میں ملاحظہ فرمائیں۔

٤١٣٩ - **حَدَّثَنَا** مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ

[4139] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ نجد میں شریک ہوئے۔ جب آپ کو دوپہر کی گرمی نے پالیا تو آپ

اللهِ ﷺ غَزْوَةَ نَجْدٍ فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَّاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّقَ سَيْفَهُ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّونَ، وَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ دَعَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجِئْنَا فَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: «إِنَّ هٰذَا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَاخْتَرَطَ سَيْفِي فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِي مُخْتَرِطٌ سَيْفِي صَلْتًا، قَالَ: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ: اللهُ، فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ، فَهُوَ هٰذَا». قَالَ: وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

اس وقت بہت خاردار درختوں کی وادی میں تھے، چنانچہ آپ نے ایک گھنے سایہ دار درخت کے نیچے سائے کے لیے قیام کیا اور اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی۔ صحابۂ کرام ؓ بھی درختوں کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لیے پھیل گئے۔ ابھی ہم اسی کیفیت میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آواز دی۔ ہم حاضر ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک اعرابی آپ کے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شخص جب میرے پاس آیا تو میں سو رہا تھا۔ اس دوران میں اس نے میری تلوار (مجھ پر) سونت لی۔ جب میں بیدار ہوا تو یہ میری ننگی تلوار سونتے ہوئے میرے سر پر کھڑا تھا، کہنے لگا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا: اللہ۔ پھر اس نے تلوار نیام میں کر لی اور بیٹھ گیا اور دیکھ لو یہ بیٹھا ہوا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے اسے کوئی سزا نہ دی۔

(٣٤) بَابُ غَزْوَةِ أَنْمَارٍ

باب: 34- غزوۂ انمار کا بیان

٤١٤٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ أَنْمَارٍ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا». [راجع: ٤٠٠]

[4140] حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو غزوۂ انمار میں اپنی سواری پر نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ مشرق کی طرف منہ کیے ہوئے تھے۔

(٣٥) بَابُ حَدِيثِ الْإِفْكِ

باب: 34- واقعۂ افک کا بیان

وَالْأَفَكُ بِمَنْزِلَةِ النِّجْسِ وَالنَّجَسِ. يُقَالُ: [أَفْكُهُمْ] وَأَفَكَهُمْ، فَمَنْ قَالَ: أَفَكَهُمْ، يَقُولُ: صَرَفَهُمْ عَنِ الْإِيمَانِ وَكَذَّبَهُمْ، كَمَا قَالَ: ﴿يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ﴾ [الذاريات: ٩]: يُصْرَفُ عَنْهُ مَنْ صُرِفَ.

لفظ افک نِجس اور نَجس کی طرح ہے، یعنی عین کلمہ ساکن اور مفتوح دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ اور افکھم کو ہمزہ کے کسرہ اور فتحہ سے پڑھا گیا ہے۔ جس نے اسے ماضی کے صیغے سے پڑھا ہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے: اس نے ان کو ایمان سے پھیر دیا اور جھوٹا قرار دیا جیسا کہ دوسری

جگہ پر ہے: ''اس (قرآن یا ایمان یا قیامت) سے وہی منحرف ہوتا ہے جو اللہ کے علم میں منحرف قرار پا چکا ہوتا ہے۔''

٤١٤١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا، وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِّنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَّأَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ، وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَّإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ، قَالُوا: قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُ.

[4141] حضرت ابن شہاب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیّب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے بیان کیا کہ جب تہمت لگانے والوں نے ان کے متعلق وہ سب کچھ کہا جو انھیں کہنا تھا، ان تمام حضرات نے مجھ سے حضرت عائشہ ؓ کی حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا۔ ان میں سے بعض کو یہ قصہ زیادہ بہتر طریقے سے یاد تھا اور وہ اچھے اسلوب میں اسے بیان کرتا تھا۔ میں نے ان میں سے ہر ایک کی روایت یاد رکھی جو اس نے حضرت عائشہ ؓ سے لی تھی اگرچہ کچھ لوگوں کو دوسروں کے مقابلے میں یہ روایت زیادہ بہتر طریقے سے یاد تھی، تاہم ان میں سے ایک کی روایت دوسرے کی بیان کردہ روایت کی تصدیق کرتی تھی۔ ان لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب آپ سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، جس بیوی کا قرعہ نکل آتا رسول اللہ ﷺ اسے اپنے ساتھ سفر میں لے جاتے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي، فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَمَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَكُنْتُ أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ، فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ، آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ، فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ نے ایک غزوہ جو آپ نے لڑا، اس میں ہمارے درمیان قرعہ اندازی فرمائی تو میرا نام نکل آیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ پردے کے احکام نازل ہونے کے بعد کا ہے، چنانچہ مجھے ہودج سمیت اٹھا کر سوار کر دیا جاتا اور اس کے ساتھ اتارا جاتا تھا۔ اس طرح ہم روانہ ہوئے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ اس غزوے سے فارغ ہو گئے تو واپس

قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَلَمَسْتُ صَدْرِي، فَإِذَا عِقْدٌ لِّي مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ، فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ.

ہوئے۔ واپسی پر ہم مدینہ طیبہ کے قریب تھے (اور ایک جگہ ہمارا پڑاؤ تھا) ایک رات آپ نے کوچ کا اعلان فرمایا۔ جب لوگوں نے کوچ کی تیاری کی تو میں اٹھی اور تھوڑی دور چل کر لشکر کی حدود سے باہر نکل گئی، پھر قضائے حاجت سے فارغ ہو کر میں اپنی سواری کے پاس پہنچی۔ وہاں پہنچ کر میں نے اپنا سینہ ٹٹولا تو ظفار کے مونگوں کا بنا ہوا میرا ہار گم تھا۔ اب میں واپس ہوئی اور اپنا ہار تلاش کرنے لگی۔ اس تلاش میں کچھ دیر ہو گئی۔

قَالَتْ: وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يُرَحِّلُونِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ - وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ، وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَّمْ يُهْبِلْهُنَّ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ - فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ، فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَمَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَّلَا مُجِيبٌ، فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ.

حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: جو لوگ میرا ہودج اٹھاتے تھے اور مجھے سوار کیا کرتے تھے، انھوں نے میرے ہودج کو اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی۔ انھوں نے یہ خیال کیا کہ میں ہودج کے اندر ہی ہوں۔ دراصل ان دنوں عورتیں بہت ہلکی پھلکی تھیں، بھاری بھرکم نہ ہوا کرتی تھیں اور نہ ان پر کوئی گوشت ہی ہوتا تھا کیونکہ انھیں معمولی خوراک ملتی تھی، اس لیے اٹھانے والوں نے جب ہودج اٹھایا تو اس کے ہلکے پن میں انھیں کوئی فرق محسوس نہ ہوا۔ یوں بھی میں اس وقت کم عمر لڑکی تھی۔ الغرض انھوں نے اونٹ کو اٹھایا اور روانہ ہو گئے۔ لشکر کے چلے جانے کے بعد مجھے ہار بھی مل گیا۔ جب میں وہاں آئی تو کوئی بھی نہیں تھا، نہ پکارنے والا اور نہ جواب دینے والا، اس لیے میں وہاں آئی جہاں اصل ڈیرہ تھا۔ مجھے یقین تھا کہ میرے نہ ہونے کا جب انھیں علم ہوگا تو جلد ہی مجھے لینے کے لیے واپس آئیں گے۔

فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْجَيْشِ، فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَّائِمٍ فَعَرَفَنِي حِينَ

اس دوران میں بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی اور میں سوگئی۔ حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی ؓ لشکر کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ وہ میرے ٹھکانے پر آئے تو دور سے انھیں کوئی سویا شخص دکھائی دیا۔ جب قریب آ کر مجھے

رَآنِي - وَكَانَ رَآنِي قَبْلَ الْحِجَابِ - فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي، وَوَاللهِ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَةٍ وَّلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ، وَهَوٰى حَتّٰى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلٰى يَدِهَا فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتّٰى أَتَيْنَا الْجَيْشَ مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ وَهُمْ نُزُولٌ.

دیکھا تو پہچان لیا کیونکہ پردے کے احکام اترنے سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے۔ جب انھوں نے مجھے پہچان لیا تو اِنَّا لِلّٰه و اِنَّا اِلیه راجعُون پڑھنا شروع کر دیا۔ میں ان کی آواز سن کر بیدار ہوئی اور فوراً اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔ اللہ کی قسم! ہم نے کوئی گفتگو نہیں کی اور اِنَّا لِلّٰه کے سوا میں نے ان سے کوئی لفظ نہیں سنا۔ وہ اپنے اونٹ سے اترے، اسے بٹھایا اور اس کی اگلی ٹانگ کو اپنے پاؤں سے دبائے رکھا۔ اس دوران میں اٹھی اور اس پر سوار ہوگئی۔ اب وہ سواری کو آگے سے پکڑے ہوئے لے کر چلے۔ جب ہم لشکر کے قریب پہنچے تو ٹھیک دوپہر کا وقت تھا اور لشکر بھی پڑاؤ کیے ہوئے تھا۔

قَالَتْ: فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَ الْإِفْكِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ. قَالَ عُرْوَةُ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ كَانَ يُشَاعُ وَيُتَحَدَّثُ بِهِ عِنْدَهُ فَيُقِرُّهُ وَيَسْتَمِعُهُ وَيَسْتَوْشِيهِ. وَقَالَ عُرْوَةُ أَيْضًا: لَمْ يُسَمَّ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ، وَّمِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ، وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ فِي نَاسٍ آخَرِينَ لَا عِلْمَ لِي بِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ عُصْبَةٌ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى، وَإِنَّ كِبْرَ ذٰلِكَ يُقَالُ: عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ.

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر جسے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا اور جس نے بہتان کا بیڑا اٹھایا تھا وہ عبداللہ بن ابی ابن سلول تھا۔ حضرت عروہ نے بیان کیا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اس تہمت کا چرچا کرتا۔ اس کے ہاں اس کا تذکرہ ہوتا اور وہ اس کی تصدیق کرتا۔ خوب غور اور توجہ سے سنتا اور اسے آگے پھیلانے کے لیے خوب کھود کرید کرتا۔ حضرت عروہ نے یہ بھی کہا: حسان بن ثابت، مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہم کے علاوہ مجھے کسی شخص کا نام معلوم نہیں ہوسکا جو تہمت لگانے والوں میں شریک تھے۔ اگرچہ اس میں شریک ہونے والے بہت سے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے لیکن اس معاملے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا عبداللہ بن ابی ابن سلول (رئیس المنافقین) تھا۔

قَالَ عُرْوَةُ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ، وَتَقُولُ: إِنَّهُ الَّذِي قَالَ:

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَاءُ

حضرت عروہ نے کہا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو اچھا نہیں خیال کرتی تھیں کہ ان کے پاس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا جائے اور فرمایا کرتی تھیں کہ یہ شعر حسان ہی نے کہا ہے: مرا باپ دادا اور

میری عزت و ناموس، محمد ﷺ کی عزت (کی حفاظت) کے لیے تمھارے سامنے ڈھال بنی رہیں گی۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا، وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَهُوَ يُرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرٰى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي، إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ: «كَيْفَ تِيكُمْ؟» ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَذٰلِكَ يُرِيبُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتّٰى خَرَجْتُ حِينَ نَقَهْتُ، فَخَرَجْتُ مَعَ أُمِّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ، وَكَانَ مُتَبَرَّزَنَا وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلٰى لَيْلٍ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِّنْ بُيُوتِنَا، قَالَتْ: وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ قِبَلَ الْغَائِطِ، وَكُنَّا نَتَأَذّٰى بِالْكُنُفِ أَنْ نَّتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا.

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: پھر ہم مدینہ طیبہ پہنچ گئے اور وہاں پہنچتے ہی میں جو بیمار ہوئی تو مہینہ بھر بیمار ہی رہی۔ اس دوران میں تہمت لگانے والوں کی افواہوں کا لوگوں میں بہت چرچا رہا لیکن اس کے متعلق مجھے کچھ بھی معلوم نہ تھا۔ بیماری کی حالت میں مجھے یہ شک ضرور گزرتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے وہ لطف اور مہربانی نہ دیکھتی تھی جو آپ سے بیماری کی حالت میں پہلے دیکھا کرتی تھی۔ آپ میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے اور دریافت فرماتے: ''تم کیسی ہو؟'' (تمھاری طبیعت کیسی ہے؟) صرف اتنا پوچھ کر واپس تشریف لے جاتے۔ آپ ﷺ کے اس طرز عمل سے مجھے شبہ ہوتا تھا لیکن مجھے اس شر کا شعور تک نہ تھا (جو پھیل چکا تھا) حتی کہ جب مجھے بیماری سے کچھ افاقہ ہوا تو میں ام مسطح کے ساتھ مناصع کی طرف گئی اور مناصع ہمارے لیے قضائے حاجت کی جگہ تھی۔ ہم وہاں صرف رات کے وقت جاتے تھے اور یہ ہمارے گھر میں بیت الخلاء بنانے سے پہلے کی بات ہے۔ میدان میں جا کر رفع حاجت کرنے میں ہمارا دستور پہلے عربوں جیسا تھا۔ ہم اپنے گھروں میں بیت الخلاء بنانے کو باعث تکلیف خیال کرتے تھے۔

قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ - وَّهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَّأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ - فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ،

ام المومنین (حضرت عائشہ) ؓ نے فرمایا: میں اور حضرت مسطح ؓ کی والدہ باہر نکلیں اور وہ ابورہم بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھیں۔ اور ان کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی تھیں جو حضرت ابوبکر ؓ کی خالہ تھیں اور اس کا بیٹا مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب ہے۔ الغرض میں اور ام مسطح حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر کی طرف واپس آ رہی تھیں کہ ام مسطح اپنی چادر میں الجھ کر گر پڑیں اور کہنے لگیں: مسطح

أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا؟ فَقَالَتْ: أَيْ هَنْتَاهْ وَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ؟ قَالَتْ: وَقُلْتُ: مَا قَالَ؟ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ، قَالَتْ: فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلٰى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلٰى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ تِيكُمْ؟» فَقُلْتُ لَهُ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ؟ قَالَتْ: وَأُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، قَالَتْ: فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لِأُمِّي: يَا أُمَّتَاهُ! مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ قَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ! هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا، لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا، قَالَتْ: فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ، أَوَ لَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَّلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي، قَالَتْ: وَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَيَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ، وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ، فَقَالَ أُسَامَةُ: أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا. وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ، قَالَتْ: فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَرِيرَةَ فَقَالَ: «أَيْ بَرِيرَةُ! هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيبُكِ؟» قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ غَيْرَ أَنَّهَا

ذلیل ہو۔ میں نے کہا: آپ نے بری بات زبان سے نکالی ہے۔ کیا آپ ایک ایسے شخص کو برا کہہ رہی ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک ہو چکا ہے؟ اس نے کہا: اے بھولی بی بی! کیا تو نے اس کی باتیں نہیں سنیں؟ میں نے پوچھا: اس نے کیا کہا ہے؟ انھوں نے بہتان لگانے والوں کا واقعہ ذکر کیا ام المومنین نے کہا: ان باتوں کو سن کر میری بیماری اور زیادہ ہوگئی۔ جب میں اپنے گھر آئی تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ آپ نے سلام کیا اور پوچھا تمھارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی: آپ مجھے میرے والدین کے ہاں جانے کی اجازت دیتے ہیں؟ میرا ارادہ یہ تھا کہ میں اپنے والدین سے اس خبر کی تصدیق کروں گی۔ بہرحال رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں نے اپنی والدہ سے (گھر جا کر) پوچھا: اماں جان! لوگوں میں جو افواہیں گردش کر رہی ان کی کیا حقیقت ہے؟ انھوں نے کہا: پیاری بیٹی! ایسی باتوں پر توجہ نہ دو۔ اللہ کی قسم! ایسا شاید ہی کہیں ہوا ہو کہ ایک خوبصورت عورت کسی ایسے شوہر کے ساتھ ہو جو اس سے محبت بھی رکھتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں تو وہ اس سے حسد نہ کرتی ہوں۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا ان باتوں کا عام لوگوں میں چرچا ہے؟ میں ساری رات روتی رہی۔ میرے آنسو نہیں رکتے تھے اور نہ مجھے نیند ہی آتی تھی۔ پھر میں صبح کو بھی روتی رہی۔ انھوں نے فرمایا: دوسری طرف رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت اسامہ بن زید ؓ کو بلایا تاکہ اپنی بیوی کے فراق کے متعلق ان سے مشورہ کریں کیونکہ اس سلسلے میں ابھی تک آپ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ حضرت اسامہ ؓ نے تو رسول اللہ ﷺ کو وہ مشورہ دیا جو وہ آپ کی بیوی کی پاکدامنی کے متعلق جانتے تھے اور جو

جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ.

وہ اہل خانہ کی اپنے دل میں محبت رکھتے تھے، چنانچہ انھوں نے کہا: وہ آپ کی بیوی ہیں۔ مجھے ان میں خیر و بھلائی کے علاوہ اور کچھ معلوم نہیں۔ لیکن حضرت علی ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔ اور عورتیں بھی ان کے علاوہ بہت ہیں۔ آپ حضرت بریرہ ؓ سے پوچھ لیں وہ بھی صحیح صورت حال سے آپ کو آگاہ کر دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بریرہ ؓ کو بلایا اور ان سے دریافت فرمایا: ''بریرہ! کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے تمھیں اس پر کوئی شبہ ہو؟'' حضرت بریرہ ؓ نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے! میں نے عائشہ ؓ میں کچھ نہیں دیکھا، البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ وہ ایک نوعمر لڑکی ہیں۔ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے۔

قَالَتْ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَّجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي؟ وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، وَمَا يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي»، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ - أَخُو بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ - فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَعْذِرُكَ، فَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ، قَالَتْ: فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْخَزْرَجِ - وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتَ عَمِّهِ مِنْ فَخِذِهِ، وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ، قَالَتْ: وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَّلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ

ام المومنین نے فرمایا: پھر اس دن رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور عبداللہ بن ابی کے متعلق عدل و انصاف کا مطالبہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ''اے گروہ مسلمین! اس شخص کے بارے میں میری مدد کون کرے گا جس نے مجھے میری بیوی کے متعلق اذیت پہنچائی ہے؟ اللہ کی قسم! میں نے اپنی بیوی میں بھلائی کے علاوہ کچھ نہیں دیکھا۔ اور انھوں نے ایک ایسے شخص کا نام لیا ہے جس کے بارے میں بھی مجھے بھلائی کے علاوہ کچھ علم نہیں۔ وہ جب بھی میرے گھر آئے میرے ساتھ ہی آئے۔'' یہ سن کر حضرت سعد بن معاذ ؓ کھڑے ہوئے۔ ان کا تعلق بنو عبدالاشہل قبیلے سے تھا۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں آپ کی مدد کروں گا۔ اگر وہ شخص قبیلہ اوس کا ہو تو میں اس کی گردن ماروں گا اور اگر وہ ہمارے بھائی قبیلہ خزرج کا ہوا تو اس کے متعلق آپ کا جو بھی حکم ہو گا ہم اسے بجا لائیں گے۔ یہ

الْحَمِيَّةُ - فَقَالَ لِسَعْدٍ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ، لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهِ، وَلَوْ كَانَ مِنْ رَّهْطِكَ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ يُّقْتَلَ، فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ - وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ - فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ، لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ. قَالَتْ: فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوا أَنْ يَّقْتَتِلُوا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالَتْ: فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوا وَسَكَتَ.

سن کر قبیلۂ خزرج کا ایک آدمی کھڑا ہوا..... حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی والدہ ان کے چچا کی بیٹی تھیں اور وہ اس کے قبیلے سے تھے۔ اور وہ سعد بن عبادہ جو قبیلۂ خزرج کے سردار تھے، اس سے پہلے وہ نیک سیرت تھے لیکن قبیلے کی بے جا حمایت ان پر غالب آ گئی..... انھوں نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: تم خلاف واقعہ بات کرتے ہو۔ تم اسے قتل نہیں کر سکتے اور نہ تمھارے اندر اتنی طاقت ہی ہے۔ اگر وہ تمھارے قبیلے کا ہوتا تو تم اس کے قتل کا نام نہ لیتے۔ اس کے بعد حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا: اللہ کی قسم! تم غلط فہمی کا شکار ہو۔ ہم اسے ضرور قتل کریں گے۔ اب اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تم منافقوں کا کردار ادا کرتے ہو اور ان کے دفاع میں زور بیان صرف کرتے ہو۔ اتنے میں انصار کے دونوں قبیلے اوس اور خزرج بھڑک اٹھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپس میں لڑ پڑیں گے۔ رسول اللہ ﷺ ابھی منبر پر ہی تشریف فرما تھے اور آپ انھیں مسلسل خاموش کراتے رہے حتی کہ وہ سب چپ ہو گئے اور آپ ﷺ خود بھی خاموش ہو گئے۔

قَالَتْ: فَبَكَيْتُ يَوْمِي ذٰلِكَ كُلَّهُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَّلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، قَالَتْ: وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَّا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَّلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتّٰى إِنِّي لَأَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي، فَبَيْنَا أَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي.

ام المومنین (حضرت عائشہ) رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس دن بھی روتی رہی، نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ میری آنکھ ہی لگتی تھی۔ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس آئے تو میری حالت یہ تھی کہ دو راتیں اور ایک دن میرا روتے ہوئے گزر گیا تھا، اس پورے عرصے میں نہ میرے آنسو رکے اور نہ مجھے نیند ہی آئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ ابھی میرے والدین میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں مسلسل روئے جا رہی تھی کہ قبیلۂ انصار کی ایک خاتون نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔

میں نے اسے اجازت دے دی تو وہ میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگی۔

قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَّا يُوحٰى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ، قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، يَا عَائِشَةُ! إِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً، فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ، ثُمَّ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ».

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: ابھی ہم اسی حالت میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ فرماتی ہیں: جب سے یہ واقعہ ہوا تھا آپ ﷺ اس وقت سے آج تک میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ مہینہ بھر انتظار کے باوجود میرے متعلق کوئی وحی آپ پر نازل نہیں ہوئی تھی۔ بیٹھنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا، پھر فرمایا: ''امابعد، اے عائشہ! مجھے تمھارے بارے میں اس اس طرح کی اطلاعات ملی ہیں۔ اگر تم واقعی اس معاملے میں پاک صاف ہو تو اللہ تعالیٰ خود تمھاری بے گناہی بیان کر دے گا اور اگر تم نے گناہ کر ہی لیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور اس کی طرف رجوع کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر کے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔''

قَالَتْ: فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتّٰى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، فَقُلْتُ لِأَبِي: أَجِبْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِّي فِيمَا قَالَ، فَقَالَ أَبِي: وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَجِيبِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فِيمَا قَالَ، قَالَتْ أُمِّي: وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا: إِنِّي وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيثَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ، فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ: إِنِّي بَرِيئَةٌ، لَا تُصَدِّقُونِي، وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَّاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي مِنْهُ بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي، فَوَاللهِ لَا

ام المومنین (حضرت عائشہ) ؓ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ اپنی بات پوری کر چکے تو میرے آنسو تھم گئے یہاں تک کہ مجھے ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میں نے پہلے اپنے والد گرامی سے عرض کی: آپ، رسول اللہ ﷺ کو ان کی گفتگو کا جواب دیں، انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں کچھ نہیں جانتا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے کیا کہنا ہے؟ پھر میں نے اپنی والدہ سے عرض کی: آپ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کو مطمئن کریں۔ میری والدہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں؟ اس بنا پر میں خود گویا ہوئی، حالانکہ میں بہت کم عمر اور نوخیز لڑکی تھی اور میں نے قرآن مجید بھی بہت زیادہ نہیں پڑھا تھا۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہے کہ آپ لوگوں نے اس

أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ﴾ [یوسف:۱۸]

طرح کی افواہوں پر کان دھرا اور میرے خلاف باتیں آپ لوگوں کے دلوں میں اتر گئی ہیں اور آپ لوگوں نے انھیں سچا سمجھ لیا ہے۔ اب اگر میں آپ لوگوں سے کہوں کہ میں پاک دامن ہوں تو آپ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس گناہ کا اقرار کرلوں، حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ میری تصدیق کرنے لگیں گے۔ اللہ کی قسم! میری اور آپ لوگوں کی مثال حضرت یوسف کے والد جیسی ہے جب انھوں نے کہا تھا: صبر ہی اچھا ہے اور جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس کے متعلق اللہ ہی کی مدد درکار ہے۔

ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِي وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي حِينَئِذٍ بَرِيئَةٌ، وَأَنَّ اللهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلٰكِنْ وَاللهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللهَ مُنَزِّلٌ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلٰى، لَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ فِيَّ بِأَمْرٍ وَلٰكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللهُ بِهَا، فَوَاللهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتّٰى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ الْعَرَقُ مِثْلُ الْجُمَانِ - وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ - مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ.

پھر میں منہ پھیر کر اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ اللہ خوب جانتا تھا کہ میں اس معاملے میں قطعی طور پر پاک دامن تھی اور اللہ تعالیٰ خود میری براءت نازل کرے گا۔ اللہ کی قسم! مجھے یہ گمان نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں وحی نازل فرمائے گا جو قیامت تک تلاوت کی جاتی رہے گی کیونکہ میں خود کو اس سے بہت کمتر خیال کرتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں کوئی کلام فرمائے گا۔ مجھے تو صرف اتنی امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ کوئی خواب دیکھیں گے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ میری براءت فرما دے گا۔ لیکن اللہ کی قسم! ابھی رسول اللہ ﷺ اس مجلس سے اٹھے بھی نہیں تھے اور نہ کوئی گھر کا فرد ہی باہر گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع ہوگئی اور آپ پر وہ کیفیت طاری ہوئی جو شدت وحی کے موقع پر طاری ہوتی تھی۔ موتیوں کی طرح پسینے کے قطرے آپ کے چہرے مبارک پر گرنے لگے، حالانکہ سردی کا موسم تھا۔ یہ کیفیت اس وحی کی وجہ سے تھی جو آپ پر نازل ہو رہی تھی۔

قَالَتْ: فَسُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: پھر جب یہ کیفیت ختم

يَضْحَكُ فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَمَّا اللهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ»، قَالَتْ: فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قُومِي إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: لَا وَاللهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ فَإِنِّي لَا أَحْمَدُ إِلَّا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَتْ: وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ جَآءُو بِٱلْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ﴾ [النور: ١١] الْعَشْرَ الْآيَاتِ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى هٰذَا فِي بَرَاءَتِي، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ - وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ -: وَاللهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُو۟لُوا۟ ٱلْفَضْلِ مِنكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾.

ہوئی تو آپ مسکرا رہے تھے۔ سب سے پہلا کلمہ جو آپ کی زبان اطہر سے نکلا وہ یہ تھا: ''اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمھاری براءت نازل فرما دی ہے۔'' میری والدہ نے مجھے کہا: رسول اللہ ﷺ کی طرف اٹھو اور آپ کا شکریہ ادا کرو۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ (کے شکریے) کے لیے نہیں اٹھوں گی۔ میں تو صرف اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گی (جس نے میری براءت نازل فرمائی ہے) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''بے شک جن لوگوں نے بہتان گھڑا وہ تم ہی میں سے ایک ٹولہ ہے...... سے لے کر دس آیات تک۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے صراحت کے ساتھ میری براءت نازل فرمائی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا...... جو رشتہ داری اور تنگ دستی کی وجہ سے حضرت مسطح بن اثاثہ پر خرچ کرتے تھے...... اللہ کی قسم! میں اب مسطح پر کچھ بھی خرچ نہیں کروں گا کیونکہ اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق تہمت تراشی میں حصہ لیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''اور تم میں سے صاحب فضل اور آسودہ حال لوگوں کو یہ قسم نہیں کھانی چاہیے...... اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔''

قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: بَلَى وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ: وَاللهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! کیوں نہیں میں تو اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کو خرچہ دینا شروع کر دیا جو پہلے دیا کرتے تھے، نیز فرمایا کہ اللہ کی قسم! آئندہ میں اس وظیفے کو کبھی بند نہیں کروں گا۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ لِزَيْنَبَ: «مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ؟» فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاللهِ مَا عَلِمْتُ

امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے معاملے کے بارے میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی دریافت کیا، آپ نے ان سے فرمایا: ''عائشہ کے متعلق تمھیں کیا معلومات ہیں؟ یا ان میں تم نے کیا بات دیکھی

إِلَّا خَيْرًا.

ہے؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں اپنے کانوں اور آنکھوں کو محفوظ رکھتی ہوں۔ اللہ کی قسم! میں ان کے متعلق خیر کے علاوہ اور کچھ نہیں جانتی۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَعَصَمَهَا اللهُ بِالْوَرَعِ، قَالَتْ: وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ.

حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: یہی زینب تھیں جو نبی ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے میرا مقابلہ کیا کرتی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی پرہیز گاری کی وجہ سے انھیں بچا لیا، البتہ ان کی ہمشیر حمنہ ؓ نے غلط راستہ اختیار کیا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوئی تھیں۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ.

ابن شہاب نے کہا: اس حدیث کی یہی وہ تفصیل تھی جو ان اکابر کی طرف سے مجھے پہنچی تھی۔

ثُمَّ قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاللهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ: سُبْحَانَ اللهِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ أُنْثٰى قَطُّ، قَالَتْ: ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللهِ. [راجع: ٢٥٩٣]

حضرت عروہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ شخص جسے اس قصے میں متہم کیا گیا تھا اس نے کہا: سبحان اللہ! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے آج تک کبھی کسی عورت کا ستر نہیں کھولا۔ حضرت عائشہ ؓ کا بیان ہے کہ وہ اس واقعے کے بعد اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے تھے۔

٤١٤٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَمْلٰى عَلَيَّ هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ مِنْ حِفْظِهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ لِيَ الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: أَبَلَغَكَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ فِيمَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ؟ قُلْتُ: لَا، وَلٰكِنْ قَدْ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِكَ، أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَهُمَا: كَانَ عَلِيٌّ مُسَلِّمًا فِي شَأْنِهَا، فَرَاجَعُوهُ فَلَمْ يَرْجِعْ. وَقَالَ: مُسَلِّمًا: بِلَا شَكٍّ فِيهِ. وَعَلَيْهِ وَكَانَ فِي أَصْلِ

[4142] حضرت امام زہری ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے ولید بن عبدالملک نے پوچھا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ حضرت علی ؓ بھی صدیقۂ کائنات حضرت عائشہ ؓ پر تہمت لگانے والوں میں سے تھے؟ میں نے کہا نہیں، البتہ تمھاری قوم کے دو آدمیوں، یعنی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے مجھے خبر دی کہ حضرت عائشہ ؓ نے ان دونوں سے کہا تھا کہ حضرت علی ؓ ان کے معاملے میں خاموش تھے۔ انھوں نے زہری سے پھر پوچھا تو انھوں نے اس کے سوا کوئی اور جواب نہ دیا۔ پرانے نسخۂ کتاب میں بھی یہی لفظ تھا۔

الْعَتِيقِ كَذٰلِكَ.

فائدہ: واقعۂ افک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ بہت پریشان تھے، آپ نے اس سلسلے میں حضرت اسامہ، حضرت بریرہ اور حضرت زینب ؓ سے استفسار فرمایا، یہ سب گھر کے افراد تھے، ان سب نے پرزور الفاظ میں سیدہ عائشہ ؓ کی پاکبازی کا بیان دیا۔ چوتھے گھر کے فرد حضرت علی ؓ تھے جن سے جب استفسار کیا گیا تو انھوں نے اس الزام کی تردید یا تائید کرنے کے بجائے رسول اللہ ﷺ کی کبیدگی اور خوشنودی کا لحاظ رکھتے ہوئے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی نہیں کرے گا۔ حضرت عائشہ ؓ کے علاوہ اور بہت عورتیں ہیں، تاہم ان کی زبان سے بھی کوئی ایسا لفظ نہیں نکلا جس سے حضرت عائشہ ؓ پر لگائے گئے الزام کی تائید ہوتی ہو یا حضرت عائشہ ؓ کی ذات یا پاکبازی پر کوئی حرف آتا ہو۔ روافض کا یہ پروپیگنڈا ہے کہ ان کے درمیان کوئی حسد و بغض تھا، ایسا ہرگز نہیں ہے۔ واللّٰہ أعلم.

٤١٤٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ: حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ رُومَانَ، - وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا قَاعِدَةٌ أَنَا وَعَائِشَةُ إِذْ وَلَجَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَتْ: فَعَلَ اللهُ بِفُلَانٍ وَّفَعَلَ بِفُلَانٍ، فَقَالَتْ أُمُّ رُومَانَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَتِ: ابْنِي فِيمَنْ حَدَّثَ الْحَدِيثَ، قَالَتْ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَتْ: كَذَا وَكَذَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: سَمِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: وَأَبُو بَكْرٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا، فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمّٰى بِنَافِضٍ فَطَرَحْتُ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَغَطَّيْتُهَا، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَا شَأْنُ هٰذِهِ؟» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَخَذَتْهَا الْحُمّٰى بِنَافِضٍ، قَالَ: «فَلَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحُدِّثَ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَعَدَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ: وَاللهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُونِي، وَلَئِنْ قُلْتُ لَا تَعْذِرُونِي، مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ ﴿وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ

[4143] حضرت مسروق بن اجدع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے ام المومنین عائشہ ؓ کی والدہ حضرت ام رومان ؓ نے خبر دی کہ ایک دفعہ میں اور عائشہ ؓ بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس دوران میں ایک انصاری عورت آئی اور کہنے لگی کہ اللہ فلاں کو ایسا ایسا کرے۔ ام رومان نے پوچھا: کیا بات ہے؟ اس نے بتایا کہ میرا بیٹا بھی ان لوگوں کے ساتھ شریک ہو گیا ہے جنھوں نے اس طرح کی باتیں کی ہیں۔ ام رومان ؓ نے پوچھا: وہ کیا باتیں ہیں؟ تو انھوں نے واقعۂ بہتان ذکر کیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے بھی یہ باتیں سنی ہیں؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت عائشہ ؓ نے پوچھا: کیا حضرت ابوبکر ؓ نے بھی سنی ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ حضرت عائشہ ؓ یہ سنتے ہی غش کھا کر گر پڑیں۔ جب انھیں ہوش آیا تو انھیں سردی کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں نے ان پر کپڑا ڈال دیا اور انھیں ڈھانپ دیا۔ اس دوران میں نبی ﷺ تشریف لائے تو فرمایا: ''اس کو کیا ہوا ہے؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! انھیں جاڑے کے ساتھ بخار چڑھ گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شاید ان باتوں کے باعث جو بیان کی جاتی ہیں؟''

عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ﴾ [يوسف: ١٨].

میں نے کہا: جی ہاں۔ اس کے بعد حضرت عائشہ ؓ اٹھ بیٹھیں اور کہنے لگیں: اللہ کی قسم! اگر میں قسم اٹھاؤں تو تم میری تصدیق نہیں کرو گے اور اگر کچھ کہوں تو تم میرا عذر نہیں سنو گے۔ میری اور آپ لوگوں کی مثال یعقوب ؑ اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ انھوں نے کہا تھا: ان باتوں پر اللہ کی مدد درکار ہے جو تم بناتے ہو۔

قَالَتْ: وَانْصَرَفَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللهُ عُذْرَهَا، قَالَتْ: بِحَمْدِ اللهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ وَّلَا بِحَمْدِكَ. [راجع: ٢٣٨٨]

حضرت ام رومان ؓ نے کہا: آپ ﷺ یہ سن کر واپس چلے گئے اور کوئی جواب نہ دیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کی تلافی کر دی تو حضرت عائشہ ؓ نے کہا: میں صرف اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں نہ تمھارا اور نہ کسی اور کا۔

٤١٤٤ - حَدَّثَنِي يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقْرَأُ: إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ، وَتَقُولُ: الْوَلْقُ: الْكَذِبُ.

[4144] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے [إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ] پڑھا، یعنی جس وقت تم اپنی زبانوں سے جھوٹ بولتے تھے، اور فرمایا: وَلَقَ کے معنی جھوٹ کے ہیں۔

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَكَانَتْ أَعْلَمَ مِنْ غَيْرِهَا بِذٰلِكَ لِأَنَّهُ نَزَلَ فِيهَا. [انظر: ٤٧٥٢]

ابن ابی ملیکہ نے کہا: حضرت عائشہ ؓ اس قراءت کو دوسروں کی نسبت زیادہ جاننے والی تھیں کیونکہ یہ آیت انھی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

٤١٤٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَالَتْ عَائِشَةُ: اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: «كَيْفَ بِنَسَبِي؟» قَالَ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ.

[4145] حضرت عروہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ ؓ کے پاس حضرت حسان بن ثابت ؓ کو برا بھلا کہنے لگا تو انھوں نے فرمایا: ان کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرتے تھے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: حضرت حسان بن ثابت ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی مذمت کرنے کے متعلق اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: ''میرے نسب کا کیا کرو گے؟'' انھوں نے عرض کی: میں آپ کو ان سے ایسے نکال لوں گا جیسا کہ گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔

وَقَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ: سَمِعْتُ هِشَامًا، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَبَبْتُ حَسَّانَ وَكَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَيْهَا. [راجع: ٣٥٣١]

دوسری سند کے ساتھ حضرت عروہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا کیونکہ وہ واقعۂ افک میں حضرت عائشہ کے متعلق بہت کچھ کہا کرتے تھے۔

٤١٤٦ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَّهُ، وَقَالَ:

[4146] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ ان کے پاس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ان کی شان میں مدحیہ اشعار پڑھ رہے تھے، انھوں نے یہ شعر کہے:

حَصَانٌ رَّزَانٌ مَّا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُّحُومِ الْغَوَافِلِ

آپ پاک دامن باوقار ہیں، انھیں شک وشبہ سے متہم نہیں کیا جاتا۔ وہ ہر صبح بھوکی ہو کر بھولی بھالی عورتوں کا گوشت نہیں کھاتی۔

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ، قَالَ مَسْرُوقٌ: فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَأْذَنِي لَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكِ؟ وَقَدْ قَالَ اللهُ: ﴿وَالَّذِى تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [النور: ١١] فَقَالَتْ: وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى؟ قَالَتْ لَهُ: إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ، أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[انظر: ٤٧٥٥، ٤٧٥٦]

یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: لیکن تم تو ایسے ثابت نہیں ہوئے۔ حضرت مسروق نے کہا: آپ انھیں اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''ان میں سے جو شخص بہتان کا سرغنہ بنا اسے عذاب عظیم ہوگا۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس سے سخت عذاب اور کیا ہوگا کہ وہ دنیا میں اندھا ہو گیا؟ اس کے باوجود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مسروق سے کہا: حسان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی حمایت اور دفاع کیا کرتے تھے۔

فائدہ: مذکورہ آیت کریمہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے متعلق ہے جیسا کہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔[1] اس صورت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بطور فرض وتسلیم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اس آیت کا مصداق ٹھہرایا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ انھیں دنیا میں سزا دے دی ہے شاید دوسری مرتبہ اس کی سزا نہ دی جائے، اس کے باوجود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی شان میں کسی برے کلمے کو گوارا نہیں کرتی تھیں، ان سے تہمت لگانے میں غلطی ضرور ہوئی تھی لیکن آپ نے توبہ کر لی اور اس کی سزا قبول کر لی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا دل ان کی طرف سے صاف ہو گیا تھا لیکن جب کبھی اس طرح کا ذکر آ جاتا تو دل کا رنجیدہ ہونا ایک قدرتی بات تھی، اس بنا پر روایت میں ایک دو چبھتے ہوئے جملے غالبًا اسی اثر کا نتیجہ ہیں۔ بہرحال

[1] صحیح البخاري، التفسیر، حدیث: 4749.

حضرت عائشہ ؓ کے نزدیک بطور تخصیص آیت کا مصداق عبداللہ بن ابی منافق ہے اور اس حدیث میں بطور فرض وتسلیم ہے تا کہ تخصیص کی خلاف ورزی نہ ہو۔ واللّٰہ أعلم.

(٣٦) بَابُ غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ

باب: 36- غزوۂ حدیبیہ کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ الْآيَةَ [الفتح: ١٨].

ارشاد باری تعالیٰ: ''بلاشبہ یقیناً اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے راضی ہوگیا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے......''

٤١٤٧ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الصُّبْحَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «أَتَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: «قَالَ اللهُ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي، وَكَافِرٌ بِي، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللهِ وَبِرِزْقِ اللهِ وَبِفَضْلِ اللهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِي، كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَجْمِ كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ، كَافِرٌ بِي». [راجع: ٨٤٦]

[4147] حضرت زید بن خالد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے تو ایک رات ہمیں بارش نے آ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''کیا تمھیں معلوم ہے کہ تمھارے رب نے کیا کہا ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میرے کچھ بندوں نے اس حال میں صبح کی کہ وہ میرے ساتھ ایمان رکھتے ہیں اور کچھ کفر کرنے والے ہیں تو جس نے کہا: اللہ کی رحمت، اللہ کے رزق اور اللہ کے فضل کے باعث ہم پر بارش ہوئی تو یہ لوگ مجھ پر ایمان لانے اور ستاروں سے کفر کرنے والے ہیں۔ اور جنھوں نے کہا: ہم پر فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی تو وہ ستاروں پر ایمان لانے والے اور میرے ساتھ کفر کرنے والے ہیں۔''

فائدہ: دور جاہلیت میں لوگوں کا عقیدہ تھا کہ کچھ ستارے مؤثر حقیقی ہیں اور ان کے طلوع وغروب بارش کے آنے اور موسم میں تبدیلی کا باعث ہے، حالانکہ مؤثر حقیقی ذات باری تعالیٰ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو مؤثر حقیقی ماننے کے بجائے ستاروں سے اپنی عقیدت قائم کیے ہوئے تھے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے انھیں تنبیہ فرمائی اور اسے کفر قرار دیا ہے۔ درحقیقت ہر چیز کا محرک اللہ تعالیٰ ہے حتی کہ کواکب ونجوم کا محرک بھی وہی ہے، اس لیے ہر اعتبار سے ہمیں اللہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے اگرچہ کچھ چیزوں کو بارش آنے کا سبب قرار دیا ہے جیسا کہ آگ کو جلانے کا سبب بنایا ہے، اس بنا پر اگر کوئی کہتا ہے کہ ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے، گھنے بادل چھائے ہیں، آج بارش ہوگی تو یہ کفر نہیں کیونکہ یہ بارش کے عادی اسباب ہیں لیکن مؤثر حقیقی نہیں ہاں، اگر ان

اسباب کو موثر حقیقی کا مقام دیا جائے تو ایسا عقیدہ یقیناً کفر ہے، جس پر رسول اللہ ﷺ نے تنبیہ فرمائی ہے۔

٤١٤٨ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ: عُمْرَةٌ مِّنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْعَامِ الْمُقبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةٌ مَّعَ حَجَّتِهِ. [راجع: ١٧٧٨]

[4148] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے جو سب کے سب ذوالقعدہ میں تھے سوائے اس عمرے کے جو آپ ﷺ نے اپنے حج کے ساتھ کیا تھا۔ ایک عمرہ حدیبیہ سے ذوالقعدہ میں کیا، دوسرا جو آئندہ سال ذوالقعدہ میں کیا۔ تیسرا عمرہ جعرانہ سے جہاں آپ نے حنین کی غنیمتیں تقسیم فرمائیں، یہ بھی ذوالقعدہ میں کیا۔ اور چوتھا عمرہ اپنے حج کے ساتھ ذوالحجہ میں ادا فرمایا۔

٤١٤٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ. [راجع: ١٨٢١]

[4149] حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ حدیبیہ کے سال روانہ ہوئے۔ آپ کے تمام صحابۂ کرام ؓ نے احرام باندھا تھا لیکن میں نے احرام نہیں باندھا تھا۔

٤١٥٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَعُدُّونَ أَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ، وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا، وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ، يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيرِهَا، ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا، ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ إِنَّهَا أَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابَنَا. [راجع: ٣٥٧٧]

[4150] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: تم لوگ فتح سے مراد فتح مکہ لیتے ہو، ٹھیک ہے فتح مکہ تو فتح تھی ہی، لیکن ہم لوگ حدیبیہ کے روز بیعت رضوان کو فتح شمار کرتے ہیں۔ اس دن نبی ﷺ کے ہمراہ ہم چودہ سو افراد تھے۔ حدیبیہ نامی وہاں ایک کنواں تھا۔ ہم نے اس سے اتنا پانی نکالا کہ اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہ چھوڑا۔ جب نبی ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ کنویں پر تشریف لائے اور اس کے کنارے پر بیٹھ کر ایک برتن میں پانی طلب کیا۔ اس سے آپ نے وضو کیا، پھر کلی کی اور دعا فرمائی، پھر اس پانی کو کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر کے لیے ہم نے اس کنویں کو یوں ہی رہنے دیا، پھر تو یوں ہوا کہ اس نے ہماری چاہت کے مطابق ہمیں اور ہمارے اونٹوں کو بھی سیراب کر دیا۔

٤١٥١ - حَدَّثَنِي فَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ أَبُو عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَّأَرْبَعمِائَةٍ أَوْ أَكْثَرَ فَنَزَلُوا عَلَى بِئْرٍ فَنَزَحُوهَا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَى الْبِئْرَ وَقَعَدَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ قَالَ: «ائْتُونِي بِدَلْوٍ مِّنْ مَّائِهَا»، فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ: «دَعُوهَا سَاعَةً»، فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا. [راجع: ٣٥٧٧]

[4151] حضرت براء بن عازب ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ حدیبیہ کے روز رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چودہ سو یا اس سے زیادہ لوگ تھے۔ انھوں نے وہاں ایک کنویں پر پڑاؤ کیا اور اس کا سارا پانی نکال لیا۔ پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ اس کنویں پر تشریف لائے اور اس کے کنارے پر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ''میرے پاس اس پانی کا ڈول لاؤ۔'' جب ڈول بھر کر لایا گیا تو آپ نے اس میں لعاب دہن ڈالا اور دعا فرمائی، اس کے بعد فرمایا: ''اسے تھوڑی دیر تک یوں ہی رہنے دو۔'' پھر انھوں نے خود پیا اور اپنی سواریوں کو بھی سیراب کیا، پھر وہاں سے مدینہ کے لیے عازم سفر ہوئے۔

٤١٥٢ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا لَكُمْ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! لَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ قَالَ: فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا.

[4152] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی جبکہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پانی کا ایک برتن تھا۔ آپ نے اس سے وضو فرمایا۔ پھر لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''تمھیں کیا ہو گیا ہے؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہمارے پاس پانی نہیں ہے جس سے ہم وضو کریں اور اسے پئیں۔ صرف وہی پانی ہے جو آپ کے برتن میں ہے۔ نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک پانی کے برتن میں رکھا تو آپ کی انگلیوں سے پانی فوارے کی طرح پھوٹنے لگا۔ حضرت جابر ؓ نے کہا: ہم سب نے پانی پیا اور اس سے وضو کیا۔

قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. [راجع: ٣٥٧٦]

(راوی کہتا ہے:) میں نے حضرت جابر ؓ سے پوچھا: اس روز تمھاری تعداد کتنی تھی؟ انھوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو ہم سب کو پانی کافی ہوتا، ویسے ہم اس روز پندرہ سو (1500) کی تعداد میں تھے۔

٤١٥٣ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

[4153] حضرت قتادہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: بَلَغَنِي أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ كَانَ يَقُولُ: كَانُوا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، فَقَالَ لِي سَعِيدٌ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ: كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ. [راجع: ٣٥٧٦]

کہ میں نے حضرت سعید بن مسیّب سے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت جابر ؓ کے کہنے کے مطابق حدیبیہ کے دن لوگوں کی تعداد چودہ سو تھی تو حضرت سعید بن مسیّب نے کہا: مجھے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ نے بتایا کہ وہ پندرہ سو تھے جنھوں نے حدیبیہ کے دن نبی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

تَابَعَهُ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ. تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.

ابوداود نے کہا کہ ہمیں قرہ نے بیان کیا، وہ حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ صلت بن محمد کی محمد بن بشار نے متابعت کی ہے۔ ابوداود نے کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی ہے۔

٤١٥٤ - **حَدَّثَنَا** عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ: «أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ»، وَكُنَّا أَلْفًا وَّأَرْبَعَمِائَةٍ، وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَّكَانَ الشَّجَرَةِ.

[4154] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''تم تمام اہل زمین سے افضل ہو۔'' ہم اس وقت چودہ سو (1400) افراد تھے۔ اگر میں آج بینا ہوتا تو تمھیں اس درخت کی جگہ دکھاتا (جس کے نیچے بیعت ہوئی تھی)۔

تَابَعَهُ الْأَعْمَشُ: سَمِعَ سَالِمًا: سَمِعَ جَابِرًا: أَلْفًا وَّأَرْبَعَمِائَةٍ. [راجع: ٣٥٧٦]

اعمش نے سفیان بن عیینہ کی متابعت کی ہے کہ واقعی ان کی تعداد چودہ سو (1400) تھی۔

٤١٥٥ - **وَقَالَ** عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَّثَلَاثَمِائَةٍ، وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمْنَ الْمُهَاجِرِينَ.

[4155] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ اصحاب شجرہ (بیعت رضوان کرنے والے) تیرہ سو (1300) تھے اور قبیلۂ اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.

اس (عبیداللہ بن معاذ) کی متابعت محمد بن بشار نے کی، انھوں نے کہا: ہم سے ابوداود (طیالسی) نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔

فائدہ: اس حدیث میں اصحاب الشجرہ (بیعت رضوان کرنے والوں) کی تعداد چودہ سو بتائی گئی ہے جبکہ قبل ازیں حضرت براء

بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت میں تھا کہ ان کی تعداد چودہ سو سے زیادہ تھی۔ ایک روایت میں پندرہ سو اور دوسری میں تیرہ سو ہے۔ ان میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد چودہ سو سے زیادہ تھی، بعض راویوں نے عرب کی عادت کے مطابق زائد کسر کو شمار نہیں کیا انھوں نے چودہ سو بتایا اور بعض نے زائد کسر کو پورا ہی شمار کر کے پندرہ سو کہہ دیا اور جس روایت میں تیرہ سو ہے وہ اس طرح کہ راوی کے شمار میں اتنے ہی ہوں گے جبکہ دوسرے نے تمام کو شمار کیا اور ثقہ کی زیادتی قبول ہوئی ہے، یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ سے چلتے وقت شمار کیے ہوں تو اس وقت تیرہ سو ہی تھے، راستہ میں سو اور مل گئے ہوں اس طرح ان کی تعداد چودہ سو ہو گئی، اس کے علاوہ خدام اور عورتوں کو شمار کیا تو تعداد پندرہ سو تک پہنچ گئی ہو۔[1] واللّٰہ أعلم۔ اس آخری حدیث میں ہے کہ قبیلۂ اسلم کے سو افراد تھے، اس اعتبار سے مہاجرین کی تعداد آٹھ سو ہے باقی انصار حضرات ہوں گے۔[2]

٤١٥٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ: أَنَّهُ سَمِعَ مِرْدَاسًا الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ: يُقْبَضُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ، فَالْأَوَّلُ، وَتَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ لَا يَعْبَأُ اللهُ بِهِمْ شَيْئًا. [انظر: ٦٤٣٤]

[4156] حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ اصحاب شجرہ میں سے تھے، انھوں نے کہا کہ نیک لوگ ایک ایک کر کے اٹھا لیے جائیں گے، پھر ردی کھجور یا جو کی بھوسی کی طرح بے کار لوگ باقی رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پروا نہیں کرے گا۔'' (اللہ کے ہاں ان کی کوئی قدر نہ ہوگی۔)

٤١٥٧، ٤١٥٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ مِنْهَا.

[4158,4157] حضرت مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما دونوں سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ صلح حدیبیہ کے موقع پر تقریباً ایک ہزار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ جب آپ ذوالحلیفہ پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانوروں کو ہار پہنایا اور ان پر نشان لگایا، پھر وہاں سے عمرے کا احرام باندھا۔

لَا أُحْصِي كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا أَحْفَظُ مِنَ الزُّهْرِيِّ الْإِشْعَارَ وَالتَّقْلِيدَ فَلَا أَدْرِي يَعْنِي مَوْضِعَ الْإِشْعَارِ وَالتَّقْلِيدِ أَوِ الْحَدِيثَ كُلَّهُ. [راجع: ١٦٩٤، ١٦٩٥]

راویٔ حدیث (علی بن عبداللہ المدینی) نے کہا: میں شمار نہیں کر سکتا کہ میں نے اس حدیث کو سفیان سے کتنی مرتبہ سنا حتی کہ میں نے ایک مرتبہ انھیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے زہری سے نشان لگانے اور ہار پہنانے کے متعلق یاد نہیں رہا، اس لیے میں نہیں جانتا کہ اس سے ان کی مراد صرف

1 فتح الباري: 549/7. 2 فتح الباري: 554/7.

نشان لگانے اور ہار پہنانے سے تھی یا اس سے مراد پوری حدیث تھی۔

فائدہ: ھدي قربانی کے جانوروں کو کہا جاتا ہے۔ بکریوں کے گلے میں ہار پہنایا جاتا ہے تا کہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ یہ قربانی کے جانور ہیں اور ان سے تعرض نہ کریں اور اونٹ کو کوہان کی دائیں جانب سے نیزہ مار کر خون آلود کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد بھی صرف لوگوں کو مطلع کرنا ہوتا ہے۔

٤١٥٩ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَّرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ: «أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَّحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَّدْخُلُوا مَكَّةَ، فَأَنْزَلَ اللهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُّطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، أَوْ يُهْدِيَ شَاةً، أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ. [راجع: ١٨١٤]

[4159] حضرت کعب بن عجرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا جبکہ ان کے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تمھاری جوئیں تمھیں تکلیف دے رہی ہیں؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں، تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں سر منڈانے کا حکم دیا۔ آپ اس وقت حدیبیہ میں تھے اور آپ نے لوگوں پر واضح نہیں کیا تھا کہ وہ حدیبیہ ہی میں احرام کھول کر اس کی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں گے بلکہ انھیں امید تھی کہ وہ مکہ میں داخل ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فدیے کا حکم نازل فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے کعب بن عجرہ کو حکم دیا کہ وہ ایک فرق (تقریباً چھ کلو تین سو گرام) اناج چھ مسکینوں کو کھلا دیں یا ایک بکری قربانی کریں یا تین دن کے روزے رکھیں۔

٤١٦٠، ٤١٦١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى السُّوقِ فَلَحِقَتْ عُمَرَ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ، فَقَالَتْ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! هَلَكَ زَوْجِي وَتَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا، وَّاللهِ مَا يُنْضِجُونَ كُرَاعًا وَّلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَّلَا ضَرْعٌ وَّخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الضَّبُعُ، وَأَنَا بِنْتُ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ، وَقَدْ شَهِدَ أَبِي الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ،

[4161,4160] حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے، وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں حضرت عمر ؓ کے ہمراہ بازار گیا تو وہاں آپ سے ایک نوجوان عورت نے ملاقات کی۔ اس نے عرض کی: امیر المومنین! میرا شوہر فوت ہو گیا ہے اور اپنے پیچھے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے۔ اللہ کی قسم! ان کے پاس نہ تو بکری کے پائے ہیں جنھیں پکا کر کھائیں، نہ کھیتی ہے اور نہ دودھ کے جانور ہی ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ فقر و فاقہ کی وجہ سے ہلاک نہ ہو جائیں۔ اور میں خفاف بن ایماء غفاری

فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْضِ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيبٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَعِيرٍ ظَهِيرٍ كَانَ مَرْبُوطًا فِي الدَّارِ فَحَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ مَلَأَهُمَا طَعَامًا وَّحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَّثِيَابًا ثُمَّ نَاوَلَهَا بِخِطَامِهِ ثُمَّ قَالَ: اقْتَادِيهِ فَلَنْ يَفْنَى حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللهُ بِخَيْرٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَكْثَرْتَ لَهَا، قَالَ عُمَرُ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرَى أَبَا هٰذِهِ وَأَخَاهَا قَدْ حَاصَرَا حِصْنًا زَمَانًا فَافْتَتَحَاهُ ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَسْتَفِيءُ سُهْمَانَنَا فِيهِ.

کی بیٹی ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حدیبیہ میں موجود تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر آگے بڑھنے کے بجائے اس کے پاس ٹھہر گئے، پھر فرمایا: مرحبا! تمھارا خاندانی تعلق تو بہت ہی قریبی ہے۔ اس کے بعد آپ ایک طاقتور اونٹ کی طرف گئے جو گھر میں بندھا ہوا تھا اور اس پر دو بوریاں گندم سے بھر کر رکھ دیں۔ ان دونوں بوریوں کے درمیان کچھ خرچہ اور کپڑے وغیرہ بھی رکھ دیے۔ پھر آپ نے اس کی مہار عورت کے ہاتھ میں دے کر فرمایا: اسے لے جاؤ اس کے ختم ہونے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ کوئی اور بہتر بندوبست کر دے گا۔ ایک آدمی نے کہا: امیر المومنین! آپ نے اس عورت کو بہت سا مال دے دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ماں تجھے روئے، اللہ کی قسم! اس عورت کے والد اور بھائی کو میں نے دیکھا انھوں نے ایک مدت تک قلعے کا محاصرہ کیا، آخر کار اسے فتح کر لیا، پھر ہم صبح کے وقت مال غنیمت سے حصہ وصول کر رہے تھے۔

٤١٦٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ابْنُ سَوَّارٍ أَبُو عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا، قَالَ مَحْمُودٌ: ثُمَّ أُنْسِيتُهَا بَعْدُ. [انظر: ٤١٦٣، ٤١٦٤، ٤١٦٥]

[4162] حضرت مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے وہ درخت دیکھا تھا (جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی) لیکن بعد میں جب آیا تو میں اسے پہچان نہ سکا۔ محمود کی روایت کے مطابق انھوں نے فرمایا: پھر مجھے وہ درخت یاد نہیں رہا تھا۔

٤١٦٣ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُصَلُّونَ، قُلْتُ: مَا هٰذَا الْمَسْجِدُ؟ قَالُوا: هٰذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ بَايَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَأَتَيْتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنِي أَبِي

[4163] طارق بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حج کے لیے نکلا تو چند ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون سی مسجد ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ وہی درخت ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان لی تھی۔ میں سعید بن مسیّب کے پاس آیا اور انھیں اس کی خبر دی تو انھوں نے فرمایا: مجھے

أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نَسِينَاهَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا.

میرے والد گرامی نے حدیث بیان کی اور وہ ان لوگوں میں شامل تھے جنھوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، انھوں نے فرمایا: جب ہم اگلے سال حج کے لیے نکلے تو اس کی جگہ بھول گئے اور اسے معلوم کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔

فَقَالَ سَعِيدٌ: إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَمْ يَعْلَمُوهَا وَعَلِمْتُمُوهَا أَنْتُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ. [راجع: ٤١٦٢]

حضرت سعید بن مسیّب نے فرمایا: بلاشبہ حضرت محمد ﷺ کے صحابۂ کرام ؓ تو اس درخت کو پہچان نہ سکے اور تم لوگوں نے اسے پہچان لیا! تم لوگ ان سے زیادہ جانتے ہو؟

٤١٦٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا طَارِقٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَرَجَعْنَا إِلَيْهَا الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَمِيَتْ عَلَيْنَا. [راجع: ٤١٦٢]

[4164] حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے، وہ اپنے باپ حضرت مسیّب ؓ سے بیان کرتے ہیں، وہ ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے اس درخت کے نیچے بیعت کی تھی، انھوں نے فرمایا: جب ہم دوسرے سال ادھر گئے تو ہمیں پتہ ہی نہ چل سکا کہ وہ کون سا درخت تھا۔

٤١٦٥ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ: ذُكِرَتْ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةُ فَضَحِكَ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ شَهِدَهَا. [راجع: ٤١٦٢]

[4165] حضرت طارق بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ سعید بن مسیّب کی مجلس میں [الشجرة] کا ذکر ہوا تو وہ ہنس پڑے اور کہا: میرے والد گرامی نے مجھے بتایا تھا اور وہ اس درخت کے نیچے بیعت کے وقت وہاں موجود تھے۔

٤١٦٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ أَبِي أَوْفَى وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ: «اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ». فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى». [راجع: ١٤٩٧]

[4166] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے اور وہ اصحاب شجرہ میں سے ہیں، انھوں نے فرمایا: جب لوگ نبی ﷺ کے پاس صدقہ لے کر آتے تو آپ ان کے لیے دعا فرماتے: ''اے اللہ! ان پر رحمت نازل فرما۔'' چنانچہ میرے والد بھی آپ کے پاس صدقہ لے کر آئے تو آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ابی اوفی کی اولاد پر رحمت نازل فرما۔''

٤١٦٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ

[4167] حضرت عباد بن تمیم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حرہ کے دن عبداللہ بن حنظلہ کی طرف بیعت

تَمِيم قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحَرَّةِ - وَالنَّاسُ يُبَايِعُونَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْظَلَةَ - فَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ: عَلَى مَا يُبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسَ؟ قِيلَ لَهُ: عَلَى الْمَوْتِ، قَالَ: لَا أُبَايِعُ عَلَى ذٰلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَكَانَ شَهِدَ مَعَهُ الْحُدَيْبِيَةَ. [راجع: ٢٩٥٩]

کر رہے تھے تو حضرت ابن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: ابن حنظلہ لوگوں سے کس شرط پر بیعت لے رہے ہیں؟ انھیں بتایا گیا: وہ موت پر بیعت لے رہے ہیں۔ انھوں نے فرمایا: میں تو رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی دوسرے شخص سے موت پر بیعت نہیں کروں گا۔ اور وہ (عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) آپ ﷺ کے ہمراہ حدیبیہ میں موجود تھے۔

٤١٦٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ -: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيهِ.

[4168] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ اصحاب شجرہ میں سے تھے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرتے، پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوتے تو دیواروں کا اتنا سایہ نہ ہوتا تھا کہ ہم اس میں بیٹھ سکتے۔

٤١٦٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ. [راجع: ٢٩٦٠]

[4169] حضرت یزید بن ابو عبید سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نے حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کی کس شرط پر بیعت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا: موت پر۔

٤١٧٠ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقِيتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ: طُوبَى لَكَ، صَحِبْتَ النَّبِيَّ ﷺ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثْنَا بَعْدَهُ.

[4170] حضرت مسیّب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: آپ کو مبارک ہو! آپ نے نبی ﷺ کی صحبت اختیار کی اور تمھیں درخت کے نیچے آپ ﷺ سے بیعت رضوان کا موقع ملا۔ انھوں نے فرمایا: اے بھتیجے! تم نہیں جانتے کہ ہم نے آپ ﷺ کے بعد کیا کیا کام کیے۔

٤١٧١ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ - هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ - عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ

[4171] حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ ہم نے درخت کے نیچے نبی ﷺ سے بیعت کی تھی۔

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

[راجع: ١٣٦٣]

٤١٧٢ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾ قَالَ: الْحُدَيْبِيَةُ، قَالَ أَصْحَابُهُ: هَنِيئًا مَّرِيئًا فَمَا لَنَا؟ فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿لِيُدْخِلَ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ﴾.

[4172] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: فتح مبین سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: (اللہ کے نبی!) آپ کے لیے یہ مبارک ہے۔ ہمارے لیے کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اللہ تعالیٰ اہل ایمان ایسے مردوں اور خواتین کو باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔''

قَالَ شُعْبَةُ: فَقَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا كُلِّهِ عَنْ قَتَادَةَ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: أَمَّا ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ﴾ فَعَنْ أَنَسٍ؟ وَأَمَّا: هَنِيئًا مَّرِيئًا، فَعَنْ عِكْرِمَةَ. [انظر: ٤٨٣٤]

شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے کوفہ میں آکر حضرت قتادہ کے حوالے سے اس پوری حدیث کو بیان کیا۔ پھر جب میں واپس آیا تو ان سے اس کا تذکرہ کیا تو انھوں نے وضاحت کی کہ ﴿اِنَّا فَتَحْنَالَكَ﴾ کا حصہ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور ﴿هَنِيئًا مَرِيئًا﴾ کے الفاظ حضرت عکرمہ سے نقل کردہ ہیں۔

٤١٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَّجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ - وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ - قَالَ: إِنِّي لَأُوقِدُ تَحْتَ الْقُدُورِ بِلُحُومِ الْحُمُرِ إِذْ نَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُّحُومِ الْحُمُرِ.

[4173] حضرت زاہر بن اسود اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اور وہ بیعت رضوان میں شریک تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں گدھوں کا گوشت ہنڈیا میں پکا رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایک اعلان کرنے والے نے اعلان کیا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے تمھیں گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا ہے۔

٤١٧٤ - وَعَنْ مَّجْزَأَةَ، عَنْ رَّجُلٍ مِّنْهُمْ مِّنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُهُ أُهْبَانُ بْنُ أَوْسٍ وَّكَانَ اشْتَكٰى رُكْبَتَهُ وَكَانَ إِذَا سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ رُكْبَتِهِ وِسَادَةً.

[4174] حضرت مجزأہ اسلمی سے روایت ہے، وہ اپنے ہی قبیلے کے ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں جو بیعت رضوان میں شریک تھے اور ان کا نام اُہبان بن اوس رضی اللہ عنہ تھا، ان کے ایک گھٹنے میں تکلیف تھی، اس لیے جب وہ سجدہ کرتے تو اس گھٹنے کے نیچے کوئی (نرم) تکیہ رکھ لیتے تھے۔

٤١٧٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ - قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ أُتُوا بِسَوِيقٍ فَلَاكُوهُ.

[4175] حضرت سوید بن نعمان ؓ سے روایت ہے اور وہ اصحاب شجرہ سے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام ؓ کے پاس ستو لائے گئے جسے انھوں نے نوش کیا۔

تَابَعَهُ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ. [راجع: ٢٠٩]

معاذ نے شعبہ سے روایت کرنے میں ابن عدی کی متابعت کی ہے۔

٤١٧٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ -: هَلْ يُنْقَضُ الْوِتْرُ؟ قَالَ: إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِهِ فَلَا تُوتِرْ مِنْ آخِرِهِ.

[4176] ابو جمرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائذ بن عمرو ؓ سے وتر توڑنے کے متعلق سوال کیا، اور وہ نبی ﷺ کے اصحاب اور بیعت رضوان کرنے والوں سے ہیں، انھوں نے فرمایا: جب تم نے رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لیے ہیں تو پھر رات کے آخری حصے میں پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں نقض وتر کا مسئلہ بیان ہوا ہے۔ اگر کوئی نماز عشاء کے بعد وتر پڑھ لے اور سو جائے، پھر رات کے کسی حصے میں بیدار ہو کر تہجد پڑھنا چاہے تو پہلے سے ادا کردہ وتروں کی تعداد کو ایک رکعت پڑھ کر جفت کرنا نقض وتر کہلاتا ہے۔ صحابۂ کرام ؓ میں نقض وتر کے متعلق اختلاف تھا، کچھ حضرات اس کے قائل تھے اور اکثریت اس کے خلاف تھی۔ اس سلسلے میں ہمارا موقف یہ ہے کہ اگر کسی نے رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لیے ہیں تو اگر رات کے پچھلے حصے میں نفل پڑھنے کے لیے وقت میسر آئے تو اسے مزید نفل پڑھنے کی اجازت ہے۔ وہ نہ تو نقض وتر کرے اور نہ دوبارہ وتروں کو ادا کرے۔ حضرت عائذ بن عمرو ؓ نے مذکورہ حدیث میں اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔

٤١٧٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ - وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَه لَيْلًا - فَسَأَلَهُ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا عُمَرُ،

[4177] حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے، وہ اپنے باپ (اسلم) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر (سفر حدیبیہ) میں تھے اور حضرت عمر بن خطاب ؓ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ رات کا وقت تھا۔ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے آپ ﷺ سے کوئی بات پوچھی لیکن رسول اللہ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ انھوں نے پھر پوچھا تب بھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ انھوں نے تیسری بار پوچھا

نَزَرْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُجِيبُكَ. قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِينَ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ، فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي، قَالَ: فَقُلْتُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ وَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: «لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾. [انظر: ٤٨٣٣، ٥٠١٢]

مگر پھر بھی آپ کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ آخر حضرت عمر بن خطاب ؓ نے خود سے مخاطب ہو کر کہا: اے عمر! تجھے تیری ماں روئے، تو نے تین مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے اصرار سے سوال کیا مگر آپ نے ایک دفعہ بھی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر ؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو ایڑی لگائی اور مسلمانوں سے آگے بڑھ گیا۔ مجھے اندیشہ تھا کہ مبادا میری بابت قرآن میں کچھ حکم آ جائے۔ میں تھوڑی دیر ٹھہرا تھا کہ میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو مجھے پکار رہا تھا۔ مجھے مزید خطرہ لاحق ہوا کہ شاید میرے بارے میں کچھ قرآن اترا ہو۔ آخر کار میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا: ''آج رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے اس تمام کائنات سے زیادہ عزیز اور پیاری ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ سورت تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾

٤١٧٨، ٤١٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ حِينَ حَدَّثَ هٰذَا الْحَدِيثَ حَفِظْتُ بَعْضَهُ، وَثَبَّتَنِي مَعْمَرٌ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ - يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ - قَالَا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَبَعَثَ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى كَانَ بِغَدِيرِ الْأَشْطَاطِ أَتَاهُ عَيْنُهُ قَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ الْأَحَابِيشَ وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ

[4179,4178] حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت مروان بن حکم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ حدیبیہ کے سال ایک ہزار سے کچھ زائد صحابۂ کرام ؓ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ آپ جب ذوالحلیفہ پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانوروں کو ہار پہنائے اور ان کا شعار کیا۔ وہاں سے آپ نے عمرے کا احرام باندھا، پھر قبیلۂ خزاعہ سے ایک جاسوس بھیجا اور خود نبی ﷺ سفر کرتے رہے۔ جب غدیر اشطاط پہنچے تو آپ کے جاسوس نے اطلاع دی کہ قریش نے آپ (کے مقابلے) کے لیے بہت بڑا لشکر تیار کیا ہوا ہے۔ انھوں نے مختلف قبائل کو اکٹھا کر رکھا ہے اور وہ آپ سے لڑنا چاہتے ہیں، نیز آپ کو بیت اللہ سے روکنے کا پروگرام رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! مجھے

عَنِ الْبَيْتِ وَمَانِعُوكَ، فَقَالَ: «أَشِيرُوا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ، أَتَرَوْنَ أَنْ أَمِيلَ إِلَى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّونَا عَنِ الْبَيْتِ؟ فَإِنْ يَأْتُونَا كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَّحْرُوبِينَ». قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! خَرَجْتَ عَامِدًا لِّهٰذَا الْبَيْتِ لَا تُرِيدُ قَتْلَ أَحَدٍ وَّلَا حَرْبَ أَحَدٍ، فَتَوَجَّهْ لَهُ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ، قَالَ: «امْضُوا عَلَى اسْمِ اللهِ». [راجع: ١٦٩٤، ١٦٩٥]

مشورہ دو، کیا تم مناسب سمجھتے ہو کہ میں ان کے اہل و عیال پر حملہ کر دوں جو ہمیں بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں؟ اگر وہ لوگ (اپنے اہل و عیال کو بچانے کی خاطر) ہمارے پاس (لڑائی کرنے) آ گئے تو اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے ہمارے جاسوس کو بچا لیا ہے۔ اور اگر وہ نہ آئے تو ہم ان کے بال بچوں پر حملہ کر کے انھیں جنگ کی حالت میں چھوڑ دیں گے۔" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ تو بیت اللہ کا ارادہ کر کے روانہ ہوئے ہیں، نہ تو ہم کسی کو قتل کرنا چاہتے ہیں اور نہ ہمارا کسی سے لڑنے کا پروگرام ہی ہے، اس لیے آپ سیدھے بیت اللہ تشریف لے جائیں، جو شخص اس سلسلے میں رکاوٹ بنے گا ہم اس سے جنگ کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ٹھیک ہے، اللہ کا نام لے کر اپنا سفر جاری رکھو۔"

٤١٨٠، ٤١٨١ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ خَبَرًا مِّنْ خَبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي عُمْرَةِ الْحُدَيْبِيَةِ، فَكَانَ فِيمَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ، وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ وَّإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَّهُ إِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ، وَأَبَى سُهَيْلٌ أَنْ يُّقَاضِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِلَّا عَلَى ذٰلِكَ، فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذٰلِكَ وَامَّعَضُوا فَتَكَلَّمُوا فِيهِ، فَلَمَّا أَبَى سُهَيْلٌ أَنْ يُّقَاضِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِلَّا عَلَى ذٰلِكَ كَاتَبَهُ

[4181,4180] امام ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی، انھوں نے حضرت مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ دونوں رسول اللہ ﷺ سے عمرۂ حدیبیہ کا قصہ بیان کرتے ہیں (امام زہری نے کہا:) عروہ نے مجھے ان دونوں سے جو خبر دی اس میں یہ بھی تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے دن سہیل بن عمرو سے ایک مقررہ مدت تک کے لیے صلح نامہ لکھنے کا ارادہ کیا تو سہیل بن عمرو کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ آپ کے پاس ہم سے جو شخص بھی آئے گا، اگرچہ وہ آپ کے دین پر ہو، آپ کو اسے ہمارے پاس واپس کرنا ہو گا۔ آپ ہمارے اور اس کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں کھڑی کریں گے۔ سہیل، اسی شرط پر رسول اللہ ﷺ سے صلح کرنے میں اڑا رہا لیکن مسلمان اس شرط پر صلح کرنے سے بہت کبیدہ خاطر تھے۔ وہ اسے بہت گراں خیال کرتے

رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا جَنْدَلِ ابْنَ سُهَيْلٍ يَوْمَئِذٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، وَلَمْ يَأْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَحَدٌ مِّنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا، وَجَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهِيَ عَاتِقٌ، فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا أَنْزَلَ. [راجع: ١٦٩٤، ١٦٩٥]

تھے اور اس بارے میں گفتگو کر رہے تھے جبکہ سہیل کو اسی شرط پر رسول اللہ ﷺ سے صلح کرنے پر اصرار تھا۔ بالآخر رسول اللہ ﷺ نے یہ شرط بھی صلح نامہ میں لکھ دی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسی دن سہیل کے بیٹے حضرت ابوجندل ؓ کو اس کے باپ سہیل بن عمرو کے پاس لوٹا دیا، بلکہ اس کے بعد جو بھی مرد مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا آپ اسے معینہ مدت میں واپس کرتے رہے۔ اس دوران میں کچھ اہل ایمان خواتین (مکہ سے) ہجرت کر کے آئیں۔ عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی حضرت ام کلثوم ؓ بھی ان مہاجر خواتین میں سے تھیں جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہجرت کر کے آئی تھیں اور وہ نوجوان عورت تھیں۔ اس کے اہل خانہ آئے اور رسول اللہ ﷺ سے اس کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مہاجر خواتین کے متعلق آیات نازل فرمائیں۔

٤١٨٢ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ يُبَايِعْنَكَ﴾

[4182] ابن شہاب نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر ؒ نے خبر دی کہ نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ درج ذیل آیت کے مطابق مہاجر خواتین کا امتحان لیتے تھے: ''اے نبی! جب تمھارے پاس اہل ایمان خواتین بیعت کے لیے آئیں۔''

وَعَنْ عَمِّهِ قَالَ: بَلَغَنَا حِينَ أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ ﷺ أَنْ يَرُدَّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرٍ. فَذَكَرَهُ بِطُولِهِ. [راجع: ٢٧١٣]

اور ان کے چچا (محمد بن مسلم زہری) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں وہ حدیث بھی معلوم ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا تھا کہ جو مسلمان عورتیں ہجرت کر کے چلی آئی ہیں ان کے مشرک شوہروں کو وہ سب کچھ واپس کر دیا جائے جو انھوں نے اپنی بیویوں پر خرچ کیا ہے۔ اور ہمیں ابوبصیر ؓ کے واقعے کی خبر بھی پہنچی ہے، پھر انھوں نے تفصیل سے اس کا ذکر کیا۔

فائدہ: صلح حدیبیہ کی تفصیلات اور حضرت ابوبصیر ؓ کے واقعہ کو جاننے کے لیے بخاری حدیث: 2732 کا مطالعہ کریں۔

٤١٨٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ، فَقَالَ: إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ. [راجع: ١٦٣٩]

[4183] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فتنے کے زمانے میں عمرے کے ارادے سے نکلے، پھر انھوں نے کہا: اگر مجھے بیت اللہ جانے سے روک دیا گیا تو ہم اسی طرح کریں گے جس طرح ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں کیا تھا۔ پھر انھوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی صلح حدیبیہ کے موقع پر صرف عمرے کا احرام باندھا تھا۔

٤١٨٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ أَهَلَّ وَقَالَ: إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ، وَتَلَا: ﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١]. [راجع: ١٦٣٩]

[4184] حضرت نافع ہی سے روایت ہے، وہ حضرت ابن عمر ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے عمرے کا احرام باندھا اور کہا: اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان کوئی حائل ہوا (رکاوٹ بنا) تو میں اسی طرح کروں گا جس طرح نبی ﷺ نے کیا تھا، جس وقت کفار قریش، آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوئے تھے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''یقیناً تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ (کی ذات) میں بہترین نمونہ ہے۔''

٤١٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللهِ قَالَ لَهُ: لَوْ أَقَمْتَ الْعَامَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَّا تَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ، وَقَالَ: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةً، فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ، وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ

[4185] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے ایک بیٹے نے ابن عمر سے عرض کی: اگر آپ اس سال عمرے کے لیے نہ جائیں تو بہتر ہے کیونکہ اندیشہ ہے کہ آپ بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نکلے تو کفار قریش نے ہمیں بیت اللہ جانے سے روک دیا تھا۔ نبی ﷺ نے قربانی کے جانور وہیں ذبح کر دیے اور اپنے سر کے بال بھی منڈوا دیے۔ آپ کے صحابۂ کرام ؓ نے بھی سروں کے بال کٹوائے۔ انھوں نے (مزید) فرمایا: میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا ہے، اس لیے اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہوئی تو میں بیت اللہ کا طواف کروں گا اور اگر مجھے روک دیا گیا تو میں وہی کچھ

اللهِ ﷺ، فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: مَا أَرَى شَأْنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَّعَ عُمْرَتِي، فَطَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا وَّسَعْيًا وَّاحِدًا حَتّٰى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا. [راجع: ١٦٣٩]

کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ پھر تھوڑی دور گئے تو فرمایا کہ میں (حج اور عمرے) دونوں کا ایک ہی حال خیال کرتا ہوں، اس لیے میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حج اور عمرہ دونوں واجب کر لیے ہیں۔ پھر انھوں نے (مکہ پہنچ کر) ایک طواف اور ایک سعی کی یہاں تک کہ دونوں سے احرام کھولا۔

٤١٨٦ - حَدَّثَنِي شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ: سَمِعَ النَّضْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، وَلٰكِنْ عُمَرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْسَلَ عَبْدَ اللهِ إِلٰى فَرَسٍ لَّهُ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِي بِهِ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَعُمَرُ لَا يَدْرِي بِذٰلِكَ فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْفَرَسِ فَجَاءَ بِهِ إِلٰى عُمَرَ وَعُمَرُ يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتّٰى بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَهِيَ الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ. [راجع: ٣٩١٦]

[4186] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: لوگ باتیں کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد گرامی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمان ہوئے تھے، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ حدیبیہ کے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک انصاری کے پاس اپنا گھوڑا لانے کے لیے بھیجا تاکہ اسے جہاد میں استعمال کریں۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ درخت کے نیچے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لے رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہیں تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ کی بیعت کی، پھر گھوڑا لینے کے لیے گئے اور اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ جہاد کے لیے زرہ پہن رہے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ درخت کے نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے عبداللہ کو ساتھ لے کر گئے حتی کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ یہ ہے اصل واقعہ جس کے متعلق لوگ باتیں کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمان ہوئے ہیں۔

٤١٨٧ - وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا:

[4187] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ حدیبیہ کے دن نبی ﷺ کے ہمراہ تھے جو درختوں کے سائے میں پھیل گئے۔ پھر اچانک لوگ نبی ﷺ کے اردگرد جمع ہو

أَنَّ النَّاسَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَومَ الْحُدَيْبِيَةِ تَفَرَّقُوا فِي ظِلَالِ الشَّجَرِ، فَإِذَا النَّاسُ مُحْدِقُونَ بِالنَّبِيِّ ﷺ فقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ! انْظُرْ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَوَجَدَهُمْ يُبَايِعُونَ فَبَايَعَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَايَعَ. [راجع: ٣٩١٦]

گئے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: اے عبداللہ! دیکھو لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہیں چنانچہ انھوں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ آپ ﷺ کی بیعت کر رہے ہیں، پھر انھوں نے بھی بیعت کر لی۔ اس کے بعد حضرت عمر ؓ کے پاس واپس آ کر بتایا تو وہ گئے اور انھوں نے بھی آپ ﷺ کی بیعت کی۔

٤١٨٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْلَى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ اعْتَمَرَ فَطَافَ فَطُفْنَا مَعَهُ، وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ. [راجع: ١٦٠٠]

[4188] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے جب عمرہ قضاء کیا تو ہم آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا۔ آپ نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب آپ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تو ہم مکہ والوں سے آپ کی حفاظت کر رہے تھے، مبادا کوئی آپ کو تکلیف پہنچائے۔

فائدہ: اسے عمرۃ القضاء اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ عمرہ اس فیصلے کے مطابق ہوا تھا جو رسول اللہ ﷺ اور کفار قریش کے درمیان ہوا تھا، اسے گزشتہ سال کی قضاء کے طور پر عمرہ قضاء نہیں کہا جاتا جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔

٤١٨٩ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَصِينٍ قَالَ: قَالَ أَبُو وَائِلٍ: لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مِّنْ صِفِّينَ أَتَيْنَاهُ نَسْتَخْبِرُهُ فَقَالَ: اتَّهِمُوا الرَّأْيَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَّلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَمْرَهُ لَرَدَدْتُّ وَاللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَّعْرِفُهُ قَبْلَ هٰذَا الْأَمْرِ، مَا نَسُدُّ مِنْهَا خُصْمًا إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا خُصْمٌ مَّا نَدْرِي كَيْفَ نَأْتِي لَهُ. [راجع: ٣١٨١]

[4189] حضرت ابو وائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت سہل بن حنیف ؓ جنگ صفین سے واپس آئے تو اس کے حالات معلوم کرنے کے لیے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، انھوں نے فرمایا کہ تم لوگ اس جنگ کے بارے میں اپنی رائے کو متہم کرو۔ میں حدیبیہ کے دن ابوجندل ؓ کی واپسی کے وقت موجود تھا، اگر میرے لیے رسول اللہ ﷺ کے حکم کو ماننے سے انکار ممکن ہوتا تو میں اس دن ضرور حکم عدولی کرتا لیکن (مصالح کو) اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے تھے۔ ہمارا حال یہ تھا کہ جب ہم کسی مشکل کام کے لیے اپنی تلواروں کو اپنے کندھوں پر رکھتے تو صورت حال آسان ہو جاتی اور ہم مشکل حل کر لیتے

لیکن اس جنگ کا کچھ عجیب حال تھا، اس میں ہم ایک کنارے کو بند کرتے تو دوسرا کنارہ کھل جاتا تھا، ہم نہیں جانتے کہ ہمیں کیا تدبیر کرنی چاہیے۔

٤١٩٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ: «أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً».

[4190] حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حدیبیہ کے روز نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے سر کی جوئیں تجھے تکلیف دے رہی ہیں؟'' میں نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''اپنا سر منڈوا دو اور تین دن کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا ایک جانور ذبح کرو۔''

قَالَ أَيُّوبُ: لَا أَدْرِي بِأَيِّ هٰذَا بَدَأَ. [راجع: ١٨١٤]

(راویٔ حدیث) ایوب کہتے ہیں کہ اب مجھے یاد نہیں رہا کہ میرے استاد نے پہلے کیا ذکر کیا تھا۔

٤١٩١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ، قَالَ: وَكَانَتْ لِي وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلَى وَجْهِي فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «يُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِۦٓ أَذًى مِّن رَّأْسِهِۦ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة: ١٩٦]. [راجع: ١٨١٤]

[4191] حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مقام حدیبیہ میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ہم نے احرام باندھ رکھا تھا اور مشرکین مکہ نے ہمیں عمرہ کرنے سے روک دیا تھا۔ میرے سر پر لمبے لمبے بال تھے۔ ان میں پڑی ہوئی جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں تمھارے سر کی جوئیں اذیت پہنچا رہی ہیں؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ انھوں نے کہا: اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''جو شخص مریض ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو تو (سر منڈوا سکتا ہے بشرطیکہ) روزوں سے یا صدقہ سے یا قربانی سے اس کا فدیہ ادا کرے۔''

(٣٧) بَابُ قِصَّةِ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ

باب: 37- قبیلۂ عکل و عرینہ کا واقعہ

٤١٩٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ نَاسًا مِّنْ عُكْلٍ وَّعُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَّلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَّاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذَوْدٍ وَّرَاعٍ، وَّأَمَرَهُمْ أَنْ يَّخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَانْطَلَقُوا حَتّٰى إِذَا كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ ﷺ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ، وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوا عَلٰى حَالِهِمْ. [راجع: ٢٣٣]

[4192] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ قبیلۂ عکل اور عرینہ کے چند لوگ مدینہ طیبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کلمۂ توحید پڑھ کر اظہار اسلام کیا اور عرض کرنے لگے: اللہ کے نبی! ہم لوگ مویشی رکھتے ہیں، زرعی زمینوں والے نہیں ہیں۔ انھیں مدینہ طیبہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو رسول اللہ ﷺ نے کچھ اونٹ اور ایک چرواہا ان کے ساتھ کر دیا اور حکم دیا کہ شہر سے باہر کھلی فضا میں نکل جائیں اور ان اونٹوں کا دودھ اور پیشاب نوش کریں۔ وہ روانہ ہوئے لیکن حرہ کے کنارے پہنچتے ہی وہ اسلام سے برگشتہ ہو گئے اور نبی ﷺ کے چرواہے کو قتل کر کے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ نبی ﷺ کو جب ان کی خبر ملی تو آپ نے چند صحابہ کو ان کے تعاقب میں بھیجا (جب وہ انھیں پکڑ کر لائے تو) آپ نے انھیں سزا دینے کا حکم دیا، چنانچہ ان کی آنکھوں میں گرم آہنی سلائیاں پھیری گئیں۔ ان کے ہاتھ کاٹ دیے گئے اور انھیں گرم پتھریلی زمین میں ڈال دیا گیا۔ آخر وہ اسی حالت میں مر گئے۔

قَالَ قَتَادَةُ: وَبَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ. وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ: مِنْ عُرَيْنَةَ، قَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَّأَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ: قَدِمَ نَفَرٌ مِّنْ عُكْلٍ.

قتادہ نے کہا: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی ﷺ اس کے بعد صحابۂ کرام ؓ کو صدقہ کرنے کی ترغیب دلایا کرتے اور مثلہ کرنے سے منع کرتے تھے۔ شعبہ، ابان اور حماد نے قتادہ سے بیان کیا کہ یہ لوگ قبیلۂ عرینہ کے تھے۔ یحییٰ بن ابو کثیر اور ایوب نے ابو قلابہ کے ذریعے سے حضرت انس ؓ سے روایت کی کہ قبیلۂ عکل کے چند لوگ آئے۔

٤١٩٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَالْحَجَّاجُ

[4193] حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ سے روایت ہے، انھوں نے ایک دن لوگوں سے مشورہ لیا اور فرمایا: تم اس قسامہ کے متعلق کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے کہا: یہ حق ہے۔

الصَّوَّافُ قَالَا: حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ بِالشَّامِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمَ قَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي هٰذِهِ الْقَسَامَةِ؟ فَقَالُوا: حَقٌّ قَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَضَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَبْلَكَ.

رسول اللہ ﷺ نے اس کے مطابق فیصلہ فرمایا اور آپ سے پہلے خلفائے راشدین نے بھی اس کے مطابق فیصلہ کیا۔

قَالَ: وَأَبُو قِلَابَةَ خَلْفَ سَرِيرِهِ. فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ: فَأَيْنَ حَدِيثُ أَنَسٍ فِي الْعُرَنِيِّينَ؟ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: إِيَّايَ حَدَّثَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ.

ابو رجاء بیان کرتے ہیں: اس وقت ابوقلابہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے تخت کے پیچھے (کھڑے) تھے۔ اتنے میں عنبسہ بن سعید نے کہا: پھر قبیلۂ عرینہ کے لوگوں کے متعلق حضرت انس ؓ سے مروی حدیث کہاں گئی؟ اس پر ابوقلابہ نے کہا کہ حضرت انس ؓ نے خود مجھ سے بیان کی تھی۔

قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ: مِنْ عُرَيْنَةَ، وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ: مِنْ عُكْلٍ، وَذَكَرَ الْقِصَّةَ. [راجع: ٢٣٣]

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس ؓ کے حوالے سے صرف عرینہ کا نام لیا ہے اور ابوقلابہ نے اپنی روایت میں حضرت انس ؓ کے حوالے سے صرف قبیلۂ عکل کا ذکر کیا ہے، پھر مذکورہ واقعہ تفصیل سے بیان کیا۔

(٣٨) بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ قَرَدٍ وَّهِيَ الْغَزْوَةُ الَّتِي أَغَارُوا فِيهَا عَلَى لِقَاحِ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ خَيْبَرَ بِثَلَاثٍ

باب: 38- غزوۂ ذی قرد کا بیان اور یہ وہی غزوہ ہے جس میں مشرکین نے نبی ﷺ کی شیر دار اونٹنیوں پر ڈاکا ڈالا تھا۔ یہ غزوۂ خیبر سے تین دن پہلے کا واقعہ ہے

٤١٩٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ: خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُولَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَرْعَى بِذِي قَرَدٍ، قَالَ: فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ: أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ، قَالَ: فَصَرَخْتُ

[4194] حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں صبح کی اذان سے پہلے گھر سے نکلا جبکہ رسول اللہ ﷺ کی دودھ والی اونٹنیاں مقام ذی قرد میں چر رہی تھیں۔ اس دوران میں مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کا غلام ملا تو اس نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ کی دودھ دینے والی اونٹنیاں پکڑ لی گئی ہیں۔ میں نے پوچھا: انھیں کس نے پکڑا ہے؟ اس نے کہا: قبیلۂ غطفان کے لوگ

ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ: يَا صَبَاحَاهُ، قَالَ: فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِي حَتَّى أَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْتَقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي، وَكُنْتُ رَامِيًا وَّأَقُولُ: أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ، وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ، وَأَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً، قَالَ: وَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ، فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ: «يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ»، قَالَ: ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ. [راجع: ٣٠٤١]

لے گئے ہیں۔ میں نے دستور کے مطابق یاصباحاہ کی تین چیخیں لگائیں اور مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں کے درمیان اپنی آواز پہنچائی، پھر سامنے کی طرف تیز دوڑا یہاں تک کہ میں نے ان کو ایک چشمے پر پانی پیتے ہوئے پالیا۔ میں چونکہ تیرانداز تھا، اس لیے انھیں تیر مارنا شروع کر دیے، ساتھ ہی یہ شعر پڑھتا تھا:

میں ہوں سلمہ بن اکوع جان لو
آج کمینے سب مریں گے مان لو

میں نے تمام اونٹنیاں واپس کر لیں اور ان سے تیس چادریں بھی چھین لیں۔ پھر نبی ﷺ اور دوسرے لوگ بھی پہنچ گئے۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ لوگ پیاسے تھے۔ میں نے پانی پینے سے انھیں روک دیا ہے۔ آپ ان کی طرف ابھی چند لوگوں کو بھیج دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اکوع کے بیٹے! آپ اپنی اشیاء کے مالک بن گئے ہیں۔ اب ان پر نرمی کریں اور انھیں معاف کر دیں۔'' تاہم ہم واپس آ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی اونٹنی کے پیچھے سوار کر لیا حتی کہ ہم مدینہ طیبہ آ گئے۔

(٣٩) بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ

باب: 39- غزوۂ خیبر کا بیان

٤١٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ - وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ - صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ، فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ٢٠٩]

[4195] حضرت سوید بن نعمان ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ وہ خیبر کے سال نبی ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ فرماتے ہیں کہ جب ہم مقام صہباء پر پہنچے جو خیبر کے قریب ہے تو آپ ﷺ نے وہاں نماز عصر ادا کی، پھر کھانا طلب فرمایا۔ آپ کو صرف ستو پیش کیے گئے۔ آپ کے حکم کے مطابق انھیں پانی میں گھول دیا گیا۔ پھر آپ نے وہ تیار شدہ ستو کھائے اور ہم نے بھی کھائے۔ اس کے بعد آپ نماز مغرب ادا کرنے کے لیے اٹھے۔ آپ نے صرف

کلی کی اور ہم نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر آپ نے نماز مغرب ادا کی اور نئے سرے سے وضو نہیں کیا۔

٤١٩٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ، فَسِرْنَا لَيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ: يَا عَامِرُ! أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؟ - وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا - فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ:

[4196] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے تو ہم رات بھر چلتے رہے۔ ایک آدمی نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے عامر! تم ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے ہو؟ حضرت عامر رضی اللہ عنہ شاعر تھے، اپنی سواری سے اتر کر حدی خوانی کرتے ہوئے یہ شعر سنانے لگے:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَّكَ مَا اتَّقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

گر نہ ہوتی تیری رحمت اے شاہ عالی صفات
تو نمازیں ہم نہ پڑھتے اور نہ دیتے ہم زکاۃ
تجھ پر صدقے جب تلک ہم زندہ رہیں
بخش دے ہم کو لڑائی میں عطا کر ثبات
اپنی رحمت ہم پہ نازل کر شہ والا صفات
جب وہ ناحق چیختے سنتے نہیں ہم ان کی بات
چیخ چلا کر انھوں نے ہم سے چاہی ہے نجات

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ هٰذَا السَّائِقُ؟» قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ، قَالَ: «يَرْحَمُهُ اللهُ»، قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ! لَوْ أَمْتَعْتَنَا بِهِ، فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ. فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ، أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ؟ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟» قَالُوا: عَلٰى لَحْمٍ، قَالَ:

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کون حدی خواں ہے؟'' لوگوں نے کہا: حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ! آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔'' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اب تو حضرت عامر رضی اللہ عنہ کے لیے شہادت یا جنت لازم ہو گئی۔ کاش! آپ ہمیں ان سے مزید فائدہ اٹھانے دیتے۔ پھر ہم خیبر آئے اور اہل خیبر کا محاصرہ کر لیا۔ اس دوران میں ہمیں سخت بھوک لگی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی۔ جس دن خیبر فتح ہوا اس رات لوگوں نے جگہ جگہ

«عَلٰى أَيِّ لَحْمٍ؟» قَالُوا: لَحْمُ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا»، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَوْ نُهْرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: «أَوْ ذَاكَ»، فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيرًا، فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ.

آگ روشن کی تو نبی ﷺ نے پوچھا: ''یہ کیسی آگ ہے؟'' صحابۂ کرام ؓ نے کہا: لوگ گوشت پکا رہے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''کس جانور کا گوشت ہے؟'' انھوں نے کہا: پالتو گدھوں کا گوشت ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس گوشت کو پھینک دو اور ہنڈیوں کو توڑ دو۔'' ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم (ایسا نہ کریں کہ) گوشت کو پھینک کر ہنڈیوں کو دھولیں؟ آپ نے فرمایا: ''یوں ہی کر لو۔'' پھر جب قوم صف بندی کر چکی تو حضرت عامر ؓ نے اپنی تلوار جو چھوٹی تھی ایک یہودی کی پنڈلی پر ماری تو اس کی نوک پلٹ کر حضرت عامر ؓ کے گھٹنے پر لگی۔ حضرت عامر ؓ اس زخم سے فوت ہو گئے۔

قَالَ: فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ: رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ يَدِي، قَالَ: «مَا لَكَ؟» قُلْتُ لَهُ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كَذَبَ مَنْ قَالَهُ، إِنَّ لَهُ أَجْرَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ - إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ، قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهُ».

راوی کا بیان ہے کہ جب سب لوگ واپس آئے تو سلمہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے (مغموم) دیکھ کر میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! لوگ کہتے ہیں کہ عامر کی نیکیاں بے کار گئیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جھوٹا ہے وہ شخص جو اس طرح کی باتیں کرتا ہے۔ حضرت عامر ؓ کو تو دوہرا اجر ملے گا...... پھر آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ایک ساتھ ملایا...... عامر نے تکلیف اور مشقت بھی اٹھائی اور اللہ کے راستے میں جہاد بھی کیا۔ شاید ہی کوئی ایسا عربی ہو جس نے ان جیسی مثال قائم کی ہو۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ: «نَشَأَ بِهَا». [راجع: ٢٤٧٧]

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، ان سے حاتم نے بیان کیا: کوئی عرب مدینہ طیبہ میں عامر جیسا پیدا نہیں ہوا۔

٤١٩٧ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَتٰى خَيْبَرَ لَيْلًا وَكَانَ إِذَا أَتٰى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ بِهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ،

[4197] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت خیبر پہنچے۔ اور آپ کی عادت تھی کہ جب کسی قوم کے پاس رات کے وقت پہنچتے تو صبح ہونے تک ان پر حملہ نہیں کرتے تھے، چنانچہ جب صبح ہوئی تو

فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتِ الْيَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَّاللهِ، مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ». [راجع: ٣٧١]

یہودی کلہاڑے اور ٹوکریاں لے کر باہر نکلے۔ جب انھوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے: اللہ کی قسم! یہ تو محمد اور ان کا لشکر ہے۔ اللہ کی قسم! یہ تو محمد اور ان کا لشکر ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''خیبر تباہ ہوگیا، جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر پڑیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کے لیے صبح بہت بری ہوتی ہے۔''

٤١٩٨ - أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَبَّحْنَا خَيْبَرَ بُكْرَةً فَخَرَجَ أَهْلُهَا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا بَصُرُوا بِالنَّبِيِّ ﷺ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَّاللهِ، مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ». فَأَصَبْنَا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ، فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ.

[4198] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے صبح کے وقت خیبر پر حملہ کیا۔ اس وقت یہودی اپنے کلہاڑے اور ٹوکریاں لیے باہر نکل رہے تھے۔ جب انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے: (حضرت) محمد (ﷺ) آ گئے ہیں اللہ کی قسم! محمد (ﷺ) لشکر لے کر حملہ آور ہوئے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی ذات سب سے بلند و برتر ہے۔ خیبر تباہ و برباد ہوگیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر پڑیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔'' ہمیں وہاں گدھوں کا گوشت ملا تو نبی ﷺ کی طرف سے ایک اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کے رسول، تمھیں گدھوں کے گوشت سے منع کرتے ہیں کیونکہ یہ پلید اور نجس ہیں۔

٤١٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ: أُكِلَتِ الْحُمُرُ، فَسَكَتَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: أُكِلَتِ الْحُمُرُ، فَسَكَتَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ: إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ. [راجع: ٣٧١]

[4199] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آنے والے نے آ کر کہا: گدھوں کا گوشت کھایا جا رہا ہے۔ اس پر آپ نے خاموشی اختیار کی۔ پھر وہ دوبارہ آیا اور کہا: گدھوں کا گوشت کھایا جا رہا ہے۔ آپ ﷺ اس مرتبہ بھی خاموش رہے۔ پھر وہ تیسری مرتبہ حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ گدھے ختم ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ایک منادی کے ذریعے سے اعلان کرایا: اللہ اور اس کے رسول تمھیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں، چنانچہ اس (اعلان)

کے بعد تمام ہانڈیاں الٹ دی گئیں، حالانکہ ان میں گوشت پک رہا تھا۔

٤٢٠٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الصُّبْحَ قَرِيبًا مِّنْ خَيْبَرَ بِغَلَسٍ ثُمَّ قَالَ: «اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ». فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ، فَقَتَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ، وَكَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ إِلَى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

[4200] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے نماز فجر خیبر کے قریب پہنچ کر اندھیرے میں ادا کی، پھر فرمایا: ''اللہ اکبر! خیبر برباد ہو چکا۔ یقیناً جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر جاتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بہت بری ہو جاتی ہے۔'' اس کے بعد یہودی گلیوں میں دوڑتے ہوئے نکلے۔ آخر کار نبی ﷺ نے جنگجو نوجوانوں کو قتل کر دیا، عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا۔ ان قیدی عورتوں میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں جو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں۔ پھر وہ نبی ﷺ کے حصے میں آ گئیں، چنانچہ آپ ﷺ نے ان کی آزادی کو حق مہر ٹھہرا کر ان سے نکاح کر لیا۔

فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ لِّثَابِتٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! آنْتَ قُلْتَ لِأَنَسٍ: مَا أَصْدَقَهَا؟ فَحَرَّكَ ثَابِتٌ رَّأْسَهُ تَصْدِيقًا لَّهُ. [راجع: ٣٧١]

(راویٔ حدیث) حضرت عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت ثابت سے پوچھا: اے ابومحمد! کیا تم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ آپ ﷺ نے (حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو) حق مہر کیا دیا تھا؟ حضرت ثابت نے اثبات میں اپنا سر ہلا دیا۔

٤٢٠١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَبَى النَّبِيُّ ﷺ صَفِيَّةَ فَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا.

[4201] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو قیدی بنا لیا، پھر انھیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔

فَقَالَ ثَابِتٌ لِأَنَسٍ: مَا أَصْدَقَهَا؟ قَالَ: أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا فَأَعْتَقَهَا. [راجع: ٣٧١]

(راویٔ حدیث) ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ ﷺ نے انھیں کیا حق مہر دیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا کہ خود ان کی ذات ہی حق مہر تھا، یعنی انھیں آزاد کر دیا تھا۔

٤٢٠٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ أَوْ قَالَ: لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ: اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا. إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَّهُوَ مَعَكُمْ»، وَأَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَقَالَ لِي: «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ!»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِّنْ كَنْزٍ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟» قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ! فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، قَالَ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ». [راجع: ٢٩٩٢]

[4202] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ خیبر پر حملہ کرنے کے لیے نکلے یا کہا: جب رسول اللہ ﷺ خیبر کی طرف متوجہ ہوئے تو لوگوں نے ایک وادی پر چڑھ کر نعرۂ تکبیر بلند کیا اور کہنے لگے: ''اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے آپ پر کچھ نرمی کرو۔ تم کسی بہرے یا غیر حاضر کو نہیں پکار رہے بلکہ تم ایک خوب سننے والے اور انتہائی قریب اللہ کو پکار رہے ہو۔ وہ ہر لحہ تمھارے ساتھ ہے۔'' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی سواری کے پیچھے تھا۔ آپ نے مجھے یہ کہتے ہوئے سنا: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ تو مجھے فرمایا: ''اے عبداللہ بن قیس!'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا میں تجھے ایک کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں آپ ضرور بتائیں، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! آپ نے فرمایا: ''وہ لاحول ولا قوة إلا باللّٰه ہے۔''

٤٢٠٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ الْتَقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا، فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ لَّا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ، فَقَالَ: مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ»، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَنَا صَاحِبُهُ، قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا

[4203] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے مقام پر رسول اللہ ﷺ اور مشرکین آمنے سامنے ہوئے تو خوب لڑائی ہوئی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ اپنے لشکر کی طرف واپس آ گئے اور مشرکین اپنے لشکر کی طرف لوٹ گئے، اس دوران میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں ایک ایسا شخص تھا جو جماعت سے الگ ہو جانے والے یا تنہا رہ جانے والے مشرک کو نہیں چھوڑتا تھا۔ وہ اس کا پیچھا کرتا اور اپنی تلوار سے اسے موت کے گھاٹ اتار دیتا۔ اس کے متعلق چرچا ہونے لگا کہ جتنا کام اس نے کیا ہے ہم میں سے کسی نے بھی اتنا کام نہیں کیا۔ لیکن رسول

وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ، قَالَ: فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ سَيْفَهُ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلٰى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَ: الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ: أَنَا لَكُمْ بِهِ، فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ». [راجع: ٢٨٩٨]

اللہ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا: ''تم آگاہ رہو کہ یہ شخص دوزخی ہے۔'' قوم میں سے ایک آدمی نے کہا: میں اس شخص کے ساتھ رہتا ہوں، چنانچہ وہ اس کے ساتھ رہا۔ جہاں وہ ٹھہرتا یہ بھی ٹھہر جاتا اور جب وہ تیز چلتا تو یہ بھی اس کے ساتھ تیز چلنے لگتا۔ جب وہ شخص زخموں سے نڈھال ہو گیا تو اس نے جلدی مرنا چاہا، اس لیے اس نے اپنی تلوار زمین پر رکھی اور اس کی تیز نوک اپنے سینے پر رکھی، پھر اپنی تلوار پر زور دیا، اس طرح اس نے خودکشی کر لی۔ دوسرا شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا: جس آدمی کے متعلق آپ نے ابھی ابھی ذکر کیا تھا کہ وہ جہنمی ہے اور لوگوں پر یہ بات بڑی گراں گزری تھی، میں نے اس کے متعلق ذمہ داری اٹھائی تھی، چنانچہ میں اس کی تلاش میں نکلا۔ وہ سخت زخمی ہو گیا اور جلدی مرنا چاہا تو اس نے اپنی تلوار کی نوک زمین پر رکھی، پھر اسے اپنے سینے کے درمیان کر کے اس پر جھول گیا اور خودکشی کر لی۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی بظاہر لوگوں کے سامنے اہل جنت والے کام کرتا ہے، حالانکہ وہ جہنمی ہوتا ہے اور اسی طرح کوئی آدمی بظاہر لوگوں کے سامنے اہل جہنم والے کام کرتا ہے لیکن انجام کار وہ جنتی ہوتا ہے۔''

٤٢٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ: «هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ». فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ أَشَدَّ الْقِتَالِ حَتّٰى كَثُرَتْ بِهِ

[4204] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم خیبر کی جنگ میں شریک تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے متعلق، جو آپ کے ہمراہ تھا اور اسلام کا دعوے دار تھا، فرمایا: ''یہ شخص اہل جہنم سے ہے۔'' جب لڑائی شروع ہوئی تو وہ شخص بڑی پامردی سے لڑا اور اسے بہت زیادہ زخم آئے۔ قریب تھا کہ کچھ لوگ شکوک وشبہات میں

الْجِرَاحَةُ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحَةِ فَأَهْوٰى بِيَدِهِ إِلٰى كِنَانَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا أَسْهُمًا فَنَحَرَ بِهَا نَفْسَهُ، فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! صَدَّقَ اللهُ حَدِيثَكَ، انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ: «قُمْ يَا فُلَانُ! فَأَذِّنْ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، إِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ». تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [راجع: ٣٠٦٢]

مبتلا ہو جاتے لیکن اس شخص کے لیے زخموں کی تکلیف ناقابل برداشت تھی، چنانچہ اس نے اپنے ترکش سے تیر نکالا اور اس سے اپنا سینہ چاک کر لیا۔ (یہ منظر دیکھ کر) کچھ مسلمان دوڑتے ہوئے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات کو سچا کر دکھایا ہے۔ اس شخص نے تیر سے اپنے سینے کو زخمی کر کے خودکشی کر لی ہے۔ آپ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: ''اے فلاں! اٹھ کر اعلان کر دو کہ جنت میں ایمان دار کے علاوہ کوئی دوسرا داخل نہیں ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کسی بدکار آدمی سے دین کو تقویت پہنچا دیتا ہے۔'' اس روایت کی متابعت معمر نے زہری سے کی ہے۔

٤٢٠٥ - وَقَالَ شَبِيبٌ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حُنَيْنًا. وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. تَابَعَهُ صَالِحٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ خَيْبَرَ، قَالَ: الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَسَعِيدٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[4205] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ جنگ حنین میں تھے۔ ابن مبارک نے یونس کے ذریعے سے امام زہری سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔ صالح نے زہری سے روایت کرنے میں ابن مبارک کی متابعت کی ہے۔ زبیدی نے کہا: مجھے زہری نے خبر دی کہ عبدالرحمٰن بن کعب نے ان سے بیان کیا، ان سے عبیداللہ بن کعب نے، انھوں نے کہا: مجھے اس صحابی نے بتایا جو غزوۂ خیبر میں نبی ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ زہری نے بیان کیا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ اور سعید بن مسیّب نے نبی ﷺ سے خبر دی۔

٤٢٠٦ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ! مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ: هٰذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ،

[4206] حضرت یزید بن ابو عبید سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر ایک زخم کا نشان دیکھا تو ان سے پوچھا: ابومسلم! یہ زخم کیسا ہے؟ انھوں نے فرمایا: یہ تلوار کا زخم ہے جو مجھے خیبر کے دن

فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَةُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ.

لگا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ سلمہ مارے گئے۔ تب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس پر تین مرتبہ دم کیا۔ میں نے اس وقت سے اب تک اس زخم کی کوئی تکلیف محسوس نہیں کی۔

٤٢٠٧ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: الْتَقَى النَّبِيُّ ﷺ وَالْمُشْرِكُونَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَاقْتَتَلُوا فَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ لَّا يَدَعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا أَجْزَأَ أَحَدٌ مَّا أَجْزَأَ فُلَانٌ، فَقَالَ: «إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ»، فَقَالُوا: أَيُّنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ كَانَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: لَأَتَّبِعَنَّهُ فَإِذَا أَسْرَعَ وَأَبْطَأَ كُنْتُ مَعَهُ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ». [راجع: ٢٨٩٨]

[4207] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ اور مشرکین کا ایک غزوے میں سخت مقابلہ ہوا۔ دونوں جم کر لڑے۔ پھر ہر فریق اپنے اپنے لشکر کی طرف چلا گیا۔ اس دوران میں مسلمانوں میں ایک ایسا آدمی تھا جو مشرکین کے کسی الگ ہونے والے اور تنہا رہنے والے شخص کو نہیں چھوڑتا تھا۔ وہ اس کے پیچھے لگ جاتا اور اپنی تلوار سے اسے قتل کر دیتا تھا۔ کہا گیا: اللہ کے رسول! کسی نے وہ کام نہیں کیا جو فلاں نے کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو جہنمی ہے۔'' صحابۂ کرام ؓ نے کہا: اگر وہ دوزخی ہے تو پھر ہم میں سے کون جنتی ہوگا؟ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: میں ضرور اس کا پیچھا کروں گا۔ وہ تیز دوڑے یا آہستہ چلے میں ضرور اس کے ساتھ رہوں گا، حتی کہ وہ جب زخمی ہوا اور جلدی مرنا چاہا تو اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور اس کی تیز نوک دار دھار اپنے سینے کے درمیان رکھی، پھر اس پر اپنا بوجھ ڈالا اور اس طرح اس نے خودکشی کر لی۔ اس کا پیچھا کرنے والا شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' اس نے تمام واقعہ آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''بے شک ایک آدمی لوگوں کے سامنے اہل جنت کے عمل کرتا ہے، حالانکہ وہ جہنمی ہوتا ہے۔ اسی طرح کوئی شخص لوگوں کی نظروں میں اہل جہنم کے عمل کرتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔''

٤٢٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، قَالَ: نَظَرَ أَنَسٌ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَى طَيَالِسَةً فَقَالَ: كَأَنَّهُمُ السَّاعَةَ يَهُودُ خَيْبَرَ.

[4208] حضرت ابوعمران سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن لوگوں پر زرد رنگ کی چادریں دیکھیں تو فرمایا: یہ لوگ اس وقت خیبر کے یہودیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔

٤٢٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَحِقَ بِهِ فَلَمَّا بِتْنَا اللَّيْلَةَ الَّتِي فُتِحَتْ قَالَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ يُفْتَحُ عَلَيْهِ»، فَنَحْنُ نَرْجُوهَا فَقِيلَ: هٰذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ. [راجع: ٢٩٧٥]

[4209] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ خیبر کی جنگ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے کیونکہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ انھوں نے دل میں کہا کہ میں نبی ﷺ سے پیچھے رہ جاؤں گا، اس لیے بعد میں وہ بھی آ گئے۔ جس رات خیبر فتح ہوا تھا، اس رات آپ ﷺ نے فرمایا: ”کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا یا علم وہ شخص پکڑے گا جسے اللہ اور اس کے رسول عزیز رکھتے ہیں اور اس کے ہاتھوں خیبر فتح ہوگا۔“ ہم سب لوگ اس سعادت کے امیدوار تھے۔ اچانک کہا گیا: وہ علی رضی اللہ عنہ آ گئے ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے انھیں جھنڈا عطا فرمایا، پھر ان کے ہاتھوں خیبر فتح ہوا۔

٤٢١٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ». قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟» فَقِيلَ: هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتّٰى كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ

[4210] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: ”میں کل یہ جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح عطا کرے گا۔ وہ شخص اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، نیز اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔“ لوگ ساری رات اس امر میں غور کرتے رہے کہ ان میں سے کس کو جھنڈا دیا جائے گا؟ جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ہر ایک کو امید تھی کہ آپ ﷺ جھنڈا اسے دیں گے لیکن آپ نے فرمایا: ”علی بن ابی طالب کہاں ہے؟“ لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! ان کی آنکھوں میں شدید درد ہے۔ آپ نے ان کی طرف کسی آدمی کو بھیجا، چنانچہ انھیں لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے

فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيهِ، فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ». [راجع: ٢٩٤٢]

ان کی دونوں آنکھوں میں لب مبارک ڈالا اور ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی تو وہ تندرست ہو گئے، گویا ان کی آنکھوں میں کبھی درد ہی نہیں ہوا۔ پھر آپ نے انھیں جھنڈا دے دیا۔ حضرت علی ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں ان (یہودیوں) سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ ہماری طرح مسلمان ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سیدھے اپنی راہ پر چلتے جاؤ یہاں تک کہ تم ان کے میدان میں اترو تو ان کو دعوتِ اسلام دو اور اللہ کے جو حقوق ان کے ذمے فرض ہیں انھیں ان سے آگاہ کرو۔ اللہ کی قسم! اگر تمھارے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کسی ایک آدمی کو ہدایت سے ہمکنار کر دے تو تمھارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔''

٤٢١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ [قَالَ]: أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا، فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ ﷺ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغَ بِهَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ لِي: «آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ»، فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَتَهُ عَلٰى صَفِيَّةَ. ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ، ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ وَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهِ حَتّٰى تَرْكَبَ. [راجع: ٣٧١]

[4211] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم خیبر آئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو قلعے میں فتح عنایت فرمائی تو آپ سے صفیہ بنت حیی بن اخطب کے حسن و جمال ذکر کیا گیا۔ اس کا خاوند قتل ہو چکا تھا اور یہ دلھن بنی ہوئی تھی، لہذا نبی ﷺ نے اسے اپنی ذات کے لیے منتخب فرمایا۔ آپ انھیں ساتھ لے کر روانہ ہوئے حتی کہ سد صہباء پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہو چکی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے خلوت فرمائی۔ پھر آپ نے کھجور، گھی اور پنیر سے حلوہ بنا کر ایک چھوٹے سے دسترخواں پر رکھ دیا اور مجھے حکم دیا: ''اپنے آس پاس والوں کو بتا دو۔'' یہی حضرت صفیہ ؓ کے نکاح کا ولیمہ تھا۔ پھر ہم مدینہ روانہ ہوئے۔ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت صفیہ ؓ کے لیے اپنے پیچھے چادر کو لپیٹا۔ پھر آپ اپنے اونٹ کے پاس بیٹھے اور اپنا گھٹنا ٹکا دیا۔ حضرت صفیہ ؓ نے اپنا پاؤں آپ کے گھٹنے مبارک پر رکھا اور سوار ہو گئیں۔

٤٢١٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ: سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقَامَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتّٰى أَعْرَسَ بِهَا، وَكَانَتْ صَفِيَّةُ فِيمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ. [راجع: ٣٧١]

[4212] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے خیبر کے راستے میں تین دن تک حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس قیام فرمایا حتی کہ ان کے ساتھ خلوت فرمائی۔ وہ ان عورتوں میں سے تھیں جن پر پردہ کیا گیا تھا۔

٤٢١٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى وَلِيمَتِهِ وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ وَّمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِلَالًا بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأَلْقٰى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: إِحْدٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ؟ قَالُوا: إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ إِحْدٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ. [راجع: ٣٧١]

[4213] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مدینہ اور خیبر کے درمیان تین شب قیام فرمایا۔ انھی راتوں میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے زفاف ہوا۔ میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمے کے لیے دعوت دی۔ اس ولیمے میں روٹی تھی نہ گوشت بلکہ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو صرف دستر خوان بچھانے کا حکم دیا، چنانچہ جب بچھا دیا گیا تو اس پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا۔ اب مسلمان کہنے لگے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا امہات المومنین میں سے ہیں یا آپ کی کنیز ہیں؟ پھر خود ہی کہنے لگے: اگر آپ ﷺ انھیں پردے میں رکھیں گے تو امہات المومنین سے ہیں، اگر پردے میں نہ رکھیں گے تو لونڈی ہیں۔ پھر جب آپ ﷺ نے کوچ فرمایا تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے اپنے پیچھے بیٹھنے کی جگہ بنائی اور ان پر پردہ لٹکا دیا۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک اشکال ہے کہ جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے دعوتِ ولیمہ کھائی تو انھیں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق تردد کیوں ہوا کہ وہ ام المومنین ہیں یا آپ کی کنیز ہیں؟ اس کی توجیہ بایں طور کی گئی ہے کہ مذکورہ تردد نکاح اور ولیمے سے پہلے تھا یا جنھیں تردد ہوا وہ ولیمے اور نکاح میں حاضر نہیں تھے، اگر ولیمے میں حاضر تھے تو انھوں نے اسے عام دعوت خیال کیا، البتہ پردے کے بعد واضح ہوگیا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی زوجۂ محترمہ ہیں۔

٤٢١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ

[4214] حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم خیبر کا محاصرہ کیے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ایک تھیلا پھینکا جس میں چربی تھی۔ میں اسے

اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِي خَيْبَرَ فَرَمٰى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ، فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَحْيَيْتُ.

اٹھانے کے لیے لپکا لیکن میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ دیکھ رہے ہیں، اس لیے میں شرم سے پانی پانی ہوگیا۔

٤٢١٥ - **حَدَّثَنِي** عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. [راجع: ٨٥٣]

[4215] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر لہسن اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا۔

نَهٰى عَنْ أَكْلِ الثُّومِ: هُوَ عَنْ نَافِعٍ وَحْدَهُ. وَلُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ: عَنْ سَالِمٍ.

لہسن کھانے کی ممانعت کا ذکر حضرت نافع اور گھریلو گدھوں کی ممانعت حضرت سالم سے منقول ہے۔

٤٢١٦ - **حَدَّثَنِي** يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. [انظر: ٥١١٥، ٥٥٢٣، ٦٩٦١]

[4216] حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا۔

فائدہ: کسی عورت سے ایک مقررہ مدت تک نکاح کر لینے کو متعہ کہتے ہیں۔ پہلے یہ نکاح مباح تھا، پھر اس سے قیامت تک کے لیے روک دیا گیا جیسا کہ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے، نیز حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ اوطاس کے موقع پر تین روز کے لیے نکاح متعہ کی اجازت دی پھر اس سے منع کر دیا۔[1] حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، اب اسے اللہ تعالیٰ نے تا روز قیامت حرام کر دیا ہے۔''[2]

٤٢١٧ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ

[4217] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو (پالتو) گدھوں کے گوشت (کھانے) سے روک دیا۔

1 مسند أحمد: 55/4. 2 مسند أحمد: 404/3.

عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. [راجع: ٨٥٣]

٤٢١٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. [راجع: ٨٥٣]

[4218] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے روک دیا تھا۔

٤٢١٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي الْخَيْلِ. [انظر: ٥٥٢٠، ٥٥٢٤]

[4219] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

فائدہ: اس حدیث میں گھوڑے کی حلت کا ذکر ہے، بلاشبہ گھوڑا ایک حلال جانور ہے، اس واضح نص کے باوجود بھی کچھ فقہاء نے اسے حرام قرار دیا ہے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا تھا۔[1] بہر حال گھوڑا حلال ہے، اگر کسی کا دل نہ چاہے تو نہ کھائے لیکن اس کی حرمت کا فتوی جاری نہ کرے، اس کی تفصیل ہم آئندہ کتاب الاطعمہ میں بیان کریں گے۔ باذن اللہ تعالیٰ۔

٤٢٢٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلِي، قَالَ: وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ: لَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا وَأَهْرِيقُوهَا، قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى: فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَهَى عَنْهَا الْبَتَّةَ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ. [راجع: ٣١٥٥]

[4220] حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر ہمیں بھوک نے ستایا، ادھر ہنڈیاں جوش مار رہی تھیں اور کچھ ہنڈیاں پک چکی تھیں۔ اچانک نبی ﷺ کا منادی آیا اور اعلان کیا کہ گدھوں کے گوشت میں سے کچھ نہ کھاؤ اور ہنڈیوں کو الٹ دو۔ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم نے آپس میں باتیں کیں کہ گدھوں کے گوشت سے اس لیے آپ نے منع فرمایا ہے کہ ان میں سے خمس نہیں نکالا گیا تھا جبکہ بعض لوگوں نے کہا کہ آپ نے ان سے حتمی طور پر منع فرما دیا ہے کیونکہ یہ گندگی کھاتے ہیں۔

[1] صحيح البخاري، الأطعمة، حديث: 5519.

٤٢٢١ ، ٤٢٢٢ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَصَابُوا حُمُرًا وَّطَبَخُوهَا، فَنَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ: أَكْفِئُوا الْقُدُورَ. [الحديث: ٤٢٢١، انظر: ٤٢٢٣، ٤٢٢٥، ٤٢٢٦، ٥٥٢٥]،

[الحديث: ٤٢٢٢، راجع: ٣١٥٥]

[4222,4221] حضرت براء بن عازب ؓ اور عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ تھے، انھیں گدھے دستیاب ہوئے تو انھوں نے ان کا گوشت پکایا۔ اس دوران میں نبی ﷺ کے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ ہنڈیوں کو انڈیل دو۔

٤٢٢٣ ، ٤٢٢٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَابْنَ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يُحَدِّثَانِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ - وَقَدْ نَصَبُوا الْقُدُورَ -: «أَكْفِئُوا الْقُدُورَ». [راجع: ٣١٥٥، ٤٢٢١]

[4224,4223] حضرت براء بن عازب ؓ اور حضرت ابن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر فرمایا: ''ہنڈیوں کو الٹ دو۔'' (گوشت پھینک دو۔) اس وقت ہنڈیاں چولہے پر رکھی جا چکی تھیں۔

٤٢٢٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. [راجع: ٤٢٢١]

[4225] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ ایک غزوے میں شریک تھے۔ پھر انھوں نے پہلی حدیث کی طرح روایت نقل کی۔

٤٢٢٦ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ أَنْ نُلْقِيَ الْحُمُرَ الْأَهْلِيَّةَ نِيئَةً وَّنَضِيجَةً، ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ بَعْدُ.

[راجع: ٤٢٢١]

[4226] حضرت براء بن عازب ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہمیں نبی ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن حکم دیا کہ ہم گدھوں کا گوشت کچا اور پکا ہوا پھینک دیں۔ پھر آپ نے کبھی اس کے کھانے کا حکم نہیں دیا۔

٤٢٢٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا

[4227] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گدھے کا گوشت کھانے سے اس لیے منع کیا تھا کہ وہ لوگوں کا بوجھ

أَدْرِي أَنَهٰى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ، أَوْ حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لَحْمَ الْحُمُرِ.

اٹھاتے ہیں، اس لیے آپ نے یہ پسند نہ کیا کہ ان کے بار بردار ختم ہوجائیں یا آپ نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت ہمیشہ کے لیے حرام کر دیا تھا۔

٤٢٢٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا، قَالَ: فَسَّرَهُ نَافِعٌ فَقَالَ: إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ فَرَسٌ فَلَهُ سَهْمٌ. [راجع: ٢٨٦٣]

[4228] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھوڑے کے دو حصے اور پیادے کے لیے ایک حصہ تقسیم کیا۔ (راویٔ حدیث) حضرت نافع نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: جس آدمی کے ساتھ گھوڑا ہوتا تو اس کو تین حصے ملتے اور اگر اس کے پاس گھوڑا نہ ہوتا تو اسے ایک حصہ ملتا۔

٤٢٢٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَا: أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْكَ؟ فَقَالَ: «إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَّبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ». قَالَ جُبَيْرٌ: وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ ﷺ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَّبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا. [راجع: ٣١٤٠]

[4229] حضرت جبیر بن مطعم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اور حضرت عثمان بن عفان ؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کی: آپ نے خمس خیبر سے بنو مطلب کو حصہ دیا ہے اور ہمیں نظر انداز کر دیا، حالانکہ ہم اور وہ آپ سے قرابت میں برابر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی چیز ہیں۔'' حضرت جبیر بن مطعم ؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو (خمس خیبر سے) کچھ نہیں دیا تھا۔

٤٢٣٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ،

[4230] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم لوگ یمن میں تھے جب ہمیں نبی ﷺ کی (مکہ سے) روانگی کی اطلاع ملی۔ ہم بھی ہجرت کر کے آپ کی طرف چل پڑے۔ ایک میں اور دو میرے بھائی۔ میں سب سے چھوٹا تھا۔ بھائیوں میں سے ایک کا نام ابو بردہ اور

أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ - إِمَّا قَالَ: بِضْعًا، وَإِمَّا قَالَ: فِي ثَلَاثَةٍ وَّخَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِي - فَرَكِبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ، فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، وَكَانَ أُنَاسٌ مِّنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا - يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ -: سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ. وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ - وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا - عَلٰى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ زَائِرَةً وَّقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰى حَفْصَةَ، وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا، فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأٰى أَسْمَاءَ: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَتْ: أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، قَالَ عُمَرُ: آلْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ؟ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ؟ قَالَتْ أَسْمَاءُ: نَعَمْ، قَالَ: سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ، فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْكُمْ، فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ: كَلَّا وَاللهِ، كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارٍ - أَوْ فِي أَرْضٍ - الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ بِالْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ فِي اللهِ وَفِي رَسُولِهِ ﷺ، وَايْمُ اللهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَّلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى أَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَنُخَافُ، وَسَأَذْكُرُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَسْأَلُهُ وَاللهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيغُ وَلَا أَزِيدُ عَلَيْهِ. [راجع: ٣١٣٦]

دوسرے کا نام ابو رہم تھا۔ انھوں نے کہا: ہمارے ساتھ میری قوم کے پچاس سے کچھ زیادہ یا انھوں نے کہا: ترپن (53) یا باون (52) افراد اور بھی تھے۔ ہم سب کشتی میں سوار ہوئے تو ہماری کشتی نے ہمیں نجاشی کی سرزمین حبشہ میں جا اتارا۔ وہاں ہماری ملاقات حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ہم نے ان کے پاس ہی قیام کیا۔ پھر ہم سب اکٹھے روانہ ہوئے تو نبی ﷺ سے اس وقت ملاقات ہوئی جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے۔ دوسرے لوگ ہم اہل سفینہ سے کہنے لگے کہ ہم ہجرت کے اعتبار سے تم پر سبقت رکھتے ہیں۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی ہمارے ساتھ آئی تھیں۔ وہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس ملاقات کے لیے گئیں جبکہ اسماء رضی اللہ عنہا نے بھی نجاشی کی طرف جماعت مہاجرین کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو اس وقت حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی ان کے ہاں موجود تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر پوچھا: یہ کون ہے؟ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہی حبشہ سے ہجرت کر کے آنے والی؟ سمندری راستے سے آنے والی؟ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں، وہی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے، اس بنا پر ہم رسول اللہ ﷺ پر تم سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔ یہ بات سن کر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا غصے میں آ گئیں اور کہنے لگیں: اللہ کی قسم! ہرگز نہیں، تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، تم میں سے اگر کوئی بھوکا ہوتا تو آپ اسے کھانا کھلاتے اور تمھارے جاہلوں کو نصیحت کرتے تھے۔ لیکن ہم ایسی جگہ میں یا سرزمین حبشہ کے ایسے ایسے علاقے میں رہتے تھے جو نہ صرف دور تھا

بلکہ دین اسلام سے وہاں نفرت تھی۔ یہ سب کچھ ہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر برداشت کیا تھا۔ اللہ کی قسم! میں اس وقت تک نہ تو کھانا کھاؤں گی اور نہ کچھ پیوں گی جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے ان باتوں کا ذکر نہ کرلوں جو آپ نے کہی ہیں۔ وہاں ہمیں ایذا دی جاتی تھی اور ہم خوف و ہراس میں مبتلا رہتے تھے۔ میں یہ سب کچھ نبی ﷺ سے ضرور بیان کروں گی اور آپ سے دریافت کروں گی۔ اللہ کی قسم! میں نہ جھوٹ بولوں گی اور نہ غلط کہوں گی اور نہ اپنی طرف سے کوئی بات بڑھاؤں گی۔

٤٢٣١ - **فَلَمَّا** جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «فَمَا قُلْتِ لَهُ؟» قَالَتْ: قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ، وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ، وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ». قَالَتْ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونَنِي أَرْسَالًا يَسْأَلُونِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ.

[4231] (انھوں نے مزید کہا:) پھر جب نبی ﷺ تشریف لائے تو حضرت اسماء بنت عمیس ؓ نے عرض کی: اللہ کے نبی! حضرت عمر ؓ نے یہ اور یہ باتیں کی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو نے عمر کو کیا جواب دیا ہے؟'' انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر ؓ سے یہ اور یہ کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تم سے زیادہ مجھ پر حق نہیں رکھتے۔ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے اور اے کشتی والو! تمھاری دو ہجرتیں ہوئی ہیں۔'' حضرت اسماء ؓ نے کہا: اس واقعے کے بعد میں نے دیکھا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری اور تمام کشتی والے میرے پاس گروہ در گروہ آنے لگے اور مجھ سے اس حدیث کے متعلق دریافت کرتے۔ ان کے لیے دنیا میں نبی ﷺ کے ان کے متعلق اس (حوصلہ افزا) ارشاد سے زیادہ خوش کن اور باعث فخر کوئی اور چیز نہیں تھی۔

قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنِّي.

حضرت ابوبردہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت اسماء ؓ نے فرمایا: بلاشبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ مجھ سے اس حدیث کو بار بار سنتے تھے۔

٤٢٣٢ - **قَالَ** أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ

[4232] حضرت ابوبردہ ؓ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں اشعری احباب

الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ، وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ، وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ - أَوْ قَالَ: الْعَدُوَّ - قَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوهُمْ».

کے قرآن پڑھنے کی آواز پہچان لیتا ہوں جبکہ وہ رات کے وقت آتے ہیں۔ اگرچہ میں نے دن کے وقت ان کی اقامت گاہوں کو نہیں دیکھا، تاہم ان کی آوازوں سے ان کی اقامت گاہوں کو پہچان لیتا ہوں۔ ان میں سے ایک حکیم ہیں کہ جب کہیں اس کی دشمنوں سے مڈبھیڑ ہوجاتی ہے تو ان سے کہتا ہے: میرے دوستوں کے کہنے کے مطابق تم تھوڑی دیر کے لیے ان کا انتظار کرلو۔''

٤٢٣٣ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ أَنِ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا وَلَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ لَّمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا. [راجع: ٣١٣٦]

[4233] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں فتح خیبر کے بعد حاضر ہوئے۔ آپ نے ہمارے لیے مال غنیمت میں حصہ مقرر کیا اور ہمارے علاوہ جو شخص فتح خیبر میں حاضر نہیں ہوا اسے حصہ نہیں دیا۔

٤٢٣٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَّالِكِ ابْنِ أَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرٌ: قَالَ سَالِمٌ مَّوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ وَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَّلَا فِضَّةً، إِنَّمَا غَنِمْنَا الْبَقَرَ وَالْإِبِلَ وَالْمَتَاعَ وَالْحَوَائِطَ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى وَادِي الْقُرٰى وَمَعَهُ عَبْدٌ لَّهُ يُقَالُ لَهُ: مِدْعَمٌ، أَهْدَاهُ لَهُ أَحَدُ بَنِي الضِّبَابِ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ حَتّٰى أَصَابَ ذٰلِكَ الْعَبْدَ، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيئًا لَّهُ الشَّهَادَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَلْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا». فَجَاءَ

[4234] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے خیبر فتح کیا تو ہمیں مال غنیمت میں سونا، چاندی نہیں ملا تھا بلکہ گائے، اونٹ، سامان اور باغات ملے تھے۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ وادی القریٰ میں آئے جبکہ آپ کے ساتھ ایک مِدعم نامی غلام بھی تھا، جو بنوضباب کے ایک شخص نے آپ کو بطور نذرانہ پیش کیا تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کا کجاوہ اتار رہا تھا کہ اچانک کسی نامعلوم سمت سے ایک تیر آکر اسے لگا (اور وہ غلام تیر لگنے سے مر گیا) تو لوگوں نے کہا: اسے شہادت مبارک ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ ایسا ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو چادر اس نے خیبر کے روز تقسیم غنیمت سے پہلے چرائی تھی وہ اس پر آگ کا شعلہ بن کر بھڑک رہی ہے۔'' نبی ﷺ کی یہ بات سن کر ایک شخص ایک یا دو تسمے لے کر حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے بھی یہ اٹھا

رَجُلٌ حِينَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِشِرَاكٍ أَوْ بِشِرَاكَيْنِ فَقَالَ: هٰذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصَبْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «شِرَاكٌ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ».
[انظر: ٦٧٠٧]

لیے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک یا دو تسمے بھی جہنم کی آگ بنتے۔''

٤٢٣٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَتْرُكَ آخِرَ النَّاسِ بَبَّانًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَّا فُتِحَتْ عَلَيَّ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ وَلٰكِنِّي أَتْرُكُهَا خِزَانَةً لَّهُمْ يَقْتَسِمُونَهَا. [راجع: ٢٣٣٤]

[4235] حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر مجھے آنے والی نسلوں کے مفلس ہونے کا ڈر نہ ہوتا کہ ان کے لیے کچھ نہیں بچے گا تو میں جو علاقہ فتح کرتا اسے مجاہدین میں تقسیم کر دیتا جیسا کہ نبی ﷺ نے اراضئ خیبر کو تقسیم کر دیا تھا۔ لیکن میں ان اراضی کو آنے والے مسلمانوں کے لیے خزانے کے طور پر چھوڑ رہا ہوں تا کہ وہ آئندہ خود تقسیم کرتے رہیں۔

٤٢٣٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ. [راجع: ٢٣٣٤]

[4236] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اگر مجھے آنے والے مسلمانوں کی فکر نہ ہوتی تو میں مفتوحہ اراضی مجاہدین میں تقسیم کر دیتا جیسا کہ نبی ﷺ نے خیبر کی اراضی کو تقسیم کر دیا تھا۔

٤٢٣٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَسَأَلَهُ إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أُمَيَّةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ قَالَ لَهُ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: لَا تُعْطِهِ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ، فَقَالَ: وَاعَجَبَاهُ لِوَبْرٍ تَدَلّٰى مِنْ قَدُومِ الضَّأْنِ. [راجع: ٢٨٢٧]

[4237] حضرت عنبسہ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ ؓ، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے (اموال خیبر میں سے) کچھ طلب کیا۔ سعید بن عاص کے کسی لڑکے نے کہا: اللہ کے رسول! اسے کچھ نہ دیں۔ ابوہریرہ ؓ نے کہا: یہ شخص تو ابن قوقل ؓ کا قاتل ہے۔ اس لڑکے نے کہا: حیرت ہے اس بلی جیسے انسان پر جو قدوم ضأن نامی پہاڑی سے اتر آیا ہے۔

٤٢٣٨ - وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ مِّنَ الْمَدِينَةِ قِبَلَ نَجْدٍ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَدِمَ أَبَانُ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخَيْبَرَ بَعْدَمَا افْتَتَحَهَا وَإِنَّ حُزْمَ خَيْلِهِمْ لَلِيفٌ! قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَا تَقْسِمْ لَهُمْ، قَالَ أَبَانُ: وَأَنْتَ بِهٰذَا يَا وَبْرُ تَحَدَّرَ مِنْ رَّأْسِ ضَالٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَانُ اجْلِسْ»، فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: الضَّالُ: السِّدْرُ. [راجع: ٢٨٢٧]

[4238] حضرت عنبسہ بن سعید ہی سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے سنا، وہ سعید بن عاص ؓ کو بتا رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابان بن سعید ؓ کو کسی مہم پر مدینہ طیبہ سے نجد کی طرف بھیجا تھا۔ حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہا: پھر ابان ؓ اور ان کے ساتھی نبی ﷺ کے پاس خیبر میں آئے جب آپ اسے فتح کر چکے تھے۔ مہم سے واپس آنے والوں کے گھوڑوں کی پٹیاں (ڈوریں) چھال کی تھیں۔ ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مال غنیمت میں ان کا حصہ نہ لگایئے۔ حضرت ابان ؓ نے کہا: اے وبر! تیری حیثیت تو صرف یہ ہے کہ جنگلی بیری کی چوٹی سے اتر کر آیا ہے۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ابان! تم بیٹھ جاؤ۔'' آپ نے مال غنیمت سے انھیں کچھ نہ دیا۔ ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) نے کہا: ''ضال'' جنگلی بیری کو کہتے ہیں۔

٤٢٣٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي جَدِّي: أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ، وَقَالَ أَبَانُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: وَاعَجَبًا لَكَ، وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللهُ بِيَدِي، وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِنِّي بِيَدِهِ. [راجع: ٢٨٢٧]

[4239] حضرت ابان بن سعید ؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور سلام عرض کیا تو حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے۔ حضرت ابان ؓ نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے کہا: تجھ پر حیرت ہے، اے وبر! تو ضان پہاڑ سے اتر کر مجھے اس شخص کی موت کا طعنہ دیتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں عزت دی اور اس کو اپنے ہاتھوں میری توہین کرنے سے روک دیا۔

٤٢٤٠، ٤٢٤١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ النَّبِيِّ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ

[4241,4240] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمہ ؓ نے حضرت ابوبکر ؓ کی طرف قاصد روانہ کیا وہ ان سے رسول اللہ ﷺ کی اس وراثت کا مطالبہ کرتی تھیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مدینہ طیبہ میں بطور فے دی تھی۔ کچھ فدک سے اور کچھ خیبر کے

بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَّمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هٰذَا الْمَالِ»، وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَأَبٰى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَّدْفَعَ إِلٰى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ فِي ذٰلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ: وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا وَّلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَّصَلّٰى عَلَيْهَا، وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِّنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُّجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَّمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ الْأَشْهُرَ، فَأَرْسَلَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ: أَنِ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ مَّعَكَ، كَرَاهِيَةً لِّيَحْضُرَ عُمَرُ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا وَاللهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا عَسَيْتَهُمْ أَنْ يَّفْعَلُوا بِي؟ وَاللهِ لَآتِيَنَّهُمْ، فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ، فَقَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللهُ، وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللهُ إِلَيْكَ، وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَرٰى لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ نَصِيبًا حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ.

خمس سے باقی بچی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہماری وراثت نہیں چلتی۔ جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، البتہ آل محمد اس مال فے سے کھا پی سکتے ہیں۔'' اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کے صدقات میں کچھ بھی تبدیلی نہیں کروں گا۔ وہ اسی حالت میں رہیں گے جس حالت پر رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں تھے۔ اور میں ان میں وہی عمل کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ بہرحال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان اموال میں سے کچھ دینے سے انکار کر دیا۔ بنابریں وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہوگئیں اور ان سے میل ملاقات ترک کر دی۔ پھر فوت ہونے تک ان سے بات چیت نہیں کی۔ اور وہ نبی ﷺ کے بعد صرف چھ ماہ بقید حیات رہیں۔ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے شوہر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے راتوں رات انھیں دفن کر دیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خبر تک نہ کی اور خود ہی ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حیات طیبہ میں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وجاہت لوگوں میں رہی، جب سیدہ کا انتقال ہوگیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی توجہ کو بدلا ہوا پایا، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مصالحت اور ان سے بیعت کا پروگرام بنایا کیونکہ چھ ماہ تک انھوں نے آپ کی بیعت نہیں کی تھی۔ انھوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں اور آپ کے ساتھ کوئی اور شخص نہ آئے۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حاضری کو نامناسب خیال کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! آپ اکیلے ان کے پاس نہ جائیں، لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ان سے امید نہیں کہ میرے ساتھ کوئی بدسلوکی کریں گے، اللہ کی قسم! میں ان کے پاس ضرور جاؤں گا،

چنانچہ آپ ان حضرات کے پاس تشریف لے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے خطبہ پڑھا اور کہا: اے ابوبکر! ہم تمھاری بزرگی کو جانتے ہیں اور وہ فضائل جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے ہیں ہمیں ان کا بھی اعتراف ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو خیر و برکت آپ کو دی ہے ہمیں قطعاً اس پر کوئی حسد نہیں لیکن یہ شکوہ ضرور ہے کہ آپ خلافت کے معاملے میں منفرد رہے اور اس سلسلے میں ہم سے کوئی مشورہ نہیں کیا۔ ہم لوگ بھی رسول اللہ ﷺ سے قرابت کی وجہ سے مشاورت کا حق تو رکھتے تھے۔ باتیں سنتے سنتے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہ پڑے۔

فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي، وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَمْوَالِ فَلَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْخَيْرِ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ. فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَّتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعَذَرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَّحَدَّثَ أَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلٰى أَبِي بَكْرٍ وَّلَا إِنْكَارًا لِّلَّذِي فَضَّلَهُ اللهُ بِهِ وَلٰكِنَّا نُرٰى لَنَا فِي هٰذَا الْأَمْرِ نَصِيبًا، فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا، فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا: أَصَبْتَ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلٰى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ. [راجع: ۳۰۹۲، ۳۰۹۳]

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گویا ہوئے تو فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! رسول اللہ ﷺ کی قرابت مجھے اپنی قرابت سے زیادہ عزیز ہے کہ میں اس کا لحاظ کروں اور جو میرے اور تمھارے درمیان ان متروکہ اموال کے متعلق اختلاف واقع ہوا ہے تو میں نے ان میں خیر خواہی کرنے سے کوئی کوتاہی نہیں کی۔ اور میں نے وہی طریقہ اختیار کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا تھا۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آج زوال کے بعد آپ سے بیعت کا وعدہ ہے، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب نماز ظہر ادا کی تو منبر پر تشریف لائے، خطبہ پڑھنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان اور ان کا مرتبہ اور مقام بیان کیا، پھر بیعت میں دیر اور اس معذرت کو ذکر کیا جو انھوں نے کی تھی۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے استغفار اور خطبہ پڑھا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عظمت شان کو بیان کیا اور بتایا کہ جو کچھ انھوں نے کیا ہے اس کا باعث حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر حسد کرنا نہیں اور نہ ان کے فضائل سے انکار ہی مقصود تھا جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے

انھیں برتری عطا فرمائی ہے۔ لیکن ہم خلافت کے معاملے میں مشورے کی حد تک اپنا کچھ نہ کچھ حق ضرور سمجھتے تھے جس کے متعلق خود مختاری کا مظاہرہ کیا گیا۔ اس سے ہمیں دلی رنج پہنچا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس بیان پر تمام مسلمان خوش ہوئے اور کہنے لگے: اے علی! تم نے درست کہا ہے۔ اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے امرِ معروف کی طرف رجوع کر لیا تو تمام مسلمان ان کے بہت قریب ہو گئے۔

فائدہ: مال فے سے مراد وہ مال ہے جو جنگ و قتال کے بغیر مسلمانوں کے ہاتھ آئے، مدینہ طیبہ میں یہ وہ اموال تھے جو بنو نضیر کو جلا وطن کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کو ملے تھے، اسی طرح فدک کی زمین بھی آپ کو بطور فے ہی ملی تھی، کچھ خیبر کی اراضی بھی اسی طرح آپ کے ہاتھ آئی تھیں۔

٤٢٤٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ قُلْنَا: الْآنَ نَشْبَعُ مِنَ التَّمْرِ.

[4242] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: خیبر فتح ہوا تو ہم نے کہا: اب ہم لوگ کھجوروں سے سیر ہوں گے۔

٤٢٤٣ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا شَبِعْنَا حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ.

[4243] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا تھا حتی کہ ہم نے خیبر فتح کیا، تب سیر شکم ہوئے۔

فائدہ: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ فتح خیبر کے بعد مسلمانوں کو مالی اعتبار سے کشادگی نصیب ہوئی اور خیبر کی سرزمین کھجوروں کی پیداوار کے لیے بہت مشہور تھی، وہاں سے یہ پھل بکثرت آنے لگا تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو پیٹ بھر کر کھانا نصیب ہوا، قبل ازیں ان کی معیشت اور اقتصادی حالت بہت کمزور تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: دو، دو، تین، تین ماہ تک رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ نہ جلتی تھی، صرف کھجوروں اور پانی پر گزارا ہوتا تھا۔[1] بہر حال جب خیبر فتح ہوا تو معاشی حالت بہتر ہو گئی، گندم، جو اور کھجور وغیرہ کی فراوانی ہو گئی۔

(٤٠) بَابُ اسْتِعْمَالِ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى أَهْلِ خَيْبَرَ

باب: 40- نبی ﷺ کا اہل خیبر پر تحصیل دار مقرر کرنا

[1] صحيح البخاري، الرقاق، حديث: 6459.

٤٢٤٤، ٤٢٤٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا؟» فَقَالَ: لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ، بِالثَّلَاثَةِ، فَقَالَ: «لَا تَفْعَلْ، بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا».

[راجع: ٢٢٠١، ٢٢٠٢]

[4245,4244] حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر کا تحصیل دار مقرر کیا۔ وہ وہاں سے عمدہ کھجوریں لایا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: ''کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! واللہ ایسی نہیں ہیں۔ ہم اس طرح کی ایک صاع کھجوریں دوسری دو یا تین صاع کے عوض خرید لیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مت کیا کرو بلکہ گھٹیا کھجوریں درہموں کے بدلے فروخت کر کے ان درہموں سے عمدہ کھجوریں خرید لیا کرو۔''

٤٢٤٦، ٤٢٤٧ - وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ سَعِيدٍ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَأَمَّرَهُ عَلَيْهَا.

[راجع: ٢٢٠١، ٢٢٠٢]

[4247,4246] حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انصار کے خاندان بنوعدی کے بھائی کو خیبر بھیجا اور اسے وہاں کا عامل مقرر فرمایا۔

وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ: مِثْلَهُ.

عبدالمجید سے روایت ہے، انھوں نے ابوصالح سمان سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری ؓ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

(٤١) بَابُ مُعَامَلَةِ النَّبِيِّ ﷺ أَهْلَ خَيْبَرَ

باب: 41- نبی ﷺ کا اہل خیبر سے معاملہ کرنا

٤٢٤٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَعْطَى النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا. [راجع: ٢٢٨٥]

[4248] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے یہودیوں کو خیبر کی زمین اس شرط پر دی کہ وہ اسے درست رکھیں اور اس میں کھیتی باڑی کریں تو اس کی پیداوار سے انھیں نصف ملے گا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر سے یہ معاملہ بطور مزارعت کیا تھا، جبکہ بعض ائمہ کے نزدیک معاملۂ مزارعت جائز نہیں

ہے، اگرچہ مزارعت کی بعض صورتیں ناجائز ہیں، مثلاً: کسی قطعۂ ارضی کی پیداوار مالک اپنے لیے مختص کرے۔ دوسری زمین پیداوار دے یا نہ دے، ایسا کرنا شرعاً ناجائز ہے، تاہم ان مخصوص صورتوں کے عدم جواز کی وجہ سے مطلق طور پر اس معاملے کو ناجائز کہنا درست نہیں ہے کیونکہ متعدد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے قولی اور عملی طور پر اس کا جواز منقول ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(٤٢) بَابُ الشَّاةِ الَّتِي سُمَّتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ بِخَيْبَرَ

باب: 42- وہ بکری جسے نبی ﷺ کے لیے خیبر میں زہر آلود کیا گیا تھا

رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت عروہ نے اس روایت کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٤٢٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ. [راجع: ٣١٦٩]

[4249] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب خیبر فتح کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ کو ایک بکری کا زہر آلود گوشت بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔

(٤٣) [بَابُ] غَزْوَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

باب: 43- غزوۂ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

٤٢٥٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُسَامَةَ عَلَى قَوْمٍ فَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ: «إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَايْمُ اللهِ لَقَدْ كَانَ خَلِيقًا لِّلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ». [راجع: ٣٧٣٠]

[4250] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو ایک قوم پر امیر مقرر فرمایا تو کچھ لوگوں نے ان کی امارت کو ہدف تنقید بنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر آج تمھیں اس کی امارت پر اعتراض ہے تو تم ہی کچھ دن پہلے اس کے باپ کی امارت پر اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! یقیناً وہ اس امارت کے اہل اور حق دار تھے اور بلاشبہ وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے جس طرح یہ (اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ) ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔''

(٤٤) بَابُ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ

باب: 44- عمرۂ قضا کا بیان

ذَكَرَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٤٢٥١ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبٰى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَّدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى أَنْ يُّقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كُتِبَ الْكِتَابُ كَتَبُوا: هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ. قَالُوا: لَا نُقِرُّ لَكَ بِهٰذَا، لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ مَا مَنَعْنَاكَ شَيْئًا، وَّلٰكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، فَقَالَ: أَنَا رَسُولُ اللهِ، وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ. ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: «امْحُ رَسُولُ اللهِ»، قَالَ عَلِيٌّ: لَا وَاللهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ، فَكَتَبَ: هٰذَا مَا قَاضٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ السِّلَاحَ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ، وَأَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَّتْبَعَهُ، وَأَنْ لَّا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُّقِيمَ بِهَا، فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا: قُلْ لِّصَاحِبِكَ: اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي: يَا عَمِّ! يَا عَمِّ! فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ، حَمَلَتْهَا، فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَّزَيْدٌ وَّجَعْفَرٌ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي، وَقَالَ جَعْفَرٌ: هِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي، وَقَالَ زَيْدٌ: بِنْتُ أَخِي، فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا

[4251] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب نبی ﷺ نے ذوالقعدہ میں عمرہ کرنے کا ارادہ کیا تو اہل مکہ نے آپ کو مکے میں داخل ہونے سے روک دیا یہاں تک کہ آپ نے ان سے ان شرائط پر صلح کر لی کہ آپ آئندہ سال عمرے کے موقع پر مکے میں تین دن تک ٹھہر سکیں گے۔ جب معاہدہ لکھا جانے لگا تو اس میں لکھا کہ یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے صلح کی ہے تو مشرکین مکہ نے کہا: ہم اس کا اقرار نہیں کرتے۔ اگر ہمیں یقین ہو کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں تو پھر آپ کو کسی چیز سے نہیں روک سکتے تھے لیکن آپ محمد بن عبداللہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور محمد بن عبداللہ بھی ہوں۔'' پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''لفظ ''رسول اللہ'' مٹا دو۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو آپ کا نام کبھی نہیں مٹاؤں گا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہ دستاویز اپنے ہاتھ میں لی، حالانکہ آپ اچھی طرح لکھ نہیں سکتے تھے۔ آپ نے لکھا: ''یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ نے صلح کی ہے کہ وہ مکے میں ہتھیار لے کر داخل نہیں ہوں گے مگر وہ تلوار جو نیام میں ہوگی۔ اور اہل مکہ میں سے اگر کوئی آپ کے ساتھ جانا چاہے تو آپ اس کو اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے۔ اور اگر آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی مکہ میں رہنا چاہے تو اس کو منع نہیں کریں گے۔'' چنانچہ جب آپ آئندہ سال مکہ میں داخل ہوئے اور مدت گزر گئی تو مکہ والے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ آپ اپنے صاحب سے کہیں کہ وہ یہاں سے چلے جائیں کیونکہ مدت ختم ہو چکی ہے۔ نبی ﷺ مکہ سے باہر تشریف لے گئے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے آواز دینا شروع کی: اے چچا! اے میرے

وَقَالَ: «الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ». وَقَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ». وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: «أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي»، وَقَالَ لِزَيْدٍ: «أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا». وَقَالَ عَلِيٌّ: أَلَا تَتَزَوَّجُ بِنْتَ حَمْزَةَ؟ قَالَ: «إِنَّهَا بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ».

[راجع: ١٧٨١]

چچا جان! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے قبضے میں لیا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اسے سنبھالو۔ یہ تمھارے چچا کی بیٹی ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے پکڑ لیا، لیکن اس کے متعلق حضرت علی، حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہم جھگڑنے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اسے پکڑا ہے اور وہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے۔ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ نبی ﷺ نے اس کی خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا: ''خالہ، ماں کی طرح ہوتی ہے۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم مجھ سے ہو اور میں تجھ سے ہوں۔'' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم صورت و سیرت میں میرے مشابہ ہو۔'' اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم ہمارے بھائی اور مولیٰ ہو۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: (اللہ کے رسول!) آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے (جس سے میرا نکاح نہیں ہوسکتا)۔''

٤٢٥٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ - هُوَ ابْنُ رَافِعٍ -: حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ، وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا، وَلَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا، فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ، فَلَمَّا أَنْ أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوهُ

[4252] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عمرے کی نیت سے نکلے تو کفار قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے، چنانچہ آپ نے اپنا قربانی کا جانور مقام حدیبیہ میں ذبح کر دیا اور وہیں اپنا سر منڈوا دیا اور ان سے اس شرط پر معاہدہ کیا کہ آپ آئندہ سال عمرہ کر سکیں گے، نیز تلواروں کے علاوہ دوسرا کوئی ہتھیار ہمراہ نہیں لائیں گے اور نہ مکہ مکرمہ میں ان کی مرضی کے خلاف قیام ہی کریں گے، اس لیے آپ نے آئندہ سال عمرہ کیا اور معاہدے کے مطابق آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ جب آپ نے تین دن اقامت مکمل کر لی تو کفار نے کہا کہ اب آپ چلے جائیں تو آپ وہاں سے چلے آئے۔

أَنْ يَّخْرُجَ فَخَرَجَ.

٤٢٥٣ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ: كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: أَرْبَعًا، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ. [راجع: ١٧٧٥]

[4253] حضرت مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اور حضرت عروہ بن زبیر دونوں مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو حضرت ابن عمر ؓ، حضرت عائشہ ؓ کے حجرے کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے۔ عروہ نے سوال کیا کہ نبی ﷺ نے کل کتنے عمرے کیے تھے؟ حضرت ابن عمر ؓ نے جواب دیا: آپ نے چار عمرے کیے تھے اور ایک ان میں سے ماہ رجب میں کیا تھا۔

٤٢٥٤ - ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ، قَالَ عُرْوَةُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، فَقَالَتْ: مَا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدٌ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ. [راجع: ١٧٧٦]

[4254] پھر ہم نے حضرت عائشہ ؓ کے مسواک کرنے کی آواز سنی۔ حضرت عروہ نے ان سے پوچھا: اے ام المومنین! کیا آپ نے ابو عبدالرحمٰن (حضرت عبداللہ بن عمر ؓ) کی بات نہیں سنی؟ کہ نبی ﷺ نے چار عمرے کیے ہیں ان میں سے ایک رجب میں تھا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: نبی ﷺ نے جب بھی عمرہ کیا تو عبداللہ بن عمر ؓ آپ کے ہمراہ تھے لیکن آپ نے ماہ رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

فائدہ: حضرت عائشہ ؓ نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی کسی بات کا انکار نہیں کیا، صرف اس بات کی وضاحت کی کہ آپ نے کوئی عمرہ رجب میں نہیں کیا، یہ وضاحت سن کر حضرت عبداللہ بن عمر ؓ خاموش ہو گئے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے بھول کر یا سہواً یہ بات کہہ دی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے متعلق محدثین نے تیرہ نسیانات کو جمع کیا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عمرہ رجب میں کیا تھا۔ حضرت عائشہ ؓ کا اعتراض تعداد پر نہیں تھا بلکہ ماہ رجب میں عمرہ کرنے پر تھا، ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے، رسول اللہ ﷺ نے کوئی عمرہ رجب میں نہیں کیا۔[1]

٤٢٥٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

[4255] حضرت ابن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا تو ہم نے آپ کو مشرکین اور ان کے لڑکوں سے پردے میں رکھا تا کہ

1 صحيح البخاري، العمرة، حديث :1776.

سَتَرْنَاهُ مِنْ غِلْمَانِ الْمُشْرِكِينَ وَمِنْهُمْ أَنْ يُؤْذُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ. [راجع: ١٦٠٠]

وہ رسول اللہ ﷺ کو اذیت نہ پہنچا سکیں۔

٤٢٥٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - هُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ. فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ، وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ. [راجع: ١٦٠٢]

[4256] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مشرکین نے کہا کہ تمھارے پاس وہ لوگ آ رہے ہیں جنھیں یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے، اس لیے نبی ﷺ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ پہلے تین چکروں میں رمل کریں، نیز رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان آرام سے چلیں۔ آپ نے تمام چکروں میں اکڑ کر چلنے کا حکم اس لیے نہیں دیا کہ مبادا امت پر دشوار ہو جائے۔

٤٢٥٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ ﷺ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ. [راجع: ١٦٤٩]

[4257] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی اس لیے کی تھی کہ مشرکین کو اپنی قوت دکھائیں۔

وَزَادَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْمَنَ قَالَ: «ارْمُلُوا، لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ قُوَّتَهُمْ». وَالْمُشْرِكُونَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب نبی ﷺ امن کے سال مکہ مکرمہ تشریف لائے تو فرمایا: ''اکڑ کر چلو تاکہ مشرکین کو اپنی طاقت دکھائیں۔'' اور مشرکین جبل قعیقعان کی طرف کھڑے دیکھ رہے تھے۔

٤٢٥٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ، وَمَاتَتْ بِسَرِفَ. [راجع: ١٨٣٧]

[4258] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ بحالت احرام تھے اور جب آپ نے ان سے خلوت کی تو اپنا احرام کھول چکے تھے۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی اسی مقام سرف میں ہوا تھا۔

٤٢٥٩ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَزَادَ ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَّأَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَطَاءٍ وَّمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ مَيْمُونَةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ. [راجع: ١٨٣٧]

[4259] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: نبی ﷺ نے حضرت میمونہ ؓ سے عمرۂ قضا میں نکاح کیا تھا۔

(٤٥) بَابُ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّامِ

باب:45- علاقۂ شام میں غزوۂ موتہ کا بیان

٤٢٦٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى جَعْفَرٍ يَّوْمَئِذٍ وَّهُوَ قَتِيلٌ فَعَدَدْتُّ بِهِ خَمْسِينَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَّضَرْبَةٍ، لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي دُبُرِهِ، يَعْنِي فِي ظَهْرِهِ. [انظر: ٤٢٦١]

[4260] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ حضرت جعفر ؓ کی شہادت کے دن میں نے ان (کی لاش) پر کھڑے ہو کر ان کے جسم پر نیزوں اور تلواروں کے پچاس زخم شمار کیے۔ اور (وہ سارے زخم جسم کے اگلے حصے پر تھے) ان کی پشت پر کوئی زخم نہ تھا۔

فائدہ: آئندہ روایت میں نوے زخموں کا ذکر ہے، ان میں منافات نہیں ہے کیونکہ پچاس زخم جسم کے اگلے حصے پر تھے اور نوے زخم تمام جسم پر ہوں گے یا پچاس زخم نیزوں اور تلواروں کے ہوں گے اور نوے زخم تیروں وغیرہ کے ہوں گے، اس کے علاوہ ایک عدد کی تخصیص زائد کی نفی پر دلالت نہیں کرتی۔ واللہ أعلم.[1]

٤٢٦١ - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ، وَّإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ». قَالَ عَبْدُ اللهِ: كُنْتُ فِيهِمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلٰى وَوَجَدْنَا مَا فِي جَسَدِهِ بِضْعًا وَّتِسْعِينَ

[4261] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ ؓ کو امیر مقرر کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر اور اگر جعفر شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ امیر ہوں گے۔'' حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں: میں اس جنگ میں مجاہدین کے ساتھ موجود تھا۔ جب ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالب ؓ کو تلاش کیا تو ان کی لاش دیگر لاشوں میں پڑی ہوئی تھی اور ہم نے ان کے جسم پر نیزوں اور تیروں کے نوے سے زیادہ

1 فتح الباري: 641/7.

مِنْ طَعْنَةٍ وَّرَمْيَةٍ. [راجع: ٤٢٦٠]

زخم دیکھے۔

٤٢٦٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى زَيْدًا وَّجَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَّأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ: «أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ - وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ - حَتّٰى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوفِ اللهِ حَتّٰى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ». [راجع: ١٢٤٦]

[4262] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر اس وقت اپنے صحابۂ کرام کو دی جب ان کے متعلق دیگر ذرائع سے کوئی اطلاع نہیں آئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”زید نے اسلامی جھنڈا اٹھایا۔ وہ شہید کر دیے گئے تو پھر جعفر نے جھنڈا اٹھا لیا۔ وہ بھی جام شہادت نوش کر چکے تو پھر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھا لیا۔ وہ بھی شہید کر دیے گئے۔ اس دوران میں آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ حتی کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) نے جھنڈا پکڑ لیا۔ پھر اللہ نے اس کے ہاتھوں فتح عطا فرمائی۔“

٤٢٦٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَّعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ - تَعْنِي مِنْ شِقِّ الْبَابِ - فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللهِ! إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ - قَالَ: فَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ - فَأَمَرَهُ أَنْ يَّنْهَاهُنَّ، قَالَ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتٰى فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُطِعْنَهُ، قَالَ: فَأَمَرَ أَيْضًا فَذَهَبَ ثُمَّ أَتٰى فَقَالَ: وَاللهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا، فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ»، قَالَتْ

[4263] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب حضرت ابن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے شہید ہونے کی خبر پہنچی تو رسول اللہ ﷺ (مسجد میں) بیٹھ رہے جبکہ آپ میں حزن و ملال کے آثار معلوم ہوتے تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں دروازے کے سوراخ میں سے دیکھ رہی تھی کہ ایک شخص نے آپ کے پاس آ کر کہا: اللہ کے رسول! حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے خاندان کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ انھیں رونے دھونے سے منع کرو، چنانچہ وہ آدمی گیا اور واپس آ کر کہنے لگا: میں نے ان کو منع کیا ہے لیکن وہ میرا کہنا نہیں مانتیں۔ آپ نے پھر اسے وہی حکم دیا۔ وہ گیا اور واپس آ کر کہنے لگا: اللہ کی قسم! وہ ہم پر غالب آ گئی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان کے منہ میں مٹی ڈالو۔“ حضرت ام المومنین نے فرمایا کہ میں

عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ، فَوَاللهِ مَا أَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ. [راجع: ١٢٩٩]

نے کہا: اللہ تعالیٰ تیری ناک خاک آلود کرے، اللہ کی قسم! تو نہ تو وہ کام کرتا ہے، اور نہ رسول اللہ ﷺ کو تنگ کرنے سے باز ہی آتا ہے۔

٤٢٦٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَيَّا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ. [راجع: ٣٧٠٩]

[4264] حضرت عامر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے کو سلام کہتے تو یوں فرماتے: اے دو پروں والے کے بیٹے! تجھ پر سلام ہو۔

فائدہ: جنگ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے لپک کر جھنڈا اٹھایا اور دشمنوں سے جنگ شروع کر دی۔ جب جنگ شدت اختیار کر گئی تو اپنے گھوڑے سے کود پڑے، لڑتے لڑتے دشمن کی ضرب سے دایاں ہاتھ کٹ گیا، اس کے بعد انھوں نے بائیں ہاتھ میں جھنڈا لے لیا اور اسے مسلسل بند رکھا یہاں تک کہ بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا حتی کہ آپ شہید ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے انھیں دونوں بازوؤں کے عوض جنت میں ایسے دو بازو عطا فرمائے جن کے ذریعے سے وہ جہاں چاہتے ہیں اڑ کر پہنچ جاتے ہیں'' اس لیے ان کا لقب جعفر طیار اور جعفر ذوالجناحین پڑ گیا۔ ان دونوں پروں کی کیفیت کا بیان کسی حدیث میں نہیں ہے، اس لیے ہم اسے حقیقت پر محمول کرتے ہوئے ان پر ایمان لاتے، اور ان کی کیفیت اللہ کے سپرد کرتے ہیں اور نہ اس کی کوئی تاویل ہی کرتے ہیں۔ بعض لوگ اس کی تاویل کرتے ہیں کہ اس سے مراد صفت ملکیہ اور قوت روحانیہ ہے جو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو عطا کی گئیں لیکن ہمیں اس تاویل سے اتفاق نہیں ہے۔ واللّٰہ أعلم.

٤٢٦٥ - حَدَّثَنَا [أَبُو نُعَيْمٍ:] حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ: لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَةٌ. [انظر: ٤٢٦٦]

[4265] حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جنگ موتہ میں نو تلواریں میرے ہاتھ سے ٹوٹی تھیں۔ صرف ایک چوڑے پھل والی یمنی تلوار میرے ہاتھ میں رہ گئی تھی۔

٤٢٦٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ: لَقَدْ دُقَّ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ وَصَبَرَتْ فِي يَدِي صَفِيحَةٌ لِي يَمَانِيَةٌ. [راجع: ٤٢٦٥]

[4266] حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: غزوۂ موتہ میں میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹی تھیں اور میرے ہاتھ میں صرف ایک یمنی چوڑی تلوار رہ گئی تھی۔

٤٢٦٧ - حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي: وَاجَبَلَاهُ، وَاكَذَا، وَاكَذَا، تُعَدِّدُ عَلَيْهِ، فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ: مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي: آنْتَ كَذٰلِكَ؟. [انظر: ٤٢٦٨]

[4267] حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوئی تو ان کی ہمشیر عمرہ، ہائے پہاڑ جیسا بھائی، ہائے ایسا! ہائے ایسا! کہہ کر رونے لگی، اور ان کی دیگر صفات شمار کرتی تھی۔ جب وہ ہوش میں آئے تو کہنے لگے: اے ہمشیر! تو نے میرے متعلق جو کچھ بھی کہا، مجھے کہا گیا کہ واقعی تو ایسا ہے؟

٤٢٦٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ بِهٰذَا، فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ. [راجع: ٤٢٦٧]

[4268] حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے۔ انھوں نے پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔ پھر جب وہ شہید ہو گئے تو ان کی بہن ان پر نہ روئی۔

(٤٦) بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ

باب: 46- نبی ﷺ کا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو قبیلۂ جہینہ کی ایک شاخ حرقات کی طرف بھیجنا

٤٢٦٩ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِّنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَكَفَّ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتّٰى قَتَلْتُهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «يَا أُسَامَةُ! أَقَتَلْتَهُ بَعْدَمَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ؟» قُلْتُ: كَانَ مُتَعَوِّذًا، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ. [انظر: ٦٨٧٢]

[4269] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حرقہ کی طرف روانہ کیا۔ ہم نے اس قوم پر صبح کے وقت حملہ کر کے انھیں شکست سے دوچار کر دیا۔ اس دوران میں میں اور ایک انصاری آدمی کفار کے ایک شخص سے ملے۔ جب ہم نے اس پر غلبہ پا لیا تو وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگا۔ انصاری تو فوراً رک گیا، لیکن میں نے اسے نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ جب ہم مدینہ طیبہ واپس آئے تو نبی ﷺ کو اس واقعے کی اطلاع ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ''اے اسامہ! تو نے اسے لا الہ الا اللہ پڑھنے کے بعد قتل کر دیا؟'' میں نے عرض کی: اس نے تو قتل سے بچنے کے لیے کلمہ پڑھا تھا۔ بہرحال آپ ﷺ اپنی بات کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ میرے دل میں آرزو پیدا ہوئی، کاش! میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوتا۔

٤٢٧٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ، مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ، وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ. [انظر: ٤٢٧١، ٤٢٧٢، ٤٢٧٣]

[4270] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ سات جنگوں میں شریک رہا ہوں۔ اور نو ایسے لشکروں میں شرکت کی ہے جنھیں آپ نے روانہ کیا تھا۔ کبھی ہمارے امیر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوتے اور کبھی فوج کے سربراہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ہوتے تھے۔

٤٢٧١ - وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبَعْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ، مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً أُسَامَةُ. [راجع: ٤٢٧٠]

[4271] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ سات غزوات میں حصہ لیا اور نو ایسے لشکروں میں شرکت کی ہے جنھیں خود آپ ﷺ نے روانہ کیا تھا۔ کبھی ہمارے امیر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوتے اور کبھی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ہوتے۔

٤٢٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تِسْعَ غَزَوَاتٍ، وَغَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا. [راجع: ٤٢٧٠]

[4272] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے ساتھ سات جنگوں میں شرکت کی ہے۔ اور میں نے ابن حارثہ کے ہمراہ بھی ایک جنگ میں شرکت کی تھی۔ آپ ﷺ نے انھیں ہم پر امیر مقرر کیا تھا۔

٤٢٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، فَذَكَرَ خَيْبَرَ وَالْحُدَيْبِيَةَ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ وَيَوْمَ الْقَرَدِ، قَالَ يَزِيدُ: وَنَسِيتُ بَقِيَّتَهُمْ. [راجع: ٤٢٧٠]

[4273] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ سات جنگیں لڑی ہیں۔ انھوں نے غزوۂ خیبر، غزوۂ حدیبیہ، غزوۂ حنین اور غزوۂ ذاتِ قرد کا ذکر کیا۔ (راویٔ حدیث) یزید بن ابوعبید نے کہا کہ باقی غزوات کے نام میں بھول گیا ہوں۔

(٤٧) بَابُ غَزْوَةِ الْفَتْحِ

باب: 47- غزوۂ فتح مکہ کا بیان

وَمَا بَعَثَ بِهِ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَهْلِ

اور اس خط کی وضاحت جو حضرت حاطب بن ابی بلتعہ

مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ ﷺ.

ؓ نے اہل مکہ کو لکھا تھا، جس میں انھوں نے اہل مکہ کو نبی ﷺ کے حملے کی خبر دی تھی۔

٤٢٧٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ: «انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوا مِنْهَا»، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ، قُلْنَا لَهَا: أَخْرِجِي الْكِتَابَ، قَالَتْ: مَا مَعِي كِتَابٌ، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ، أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، قَالَ: فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ ابْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلٰى نَاسٍ بِمَكَّةَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا حَاطِبُ! مَا هٰذَا؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ - يَقُولُ: كُنْتُ حَلِيفًا - وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا، وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مَنْ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي، وَلَمْ أَفْعَلْهُ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ»، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: «إِنَّهُ

[4274] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد ؓ کو روانہ فرمایا اور حکم دیا: ''تم چلتے رہو حتی کہ روضۂ خاخ پہنچو۔ یقیناً وہاں تمھیں اونٹنی پر سوار عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے۔ تم اس سے حاصل کر کے لے آؤ۔'' انھوں نے کہا: ہم وہاں سے چل پڑے۔ ہمارے گھوڑے ہمیں بڑی تیزی سے لے جا رہے تھے۔ جب ہم روضۂ خاخ پہنچے تو واقعی وہاں ہمیں اونٹنی پر سوار ایک عورت ملی۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکال دے، وہ کہنے لگی: میرے پاس کوئی خط وغیرہ نہیں ہے۔ ہم نے کہا: تجھے خط نکالنا ہوگا بصورت دیگر ہم تیرے کپڑے اتار پھینکیں گے، چنانچہ اس نے اپنے بالوں کے جوڑے سے خط نکال کر ہمارے حوالے کر دیا جسے لے کر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس میں یہ لکھا تھا: ''حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے نام۔'' اس خط کے ذریعے سے وہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ راز مشرکین کو بتا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے حاطب! یہ کیا ہے؟'' حاطب نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ میرے معاملے میں جلدی سے کام نہ لیں۔ دراصل میں قریش کے خاندان سے نہیں تھا بلکہ میں ان کا حلیف تھا اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی مکہ مکرمہ میں قرابت داری ہے جس کی وجہ سے اہل مکہ ان کے اہل و عیال اور اموال و متاع کی حفاظت کریں گے۔ میں نے خیال کیا کہ جب میرا ان سے کوئی نسبتی رشتہ نہیں ہے تو میں ان پر کوئی احسان کر دوں جس کی وجہ سے وہ میری قرابت کی نگہبانی کریں۔ میں نے یہ کام اپنے دین سے

قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ عَلٰى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ»، فَأَنْزَلَ اللهُ السُّورَةَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُواْ عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِٱلْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُواْ بِمَا جَآءَكُم مِّنَ ٱلْحَقِّ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ﴾. [راجع: ٣٠٠٧]

برگشتہ ہو کر نہیں کیا اور نہ اسلام کے بعد کفر کو پسند کرنے کی وجہ ہی سے ایسا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اس شخص نے سچ سچ کہہ دیا ہے۔'' (اس کے باوجود) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ مجھے اجازت دیں، میں اس منافق کی گردن اڑاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شخص بدر کی جنگ میں شریک ہو چکا ہے۔ تمھیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر میں حاضر ہونے والوں سے فرمایا ہے: تم جو چاہو عمل کرو۔ یقیناً میں تمھیں بخش چکا ہوں۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی: ''اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم انھیں اپنی محبت اور دوستی کا یقین دلاتے ہو حالانکہ وہ حق (سچے دین) کے منکر ہوئے ہیں جو تمھارے پاس آیا ہے...... تو یقیناً وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا۔''

فائدہ: روضۂ خاخ، مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ایک مقام ہے۔ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو دس دینار دیے تھے کہ وہ اس خط کو مشرکین مکہ تک بحفاظت پہنچا دے لیکن بذریعۂ وحی یہ راز فاش ہو گیا۔ اور مسلمانوں کی جنگی تیاریوں کی خبر قریش تک نہ پہنچ سکی، بالآخر آپ ﷺ نے 10 رمضان المبارک کو مکہ مکرمہ کا رخ کیا اور آپ کے ساتھ دس ہزار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی نفری تھی۔

(٤٨) بَابُ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ

باب: 48- غزوۂ فتح مکہ کا بیان جو رمضان المبارک میں ہوا

٤٢٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ. قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ.

[4275] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ فتح مکہ رمضان المبارک میں کیا۔ راوئ حدیث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مسیب کو اسی طرح کہتے سنا ہے۔

وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ

ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ الْكَدِيدَ - الْمَاءَ الَّذِي بَيْنَ قُدَيْدٍ وَّعُسْفَانَ - أَفْطَرَ فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا حَتَّى انْسَلَخَ الشَّهْرُ. [راجع: ١٩٤٤]

کا بیان ہے کہ اس سفر میں نبی ﷺ بحالت روزہ تھے لیکن جب قدید اور عسفان کے درمیان کدید نامی چشمے پر پہنچے تو روزہ توڑ دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا حتی کہ رمضان کا مہینہ ختم ہوگیا۔

فائدہ: قدید، چشموں اور باغات پر مشتمل ایک بستی کا نام ہے جبکہ کدید اس سے سولہ میل کے فاصلے پر ایک چشمہ ہے اور یہ چشمہ مکہ کے قریب ہے۔

٤٢٧٦ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عَشَرَةُ آلَافٍ، وَّذٰلِكَ عَلٰى رَأْسِ ثَمَانِ سِنِينَ وَنِصْفٍ، مِنْ مَّقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ، فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَّعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى مَكَّةَ، يَصُومُ وَيَصُومُونَ، حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ - وَهُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ - أَفْطَرَ وَأَفْطَرُوا.

[4276] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ماہ رمضان میں دس ہزار صحابۂ کرام ؓ کے ہمراہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے۔ اس وقت آپ کو مدینہ طیبہ میں تشریف لائے ساڑھے آٹھ سال پورے ہونے والے تھے۔ اس سفر میں آپ اور آپ کے ساتھ آنے والے مسلمان روزے سے تھے۔ پھر جب آپ مقام کدید پر پہنچے جو عسفان اور قدید کے درمیان ایک چشمہ ہے تو وہاں آپ نے روزہ توڑ دیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی روزہ توڑ دیا۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْآخِرُ فَالْآخِرُ. [راجع: ١٩٤٤]

امام زہری فرماتے ہیں کہ شرعی احکام میں رسول اللہ ﷺ کے سب سے آخری عمل کو ہی لیا جائے گا۔

٤٢٧٧ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ إِلٰى حُنَيْنٍ وَّالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فَصَائِمٌ وَّمُفْطِرٌ، فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهِ دَعَا بِإِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلٰى رَاحَتِهِ - أَوْ رَاحِلَتِهِ - ثُمَّ نَظَرَ النَّاسَ، فَقَالَ الْمُفْطِرُونَ لِلصُّوَّمِ: أَفْطِرُوا. [راجع: ١٩٤٤]

[4277] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حنین کی طرف ماہِ رمضان میں تشریف لے گئے اور آپ کے ہمراہ لوگوں کا حال مختلف تھا۔ کچھ تو روزہ رکھے ہوئے تھے اور کچھ روزے کے بغیر تھے۔ جب آپ اپنی اونٹنی پر پوری طرح بیٹھ گئے تو دودھ یا پانی کا برتن منگوایا اور اسے اپنی ہتھیلی یا اونٹنی پر رکھا۔ پھر آپ نے لوگوں کی طرف دیکھا (اور روزہ افطار کیا) تو بے روزہ لوگوں نے روزہ داروں سے کہا: اب تم بھی اپنا روزہ توڑ لو۔

٤٢٧٨ - وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

[4278] حضرت معمر سے روایت ہے، انھیں عکرمہ نے

أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ. وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٩٤٤]

بواسطہ ایوب بتایا، وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے سال نکلے۔ حماد بن زید نے ایوب سے، انھوں نے عکرمہ سے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے ذکر کیا۔

فائدہ: حنین مکہ مکرمہ سے دس میل دور ایک وادی ہے۔ اس غزوے کا سبب یہ تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خزاعہ کی مدد کے لیے مکہ مکرمہ سے نکلنے کا ارادہ کیا تو قبیلہ ہوازن کو یہ خبر پہنچائی گئی کہ آپ ان پر حملہ کرنے والے ہیں، وہ آپ کا مقابلہ کرنے کے لیے ذوالمجاز منڈی میں آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ چلتے رہے حتی کہ وادئ حنین میں اتوار کی رات کو پہنچے، پھر نصف شوال اتوار کے دن ان سے صلح ہو گئی۔[1]

٤٢٧٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيُرَاهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: صَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ. [راجع: ١٩٤٤]

[4279] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک میں سفر کیا۔ آپ اس وقت بحالت روزہ تھے لیکن جب مقام عسفان پر پہنچے تو آپ نے پانی کا برتن طلب فرمایا۔ آپ نے دن کے وقت پانی نوش فرمایا تاکہ لوگ آپ کو دیکھ لیں (اور وہ بھی روزہ توڑ دیں)، پھر آپ نے روزہ نہیں رکھا حتی کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے دوران سفر میں روزہ رکھا اور ترک بھی کیا، اس لیے دوران سفر میں جس کا جی چاہے روزہ رکھ لے اور جو کوئی چاہے افطار کرے، یعنی مسافر کے لیے اجازت ہے۔

(٤٩) بَابٌ: أَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ ﷺ الرَّايَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ؟

باب: 49- نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن جھنڈا کہاں نصب کیا؟

٤٢٨٠ - حَدَّثَنِي [عُبَيْدُ] بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا

[4280] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال روانہ ہوئے اور قریش کو یہ خبر پہنچی تو ابوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور

1 عمدة القاري: 264/12.

خَرَجَ أَبُو سُفْيَانَ [بْنُ حَرْبٍ] وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُونَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتّٰى أَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ، فَإِذَا هُمْ بِنِيرَانٍ كَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: مَا هٰذِهِ؟ لَكَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ، فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ: نِيرَانُ بَنِي عَمْرٍو، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: عَمْرٌو أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ، فَرَآهُمْ نَاسٌ مِّنْ حَرَسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَدْرَكُوهُمْ فَأَخَذُوهُمْ فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ: «احْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ خَطْمِ الْجَبَلِ حَتّٰى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ»، فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ كَتِيبَةً كَتِيبَةً عَلٰى أَبِي سُفْيَانَ، فَمَرَّتْ كَتِيبَةٌ فَقَالَ: يَا عَبَّاسُ! مَنْ هٰذِهِ؟ فَقَالَ: هٰذِهِ غِفَارُ، قَالَ: مَا لِي وَلِغِفَارَ؟ ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَمَرَّتْ سُلَيْمٌ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى أَقْبَلَتْ كَتِيبَةٌ لَّمْ يَرَ مِثْلَهَا، قَالَ: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الْأَنْصَارُ، عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا أَبَا سُفْيَانَ! الْيَوْمُ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ، الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَا عَبَّاسُ! حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ، ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيبَةٌ - وَّهِيَ أَقَلُّ الْكَتَائِبِ - فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ وَرَايَةُ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ.

بدیل بن ورقاء رسول اللہ ﷺ کے متعلق معلومات لینے نکلے۔ چلتے چلتے جب مرالظہران پہنچے تو انھوں نے دیکھا کہ جگہ جگہ بکثرت آگ روشن ہے، گویا وہ عرفہ کی آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا: یہاں جگہ جگہ آگ کیوں روشن ہے؟ یہ جگہ جگہ آگ کے آلاؤ تو میدان عرفات کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ بدیل بن ورقاء نے کہا: یہ بنوعمرو کی آگ معلوم ہوتی ہے۔ ابوسفیان نے کہا: بنوعمرو کے لوگ تو اس سے بہت کم ہیں۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے محافظ دستے (پہرے داروں) نے انھیں دیکھ کر گرفتار کرلیا اور پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ حضرت ابوسفیان اس دوران میں مسلمان ہوگئے۔ پھر جب آپ ﷺ روانہ ہوئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''ابوسفیان کو گھوڑوں کے ہجوم کی جگہ رکھنا تاکہ وہ مسلمانوں کی شان و شوکت بچشم خود ملاحظہ کرے۔'' چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے انھیں ایسی ہی جگہ ٹھہرایا۔ اب وہ قبائل جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ان کے قریب سے گروہ درگروہ گزرنے لگے۔ جب پہلا قافلہ گزرا تو ابوسفیان نے پوچھا: عباس! یہ کون ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ یہ قبیلۂ غفار کے لوگ ہیں۔ ابوسفیان نے کہا: مجھے ان سے کوئی غرض نہیں۔ پھر قبیلۂ جہینہ گزرا تو ابوسفیان نے ایسا ہی کہا: قبیلۂ سعد بن ہذیم گزرا تو بھی انھوں نے یہی کہا: پھر قبیلۂ سلیم گزرا تو بھی انھوں نے یہی کہا۔ آخر میں ایک ایسا لشکر گزرا کہ ابوسفیان نے اس جیسا لشکر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ انصاری ہیں اور ان کے امیر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں جو جھنڈا تھامے ہوئے ہیں۔ تب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوسفیان! آج تو گردنیں مارنے کا دن ہے۔ آج کعبہ میں کفار کا قتل جائز ہوگا۔ ابوسفیان نے کہا: اے عباس!

تحفظ و حفاظت کا دن اچھا ہے۔ پھر ایک سب سے چھوٹی جماعت آئی۔ اس میں خود رسول اللہ ﷺ اور آپ کے کچھ صحابۂ کرام ؓ بھی تھے اور نبی ﷺ کا جھنڈا حضرت زبیر بن عوام ؓ کے ہاتھ میں تھا۔

فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَبِي سُفْيَانَ قَالَ: أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟ قَالَ: «مَا قَالَ؟» قَالَ: قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: «كَذَبَ سَعْدٌ وَّلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللهُ فِيهِ الْكَعْبَةَ، وَيَوْمٌ تُكْسٰى فِيهِ الْكَعْبَةُ»، قَالَ: وَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهُ بِالْحَجُونِ.

جب رسول اللہ ﷺ ابوسفیان کے قریب سے گزرے تو اس نے کہا: آپ کو معلوم نہیں کہ سعد بن عبادہ نے کیا کہا ہے؟ آپ نے پوچھا: ''اس نے کیا کہا ہے؟'' ابوسفیان نے کہا: اس نے ایسے ایسے کہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سعد نے غلط کہا ہے کیونکہ یہ تو وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں کعبہ کو بزرگی دے گا اور اس دن کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔'' اس (عروہ) نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ آپ کا جھنڈا مقام حجون میں گاڑ دیا جائے۔

وَقَالَ عُرْوَةُ: وَأَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ! هَاهُنَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ قَالَ: وَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَنْ يَّدْخُلَ مِنْ أَعْلٰى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ وَّدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ [كُدًى] فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ: حُبَيْشُ بْنُ الْأَشْعَرِ، وَكُرْزُ بْنُ جَابِرٍ الْفِهْرِيُّ.

عروہ نے کہا: مجھے نافع بن جبیر بن مطعم نے خبر دی، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عباس ؓ سے سنا، انھوں نے زبیر بن عوام ؓ سے کہا: ابوعبداللہ! رسول اللہ ﷺ نے آپ کو یہیں جھنڈا نصب کرنے کا حکم دیا تھا؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید ؓ کو حکم دیا تھا کہ کداء کی بالائی جانب سے مکہ میں داخل ہوں اور خود نبی ﷺ کدی (کے نشیبی علاقے) کی طرف سے داخل ہوئے۔ اس دن حضرت خالد بن ولید ؓ کی فوج سے دو آدمی، یعنی حضرت حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری ؓ شہید ہوئے۔

٤٢٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَّقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ يُرَجِّعُ وَقَالَ: لَوْلَا أَنْ يَّجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ.

[4281] حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو اونٹنی پر سوار دیکھا۔ آپ اس وقت سورۂ فتح بڑی خوش الحانی سے پڑھ رہے تھے۔ راوی کہتا ہے: اگر میرے گرد لوگوں کے جمع ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں بھی اسی طرح خوش الحانی

[انظر: ٤٨٣٥، ٥٠٣٤، ٥٠٤٧، ٧٥٤٠]

کے ساتھ پڑھ کر سنا تا جیسے انھوں نے پڑھ کر سنایا تھا۔

٤٢٨٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ زَمَنَ الْفَتْحِ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيْنَ نَنْزِلُ غَدًا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِّنْ مَّنْزِلٍ؟».

[راجع: ١٥٨٨]

[4282] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فتح مکہ کے روز عرض کی: اللہ کے رسول! ہم کل کہاں قیام کریں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان چھوڑا ہے؟''

٤٢٨٣ - ثُمَّ قَالَ: «لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ». قِيلَ لِلزُّهْرِيِّ: مَنْ وَّرِثَ أَبَا طَالِبٍ؟ قَالَ: وَرِثَهُ عَقِيلٌ وَّطَالِبٌ. قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَيْنَ نَنْزِلُ غَدًا، فِي حَجَّتِهِ. وَلَمْ يَقُلْ يُونُسُ: حَجَّتِهِ، وَلَا زَمَنَ الْفَتْحِ.

[4283] پھر آپ نے فرمایا: ''مومن، کافر کا وارث نہیں بنتا اور نہ کافر مومن کا وارث بنتا ہے۔'' زہری سے کہا گیا: ابوطالب کا وارث کون ہوا تھا؟ تو انھوں نے کہا: عقیل اور طالب وارث ہوئے تھے۔ معمر نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا: ہم کل کہاں اقامت کریں گے۔ یہ حجۃ الوداع کے وقت کہا تھا۔ البتہ یونس نے اپنی روایت میں حجۃ الوداع کا ذکر نہیں کیا اور نہ فتح مکہ ہی کا زمانہ کہا ہے۔

فائدہ: ابوطالب کے چار بیٹے تھے: طالب، عقیل، جعفر اور علی۔ طالب اور عقیل کافر تھے، انھوں نے اپنے باپ کی جائیداد پر قبضہ کر لیا تھا اور حضرت جعفر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما مسلمان ہونے کی وجہ سے ابوطالب کے وارث نہ بن سکے۔ طالب غزوۂ بدر میں مارا گیا اور عقیل متروکہ جائیداد کو فروخت کر رہا تھا، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عقیل نے ہمارے لیے کیا چھوڑا ہے، جہاں ہم اقامت کریں۔''

٤٢٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْزِلُنَا - إِنْ شَاءَ اللهُ إِذَا فَتَحَ اللهُ - الْخَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ». [راجع: ١٥٨٩]

[4284] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مکہ فتح کیا تو ان شاء اللہ ہمارا قیام ''خیف'' میں ہوگا جہاں قریش نے کفر پر جمے رہنے کی قسمیں اٹھائی تھیں۔''

فائدہ: خیف کے معنی پہاڑ کی ڈھلوان کے ہیں، یعنی بڑے پہاڑ سے اترنے کی جگہ، اس سے مراد وادئ محصب ہے جو خیف

بنو کنانہ کے نام سے مشہور تھی، وہاں قریش اور کنانہ نے بنو ہاشم سے بائیکاٹ کے لیے آپس میں عہد و پیمان کیا تھا کہ جب تک یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کو ہمارے حوالے نہیں کرتے ہم ان سے خرید وفروخت اور رشتہ ناتا نہیں کریں گے، رسول اللہ ﷺ نے وہاں، یعنی خیف بنو کنانہ میں اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے قیام فرمایا کہ مکہ فتح ہوا، اسلام کو اللہ تعالیٰ نے غلبہ عنایت فرمایا، وہ کفر جس کے لیے کفار نے اس قدر اہتمام کیا تھا وہ باطل ثابت ہوا۔

٤٢٨٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا: «مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ». [راجع: ١٥٨٩]

[4285] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا: ''ان شاء اللہ کل ہماری قیام گاہ خیف بنو کنانہ ہوگی جہاں کفار مکہ نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں اٹھائی تھیں۔''

٤٢٨٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: «اقْتُلْهُ»، قَالَ مَالِكٌ: وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فِيمَا نَرَى - وَاللهُ أَعْلَمُ - يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا. [راجع: ١٨٤٦]

[4286] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے وقت جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔ آپ نے اسے اتارا ہی تھا کہ ایک آدمی نے آکر عرض کی: ابن خطل کعبے کے پردے سے چمٹا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے وہیں قتل کر دو۔'' امام مالک فرماتے ہیں: ہمارے گمان کے مطابق نبی ﷺ اس دن محرم نہیں تھے۔ واللہ أعلم.

فائدہ: ابن خطل کا نام عبداللہ تھا، یہ اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا، نیز اس نے ایک آدمی کو ناحق قتل بھی کیا تھا، اس کی دو لونڈیاں تھیں جو رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں گایا کرتی تھیں، اس مردود کو چاہ زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑا کر کے قتل کر دیا گیا۔[1]

٤٢٨٧ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّونَ وَثَلَاثُمِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ:

[4287] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ (360) بت تھے۔ انھیں آپ اپنے ہاتھ کی چھڑی سے مارتے اور فرماتے: ''حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔ حق آ گیا، باطل سے نہ پہلے کچھ ہوا

1 فتح الباري: 21/8.

«جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ». [راجع: ٢٤٧٨]

ہے نہ آئندہ کچھ ہو سکے گا۔"

٤٢٨٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ، فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا مِنَ الْأَزْلَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَاتَلَهُمُ اللهُ، لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ»، ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْبَيْتِ وَخَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ. تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ. وَقَالَ وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٩٨]

[4288] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے (اس وقت تک) بیت اللہ میں داخل ہونے سے انکار کر دیا جب تک اس میں معبودانِ باطلہ ہیں۔ آپ کے حکم سے ان بتوں کو بیت اللہ سے نکال دیا گیا۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل ؑ کی مورتیوں کو نکالا گیا تو ان کے ہاتھوں میں قسمت آزمائی کے تیر تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ان مشرکین کو ہلاک کرے! یہ خوب جانتے تھے کہ ان دونوں حضرات نے ان تیروں سے کبھی قسمت آزمائی نہیں کی۔" اس کے بعد آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس کے اطراف میں نعرۂ تکبیر بلند کیا، پھر باہر تشریف لائے اور نماز نہیں پڑھی۔ معمر نے ایوب سے روایت کرنے میں عبدالصمد کی متابعت کی۔ وہیب نے کہا: ایوب نے عکرمہ کے ذریعے سے نبی ﷺ سے روایت بیان کی ہے۔

(٥٠) بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ

باب: 50- نبی ﷺ بالائی جانب سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے

٤٢٨٩ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتَّى أَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَمَكَثَ فِيهِ نَهَارًا

[4289] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر فتح مکہ کے دن، مکہ مکرمہ میں اس کی بالائی جانب سے داخل ہوئے تھے جبکہ حضرت اسامہ بن زید ؓ آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے ہمراہ حضرت بلال ؓ اور کعبہ کے دربان حضرت عثمان بن طلحہ ؓ بھی تھے۔ آپ نے اپنی سواری کو مسجد کے قریب بٹھایا اور حضرت عثمان ؓ کو بیت اللہ کی چابی لانے کا حکم دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ بیت اللہ

طَوِيلًا، ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ، فَوَجَدَ بِلَالًا وَّرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَأَلَهُ: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ. قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ: كَمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ؟ [راجع: ٣٩٧]

کے اندر داخل ہوئے۔ آپ کے ہمراہ حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ ؓ بھی تھے۔ آپ بیت اللہ کے اندر کافی دیر تک ٹھہرے۔ جب باہر تشریف لائے تو لوگ اندر جانے کے لیے دوڑنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سب سے پہلے اندر جانے والوں میں تھے۔ انھوں نے بیت اللہ کے دروازے کے پیچھے حضرت بلال ؓ کو کھڑے ہوئے دیکھا تو ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کہاں پڑھی ہے؟ انھوں نے اس جگہ کی نشاندہی کی جہاں آپ نے نماز پڑھی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا: میں یہ دریافت کرنا بھول گیا کہ آپ ﷺ نے نماز کی کتنی رکعات پڑھی تھیں؟

٤٢٩٠ - حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ. تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَوُهَيْبٌ فِي كَدَاءٍ. [راجع: ١٥٧٧]

[4290] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے جو مکہ کی بالائی جانب ہے۔ ابواسامہ اور وہیب نے شعبہ سے کداء کا لفظ بیان کرنے میں حفص بن میسرہ کی متابعت کی ہے۔

٤٢٩١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ. [راجع: ١٥٧٧]

[4291] حضرت عروہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ کی بالائی جانب کداء کی طرف سے داخل ہوئے۔

(٥١) بَابُ مَنْزِلِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ

باب: 51- فتح مکہ کے دن قیام نبوی کا بیان

٤٢٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى غَيْرَ أُمِّ هَانِيءٍ، فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ

[4292] ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ام ہانی ؓ کے علاوہ ہمیں کسی نے یہ خبر نہیں دی کہ اس نے نبی ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے، ام ہانی نے بتایا کہ جب مکہ فتح ہوا تو آپ ﷺ نے ان کے گھر غسل

فِي بَيْتِهَا، ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، قَالَتْ: لَمْ أَرَهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ. [راجع: ١١٠٣]

فرمایا، پھر آٹھ رکعات ادا کیں۔ انھوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو اتنی ہلکی پھلکی نماز پڑھتے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، البتہ آپ رکوع اور سجود پوری طرح کرتے تھے۔

(٥٢) بَابٌ:

باب: 52- بلاعنوان

٤٢٩٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي». [راجع: ٧٩٤]

[4293] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللَّهُمَّ اغْفِرْلِي» ''اے اللہ! ہمارے پروردگار! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔ اے اللہ! مجھے معاف کردے۔''

٤٢٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا الْفَتَى مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ فَدَعَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَعَانِي مَعَهُمْ، قَالَ: وَمَا أُرِيتُهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ مِنِّي، فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ ٱلنَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ ٱللَّهِ أَفْوَاجًا﴾؟ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أُمِرْنَا أَنْ نَحْمَدَ اللهَ وَنَسْتَغْفِرَهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نَدْرِي، وَلَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ شَيْئًا. فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، أَكَذَاكَ تَقُولُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَعْلَمَهُ اللهُ لَهُ ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ﴾ فَتْحُ

[4294] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت عمر ؓ مجھے شیوخ بدر کے ساتھ بٹھاتے تھے۔ ان میں سے کسی نے کہا: آپ اس بچے کو ہمارے ساتھ کیوں بٹھاتے ہیں جبکہ اس جیسے تو ہمارے اپنے بیٹے ہیں؟ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کی علمی فضیلت تم لوگ بھی جانتے ہو، چنانچہ ایک دن حضرت عمر ؓ نے شیوخِ بدر کو بلایا اور ان کے ساتھ مجھے بھی آنے کی دعوت دی۔ میں سمجھ گیا کہ مجھے اس لیے بلایا گیا تاکہ انھیں میری برتری دکھائیں۔ انھوں نے فرمایا: تم لوگ اس سورت کے متعلق کیا جانتے ہو؟ «اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝» حتی کہ انھوں نے پوری سورت پڑھی۔ ان میں سے کسی نے کہا: نصرت و فتح کے بعد ہمیں اللہ کی حمد و ثنا اور اس سے معافی مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کچھ نے کہا: ہمیں معلوم نہیں۔ کچھ تو بالکل خاموش رہے۔ حضرت عمر ؓ نے مجھے فرمایا: اے ابن عباس! کیا تم بھی اسی طرح کہتے ہو

مَكَّةَ فَذَاكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ قَالَ عُمَرُ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ. [راجع: ٣٦٢٧]

(جس طرح یہ حضرات کہہ رہے ہیں)؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو مدتِ حیات کی اطلاع دی ہے۔ الفتح سے مراد فتح مکہ ہے، یعنی جب مکہ فتح ہو جائے اور اللہ کی مدد آ جائے تو یہ آپ کی علامتِ وفات ہے، اس لیے آپ اللہ کی حمد کریں اور استغفار کریں۔ بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میں بھی اس آیت کریمہ سے وہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو۔

٤٢٩٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ: أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَّهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ: ائْذَنْ لِّي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْغَدَ مِن يَّوْمِ الْفَتْحِ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ: إِنَّهُ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ، وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَّكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لَهُ فِيهِ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ».

[4295] حضرت ابو شریح عدوی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عمرو بن سعید سے کہا جب وہ مکہ میں لشکر بھیج رہا تھا: اے امیر! اگر مجھے اجازت ہو تو میں تم سے ایک حدیث بیان کروں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے اگلے روز فرمائی تھی۔ میرے کانوں نے وہ سنا، میرے دل نے اسے محفوظ کیا اور میری آنکھوں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام ٹھہرایا ہے، لوگوں نے اسے حرام قرار نہیں دیا۔ اللہ پر ایمان اور قیامت پر یقین رکھنے والے کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس (مکے) میں خونریزی کرے اور اس کے کسی درخت ہی کو کاٹے۔ اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کے قتال و جنگ سے رخصت ثابت کرنا چاہے تو اسے کہہ دو: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اجازت دی تھی تمھیں اجازت نہیں دی۔ اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی میں اس کی اجازت تھی، پھر آج سے اس کی حرمت وہی ہو گئی ہے جیسے کل تھی۔ (آپ نے فرمایا:) جو شخص یہاں موجود ہے وہ غائب کو یہ خبر پہنچا دے۔''

فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ: مَاذَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟

حضرت ابو شریح ؓ سے دریافت کیا گیا: پھر عمرو بن

قَالَ: قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ، إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلا فَارًّا بِخَرْبَةٍ.

سعید نے آپ کو کیا جواب دیا؟ انھوں نے کہا: مجھے یہ جواب دیا کہ اے ابوشریح! میں یہ حدیث تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ حرم مکہ کسی مجرم کو پناہ نہیں دیتا اور نہ کسی قاتل ہی کو جو کسی کا خون بہا کر بھاگ آئے اور نہ کسی فسادی کو جو فساد برپا کر کے بھاگ آئے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: الْخَرْبَةُ: الْبَلِيَّةُ. [راجع: ١٠٤]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: لفظ ''خَرْبَہ'' کے معنی ہیں: خرابی کرنے والا، یعنی مجرم۔

٤٢٩٦ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: «إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ». [راجع: ٢٢٣٦]

[4296] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں فرما رہے تھے: ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے شراب کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے۔''

(٥٣) بَابُ مَقَامِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ

باب: 53- فتح مکہ کے موقع پر نبی ﷺ کا مکہ میں قیام

٤٢٩٧ - **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَشْرًا نَقْصُرُ الصَّلَاةَ. [راجع: ١٠٨١]

[4297] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ دس دن اقامت کی۔ اس دوران میں ہم نماز قصر کرتے رہے۔

٤٢٩٨ - **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ. [راجع: ١٠٨٠]

[4298] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ میں انیس روز قیام فرمایا۔ آپ دو، دو رکعت نماز (قصر) پڑھتے رہے۔

٤٢٩٩ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو

[4299] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے،

شِهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ تِسْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلَاةَ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَنَحْنُ نَقْصُرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَإِذَا زِدْنَا أَتْمَمْنَا. [راجع: ۱۰۸۰]

انھوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں انیس دن قیام کیا اور نماز قصر کرتے رہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اگر ہم انیس دن تک قیام کریں تو قصر کرتے ہیں اور اگر اس سے زیادہ قیام ہو تو نماز پوری پڑھتے ہیں۔

(٥٤) بَابٌ:

باب: 54- بلا عنوان

٤٣٠٠ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ عَامَ الْفَتْحِ. [انظر: ٦٣٥٦]

[4300] حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن (از راہِ شفقت) ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔

٤٣٠١ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُنَيْنٍ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا وَنَحْنُ مَعَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: وَزَعَمَ أَبُو جَمِيلَةَ أَنَّهُ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَخَرَجَ مَعَهُ عَامَ الْفَتْحِ.

[4301] حضرت ابو جمیلہ ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کی صحبت پائی اور وہ آپ کے ساتھ غزوۂ فتح مکہ کے لیے نکلے تھے۔

٤٣٠٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ: أَلَا تَلْقَاهُ فَتَسْأَلَهُ؟ قَالَ: فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كُنَّا بِمَا مَمَرِّ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ: مَا لِلنَّاسِ؟ مَا لِلنَّاسِ؟ مَا هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُونَ: يَزْعُمُ أَنَّ اللهَ أَرْسَلَهُ، أَوْحَى إِلَيْهِ، أَوْحَى اللهُ بِكَذَا، فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذَاكَ الْكَلَامَ فَكَأَنَّمَا يُقَرُّ فِي صَدْرِي، وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُولُونَ: اتْرُكُوهُ

[4302] ایوب نے کہا: مجھ سے ابوقلابہ نے کہا: عمرو بن سلمہ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ قصہ کیوں نہیں پوچھتے؟ ابوقلابہ نے کہا: پھر میں ان کی خدمت میں گیا اور ان سے سوال کیا، انھوں نے فرمایا: ہم ایک چشمے پر رہائش پذیر تھے جو لوگوں کے لیے عام گزرگاہ تھا۔ ہماری طرف سے جو مسافر سوار گزرتے ہم ان سے پوچھتے رہتے کہ آپ لوگوں کا کیا حال ہے؟ اور اس شخص کی کیا کیفیت ہے؟ لوگ جواب دیتے: وہ کہتا ہے کہ اللہ نے اسے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ اس کی طرف وحی اتارتا ہے یا یوں کہا کہ اللہ نے اس پر یہ وحی بھیجی ہے۔ (پھر وہ لوگ قرآن کی کوئی آیت

وَقَوْمَهُ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ، فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ أَهْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ أَبِي قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: جِئْتُكُمْ وَاللهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ حَقًّا، فَقَالَ: «صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا»، فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ، فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّي، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ: أَلَا تُغَطُّونَ عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ؟ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوا لِي قَمِيصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِي بِذٰلِكَ الْقَمِيصِ.

سناتے تو) میں وہ کلام خوب یاد کرلیا کرتا گویا کوئی اسے میرے سینے میں جما دیتا ہے۔ اور اہل عرب مسلمان ہونے کے لیے فتح مکہ کے منتظر تھے اور کہتے تھے کہ حضرت محمد ﷺ کو اور اس کی قوم کو چھوڑ دو۔ اگر حضرت محمد ﷺ ان پر غالب آ گئے تو وہ نبیٔ برحق ہیں۔ پھر جب مکہ فتح ہوا تو ہر ایک قوم نے چاہا کہ وہ پہلے مسلمان ہوجائے اور میرے باپ نے مسلمان ہونے میں اپنی قوم سے بھی جلدی کی۔ جب میرا باپ (مسلمان ہوکر) آیا تو اس نے اپنی قوم سے کہا: اللہ کی قسم! میں نبیٔ حق سے ملاقات کر کے تمھارے پاس آ رہا ہوں۔ انھوں نے فرمایا ہے: ''فلاں وقت یہ نماز پڑھا کرو اور فلاں وقت وہ نماز پڑھا کرو۔ اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان دے اور جسے قرآن زیادہ یاد ہو وہ جماعت کرائے۔'' لوگوں نے اس پر غور کیا تو مجھ سے زیادہ قرآن پڑھنے والا کسی کو نہ پایا کیونکہ میں مسافر سواروں سے سن سن کر بہت یاد کر چکا تھا، لہٰذا سب نے مجھے امام منتخب کرلیا، حالانکہ میں اس وقت چھ سات برس کا تھا۔ ایسا ہوا کہ اس وقت میرے تن پر صرف ایک چادر تھی، وہ بھی جب میں سجدہ کرتا تو سکڑ جاتی۔ قبیلے کی ایک عورت نے یہ منظر دیکھ کر کہا: تم اپنے قاری کا سرین ہم سے کیوں نہیں چھپاتے؟ آخر کار انھوں نے ایک کپڑا خرید کر میرا کرتا بنایا اور میں جتنا اس کرتے سے خوش ہوا اتنا کسی چیز سے کبھی خوش نہیں ہوا۔

٤٣٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ

[4303] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی سے پیدا ہونے والے بچے کو اپنے قبضے میں لے لیں۔ عتبہ نے کہا تھا کہ وہ میرا بیٹا ہے، چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ

عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ أَنْ يَقْبِضَ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ، وَقَالَ عُتْبَةُ: إِنَّهُ ابْنِي، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ فِي الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدُ [بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ]: هٰذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا أَخِي، هٰذَا ابْنُ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا أَشْبَهُ النَّاسِ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هُوَ لَكَ، هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ» مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «احْتَجِبِي مِنْهُ يَاسَوْدَةُ»، لِمَا رَأٰى مِنْ شَبَهِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ». وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَصِيحُ بِذٰلِكَ. [راجع: ٢٠٥٣]

مکہ میں داخل ہوئے تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اس بچے کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ بھی آئے۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے۔ اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ یہ اس کا بیٹا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد زمعہ کا بیٹا ہے اوران کے بستر پر پیدا ہوا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھا تو وہ عتبہ بن ابی وقاص سے بہت مشابہت رکھتا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اے عبد بن زمعہ! یہ بچہ تیری کفالت میں ہوگا۔ یہ تیرا بھائی ہے۔“ کیونکہ وہ زمعہ کے بستر پر پیدا ہوا تھا، نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے سودہ! تم اس بچے سے پردہ کرو“ کیونکہ آپ نے اس لڑکے میں عتبہ بن ابی وقاص کی مشابہت پائی تھی۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”لڑکا اس کا ہوتا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو اور زنا کرنے والے کے حصے میں پتھر ہیں۔“ ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو پکار پکار کر بیان کیا کرتے تھے۔

٤٣٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ، فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلٰى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَهُ، قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللهِ؟»، قَالَ أُسَامَةُ: اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ، فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللهِ خَطِيبًا فَأَثْنٰى عَلَى

[4304] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں فتح مکہ کے موقع پر ایک عورت نے چوری کی تو اس عورت کی قوم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے پاس گھبرائی ہوئی آئی تاکہ وہ رسول اللہ ﷺ سے (اس کی معافی کے متعلق) اس کی سفارش کر دیں۔ عروہ نے کہا: جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی تو آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہوگیا۔ آپ نے فرمایا: ”تم مجھ سے اللہ کی حد کے متعلق گفتگو کرتے ہو؟“ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے

اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا»، ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ، فَقُطِعَتْ يَدُهَا، فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَتَزَوَّجَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ تَأْتِينِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٢٦٤٨]

رسول! میرے لیے (اس جسارت پر) دعائے مغفرت کر دیں۔ جب شام ہوئی تو رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی جس کے وہ لائق ہے، پھر فرمایا: ''اما بعد! تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوگئے کہ اگر ان میں کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے لیکن اگر کمزور چوری کر لیتا تو اس پر حد جاری کر دیتے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹوں گا۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ اس کے بعد اس عورت نے صدق دل سے توبہ کی اور نکاح کر لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ میرے پاس آتی تو میں اس کی حاجت رسول اللہ ﷺ کے حضور پیش کرتی تھی۔

٤٣٠٥، ٤٣٠٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِأَخِي بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! جِئْتُكَ بِأَخِي لِتُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ، قَالَ: «ذَهَبَ أَهْلُ الْهِجْرَةِ بِمَا فِيهَا»، فَقُلْتُ: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ؟ قَالَ: «أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ وَالْجِهَادِ». فَلَقِيتُ مَعْبَدًا بَعْدُ وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: صَدَقَ مُجَاشِعٌ. [راجع: ٢٩٦٢، ٢٩٦٣]

[4306,4305] حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں فتح مکہ کے بعد اپنے بھائی کو ساتھ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں اپنے بھائی کو ساتھ لایا ہوں تاکہ آپ اس سے ہجرت پر بیعت لیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہجرت والے اس کا ثواب لے کر چلے گئے۔'' میں نے عرض کی: پھر آپ اس سے کس چیز پر بیعت لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''میں اسلام، ایمان اور جہاد پر بیعت لوں گا۔'' (راوی کہتے ہیں:) بعد ازاں میری ملاقات ابو معبد سے ہوئی جو ان دونوں میں سے بڑا تھا تو میں نے اس حدیث کے متعلق اس سے دریافت کیا، اس نے کہا: مجاشع نے صحیح کہا ہے۔

٤٣٠٧، ٤٣٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ:

[4308,4307] حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ابو معبد کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ ہجرت پر اس سے بیعت لیں تو آپ

انْطَلَقْتُ بِأَبِي مَعْبَدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لِيُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ: «مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا، أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ». فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: صَدَقَ مُجَاشِعٌ. وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ مُجَاشِعٍ: إِنَّهُ جَاءَ بِأَخِيهِ مُجَالِدٍ. [راجع: ٢٩٦٢، ٢٩٦٣]

نے فرمایا: ''ہجرت تو اہل ہجرت کے ساتھ گزر چکی ہے۔ اب میں اسلام اور جہاد پر بیعت لوں گا۔'' (راویٔ حدیث کہتے ہیں:) پھر میں ابو معبد سے ملا اور اس سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ مجاشع نے سچ کہا ہے۔ خالد نے ابوعثمان کے واسطے سے مجاشع سے روایت کی کہ وہ اپنے بھائی مجالد کو لے کر آئے تھے۔

٤٣٠٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُهَاجِرَ إِلَى الشَّامِ، قَالَ: لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ فَانْطَلِقْ فَاعْرِضْ نَفْسَكَ فَإِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَإِلَّا رَجَعْتَ. [راجع: ٣٨٩٩]

[4309] حضرت مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے عرض کی: میرا شام کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ ہے۔ انھوں نے فرمایا: اب ہجرت ختم ہے لیکن جہاد باقی ہے۔ جاؤ، خود کو دیکھو۔ اگر تم اپنے آپ کو جہاد کے قابل پاتے ہو تو ٹھیک بصورت دیگر یہ خیال چھوڑ دو۔

٤٣١٠ - وَقَالَ النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ - أَوْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ - مِثْلَهُ. [راجع: ٣٨٩٩]

[4310] حضرت مجاہد ہی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ سے ہجرت کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت ختم ہے، یا فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی ہجرت نہیں۔

٤٣١١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ مُجَاهِدِ ابْنِ جَبْرٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ. [راجع: ٣٨٩٩]

[4311] مجاہد بن جبر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر ؓ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت ختم ہے۔

٤٣١٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فَسَأَلَهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ: لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ، كَانَ الْمُؤْمِنُ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللهِ

[4312] حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں عبید بن عمیر کے ہمراہ حضرت عائشہ ؓ سے ملنے گیا تو انھوں نے آپ سے ہجرت کے بارے میں پوچھا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: آج ہجرت باقی نہیں رہی کیونکہ پہلے آدمی اپنے دین کو بچانے کے لیے اللہ

وَإِلَى رَسُولِهِ ﷺ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللهُ الْإِسْلَامَ فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ. [راجع: ٣٠٨٠]

اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بھاگتا تھا، مبادا دین کی وجہ سے کسی فتنے میں مبتلا ہو جائے۔ آج فتح مکہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دیا ہے، اس لیے مومن جہاں چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے لیکن جہاد اور ہجرت (کی نیت کا ثواب) باقی ہے۔

٤٣١٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، وَلَمْ تَحْلِلْ لِّي قَطُّ إِلَّا سَاعَةً مِّنَ الدَّهْرِ، لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا، وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ»، فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَإِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ لِلْقَيْنِ وَالْبُيُوتِ، فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ حَلَالٌ».

[4313] حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن خطبے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا اسی دن اس نے مکے کو حرمت والا قرار دے دیا تھا۔ یہ شہر اللہ کے حرام ٹھہرانے سے قیامت تک کے لیے حرمت والا ہے۔ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا۔ میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا۔ یہاں حدود حرم میں شکار کے قابل کسی جانور کو نہ چھیڑا جائے۔ یہاں کے کانٹے دار درخت بھی نہ کاٹے جائیں، اور نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے، نیز یہاں پر گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے سوائے اس شخص کے جو اس کے اعلان کا ارادہ رکھتا ہو۔'' حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! اذخر گھاس کی اجازت دیں کیونکہ وہ لوہاروں اور گھروں کی ضرورت ہے۔ آپ خاموش ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے اذخر اس سے مستثنیٰ ہے۔ چنانچہ یہ تمھارے لیے حلال ہے۔''

وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، بِمِثْلِ هٰذَا أَوْ نَحْوِ هٰذَا. رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٣٤٩]

دوسری روایت ابن جریج سے ایسے ہی ہے، انھوں نے عبدالکریم سے، انھوں نے عکرمہ سے اور انھوں نے ابن عباس ؓ سے بیان کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بھی نبی ﷺ سے اسے بیان کیا ہے۔

(٥٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [التوبة: ٢٥-٢٧]

باب:55- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور حنین کے دن کو یاد کرو جب تم اپنی کثرت پر اترا گئے...... اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔'' کا بیان

٤٣١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: رَأَيْتُ بِيَدِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى ضَرْبَةً، قَالَ: ضُرِبْتُهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، قُلْتُ: شَهِدْتَّ حُنَيْنًا؟ قَالَ: قَبْلَ ذٰلِكَ.

[4314] اسماعیل سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے ابن ابی اوفی ؓ کے ہاتھ پر تلوار کا زخم دیکھا۔ انھوں نے بتایا کہ غزوۂ حنین میں مجھے نبی ﷺ کے ہمراہ یہ زخم آیا تھا۔ میں نے پوچھا: آپ غزوۂ حنین میں موجود تھے؟ انھوں نے فرمایا: میں اس سے پہلے غزوات میں بھی حاضر ہوتا رہا ہوں۔

٤٣١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عُمَارَةَ! أَتَوَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يُوَلِّ، وَلٰكِنْ عَجِلَ سَرْعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ يَقُولُ: «أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ». [راجع: ٢٨٦٤]

[4315] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، ان کے پاس ایک آدمی آیا اور ان سے کہنے لگا: ابو عمارہ! کیا تم نے حنین کی لڑائی میں پیٹھ پھیر لی تھی؟ انھوں نے جواب دیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی ﷺ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے، البتہ قوم میں جو جلد باز تھے انھوں نے اپنی جلد بازی کا ثبوت دیا تو ہوازن کے تیر اندازوں نے انھیں اپنے تیروں سے چھلنی کر دیا۔ اس دوران میں حضرت ابو سفیان بن حارث ؓ آپ ﷺ کے سفید خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: ''میں نبی برحق ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔''

٤٣١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: قِيلَ لِلْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْمَعُ: أَوَلَّيْتُمْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ: أَمَّا النَّبِيُّ ﷺ فَلَا، كَانُوا رُمَاةً فَقَالَ: «أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ». [راجع: ٢٨٦٤]

[4316] حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت براء ؓ سے سنا جبکہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: (ابو عمارہ!) کیا تم لوگوں نے نبی ﷺ کے ہمراہ حنین کے دن پیٹھ پھیر لی تھی؟ (بھاگ گئے تھے؟) انھوں نے کہا: جہاں تک نبی ﷺ کا تعلق ہے تو آپ نے پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ دراصل قبیلۂ ہوازن کے لوگ

سخت تیر انداز تھے اور آپ نے اس وقت فرمایا: ''میں نبی ہوں، جس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔''

٤٣١٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَمِعَ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَيْسٍ: أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ: لٰكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ، كَانَتْ هَوَازِنُ رُمَاةً وَّإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمُ انْكَشَفُوا فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتُقْبِلْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ آخِذٌ بِزِمَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ: «أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ». قَالَ إِسْرَائِيلُ وَزُهَيْرٌ: نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَغْلَتِهِ.

[راجع: ٢٨٦٤]

[4317] حضرت براء ؓ ہی سے روایت ہے کہ ان سے قبیلۂ قیس کے ایک آدمی نے پوچھا: کیا تم لوگ غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کو تنہا چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ دراصل قبیلۂ ہوازن کے لوگ بڑے ماہر تیرانداز تھے۔ جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ پسپا ہوگئے۔ ہم لوگ مال غنیمت پر ٹوٹ پڑے۔ آخر کار ہمیں ان کے تیروں کا سامنا کرنا پڑا۔ میں نے بچشم خود دیکھا کہ نبی ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور حضرت ابوسفیان ؓ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''میں نبی ہوں اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں۔'' اسرائیل اور زہیر راوی نے بیان کیا کہ نبی ﷺ اپنے خچر سے اتر پڑے تھے۔

٤٣١٨، ٤٣١٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ [قَالَ]: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ: وَزَعَمَ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَعِي مَنْ تَرَوْنَ، وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ»، وَكَانَ أَنْظَرَهُمْ رَسُولُ

[4319,4318] حضرت مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس قبیلۂ ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر آیا تو آپ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ انھوں نے آپ سے یہ درخواست کی کہ ان کے مال اور قیدی واپس کر دیے جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''میرے ساتھ میرے صحابۂ کرام بھی ہیں جنھیں تم دیکھ رہے ہو اور دیکھو سچی بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ تم دو میں سے ایک چیز کا انتخاب کر لو: قیدی لے لو یا مال واپس لے جاؤ۔ میں نے تمھارا انتظار کیا تھا۔'' واقعی رسول اللہ ﷺ نے طائف سے واپسی پر تقریباً دس دن ان کا انتظار کیا تھا۔ آخر جب ان پر یہ بات واضح ہوگئی کہ رسول اللہ ﷺ انھیں صرف ایک چیز واپس

اللهِ ﷺ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاؤُونَا تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ»، فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ»، فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا، هٰذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ. [راجع: ۲۳۰۷، ۲۳۰۸]

کریں گے تو انھوں نے کہا کہ ہم اپنے قیدیوں کی واپسی چاہتے ہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، مسلمانوں کو خطاب کیا۔ آپ نے پہلے اللہ کے شایان شان حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: ''امابعد! تمھارے بھائی تائب (مسلمان) ہو کر ہمارے پاس آئے ہیں، میری رائے یہ ہے کہ میں ان کے قیدی انھیں واپس کر دوں، لہٰذا تم میں سے جو کوئی اپنی خوشی سے واپس کرنا چاہے وہ واپس کر دے، یہ بہتر ہے۔ اور جو لوگ اپنا حصہ نہ چھوڑنا چاہتے ہوں ان کا حق قائم رہے گا۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ سب سے پہلے ہمیں جو غنیمت عطا کرے گا اس میں سے ہم انھیں اس کے بدلے میں دے دیں گے۔'' تمام صحابۂ کرام ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! ہم بخوشی قیدی آزاد کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نہیں جانتے کہ تم میں سے کس نے بخوشی اجازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی۔ تم سب اپنے خیموں میں واپس چلے جاؤ حتی کہ تمھارے نمائندہ حضرات تمھارا فیصلہ ہمارے پاس لائیں۔'' چنانچہ تمام صحابہ چلے گئے۔ پھر ان کے نمائندوں نے ان سے بات کی اس کے بعد وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صحابۂ کرام ؓ کی رائے آپ سے عرض کی کہ وہ خوش ہیں اور فراخدلی سے اجازت دیتے ہیں۔ (امام زہری ؒ نے فرمایا:) یہ واقعہ ہے جو قبیلۂ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق مجھے پہنچا ہے۔

٤٣٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا

[4320] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب ہم غزوۂ حنین سے واپس آئے تو حضرت عمر ؓ نے نبی ﷺ سے اپنی ایک نذر کے متعلق پوچھا جو انھوں نے اعتکاف کے متعلق زمانۂ جاہلیت میں مانی تھی۔ نبی ﷺ نے انھیں اپنی نذر پوری کرنے کا حکم دیا۔

قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافٍ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِوَفَائِهِ.

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

اس روایت کو کچھ حضرات نے حماد سے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے۔

وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اور اس روایت کو جریر بن حازم اور حماد بن سلمہ نے بھی ایوب سے بیان کیا، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اور انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

٤٣٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ ابْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَّرَائِهِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ، وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَّجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَّهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ»، فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَهُ، فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟» فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ وَسَلَبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْهُ،

[4321] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ حنین کے سال روانہ ہوئے۔ جب ہماری کفار کے ساتھ جنگ شروع ہوئی تو مسلمانوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس دوران میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر غلبہ حاصل کیے ہوئے ہے۔ میں نے اس کے پیچھے سے ہو کر اس کے کندھے پر تلوار ماری اور اس کی زرہ کاٹ دی۔ وہ میری طرف پلٹ آیا اور مجھے اتنے زور سے دبایا کہ میں نے اس کے دبانے سے موت کی سختی محسوس کی۔ پھر جب اسے موت نے آلیا تو اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے پوچھا کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ ایسا اللہ کے حکم سے ہوا ہے۔ بہر حال لوگ (رسول اللہ ﷺ کی طرف) لوٹ آئے تو نبی ﷺ نے بیٹھ کر اعلان کیا: ''جس نے کسی کو قتل کیا ہے اور اس کے پاس گواہ ہے تو اس کو مقتول کا ساز و سامان ملے گا۔'' میں نے کہا: میرے لیے کون گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ پھر نبی ﷺ نے اسی بات کو دہرایا تو میں نے کھڑے ہو کر کہا: میرے لیے کون گواہی دے گا؟ (لوگوں کی خاموشی دیکھ کر) میں پھر بیٹھ گیا۔ نبی ﷺ نے پھر

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا هَا اللهِ، إِذًا لَّا يَعْمِدُ إِلٰى أَسَدٍ مِّنْ أُسْدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَ فَأَعْطِهِ»، فَأَعْطَانِيهِ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ.

[راجع: ٢١٠٠]

اسی بات کو دہرایا تو میں کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابو قتادہ! کیا ماجرا ہے؟'' میں نے آپ کو سارا واقعہ بتایا تو ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! ابو قتادہ نے سچ کہا ہے۔ اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے۔ آپ انھیں میری طرف سے خوش کر دیں، یعنی سامان میرے پاس ہی رہنے دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہوگا! تب تو رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو نظر انداز کر دیا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے دفاع کرتا ہے اور تجھے اس کا سامان دے دیں، ایسا نہیں ہوسکتا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔ تم مقتول کا سامان اس کے حوالے کر دو۔'' ابو قتادہ کہتے ہیں کہ اس نے مقتول کا سامان میرے حوالے کر دیا اور میں نے اس سامان کے عوض قبیلۂ بنوسلمہ میں ایک باغ خرید لیا۔ یہ پہلی جائیداد تھی جو میں نے اسلام لانے کے بعد حاصل کی۔

٤٣٢٢ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَّوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ نَظَرْتُ إِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَآخَرُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَخْتِلُهُ مِنْ وَّرَائِهِ لِيَقْتُلَهُ، فَأَسْرَعْتُ إِلَى الَّذِي يَخْتِلُهُ فَرَفَعَ يَدَهُ لِيَضْرِبَنِي وَأَضْرِبُ يَدَهُ فَقَطَعْتُهَا، ثُمَّ أَخَذَنِي فَضَمَّنِي ضَمًّا شَدِيدًا حَتّٰى تَخَوَّفْتُ، ثُمَّ بَرَكَ فَتَحَلَّلَ وَدَفَعْتُهُ ثُمَّ قَتَلْتُهُ وَانْهَزَمَ الْمُسْلِمُونَ وَانْهَزَمْتُ مَعَهُمْ، فَإِذَا بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمْرُ اللهِ، ثُمَّ تَرَاجَعَ النَّاسُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ

[4322] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حنین کی جنگ ہو رہی تھی تو میں نے ایک مسلمان کو دیکھا جو ایک مشرک سے لڑ رہا تھا جبکہ ایک دوسرا مشرک اس کو پیچھے سے دھوکا دے کر قتل کرنا چاہتا تھا۔ میں جلدی سے تاک لگانے والے مشرک کی طرف گیا تو اس نے مجھے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا۔ میں نے اس کا ہاتھ تلوار سے کاٹ دیا۔ پھر اس نے مجھے اس قدر زور سے دبایا کہ میں نے موت کا خطرہ محسوس کیا۔ آخر کار وہ سست پڑ گیا اور اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ پھر میں نے اسے دور ہٹا کر قتل کر دیا۔ اس دوران میں مسلمانوں میں اضطراب پیدا ہوا تو میں بھی اس اضطراب کی زد میں آ گیا۔ میں نے اچانک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں دیکھا تو ان سے پوچھا کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ انھوں نے فرمایا: اللہ کا حکم ایسا ہی ہے۔ پھر لوگ

أَقَامَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ»، فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلِي فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ، ثُمَّ بَدَا لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَائِهِ: سِلَاحُ هٰذَا الْقَتِيلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَلَّا لَا يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَّيَدَعَ أَسَدًا مِّنْ أُسْدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ، قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ.

[راجع: ٢١٠٠]

رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹے تو آپ نے اعلان فرمایا: ''جو کوئی اپنے مقتول پر گواہ پیش کردے جس کو اس نے قتل کیا ہے تو اس کے لیے اس کا سامان ہے۔'' میں کھڑا ہوا تاکہ اپنے مقتول پر گواہ تلاش کروں تو میں نے کسی کو نہ دیکھا جو میرے لیے گواہی دے، چنانچہ میں بیٹھ گیا۔ پھر مجھے خیال آیا تو میں نے سارا واقعہ رسول اللہ ﷺ سے کہہ دیا۔ آپ کے پاس بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے کہا: جس مقتول کا اس نے ذکر کیا ہے اس کا سامان میرے پاس ہے۔ آپ اسے میری طرف سے راضی کر دیں۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گویا ہوئے: ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا اللہ کے رسول! آپ اس کو سامان نہ دیں۔ آپ قریش کے ایک بزدل کو مقتول کا سامان دیں اور اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو نظر انداز کر دیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے لڑتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ اٹھے اور وہ سامان مجھے عطا فرمایا۔ میں نے اس سامان کے عوض ایک باغ خرید لیا۔ یہ پہلی جاگیر تھی جو میں نے اسلام لانے کے بعد حاصل کی۔

(٥٦) بَابُ غَزْوَةِ أَوْطَاسٍ

باب:56- غزوۂ اوطاس کا بیان

٤٣٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَّهَزَمَ اللهُ أَصْحَابَهُ، قَالَ أَبُو مُوسَى: وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ، رَمَاهُ جُشَمِيٌّ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ

[4323] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ غزوۂ حنین سے فارغ ہوئے تو حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار بنا کر ایک لشکر کے ہمراہ اوطاس کی طرف روانہ کیا جو وہاں پہنچ کر درید بن صمہ سے نبرد آزما ہوئے۔ درید تو جنگ میں مارا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھیوں کو شکست سے دوچار کر دیا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے بھی ابو عامر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روانہ کیا تھا۔ حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں

فَقُلْتُ: يَا عَمِّ! مَنْ رَّمَاكَ؟ فَأَشَارَ إِلٰى أَبِي مُوسٰى فَقَالَ: ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي، فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ، فَلَمَّا رَآنِي وَلّٰى فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ: أَلَا تَسْتَحْيِي؟ أَلَا تَثْبُتُ؟ فَكَفَّ، فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ، ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ: قَتَلَ اللّٰهُ صَاحِبَكَ، قَالَ: فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ، فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ، قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! أَقْرِئِ النَّبِيَّ السَّلَامَ وَقُلْ لَّهُ: اسْتَغْفِرْ لِي، وَاسْتَخْلَفَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ فَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ مَاتَ، فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ عَلٰى سَرِيرٍ مُّرْمَلٍ وَّعَلَيْهِ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ فِي ظَهْرِهِ وَجَنْبَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَّقَالَ: قُلْ لَّهُ: اسْتَغْفِرْ لِي، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ»، وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبِطَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ». فَقُلْتُ: وَلِيَ فَاسْتَغْفِرْ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ، وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا». قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ وَّالْأُخْرٰى لِأَبِي مُوسٰى.

[راجع: ٢٨٨٤]

ایک جشمی آدمی نے تیر مارا جو کہ وہاں پیوست ہو کر رہ گیا۔ میں حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا: چچا جان! آپ کو کس نے تیر مارا ہے؟ انھوں نے ابو موسیٰ اشعری کو اشارے سے بتایا کہ وہ میرا قاتل ہے جس نے مجھے تیر مارا ہے۔ میں دوڑ کر اس کے پاس جا پہنچا مگر جب اس نے مجھے دیکھا تو بھاگ نکلا۔ میں اس کے پیچھے ہولیا اور کہنے لگا کہ تجھے شرم نہیں آتی اب تو ٹھہرتا کیوں نہیں ہے؟ آخر وہ رک گیا۔ پھر میرے اور اس کے درمیان تلوار کے دو وار ہوئے۔ بالآخر میں نے اسے مار ڈالا۔ پھر واپس آ کر میں نے ابو عامر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے قاتل کو ہلاک کر دیا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ اب یہ تیر نکالو۔ میں نے تیر نکالا تو زخم سے پانی بہنے لگا۔ انھوں نے مجھے فرمایا: بھتیجے! نبی ﷺ کو میری طرف سے سلام عرض کرنا اور آپ سے کہنا کہ میرے لیے بخشش کی دعا فرمائیں۔ پھر ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنی جگہ لوگوں کا سپہ سالار مقرر کیا، چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد وہ انتقال کر گئے۔ میں واپس آ کر نبی ﷺ کی خدمت میں آپ کے گھر حاضر ہوا۔ اس وقت آپ بان سے بنی ہوئی چار پائی پر لیٹے ہوئے تھے جس پر ہلکا سا بستر تھا۔ چار پائی کی رسیوں کے نشانات آپ کے پہلو اور پشت پر پڑ گئے تھے۔ میں نے آپ سے تمام حالات بیان کیے اور حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ بھی بیان کیا اور ان کی دعائے مغفرت کی درخواست بھی پیش کی۔ آپ نے پانی منگوایا، وضو کرنے کے بعد ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! عبید، یعنی ابو عامر رضی اللہ عنہ کو بخش دے۔'' اس وقت میں آپ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا۔ آپ نے پھر فرمایا: ''اے اللہ! اسے قیامت کے دن انسانوں میں سے اکثر پر برتری عطا فرما۔'' میں نے عرض کی:

اللہ کے رسول! میرے لیے بھی مغفرت کی دعا فرمائیں۔ آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! عبداللہ بن قیس کے گناہ بخش دے اور روز قیامت اسے مقام عزت عطا فرما۔'' (راویٔ حدیث) ابو بردہ نے کہا کہ ان میں سے ایک دعا ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لیے اور دوسری ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے لیے تھی۔

فائدہ: اس حدیث میں دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے جس میں ان لوگوں کی تردید ہے جو دعا میں ہاتھ اٹھانا صرف استسقاء کے ساتھ خاص کرتے ہیں، نیز دعا کے لیے باوضو ہونے کا استحباب بھی ثابت ہوتا ہے لیکن اس سے تعزیت کے وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا محل نظر ہے کیونکہ تعزیت کے وقت مخصوص جگہ پر بیٹھ کر فاتحہ خوانی کرنا اور ہاتھ اٹھانا اس سے ثابت نہیں ہوتا، چونکہ حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ نے شہادت کے وقت رسول اللہ ﷺ سے دعا کی درخواست کی تھی جسے پورا کیا گیا۔ اس کا مروجہ تعزیت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ واللہ أعلم.

(٥٧) بَابُ غَزْوَةِ الطَّائِفِ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ ثَمَانٍ، قَالَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ

باب: 57- غزوۂ طائف کا بیان جو شوال آٹھ ہجری میں ہوا۔ یہ بات موسیٰ بن عقبہ نے کہی ہے

٤٣٢٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: سَمِعَ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدِي مُخَنَّثٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا عَبْدَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَّتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ».

[4324] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرے ہاں نبی ﷺ تشریف لائے تو میرے پاس ایک مخنث بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے سنا کہ وہ حضرت عبداللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا: اے عبداللہ! دیکھ اگر کل اللہ تعالیٰ تمھیں طائف میں فتح عطا کرے تو غیلان کی بیٹی پر قبضہ کر لینا کیونکہ جب وہ آتی ہے تو اس کے آگے چار بل پڑتے ہیں اور جب جاتی ہے تو آٹھ بل دکھائی دیتے ہیں۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: ''آئندہ یہ لوگ (مخنث) تمھارے گھروں میں نہ آیا کریں۔''

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: الْمُخَنَّثُ: هِيتٌ.

ابن عیینہ نے ابن جریج کے حوالے سے بیان کیا کہ اس مخنث کا نام ''ہیت'' تھا۔

حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا وَزَادَ: وَهُوَ مُحَاصِرُ الطَّائِفِ يَوْمَئِذٍ.

ایک روایت میں اس چیز کا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ اس وقت طائف کا محاصرہ کیے ہوئے تھے۔

[انظر: ٥٢٣٥، ٥٨٨٧]

٤٣٢٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْأَعْمٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا، قَالَ: «إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ»، فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا: نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهُ؟ وَقَالَ مَرَّةً: «نَقْفُلُ»، فَقَالَ: «اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ»، فَغَدَوْا فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ: «إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ» فَأَعْجَبَهُمْ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ. وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: فَتَبَسَّمَ. قَالَ: قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْخَبَرَ كُلَّهُ. [انظر: ٦٠٨٦، ٧٤٨٠]

[4325] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا تو دشمن سے کچھ نہ پا سکے۔ آخر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم ان شاء اللہ کل یہاں سے لوٹ جائیں گے۔'' یہ بات مسلمانوں پر بہت گراں گزری اور وہ کہنے لگے: کیا ہم فتح کے بغیر واپس جائیں؟ آپ نے فرمایا: ''اچھا صبح جنگ کا آغاز کرو۔'' چنانچہ انھوں نے صبح جنگ چھیڑ دی تو انھیں بہت زخم آئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کل ان شاء اللہ ہم واپس چلیں گے۔'' یہ سن کر مسلمان بہت خوش ہوئے تو نبی ﷺ کو ہنسی آ گئی۔ کبھی سفیان نے کہا کہ آپ ﷺ تبسم فرمانے لگے۔ حمیدی نے کہا کہ ہم سے سفیان نے سارا واقعہ بیان کیا۔

٤٣٢٦، ٤٣٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا - وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ - وَأَبَا بَكْرَةَ، وَكَانَ تَسَوَّرَ حِصْنَ الطَّائِفِ فِي أُنَاسٍ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَا: سَمِعْنَا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ».

[4327,4326] حضرت ابوعثمان سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے سنا..... انھوں نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر پھینکا..... نیز میں نے ابوبکرہ سے بھی سنا اور وہ ان چند آدمیوں میں سے ہیں جو طائف کے قلعے کی دیوار پر چڑھے اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان دونوں حضرات نے کہا کہ ہم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جس نے دیدہ دانستہ خود کو اپنے والد کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کیا اس پر جنت حرام ہے۔''

وَقَالَ هِشَامٌ: وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَوْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا وَأَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ عَاصِمٌ: قُلْتُ: لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ حَسْبُكَ بِهِمَا، قَالَ: أَجَلْ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَنَزَلَ

ہشام نے کہا: ہمیں معمر نے عاصم سے بیان کیا کہ ان (عاصم) سے ابوالعالیہ یا ابوعثمان نہدی نے کہا: میں نے حضرت سعد اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہما کو نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا۔ عاصم کہتے ہیں کہ میں نے (ابوالعالیہ یا ابوعثمان نہدی سے) کہا: آپ کے ہاں تو دو ایسے شخص گواہی دے رہے ہیں جو تمھیں کافی ہیں۔ انھوں نے کہا: ہاں

إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَّعِشْرِينَ مِنَ الطَّائِفِ. [انظر: ٦٧٦٦، ٦٧٦٧]

کیونکہ ان میں سے ایک (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) تو وہ ہیں جنھوں نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا اور دوسرے (حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) تیئیس (23) مردوں میں سے تیسرے شخص ہیں جو طائف کے قلعے سے اتر کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

٤٣٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلَا تُنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي؟ فَقَالَ لَهُ: «أَبْشِرْ»، فَقَالَ: قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ «أَبْشِرْ». فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ، فَقَالَ: «رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا»، قَالَا: قَبِلْنَا. ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ: «اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبْشِرَا»، فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا، فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً. [راجع: ١٨٨]

[4328] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا جب آپ جعرانہ میں ٹھہرے تھے، جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے۔ آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اس دوران میں نبی ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا: آپ نے مجھ سے ایک وعدہ کیا تھا کیا آپ اسے پورا نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرے لیے بشارت ہے۔'' وہ بولا یہ کیا بات ہے؟ آپ اکثر یہی فرماتے رہتے ہیں: خوش ہو جاؤ۔ یہ سن کر آپ ﷺ حضرت ابوموسیٰ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کی طرف غضبناک حالت میں متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اس دیہاتی نے تو بشارت کو مسترد کر دیا ہے، لہٰذا تم دونوں قبول کرلو۔'' ان دونوں حضرات نے کہا: ہمیں منظور ہے۔ پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا، اپنے دونوں ہاتھ اور منہ اس میں دھوئے اور اس میں کلی بھی کی، پھر فرمایا: ''تم دونوں اس میں سے کچھ نوش کرلو اور کچھ اپنے منہ اور سینے پر ڈال لو، نیز خوش ہو جاؤ۔'' ہم دونوں پیالہ لے کر تعمیل حکم کرنے لگے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پس پردہ پکارا کہ اپنی ماں کے لیے بھی کچھ پانی چھوڑ دینا تو انھوں نے کچھ پانی بچا کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔

٤٣٢٩ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ يَعْلَى

[4329] حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: کاش میں رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں دیکھوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ ایک دفعہ آپ جعرانہ

كَانَ يَقُولُ: لَيْتَنِي أَرٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ مَعَهُ فِيهِ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُّتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَمَا تَضَمَّخَ بِالطِّيبِ؟ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلٰى يَعْلٰى بِيَدِهِ أَنْ تَعَالَ، فَجَاءَ يَعْلٰى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ، كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ: «أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا»، فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ فَقَالَ: «أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ».

[راجع: ١٥٣٦]

میں تشریف فرما تھے۔ آپ پر ایک کپڑے سے سایہ کیا گیا تھا۔ اس مقام پر آپ کے ہمراہ صحابۂ کرام ؓ بھی تھے۔ اچانک ایک دیہاتی آیا جس پر خوشبو سے لت پت جبہ تھا۔ اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس شخص کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے جس نے عمرے کا احرام ایسے جبے میں باندھا ہے جو خوشبو سے لت پت ہے؟ حضرت عمر ؓ نے اپنے ہاتھ سے حضرت یعلیٰ ؓ کو اشارہ کیا کہ آؤ (اور نزول وحی کی حالت کو دیکھو) چنانچہ حضرت یعلیٰ ؓ آئے اور اپنا سر اس پردے میں داخل کیا، دیکھتے ہیں کہ نبی ﷺ کا چہرۂ انور سرخ ہے، کچھ دیر تک آپ خراٹے لیتے رہے، پھر یہ حالت جاتی رہی تو آپ نے فرمایا: ”وہ شخص کہاں ہے جس نے ابھی ابھی عمرے کے متعلق سوال کیا تھا؟ اسے تلاش کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”جو خوشبو تم نے لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھو ڈالو اور جبے کو اتار دو، پھر اپنے عمرے میں وہی کچھ کرو جو حج میں کرتے ہو۔“

٤٣٣٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: لَمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَّا أَصَابَ النَّاسَ فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللهُ بِي؟ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلَّفَكُمُ اللهُ بِي، وَكُنْتُمْ عَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللهُ بِي؟» كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ، قَالَ: «مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُجِيبُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟» قَالَ: كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ

[4330] حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو غزوۂ حنین میں غنیمت عطا فرمائی تو آپ نے ان لوگوں میں مال غنیمت تقسیم کیا جن کے دل اسلام پر جمانے مقصود تھے اور انصار کو کچھ نہ دیا، گویا وہ اس وجہ سے غمناک ہوئے کہ جو مال لوگوں کو ملا انھیں نہ ملا۔ آپ نے انھیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ”اے گروہ انصار! کیا میں نے تمھیں گمراہ نہیں پایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمھیں سیدھی راہ دکھائی؟ تم ایک دوسرے سے جدا جدا تھے، اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تم میں اتحاد و اتفاق پیدا فرمایا۔ تم محتاج تھے، اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمھیں غنی کر دیا؟“ آپ ﷺ جب بھی کچھ فرماتے تو انصار کہتے کہ اللہ

أَمَنُّ، قَالَ: «لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا، أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِلَى رِحَالِكُمْ؟ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا، الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ، إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ». [انظر: ٧٢٤٥]

اور اس کے رسول کا بہت احسان ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تمھیں رسول اللہ ﷺ کو جواب دینے سے کس چیز نے روک رکھا ہے؟'' لیکن جب بھی آپ کوئی بات فرماتے تو وہ کہتے: واقعی اللہ اور اس کے رسول کا سب سے بڑا احسان ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ آپ ہمارے پاس ان ان حالات میں تشریف لائے۔ کیا تم خوش نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کا نبی ﷺ لے کر جاؤ؟ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار تو اندر کا کپڑا، یعنی استر ہیں اور دوسرے لوگ باہر کے کپڑے، یعنی ابرہ کی طرح ہیں۔ میرے بعد تمھیں ترجیحات سے واسطہ پڑے گا۔ صبر کرتے رہو حتی کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔''

٤٣٣١ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ نَاسٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ حِينَ أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ، فَطَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِي رِجَالًا الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، يُعْطِي قُرَيْشًا وَّيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ؟ قَالَ أَنَسٌ: فَحُدِّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِّنْ أَدَمٍ وَّلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟» فَقَالَ فُقَهَاءُ الْأَنْصَارِ: أَمَّا رُؤَسَاؤُنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَأَمَّا

[4331] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ہوازن کے اموال بطور انعام عطا فرمائے تو انصار کے کچھ لوگوں کو رنج ہوا کیونکہ نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو سو، سو اونٹ دینا شروع کر دیے۔ انصار نے کہا: اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو معاف فرمائے، آپ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر دیا ہے، حالانکہ ابھی ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے؟ حضرت انس نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو ان کی گفتگو بیان کی گئی تو آپ نے انصار کی طرف پیغام بھیج کر چمڑے کے ایک خیمے میں انھیں جمع کیا۔ آپ نے ان کے ہمراہ کسی اور کو نہ بلایا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''تمھاری جو بات مجھے معلوم ہوئی ہے کیا وہ صحیح ہے؟'' انصار کے جو سمجھدار لوگ تھے، انھوں نے عرض

نَاسٌ مِّنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، يُعْطِي قُرَيْشًا وَّيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِلٰى رِحَالِكُمْ؟ فَوَاللهِ لَمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ رَضِينَا، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: «سَتَجِدُونَ أَثَرَةً شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ». قَالَ أَنَسٌ: فَلَمْ يَصْبِرُوا. [راجع: ٣١٤٦]

کیا: اللہ کے رسول! جو لوگ ہمارے معزز اور سردار ہیں، انھوں نے تو کوئی ایسی بات نہیں کی، البتہ ہمارے کچھ نوخیز لڑکوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کی مغفرت کرے، آپ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں، حالانکہ ابھی ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے؟ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ، میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں، اس طرح ان کی دل جوئی کرنا میرا مقصود ہے۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو مال و دولت لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم اللہ کے نبی ﷺ کو اپنے گھروں میں لے جاؤ؟ اللہ کی قسم! جو چیز تم اپنے ساتھ لے جاؤ گے وہ اس سے بہت بہتر ہے جو وہ لے جا رہے ہیں۔'' انصار نے کہا: اللہ کے رسول! ہم اس پر خوش ہیں۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''میرے بعد تم دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی، اس وقت صبر سے کام لینا حتی کہ قیامت کے دن اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ملاقات کرو۔ یقیناً میں حوض کوثر پر ہوں گا۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن انصار نے صبر سے کام نہیں لیا۔

٤٣٣٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَ فِي قُرَيْشٍ فَغَضِبَتِ الْأَنْصَارُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ؟» قَالُوا: بَلٰى، قَالَ: «لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا - أَوْ شِعْبًا - لَّسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ - أَوْ شِعْبَهُمْ» -. [راجع: ٣١٤٦]

[4332] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جس روز مکہ فتح ہوا رسول اللہ ﷺ نے قریش میں اموالِ غنیمت تقسیم کیے تو انصار غضبناک ہو گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لے کر جاؤ؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں، ہم اس پر راضی ہیں۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا: ''اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔''

٤٣٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ

[4333] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے،

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ: أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ الْتَقَى وَهَوَازِنُ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَشَرَةُ آلَافٍ وَالطُّلَقَاءُ فَأَدْبَرُوا، قَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ!»، قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ»، فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ، فَأَعْطَى الطُّلَقَاءَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا. فَقَالُوا فَدَعَاهُمْ فَأَدْخَلَهُمْ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: «أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ؟» فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَاخْتَرْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ». [راجع: ٣١٤٦]

انھوں نے کہا کہ جس روز غزوۂ حنین تھا، ہوازن کے لوگ مسلمانوں کے مقابلے میں آئے جبکہ نبی ﷺ کے ہمراہ دس ہزار کی نفری اور طلقاء بھی تھے۔ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے تو آپ نے آواز دی: ''اے انصار کی جماعت!'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم حاضر ہیں اور آپ کی مدد کو آگئے ہیں۔ پھر نبی ﷺ (اپنی سواری سے) اترے اور فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔'' جب مشرکین شکست خوردہ ہوکر بھاگ گئے تو آپ نے طلقاء اور مہاجرین کو اموال دیے اور انصار کو کچھ نہ دیا۔ انھوں نے جو کچھ کہنا تھا کہا۔ آپ ﷺ نے انھیں ایک خیمے میں جمع کر کے فرمایا: ''تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ بھیڑ بکریاں اور اونٹ وغیرہ لے جائیں اور تم اللہ کا رسول ﷺ لے کر جاؤ؟'' نبی ﷺ نے مزید فرمایا: ''اگر لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار کوئی پہاڑی راستہ اختیار کریں تو میں انصار کا پہاڑی راستہ اختیار کروں گا۔''

فائدہ: طلقاء طلیق کی جمع ہے، اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنھیں فتح مکہ کے موقع پر آپ نے نہ قتل کیا اور نہ انھیں قیدی ہی بنایا بلکہ ان پر احسان فرماتے ہوئے آزاد کر دیا اور فرمایا: ''آج تم پر کوئی ملامت نہیں تم آزاد ہو۔''[1] ان حضرات پر سابقہ جرائم کے متعلق بھی کوئی گرفت نہ کی گئی بلکہ انھیں عام معافی سے نوازا گیا۔

٤٣٣٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ [ابْنِ مَالِكٍ] رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: «إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّمُصِيبَةٍ وَّإِنِّي أَرَدْتُّ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟» قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «لَوْ سَلَكَ النَّاسُ

[4334] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے انصار کے کچھ لوگوں کو اکٹھا کر کے فرمایا: ''قریش ابھی نو مسلم اور تازہ مصیبت اٹھائے ہوئے ہیں، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ مال غنیمت سے ان کی دل جوئی کروں۔ کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ دوسرے لوگ تو دنیا لے کر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لے کر اپنے گھروں کی طرف لوٹو؟'' انھوں نے عرض کی: ہم تو اس پر راضی ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اگر دوسرے لوگ وادی

1 عمدة القاري: 306/12.

وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَّسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ، أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ». [راجع: ٣١٤٦]

کے اندر چلیں اور انصار پہاڑی راستہ منتخب کریں تو میں بھی انصار کی وادی یا گھاٹی ہی کو اختیار کروں گا۔''

٤٣٣٥ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ قِسْمَةَ حُنَيْنٍ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللهِ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ: «رَحْمَةُ اللهِ عَلَى مُوسَى، لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ». [راجع: ٣١٥٠]

[4335] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ حنین سے ملنے والے مال غنیمت کی تقسیم کر رہے تھے تو انصار کے ایک شخص نے کہا: اس تقسیم میں رضائے الٰہی کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا۔ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع دی تو آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے، انھیں اس سے بھی زیادہ تکلیف دی گئی، لیکن انھوں نے صبر سے کام لیا۔''

٤٣٣٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ النَّبِيُّ ﷺ نَاسًا، أَعْطَى الْأَقْرَعَ مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَأَعْطَى نَاسًا، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا أُرِيدَ بِهٰذِهِ الْقِسْمَةِ وَجْهُ اللهِ، فَقُلْتُ: لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «رَحِمَ اللهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ». [راجع: ٣١٥٠]

[4336] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے غزوۂ حنین کے موقع پر کچھ لوگوں کو بہت جانور عطا فرمائے، چنانچہ اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیے، عیینہ بن حصن فزاری کو بھی اتنے ہی دیے، دوسرے اشراف عرب کو بھی آپ نے اسی حساب سے دیا۔ اس پر ایک شخص نے کہا: اس تقسیم میں اللہ کی رضا کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا۔ میں نے (دل میں) کہا کہ میں اس امر کی اطلاع نبی ﷺ کو ضرور دوں گا۔ جب آپ ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے انھیں اس سے بھی زیادہ دکھ پہنچایا گیا لیکن انھوں نے صبر کیا۔''

٤٣٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، [عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ] رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَشَرَةُ آلَافٍ [وَّ]مِنَ الطُّلَقَاءِ فَأَدْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ فَنَادَى يَوْمَئِذٍ نِدَاءَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ

[4337] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب حنین کی لڑائی ہوئی تو ہوازن، غطفان اور ان کے علاوہ دیگر قبائل اپنے جانوروں اور اہل وعیال سمیت آئے جبکہ نبی ﷺ کے ہمراہ دس ہزار کی نفری اور کچھ طلقاء تھے۔ وہ آپ کو چھوڑ کر بھاگ گئے حتی کہ آپ اکیلے رہ گئے۔ اس دن آپ ﷺ نے دو آوازیں دیں جن میں کوئی خلط ملط نہیں تھا۔ آپ نے دائیں جانب متوجہ ہو کر فرمایا:

بَيْنَهُمَا، الْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ!»، قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ!»، قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ: «أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ»، فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِذَا كَانَتْ شَدِيدَةٌ فَنَحْنُ نُدْعَى وَيُعْطَى الْغَنِيمَةَ غَيْرُنَا؟ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟» فَسَكَتُوا، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ تَحُوزُونَهُ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟» قَالُوا: بَلَى، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ». وَقَالَ هِشَامٌ قُلْتُ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! وَأَنْتَ شَاهِدٌ ذٰلِكَ؟ قَالَ: وَأَيْنَ أَغِيبُ عَنْهُ؟. [راجع: ٣١٤٦]

''اے گروہ انصار!'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم حاضر ہیں۔ آپ فکر نہ کریں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ بائیں جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اے گروہ انصار!'' انصار نے کہا: اللہ کے رسول! آپ فکر نہ کریں، ہم حاضر ہیں۔ آپ اس وقت سفید خچر پر سوار تھے آپ نے نیچے اتر کر فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔'' بالآخر مشرکین شکست کھا گئے۔ اس دن آپ نے بہت سا مالِ غنیمت پایا اور وہ مہاجرین اور طلقاء میں تقسیم کر دیا اور انصار کو کچھ نہ دیا۔ انصار نے کہا: جب کوئی سخت مصیبت آتی ہے تو ہمیں بلایا جاتا ہے اور غنیمت کا مال ہمارے علاوہ دوسروں کو دیا جاتا ہے؟ آپ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے ان کو ایک خیمے میں جمع کر کے فرمایا: ''اے جماعتِ انصار! وہ کیا بات ہے جو مجھے پہنچی ہے؟'' وہ خاموش ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: ''اے گروہِ انصار! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو دنیا لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کا رسول لے کر جاؤ؟'' انھوں نے عرض کی: کیوں نہیں، ہم اس پر راضی ہیں۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار کسی گھاٹی کو اختیار کریں تو میں انصار کا پہاڑی راستہ لوں گا۔'' (راویٔ حدیث) حضرت ہشام نے کہا: ابوحمزہ! کیا آپ وہاں حاضر تھے؟ انھوں نے جواب دیا: میں وہاں سے غائب کب ہوا تھا؟

(٥٨) بَابُ السَّرِيَّةِ الَّتِي قِبَلَ نَجْدٍ

باب: 58- نجد کی طرف چھوٹا لشکر بھیجنے کا بیان

٤٣٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ فَكُنْتُ فِيهَا، فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا،

[4338] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا۔ میں بھی اس میں شریک تھا۔ ہمارے حصے میں بارہ بارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ بطور انعام ملا، اس طرح ہم

وَنُفِّلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا، فَرَجَعْنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِيرًا. [راجع: ٣١٣٤]

تیرہ، تیرہ اونٹ لے کر واپس لوٹے۔

(٥٩) بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ

باب: 59- نبی ﷺ کا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنو جذیمہ کی طرف بھیجنا

٤٣٣٩ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي نُعَيْمٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا: أَسْلَمْنَا، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: صَبَأْنَا صَبَأْنَا، فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا أَسِيرَهُ، فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي، وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ، حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْنَاهُ لَهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ»، مَرَّتَيْنِ. [انظر: ٧١٨٩]

[4339] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنو جذیمہ کی طرف بھیجا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انھیں اسلام کی دعوت دی۔ وہ اچھی طرح یوں نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے بلکہ کہنے لگے: ہم نے اپنا دین بدل ڈالا، ہم نے اپنا دین بدل ڈالا۔ (اس پر) حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انھیں قتل کرنا شروع کر دیا اور بعض کو قید کر کے ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک قیدی دے دیا۔ پھر ایک روز حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو مار ڈالے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنے قیدی کو ہرگز قتل نہیں کروں گا اور نہ میرا کوئی ساتھی ہی اپنے قیدی کو مارے گا۔ پھر جب ہم نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے یہ قصہ بیان کیا تو آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! میں خالد کے فعل سے بریُ الذمہ ہوں۔'' دو بار یہی فرمایا۔

فائدہ: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے چونکہ اجتہادی غلطی ہوئی تھی، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے خود کو بریُ الذمہ قرار دیا لیکن حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں کہا، البتہ قوم کے افراد بے گناہ مارے گئے تھے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیج کر ان کے مقتولین کی دیت اور ان کے نقصانات کا معاوضہ ادا فرمایا۔[1]

(٦٠) بَابُ سَرِيَّةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ، وَيُقَالُ: إِنَّهَا سَرِيَّةُ الْأَنْصَارِي

باب: 60- عبداللہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ بن مجزز مدلجی رضی اللہ عنہما کے سریے کا بیان، نیز اس کو سریۂ انصاری بھی کہا جاتا ہے

1 فتح الباري: 72/8.

٤٣٤٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَّاسْتَعْمَلَ عَلَيْهَا رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُّطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ: أَلَيْسَ أَمَرَكُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُطِيعُونِي؟ قَالُوا: بَلٰى، قَالَ: فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا، فَجَمَعُوا فَقَالَ: أَوْقِدُوا نَارًا، فَأَوْقَدُوهَا فَقَالَ: ادْخُلُوهَا، فَهَمُّوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا وَّيَقُولُونَ: فَرَرْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوا حَتّٰى خَمَدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ غَضَبُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ».

[انظر: ٧١٤٥، ٧٢٥٧]

[4340] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اس کا سالار ایک انصاری شخص کو مقرر فرمایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کی اطاعت کریں۔ اتفاق سے اسے غصہ آیا تو کہنے لگا: کیا نبی ﷺ نے تمھیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا؟ لوگوں نے کہا کہ کیوں نہیں، تب اس نے کہا کہ تم سب میرے لیے لکڑیاں جمع کرو۔ انھوں نے لکڑیاں جمع کر دیں۔ اس نے کہا کہ اب آگ سلگاؤ۔ انھوں نے آگ بھی سلگائی۔ پھر اس نے کہا کہ اس میں کود جاؤ۔ انھوں نے کود جانے کا ارادہ کیا تو ان میں سے کچھ ایک دوسرے کو روکنے لگے اور انھوں نے کہا کہ ہم اس آگ سے راہ فرار اختیار کر کے تو نبی ﷺ کے پاس آئے ہیں۔ وہ اسی طرح بحث مباحثے میں رہے کہ آگ بجھ گئی اور اس کا غصہ بھی جاتا رہا۔ پھر جب نبی ﷺ کو اس واقعے کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: ''اگر وہ اس آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اس سے نہ نکل سکتے کیونکہ اطاعت اسی کام میں ضروری ہے جو شریعت کے خلاف نہ ہو۔''

(٦١) [بَابُ] بَعْثِ أَبِي مُوسٰى وَمُعَاذٍ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

باب: 61- حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل ؓ کو حجۃ الوداع سے پہلے یمن روانہ کرنے کا بیان

٤٣٤١، ٤٣٤٢ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا مُوسٰى وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى مِخْلَافٍ، قَالَ: وَالْيَمَنُ مِخْلَافَانِ، ثُمَّ قَالَ: «يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا». فَانْطَلَقَ

[4342,4341] حضرت ابوبردہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل ؓ کو یمن کی طرف بھیجا اور ہر ایک کو یمن کی الگ الگ ولایت میں تعینات فرمایا۔ اس وقت یمن دو ولایات پر مشتمل تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''لوگوں پر آسانی کرنا، سختی سے کام نہ لینا، انھیں خوش رکھنا، نفرت نہ دلانا۔'' بہرحال

كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا إِلٰى عَمَلِهِ، قَالَ: وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِ كَانَ قَرِيبًا مِّنْ صَاحِبِهِ أَحْدَثَ بِهِ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَارَ مُعَاذٌ فِي أَرْضِهِ قَرِيبًا مِّنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسٰى فَجَاءَ يَسِيرُ عَلٰى بَغْلَتِهِ حَتَّى انْتَهٰى إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَّقَدِ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ إِلٰى عُنُقِهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ: يَا عَبْدَ اللهِ ابْنَ قَيْسٍ! أَيَّمَ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، قَالَ: لَا أَنْزِلُ حَتّٰى يُقْتَلَ، قَالَ: إِنَّمَا جِيءَ بِهِ لِذٰلِكَ فَانْزِلْ، قَالَ: مَا أَنْزِلُ حَتّٰى يُقْتَلَ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ! كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: أَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا، قَالَ: فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَ: أَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِي مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللهُ لِي فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا احْتَسَبْتُ قَوْمَتِي. [راجع: ٢٢٦١، وانظر: ٤٣٤٥]

ان میں سے ہر ایک اپنے کام پر روانہ ہوا۔ ان میں سے جو کوئی اپنے علاقے کا دورہ کرتے کرتے اپنے ساتھی کے قریب آجاتا تو اس سے ضرور ملاقات کرتا اور اسے سلام کر کے مزاج پرسی کرتا۔ ایک بار ایسا ہوا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اپنے علاقے کا دورہ کرتے کرتے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچ گئے تو وہ اپنے خچر پر سوار ہو کر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ اس دوران میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ان کے پاس بہت سے لوگ جمع تھے۔ وہاں انھوں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پوچھا: عبداللہ بن قیس! یہ کون ہے؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ شخص مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہوگیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تک اسے قتل نہیں کیا جاتا میں اپنے خچر سے نہیں اتروں گا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نیچے اتریں، اسے اسی لیے (قتل کرنے کے لیے) یہاں لایا گیا ہے۔ انھوں نے کہا: میں تو اس کے مارے جانے سے پہلے ہرگز نہیں اتروں گا، چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حکم سے وہ قتل کر دیا گیا۔ تب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے نیچے اترے اور پوچھا کہ اے عبداللہ! تم قرآن کیسے پڑھتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ میں تو تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں۔ پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے معاذ! تم کیسے تلاوت کرتے ہو؟ انھوں نے کہا: میں اول شب میں سو جاتا ہوں، پھر اٹھ بیٹھتا ہوں، اس کے بعد جتنا اللہ کو منظور ہوتا ہے پڑھ لیتا ہوں۔ میں تو سوتا بھی ثواب کی نیت سے ہوں جیسے اٹھتا بھی ثواب کی نیت سے ہوں۔

فائدہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا یہ کمال ایمان تھا کہ مرتد کو دیکھتے ہی انھیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث یاد آ گئی کہ جو اسلام سے مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو۔ جب تک شریعت کی حد جاری نہ ہوئی اس وقت تک انھوں نے اپنی سواری سے اترنا گوارا نہ کیا، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ عبادات میں طاقت اور ہمت حاصل کرنے کے لیے جو کچھ بھی کیا جائے گا وہ باعث ثواب ہے، ایسے حالات میں سونے، کھانے اور آرام کرنے میں بھی ثواب کی امید کی جا سکتی ہے۔[1]

٤٣٤٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا فَقَالَ: «وَمَا هِيَ؟» قَالَ: الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ، فَقُلْتُ لِأَبِي بُرْدَةَ: مَا الْبِتْعُ؟ قَالَ: نَبِيذُ الْعَسَلِ، وَالْمِزْرُ: نَبِيذُ الشَّعِيرِ، فَقَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». رَوَاهُ جَرِيرٌ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ. [راجع: ٢٢٦١]

[4343] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو انھوں نے آپ ﷺ سے ان مشروبات کے متعلق سوال کیا جو وہاں تیار کیے جاتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''وہ کیا ہیں؟'' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا: بتع اور مزر ہیں۔ (راوی کہتا ہے کہ) میں نے ابوبردہ سے پوچھا: بتع (اور مزر) کیا ہے؟ تو انھوں نے بتایا کہ بتع شہد کا شیرہ اور مزر جو کا شیرہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشے والی چیز حرام ہے۔'' اس حدیث کو جریر اور عبدالواحد نے شیبانی کے ذریعے سے ابوبردہ سے روایت کیا ہے۔

٤٣٤٤، ٤٣٤٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَدَّهُ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: «يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا»، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّ أَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِّنَ الشَّعِيرِ: الْمِزْرُ، وَشَرَابٌ مِّنَ الْعَسَلِ: الْبِتْعُ، فَقَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ»، فَانْطَلَقَا، فَقَالَ مُعَاذٌ لِّأَبِي مُوسَى: كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّعَلَى رَاحِلَتِي، وَأَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا. قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ فَأَقُومُ وَأَنَامُ، فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا

[4345,4344] حضرت سعید بن ابو بردہ اپنے والد (حضرت ابو بردہ) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان (سعید) کے دادا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: ''لوگوں پر آسانی کرنا، ان پر تنگی نہ کرنا، انھیں خوشخبری سنانا، نفرت نہ دلانا اور ایک دوسرے سے موافقت پیدا کرنا۔'' حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے علاقے میں کچھ مشروبات جو سے تیار ہوتے ہیں جنھیں مزر اور کچھ شہد سے بنتے ہیں جنھیں بتع کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔'' چنانچہ دونوں حضرات یمن کی طرف روانہ ہوئے۔ پھر (ایک ملاقات میں)

1 فتح الباري: 77/8.

أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي، وَضَرَبَ فُسْطَاطًا فَجَعَلَا يَتَزَاوَرَانِ، فَزَارَ مُعَاذٌ أَبَا مُوسٰى، فَإِذَا رَجُلٌ مُوثَقٌ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ، فَقَالَ مُعَاذٌ: لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ. [راجع: ٢٢٦١، ٤٣٤٢]

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ سے پوچھا: آپ قرآن کیسے پڑھتے ہیں؟ انھوں نے کہا: کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر، سواری پر وقفے وقفے سے پڑھتا رہتا ہوں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں سوتا ہوں، پھر اٹھتا ہوں اور نیند کو بھی قیام کی طرح ثواب سمجھتا ہوں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے ایک خیمہ لگوایا تاکہ وہ دونوں ایک دوسرے کی زیارت کریں۔ ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے لیے آئے تو دیکھا کہ ایک آدمی بندھا ہوا ہے، پوچھا: یہ کون ہے؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے کہا: یہ یہودی ہے جو اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کی گردن ضرور اڑاؤں گا۔

تَابَعَهُ الْعَقَدِيُّ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ. وَقَالَ وَكِيعٌ وَالنَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عقدی اور وہب نے شعبہ سے روایت کرنے میں مسلم کی متابعت کی ہے۔ وکیع، ابونضر اور ابوداود نے شعبہ سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے اپنے والد کے ذریعے سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

رَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ.

جریر بن عبدالحمید نے شیبانی سے اور انھوں نے ابو بردہ سے بیان کیا ہے۔

فائدہ: نرمی اور آسانی کا مطلب حدود وقصاص میں نرمی کرنا نہیں بلکہ دنیوی اور انتظامی امور میں نرمی کرنا ہے کیونکہ حدود کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتے ہو تو اللہ کے دین کے معاملے میں تمھیں ان دونوں پر ترس نہیں آنا چاہیے۔''[1]

٤٣٤٦ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ - هُوَ النَّرْسِيُّ -: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو مُوسٰى

[4346] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے میری قوم کے وطن میں بھیجا۔ جب میں واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ وادی بطحاء (خیف بنوکنانہ) میں پڑاؤ کیے ہوئے تھے۔ آپ نے

[1] النور 2:24.

الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أَرْضِ قَوْمِي فَجِئْتُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مُنِيخٌ بِالْأَبْطَحِ، فَقَالَ: «أَحَجَجْتَ يَا عَبْدَ اللهِ ابْنَ قَيْسٍ؟» قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «كَيْفَ قُلْتَ؟» قَالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِكَ، قَالَ: «فَهَلْ سُقْتَ مَعَكَ هَدْيًا؟» قُلْتُ: لَمْ أَسُقْ، قَالَ: «فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَاسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ»، فَفَعَلْتُ حَتَّى مَشَطَتْ لِي امْرَأَةٌ مِّنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ وَّمَكَثْنَا بِذٰلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ. [راجع: ١٥٥٩]

دریافت فرمایا: ''اے عبداللہ بن قیس! تم نے حج کا احرام باندھ لیا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''نیت کیا کی تھی؟'' میں نے عرض کی: یوں کہا تھا کہ میں حاضر ہوں اور جس طرح آپ نے احرام باندھا ہے میں نے بھی اسی طرح باندھا ہے۔ آپ نے پوچھا: ''کیا تم اپنے ساتھ قربانی کا جانور لائے ہو؟'' میں نے کہا: میں اپنے ساتھ کوئی جانور نہیں لایا۔ آپ نے فرمایا: ''تم پہلے بیت اللہ کا طواف کرو، پھر صفا اور مروہ کی سعی کر کے احرام کی پابندی سے آزاد ہو جاؤ۔'' بہرحال میں نے اس طرح کیا۔ پھر بنو قیس کی خاتون نے میرے سر میں کنگھی کی۔ ہم اسی قاعدے کے مطابق حج کرتے رہے حتی کہ حضرت عمر ؓ خلیفہ ہوئے۔

٤٣٤٧ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: «إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَّشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ، فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ». [راجع: ١٣٩٥]

[4347] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل ؓ کو یمن کی طرف بھیجا تو انھیں فرمایا: ''تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو، وہاں جا کر انھیں پہلے کلمۂ شہادت کی دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اللہ تعالیٰ کے رسول برحق ہیں۔ اگر وہ اس کا اقرار کرنے میں تمھاری اطاعت کر لیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب یہ بھی مان لیں تو انھیں خبردار کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے وصول کر کے ان کے غرباء پر تقسیم کر دی جائے گی۔ پھر اگر وہ اسے تسلیم کر لیں تو زکاۃ وصول کرتے وقت ان کا سب سے عمدہ مال لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی آہ و بکا سے بھی ڈرتے رہنا کیونکہ اس کی بد دعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: طَوَّعَتْ: طَاعَتْ

ابو عبداللہ (امام بخاری ؒ) نے کہا ہے کہ طوّعت

وَأَطَاعَتْ لُغَةٌ، طِعْتُ وَطُعْتُ وَأَطَعْتُ.

کے وہی معنی ہیں جو طَاعَتْ اور أَطَاعَتْ کے ہیں، طِعْتُ، طُعْتُ اور أَطَعْتُ کے بھی ایک ہی معنی ہیں۔

٤٣٤٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ: أَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ صَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَقَرَأَ: ﴿وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا﴾ [النساء: ١٢٥]. فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: لَقَدْ قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ.

[4348] حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ یمن آئے تو لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی اور نماز میں یہ آیت تلاوت کی: ''اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مخلص دوست بنایا۔'' ایک شخص بول پڑا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کی آنکھ ٹھنڈی ہوگئی ہوگی۔

زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرٍو: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَرَأَ مُعَاذٌ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ سُورَةَ النِّسَاءِ، فَلَمَّا قَالَ: ﴿وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا﴾ قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ: قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ.

معاذ نے شعبہ سے، انھوں نے حبیب سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے عمرو بن میمون سے اس حدیث میں یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا۔ وہاں انھوں نے صبح کی نماز میں سورۂ نساء پڑھی۔ جب اس آیت پر پہنچے: ''اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مخلص دوست بنایا۔'' تو ان کے پیچھے ایک شخص نے کہا: والدۂ ابراہیم کی آنکھ ٹھنڈی ہوگئی ہوگی۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے اپنا مخلص دوست بنالیا تو ان کی والدہ ماجدہ کو بہت خوشی ہوئی کہ ان کا بیٹا خلیل اللہ ہوا، آنکھوں کا ٹھنڈا ہونا سرور اور خوشی سے کنایہ ہے، سرور کے آنسو ٹھنڈے ہوتے ہیں جبکہ حزن و ملال کے آنسو گرم ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس شخص نے نادانستہ طور پر دوران نماز میں یہ الفاظ کہے یا وہ ابھی نماز میں داخل نہیں ہوا تھا، اس لیے اسے اپنی نماز دہرانے کا حکم نہیں دیا گیا، یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اسے نماز کے اعادے کا حکم دیا ہو لیکن وہ نقل نہیں کیا گیا۔ واللہ اعلم۔

(٦٢) [بَابٌ]: بَعْثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

باب: 62- حجۃ الوداع سے پہلے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجنا

٤٣٤٩ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ

[4349] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

ابْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا بَعْدَ ذٰلِكَ مَكَانَهُ فَقَالَ: «مُرْ أَصْحَابَ خَالِدٍ مَّنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يُعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ»، فَكُنْتُ فِيمَنْ عَقَّبَ مَعَهُ، قَالَ: فَغَنِمْتُ أَوَاقِيَ ذَوَاتِ عَدَدٍ.

کے ہمراہ یمن کی طرف روانہ کیا۔ پھر حضرت خالد ؓ کی جگہ سیدنا علی ؓ کو تعینات فرمایا، نیز حکم دیا: ''خالد ؓ کے ساتھیوں سے کہہ دو کہ ان میں سے جو تمھارے ساتھ یمن میں رہنا چاہے وہ تمھارے ساتھ لوٹ جائے اور جو چاہے (مدینہ) واپس چلا آئے۔'' (حضرت براء ؓ کہتے ہیں کہ) میں بھی انھی لوگوں میں سے تھا جو حضرت علی ؓ کے ساتھ یمن لوٹ گئے تھے اور مجھے کئی اوقیہ چاندی مال غنیمت سے حاصل ہوئی تھی۔

٤٣٥٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخُمُسَ وَكُنْتُ أُبْغِضُ عَلِيًّا وَّقَدِ اغْتَسَلَ، فَقُلْتُ لِخَالِدٍ: أَلَا تَرٰى إِلٰى هٰذَا؟ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: «يَا بُرَيْدَةُ! أَتُبْغِضُ عَلِيًّا؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «لَا تُبْغِضْهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمُسِ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ».

[4350] حضرت بریدہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت علی ؓ کو حضرت خالد بن ولید ؓ کے پاس خمس لینے کے لیے بھیجا اور میں حضرت علی ؓ سے ناراض رہتا تھا جبکہ انھوں نے وہاں غسل کیا۔ میں نے حضرت خالد بن ولید ؓ سے کہا: آپ دیکھتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے کیا کیا ہے؟ پھر جب ہم نبی ﷺ کے پاس آئے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: ''اے بریدہ! کیا تو علی سے ناراض رہتا ہے؟'' میں نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: ''تم حضرت علی سے عداوت نہ رکھو کیونکہ اس کا مال خمس میں اس سے زیادہ حق ہے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ؓ کو غنیمت کے مال سے خمس لینے کے لیے حضرت خالد بن ولید ؓ کے پاس یمن بھیجا تھا، حضرت علی ؓ نے مال خمس سے ایک لونڈی لی، پھر صبح کے وقت غسل کیا، حضرت بریدہ ؓ نے گمان کیا کہ حضرت علی ؓ نے ایک حیض آنے کا انتظار کیے بغیر لونڈی سے جماع کیا ہے، ان کے نزدیک غسل کرنے کی وجہ یہی تھی، جب رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''علی ؓ کے لونڈی سے جماع کرنے میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ ان کا حصہ اس سے کہیں زیادہ تھا۔'' باقی رہا ایک حیض انتظار نہ کرنے کا مسئلہ تو حضرت علی ؓ کے خیال کے مطابق وہ لونڈی کنواری تھی اور اس کے استبراء کی چنداں ضرورت نہ تھی کیونکہ لونڈی سے ایک حیض کا انتظار اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ اس کے حاملہ نہ ہونے کا یقین ہو جائے، جبکہ کنواری لونڈی کو حمل کا امکان نہیں ہوتا، اس لیے استبراء کی بھی ضرورت نہ تھی۔[1]

٤٣٥١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ

[4351] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، وہ

1 فتح الباري: 84/8.

عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَّقْرُوظٍ لَّمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا، قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ، وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ، وَّزَيْدِ الْخَيْلِ، وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَّمَسَاءً؟» قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الْإِزَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اتَّقِ اللهَ، قَالَ: «وَيْلَكَ، أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَّتَّقِيَ اللهَ؟» قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: «لَا، لَعَلَّهُ أَنْ يَّكُونَ يُصَلِّي»، فَقَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِّنْ مُّصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ قُلُوبَ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ»، قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ وَّقَالَ: «إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَّتْلُونَ كِتَابَ اللهِ رَطْبًا، لَّا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ» - وَأَظُنُّهُ قَالَ -: «لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ». [راجع: ٣٣٤٤]

فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں صاف کردہ چمڑے میں تھوڑا سا سونا بھیجا جو ابھی مٹی سے علیحدہ نہیں کیا گیا تھا۔ آپ نے اسے چار اشخاص عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید الخیل اور چوتھے علقمہ بن علاثہ یا عامر بن طفیل میں تقسیم کر دیا۔ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا: ہم ان لوگوں سے اس سونے کے زیادہ حق دار تھے۔ نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''تم لوگ مجھ پر اعتماد نہیں کرتے، حالانکہ اس پروردگار کو مجھ پر اعتماد ہے جو آسمانوں پر ہے اور صبح شام میرے پاس آسمانی خبر آتی رہتی ہے۔'' اس دوران میں ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئیں، رخسار پھولے ہوئے، پیشانی ابھری ہوئی، گھنی ڈاڑھی، سر منڈا اور اونچی ازار باندھے ہوئے تھا، کہنے لگا: اللہ کے رسول! آپ اللہ سے ڈریں۔ آپ نے فرمایا: ''تو ہلاک ہو جائے! کیا میں روئے زمین کے لوگوں میں اللہ سے ڈرنے کا زیادہ حق دار نہیں ہوں؟'' پھر وہ شخص چلا گیا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، شاید وہ نماز پڑھتا ہوگا۔'' حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت سے نمازی ایسے ہوتے ہیں کہ وہ منہ سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے کسی کے دل ٹٹولنے یا پیٹ چیرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔'' پھر آپ نے اس شخص کی طرف دیکھا جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر جا رہا تھا اور فرمایا: ''یقیناً اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ کتاب اللہ کی تلاوت سے ان کی زبانیں تر ہوں گی، حالانکہ وہ (کتاب) ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گی۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے پار نکل جاتا

ہے۔'' آپ نے یہ بھی فرمایا: ''اگر میں ان کو پاؤں تو انھیں قوم ثمود کی طرح قتل کروں۔''

فائدہ: یہ واقعہ جعرانہ میں تقسیم غنائم کے علاوہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کرنے کی وجہ سے ذوالخویصرہ اگرچہ قتل کا مستوجب ہو چکا تھا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے قتل کی اجازت اس لیے نہ دی کہ دوسرے لوگ باتیں کریں گے کہ اس نے اپنوں کو قتل کرنا شروع کر دیا ہے، نیز اس وقت اس کی جماعت نے تحریک کی شکل میں ظہور نہیں کیا تھا، جب تحریک کی شکل اختیار کی تو حضرت علی ؓ نے انھیں قتل کروایا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس تحریک کو کچلنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔

٤٣٥٢ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيًّا أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ. زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِسِعَايَتِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «بِمَ أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ؟» قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ»، قَالَ: وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا.

[راجع: ١٥٥٧]

[4352] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت علی ؓ کو حکم دیا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں۔ محمد بن بکر نے بواسطہ ابن جریج عطاء سے کچھ اضافہ بیان کیا ہے۔ حضرت جابر ؓ کہتے ہیں کہ حضرت علی ؓ جب اپنی ولایت سے واپس آئے تو نبی ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: ''اے علی! تم نے احرام کس طرح باندھا ہے''؟ انھوں نے کہا: جس طرح نبی ﷺ نے احرام باندھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کا جانور بھیج دو اور جس طرح احرام باندھا ہے اسی کے مطابق عمل کرو۔'' حضرت جابر ؓ نے کہا: حضرت علی ؓ آپ ﷺ کے لیے قربانی کے جانور لائے تھے۔

٤٣٥٣، ٤٣٥٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ الْبَصْرِيُّ أَنَّهُ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ، فَقَالَ: أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْحَجِّ وَأَهْلَلْنَا بِهِ مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً»، وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ هَدْيٌ فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بِمَ أَهْلَلْتَ فَإِنَّ مَعَنَا

[4354,4353] بکر بن عبداللہ بصری سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے ذکر کیا تھا کہ حضرت انس ؓ نے ہم سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: نبی ﷺ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا اور ہم نے بھی آپ کے ہمراہ حج کا احرام باندھا تھا۔ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو آپ نے فرمایا: ''جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ اپنے حج کے احرام کو عمرے کے احرام میں تبدیل کر لے۔'' چونکہ نبی ﷺ کے ساتھ قربانی کا جانور تھا

أَهْلَلْتَ؟» قَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «فَأَمْسِكْ فَإِنَّ مَعَنَا هَدْيًا».

اور حضرت علی بن ابی طالب ؓ بھی یمن سے حج کے ارادے سے آئے تھے تو نبی ﷺ نے ان سے پوچھا: ''احرام باندھتے وقت تم نے کیا نیت کی تھی؟ تمھاری بیوی ہمارے ساتھ ہے۔'' انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے احرام کے مطابق اپنے احرام کی نیت کی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تم اس احرام پر قائم رہو کیونکہ ہمارے ساتھ قربانی کا جانور ہے۔''

(٦٣) [بَابُ] غَزْوَةِ ذِي الْخَلَصَةِ

باب: 63- غزوۂ ذی الخلصہ کا بیان

٤٣٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: حَدَّثَنَا بَيَانٌ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ: ذُو الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟» فَنَفَرْتُ فِي مِائَةٍ وَّخَمْسِينَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَّجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ. [راجع: ٣٠٢٠]

[4355] حضرت جریر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ زمانۂ جاہلیت میں ایک گھر تھا جسے ذوالخلصہ، کعبۂ یمانیہ اور کعبۂ شامیہ کہا جاتا تھا۔ نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کیا تم مجھے ذوالخلصہ سے آرام نہیں پہنچاؤ گے؟'' میں ایک سو پچاس سوار لے کر گیا۔ اسے ہم نے توڑ پھوڑ دیا اور اس کے مجاوروں کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بیان کیا تو آپ نے ہمارے اور قبیلۂ احمس کے لیے دعا فرمائی۔

٤٣٥٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: قَالَ لِي جَرِيرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟ - وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ - فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِّنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَّكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: «اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا». فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا،

[4356] حضرت جریر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم ذوالخلصہ کو اجاڑ کر مجھے سکون نہیں پہنچاتے؟'' ذوالخلصہ، قبیلۂ خثعم میں ایک بت خانہ تھا جسے وہ کعبۂ یمانیہ کے نام سے پکارتے تھے۔ میں قبیلۂ احمس کے ایک سو پچاس سوار لے کر چل پڑا۔ وہ لوگ گھوڑوں والے تھے اور میں گھوڑے پر نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا تو میں نے آپ کی انگلیوں کے نشانات اپنے سینے پر دیکھے۔ آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! اسے گھوڑے پر ثابت رکھ، نیز اسے ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنا دے۔'' چنانچہ انھوں نے وہاں

ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ، قَالَ: فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ. [راجع: ٣٠٢٠]

جا کر ذوالخلصہ کو توڑا اور اسے آگ لگا دی۔ اس کے بعد جریر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک قاصد روانہ کیا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے آ کر کہا: اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے! میں آپ کے پاس جب آیا ہوں تو اس وقت بت خانہ کو توڑ کر خارشی اونٹ کی طرح بالکل سیاہ بنا دیا گیا تھا۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے قبیلۂ احمس کے گھوڑوں اور ان کے شہسواروں کے لیے پانچ مرتبہ خیر و برکت کی دعا فرمائی۔

٤٣٥٧ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟» فَقُلْتُ: بَلَى، فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِّنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَّكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا»، قَالَ: فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسٍ بَعْدُ، قَالَ: وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِخَثْعَمَ وَبَجِيلَةَ فِيهِ نُصُبٌ تُعْبَدُ يُقَالُ لَهُ: الْكَعْبَةُ، قَالَ: فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا، قَالَ: وَلَمَّا قَدِمَ جَرِيرٌ الْيَمَنَ كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ رَسُولِ اللهِ ﷺ هَاهُنَا فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ ضَرَبَ عُنُقَكَ. قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيرٌ، فَقَالَ: لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَوْ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ، قَالَ: فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ، ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ رَّجُلًا

[4357] حضرت جریر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم مجھے ذوالخلصہ سے راحت نہیں پہنچاتے؟“ میں نے عرض کی: کیوں نہیں، ضرور پہنچاتا ہوں، چنانچہ میں قبیلۂ احمس کے ایک سو پچاس سواروں کو لے کر روانہ ہوا۔ وہ سب گھوڑوں پر سوار تھے جبکہ میں گھوڑے پر سوار نہیں ہو سکتا تھا۔ میں نے نبی ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا حتی کہ میں نے اس کے اثرات اپنے سینے میں محسوس کیے۔ پھر آپ نے دعا فرمائی: ”اے اللہ! اسے ثابت رکھ اور اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔“ اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔ واضح رہے کہ ذوالخلصہ یمن میں قبیلۂ خثعم اور بجیلہ کا ایک گھر تھا جس میں بت نصب تھے جن کی عبادت کی جاتی تھی۔ اسے کعبہ کہا جاتا تھا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے اسے آگ لگا دی اور گرا دیا۔ جب حضرت جریر رضی اللہ عنہ یمن پہنچے تو وہاں ایک شخص تیروں کے ذریعے سے فال نکال رہا تھا۔ اسے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کا قاصد یہاں آ پہنچا ہے، اگر تو اس کے ہتھے چڑھ گیا تو وہ تیری گردن اڑا دے گا، چنانچہ ایک دن ایسا ہوا کہ وہ فال کھول رہا تھا، اتنے میں حضرت

مِّنْ أَحْمَسَ يُكْنٰى أَبَا أَرْطَاةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُبَشِّرُهُ بِذٰلِكَ، فَلَمَّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ، قَالَ: فَبَرَّكَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ. [راجع: ٣٠٢٠]

جریر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچ گئے۔ انھوں نے فرمایا: تو فال کے ان تیروں کو توڑ کر کلمۂ شہادت پڑھ لے بصورتِ دیگر میں تیری گردن اڑا دوں گا، چنانچہ اس نے تیر توڑ کر کلمۂ شہادت پڑھ لیا۔ پھر حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے قبیلۂ احمس سے ایک شخص کو نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجا جس کی کنیت ابو ارطاۃ تھی تاکہ وہ آپ کو خوشخبری سنائے۔ جب وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا: اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں جب وہاں سے آیا ہوں تو ذوالخلصہ کو توڑ پھوڑ کر خارشی اونٹ کی طرح سیاہ کر دیا گیا تھا۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے قبیلۂ احمس کے سواروں اور اس کے پیادوں کے لیے پانچ مرتبہ دعا فرمائی۔

(٦٤) بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، وَهِيَ غَزْوَةُ لَخْمٍ وَّجُذَامَ

باب: 64- غزوۂ ذات سلاسل کا بیان اور اسے غزوۂ لخم اور جذام بھی کہا جاتا ہے

قَالَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عُرْوَةَ: هِيَ بِلَادُ بَلِيٍّ وَّعُذْرَةَ وَبَنِي الْقَيْنِ.

اسماعیل بن ابو خالد نے کہا: یہ وہ غزوہ ہے جو قبائل لخم اور جذام کے ساتھ پیش آیا۔ ابن اسحاق نے یزید اور عروہ کے ذریعے سے بیان کیا کہ ذات السلاسل، قبائل بلی، عذرہ اور بنو قین کے شہر ہیں۔

٤٣٥٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: «عَائِشَةُ»، قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: «أَبُوهَا»، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «عُمَرُ»، فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَّجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ. [راجع: ٣٦٦٢]

[4358] حضرت ابوعثمان نہدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو غزوۂ ذات سلاسل کے لیے امیر بنا کر روانہ کیا۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں (واپسی پر) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کی: آپ کو سب سے زیادہ عزیز کون شخص ہے؟ آپ نے فرمایا: ''عائشہ۔'' میں نے پوچھا: مردوں میں سے کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ان کے والد گرامی۔'' میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کون؟ تو آپ نے فرمایا: ''عمر۔'' اس طرح درجہ بدرجہ آپ نے کئی آدمیوں

کے نام لیے۔ اس کے بعد میں خاموش ہوگیا، مبادا آپ ﷺ مجھے سب سے آخر میں کردیں۔

(٦٥) بَابُ ذَهَابِ جَرِيرٍ إِلَى الْيَمَنِ

باب: 65- حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی یمن روانگی کا بیان

٤٣٥٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: كُنْتُ بِالْيَمَنِ فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ذَا كَلَاعٍ وَّذَا عَمْرٍو، فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ ذُو عَمْرٍو: لَئِنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ صَاحِبِكَ، لَقَدْ مَرَّ عَلَى أَجَلِهِ مُنْذُ ثَلَاثٍ وَّأَقْبَلَا مَعِي، حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ رُفِعَ لَنَا رَكْبٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ فَسَأَلْنَاهُمْ فَقَالُوا: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَّالنَّاسُ صَالِحُونَ، فَقَالَا: أَخْبِرْ صَاحِبَكَ أَنَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُودُ إِنْ شَاءَ اللهُ، وَرَجَعَا إِلَى الْيَمَنِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ، قَالَ: أَفَلَا جِئْتَ بِهِمْ؟ فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ، قَالَ لِي ذُو عَمْرٍو: يَا جَرِيرُ! إِنَّ لَكَ عَلَيَّ كَرَامَةً، وَّإِنِّي مُخْبِرُكَ خَبَرًا، إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَّا كُنْتُمْ إِذَا هَلَكَ أَمِيرٌ تَأَمَّرْتُمْ فِي آخَرَ، فَإِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ كَانُوا مُلُوكًا، يَغْضَبُونَ غَضَبَ الْمُلُوكِ، وَيَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوكِ.

[4359] حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں یمن میں تھا کہ وہاں دو اشخاص ذوکلاع اور ذوعمرو سے ملا۔ میں انھیں رسول اللہ ﷺ کے حالات سنانے لگا تو ذوعمرو نے مجھ سے کہا: تم نے اپنے صاحب کے حالات جوکچھ مجھ سے بیان کیے ہیں، اگر وہ درست ہیں تو ان کو فوت ہوئے آج تین دن گزر گئے ہیں۔ پھر وہ دونوں میرے ساتھ آئے۔ ابھی تھوڑا سا سفر ہی کیا تھا کہ ہمیں کچھ آدمی مدینہ طیبہ کی طرف سے آتے ہوئے دکھائی دیے۔ ہم نے ان سے حالات دریافت کیے تو انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی ہے اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دیا گیا ہے، باقی سب خیریت اور لوگوں میں امن وامان قائم ہے۔ یہ سن کر ذوکلاع اور ذوعمرو نے کہا: اپنے صاحب سے کہنا کہ ہم یہاں تک آئے تھے اور اگر اللہ نے چاہا تو پھر آئیں گے۔ اس کے بعد وہ دونوں یمن کی طرف واپس چلے گئے۔ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان کی خبر سنائی تو انھوں نے فرمایا: تم انھیں ساتھ کیوں نہیں لائے؟ پھر اس کے بعد مجھ سے ذوعمرو نے کہا: اے جریر! مجھ پر تجھے بزرگی حاصل ہے۔ میں تجھے ایک بات بتاتا ہوں کہ تم عرب لوگ ہمیشہ خیروبرکت سے رہو گے جب تک تم میں سے ایک امیر ہلاک ہوجائے تو دوسرا امیر بنانے میں مشورہ کرتے رہو گے۔ پھر جب یہ خلافت بزور تلوار ہوگی تو وہ بادشاہ ہوں گے اور بادشاہوں کی طرح ایک دوسرے پر غصہ کریں گے اور بادشاہوں کی طرح ایک

دوسرے پر ناراض ہوں گے۔

(٦٦) بَابُ غَزْوَةِ سِيفِ الْبَحْرِ، وَهُمْ يَتَلَقَّوْنَ عِيرًا لِّقُرَيْشٍ، وَّأَمِيرُهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب:66-غزوۂ سیف البحر کا بیان اور یہ دستہ قریش کے ایک قافلۂ تجارت کی گھات میں تھا اور ان کے امیر حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ تھے

٤٣٦٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ، فَخَرَجْنَا فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ، فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ الْجَيْشِ فَجُمِعَ، فَكَانَ مِزْوَدَ تَمْرٍ، فَكَانَ يَقُوتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ: مَا تُغْنِي عَنْكُمْ تَمْرَةٌ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ، ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوتٌ مِّثْلُ الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهُ الْقَوْمُ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا. [راجع: ٢٤٨٣]

[4360] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر ساحلِ سمندر کی طرف بھیجا اور ان کا امیر حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ کو بنایا۔ اس میں تین سو آدمی شریک تھے۔ بہرحال ہم (مدینہ طیبہ سے) نکلے، ابھی راستے ہی میں تھے کہ زادِراہ ختم ہوگیا۔ حضرت ابوعبیدہ ؓ نے حکم دیا کہ سب لوگ اپنا اپنا زادِسفر ایک جگہ جمع کر دیں۔ زادِسفر کھجور کے دو تھیلوں کے برابر جمع ہوا۔ اس میں سے وہ ہمیں ہر روز تھوڑا تھوڑا دیتے رہے حتی کہ وہ بھی ختم ہوگیا۔ پھر تو ہمیں ہر روز ایک ایک کھجور ملتی تھی۔ راویٔ حدیث نے کہا: بھلا تمھارا ایک کھجور سے کیا کام چلتا ہوگا؟ انھوں نے کہا کہ (ایک کھجور بھی غنیمت تھی) جب وہ بھی نہ رہی تو ہمیں اس کی قدر و قیمت معلوم ہوئی۔ پھر ہم سمندر کی طرف گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بڑے ٹیلے کی طرح ایک مچھلی موجود ہے۔ ہمارا لشکر اس میں سے اٹھارہ (18) دن تک کھاتا رہا۔ پھر حضرت ابوعبیدہ ؓ نے حکم دیا کہ اس کی دو پسلیاں کھڑی کی جائیں، دیکھا تو وہ اس قدر اونچی تھیں کہ سواری کے اونٹ پر کجاوہ رکھ کر اس کے نیچے سے گزارا گیا تو وہ سواری ان کے نیچے سے صاف نکل گئی اور پسلیوں تک نہ پہنچ سکی۔

٤٣٦١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: بَعَثَنَا

[4361] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم تین سو (300) سواروں کو بھیجا اور ہمارا امیر حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ کو

رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَمِائَةِ رَاكِبٍ، أَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرَ قُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ، فَسُمِّيَ ذٰلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبَطِ، فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا: الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَّادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهِ حَتَّى ثَابَتْ إِلَيْنَا أَجْسَامُنَا فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِّنْ أَعْضَائِهِ فَنَصَبَهُ فَعَمَدَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَّعَهُ، قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: ضِلَعًا مِّنْ أَعْضَائِهِ فَنَصَبَهُ وَأَخَذَ رَجُلًا وَّبَعِيرًا فَمَرَّ تَحْتَهُ، قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ.

بنایا۔ ہم قریش کے قافلے کا انتظار کرتے تھے۔ ساحل سمندر پر ہم پندرہ (15) دن تک پڑاؤ ڈالے رہے۔ ہمیں اس دوران میں سخت بھوک اور فاقے کا سامنا کرنا پڑا۔ نوبت بایں جارسید کہ ہم نے کیکر کے پتے کھا کر وقت پاس کیا، اس لیے اس لشکر کو ''کیکر کے پتے کھانے والا لشکر'' کہا جاتا ہے۔ پھر اتفاق سے سمندر نے ہمارے لیے ایک جانور کنارے پر پھینک دیا اس کا نام عنبر تھا۔ ہم نے اس کو پندرہ دن تک کھایا اور اس کی چربی کو تیل کے طور پر جسموں پر ملا تو ہمارے جسم موٹے اور قوی ہو گئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لی اور اسے کھڑا کیا۔ پھر لشکر سے جو طویل تر آدمی تھا اسے نیچے سے گزارا۔ سفیان بن عیینہ نے ایک مرتبہ اس طرح بیان کیا کہ انھوں نے ایک پسلی نکال کر کھڑی کر دی۔ پھر ایک شخص کو اونٹ پر سوار کر دیا تو وہ اس کے نیچے سے گزر گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لشکر کے ایک آدمی نے پہلے تین اونٹ ذبح کیے، پھر تین اونٹ ذبح کیے اور جب تیسری مرتبہ تین اونٹ ذبح کیے تو پھر (امیر لشکر) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اسے روک دیا۔

وَكَانَ عَمْرٌو يَقُولُ: أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ: أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ لِأَبِيهِ: كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوا قَالَ: انْحَرْ، قَالَ: نَحَرْتُ، قَالَ: ثُمَّ جَاعُوا، قَالَ: انْحَرْ، قَالَ: نَحَرْتُ، قَالَ: ثُمَّ جَاعُوا، قَالَ: انْحَرْ، قَالَ: نَحَرْتُ، ثُمَّ جَاعُوا، قَالَ: انْحَرْ، قَالَ: نُهِيتُ. [راجع: ٢٤٨٣]

عمرو کہتے ہیں: ہمیں ابوصالح نے خبر دی کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے کہا: میں اس لشکر میں تھا، لوگوں کو بھوک لگی تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اونٹ ذبح کرو۔ میں نے اونٹ ذبح کر دیا۔ پھر لوگوں کو بھوک لگی تو کہا کہ اونٹ نحر کرو۔ میں نے اونٹ ذبح کر دیا۔ پھر بھوک کا شکار ہوئے تو انھوں نے کہا: اونٹ ذبح کرو۔ میں نے اونٹ ذبح کر دیا۔ پھر لوگوں کو بھوک لگی تو اس مرتبہ مجھے امیر لشکر کی طرف سے منع کر دیا گیا۔

٤٣٦٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ

[4362] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ: الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ، وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: كُلُوا. فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللهُ، أَطْعِمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ مِنْهُ»، فَآتَاهُ بَعْضُهُمْ فَأَكَلَهُ. [راجع: ٢٤٨٣]

کہا کہ جیش الخبط میں ہم بھی جہاد کے لیے گئے اور حضرت ابوعبیدہ ؓ کو ہم پر امیر مقرر کیا گیا تھا۔ ہمیں بھوک نے سخت ستایا تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی پھینکی جسے عنبر کہا جاتا تھا۔ ہم نے اس جیسی مچھلی کبھی نہیں دیکھی تھی۔ ہم اسے پندرہ دن تک کھاتے رہے۔ حضرت ابوعبیدہ نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لی جس کے نیچے سے ایک اونٹ سوار گزر گیا۔ حضرت ابوعبیدہ ؓ نے کہا: اس مچھلی کا گوشت کھاؤ۔ جب ہم مدینہ طیبہ لوٹ کر آئے تو نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اللہ کا بھیجا ہوا رزق تھا اسے کھاؤ اگر تمھارے پاس بچا ہو تو اس سے ہمیں بھی کھلاؤ۔'' (یہ سن کر) کسی نے آپ کو اس کا ٹکڑا لا کر دیا تو آپ نے بھی اسے تناول فرمایا۔

(٦٧) [بَابُ] حَجِّ أَبِي بَكْرٍ بِالنَّاسِ فِي سَنَةِ تِسْعٍ

باب: 67- نو ہجری کو حضرت ابوبکر ؓ کا لوگوں کے ہمراہ حج کرنا

٤٣٦٣ - حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ: أَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ. [راجع: ٣٦٩]

[4363] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر ؓ کو حجۃ الوداع سے پہلے جس حج کا امیر بنا کر بھیجا تھا، اس میں حضرت ابوبکر ؓ نے مجھے کئی آدمیوں کے ہمراہ قربانی کے دن یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کرنے کے لیے نہ آئے اور نہ کوئی شخص بیت اللہ کا ننگا طواف کرے۔

٤٣٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ سُورَةٍ نَّزَلَتْ كَامِلَةً: بَرَاءَةٌ، وَآخِرُ سُورَةٍ نَّزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾

[4364] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ آخری سورت جو پوری نازل ہوئی وہ سورۂ براءت ہے اور آخری آیت جو نازل ہوئی وہ سورۂ نساء کی یہ آیت ہے: ''اور آپ سے پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیں کہ اللہ تمھیں کلالہ کے متعلق فتوی دیتا ہے۔''

[النساء:١٧٦]. [انظر: ٤٦٠٥، ٤٦٥٤، ٦٧٤٤]

(٦٨) [بَابُ] وَفْدِ بَنِي تَمِيمٍ

باب:68- بنوتمیم کے وفد کا بیان

٤٣٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي صَخْرَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى نَفَرٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِي تَمِيمٍ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، فَرُئِيَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ، فَجَاءَ نَفَرٌ مِّنَ الْيَمَنِ فَقَالَ: «اقْبَلُوا الْبُشْرٰى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ»، قَالُوا: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ. [راجع: ٣١٩٠]

[4365] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: بنوتمیم کا وفد نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اے بنوتمیم! بشارت قبول کرو۔'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے ہمیں بشارت دی ہے مال بھی تو عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ کے چہرے پر اس کے اثرات دیکھے گئے۔ پھر یمن سے ایک وفد آیا تو آپ نے فرمایا: ''بنوتمیم نے تو بشارت کو قبول نہیں کیا تم ہی اس بشارت کو قبول کر لو۔'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نے قبول کیا۔

فائدہ: بنوتمیم کا پورا قبیلہ اس طرح کا نہ تھا، صرف چند افراد تھے جن سے یہ غلطی ہوئی، رسول اللہ ﷺ اس لیے ناراض ہوئے کہ ان لوگوں نے جنت کی دائمی نعمتوں کو ٹھکرا کر دنیا کے حقیر مال کا مطالبہ کیا، حالانکہ اگر وہ رسول اللہ ﷺ کی بشارت کو قبول کر لیتے تو انھیں دنیا میں بھی بہت کچھ ملتا، البتہ اہل یمن کی خوش بختی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بشارت کو قبول کیا، اس سے یمن اور اہل یمن کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

(٦٩) بَابٌ:

باب:69- بلا عنوان

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: غَزْوَةُ عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ، بَنِي الْعَنْبَرِ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَأَغَارَ وَأَصَابَ مِنْهُمْ نَاسًا وَّسَبٰى مِنْهُمْ سِبَاءً.

ابن اسحاق نے کہا: عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر کا بنوتمیم کی شاخ بنوعنبر سے لڑائی کرنا۔ نبی ﷺ نے انھیں اس غزوے کے لیے بھیجا تھا۔ انھوں نے ان پر حملہ کیا اور ان کے مردوں کو ہلاک کر کے ان کی عورتوں کو قیدی بنالیا۔

٤٣٦٦ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ

[4366] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اس وقت سے ہمیشہ بنوتمیم سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبانی ان کی تین خوبیاں سنی ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا: ''بنوتمیم

يَقُولُهَا فِيهِمْ: «هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ». وَكَانَتْ فِيهِمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ: «أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَّلَدِ إِسْمَاعِيلَ»، وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ: «هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمٍ، أَوْ قَوْمِي». [راجع: ٢٥٤٣]

دجال کے خلاف میری امت میں سب سے زیادہ سخت لوگ ثابت ہوں گے۔'' بنوتمیم کی ایک قیدی خاتون حضرت عائشہ ؓ کے پاس تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے آزاد کردو کیونکہ یہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔'' بنوتمیم کے صدقات آئے تو آپ نے فرمایا: ''یہ ایک قوم یا میری قوم کے صدقات ہیں۔''

٤٣٦٧ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنِ زُرَارَةَ، فَقَالَ عُمَرُ: بَلْ أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا أَرَدْتَّ إِلَّا خِلَافِي، قَالَ عُمَرُ: مَا أَرَدْتُّ خِلَافَكَ، فَتَمَارَيَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَنَزَلَ فِي ذٰلِكَ ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُقَدِّمُواْ بَيْنَ يَدَيِ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ﴾ [الحجرات: ١] حَتّٰى انْقَضَتْ. [انظر: ٤٨٤٥، ٤٨٤٧، ٧٣٠٢]

[4367] حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ بنوتمیم کے چند سوار نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: آپ قعقاع بن معبد بن زرارہ کو امیر مقرر کر دیں۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: بلکہ آپ اقرع بن حابس کو ان کا امیر بنا دیں۔ اس بات پر حضرت ابوبکر ؓ نے حضرت عمر سے کہا: تمھارا مقصد صرف مجھ سے اختلاف کرنا ہے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: میری غرض آپ کی مخالفت کرنا نہیں ہے۔ دونوں اتنا جھگڑے کہ ان کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں: ''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے مت بڑھو......'' آخر آیت تک

(٧٠) بَابُ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ

باب:70- وفد عبدالقیس کا بیان

٤٣٦٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ [رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا]: إِنَّ لِي جَرَّةً تُنْتَبَذُ لِي فِيهَا نَبِيذًا فَأَشْرَبُهُ حُلْوًا فِي جَرٍّ، إِنْ أَكْثَرْتُ مِنْهُ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ فَأَطَلْتُ الْجُلُوسَ خَشِيتُ أَنْ أَفْتَضِحَ، فَقَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا النَّدَامٰى»، فَقَالُوا: يَا

[4368] حضرت ابو جمرہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے کہا: میرا ایک مٹکا ہے جس میں میرے لیے نبیذ، یعنی کھجور کا شربت تیار کیا جاتا ہے۔ میں اسے میٹھا کر کے پیتا رہتا ہوں۔ اگر میں اس سے زیادہ پی لوں اور قوم میں دیر تک بیٹھا رہوں تو مجھے خطرہ رہتا ہے کہ مبادا رسوا ہوجاؤں۔ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''قوم کا آنا مبارک ہو، رسوا اور شرمندہ ہو کر نہیں

رَسُولَ اللهِ! إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُّضَرَ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ، حَدِّثْنَا بِجُمَلٍ مِّنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَّرَاءَنَا، قَالَ: «آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَّأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الْإِيمَانُ بِاللهِ، هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ؟ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: مَا انْتُبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ». [راجع: ٥٣]

آئے۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلۂ مضر کے مشرک رہتے ہیں، اس لیے ہم آپ کے پاس حرمت والے مہینوں کے سوا نہیں آسکتے۔ آپ ہمیں دین کے معاملے میں مختصر مگر جامع احکام بتائیں جن پر عمل پیرا ہو کر ہم جنت میں داخل ہوسکیں اور اپنے پیچھے رہنے والوں کو بھی ان کی دعوت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں۔ اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر ایمان لانا کیا چیز ہے؟ اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، نیز تم مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرتے رہنا۔ چار چیزوں سے تمھیں منع کرتا ہوں: کدو کے برتن، لکڑی کے بنائے ہوئے برتن، سبز روغن کردہ مٹکے اور تارکول سے روغن شدہ برتنوں میں نبیذ نہ بنایا جائے۔''

٤٣٦٩ - **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَّبِيعَةَ وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ، فَمُرْنَا بِأَشْيَاءَ نَأْخُذُ بِهَا وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَّرَاءَنَا، قَالَ: «آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَّأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الْإِيمَانِ بِاللهِ، شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ - وَعَقَدَ وَاحِدَةً - وَّإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا لِلّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ». [راجع: ٥٣]

[4369] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ قبیلۂ عبدالقیس کا وفد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم ربیعہ قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلۂ مضر کے کافر رہتے ہیں۔ ہم حرمت والے مہینوں کے علاوہ آپ کے پاس نہیں آسکتے، لہٰذا آپ ہمیں چند ایسے امور کا حکم دیں جن پر ہم خود بھی عمل کریں اور اپنے پیچھے جو لوگ ہیں ان کو دعوت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے تمھیں منع کرتا ہوں: اللہ پر ایمان لانا، یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اس کے بعد آپ نے ایک گرہ لگائی۔ نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، نیز تم مالِ غنیمت سے اللہ

کے لیے خمس ادا کرو۔ اور میں تمھیں کدو کے برتن، لکڑی کو کرید کر بنائے گئے برتن، سبز مٹکوں اور تارکول کے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کرتا ہوں۔''

٤٣٧٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو: وَّقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ: أَنَّ كُرَيْبًا مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوا إِلٰى عَائِشَةَ فَقَالُوا: اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَإِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّيهِمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْهُمَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ النَّاسَ عَنْهُمَا، قَالَ كُرَيْبٌ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي، فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَأَخْبَرْتُهُمْ فَرَدُّونِي إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي إِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهٰى عَنْهُمَا وَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِي حَرَامٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْخَادِمَ فَقُلْتُ: قُومِي إِلٰى جَنْبِهِ فَقُولِي: تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَمْ أَسْمَعْكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا؟ فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي، فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ! سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، إِنَّهُ أَتَانِي أُنَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ

[4370] حضرت کریب مولی ابن عباس سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ابن عباس ؓ، عبدالرحمٰن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ ؓ نے انھیں ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کی طرف بھیجا اور کہا کہ انھیں ہم سب کی طرف سے سلام کہیں اور ان سے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے متعلق سوال کریں کیونکہ ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ آپ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتی ہیں اور ہمیں یہ بھی خبر پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ میں حضرت عمر ؓ کے ہمراہ لوگوں کو ان دو رکعتوں کے پڑھنے کی بنا پر مارتا تھا۔ کریب کہتے ہیں کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں وہ پیغام پہنچایا جو ان حضرات نے مجھے دیا تھا۔ ام المومنین نے فرمایا: ان کے متعلق حضرت ام سلمہ ؓ سے دریافت کرو، چنانچہ میں نے ان حضرات کو حضرت ام المومنین کے ارشاد کی اطلاع دی تو انھوں نے مجھے حضرت ام سلمہ ؓ کے پاس وہی پیغام دے کر بھیجا جو ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کو دیا تھا۔ حضرت ام سلمہ ؓ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو ان دو رکعتوں سے منع کرتے ہوئے سنا۔ دراصل واقعہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے نماز عصر پڑھی، پھر میرے پاس تشریف لائے جبکہ میرے پاس انصار کے قبیلۂ بنو حرام کی چند عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کے پاس خادمہ بھیجی اور اس سے کہا کہ آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑے ہو کر عرض کرو: اللہ کے رسول! ام سلمہ ؓ کہتی ہیں: کیا میں نے آپ کو ان دو

الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ». [راجع: ١٢٣٣]

رکعتوں سے منع کرتے نہیں سنا ہے جبکہ اب میں آپ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں؟ پھر اگر آپ ﷺ ہاتھ سے اشارہ فرمائیں تو پیچھے ہٹ جانا، چنانچہ خادمہ نے اسی طرح کیا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اے ابوامیہ کی بیٹی! تم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے متعلق پوچھا ہے۔ دراصل میرے پاس قبیلۂ عبدالقیس کے لوگ اپنی قوم کی جانب سے بغرض اسلام آئے تھے، جنھوں نے مجھے ظہر کی نماز کے بعد دو رکعتوں سے غافل کر دیا۔ یہ وہی دو رکعتیں ہیں۔''

٤٣٧١ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ - هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ - عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ - بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ - فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثَى، يَعْنِي قَرْيَةً مِّنَ الْبَحْرَيْنِ. [راجع: ٨٩٢]

[4371] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی مسجد، یعنی مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلا جمعہ جواثیٰ کی مسجد عبدالقیس میں قائم ہوا۔ جواثی، علاقۂ بحرین کا ایک گاؤں ہے۔

(٧١) بَابُ وَفْدِ بَنِي حَنِيفَةَ، وَحَدِيثِ ثُمَامَةَ ابْنِ أُثَالٍ

باب: 71- وفد بنوحنیفہ اور ثمامہ بن اُثال کے واقعات کا بیان

٤٣٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِي

[4372] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے نجد کی طرف کچھ سوار بھیجے تو وہ قبیلۂ بنوحنیفہ کے ایک شخص کو گرفتار کر لائے جسے ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا۔ صحابۂ کرام ؓ نے اسے مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور ثمامہ سے پوچھا: ''ثمامہ! بتاؤ کیا خیال ہے؟'' اس نے کہا: اے محمد (ﷺ)! میرے پاس خیر ہے۔ اگر آپ مجھے مار دیں گے تو

خَيْرٌ يَّا مُحَمَّدُ! إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَّإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ، وَّإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَتُرِكَ حَتّٰى كَانَ الْغَدُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» قَالَ: مَا قُلْتُ لَكَ، إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ، فَتَرَكَهُ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ، فَقَالَ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ، فَقَالَ: «أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ»، فَانْطَلَقَ إِلٰى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ، فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، يَا مُحَمَّدُ! وَاللهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَّجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ، وَاللهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ، وَاللهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيَّ، وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرٰى؟ فَبَشَّرَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَّعْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ: صَبَوْتَ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ وَلٰكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَا وَاللهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِّنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ٤٦٢]

ایسے شخص کو ماریں گے جو خونی ہے اور اگر احسان رکھ کر مجھے چھوڑ دیں گے تو میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔ اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہیں طلب کریں۔ یہ سن کر آپ نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔ پھر دوسرے دن پوچھا: ''اے ثمامہ! بتاؤ تمھارا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا: میرا خیال وہی ہے جو کل عرض کر چکا ہوں کہ اگر آپ احسان کریں گے تو ایک قدر دان پر احسان کریں گے۔ آپ نے پھر اسے رہنے دیا۔ تیسرے دن پوچھا: ''اے ثمامہ تمھارا کیا خیال ہے؟'' اس نے کہا: وہی جو میں آپ سے پہلے بیان کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ثمامہ کو چھوڑ دو۔'' چنانچہ اسے چھوڑ دیا گیا تو وہ مسجد کے قریب ایک تالاب پر گیا۔ وہاں سے غسل کر کے پھر مسجد میں آ گیا اور کہنے لگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بلاشبہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اے محمد (ﷺ)! اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ مجھے روئے زمین پر آپ کے چہرے سے بڑھ کر کوئی اور چہرہ برا معلوم نہ ہوتا تھا اور اب مجھے آپ کا چہرہ سب چہروں سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ کی قسم! مجھے آپ کے دین سے بڑھ کر کوئی اور دین برا معلوم نہ ہوتا تھا اور اب مجھے آپ کا دین سب سے اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اللہ کی قسم! میرے نزدیک آپ کے شہر سے زیادہ کوئی شہر برا نہ تھا اور اب مجھے آپ کا شہر سب شہروں سے زیادہ محبوب ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے اس وقت گرفتار کیا جب میں عمرے کی نیت سے جا رہا تھا۔ اب آپ کیا فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے اسے مبارک باد دی، نیز اسے عمرہ کرنے کا حکم دیا، چنانچہ وہ عمرہ کرنے کے لیے جب مکے آیا تو کسی نے اس سے کہا: تو بے دین ہو گیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں بلکہ میں تو محمد رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہوں۔

اللہ کی قسم! اب نبی ﷺ کی اجازت کے بغیر تمھارے پاس یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا۔

فائدہ: حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ جب عمرہ کر کے واپس آئے اور یمامہ پہنچ کر اہل یمن کو حکم نامہ جاری کر دیا کہ اہل مکہ کو غلہ نہ بھیجا جائے تو انھوں نے غلہ روک لیا، آخر اہل مکہ نے تنگ آ کر رسول اللہ ﷺ کو خط لکھا کہ آپ تو صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور ہم آپ سے صلہ رحمی کے امیدوار ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ثمامہ کو لکھا کہ وہ دوسرے لوگوں کو مکہ میں غلہ بھیجنے سے منع نہ کرے، چنانچہ انھوں نے اپنے دوسرے حکم نامہ کے ذریعے سے اس پابندی کو ختم کر دیا۔[1]

٤٣٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ، وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِّنْ قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ ابْنِ شَمَّاسٍ وَّفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قِطْعَةُ جَرِيدٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ: «لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ، وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ، وَهٰذَا ثَابِتُ ابْنُ قَيْسٍ يُّجِيبُكَ عَنِّي»، ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ.

[راجع: ٣٦٢٠]

[4373] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مسیلمہ کذاب نبی ﷺ کے عہد مبارک میں (مدینہ طیبہ) آیا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ اگر محمد ﷺ مجھے اپنا خلیفہ نامزد کر دیں تو میں آپ کا فرمانبردار ہو جاؤں گا۔ اور وہ اپنی قوم کے بیشتر لوگوں کو بھی ساتھ لایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی۔ آپ نے مسیلمہ کذاب اور اس کے ساتھیوں کے سامنے کھڑے ہو کر فرمایا: ''اگر تو مجھ سے یہ چھڑی مانگے تو میں تجھے یہ بھی نہیں دوں گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تیری تقدیر میں لکھ دیا ہے تو اس سے نہیں بچ سکتا۔ اور اگر تو روگردانی کرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے تباہ کر دے گا بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ تو وہی ہے جس کا حال مجھے اللہ (خواب میں) دکھا چکا ہے۔ اب میری طرف سے یہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ تجھ سے گفتگو کرے گا۔'' پھر آپ واپس تشریف لے آئے۔

٤٣٧٤ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «إِنَّكَ أُرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أَرَيْتُ»، فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَّأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ

[4374] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کا مطلب دریافت کیا: ''تو وہی شخص ہے جس کا حال مجھے خواب میں بتایا گیا ہے۔'' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول

[1] فتح الباري: 111/8.

ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا، فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي، أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ». [راجع: ٣٦٢١]

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مرتبہ میں سو رہا تھا کہ میں نے بحالت خواب اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ میں اس سے فکر مند ہوا۔ پھر خواب ہی میں مجھے بذریعۂ وحی ارشاد ہوا کہ ان دونوں پر پھونک مارو۔ میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ میرے بعد دو جھوٹے شخص نبوت کا دعویٰ کریں گے: ایک اسود عنسی اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہوگا۔''

٤٣٧٥ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ فَأُتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي كَفِّي سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبُرَا عَلَيَّ، فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا، فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ». [راجع: ٣٦٢١]

[4375] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بحالت خواب مجھے روئے زمین کے خزانے دے دیے گئے اور سونے کے دو کنگن میرے ہاتھوں میں پہنائے گئے جو مجھے بہت بڑے (بھاری) معلوم ہوئے۔ پھر مجھے بذریعۂ وحی حکم ہوا کہ میں ان پر پھونک ماروں۔ میں نے ان پر پھونکا تو وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے خواب کی تعبیر یہ سمجھی کہ دو کذاب ہیں، جن کے درمیان میں خود ہوں: اور وہ دونوں صاحب صنعاء (عنسی) اور صاحب یمامہ (مسیلمہ) ہیں۔''

٤٣٧٦ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَهْدِيَّ بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ يَقُولُ: كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَإِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ أَخْيَرُ مِنْهُ أَلْقَيْنَاهُ وَأَخَذْنَا الْآخَرَ فَإِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ طُفْنَا بِهِ، فَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا: مُنَصِّلُ الْأَسِنَّةِ، فَلَا نَدَعُ رُمْحًا فِيهِ حَدِيدَةٌ وَّلَا سَهْمًا فِيهِ حَدِيدَةٌ إِلَّا نَزَعْنَاهُ وَأَلْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ.

[4376] مہدی بن میمون سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابو رجاء عطاردی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم پتھروں کی عبادت کیا کرتے تھے، چنانچہ جب ہم کوئی ایسا پتھر دیکھتے جو پہلے پتھر سے اچھا ہوتا تو پہلے کو پھینک کر اسے پکڑ لیتے تھے۔ اگر ہمیں کوئی پتھر نہ ملتا تو مٹی کا ڈھیر بنا لیتے، پھر بکری لاتے اور اس پر بکری کا دودھ دوہتے، پھر اس کا طواف کرتے تھے۔ جب رجب کا مہینہ آتا تو ہم کہتے: یہ تیروں سے پھل الگ کر دینے کا مہینہ ہے، لہٰذا ہم کوئی نیزہ نہیں چھوڑتے تھے جس میں لوہا لگا ہوتا اور نہ کوئی تیر ہی جس میں پھل ہوتا مگر اسے نکال پھینکتے تھے۔ الغرض ہم اسے ماہ رجب میں پھینک دیتے تھے۔

٤٣٧٧ - وَسَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ يَقُولُ: كُنْتُ يَوْمَ بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا أَرْعَى الْإِبِلَ عَلَى أَهْلِي، فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوجِهِ فَرَرْنَا إِلَى النَّارِ، إِلَى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ.

[4377] (مہدی بن میمون ہی نے کہا کہ) میں نے ابورجاء کو یہ کہتے ہوئے سنا: جب نبی ﷺ مبعوث ہوئے تو میں کمسن لڑکا تھا، اپنے گھر والوں کے اونٹ چرایا کرتا تھا۔ جب ہمیں آپ کے غلبے کی خبر ملی تو ہم بھاگ کر آگ کی طرف چلے گئے، یعنی مسیلمہ کذاب کو نبی مان لیا۔

فائدہ: ابورجاء نے رسول اللہ ﷺ کا عہد پایا تھا لیکن شرف صحابیت سے محروم رہے، اس کے بعد مسلمان ہوئے۔

(٧٢) [بَابُ] قِصَّةِ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ

باب: 72- اسود عنسی کا واقعہ

٤٣٧٨ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نَشِيطٍ - وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ -: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ، وَكَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ الْحَارِثِ بْنِ كُرَيْزٍ وَهِيَ أُمُّ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ: خَطِيبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَضِيبٌ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ، فَقَالَ لَهُ مُسَيْلِمَةُ: إِنْ شِئْتَ خَلَّيْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْأَمْرِ ثُمَّ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذَا الْقَضِيبَ مَا أَعْطَيْتُكَهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ، وَهٰذَا ثَابِتُ ابْنُ قَيْسٍ وَسَيُجِيبُكَ عَنِّي»، فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ٣٦٢٠]

[4378] حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں یہ بات پہنچی کہ مسیلمہ کذاب مدینہ طیبہ میں آیا ہے اور اس نے بنت حارث کی حویلی میں پڑاؤ کیا ہے۔ اس کے نکاح میں حارث بن کریز کی بیٹی تھی اور وہ (عبداللہ بن) عبداللہ بن عامر کی ماں تھی۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس بھی تھے۔ یہ وہی ہیں جنھیں رسول اللہ ﷺ کا خطیب کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں کھجور کی چھڑی تھی۔ آپ ﷺ اس کے پاس آ کر ٹھہرے اور اس سے گفتگو کی تو مسیلمہ کذاب نے کہا: اگر آپ چاہیں تو اپنے بعد حکومت اور خلافت ہمارے حوالے کر دیں۔ آپ کی زندگی میں حکومت آپ کے پاس رہے گی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو مجھ سے یہ چھڑی مانگے تو میں تجھے یہ بھی نہیں دوں گا اور میں سمجھتا ہوں کہ تو وہی ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے۔ یہ ثابت بن قیس ہیں میری طرف سے تیری باتوں کا یہی جواب دیں گے۔'' اس کے بعد نبی ﷺ وہاں سے تشریف لے آئے۔

٤٣٧٩ - قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّتِي

[4379] عبیداللہ بن عبداللہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے رسول اللہ ﷺ کے اس

ذَكَرَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذُكِرَ لِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيتُ أَنَّهُ وُضِعَ فِي يَدَيَّ إِسْوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا، فَأُذِنَ لِي فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ».

خواب کے متعلق دریافت کیا جس کا آپ نے ذکر فرمایا تھا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے بتایا کہ میری معلومات کے مطابق نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں سو رہا تھا، مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں۔ میں ان سے بہت گھبرایا اور ان دونوں کنگنوں سے مجھے تشویش لاحق ہوئی۔ اس دوران میں مجھے ان پر پھونک مارنے کی اجازت دی گئی۔ میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ دونوں کنگن اڑ گئے۔ میں نے اس خواب کی تعبیر دو جھوٹوں سے کی جو عنقریب ظاہر ہوں گے۔''

فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ فَيْرُوزُ بِالْيَمَنِ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ. [راجع: ٣٦٢١]

عبیداللہ نے کہا: ان میں ایک اسود عنسی ہے جسے فیروز نے یمن میں قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہے۔

(٧٣) [بَابُ] قِصَّةِ أَهْلِ نَجْرَانَ

باب: 73- نجران کے عیسائیوں کا واقعہ

٤٣٨٠ - حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يُرِيدَانِ أَنْ يُلَاعِنَاهُ، قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَا تَفْعَلْ، فَوَاللهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعَنَّا لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا، قَالَا: إِنَّا نُعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا وَّلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا، فَقَالَ: «لَأَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ»، فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ»، فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا أَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ». [راجع: ٣٧٤٥]

[4380] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ سردارانِ نجران عاقب اور سید مباہلے کے ارادے سے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ فرمایا: ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: مباہلہ مت کرو کیونکہ اگر وہ سچے نبی ہیں اور ہم ان سے مباہلہ کریں تو ہماری اور ہماری اولاد سب کی تباہی ہو جائے گی، چنانچہ دونوں نے آپ سے عرض کی: آپ جو ہمیں فرمائیں گے ہم وہ ادا کرتے رہیں گے۔ آپ ہمارے ساتھ کسی امانت دار کو بھیج دیں۔ ازراہ کرم کسی امین ہی کو بھیجیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں تمھارے ساتھ ضرور ایک ایسے امانت دار کو بھیجوں گا جو اعلیٰ درجے کا امین ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام گردنیں اٹھا کر دیکھنے لگے (کہ وہ کون خوش قسمت ہے؟) تو آپ نے فرمایا: ''ابوعبیدہ بن جراح! کھڑے ہو جاؤ۔'' پھر جب وہ

کھڑے ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ''یہ شخص اس امت کے امین ہیں۔''

٤٣٨١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا أَمِينًا، فَقَالَ: «لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ» فَاسْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ. [راجع: ٣٧٤٥]

[4381] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ اہل نجران نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہمارے پاس کسی امین شخص کو بھیجیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں تمھارے پاس ایسا امانت دار ضرور بھیجوں گا جو کامل امین ہے۔'' لوگوں نے آپ کی طرف گردنیں اونچی کیں تو آپ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا۔

٤٣٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ». [راجع: ٣٧٤٤]

[4382] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔''

(٧٤) [بَابُ] قِصَّةِ عُمَانَ وَالْبَحْرَيْنِ

باب: 74- عمان اور بحرین کا واقعہ

٤٣٨٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا»، ثَلَاثًا، فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي، قَالَ جَابِرٌ: فَجِئْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا»، ثَلَاثًا.

[4383] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اگر بحرین سے مال آیا تو میں تجھے اتنا اتنا دوں گا۔'' یہ تین مرتبہ فرمایا، لیکن بحرین سے جب مال آیا تو رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو چکی تھی۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس وہ مال پہنچا تو انھوں نے ایک منادی کے ذریعے سے اعلان کیا کہ جس شخص کا نبی ﷺ کے ذمے قرض ہو یا آپ نے کسی سے کوئی وعدہ کیا ہو تو وہ میرے پاس آئے۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انھیں بتایا کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا: ''اگر بحرین سے مال آیا تو

قَالَ: فَأَعْطَانِي، قَالَ جَابِرٌ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي، فَقَالَ: أَقُلْتَ: تَبْخَلُ عَنِّي؟ وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ؟ قَالَهَا ثَلَاثًا، مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ.

میں تجھے اتنا اتنا دوں گا۔" آپ نے تین مرتبہ ایسا فرمایا تھا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر نے مجھے مال دیا۔ حضرت جابر ؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر ؓ سے ملا اور ان سے مال طلب کیا لیکن انھوں نے مجھے کچھ نہ دیا۔ میں دوبارہ ان کے پاس گیا پھر بھی کچھ نہ دیا۔ میں تیسری مرتبہ پھر گیا لیکن انھوں نے پھر بھی کچھ نہ دیا۔ میں نے حضرت ابوبکر ؓ سے کہا: میں آپ کے پاس آیا آپ نے مجھے مال نہ دیا، پھر دوبارہ آیا تو آپ نے نہ دیا، پھر تیسری مرتبہ آیا تو آپ نے مجھے کچھ نہ دیا، مجھے مال دیں یا پھر آپ میرے معاملے میں بخل سے کام لیتے ہیں۔ حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: کیا آپ نے میری طرف بخل کی نسبت کی ہے؟ بخل سے زیادہ بری بیماری کون سی ہوسکتی ہے؟ انھوں نے یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا۔ (کہنے لگے:) میں نے ایک مرتبہ بھی تم سے روکنے کا ارادہ نہیں کیا۔ میں چاہتا تھا کہ ذرا ٹھہر کر دوں گا۔

وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: جِئْتُهُ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ: عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَمِائَةٍ، فَقَالَ: خُذْ مِثْلَهَا، مَرَّتَيْنِ. [راجع: ٢٢٩٦]

ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت جابر ؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آیا تو مجھے انھوں نے کہا: ان کو شمار کرو۔ میں نے شمار کیا تو وہ پانچ سو درہم تھے۔ انھوں نے فرمایا: اس طرح دو مرتبہ اور لے لو۔

(٧٥) بَابُ قُدُومِ الْأَشْعَرِيِّينَ وَأَهْلِ الْيَمَنِ

باب: 75- اہل یمن اور اشعری لوگوں کا (رسول اللہ ﷺ کے پاس) آنا

وَقَالَ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ».

حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "وہ (اشعری) مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔"

٤٣٨٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِسْحَاقُ ابْنُ نَصْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ

[4384] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے۔ ہم کچھ عرصہ (مدینہ طیبہ میں) ٹھہرے۔ ہم عبداللہ بن مسعود ؓ اور

الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِينًا مَّا نُرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَّأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلُزُومِهِمْ لَهُ. [راجع: ٣٧٦٣]

ان کی والدہ ماجدہ کو اہل بیت ہی سے گمان کرتے تھے کیونکہ یہ حضرات آپ ﷺ کے گھر بکثرت آتے جاتے اور آپ کے ہاں اکثر رہتے تھے۔

٤٣٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ أَبُو مُوسٰى أَكْرَمَ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ جَرْمٍ وَّإِنَّا لَجُلُوسٌ عِنْدَهُ وَهُوَ يَتَغَدّٰى دَجَاجًا وَّفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ، فَدَعَاهُ إِلَى الْغَدَاءِ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ، فَقَالَ: هَلُمَّ فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُهُ، فَقَالَ: إِنِّي حَلَفْتُ لَا آكُلُهُ، فَقَالَ: هَلُمَّ أُخْبِرْكَ عَنْ يَّمِينِكَ، إِنَّا أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ نَفَرٌ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَأَبٰى أَنْ يَّحْمِلَنَا، فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَّا يَحْمِلَنَا، ثُمَّ لَمْ يَلْبَثِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أُتِيَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ، فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا قُلْنَا: تَغَفَّلْنَا النَّبِيَّ ﷺ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ بَعْدَهَا أَبَدًا. فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَّا تَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا، قَالَ: «أَجَلْ وَلٰكِنْ لَّا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِّنْهَا». [راجع: ٣١٣٣]

[4385] حضرت زہدم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت ابوموسیٰ ؓ آئے تو انھوں نے قبیلۂ جرم کا بہت اعزاز و احترام کیا۔ ہم آپ کی خدمت میں بیٹھے تھے جبکہ آپ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے انھیں بھی کھانے پر بلایا تو ان صاحب نے کہا: جب سے میں نے ان مرغیوں کو کچھ چیزیں کھاتے دیکھا ہے، اسی وقت سے مجھے ان کے گوشت سے گھن آنے لگی ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے فرمایا: آؤ، میں نے خود نبی ﷺ کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ اس نے کہا: لیکن میں نے اس کا گوشت نہ کھانے کی قسم اٹھا رکھی ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے کہا کہ آؤ میں تمھاری قسم کے متعلق بھی تمھیں بتاتا ہوں۔ ہمارے قبیلۂ اشعر کے کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سواریاں مانگنے لگے۔ آپ نے ہمیں سواریاں مہیا کرنے سے انکار کر دیا۔ ہم نے پھر سواری کا مطالبہ کیا تو آپ نے قسم اٹھائی کہ آپ ہمیں سواری مہیا نہیں کریں گے۔ پھر نبی ﷺ تھوڑی دیر ہی ٹھہرے تھے کہ آپ کے پاس غنیمت کے اونٹ آ گئے۔ آپ نے ان میں سے پانچ اونٹ ہمیں دینے کا حکم دیا۔ جب ہم نے انھیں اپنے قبضے میں لے لیا تو ہمیں خیال آیا کہ ہم نے تو نبی ﷺ کو قسم سے غافل کر دیا ہے۔ اس کے بعد تو ہم کسی صورت میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے، چنانچہ میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ

کے رسول! آپ نے تو ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم اٹھائی تھی جبکہ اب آپ نے ہمیں سواریاں مہیا کر دی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں ایسا ہی ہے لیکن جب میں کسی بات پر قسم اٹھا لیتا ہوں پھر اس کے علاوہ کوئی دوسری صورت مجھے بہتر نظر آئے تو وہی کرتا ہوں جو اچھا اور بہتر ہوتا ہے (اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں)۔''

٤٣٨٦ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ: جَاءَتْ بَنُو تَمِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَبْشِرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ»، فَقَالُوا: أَمَّا إِذَا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَجَاءَ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ»، قَالُوا: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ. [راجع: ٣١٩٠]

[4386] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ بنوتمیم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''اے بنوتمیم! تمھیں بشارت ہو۔'' انھوں نے کہا: جب آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو مال بھی دیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ انور متغیر ہو گیا۔ اس کے بعد یمن سے کچھ لوگ آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اہل یمن! تم ہی بشارت قبول کر لو جبکہ بنوتمیم نے قبول نہیں کی۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم یہ بشارت قبول کرتے ہیں۔

فائدہ: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ بنوتمیم کے لوگ تو 9 ہجری میں مدینہ طیبہ آئے تھے جبکہ اشعری حضرات اس سے پہلے غزوۂ خیبر کے موقع پر سات ہجری میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ ان کا اجتماع کیونکر ممکن ہے؟ پھر اس کا بایں طور جواب دیا ہے کہ کچھ اشعری حضرات غزوۂ خیبر کے بعد بھی آئے ہوں گے۔[1]

٤٣٨٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْإِيمَانُ هَاهُنَا - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْيَمَنِ - وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ

[4387] حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایمان یہاں ہے...... آپ نے اپنے دست مبارک سے یمن کی طرف اشارہ فرمایا...... بے رحمی اور سخت دلی ربیعہ اور مضر میں ہے جو اونٹوں کی دموں کے پاس اپنی آوازیں بلند کرتے ہیں، جہاں شیطان کے دو سینگ طلوع ہوں گے۔''

1 فتح الباري: 123/8.

أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ، رَبِيعَةَ وَمُضَرَ». [راجع: ٣٣٠٢]

٤٣٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَّأَلْيَنُ قُلُوبًا، الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ، وَّالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ، وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ». [راجع: ٣٣٠١]

[4388] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تمھارے پاس یمن کے لوگ آئیں گے جو رقیق القلب اور نرم مزاج ہیں۔ ایمان یمن ہی کا عمدہ اور حکمت بھی یمن ہی کی اچھی ہے۔ فخر وتکبر اونٹوں والوں میں ہے اور سکون و وقار بکریوں والوں میں ہے۔''

وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس حدیث کو غندر نے شعبہ سے، انھوں نے ذکوان سے سنا، انھوں نے ابو ہریرہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

٤٣٨٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَّالْفِتْنَةُ هَاهُنَا، هَاهُنَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». [راجع: ٣٣٠١]

[4389] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایمان تو یمن کا ہے اور دین کی خرابی ادھر (مشرق) سے ہوگی اور ادھر ہی سے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا۔''

٤٣٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَّأَرَقُّ أَفْئِدَةً، الْفِقْهُ يَمَانٍ، وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ». [راجع: ٣٣٠١]

[4390] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تمھارے ہاں اہل یمن آئے ہیں جو نرم دل اور رقیق القلب ہیں۔ دین کی سمجھ یمن والوں میں ہے اور حکمت بھی یمن کی ہے۔''

٤٣٩١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَّعَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَجَاءَ خَبَّابٌ فَقَالَ: يَا

[4391] حضرت علقمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے پاس تھے کہ حضرت خباب بن ارت ؓ تشریف لائے اور کہا: اے ابو عبدالرحمٰن!

أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! أَيَسْتَطِيعُ هٰؤُلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَّقْرَؤُوا كَمَا تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَوْ شِئْتَ أَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ، قَالَ: أَجَلْ، قَالَ: اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ! فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدَيْرٍ أَخُو زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ: أَتَأْمُرُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَّقْرَأَ [وَلَيْسَ بِأَقْرَئِنَا] قَالَ: أَمَا إِنَّكَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ، فَقَرَأْتُ خَمْسِينَ آيَةً مِّنْ سُورَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: كَيْفَ تَرٰى؟ قَالَ: قَدْ أَحْسَنَ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: مَا أَقْرَأُ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرَؤُهُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلٰى خَبَّابٍ وَّعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: أَلَمْ يَأْنِ لِهٰذَا الْخَاتَمِ أَنْ يُّلْقٰى؟ قَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَيَّ بَعْدَ الْيَوْمِ، فَأَلْقَاهُ. رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ.

کیا یہ نوجوان آپ کی طرح قرآن پڑھ سکتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو میں ان میں سے کسی کو حکم کرتا ہوں کہ وہ قرآن پڑھے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اے علقمہ! تم قرآن پڑھو۔ یہ سن کر زیاد بن حدیر کے بھائی زید بن حدیر نے کہا: آپ علقمہ کو قرآن پڑھنے کا حکم دیتے ہیں، حالانکہ وہ ہم سے اچھا قرآن پڑھنے والا نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا: اگر تم چاہو تو میں نبی ﷺ کی حدیث سناؤں جو آپ نے تمھاری قوم اور اس کی قوم کے متعلق ارشاد فرمائی تھی۔ حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے سورۂ مریم کی پچاس آیات پڑھ کر سنائیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کہو کیسا پڑھتا ہے؟ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت خوب پڑھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو آیت میں پڑھتا ہوں علقمہ اسی طرح پڑھتا ہے، پھر انھوں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا: کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ اسے پھینک دیا جائے؟ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج کے بعد آپ یہ انگوٹھی میرے ہاتھ میں نہیں دیکھیں گے، چنانچہ انھوں نے انگوٹھی کو اتار پھینکا۔ اس حدیث کو غندر نے شعبہ سے بیان کیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین اسلام کے کچھ احکام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے مخفی بھی تھے، تاہم جب انھیں اس کی حقیقت کا پتہ چلتا تو اس سے فوراً رجوع کر لیتے۔

(٧٦) [بَابُ] قِصَّةِ دَوْسٍ وَّالطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ

باب: 76- قبیلۂ دوس اور طفیل بن عمرو دوسی کا واقعہ

٤٣٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ

[4392] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کی خدمت میں حاضر

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ، عَصَتْ وَأَبَتْ، فَادْعُ اللهَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ». [راجع: ٢٩٣٧]

ہوئے اور عرض کی: قبیلۂ دوس تباہ ہو گیا کیونکہ اس نے نافرمانی کی اور انکار کی روش اختیار کی۔ آپ اللہ تعالیٰ سے ان کے خلاف دعا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! قبیلۂ دوس کو ہدایت دے اور انھیں میرے یہاں لے آ۔''

٤٣٩٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ:

يَا لَيْلَةً مِّنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

وَأَبَقَ غُلَامٌ لِّي فِي الطَّرِيقِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ، فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! هٰذَا غُلَامُكَ»، فَقُلْتُ: هُوَ لِوَجْهِ اللهِ، فَأَعْتَقْتُهُ. [راجع: ٢٥٣٠]

[4393] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا تو راستے میں یہ شعر کہتا تھا:

کیسی ہے تکلیف کی لمبی یہ رات
خیر اس نے کفر سے دی ہے نجات

راستے میں میرا ایک غلام بھاگ گیا تھا۔ جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور بیعت کر لی تو میں آپ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہ غلام مجھے دکھائی دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ! یہ ہے تمھارا غلام۔'' میں نے کہا: اب یہ اللہ کے لیے ہے اور میں نے اسے آزاد کر دیا ہے۔

(٧٧) [بَابُ] قِصَّةِ وَفْدِ طَيِّئٍ، وَحَدِيثُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

باب: 77- قبیلۂ طے کا وفد اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا واقعہ

٤٣٩٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: أَتَيْنَا عُمَرَ فِي وَفْدٍ فَجَعَلَ يَدْعُو رَجُلًا رَّجُلًا وَّيُسَمِّيهِمْ، فَقُلْتُ: أَمَا تَعْرِفُنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: بَلَى، أَسْلَمْتَ إِذْ كَفَرُوا، وَأَقْبَلْتَ إِذْ أَدْبَرُوا، وَوَفَيْتَ إِذْ غَدَرُوا، وَعَرَفْتَ إِذْ أَنْكَرُوا، فَقَالَ

[4394] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم وفد کی صورت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے ایک ایک آدمی کا نام لے کر اپنے پاس بلایا۔ میں نے عرض کی: اے امیر المومنین! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: کیوں نہیں، خوب پہچانتا ہوں۔ جب لوگوں نے کفر کیا تو تم نے اسلام قبول کیا۔ جب انھوں نے پیٹھ پھیری تو تم سامنے آئے تھے۔

عَدِيٌّ : فَلَا أُبَالِي إِذًا .

جب انھوں نے غداری کی تو تم نے عہد اسلام کو نبھایا اور جب انھوں نے اسلام کو اجنبی خیال کیا تو تم نے اسے سینے سے لگایا۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے کہا: اب مجھے کوئی پروا نہیں۔

(٧٨) بَابُ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

باب: 78- حجۃ الوداع کا بیان

٤٣٩٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ : حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا». فَقَدِمْتُ مَعَهُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَّلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ»، فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ: «هٰذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ»، قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَّجَعُوا مِنْ مِّنًى، وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَّاحِدًا. [راجع: ٢٩٤]

[4395] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے تو ہم نے عمرے کا احرام باندھا۔ پھر ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس قربانی ہے وہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے اور اس وقت تک محرم رہے جب تک حج اور عمرے دونوں سے فارغ نہ ہو جائے۔'' جب میں آپ ﷺ کے ہمراہ مکہ پہنچی تو مجھے حیض آ چکا تھا، اس لیے میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی ہی کر سکی، اس بات کا میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکوہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''سر کے بال کھول دو اور ان میں کنگھی کر لو، نیز عمرہ ترک کر کے حج کا احرام باندھ لو۔'' چنانچہ میں نے حسب ارشاد ایسا ہی کر لیا۔ جب ہم نے حج کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تنعیم کی طرف بھیجا تو میں نے وہاں سے عمرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ (تنعیم) تمھارے احرام باندھنے کی جگہ ہے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جن لوگوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا انھوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی، پھر انھوں نے عمرے کا احرام کھول دیا، پھر حج کے افعال کر کے منیٰ سے واپس آنے کے بعد ایک اور طواف کیا۔ اور جنھوں نے حج اور عمرے دونوں کا اکٹھا احرام باندھا تھا، انھوں نے ایک ہی طواف کیا۔

٤٣٩٦ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ، فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ؟ قَالَ: هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: مِنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ثُمَّ مَحِلُّهَآ إِلَى ٱلْبَيْتِ ٱلْعَتِيقِ﴾ [الحج: ٣٣] وَمِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ: إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ.

[4396] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ جب انسان بیت اللہ کا طواف کرے تو احرام کھول دے۔ (ابن جریج نے کہا:) میں نے (حضرت عطاء سے) پوچھا: ابن عباس ؓ نے یہ موقف کہاں سے اخذ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے اس قول سے: ''پھر ان کا حلال ہونا بیت عتیق کے پاس ہے۔'' انھوں نے نبی ﷺ کے اس ارشاد سے بھی اخذ کیا ہے جو آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر صحابۂ کرام سے فرمایا: وہ اب حلال ہو جائیں۔ میں نے کہا: آپ ﷺ کا یہ فرمان تو وقوف عرفات کے بعد تھا۔ حضرت عطاء نے کہا: حضرت ابن عباس ؓ کا موقف ہے کہ وقوف عرفات سے پہلے اور اس کے بعد احرام کھول سکتا ہے۔

٤٣٩٧ - حَدَّثَنِي بَيَانٌ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ: «أَحَجَجْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «كَيْفَ أَهْلَلْتَ؟» قُلْتُ: لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ»، فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِّنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي. [راجع: ١٥٥٩]

[4397] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں بطحائے مکہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''تم نے حج کا احرام باندھا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''احرام باندھتے وقت کیا نیت کی تھی؟'' میں نے کہا: لبیک کہتے وقت میں نے نیت کی تھی کہ وہی احرام باندھتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا، بیت اللہ کا طواف کرو، صفا و مروہ کی سعی کرو، پھر احرام کھول دو۔'' چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی، پھر میں بنو قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں اور کنگھی کی۔

٤٣٩٨ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ:

[4398] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین سیدہ حفصہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات ؓ کو حجۃ الوداع کے سال حکم دیا کہ وہ احرام کھول دیں، حضرت حفصہ ؓ نے پوچھا: آپ کو احرام کھولنے سے کس چیز نے روکا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں

فَمَا يَمْنَعُكَ؟ فَقَالَ: «لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلَسْتُ أُحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَدْيِي». [راجع: ١٥٦٦]

نے اپنے سر کو گوند لگا رکھی ہے اور قربانی کے جانوروں کو ہار پہنائے ہیں، لہٰذا میں تو احرام کی پابندیوں سے اس وقت تک آزاد نہیں ہوں گا جب تک اپنی قربانی ذبح نہ کرلوں۔''

٤٣٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ - وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَّدِيفُ رَسُولِ اللهِ ﷺ - فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَّا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَّسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ». [راجع: ١٥١٣]

[4399] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ خثعم کی ایک عورت نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا جبکہ حضرت فضل بن عباس ؓ سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ اس عورت نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ کی طرف سے عائد شدہ فریضۂ حج میرے باپ پر اس وقت فرض ہوا ہے جب وہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں۔ وہ سواری پر بھی ٹھیک طرح نہیں بیٹھ سکتے، میں ان کی طرف سے حج کروں تو کیا ان کا حج ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

٤٤٠٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ حَتَّى أَنَاخَ عِنْدَ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ: «ائْتِنَا بِالْمِفْتَاحِ» فَجَاءَهُ بِالْمِفْتَاحِ، فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ، ثُمَّ أَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ فَابْتَدَرَ النَّاسُ الدُّخُولَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا مِنْ وَّرَاءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهُ: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: صَلَّى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعَمُودَيْنِ

[4400] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ فتح مکہ کے سال تشریف لائے تو اپنی قصواء نامی اونٹنی پر حضرت اسامہ ؓ کو اپنے پیچھے بیٹھایا ہوا تھا جبکہ آپ کے ہمراہ حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ ؓ بھی تھے۔ آپ نے کعبہ کے پاس اپنی اونٹنی بٹھا دی پھر حضرت عثمان ؓ کو حکم دیا: ''کعبہ کی چابی لاؤ۔'' وہ چابی لائے اور دروازہ کھولا۔ نبی ﷺ اندر داخل ہوئے تو آپ کے ہمراہ حضرت اسامہ، حضرت بلال اور حضرت عثمان ؓ بھی اندر گئے۔ پھر انھوں نے دروازہ اندر سے بند کر دیا اور دیر تک اندر رہے۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو لوگ اندر جانے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگے۔ میں ان سب سے آگے بڑھا تو حضرت بلال ؓ کو

الْمُقَدَّمَيْنِ، وَكَانَ الْبَيْتُ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ، صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ، وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهِ، وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِي يَسْتَقْبِلُكَ حِينَ تَلِجُ الْبَيْتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ، قَالَ: وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى؟ وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَرْمَرَةٌ حَمْرَاءُ. [راجع: ٣٩٧]

دروازے کے پیچھے کھڑے ہوئے پایا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی تھی؟ انھوں نے فرمایا: ان اگلے دو ستونوں کے درمیان پڑھی تھی اور دو قطاروں میں کعبے کے چھ ستون تھے، یعنی آپ نے اگلی قطار کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی تھی اور بیت اللہ کے دروازے کو اپنے پیچھے رکھا تھا اور چہرۂ مبارک اس سمت کی طرف رکھا جو آپ کے سامنے تھا جبکہ بیت اللہ میں داخل ہوتے ہیں۔ آپ کے اور دیوار کے درمیان (تین ہاتھ کا فاصلہ تھا) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ ﷺ نے بیت اللہ کے اندر کتنی نماز پڑھی؟ جس جگہ آپ نے نماز پڑھی تھی وہاں سرخ رنگ کا سنگ مرمر بچھا ہوا تھا۔

٤٤٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُمَا: أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَاضَتْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَحَابِسَتُنَا هِيَ؟» فَقُلْتُ: إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَا رَسُولَ اللهِ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَلْتَنْفِرْ». [راجع: ٢٩٤]

[4401] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا وہ ہمیں روکنے والی ہے؟“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ طواف افاضہ کر چکی ہے۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے چاہیے کہ وہ اب کوچ کرے۔“

٤٤٠٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَلَا نَدْرِي مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحَ

[4402] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حجۃ الوداع کے متعلق گفتگو کرتے تھے جبکہ نبی ﷺ ہم میں موجود تھے۔ لیکن ہم نہیں سمجھتے تھے کہ حجۃ الوداع کا مفہوم کیا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے ایک دن اللہ کی حمد اور اس کی ثنا بیان کی، پھر مسیح دجال کا تفصیل سے ذکر کیا اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء مبعوث کیے ہیں

الدَّجَّالَ فَأَطْنَبَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ: «ما بَعَثَ اللهُ مِنْ نَّبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ، أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَّالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ، وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ عَلٰى مَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ»، ثَلَاثًا. «إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ». [راجع: ٣٠٥٧]

سب نے اپنی اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے۔ الغرض حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی امت کو اس سے خبردار کیا اور دوسرے انبیاء علیہم السلام نے بھی اس سے متنبہ کیا۔ اس کا ظہور تم ہی میں ہوگا جس کا حال تم پر پوشیدہ نہیں رہے گا، لہٰذا یہ بات تم پر پوشیدہ نہ رہے کہ تمھارا رب اس ہیئت اور صورت پر نہیں ہے جو تم پر مخفی رہے۔'' آپ نے تین مرتبہ ایسا فرمایا۔ (پھر اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:) ''بے شک تمھارا رب یک چشم نہیں جبکہ دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، گویا اس کی ایک آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہے۔''

٤٤٠٣ - «أَلَا إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «اللّٰهُمَّ اشْهَدْ»، ثَلَاثًا، «وَيْلَكُمْ - أَوْ وَيْحَكُمْ - انْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ١٧٤٢]

[4403] ''حضرات خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر تمھارے خون اور تمھارے مال اس طرح حرام کر رکھے ہیں جس طرح اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مہینے میں ہے۔ خبردار! کیا میں نے تمھیں احکام شریعت پہنچا دیے ہیں؟'' سب نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! گواہ رہنا۔'' یہ تین مرتبہ فرمایا۔ افسوس! دیکھنا میرے بعد پھر کافروں جیسے کام نہ شروع کر دینا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنا شروع کر دو۔''

٤٤٠٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَمَا هَاجَرَ حَجَّةً وَّاحِدَةً لَّمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ.

[4404] حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے انیس جنگیں لڑیں اور ہجرت کے بعد آپ نے ایک ہی حج کیا ہے، یعنی حجۃ الوداع۔ اس کے بعد آپ نے کوئی حج نہیں کیا۔

قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: وَبِمَكَّةَ أُخْرٰى. [راجع: ٣٩٤٩]

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ آپ نے (ہجرت سے پہلے) مکہ میں ایک اور حج کیا تھا۔

فائدہ: ابو اسحاق کی روایت سے وہم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجرت سے پہلے ایک حج کیا ہے، حالانکہ آپ نے ہجرت سے پہلے متعدد حج کیے ہیں کیونکہ آپ نے مکہ میں رہتے ہوئے کوئی حج ترک نہیں کیا۔ قریش کے لیے تو حج بیت اللہ باعث فخر تھا۔ جب قریش کافر ہونے کے باوجود حج ترک نہیں کرتے تھے تو کیا رسول اللہ ﷺ اسے چھوڑ دیتے ہوں گے ایسا ہرگز نہیں۔

٤٤٠٥ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو ابْنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِجَرِيرٍ: «اسْتَنْصِتِ النَّاسَ»، فَقَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ١٢١]

[4405] حضرت جریر ؓ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ''جریر! لوگوں کو خاموش کراؤ۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''میرے بعد کفار کا طریقہ اختیار نہ کرنا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔''

٤٤٠٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: «فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟» قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: «فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّه سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَأَعْرَاضَكُمْ - عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ

[4406] حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''زمانہ اس دن کی ہیئت پر گردش کر رہا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ ماہ کا ہے۔ ان میں چار مہینے حرمت والے ہیں، تین تو مسلسل ہیں: ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ اور ایک رجب ہے جو جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان ہے۔'' اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا مہینہ ہے؟'' ہم نے کہا: ''اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش رہے۔ ہم نے گمان کیا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟'' ہم نے کہا: کیوں نہیں، پھر آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے حتی کہ ہم نے گمان کیا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام تجویز کریں گے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا مکہ مکرمہ نہیں ہے؟'' ہم نے کہا: جی ہاں یہ مکہ مکرمہ ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''یہ کون سا دن ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کے بغیر کوئی اور نام ذکر کریں گے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا یہ یوم نحر نہیں؟'' ہم نے کہا: واقعی یہ قربانی کا دن

أَعْمَالِكُمْ، أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ» - فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُولُ: صَدَقَ مُحَمَّدٌ ﷺ - ثُمَّ قَالَ: «أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» مَرَّتَيْنِ. [راجع: ٦٧]

ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''تمھارے خون، تمھارے اموال اور تمھاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمھارا یہ دن تمھارے اس شہر میں، تمھارے اس مہینے میں باعث حرمت ہے۔ تم عنقریب اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہو، وہ تم سے تمھارے اعمال کے متعلق باز پرس کرے گا۔ خبردار! میرے بعد تم اپنے دین سے برگشتہ نہ ہونا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔ خبردار! تم میں سے حاضر، غائب کو پہنچا دے۔ شاید جس کو پیغام پہنچے وہ کسی سننے والے سے زیادہ اس پیغام کو محفوظ کرنے والا ہو......'' محمد بن سیرین جب اس حدیث کو بیان کرتے تو کہتے تھے: محمد ﷺ نے سچ فرمایا ہے...... پھر آپ ﷺ نے دوبار فرمایا: ''کیا میں نے (دین) پہنچا دیا ہے؟''

فائدہ: عرب لوگ اپنے مفاد کی خاطر مہینوں کو آگے پیچھے کر لیتے تھے۔ اسے نسئی کہتے ہیں۔ قرآن کریم نے اس قباحت کو ذکر کیا ہے۔ حسن اتفاق سے حجۃ الوداع کے موقع پر مہینوں کی اصل ترتیب تھی جس پر انھیں اللہ نے پیدا کیا تھا۔

٤٤٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [الثَّوْرِيُّ] عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ: أَنَّ أُنَاسًا مِّنَ الْيَهُودِ قَالُوا: لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ: أَيَّةُ آيَةٍ؟ فَقَالُوا: ﴿ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَٰمَ دِينًا﴾ [المائدة: ٣]، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ مَكَانٍ أُنْزِلَتْ، أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ. [راجع: ٤٥]

[4407] حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ چند یہودیوں نے کہا: اگر یہ آیت کریمہ ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کون سی آیت کریمہ ہے؟ انھوں نے کہا: ''آج کے دن میں نے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے دین اسلام کو پسند کر لیا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جانتا ہوں یہ آیت کس مقام پر نازل ہوئی! یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ عرفہ میں تشریف فرما تھے۔

٤٤٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

[4408] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے تو کچھ لوگ ہم میں سے عمرے کا احرام باندھے ہوئے تھے اور کچھ صرف

قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ، وَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ، فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتّٰى يَوْمِ النَّحْرِ.

حج کا جبکہ کچھ حضرات نے حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حج کی نیت کی تھی۔ جو لوگ صرف حج کا احرام باندھے ہوئے تھے یا جنھوں نے حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا تھا وہ قربانی کے دن حلال ہوئے تھے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَقَالَ: مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِثْلَهُ. [راجع: ٢٩٤]

ایک روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع کے لیے روانہ ہوئے تھے۔

ایک دوسرے طریق سے بھی امام مالک رحمہ اللہ سے اسی طرح کی روایت ہے۔

٤٤٠٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ - هُوَ ابْنُ سَعْدٍ -: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ، فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: «الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَأُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: «إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي

[4409] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ بیماری نے مجھے موت کے منہ میں لا ڈالا تھا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ دیکھ رہے ہیں کہ میری بیماری کس حد کو پہنچ چکی ہے۔ میرے پاس مال ہے جس کی وارث صرف میری ایک بیٹی ہے، تو کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: آدھا کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: پھر ایک تہائی اللہ کی راہ میں دے دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ تم اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ تم انھیں محتاج چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے، اگر اس سے اللہ کی رضا مقصود ہو تو تمھیں اس پر ثواب ملے گا حتی کہ اس لقمے پر بھی تمھیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا میں (مکہ ہی میں رہ جاؤں گا) اپنے ساتھیوں کے ساتھ (مدینے) نہیں جا سکوں گا؟ آپ ﷺ

هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ، لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ» رَثٰى لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ. [راجع: ٥٦]

نے فرمایا: ''تجھے ہرگز پیچھے (مکہ میں) نہیں چھوڑا جائے گا مگر تم اللہ کی رضا جوئی کے لیے جو عمل بھی کرو گے تو تمھارا مقام و مرتبہ اللہ کے ہاں بلند ہو گا۔ امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے اور تم سے کچھ لوگوں کو نفع پہنچے گا اور کچھ لوگ تیری وجہ سے نقصان اٹھائیں گے۔ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت پوری کر دے اور انھیں ایڑیوں کے بل مت پھیر، لیکن نقصان میں تو سعد بن خولہ رہے۔'' رسول اللہ ﷺ اظہار افسوس کرتے تھے کہ وہ مکہ ہی میں فوت ہو گئے تھے۔

فائدہ: آپ کی اس پیش گوئی کے مطابق حضرت سعد رضی اللہ عنہ صحت یاب ہوئے اور کئی سال زندہ رہے۔ وہ فاتح فارس بنے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ قادسیہ میں سپہ سالار تھے۔

٤٤١٠ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. [راجع: ١٧٢٦]

[4410] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنا سر منڈوایا تھا۔

٤٤١١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ: أَخْبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأُنَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ. [راجع: ١٧٢٦]

[4411] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ اور آپ کے کچھ صحابۂ کرام نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر منڈوائے تھے اور کچھ ساتھیوں نے بال کٹوائے تھے۔

٤٤١٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلٰى حِمَارٍ وَّرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ

[4412] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ وہ گدھی پر سوار ہو کر آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں کھڑے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ گدھی صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزری۔ پھر وہ اس سے اتر کر لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گئے۔

فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ. [راجع: ٧٦]

٤٤١٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ عَنْ سَيْرِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ: الْعَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ. [راجع: ١٦٦٦]

[4413] حضرت عروہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میری موجودگی میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کی سواری کی رفتار کیسی تھی؟ انھوں نے بتایا کہ (عام طور پر) درمیانی رفتار تھی اور جب کشادہ راستہ مل جاتا تو اسے تیز چلاتے تھے۔

٤٤١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ: أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا. [راجع: ١٦٧٤]

[4414] حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کے ہمراہ مغرب و عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھی تھیں، یعنی ان دونوں کو جمع کیا تھا۔

(٧٩) بَابُ غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَهِيَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ

باب: 79- غزوۂ تبوک کا بیان، اسے غزوۂ عسرت بھی کہا جاتا ہے

٤٤١٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ لَهُمْ إِذْ هُمْ مَّعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ، فَقَالَ: «وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلٰى شَيْءٍ»، وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِّنْ مَّنْعِ النَّبِيِّ ﷺ وَمِنْ مَّخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ ﷺ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلٰى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ

[4415] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے میرے دوستوں نے، جو جیش عسرت، یعنی غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جانے والے تھے، آپ کے پاس سواریوں کے لیے بھیجا۔ میں نے آ کر عرض کی: اللہ کے نبی! میرے دوستوں نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے کہ آپ انھیں سواریاں مہیا کریں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمھیں کوئی سواری دینے والا نہیں۔'' اتفاق سے آپ اس وقت غصے میں تھے لیکن مجھے معلوم نہ تھا۔ میں بہت رنجیدہ ہو کر واپس لوٹا۔ مجھے ایک رنج تو یہ تھا کہ نبی ﷺ نے سواریاں نہیں دیں اور دوسرا یہ رنج تھا کہ کہیں نبی ﷺ میرے سواری مانگنے سے ناراض نہ ہو گئے ہوں۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور نبی ﷺ نے

سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي: أَيْ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ! فَأَجَبْتُهُ، فَقَالَ: أَجِبْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَدْعُوكَ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: «خُذْ هٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ - لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِّنْ سَعْدٍ - فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلٰى أَصْحَابِكَ فَقُلْ: إِنَّ اللهَ - أَوْ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ - يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ». فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ، وَلٰكِنِّي وَاللهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلٰى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَّمْ يَقُلْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا لِي: إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَّلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ، فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسٰى بِنَفَرٍ مِّنْهُمْ حَتّٰى أَتَوُا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسٰى. [راجع: ٣١٣٣]

جو فرمایا تھا، وہ ان سے کہہ دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد میں نے سنا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ پکار رہے ہیں: اے عبداللہ بن قیس! میں ان کے پاس گیا تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمھیں یاد فرمایا ہے، آپ کے پاس جاؤ۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے چھ تیار اونٹوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''لے جاؤ ان دو اونٹوں کو، (اور ان دو اونٹوں کو، (یعنی تین دفعہ فرمایا)۔'' آپ نے یہ (چھ) اونٹ اسی وقت حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے خریدے تھے۔ آپ نے مزید فرمایا: ''ان اونٹوں کو اپنے ساتھیوں کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے، یا آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ اونٹ تمھیں سواری کے لیے دیے ہیں، لہٰذا تم ان پر سوار ہو جاؤ۔ پھر میں ان اونٹوں کو لے کر ان کے پاس آیا اور کہا کہ نبی ﷺ نے تمھاری سواری کے لیے یہ اونٹ عنایت فرمائے ہیں لیکن اللہ کی قسم! میں تمھیں ہرگز چھوڑنے والا نہیں ہوں یہاں تک کہ تم میں سے کچھ لوگ میرے ساتھ اس شخص کے پاس چلیں جس نے رسول اللہ ﷺ کی گفتگو سنی تھی تاکہ تمھیں یہ خیال نہ ہو کہ میں نے اپنی طرف سے تمھیں ایسی بات کہہ دی تھی جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کہی تھی۔ انھوں نے کہا: (نہیں اس اہتمام کی چنداں ضرورت نہیں)۔ ہم تجھے سچا سمجھتے ہیں اور اگر تم تصدیق کرانا چاہتے ہو تو ہم ایسا ہی کریں گے۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ چند آدمیوں کو لے کر ان لوگوں کے پاس آئے جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی (پہلی) گفتگو اور آپ کا انکار سنا تھا مگر اس کے بعد سواری عنایت فرمائی، تو انھوں نے بھی اسی طرح بیان کیا جس طرح حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تھا، یعنی حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی۔

٤٤١٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ

[4416] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: «أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي».

کہ جب رسول اللہ ﷺ تبوک کی طرف تشریف لے جانے لگے تو آپ نے مدینہ منورہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ انھوں نے عرض کی: آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ کر جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ میرے پاس تمھارا وہی درجہ ہو جو موسیٰ علیہ السلام کے ہاں ہارون علیہ السلام کا تھا۔ صرف اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں ہوگا۔“

وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ: سَمِعْتُ مُصْعَبًا. [راجع: ٣٧٠٦]

ابو داود نے اس حدیث کو ایک دوسری سند سے بیان کیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے شیعہ حضرات نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے خلافت بلافصل کا استدلال کیا ہے جو کئی لحاظ سے محل نظر ہے: * حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے، اس لیے خلافت کا قیاس صحیح نہیں۔ * حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دنیوی معاملات اور گھریلو دیکھ بھال کے لیے جانشین نامزد کیا تھا جیسا کہ بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں اور دیگر گھریلو خواتین کو بلا کر تلقین کی کہ علی کی بات کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا۔ * دینی معاملات، یعنی نماز پنجگانہ کی امامت کے لیے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو نامزد فرمایا۔ اس لحاظ سے تو خلافت کے یہ حق دار تھے۔

٤٤١٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يُخْبِرُ قَالَ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعُسْرَةَ، قَالَ: كَانَ يَعْلَى يَقُولُ: تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ أَعْمَالِي عِنْدِي. قَالَ عَطَاءٌ: فَقَالَ صَفْوَانُ: قَالَ يَعْلَى: فَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ - قَالَ عَطَاءٌ: فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ فَنَسِيتُهُ - قَالَ: فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ، فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَأَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ، قَالَ عَطَاءٌ: وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَفَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا

[4417] حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں حاضر ہوا۔ حضرت یعلی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے نزدیک یہ غزوہ میرا انتہائی قابل وثوق عمل ہے۔ میرا ایک مزدور تھا، وہ ایک دوسرے شخص سے جھگڑ پڑا تو ایک نے دوسرے کا ہاتھ چبا ڈالا۔ (راویٔ حدیث) حضرت عطاء نے کہا: مجھے صفوان بن یعلیٰ نے بتایا تھا کہ کس نے دوسرے کا ہاتھ چبایا مگر یہ میں بھول گیا ہوں۔ انھوں نے کہا: جس کا ہاتھ چبایا گیا تھا اس نے اپنا ہاتھ، چبانے والے کے منہ سے کھینچا تو اس کے سامنے والے دو دانتوں میں سے ایک دانت نکل گیا۔ وہ دونوں نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے اس کے دانت کو ضائع قرار دیا۔ حضرت عطاء نے کہا: میرا خیال ہے کہ حضرت صفوان بن یعلیٰ نے

كَأَنَّهَا فِي فِي فَحْلٍ يَقْضَمُهَا؟». [راجع: ١٨٤٨]

کہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں چھوڑے رکھتا جسے تو چباتا رہتا گویا وہ اونٹ کے منہ میں ہے جسے وہ چباتا ہے؟''

(٨٠) [بَابُ] حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

باب:80- حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا﴾ [التوبة: ١١٨].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور ان تینوں پر بھی (اللہ نے توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔''

٤٤١٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ - وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ - قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ، قَالَ كَعْبٌ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ.

[4418] حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے..... جب حضرت کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تو ان کے بیٹوں میں سے حضرت عبداللہ ہی انھیں جدھر انھوں نے آنا جانا ہوتا لے جاتے..... انھوں نے کہا: میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے غزوہ تبوک میں شریک نہ ہونے کا واقعہ سنا، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے جتنے غزوات کیے ہیں ان میں سے کسی غزوے میں بھی آپ ﷺ سے پیچھے نہیں رہا۔ میں صرف غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ گیا تھا۔ البتہ میں غزوۂ بدر میں بھی شریک نہیں تھا لیکن جنگ بدر سے پیچھے رہ جانے پر اللہ تعالیٰ نے کسی پر عتاب نہیں فرمایا کیونکہ رسول اللہ ﷺ قریش کے ایک قافلے کا ارادہ کر کے باہر نکلے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے وقت طے کیے بغیر مسلمانوں کا سامنا دشمن سے کرا دیا۔

وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا، كَانَ مِنْ خَبَرِي أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ، وَاللهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ

میں تو عقبہ کی رات بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جہاں میں نے اسلام پر قائم رہنے کا مضبوط قول و قرار کیا تھا۔ اگرچہ لوگوں میں غزوۂ بدر کی شہرت زیادہ ہے لیکن میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ مجھے بیعت عقبہ کے بدلے میں غزوۂ بدر میں شرکت کا موقع ملا ہوتا۔ اور میرا قصہ یہ ہے کہ میں جس زمانے میں غزوۂ تبوک سے پیچھے رہا، اتنا طاقت ور اور خوشحال تھا کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ اللہ

اللهِ ﷺ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا، حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَّاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَّمَفَازًا وَّعَدُوًّا كَثِيرًا، فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ، فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَثِيرٌ وَّلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ - يُرِيدُ الدِّيوَانَ -

کی قسم! اس سے پہلے میرے پاس دو اونٹنیاں کبھی جمع نہیں ہوئی تھیں جبکہ اس موقع پر میرے پاس دو اونٹنیاں موجود تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب کسی غزوے میں جانے کا ارادہ کرتے تو اس کو مکمل طور پر ظاہر نہ کرتے بلکہ کسی اور مقام کا نام لیا کرتے تھے۔ لیکن یہ غزوہ چونکہ سخت گرمی میں ہوا اور طویل بیابان کا سفر تھا اور دشمن زیادہ تعداد میں تھے، اس لیے آپ نے مسلمانوں سے یہ معاملہ صاف صاف بیان کر دیا تاکہ وہ اس جنگ کے لیے اچھی طرح تیار ہو جائیں اور انھیں وہ سمت بھی بتلا دی جس سمت آپ جانا چاہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسلمان کثیر تعداد میں تھے اور کوئی رجسٹر یا دفتر وغیرہ نہ تھا جس میں ان کے نام محفوظ ہوتے۔

قَالَ كَعْبٌ: فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَّتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ اللهِ، وَغَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ، وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ فَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادٰى بِي حَتَّى اشْتَدَّ النَّاسَ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا فَقُلْتُ: أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لِأَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ، وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ، فَلَمْ يُقَدَّرْ لِي ذٰلِكَ.

حضرت کعب ؓ کہتے ہیں کہ صورت حال ایسی تھی کہ جو شخص لشکر میں سے غائب ہونا چاہتا وہ یہ سوچ سکتا تھا کہ اگر بذریعۂ وحی آپ کو اطلاع نہ دی گئی تو میری غیر حاضری کا کسی کو پتہ نہ چل سکے گا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس جنگ کا ارادہ ایسے وقت میں کیا تھا جب پھل پک چکے تھے اور ہر طرف سایہ عام تھا۔ خیر رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے ساتھ دیگر مسلمانوں نے بھی سفر کا سامان تیار کرنا شروع کیا۔ میری کیفیت یہ تھی کہ میں صبح اس ارادے سے نکلتا کہ میں بھی باقی مسلمانوں کے ساتھ مل کر تیاری کروں گا لیکن جب شام کو واپس آتا تو کوئی فیصلہ نہ کر سکا ہوتا۔ پھر میں اپنے دل کو یہ کہہ کر تسلی دے لیتا کہ میں تیاری مکمل کرنے پر پوری طرح قادر ہوں۔ اسی طرح وقت گزرتا رہا حتی کہ لوگوں نے زور شور سے تیاری کر لی۔ پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ مسلمان روانہ ہو گئے جبکہ میں اپنی تیاری کے سلسلے میں کچھ بھی نہ کر سکا۔ پھر میں نے اپنے دل میں یہ کہا

کہ میں آپ کی روانگی کے ایک یا دو دن بعد تیاری مکمل کر لوں گا اور ان سے جا ملوں گا۔ لیکن ان کے روانہ ہو جانے کے بعد بھی یہی کیفیت رہی کہ صبح کے وقت تیاری کے خیال سے نکلا لیکن جب گھر لوٹا تو وہی کیفیت تھی، یعنی کچھ بھی نہ کر سکا۔ پھر دوسری صبح کو بھی اسی خیال سے نکلا لیکن جب واپس آیا تو کچھ نہ کر پایا۔ میری کیفیت مسلسل یہی رہی یہاں تک کہ مسلمان تیز تیز چل کر آگے بڑھ گئے۔ میں نے پھر ارادہ کیا کہ میں بھی چل پڑوں اور ان سے جا ملوں، کاش کہ میں نے ایسا کر لیا ہوتا لیکن یہ سعادت میرے مقدر ہی میں نہ تھی۔

فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَطُفْتُ فِيهِمْ أَحْزَنَنِي أَنِّي لَا أَرٰى إِلَّا رَجُلًا مَّغْمُوصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ أَوْ رَجُلًا مِّمَّنْ عَذَرَ اللهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ. وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ: «مَا فَعَلَ كَعْبٌ؟» فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَلِمَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِي عِطْفِهِ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِئْسَ مَا قُلْتَ، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِي هَمِّي فَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ: بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا؟ وَاسْتَعَنْتُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِّنْ أَهْلِي، فَلَمَّا قِيلَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ، فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ.

رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد حالت یہ تھی کہ جب میں باہر لوگوں کے پاس جاتا اور ان میں چل پھر کر دیکھتا تو جو بات مجھے غمگین کرتی یہ تھی کہ جو شخص نظر آتا وہ صرف ایسا ہوتا جس پر نفاق کا الزام تھا، یا پھر وہ ضعیف اور کم زور لوگ تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دیا تھا۔ ادھر رسول اللہ ﷺ نے راستے میں تو مجھے کہیں بھی یاد نہ فرمایا۔ مگر جب تبوک پہنچ گئے اور ایک موقع پر لوگوں کے ساتھ تشریف فرما تھے تو آپ نے فرمایا: ''کعب نے کیا کیا ہے؟'' بنوسلمہ کے ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! اسے صحت و خوشحالی کی دو چادروں نے روک رکھا ہے اور وہ اپنی ان چادروں کے کناروں کو دیکھنے میں مشغول ہوگا۔ یہ سن کر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم نے بہت بری بات کہی ہے۔ اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ہم نے کعب میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ یہ گفتگو سن کر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مجھے یہ خبر ملی کہ آپ واپس آ رہے ہیں تو خیال ہوا کہ کوئی حیلہ سوچنا چاہیے تاکہ آپ کی ناراضی سے بچ جاؤں، نیز میں نے اس

سلسلے میں اپنے خاندان کے ہر صاحب عقل شخص سے مدد مانگی۔ پھر جب یہ اطلاع ملی کہ رسول اللہ ﷺ (شہر کے) قریب آ گئے ہیں تو یہ خیال باطل میرے قلب سے نکل گیا اور میں نے یقین کرلیا کہ جھوٹ بول کر آپ کی ناراضی سے نہیں بچ سکوں گا، اس لیے میں نے سچ بولنے کا ارادہ کرلیا۔

وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَادِمًا وَّكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً وَّثَمَانِينَ رَجُلًا، فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللهِ، فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ: «تَعَالَ»، فَجِئْتُ أَمْشِي حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي: «مَا خَلَّفَكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟» فَقُلْتُ: بَلٰى، إِنِّي وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ، وَّاللهِ لَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَّلٰكِنِّي وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يُّسْخِطَكَ عَلَيَّ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ، إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللهِ، لَا وَاللهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ، وَّاللهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللهُ فِيكَ».

رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت تشریف لائے اور آپ کا دستور تھا کہ جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر لوگوں سے ملاقات کے لیے تشریف فرما ہوتے، چنانچہ جب آپ نماز سے فراغت کے بعد ملاقات کے لیے بیٹھے تو پیچھے رہ جانے والوں نے آنا شروع کیا اور قسمیں اٹھا کر آپ کے سامنے طرح طرح کے عذر پیش کرنے لگے۔ ان لوگوں کی تعداد اسّی سے کچھ زیادہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بیان کردہ عذر قبول کر لیے۔ ان سے بیعت لی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی اور ان کی نیتوں کو اللہ کے حوالے کر دیا۔ الغرض میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے جب آپ کو سلام کیا تو آپ مسکرائے لیکن ایسی مسکراہٹ جس میں غصے کی آمیزش تھی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''ادھر آؤ۔'' میں آگے بڑھا اور آپ کے سامنے جا کر بیٹھ گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''تم کیوں پیچھے رہ گئے؟ تم نے تو سواری خرید نہیں لی تھی؟'' میں نے عرض کی: بجا ارشاد! اللہ کی قسم! میں اگر آپ کے علاوہ کسی اور دنیاوی شخصیت کے سامنے ہوتا تو ضرور یہ خیال کرتا کہ میں کسی عذر بہانے سے اس کے غضب سے نجات پا سکتا ہوں کیونکہ میں قوت گویائی اور دلیل بازی میں ماہر ہوں۔ لیکن اللہ کی قسم! مجھے یقین ہے کہ اگر آج میں آپ کے سامنے جھوٹ بول کر آپ کو راضی بھی کر لوں تو عنقریب اللہ آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کر

دے گا اور آپ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے۔ اور اگر میں آپ سے ساری بات سچ سچ بیان کر دوں تو آپ مجھ سے ناراض تو ہوں گے، تاہم مجھے امید ہے کہ اس صورت میں اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرما دے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ اللہ کی قسم! مجھے کوئی معذوری نہیں تھی اور یہ حقیقت ہے کہ اللہ کی قسم! میں اتنا تنومند اور خوشحال کبھی نہ تھا جتنا میں اس موقع پر تھا جس میں آپ کے ساتھ جانے سے رہ گیا۔ میری یہ گفتگو سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شخص ہے جس نے صحیح بات بتائی ہے۔ اچھا جاؤ اور انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمھارے بارے میں کوئی فیصلہ صادر فرمائے۔''

فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِّنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي: وَاللهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا، وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَّا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُونَ، قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَكَ، فَوَاللهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونِي حَتّٰى أَرَدْتُّ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَّقِيَ هٰذَا مَعِيَ أَحَدٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ، رَجُلَانِ، قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيلَ لَكَ، فَقُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوا: مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْعَمْرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ.

میں اٹھ گیا اور جب میں جانے لگا تو بنوسلمہ کے کچھ لوگ میرے گرد جمع ہو گئے اور میرے پیچھے چلنے لگے۔ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے علم میں نہیں ہے کہ تم نے آج سے پہلے کبھی کوئی گناہ کیا ہو تو تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عذر پیش کرنے سے کیوں قاصر رہے جیسا کہ دوسرے پیچھے رہ جانے والوں نے آپ کی خدمت میں عذر پیش کیے ہیں۔ تم نے جو گناہ کیا تھا، اس کی تلافی کے لیے تو رسول اللہ ﷺ کا تمھارے لیے استغفار ہی کافی تھا۔ اللہ کی قسم! ان لوگوں نے مجھے اتنی ملامت کی کہ ایک دفعہ تو میں نے ارادہ کر لیا کہ میں واپس جاؤں اور جو کچھ میں نے آپ سے کہا تھا، اس کے متعلق کہوں کہ وہ جھوٹ تھا۔ پھر میں نے ان لوگوں سے پوچھا: یہ معاملہ جو میرے ساتھ پیش آیا ہے میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ بھی ہوا ہے؟ وہ کہنے لگے: ہاں، دو اور آدمیوں نے بھی وہی کچھ کہا ہے جو تم نے کہا ہے اور ان کو بھی وہی جواب ملا جو آپ کو ملا ہے۔ میں نے پوچھا: وہ دونوں کون ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ ایک حضرت مُرارہ بن ربیع العمری اور دوسرے حضرت ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہما ہیں۔

فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا، لِي فِيهِمَا أُسْوَةٌ، فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي وَنَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ، فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِي أَعْرِفُ، فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ، وَآتِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا؟ ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِّنْهُ فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ، وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي.

انھوں نے میرے سامنے دو ایسے نیک آدمیوں کے نام لیے جو غزوۂ بدر میں شرکت کر چکے تھے اور ان کا طرز عمل میرے لیے قابل تقلید تھا، چنانچہ ان دونوں کا ذکر سن کر میں (نے اپنا ارادہ بدل دیا اور) آگے چل پڑا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے باقی تمام پیچھے رہ جانے والوں میں سے صرف ہم تینوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے لوگوں کو منع فرما دیا تھا، لہٰذا لوگ ہم سے دور دور رہنے لگے اور ہمارے لیے اس حد تک بدل گئے کہ میں محسوس کرنے لگا کہ کوئی اجنبی سرزمین ہے۔ ہم پچاس دن تک اسی حال میں رہے۔ دوسرے دونوں ساتھی تو تھک ہار کر گھر میں بیٹھ گئے اور روتے رہے لیکن میں چونکہ سب میں جوان اور طاقتور تھا، لہٰذا باہر نکلا کرتا تھا۔ مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوا کرتا اور بازاروں میں پھرا کرتا تھا لیکن مجھ سے کوئی شخص بات نہ کرتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھی اس وقت حاضر ہوتا جب آپ نماز کے بعد لوگوں کے ساتھ تشریف فرما ہوتے۔ میں جب آپ کو سلام کرتا تو اپنے دل میں یہی سوچتا رہتا کہ آیا میرے سلام کے جواب میں رسول اللہ ﷺ کے لب مبارک متحرک ہوئے تھے یا نہیں؟ پھر میں آپ کے قریب ہی نماز پڑھتا اور دزدیدہ نظروں سے آپ کی طرف دیکھتا۔ جب میں نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف توجہ کرتا تو آپ دوسری طرف دیکھنے لگتے۔

حَتّٰى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ - وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ - فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَوَاللهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا قَتَادَةَ! أَنْشُدُكَ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللهَ

جب لوگوں کی یہ بے اعتنائی بہت طویل اور ناقابل برداشت ہو گئی تو ایک دن میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پھلانگ کر اندر چلا گیا۔ یہ صاحب میرے چچا زاد بھائی اور میرے محبوب ترین دوست تھے۔ میں نے انھیں سلام کیا لیکن اللہ کی قسم! انھوں نے میرے سلام کا جواب نہ

وَرَسُولَهُ؟ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ، فَقَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ.

دیا۔ میں نے ان سے کہا: اے ابوقتادہ! میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم مجھے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا دوست جانتے ہو؟ لیکن وہ خاموش رہے۔ میں نے ان سے دوبارہ یہی سوال کیا لیکن وہ پھر خاموش رہے۔ میں نے پھر یہی بات دہرائی تو کہنے لگے: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ یہ سن کر میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور میں منہ موڑ کر واپس چلا آیا اور دیوار پھلانگ کر باہر آ گیا۔

قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِّنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ: مَنْ يَّدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؟ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ حَتّٰى إِذَا جَاءَنِي دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِّنْ مَّلِكِ غَسَّانَ فَإِذَا فِيهِ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ، وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَّلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ، فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا: وَهٰذَا أَيْضًا مِّنَ الْبَلَاءِ، فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهُ بِهَا حَتّٰى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِّنَ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَأْتِينِي فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ، فَقُلْتُ: أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ؟ قَالَ: لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا، وَأَرْسَلَ إِلٰى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَتَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ.

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن میں مدینہ کے بازار سے گزر رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ علاقۂ شام کا ایک نبطی جو مدینہ میں غلہ فروخت کرنے آیا تھا لوگوں سے پوچھ رہا ہے: کوئی شخص ہے جو مجھے کعب بن مالک کا بتا سکے؟ لوگ میری طرف اشارہ کر کے اسے بتانے لگے۔ جب وہ میرے پاس آیا تو اس نے مجھے شاہ غسان کا ایک خط دیا جس میں لکھا ہوا تھا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمھارے صاحب نے تم پر زیادتی کی ہے، حالانکہ تمھیں اللہ نے اس لیے نہیں بنایا کہ تم ذلیل وخوار اور برباد رہو، لہٰذا تم ہمارے پاس چلے آؤ ہم تمھیں شایان شان عزت و مرتبہ دیں گے۔ میں نے جب یہ خط پڑھا تو دل میں کہا: یہ بھی ایک امتحان ہے اور وہ خط لے کر تنور کی طرف گیا اور اسے نذر آتش کر دیا۔ پھر جب پچاس دنوں میں سے چالیس راتیں گزر گئیں تو میرے پاس رسول اللہ ﷺ کا ایک قاصد آیا اور کہنے لگا: رسول اللہ ﷺ نے تمھیں حکم دیا ہے کہ تم اپنی رفیقۂ حیات سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ میں نے کہا: کیا میں اسے طلاق دے دوں؟ یا پھر کیا کروں؟ اس نے کہا: نہیں، بس اس سے کنارہ کش ہو جاؤ اور اس کے قریب نہ جاؤ۔ میرے دونوں ساتھیوں کو بھی اسی قسم کا حکم دیا گیا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم اپنے میکے چلی جاؤ اور جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملے کا فیصلہ

صادر نہ فرما دے وہیں مقیم رہو۔

قَالَ كَعْبٌ: فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ هِلَالَ ابْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَّيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ؟ قَالَ: «لَا وَلٰكِنْ لَّا يَقْرَبْكِ»، قَالَتْ: إِنَّهُ وَاللهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلٰى شَيْءٍ، وَّاللهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلٰى يَوْمِهِ هٰذَا، فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي: لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ، فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَا يُدْرِينِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ.

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ ایک ناتواں اور بوڑھا شخص ہے، اس کے پاس کوئی خادم بھی نہیں تو کیا آپ یہ بھی ناپسند فرمائیں گے کہ میں ان کی خدمت کرتی رہوں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں، لیکن وہ تمھارے قریب نہ آئے۔“ اس نے کہا: اللہ کی قسم! انھیں تو کسی بات کا ہوش ہی نہیں اور جس دن سے یہ معاملہ پیش آیا ہے وہ مسلسل رو رہے ہیں۔ یہ سن کر میرے بعض اہل خانہ نے مشورہ دیا کہ اگر تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے سلسلے میں اجازت لے لو تو کیا حرج ہے جیسے آپ نے حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو خدمت کرنے کی اجازت دے دی ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت ہرگز نہیں طلب کروں گا۔ نامعلوم میرے اجازت طلب کرنے پر آپ کیا جواب دیں جبکہ میں ایک نوجوان آدمی ہوں۔

فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتّٰى كَمُلَتْ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِّنْ حِينَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كَلَامِنَا، فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَّأَنَا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّذِي ذَكَرَ اللهُ: قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ فَأَوْفٰى عَلٰى جَبَلِ سَلْعٍ بِأَعْلٰى صَوْتِهِ: يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ! أَبْشِرْ، قَالَ: فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَّقَدْ عَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَّآذَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتَوْبَةِ اللهِ

الغرض اس کے بعد دس دن اور گزر گئے حتی کہ جس دن سے رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو ہمارے ساتھ بائیکاٹ کرنے کا حکم دیا تھا اس دن سے پچاس دن پورے ہو گئے۔ پچاسویں رات کی صبح کو میں اپنے ایک گھر کی چھت پر نماز فجر سے فراغت کے بعد بیٹھا ہوا تھا اور میری حالت بعینہ وہی تھی جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ میں اپنی جان سے تنگ تھا اور زمین اپنی فراخی کے باوجود میرے لیے تنگ ہو چکی تھی کہ اچانک میں نے کسی پکارنے والے کی آواز سنی جو کوہ سلع پر چڑھ کر اپنی بلند ترین آواز میں پکار رہا تھا: اے کعب بن مالک! خوش ہو جاؤ۔ میں یہ سنتے ہی

عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَّسَعٰى سَاعٍ مِّنْ أَسْلَمَ فَأَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ، فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ، وَاللّٰهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ، وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا، وَانْطَلَقْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا، يُهَنُّونَنِي بِالتَّوْبَةِ، يَقُولُونَ: لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ.

سجدے میں گر گیا اور سمجھ گیا کہ آزمائش کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ دراصل رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر کے بعد اعلان فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرما لی ہے، لہٰذا لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لیے دوڑ پڑے۔ کچھ لوگ خوشخبری دینے کے لیے میرے دوسرے دونوں ساتھیوں کی طرف گئے اور ایک شخص گھوڑا دوڑا کر میری طرف چلا اور ایک دوڑنے والا جو قبیلۂ اسلم کا فرد تھا دوڑ کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کی آواز گھوڑے سے تیز نکلی، لہٰذا یہ شخص جس کی آواز میں، میں نے خوشخبری سنی تھی میرے پاس پہنچا تو میں نے اپنے کپڑے اتار کر خوشخبری دینے والے کو انعام میں پہنا دیے۔ اللہ کی قسم! میرے پاس اس دن ان کپڑوں کے علاوہ کوئی جوڑا نہ تھا، لہٰذا میں نے دو کپڑے ادھار لے کر پہنے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جانے کے لیے چل پڑا۔ لوگ گروہ در گروہ مجھ سے ملتے اور توبہ قبول ہونے کی مبارک دیتے ہوئے کہتے: تم کو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری توبہ قبول فرما لی اور تمھیں معاف کر دیا۔

قَالَ كَعْبٌ: حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِي وَهَنَّانِي، وَاللّٰهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ، وَلَا أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ، قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ: «أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَّرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ»، قَالَ: قُلْتُ: أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: «لَا، بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ»، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ،

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں مسجد میں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور لوگ آپ کے اردگرد بیٹھے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے اور انھوں نے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔ اللہ کی قسم! مہاجرین میں سے ان کے علاوہ اور کوئی شخص میری طرف اٹھ کر نہیں آیا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے اس سلوک کو میں کبھی نہیں بھولا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے خوشی سے دمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ فرمایا: ''تمھیں آج کا دن مبارک ہو۔ یہ دن ان تمام دنوں میں سے سب سے بہتر ہے جو تمھاری پیدائش کے بعد سے آج

وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ.

تک تم پر گزرے ہیں۔" میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ (معافی) آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟ آپ نے فرمایا: "نہیں، یہ معافی اللہ کی طرف سے ہے۔" رسول اللہ ﷺ جس وقت خوش ہوتے تو آپ کا چہرۂ مبارک اس طرح دمک اٹھتا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہو اور ہم اس چہرے کو دیکھ کر جان لیا کرتے تھے کہ آپ خوش ہیں۔

فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلٰى رَسُولِهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ»، قُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصِّدْقِ، وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَّا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَّا بَقِيتُ، فَوَاللهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي، مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى يَوْمِي هٰذَا كَذِبًا، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَّحْفَظَنِيَ اللهُ فِيمَا بَقِيتُ، وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ ﴿لَقَد تَّابَ ٱللَّهُ عَلَى ٱلنَّبِيِّ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ وَٱلْأَنصَارِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَكُونُوا مَعَ ٱلصَّٰدِقِينَ﴾

[التوبة: ١١٧-١١٩]

الغرض جب میں آپ کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اس توبہ کی خوشی میں چاہتا ہوں کہ اپنا مال اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے بطور صدقہ دے دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب نہیں، اپنا کچھ مال اپنے پاس بھی رکھو کیونکہ ایسا کرنا تمھارے لیے بہتر ہوگا۔" میں نے عرض کی: اچھا میں اپنا وہ حصہ جو خیبر میں ہے (اپنے پاس) روک لیتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! چونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے صرف سچ بولنے کی برکت سے نجات دی ہے، اس لیے میں اپنی توبہ کی (قبولیت کی) خوشی میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا ہمیشہ سچ بات کہوں گا، چنانچہ اللہ کی قسم! میرے علم میں ایسا کوئی مسلمان نہیں جسے سچ بولنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اتنے خوبصورت انداز میں نوازا ہو جس قدر حسین و خوبصورت انداز میں اس نے مجھے نوازا ہے جس دن سے میں نے رسول اللہ ﷺ کے روبرو یہ عہد کیا تھا۔ میں نے جس دن رسول اللہ ﷺ سے یہ بات کہی اس دن سے آج تک کبھی قصداً جھوٹ نہیں بولا اور مجھے توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی ماندہ زندگی میں بھی مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر یہ آیات نازل فرمائیں: "تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی، مہاجرین اور انصار کی توبہ قبول کر لی ہے...... اللہ تعالیٰ کے اس قول تک...... اور سچ بولنے والوں کا ساتھ دو۔"

فَوَاللهِ مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ نِّعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ لَّا أَكُونَ كَذَبْتُهُ، فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا، فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا، حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ، شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿سَيَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ لَكُمْ إِذَا ٱنقَلَبْتُمْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ ٱلْقَوْمِ ٱلْفَـٰسِقِينَ﴾ [التوبة: ٩٥، ٩٦]

اللہ کی قسم! جب سے مجھے اللہ نے دین اسلام کی رہنمائی فرمائی ہے اس کے بعد سے اللہ تعالیٰ نے مجھے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سب سے عظیم نعمت میرے نقطۂ نگاہ سے یہ ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولنے کی توفیق عطا ہوئی اور میں جھوٹ بول کر ہلاک نہ ہوا جیسے دوسرے وہ لوگ ہلاک ہو گئے جنھوں نے جھوٹ بولا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نزول وحی کے وقت ان لوگوں کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں جس سے زیادہ برے الفاظ کسی اور کے لیے استعمال نہیں فرمائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وہ تمھارے لیے جلد ہی اللہ کی قسمیں اٹھائیں گے جب تم ان کی طرف لوٹو گے۔'' ......اس آیت تک...... ''تحقیق اللہ تعالیٰ بدکردار لوگوں سے راضی نہیں ہوگا۔''

قَالَ كَعْبٌ: وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولٰئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ حَلَفُوا لَهُ، فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللهُ فِيهِ، فَبِذٰلِكَ قَالَ: ﴿وَعَلَى ٱلثَّلَـٰثَةِ ٱلَّذِينَ خُلِّفُوا۟﴾ [التوبة: ١١٨] وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ، إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ. [راجع: ٢٧٥٧]

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم تینوں کا معاملہ ان لوگوں کے معاملے سے مؤخر کر دیا گیا تھا جن کے عذر رسول اللہ ﷺ نے ان کی قسموں کی وجہ سے قبول کر لیے تھے۔ ان سے بیعت لے لی تھی اور ان کے گناہ معاف ہونے کی دعا بھی فرما دی تھی اور ہمارے مقدر کا فیصلہ معلق کر دیا تھا یہاں تک کہ اللہ نے خود اس کا فیصلہ فرمایا۔ اس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور ان تینوں پر بھی (اللہ نے توجہ فرمائی) جن کا فیصلہ مؤخر کر دیا گیا تھا۔ (ان کی توبہ بھی قبول کی گئی)۔'' اس آیت میں خُلِّفُوا سے مراد یہ نہیں کہ انھیں جہاد سے پیچھے چھوڑ دیا گیا بلکہ اس سے مراد یہی ہے کہ انھیں معلق کر دیا گیا اور ان کے مقدر کا فیصلہ مؤخر کر دیا گیا تھا جبکہ ان لوگوں کے عذر قبول کر لیے گئے تھے جنھوں نے قسمیں اٹھا اٹھا کر عذر پیش کیے تھے۔

(٨١) [بَابٌ]: نُزُولِ النَّبِيِّ ﷺ الْحِجْرَ

باب: 81- نبی ﷺ کا مقام حجر میں پڑاؤ کرنا

٤٤١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْحِجْرِ قَالَ: «لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُّصِيبَكُمْ مَّا أَصَابَهُمْ، إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ»، ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَازَ الْوَادِيَ. [راجع: ٤٣٣]

[4419] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ مقام حجر سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ''جن لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہو جب تم ان کی بستیوں سے گزرو تو گریہ وزاری کرتے ہوئے گزرو مبادا تم پر وہی عذاب آ جائے جوان پر آیا تھا۔ پھر آپ نے اپنے سر مبارک پر چادر ڈال لی اور بڑی تیزی کے ساتھ چلنے لگے یہاں تک کہ اس وادی سے باہر نکل گئے۔

٤٤٢٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ: «لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، أَنْ يُّصِيبَكُمْ مِّثْلُ مَا أَصَابَهُمْ». [راجع: ٤٣٣]

[4420] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اصحاب حجر کے متعلق فرمایا: ''اس عذاب دی گئی قوم کی بستی سے جب تمھیں گزرنا پڑے تو روتے ہوئے گزرو، مبادا تم پر وہی عذاب آ جائے جوان پر آیا تھا۔''

(٨٢) بَابٌ:

باب: 82- بلاعنوان

٤٤٢١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: ذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَقُمْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ - لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ - فَغَسَلَ وَجْهَهُ، وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ عَلَيْهِ كُمَّا الْجُبَّةِ، فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهِ، فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ. [راجع: ١٨٢]

[4421] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو میں آپ کے لیے وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا...... جہاں تک مجھے یقین ہے یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہے...... آپ نے اپنا چہرہ مبارک دھویا پھر آپ نے اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھونے کا ارادہ کیا تو جبے کی آستین تنگ نکلی، چنانچہ آپ نے اپنے ہاتھ جبے کے نیچے سے نکال لیے اور انھیں دھویا، پھر موزوں پر مسح فرمایا۔

٤٤٢٢ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا

[4422] حضرت ابو حمید ؓ سے روایت ہے، انھوں

سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ ابْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، حَتّٰى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: «هٰذِهِ طَابَةُ، وَهٰذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ». [راجع: ١٤٨١]

نے کہا: ہم لوگ غزوۂ تبوک سے نبی ﷺ کے ہمراہ واپس آ رہے تھے۔ جب ہم مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا: ''یہ طابہ ہے اور یہ اُحد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

فائدہ: طابہ، مدینہ طیبہ کا نام ہے اور اُحد پہاڑ کا محبت کرنا مبنی بر حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر چیز میں قوتِ ادراک اور احساس پیدا کرنے پر قادر ہے۔

٤٤٢٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَّا سِرْتُمْ مَّسِيرًا وَّلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ: «وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ». [راجع: ٢٨٣٨]

[4423] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے۔ جب آپ مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا: ''مدینہ طیبہ میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ تم جس راستے پر چلے یا جس وادی کو تم نے عبور کیا وہ تمھارے ساتھ تھے۔'' صحابۂ کرام ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ مدینہ طیبہ میں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں وہ مدینہ طیبہ میں تھے لیکن عذر نے ان کو روک رکھا تھا۔''

فائدہ: یہ لوگ معذور تھے، کسی مجبوری کی بنا پر سفر پر قادر نہیں لیکن ان کی نیت درست تھی، اس لیے وہ ثواب میں صحابۂ کرام ؓ کے ساتھ شریک تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ معذور جب کسی عذر کی وجہ سے کوئی کام چھوڑ دے تو اسے کام کرنے والے کا ثواب ملے گا۔

(٨٣) بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ

باب:83- نبی ﷺ کا کسریٰ اور قیصر کی طرف خط لکھنا

٤٤٢٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ

[4424] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا خط حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی ؓ کے ذریعے سے کسریٰ بادشاہ کی طرف روانہ کیا اور انھیں حکم دیا کہ وہ یہ خط بحرین کے گورنر کو دیں اور بحرین کا گورنر یہ خط کسریٰ کو پہنچائے گا۔ کسریٰ نے جب

السَّهْمِيِّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَّدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَ مَزَّقَهُ، فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُّمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ.

[راجع: ٦٤]

آپ کا خط مبارک پڑھا تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ راوی کے گمان کے مطابق امام ابن میسّب نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر بددعا کی کہ وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

فائدہ: شاہ فارس کسریٰ نے صرف خط پھاڑنے کی گستاخی نہیں کی بلکہ اپنے گورنر باذان کو لکھا کہ مدینہ طیبہ جا کر اس آدمی سے ملیں، اگر وہ نبوت کے دعوے سے توبہ کر لے تو بہتر بصورت دیگر اس کا سر اتار کر میرے پاس حاضر کرے، چنانچہ باذان مدینہ آیا اور اس نے کسریٰ کا حکم نامہ پڑھ کر سنایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات میرے رب نے اسے اس کے بیٹے شیرویہ کے ہاتھوں قتل کرا دیا ہے اور اب تمھاری حکومت پارہ پارہ ہونے والی ہے۔'' چنانچہ چھ ماہ تک اس کا بیٹا شیرویہ فارس کا بادشاہ رہا، پھر وہ بھی زہر کھا کر ہلاک ہو گیا۔ بالآخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یہ سلطنت تباہ و برباد ہو گئی اور ہزار سالہ آتش کدہ ہمیشہ کے لیے بجھ گیا۔

٤٤٢٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: لَقَدْ نَفَعَنِيَ اللهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَيَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَمَا كِدْتُّ أَلْحَقُ بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأُقَاتِلَ مَعَهُمْ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى قَالَ: «لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَّلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً». [انظر: ٧٠٩٩]

[4425] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے جمل کی لڑائی میں اللہ تعالیٰ نے ایک کلمے کی وجہ سے بہت فائدہ پہنچایا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ قریب تھا کہ میں اصحاب جمل کے ساتھ شریک ہو جاتا اور ان کی معیت میں لڑائی کرتا۔ انھوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنی ملکہ بنا لیا ہے تو آپ نے فرمایا: ''وہ قوم کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتی جنھوں نے اپنی حکومت کا والی ایک عورت کو بنا لیا ہو۔''

فائدہ: یہ حدیث کسریٰ کو خط لکھنے کا تکملہ ہے کہ کسریٰ کو اس کے بیٹے شیرویہ نے نو ہجری گیارہ جمادی الاخری کو قتل کر دیا۔ چھ ماہ تک وہ ایران کا بادشاہ رہا، ایک دن خزانے میں اسے ایک دوا کی شیشی ملی جس پر ''قوتِ باہ کی دوا'' لکھا ہوا تھا۔ اس میں زہر تھا۔ شیرویہ نے اسے کھایا تو ہلاک ہو گیا اس کے بعد شقاوت و بدبختی اس خاندان کا مقدر بن گئی۔ سربراہی کے لیے اس خاندان میں کوئی مرد نہ تھا تو کسریٰ کی پوتی، شیرویہ کی بیٹی بوران کو ملک کا حکمران بنا دیا گیا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے جس کی حکمران عورت ہو۔'' حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں اس کا کلیتًا خاتمہ ہو گیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو سربراہ مملکت بنانا جائز نہیں۔ خلاف ورزی کی صورت میں برے انجام سے دوچار ہونا یقینی ہے

جیسا کہ پاکستان اس کا دوبار تجربہ کر چکا ہے۔ زنانہ حکومت کی وجہ سے ملک میں جو نحوست پھیلی ہے اس کی ابھی تک تلافی نہیں ہو سکی۔ واللہ المستعان.

٤٤٢٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ: أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الْغِلْمَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ نَتَلَقَّى رَسُولَ اللهِ ﷺ.

وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: مَعَ الصِّبْيَانِ. [راجع: ٣٠٨٣]

[4426] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں بچوں کے ہمراہ ثنیۃ الوداع تک گیا تھا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کا استقبال کرنے کے لیے نکلے تھے۔

سفیان نے ایک مرتبہ (غلمان کے بجائے) صبیان کا لفظ بیان کیا تھا۔

٤٤٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ: أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ نَتَلَقَّى النَّبِيَّ ﷺ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ. [راجع: ٣٠٨٣]

[4427] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں بچوں کے ہمراہ ثنیۃ الوداع تک گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی تبوک سے واپسی پر ہم آپ کا استقبال کرنے کے لیے نکلے تھے۔

(٨٤) بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ ﷺ وَوَفَاتِهِ

باب: 84- نبی ﷺ کی بیماری اور وفات کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ﴾ [الزمر: ٣٠].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یقیناً آپ وفات پانے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔''

٤٤٢٨ - وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: «يَا عَائِشَةُ! مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ، فَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذٰلِكَ السُّمِّ».

[4428] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ اپنی اس بیماری میں فرمایا کرتے تھے جس میں آپ کی وفات ہوئی: ''اے عائشہ! اس کھانے کا درد میں برابر محسوس کر رہا ہوں جو میں نے غزوۂ خیبر کے وقت کھایا تھا۔ اس وقت میں اس زہر کے سبب اپنی شہ رگ کٹتی ہوئی محسوس کرتا ہوں۔''

٤٤٢٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ:

[4429] حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب میں والمرسلات عرفا پڑھتے ہوئے سنا۔ اس کے بعد آپ نے ہمیں کوئی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا، ثُمَّ مَا صَلَّى لَنَا بَعْدَهَا حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ. [راجع: ٧٦٣]

آپ کو فوت کر لیا۔

٤٤٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِّثْلَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ، فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ [النصر: ١] فَقَالَ: أَجَلُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ، فَقَالَ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ. [راجع: ٣٦٢٧]

[4430] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: سیدنا عمر بن خطاب ؓ مجھے اپنے قریب بٹھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے انھیں کہا: ان جیسے ہمارے بھی بیٹے ہیں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: یقیناً تم ان کا مقام جانتے ہو۔ پھر آپ نے ابن عباس ؓ سے اس آیت کریمہ کے متعلق پوچھا: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی وفات کی اطلاع دی ہے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میں بھی اس آیت کریمہ سے وہی جانتا ہوں جو آپ جانتے ہیں۔

٤٤٣١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمُ الْخَمِيسِ، وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَعُهُ فَقَالَ: «ائْتُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا»، فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، فَقَالُوا: مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ؟ اسْتَفْهِمُوهُ، فَذَهَبُوا يَرُدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ: «دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ»، وَأَوْصَاهُمْ بِثَلَاثٍ، قَالَ: «أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ»، وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ - أَوْ قَالَ: فَنَسِيتُهَا -. [راجع: ١١٤]

[4431] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے جمعرات کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا تمھیں معلوم بھی ہے کہ جمعرات کے دن کیا ہوا تھا؟ اس دن رسول اللہ ﷺ کے مرض میں شدت پیدا ہوئی۔ اس وقت آپ نے فرمایا: ''تم میرے پاس آؤ، میں تمھیں کوئی دستاویز لکھ دوں کہ اس کے بعد تم کبھی صحیح راستے کو نہ چھوڑو گے۔'' لیکن وہاں اختلاف ہو گیا، حالانکہ نبی ﷺ کے سامنے اختلاف نہیں ہونا چاہیے تھا۔ کچھ لوگوں نے کہا: آپ کا کیا حال ہے؟ کیا آپ شدتِ مرض کی وجہ سے بے معنی کلام کر رہے ہیں؟ آپ سے بات سمجھنے کی کوشش کرو۔ اس کے بعد صحابۂ کرام ؓ آپ سے پوچھنے لگے تو آپ نے فرمایا: ''جاؤ، میں جس کام میں مشغول ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کے لیے تم کہہ رہے ہو۔'' اس کے بعد آپ نے صحابۂ کرام کو تین چیزوں کی وصیت فرمائی: آپ نے فرمایا: ''مشرکین کو جزیرۂ عرب

سے نکال دو۔ آنے والے وفود کی اسی طرح خاطر تواضع کرنا جس طرح میں کرتا آیا ہوں۔" تیسری بات کو راوی نے بیان نہیں کیا یا اس نے کہا کہ میں تیسری بات بھول گیا ہوں۔

٤٤٣٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوا بَعْدَهُ»، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ، حَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ، فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا، فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُولُ: قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُولُ غَيْرَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُومُوا»، قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَّكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ، لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ. [راجع: ١١٤]

[4432] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا اور گھر میں کچھ لوگ موجود تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا: "آؤ، میں تمھیں ایسی دستاویز لکھ دوں جس کے بعد تم گمراہ نہیں ہو گے۔" بعض حضرات نے کہا: رسول اللہ ﷺ پر بیماری کا غلبہ ہے جبکہ تمھارے پاس قرآن مجید موجود ہے اور اللہ کی کتاب ہمیں کافی ہے، چنانچہ گھر والوں میں کچھ اختلاف پیدا ہو گیا جس کی بنا پر وہ جھگڑنے لگے۔ ان میں سے کچھ کہتے تھے کہ کاغذ اور دوات کو آپ کے قریب کر دیا جائے تاکہ تمھارے لیے ایسی دستاویز لکھ دیں جس کے بعد گمراہی کا اندیشہ نہ رہے جبکہ کچھ حضرات اس کے خلاف تھے۔ جب لوگوں کی بے فائدہ باتیں زیادہ ہونے لگیں اور اختلاف کا آغاز ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔" عبیداللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ کہا کرتے تھے: یہ کیسی مصیبت ہے جو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے تحریر کرنے کے درمیان ان کی بے فائدہ گفتگو اور اختلاف کے سبب حائل ہوئی۔

فائدہ: اس حدیث کو "حدیث قرطاس" کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات سوموار کے دن ہوئی اور دستاویز کا واقعہ جمعرات کے دن پیش آیا۔ اس پر صحابۂ کرام ؓ کا تنازعہ ہوا جس کی بنا پر آپ نے دستاویز نہ لکھی۔ اس کے متعلق روافض بہت شور وغل کرتے ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو احکام الٰہی پہنچانے کا حکم تھا، کسی کے خوف سے آپ فریضۂ تبلیغ نہیں چھوڑ سکتے خصوصاً ایسی چیز جو گمراہی سے بچاتی ہوا سے تو کسی صورت میں نظر انداز نہیں کر سکتے تھے، ایسی بات ہوتی تو آپ حضرت عمر ؓ کو روک دیتے جیسا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ نے حضرت عمر ؓ کو روک دیا تھا۔ اگر ایسا ضروری معاملہ ہوتا تو آپ اس کے بعد تین چار دن زندہ رہے، ان ایام میں کسی سے لکھوا لیتے۔

٤٤٣٣، ٤٤٣٤ - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ

[4434,4433] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے،

جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ، فَسَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ يَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ. [راجع: ٣٦٢٣، ٣٦٢٤]

انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ ؓ کو اپنی مرض وفات میں بلایا اور ان کے کان میں کوئی بات کی تو وہ رونے لگیں۔ آپ نے انھیں پھر دوبارہ بلایا اور کچھ آہستہ سے فرمایا تو وہ ہنسنے لگیں۔ ہم نے (سیدہ فاطمہ ؓ سے) اس کی بابت دریافت کیا تو انھوں نے کہا: پہلے نبی ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ اس مرض میں آپ ﷺ روح قبض ہو گی تو یہ سن کر میں رونے لگی۔ پھر دوسری دفعہ یہ فرمایا: (اے فاطمہ!) میرے بعد اہل بیت میں سے سب سے پہلے تیری روح قبض ہو گی، یعنی تو مجھ سے ملے گی۔ یہ سن کر میں ہنسنے لگی۔

٤٤٣٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ: أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ - وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ - يَقُولُ: ﴿مَعَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم﴾ [النسآء: ٦٩] الْآيَةَ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ. [انظر: ٤٤٣٦، ٤٤٣٧، ٤٤٦٣، ٤٥٨٦، ٦٣٤٨، ٦٥٠٩]

[4435] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں (رسول اللہ ﷺ سے) سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی اس وقت تک فوت نہیں ہوتا جب تک اس کو اختیار نہیں دیا جاتا کہ دنیا اختیار کرے یا آخرت۔ میں نے نبی ﷺ سے آپ کی مرضِ وفات میں سنا، جبکہ آپ کا گلہ بیٹھ گیا تھا، آپ یہ پڑھتے تھے: ''ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔'' میں سمجھ گئی کہ اب آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔

٤٤٣٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَرَضَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ: «فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى». [راجع: ٤٤٣٥]

[4436] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ کو وہ بیماری لاحق ہوئی جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی تو فرمانے لگے: ''اے اللہ! مجھے اعلیٰ رفقاء میں پہنچا دے۔''

٤٤٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ صَحِيحٌ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحَيَّا أَوْ يُخَيَّرَ»،

[4437] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تندرستی کی حالت میں فرماتے تھے: ''نبی اس وقت تک فوت نہیں ہوتا حتی کہ وہ اپنی جگہ جنت میں نہ دیکھ لے، پھر اسے زندگی یا موت کا اختیار دیا جاتا ہے۔'' جب آپ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کی وفات کا

فَلَمَّا اشْتَكَى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ، وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِ عَائِشَةَ، غُشِيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا أَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى»، فَقُلْتُ: إِذًا لَّا يُجَاوِرُنَا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيثُهُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ. [راجع: ٤٤٣٥]

وقت قریب آیا تو آپ میری ران پر سر رکھے ہوئے تھے۔ پہلے آپ پر غشی طاری ہوئی، پھر کچھ افاقہ ہوا تو چھت کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''اے اللہ! مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔'' اس وقت میں نے (دل میں) کہا کہ اب آپ ہمارے پاس رہنا پسند نہیں کریں گے۔ تب مجھے آپ کی اس حدیث کی تصدیق ہوگئی جو آپ بحالت صحت فرمایا کرتے تھے۔

فائدہ: ''رفیق اعلیٰ'' کی تعبیر میں اختلاف ہے، ہمارے نزدیک اس سے مراد وہ رفاقت ہے جو درج ذیل آیت میں بیان ہوئی ہے: ''اور جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرتا ہے تو ایسے لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ اور رفیق ہونے کے لحاظ سے یہ لوگ کتنے اچھے ہیں۔''[1]

٤٤٣٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا مُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي، وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سِوَاكٌ رَّطْبٌ يَّسْتَنُّ بِهِ، فَأَبَدَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَصَرَهُ، فَأَخَذْتُ السِّوَاكَ، فَقَضَمْتُهُ وَنَفَضْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَنَّ بِهِ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ، فَمَا عَدَا أَنْ فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَفَعَ يَدَهُ أَوْ إِصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ: «فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى»، ثَلَاثًا، ثُمَّ قَضٰى، وَكَانَتْ تَقُولُ: مَاتَ وَرَأْسُهُ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي. [راجع: ٨٩٠]

[4438] حضرت عائشہ ؓ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ نبی ﷺ کے پاس آئے جبکہ میں آپ کو اپنے سینے کا سہارا دے کر بیٹھی تھی۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ کے پاس تازہ مسواک تھی جس سے وہ اپنے دانتوں کو صاف کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اسے دیر تک دیکھتے رہے۔ میں نے وہ مسواک (ان سے) لے کر چبائی اور اسے جھاڑ کر صاف اور نرم کیا، پھر نبی ﷺ کو پیش کی تو آپ نے اس سے اپنے دانتوں کو صاف کیا۔ میں نے اس سے پہلے کبھی رسول اللہ ﷺ کو اس طرح اچھی مسواک کرتے نہیں دیکھا۔ پھر مسواک سے فارغ ہوتے ہی رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ یا انگلی اٹھائی اور تین مرتبہ فرمایا: ''اے اللہ! میں اچھے رفقاء کی رفاقت چاہتا ہوں۔'' پھر آپ وفات پا گئے۔ حضرت عائشہ ؓ فرمایا کرتی تھیں کہ آپ ﷺ کی وفات میرے سینے اور ٹھوڑی کے درمیان ہوئی۔

٤٤٣٩ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ:

[4439] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذات سے

[1] النسآء 69:4.

أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ، فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ طَفِقْتُ أَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفُثُ، وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْهُ. [انظر: ٥٠١٦، ٥٧٣٥، ٥٧٥١]

اپنے بدن پر دم کرتے اور اپنا ہاتھ اپنے بدن پر پھیرتے تھے۔ جب آپ اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کی وفات ہوئی تو میں معوذات پڑھ کر آپ پر دم کرتی تھی جس طرح آپ کرتے تھے، پھر نبی ﷺ کا ہاتھ آپ کے جسم پر پھیرتی تھی۔

٤٤٤٠ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَيَّ ظَهْرَهُ يَقُولُ: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ». [انظر: ٥٦٧٤]

[4440] حضرت عائشہ ؓ سے ایک اور روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا اور موت سے پہلے آپ کی طرف کان لگایا جبکہ آپ نے اپنی پیٹھ کا میرے ساتھ سہارا لیا ہوا تھا، آپ فرماتے تھے: ''اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔''

٤٤٤١ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ الْوَزَّانِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: «لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ»، قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْلَا ذٰلِكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ، خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا. [راجع: ٤٣٥]

[4441] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اپنی اس بیماری میں فرمایا جس سے دوبارہ نہ اٹھ سکے: ''اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے، انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ آپ کی قبر کو سجدہ گاہ بنا لیا جائے گا تو آپ کی قبر کو برسرعام ظاہر کر دیا جاتا۔

٤٤٤٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ

[4442] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ نے اپنی بیویوں سے اجازت طلب کی کہ میرے گھر میں آپ کی تیمار داری کی جائے۔ ازواج مطہرات نے (بخوشی) اجازت دے دی۔ آپ دو مردوں کے سہارے

وَهُوَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ: هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ تُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ قَالَ: «هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ»، فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ، قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى بِهِمْ وَخَطَبَهُمْ. [راجع: ١٩٨]

باہر تشریف لائے جبکہ آپ کے قدم زمین پر لکیر کھینچ رہے تھے۔ آپ حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ اور ایک دوسرے شخص کے درمیان تھے۔ (راویٔ حدیث) عبیداللہ نے کہا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کے ارشاد کا حضرت عبداللہ (بن عباس ؓ) سے ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے کہا: تم جانتے ہو کہ دوسرا شخص کون تھا جس کا ام المومنین نے نام نہیں لیا؟ میں نے کہا: نہیں۔ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: وہ حضرت علی بن ابی طالب ؓ تھے۔ نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ نے بیان فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے تو آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا۔ آپ نے فرمایا: ''میرے اوپر سات مشکیزے بہاؤ جن کے تسمے نہ کھولے گئے ہوں ممکن ہے کہ میں لوگوں کو وصیت کروں۔'' چنانچہ ہم نے آپ کو نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت حفصہ ؓ کے ایک بڑے برتن میں بٹھا دیا۔ پھر ہم نے آپ پر سات مشکیزوں کا پانی بہانا شروع کیا حتی کہ آپ نے اپنے دست مبارک سے ہماری طرف اشارہ فرمایا کہ تم نے تعمیل کر دی ہے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: پھر آپ لوگوں کی طرف تشریف لے گئے اور انھیں نماز پڑھا کر خطبہ دیا۔

٤٤٤٣، ٤٤٤٤ - وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ - وَهُوَ كَذَلِكَ -: «لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ»، يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا. [راجع: ٤٣٥، ٤٣٦]

[4444,4443] حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ اپنے چہرے پر چادر ڈالتے تھے۔ پھر جب سانس گھٹنے لگتا تو اسے چہرے سے ہٹا دیتے۔ پھر اسی حالت میں آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے، انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔'' آپ اپنی امت کو اس (فعل) سے ڈراتے تھے جو یہود و نصاریٰ نے کیا تھا۔

٤٤٤٥ - أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ، وَمَا حَمَلَنِي عَلٰى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَّلَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدٌ مَّقَامَهُ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ، فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَبِي بَكْرٍ.

[4445] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے (مرض کے دوران میں حضرت ابوبکر ؓ کو امام بنانے کے معاملے میں) بار بار پوچھا، آپ سے بار بار پوچھنے پر مجھے اس بات نے آمادہ کیا کہ مجھے یقین تھا کہ جو شخص بھی امامت میں رسول اللہ ﷺ کے قائم مقام ہوگا لوگ اس سے بدفالی لیں گے، اس لیے میں چاہتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر ؓ کو اس کا حکم نہ دیں۔

رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو مُوسٰى وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٩٨]

اس روایت کو ابن عمر، ابوموسیٰ اور ابن عباس ؓ نے بھی نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٤٤٤٦ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَإِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي، فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٨٩٠]

[4446] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا سر مبارک وفات کے وقت میری ٹھوڑی اور سینے کے درمیان تھا۔ اور جب سے میں نے نبی ﷺ پر موت کی سختی دیکھی ہے، اس کے بعد موت کی سختی کو کسی کے لیے برا نہیں سمجھتی۔

فائدہ: حضرت میمونہ ؓ کے گھر سے جب حضرت عائشہ ؓ کے گھر تشریف لائے تو سوموار کا دن تھا، آپ کو لانے والے کئی حضرات تھے، ایک جانب تو حضرت عباس ؓ تھے، دوسری جانب کبھی حضرت علی، حضرت اسامہ، حضرت ثوبان اور کبھی حضرت فضل ؓ ہوتے بعض اوقات گھر کے اندر ایک جانب حضرت بریرہ اور حضرت نوبہ ہوتی تھیں۔ چنانچہ دوسری جانب کوئی متعین آدمی نہ تھا اس لیے آپ نے کسی کا نام نہیں لیا۔

٤٤٤٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

[4447] حضرت کعب بن مالک انصاری ؓ سے روایت ہے، اور حضرت کعب بن مالک ؓ ان تین بزرگوں میں سے ایک ہیں جن کی توبہ قبول کی گئی تھی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ابن عباس ؓ نے بتایا کہ ایک دن حضرت علی بن ابی طالب ؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے باہر آئے جبکہ آپ مرض وفات میں مبتلا تھے۔ لوگوں نے پوچھا: اے

خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللهِ بَارِئًا، فَأَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ وَاللهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ الْعَصَا، وَإِنِّي وَاللهِ لَأَرٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ سَوْفَ يُتَوَفّٰى مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا، إِنِّي لَأَعْرِفُ وُجُوهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ، اذْهَبْ بِنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلْنَسْأَلْهُ فِيمَنْ هٰذَا الْأَمْرُ؟ إِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَأَوْصٰى بِنَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّا وَاللهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ، وَإِنِّي وَاللهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ.

[انظر: ٦٢٦٦]

ابوالحسن! رسول اللہ ﷺ اب کیسے ہیں؟ انھوں نے کہا: الحمد للہ اب اچھے ہیں۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور کہا: اللہ کی قسم! تم تین (دن) کے بعد محکوم اور لاٹھی کے غلام بن جاؤ گے کیونکہ اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ عنقریب آپ اس مرض سے وفات پا جائیں گے۔ میں بنومطلب کے چہرے ان کی موت کے وقت پہچانتا ہوں۔ آؤ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اس امر کے متعلق دریافت کریں کہ آپ کے بعد کون آپ کا خلیفہ ہوگا؟ اگر آپ نے ہم لوگوں کو خلافت دی تو معلوم ہو جائے گا اور اگر آپ نے کسی دوسرے کو خلافت سونپی تو بھی معلوم ہو جائے گا اور تب آپ ہمارے متعلق حسن سلوک کی اسے وصیت فرمائیں گے۔ حضرت علی ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر ہم نے آپ سے اس امر سے متعلق دریافت کیا اور آپ نے ہمیں محروم فرما دیا تو آپ کے بعد لوگ ہمیں کبھی خلیفہ نامزد نہیں کریں گے۔ اللہ کی قسم! میں تو رسول اللہ ﷺ سے خلافت کے متعلق سوال نہیں کروں گا۔

٤٤٤٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَاهُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي لَهُمْ، لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي صُفُوفِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ أَنَسٌ: وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَحًا

[4448] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، دریں اثنا کہ مسلمان سوموار کے دن نماز فجر میں تھے اور ابوبکر ؓ انھیں نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ ظاہر ہوئے۔ آپ نے سیدہ عائشہ ؓ کے حجرے کا پردہ اٹھایا اور صحابۂ کرام ؓ کی طرف دیکھا جبکہ وہ دورانِ نماز میں صفیں باندھے ہوئے تھے۔ آپ مسکراتے ہوئے ہنس پڑے تو حضرت ابوبکر ؓ نے ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹنا شروع کیا تاکہ صف میں شامل ہو جائیں، انھوں نے خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں۔ حضرت انس ؓ نے فرمایا: قریب تھا کہ صحابۂ کرام ؓ رسول اللہ ﷺ کی صحت یابی کی خوشی میں نماز ہی توڑ دیتے،

بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَأَرْخَى السِّتْرَ. [راجع: ٦٨٠]

٤٤٤٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي، وَفِي يَوْمِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَأَنَّ اللهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ. وَدَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ، فَقُلْتُ: آخُذُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ، فَتَنَاوَلْتُهُ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: أُلَيِّنُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ، فَلَيَّنْتُهُ، فَأَمَرَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ - يَشُكُّ عُمَرُ - فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ»، ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ: «فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى»، حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ. [راجع: ٨٩٠]

تاہم آپ نے ان کی طرف اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ تم اپنی نماز پوری کرو۔ پھر آپ حجرے کے اندر تشریف لے گئے اور پردہ لٹکا لیا۔

[4449] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک احسان مجھ پر یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میری باری کے دن میرے گھر میں وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کا سر مبارک میرے سینے اور گردن کے درمیان تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آخری وقت میرا اور آپ کا لعاب دہن ملا دیا کیونکہ (میرے بھائی) حضرت عبدالرحمٰن ؓ ایک تازہ مسواک پکڑے گھر میں داخل ہوئے۔ میں اس وقت آپ کو سہارا دیے ہوئے تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ مسواک کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے ہیں اور مجھے معلوم تھا کہ آپ مسواک کو بہت پسند کرتے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ مسواک آپ کے لیے لے لوں؟ آپ نے سر مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا: ''ہاں۔'' چنانچہ میں نے وہ مسواک لے کر آپ کو دی لیکن آپ کو سخت محسوس ہوئی، اس لیے میں نے کہا: میں اسے آپ کے لیے نرم کر دوں؟ آپ نے سر کے اشارے سے فرمایا: ''ہاں۔'' لہٰذا میں نے اسے چبا کر نرم کر دیا۔ پھر آپ نے اسے دانتوں پر پھیرا اور آپ کے سامنے چمڑے یا لکڑی کا ایک بڑا پیالہ تھا...... (راویٔ حدیث) عمر کو شک ہے...... اس (پیالے) میں پانی تھا۔ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ مبارک (بار بار) اس (پانی والے برتن) میں داخل کرتے اور (انھیں تر کر کے) اپنے چہرۂ انور پر پھیرتے اور فرماتے: ''لا الہ الا اللہ، موت کی بڑی سختیاں ہوتی ہیں۔'' پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر فرمایا: ''اے اللہ! مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔'' حتی کہ آپ کی روح مبارک پرواز کر گئی اور

ہاتھ نیچے جھک گیا۔

٤٤٥٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَقُولُ: «أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟» - يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ - فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي، فَقَبَضَهُ اللهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي، ثُمَّ قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَّمَعَهُ سِوَاكٌ يَّسْتَنُّ بِهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَأَعْطَانِيهِ، فَقَضَمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ، فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاسْتَنَّ بِهِ، وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلٰى صَدْرِي.

[راجع: ٨٩٠]

[4450] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض موت میں پوچھتے رہتے تھے: ''کل میرا قیام کہاں ہو گا؟ کل میں کہاں رہوں گا؟'' آپ حضرت عائشہ ؓ کی باری کے منتظر تھے۔ آخر کار تمام ازواج مطہرات نے آپ کو حضرت عائشہ ؓ کے گھر قیام کی اجازت دے دی اور آپ کی وفات انھی کے گھر میں ہوئی۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: آپ کی وفات اسی دن ہوئی جس دن قاعدے کے مطابق میرے ہاں قیام کی باری تھی۔ رحلت کے وقت آپ کا سر مبارک میرے سینے اور گردن کے درمیان تھا اور میرا لعاب آپ کے لعاب دہن سے مل گیا تھا۔ پھر فرمایا: اس دوران میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ داخل ہوئے اور ان کے پاس مسواک تھی جسے وہ استعمال کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو میں نے کہا: عبدالرحمٰن! یہ مسواک مجھے دو۔ انھوں نے وہ مسواک مجھے دے دی تو میں نے اسے اچھی طرح چبایا اور اسے جھاڑ کر رسول اللہ ﷺ کو دے دی تو آپ نے وہ مسواک استعمال کی۔ اس وقت آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

٤٤٥١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَكَانَتْ إِحْدَانَا تُعَوِّذُهُ بِدُعَاءٍ إِذَا مَرِضَ، فَذَهَبْتُ أُعَوِّذُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ: «فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى، فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى». وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَّفِي

[4451] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی وفات میرے گھر میں اور میری باری کے دن ہوئی۔ آپ اس وقت میرے سینے اور گردن کے درمیان تھے۔ ہماری عادت تھی کہ جب آپ ﷺ بیمار ہوتے تو ہم میں سے کوئی آپ کے لیے دعائیں پڑھ کر شفا طلب کرتی تھی، چنانچہ میں آپ کے لیے شفا کی دعا کرنے لگی تو آپ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمانے لگے: ''رفیق اعلیٰ میں، رفیق اعلیٰ میں۔'' اس دوران

يَدِهِ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً، فَأَخَذْتُهَا فَمَضَغْتُ رَأْسَهَا وَنَفَضْتُهَا، فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ، فَاسْتَنَّ بِهَا كَأَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنًّا. ثُمَّ نَاوَلَنِيهَا فَسَقَطَتْ يَدُهُ - أَوْ سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ - فَجَمَعَ اللهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِّنَ الدُّنْيَا، وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِّنَ الْآخِرَةِ. [راجع: ٨٩٠]

میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما پاس سے گزرے جبکہ ان کے ہاتھ میں کھجور کی تازہ مسواک تھی۔ نبی ﷺ نے اس کی طرف نگاہ اٹھائی تو میں نے خیال کیا کہ آپ مسواک چاہتے ہیں۔ میں نے مسواک پکڑی، اس کا کنارہ چبایا اور نرم کر کے اسے آپ ﷺ کے حضور پیش کیا۔ آپ نے اس کے ساتھ مسواک کی اور بہت اچھی مسواک کی۔ پھر وہ مجھے دینے لگے تو آپ کا دست مبارک نیچے جھک گیا یا مسواک آپ کے ہاتھ سے گر پڑی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن میرے لعاب دہن اور آپ کے لعاب دہن کو جمع کر دیا۔

٤٤٥٢، ٤٤٥٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِّنْ مَّسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، فَتَيَمَّمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُغَشًّى بِثَوْبِ حِبَرَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى، ثُمَّ قَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، وَاللهِ لَا يَجْمَعُ اللهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ، أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا. [راجع: ١٢٤١، ١٢٤٢]

[4453,4452] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی رہائش گاہ سُنح سے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ پھر سواری سے اتر کر مسجد میں داخل ہوئے اور لوگوں سے بالکل ہم کلام نہ ہوئے۔ سیدھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور رسول اللہ ﷺ کا قصد کیا۔ آپ کو دھاری دار یمنی چادر میں ڈھانپا گیا تھا۔ انھوں نے آپ کے چہرۂ انور سے کپڑا اٹھایا، پھر آپ پر جھکے اور آپ کے چہرۂ انور کو بوسہ دیا اور رو پڑے، پھر فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ بہر حال ایک موت جو آپ کے لیے لکھی جا چکی تھی وہ تو ہو چکی۔

٤٤٥٤ - قَالَ [الزُّهْرِيُّ]: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ: اجْلِسْ يَا عُمَرُ! فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَّجْلِسَ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَّا بَعْدُ، مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا ﷺ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ

[4454] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر! بیٹھ جاؤ، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ اس دوران میں لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے۔ آپ نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا: تم میں

مَاتَ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللهَ فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ ٱلرُّسُلُ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿ٱلشَّٰكِرِينَ﴾ [آل عمران: ١٤٤] وَقَالَ: وَاللهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللهَ أَنْزَلَ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ، فَتَلَقَّاهَا النَّاسُ مِنْهُ كُلُّهُمْ، فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِّنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا، فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: وَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا، فَعَقِرْتُ حَتّٰى مَا تُقِلُّنِي رِجْلَايَ، وَحَتّٰى أَهْوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ مَاتَ! [راجع: ١٢٤٢]

سے جو بھی محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت محمد ﷺ کی وفات ہو چکی ہے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے، اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے: ''محمد (ﷺ) صرف رسول ہیں۔ ان سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں...... اور اللہ شکر ادا کرنے والوں کو اچھی جزا دے گا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا محسوس ہوا جیسے پہلے لوگوں کو معلوم ہی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے اور جب حضرت ابوبکر ؓ نے اس کی تلاوت کی تو اب سب لوگ اس آیت کو ان سے لے رہے ہیں۔ اب تو یہ حال تھا کہ میں جس شخص کو بھی سنتا وہی اس کی تلاوت کر رہا ہوتا۔ حضرت سعید بن میسّب نے کہا کہ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے اس وقت ہوش آیا جب میں نے حضرت ابوبکر ؓ کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا کہ نبی ﷺ کی وفات ہو گئی ہے۔ میں تو سکتے میں آ گیا اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میری دونوں ٹانگیں لڑکھڑانے لگی ہیں اور میں زمین پر گر جاؤں گا۔

٤٤٥٥، ٤٤٥٦، ٤٤٥٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ مَوْتِهِ. [راجع: ١٢٤١، ١٢٤٢، وانظر: ٥٧٠٩]

[4457,4456,4455] حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر ؓ نے آپ کو بوسہ دیا۔

٤٤٥٨ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَزَادَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَّا تَلُدُّونِي، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ

[4458] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نے آپ ﷺ کو بصورت لدود دوا پلانا چاہی تو آپ نے منع فرمایا۔ ہم سمجھے کہ آپ کا منع کرنا ایسا ہے جیسے

لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: «أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي؟» قُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: «لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ، إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ».

ہر مریض دوا سے کراہت کرتا ہے۔ پھر آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں منع نہیں کرتا رہا کہ مجھے لدود کی صورت میں دوا مت پلاؤ؟'' ہم نے عرض کی: مریض تو منع کیا ہی کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''گھر میں کوئی آدمی باقی نہ رہے، سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے، صرف حضرت عباس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ اس وقت تمھارے ساتھ موجود نہیں تھے۔''

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٥٧١٢، ٦٨٨٦، ٦٨٩٧]

یہ روایت ابو الزناد نے بھی بیان کی ہے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے۔

فائدہ: منہ کے ایک کنارے سے دوائی ڈالنے کو لدود، جو دوائی حلق میں ڈالی جائے اسے وجور اور جو ناک میں ڈالی جائے اسے سعوط کہا جاتا ہے۔

٤٤٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَزْهَرُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ: مَنْ قَالَهُ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَإِنِّي لَمُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي، فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَانْخَنَثَ، فَمَاتَ فَمَا شَعَرْتُ، فَكَيْفَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ؟. [راجع: ٢٧٤١]

[4459] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، ان کے پاس ذکر ہوا کہ نبی ﷺ نے حضرت علی ؓ کو کوئی خاص وصیت کی ہے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: یہ کون کہتا ہے؟ میں خود نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھی، آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپ نے طشت منگوایا، پھر ایک طرف جھک گئے اور آپ کی وفات ہو گئی۔ اس وقت مجھے بھی معلوم نہیں ہوا، پھر حضرت علی ؓ کو آپ نے کب وصی بنا دیا؟

٤٤٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَوْصَى النَّبِيُّ ﷺ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِهَا؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللهِ. [راجع: ٢٧٤٠]

[4460] حضرت طلحہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے کوئی وصیت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: پھر لوگوں پر وصیت کیونکر فرض کی گئی ہے یا لوگوں کو اس کا کیونکر حکم دیا گیا ہے؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا۔

٤٤٦١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِينَارًا، وَّلَا دِرْهَمًا، وَلَا عَبْدًا وَّلَا أَمَةً، إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ، وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ صَدَقَةً. [راجع: ٢٧٣٩]

[4461] حضرت عمرو بن حارث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے نہ دینار نہ درہم اور نہ کوئی لونڈی اور غلام چھوڑا، صرف ایک سفید خچر تھا جس پر آپ سواری فرمایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ ہتھیار اور زمین چھوڑی تھی جسے آپ نے مسافروں کے لیے صدقہ کر دیا تھا۔

٤٤٦٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ: وَا كَرْبَ أَبَاهُ! فَقَالَ: «لَيْسَ عَلٰى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ». فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ، أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ، مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ، إِلٰى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ! فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ: يَا أَنَسُ! أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ التُّرَابَ؟.

[4462] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ سخت بیمار ہوئے اور آپ پر غشی طاری ہوئی تو سیدہ فاطمہ ؓ نے کہا: ہائے میرے والد کو سخت تکلیف ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے فاطمہ! آج کے بعد تمھارے والد کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔'' پھر جب آپ ﷺ وفات پا گئے تو سیدہ فاطمہ نے فرمایا: اے میرے ابا جان! جس نے اپنے رب کی دعوت کو قبول کر لیا۔ اے میرے ابو جان! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانا ہے۔ اے والد گرامی! ہم حضرت جبرئیل ؑ کو آپ کے انتقال کی خبر دیتے ہیں۔ پھر جب آپ کو دفن کر دیا گیا تو سیدہ فاطمہ ؓ نے حضرت انس ؓ سے فرمایا: اے انس! تمھارے دل رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالنے کے لیے کیونکر آمادہ ہوئے تھے؟

(٨٥) بَابُ آخِرِ مَا تَكَلَّمَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ

باب: 85- آخری کلمہ جو نبی ﷺ کی زبان مبارک سے نکلا

٤٤٦٣ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: قَالَ يُونُسُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي رِجَالٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ»، فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلٰى

[4463] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ تندرستی کی حالت میں فرمایا کرتے تھے: ''کوئی نبی فوت نہیں ہوتا حتی کہ وہ اپنی جگہ جنت میں دیکھ لیتا ہے۔ پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔'' چنانچہ جب آپ ﷺ کی وفات قریب ہوئی اور آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ پر غشی طاری ہوگئی۔ پھر افاقہ ہوا تو آپ نے

فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ، فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى»، فَقُلْتُ: إِذًا لَا يَخْتَارُنَا، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ، قَالَتْ: فَكَانَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: «اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى». [راجع: ٤٤٣٥]

گھر کی چھت کی طرف نظر جما دی، پھر آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں رفیق اعلیٰ کا طلبگار ہوں۔'' میں نے کہا: اب ہمیں اختیار نہیں کریں گے اور مجھے محسوس ہوا کہ یہ وہی کلام ہے جو ہم سے تندرستی کی حالت میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: آپ کا آخری کلام جو آپ کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا: ''اے اللہ! میں اپنے رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں۔''

(٨٦) بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: 86- نبی ﷺ کی وفات کا بیان

٤٤٦٤، ٤٤٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا. [انظر: ٤٩٧٨، راجع: ٣٨٥١]

[4465,4464] حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں دس سال اقامت پذیر رہے، آپ پر قرآن مجید نازل ہوتا رہا اور دس سال مدینہ طیبہ میں قیام فرمایا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ پر پہلی وحی آنے کے بعد تین سال تک سلسلہ وحی منقطع رہا جسے شمار نہیں کیا گیا، یعنی فترت وحی کے بعد دس سال تک مکہ مکرمہ میں مقیم رہے اور آپ پر قرآن نازل ہوتا رہا۔

٤٤٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

[4466] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تریسٹھ (63) برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ. [راجع: ٣٥٣٦]

ابن شہاب نے کہا: مجھے سعید بن مسیّب نے اسی طرح کی روایت بیان کی۔

(٨٧) بَابٌ:

باب: 87- بلا عنوان

٤٤٦٧ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ

[4467] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے وفات پائی تو آپ کی زرہ ایک یہودی

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ - يَعْنِي: صَاعًا - مِّنْ شَعِيرٍ. [راجع: ٢٠٦٨]

کے پاس تیں (30) صاع جو کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی۔

(٨٨) بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ

باب:88- نبی ﷺ کا مرض وفات میں حضرت اسامہ بن زید ؓ کو (امیر لشکر بنا کر) بھیجنا

٤٤٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ أُسَامَةَ فَقَالُوا فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ، وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ». [راجع: ٣٧٣٠]

[4468] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت اسامہ ؓ کو امیر لشکر مقرر کیا تو کچھ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ تم نے اسامہ کے بارے میں کہا ہے وہ سب مجھ تک پہنچ چکا ہے اور بلاشبہ وہ سب لوگوں سے مجھے زیادہ پیارے ہیں۔''

٤٤٦٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا وَّأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنْ تَطْعُنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِّلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ». [راجع: ٣٧٣٠]

[4469] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر تیار کیا اور اس پر حضرت اسامہ بن زید ؓ کو امیر مقرر کیا۔ کچھ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''اگر تم اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو اس سے پہلے تم نے ان کے والد کی امارت پر بھی اعتراض کیا تھا۔ اللہ کی قسم! وہ امارت کے لائق اور اہل تھے اور مجھے لوگوں سے زیادہ عزیز تھے اور بلاشبہ ان کے بعد یہ (اسامہ) مجھے لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔''

(٨٩) بَابٌ:

باب:89- بلاعنوان

٤٤٧٠ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ: مَتٰى هَاجَرْتَ؟ قَالَ: خَرَجْنَا مِنَ

[4470] حضرت (عبدالرحمٰن بن عسیلہ) صنابحی ؒ سے روایت ہے، ان سے ابو الخیر نے کہا: آپ نے کب ہجرت کی تھی؟ انھوں نے کہا: ہم یمن سے ہجرت کر کے نکلے اور جحفہ پہنچے تو ایک سوار نظر آیا۔ میں نے اس سے

الْيَمَنِ مُهَاجِرِينَ، فَقَدِمْنَا الْجُحْفَةَ، فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ فَقُلْتُ لَهُ: الْخَبَرَ؟ فَقَالَ: دَفَنَّا النَّبِيَّ ﷺ مُنْذُ خَمْسٍ، قُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِي بِلَالٌ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فِي السَّبْعِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ.

حالات پوچھے تو اس نے کہا: پانچ روز ہوئے ہیں ہم نے نبی ﷺ کو دفن کر دیا ہے۔ میں (ابوالخیر) نے کہا: کیا آپ نے لیلۃ القدر کے متعلق کچھ سنا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، مجھے نبی ﷺ کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ لیلۃ القدر آخری عشرے کی ساتویں رات ہے۔

(٩٠) بَابٌ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ ﷺ؟

باب: 90- نبی ﷺ نے کتنے غزوات میں شمولیت فرمائی؟

٤٤٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ. [راجع: ٣٩٤٩]

[4471] حضرت ابواسحاق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کتنے غزوات میں شرکت کی ہے؟ انھوں نے کہا: سترہ (17) میں۔ میں نے (پھر) پوچھا: نبی ﷺ نے (خود) کتنے غزوات میں حصہ لیا؟ انھوں نے فرمایا: انیس (19) (غزوات) میں۔

٤٤٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ خَمْسَ عَشْرَةَ.

[4472] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ پندرہ (15) غزوات میں شرکت کی۔

٤٤٧٣ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ بْنِ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً.

[4473] حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ (16) غزوات میں شرکت کی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

65 - كِتَابُ التَّفْسِيرِ

تفسیر کا بیان

(۱) سُورَةُ الْفَاتِحَةِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — تفسیر سورۂ فاتحہ

﴿ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ﴾: اِسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ، اَلرَّحِيمُ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنًى وَاحِدٍ، كَالْعَلِيمِ وَالْعَالِمِ.

لفظ الرحمٰن اور الرحیم (اللہ کی صفات ہیں جو) لفظ الرحمة سے مشتق ہیں، نیز الرحیم اور الراحم دونوں ہم معنی ہیں، جیسے العلیم اور العالم دونوں ہم معنی ہیں۔

(۱) بَابُ مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب:1- سورۂ فاتحہ کی تفسیر کا بیان

وَسُمِّيَتْ أُمَّ الْكِتَابِ: أَنَّهُ يُبْدَأُ بِكِتَابَتِهَا فِي الْمَصَاحِفِ، وَيُبْدَأُ بِقِرَاءَتِهَا فِي الصَّلَاةِ.

اس سورت کا نام ام الکتاب اس لیے رکھا گیا ہے کہ قرآن مجید لکھنے کا آغاز اسی سے کیا جاتا ہے، نیز نماز میں بھی (دیگر سورتوں سے) پہلے اسی کو پڑھا جاتا ہے۔

﴿ٱلدِّينِ﴾ [٤]: اَلْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، كَمَا تَدِينُ تُدَانُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿بِٱلدِّينِ﴾ [الماعون: ١]: بِالْحِسَابِ. ﴿مَدِينِينَ﴾ [الواقعة: ٨٦]: مُحَاسَبِينَ.

الدین کے معنی بدلہ دینے کے ہیں، خواہ اچھا ہو یا برا۔ عرب کا محاورہ ہے: ''جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔'' امام مجاہد کہتے ہیں: الدین حساب کے معنی میں ہے جیسا کہ مدينين کے معنی محاسبين ہیں، یعنی حساب کیے گئے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد ہے کہ مالك يوم الدين کے دو معنی ہیں: (ا) مالك يوم الجزاء. (ب) مالك يوم الحساب. یہ دونوں معنی لازم ملزوم ہیں کیونکہ حساب، جزا کے لیے ہوتا ہے اور جزا و سزا، محاسبہ کے بغیر ممکن نہیں۔

٤٤٧٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ

[4474] حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ أُجِبْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ: «أَلَمْ يَقُلِ اللهُ: ﴿ٱسْتَجِيبُوا۟ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ﴾ [الأنفال: ٢٤]؟» ثُمَّ قَالَ لِي: «لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ»، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ: أَلَمْ تَقُلْ: «لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ؟» قَالَ: «﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ﴾ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ». [انظر: ٤٦٤٧، ٤٧٠٣، ٥٠٠٦]

انھوں نے کہا: میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے آواز دی لیکن میں اس وقت حاضر نہ ہو سکا۔ (نماز پڑھ کر آپ کے پاس آیا) تو میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نماز پڑھنے میں مصروف تھا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی نہیں: اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو جب وہ تمھیں بلائیں۔'' پھر فرمایا: ''میں تیرے مسجد سے باہر جانے سے قبل تجھے ایک ایسی سورت بتاؤں گا جو قرآن کی تمام سورتوں سے بڑھ کر ہے۔'' پھر آپ نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ جب آپ نے مسجد سے باہر آنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا تھا: ''میں تجھے ایک ایسی سورت بتاؤں گا جو قرآن کی تمام سورتوں سے بڑھ کر ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ سورت ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ﴾، یعنی فاتحہ ہے۔ یہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔''

فائدہ: واضح رہے کہ سورۂ فاتحہ کو اَلسَّبْعُ الْمَثَانِي درج ذیل وجوہات کی بنا پر کہا گیا ہے: * اس کی سات آیات کو نماز میں بار بار پڑھا جاتا ہے یا اس کا نزول دو مرتبہ ہوا: ایک مرتبہ مکہ میں اور دوسری بار مدینہ طیبہ میں۔ * اس میں بڑے جامع انداز میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ثناء بیان کی گئی ہے۔ * یہ سورت امت محمدیہ کو استثنائی اور خصوصی طور پر عطا کی گئی ہے۔ اور اسے اَلْقُرْآنُ الْعَظِيم اس لیے کہا گیا ہے کہ قرآنِ کریم کے بنیادی مضامین اس سورت میں اجمالاً (مختصر طور پر) آ گئے ہیں۔ گویا کوزے میں سمندر کو بند کر دیا گیا ہے۔

(٢) بَابُ ﴿غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ﴾ [الفاتحة: ٧]

باب:2- ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کی تفسیر

٤٤٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: ﴿غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ﴾ فَقُولُوا: آمِينَ، فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ

[4475] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوئی اس کے سابقہ سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [راجع: ٧٨٢]

(٢) سُورَةُ الْبَقَرَةِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 2- تفسیر سورۂ بقرہ

(١) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَعَلَّمَ ءَادَمَ ٱلْأَسْمَآءَ كُلَّهَا﴾ [البقرة: ٣١]

٤٤٧٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ أَبُو النَّاسِ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ ذَنْبَهُ فَيَسْتَحِي، اِئْتُوا نُوحًا؛ فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ سُؤَالَهُ رَبَّهُ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ فَيَسْتَحِي، فَيَقُولُ: ائْتُوا خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، ائْتُوا مُوسٰى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَيْرِ نَفْسٍ فَيَسْتَحِي مِنْ رَبِّهِ فَيَقُولُ: ائْتُوا عِيسٰى عَبْدَ اللهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَةَ اللهِ وَرُوحَهُ، فَيَقُولُ:

باب: 1- اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”اور (اللہ نے حضرت) آدم (علیہ السلام) کو تمام چیزوں کے نام بتا دیے“ کا بیان

[4476] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن سب لوگ جمع ہو کر مشورہ کریں گے کہ آج ہم اپنے پروردگار کے حضور کسی کو سفارشی بنائیں، چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کریں گے: آپ لوگوں کے باپ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور تمام فرشتوں سے سجدہ کروایا، نیز آپ کو تمام نام سکھائے، لہٰذا آپ اپنے پروردگار کے حضور ہماری سفارش کریں کہ وہ ہمیں اس (تکلیف دہ) جگہ سے (نکال کر) راحت و آرام دے۔ وہ کہیں گے: آج میں اس قابل نہیں ہوں اور وہ اپنا گناہ یاد کر کے اللہ سے شرمائیں گے اور کہیں گے: تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ انھیں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے رسول بنا کر اہل زمین کی طرف بھیجا تھا۔ سب لوگ ان کے پاس آئیں گے تو وہ جواب دیں گے کہ آج میں اس قابل نہیں ہوں۔ وہ بھی اپنا گناہ یاد کر کے شرمائیں گے کہ انھوں نے اپنے رب سے ایک ایسا سوال کیا تھا جس کے متعلق انھیں کوئی علم نہ تھا۔ پھر وہ کہیں گے: تم سب خلیل الرحمٰن (ابراہیم علیہ السلام) کے پاس جاؤ۔ لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے لیکن وہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل

لَسْتُ هُنَاكُمْ، ائْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدًا غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنَ [لِي]، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ ثُمَّ يُقَالُ: اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهُ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي، مِثْلَهُ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ: مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ».

نہیں ہوں۔ تم سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا تھا اور انھیں تورات عطا فرمائی تھی۔ لوگ ان کے پاس آئیں گے لیکن وہ عذر کر دیں گے کہ مجھ میں اتنی ہمت نہیں۔ انھیں ایک شخص کا قتل ناحق یاد آئے گا اور انھیں اپنے رب کے حضور جاتے ہوئے شرم دامن گیر ہوگی۔ وہ کہیں گے: تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے بندے، اس کے رسول، نیز اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی کہیں گے: مجھ میں اس کی ہمت نہیں۔ تم سب حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں، چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی۔ پھر میں اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور جب تک اللہ چاہے گا میں سجدے میں رہوں گا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ اور جو چاہو مانگو۔ تمھیں دیا جائے گا۔ جو چاہو کہو۔ تمھاری بات سنی جائے گی۔ سفارش کرو، تمھاری سفارش قبول کی جائے گی۔ اس وقت میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور جیسے اللہ تعالیٰ نے مجھے تعلیم دی ہوگی ویسے ہی اس کی حمد وثنا بجا لاؤں گا۔ پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں انھیں جنت میں داخل کر آؤں گا۔ پھر دوبارہ اللہ کے حضور آؤں گا تو اپنے رب کو پہلے کی طرح دیکھوں گا اور سفارش کروں گا۔ اس مرتبہ پھر میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں انھیں جنت میں داخل کر آؤں گا۔ پھر تیسری مرتبہ کے بعد جب میں چوتھی مرتبہ واپس آؤں گا تو عرض کروں گا کہ اب جہنم میں ان لوگوں کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہا جن کا قرآن نے

ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنا ضروری قرار دے دیا ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ: يَعْنِي قَوْلَ اللهِ تَعَالَى: ﴿خَٰلِدِينَ فِيهَا﴾ [البقرة: ١٦٢]. [راجع. ٤٤]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ قرآن کی رو سے دوزخ میں بند رہنے سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے لیے ﴿خَالِدِيْنَ فِيْهَا﴾ کہا گیا ہے کہ وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

(٢) بَابٌ:

باب:2- بلاعنوان

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿إِلَىٰ شَيَٰطِينِهِمْ﴾ [١٤]: أَصْحَابِهِمْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُشْرِكِينَ. ﴿مُحِيطٌۢ بِٱلْكَٰفِرِينَ﴾ [١٩]: اَللهُ جَامِعُهُمْ. صِبْغَةٌ: دِينٌ. ﴿عَلَى ٱلْخَٰشِعِينَ﴾ [٤٥]: عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا.

امام مجاہد بیان کرتے ہیں: إِلٰى شَيَاطِيْنِهِمْ سے مراد ''کفار کے دوست منافقین اور مشرکین ہیں۔'' مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ کے معنی ہیں: ''اللہ کافروں کو اکٹھا کرنے والا ہے۔'' صِبْغَةٌ سے اللہ تعالیٰ کا دین مراد ہے۔ عَلَى الْخَاشِعِيْنَ سے مراد حقیقی مومن ہیں۔

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿بِقُوَّةٍ﴾ [٦٣]: يَعْمَلُ بِمَا فِيهِ. وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: ﴿مَرَضٌ﴾ [١٠] شَكٌّ، ﴿وَمَا خَلْفَهَا﴾ [٦٦] عِبْرَةٌ لِمَنْ بَقِيَ ﴿لَا شِيَةَ﴾ [٧١] لَا بَيَاضَ.

امام مجاہد نے مزید فرمایا: بِقُوَّةٍ کے معنی ہیں: جو کچھ اس (کتاب) میں ہے، اس پر سختی سے عمل پیرا ہوں۔ ابوالعالیہ نے چند معانی کی وضاحت بایں الفاظ کی ہے: مَرَضٌ سے مراد شکوک و شبہات ہیں۔ وَمَا خَلْفَهَا کے معنی یہ ہیں کہ وہ سزا ان لوگوں کے لیے باعث عبرت ہے جو باقی بچے۔ لَاشِيَةَ سے مراد یہ ہے کہ اس گائے میں کوئی سفید نشان نہ ہو۔

وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿يَسُومُونَكُمْ﴾ [٤٩]: يُولُونَكُمْ، اَلْوَلَايَةُ مَفْتُوحَةٌ، مَصْدَرُ الْوَلَاءِ وَهِيَ: الرُّبُوبِيَّةُ وَإِذَا كُسِرَتِ الْوَاوُ فَهِيَ الْإِمَارَةُ.

ابوالعالیہ کے علاوہ (ابوعبید القاسم بن سلام) نے کہا: يَسُوْمُوْنَكُمْ کے معنی یہ ہیں کہ وہ تم پر سخت عذاب دینے کے لیے والی مقرر کرتے تھے۔ (امام بخاری سورۃ الکہف میں آنے والے ایک لفظ الْوَلَايَةُ کی لغوی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:) وَلَايَة کے واؤ پر فتحہ پڑھنے کی صورت میں یہ وَلَاء کا مصدر ہوگا جس کے معنی ربوبیت، یعنی پرورش کرنے کے ہیں اور واؤ پر کسرہ پڑھنے کی صورت میں اس کے معنی سرداری ہیں۔

وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْحُبُوبُ الَّتِي تُؤْكَلُ كُلُّهَا

بعض اہل لغت (جیسے امام فراء وغیرہ) نے فُوْمِهَا میں

فُومٌ. وَقَالَ قَتَادَةُ: ﴿فَبَآءُو﴾: [٩٠] فَانْقَلَبُوا. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿يَسْتَفْتِحُونَ﴾: [٨٩] يَسْتَنْصِرُونَ ﴿شَرَوْا﴾: [١٠٢] بَاعُوا ﴿رَاعِنَا﴾: [١٠٤] مِنَ الرُّعُونَةِ إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُحَمِّقُوا إِنْسَانًا قَالُوا: رَاعِنًا ﴿لَا تَجْزِى﴾ [١٢٣] لَا تُغْنِي ﴿خُطُوَاتِ﴾ [١٦٨] مِنَ الْخَطْوِ، وَالْمَعْنٰى آثَارُهُ ﴿ابْتَلَى﴾ [١٢٤] اِخْتَبَرَ.

لفظ فُوم کے معنی یہ لکھے ہیں: ہر وہ اناج جو کھایا جائے فوم کہلاتا ہے۔قتادہ نے فَبَآءُو کے یہ معنی بیان کیے ہیں: (وہ غضب پر غضب لے کر) واپس ہوئے۔ قتادہ کے علاوہ (ابوعبیدہ) نے کہا: يَسْتَفْتِحُوْنَ سے مراد یہ ہے کہ وہ مدد طلب کرتے تھے۔ شَرَوْا کے معنی ہیں: انھوں نے (خودکو) فروخت کیا۔ رَاعِنَا، اَلرُّعُونَة سے نکلا ہے۔ اہل عرب جب کسی شخص کو احمق بنانا چاہتے تو اسے رَاعِنَا کے لفظ سے پکارتے۔ لَاتَجْزِیْ کے معنی ہیں کہ (کوئی جان کسی جان کے) کچھ کام نہ آئے گی۔ خُطُوَاتِ، الخَطْو سے مشتق ہے۔ اس کے معنی نقش قدم ہیں۔ اِبْتَلٰی کے معنی ہیں: اس نے آزمایا اور امتحان لیا۔

(٣) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ [٢٢]

باب:3- ارشاد باری تعالیٰ: ”تم دانستہ طور پر اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ“ کا بیان

٤٤٧٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُرَحْبِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ؟ قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ»، - قُلْتُ: إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ، - قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ»، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ». [انظر: ٤٧٦١، ٦٠٠١، ٦٨١١، ٦٨٦١، ٧٥٢٠، ٧٥٣٢]

[4477] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ اس نے تمھیں پیدا کیا ہے۔“ میں نے کہا: یہ تو واقعی بہت بڑا گناہ ہے۔ اس کے بعد کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمھارے ساتھ کھائیں گے۔“ میں نے پوچھا: اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرنا۔“

فائدہ: توحید کی دو اقسام ہیں: ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کو خالق و مالک تسلیم کیا جائے۔ اسے توحید ربوبیت کہتے ہیں۔ اس توحید کے مشرکین بھی قائل تھے۔ یہ توحید نجات کے لیے کافی نہیں۔ دوسری قسم یہ ہے کہ معبود حقیقی صرف اللہ کو مانا جائے۔ عبادت کی جملہ اقسام صرف ایک اللہ کے لیے بجا لائی جائیں۔ اسے توحید الوہیت کہتے ہیں۔ تمام انبیاء ؑ اسی توحید کے علمبردار تھے اور اسی کی دعوت دیتے تھے۔ اسی پر قیامت کے دن نجات کا دارومدار ہے۔ مشرکین مکہ اس توحید کے منکر تھے، اسی بنا پر انھیں ابدی جہنمی کہا گیا ہے۔

(٤) بَابٌ: ﴿وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ ٱلْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ ٱلْمَنَّ وَٱلسَّلْوَىٰ﴾ إِلَى ﴿يَظْلِمُونَ﴾ [٥٧]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''ہم نے تم پر بادلوں کا سایہ کیا اور تم پر من اور سلویٰ اتارا...... ظلم کرتے تھے'' کا بیان

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ٱلْمَنَّ﴾ صَمْغَةٌ. ﴿وَٱلسَّلْوَىٰ﴾: اَلطَّيْرُ.

امام مجاہد فرماتے ہیں کہ مَنّ گوند کی طرح تھا اور سَلْویٰ پرندے تھے۔

٤٤٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ». [انظر: ٤٦٣٩، ٥٧٠٨]

[4478] حضرت سعید بن زید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھمبی من کی قسم سے ہے اور اس کا پانی آنکھ (کی بیماریوں) کے لیے شفا ہے۔''

(٥) بَابٌ: ﴿وَإِذْ قُلْنَا ٱدْخُلُوا۟ هَٰذِهِ ٱلْقَرْيَةَ فَكُلُوا۟ مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ﴾ [٥٨] اَلْآيَةَ

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جب ہم نے کہا کہ تم اس گاؤں میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جہاں سے چاہو (بافراغت) کھاؤ'' کا بیان

﴿رَغَدًا﴾: وَاسِعًا كَثِيرًا.

رَغَدًا کے معنی ہیں: بہت وسیع، فراخ۔

٤٤٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ: ﴿وَٱدْخُلُوا۟ ٱلْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا۟ حِطَّةٌ﴾ فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ، فَبَدَّلُوا وَقَالُوا: حِطَّةٌ: حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ». [راجع: ٣٤٠٣]

[4479] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تھا: ''تم دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے اور گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے داخل ہو جاؤ۔'' لیکن وہ سرینوں کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے داخل ہوئے اور معافی مانگنے کے بجائے وہ ''بالی میں دانہ'' کہتے رہے۔''

(٦) بَابٌ: ﴿مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ﴾ [٩٧]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''جو شخص جبریل کا دشمن ہے'' کی تفسیر

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: جَبْرَ، وَمِيكَ، وَسَرَافِ: عَبْدٌ، إِيلْ: اَللهُ.

حضرت عکرمہ ؒ نے کہا: لفظ جبر، میک اور سراف تینوں کے معنی بندہ کے ہیں۔ اور لفظ ایل (عبرانی زبان میں) اللہ کے معنی میں ہے، (تو ان کے معنی "اللہ کا بندہ" ہوئے۔)

٤٤٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ بِقُدُومِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ، فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟ قَالَ: «أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيلُ آنِفًا»، قَالَ: جِبْرِيلُ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: «﴿مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ﴾ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوتِ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ»، قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ، وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُونِي، فَجَاءَتِ الْيَهُودُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللهِ فِيكُمْ؟» قَالُوا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا، قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ؟» فَقَالُوا: أَعَاذَهُ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ

[4480] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن سلام ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے مدینہ طیبہ تشریف لانے کی خبر سنی تو وہ اپنے باغ میں پھل توڑ رہے تھے۔ وہ اسی وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں آپ سے ایسی تین باتیں پوچھتا ہوں جنھیں نبی کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے؟ اہل جنت کی دعوت کے لیے سب سے پہلے کیا چیز پیش کی جائے گی؟ اور بچہ اپنی ماں یا اپنے باپ کے ہم شکل کب ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے ابھی جبریل ان باتوں کی خبر دے گئے ہیں۔" عبداللہ بن سلام ؓ بولے: جبریل؟ آپ نے فرمایا: "ہاں۔" عبداللہ بن سلام ؓ نے کہا: وہ تو فرشتوں میں سے یہود کے دشمن ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "جو کوئی جبریل کا دشمن ہے تو اسی نے اس قرآن کو اللہ کے حکم سے آپ کے دل پر اتارا ہے۔ (پھر آپ نے ان کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:) قیامت کی سب سے پہلی نشانی آگ ہو گی جو انسانوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کر لائے گی۔ اہل جنت کی مہمانی کے لیے جو کھانا سب سے پہلے پیش کیا جائے گا وہ مچھلی کے کلیجے کا ایک اضافی حصہ ہو گا۔ اور جب مرد کا پانی رحم مادر میں پہلے پہنچے تو بچہ باپ کی شکل پر ہوتا ہے اور جب ماں کا پانی رحم میں پہلے پہنچ جائے تو بچہ ماں کی صورت پر ہوتا ہے۔" یہ سنتے ہی سیدنا عبداللہ بن سلام ؓ کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، فَقَالُوا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، وَانْتَقَصُوهُ، قَالَ: فَهٰذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللهِ. [راجع: ٣٣٢٩]

پھر عرض کرنے لگے: اللہ کے رسول! یہود بہت بہتان تراش قوم ہے۔ اگر میرے متعلق کچھ پوچھنے سے پہلے انھیں میرے اسلام لانے کا پتہ چل گیا تو وہ مجھ پر بہتان طرازی سے باز نہیں آئیں گے۔ اتنے میں چند یہودی آئے تو نبی ﷺ نے ان سے دریافت کیا: ''عبداللہ بن سلام تمھارے ہاں کیسا آدمی ہے؟'' وہ کہنے لگے: ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہتر باپ کے بیٹے، ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر عبداللہ بن سلام اسلام لے آئیں تو پھر ان کے متعلق تمھارا کیا خیال ہوگا؟'' یہودی کہنے لگے: اللہ تعالیٰ انھیں اسلام لانے سے اپنی پناہ میں رکھے۔ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (فوراً) سامنے آئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر یہودی کہنے لگے: یہ ہم میں سب سے بدتر اور سب سے بدتر شخص کا بیٹا ہے اور ان کی توہین شروع کر دی۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے اسی بات کا اندیشہ تھا۔

(٧) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿مَا نَنسَخْ مِنْ ءَايَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ أَوْ مِثْلِهَآ﴾ [١٠٦]

باب: 7- ارشاد باری تعالیٰ: ''جس آیت کو ہم منسوخ کر دیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی اور لے آتے ہیں'' کا بیان

٤٤٨١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَقْرَؤُنَا أُبَيٌّ، وَأَقْضَانَا عَلِيٌّ، وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ قَوْلِ أُبَيٍّ، وَذَاكَ أَنَّ أُبَيًّا يَقُولُ: لَا أَدَعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَدْ

[4481] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم میں قرآن کے بہترین قاری حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں اور ہم میں سب سے زیادہ فیصلے کرنے کی صلاحیت حضرت علی رضی اللہ عنہ رکھتے ہیں۔ لیکن (اس کے باوجود) ہم حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی یہ بات نہیں مانتے جو ابی بن کعب کہتے ہیں کہ میں نے

قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿مَا نَنسَخْ مِنْ ءَايَةٍ أَوْ نُنسِهَا﴾
[انظر: ٥٠٠٥]

رسول اللہ ﷺ سے جن آیات کی بھی تلاوت سنی ہے انھیں ترک نہیں کروں گا، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''جس آیت کو ہم منسوخ کر دیں یا بھلا دیں، اس سے بہتر یا اس جیسی کوئی اور آیت لے آتے ہیں۔'' (یعنی حضرت ابی ؓ نسخ کے قائل نہیں جبکہ مذکورہ آیت سے نسخ ثابت ہوتا ہے۔)

(٨) بَابٌ: ﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ﴾ [١١٦]

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ''انھوں نے کہا کہ اللہ کی اولاد ہے (نہیں بلکہ) وہ اس سے پاک ہے'' کی وضاحت

٤٤٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ: كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَزَعَمَ أَنِّي لَا أَقْدِرُ أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ: لِي وَلَدٌ، فَسُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا».

[4482] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ابن آدم نے میری تکذیب کی ہے اور مجھے گالی دی ہے، حالانکہ اسے یہ زیب نہیں دیتا۔ اس کا مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ اس کے خیال کے مطابق میں اسے قیامت کے دن اصلی حالت میں نہیں اٹھا سکتا اور اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ وہ میرے لیے اولاد تجویز کرتا ہے، حالانکہ میری ذات اس سے پاک ہے کہ میں اپنے لیے بیوی یا اولاد بناؤں۔''

(٩) بَابٌ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ [١٢٥]

باب: 9- ارشاد باری تعالیٰ: ''ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو تم اپنے لیے جائے نماز بنالو'' کا بیان

﴿مَثَابَةً﴾: يَثُوبُونَ: يَرْجِعُونَ.

مَثَابَةً کا لفظ يَثُوبُونَ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں: وہ لوٹتے ہیں۔

٤٤٨٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَافَقْتُ اللهَ فِي ثَلَاثٍ - أَوْ وَافَقَنِي رَبِّي

[4483] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میری تین باتیں بالکل اللہ (کی وحی) کے مطابق ہوئیں یا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تین

فِي ثَلَاثٍ - قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ الْحِجَابِ. قَالَ: وَبَلَغَنِي مُعَاتَبَةُ النَّبِيِّ ﷺ بَعْضَ نِسَائِهِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ قُلْتُ: إِنِ انْتَهَيْتُنَّ أَوْ لَيُبَدِّلَنَّ اللهُ رَسُولَهُ ﷺ خَيْرًا مِنْكُنَّ، حَتَّى أَتَيْتُ إِحْدَى نِسَائِهِ قَالَتْ: يَا عُمَرُ! أَمَا فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتَّى تَعِظَهُنَّ أَنْتَ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿عَسَىٰ رَبُّهُۥٓ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُۥٓ أَزْوَٰجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ مُسْلِمَٰتٍ﴾ [التحريم: ٥] اَلْآيَةَ.

[راجع: ٤٠٢]

باتوں میں میرے ساتھ اتفاق کیا۔ (اول) میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر آپ مقام ابراہیم کو جائے نماز قرار دے لیں (تو بہت اچھا ہو۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''تم مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ'') (دوم) میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کے پاس اچھے برے ہر قسم کے لوگ آتے ہیں۔ اگر آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم دے دیں (تو مناسب ہے)۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب نازل فرمائی۔ (سوم) مجھے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کسی بیوی سے ناراض ہیں تو میں ان کے پاس گیا اور انھیں کہا: دیکھو! تم اس قسم کی باتوں سے باز آ جاؤ بصورت دیگر اللہ تعالیٰ اپنے رسول کریم ﷺ کو تم سے بہتر بیویاں بدل دے گا۔ اس کے بعد جب میں آپ کی ایک اہلیہ کے پاس گیا تو وہ بول اٹھیں: اے عمر! تم جو نصیحت کرتے ہو کیا رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں کو وہ نصیحت نہیں کر سکتے؟ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اگر پیغمبر تمھیں طلاق دے دے تو عجب نہیں کہ اس کا پروردگار تمھارے بدلے میں اسے تم سے بہتر بیویاں دے دے جو فرمانبردار ہوں گی......''

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ: سَمِعْتُ أَنَسًا، عَنْ عُمَرَ.

ابن ابی مریم نے کہا: ہمیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی، انھیں حمید نے حدیث بیان کی ہے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ: مقام ابراہیم کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں۔ راجح یہ ہے کہ اس سے مراد وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کی تھی۔ وہ پتھر اب تک موجود ہے۔ اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم مبارک کے نشانات ہیں۔ اب اس پتھر کو شیشے کے ایک گلوب میں محفوظ کر دیا گیا ہے جسے ہر حاجی اور عمرہ کرنے والا آسانی دیکھ سکتا ہے۔ طواف مکمل کرنے کے بعد اس مقام پر دو رکعت پڑھنے کا حکم ہے۔

(١٠) بابٌ: ﴿وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَٰهِـۧمُ ٱلْقَوَاعِدَ مِنَ ٱلْبَيْتِ وَإِسْمَـٰعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ﴾ [١٢٧]

باب: 10- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جب ابراہیم اور حضرت اسماعیل (ﷺ) بیت اللہ کی بنیادیں اور دیواریں اٹھا رہے تھے (اور یہ دعا کر رہے تھے:) اے ہمارے رب! تو ہم سے (یہ نیکی) قبول کر لے۔ بے شک تو ہی خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے'' کا بیان

﴿ٱلْقَوَاعِدَ﴾: أَسَاسُهُ، وَاحِدَتُهَا قَاعِدَةٌ. ﴿وَٱلْقَوَاعِدُ مِنَ ٱلنِّسَآءِ﴾ [النور: ٦٠]: وَاحِدَتُهَا قَاعِدٌ.

اَلْقَوَاعِد، قَاعِدَةٌ کی جمع ہے جس کے معنی بنیاد کے ہیں۔ اور قرآن میں وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ میں وارد قواعد کا مفرد قَاعِدٌ ہے۔

٤٤٨٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: قَالَ: «أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ وَاقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: «لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ». فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، مَا أُرَى رَسُولَ اللهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ. [راجع: ١٢٦]

[4484] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم دیکھتی نہیں ہو کہ جب تمھاری قوم نے بیت اللہ کو تعمیر کیا تو اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر دیا؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں کے مطابق پورا کیوں نہیں کر دیتے؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تیری قوم ابھی نئی نئی کفر سے نہ نکلی ہوتی تو میں ایسا ہی کرتا۔'' حضرت ابن عمر ؓ نے کہا: اگر حضرت عائشہ ؓ نے واقعی رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کونوں کو جو حطیم کے قریب ہیں طواف کے وقت چھونا اسی لیے ترک کر دیا تھا کہ بیت اللہ کی تعمیر اساس ابراہیمی کے مطابق نہیں ہوئی تھی۔ (اور وہ کونے اصلی نہیں ہیں۔)

(١١) بَابٌ: ﴿قُولُوٓا۟ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا﴾ [١٣٦]

باب: 11- ارشاد باری تعالیٰ: ''تم کہو: ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر جو ہماری طرف نازل کی گئی'' کا بیان

٤٤٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَؤُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَ﴿قُولُوٓاْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيۡنَا﴾» الْآيَةَ. [انظر: ٧٣٦٢، ٧٥٤٢]

[4485] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اہل کتاب، تورات کو خود عبرانی زبان میں پڑھتے لیکن مسلمانوں کے لیے اس کی تفسیر عربی میں کرتے تھے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اہل کتاب کی تصدیق یا تکذیب نہ کرو بلکہ یوں کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر جو ہماری طرف نازل کی گئی۔''

(١٢) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿سَيَقُولُ ٱلسُّفَهَآءُ مِنَ ٱلنَّاسِ مَا وَلَّىٰهُمۡ عَن قِبۡلَتِهِمُ﴾ [١٤٢] الْآيَةَ

باب: 12- ارشاد باری تعالیٰ: ''عنقریب بے وقوف لوگ کہیں گے کہ مسلمانوں کو ان کے پہلے قبلے سے کس چیز نے پھیر دیا'' کا بیان

٤٤٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، سَمِعَ زُهَيْرًا، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَإِنَّهُ صَلَّى أَوْ صَلَّاهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ، فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ صَلَّى مَعَهُ، فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُونَ، قَالَ: أَشْهَدُ بِاللهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قِبَلَ مَكَّةَ، فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَكَانَ الَّذِي مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ، قَبْلَ أَنْ تُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ، رِجَالٌ قُتِلُوا لَمْ نَدْرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَـٰنَكُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِٱلنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ [١٤٣]. [راجع: ٤٠]

[4486] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ یا سترہ مہینے تک نماز پڑھی، البتہ آپ کی خواہش تھی کہ قبلہ، بیت اللہ (کعبہ) ہو جائے۔ بالآخر آپ نے ایک دن نماز عصر (بیت اللہ کی طرف رخ کر کے) پڑھی اور آپ کے ہمراہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ جن حضرات نے آپ کے ہمراہ یہ نماز پڑھی تھی، ان میں سے ایک شخص مدینہ طیبہ کی ایک مسجد کے قریب سے گزرا تو نمازی مسجد میں بحالت رکوع تھے۔ اس (صحابی) نے کہا: میں اللہ کا نام لے کر گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ مکہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ یہ سن کر مسجد کے تمام نمازی اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف پھر گئے۔ (سلام کے بعد آپس میں) کہنے لگے کہ جو حضرات کعبہ کے قبلہ بننے سے قبل انتقال کر گئے ہیں ان کے متعلق ہم کیا کہیں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''اللہ تعالیٰ

ایسا نہیں کہ تمھارے ایمان (نمازوں) کو ضائع کر دے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بے حد شفقت کرنے والا، انتہائی مہربان ہے۔''

(١٣) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ [١٤٣]

باب: 13- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اسی طرح ہم نے تمھیں امت وسط بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسول تم پر گواہی دے'' کی تفسیر

٤٤٨٧ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو أُسَامَةَ - وَاللَّفْظُ لِجَرِيرٍ - عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ - وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُدْعَى نُوحٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ! فَيَقُولُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لِأُمَّتِهِ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ، فَيَقُولُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ، فَيَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ ﴿وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ فَذَٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾» وَالْوَسَطُ: الْعَدْلُ. [راجع: ٣٣٣٩]

[4487] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا تو وہ عرض کریں گے: پروردگار! میں حاضر ہوں۔ آپ کا جو ارشاد ہو میں اسے بجا لانے کے لیے تیار ہوں۔ پروردگار فرمائے گا: کیا تم نے لوگوں کو ہمارے احکام بتا دیے تھے؟ وہ کہیں گے: ''ہاں۔'' پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا: کیا انھوں نے تمھیں میرا حکم پہنچایا تھا؟ وہ کہیں گے: ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام سے فرمائے گا: تمھارا کوئی گواہ ہے؟ وہ عرض کریں گے: حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت گواہ ہے۔ پھر اس امت کے لوگ گواہی دیں گے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ کا پیغام پہنچایا تھا۔'' اور پیغمبر علیہ السلام تم پر گواہ بنیں گے۔'' اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے: ''اسی طرح ہم نے تمھیں امت وسط بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسول تمھارے لیے گواہی دے۔'' آیت میں لفظ وَسَط کے معنی عادل اور منصف کے ہیں۔

(١٤) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا جَعَلْنَا ٱلْقِبْلَةَ ٱلَّتِى كُنتَ عَلَيْهَآ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ ٱلرَّسُولَ﴾ الْآيَةَ [١٤٣].

باب: 14- ارشاد باری تعالیٰ: ''جس قبلے پر تم پہلے تھے اسے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں رسول کا سچا تابع فرمان کون ہے'' کا بیان

٤٤٨٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا: بَيْنَا النَّاسُ يُصَلُّونَ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ إِذْ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ: أَنْزَلَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قُرْآنًا أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا، فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ. [راجع: ٤٠٣]

[4488] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب آئے اور انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر قرآن نازل کیا ہے کہ آپ نماز میں کعبہ کی طرف منہ کریں، لہٰذا آپ حضرات بھی کعبہ کی طرف منہ کرلیں، تو سب نمازی اسی وقت کعبہ کی طرف پھر گئے۔

(١٥) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي ٱلسَّمَآءِ﴾ الْآيَةَ [١٤٤]

باب: 15- ارشاد باری تعالیٰ: ”یقیناً ہم آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف پھرنا دیکھ رہے ہیں“ کا بیان

٤٤٨٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَبْقَ مِمَّنْ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ غَيْرِي.

[4489] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جن لوگوں نے دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، ان میں سے میرے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہا۔

فائدہ: جن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے بیت المقدس اور کعبہ کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھی تھیں، ان میں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سب سے آخر میں فوت ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں رہتے ہوئے اپنی عمر کے آخر حصہ میں یہ ارشاد فرمایا، آپ نے 103 سال عمر پائی اور 90 ہجری میں فوت ہوئے، البتہ کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ان کی وفات کے وقت زندہ تھے جو تحویل قبلہ کے بعد مسلمان ہوئے چونکہ انھوں نے ایک ہی قبلہ کی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کی تھیں لہٰذا وہ اس روایت کا مصداق نہیں ہیں۔ واللہ أعلم.

(١٦) بَابٌ: ﴿وَلَئِنْ أَتَيْتَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ بِكُلِّ ءَايَةٍ مَّا تَبِعُوا۟ قِبْلَتَكَ﴾ الْآيَةَ [١٤٥].

باب: 16- ارشاد باری تعالیٰ: ”اگر آپ ان لوگوں کے سامنے جنھیں کتاب مل چکی ہے ہر قسم کے دلائل لے آئیں، تب بھی یہ لوگ آپ کے قبلے کو تسلیم نہیں کریں گے“ کا بیان

٤٤٩٠ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ

[4490] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک ایک صاحب ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: آج رات رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو بیت اللہ کی طرف منہ

أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ، أَلَا فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا بِوُجُوهِهِمْ إِلَى الْكَعْبَةِ. [راجع: ٤٠٣]

کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا آپ لوگ بھی اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کر لیں۔ اس وقت لوگوں کا رخ شام (بیت المقدس) کی طرف تھا تو وہ اسی حالت میں کعبہ کی طرف پھر گئے۔

(١٧) بَابٌ: ﴿ٱلَّذِينَ ءَاتَيْنَٰهُمُ ٱلْكِتَٰبَ يَعْرِفُونَهُۥ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَآءَهُمْ﴾ الْآيَةَ [١٤٦]

باب: 17- ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ لوگ جنھیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں'' کی تفسیر

وضاحت: تورات میں تحویل قبلہ کا معاملہ رسول اللہ ﷺ کی علامت کے طور پر موجود تھا کہ وہ ابتدا میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں گے، پھر تحویل قبلہ ہوگا، آخر کار وہ آخر الزمان نبی ﷺ کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں گے۔

٤٤٩١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ. [راجع: ٤٠٣]

[4491] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک وقت لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے ان کے پاس آ کر کہا: آج رات نبی ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو حکم ہوا ہے کہ کعبہ کی طرف منہ کر لیں، اس لیے آپ لوگ کعبے کی طرف منہ کر لیں۔ اس وقت ان کا منہ شام (بیت المقدس) کی طرف تھا، چنانچہ سب نمازی کعبے کی طرف پھر گئے۔

(١٨) بَابٌ: ﴿وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا﴾ الْآيَةَ [١٤٨]

باب: 18- ارشاد باری تعالیٰ: ''ہر صاحب مذہب کا ایک قبلہ ہوتا ہے جس کی طرف وہ منہ کرتا ہے'' کا بیان

٤٤٩٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ. [راجع: ٤٠]

[4492] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا۔

فائدہ: تحویل قبلہ کا حکم رجب یا شعبان 2 ہجری میں نازل ہوا۔

(١٩) [بَابٌ]: ﴿وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ﴾ [١٤٩] الْآيَةَ.

باب: 19- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور تو جہاں سے بھی نکلے (نماز کے وقت) اپنا رخ مسجد حرام کی طرف پھیر لے'' کا بیان

﴿شَطْرَهُ﴾: [١٥٠] تِلْقَاءَهُ.

آیت میں شَطْرَهُ کے معنی ہیں: ''مسجد حرام کی طرف''۔

٤٤٩٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ: بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ: أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ فَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا، فَاسْتَدَارُوا كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ، وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ. [راجع: ٤٠٣]

[4493] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کے پاس ایک صاحب آئے اور کہا: آج رات قرآن نازل ہوا ہے اور کعبے کی طرف منہ کر لینے کا حکم دیا گیا ہے، اس لیے آپ لوگ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر لیں، چنانچہ وہ لوگ اسی حالت میں پھر گئے اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کر لیا، پہلے ان کا منہ شام کی طرف تھا۔

(٢٠) [بَابٌ]: ﴿وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا۟ وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُۥ﴾ [١٥٠].

باب: 20- ارشاد باری تعالیٰ: ''جس جگہ سے بھی آپ نکلیں، اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور (اے مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی ہو اپنے چہرے اسی طرف کیا کرو'' کا بیان

٤٤٩٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ، فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْقِبْلَةِ. [راجع: ٤٠٣]

[4494] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ ابھی مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ ہی رہے تھے کہ ایک آنے والے نے آ کر خبر دی: آج رات رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اس لیے آپ لوگ بھی اسی طرح منہ کر لیں۔ وہ لوگ اس وقت شام (بیت المقدس) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے وہ اسی حالت میں کعبے کی طرف پھر گئے۔

(٢١) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾ الْآيَةَ [١٥٨]،

﴿شَعَآئِرِ﴾: عَلَامَاتٌ، وَاحِدَتُهَا شَعِيرَةٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الصَّفْوَانُ: الْحَجَرُ. وَيُقَالُ: الْحِجَارَةُ الْمُلْسُ الَّتِي لَا تُنْبِتُ شَيْئًا، وَالْوَاحِدَةُ صَفْوَانَةٌ بِمَعْنَى الصَّفَا، وَالصَّفَا لِلْجَمِيعِ.

٤٤٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ فَمَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ، كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ، وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾. [راجع: ١٦٤٣]

باب: 21- ارشاد باری تعالیٰ: ''یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں'' کا بیان

شَعَائِر کے معنی ہیں: علامات۔ اس کا واحد شَعِیرَةٌ ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ کہتے ہیں: صفوان کے معنی ہیں: پتھر۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صَفْوَانُ ایسے چکنے پتھر کو کہتے ہیں جو کچھ نہیں اُگاتا۔ اس کا مفرد صَفْوَانَةٌ ہے جو صَفَا کے ہم معنی ہے، نیز لفظ صفا جمع کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

[4495] حضرت عروہ ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ابھی نوعمر تھا کہ میں نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے: ''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی یادگار چیزوں میں سے ہیں، لہٰذا جب کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان کے درمیان سعی کرے۔'' میرے خیال کے مطابق اگر کوئی ان کی سعی نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اس پر حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں۔ اگر مسئلہ تیرے خیال کے مطابق ہوتا تو آیت کے الفاظ اس طرح ہوتے: ''اگر کوئی ان کا طواف نہ کرے تو چنداں گناہ نہیں۔'' درحقیقت یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی تھی جو (قبل از اسلام) منات بت کے نام سے لبیک کہتے تھے۔ وہ بت مقام قدید پر رکھا تھا اور انصار صفا و مروہ کی سعی کو اچھا خیال نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو انھوں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، تب یہ آیت نازل ہوئی: ''یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی (عظمت کی) نشانیوں میں سے ہیں، لہٰذا اگر کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس

پر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان سعی کرے۔"

٤٤٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَالَ: كُنَّا نَرٰى أَنَّهُمَا مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ﴾. [راجع: ١٦٤٨]

[4496] حضرت عاصم بن سلیمان سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صفا اور مروہ کی سعی کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: ہم ان کے درمیان سعی کرنے کو جاہلیت کے کاموں سے سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو ہم ان کے درمیان سعی کرنے سے رُک گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "بے شک صفا اور مروہ اللہ کی (عظمت کی) نشانیوں میں سے ہیں، لہٰذا جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اسے (ان کے درمیان سعی کرنے میں) کوئی گناہ نہیں۔"

(٢٢) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ ٱللَّهِ﴾ [١٦٥]

باب: 22- ارشاد باری تعالیٰ: "کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا ہمسر اور مدمقابل بناتے ہیں اور ان سے یوں محبت کرتے ہیں جیسے اللہ سے محبت ہونی چاہیے" کا بیان

يَعْنِي أَضْدَادًا، وَاحِدُهَا نِدٌّ.

أَنْدَاد کے معنی ہیں: أضداد۔ اس کا مفرد نِدٌّ ہے جس کے معنی ہیں: ہمسر اور نظیر۔

٤٤٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرٰى، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ»، وَقُلْتُ أَنَا: مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُو لِلّٰهِ نِدًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ. [راجع: ١٢٣٨]

[4497] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے اللہ کے سوا کسی اور کو اس کا شریک بنایا اور اسی حالت میں مر گیا وہ سیدھا دوزخ میں جائے گا۔" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں کہتا ہوں: جس نے اللہ کے سوا کسی دوسرے کو اس کا شریک نہ مانا اور اسی حالت میں فوت ہوا وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔

(٢٣) بَابٌ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلْقِصَاصُ﴾ الْآيَةَ [١٧٨]

باب: 23- ارشاد باری تعالیٰ: "ایمان والو! تمھارے لیے قتل کے مقدمات میں قصاص کا حکم لکھ دیا گیا ہے" کا بیان

﴿عُفِيَ﴾ : تُرِكَ .

عُفِيَ کے معنی ہیں: چھوڑ دیا گیا۔

٤٤٩٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ ، فَقَالَ اللهُ تَعَالَى لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ : ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنثَىٰ بِالْأُنثَىٰ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾ فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ ﴿فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ﴾ يَتَّبِعُ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّي بِإِحْسَانٍ ﴿ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ﴿فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ قَتَلَ بَعْدَ قَبُولِ الدِّيَةِ . [انظر : ٦٨٨١]

[4498] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: بنی اسرائیل میں قصاص ہی تھا۔ ان میں دیت دینے کا قانون نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے فرمایا: ”تم پر مقتولین کے باب میں قصاص فرض کیا گیا ہے، آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، ہاں جس کسی کو اپنے بھائی کی طرف سے کچھ معافی مل جائے۔“ معافی یہ ہے کہ وہ قتل عمد میں دیت لینا قبول کر لے تو ”دستور کے مطابق دیت کا مطالبہ ہو اور اچھے طریقے سے اس کی ادائیگی ہو۔ یہ تمھارے رب کی طرف سے رعایت اور مہربانی ہے۔“ یہ مہربانی ان لوگوں کی بنسبت ہے جو تم سے پہلے گزرے ہیں۔ ان میں قطعاً معافی نہ تھی۔ ”اس کے بعد اگر کوئی زیادتی کرے گا تو اس کے لیے درد ناک عذاب ہے۔“ زیادتی سے مراد یہ ہے کہ دیت بھی لے لے اور قتل بھی کر دے۔

٤٤٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ : حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ : أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ» . [راجع : ٢٧٠٣]

[4499] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”کتاب اللہ کا حکم تو قصاص ہی ہے۔“

٤٥٠٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ : سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ : حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ الرُّبَيِّعَ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهَا الْعَفْوَ فَأَبَوْا ، فَعَرَضُوا الْأَرْشَ فَأَبَوْا ، فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَبَوْا إِلَّا الْقِصَاصَ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْقِصَاصِ ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ : يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ؟ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ

[4500] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی پھوپھی حضرت ربیع رضی اللہ عنہا نے ایک لڑکی کے دانت توڑ دیے۔ پھر کچھ لوگوں نے لڑکی سے معافی کی درخواست کی لیکن اس کے ورثاء معافی کے لیے تیار نہ ہوئے۔ پھر انھوں نے دیت کی پیش کش کی تو لڑکی کے ورثاء نے دیت لینے سے انکار کر دیا۔ پھر وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بایں حالت پیش ہوئے کہ قصاص کے علاوہ کسی اور چیز پر راضی نہ تھے، چنانچہ آپ نے قصاص کا حکم دے دیا۔ اس پر حضرت انس

ثَنِيَّتُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَنَسُ! كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ»، فَرَضِيَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ». [راجع: ٢٧٠٣]

بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ربیع رضی اللہ عنہا کے دانت توڑ دیے جائیں گے؟ ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھو انس! کتاب اللہ میں تو قصاص ہی ہے۔'' پھر وہ لوگ راضی ہو گئے اور انھوں نے معاف کر دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم اٹھا لیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا کرتا ہے۔''

(٢٤) بَابٌ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ [١٨٣]

باب: 24- ارشاد باری تعالیٰ: ''ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ شعار بن جاؤ'' کی تفسیر

٤٥٠١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ عَاشُورَاءُ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ [قَالَ]: «مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ لَمْ يَشَأْ لَمْ يَصُمْهُ». [راجع: ١٨٩٢]

[4501] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ اہل جاہلیت عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ جب رمضان کی فرضیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔''

٤٥٠٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عَاشُورَاءُ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ [قَالَ]: «مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ». [راجع: ١٥٩٢]

[4502] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرضیت رمضان سے پہلے عاشوراء کا روزہ رکھا جاتا تھا۔ جب رمضان کی فرضیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب جو چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے۔''

٤٥٠٣ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْهِ الْأَشْعَثُ

[4503] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس اشعث بن قیس کندی اس وقت آئے جب وہ کھانا تناول کر رہے تھے۔ حضرت اشعث نے کہا: آج تو

وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ: اَلْيَوْمُ عَاشُورَاءُ، فَقَالَ: كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ، فَادْنُ فَكُلْ.

عاشوراء کا دن ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رمضان کی فرضیت سے پہلے عاشوراء کا روزہ رکھا جاتا تھا، جب رمضان کا حکم نازل ہوا تو اسے چھوڑ دیا گیا، لہٰذا قریب آ کر کھانا کھاؤ۔

٤٥٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ الْفَرِيضَةَ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ، فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ. [راجع: ١٥٩٢]

[4504] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: دور جاہلیت میں قریش عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے اور نبی ﷺ بھی (ملت ابراہیم کی پیروی میں) اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو بھی اس دن کے روزے کو برقرار رکھا بلکہ اپنے صحابہ کو اس دن روزہ رکھنے کا پابند کیا۔ پھر جب رمضان کا حکم نازل ہوا تو رمضان کے روزے فرض ہو گئے اور عاشوراء کی فرضیت ترک کر دی گئی، پھر جس کا دل چاہتا روزہ رکھتا اور جس کا جی نہ چاہتا روزہ نہ رکھتا۔

(٢٥) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ [١٨٤]

باب: 25- ارشاد باری تعالیٰ: ''(روزے) گنتی کے چند ہی دن ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کرے اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں (پھر نہ رکھیں) تو وہ فدیہ دے دیں۔ ایک روزے کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے اور جو خوشی سے کچھ زیادہ بھلائی کرے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے لیکن اگر تم سمجھو تو تمھارے حق میں بہتر کام روزے رکھنا ہی ہے'' کی تفسیر

وَقَالَ عَطَاءٌ: يُفْطِرُ مِنَ الْمَرَضِ كُلِّهِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى.

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ ہر قسم کی بیماری میں روزہ افطار کیا جا سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ فِي الْمُرْضِعِ وَالْحَامِلِ: إِذَا خَافَتَا عَلٰى أَنْفُسِهِمَا أَوْ وَلَدِهِمَا

حضرت حسن بصری اور ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ اگر دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت کو اپنی یا اپنے بچے کی جان کا

تُفْطِرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ.

خطرہ ہو تو وہ بھی روزہ چھوڑ دیں لیکن بعد میں انھیں قضا دینا ہوگی۔

وَأَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيرُ إِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ، فَقَدْ أَطْعَمَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بَعْدَ مَا كَبِرَ، عَامًا أَوْ عَامَيْنِ، كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا خُبْزًا وَلَحْمًا وَأَفْطَرَ.

اگر بوڑھا ناتواں روزہ نہ رکھ سکے تو وہ فدیہ دے دے جیسا کہ حضرت انس بوڑھے ہو گئے تھے تو وہ ایک یا دو سال تک رمضان میں روزانہ ایک مسکین کو روٹی اور گوشت کھلاتے اور خود روزہ نہ رکھتے تھے۔

قِرَاءَةُ الْعَامَّةِ: ﴿يُطِيقُونَهُ﴾ وَهُوَ أَكْثَرُ.

اور اکثر حضرات نے ﴿يُطِيْقُوْنَهُ﴾ پڑھا ہے۔ (جس کے معنی روزے کی طاقت رکھنا ہے۔)

٤٥٠٥ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: (وَعَلَى الَّذِينَ يُطَوَّقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ، هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْمَرْأَةُ الْكَبِيرَةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا، فَلْيُطْعِمَانِ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا.

[4505] حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس سے سنا، وہ یوں قراءت کرتے تھے: [وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطَوَّقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ] یعنی وہ لوگ جو بمشقت روزہ رکھتے ہیں وہ (ہر روزے کے بدلے) ایک مسکین کو بطور فدیہ کھانا کھلائیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ محکم ہے اور اس سے مراد بہت بوڑھا مرد یا انتہائی بوڑھی عورت ہے جو روزے کی طاقت نہ رکھتے ہوں انھیں چاہیے کہ وہ ہر روزے کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔

(٢٦) بَابٌ: ﴿فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ [١٨٥]

باب: 26- ارشاد باری تعالیٰ: "تم میں سے جو شخص اس مہینے میں (صحت و سلامتی کے ساتھ گھر میں) موجود ہو اسے چاہیے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے" کا بیان

٤٥٠٦ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَرَأَ (فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ) قَالَ: هِيَ مَنْسُوخَةٌ. [راجع: ١٩٤٩]

[4506] حضرت ابن عمر سے روایت ہے، انھوں نے فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ پڑھا ہے اور فرمایا کہ یہ آیت منسوخ ہے۔

٤٥٠٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ

[4507] حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے،

عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَعَلَى ٱلَّذِينَ يُطِيقُونَهُۥ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ [١٨٤] كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: مَاتَ بُكَيْرٌ قَبْلَ يَزِيدَ.

انھوں نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''جو لوگ روزے کی طاقت رکھتے ہیں (اگر وہ نہ رکھیں) تو ان کے ذمے بطور فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔'' اس کے بعد جو شخص چاہتا روزہ چھوڑ کر اس کا فدیہ دے دیتا یہاں تک کہ وہ آیت نازل ہوئی جو اس کے بعد ہے۔ اس نے پہلی آیت کو منسوخ کر دیا۔

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں: (راویٔ حدیث) بکیر بن عبداللہ (اپنے شیخ) یزید بن ابی عبید سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔

(٢٧) بَابٌ: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ ٱلصِّيَامِ ٱلرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَٱبْتَغُوا۟ مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَكُمْ﴾ [١٨٧]

باب: 27- ارشاد باری تعالیٰ: ''تمھارے لیے روزوں کی رات اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال کر دیا گیا ہے...... اور اللہ نے تمھارے لیے جو لکھ رکھا ہے وہ تلاش کرو'' کا بیان

٤٥٠٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ. وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ: لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لَا يَقْرَبُونَ النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ، وَكَانَ رِجَالٌ يَخُونُونَ أَنْفُسَهُمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿عَلِمَ ٱللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ﴾ الْآيَةَ.

[راجع: ١٩١٥]

[4508] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رمضان کے روزوں کی فرضیت نازل ہوئی تو لوگ پورا رمضان اپنی بیویوں کے پاس نہیں جاتے تھے، البتہ کچھ لوگ خیانت کا ارتکاب ضرور کرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''اللہ تعالیٰ کو تمھاری پوشیدہ خیانتوں کا علم ہے، مگر اس نے تمھارا قصور معاف کر دیا اور تم سے درگزر فرمایا۔''

(٢٨) بَابٌ: ﴿وَكُلُوا۟ وَٱشْرَبُوا۟ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ ٱلْخَيْطُ ٱلْأَبْيَضُ مِنَ ٱلْخَيْطِ ٱلْأَسْوَدِ مِنَ ٱلْفَجْرِ﴾ الْآيَةَ، [١٨٧].

باب: 28- ارشاد باری تعالیٰ: ''تم کھاتے پیتے رہو تا آنکہ تمھیں سیاہیٔ شب کی دھاری سے سپیدۂ صبح کی دھاری نمایاں نظر آنے لگے'' کا بیان

﴿ٱلْعَـٰكِفُ﴾ [الحج: ٢٥]: الْمُقِيمُ.

﴿الْعٰكِفُ﴾ کے معنی ہیں: اقامت رکھنے والا۔

٤٥٠٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيٍّ قَالَ: أَخَذَ عَدِيٌّ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ، حَتَّى كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ نَظَرَ، فَلَمْ يَسْتَبِينَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! جَعَلْتُ تَحْتَ وِسَادَتِي، قَالَ: «إِنَّ وِسَادَكَ إِذًا لَعَرِيضٌ: أَنْ كَانَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ تَحْتَ وِسَادَتِكَ». [راجع: ١٩١٦]

[4509] حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ایک سفید دھاگا اور سیاہ دھاگا لیا (اور سوتے وقت انھیں اپنے ساتھ رکھ لیا) جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو انھوں نے دیکھا کہ ان میں کوئی تمیز نہیں ہوئی۔ جب صبح ہوئی تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے اپنے تکیے کے نیچے سفید اور سیاہ دھاگے رکھے تھے (لیکن کچھ پتہ نہیں چلا)۔ آپ ﷺ نے (بطور مذاق) فرمایا: ''پھر تو تمھارا تکیہ بہت وسیع و عریض ہوگا کہ صبح کا سفید خط اور رات کا سیاہ خط اس کے نیچے آ گیا۔''

٤٥١٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ؟ أَهُمَا الْخَيْطَانِ؟ قَالَ: «إِنَّكَ لَعَرِيضُ الْقَفَا إِنْ أَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ»، ثُمَّ قَالَ: «لَا، بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ». [راجع: ١٩١٦]

[4510] حضرت عدی بن حاتم ؓ ہی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے جدا ہو اس کا کیا مطلب ہے؟ کیا اس سے حقیقت کے اعتبار سے دو دھاگے مراد ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو نے ان دو دھاگوں کو (اپنے تکیے کے نیچے) دیکھا تو پھر تمھاری گدی بہت لمبی چوڑی ہو گی۔'' پھر فرمایا: ''ان سے مراد رات کی تاریکی اور صبح کی سفیدی ہے۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی زبان دانی کے بل بوتے قرآن کو سمجھنا حماقت کی علامت ہے۔ اس کے لیے صاحب قرآن کی وضاحت ازبس ضروری ہے۔ واللہ أعلم.

٤٥١١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أُنْزِلَتْ: ﴿وَكُلُوا۟ وَٱشْرَبُوا۟ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ ٱلْخَيْطُ ٱلْأَبْيَضُ مِنَ ٱلْخَيْطِ ٱلْأَسْوَدِ﴾ وَلَمْ يُنْزَلْ: ﴿مِنَ ٱلْفَجْرِ﴾ وَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْأَسْوَدَ، وَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ

[4511] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تم پر سفید دھاگا، سیاہ دھاگے سے ممتاز ہو جائے۔'' اور مِنَ الْفَجْرِ کے الفاظ ابھی نازل نہیں ہوئے تھے۔ کچھ لوگ جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تو اپنے دونوں پاؤں سے سفید اور سیاہ دھاگا باندھ لیتے۔ پھر جب تک وہ دونوں دھاگے صاف دکھائی نہ دینے لگ جاتے،

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا. فَأَنْزَلَ اللهُ بَعْدُ: ﴿مِنَ ٱلْفَجْرِ﴾ فَعَلِمُوا أَنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ.

کھاتے پیتے رہتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مِنَ الْفَجْرِ کے الفاظ اتارے تو انھیں معلوم ہوا کہ ان (دونوں دھاگوں) سے مراد تو رات اور دن ہے۔

(٢٩) بَابُ: ﴿وَلَيْسَ ٱلْبِرُّ بِأَن تَأْتُوا۟ ٱلْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنِ ٱتَّقَىٰ﴾ الْآيَةَ [١٨٩]

باب: 29- ارشاد باری تعالیٰ: ''گھروں کے پیچھے سے تمھارا داخل ہونا کچھ نیکی نہیں بلکہ نیکی یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے'' کا بیان

٤٥١٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانُوا إِذَا أَحْرَمُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أَتَوُا الْبَيْتَ مِنْ ظَهْرِهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَيْسَ ٱلْبِرُّ بِأَن تَأْتُوا۟ ٱلْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنِ ٱتَّقَىٰ ۗ وَأْتُوا۟ ٱلْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَٰبِهَا﴾. [راجع: ١٨٠٣]

[4512] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں جب لوگ احرام باندھ لیتے (پھر اگر کسی ضرورت کی وجہ سے گھر آنا ہوتا) تو پچھلی دیوار سے گھر میں داخل ہوتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں میں ان کے پیچھے کی طرف سے آؤ، البتہ نیکی یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے۔ اور تم گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ۔''

(٣٠) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَقَٰتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ ٱلدِّينُ لِلَّهِ ۖ فَإِنِ ٱنتَهَوْا۟ فَلَا عُدْوَٰنَ إِلَّا عَلَى ٱلظَّٰلِمِينَ﴾ [١٩٣]

باب: 30- ارشاد باری تعالیٰ: ''تم ان (کفار) سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین (خالص) اللہ کے لیے ہو جائے۔ پھر اگر وہ باز آ جائیں تو ظالموں کے علاوہ کسی پر زیادتی جائز نہیں'' کا بیان

٤٥١٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَتَاهُ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا: إِنَّ النَّاسَ قَدْ ضُيِّعُوا وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ، فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ؟ فَقَالَ: يَمْنَعُنِي أَنَّ اللهَ حَرَّمَ دَمَ أَخِي، قَالَا: أَلَمْ يَقُلِ اللهُ: ﴿وَقَٰتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ

[4513] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور ابتلاء میں ان کے پاس دو شخص آئے اور کہنے لگے: لوگ آپس میں لڑ جھگڑ کر تباہ ہو رہے ہیں جبکہ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور صحابیٔ رسول ہونے کے باوجود خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ آپ کو باہر نکل کر انھیں روکنے سے کون سی چیز رکاوٹ ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس بات نے روکا

فِتْنَةٌ﴾؟ فَقَالَ: قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ، وَكَانَ الدِّينُ لِلّٰهِ، وَأَنْتُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتّٰى تَكُونَ فِتْنَةٌ، وَيَكُونَ الدِّينُ لِغَيْرِ اللّٰهِ. [راجع: ٣١٣٠]

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے کسی بھی بھائی کا خون مجھ پر حرام کیا ہے۔ انھوں نے کہا: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ان سے لڑو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے۔'' اس پر حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: ہم تو اس وقت تک لڑے ہیں یہاں تک کہ فتنہ (کفر وشرک) باقی نہ رہا اور حاکمیت خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہو گئی، لیکن تم لوگ فتنہ وفساد کے لیے لڑنا چاہتے ہو تاکہ اللہ کے سوا دوسروں کی حاکمیت ہو۔

٤٥١٤ - وَزَادَ عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي فُلَانٌ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ ابْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ: أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! مَا حَمَلَكَ عَلٰى أَنْ تَحُجَّ عَامًا وَتَعْتَمِرَ عَامًا، وَتَتْرُكَ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَلِمْتَ مَا رَغَّبَ اللّٰهُ فِيهِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: إِيمَانٍ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَأَدَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، قَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ: ﴿وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُوا۟ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنۢ بَغَتْ إِحْدَىٰهُمَا عَلَى ٱلْأُخْرَىٰ فَقَـٰتِلُوا۟ ٱلَّتِى تَبْغِى حَتَّىٰ تَفِىٓءَ إِلَىٰٓ أَمْرِ ٱللَّهِ﴾ [الحجرات: ٩] ﴿وَقَـٰتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ﴾ قَالَ: فَعَلْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا، فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ: إِمَّا قَتَلُوهُ وَإِمَّا يُعَذِّبُوهُ حَتّٰى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ. [راجع: ٣١٣٠]

[4514] حضرت نافع سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ابوعبدالرحمٰن! کیا وجہ ہے کہ آپ ایک سال حج کرتے ہیں اور دوسرے سال عمرے کے لیے جاتے ہیں، نیز آپ نے جہاد فی سبیل اللہ ترک کر رکھا ہے، حالانکہ آپ خوب جانتے ہیں کہ اللہ نے اس کے متعلق کس قدر رغبت دلائی ہے؟ انھوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اسلام کی بنیاد تو پانچ چیزوں پر ہے: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، پانچ وقت نماز پڑھنا، رمضان کے روزے رکھنا، زکاۃ ادا کرنا اور حج کرنا۔ اس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کتاب اللہ میں اللہ کا ارشاد گرامی آپ کو معلوم نہیں: ''اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو، پھر اگر ان دونوں میں سے کوئی جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرتی ہے تو تم سب اس کے خلاف لڑو جو جماعت زیادتی کرتی ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔'' (اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد گرامی ہے:) ''تم ان کے خلاف جنگ لڑو یہاں تک کہ فتنہ و فساد کا خاتمہ ہو جائے۔'' حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہم یہ فرض ادا کر چکے ہیں۔ اس وقت مسلمان بہت تھوڑے تھے۔ انسان اپنے دین کے

بارے میں آزمائش سے دوچار ہوتا تھا۔ مخالفین اسے قتل کر دیتے یا سنگین سزا سے دوچار کر دیتے۔ اب اسلام بڑھ چکا ہے اور وہ فتنہ وفساد باقی نہیں رہا۔

٤٥١٥ - قَالَ: فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ؟ قَالَ: أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللهُ عَفَا عَنْهُ، وَأَمَّا أَنْتُمْ فَكَرِهْتُمْ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ، وَأَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَخَتَنُهُ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ: هٰذَا بَيْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ.

[4515] اس شخص نے کہا: حضرت علی اور حضرت عثمان ؓ کے متعلق تمھاری کیا رائے ہے؟ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: حضرت عثمان ؓ (کے فرار) کو تو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے لیکن اللہ کی معافی کو تم لوگ پسند نہیں کرتے۔ اب رہے سیدنا علی ؓ تو وہ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی اور آپ کے داماد ہیں۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ یہ دیکھو ان کا گھر (رسول اللہ ﷺ کے گھر سے متصل) ہے۔

(٣١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَأَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ [١٩٥]

باب: 31- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں خود ہلاکت میں نہ پڑو، احسان کا طریقہ اختیار کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے'' کی تفسیر

﴿التَّهْلُكَةِ﴾ وَالْهَلَاكُ وَاحِدٌ

التَّهْلُكَة اور ہلاکت کے ایک ہی معنی ہیں۔

٤٥١٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ: ﴿وَأَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي النَّفَقَةِ.

[4516] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے اس آیت کے متعلق فرمایا: ''اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو اور خود اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔'' یہ آیت اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے متعلق نازل ہوئی۔

(٣٢) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ﴾ [١٩٦].

باب: 32- ارشاد باری تعالیٰ: ''اگر کوئی شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو'' کا بیان

٤٥١٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ مَعْقِلٍ قَالَ: قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي

[4517] حضرت عبداللہ بن معقل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں کوفہ کی مسجد میں حضرت کعب بن عجرہ ؓ کے پاس بیٹھا تھا اور میں نے ان سے روزوں کے فدیے

هٰذَا الْمَسْجِدِ، يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ: فِدْيَةٍ مِّنْ صِيَامٍ فَقَالَ: حُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِي فَقَالَ: «مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هٰذَا، أَمَا تَجِدُ شَاةً؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: «صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِّصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ، وَاحْلِقْ رَأْسَكَ»، فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً. [راجع: ١٨١٤]

کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے کہا: مجھے محرم کی حیثیت سے نبی ﷺ کی خدمت میں بایں حالت اٹھا کر لایا گیا کہ جوئیں میرے چہرے پر گر کر پھیل رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے خیال میں تیری یہ مشقت انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ کیا تمھارے پاس کوئی بکری ہے؟ (جو تو فدیہ میں دے سکے)''۔ میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تم تین دن کے روزے رکھو، یا چھ مساکین کو کھانا کھلا دو، ہر مسکین کو آدھے صاع کے برابر اناج دو اور سر منڈوا لو۔'' حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس وقت تو یہ آیت کریمہ میرے متعلق نازل ہوئی تھی، البتہ اس کا حکم تم سب کے لیے عام ہے۔

(٣٣) بَابٌ: ﴿فَمَن تَمَتَّعَ بِٱلْعُمْرَةِ إِلَى ٱلْحَجِّ﴾ [١٩٦]

باب: 33- ارشاد باری تعالیٰ: ''جس نے حج (کے احرام) تک عمرے کا فائدہ اٹھایا'' کا بیان

٤٥١٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللهِ، فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يُنْزَلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتّٰى مَاتَ، قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ يُقَالُ: إِنَّهُ عُمَرُ. [راجع: ١٥٧١]

[4518] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حج تمتع کی آیت تو کتاب اللہ میں نازل ہوئی اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حج تمتع کیا۔ قرآن کریم میں اس کی حرمت نازل نہیں ہوئی اور نہ مرتے دم تک آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔ اب جو شخص اپنی رائے سے جو چاہے کہتا رہے۔

محمد (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ اس سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں (کیونکہ ان کی رائے حج تمتع کے خلاف تھی)۔

(٣٤) بَابٌ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ﴾ [١٩٨]

باب: 34- ارشاد باری تعالیٰ: ''تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم (سفر حج میں) اپنے رب کا فضل، یعنی معاش تلاش کرو'' کی تفسیر

٤٥١٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ عُكَاظُ وَمَجَنَّةٌ وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَتَأَثَّمُوا أَنْ يَتَّجِرُوا فِي الْمَوَاسِمِ، فَنَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُم فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ). [راجع: ١٧٧٠]

[4519] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز دور جاہلیت کی منڈیاں تھیں، اس لیے موسم حج میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے وہاں کاروبار کو برا خیال کیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ''تم پر کوئی گناہ نہیں کہ (حج کے ساتھ ساتھ) تم اپنے رب کا فضل، یعنی معاش بھی تلاش کرتے رہو۔'' یعنی موسم حج میں تجارت کے لیے ان منڈیوں میں جاؤ۔

فائدہ: آیت کریمہ کے آخر میں ''فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ'' کے الفاظ آیت کا حصہ نہیں بلکہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اپنے تشریحی الفاظ ہیں جو انھوں نے آیت کے مفہوم و مدعیٰ کو واضح کرنے کے لیے استعمال کیے ہیں۔ اس قسم کے مدرج الفاظ، تشریحی یا تفسیری الفاظ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک قرآن مجید کی بالمعنی تلاوت جائز تھی۔[1]

(٣٥) بَابٌ: ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ [١٩٩]

باب: 35- ارشاد باری تعالیٰ: ''پھر تم وہیں سے پلٹو جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں'' کی تفسیر

٤٥٢٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ، وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَاتٍ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ بِهَا، ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾. [راجع: ١٦٦٥]

[4520] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (حج کے موقع پر) قریش اور ان کے ہم مسلک مزدلفہ ہی میں ٹھہر جاتے اور وہ اپنا نام حُمس رکھتے تھے۔ باقی عرب کے لوگ مزدلفہ سے آگے میدان عرفات میں وقوف کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ وہ عرفات میں آئیں اور وہاں وقوف کریں پھر واپس مزدلفہ آئیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے: ''پھر جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں تم بھی وہاں سے پلٹو۔''

٤٥٢١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ:

[4521] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: (حج تمتع کرنے والا) حاجی جب تک احرام کی

[1] الاتقان: 77/1.

أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَطُوفُ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ حَلَالًا حَتّٰى يُهِلَّ بِالْحَجِّ، فَإِذَا رَكِبَ إِلٰى عَرَفَةَ فَمَنْ تَيَسَّرَ لَهُ هَدِيَّةٌ مِنَ الْإِبِلِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِ الْغَنَمِ، مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنْ ذٰلِكَ، أَيَّ ذٰلِكَ شَاءَ، غَيْرَ إِنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ فَعَلَيْهِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ، وَذٰلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ، فَإِنْ كَانَ آخِرُ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَنْطَلِقْ حَتّٰى يَقِفَ بِعَرَفَاتٍ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى أَنْ يَكُونَ الظَّلَامُ، ثُمَّ لِيَدْفَعُوا مِنْ عَرَفَاتٍ، فَإِذَا أَفَاضُوا مِنْهَا حَتّٰى يَبْلُغُوا جَمْعًا الَّذِي يُتَبَرَّزُ فِيهِ، ثُمَّ لِيَذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا. وَأَكْثِرُوا التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا، ثُمَّ أَفِيضُوا، فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يُفِيضُونَ، وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ثُمَّ أَفِيضُواْ مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ ٱلنَّاسُ وَٱسْتَغْفِرُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ حَتّٰى تَرْمُوا الْجَمْرَةَ.

پابندیوں سے آزاد رہے تو وہ بیت اللہ کا نفل طواف کرتا رہے۔ پھر جب (آٹھویں تاریخ کو) حج کا احرام باندھے اور عرفات جانے کے لیے سوار ہو تو اونٹ، گائے اور بکری وغیرہ سے جو قربانی میسر ہو اسے (نحر کے دن) ذبح کرے۔ اور اگر قربانی کا جانور میسر نہ ہو تو حج کے دنوں میں یوم عرفہ سے پہلے تین دن کے روزے رکھے۔ اگر آخری روزہ عرفہ کے دن آ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ پھر (منیٰ سے) چل کر عرفات کو جائے، وہاں نماز عصر کے بعد رات کی تاریکی تک وقوف کرے۔ پھر عرفات سے اس وقت لوٹے جب دوسرے لوگ واپس آئیں اور سب لوگوں کے ساتھ مزدلفہ میں رات بسر کرے، وہاں صبح تک اللہ کا ذکر، تکبیر و تہلیل بکثرت کرے۔ پھر وہاں سے لوگوں کے ساتھ منیٰ واپس آئے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''پھر وہاں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت زیادہ بخشنے والا بے حد مہربان ہے۔'' پھر جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تسبیح و تہلیل اور ذکر الٰہی کرتے رہو۔

(٣٦) بَابٌ: ﴿وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِي ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي ٱلْأٓخِرَةِ حَسَنَةً﴾ الْآيَةَ [٢٠١]

باب: 36- ارشاد باری تعالیٰ: ''ان میں سے کوئی کہتا ہے: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بہتری عطا کر......'' کا بیان

٤٥٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ». [انظر: ٦٣٨٩]

[4522] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بہتری عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے نجات دے۔''

(٣٧) بَابٌ: ﴿وَهُوَ أَلَدُّ ٱلْخِصَامِ﴾ [٢٠٤]

باب: 37- ارشاد باری تعالیٰ: ''حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے'' کی تفسیر

وَقَالَ عَطَاءٌ: ﴿وَٱلنَّسْلَ﴾ [٢٠٥] الْحَيَوَانُ.

عطاء نے فرمایا: وَالنَّسْلَ سے مراد جاندار مخلوق ہے۔

٤٥٢٣ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ تَرْفَعُهُ [قَالَ]: «أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ».

[4523] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ اسے مرفوع بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔''

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٤٥٧]

عبداللہ کہتے ہیں: ہمیں سفیان نے بیان کیا، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں۔

(٣٨) [بَابٌ]: ﴿أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا۟ ٱلْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ ٱلَّذِينَ خَلَوْا۟ مِن قَبْلِكُم﴾ الْآيَةَ [٢١٤]

باب: 38- ارشاد باری تعالیٰ: ''کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے، حالانکہ ابھی تک تمھیں ان لوگوں جیسے حالات پیش نہیں آئے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں......'' کی تفسیر

٤٥٢٤ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿حَتَّىٰٓ إِذَا ٱسْتَيْـَٔسَ ٱلرُّسُلُ وَظَنُّوٓا۟ أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا۟﴾ [يوسف: ١١٠] خَفِيفَةً ذَهَبَ بِهَا هُنَاكَ، وَتَلَا: ﴿حَتَّىٰ يَقُولَ ٱلرَّسُولُ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَعَهُۥ مَتَىٰ نَصْرُ ٱللَّهِ ۗ أَلَآ إِنَّ نَصْرَ ٱللَّهِ قَرِيبٌ﴾

[4524] ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کو بایں الفاظ تلاوت کرتے تھے: ﴿حَتّٰی اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا﴾ یعنی ذال کو تشدید کے بغیر پڑھتے اور اس کے معنی سورۂ بقرہ میں موجود آیت: ''یہاں تک کہ اللہ کے رسول اور اس کے ساتھ ایمان لانے والے سب پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ (اس وقت انھیں تسلی دی گئی کہ) سنو! اللہ کی مدد قریب ہے۔'' کے تناظر میں اس طرح کرتے (''جب رسول مایوس ہو گئے اور انھوں نے گمان کیا کہ ان سے جھوٹا وعدہ کیا گیا تھا تو اس وقت ان کے پاس ہماری مدد آ پہنچی۔'')

فَلَقِيتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ.

(ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ) میں حضرت عروہ بن زبیر سے ملا تو میں نے ان کے سامنے مذکورہ آیت کے متعلق حضرت ابن عباس کا موقف بیان کیا۔

٤٥٢٥ - فَقَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَعَاذَ اللهِ، وَاللهِ مَا وَعَدَ اللهُ رَسُولَهُ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا عَلِمَ أَنَّهُ كَائِنٌ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ، وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلِ الْبَلَاءُ بِالرُّسُلِ حَتّٰى خَافُوا أَنْ يَكُونَ مَنْ مَعَهُمْ يُكَذِّبُونَهُمْ فَكَانَتْ تَقْرَؤُهَا: (وَظَنُّوٓاْ أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا) مُثَقَّلَةً. [راجع: ٣٣٨٩]

[4525] حضرت عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت عائشہ ؓ تو حضرات انبیاء ؑ کے متعلق اس موقف سے اللہ کی پناہ مانگتی تھیں اور فرماتی تھیں: اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء ؑ سے کوئی جھوٹا وعدہ نہیں کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے جو وعدہ فرماتے، رسول کو اس پر پورا پورا یقین ہوتا کہ اس کی موت سے پہلے پہلے یہ ہو کر رہے گا، البتہ یہ ضرور ہوتا تھا کہ جب انبیاء ؑ مصائب و آلام سے دوچار ہوتے تو اپنے ماننے والوں سے انھیں کھٹکا لگا رہتا تھا کہ مبادا وہ بھی اس کی تکذیب کر دیں (اس وقت اللہ کی مدد آ جاتی)۔ حضرت عائشہ ؓ كُذِّبُوا کو ذال کی تشدید سے پڑھتی تھیں۔

(٣٩) بَابٌ: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ [٢٢٣]

باب: 39- ارشاد باری تعالیٰ: ”عورتیں تمھاری کھیتیاں ہیں، لہٰذا جس طرح تم چاہو اپنی کھیتی میں آؤ“ کی تفسیر

٤٥٢٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ، فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى مَكَانٍ قَالَ: تَدْرِي فِيمَا أُنْزِلَتْ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: أُنْزِلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضٰى. [انظر: ٤٥٢٧]

[4526] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عمر ؓ جب قرآن پڑھتے تو اس سے فارغ ہونے تک کوئی بات نہ کرتے تھے۔ ایک دن میں نے ان کے قرآن کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا تو انھوں نے سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ وہ ایک مقام پر پہنچے۔ انھوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ آیت کس چیز کے متعلق نازل ہوئی تھی؟ میں نے کہا: نہیں۔ انھوں نے فرمایا: یہ آیت فلاں فلاں چیز کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ پھر انھوں نے پڑھنا شروع کر دیا۔

٤٥٢٧ - وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ قَالَ: يَأْتِيهَا فِي.

[4527] حضرت نافع ہی سے ایک دوسری روایت ہے، وہ حضرت ابن عمر ؓ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے ”تم اپنی کھیتی کو جہاں سے چاہو آ سکتے ہو“ کے متعلق فرمایا: مرد، بیوی کی ...... میں جماع کر سکتا ہے۔

رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. [راجع: ٤٥٢٦]

اس روایت کو محمد بن یحییٰ نے اپنے باپ یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عبیداللہ سے، انھوں نے حضرت نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: پہلی حدیث میں آیت اور اس کا سبب نزول دونوں مبہم ہیں جبکہ دوسری روایت میں آیت کا تعین ہے لیکن فی کے بعد اس کے مجرور کو حذف کر دیا گیا ہے۔ دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر دُبُرِهَا محذوف ہے، نیز بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ پہلے وطی فی الدبر کے قائل تھے اس کے بعد انھوں نے اس موقف سے رجوع کر لیا تھا۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے وطی فی الدبر کا ذکر ہوا تو انھوں نے فرمایا: کیا مسلمانوں میں سے کوئی یہ عمل کرتا ہے۔[1] بہر حال اس سلسلے میں ہمارا موقف یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر میں جو کچھ فرمایا ہے وہ ان کا پہلا موقف تھا جو صحیح اسناد سے ثابت ہے لیکن انھوں نے اس کے بعد رجوع کر لیا تھا جیسا کہ حدیث بالا سے معلوم ہوتا ہے۔ مذکورہ احادیث کی روشنی میں مرد کو اس قبیح عمل سے اجتناب کرنا چاہیے اور عورت کو بھی چاہیے کہ اس منکر عمل کے بارے میں اپنے شوہر کی بات نہ مانے۔ اگر وہ ایسا کرنے کا کہے تو انکار کر دے۔

٤٥٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ: إِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ، فَنَزَلَتْ: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾.

[4528] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہودی کہا کرتے تھے: اگر آدمی اپنی بیوی کے ساتھ اس کے پیچھے سے (فرج میں) مباشرت کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ”تمھاری بیویاں، تمھاری کھیتی ہیں، لہٰذا اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ۔“

(٤٠) بَابٌ: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَٰجَهُنَّ﴾ [٢٣٢]

باب: 40- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو پھر وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو تم انھیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے مت روکو“ کا بیان

٤٥٢٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ.

[4529] حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میری ایک بہن تھی، اس سے نکاح کے متعلق مجھے پیغام بھیجا گیا۔

1 ابن كثير: 272/6.

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ: حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا، فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، فَخَطَبَهَا، فَأَبَى مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ: ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَٰجَهُنَّ﴾. [انظر: ٥١٣٠، ٥٣٣٠، ٥٣٣١]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت معقل بن یسار ؓ کی بہن کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی اور اسے چھوڑے رکھا یہاں تک کہ اس کی عدت ختم ہوگئی۔ پھر اس کے شوہر نے پیغام نکاح بھیجا تو حضرت معقل ؓ نے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''تم ان مطلقہ عورتوں کو مت روکو کہ وہ اپنے (پہلے) شوہروں سے نکاح کریں۔''

(٤١) بَابٌ: ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ [٢٣٤]

باب: 41- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور اپنی بیویاں چھوڑ جائیں تو ایسی بیوائیں چار ماہ دس دن تک انتظار کریں۔ پھر جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں، وہ اپنی ذات کے معاملے میں دستور کے مطابق جو چاہیں کریں۔ اور اللہ تمھارے ہر عمل سے خوب خبردار ہے جو تم کرتے ہو'' کا بیان

﴿يَعْفُونَ﴾ [٢٣٧]: يَهَبْنَ.

يَعْفُوْنَ کے معنی ہیں: وہ عورتیں اپنا حق مہر ہبہ کر دیں۔

٤٥٣٠ - حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا﴾ قَالَ: قَدْ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الْأُخْرَى فَلِمَ تَكْتُبُهَا أَوْ تَدَعُهَا؟ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ. [انظر: ٤٥٣٦]

[4530] حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان ؓ سے عرض کی: آیت کریمہ: ''تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور ان کی بیویاں موجود ہوں تو وہ اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کر جائیں......'' اسے دوسری آیت نے منسوخ کر دیا ہے، لہٰذا تم اسے قرآن میں کیوں لکھ رہے ہو یا اس کو قرآن میں کیوں چھوڑ رہے ہو؟ حضرت عثمان ؓ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں قرآن میں سے کوئی چیز اس کی جگہ سے تبدیل نہیں کروں گا۔

٤٥٣١ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ:

[4531] حضرت مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے اس آیت: ''تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ

﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا﴾ قَالَ: كَانَتْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ [أَهْلِ] زَوْجِهَا وَاجِبٌ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ﴾ قَالَ: جَعَلَ اللهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ بِسَبْعَةِ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً، إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ، وَهُوَ قَوْلُ اللهِ تَعَالٰى: ﴿غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا، زَعَمَ ذٰلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ.

جائیں'' کے متعلق فرمایا کہ یہ عدت (چار ماہ دس دن) جو عورت گزارتی تھی یہ اپنے شوہر کے گھر والوں کے پاس گزارنا ضروری تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ اپنی بیویوں کے حق میں ایک سال تک فائدہ اٹھانے اور گھر سے نہ نکالنے کی وصیت کر جائیں، البتہ اگر وہ خود نکلنا چاہیں تو ان کے اپنے بارے میں دستور کے مطابق کوئی کام کرنے کی بنا پر تمھیں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔'' مجاہد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ایسی عورت کے لیے باقی سال، یعنی سات ماہ بیس دن وصیت کے قرار دیے ہیں۔ اگر وہ چاہے تو اپنے لیے کی گئی وصیت کے مطابق شوہر کے گھر میں رہے اور اگر چاہے تو کسی اور جگہ چلی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''انھیں نہ نکالا جائے، ہاں اگر وہ خود چلی جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں'' کے یہی معنی ہیں، چنانچہ ایام عدت (چار ماہ دس دن) تو وہی ہیں جنھیں گزارنا اس پر واجب ہے۔ شبل نے کہا: ابن ابو نجیح نے حضرت مجاہد سے یوں ہی بیان کیا ہے۔

وَقَالَ عَطَاءٌ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَسَخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ تَعَالٰى: ﴿غَيْرَ إِخْرَاجٍ﴾، قَالَ عَطَاءٌ: إِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهِ وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ﴾، قَالَ عَطَاءٌ: ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنٰى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنٰى لَهَا.

حضرت عطاء نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس آیت نے عورت کے لیے اپنے خاوند کے گھر عدت گزارنے کو منسوخ کر دیا ہے، اب وہ جہاں چاہے ایام عدت گزار سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿غَيْرَ إِخْرَاجٍ﴾ سے یہی مراد ہے۔ حضرت عطاء نے کہا: اگر وہ عورت چاہے تو اپنے خاوند کے اہل خانہ کے ہاں عدت گزارے اور اپنے حق میں کی گئی وصیت کے مطابق اسی گھر میں رہے اور اگر چاہے تو کہیں اور چلی جائے، اس لیے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ بیویاں (اپنے بارے میں) جو کریں۔'' عطاء مزید کہتے ہیں کہ پھر میراث کا حکم نازل ہوا جس نے عورت کے لیے رہائش کے حق کو منسوخ

کر دیا۔ اب عورت جہاں چاہے عدت گزارے اور اس کے لیے رہائش کا بندوبست کرنا ضروری نہیں۔

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، بِهٰذَا.

ایک روایت میں یہی قول مجاہد سے بھی مروی ہے۔

وَعَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَسَخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا فِي أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ، لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿غَيْرَ إِخْرَاجٍ﴾، نَحْوَهُ. [انظر: ٥٣٤٤]

ابن ابونجیح سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عطاء سے، وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ اس آیت نے عورت کے لیے شوہر کے گھر میں عدت گزارنے کے حکم کو منسوخ قرار دیا ہے۔ اب وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ﴿غَيْرَ إِخْرَاجٍ﴾ سے یہی ثابت ہوتا ہے۔

فائدہ: جمہور اہل علم اس امر پر متفق ہیں کہ آیت حول منسوخ ہے اور آیت تربص اس کے لیے ناسخ ہے۔ پہلے عورت بیوگی کی عدت ایک سال گزارا کرتی تھی، پھر جب آیت تربص نازل ہوئی تو اس میں بیوگی کی عدت سال کے بجائے چار ماہ دس دن مقرر کی گئی۔ لیکن امام مجاہد اور عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس موقف کے برعکس نقل کیا ہے کہ آیت حول منسوخ نہیں بلکہ وصیت کا حکم آیت حول میں چار ماہ دس دن کی عدت کے مقرر ہونے کے بعد دیا گیا ہے، پھر ان بیوگان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہیں تو اس وصیت سے استفادہ کریں، اگر استفادہ نہ کرنا چاہیں تو جہاں چاہیں عدت کے ایام گزار لیں۔ ہمارے رجحان کے مطابق جمہور اہل علم کا موقف مبنی بر حقیقت ہے کہ آیت تربص ناسخ اور آیت حول منسوخ ہے۔

٤٥٣٢ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: جَلَسْتُ إِلٰى مَجْلِسٍ فِيهِ عُظْمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَفِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى، فَذَكَرْتُ حَدِيثَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ فِي شَأْنِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: وَلٰكِنَّ عَمَّهُ كَانَ لَا يَقُولُ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ: إِنِّي لَجَرِيءٌ إِنْ كَذَبْتُ عَلٰى رَجُلٍ فِي جَانِبِ الْكُوفَةِ - وَرَفَعَ صَوْتَهُ - قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ فَلَقِيتُ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ - أَوْ مَالِكَ بْنَ عَوْفٍ - قُلْتُ:

[4532] حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک مجلس میں بیٹھا تھا جس میں انصار کے بڑے بڑے لوگ تھے۔ ان میں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بھی تھے۔ وہاں میں نے سبیعہ بنت حارث کے متعلق حضرت عبداللہ بن عتبہ کی حدیث بیان کی تو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کہا کہ ان کے چچا تو اس کے قائل نہیں ہیں۔ میں نے بلند آواز میں (عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے) کہا: اگر میں نے جھوٹ بولا ہے تو میں نے اس شخص پر افترا باندھا ہے جو کوفہ میں موجود ہے۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ پھر میں وہاں سے نکلا اور مالک بن عامر یا مالک بن عوف سے

كَيْفَ كَانَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ؟ فَقَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ؟ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ الطُّولَى. [انظر: ٤٩١٠]

ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے جبکہ وہ حاملہ ہو اس کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم ایسی عورت پر سختی تو کرتے ہو لیکن اسے رخصت نہیں دیتے۔'' سورۂ نساء قُصریٰ، سورۂ نساء طولیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے۔

وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ: لَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ.

ایوب نے محمد بن سیرین سے بیان کیا کہ میں نے ابوعطیہ مالک بن عامر سے ملاقات کی ہے۔

فائدہ: حضرت سبیعہ کے خاوند فوت ہوئے تو وہ حاملہ تھیں۔ چار ماہ دس دن سے پہلے انھوں نے بچے کو جنم دیا اور نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ وضع حمل سے تیری عدت ختم ہوگئی ہے۔ ابن سیرین نے یہ حدیث بیان کی تو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کہا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا موقف تو یہ ہے کہ وہ لمبی عدت گزارے، یعنی اگر حمل چار ماہ دس دن سے پہلے وضع ہو جائے تو چار ماہ دس دن پورے کرنے ہوں گے بصورت دیگر وضع حمل انتہائے عدت ہوگی۔ اس پر ابن سیرین ناراض ہوئے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد مالک بن عامر سے پوچھا تو انھوں نے ابن ابی لیلیٰ کی بات کی تردید کی اور بتایا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ سورۂ نساء قصریٰ، یعنی سورۂ طلاق جس میں عدت وضع حمل ہے سوۂ نساء طولیٰ، یعنی بقرہ کے بعد نازل ہوئی۔ گویا سورۂ طلاق کی آیت نے سورۂ بقرہ کی آیت میں تخصیص کر دی کہ حمل والی عورت کی عدت وضع حمل ہی ہے وہ طلاق کی وجہ سے ہو یا وفات کی وجہ سے۔

(٤٢) بَابٌ: ﴿حَـٰفِظُواْ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ﴾ [٢٣٨]

باب: 42- ارشاد باری تعالیٰ: ''تمام نمازوں کا خیال رکھو خاص طور پر صلاۃ وسطیٰ پر توجہ دو'' کا بیان

٤٥٣٣ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ.
وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: قَالَ هِشَامٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: «حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، مَلَأَ اللهُ

[4533] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ خندق کے موقع پر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان (کفار) کے گھروں اور قبروں یا پیٹوں کو آگ سے بھر دے کیونکہ انھوں نے ہمیں بہترین نماز کی ادائیگی سے روکے رکھا حتی کہ سورج غروب ہوگیا۔''

قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ، أَوْ: أَجْوَافَهُمْ نَارًا» شَكَّ يَحْيٰى . [راجع: ٢٩٣١]

فائدہ: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد نماز عصر ہے کیونکہ غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر ہی پڑھی جاتی ہے بلکہ ایک روایت میں صراحت ہے کہ انھوں نے ہمیں صلاۃ وسطیٰ، یعنی نماز عصر ادا کرنے سے مشغول رکھا۔[1]

(٤٣) بَابٌ: ﴿وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ [٢٣٨]

باب: 43- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ کے حضور خاموشی سے کھڑے ہوا کرو'' کا بیان

أَيْ: مُطِيعِينَ

قٰنِتِيْنَ کے معنی ہیں: فرمانبرداری اور اطاعت گزاری کرنے والے۔

٤٥٣٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ، يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ فِي حَاجَتِهِ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿حَٰفِظُوا۟ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ وَقُومُوا۟ لِلَّهِ قَٰنِتِينَ﴾ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ . [راجع: ١٢٠٠]

[4534] حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نماز میں بات چیت کر لیا کرتے تھے۔ ہم میں سے کوئی بھی اپنے بھائی سے ضروری بات کر لیتا تھا حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی: ''تمام نمازوں کی حفاظت کرو خاص طور پر نماز وسطیٰ کا اہتمام کرو۔ اور اللہ کے حضور خاموشی سے کھڑے ہوا کرو۔'' چنانچہ ہمیں اس آیت کے ذریعے سے دوران نماز میں چپ رہنے کا حکم دیا گیا۔

(٤٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَآ أَمِنتُمْ﴾ [٢٣٩] الْآيَةَ .

باب: 44- ارشاد باری تعالیٰ: ''اگر تم حالت خوف میں ہو تو پیدل یا سوار (جیسے ممکن ہو نماز پڑھ لیا کرو) البتہ جب تم حالت امن میں آ جاؤ......'' کا بیان

وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: ﴿كُرْسِيُّهُ﴾ [٢٥٥]: عِلْمُهُ . يُقَالُ: ﴿بَسْطَةً﴾ [٢٤٧]: زِيَادَةً وَفَضْلًا . ﴿أَفْرِغْ﴾ [٢٥٠]: أَنْزِلْ . ﴿وَلَا يَئُودُهُ﴾ [٢٥٥]: لَا يُثْقِلُهُ، آدَنِي: أَثْقَلَنِي، وَالْآدُ وَالْأَيْدُ: اَلْقُوَّةُ . اَلسِّنَةُ: اَلنُّعَاسُ، ﴿لَمْ يَتَسَنَّهْ﴾ [٢٥٩]: لَمْ

حضرت ابن جبیر نے فرمایا: كُرْسِيُّهُ سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔ بَسْطَةً کے معنی کثرت وفضیلت کے ہیں۔ أَفْرِغْ کا مفہوم ہے: نازل فرما۔ وَلَا يَئُودُهُ کے معنی ہیں: اس پر گراں نہیں گزرتا، جیسے کہا جاتا ہے: آدَنِي اس نے مجھے بوجھل بنا دیا، نیز اَلْآدُ اور اَلْأَيْدُ کے معنی ہیں: قوت۔ اَلسِّنَةُ

[1] صحیح مسلم، المساجد، حدیث: 628.

يَتَغَيَّرْ. ﴿فَبُهِتَ﴾ [٢٥٨]. ذَهَبَتْ حُجَّتُهُ. ﴿خَاوِيَةٌ﴾ [٢٥٩]: لَا أَنِيسَ فِيهَا. ﴿عُرُوشِهَا﴾: أَبْنِيَتِهَا. ﴿نُنشِزُهَا﴾ [٢٥٩]: نُخْرِجُهَا. ﴿إِعْصَارٌ﴾ [٢٦٦]: رِيحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ.

کے معنی ہیں: اونگھ۔ لَمْ يَتَسَنَّهْ کے معنی ہیں: اس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ فَبُهِتَ کے معنی ہیں کہ اس سے کوئی دلیل نہ بن پائی۔ خَاوِيَةٌ کے معنی ہیں: خالی جگہ جہاں کوئی غمگسار نہ ہو۔ عُرُوشِهَا کے معنی ہیں: اس کی بنیادیں۔ نُنْشِزُهَا کے معنی ہیں: ہم ان ہڈیوں کو نکالیں گے۔ إِعْصَارٌ سے مراد وہ شدید ہوا جو زمین سے آسمان کی طرف چلتی ہو، گویا وہ آگ بھرا ستون ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿صَلْدًا﴾ [٢٦٤]: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ: ﴿وَابِلٌ﴾ [٢٦٤]: مَطَرٌ شَدِيدٌ. اَلطَّلُّ: اَلنَّدَى، وَهٰذَا مَثَلُ عَمَلِ الْمُؤْمِنِ. ﴿يَتَسَنَّهْ﴾ [٢٥٩]: يَتَغَيَّرْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: صَلْدًا سے مراد (ایسا چٹیل پتھر) جس پر کوئی چیز نہ ٹکتی ہو۔ حضرت عکرمہ نے فرمایا: وَابِلٌ سے مراد موسلا دھار بارش اور طَلٌّ سے مراد شبنم ہے۔ اور یہاں ہر مومن کے عمل کی مثال بیان کی گئی ہے۔ يَتَسَنَّهْ سے مراد تغیر پذیر ہونا ہے۔

٤٥٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ: يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْإِمَامُ رَكْعَةً، وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوا، فَإِذَا صَلَّوْا - الَّذِينَ مَعَهُ - رَكْعَةً اسْتَأْخَرُوا مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَلَا يُسَلِّمُونَ. وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا، فَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَيَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ، فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ، أَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا.

[4535] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب نماز خوف کے متعلق دریافت کیا جاتا تو فرماتے: امام، مسلمانوں کی ایک جماعت کو لے کر خود آگے بڑھے اور انھیں ایک رکعت نماز پڑھائے۔ اس دوران میں مسلمانوں کی دوسری جماعت ان کے اور دشمن کے درمیان میں رہے اور یہ لوگ ابھی نماز میں شریک نہ ہوں۔ جب امام کے ساتھ والی جماعت ایک رکعت پڑھ لے تو سلام پھیرے بغیر پیچھے ہٹ کر ان لوگوں کی جگہ پر آ جائے جنھوں نے ابھی نماز نہیں پڑھی اور یہ لوگ آگے بڑھ کر امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کر لیں۔ پھر امام سلام پھیر دے گا، اس کی دو رکعت پوری ہو گئیں۔ اب امام کے سلام پھیرنے کے بعد دونوں گروہ اٹھ کر اپنی اپنی ایک رکعت پڑھ لیں، چنانچہ سب کی دو دو رکعت مکمل ہو جائیں گی، البتہ اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو ہر شخص جیسے ممکن ہو تنہائی میں پڑھ لے پیدل یا سوار، قبلے کی طرف رُخ ہو یا نہ ہو۔

قَالَ مَالِكٌ: قَالَ نَافِعٌ: لَا أُرَى عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٩٤٢]

امام مالک فرماتے ہیں کہ حضرت نافع بیان کرتے ہیں: مجھے یقین ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے یہ طریقۂ نماز رسول اللہ ﷺ سے سن کر ہی بیان کیا ہوگا۔

(٤٥) بَابٌ: ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا﴾ [٢٤٠]

باب: 45- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور اپنی بیویاں چھوڑ جائیں'' کا بیان

٤٥٣٦ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ: هٰذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ: ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿غَيْرَ إِخْرَاجٍ﴾ قَدْ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الْأُخْرٰى فَلِمَ تَكْتُبُهَا؟ قَالَ: تَدَعُهَا يَا ابْنَ أَخِي، لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ. قَالَ حُمَيْدٌ: أَوْ نَحْوَ هٰذَا. [راجع: ٤٥٣٠]

[4536] حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عثمان ؓ سے عرض کی کہ یہ آیت جو سورۂ بقرہ میں ہے: ''تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور اپنی بیویاں چھوڑ جائیں'' ان پر اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کرنا لازم ہے کہ انھیں خرچ دیا جائے اور انھیں ایک سال تک گھر سے نہ نکالا جائے۔'' اسے تو دوسری آیت نے منسوخ کر دیا ہے تو اب آپ اسے کیوں لکھتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اس موضوع کو چھوڑ دیں۔ میں قرآن کا کوئی لفظ اس کی جگہ سے نہیں بدل سکتا۔ (راویٔ حدیث) حمید کہتے ہیں کہ یا حضرت عثمان ؓ نے اس طرح کا کوئی اور جواب دیا۔

(٤٦) بَابٌ: ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَىٰ﴾ [٢٦٠]

باب: 46- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اس وقت کو یاد کرو جب حضرت ابراہیم نے کہا: اے میرے رب! مجھے دکھا کہ تو کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے؟'' کا بیان

﴿فَصُرْهُنَّ﴾: قَطِّعْهُنَّ.

فَصُرْهُنَّ کے معنی ہیں: پھر ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

٤٥٣٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَحْنُ

[4537] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم حضرت ابراہیم ؑ کی نسبت شک کے زیادہ لائق ہیں جبکہ انھوں نے کہا تھا: اے میرے رب! مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کیسے زندہ

أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ: ﴿رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَىٰ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي﴾ [٢٦٠]» [راجع: ٣٣٧٢]

کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: کیا تمھیں یقین نہیں ہے؟ کہا: کیوں نہیں، لیکن اس لیے کہ میرا دل (پوری طرح) مطمئن ہو جائے۔"

(٤٧) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ﴾ [٢٦٦].

باب: 47- ارشاد باری تعالیٰ: "کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو...... تاکہ تم غور وفکر کرو" کا بیان

٤٥٣٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَسَمِعْتُ أَخَاهُ أَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمًا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: فِيمَ تَرَوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ؟ ﴿أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ﴾ قَالُوا: اللهُ أَعْلَمُ، فَغَضِبَ عُمَرُ، فَقَالَ: قُولُوا: نَعْلَمُ، أَوْ لَا نَعْلَمُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِي نَفْسِي مِنْهَا شَيْءٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ عُمَرُ: يَا ابْنَ أَخِي! قُلْ وَلَا تَحْقِرْ نَفْسَكَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ضُرِبَتْ مَثَلًا لِعَمَلٍ. قَالَ عُمَرُ: أَيُّ عَمَلٍ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لِعَمَلٍ، قَالَ عُمَرُ: لِرَجُلٍ غَنِيٍّ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ بَعَثَ اللهُ لَهُ الشَّيْطَانَ فَعَمِلَ بِالْمَعَاصِي، حَتَّى أَغْرَقَ أَعْمَالَهُ. ﴿فَصُرْهُنَّ﴾: قَطِّعْهُنَّ.

[4538] عبید بن عمیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا کہ تمھارے خیال کے مطابق درج ذیل آیت کس معاملے کے متعلق نازل ہوئی تھی؟ "کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اس کا ایک باغ ہو......" صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غصے میں آ کر کہا: یہ کیا بات ہوئی؟ صاف کہو کہ ہمیں معلوم ہے یا معلوم نہیں۔ اس وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے: امیر المؤمنین! میرے دل میں ایک بات آئی ہے۔ آپ نے فرمایا: میرے بھتیجے! بیان کرو اور خود کو حقیر نہ خیال کرو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس آیت میں عمل کی مثال بیان کی گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون سے عمل کی مثال بیان کی گئی ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: بس عمل کی مثال ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: یہ ایک مال دار شخص کی مثال ہے جو اللہ کی اطاعت میں عمل کرتا رہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس پر شیطان کو غالب کر دیتا ہے تو وہ گناہوں میں مصروف ہو جاتا ہے اور اس کے نیک اعمال سب کے سب فنا ہو جاتے ہیں۔ "فَصُرْهُنَّ" کے معنی ہیں: ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

(٤٨) بَابٌ: ﴿لَا يَسْـَٔلُونَ ٱلنَّاسَ إِلۡحَافٗا﴾ [٢٧٣]

باب: 48- ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے'' کی تفسیر

يُقَالُ: أَلْحَفَ عَلَيَّ وَأَلَحَّ عَلَيَّ، وَأَحْفَانِي بِالْمَسْأَلَةِ. [﴿فَيُحۡفِكُمۡ﴾ [محمد:٣٧]: يُجْهِدْكُمْ].

عربی زبان میں أَلْحَفَ عَلَيَّ، أَلَحَّ عَلَيَّ اور أَحْفَانِي بِالْمَسْأَلَةِ استعمال ہوتا ہے۔ ان کے معنی ہیں: اس نے مجھ سے بہت اصرار کیا اور انتہائی گریہ زاری سے پیچھے لگ کر مانگا۔ فَيُحْفِكُمْ کے معنی ہیں: وہ تم سے اصرار کرے۔

٤٥٣٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَمِرٍ: أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَا اللُّقْمَةُ وَلَا اللُّقْمَتَانِ، إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ، اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ»، يَعْنِي قَوْلَهُ تَعَالٰى: ﴿لَا يَسْـَٔلُونَ ٱلنَّاسَ إِلۡحَافٗا﴾. [راجع: ١٤٧٦]

[4539] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسکین وہ نہیں جسے ایک یا دو کھجوریں اور ایک یا دو لقمے در بدر پھرنے پر مجبور کر دیں بلکہ مسکین وہ ہے جو کسی سے سوال نہ کرے۔ اگر تم مطلب سمجھنا چاہو تو اس آیت کو پڑھ لو: ''وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے۔''

(٤٩) بَابٌ: ﴿وَأَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلۡبَيۡعَ وَحَرَّمَ ٱلرِّبَوٰاْ﴾ [٢٧٥]

باب: 49- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے'' کا بیان

﴿ٱلۡمَسِّ﴾: اَلْجُنُونِ

اَلْمَسّ کے معنی ہیں: جنون، یعنی دیوانگی۔

٤٥٤٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا، فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ. [راجع: ٤٥٩]

[4540] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب سود کے متعلق سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے وہ لوگوں کو پڑھ کر سنائیں پھر آپ نے شراب کی خرید و فروخت کی حرمت کا بھی اعلان فرمایا۔

فائدہ: یہاں ایک اشکال ہے کہ شراب کی حرمت تو غزوۂ اُحد کے فوراً بعد نازل ہوئی تھی اور اسی وقت اس کی خرید و فروخت بھی حرام ٹھہری تھی تو اس موقع پر تجارت خمر کی حرمت کا اعلان چہ معنی دارد؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت تجارت خمر کے اعلان سے مقصود اس کی قباحت و برائی اور سنگینی کو ظاہر کرنا تھا۔ گویا سود اور شراب سنگینی اور شناعت میں ایک جیسے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس وقت مجمع میں رسول اللہ ﷺ نے کچھ ایسے لوگ محسوس کیے ہوں جنھیں تجارت خمر کی حرمت کا علم نہ ہو، اس لیے آپ نے دوبارہ اعلان فرما دیا۔

(٥٠) بَابٌ: ﴿يَمْحَقُ ٱللَّهُ ٱلرِّبَوٰا۟﴾ [٢٧٦]

باب: 50- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے'' کا بیان

يُذْهِبُهُ

يَمْحَقُ کے معنی ہیں: يُذْهِبُهُ، یعنی اللہ تعالیٰ اسے دور کرتا ہے اور ختم کرتا ہے۔

٤٥٤١ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ: سَمِعْتُ أَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَلَاهُنَّ فِي الْمَسْجِدِ، فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ. [راجع: ٤٥٩]

[4541] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور انھیں مسجد میں تلاوت فرمایا۔ پھر آپ نے تجارت خمر کو بھی حرام قرار دیا۔

(٥١) بَابٌ: ﴿فَأْذَنُوا۟ بِحَرْبٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ﴾ [٢٧٩]

باب: 51- ارشاد باری تعالیٰ: ''(اگر تم سود سے باز نہیں آؤ گے) تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمھارے خلاف اعلانِ جنگ ہے'' کا بیان

فَاعْلَمُوا

فَأْذَنُوا کے معنی ہیں: آگاہ ہو جاؤ اور جان لو۔

٤٥٤٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ

[4542] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو نبی ﷺ نے مسجد میں جا کر انھیں تلاوت فرمایا۔ پھر آپ نے شراب کی سوداگری بھی حرام کر دی۔

النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، وَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ. [راجع: ٤٥٩]

(٥٢) [بَابُ:] ﴿وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ﴾ [٢٨٠] الْآيَةَ.

باب: 52- ارشاد باری تعالیٰ: ''اگر (مقروض) تنگدست ہے تو اس کی آسودہ حالی تک مہلت دینی چاہیے'' کا بیان

وضاحت: اس آیت میں مقروض کو مہلت دینے بلکہ رأس المال کو صدقہ کر دینے کی ترغیب ہے۔ جب اصل مال کے متعلق یہ حکم ہے تو اصل مال سے زائد بطور سود لینے کی کیسے اجازت ہو سکتی ہے، اس لیے یہ آیت بھی حرمت سود کے سلسلے میں ہے۔

٤٥٤٣ - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا، ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ. [راجع: ٤٥٩]

[4543] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہمیں وہ آیات پڑھ کر سنائیں۔ اس کے بعد آپ نے شراب کی تجارت کو حرام قرار دینے کا اعلان فرمایا۔

(٥٣) بَابُ: ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ﴾ [٢٨١].

باب: 53- ارشاد باری تعالیٰ: ''اس دن سے ڈرتے رہو جس دن تم سب کو اللہ کے حضور لوٹنا ہے'' کا بیان

٤٥٤٤ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ آيَةُ الرِّبَا.

[4544] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ پر آخری آیت جو نازل ہوئی وہ سود کے متعلق تھی۔

فائدہ: واضح رہے کہ اس آیت کو جو آخری آیت کہا گیا ہے وہ متعلقات ربا کے لحاظ سے ہے اور ربا کی اصل حرمت تو اس آیت کے نزول سے بہت پہلے نازل ہو چکی تھی جیسا کہ واقعہ اُحد کے ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! دگنا چوگنا کر کے سود مت کھاؤ۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم نجات پا سکو۔''[1] مختلف صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے اپنے علم کے اعتبار سے

1 آل عمران 130:3.

مختلف آیات کو آخری آیت قرار دیا ہے، ان میں کوئی تضاد نہیں۔

(٥٤) بَابٌ: ﴿وَإِن تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ﴾ الْآيَةَ [٢٨٤].

باب: 54- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے، خواہ تم اسے چھپاؤ یا ظاہر کرو (اللہ تم سے اس کا حساب لے گا)'' کی تفسیر

٤٥٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ: ﴿وَإِن تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ﴾ الْآيَةَ. [انظر: ٤٥٤٦]

[4545] حضرت مروان اصفر سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ کے ایک صحابی، یعنی عبداللہ بن عمر ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ آیت کریمہ: ''خواہ تم اپنے خیال کو ظاہر کر دو یا چھپائے رکھو......'' منسوخ ہو چکی ہے۔

فائدہ: اس آیت کا ناسخ درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی وسعت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔''[1]

(٥٥) بَابٌ: ﴿ءَامَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِۦ﴾ [٢٨٥].

باب: 55- ارشاد باری تعالیٰ: ''رسول پر جو کچھ اس کے رب کی طرف سے نازل ہوا وہ اس پر ایمان لایا'' کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿إِصْرًا﴾ [٢٨٦]: عَهْدًا. وَيُقَالُ: ﴿غُفْرَانَكَ﴾ [٢٨٥]: مَغْفِرَتَكَ، فَاغْفِرْ لَنَا.

حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں: إِصْرًا کے معنی ہیں: عہد و پیمان۔ اور غُفْرَانَكَ کے معنی ہیں: تیری مغفرت، یعنی ہمیں بخش دے۔

٤٥٤٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ - قَالَ: أَحْسِبُهُ ابْنَ عُمَرَ - ﴿وَإِن تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ﴾ قَالَ: نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا. [راجع: ٤٥٤٥]

[4546] حضرت مروان اصفر سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ؓ میں سے کسی ایک سے بیان کرتے ہیں...... میرے خیال کے مطابق وہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہیں...... انھوں نے فرمایا: ﴿وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ﴾ کو اس کے بعد والی آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔

[1] البقرہ 286:2.

فائدہ: بعد والی آیت سے مراد سورۂ بقرہ کی آخری آیت، یعنی مذکورہ آیت کے بعد والی آیت نمبر 286 ہے۔

(٣) سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 3۔ تفسیر سورۂ آل عمران

﴿تُقَـٰةً﴾ [٢٨] وَتَقِيَّةٌ وَاحِدَةٌ، ﴿صِرٌّ﴾ [١١٧]: بَرْدٌ. ﴿شَفَا حُفْرَةٍ﴾ [١٠٣]: مِثْلُ شَفَا الرَّكِيَّةِ وَهُوَ حَرْفُهَا. ﴿تُبَوِّئُ﴾ [١٢١]: تَتَّخِذُ مُعَسْكَرًا. ﴿رِبِّيُّونَ﴾ [١٤٦] الْجُمُوعُ، وَاحِدُهَا رِبِّيٌّ. ﴿تَحُسُّونَهُم﴾ [١٥٢]: تَسْتَأْصِلُونَهُمْ قَتْلًا. ﴿غُزًّى﴾ [١٥٦]: وَاحِدُهَا غَازٍ. ﴿سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا﴾ [١٨١]: سَنَحْفَظُ. ﴿نُزُلًا﴾ [١٩٨]: ثَوَابًا، وَيَجُوزُ: وَمُنْزَلٌ مِنْ عِنْدِ اللهِ كَقَوْلِكَ: أَنْزَلْتُهُ. ﴿وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ﴾ [١٤]: الْمُسَوَّمُ: الَّذِي لَهُ سِيمَاءُ بِعَلَامَةٍ أَوْ بِصُوفَةٍ أَوْ بِمَا كَانَ.

تُقٰةً اور تَقِيَّةٌ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں، یعنی بچاؤ کرنا۔ صِرٌّ ٹھنڈک، سردی۔ شَفَا حُفْرَةٍ کے معنی ہیں: گڑھے کا کنارہ جیسا کہ شَفَا الرَّكِيَّةِ کنویں کے کنارے کو کہتے ہیں۔ تُبَوِّئُ: تم لشکر کے لیے مورچے متعین کر رہے تھے۔ رِبِّيُّونَ جمع ہے۔ اس کا واحد رِبِّيٌّ ہے، یعنی اللہ والا۔ تَحُسُّوْنَهُمْ تم انھیں قتل کر کے جڑ سے اکھاڑ رہے تھے۔ غُزًّى اس کی واحد غَازٍ ہے۔ اللہ کے راستے میں لڑنے والا۔ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا کا مطلب ہے: ہم محفوظ کر لیں گے۔ نُزُلًا کے معنی ہیں: ثواب اور اجر۔ اللہ کی طرف سے ضیافت بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ آپ کہیں: أَنْزَلْتُهُ میں نے اس کی ضیافت کی۔ اَلْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ، اَلْمُسَوَّمُ نشان زدہ، جس کو کسی علامت، اون یا کسی بھی چیز سے نشان زدہ کیا گیا ہو۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ﴾ الْمُطَهَّمَةِ الْحِسَانِ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى: ﴿الْمُسَوَّمَةِ﴾: اَلرَّاعِيَةِ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: ﴿وَحَصُورًا﴾ [٣٩]: لَا يَأْتِي النِّسَاءَ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ: ﴿مِّن فَوْرِهِمْ﴾ [١٢٥]: غَضَبِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ﴾ [الروم:١٩] النُّطْفَةُ تَخْرُجُ مَيِّتَةً، وَيُخْرِجُ مِنْهَا الْحَيَّ. ﴿وَالْإِبْكَارِ﴾ [٤١]: أَوَّلُ الْفَجْرِ. وَالْعَشِيِّ: مَيْلُ الشَّمْسِ إِلٰى أَنْ تَغْرُبَ.

مجاہد نے اَلْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ کے معنی فربہ اور عمدہ گھوڑے کے کیے ہیں۔ سعید بن جبیر اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے کہا کہ اَلْمُسَوَّمَةِ کے معنی ہیں: چرنے والے۔ سعید بن جبیر نے کہا: وَحَصُوْرًا کے معنی ہیں: وہ شخص جو عورتوں کے پاس نہ آتا ہو۔ عکرمہ نے کہا: مِنْ فَوْرِهِمْ کے معنی ہیں: بدر کے دن اپنے غیظ و غضب کے ساتھ۔ مجاہد نے کہا: يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ کا مطلب ہے کہ نطفہ خارج ہوتا ہے تو غیر جاندار اور اس سے جاندار بچہ پیدا ہوتا ہے، نیز فرمایا: وَالْإِبْكَارِ سے مراد ابتدائے فجر اور وَالْعَشِيِّ سے مراد زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے۔

(١) [بَابٌ :] ﴿مِنْهُ ءَايَٰتٌ مُّحْكَمَٰتٌ﴾ [٧]

باب : 1- (ارشاد باری تعالیٰ :) ''اس کی کچھ آیات محکم ہیں'' کا بیان

قَالَ مُجَاهِدٌ: اَلْحَلَالُ وَالْحَرَامُ ﴿وَأُخَرُ مُتَشَٰبِهَٰتٌ﴾ يُصَدِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا يُضِلُّ بِهِۦٓ إِلَّا ٱلْفَٰسِقِينَ﴾ [البقرة:٢٦]، وَكَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿وَيَجْعَلُ ٱلرِّجْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ﴾ [يونس:١٠٠] وَكَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَٱلَّذِينَ ٱهْتَدَوْا۟ زَادَهُمْ هُدًى وَءَاتَىٰهُمْ تَقْوَىٰهُمْ﴾ [محمد:١٧].

مجاہد نے کہا: اس سے مراد حلال وحرام کی آیات ہیں۔ ''اور کچھ آیات متشابہ ہیں۔'' اس سے مراد وہ آیات جو ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اس سے صرف فاسق لوگ گمراہ ہوتے ہیں۔'' نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بے عقل لوگوں پر گندگی واقع کرتا ہے۔'' جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں مزید ہدایت سے ہمکنار کرتا ہے اور انھیں تقویٰ کی توفیق دیتا ہے۔''

﴿زَيْغٌ﴾: شَكٌّ ﴿فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَٰبَهَ مِنْهُ ٱبْتِغَآءَ ٱلْفِتْنَةِ﴾ اَلْمُشْتَبِهَاتِ ﴿وَٱلرَّٰسِخُونَ فِى ٱلْعِلْمِ﴾ يَعْلَمُونَ تَأْوِيلَهُ وَ﴿يَقُولُونَ ءَامَنَّا بِهِۦ﴾ اَلْآيَةَ.

زَیْغٌ کے معنی شک کے ہیں۔ ''اب جن کے دلوں میں کجی ہے وہ فتنہ انگیزی کی خاطر متشابہات ہی کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔'' اِبْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ سے مراد متشابہات کی پیروی ہے۔ اور ''جو لوگ علم میں رسوخ رکھتے ہیں'' وہ ان کی تاویل کو جانتے ہیں اور ''کہتے ہیں کہ ہم ان متشابہات پر ایمان لائے ہیں۔''

٤٥٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَلَا رَسُولُ اللهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿هُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ مِنْهُ ءَايَٰتٌ مُّحْكَمَٰتٌ هُنَّ أُمُّ ٱلْكِتَٰبِ وَأُخَرُ مُتَشَٰبِهَٰتٌ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَٰبَهَ مِنْهُ ٱبْتِغَآءَ ٱلْفِتْنَةِ وَٱبْتِغَآءَ تَأْوِيلِهِۦ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُۥٓ إِلَّا ٱللَّهُ وَٱلرَّٰسِخُونَ فِى ٱلْعِلْمِ يَقُولُونَ ءَامَنَّا بِهِۦ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّآ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ﴾ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِذَا

[4547] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''وہی تو ہے جس نے تم پر یہ کتاب نازل کی، جس میں سے کچھ آیات محکم ہیں وہی کتاب کی اصل بنیاد ہیں اور کچھ دوسری متشابہات، یعنی ملتی جلتی ہیں۔ پھر جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ ہے وہ فتنے کی تلاش میں ہمیشہ متشابہات ہی کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور انھیں معنی پہنانے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ ان کے حقیقی معنی اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، ہاں جو لوگ علم میں پختہ کار ہیں وہ کہتے ہیں: ہمارا ان پر ایمان ہے۔ یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہیں۔ اور حقیقت

رَأَيْتِ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ، فَأُولٰئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللهُ فَاحْذَرُوهُمْ».

یہ ہے کہ کسی چیز سے صحیح سبق تو صرف دانش مند ہی حاصل کرتے ہیں۔" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو قرآن کریم کی متشابہ آیات کا کھوج لگانے کی کوشش کرتے ہیں تو سمجھ لو کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کا نام اللہ تعالیٰ نے اصحاب زیغ رکھا ہے۔ ایسے لوگوں سے اجتناب کرو۔"

(٢) بَابٌ: ﴿وَإِنِّيٓ أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ﴾ [٣٦].

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) "میں اس (مریم علیہا السلام) کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں" کی تفسیر

٤٥٤٨ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ، فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا»، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَإِنِّيٓ أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ﴾. [راجع: ٣٢٨٦]

[4548] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے پیدا ہوتے ہی چھوتا ہے، چنانچہ شیطان کے چھونے سے بچہ چلانے لگتا ہے۔ البتہ حضرت مریم اور ان کے بیٹے کے ساتھ یہ معاملہ نہیں ہوا۔" پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: "میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔"

(٣) بَابٌ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُوْلَٰٓئِكَ لَا خَلَٰقَ﴾ لَا خَيْرَ ﴿لَهُمْ فِي ٱلْأٓخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [٧٧].

باب: 3- (ارشاد باری تعالیٰ:) "بے شک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی سی قیمت کے عوض بیچ ڈالتے ہیں تو ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں...... اور انھیں دکھ دینے والا عذاب ہوگا" کا بیان

مُؤْلِمٌ: مُوجِعٌ، مِنَ الْأَلَمِ، وَهُوَ فِي مَوْضِعِ مُفْعِلٍ.

لَا خَلَاقَ کے معنی ہیں: لَا خَيْرَ، یعنی ان کے لیے کوئی بھلائی نہیں ہوگی اور أَلِيمٌ بمعنی مُؤْلِمٌ ہے، یعنی تکلیف دینے

والا۔ یہ لفظ اَلَم سے مأخوذ ہے اور مُفْعِل، یعنی مؤلِم کی جگہ استعمال ہوا ہے۔

٤٥٤٩، ٤٥٥٠ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ يَمِينَ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَـٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَـٰٓئِكَ لَا خَلَـٰقَ لَهُمْ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، قَالَ: فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قُلْنَا: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فِيَّ أُنْزِلَتْ، كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِينُهُ»، فَقُلْتُ: إِذًا يَحْلِفَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ، يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ». [راجع: ٢٣٥٦، ٢٣٥٧]

[4550,4549] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مال روک دینے والی قسم اٹھائی تا کہ اس کے ذریعے سے کسی مسلمان کا مال کاٹ لے تو اللہ کے ساتھ اس کی ملاقات بایں حالت ہو گی کہ اللہ تعالیٰ اس پر انتہائی ناراض ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ''بے شک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی سی قیمت کے عوض بیچ ڈالتے ہیں تو ایسے لوگوں کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں'' آخر تک۔ ابووائل کہتے ہیں کہ اس دوران میں حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہنے لگے: تمھیں ابوعبدالرحمٰن کیا سنا رہے تھے؟ ہم نے کہا: انھوں نے ایسا ایسا بیان کیا ہے۔ حضرت اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آیت تو میرے متعلق نازل ہوئی تھی۔ میرے چچا کے بیٹے کی زمین میں میرا کنواں تھا (جس کا اس نے انکار کر دیا)۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''گواہ لاؤ یا پھر اس سے قسم لی جائے گی۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ تو قسم اٹھا لے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کا مال مار لینے کی نیت سے خواہ مخواہ جھوٹی قسم اٹھائے تو جب وہ اللہ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہو گا۔''

٤٥٥١ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ - هُوَ ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ -: سَمِعَ هُشَيْمًا: أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً فِي السُّوقِ، فَحَلَفَ فِيهَا لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا - مَا لَمْ يُعْطَهُ - لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ،

[4551] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے بازار میں سامان لگایا، پھر قسم اٹھائی کہ اسے اس سامان کے اتنے دام مل رہے تھے، حالانکہ اس شخص کو وہ قیمت نہیں دی گئی تھی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح کسی مسلمان کو اپنے دام تزویر میں پھنسائے (اسے ٹھگ لے۔) اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ

فَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَـٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. [راجع: ۲۰۸۸] بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ......﴾

فائدہ: حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ آیت کنویں کے معاملے میں حضرت اشعث رضی اللہ عنہ اور ان کے مخالف کے متعلق نازل ہوئی جبکہ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بازار میں ایک شخص نے سامان فروخت کرنے کی غرض سے جھوٹی قسم اٹھائی تو اس شخص کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ ان روایات میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ یہ آیت عام ہے اور اس کے نزول کا سبب دونوں واقعات ہو سکتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

٤٥٥٢ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَخْرِزَانِ فِي بَيْتٍ وَفِي الْحُجْرَةِ، فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَقَدْ أُنْفِذَ بِإِشْفًى فِي كَفِّهَا، فَادَّعَتْ عَلَى الْأُخْرَى فَرُفِعَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَذَهَبَ دِمَاءُ قَوْمٍ وَأَمْوَالُهُمْ، ذَكِّرُوهَا بِاللهِ وَاقْرَؤُوا عَلَيْهَا: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ﴾» فَذَكَّرُوهَا فَاعْتَرَفَتْ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ». [راجع: ۲٥۱٤]

[4552] حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ دو عورتیں کسی گھر یا حجرے میں موزے سیا کرتی تھیں۔ ان میں سے ایک عورت باہر نکلی تو اس کے ہاتھ میں موزے سینے والا سوآ چبھا ہوا تھا۔ اس نے دوسری عورت پر الزام لگایا۔ مقدمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں پیش ہوا تو آپ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''اگر صرف دعویٰ کی بنیاد پر لوگوں کے مطالبات تسلیم کیے جانے لگیں تو بہت لوگوں کا خون اور مال برباد ہو جائے۔'' اس عورت کو اللہ کی یاد دلاؤ اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھو: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ ......﴾ چنانچہ لوگوں نے اسے وعظ و نصیحت کی تو اس نے (اپنے جرم کا) اعتراف کر لیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''قسم مدعا علیہ پر ہوتی ہے۔''

فائدہ: معاملات میں قانون یہ ہے کہ دعویٰ کرنے والا گواہ پیش کرتا ہے اور اگر وہ گواہ پیش نہ کر سکے تو جس کے خلاف دعویٰ ہو وہ قسم دے کر اس الزام سے بری ہو سکتا ہے۔ بعض خاص حالات میں مدعی سے بھی قسم لے کر فیصلہ کیا جا سکتا ہے جیسا کہ قسامہ میں ہوتا ہے۔

(٤) بَابٌ: ﴿قُلْ يَـٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَـٰبِ تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ﴾ [٦٤].

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''(اے پیغمبر!) کہہ دیجیے: اے اہل کتاب! ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے درمیان اور تمھارے درمیان یکساں مسلم ہے، وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں'' کا بیان

﴿سَوَآءٍ﴾: قَصْدًا.

سَوَآءٍ قصد کے معنی میں ہے۔ اس سے یکساں اور مشترک چیز مراد ہے۔

٤٥٥٣ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مَعْمَرٍ. وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ مِنْ فِيهِ إِلٰى فِيَّ قَالَ: إِنْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى هِرَقْلَ، قَالَ: وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلٰى عَظِيمِ بُصْرٰى، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرٰى إِلٰى هِرَقْلَ، قَالَ: فَقَالَ هِرَقْلُ: هَلْ هُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ، فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: أَنَا، فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي، ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ: قُلْ لَهُمْ: إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَايْمُ اللهِ! لَوْلَا أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: سَلْهُ: كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ، قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا

[4553] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابوسفیان بن حرب نے میرے روبرو یہ بیان دیا: جس مدت کے دوران میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان (صلح حدیبیہ کا) معاہدہ ہوا تھا، میں ان دنوں ایک تجارتی سفر پر روانہ ہوا۔ جب میں ملک شام میں تھا تو نبی ﷺ کا ایک نامہ مبارک ہرقل کے پاس لایا گیا۔ حضرت دحیہ کلبی ؓ اسے لے کر آئے تھے۔ انھوں نے لا کر عظیم بصریٰ کے حوالے کر دیا تھا اور عظیم بصریٰ نے وہ خط ہرقل کو پہنچایا۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ ہرقل نے دریافت کیا: ہماری حدود سلطنت میں اسی مدعیٔ نبوت کی قوم کا کوئی آدمی موجود ہے؟ درباریوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ پھر مجھے قریش کے چند دوسرے لوگوں کی معیت میں بلایا گیا۔ جب ہم ہرقل کے دربار میں حاضر ہوئے تو اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھا لیا اور پوچھنے لگا: یہ شخص جو خود کو نبی کہتا ہے تم میں سے کون اس کا قریبی رشتہ دار ہے؟ ابوسفیان نے کہا: میں اس کا قریبی رشتہ دار ہوں، چنانچہ درباریوں نے مجھے اس کے بالکل سامنے اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا۔ اس کے بعد ہرقل نے ترجمان کو بلایا اور اسے کہا: ان سے کہو کہ میں اس شخص سے اس مدعیٔ نبوت کے متعلق کچھ سوالات کروں گا۔ اگر یہ غلط بیانی کرے تو تم لوگوں نے اسے جھٹلا دینا ہے۔ ابوسفیان کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر غلط بیانی کرنے کی بدنامی کا مجھے ڈر نہ ہوتا تو میں آپ کے متعلق ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا: اس سے پوچھو کہ تم لوگوں میں اس کا نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا: وہ اونچے نسب والا ہے۔ اس نے کہا: اس کے آباء و اجداد

قَالَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: أَيَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، قَالَ: يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا بَلْ يَزِيدُونَ، قَالَ: هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سُخْطَةً لَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ، قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ، قَالَ: قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا، قَالَ: وَاللهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ، قَالَ: فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فِيكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ، قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ. وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ، فَقُلْتَ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ، فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ، فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَزَعَمْتَ

میں سے کوئی بادشاہ تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: تو کیا تم اس کے دعوائے نبوت سے پہلے اسے جھوٹ سے متہم کرتے تھے؟ میں نے کہا: نہیں۔ کہنے لگا: اچھا یہ بتاؤ کہ مال دار لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے یا غریبوں نے؟ میں نے کہا: بلکہ اس کے پیروکار غریب و نادار ہیں۔ وہ کہنے لگا: کیا اس کے پیروکار (دن بہ دن) بڑھ رہے ہیں یا ان کی تعداد کم ہو رہی ہے؟ میں نے کہا: بلکہ ان کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ وہ کہنے لگا: کیا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس دین سے متنفر ہو کر مرتد بھی ہوا ہے؟ میں نے کہا: ہرگز نہیں۔ اس نے پوچھا: کیا تم لوگوں نے اس سے کوئی جنگ لڑی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ وہ کہنے لگا: پھر تمھاری اور اس کی جنگ کا نتیجہ کیا رہا؟ میں نے کہا: جنگ ہمارے اور اس کے درمیان برابر کی چوٹ ہے۔ کبھی وہ ہمیں زک پہنچا دیتا ہے اور کبھی ہم اسے نقصان سے دوچار کر دیتے ہیں۔ وہ کہنے لگا: کیا وہ بدعہدی بھی کرتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، البتہ اس وقت ہم نے اس کے ساتھ صلح کا معاہدہ کر رکھا ہے، معلوم نہیں وہ اس میں کیا کرے گا؟ ابوسفیان کہتے ہیں: مجھے اس جملے کے علاوہ اپنی طرف سے کوئی اور بات داخل کرنے کا موقع نہ ملا۔ ہرقل کہنے لگا: کیا یہ بات (دعوائے نبوت) اس سے پہلے بھی کسی نے کہی تھی؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ اس کے بعد ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ تم اس شخص سے کہو: میں نے تم سے اس شخص کا نسب پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ اونچے نسب کا حامل ہے۔ واقعی دستور بھی یہی ہے کہ انبیاء ﷺ ہمیشہ اپنی قوم کے اونچے نسب ہی سے بھیجے جاتے ہیں۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ آیا اس کے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ تو تم نے اس بات کا انکار کیا۔ میں کہتا

أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ، فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا، يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ، قُلْتُ: رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ.

ہوں: اگر اس کے بزرگوں میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہوتا تو میں کہتا کہ یہ شخص اپنی خاندانی سلطنت کا طلب گار ہے۔ پھر میں نے تم سے اس کے پیروکاروں کی نسبت سوال کیا کہ وہ قوم کے کمزور لوگ ہیں یا معزز حضرات؟ تمھارا جواب تھا کہ اس کی پیروی کرنے والے کمزور و ناتواں ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ پیغمبروں کے پیروکار اکثر ایسے ہی لوگ ہوا کرتے ہیں۔ پھر میرا سوال تھا کہ تم نے کبھی اس پر دعوائے نبوت سے پہلے جھوٹ کا شبہ کیا ہے تو تمھارا جواب انکار میں تھا۔ تب میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ ایسا تو ممکن نہیں کہ وہ لوگوں پر کذب بیانی سے اجتناب کرے لیکن اللہ پر جھوٹ باندھتا پھرے۔ اور میں نے تم سے یہ بھی دریافت کیا کہ کبھی کوئی شخص اس کے دین میں داخل ہو کر نفرت کرتے ہوئے مرتد بھی ہوا ہے تو تمھارا جواب نفی میں تھا۔ بہرحال ایمان چیز ہی ایسی ہے جب اس کی چاشنی دل کے نہاں خانے میں اتر جاتی ہے تو نکلتی نہیں۔ میں نے یہ بھی پوچھا کہ وہ لوگ بڑھ رہے ہیں یا روبہ انحطاط ہیں؟ تو تم نے جواب دیا کہ ان کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ واقعی ایمان کا معاملہ ایسا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ پایۂ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے۔ میں نے تم سے یہ بھی پوچھا کہ کبھی تمھاری اس سے جنگ ہوئی ہے؟ تم نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ لڑائی تمھارے اور اس کے درمیان برابر کی چوٹ ہے۔ کبھی وہ تمھیں نقصان سے دوچار کر دیتے ہیں اور کبھی تم انھیں زک پہنچا دیتے ہو۔ اسی طرح رسولوں کو آزمائش میں ڈالا جاتا ہے لیکن آخر کار انجام انھی کے حق میں ہوتا ہے۔ میں نے تم سے پوچھا: کیا اس نے کبھی بدعہدی کی ہے؟ تم نے اس کا بھی انکار کیا ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ پیغمبر عہد شکنی نہیں کیا کرتے۔ میرا سوال تھا: آیا اس سے قبل بھی کسی

نے ایسی بات کہی تھی۔ تم نے بتایا کہ نہیں۔ میں کہتا ہوں: اگر یہ بات اس سے پہلے کسی اور نے کہی ہوتی تو میں کہتا کہ یہ شخص ایک ایسی بات کی نقالی کر رہا ہے جو اس سے قبل کہی جا چکی ہے۔

قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِمَ يَأْمُرُكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ، قَالَ: إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ، وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ، قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ:

ابوسفیان نے کہا: بعدازاں اس نے دریافت کیا: وہ تمھیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ میں نے جواب دیا: وہ ہمیں نماز، زکاۃ، صلہ رحمی اور پاکدامنی اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ تب ہرقل نے کہا: جو کچھ تم نے اس کے متعلق بتایا ہے اگر وہ برحق ہے تو وہ یقیناً نبی ہے۔ مجھے اس بات کا علم تھا کہ ایک نبی آنے والا ہے، لیکن میرا یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہو گا۔ اگر مجھے یقین ہو کہ میں اس کے پاس پہنچ سکوں گا تو ضرور اس سے ملاقات کو اپنے لیے سعادت خیال کرتا۔ اگر میں اس کے پاس حاضر ہو سکوں تو ضرور اس کے پاؤں دھو کر اس کی خدمت بجا لاؤں، نیز عنقریب اس شخص کی حکومت میرے ان دو قدموں تک پہنچ کر رہے گی۔ اس کے بعد ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا نامۂ مبارک منگوایا، اسے پڑھا تو اس میں یہ لکھا تھا:

«بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ: سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ، وَ﴿يَـٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَـٰبِ تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿ٱشْهَدُوا۟ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾». فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے روم کے بادشاہ ہرقل کے نام: اس شخص پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اما بعد! میں تجھے کلمۂ اسلام (لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی دعوت دیتا ہوں۔ مسلمان ہو جاؤ تو محفوظ رہو گے۔ اللہ تعالیٰ تجھے دو چند اجر دے گا۔ اگر تم یہ بات نہیں مانو گے تو تمھاری رعایا کا گناہ بھی تم پر ہو گا۔ اور ''اے اہل کتاب! ایسی بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے درمیان اور تمھارے درمیان یکساں

اللَّغَطُ، وَأُمِرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ، فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ، حَتَّى أَدْخَلَ اللهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ.

مسلم ہے۔ ہم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں...... گواہ رہو کہ ہم تو فرمانبردار ہیں۔" جب ہرقل پڑھ چکا تو دربار میں آوازیں بلند ہونے لگیں اور بہت شور وغل اٹھا اور ہمیں باہر نکال دیا گیا۔ میں نے باہر آ کر اپنے ساتھیوں سے کہا: ابو کبشہ کے بیٹے کا معاملہ تو بڑا زور پکڑ گیا ہے۔ اس سے تو شاہ روم بھی خوفزدہ ہے۔ اس روز کے بعد مجھے برابر یقین رہا کہ رسول اللہ ﷺ ضرور غالب آ کر رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام جاگزیں کر دیا۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَدَعَا هِرَقْلُ عُظَمَاءَ الرُّومِ فَجَمَعَهُمْ فِي دَارٍ لَهُ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الرُّومِ! هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرَّشَدِ آخِرَ الْأَبَدِ، وَأَنْ يَثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ؟ قَالَ: فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ، فَقَالَ: عَلَيَّ بِهِمْ، فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ: إِنِّي إِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، فَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكُمُ الَّذِي أَحْبَبْتُ، فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ.

[راجع: ٧]

امام زہری کہتے ہیں: پھر ہرقل نے روم کے بڑے بڑے سرداروں کو دعوت دی اور انھیں اپنے ایک خاص محل میں اکٹھا کیا، پھر ان سے کہا: کیا تم اپنی کامیابی، بھلائی اور ہمیشہ کے لیے اپنی بادشاہت پر قائم رہنا چاہتے ہو؟ (تو اسلام قبول کر لو)۔ راوی کہتا ہے: یہ اعلانِ حق سنتے ہی وہ لوگ جنگلی گدھوں کی طرح بدکتے ہوئے دروازوں کی طرف دوڑے۔ دیکھا تو وہ بند تھے۔ اس کے بعد ہرقل نے حکم دیا کہ انھیں میرے پاس واپس لاؤ۔ پھر اس نے ان سب کو بلا کر کہا: میں تمھارا امتحان لینا چاہتا تھا کہ اپنے دین پر کس قدر مضبوط ہو سو وہ میں دیکھ چکا ہوں۔ تمھاری یہ پختگی مجھے بہت پسند آئی۔ اس پر سب حاضرین خوش ہو گئے اور اسے سجدہ کیا۔

(٥) بَابٌ: ﴿لَن تَنَالُوا۟ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۟ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ الْآيَةَ [٩٢].

باب: 5- (ارشاد باری تعالیٰ:) "تم اس وقت تک اصل نیکی حاصل نہ کر سکو گے جب تک وہ کچھ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جو تمھیں محبوب ہو" کی تفسیر

٤٥٥٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ

[4554] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مدینہ طیبہ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سب

سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ نَخْلًا، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءُ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، فَلَمَّا أُنْزِلَتْ: ﴿لَن تَنَالُواْ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُواْ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾، قَامَ أَبُو طَلْحَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ يَقُولُ: ﴿لَن تَنَالُواْ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُواْ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلَّهِ، أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَايِحٌ، ذٰلِكَ مَالٌ رَايِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ»، قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ.

انصار سے زیادہ کھجوروں کے باغات تھے۔ اور ''بیرحاء'' نامی باغ انھیں اپنی جائیداد میں سب سے زیادہ عزیز تھا۔ یہ مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا اور خود رسول اللہ ﷺ اس باغ میں تشریف لے جاتے اور اس کا شیریں اور عمدہ پانی نوش جاں فرمایا کرتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''جب تک تم اپنی پسندیدہ اور مرغوب چیز کو خرچ نہیں کرو گے نیکی کو نہ پا سکو گے۔'' مجھے اپنی جائیداد میں سب سے زیادہ عزیز ''بیرحاء'' ہے اور یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ میں اللہ سے اس کے اجر و ثواب اور اس کے ہاں اس کے ذخیرہ بننے کی امید رکھتا ہوں۔ اللہ کے رسول! آپ جہاں مناسب خیال کریں اسے خرچ کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت خوب! یہ مال و دولت فنا ہونے والا اور زوال پذیر ہے، میں نے تمھاری بات سن لی ہے، میرا خیال ہے کہ تم اسے اپنے رشتے داروں میں تقسیم کر دو۔'' حضرت ابوطلحہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں ایسا ہی کروں گا، چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: «ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ».

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ مال تو بہت ہی نفع بخش (رابح) بن گیا ہے۔''

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ: «مَالٌ رَايِحٌ». [راجع: ١٤٦١]

یحییٰ بن یحییٰ بھی امام مالک سے مَالٌ رَایِحٌ کے الفاظ ذکر کرتے ہیں۔

٤٥٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيٍّ وَأَنَا أَقْرَبُ إِلَيْهِ، وَلَمْ يَجْعَلْ لِي مِنْهَا شَيْئًا. [راجع: ١٤٦١]

[4555] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما میں تقسیم کر دیا جبکہ میں ان کا زیادہ قریبی تھا لیکن انھوں نے مجھے اس میں سے کچھ نہ دیا۔

فائدہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، اس بنا پر وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اپنا بیٹا ہی سمجھتے تھے۔ غالباً اسی وجہ سے انھیں باغ میں سے کچھ نہ دیا۔

(٦) بَابٌ: ﴿قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ﴾ [آل عمران: ٩٣]

باب: 6- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''آپ ان سے کہہ دیں کہ اگر تم سچے ہو تو تورات لے آؤ پھر اسے پڑھو'' کا بیان

٤٥٥٦ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْيَهُودَ جَاؤُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ: «كَيْفَ تَفْعَلُونَ بِمَنْ زَنٰى مِنْكُمْ؟» قَالُوا: نُحَمِّمُهُمَا وَنَضْرِبُهُمَا، فَقَالَ: «لَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ؟» فَقَالُوا: لَا نَجِدُ فِيهَا شَيْئًا، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ، فَوَضَعَ مِدْرَاسُهَا، الَّذِي يُدَرِّسُهَا مِنْهُمْ، كَفَّهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ، فَطَفِقَ يَقْرَأُ مَا دُونَ يَدِهِ وَمَا وَرَاءَهَا وَلَا يَقْرَأُ آيَةَ الرَّجْمِ، فَنَزَعَ يَدَهُ عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِكَ قَالُوا: هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ مَوْضِعُ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ.

قَالَ: فَرَأَيْتُ صَاحِبَهَا يَجْنَأُ عَلَيْهَا يَقِيهَا الْحِجَارَةَ. [راجع: ١٣٢٩]

[4556] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں چند یہودی اپنے ایک مرد اور عورت کو لے کر حاضر ہوئے۔ ان دونوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ آپ نے ان یہودیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''تم میں سے کوئی زنا کا مرتکب ہو تو تم اس سے کیا سلوک کرتے ہو؟'' انھوں نے جواب دیا کہ ہم ان کا منہ کالا کر دیتے ہیں اور انھیں مارتے پیٹتے ہیں۔ آپ گویا ہوئے: ''کیا تمھیں تورات میں رجم کا حکم نہیں ملا؟'' وہ کہنے لگے: ہمیں تو اس میں ایسا کوئی حکم نہیں ملا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بول اٹھے اور ان سے کہنے لگے: تم جھوٹے ہو۔ تورات لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو۔ تورات لائی گئی تو ان کے بڑے مدرس نے جو انھیں تورات پڑھایا کرتا تھا اپنا ہاتھ آیت رجم پر رکھ دیا، پھر آگے پیچھے سے پڑھنے لگا اور آیت رجم نہیں پڑھتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے آیت رجم سے اس کا ہاتھ کھینچا (ہٹایا) اور فرمایا: یہ کیا ہے؟ جب یہودیوں نے آیت رجم دیکھی تو کہنے لگے: واقعی یہ تو آیت رجم ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان دونوں کے متعلق حکم جاری فرمایا اور انھیں قریب ہی مسجد کے پاس جہاں جنازے رکھے جاتے تھے رجم کر دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے اس عورت کے آشنا کو دیکھا کہ وہ اپنی داشتہ کو پتھروں سے

بچانے کے لیے اس پر جھکا جا رہا تھا۔

(٧) بَابٌ : ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ [١١٠]

باب: 7- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کیے گئے ہو'' کا بیان

٤٥٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ قَالَ: خَيْرَ النَّاسِ لِلنَّاسِ، تَأْتُونَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِي أَعْنَاقِهِمْ، حَتَّى يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ. [راجع: ٣٠١٠]

[4557] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے آیت کریمہ ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: تم سب لوگوں میں سے تمام لوگوں کے لیے بہتر ہو کیونکہ تم انھیں، ان کی گردنوں میں زنجیریں ڈال کر لے آتے ہو جس کی بدولت وہ حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے ہیں۔

(٨) بَابٌ : ﴿إِذْ هَمَّت طَّآئِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا﴾ [١٢٢]

باب: 8- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جب تم میں سے دو جماعتیں پست ہمتی کا ارادہ کر چکی تھیں'' کا بیان

٤٥٥٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: فِينَا نَزَلَتْ: ﴿إِذْ هَمَّت طَّآئِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا وَٱللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾ قَالَ: نَحْنُ الطَّائِفَتَانِ، بَنُو حَارِثَةَ وَبَنُو سَلِمَةَ وَمَا نُحِبُّ - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: وَمَا يَسُرُّنِي - أَنَّهَا لَمْ تُنْزَلْ لِقَوْلِ اللهِ: ﴿وَٱللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾. [راجع: ٤٠٥١]

[4558] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: درج ذیل آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی: ﴿إِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا﴾ دو گروہوں سے مراد ہم، یعنی بنو حارثہ اور بنوسلمہ ہیں، تاہم ہمیں یہ بات پسند نہیں کہ یہ آیت نازل نہ ہوتی کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اللہ تعالیٰ ان دونوں گروہوں کا سرپرست ہے۔''

فائدہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ اس آیت میں ہمارے بودے پن کا ذکر ہے لیکن اس فضیلت کے سامنے ہمیں اپنے اس عیب کے فاش ہونے کا بالکل ملال نہیں، اس لیے کہ اس میں ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی سرپرستی کا بھی ذکر ہے۔

(٩) بَابٌ : ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ [١٢٨]

باب: 9- (ارشاد باری تعالیٰ: ''اے پیغمبر!) آپ کے اختیار میں کچھ نہیں'' کی تفسیر

٤٥٥٩ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا» بَعْدَمَا يَقُولُ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَىْءٌ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ﴾.

رَوَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[راجع: ٤٠٦٩]

[4559] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ جب نماز فجر کی دوسری رکعت سے سر اٹھاتے تو دعا کرتے: ''اے اللہ! فلاں، فلاں اور فلاں پر لعنت فرما۔'' یہ الفاظ آپ [سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ] کہنے کے بعد کہا کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اے نبی! آپ کے اختیار میں کچھ نہیں (اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے چاہے تو انھیں عذاب دے) بلاشبہ وہ ظالم ہیں۔''

اس روایت کو اسحاق بن راشد نے بھی زہری سے بیان کیا ہے۔

٤٥٦٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلٰى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَرُبَّمَا قَالَ - إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ» - اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ»، يَجْهَرُ بِذٰلِكَ، وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ: «اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا» لِأَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللهُ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَىْءٌ﴾ [الآية]. [راجع: ٧٩٧]

[4560] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی پر بددعا کرنا چاہتے یا کسی کے لیے دعا کرنا چاہتے تو بعد از رکوع قنوت کیا کرتے۔ متعدد مرتبہ آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے بعد یہ دعا کی: ''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابو ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلۂ مضر پر اپنی گرفت سخت کر دے اور انھیں ایسی قحط سالی سے دو چار کر دے جیسی زمانۂ یوسف ؑ میں ہوئی تھی۔'' آپ یہ بددعا بآواز بلند کیا کرتے تھے۔ نماز فجر کی بعض رکعات میں آپ اس طرح بددعا کرتے تھے: ''اے اللہ! فلاں اور فلاں پر لعنت کر۔'' عرب کے چند قبائل کا نام لیا کرتے تھے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾

(١٠) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَٱلرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِىٓ أُخْرَىٰكُمْ﴾ [١٥٣]

باب: 10- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور رسول، تمھارے پیچھے سے تمھیں پکار رہا تھا'' کا بیان

وَهُوَ تَأْنِيثُ آخِرِكُمْ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿إِحْدَى ٱلْحُسْنَيَيْنِ﴾ [التوبة:٥٢]: فَتْحًا أَوْ شَهَادَةً.

أُخْرَاكُمْ، آخِرُكُمْ کی تانیث ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ سے مراد فتح یا شہادت ہے۔

٤٥٦١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ، فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ، وَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا. [راجع: ٣٠٣٩]

[4561] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے غزوۂ اُحد میں حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو (تیز اندازوں کے) پیدل دستے پر امیر مقرر فرمایا۔ اس دن بہت سے مسلمان شکست خوردہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ یہ آیت کریمہ اسی کے متعلق نازل ہوئی: جبکہ رسول تمھیں تمھارے پیچھے سے بلا رہا تھا...... اس وقت نبی ﷺ کے ہمراہ صرف بارہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم باقی رہ گئے تھے۔

(١١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿أَمَنَةً نُّعَاسًا﴾ [١٥٤]

باب: 11- ارشاد باری تعالیٰ: ''اونگھ کی شکل میں طمانیت (نازل کی)'' کا بیان

٤٥٦٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ: أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ: غَشِيَنَا النُّعَاسُ وَنَحْنُ فِي مَصَافِّنَا يَوْمَ أُحُدٍ، قَالَ: فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَآخُذُهُ، وَيَسْقُطُ وَآخُذُهُ. [راجع: ٤٠٦٨]

[4562] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد میں جب ہم صفیں باندھے کھڑے تھے تو ہم پر غنودگی طاری ہونے لگی۔ پھر میرے ہاتھ سے میری تلوار چھوٹ چھوٹ جاتی تھی اور میں اسے تھامتا تھا، وہ پھر گرنے کو ہوتی اور میں پھر اسے تھام لیتا۔

(١٢) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ٱلَّذِينَ ٱسْتَجَابُوا۟ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ مِنۢ بَعْدِ مَآ أَصَابَهُمُ ٱلْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا۟ مِنْهُمْ وَٱتَّقَوْا۟ أَجْرٌ عَظِيمٌ﴾ [١٧٢]

باب: 12- ارشاد باری تعالیٰ: ''جنھوں نے زخم پہنچنے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر لبیک کہا، ان میں جو لوگ نیک کردار اور پرہیز گار ہیں ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے'' کی تفسیر

﴿ٱلْقَرْحُ﴾: الْجِرَاحُ. ﴿ٱسْتَجَابُوا۟﴾:

اَلْقَرْحُ کے معنی ہیں: اَلْجِرَاحُ، یعنی زخم۔ اِسْتَجَابُوْا

أَجَابُوا، وَ﴿يَسْتَجِيبُ﴾ [الأنعام: ٣٦]: يُجِيبُ.

بمعنى أجابوا، یعنی انھوں نے قبول کیا جیسا کہ یَسْتَجِیبُ بمعنی یُجِیبُ ہے، یعنی وہ قبول کرتا ہے۔

وضاحت: جب اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کو جو صدمہ پہنچا تھا وہ پہنچ چکا اور مشرکین مکہ کو لوٹ گئے تو آپ کو خطرہ محسوس ہوا کہ مبادا وہ لوٹ کر پھر حملہ آور ہوں، لہٰذا آپ نے فرمایا: ''کون ان کافروں کا تعاقب کرتا ہے؟'' آپ کا ارشاد سن کر ستر آدمی تعاقب کے لیے تیار ہو گئے جن میں سیدنا ابوبکر اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما بھی تھے۔[1]

(١٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿ٱلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ ٱلنَّاسُ إِنَّ ٱلنَّاسَ قَدْ جَمَعُوا۟ لَكُمْ فَٱخْشَوْهُمْ﴾ [١٧٣].

باب: 13- ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ لوگ کہ جب لوگوں نے ان سے کہا: دشمن نے تمھارے مقابلے میں ایک بہت بڑا لشکر تیار کر رکھا ہے، لہٰذا ان سے ڈرو'' کی تفسیر

٤٥٦٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أُرَاهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿حَسْبُنَا ٱللَّهُ وَنِعْمَ ٱلْوَكِيلُ﴾ قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ ﷺ حِينَ قَالُوا: ﴿إِنَّ ٱلنَّاسَ قَدْ جَمَعُوا۟ لَكُمْ فَٱخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَٰنًا وَقَالُوا۟ حَسْبُنَا ٱللَّهُ وَنِعْمَ ٱلْوَكِيلُ﴾. [انظر: ٤٥٦٤]

[4563] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو انھوں نے کہا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ اور محمد ﷺ نے یہ کلمہ اس وقت کہا جب منافقین نے افواہ پھیلائی کہ ''لوگوں نے آپ سے لڑنے کے لیے بہت بڑا لشکر تیار کر رکھا ہے، لہٰذا ان سے ڈرو۔'' یہ خبر سن کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان بڑھ گیا اور انھوں نے بھی یہی کہا: ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔''

٤٥٦٤ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ آخِرَ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ: حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ. [راجع: ٤٥٦٣]

[4564] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو آخری کلمات جو آپ کی زبان سے نکلے وہ یہ تھے: ''مجھے اللہ کافی ہے جو بہترین کارساز ہے۔''

(١٤) بَابٌ: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ﴾ [١٨٠] الْآيَةَ

باب: 14- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے بہت کچھ دیا ہے اور وہ اس میں بخل کرتے ہیں تو وہ بخل کو اپنے لیے ہرگز بہتر نہ سمجھیں'' کا بیان

[1] صحيح البخاري، المغازي، حديث: 4077.

﴿سَيُطَوَّقُونَ﴾ كَقَوْلِكَ: طَوَّقْتُهُ بِطَوْقٍ.

سَيُطَوَّقُونَ کے معنی ہیں: وہ طوق ڈالے جائیں گے، جیسے کہتے ہیں: طَوَّقْتُهٗ بِطَوْقٍ میں نے اسے طوق ڈالا۔

٤٥٦٥ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِينَارٍ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ، مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ، لَهُ زَبِيبَتَانِ، يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ» - يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ - «يَقُولُ: أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ»، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. [راجع: ١٤٠٣]

[4565] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے، پھر وہ اس میں سے زکاۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کا مال ایک گنجے سانپ کی شکل میں ہو گا۔ اس کی آنکھوں پر دو کالے نقطے ہوں گے۔ قیامت کے دن وہ سانپ اس کے گلے کا طوق بن جائے گا اور اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ''جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں کنجوسی کو اپنے لیے بہتر خیال نہ کریں......''

(١٥) بَابٌ: ﴿وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ ٱلَّذِينَ أَشْرَكُوٓا۟ أَذًى كَثِيرًا﴾ [١٨٦]

باب: 15- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور یقیناً تم اپنے سے پیشتر اہل کتاب اور ان لوگوں سے جنھوں نے شرک کیا بہت سی تکلیف دہ باتیں ضرور سنو گے'' کا بیان

٤٥٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، قَالَ: حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللهِ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ، فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ

[4566] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر علاقۂ فدک کی بنی ہوئی موٹی چادر ڈالی گئی تھی اور مجھے بھی اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ آپ قبیلۂ حارث بن خزرج کے محلے میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ یہ واقعہ غزوۂ بدر سے پہلے کا ہے۔ راستے میں آپ ایک مجلس سے گزرے جس میں ملے جلے لوگ، یعنی مسلمان، مشرکین اور یہودی موجود تھے۔ ان میں عبداللہ بن ابی ابن سلول (رئیس المنافقین) بھی موجود تھا، جو ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا اور اسی

الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ: عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ، وَالْيَهُودِ وَالْمُسْلِمِينَ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللهِ ابْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ، فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ، وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ! إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا. اِرْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ! فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا، فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتّٰى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَنُوا، ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيَا سَعْدُ! أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟ - يُرِيدُ عَبْدَاللهِ بْنَ أُبَيٍّ - قَالَ كَذَا وَكَذَا»، قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اُعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ، فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ، وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ [الْبُحَيْرَةِ] عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ، فَلَمَّا أَبَى اللهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ اللهُ شَرِقَ بِذٰلِكَ، فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللهُ وَيَصْبِرُونَ عَلَى

مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ جب سواری کی گرد وغبار ان لوگوں پر پڑی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک پر چادر ڈالی اور کہنے لگا: ہم پر گرد وغبار نہ اڑاؤ۔ تب رسول اللہ ﷺ نے السلام علیکم کہا اور ٹھہر گئے۔ اپنی سواری سے اتر کر آپ نے انھیں اسلام کی دعوت دی اور قرآن پڑھ کر سنایا تو عبداللہ بن ابی ابن سلول نے کہا: اے نوجوان! آپ کی باتیں بہت اچھی ہیں، تاہم آپ جو کچھ کہتے ہیں اگر سچ بھی ہو تب بھی آپ ہماری مجالس میں آ کر ہمیں تکلیف نہ دیا کریں بلکہ اپنے گھر واپس چلے جائیں، پھر جو شخص آپ کے پاس آئے آپ اسے اپنی باتیں سنائیں۔ اس پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ ضرور ہماری مجالس میں تشریف لا کر ہمیں یہ باتیں سنایا کریں کیونکہ ہم ان باتوں کو پسند کرتے ہیں۔ آخر کار بات اس حد تک بڑھ گئی کہ مسلمان، مشرک اور یہودی ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ وہ ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ نبی ﷺ مسلسل ان کو خاموش کراتے رہے یہاں تک وہ خاموش ہو گئے۔ بعدازاں نبی ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اے سعد! ابوحباب، یعنی عبداللہ بن ابی نے جو کچھ کہا ہے کیا تم نے سن لیا ہے؟ اس شخص نے یہ یہ باتیں کی ہیں۔'' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول اللہ! اسے معاف کر دیں اور درگزر سے کام لیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے! اللہ کی طرف سے آپ پر جو کچھ نازل ہوا ہے وہ برحق اور سچ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس بستی والوں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اس شخص کی تاج پوشی کریں اور اس

الْأَذَى، قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ ٱلَّذِينَ أَشْرَكُوٓا۟ أَذًى كَثِيرًا﴾ الآيَة، وَقَالَ اللهُ: ﴿وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّنۢ بَعْدِ إِيمَٰنِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم﴾ [البقرة: ١٠٩] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَأَوَّلُ الْعَفْوَ مَا أَمَرَهُ اللهُ بِهِ حَتَّى أَذِنَ اللهُ فِيهِمْ، فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَدْرًا فَقَتَلَ اللهُ بِهِ صَنَادِيدَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَعَبَدَةِ الْأَوْثَانِ: هٰذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ، فَبَايَعُوا الرَّسُولَ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوا. [راجع: ٢٩٨٧]

کے سر پر سرداری کی پگڑی باندھیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے یہ منصوبہ اس حق کے ذریعے سے مسترد کر دیا جو آپ کو عطا فرمایا ہے تو وہ اس وجہ سے جل بھن گیا ہے اور جو کچھ اس نے کہا ہے اس حسد کا نتیجہ ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔ نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ عادت رہی ہے کہ بت پرستوں اور یہودیوں کی ناشائستہ حرکات کو معاف کر دیا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا تھا اور ان کی ایذاء رسانی پر صبر کیا کرتے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ اسی سے متعلق ہے: ''اور یقیناً تم اپنے سے پیشتر اہل کتاب اور مشرکین سے بہت سی تکلیف دہ باتیں ضرور سنو گے (اور اگر تم صبر سے کام لو اور تقویٰ اختیار کرو تو یہ بڑے حوصلے اور دل گردے کی بات ہے)۔'' اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا: ''بہت سے اہل کتاب تو اپنے دلوں کے حسد وبغض کی بنا پر یہ تمنا رکھتے ہیں کہ تمھیں ایمان سے پھیر کر دوبارہ کافر بنا ڈالیں۔'' نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عفو و درگزر کو اپنا وتیرہ بنائے رکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کفر کی بابت جہاد کی اجازت دے دی، پھر جب آپ نے جنگ بدر لڑی اور اس جہاد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قریش کے بڑے بڑے سرداروں کو مار ڈالا تو عبداللہ بن ابی ابن سلول اور اس کے ساتھی جو مشرک اور بت پرست تھے، کہنے لگے: اب یہ امر، یعنی اسلام ظاہر و غالب ہو چکا ہے، تب انھوں نے (بادل نخواستہ) رسول اللہ ﷺ سے بیعت کر لی اور مسلمان ہو گئے۔

(١٦) بَابٌ: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَآ أَتَوا۟﴾ [١٨٨]

باب: 16- (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''یہ لوگ جو اپنے کرتوت پر خوش ہیں آپ ہرگز یہ نہ سمجھیں (کہ وہ عذاب سے بچ جائیں گے)۔'' کا بیان

٤٥٦٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ، وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا، وَأَحَبُّوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا، فَنَزَلَتْ: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَآ أَتَوا۟ وَّيُحِبُّونَ أَن يُحْمَدُوا۟ بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا۟﴾.

[4567] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کئی منافق ایسے تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ جہاد کے لیے تشریف لے جاتے تو وہ آپ ﷺ سے پیچھے (مدینہ ہی میں) رہ جاتے اور رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہنے پر بغلیں بجاتے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ جہاد سے واپس (مدینہ) آتے تو وہ (منافق) عذر پیش کر کے حلف اٹھا لیتے اور اس بات کو پسند کرتے کہ جو کام انھوں نے نہیں کیا، اس میں بھی ان کی تعریف کی جائے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: ''جو لوگ اپنے ناپسندیدہ کاموں سے خوش ہوتے ہیں اور اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ جو کام انھوں نے نہیں کیا، اس پر بھی ان کی تعریف کی جائے (آپ انھیں عذاب سے نجات یافتہ خیال نہ کریں)۔''

٤٥٦٨ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبَوَّابِهِ: اذْهَبْ يَا رَافِعُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ: لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا أُوتِيَ وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُونَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا لَكُمْ وَلِهٰذِهِ؟ إِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ ﷺ يَهُودًا فَسَأَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ إِيَّاهُ وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ، فَأَرَوْهُ أَنْ قَدِ اسْتَحْمَدُوا إِلَيْهِ بِمَا أَخْبَرُوهُ عَنْهُ فِيمَا سَأَلَهُمْ، وَفَرِحُوا بِمَا أَتَوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ، ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَإِذْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ﴾ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَوْلِهِ: ﴿يَفْرَحُونَ بِمَآ أَتَوا۟ وَّيُحِبُّونَ أَن يُحْمَدُوا۟ بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا۟﴾.

[4568] حضرت علقمہ بن وقاص سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مروان (امیر مدینہ) نے اپنے دربان سے کہا: اے رافع! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں جاؤ اور ان سے دریافت کرو کہ اگر ہر وہ شخص جو عطا شدہ چیز سے خوش ہو اور یہ بات بھی پسند کرے کہ ناکردہ فعل پر بھی اس کی تعریف کی جائے، وہ ضرور عذاب سے دوچار ہو گا، تب تو ہم سب عذاب دیے جائیں گے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مذکورہ آیت کریمہ سے تمھارا (مسلمانوں کا) کیا تعلق؟ اصل واقعہ یہ ہے کہ ایک دن نبی ﷺ نے چند یہودیوں کو بلا کر ان سے کوئی بات دریافت کی تو انھوں نے اصل بات چھپا کر کوئی اور بات بتا دی اور آپ کو باور کرایا کہ آپ کے سوال کا جواب دے کر انھوں نے قابل تعریف کام کیا ہے، اس طرح وہ بات چھپانے سے بھی بہت خوش ہوئے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: ''اس وقت کو یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب

سے عہدو پیمان لیا تھا (کہ وہ لوگوں کے سامنے کتاب کو وضاحت سے بیان کریں گے)...... اللہ کے اس ارشاد تک...... کہ وہ اپنے کرتوتوں پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے کہ اپنے ناکردہ کاموں پر بھی ان کی تعریف کی جائے۔''

تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

عبدالرزاق نے ابن جریج سے روایت کرنے میں ہشام کی متابعت کی ہے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ، بِهٰذَا.

حجاج نے ابن جریج سے روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابن ابی ملیکہ نے بتایا، انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے، انھوں نے خبر دی کہ مروان نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

فائدہ: آیت کریمہ اگرچہ مورد کے اعتبار سے خاص ہے لیکن لفظ کی عمومیت ہر اس شخص کو شامل ہے جو اچھا کام کرے پھر اس پر فخر وغرور کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کرے اور یہ بھی پسند کرے کہ اس کے ناکردہ کاموں پر بھی لوگ اس کی تعریف کریں۔ لیکن حضرت ابن عباس ؓ کا یہ کہنا ہے کہ یہ آیت صرف اہل کتاب کے ساتھ خاص ہے، اسے ان کا موقف ہی قرار دیا جا سکتا ہے جو جمہور کے موقف کے خلاف ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(١٧) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ لَءَايَٰتٍ لِّأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ﴾ [١٩٠]

باب: 17- ارشاد باری تعالیٰ: ''بلاشبہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور دن اور رات کے بدل بدل کر آنے جانے میں اہل عقل کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں'' کا بیان

٤٥٦٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ لَءَايَٰتٍ لِّأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ﴾ ثُمَّ

[4569] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک رات میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ ؓ کے گھر میں گزاری۔ رسول اللہ ﷺ کچھ دیر تک تو اپنی زوجۂ محترمہ کے ساتھ محو گفتگو رہے، اس کے بعد سو گئے۔ جب تہائی شب رہ گئی تو آپ اٹھ بیٹھے، آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیات تلاوت فرمائیں: ''بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور دن اور رات کے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل مندوں کے لیے بہت سی

قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ، فَصَلَّى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ. [راجع: ١١٧]

نشانیاں ہیں۔" پھر آپ اٹھ کھڑے ہوئے، وضو کیا، مسواک کی اور گیارہ رکعت نماز پڑھی۔ اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو دو رکعت (سنت) پڑھیں۔ اس کے بعد آپ باہر تشریف لائے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

(١٨) بَابٌ: ﴿ٱلَّذِينَ يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ قِيَـٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ﴾ الآيَةَ [١٩١]

باب: 18- (ارشاد باری تعالیٰ:) "جو لوگ کھڑے، بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں" کا بیان

٤٥٧٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَطُرِحَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وِسَادَةٌ، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي طُولِهَا، فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ، فَقَرَأَ الْآيَاتِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ، حَتّٰى خَتَمَ، ثُمَّ أَتٰى سِقَاءً مُعَلَّقًا، فَأَخَذَهُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِي، ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَ يَفْتِلُهَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ. [راجع: ١١٧]

[4570] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہا۔ میں نے (دل میں) سوچا کہ آج میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ضرور بغور مشاہدہ کروں گا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بستر بچھا دیا گیا جس پر آپ لمبائی کے رخ لیٹ گئے۔ پھر جب بیدار ہوئے تو اپنے چہرۂ مبارک سے نیند کے آثار دور کرنے لگے۔ اس کے بعد آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمانا شروع کیں حتی کہ سورت ختم کر دی۔ پھر آپ ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس آئے، اسے پکڑا اور اس سے وضو کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ میں بھی اٹھ کھڑا ہوا اور جو کچھ آپ نے کیا تھا وہ سب کچھ میں نے کیا۔ اس کے بعد میں آپ کے پہلو میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا، پھر میرا کان پکڑ کر اسے ملنے لگے۔ آپ نے اس وقت دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت اور پھر وتر پڑھا۔

(١٩) بَابٌ: ﴿رَبَّنَآ إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ ٱلنَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُۥ وَمَا لِلظَّـٰلِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ﴾ [١٩٢]

باب: 19- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اے ہمارے رب! بلاشبہ جسے تو جہنم میں داخل کرے گا درحقیقت تو نے اسے ذلیل و رسوا کر دیا، واقعی ظلم پیشہ لوگوں کا کوئی مددگار نہیں'' کا بیان

٤٥٧١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مَعْنُ ابْنُ عِيسَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ، قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ. [راجع: ١١٧]

[4571] حضرت ابن عباس ؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ نے انھیں بتایا: انھوں نے ایک مرتبہ اپنی خالہ حضرت میمونہ ؓ کے گھر رات بسر کی جو نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ہیں۔ انھوں نے کہا: میں وہاں تکیے کے عرض میں سو گیا جبکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی بیوی اس کے طول میں آرام فرما ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کم و بیش آدھی رات تک سوئے رہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرۂ انور سے نیند دور کرنے لگے۔ بعد ازاں سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں اور اٹھ کر ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف گئے، اس سے اچھی طرح وضو کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز شروع کی۔ میں نے بھی وہی کچھ کیا جو آپ نے کیا تھا۔ پھر میں آپ کے پہلو میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر اسے مروڑنے لگے۔ اس کے بعد آپ نے دو رکعت نماز ادا کی، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت اور پھر وتر پڑھا۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے۔ مؤذن کے آنے تک آپ لیٹے رہے، پھر ہلکی سی دو رکعت نماز ادا کی، پھر گھر سے باہر تشریف لائے اور نماز فجر پڑھائی۔

(٢٠) [بَابٌ]: ﴿رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَـٰنِ﴾ الْآيَةَ [١٩٣]

باب: 20- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اے ہمارے رب! بلاشبہ ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا جو باآواز بلند ایمان لانے کے لیے آواز دے رہا تھا'' کا بیان

٤٥٧٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ، قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ. [راجع: ١١٧]

[4572] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب سے روایت ہے، حضرت ابن عباس ؓ نے انھیں بتایا کہ وہ ایک رات نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت میمونہ ؓ کے گھر سوئے اور وہ آپ کی خالہ تھیں۔ انھوں نے بتایا کہ میں تکیے کے عرض میں لیٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ تکیے کی لمبائی میں محو استراحت ہوئے۔ آپ نے کم وبیش آدھی رات تک آرام فرمایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور بیٹھ کر چہرے سے نیند کے آثار دور کرنے کے لیے ہاتھ پھیرنے لگے۔ بعدازاں آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں۔ پھر اٹھ کر لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف گئے اور اس کے پانی سے خوب اچھی طرح وضو کیا، بعدازاں کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ میں بھی اٹھ کھڑا ہوا جس طرح آپ نے کیا تھا اسی طرح میں نے بھی کیا، پھر جا کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے دائیں کان کو پکڑ کر اسے ملنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت اور پھر وتر پڑھا۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے اور مؤذن کے آنے تک لیٹے رہے۔ مؤذن کے آنے کے بعد دو ہلکی سی رکعت پڑھیں، اس کے بعد گھر سے باہر آ کر نماز فجر پڑھائی۔

(٤) سُورَةُ النِّسَاءِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 4- تفسیر سورۃ النساء

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿يَسْتَنكِفَ﴾ [١٧٢]: يَسْتَكْبِرُ، قِوَامًا: قِوَامُكُمْ مِنْ مَعَايِشِكُمْ. ﴿لَهُنَّ سَبِيلًا﴾ [١٥]: يَعْنِي الرَّجْمَ لِلثَّيِّبِ وَالْجَلْدَ لِلْبِكْرِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: يَسْتَنْكِفَ کے معنی ہیں: تکبر کرتا ہے۔ قِوَامًا سے مراد زندگی اور معیشت کی بنیادیں ہیں۔ لَهُنَّ سَبِيلًا میں سبیل سے مراد شادی شدہ کے لیے رجم اور کنوارے کے لیے کوڑوں کی سزا ہے۔

وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿مَثْنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ﴾ [٣]: يَعْنِي اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثًا وَأَرْبَعًا، وَلَا تُجَاوِزُ الْعَرَبُ رُبَاعَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ سے مراد دو دو، تین تین اور چار چار ہیں۔ اہل عرب رُبَاعَ، یعنی فعال وزن سے تجاوز نہیں کرتے۔

وضاحت: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک قراءت قِیَامًا کے بجائے قِوَامًا بھی منقول ہے۔

(١) بَابٌ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ﴾ [٣].

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے متعلق انصاف نہیں کر سکو گے'' کا بیان

٤٥٧٣ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَىٰ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ يَتِيمَةٌ فَنَكَحَهَا، وَكَانَ لَهَا عَذْقٌ وَكَانَ يُمْسِكُهَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مِنْ نَفْسِهِ شَيْءٌ، فَنَزَلَتْ فِيهِ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ﴾ أَحْسِبُهُ قَالَ: كَانَتْ شَرِيكَتَهُ فِي ذٰلِكَ الْعَذْقِ وَفِي مَالِهِ. [راجع: ٢٤٩٤]

[4573] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص کسی یتیم لڑکی کی پرورش کرتا تھا۔ اس شخص نے صرف اس غرض سے اس کے ساتھ نکاح کر لیا کہ وہ ایک کھجور کے درخت کی مالک تھی۔ وہ آدمی اسی درخت کی وجہ سے اس کی پرورش کرتا رہا ورنہ اس کے دل میں لڑکی کی کوئی الفت نہ تھی۔ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ''اگر تمھیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے متعلق عدل نہ کر سکو گے۔'' (حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ) میرے خیال کے مطابق وہ لڑکی اس درخت اور دوسرے مال اسباب میں اس

مرد کی حصے دار تھی۔

٤٥٧٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ﴾ فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي! هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشْرِكُهُ فِي مَالِهِ، وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا، فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا، فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ، فَنُهُوا عَنْ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ، فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ. قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَإِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ﴾ [١٢٧]. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى فِي آيَةٍ أُخْرَى: ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ [١٢٧] رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ، قَالَتْ: فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا عَمَّنْ رَغِبُوا فِي مَالِهِ وَجَمَالِهِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ. [راجع: ٢٤٩٤]

[4574] حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مطلب دریافت کیا: ''اور اگر تمھیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے متعلق انصاف نہ کر سکو گے'' ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھانجے! اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے جو اپنے سرپرست کی زیر کفالت ہوتی اور وہ اس کے مال میں شریک بھی ہوتی۔ پھر اس سرپرست کو اس کا مال و جمال پسند آ جاتا تو اس سے نکاح کر لیتا لیکن حق مہر دینے کی بابت اس کی نیت بدلی ہوتی، یعنی وہ اسے اتنا حق مہر نہ دیتا جو اسے دوسرے مرد سے مل سکتا تھا۔ اس آیت میں اس امر سے منع کیا گیا ہے کہ ایسی لڑکیوں سے مہر کے معاملے میں انصاف کے بغیر نکاح نہ کیا جائے۔ اور اگر سرپرست اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اسے پورا پورا حق مہر ادا کرے جو دوسروں سے زیادہ سے زیادہ اسے مل سکتا ہے۔ اور یہ حکم دیا گیا کہ تم ان لڑکیوں کے علاوہ جو عورتیں تمھیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو۔ حضرت عروہ نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس آیت کے نزول کے بعد لوگوں نے پھر رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں فتویٰ طلب کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور وہ آپ سے عورتوں کے متعلق فتویٰ پوچھتے ہیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا جو فرمان ہے: ''جن کے ساتھ نکاح کرنے سے تم باز رہتے ہو یا لالچ کی وجہ سے خود ان کے ساتھ نکاح کرنا چاہتے ہو'' اس سے مراد یہی ہے کہ اگر کسی کو اپنی زیر پرورش یتیم لڑکی سے نکاح کرنے میں دلچسپی نہیں جو مال اور جمال میں کم ہے تو مال و جمال والی لڑکی سے بھی نکاح نہ کرو جس

کے ساتھ تمھیں نکاح میں رغبت ہے مگر اس صورت میں کہ انصاف کے ساتھ اسے پورا پورا حق مہر ادا کرو۔

فائدہ: اس آیت کریمہ میں یتیم لڑکیوں کے سرپرستوں کو دونوں قسم کی ناانصافیوں سے روکا گیا ہے کہ اگر عورت خواہ قلیلۃ المال والجمال ہو یا کثیرۃ المال والجمال، دونوں صورتوں میں اگر تم حقوق کی ادائیگی کر سکتے ہو تو خود نکاح کر لو بصورت دیگر ان کا دوسروں سے نکاح کر دو۔ تم درمیان میں رکاوٹ نہ بنو۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سرپرست جس عورت کی کفالت کرتا ہو وہ خود بھی اس سے نکاح کر سکتا ہے۔

(٢) بَابٌ: ﴿وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَٰلَهُمْ فَأَشْهِدُوا۟ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا﴾ [٦]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور جو فقیر ہو وہ دستور کے مطابق کھائے، پھر جب تم یتیموں کا مال انھیں واپس کرو تو ان پر گواہ بنا لیا کرو اور حساب لینے کے لیے تو اللہ ہی کافی ہے'' کا بیان

﴿وَبِدَارًا﴾ [٦]: مُبَادَرَةً. ﴿أَعْتَدْنَا﴾ [١٨]: أَعْدَدْنَا، أَفْعَلْنَا مِنَ الْعَتَادِ.

بِدَارًا کے معنی ہیں: مُبَادَرَةً، یعنی جلدی کرنا۔ أَعْتَدْنَا اور أَعْدَدْنَا ایک ہی معنی میں ہیں۔ یہ عَتَاد سے باب افعال کے وزن پر ہے اور عتاد کے معنی تیار کرنا ہیں۔

٤٥٧٥ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِٱلْمَعْرُوفِ﴾ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي مَالِ الْيَتِيمِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا: أَنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهُ مَكَانَ قِيَامِهِ عَلَيْهِ بِمَعْرُوفٍ. [راجع: ٢٢١٢]

[4575] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ اس ارشاد باری تعالیٰ کے متعلق فرماتی ہیں: ''اور جو سرپرست خوشحال ہو وہ خود کو بچائے رکھے اور جو تنگ دست ہو وہ دستور کے مطابق کھائے۔'' یہ آیت مال یتیم کے متعلق نازل ہوئی، یعنی اگر سرپرست نادار ہے تو یتیم کی پرورش کے عوض اس کے مال سے دستور کے مطابق کھا سکتا ہے۔

(٣) بَابٌ: ﴿وَإِذَا حَضَرَ ٱلْقِسْمَةَ أُو۟لُوا۟ ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينُ﴾ [٨] الْآيَةَ

باب: 3- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جب ترکہ کی تقسیم کے موقع پر قرابت دار، یتیم اور مساکین حاضر (موجود) ہوں'' کا بیان

٤٥٧٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ

[4576] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ درج ذیل آیت کریمہ کے متعلق فرماتے ہیں: ''اور جب

عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿وَإِذَا حَضَرَ ٱلْقِسْمَةَ أُوْلُواْ ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينُ﴾ قَالَ: هِيَ مُحْكَمَةٌ وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ.

ترکہ کی تقسیم کے وقت قرابت دار، یتیم اور مساکین موجود ہوں......" یہ آیت محکم ہے منسوخ نہیں۔

تَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. [راجع: ٢٧٥٩]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرنے میں سعید بن جبیر نے حضرت عکرمہ کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اگر تقسیم ترکہ کے وقت کچھ محتاج، یتیم اور فقیر قسم کے لوگ آ جائیں یا دور کے رشتہ دار وہاں موجود ہوں تو از راہ احسان انھیں بھی کچھ نہ کچھ دیا جائے۔ تنگ دلی یا تنگ ظرفی کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔ اور اگر ایسا نہ کر سکو تو کم از کم نرم لب و لہجے سے انھیں جواب دو، ان سے سختی کے ساتھ بات نہ کرو۔

(٤) بَابٌ: ﴿يُوصِيكُمُ ٱللَّهُ فِىٓ أَوْلَٰدِكُمْ﴾ [١١]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) "تمھاری اولاد کے بارے میں اللہ تعالیٰ تاکیدی حکم دیتا ہے" کا بیان

٤٥٧٧ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَنِي سَلِمَةَ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ ﷺ لَا أَعْقِلُ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ، فَقُلْتُ: مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَنَزَلَتْ: ﴿يُوصِيكُمُ ٱللَّهُ فِىٓ أَوْلَٰدِكُمْ﴾. [راجع: ١٩٤]

[4577] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدل چل کر بنو سلمہ میں آئے اور میری تیمار داری کی۔ میں اس وقت بے ہوش تھا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوایا، اس سے وضو کیا، پھر آپ نے وہ پانی مجھ پر چھڑک دیا۔ مجھے ہوش آئی تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ میرے مال کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: "اللہ تعالیٰ تمھیں تمھاری اولاد کی بابت وصیت کرتا ہے۔"

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَٰجُكُمْ﴾ [١٢]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: "تمھاری بیویوں کے ترکے میں سے نصف حصہ تمھارا ہے" کی تفسیر

٤٥٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ

[4578] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: (ابتداءً) میت کا سارا مال اولاد کو ملتا تھا اور والدین کو وہی کچھ ملتا جو مرنے والا ان کے لیے وصیت کر

وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَنَسَخَ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّ، فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ، وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسَ وَالثُّلُثَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ، وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ. [راجع: ٢٧٤٧]

جاتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی صوابدید کے مطابق اس میں ترمیم کر دی، چنانچہ (اللہ تعالیٰ نے) مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر مقرر فرمایا اور والدین میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا اور تہائی حصہ مقرر فرمایا اور اسی طرح بیوی کے لیے آٹھواں اور چوتھا، نیز خاوند کے لیے آدھا اور چوتھا حصہ طے کر دیا۔

(٦) بَابٌ: ﴿لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا۟ ٱلنِّسَآءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا۟ بِبَعْضِ مَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ﴾ [١٩] الْآيَةَ.

باب :6- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''(اے ایمان والو!) تمھارے لیے یہ جائز نہیں کہ تم زبردستی (بیوہ) عورتوں کے وارث بن بیٹھو اور انھیں اس نیت سے مت روکو کہ جو مال تم انھیں دے چکے ہو اس کا کچھ اڑا لو'' کا بیان

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ﴾: لَا تَقْهَرُوهُنَّ. ﴿حُوبًا﴾ [٢]: إِثْمًا. ﴿تَعُولُوا﴾ [٣]: تَمِيلُوا. ﴿نِحْلَةً﴾ [٤]: فَالنِّحْلَةُ: الْمَهْرُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ کے معنی ہیں: لَا تَقْهَرُوْهُنَّ، یعنی ان پر جبر نہ کرو۔ حُوْبًا کے معنی گناہ اور تَعُولُوا کے معنی ہیں: تَمِیلُوا، یعنی تم مائل ہو جاؤ۔ نِحْلَة سے مراد حق مہر ہے۔

٤٥٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، - قَالَ الشَّيْبَانِيُّ: وَذَكَرَهُ أَبُو الْحَسَنِ السُّوَائِيُّ، وَلَا أَظُنُّهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ -: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا۟ ٱلنِّسَآءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا۟ بِبَعْضِ مَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ﴾ قَالَ: كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ، إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاؤُوا زَوَّجُوهَا، وَإِنْ شَاؤُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا، وَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ. [انظر: ٦٩٤٨]

[4579] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ درج ذیل آیت کے متعلق فرماتے ہیں: ''اے ایمان والو! تمھارے لیے جائز نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے مالک بن بیٹھو اور نہ اس غرض ہی سے انھیں قید رکھو کہ جو کچھ تم انھیں دے چکے ہو اس کا کچھ مار لے جاؤ۔'' دور جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی آدمی مر جاتا تو اس کے رشتہ دار اس کی بیوی کے حق دار خیال کیے جاتے۔ ان میں سے کوئی چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا، یا اپنی مرضی کے مطابق کسی دوسری جگہ اس کا نکاح کر دیتا، چاہتے تو بغیر شادی کے اسے پڑا رہنے دیتے، یعنی عورت کے گھر والوں کی نسبت میت کے رشتے دار اس کے زیادہ حق دار خیال کیے جاتے تھے۔ اس زیادتی کے تدارک کے لیے یہ آیت نازل ہوئی۔

(٧) بَابٌ: ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ ٱلْوَالِدَانِ وَٱلْأَقْرَبُونَ وَٱلَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَـَٔاتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا﴾[٣٣]

باب: 7- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جو کچھ ترکہ والدین یا قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں ہم نے اس کے وارث مقرر کر دیے ہیں۔ اور وہ لوگ جن سے تم نے عقد (موالات) باندھ رکھا ہے انھیں بھی ان کا حصہ ادا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے'' کا بیان

وَقَالَ مَعْمَرٌ: ﴿مَوَالِيَ﴾: أَوْلِيَاءَ وَرَثَةً. ﴿عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾. هُوَ مَوْلَى الْيَمِينِ: وَهُوَ الْحَلِيفُ. وَالْمَوْلَى أَيْضًا: ابْنُ الْعَمِّ، وَالْمَوْلَى: الْمُنْعِمُ الْمُعْتِقُ، وَالْمَوْلَى: الْمُعْتَقُ، وَالْمَوْلَى: الْمَلِيكُ، وَالْمَوْلَى: مَوْلًى فِي الدِّينِ.

حضرت معمر کہتے ہیں: مَوَالِی سے مراد وارث بننے والے رشتہ دار ہیں۔ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ سے مراد وہ لوگ ہیں جنھیں قسم اٹھا کر تعلق دار بنا لیا گیا ہو، یعنی حلیف، نیز مَوْلٰی کے معنی چچازاد بھائی بھی ہیں۔ آزادی دے کر احسان کرنے والے، آزاد ہونے والے، غلام، بادشاہ اور دین میں رہنمائی کرنے والے کو بھی مَوْلٰی کہتے ہیں۔

٤٥٨٠ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ﴾ قَالَ: وَرَثَةً ﴿وَٱلَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾: كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرِيُّ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ، لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ﴾ نُسِخَتْ، ثُمَّ قَالَ: ﴿وَٱلَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَةِ وَالنَّصِيحَةِ، وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ وَيُوصِي لَهُ.

[4580] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ میں مَوَالِیَ سے مراد وارث ہیں۔ اور وَالَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمٰنُكُمْ سے مراد یہ ہے کہ جب مہاجرین، ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئے تو اس بھائی چارے کی وجہ سے جو نبی ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان کرایا تھا، قرابت داروں کے علاوہ انصار کے وارث مہاجرین بھی ہوتے تھے۔ پھر جب یہ آیت وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ نازل ہوئی تو یہ دستور منسوخ ہو گیا۔ پھر بیان کیا کہ وَالَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمٰنُكُمْ سے مراد وہ لوگ ہیں جن سے مدد و معاونت اور خیر خواہی کا معاہدہ ہوا ہو۔ اب ان کے لیے میراث کا حکم تو منسوخ ہو گیا، البتہ ان کی خاطر وصیت کی جا سکتی ہے۔

سَمِعَ أَبُو أُسَامَةَ إِدْرِيسَ، وَسَمِعَ إِدْرِيسُ طَلْحَةَ. [راجع: ٢٢٩٢]

(اس روایت کے راوی) ابو اسامہ کا ادریس سے اور ادریس کا طلحہ سے سماع ثابت ہے۔

(٨) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾ [٤٠]

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا'' کی تفسیر

يَعْنِي زِنَةَ ذَرَّةٍ

مِثْقَالَ سے مراد وزن ہے، یعنی ذَرَّۃ کے وزن جتنا بھی ظلم نہیں کرے گا۔

٤٥٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَنَّ أُنَاسًا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نَعَمْ، هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ، ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا، إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ: تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ بَرٌّ أَوْ فَاجِرٌ وَغُبَّرَاتُ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَيُدْعَى الْيَهُودُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرًا ابْنَ اللهِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ، فَمَاذَا تَبْغُونَ؟ فَقَالُوا: عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا، فَيُشَارُ أَلَا تَرِدُونَ! فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ

[4581] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔ کیا تمھیں دوپہر کے وقت آفتاب دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے جبکہ وہ خوب روشن ہو اور درمیان میں کوئی بادل بھی حائل نہ ہو؟'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں چودھویں کا چاند دیکھنے میں کوئی دشواری آتی ہے جبکہ وہ چاندنی بکھیر رہا ہو اور اس میں کوئی بادل بھی رکاوٹ نہ ہو؟'' صحابہ نے عرض کی: نہیں۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ رب العزت کو دیکھنے میں اتنی ہی دقت ہوسکتی ہے جتنی سورج یا چاند کو دیکھنے میں ہوسکتی ہے۔ (یعنی بالکل دشواری نہیں ہوگی۔) جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ہر گروہ اس کے پیچھے ہو جائے جس کی وہ عبادت کرتا تھا، چنانچہ اللہ کے سوا بتوں اور پتھروں کی عبادت کرنے والوں میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔ سب دوزخ میں گر پڑیں گے۔ صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے اور ان میں اچھے برے سب طرح کے مسلمان اور اہل کتاب کے کچھ باقی ماندہ لوگ ہوں گے۔ (سب سے پہلے) یہودیوں کو بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: وہ کون ہے جس کی تم عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم حضرت عزیر علیہ السلام کی

بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارٰى فَيُقَالُ لَهُمْ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللهِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَاذَا تَبْغُونَ؟ فَكَذٰلِكَ مِثْلَ الْأَوَّلِ، حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ، أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فِي أَدْنٰى صُورَةٍ مِنَ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا، فَيُقَالُ: مَاذَا تَنْتَظِرُونَ؟ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، قَالُوا: فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلٰى أَفْقَرِ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ، وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ، وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الَّذِي كُنَّا نَعْبُدُ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: لَا نُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا»، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. [راجع: ٢٢]

عبادت کرتے تھے جو اللہ کا بیٹا ہے۔ تب ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو اپنی بیوی اور بیٹا نہیں بنایا۔ اچھا اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم پیاسے ہیں ہمیں پانی پلا، چنانچہ انھیں ایک سراب کی طرف اشارہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا: وہاں جاؤ۔ درحقیقت وہ پانی نہیں بلکہ جہنم ہو گا جس کا ایک حصہ دوسرے کو چکنا چور کر رہا ہو گا۔ وہ بے تاب ہو کر اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور آگ میں کود جائیں گے۔ ان کے بعد عیسائیوں کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا: تم جھوٹے ہو، بھلا اللہ کے لیے بیوی اور اولاد کہاں سے آئی؟ پھر ان سے کہا جائے گا: اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ بھی ایسا ہی کہیں گے جیسا یہودیوں نے کہا تھا۔ (اور وہ بھی دوزخ میں جا گریں گے۔) اب وہی لوگ رہ جائیں گے جو خالص اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ ان میں اچھے برے ہر طرح کے لوگ ہوں گے۔ (اس وقت) ان کے پاس اللہ تعالیٰ ایک صورت میں جلوہ گر ہو گا جو اس پہلی صورت سے ملتی جلتی ہو گی جسے وہ دیکھ چکے ہوں گے۔ ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ تم کس کے انتظار میں کھڑے ہو؟ ہر امت تو اپنے معبود کے ساتھ چلی گئی ہے۔ وہ عرض کریں گے: ہمیں دنیا میں جہاں لوگوں کی زیادہ ضرورت تھی، اس وقت تو ہم نے ان کا ساتھ نہ دیا تو اس وقت کیوں دیں؟ بلکہ ہم تو اپنے سچے پروردگار کا انتظار کر رہے ہیں جس کی ہم دنیا میں عبادت کرتے تھے۔ اس وقت پروردگار فرمائے گا: میں تمھارا رب ہوں۔ پھر سب دو یا تین بار یوں کہیں گے: ''ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے والے نہیں ہیں۔''

(٩) بَابٌ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا﴾ [٤١]

باب:9- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اس وقت کیا حالت ہوگی، جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان سب پر آپ کو بطور گواہ پیش کریں گے'' کا بیان

اَلْمُخْتَالُ وَالْخَتَّالُ وَاحِدٌ. ﴿نَّطْمِسَ وُجُوهًا﴾ [٤٧]: نُسَوِّيَهَا حَتَّى تَعُودَ كَأَقْفَائِهِمْ، طَمَسَ الْكِتَابَ: مَحَاهُ. ﴿بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا﴾ [٥٥]: وَقُودًا.

مُخْتَال اور خَتَّال دونوں ہم معنی ہیں، یعنی مغرور۔ نَطْمِسَ وُجُوْهًا کے معنی ہیں کہ ہم ان کے چہروں کو بالکل برابر کردیں گے حتی کہ وہ گدی کی مانند ہوجائیں گے جیسا کہ طَمَسَ الْكِتَابَ کے معنی ہیں: اس نے لکھا ہوا مٹا دیا۔ سَعِيْرًا کے معنی ہیں: ایندھن۔

٤٥٨٢ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ - قَالَ يَحْيَى: بَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ - قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِقْرَأْ عَلَيَّ»، قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: «فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي»، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا﴾ قَالَ: «أَمْسِكْ»، فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. [انظر: ٥٠٤٩، ٥٠٥٠، ٥٠٥٥، ٥٠٥٦]

[4582] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔'' میں نے عرض کی: بھلا میں آپ کو کیا سناؤں، خود آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے دوسروں سے سننا اچھا لگتا ہے۔'' چنانچہ میں نے سورۂ نساء پڑھنا شروع کردی حتی کہ میں اس آیت پر پہنچا: ''بھلا اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے، پھر آپ کو ان لوگوں پر بحیثیت گواہ کھڑا کریں گے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بس رک جاؤ۔'' میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔

(١٠) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ﴾ [٤٣]

باب: 10- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی رفع حاجت سے (فارغ ہوکر) آیا ہو......'' کا بیان

﴿صَعِيدًا﴾ [٤٣]: وَجْهَ الْأَرْضِ. وَقَالَ

صَعِيْدًا سے مراد روئے زمین ہے۔ حضرت جابر ؓ

جَابِرٌ: كَانَتِ الطَّوَاغِيتُ الَّتِي يَتَحَاكَمُونَ إِلَيْهَا: فِي جُهَيْنَةَ وَاحِدٌ، وَفِي أَسْلَمَ وَاحِدٌ، وَفِي كُلِّ حَيٍّ وَاحِدٌ، كُهَّانٌ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، وَقَالَ عُمَرُ: الْجِبْتُ: السِّحْرُ، ﴿وَالطَّاغُوتِ﴾ [٥١، ٦٠]: الشَّيْطَانُ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ: (الْجِبْتُ) - بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ -: شَيْطَانٌ. ﴿وَالطَّاغُوتِ﴾: الْكَاهِنُ.

فرماتے ہیں کہ طواغیت سے مراد وہ سردار ہیں جن کے پاس لوگ مقدمات لے کر جایا کرتے تھے۔ ایسا ایک سردار قبیلۂ جہینہ میں تھا اور ایک قبیلۂ اسلم میں۔ الغرض ہر قبیلے کا ایک سردار تھا۔ یہی وہ کاہن تھے جن کے پاس شیطان (غیب کی خبریں لے کر) آیا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جِبْت سے مراد جادو ہے اور طاغوت سے مراد شیطان ہے۔ حضرت عکرمہ کا کہنا ہے کہ جِبْت، حبشی زبان میں شیطان کو کہتے ہیں اور طاغوت کاہن کو کہتے ہیں۔

٤٥٨٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ، وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى، يَعْنِي آيَةَ التَّيَمُّمِ. [راجع: ٣٣٤]

[4583] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک مرتبہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا تو نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو اسے تلاش کرنے کے لیے روانہ کیا۔ اس دوران میں نماز کا وقت ہو گیا۔ لوگ باوضو نہیں تھے اور نہ انھیں پانی ہی مل سکا، چنانچہ انھوں نے وضو کے بغیر ہی نماز پڑھ لی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔

فائدہ: یاد رہے کہ یہ ہار حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا تھا لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا اور انھی سے گم ہوا۔

(١١) بَابٌ: ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ﴾ [٥٩]

باب: 11- (ارشاد باری تعالیٰ): ''اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی بات مانو اور ان لوگوں کا بھی کہا مانو جو تم میں سے صاحبِ امر ہیں'' کی تفسیر

ذَوِي الْأَمْرِ.

اولی الامر کا مطلب صاحب اقتدار ہیں۔

٤٥٨٤ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ

[4584] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ درج ذیل آیت کریمہ ﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی جبکہ نبی ﷺ نے انھیں ایک مہم پر بطور افسر روانہ کیا تھا۔

ابْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ، إِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ.

(۱۲) بَابٌ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ [٦٥]

باب: 12- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''تیرے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تنازعات میں آپ کو حکم تسلیم نہ کر لیں'' کی تفسیر

٤٥٨٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي شَرِيجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ». فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ: «اسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ، ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ»، وَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ ﷺ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ حِينَ أَحْفَظَهُ الْأَنْصَارِيُّ، وَكَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا بِأَمْرٍ لَهُمَا فِيهِ سَعَةٌ، قَالَ الزُّبَيْرُ: فَمَا أَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَاتِ إِلَّا نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾. [راجع: ٢٣٦٠]

[4585] حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری کے درمیان حرہ میں واقع ایک برساتی نالے کے متعلق جھگڑا ہوا تو نبی ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم (اپنے درختوں کو) پانی پلا لو، پھر اپنے ہمسائے (کے باغ) کی طرف پانی جانے دو۔'' یہ سن کر انصاری کہنے لگا: اللہ کے رسول! اس لیے کہ وہ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے؟ یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اے زبیر! تم (اپنے باغ کو) پانی پلاؤ اور جب تک پانی منڈیروں تک نہ پہنچ جائے اپنے ہمسائے کے لیے پانی نہ چھوڑو۔'' جب انصاری نے آپ کو غصہ دلایا تو نبی ﷺ نے اپنے صریح حکم سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا پورا حق دلایا جبکہ آپ کے پہلے حکم میں وسعت اور دونوں کی رعایت ملحوظ تھی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے خیال کے مطابق یہ آیت کریمہ اسی مقدمہ میں نازل ہوئی: ''(اے محمد ﷺ) تیرے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تنازعات میں آپ کو حکم تسلیم نہ کریں۔''

فائدہ: مذکورہ قانون صرف منافق کے لیے نہیں بلکہ ساری امت کے لیے اور قیامت تک کے لیے ہے۔ قانون یہ ہے کہ جو مسلمان رسول اللہ ﷺ کے ارشاد، حکم یا فیصلے کو دل و جان سے قبول کر لینے اور اس کے آگے سر تسلیم خم کر دینے پر آمادہ نہیں ہوتا وہ سرے سے مسلمان ہی نہیں۔

(١٣) بَابٌ: ﴿فَأُولَٰٓئِكَ مَعَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ﴾ [٦٩]

باب:13- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے، (یعنی) انبیاء......'' کا بیان

٤٥٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ إِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ»، وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيدَةٌ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ﴿مَعَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ وَٱلصِّدِّيقِينَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَٱلصَّٰلِحِينَ﴾، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ. [راجع: ٤٤٣٥]

[4586] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ہر نبی کو اس کی بیماری میں اختیار دیا جاتا ہے کہ چاہے تو دنیا میں رہے اور چاہے تو آخرت کو پسند کرے۔'' اور آپ ﷺ کو مرض الموت میں جب سخت دھچکا لگا تو میں نے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''ان لوگوں کی رفاقت جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صلحاء کی رفاقت۔'' میں اس وقت سمجھ گئی کہ اب آپ کو بھی اختیار دیا گیا ہے۔

(١٤) بَابٌ: ﴿وَمَا لَكُمْ لَا تُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ﴾ إِلَى ﴿ٱلظَّالِمِ أَهْلُهَا﴾ [٧٥]

باب: 14- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد نہیں کرتے ......جس کے باشندے ظالم ہیں'' کا بیان

٤٥٨٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ. [راجع: ١٣٥٧]

[4587] حضرت عبیداللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس ؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں اور میری والدہ کمزور لوگوں میں سے تھے۔

٤٥٨٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ تَلَا: ﴿إِلَّا ٱلْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ ٱلرِّجَالِ وَٱلنِّسَآءِ وَٱلْوِلْدَٰنِ﴾ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِمَّنْ عَذَرَ اللهُ. وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿حَصِرَتْ﴾ [٩٠]:

[4588] حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ نے اس آیت کو تلاوت کیا: ''مگر جو مرد، عورتیں اور بچے فی الواقع کمزور اور بے بس ہیں۔'' انھوں نے فرمایا کہ میں اور میری والدہ ان لوگوں میں تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے معذور رکھا۔ حضرت ابن عباس ؓ ہی

ضَاقَتْ، ﴿تَلْوُۥٓا﴾ [١٣٥]: أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: اَلْمُرَاغَمُ: اَلْمُهَاجَرُ، رَاغَمْتُ: هَاجَرْتُ قَوْمِي. ﴿مَوْقُوتًا﴾ [١٠٣]: مُوَقَّتًا وَقَّتَهُ عَلَيْهِمْ. [راجع: ١٣٥٧]

سے منقول ہے کہ حَصِرتْ کے معنی تنگ ہونے کے ہیں۔ تَلْوُا کے معنی ہیں: تم گواہی دیتے وقت اپنی زبانوں کو مروڑ لیتے ہو۔ ابن عباس کے علاوہ دوسروں نے کہا ہے: اَلْمُرَاغَمُ کے معنی مُهَاجَر کے ہیں، یعنی ہجرت کا مقام، جیسے رَاغَمْتُ کے معنی ہیں: میں نے اپنی قوم کو چھوڑ دیا۔ مَوْقُوتًا کے معنی ہیں: مقرر شدہ، وَقَّتَهٗ عَلَيْهِمْ ان پر وقت مقرر کر دیا۔

(١٥) بَابٌ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِى ٱلْمُنَـٰفِقِينَ فِئَتَيْنِ وَٱللَّهُ أَرْكَسَهُم بِمَا كَسَبُوٓا۟﴾ [٨٨]

باب: 15- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''(مسلمانو) تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ بن گئے ہو، حالانکہ اللہ نے انھیں ان کے اعمال کی بدولت اوندھا کر دیا ہے'' کا بیان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَدَّدَهُمْ. فِئَةٌ: جَمَاعَةٌ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اَرْكَسَهُمْ کے معنی ہیں: اللہ نے ان کو متفرق کر دیا، یعنی ان کی جمعیت کو پاش پاش کر دیا۔ اور فِئَةٌ کے معنی ہیں: جماعت۔

٤٥٨٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ ﴿فَمَا لَكُمْ فِى ٱلْمُنَـٰفِقِينَ فِئَتَيْنِ﴾: رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أُحُدٍ وَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ: فَرِيقٌ يَقُولُ: أُقْتُلْهُمْ، وَفَرِيقٌ يَقُولُ: لَا، فَنَزَلَتْ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِى ٱلْمُنَـٰفِقِينَ فِئَتَيْنِ﴾ وَقَالَ: «إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ». [راجع: ١٨٨٤]

[4589] حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کی تفسیر میں فرمایا: ''تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ بن گئے ہو۔'' کچھ منافقین جو بظاہر نبی ﷺ کے ساتھ تھے جنگ اُحد میں (آپ کو چھوڑ کر) مدینہ طیبہ واپس آ گئے تو ان کے متعلق مسلمانوں میں دو گروہ بن گئے: ایک گروہ کہتا تھا کہ ہم ان سے بھی لڑائی کریں گے جبکہ دوسرا گروہ ان سے لڑنے پر آمادہ نہ تھا تو اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: (مسلمانو) تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ بن گئے ہو۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ، طیبہ ہے۔ یہ ناپاکی اور خباثت کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ، چاندی کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔''

بَابٌ

﴿وَإِذَا جَآءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ ٱلْأَمْنِ أَوِ ٱلْخَوْفِ أَذَاعُوا۟ بِهِۦ﴾ [٨٣]: أَيْ أَفْشَوْهُ. ﴿يَسْتَنۢبِطُونَهُۥ﴾ [٨٣]: يَسْتَخْرِجُونَهُ. ﴿حَسِيبًا﴾ [٨٦]: كَافِيًا. ﴿إِلَّآ إِنَـٰثًا﴾ [١١٧]: يَعْنِي الْمَوَاتَ حَجَرًا أَوْ مَدَرًا أَوْ مَا أَشْبَهَهُ. ﴿مَرِيدًا﴾ [١١٧]: مُتَمَرِّدًا. ﴿فَلَيُبَتِّكُنَّ﴾ [١١٩]: بَتَّكَهُ: قَطَّعَهُ. ﴿قِيلًا﴾ [١٢٢] وَقَوْلًا، وَاحِدٌ. ﴿طَبَعَ﴾ [١٥٥]: خَتَمَ.

باب: - بلاعنوان

آیت کریمہ: ’’اور انھیں جب کوئی امن یا خوف کی بات پہنچتی ہے تو اسے خوب ہوا دیتے ہیں اَذَاعُوْا کے معنی ہیں: مشہور کر دیتے ہیں۔ یَسْتَنْبِطُوْنَهٗ کے معنی صحیح نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں۔ حَسِیْبًا کے معنی ہیں: کافی ہے۔ اِلَّا اِنَاثًا کے معنی ہیں: بے جان چیزیں، جیسے مٹی اور پتھر وغیرہ۔ مَرِیْدًا سے مراد سرکش ہے۔ فَلَیُبَتِّکُنَّ کا لفظ بَتَّکَهٗ سے ماخوذ ہے، یعنی اس کو کاٹ ڈالو۔ قِیْلًا اور قَوْلًا دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ طَبَعَ کے معنی ہیں: مہر لگا دی۔

(١٦) بَابٌ: ﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُۥ جَهَنَّمُ﴾ [٩٣]

٤٥٩٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: آيَةٌ اخْتَلَفَ فِيهَا أَهْلُ الْكُوفَةِ، فَرَحَلْتُ فِيهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُۥ جَهَنَّمُ﴾ هِيَ آخِرُ مَا نَزَلَ، وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ. [راجع: ٣٨٥٥]

باب: 16 - (ارشاد باری تعالیٰ:) ’’اور جو کسی مومن کو دیدہ دانستہ قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے‘‘ کا بیان

[4590] حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اس آیت کے متعلق علمائے کوفہ کا اختلاف ہو گیا تھا تو میں اس کے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سفر کر کے حاضر ہوا اور اس کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: یہ آیت: ’’جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی سزا دوزخ ہے۔‘‘ اس موضوع سے متعلق آخری آخری ہے۔ اسے کسی دوسری آیت نے منسوخ نہیں کیا۔

(١٧) بَابٌ: ﴿وَلَا تَقُولُوا۟ لِمَنْ أَلْقَىٰٓ إِلَيْكُمُ ٱلسَّلَـٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ [٩٤]

اَلسَّلَمُ وَالسَّلَامُ وَالسِّلْمُ وَاحِدٌ.

باب: 17 - (ارشاد باری تعالیٰ:) ’’اگر کوئی شخص تمھیں سلام کہے تو اسے یہ نہ کہا کرو کہ تم تو مومن نہیں ہو‘‘ کی تفسیر

اَلسَّلَمُ، اَلسَّلَامُ اور اَلسِّلْمُ سب کے ایک ہی معنی ہیں۔

٤٥٩١ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰٓ إِلَيْكُمُ ٱلسَّلَـٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غُنَيْمَتَهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ فِي ذٰلِكَ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿عَرَضَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا﴾ تِلْكَ الْغُنَيْمَةُ.

قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ٱلسَّلَـٰمَ﴾.

[4591] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت: ''اگر کوئی شخص تمھیں سلام کہے تو اسے یہ نہ کہا کرو کہ تو مسلمان نہیں'' کے متعلق فرمایا: ایک شخص اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ اسے ایک مہم پر جاتے ہوئے کچھ مسلمان ملے۔ اس نے السلام علیکم کہا۔ لیکن مسلمانوں نے اسے (بہانہ خور جان کر) قتل کر دیا اور اس کی بکریوں پر قبضہ کر لیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی۔ آیت کے آخر میں: عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا سے مراد انھی بکریوں کی طرف اشارہ تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (مشہور قراءت کے مطابق) السَّلٰمَ ہی پڑھا ہے۔

(١٨) بَابٌ: ﴿لَا يَسْتَوِي ٱلْقَـٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾ الْآيَةَ [٩٥]

باب: 18- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اہل ایمان میں سے جو لوگ (جہاد سے) بیٹھ رہنے والے ہیں وہ (جہاد کرنے والوں کے) برابر نہیں ہو سکتے'' کا بیان

٤٥٩٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ رَأَى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمْلَى عَلَيْهِ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ)، فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ! لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ مَعَكَ لَجَاهَدْتُ، وَكَانَ أَعْمَى، فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ

[4592] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے مروان بن حکم کو مسجد میں دیکھا، فرماتے ہیں کہ میں ان کے پاس آیا اور ان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ انھوں نے ہمیں بتایا کہ انھیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی ﷺ نے ان سے یہ آیت لکھوائی: ''مسلمانوں میں سے بیٹھ رہنے والے اور اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور اپنے مالوں سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔'' آپ یہ آیت لکھوا ہی رہے تھے کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! اگر میرے اندر ہمت ہوتی تو آپ کے ساتھ مل کر ضرور جہاد میں شرکت کرتا اور وہ نابینا تھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر وحی اتاری جبکہ آپ کی ران میری ران پر تھی۔ اس کا مجھ پر اتنا

تُرَضَّ فَخِذِي، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿غَيْرُ أُوْلِي ٱلضَّرَرِ﴾. [راجع: ٢٨٣٢]

بوجھ پڑا کہ مجھے اپنی ران ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہو گیا۔ جب یہ کیفیت دور ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ﴿غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ﴾ کے مزید الفاظ نازل کر دیے۔

٤٥٩٣ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَّا يَسْتَوِى ٱلْقَٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْدًا فَكَتَبَهَا فَجَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَشَكَا ضَرَارَتَهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿غَيْرُ أُوْلِي ٱلضَّرَرِ﴾. [راجع: ٢٨٣١]

[4593] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کتابت کے لیے بلایا اور انھوں نے یہ آیت لکھ دی۔ پھر حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے اور اپنے نابینا ہونے کا عذر پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے ﴿غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ﴾ کے الفاظ نازل فرما دیے۔

٤٥٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَّا يَسْتَوِى ٱلْقَٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ادْعُوا فُلَانًا»، فَجَاءَهُ وَمَعَهُ الدَّوَاةُ وَاللَّوْحُ أَوِ الْكَتِفُ فَقَالَ: «اكْتُبْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ)» وَخَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَا ضَرِيرٌ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا: ﴿لَّا يَسْتَوِى ٱلْقَٰعِدُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُوْلِي ٱلضَّرَرِ وَٱلْمُجَٰهِدُونَ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ﴾. [راجع: ٢٨٣١]

[4594] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''فلاں کاتب کو بلاؤ۔'' چنانچہ وہ اپنے ساتھ دوات اور تختی یا شانے کی ہڈی لے کر حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لکھو: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ اس وقت نبی ﷺ کے پیچھے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تھے۔ انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں تو نابینا ہوں، چنانچہ وہیں بیٹھے بیٹھے یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

فائدہ: پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اس وقت آئے جب رسول اللہ ﷺ آیت لکھوا رہے تھے جبکہ آخری حدیث میں ہے کہ وہ اس وقت آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں تضاد نہیں کیونکہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پیچھے بیٹھے تھے۔ جب آپ نے کاتب وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کتابت کے لیے بلایا تو اس وقت آپ کے سامنے آئے اور اپنا عذر پیش کیا کہ میں تو نابینا ہوں۔[1]

٤٥٩٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا

[4595] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں

1 فتح الباري: 330/8.

هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ: أَنَّ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ.

[راجع: ٣٩٥٤]

نے بتایا: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ میں ان لوگوں کی طرف اشارہ ہے جو غزوۂ بدر میں بلاوجہ شریک نہیں ہوئے تھے اور جو لوگ اس جنگ میں شریک ہوئے تھے۔ مطلب یہ کہ یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

(١٩) [بَابٌ]: ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ﴾ الْآيَةَ [٩٧]

باب: 19- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جن لوگوں کی جان فرشتے بایں حالت نکالتے ہیں کہ وہ خود پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں (تو) فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے.....'' کی تفسیر

٤٥٩٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ: قُطِعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْثٌ، فَاكْتُتِبْتُ فِيهِ، فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ، فَنَهَانِي عَنْ ذٰلِكَ أَشَدَّ النَّهْيِ، ثُمَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكَثِّرُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَأْتِي السَّهْمُ فَيُرْمَى بِهِ، فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ، أَوْ يُضْرَبُ فَيُقْتَلُ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ﴾ الْآيَةَ.

[4596] ابو الاسود محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اہل مدینہ پر ایک لشکر کی تیاری ضروری قرار دی گئی تو اس میں میرا نام بھی لکھا گیا۔ اس دوران میں میری ملاقات حضرت ابن عباس ؓ کے آزاد کردہ غلام عکرمہ سے ہوئی تو میں نے انھیں اس امر سے آگاہ کیا۔ انھوں نے بڑی سختی سے مجھے روک دیا اور فرمایا کہ مجھے حضرت ابن عباس ؓ نے بتایا تھا کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ مشرکین کے ساتھ رہتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف مشرکین کی جماعت میں اضافے کا سبب بنتے تھے۔ پھر جب کوئی تیر آتا اور ان میں سے کسی کو لگتا تو اسے قتل کر دیتا یا اسے تلوار ماری جاتی تو وہ قتل ہو جاتا۔ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''بے شک وہ لوگ جن کی روح فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں...... آخر آیت تک۔

رَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ. [انظر: ٧٠٨٥]

اس روایت کو لیث بن سعد نے بھی ابوالاسود سے

روایت کیا ہے۔

فائدہ: یہ اس دور کی بات ہے جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے مکہ مکرمہ میں خلافت کا دعویٰ کیا تھا۔ انھوں نے اہل شام سے جنگ کرنے کے لیے اہل مدینہ کو ایک لشکر تیار کرنے کا حکم دیا۔ اس لشکر میں ابوالاسود کا نام بھی لکھا گیا تھا۔ حضرت عکرمہ نے انھیں سختی سے منع کیا۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی مذمت کی ہے جو مشرکین کی تعداد بڑھانے کے لیے ان کے ساتھ جاتے تھے، حالانکہ وہ دل سے مسلمانوں کے خلاف لڑنا نہیں چاہتے تھے۔ ابوالاسود کا بھی یہی حال تھا کہ وہ دل سے اہل شام کے خلاف لڑنا نہیں چاہتے تھے کیونکہ یہ جنگ فی سبیل اللہ نہیں بلکہ صرف ملک گیری کے لیے تھی، ان کا مقصد صرف ان کی تعداد کو بڑھانا تھا، اس لیے حضرت عکرمہ نے انھیں بڑی شدت کے ساتھ لشکر میں شمولیت سے منع کیا۔

(٢٠) [بَابٌ]: ﴿إِلَّا ٱلْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ ٱلرِّجَالِ وَٱلنِّسَآءِ﴾ الْآيَةَ [٩٨]

باب: 20- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''ہاں جو مردوں اور عورتوں میں سے کمزور ہیں'' کی تفسیر

٤٥٩٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿إِلَّا ٱلْمُسْتَضْعَفِينَ﴾ قَالَ: كَانَتْ أُمِّي مِمَّنْ عَذَرَ اللهُ. [راجع: ١٣٥٧]

[4597] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے آیت کریمہ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ کے متعلق فرمایا کہ میری والدہ بھی ان ہی لوگوں میں سے تھیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دیا تھا۔

(٢١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَأُولَٰٓئِكَ عَسَى ٱللَّهُ أَن يَعْفُوَ عَنْهُمْ﴾ [٩٩] الْآيَةَ

باب: 21- ارشاد باری تعالیٰ: ''قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں معاف کر دے.....'' کا بیان

٤٥٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ: «اَللّٰهُمَّ! نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اَللّٰهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اَللّٰهُمَّ! نَجِّ الْوَلِيدَ ابْنَ الْوَلِيدِ، اَللّٰهُمَّ! نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اَللّٰهُمَّ! اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ». [راجع: ٧٩٧]

[4598] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ نبی ﷺ نماز عشاء پڑھ رہے تھے کہ آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا، پھر سجدہ کرنے سے پہلے یوں دعا کی: ''اے اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلۂ مضر کو سخت سزا دے۔ اے اللہ! انھیں ایسی قحط سالی میں مبتلا کر دے جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں قحط سالی آئی تھی۔

(٢٢) بَابٌ: ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ﴾ [١٠٢] الْآيَةَ

باب: 22- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''ہاں! اگر تم بارش (یا بیماری) کی وجہ سے ہتھیار پہننے میں تکلیف محسوس کرو تو انھیں اتار دینے میں کوئی حرج نہیں'' کا بیان

٤٥٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰ﴾ قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَكَانَ جَرِيحًا.

[4599] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے آیت کریمہ: ﴿اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى﴾ پڑھی اور فرمایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ زخمی تھے، ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(٢٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ﴾ [١٢٧]

باب: 23- ارشاد باری تعالیٰ: ''لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ تمھیں ان کے متعلق فتویٰ دیتا ہے اور وہ (بھی) جو کتاب میں تم پر پڑھا جاتا ہے ان یتیم عورتوں کے متعلق'' کا بیان

٤٦٠٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ: هُوَ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْيَتِيمَةُ هُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا، فَأَشْرَكَتْهُ فِي مَالِهِ حَتَّى فِي الْعَذْقِ، فَيَرْغَبُ أَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا رَجُلًا فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ، بِمَا شَرِكَتْهُ، فَيَعْضُلُهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ.

[راجع: ٢٤٩٤]

[4600] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت: ﴿وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ...... وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: کسی آدمی کے پاس کوئی یتیم بچی ہوتی، وہ اس کا متولی بھی ہوتا اور وارث بھی۔ وہ لڑکی اس کو اپنے مال حتی کہ کھجور کے درخت میں بھی شریک کر لیتی۔ وہ مال کی وجہ سے اس کے ساتھ نکاح کرنے میں رغبت رکھتا اور کسی دوسرے سے اس کے نکاح کو ناپسند کرتا، مبادا وہ یتیم لڑکی کے شریک ہونے کے باعث اس کے مال میں شریک ہو جائے گا، اس لیے وہ اس لڑکی کو کسی دوسرے سے نکاح کرنے

میں رکاوٹ کھڑی کر دیتا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

(٢٤) [بَابٌ :] ﴿وَإِنِ ٱمْرَأَةٌ خَافَتْ مِنۢ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ [١٢٨]

باب: 24- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے بدسلوکی یا بے رخی کا اندیشہ ہو......'' کی تفسیر

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ﴿شِقَاقَ﴾ [٣٥]: تَفَاسُدَ ﴿وَأُحْضِرَتِ ٱلْأَنفُسُ ٱلشُّحَّ﴾ [١٢٨] قَالَ : هَوَاهُ فِي الشَّيْءِ يَحْرِصُ عَلَيْهِ ﴿كَٱلْمُعَلَّقَةِ﴾ [١٢٩] لَا هِيَ أَيِّمٌ وَلَا ذَاتُ زَوْجٍ . ﴿نُشُوزًا﴾ [٢٨]: بُغْضًا .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: شِقَاق کے معنی ہیں: فساد اور جھگڑا۔ وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ کے معنی ہیں: ہر نفس کو اپنے فائدے کا لالچ ہوتا ہے۔ كَالْمُعَلَّقَةِ کے معنی ہیں کہ نہ تو وہ بیوہ رہے اور نہ شوہر والی ہو۔ نُشُوْزًا کے معنی ہیں: بغض و عداوت۔

٤٦٠١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ﴿وَإِنِ ٱمْرَأَةٌ خَافَتْ مِنۢ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ قَالَتْ : الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا ، يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا ، فَتَقُولُ : أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ . [راجع: ٢٤٥٠]

[4601] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کے متعلق ''اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی یا بے رخی کا خوف ہو......'' فرمایا: اس سے مراد ایسا مرد ہے جس کے پاس اس کی عورت رہتی ہو لیکن وہ اس سے کوئی میل جول نہیں رکھتا اور اسے وہ چھوڑ دینا چاہے تو عورت اسے کہے کہ میں تجھے اپنا حق معاف کر دیتی ہوں، یعنی میں تجھے اپنے حقوق سے بری کرتی ہوں۔ ایسی ہی صورت کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

(٢٥) بَابٌ : ﴿إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ فِى ٱلدَّرْكِ ٱلْأَسْفَلِ مِنَ ٱلنَّارِ﴾ [١٤٥]

باب: 25- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''یقیناً منافق جہنم کے نچلے طبقے میں ہوں گے'' کا بیان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَسْفَلَ النَّارِ . ﴿نَفَقًا﴾ [الأنعام: ٣٥]: سَرَبًا .

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دَرْكِ الْاَسْفَلِ سے مراد جہنم کا نچلا طبقہ ہے اور نَفَقًا کے معنی ہیں: سرنگ

٤٦٠٢ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ : كُنَّا فِي حَلْقَةِ عَبْدِ اللهِ ، فَجَاءَ

[4602] حضرت اسود رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حلقۂ درس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک وہاں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تشریف

حُذَيْفَةُ حَتّٰى قَامَ عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى قَوْمٍ خَيْرٍ مِنْكُمْ، قَالَ الْأَسْوَدُ: سُبْحَانَ اللهِ، إِنَّ اللهَ يَقُولُ: ﴿إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ فِى ٱلدَّرْكِ ٱلْأَسْفَلِ مِنَ ٱلنَّارِ﴾ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللهِ وَجَلَسَ حُذَيْفَةُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ، فَتَفَرَّقَ أَصْحَابُهُ، فَرَمَانِي بِالْحَصَا، فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: عَجِبْتُ مِنْ ضَحِكِهِ وَقَدْ عَرَفَ مَا قُلْتُ، لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى قَوْمٍ كَانُوا خَيْرًا مِنْكُمْ ثُمَّ تَابُوا، فَتَابَ اللهُ عَلَيْهِمْ.

لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو کر انھوں نے سلام کیا اور فرمایا کہ نفاق میں وہ جماعت بھی مبتلا ہو گئی تھی جو تم سے بہتر تھی۔ اسود نے کہا: سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: ''منافق، دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسکرانے لگے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد کے ایک کونے میں جا کر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اٹھ گئے اور آپ کے شاگرد بھی چلے گئے۔ اسود نے کہا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کنکری ماری تو میں ان کے پاس چلا آیا۔ انھوں نے فرمایا: مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تبسم پر حیرت ہوئی، حالانکہ جو کچھ میں نے کہا تھا اسے وہ خوب سمجھتے تھے۔ یقیناً نفاق میں ایک ایسی قوم کو مبتلا کیا گیا جو تم سے بہتر تھے۔ پھر انھوں نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی۔

فائدہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کچھ لوگ اسلام کا اقرار کرنے کے بعد مرتد ہو گئے اور مرض نفاق کا شکار ہوئے اور وہ بہتر لوگ تھے کیونکہ وہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں تھے اور صحابۂ کرام کا طبقہ تابعین کے طبقے سے بہتر ہے لیکن ان کے مرتد ہونے اور منافق بن جانے کی وجہ سے ان کے بہتر ہونے کا وصف جاتا رہا۔ ان میں سے جب کچھ تائب ہوئے تو ان کے بہتر ہونے کا وصف واپس آ گیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ان کو متنبہ کرنا چاہتے تھے کہ تم لوگ خیر القرون نہیں ہو، تمھیں بطریق اولی ڈرنا چاہیے کیونکہ اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اعمال پر وثوق کر کے بیٹھ جاؤ۔ اس طرح ایمان کے رخصت ہو جانے کا بھی اندیشہ ہے۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی مرتد نہیں ہوا، البتہ کچھ اعراب (بدو) دین سے برگشتہ ضرور ہوئے تھے۔

(٢٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ نُوحٍ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَيُونُسَ وَهَٰرُونَ وَسُلَيْمَٰنَ﴾ [١٦٣]

باب: 26- ارشاد باری تعالیٰ: ''ہم نے تمھاری طرف وحی بھیجی جیسا کہ نوح کی طرف وحی کی تھی ...... یونس، ہارون اور سلیمان علیہم السلام'' کا بیان

٤٦٠٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا يَنْبَغِي

[4603] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ کہے: میں یونس بن

لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى». [راجع: ٣٤١٢]

متی سے بہتر ہوں۔"

٤٦٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى، فَقَدْ كَذَبَ». [راجع: ٣٤١٥]

[4604] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جس نے کہا: میں یونس بن متی سے بہتر ہوں، اس نے جھوٹ بولا۔"

(٢٧) بَابٌ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ۚ إِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ﴾ [١٧٦]

باب: 27- (ارشاد باری تعالیٰ:) "لوگ آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیں کہ اللہ تمھیں کلالہ کے متعلق (یہ) فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص لا ولد مر جائے اور اس کی ایک ہی بہن ہو تو اسے ترکے کا نصف ملے گا اور اگر کلالہ عورت ہو تو اس کا بھائی اس کا وارث ہوگا بشرطیکہ میت کی اولاد نہ ہو" کا بیان

وَالْكَلَالَةُ: مَنْ لَمْ يَرِثْهُ أَبٌ أَوِ ابْنٌ، وَهُوَ مَصْدَرٌ، مِنْ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ.

کلالہ وہ ہے جس کا باپ یا بیٹا وارث نہ ہو اور یہ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ سے مصدر ہے۔

٤٦٠٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ، وَآخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾. [راجع: ٤٣٦٤]

[4605] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: قرآن مجید کی جو آخری سورت نازل ہوئی وہ سورۂ براءت ہے اور جو آیت آخر میں نازل ہوئی وہ ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ ہے۔

(٥) [تَفْسِيرُ] سُورَةِ الْمَائِدَةِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 5- تفسیر سورۃ المائدہ

(١) بَابٌ

باب: 1- بلا عنوان

﴿وَأَنْتُمْ حُرُمٌ﴾ [١]: وَاحِدُهَا حَرَامٌ ﴿فِيمَا

وَأَنْتُمْ حُرُمٌ میں حُرُمٌ، حَرَامٌ کی جمع ہے، یعنی احرام

نَقْضِهِم مِّيثَٰقَهُمْ﴾ [١٣]: بِنَقْضِهِمْ ﴿ٱلَّتِى كَتَبَ ٱللَّهُ﴾ [٢١]: [جَعَلَ اللهُ]. ﴿تَبُوٓأَ﴾ [٢٩]: تَحْمِلَ. ﴿دَآئِرَةٌ﴾ [٥٢]: دَوْلَةٌ. وَقَالَ غَيْرُهُ: اَلْإِغْرَاءُ: اَلتَّسْلِيطُ، ﴿أُجُورَهُنَّ﴾ [٥]: مُهُورَهُنَّ. اَلْمُهَيْمِنُ: اَلْأَمِينُ، اَلْقُرْآنُ أَمِينٌ عَلٰى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ. وَقَالَ سُفْيَانُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ ﴿لَسْتُمْ عَلَىٰ شَىْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا۟ ٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ﴾ ﴿مَخْمَصَةٍ﴾ [٣]: مَجَاعَةٍ ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا﴾ [٣٢]: يَعْنِي مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ حَيِيَ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيعًا ﴿شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا﴾ سَبِيلًا وَسُنَّةً ﴿فَإِنْ عُثِرَ﴾ [١٠٧]: ظَهَرَ ﴿ٱلْأَوْلَيَٰنِ﴾ وَاحِدُهُمَا أَوْلٰى.

باندھے ہوئے۔ فَبِمَانَقْضِهِمْ مِيثٰقَهُمْ میں نَقْضِهِمْ کے معنی ہیں: ان کے عہد کو توڑنے کی وجہ سے، یعنی لفظ ما زائدہ ہے۔ اَلَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ کے معنی ہیں: جسے اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیا ہے۔ تَبُوْٓأَ کے معنی ہیں: تو اٹھا لے گا۔ دَآئِرَةٌ کے معنی ہیں: گردش زمانہ۔ دوسرے مفسرین نے کہا ہے: اَلْإِغْرَاءُ کے معنی ہیں: مسلط کرنا اور ڈال دینا۔ اُجُوْرَهُنَّ سے مراد عورتوں کے حق مہر ہیں۔ اَلْمُهَيْمِنُ کے معنی ہیں: امانت دار، یعنی قرآن کریم سابقہ تمام آسمانی کتب کا محافظ و نگران ہے۔ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں کہ تمام قرآن میں درج ذیل آیت سے زیادہ سخت اور گراں مجھ پر اور کوئی آیت نہیں: ''اس وقت تک تمھاری کوئی حیثیت نہیں جب تک تم تورات، انجیل اور تمھاری طرف نازل شدہ تعلیمات پر عمل نہ کرو۔'' مَخْمَصَةٍ کے معنی ہیں: بھوک۔ وَمَنْ اَحْيَاهَا کے معنی یہ ہیں کہ جس نے آدمی کا خون ناحق حرام خیال کیا گویا سب آدمی اس کی وجہ سے زندہ رہے۔ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا کے معنی ہیں: راستہ اور طریقہ۔ عُثِرَ کے معنی ہیں: ظاہر ہونا۔ اَلْاَوْلَيٰنِ کا واحد اَوْلٰی ہے۔ اس سے مراد پہلے دو گواہ ہیں۔

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ [٣]

باب:2- ارشاد باری تعالیٰ: ''آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا ہے'' کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿مَخْمَصَةٍ﴾ [٣]: مَجَاعَةٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: مَخْمَصَةٍ سے مراد بھوک ہے۔

٤٦٠٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ: قَالَتِ الْيَهُودُ لِعُمَرَ: إِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ آيَةً لَوْ نَزَلَتْ فِينَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ:

[4606] طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ لوگ ایک ایسی آیت کی تلاوت کرتے ہیں اگر وہ ہمارے ہاں نازل ہوتی تو ہم اس دن کو جشن کا دن مقرر کر لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ، وَأَيْنَ أُنْزِلَتْ، وَأَيْنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَيْثُ أُنْزِلَتْ، يَوْمَ عَرَفَةَ وَإِنَّا وَاللهِ بِعَرَفَةَ - قَالَ سُفْيَانُ: وَأَشُكُّ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمْ لَا؟ - ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾.

[راجع: ٤٥]

میں خوب اچھی طرح جانتا ہوں کہ آیت ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ...... ﴾ کہاں اور کب نازل ہوئی اور جب یہ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اس وقت کہاں تشریف فرما تھے۔ اللہ کی قسم! ہم اس وقت میدان عرفات میں تھے۔ سفیان نے کہا: مجھے شک ہے کہ اس دن جمعہ تھا یا کوئی اور دن۔

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَآءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ [٦]

باب:3- ارشاد باری تعالیٰ: ''پھر تمھیں پانی نہ مل رہا ہو تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو'' کی تفسیر

تَيَمَّمُوا: تَعَمَّدُوا، ﴿آمِّينَ﴾ [٢]: عَامِدِينَ. أَمَّمْتُ وَتَيَمَّمْتُ وَاحِدٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَمَسْتُمُ﴾ [المائدة: ٦ والنساء: ٤٣]، وَ﴿تَمَسُّوهُنَّ﴾ [البقرة: ٢٣٦ والأحزاب: ٤٩]، وَ﴿الَّتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ﴾ [النساء: ٢٣] وَالْإِفْضَاءُ: النِّكَاحُ.

تَيَمَّمُوْا کے معنی ہیں: قصد کرو، آمِّيْنَ سے مراد ارادہ کرنے والے۔ أَمَّمْتُ اور تَيَمَّمْتُ دونوں ہم معنی ہیں، یعنی میں نے ارادہ کیا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: لَمَسْتُمْ، تَمَسُّوْهُنَّ، وَالَّتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ اور الْإِفْضَاءُ کے معنی نکاح، یعنی جماع کے ہیں۔ مختلف آیات میں مذکورہ چار الفاظ لمس، مسّ، دُخول اور إفضاء کے معنی وطی، یعنی جماع کے ہیں۔

٤٦٠٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا: أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ، أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِالنَّاسِ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ؟ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ:

[4607] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ جب ہم مقام بیداء یا ذات الجیش پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر کہیں گر گیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کی تلاش میں وہاں ٹھہر گئے اور صحابۂ کرام نے بھی آپ کے ساتھ قیام کیا۔ وہاں نہ تو پانی کا کوئی چشمہ تھا اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہی تھا۔ صحابۂ کرام ؓ حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آئے اور عرض کی: آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے کیا کر رکھا ہے؟ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہیں ٹھہرا لیا ہے اور ہمیں بھی ٹھہرنے پر مجبور کر رکھا ہے، حالانکہ یہاں نہ تو پانی کا چشمہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے، چنانچہ حضرت ابوبکر ؓ آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ

حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ، وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلٰى فَخِذِي، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا الْعِقْدُ تَحْتَهُ.

[راجع: ٣٣٤]

میری ران پر اپنا سر مبارک رکھ کر محو استراحت تھے۔ انھوں نے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ اور تمام لوگوں کو یہاں روک رکھا ہے، حالانکہ یہاں کہیں پانی کا چشمہ نہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہی ہے۔ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: حضرت ابوبکر ؓ مجھ پر بہت خفا ہوئے اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا مجھے سخت سست کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کچوکے لگانے لگے۔ میں نے اس خیال سے کوئی حرکت نہ کی کہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر اپنا سر مبارک رکھے ہوئے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ صبح بیدار ہوئے تو وہاں پانی وغیرہ کا کوئی نشان تک نہ تھا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل کی تو حضرت اسید بن حضیر ؓ نے کہا: اے آل ابی بکر! یہ تمھاری کوئی پہلی برکت تو نہیں۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے وہ اونٹ اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہار اسی کے نیچے سے مل گیا۔

٤٦٠٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: سَقَطَتْ قِلَادَةٌ لِي بِالْبَيْدَاءِ وَنَحْنُ دَاخِلُونَ الْمَدِينَةَ، فَأَنَاخَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَزَلَ، فَثَنٰى رَأْسَهُ فِي حَجْرِي رَاقِدًا، أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَكَزَنِي لَكْزَةً شَدِيدَةً وَقَالَ: حَبَسْتِ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ، فَبِيَ الْمَوْتُ؛ لِمَكَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَدْ أَوْجَعَنِي، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَيْقَظَ وَحَضَرَتِ الصُّبْحُ، فَالْتُمِسَ الْمَاءُ فَلَمْ يُوجَدْ، فَنَزَلَتْ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ﴾ الْآيَةَ، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: لَقَدْ بَارَكَ اللهُ لِلنَّاسِ فِيكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ! مَا أَنْتُمْ

[4608] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ ہم مدینہ واپس آ رہے تھے کہ مقام بیداء پر میرا ہار گم ہو گیا۔ نبی ﷺ نے وہیں اپنی سواری روک دی اور نیچے اتر پڑے۔ پھر اپنا سر مبارک میری گود میں رکھ کر سو گئے۔ اس دوران میں حضرت ابوبکر ؓ تشریف لائے اور میرے سینے پر زور سے ہاتھ (مکا) مار کر فرمایا کہ ایک ہار کی وجہ سے تم نے لوگوں کو یہاں روک رکھا ہے لیکن میں رسول اللہ ﷺ کے آرام کی وجہ سے بے حس و حرکت بیٹھی رہی جبکہ مجھے بہت تکلیف ہوئی تھی۔ جب نبی ﷺ صبح کے وقت بیدار ہوئے تو پانی کی تلاش شروع ہوئی لیکن وہاں پانی کا نام و نشان تک نہ تھا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ﴾ حضرت اسید بن حضیر ؓ نے کہا: اے آل ابی بکر! تمھاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے

إِلَّا بَرَكَةٌ لَهُمْ. [راجع: ٣٣٤]

لوگوں کو برکت عطا فرمائی ہے۔ یقیناً تم لوگوں کے لیے خیر و برکت کا باعث ہو۔

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَٱذْهَبْ أَنتَ وَرَبُّكَ فَقَـٰتِلَآ إِنَّا هَـٰهُنَا قَـٰعِدُونَ﴾ [٢٤]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''تو اور تیرا رب دونوں جاؤ اور ان سے لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں'' کا بیان

٤٦٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَمْدَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا [الْأَشْجَعِيُّ] عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ الْمِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا لَا نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسٰى: ﴿فَٱذْهَبْ أَنتَ وَرَبُّكَ فَقَـٰتِلَآ إِنَّا هَـٰهُنَا قَـٰعِدُونَ﴾ وَلٰكِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَكَ، فَكَأَنَّهُ سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[4609] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن کہا: اللہ کے رسول! ہم آپ سے یہ نہیں کہیں گے جیسے بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: ''تو اور تیرا رب دونوں جاؤ اور (ان سے) لڑو ہم یہیں بیٹھے ہیں۔'' لیکن آپ چلیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے تمام خدشات دور ہو گئے اور آپ بہت خوش ہوئے۔

وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقٍ: أَنَّ الْمِقْدَادَ قَالَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٩٥٢]

امام وکیع نے سفیان سے، انھوں نے مخارق سے، انھوں نے طارق سے بیان کیا کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے یہ بات نبی ﷺ سے کہی تھی۔

(٥) بَابٌ: ﴿إِنَّمَا جَزَٰٓؤُاْ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ فَسَادًا﴾ [٣٣] الْآيَةَ

باب: 5- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے ہیں ان کی سزا بھی یہی ہے (کہ وہ بری طرح قتل کر دیے جائیں یا سولی چڑھا دیے جائیں)'' کا بیان

اَلْمُحَارَبَةُ لِلّٰهِ: اَلْكُفْرُ بِهِ.

اَلْمُحَارَبَةُ لِلّٰهِ ''اللہ سے جنگ لڑنے'' سے مراد اس کے ساتھ کفر کرنا ہے۔

٤٦١٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَلْمَانُ أَبُو رَجَاءٍ مَوْلٰى أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرُوا وَذَكَرُوا، فَقَالُوا وَقَالُوا: قَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ، فَالْتَفَتَ إِلٰى أَبِي قِلَابَةَ وَهُوَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ: مَا تَقُولُ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ؟ أَوْ قَالَ: مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ؟ قُلْتُ: مَا عَلِمْتُ نَفْسًا حَلَّ قَتْلُهَا فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا رَجُلٌ زَنٰى بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ، أَوْ حَارَبَ اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ، فَقَالَ عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ بِكَذَا وَكَذَا، قُلْتُ: إِيَّايَ حَدَّثَ أَنَسٌ، قَالَ: قَدِمَ قَوْمٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَكَلَّمُوهُ، فَقَالُوا: قَدِ اسْتَوْخَمْنَا هٰذِهِ الْأَرْضَ، فَقَالَ: «هٰذِهِ نَعَمٌ لَنَا تَخْرُجُ لِتَرْعٰى، فَاخْرُجُوا فِيهَا، فَاشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا»، فَخَرَجُوا فِيهَا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، وَاسْتَصَحُّوا وَمَالُوا عَلَى الرَّاعِي فَقَتَلُوهُ، وَاطَّرَدُوْا النَّعَمَ فَمَا يُسْتَبْطَأُ مِنْ هٰؤُلَاءِ، قَتَلُوا النَّفْسَ وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُولَهُ، وَخَوَّفُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، فَقُلْتُ: تَتَّهِمُنِي؟ قَالَ: حَدَّثَنَا بِهٰذَا أَنَسٌ قَالَ: وَقَالَ: يَا أَهْلَ كَذَا، إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا أَبْقَى اللهُ هٰذَا فِيكُمْ، وَمِثْلَ هٰذَا. [راجع: ٢٣٣]

[4610] حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے تو مجلس میں قسامت کا ذکر آ گیا۔ لوگوں نے کہا: قسامت میں قصاص ہوتا ہے۔ آپ سے پہلے خلفاء نے بھی اس میں قصاص لیا ہے۔ تب حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ ابو قلابہ کی طرف متوجہ ہوئے جبکہ وہ ان کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے پوچھا: عبداللہ بن زید! تمھاری اس کے متعلق کیا رائے ہے یا یوں کہا: اے ابو قلابہ! آپ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ میں نے عرض کی: مجھے تو کوئی ایسی صورت معلوم نہیں کہ اسلام میں کسی کا قتل جائز ہو، سوائے اس شخص کے جو شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے یا کسی کو ناحق قتل کرے یا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہوئے مرتد ہو جائے۔ اس پر حضرت عنبسہ نے کہا: ہم سے تو حضرت انس نے ایسی ایسی حدیث بیان کی تھی۔ میں نے کہا: مجھ سے بھی انھوں نے یہ حدیث بیان کی تھی کہ کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام پر بیعت کرنے کے بعد انھوں نے آپ ﷺ سے عرض کی: ہمیں اس شہر (مدینہ طیبہ) کی آب و ہوا موافق نہیں آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے یہ اونٹ چرنے کے لیے باہر جا رہے ہیں تم بھی ان کے ساتھ وہاں چلے جاؤ۔ ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔'' چنانچہ وہ لوگ اونٹوں کے ساتھ چلے گئے، وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیا تو وہ تندرست ہو گئے۔ اس کے بعد انھوں نے چرواہے پر حملہ کیا، اسے قتل کر کے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ اب ایسے لوگوں سے قصاص لینے میں کیا تامل ہو سکتا تھا؟ انھوں نے ایک شخص کو قتل کیا، اللہ اور اس کے رسول کے خلاف بغاوت کی، پھر رسول اللہ ﷺ کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کی۔ حضرت عنبسہ نے اس پر سبحان

اللہ کہا۔ میں نے کہا: کیا تم مجھے جھٹلانا چاہتے ہو؟ انھوں نے کہا: ایسا نہیں ہے۔ یہی حدیث حضرت انس نے مجھ سے بھی بیان کی تھی (لیکن میں نے اس لیے تعجب کا اظہار کیا کہ تمھیں حدیث یاد رہتی ہے)۔ راوی نے کہا کہ حضرت عنبسہ نے فرمایا: اے اہل شام! جب تک تمھارے ہاں ابو قلابہ یا اس جیسے عالم موجود رہیں گے تم ہمیشہ اچھے رہو گے۔

فائدہ: کسی نامعلوم قتل پر اس محلّہ کے پچاس آدمی حلف اٹھائیں کہ ہم اس سے بریٔ الذمہ ہیں، قسامت کہلاتا ہے۔ قسامت میں قصاص ہے یا دیت؟ اس میں اختلاف ہے۔ راجح بات یہ ہے کہ قسامہ میں قصاص نہیں بلکہ اس میں صرف دیت دلائی جائے گی۔

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَٱلْجُرُوحَ قِصَاصٌ﴾ [٤٥]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور زخموں میں بھی قصاص ہے'' کا بیان

٤٦١١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ - وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: لَا وَاللهِ! لَا تُكْسَرُ سِنُّهَا يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَنَسُ! كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ»، فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ». [راجع: ٢٧٠٣]

[4611] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ان کی پھوپھی حضرت ربیع بنت نضر ؓ نے انصار کی ایک لڑکی کا سامنے والا دانت توڑ دیا۔ لڑکی والوں نے قصاص کا مطالبہ کیا اور اس غرض سے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی ﷺ نے بھی قصاص کا حکم دیا تو حضرت انس بن مالک کے چچا حضرت انس بن نضر ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! نہیں، اللہ کی قسم! اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے انس! اللہ کی کتاب میں قصاص ہی ہے۔'' اس دوران میں لڑکی والے معافی پر راضی ہو گئے اور انھوں نے دیت قبول کر لی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم اٹھا لیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور سچا کر دیتا ہے۔''

(٧) بَابٌ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ﴾ [٦٧]

باب: 7- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اے رسول! جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے تمھاری طرف اتارا گیا ہے اسے دوسروں تک پہنچا دو'' کا بیان

٤٦١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللهُ يَقُولُ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ﴾ الْآيَةَ. [راجع: ٣٢٣٤]

[4612] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جو شخص بھی تم سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر جو کچھ نازل کیا تھا، آپ نے اس میں سے کچھ چھپا لیا تھا تو اس نے یقیناً جھوٹ بولا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے: ''اے پیغمبر! جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے تمھاری طرف نازل کیا گیا ہے، اسے لوگوں تک پہنچا دو۔''

(٨) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ ٱللَّهُ بِٱللَّغْوِ فِىٓ أَيْمَـٰنِكُمْ﴾ [٨٩]

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ تمھاری مہمل اور لغو قسموں پر مؤاخذہ نہیں کرے گا'' کا بیان

٤٦١٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ [سَلَمَةَ]: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ ٱللَّهُ بِٱللَّغْوِ فِىٓ أَيْمَـٰنِكُمْ﴾ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ: لَا وَاللهِ، وَبَلٰى وَاللهِ. [انظر: ٦٦٦٣]

[4613] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ درج ذیل آیت کریمہ: ''اللہ تعالیٰ تم سے تمھاری فضول قسموں پر مؤاخذہ نہیں کرے گا۔'' کسی کے اس طرح قسم کھانے کے بارے میں نازل ہوئی تھی، نہیں! اللہ کی قسم، ہاں! اللہ کی قسم۔

٤٦١٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَاهَا كَانَ لَا يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ حَتّٰى أَنْزَلَ اللهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا أَرٰى يَمِينًا أُرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا قَبِلْتُ رُخْصَةَ اللهِ، وَفَعَلْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ. [انظر: ٦٦٢١]

[4614] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ ان کے والد گرامی اپنی قسم کی خلاف ورزی نہیں کرتے تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے کفارۂ قسم کا حکم نازل فرمایا تو حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: اب اگر قسم کے علاوہ کوئی دوسری چیز مجھے اس سے بہتر معلوم ہوتی ہے تو میں اللہ کی دی ہوئی رخصت پر عمل کرتا ہوں اور وہی کام کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔

(٩) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُحَرِّمُوا۟ طَيِّبَٰتِ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكُمْ﴾ [٨٧]

باب:9- ارشاد باری تعالیٰ: ''اے ایمان والو! تم ان پاکیزہ چیزوں کو خود پر حرام نہ کرو جنھیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے حلال کیا ہے'' کا بیان

٤٦١٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا: أَلَا نَخْتَصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ، فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُحَرِّمُوا۟ طَيِّبَٰتِ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكُمْ﴾. [انظر: ٥٠٧١، ٥٠٧٥]

[4615] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ جہاد پر جاتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہیں ہوا کرتی تھیں۔ ہم نے کہا کہ ایسے حالات میں ہم خود کو خصی نہ کر لیں؟ لیکن نبی ﷺ نے ہمیں اس سے منع کر دیا، اس کے بعد آپ نے ہمیں اس امر کی اجازت دی کہ ہم کسی عورت سے کپڑے کے عوض شادی کر لیں۔ پھر آپ نے تائید کے طور پر یہ آیت پڑھی: ''اے ایمان والو! تم خود پر ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کرو جنھیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے حلال کیا ہے۔''

فائدہ: نکاح متعہ آغاز اسلام میں جائز تھا جسے غزوۂ خیبر میں منسوخ کر دیا گیا۔ پھر غزوۂ اوطاس میں محض تین دن کے لیے اجازت ہوئی، پھر ہمیشہ کے لیے اسے ختم کر دیا گیا۔ کتاب وسنت سے اس کی حرمت ثابت ہے۔

(١٠) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّمَا ٱلْخَمْرُ وَٱلْمَيْسِرُ وَٱلْأَنصَابُ وَٱلْأَزْلَٰمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ ٱلشَّيْطَٰنِ﴾ [٩٠]

باب:10- ارشاد باری تعالیٰ: ''یہ شراب، یہ جوا، یہ آستانے اور پانسے سب گندے شیطانی کام ہیں'' کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَٱلْأَزْلَٰمُ﴾: اَلْقِدَاحُ يَقْتَسِمُونَ بِهَا فِي الْأُمُورِ. وَالنُّصُبُ: أَنْصَابٌ يَذْبَحُونَ عَلَيْهَا. وَقَالَ غَيْرُهُ: اَلزَّلَمُ: اَلْقِدْحُ لَا رِيشَ لَهُ وَهُوَ وَاحِدُ الْأَزْلَامِ. وَالْاِسْتِقْسَامُ: أَنْ يُجِيلَ الْقِدَاحَ، فَإِنْ نَهَتْهُ انْتَهٰى، وَإِنْ أَمَرَتْهُ فَعَلَ مَا تَأْمُرُهُ بِهِ - يُجِيلُ: يُدِيرُ - وَقَدْ أَعْلَمُوا الْقِدَاحَ أَعْلَامًا بِضُرُوبٍ، يَسْتَقْسِمُونَ بِهَا،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اَزْلَام سے مراد وہ تیر ہیں جن کے ذریعے سے وہ اپنے معاملات میں قسمت آزمائی کرتے تھے۔ نُصُب سے وہ آستانے مراد ہیں جہاں وہ جانور ذبح کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسروں نے کہا کہ زَلَم سے مراد وہ تیر ہے جس کا پَر نہ ہو۔ یہ مفرد ہے جس کی جمع أَزْلَام ہے۔ اَلْاِسْتِقْسَامُ یہ ہے کہ تیروں کو گھمایا جاتا۔ اگر وہ منع کر دیتا تو کام سے رک جاتے

وَفَعَلْتُ مِنْهُ قَسَمْتُ، وَالْقُسُومُ: الْمَصْدَرُ.

اور اگر حکم دیتا تو اس کے مطابق عمل کرتے۔ یُجِیلُ کے معنی ہیں: گھماتے۔ دراصل ان لوگوں نے تیروں پر مختلف قسم کے نشانات لگا رکھے تھے اور ان کے ذریعے سے فال نکالتے تھے۔ اَلْاِسْتِقْسَامُ سے ثلاثی مجرد قَسَمْتُ ہے اور اس کا مصدر قُسُوم آتا ہے۔

٤٦١٦ - **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَإِنَّ فِي الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ لَخَمْسَةَ أَشْرِبَةٍ، مَا فِيهَا شَرَابُ الْعِنَبِ. [انظر: ٥٥٧٩]

[4616] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: شراب کی حرمت نازل ہوئی تو مدینہ طیبہ میں اس وقت پانچ قسم کی شراب استعمال ہوتی لیکن انگوری شراب کا استعمال نہیں ہوتا تھا۔

فائدہ: انگور کی شراب بالکل معدوم نہ تھی بلکہ اس کا استعمال بہت کم ہوتا تھا، چنانچہ حضرت عمر ؓ سے مروی ایک حدیث میں انگوری شراب کا بھی ذکر آتا ہے۔[1]

٤٦١٧ - **حَدَّثَنَا** يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيخِكُمْ هٰذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ، فَإِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَفُلَانًا وَفُلَانًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: وَهَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ؟ فَقَالُوا: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، قَالُوا: أَهْرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ يَا أَنَسُ! قَالَ: فَمَا سَأَلُوا عَنْهَا وَلَا رَاجَعُوهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ. [راجع: ٢٤٦٤]

[4617] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم لوگ تمھاری تیار کردہ فضیخ نامی شراب کے علاوہ کوئی دوسری شراب استعمال نہیں کرتے تھے۔ یہ نام "فضیخ" تم نے خود ہی تجویز کیا ہے۔ میں کھڑا حضرت ابوطلحہ ؓ کو شراب پلا رہا تھا اور فلاں، فلاں کو بھی، اس دوران میں ایک صاحب آئے اور انھوں نے کہا: کیا تمھیں کچھ خبر بھی ہے؟ لوگوں نے پوچھا: کیا بات ہے؟ اس نے کہا: شراب کو حرام کر دیا گیا ہے۔ شراب پینے والوں نے فوراً کہا: اے انس! اب ان شراب کے مٹکوں کو بہا دو۔ انھوں نے اس آدمی کی اطلاع کے بعد ایک قطرہ بھی نہ طلب کیا اور نہ اسے استعمال ہی کیا۔

٤٦١٨ - **حَدَّثَنَا** صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: صَبَّحَ أُنَاسٌ

[4618] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: غزوۂ اُحد میں کچھ لوگوں نے صبح صبح شراب پی تھی

[1] صحيح البخاري، ؟ حديث :4619.

غَدَاةَ أُحُدٍ الْخَمْرَ، فَقُتِلُوا مِنْ يَوْمِهِمْ جَمِيعًا شُهَدَاءَ، وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِهَا. [راجع: ٢٨١٥]

اور اسی دن وہ شہید کر دیے گئے۔ اس وقت شراب حرام نہ ہوئی تھی۔

٤٦١٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى وَابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ! أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الْعِنَبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْعَسَلِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ. وَالْخَمْرُ: مَا خَامَرَ الْعَقْلَ. [انظر: ٥٥٨١، ٥٥٨٨، ٥٥٨٩، ٧٣٣٧]

[4619] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی ﷺ کے منبر پر کھڑے ہو کر فرما رہے تھے: اما بعد! لوگو! جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی تھی: انگور، کھجور، شہد، گیہوں (گندم) اور جو سے، البتہ شراب ہر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔

(١١) - بَابٌ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا﴾ الْآيَةَ [٩٣]

باب: 11- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے انھیں اس بات پر کوئی گناہ نہیں ہوگا جو وہ پہلے کھا پی چکے ہیں......“ کا بیان

٤٦٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ الْخَمْرَ الَّتِي هُرِيقَتِ: الْفَضِيخُ. وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ الْبِيكَنْدِيُّ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ قَالَ: كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ، فَنَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: اُخْرُجْ فَانْظُرْ مَا هٰذَا الصَّوْتُ، قَالَ: فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ: هٰذَا مُنَادٍ يُنَادِي: أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، فَقَالَ لِي: اذْهَبْ فَأَهْرِقْهَا، قَالَ: فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللهُ:

[4620] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شراب بہائی گئی تھی اس کا نام ”فضیخ“ تھا۔ محمد بیکندی نے ابونعمان سے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا کہ شراب کی حرمت نازل ہوئی۔ آپ ﷺ نے منادی کو حکم دیا تو اس نے اعلان کرنا شروع کر دیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: (انس!) باہر جا کر دیکھو یہ آواز کیسی ہے؟ میں نے باہر آ کر دیکھا اور (واپس آ کر) بتلایا ایک منادی اعلان کر رہا ہے: خبردار! شراب کو حرام کر دیا گیا ہے۔ یہ سنتے ہی انھوں نے حکم دیا: جاؤ اور اس شراب کو بہا دو، چنانچہ مدینے کی گلیوں میں شراب بہنے لگی۔ راوی نے بیان کیا: ان دنوں فضیخ شراب نوش کی جاتی تھی۔ شراب بہتی دیکھ کر کچھ لوگ کہنے

﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحَتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا﴾. [راجع: ٢٤٦٤]

لگے: کچھ لوگوں نے شراب سے اپنا پیٹ بھر رکھا تھا اور اسی حالت میں وہ شہید کر دیے گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس پس منظر میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، ان پر کوئی گناہ نہیں جو وہ پہلے پی چکے ہیں۔''

(١٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿لَا تَسْئَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [١٠١]

باب: 12- ارشاد باری تعالیٰ: ''(اے ایمان والو!) ایسی باتوں کے متعلق سوال نہ کیا کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں ناگوار ہوں'' کی تفسیر

٤٦٢١ - حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَارُودِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ، قَالَ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا»، قَالَ: فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وُجُوهَهُمْ لَهُمْ خَنِينٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ فُلَانٌ»، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَا تَسْئَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾.

[4621] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے خطبہ دیا۔ میں نے اس جیسا خطبہ کبھی نہیں سنا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''جو حقائق میں جانتا ہوں اگر وہ تمھیں معلوم ہو جائیں تو تم ہنسو کم اور روو زیادہ۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے اپنے چہرے ڈھانپ لیے اور ان کے رونے کی آواز آنے لگی۔ اس موقع پر ایک آدمی نے پوچھا: میرے والد کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا والد فلاں شخص ہے۔'' اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''تم ایسی باتیں مت پوچھو، اگر تم پر وہ ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں ناگوار گزریں۔''

رَوَاهُ النَّضْرُ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ. [راجع: ٩٣]

اس حدیث کو نضر اور روح بن عبادہ نے حضرت شعبہ سے بیان کیا ہے۔

٤٦٢٢ - حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتِهْزَاءً فَيَقُولُ الرَّجُلُ: مَنْ أَبِي؟ وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ

[4622] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ سے مذاق کے طور پر سوالات کرتے تھے۔ کوئی آدمی کہتا: میرا باپ کون ہے؟ کوئی دوسرا پوچھتا: میری اونٹنی گم ہو گئی ہے وہ کہاں ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ''اے ایمان والو!

نَاقَتُهُ: أَيْنَ نَاقَتِي؟ فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِمْ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَسْـَٔلُوا۟ عَنْ أَشْيَآءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا.

تم ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں ناگوار ہوگی.....‘‘

فائدہ: دراصل منافقین رسول اللہ ﷺ سے مذاق اور استہزاء کے طور پر فضول اور غیر ضروری سوالات کرتے تھے اور سادہ لوح مسلمانوں کو بھی اس قسم کے سوالات کی ترغیب دیتے تھے۔

(١٣) بَابٌ: ﴿مَا جَعَلَ ٱللَّهُ مِنۢ بَحِيرَةٍ وَلَا سَآئِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ﴾ [١٠٣]

باب: 13- (ارشاد باری تعالیٰ:) ’’اللہ تعالیٰ نے نہ بحیرہ کو کوئی چیز بنایا ہے، نہ سائبہ کو، نہ وصیلہ کو اور نہ حام کو‘‘ کا بیان

﴿وَإِذْ قَالَ ٱللَّهُ﴾ [١١٦] يَقُولُ: قَالَ اللهُ، وَإِذْ هَاهُنَا صِلَةٌ. اَلْمَائِدَةُ أَصْلُهَا مَفْعُولَةٌ، كَعِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ، وَتَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٍ، وَالْمَعْنٰى مِيدَ بِهَا صَاحِبُهَا مِنْ خَيْرٍ، يُقَالُ: مَادَنِي يَمِيدُنِي. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿مُتَوَفِّيكَ﴾ [آل عمران: ٥٥]: مُمِيتُكَ.

وَ إِذْ قَالَ اللّٰهُ میں لفظ قَالَ، يَقُوْلُ کے معنی میں ہے۔ إِذْ کا لفظ زائد ہے۔ گویا عبارت قَالَ اللّٰهُ ہے۔ لفظ المَائِدَةُ دراصل اسم مفعول کے معنی دیتا ہے جیسا کہ عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ اور تَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٍ میں ہے، یعنی مِيدَ بِهَا صَاحِبُهَا: اس کے ذریعے سے خیر و بھلائی دی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے: مَادَنِي اور يَمِيدُنِي جب آدمی کسی کو توشہ دے۔ حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں: مُتَوَفِّيْكَ کے معنی ہیں: میں تجھے موت دینے والا ہوں۔

وضاحت: آخری لفظ ’’مُتَوَفِّيْكَ‘‘ سورۃ المائدہ میں نہیں بلکہ سورۂ آل عمران میں ہے جسے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ کی مناسبت سے یہاں بیان کیا گیا ہے۔

٤٦٢٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اَلْبَحِيرَةُ: الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ، فَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ. وَالسَّائِبَةُ: كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ، فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ. قَالَ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

[4623] حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: بحیرہ وہ اونٹنی ہے جس کا دودھ بتوں کے لیے روک دیا جاتا اور کوئی شخص بھی اس کے دودھ کو دوہنے کا مجاز نہ ہوتا تھا۔ اور سائبہ اس اونٹنی کو کہتے تھے جسے کفار اپنے دیوتاؤں کے نام پر آزاد کر دیتے تھے۔ اس سے بار برداری یا سواری کا کام نہ لیا جاتا تھا۔ وہ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میں نے عمرو

«وَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ». وَالْوَصِيلَةُ: اَلنَّاقَةُ الْبِكْرُ تُبَكِّرُ فِي أَوَّلِ نِتَاجِ الْإِبِلِ بِأُنْثَى ثُمَّ تُثَنِّي بَعْدُ بِأُنْثَى، وَكَانُوا يُسَيِّبُونَهُمْ لِطَوَاغِيتِهِمْ إِنْ وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ. وَالْحَامُ: فَحْلُ الْإِبِلِ يَضْرِبُ الضِّرَابَ الْمَعْدُودَ، فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ وَدَعُوهُ لِلطَّوَاغِيتِ وَأَعْفَوْهُ مِنَ الْحَمْلِ، فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَسَمَّوْهُ الْحَامِي.

بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ وہ اپنی انتڑیوں کو جہنم میں گھسیٹ رہا تھا۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے دیوتاؤں کے نام پر جانور چھوڑنے کی رسم نکالی تھی۔" (سعید بن مسیب نے کہا کہ) وصیلہ اس جوان اونٹنی کو کہتے تھے جو پہلی مرتبہ مادہ بچہ جنم دیتی، پھر دوسری مرتبہ بھی مادہ بچہ پیدا کرتی۔ اسے بھی وہ بتوں کے نام پر آزاد کر دیتے تھے بشرطیکہ وہ مسلسل دو مرتبہ مادہ بچہ پیدا کرتی اور درمیان میں کوئی نر بچہ پیدا نہ ہوتا۔ حام اس نر اونٹ کو کہتے جو ایک مقرر مقدار میں کسی اونٹنی سے جفتی کرتا۔ جب وہ مقرر مقدار پوری کر لیتا تو اسے بھی بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔ اس پر نہ بوجھ لادا جاتا اور نہ اس پر سواری ہی کرنے کی کسی کو اجازت ہوتی۔ اسے وہ حام کا نام دیتے تھے۔

وَقَالَ لِي أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: سَمِعْتُ سَعِيدًا يُخْبِرُهُ بِهٰذَا. قَالَ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، نَحْوَهُ، وَرَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ. [راجع: ٣٥٢١]

ابو الیمان نے کہا: ہمیں شعیب نے خبر دی، انھوں نے امام زہری سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت سعید بن مسیّب سے یہ حدیث سنی، انھوں نے کہا: حضرت ابوہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی۔ ابن ہاد نے ابن شہاب سے، وہ سعید بن مسیّب سے، وہ حضرت ابوہریرہ ؓ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی۔

٤٦٢٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْكِرْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ، وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ». [راجع: ١٠٤٤]

[4624] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے دیکھا کہ جہنم کی آگ کا کچھ حصہ دوسرے حصے کو کھا رہا تھا۔ اس دوران میں میں نے عمرو بن خزاعی کو دیکھا کہ وہ اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا۔ اور وہ پہلا شخص تھا جس نے سب سے پہلے دیوتاؤں کے نام اونٹنیاں چھوڑنے کی رسم ایجاد کی تھی۔"

(١٤) بَابٌ: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾ [١١٧]

باب: 14- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور جب تک میں ان میں موجود رہا ان پر نگراں رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو پھر تو ہی ان پر نگران تھا اور تو ہی تمام چیزوں کی خوب نگرانی کرنے والا ہے'' کا بیان

٤٦٢٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا»، ثُمَّ قَالَ: «﴿كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُۥ وَعْدًا عَلَيْنَآ إِنَّا كُنَّا فَٰعِلِينَ﴾» [الانبياء: ١٠٤] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، ثُمَّ قَالَ: «أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، أَلَا وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أُصَيْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ﴾ فَيُقَالُ: إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ».

[راجع: ٣٣٤٩]

[4625] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''لوگو! تم قیامت کے دن اللہ کے حضور ننگے پاؤں ننگے بدن اور بے ختنہ جمع کیے جاؤ گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''جیسے ہم نے اول دفعہ پیدائش کی تھی اسی طرح دوبارہ کریں گے۔ یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے اور ہم اسے ضرور کر کے رہیں گے.....'' پھر فرمایا: ''سن لو! قیامت کے دن ساری خلقت میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ پھر میری امت کے کچھ لوگ حاضر کیے جائیں گے جنھیں فرشتے بائیں جانب لے چلیں گے۔ میں کہوں گا: یارب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ جواب ملے گا: آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی باتیں نکال لی تھیں۔ میں اس وقت وہی کچھ کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا: ''جب تک میں ان لوگوں میں رہا ان کا حال دیکھتا رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو اس کے بعد تو ہی ان پر نگران تھا۔'' آگے سے جواب ملے گا: جب تم ان سے جدا ہو گئے تھے تو یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل اسلام سے برگشتہ ہو گئے تھے۔''

فائدہ: اس حدیث اور آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کو غیب کا علم نہیں ہوتا، مگر اتنا ہی جتنا اللہ تعالیٰ انھیں بتا دے، نیز انبیاء علیہم السلام کے رخصت ہونے کے بعد انھیں اپنی امت کے اعمال کی خبر نہیں ہوتی۔ ''أُصَيْحَابِي'' سے مراد جملہ اہل بدعت ہیں جن کا اوڑھنا بچھونا ہی بدعات و رسومات ہیں۔ ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ پہلے نرم گوشہ رکھیں گے، پھر جب حقیقت حال سے آگاہ ہوں گے تو ان سے اعلان بے زاری فرمائیں گے۔ أعاذنا الله منهم أجمعين. آمين - يا رب العالمين.

(١٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ﴾ الْآيَةَ [١١٨]

باب: 15- ارشاد باری تعالیٰ: ''اگر تو انھیں عذاب دے تو بلاشبہ یہ تیرے بندے ہیں......'' کا بیان

٤٦٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ، وَإِنَّ نَاسًا يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾». [راجع: ٣٣٤٩]

[4626] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''(قیامت کے دن) تمھیں جمع کیا جائے گا۔ پھر کچھ لوگوں کو بائیں جانب (جہنم کی طرف) لے جایا جائے گا، اس وقت میں وہی کہوں گا جو ایک نیک بندے نے کہا تھا: ''جب تک میں ان میں رہا ان کے حالات دیکھتا رہا...... آخر آیت اَلْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تک۔

(٦) سُورَةُ الْأَنْعَامِ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — 6- تفسیر سورۂ انعام

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ﴾ [٢٣]: مَعْذِرَتُهُمْ. ﴿مَّعْرُوشَاتٍ﴾ [١٤١]: مَا يُعْرَشُ مِنَ الْكَرْمِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ. ﴿حَمُولَةً﴾ [١٤٢]: مَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا. ﴿وَلَلَبَسْنَا﴾ [٩]: لَشَبَّهْنَا. ﴿لِأُنذِرَكُم بِهِ﴾ [١٩] أَهْلَ مَكَّةَ ﴿وَيَنْأَوْنَ﴾ [٢٦]: يَتَبَاعَدُونَ. ﴿تُبْسَلَ﴾: [٧٠] تُفْضَحَ. ﴿أُبْسِلُوا﴾ [٧٠]: أُفْضِحُوا. ﴿بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ﴾ [٩٣]: الْبَسْطُ: الضَّرْبُ. ﴿اسْتَكْثَرْتُم﴾ [١٢٨]: أَضْلَلْتُمْ كَثِيرًا. ﴿مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ﴾ [١٣٦]: جَعَلُوا لِلّٰهِ مِنْ ثَمَرَاتِهِمْ وَمَالِهِمْ نَصِيبًا، وَلِلشَّيْطَانِ وَالْأَوْثَانِ نَصِيبًا. ﴿أَكِنَّةً﴾ [٢٥] وَاحِدُهَا كِنَانٌ. ﴿أَمَّا اشْتَمَلَتْ﴾ [١٤٣، ١٤٤]: يَعْنِي هَلْ تَشْتَمِلُ إِلَّا عَلٰى ذَكَرٍ أَوْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ کے معنی ہیں: پھر ان کا کوئی اور عذر نہیں ہوگا۔ مَعْرُوْشَاتٍ کے معنی ہیں: انگور وغیرہ کے وہ باغات جو چھتوں پر چڑھائے جاتے ہیں، یعنی جس کی بیل ہوتی ہے۔ حَمُوْلَةً کے معنی ہیں: وہ جانور جن پر بار برداری کی جاتی ہے۔ لَلَبَسْنَا کے معنی ہیں: ہم خلط ملط کر دیں گے۔ لِأُنْذِرَكُمْ بِهٖ سے مراد اہل مکہ ہیں اور وَيَنْأَوْنَ کے معنی ہیں: دور ہو جاتے ہیں۔ تُبْسَلَ کے معنی ہیں: رسوا کیا جائے اور اُبْسِلُوْا کا مطلب ہے: وہ ذلیل کیے گئے۔ بَاسِطُوْا اَيْدِيْهِمْ میں اَلْبَسْطُ بمعنی مارنا ہے۔ اِسْتَكْثَرْتُمْ یعنی تم نے بہتوں کو گمراہ کیا۔ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ سے مراد یہ ہے کہ انھوں نے اپنے پھلوں اور اموال میں سے کچھ حصہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے کر دیا اور کچھ شیطان اور دیوتاؤں کے لیے ٹھہرا دیا۔ أَكِنَّةً کے معنی ہیں:

أُنْثَى؟ فَلِمَ تُحَرِّمُونَ بَعْضًا وَتُحِلُّونَ بَعْضًا؟ ﴿مَّسْفُوحًا﴾ [١٤٥]: مُهْرَاقًا. ﴿صَدَفَ﴾ [١٥٧]: أَعْرَضَ. أُبْلِسُوا: أُويِسُوا. ﴿أُبْسِلُوا﴾ [٧٠]: أُسْلِمُوا. ﴿سَرْمَدًا﴾ [القصص: ٧١، ٧٢]: دَائِمًا. ﴿اسْتَهْوَتْهُ﴾ [٧١]. أَضَلَّتْهُ. ﴿تَمْتَرُونَ﴾ [٢]: تَشُكُّونَ. ﴿وَقْرًا﴾ [٢٥]: صَمَمٌ، وَأَمَّا الْوِقْرُ فَإِنَّهُ الْحِمْلُ. ﴿أَسَاطِيرُ﴾ [٢٥]: وَاحِدُهَا أُسْطُورَةٌ وَإِسْطَارَةٌ وَهِيَ التُّرَّهَاتُ. ﴿الْبَأْسَاءُ﴾ [٤٢]: مِنَ الْبَأْسِ، وَيَكُونُ مِنَ الْبُؤْسِ. ﴿جَهْرَةً﴾ [٤٧]: مُعَايَنَةً. ﴿الصُّورِ﴾ [٧٣]: جَمَاعَةُ صُورَةٍ كَقَوْلِهِ سُورَةٌ وَسُوَرٌ، ﴿مَلَكُوتَ﴾ [٧٥]: وَمُلْكٌ، [مِثْلُ] رَهَبُوتٌ، رَحَمُوتٌ، وَتَقُولُ: تُرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُرْحَمَ. ﴿جَنَّ﴾ [٧٦]: أَظْلَمَ. ﴿تَعَالَى﴾ [١٠٠]: عَلَا ﴿وَإِن تَعْدِلْ﴾ [٧٠]: تُقْسِطْ، لَا يُقْبَلُ مِنْهَا فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ. يُقَالُ: عَلَى اللهِ حُسْبَانُهُ: أَيْ حِسَابُهُ، وَيُقَالُ: ﴿حُسْبَانًا﴾ [٩٦]: مَرَامِيَ وَ﴿رُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ﴾ [الملك: ٥]. ﴿مُسْتَقَرٌّ﴾ [٩٨]: فِي الصُّلْبِ وَ﴿وَمُسْتَوْدَعٌ﴾: فِي الرَّحِمِ. الْقِنْوُ: الْعِذْقُ، وَالِاثْنَانِ قِنْوَانِ، وَالْجَمَاعَةُ أَيْضًا قِنْوَانٌ، مِثْلُ [صِنْوٍ] وَ﴿صِنْوَانٌ﴾.

پردہ۔ اس کی واحد کِنَانٌ ہے۔ اَمَّا اشْتَمَلَتْ کا مفہوم یہ ہے کہ رحم میں نر اور مادہ دونوں ہوتے ہیں تو پھر کچھ کو حرام اور کچھ کو حلال کیوں بناتے ہو؟ مَسْفُوْحًا کے معنی ہیں: بہایا ہوا خون۔ صَدَفَ کے معنی روگردانی کرنا، أُبْلِسُوا کے معنی نا امید ہونا اور اُبْسِلُوْا کے معنی ہیں: ہلاکت کے سپرد کر دیے گئے۔ سَرْمَدًا کے معنی ہیں: ہمیشہ۔ اِسْتَهْوَتْهُ کے معنی ہیں: گمراہ کرنا۔ تَمْتَرُوْنَ کے معنی ہیں: تم شک کرتے ہو۔ وَقْرًا واؤ کے فتحہ کے ساتھ بہرا پن اور واؤ کے کسرہ کے ساتھ بوجھ ہے۔ اَسَاطِيْرُ جس کا مفرد اُسْطُوْرَةٌ اور اِسْطَارَةٌ ہے۔ اس کے معنی ہیں: بے اصل اور لغو باتیں۔ اَلْبَأْسَاءَ جو بَأْسٌ اور بُؤْسٌ سے نکلا ہے۔ اس کے معنی ہیں: تکلیف، تنگ دستی اور محتاجی۔ جَهْرَةً کے معنی ہیں: آنکھوں کے سامنے۔ اَلصُّوْرِ، صُوْرَةٌ کی جمع ہے، جیسے سُوْرَةٌ کی جمع سُوَرٌ آتی ہے۔ مَلَكُوْتَ سے مُلْكٌ، یعنی سلطنت مراد ہے، جیسے رَهَبُوت اور رَحَمُوت ہے: تجھے خوفزدہ کرنا تجھ پر رحم کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ جَنَّ کے معنی ہیں: تاریک ہونا۔ تَعٰلٰی کے معنی ہیں: وہ بلند و بالا ہے۔ وَاِنْ تَعْدِلْ کا مطلب ہے کہ اگر وہ عدل و انصاف کرے تو اس دن وہ بھی اس سے قبول نہیں ہو گا۔ حُسْبَانًا کے معنی ہیں: حساب۔ کہا جاتا ہے: اللہ پر اس کا حسبان، یعنی حساب ہے۔ بعض کے نزدیک حسبان ان ستاروں کو بھی کہتے ہیں جو شیاطین کو مارے جاتے ہیں۔ مُسْتَقَرٌّ جائے قرار، یعنی باپ کی پشت اور مُسْتَوْدَعٌ سے مراد ماں کا رحم ہے۔ اَلْقِنْوُ کے معنی ہیں: کھجور کا خوشہ اور اس کا تثنیہ اور جمع قِنْوَان ہے، جیسے صِنْوٌ اور صِنْوَانٌ ہے۔

(١) بَابٌ: ﴿وَعِندَهُۥ مَفَاتِحُ ٱلْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ﴾ [٥٩]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور غیب کی چابیاں اسی کے پاس ہیں انھیں اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا'' کا بیان

٤٦٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌۢ﴾». [راجع: ١٠٣٩]

[4627] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غیب کی کنجیاں پانچ ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے۔ وہی بارش برساتا ہے۔ وہی جانتا ہے کہ شکم مادر میں کیا ہے، نیز کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ وہ کس جگہ مرے گا، بلاشبہ اللہ ہی ان باتوں کا خوب علم رکھنے والا خوب خبردار ہے۔''

(٢) بَابٌ: ﴿قُلْ هُوَ ٱلْقَادِرُ عَلَىٰٓ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ﴾ الْآيَةَ [٦٥].

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''آپ کہہ دیجیے: اللہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ تم پر تمھارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے'' کا بیان

﴿يَلْبِسَكُمْ﴾ [٦٥]: يَخْلِطَكُمْ مِنَ الْالْتِبَاسِ، ﴿يَلْبِسُوٓا۟﴾ [٨٢]: يَخْلِطُوا. ﴿شِيَعًا﴾ [٦٥]: فِرَقًا.

يَلْبِسَكُمْ کے معنی ہیں: تمھارے لیے خلط ملط کر دے۔ یہ لفظ التباس سے ماخوذ ہے۔ شِيَعًا کے معنی ہیں: گروہ گروہ۔

٤٦٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ هُوَ ٱلْقَادِرُ عَلَىٰٓ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ﴾ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ». ﴿أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ قَالَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ». ﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍ﴾ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا أَهْوَنُ - أَوْ هٰذَا أَيْسَرُ -». [انظر: ٧٣١٣، ٧٤٠٦]

[4628] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''کہہ دیجیے: وہ قادر ہے کہ تم پر تمھارے اوپر سے عذاب بھیجے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے کہا: ''یا اللہ! میں تیری ذات کے وسیلے سے پناہ مانگتا ہوں۔'' پھر فرمایا: ''یا تمھارے نیچے سے عذاب آ جائے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے کہا: ''اے اللہ! میں تیری ذات کے ذریعے سے اس کی پناہ چاہتا ہوں۔'' پھر فرمایا: ''یا تمھیں مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے باہم دست و گریبان کر دے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ عذاب ہلکا اور آسان ہے۔''

(٣) بَابٌ: ﴿وَلَمْ يَلْبِسُوٓا۟ إِيمَـٰنَهُم بِظُلْمٍ﴾ [٨٢]

باب: 3- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا'' کی تفسیر

٤٦٢٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَلَمْ يَلْبِسُوٓا۟ إِيمَـٰنَهُم بِظُلْمٍ﴾ قَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ؟ فَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ [لقمان: ١٣]. [راجع: ٣٢]

[4629] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا۔'' رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام نے کہا: ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے کبھی ظلم نہ کیا ہو؟ تو یہ آیت نازل ہوئی: ''بلاشبہ شرک کرنا ظلم عظیم ہے۔''

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى ٱلْعَـٰلَمِينَ﴾ [٨٦]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور یونس اور لوط کو بھی (ہم نے ہدایت دی) ان میں سے ہر ایک کو ہم نے اقوام عالم پر فضیلت دی تھی'' کا بیان

٤٦٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ - يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى». [راجع: ٣٣٩٥]

[4630] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کسی بندے کے لیے یہ لائق نہیں کہ وہ کہے: میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔''

٤٦٣١ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى». [راجع: ٣٤١٥]

[4631] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کسی انسان کے شایان شان نہیں کہ وہ کہے: میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔''

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿أُو۟لَـٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللَّهُ ۖ فَبِهُدَىٰهُمُ ٱقْتَدِهْ﴾ [٩٠]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''یہی وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ نے ہدایت دی، آپ بھی انھی کے راستے پر چلیں'' کی تفسیر

٤٦٣٢ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ: أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَفِي صٓ سَجْدَةٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ تَلَا ﴿وَوَهَبْنَا﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَبِهُدَىٰهُمُ ٱقْتَدِهْ﴾ ثُمَّ قَالَ: هُوَ مِنْهُمْ.

[4632] حضرت مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آیا سورۂ صٓ میں سجدہ ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: "ہم نے (ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب) عطا کیے...... آپ بھی انھی کا راستہ اختیار کریں۔" پھر فرمایا: وہ (حضرت داود علیہ السلام) بھی انھی انبیاء میں سے ہیں (جن کی اقتدا کا حکم دیا گیا ہے)۔

زَادَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْعَوَّامِ، عَنْ مُجَاهِدٍ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: نَبِيُّكُمْ ﷺ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ. [راجع: ٣٤٢١]

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ مجاہد نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: تمھارے نبی ﷺ بھی ان میں سے ہیں جنھیں ان (مذکور انبیاء علیہم السلام) کی اقتدا کا حکم دیا گیا ہے۔

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَعَلَى ٱلَّذِينَ هَادُوا۟ حَرَّمْنَا كُلَّ ذِى ظُفُرٍ﴾ [١٤٦]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: "جن لوگوں نے یہودیت اختیار کی تھی ہم نے ان پر ہر ناخن والا جانور حرام کیا تھا......" کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلَّ ذِي ظُفُرٍ: اَلْبَعِيرُ وَالنَّعَامَةُ. ﴿ٱلْحَوَايَآ﴾: اَلْمَبْعَرُ، وَقَالَ غَيْرُهُ: هَادُوا: صَارُوا يَهُودًا، وَأَمَّا قَوْلُهُ: ﴿هُدْنَآ﴾[الأعراف: ١٥٦]: تُبْنَا، هَائِدٌ: تَائِبٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: كُلَّ ذِىْ ظُفُرٍ سے مراد اونٹ اور شتر مرغ وغیرہ ہیں۔ اور اَلْحَوَايَا سے مراد انتڑیاں ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسروں نے کہا: هَادُوْا کے معنی ہیں: جو لوگ یہودی ہو گئے۔ اور هُدْنَا کے معنی ہیں: ہم نے توبہ کی۔ اسی سے لفظ هَائِد ہے جس کے معنی توبہ کرنے والے کے ہیں۔

٤٦٣٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ: قَالَ عَطَاءٌ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ لَمَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا، جَمَلُوهَا ثُمَّ بَاعُوهَا فَأَكَلُوهَا».

[4633] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ یہودیوں کو غارت کرے! جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا تو انھوں نے اسے پگھلایا، پھر اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کو کھانا شروع کر دیا۔"

وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ: كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ: سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٢٣٦]

ابو عاصم نے کہا: ہم سے عبدالحمید نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے بیان کیا کہ میری طرف عطاء نے لکھا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی ﷺ سے (حدیث مذکور کی طرح) بیان کرتے تھے۔

(٧) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾ [١٥١]

باب: 7- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور بے حیائیوں کے قریب بھی نہ جاؤ، خواہ کھلی ہوں یا چھپی ہوں'' کا بیان

٤٦٣٤ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ، وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ، وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ. قُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَرَفَعَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. [انظر: ٤٦٣٧، ٥٢٢٠، ٧٤٠٣]

[4634] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔ اسی وجہ سے اس نے ظاہری اور باطنی سب بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف سے زیادہ اور کوئی چیز پسند نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی تعریف خود کی ہے۔ (راوی کہتا ہے:) میں نے اپنے استاد سے پوچھا: آیا تم نے یہ حدیث خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی تھی؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ میں نے پوچھا: انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے بیان کیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

(٨) [بَابٌ]:

باب: 8- بلاعنوان

﴿وَكِيلٌ﴾ [١٠٢]: حَفِيظٌ وَمُحِيطٌ بِهِ. ﴿قُبُلًا﴾ [١٠٢] جَمْعُ قَبِيلٍ، وَالْمَعْنَى أَنَّهُ ضُرُوبٌ لِلْعَذَابِ كُلُّ ضَرْبٍ مِنْهَا قَبِيلٌ. ﴿زُخْرُفَ الْقَوْلِ﴾: [١١٢] كُلُّ شَيْءٍ حَسَّنْتَهُ وَزَيَّنْتَهُ وَهُوَ بَاطِلٌ، فَهُوَ زُخْرُفٌ. ﴿وَحَرْثٌ حِجْرٌ﴾ [١٣٨]: حَرَامٌ، وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُورٌ، وَالْحِجْرُ: كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ، وَيُقَالُ

وَكِيْلٌ کے معنی ہیں کہ وہ ہر چیز کا نگہبان اور اس کا احاطہ کرنے والا ہے۔ قُبُلًا، یہ قَبِیل کی جمع ہے۔ اس کے معنی عذاب کی انواع واقسام ہیں۔ عذاب کی ہر قسم کو قَبِیل کہا گیا ہے۔ زُخْرُفَ الْقَوْلِ کے معنی ہر وہ چیز جس کو تم نے آراستہ کیا اور مزین بنایا ہو، حالانکہ وہ باطل اور جھوٹ ہو، اسے زُخْرُف کہتے ہیں۔ وَحَرْثٌ حِجْرٌ کے معنی ہر وہ کھیتی جو ممنوع اور حرام ہو اسے حِجْرٌ مَحْجُوْرٌ کہا جاتا

لِلْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ: حِجْرٌ. وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ: حِجْرٌ وَحِجًا، وَأَمَّا الْحِجْرُ فَمَوْضِعُ ثَمُودَ، وَمَا حَجَّرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ، وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ، مِثْلُ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ، وَأَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ.

ہے۔ حجر ہر اس عمارت کو بھی کہتے ہیں جسے تم نے بنایا ہو۔ حجر کا اطلاق گھوڑی پر بھی ہوتا ہے اسی طرح حجر اور حِجًا کا اطلاق عقل پر بھی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ حجر قوم ثمود کا علاقہ بھی ہے۔ زمین کا وہ حصہ جسے تم الگ کر لو اسے بھی حجر کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے حَطِيْمُ الْبَيْتِ کو حجر کہتے ہیں۔ گویا وہ مَحْطُوْم کے معنی میں ہے جیسا کہ قَتِيل مَقْتُول کے معنی استعمال ہوتا ہے۔ حَجْرُ الْيَمَامَةِ ایک مقام یا منزل کا نام ہے۔

(٩) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ﴾ [١٥٠]

باب: 9- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ کہہ دیجیے کہ تم اپنے گواہوں کو لاؤ'' کا بیان

لُغَةُ أَهْلِ الْحِجَازِ هَلُمَّ لِلْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ وَالْجَمْعِ.

اہل حجاز کی لغت میں هَلُمَّ کا لفظ واحد، تثنیہ اور جمع سب کے لیے آتا ہے۔

(١٠) بَابٌ: ﴿لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا﴾ [١٥٨]

باب: 10- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اس وقت کسی کا ایمان لانا اسے کچھ فائدہ نہیں دے گا'' کی تفسیر

٤٦٣٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا رَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا، فَذَاكَ حِينَ: ﴿لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِن قَبْلُ﴾». [راجع: ٨٥]

[4635] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو لے۔ جب لوگ اسے دیکھیں گے تو ایمان لائیں گے لیکن یہ وقت ہو گا جب ''کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا۔''

٤٦٣٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ

[4636] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہو گا۔

ﷺ : «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا ، فَإِذَا طَلَعَتْ وَ رَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ ، وَذٰلِكَ حِينَ : ﴿لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا﴾» ثُمَّ قَرَأَ الْآيَةَ . [راجع: ٨٥]

پھر جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے، حالانکہ ''اس وقت کا ایمان سود مند نہیں ہو گا۔'' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

فائدہ: ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین علامتیں ایسی ہیں کہ جب ان کا ظہور ہو گا تو کسی جان کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا جبکہ وہ پہلے ایمان نہیں لایا ہو گا یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں اچھے کام نہیں کیے ہوں گے: ان میں سے ایک سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دوسرا دجال کا ظاہر ہونا اور تیسرا دابۃ الارض کا نکلنا ہے۔''[1] ان علامات میں سے ظہور دجال اور دابۃ الارض کا خروج قرب قیامت کی دلیل ہے اور مغرب سے آفتاب کا نکلنا وجود قیامت کی دلیل ہو گی اور اسی وقت سے توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے گا۔

(٧) سُورَةُ الْأَعْرَافِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 7- تفسیر سورۃ الاعراف

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : (وَرِيَاشًا) اَلْمَالُ . ﴿إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ﴾ [٥٥]: فِي الدُّعَاءِ وَفِي غَيْرِهِ . ﴿عَفَوا﴾ [٩٥]: كَثُرُوا [وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمْ] . ﴿ٱلْفَتَّاحُ﴾ [سبأ: ٢٦]: اَلْقَاضِي . ﴿ٱفْتَحْ بَيْنَنَا﴾ [٨٩]: اِقْضِ بَيْنَنَا . ﴿نَتَقْنَا ٱلْجَبَلَ﴾ [١٧١]: رَفَعْنَا . ﴿ٱنۢبَجَسَتْ﴾ [١٦٠]: اِنْفَجَرَتْ . ﴿مُتَبَّرٌ﴾ [١٣٩]: خُسْرَانٌ . ﴿ءَاسَىٰ﴾ [٩٣]: أَحْزَنُ . ﴿تَأْسَ﴾ [المائدة: ٢٦، ٦٨]: تَحْزَنْ . ﴿مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ﴾ [١٢]: يَقُولُ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ . ﴿يَخْصِفَانِ﴾ [٢٢]: أَخَذَا الْخِصَافَ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ، يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ : يَخْصِفَانِ الْوَرَقَ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ . ﴿سَوْءَٰتُهُمَا﴾ : كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا . ﴿وَمَتَٰعٌ إِلَىٰ

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: وَرِيْشًا کے معنی ہیں: مال۔ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ''یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' حد سے تجاوز کرنا دعا اور اس کے علاوہ میں بھی ہوتا ہے۔ عَفَوْا کے معنی ہیں: وہ اور ان کا مال بہت زیادہ ہو گئے۔ اَلْفَتَّاحُ کے معنی ہیں: فیصلہ کرنے والا۔ اِفْتَحْ بَيْنَنَا کے معنی ہیں: ہمارے درمیان فیصلہ کر دے۔ نَتَقْنَا الْجَبَلَ: ہم نے پہاڑ اٹھایا۔ اِنْبَجَسَتْ کے معنی ہیں: پھوٹ نکلے۔ مُتَبَّرٌ کے معنی خسارہ اور بربادی کے ہیں۔ آسٰی: میں غم کروں۔ تَأْسَ کے معنی ہیں: تَحْزَنْ، یعنی حزن و ملال کرنا۔ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ کے معنی ہیں: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ، یعنی اس میں لا زائدہ ہے۔ تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا۔ يَخْصِفَانِ وہ اپنے آپ پر جنت کے پتے چپکانے لگے، یعنی انھوں نے

1 صحیح مسلم، الإیمان، حدیث: 398 (158).

حِينٍ﴾ [٢٤]: هُوَ هَاهُنَا إِلَى الْقِيَامَةِ، وَالْحِينُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لَا يُحْصٰى عَدَدُهَا. اَلرِّيَاشُ وَالرِّيشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ. ﴿وَقَبِيلُهُۥ﴾ [٢٨]: جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ. ﴿ٱدَّارَكُواْ﴾ [٣٨]: اجْتَمَعُوا. وَمَشَاقُّ الْإِنْسَانِ وَالدَّابَّةِ كُلُّهَا يُسَمّٰى سُمُومًا وَّاحِدُهَا سَمٌّ، وَهِيَ عَيْنَاهُ وَمَنْخِرَاهُ، وَفَمُهُ وَأُذُنَاهُ وَدُبُرُهُ وَإِحْلِيلُهُ.

بہشت کے پتے اپنے آپ پر جوڑ لیے (تاکہ ستر نظر نہ آئے)۔ سَوْءَاتُهُمَا سے مراد شرمگاہ ہے۔ وَمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ یہاں قیامت تک مراد ہے۔ عرب کے محاورے میں حین ایک ساعت سے لامحدود مدت کو کہتے ہیں۔ اَلرِّيَاش اور اَلرِّيْش دونوں ہم معنی ہیں، یعنی ظاہری لباس۔ وَقَبِيْلُهٗ کے معنی ہیں: اس کا گروہ جس میں وہ شیطان خود بھی شامل ہے۔ اِدَّارَكُوْا کے معنی ہیں: وہ سب جمع ہو گئے۔ آدمی اور حیوانات کے تمام سوراخوں کو سُمُوْمٌ کہتے ہیں جس کا مفرد سَمٌّ ہے اور اس سے مراد دونوں آنکھیں، دونوں نتھنے، منہ، دونوں کان، دبر وقبل، یعنی آگے پیچھے کی شرمگاہیں ہیں۔

﴿غَوَاشٍ﴾ [٤١]: مَا غُشُّوا بِهِ. ﴿نُشُرًا﴾ [٥٧]: مُتَفَرِّقَةً. ﴿نَكِدًا﴾ [٥٨]: قَلِيلًا. ﴿يَغْنَوْاْ﴾ [٩٢]: يَعِيشُوا. ﴿حَقِيقٌ﴾ [١٠٥]: حَقٌّ. ﴿اسْتَرْهَبُوهُمْ﴾ [١١٦]: مِنَ الرَّهْبَةِ. ﴿تَلْقَفُ﴾ [١١٧]: تَلْقَمُ. ﴿طَٰٓئِرُهُمْ﴾ [١٣١]: حَظُّهُمْ. طُوفَانٌ: مِنَ السَّيْلِ، وَيُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ: الطُّوفَانُ. ﴿الْقُمَّلُ﴾ [١٣٣]: اَلْحُمْنَانُ شِبْهُ صِغَارِ الْحَلَمِ. عُرُوشٌ وَعَرِيشٌ: بِنَاءٌ. ﴿سُقِطَ﴾ [١٤٩]: كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ. اَلْأَسْبَاطُ: قَبَائِلُ بَنِي إِسْرَائِيلَ. ﴿يَعْدُونَ فِي ٱلسَّبْتِ﴾ [١٦٣]: يَتَعَدَّوْنَ لَهُ، يُجَاوِزُونَ. ﴿تَعْدُ﴾ [الكهف: ٢٨]: تُجَاوِزْ.

غَوَاشٍ اس سے مراد وہ چیز ہے جس سے کسی چیز کو ڈھانپا جائے۔ نُشُرًا کے معنی جدا جدا اور متفرق کے ہیں۔ نَكِدًا کے معنی ہیں: تھوڑا۔ يَغْنَوْا کے معنی جینے اور زندگی گزارنے کے ہیں۔ حَقِيقٌ حق واجب کو کہتے ہیں۔ اِسْتَرْهَبُوْهُمْ یہ رَهْبَه سے نکلا ہے جس کے معنی خوف کے ہیں۔ تَلْقَفُ کے معنی ہیں: لقمہ بنانے لگا۔ طَائِرُهُمْ کے معنی ہیں: ان کا نصیب اور حصہ۔ طُوْفَانٌ کے معنی سیلاب کے ہیں۔ کثرت اموات کو بھی طوفان کہتے ہیں۔ اَلْقُمَّلُ سے مراد چیچڑیاں جو چھوٹی چھوٹی جوؤں کی طرح ہوتی ہیں۔ عُرُوْشٌ اور عَرِيْشٌ کے معنی عمارت کے ہیں۔ سُقِطَ جب کوئی شرمندہ ہوتا ہے تو اسے سُقِطَ فِيْ يَدِهٖ کہا جاتا ہے۔ اَلْاَسْبَاطُ سے مراد بنی اسرائیل کے خاندان اور قبیلے ہیں۔ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ کے معنی ہیں: وہ ہفتے کے دن حد سے تجاوز کر جاتے تھے۔ اسی سے لفظ تَعْدُ ہے جس کے معنی حد سے بڑھ جانا ہیں۔

﴿شُرَّعًا﴾ [١٦٣]: شَوَارِعَ. ﴿بَئِيسٍ﴾ [١٦٥]: شَدِيدٍ. ﴿أَخْلَدَ إِلَى ٱلْأَرْضِ﴾ [١٧٦]:

شُرَّعًا کے معنی ہیں: پانی کے اوپر تیرتی ہوئی۔ بَئِيْسٍ کے معنی ہیں: سخت۔ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ کے معنی ہیں: بیٹھ

قَعَدَ وَتَقَاعَسَ. ﴿سَنَسْتَدْرِجُهُم﴾ [١٨٢]: نَأْتِيهِمْ مِنْ مَأْمَنِهِمْ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَأَتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا۟﴾. [الحشر: ٢]. ﴿مِّن جِنَّةٍ﴾ [١٨٤]: مِنْ جُنُونٍ. ﴿أَيَّانَ مُرْسَىٰهَا﴾ [١٨٧]: مَتَى خُرُوجُهَا ﴿فَمَرَّتْ بِهِۦ﴾ [١٨٩]: اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ. ﴿يَنزَغَنَّكَ﴾ [٢٠٠]: يَسْتَخِفَّنَّكَ. ﴿طَٰٓئِفٌ﴾ [٢٠١]: مُلِمٌّ: بِهِ لَمَمٌ، وَيُقَالُ: (طَيْفٌ) وَهُوَ وَاحِدٌ. ﴿يَمُدُّونَهُمْ﴾ [٢٠٢]: يُزَيِّنُونَ. ﴿وَخِيفَةً﴾ [٢٠٥]: خَوْفًا. ﴿وَخُفْيَةً﴾ [٥٥] مِنَ الْإِخْفَاءِ. ﴿وَٱلْءَاصَالِ﴾ [٢٠٥]: وَاحِدُهَا أَصِيلٌ، مَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ كَقَوْلِكَ: ﴿بُكْرَةً وَأَصِيلًا﴾ [الفرقان: ٥].

رہا، پیچھے ہٹ گیا۔ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ کے معنی ہیں: ہم انھیں ایسی جگہ سے لیں گے جہاں سے ان کو ڈر نہ ہوگا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَاَتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا یعنی اللہ کا عذاب ادھر سے آ پہنچا جہاں سے انھیں گمان بھی نہ تھا۔ مِنْ جِنَّةٍ، یعنی جنون و دیوانگی۔ اَيَّانَ مُرْسٰهَا کے معنی ہیں: وہ (قیامت) کب واقع ہوگی؟ فَمَرَّتْ بِهٖ وہ اسے لیے پھرتی رہی، یعنی اس نے حمل کی مدت کو پورا کیا۔ يَنْزَغَنَّكَ آپ کو اکسائے اور حق سے دور کرنے کی کوشش کرے۔ طَآئِفٌ دل میں اترنے والے خیال کو کہتے ہیں۔ اسے طَيْفٌ بھی کہا جاتا ہے۔ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ يَمُدُّوْنَهُمْ کے معنی ہیں: وہ مزین کرتے ہیں۔ وَخِيْفَةً کے معنی ہیں: خوف اور خُفْيَةً، اِخْفَاء سے ہے، یعنی چپکے چپکے۔ وَالْآصَالِ، آصیل کی جمع ہے اور أصیل عصر سے لے کر مغرب تک کے وقت کو کہتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا یعنی صبح شام۔

(١) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ ٱلْفَوَٰحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾ [٣٣]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”آپ کہہ دیں کہ میرے رب نے تمام بے حیائیوں کو، خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ (سب کو) حرام قرار دیا ہے“ کا بیان

٤٦٣٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عَبْدِ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَرَفَعَهُ قَالَ: «لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ، فَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللهِ، فَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ». [راجع: ٤٦٣٤]

[4637] حضرت عمرو بن مرہ سے روایت ہے، انھوں نے ابو وائل سے پوچھا: کیا آپ نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، وہ اسے مرفوع (رسول اللہ ﷺ سے) بیان کرتے تھے کہ ”کوئی شخص بھی اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر غیرت مند نہیں، اسی لیے تو اس نے کھلی اور پوشیدہ بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے۔ اور کوئی شخص نہیں جسے مدح و تعریف اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبوب ہو اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی مدح فرمائی ہے۔“

(۲) بَابٌ: ﴿وَلَمَّا جَآءَ مُوسَىٰ لِمِيقَٰتِنَا وَكَلَّمَهُۥ رَبُّهُۥ قَالَ رَبِّ أَرِنِىٓ أَنظُرْ إِلَيْكَ﴾ الْآيَةَ [۱۴۳]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور جب موسیٰ ہمارے مقررہ وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے کلام کیا تو انھوں نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنا دیدار کرا دے......''

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿أَرِنِي﴾: أَعْطِنِي.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اَرِنِیْ کا مطلب ہے: مجھے دے۔

٤٦٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِي، قَالَ: «ادْعُوهُ» فَدَعَوْهُ قَالَ: «لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ، فَقُلْتُ: وَعَلَى مُحَمَّدٍ؟ وَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ، قَالَ: «لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ؟». [راجع: ٢٤١٢]

[4638] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک یہودی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے منہ پر کسی نے طمانچہ مارا تھا۔ اس نے عرض کی: اے محمد (ﷺ)! تمھارے ایک انصاری صحابی نے میرے منہ پر طمانچہ رسید کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے بلاؤ۔'' لوگوں نے اسے بلایا تو آپ نے پوچھا: ''تو نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا ہے؟ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرا یہود کے پاس سے گزر ہوا تو میں نے سنا یہ کہہ رہا تھا: اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ ؑ کو تمام انسانوں پر فضیلت دی! میں نے کہا: کیا وہ حضرت محمد ﷺ سے بھی بڑھ کر ہیں؟ مجھے اس بات پر غصہ آ گیا تو میں نے اسے طمانچہ مار دیا۔ (یہ سن کر) آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے دوسرے انبیاء پر فضیلت نہ دیا کرو۔ قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا تو دیکھوں گا کہ موسیٰ ؑ عرش کا پایہ تھامے کھڑے ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا وہ بے ہوش ہی نہ ہوں گے کیونکہ وہ کوہ طور پر بے ہوش ہو چکے تھے۔

[بَابٌ] ﴿الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ﴾ [١٦٠]

باب: - (ارشاد باری تعالیٰ:) ''من اور سلویٰ'' کا بیان

٤٦٣٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءُ الْعَيْنِ». [راجع: ٤٤٧٨]

[4639] حضرت سعید بن زید ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کھمبی ''من'' سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔''

(٣) بَابٌ: ﴿قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ٱلَّذِى لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِ ٱلنَّبِىِّ ٱلْأُمِّىِّ ٱلَّذِى يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَكَلِمَٰتِهِۦ وَٱتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ [١٥٨]

باب: 3- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''کہہ دیجیے! لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جو آسمانوں اور زمین کی سلطنت کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے، لہٰذا تم اللہ پر اور اس کے رسول امی نبی پر ایمان لاؤ جو خود بھی اللہ اور اس کے ارشادات پر یقین رکھتا ہے۔ اور اس کی پیروی کرو امید ہے کہ تم راہ راست پا لو گے'' کا بیان

٤٦٤٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: كَانَتْ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مُحَاوَرَةٌ، فَأَغْضَبَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ، فَانْصَرَفَ عَنْهُ عُمَرُ مُغْضَبًا فَاتَّبَعَهُ أَبُو بَكْرٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَهُ، فَلَمْ يَفْعَلْ، حَتَّى أَغْلَقَ بَابَهُ فِي وَجْهِهِ، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ - فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: وَنَحْنُ عِنْدَهُ - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا صَاحِبُكُمْ هٰذَا فَقَدْ غَامَرَ»، قَالَ: وَنَدِمَ عُمَرُ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ، فَأَقْبَلَ حَتَّى سَلَّمَ وَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَقَصَّ عَلَى

[4640] حضرت ابوالدرداء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ کے درمیان کچھ تکرار ہوگئی، چنانچہ حضرت ابوبکر ؓ نے حضرت عمر کو ناراض کر دیا تو حضرت عمر ؓ وہاں سے غضبناک ہو کر چل دیے۔ پھر حضرت ابوبکر ؓ بھی ان سے معافی مانگتے ہوئے ان کے پیچھے پیچھے چلے لیکن حضرت عمر ؓ نے انھیں معاف نہ کیا بلکہ ان کے سامنے سے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا۔ حضرت ابوبکر ؓ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوالدرداء کہتے ہیں کہ ہم لوگ اس وقت آپ ﷺ کے پاس موجود تھے۔ آپ نے فرمایا: ''تمھارے یہ صاحب کسی سے جھگڑا کر کے آ رہے ہیں۔'' اس دوران میں حضرت عمر ؓ کو بھی اپنے ردعمل پر پشیمانی ہوئی تو وہ آئے اور سلام کر کے نبی ﷺ کے پاس بیٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ سے پورا واقعہ بیان کیا۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ

رَسُولِ اللهِ ﷺ الْخَبَرَ، قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: وَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ: وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! لَأَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي؟ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي؟ إِنِّي قُلْتُ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا﴾ فَقُلْتُمْ: كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: صَدَقْتَ».

(حضرت عمر ؓ پر) ناراض ہوئے لیکن حضرت ابوبکر ؓ مسلسل کہے جا رہے تھے: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! واقعی میری زیادتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میرے ساتھی کو میری خاطر (ستانا) چھوڑتے ہو کہ نہیں؟ کیا تم میری خاطر میرے ساتھی کو (ستانا) نہیں چھوڑ سکتے؟ دیکھو میں نے جب کہا تھا: ''اے لوگو! بلاشبہ میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا پیغمبر ہوں تو تم سب نے میری تکذیب کی لیکن ابوبکر نے مجھے سچا کہا تھا۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: غَامَرَ: سَبَقَ بِالْخَيْرِ.
[راجع: ٣٦٦١]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) کہتے ہیں کہ غامر کے معنی ہیں: بھلائی میں سبقت کرنے والا۔

فائدہ: اگرچہ لغوی طور پر غامر کے معنی جھگڑے میں داخل ہونا ہیں لیکن امام بخاری ؒ فرماتے ہیں کہ اس کے معنی بھلائی میں سبقت کرنے والا ہیں چونکہ حضرت ابوبکر ؓ کا جھگڑا خیر و بھلائی سے متعلق تھا، اس لیے امام بخاری ؒ نے اس کے معنی سابق بالخیر سے کیے ہیں، یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں: حضرت ابوبکر ؓ نے معافی مانگنے میں سبقت کی ہے، اس اعتبار سے وہ عمر فاروق پر سبقت لے گئے، بہرحال امام بخاری ؒ کا مقصد یہ ہے کہ غامر کے یہ معنی بھی کیے جا سکتے ہیں اگرچہ جمہور محدثین سے یہ معنی منقول نہیں۔ واللّٰہ أعلم.

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿حِطَّةٌ﴾. [١٦١]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''(اور کہتے جاؤ کہ یا اللہ!) ہماری گناہوں سے توبہ ہے'' کا بیان

٤٦٤١ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ: ﴿وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ﴾ [البقرة:٥٨] فَبَدَّلُوا، فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا: حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ». [راجع: ٣٤٠٣]

[4641] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا: ''تم دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ اور کہو کہ ہمیں معاف کر دیا جائے، ہم تمھارے گناہ معاف کر دیں گے۔'' انھوں نے اس حکم کو یوں بدلا کہ وہ سرینوں کو گھسیٹتے ہوئے اور حِطَّةٌ کے بجائے حَبَّةٌ ''بالی میں دانہ'' کہتے داخل ہوئے۔''

(٥) بَابٌ: ﴿خُذِ ٱلْعَفْوَ وَأْمُرْ بِٱلْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ ٱلْجَٰهِلِينَ﴾ [١٩٩]

اَلْعُرْفُ: اَلْمَعْرُوفُ.

٤٦٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ، فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ، وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ، وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا، فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ: يَا ابْنَ أَخِي! لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْأَمِيرِ فَاسْتَأْذِنْ لِي عَلَيْهِ، قَالَ: سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاسْتَأْذَنَ الْحُرُّ لِعُيَيْنَةَ، فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَوَاللهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزْلَ، وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ بِهِ، فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿خُذِ ٱلْعَفْوَ وَأْمُرْ بِٱلْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ ٱلْجَٰهِلِينَ﴾ وَإِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ، وَاللهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ، وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللهِ. [انظر: ٧٢٨٦]

باب:5- (ارشاد باری تعالیٰ:) ’’آپ درگزر اختیار کریں، معروف کاموں کا حکم دیں اور جاہلوں سے کنارہ کشی کریں‘‘ کا بیان

عرف کے معنی معروف کے ہیں، یعنی اچھا کام۔

[4642] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: عیینہ بن حصن بن حذیفہ نے اپنے بھتیجے حضرت حر بن قیس کے ہاں قیام کیا۔ حضرت حر بن قیس ان خاص لوگوں میں سے تھے جنھیں حضرت عمر ؓ اپنے بہت قریب رکھتے تھے کیونکہ جو لوگ قرآن کریم کے زیادہ عالم اور قاری ہوتے انھیں حضرت عمر ؓ کی مجلس میں بڑی پذیرائی حاصل ہوتی تھی۔ ایسے لوگ ہی آپ کے مشیر ہوتے تھے، قطع نظر اس سے کہ وہ عمر رسیدہ ہوں یا نوجوان۔ بہرحال عیینہ بن حصن نے اپنے بھتیجے سے کہا: تمھیں اس امیر کی مجلس میں بڑا قرب حاصل ہے، لہٰذا مجھے بھی مجلس میں حاضری کی اجازت لے دو۔ حر بن قیس نے کہا: میں آپ کے لیے مجلس میں حاضری کی اجازت مانگوں گا، چنانچہ انھوں نے عیینہ کے لیے اجازت مانگی تو حضرت عمر ؓ نے انھیں مجلس میں آنے کی اجازت دے دی۔ جب وہ مجلس میں پہنچا تو کہنے لگا: اے خطاب کے بیٹے! اللہ کی قسم! نہ تم ہمیں مال دیتے ہو اور نہ عدل کے مطابق فیصلے ہی کرتے ہو۔ حضرت عمر ؓ کو اس کی بات پر بہت غصہ آیا۔ حضرت عمر ؓ اسے مزہ چکھانے کے لیے آگے بڑھ ہی رہے تھے کہ حضرت حر بن قیس نے عرض کی: امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ’’آپ درگزر اختیار کریں، نیک کام کی تعلیم دیں اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جائیں۔‘‘ اور بلاشبہ یہ بھی جاہلوں میں سے ہے۔

اللہ کی قسم! جب حضرت حر نے قرآن مجید کی تلاوت کی تو حضرت عمر ؓ وہیں رک گئے۔ واقعی حضرت عمر ؓ کتاب اللہ کا حکم سن کر فوراً گردن جھکا دینے والے تھے۔

٤٦٤٣ - حَدَّثَنِي يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ﴿خُذِ ٱلْعَفْوَ وَأْمُرْ بِٱلْعُرْفِ﴾ قَالَ: مَا أَنْزَلَ اللهُ إِلَّا فِي أَخْلَاقِ النَّاسِ. [انظر: ٤٦٤٤]

[4643] حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: درج ذیل آیت اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے اخلاق کی اصلاح کے لیے نازل فرمائی ہے: ''معافی اختیار کیجیے اور نیکی کا حکم دیتے رہیے۔''

٤٦٤٤ - وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: قَالَ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: أَمَرَ اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ، أَوْ كَمَا قَالَ. [راجع: ٤٦٤٣]

[4644] حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا ہے کہ وہ لوگوں کے اخلاق درست کرنے کے لیے درگزر سے کام لیں۔

(٨) سُورَةُ الْأَنْفَالِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

8- تفسیر سورۂ انفال

(١) [بَابُ] قَوْلِهِ: ﴿يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْأَنفَالِ قُلِ ٱلْأَنفَالُ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَصْلِحُوا۟ ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ [١]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''لوگ آپ سے انفال کے متعلق پوچھتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ یہ انفال (اموال زائدہ) تو اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں، لہٰذا تم لوگ اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنے باہمی تعلقات درست رکھو'' کا بیان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ٱلْأَنفَالِ﴾: الْمَغَانِمُ. قَالَ قَتَادَةُ: ﴿رِيحُكُمْ﴾ [٤٦]: الْحَرْبُ، يُقَالُ: نَافِلَةٌ: عَطِيَّةٌ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اَلْأَنْفَال سے مراد غنیمتیں ہیں۔ حضرت قتادہ نے کہا: رِيْحُكُمْ کے معنی تمھاری لڑائی ہیں۔ لفظ نافِلة، عَطِيَّة کے معنی میں بولا جاتا ہے۔

٤٦٤٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ:

[4645] حضرت سعید بن جبیر ؒ سے روایت ہے،

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: سُورَةُ الْأَنْفَالِ؟ قَالَ: نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ. [راجع: ٤٠٢٩]

انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے پوچھا: سورۂ انفال کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ تو فرمایا: وہ غزوۂ بدر کے متعلق نازل ہوئی۔

﴿ٱلشَّوْكَةِ﴾ [٧]: اَلْحَدُّ. ﴿مُرْدِفِينَ﴾ [٩]: فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ. رَدِفَنِي وَأَرْدَفَنِي: جَاءَ بَعْدِي. ﴿ذُوقُوا﴾ [٥٠]: بَاشِرُوا وَجَرِّبُوا، وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ. ﴿فَيَرْكُمَهُ﴾ [٣٧]: يَجْمَعُهُ. ﴿شَرِّدْ﴾ [٥٧]: فَرِّقْ. ﴿وَإِن جَنَحُوا﴾ [٦١]: طَلَبُوا. اَلسِّلْمُ وَالسَّلْمُ وَالسَّلَامُ وَاحِدٌ. ﴿يُثْخِنَ﴾ [٦٧] يَغْلِبَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مُكَآءً﴾ [٣٥]: إِدْخَالُ أَصَابِعِهِمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ. ﴿وَتَصْدِيَةً﴾: اَلصَّفِيرُ. ﴿لِيُثْبِتُوكَ﴾ [٣١] لِيَحْبِسُوكَ.

اَلشَّوْكَةِ کے معنی ہیں: تلوار کی دھار۔ مُرْدِفِيْن کا مطلب ہے: ایک جماعت کے بعد دوسری جماعت۔ رَدِفَنِي اور أَرْدَفَنِي دونوں کے معنی ایک ہیں، یعنی میرے بعد آیا۔ ذُوقُوْا کے معنی ہیں: عذاب برداشت کرو اور اس کا خود تجربہ کرو۔ اس سے مراد منہ سے چکھنا نہیں۔ فَيَرْكُمَهٗ کے معنی ہیں: اس کو جمع کر دے۔ شَرِّدْ: متفرق اور منتشر کرنا۔ جَنَحُوْا: صلح و سلامتی طلب کریں۔ اَلسِّلْمُ، اَلسَّلْمُ اور اَلسَّلَامُ ان تینوں الفاظ کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی امن و امان اور صلح و سلامتی۔ يُثْخِنَ کے معنی ہیں: خون ریزی کر کے غلبہ پانا۔ مجاہد ؒ نے کہا: مُكَآءً کے معنی ہیں: اپنی انگلیوں کو منہ میں داخل کرنا اور تَصْدِيَةً کے معنی ہیں: سیٹی بجانا۔ لِيُثْبِتُوْكَ کے معنی ہیں: آپ کو قید کر لیں، آپ کو روک لیں۔

[بَابٌ]: ﴿إِنَّ شَرَّ ٱلدَّوَآبِّ عِندَ ٱللَّهِ ٱلصُّمُّ ٱلْبُكْمُ ٱلَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ﴾ [٢٢]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ”یقیناً اللہ کے ہاں بدترین قسم کے جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کچھ کام نہیں لیتے“ کا بیان

٤٦٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿إِنَّ شَرَّ ٱلدَّوَآبِّ عِندَ ٱللَّهِ ٱلصُّمُّ ٱلْبُكْمُ ٱلَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ﴾ قَالَ: هُمْ نَفَرٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ.

[4646] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے اس آیت ”بدترین حیوانات اللہ کے نزدیک وہ بہرے گونگے ہیں جو عقل سے ذرا کام نہیں لیتے۔“ کے متعلق فرمایا: یہ آیت بنو عبدالدار کے کچھ لوگوں کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

(٢) [بَابٌ]: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱسْتَجِيبُوا۟ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَقَلْبِهِۦ وَأَنَّهُۥٓ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾ [٢٤]

باب:2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو، جب وہ (رسول) تمھیں ایسی چیز کی طرف دعوت دے جو تمھارے لیے زندگی بخش ہو۔ اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور تم اسی کے حضور جمع کیے جاؤ گے'' کی تفسیر

﴿ٱسْتَجِيبُوا۟﴾: أَجِيبُوا. ﴿لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾: لِمَا يُصْلِحُكُمْ.

اِسْتَجِيْبُوْا کے معنی أَجِيبُوا ہیں، یعنی قبول کرو اور لِمَا يُحْيِيْكُمْ، یعنی اس چیز کے لیے جو تمھاری اصلاح کرتی ہے۔

٤٦٤٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَانِي، فَلَمْ آتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقَالَ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ؟ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱسْتَجِيبُوا۟ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ﴾» ثُمَّ قَالَ: «لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ»، فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِيَخْرُجَ فَذَكَرْتُ لَهُ.

[4647] حضرت ابوسعید بن معلّی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور آپ نے مجھے آواز دی۔ میں آپ کی خدمت میں نہ پہنچ سکا بلکہ فراغت نماز کے بعد حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: ''تجھے میرے پاس آنے میں کیا رکاوٹ تھی؟ کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا: ''ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہو جب وہ تمھیں بلائیں۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے میں تمھیں قرآن کی ایک عظیم ترین سورت کی تعلیم دوں گا۔'' تھوڑی دیر بعد جب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے آپ کو یاد دلایا۔

وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: سَمِعَ حَفْصًا: سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا وَقَالَ: «هِيَ ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾، اَلسَّبْعُ الْمَثَانِي». [راجع: ٤٤٧٤]

معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے بیان کیا، انھوں نے حفص سے سنا، انھوں نے ابوسعید بن معلّی ؓ سے سنا جو نبی ﷺ کے صحابی تھے، انھوں نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''وہ سورت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ہے جس میں سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی

جاتی ہیں۔"

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِندِكَ فَأَمْطِرْ﴾ الْآيَةَ: [٣٢]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: "اور جب کفار نے کہا: اے اللہ! اگر یہی دین واقعی تیری طرف سے ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا (یا ہم پر کوئی دردناک عذاب لے آ)" کی تفسیر

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: مَا سَمَّى اللهُ مَطَرًا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا عَذَابًا وَتُسَمِّيهِ الْعَرَبُ الْغَيْثَ، وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا﴾ [الشورى: ٢٨].

ابن عیینہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں لفظ مطر کا استعمال عذاب کے لیے کیا ہے اور عرب بارش کے لیے الغیث کا لفظ استعمال کرتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وہی ان کے ناامید ہونے کے بعد بارش نازل فرماتا ہے۔"

٤٦٤٨ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ: سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ، أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ. فَنَزَلَتْ: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ الْآيَةَ [٣٣-٣٤]. [انظر: ٤٦٤٩]

[4648] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ابوجہل نے کہا تھا: اے اللہ! اگر یہی دین تیری طرف سے واقعی حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا ہم پر کوئی اور دردناک عذاب لے آ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: "اللہ تعالیٰ انھیں عذاب نہیں دے گا جبکہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اللہ انھیں عذاب سے دوچار کرے گا جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ عذاب کیوں نہ دے جن کا حال یہ ہے کہ وہ دوسروں کو مسجد حرام سے روکتے ہیں۔"

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ [٣٣]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: "اللہ تعالیٰ کے شایان شان نہیں کہ وہ انھیں عذاب دے جبکہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ یہ ہی مناسب ہے کہ وہ انھیں عذاب سے دوچار کرے جبکہ وہ استغفار کرتے ہوں" کا بیان

٤٦٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ: سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ، فَنَزَلَتْ: ﴿وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ ٱللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ﴾ [٣٣-٣٤] الْآيَةَ. [راجع: ٤٦٤٨]

[4649] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ابوجہل نے دعا کی: اے اللہ! اگر یہی دین تیری طرف سے واقعی برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا، یا ہمیں کسی اور دردناک عذاب سے دوچار کر دے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''اللہ انھیں عذاب نہیں دے گا جبکہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اللہ انھیں عذاب سے دوچار کرے گا جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ عذاب کیوں نہ دے جن کا حال یہ ہے کہ وہ دوسروں کو مسجد حرام سے روکتے ہیں۔''

(٥) بَابٌ: ﴿وَقَٰتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ ٱلدِّينُ كُلُّهُۥ لِلَّهِ﴾ [٣٩]

باب: 5- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''تم ان (کفار) سے قتال کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین پورے کا پورا اللہ کے لیے ہو جائے'' کا بیان

٤٦٥٠ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللهُ فِي كِتَابِهِ؟ ﴿وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُوا﴾ [الحجرات: ٩] إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ لَا تُقَاتِلَ كَمَا ذَكَرَ اللهُ فِي كِتَابِهِ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! أُعَيَّرُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ وَلَا أُقَاتِلُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعَيَّرَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِي يَقُولُ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا﴾ [النساء: ٩٣] إِلٰى آخِرِهَا، قَالَ: فَإِنَّ اللهَ يَقُولُ: ﴿وَقَٰتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ﴾، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدْ فَعَلْنَا

[4650] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا فرمایا ہے؟ ''اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں لڑ پڑیں (تو ان میں مصالحت کرا دیا کرو۔ پھر اگر ان دونوں میں سے ایک جماعت دوسری پر زیادتی کرے تو تم سب اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے)۔''

ان حالات میں آپ کو لڑائی کرنے سے کس نے روکا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''اے میرے بھتیجے! میں اس آیت کی تاویل کر کے مسلمانوں سے نہ لڑوں تو یہ مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ اس آیت کی تاویل کروں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جو کوئی کسی مومن کو

عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ كَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا، فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ: إِمَّا يَقْتُلُوهُ وَإِمَّا يُوثِقُوهُ، حَتّٰى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ، فَلَمَّا رَأٰى أَنَّهُ لَا يُوَافِقُهُ فِيمَا يُرِيدُ قَالَ: فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا قَوْلِي فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ؟ أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ فَكَرِهْتُمْ أَنْ تَعْفُوا عَنْهُ، وَأَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَخَتَنُهُ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ - وَهٰذِهِ ابْنَتُهُ، أَوْ بِنْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ. [راجع: ٣١٣٠]

دانستہ قتل کر دے (اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا......) پھر اس آدمی نے کہا: اچھا اس آیت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے: ''ان سے قتال کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم یہ کام رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کر چکے ہیں جبکہ اس وقت اہل اسلام تھوڑے تھے اور مسلمانوں کو اسلام اختیار کرنے پر اذیت دی جاتی تھی۔ وہ لوگ اہل ایمان کو قتل کر دیتے تھے یا رسیوں میں جکڑ دیتے تھے، یہاں تک کہ اسلام پھیل گیا اور فتنوں کا خاتمہ ہو گیا۔ جب اس آدمی نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کے ہمنوا نہیں ہو رہے تو کہنے لگا: اچھا یہ بتاؤ کہ تمھارا حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے متعلق کیا خیال ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے متعلق میرا کیا خیال ہو سکتا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو تو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے مگر تم لوگوں کو یہ معافی پسند نہیں ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تو رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور آپ کے داماد ہیں اور ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا یہ ان کی لخت جگر (کا گھر) ہے جسے تم دیکھ رہے ہو۔

٤٦٥١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا بَيَانٌ: أَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا أَوْ إِلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ: كَيْفَ تَرٰى فِي قِتَالِ الْفِتْنَةِ؟ فَقَالَ: وَهَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ؟ كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ، وَكَانَ الدُّخُولُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً، وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ. [راجع: ٣١٣٠]

[4651] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک صاحب نے ان سے دریافت کیا: فتنے کی لڑائی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ انھوں نے فرمایا: کیا تجھے فتنے کے متعلق علم ہے کہ وہ کیا ہے؟ حضرت محمد ﷺ مشرکین سے جنگ کرتے تھے جبکہ ان میں ٹھہر جانا ہی فتنہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی جنگ تمھاری ملک و سلطنت کی خاطر جنگ کی طرح نہیں تھی۔

(٦) بَابُ: ﴿يَاأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ حَرِّضِ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَى ٱلْقِتَالِ﴾ الْآيَةَ [٦٥]

باب:6- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اے نبی! اہل ایمان کو جہاد پر ابھاریں'' کا بیان

٤٦٥٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَٰبِرُونَ يَغْلِبُوا۟ مِاْئَتَيْنِ﴾ فَكُتِبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ، فَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ: أَنْ لَا يَفِرَّ عِشْرُونَ مِنْ مِائَتَيْنِ، ثُمَّ نَزَلَتْ: ﴿ٱلْـَٰٔنَ خَفَّفَ ٱللَّهُ عَنكُمْ﴾ الْآيَةَ. فَكَتَبَ أَنْ لَا يَفِرَّ مِائَةٌ مِنْ مِائَتَيْنِ.

[4652] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اگر تم میں سے بیس آدمی بھی صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو کافروں پر غالب آئیں گے۔'' اس آیت کے پیش نظر مسلمانوں کے لیے فرض قرار دے دیا گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے میں راہ فرار اختیار نہ کرے۔ کئی مرتبہ (راویٔ حدیث) سفیان نے یہ بھی کہا: بیس مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے میں نہ بھاگیں۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''اب اللہ تعالیٰ نے تم پر تخفیف کر دی ہے۔'' اس کے بعد یہ فرض قرار دیا کہ ایک سو، دو سو کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔

وَزَادَ سُفْيَانُ مَرَّةً نَزَلَتْ: ﴿حَرِّضِ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَى ٱلْقِتَالِ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَٰبِرُونَ﴾.

(راویٔ حدیث) سفیان نے ایک مرتبہ اس اضافے کے ساتھ اسے بیان کیا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''اے نبی! اہل ایمان کو قتال پر آمادہ کریں، اگر تم میں سے بیس صبر کرنے والے ہوں گے......''

قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: وَأُرَى الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ مِثْلَ هٰذَا.

سفیان نے کہا: ابن شبرمہ نے کہا ہے: میرا خیال ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بھی یہی حکم ہے۔

[انظر: ٤٦٥٣]

(٧) بَابُ: ﴿ٱلْـَٰٔنَ خَفَّفَ ٱللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا﴾ الْآيَةَ [٦٦]

باب:7- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اب اللہ تعالیٰ نے تم سے تخفیف کر دی اور اس نے جان لیا کہ تم میں کچھ کمزوری ہے'' کا بیان

٤٦٥٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ السُّلَمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ

[4653] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب یہ آیت اتری: ''اگر تم میں سے بیس آدمی

حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَٰبِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ﴾ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حِينَ فُرِضَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ، فَجَاءَ التَّخْفِيفُ فَقَالَ: ﴿ٱلْـَٔـٰنَ خَفَّفَ ٱللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ﴾ قَالَ: فَلَمَّا خَفَّفَ اللهُ عَنْهُمْ مِنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خُفِّفَ عَنْهُمْ.

[راجع: ٤٦٥٢]

صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آ جائیں گے۔'' تو یہ مسلمانوں پر گراں گزری کیونکہ اس میں مسلمانوں پر یہ فرض کر دیا گیا تھا کہ ایک مسلمان دس کفار کے مقابلے سے راہ فرار اختیار نہ کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تخفیف فرما دی اور فرمایا: ''اب اللہ تعالیٰ نے تم سے تخفیف کر دی ہے اور اس نے معلوم کر لیا کہ تم میں کچھ کمزوری ہے، اس لیے اب اگر تم میں سے سو صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آ جائیں گے۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے ان سے تعداد میں تخفیف کر دی تو تعداد کی کمی سے اتنی ہی مسلمانوں کے صبر میں بھی کمی کر دی گئی۔

(٩) سُورَةُ بَرَاءَةٍ — بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — 9- تفسیر سورۂ براءۃ

﴿مَرْصَدٍ﴾: طَرِيقٌ ﴿إِلًّا﴾ [التوبة: ١٠]: اَلْإِلُّ: اَلْقَرَابَةُ وَالذِّمَّةُ وَالْعَهْدُ. ﴿وَلِيجَةً﴾ [١٦]: كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ. ﴿الشُّقَّةُ﴾ [٤٢]: اَلسَّفَرُ. اَلْخَبَالُ: اَلْفَسَادُ، وَالْخَبَالُ الْمَوْتُ. ﴿وَلَا تَفْتِنِّي﴾ [٤٩]: لَا تُوَبِّخْنِي. ﴿كَرْهًا﴾ [٥٣]: وَكُرْهًا وَاحِدٌ. ﴿مُدَّخَلًا﴾ [٥٧]: يُدْخَلُونَ فِيهِ. ﴿يَجْمَحُونَ﴾ [٥٧]: يُسْرِعُونَ. ﴿وَالْمُؤْتَفِكَاتِ﴾ [٧٠]: اِئْتَفَكَتْ: اِنْقَلَبَتْ بِهَا الْأَرْضُ. ﴿أَهْوَىٰ﴾ [٥٣]: أَلْقَاهُ فِي هُوَّةٍ. ﴿عَدْنٍ﴾ [٧٢]: خُلْدٍ، عَدَنْتُ بِأَرْضٍ: أَيْ أَقَمْتُ، وَمِنْهُ مَعْدِنٌ، وَيُقَالُ: فِي مَعْدِنِ صِدْقٍ: فِي مَنْبَتِ صِدْقٍ. ﴿الْخَوَالِفِ﴾ [٩٣]: اَلْخَالِفُ الَّذِي خَلَفَنِي فَقَعَدَ بَعْدِي، وَمِنْهُ: يَخْلُفُهُ فِي الْغَابِرِينَ. وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النِّسَاءُ،

مَرْصَدٍ کے معنی ہیں: راستہ۔ اِلًّا سے مراد قرابت، ذمہ داری اور عہد و پیمان ہے۔ وَلِيْجَةً ہر وہ چیز جسے کسی دوسری چیز میں داخل کریں۔ اَلشُّقَّةُ کے معنی سفر ہیں۔ اَلْخَبَالُ کے معنی ہیں: فساد اور الخبال موت کو بھی کہتے ہیں۔ وَلَا تَفْتِنِّي کے معنی ہیں: مجھے ڈانٹ ڈپٹ نہ کر۔ كَرْهًا وَكُرْهًا دونوں کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی ناخوش۔ مُدَّخَلًا: گھس بیٹھنے کی جگہ جس میں وہ داخل ہوتے ہیں۔ يَجْمَحُوْنَ: بھاگتے ہوئے۔ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ یہ لفظ اِئْتَفَكَتْ سے ماخوذ ہے، یعنی اس کی زمین الٹ دی گئی۔ أَهْوٰى: اسے گڑھے میں دھکیل دیا۔ عَدْنٍ، یعنی ہمیشہ رہنا، اہل عرب کہتے ہیں: عَدَنْتُ بِأَرْضٍ: میں نے ہمیشہ کے لیے اقامت اختیار کی۔ اسی سے معدن کا لفظ نکلا ہے جس کے معنی کان کے ہیں۔ کہا جاتا ہے: فِيْ مَعْدِنِ صِدْقٍ، وہ سچائی کی کان میں ہے۔ اس کے معنی فِيْ مَنْبَتِ صِدْقٍ ہیں، یعنی وہ اس سرزمین میں

مِنَ الْخَالِفَةِ، وَإِنْ كَانَ جَمْعَ الذُّكُورِ، فَإِنَّهُ لَمْ يُوجَدْ عَلٰى تَقْدِيرِ جَمْعِهِ إِلَّا حَرْفَانِ: فَارِسٌ وَفَوَارِسُ، وَهَالِكٌ وَهَوَالِكُ. ﴿ٱلْخَيْرَٰتِ﴾ [٨٨]: وَاحِدُهَا خَيْرَةٌ، وَهِيَ: الْفَوَاضِلُ. ﴿مُرْجَوْنَ﴾ [١٠٦]: مُؤَخَّرُونَ. اَلشَّفَا: شَفِيرٌ وَهُوَ حَدُّهُ. وَالْجُرُفُ: مَا تَجَرَّفَ مِنَ السُّيُولِ وَالْأَوْدِيَةِ. ﴿هَارٍ﴾ [١٠٩]: هَائِرٍ. ﴿لَأَوَّٰهٌ﴾ [١١٤]: شَفَقًا وَفَرَقًا، وَقَالَ الشَّاعِرُ:

إِذَا قُمْتُ أَرْحَلُهَا بِلَيْلٍ ... تَأَوَّهُ آهَةَ الرَّجُلِ الْحَزِينِ

يُقَالُ: تَهَوَّرَتِ الْبِئْرُ إِذَا انْهَدَمَتْ وَانْهَارَ مِثْلُهُ.

ہے جہاں سچائی اُگتی ہے۔ اَلْخَوَالِف یہ اَلْخَالِفُ کی جمع ہے۔ وہ شخص جو میرے پیچھے رہ گیا اور میرے بعد بیٹھا رہا اور اسی سے یہ دعائیہ کلمہ ہے: مرنے والے کے باقی ماندہ لوگوں میں جانشین بنے، یعنی خَوالِف سے مراد مُتَخَلِّفِین ہیں جو غزوۂ تبوک میں مجاہدین کے پیچھے رہ گئے تھے۔ یہ بھی درست ہے کہ خوالف سے مراد عورتیں ہوں اور یہ خالفة کی جمع ہو (جیسے فاعلة جمع فواعل آتی ہے) اگر یہ مذکر کی جمع ہو تو اس صورت میں یہ شاذ ہوگی کیونکہ اس وزن پر اہل عرب کے ہاں صرف دو لفظ پائے گئے ہیں: ایک فارس جس کی جمع فوارس اور هَالِك جس کی جمع هَوَالِك. اَلْخَيْرَاتِ اس کا مفرد خَيْرَةٌ ہے۔ اس سے مراد فضائل اور خوبیاں ہیں۔ مُرْجَوْنَ جن کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا۔ اَلشَّفَا کے معنی ہیں: شَفِير، یعنی کنارہ۔ اَلْجُرُف سے مراد نہر کا وہ کنارہ جو پانی کے بہاؤ کی وجہ سے کٹ گیا ہو۔ هَارٍ دراصل هائر ہے۔ کہا جاتا ہے: تَهَوَّرَتِ الْبِئْرُ، یعنی کنواں گر گیا۔ اِنْهَارَ کے بھی یہی معنی ہیں۔ لَأَوَّاهٌ کے معنی ہیں: اللہ کے خوف سے بہت آہ و زاری کرنے والا جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے: جب میں رات کو اونٹنی کا پالان کسنے کے لیے اٹھتا ہوں تو وہ کسی غمزدہ شخص کی طرح آہیں بھرتی ہے۔

وضاحت: سورۂ براءۃ کا دوسرا نام سورۂ توبہ ہے۔ اس سورت کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی گئی۔ اس کی متعدد وجوہات کتب تفسیر میں لکھی گئی ہیں۔ ہمارے رجحان کے مطابق سورۂ انفال اور سورۂ توبہ کے مضامین میں بڑی حد تک یکسانیت پائی جاتی ہے۔ یہ سورت گویا سورۂ انفال کا تتمہ یا بقیہ ہے، اس لیے اس کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی گئی۔ واللہ أعلم.

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿بَرَآءَةٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦٓ إِلَى ٱلَّذِينَ عَٰهَدتُّم مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ﴾ [١]

باب: 1 - ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بیزاری کا اعلان ہے ان مشرکین کے بارے میں جن سے تم نے عہد و پیمان کر رکھا تھا'' کا بیان

﴿أَذَانٌ﴾ [٣]: إِعْلَامٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿أُذُنٌ﴾ [٦١]: يُصَدِّقُ ﴿تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا﴾ [١٠٣]: وَنَحْوُهَا كَثِيرٌ، وَالزَّكَاةُ: الطَّاعَةُ وَالْإِخْلَاصُ. ﴿لَا يُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ﴾ [فصلت: ٧]: لَا يَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. ﴿يُضَٰهِـُٔونَ﴾ [٣٠]: يُشَبِّهُونَ.

أَذَانٌ کے معنی مطلع کرنا ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُذُنٌ اس شخص کو کہتے ہیں جو ہر بات سن کر اس پر یقین کر لے۔ تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ ایسے مترادف الفاظ قرآن مجید میں بہت ہیں۔ اَلزَّكَاة کے معنی بندگی اور اخلاص کے ہیں۔ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوة کے معنی ہیں کہ وہ کلمۂ لا الہ الا اللہ کی شہادت نہیں دیتے۔ يُضَاهِئُوْنَ، یعنی پہلے کافروں جیسی باتیں کرتے ہیں۔

٤٦٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ ٱللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِى ٱلْكَلَٰلَةِ﴾ [النساء: ١٧٦] وَآخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ. [راجع: ٤٣٦٤]

[4654] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: سب سے آخر میں جو آیت نازل ہوئی وہ: ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِى الْكَلٰلَةِ﴾ تھی اور سب سے آخر میں جو سورت اتری وہ سورۂ براءۃ تھی۔

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَسِيحُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى ٱللَّهِ ۙ وَأَنَّ ٱللَّهَ مُخْزِى ٱلْكَٰفِرِينَ﴾ [٢]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''(اے مشرکین مکہ!) تم زمین میں چار ماہ چل پھر لو اور یہ جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور یقیناً اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے'' کا بیان

سِيحُوا: سِيرُوا.

فَسِيْحُوْا کے معنی ہیں: سِيْرُوا، یعنی چلو پھرو۔

٤٦٥٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ، فِي مُؤَذِّنِينَ، بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ، يُؤَذِّنُونَ بِمِنًى: أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

[4655] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس حج میں (جس میں وہ امیر حج تھے) نحر کے دن اعلان کرنے والوں میں بھیجا کہ وہ منیٰ میں اعلان کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے۔

قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: ثُمَّ أَرْدَفَ

حمید بن عبدالرحمٰن کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پھر

رَسُولُ اللهِ ﷺ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةَ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ يَوْمَ النَّحْرِ فِي أَهْلِ مِنًى بِبَرَاءَةَ، وَأَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

[راجع: ٣٦٩]

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ؓ کو پیچھے سے بھیجا اور انھیں حکم دیا کہ وہ اعلان براءت کریں۔ حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہا کہ حضرت علی ؓ نے بھی ہمارے ساتھ نحر کے دن منیٰ میں موجود لوگوں میں اعلان براءت کیا، نیز یہ کہ آئندہ سال کوئی مشرک بیت اللہ کا حج نہ کرے اور نہ کوئی شخص برہنہ ہو کر اس کا طواف ہی کرے۔

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَأَذَٰنٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦٓ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ٱلْمُشْرِكِينَ﴾ [٣]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ”یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے (حج اکبر کے دن تمام لوگوں کے لیے) اعلان کیا جاتا ہے (کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بری الذمہ ہیں) کا بیان

آذَنَهُمْ: أَعْلَمَهُمْ.

آذَنَهُمْ کے معنی أَعْلَمَهُمْ ہیں، یعنی ان کو معلوم کرا دیا گیا۔

٤٦٥٦ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي الْمُؤَذِّنِينَ، بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُونَ بِمِنًى: أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ. قَالَ حُمَيْدٌ: ثُمَّ أَرْدَفَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةَ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ بِبَرَاءَةَ، وَأَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

[راجع: ٣٦٩]

[4656] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر ؓ نے حج کے موقع پر مجھے ان اعلان کرنے والوں میں رکھا تھا جنھیں آپ نے نحر کے دن منیٰ میں یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کرنے کے لیے نہ آئے اور نہ کوئی شخص بیت اللہ کا برہنہ ہو کر طواف کرے۔ حمید نے کہا: پھر نبی ﷺ نے پیچھے سے حضرت علی ؓ کو روانہ کیا اور انھیں حکم دیا کہ سورۂ براءۃ کا اعلان کریں۔ حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا: پھر حضرت علی ؓ نے ہمارے ساتھ میدان منیٰ میں دسویں تاریخ کو اعلان براءت کیا، نیز یہ بھی کہ کوئی مشرک آئندہ سال سے حج کرنے نہ آئے اور نہ کوئی بیت اللہ کا طواف ننگا ہو کر کرے۔

(٤) [بَابٌ]: ﴿إِلَّا ٱلَّذِينَ عَٰهَدتُّم مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ﴾ [٤]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”ہاں جن مشرکین سے تم نے معاہدہ کر رکھا ہو“ کا بیان

٤٦٥٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهَا، قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

[4657] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جس حج میں حضرت ابوبکر ؓ کو حجۃ الوداع سے پہلے امیر حج بنا کر بھیجا تھا، اس میں انھوں (حضرت ابوبکر ؓ) نے مجھے چند لوگوں میں روانہ کیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کریں: اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف ہی کرے۔''

فَكَانَ حُمَيْدٌ يَقُولُ: يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ، مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ. [راجع: ٣٦٩]

(راویٔ حدیث) حضرت حمید، سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے مروی اس حدیث کی بنا پر کہا کرتے تھے کہ نحر کا دن حج اکبر کا دن ہے۔

(٥) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَقَٰتِلُوٓا۟ أَئِمَّةَ ٱلْكُفْرِ ۙ إِنَّهُمْ لَآ أَيْمَٰنَ لَهُمْ﴾ [١٢]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''تم کفر کے علمبرداروں سے جنگ کرو، ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں'' کا بیان

٤٦٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ: مَا بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ هٰذِهِ الْآيَةِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ، وَلَا مِنَ الْمُنَافِقِينَ إِلَّا أَرْبَعَةٌ. فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: إِنَّكُمْ - أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ - تُخْبِرُونَنَا، فَلَا نَدْرِي فَمَا بَالُ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَبْقُرُونَ بُيُوتَنَا وَيَسْرِقُونَ أَعْلَاقَنَا؟ قَالَ: أُولٰئِكَ الْفُسَّاقُ، أَجَلْ، لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةٌ، أَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَوْ شَرِبَ الْمَاءَ الْبَارِدَ لَمَا وَجَدَ بَرْدَهُ.

[4658] حضرت زید بن وہب سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا: ہم حضرت حذیفہ بن یمان ؓ کی خدمت میں حاضر تھے، انھوں نے فرمایا: یہ آیت جن لوگوں کے متعلق نازل ہوئی تھی ان میں سے اب صرف تین شخص باقی ہیں۔ اسی طرح منافقین میں سے بھی اب چار شخص زندہ ہیں۔ اس پر ایک دیہاتی کہنے لگا: آپ حضرات تو حضرت محمد ﷺ کے صحابۂ کرام ہیں، ہمیں ان لوگوں کے متعلق بتائیں کہ ان کا حشر کیا ہوگا جو ہمارے گھروں میں نقب زنی کر کے اچھی چیزیں چرا کر لے جاتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: یہ لوگ فاسق و بدکردار ہیں، ہاں ان منافقین میں سے چار کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں ہے۔ ایک تو اتنا بوڑھا ہو چکا ہے کہ اگر وہ ٹھنڈا پانی پیے تو اسے پانی کی ٹھنڈک بھی محسوس نہ ہو۔

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ [٣٤]

باب:6- ارشاد باری تعالیٰ: ''جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں آپ دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیں'' کا بیان

٤٦٥٩ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ».

[راجع: ١٤٠٣]

[4659] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''تمھارا خزانہ قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل اختیار کرے گا۔''

٤٦٦٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَقُلْتُ: مَا أَنْزَلَكَ بِهٰذِهِ الْأَرْضِ؟ قَالَ: كُنَّا بِالشَّامِ فَقَرَأْتُ: ﴿وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾، قَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا هٰذِهِ فِينَا، مَا هٰذِهِ إِلَّا فِي أَهْلِ الْكِتَابِ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّهَا لَفِينَا وَفِيهِمْ.

[راجع: ١٤٠٦]

[4660] حضرت زید بن وہب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مقام ربذہ میں حضرت ابوذر غفاری ؓ کے پاس سے گزرا تو (ان سے) عرض کی: اس جنگل میں آپ نے قیام کیوں پسند کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہم شام میں تھے تو میں نے یہ آیت پڑھی: ''جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے آپ انھیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیں۔'' اس پر حضرت امیر معاویہ ؓ نے کہا: یہ آیت ہم مسلمانوں کے بارے میں نہیں بلکہ اہل کتاب کے متعلق ہے۔ میں نے کہا: نہیں، بلکہ یہ ہمارے اور اہل کتاب دونوں کے بارے میں ہے۔

فائدہ: جمہور اہل علم کا موقف ہے کہ اگر مال سے زکاۃ ادا کر دی جائے تو وہ خزانہ نہیں رہتا جس پر سخت وعید آئی ہے۔ واللہ أعلم۔

(٧) بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا﴾ الْآيَةَ [٣٥]

باب: 7- ارشاد باری تعالیٰ: ''جس دن اس سونے اور چاندی کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے داغا جائے گا'' کا بیان

٤٦٦١ - وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ: هٰذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ، فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللهُ طُهْرًا لِلْأَمْوَالِ. [راجع: ١٤٠٤]

[4661] حضرت خالد بن اسلم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلے تو انھوں نے (اس آیت کے متعلق) فرمایا: یہ حکم زکاۃ کے فرض ہونے سے پہلے کا ہے۔ پھر جب زکاۃ کے احکام نازل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے زکاۃ کو اموال کی پاکیزگی کا ذریعہ بنا دیا۔

(٨) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ عِدَّةَ ٱلشُّهُورِ عِندَ ٱللَّهِ ٱثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَٰبِ ٱللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ مِنْهَآ أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُواْ فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ﴾ [٣٦]

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ''جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس دن سے نوشتۂ الٰہی کے مطابق اللہ کے ہاں مہینوں کی تعداد بارہ ہی ہے۔ ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ یہی سیدھا دین ہے، چنانچہ تم ان (مہینوں) میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو'' کا بیان

﴿ٱلْقَيِّمُ﴾: هُوَ الْقَائِمُ.

اَلْقَيِّمُ کے معنی قائم، یعنی درست اور سیدھا کے ہیں۔

٤٦٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ. اَلسَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ». [راجع: ٦٧]

[4662] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''زمانہ گھوم گھما کر پھر اسی حالت پر آ گیا ہے جس حالت پر اس وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق فرمائی تھی۔ سال بارہ ماہ کا ہوتا ہے۔ اس میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔ تین تو لگاتار ہیں، یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور چوتھا رجب مضر جو جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان ہے۔

(٩) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿ثَانِيَ ٱثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي ٱلْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَٰحِبِهِۦ لَا تَحْزَنْ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَنَا﴾ [٤٠]

باب: 9- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور وہ دو میں سے دوسرا تھا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے اور وہ (دوسرا) اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا: غم نہ کر۔ بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔'' کی تفسیر

[﴿مَعَنَا﴾]: نَاصِرُنَا. ﴿ٱلسَّكِينَةَ﴾: فَعِيلَةٌ مِنَ السُّكُونِ.

مَعَنَا کے معنی ہیں: ہمارا محافظ و مددگار ہے۔ اور اَلسَّكِيْنَة کا لفظ فَعِيلَةٌ کے وزن پر سکون سے ماخوذ ہے۔

٤٦٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَارِ فَرَأَيْتُ آثَارَ الْمُشْرِكِينَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهُ رَآنَا، قَالَ: «مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا». [راجع: ٣٦٥٣]

[4663] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ابوبکر ؓ نے بتایا، وہ کہتے ہیں کہ میں غار میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ میں نے کافروں کے پاؤں دیکھ کر عرض کی: اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کسی نے ذرا بھی قدم اٹھائے تو وہ ہمیں دیکھ لے گا۔ آپ نے فرمایا: ''ان دو کے متعلق تیرا کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔''

٤٦٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَالَ حِينَ وَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، قُلْتُ: أَبُوهُ الزُّبَيْرُ، وَأُمُّهُ أَسْمَاءُ، وَخَالَتُهُ عَائِشَةُ، وَجَدُّهُ أَبُو بَكْرٍ، وَجَدَّتُهُ صَفِيَّةُ.

[4664] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب میرا حضرت ابن زبیر ؓ سے اختلاف ہوا تو میں نے کہا تھا: ان کے والد زبیر ؓ، ان کی والدہ حضرت اسماء ؓ، ان کی خالہ حضرت عائشہ ؓ، ان کے نانا حضرت ابوبکر ؓ اور ان کی دادی حضرت صفیہ ؓ ہیں۔

فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِسْنَادُهُ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنَا - فَشَغَلَهُ إِنْسَانٌ - وَلَمْ يَقُلْ: ابْنُ جُرَيْجٍ. [انظر: ٤٦٦٥، ٤٦٦٦]

راویٔ حدیث نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا: اس حدیث کی سند کیا ہے؟ تو انھوں نے کہنا شروع کیا ''حدثنا'' ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ انھیں کسی دوسرے شخص نے مصروف کر دیا اور وہ آگے ''ابن جریج'' کے الفاظ نہ کہہ سکے۔

٤٦٦٥ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَكَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَغَدَوْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: أَتُرِيدُ أَنْ تُقَاتِلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَتُحِلَّ مَا حَرَّمَ اللهُ؟ فَقَالَ: مَعَاذَ اللهِ، إِنَّ اللهَ كَتَبَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَبَنِي أُمَيَّةَ مُحِلِّينَ، وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُحِلُّهُ أَبَدًا، قَالَ: قَالَ

[4665] حضرت ابن ابی ملیکہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس ؓ اور حضرت ابن زبیر ؓ کے درمیان کسی معاملے میں کچھ اختلاف تھا۔ میں صبح صبح حضرت ابن عباس ؓ کے ہاں حاضر ہوا اور عرض کی: آپ ابن زبیر ؓ سے جنگ کرنا چاہتے ہیں، اس طرح آپ اللہ کے حرم کو حلال خیال کریں گے؟ تو انھوں نے فرمایا: معاذ اللہ! یہ تو اللہ تعالیٰ نے ابن زبیر ؓ اور بنوامیہ

النَّاسُ: بَايِعْ لِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقُلْتُ: وَأَيْنَ بِهٰذَا الْأَمْرِ عَنْهُ؟ أَمَّا أَبُوهُ فَحَوَارِيُّ النَّبِيِّ ﷺ - يُرِيدُ الزُّبَيْرَ - وَأَمَّا جَدُّهُ فَصَاحِبُ الْغَارِ - يُرِيدُ أَبَا بَكْرٍ - وَأَمَّا أُمُّهُ فَذَاتُ النِّطَاقِ - يُرِيدُ أَسْمَاءَ - وَأَمَّا خَالَتُهُ فَأُمُّ الْمُؤْمِنِينَ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - وَأَمَّا عَمَّتُهُ، فَزَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ - يُرِيدُ خَدِيجَةَ - وَأَمَّا عَمَّةُ النَّبِيِّ ﷺ فَجَدَّتُهُ - يُرِيدُ صَفِيَّةَ - ثُمَّ عَفِيفٌ فِي الْإِسْلَامِ، قَارِئٌ لِلْقُرْآنِ، وَاللهِ إِنْ وَصَلُونِي وَصَلُونِي مِنْ قَرِيبٍ، وَإِنْ رَبُّونِي رَبُّونِي أَكْفَاءٌ كِرَامٌ، فَآثَرَ عَلَيَّ التُّوَيْتَاتِ وَالْأُسَامَاتِ وَالْحُمَيْدَاتِ - يُرِيدُ أَبْطُنًا مِنْ بَنِي أَسَدٍ: ابْنَ تُوَيْتٍ، وَبَنِي أُسَامَةَ، وَبَنِي أَسَدٍ - إِنَّ ابْنَ أَبِي الْعَاصِ بَرَزَ يَمْشِي الْقُدَمِيَّةَ - يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ - وَإِنَّهُ لَوَّى ذَنَبَهُ - يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ -. [راجع: ٤٦٦٤]

ہی کے مقدر میں لکھ دیا ہے کہ حرم پاک کی بے حرمتی کریں۔ اللہ کی قسم! میں تو کسی صورت میں اس بے حرمتی کے لیے تیار نہیں ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ لوگوں نے مجھے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے متعلق کہا تھا۔ میں نے ان سے کہا: مجھے ان کی خلافت تسلیم کرنے میں کیا تامل ہو سکتا ہے؟ ان کے والد نبی ﷺ کے حواری تھے۔ آپ کی مراد زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے تھی، ان کے نانا رسول اللہ ﷺ کے یار غار تھے۔ ان کا اشارہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، ان کی والدہ، یعنی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ذات نطاقین تھیں۔ ان کی خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین تھیں۔ ان کی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی زوجۂ محترمہ تھیں، نیز نبی ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ان کی دادی ہیں، پھر وہ خود بھی اسلام میں ہمیشہ صاف کردار اور پاک دامن رہے اور قرآن مجید کے عالم ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر بنوامیہ میرے ساتھ صلہ رحمی کریں گے تو وہ قرابت اور رشتے داری کی وجہ سے میرے ساتھ صلہ رحمی کریں گے اور اگر وہ مجھ پر حکومت کریں تو حکومت کریں کیونکہ وہ ہمارے ہم پلہ اور عزت والے ہیں لیکن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے تو ابن تویت، بنو اسامہ اور بنو حمید کو ہم پر ترجیح دی ہے۔ ان کی مراد بنو اسد کے مختلف قبائل، یعنی ابن تویت، بنو اسد اور بنو اسامہ سے تھی۔ دوسری طرف ابن ابی العاص (یعنی عبدالملک بن مروان) بڑی عمدگی سے پیش قدمی کر رہا ہے اور اس کے برعکس ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے تو دم دبا لی ہے۔

٤٦٦٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: أَلَا تَعْجَبُونَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ قَامَ فِي

[4666] حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے فرمایا: ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے معاملے میں تم لوگوں کو حیرت نہیں ہوتی، اب وہ خلافت کے لیے کھڑے

أَمْرِهِ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: لَأُحَاسِبَنَّ نَفْسِي لَهُ، مَا حَاسَبْتُهَا لِأَبِي بَكْرٍ وَلَا لِعُمَرَ، وَلَهُمَا كَانَا أَوْلٰى بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْهُ. وَقُلْتُ: ابْنُ عَمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَابْنُ أَخِي خَدِيجَةَ، وَابْنُ أُخْتِ عَائِشَةَ، فَإِذَا هُوَ يَتَعَلّٰى عَنِّي وَلَا يُرِيدُ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ: مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنِّي أَعْرِضُ هٰذَا مِنْ نَفْسِي فَيَدَعُهُ، وَمَا أُرَاهُ يُرِيدُ خَيْرًا وَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ، لَأَنْ يَرُبَّنِي بَنُو عَمِّي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَرُبَّنِي غَيْرُهُمْ. [راجع: ٤٦٦٤]

ہو گئے ہیں؟ میں نے دل میں ارادہ کر لیا ہے کہ اب میں ان کے لیے محنت و مشقت کروں گا۔ ایسی محنت تو میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے بھی نہیں کی، حالانکہ یہ دونوں حضرات ان سے ہر اعتبار سے بہتر تھے۔ میں نے (لوگوں سے) کہا: وہ نبی ﷺ کی پھوپھی کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بیٹے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں۔ لیکن انھوں نے کیا کیا ہے کہ وہ مجھ سے بڑا بننے کی کوشش میں ہیں۔ وہ مجھے کسی خاطر میں نہیں لائے۔ میں نے (دل میں) کہا: مجھے ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ میں تو ان سے ایسی عاجزی کروں اور وہ اس پر بھی مجھ سے راضی نہ ہوں۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ میرے معاملے میں اب کسی قسم کی بھلائی اور خیر چاہتے ہیں۔ اب جو ہونا تھا وہ ہو چکا، لہٰذا بنوامیہ جو میرے چچازاد بھائی ہیں اگر مجھ پر حکومت کریں تو یہ مجھے دوسروں کی حکومت سے زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

فائدہ: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آسمان کے درخشاں ستارے ہیں اور وحی کے چشم دید گواہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن وہ انسان تھے، فرشتے یا انبیاء علیہم السلام نہیں تھے، خواہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہوں یا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، دونوں ہمارے لیے قابل احترام ہیں۔ ان کے باہمی مشاجرات کے متعلق خاموشی اختیار کرنے میں عافیت ہے۔ اس سلسلے میں ہمارے لیے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ بہترین نمونہ ہیں۔ ان سے اہل صفین کے بارے میں سوال ہوا تو انھوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ان کے خون سے میرے ہاتھوں کو محفوظ رکھا، اب میں نہیں چاہتا کہ اپنی زبان کو اس میں ملوث کروں۔''[1] اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان حضرات کے لیے بایں الفاظ دعا کرنے کا حکم دیا ہے: ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ نہ ڈال۔ اے ہمارے پروردگار! بے شک تو شفقت کرنے والا نہایت مہربان ہے۔''[2]

(١٠) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ﴾ [٦٠]

باب: 10- ارشاد باری تعالیٰ: ''(صدقات) تالیف قلب اور غلام آزاد کرانے (پر خرچ کرنے) کے لیے ہیں'' کا بیان

1 موافقات للشاطبي: 320/4. 2 الحشر 10:59.

قَالَ مُجَاهِدٌ: يَتَأَلَّفُهُمْ بِالْعَطِيَّةِ.

امام مجاہد بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ان نومسلم لوگوں کو کچھ دے دلا کر ان کی دلجوئی فرمایا کرتے تھے۔

٤٦٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ [ابْنِ] أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِشَيْءٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَقَالَ: «أَتَأَلَّفُهُمْ»، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا عَدَلْتَ، فَقَالَ: «يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ». [راجع: ٣٣٤٤]

[4667] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس کچھ مال آیا تو آپ نے اسے چار آدمیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور فرمایا: ''میں یہ مال دے کر ان کی دلجوئی کرنا چاہتا ہوں۔'' اس پر ایک شخص بولا: آپ نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دین سے باہر ہو جائیں گے۔''

(١١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿ٱلَّذِينَ يَلْمِزُونَ ٱلْمُطَّوِّعِينَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ فِى ٱلصَّدَقَٰتِ﴾[٧٩]

باب: 11- ارشاد باری تعالیٰ: ''(کچھ منافقین ایسے ہیں) جو خوشی سے صدقہ کرنے والے اہل ایمان پر طعنہ زنی کرتے ہیں'' کا بیان

﴿يَلْمِزُونَ﴾: يَعِيبُونَ. وَ﴿جُهْدَهُمْ﴾ وَجَهْدَهُمْ: طَاقَتَهُمْ.

يَلْمِزُوْن کے معنی ہیں: عیب لگاتے اور طعنہ مارتے ہیں۔ جُهْدَهُمْ اور جَهْدَهُمْ، یعنی جیم کے ضمہ اور فتحہ کے ساتھ۔ دونوں کے معنی ہیں: اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق۔

٤٦٦٨ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: لَمَّا أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ فَجَاءَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ، وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِأَكْثَرَ مِنْهُ، فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ: إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا، وَمَا فَعَلَ هٰذَا الْآخَرُ إِلَّا رِيَاءً، فَنَزَلَتْ: ﴿ٱلَّذِينَ يَلْمِزُونَ ٱلْمُطَّوِّعِينَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ فِى ٱلصَّدَقَٰتِ وَٱلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ الْآيَةَ. [راجع: ١٤١٥]

[4668] حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب ہمیں صدقہ دینے کا حکم دیا گیا تو اس وقت ہم مزدوری پر بوجھ اٹھایا کرتے تھے، چنانچہ حضرت ابوعقیل رضی اللہ عنہ (اسی مزدوری سے) آدھا صاع کھجور لے کر آئے۔ ایک دوسرے صحابی اس سے زیادہ لائے تو منافقین کہنے لگے: اللہ تعالیٰ کو اس (عقیل رضی اللہ عنہ کے) صدقے کی کوئی ضرورت نہ تھی اور دوسرے نے تو محض ریاکاری کے لیے اتنا مال دیا ہے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ''یہ ایسے لوگ ہیں کہ خوشی سے صدقہ دینے والے اہل اسلام پر طعن کرتے ہیں، خاص طور پر ان لوگوں کو ہدف تنقید بناتے ہیں جو محنت و مزدوری کے علاوہ اور کچھ نہیں رکھتے۔''

٤٦٦٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: أَحَدَّثَكُمْ زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ، فَيَحْتَالُ أَحَدُنَا حَتَّى يَجِيءَ بِالْمُدِّ، وَإِنَّ لِأَحَدِهِمُ الْيَوْمَ مِائَةَ أَلْفٍ، كَأَنَّهُ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهِ. [راجع: ١٤١٥]

[4669] حضرت ابومسعود انصاری ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب ہمیں صدقہ کی ترغیب دیتے تو ہم میں کوئی محنت و مزدوری کر کے لاتا اور بڑی مشکل سے ایک مد (کھجوریں) صدقہ کرتا لیکن آج ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن کے پاس لاکھوں درہم ہیں۔ گویا ان کا اشارہ خود اپنی طرف تھا۔

(١٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿ٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَهُمْ﴾ [٨٠]

باب: 12- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ ان کے لیے مغفرت کی دعا کریں یا نہ کریں، اگر آپ ان کے لیے ستر مرتبہ بھی بخشش کی دعا کریں تو بھی اللہ انھیں معاف نہیں کرے گا'' کا بیان

٤٦٧٠ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكَفِّنُ فِيهِ أَبَاهُ، فَأَعْطَاهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ عُمَرُ، فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللهُ فَقَالَ: ﴿ٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً﴾ وَسَأَزِيدُهُ عَلَى السَّبْعِينَ». قَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ﴾ [٨٤]. [راجع: ١٢٦٩]

[4670] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب عبداللہ بن ابی مر گیا تو اس کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عبداللہ ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ اپنا کُرتا عنایت فرمائیں تاکہ وہ اپنے باپ کو اس میں کفن دیں۔ آپ نے اسے اپنا کُرتا دے دیا۔ پھر اس نے درخواست کی کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کا جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو سیدنا عمر ؓ نے رسول اللہ ﷺ کا دامن تھام لیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اس پر نماز جنازہ پڑھتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسے لوگوں کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے اور فرمایا ہے: ''تو ان کے لیے دعائے مغفرت کرے یا نہ کرے، اگر تو ستر مرتبہ بھی ان کے لیے استغفار کرے تو بھی اللہ انھیں معاف نہیں کرے گا۔'' میں ایسا کروں گا کہ ستر مرتبہ سے زیادہ اس

کے لیے دعائے مغفرت کروں گا۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہ تو منافق ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''ان میں سے کوئی مر جائے تو آپ کبھی بھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر ہی پر کھڑے ہوں۔''

٤٦٧١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ - وَقَالَ غَيْرُهُ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا، كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: أُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ»، فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ: «إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ، لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرْ لَهُ، لَزِدْتُ عَلَيْهَا»، قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةَ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَهُمْ فَٰسِقُونَ﴾ قَالَ: فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَاللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

[راجع: ١٣٦٦]

[4671] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب عبداللہ بن ابی ابن سلول مرا تو اس کا جنازہ پڑھانے کے لیے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی گئی۔ جب رسول اللہ ﷺ اس کا جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں جلدی سے آپ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ ابن ابی (منافق) کی نماز جنازہ پڑھانے لگے ہیں، حالانکہ اس نے فلاں دن، اس، اس طرح کی باتیں کی تھیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کی بکواسات ایک ایک کر کے آپ کے سامنے بیان کرنے لگا لیکن رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: ''عمر! میرے پاس سے ایک طرف ہٹ جاؤ۔'' میں نے جب اصرار کیا تو آپ نے فرمایا: ''مجھے اختیار دیا گیا ہے، اس لیے میں اپنے اختیار کو استعمال کرنے لگا ہوں۔ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرنے سے اس کی مغفرت ہو جائے گی تو میں ستر مرتبہ سے زیادہ مغفرت طلب کروں گا۔'' فرمایا: بالآخر رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور واپس تشریف لائے۔ ابھی تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ سورۂ براءۃ کی یہ دو آیات نازل ہوئیں: ''ان میں سے کوئی مر جائے تو آپ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں (اور نہ اس کی قبر ہی پر کھڑے ہوں، یہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور مرتے دم تک) یہ بدکار بے اطاعت ہی رہے ہیں۔'' (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) بیان کرتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے حضور اپنی اس درجہ جسارت پر بعد میں مجھے خود بھی حیرت ہوئی، بہرحال اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

(١٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ﴾ [٨٤]

باب: 13- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اگر ان منافقین میں سے کوئی مر جائے تو کبھی بھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر ہی پر کھڑے ہونا'' کا بیان

٤٦٧٢ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّنَهُ فِيهِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي عَلَيْهِ، فَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِثَوْبِهِ فَقَالَ: تُصَلِّي عَلَيْهِ وَهُوَ مُنَافِقٌ، وَقَدْ نَهَاكَ اللهُ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ؟ قَالَ: «إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللهُ، - أَوْ أَخْبَرَنِي اللهُ - فَقَالَ: ﴿ٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَهُمْ﴾ فَقَالَ: سَأَزِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ». قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ عَلَيْهِ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ إِنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَمَاتُوا۟ وَهُمْ فَٰسِقُونَ﴾.

[راجع: ١٢٦٩]

[4672] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب عبداللہ بن ابی مر گیا تو اس کا بیٹا حضرت عبداللہ بن عبداللہ ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کو اپنی قمیص دی اور فرمایا کہ اسے اس قمیص میں کفن دیا جائے۔ پھر آپ اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر ؓ نے آپ ﷺ کا دامن پکڑ کر عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھنے لگے ہیں جبکہ یہ شخص منافق ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کے لیے طلب مغفرت سے منع بھی فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے یا مجھے خبر دی ہے کہ ان کے لیے استغفار کریں یا نہ کریں، اگر ان کے لیے ستر بار استغفار کریں اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کروں گا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ اس کا جنازہ پڑھا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت نازل فرمائی: ''اگر ان منافقین میں سے کوئی مر جائے تو آپ ان کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہوں کیونکہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور اسی نافرمانی کی حالت میں ان پر

موت آئی ہے۔"

(١٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿سَيَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ لَكُمْ إِذَا ٱنقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ﴾ الْآيَةَ [٩٥]

باب: 14- ارشاد باری تعالیٰ: "جب تم ان کے پاس لوٹ کر آؤ گے تو وہ تمھارے سامنے اللہ کی قسمیں اٹھائیں گے تاکہ تم ان سے اعراض (درگزر) کرو" کی تفسیر

٤٦٧٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ: وَاللهِ! مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي، أَعْظَمَ مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ، فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا، حِينَ أُنْزِلَ الْوَحْيُ: ﴿سَيَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ لَكُمْ إِذَا ٱنقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ٱلْفَٰسِقِينَ﴾. [راجع: ٢٧٥٧]

[4673] عبداللہ بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ جب وہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تو میں نے ان سے سنا: اللہ کی قسم! ہدایت کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اتنا بڑا اور کوئی انعام نہیں کیا جتنا رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولنے کا کیا کہ میں نے آپ سے جھوٹ نہ بولا، بصورت دیگر میں بھی اسی طرح ہلاک ہوجاتا جس طرح دوسرے جھوٹی معذرتیں بیان کرنے والے لوگ ہلاک ہوئے تھے جب ان کے بارے میں یہ وحی نازل کی گئی: "جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے تو وہ لوگ تمھارے سامنے قسمیں اٹھائیں گے...... جو نافرمان ہوں۔"

بَابُ قَوْلِهِ: ﴿يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِن تَرْضَوْا عَنْهُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ٱلْفَٰسِقِينَ﴾ [٩٦]

باب: - ارشاد باری تعالیٰ: "وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ تو بھی اللہ ایسے بدکردار لوگوں سے راضی نہیں ہوگا" کا بیان

وضاحت: اس عنوان کے تحت امام بخاری رحمہ اللہ نے کوئی حدیث ذکر نہیں کی، البتہ ابن ابی حاتم نے امام مجاہد سے یہ روایت نقل کی ہے کہ مذکورہ آیت منافقین کے متعلق نازل ہوئی تھی۔[1] لیکن یہ روایت مرسل ہے۔ غالبًا امام بخاری رحمہ اللہ نے اس علت کی وجہ سے اسے بیان نہیں کیا۔ واللہ أعلم.

1 فتح الباري: 431/8.

(۱۵) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَءَاخَرُونَ ٱعْتَرَفُوا۟ بِذُنُوبِهِمْ﴾ الْآيَةَ [١٠٢]

باب: 15- ارشاد باری تعالیٰ: ''(ان کے علاوہ) کچھ اور لوگ بھی ہیں جنھوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا.....'' کا بیان

٤٦٧٤ - حَدَّثَنِي مُؤَمَّلٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَنَا: «أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ فَابْتَعَثَانِي فَانْتَهَيَا [بِي] إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ، شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، قَالَا لَهُمْ: اِذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذٰلِكَ النَّهْرِ، فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، قَالَا لِي: هٰذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ، قَالَا: أَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ فَإِنَّهُمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، تَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُمْ».

[راجع: ٨٤٥]

[4674] حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور مجھے اٹھا کر ایک ایسے شہر کی طرف لے گئے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا۔ وہاں ہمیں ایسے لوگ ملے جن کا آدھا بدن انتہائی خوبصورت کہ تو نے ایسا حسن کبھی نہ دیکھا ہو گا اور آدھا بدن نہایت بدصورت جو تو نے کبھی نہ دیکھا ہو گا۔ ان دونوں نے ان سے کہا: جاؤ اور اس نہر میں غوطہ لگاؤ۔ وہ نہر میں گھس گئے۔ پھر جب وہ ہمارے پاس آئے تو ان کی بدصورتی جاتی رہی اور وہ انتہائی خوبصورت ہو گئے تھے۔ پھر ان دونوں نے مجھ سے کہا: یہ ''جنت عدن'' ہے اور آپ کا مکان یہیں ہے اور جن لوگوں کو ابھی آپ نے دیکھا تھا کہ ان کا آدھا جسم انتہائی خوبصورت تھا اور آدھا نہایت بدصورت تو یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے اچھے برے ملے جلے عمل کیے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا اور انھیں معاف کر دیا۔''

(١٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَن يَسْتَغْفِرُوا۟ لِلْمُشْرِكِينَ﴾ [١١٣]

باب: 16- ارشاد باری تعالیٰ: ''نبی اور اہل ایمان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے مغفرت طلب کریں.....'' کا بیان

٤٦٧٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ

[4675] مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب ابوطالب کی وفات کا وقت آیا تو نبی ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ اس وقت ان کے پاس ابوجہل

أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيْ عَمِّ! قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ»، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ»، فَنَزَلَتْ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَن يَسْتَغْفِرُواْ لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوٓاْ أُوْلِي قُرْبَىٰ مِنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَٰبُ ٱلْجَحِيمِ﴾ [١١٣]. [راجع: ١٣٦٠]

اور عبداللہ بن امیہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے چچا! لا الہ الا اللہ پڑھ لو، میں اللہ کے ہاں تیری مغفرت کے لیے اسے بطور دلیل پیش کروں گا۔'' ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ دونوں کہنے لگے: اے ابو طالب! کیا تم عبدالمطلب کا دین چھوڑ دو گے؟ اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا: میں تمھارے لیے ضرور بخشش کی دعا کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ کر دیا جائے۔'' اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ''نبی اور اہل ایمان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے بخشش طلب کریں، خواہ وہ ان کے قریبی رشتے دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ ان پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ مشرکین یقیناً دوزخی ہیں۔''

(١٧) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿لَقَد تَّابَ ٱللَّهُ عَلَى ٱلنَّبِيِّ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ وَٱلْأَنصَارِ﴾ الْآيَةَ [١١٧]

باب: 17- ارشاد باری تعالیٰ: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے نبی پر مہربانی کے ساتھ توجہ فرمائی اور مہاجرین وانصار پر بھی .....'' کا بیان

٤٦٧٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ. قَالَ أَحْمَدُ: وَحَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبٍ - وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ - قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ: ﴿وَعَلَى ٱلثَّلَٰثَةِ ٱلَّذِينَ خُلِّفُواْ﴾ [١١٨] قَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ: إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ». [راجع: ٢٧٥٧]

[4676] حضرت عبداللہ بن کعب سے روایت ہے..... جب کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تو ان کے بیٹوں میں سے یہی ان کو راستے میں ساتھ لے کر چلتے تھے..... انھوں نے بتایا کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے اس واقعے کے سلسلے میں سنا جس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی: ''اور ان تین آدمیوں پر بھی (مہربانی کے ساتھ توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی رکھا گیا تھا۔'' آپ نے آخر میں کہا تھا کہ میں اپنی توبہ کے قبول ہونے کی خوشی میں اپنا تمام مال اللہ اور اس کے رسول کے راستے میں صدقہ کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں کچھ مال اپنے لیے بھی رکھ لو یہ تمھارے حق میں بہتر ہے۔''

(١٨) [بَابٌ]: ﴿وَعَلَى ٱلثَّلَٰثَةِ ٱلَّذِينَ خُلِّفُوا۟ حَتَّىٰٓ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ ٱلْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾ الْآيَةَ [١١٨]

باب: 18- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور ان تین آدمیوں پر بھی (مہربانی کے ساتھ توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی رکھا گیا تھا حتی کہ زمین اپنی فراخی کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی'' کا بیان

٤٦٧٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ: أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ - وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ - أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ: غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ، وَغَزْوَةِ بَدْرٍ، قَالَ: فَأَجْمَعْتُ صِدْقَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ضُحًى وَكَانَ قَلَّمَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهُ إِلَّا ضُحًى، وَكَانَ يَبْدَأُ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كَلَامِي وَكَلَامِ صَاحِبَيَّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِ أَحَدٍ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ غَيْرِنَا، فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلَامَنَا فَلَبِثْتُ كَذٰلِكَ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ الْأَمْرُ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فَلَا يُصَلِّيَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ، أَوْ يَمُوتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَكُونَ مِنَ النَّاسِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ فَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَوْبَتَنَا عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ حِينَ بَقِيَ الثُّلُثُ الْآخِرُ مِنَ اللَّيْلِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِي شَأْنِي، مَعْنِيَّةً فِي

[4677] حضرت عبداللہ بن کعب سے روایت ہے، وہ اپنے باپ حضرت کعب بن مالک ؓ سے بیان کرتے ہیں، ان کے باپ ان تین صحابہ میں سے تھے جن کی توبہ قبول کی گئی تھی، انھوں نے کہا: وہ دو غزووں: غزوۂ عسرت، یعنی غزوۂ تبوک اور غزوۂ بدر کے علاوہ اور کسی غزوے میں کبھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جانے سے پیچھے نہیں رہے تھے۔ انھوں نے کہا: (غزوۂ تبوک سے واپسی پر) چاشت کے وقت جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے تو میں نے سچ بولنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ آپ کا سفر سے واپس آنے کا معمول یہ تھا کہ چاشت کے وقت آپ پہنچتے تھے۔ سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے، وہاں دو رکعت نماز پڑھتے۔ الغرض نبی ﷺ نے مجھ سے اور میری طرح کے دو اور صحابۂ کرام ؓ سے دوسرے لوگوں کو بات چیت کرنے سے منع کر دیا تھا۔ ہمارے علاوہ اور بہت سے لوگ تھے جو اس غزوے میں شریک نہیں ہوئے تھے لیکن آپ نے ان سے بائیکاٹ کا حکم نہیں دیا تھا، چنانچہ لوگوں نے ہم سے بات چیت کرنا چھوڑ دی۔ میں اسی حالت میں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ معاملہ بہت طویل ہو گیا۔ ادھر میری نظر میں سب سے اہم معاملہ یہ تھا کہ اگر اسی حالت میں موت آ گئی تو نبی ﷺ میری نماز جنازہ نہیں پڑھائیں گے یا اس دوران میں رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو لوگوں کا یہی طرز عمل

أَمْرِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أُمَّ سَلَمَةَ! تِيبَ عَلَى كَعْبٍ» قَالَتْ: أَفَلَا أُرْسِلُ إِلَيْهِ فَأُبَشِّرُهُ؟ قَالَ: «إِذًا يَحْطِمَكُمُ النَّاسُ فَيَمْنَعُونَكُمُ النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلَةِ»، حَتَّى إِذَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ آذَنَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا، وَكَانَ إِذَا اسْتَبْشَرَ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةٌ مِنَ الْقَمَرِ، وَكُنَّا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ خُلِّفُوا عَنِ الْأَمْرِ الَّذِي قُبِلَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ اعْتَذَرُوا حِينَ أَنْزَلَ اللهُ لَنَا التَّوْبَةَ، فَلَمَّا ذُكِرَ الَّذِينَ كَذَبُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ وَاعْتَذَرُوا بِالْبَاطِلِ ذُكِرُوا بِشَرٍّ مَا ذُكِرَ بِهِ أَحَدٌ، قَالَ اللهُ سُبْحَانَهُ: ﴿يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُل لَّا تَعْتَذِرُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ﴾ الْآيَةَ

[٩٤]. [راجع: ٢٧٥٧]

میرے ساتھ ہمیشہ رہے گا، نہ مجھ سے کوئی گفتگو کرے گا اور نہ کوئی میری نماز جنازہ پڑھے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ کی بشارت اپنے نبی ﷺ پر اس وقت نازل فرمائی جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ گیا تھا، جبکہ رسول اللہ ﷺ اس وقت حضرت ام سلمہ ؓ کے گھر تشریف فرما تھے۔ حضرت ام سلمہ ؓ کا مجھ پر بڑا احسان تھا کہ وہ اس سلسلے میں میرا بہت خیال رکھتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام سلمہ! کعب کی توبہ قبول ہوگئی ہے۔'' انھوں نے عرض کی: تو کیا میں ان کے ہاں کسی کو بھیج کر اس امر کی خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ خبر سنتے ہی لوگ جمع ہو جائیں گے، پھر ساری رات تمھیں سونے نہیں دیں گے۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر پڑھنے کے بعد اعلان فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی ہے۔'' آپ ﷺ جب خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرۂ انور روشن ہو جاتا گویا وہ چودھویں رات کے چاند کا ٹکڑا ہے۔ (غزوہ میں شریک نہ ہونے والوں میں سے) ہم ہی تین آدمی تھے جو مؤخر کر دیے گئے تھے۔ ہمارا معاملہ ان لوگوں سے مؤخر کر دیا گیا تھا جن لوگوں نے معذرت کی تھی اور ان کی معذرت قبول بھی ہوگئی تھی۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول ہونے کے متعلق وحی نازل فرمائی اور ان لوگوں کا تذکرہ ہوا جو غزوۂ تبوک میں شریک نہیں ہوئے تھے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے کذب بیانی کی اور بے بنیاد معذرت سے کام لیا، ان لوگوں کا ذکر اس درجہ برائی کے ساتھ کیا گیا کہ کسی کا بھی اتنی برائی کے ساتھ ذکر نہیں کیا گیا ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یہ لوگ تمھارے سامنے عذر پیش کریں گے جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے۔ آپ کہہ دیں: تم یہ عذر پیش مت کرو۔ ہم کبھی تمھارا اعتبار نہیں کریں

گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تمھاری خبر دے چکا ہے اور آئندہ بھی اللہ اور اس کا رسول تمھاری کارگزاری دیکھ لیں گے......"

(١٩) بَابٌ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَكُونُوا۟ مَعَ ٱلصَّٰدِقِينَ﴾ [١١٩]

باب: 19- (ارشاد باری تعالیٰ): "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور راست باز لوگوں کا ساتھ دو" کا بیان

٤٦٧٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ: فَوَاللهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْلَاهُ اللهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي، مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى يَوْمِي هٰذَا كَذِبًا، وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ: ﴿لَّقَد تَّابَ ٱللَّهُ عَلَى ٱلنَّبِيِّ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَكُونُوا۟ مَعَ ٱلصَّٰدِقِينَ﴾ [١١٧-١١٩]. [راجع: ٢٧٥٧]

[4678] حضرت عبداللہ بن کعب سے روایت ہے، جو حضرت کعب ؓ کا ہاتھ پکڑ کر انھیں چلایا کرتے تھے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت کعب بن مالک ؓ سے سنا، جب آپ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے تو اپنا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے: "اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو سچ کہنے کی توفیق دے کر اس پر اتنا بڑا احسان کیا ہو جتنا کہ مجھ پر کیا۔ میں نے اس وقت سے لے کر آج تک قصداً کبھی جھوٹ نہیں بولا اور اللہ تعالیٰ نے اسی باب میں یہ آیات نازل فرمائیں: لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ ......وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ.

(٢٠) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ الْآيَةَ [١٢٩]

باب: 20- ارشاد باری تعالیٰ: "تمھارے پاس ایک ایسے رسول تشریف لائے ہیں جو تمھاری جنس سے ہیں، تمھاری تکلیف ان پر بہت گراں گزرتی ہے......" کا بیان

مِنَ الرَّأْفَةِ.

لفظ رَءُوْف، رَأْفَةٌ سے ماخوذ ہے۔

٤٦٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ: أَنَّ

[4679] حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے، وہ وحی لکھا کرتے تھے، انھوں نے فرمایا: جنگ یمامہ میں بہت

زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ مِمَّنْ يَكْتُبُ الْوَحْيَ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ: إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِالنَّاسِ، وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنْ تَجْمَعُوهُ، وَإِنِّي لَأَرٰى أَنْ تَجْمَعَ الْقُرْآنَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قُلْتُ لِعُمَرَ: كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِيهِ حَتّٰى شَرَحَ اللهُ لِذٰلِكَ صَدْرِي وَرَأَيْتُ الَّذِي رَأٰى عُمَرُ.

سے صحابہ شہید ہو گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا۔ آپ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (مجھ سے) فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہا: جنگ یمامہ میں بہت زیادہ مسلمان شہید ہو گئے ہیں اور مجھے خطرہ ہے کہ اگر مختلف مقامات پر اسی طرح قراء صحابہ شہید ہوتے رہے تو قرآن مجید کا بہت حصہ ضائع ہو جائے گا۔ اب تو ایک ہی صورت ہے کہ آپ قرآن مجید کو ایک جگہ جمع کرا دیں اور میری رائے تو یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کو جمع کرنے کا کام ضرور کر دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں ایسا کام کیونکر کر سکتا ہوں جو خود رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو محض ایک نیک کام ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے اس معاملے میں بات کرتے رہے، آخر کار اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کے لیے میرا بھی سینہ کھول دیا اور میری بھی رائے وہی ہو گئی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تھی۔

قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: وَعُمَرُ عِنْدَهُ جَالِسٌ لَا يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ وَلَا نَتَّهِمُكَ، كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ، فَوَاللهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ، قُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ ﷺ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ، فَلَمْ أَزَلْ أُرَاجِعُهُ حَتّٰى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَقُمْتُ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْأَكْتَافِ وَالْعُسُبِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتّٰى

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہیں خاموش بیٹھے ہوئے تھے، تاہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: تم جوان ہمت اور سمجھ دار ہو، ہمیں تم پر کسی قسم کا شبہ بھی نہیں اور تم رسول اللہ ﷺ کی وحی بھی لکھا کرتے تھے، اس لیے تم ہی قرآن مجید کو جا بجا تلاش کر کے اسے جمع کر دو۔ اللہ کی قسم! اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھے کوئی پہاڑ اٹھا لانے کو کہتے تو یہ میرے لیے اتنا گراں نہ ہوتا جتنا قرآن مجید کی جمع و ترتیب کا حکم مشکل تھا۔ میں نے عرض کی: آپ دونوں حضرات ایک ایسا کام کرنے پر کس طرح آمادہ ہو گئے ہیں جسے خود نبی ﷺ نے نہیں کیا تھا؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ ایک نیک کام ہے۔ پھر میں ان سے اس مسئلے

وَجَدْتُّ مِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم﴾ إِلَى آخِرِهَا. وَكَانَتِ الصُّحُفُ الَّتِي جُمِعَ فِيهَا الْقُرْآنُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ.

کے متعلق بحث وتکرار کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کے لیے میرا سینہ بھی کھول دیا جس طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو شرح صدر فرمایا تھا، چنانچہ میں اٹھا اور کھال، ہڈی اور کھجور کی شاخوں سے قرآن مجید جمع کرنا شروع کر دیا اور لوگوں کے حافظے سے بھی مدد لی، حتی کہ سورۂ توبہ کی دو آیات حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پائیں۔ وہ ان کے علاوہ اور کسی کے پاس (لکھی ہوئی) نہ تھیں اور وہ یہ ہیں: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ ...... وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ﴾ وہ اوراق جن میں قرآن جمع کیا گیا تھا وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو وفات دی، پھر عمر فاروق کے پاس رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو فوت کر لیا۔ پھر وہ ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس رہے۔

تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، وَاللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

عثمان بن عمر اور لیث نے یونس کے ذریعے سے ابن شہاب سے روایت کرنے میں شعیب کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ: مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ.

لیث نے کہا: مجھے عبدالرحمٰن بن خالد نے، ابن شہاب سے خبر دی اور کہا: ابوخزیمہ انصاری کے پاس وہ آیات تھیں۔

وَقَالَ مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ: مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ.

موسیٰ نے ابراہیم سے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب سے خبر دی اور کہا کہ ابوخزیمہ کے پاس تھیں۔

وَتَابَعَهُ يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ.

یعقوب بن ابراہیم نے اپنے باپ سے بیان کرنے میں موسیٰ کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ أَبُو ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، وَقَالَ: مَعَ خُزَيْمَةَ، أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ. [راجع: ٢٨٠٧]

ابوثابت نے کہا: ہمیں ابراہیم نے خبر دی اور کہا: وہ آیات خزیمہ یا ابوخزیمہ کے پاس تھیں۔

(۱۰) سُورَةُ يُونُسَ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 10- تفسیر سورۂ یونس

(۱) [بَابٌ]:

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿فَٱخۡتَلَطَ﴾ [٢٤]: فَنَبَتَ بِالْمَاءِ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ. وَ﴿قَالُواْ ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ وَلَدٗاۗ سُبۡحَٰنَهُۥۖ هُوَ ٱلۡغَنِيُّ﴾ [٦٨]. وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ: ﴿أَنَّ لَهُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ﴾ [٢]: مُحَمَّدٌ ﷺ؛ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: خَيْرٌ. يُقَالُ: ﴿تِلۡكَ ءَايَٰتُ﴾ [١]، يَعْنِي: هٰذِهِ أَعْلَامُ الْقُرْآنِ؛ وَمِثْلُهُ: ﴿حَتَّىٰٓ إِذَا كُنتُمۡ فِي ٱلۡفُلۡكِ وَجَرَيۡنَ بِهِم﴾ [٢٢] اَلْمَعْنٰى: بِكُمْ. ﴿دَعۡوَىٰهُمۡ﴾ [١٠]: دُعَاؤُهُمْ. ﴿أُحِيطَ بِهِمۡ﴾ [٢٢]: دَنَوْا مِنَ الْهَلَكَةِ: ﴿وَأَحَٰطَتۡ بِهِۦ خَطِيٓـَٔتُهُۥ﴾ [البقرة: ٨١]. فَاتَّبَعَهُمْ وَأَتْبَعَهُمْ وَاحِدٌ. ﴿عَدۡوًا﴾ [٩٠]: مِنَ الْعُدْوَانِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَلَوۡ يُعَجِّلُ ٱللَّهُ لِلنَّاسِ ٱلشَّرَّ ٱسۡتِعۡجَالَهُم بِٱلۡخَيۡرِ﴾ [١١]: قَوْلُ الْإِنْسَانِ لِوَلَدِهِ وَمَالِهِ إِذَا غَضِبَ: اَللّٰهُمَّ لَا تُبَارِكْ فِيهِ وَالْعَنْهُ. ﴿لَقُضِيَ إِلَيۡهِمۡ أَجَلُهُمۡ﴾ لَأَهْلَكَ مَنْ دُعِيَ عَلَيْهِ وَلَأَمَاتَهُ. ﴿لِّلَّذِينَ أَحۡسَنُواْ ٱلۡحُسۡنَىٰ﴾ [٢٦] بِهِ مِثْلُهَا حُسْنٰى. ﴿وَزِيَادَةٞ﴾ [٢٦]: مَغْفِرَةٌ وَرِضْوَانٌ وَقَالَ غَيْرُهُ: اَلنَّظَرُ إِلٰى وَجْهِهِ. ﴿ٱلۡكِبۡرِيَآءُ﴾ [٧٨]: الْمُلْكُ.

باب:1- بلاعنوان

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: فَاخْتَلَطَ: اللہ تعالیٰ نے پانی کے ذریعے سے مختلف قسم کی نباتات پیدا فرمائیں۔ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ هُوَ الْغَنِيُّ: لوگوں نے کہا کہ اللہ نے بیٹا بنالیا ہے۔ وہ تو پاک ہے اور بے نیاز ہے۔ زید بن اسلم نے کہا: اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ: ان کے پروردگار کے ہاں ان کے لیے حقیقی مقام و مرتبہ ہے۔ قَدَمَ صِدْقٍ سے مراد حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی ہے جبکہ امام مجاہد کہتے ہیں کہ اس سے مراد مطلق خیر ہے۔ تِلْكَ آيَاتُ کے معنی ہیں: یہ قرآن کی نشانیاں ہیں۔ اسی طرح حَتّٰی اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَ جَرَيْنَ بِهِمْ میں بِهِمْ سے مراد بِكُمْ ہے، یعنی غائب سے حاضر مراد ہے۔ دَعْوَاهُمْ سے مراد ان کی دعا ہے۔ اُحِيْطَ بِهِمْ، یعنی وہ ہلاکت و بربادی کے قریب آ گئے۔ وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ، یعنی گناہوں نے اس کو ہر طرف سے گھیر لیا۔ فَاتَّبَعَهُمْ اور اَتْبَعَهُمْ کے ایک ہی معنی ہیں۔ عَدْوًا یہ عدوان سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں: سرکشی کرتے ہوئے۔ امام مجاہد فرماتے ہیں: وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ سے مراد یہ ہے کہ غصے کے وقت آدمی اپنی اولاد اور اپنے مال کے بارے میں کہتا ہے کہ اے اللہ! اس میں برکت نہ دے اور اسے اپنی رحمت سے دور رکھ۔ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ، تو وہ اسے ہلاک کر دیتا جس پر بددعا کی تھی اور اسے موت دے دیتا۔ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى: جن لوگوں نے اچھے کام کیے ان

کے لیے ویسا ہی اچھا بدلہ ہو گا۔ وَ زِيَادَةٌ سے مراد اللہ کی بخشش اور اس کی رضامندی ہے۔ امام مجاہد کے علاوہ دوسروں نے اس (زِيَادَةٌ) سے مراد اللہ کا دیدار لیا ہے۔ اَلْكِبْرِيَآءُ سے مراد اللہ کی سلطنت اور بادشاہی ہے۔

(٢) بَابٌ: ﴿وَجَٰوَزْنَا بِبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱلْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُۥ بَغْيًا وَعَدْوًا ۖ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَدْرَكَهُ ٱلْغَرَقُ قَالَ ءَامَنتُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱلَّذِىٓ ءَامَنَتْ بِهِۦ بَنُوٓا۟ إِسْرَٰٓءِيلَ وَأَنَا۠ مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ﴾ [٩٠]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے پار گزار دیا تو فرعون اور اس کے لشکروں نے از راہ ظلم و سرکشی ان کا تعاقب کیا حتی کہ جب فرعون ڈوبنے لگا تو بولا: میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں کہ الٰہ وہی ہے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں اس کا فرمانبردار ہوں'' کا بیان

﴿نُنَجِّيكَ﴾ [٩٢]: نُلْقِيكَ عَلَى نَجْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ، وَهُوَ النَّشَزُ: اَلْمَكَانُ الْمُرْتَفِعُ.

نُنَجِّيْكَ کے معنی ہیں: ہم تیری لاش کو اونچی جگہ پر ڈال دیں گے۔ نَجْوَةٍ کے معنی ہیں: اَلنَّشَزُ، یعنی بلند مقام۔

٤٦٨٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فَقَالُوا: هٰذَا يَوْمٌ ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «أَنْتُمْ أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصُومُوا». [راجع: ٢٠٠٤]

[4680] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہود مدینہ عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ انھوں نے بتایا کہ یہ وہ دن ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر فتح ملی تھی۔ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ان کی نسبت زیادہ تعلق دار ہو، اس لیے تم بھی روزہ رکھو۔''

فائدہ: جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اس کی لاش آج تک محفوظ ہے اور قاہرہ کے عجائب خانہ میں پڑی ہے، جس پر سمندری نمک کی تہہ جمی ہوئی ہے جو اسے بوسیدہ ہونے اور گلنے سڑنے سے محفوظ رکھتی ہے، تاہم الفاظ قرآنی کی صحت اس امر پر موقوف نہیں کہ اس کی لاش قیامت تک محفوظ رہے۔

(١١) سُورَةُ هُودٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 11- تفسیر سورۂ ہود

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ﴿عَصِيبٌ﴾ [٧٧] شَدِيدٌ ﴿لَا جَرَمَ﴾ [٢٢]: بَلَى . وَقَالَ غَيْرُهُ : ﴿وَحَاقَ﴾ نَزَلَ ﴿يَحِيقُ﴾ [فاطر:٤٣] يَنْزِلُ . يَؤُوسٌ : فَعُولٌ مِنْ يَئِسْتُ . وَقَالَ مُجَاهِدٌ : ﴿تَبْتَئِسْ﴾ [٣٦] تَحْزَنْ ﴿يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ﴾ [٥] شَكٌّ وَامْتِرَاءٌ فِي الْحَقِّ . ﴿لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ﴾ مِنَ اللهِ إِنِ اسْتَطَاعُوا .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عَصِيْبٌ کے معنی ہیں: شدید، یعنی سخت۔ لَا جَرَمَ کے معنی ہیں: کیوں نہیں؟ یعنی ضرور ہے۔ ان کے علاوہ دوسروں نے کہا: حَاقَ کے معنی ہیں: نَزَلَ، یعنی اتر پڑا۔ يَحِيْقُ بھی اس سے ہے، یعنی اترتا ہے۔ يَؤُوْسٌ فَعُول کے وزن پر يَئِسْتُ سے ماخوذ ہے، یعنی ناامید ہونا۔ مجاہد نے کہا: تَبْتَئِسْ، یعنی غم نہ کر۔ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ حق بات میں شک وشبہ کرتے ہیں۔ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اگر ہو سکے تو خود کو اللہ سے چھپا لیں۔

وَقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ : الْأَوَّاهُ : الرَّحِيمُ بِالْحَبَشِيَّةِ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ﴿بَادِيَ الرَّأْيِ﴾ [٢٧]: مَا ظَهَرَ لَنَا . وَقَالَ مُجَاهِدٌ : ﴿الْجُودِيِّ﴾ [٤٤]: جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ . وَقَالَ الْحَسَنُ : ﴿إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ﴾ [٨٧]: يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ﴿أَقْلِعِي﴾ [٤٤]: أَمْسِكِي . ﴿عَصِيبٌ﴾ [٧٧]: شَدِيدٌ . ﴿لَا جَرَمَ﴾ [٢٢]: بَلَى . ﴿وَفَارَ التَّنُّورُ﴾ [٤٠]: نَبَعَ الْمَاءُ؛ وَقَالَ عِكْرِمَةُ : وَجْهُ الْأَرْضِ .

ابو میسرہ نے کہا: الْأَوَّاهُ حبشی زبان میں مہربان کو کہتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: بَادِيَ الرَّأْيِ کے معنی ہیں: سرسری نظر سے جو ہمیں معلوم ہوا۔ مجاہد نے کہا: الْجُوْدِيِّ جزیرہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ حضرت حسن نے کہا: اِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيْمُ واقعی تو ہی باوقار (نیک چلن) ہے۔ کفار بطور استہزاء اور مذاق کہتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اَقْلِعِيْ کے معنی ہیں: تھم جا۔ عَصِيْبٌ کے معنی ہیں: شدید، سخت۔ لَا جَرَمَ: کیوں نہیں، ضرور۔ وَفَارَ التَّنُّوْرُ: پانی پھوٹ پڑا۔ حضرت عکرمہ نے کہا: تَنُّوْر سے مراد روئے زمین ہے۔

(١) بَابٌ : ﴿أَلَآ إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ﴾ [٥]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”دیکھو، جب یہ لوگ اپنے سینوں کو موڑتے ہیں تاکہ اللہ سے چھپے رہیں اور جب یہ اپنے آپ کو کپڑوں سے ڈھانپتے ہیں، وہ سب کچھ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کیونکہ وہ سینوں کے راز تک جاننے والا ہے“ کا بیان

٤٦٨١ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ: (أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ) قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ: أُنَاسٌ كَانُوا يَسْتَخْفُونَ أَنْ يَتَخَلَّوْا فَيُفْضُوا إِلَى السَّمَاءِ، وَأَنْ يُجَامِعُوا نِسَاءَهُمْ فَيُفْضُوا إِلَى السَّمَاءِ، فَنَزَلَ ذٰلِكَ فِيهِمْ.

[4681] محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا: وہ آیت کی قراءت اس طرح کرتے تھے: أَلَآ اِنَّهُمْ تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ. میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: کچھ لوگ اس میں شرم کرنے لگے کہ آسمان کی طرف اپنا ستر کھول کر قضائے حاجت کریں اور شرماتے تھے کہ ستر کھول کر اپنی بیویوں سے جماع کریں تو ایسے لوگوں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

٤٦٨٢ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ: (أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ)، قُلْتُ: يَا أَبَا الْعَبَّاسِ! مَا تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ؟ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَأَتَهُ فَيَسْتَحِي أَوْ يَتَخَلَّى فَيَسْتَحِي، فَنَزَلَتْ: ﴿أَلَآ إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ﴾.

[4682] محمد بن عباد ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس طرح قراءت کرتے تھے: أَلَآ اِنَّهُمْ تَثْنَوْنِي صُدُوْرُهُمْ. محمد بن عباد نے پوچھا: اے ابوالعباس! تَثْنَوْنِي صُدُوْرُهُمْ کا کیا مطلب ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: کچھ لوگ اپنی بیویوں سے ہم بستری کرنے میں حیا اور قضائے حاجت کرتے وقت بھی شرم کرتے تھے۔ ان لوگوں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: أَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ.

٤٦٨٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿أَلَآ إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ﴾. وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿يَسْتَغْشُونَ﴾: يُغَطُّونَ رُءُوسَهُمْ. ﴿سِيءَ بِهِمْ﴾: سَاءَ ظَنُّهُ بِقَوْمِهِ. ﴿وَضَاقَ بِهِمْ﴾ [٧٧]: بِأَضْيَافِهِ. ﴿بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ﴾ [٨١]: بِسَوَادٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿أُنِيبُ﴾ [٨٨]: أَرْجِعُ.

[4683] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی قراءت اس طرح کی تھی: أَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ أَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ. عمرو بن دینار کے علاوہ دوسروں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ يَسْتَغْشُوْنَ کے معنی ہیں: وہ اپنے سروں کو چھپا لیتے ہیں: سِيْءَ بِهِمْ: وہ اپنی قوم سے بدگمان ہوئے۔ وَضَاقَ بِهِمْ: اور وہ اپنے مہمانوں کی وجہ سے بہت پریشان اور دل گرفتہ ہوئے۔ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ کے معنی ہیں: رات کی سیاہی میں۔ مجاہد نے کہا: اُنِيْبُ کے معنی ہیں: میں رجوع کرتا ہوں۔

فائدہ: ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمھیں بوقت ضرورت بدن کھولنے میں اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے اور اس طرح

جھکے جاتے ہو تو کیا جس وقت تم کپڑے اتارتے اور پہنتے ہو اس وقت تمھارا ظاہر و باطن اللہ تعالیٰ کے سامنے نہیں ہوتا؟ جب انسان اللہ تعالیٰ سے کسی وقت بھی چھپ نہیں سکتا تو پھر انسانی ضروریات سے متعلق اس قدر تشدد سے کام لینا درست نہیں۔ تمھارا شرم و حیا کا جذبہ اپنی جگہ بہت اچھا ہے لیکن اس میں غلو اور افراط بھی صحیح نہیں، اس لیے کہ جس ذات کی خاطر تم ایسا کرتے ہو اس سے تو پھر بھی تم نہیں چھپ سکتے تو پھر اس طرح کے تکلفات کا کیا فائدہ؟ واضح رہے کہ مشہور قراءت يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ ہے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے تَثْنَوْنِي صُدُوْرُهُمْ پڑھا ہے۔ اسے علم قراءت میں ''قراءۃ شاذۃ'' کا نام دیا جاتا ہے۔

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ﴾ [٧]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اس کا عرش پانی پر تھا'' کا بیان

٤٦٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ، وَقَالَ: يَدُ اللهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ». وَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ». [انظر: ٥٣٥٢، ٧٤٩٦]

[4684] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (آدم کے بیٹے!) تو خرچ کر، میں بھی تجھ پر خرچ کروں گا۔ مزید فرمایا: اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ رات اور دن مسلسل خرچ کرنے سے بھی اس میں کوئی کمی نہیں آتی۔'' فرمایا: ''تم نے دیکھا نہیں کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے مسلسل خرچ کیے جا رہا ہے اس کے باوجود جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے اس میں کمی نہیں آئی۔ اس کا عرش پانی پر تھا۔ اس کے ہاتھ میں میزان عدل ہے جسے وہ جھکاتا اور اٹھاتا ہے۔''

﴿اعْتَرَاكَ﴾ [٥٤]: اِفْتَعَلَكَ، مِنْ عَرَوْتُهُ أَيْ: أَصَبْتُهُ، وَمِنْهُ يَعْرُوهُ وَاعْتَرَانِي. ﴿ءَاخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَآ﴾ [٥٦]: أَيْ: فِي مُلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ. ﴿عَنِيدٍ﴾ [٥٩]: وَعَنُودٌ وَعَانِدٌ وَاحِدٌ، هُوَ تَأْكِيدُ التَّجَبُّرِ. ﴿وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ﴾ [١٨]: وَاحِدُهُ شَاهِدٌ؛ مِثْلُ: صَاحِبٍ وَأَصْحَابٍ. ﴿اسْتَعْمَرَكُمْ﴾ [٦١]: جَعَلَكُمْ عُمَّارًا؛ أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرَى: جَعَلْتُهَا لَهُ. ﴿نَكِرَهُمْ﴾ [٧٠]: وَأَنْكَرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ. ﴿حَمِيدٌ﴾

اِعْتَرَاكَ باب افتعال ہے۔ عَرَوْتُهُ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں: میں نے اس کو مبتلائے مصیبت کیا۔ يَعْرُوهُ اور اِعْتَرَانِيْ بھی اسی سے ہے۔ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا: تمام چلنے والوں کی چوٹی اس کے ہاتھ میں ہے، یعنی سب اس کے قبضے اور اس کی حکومت میں ہیں۔ عَنِيْد، عَنُود اور عَانِد سب کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی سرکش اور مخالف۔ یہ جبّار کی تاکید ہے۔ وَيَقُوْلُ الْأَشْهَادُ اور گواہ (فرشتے) کہیں گے۔ اشھاد کی واحد شاھد ہے جس طرح اصحاب کی واحد صاحب ہے۔ اسْتَعْمَرَكُمْ: تمھیں آباد کیا۔ عرب کہتے ہیں:

﴿مَجِيدٌ﴾ [٧٣]: كَأَنَّهُ فَعِيلٌ مِنْ مَاجِدٍ - مَحْمُودٌ: مِنْ حَمِدَ - ﴿سِجِّيلٍ﴾ [٨٢]: اَلشَّدِيدِ الْكَبِيرِ، سِجِّيلٌ وَسِجِّينٌ وَاحِدٌ، وَاللَّامُ وَالنُّونُ أُخْتَانِ؛ وَقَالَ تَمِيمُ بْنُ مُقْبِلٍ:

وَرَجْلَةٍ يَضْرِبُونَ الْبَيْضَ ضَاحِيَةً
ضَرْبًا تَوَاصَى بِهِ الْأَبْطَالُ سِجِّينَا

أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرٰى، یعنی میں نے یہ گھر اس کو عمر بھر کے لیے دے دیا، یہ عمریٰ ہے، یعنی اس کے لیے ہبہ ہے۔ نَكِرَهُمْ، اَنْكَرَهُمْ اور اِسْتَنْكَرَهُمْ کے معنی ایک ہی ہیں، یعنی حضرت ابراہیم نے ان فرشتوں کو اجنبی خیال کیا۔ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، حَمِيد فَعِيل کے وزن پر ہے، بمعنی محمود۔ یہ حَمِدَ سے ماخوذ ہے اور مَجِيد فعيل بمعنی فاعل ہے، اس کے معنی ہیں مَاجِد، یعنی کرم کرنے والا۔ سِجِّيْل اور سِجِّيْن دونوں کے معنی ایک ہیں، یعنی بڑا اور سخت۔ لام اور نون دونوں بہنیں ہیں، (ایک دوسرے سے بدل جاتی ہیں) جیسا کہ تمیم بن مقبل شاعر نے کہا ہے: ”بہت سے پیدل چلنے والے چاشت کے وقت سروں پر ایسی مار مارتے ہیں کہ بہادر اور سخت آدمی اس کی وصیت کرتا ہے۔

(٣) [بَابٌ]:

باب:3- بلاعنوان

﴿وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا﴾: أَيْ: إِلَى أَهْلِ مَدْيَنَ لِأَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ؛ وَمِثْلُهُ: ﴿وَسْـَٔلِ ٱلْقَرْيَةَ﴾ [يوسف: ٨٢]، وَاسْأَلِ الْعِيرَ يَعْنِي أَهْلَ الْقَرْيَةِ وَالْعِيرِ. ﴿وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا﴾ [٩٢]: يَقُولُ: لَمْ تَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ، وَيُقَالُ - إِذَا لَمْ يَقْضِ الرَّجُلُ حَاجَتَهُ -: ظَهَرْتَ لِحَاجَتِي وَجَعَلْتَنِي ظِهْرِيًّا؛ وَالظِّهْرِيُّ هَاهُنَا: أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً أَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ. ﴿أَرَاذِلُنَا﴾ [٢٧]: سُقَّاطُنَا. ﴿إِجْرَامِي﴾ [٣٥]: هُوَ مَصْدَرٌ مِنْ أَجْرَمْتُ، وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ: جَرَمْتُ. ﴿ٱلْفُلْكَ﴾ [٣٧]: وَالْفُلْكُ وَاحِدٌ وَهِيَ: السَّفِينَةُ وَالسُّفُنُ. (مُجْرَاهَا) مَدْفَعُهَا، وَهُوَ مَصْدَرُ أَجْرَيْتُ. وَأَرْسَيْتُ: حَبَسْتُ. وَيُقْرَأُ: (وَمَجْرَاهَا): مِنْ

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا میں مدین سے مراد اہل مدین ہیں کیونکہ مدین تو ایک شہر کا نام ہے اور اسی طرح وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ اور وَسْئَلِ الْعِيْرَ ہے، یعنی اس سے مراد اہل قریہ اور اہل عیر ہیں، یعنی ان دونوں مثالوں میں بھی مضاف محذوف ہے۔ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا: تم نے پس پشت ڈال دیا، یعنی اس کی طرف التفات نہیں کیا۔ جب کوئی کسی کی ضرورت کو پورا نہ کرے تو عرب لوگ کہتے ہیں: ظَهَرْتَ لِحَاجَتِيْ وَجَعَلْتَنِيْ ظِهْرِيًّا، یعنی میری ضرورت کو پس پشت ڈال دیا اور مجھے پیٹھ پیچھے کر دیا اور ظِهْرِي یہاں اس مفہوم کے لیے آیا ہے کہ کوئی اپنے ساتھ جانور یا برتن لے تا کہ ضرورت کے وقت اس سے مدد حاصل کرے۔ اَرَاذِلُنَا سے مراد گرے پڑے لوگ ہیں۔ اِجْرَامِیْ یہ أَجْرَمْتُ، یعنی باب افعال کا مصدر ہے۔ بعض حضرات کا کہنا ہے: یہ

جَرَتْ هِيَ. وَمَرْسَاهَا، مِنْ رَسَتْ [هِيَ]، وَ(مُجْرِيهَا ومُرْسِيهَا)، مِنْ فُعِلَ بِهَا. الرَّاسِيَاتُ: ثَابِتَاتٌ.

جَرَتْ، یعنی ثلاثی مجرد سے ہے۔ اَلْفُلْكُ، فُلك جمع اور مفرد دونوں کے لیے آتا ہے، یعنی ایک کشتی اور کئی کشتیوں کو فلک ہی کہا جاتا ہے۔ مُجْرَاهَا بمعنی مَدْفَعُهَا ہے: اس کا چلانا۔ یہ أَجْرَيْتُ کا مصدر (میمی) ہے۔ أَرْسَيْتُ بمعنی حَبَسْتُ ہے، اس کی دوسری قراءت مَجْرَاهَا ہے اور یہ جَرَتْ سے مصدر (میمی) ہے۔ وَمَرْسَاهَا یہ رَسَتْ کا مصدر (میمی) ہے، یعنی اس کا چلنا اور لنگر انداز ہونا۔ تیسری قراءت مُجْرِيْهَا وَمُرْسِيْهَا ہے۔ اسم فاعل، یعنی اسے چلانے والا اور لنگر انداز کرنے والا۔ اَلرَّاسِيَاتُ اس کے معنی ثَابِتَاتٌ ہیں، یعنی ایک جگہ قائم اور ثابت رہنے والی دیگیں۔

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَيَقُولُ ٱلْأَشْهَـٰدُ هَـٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ كَذَبُوا۟﴾ الْآيَةَ [١٨]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور گواہ کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے (اپنے رب پر) جھوٹ بولا'' کا بیان

وَاحِدُ الْأَشْهَادِ شَاهِدٌ، مِثْلُ: صَاحِبٍ وَأَصْحَابٍ.

أَشْهَاد، شَاهِدٌ کی جمع ہے جیسا کہ صاحب کی جمع اصحاب آتی ہے۔

٤٦٨٥ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهِشَامٌ قَالَا: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ: بَيْنَا ابْنُ عُمَرَ يَطُوفُ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! أَوْ قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ! هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ فِي النَّجْوٰى؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يُدْنَى الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهِ». وَقَالَ هِشَامٌ: «يَدْنُو الْمُؤْمِنُ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ، تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ يَقُولُ: أَعْرِفُ رَبِّ، يَقُولُ: أَعْرِفُ - مَرَّتَيْنِ - فَيَقُولُ: سَتَرْتُهَا فِي الدُّنْيَا

[4685] صفوان بن محرز سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ ایک مرتبہ طواف کر رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی سامنے آیا اوران سے پوچھا: اے ابن عمر! آپ نے سرگوشی کے متعلق نبی ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''مومن کو اپنے پروردگار کے قریب لایا جائے گا۔ راویٔ حدیث حضرت ہشام نے کہا: مومن قریب ہو گا، یہاں تک کہ پروردگار اس پر اپنا بازو رکھ لے گا، پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار و اعتراف کرائے گا (اور فرمائے گا:) فلاں گناہ تجھے معلوم ہے؟ مومن کہے گا: اے میرے رب! مجھے معلوم ہے۔ دوبارہ یہی سوال

وَأَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، ثُمَّ تُطْوٰى صَحِيفَةُ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْآخَرُونَ أَوِ الْكُفَّارُ فَيُنَادٰى عَلٰى رُؤُسِ الْأَشْهَادِ: هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلٰى رَبِّهِمْ».

جواب ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرا گناہ چھپائے رکھا اور آج تجھے معاف کرتا ہوں۔ پھر اس کی نیکیوں کا دفتر لپیٹ دیا جائے گا (اس کو دے دیا جائے گا۔) رہے دوسرے لوگ یا کفار! تو ان کے متعلق بھرے مجمع میں اعلان کر دیا جائے گا: یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا۔

وَقَالَ شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ. [راجع: ٢٤٤١]

شیبان نے اس حدیث کو قتادہ سے نقل کیا ہے، انھوں نے صفوان سے بیان کیا ہے۔

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَآ أَخَذَ ٱلْقُرَىٰ وَهِىَ ظَٰلِمَةٌ ۚ إِنَّ أَخْذَهُۥٓ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾ [١٠٢]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اسی طرح جب بھی آپ کا رب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو اس کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے، بلاشبہ اس کی گرفت دُکھ دینے والی اور سخت ہوتی ہے'' کا بیان

﴿ٱلرِّفْدُ ٱلْمَرْفُودُ﴾ [٩٩]: اَلْعَوْنُ الْمُعِينُ، رَفَدْتُهُ: أَعَنْتُهُ. ﴿تَرْكَنُوٓاْ﴾ [١١٣]: تَمِيلُوا. ﴿فَلَوْلَا كَانَ﴾ [١١٦]: فَهَلَّا كَانَ. ﴿أُتْرِفُواْ﴾ [١١٦]: أُهْلِكُوا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ﴾ [١٠٦]: شَدِيدٌ وَصَوْتٌ ضَعِيفٌ.

اَلرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ کے معنی ہیں: وہ مدد جو بوقت ضرورت کی جائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: رَفَدْتُہٗ، یعنی میں نے اس کی مدد کی۔ تَرْكَنُوْا، یعنی مائل ہو یا جھکو۔ فَلَوْلَا كَانَ کے معنی فَهَلَّا كَانَ ہیں، یعنی: پھر کیوں نہ ہوئے۔ اُتْرِفُوْا کے معنی ہیں: أُهْلِكُوْا، یعنی ہلاک کیے گئے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا: زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ، زَفِيْر زوردار آواز اور شَهِيْق کے معنی ہیں: پست آواز۔

٤٦٨٦ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتّٰى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ»، قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَآ أَخَذَ ٱلْقُرَىٰ وَهِىَ ظَٰلِمَةٌ ۚ إِنَّ أَخْذَهُۥٓ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾.

[4686] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے لیکن جب پکڑ لیتا ہے تو پھر اسے نہیں چھوڑتا۔'' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور اسی طرح جب بھی آپ کا رب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو اس کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے۔ بلاشبہ اس کی گرفت بہت تکلیف دہ اور سخت ہوتی ہے۔''

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ ٱلنَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ ٱلَّيۡلِۚ إِنَّ ٱلۡحَسَنَٰتِ يُذۡهِبۡنَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ﴾ الْآيَةَ [١١٤]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور آپ دن کے دونوں اطراف میں اور کچھ رات گئے نماز پڑھیں۔ بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں'' کا بیان

﴿وَزُلَفًا﴾: سَاعَاتٍ بَعْدَ سَاعَاتٍ، وَمِنْهُ سُمِّيَتِ الْمُزْدَلِفَةُ؛ الزُّلَفُ: مَنْزِلَةٌ بَعْدَ مَنْزِلَةٍ؛ وَأَمَّا ﴿زُلْفَىٰٓ﴾ [الزمر: ٣] فَمَصْدَرٌ مِنَ الْقُرْبٰى؛ اِزْدَلَفُوا: اِجْتَمَعُوا؛ ﴿أَزْلَفْنَا﴾ [الشعراء: ٦٤]: جَمَعْنَا.

وَزُلَفًا کے معنی ہیں: یکے بعد دیگرے آنے والی گھڑیاں۔ اور اسی سے مزدلفہ کا نام رکھا گیا ہے کیونکہ یہاں یکے بعد دیگرے لوگ پہنچتے رہتے ہیں۔ اور زلف منزل بعد منزل کو کہتے ہیں۔ اور زُلْفٰى، قُرْبٰى کے معنی میں مصدر ہے۔ اِزْدَلَفُوا کے معنی ہیں: وہ جمع ہو گئے۔ اَزْلَفْنَا کے معنی ہیں: ہم نے جمع کیا۔

٤٦٨٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ: ﴿وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ ٱلنَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ ٱلَّيۡلِۚ إِنَّ ٱلۡحَسَنَٰتِ يُذۡهِبۡنَ ٱلسَّيِّـَٔاتِۚ ذَٰلِكَ ذِكۡرَىٰ لِلذَّٰكِرِينَ﴾، قَالَ الرَّجُلُ: أَلِي هٰذِهِ؟ قَالَ: «لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي». [راجع: ٥٢٦]

[4687] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی اجنبی عورت کا بوسہ لے لیا۔ اس کے بعد وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا گناہ بیان کیا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ''آپ دن کے دونوں اطراف میں اور کچھ رات گئے نماز پڑھیں۔ بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ایک یاد دہانی ہے یاد کرنے والوں کے لیے۔'' اس شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: آیا یہ امر خاص میرے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ میری امت میں سے جو بھی اس پر عمل کرے یہ سب کے لیے ہے۔''

(١٢) سُورَةُ يُوسُفَ -عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ-

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

12- تفسیر سورۂ یوسف

وَقَالَ فُضَيْلٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: (مُتْكًا): اَلْأُتْرُجُّ. قَالَ فُضَيْلٌ: اَلْأُتْرُجُّ: بِالْحَبَشِيَّةِ مُتْكًا؛ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ رَجُلٍ،

فضیل نے حصین کے ذریعے سے مجاہد سے بیان کیا ہے کہ مُتْكًا کے معنی نارنگی ہیں۔ فضیل نے کہا: حبشی زبان میں نارنگی کو مُتْكًا کہتے ہیں۔ ابن عیینہ نے ایک آدمی کے

عَنْ مُجَاهِدٍ: (مُتْكًا): كُلُّ شَيْءٍ قُطِعَ بِالسِّكِّينِ. وَقَالَ قَتَادَةُ: ﴿لَذُو عِلْمٍ﴾ [٦٨]: عَامِلٌ بِمَا عَلِمَ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: (صُوَاعٌ) مَكُّوكُ الْفَارِسِيِّ الَّذِي يَلْتَقِي طَرَفَاهُ، كَانَتْ تَشْرَبُ بِهِ الْأَعَاجِمُ.

ذریعے سے حضرت مجاہد سے نقل کیا ہے کہ ہر وہ چیز جسے چھری سے کاٹا جائے وہ مُتْكاً ہے، حضرت قتادہ نے لَذُو عِلْمٍ کی تفسیر علم کے مطابق عامل سے کی ہے۔ حضرت سعید بن جبیر نے کہا: صُوَاع اہل فارس کا ایک پیالہ ہے جس کے دونوں کنارے ملے ہوتے ہیں۔ اس میں عجمی لوگ پانی پیتے ہیں۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿تُفَنِّدُونِ﴾ [٩٤]: تُجَهِّلُونِ؛ وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿غَيَٰبَتِ ٱلْجُبِّ﴾ [١٠]: كُلُّ شَيْءٍ غَيَّبَ عَنْكَ شَيْئًا فَهُوَ غَيَابَةٌ؛ وَالْجُبُّ: اَلرَّكِيَّةُ الَّتِي لَمْ تُطْوَ. ﴿بِمُؤْمِنٍ لَّنَا﴾ [١٧]: بِمُصَدِّقٍ. ﴿أَشُدَّهُۥ﴾ [٢٢]: قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَ فِي النُّقْصَانِ يُقَالُ: بَلَغَ أَشُدَّهُ، وَبَلَغُوا أَشُدَّهُمْ؛ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَاحِدُهَا شَدٌّ. وَالْمُتَّكَأُ: مَا اتَّكَأْتَ عَلَيْهِ لِشَرَابٍ أَوْ لِحَدِيثٍ أَوْ لِطَعَامٍ، وَأَبْطَلَ الَّذِي قَالَ: اَلْأُتْرُجُّ، وَلَيْسَ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ الْأُتْرُجُّ، فَلَمَّا احْتُجَّ عَلَيْهِمْ بِأَنَّهُ الْمُتَّكَأُ مِنْ نَمَارِقَ، فَرُّوا إِلَى شَرٍّ مِنْهُ فَقَالُوا: إِنَّمَا هُوَ الْمُتْكُ سَاكِنَةُ التَّاءِ، وَإِنَّمَا الْمُتْكُ طَرَفُ الْبَظْرِ. وَمِنْ ذٰلِكَ قِيلَ لَهَا: مَتْكَاءُ، وَابْنُ الْمَتْكَاءِ؛ فَإِنْ كَانَ ثَمَّ أُتْرُجٌّ فَإِنَّهُ بَعْدَ الْمُتَّكَإِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تُفَنِّدُوْنِ کے معنی ہیں: اگر تم مجھے بے خبر نہ کہو۔ غَيٰبَتِ الْجُبِّ کے متعلق ابن عباس کے علاوہ دوسرے نے کہا: ہر وہ چیز جو تجھ سے غائب رہے وہ غیابة ہے۔ اور اَلْجُبّ وہ کنواں ہے جس کے کنارے نہ بنائے گئے ہوں۔ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا کے معنی ہیں: یقین کرنے والا۔ اَشُدَّهٗ سے مراد وہ عمر ہے جو نقصان وزوال سے پہلے ہو۔ اس وقت بَلَغَ اَشُدَّهٗ اور بَلَغُوا اَشُدَّهُمْ کہا جاتا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے: اس کا مفرد شَدٌّ ہے۔ اَلْمُتَّكَأُ اس چیز کو کہتے ہیں جس پر پیتے وقت، بات کرتے وقت یا کھاتے وقت ٹیک لگائی جائے۔ جس نے اس کے معنی نارنگی کیے ہیں وہ غلط ہے کیونکہ عربی زبان میں مُتَّكاً نارنگی کے معنی میں نہیں آتا۔ پھر جب اس کے خلاف دلیل پیش کی گئی کہ مُتَّكَأٌ کے معنی مسند اور تکیہ کے ہیں تو نارنگی معنی کرنے والے نے اس سے بدتر کی طرف فرار کیا اور کہا کہ یہ لفظ مُتْكُ، یعنی تا کے سکون کے ساتھ ہے، حالانکہ مُتْكُ کے معنی عورت کی شرمگاہ کا کنارہ ہے۔ اسی لیے ختنہ والی عورت کو مَتْكَاء اور اس کے بیٹے کو ابن مَتْكَاء کہتے ہیں۔ پھر اگر وہاں نارنگیاں تھیں تو وہ مسند اور تکیہ کے بعد ہی لائی گئی ہوں گی۔

﴿شَغَفَهَا﴾ [٣٠]: يُقَالُ: بَلَغَ إِلَى شِغَافِهَا، وَهُوَ غِلَافُ قَلْبِهَا؛ وَأَمَّا شَعَفَهَا: فَمِنَ

شَغَفَهَا، کہا جاتا ہے کہ محبت اس کے دل کے پردے تک پہنچ چکی تھی۔ شغاف دل کے کنارے کو کہتے ہیں۔ ایک

الْمَشْعُوفِ. ﴿أَصْبُ إِلَيْهِنَّ﴾ [٣٣]: أَمِيلُ إِلَيْهِنَّ حُبًّا. ﴿أَضْغَٰثُ أَحْلَٰمٍ﴾ [٤٤]: مَا لَا تَأْوِيلَ لَهُ؛ وَالضِّغْثُ مِلْءُ الْيَدِ مِنْ حَشِيشٍ وَمَا أَشْبَهَهُ؛ وَمِنْهُ: ﴿وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا﴾ [ص:٤٤]، لَا مِنْ قَوْلِهِ: ﴿أَضْغَٰثُ أَحْلَٰمٍ﴾؛ وَاحِدُهَا ضِغْثٌ. ﴿نَمِيرُ﴾ [٦٥]: مِنَ الْمِيرَةِ. ﴿وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ﴾: مَا يَحْمِلُ بَعِيرٌ. ﴿ءَاوَىٰٓ إِلَيْهِ﴾ [٦٩]: ضَمَّ إِلَيْهِ. ﴿السِّقَايَةَ﴾ [٧٠]: مِكْيَالٌ. ﴿اسْتَيْـَٔسُوا﴾ [٨٠]: يَئِسُوا ﴿وَلَا تَاْيْـَٔسُوا مِن رَّوْحِ اللَّهِ﴾ [٨٧] مَعْنَاهُ: الرَّجَاءُ. ﴿خَلَصُوا نَجِيًّا﴾ [٨٠]: [اعْتَزَلُوا] نَجِيًّا؛ وَالْجَمْعُ أَنْجِيَةٌ: يَتَنَاجَوْنَ، الْوَاحِدُ نَجِيٌّ، وَالاِثْنَانِ وَالْجَمْعُ: نَجِيٌّ وَأَنْجِيَةٌ. ﴿تَفْتَؤُا﴾ [٨٥]: لَا تَزَالُ. ﴿حَرَضًا﴾: مُحْرَضًا يُذِيبُكَ الْهَمُّ. تَحَسَّسُوا: تَخَبَّرُوا. ﴿مُّزْجَىٰةٍ﴾ [٨٨]: قَلِيلَةٍ. ﴿غَٰشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ﴾ [١٠٧]: عَامَّةٌ مُجَلِّلَةٌ.

قراءت شَعَفَهَا بھی ہے۔ یہ مشعوف سے ہے اور اس سے مراد وہ آدمی ہے جس کا دل محبت کی وجہ سے جل گیا ہو۔ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ کے معنی اَمِیلُ اِلَيْهِنَّ حُبًّا ہیں، یعنی میں ان کی طرف محبت کی وجہ سے مائل ہو جاؤں گا۔ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ سے مراد وہ خواب جن کی کوئی تعبیر نہ ہو اور ضِغْثٌ سے مراد تنکوں کا وہ گٹھا وغیرہ ہے جو ہاتھ میں آ جائے اور آیت کریمہ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا میں یہی معنی مراد ہیں لیکن اس سورت میں یہ معنی مراد نہیں۔ اَضْغَاث کا مفرد ضِغْثٌ ہے۔ نَمِيْرُ، مِيْرَةٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی طعام اور غلہ کے ہیں۔ وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ اس سے مراد اتنا غلہ جسے ایک اونٹ اٹھا سکتا ہو۔ اٰوٰى اِلَيْهِ کے معنی ہیں: اپنے ساتھ ملا لیا، اپنے پاس جگہ دی۔ اَلسِّقَايَةَ کے معنی پیمانہ کے ہیں۔ اِسْتَيْئَسُوْا کے معنی ہیں: وہ ناامید ہو گئے۔ وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ کے معنی امید کے ہیں۔ خَلَصُوْا نَجِيًّا کے معنی: وہ الگ جا کر مشورہ کرنے لگے۔ نَجِيًّا کی جمع اَنْجِيَة آتی ہے اور یہ يَتَنَاجَوْنَ سے ماخوذ ہے جس کے معنی سرگوشی کرنا ہیں۔ اس کا واحد نَجِيٌّ جبکہ تثنیہ اور جمع کے لیے نَجِيّ اور اَنْجِيَة استعمال ہوتا ہے۔ تَفْتَؤُا کے معنی ہیں: لاتزال، یعنی ہمیشہ۔ حَرَضًا یہ مُحْرَضًا اسم مفعول کے معنی میں ہے۔ يُذِيبُكَ الْهَمُّ اس کی تفسیر ہے، یعنی تجھے غم و حزن ہلاک کر دے گا۔ تَحَسَّسُوْا کے معنی ہیں: خبر لاؤ اور سراغ لگاؤ۔ مُزْجٰةٍ کے معنی ہیں: قليلةٍ، یعنی ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں۔ غٰشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ، یعنی اللہ کا عام عذاب جو سب کو گھیر لے۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكَ وَعَلَىٰٓ ءَالِ يَعْقُوبَ﴾ الْآيَةَ [٦]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور تم پر اور آل یعقوب پر اپنی نعمت پوری کرے......“ کا بیان

٤٦٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ». [راجع: ٣٣٨٢]

[4688] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کریم بن کریم بن کریم بن کریم، حضرت یوسف بن حضرت یعقوب بن حضرت اسحاق بن حضرت ابراہیم ؑ ہیں۔''

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِۦٓ ءَايَٰتٌ لِّلسَّآئِلِينَ﴾ [٧]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''بلاشبہ یقیناً حضرت یوسف اور اس کے بھائیوں (کے واقعے) میں سوال کرنے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں'' کا بیان

٤٦٨٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ؟ قَالَ: «أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاهُمْ»، قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: «فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ». قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: «فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي؟» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا».

[4689] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں کون سب سے زیادہ باعزت اور معزز ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ باعزت اور معزز وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہو۔'' لوگوں نے کہا: ہم نے آپ سے اس کے متعلق سوال نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: ''پھر سب سے زیادہ معزز اور بزرگ حضرت یوسف ؑ جو اللہ کے نبی ہیں اور اللہ کے نبی کے بیٹے، اللہ کے نبی کے پوتے اور خلیل اللہ کے پڑپوتے ہیں۔'' لوگوں نے کہا: ہمارے سوال کا مقصد یہ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا تم لوگ عرب کے خانوادوں کے متعلق مجھ سے پوچھتے ہو؟'' لوگوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''جو لوگ زمانۂ جاہلیت میں معزز اور بزرگ خیال کیے جاتے تھے اسلام لانے کے بعد بھی وہ معزز ہیں، بشرطیکہ دین میں سمجھ حاصل کر لیں۔''

تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ. [راجع: ٣٣٥٣]

ابو اسامہ نے عبیداللہ سے روایت کرنے میں عبدۃ کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی رو سے خاندانی عزت اور شرافت کی بنیاد دین داری اور دین میں سمجھ بوجھ ہے، اس کے بغیر شرافت کا دعویٰ غلط ہے، خواہ کوئی سید ہی کیوں نہ ہو۔ دینی فقاہت شرافت کی اوّلین بنیاد ہے، محض علم کوئی چیز نہیں جب تک اسے صحیح طور پر سمجھا نہ جائے، اسی کا نام فقاہت ہے۔ واللہ أعلم.

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ﴾ [١٨]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''یعقوب علیہ السلام نے کہا: بلکہ تمھارے دلوں نے تمھارے لیے ایک بری بات آراستہ کردی ہے، لہٰذا صبر ہی بہتر ہے'' کا بیان

سَوَّلَتْ: زَيَّنَتْ.

سَوَّلَتْ کے معنی ہیں: مزین کر لی ہے۔

وضاحت: صبر جمیل ایسا صبر ہے کہ مصیبت پڑنے پر انسان اسے ٹھنڈے دل سے برداشت کر جائے، جزع فزع کا اظہار نہ ہو، نہ کسی دوسرے سے اس کا شکوہ شکایت ہی کرے۔

٤٦٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. قَالَ: وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللهُ، كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ». قُلْتُ: إِنِّي وَاللهِ لَا أَجِدُ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ﴾ وَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ﴾ [النور: ١١] الْعَشْرَ الْآيَاتِ. [راجع: ٢٥٩٣]

[4690] حضرت زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ سے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے متعلق سنا، جبکہ ان کے بارے میں بہتان لگانے والوں نے جو کہنا تھا کہا اور اللہ تعالیٰ نے صدیقۂ کائنات کو مبرا اور پاک صاف قرار دیا، ہر ایک نے مجھ سے حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے) نبی ﷺ نے فرمایا: ''(اے عائشہ!) اگر تم بہتان سے مبرا اور پاک صاف ہو تو عن قریب اللہ تعالیٰ تمھیں مبرا اور پاک صاف قرار دے گا اور اگر تم نے گناہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور اس کے حضور اپنی توبہ کا نذرانہ پیش کرو۔'' (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی کہ) میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو ابو یوسف (حضرت یعقوب علیہ السلام) کے علاوہ اور کوئی مثال نہیں پاتی۔ ''اب صبر ہی بہتر ہے اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو، اس کے متعلق اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتی ہوں۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت: ﴿إِنَّ الَّذِينَ

جَآءُوْ بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ...... ﴾ سے لے کر (بیسویں آیت، یعنی 11 تا 20 تک) دس آیات نازل فرمائیں۔

٤٦٩١ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ: حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ رُومَانَ، وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا وَعَائِشَةُ أَخَذَتْهَا الْحُمّٰى، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحُدِّثَ»، قَالَتْ: نَعَمْ، وَقَعَدَتْ عَائِشَةُ، قَالَتْ: مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ: ﴿بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ﴾. [راجع: ٣٣٨٨]

[4691] حضرت مسروق بن اجدع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کی والدہ حضرت ام رومان ؓ نے بیان کیا کہ میں اور عائشہ ؓ بیٹھے ہوئے تھے، اس دوران میں عائشہ ؓ کو بخار چڑھ گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''غالباً یہ بخار ان باتوں کی وجہ سے ہے جن کا چرچا ہو رہا ہے۔'' حضرت ام رومان نے کہا: جی ہاں۔ اس کے بعد حضرت عائشہ ؓ اٹھ کر بیٹھ گئیں اور کہا: میری اور آپ لوگوں کی مثال حضرت یعقوب ؑ اور ان کے بیٹوں جیسی ہے ''بلکہ تم لوگوں نے ایک بری بات کو بنا سنوار لیا ہے، خیر اب صبر ہی بہتر ہے اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو، اس کے متعلق میں اللہ ہی سے مدد چاہتی ہوں۔''

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَرَٰوَدَتْهُ ٱلَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِۦ وَغَلَّقَتِ ٱلْأَبْوَٰبَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ﴾ [٢٣]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جس عورت کے گھر میں وہ رہتے تھے، اس نے حضرت یوسف کو اپنی طرف ورغلانا چاہا، اس نے دروازے بند کر لیے اور یوسف سے کہنے لگی: جلدی آ جاؤ'' کا بیان

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: ﴿هَيْتَ لَكَ﴾ بِالْحَوْرَانِيَّةِ: هَلُمَّ؛ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: تَعَالَهْ.

حضرت عکرمہ نے کہا: هَيْتَ لَكَ حورانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ''آ جا'' ہیں۔ حضرت سعید بن جبیر نے بھی یہی معنی کیے ہیں۔

٤٦٩٢ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ: قَالَتْ هَيْتُ لَكَ، قَالَ: وَإِنَّمَا نَقْرَؤُهَا كَمَا عُلِّمْنَاهَا.

[4692] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے هيت لك (تا کے ضمہ کے ساتھ) پڑھا اور فرمایا: ہم تو اس لفظ کو اسی طرح پڑھیں گے جس طرح ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔

﴿مَثْوَىٰهُ﴾ [٢١]: مُقَامُهُ. ﴿وَأَلْفَيَا﴾ [٢٥]:

مَثْوٰهُ کے معنی ہیں: اس کا مقام اور ٹھکانا۔ اَلْفَيَا کے

وَجَدَا، ﴿أَلْفَوْا ءَابَآءَهُمْ﴾ [الصافات: ٦٩]، ﴿أَلْفَيْنَا﴾ [البقرة: ١٧٠].

معنی ہیں: ان دونوں نے پایا جیسا کہ اَلْفَوْا اٰبَآءَ هُمْ اور اَلْفَيْنَا میں یہی معنی ہیں۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: «بَلْ عَجِبْتُ وَيَسْخَرُونَ». [الصافات: ١٢].

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بَلْ عَجِبْتُ وَ يَسْخَرُوْنَ منقول ہے۔

فائدہ: هَيْتُ لَكَ کے معنی ہیں: میں نے خود کو تیرے لیے تیار کر لیا ہے۔ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت ہے جیسا کہ بَلْ عَجِبْتُ میں انھوں نے متکلم کا صیغہ اختیار کیا ہے۔ علامہ کرمانی لکھتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کلمے کو یہاں بیان کیا ہے اگرچہ یہ سورۂ صافات میں ہے، اس سے یہ اشارہ مقصود ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے تا کے ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے جیسا کہ هيتُ کو تا کے ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے۔[1] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی اس توجیہ کو موزوں قرار دیا ہے۔[2]

٤٦٩٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا أَبْطَؤُوا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْإِسْلَامِ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ»، فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتّٰى أَكَلُوا الْعِظَامَ، حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ، فَيَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا مِثْلَ الدُّخَانِ، قَالَ اللهُ: ﴿فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ [الدخان: ١٠]، قَالَ اللهُ: ﴿إِنَّا كَاشِفُوا۟ ٱلْعَذَابِ قَلِيلًا ۚ إِنَّكُمْ عَآئِدُونَ﴾ [الدخان: ١٥]، أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ وَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَمَضَتِ الْبَطْشَةُ. [راجع: ١٠٠٧]

[4693] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قریش نے نبی ﷺ پر ایمان لانے میں تاخیر کی تو آپ نے ان کے خلاف بددعا کی: ''اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کا سا قحط نازل فرما۔'' چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ ہر چیز ملیامیٹ ہو گئی، کوئی چیز نہیں ملتی تھی اور اہل مکہ ہڈیاں کھانے پر مجبور ہو گئے تھے، حتی کہ ان کی یہ کیفیت ہو گئی کہ کوئی شخص آسمان کی طرف نظر اٹھاتا تو اسے اپنے اور آسمان کے درمیان دھواں سا نظر آتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آپ اس دن کے منتظر رہیں جبکہ آسمان ظاہر دھواں لائے گا۔'' اور فرمایا: ''بے شک ہم عذاب کو تھوڑا سا دور کر دیں گے تو تم پھر اپنی اسی حالت پر آ جاؤ گے۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں: عذاب سے یہی قحط کا عذاب مراد ہے کیونکہ قیامت کے دن کا عذاب تو ٹلنے والا نہیں۔ الغرض دخان اور بطشہ جن کا ذکر سورۂ دخان میں ہے، وہ آ چکا ہے۔

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَلَمَّا جَآءَهُ ٱلرَّسُولُ قَالَ ٱرْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿قُلْنَ حَٰشَ لِلَّهِ﴾ [٥٠، ٥١]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب قاصد یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچا تو انھوں نے کہا: اپنے آقا کے پاس واپس چلے جاؤ...... وہ بول اٹھیں حاشا للہ!'' کا بیان

1 شرح الكرماني: 163/17. 2 فتح الباري: 464/8.

حَاشَ وَحَاشَا: تَنْزِيهٌ وَاسْتِثْنَاءٌ. ﴿حَصْحَصَ﴾ [٥١]: وَضَحَ.

حاش اور حاشا کے معنی ہیں: پاکی بیان کرنا اور استثنا کرنا اور حَصْحَصَ کے معنی "کھل گیا اور واضح ہو گیا" ہیں۔

٤٦٩٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَرْحَمُ اللهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ، وَنَحْنُ أَحَقُّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لَهُ: ﴿أَوَلَمْ تُؤْمِن قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي﴾ [البقرة: ٢٦٠]». [راجع: ٣٣٧٢]

[4694] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر اپنی رحمت نازل فرمائے بے شک وہ ایک زبردست اور محکم سہارے کی پناہ لیتے تھے۔ اور اگر میں اتنے دنوں تک قید خانے میں رہا ہوتا جتنے دن حضرت یوسف علیہ السلام رہے تھے تو بلانے والے کی بات رد نہ کرتا۔ اور ہمیں تو ابراہیم علیہ السلام کی بہ نسبت شک ہونا زیادہ سزاوار ہے جب اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: "کیا تجھے یقین نہیں؟ تو انھوں نے کہا تھا: کیوں نہیں؟ یقین تو ہے لیکن چاہتا ہوں کہ مزید اطمینان قلب حاصل ہو جائے۔"

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿حَتَّىٰٓ إِذَا ٱسْتَيْـَٔسَ ٱلرُّسُلُ﴾ [١١٠]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: "یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہونے لگے" کا بیان

٤٦٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَهُ وَهُوَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿حَتَّىٰٓ إِذَا ٱسْتَيْـَٔسَ ٱلرُّسُلُ﴾ قَالَ: قُلْتُ: أَكُذِبُوا أَمْ كُذِّبُوا؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: (كُذِّبُوا). قُلْتُ: فَقَدِ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ فَمَا هُوَ بِالظَّنِّ. قَالَتْ: أَجَلْ لَعَمْرِي لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا بِذٰلِكَ، فَقُلْتُ لَهَا: ﴿وَظَنُّوٓاْ أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُواْ﴾، قَالَتْ: مَعَاذَ اللهِ، لَمْ تَكُنِ

[4695] حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جبکہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کے متعلق پوچھا: ﴿حَتّٰى إِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ﴾ عروہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا تھا کہ آیت میں كُذِبُوْا (تخفیف کے ساتھ) ہے یا كُذِّبُوْا (تشدید کے ساتھ ہے)؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: كُذِّبُوْا (تشدید کے ساتھ) ہے۔ اس پر میں نے کہا: انبیاء تو یقین کے ساتھ جانتے تھے کہ ان کی قوم انھیں جھٹلا رہی ہے، پھر ظَنُّوْا سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں، زندگی کی قسم! بلاشبہ پیغمبروں کو اس امر کا یقین تھا۔ میں نے کہا: وَظَنُّوا

الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا، قُلْتُ: فَمَا هٰذِهِ الْآيَةُ؟ قَالَتْ: هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ، فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ، حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ، وَظَنَّتِ الرُّسُلُ أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ قَدْ كَذَّبُوهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللهِ عِنْدَ ذٰلِكَ. [راجع: ٣٣٨٩]

اَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوْا میں اگر کُذِبُوا (تخفیف کے ساتھ) پڑھیں تو کیا قباحت ہے؟ انھوں نے فرمایا: معاذ اللہ! پیغمبر اپنے رب کے متعلق ایسا گمان کیونکر کر سکتے ہیں؟ میں نے عرض کی: پھر اس آیت کا مطلب کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: پیغمبروں کو جن لوگوں نے مانا اور ان کی تصدیق کی اور اپنے رب پر ایمان لائے، جب ان پر مدت دراز تک آفت اور مصیبت آتی رہی اور اللہ کی مدد آنے میں تاخیر ہوئی اور پیغمبر ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے جنھوں نے ان کی تکذیب کی تھی اور وہ گمان کرنے لگے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اب وہ بھی ہمیں جھوٹا خیال کرنے لگیں گے، اس وقت اللہ کی مدد آ پہنچی۔

٤٦٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، فَقُلْتُ: لَعَلَّهَا: (كُذِبُوا)، مُخَفَّفَةً، قَالَتْ: مَعَاذَ اللهِ!. نَحْوَهُ. [راجع: ٣٣٨٩]

[4696] حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی: ہو سکتا ہے کُذِبُوا (تخفیف کے ساتھ) ہو، تو انھوں نے فرمایا: معاذ اللہ! پھر وہی حدیث بیان کی۔

فائدہ: مشہور قراءت کُذِبُوا (تخفیف کے ساتھ) ہے۔ ممکن ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ قراءت نہ پہنچی ہو اور انھوں نے ظن بمعنی یقین خیال کر کے اس قراءت کا انکار کر دیا۔ ان کے نزدیک اس قراءت کے یہ معنی بنتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پیغمبروں سے جو وعدے کیے تھے وہ جھوٹ پر مبنی تھے، اس لیے انھوں نے انکار کر دیا، حالانکہ تخفیف کی صورت میں مطلب یہ ہے کہ کافروں کو یہ گمان ہوا کہ پیغمبروں نے عذاب آنے کے جو وعدے ان سے کیے تھے وہ سب غلط اور جھوٹ ثابت ہوئے۔ ایسے حالات میں اللہ کی نصرت ان کے ہاں آ پہنچی۔

(١٣) سُورَةُ الرَّعْدِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 13- تفسیر سورۂ رعد

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿كَبَٰسِطِ كَفَّيْهِ﴾ [١٤]: مَثَلُ الْمُشْرِكِ الَّذِي عَبَدَ مَعَ اللهِ إِلٰهًا غَيْرَهُ كَمَثَلِ الْعَطْشَانِ الَّذِي يَنْظُرُ إِلٰى ظِلِّ خَيَالِهِ فِي الْمَاءِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کَبٰسِطِ کَفَّیْهِ یہ مشرک کی مثال ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبودوں کی بھی عبادت کرتا ہے۔ اس کی مثال اس پیاسے جیسی ہے

مِنْ بَعِيدٍ، وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَنَاوَلَهُ وَلَا يَقْدِرُ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿مُتَجَاوِرَاتٌ﴾ [٤]: مُتَدَانِيَاتٌ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿ٱلْمَثُلَٰتُ﴾ [٦]: وَاحِدُهَا مَثُلَةٌ، وَهِيَ: الْأَشْبَاهُ وَالْأَمْثَالُ؛ وَقَالَ: ﴿إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ ٱلَّذِينَ خَلَوْا﴾ [يونس: ١٠٢]. ﴿بِمِقْدَارٍ﴾ [٨]: بِقَدَرٍ. يُقَالُ: ﴿مُعَقِّبَٰتٌ﴾ [١١]: مَلَائِكَةٌ حَفَظَةٌ تُعَقِّبُ الْأُولَى مِنْهَا الْأُخْرَى؛ وَمِنْهُ قِيلَ: الْعَقِيبُ، أَيْ: عَقَّبْتُ فِي أَثَرِهِ. ﴿ٱلْمِحَالِ﴾ [١٣]: الْعُقُوبَةِ. ﴿كَبَٰسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى ٱلْمَآءِ﴾ [١٤] لِيَقْبِضَ عَلَى الْمَاءِ. ﴿رَّابِيًا﴾: مِنْ رَبَا يَرْبُو. ﴿أَوْ مَتَٰعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُۥ﴾ [١٧]: الْمَتَاعُ: مَا تَمَتَّعْتَ بِهِ. ﴿جُفَآءً﴾: يُقَالُ: أَجْفَأَتِ الْقِدْرُ: إِذَا غَلَتْ؛ فَعَلَاهَا الزَّبَدُ، ثُمَّ تَسْكُنُ فَيَذْهَبُ الزَّبَدُ بِلَا مَنْفَعَةٍ، فَكَذٰلِكَ يُمَيِّزُ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ.

جو پانی کا تصور کر کے دور سے اپنے ہاتھ پھیلائے اور چاہتا ہے کہ اسے حاصل کر لے لیکن اسے لینے کی قدرت نہیں ہوتی۔ حضرت ابن عباس ؓ کے علاوہ دوسروں نے کہا: مُتَجٰوِرَاتٌ کے معنی ہیں: قریب قریب آپس میں ملے ہوئے۔ اَلْمَثُلٰتُ کا واحد مَثُلَةٌ ہے۔ اس کے معنی مشابہ اور مماثل کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: یہ لوگ ان لوگوں کے مشابہ واقعات کا انتظار کر رہے ہیں جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ بمقدار کے معنی ہیں: قدر، یعنی مقررہ اندازہ۔ مُعَقِّبٰتٌ سے مراد وہ نگہبان فرشتے جو ایک دوسرے کے بعد باری باری آتے ہیں۔ اس سے عقیب ماخوذ ہے۔ عرب کہتے ہیں: عَقَّبْتُ فِي أَثَرِهِ: میں اس کے نقش قدم پر پیچھے پیچھے چلا۔ الْمِحَال کے معنی ہیں: سزا۔ كَبٰسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَاءِ: پانی کی طرف ہاتھ بڑھائے تاکہ اس پر قبضہ کرے۔ رَابِيًا یہ لفظ ربَا یَرْبُو سے ماخوذ ہے جس کے معنی پھلنا پھولنا ہیں۔ اَوْمَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ متاع سے مراد وہ جس چیز سے تو فائدہ اٹھائے۔ جُفَآءً، اَجْفَأَتِ الْقِدْرُ سے ماخوذ ہے۔ جب ہنڈیا جوش مارتی ہے تو جھاگ اوپر آ جاتا ہے۔ پھر جب ہنڈیا ٹھنڈی ہوتی ہے تو بے فائدہ جھاگ ختم ہو جاتا ہے، اسی طرح حق باطل سے جدا ہو جاتا ہے۔

﴿ٱلْمِهَادُ﴾ [١٨]: الْفِرَاشُ. ﴿يَدْرَءُونَ﴾ [٢٢]: يَدْفَعُونَ، دَرَأْتُهُ عَنِّي: دَفَعْتُهُ. ﴿سَلَٰمٌ عَلَيْكُم﴾ [٢٤]: أَيْ يَقُولُونَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، وَالْمَتَابِ: إِلَيْهِ تَوْبَتِي. ﴿أَفَلَمْ يَاْيْـَٔسِ﴾ [٣١]: أَفَلَمْ يَتَبَيَّنْ. ﴿قَارِعَةٌ﴾ [٣١]: دَاهِيَةٌ. ﴿فَأَمْلَيْتُ﴾ [٣٢]: أَطَلْتُ، مِنَ الْمَلِيِّ وَالْمِلَاوَةِ؛ وَمِنْهُ ﴿مَلِيًّا﴾ [مريم: ٤٦]. وَيُقَالُ لِلْوَاسِعِ الطَّوِيلِ مِنَ الْأَرْضِ: مَلًى، ﴿أَشَقُّ﴾ [٣٤]: أَشَدُّ، مِنَ

اَلْمِهَادُ کے معنی ہیں: فِرَاش، یعنی بچھونا اور آرام گاہ۔ یَدْرَءُوْنَ کے معنی ہیں: یَدْفَعُونَ اور یہ دَرَأْتُهٗ عَنِّي سے ماخوذ ہے، یعنی میں نے اس کو اپنے سے دور کر دیا۔ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ اس مقام پر یَقُولُونَ کا لفظ محذوف ہے، یعنی وہ سلام علیکم کہیں گے۔ اَلْمَتَابِ کے معنی ہیں: (اس کی طرف) میرا رجوع کرنا ہے۔ اَفَلَمْ يَايْئَسِ: کیا ان پر یہ بات واضح نہیں ہوئی۔ قَارِعَةٌ کے معنی مہلک آفت کے ہیں۔ فَاَمْلَيْتُ: میں نے مہلت دراز کر دی یہ اَلْمَلِيِّ اور اَلْمِلَاوَة سے ماخوذ

الْمَشَقَّةِ. ﴿مُعَقِّبَ﴾ [٤١]: مُغَيِّرٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مُّتَجَٰوِرَٰتٌ﴾ [٤]: طَيِّبُهَا عَذْبُهَا وَخَبِيثُهَا السِّبَاخُ. ﴿صِنْوَانٌ﴾: النَّخْلَتَانِ أَوْ أَكْثَرُ فِي أَصْلٍ وَاحِدٍ؛ ﴿وَغَيْرُ صِنْوَانٍ﴾: وَحْدَهَا. ﴿بِمَاءٍ وَاحِدٍ﴾: كَصَالِحِ بَنِي آدَمَ وَخَبِيثِهِمْ أَبُوهُمْ وَاحِدٌ. ﴿ٱلسَّحَابَ ٱلثِّقَالَ﴾ [١٢]: الَّذِي فِيهِ الْمَاءُ. ﴿كَبَٰسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى ٱلْمَآءِ﴾ [١٤]: يَدْعُو الْمَاءَ بِلِسَانِهِ وَيُشِيرُ إِلَيْهِ بِيَدِهِ، فَلَا يَأْتِيهِ أَبَدًا. ﴿فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا﴾ [١٧]: تَمْلَأُ بَطْنَ كُلِّ وَادٍ. ﴿زَبَدًا رَّابِيًا﴾: اَلزَّبَدُ: اَلسَّيْلُ؛ ﴿زَبَدٌ مِّثْلُهُۥ﴾ [١٧]: خَبَثُ الْحَدِيدِ وَالْحِلْيَةِ.

ہے۔ اسی سے مَلِيًا بنا ہے۔ کشادہ اور طویل میدان کو مَلَی کہا جاتا ہے اَشَقُّ کے معنیٰ ہیں: اشد اور یہ مَشَقَّةٌ سے ماخوذ ہے، یعنی بہت سخت۔ مُعَقِّبَ کے معنی ہیں: تبدیل کرنے والا۔ امام مجاہد نے کہا: مُتَجٰوِرَاتٌ سے مراد ہے: عمدہ زمین اور شوریلی زمین ملی جلی۔ صِنْوَانٌ سے مراد کھجور کے دو یا اس سے زیادہ درخت جن کی جڑ ایک ہو۔ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ سے مراد وہ درخت جو تنہا ہو۔ بِمَاءٍ وَاحِدٍ یہ مثال ہے بنوآدم کی کہ صالح اور خبیث ایک اصل سے ہیں۔ اَلسَّحَابَ الثِّقَالَ سے مراد وہ بادل ہے جس میں پانی ہو۔ كَبٰسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَاءِ: اس شخص کی طرح جو دور سے ہاتھ پھیلا کر زبان سے پانی طلب کرے اور ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کرے۔ اس کی طرف پانی کبھی نہیں آئے گا۔ فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا کا مفہوم یہ ہے کہ ہر نالے کا اندرونی حصہ بھر جاتا ہے۔ زَبَدًا رَّابِيًا: ابھرا ہوا جھاگ۔ اس سے مراد بہتے پانی کا جھاگ ہے۔ زَبَدٌ مِثْلُهُ سے مراد لوہے اور زیور کی میل ہے۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿ٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ ٱلْأَرْحَامُ﴾ [٨]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ جانتا ہے ہر مادہ جو کچھ پیٹ میں اٹھائے پھرتی ہے اور ارحام کی کمی بیشی بھی'' کا بیان

﴿وَغِيضَ﴾ [هود: ٤٤]: نُقِصَ.

غِيضَ کے معنی ہیں: نُقِصَ، یعنی کم کیا گیا۔

٤٦٩٧ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللهُ: لَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللهُ، وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ

[4697] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خزانۂ غیب کی چابیاں پانچ ہیں جنھیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہو گا۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ عورتوں کے رحم میں کیا کمی بیشی ہوتی ہے۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسے گی۔ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی موت کہاں واقع ہو گی۔ اور

بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللّٰهُ» . [راجع: ١٠٣٩]

اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہو گی۔“

فائدہ: اس کا یہ مطلب نہیں کہ باقی امور غیب اللہ کے سوا بھی کوئی جانتا ہے بلکہ ذات باری تعالیٰ علم غیب کے متعلق یکتا ہے۔

(١٤) سُورَةُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

14- تفسیر سورۂ ابراہیم

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿هَادٍ﴾ [الرعد:٨]: دَاعٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿صَدِيدٍ﴾ [١٦]: قَيْحٌ وَدَمٌ. وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: ﴿اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ﴾ أَيَادِيَ اللّٰهِ عِنْدَكُمْ وَأَيَّامَهُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ﴾ [٣٤]: رَغِبْتُمْ إِلَيْهِ فِيهِ. ﴿تَبْغُونَهَا عِوَجًا﴾[٣]: تَلْتَمِسُونَ لَهَا عِوَجًا. ﴿وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ﴾ [٧]: أَعْلَمَكُمْ، آذَنَكُمْ. رَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ: هٰذَا مَثَلٌ: كَفُّوا عَمَّا أُمِرُوا بِهِ. ﴿مَقَامِي﴾ [١٤]: حَيْثُ يُقِيمُهُ اللّٰهُ بَيْنَ يَدَيْهِ. ﴿مِنْ وَرَائِهِ﴾ [١٦]: قُدَّامَهُ ﴿جَهَنَّمُ﴾ [١٦] ﴿لَكُمْ تَبَعًا﴾ [٢١]: وَاحِدُهَا تَابِعٌ، مِثْلُ: غَيَبٍ وَغَائِبٍ. ﴿بِمُصْرِخِكُمْ﴾ [٢٢]: اِسْتَصْرَخَنِي: اِسْتَغَاثَنِي؛ ﴿يَسْتَصْرِخُهُ﴾ [القصص:١٨]: مِنَ الصُّرَاخِ. ﴿وَلَا خِلَالٌ﴾ [٣١]: مَصْدَرُ خَالَلْتُهُ خِلَالًا، وَيَجُوزُ أَيْضًا جَمْعُ خُلَّةٍ وَخِلَالٍ. ﴿اجْتُثَّتْ﴾ [٢٦]: اُسْتُؤْصِلَتْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: هَادٍ کے معنی ہیں: دَاعٍ، یعنی دعوت دینے والا۔ امام مجاہد نے کہا: صَدِيدٍ کے معنی ہیں: خون اور پیپ۔ ابن عیینہ نے کہا: اُذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ میں نِعْمَةَ اللّٰه سے مراد اللہ کی وہ نعمتیں ہیں جو تمھارے پاس ہیں اور وہ واقعات جو تمھاری نجات کا ذریعہ ہیں۔ امام مجاہد نے کہا: مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ کا مفہوم یہ ہے کہ جن جن چیزوں کی طرف تمھیں رغبت ہے۔ تَبْغُونَهَا عِوَجًا: دین میں کجی تلاش کرتے ہو۔ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ کے معنی ہیں: جب تمھارے رب نے اطلاع دی۔ رَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ عرب کی مثل ہے جس کے معنی ہیں: اس (حق) سے باز رہے جس کا انھیں حکم دیا گیا تھا۔ مَقَامِي سے مراد وہ مقام ہے جہاں اللہ اپنے سامنے کھڑا کرے گا۔ مِنْ وَرَائِهِ کا مفہوم ہے: اس کے آگے دوزخ ہو گی۔ لَكُمْ تَبَعًا یہ جمع ہے۔ اس کا مفرد تابع ہے جیسا کہ غَيَبٍ کا مفرد غائب ہے۔ بِمُصْرِخِكُمْ فریاد رس۔ یہ اِسْتَصْرَخَنِي سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں: اِسْتَغَاثَنِي، یعنی اس نے میری فریاد رسی کی۔ يَسْتَصْرِخُهُ بھی صُرَاخ سے بنا ہے۔ اس کے معنی بھی فریاد اور چیخ کے ہیں۔ وَلَا خِلَالٌ یہ خَالَلْتُهُ خِلَالًا سے مصدر ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ خُلَّة اور خِلَال کی جمع ہو۔ اجْتُثَّتْ کے معنی ہیں: جڑ سے اکھاڑ دیا گیا۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ﴾ الْآيَةَ [٢٤].

٤٦٩٨ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ تُشْبِهُ - أَوْ: كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا وَلَا... وَلَا... وَلَا...، تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ»، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ. فَلَمَّا لَمْ يَقُولُوا شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هِيَ النَّخْلَةُ». فَلَمَّا قُمْنَا قُلْتُ لِعُمَرَ: يَا أَبَتَاهُ، وَاللهِ لَقَدْ كَانَ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكَلَّمَ؟ قَالَ: لَمْ أَرَكُمْ تَكَلَّمُونَ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا. قَالَ عُمَرُ: لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

[راجع: ٦١]

باب:1-ارشاد باری تعالیٰ: ''ایک پاکیزہ درخت کی طرح جس کی جڑ مضبوط ہے'' کی تفسیر

[4698] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھے کہ آپ نے صحابہ سے پوچھا: ''مجھے اس درخت کے متعلق بتاؤ جو بندۂ مسلم سے مشابہ ہے یا مردِ مسلم کی مانند ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور نہ یہ ہوتا ہے، نہ یہ ہوتا ہے اور نہ یہ ہوتا ہے۔ وہ اپنا پھل ہر موسم میں دیتا ہے۔'' حضرت ابن عمر کہتے ہیں: میرے دل میں خیال آیا وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر و عمر ؓ جیسے بزرگ خاموش بیٹھے ہیں تو میں نے بھی جواب دینا مناسب نہ خیال کیا۔ جب انھوں نے کوئی جواب نہ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔'' جب ہم اس مجلس سے اٹھ آئے تو میں نے حضرت عمر ؓ سے کہا: ابا جان، اللہ کی قسم! میرے دل میں یہ بات آئی تھی کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ انھوں نے فرمایا: تمھیں جواب دینے سے کس چیز نے روکا تھا؟ ابن عمر ؓ نے کہا: میں نے دیکھا کہ آپ حضرات خاموش ہیں تو میں نے مناسب نہ سمجھا کہ آگے بڑھ کر کچھ بات کروں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اگر تم کہہ دیتے تو مجھے اتنا اتنا مال ملنے سے زیادہ خوشی ہوتی۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اس درخت کی تین صفات بیان کیں، راوی نے انھیں تین دفعہ لا۔ ولا۔ ولا کہہ کر بیان کر دیا، یعنی نہ تو اس کا پھل ختم ہوتا ہے اور نہ اس کا سایہ معدوم ہوتا ہے اور نہ اس کا نفع ختم ہوتا ہے۔ کھجور کا کوئی جز بے کار نہیں جاتا۔

(٢) بَابٌ: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ [٢٧]

باب:2-(ارشاد باری تعالیٰ:) ''جو لوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ انھیں کلمۂ طیبہ کے ساتھ (دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں) ثابت قدم رکھتا ہے'' کا بیان

٤٦٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱلْقَوْلِ ٱلثَّابِتِ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ﴾». [راجع: ١٣٦٩]

[4699] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ کا بھی یہی مفہوم ہے: ”جو لوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ انھیں کلمۂ طیبہ سے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔“

(٣) بَابٌ: ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ بَدَّلُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ كُفْرًا﴾ [٢٨]

باب: 3- (ارشاد باری تعالیٰ): ”کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت پر غور نہیں کیا جنھوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا“ کا بیان

﴿أَلَمْ تَرَ﴾: أَلَمْ تَعْلَمْ؛ كَقَوْلِهِ: ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ خَرَجُوا۟﴾. ﴿ٱلْبَوَارِ﴾ [٢٨]: الْهَلَاكُ. بَارَ يَبُورُ بَوْرًا؛ ﴿قَوْمًۢا بُورًا﴾ [الفرقان: ١٨]: هَالِكِينَ.

اَلَمْ تَرَ کے معنی اَلَمْ تَعْلَمْ ہیں جیسا کہ: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا میں ہے۔ اَلْبَوَارِ کے معنی ہیں: ہلاکت۔ اور یہ بَارَ، یَبُوْرُ، بَوْرًا سے ماخوذ ہے۔ قَوْمًا بُوْرًا کے معنی ہیں: ہلاک ہونے والی قوم۔

٤٧٠٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ بَدَّلُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ كُفْرًا﴾ قَالَ: هُمْ كُفَّارُ أَهْلِ مَكَّةَ. [راجع: ٣٩٧٧]

[4700] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: درج ذیل آیت کریمہ سے مراد کفار مکہ ہیں: ”کیا آپ نے ان کی طرف نظر نہیں ڈالی جنھوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا......

(١٥) تَفْسِيرُ سُورَةِ الْحِجْرِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 15- تفسیر سورۂ حجر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿صِرَٰطٌ عَلَىَّ مُسْتَقِيمٌ﴾ [٤١]: الْحَقُّ يَرْجِعُ إِلَى اللهِ، وَعَلَيْهِ طَرِيقُهُ. ﴿لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ﴾ [٧٩]: عَلَى الطَّرِيقِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

امام مجاہد نے فرمایا: صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ کے معنی ہیں: حق اللہ کی طرف لوٹتا ہے اور اس کی رہنمائی بھی وہی فرماتا ہے۔ لَبِاِمَامٍ مُبِيْنٍ کے معنی ہیں: کھلے راستے پر۔

﴿لَعَمْرُكَ﴾ [٧٢]: لَعَيْشُكَ. ﴿قَوْمٌ مُّنكَرُونَ﴾ [٦٢]: أَنْكَرَهُمْ لُوطٌ. ﴿كِتَابٌ مَّعْلُومٌ﴾ [٤]: أَجَلٌ. ﴿لَّوْ مَا﴾ [٧]: هَلَّا تَأْتِينَا. ﴿شِيَعِ﴾ [١٠]: أُمَمٍ وَلِلْأَوْلِيَاءِ أَيْضًا شِيَعٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿يُهْرَعُونَ﴾ [هود:٧٨]: مُسْرِعِينَ. ﴿لِلْمُتَوَسِّمِينَ﴾ [٧٥]: لِلنَّاظِرِينَ. ﴿سُكِّرَتْ﴾ [١٥]: غُشِّيَتْ. ﴿بُرُوجًا﴾ [١٦]: مَنَازِلَ لِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ. ﴿لَوَاقِحَ﴾ [٢٢]: مَلَاقِحَ مُلْقِحَةً. ﴿حَمَإٍ﴾ [٢٦]: جَمَاعَةُ حَمْأَةٍ، وَهُوَ الطِّينُ الْمُتَغَيِّرُ، وَالْمَسْنُونُ: الْمَصْبُوبُ. ﴿تَوْجَلْ﴾ [٥٣]: تَخَفْ. ﴿دَابِرَ﴾ [٦٦]: آخِرَ. ﴿لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ﴾: الْإِمَامُ كُلُّ مَا ائْتَمَمْتَ وَاهْتَدَيْتَ بِهِ. ﴿الصَّيْحَةُ﴾ [٨٣]: الْهَلَكَةُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لَعَمْرُكَ بمعنی لَعَيْشُكَ ہے، یعنی تیری زندگی کی قسم۔ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ: حضرت لوط علیہ السلام نے ان فرشتوں کو اجنبی خیال کیا۔ كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ، یعنی مقررہ مدت۔ لَوْمَا (تَأْتِيْنَا) کے معنی: هَلَّا تَأْتِينَا ہیں کہ تو (فرشتے) کیوں نہیں لے کر آتا۔ شِيَعِ کے معنی امتیں اور قومیں، نیز اولیاء پر بھی شِيَعٌ کا اطلاق ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: يُهْرَعُوْنَ کے معنی تیز دوڑتے ہوئے آئے۔ لِلْمُتَوَسِّمِيْنَ کے معنی ہیں: لِلنَّاظِرِيْنَ، دیکھنے والوں کے لیے۔ سُكِّرَتْ کے معنی ہیں: ہماری نظر بندی کردی گئی ہے۔ بُرُوْجًا سے مراد سورج اور چاند کی منزلیں ہیں۔ لَوَاقِحَ کے معنی مَلَاقِحَ ہیں جو مُلْقِحَةٌ کی جمع ہے، پانی کا بوجھ اٹھانے والی ہوائیں۔ حَمَإٍ یہ حَمْأَةٍ کی جمع ہے جس کے معنی بدبودار مٹی۔ اور مَسْنُوْن کے معنی ہیں: قالب میں ڈھالی گئی۔ لَا تَوْجَلْ: تو مت ڈر۔ دَابِرَ کے معنی ہیں: جڑ اور بنیاد۔ لَبِإِمَامٍ مُّبِيْنٍ: اَلْإِمَامُ سے مراد ہر وہ چیز جس کی تو پیروی کرے اور جس کے ذریعے سے تو راہ پائے۔ اَلصَّيْحَةُ کے معنی ہیں: ہلاکت اور چنگھاڑ۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ﴾ [١٨]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''ہاں، اگر شیطان چوری چھپے سننا چاہے تو چمکتا ہوا ایک شعلہ اس کے پیچھے لگ جاتا ہے'' کا بیان

٤٧٠١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَضَى اللهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَالسِّلْسِلَةِ عَلَى صَفْوَانٍ - قَالَ عَلِيٌّ: وَقَالَ غَيْرُهُ: - صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذٰلِكَ - فَإِذَا

[4701] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی حکم کا فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اس کا حکم بجا لانے کے لیے نہایت عاجزی کے ساتھ اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہیں اور ایسی آواز پیدا ہوتی ہے جیسے کسی صاف پتھر پر زنجیر کھینچی جا رہی ہو۔ (سفیان بن عیینہ کے علاوہ) دوسرے راویوں

فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُم؟ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ: الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ، فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُو السَّمْعِ هٰكَذَا، وَاحِدٌ فَوْقَ آخَرَ. - وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدِهِ الْيُمْنٰى، نَصَبَهَا بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ الْمُسْتَمِعَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ بِهَا إِلٰى صَاحِبِهِ فَيُحْرِقَهُ، وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتّٰى يَرْمِيَ بِهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ، إِلَى الَّذِي هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ حَتّٰى يُلْقُوهَا إِلَى الْأَرْضِ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: - حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلَى الْأَرْضِ، فَتُلْقٰى عَلٰى فَمِ السَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ، فَيُصَدَّقُ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا يَكُونُ كَذَا وَكَذَا؟ فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا - لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ -».

نے صفوان کے بعد يَنْفُذُهُمْ ذٰلِكَ کے الفاظ ذکر کیے ہیں، اس طرح اللہ تعالیٰ فرشتوں تک اپنا پیغام پہنچا دیتا ہے۔ پھر جب ان کے دلوں سے خوف زائل ہوجاتا ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟ تو ایک دوسرے کو وہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حق فرمایا ہے اور وہ برتر و بزرگ ہے۔ (فرشتوں کی) یہ باتیں چوری سے بات اڑانے والے شیطان پا لیتے ہیں اور وہ اس طرح ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں۔ راوئ حدیث سفیان نے اپنے ہاتھ سے ان کی حالت بیان کی، انھوں نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کیں اور ان کو ایک دوسرے پر رکھا۔ پھر کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بات سننے والے کو آگ کا شعلہ لگتا ہے جو اسے اپنے نیچے والے کو بات پہنچانے سے پہلے پہلے بھسم کر دیتا ہے۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ شعلہ اس تک نہیں پہنچتا اور وہ اپنے نیچے والے شیطان کو بات پہنچا دیتا ہے، وہ اس سے نیچے والے کو، اس طرح وہ بات زمین تک پہنچا دیتے ہیں۔ اور کبھی سفیان نے کہا: وہ بات زمین تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر وہ بات کاہن کے منہ میں ڈال دی جاتی ہے اور وہ اس بات کے ساتھ سو جھوٹ ملا دیتا ہے۔ پھر جب کوئی بات سچی نکل آتی ہے تو لوگ کہنے لگتے ہیں: دیکھو اس (نجومی) نے فلاں فلاں دن ہمیں یہ خبر نہ دی تھی کہ آئندہ ایسا ایسا ہوگا اور ویسا ہی ہوا ہے؟ اس کی بات سچی نکلی، حالانکہ وہ، وہ بات ہوتی ہے جو آسمان سے چرائی گئی تھی۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: «إِذَا قَضَى اللهُ الْأَمْرَ»، وَزَادَ: وَ«الْكَاهِنِ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کی ایک دوسری روایت میں ہے: ''جب اللہ تعالیٰ کسی معاملے کا فیصلہ کرتا ہے۔'' اس میں جادوگر کے ساتھ کاہن کا اضافہ ہے۔

وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَقَالَ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ

انھی کی ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''جب اللہ تعالیٰ

عِكْرِمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: «إِذَا قَضَى اللهُ الْأَمْرَ» وَقَالَ: «عَلَى فَمِ السَّاحِرِ»، قُلْتُ لِسُفْيَانَ: أَأَنْتَ سَمِعْتَ عَمْرًا؟ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْكَ: عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيَرْفَعُهُ: أَنَّهُ قَرَأَ: [فُرِّغَ]، قَالَ سُفْيَانُ: هٰكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو فَلَا أَدْرِي سَمِعَهُ هٰكَذَا أَمْ لَا. قَالَ سُفْيَانُ: وَهِيَ قِرَاءَتُنَا. [انظر: ٤٨٠٠، ٧٤٨١]

کسی امر کا فیصلہ کرتا ہے۔" اور اس میں ہے: "وہ بات جادو گر کے منہ میں ڈال دی جاتی ہے۔" علی بن عبداللہ نے کہا: میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا: تم نے عمرو بن دینار سے خود سنا ہے کہ وہ کہتے تھے: میں نے عکرمہ سے سنا، وہ کہتے تھے: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا؟ انھوں نے ہاں میں جواب دیا۔ میں نے سفیان سے کہا: ایک آدمی نے تم سے یوں روایت کی کہ تم نے عمرو سے، انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فُرِّغ پڑھا تھا۔ سفیان نے کہا: عمرو نے اس قراءت کو اسی طرح پڑھا، اب میں نہیں جانتا کہ انھوں نے عکرمہ سے اس طرح سنا یا نہیں سنا۔ سفیان نے کہا: ہماری قراءت بھی یہی ہے۔

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَٰبُ ٱلْحِجْرِ ٱلْمُرْسَلِينَ﴾ [٨٠]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: "اور بلاشبہ یقیناً "حجر" والوں نے رسولوں کو جھٹلایا تھا" کا بیان

وضاحت: قوم ثمود کی بستی کا نام حجر تھا، اس لیے انھیں اصحاب الحجر کہا گیا ہے، یہ بستی مدینہ اور تبوک کے درمیان تھی۔ انھوں نے اپنے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلایا۔ یہ لوگ بڑے طویل القامت، دیوہیکل اور لمبی عمروں والے تھے، سنگ تراش اور انجینئر قسم کے لوگ تھے۔

٤٧٠٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ: «لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ». [راجع: ٤٣٣]

[4702] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اصحاب الحجر کے متعلق فرمایا تھا: "اس قوم کی بستی سے جب گزرنا پڑے تو روتے ہوئے گزرو اور اگر روتے ہوئے نہیں گزر سکتے تو پھر وہاں نہ جاؤ، مبادا تم پر وہی عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔"

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَلَقَدْ ءَاتَيْنَٰكَ سَبْعًا مِّنَ ٱلْمَثَانِي وَٱلْقُرْءَانَ ٱلْعَظِيمَ﴾ [٨٧]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''ہم نے آپ کو سات ایسی آیات دی ہیں جو بار بار دہرائی جاتی ہیں اور قرآن عظیم بھی دیا ہے'' کا بیان

٤٧٠٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ: مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أُصَلِّي، فَدَعَانِي فَلَمْ آتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ، ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ؟» فَقُلْتُ: كُنْتُ أُصَلِّي، فَقَالَ: «أَلَمْ يَقُلِ اللهُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱسْتَجِيبُوا۟ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ﴾؟» ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟» فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِيَخْرُجَ فَذَكَّرْتُهُ فَقَالَ: «﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ». [راجع: ٤٤٧٤]

[4703] حضرت ابو سعید بن معلیٰ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میرے پاس سے نبی ﷺ گزرے جبکہ میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے مجھے آواز دی تو میں حاضر نہ ہو سکا حتی کہ میں نے نماز مکمل کی۔ نماز سے فراغت کے بعد میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا: ''تم اس وقت کیوں نہ آئے؟'' میں نے عرض کی: میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا اللہ تعالیٰ کا درج ذیل ارشاد نہیں ہے: ''اے ایمان والو! جب اللہ اور اس کا رسول تمھیں بلائے تو فوراً حاضر ہو جاؤ؟'' پھر آپ نے فرمایا: ''مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے میں تجھے قرآن کریم کی ایک عظیم سورت کی تعلیم نہ دوں؟'' اس کے بعد آپ مسجد سے جانے کے لیے اٹھے تو میں نے آپ کو وہ بات یاد دلائی۔ آپ نے فرمایا: ﴿الحمدللّٰه رب العالمین﴾ یہی سورت سبع مثانی ہے اور یہی قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

٤٧٠٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ».

[4704] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ام القرآن، یعنی سورۃ الفاتحہ ہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔''

(٤) بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ٱلَّذِينَ جَعَلُوا۟ ٱلْقُرْءَانَ عِضِينَ﴾ [٩١]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''جنھوں نے قرآن مجید کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا'' کی وضاحت

﴿ٱلْمُقْتَسِمِينَ﴾ [٩٠]: الَّذِينَ حَلَفُوا؛ وَمِنْهُ ﴿لَآ

اَلْمُقْتَسِمِیْنَ سے وہ کافر مراد ہیں جنھوں نے قسم اٹھائی

أُقْسِمُ﴾ [البلد: ١]: أَيْ: أُقْسِمُ، وَتُقْرَأُ: (لَأُقْسِمُ)؛ ﴿قَاسَمَهُمَا﴾ [الأعراف: ٢١]: حَلَفَ لَهُمَا وَلَمْ يَحْلِفَا لَهُ؛ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿تَقَاسَمُوا﴾ [النمل: ٤٩]: تَحَالَفُوا.

تھی۔ اسی سے لَا اُقْسِمُ ماخوذ ہے کہ میں قسم اٹھاتا ہوں۔ بعض حضرات نے اس لفظ کو لَأُقْسِمُ (لام تاکید کے ساتھ) پڑھا ہے۔ قَاسَمَهُمَا بھی اسی سے ہے، یعنی ابلیس نے آدم اور حوا دونوں کے سامنے قسم اٹھائی لیکن آدم اور حوا نے قسم نہیں اٹھائی تھی۔ امام مجاہد نے کہا ہے: تَقَاسَمُوْا کے معنی ہیں: تَحَالَفُوا، یعنی حضرت صالح کو مار دینے کی انھوں نے قسم اٹھائی تھی۔

٤٧٠٥ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْءَانَ عِضِينَ﴾ قَالَ: هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّؤُوهُ أَجْزَاءً فَآمَنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ. [راجع: ٣٩٤٥]

[4705] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کریمہ کے متعلق فرمایا: ''جنھوں نے قرآن کریم کے ٹکڑے ٹکڑے کر رکھے ہیں۔'' اس سے مراد اہل کتاب ہیں جنھوں نے قرآن کریم کو ٹکڑے ٹکڑے کر رکھا تھا۔ انھوں نے اس کے کچھ حصے کو مانا اور کچھ کو مسترد کر دیا۔

٤٧٠٦ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا: ﴿كَمَآ أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ﴾ قَالَ: آمَنُوا بِبَعْضٍ وَكَفَرُوا بِبَعْضٍ، الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى. [راجع: ٣٩٤٥]

[4706] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ آیت کریمہ: كَمَا اَنْزَلْنَا عَلَى...... سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں جنھوں نے کچھ قرآن کو تسلیم کیا اور کچھ کا انکار کر دیا۔

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ [٩٩]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ اپنے رب کی عبادت کریں حتی کہ آپ پر موت آجائے'' کا بیان

قَالَ سَالِمٌ: ﴿الْيَقِينُ﴾: الْمَوْتُ.

حضرت سالم نے کہا: ''یقین'' سے مراد موت ہے۔

وضاحت: حضرت سالم نے کہا ہے کہ یقین سے مراد موت ہے۔ اس کی تائید مرفوع احادیث سے بھی ہوتی ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون ؓ کے متعلق فرمایا: [أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ] ''اب اس کو تو موت آچکی ہے۔''[1]

1 صحيح البخاري، الجنائز، حديث: 1243.

(١٦) سورة النَّحْل بسم الله الرحمن الرحيم 16- تفسیر سورۂ نحل

﴿رُوحُ ٱلْقُدُسِ﴾ [١٠٢]: جِبْرِيلُ؛ ﴿نَزَلَ بِهِ ٱلرُّوحُ ٱلْأَمِينُ﴾ [الشعراء: ١٩٣]. ﴿فِي ضَيْقٍ﴾ [١٢٧]: يُقَالُ: أَمْرٌ ضَيْقٌ وَضَيِّقٌ مِثْلُ: هَيْنٍ وَهَيِّنٍ، وَلَيْنٍ وَلَيِّنٍ، وَمَيْتٍ وَمَيِّتٍ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (تَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ) تَتَهَيَّأُ. ﴿سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا﴾ [٦٩]: لَا يَتَوَعَّرُ عَلَيْهَا مَكَانٌ سَلَكَتْهُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿فِي تَقَلُّبِهِمْ﴾ [٤٦]: اخْتِلَافِهِمْ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿تَمِيدَ﴾ [١٥]: تَكَفَّأَ. ﴿مُفْرَطُونَ﴾ [٦٢]: مَنْسِيُّونَ.

رُوْحُ الْقُدُسِ سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں جیسا کہ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ میں ہے، یعنی اس قرآن کو روح الامین (جبرئیل) لے کر اترے۔ ضَيْقٍ اس میں دو لغتیں ہیں۔ کہا جاتا ہے أَمْرٌ ضَيْقٌ (تخفیف) اور أَمْرٌ ضَيِّقٌ (تشدید) جیسے هَيْنٍ اور هَيِّنٍ لَيْنٍ و لَيِّنٍ اور مَيْتٍ و مَيِّتٍ ہے۔ ضیق کے معنی تنگ دل ہونا ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ کے معنی ہیں تَتَهَيَّأُ، یعنی ڈھلتا رہتا ہے۔ ﴿سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا﴾ اس مکھی کا کسی بھی جگہ جانا مشکل نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ﴿فِيْ تَقَلُّبِهِمْ﴾ کے معنی آنا جانا ہیں۔ مجاہد نے کہا: ﴿تَمِيْدَ﴾ کے معنی ہیں: جھکاؤ۔ مُفْرَطُوْنَ کے معنی ہیں: بھلا دیے جائیں گے۔

وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ ٱلْقُرْءَانَ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ﴾ [٩٨]: هٰذَا مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ؛ وَذٰلِكَ أَنَّ الِاسْتِعَاذَةَ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَمَعْنَاهَا: الِاعْتِصَامُ بِاللهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿تُسِيمُونَ﴾ [١٠]: تَرْعَوْنَ. ﴿شَاكِلَتِهِ﴾ [الإسراء: ٨٤]: نَاحِيَتِهِ ﴿قَصْدُ ٱلسَّبِيلِ﴾ [٩]: الْبَيَانُ. الدِّفْءُ: مَا اسْتَدْفَأْتَ بِهِ. ﴿تُرِيحُونَ﴾ [٦]: بِالْعَشِيِّ. ﴿تَسْرَحُونَ﴾: بِالْغَدَاةِ. ﴿بِشِقِّ﴾ [٧]: يَعْنِي الْمَشَقَّةَ. ﴿عَلَىٰ تَخَوُّفٍ﴾ [٤٧]: تَنَقُّصٍ. ﴿ٱلْأَنْعَٰمِ لَعِبْرَةً﴾ [٦٦]: وَهِيَ تُؤَنَّثُ وَتُذَكَّرُ، وَكَذٰلِكَ: النَّعَمُ؛ ﴿ٱلْأَنْعَٰمِ﴾ جَمَاعَةُ النَّعَمِ. ﴿أَكْنَٰنًا﴾ [٨١]: وَاحِدُهَا كِنٌّ مِثْلُ حِمْلٍ

مجاہد کے علاوہ نے کہا: ﴿فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ اس میں تقدیم و تاخیر ہے کیونکہ استعاذہ قراءت سے پہلے ہوتا ہے۔ اس کے معنی اللہ کی پناہ لینا ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تُسِيْمُوْنَ کے معنی ہیں: تم چراتے ہو۔ شَاكِلَتِهٖ سے مراد ہے: اپنے اپنے طریق پر ہے۔ قَصْدُ السَّبِيْلِ: سچے راستے کا بیان کرنا۔ اَلدِّفْءُ: ہر وہ چیز جس سے تو گرمی حاصل کرے۔ تُرِيْحُوْنَ: شام کو چرا کر لاتے ہو۔ تَسْرَحُوْنَ: صبح کو چرانے لے جاتے ہو۔ بِشِقِّ: مشقت سے۔ تَخَوُّفٍ: آہستہ آہستہ کم کرنا۔ اَلْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً، انعام، نَعَم کی جمع ہے، مذکر، مؤنث دونوں کو انعام اور نَعَم کہا جاتا ہے۔ اَكْنَانًا اس کی واحد كِنٌّ ہے جیسے حِمْلٌ ہے اور اَحْمَالٌ ہے۔ اس کے معنی

وَأَحْمَالٍ. ﴿سَرَابِيلَ﴾: قُمُصٌ ﴿تَقِيكُمُ ٱلْحَرَّ﴾. وَأَمَّا ﴿سَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ﴾ فَإِنَّهَا الدُّرُوعُ. ﴿دَخَلًا بَيْنَكُمْ﴾ [٩٢، ٩٤]: كُلُّ شَيْءٍ لَمْ يَصِحَّ فَهُوَ دَخَلٌ.

ہیں: چھپنے کے مقامات۔ سَرَابِيْلَ اس کے معنی قمیصیں ہیں۔ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ: جو تمھیں گرمی سے بچاتے ہیں اور سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَأْسَكُمْ میں سرابیل سے مراد وہ زرہیں ہیں جو لڑائی میں کام آتی ہیں۔ دَخَلًا بَيْنَكُمْ: ہر وہ چیز جو درست نہ ہو اسے دخل کہا جاتا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿حَفَدَةً﴾ [٧٢] مِنْ وَلَدِ الرَّجُلِ. اَلسَّكَرُ: مَا حُرِّمَ مِنْ ثَمَرَتِهَا، وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ: مَا أُحِلَّ. وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَدَقَةَ: ﴿أَنكَـٰثًا﴾ [٩٢]: هِيَ خَرْقَاءُ، كَانَتْ إِذَا أَبْرَمَتْ غَزْلَهَا نَقَضَتْهُ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: (الْأُمَّةُ) مُعَلِّمُ الْخَيْرِ. وَالْقَانِتُ: الْمُطِيعُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حَفَدَةً سے مراد آدمی کی اولاد ہے۔ اَلسَّكَرُ: ہر نشہ آور چیز جو ان پھلوں سے تیار کی جائے اور وہ حرام ہو اور رزق حسن وہ ہے جسے اللہ نے حلال کیا ہو۔ ابن عیینہ نے صدقہ سے: اَنْكَاثًا کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ ایک پاگل عورت جس کا نام خرقاء تھا وہ دن بھر سوت کاتتی، پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اُمَّةٌ کے معنی خیر کی تعلیم دینے والا اور قَانِتٌ کے معنی مطیع اور فرمانبردار کے ہیں۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰٓ أَرْذَلِ ٱلْعُمُرِ﴾ [٧٠]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور کچھ تم میں سے ناکارہ عمر تک پہنچ جاتے ہیں'' کی تفسیر

٤٧٠٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَبْدِ اللهِ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو: «أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ، وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ».

[راجع: ٢٨٢٣]

[4707] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں بخل سے، سستی سے، نکمی عمر سے، عذاب قبر سے اور فتنۂ دجال سے، نیز زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

فائدہ: نکمی عمر سے مراد زندگی کا وہ حصہ ہے جس میں انسان بوڑھا ہو کر بے عقل ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے کوئی خاص میعاد مقرر نہیں بلکہ ہر آدمی کی طاقت اور قوت پر منحصر ہے۔

(١٧) سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 17- تفسیر سورۂ بنی اسرائیل

(١) [بَابٌ]:

٤٧٠٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ: إِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ، وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي. [انظر: ٤٧٣٩، ٤٩٩٤]

باب:1- بلاعنوان

[4708] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ کہف اور سورۂ مریم کے متعلق فرمایا کہ یہ اول درجے کی عمدہ سورتوں میں سے ہیں اور یہ میری پرانی یاد کی ہوئی ہیں۔

﴿فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ﴾ [٥١]: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَهُزُّونَ، وَقَالَ غَيْرُهُ: نَغَضَتْ سِنُّكَ أَيْ: تَحَرَّكَتْ.

فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ کے بارے میں حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ فَسَيُنْغِضُوْنَ کے معنی ہیں: وہ اپنا سر ہلائیں گے۔ اور ان کے علاوہ دوسروں نے کہا ہے کہ یہ لفظ نَغَضَتْ سِنُّكَ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں: تیرا دانت ہل گیا ہے۔

(٢) [بَابٌ]:

﴿وَقَضَيْنَآ إِلَىٰ بَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ﴾ [٤]: أَخْبَرْنَاهُمْ أَنَّهُمْ سَيُفْسِدُونَ؛ وَالْقَضَاءُ عَلَى وُجُوهٍ: ﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ﴾ [٢٣]: أَمَرَ، وَمِنْهُ الْحُكْمُ: ﴿إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ﴾ [يونس: ٩٣ والنحل: ٧٨ والجاثية: ١٧] وَمِنْهُ الْخَلْقُ: ﴿فَقَضَىٰهُنَّ سَبْعَ سَمَٰوَاتٍ﴾ [فصلت: ١٢] خَلَقَهُنَّ. ﴿نَفِيرًا﴾ [٦] مَنْ يَنْفِرُ مَعَهُ. ﴿وَلِيُتَبِّرُوا﴾ [٧]: يُدَمِّرُوا ﴿مَا عَلَوْا﴾. ﴿حَصِيرًا﴾ [٨]: مَحْبِسًا، مَحْصَرًا. ﴿حَقَّ﴾

باب:2- بلاعنوان

وَقَضَيْنَا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ کے معنی ہیں: ہم نے بنی اسرائیل کو مطلع کر دیا تھا کہ آئندہ وہ فساد کریں گے۔ اور لفظ قضا کئی معنوں میں مستعمل ہے: حکم دینا جیسا کہ قَضٰى رَبُّكَ میں ہے، یعنی تیرے رب نے حکم دیا۔ اس کے معنی فیصلہ کرنا بھی ہیں، جیسے اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِىْ بَيْنَهُمْ: یقیناً تیرا رب ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ اور اس کے معنی پیدا کرنے کے بھی ہیں، جیسے: فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ: اس نے سات آسمان پیدا کیے۔ نَفِيْرًا سے مراد وہ لوگ ہیں جو کسی کے

[١٦]: وَجَبَ. ﴿مَيْسُورًا﴾ [٢٨]: لَيِّنًا. ﴿خِطْئًا﴾ [٣١]: إِثْمًا، وَهُوَ اسْمٌ مِنْ خَطِئْتُ وَالْخَطَأُ - مَفْتُوحٌ - مَصْدَرُهُ، مِنَ الْإِثْمِ، خَطِئْتُ بِمَعْنَى أَخْطَأْتُ. ﴿تَخْرِقَ﴾ [٣٧]: تَقْطَعَ. ﴿وَإِذْ هُمْ نَجْوَىٰٓ﴾ [٤٧]: مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ فَوَصَفَهُمْ بِهَا، وَالْمَعْنَى: يَتَنَاجَوْنَ.

ساتھ کوچ کریں یا آدمی کے ہمراہ لڑائی کے لیے نکلیں۔ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا سے مراد جہاں غلبہ پائیں اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں۔ حَصِيْرًا: قید کرنے یا روکنے کی جگہ۔ مَحْصَرًا قید خانہ اور جیل کو کہتے ہیں۔ حَقَّ کے معنی ہیں وَجَبَ، یعنی ثابت ہوا۔ مَیْسُوْرًا کے معنی نرم اور ملائم کے ہیں۔ خِطْأً ''خا'' کے کسرہ کے ساتھ خَطِئْتُ سے ماخوذ ہے جس کے معنی گناہ کے ہیں اور خَطَأً ''خا'' کے فتحہ کے ساتھ، یہ مصدر ہے، یعنی گناہ کرنا۔ خَطِئْتُ اور أَخْطَأْتُ ثلاثی مجرد اور مزید فیہ دونوں ہم معنی ہیں۔ تَخْرِقَ کے معنی تَقْطَعَ ہیں، یعنی تو (زمین کو) منقطع (نہیں) کر سکے گا۔ وَإِذْهُمْ نَجْوٰی، نَجْوٰی، نَاجَیْتُ سے مصدر ہے۔ اس میں ان مشرکین کی سرگوشی کا وصف بیان کیا گیا ہے۔ اس کے معنی ہیں: وہ سرگوشی کرتے ہیں۔

﴿وَرُفَتًا﴾ [٤٩، ٩٨]: حُطَامًا. ﴿وَٱسْتَفْزِزْ﴾ [٦٤]: اسْتَخِفَّ. ﴿بِخَيْلِكَ﴾ الْفُرْسَانِ. وَالرَّجْلُ وَالرِّجَالُ وَالرَّجَّالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ. ﴿حَاصِبًا﴾ [٦٨]: اَلرِّيحُ الْعَاصِفُ، وَالْحَاصِبُ أَيْضًا: مَا تَرْمِي بِهِ الرِّيحُ، وَمِنْهُ: ﴿حَصَبُ جَهَنَّمَ﴾ [الأنبياء: ٩٨]: يُرْمٰى بِهِ فِي جَهَنَّمَ، وَهُمْ حَصَبُهَا؛ وَيُقَالُ: حَصَبَ فِي الْأَرْضِ: ذَهَبَ؛ وَالْحَاصِبُ مُشْتَقٌّ مِنَ الْحَصْبَاءِ: اَلْحِجَارَةِ. ﴿تَارَةً﴾ [٦٩]: مَرَّةً، وَجَمَاعَتُهُ تِيَرٌ وَتَارَاتٌ. ﴿لَأَحْتَنِكَنَّ﴾ [٦٢]: لَأَسْتَأْصِلَنَّهُمْ؛ يُقَالُ: اِحْتَنَكَ فُلَانٌ مَا عِنْدَ فُلَانٍ مِنْ عِلْمٍ: اسْتَقْصَاهُ. ﴿طَٰٓئِرَهُۥ﴾ [١٣]: حَظَّهُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلُّ سُلْطَانٍ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حُجَّةٌ.

وَرُفَاتًا کے معنی ٹکڑے ٹکڑے کے ہیں۔ وَاسْتَفْزِزْ، یعنی ہلکا کر دے۔ بِخَیْلِكَ کے معنی ہیں: فرسان، یعنی سوار۔ اَلرَّجْلُ وَالرِّجَالُ اور الرَّجَّالَةُ کا واحد رَاجِلٌ ہے جیسا کہ صَاحِبٍ کی جمع صَحْبٍ اور تَاجِر کی جمع تَجْرٍ ہے۔ حَاصِبًا: تیز آندھی اور حَاصِبٌ اس کو بھی کہتے ہیں جسے ہوا اڑا لائے۔ اسی سے حَصَبُ جَهَنَّمَ ہے، یعنی جو جہنم میں ڈالا جائے وہی جہنم کا حصب ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: حَصَبَ فِي الْأَرْضِ: وہ زمین میں گھس گیا اور حَاصِبٌ، حَصْبَاء سے مشتق ہے اور حَصْبَاء پتھروں اور سنگریزوں کو کہتے ہیں۔ تَارَةً: ایک بار۔ اس کی جمع تِیَرٌ اور تَارَاتٌ آتی ہے۔ لَاَحْتَنِكَنَّ کے معنی ہیں: میں ان کو تباہ کر دوں گا۔ عرب کہتے ہیں: اِحْتَنَكَ فُلَانٌ مَاعِنْدَ فُلَانٍ مِنْ عِلْمٍ، یعنی فلاں کے پاس جو کچھ معلومات تھیں وہ سب دوسرے نے حاصل کر لیں، اب کوئی باقی نہیں رہی۔ طَائِرَهٗ کے معنی

﴿وَلِيٌّ مِّنَ ٱلذُّلِّ﴾ [١١١]: لَمْ يُحَالِفْ أَحَدًا.

ہیں: اس کا حصہ، قسمت ونصیب۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قرآن کریم میں جہاں جہاں سلطان کا لفظ آیا ہے اس کے معنی ہیں: دلیل اور حجت۔ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ: اس نے کسی سے اس لیے دوستی نہیں لگائی کہ وہ اس کو ذلت سے بچا لے، یعنی اللہ کو کسی کی مدد کی قطعاً ضرورت نہیں۔

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِۦ لَيْلًا مِّنَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ﴾ [١]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''پاک ہے وہ ذات جس نے رات کے ایک حصے میں اپنے بندے کو مسجد حرام سے (مسجد اقصیٰ تک) سیر کرائی'' کا بیان

٤٧٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ، قَالَ جِبْرِيلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ، لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ. [راجع: ٣٣٩٤]

[4709] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: معراج کی رات رسول اللہ ﷺ کو بیت المقدس میں دو پیالے پیش کیے گئے: ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کو دیکھا پھر دودھ کا پیالہ اٹھا لیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے آپ کو فطرت کی طرف رہنمائی فرمائی۔ اگر آپ شراب کا پیالہ اٹھا لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

فائدہ: حقیقت یہ ہے کہ واقعۂ معراج کے وقت آپ کو تین پیالے پیش کیے گئے تھے۔ ایک میں دودھ، دوسرے میں شہد اور تیسرے میں شراب لیکن ہر راوی نے اپنی معلومات کے مطابق اس واقعے کو بیان کیا ہے، پھر یہ مشروبات رسول اللہ ﷺ کو دو مرتبہ پیش کیے گئے: ایک مرتبہ تو معراج سے پہلے بیت المقدس میں، دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں اس کی صراحت ہے۔[1]

٤٧١٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَمَّا

[4710] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''جب قریش نے مجھے جھوٹا قرار دیا تو میں حطیم میں کھڑا ہوا۔ میرے سامنے پورا بیت المقدس کر دیا گیا۔ میں اسے

1 صحیح البخاري، مناقب الأنصار، حدیث: 3887.

كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ».

دیکھ دیکھ کر انھیں اس کی ایک ایک علامت بیان کرنے لگا۔"

زَادَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ: «لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ حِينَ أُسْرِيَ بِي إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ». نَحْوَهُ. [راجع: ٣٨٨٦]

ابن شہاب زہری ہی کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: "جب قریش نے واقعۂ معراج کے متعلق میری تکذیب کی۔" پھر پہلی حدیث کی طرح اسے بیان کیا۔

﴿قَاصِفًا﴾: رِيحٌ تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ.

قَاصِفًا سے مراد وہ آندھی جو ہر چیز کو تباہ کر دے۔

(٤) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ ءَادَمَ﴾ [٧٠].

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: "بلاشبہ ہم نے آدم کی اولاد کو بہت بزرگی عطا فرمائی" کا بیان

كَرَّمْنَا وَأَكْرَمْنَا وَاحِدٌ. ﴿ضِعْفَ ٱلْحَيَوٰةِ وَضِعْفَ ٱلْمَمَاتِ﴾ [٧٥]: عَذَابَ الْحَيَاةِ وَعَذَابَ الْمَمَاتِ. ﴿خِلَٰفَكَ﴾ [٧٦]: وَخَلْفَكَ سَوَاءٌ. ﴿وَنَـَٔا﴾ [٨٣]: تَبَاعَدَ. ﴿شَاكِلَتِهِۦ﴾ [٨٤]: نَاحِيَتِهِ. وَهِيَ: مِنْ شَكْلِهِ. ﴿صَرَّفْنَا﴾ [٤١، ٨٩]: وَجَّهْنَا. ﴿قَبِيلًا﴾ [٩٢]: مُعَايَنَةً وَمُقَابَلَةً. وَقِيلَ: الْقَابِلَةُ لِأَنَّهَا مُقَابِلَتُهَا، وَتَقْبَلُ وَلَدَهَا. ﴿خَشْيَةَ ٱلْإِنفَاقِ﴾ [١٠٠]. يُقَالُ: أَنْفَقَ الرَّجُلُ: أَمْلَقَ؛ وَنَفِقَ الشَّيْءُ: ذَهَبَ. ﴿قَتُورًا﴾: مُقَتِّرًا. ﴿لِلْأَذْقَانِ﴾ [١٠٧، ١٠٩]: مُجْتَمَعُ اللَّحْيَيْنِ، الْوَاحِدُ ذَقَنٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مَوْفُورًا﴾ [٦٣]: وَافِرًا. ﴿تَبِيعًا﴾ [٦٩]: ثَائِرًا؛ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَصِيرًا. ﴿خَبَتْ﴾ [٩٧]: طَفِئَتْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَلَا تُبَذِّرْ﴾ [٢٦]: لَا تُنْفِقْ فِي الْبَاطِلِ. ﴿ٱبْتِغَآءَ رَحْمَةٍ﴾ [٢٨]:

كَرَّمْنَا اور أَكْرَمْنَا کے معنی ایک ہی ہیں۔ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاةِ سے مراد زندگی اور موت کا عذاب ہے۔ خِلٰفَكَ (خا، کے کسرہ کے ساتھ) اور خَلْفَكَ (خا، کے فتحہ کے ساتھ) دونوں برابر ہیں، یعنی دو قراءتیں ہیں اور دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ وَنَا کے معنی تَبَاعَدَ ہیں، یعنی وہ دور ہوا۔ شَاكِلَتِهٖ کے معنی ہیں: راستہ اور طریقہ۔ اور یہ شَكْلِهٖ سے ماخوذ ہے۔ صَرَّفْنَا کے معنی ہیں: ہم اسے سامنے لائے، یعنی بیان کیا۔ قَبِيْلًا کے معنی ہیں: آنکھوں کے سامنے، روبرو۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ قَابِلَةٌ سے بنا ہے جس کے معنی دائی، یعنی بچہ جننے والی ہے کیونکہ وہ اس موقع پر عورت کے سامنے ہوتی ہے اور بچہ قبول کرتی ہے۔ خَشْيَةَ الْإِنْفَاقِ، أَنْفَقَ الرَّجُلُ کے معنی آدمی کا مفلس ہو جانا ہیں، جب کوئی چیز ختم ہو جائے تو نَفِقَ الشَّيْءُ کہا جاتا ہے۔ قَتُوْرًا: اخراجات میں کمی کرنا اور بخل سے کام لینا۔ یہ مُقَتِّر کے معنی میں ہے، یعنی بخیل اور کنجوس۔ لِلْأَذْقَانِ:

رِزْقٍ. ﴿مَثْبُورًا﴾ [١٠٢]: مَلْعُونًا. ﴿وَلَا نَقْفُ﴾ [٣٦]: لَا تَقُلْ. ﴿فَجَاسُوا﴾ [٥]: تَيَمَّمُوا. يُزْجِي الْفُلْكَ: يُجْرِي الْفُلْكَ. ﴿يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ﴾ [١٠٩]: لِلْوُجُوهِ.

اذقان دونوں جبڑوں کے ملنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ اس کا مفرد ذَقَنْ ہے جس کے معنی ہیں: ٹھوڑی۔ امام مجاہد نے کہا: مَوْفُوْرًا کے معنی وافرًا ہیں، یعنی پورا پورا گویا کہ اسم مفعول، اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ تَبِيْعًا کے معنی ہیں: بدلہ لینے والا۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کے معنی مدد کرنے والا ہیں۔ خَبَتْ کے معنی بجھنا اور دھیما ہونا ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لَا تُبَذِّر کے معنی ہیں: بے ہودہ کاموں میں خرچ نہ کرو۔ اِبْتِغَاء رَحْمَةٍ: روزی کی تلاش میں۔ مَثْبُوْرًا کے معنی ہیں: ملعون، یعنی فرعون شامت زدہ ہے۔ وَلَا تَقْفُ کے معنی ہیں: تم اٹکل سے مت کہو۔ فَجَاسُوْا: انھوں نے قصد کیا۔ يُزْجِى الْفُلْكَ کے معنی ہیں: چلانا اور جاری کرنا۔ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ کا مطلب ہے: چہروں کے بل گرتے ہیں۔

بَابٌ: ﴿وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا﴾ الْآيَةَ [١٦]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ”جب ہم کسی بستی کی ہلاکت کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں“ کا بیان

وضاحت: جمہور کی قراءت اَمَرْنَا ہے، یعنی اَمَرَ يَاْمُرُ جس کے معنی حکم دینا ہیں۔ اس امر سے مراد امر تکوینی ہے، یعنی جس بستی کے لیے ہلاکت مقدر ہو چکی ہو، اس میں ہوتا یہ ہے کہ خوشحال لوگ عیاشیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اللہ کی نافرمانی پر اتر آتے ہیں، بالآخر انھیں صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جاتا ہے۔ دوسری قراءت میم کے کسرہ کے ساتھ ہے جس کے معنی پھلنا پھولنا اور مقدار میں زیادہ ہو جانا ہیں جیسا کہ درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

٤٧١١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ لِلْحَيِّ إِذَا كَثُرُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ: أَمِرَ بَنُو فُلَانٍ.

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ: أَمَرَ.

[4711] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب کسی قبیلے کے لوگ زیادہ ہو جاتے تو زمانۂ جاہلیت میں ہم ان کے متعلق کہا کرتے تھے: اَمِرَ بنو فلاں، فلاں کا خاندان بہت بڑھ گیا ہے۔

ایک دوسری روایت میں سفیان بن عیینہ نے بھی اس لفظ اَمَرَ کا ذکر کیا ہے۔

(٥) بَابٌ: ﴿ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا﴾ [٣]

باب: 5- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اے ان لوگوں کی اولاد! جنھیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا، وہ (ہمارا) بہت ہی شکر گزار بندہ تھا'' کا بیان

٤٧١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ: «أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذٰلِكَ؟ يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ. فَيَقُولُ النَّاسُ: أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ؟ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: عَلَيْكُمْ بِآدَمَ، فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ آدَمُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ. نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اِذْهَبُوا إِلٰى غَيْرِي، اِذْهَبُوا إِلٰى نُوحٍ.

[4712] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور دستی کا حصہ آپ کو پیش کیا گیا۔ چونکہ آپ کو دستی کا گوشت بہت پسند تھا، اس لیے آپ نے اسے دانتوں سے نوچ نوچ کر کھایا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تمھیں علم ہے کہ یہ کس وجہ سے ہوگا؟ اللہ تعالیٰ تمام اگلے پچھلے لوگوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کر دے گا۔ اس دوران میں پکارنے والا سب کو اپنی آواز سنائے گا اور ان سب پر اس کی نظر پہنچے گی۔ سورج بالکل قریب آ جائے گا، چنانچہ لوگوں کو غم اور تکلیف اس قدر ہوگی جو ان کی طاقت سے باہر اور ناقابل برداشت ہوگی۔ لوگ آپس میں کہیں گے: تم دیکھتے نہیں کہ ہماری کیا حالت ہوگئی ہے؟ کیا کوئی ایسا مقبول بندہ نہیں جو اللہ کے حضور تمھاری سفارش کرے؟ پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے، چنانچہ سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: آپ سب انسانوں کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے بنایا اور اپنی طرف سے خصوصیت کے ساتھ آپ میں روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے آپ کو سجدہ کیا، اس لیے آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کریں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: بلاشبہ آج کے دن میرا

رب انتہائی غیظ وغضب میں ہے۔ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہو گا۔ میرے پروردگار نے مجھے درخت سے روکا تھا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی، اس لیے مجھے تو اپنی فکر ہے۔ میں اپنی جان کی حفاظت چاہتا ہوں، لہٰذا تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم نوح کے پاس جاؤ۔

فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ! إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُورًا، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِي، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اِذْهَبُوا إِلٰى غَيْرِي، اِذْهَبُوا إِلٰى إِبْرَاهِيمَ. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ: يَا إِبْرَاهِيمُ! أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ - فَذَكَرَهُنَّ أَبُو حَيَّانَ فِي الْحَدِيثِ - نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اِذْهَبُوا إِلٰى غَيْرِي، اِذْهَبُوا إِلٰى مُوسٰى. فَيَأْتُونَ مُوسٰى، فَيَقُولُون: يَا مُوسٰى! أَنْتَ رَسُولُ اللهِ، فَضَّلَكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اِذْهَبُوا

چنانچہ سب لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے نوح! آپ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جو اہل زمین کی طرف مبعوث ہوئے اور اللہ نے آپ کو "شکر گزار بندے" کا لقب دیا۔ آپ ہی ہمارے لیے اپنے رب کے حضور سفارش کر دیں۔ کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس حالت میں پہنچ چکے ہیں؟ (حضرت نوح علیہ السلام) فرمائیں گے: بلاشبہ میرا رب آج بہت غضب ناک ہے۔ اس سے پہلے وہ کبھی ایسا غضبناک نہیں ہوا اور نہ اس کے بعد ہی اس طرح غضب ناک ہو گا۔ اللہ نے مجھے ایک دعا کی قبولیت کا یقین دلایا تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر لی تھی۔ نفسی، نفسی، نفسی۔ آج مجھے اپنی ہی فکر ہے، لہٰذا تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ، چنانچہ سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں اور اہل زمین میں منتخب شدہ ہیں، لہٰذا آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش کریں۔ کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے: آج میرا رب بہت غضب ناک ہے۔ اتنا غضب ناک نہ وہ پہلے ہوا تھا اور نہ آج کے بعد ہو گا۔ میں نے تین خلاف واقعہ باتیں کی تھیں...... راویٔ حدیث ابوحیان نے اپنی روایت میں ان تین باتوں کا ذکر کیا ہے...... نفسی، نفسی، نفسی۔ مجھے تو اپنی فکر

إِلٰى غَيْرِي، اِذْهَبُوا إِلٰى عِيسٰى. فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا، اِشْفَعْ لَنَا، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ عِيسٰى: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ - وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا - نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اِذْهَبُوا إِلٰى غَيْرِي، اِذْهَبُوا إِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا ﷺ فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ! أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى أَحَدٍ قَبْلِي، ثُمَّ يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ: أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ. فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ». ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ، أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى». [راجع: ٣٣٤٠]

ہے۔تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ سب لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف سے رسالت اور آپ سے گفتگو کرنے کی فضیلت دی۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کر دیں۔ کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں گے: آج اللہ تعالیٰ بہت غضبناک ہے۔ اتنا غضبناک تو وہ نہ پہلے کبھی ہوا تھا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا جس کے قتل کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا۔ نفسی، نفسی۔ بس مجھے آج اپنی فکر ہے۔ میرے علاوہ تم اور کسی کے پاس چلے جاؤ، ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کریں گے: اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام پر ڈالا تھا اور آپ اللہ کی طرف سے روح ہیں۔ آپ نے بحالت بچپن گود میں رہتے ہوئے لوگوں سے باتیں کی تھیں۔ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کریں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: آج میرا رب بہت غصے میں ہے۔ وہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک ہوا نہ آئندہ اس جیسا غضب ناک ہوگا۔ آپ اپنی کسی لغزش کا ذکر نہیں کریں گے۔ صرف یہ کہیں گے: میں اپنی جان کی حفاظت چاہتا ہوں۔ میرے علاوہ تم اور کسی کے پاس جاؤ، ہاں تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ، چنانچہ سب لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے محمد (ﷺ)! آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ

معاف کر دیئے ہیں۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کر دیں۔ آپ خود ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں؟ آخر کار میں خود آگے بڑھوں گا اور عرش کے نیچے پہنچ کر اپنے رب کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنے تعریفی کلمات اور حسنِ ثنا کے دروازے کھول دے گا جو اس نے مجھ سے پہلے اور کسی پر ظاہر نہیں کیے تھے۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھائیں اور سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا۔ آپ سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی، چنانچہ میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو معاف کر دے۔ اے پروردگار! میری امت پر رحم کر۔ کہا جائے گا: اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب نہیں، جنت کے دائیں دروازے سے داخل کریں۔ ویسے انھیں اختیار ہے دوسرے لوگوں کے ساتھ جس دروازے سے چاہیں داخل ہوسکتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنت کے دروازے کے دونوں کناروں کا اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر یا مکہ اور بُصریٰ میں ہے۔''

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَءَاتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا﴾ [٥٥]

باب:6- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور ہم نے داود کو زبور عطا کی'' کا بیان

٤٧١٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَابَّتِهِ لِتُسْرَجَ، فَكَانَ يَقْرَأُ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ» - يَعْنِي الْقُرْآنَ. [راجع: ٢٠٧٣]

[4713] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''حضرت داود علیہ السلام پر قرآن (زبور) کی تلاوت آسان کر دی گئی تھی۔ وہ گھوڑے پر زین رکھنے کا حکم دیتے، پھر زین کسے جانے سے پہلے ہی اسے پڑھ لیتے تھے۔'' یعنی اللہ کی کتاب کو مکمل پڑھ لیتے تھے۔

(٧) بَابٌ: ﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِ﴾ الْآيَةَ [٥٦]

باب: 7- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''آپ ان سے کہہ دیں، اللہ کے سوا جنھیں تم (معبود) خیال کرتے ہو انھیں پکارو'' کا بیان

٤٧١٤ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ﴿إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ﴾ قَالَ: كَانَ نَاسٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَاسًا مِنَ الْجِنِّ، فَأَسْلَمَ الْجِنُّ وَتَمَسَّكَ هٰؤُلَاءِ بِدِينِهِمْ.

زَادَ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ ﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم﴾. [انظر: ٤٧١٥]

[4714] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ کے متعلق فرمایا: اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ ''(وہ تو خود) اپنے رب کی طرف وسیلہ (تلاش کرتے ہیں)۔'' لوگوں کا ایک گروہ جنوں کے ایک گروہ کی عبادت کرتا تھا۔ جن تو مسلمان ہو گئے لیکن ان آدمیوں نے ان کے دین کو مضبوطی سے تھامے رکھا۔

اشجعی (عبیداللہ) نے اس حدیث کو سفیان ثوری سے روایت کیا ہے اور انھیں اعمش نے بیان کیا ہے، اس میں یوں ہے: قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ کا شان نزول یہ ہے۔

(٨) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ﴾ الْآيَةَ [٥٧]

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ''جنھیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں'' کا بیان

وضاحت: يَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ یعنی اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اعمال صالحہ کے ذریعے سے اللہ کا تقرب ڈھونڈتے ہیں۔ یہی وسیلہ ہے جسے قرآن نے بیان کیا ہے وہ وسیلہ مراد نہیں جسے قبر پرست بیان کرتے ہیں کہ فوت شدہ اشخاص کے نام کی نذرونیاز دو، ان کی قبروں پر غلاف چڑھاؤ۔ یہ وسیلہ نہیں۔ یہ تو ان کی عبادت ہے جو شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے۔ درج ذیل حدیث میں اسی مشروع وسیلے کو بیان کیا گیا ہے۔

٤٧١٥ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ﴾ قَالَ: نَاسٌ مِنَ الْجِنِّ

[4715] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کی تفسیر میں فرمایا: الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ کچھ ایسے جن تھے جن کی پوجا کی جاتی تھی۔ (آدمی ان کی پرستش کیا کرتے تھے۔) پھر وہ جن مسلمان ہو گئے۔''

يُعْبَدُونَ فَأَسْلَمُوا. [راجع: ٤٧١٤]

(٩) بَابٌ: ﴿وَمَا جَعَلْنَا ٱلرُّءْيَا ٱلَّتِيٓ أَرَيْنَٰكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ﴾ [٦٠]

باب: 9- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''ہم نے جو مناظر آپ کو دکھائے تھے وہ تو لوگوں کے لیے صاف آزمائش ہی تھے......'' کا بیان

٤٧١٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿وَمَا جَعَلْنَا ٱلرُّءْيَا ٱلَّتِيٓ أَرَيْنَٰكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ﴾ قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ، ﴿وَٱلشَّجَرَةَ ٱلْمَلْعُونَةَ فِي ٱلْقُرْءَانِ﴾ قَالَ: شَجَرَةُ الزَّقُّومِ. [راجع: ٣٨٨٨]

[4716] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کے متعلق فرمایا: ''اور وہ مناظر جو ہم نے آپ کو دکھائے تھے وہ لوگوں کے لیے صاف آزمائش ہی تھے'' اس رویا سے مراد آنکھ کا دیکھنا ہے جو رسول اللہ ﷺ کو شب معراج میں دکھایا گیا۔ ''اور وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے'' اس سے مراد تھوہر کا درخت ہے۔

(١٠) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ قُرْءَانَ ٱلْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ [٧٨]

باب: 10- ارشاد باری تعالیٰ: ''یقیناً فجر کے وقت قرآن کا پڑھنا حاضر کیا گیا ہے'' کا بیان

قَالَ مُجَاهِدٌ: صَلَاةَ الْفَجْرِ.

امام مجاہد نے فرمایا: قرآن فجر سے مراد نماز فجر ہے۔

٤٧١٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً، وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ». يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَقُرْءَانَ ٱلْفَجْرِ إِنَّ قُرْءَانَ ٱلْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾. [راجع: ١٧٦]

[4717] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''نماز باجماعت اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اور صبح کی نماز کے وقت رات اور دن کے فرشتے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔'' حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے تھے: اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''اور فجر کا قرآن پڑھنا، یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے۔''

(١١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿عَسَىٰٓ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ [٧٩]

باب: 11- ارشاد باری تعالیٰ: ''قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے'' کا بیان

٤٧١٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا، يَقُولُونَ: يَا فُلَانُ! اِشْفَعْ، حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذٰلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ. [راجع: ١٤٧٥]

[4718] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن لوگ گروہوں کی شکل میں بٹ جائیں گے اور ہر گروہ اپنے نبی کے پیچھے لگ جائے گا اور سب کہیں گے: اے فلاں! آپ ہماری سفارش کریں یہاں تک کہ یہ معاملہ نبی ﷺ تک پہنچے گا، لہٰذا یہی وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔

٤٧١٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[4719] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ ...... ''اے اس مکمل پکار کے مالک اور قائم ہونے والی نماز کے رب! تو محمد ﷺ کو مقام وسیلہ عطا فرما اور خاص فضیلت دے اور انھیں مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔'' تو اسے قیامت کے دن میری سفارش نصیب ہوگی۔''

رَوَاهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٦١٤]

اس حدیث کو حمزہ بن عبداللہ نے بھی اپنے والد سے روایت کیا ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسے بیان کیا ہے۔

(١٢) [بَابٌ]: ﴿وَقُلْ جَآءَ ٱلْحَقُّ وَزَهَقَ ٱلْبَٰطِلُ﴾ الْآيَةَ [٨١].

باب: 12- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''کہہ دیجیے! حق آ گیا اور باطل بھاگ کھڑا ہوا'' کی تفسیر

يَزْهَقُ: يَهْلِكُ.

يَزْهَقُ کے معنی ہیں: يَهْلِكُ، ہلاک ہونے والا۔

٤٧٢٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ،

[4720] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو اس

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّونَ وَثَلَاثُمِائَةِ نُصُبٍ، فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ، وَيَقُولُ: «﴿جَآءَ ٱلْحَقُّ وَزَهَقَ ٱلْبَٰطِلُ ۚ إِنَّ ٱلْبَٰطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾ [٨١]. ﴿جَآءَ ٱلْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ ٱلْبَٰطِلُ وَمَا يُعِيدُ﴾» [سبأ: ٤٩]. [راجع: ٢٤٧٨]

وقت بیت اللہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت نصب تھے۔ آپ ﷺ اپنے دست مبارک میں پکڑی ہوئی ایک چھڑی انھیں مارتے جاتے اور یہ آیات پڑھ رہے تھے۔ ''حق آ گیا اور باطل نابود ہو گیا۔ بے شک باطل تو ہے ہی نیست و نابود ہونے والا۔'' ''حق آ گیا اور باطل نہ تو کسی چیز کو شروع کر سکتا ہے اور نہ کسی چیز کو لوٹا سکتا ہے۔''

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو اس وقت آپ نے یہ کام کیا۔[1]

(١٣) بَابٌ: ﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِ﴾ [٨٥]

باب: 13- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''لوگ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں'' کا بیان

وضاحت: روح وہ لطیف شے ہے جو کسی کو نظر تو نہیں آتی لیکن ہر جاندار کی قوت و توانائی اسی میں مضمر ہے۔ اس کی حقیقت و ماہیت کیا ہے؟ یہ کوئی نہیں جانتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان میں سے ہے۔ اس کا علم اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سمیت کسی کو بھی نہیں دیا۔ اس کی حقیقت کو صرف وہی جانتا ہے۔

٤٧٢١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ وَهُوَ يَتَّكِئُ عَلَى عَسِيبٍ، إِذْ مَرَّ الْيَهُودُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَقَالَ: مَا رَابَكُمْ إِلَيْهِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ، فَقَالُوا: سَلُوهُ، فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَأَمْسَكَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقُمْتُ مَقَامِي، فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ: «﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِ ۖ قُلِ ٱلرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّى وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ إِلَّا

[4721] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ نبی ﷺ کے ہمراہ ایک کھیت میں جا رہا تھا جبکہ آپ کھجور کی ایک چھڑی پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اتنے میں چند یہودی سامنے سے گزرے اور آپس میں کہنے لگے: اس سے روح کے متعلق سوال کرو۔ کسی نے کہا: کیوں، آخر ایسی کیا ضرورت ہے؟ اور کسی نے کہا: ممکن ہے وہ تمھیں ایسی بات کہہ دے جو تمھیں ناگوار گزرے۔ آخر یہی طے ہوا کہ پوچھو تو سہی، چنانچہ انھوں نے آپ سے پوچھا: روح کیا چیز ہے؟ نبی ﷺ خاموش رہے اور انھیں کوئی جواب نہ دیا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی آنے لگی ہے۔ میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ جب وحی ختم ہوئی تو آپ نے یہ آیت پڑھی: ''اور وہ آپ سے روح کے متعلق

1 صحيح البخاري، المغازي، حديث: 4287.

قَلِيلًا﴾». [راجع: ١٢٥]

سوال کرتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ روح میرے رب کا امر ہے اور تمھیں تو بس تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔''

(١٤) بَابٌ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ [١١٠]

باب: 14- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ اپنی نماز نہ تو زیادہ بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بالکل پست آواز سے'' کا بیان

٤٧٢٢ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ قَالَ: نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ، كَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ، فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ أَيْ: بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ، ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا﴾. [انظر: ٧٤٩٠، ٧٥٢٥، ٧٥٤٧]

[4722] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کریمہ کے متعلق فرمایا: وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں چھپے ہوئے تھے۔ آپ جب اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھاتے تو بآواز بلند قرآن پڑھتے۔ مشرکین مکہ جب قرآن سنتے تو قرآن کو گالیاں دیتے، اس کے نازل کرنے والے اور قرآن لانے والے کو بھی (سب وشتم کرتے)۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ سے فرمایا: وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ، یعنی قرآن اس قدر بآواز بلند نہ پڑھیں کہ مشرکین سنیں اور اسے برا بھلا کہیں اور نہ اتنا آہستہ پڑھیں کہ اپنے اصحاب کو نہ سنا سکیں بلکہ درمیانی راہ اختیار کریں۔

٤٧٢٣ - حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أُنْزِلَ ذَٰلِكَ فِي الدُّعَاءِ. [انظر: ٦٣٢٧، ٧٥٢٦]

[4723] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کریمہ کے متعلق فرمایا: وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا یہ آیت دعا کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

فائدہ: ظاہری طور پر ان دو احادیث میں تعارض ہے: پہلی حدیث میں ہے کہ یہ آیت نماز میں قراءت کے متعلق نازل ہوئی جبکہ دوسری حدیث میں ہے کہ یہ آیت دعا کے متعلق اتری۔ ان کی تطبیق حسب ذیل انداز سے کی گئی ہے: * ہر راوی نے اپنے علم کے مطابق اس کی شان نزول بیان کی ہے، لہٰذا ان میں کوئی تعارض نہیں۔ ممکن ہے کہ اس آیت کا نزول دو مرتبہ ہوا ہو: ایک دفعہ نماز کے متعلق اور دوسری مرتبہ دعا کے بارے میں۔ * یہ آیت بنیادی طور پر نماز کے متعلق ہے اور جس روایت میں

اس کی شان نزول دعا بیان کی گئی ہے اس میں جز بول کر کل مراد لیا گیا ہے کیونکہ دعا، نماز کا جز ہے۔

(۱۸) سُورَةُ الْكَهْفِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 18- تفسیر سورۂ کہف

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿تَقْرِضُهُمْ﴾ [١٧]: تَتْرُكُهُمْ. (وَكَانَ لَهُ ثُمُرٌ): ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ؛ وَقَالَ غَيْرُهُ: جَمَاعَةُ الثَّمَرِ. ﴿بَٰخِعٌ﴾ [٦]: مُهْلِكٌ. ﴿أَسَفًا﴾: نَدَمًا. ﴿ٱلْكَهْفِ﴾ [٩]: الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ. ﴿وَٱلرَّقِيمِ﴾: الْكِتَابُ. ﴿مَّرْقُومٌ﴾ [المطففين: ٢٠]: مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّقْمِ. ﴿رَبَطْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ﴾ [١٤]: أَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا؛ ﴿لَوْلَآ أَن رَّبَطْنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا﴾ [القصص: ١٠]. ﴿شَطَطًا﴾ [١٤]: إِفْرَاطًا. الْوَصِيدُ: الْفِنَاءُ، جَمْعُهُ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ؛ وَيُقَالُ: الْوَصِيدُ: الْبَابُ؛ ﴿مُّؤْصَدَةٌ﴾ [البلد: ٢٠ والهمزة: ٨] مُطْبَقَةٌ؛ آصَدَ الْبَابَ وَأَوْصَدَ. ﴿بَعَثْنَٰهُمْ﴾ [١٩]: أَحْيَيْنَاهُمْ. ﴿أَزْكَىٰ﴾: أَكْثَرُ؛ وَيُقَالُ: أَحَلُّ؛ وَيُقَالُ: أَكْثَرُ رَيْعًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِم﴾ [٣٣]: لَمْ تَنْقُصْ. وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿ٱلرَّقِيمُ﴾: اَللَّوْحُ مِنْ رَصَاصٍ، كَتَبَ عَامِلُهُمْ أَسْمَاءَهُمْ ثُمَّ طَرَحَهُ فِي خِزَانَتِهِ، فَضَرَبَ اللّٰهُ عَلَىٰ آذَانِهِمْ فَنَامُوا. وَقَالَ غَيْرُهُ: وَأَلَتْ تَئِلُ: تَنْجُو؛ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مَوْئِلًا﴾ [٥٨]: مَحْرِزًا. ﴿لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا﴾ [١٠١]: لَا يَعْقِلُونَ.

مجاہد نے کہا: تَقْرِضُهُمْ کے معنی سورج ان کو چھوڑ دیتا ہے، ان سے کترا جاتا ہے۔ وَكَانَ لَهُ ثُمُرٌ سے مراد سونا چاندی، یعنی روپیہ پیسہ ہے۔ دوسروں نے کہا کہ ثُمر ثا کے ضمہ کے ساتھ یہ ثمر کی جمع ہے۔ بَاخِعٌ کے معنی ہیں: ہلاک کرنے والا۔ اَسَفًا سے مراد ندامت اور رنج ہے۔ الْكَهْفِ کے معنی پہاڑ کی غار، الرَّقِيْمِ لکھا ہوا، یعنی مَرْقُوْم، اسم مفعول کے معنی میں ہے جو رَقم سے ماخوذ ہے۔ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ: ہم نے ان کے دلوں پر صبر کا الہام کیا، یعنی ان کے دلوں کو مضبوط کیا۔ لَوْلَا اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا میں بھی یہی معنی ہیں۔ شَطَطاً: حد سے بڑھ جانا۔ الْوَصِيْدُ کے معنی ہیں: گھر کا صحن۔ اس کی جمع وَصَائِد اور وُصُد ہے۔ دروازے کو بھی وَصِيْد کہا جاتا ہے۔ مُؤْصَدَةٌ کے معنی ہیں: بند کی ہوئی۔ آصَدَ الْبَاب اور أَوْصَدَ الباب کے معنی ہیں: اس نے دروازہ بند کر دیا۔ بَعَثْنَاهُمْ: ہم نے انھیں زندہ کیا۔ اَزْكٰى کے معنی ہیں: اکثر، یعنی جو شہر والوں کی اکثر خوراک ہے۔ بعض نے حلال تر معنی کیے ہیں۔ بعض نے کہا: اس کے معنی زیادہ برکت والا ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ: دونوں باغوں نے پورا پھل دیا اور کچھ کمی نہ کی۔ سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ الرَّقِيْم تانبے کی ایک تختی تھی جس پر حاکم وقت نے اصحاب کہف کے نام لکھ کر اسے اپنے خزانے میں محفوظ کر لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے کانوں پر پردہ ڈال دیا، چنانچہ وہ سو گئے۔ (پوری طرح محو استراحت ہو گئے۔)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسروں نے کہا: مَوْئِلًا وَأَلَ يَئِلُ سے نکلا ہے اور اس کے معنی نجات پانا ہیں۔ مجاہد نے کہا: مَوْئِلًا کے معنی ہیں: محفوظ مقام۔ لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا کے معنی ہیں: وہ عقل نہیں رکھتے۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَكَانَ ٱلْإِنسَٰنُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ [٥٤]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے'' کا بیان

٤٧٢٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ: أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ، قَالَ: «أَلَا تُصَلِّيَانِ؟». [راجع: ١١٢٧]

[4724] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت ان کے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: ''تم لوگ نماز (تہجد) کیوں نہیں پڑھتے؟''

﴿رَجْمًا بِٱلْغَيْبِ﴾ [٢٢]: لَمْ يَسْتَبِنْ. يُقَالُ: ﴿فُرُطًا﴾ [٢٨]: نَدَمًا. ﴿سُرَادِقُهَا﴾ [٢٩] مِثْلُ السُّرَادِقِ وَالْحُجْرَةِ الَّتِي تُطِيفُ بِالْفَسَاطِيطِ. ﴿يُحَاوِرُهُۥٓ﴾ [٣٤، ٣٧] مِنَ الْمُحَاوَرَةِ. ﴿لَّٰكِنَّا۠ هُوَ ٱللَّهُ رَبِّي﴾ [٣٨] أَيْ: لٰكِنْ أَنَا هُوَ اللهُ رَبِّي، ثُمَّ حَذَفَ الْأَلِفَ وَأَدْغَمَ إِحْدَى النُّونَيْنِ فِي الْأُخْرٰى. ﴿وَفَجَّرْنَا خِلَٰلَهُمَا نَهَرًا﴾ [٣٣] تَقُولُ بَيْنَهُمَا نَهَرًا ﴿زَلَقًا﴾ [٤٠]: لَا يَثْبُتُ فِيهِ قَدَمٌ. ﴿هُنَالِكَ ٱلْوَلَٰيَةُ﴾ [٤٤]: مَصْدَرُ وَلِيَ الْوَلِيُّ وَلَاءً. ﴿عُقْبًا﴾: عَاقِبَةٌ، وَعُقْبٰى وَعُقْبَةٌ وَّاحِدٌ وَهِيَ الْآخِرَةُ. ﴿قُبُلًا﴾ [٥٥]: قَبَلًا وَّقَبْلًا: اسْتِئْنَافًا. ﴿لِيُدْحِضُوا﴾ [٥٦]: لِيُزِيلُوا، اَلدَّحْضُ: اَلزَّلَقُ.

رَجْمًا بِالْغَيْبِ کے معنی ہیں: خود انھیں کچھ معلوم نہیں، یعنی بغیر علم کے رائے زنی کرنا۔ فُرُطاً کے معنی ہیں: ندامت اور شرمندگی۔ سُرَادِقُهَا کا مطلب ہے کہ قناتوں کی طرح ہر طرف سے انھیں آگ گھیر لے گی جس طرح کوٹھڑی اور حجرے کو ہر طرف سے خیمے گھیر لیتے ہیں۔ يُحَاوِرُهُ، مُحَاوَرَة سے نکلا ہے، یعنی گفتگو کرنا۔ لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّي دراصل یہ تھا: لٰكِنْ أَنَا هُوَ اللّٰهُ رَبِّي، پھر ''أنا'' کا الف حذف کر کے نون کو نون میں ادغام کر دیا گیا، لہٰذا یہ لٰكِنَّا ہو گیا۔ وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا کے معنی ہیں: ہم نے ان دونوں (باغوں) کے درمیان ایک نہر جاری کر دی۔ زَلَقًا کے معنی ہیں: ایسا چکنا چپڑا (میدان) جس میں پاؤں پھسل جائیں، جم نہ سکیں۔ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ میں اَلْوَلَايَةُ وَلِيَ کا مصدر ہے۔ عُقْبًا کے معنی ہیں: عاقبت، یعنی انجام۔ عَاقِبَة، عُقْبٰى اور عُقبة سب کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی

آخرت۔ قُبُلًا، قِبَلًا اور قَبْلًا اس لفظ کو تین طرح پڑھا گیا ہے۔ اس کے معنی ہیں: سامنے سے آنا۔ لِيُدْحِضُوا، دَحْضٌ سے نکلا ہے اور اس کے معنی ہیں: پھسلا دینا اور زائل کر دینا۔

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَآ أَبْرَحُ حَتَّىٰٓ أَبْلُغَ مَجْمَعَ ٱلْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا﴾ [٦٠]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا: میں چلتا رہوں گا یہاں تک کہ دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچ جاؤں یا پھر میں مدتوں چلتا ہی رہوں گا'' کا بیان

زَمَانًا وَجَمْعُهُ أَحْقَابٌ.

حُقُبٌ کی جمع احقاب ہے۔ اس کے معنی ہیں: زمانۂ دراز۔

٤٧٢٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ، حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَسُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا، فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: إِنَّ لِي عَبْدًا بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ مُوسَى: يَا رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ؟ قَالَ: تَأْخُذُ مَعَكَ حُوتًا فَتَجْعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ، فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ، فَأَخَذَ حُوتًا، فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ، ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ، حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا

[4725] حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے: خضر کے ساتھی حضرت موسیٰ وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اللہ کا دشمن غلط کہتا ہے۔ مجھے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا، انھوں نے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ اس دوران میں آپ سے پوچھا گیا: لوگوں میں زیادہ عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں سب سے بڑا عالم ہوں۔ اس بات پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوئے کیونکہ انھوں نے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ دو دریاؤں کے سنگم پر میرا ایک بندہ ہے جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! میں اس سے ملاقات کس طرح کر سکتا ہوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے ساتھ ایک مچھلی لے لو اور اسے زنبیل میں رکھ لو۔ جہاں

فَنَامَا، وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ، فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ ﴿فَٱتَّخَذَ سَبِيلَهُۥ فِى ٱلْبَحْرِ سَرَبًا﴾ [٦١] وَأَمْسَكَ اللهُ عَنِ الْحُوتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلَ الطَّاقِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ صَاحِبُهُ أَنْ يُخْبِرَهُ بِالْحُوتِ، فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتَهُمَا، حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ: ﴿ءَاتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا﴾ [٦٢] - قَالَ: وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَا الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللهُ بِهِ - فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ: ﴿أَرَءَيْتَ إِذْ أَوَيْنَآ إِلَى ٱلصَّخْرَةِ فَإِنِّى نَسِيتُ ٱلْحُوتَ وَمَآ أَنسَىٰنِيهُ إِلَّا ٱلشَّيْطَٰنُ أَنْ أَذْكُرَهُۥ وَٱتَّخَذَ سَبِيلَهُۥ فِى ٱلْبَحْرِ عَجَبًا﴾ [٦٣] قَالَ: فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلِمُوسٰى وَلِفَتَاهُ عَجَبًا. فَقَالَ مُوسٰى: ﴿ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَٱرْتَدَّا عَلَىٰٓ ءَاثَارِهِمَا قَصَصًا﴾ [٦٤] قَالَ: رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتّٰى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى ثَوْبًا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسٰى فَقَالَ الْخَضِرُ: وَأَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ؟ قَالَ: أَنَا مُوسٰى، قَالَ: مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ أَتَيْتُكَ، لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا، قَالَ: ﴿إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِىَ صَبْرًا﴾ [٦٧] يَا مُوسٰى! إِنِّي عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ، وَأَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَكَ اللهُ لَا أَعْلَمُهُ، فَقَالَ مُوسٰى: ﴿سَتَجِدُنِىٓ إِن شَآءَ ٱللَّهُ صَابِرًا وَلَآ أَعْصِى لَكَ أَمْرًا﴾ [٦٩] فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ: ﴿فَإِنِ ٱتَّبَعْتَنِى فَلَا تَسْـَٔلْنِى عَن شَىْءٍ حَتَّىٰٓ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا﴾ [٧٠]. فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ

وہ گم ہو جائے، میرا وہ بندہ وہیں آپ سے ملے گا، چنانچہ انھوں نے ایک مچھلی لی اور اسے زنبیل میں رکھا، پھر عازم سفر ہوئے۔ ان کے ساتھ ان کے خادم یوشع بن نون بھی تھے۔ جب یہ دونوں چٹان کے پاس آئے تو وہاں سر رکھ کر سو گئے۔ اتنے میں مچھلی زنبیل میں حرکت کرنے لگی، پھر باہر کود کر اس نے دریا میں اپنا راستہ سرنگ کی صورت میں بنا لیا۔ مچھلی جہاں گری تھی اللہ تعالیٰ نے پانی کے بہاؤ کو روک لیا اور مچھلی کے لیے ایک طاق کی طرح راستہ بن گیا۔ جب موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو ان کے خادم انھیں مچھلی کا واقعہ بتانا بھول گئے۔ وہ دونوں باقی دن رات چلتے رہے حتی کہ دوسرے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا: ''اب ہمارا ناشتہ لاؤ، ہمیں تو اس سفر نے بہت تھکا دیا ہے۔'' موسیٰ علیہ السلام نے تھکان اس وقت محسوس کی جب اس جگہ سے آگے گزر گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا تھا۔ اب ان کے خادم نے ان سے کہا: ''بھلا آپ نے دیکھا جب ہم اس چٹان کے پاس جا کر ٹھہرے تھے تو میں (تمھیں) مچھلی (کا واقعہ) بتانا بھول گیا اور وہ مجھے صرف شیطان نے بھلوایا کہ میں (آپ سے) اس کا ذکر کروں۔ اس نے تو عجیب طریقے سے دریا میں اپنا راستہ بنا لیا تھا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مچھلی نے تو دریا میں اپنا راستہ لیا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کو راستہ کے نشانات دیکھ کر تعجب ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''یہی تو وہ جگہ تھی جس کی ہمیں تلاش تھی، چنانچہ وہ دونوں اپنے نقش قدم پر چلتے چلتے آخر اس چٹان تک پہنچ گئے۔'' وہاں انھوں نے دیکھا کہ ایک صاحب کپڑا لپیٹے (لیٹے) ہوئے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انھیں سلام کیا۔ حضرت خضر نے کہا: تمھاری اس سرزمین میں سلام کیسے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا تعارف کرایا کہ میں موسیٰ

الْبَحْرِ ، فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ ، فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ لَمْ يَفْجَأْ إِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ بِالْقَدُومِ، فَقَالَ لَهُ مُوسٰى : قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلٰى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا ﴿لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا﴾ [٧١]. قَالَ : ﴿أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ [٧٢] قَالَ : ﴿لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا﴾ [٧٣] - قَالَ : وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : - وَكَانَتِ الْأُولٰى مِنْ مُوسٰى نِسْيَانًا ، - قَالَ : - وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً، فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ : مَا عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هٰذَا الْبَحْرِ، ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ. فَبَيْنَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ بَصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَأَخَذَ الْخَضِرُ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ ، فَقَالَ لَهُ مُوسٰى : ﴿أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا﴾ [٧٤] قَالَ : ﴿أَلَمْ أَقُل لَّكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ [٧٥] قَالَ : وَهٰذَا أَشَدُّ مِنَ الْأُولٰى قَالَ : ﴿إِن سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِن لَّدُنِّي عُذْرًا﴾ [٧٦] ﴿فَانطَلَقَا حَتَّىٰٓ إِذَآ أَتَيَآ أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَآ أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَن يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَن يَنقَضَّ﴾ - قَالَ : مَائِلٌ - فَقَامَ الْخَضِرُ ﴿فَأَقَامَهُ﴾ بِيَدِهِ، فَقَالَ مُوسٰى : قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا ، ﴿لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا﴾ [٧٧].

ہوں۔ انھوں نے فرمایا: موسیٰ، جو بنی اسرائیل کے ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، میں تمھارے پاس اس لیے آیا ہوں تاکہ آپ مجھے وہ رشد و ہدایت کی تعلیم دیں جس کی آپ کو تعلیم دی گئی ہے۔ حضرت خضر نے کہا: ''اے موسیٰ! آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔'' اللہ تعالیٰ نے مجھے جو علم دیا ہے وہ آپ نہیں جانتے اور جو علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے وہ میں نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے۔ اور میں کسی معاملے میں آپ کے خلاف نہیں کروں گا۔'' حضرت خضر نے کہا: ''اگر آپ میرے ساتھ چلنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرنا حتی کہ میں خود اس کا حال بیان کرنا شروع کروں۔'' اب یہ دونوں سمندر کے کنارے کنارے روانہ ہوئے، اتنے میں ایک کشتی گزری، انھوں نے کشتی والوں سے بات کی کہ انھیں بھی اس پر سوار کرلیں۔ انھوں نے حضرت خضر کو پہچان لیا اور کسی کرائے کے بغیر انھیں سوار کرلیا۔ جب یہ دونوں کشتی میں بیٹھ گئے تو حضرت خضر نے تیشے سے کشتی کے تختوں سے ایک تختہ باہر نکال دیا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دیکھا تو حضرت خضر سے فرمایا کہ ان لوگوں نے ہمیں کرائے کے بغیر کشتی میں سوار کیا اور تم نے قصداً اس کا تختہ توڑ ڈالا'' تاکہ کشتی میں سوار لوگوں کو غرق کردو، بلاشبہ آپ نے بہت ہولناک اور ناگوار کام کیا ہے۔'' حضرت خضر نے کہا: ''میں نے تمھیں پہلے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کرسکو گے۔'' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''جو بات میں بھول گیا تھا، اس پر آپ مجھے معاف کر دیں اور میرے معاملے میں مجھ پر تنگی نہ کریں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: واقعی پہلی دفعہ موسیٰ علیہ السلام نے بھول کر انھیں ٹوکا تھا۔ اس دوران میں ایک چڑیا آئی

قَالَ : ﴿هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا﴾ [۷۸-۸۲] - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - : وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ اللهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا» .

اور اس نے کشتی کے کنارے بیٹھ کر دریا میں ایک مرتبہ اپنی چونچ ماری۔ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: میرے اور آپ کے علم کی حیثیت اللہ کے علم کے مقابلے میں اس سے زیادہ نہیں جتنا اس چڑیا نے سمندر سے پانی کم کیا ہے۔ پھر وہ دونوں کشتی سے اتر گئے۔ ابھی وہ سمندر کے کنارے کنارے جا رہے تھے کہ حضرت خضر نے ایک بچے کو دیکھا جو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضرت خضر نے اپنے ہاتھ سے اس کا سر پکڑا اور اس کے تن سے جدا کر دیا اور اسے مار دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا: ''آپ نے ایک بے گناہ اور معصوم جان کو بغیر کسی جان کے بدلے مار دیا ہے، یقیناً آپ نے انتہائی ناپسندیدہ کام کیا ہے۔'' حضرت خضر نے کہا: ''میں نے تمھیں نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے۔'' راوی نے کہا: یہ کام تو پہلے سے بھی زیادہ سخت تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آخر اس مرتبہ بھی معذرت کر لی کہ ''اگر میں نے اس کے بعد پھر آپ سے کوئی سوال کیا تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھیے گا، آپ میرا بار بار عذر سن چکے ہیں۔ پھر دونوں روانہ ہوئے یہاں تک کہ ایک بستی میں پہنچے اور بستی والوں سے کہا: ہمیں اپنا مہمان بنا لو، لیکن انھوں نے میزبانی سے انکار کر دیا۔ پھر انھیں بستی میں ایک دیوار دکھائی دی جو بس گرنے ہی والی تھی، یعنی وہ جھک رہی تھی۔'' حضرت خضر کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ سے دیوار کو سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ہم ان لوگوں کے پاس آئے اور ان سے مہمانی کا مطالبہ کیا لیکن انھوں نے ہماری میزبانی سے صاف انکار کر دیا ''اگر آپ چاہتے تو دیوار سیدھی کرنے پر اجرت لے سکتے تھے۔'' حضرت خضر نے کہا: ''یہ میری اور آپ کی جدائی کا وقت ہے...... اب یہ حقیقت ہے ان معاملات کی جن پر

آپ صبر نہیں کر سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہماری یہ خواہش تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام صبر سے کام لیتے تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے مزید واقعات ہم سے بیان کرتا۔

قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ (وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا) وَكَانَ يَقْرَأُ (وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَّكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ). [راجع: ٧٤]

سعید بن جبیر نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس طرح آیت کی تلاوت کرتے تھے: ''کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی چھین لیتا تھا۔'' اور اس آیت کی بھی یوں تلاوت کرتے تھے: ''اور وہ بچہ تو کافر تھا جبکہ اس کے والدین مومن تھے۔''

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا﴾ [٦١]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب وہ دونوں دریاؤں کے سنگم پر پہنچے تو اپنی مچھلی بھول گئے، پھر اس مچھلی نے دریا میں کود کر اپنا راستہ بنا لیا'' کا بیان

مَذْهَبًا، يَسْرُبُ: يَسْلُكُ، وَمِنْهُ: ﴿وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ﴾ [الرعد: ١٠].

سربًا کے معنی ہیں: جانے کا راستہ، یَسْرُبُ بمعنی یَسْلُکُ ہے۔ اسی سے سَارِبٌ بِالنَّهَارِ ماخوذ ہے، یعنی دن میں راستہ چلنے والا۔

٤٧٢٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ - يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدٍ - قَالَ: إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهِ. إِذْ قَالَ: سَلُونِي، قُلْتُ: أَيْ أَبَا عَبَّاسٍ! جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاءَكَ إِنَّ بِالْكُوفَةِ رَجُلًا قَاصًّا يُقَالُ لَهُ: نَوْفٌ، يَزْعُمُ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ - أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ لِي: قَالَ: قَدْ كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ، وَأَمَّا يَعْلَى فَقَالَ لِي: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - حَدَّثَنِي

[4726] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے گھر ان کی خدمت میں حاضر تھے، انھوں نے فرمایا: مجھ سے کوئی سوال کرو۔ میں نے عرض کی: ابو عباس! اللہ تعالیٰ آپ پر مجھے قربان کرے! کوفہ میں ایک آدمی واعظ ہے، جسے نوف کہا جاتا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کرنے والے موسیٰ بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں تھے۔ یہ سن کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کا دشمن غلط کہتا ہے کیونکہ مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت موسیٰ رسول اللہ علیہ السلام نے ایک دن لوگوں کو ایسا وعظ کیا کہ لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور

أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مُوسٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ: ذَكَّرَ النَّاسَ يَوْمًا حَتّٰى إِذَا فَاضَتِ الْعُيُونُ وَرَقَّتِ الْقُلُوبُ، وَلّٰى فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللهِ! هَلْ فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنْكَ؟ قَالَ: لَا، فَعُتِبَ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَى اللهِ، قِيلَ: بَلٰى، قَالَ: أَيْ رَبِّ، فَأَيْنَ؟ قَالَ: بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ، قَالَ: أَيْ رَبِّ اجْعَلْ لِّي عَلَمًا أَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ - فَقَالَ لِي عَمْرٌو: قَالَ: «حَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحُوتُ»، وَقَالَ لِي يَعْلٰى: «قَالَ: خُذْ حُوتًا مَّيِّتًا حَيْثُ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ - فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ فَقَالَ لِفَتَاهُ: لَا أُكَلِّفُكَ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنِي بِحَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحُوتُ، قَالَ: مَا كَلَّفْتَ كَثِيرًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَىٰهُ﴾ [٦٠]، يُوشَعَ بْنِ نُونٍ - لَيْسَتْ عَنْ سَعِيدٍ - قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ فِي ظِلِّ صَخْرَةٍ فِي مَكَانٍ ثَرْيَانَ، إِذْ تَضَرَّبَ الْحُوتُ وَمُوسٰى نَائِمٌ، فَقَالَ فَتَاهُ: لَا أُوقِظُهُ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْقَظَ، فَنَسِيَ أَنْ يُخْبِرَهُ، وَتَضَرَّبَ الْحُوتُ حَتّٰى دَخَلَ الْبَحْرَ، فَأَمْسَكَ اللهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْبَحْرِ حَتّٰى كَأَنَّ أَثَرَهُ فِي حَجَرٍ - قَالَ لِي عَمْرٌو هٰكَذَا كَانَ أَثَرُهُ فِي حَجَرٍ وَحَلَّقَ بَيْنَ إِبْهَامَيْهِ وَالَّتِي تَلِيَانِهِمَا - ﴿لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا﴾ [٦٢] قَالَ: قَدْ قَطَعَ اللهُ عَنْكَ النَّصَبَ - لَيْسَتْ هٰذِهِ عَنْ سَعِيدٍ أُخْبِرَهُ - فَرَجَعَا فَوَجَدَا خَضِرًا - قَالَ لِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَلٰى طِنْفِسَةٍ

دل پسیج گئے۔ جب آپ واپس جانے لگے تو ایک شخص نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا دنیا میں آپ سے بڑا کوئی عالم ہے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق اظہار خفگی فرمایا کیونکہ انھوں نے علم کی نسبت اللہ کی طرف نہیں کی تھی۔ ان سے کہا گیا: کیوں نہیں؟ بلکہ آپ سے بڑھ کر ایک عالم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! وہ کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دو دریاؤں کے سنگم پر۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے پروردگار! میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما دے جس کے ذریعے سے میں اسے معلوم کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جہاں تم سے مچھلی جدا ہو جائے، یعنی ایک مردہ مچھلی لو، جہاں اس مچھلی میں جان پڑ جائے وہ اس جگہ ہوں گے، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی ساتھ لے لی اور اسے اپنی زنبیل میں رکھ لیا۔ آپ نے اپنے خادم (یوشع) سے فرمایا: میں تمھیں بس اتنی تکلیف دیتا ہوں کہ جب یہ مچھلی زنبیل سے نکل کر چل دے تو مجھے مطلع کرنا۔ خادم نے کہا: یہ کون سی بڑی تکلیف ہے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد: وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ. میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے...... یہ خادم رفیق سفر حضرت یوشع بن نون تھے۔ سعید بن جبیر نے اس کا نام نہیں لیا...... پھر موسیٰ علیہ السلام ایک چٹان کے سائے میں ٹھہر گئے جہاں نمی اور ٹھنڈک تھی۔ اس وقت مچھلی نے حرکت کی اور دریا میں کود گئی جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت سو رہے تھے۔ خادم نے کہا: اس وقت آپ کو جگانا مناسب نہیں لیکن جب موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو وہ انھیں مچھلی کا حال کہنا بھول گئے۔ اس دوران میں مچھلی حرکت کر کے دریا میں کود گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے کودنے کی جگہ پانی کا بہاؤ روک دیا اور مچھلی کا نشان اس پتھر پر بن گیا جس کے اوپر سے گزر کر گئی

خَضْرَاءَ عَلٰى كَبِدِ الْبَحْرِ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: مُسَجًّى بِثَوْبِهِ: قَدْ جَعَلَ طَرَفَهُ تَحْتَ رِجْلَيْهِ وَطَرَفَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ - فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسٰى، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ: هَلْ بِأَرْضِي مِنْ سَلَامٍ؟ مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا مُوسٰى، قَالَ: مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا، قَالَ: أَمَا يَكْفِيكَ أَنَّ التَّوْرَاةَ بِيَدَيْكَ وَأَنَّ الْوَحْيَ يَأْتِيكَ يَا مُوسٰى؟ إِنَّ لِي عِلْمًا لَا يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَعْلَمَهُ وَإِنَّ لَكَ عِلْمًا لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أَعْلَمَهُ، فَأَخَذَ طَائِرٌ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ، وَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا عِلْمِي وَمَا عِلْمُكَ فِي جَنْبِ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا كَمَا أَخَذَ هٰذَا الطَّائِرُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ، حَتّٰى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ وَجَدَا مَعَابِرَ صِغَارًا تَحْمِلُ أَهْلَ هٰذَا السَّاحِلِ إِلٰى أَهْلِ هٰذَا السَّاحِلِ الْآخَرِ عَرَفُوهُ، فَقَالُوا: عَبْدُ اللّٰهِ الصَّالِحُ - قَالَ: قُلْنَا لِسَعِيدٍ: خَضِرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ - لَا نَحْمِلُهُ بِأَجْرٍ فَخَرَقَهَا وَوَتَدَ فِيهَا وَتِدًا، قَالَ مُوسٰى: ﴿أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا﴾ [٧١] - قَالَ مُجَاهِدٌ: مُنْكَرًا - قَالَ: ﴿أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ [٧٢] كَانَتِ الْأُولٰى نِسْيَانًا، وَالْوُسْطٰى شَرْطًا، وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا. قَالَ: ﴿لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا﴾ [٧٣] ﴿لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهُ﴾ [٧٤]

تھی..... عمرو بن دینار نے مجھ (ابن جریج) سے بیان کیا کہ اس کا نشان پتھر پہ بن گیا۔ اور انھوں نے دونوں انگوٹھوں اور شہادت کی انگلیوں کو جوڑ کر ایک حلقے کی طرح پتھر پر پڑے ہوئے نشان کو نمایاں کیا..... (بیدار ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام باقی دن اور باقی رات چلتے رہے۔) آخر کہنے لگے: ''ہمیں اس سفر میں تھکن ہو رہی ہے۔'' ان کے خادم نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کی تھکن کو دور کر دیا ہے..... یہ الفاظ سعید بن جبیر کی روایت میں نہیں ہیں..... اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم دونوں واپس لوٹے اور وہاں حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی جو دریا کے درمیان میں ایک چھوٹے سے سبز زین پوش پر تشریف رکھتے تھے۔ حضرت سعید بن جبیر نے اپنی روایت میں یوں بیان کیا کہ وہ اپنے کپڑے سے تمام جسم لپیٹے ہوئے تھے۔ کپڑے کا ایک کنارہ ان کے پاؤں کے نیچے تھا اور دوسرا سر کے تلے تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہاں پہنچ کر سلام کیا تو حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھایا اور فرمایا: میری اس سرزمین میں سلام کا رواج کہاں سے آ گیا؟ آپ کون ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں موسیٰ ہوں۔ انھوں نے پوچھا: بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ انھوں نے پوچھا: آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ جو ہدایت کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے وہ مجھے بھی سکھا دیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: کیا آپ کو یہ کافی نہیں کہ تورات آپ کے پاس ہے اور آپ کے پاس وحی آتی ہے؟ اے موسیٰ! میرے پاس علم ہے، آپ کے لیے اس کو پورا جاننا مناسب نہیں اور آپ کے پاس علم ہے، میرے لیے مناسب نہیں کہ میں وہ سارا سیکھوں۔ اس دوران میں ایک چڑیا نے اپنی چونچ سے دریا کا پانی لیا

تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرا اور آپ کا علم اللہ کے علم کے مقابلے میں اس سے زیادہ نہیں جتنا اس چڑیا نے دریا کا پانی اپنی چونچ میں لیا ہے۔ بہرحال کشتی پر چڑھتے وقت انھوں نے چھوٹی چھوٹی کشتیاں دیکھیں جو ایک کنارے والوں کو دوسرے کنارے پر لے جا کر چھوڑ آتی تھیں۔ ملاحوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان لیا اور کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں۔ ہم نے سعید بن جبیر سے کہا: انھوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچانا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں، کشتی والوں نے کہا: ہم ان سے کرایہ نہیں لیں گے لیکن حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کا تختہ توڑ دیا اور اس کی جگہ میخیں گاڑ دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ نے کشتی کا تختہ اس لیے نکالا ہے تاکہ کشتی میں سوار لوگوں کو غرق کر دیں۔ بلاشبہ آپ نے بڑا ناگوار کام کیا ہے۔'' مجاہد نے کہا: اِمْرًا کے معنی ہیں: مُنْكَرًا۔ یہ سن کر حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: ''میں نے پہلے ہی نہ کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔'' موسیٰ کا پہلا سوال بھولنے کی وجہ سے تھا لیکن دوسرا بطور شرط اور تیسرا قصداً بطور اعتراض تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''جو میں بھول گیا ہوں اس کے بارے میں مجھ سے مؤاخذہ نہ کریں اور میرے معاملے میں مجھے تنگی میں نہ ڈالیں۔ پھر انھیں ایک بچہ ملا تو (حضرت خضر علیہ السلام نے) اسے قتل کر دیا۔''

- قَالَ يَعْلَى: قَالَ سَعِيدٌ -: وَجَدَ غِلْمَانًا يَلْعَبُونَ فَأَخَذَ غُلَامًا كَافِرًا ظَرِيفًا، فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ بِالسِّكِّينِ قَالَ: ﴿أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ﴾: لَمْ تَعْمَلْ بِالْحِنْثِ - وَابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأَهَا: ﴿زَكِيَّةً﴾، (زَاكِيَةً) زَاكِيَةً: مُسْلِمَةً، كَقَوْلِكَ: غُلَامًا زَكِيًّا - فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا

حضرت سعید بن جبیر نے اس کی تفصیل بیان کی کہ حضرت خضر علیہ السلام کو چند بچے ملے جو کھیل رہے تھے۔ انھوں نے ان بچوں میں سے ایک بچے کو پکڑا جو کافر اور چالاک تھا اور اسے لٹا کر چھری سے ذبح کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''آپ نے بلاوجہ ایک بے گناہ بچے کو قتل کر دیا'' حالانکہ اس نے کوئی برا کام نہیں کیا تھا۔ حضرت ابن عباس

﴿يُرِيدُ أَن يَنقَضَّ فَأَقَامَهُ﴾ [٧٧] - قَالَ سَعِيدٌ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَهُ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلٰى: حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ: فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ - ﴿لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا﴾ - قَالَ سَعِيدٌ: أَجْرًا نَأْكُلُهُ - ﴿وَكَانَ وَرَآءَهُم مَّلِكٌ﴾ [٧٩]: وَكَانَ أَمَامَهُمْ؛ قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ: (أَمَامَهُمْ مَلِكٌ). يَزْعُمُونَ عَنْ غَيْرِ سَعِيدٍ: أَنَّهُ هُدَدُ بْنُ بُدَدَ، [وَ]الْغُلَامُ الْمَقْتُولُ، يَزْعُمُونَ: اسْمُهُ حَيْسُورُ - ﴿مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا﴾ فَأَرَدْتُ إِذَا هِيَ مَرَّتْ بِهِ أَنْ يَدَعَهَا لِعَيْبِهَا، فَإِذَا جَاوَزُوا أَصْلَحُوهَا فَانْتَفَعُوا بِهَا - وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: سَدُّوهَا بِقَارُورَةٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: بِالْقَارِ - ﴿كَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ﴾ [٨٠]: وَكَانَ كَافِرًا. ﴿فَخَشِينَآ أَن يُرْهِقَهُمَا طُغْيَٰنًا وَكُفْرًا﴾ أَنْ يَحْمِلَهُمَا حُبُّهُ عَلٰى أَنْ يُتَابِعَاهُ عَلٰى دِينِهِ؛ ﴿فَأَرَدْنَآ أَن يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكَوٰةً﴾ [٨١]: لِقَوْلِهِ: ﴿أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً﴾ [٧٤] ﴿وَأَقْرَبَ رُحْمًا﴾ [٨١]: هُمَا بِهِ أَرْحَمُ مِنْهُمَا بِالْأَوَّلِ الَّذِي قَتَلَ خَضِرٌ». وَزَعَمَ غَيْرُ سَعِيدٍ أَنَّهُمَا أُبْدِلَا جَارِيَةً. وَأَمَّا دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ فَقَالَ: عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ: إِنَّهَا جَارِيَةٌ. [راجع: ٧٤]

ؓ اس مقام پر لفظ زَكِيَّةً کو زَاكِيَة پڑھا کرتے تھے۔ اس کے معنی مسلمان کے ہیں جیسا کہ غُلَامًا زَكِيًّا کو نفس زکیہ کہا جاتا ہے۔ پھر وہ دونوں بزرگ آگے بڑھے تو ایک دیوار پر نظر پڑی ''جو بس گرنے ہی والی تھی۔ خضر (علیہ السلام) نے اسے درست کر دیا۔'' حضرت سعید بن جبیر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا ''اس طرح'' یعنی حضرت خضر علیہ السلام نے دیوار پر ہاتھ پھیر کر اسے ٹھیک کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے سکتے تھے۔'' سعید بن جبیر نے اس کی تشریح کی کہ اجرت جسے ہم کھا سکتے تھے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے وَكَانَ وَرَاءَ هُمْ مَّلِكٌ کو وَكَانَ اَمَامَهُمْ ...... پڑھا ہے، یعنی ان کے آگے ایک بادشاہ تھا۔ سعید بن جبیر کے علاوہ دوسروں کی روایت میں اس بادشاہ کا نام ہدد بن بدد ہے اور جس بچے کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا اس کا نام لوگ حَيْسُور بیان کرتے ہیں۔ ''وہ بادشاہ ہر (نئی) کشتی کو زبردستی چھین لیا کرتا تھا'' اس لیے میں نے چاہا کہ جب یہ کشتی اس کے سامنے سے گزرے تو اس کے اس عیب کی وجہ سے اسے نہ چھینے۔ پھر جب کشتی والے اس بادشاہ کی سلطنت سے گزر جائیں گے تو وہ خود اسے ٹھیک کر لیں گے اور اسے کام میں لاتے رہیں گے۔ بعض نے کہا: انھوں نے کشتی کو پھر سیسہ پگھلا کر جوڑ لیا تھا اور کچھ کہتے ہیں کہ تارکول سے سوراخ بند کر لیا تھا۔ (اور جس بچے کو قتل کر دیا تھا تو) ''اس کے والدین مومن تھے'' جبکہ بچہ کافر تھا، اس لیے ہمیں ڈر تھا کہ کہیں وہ انھیں بھی کفر میں مبتلا نہ کر دے، اس طرح کہ وہ لڑکے کی محبت میں گرفتار ہو کر اس کے دین کی پیروی کر لیں گے'' اس لیے ہم نے یہ ارادہ کیا کہ ان کا رب اس سے بہتر بچہ ان کو عنایت کر دے جو پاکباز (اور صلہ رحمی کرنے والا ہو)۔ (یہ جواب

ہے اس کا کہ) "تو نے ایک بے قصور جان کو قتل کر دیا۔" وَاَقْرَبَ رُحْمًا کے معنی ہیں کہ اس کے والدین اس بچے پر جواب اللہ انھیں دے گا پہلے بچے سے زیادہ مہربان ہوں گے جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا تھا۔" حضرت سعید بن جبیر نے کہا کہ اس کے والدین کو اس بچے کے بدلے ایک لڑکی دی گئی تھی۔ داود بن عاصم، کئی ایک راویوں سے نقل کرتے ہیں کہ وہ لڑکی ہی تھی۔

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَىٰهُ ءَاتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿قَصَصًا﴾ [٦٢-٦٤]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: "جب یہ دونوں وہاں سے آگے بڑھے تو موسیٰ نے اپنے نوجوان (خادم) سے کہا: لاؤ ہمارا دن کا کھانا، ہمیں تو اپنے اس سفر میں سخت تکلیف اٹھانا پڑی ہے......" کا بیان

﴿صُنْعًا﴾ [١٠٤]: عَمَلًا. ﴿حِوَلًا﴾ [١٠٨]: تَحَوُّلًا. ﴿قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَىٰٓ ءَاثَارِهِمَا قَصَصًا﴾ [٦٤]. ﴿نُكْرًا﴾ [٧٤]: دَاهِيَةً. ﴿يَنْقَضَّ﴾ [٧٧]: يَنْقَاضُ كَمَا يَنْقَاضُ السِّنُّ. لَتَخِذْتَ وَاتَّخَذْتَ وَاحِدٌ. ﴿رُحْمًا﴾ [٨١]: مِنَ الرُّحْمِ، وَهِيَ أَشَدُّ مُبَالَغَةً مِنَ الرَّحْمَةِ، وَيُظَنُّ أَنَّهُ مِنَ الرَّحِيمِ، وَتُدْعَى مَكَّةُ أُمَّ رُحْمٍ أَيْ: الرَّحْمَةُ تَنْزِلُ بِهَا.

صُنْعًا عمل کے معنی میں ہے۔ حِوَلًا کے معنی پھر جانا ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: "یہی تو وہ چیز تھی جس کی ہمیں تلاش تھی، چنانچہ وہ دونوں الٹے پاؤں لوٹے۔" نُكْرًا کے معنی ہیں: عجیب بات۔ يَنْقَضَّ اور يَنْقَاضُ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں، جیسے کہا جاتا ہے: يَنْقَاضُ السِّنُّ، یعنی دانت گر رہا ہے۔ لَتَخِذْتَ اور اِتَّخَذْتَ دو روایات ہیں اور دونوں کے معنی ایک ہیں۔ رُحْمًا رُحم سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں: بہت رحمت، گویا یہ مبالغہ ہے رحمت سے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ لفظ رحیم سے نکلا ہے، اس لیے مکہ کو اُم رُحْم کہا جاتا ہے کیونکہ وہاں پروردگار کی بہت رحمت اترتی ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: ﴿قَالَ أَرَءَيْتَ إِذْ أَوَيْنَآ إِلَى ٱلصَّخْرَةِ﴾ إِلَى آخِرِهِ [٦٣-٨٢].

باب: ارشاد باری تعالیٰ: "نوجوان (خادم) نے جواب دیا: کیا آپ نے دیکھا تھا جب ہم چٹان سے ٹیک لگا کر آرام کر رہے تھے......"

٤٧٢٧ - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي

[4727] حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے،

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ: أَنَّ مُوسٰى نَبِيُّ اللهِ لَيْسَ بِمُوسَى الْخَضِرِ، فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ، حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَامَ مُوسٰى خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقِيلَ لَهُ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ قَالَ: أَنَا. فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ، وَأَوْحٰى إِلَيْهِ: بَلٰى عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، قَالَ: أَيْ رَبِّ! كَيْفَ السَّبِيلُ إِلَيْهِ؟ قَالَ: تَأْخُذُ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَّ الْحُوتَ فَاتَّبِعْهُ. قَالَ: فَخَرَجَ مُوسٰى وَمَعَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ، وَمَعَهُمَا الْحُوتُ، حَتّٰى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَنَزَلَا عِنْدَهَا. قَالَ: فَوَضَعَ مُوسٰى رَأْسَهُ فَنَامَ، - قَالَ سُفْيَانُ: وَفِي حَدِيثِ غَيْرِ عَمْرٍو قَالَ: وَفِي أَصْلِ الصَّخْرَةِ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا: الْحَيَاةُ، لَا يُصِيبُ مِنْ مَائِهَا شَيْءٌ إِلَّا حَيِيَ، فَأَصَابَ الْحُوتَ مِنْ مَاءِ تِلْكَ الْعَيْنِ - قَالَ: فَتَحَرَّكَ وَانْسَلَّ مِنَ الْمِكْتَلِ فَدَخَلَ الْبَحْرَ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مُوسٰى ﴿قَالَ لِفَتَىٰهُ ءَاتِنَا غَدَآءَنَا﴾ الْآيَةَ [٦٢]. قَالَ: وَلَمْ يَجِدِ النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ مَا أُمِرَ بِهِ، قَالَ لَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ: ﴿أَرَءَيْتَ إِذْ أَوَيْنَآ إِلَى ٱلصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ ٱلْحُوتَ﴾ الْآيَةَ [٦٣]. قَالَ: فَرَجَعَا يَقُصَّانِ فِي آثَارِهِمَا فَوَجَدَا فِي الْبَحْرِ كَالطَّاقِ - مَمَرَّ الْحُوتِ -، فَكَانَ لِفَتَاهُ عَجَبًا وَلِلْحُوتِ سَرَبًا.

انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کی: نوف بکالی کہتا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے رسول تھے وہ موسیٰ نہیں تھے جو حضرت خضر علیہ السلام سے ملے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کے دشمن نے غلط بات کہی ہے۔ ہم سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو وعظ کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا: سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر عتاب کیا کیونکہ انھوں نے علم کی نسبت اللہ کی طرف نہیں کی تھی۔ اور اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ دو دریاؤں کے سنگم پر رہتا ہے وہ تم سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! ان تک پہنچنے کا کیا طریقہ ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک مچھلی زنبیل میں ساتھ لے لو، پھر وہ مچھلی جہاں گم ہو جائے وہیں انھیں تلاش کرو۔ الغرض موسیٰ علیہ السلام نکل پڑے اور آپ کے ساتھ آپ کے رفیق سفر یوشع بن نون بھی تھے۔ مچھلی ان کے پاس تھی۔ جب وہ دونوں چٹان تک پہنچے تو وہاں ٹھہر گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا سر وہیں رکھ کر سو گئے...... سفیان نے عمرو کی روایت کے علاوہ دوسری روایت کے حوالے سے بیان کیا کہ اس چٹان کی جڑ میں ایک چشمہ تھا جسے ''حیات'' کہا جاتا تھا، جس چیز پر بھی اس کا پانی پڑتا وہ زندہ ہو جاتی تھی...... اس مچھلی پر اس کا پانی پڑا تو اس کے اندر حرکت پیدا ہوگئی اور وہ زنبیل سے نکل کر دریا میں چلی گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بیدار ہوئے تو ''انھوں نے اپنے ساتھی سے فرمایا ہمارا ناشتہ لاؤ......'' اس سفر کے دوران میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سفر کی تھکاوٹ کا کوئی احساس نہ ہوا۔ جب مقررہ جگہ

سے آگے بڑھے تو تھکاوٹ محسوس کی، تاہم ان کے رفیق سفر یوشع بن نون نے عرض کی: ''آپ نے دیکھا جب ہم چٹان کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے تو میں مچھلی کے متعلق آپ کو آگاہ کرنا بھول گیا.....'' پھر وہ دونوں الٹے پاؤں واپس آئے، دیکھا کہ جہاں مچھلی پانی میں گری تھی وہاں اس کے گزرنے کی جگہ پر طاق کی سی صورت بنی ہوئی تھی۔ مچھلی تو پانی میں چلی گئی تھی لیکن یوشع بن نون کو اس طرح پانی کے رک جانے پر تعجب تھا۔

قَالَ: فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ، إِذَا هُمَا بِرَجُلٍ مُسَجًّى بِثَوْبٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسٰى، قَالَ: وَأَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ!؟ فَقَالَ: أَنَا مُوسٰى، قَالَ: مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا؟ قَالَ لَهُ الْخَضِرُ: يَا مُوسٰى إِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَكَهُ اللهُ لَا أَعْلَمُهُ، وَأَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَنِيهِ اللهُ لَا تَعْلَمُهُ، قَالَ: بَلْ أَتَّبِعُكَ، قَالَ: ﴿فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْـَٔلْنِي عَن شَيْءٍ حَتَّىٰٓ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا﴾ [۷۰]. فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ، فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَعُرِفَ الْخَضِرُ، فَحَمَلُوهُمْ فِي سَفِينَتِهِمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ - يَقُولُ: بِغَيْرِ أَجْرٍ - فَرَكِبَا السَّفِينَةَ.

جب وہ چٹان کے پاس پہنچے تو وہاں ایک بزرگ کو کپڑے میں لپٹا ہوا پایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے سلام کیا تو انھوں نے فرمایا: تمھاری زمین میں سلام کہاں سے آ گیا؟ فرمایا: میں موسیٰ ہوں۔ انھوں نے دریافت کیا: بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ فرمایا: جی ہاں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے مزید کہا: کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ علم ہدایت جو آپ کو دیا گیا ہے وہ آپ مجھے بھی سکھا دیں؟ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: اے موسیٰ! آپ کو اللہ کی طرف سے ایسا علم حاصل ہے جو میں نہیں جانتا اور اسی طرح اللہ کی طرف سے مجھے ایسا علم حاصل ہے جو آپ نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: ''اگر آپ نے میرے ساتھ رہنا ہی ہے تو پھر مجھ سے کسی چیز کے متعلق مت پوچھیں حتی کہ میں خود آپ کو بتانا شروع کروں۔'' چنانچہ دونوں حضرات دریا کے کنارے کنارے روانہ ہوئے۔ ان کے قریب سے ایک کشتی گزری تو حضرت خضر علیہ السلام کو کشتی والوں نے پہچان لیا اور اپنی کشتی میں انھیں بغیر کرائے کے سوار کر لیا۔ وہ دونوں کشتی میں سوار ہو گئے۔

قَالَ: وَوَقَعَ عُصْفُورٌ عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ

اس دوران میں ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر آ بیٹھی اور

فَغَمَسَ مِنْقَارَهُ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ الْخَضِرُ لِمُوسٰى: مَا عِلْمُكَ وَعِلْمِي وَعِلْمُ الْخَلَائِقِ فِي عِلْمِ اللهِ إِلَّا مِقْدَارُ مَا غَمَسَ هٰذَا الْعُصْفُورُ مِنْقَارَهُ.

قَالَ: فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسٰى إِذْ عَمَدَ الْخَضِرُ إِلٰى قَدُومٍ فَخَرَقَ السَّفِينَةَ، فَقَالَ لَهُ مُوسٰى: قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ إِلٰى سَفِينَتِهِمْ (فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ) الْآيَةَ [٧١]. فَانْطَلَقَا إِذَا هُمَا بِغُلَامٍ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَطَعَهُ، قَالَ لَهُ مُوسٰى: ﴿أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا ○ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَأَبَوْا أَن يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَن يَنقَضَّ﴾ [٧٤-٧٧] فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا، فَأَقَامَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسٰى: إِنَّا دَخَلْنَا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا ﴿لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ○ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا﴾» [٧٧، ٧٨] فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَدِدْنَا أَنَّ مُوسٰى صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا». قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ: (وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا. وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا). [راجع: ٧٤]

اس نے اپنی چونچ کو دریا میں ڈالا تو حضرت خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: میرا، تمھارا اور دیگر تمام مخلوق کا علم اللہ کے علم کے مقابلے میں اس سے زیادہ نہیں جتنا اس چڑیا نے اپنی چونچ میں دریا کا پانی لیا ہے۔

پھر یکدم حضرت خضر علیہ السلام نے تیشہ اٹھایا اور کشتی کو توڑ دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ان لوگوں نے کرائے کے بغیر ہمیں اپنی کشتی میں سوار کیا اور آپ نے بدلے میں یہ دیا کہ ان کی کشتی کو توڑ ڈالا تاکہ اس میں سوار تمام مسافر پانی میں ڈوب مریں۔ یقیناً آپ نے انتہائی (نامناسب) کام کیا ہے۔ پھر وہ دونوں آگے بڑھے تو دیکھا کہ ایک بچہ جو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، حضرت خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑا اور اسے جسم سے الگ کر دیا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام بول پڑے: ''آپ نے بلا کسی خون و بدلہ کے ایک معصوم بچے کی جان لے لی۔ یہ تو بہت نازیبا حرکت ہے۔ خضر نے کہا: میں نے آپ سے پہلے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے ...... ''اس بستی والوں نے ان کی میزبانی سے انکار کر دیا۔ پھر اس بستی میں انھیں ایک دیوار دکھائی دی جو بس گرنے ہی والی تھی۔'' حضرت خضر علیہ السلام نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا اور اسے سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ہم اس بستی میں آئے تو انھوں نے ہماری میزبانی سے انکار کر دیا اور ہمیں کھانا بھی نہیں دیا ''اگر آپ چاہتے تو اس کے بدلے میں اجرت لے سکتے تھے۔ حضرت خضر نے فرمایا: یہ میرے اور آپ کے درمیان جدائی کا وقت ہے۔ میں عنقریب آپ کو ان کاموں کی وجہ سے آگاہ کروں گا جن پر آپ نے صبر نہیں کیا۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کاش! موسیٰ علیہ السلام نے صبر کیا ہوتا تو ہمیں اس سلسلے

سے متعلق مزید واقعات بیان کیے جاتے۔" راوی نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یوں پڑھا کرتے تھے: وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْباً۔ اور یہ بھی پڑھا کرتے تھے: وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا......

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا﴾ [١٠٣]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: "آپ کہہ دیں: کیا ہم تمھیں بتائیں کہ لوگوں میں اعمال کے لحاظ سے زیادہ نقصان اٹھانے والے کون ہیں؟" کا بیان

٤٧٢٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبِي: ﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا﴾ هُمُ الْحَرُورِيَّةُ؟ قَالَ: لَا، هُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، أَمَّا الْيَهُودُ فَكَذَّبُوا مُحَمَّدًا ﷺ، وَأَمَّا النَّصَارَى كَفَرُوا بِالْجَنَّةِ وَقَالُوا: لَا طَعَامَ فِيهَا وَلَا شَرَابَ، وَالْحَرُورِيَّةُ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ، وَكَانَ سَعْدٌ يُسَمِّيهِمُ الْفَاسِقِينَ.

[4728] حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے اپنے باپ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اس آیت: قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا کے متعلق سوال کیا کہ ان سے کون لوگ مراد ہیں؟ کیا ان سے مراد خوارج ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ نہیں، بلکہ ان سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ یہود نے حضرت محمد ﷺ کی تکذیب کی اور نصاریٰ نے جنت کا انکار کیا اور کہا کہ اس میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ملے گی۔ خوارج تو وہ ہیں جنھوں نے اللہ کے عہد و میثاق کو توڑا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ انھیں فاسق کہا کرتے تھے۔

(٦) بَابٌ: ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ﴾ الْآيَةَ [١٠٥]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: "یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی آیات اور اس کی ملاقات کا انکار کیا، لہٰذا ان کے سب اعمال برباد ہو گئے" کا بیان

٤٧٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ

[4729] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "قیامت کے دن ایک آدمی قد آور اور موٹا تازہ آئے گا جس کا اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے برابر بھی وزن نہ ہوگا۔ اگر

ﷺ قَالَ: «إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ - وَقَالَ -: اقْرَؤُا: ﴿فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَٰمَةِ وَزْنًا﴾».

اس کی تصدیق کرنا چاہو تو اس آیت کی تلاوت کرو: ''قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔''

وَعَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، مِثْلَهُ.

اس حدیث کو محمد بن عبداللہ نے یحیٰی بن بکیر سے، انھوں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے ابوالزناد سے ویسا ہی بیان کیا ہے۔

(١٩) سُورَةُ كٓهيٰعٓصٓ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 19- تفسیر سورۂ مریم

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ﴾ [٣٨]: اَللهُ يَقُولُهُ - وَهُمُ الْيَوْمَ لَا يَسْمَعُونَ وَلَا يُبْصِرُونَ - ﴿فِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ﴾: يَعْنِي قَوْلَهُ: ﴿أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ﴾: اَلْكُفَّارُ يَوْمَئِذٍ أَسْمَعُ شَيْءٍ وَأَبْصَرُهُ. ﴿لَأَرْجُمَنَّكَ﴾ [٤٦]: لَأَشْتُمَنَّكَ. ﴿وَرِءْيًا﴾ [٧٤]: مَنْظَرًا. وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ: عَلِمَتْ مَرْيَمُ أَنَّ التَّقِيَّ ذُو نُهْيَةٍ حَتّٰى قَالَتْ: ﴿إِنِّيٓ أَعُوذُ بِٱلرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا﴾ [١٨]. وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: ﴿تَؤُزُّهُمْ أَزًّا﴾ [٨٣]: تُزْعِجُهُمْ إِلَى الْمَعَاصِي إِزْعَاجًا. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿إِدًّا﴾ [٩٧]: عِوَجًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وِرْدًا﴾ [٨٦]: عِطَاشًا. ﴿أَثَٰثًا﴾ [٧٤]: مَالًا. ﴿إِدًّا﴾ [٨٩]: قَوْلًا عَظِيمًا. ﴿رِكْزًا﴾ [٩٨]: صَوْتًا. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿غَيًّا﴾ [٥٩]: خُسْرَانًا. ﴿وَبُكِيًّا﴾ [٥٨]: جَمَاعَةُ بَاكٍ. ﴿صِلِيًّا﴾ [٧٠]: صَلِيَ يَصْلَى. ﴿نَدِيًّا﴾ [٧٣] - وَالنَّادِي وَاحِدٌ -: مَجْلِسًا.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج کے دن کافر نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں بلکہ ''کھلی گمراہی میں ہیں'' مطلب یہ ہے کہ کافر قیامت کے دن خوب سنتے اور خوب دیکھتے ہوں گے (مگر اس وقت ان کا سننا اور دیکھنا کوئی فائدہ نہ دے گا)۔ لَاَرْجُمَنَّكَ: میں تجھ پر گالیوں کا پتھراؤ کروں گا۔ وَرِءْيًا کے معنی ہیں: منظر اور ظاہری خوبی۔ ابو وائل نے کہا: حضرت مریم ؑ جانتی تھیں کہ جو پرہیز گار ہوتا ہے وہ صاحب عقل ہوتا ہے اسی لیے انھوں نے کہا تھا: ''اگر تو پرہیز گار ہے تو میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں۔'' سفیان بن عیینہ نے کہا: تَؤُزُّهُمْ اَزًّا کے معنی ہیں: شیاطین ان کو گناہوں پر خوب ابھارتے ہیں۔ امام مجاہد نے کہا: اِدًّا کے معنی ہیں: کج روی اور ٹیڑھی بات۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: وِرْدًا کے معنی ہیں: پیاسے۔ اَثَاثًا سے مراد مال و اسباب ہے۔ اِدًّا کے معنی ہیں: بڑی بات۔ رِكْزًا کے معنی ہیں: بھنک یا آہستہ آواز۔ غَيًّا کے معنی ہیں: نقصان اور خسارہ۔ بُكِيًّا یہ بَاكٍ کی جمع ہے، یعنی رونے والے۔ صِلِيًّا یہ صَلِيَ يَصْلَى سے مصدر ہے،

یعنی داخل ہونا۔ نَدِیًّا اور نَادِی دونوں کے معنی "مجلس" ہیں۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ﴾ [٣٩]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: "انھیں رنج وافسوس (پچھتاوے) کے دن سے خبردار کریں" کا بیان

٤٧٣٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُؤْتَى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ أَمْلَحَ فَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، هٰذَا الْمَوْتُ، وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ، ثُمَّ يُنَادِي: يَا أَهْلَ النَّارِ! فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، هٰذَا الْمَوْتُ، وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ، فَيُذْبَحُ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ! خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ﴾ - وَهٰؤُلَاءِ فِي غَفْلَةٍ أَهْلُ الدُّنْيَا، - وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ».

[4730] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "موت کو ایک ایسے مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا جو سفید اور سیاہ ہو گا۔ پھر ایک آواز دینے والا آواز دے گا: اے اہل جنت! وہ گردنیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھیں گے۔ وہ کہے گا: کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں، یہ موت ہے۔ ان میں سے ہر شخص اسے دیکھ چکا ہو گا۔ پھر وہ منادی کرنے والا آواز دے گا: اے اہل دوزخ! وہ گردنیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھیں گے۔ وہ کہے گا: تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ اس کو پہچانتے ہوئے جواب دیں گے: جی ہاں، یہ موت ہے۔ ان میں سے ہر شخص اسے دیکھ چکا ہو گا۔ پھر اس (مینڈھے) کو ذبح کیا جائے گا اور اعلان کرنے والا آواز دے گا: اے اہل جنت! ہمیشہ جنت میں رہو، تمھارے لیے موت نہیں۔ اور اے اہل دوزخ! تم ہمیشہ دوزخ میں رہو، اب تمھارے لیے موت نہیں۔ آپ نے اس آیت کو پڑھا: ﴿وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِىَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِى غَفْلَةٍ﴾ یعنی دنیا دار غفلت میں پڑے ہیں اور وہ ایمان نہیں لا رہے۔"

فائدہ: واضح رہے کہ یہ اعلان اس وقت کیا جائے گا جب شفاعت کی وجہ سے نجات پانے والے جنت میں جا چکے ہوں گے اور جہنم میں صرف وہی باقی رہ جائیں گے جن کے لیے وہاں ہمیشہ رہنے کا فیصلہ ہو چکا ہو گا، وہ وہاں سے بھاگ نکلنے کی کوشش بھی کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے تعینات کردہ فرشتے انھیں وہاں سے نکلنے نہیں دیں گے اور انھیں جسمانی سزا اور ذہنی کوفت پہنچانے کے لیے نت نئے تجربے کریں گے۔

(۲) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ﴾ [٦٤]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''ہم (فرشتے) نہیں اترتے مگر تیرے رب کے حکم سے۔ جو کچھ ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو ان کے درمیان ہے سب اسی کا ہے'' کا بیان

٤٧٣١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِجِبْرِيلَ: «مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا؟» فَنَزَلَتْ: ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا﴾. [راجع: ٣٢١٨]

[4731] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: ''آپ جتنا ہماری ملاقات کو آیا کرتے ہیں، اس سے زیادہ ملنے کے لیے کیوں نہیں آتے؟ آپ کے لیے کیا چیز باعث رکاوٹ ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''اور ہم تیرے رب کے حکم کے بغیر نہیں اتر سکتے۔ ہمارے آگے اور پیچھے کی کل چیزیں اسی کی ملکیت ہیں۔''

(۳) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا﴾ [٧٧]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے تو مال و اولاد ضرور ہی دیا جائے گا'' کی تفسیر

٤٧٣٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَبَّابًا قَالَ: جِئْتُ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ السَّهْمِيَّ أَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِي عِنْدَهُ فَقَالَ: لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، فَقُلْتُ: لَا، حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ، قَالَ: وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّ لِي هُنَاكَ مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا﴾.

[راجع: ٢٠٩١]

[4732] حضرت خباب بن ارت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں عاص بن وائل سہمی کے پاس اپنا حق لینے کے لیے گیا جو اس کے ذمے تھا تو اس نے کہا: جب تک تم محمد ﷺ سے کفر نہیں کرو گے میں تجھے تیرا حق نہیں دوں گا۔ میں نے کہا: تو مر کر دوبارہ زندہ ہو جائے تب بھی یہ نہیں ہو سکتا۔ اس نے کہا: کیا مرنے کے بعد مجھے دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟ میں نے کہا: ہاں ضرور۔ اس نے کہا: میرے لیے وہاں مال و اولاد ہو گی اور میں تمھارا حق بھی وہیں ادا کردوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو ہماری آیت کا انکار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مجھے مال و اولاد مل کر رہے گا۔''

رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَحَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ.

اس حدیث کو سفیان ثوری، شعبہ، حفص، ابو معاویہ اور وکیع نے بھی حضرت اعمش سے بیان کیا ہے۔

(٤) بَابٌ: ﴿أَطَّلَعَ ٱلْغَيْبَ أَمِ ٱتَّخَذَ عِندَ ٱلرَّحْمَٰنِ عَهْدًا﴾ [٧٨]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''کیا وہ غیب پر مطلع ہے یا وہ رحمٰن کا کوئی وعدہ لے چکا ہے'' کا بیان

قَالَ: مَوْثِقًا.

عَهْدًا کے معنی ہیں: مضبوط اقرار۔

٤٧٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا بِمَكَّةَ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ سَيْفًا، فَجِئْتُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ: لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، قُلْتُ: لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ ﷺ حَتَّى يُمِيتَكَ اللهُ ثُمَّ يُحْيِيكَ، قَالَ: إِذَا أَمَاتَنِيَ اللهُ ثُمَّ بَعَثَنِي وَلِيَ مَالٌ وَوَلَدٌ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَـٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ۝ أَطَّلَعَ ٱلْغَيْبَ أَمِ ٱتَّخَذَ عِندَ ٱلرَّحْمَٰنِ عَهْدًا﴾ قَالَ: مَوْثِقًا. [راجع: ٢٠٩١]

[4733] حضرت خباب بن ارت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مکہ مکرمہ میں آہن گری (لوہار) کا پیشہ کرتا تھا۔ میں نے عاص بن وائل سہمی کی ایک تلوار بنائی۔ میں اس کی اجرت کا تقاضا کرنے کے لیے اس کے پاس آیا تو وہ کہنے لگا: میں اس وقت تک اس کی اجرت نہیں دوں تا آنکہ تم محمد ﷺ کا انکار کردو۔ میں نے کہا: میں تو حضرت محمد ﷺ (کی نبوت) کا انکار نہیں کروں گا یہاں تک اللہ تعالیٰ تجھے مار دے پھر زندہ کردے۔ وہ کہنے لگا: جب اللہ مجھے مار کر دوبارہ زندہ کرے گا تو میرے پاس اس وقت مال و اولاد ہوگی، یعنی اس وقت اجرت ادا کروں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''بھلا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو ہماری آیات کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے آخرت میں مال و اولاد ملے گی۔ کیا یہ غیب پر مطلع ہو گیا ہے یا اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے؟'' عَهْدًا کے معنی ہیں: مضبوط اقرار۔

لَمْ يَقُلِ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ: سَيْفًا، وَلَا مَوْثِقًا.

اشجعی نے بھی اس حدیث کو سفیان ثوری سے بیان کیا ہے لیکن اس میں تلوار بنانے کا ذکر نہیں اور نہ عہد کی تفسیر ہی مذکور ہے۔

(٥) بَابٌ: ﴿كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُۥ مِنَ ٱلْعَذَابِ مَدًّا﴾ [٧٩]

باب: 5- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''ہرگز نہیں، یہ جو بھی کہہ رہا ہے ہم اسے ضرور لکھ لیں گے اور اس کے لیے عذاب بڑھاتے چلے جائیں گے'' کا بیان

٤٧٣٤ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ: سَمِعْتُ أَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ لِي دَيْنٌ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ، قَالَ: فَأَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ: لَا أُعْطِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ: وَاللهِ لَا أَكْفُرُ حَتّٰى يُمِيتَكَ اللهُ ثُمَّ تُبْعَثَ، قَالَ: فَذَرْنِي حَتّٰى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ، فَسَوْفَ أُوتٰى مَالًا وَّوَلَدًا فَأَقْضِيَكَ. فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا﴾. [راجع: ٢٠٩١]

[4734] حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں زمانۂ جاہلیت میں لوہار کا کام کرتا تھا اور عاص بن وائل کے ذمے میرا کچھ قرض تھا۔ میں اس کے پاس اپنا قرض لینے گیا تو وہ کہنے لگا: جب تک تو محمد ﷺ کا انکار نہیں کرے گا، میں تیری اجرت تجھے نہیں دوں گا۔ میں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں حضرت محمد ﷺ کا انکار نہیں کر سکتا تا آنکہ اللہ تعالیٰ تجھے مار دے اور پھر تجھے دوبارہ زندہ کر دے۔ عاص نے کہا: پھر مرنے تک میرا پیچھا چھوڑ دو۔ مرنے کے بعد جب میں دوبارہ زندہ ہوں گا تو مجھے وہاں مال و اولاد ملے گی پھر میں اس وقت تیرا قرض واپس کردوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ......﴾

(٦) بَابٌ: ﴿وَنَرِثُهُۥ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا﴾ [٨٠]

باب: 6- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”اور جن باتوں (مال و اولاد) کے متعلق یہ کہہ رہا ہے، ان کے وارث تو ہم ہوں گے اور یہ اکیلا ہی ہمارے پاس آئے گا۔“ کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ٱلْجِبَالُ هَدًّا﴾ [٩٠]: هَدْمًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اَلْجِبَالُ هَدًّا کے معنی ہیں: پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر گر جائیں گے۔

٤٧٣٥ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا وَّكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ لِي: لَا أَقْضِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، قَالَ: قُلْتُ: لَنْ أَكْفُرَ بِهِ حَتّٰى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ، قَالَ: وَإِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ؟ فَسَوْفَ أَقْضِيكَ إِذَا رَجَعْتُ إِلٰى مَالٍ وَّوَلَدٍ،

[4735] حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں پہلے لوہار تھا اور عاص بن وائل کے ذمے میرا کچھ قرض تھا۔ میں اس کا تقاضا کرنے کے لیے اس کے پاس گیا تو وہ کہنے لگا: جب تک تم محمد ﷺ سے کفر نہیں کرتے میں تمھارا قرض ادا نہیں کروں گا۔ میں نے کہا: میں تو کسی صورت میں ان کا انکار نہیں کروں گا تا آنکہ اللہ تعالیٰ تجھے مار دے، پھر زندہ کر دے۔ اس نے کہا: کیا میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا؟ پھر تو مجھے وہاں

قَالَ: فَنَزَلَتْ: ﴿أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَـٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ○ أَطَّلَعَ ٱلْغَيْبَ أَمِ ٱتَّخَذَ عِندَ ٱلرَّحْمَـٰنِ عَهْدًا ○ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُۥ مِنَ ٱلْعَذَابِ مَدًّا ○ وَنَرِثُهُۥ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا﴾.

[راجع: ۲۰۹۱]

مال و اولاد بھی ملے گا، اس وقت میں تمھارا قرض بھی ادا کروں گا۔ تب یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَ قَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا. اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا. كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا یَقُوْلُ وَ نَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا. وَ نَرِثُهٗ مَا یَقُوْلُ وَ یَاْتِیْنَا فَرْدًا﴾

فائدہ: عاص بن وائل کافر تھا، قیامت، حشر و نشر اور جزا و سزا کا منکر تھا اور اس نے بطور مذاق حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے یہ گفتگو کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس پس منظر میں ان آیات کا نزول فرمایا۔

(۲۰) سُورَةُ طٰه — بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ — 20- تفسیر سورۂ طٰہ

قَالَ عِكْرِمَةُ وَالضَّحَّاكُ: بِالنَّبَطِيَّةِ - أَيْ: ﴿طه﴾ [۱] -: يَا رَجُلُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿أَلْقَى﴾ [٦٥]: صَنَعَ. ﴿أَزْرِى﴾ [۳۱]: ظَهْرِي. ﴿فَيُسْحِتَكُم﴾ [٦١]: يُهْلِكَكُمْ. ﴿ٱلْمُثْلَىٰ﴾ [٦٣]: تَأْنِيثُ الْأَمْثَلِ يَقُولُ: بِدِينِكُمْ؛ يُقَالُ: خُذِ الْمُثْلَى خُذِ الْأَمْثَلَ. ﴿ثُمَّ ٱئْتُوا۟ صَفًّا﴾ [٦٤]: يُقَالُ: هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ؟ يَعْنِي الْمُصَلَّى الَّذِي يُصَلَّى فِيهِ. ﴿فَأَوْجَسَ﴾ [٦٧]: أَضْمَرَ خَوْفًا، فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ ﴿خِيفَةً﴾ لِكَسْرَةِ الْخَاءِ. ﴿فِى جُذُوعِ﴾ [۷۱]: أَيْ: عَلَى جُذُوعِ النَّخْلِ. ﴿خَطْبُكَ﴾ [۹٥]: بَالُكَ. ﴿مِسَاسَ﴾ [۹۷]: مَصْدَرُ مَاسَّهُ مِسَاسًا. ﴿لَنَنسِفَنَّهُۥ﴾ [۹۷]: لَنَذْرِيَنَّهُ. ﴿قَاعًا﴾ [۱۰٦]: يَعْلُوهُ الْمَاءُ - وَالصَّفْصَفُ: الْمُسْتَوِي مِنَ الْأَرْضِ - وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿أَوْزَارًا﴾ [۸۷]: أَثْقَالًا. ﴿مِّن زِينَةِ ٱلْقَوْمِ﴾: الْحُلِيُّ الَّذِي اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ. فَقَذَفْتُهَا: فَأَلْقَيْتُهَا. ﴿أَلْقَى﴾: صَنَعَ

حضرت عکرمہ اور امام ضحاک نے کہا: نبطی زبان میں طٰہ کے معنی یَا رَجُلُ ہیں، یعنی اے آدمی! امام مجاہد نے کہا: اَلْقٰی کے معنی ہیں: اس نے بنایا۔ اَزْرِی کے معنی ہیں: میری کمر۔ فَیُسْحِتَكُمْ کے معنی یُهْلِكَكُمْ ہیں، یعنی تمھیں ہلاک کر دے۔ اَلْمُثْلٰی یہ اَلْاَمْثَل کی تانیث ہے۔ اس سے مراد تمھارا دین ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اچھی بات لے لو اور اچھی بات پر مضبوط رہو۔ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا، کہا جاتا ہے: کیا تو آج صف میں آیا؟ یعنی اس مُصَلّٰی میں جہاں نماز پڑھی جاتی ہے۔ اس جگہ صف سے مراد عیدگاہ ہے۔ فَاَوْجَسَ کے معنی ہیں: دل میں سہم گیا۔ خِیْفَةً اصل میں خوفة تھا، واو ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے یا ہوگئی۔ فِیْ جُذُوْعِ میں فی بمعنی علیٰ ہے، یعنی کھجور کے تنوں پر پھانسی دوں گا۔ خَطْبُكَ: تیرا حال۔ مِسَاس مصدر ہے باب مفاعلہ سے، یعنی چھونا۔ لَنَنْسِفَنَّهٗ: یقیناً ہم اسے ضرور بکھیر دیں گے۔ قَاعًا: وہ زمین جس پر پانی چڑھ آئے اور اَلصَّفْصَف برابر اور ہموار زمین کو کہتے ہیں۔ امام مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: اَوْزَارًا کے معنی ہیں: بوجھ۔ مِنْ زِیْنَةِ الْقَوْمِ اس سے وہ زیور مراد

﴿فَنَسِيَ﴾ [٨٨] مُوسَاهُمْ؛ يَقُولُونَهُ: أَخْطَأَ الرَّبَّ. لَا ﴿يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا﴾ [٨٩]: الْعِجْلُ. ﴿هَمْسًا﴾ [١٠٨]: حِسُّ الْأَقْدَامِ. ﴿حَشَرْتَنِيٓ أَعْمَىٰ﴾ [١٢٥] عَنْ حُجَّتِي. ﴿وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا﴾: فِي الدُّنْيَا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿بِقَبَسٍ﴾ [١٠]: ضَلُّوا الطَّرِيقَ وَكَانُوا شَاتِينَ، فَقَالَ: إِنْ لَّمْ أَجِدْ عَلَيْهَا مَنْ يَّهْدِي الطَّرِيقَ آتِكُمْ بِنَارٍ تُوقِدُونَ. وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: ﴿أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً﴾ [١٠٤]: أَعْدَلُهُمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿هَضْمًا﴾ [١١٢]: لَا يُظْلَمُ فَيُهْضَمُ مِنْ حَسَنَاتِهِ. ﴿عِوَجًا﴾ [١٠٧]: وَادِيًا. ﴿وَلَآ أَمْتًا﴾: رَابِيَةً. ﴿سِيرَتَهَا﴾ [٢١]: حَالَتَهَا ﴿ٱلْأُولَىٰ﴾. ﴿ٱلنُّهَىٰ﴾ [٥٤]: اَلتُّقَى. ﴿ضَنكًا﴾ [١٢٤]: اَلشَّقَاءُ. ﴿هَوَىٰ﴾ [٨١]: شَقِيَ. ﴿بِٱلْوَادِ ٱلْمُقَدَّسِ﴾ [١٢]: الْمُبَارَكِ. ﴿طُوًى﴾: اِسْمُ الْوَادِي. ﴿بِمَلْكِنَا﴾ [٧٨]: بِأَمْرِنَا. ﴿مَكَانًا سُوًى﴾ [٥٨]: مَنْصَفٌ بَيْنَهُمْ. ﴿يَبَسًا﴾ [٧٧]: يَابِسًا، ﴿عَلَىٰ قَدَرٍ﴾: مَوْعِدٍ. ﴿لَا تَنِيَا﴾ [٤٢]: لَا تَضْعُفَا. ﴿يَفْرُطَ﴾ [٤٥]: عُقُوبَةً.

ہے جو بنی اسرائیل نے قوم فرعون سے مانگ کر لیے تھے۔ فَقَذَفْنٰھَا: میں نے اس کو ڈال دیا۔ اَلْقٰی کے معنی ہیں: بنایا۔ فَنَسِیَ، یعنی وہ (موسیٰ) اپنے رب، یعنی بچھڑے سے چوک گئے ہیں۔ لَا یَرْجِعُ اِلَیْھِمْ قَوْلًا: یہ نہیں دیکھتے کہ بچھڑا ان کی بات کا جواب نہیں دے رہا۔ ھَمْسًا کے معنی ہیں: قدموں کی نہایت ہلکی آواز (آہٹ)۔ حَشَرْتَنِیْ اَعْمٰی وَقَدْ کُنْتُ بَصِیْرًا، یعنی دنیا میں مجھے دلیل اور حجت معلوم ہوتی تھی یہاں تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بِقَبَسٍ کے معنی ہیں: وہ راستہ بھول گئے تھے، دوسری طرف سردی کا موسم تھا، کہنے لگے: اگر کوئی راستہ بتانے والا مل گیا تو بہتر ورنہ تھوڑی سی آگ تمھارے گرمی حاصل کرنے کے لیے لے آؤں گا۔ امام ابن عیینہ نے کہا: اَمْثَلُھُمْ طَرِیْقَةً کے معنی ہیں: ان میں سے افضل اور عقل مند آدمی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ھَضْمًا کے معنی ہیں: اس پر بایں طور ظلم نہیں ہوگا کہ اس کی نیکیاں دبالی جائیں۔ عِوَجًا کے معنی ہیں: نشیبی علاقہ۔ اَمْتًا کے معنی ہیں: بلندی۔ سِیْرَتَھَا الْاُوْلٰی: پہلی حالت پر۔ اَلنُّھٰی کے معنی ہیں: پرہیز گاری اور عقل۔ ضَنْکًا کے معنی بدبختی کے ہیں۔ ھَوٰی کے معنی ہیں: وہ بدبخت ہوا۔ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ: برکت والی وادی۔ طُوًی: ایک وادی کا نام ہے۔ بِمَلْکِنَا: اپنے حکم اور اپنے اختیار سے۔ مَکَانًا سُوًی: ایسی جگہ جو فریقین کے لیے برابر کے فاصلہ پر ہو۔ یَبَسًا کے معنی ہیں: خشک۔ عَلٰی قَدَرٍ: اپنے معین وقت پر۔ لَا تَنِیَا: سست یا کمزور نہ ہونا۔ یَفْرُطَ: سزا دینے میں حد سے تجاوز کرے گا۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَٱصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي﴾ [٤١]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''(اے موسیٰ!) میں نے تجھے خاص اپنے لیے بنایا ہے'' کا بیان

٤٧٣٦ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ قَالَ: «اِلْتَقٰى آدَمُ وَمُوسٰى فَقَالَ مُوسٰى لِآدَمَ: أَنْتَ الَّذِي أَشْقَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ، وَاصْطَفَاكَ لِنَفْسِهِ، وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَاةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَجَدْتَّهَا كُتِبَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى». [راجع: ٣٤٠٩]

﴿ٱلْيَمِّ﴾ [طٰه:٩٧]: اَلْبَحْرِ.

[4736] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا: آپ ہی نے لوگوں کو پریشانی میں ڈالا اور انھیں جنت سے نکالا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے انھیں جواب دیا: تو وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا اور تجھے خود اپنے لیے پسند کیا، نیز آپ پر تورات نازل فرمائی؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: ہاں۔ (میں وہی ہوں۔) حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ نے تو (تورات میں لکھا) دیکھا ہی ہوگا کہ میری پیدائش سے پہلے ہی یہ سب کچھ میرے لیے لکھ دیا گیا تھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں (معلوم ہے)، چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام اس طرح موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

[اَلْيَمِّ] سے مراد دریا ہے۔

فائدہ: ''تقدیر'' یعنی اللہ تعالیٰ کا ازلی اور ابدی علم عین برحق ہے، کہیں بھی اس سے ذرہ برابر کچھ مختلف نہیں ہوسکتا، مگر یہ علم بندوں کو مجبور نہیں کرتا، لہٰذا انسانوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے آئندہ کے امور میں تقدیر کو بطور عذر اور بہانہ پیش کریں کیونکہ ہر شخص کو صحیح راہ اختیار کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا مکلّف بنایا گیا ہے لیکن ماضی کے حقائق میں تقدیر کا بیان بطور عذر مباح ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اس تقدیر کو بطور عذر پیش کیا تھا۔

(٢) بَابٌ: ﴿وَلَقَدْ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِى فَٱضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِى ٱلْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخَٰفُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَىٰ ۝ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِۦ فَغَشِيَهُم مِّنَ ٱلْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ۝ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُۥ وَمَا هَدَىٰ﴾ [٧٧-٧٩]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں کو راتوں رات (نکال) لے جا، پھر ان کے لیے سمندر میں خشک راستہ بناؤ، تمھیں نہ تو تعاقب کا خوف ہوگا اور نہ تو (ڈوب جانے سے) ڈرے گا۔ پھر فرعون نے اپنے لاؤ لشکر سمیت ان کا پیچھا کیا تو سمندر نے انھیں یوں ڈھانپ لیا جیسے ڈھانپنے کا حق تھا۔ فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ ہی کیا اور سیدھی راہ نہ دکھائی'' کا بیان

٤٧٣٧ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا: هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي ظَهَرَ فِيهِ مُوسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نَحْنُ أَوْلٰى بِمُوسٰى مِنْهُمْ فَصُومُوهُ».

[راجع: ٢٠٠٤]

[4737] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہودی عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ اس دن حضرت موسیٰ ؑ نے فرعون پر غلبہ پایا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہم ان کے مقابلے میں حضرت موسیٰ ؑ کے زیادہ حق دار ہیں۔ مسلمانو! تم بھی اس دن کا روزہ رکھا کرو۔''

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ ٱلْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰٓ﴾ [١١٧]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''یہ خیال رکھنا کہ وہ (شیطان) کہیں تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوا دے، پھر تو مصیبت میں پڑ جائے گا'' کا بیان

٤٧٣٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ابْنُ النَّجَّارِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «حَاجَّ مُوسٰى آدَمَ فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ الَّذِي أَخْرَجْتَ النَّاسَ مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبِكَ فَأَشْقَيْتَهُمْ. قَالَ: قَالَ آدَمُ: يَا مُوسٰى! أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِكَلَامِهِ، أَتَلُومُنِي عَلٰى أَمْرٍ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي؟ أَوْ قَدَّرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي؟» قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى». [راجع: ٣٤٠٩]

[4738] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حضرت موسیٰ ؑ نے سیدنا آدم ؑ سے بحث کی اور ان سے کہا: آپ ہی نے اپنی غلطی کی وجہ سے لوگوں کو جنت سے نکالا اور مشقت میں ڈالا؟ حضرت آدم ؑ نے فرمایا: اے موسیٰ! آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لیے پسند فرمایا اور ہم کلامی کا شرف بخشا، کیا آپ مجھے ایک ایسی بات پر ملامت کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لیے مقدر کر دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت آدم ؑ حضرت موسیٰ ؑ پر بحث میں غالب آ گئے۔''

(٢١) سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 21- تفسیر سورۂ انبیاء

٤٧٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا

[4739] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے،

غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَالْكَهْفُ، وَمَرْيَمُ، وَطٰهٰ، وَالْأَنْبِيَاءُ: هُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ، وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي. [راجع: ٤٧٠٨]

انھوں نے فرمایا: سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ کہف، سورۂ مریم، سورۂ طہٰ اور سورۂ انبیاء اول درجے کی عمدہ سورتوں میں سے ہیں اور یہ سورتیں میری پرانی یاد کی ہوئی ہیں۔

وَقَالَ قَتَادَةُ: ﴿جُذَاذًا﴾ [٥٨]: قَطَّعَهُنَّ. وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿فِي فَلَكٍ﴾ [٣٣]: مِثْلِ فَلْكَةِ الْمِغْزَلِ. ﴿يَسْبَحُونَ﴾: يَدُورُونَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿نَفَشَتْ﴾ [٧٨]: رَعَتْ لَيْلًا. ﴿يُصْحَبُونَ﴾ [٤٣]: يُمْنَعُونَ. ﴿أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً﴾ [٩٢] قَالَ: دِينُكُمْ دِينٌ وَّاحِدٌ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ: ﴿حَصَبُ جَهَنَّمَ﴾ [٩٨]: حَطَبُ - بِالْحَبَشِيَّةِ - وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿أَحَسُّوا﴾ [١٢]: تَوَقَّعُوا، مِنْ أَحْسَسْتُ. ﴿خَامِدِينَ﴾ [١٥]: هَامِدِينَ. وَالْحَصِيدُ: مُسْتَأْصَلٌ، يَقَعُ عَلَى الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيعِ. ﴿لَا يَسْتَحْسِرُونَ﴾ [١٩]: لَا يَعْيَوْنَ؛ وَمِنْهُ: ﴿حَسِيرٌ﴾ [الملك: ٤]؛ وَحَسَرْتُ بَعِيرِي. ﴿عَمِيقٍ﴾ [٢٧]: بَعِيدٍ. ﴿نُكِسُوا﴾ [٦٥]: رُدُّوا. ﴿صَنْعَةَ لَبُوسٍ﴾ [٨٠]: الدُّرُوعُ. ﴿تَقَطَّعُوا أَمْرَهُم﴾ [٩٣]: اِخْتَلَفُوا. - اَلْحَسِيسُ وَالْحِسُّ وَالْجَرْسُ وَالْهَمْسُ وَاحِدٌ وَّهُوَ مِنَ الصَّوْتِ الْخَفِيِّ - ﴿ءَاذَنَّاكَ﴾ [فصلت: ٤٧]: أَعْلَمْنَاكَ. ﴿ءَاذَنتُكُمْ﴾ [١٠٩] إِذَا أَعْلَمْتَهُ فَأَنْتَ وَهُوَ ﴿عَلَىٰ سَوَآءٍ﴾ لَمْ تَغْدِرْ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ﴾ [١٣]: تُفْهَمُونَ. ﴿ارْتَضَىٰ﴾ [٢٨]: رَضِيَ. ﴿التَّمَاثِيلُ﴾ [٥٢]:

حضرت قتادہ نے کہا: جُذَاذًا کے معنی ہیں: اس نے بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ امام حسن بصری نے فِي فَلَكٍ کے متعلق فرمایا: وہ چرخے کے تکلے کی طرح ہیں۔ يَسْبَحُوْنَ کے معنی ہیں: گھومتے ہیں، یعنی ہر ایک چرخے کے تکلے کی طرح اپنے دائرے میں گھومتا ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: نَفَشَتْ کے معنی ہیں: وہ بکریاں رات کے وقت چر گئیں۔ يُصْحَبُوْنَ کے معنی ہیں: روکے جائیں گے، یعنی انھیں کوئی بھی ہمارے عذاب سے نہیں بچائے گا۔ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً میں امت کے معنی ''دین'' ہیں۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: تم سب کا دین ایک ہے، یعنی ہر وہ جماعت جو ایک دین پر ہو، اسے امت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ حضرت عکرمہ نے کہا: حبشی زبان میں حَصَبُ جَهَنَّمَ کے معنی ہیں: جہنم کا ایندھن۔ عکرمہ کے علاوہ کسی نے کہا: اَحَسُّوْا کے معنی ہیں: توقع کرنا، محسوس اور مشاہدہ کرنا۔ یہ اَحْسَسْتُ سے ماخوذ ہے۔ خَامِدِيْنَ کے معنی ہیں: مرا ہوا، بجھا ہوا۔ حَصِيْدًا کے معنی ہیں: جڑ سے کٹا ہوا، یہ لفظ واحد، تثنیہ اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لَا يَسْتَحْسِرُوْنَ کے معنی ہیں: وہ تھکتے نہیں ہیں۔ لفظ حَسِير بھی اسی سے ہے، یعنی تھکا ماندہ، اسی طرح حَسَرْتُ بَعِيرِي ہے، یعنی: میں نے اپنے اونٹ کو تھکا دیا۔ عَمِيْقٍ کے معنی ''بعید'' ہیں، یعنی وہ ہر دور کے راستہ سے آئیں گے۔ نُكِسُوْا کے معنی ہیں: لوٹا

الْأَصْنَامُ. ﴿ٱلسِّجِلِّ﴾ [١٠٤]: اَلصَّحِيفَةِ.

دیے گئے، یعنی شرمندگی سے اپنے سر نیچے کر لیے۔ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ سے مراد زرہیں بنانا ہے۔ تَقَطَّعُوْا اَمْرَهُمْ سے مراد ہے: انھوں نے دین میں اختلاف کیا، جدا جدا طریقہ اختیار کیا۔ اَلْحَسِيْسُ کے معنی ہلکی سی آواز کے ہیں، حسیس، حِسّ، جَرْس اور همْس ان سب کے ایک ہی معنی ہیں۔ أذَنَّاكَ کے معنی ہیں: ہم نے تجھ کو اطلاع دی۔ أذَنْتُكُمْ: میں نے تمھیں مطلع کر دیا، یعنی تو اور مخاطب دونوں برابر ہو گئے تاکہ کسی کو دھوکا نہ دیا جا سکے۔ امام مجاہد نے کہا: لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُوْنَ کے معنی ہیں: شاید تم سمجھ جاؤ۔ اِرْتَضَى کے معنی ہیں: وہ راضی ہوا اور اس نے پسند کیا۔ اَلتَّمَاثِيْل کے معنی ''بت اور مورتیاں'' ہیں۔ اَلسِّجِلّ سے مراد صحیفہ یا نوشتہ ہے۔

(١) [بَابٌ: ﴿كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُۥ وَعْدًا عَلَيْنَآ﴾] [١٠٤]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جیسے ہم نے پہلی پیدائش کی ابتدا کی تھی (اسی طرح) دوبارہ لوٹائیں گے، یہ ہمارے ذمے ایک وعدہ ہے'' کا بیان

٤٧٤٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ - شَيْخٍ مِّنَ النَّخَعِ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ﴿كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُۥ وَعْدًا عَلَيْنَآ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾، ثُمَّ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، أَلَا إِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ أُمَّتِي، فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أُصَيْحَابِي، فَيُقَالُ: لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ. فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ:

[4740] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''تم سب اللہ کے حضور اس حالت میں اٹھائے جاؤ گے کہ تمھارے پاؤں اور بدن ننگے ہوں گے اور تمھارا ختنہ بھی نہیں کیا ہوگا'' جیسے ہم نے پہلی پیدائش کی ابتدا کی تھی (اسی طرح) ہم اسے دوبارہ لوٹائیں گے، یہ ہمارا وعدہ ہے، ہم اسے ضرور پورا کریں گے۔'' پھر قیامت کے دن سب سے پہلے جس کو لباس پہنایا جائے گا وہ سیدنا ابراہیم ؑ ہوں گے، آگاہ رہو! میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے اور ان کو بائیں جانب سے پکڑا جائے گا تو اس وقت میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں۔ مجھ سے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد

﴿شَهِيدٌ﴾ فَيُقَالُ: إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ». [راجع: ٣٣٤٩]

کیا گیا تھا۔ اس وقت میں وہی کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے ایک نیک بندے نے کہا تھا: ''جب تک میں ان میں موجود رہا ان کے حالات سے آگاہ رہا اور جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو اس وقت تو ہی ان کے حالات سے آگاہ تھا اور تو ہی ہر چیز کی پوری خبر رکھنے والا ہے۔'' اس وقت کہا جائے گا: جب آپ ان سے جدا ہوئے تھے تو بلاشبہ یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل اسلام سے پھر گئے تھے۔''

فائدہ: جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے بعد مرتد ہو گئے تھے وہ دور دراز کے رہنے والے بدو لوگ تھے جو ذاتی مفادات اور قتل و غارت کے ڈر سے مسلمان ہوئے تھے، اس لیے لفظ ''رجال'' کا اطلاق ہوا ہے جو ان کی تذلیل و تحقیر کی طرف اشارہ ہے۔ اس سے قطعاً وہ لوگ مراد نہیں جو ہر وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے اور آپ کے وفادار اور سچے جاں نثار تھے۔ ان کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے خوش ہوئے۔''

(٢٢) سُورَةُ الْحَجِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 22- تفسیر سورۂ حج

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: ﴿الْمُخْبِتِينَ﴾ [٣٤]: الْمُطْمَئِنِّينَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي ﴿إِذَا تَمَنَّىٰٓ أَلْقَى الشَّيْطَٰنُ فِىٓ أُمْنِيَّتِهِۦ﴾ [٥٢]: إِذَا حَدَّثَ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي حَدِيثِهِ، فَيُبْطِلُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ وَيُحْكِمُ آيَاتِهِ، وَيُقَالُ أُمْنِيَّتُهُ قِرَاءَتُهُ؛ . ﴿إِلَّآ أَمَانِىَّ﴾ [البقرة: ٧٨]: يَقْرَءُونَ وَلَا يَكْتُبُونَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مَشِيدٍ﴾ [٤٥]: بِالْقَصَّةِ - جِصٌّ - وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿يَسْطُونَ﴾ [٧٢]: يَفْرُطُونَ، مِنَ السَّطْوَةِ؛ وَيُقَالُ: يَسْطُونَ: يَبْطُشُونَ. ﴿وَهُدُوٓا۟ إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ﴾ [٢٤]: أُلْهِمُوا إِلَى الْقُرْآنِ. ﴿وَهُدُوٓا۟ إِلَىٰ صِرَٰطِ الْحَمِيدِ﴾: الْإِسْلَامِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿بِسَبَبٍ﴾ [١٥]: بِحَبْلٍ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ. ﴿ثَانِيَ

ابن عیینہ نے فرمایا: اَلْمُخْبِتِیْنَ کے معنی ہیں: ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر راضی اور مطمئن رہنے والے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اِذَا تَمَنّٰی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْٓ اُمْنِیَّتِہٖ: جب آپ ﷺ کوئی بات کرتے ہیں تو نقل کرتے وقت شیطان اس میں اپنی بات ملا دیتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ شیطان کی ڈالی ہوئی بات کو مٹا دیتا ہے اور اپنی آیات کو ثابت رکھتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے: اُمْنِیَّتُہٗ کے معنی قراءت کے بھی ہیں۔ اِلَّا اَمَانِیَّ کے معنی ہیں: وہ پڑھتے ہیں لیکن لکھتے نہیں۔ امام مجاہد نے کہا: مَشِیْدٍ کے معنی ہیں: سیمنٹ اور پلستر کیا ہوا۔ مجاہد کے علاوہ نے کہا: یَسْطُوْنَ، اَلسَّطْوَۃ سے ماخوذ ہے، یعنی حملہ کے وقت زیادتی کرتے۔ کہا جاتا ہے: یَسْطُوْنَ کے معنی ہیں: وہ سختی سے پکڑتے ہیں۔ وَھُدُوْٓا اِلَی الطَّیِّبِ مِنَ الْقَوْلِ کے معنی ہیں: ان کی قرآن کی طرف

عِطْفِهِ﴾ [٩]: مُسْتَكْبِرٌ ﴿تَذْهَلُ﴾ [٢]: تُشْغَلُ.

رہنمائی کی گئی۔ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ کے معنی ہیں: اسلام کی طرف ان کی رہنمائی کی گئی۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: بِسَبَبٍ کے معنی ہیں: وہ رسی جو گھر کی چھت تک لگی ہوئی ہو۔ ثَانِیَ عِطْفِهٖ کے معنی ہیں: تکبر کرتے ہوئے۔ تَذْهَلُ کے معنی ہیں: غافل ہو جائے گی۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَتَرَى ٱلنَّاسَ سُكَٰرَىٰ﴾ [٢]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور تو لوگوں کو نشے میں (بے ہوش) دیکھے گا'' کا بیان

٤٧٤١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا آدَمُ! فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ. فَيُنَادٰى بِصَوْتٍ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ. قَالَ: يَا رَبِّ! وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ - أُرَاهُ قَالَ - تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِينَ، فَحِينَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا وَيَشِيبُ الْوَلِيدُ ﴿وَتَرَى ٱلنَّاسَ سُكَٰرَىٰ وَمَا هُم بِسُكَٰرَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ ٱللَّهِ شَدِيدٌ﴾» فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى تَغَيَّرَتْ وُجُوهُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِينَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ. ثُمَّ أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ» فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: «ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ» فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: «شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ» فَكَبَّرْنَا.

[4741] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضرت آدم ؑ سے فرمائے گا: اے آدم! وہ جواب دیں گے: جی پروردگار! میں حاضر ہوں جو ارشاد ہو۔ پھر انھیں ایک آواز آئے گی: اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد میں سے دوزخ میں جانے والوں کا گروہ نکالو۔ وہ عرض کریں گے: پروردگار! دوزخ کے لیے کتنا حصہ نکالوں؟ حکم ہو گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ یہ ایسا سخت وقت ہو گا کہ حمل والی کا حمل گر جائے گا اور بچہ (مارے فکر کے) بوڑھا ہو جائے گا ''اور تو لوگوں کو نشے میں (مدہوش) دیکھے گا، حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب ہی شدید ہو گا'' یہ حدیث لوگوں پر بہت گراں گزری۔ ان کے چہرے بدل گئے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یاجوج ماجوج میں سے نو صد ننانوے اور تم میں سے ایک جہنم کے لیے لیا جائے گا۔ تم، لوگوں کی نسبت ایسے ہو جیسے سفید بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال ہو یا جیسے کالے بیل کے جسم پر ایک بال سفید ہوتا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ تم لوگ اہل جنت کا چوتھا حصہ ہو گے۔'' یہ سن کر ہم نے نعرۂ تکبیر بلند کیا، پھر آپ نے فرمایا: ''تم جنت کا تیسرا حصہ ہو گے۔'' ہم نے پھر اللہ

اکبر پکارا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''تم اہل جنت کا آدھا حصہ ہو گے۔'' ہم نے پھر اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔

وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ ﴿وَتَرَى ٱلنَّاسَ سُكَٰرَىٰ وَمَا هُم بِسُكَٰرَىٰ﴾ قَالَ: «مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِينَ». وَقَالَ جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ: (سَكْرٰى وَمَا هُمْ بِسَكْرٰى). [راجع: ٣٣٤٨]

ابو اسامہ نے حضرت اعمش سے یوں روایت کیا: وَتَرَى النَّاسَ سُكْرٰى وَمَاهُمْ بِسُكْرٰى، نیز فرمایا: ہر ہزار میں سے نوصد ننانوے نکالو، لیکن جریر، عیسیٰ بن یونس اور ابو معاویہ نے یوں نقل کیا: وَتَرَى النَّاسَ سَكْرٰى وَمَاهُمْ بِسَكْرٰى.

فائدہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ سو میں سے ایک جنت کے لیے اور ننانوے جہنم کے لیے الگ کر دیے جائیں۔[1] ان مختلف روایات میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ جب یاجوج و ماجوج کو اس امت کے ساتھ ملایا جائے گا تو ہزار میں سے ایک جنتی اور باقی نوصد ننانوے جہنمی ہوں گے اور جب ان کے بغیر تقابل ہوگا تو سو میں سے ایک جنتی اور باقی جہنمی ہوں گے۔ اس کا قرینہ یہ ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں یاجوج و ماجوج کا ذکر ہے اور اس میں ہزار میں سے ایک کے جنتی ہونے کا بیان ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یاجوج ماجوج کا ذکر نہیں اور اس میں ایک فی صد کے جنتی ہونے کا ذکر ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(٢) بَابٌ: ﴿وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَعْبُدُ ٱللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ﴾ [١١]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کنارے (شک) پر اللہ کی عبادت کرتے ہیں'' کا بیان

شَكٌّ. ﴿وَأَتْرَفْنَٰهُمْ﴾: وَسَّعْنَاهُمْ.

حَرْفٍ کے معنی ہیں: شک۔ وَاَتْرَفْنٰهُمْ کے معنی ہیں: ہم نے انھیں وسعت عطا کی۔

٤٧٤٢ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ﴿وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَعْبُدُ ٱللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ﴾ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْمَدِينَةَ، فَيُسْلِمُ، فَإِنْ وَلَدَتِ امْرَأَتُهُ غُلَامًا وَّنُتِجَتْ خَيْلُهُ

[4742] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کے متعلق فرمایا: ''بعض لوگ ایسے ہیں جو کنارے (شک) پر عبادت کرتے ہیں۔'' کوئی آدمی مدینہ طیبہ آتا، اگر اس کی بیوی بچہ جنم دیتی یا اس کی گھوڑی کا بچہ پیدا ہوتا تو کہتا: یہ دین ٹھیک ہے اور اگر بیوی بچہ نہ جنتی اور نہ گھوڑی ہی کو کچھ پیدا ہوتا تو کہتا: یہ دین برا ہے۔

[1] صحیح البخاري، الرقاق، حدیث: 6529.

قَالَ: هٰذَا دِينٌ صَالِحٌ، وَإِنْ لَّمْ تَلِدِ امْرَأَتُهُ وَلَمْ تُنْتَجْ خَيْلُهُ قَالَ: هٰذَا دِينُ سُوءٍ.

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ ٱخْتَصَمُوا۟ فِى رَبِّهِمْ﴾ [١٩]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا'' کا بیان

٤٧٤٣ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُقْسِمُ قَسَمًا: إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ ٱخْتَصَمُوا۟ فِى رَبِّهِمْ﴾ نَزَلَتْ فِي حَمْزَةَ وَصَاحِبَيْهِ، وَعُتْبَةَ وَصَاحِبَيْهِ يَوْمَ بَرَزُوا فِي يَوْمِ بَدْرٍ.

رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ. وَقَالَ عُثْمَانُ عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، قَوْلَهُ. [راجع: ٣٩٦٦]

[4743] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ قسم اٹھا کر بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت: ''یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے رب کے متعلق جھگڑا کیا'' حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے دونوں ساتھیوں (حضرت عبیدہ بن حارث اور حضرت علی رضی اللہ عنہما)، نیز عتبہ اور اس کے دونوں ساتھیوں (شیبہ اور ولید) کے متعلق نازل ہوئی تھی جب انھوں نے بدر کے دن میدان میں آ کر مقابلے کی دعوت دی تھی۔

اس روایت کو سفیان نے بھی ابو ہاشم سے بیان کیا ہے۔ اور عثمان نے جریر سے، انھوں نے منصور سے، انھوں نے ابو ہاشم سے، انھوں نے ابومجلز سے اسی طرح بیان کی ہے۔

٤٧٤٤ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ قَيْسٌ: وَفِيهِمْ نَزَلَتْ: ﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ ٱخْتَصَمُوا۟ فِى رَبِّهِمْ﴾ قَالَ: هُمُ الَّذِينَ بَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ: عَلِيٌّ وَحَمْزَةُ وَعُبَيْدَةُ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ. [راجع: ٣٩٦٥]

[4744] حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں پہلا شخص ہوں گا جو رحمٰن کے حضور اپنا دعویٰ پیش کرنے کے لیے قیامت کے دن چہار زانو بیٹھوں گا۔ حضرت قیس نے کہا: آپ ہی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی: ''یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے رب کے متعلق جھگڑا کیا'' یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے بدر کی لڑائی میں دعوت مقابلہ دی تھی، یعنی حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہم ایک طرف، اور شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ دوسری طرف تھے۔

(٢٣) سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 23- تفسیر سورۂ مومنون

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: ﴿سَبْعَ طَرَآئِقَ﴾ [٧]: سَبْعَ سَمٰوَاتٍ. ﴿لَهَا سَٰبِقُونَ﴾ [٦١]: سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ. ﴿وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ [٦٠]: خَائِفِينَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ﴾ [٣٦]: بَعِيدٌ بَعِيدٌ. ﴿فَسْـَٔلِ الْعَآدِّينَ﴾ [١١٣]: اَلْمَلَائِكَةَ. ﴿لَنَٰكِبُونَ﴾ [٧٤]: لَعَادِلُونَ. ﴿كَٰلِحُونَ﴾ [١٠٤]: عَابِسُونَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿مِن سُلَٰلَةٍ﴾ [١٢]: اَلْوَلَدُ. وَالنُّطْفَةُ: اَلسُّلَالَةُ. وَالْجِنَّةُ وَالْجُنُونُ وَاحِدٌ. وَالْغُثَاءُ: اَلزَّبَدُ وَمَا ارْتَفَعَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا لَا يُنْتَفَعُ بِهِ. ﴿يَجْـَٔرُونَ﴾ [٦٤]: يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ. ﴿عَلَىٰٓ أَعْقَٰبِكُمْ﴾ [٦٦]: رَجَعَ عَلَى عَقِبَيْهِ ﴿سَٰمِرًا﴾ [٦٧]: مِنَ السَّمَرِ، وَالْجَمْعُ السُّمَّارُ، وَالسَّامِرُ هَاهُنَا فِي مَوْضِعِ الْجَمْعِ. ﴿تُسْحَرُونَ﴾ [٨٩] تَعْمَوْنَ، مِنَ السِّحْرِ.

حضرت سفیان بن عیینہ نے کہا: سَبْعَ طَرَآئِقَ سے مراد سات آسمان ہیں۔ لَهَا سَابِقُوْنَ ان کے لیے سعادت سبقت کر گئی ہے جس کی وجہ سے وہ نیکیوں کی طرف دوڑتے ہیں۔ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ کے معنی ہیں: ان کے دل خوفزدہ اور ڈرنے والے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ کے معنی ہیں: بعید اور بہت ہی بعید۔ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ میں العادین سے مراد فرشتے ہیں۔ لَنٰكِبُوْنَ کے معنی ہیں: راستے سے پھرنے والے، اعراض کرنے والے۔ كٰلِحُوْنَ کے معنی ہیں: ترش رو اور بدشکل۔ ان کے علاوہ نے کہا: مِنْ سُلٰلَةٍ سے مراد بچہ ہے اور نطفہ سلالہ ہوتا ہے، یعنی خلاصہ اور نچوڑا ہوا۔ جِنَّةٌ اور جُنُون دونوں کے معنی ایک ہیں۔ غُثَاء کے معنی ہیں: جھاگ، یعنی ہر وہ چیز جو پانی کے اوپر اٹھے اور جس سے کوئی فائدہ نہ ہو۔ يَجْئَرُوْنَ: اپنی آوازوں کو بلند کریں گے جیسا کہ گائے آواز نکالتی ہے۔ عَلٰى اَعْقٰبِكُمْ: وہ اپنی ایڑیوں کے بل واپس لوٹے۔ سٰمِرًا کا لفظ السمر سے ماخوذ ہے، اس کی جمع اَلسُّمَّار آتی ہے۔ اس مقام پر سَامِرًا جمع کے معنی دیتا ہے۔ اس کے معنی رات کو گپ شپ کرنا ہیں۔ تُسْحَرُوْنَ: تم جادو کی وجہ سے اندھے ہو چکے ہو۔

(٢٤) سُورَةُ النُّورِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 24- تفسیر سورۂ نور

﴿مِنْ خِلَٰلِهِۦ﴾ [٤٣]: مِنْ بَيْنِ أَضْعَافِ

مِنْ خِلٰلِهٖ کے معنی ہیں: بادل کے پردوں کے درمیان

السَّحَابِ. ﴿سَنَا بَرْقِهِ﴾ وَهُوَ الضِّيَاءُ. ﴿مُذْعِنِينَ﴾ [٤٩]: يُقَالُ لِلْمُسْتَخْذِي: مُذْعِنٌ. ﴿أَشْتَاتًا﴾ [٦١] وَشَتَّى وَشَتَاتٌ وَشَتٌّ وَاحِدٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿سُورَةٌ أَنزَلْنَاهَا﴾ [١]: بَيَّنَّاهَا. وَقَالَ غَيْرُهُ: سُمِّيَ الْقُرْآنُ لِجَمَاعَةِ السُّوَرِ، وَسُمِّيَتِ السُّورَةُ لِأَنَّهَا مَقْطُوعَةٌ مِّنَ الْأُخْرَى، فَلَمَّا قُرِنَ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ سُمِّيَ قُرْآنًا - وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عِيَاضٍ الثُّمَالِيُّ: اَلْمِشْكَاةُ: اَلْكُوَّةُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾: [القيامة: ١٧] تَأْلِيفَ بَعْضِهِ إِلَى بَعْضٍ. ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ [القيامة: ١٨]: فَإِذَا جَمَعْنَاهُ وَأَلَّفْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ، أَيْ: مَا جُمِعَ فِيهِ فَاعْمَلْ بِمَا أَمَرَكَ وَانْتَهِ عَمَّا نَهَاكَ؛ وَيُقَالُ: لَيْسَ لِشِعْرِهِ قُرْآنٌ أَيْ: تَأْلِيفٌ؛ وَسُمِّيَ الْفُرْقَانَ، لِأَنَّهُ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ. وَيُقَالُ لِلْمَرْأَةِ: مَا قَرَأَتْ بِسَلًا قَطُّ، أَيْ: لَمْ تَجْمَعْ فِي بَطْنِهَا وَلَدًا. وَقَالَ: (فَرَّضْنَاهَا): أَنْزَلْنَا فِيهَا فَرَائِضَ مُخْتَلِفَةً، وَمَنْ قَرَأَ: ﴿فَرَضْنَاهَا﴾ يَقُولُ: فَرَضْنَا عَلَيْكُمْ وَعَلَى مَنْ بَعْدَكُمْ.

سے۔ سَنَا بَرْقِهٖ سے مراد ضیاء، یعنی روشنی ہے۔ مُذْعِنِيْنَ: اطاعت گزار کو مذعن کہا جاتا ہے۔ اَشْتَاتًا، شَتّٰى، شَتَاتٌ اور شَتٌّ چاروں کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی متفرق۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا کے معنی ہیں: ہم نے سورت کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ ابن عباس کے علاوہ نے کہا: قرآن کا نام قرآن اس لیے ہے کہ یہ سورتوں کا مجموعہ ہے اور سورت کو اس لیے سورت کہا جاتا ہے کہ وہ دوسری سورت سے علیحدہ ہوتی ہے۔ جب ایک سورت کو دوسری سورت کے ساتھ ملا دیا جائے تو اس کا نام قرآن ہو جاتا ہے۔ حضرت سعد بن عیاض ثمالی نے کہا: اَلْمِشْكَاة کے معنی ہیں: روشندان، حبشی زبان میں اسے طاق کہتے ہیں جس میں چراغ رکھا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور ہمارے ذمے اس کا جمع کرنا اور اس کا ایک دوسرے سے جوڑنا ہے۔ پھر جب ہم اس کو جوڑ دیں اور ملا دیں تو آپ اس مجموعے کی پیروی کریں'' یعنی جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اسے عمل میں لائیں اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اس کے شعروں کا کوئی مجموعہ نہیں ہے۔ قرآن کو فرقان بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ حق و باطل کے درمیان فرق کرتا ہے۔ اور عورت کے متعلق کہا جاتا ہے: مَا قَرَأَتْ بِسَلًا قَطُّ ''اس نے اپنے پیٹ میں کبھی بچہ نہیں رکھا۔'' فَرَّضْنَاهَا (را کی تشدید کے ساتھ) کے معنی ہیں: ہم نے اس سورت میں مختلف احکام و مسائل نازل کیے ہیں۔ اور جس نے فَرَضْنَاهَا (را کی تخفیف کے ساتھ) پڑھا ہے اس کے نزدیک یہ معنی ہیں: ہم نے تم پر اور جو لوگ تمھارے بعد آئیں گے ان سب پر فرض کیا ہے۔

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا﴾ [٣١]: لَمْ يَدْرُوا لِمَا بِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ.

امام مجاہد نے کہا: اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا ''یا ایسے بچے جو کم سنی کی وجہ سے عورتوں کے پردہ کی چیزوں کو نہیں

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: ﴿أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ مَنْ لَيْسَ لَهُ أَرَبٌ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا يُهِمُّهُ إِلَّا بَطْنُهُ، وَلَا يُخَافُ عَلَى النِّسَاءِ. وَقَالَ طَاوُسٌ: هُوَ الْأَحْمَقُ الَّذِي لَا حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ.

سمجھتے۔" امام شعبی نے کہا: أُولِي الْإِرْبَةِ سے مراد وہ مرد ہیں جن کو عورتوں کی ضرورت نہ ہو۔ امام مجاہد نے فرمایا: اس سے مراد وہ ہے جسے صرف اپنے پیٹ بھرنے کی دھن ہو، اور یہ خطرہ نہ ہو کہ یہ عورتوں کو ہاتھ لگائے گا۔ امام طاوس نے کہا: اس سے مراد وہ بدھو ہے جسے عورتوں سے کوئی سروکار نہ ہو۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَاءُ﴾ اَلْآيَةَ [٦]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: "اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس گواہ بھی نہ ہوں" کا بیان

٤٧٤٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ عُوَيْمِرًا أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ - وَكَانَ سَيِّدَ بَنِي عَجْلَانَ - فَقَالَ: كَيْفَ تَقُولُونَ فِي رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا؟ أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ سَلْ لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَأَتَى عَاصِمٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسَائِلَ فَسَأَلَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ أَنْزَلَ اللهُ الْقُرْآنَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ»، فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمُلَاعَنَةِ، بِمَا سَمَّى اللهُ فِي كِتَابِهِ، فَلَاعَنَهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ

[4745] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عویمر بن حارث ؓ حضرت عاصم بن عدی ؓ کے پاس آئے جو (عویمر کے) قبیلۂ بنو عجلان کے سردار تھے اور ان سے پوچھا: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو کسی غیر مرد کے ساتھ دیکھے تو تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ اگر وہ اس کو مار ڈالے تو تم لوگ بھی اسے مار ڈالو گے؟ پھر وہ کیا کرے؟ آپ میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلے کا حل دریافت کریں، چنانچہ حضرت عاصم بن عدی ؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! (اس مسئلے کا حل کیا ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کے سوالات کو برا خیال کیا۔ پھر جب حضرت عویمر ؓ نے حضرت عاصم ؓ سے اپنے مسئلے کا جواب پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کے مسائل پوچھنے کو ناپسند کیا اور معیوب قرار دیا ہے۔ حضرت عویمر ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلے کا حل پوچھ کر رہوں گا، چنانچہ حضرت عویمر ؓ خود رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو کسی غیر مرد کے ساتھ دیکھے تو کیا کرے؟ اگر اس کو مار

ظَلَمْتُهَا، فَطَلَّقَهَا.

ڈالے تو آپ بھی اس کو مار ڈالیں گے؟ پھر آخر کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیری بیوی کے متعلق قرآن نازل کر دیا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے دونوں میاں بیوی کو لعان کا حکم دیا جیسا کہ قرآن مجید میں حکم نازل ہوا تھا، چنانچہ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور کہا: اللہ کے رسول! اگر اب میں اس عورت کو رکھوں تو میں نے اس پر ظلم کیا۔ اس کے بعد حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے اسے طلاق دے دی۔

فَكَانَتْ سُنَّةً لِّمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اُنْظُرُوا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ، عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ، فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ، فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا». فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيْمِرٍ، فَكَانَ - بَعْدُ - يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ. [راجع: ٤٢٣]

پھر لعان کرنے والوں میں یہی طریقہ جاری ہو گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھتے رہو۔ اس عورت کو جو بچہ پیدا ہوا اگر وہ سانولا، کالی آنکھوں، بڑے سرین اور موٹی پنڈلیوں والا ہوا تو میں سمجھوں گا کہ عویمر نے اپنی بیوی کے متعلق سچ کہا تھا اور اگر بچہ گرگٹ کی طرح سرخ رنگ کا پیدا ہو تو میرے خیال کے مطابق عویمر نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہے۔'' پھر جب بچہ پیدا ہوا تو رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی علامات کے مطابق عویمر سچا نکلا۔ اس کے بعد وہ بچہ اپنی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔

فائدہ: اگر کوئی شخص کسی غیر عورت پر تہمت لگائے تو اس کا فیصلہ شہادتوں کی بنا پر ہو گا اور اگر اپنی بیوی پر الزام لگائے تو اس کا فیصلہ لعان کی صورت میں ہو گا جس کی صورت حسب ذیل ہے: پہلے خاوند عدالت میں یا حاکم مجاز کے سامنے چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر یہ کہے گا کہ وہ اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے گا: اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر بیوی خاوند کے جواب میں چار مرتبہ اللہ کی قسم اٹھا کر یہ کہہ دے کہ میرا خاوند جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے: اگر اس کا خاوند سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو۔ اس صورت میں وہ زنا کی سزا سے بچ جائے گی۔ اس کے بعد میاں بیوی کے درمیان ہمیشہ کے لیے جدائی ہو جائے گی اور وہ دونوں زندگی میں کبھی میاں بیوی کی زندگی نہیں گزار سکیں گے۔ قسم کھانے کے دوران میں قاضی فریقین کو اللہ سے ڈرنے اور صحیح بات کرنے کی تلقین کرتا رہے۔ اگر خاوند اپنے دعویٰ سے رک جائے تو اس پر حد قذف لگے گی اور اگر مرد کی طرف سے قسمیں اٹھانے کے بعد عورت رک جائے تو اس نے گویا اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ اس صورت میں اسے رجم کیا جائے گا۔ لعان کے بعد مرد طلاق دے یا نہ دے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ دونوں میاں بیوی میں ہمیشہ کے لیے

جدائی از خود واقع ہو جاتی ہے۔

(٢) بَابٌ: ﴿وَٱلْخَٰمِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ ٱللَّهِ عَلَيْهِ إِن كَانَ مِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ﴾ [٧]

باب:2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”خاوند، پانچویں دفعہ یوں کہے گا: اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو“ کا بیان

٤٧٤٦ - حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ رَجُلًا رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِمَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ التَّلَاعُنِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ قُضِيَ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ»، قَالَ: فَتَلَاعَنَا وَأَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَفَارَقَهَا، فَكَانَتْ سُنَّةً أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا. ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيرَاثِ أَنْ يَرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللهُ لَهَا.

[راجع: ٤٢٣]

[4746] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! بتائیں اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو اپنی بیوی کے ہمراہ مصروف کار دیکھے تو کیا وہ اسے قتل کر دے؟ اس صورت میں آپ اسے بھی (قصاص میں) قتل کر دیں گے؟ یا پھر وہ کیا کرے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق لعان کا حکم نازل فرمایا جو قرآن میں ذکر کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”تمھارے اور تمھاری بیوی کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے۔“ چنانچہ ان دونوں نے لعان کیا۔ میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا۔ آپ نے اس عورت کو اس سے علیحدہ کر دیا۔ اب یہی طریقہ رائج ہو گیا کہ لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کر دی جائے۔ وہ عورت حاملہ تھی۔ مرد نے اس حمل کا انکار کر دیا تو اس کا بیٹا ماں کی طرف منسوب ہو کر پکارا جاتا تھا۔ پھر وراثت کے متعلق یہ طریقہ جاری ہوا کہ وہ لڑکا اپنی ماں کا وارث بنے گا اور ماں اس کی وارث بنے گی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقرر فرمایا ہے۔

فائدہ: لعان کے بعد مرد، عورت سے حق مہر یا دیگر اخراجات کی واپسی کا مطالبہ نہیں کر سکتا، نیز دوران عدت میں عورت کا نان ونفقہ یا رہائش وغیرہ مرد کے ذمہ نہ ہوگی۔ پیدا ہونے والا بچہ ماں کی طرف منسوب ہوگا، زانی یا خاوند کی طرف اسے منسوب نہیں کیا جائے گا۔

(٣) بَابٌ: ﴿وَيَدْرَؤُا عَنْهَا ٱلْعَذَابَ﴾ اَلْآيَةَ [٨]

باب:3- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”اور اس عورت سے یہ بات سزا دور کر دے گی......“ کا بیان

٤٧٤٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ؟ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اَلْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ»، فَقَالَ هِلَالٌ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ وَّلَيُنْزِلَنَّ اللهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ. فَنَزَلَ جِبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ فَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ ﴿إِن كَانَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ﴾ [٦] فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا، فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟» ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ، فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوهَا وَقَالُوا: إِنَّهَا مُوجِبَةٌ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ: لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَبْصِرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ، سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ، فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ». فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ».

[راجع: ٢٦٧١]

[4747] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ ؓ نے نبی ﷺ کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ بدکاری کی تہمت لگائی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس پر گواہ لاؤ بصورت دیگر تمھاری پشت پر حد قذف پڑے گی۔'' حضرت ہلال ؓ نے جواب دیا: اللہ کے رسول! اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو کسی دوسرے کے ساتھ بدکاری کرتے دیکھے تو کیا وہ گواہ ڈھونڈتا پھرے؟ لیکن نبی ﷺ یہی فرماتے رہے: ''گواہ لاؤ ورنہ حد قذف پڑے گی۔'' حضرت ہلال ؓ نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! میں اس معاملے میں حق بجانب ہوں اور اللہ تعالیٰ اس کے متعلق ضرور کوئی ایسا حکم نازل کرے گا جس سے میری پشت سزا سے بری ہو جائے گی۔ اس دوران میں حضرت جبریل ؑ اترے اور یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ ..... اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ﴾۔ جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو نبی ﷺ نے حضرت ہلال ؓ کی بیوی کو بلا بھیجا۔ حضرت ہلال ؓ آئے اور پہلے انھوں نے گواہی دی جبکہ نبی ﷺ ساتھ ساتھ فرما رہے تھے: ''دیکھو، تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو کیا وہ توبہ کرنے پر تیار نہیں ہے؟'' اس کے بعد ان کی بیوی کھڑی ہوئی، اس نے بھی چار گواہیاں دے دیں۔ جب پانچویں گواہی کا وقت آیا تو لوگوں نے اسے ٹھہرایا اور سمجھایا کہ پانچویں گواہی تمھیں سزا میں مبتلا کر دے گی۔ حضرت ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ عورت یہ بات سن کر ذرا جھجکی اور رکی۔ ہم سمجھے کہ وہ اپنا بیان واپس لے لے گی مگر وہ کہنے لگی کہ میں اپنی قوم کو تمام عمر کے لیے رسوا نہیں کرنا چاہتی، پھر اس نے پانچویں گواہی بھی دے دی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دیکھتے رہو اگر اس عورت

کے ہاں کالی آنکھوں، موٹے سرین اور فربہ پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہوا تو وہ شریک بن سحماء کے نطفہ ہی سے ہوگا۔" چنانچہ اس عورت کے ہاں اسی صورت کا بچہ پیدا ہوا۔ اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر اللہ کا حکم (لعان) نازل نہ ہوا ہوتا تو میں اس عورت کو ٹھیک ٹھیک سزا دیتا۔"

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَٱلْخَٰمِسَةَ أَنَّ غَضَبَ ٱللَّهِ عَلَيْهَآ إِن كَانَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ﴾ [٩]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: "عورت پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر وہ مرد سچا ہے" کا بیان

٤٧٤٨ - حَدَّثَنِي مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ - وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ - عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا رَمَى امْرَأَتَهُ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَتَلَاعَنَا كَمَا قَالَ اللهُ، ثُمَّ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْمَرْأَةِ وَفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

[انظر: ٥٣٠٦، ٥٣١٣، ٥٣١٤، ٥٣١٥، ٦٧٤٨]

[4748] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی پر تہمت لگائی اور کہا کہ عورت کا حمل میرا نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے دونوں میاں بیوی کو لعان کرنے کا حکم دیا، چنانچہ انھوں نے اللہ کے حکم کے مطابق لعان کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے بچے کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ وہ عورت ہی کا ہوگا اور لعان کرنے والے دونوں میاں بیوی میں علیحدگی کروا دی۔

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ جَآءُو بِٱلْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ﴾ الْآيَةَ [١١]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: "بے شک جو لوگ جھوٹ (بہتان) گھڑ لائے وہ تمھی میں سے ایک ٹولہ ہے" کا بیان

﴿أَفَّاكٍ﴾: كَذَّابٌ.

اَفّاك: بہت بڑے جھوٹے کو کہتے ہیں۔

٤٧٤٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ﴿وَٱلَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُۥ﴾ قَالَتْ: عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ. [راجع: ٢٥٩٣]

[4749] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَهٗ کے متعلق فرمایا: اس سے مراد عبداللہ بن ابی ابن سلول ہے (جس نے اس بہتان طرازی میں سب سے بڑھ کر حصہ لیا تھا)۔

(٦) بَابٌ: ﴿لَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ ٱلْمُؤْمِنُونَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ٱلْكَٰذِبُونَ﴾ [١٢، ١٣]

باب:6- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جب تم نے یہ (بری بات) سنی تو اہل ایمان مرد اور اہل ایمان خواتین نے اپنے دل میں اچھی بات کیوں نہ سوچی..... جھوٹے ہیں'' کا بیان

٤٧٥٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَّعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّأَهَا اللهُ مِمَّا قَالُوا، وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيثِ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا، وَّإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ، اَلَّذِي حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي، فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ، فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ، فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ، آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ، فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي، فَإِذَا عِقْدٌ لِّي مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ، فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي

[4750] حضرت ابن شہاب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کا واقعہ بیان کیا جبکہ تہمت لگانے والوں نے ان کے متعلق افواہ اڑائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس تہمت سے پاک قرار دیا تھا۔ ان تمام حضرات نے حدیث کا ایک ایک ٹکڑا مجھ سے بیان کیا اور ان حضرات میں سے ایک کا بیان دوسرے کے بیان کی تصدیق کرتا ہے۔ اگرچہ ان میں سے کچھ حضرات کو دوسروں کے مقابلے میں حدیث زیادہ بہتر طریقے سے یاد تھی۔ حضرت عروہ بن زبیر نے مجھے حضرت عائشہ ؓ کے حوالے سے اس طرح بیان کیا کہ نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کسی سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے قرعہ اندازی کرتے۔ جس کا نام نکل آتا رسول اللہ ﷺ اسے اپنے ساتھ لے جاتے، چنانچہ آپ ﷺ نے ایک غزوے میں جانے کے لیے قرعہ اندازی کی تو قرعہ میرے نام نکل آیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوگئی اور یہ واقعہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ میں ایک ہودج میں سوار ہوتی اور جب اترتی تو ہودج سمیت اتاری جاتی۔ ہم اس طرح سفر کرتے رہے حتی کہ رسول اللہ ﷺ اس غزوے سے فارغ ہوکر

وَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ، وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ لِي، فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلٰى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ رَكِبْتُ، وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنِّي فِيهِ، وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَّمْ يُثْقِلْهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ، فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا، فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَّلَا مُجِيبٌ فَأَمَمْتُ مَنْزِلِيَ الَّذِي كُنْتُ بِهِ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْجَيْشِ، فَأَدْلَجَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأٰى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَّائِمٍ، فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي، وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي، وَاللهِ مَا كَلَّمَنِي كَلِمَةً وَّلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ، حَتّٰى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلٰى يَدَيْهَا فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَمَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا، وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ، وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ

لوٹے تو ہم لوگ مدینہ طیبہ کے نزدیک آ پہنچے۔ ایک رات (پڑاؤ کے بعد) جب کوچ کا حکم ہوا تو میں اٹھی اور پیدل چل کر لشکر سے پار نکل گئی۔ جب حاجت سے فارغ ہو کر لشکر کی طرف آنے لگی تو مجھے معلوم ہوا کہ میرا اظفار کے نگینوں کا ہار ٹوٹ کر کہیں گر گیا ہے۔ میں اسے ڈھونڈنے لگی اور اسے ڈھونڈنے میں دیر لگ گئی۔ اتنے میں وہ لوگ جو میرا ہودج اٹھا کر اونٹ پر لادا کرتے تھے انھوں نے ہودج اٹھایا اور اونٹ پر رکھ دیا۔ انھوں نے یہ سمجھا کہ میں ہودج میں ہوں کیونکہ اس وقت عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں، پُر گوشت اور بھاری بھرکم نہ ہوتی تھیں، اس لیے کہ وہ کھانا تھوڑا کھایا کرتی تھیں، لہٰذا ان لوگوں نے جب ہودج (کجاوہ) اٹھایا تو ہلکے پن میں انھیں کوئی اجنبیت محسوس نہ ہوئی۔ اس کے علاوہ میں اس وقت یوں بھی کم عمر لڑکی تھی۔ خیر وہ ہودج اونٹ پر لاد کر چل دیے۔ لشکر کے روانہ ہونے کے بعد میرا ہار مجھے مل گیا تو میں اس ٹھکانے کی طرف چلی گئی جہاں رات کے وقت اترے تھے، دیکھا تو وہاں نہ کوئی پکارنے والا تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا، یعنی سب جا چکے تھے۔ میں نے اپنی اسی جگہ کا ارادہ کیا جہاں میں پہلے تھی۔ مجھے یقین تھا کہ جب وہ لوگ مجھے نہ پائیں گے تو اسی جگہ تلاش کرنے آئیں گے۔ میں وہاں بیٹھی رہی۔ نیند نے غلبہ کیا تو میں سو گئی۔ لشکر کے پیچھے پیچھے حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی رضی اللہ عنہ مقرر تھے۔ وہ پچھلی رات چلے اور صبح کے وقت میرے ٹھکانے کے قریب پہنچے۔ انھوں نے دور سے کسی انسان کو سوتے ہوئے دیکھا۔ پھر جب میرے قریب آئے تو مجھے پہچان لیا کیونکہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے انھوں نے مجھے دیکھا تھا۔ جب انھوں نے مجھے پہچان کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا

أَرٰى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي، إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ: «كَيْفَ تِيكُمْ؟» ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَذَاكَ الَّذِي يَرِيبُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتّٰى خَرَجْتُ بَعْدَمَا نَقَهْتُ، فَخَرَجَتْ مَعِيَ أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ - وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا - وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلٰى لَيْلٍ وَّذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُتَّخَذَ الْكُنُفُ قَرِيبًا مِّنْ بُيُوتِنَا، وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي التَّبَرُّزِ قِبَلَ الْغَائِطِ، فَكُنَّا نَتَأَذّٰى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ، - وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَّأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ - فَأَقْبَلْتُ، أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي، وَقَدْ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ، أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا؟ قَالَتْ: أَيْ هَنْتَاهُ! أَوَ لَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: وَمَا قَالَ؟ قَالَتْ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُّ مَرَضًا عَلٰى مَرَضِي، قَالَتْ: فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلٰى بَيْتِي وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ - تَعْنِي سَلَّمَ - ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ تِيكُمْ؟» فَقُلْتُ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ؟ قَالَتْ: وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، قَالَتْ: فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجِئْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي: يَا أُمَّتَاهْ! مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ قَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ! هَوِّنِي عَلَيْكِ، فَوَاللهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا، قَالَتْ:

تو میں بیدار ہوگئی اور اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔ اللہ کی قسم! انھوں نے نہ مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کے علاوہ کوئی اور بات سنی۔ انھوں نے اپنی سواری بٹھائی اور اس کا پاؤں اپنے پاؤں سے دبائے رکھا تو میں اس پر سوار ہوگئی۔ وہ پیدل چلتے رہے اور اپنی اونٹنی کو چلاتے رہے یہاں تک کہ ہم لشکر سے اس وقت جا ملے جب وہ عین دوپہر کے وقت گرمی کی شدت کی وجہ سے اترے ہوئے تھے، چنانچہ جن لوگوں کی قسمت میں تباہی لکھی تھی وہ تباہ ہوئے۔ اس تہمت کو سب سے زیادہ پھیلانے والا عبداللہ بن ابی ابن سلول تھا۔ خیر ہم لوگ مدینہ طیبہ پہنچے تو وہاں پہنچ کر میں بیمار ہوگئی اور مہینہ بھر بیمار رہی۔ اس عرصے میں لوگ تہمت لگانے والوں کی باتوں کا چرچا کرتے رہے لیکن مجھے اس تہمت کے متعلق کوئی خبر نہ ہوئی، البتہ ایک معاملے سے مجھے شبہ سا ہوتا تھا کہ میں اس بیماری میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس لطف و محبت کا اظہار نہیں دیکھتی تھی جو سابقہ علالت کے دنوں میں دیکھ چکی تھی۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے اور صرف اتنا پوچھ لیتے کہ ''تم کیسی ہو؟'' پھر واپس چلے جاتے۔ اس رویے سے مجھے کچھ شک تو پڑتا مگر کسی بری بات کی خبر نہ تھی۔ ایک دن بیماری سے افاقہ کے بعد میں باہر نکلی جبکہ نقاہت بدستور باقی تھی۔ میرے ہمراہ حضرت ام مسطح بھی نکلیں۔ ہم مناصع کی طرف گئے۔ ہم لوگ قضائے حاجت کے لیے وہیں جایا کرتے تھے۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب ہم نے اپنے گھروں کے نزدیک بیت الخلاء نہیں بنائے تھے بلکہ اگلے زمانے کے عربوں کی طرح رفع حاجت کے لیے جنگل جایا کرتے تھے کیونکہ گھروں کے نزدیک بیت الخلاء بنانے سے ان کی بدبو ہمیں تکلیف

فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ، أَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، حَتَّى أَصْبَحْتُ أَبْكِي، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ، وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَهْلَكَ وَمَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَإِنْ تَسْأَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ، قَالَتْ: فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَرِيرَةَ: فَقَالَ: «أَيْ بَرِيرَةُ! هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ؟» قَالَتْ بَرِيرَةُ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا سِوَى أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ.

دیتی۔ خیر میں اور ام مسطح قضائے حاجت کے لیے روانہ ہو گئیں، وہ ابورہم بن عبد مناف کی صاحبزادی تھیں اور اس کی ماں صخر بن عامر کی دختر تھیں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں۔ حضرت مسطح بن اثاثہ اس کا بیٹا تھا۔ پھر میں اور ام مسطح دونوں قضائے حاجت کے بعد جب گھر واپس آنے لگیں تو ام مسطح کا پاؤں ان کی چادر میں الجھ کر پھسل گیا۔ اس پر ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلے: مسطح ہلاک ہوا۔ میں نے انھیں کہا: آپ نے بری بات کہی ہے۔ کیا تم ایسے شخص کو کوستی ہو جو غزوۂ بدر میں شریک تھا؟ وہ کہنے لگی: اے بھولی لڑکی! کیا تم نے وہ کچھ بھی سنا ہے جو اس نے کہا ہے؟ میں نے کہا: اس نے کیا کہا ہے؟ تب انھوں نے تہمت لگانے والوں کی باتیں مجھ سے بیان کیں۔ یہ سننے کے بعد میری بیماری میں مزید اضافہ ہو گیا۔ جب میں گھر گئی تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور سلام کر کے پوچھا: ''اب کیسی ہو؟'' میں نے عرض کی: آپ مجھے میرے والدین کے ہاں جانے کی اجازت دیتے ہیں؟ میرا مقصد صرف یہ تھا کہ والدین سے اس خبر کی تصدیق کروں۔ الغرض رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی تو میں اپنے والدین کے پاس آ گئی۔ میں نے اپنی ماں سے کہا: امی! یہ لوگ کس طرح کی باتیں کر رہے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: بیٹی، صبر کرو، اللہ کی قسم! اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب کسی مرد کے پاس کوئی خوبصورت عورت ہوتی ہے اور وہ اس سے محبت کرتا ہے اور اس کی سوکنیں بھی ہوں تو سوکنیں بہت کچھ کرتی رہتی ہیں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! لوگوں نے اس کا چرچا بھی کر دیا ہے؟ چنانچہ میں ساری رات روتی رہی، صبح ہو گئی مگر نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی، صبح تک میں روتی ہی رہی۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلایا کیونکہ اس معاملے میں آپ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی اور آپ اس سلسلے میں ان سے مشورہ لینا چاہتے تھے کہ میں اپنی اہلیہ کو ساتھ رکھوں یا طلاق دے دوں، چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی مشورہ دیا جو وہ جانتے تھے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایسی ناپاک باتوں سے پاک ہے۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے کس قدر تعلق خاطر ہے۔ انھوں نے صاف صاف کہا: اللہ کے رسول! ہمیں آپ کی اہلیہ کے بارے میں خیر و بھلائی کے علاوہ کسی چیز کا علم نہیں۔ البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں کی۔ عورتیں ان کے علاوہ اور بہت ہیں۔ اگر آپ اس سلسلے میں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے پوچھیں تو وہ آپ کو ٹھیک ٹھیک بتا دے گی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور اس سے پوچھا: ''بریرہ! کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے تمھیں کوئی شبہ گزرا ہو؟'' حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نہیں، مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! میں نے ان میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جس کی بنیاد پر میں کوئی عیب لگا سکوں۔ ہاں ایک بات ضرور ہے کہ وہ کم عمر لڑکی ہے، اپنے گھر والوں کے لیے آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے اتنے میں گھر کی بکری آتی ہے اور آٹا کھا جاتی ہے۔

فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاسْتَعْذَرَ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: "يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَّجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي؟ فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ عَلَيْهِ

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی کے خلاف آپ نے مدد چاہتے ہوئے فرمایا: ''مسلمانو! ایک ایسے شخص کے خلاف میری کون مدد کرتا ہے جس کی اذیت رسانی اب میرے اہل خانہ تک پہنچ گئی ہے؟ اللہ کی قسم! میں اپنی اہلیہ کے بارے میں خیر کے علاوہ کچھ نہیں جانتا اور یہ لوگ جس شخص کا نام لے رہے ہیں، اس

إِلَّا خَيْرًا، وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي». فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ، إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ، قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ، وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَّلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ: كَذَبْتَ، لَعَمْرُ اللهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهِ، فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ - وَّهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ - فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ، فَتَثَاوَرَ الْحَيَّانِ: الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ، حَتّٰى هَمُّوا أَنْ يَّقْتَتِلُوا، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوا وَسَكَتَ، قَالَتْ: فَمَكَثْتُ يَوْمِي ذٰلِكَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَّلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، قَالَتْ: فَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا، لَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَّلَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي، قَالَتْ: فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَأَذِنْتُ لَهَا، فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي، قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَّا يُوحٰى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي، قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ جَلَسَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، يَا عَائِشَةُ! فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ

کے متعلق بھی میں خیر کے علاوہ کچھ نہیں جانتا۔ وہ جب بھی میرے گھر گئے ہیں تو میرے ساتھ ہی گئے ہیں۔" یہ سن کر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: میں اس کے خلاف آپ کی مدد کرتا ہوں۔ اگر یہ اوس قبیلے کا ہے تو میں ابھی اس کی گردن اڑا دیتا ہوں اور اگر وہ ہمارے بھائیوں، یعنی قبیلۂ خزرج کا ہے تو آپ ہمیں جو حکم دیں گے ہم اس کی تعمیل کریں گے۔ اس کے بعد حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ وہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے۔ وہ ایک نیک سیرت آدمی تھے مگر آج ان پر قومی حمیت غالب آگئی۔ کہنے لگے: اے سعد بن معاذ! اللہ کی قسم! تم نے غلط کہا ہے۔ تم اسے قتل نہیں کر سکتے اور نہ تجھ میں اسے قتل کرنے کی ہمت ہے۔ اس دوران میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے جو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی تھے، وہ حضرت سعد بن عبادہ سے کہنے لگے: اللہ کی قسم! تجھے غلط فہمی ہوئی ہے، ہم اسے ضرور قتل کریں گے۔ کیا تو بھی منافق ہو گیا ہے جو منافقین کی طرف داری کرتا ہے۔ اتنے میں دونوں قبیلے اٹھ کھڑے ہوئے اور نوبت آپس میں قتل و قتال تک پہنچ گئی۔ رسول اللہ ﷺ ابھی منبر ہی پر تھے، آپ لوگوں کو خاموش کراتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے۔ جب وہ خاموش ہوئے تو آپ بھی خاموش ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرا وہ دن بھی رونے میں گزرا اور میں مسلسل دو دن سے رو رہی تھی، نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ نیند ہی آتی تھی۔ میرے والدین سوچنے لگے کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ پھر ایسا ہوا کہ میرے والدین میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبکہ میں روئے جا رہی تھی کہ اس دوران میں قبیلۂ انصار کی ایک عورت نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے اسے اجازت دے دی

كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ إِلَى اللهِ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ».

تو وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگی۔ اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لائے۔ آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ قبل ازیں جب سے مجھ پر تہمت لگی تھی، آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ آپ نے مہینہ بھر اس معاملے کے متعلق انتظار کیا، آپ پر میرے متعلق کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس بیٹھنے کے بعد خطبہ پڑھا، پھر فرمایا: ''عائشہ! تیرے متعلق مجھے اس طرح کی خبریں ملی ہیں، اگر تم بے گناہ ہو تو اللہ تعالیٰ تمھاری براءت (اور پاک دامنی) خود بیان فرما دے گا لیکن اگر تم سے غلطی کی بنا پر کوئی گناہ ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کر لیتا ہے، پھر اللہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔''

قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، فَقُلْتُ لِأَبِي: أَجِبْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِيمَا قَالَ، قَالَ: وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَجِيبِي رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: قُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِّنَ الْقُرْآنِ: إِنِّي وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ، فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ: إِنِّي بَرِيئَةٌ، وَّاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ، لَّا تُصَدِّقُونَنِي بِذٰلِكَ، وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي مِنْهُ بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي، وَاللهِ مَا أَجِدُ لَكُمْ مَّثَلًا إِلَّا قَوْلَ أَبِي يُوسُفَ قَالَ: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَٱللَّهُ ٱلْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا

وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی گفتگو ختم کر چکے تو یکبارگی میرے آنسو تھم گئے یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی میری آنکھوں میں باقی نہ رہا۔ میں نے اپنے والد گرامی سے عرض کی: آپ رسول اللہ ﷺ کو ان کی بات کا جواب دیں۔ انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میں آپ کو اس سلسلے میں کیا کہوں؟ پھر میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے عرض کی: آپ رسول اللہ ﷺ کو (میری طرف سے) جواب دیں تو انھوں نے بھی یہی کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا عرض کروں۔ آخر کار میں خود ہی بول اٹھی، میں اس وقت ایک نوعمر لڑکی تھی، میں نے بہت زیادہ قرآن بھی نہیں پڑھا تھا، میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں اس قدر تو جانتی ہوں کہ میرے متعلق آپ حضرات نے جو کچھ سنا ہے وہ آپ کے دل و دماغ پر جم گیا ہے اور آپ لوگ اسے صحیح سمجھنے لگے ہیں۔ اب اگر میں یہ

تَصِفُونَ﴾ [يوسف: ١٨] قَالَتْ: ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِي، قَالَتْ: وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ، وَأَنَّ اللهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي، وَلٰكِنْ وَاللهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلٰى، وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلٰى، وَلٰكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللهُ بِهِ، . قَالَتْ: فَوَاللهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ، حَتّٰى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ، وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ، مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ، قَالَتْ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ سُرِّيَ عَنْهُ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَ أَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: «يَا عَائِشَةُ! أَمَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ بَرَّأَكِ». فَقَالَتْ أُمِّي: قُومِي إِلَيْهِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ جَآءُو بِٱلْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ﴾ اَلْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا [١١-٢٠]. فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ فِي بَرَاءَتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ - وَاللهِ لَا أُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُوْلُواْ ٱلْفَضْلِ مِنكُمْ وَٱلسَّعَةِ أَن يُؤْتُوٓاْ أُوْلِي ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينَ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلْيَعْفُواْ وَلْيَصْفَحُوٓاْ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَكُمْ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [٢٢]

کہوں کہ میں بے گناہ ہوں...... اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں...... تو بھی آپ لوگ مجھے سچا نہیں سمجھیں گے اور اگر میں گناہ کا اقرار کرلوں...... اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں...... تو آپ لوگ گناہ کے اقرار میں مجھے سچا خیال کریں گے۔ اللہ کی قسم! میں اپنی اور تمھاری مثال ایسی ہی سمجھتی ہوں جیسے سیدنا یوسف علیہ السلام کے والد کی تھی، انھوں نے جو کچھ کہا تھا میں بھی وہی کچھ کہتی ہوں: ''اب صبر کرنا ہی بہتر ہے اور تمھاری باتوں پر اللہ میری مدد کرنے والا ہے۔'' پھر میں نے اپنا رخ دوسری طرف کرلیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ مجھے پورا یقین تھا کہ میں بے گناہ ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری براءت کرے گا، لیکن اللہ کی قسم! مجھے اس بات کا وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ایسی آیات نازل فرمائے گا جو ہمیشہ پڑھی جائیں گی۔ میں اپنی شان اس سے بہت کم تر سمجھتی تھی۔ ہاں، مجھے یہ امید ضرور تھی کہ رسول اللہ ﷺ کوئی ایسا خواب دیکھیں گے جس سے آپ پر میری بے گناہی واضح ہو جائے گی۔ پھر اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ ابھی اپنی مجلس میں تشریف فرما تھے اور گھر والوں میں سے بھی کوئی باہر نہیں نکلا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا اور وہی کیفیت طاری ہوئی جو نزول کے وقت آپ پر طاری ہوتی تھی، یعنی آپ پسینے سے شرابور ہو گئے اور پسینہ موتیوں کی طرح آپ کے بدن سے ٹپکنے لگا، حالانکہ وہ دن سخت سردی کا تھا۔ یہ کیفیت آپ پر وحی کی شدت کی بنا پر طاری ہوتی تھی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ سے وحی ختم ہوئی تو آپ خوشی کی وجہ سے مسکرا رہے تھے۔ سب سے پہلا کلمہ جو آپ کی زبان سے نکلا: وہ یہ تھا: ''عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمھیں بری کر دیا ہے۔'' میری والدہ نے کہا: اٹھو اور رسول اللہ ﷺ کا شکریہ ادا کرو۔ میں نے

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : بَلٰى وَاللهِ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَّغْفِرَ اللهُ لِي، فَرَجَعَ إِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: وَاللهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْأَلُ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي، فَقَالَ: «يَا زَيْنَبُ! مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ؟» فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا. قَالَتْ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَعَصَمَهَا اللهُ بِالْوَرَعِ، وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا، فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْإِفْكِ. [راجع: ٢٥٩٣]

کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں اٹھوں گی۔ میں تو صرف اللہ عزوجل کا شکریہ ادا کروں گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ﴾ آخر تک دس آیتیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے میری براءت میں یہ آیات نازل کر دیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے، جو محتاجی اور رشتے داری کی وجہ سے حضرت مسطح کی مدد کیا کرتے تھے اور اس کے اخراجات برداشت کرتے تھے، ان کے متعلق فرمایا: اللہ کی قسم! اب میں مسطح پر کبھی کچھ بھی خرچ نہیں کروں گا جبکہ اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ایسی ایسی باتیں کی ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''تم میں سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں انھیں اپنے قرابت داروں، مساکین اور مہاجرین کو فی سبیل اللہ دینے سے قسم نہیں کھا لینی چاہیے بلکہ انھیں معاف کر دینا چاہیے اور ان سے درگزر کر لینا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے قصور معاف فرما دے؟ اور اللہ غفور رحیم ہے۔'' یہ آیت سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! مجھے یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے۔ پھر وہ حضرت مسطح رضی اللہ عنہ پر اسی طرح خرچ فرمانے لگے جس طرح پہلے خرچ کیا کرتے تھے۔ (ان سے پہلے والا حسن سلوک کرنے لگے) اور فرمایا: اللہ کی قسم! جب تک مسطح زندہ رہا میں یہ معمول بند نہیں کروں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس زمانۂ تہمت میں رسول اللہ ﷺ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے میرا حال پوچھتے: ''زینب تم عائشہ کو کیسی سمجھتی ہو اور تم نے کیا دیکھا ہے؟'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اپنے کان اور آنکھ کی خوب احتیاط رکھتی ہوں، میں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اچھا ہی خیال کرتی ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

ازواج مطہرات میں سے وہی ایک تھیں جو میرا مقابلہ کرتی تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی پرہیز گاری کی وجہ سے انھیں تہمت لگانے سے محفوظ رکھا لیکن ان کی بہن حضرت حمنہ بنت جحش ان کے لیے جوش میں آئیں اور تہمت لگانے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوئیں۔

(٧) بَابُ قَوْلِهِ : ﴿وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِى مَآ أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [١٤]

باب: 7- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اگر تم پر دنیا و آخرت میں اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جن باتوں میں تم پڑ گئے تھے اس کی پاداش میں تمھیں بہت بڑا عذاب آلیتا'' کا بیان

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : ﴿تَلَقَّوْنَهُۥ﴾ [١٥]: يَرْوِيهِ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ. ﴿تُفِيضُونَ﴾ [يونس: ٦١ والأحقاف: ٨] تَقُولُونَ.

امام مجاہد نے کہا: تَلَقَّوْنَهٗ کے معنی ہیں: تم ایک دوسرے سے اس بات کو نقل کرنے لگے۔ تُفِيْضُوْنَ کے معنی ہیں: تَقُوْلُوْنَ، یعنی باتیں کرنے لگے۔

٤٧٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ أُمِّ رُومَانَ أُمِّ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ : لَمَّا رُمِيَتْ عَائِشَةُ خَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا. [راجع: ٣٣٨٨]

[4751] حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ ہیں، بیان کرتی ہیں کہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی گئی تو وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی تھیں۔

(٨) بَابٌ : ﴿إِذْ تَلَقَّوْنَهُۥ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِۦ عِلْمٌ﴾ اَلْآيَةَ [١٥]

باب: 8- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جب تم اپنی زبانوں سے اس واقعے کا ایک دوسرے سے ذکر کرتے تھے اور تم اپنے منہ سے وہ کچھ کہہ رہے تھے جس کے متعلق تمھیں کچھ علم نہ تھا'' کا بیان

٤٧٥٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى : حَدَّثَنَا هِشَامٌ : أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ : قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ : سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقْرَأُ : (إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ). [راجع: ٤١٤٤]

[4752] حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ مذکورہ بالا آیت اس طرح پڑھ رہی تھیں: (اِذْ تَلِقُوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ)

فائدہ: حضرت عائشہ ؓ سے وَلَقَ يَلِقُ باب سے لام کے کسرہ اور قاف کی (تشدید کے بجائے) تخفیف کے ساتھ منقول ہے جس کے معنی جھوٹ بولنا ہیں، جب کہ مشہور قراءت لام کے فتحہ اور قاف مشدد کے ساتھ ہے۔ اس کے معنی ہیں: منہ در منہ بات نقل کرنا۔

بَابٌ: ﴿وَلَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَآ أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا﴾ الْآيَةَ [١٦]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جب تم نے یہ (بری بات) سنی تھی تو یوں کیوں نہ کہہ دیا: ہمیں یہ مناسب نہیں کہ ایسی بات کریں۔'' کا بیان

٤٧٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: اِسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ، قَالَتْ: أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ، فَقِيلَ: ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمِنْ وُّجُوهِ الْمُسْلِمِينَ! قَالَتْ: اِئْذَنُوا لَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِينَكِ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ إِنِ اتَّقَيْتُ، قَالَ: فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، زَوْجَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ، وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ، وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَثْنَى عَلَيَّ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا. [راجع: ٣٧٧١]

[4753] حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ ؓ کی وفات سے تھوڑی دیر پہلے جبکہ وہ نزع کی حالت میں تھیں، حضرت ابن عباس ؓ نے ان کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ مبادا میری تعریف کرنے لگیں۔ کسی نے عرض کی: وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور عزت دار انسان ہیں! انھوں نے اندر آنے کی اجازت دے دی۔ حضرت ابن عباس ؓ نے ان سے پوچھا: آپ کس حال میں ہیں؟ انھوں نے فرمایا: اگر میں اللہ کے ہاں اچھی ہوں تو سب اچھا ہی ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: ان شاء اللہ آپ اچھی ہی رہیں گی۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجۂ مطہرہ ہیں۔ آپ کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا۔ آپ کی براءت آسمان سے نازل ہوئی۔ حضرت ابن عباس ؓ کے بعد آپ کی خدمت میں حضرت ابن زبیر ؓ حاضر ہوئے تو محترمہ صدیقۂ کائنات ؓ نے ان سے فرمایا: ابھی حضرت ابن عباس ؓ آئے تھے، انھوں نے میری تعریف کی۔ میں تو چاہتی ہوں کاش میں بھولی بسری گمنام ہوتی۔

٤٧٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ

[4754] حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس ؓ نے حضرت عائشہ ؓ کے

الْقَاسِمِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اسْتَأْذَنَ عَلٰى عَائِشَةَ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: نَسْيًا مَّنْسِيًّا. [راجع: ٣٧٧١]

پاس آنے کی اجازت چاہی۔ پھر راوی نے مذکورہ بالا حدیث کی طرح واقعہ بیان کیا لیکن اس روایت میں راوی نے نَسْيًا مَنْسِيًّا کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

(٩) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَن تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا﴾ الْآيَةَ [١٧]

باب: 9- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تمھیں نصیحت کرتا ہے کہ (اگر تم مومن ہو تو) آئندہ کبھی ایسی حرکت نہ کرنا'' کا بیان

٤٧٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يَّسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا، قُلْتُ: أَتَأْذَنِينَ لِهٰذَا؟ قَالَتْ: أَوَ لَيْسَ قَدْ أَصَابَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ؟ - قَالَ سُفْيَانُ: تَعْنِي ذَهَابَ بَصَرِهِ - فَقَالَ:

حَصَانٌ رَّزَانٌ مَّا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُّحُومِ الْغَوَافِلِ

قَالَتْ: لٰكِنْ أَنْتَ!. [راجع: ٤١٤٦]

[4755] حضرت مسروق سے روایت ہے، وہ حضرت عائشہ ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت ؓ نے حضرت عائشہ سے ملاقات کرنے کی اجازت طلب کی تو میں نے کہا: آپ انھیں بھی اجازت دیتی ہیں؟ اس پر انھوں نے فرمایا: کیا انھیں بہتان لگانے کی بڑی سزا نہیں ملی؟ ان کا اشارہ ان کے نابینا ہونے کی طرف تھا، پھر حضرت حسان ؓ نے یہ شعر پڑھا:

''عفیفہ اور بڑی زیرک ہیں۔ ان کے متعلق کسی کو شبہ بھی نہیں گزر سکتا۔ وہ غافل اور پاکدامن عورتوں کا گوشت کھانے سے مکمل پرہیز کرتی ہیں۔''

حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: لیکن تم!

فائدہ: حضرت عائشہ ؓ نے حضرت حسان بن ثابت ؓ کو تنبیہ فرمائی کہ تم تہمت لگانے والوں کے ساتھ شریک ہو کر خود کو محفوظ نہ رکھ سکے، لیکن وہ حضرت حسان ؓ کا دفاع بھی کرتی تھیں۔ آپ ؓ نے فرمایا کہ حضرت حسان ؓ رسول اللہ ﷺ کی حمایت کیا کرتے تھے۔[1] حضرت حسان ؓ سے تہمت لگانے کی غلطی ضرور ہوئی تھی لیکن آپ نے اس جرم سے توبہ کر لی تھی، بہر حال حضرت عائشہ ؓ کا دل غلطی کی وجہ سے تہمت لگانے والے صحابۂ کرام ؓ کے متعلق صاف ہو گیا تھا لیکن جب کبھی اس طرح کا ذکر آ جاتا تو دل کا رنجیدہ ہونا ایک فطری امر تھا، اس مقام پر بھی حضرت عائشہ ؓ نے حضرت حسان بن ثابت ؓ کے متعلق چبھتا ہوا جملہ اس تاثر کے پیش نظر کہا تھا۔ واللہ أعلم.

1 صحيح البخاري، المغازي، حديث: 4146.

(١٠) بَابٌ: ﴿وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ [١٨]

باب: 10- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور اللہ تمھیں واضح ہدایات دیتا ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا کمال حکمت والا ہے'' کا بیان

٤٧٥٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عَلٰى عَائِشَةَ فَشَبَّبَ وَقَالَ:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَّا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

قَالَتْ عَائِشَةُ: لَسْتَ كَذَاكَ، قُلْتُ: تَدَعِينَ مِثْلَ هٰذَا يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ﴾ [١١] فَقَالَتْ: وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى، وَقَالَتْ: وَقَدْ كَانَ يَرُدُّ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ. [راجع: ٤١٤٦]

[4756] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حاضر ہو کر اس طرح تعریفی اشعار پڑھنے لگے: وہ پاکدامن اور زیرک و دانا ہیں۔ کبھی کسی شک و شبہ سے متہم نہیں ہوئیں۔ آپ بے خبر اور پاکباز عورتوں کا گوشت کھانے سے مکمل پرہیز کرتی ہیں۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: لیکن حسان! تم تو ایسے نہیں ہو۔ میں نے عرض کی: آپ بھی تو ایسے آدمی اپنے پاس آنے کے لیے چھوڑ دیتی ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جس نے اس واقعہ میں سب سے زیادہ حصہ لیا.....'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نابینا ہونے سے بڑھ کر اور کیا عذاب ہو سکتا ہے۔ پھر انھوں نے فرمایا: حضرت حسان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کفار کو جواب دیا کرتے تھے۔

فائدہ: راجح قول کے مطابق اس آیت کا مصداق عبداللہ بن ابی تھا۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حصہ ضرور لیا لیکن حد کے نفاذ اور توبہ کے بعد ان کا معاملہ صاف ہو گیا، البتہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا اس لیے تھا تاکہ وہ مزید توبہ و استغفار کریں اور آئندہ کسی کے کے بارے میں ایسا مت کریں۔ واللہ أعلم.

(١١) بَابٌ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا﴾ الْآيَةَ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ [١٩-٢٠]: ﴿تَشِيعَ﴾ تَظْهَرَ ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [٢٢]

باب: 11- ارشاد باری تعالیٰ: ''جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی کو رواج دینے کے خواہش مند ہیں..... شفقت کرنے والا بہت مہربان ہے۔ تَشِيعَ کے معنی ہیں: ظاہر اور نمایاں ہونا۔ ''اور نہ قسم کھائیں تم میں سے بزرگی اور کشادگی والے کہ وہ اپنے قرابت داروں، مسکینوں..... اور اللہ تعالیٰ بے حد معاف کرنے والا نہایت مہربان ہے'' کا بیان

٤٧٥٧ - وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ، وَمَا عَلِمْتُ بِهِ، قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيَّ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي، وَايْمُ اللهِ! مَا عَلِمْتُ عَلٰى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ، وَأَبَنُوهُمْ بِمَنْ وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ، وَلَا يَدْخُلُ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ، وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِيَ». فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ نَّضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ، وَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْخَزْرَجِ - وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِّنْ رَهْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ - فَقَالَ: كَذَبْتَ، أَمَا وَاللهِ أَنْ لَّوْ كَانُوا مِنَ الْأَوْسِ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ تُضْرَبَ أَعْنَاقُهُمْ، حَتّٰى كَادَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِيَ أُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثُرَتْ وَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ: أَيْ أُمِّ، تَسُبِّينَ ابْنَكِ؟ وَسَكَتَتْ، ثُمَّ عَثُرَتِ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: تَسُبِّينَ ابْنَكِ؟ ثُمَّ عَثُرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَانْتَهَرْتُهَا، فَقَالَتْ: وَاللهِ مَا أَسُبُّهُ إِلَّا فِيكِ، فَقُلْتُ: فِي أَيِّ شَأْنِي؟ قَالَتْ: فَبَقَرَتْ لِيَ الْحَدِيثَ، فَقُلْتُ: وَقَدْ كَانَ هٰذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَاللهِ.

[4757] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب میرے متعلق ایسی باتیں کہی گئیں جن کا مجھے گمان بھی نہیں تھا تو رسول اللہ ﷺ میرے معاملے میں (لوگوں کو) خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے کلمۂ شہادت پڑھنے کے بعد اللہ کی شایان شان حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: اما بعد! ''تم لوگ مجھے ایسے لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنھوں نے میری اہلیہ پر تہمت لگائی ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے اپنی اہلیہ میں کوئی برائی نہیں دیکھی۔ اور انھوں نے ایسے شخص کے متعلق تہمت لگائی ہے کہ اللہ کی قسم! اس میں بھی میں نے کوئی برائی نہیں دیکھی۔ وہ میرے گھر میں جب بھی آیا میری اجازت سے داخل ہوا اور اگر میں کبھی سفر کی وجہ سے مدینے میں نہیں ہوتا تو وہ بھی نہیں ہوتا۔ وہ تو میرے ساتھ ہی رہتا ہے۔'' اس کے بعد حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہمیں اجازت دیں، ہم ایسے لوگوں کی گردنیں اڑا دیں۔ اس کے بعد قبیلۂ خزرج کے ایک صاحب کھڑے ہوئے، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی والدہ اسی آدمی کے قبیلے سے تھیں، انھوں نے کھڑے ہو کر کہا: تم غلط کہتے ہو۔ اگر وہ لوگ قبیلۂ اوس سے ہوتے تو تم انھیں قتل کرنا کبھی پسند نہ کرتے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ مسجد ہی میں قبیلۂ اوس اور خزرج میں باہم فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ اس فساد کی مجھے کوئی خبر نہ تھی۔ میں اسی دن شام کے وقت قضائے حاجت کے لیے باہر نکلی جبکہ میرے ہمراہ ام مسطح بھی تھیں۔ وہ راستے میں پھسلیں تو ان کی زبان سے نکلا: مسطح کو اللہ غارت کرے۔ میں نے کہا: تم اپنے بیٹے کو کوستی ہو؟ اس پر وہ خاموش ہو گئیں۔ پھر وہ دوبارہ پھسلیں تو ان کی زبان سے وہی الفاظ نکلے کہ مسطح کو اللہ مارے۔ میں نے پھر کہا: تم

اپنے بیٹے کو کوستی ہو؟ پھر وہ تیسری دفعہ پھسلیں تو انھوں نے پھر وہی لفظ کہے: اللہ مسطح کو غارت کرے۔ میں نے پھر انھیں جھڑکا تو انھوں نے بتایا کہ اللہ کی قسم! میں تو آپ ہی کی وجہ سے اسے کوس رہی ہوں۔ میں نے کہا: میری وجہ سے کیسے؟ تب انھوں نے مجھ سے اس طوفان کا سارا واقعہ بیان کیا۔ میں نے پوچھا: کیا واقعی یہ سب کچھ کہا گیا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم!

فَرَجَعْتُ إِلٰى بَيْتِي كَأَنَّ الَّذِي خَرَجْتُ لَهُ لَا أَجِدُ مِنْهُ قَلِيلًا وَّلَا كَثِيرًا، وَوُعِكْتُ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: أَرْسِلْنِي إِلٰى بَيْتِ أَبِي، فَأَرْسَلَ مَعِيَ الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُومَانَ فِي السُّفْلِ وَأَبَا بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ، فَقَالَتْ أُمِّي: مَا جَاءَ بِكِ يَا بُنَيَّةُ؟ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ، وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مِثْلَ مَا بَلَغَ مِنِّي، فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ! خَفِّضِي عَلَيْكِ الشَّأْنَ، فَإِنَّهُ وَاللهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيلَ فِيهَا، وَإِذَا لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي، قُلْتُ: وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِي؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَرَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ.

اس کے بعد میں اپنے گھر واپس آ گئی۔ مجھے کچھ خبر نہ تھی کہ میں کس کام کے لیے باہر گئی تھی اور کہاں سے آئی ہوں۔ ذرہ برابر بھی مجھے اس کا احساس نہیں رہا۔ اس کے بعد مجھے بخار ہو گیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: مجھے میرے والدین کے گھر پہنچا دیں۔ آپ نے میرے ساتھ ایک بچہ بھیج دیا۔ میں اپنے (والدین کے) گھر پہنچی تو میں نے دیکھا کہ (میری والدہ) ام رومان رضی اللہ عنہا نچلے حصے میں ہیں اور میرے والد گرامی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بالا خانے میں قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہیں۔ میری والدہ نے پوچھا: پیاری بیٹی! اس وقت کیسے آنا ہوا؟ میں نے وجہ بتائی اور واقعے کی تفصیلات سے آگاہ کر دیا لیکن ان باتوں کا جتنا غم مجھے تھا معلوم ہوتا تھا کہ انھیں اتنی پریشانی نہیں تھی۔ انھوں نے فرمایا: بٹیا! اتنا فکر کیوں کرتی ہو؟ کم ہی کوئی ایسی خوبصورت عورت کسی ایسے مرد کے نکاح میں ہو گی جو اس سے محبت بھی رکھتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں اور وہ اس سے حسد نہ کریں اور اس میں سو عیب نہ نکالیں۔ وہ اس تہمت سے اتنا متاثر نہیں تھیں جس قدر میں پریشان تھی۔ میں نے پوچھا: والد گرامی کے علم میں بھی یہ تمام باتیں آ گئی ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ بھی ان سے باخبر ہیں؟ انھوں نے بتایا: رسول اللہ ﷺ بھی (اس سے

آگاہ ہیں)۔

وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَنَزَلَ فَقَالَ لِأُمِّي: مَا شَأْنُهَا؟ قَالَتْ: بَلَغَهَا الَّذِي ذُكِرَ مِنْ شَأْنِهَا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، قَالَ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكِ أَيْ بُنَيَّةُ! إِلَّا رَجَعْتِ إِلَى بَيْتِكِ، فَرَجَعْتُ، وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتِي فَسَأَلَ عَنِّي خَادِمَتِي فَقَالَتْ: لَا وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ خَمِيرَهَا أَوْ عَجِينَهَا، وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَصْدُقِي رَسُولَ اللهِ ﷺ، حَتَّى أَسْقَطُوا لَهَا بِهِ، فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ، وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى تِبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ، وَبَلَغَ الْأَمْرُ إِلَى ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي قِيلَ لَهُ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، وَاللهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ أُنْثَى قَطُّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللهِ، قَالَتْ: وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي فَلَمْ يَزَالَا حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ وَقَدِ اكْتَنَفَنِي أَبَوَايَ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، يَا عَائِشَةُ! إِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوءًا أَوْ ظَلَمْتِ فَتُوبِي إِلَى اللهِ، فَإِنَّ اللهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ»، قَالَتْ: وَقَدْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ، فَقُلْتُ: أَلَا تَسْتَحْيِي مِنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا؟ فَوَعَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَالْتَفَتُّ إِلَى أَبِي فَقُلْتُ: أَجِبْهُ، قَالَ: فَمَاذَا أَقُولُ؟ فَالْتَفَتُّ إِلَى أُمِّي فَقُلْتُ: أَجِيبِيهِ،

میں یہ سن کر رونے لگی تو حضرت ابوبکر ؓ نے میرے رونے کی آواز سن لی، وہ گھر کے بالائی حصے میں قرآن پڑھ رہے تھے، اتر کر نیچے آئے اور والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ وہ تمام باتیں انھیں بھی معلوم ہو گئی ہیں جو ان کے متعلق کہی جا رہی ہیں۔ ان کی بھی آنکھیں بھر آئیں اور انھوں نے فرمایا: بیٹی! میں تمھیں قسم دیتا ہوں کہ تم اپنے گھر واپس چلی جاؤ، چنانچہ میں واپس چلی آئی۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ میرے حجرے میں تشریف لائے اور آپ نے میرے بارے میں ہماری خادمہ سے دریافت کیا۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں ان کے اندر کوئی عیب نہیں جانتی، البتہ بسا اوقات ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ سو جایا کرتی ہیں کہ گھر کی بکری ان کا گوندھا ہوا آٹا کھا جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ نے ڈانٹ کر اس خادمہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو صحیح صحیح بات کیوں نہیں بتا دیتی۔ پھر انھوں نے کھل کر صاف الفاظ میں ان سے اس واقعے کی تصدیق چاہی۔ اس پر وہ گویا ہوئیں: سبحان اللہ! میں تو حضرت عائشہ ؓ کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح زرگر کھرے سونے کو جانتا ہے۔ اس تہمت کی خبر جب اس شخص کو ہوئی جس کے ساتھ مجھے متہم کیا گیا تھا تو اس نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم! میں نے آج تک کسی عورت کا کپڑا نہیں کھولا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ اس کے بعد انھوں نے اللہ کے راستے میں شہادت پائی تھی۔ الغرض صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس آ گئے اور میرے پاس ہی رہے۔ عصر کی نماز پڑھ کر رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ میرے والدین مجھے دائیں اور بائیں سے پکڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا:

فَقَالَتْ: أَقُولُ مَاذَا؟ فَلَمَّا لَمْ يُجِيبَاهُ تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللهَ تَعَالٰى وَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قُلْتُ: أَمَّا بَعْدُ، فَوَاللهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ: إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ، وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَشْهَدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ، مَا ذَاكَ بِنَافِعِي عِنْدَكُمْ، لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ بِهِ وَأُشْرِبَتْهُ قُلُوبُكُمْ، وَإِنْ قُلْتُ: إِنِّي فَعَلْتُ، وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُولُنَّ قَدْ بَاءَتْ بِهِ عَلٰى نَفْسِهَا، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا - وَالْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ - إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَٱللَّهُ ٱلْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ﴾ [يوسف: ١٨]. وَأُنْزِلَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ سَاعَتِهِ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَإِنِّي لَأَتَبَيَّنُ السُّرُورَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِينَهُ، وَيَقُولُ: «أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ! فَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ بَرَاءَتَكِ». قَالَتْ: وَكُنْتُ أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا، فَقَالَ لِي أَبَوَايَ: قُومِي إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمَا، وَلٰكِنْ أَحْمَدُ اللهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي، لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوهُ.

''اے عائشہ! اگر تم نے واقعی کوئی برا کام کیا ہے اور اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو کیونکہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔'' اس دوران میں ایک انصاری خاتون بھی آ گئیں جو دروازے پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں نے کہا: آپ اس خاتون کا لحاظ بھی نہیں کرتے، مبادا وہ باہر جا کر کوئی بات کہہ دے؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے وعظ و نصیحت فرمائی تو میں اپنے والد کی طرف متوجہ ہوئی اور ان سے عرض کی: آپ ﷺ کو آپ ہی اس کا جواب دیں۔ انھوں نے کہا: میں اس کے متعلق کیا کہوں؟ پھر میں اپنی والدہ کی طرف متوجہ ہوئی اور انھیں کہا: آپ میری طرف سے جواب دیں۔ انھوں نے بھی یہی کہا کہ میں کیا کہوں؟ جب کسی نے میری طرف سے کوئی بات نہ کی تو میں نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی شایان شان حمد وثنا کی اور کہا: اللہ کی قسم! اگر میں آپ لوگوں سے کہوں کہ میں نے اس طرح کا کوئی کام نہیں کیا اور اللہ گواہ ہے کہ میں اپنے اس دعویٰ میں سچی ہوں، تو بھی تمھارے ہاں میری یہ بات مجھے کوئی فائدہ نہیں دے گی کیونکہ آپ لوگوں نے یہ باتیں کی ہیں اور آپ کے دل و دماغ میں یہ باتیں رچ بس گئیں ہیں۔ اور اگر میں یہ بات کہہ دوں کہ میں نے واقعی یہ کام کیا ہے، حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے ایسا کام نہیں کیا ہے تو آپ لوگ کہیں گے کہ اس نے تو اقرار جرم خود کر لیا ہے۔ اللہ کی قسم! میری اور آپ لوگوں کی مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے والد جیسی ہے جب انھوں نے فرمایا تھا: ''صبر ہی اچھا ہے اور تم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر میری اللہ ہی مدد کرے گا۔'' میں نے ذہن پر بہت زور دیا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام یاد آ جائے لیکن اس وقت یاد نہ آیا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا اور ہم سب خاموش ہو

گئے۔ پھر آپ سے یہ کیفیت ختم ہوئی تو میں نے دیکھا کہ خوشی آپ کے چہرے سے ظاہر ہو رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی پیشانی کو صاف کرتے ہوئے فرمایا: ''عائشہ! تمھیں بشارت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمھاری پاکدامنی نازل کر دی ہے۔'' اس وقت مجھے بہت غصہ آرہا تھا۔ میرے والدین نے مجھ سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑی ہو جاؤ۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑی نہیں ہوں گی اور نہ میں آپ کا شکریہ ادا کروں گی اور نہ تمھارا شکریہ ادا کروں گی۔ میں تو صرف اپنے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کروں گی جس نے میری براءت نازل کی ہے۔ آپ لوگوں نے تو یہ طوفان بدتمیزی سنا، نہ تو آپ اس کا انکار کر سکے اور نہ اسے ختم کرنے ہی کی کوئی کوشش کی۔

وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: أَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللهُ بِدِينِهَا فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا أُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ مِسْطَحٌ وَّحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَّالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ وَّهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ، وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ، قَالَتْ: فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَّا يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ أَبَدًا، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ ﴿وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ﴾ يَعْنِي مِسْطَحًا، إِلَى قَوْلِهِ: ﴿أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ حَتَّى قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلَى وَاللهِ يَا رَبَّنَا إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا، وَعَادَ لَهُ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ. [راجع:

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ زینب بنت جحش ؓ کو اللہ تعالیٰ نے ان کی دینداری کی وجہ سے اس تہمت میں پڑنے سے بچا لیا۔ میری بابت انھوں نے خیر کے علاوہ اور کوئی بات نہیں کی، البتہ ان کی بہن حمنہ بنت جحش ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہو گئی۔ اس طوفان کو پھیلانے میں مسطح، حسان اور منافق عبداللہ بن ابی نے حصہ لیا تھا۔ عبداللہ بن ابی تو اس کے متعلق بہت کرید کرتا اور اس پر حاشیہ چڑھاتا تھا۔ وہی اس طوفان کا بانی مبانی تھا اور وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ سے مراد وہ اور حمنہ ہیں۔ حضرت عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر ؓ نے قسم کھائی کہ آئندہ وہ مسطح کو کبھی بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچائیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور جو لوگ تم میں سے بزرگی والے اور فراخ دست ہیں۔'' اس سے مراد حضرت ابوبکر ؓ ہیں۔ ''وہ قرابت داروں اور مساکین کو نہ دینے کی قسم نہ

[٢٥٩٣

اٹھائیں۔" اس سے مراد حضرت مسطح ہیں۔ "کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے قصور معاف کر دے؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے حد مغفرت کرنے والا انتہائی مہربان ہے۔" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم! ہمارے رب! ہم تو اس بات کے خواہش مند ہیں کہ تو ہماری مغفرت فرما دے۔ پھر انھوں نے مسطح کا وظیفہ پہلے کی طرح جاری کر دیا۔

فائدہ: اس حدیث سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ غیب دان نہیں تھے۔ قرآن کریم میں کئی آیات اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب نہیں تھے۔ جو لوگ آپ کو غیب دان کہتے ہیں وہ آپ پر تہمت لگاتے ہیں۔ اگر آپ کو غیب کا علم ہوتا تو روز اول ہی سے اس جھوٹ کی قلعی کھول دیتے اور دشمنوں کی زبانیں بند کر دیتے۔ لیکن اس سلسلے میں آپ کو کافی دنوں تک انتظار کرنا پڑا۔ آخر سورۂ نور نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی کو قیامت تک کے لیے قرآن مجید میں محفوظ کر دیا۔

(١٢) بَابُ: ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾ [٣١]

باب: 12- (ارشاد باری تعالیٰ): "اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رکھیں" کا بیان

٤٧٥٨ - وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ، لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾ شَقَّقْنَ مُرُوطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهِ. [انظر: ٤٧٥٩]

[4758] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر رحم کرے جنھوں نے پہلے پہل ہجرت کی تھی! جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: "اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھا کریں۔" تو انھوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر ان کے دوپٹے بنا لیے تھے۔

٤٧٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾ أَخَذْنَ أُزْرَهُنَّ فَشَقَّقْنَهَا مِنْ قِبَلِ الْحَوَاشِي، فَاخْتَمَرْنَ بِهَا. [راجع: ٤٧٥٨]

[4759] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، وہ کہا کرتی تھیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: "اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں" تو عورتوں نے اپنی چادروں کو لیا اور ان کو کناروں کی جانب سے پھاڑ کر ان کی اوڑھنیاں بنا لیں۔

فائدہ: بعض روایات میں انصار کی عورتوں کا ذکر ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس طرح تطبیق دی ہے کہ اس آیت پر فوری عمل کرنے والی انصاری خواتین تھیں، تاہم مہاجر خواتین نے بھی ایسے ہی کیا کہ اپنی چادروں کے دوپٹے بنا لیے[1]

(٢٥) سُورَةُ الْفُرْقَانِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 25- تفسیر سورۂ فرقان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ﴿هَبَاءً مَّنثُورًا﴾ [٢٣] مَا تَسْفِي بِهِ الرِّيحُ. ﴿مَدَّ الظِّلَّ﴾ [٤٥]: مَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ. ﴿سَاكِنًا﴾: دَائِمًا. ﴿عَلَيْهِ دَلِيلًا﴾: طُلُوعُ الشَّمْسِ. ﴿خِلْفَةً﴾ [٦٢]: مَنْ فَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ عَمَلٌ أَدْرَكَهُ بِالنَّهَارِ، أَوْ فَاتَهُ بِالنَّهَارِ أَدْرَكَهُ بِاللَّيْلِ. وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ﴾[٧٤]: فِي طَاعَةِ اللهِ. وَمَا شَيْءٌ أَقَرَّ لِعَيْنِ الْمُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَرَى حَبِيبَهُ فِي طَاعَةِ اللهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ﴿ثُبُورًا﴾ [١٣]: وَيْلًا. وَقَالَ غَيْرُهُ: اَلسَّعِيرُ - مُذَكَّرٌ - وَالتَّسْعِيرُ وَالْاِضْطِرَامُ: اَلتَّوَقُّدُ الشَّدِيدُ. ﴿تُمْلَىٰ عَلَيْهِ﴾ [٥]: تُقْرَأُ عَلَيْهِ، مِنْ أَمْلَيْتُ وَأَمْلَلْتُ. ﴿الرَّسِّ﴾ [٣٨]: اَلْمَعْدِنِ، جَمْعُهُ رِسَاسٌ. ﴿مَا يَعْبَؤُا﴾ [٧٧] يُقَالُ: مَا عَبَأْتُ بِهِ شَيْئًا، لَا يُعْتَدُّ بِهِ. ﴿غَرَامًا﴾ [٦٥]: هَلَاكًا. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَعَتَوْا﴾ [٢١]: طَغَوْا. وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: ﴿عَاتِيَةٍ﴾ [الحاقة: ٦]: عَتَتْ عَلَى الْخُزَّانِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: هَبَاءً مَّنْثُوْرًا سے مراد وہ چیز جسے ہوا اڑا کر لائے۔ مَدَّ الظِّلَّ سے مراد وہ سایہ ہے جو طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک رہتا ہے۔ سَاكِنًا کے معنی ہیں: دَائِمًا، ہمیشہ رہنے والا۔ عَلَيْهِ دَلِيْلًا سے مراد طلوع آفتاب ہے۔ خِلْفَةً کا مطلب ہے کہ جس سے رات کا عمل فوت ہو جائے وہ اسے دن کے وقت بجا لائے اور جس کا دن میں کوئی عمل رہ جائے وہ اسے رات میں پورا کرے۔ امام حسن بصری نے فرمایا: هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت میں دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ مومن کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک اس سے زیادہ کسی بات میں نہیں ہوسکتی کہ وہ اپنے محبوب کو اللہ کی اطاعت میں دیکھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ثُبُوْرًا کے معنی ہیں: موت اور ہلاکت۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ نے کہا: اَلسَّعِيْرُ کا لفظ مذکر ہے اور تسعیر و اضطرام کے معنی آگ کا بھڑکنا اور خوب مشتعل ہونا ہیں۔ تُمْلٰى عَلَيْهِ کے معنی ہیں: تُقْرَأُ عَلَيْهِ، یعنی اسے پڑھ کر سناتے جاتے ہیں۔ یہ اَمْلَيْتُ اور اَمْلَلْتُ سے ماخوذ ہے۔ اَلرَّسِّ کے معنی کان کے ہیں۔ اس کی جمع رِسَاس ہے۔ مَايَعْبَؤُا، عرب لوگ کہتے ہیں: مَاعَبَأْتُ بِهِ شَيْئًا، یعنی میں نے اس کی کچھ پروا نہیں کی، یا وہ کسی گنتی میں نہیں۔ غَرَامًا کے معنی ہیں: ہلاکت و تباہی۔ امام مجاہد نے کہا: وَعَتَوْا کے معنی ہیں:

[1] فتح الباري: 622/8.

طَغَوْا، یعنی انھوں نے سرکشی اور سرتابی کی۔ ابن عیینہ نے کہا: عَاتِيَةٍ سے مراد وہ ہوا ہے جس نے اپنے خزانہ دار فرشتوں سے سرکشی کی۔

(۱) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿ٱلَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ﴾ اَلْآيَةَ [٣٤]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”جو لوگ اپنے منہ کے بل جہنم کی طرف جمع کیے جائیں گے“ کا بیان

٤٧٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» قَالَ قَتَادَةُ: بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا. [انظر: ٦٥٢٣]

[4760] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کافر قیامت کے دن اپنے چہرے کے بل کیسے چلائے جائیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس (اللہ) نے انسان کو دو پاؤں پر چلایا ہے کیا وہ اسے قیامت کے دن منہ کے بل چلانے پر قادر نہیں ہے؟“ حضرت قتادہ نے کہا: یقیناً ہمارے رب کی عزت کی قسم! (وہ اس پر قادر ہے)۔

(۲) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ﴾ اَلْآيَةَ [٦٨]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ”وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کرتے......“ کا بیان

﴿يَلْقَ أَثَامًا﴾: اَلْعُقُوبَةَ.

يَلْقَ أَثَامًا: وہ سزا پائے گا۔

٤٧٦١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَّسُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ. قَالَ: وَحَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ - أَوْ سُئِلَ - رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَيُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللهِ أَكْبَرُ؟ قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ». قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟

[4761] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے سوال کیا، یا رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا گناہ اللہ کے ہاں سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔“ میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ”تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ تمھارے ساتھ کھائے گی۔“ میں نے پوچھا: اس کے بعد کون سا؟

قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ». قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ». قَالَ: وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ﴾. [راجع: ٤٤٧٧]

آپ نے فرمایا: ''تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کے لیے نازل ہوئی: ''وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہو، ہاں حق کے ساتھ قتل ہو تو اور بات ہے اور وہ زنا بھی نہیں کرتے۔''

فائدہ: اسلامی قانون میں قتل حق کی پانچ صورتیں حسب ذیل ہیں: * قتل عمد کے مجرم کو قصاص میں قتل کر دیا جائے۔ * دین حق کے راستے میں مزاحمت کرنے والوں سے جنگ کی جائے۔ * اسلامی نظام حکومت کو الٹنے کی سعی اور بغاوت کرنے والوں کو کچل دیا جائے۔ * شادی شدہ مرد یا عورت کو ارتکاب زنا کی صورت میں رجم کیا جائے۔ * اسلام کے بعد دوبارہ کفر اختیار کرنے، یعنی ارتداد کی سزا بھی قتل ہے۔

٤٧٦٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ: هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ: ﴿وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ فَقَالَ سَعِيدٌ: قَرَأْتُهَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَرَأْتَهَا عَلَيَّ، فَقَالَ هٰذِهِ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ الَّتِي فِي سُورَةِ النِّسَاءِ. [راجع: ٣٨٥٥]

[4762] حضرت قاسم بن ابوبزہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے سوال کیا: اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو کیا اس کے لیے توبہ ہے؟ اور میں نے ان کے سامنے یہ آیت بھی پڑھی: ''وہ کسی کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔'' حضرت سعید بن جبیر نے کہا: میں نے بھی یہ آیت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے اسی طرح پڑھی تھی جیسے تو نے میرے سامنے اسے پڑھا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت مکی ہے، اس کو سورۂ نساء کی مدنی آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف تھا کہ قاتل کے لیے کوئی توبہ نہیں۔ کیونکہ قاتل کے لیے توبہ کا ذکر سورۂ فرقان کی آیت میں ہے جو کہ مکی ہے، اسے سورۂ نساء کی درج ذیل مدنی آیت نے منسوخ کر دیا ہے: ''اور جو کوئی کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے، اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔ اسے اللہ نے لعنت کی ہے اور اس کے لیے بڑا عذاب تیار رکھا ہے۔''[1] بہر حال حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف جمہور اہل علم کے خلاف ہے۔

٤٧٦٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا

[4763] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں

1 النسآء 4:93.

غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي قَتْلِ الْمُؤْمِنِ، فَدَخَلْتُ فِيهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا نَزَلَ وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ. [راجع: ٣٨٥٥]

نے کہا: اہل کوفہ کا مومن کو جان بوجھ کر قتل کرنے کے متعلق اختلاف ہوا تو میں سفر کر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے فرمایا: یہ آیت (سورۂ نساء والی) اس سلسلے میں سب سے آخر میں نازل ہوئی ہے اور اس کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا۔

٤٧٦٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ [قَالَ]: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ [النساء: ٩٣] قَالَ: لَا تَوْبَةَ لَهُ، وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا ءَاخَرَ﴾ قَالَ: كَانَتْ هٰذِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. [راجع: ٣٨٥٥]

[4764] حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت "(جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کر ڈالے) اس کی سزا جہنم ہے۔" کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اس قاتل کی کوئی توبہ نہیں اور دوسری آیت: "اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے ہیں......" کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ دور جاہلیت کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿يُضَٰعَفْ لَهُ ٱلْعَذَابُ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِۦ مُهَانًا﴾ [٦٩]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: "اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا" کا بیان

٤٧٦٥ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ أَبْزَى: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ وَقَوْلِهِ: ﴿وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِي حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿إِلَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ﴾ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ: فَقَدْ عَدَلْنَا بِاللهِ وَقَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿إِلَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَٰلِحًا﴾

[4765] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن ابی ابزیٰ نے فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت: "جو کسی مومن کو قصداً قتل کر دے اس کی سزا جہنم ہے۔" اور آیت: "اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ کسی جان کو ناحق قتل کرتے ہیں جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہو مگر حق کے ساتھ۔" کے متعلق سوال ہوا تو انھوں نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی تو اہل مکہ نے کہا: ہم نے تو اللہ کے ساتھ شریک بھی ٹھہرائے ہیں اور ناحق قتل بھی کیے ہیں جنھیں اللہ نے حرام قرار دیا تھا اور ہم نے بدکاریوں کا ارتکاب بھی کیا ہے۔ اس پر

إِلَى قَوْلِهِ: ﴿غَفُورًا رَّحِيمًا﴾. [راجع: ٣٨٥٥]

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''ہاں جو شخص توبہ کر لے، ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے (تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور) اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا انتہائی مہربان ہے۔''

(٤) بَابٌ: ﴿إِلَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَٰلِحًا فَأُوْلَٰٓئِكَ يُبَدِّلُ ٱللَّهُ سَيِّـَٔاتِهِمْ حَسَنَٰتٍ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ [٧٠]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں، پھر نیک کام بجا لائیں تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے'' کا بیان

٤٧٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزٰى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ ﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا﴾ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ، وَّعَنْ ﴿وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ. [راجع: ٣٨٥٥]

[4766] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے حکم دیا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے درج ذیل دو آیات کے متعلق سوال کروں: ''جو کسی مومن کو قصداً قتل کرتا ہے تو اس کی سزا جہنم ہے۔'' میں نے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: یہ آیت کسی دوسری آیت سے منسوخ نہیں ہوئی۔ اور دوسری آیت: ''اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے۔'' کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ آیت تو مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

(٥) بَابٌ: ﴿فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا﴾ [٧٧]

باب: 5- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جلد ہی اس کی ایسی سزا پاؤ گے جس سے جان چھڑانا محال ہوگی'' کا بیان

هَلَكَةً.

لِزَامًا سے مراد ہلاکت ہے۔

٤٧٦٧ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَّسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ: اَلدُّخَانُ، وَالْقَمَرُ، وَالرُّومُ،

[4767] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کی یہ پانچوں علامتیں گزر چکی ہیں: دھواں، شق قمر (چاند کا پھٹنا)، روم، بطشہ اور لزام۔

وَالْبَطْشَةُ، وَاللِّزَامُ ﴿فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا﴾.

[راجع: ۱۰۰۷]

فائدہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ یہ پانچوں علامات قیامت گزر چکی ہیں۔ وہ کہتے تھے کہ دھویں سے مراد وہ دھواں ہے جو قریش مکہ کو شدت بھوک کی وجہ سے آسمان پر نظر آتا تھا۔ شق قمر کا معجزہ بھی ہجرت سے پہلے رونما ہو چکا تھا۔ غُلِبَتِ الرُّوم کا ظہور بھی ہو چکا ہے۔ اس پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے اور بطشہ سے مراد وہ سخت پکڑ ہے جو بدر کے دن کفار قریش کے قتل کی صورت میں ظاہر ہوئی تھی اور لزام سے مراد غزوۂ بدر میں کفار کا قید و گرفتار ہونا ہے جبکہ جمہور اہل علم کے نزدیک بطشہ سے مراد کفار کو جہنم میں پکڑ کر ڈالنا ہے اور کفار مکہ نے چونکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کی تھی، اس لیے انھیں اس کی سزا لازمی طور پر بھگتنا ہوگی، چنانچہ دنیا میں غزوۂ بدر کے موقع پر شکست کی صورت میں انھیں یہ سزا ملی اور آخرت میں جہنم کے دائمی عذاب سے بھی انھیں دوچار ہونا پڑے گا۔ واللہ اعلم.

(۲٦) سُورَةُ الشُّعَرَاءِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 26- تفسیر سورۂ شعراء

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿تَعْبَثُونَ﴾ [١٢٨]: تَبْنُونَ. ﴿هَضِيمٌ﴾ [١٤٨]: يَتَفَتَّتُ إِذَا مُسَّ. مُسَحَّرِينَ: مَسْحُورِينَ. اَللَّيْكَةُ وَالْأَيْكَةُ: جَمْعُ أَيْكَةٍ، وَهِيَ جَمْعُ الشَّجَرِ. ﴿يَوْمِ الظُّلَّةِ﴾ [١٨٩]: إِظْلَالُ الْعَذَابِ إِيَّاهُمْ. ﴿مَوْزُونٍ﴾ [الحجر: ١٩]: مَعْلُوم. ﴿كَالطَّوْدِ﴾ [٦٣]: كَالْجَبَلِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿لَشِرْذِمَةٌ﴾ [٥٤] اَلشِّرْذِمَةُ: طَائِفَةٌ قَلِيلَةٌ. ﴿فِي السَّاجِدِينَ﴾ [٢١٩]: اَلْمُصَلِّينَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ﴾ [١٢٩] كَأَنَّكُمْ. اَلرِّيعُ: اَلْأَيْفَاعُ مِنَ الْأَرْضِ، وَجَمْعُهُ رِيَعَةٌ وَأَرْيَاعٌ، وَاحِدُهُ الرِّيعَةُ. ﴿مَصَانِعَ﴾ كُلُّ بِنَاءٍ فَهُوَ مَصْنَعَةٌ. (فَرِهِينَ): مَرِحِينَ، ﴿فَرِهِينَ﴾ [١٤٩] بِمَعْنَاهُ؛ وَيُقَالُ: فَارِهِينَ: حَاذِقِينَ. ﴿تَعْثَوْا﴾ [١٨٣]: هُوَ أَشَدُّ الْفَسَادِ، وَعَاثَ

امام مجاہد نے کہا: تَعْبَثُوْنَ بمعنی تَبْنُونَ ہے، یعنی بلا ضرورت اونچے اونچے محلات بناتے ہو۔ هَضِيْمٌ کے معنی ہیں: وہ چیز جو چھونے سے ریزہ ریزہ ہو جائے۔ مُسَحَّرِيْنَ مسحورین کے معنی میں ہے، یعنی جس پر جادو کر دیا گیا ہو اَللَّيْكَة اور اَلْاَيْكَة دونوں اَيْكَه کی جمع ہیں اور ایکہ درختوں کے جھنڈ کو کہتے ہیں۔ يَوْمِ الظُّلَّةِ سے مراد ان لوگوں پر عذاب کا سایہ کرنا ہے۔ مَوْزُوْنٍ، وزن سے اسم مفعول ہے اس کے معنی ہیں: معلوم و معین چیز۔ كَالطَّوْدِ کے معنی پہاڑ کے ہیں، یعنی ہر حصہ پہاڑ کی طرح ہو گیا۔ امام مجاہد کے علاوہ کسی اور نے کہا: لَشِرْذِمَةٌ کے معنی ہیں: چھوٹا گروہ۔ فِي السّٰجِدِيْنَ، مُصَلِّين کے معنی میں ہے، یعنی نماز پڑھنے والے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ کے معنی ہیں: گویا تم ہمیشہ رہو گے۔ اَلرِّيْع کے معنی بلند زمین ہیں۔ اس کی جمع رِيَعَةٌ اور اَرْيَاع آتی ہے، اس کا مفرد

يَعِيثُ عَيْثًا . ﴿وَالْجِبِلَّةَ﴾ [١٨٤]: اَلْخَلْقُ ؛ جُبِلَ : خُلِقَ ؛ وَمِنْهُ : جُبُلًا وَّجِبِلًا وَّجُبْلاً يَعْنِي الْخَلْقَ، قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ.

اَلرِّيعَةُ ہے۔ مَصَانِعَ: ہر طرح کی عمارت کو مصنع کہتے ہیں، اس کی جمع مَصَانِع ہے۔ فَرِهِينَ کے معنی ہیں: مَرِحِين، یعنی اترانے اور غرور کرنے والے اور فَرِهِيْنَ کے معنی بھی یہی ہیں۔ بعض کے نزدیک فَارِهِين کے معنی ماہر تجربہ کار کے ہیں۔ تَعْثَوْا کے معنی ہیں: سخت فساد پھیلانا اور عَاثَ، يَعِيثُ عَيْثًا کے بھی یہی معنی ہیں۔ وَالْجِبِلَّةَ کے معنی خلق، یعنی مخلوق ہیں۔ جُبِلَ کے معنی خُلِقَ ہیں، یعنی پیدا کیا گیا۔ جُبُلًا، جِبِلًا اور جُبْلًا بھی اسی سے ماخوذ ہیں۔ ان کے معنی مخلوق کے ہیں۔ حضرت ابن عباس ؓ نے یہی کہا ہے۔

(١) بَابٌ : ﴿وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ﴾ [٨٧]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”اے اللہ! جس دن لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے مجھے اس دن رسوا اور ذلیل نہ کرنا“ کا بیان

٤٧٦٨ - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَرٰى أَبَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ». وَالْغَبَرَةُ: هِيَ الْقَتَرَةُ. [راجع: ٣٣٥٠]

[4768] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”حضرت ابراہیم ؑ قیامت کے دن اپنے والد کو دیکھیں گے کہ اس پر گرد وغبار اور سیاہی ہوگی۔“ امام بخاری فرماتے ہیں: غَبَرَةٌ اور قَتَرَةٌ کے ایک ہی معنی ہیں۔

٤٧٦٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا أَخِي عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَلْقٰى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ: ﴿لَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ﴾ فَيَقُولُ اللهُ: إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ». [راجع: ٣٣٥٠]

[4769] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”حضرت ابراہیم ؑ جب قیامت کے دن اپنے باپ سے ملیں گے تو اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے: اے میرے رب! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے اس دن تو مجھے رسوا نہیں کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ انھیں جواب دے گا: میں نے جنت کافروں پر حرام کر دی ہے۔“

(٢) بَابٌ: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ ۝ وَٱخْفِضْ جَنَاحَكَ﴾ [٢١٤، ٢١٥]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اپنے خاندان کے سب سے قریبی رشتے داروں کو ڈرائیں اور تواضع سے پیش آئیں.....'' کا بیان

أَلِنْ جَانِبَكَ.

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ کے معنی ہیں: اپنے بازو کو نرم رکھیں۔

٤٧٧٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي عَمْرُو ابْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ﴾ صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي: «يَا بَنِي فِهْرٍ! يَا بَنِي عَدِيٍّ!»، لِبُطُونِ قُرَيْشٍ، حَتَّى اجْتَمَعُوا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِّيَنْظُرَ مَا هُوَ، فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَّقُرَيْشٌ فَقَالَ: «أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُّصَدِّقِيَّ؟» قَالُوا: نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا، قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ»، فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ، أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟ فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُۥ وَمَا كَسَبَ﴾. [راجع: ١٣٩٤]

[4770] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اپنے قریب ترین رشتے داروں کو ڈرائیں۔'' تو نبی ﷺ کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور آواز دینے لگے: ''اے بنو فہر! اے بنو عدی!'' اور دیگر قبائل قریش کو پکارنے لگے حتی کہ وہ سب جمع ہو گئے۔ اگر کوئی خود نہیں آ سکتا تھا تو اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا تاکہ وہ معلوم کرے کہ کیا بات ہے؟ ابولہب خود آیا اور قریش کے دوسرے لوگ بھی آئے، پھر آپ نے فرمایا: ''تم لوگوں کا کیا خیال ہے اگر میں تمھیں خبردار کروں کہ اس گھاٹی میں ایک لشکر ہے اور وہ تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے؟'' انھوں نے کہا: ہاں، ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا پایا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر سنو! میں تمھیں اس سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمھارے سامنے ہے۔'' یہ سن کر ابولہب بولا: تجھ پر سارا دن تباہی نازل ہو، کیا تو نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا؟ اس پر یہ سورت نازل ہوئی: ''ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ خود بھی ہلاک ہو گیا۔ اس کا مال اس کے کام نہ آیا اور نہ اس کی کمائی ہی نے اسے کوئی فائدہ دیا۔''

٤٧٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

[4771] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر فرمانے لگے:

قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ﴾ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - اِشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِّنَ اللهِ شَيْئًا. يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِّنَ اللهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ! لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا. وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ، سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي، لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا».

"اے جماعت قریش! - یا اس جیسا کوئی اور کلمہ کہا - تم اپنی جانوں کو (اللہ کے عذاب سے) خرید لو۔ میں اللہ کی بارگاہ میں تمھارے کسی کام نہیں آؤں گا۔ اے بنوعبد مناف! میں اللہ کے ہاں تمھیں کوئی نفع نہیں دوں گا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ کی بارگاہ میں تمھارے کچھ کام نہیں آسکوں گا۔ اے صفیہ! جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی ہیں، میں اللہ کے ہاں تمھیں کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکوں گا۔ اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے طلب کرلو۔ میں اللہ کے ہاں تمھیں کوئی نفع نہیں دوں گا۔"

تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. [راجع: ٢٧٥٣]

اصبغ نے ابن وہب سے، انھوں نے یونس سے اور انھوں نے ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے ابویمان کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ اگر خاتمہ کفر پر ہو تو خاندانی تعلق قیامت کے دن کچھ فائدہ نہیں دے گا، یہاں تک کہ پیغمبر کی اولاد اور بیوی بھی اگر مومن نہیں تو بھی رسول انھیں قیامت کے دن کوئی نفع نہیں دے سکے گا جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی اور بیٹے، حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا معاملہ ہے۔ یہاں ایک اشکال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں تمھارے کچھ کام نہیں آؤں گا" حالانکہ قیامت کے دن آپ کی سفارش سے گناہوں کی معافی اور عذاب سے نجات ملے گی؟ اس کے متعدد جوابات دیے گئے ہیں: * ابھی تک آپ کو اپنی شفاعت کبریٰ اور صغریٰ کا علم نہیں تھا کیونکہ یہ آغاز اسلام کا واقعہ ہے۔ * سفارش کرنے والا فائدہ نہیں دے سکتا وہ تو التجا کر سکتا ہے، اگر قبول ہو جائے تو ٹھیک بصورت دیگر وہ کسی کو مجبور نہیں کر سکتا۔ تو آپ کے ارشاد کا مطلب یہ ہوا کہ میں چھڑا تو نہیں سکتا، البتہ سفارش ضرور کروں گا۔ * رسول اللہ ﷺ کی سفارش بھی اللہ کے اذن سے ہوگی، گویا آپ نے فرمایا ہے: میں ذاتی طور پر کچھ نہیں کر سکوں گا۔ ہاں اللہ کے اذن سے تمھاری سفارش ضرور کروں گا۔ گویا آپ کی سفارش اللہ کی اجازت سے مشروط ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(٢٧) سُورَةُ النَّمْلِ — بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — 27- تفسیر سورۂ نمل

﴿ٱلْخَبْءَ﴾ [٢٥]: مَا خَبَّأْتَ. ﴿لَا قِبَلَ﴾

اَلْخَبْءَ کے معنی ہیں: جسے آپ نے پوشیدہ رکھا ہو۔

[٣٧]: لَا طَاقَةَ. ﴿الصَّرْحَ﴾ [٤٤]: كُلُّ مِلَاطٍ اتُّخِذَ مِنَ الْقَوَارِيرِ. وَ(الصَّرْحُ): الْقَصْرُ، وَجَمَاعَتُهُ صُرُوحٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَلَهَا عَرْشٌ﴾ [٢٣]: سَرِيرٌ كَرِيمٌ، حُسْنُ الصَّنْعَةِ وَغَلَاءُ الثَّمَنِ. ﴿يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ﴾ [٣٨]: طَائِعِينَ. ﴿رَدِفَ﴾ [٧٢]: اقْتَرَبَ. ﴿جَامِدَةً﴾ [٨٨]: قَائِمَةً. ﴿أَوْزِعْنِي﴾ [١٩]: اجْعَلْنِي. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿نَكِّرُوا﴾ [٤١]: غَيِّرُوا. وَ(الْقَبَسُ): مَا اقْتَبَسْتَ مِنْهُ النَّارَ. ﴿وَأُوتِينَا الْعِلْمَ﴾ [٤٢]: يَقُولُهُ سُلَيْمَانُ. ﴿الصَّرْحَ﴾ [٤٤]: بِرْكَةُ مَاءٍ ضَرَبَ عَلَيْهَا سُلَيْمَانُ قَوَارِيرَ أَلْبَسَهَا إِيَّاهُ.

لَاقِبَلَ کے معنی ہیں: کوئی طاقت نہیں۔ اَلصَّرْحَ: وہ گارا جو شیشے سے بنایا جائے۔ اور صَرْحُ کے معنی "محل" بھی ہیں۔ اس کی جمع صُرُوحٌ آتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وَلَهَا عَرْشٌ کے معنی ہیں: نہایت عمدہ تخت جس کی بناوٹ اور قیمت گرانقدر تھی۔ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ کے معنی ہیں: فرمانبردار ہوکر۔ رَدِفَ کے معنی ہیں: اِقْتَرَبَ، یعنی قریب آپہنچا۔ جَامِدَةً کے معنی ہیں: ہمیشہ قائم رہیں گے۔ أَوْزِعْنِي کے معنی ہیں: مجھے بنادے، کردے۔ امام مجاہد نے کہا: نَكِّرُوا کے معنی ہیں: اسے تبدیل کر دو۔ قَبَس کے معنی ہیں: سلگتی ہوئی لکڑی جس سے آپ آگ حاصل کریں۔ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ کے معنی ہیں: ہمیں پہلے ہی علم تھا۔ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا مقولہ ہے۔ اَلصَّرْحَ سے مراد پانی کا وہ حوض ہے جسے حضرت سلیمان علیہ السلام نے شیشے سے ڈھانپ دیا تھا، یعنی بلوری شیشہ اتنا صاف کہ نظر نہیں آتا تھا بلکہ پانی ہی پانی معلوم ہوتا تھا۔

(٢٨) سُورَةُ الْقَصَصِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 28-تفسیر سورۂ قصص

﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ [٨٨]: إِلَّا مُلْكَهُ؛ وَيُقَالُ: إِلَّا مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللهِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ﴾ [٦٦]: الْحُجَجُ.

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ: اس کی ذات کے علاوہ ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَجْهَهُ سے مراد اس کی سلطنت ہے۔ کچھ لوگوں نے اس سے مراد وہ اعمال لیے ہیں جو اللہ کی رضا جوئی کے لیے کیے گئے ہوں، یعنی ثواب کے اعتبار سے وہ فنا نہیں ہوں گے۔ امام مجاہد نے فرمایا: فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ میں الْأَنْبَاءُ سے مراد دلیلیں اور براہین ہیں۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ﴾ [٥٦]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: "آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے" کا بیان

وضاحت: قرآن کریم میں لفظ ہدایت دو معنوں میں استعمال ہوا ہے: ایک یہ ہے کہ سیدھے راستے کی رہنمائی کرنا۔ اس طرح کی رہنمائی کرنا حضرات انبیاء ؑ کے فرائض منصبی میں شامل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: یقیناً آپ سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔[1] ہدایت کے دوسرے معنی ہیں: سیدھے راستے پر گامزن کرنا۔ یہ کام رسول اللہ ﷺ کا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہے جیسا کہ عنوان میں پیش کردہ آیت کریمہ میں ہے: ''آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے۔''[2]

٤٧٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَقَالَ: «أَيْ عَمِّ! قُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ». فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدَانِهِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ، حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ: عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَاللهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ»، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ ءَامَنُوٓا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ﴾ وَأَنْزَلَ اللهُ فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِى مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِى مَن يَشَآءُ﴾. [راجع: ١٣٦٠]

[4772] حضرت سعید بن مسیب کے والد حضرت مسیب بن حزن سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب ابو طالب کی وفات کا وقت آیا تو رسول اللہ ﷺ اس کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپ نے دیکھا کہ ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ بھی پہلے ہی وہاں بیٹھے ہیں۔ آپ نے ابوطالب سے فرمایا: ''چچاجان! آپ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں تو میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے بطور دلیل پیش کر سکوں گا۔'' ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے: ابوطالب کیا عبدالمطلب کا دین چھوڑ دو گے؟ رسول اللہ ﷺ اسے بار بار یہی کہتے رہے اور یہ دونوں بھی بار بار اپنی بات دہراتے رہے اور وہی بات پیش کرتے رہے۔ آخر ابوطالب کی زبان سے جو آخری کلمہ نکلا وہ یہی تھا کہ وہ عبدالمطلب کے مذہب ہی پر قائم ہے اور اس نے لا الہ الا اللہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ راوی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمھارے لیے ضرور مغفرت طلب کرتا رہوں گا تاآنکہ مجھے اس سے روک نہ دیا جائے۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''نبی اور اہل ایمان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کریں۔'' اور اللہ تعالیٰ نے ابو طالب کے متعلق یہ آیت نازل کی اور رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: ''آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔''

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿أُولِى الْقُوَّةِ﴾ [٧٦]: لَا

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: أُولِي الْقُوَّةِ کا مطلب

[1] الشوریٰ 52:42. [2] القصص 56:28.

يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ. ﴿لَتَنُوٓأُ﴾: لَتُثْقِلُ. ﴿فَـٰرِغًا﴾ [١٠]: إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسٰى. ﴿ٱلْفَرِحِينَ﴾ [٧٦]: الْمَرِحِينَ. ﴿قُصِّيهِ﴾ [١١]: اتَّبِعِي أَثَرَهُ؛ وَقَدْ يَكُونُ: أَنْ يَقُصَّ الْكَلَامَ. ﴿نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ﴾ [يوسف: ٣]. ﴿عَن جُنُبٍ﴾ [١١]: عَنْ بُعْدٍ، وَعَنْ جَنَابَةٍ وَاحِدٌ، وَعَنِ اجْتِنَابٍ أَيْضًا. نَبْطِشُ وَنَبْطُشُ. ﴿يَأْتَمِرُونَ﴾ [٢٠]: يَتَشَاوَرُونَ. الْعُدْوَانُ وَالْعَدَاءُ وَالتَّعَدِّي وَاحِدٌ. ﴿ءَانَسَ﴾ [٢٩]: أَبْصَرَ. اَلْجِذْوَةُ: قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ مِّنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ؛ وَالشِّهَابُ فِيهِ لَهَبٌ. وَالْحَيَّاتُ أَجْنَاسٌ: اَلْجَانُّ، وَالْأَفَاعِي، وَالْأَسَاوِدُ. ﴿رِدْءًا﴾ [٣٤]: مُعِينًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: [لِكَيْ] ﴿يُصَدِّقُنِىٓ﴾. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿سَنَشُدُّ﴾ [٣٥]: سَنُعِينُكَ؛ كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا. مَقْبُوحِينَ: مُهْلَكِينَ. ﴿وَصَّلْنَا﴾ [٥١]: بَيَّنَّاهُ وَأَتْمَمْنَاهُ. ﴿يُجْبَىٰٓ﴾ [٥٧]: يُجْلَبُ. ﴿بَطِرَتْ﴾ [٥٨]: أَشِرَتْ. ﴿فِىٓ أُمِّهَا رَسُولًا﴾ [٥٩]: أُمُّ الْقُرٰى مَكَّةُ وَمَا حَوْلَهَا. ﴿تُكِنُّ﴾ [٦٩]: تُخْفِي؛ أَكْنَنْتُ الشَّيْءَ: أَخْفَيْتُهُ، وَكَنَنْتُهُ: أَخْفَيْتُهُ وَأَظْهَرْتُهُ. ﴿وَيْكَأَنَّ ٱللَّهَ﴾ [٨٢]: مِثْلُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللهَ. يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ: يُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِ.

ہے کہ قارون کے خزانوں کی چابیوں کو طاقت ور مردوں کی ایک جماعت بھی نہیں اٹھا پاتی تھی۔ لَتَنُوٓأُ: بوجھل کر دیتی تھی، بوجھ سے جھکا دیتی تھی۔ فَارِغًا کے معنی ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے دل میں موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ اور کوئی خیال نہیں رہا تھا۔ اَلْفَرِحِينَ: اترانے والے، مارے خوشی کے پھول جانے والے۔ قُصِّيهِ کے معنی ہیں: اس کے پیچھے پیچھے چلی جا۔ اور کبھی یہ لفظ قصہ اور کلام بیان کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ میں ہے، یعنی ہم تجھے بیان سناتے ہیں۔ عَنْ جُنُبٍ کے معنی بُعد کے ہیں، یعنی دور سے اور عَنْ جَنَابَةٍ کے بھی یہی معنی ہیں کہ وہ پاکی سے دور ہو گیا، اسی طرح عَنِ اجْتِنَابٍ کے معنی ہیں: وہ پرہیز کر گیا۔ نَبْطِشُ از باب ضرب اور نَبْطُشُ از باب نصر دونوں کے معنی گرفت کرنا ہیں۔ يَأْتَمِرُوْنَ کے معنی ہیں: باہم مشورہ کر رہے ہیں۔ اَلْعُدْوَانُ، اَلْعَدَاءُ اور اَلتَّعَدِّی کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی زیادتی کرنا اور حد سے تجاوز کرنا۔ اٰنَسَ کے معنی ہیں: اس نے دیکھا۔ اَلْجِذْوَةَ: لکڑی کا وہ موٹا ٹکڑا جس کے سرے پر آگ لگی ہو لیکن اس میں شعلہ نہ ہو اور شہاب شعلے دار کو کہتے ہیں۔ اَلْحَيَّاتُ، یعنی سانپوں کی مختلف اقسام: اَلْجَانّ: چھوٹا اور سفید سانپ۔ اَلْأَفَاعِي: بڑا سانپ اور اَلْأَسَاوِدُ: سیاہ ناگ کو کہتے ہیں۔ رِدْءًا کے معنی ہیں: مددگار اور پشت پناہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے يُصَدِّقُنِي کے معنی کیے ہیں: وہ میری تصدیق کرے، یعنی میری بات کو کھول کر بیان کر دے۔ اس کے غیر نے کہا: سَنَشُدُّ کے معنی ہیں: ہم تیری مدد کریں گے۔ جب تم کسی کی مدد کرتے ہو تو گویا اس کا بازو بن جاتے ہو۔ مَقْبُوْحِيْنَ کے معنی ہیں: ہلاک شدہ۔ وَصَّلْنَا کے معنی ہیں: ہم نے اس کو بیان کیا اور پورا کیا۔ يُجْبٰى کے معنی ہیں: کھچے چلے آتے ہیں۔ بَطِرَتْ کے

معنی ہیں: تکبر کیا اور شرارت کی۔ فِي أُمِّهَا رَسُولًا سے مراد ام القریٰ، یعنی مکہ اور اس کے اطراف ہیں۔ تُكِنُّ کے معنی ہیں: تُخْفِي، یعنی پوشیدہ رکھتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں: أَكْنَنْتُ ''میں نے اس کو چھپا لیا'' اور كَنَنْتُ کے بھی یہی معنی ہیں۔ اس کے معنی ظاہر کرنا بھی ہیں، یعنی یہ لفظ اضداد سے ہے۔ وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ بمعنی أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ ہے۔ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ کے معنی ہیں: جس کو چاہتا ہے فراخ روزی دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تنگ روزی دیتا ہے۔

(٢) بَابٌ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِى فَرَضَ عَلَيْكَ ٱلْقُرْءَانَ﴾ [٨٥]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جس اللہ نے آپ پر قرآن فرض، یعنی نازل کیا ہے'' کا بیان

٤٧٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا يَعْلَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْعُصْفُرِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿لَرَآدُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ﴾ قَالَ: إِلَى مَكَّةَ.

[4773] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے لَرَآدُّكَ إِلَى مَعَادٍ کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس سے مراد مکہ مکرمہ کی طرف واپسی ہے۔

(٢٩) سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 29- تفسیر سورۂ عنکبوت

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مُسْتَبْصِرِينَ﴾ [٣٨]: ضَلَلَةً. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿ٱلْحَيَوَانُ﴾ [٦٤] وَالْحَيُّ وَاحِدٌ. ﴿فَلَيَعْلَمَنَّ ٱللَّهُ﴾ [١١]: عَلِمَ اللّٰهُ ذٰلِكَ، إِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ فَلِيَمِيزَ اللّٰهُ كَقَوْلِهِ: ﴿لِيَمِيزَ ٱللَّهُ ٱلْخَبِيثَ﴾ [الأنفال: ٣٧]. ﴿وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ﴾ [١٣]: أَوْزَارًا مَّعَ أَوْزَارِهِمْ.

امام مجاہد فرماتے ہیں: مُسْتَبْصِرِينَ کے معنی گمراہ کے ہیں، یعنی وہ گمراہ تھے لیکن خود کو ہدایت پر سمجھتے تھے۔ ان کے علاوہ کسی اور کا قول ہے کہ اَلْحَيَوَانُ اور اَلْحَيُّ کے ایک ہی معنی ہیں۔ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ کے معنی عَلِمَ اللّٰهُ ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کو ہر دو فریق کا علم ہے۔ اور یہاں علم سے علم تمیز مراد ہے، یعنی اللہ کھول کر بتا دے گا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: لِيَمِيزَ اللّٰهُ الْخَبِيثَ ''تا کہ اللہ ناپاک کو (پاک سے) الگ کر دے۔'' وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ کے معنی أَوْزَارًا مَّعَ أَوْزَارِهِمْ ہیں، یعنی اپنے گناہ اپنے اوپر لادیں گے اور ان

گناہوں کے ساتھ کچھ گناہ اور بھی ہوں گے۔

وضاحت: ایک بوجھ خود گمراہ ہونے کا اور دوسرا بوجھ دوسروں کو گمراہ کرنے کا، یعنی ایک تو ان کے ذاتی گناہ ہوں گے، دوسرے وہ گناہ جن کے لیے یہ سبب بنے تھے دونوں قسم کے گناہوں کو اٹھائیں گے۔

(٣٠) سُورَةُ الرُّومِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 30-تفسیر سورۂ روم

﴿فَلَا يَرْبُوا﴾ [٣٩] مَنْ أَعْطَى عَطِيَّةً يَبْتَغِي أَفْضَلَ، فَلَا أَجْرَ لَهُ فِيهَا. قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿يُحْبَرُونَ﴾ [١٥]: يُنَعَّمُونَ. ﴿يَمْهَدُونَ﴾ [٤٤]: يُسَوُّونَ الْمَضَاجِعَ. ﴿الْوَدْقَ﴾ [٤٨]: الْمَطَرَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَنُكُم﴾ [٢٨]: فِي الْآلِهَةِ. وَفِيهِ: ﴿تَخَافُونَهُمْ﴾: أَنْ يَرِثُوكُمْ كَمَا يَرِثُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا. ﴿يَصَّدَّعُونَ﴾ [٤٣]: يَتَفَرَّقُونَ؛ ﴿فَاصْدَعْ﴾ [الحجر: ٩٤]. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿ضُعْفٌ﴾ وَ(ضَعْفٌ) لُغَتَانِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿السُّوٓأَىٰ﴾ [١٠] الْإِسَاءَةُ، جَزَاءُ الْمُسِيئِينَ.

فَلَا يَرْبُوْا کا مطلب ہے کہ جو شخص زیادہ لینے کی غرض سے کسی کو کچھ دے تو اسے اس کے دینے میں کچھ ثواب نہیں ہوگا۔ امام مجاہد نے فرمایا: يُحْبَرُوْنَ کے معنی ہیں: انھیں نعمتیں دی جائیں گی۔ يَمْهَدُوْنَ کے معنی ہیں: وہ بستر بچھاتے ہیں۔ اَلْوَدْقُ: بارش۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّامَلَكَتْ اَيْمَنُكُمْ یہ آیت اللہ تعالیٰ اور معبودان باطلہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے: تَخَافُوْنَهُمْ: کیا تمھیں اپنے غلاموں سے اندیشہ ہے کہ وہ تمھارے وارث بن جائیں گے جس طرح تم ایک دوسرے کے وارث بن جاتے ہو۔ يَصَّدَّعُوْنَ کے معنی ہیں: سب متفرق و منتشر ہو جائیں گے جیسا کہ فَاصْدَعْ ہے، یعنی حق کو باطل سے الگ کر کے خوب کھول کر اللہ کا حکم پہنچا دیں۔ ان کے علاوہ دوسرے نے کہا: ضُعْفٍ اور ضَعْفٍ، یعنی ضاد کے ضمہ اور فتحہ کے ساتھ دو لغات ہیں۔ امام مجاہد نے کہا: السُّوْآی کے معنی ہیں: برائی، یعنی برا کرنے والوں کو برا ہی بدلہ ملے گا۔

٤٧٧٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَّالْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَّسْرُوقٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةَ فَقَالَ: يَجِيءُ دُخَانٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ الْمُنَافِقِينَ وَأَبْصَارِهِمْ،

[4774] حضرت مسروق سے روایت ہے کہ ایک شخص نے قبیلۂ کندہ میں حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ قیامت کے دن ایک دھواں اٹھے گا جو منافقین کی قوت سماعت و بصارت کو ختم کر دے گا لیکن مومن پر اس کا اثر صرف زکام جیسا ہوگا۔ ہم اس کی بات سن کر بہت گھبرائے۔ میں

يَأْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ، فَفَزِعْنَا، فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَّكَانَ مُتَّكِئًا فَغَضِبَ، فَجَلَسَ فَقَالَ: مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَّقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ: لَا أَعْلَمُ. فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿قُلْ مَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُتَكَلِّفِينَ﴾ [ص:٨٦] وَإِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَؤُوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ»، فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى هَلَكُوا فِيهَا وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ، وَيَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ، فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! جِئْتَ تَأْمُرُنَا بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللّٰهَ، فَقَرَأَ: ﴿فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِى ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿عَآئِدُونَ﴾. [الدخان:١٠-١٥] أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ عَذَابُ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَ، ثُمَّ عَادُوا إِلٰى كُفْرِهِمْ؟ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ ٱلْبَطْشَةَ ٱلْكُبْرَىٰٓ﴾ [١٦] يَوْمَ بَدْرٍ، وَ﴿لِزَامًا﴾ [٧٧] يَوْمَ بَدْرٍ، ﴿الٓمٓ ۝ غُلِبَتِ ٱلرُّومُ﴾ إِلٰى ﴿سَيَغْلِبُونَ﴾ [١-٣] وَالرُّومُ قَدْ مَضٰى. [راجع: ١٠٠٧]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ اس وقت وہ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ (یہ سن کر) وہ بہت ناراض ہوئے اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: جو شخص علم رکھتا ہو وہ تو بیان کرے اور جو علم نہیں رکھتا وہ کہے کہ اللہ بہتر جاننے والا ہے۔ اور یہ بھی علم ہے کہ انسان اپنی لاعلمی کا اعتراف کرے اور صاف کہہ دے کہ میں نہیں جانتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ہے: ''کہہ دیجیے! میں اپنی تبلیغ و دعوت پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں ہی سے ہوں۔'' اصل واقعہ یہ ہے کہ قریش نے جب اسلام لانے میں تاخیر کی تو نبی ﷺ نے ان کے خلاف بددعا فرمائی: ''اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے دور والے قحط جیسا قحط بھیج کر میری مدد فرما۔'' پھر ایسا قحط پڑا کہ اس میں لوگ تباہ ہوئے اور کچھ مردار اور ہڈیاں کھانے پر مجبور ہوئے۔ اس دوران میں اگر کوئی آسمان اور زمین کے درمیان فضا میں دیکھتا تو اسے دھواں نظر آتا، پھر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے: اے محمد! آپ ہمیں صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں لیکن آپ کی قوم تباہ ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دعا فرمائیں۔ پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ''آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان واضح دھواں لائے گا...... اپنی اسی حالت میں آجاؤ گے۔'' کیا آخرت کا عذاب بھی ان سے ٹل جائے گا جب وہ آجائے گا؟ چنانچہ قحط کے ختم ہونے کے بعد پھر وہ کفر سے باز نہ آئے۔ اللہ کے درج ذیل ارشاد کا بھی یہی مطلب ہے: يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى یہ بطشہ، کفار قریش پر غزوۂ بدر کے دن واقع ہوا۔ اور لِزَامًا میں بھی اشارہ معرکۂ بدر کی طرف ہے۔ اسی طرح الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ سے سَيَغْلِبُوْنَ تک، یہ واقعہ بھی

گزر چکا ہے۔

بَابٌ: ﴿لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ ٱللَّهِ﴾ [٣٠]

باب: - ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ کی خلقت (فطرت) میں کوئی ردوبدل نہیں ہوسکتا'' کا بیان

لِدِينِ اللهِ. ﴿خُلُقُ ٱلْأَوَّلِينَ﴾ [الشعرآء: ١٣٧]: دِينُ الْأَوَّلِينَ، وَالْفِطْرَةُ: اَلْإِسْلَامُ.

خَلْقِ اللّٰہِ سے مراد اللہ کا دین ہے۔ خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ میں بھی دین ہی مراد ہے، یعنی پہلے لوگوں کا دین۔ آیت کریمہ میں فطرت سے مراد بھی اللہ کا دین ہے۔

٤٧٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مَّوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟ ثُمَّ يَقُولُ: ﴿فِطْرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِى فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ ٱللَّهِ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ﴾». [راجع: ١٣٥٨]

[4775] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ جانور کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے۔ کیا تم نے کبھی پیدائشی طور پر ناک یا کان کٹا ہوا کوئی بچہ دیکھا ہے؟ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کی اس فطرت کا اتباع کرو جس پر اس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرت میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔ یہی سیدھا دین ہے۔

(٣١) سُورَةُ لُقْمَانَ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 31-تفسیر سورۂ لقمان

(١) [بَابٌ]: ﴿لَا تُشْرِكْ بِٱللَّهِ إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ [١٣]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت کر، بلاشبہ شرک بہت بڑا ظلم ہے'' کا بیان

٤٧٧٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ

[4776] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''وہ لوگ جو

عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَلَمْ يَلْبِسُوٓا۟ إِيمَٰنَهُم بِظُلْمٍ﴾ [الأنعام: ٨٢] شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهُ لَيْسَ بِذَاكَ، أَلَا تَسْمَعُ إِلٰى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ: ﴿إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾». [راجع: ٣٢]

ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا۔'' اس آیت سے رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام ؓ بہت گھبرائے اور عرض کرنے لگے: ہم میں سے کون ایسا ہوگا جس نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہیں کیا ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آیت میں ظلم سے مراد وہ نہیں جو تم نے سمجھا ہے۔ کیا تم نے حضرت لقمان کی وہ نصیحت نہیں سنی جو انھوں نے اپنے بیٹے کو کی تھی کہ بلاشبہ شرک کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔''

(٢) بَابُ قَوْلِهِ ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ﴾ [٣٤]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''بلاشبہ قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے'' کا بیان

٤٧٧٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ، إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: «اَلْإِيمَانُ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ، وَلِقَائِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: «اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: «اَلْإِحْسَانُ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: «مَا الْمَسْؤُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ؛ وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْمَرْأَةُ رَبَّتَهَا، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا: وَإِذَا كَانَ الْحُفَاةُ

[4777] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک آدمی پیدل چلتا ہوا آیا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں، اس کے رسولوں اور اس کی ملاقات پر ایمان لاؤ اور قیامت کے دن پر یقین رکھو۔'' پھر وہ کہنے لگا: اللہ کے رسول! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، فرض زکاۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔'' اس نے پوچھا: اللہ کے رسول! احسان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر ایسا نہ کر سکو تو کم از کم یہ خیال کرو کہ وہ تمھیں دیکھ رہا ہے۔'' پھر اس نے پوچھا: اللہ کے رسول! قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''جس سے تم سوال کر رہے ہو وہ بھی سائل سے زیادہ نہیں جانتا، البتہ میں تمھیں اس کی چند نشانیوں

الْعُرَاةُ رُؤُسَ النَّاسِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، فِي خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ﴾ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: «رُدُّوا عَلَيَّ»، فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوا فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ: «هٰذَا جِبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ». [راجع: ٥٠]

سے آگاہ کرتا ہوں۔ ایک یہ ہے کہ عورت اپنے آقا کو جنم دے گی، دوسری یہ کہ جب ننگے پاؤں، ننگے جسم والے لوگ دوسروں کے سردار بن جائیں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے، (آگاہ رہو!) ان پانچ باتوں میں سے ایک قیامت بھی ہے جسے اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ ''وہی جانتا ہے قیامت کب آئے گی اور بارش کب برسے گی اور ماؤں کے پیٹ میں کیا کچھ ہے۔'' پھر وہ شخص اٹھ کر چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے میرے پاس واپس لاؤ۔'' لوگ اسے بلانے گئے تو دیکھا کہ وہاں کوئی نہ تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے جو آپ لوگوں کو آپ کا دین سکھانے آئے تھے۔''

٤٧٧٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي [عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ]: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ﴾». [راجع: ١٠٣٩]

[4778] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''غیب کی کنجیاں پانچ ہیں، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بے شک اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے......''

(٣٢) سُورَةُ السَّجْدَةِ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 32- تفسیر سورۂ سجدہ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مَهِينٍ﴾ [٨]: ضَعِيفٍ؛ نُطْفَةِ الرَّجُلِ. ﴿ضَلَلْنَا﴾ [١٠]: هَلَكْنَا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ٱلْجُرُزِ﴾ [٢٧]: اَلَّتِي لَا تُمْطَرُ إِلَّا مَطَرًا لَّا يُغْنِي عَنْهَا شَيْئًا. ﴿يَهْدِ﴾ [٢٦]: يُبَيِّنْ.

امام مجاہد نے کہا: مَهِيْنٍ سے مراد کمزور و ناتواں ہے اور یہ مرد کے نطفے کی صفت ہے۔ ضَلَلْنَا کے معنی ہیں: ہم تباہ ہوئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اَلْجُرُزِ سے مراد وہ زمین ہے جہاں بارش کم ہوتی ہو جو کوئی فائدہ نہ دے۔ يَهْدِ کے معنی ہیں: وہ بیان کرتے ہیں۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ [١٧]

باب: 1 - ارشاد باری تعالیٰ: ''کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا کیا سامان ان کے لیے چھپایا گیا ہے'' کا بیان

٤٧٧٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اِقْرَؤُا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾.

[4779] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے اپنے صالح اور نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنھیں کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہوگا، نہ کسی کان نے سنا ہوگا بلکہ کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ آئی ہوں گی۔'' حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہا: اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا کیا سامان ان کے لیے چھپا رکھا گیا ہے۔''

وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: «قَالَ اللهُ». مِثْلَهُ. قِيلَ لِسُفْيَانَ: رِوَايَةً؟ قَالَ: فَأَيُّ شَيْءٍ؟ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ: (قُرَّاتِ أَعْيُنٍ). [راجع: ٣٢٤٤]

علی بن مدینی نے کہا: ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اوران سے حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ پھر پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔ سفیان سے پوچھا گیا: (کیا آپ یہ رسول اللہ ﷺ کی) حدیث روایت کر رہے ہیں (یا اپنے اجتہاد سے فرما رہے ہیں؟) انھوں نے کہا: (اگر یہ حدیث نہیں) تو پھر اور کیا ہے؟ ابومعاویہ نے کہا کہ انھیں اعمش نے بتایا، ان سے ابوصالح نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ ؓ نے (اس آیت میں قُرَّةِ أَعْيُنٍ کو قُرَّاتِ أَعْيُنٍ (جمع کے ساتھ) پڑھا ہے۔

٤٧٨٠ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا

[4780] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنھیں نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان

عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ. ذُخْرًا مِّنْ بَلْهِ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ». ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ﴾. [راجع: ٣٢٤٤]

نے سنا اور نہ کسی کے دل ہی میں ان کا خیال آیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمتیں ذخیرہ کی ہیں اور یہ ان کے علاوہ ہیں جن پر تمھیں اطلاع ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان ان کے لیے چھپا رکھا گیا ہے، کسی نفس کو معلوم نہیں، ان اعمال کا بدلہ (دینے کے لیے) جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔''

(٣٣) سُورَةُ الْأَحْزَابِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 33-تفسیر سورۂ احزاب

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿صَيَاصِيهِمْ﴾ [٢٦]: قُصُورِهِمْ. ﴿مَّعْرُوفًا﴾ [٦] فِي الْكِتَابِ.

امام مجاہد نے کہا: صَيَاصِيهِمْ سے مراد بنوقریظہ کے قلعے اور محلات ہیں۔ مَعْرُوْفًا: وہ اچھا کام جس کا ذکر کتاب میں موجود ہے۔

(١) [بَابٌ]: ﴿ٱلنَّبِىُّ أَوْلَىٰ بِٱلْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ﴾ [٦]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''نبی کریم، اہل ایمان پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں'' کا بیان

٤٧٨١ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿ٱلنَّبِىُّ أَوْلَىٰ بِٱلْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ﴾ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا، فَإِنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي، وَأَنَا مَوْلَاهُ». [راجع: ٢٢٩٨]

[4781] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جتنے بھی مومن ہیں، میں ان سب کا دنیا و آخرت کے کاموں میں سب سے زیادہ خیر خواہ ہوں، اگر تمھارا دل چاہے تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾ اس لیے جو مومن مرتے وقت مال و دولت چھوڑ جائے تو اس کے وارث اس کے عزیز و اقارب ہوں گے جو بھی ہوں، لیکن اگر کسی مومن نے قرض چھوڑا ہے یا اولاد چھوڑی ہے تو وہ میرے پاس آ جائیں میں ان کا ذمہ دار ہوں۔''

فائدہ: دینی اعتبار سے بھی رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ اہل ایمان کے خیر خواہ ہیں کیونکہ انھیں آپ ہی کے ذریعے سے ہدایت کا راستہ ملا ہے جس میں ہماری دنیوی اور اخروی فلاح ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اس حد درجہ خیر خواہی کا تقاضا یہ ہے کہ

تمام مسلمان بھی آپ کا دوسرے سب لوگوں سے بڑھ کر احترام کریں اور آپ کی اطاعت بجالائیں۔ یہ بات ہمیشہ یاد رہنی چاہیے کہ جو شخص نبی ﷺ کے ساتھ تمام لوگوں کی نسبت زیادہ محبت نہیں کرتا اور آپ ﷺ کا احترام تمام لوگوں کی نسبت زیادہ نہیں کرتا، وہ مومن ہی نہیں۔

(٢) بَابٌ: ﴿ٱدْعُوهُمْ لِآبَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ﴾ [٥]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارا کرو۔ اللہ کے ہاں یہی انصاف کی بات ہے'' کا بیان

٤٧٨٢ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ - مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ - مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ: ﴿ٱدْعُوهُمْ لِآبَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ﴾.

[4782] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت زید بن حارثہ ؓ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ (جب آپ نے انھیں متبنیٰ بنا لیا تو) ہم لوگ انھیں زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی: ''ان منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارا کرو۔ اللہ کے ہاں یہی انصاف کی بات ہے۔''

(٣) بَابٌ: ﴿فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُۥ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا۟ تَبْدِيلًا﴾ [٢٣]

باب: 3- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''ان میں سے کوئی تو اپنا عہد اور اپنی نذر پوری کر چکا ہے اور کوئی موقع کا انتظار کر رہا ہے اور انھوں نے (اپنے عہد میں) کوئی تبدیلی نہیں کی'' کا بیان

﴿نَحْبَهُۥ﴾: عَهْدَهُ. ﴿أَقْطَارِهَا﴾ [١٤]: جَوَانِبِهَا. ﴿ٱلْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا﴾: لَأَعْطَوْهَا.

نَحْبَهُ سے مراد اپنا عہد و قرار ہے۔ أَقْطَارِهَا کے معنی ہیں: اس (مدینہ) کے کناروں (اطراف) سے۔ اَلْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا کے معنی ہیں: وہ قبول کرلیں گے اور شریک ہو جائیں گے۔

٤٧٨٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نُرَى هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي أَنَسِ بْنِ

[4783] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرے خیال کے مطابق درج ذیل آیت حضرت انس بن نضر ؓ کے متعلق نازل ہوئی تھی: ''اہل ایمان میں سے کچھ مرد ایسے ہیں کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے

النَّضْرِ: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ﴾. [راجع: ٢٨٠٥] جو عہد کیا تھا اسے سچا کر دکھایا......"

فائدہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میرے چچا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں پہلی لڑائی میں غائب رہا جو آپ نے مشرکین کے خلاف لڑی۔ اگر اب اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکین کے خلاف کسی لڑائی میں حاضر ہونے کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ پھر جب غزوۂ احد کا موقع آیا اور مسلمان بھاگ نکلے تو حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! جو کچھ مسلمانوں نے کیا میں اس سے معذرت کرتا ہوں اور جو کچھ مشرکین نے کیا میں اس سے بے زار ہوں، پھر وہ آگے بڑھے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے سامنا ہوا، ان سے حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے سعد بن معاذ! میں تو جنت میں جانا چاہتا ہوں اور نضر کے رب کی قسم! میں جنت کی خوشبو احد پہاڑ کے قریب پاتا ہوں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کے رسول! جو انھوں نے کر دکھایا اس کی مجھ میں ہمت نہ تھی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب ہم نے حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا تو تلواروں، نیزوں اور تیروں کے تقریباً اسی نشانات ان کے جسم پر تھے۔ جب وہ شہید ہوئے تو مشرکین نے ان کے اعضاء کاٹ دیے تھے۔ کوئی شخص بھی انھیں پہچان نہیں سکتا تھا، صرف ان کی بہن نے انھیں انگلیوں کے پوروں سے پہچانا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمارے خیال کے مطابق درج بالا آیت کریمہ ان کے اور ان جیسے اہل ایمان کے متعلق نازل ہوئی تھی۔[1]

٤٧٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: لَمَّا نَسَخْنَا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَقَدْتُ آيَةً مِّنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ، كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ، الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ﴾. [راجع: ٢٨٠٧]

[4784] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب ہم نے قرآن مجید کو مصحف کی صورت میں جمع کیا تو مجھے سورۂ احزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی، حالانکہ میں وہ آیت رسول اللہ ﷺ سے بارہا سن چکا تھا۔ آخر وہ مجھے حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی، جن کی شہادت کو رسول اللہ ﷺ نے دو مردوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا۔ وہ آیت یہ تھی: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عٰهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا﴾ [٢٨]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''اے نبی! آپ اپنی بیویوں سے کہہ دیں کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمھیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کر دوں'' کا بیان

1 صحيح البخاري، الجهاد، حديث: 2805، و صحيح مسلم، الإمارة، حديث: 4918 (1903).

وَقَالَ مَعْمَرٌ: اَلتَّبَرُّجُ: أَنْ تُخْرِجَ مَحَاسِنَهَا. ﴿سُنَّةَ اللهِ﴾ [٣٨]: اِسْتَنَّهَا: جَعَلَهَا.

حضرت معمر نے کہا: التبرج کے معنی ہیں کہ عورت اپنے حسن کا اظہار کرے۔ سُنَّةَ اللّٰهِ سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ طریقہ و معمول ہے جو اس نے مقرر کیا ہے۔

٤٧٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَاءَهَا، حِينَ أَمَرَ اللهُ أَنْ يُخَيِّرَ أَزْوَاجَهُ، فَبَدَأَ بِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي ذَاكِرٌ لَّكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ تَسْتَعْجِلِي حَتّٰى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ»، وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ، قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللهَ قَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ﴾» إِلٰى تَمَامِ الْآيَتَيْنِ. فَقُلْتُ لَهُ: فَفِي أَيِّ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ؟ فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ. [انظر: ٤٧٨٦]

[4785] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا کہ آپ اپنی بیویوں کو اختیار دیں کہ وہ آپ کے پاس رہیں یا علیحدگی کو پسند کریں تو رسول اللہ ﷺ پہلے میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”میں تم سے ایک معاملے کے متعلق کچھ کہنے آیا ہوں۔ ضروری نہیں کہ تم اس میں جلد بازی سے کام لو بلکہ تم اپنے والدین سے مشورہ بھی کر سکتی ہو۔“ آپ ﷺ تو جانتے ہی تھے کہ میرے والدین کبھی آپ سے علیحدگی کا مشورہ نہیں دے سکتے۔ حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اے نبی! تم اپنے بیویوں سے کہہ دو......“ دو آیات کے اختتام تک۔ میں نے آپ ﷺ سے کہا: میں کس چیز کے متعلق اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ کھلی بات ہے کہ میں اللہ، اس کے رسول اور عالم آخرت کو چاہتی ہوں۔

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَٱلدَّارَ ٱلْءَاخِرَةَ فَإِنَّ ٱللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَٰتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ [٢٩]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور اگر تم اللہ، اس کا رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکو کار خواتین کے لیے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے“ کا بیان

وَقَالَ قَتَادَةُ: ﴿وَٱذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِى بُيُوتِكُنَّ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ وَٱلْحِكْمَةِ﴾ [٣٤]: اَلْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ.

حضرت قتادہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”تم اللہ کی ان آیات اور حکمت بھری باتوں کو یاد رکھو جو تمھارے گھروں میں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔“ میں اٰيٰتِ اللّٰهِ سے مراد قرآن مجید اور الحكمة سے مراد سنت نبوی ہے۔

٤٧٨٦ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ: «إِنِّي ذَاكِرٌ لَّكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَّا تَعْجَلِي حَتّٰى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ»، قَالَتْ: وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ، قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ قَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتَهَا﴾ إِلٰى ﴿أَجْرًا عَظِيمًا﴾» قَالَتْ: فَقُلْتُ: فَفِي أَيِّ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ؟ فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ، قَالَتْ: ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ.

[4786] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوا کہ وہ اپنی بیویوں کو اختیار دے دیں تو (سب سے) پہلے آپ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''میں تم سے ایک معاملے کے متعلق کہنے آیا ہوں، اس معاملے میں جلد بازی نہ کرنا بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کر کے جواب دینا۔'' اور آپ یہ بات خوب جانتے تھے کہ میرے والدین آپ سے علیحدگی اختیار کرنے کا مشورہ کبھی نہیں دیں گے، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ''اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیں، اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی زیب و زینت چاہتی ہو...... بہت بڑا اجر ہے۔'' میں نے کہا: میں اس معاملے میں اپنے والدین سے کیا مشورہ کروں گی؟ میں تو اللہ، اس کے رسول اور عالم آخرت کی خواہاں ہوں۔ (حضرت عائشہ ؓ) فرماتی ہیں کہ پھر نبی ﷺ کی دوسری بیویوں نے بھی وہی جواب دیا جو میں نے دیا تھا۔

تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو سُفْيَانَ الْمَعْمَرِيُّ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. [راجع: ٤٧٨٥]

اس کی متابعت موسیٰ بن اعین نے معمر سے کی ہے، انھوں نے زہری سے، انھوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ نے خبر دی ہے۔ عبدالرزاق اور ابوسفیان معمری نے معمر سے، انھوں نے امام زہری سے، انھوں نے حضرت عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے بیان کیا ہے۔

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَتُخْفِى فِى نَفْسِكَ مَا ٱللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى ٱلنَّاسَ وَٱللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَىٰهُ﴾ [٣٧]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ ایک ایسی بات دل میں چھپا رہے تھے جسے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنا چاہتا تھا اور آپ لوگوں سے ڈر رہے تھے، حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ آپ اس سے ڈریں'' کا بیان

٤٧٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا

[4787] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے،

مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا ٱللَّهُ مُبْدِيهِ﴾: نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَّزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ. [انظر: ٧٤٢٠]

انھوں نے فرمایا: بلاشبہ یہ آیت حضرت زینب بنت جحش اور حضرت زید بن حارثہ ؓ کے بارے میں نازل ہوئی تھی: ''آپ ایک ایسی بات دل میں چھپا رہے تھے جسے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنا چاہتا تھا......''

فائدہ: حضرت زینب ؓ کی خاندانی حیثیت بہت بلند تھی اور زید بن حارثہ ؓ بظاہر غلامی کا داغ اٹھا کر آزاد ہوئے، اس لیے مزاج کی موافقت نہ ہو سکی اور نہ معاشرتی تفاوت ذہنوں سے اتنی جلدی دور ہو سکا اور سیدہ زینب ؓ اپنے شوہر حضرت زید بن حارثہ ؓ کا وہ احترام نہ کر سکیں جو انھیں کرنا چاہیے تھا۔ جب ان میں ناچاقی کا سلسلہ شروع ہوا تو سیدنا زید اس بات کا شکوہ رسول اللہ ﷺ سے کرتے اور کہتے کہ میں اسے طلاق دے کر فارغ کرنا چاہتا ہوں لیکن رسول اللہ ﷺ انھیں ہر بار یہی سمجھاتے کہ جب اس عورت نے اپنی خواہش قربان کر کے تم سے نکاح کر لیا ہے تو تمھیں کچھ برداشت سے کام لینا چاہیے۔ اب اسے چھوڑ دینے کو وہ اور اس کے عزیز و اقارب اپنی ذلت خیال کریں گے۔ تم اللہ سے ڈرو اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر بگاڑ کی صورت نہ پیدا کرو۔ لیکن جب بار بار شکایات کا سلسلہ شروع ہوا تو ممکن ہے کہ آپ کے دل میں یہ خیال بھی آیا ہو کہ اگر زید نے حضرت زینب کو چھوڑ دیا تو زینب کی دلجوئی نکاح کرنے ہی سے ہو سکے گی لیکن منافقین کی بدگوئی کا بھی اندیشہ تھا کہ بیٹے کی بیوی کو اپنے حرم میں رکھ لیا ہے۔ یہ تھی وہ بات جسے رسول اللہ ﷺ دل میں چھپائے ہوئے تھے جیسا کہ سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ اگر حضرت محمد ﷺ قرآن کریم میں سے کوئی چیز چھپانے والے ہوتے تو یہ آیت ضرور چھپاتے۔[1]

(٧) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿تُرْجِي مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيٓ إِلَيْكَ مَن تَشَآءُ ۖ وَمَنِ ٱبْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾ [٥١]

باب: 7- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ جس بیوی کو چاہیں علیحدہ رکھیں اور جسے چاہیں اپنے پاس رکھیں اور علیحدہ رکھنے کے بعد جسے چاہیں اپنے پاس بلالیں، آپ پر کوئی مضائقہ نہیں'' کا بیان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿تُرْجِي﴾: تُؤَخِّرُ، ﴿أَرْجِهْ﴾ [الأعراف: ١١١، والشعراء: ٣٦]: أَخِّرْهُ.

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ تُرْجِی کے معنی ہیں: پیچھے ڈال دینا۔ اسی طرح اَرْجِهْ کے معنی ہیں: مؤخر کرنا۔

٤٧٨٨ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: هِشَامٌ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي

[4788] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مجھے ان عورتوں پر غیرت آتی تھی جو خود کو رسول اللہ ﷺ کے لیے ہبہ کر دیتی تھیں۔ میں کہتی تھی: بھلا یہ کیا بات

1 صحيح مسلم، الإيمان، حديث: 440 (177).

وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَقُولُ: أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا؟ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿تُرْجِي مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيٓ إِلَيْكَ مَن تَشَآءُ ۖ وَمَنِ ٱبْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾ قُلْتُ: مَا أُرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ. [انظر: ٥١١٣]

ہوئی کہ عورت خود کو کسی کے لیے ہبہ کر دے؟ پھر جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''آپ جس بیوی کو چاہیں علیحدہ رکھیں اور جسے چاہیں اپنے پاس بلا لیں اور علیحدہ رکھنے کے بعد جسے چاہیں اپنے پاس بلا لیں، آپ پر کوئی مضائقہ نہیں۔'' میں نے دل میں کہا: (اللہ کے رسول!) میں تو یہ دیکھ رہی ہوں کہ آپ کی جیسی خواہش ہو، آپ کا رب اسے بلا تاخیر فوراً پوری کر دیتا ہے۔

فائدہ: تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ کی تفسیر میں تین اقوال بیان کیے جاتے ہیں: * آپ جس بیوی کو چاہیں اپنے پاس رکھیں اور جسے چاہیں طلاق دے دیں۔ * آپ جس بیوی کو چاہیں طلاق کے بغیر اسے الگ کر دیں اور اس کی باری کسی دوسری بیوی کو دے دیں۔ * جو عورت خود کو ہبہ کر دے، اس کے متعلق آپ کو اختیار ہے اسے قبول کریں یا اسے رد کر دیں۔ آیت کے الفاظ سے ان تینوں احتمالات کی تائید ہوتی ہے۔

٤٧٨٩ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا، بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿تُرْجِي مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيٓ إِلَيْكَ مَن تَشَآءُ ۖ وَمَنِ ٱبْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾ فَقُلْتُ لَهَا: مَا كُنْتِ تَقُولِينَ؟ قَالَتْ: كُنْتُ أَقُولُ لَهُ: إِنْ كَانَ ذَاكَ إِلَيَّ فَإِنِّي لَا أُرِيدُ يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْ أُوثِرَ عَلَيْكَ أَحَدًا.

[4789] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''ان (بیویوں) میں سے آپ جسے چاہیں دور کر دیں اور جسے چاہیں اپنے پاس رکھ لیں۔ اور اگر آپ ان میں سے بھی کسی کو اپنے پاس بلا لیں جنھیں آپ نے الگ کر دیا ہے تو بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں۔'' اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بھی رسول ﷺ اگر ہم میں سے کسی کی باری میں کسی دوسری بیوی کے پاس جانا چاہتے تو جس کی باری ہوتی اس سے اجازت لیتے تھے۔ (راویۂ حدیث حضرت معاذہ کہتی ہیں کہ) میں نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا: ایسی صورت میں آپ رسول اللہ ﷺ کو کیا کہتی تھیں؟ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں تو آپ سے عرض کر دیتی تھی کہ اللہ کے رسول! اگر یہ اجازت آپ مجھ سے لے رہے ہیں تو میں اپنی باری کا ایثار کسی دوسرے پر نہیں کر سکتی۔

تَابَعَهُ عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ: سَمِعَ عَاصِمًا.

اس حدیث کی متابعت عباد بن عباد نے کی، انھوں نے حضرت عاصم سے یہ حدیث سنی۔

(٨) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا﴾ [٥٣]

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو، الا یہ کہ تمھیں کھانے کے لیے بلایا جائے...... بلاشبہ اللہ کے ہاں یہ بڑے گناہ کی بات ہے'' کا بیان

يُقَالُ: ﴿إِنَاهُ﴾ [٥٣]: إِدْرَاكُهُ، أَنَى يَأْنِي أَنَاةً فَهُوَ آنٍ ﴿لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا﴾ [٦٣]: إِذَا وَصَفْتَ صِفَةَ الْمُؤَنَّثِ قُلْتَ: قَرِيبَةً، وَإِذَا جَعَلْتَهُ ظَرْفًا وَبَدَلًا، وَلَمْ تُرِدِ الصِّفَةَ نَزَعْتَ الْهَاءَ مِنَ الْمُؤَنَّثِ، وَكَذٰلِكَ لَفْظُهَا فِي الْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ وَالْجَمْعِ لِلذَّكَرِ وَالْأُنْثَى.

اِنَاهُ کے معنی ہیں: اس کا پکنا اور تیار ہونا۔ یہ لفظ اَنٰی یَأْنِی أَنَاةً سے ماخوذ ہے۔ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا (لفظ ''قریب'') جب مؤنث کی صفت کے طور پر آئے تو قریبة (تا کے ساتھ) آتا ہے لیکن جب بدل یا ظرف ہو، صفت مراد نہ ہو تو تائے تانیث کے بغیر قریبًا استعمال کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں جب یہ لفظ صفت نہ ہو تو واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث سب کے لیے یکساں آتا ہے۔

٤٧٩٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ الْحِجَابِ. [راجع: ٤٠٢]

[4790] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کے ہاں اچھے اور برے ہر طرح کے لوگ آتے رہتے ہیں (کیا اچھا ہو) اگر آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم دیں، تب اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب نازل فرمائی۔

٤٧٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا، ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ، وَإِذَا هُوَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَامَ، فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ وَقَعَدَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ

[4791] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو آپ نے دعوت ولیمہ دی، کھانے کے بعد لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہے، رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا گویا آپ اٹھنا چاہتے ہیں لیکن لوگ پھر بھی نہ اٹھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ کوئی نہیں اٹھتا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ جب آپ اٹھے تو دوسرے لوگ بھی کھڑے ہو گئے لیکن تین آدمی پھر بھی بیٹھے رہے۔ پھر

لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا، فَانْطَلَقْتُ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا، فَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ، فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ، فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتَ ٱلنَّبِىِّ﴾ الْآيَةَ. [انظر: ٤٧٩٢، ٤٧٩٣، ٤٧٩٤، ٥١٥٤، ٥١٦٣، ٥١٦٦، ٥١٦٨، ٥١٧٠، ٥١٧١، ٥٤٦٦، ٦٢٣٨، ٦٢٣٩، ٦٢٧١، ٧٤٢١]

نبی ﷺ جب باہر سے اندر جانے کے لیے تشریف لائے تو دیکھا کہ لوگ اب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، پھر وہ لوگ اٹھے اور اٹھ کر چلے گئے۔ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا کہ وہ لوگ بھی چلے گئے ہیں تو آپ اندر تشریف لے گئے۔ میں نے بھی اندر داخل ہونا چاہا لیکن آپ ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ گرا لیا۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی: ”اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں مت جایا کرو......“

٤٧٩٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ آيَةِ الْحِجَابِ، لَمَّا أُهْدِيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَتْ مَعَهُ فِي الْبَيْتِ، صَنَعَ طَعَامًا وَدَعَا الْقَوْمَ، فَقَعَدُوا يَتَحَدَّثُونَ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ ثُمَّ يَرْجِعُ وَهُمْ قُعُودٌ يَتَحَدَّثُونَ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتَ ٱلنَّبِىِّ إِلَّآ أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَٰظِرِينَ إِنَىٰهُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿مِن وَرَآءِ حِجَابٍ﴾ فَضُرِبَ الْحِجَابُ وَقَامَ الْقَوْمُ. [راجع: ٤٧٩١]

[4792] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اس آیت، یعنی آیت حجاب کے متعلق سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ جب حضرت زینب بنت جحش کو دلہن بنا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا گیا اور وہ آپ کے ساتھ آپ کے گھر ہی میں تھیں تو آپ نے کھانا تیار کروایا اور لوگوں کو دعوت (ولیمہ) دی۔ لوگ فراغت کے بعد بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ نبی ﷺ یہ صورت حال دیکھ کر باہر جاتے، پھر اندر آتے لیکن لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اے ایمان والو! تم نبی کے گھروں میں مت جایا کرو الا یہ کہ تمھیں کھانے کے لیے اجازت دی جائے، اس حال میں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرنے والے نہ ہو......“ اس کے بعد پردہ ڈال دیا گیا اور لوگ اٹھ کر چلے گئے۔

٤٧٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بُنِيَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ بِخُبْزٍ وَّلَحْمٍ، فَأُرْسِلْتُ عَلَى الطَّعَامِ دَاعِيًا فَيَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ

[4793] حضرت انس ؓ سے ایک دوسری روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش ؓ سے نکاح کے بعد گوشت اور روٹی پر مشتمل کھانا تیار کیا تو مجھے لوگوں کو بلانے کے لیے بھیجا گیا۔ لوگ آتے، کھانا کھا کر واپس چلے جاتے، پھر دوسرے لوگ آتے وہ بھی کھا کر واپس چلے جاتے۔ میں نے سب کو بلایا حتی کہ کوئی شخص ایسا

وَيَخْرُجُونَ، فَدَعَوْتُ حَتّٰى مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُو، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُوهُ، قَالَ: «ارْفَعُوا طَعَامَكُمْ» وَبَقِيَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَانْطَلَقَ إِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَقَالَ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللهِ»، فَقَالَتْ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ، كَيْفَ وَجَدْتَّ أَهْلَكَ؟ بَارَكَ اللهُ لَكَ، فَتَقَرّٰى حُجَرَ نِسَائِهِ كُلِّهِنَّ، يَقُولُ لَهُنَّ كَمَا يَقُولُ لِعَائِشَةَ، وَيَقُلْنَ لَهُ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ، ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ، فَإِذَا ثَلَاثَةُ رَهْطٍ فِي الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُونَ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ شَدِيدَ الْحَيَاءِ، فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا نَّحْوَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَمَا أَدْرِي آخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ أَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوا، فَرَجَعَ حَتّٰى إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ الْبَابِ دَاخِلَةً وَّأُخْرٰى خَارِجَةً أَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ.

[راجع: ٤٧٩١]

نہ رہ گیا جسے میں نے نہ بلایا ہو۔ میں نے عرض کی: اللہ کے نبی! اب کوئی شخص بلانے کے لیے باقی نہیں رہا تو آپ نے فرمایا: ''اب دسترخوان اٹھا لو۔'' تین شخص گھر میں بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ نبی ﷺ گھر سے اٹھ کر سیدہ عائشہ ؓ کے حجرہ کی طرف گئے اور فرمایا: ''گھر والو! السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔'' سیدہ عائشہ ؓ نے جواب میں کہا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ! آپ نے اپنے اہل کو کیسے پایا؟ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت عطا فرمائے۔ پھر آپ نے تمام ازواج مطہرات کے حجروں کا دورہ فرمایا اور جس طرح حضرت عائشہ ؓ سے فرمایا تھا اسی طرح سب سے فرمایا اور انھوں نے بھی وہی جواب دیا جو حضرت عائشہ ؓ نے دیا تھا۔ اس کے بعد نبی ﷺ واپس تشریف لائے تو وہ تین حضرات ابھی گھر میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ نبی ﷺ کے مزاج میں بہت شرم و حیا تھی، اس لیے پھر سیدہ عائشہ ؓ کے حجرے کی طرف چلے گئے۔ مجھے یاد نہیں کہ خود میں نے آپ ﷺ کو اطلاع دی یا کسی اور نے آپ کو بتایا کہ اب وہ تینوں حضرات چلے گئے ہیں، چنانچہ آپ ﷺ واپس آئے اور دروازے کی چوکھٹ میں آپ کا ایک پاؤں اندر اور ایک باہر تھا کہ آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ گرا لیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے پردے کی آیت نازل فرمائی۔

٤٧٩٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْلَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ بَنٰى بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ، فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا، ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى حُجَرِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، كَمَا كَانَ يَصْنَعُ صَبِيحَةَ بِنَائِهِ، فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَدْعُو لَهُنَّ، وَيُسَلِّمْنَ عَلَيْهِ

[4794] حضرت انس ؓ سے ایک مزید روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش ؓ سے نکاح پر دعوت ولیمہ کی اور لوگوں کو روٹی اور گوشت کھلایا۔ پھر آپ امہات المومنین ؓ کے حجروں کی طرف گئے جیسا کہ آپ کا معمول تھا کہ نکاح کی صبح آپ جایا کرتے تھے۔ آپ انھیں سلام کرتے اور انھیں دعائیں دیتے۔ امہات المومنین بھی آپ کو سلام کرتیں اور آپ کے لیے دعائیں کرتیں۔ امہات

وَيَدْعُونَ لَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ رَأَى رَجُلَيْنِ جَرَى بِهِمَا الْحَدِيثُ، فَلَمَّا رَآهُمَا رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلَانِ نَبِيَّ اللهِ ﷺ رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ وَثَبَا مُسْرِعَيْنِ، فَمَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ بِخُرُوجِهِمَا أَمْ أُخْبِرَ، فَرَجَعَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ، وَأَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ. [راجع: ٤٧٩١]

المومنین کے حجروں سے جب آپ اپنے حجرے کی طرف تشریف لائے تو دیکھا کہ دو آدمی آپس میں بیٹھے گفتگو کر رہے ہیں۔ جب آپ نے انھیں بیٹھے ہوئے دیکھا تو آپ حجرے سے باہر نکل آئے۔ ان دونوں حضرات نے جب دیکھا کہ اللہ کے نبی ﷺ اپنے حجرے سے واپس تشریف لے گئے ہیں تو وہ بڑی جلدی سے اٹھ کر باہر نکل گئے۔ مجھے یاد نہیں کہ ان کے چلے جانے کی اطلاع میں نے آپ کو دی یا کسی اور نے، پھر آپ ﷺ واپس آئے اور گھر میں آتے ہی دروازے کا پردہ نیچے گرا دیا اور آیت حجاب نازل ہوئی۔

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ: سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

سعید بن مریم نے بیان کیا، انھیں یحییٰ نے خبر دی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے نقل کیا۔

٤٧٩٥ - حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ مَا ضُرِبَ الْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا. فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: يَا سَوْدَةُ! أَمَا وَاللهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ؟ قَالَتْ: فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي، وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ، فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي، فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا، قَالَتْ: فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ، ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ، فَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ». [راجع: ١٤٦]

[4795] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ام المومنین حضرت سودہ ؓ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد قضائے حاجت کے لیے باہر نکلیں اور وہ بھاری بھرکم خاتون تھیں جو انھیں پہچانتا تھا اس سے وہ پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھیں۔ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے انھیں دیکھ لیا تو کہا: اے سودہ! اللہ کی قسم! آپ ہم سے اپنے آپ کو چھپا نہیں سکتیں۔ دیکھیں آپ کس طرح باہر نکلتی ہیں؟ حضرت سودہ ؓ یہ سن کر الٹے پاؤں وہاں سے چلی آئیں جبکہ رسول اللہ ﷺ اس وقت میرے حجرے میں تشریف فرما رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں اس وقت گوشت کی ایک ہڈی تھی۔ حضرت سودہ ؓ نے داخل ہوتے ہی کہا: اللہ کے رسول! میں قضائے حاجت کے لیے باہر نکلی تھی تو حضرت عمر ؓ نے مجھ سے ایسی ایسی باتیں کی ہیں، چنانچہ (اسی وقت) اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی کا نزول شروع

فرما دیا۔ تھوڑی دیر بعد یہ کیفیت ختم ہوئی تو اس وقت ابھی ہڈی آپ کے ہاتھ میں تھی، اسے آپ نے رکھا نہیں تھا کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھیں قضائے حاجت کے لیے باہر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔''

فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت غیرت مند تھے۔ وہ ازواج مطہرات کے متعلق اجنبی لوگوں کے اطلاع پانے کو بہت ناپسند کرتے تھے۔ ان کی شدید خواہش تھی کہ انھیں پردے میں رکھا جائے۔ اسی لیے انھوں نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے متعلق فرمایا کہ سودہ! ہم نے تجھے پہچان لیا ہے! لیکن اس مرتبہ آپ کی یہ خواہش پوری نہ ہوئی بلکہ اللہ کا حکم آیا کہ ازواج مطہرات کو پردے میں رہتے ہوئے قضائے حاجت کے لیے باہر نکلنے کی اجازت ہے تاکہ انھیں مشقت نہ ہو۔ واللہ أعلم.

(٩) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِن تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿شَهِيدًا﴾ [٥٤-٥٥]

باب: 9- ارشاد باری تعالیٰ: ''کسی چیز کو ظاہر کرو یا مخفی رکھو، بے شک اللہ ہمیشہ سے ...... پوری طرح شاہد ہے'' کا بیان

٤٧٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَمَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ: لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ فِيهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَمَا مَنَعَكِ أَنْ تَأْذَنِينَ؟ عَمُّكِ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ، فَقَالَ: «اِئْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ». قَالَ عُرْوَةُ: فَلِذٰلِكَ

[4796] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد ابوقعیس کے بھائی حضرت افلح رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ملنے کی اجازت طلب کی تو میں نے کہا: جب تک میں اس سلسلے میں نبی ﷺ سے اجازت نہ حاصل کرلوں، ان سے نہیں مل سکتی کیونکہ اس کے بھائی ابوقعیس رضی اللہ عنہ نے مجھے کون سا دودھ پلایا ہے۔ مجھے تو ابوقعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔ پھر نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے عرض کی: اللہ کے رسول! ابوقعیس رضی اللہ عنہ کے بھائی افلح رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ملنے کی اجازت مانگی تھی تو میں نے اسے کہہ دیا کہ جب تک آپ ﷺ سے اجازت نہ لے لوں، ان سے ملاقات نہیں کرسکتی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے چچا کو ملنے سے تمھیں کیوں انکار ہے؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے ابوقعیس نے دودھ نہیں پلایا بلکہ دودھ پلانے والی تو اس کی بیوی ہے۔ آپ ﷺ نے

كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ. [راجع: ٢٦٤٤]

فرمایا: ''ایسا نہیں، انھیں اندر آنے کی اجازت دو۔ وہ تمھارے چچا ہیں۔ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں!'' حضرت عروہ نے بیان کیا کہ اسی وجہ سے حضرت عائشہ ؓ فرماتی تھیں کہ رضاعت سے بھی ان چیزوں کو حرام سمجھو جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

(١٠) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّ﴾ ٱلْآيَةَ [٥٦]

باب:10- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر رحمت بھیجتے ہیں.....'' کا بیان

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: صَلَاةُ اللهِ ثَنَاؤُهُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ. وَصَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ الدُّعَاءُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿يُصَلُّونَ﴾ [٥٦]: يُبَرِّكُونَ. ﴿لَنُغْرِيَنَّكَ﴾ [٦٠]: لَنُسَلِّطَنَّكَ.

ابو العالیہ نے کہا: صلاۃ کی نسبت اگر اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو فرشتوں کے سامنے اللہ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی مدح وثنا ہے۔ اور اگر صلاۃ کی نسبت فرشتوں کی طرف ہو تو اس سے مراد دعا ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: آیت مبارکہ میں يُصَلُّونَ کے معنی ہیں: يُبَرِّكُونَ، یعنی برکت کی دعا کرنا۔ لَنُغْرِيَنَّكَ کے معنی ہیں: ہم ضرور آپ کو ان پر مسلط کر دیں گے۔

٤٧٩٧ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ». [راجع: ٣٣٧٠]

[4797] حضرت کعب بن عجرہ ؓ سے روایت ہے کہ عرض کی گئی: اللہ کے رسول! آپ پر سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا لیکن آپ پر ''صلاۃ'' کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یوں پڑھا کرو: اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر بھی، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم ؑ کی آل پر رحمتیں نازل کی ہیں۔ بے شک تو قابل تعریف ہے، بزرگ ہے۔ اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر برکتیں نازل فرما اور حضرت محمد ﷺ کی اولاد پر بھی، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم ؑ کی آل پر نازل فرمائی ہیں۔ بے شک تو قابل تعریف ہے، بزرگ ہے۔''

٤٧٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا

[4798] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ

اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا التَّسْلِيمُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ».

ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ پر سلام پڑھنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہوگیا ہے لیکن صلاۃ بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یوں کہا کرو: ''اے اللہ! تو اپنے بندے اور اپنے رسول حضرت محمد ﷺ پر رحمتیں نازل فرما، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر رحمتیں نازل فرمائیں۔ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی اولاد پر برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں۔''

قَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ: «عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ».

ابوصالح نے حضرت لیث سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکات نازل فرمائی ہیں۔''

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ، وَقَالَ: «كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ». [انظر: ٦٣٥٨]

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمتیں نازل کی ہیں اور حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکتیں نازل فرما، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر برکات نازل کی ہیں۔''

(١١) بَابٌ: ﴿لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ﴾ [٦٩]

باب: 11- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اے ایمان والو! تم ان لوگوں جیسے نہ بن جاؤ جنھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تکلیف دی'' کا بیان

٤٧٩٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَّخِلَاسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مُوسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا. وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا

[4799] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ موسیٰ علیہ السلام بڑے باحیا انسان تھے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ''اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جنھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایذا پہنچائی تھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو (باعزت) بری کر دیا اس (الزام) سے جو انھوں نے لگایا

قَالُوا۟ وَكَانَ عِندَ ٱللَّهِ وَجِيهًا﴾». [راجع: ٢٧٨]

تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ بڑے معزز تھے۔“

(٣٤) سُورَةُ سَبَإٍ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 34- تفسیر سورۂ سبا

يُقَالُ: ﴿مُعَٰجِزِينَ﴾ [٥، ٣٨]: مُسَابِقِينَ؛ ﴿بِمُعْجِزِينَ﴾ [الأنعام: ١٣٤]: بِفَائِتِينَ - مُعَاجِزِيَّ: مُسَابِقِيَّ - ﴿سَبَقُوٓا۟﴾ [الأنفال: ٥٩]: فَاتُوا؛ ﴿لَا يُعْجِزُونَ﴾: لَا يَفُوتُونَ؛ ﴿يَسْبِقُونَا﴾ [العنكبوت: ٤]: يُعْجِزُونَا؛ قَوْلُهُ: ﴿بِمُعْجِزِينَ﴾: بِفَائِتِينَ، وَمَعْنَى ﴿مُعَٰجِزِينَ﴾: مُغَالِبِينَ: يُرِيدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا أَنْ يُظْهِرَ عَجْزَ صَاحِبِهِ. ﴿مِعْشَارَ﴾ [٤٥]: عُشْرَ. يُقَالُ: اَلْأُكُلُ: اَلثَّمَرُ. ﴿بَٰعِدْ﴾ [١٩] وَبَعِّدْ وَاحِدٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿لَا يَعْزُبُ﴾ [٣]: لَا يَغِيبُ. ﴿سَيْلَ ٱلْعَرِمِ﴾ [١٦]: اَلسُّدُّ؛ مَاءٌ أَحْمَرُ أَرْسَلَهُ [اللهُ] فِي السُّدِّ، فَشَقَّهُ وَهَدَمَهُ، وَحَفَرَ الْوَادِيَ، فَارْتَفَعَتَا عَنِ الْجَنْبَتَيْنِ، وَغَابَ عَنْهُمَا الْمَاءُ فَيَبِسَتَا، وَلَمْ يَكُنِ الْمَاءُ الْأَحْمَرُ مِنَ السُّدِّ، وَلٰكِنْ كَانَ عَذَابًا أَرْسَلَهُ اللهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ حَيْثُ شَاءَ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ: ﴿ٱلْعَرِمِ﴾: اَلْمُسَنَّاةُ بِلَحْنِ أَهْلِ الْيَمَنِ؛ وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿ٱلْعَرِمِ﴾: اَلْوَادِي. (اَلسَّابِغَاتُ) اَلدُّرُوعُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (يُجَازٰى): يُعَاقَبُ. ﴿أَعِظُكُم بِوَٰحِدَةٍ﴾ [٤٦]: بِطَاعَةِ اللهِ. ﴿مَثْنَىٰ وَفُرَٰدَىٰ﴾: وَاحِدٌ وَّاثْنَيْنِ. ﴿ٱلتَّنَاوُشُ﴾ [٥٢]: اَلرَّدُّ مِنَ الْآخِرَةِ إِلَى الدُّنْيَا. ﴿وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾

کہا جاتا ہے: مُعٰجِزِیْنَ: آگے بڑھنے والے اور مد مقابل کو ہرا دینے والے۔ بِمُعْجِزِیْنَ کے معنی ہیں: ہاتھ سے نکل جانے والے۔ مُعَاجِزِیَّ کے معنی ہیں: مجھ سے آگے بڑھ جائیں اور مجھے عاجز کر دیں۔ سَبَقُوْا کے معنی ہیں: آگے بڑھ گئے اور ہاتھ سے نکل گئے۔ لَا یُعْجِزُوْنَ: وہ عاجز نہیں کر سکیں گے۔ یَسْبِقُوْنَا: وہ ہم سے آگے نکل جائیں گے۔ ہمیں عاجز کر دیں گے۔ بِمُعْجِزِیْنَ کے معنی ہیں: بِفَائِتِینَ۔ اور مُعَاجِزِینَ کے معنی مُغَالِبِینَ ہیں (یہ مکرر ہے)، یعنی ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ وہ دوسرے کو عاجز کر دے۔ مِعْشَار کے معنی ہیں: عشر، یعنی دسواں حصہ۔ اَلْاُکُلُ: پھل۔ بٰعِدْ اور بَعِّدْ، یعنی باب افعال اور تفعیل دونوں کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی دوری پیدا کرنا۔ امام مجاہد نے کہا: لَا یَعْزُبُ کے معنی ہیں: اس سے غائب نہیں ہوتا۔ سَیْلَ الْعَرِمِ کے معنی بند کے ہیں۔ ایک سرخ پانی تھا جسے بند میں چھوڑ دیا گیا تھا جس نے بند کو پھاڑ کر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور وادی کو کھود کر رکھ دیا، چنانچہ دونوں طرف سے باغ اکھڑ گئے اور پانی غائب ہوا تو سوکھ گئے۔ یہ سرخ پانی ڈیم کا نہیں تھا بلکہ یہ اللہ کا عذاب تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے جہاں سے چاہا بھیج دیا۔ عمرو بن شرحبیل نے کہا: اہل یمن کی زبان میں العرم ہیڈ کو کہتے ہیں۔ اہل یمن کے علاوہ دوسروں نے کہا کہ العرم کے معنی وادی اور نالے کے ہیں۔ سٰبِغٰتٍ کے معنی ہیں: زرہیں۔ امام مجاہد نے کہا: یُجَازٰی کے معنی ہیں: سزا دیے

[٥٤]: مِنْ مَّالٍ أَوْ وَلَدٍ أَوْ زَهْرَةٍ. ﴿بِأَشْيَاعِهِم﴾: بِأَمْثَالِهِمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (كَالْجَوَابِي): كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ. اَلْخَمْطُ: اَلْأَرَاكُ. وَالْأَثْلُ: اَلطَّرْفَاءُ. ﴿الْعَرِمِ﴾: الشَّدِيدُ.

جاتے ہیں۔ اَعِظُکُمْ بِوٰحِدَةٍ کے معنی ہیں: میں تمھیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ مَثْنٰى وَ فُرٰدٰى کے معنی ہیں: دو دو اور ایک ایک۔ اَلتَّنَاوُشُ کے معنی ہیں: آخرت سے لوٹ کر دنیا میں آنا۔ وَبَيْنَ مَايَشْتَهُوْنَ: یعنی جو کچھ وہ مال، اولاد اور زینت چاہیں گے۔ بِاَشْيَاعِهِمْ ان جیسے دوسرے کافر، یعنی ہم مشرب لوگ۔ حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں: كَالْجَوَابِي، یعنی زمین کے گڑھوں اور بڑے بڑے حوضوں کے برابر پیالے بناتے تھے۔ اَلْخَمْطُ کے معنی ہیں: پیلو کا درخت۔ اَلْاَثْل کے معنی ہیں: جھاؤ کا درخت۔ اَلْعَرِمْ کے لغوی معنی ہیں: سخت اور شدید۔

(١) بَابٌ: ﴿حَتَّىٰٓ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا۟ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا۟ ٱلْحَقَّ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْكَبِيرُ﴾ [٢٣]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”یہاں تک کہ جب گھبراہٹ ان کے دلوں سے دور کر دی جاتی ہے تو پوچھتے ہیں: تمھارے رب نے کیا فرمایا؟ کہتے ہیں: حق فرمایا اور وہی سب سے بلند، بہت بڑا ہے“ کا بیان

٤٨٠٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَضَى اللهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ، ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِّقَوْلِهِ، كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ، فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ - قَالُوا لِلَّذِي قَالَ -: الْحَقَّ، وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ، فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُو السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ - وَصَفَهُ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ - فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ

[4800] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی معاملے کا فیصلہ فرماتا ہے تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے سامنے جھکاؤ کے لیے عاجزی کے طور پر اپنے پروں کو اس طرح مارتے ہیں گویا صاف پتھر پر لوہے کی زنجیر کھینچی جا رہی ہو۔ پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں: تمھارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ جو کچھ اللہ نے فرمایا ہوتا ہے اس کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ بالکل برحق ہے اور وہی سب سے بلند و برتر ہے، تو سنی ہوئی بات چوری کرنے والے شیاطین بھی اسے سن لیتے ہیں۔ اور چوری کرنے والے شیاطین اس

تَحْتَهُ، ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ، فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا، وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُقَالُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا: كَذَا وَكَذَا؟ فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ». [راجع: ٤٧٠١]

طرح ایک دوسرے کے اوپر چڑھے ہوتے ہیں..... سفیان نے اپنی ہتھیلی سے اس کی کیفیت بیان فرمائی: ہتھیلی کو ایک طرف کیا اور انگلیوں کے درمیان فرق کیا..... بہرحال وہ اس کلمۂ حق کو سن کر اپنے نیچے والے تک پہنچاتا ہے اور وہ دوسرا اپنے نیچے والے تک پہنچاتا ہے یہاں تک کہ وہ کسی جادوگر یا نجومی کے کان میں ڈالتا ہے، پھر کبھی تو اس کے پہنچانے سے پہلے ہی شہاب ثاقب اسے پا لیتا ہے اور کبھی اس کے پانے سے پہلے وہ کلمہ پہنچا لیتا ہے، پھر وہ ساحر یا نجومی اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا لیتا ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: کیا فلاں دن اس نے ہمیں اس اس طرح نہیں کہا تھا؟ تو وہ کلمہ جو آسمان سے سنا گیا تھا اس کی وجہ سے اس کے جھوٹ کو بھی سچا سمجھا جاتا ہے۔''

(٢) بَابٌ: ﴿إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ﴾ [٤٦]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''وہ تو ایک شدید عذاب سے پہلے محض تمھیں ڈرانے والا ہے'' کا بیان

٤٨٠١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّفَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: «يَا صَبَاحَاهُ»، فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ، قَالُوا: مَا لَكَ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ يُصَبِّحُكُمْ أَوْ يُمَسِّيكُمْ أَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي؟» قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ». فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَّكَ! أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا؟ فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ﴾. [راجع: ١٣٩٤]

[4801] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ ایک دن صفا پہاڑی پر چڑھ گئے اور فرمایا: ''یا صباحاہ، یعنی صبح کے وقت تم پر دشمن حملہ آور ہونے والا ہے۔'' یہ سن کر قریش جمع ہو گئے اور آپ سے کہا: تمھیں کیا ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر میں تمھیں بتاؤں کہ دشمن تم پر صبح یا شام کے وقت حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم مجھے سچا خیال کرو گے؟'' انھوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو پھر سن لو کہ میں شدید عذاب آنے سے پہلے پہلے تمھیں ڈرانے والا ہوں۔'' یہ سن کر ابولہب (تنگ کر) بولا: تیرے لیے ہلاکت ہو! کیا تو نے اسی لیے ہمیں یہاں جمع کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں سورۂ لہب نازل فرمائی۔

(٣٥) سُورَةُ الْمَلَائِكَةِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 35- تفسیر سورۂ ملائکہ (فاطر)

اَلْقِطْمِيرُ: لِفَافَةُ النَّوَاةِ. ﴿مُثْقَلَةٌ﴾ [١٨]: مُثَقَّلَةٌ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿الْحَرُورُ﴾ [٢١] بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلْحَرُورُ بِاللَّيْلِ، وَالسَّمُومُ بِالنَّهَارِ. ﴿وَغَرَابِيبُ سُودٌ﴾ [٢٧]: أَشَدُّ سَوَادًا، اَلْغِرْبِيبُ: [اَلشَّدِيدُ السَّوَادِ].

امام مجاہد نے کہا: اَلْقِطْمِیْرُ کے معنی ہیں: کھجور کی گٹھلی کی جھلی۔ مُثْقَلَةٌ کے معنی ہیں: بوجھ سے لدا ہوا۔ مجاہد کے علاوہ نے کہا: اَلْحَرُوْرُ کے معنی ہیں: دن کے وقت چلنے والی لو، جبکہ سورج نکلا ہوا ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اَلْحَرُوْرُ: وہ لو جو رات کو چلتی ہے اور اَلسَّمُوم اس گرم ہوا کو کہتے ہیں جو دن کے وقت چلے۔ وَغَرَابِیْبُ سُوْدٌ کے معنی ہیں: سخت کالے۔ یہ غِرْبِیْبٌ کی جمع ہے اور اس کے معنی سخت سیاہ کے ہیں۔

(٣٦) سُورَةُ يس بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 36- تفسیر سورۂ یٰسٓ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿فَعَزَّزْنَا﴾ [١٤]: شَدَّدْنَا. ﴿يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ﴾ [٣٠]: وَكَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمُ اسْتِهْزَاؤُهُمْ بِالرُّسُلِ. ﴿أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ﴾ [٤٠]: لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ أَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْآخَرِ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُمَا ذٰلِكَ. ﴿سَابِقُ النَّهَارِ﴾: يَتَطَالَبَانِ حَثِيثَيْنِ. ﴿نَسْلَخُ﴾ [٣٧]: نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ وَيَجْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا. ﴿مِنْ مِثْلِهِ﴾ [٤٢]: مِنَ الْأَنْعَامِ. ﴿فَكِهُونَ﴾ [٥٥]: مُعْجَبُونَ. ﴿جُنْدٌ مُحْضَرُونَ﴾ [٧٥]: عِنْدَ الْحِسَابِ. وَيُذْكَرُ عَنْ عِكْرِمَةَ: ﴿الْمَشْحُونِ﴾ [٤١]: اَلْمُوقَرُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿طَائِرُكُمْ﴾ [١٩]: مَصَائِبُكُمْ. ﴿يَنْسِلُونَ﴾ [٥١]: يَخْرُجُونَ. ﴿مَرْقَدِنَا﴾ [٥٢]:

امام مجاہد نے کہا ہے: فَعَزَّزْنَا کے معنی ہیں: ہم نے اس کی تائید کی اور اسے قوت پہنچائی۔ یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ: قیامت کے دن کفار اپنے آپ پر افسوس کریں گے کہ انھوں نے انبیاء کی ہنسی اڑائی تھی۔ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ کا مطلب یہ ہے کہ ان میں کسی کی روشنی دوسرے کی روشنی کو چھپا نہیں سکتی اور نہ یہ ان کی شان کے لائق ہی ہے۔ سَابِقُ النَّهَارِ: اور نہ رات دن پر غالب آسکتی ہے بلکہ دونوں چاند اور سورج تیزی کے ساتھ ایک دوسرے کی تلاش میں ہیں۔ نَسْلَخُ: ان میں سے ایک کو دوسرے سے نکالتے ہیں اور دونوں چل رہے ہیں۔ مِنْ مِثْلِهٖ سے مراد چوپائے ہیں۔ فٰكِهُوْنَ کے معنی ہیں: خوش وخرم ہوں گے۔ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ: وہ اصنام لشکر کی صورت میں حساب کے وقت حاضر کیے جائیں گے۔

مَخْرَجِنَا. ﴿أَحْصَيْنَهُ﴾ [١٢]: حَفِظْنَاهُ. ﴿مَكَانَتِهِمْ﴾ [٦٧] وَمَكَانِهِمْ وَاحِدٌ.

حضرت عکرمہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ اَلْمَشْحُوْنَ کے معنی ہیں: بھری ہوئی کشتی۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: طٰٓئِرُکُمْ کے معنی ہیں: تمھاری مصیبتیں۔ یَنْسِلُوْنَ سے مراد ہے: قبروں سے نکل پڑیں گے۔ مَرْقَدِنَا کے معنی ہیں: ہمارے نکلنے کی جگہ، یعنی قبر۔ اَحْصَیْنٰہُ: ہم نے اس کو محفوظ کرلیا ہے۔ مَکَانَتِھِمْ اور مَکَانِھِمْ کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی ان کے گھروں میں انھیں مسخ کر دیں۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ﴾ [٣٨]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور سورج اپنی مقررہ گزرگاہ پر چل رہا ہے۔ یہ سب پر غالب، سب کچھ جاننے والے (اللہ) کا اندازہ ہے'' کا بیان

٤٨٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! أَتَدْرِي أَيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ؟» قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ﴾». [راجع: ٣١٩٩]

[4802] حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں آفتاب غروب ہونے کے وقت مسجد کے اندر نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھا، آپ نے فرمایا: ''اے ابوذر! تمھیں پتہ ہے کہ یہ آفتاب کہاں غروب ہوتا ہے؟'' میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ سورج چلتا رہتا ہے حتی کہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے۔'' درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ کا یہی مطلب ہے: ''سورج اپنی مقررہ گزرگاہ پر چل رہا ہے۔ اس کا یہ راستہ (اللہ) سب کچھ غالب، سب کچھ جاننے والے کی طرف سے مقرر کردہ ہے۔''

٤٨٠٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا﴾ قَالَ: «مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ». [راجع: ٣١٩٩]

[4803] حضرت ابوذر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے ارشاد باری تعالیٰ: ''سورج اپنی مقررہ گزرگاہ پر چل رہا ہے۔'' کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس کا ٹھکانا عرش کے نیچے ہے۔''

(۳۷) سُورَةُ وَالصَّافَّاتِ ﷽ 37-تفسیر سورۂ والصافات

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ﴾ [سباء: ٥٣]: مِنْ كُلِّ مَكَانٍ؛ ﴿وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ○ دُحُورًا﴾ [٨، ٩] يُرْمَوْنَ. ﴿وَاصِبٌ﴾ [٩]: دَائِمٌ. ﴿لَازِبٍ﴾ [١١]: لَازِمٌ. ﴿تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ﴾ [٢٨]: يَعْنِي الْحَقَّ؛ اَلْكُفَّارُ تَقُولُهُ لِلشَّيْطَانِ. ﴿غَوْلٌ﴾ [٤٧]: وَجَعُ بَطْنٍ. ﴿يُنزَفُونَ﴾: لَا تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ. ﴿قَرِينٌ﴾ [٥١]: شَيْطَانٌ. ﴿يُهْرَعُونَ﴾ [٧٠]: كَهَيْئَةِ الْهَرْوَلَةِ. ﴿يَزِفُّونَ﴾ [٩٤]: اَلنَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ. ﴿وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا﴾ [١٥٨]: قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ: اَلْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ اللهِ، وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ. وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ﴾: سَتُحْضَرُونَ لِلْحِسَابِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَنَحْنُ الصَّافُّونَ﴾ [١٦٥]: اَلْمَلَائِكَةُ. ﴿صِرَاطِ الْجَحِيمِ﴾ [٢٣]، ﴿سَوَاءِ الْجَحِيمِ﴾ [٥٥]: وَوَسَطِ الْجَحِيمِ. ﴿لَشَوْبًا﴾ [٦٧]: يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ، وَيُسَاطُ بِالْحَمِيمِ. ﴿مَدْحُورًا﴾ [الأعراف: ١٨]: مَطْرُودًا. ﴿بَيْضٌ مَّكْنُونٌ﴾ [٤٩]: اَللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ. ﴿وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ﴾ [٧٨، ١٠٨، ١٢٩]: يُذْكَرُ بِخَيْرٍ. وَيُقَالُ ﴿يَسْتَسْخِرُونَ﴾ [١٤]: يَسْخَرُونَ. ﴿بَعْلًا﴾ [١٢٥]: رَبًّا. ﴿الْأَسْبَابُ﴾ [ص: ١٠]: اَلسَّمَاءُ.

امام مجاہد نے کہا: وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ کے معنی یہ ہیں کہ وہ بے تحقیق ہر جگہ سے تیر پھینکتے رہے، یعنی وہ پیغمبر کو کبھی شاعر، کبھی ساحر اور کبھی کاہن کہتے رہے۔ وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُورًا: شیاطین کو ہر طرف سے تیروں سے مارا جاتا ہے۔ انھیں ہر جانب سے مار پڑتی ہے۔ یہ شیاطین کو بھگانے کے لیے کیا جاتا ہے۔ وَاصِبٌ کے معنی ہمیشہ کے ہیں، یعنی آخرت میں ان کے لیے دائمی عذاب ہوگا۔ لَازِبٍ کے معنی لازم کے ہیں، یعنی چپکتی اور لیس دار تھی۔ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ میں یمین کے معنی حق کے ہیں، یعنی میدان محشر میں کفار، شیاطین سے کہیں گے: تم ہمارے پاس حق بات کی طرف سے آتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارا مذہب حق اور رسول کی تعلیم غلط ہے۔ غَوْلٌ کے معنی ہیں: پیٹ کا درد۔ يُنْزَفُونَ کے معنی ہیں: ان کی عقلوں میں فتور نہیں آئے گا۔ قَرِينٌ کے معنی ہیں: شیطان۔ يُهْرَعُونَ سے مراد دوڑنے کی طرح تیز چلتے ہیں۔ يَزِفُّونَ کے معنی ہیں: چلنے میں تیزی کرنا، یعنی نزدیک نزدیک قدم رکھ کر دوڑنا۔ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا کا مطلب یہ ہے کہ کفار قریش کہتے تھے: فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں اور ان کی مائیں سردار جنوں کی بیٹیاں ہیں۔ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ: جنوں کو معلوم تھا کہ انھیں قیامت کے دن حساب کے لیے حاضر ہونا پڑے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لَنَحْنُ الصَّافُّونَ: یہ فرشتوں کا قول ہے۔ صِرَاطِ الْجَحِيمِ اور سَوَاءِ الْجَحِيمِ سے مراد جہنم کا وسط ہے۔ لَشَوْبًا: ان کا کھانا مخلوط ہوگا، یعنی اس میں کھولتا ہوا پانی

ملایا جائے گا۔ مَدْحُوْرًا کے معنی ہیں: نکالا ہوا، دور کیا ہوا۔ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ سے مراد چھپے ہوئے موتی ہیں۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِيْنَ: اس کا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں باقی رکھا، یعنی ان کا ذکر خیر ہوتا رہے گا۔ يَسْتَسْخِرُوْنَ کے معنی ہیں: يَسْخَرُوْنَ، یعنی وہ مذاق اڑاتے ہیں۔ بَعْلًا: رب۔ الْأَسْبَابُ سے مراد آسمان ہے۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ﴾ [١٣٩]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''بلاشبہ حضرت یونس علیہ السلام بھی پیغمبروں میں سے تھے'' کا بیان

٤٨٠٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا مِّنِ ابْنِ مَتَّى». [راجع: ٣٤١٢]

[4804] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ ابن متی، یعنی حضرت یونس علیہ السلام سے بہتر ہونے کا دعویٰ کرے۔''

٤٨٠٥ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ [مِّنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ]، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى؛ فَقَدْ كَذَبَ». [راجع: ٣٤١٥]

[4805] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے۔''

فائدہ: ''میں یونس بن متی سے بہتر ہوں'' اس میں دو احتمال ہیں: ایک یہ کہ اس سے مراد خود رسول اللہ ﷺ ہیں۔ دوسرا یہ کہ اس سے مراد خود متکلم ہے۔ دیگر احادیث سے دوسرے احتمال کی تائید ہوتی ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی یونس بن متی سے افضل ہے۔''[1] ایک حدیث قدسی کے الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے کسی بندے کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ یوں کہے: میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔''[2]

1 صحیح مسلم، الفضائل، حدیث: 6151 (2373). 2 صحیح مسلم، الفضائل، حدیث: 6159 (2376).

(٣٨) سُورَةُ صٓ — بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — 38- تفسیر سورۂ صٓ

٤٨٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ: سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السَّجْدَةِ فِي صٓ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: ﴿أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ [الأنعام: ٩٠] وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْجُدُ فِيهَا. [راجع: ٣٤٢١]

[4806] عوام بن حوشب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت مجاہد سے سورۂ صٓ میں سجدہ کرنے کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے کہا: یہ سوال حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی کیا گیا تھا، انھوں نے جواب میں یہ آیت تلاوت کی: ''یہی وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تھی، لہٰذا آپ بھی ان کی ہدایت کی اتباع کریں۔'' اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس سورت میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

٤٨٠٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ: سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ سَجْدَةِ صٓ فَقَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: مِنْ أَيْنَ سَجَدْتَّ؟ فَقَالَ: أَوَ مَا تَقْرَأُ: ﴿وَمِن ذُرِّيَّتِهِۦ دَاوُۥدَ وَسُلَيْمَٰنَ﴾ ﴿أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ فَكَانَ دَاوُدُ مِمَّنْ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ ﷺ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِ، فَسَجَدَهَا دَاوُدُ فَسَجَدَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. [راجع: ٣٤٢١]

[4807] حضرت عوام بن حوشب ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت مجاہد سے سورۂ صٓ میں سجدہ کرنے کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے کہا: میں نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی سوال کیا تھا کہ اس سورت میں سجدہ کرنے کی دلیل کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: آیا تم یہ نہیں پڑھتے: ''ان کی نسل سے داود اور سلمان ہیں...... یہی وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تھی، لہٰذا آپ بھی ان ہی کے طریق پر چلیں۔'' حضرت داود علیہ السلام بھی انھی انبیاء علیہم السلام میں سے ہیں جن کی اتباع کا تمھارے نبی ﷺ کو حکم تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر یہ سجدہ کیا ہے۔

﴿عُجَابٌ﴾ [٥]: عَجِيبٌ. اَلْقِطُّ: اَلصَّحِيفَةُ، هُوَ هَاهُنَا صَحِيفَةُ الْحَسَنَاتِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿فِي عِزَّةٍ﴾ [٢]: مُعَازِّينَ. ﴿الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ﴾ [٧]: مِلَّةُ قُرَيْشٍ. اَلْاِخْتِلَاقُ: اَلْكَذِبُ. ﴿الْأَسْبَابُ﴾ [١٠]: طُرُقُ السَّمَاءِ فِي أَبْوَابِهَا. ﴿جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ﴾ [١١]: يَعْنِي قُرَيْشًا.

عُجَابٌ کے معنی ہیں: عجیب۔ اَلْقِطُّ کے معنی ہیں: صحیفہ، یعنی کاغذ کا پرچہ۔ یہاں نیکیوں کا صحیفہ مراد ہے۔ امام مجاہد نے کہا: فِي عِزَّةٍ کے معنی ہیں: تکبر اور سرکشی کرنے والے۔ اَلْمِلَّةِ الْآخِرَةِ سے مراد قریش کا دین ہے۔ اَلْاِخْتِلَاقُ سے مراد جھوٹ ہے۔ اَلْأَسْبَابُ سے مراد آسمان کے دروازوں میں ان کے راستے ہیں۔ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ -

﴿أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ﴾ [١٣]: اَلْقُرُونُ الْمَاضِيَةُ. ﴿فَوَاقٍ﴾ [١٥]: رُجُوعٍ. ﴿قِطَّنَا﴾ [١٦]: عَذَابَنَا. ﴿أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا﴾ [٦٣]: أَحَطْنَا بِهِمْ. ﴿أَتْرَابٌ﴾ [٥٢]: أَمْثَالٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿الْأَيْدِ﴾ [١٧]: اَلْقُوَّةِ فِي الْعِبَادَةِ. ﴿الْأَبْصَارُ﴾ [٤٥]: اَلْبَصَرُ فِي أَمْرِ اللهِ. ﴿حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي﴾ [٣٢]: مِنْ ذِكْرِ. ﴿فَطَفِقَ مَسْحًا﴾ [٣٣]: يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيبَهَا. ﴿الْأَصْفَادِ﴾ [٣٨]: اَلْوَثَاقِ.

مهزوم، جند کی صفت ہے۔ اس سے مراد قریش کے لوگ ہیں۔ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ سے مراد گزشتہ امتیں ہیں جن پر عذاب اترا تھا۔ فَوَاقٍ: پھرنا، لوٹنا۔ قِطَّنَا: ہمارا عذاب۔ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا: ہم نے ان کو ہنسی مذاق میں گھیر لیا تھا۔ اَتْرَابٌ: اَمْثَال، یعنی ہم عمر، جوڑ والے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اَلْاَیْدِ سے مراد عبادت کی قوت ہے۔ اَلْاَبْصَارِ کے معنی ہیں: اللہ کے معاملات میں غور سے دیکھنے والے۔ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ میں عَنْ، مِنْ کے معنی میں ہے، یعنی مِنْ ذِكْرِ رَبِّي۔ فَطَفِقَ مَسْحًا: گھوڑوں کے پاؤں اور پیشانیوں پر محبت سے ہاتھ پھیرنا شروع کیا۔ (کچھ حضرات نے یہ معنی بھی کیے ہیں کہ تلوار سے ان کو ذبح کرنے لگے) اَلْاَصْفَادِ کے معنی زنجیریں اور بیڑیاں ہیں۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِيٓ ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ﴾ [٣٥]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”اے اللہ! مجھے ایسی سلطنت عطا فرما کہ میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو، بے شک تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے“ کا بیان

٤٨٠٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ عِفْرِيتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ - أَوْ كَلِمَةً نَّحْوَهَا - لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ، فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوا، وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ: ﴿رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي﴾ قَالَ رَوْحٌ: فَرَدَّهُ خَاسِئًا. [راجع: ٤٦١]

[4808] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”گزشتہ رات ایک دیوہیکل جن مجھ سے بھڑ پڑا۔ یا اس طرح کا کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا، تاکہ میری نماز خراب کرے، لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غالب کر دیا۔ میں نے چاہا کہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ اسے باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب اسے دیکھ سکو لیکن مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آ گئی کہ ”اے میرے رب! مجھے ایسی سلطنت دے کہ میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو۔“ روح راوی نے کہا: آپ ﷺ نے اس جن کو ذلیل و رسوا کر کے

بھگا دیا۔

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُتَكَلِّفِينَ﴾ [٨٦]

٤٨٠٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اَللهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَّقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ: اَللهُ أَعْلَمُ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿قُلْ مَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُتَكَلِّفِينَ﴾ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنِ الدُّخَانِ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَا قُرَيْشًا إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَبْطَؤُوا عَلَيْهِ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ»، فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَحَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتّٰى أَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْجُلُودَ، حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ دُخَانًا مِّنَ الْجُوعِ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِى ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ۝ يَغْشَى ٱلنَّاسَ ۖ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ قَالَ: فَدَعَوْا: ﴿رَّبَّنَا ٱكْشِفْ عَنَّا ٱلْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۝ أَنَّىٰ لَهُمُ ٱلذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ۝ ثُمَّ تَوَلَّوْا۟ عَنْهُ وَقَالُوا۟ مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ۝ إِنَّا كَاشِفُوا۟ ٱلْعَذَابِ قَلِيلًا ۚ إِنَّكُمْ عَآئِدُونَ﴾ [الدخان: ١٢-١٥] أَفَيُكْشَفُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: فَكُشِفَ ثُمَّ عَادُوا فِي كُفْرِهِمْ، فَأَخَذَهُمُ اللهُ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ ٱلْبَطْشَةَ ٱلْكُبْرَىٰٓ إِنَّا مُنتَقِمُونَ﴾ [الدخان: ١٦].

[راجع: ١٠٠٧]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور نہ میں تکلف کرنے والوں ہی میں سے ہوں'' کا بیان

[4809] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انھوں نے فرمایا: لوگو! جس شخص کو کسی چیز کا علم ہو تو وہ اسے بیان کرے اور جسے علم نہ ہو، اسے اللّٰہ أعلم کہہ دینا چاہیے کیونکہ یہ بھی علم ہی ہے کہ جو چیز نہ جانتا ہو اس کے متعلق کہہ دے کہ اللہ ہی زیادہ جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے بھی کہہ دیا تھا: ''آپ کہہ دیں! میں اس تبلیغ پر کوئی اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والا ہی ہوں۔'' اب میں تمھیں دھوئیں کے متعلق بتاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے اسے قبول کرنے میں تاخیر کی۔ تب آپ ﷺ نے ان کے خلاف بددعا کی: ''اے اللہ! تو ان پر یوسف ؑ کے زمانے کے سات سالوں کی طرح سات سالوں کا قحط بھیج کر میری مدد فرما۔'' چنانچہ قحط نے ان کو پکڑا اور اتنا زبردست پکڑا کہ ہر چیز کو اس نے ختم کر دیا۔ لوگ مردار اور چمڑے تک کھا گئے۔ شدت بھوک کی وجہ سے ان کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتا تو اسے دھواں ہی دھواں نظر آتا۔ اس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ انتظار کریں، اس دن کا جب آسمان کھلا ہوا دھواں لائے گا جو لوگوں پر چھا جائے گا، یہ دردناک عذاب ہے۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: پھر قریش دعا کرنے لگے: ''اے ہمارے رب! اس عذاب کو ہم سے دور کر دے تو ہم ضرور ایمان لے آئیں گے، لیکن ان لوگوں کو نصیحت کب ہوتی

ہے، حالانکہ ان کے پاس (حق) واضح کرنے والا رسول آ چکا، پھر بھی یہ لوگ سرتابی کرتے رہے اور یہی کہتے رہے کہ یہ سکھایا ہوا اور دیوانہ ہے۔ بے شک ہم تھوڑے دنوں کے لیے ان سے عذاب ہٹا لیں گے۔ بلاشبہ تم دوبارہ وہی کرنے والے ہو۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا: کیا قیامت کا عذاب بھی ان سے دور کر دیا جائے گا؟ پھر جب یہ عذاب ان سے دور کر دیا گیا تو وہ دوبارہ کفر میں مزید بڑھ گئے، پھر غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے انھیں پکڑا۔ درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ میں اسی طرف اشارہ ہے: ''جس دن ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے۔ یقیناً اس روز ہم پورا پورا بدلہ لے لیں گے۔''

(۳۹) سُورَةُ الزُّمَرِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 39- تفسیر سورۂ زمر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿يَتَّقِي بِوَجْهِهِ﴾ [٢٤] يُجَرُّ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ؛ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾. [فصلت: ٤٠] ﴿ذِي عِوَجٍ﴾ [٢٨]: لَبْسٍ. ﴿وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ﴾ [٢٩]: صَالِحًا. ﴿وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِن دُونِهِ﴾ [٣٦]: بِالْأَوْثَانِ، ﴿خَوَّلْنَا﴾ [الزمر: ٤٩] أَعْطَيْنَا. ﴿وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ﴾ [٣٣]: اَلْقُرْآنِ ﴿وَصَدَّقَ بِهِ﴾: اَلْمُؤْمِنُ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿مُتَشَاكِسُونَ﴾ [٢٩]: اَلرَّجُلُ الشَّكِسُ: اَلْعَسِرُ، لَا يَرْضَى بِالْإِنْصَافِ. ﴿وَرَجُلًا سَلَمًا﴾؛ وَيُقَالُ: سَالِمًا: صَالِحًا. ﴿اشْمَأَزَّتْ﴾ [٤٥]:

امام مجاہد نے کہا: يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سے مراد یہ ہے کہ منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹا جائے گا جیسا کہ اس آیت میں ہے: ''بھلا وہ شخص جو دوزخ میں ڈالا جائے گا بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن و امان سے آئے گا۔'' ذِي عِوَجٍ کے معنی ہیں: شبہے والا۔ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ: یہ مشرکین کے معبودان باطلہ اور معبود برحق کی مثال ہے۔ يُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ میں دونه سے مراد بت ہیں، یعنی مشرکین اپنے جھوٹے معبودوں سے تجھے خوفزدہ کرتے ہیں۔ خَوَّلْنَا کے معنی ہیں: ہم نے دیا۔ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ سے مراد قرآن اور صَدَّقَ بِهِ سے مراد مومن ہے جو قیامت کے دن اللہ کے سامنے آ کر عرض کرے گا کہ یہی وہ قرآن ہے جو دنیا میں تو نے ہمیں دیا تو میں نے اس پر عمل کیا تھا۔ مُتَشَاكِسُونَ

نَفَرَتْ. ﴿بِمَفَازَتِهِمْ﴾ [٦١]: مِنَ الْفَوْزِ. ﴿حَآفِّينَ﴾ [٧٥]: أَطَافُوا بِهِ، مُطِيفِينَ بِحَفَافَيْهِ: بِجَوَانِبِهِ. ﴿مُتَشَٰبِهًا﴾ [٢٣]: لَيْسَ مِنَ الْاِشْتِبَاهِ وَلٰكِنْ يُشْبِهُ بَعْضُه بَعْضًا فِي التَّصْدِيقِ.

شکس سے نکلا ہے۔ شکس اس بدمزاج آدمی کو کہتے ہیں جو انصاف کی بات پسند نہ کرے۔ وَرَجُلًا سَلَمًا: سلمًا اور سالِمًا اچھے آدمی کو کہتے ہیں۔ اِشْمَأَزَّتْ کے معنی ہیں: نفرت کرتے ہیں، چڑتے ہیں۔ بِمَفَازَتِهِمْ فوز سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں: کامیابی۔ حَآفِّيْنَ کے معنی ہیں: اردگرد، یعنی چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ مُتَشٰبِهًا اشتباہ سے نہیں جس کے معنی التباس کے ہیں بلکہ تشابہ سے ہے جس کے معنی ہیں: تصدیق کرنے میں (اس کی آیات) ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿يَٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُواْ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ﴾ اَلْآيَةَ [٥٣]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: (میری جانب سے) کہہ دو: اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ'' کا بیان

٤٨١٠ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ: قَالَ يَعْلٰى: إِنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوا قَدْ قَتَلُوا وَأَكْثَرُوا، وَزَنَوْا وَأَكْثَرُوا فَأَتَوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوا: إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَّوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً، فَنَزَلَ: ﴿وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِي حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ﴾ [الفرقان: ٦٨] وَنَزَلَ: ﴿قُلْ يَٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُواْ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ﴾ [الزمر: ٥٣].

[4810] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے بہت خون ناحق بہائے تھے اور بکثرت زنا کرتے رہے تھے، وہ حضرت محمد ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور جس کی دعوت دیتے ہیں وہ یقیناً اچھی چیز ہے لیکن اگر آپ ہمیں اس بات سے آگاہ کر دیں کہ اب تک ہم نے جو گناہ کیے ہیں کیا وہ معافی کے قابل ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی جان کو ناحق قتل بھی نہیں کرتے، جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور نہ وہ زنا کرتے ہیں۔'' اور یہ آیت بھی نازل ہوئی: ''کہہ دیجیے: اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔''

فائدہ: اس آیت کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت کی امید پر خوب گناہ کیے جاؤ، اس کے احکام وفرائض کی مطلق کوئی پروا نہ کرو اور اس کی حدود کو بے دردی سے پامال کرو۔ اس طرح اس کے غضب وانتقام کو دعوت دے کر اس کی رحمت ومغفرت کی امید رکھنا نہایت بے وقوفی اور خام خیالی ہے۔ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ جہاں اپنے بندوں کے لیے غفور رحیم ہے وہاں وہ نافرمانوں کے لیے عزیز ذوانتقام بھی ہے۔

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦ﴾ [٦٧]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جو اس کی قدر کرنے کا حق ہے'' کا بیان

٤٨١١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْأَحْبَارِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّا نَجِدُ أَنَّ اللهَ يَجْعَلُ السَّمٰوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَّالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ، وَّسَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلَى إِصْبَعٍ، فَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَصْدِيقًا لِّقَوْلِ الْحَبْرِ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦ﴾. [انظر: ٧٤١٤، ٧٤١٥، ٧٤٥١، ٧٥١٣]

[4811] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: علمائے یہود میں سے ایک عالم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اے محمد! ہم (تورات میں) پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا، اسی طرح تمام زمینوں کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر، دریاؤں اور سمندروں کو ایک انگلی پر، گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور دیگر تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر، پھر فرمائے گا: میں ہی بادشاہ ہوں۔ نبی ﷺ یہ سن کر ہنس دیے حتی کہ آپ کے سامنے کے دانت دکھائی دینے لگے۔ آپ کا یہ ہنسنا اس یہودی عالم کی تصدیق کے لیے تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''اور ان لوگوں کو جیسی قدر اللہ تعالیٰ کی کرنی چاہیے تھی نہیں کی۔''

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُۥ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌۢ بِيَمِينِهِۦ﴾ [٦٧]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔'' کا بیان

٤٨١٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا

[4812] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو

هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَقْبِضُ اللهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَاوَاتِ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ؟». [انظر: ٦٥١٩، ٧٣٨٢، ٧٤١٣]

اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: میں ہی بادشاہ ہوں۔ دنیا کے بادشاہ (آج) کہاں ہیں؟''

فائدہ: ایک روایت میں یوم القیامۃ کے الفاظ ہیں، یعنی قیامت کے دن ایسا ہوگا۔ قیامت کے دن کی تخصیص اس لیے ہے کہ جیسے دنیا کی آبادی اور تخلیق کے وقت اس کی ایجاد میں کمال قدرت کا اظہار ہوا تھا اسی طرح اس کے خراب ہونے کے وقت اس کو ختم اور نیست و نابود کرنے میں بھی اس کی قدرت کاملہ کا اظہار ہوگا۔ اس حدیث میں بھی اللہ تعالیٰ کے لیے ''یمین'' کا اثبات ہے۔ اس کے معنی قدرت لینا سلف صالحین کے موقف کے خلاف ہے، لہٰذا اسے اپنے حقیقی معنی میں سمجھنا چاہیے، اس کی تاویل نہ کی جائے بلکہ مبنی برحقیقت معنی پر محمول کیا جائے۔ واللّٰہ أعلم.

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَنُفِخَ فِي ٱلصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِي ٱلْأَرْضِ إِلَّا مَن شَآءَ ٱللَّهُ﴾ الْآيَةَ [٦٨]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جب صور میں پھونکا جائے گا تو جو بھی آسمانوں اور زمین میں موجود مخلوق ہے سب بے ہوش ہو جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے......'' کا بیان

٤٨١٣ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ خَلِيلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنِّي مِنْ أَوَّلِ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ النَّفْخَةِ الْآخِرَةِ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَكَذَٰلِكَ كَانَ، أَمْ بَعْدَ النَّفْخَةِ؟». [راجع: ٢٤١١]

[4813] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''آخری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد سب سے پہلے اپنا سر اٹھانے والا میں ہوں گا، لیکن اس وقت میں حضرت موسیٰ ؑ کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کے ساتھ لپٹے ہوئے ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ پہلے ہی اس طرح تھے یا آخری نفخے کے بعد (مجھ سے پہلے عرش الٰہی کو تھام لیں گے)؟

فائدہ: بعض روایات میں یہ بھی صراحت ہے کہ ان کے لیے کوہ طور کی بے ہوشی کو کافی سمجھ لیا جائے گا، اس لیے وہ نفخۂ صور کے وقت بے ہوش نہیں ہوں گے۔[1]

٤٨١٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ:

[4814] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''دونوں نفخوں

1 صحیح البخاري، حدیث: 2412.

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ». قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ «وَيَبْلَى كُلُّ شَيْءٍ مِّنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهِ، فِيهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ». [انظر: ٤٩٣٥]

میں چالیس کا فاصلہ ہوگا۔'' لوگوں نے پوچھا: ابو ہریرہ! کیا چالیس دن کا؟ انھوں نے فرمایا: میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ پھر لوگوں نے پوچھا: چالیس سال کا؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ لوگوں نے عرض کی: چالیس ماہ کا؟ فرمایا: میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا، البتہ اتنا کہوں گا کہ انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو جائے گی، سوائے ریڑھ کی ہڈی کے سرے کے، اسی سے ترکیب خلق ہوگی۔

(٤٠) سُورَةُ الْمُؤْمِنِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 40- تفسیر سورۂ مومن

قَالَ مُجَاهِدٌ: [﴿حمٓ﴾] مَجَازُهَا مَجَازُ أَوَائِلِ السُّوَرِ، وَيُقَالُ: بَلْ هُوَ اسْمٌ؛ لِقَوْلِ شُرَيْحِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْعَبْسِيِّ:

امام مجاہد نے کہا: حمٓ اس کا حکم وہی ہے جو سورتوں کے شروع میں آنے والے حروف مقطعات کا حکم ہے، یعنی اللہ ہی اس کی مراد کو جانتا ہے۔ بعض نے کہا: یہ سورتوں کے نام ہیں جیسا کہ شریح بن ابی اوفی عبسی کے اس شعر سے معلوم ہوتا ہے:

يُذَكِّرُنِي حَامِيمَ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ
فَهَلَّا تَلَا حَامِيمَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ؟

وہ مجھ کو حامیم یاد دلاتا ہے جبکہ نیزہ چلنے لگا ہے
لڑائی میں آنے سے پہلے ہی اس نے حامیم کیوں نہ پڑھی

﴿الطَّوْلِ﴾ [٣]: التَّفَضُّلِ. ﴿دَاخِرِينَ﴾ [٨٧]: خَاضِعِينَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿إِلَى النَّجَوٰةِ﴾ [٤١]: الْإِيمَانِ. ﴿لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ﴾ [٤٣]: يَعْنِي الْوَثَنَ ﴿يُسْجَرُونَ﴾ [٧٢]: تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ. ﴿تَمْرَحُونَ﴾ [٧٥]: تَبْطَرُونَ. وَكَانَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يُذَكِّرُ النَّارَ، فَقَالَ رَجُلٌ: لِمَ تُقَنِّطُ النَّاسَ؟ قَالَ: وَأَنَا أَقْدِرُ أَنْ أُقَنِّطَ النَّاسَ! وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿يَٰعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ﴾ [الزمر: ٥٣] وَيَقُولُ:

الطَّوْلِ کے معنی ہیں: احسان کرنا اور انعام دینا۔ دَاخِرِيْنَ سے مراد ذلیل و خوار ہونا ہے۔ مجاہد نے کہا: إِلَى النَّجْوةِ کے معنی إِلَى الْإِيمَان ہیں، یعنی میں تمھیں ایمان کی دعوت دیتا ہوں۔ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ، یعنی بت کسی کی دعا قبول نہیں کر سکتا۔ يُسْجَرُوْنَ کے معنی ہیں: وہ دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔ تَمْرَحُوْنَ کے معنی ہیں: تم اتراتے تھے۔ حضرت علاء بن زیاد لوگوں کو آگ یاد دلاتے تھے تو ایک شخص نے کہا: تم لوگوں کو کیوں مایوس کرتے ہو؟ انھوں نے کہا: میری کیا طاقت ہے کہ میں لوگوں کو مایوس کروں جبکہ ارشاد باری

﴿وَأَنَّ ٱلْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ﴾ [٤٣] وَلٰكِنَّكُمْ تُحِبُّونَ أَنْ تُبَشَّرُوا بِالْجَنَّةِ عَلَى مَسَاوِي أَعْمَالِكُمْ، وَإِنَّمَا بَعَثَ اللهُ مُحَمَّدًا ﷺ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ لِمَنْ أَطَاعَهُ، وَمُنْذِرًا بِالنَّارِ لِمَنْ عَصَاهُ.

تعالیٰ ہے: ''اے میرے بندو جنھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔'' اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ یوں بھی فرماتا ہے: ''بلاشبہ حد سے بڑھنے والے دوزخی ہیں۔'' لیکن تم یہ چاہتے ہو کہ برے کام کرتے رہو اور جنت کی خوشخبری بھی تمھیں ملتی رہے، اللہ تعالیٰ نے تو حضرت محمد ﷺ کو اس لیے بھیجا ہے کہ وہ اطاعت گزار کو جنت کی بشارت دیں اور نافرمان کو جہنم سے ڈرائیں۔

٤٨١٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَوَى ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ، فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ، وَدَفَعَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: ﴿أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ ٱللَّهُ وَقَدْ جَآءَكُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ مِن رَّبِّكُمْ﴾ [٢٨]. [راجع: ٣٦٧٨]

[4815] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ سخت معاملہ مشرکین نے کیا کیا تھا؟ حضرت عبداللہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کعبے کے پاس نماز پڑھ رہے تھے کہ اس دوران میں عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کا شانہ مبارک پکڑ کر آپ کی گردن میں اپنا کپڑا لپیٹ دیا۔ پھر اس کپڑے سے بڑی سختی کے ساتھ آپ کا گلا گھونٹنے لگا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر ؓ بھی آ گئے۔ انھوں نے عقبہ کا کندھا پکڑ کر رسول اللہ ﷺ سے ہٹایا اور کہا: ''کیا تم ایسے آدمی کو قتل کر دینا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے جبکہ وہ تمھارے رب کے پاس سے اپنی سچائی کے لیے روشن دلائل بھی لے کر آیا ہے۔''

(٤١) سُورَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 3- تفسیر سورۂ حم سجدہ

وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿ٱئْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا﴾ [١١]: أَعْطِيَا ﴿قَالَتَآ أَتَيْنَا طَآئِعِينَ﴾: أَعْطَيْنَا.

حضرت طاؤس نے سیدنا ابن عباس ؓ سے نقل کیا: ائْتِيَا طَوْعاً اَوْ كَرْهًا کے معنی ہیں: اَعْطِيَا، یعنی تم دونوں (آسمان وزمین) اطاعت قبول کر لو۔ قَالَتَا اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ

کے معنی ہیں: اَعْطَیْنَا، یعنی ہم نے بخوشی اطاعت قبول کر لی۔

وَقَالَ الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ: إِنِّي أَجِدُ فِي الْقُرْآنِ أَشْيَاءَ تَخْتَلِفُ عَلَيَّ.

منہال نے سعید بن جبیر سے روایت کیا، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے حضرت ابن عباس ؓ سے عرض کی: میں قرآن میں بہت سی آیات ایک دوسرے کے خلاف پاتا ہوں، یعنی بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے، مثلاً:

قَالَ: ﴿فَلَآ أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَآءَلُونَ﴾ [المؤمنون: ١٠١]، ﴿وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَآءَلُونَ﴾ [الصافات: ٢٧].

ارشاد باری تعالیٰ: ''(جب صور میں پھونک دیا جائے گا) تو اس دن نہ تو ان کے درمیان رشتے رہیں گے اور نہ وہ باہم ایک دوسرے سے پوچھیں گے۔'' دوسری جگہ پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وہ ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے پوچھیں گے۔'' (ان دونوں آیات میں بظاہر تعارض ہے کیونکہ پہلی آیت میں سوال نہ کرنے جبکہ دوسری میں باہم سوال کرنے کا ذکر ہے۔)

﴿وَلَا يَكْتُمُونَ ٱللَّهَ حَدِيثًا﴾ [النساء: ٤٢]، ﴿رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ﴾ [الأنعام: ٢٣] فَقَدْ كَتَمُوا فِي هٰذِهِ الْآيَةِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے۔'' جبکہ دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ہمیں اپنے رب کی قسم! ہم کبھی مشرک نہ تھے۔'' (پہلی آیت میں عدم کتمان کا ذکر ہے جبکہ) دوسری آیت میں کتمان ہے کہ وہ (اپنا مشرک ہونا) چھپائیں گے۔

وَقَالَ: ﴿أَمِ ٱلسَّمَآءُ بَنَىٰهَا﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿دَحَىٰهَآ﴾ [النازعات ٢٧-٣٠] فَذَكَرَ خَلْقَ السَّمَاءِ قَبْلَ خَلْقِ الْأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ: ﴿أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِٱلَّذِى خَلَقَ ٱلْأَرْضَ فِى يَوْمَيْنِ﴾ إِلَى ﴿طَآئِعِينَ﴾ [٩-١١] فَذَكَرَ فِي هٰذِهِ خَلْقَ الْأَرْضِ قَبْلَ السَّمَاءِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(کیا تمھارا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے) یا آسمان کا؟ اس (اللہ تعالیٰ) نے اسے بنایا (اس کی چھت کو اونچا کیا، پھر اس کی نوک پلک کو درست کیا، اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کے دن کو نکالا اور اس کے بعد) زمین کو بچھا دیا۔'' ان آیات میں آسمان کا پیدا کرنا زمین کے پیدا کرنے سے پہلے ذکر فرمایا ہے، پھر (حمٓ سجدہ میں) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کیا تم اس ذات کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا ہے...... (پھر آسمان کی

طرف متوجہ ہوا جبکہ وہ دھواں سا تھا) فرماں بردار بن کر آتے ہیں۔'' ان آیات میں زمین کا پیدا کرنا آسمان کے پیدا کرنے سے پہلے ذکر فرمایا ہے، ان میں بظاہر تعارض ہے۔

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ [النساء: ٩٦] ﴿عَزِيزًا حَكِيمًا﴾ [٥٦] ﴿سَمِيعًا بَصِيرًا﴾ [٥٨] فَكَأَنَّهُ كَانَ ثُمَّ مَضٰى.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ ہمیشہ سے بے حد بخشنے والا نہایت مہربان تھا'' اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے سب پر غالب، کمال حکمت والا تھا۔'' ''اللہ ہمیشہ سے سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا تھا۔'' ان آیات کے مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمانۂ ماضی میں ان صفات سے متصف تھا، اب نہیں ہے۔

فَقَالَ: ﴿فَلَآ أَنسَابَ بَيْنَهُمْ﴾ فِي النَّفْخَةِ الْأُولٰى، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ ﴿فَصَعِقَ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ إِلَّا مَن شَآءَ ٱللَّهُ﴾ [الزمر: ٦٨] ﴿فَلَآ أَنسَابَ بَيْنَهُمْ﴾ عِنْدَ ذٰلِكَ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ، ثُمَّ فِي النَّفْخَةِ الْآخِرَةِ ﴿وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَآءَلُونَ﴾.

حضرت ابن عباس نے اس کے جواب میں فرمایا: ''اس دن کوئی رشتہ ناتا نہیں رہے گا ......'' یہ اس وقت کا ذکر ہے جب پہلی دفعہ صور میں پھونکا جائے گا'' تو زمین و آسمان والے سب بے ہوش ہو جائیں گے سوائے اس کے جسے اللہ چاہے گا۔'' ''اس وقت ان میں کوئی رشتہ ناتا باقی نہیں رہے گا'' اور وہ اس وقت ایک دوسرے سے کچھ بھی نہیں پوچھیں گے۔ اور جو دوسری آیت ہے ''وہ ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے پوچھیں گے'' یہ دوسری دفعہ صور میں پھونکے جانے کے بعد کا حال ہے (اس لیے ان آیات میں کوئی تعارض نہیں، یعنی باہم پوچھنا، نفخۂ ثانیہ کے بعد اور نہ پوچھنا نفخۂ اول کے بعد ہے۔)

وَأَمَّا قَوْلُهُ: ﴿مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ﴾ ﴿وَلَا يَكْتُمُونَ ٱللَّهَ﴾ فَإِنَّ اللهَ يَغْفِرُ لِأَهْلِ الْإِخْلَاصِ ذُنُوبَهُمْ، وَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: تَعَالَوْا نَقُولُ: لَمْ نَكُنْ مُشْرِكِينَ، فَخُتِمَ عَلٰى أَفْوَاهِهِمْ فَتَنْطِقُ أَيْدِيهِمْ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ عُرِفَ أَنَّ اللهَ لَا يُكْتَمُ حَدِيثًا، وَعِنْدَهُ ﴿يَوَدُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟﴾ الْآيَةَ [الحجر: ٢].

مشرکین کا یہ کہنا کہ ''ہم مشرک نہ تھے'' اور دوسری آیت میں ہے کہ'' وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے'' تو بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن خالص اہل توحید کے گناہ معاف کر دے گا تو مشرکین آپس میں کہیں گے: آؤ، ہم بھی دربار الٰہی میں یہ کہیں کہ ہم مشرک نہیں تھے (تاکہ ہمارے گناہ بھی معاف ہو جائیں)۔ پھر اللہ تعالیٰ اس وقت ان کے منہ پر مہر لگا دے گا اور ان کے

ہاتھ پاؤں بولنا شروع کر دیں گے۔ اس وقت معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپائی جا سکتی اور اس وقت کافر تمنا کریں گے (کاش وہ دنیا میں مسلمان ہوتے، یعنی منہ پر مہر لگنے سے پہلے کتمان اور ہاتھ پاؤں کی گواہی کے بعد عدم کتمان، لہٰذا ان آیات میں کوئی تعارض نہیں۔)

وَخَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمَاءَ، ثُمَّ اسْتَوٰى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ فِي يَوْمَيْنِ آخَرَيْنِ، ثُمَّ دَحَا الْأَرْضَ، وَدَحْوُهَا أَنْ أَخْرَجَ مِنْهَا الْمَاءَ وَالْمَرْعٰى، وَخَلَقَ الْجِبَالَ وَالْجِمَالَ وَالْآكَامَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي يَوْمَيْنِ آخَرَيْنِ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿دَحٰىهَآ﴾.

(ارشاد باری تعالیٰ کہ) اس (اللہ تعالیٰ) نے زمین کو دو دن (کی مقدار) میں پیدا کیا (اس میں صرف پیدائش کا ذکر ہے، اس کے پھیلانے کا ذکر نہیں ہے) پھر آسمان کی طرف توجہ دی اور دوسرے دو دن (کی مقدار) میں اسے درست کیا۔ اس کے بعد زمین کو پھیلایا اور اس کا پھیلانا یہ ہے کہ اس سے پانی اور گھاس نکالا۔ پہاڑوں، اونٹوں اور ٹیلوں کو پیدا کیا، اور جو کچھ زمین و آسمان کے درمیان میں ہے اسے دوسرے دو دنوں میں پیدا کیا۔ زمین کو پھیلانے سے یہی مراد ہے۔

وَقَوْلُهُ: ﴿خَلَقَ ٱلْأَرْضَ فِى يَوْمَيْنِ﴾ فَجُعِلَتِ الْأَرْضُ وَمَا فِيهَا مِنْ شَيْءٍ فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ، وَخُلِقَتِ السَّمٰوَاتُ فِي يَوْمَيْنِ.

اس کا مطلب یہ ہے کہ زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور زمین کی دیگر چیزیں اس کے بعد دو دن میں پیدا کی گئیں۔ گویا یہ سب کچھ چار دنوں میں تیار ہوا اور آسمانوں کو دو دنوں میں پیدا کیا۔ نفس زمین کی تخلیق آسمانوں کی تخلیق سے پہلے ہے اور دحوالارض، یعنی زمین کا پھیلانا، آسمان کی پیدائش کے بعد واقع ہوا ہے، لہٰذا ان آیات میں کوئی اشکال نہیں۔

﴿وَكَانَ ٱللّٰهُ غَفُورًا ....﴾ سَمّٰى نَفْسَهُ ذٰلِكَ، وَذٰلِكَ قَوْلُهُ، أَيْ: لَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ، فَإِنَّ اللهَ لَمْ يُرِدْ شَيْئًا إِلَّا أَصَابَ بِهِ الَّذِي أَرَادَ، فَلَا يَخْتَلِفْ عَلَيْكَ الْقُرْآنُ، فَإِنَّ كُلًّا مِنْ عِنْدِ اللهِ.

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا...... ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کو بیان کیا ہے اور اللہ کی صفات ازل سے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اسے حاصل کر لیتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات قدیم ہیں مگر ان کا مخلوق کے ساتھ تعلق حادث ہوتا ہے۔ اس وضاحت کے بعد اب تو قرآن میں کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ یہ سب آیات اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہیں، ایسے حالات میں اختلاف کیونکر

ہو سکتا ہے۔

حَدَّثَنِيهِ يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ، بِهٰذَا.

(امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:) مجھ سے یوسف بن عدی نے بیان کیا، ان سے عبیداللہ بن عمرو نے، ان سے زید بن ابی اُنیسہ نے، ان سے منہال نے (ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ روایت بیان کی۔)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ﴾ [٨]: مَحْسُوبٍ. ﴿أَقْوَاتَهَا﴾ [١٠]: أَرْزَاقَهَا. ﴿فِي كُلِّ سَمَآءٍ أَمْرَهَا﴾ [١٢]: مِمَّا أَمَرَ بِهِ. ﴿نَّحِسَاتٍ﴾ [١٦]: مَشَايِيمَ. ﴿وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ﴾ [٢٥]: قَرَنَّاهُمْ بِهِمْ: ﴿تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَٰٓئِكَةُ﴾ [٣٠]: عِنْدَ الْمَوْتِ. ﴿اهْتَزَّتْ﴾ [٣٩]: بِالنَّبَاتِ ﴿وَرَبَتْ﴾: ارْتَفَعَتْ. ﴿مِنْ أَكْمَامِهَا﴾ [٤٧]: حِينَ تَطْلُعُ. ﴿لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي﴾ [٥٠]: أَيْ: بِعَمَلِي أَنَا مَحْقُوقٌ بِهٰذَا. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿سَوَآءً لِّلسَّآئِلِينَ﴾ [١٠]: قَدَّرَهَا سَوَاءً ﴿فَهَدَيْنَٰهُمْ﴾ [١٧]: دَلَلْنَاهُمْ عَلَى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، كَقَوْلِهِ: ﴿وَهَدَيْنَٰهُ النَّجْدَيْنِ﴾ [البلد: ١٠] وَكَقَوْلِهِ: ﴿هَدَيْنَٰهُ السَّبِيلَ﴾ [الإنسان: ٣]، وَالْهُدَى الَّذِي هُوَ الْإِرْشَادُ بِمَنْزِلَةِ أَسْعَدْنَاهُ، مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَىٰهُمُ اقْتَدِهْ﴾ [الأنعام: ٩٠]. ﴿يُوزَعُونَ﴾ [١٩]: يُكَفُّونَ، ﴿مِنْ أَكْمَامِهَا﴾ [٤٧]: قِشْرُ الْكُفُرَّى هِيَ الْكُمُّ. وَقَالَ غَيْرُهُ: وَيُقَالُ لِلْعِنَبِ - إِذَا خَرَجَ - أَيْضًا كَافُورٌ وَكُفُرَّى. ﴿وَلِيٌّ حَمِيمٌ﴾ [٣٤]: الْقَرِيبُ. ﴿مِن مَّحِيصٍ﴾ [٤٨]: حَاصَ عَنْهُ: حَادَ عَنْهُ. ﴿مِرْيَةٍ﴾ [٥٤]: وَمُرْيَةٌ وَاحِدٌ: أَيْ: امْتِرَاءٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿اعْمَلُوا

امام مجاہد نے کہا: لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ میں ممنون کے معنی محسوب کے ہیں، یعنی بے حساب اجر۔ اَقْوَاتَهَا کے معنی ہیں: اس کی غذائیں۔ فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا میں اَمْرَهَا سے مراد جس چیز کا بھی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا۔ نَحِسَاتٍ کے معنی ہیں: منحوس اور نامبارک۔ وَقَيَّضْنَالَهُمْ قُرَنَآءَ: ہم نے ان ساتھیوں (شیاطین) کو ان (کفار) کے ساتھ باندھ دیا ہے۔ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ: فرشتوں کا نزول موت کے وقت ہوتا ہے۔ اِهْتَزَّتْ کے معنی ہیں: وہ زمین سبزے سے جھومنے لگتی ہے اور لہلہا اٹھتی ہے۔ وَرَبَتْ کے معنی ہیں: پھول جاتی ہے اور ابھر آتی ہے۔ مِنْ اَكْمَامِهَا: جب پھل شگوفوں سے نکلتے ہیں۔ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِیْ: یعنی میرے نیک کاموں کا بدلہ ہے اور یہ میرا حق ہے۔ مجاہد کے علاوہ نے کہا: سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ اس زمین کو سب مانگنے والوں کے لیے یکساں رکھا ہے، یعنی سب اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں یا سب اس سے عبرت حاصل کر سکتے ہیں۔ فَهَدَيْنٰهُمْ کے معنی ہیں: ہم نے ان کی خیر و شر کے لیے رہنمائی کر دی جیسا کہ دوسری جگہ ہے: وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ، یعنی اس کو خیر اور شر کے دونوں راستے بتا دیے اور جیسا کہ هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ میں ہے "ہم نے اسے خیر و شر کا راستہ بتا دیا" لیکن ہدایت کے وہ معنی جو مطلوب و منزل تک رہنمائی کے لیے ہیں اس کے لیے ارشاد باری تعالیٰ

مَا شِئْتُمْ﴾ [٤٠]: اَلْوَعِيدُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ [٣٤]: اَلصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْإِسَاءَةِ؛ فَإِذَا فَعَلُوهُ عَصَمَهُمُ اللهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ: ﴿كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ﴾.

ہے: ''یہ وہ لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے رہنمائی کی، پس آپ بھی ان کی رہنمائی کی اقتدا کریں۔ یُوْزَعُوْنَ کے معنی ہیں: وہ روکے جائیں گے۔ مِنْ اَكْمَامِهَا میں كُمّ کے معنی ہیں: خوشے کا چھلکا۔ انگور جب نکلے تو اس کو بھی کافور اور خوشہ کہتے ہیں۔ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ: قریبی دوست جو اپنے دوست کی حمایت میں گرم ہو جاتا ہے۔ مِنْ مَّحِيْصٍ یہ حَاصَ عَنْهُ سے ماخوذ ہے اور حَاصَ عَنْهُ کے معنی ہیں: جانا، الگ ہونا۔ مِرْيَةٍ (میم کے کسرہ کے ساتھ) اور مُرْيَةٍ (میم کے ضمہ کے ساتھ) دونوں کے ایک ہی معنی ہیں: شک وشبہ میں پڑنا۔ امام مجاہد نے کہا: اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ یہ وعید ہے، یعنی امر تہدید ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ سے مراد یہ ہے کہ غصے کے وقت صبر کرو اور ناگواری کے وقت معاف کر دو۔ جب لوگ صبر و عفو سے کام لیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے گا اور دشمن بھی ان کے ساتھ عاجز ہو کر ان کے دلی دوست بن جائیں گے۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ أَبْصَٰرُكُمْ﴾ اَلْآيَةَ [٢٢]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور تم (اپنی بداعمالیاں) اس وجہ سے پوشیدہ نہیں رکھتے تھے کہ تمھارے خلاف تمھارے کان تمھاری آنکھیں اور تمھارے چمڑے گواہی دیں گے......'' کا بیان

٤٨١٦ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﴿وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ﴾ اَلْآيَةَ، كَانَ رَجُلَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ ثَقِيفٍ، أَوْ رَجُلَانِ مِنْ ثَقِيفٍ وَخَتَنٌ

[4816] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کریمہ: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ﴾ کی شان نزول کے متعلق فرمایا کہ قریش کے دو آدمی تھے اور قبیلۂ ثقیف سے ان کا برادر نسبتی تھا یا دو آدمی قبیلۂ ثقیف کے تھے اور ان کا برادر نسبتی قریش میں سے تھا، یہ سب ایک گھر میں جمع ہوئے اور ایک

لَهُمَا مِنْ قُرَيْشٍ فِي بَيْتٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَتَرَوْنَ أَنَّ اللهَ يَسْمَعُ حَدِيثَنَا؟ قَالَ بَعْضُهُمْ: يَسْمَعُ بَعْضَهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَئِنْ كَانَ يَسْمَعُ بَعْضَهُ لَقَدْ يَسْمَعُ كُلَّهُ، فَأُنْزِلَتْ: ﴿وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ أَبْصَـٰرُكُمْ﴾ اَلْآيَةَ. [انظر: ٤٨١٧، ٧٥٢١]

دوسرے سے کہنے لگے: تم کیا خیال کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے؟ ایک نے کہا: وہ ہماری کچھ باتیں سنتا ہے۔ دوسرے نے کہا: اگر کچھ باتیں سن لیتا ہے تو سب کی سب بھی سنتا ہوگا۔ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ﴾

(٢) بَابٌ: ﴿وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ ٱلَّذِى ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَىٰكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ ٱلْخَـٰسِرِينَ﴾ [٢٣]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور تمھارا یہی گمان جو تم نے اپنے رب کے متعلق رکھا تھا تمھیں لے ڈوبا اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو گئے'' کا بیان

٤٨١٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ - أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ - كَثِيرَةٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ، قَلِيلَةٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتُرَوْنَ أَنَّ اللهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟. قَالَ الْآخَرُ: يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا. وَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ أَبْصَـٰرُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ﴾ اَلْآيَةَ.

[4817] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ حرم کعبہ میں بیت اللہ کے پاس تین آدمی اکٹھے ہوئے۔ ان تینوں میں سے دو تو قریشی تھے اور ایک ثقفی تھا یا ایک قریشی اور دو ثقفی تھے۔ یہ تینوں خوب موٹے تازے اور ان کی توندیں نکلی ہوئی تھیں مگر عقل کے سب ہی پورے تھے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا: تمھارا کیا خیال ہے کہ اللہ ہماری باتیں سن رہا ہے؟ دوسرے نے کہا: اگر ہم زور سے بولیں تو سنتا ہے لیکن آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا: اگر اللہ زور سے بولنے پر سن سکتا ہے تو آہستہ بولنے پر بھی ضرور سنتا ہوگا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ﴾

وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُنَا بِهٰذَا فَيَقُولُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، أَوِ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، أَوْ حُمَيْدٌ - أَحَدُهُمْ أَوِ اثْنَانِ مِنْهُمْ - ثُمَّ ثَبَتَ عَلَى مَنْصُورٍ وَتَرَكَ ذٰلِكَ مِرَارًا غَيْرَ وَاحِدَةٍ. [راجع: ٤٨١٦]

سفیان نے ہم سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: ہم سے منصور نے، یا ابن ابی نجیح نے یا حمید نے، ان میں سے کسی ایک نے یا کسی دو نے یہ حدیث بیان کی۔ پھر آپ منصور ہی کا ذکر کرتے تھے، دوسروں کا ذکر ایک سے زیادہ مرتبہ نہیں کیا۔

قَوْلُهُ: ﴿فَإِن يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ﴾ الْآيَةَ [٢٤]

باب: ارشاد باری تعالیٰ: ''اب اگر وہ صبر کریں تو ان کا ٹھکانا آگ ہے'' کا بیان

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، بِنَحْوِهِ.

عمرو بن علی نے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ مذکورہ تینوں آیات اسی واقعے کے پس منظر میں نازل ہوئی ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، بہر حال اس واقعے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ انسان جس قسم کی معرفت اپنے پروردگار کی نسبت رکھتا ہے اسی طرز اور اسی سانچے میں اس کی پوری زندگی ڈھل جاتی ہے۔ اگر اللہ کی معرفت درست ہوگی تو اس کا طرز عمل پورے کا پورا درست ہوگا اور اس کے نتائج بھی درست نکلیں گے اور اگر معرفت ہی غلط یا مشکوک ہے تو اس کے دنیاوی اور اخروی نتائج بھی ویسے ہی نکلیں گے۔ اس کی وضاحت ایک حدیث قدسی سے ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرا بندہ میرے متعلق جیسا گمان رکھتا ہے ویسا ہی اس کا میرے بارے میں معاملہ ہوگا اور میں اسی گمان کے مطابق اس سے سلوک کروں گا۔''[1]

(٤٢) سُورَةُ حٰمٓ عٓسٓقٓ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 42-تفسیر سورۂ حٰمٓ عٓسٓقٓ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿عَقِيمًا﴾ [٥٠]: الَّتِي لَا تَلِدُ. ﴿رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا﴾ [٥٢]: الْقُرْآنَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ﴾ [١١]: نَسْلٌ بَعْدَ نَسْلٍ. ﴿لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا﴾ [١٥]: لَا خُصُومَةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ. ﴿مِن طَرْفٍ خَفِيٍّ﴾ [٤٥]: ذَلِيلٍ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ﴾ [٣٣]: يَتَحَرَّكْنَ وَلَا يَجْرِينَ فِي الْبَحْرِ. ﴿شَرَعُوا﴾ [٢١]: اِبْتَدَعُوا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ عَقِيْمًا سے مراد وہ عورت ہے جو بچہ جنم نہ دے۔ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا میں روح سے مراد قرآن کریم ہے۔ امام مجاہد نے کہا: يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ کے معنی ہیں کہ وہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل پھیلاتا رہے گا۔ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا کے معنی ہیں: اب ہمارے اور تمھارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں رہا۔ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ میں طرف خفی سے مراد ذلت کی وجہ سے نظر چرانا ہے۔ مجاہد کے علاوہ نے کہا: فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ سے مراد یہ ہے کہ وہ کشتیاں (موجوں کے تھپیڑوں سے) سطح سمندر پر حرکت کرتی رہیں لیکن وہ سمندر میں چل نہ سکیں۔ شَرَعُوْا

[1] صحيح البخاري، التوحيد، حديث: 7405.

کے معنی ہیں: انھوں نے نیا دین نکالا۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِلَّا ٱلْمَوَدَّةَ فِي ٱلْقُرْبَىٰ﴾ [٢٣]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''مگر قرابت داری کی وجہ سے محبت'' کا بیان

٤٨١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ: ﴿إِلَّا ٱلْمَوَدَّةَ فِي ٱلْقُرْبَىٰ﴾ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: قُرْبَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَجِلْتَ، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ، فَقَالَ: «إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ». [راجع: ٣٤٩٧]

[4818] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، ان سے کسی نے پوچھا کہ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی کا مطلب کیا ہے؟ حضرت سعید بن جبیر نے (جھٹ سے) کہہ دیا: اس سے آل محمد ﷺ کی قرابت مراد ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: تم جلد بازی کرتے ہو۔ بات یہ ہے کہ قریش کا کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جس سے نبی ﷺ کی کچھ نہ کچھ قرابت نہ ہو۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم اس قرابت داری کی وجہ سے صلہ رحمی کا معاملہ کرو جو میرے اور تمھارے درمیان موجود ہے۔''

(٤٣) سُورَةُ حٰمٓ الزُّخْرُفِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 43- تفسیر سورۂ حم الزخرف

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿عَلَىٰٓ أُمَّةٍ﴾ [٢٢، ٢٣]: عَلَى إِمَامٍ. ﴿وَقِيلِهِۦ يَٰرَبِّ﴾ [٨٨] تَفْسِيرُهُ: أَيَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَلَا نَسْمَعُ قِيلَهُمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَلَوْلَآ أَن يَكُونَ ٱلنَّاسُ أُمَّةً وَٰحِدَةً﴾ [٣٣]: لَوْلَا أَنْ جَعَلَ النَّاسَ كُلَّهُمْ كُفَّارًا لَجَعَلْتُ لِبُيُوتِ الْكُفَّارِ ﴿سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ﴾ مِنْ فِضَّةٍ - وَهِيَ دَرَجٌ - وَسُرُرَ فِضَّةٍ. ﴿مُقْرِنِينَ﴾ [١٣]: مُطِيقِينَ. ﴿ءَاسَفُونَا﴾ [٥٥]: أَسْخَطُونَا. ﴿يَعْشُ﴾ [٣٦]: يَعْمَى. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿أَفَنَضْرِبُ عَنكُمُ ٱلذِّكْرَ﴾ [٥] أَيْ:

امام مجاہد نے کہا: عَلٰی اُمَّةٍ کے معنی ہیں: ایک امام پر۔ وَقِيلِهٖ يٰرَبِّ کے معنی ہیں: کیا وہ (کفار) یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی آہستہ باتیں، سرگوشیاں اور گفتگو نہیں سنتے؟ (یہ معنی قیلہ کو منصوب پڑھنے کی بنا پر ہیں) حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: وَلَوْ لَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً کے معنی ہیں: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ کافر بن جائیں گے تو میں کافروں کے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتا اور زینے بھی چاندی کے کر دیتا۔ مَعَارِج سے مراد زینے اور سیڑھیاں ہیں۔ اور ان کے تخت بھی چاندی کے ہوتے۔ مُقْرِنِيْنَ کے معنی ہیں: طاقتور، قابو میں لانے والے۔ اٰسَفُوْنَا

تُكَذِّبُونَ بِالْقُرْآنِ ثُمَّ لَا تُعَاقَبُونَ عَلَيْهِ؟! ﴿وَمَضَىٰ مَثَلُ ٱلْأَوَّلِينَ﴾: سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ [٨]. ﴿مُقْرِنِينَ﴾: يَعْنِي الْإِبِلَ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ. ﴿يُنَشَّؤُا فِي ٱلْحِلْيَةِ﴾ [١٨]: اَلْجَوَارِي، جَعَلْتُمُوهُنَّ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا، فَكَيْفَ تَحْكُمُونَ؟. ﴿لَوْ شَآءَ ٱلرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَٰهُم﴾ [٢٠]: يَعْنُونَ الْأَوْثَانَ، يَقُولُ اللهُ تَعَالٰى: ﴿مَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ﴾: اَلْأَوْثَانُ، إِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ. ﴿فِي عَقِبِهِۦ﴾ [٢٨]: وَلَدِهِ. ﴿مُقْتَرِنِينَ﴾ [٥٣]: يَمْشُونَ مَعًا. ﴿سَلَفًا﴾ [٥٦]: قَوْمَ فِرْعَوْنَ سَلَفًا لِكُفَّارِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ. ﴿وَمَثَلًا﴾ [٥٦]: عِبْرَةً. ﴿يَصِدُّونَ﴾ [٥٧]: يَضِجُّونَ. ﴿مُبْرِمُونَ﴾ [٧٩]: مُجْمِعُونَ. ﴿أَوَّلُ ٱلْعَٰبِدِينَ﴾ [٨١]: أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿إِنَّنِي بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ﴾ [٢٦] اَلْعَرَبُ تَقُولُ: نَحْنُ مِنْكَ الْبَرَاءُ وَالْخَلَاءُ، اَلْوَاحِدُ وَالْاِثْنَانِ وَالْجَمِيعُ، مِنَ الْمُذَكَّرِ وَالْمُؤَنَّثِ، يُقَالُ فِيهِ: بَرَاءٌ، لِأَنَّهُ مَصْدَرٌ؛ وَلَوْ قَالَ: بَرِيءٌ، لَقِيلَ فِي الْاِثْنَيْنِ: بَرِيئَانِ، وَفِي الْجَمِيعِ: بَرِيئُونَ؛ وَقَرَأَ عَبْدُ اللهِ: (إِنَّنِي بَرِيءٌ) بِالْيَاءِ. وَالزُّخْرُفُ: اَلذَّهَبُ. ﴿مَلَٰٓئِكَةً فِي ٱلْأَرْضِ يَخْلُفُونَ﴾ [٦٠]: يَخْلُفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

کے معنی ہیں: انھوں نے ہم کو غصہ دلایا۔ یَعْشُ کے معنی ہیں: اندھا بن جائے اور تغافل برتے۔ امام مجاہد نے کہا: اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ کے معنی ہیں: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم قرآن کو جھٹلاتے رہو گے، پھر بھی تمھیں سزا نہیں دی جائے گی؟! وَمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ کے معنی ہیں: سُنَّةُ الْاَوَّلِينَ، یعنی اگلے لوگوں کا طریقہ گزر چکا ہے۔ مُقْرِنِيْنَ سے مراد اونٹ، گھوڑے، خچر اور گدھے ہیں۔ يُنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ سے مراد لڑکیاں ہیں کہ انھیں تم نے اللہ کی بیٹیاں قرار دیا ہے، تم کس طرح کے فیصلے کرتے ہو؟ لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ میں هُمْ سے مراد اوثان، یعنی بت ہیں کیونکہ آگے فرمایا: ''جن بتوں کو یہ پکارتے ہیں، انھیں کچھ بھی علم نہیں، وہ تو بالکل بے جان ہیں کچھ بھی نہیں جانتے۔ فِيْ عَقِبِهٖ سے مراد اس کی اولاد میں۔ مُقْتَرِنِيْنَ ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ سَلَفًا سے مراد قوم فرعون ہے۔ وہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے جو کافر ہیں ان کے لیے نمونہ اور پیشوا ہیں۔ وَمَثَلًا کے معنی ہیں: عبرت۔ يَصِدُّوْنَ کے معنی ہیں: وہ چلّانے لگے۔ مُبْرِمُوْنَ سے مراد پختہ قصد کرنے والے یا متفقہ قرار دینے والے۔ اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ کے معنی ہیں: پہلے پہلے ماننے والے، ایمان لانے والے۔ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ، براء کے معنی ہیں: بیزار۔ عرب کہتے ہیں: نَحْنُ مِنْكَ الْبَرَآءُ وَالْخَلَاءُ، یعنی ہم آپ سے بے زار اور الگ ہیں۔ یہ لفظ واحد، تثنیہ، جمع، مذکر و مؤنث سب کے لیے بولا جاتا ہے کیونکہ براء مصدر ہے۔ اگر بَرِيءٌ پڑھا جائے جیسا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت ہے تو تثنیہ میں بَرِيئَانِ اور جمع بَرِيئُونَ کہا جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اِنَّنِيْ بَرَآءٌ کی بجائے اِنَّنِيْ بَرِيْءٌ پڑھا ہے، یعنی یاء کے ساتھ۔ اَلزُّخْرُفُ کے معنی ہیں: سونا۔ مَلٰٓئِكَةً ... يَخْلُفُوْنَ کے معنی ہیں: فرشتے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَنَادَوْا يَٰمَٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُم مَّٰكِثُونَ﴾ [٧٧]

باب:1- ارشاد باری تعالیٰ: ''(اہل جہنم) پکاریں گے: اے مالک! تمھارا رب ہمارا کام تمام ہی کر دے وہ کہے گا: بے شک تم ہمیشہ (اسی عذاب میں) رہو گے'' کا بیان

٤٨١٩ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿وَنَادَوْا يَٰمَٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾. [راجع: ٣٢٣٠]

[4819] حضرت یعلی بن امیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو منبر پر یہ آیت پڑھتے سنا: ''اہل جہنم پکاریں گے: اے مالک! تمھارا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے۔''

وَقَالَ قَتَادَةُ: ﴿وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ﴾ [٥٦]: عِظَةً لِمَنْ بَعْدَهُمْ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿مُقْرِنِينَ﴾ [١٣]: ضَابِطِينَ، يُقَالُ: فُلَانٌ مُقْرِنٌ لِفُلَانٍ ضَابِطٌ لَهُ. وَالْأَكْوَابُ: اَلْأَبَارِيقُ الَّتِي لَا خَرَاطِيمَ لَهَا. وَقَالَ قَتَادَةُ: ﴿فِىٓ أُمِّ ٱلْكِتَٰبِ﴾ [٤] جُمْلَةِ الْكِتَابِ أَصْلِ الْكِتَابِ. ﴿أَوَّلُ ٱلْعَٰبِدِينَ﴾ [٨١]: أَيْ: مَا كَانَ، فَأَنَا أَوَّلُ الْآنِفِينَ وَهُمَا لُغَتَانِ، رَجُلٌ عَابِدٌ وَعَبِدٌ. وَقَرَأَ عَبْدُ اللهِ: (وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ). وَيُقَالُ: ﴿أَوَّلُ ٱلْعَٰبِدِينَ﴾: اَلْجَاحِدِينَ، مِنْ عَبِدَ يَعْبَدُ.

حضرت قتادہ نے کہا: وَمَثَلًا لِلْآخِرِيْنَ، یعنی بعد میں آنے والوں کے لیے نصیحت۔ قتادہ کے علاوہ نے کہا: مُقْرِنِيْنَ کے معنی ہیں: قابو میں رکھنے والے۔ کہا جاتا ہے: فُلَانٌ مُقْرِنٌ لِفُلَانٍ: وہ دوسرے پر اختیار رکھتا ہے۔ وَالْأَكْوَابُ سے مراد وہ کوزے ہیں جن کی ٹونٹی نہ ہو، یعنی ان کا منہ کھلا ہو۔ قتادہ نے کہا: فِي أُمِّ الْكِتَابِ کے معنی ہیں: جملہ کتاب اور اصل کتاب۔ اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ بھی ہو سب سے پہلے میں اس سے نفرت کرتا ہوں۔ عابد میں دو لغت ہیں: رَجُلٌ عَابِدٌ اور رَجُلٌ عَبِدٌ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے وَقِيلِهٖ يَا رَبِّ کو وَقَالَ الرَّسُوْلُ يَا رَبِّ پڑھا ہے۔ اور کہا جاتا ہے: اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ، یعنی میں سب سے پہلے انکار کرنے والا ہوں، اس صورت میں عابدین کا لفظ عَبِدَ يَعْبَدُ سے آئے گا۔

(٢) [بَابٌ]: ﴿أَفَنَضْرِبُ عَنكُمُ ٱلذِّكْرَ صَفْحًا أَن كُنتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ﴾ [٥]

باب:2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''کیا پھر ہم تم سے اس بنا پر منہ موڑ کر ذکر و نصیحت روک لیں گے کہ تم حد سے گزرنے والے ہو'' کا بیان

مُشْرِكِينَ .

اس آیت میں مسرفین سے مراد مشرکین ہیں۔

وَاللهِ لَوْ أَنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ رُفِعَ حَيْثُ رَدَّهُ أَوَائِلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ لَهَلَكُوا . ﴿فَأَهْلَكْنَآ أَشَدَّ مِنْهُم بَطْشًا وَمَضَىٰ مَثَلُ ٱلْأَوَّلِينَ﴾ : عُقُوبَةُ الْأَوَّلِينَ . ﴿جُزْءًا﴾ [١٥] : عِدْلًا .

اللہ کی قسم! اگر یہ قرآن اٹھا لیا جاتا جبکہ شروع ہی میں اس امت کے پہلوں نے اسے رد کر دیا تھا تو سب کے سب ہلاک ہو جاتے۔ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ میں مثل الاولین سے مراد پہلے لوگوں کی سزا ہے۔ جُزْءًا کے معنی ہیں: عِدْلًا، یعنی شریک۔

(٤٤) سُورَةُ حٰمٓ الدُّخَانِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 44-تفسیر سورۂ حم الدخان

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : ﴿رَهْوًا﴾ [٢٤]: طَرِيقًا يَابِسًا ؛ وَيُقَالُ : رَهْوًا سَاكِنًا . ﴿عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ [٣٢]: عَلَى مَنْ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ . ﴿فَٱعْتِلُوهُ﴾ [٤٧]: اِدْفَعُوهُ . ﴿وَزَوَّجْنَٰهُم بِحُورٍ عِينٍ﴾ [٥٤]: أَنْكَحْنَاهُمْ حُورًا عِينًا يَحَارُ فِيهَا الطَّرْفُ . وَيُقَالُ ﴿أَن تَرْجُمُونِ﴾ [٢٠]: اَلْقَتْلَ . وَ﴿رَهْوًا﴾ [١٤]: سَاكِنًا . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ﴿كَٱلْمُهْلِ﴾ [٤٥]: أَسْوَدَ كَمُهْلِ الزَّيْتِ . وَقَالَ غَيْرُهُ : ﴿تُبَّعٍ﴾ [٣٧]: مُلُوكِ الْيَمَنِ ، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يُسَمَّى تُبَّعًا ، لِأَنَّهُ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ ؛ وَالظِّلُّ يُسَمَّى تُبَّعًا لِأَنَّهُ يَتْبَعُ الشَّمْسَ .

امام مجاہد نے کہا: رَهْوًا کے معنی ہیں: خشک راستہ۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی ہیں: تھما ہوا راستہ۔ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ سے مراد اس وقت میں موجود لوگ ہیں، یعنی بنی اسرائیل کو ان کے زمانے کے لوگوں پر برتری دی۔ فَاعْتِلُوْهُ کے معنی ہیں: اس کو دھکیل دو۔ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ کے معنی ہیں: ہم ان کا نکاح بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے کر دیں گے جن (کے حسن و جمال) کو دیکھ کر آنکھیں حیرت زدہ رہ جاتی ہوں۔ اَنْ تَرْجُمُوْنِ کے معنی ہیں: مجھے قتل کرو۔ رَهْوًا کے معنی ہیں: تھما ہوا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: كَالْمُهْلِ کے معنی ہیں: سیاہ تیل کی تلچھٹ کی طرح۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسروں نے کہا: تُبَّعٍ سے مراد یمن کے بادشاہ ہیں۔ انھیں تبع اس لیے کہا جاتا تھا کہ ایک کے بعد دوسرا بادشاہ ہوتا تھا۔ اور سائے کو بھی تبع کہتے ہیں کیونکہ وہ سورج کے تابع ہوتا ہے۔

(١) بَابٌ : ﴿فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ [١٠]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان نمایاں دھواں لائے گا“ کا بیان

﴿فَارْتَقِبْ﴾ [١٠]: فَانْتَظِرْ.

فَارْتَقِبْ کے معنی ہیں: آپ انتظار کریں۔

٤٨٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: مَضَى خَمْسٌ: اَلدُّخَانُ، وَالرُّومُ، وَالْقَمَرُ، وَالْبَطْشَةُ، وَاللِّزَامُ. [راجع: ١٠٠٧]

[4820] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: پانچ واقعات گزر چکے ہیں: دھواں، غلبۂ روم، چاند کا دولخت ہونا، سخت گرفت اور سزا و قید۔

(٢) [بَابٌ]: ﴿يَغْشَى النَّاسَ هَـٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [١١]

باب:2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''وہ (دھواں) لوگوں کو ڈھانپ لے گا، یہ دردناک عذاب ہے'' کا بیان

٤٨٢١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّمَا كَانَ هٰذَا لِأَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ، فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتّٰى أَكَلُوا الْعِظَامَ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ، فَيَرٰى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ○ يَغْشَى النَّاسَ هَـٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ قَالَ: فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اِسْتَسْقِ اللهَ لِمُضَرَ، فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ، قَالَ: «لِمُضَرَ؟ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ»، فَاسْتَسْقٰى فَسُقُوا، فَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّكُمْ عَآئِدُونَ﴾ [١٥] فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ عَادُوا إِلٰى حَالِهِمْ - حِينَ أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ - فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ﴾ [١٦] قَالَ: يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ. [راجع: ١٠٠٧]

[4821] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واقعہ یہ ہے کہ جب قریش نے نبی ﷺ کی نافرمانی کی تو آپ نے ان پر قحط سالی کی بددعا کی، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں قحط سالی آئی تھی۔ لوگوں کو قحط سالی اور مشقت نے اس طرح پکڑا کہ وہ ہڈیاں کھانے لگے۔ اس دوران میں جب آدمی آسمان کی طرف دیکھتا تو اس مشقت کی وجہ سے اسے اپنے اور آسمان کے درمیان دھواں سا نظر آتا تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان نمایاں دھواں لائے گا۔ وہ دھواں لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یہ دردناک عذاب ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک وفد آیا اور انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ سے قبیلۂ مضر کے لیے بارش کی دعا فرمائیں وہ تو ہلاک و برباد ہو چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم بڑے جرأت مند ہو کر مضر قبیلے کے لیے دعا کی سفارش کرتے ہو۔'' بہرحال آپ نے ان کے لیے بارش کی دعا کی تو ان پر خوب مینہ برسا، پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''تم تو پھر لوٹنے والے ہو۔'' چنانچہ جب ان کو راحت اور وسعت نصیب ہوئی تو وہ پھر اسی حالت کی طرف لوٹ آئے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''جس دن ہم بڑی سخت پکڑ سے انھیں دوچار کریں گے، یقیناً ہم بدلہ لینے والے ہیں۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا: اس سے مراد بدر کی لڑائی ہے۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کا موقف ہے کہ ''دخان'' کا واقعہ گزر چکا ہے، لیکن ہمارے رجحان کے مطابق ''دخان'' دو ہیں: ان میں سے ایک تو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ظاہر ہو چکا ہے اور دوسرا قیامت کے قریب ظاہر ہوگا جیسا کہ حضرت حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم کیا گفتگو کر رہے ہو؟'' ہم نے کہا: ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھ لو۔ آپ نے (ان میں) دھویں اور دجال کا بھی ذکر کیا۔''[1]

(٣) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿رَبَّنَا ٱكْشِفْ عَنَّا ٱلْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ﴾ [١٢]

٤٨٢٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ: اَللهُ أَعْلَمُ، إِنَّ اللهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿قُلْ مَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُتَكَلِّفِينَ﴾ [ص: ٨٦] إِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا غَلَبُوا النَّبِيَّ ﷺ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ»، فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ أَكَلُوا فِيهَا الْعِظَامَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجَهْدِ، حَتَّى جَعَلَ أَحَدُهُمْ يَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجُوعِ، قَالُوا: ﴿رَبَّنَا ٱكْشِفْ عَنَّا ٱلْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ﴾ فَقِيلَ لَهُ: إِنْ كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَادُوا،

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''اے ہمارے رب! ہم سے اس عذاب کو دور کر دے، ہم ضرور ایمان لے آئیں گے'' کا بیان

[4822] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے پاس آیا تو انھوں نے فرمایا: بلاشبہ یہ بھی علم (دانشمندی) ہے کہ جس چیز کو تو نہ جانتا ہو تو کہہ دے: اللہ ہی جانتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا ہے: ''کہہ دیں! میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹی باتیں کرتا ہوں۔'' ہوا یوں کہ جب قریش نے نبی ﷺ پر غلبہ حاصل کر لیا اور آپ کی نافرمانی کی تو آپ نے بددعا کی: ''اے اللہ! ان کے خلاف میری مدد ایسے قحط کے ذریعے سے فرما جیسا کہ یوسف ؑ کے زمانے میں قحط پڑا تھا۔'' اس بددعا کے نتیجے میں انھیں خشک سالی نے پکڑ لیا اور ایسا قحط پڑا کہ بھوک کی وجہ سے لوگ ہڈیاں اور مردار تک کھانے لگے۔ لوگ آسمان کی طرف

1 صحیح مسلم، الفتن، حدیث: 7285(2901).

فَدَعَا رَبَّهُ فَكَشَفَ عَنْهُمْ، فَعَادُوا فَانْتَقَمَ اللهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ. فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿يَوْمَ تَأْتِي ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ - جَلَّ ذِكْرُهُ -: ﴿إِنَّا مُنتَقِمُونَ﴾. [١٠-١٦] [راجع: ١٠٠٧]

دیکھتے تھے تو بھوک اور فاقے کی وجہ سے دھویں کے سوا انھیں اور کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ آخر انھوں نے کہا: ''اے ہمارے رب! ہم سے اس عذاب کو دور کر دے، ہم ضرور ایمان لے آئیں گے۔'' آپ سے کہا گیا: اگر ہم نے یہ عذاب ان سے دور کر دیا تو وہ پھر اپنی پہلی حالت پر لوٹ آئیں گے۔ آپ ﷺ نے ان کے حق میں اپنے رب سے دعا فرمائی تو یہ عذاب ان سے ٹل گیا، لیکن وہ پھر کفر و شرک کرنے لگے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بدر کے دن ان سے انتقام لیا۔ درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ سے یہی مراد ہے: ﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ...... اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ﴾

(٤) بَابٌ: ﴿أَنَّىٰ لَهُمُ ٱلذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ﴾ [١٣]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اس وقت نصیحت کیونکر کارگر ہوگی، حالانکہ ان کے پاس کھول کر بیان کرنے والا رسول آ چکا'' کا بیان

اَلذِّكْرُ وَالذِّكْرٰى وَاحِدٌ.

اَلذِّكْرُ اور اَلذِّكْرٰى دونوں کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی نصیحت اور یاد دہانی وغیرہ۔

٤٨٢٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا دَعَا قُرَيْشًا كَذَّبُوهُ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ». فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتّٰى كَانُوا يَأْكُلُونَ الْمَيْتَةَ، وَكَانَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ، فَكَانَ يَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ مِثْلَ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿إِنَّا كَاشِفُواْ ٱلْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَآئِدُونَ﴾

[4823] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے آپ کو جھٹلایا اور آپ کے ساتھ سرکشی کی روش اختیار کی، آپ نے ان کے لیے بددعا کی: اے اللہ! میری ان کے خلاف یوسف ؑ کے دور جیسے قحط کے ذریعے سے مدد فرما۔'' چنانچہ قحط پڑا اور ہر چیز ختم ہوگئی حتی کہ لوگ مردار کھانے لگے۔ اگر کوئی شخص کھڑا ہو کر آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک اور فاقے کی وجہ سے آسمان اور اس کے درمیان دھواں ہی دھواں نظر آتا، پھر انھوں نے یہ آیت پڑھی: ''آپ اس دن کا انتظار کریں

[١٠-١٥].

جب آسمان سے ایک نمایاں دھواں نمودار ہوگا...... بے شک ہم تھوڑی دیر کے لیے عذاب دور کرنے والے ہیں، بلاشبہ تم دوبارہ وہی کرنے والے ہو۔‘‘

قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: وَ﴿ٱلْبَطْشَةَ ٱلْكُبْرَىٰٓ﴾ [١٦]: يَوْمَ بَدْرٍ. [راجع: ١٠٠٧]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا قیامت کا عذاب بھی ان سے دور کر دیا جائے گا؟ نیز فرمایا: سخت پکڑ (اَلْبَطْشَةُ الْكُبْرٰى) سے مراد بدر کے دن کی لڑائی ہے۔

(٥) بَابٌ: ﴿ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ﴾ [١٤]

باب: 5- (ارشاد باری تعالیٰ:) ’’پھر لوگوں نے اس (رسول) سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے: یہ تو سکھایا پڑھایا ہوا دیوانہ ہے‘‘ کا بیان

٤٨٢٤ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ وَقَالَ: ﴿قُلْ مَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُتَكَلِّفِينَ﴾ [ص: ٨٦] فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا رَأٰى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ» فَأَخَذَتْهُمُ السَّنَةُ حَتّٰى حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتّٰى أَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُودَ - فَقَالَ أَحَدُهُمْ: حَتّٰى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ - وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ، فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: أَيْ مُحَمَّدُ! إِنَّ قَوْمَكَ [قَدْ] هَلَكُوا، فَادْعُ اللهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُمْ، فَدَعَا ثُمَّ قَالَ: «[تَعُودُونَ] بَعْدَ هٰذَا».

[4824] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا ہے اور فرمایا ہے: ’’آپ کہہ دیں: میں تبلیغ پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا اور نہ میں تکلف سے باتیں بناتا ہوں۔‘‘ رسول اللہ ﷺ نے جب قریش کو دیکھا کہ انھوں نے نافرمانی کی ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی: ’’اے اللہ! ان پر سات برس کا قحط مسلط فرما جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی قوم پر بھیجا تھا، اس طرح میری ان کے خلاف مدد فرما۔‘‘ چنانچہ انھیں ایسی قحط سالی نے پکڑا کہ جس نے ہر چیز ختم کر دی حتی کہ وہ ہڈیاں اور چمڑے کھانے لگے۔ ان (راویانِ حدیث: سلیمان اور منصور) میں سے ایک نے کہا: حتی کہ وہ (مشرکین مکہ) چمڑے اور مردار بھی کھا گئے۔ زمین سے دھوئیں کی طرح کچھ برآمد ہوتا تھا، آپ کے پاس ابوسفیان آئے اور عرض کیا: اے محمد! آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے، اللہ سے دعا کریں کہ وہ لوگوں سے عذاب دور کر دے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی (تو خشک سالی دور ہو گئی) پھر فرمایا: ’’تم لوگ اپنی پہلی حالت کی طرف

لوٹ جاؤ گے۔"

فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ: ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ﴾ إِلَى ﴿عَائِدُونَ﴾ [١٠-١٥] أَيُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ؟ فَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ، - وَقَالَ أَحَدُهُمْ: اَلْقَمَرُ. وَقَالَ الْآخَرُ: اَلرُّومُ -. [راجع: ١٠٠٧]

منصور کی بیان کردہ حدیث میں ہے: پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ .... عَائِدُونَ﴾ کیا آخرت کا عذاب بھی ان سے دور کر دیا جائے گا؟ اس لیے دھواں، بطشہ اور لزام تو گزر چکے ہیں۔ اس حدیث کے راویوں میں سے ایک نے کہا ہے: شق قمر بھی ہو چکا ہے۔ دوسرے راوی نے کہا: اہل روم کا غلبہ بھی ہو چکا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ دھواں زمین سے نکلتا تھا جبکہ دوسری روایات میں ہے کہ یہ دھواں دیکھنے والے اور آسمان کے درمیان تھا۔ ان روایات میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ یہ بھی کفار کا گمان تھا کہ دھواں زمین سے نکلتا ہے جیسے وہ گمان تھا کہ ان کے اور آسمان کے درمیان دھواں نظر آتا تھا، لہذا دونوں احادیث میں کوئی منافات نہیں ہے۔ اس کی ایک توجیہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ مسلسل بارش کے بند رہنے کی وجہ سے فضا بالکل گرم ہوگئی تو زمین سے بخارات اوپر کو اٹھنے لگے، پھر فضا میں چھا گئے، اس لیے ان روایات میں کوئی تضاد نہیں۔ شروع میں دھواں زمین سے نکلتا نظر آتا، پھر آخر میں آسمان تک نظر آنے لگا۔ واللہ أعلم.

(٦) [بَابٌ]: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ﴾ [١٦]

باب: 6- (ارشاد باری تعالیٰ:) "جس دن ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے، یقیناً ہم بدلہ لینے والے ہیں" کا بیان

٤٨٢٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ: اَللِّزَامُ، وَالرُّومُ، وَالْبَطْشَةُ، وَالْقَمَرُ، وَالدُّخَانُ. [راجع: ١٠٠٧]

[4825] حضرت مسروق سے روایت ہے، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: پانچ نشانیاں گزر چکی ہیں: لزام، غلبۂ روم، البطشہ (سخت پکڑ) چاند کا دو ٹکڑے ہونا اور دھواں۔

(٤٥) سُورَةُ [حم] الْجَاثِيَةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 45- تفسیر سورۂ حم الجاثیہ

﴿جَاثِيَةً﴾ [٢٨]: مُسْتَوْفِزِينَ عَلَى الرُّكَبِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿نَسْتَنْسِخُ﴾ [٢٩]: نَكْتُبُ.

جَاثِيَة کے معنی ہیں: گھٹنوں کے بل بے اطمینان بیٹھنے والا۔ امام مجاہد کہتے ہیں: نَسْتَنْسِخ کے معنی ہیں: ہم لکھ

﴿نَنسَىٰكُمْ﴾ [٣٤]: نَتْرُكُكُمْ.

لیتے ہیں۔ نَنْسٰكُمْ سے مراد ہم تمھیں (عذاب میں) چھوڑ دیں گے۔

بَابٌ: ﴿وَمَا يُهْلِكُنَآ إِلَّا ٱلدَّهْرُ﴾ ٱلْآيَةَ [٢٤]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''ہمیں تو صرف زمانہ ہی مار ڈالتا ہے'' کا بیان

٤٨٢٦ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الْأَمْرُ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ». [انظر: ٦١٨١، ٧٤٩١]

[4826] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے۔ وہ زمانے کو برا بھلا کہتا ہے، حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں تمام معاملات ہیں۔ رات اور دن کو میں ہی پھیرتا ہوں۔''

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ لیل ونہار کا مقلب (بکسر لام) اللہ تعالیٰ ہے، اس لیے لیل ونہار جو دہر ہے وہ مقلب (بفتح لام) ہوا۔ ظاہر ہے کہ مقلِّب اور مقلَّب ایک نہیں ہو سکتے تو لازمی طور پر أنا الدهر کے معنی یہ ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ دہر کا خالق اور مالک ہے۔ جو لوگ زمانے کو مؤثر حقیقی مانتے ہیں اور خالق دہر پر اعتقاد نہیں رکھتے انھیں دہریہ کہا جاتا ہے۔

(٤٦) سُورَةُ الْأَحْقَافِ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 46- تفسیر سورۂ احقاف

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿تُفِيضُونَ﴾ [٨]: تَقُولُونَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَثَرَةٍ وَأُثْرَةٍ وَ﴿أَثَٰرَةٍ﴾ [٤]: بَقِيَّةُ عِلْمٍ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿بِدْعًا مِّنَ ٱلرُّسُلِ﴾ [٩]: مَا كُنْتُ بِأَوَّلِ الرُّسُلِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿أَرَءَيْتُمْ﴾ هٰذِهِ الْأَلِفُ إِنَّمَا هِيَ تَوَعُّدٌ: إِنْ صَحَّ مَا تَدَّعُونَ لَا يَسْتَحِقُّ أَنْ يُعْبَدَ؛ وَلَيْسَ قَوْلُهُ: ﴿أَرَءَيْتُم﴾ بِرُؤْيَةِ الْعَيْنِ، إِنَّمَا هُوَ: أَتَعْلَمُونَ، أَبَلَغَكُمْ، أَنَّ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ خَلَقُوا شَيْئًا؟

امام مجاہد نے کہا: تُفِيْضُوْنَ کے معنی ہیں: تَقُولُونَ، یعنی تم کہتے ہو۔ بعض نے کہا: أَثَرَةٍ (ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ) اور أُثْرَةٍ (ہمزہ کے ضمہ کے ساتھ) اور اَثَارَةٍ ان تینوں کے معنی باقی ماندہ علم کے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ کے معنی ہیں: میں کوئی پہلا رسول دنیا میں نہیں آیا ہوں۔ دوسرے اہل علم نے کہا: أَرَءَيْتُمْ میں ہمزہ محض زجر و توبیخ کے لیے ہے، یعنی اگر تمھارا دعویٰ صحیح ہے تو وہ اس قابل نہیں کہ ان کی عبادت کی جائے۔ أَرَءَيْتُمْ میں رؤیت عین (آنکھ سے دیکھنا) مراد نہیں بلکہ رؤیت قلبی

مراد ہے۔ معنی یہ ہیں: کیا تم جانتے ہو یا تمھیں یہ بات پہنچی ہے کہ جن چیزوں کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو انھوں نے کوئی چیز پیدا کی ہے؟

(١) بَابٌ: ﴿وَٱلَّذِى قَالَ لِوَٰلِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَآ أَتَعِدَانِنِىٓ أَنْ أُخْرَجَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ﴾ [١٧]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور جس نے اپنے والدین سے کہا: تف ہو تم پر تم مجھے اس بات سے ڈراتے ہو کہ میں دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا...... پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں'' کا بیان

٤٨٢٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ: كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الْحِجَازِ - اسْتَعْمَلَهُ مُعَاوِيَةُ - فَخَطَبَ، فَجَعَلَ يَذْكُرُ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ لِكَيْ يُبَايَعَ لَهُ بَعْدَ أَبِيهِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا، فَقَالَ: خُذُوهُ، فَدَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوا، فَقَالَ مَرْوَانُ: إِنَّ هٰذَا الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ: ﴿وَٱلَّذِى قَالَ لِوَٰلِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَآ أَتَعِدَانِنِىٓ﴾ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ: مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِينَا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ عُذْرِي.

[4827] حضرت یوسف بن ماہك سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مروان بن حکم کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجاز کا گورنر بنایا تھا۔ انھوں نے ایک موقع پر خطبہ دیا اور خطبے میں یزید بن معاویہ کا بار بار ذکر کیا تاکہ اس کے والد (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) کے بعد اس کی بیعت کا راستہ ہموار کیا جائے۔ اس پر حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما نے اعتراض کے طور پر کچھ کہا تو مروان نے کہا: اسے پکڑ لو۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما اپنی ہمشیرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں چلے گئے جس کی وجہ سے لوگ انھیں پکڑ نہ سکے۔ مروان نے کہا: یہ وہی شخص ہے جس کے بارے میں قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی تھی: ''اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا: تف ہے تم پر۔ تم مجھے اس بات سے ڈراتے ہو......'' اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پردے کے پیچھے سے فرمایا: ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی آیت نازل نہیں فرمائی، ہاں مجھ پر تہمت سے براءت کی آیات ضرور نازل کی تھیں۔

فائدہ: رافضیوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وضاحت کو غلط معنوں میں استعمال کیا ہے، چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ ثَانِيَ اثْنَيْنِ سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نہیں ہیں، انھوں نے انتہائی جہالت وحماقت کا ثبوت دیا ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مطلب یہ تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اولاد کے بارے میں میری براءت کے علاوہ اور کوئی آیت نازل نہیں ہوئی، ویسے تو شان صدیق رضی اللہ عنہ کے

متعلق متعدد آیات نازل ہوئی ہیں۔

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ﴾ اَلْآيَةَ [٢٤]

باب:2- ارشاد باری تعالیٰ: ''پھر جب انھوں نے عذاب کو بصورت بادل اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا......'' کا بیان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَارِضٌ: اَلسَّحَابُ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: آیت میں عارض سے مراد بادل ہے۔

٤٨٢٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو: أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ. [انظر: ٦٠٩٢]

[4828] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی اس طرح ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا سرخ گوشت نظر آ جائے بلکہ آپ تبسم فرمایا کرتے تھے۔

٤٨٢٩ - قَالَتْ: وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! اَلنَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ، وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ، فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! مَا يُؤْمِنِّي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ، عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ. وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا: هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا». [راجع: ٣٢٠٦]

[4829] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ جب بادل یا ہوا دیکھتے تو آپ کے چہرۂ انور پر پریشانی کے اثرات نظر آتے۔ انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! لوگ جب بادل دیکھتے ہیں تو اس امید پر خوش ہوتے ہیں کہ اس میں بارش ہو گی لیکن اس کے برعکس میں دیکھتی ہوں کہ جب آپ کو بادل نظر آتے ہیں تو ناگواری کے اثرات آپ کے چہرے پر نمایاں ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! اس امر کی کیا ضمانت ہے کہ ان میں عذاب نہ ہو۔ ایک قوم کو ہوا کا عذاب دیا گیا تھا۔ انھوں نے جب عذاب دیکھا تو کہنے لگے: یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔''

(٤٧) سُورَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 47- تفسیر سورۂ محمد ﷺ

﴿أَوْزَارَهَا﴾ [٤]: آثَامَهَا، حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا مُسْلِمٌ. ﴿عَرَّفَهَا﴾ [٦]: بَيَّنَهَا. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مَوْلَى الَّذِينَ ءَامَنُوا﴾ [١١]: وَلِيُّهُمْ. ﴿فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ﴾ [٢١]: أَيْ: جَدَّ الْأَمْرُ. ﴿فَلَا تَهِنُوا﴾ [٣٥]: لَا تَضْعُفُوا.

اَوْزَارَهَا کے معنی ہیں: اپنے گناہ۔ مطلب یہ ہے کہ جب تک لوگ کفر و شرک سے باز نہ آ جائیں اور مسلمانوں کے علاوہ کوئی دوسرا باقی نہ بچے۔ عَرَّفَهَا اس کو بیان کر دے، یعنی ہر بہشتی اپنا گھر پہچان لے گا۔ امام مجاہد نے کہا: مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا میں ولی کے معنی کارساز کے ہیں۔ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ کے معنی ہیں: جَدَّ الْاَمْرُ، یعنی معاملہ پختہ ہو گیا۔ فَلَا تَهِنُوْا کے معنی ہیں: تم کمزور اور سست نہ ہو جاؤ۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿أَضْغَانَهُمْ﴾ [٢٩]: حَسَدَهُمْ. ﴿ءَاسِنٍ﴾ [١٥]: مُتَغَيِّرٍ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اَضْغَانَهُمْ سے مراد حسد و کینہ ہے۔ اٰسِنٍ یعنی پانی متغیر نہیں ہوگا۔ رنگ، بو اور ذائقہ نہیں بدلے گا۔

(١) بَابٌ: ﴿وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ﴾ [٢٢]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”اور تم رشتہ ناتا توڑ ڈالو گے“ کا بیان

٤٨٣٠ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ، فَقَالَ لَهُ: مَهْ. قَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ، قَالَ: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ. قَالَ فَذَاكِ»

[4830] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ جب وہ ان کی پیدائش سے فارغ ہوا تو رحم نے کھڑے ہو کر رحم کرنے والے اللہ کے دامن میں پناہ لی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یہی تو پناہ لینے کا مقام ہے۔ میں قطع رحمی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ جو تجھ سے جوڑے میں بھی اس سے اپنا تعلق جوڑوں اور جو تجھ سے توڑے میں بھی اس سے توڑ لوں؟ رحم نے عرض کی: اے میرے رب! کیوں نہیں، میں اس پر راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر ایسا ہی ہوگا۔“

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اِقْرَؤُا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ﴾. [انظر: ٤٨٣١، ٤٨٣٢، ٥٩٨٧، ٧٥٠٢]

حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کہا: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تمھیں حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد کرو اور اپنے رشتے ناتے توڑ ڈالو۔''

٤٨٣١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، بِهٰذَا. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِقْرَؤُا إِنْ شِئْتُمْ ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ﴾». [راجع: ٤٨٣٠]

[4831] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے پہلی حدیث کی طرح بیان کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمھارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو: ''اور تم سے یہ بعید نہیں......''

٤٨٣٢ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي الْمُزَرِّدِ، بِهٰذَا. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِقْرَؤُا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ﴾» ﴿ءَاسِنٍ﴾ [١٥]: مُتَغَيِّرٍ. [راجع: ٤٨٣٠]

[4832] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھ لو: ''اور تم سے یہ بعید نہیں......'' آسِنٍ کے معنی ہیں: مُتَغَيِّرٍ، یعنی بدل جانے والا۔

(٤٨) سُورَةُ الْفَتْحِ — بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — 48- تفسیر سورۂ فتح

قَالَ مُجَاهِدٌ ﴿بُورًا﴾ [١٢]: هَالِكِينَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم﴾ [٢٩]: اَلسَّحْنَةُ؛ وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ: اَلتَّوَاضُعُ. وَقَالَ ﴿شَطْـَٔهُۥ﴾: فِرَاخَهُ. ﴿فَاسْتَغْلَظَ﴾: غَلُظَ. ﴿سُوقِهِۦ﴾: اَلسَّاقُ حَامِلَةُ الشَّجَرَةِ. وَيُقَالُ: ﴿دَآئِرَةُ السَّوْءِ﴾ [٦]: كَقَوْلِكَ: رَجُلُ السَّوْءِ، وَدَائِرَةُ السَّوْءِ: اَلْعَذَابُ. يُعَزِّرُوهُ: يَنْصُرُوهُ. ﴿شَطْـَٔهُۥ﴾: شَطْءَ السُّنْبُلِ، تُنْبِتُ الْحَبَّةُ عَشْرًا، أَوْ ثَمَانِيًا

امام مجاہد نے کہا: بُوْرًا کے معنی ہیں: ہلاک ہونے والے، نیز امام مجاہد نے کہا: سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ میں سیما سے مراد چہرے کی نرمی اور تازگی ہے۔ منصور نے امام مجاہد سے اس کے معنی تواضع نقل کیے ہیں، یعنی سجود کے اثر سے ان کے چہروں سے عجز و انکسار اور تواضع نمایاں ہوتی ہے، شَطْئَهٗ سے مراد پودے کی کونپل ہے۔ فَاسْتَغْلَظَ کے معنی ہیں: موٹا ہوا۔ سُوْقِهٖ میں سوق سے مراد وہ تنا ہے جو پودے کو اٹھائے رکھتا ہے۔ دَائِرَةُ السَّوْءِ سے مراد برا وقت ہے، جیسے کہتے ہیں: رَجُلُ السَّوْءِ: برا انسان، آیت میں دَائِرَةُ

وَسَبْعًا فَيَقْوَى بَعْضُهُ بِبَعْضٍ، فَذَاكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿فَـَٔازَرَهُۥ﴾: قَوَّاهُ، وَلَوْ كَانَتْ وَاحِدَةً لَمْ تَقُمْ عَلَى سَاقٍ؛ وَهُوَ مَثَلٌ ضَرَبَهُ اللهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، إِذْ خَرَجَ وَحْدَهُ، ثُمَّ قَوَّاهُ بِأَصْحَابِهِ كَمَا قَوَّى الْحَبَّةَ بِمَا يَنْبُتُ مِنْهَا.

السَّوْءِ سے مراد عذاب ہے۔ يُعَزِّرُوْهُ کے معنی ہیں: وہ اس کی مدد کریں۔ شَطْئَهُ سے مراد بالی کی کونپل ہے۔ ایک دانہ کبھی دس کبھی آٹھ اور کبھی سات بالیاں اور شاخیں اگاتا ہے، پھر ہر ایک سے دوسرے کو تقویت ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد فَاٰزَرَهُ کا یہی مطلب ہے کہ اس کو قوی کیا۔ اگر صرف ایک ہی بالی ہوتی تو وہ تنے پر قائم نہ رہ سکتی۔ یہ ایک مثال ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے لیے بیان کی ہے۔ آپ تنہا نکلے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام کے ذریعے سے آپ کو مضبوط کیا جیسے دانے کو ان چیزوں سے قوت دی جو اس سے اگتی ہیں۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾ [١]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''یقیناً ہم نے آپ کو فتح مبین دی'' کا بیان

٤٨٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا، فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ثَكِلَتْ أُمُّ عُمَرَ، نَزَرْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُجِيبُكَ. قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ النَّاسِ، وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِيَّ الْقُرْآنُ، فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي، فَقُلْتُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ، فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: «لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ

[4833] حضرت اسلم عدوی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں جا رہے تھے۔ حضرت عمر ؓ بھی رات کے وقت آپ کے ساتھ چل رہے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب نے آپ ﷺ سے کچھ پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا، پھر انھوں نے سوال کیا لیکن آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہ دیا۔ (تیسری مرتبہ) پھر انھوں نے پوچھا لیکن آپ نے پھر کوئی جواب نہ دیا۔ تب حضرت عمر فاروق ؓ نے (اپنے دل میں) کہا: عمر کی ماں اسے روئے! رسول اللہ ﷺ سے تم نے تین مرتبہ سوال میں اصرار کیا لیکن آپ ﷺ نے تمھیں کسی مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر ؓ کا بیان ہے کہ پھر میں نے اپنے اونٹ کو حرکت دی اور لوگوں سے آگے بڑھ گیا۔ مجھے ڈر تھا کہ مبادا میرے بارے میں قرآن کی کوئی آیت نازل ہو۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ایک پکارنے والا مجھے آواز

عَلَيْهِ الشَّمْسُ»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾. [راجع: ٤١٧٧]

دے رہا تھا۔ میں نے (دل میں) کہا: مجھے تو پہلے ہی خوف تھا مبادا میرے بارے میں کوئی آیت نازل ہو جائے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا: ''مجھ پر آج رات ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے اس تمام کائنات سے زیادہ عزیز ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔'' پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾

٤٨٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ قَالَ: اَلْحُدَيْبِيَةُ. [راجع: ٤١٧٢]

[4834] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ سورۂ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا صلح حدیبیہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

٤٨٣٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ سُورَةَ الْفَتْحِ فَرَجَّعَ فِيهَا، قَالَ مُعَاوِيَةُ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَحْكِيَ لَكُمْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ ﷺ لَفَعَلْتُ. [راجع: ٤٢٨١]

[4835] حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن سورۂ فتح کی تلاوت فرمائی۔ تلاوت کرتے وقت خوش الحانی کو ملحوظ رکھا۔ حضرت معاویہ بن قرہ نے کہا: اگر میں چاہوں کہ تمھارے سامنے نبی ﷺ کی اس موقع پر طرز قراءت کی نقل کروں تو کر سکتا ہوں۔

فائدہ: ترجیع گلے میں آواز پھیرنے کو کہتے ہیں جیسے خوش الحان لوگ کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا اس انداز سے قرآن پڑھنا اونٹنی پر بیٹھنے کی وجہ سے اضطراری نہیں تھا بلکہ آپ نے ارادہ اور اختیار سے خوش الحانی کے طور پر اس انداز کو اختیار کیا تھا کیونکہ ایک روایت میں ہے کہ آپ بڑی نرمی کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔[1]

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَٰطًا مُّسْتَقِيمًا﴾ [٢]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دے، آپ پر اپنی نعمت پوری کر دے اور آپ کو سیدھی راہ پر چلائے'' کا بیان

1 صحيح البخاري، فضائل القرآن، حديث: 7540.

وضاحت: اس کے بعد تتمہ کے طور پر یہ آیت ہے: ''اور آپ کو زبردست نصرت عطا فرمائے۔''[1] اس فتح مبین کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار چیزیں عطا فرمائیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: * تدبیری امور میں بعض اجتہادی غلطیوں اور آئندہ لغزشوں کی معافی، دیدہ دانستہ کسی گناہ کا صدور آپ سے ممکن نہیں تھا۔ * اتمام نعمت، اس سے مراد یہ ہے کہ آئندہ اب مسلمانوں پر کسی قسم کی ہنگامی فضا مسلط نہیں رہے گی بلکہ یہ اسلامی قوانین کے مطابق آزادانہ زندگی بسر کرسکیں گے اور اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ سرانجام دیں گے۔ * سیدھے راستے کی رہنمائی، اس سے مراد فتح و کامرانی کی راہ دکھانا ہے جس کے نتیجے میں تمام اسلام دشمن قوتیں مغلوب ہوتی جائیں گی۔ * نصر عزیز، اس سے مراد ایسی مدد ہے جس میں بظاہر دشمن کو اپنی فتح نظر آ رہی ہو مگر وہی اس کی جڑ کاٹ دینے والی اور مغلوب کر دینے والی ہو۔

٤٨٣٦ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا زِيَادٌ: أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ: غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: «أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟». [راجع: ١١٣٠]

[4836] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نماز میں رات بھر کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں سوج گئے۔ آپ سے عرض کی گئی: اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کر دی ہیں (تو پھر اس قدر مشقت کیوں؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

٤٨٣٧ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ: سَمِعَ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ! وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: «أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا؟» فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُهُ صَلّٰى جَالِسًا، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ. [راجع: ١١١٨]

[4837] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ رات کی نماز میں اتنا طویل قیام کرتے کہ آپ کے پاؤں مبارک پھٹ جاتے۔ حضرت عائشہ ؓ نے (ایک مرتبہ) عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اتنی زیادہ مشقت کیوں اٹھاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی پچھلی تمام لغزشیں معاف کر دی ہیں؟ آپ نے جواب دیا: ''تو کیا پھر میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننا پسند نہ کروں؟'' آخری عمر میں جب آپ کا جسم فربہ ہو گیا تو آپ یہ نماز بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔ جب رکوع کا وقت آتا تو کھڑے ہو کر کچھ قراءت فرماتے، پھر رکوع کرتے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کو اس آیت کے نزول سے بہت خوشی ہوئی، چنانچہ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب آپ حدیبیہ سے واپس مدینے جا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''مجھ پر یہ آیت اتری ہے جو مجھے زمین کی

1 الفتح 3:48.

ساری دولت سے زیادہ پیاری ہے۔" صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! مبارک ہو، مبارک ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے تو وضاحت فرما دی جو آپ کے ساتھ وہ معاملہ کرے گا، مگر ہمارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا؟ تو اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں: "تاکہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے باغات میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان سے ان کی برائی دور کرے اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔"[1]

(٣) بَابٌ: ﴿إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾ [٨]

باب:3- (ارشاد باری تعالیٰ:) "بلاشبہ ہم نے آپ کو شہادت دینے والا، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے" کا بیان

٤٨٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْقُرْآنِ ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾ قَالَ: فِي التَّوْرَاةِ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ بِالْأَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ، وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ حَتّٰى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا. [راجع: ٢١٢٥]

[4838] حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت جو قرآن کریم میں ہے: اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔" اللہ تعالیٰ نے تورات میں بھی یہی فرمایا: اے نبی! ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، بشارت دینے والا اور عربوں کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے۔ آپ نہ تو بدخو اور نہ سنگ دل ہیں، اور نہ بازار میں شور وشغب کرنے والے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں بلکہ معافی اور درگزر سے کام لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح اس وقت تک قبض نہیں کرے گا جب تک اس ٹیڑھی ملت کو آپ کے ذریعے سے سیدھا نہ کر دیا جائے اس طرح کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں اور وہ اس کے ذریعے سے اندھی آنکھوں کو، بہرے کانوں کو اور پردے میں پڑے ہوئے دلوں کو کھول دے گا۔

(٤) بَابٌ: ﴿هُوَ ٱلَّذِيٓ أَنزَلَ ٱلسَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾ [٤]

باب:4- (ارشاد باری تعالیٰ:) "وہی (اللہ) ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں سکون واطمینان ڈال دیا" کا بیان

1 الفتح 5:48، جامع الترمذي، التفسير:3263

٤٨٣٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَقْرَأُ وَفَرَسٌ لَهُ مَرْبُوطٌ فِي الدَّارِ فَجَعَلَ يَنْفِرُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَنَظَرَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، وَجَعَلَ يَنْفِرُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ». [راجع: ٣٦١٤]

[4839] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کا ایک صحابی قرآن پڑھ رہا تھا جبکہ اس کا گھوڑا بھی وہاں حویلی میں بندھا ہوا تھا۔ اچانک وہ (گھوڑا) بدکنے لگا۔ اس آدمی نے باہر نکل کر دیکھا تو اسے کچھ نظر نہ آیا لیکن گھوڑا مسلسل بدکتا رہا۔ جب صبح ہوئی تو اس نے نبی ﷺ کے سامنے تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا: یہ تو سکینت تھی جو قرآن کی بدولت نازل ہوئی تھی۔“

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ قرآن پڑھنے کے دوران میں اس آدمی کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا جو اس کے قریب ہوتا گیا۔ اس وقت اس کا گھوڑا بدکنے لگا۔[1] حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس بادل میں جو تجھے چراغ نظر آتے تھے، وہ فرشتوں کی ایک جماعت تھی جو قرآن سننے کے لیے آئے تھے۔ اور اگر تو اپنی تلاوت جاری رکھتا تو وہ صبح کے وقت لوگوں سے چھپ نہ سکتے بلکہ لوگ انھیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے۔“[2]

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ [١٨]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ”جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے“ کا بیان

٤٨٤٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ. [راجع: ٣٥٧٦]

[4840] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو صحابہ تھے۔

٤٨٤١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ: مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ. [انظر: ٥٤٧٩، ٦٢٢٠]

[4841] حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، (یہ) ان لوگوں میں سے ہیں جو بیعت شجرہ (بیعتِ رضوان) میں موجود تھے۔ نبی ﷺ نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا تھا۔

٤٨٤٢ - وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُغَفَّلِ الْمُزَنِيَّ: فِي الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ.

[4842] حضرت عقبہ بن صہبان سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے غسل خانے میں پیشاب کرنے (سے ممانعت) والی روایت سنی۔

1 صحيح البخاري، فضائل القرآن، حديث: 5011. 2 صحيح البخاري، فضائل القرآن، حديث: 5018.

٤٨٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ. [راجع: ١٣٦٣]

[4843] حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ اصحابِ شجرہ (درخت کے نیچے بیعت کرنے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم) میں سے تھے۔

٤٨٤٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْلَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ أَسْأَلُهُ فَقَالَ: كُنَّا بِصِفِّينَ، فَقَالَ رَجُلٌ: أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللهِ تَعَالَى؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: نَعَمْ، فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ: اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ - يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَالْمُشْرِكِينَ - وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا. فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ، وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: «بَلَى». قَالَ: فَفِيمَ أُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ، وَلَمَّا يَحْكُمِ اللهُ بَيْنَنَا؟ فَقَالَ: «يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِنِّي رَسُولُ اللهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللهُ أَبَدًا». فَرَجَعَ مُتَغَيِّظًا فَلَمْ يَصْبِرْ، حَتَّى جَاءَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللهُ أَبَدًا. فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ. [راجع: ٣١٨١]

[4844] حضرت حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت ابو وائل کی خدمت میں ایک مسئلہ پوچھنے کے لیے حاضر ہوا، انھوں نے کہا: ہم مقام صفین میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے۔ اس دوران میں ایک شخص نے کہا: آپ کا ان لوگوں کے بارے میں کیا خیال ہے جو کتاب اللہ کی طرف صلح کے لیے بلائے جاتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں ہم قرآنی فیصلے کے لیے تیار ہیں، (لیکن خوارج اس کے خلاف تھے۔) اس پر حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی رائے پر نظر ثانی کرو۔ ہم لوگ حدیبیہ کے مقام پر تھے...... ان کی مراد صلح حدیبیہ تھی جو نبی ﷺ اور مشرکین کے درمیان طے پائی تھی...... اگر ہم مناسب سمجھتے تو ضرور جنگ کرتے۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوئے اور عرض کی: کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور کیا کفار باطل پر نہیں ہیں؟ کیا ہمارے شہداء جنت میں نہیں جائیں گے اور کیا کفار کے مقتولین جہنم کا ایندھن نہیں بنیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، یہ سب کچھ صحیح ہے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر میں اپنے دین کے معاملے میں اس قدر ذلت کا مظاہر کیوں کروں اور ہم کیوں واپس جائیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ابھی ہمارے درمیان کوئی فیصلہ نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن خطاب! بلاشبہ میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا۔'' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ (رسول اللہ ﷺ کے پاس سے) غصے کی

حالت میں واپس آ گئے اور انھوں نے صبر و ثبات کا مظاہرہ نہ کیا، پھر حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آئے اور کہا: کیا ہم حق پر اور وہ (کفار مکہ) باطل پر نہیں؟ حضرت ابوبکر ؓ نے جواب دیا: اے ابن خطاب! یقیناً آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ انھیں ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ پھر سورۂ فتح نازل ہوئی۔

فائدہ: واقعہ یہ ہے کہ جنگ صفین میں جب حضرت علی ؓ کے سپاہی، حضرت معاویہ ؓ کے سپاہیوں پر غالب ہونے لگے تو حضرت عمرو بن عاص ؓ نے حضرت امیر معاویہ ؓ کو مشورہ دیا کہ تم قرآن کریم کو بلند کرو اور کہو کہ اس قرآن پر دونوں فیصلہ کرلیں۔ جب قرآن کریم سامنے آیا تو حضرت علی ؓ نے فرمایا: میں تو تم لوگوں سے بڑھ کر اس پر عمل کرنے والا ہوں۔ اتنے میں خوارج درمیان میں بھڑک اٹھے اور کہنے لگے کہ ہمیں یہ فیصلہ منظور نہیں کیونکہ فیصلہ تو اللہ تعالیٰ کا ہونا چاہیے، ہم اس فیصلے کا انتظار نہیں کرتے، ہم تو ضرور جنگ کریں گے۔ اس صورت حال کے پیش نظر حضرت سہل بن حنیف ؓ نے تقریر کی جو خوارج کے خلاف تھی۔ آپ نے کہا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہمارے سامنے ایسی شرائط آئیں کہ ہم انھیں قبول کرنے کے لیے تیار نہ تھے بلکہ مرنے اور مارنے کے لیے آمادہ تھے لیکن ہم نے اپنے جذبات پر کنٹرول کیا اور اپنی رائے پر نظر ثانی کی تو اس میں اللہ تعالیٰ نے خیر و برکت فرمائی۔

(٤٩) سُورَةُ الْحُجُرَاتِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 49-تفسیر سورۂ حجرات

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿لَا تُقَدِّمُوا﴾ [١]: لَا تَفْتَاتُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ عَلَى لِسَانِهِ. ﴿امْتَحَنَ﴾ [٣]: أَخْلَصَ. ﴿وَلَا تَنَابَزُوا﴾ [١١]: يُدْعَى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ. ﴿يَلِتْكُم﴾ [١٤]: يَنْقُصْكُمْ. أَلَتْنَا: نَقَصْنَا.

امام مجاہد نے کہا: لَا تُقَدِّمُوا کے معنی ہیں: تم رسول اللہ ﷺ کے سامنے سبقت نہ کیا کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کی زبان پر فیصلہ کر دے۔ اِمْتَحَنَ بمعنی اَخْلَصَ، یعنی خالص کر لیا، چن لیا۔ وَلَا تَنَابَزُوا کا مطلب ہے: مسلمان ہونے کے بعد کفر کے ساتھ پکارنا۔ یَلِتْكُمْ کے معنی ہیں: کمی کرنا اور اَلَتْنَا کے معنی ہیں: ہم نے کمی کی۔

(١) بَابٌ: ﴿لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ الْآيَةَ [٢]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”اپنی آوازیں نبی (ﷺ) کی آواز پر اونچی نہ کرو“ کا بیان

﴿تَشْعُرُونَ﴾ : تَعْلَمُونَ؛ وَمِنْهُ الشَّاعِرُ.

تَشْعُرُوْنَ کے معنی ہیں: تم جانتے ہو۔ اسی سے لفظ شاعر ماخوذ ہے، یعنی جاننے والا۔

٤٨٤٥ - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا: أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، رَفَعَا أَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ بَنِي تَمِيمٍ، فَأَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ. وَأَشَارَ الْآخَرُ بِرَجُلٍ آخَرَ - قَالَ نَافِعٌ: لَا أَحْفَظُ اسْمَهُ - فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ: مَا أَرَدْتَّ إِلَّا خِلَافِي، قَالَ: مَا أَرَدْتُّ خِلَافَكَ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فِي ذٰلِكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَرْفَعُوٓا۟ أَصْوَٰتَكُمْ﴾ اَلْآيَةَ.

[4845] حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے سامنے آوازیں بلند کرنے کی بنا پر دو نیک ترین آدمی تباہ ہونے کو تھے، یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ۔ قصہ یوں ہے کہ بنو تمیم کا ایک وفد آپ ﷺ کے پاس آیا، ان میں سے ایک نے اقرع بن حابس کی سرداری کا مشورہ دیا جو بنو مجاشع سے تھا اور دوسرے نے کسی دوسرے کا مشورہ دیا۔ نافع نے کہا کہ ان کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ اس پر حضرت ابوبکر ؓ نے حضرت عمر ؓ سے کہا: تمھارا مقصد صرف میری مخالفت ہے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: میرا ارادہ آپ سے اختلاف کرنا نہیں ہے۔ اس معاملے میں دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ...﴾

قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: فَمَا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنْ أَبِيهِ - يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ -. [راجع: ٤٣٦٧]

سیدنا عبداللہ بن زبیر ؓ نے فرمایا: اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضرت عمر ؓ اتنی آہستہ بات کرتے کہ رسول اللہ ﷺ کو ان سے پوچھنے کی ضرورت پیش آتی، لیکن انھوں نے یہ بات اپنے نانا، یعنی حضرت ابوبکر ؓ کے متعلق نقل نہیں کی۔

٤٨٤٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ابْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَنْبَأَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ، فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ، فَقَالَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ

[4846] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس ؓ کو اپنی مجلس میں گم پایا تو ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اس کا حال معلوم کر کے آپ کو بتاؤں گا، چنانچہ وہ گیا تو حضرت ثابت بن قیس ؓ کو اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے دیکھا، پوچھا: کیا حال ہے؟ کہنے لگے: برا حال ہے، میری تو آواز ہی نبی ﷺ کی آواز سے بلند ہوتی تھی، میرے تو اعمال ضائع

صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ. فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ مُوسَى: فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ، بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ، فَقَالَ: «اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلٰكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ». [راجع: ٣٦١٣]

ہو گئے اور میں اہل دوزخ سے قرار دیا گیا ہوں۔ وہ آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو حالات سے آگاہ کیا کہ انھوں نے یہ یہ کہا ہے، چنانچہ وہ دوبارہ ان کے لیے ایک عظیم بشارت لے کر ان کے پاس آیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ان کے پاس جاؤ اور انھیں بتاؤ کہ تم اہل دوزخ سے نہیں ہو بلکہ تم اہل جنت سے ہو۔''

(٢) بَابٌ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَآءِ ٱلْحُجُرَٰتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ﴾ [٤]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''بے شک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں، ان میں سے اکثر بے عقل ہیں'' کا بیان

وضاحت: مدینہ طیبہ کے آس پاس سے کچھ دیہاتی، غیر مہذب لوگ آتے، جنھیں نہ گھر سے بلانے کا سلیقہ آتا تھا اور نہ وہ آداب گفتگو سے آگاہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی طبعی شرم و حیا کی وجہ سے انھیں کچھ نہیں کہتے تھے۔ ایسے ناشائستہ اور بے وقوف قسم کے لوگوں کو اس آیت کے ذریعے سے تنبیہ کی گئی ہے۔

٤٨٤٧ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ، وَقَالَ عُمَرُ: أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا أَرَدْتَ إِلٰى - أَوْ: إِلَّا - خِلَافِي، فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ، فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَنَزَلَ فِي ذٰلِكَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُقَدِّمُوا۟ بَيْنَ يَدَىِ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ﴾ حَتَّى انْقَضَتِ الْآيَةُ. [راجع: ٤٣٦٧]

[4847] حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ بنو تمیم کا ایک قافلہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: آپ، قعقاع بن معبد کو ان کا امیر مقرر کر دیں، جبکہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے کہا بلکہ آپ اقرع بن حابس کو ان کا سردار بنا دیں۔ اس پر حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: اے عمر! تم نے تو میری مخالفت کا ارادہ کر رکھا ہے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: میں نے آپ کی مخالفت کا ارادہ نہیں کیا۔ بہرحال دونوں حضرات جھگڑ پڑے حتی کہ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ......﴾

بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ﴾ [٥]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ (خود ہی) ان کی طرف آتے تو یہ (صبر کرنا) ان کے لیے بہتر ہوتا'' کا بیان

وضاحت: امام بخاری ؒ نے اس آیت کے تحت کوئی حدیث ذکر نہیں کی، تاہم قبیلۂ بنو تمیم کے بعض گنوار قسم کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے آرام کے وقت آئے اور حجرے سے باہر کھڑے ہو کر عام انداز میں آواز دینا شروع کر دی تا کہ آپ باہر تشریف لے آئیں جبکہ آپ اس وقت قیلولہ فرما رہے تھے۔ ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی کہ انھیں انتظار کرنا چاہیے تھا اور اس طرح آواز دینے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے تھا۔[1]

(٥٠) سُورَةُ قٓ — بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — 50- تفسیر سورۂ قٓ

﴿رَجْعٌ بَعِيدٌ﴾ [٣]: رَدٌّ. ﴿فُرُوجٍ﴾ [٦]: فُتُوقٍ، وَاحِدُهَا فَرْجٌ. ﴿مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ﴾ [١١]: وَرِيدَاهُ فِي حَلْقِهِ؛ وَالْحَبْلُ حَبْلُ الْعَاتِقِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مَا تَنقُصُ الْأَرْضُ﴾ [٤] مِنْ عِظَامِهِمْ. ﴿تَبْصِرَةً﴾ [٨]: بَصِيرَةً. ﴿وَحَبَّ الْحَصِيدِ﴾ [٩]: اَلْحِنْطَةُ. ﴿بَاسِقَاتٍ﴾ [١٠]: اَلطِّوَالُ. ﴿أَفَعَيِينَا﴾ [١٥]: أَفَأَعْيَىٰ عَلَيْنَا [حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ]. ﴿وَقَالَ قَرِينُهُ﴾ [٢٣]: اَلشَّيْطَانُ الَّذِي قُيِّضَ لَهُ. ﴿فَنَقَّبُوا﴾ [٣٦]: ضَرَبُوا. ﴿أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ﴾ [٣٧]: لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِغَيْرِهِ. ﴿رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ [١٨]: رَصَدٌ. ﴿سَائِقٌ وَشَهِيدٌ﴾ [٢١]: اَلْمَلَكَانِ؛ كَاتِبٌ وَشَهِيدٌ. ﴿شَهِيدٌ﴾: شَاهِدٌ بِالْغَيْبِ. ﴿لُغُوبٍ﴾ [٣٨]: اَلنَّصَبِ، وَقَالَ غَيْرُهُ:

رَجْعٌ بَعِيدٌ کے معنی ہیں: دنیا کی طرف دوبارہ لوٹنا بعید از امکان ہے۔ فُرُوجٍ کے معنی شگاف کے ہیں۔ اس کا مفرد فرج ہے۔ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ کے معنی ہیں: شہ رگ۔ یہ حلق میں دو ہوتی ہیں اور حبل گردن کی رگ کو کہتے ہیں۔ امام مجاہد نے کہا: مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ سے مراد ہڈیاں ہیں جنھیں زمین کھاتی اور کم کرتی ہے۔ تَبْصِرَةً کے معنی ہیں: بصیرت، یعنی راہ دکھانا۔ وَحَبَّ الْحَصِيدِ کے معنی ہیں: گیہوں کے دانے۔ بَاسِقَاتٍ کے معنی ہیں: لمبے لمبے۔ أَفَعَيِينَا: کیا ہم اس سے عاجز ہو گئے ہیں (جبکہ اس سے پہلے ہم تمھیں وجود بخش چکے)۔ وَقَالَ قَرِينُهُ میں قرین سے مراد وہ ہمزاد (شیطان) ہے جو ہر آدمی کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ فَنَقَّبُوا کے معنی ہیں: وہ چلے پھرے۔ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ کا مطلب ہے کہ اپنے دل میں دوسرا کوئی خیال نہ

[1] مسند أحمد: 3/488.

﴿نَضِيدٌ﴾ [١٠]: اَلْكُفُرَّى مَا دَامَ فِي أَكْمَامِهِ، وَمَعْنَاهُ: مَنْضُودٌ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ، فَإِذَا خَرَجَ مِنْ أَكْمَامِهِ فَلَيْسَ بِنَضِيدٍ. فِي ﴿وَإِدْبَٰرَ ٱلنُّجُومِ﴾ [الطور: ٤٩] ﴿وَأَدْبَٰرَ ٱلسُّجُودِ﴾ [٤٠] كَانَ عَاصِمٌ يَفْتَحُ الَّتِي فِي قٓ وَيَكْسِرُ الَّتِي فِي الطُّورِ، وَيُكْسَرَانِ جَمِيعًا وَيُنْصَبَانِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿يَوْمُ ٱلْخُرُوجِ﴾ [٤٢]: يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْقُبُورِ.

لائے، یعنی کان لگا کر سنے۔ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ: ایسا نگران جو مستعد اور تیار ہو۔ سَائِقٌ وَ شَهِیْدٌ: اس سے مراد دو فرشتے ہیں: ایک لکھنے والا اور دوسرا گواہ۔ شہید سے مراد جو غیب کی گواہی دینے والا ہو۔ لُغُوْبٍ کے معنی ہیں: تھکاوٹ۔ مجاہد کے علاوہ نے کہا: نَضِیْدٌ سے مراد وہ خوشہ ہے جو پتوں کے غلاف میں چھپا رہے اور تہ بہ تہ ہو۔ جب وہ غلاف سے باہر آ جائے تو اسے نضید نہیں کہتے۔ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ جو سورۂ طور میں ہے۔ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ (جو سورۂ قٓ میں ہے) امام عاصم سورۂ قٓ میں فتحہ کے ساتھ اور سورۂ طور میں کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ کچھ حضرات نے دونوں جگہ کسرہ اور کچھ حضرات نے دونوں جگہ فتحہ پڑھا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یَوْمُ الْخُرُوْجِ سے مراد وہ دن جب وہ قبروں سے نکلیں گے۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ﴾ [٣٠]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور وہ (جہنم) کہے گی: کیا کچھ اور بھی ہے“ کی تفسیر

٤٨٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُلْقَى فِي النَّارِ وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ، حَتَّى يَضَعَ قَدَمَهُ فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ». [انظر: ٦٦٦١، ٧٣٨٤]

[4848] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جہنمی، دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو دوزخ یہی کہتی رہے گی: کچھ اور بھی ہے، یہاں تک کہ اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر رکھ دے گا۔ اس وقت وہ کہے گی: بس بس (میں بھر گئی)۔“

٤٨٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ - وَأَكْثَرُ مَا كَانَ يُوقِفُهُ أَبُو سُفْيَانَ: «يُقَالُ لِجَهَنَّمَ: هَلِ امْتَلَأْتِ، وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ

[4849] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اسے مرفوع (رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے) بیان کرتے تھے۔ راویٔ حدیث ابوسفیان حمیری اسے موقوف، یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول بیان کرتے ہیں: ”جہنم سے پوچھا جائے گا: کیا تو بھر گئی ہے؟ وہ جواب دے گی: کچھ اور بھی

مَزِيدٍ؟ فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ». [انظر: ٤٨٥٠، ٧٤٤٩]

ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ اپنا قدم اس پر رکھ دے گا تو وہ کہے گی: بس بس۔''

٤٨٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: مَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ؟ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابٌ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا، فَأَمَّا النَّارُ: فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ رِجْلَهُ فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ، فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ، وَلَا يَظْلِمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا. وَأَمَّا الْجَنَّةُ: فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا». [راجع: ٤٨٤٩]

[4850] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ نے باہمی تکرار کی۔ دوزخ نے کہا: میں تو متکبروں اور ظالموں کے لیے خاص کی گئی ہوں۔ جنت نے کہا: میرے اندر تو صرف کمزور اور ناتواں اور کم مرتبے والے لوگ داخل ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے۔ میں تیرے ذریعے سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا۔ اور دوزخ سے کہا کہ تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ذریعے سے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا سزا دوں گا۔ بہرحال ان دونوں کو بھرنا ضرور ہے۔ دوزخ تو اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر نہیں رکھے گا۔ جب وہ قدم رکھے گا تو اس وقت دوزخ بولے گی کہ بس، بس اور بس۔ پھر اس وقت یہ بھر جائے گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے حصے سے لپٹ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ لیکن جنت! تو بلاشبہ اس (کو بھرنے) کے لیے اللہ تعالیٰ وہاں ایک مخلوق پیدا کرے گا۔''

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾ [٣٩]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''اپنے رب کی حمد کے ساتھ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے تسبیح کیجیے'' کا بیان

٤٨٥١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ

[4851] حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک رات نبی ﷺ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا: ''یقیناً تم اپنے رب کو دیکھو گے جس طرح تم

عَشْرَةَ فَقَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا، لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَنْ صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ ٱلشَّمْسِ وَقَبْلَ ٱلْغُرُوبِ﴾. [راجع: ٥٥٤]

اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اسے دیکھنے میں تمھیں دھکم پیل نہیں کرنی پڑے گی، اس لیے اگر تمھارے لیے ممکن ہو تو طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے نماز نہ چھوڑو۔" پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: "آفتاب نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہیں۔"

٤٨٥٢ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَرَهُ أَنْ يُسَبِّحَ فِي أَدْبَارِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا، يَعْنِي قَوْلَهُ: ﴿وَأَدْبَـٰرَ ٱلسُّجُودِ﴾ [٤٠].

[4852] حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ انھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تمام نمازوں کے بعد تسبیح پڑھنے کا حکم دیا۔ آپ کا مقصد درج ذیل آیت کریمہ کی تشریح کرنا تھا...... "اور نماز کے بعد بھی۔"

(٥١) سُورَةُ ﴿وَٱلذَّٰرِيَٰتِ﴾ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 51- تفسیر سورۂ ذاریات

قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلذَّارِيَاتُ: اَلرِّيَاحُ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿تَذْرُوهُ﴾ [الكهف: ٤٥]: تُفَرِّقُهُ. ﴿وَفِىٓ أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ﴾ [٢١]: تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ فِي مَدْخَلٍ وَاحِدٍ، وَيَخْرُجُ مِنْ مَوْضِعَيْنِ. ﴿فَرَاغَ﴾ [٢٦]: فَرَجَعَ. ﴿فَصَكَّتْ﴾ [٢٩]: فَجَمَعَتْ أَصَابِعَهَا، فَضَرَبَتْ بِهِ جَبْهَتَهَا. وَالرَّمِيمُ: نَبَاتُ الْأَرْضِ إِذَا يَبِسَ وَدِيسَ. ﴿لَمُوسِعُونَ﴾ [٤٧]: أَيْ: لَذُو سَعَةٍ؛ وَكَذٰلِكَ ﴿عَلَى ٱلْمُوسِعِ قَدَرُهُۥ﴾ [البقرة: ٢٣٦] يَعْنِي: الْقَوِيَّ. ﴿زَوْجَيْنِ﴾ [٤٩]: اَلذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى؛ وَاخْتِلَافَ الْأَلْوَانِ: حُلْوٍ وَحَامِضٍ، فَهُمَا زَوْجَانِ ﴿فَفِرُّوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ﴾ [٥٠]: مِنَ اللهِ إِلَيْهِ. ﴿إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ [٥٦]: مَا خَلَقْتُ أَهْلَ السَّعَادَةِ مِنْ أَهْلِ الْفَرِيقَيْنِ إِلَّا لِيُوَحِّدُونِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: خَلَقَهُمْ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اَلذَّارِیَاتُ سے مراد ہوائیں ہیں۔ ان کے علاوہ نے کہا: تَذْرُوْهُ کے معنی ہیں: اسے بکھیر دے اور منتشر کر دے۔ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ، یعنی خود تمھاری ذات میں نشانیاں ہیں: تمھارا کھانا، پینا ایک راستے منہ سے ہوتا ہے اور اس کے اخراج کے لیے دو راستے ہیں۔ فَرَاغَ کے معنی ہیں: لوٹ کر آیا۔ فَصَکَّتْ کے معنی ہیں: مٹھی باندھ کر اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا۔ الرَّمِیْم: زمین کی وہ گھاس جو خشک ہو جائے اور اسے روندا جائے۔ لَمُوْسِعُوْنَ کا مطلب ہے کہ ہم یقیناً وسعت والے ہیں۔ اسی طرح عَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُہٗ میں موسع سے صاحب وسعت، قدرت والا مراد ہے۔ زَوْجَیْن سے مراد ہیں: نر مادہ، یا الگ الگ رنگ یا الگ الگ ذائقے، مثلاً: میٹھی اور ترش چیزیں، یہ بھی زوجین میں شامل ہیں۔ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ، یعنی اللہ کی معصیت سے اس کی اطاعت کی طرف

لِيَفْعَلُوا، فَفَعَلَ بَعْضٌ وَتَرَكَ بَعْضٌ وَلَيْسَ فِيهِ حُجَّةٌ لِأَهْلِ الْقَدَرِ. وَالذَّنُوبُ: اَلدَّلْوُ الْعَظِيمُ.

بھاگ آؤ۔ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ کے معنی ہیں کہ جن و انس میں جتنی بھی نیک روحیں ہیں، انھیں میں نے صرف اپنی توحید کے لیے پیدا کیا ہے۔ بعض حضرات نے یہ معنی بھی کیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جن و انس کو پیدا تو اسی مقصد کے لیے کیا تھا کہ وہ اللہ کی توحید کو اختیار کریں لیکن کچھ نے مانا اور کچھ نے نہیں مانا۔ قدریہ کے لیے اس آیت میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ اَلذَّنُوْبُ بڑے ڈول کو کہتے ہیں۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ذَنُوبًا﴾ [٥٩]: سَبِيلًا. ﴿صَرَّةٍ﴾ [٢٩]: صَيْحَةٍ. ﴿ٱلْعَقِيمَ﴾: اَلَّتِي لَا تَلِدُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَالْحُبُكُ: اِسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا. ﴿فِي غَمْرَةٍ﴾ [١١]: فِي ضَلَالَتِهِمْ يَتَمَادَوْنَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿وَتَوَاصَوْا﴾ [٥٣]: تَوَاطَؤُوا. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿مُسَوَّمَةً﴾ [٣٤]: مُعَلَّمَةً، مِنَ السِّيمَا. ﴿قُتِلَ ٱلْإِنسَٰنُ﴾ [عبس: ١٧]: لُعِنَ.

امام مجاہد نے کہا: ذَنُوْباً کے معنی ہیں: راستہ۔ صَرَّةٍ کے معنی ہیں: چیخ پکار کرنا۔ اَلْعَقِيم سے مراد وہ عورت ہے جو بچہ نہ جنے، یعنی بانجھ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: والْحُبُك سے مراد آسمان کا خوبصورت اور ہموار ہونا ہے۔ فِيْ غَمْرَةٍ سے مراد وہ گمراہی میں پڑے اپنے اوقات گزارتے ہیں۔ دوسروں نے کہا: تَوَاصَوْا کے معنی ہیں: انھوں نے اتفاق کر لیا۔ مُسَوَّمَةً کا لفظ سِيمَا سے ماخوذ ہے جس کے معنی نشان زدہ کے ہیں۔ قُتِلَ الْإِنْسَانُ سے مراد لعنت زدہ ہیں۔

(٥٢) سُورَةُ ﴿وَٱلطُّورِ﴾ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 52- تفسیر سورۂ طور

وَقَالَ قَتَادَةُ: ﴿مَسْطُورٍ﴾ [٢]: مَكْتُوبٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اَلطُّورُ: اَلْجَبَلُ بِالسُّرْيَانِيَّةِ. ﴿رَقٍّ مَنشُورٍ﴾ [٣]: صَحِيفَةٍ. ﴿وَٱلسَّقْفِ ٱلْمَرْفُوعِ﴾ [٥]: سَمَاءٌ. وَ﴿ٱلْمَسْجُورِ﴾ [٦]: اَلْمُوقَدِ؛ وَقَالَ الْحَسَنُ: تُسْجَرُ حَتَّى يَذْهَبَ مَاؤُهَا، فَلَا يَبْقَى فِيهَا قَطْرَةٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿أَلَتْنَٰهُم﴾ [٢١]: نَقَصْنَاهُمْ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿تَمُورُ﴾ [٩]: تَدُورُ.

حضرت قتادہ نے کہا: مَسْطُوْرٍ کے معنی ہیں: مکتوب، یعنی لکھی ہوئی۔ امام مجاہد نے کہا: طور سریانی زبان میں پہاڑ کو کہتے ہیں۔ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ سے مراد کھلا ہوا صحیفہ ہے۔ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ سے مراد آسمان ہے۔ اَلْمَسْجُوْرِ کے معنی ہیں: گرم کیا ہوا۔ امام حسن بصری نے کہا: مسجور سے مراد یہ ہے کہ سمندر اتنا بھڑکایا جائے گا کہ اس کا تمام پانی ختم ہو جائے گا اور اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہے گا۔

﴿أَحْلَٰمُهُم﴾ [٣٢]: اَلْعُقُولُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿الْبَرُّ﴾ [٢٨]: اَللَّطِيفُ. ﴿كِسْفًا﴾ [٤٤]: قِطْعًا. ﴿الْمَنُونِ﴾ [٣٠]: اَلْمَوْتَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿يَتَنَٰزَعُونَ﴾ [٢٣]: يَتَعَاطَوْنَ.

امام مجاہد نے کہا: اَلَتْنٰھُمْ سے مراد یہ ہے کہ ہم ان کے اعمال میں کچھ بھی کمی نہیں کریں گے۔ امام مجاہد کے علاوہ دوسروں نے کہا: تَمُوْرُ کے معنی ہیں: آسمان تھرتھرانے لگے گا، لرزے گا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: اَلْبَرُّ کے معنی ہیں: مہربان۔ اَحْلَامُھُمْ کے معنی ہیں: ان کی عقلیں۔ کِسْفًا کے معنی ہیں: ٹکڑا۔ اَلْمَنُوْنِ سے مراد موت ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ کے علاوہ دوسروں نے کہا: یَتَنَازَعُوْنَ کے معنی ہیں کہ اہل جنت تفریح طبع کے طور پر چھینا جھپٹی کریں گے۔

(١) [بَابٌ]:

باب: 1- بلاعنوان

٤٨٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي، فَقَالَ: «طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ»، فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ.

[راجع: ٤٦٤]

[4853] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: میں بیمار ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سواری پر بیٹھ کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کرلو۔'' چنانچہ میں نے طواف کیا تو رسول اللہ ﷺ اس وقت خانہ کعبہ کے پہلو میں نماز پڑھتے ہوئے سورۂ والطور و کتاب مسطور کی تلاوت کررہے تھے۔

٤٨٥٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثُونِي عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ، فَلَمَّا بَلَغَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿أَمْ خُلِقُوا۟ مِنْ غَيْرِ شَىْءٍ أَمْ هُمُ ٱلْخَٰلِقُونَ ۝ أَمْ خَلَقُوا۟ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ۝ أَمْ عِندَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ ٱلْمُصَيْطِرُونَ﴾ كَادَ قَلْبِي أَنْ يَطِيرَ.

[4854] حضرت جبیر بن مطعم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نماز مغرب میں سورۂ والطور پڑھ رہے تھے۔ جب آپ درج ذیل آیات پر پہنچے: ﴿اَمْ خُلِقُوْا مِنْ ...... الْمُصَیْطِرُوْنَ﴾ ''کیا وہ بغیر کسی چیز کے خود ہی پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود اپنے خالق ہیں یا آسمانوں اور زمین کو انھوں نے پیدا کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ وہ یقین ہی نہیں رکھتے۔ کیا ان کے پاس آپ کے پروردگار کے خزانے ہیں یا یہ ان خزانوں پر حکم چلانے والے ہیں؟'' تو یہ آیات سن کر میرا دل اڑنے لگا۔

قَالَ سُفْيَانُ: فَأَمَّا أَنَا فَإِنَّمَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ، لَمْ أَسْمَعْهُ زَادَ الَّذِي قَالُوا لِي. [راجع: ٧٦٥]

حضرت سفیان نے بیان کیا: میں نے زہری سے سنا ہے، وہ محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت کرتے تھے، ان سے ان کے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب میں سورۂ والطور پڑھتے سنا۔ میرے ساتھیوں نے اس کے بعد جو اضافہ کیا وہ میں نے زہری سے نہیں سنا۔

(٥٣) سُورَةُ وَالنَّجْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — 53- تفسیر سورۂ نجم

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ذُو مِرَّةٍ﴾ [٦]: ذُو قُوَّةٍ. ﴿قَابَ قَوْسَيْنِ﴾ [٩]: حَيْثُ الْوَتَرُ مِنَ الْقَوْسِ. ﴿ضِيزَىٰ﴾ [٢٢]: عَوْجَاءُ. ﴿وَأَكْدَىٰ﴾ [٣٤]: قَطَعَ عَطَاءَهُ. ﴿رَبُّ الشِّعْرَىٰ﴾ [٤٩]: هُوَ مِرْزَمُ الْجَوْزَاءِ. ﴿الَّذِي وَفَّىٰ﴾ [٣٧]: وَفَّى مَا فُرِضَ عَلَيْهِ. ﴿أَزِفَتِ الْآزِفَةُ﴾ [٥٧]: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ. ﴿سَامِدُونَ﴾ [٦١]: اَلْبَرْطَمَةُ؛ وَقَالَ عِكْرِمَةُ: يَتَغَنَّوْنَ بِالْحِمْيَرِيَّةِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: ﴿أَفَتُمَارُونَهُ﴾ [١٢]: أَفَتُجَادِلُونَهُ: وَمَنْ قَرَأَ: (أَفَتَمْرُونَهُ): يَعْنِي أَفَتَجْحَدُونَهُ. ﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ﴾ [١٧]: بَصَرُ مُحَمَّدٍ ﷺ. ﴿وَمَا طَغَىٰ﴾: وَمَا جَاوَزَ مَا رَأَى. ﴿فَتَمَارَوْا﴾: [القمر: ٣٦]. كَذَّبُوا. وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿إِذَا هَوَىٰ﴾ [١]: غَابَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ﴾ [٤٨]: أَعْطَى فَأَرْضَى.

امام مجاہد نے کہا: ذُوْمِرَّۃٍ کے معنی ہیں: زور آور، زبردست۔ قَابَ قَوْسَیْنِ: جہاں کمان کی تندی ہوتی ہے۔ ضِیْزٰی کے معنی ہیں: ٹیڑھی، غلط۔ وَاَکْدٰی: اس نے عطیہ دینا موقوف کر دیا۔ رَبُّ الشِّعْرٰی: ایک ستارہ جسے مرزم الجوزاء بھی کہتے ہیں۔ اَلَّذِیْ وَفّٰی کے معنی ہیں: جو ان پر فرض تھا اسے پورا کیا۔ اَزِفَتِ الْاٰزِفَۃُ: قیامت قریب آ گئی۔ سَامِدُوْنَ سے مراد برطمہ ہے جو ایک قسم کا کھیل ہے۔ حضرت عکرمہ نے کہا: حمیری زبان میں سامدون گانے کو کہتے ہیں۔ ابراہیم نخعی نے کہا: اَفَتُمٰرُوْنَہٗ: کیا تم اس سے جھگڑتے ہو۔ اور جن حضرات نے اسے اَفَتَمْرُوْنَہٗ پڑھا ہے تو اس کے معنی ہیں: کیا تم انکار کرتے ہو۔ مَازَاغَ الْبَصَرُ: اس سے حضرت محمد ﷺ کی چشم مبارک مراد ہے۔ وَمَا طَغٰی: اور تجاوز نہیں کیا، یعنی جتنا حکم تھا اتنا ہی دیکھا۔ فَتَمَارَوْا کے معنی ہیں: انھوں نے تکذیب کی۔ امام حسن بصری نے کہا: اِذَا ھَوٰی کے معنی ہیں: غائب ہوا، ڈوب گیا۔ حضرت ابن عباس نے کہا: وَاَغْنٰی وَاَقْنٰی کے معنی ہیں: دیا اور خوش کر دیا۔

(١) [بَابٌ]:

باب: 1- بلاعنوان

٤٨٥٥ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: يَا أُمَّتَاهْ! هَلْ رَأٰى مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهُ؟ فَقَالَتْ: لَقَدْ قَفَّ شَعْرِي مِمَّا قُلْتَ، أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ، مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ؟ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأٰى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ وَهُوَ يُدْرِكُ ٱلْأَبْصَٰرَ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ﴾ [الأنعام:١٠٣] ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ ٱللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَآئِ حِجَابٍ﴾ [الشورى:٥١]. وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ: ﴿وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا﴾ [لقمان:٣٤] وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ﴾ اَلْآيَةَ [المائدة:٦٧]. وَلٰكِنْ رَأٰى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ.

[راجع: ٣٢٣٤]

[4855] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے عرض کی: اے امی جان! کیا حضرت محمد ﷺ نے (شب معراج میں) اپنے رب کو دیکھا تھا؟ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: تم نے ایسی بات کہہ دی ہے جس سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ کیا تم ان تین باتوں سے بے خبر ہو؟ جو شخص بھی تم سے یہ باتیں بیان کرے وہ جھوٹا ہے؟ جو شخص یہ کہتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے (شب معراج میں) اپنے رب کو دیکھا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''اسے نگاہیں نہیں پا سکتی لیکن وہ نگاہوں کا احاطہ کرتا ہے اور وہ نہایت باریک بین، باخبر ہے۔'' نیز یہ آیت بھی تلاوت کی: ''کسی بشر کے لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے مگر وحی یا پردے کے پیچھے سے......'' اور جو شخص تم سے یہ بات کہے کہ حضرت محمد ﷺ کل کی بات جانتے تھے، وہ بھی جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا۔'' اور جو شخص یہ کہے کہ حضرت محمد ﷺ نے تبلیغ دین میں کوئی بات چھپائی تھی، وہ بھی جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اے رسول! آپ کے رب کی طرف سے جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے اسے (آگے) پہنچا دیں۔'' ہاں، آپ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو اپنی اصل شکل میں دو مرتبہ دیکھا تھا۔

فائدہ: حضرت ابن عباس ؓ کا موقف تھا کہ نبی ﷺ نے اپنے اللہ کو دیکھا ہے جبکہ حضرت عائشہ ؓ اس کا انکار کرتی تھیں۔ مسروق ؒ نے جب ابن عباس ؓ کا موقف سنا تو اس بارے میں سیدہ عائشہ ؓ سے استفسار کیا تو انھوں نے یہ جواب دیا۔ صحیح مسلم میں ہے کہ سیدہ عائشہ ؓ نے رسول اکرم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''وہ تو نور ہے میں

اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں؟''[1] راجح بات یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جس رؤیت کے دعویدار تھے وہ قلبی رؤیت ہے جو کہ بالکل صحیح ہے اور حضرت عائشہ جس رؤیت کا انکار کرتی تھیں وہ رؤیت بصری، یعنی آنکھوں سے دیکھنا ہے۔ ایک روایت میں صراحت ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو اپنے دل سے دیکھا تھا۔[2] اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رؤیت بصری کا انکار کرتی ہیں جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اقرار رؤیت قلبی سے متعلق ہے، ان دونوں میں کوئی منافات نہیں ہے۔ یاد رہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس دنیا میں رؤیت باری تعالیٰ کا انکار کرتی ہیں، البتہ آخرت میں اہل ایمان دیدار الٰہی سے ضرور شرف یاب ہوں گے جیسا کہ قرآنی آیات اور احادیث سے ثابت ہے۔ واللہ أعلم.

بَابٌ: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ﴾ [٩]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ''پس دو کمانوں کے بقدر فاصلہ رہ گیا تھا بلکہ اس سے بھی کم'' کا بیان

حَيْثُ الْوَتَرُ مِنَ الْقَوْسِ.

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اتنا فاصلہ رہ گیا تھا جتنا کمان سے چلہ (تانت) تک ہوتا ہے۔

٤٨٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ زِرًّا، عَنْ عَبْدِ اللهِ ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۝ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِۦ مَآ أَوْحَىٰ﴾ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ: أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ. [راجع: ٣٢٣٢]

[4856] حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے درج ذیل آیات کی تفسیر بیان کرتے ہیں: ''صرف دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا تھا بلکہ اس سے بھی کم، پھر اس نے وحی پہنچائی اس (اللہ) کے بندے کی طرف جو وحی پہنچائی۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو (ان کی اصل شکل میں) دیکھا، ان کے چھ سو پر تھے۔

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: ﴿فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِۦ مَآ أَوْحَىٰ﴾ [١٠]

باب: ارشاد باری تعالیٰ: ''چنانچہ اس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی جو وحی پہنچائی'' کا بیان

٤٨٥٧ - حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ زِرًّا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۝ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِۦ مَآ أَوْحَىٰ﴾ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَنَّ

[4857] حضرت سلیمان شیبانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے زر بن حبیش سے ان آیات کے متعلق پوچھا: صرف دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم، پھر اس نے اس (اللہ) کے بندے کی طرف وحی کی جو وحی کی۔''

1 صحیح مسلم، الإیمان، حدیث: 443 (178). 2 صحیح مسلم، الإیمان، حدیث: 436 (176).

مُحَمَّدًا ﷺ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ . [راجع: ٣٢٣٢]

انھوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں خبر دی تھی کہ حضرت محمد ﷺ نے حضرت جبرئیل کو دیکھا تھا جن کے چھ سو پر تھے۔

بَابٌ : ﴿لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ ءَايَٰتِ رَبِّهِ ٱلْكُبْرَىٰٓ﴾ [١٨]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ) ''بلاشبہ اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں'' کا بیان

٤٨٥٨ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ﴿لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ ءَايَٰتِ رَبِّهِ ٱلْكُبْرَىٰٓ﴾ قَالَ : رَأَى رَفْرَفًا أَخْضَرَ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ . [راجع: ٣٢٣٣]

[4858] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے درج ذیل آیت کے متعلق فرمایا: ''آپ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں'' آپ نے بتایا کہ آپ ﷺ نے سبز فرش دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ رکھا تھا۔

فائدہ: پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تھا جبکہ اس حدیث میں ہے کہ آپ نے سبز فرش دیکھا تھا، ان میں تطبیق کی یہ صورت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہی کو دیکھا تھا لیکن وہ سبز فرش پر سبز رنگ کا ریشمی لباس پہنے ہوئے تھے جیسا کہ حدیث میں ہے: ''رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا جنھوں نے سبز رنگ کا ریشمی لباس زیب تن کیا ہوا تھا اور زمین و آسمان کا درمیانی حصہ ڈھانپ رکھا تھا۔''[1] حضرت جبرئیل علیہ السلام کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کو جنت اور دوزخ کے بعض مناظر بھی دکھائے گئے تھے۔ باقی بڑی بڑی نشانیوں کی تفصیل تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

(٢) بَابٌ : ﴿أَفَرَءَيْتُمُ ٱللَّٰتَ وَٱلْعُزَّىٰ﴾ [١٩]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''کیا تم نے لات و عُزّیٰ پر بھی غور کیا ہے'' کا بیان

٤٨٥٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ : حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ : ﴿ٱللَّٰتَ وَٱلْعُزَّىٰ﴾ كَانَ اللَّاتُ رَجُلًا يَلُتُّ سَوِيقَ الْحَاجِّ .

[4859] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے لات اور عُزّیٰ کے متعلق فرمایا کہ لات وہ شخص تھا جو حاجیوں کو ستو تیار کر کے پلاتا تھا۔

٤٨٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

[4860] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قسم اٹھائے اور

1 جامع الترمذي، التفسير، حديث: 3283.

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ». [انظر: ٦١٠٧، ٦٣٠١، ٦٦٥٠]

اپنی قسم میں لات وعُزّیٰ کا نام لے تو اسے لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ کرنا چاہیے۔"

فائدہ: اگر کوئی شخص لات ومنات کی قسم اٹھائے اور قسم اٹھانے میں ان کی تعظیم مقصود ہو تو وہ ایمان سے خالی ہو جاتا ہے، اس لیے اسے تجدید ایمان کے لیے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا چاہیے۔ اگر ان کی قسم اٹھاتے وقت ان کی تعظیم مقصود نہ تھی بلکہ سہواً یا غفلت کے طور پر زبان پر جاری ہو گیا تو بھی چونکہ بت کا نام لیا ہے، اس لیے دل میں کچھ نہ کچھ ظلمت تو ضرور آئے گی، اس کے ازالے کے لیے بھی کلمۂ توحید پڑھ لینا چاہیے، بہرحال معبودان باطلہ کا نام دانستہ یا سہواً زبان پر آ جانا خطرے سے خالی نہیں، اس لیے کلمۂ اخلاص سے اس کی تلافی کر لی جائے۔ واللّٰہ أعلم.

(٣) بَابٌ: ﴿وَمَنَوٰةَ ٱلثَّالِثَةَ ٱلْأُخْرَىٰٓ﴾ [٢٠]

باب: 3- (ارشاد باری تعالیٰ) "اور ایک تیسرے بت منات پر بھی غور کرو" کا بیان

٤٨٦١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَقَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾ [البقرة: ١٥٨] فَطَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ. قَالَ سُفْيَانُ: مَنَاةُ بِالْمُشَلَّلِ مِنْ قُدَيْدٍ.

[4861] حضرت عروہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے سیدہ عائشہ ؓ سے کوئی سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: کچھ منات بت کے نام پر احرام باندھتے تھے۔ وہ بت مقام مشلل میں نصب تھا۔ وہ لوگ صفا اور مروہ کے درمیان سعی بھی نہیں کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: "بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔" چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی اور آپ کے بعد مسلمانوں نے بھی اس عمل کو جاری رکھا۔ سفیان نے کہا کہ منات، مشلل میں مقام قدید پر نصب تھا۔

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: نَزَلَتْ فِي الْأَنْصَارِ، كَانُوا هُمْ وَغَسَّانُ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا

عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا، وہ ابن شہاب سے بیان کرتے ہیں، ان سے عروہ نے کہا، ان سے حضرت عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ یہ آیت انصار کے بارے میں

يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ، مِثْلَهُ.

نازل ہوئی تھی۔ اسلام لانے سے پہلے انصار اور قبیلۂ غسان کے لوگ منات کے نام پر احرام باندھتے تھے، پھر اسے پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔

وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ، - وَمَنَاةُ صَنَمٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ - قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ! كُنَّا لَا نَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَعْظِيمًا لِمَنَاةَ. نَحْوَهُ. [راجع: ١٦٤٣]

معمر نے زہری سے بیان کیا، انھوں نے حضرت عروہ سے، وہ حضرت عائشہ ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: انصار کے کچھ لوگ منات کے نام پر احرام باندھتے تھے۔ منات ایک بت تھا جو مکے اور مدینے کے درمیان رکھا ہوا تھا۔ (اسلام لانے کے بعد) لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم منات کی تعظیم کے پیش نظر صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہیں کیا کرتے تھے۔

(٤) بَابٌ: ﴿فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا﴾ [٦٢]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”تم اللہ کے آگے سجدہ کرو اور اسی کی بندگی بجالاؤ“ کا بیان

٤٨٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ. [راجع: ١٠٧١]

[4862] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے سورۂ نجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں سب نے سجدہ کیا۔

تَابَعَهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ، وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عُلَيَّةَ ابْنَ عَبَّاسٍ.

ابراہیم بن طہمان نے ایوب سے روایت کرتے ہوئے عبدالوارث کی متابعت کی ہے۔ اور ابن علیہ نے اپنی روایت میں حضرت ابن عباس ؓ کا ذکر نہیں کیا۔

٤٨٦٣ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ - يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ -: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ فِيهَا سَجْدَةٌ ﴿وَالنَّجْمِ﴾. قَالَ فَسَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

[4863] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: سب سے پہلے جو سجدے والی سورت نازل ہوئی وہ سورۂ نجم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں سجدہ کیا تو جتنے لوگ آپ کے پیچھے تھے سب نے سجدہ کیا مگر ایک آدمی کو میں نے دیکھا کہ اس نے مٹھی بھر مٹی لی اور اس

وَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا رَجُلًا رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ، فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا، وَهُوَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ. [راجع: ١٠٦٧]

پر سجدہ کیا۔ اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ وہ کفر کی حالت میں قتل ہوا اور وہ شخص امیہ بن خلف تھا۔

(٥٤) سُورَةُ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 54- تفسیر سورۂ اقتربت الساعۃ

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مُسْتَمِرٌّ﴾ [٢]: ذَاهِبٌ. ﴿مُزْدَجَرٌ﴾ [٤]: مُتَنَاهٍ. ﴿وَازْدُجِرَ﴾ [٩]: اُسْتُطِيرَ جُنُونًا. ﴿وَدُسُرٍ﴾ [١٣]: أَضْلَاعُ السَّفِينَةِ. ﴿لِمَن كَانَ كُفِرَ﴾ [١٤]: يَقُولُ: كُفِرَ لَهُ جَزَاءً مِنَ اللهِ. ﴿مُّحْتَضَرٌ﴾ [٢٨]: يَحْضُرُونَ الْمَاءَ. وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: ﴿مُهْطِعِينَ﴾ [٨]: اَلنَّسَلَانُ؛ اَلْخَبَبُ: اَلسِّرَاعُ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿فَتَعَاطَىٰ﴾ [٢٩]: فَعَاطَى بِيَدِهِ فَعَقَرَهَا. ﴿الْمُحْتَظِرِ﴾ [٣١]: كَحِظَارٍ مِّنَ الشَّجَرِ مُحْتَرِقٍ. ﴿وَازْدُجِرَ﴾ [٩]: اُفْتُعِلَ مِنْ زَجَرْتُ. ﴿كُفِرَ﴾ [١٤]: فَعَلْنَا بِهِ وَبِهِمْ مَا فَعَلْنَا جَزَاءً لِمَا صُنِعَ بِنُوحٍ وَأَصْحَابِهِ. ﴿مُسْتَقِرٌّ﴾ [٣، ٣٨]: عَذَابٌ حَقٌّ. يُقَالُ: اَلْأَشِرُ: اَلْمَرَحُ وَالتَّجَبُّرُ.

امام مجاہد نے کہا: مُسْتَمِرٌّ کے معنی ہیں: جانے والا، ختم ہونے والا۔ مُزْدَجَرٌ: بے انتہا دھمکانے اور جھڑکنے والا، انتہا درجے کی تنبیہ کرنے والا۔ وَازْدُجِرَ: اس کا جنون دراز ہو گیا۔ وَدُسُرٍ: اطراف کشتی۔ لِمَنْ كَانَ كُفِرَ: بدلہ تھا اللہ کی طرف سے اس شخص کا جس کی بے قدری کی گئی۔ مُحْتَضَرٌ: باری والے سب پانی پر حاضر ہوتے۔ حضرت ابن جبیر نے کہا: مُهْطِعِيْنَ: سر جھکائے تیزی سے دوڑنے والے۔ اَلْخَبَبُ کے معنی ہیں: تیز۔ ان کے علاوہ نے کہا: فَتَعَاطَىٰ: اس (اونٹنی) کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا اور مار ڈالا۔ اَلْمُحْتَظِرِ: لکڑیوں کی جلی ہوئی باڑ۔ وَازْدُجِرَ، زَجَرْتُ سے باب افتعال ہے (تائے افتعال کو دال سے بدل دیا) كُفِرَ: ہم نے ان کے ساتھ جو کچھ بھی کیا وہ بدلہ تھا اس مذاق کا جو نوح (علیہ السلام) اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ کیا گیا۔ مُسْتَقِرٌّ: دائمی عذاب۔ کہا جاتا ہے: اَلْأَشِرُ کے معنی ہیں: اترانا، غرور کرنا، یعنی شیخی بگھارنے والا، خود پسند، متکبر۔

(١) بَابٌ: ﴿وَانشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا﴾ [١، ٢]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور چاند پھٹ گیا اور اگر وہ کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں'' کا بیان

٤٨٦٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ

[4864] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک ہی میں

أَبِي مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِرْقَتَيْنِ: فِرْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ، وَفِرْقَةٌ دُونَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِشْهَدُوا». [راجع: ٣٦٣٦]

چاند دوٹکڑے ہو گیا تھا: ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور دوسرا اس کے پیچھے چلا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے (اس موقع پر) فرمایا: ''گواہ رہو۔''

٤٨٦٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ، فَقَالَ لَنَا: «اِشْهَدُوا، اِشْهَدُوا». [راجع: ٣٦٣٦]

[4865] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: چاند پھٹ گیا، جبکہ (اس وقت) ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، چنانچہ اس کے دو ٹکڑے ہو گئے تو آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''گواہ رہنا، گواہ رہنا۔''

٤٨٦٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنِي بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٦٣٨]

[4866] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔

٤٨٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ. [راجع: ٣٦٣٧]

[4867] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اہل مکہ نے آپ ﷺ سے کوئی نشانی دکھانے کی فرمائش کی تو آپ ﷺ نے انھیں چاند کے دو ٹکڑے ہو جانے کا معجزہ دکھایا۔

٤٨٦٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ. [راجع: ٣٦٣٧]

[4868] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے کہ چاند دو ٹکڑوں میں بٹ گیا تھا۔

(٢) بَابٌ: ﴿تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَن كَانَ كُفِرَ﴾ [١٤]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''وہ ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی تھی اس شخص کے بدلے کی خاطر جس کا انکار کیا گیا تھا'' کا بیان

قَالَ قَتَادَةُ: أَبْقَى اللهُ سَفِينَةَ نُوحٍ حَتَّى أَدْرَكَهَا أَوَائِلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ.

حضرت قتادہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو باقی رکھا یہاں تک کہ اس امت کے پہلے بزرگوں نے اسے دیکھا۔

٤٨٦٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ: ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾. [راجع: ٣٣٤١]

[4869] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھا کرتے تھے۔

[بَابٌ]: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا ٱلْقُرْءَانَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ [١٧]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنا دیا ہے تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟'' کا بیان

قَالَ مُجَاهِدٌ: يَسَّرْنَا: هَوَّنَّا قِرَاءَتَهُ.

حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ يَسَّرْنَا کے معنی ہیں: ہم نے اس کی قراءت کو آسان کر دیا ہے۔

٤٨٧٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ: ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾. [راجع: ٣٣٤١]

[4870] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھا کرتے تھے۔

[بَابٌ]: ﴿أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ﴾ [٢٠، ٢١]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ''(جیسے وہ) جڑ سے اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہوں، پھر (دیکھو) کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرانا'' کا بیان

وضاحت: اس آیت کا سیاق اس طرح ہے کہ ہم نے قوم عاد پر ایک نحوست کے دن مسلسل سخت طوفانی ہوا بھیج دی جو لوگوں کو اٹھا اٹھا کر اس طرح پھینک رہی تھی گویا وہ جڑ سے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہوں۔

٤٨٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ: فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ أَوْ مُذَّكِرٍ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ

[4871] حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے، انھوں نے ایک شخص کو اسود سے پوچھتے ہوئے سنا کہ سورۂ قمر میں آیت فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ہے یا مُذَّكِرٍ ہے؟ انھوں نے کہا: میں

يَقْرَؤُهَا: ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ قَالَ: وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَؤُهَا ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ دَالًا. [راجع: ٣٣٤١]

نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھتے تھے۔ انھوں نے بتایا کہ میں نے نبی ﷺ کو فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھتے سنا ہے۔

(٣) بَابٌ: ﴿فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ [٣١، ٣٢]

باب: 3- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”تو وہ باڑ لگانے والے کی روندی اور کچلی ہوئی باڑ کی طرح ہو گئے، اور بلاشبہ یقیناً ہم نے نصیحت کے لیے قرآن کو آسان بنا دیا ہے تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟“ کا بیان

٤٨٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَرَأَ: ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ الْآيَةَ. [راجع: ٣٣٤١]

[4872] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھا تھا۔

(٤) [بَابٌ]: ﴿وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ﴾ [٣٨، ٣٩]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”اور بلاشبہ یقیناً صبح سویرے ہی ان پر ایک دائمی عذاب نے حملہ کر دیا سو تم چکھو میرا عذاب اور میرا ڈرانا“ کا بیان

٤٨٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ: ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾. [راجع: ٣٣٤١]

[4873] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھا تھا۔

فائدہ: یہ الفاظ ہر قوم کی سرگزشت کے بعد ٹیپ کے بند کی طرح بار بار آتے ہیں۔ یاد رہے کہ لفظ ذکر ان مقامات پر بڑے وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے، یعنی تعلیم و تذکیر، تنبیہ و نصیحت، حصول عبرت اور اتمام حجت سب اس کے مفہوم میں شامل ہیں۔ موقع و محل کے اعتبار سے اس آیت کا یہ مفہوم ہے کہ ہمارے پیغمبر تمھیں جس عذاب سے ڈرا رہے ہیں وہ ایک اٹل حقیقت ہے، زمین کا چپہ چپہ اس کی صداقت پر گواہ ہے لیکن تم لوگ غفلت میں پڑے ہو۔ جب اس عذاب کی نشانی دیکھ لو گے تب مانو گے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم و تذکیر کے لیے یہ قرآن اتارا ہے جو تمھارے لیے ایک ضابطۂ حیات اور اس کے جملہ لوازمات سے آراستہ ہے۔ آخر تم اس عظیم نعمت سے فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے؟ عذاب کے تازیانے کے لیے کیوں بے قرار ہو؟ واللہ

المستعان.

[بَابٌ]: ﴿وَلَقَدْ أَهْلَكْنَآ أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ [٥١]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور بلاشبہ یقیناً ہم تمھارے جیسی بہت سی اقوام کو ہلاک کر چکے ہیں، تو کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟'' کا بیان

٤٨٧٤ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ (فَهَلْ مِن مُّذْكِرٍ) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾». [راجع: ٣٣٤١]

[4874] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے سامنے فَهَلْ مِنْ مُّذْكِرٍ پڑھا تو آپ نے فرمایا: ''فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھو۔''

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ﴾ الْآيَةَ [٤٥]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی'' کا بیان

٤٨٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ [بْنُ عَبْدِاللهِ] بْنِ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ وُهَيْبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ - وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ -: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اَللّٰهُمَّ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ». فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ: حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللهِ! أَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ، وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: «﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ﴾». [راجع: ٢٩١٥]

[4875] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: بدر کے دن رسول اللہ ﷺ ایک خیمے میں تھے۔ آپ نے یوں دعا فرمائی: ''اے اللہ! میں تجھے تیرے عہد اور تیرے وعدے کی قسم دیتا ہوں، یا اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد کوئی تیری عبادت کرنے والا نہیں رہے گا۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ تھام لیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! اب بس کیجیے! آپ نے اپنے رب سے التجا کرنے میں حد کر دی ہے۔ آپ اس دن زرہ پہن کر چل پھر رہے تھے۔ جب آپ (خیمے سے) باہر نکلے تو یہ آیت پڑھ رہے تھے: ''عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔''

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿بَلِ ٱلسَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَٱلسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ﴾ [٤٦]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ”بلکہ قیامت ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت بہت بڑی آفت اور انتہائی کڑوی ہے“ کا بیان

يَعْنِي: مِنَ الْمَرَارَةِ.

أَمَرّ کا لفظ مَرَارَة سے ہے جس کے معنی تلخی کے ہیں۔

٤٨٧٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ قَالَ: إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: لَقَدْ أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ بِمَكَّةَ، وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ: ﴿بَلِ ٱلسَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَٱلسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ﴾. [انظر: ٤٩٩٣]

[4876] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ”بلکہ قیامت ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت بہت بڑی آفت اور انتہائی تلخ چیز ہے۔“ تو حضرت محمد ﷺ مکہ مکرمہ میں تھے جبکہ میں اس وقت بچی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔

٤٨٧٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ - وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ -: «أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اَللّٰهُمَّ، إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا»، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ وَقَالَ: حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ، وَهُوَ فِي الدِّرْعِ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: «﴿سَيُهْزَمُ ٱلْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ ٱلدُّبُرَ ۝ بَلِ ٱلسَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَٱلسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ﴾». [راجع: ٢٩١٥]

[4877] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بدر کے دن ایک خیمے میں تھے۔ آپ نے بایں الفاظ دعا کی: ”اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں، اے اللہ! اگر تو چاہے (تو مسلمانوں کو فنا کر دے) تو آج کے بعد پھر کبھی تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔“ اس پر حضرت ابوبکر ؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اپنے رب سے خوب گریہ وزاری سے دعا کر چکے ہیں، اب بس کیجیے۔ اس وقت آپ ﷺ زرہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ باہر تشریف لائے تو آپ کی زبان پر یہ آیت تھی: ”عنقریب اس جماعت کو شکست دی جائے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے گی، بلکہ قیامت ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت بہت بڑی آفت اور انتہائی کڑوی چیز ہے۔“

(٥٥) سُورَةُ الرَّحْمٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 55-تفسیر سورۃ الرحمٰن

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿بِحُسْبَانٍ﴾ [٥] كَحُسْبَانِ الرَّحٰى. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ﴾ [٩] يُرِيدُ لِسَانَ الْمِيزَانِ. وَالْعَصْفُ: بَقْلُ الزَّرْعِ إِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَذٰلِكَ الْعَصْفُ؛ وَالرَّيْحَانُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ: الرِّزْقُ. ﴿وَالرَّيْحَانُ﴾ [١٢] رِزْقُهُ، وَالْحَبُّ الَّذِي يُؤْكَلُ مِنْهُ؛ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَالْعَصْفُ، يُرِيدُ: الْمَأْكُولَ مِنَ الْحَبِّ. ﴿وَالرَّيْحَانُ﴾: النَّضِيجُ الَّذِي لَمْ يُؤْكَلْ، وَقَالَ غَيْرُهُ: الْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ؛ وَقَالَ الضَّحَّاكُ: الْعَصْفُ: التِّبْنُ؛ وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ: الْعَصْفُ: أَوَّلُ مَا يَنْبُتُ، تُسَمِّيهِ النَّبَطُ هَبُورًا؛ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ، ﴿وَالرَّيْحَانُ﴾: الرِّزْقُ. وَالْمَارِجُ: اللَّهَبُ الْأَصْفَرُ وَالْأَخْضَرُ الَّذِي يَعْلُو النَّارَ إِذَا أُوقِدَتْ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ مُجَاهِدٍ: ﴿رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ﴾ [١٧]: لِلشَّمْسِ فِي الشِّتَاءِ مَشْرِقٌ، وَمَشْرِقٌ فِي الصَّيْفِ. ﴿وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ﴾: مَغْرِبُهَا فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ. ﴿لَا يَبْغِيَانِ﴾ [٢٠]: لَا يَخْتَلِطَانِ. ﴿الْمُنْشَآتُ﴾ [٢٤]: مَا رُفِعَ قِلْعُهُ مِنَ السُّفُنِ، فَأَمَّا مَا لَمْ يُرْفَعْ قِلْعُهُ فَلَيْسَ بِمُنْشَآتٍ.

امام مجاہد نے کہا: بِحُسْبَانٍ، یعنی سورج اور چاند دونوں چکی کی طرح گھوم رہے ہیں۔ ان کے علاوہ نے کہا: وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ کے معنی ہیں: ترازو کی ڈنڈی سیدھی رکھو۔ اور الْعَصْف: کھیتی کی وہ پیداوار جسے پکنے سے پہلے کاٹ لیا جائے۔ عربی زبان میں الرَّيْحَانُ کے معنی ہیں: روزی اور وہ دانے جو کھائے جاتے ہیں، جیسے گیہوں اور چاول وغیرہ۔ بعض نے کہا ہے: عصف سے مراد وہ دانے جن کو لوگ کھاتے ہیں اور ریحان سے مراد وہ پختہ غلہ جسے کچا استعمال نہیں کیا جاتا۔ دوسروں نے کہا ہے: عصف کے معنی ہیں: گیہوں کے پتے۔ امام ضحاک نے کہا: عصف خشک بھوسے کو کہتے ہیں۔ حضرت ابو مالک نے کہا کہ عصف سے مراد کھیتی کا وہ سبزہ جو پہلے پہل اگتا ہے جسے کسان لوگ ہبور کہتے ہیں۔ امام مجاہد نے کہا: عصف کے معنی ہیں: گندم کے پتے اور ریحان کے معنی ہیں: روزی۔ الْمَارِج سے مراد آگ کے وہ زرد اور سبز شعلے ہیں جو آگ سے اس وقت نکلتے ہیں جب اسے جلایا جاتا ہے۔ بعض اہل علم نے امام مجاہد سے نقل کیا ہے کہ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ سے مراد سردی اور گرمی کی مشرق اور رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ سے مراد سردی اور گرمی کی مغرب ہے۔ لَا يَبْغِيَانِ کے معنی ہیں: دونوں آپس میں ملتے نہیں۔ الْمُنْشَئٰتُ سے مراد وہ کشتیاں جن کا بادبان اوپر اٹھایا گیا ہو۔ اور جن کشتیوں کا بادبان اوپر نہ اٹھایا گیا ہو انھیں مُنْشَئٰت نہیں کہتے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿كَالْفَخَّارِ﴾ [١٤] كَمَا

امام مجاہد نے کہا: كَالْفَخَّارِ: جیسے ٹھیکرے بنائے جاتے

يُصْنَعُ الْفَخَّارُ. اَلشُّوَاظُ: لَهَبٌ مِنْ نَّارٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَنُحَاسٌ﴾ [٣٥]: اَلنُّحَاسُ: اَلصُّفْرُ يُصَبُّ عَلٰى رُؤُوسِهِمْ، يُعَذَّبُونَ بِهِ. ﴿خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ﴾ [٤٦]: يَهُمُّ بِالْمَعْصِيَةِ فَيَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَيَتْرُكُهَا. ﴿مُدْهَآمَّتَانِ﴾ [٦٤]: سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ. ﴿صَلْصَـٰلٍ﴾ [١٤]: طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ، وَيُقَالُ: مُنْتِنٌ، يُرِيدُونَ بِهِ: صَلَّ؛ يُقَالُ: صَلْصَالٌ، كَمَا يُقَالُ: صَرَّ الْبَابُ - عِنْدَ الْإِغْلَاقِ - وَصَرْصَرَ، مِثْلُ: كَبْكَبْتُهُ، يَعْنِي: كَبَبْتُهُ. ﴿فِيهِمَا فَـٰكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ﴾ [٦٨]: قَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ الرُّمَّانُ وَالنَّخْلُ بِالْفَاكِهَةِ، وَأَمَّا الْعَرَبُ فَإِنَّهَا تَعُدُّهُمَا فَاكِهَةً كَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿حَـٰفِظُوا عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ﴾ [البقرة: ٢٣٨] فَأَمَرَهُمْ بِالْمُحَافَظَةِ عَلٰى كُلِّ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ أَعَادَ الْعَصْرَ تَشْدِيدًا لَهَا كَمَا أُعِيدَ النَّخْلُ وَالرُّمَّانُ؛ وَمِثْلُهَا: ﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يَسْجُدُ لَهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ﴾ ثُمَّ قَالَ: ﴿وَكَثِيرٌ مِّنَ ٱلنَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ ٱلْعَذَابُ﴾ [الحج: ١٨] وَقَدْ ذَكَرَهُمْ فِي أَوَّلِ قَوْلِهِ: ﴿مَن فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ﴾.

ہیں۔ اَلشُّوَاظُ سے مراد آگ کا وہ شعلہ جس میں دھواں نہ ہو۔ امام مجاہد نے کہا: وَنُحَاسٌ سے مراد وہ پیتل جو پگھلا کر دوزخیوں کے سروں پر ڈالا جائے گا، ان کو اس سے سزا دی جائے گی۔ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص گناہ کا ارادہ کرے، پھر اپنے اللہ عزوجل کو یاد کر کے اس سے باز آ جائے۔ مُدْهَآمَّتَانِ کے معنی ہیں: زیادہ شادابی کی وجہ سے سیاہ نظر آنے والے ہیں۔ صَلْصَالٍ: وہ گارا جس میں ریت ملائی جائے تو وہ ٹھیکری کی طرح کھنکھنانے لگے۔ بعض اہل علم نے کہا: صلصال سے مراد بدبودار کیچڑ ہے۔ صَلَّ کے معنی بدبودار کے ہیں، یعنی صل اور صَلْصَال کے معنی ہیں: سڑ جانا، جیسے صر الباب دروازہ بند کرنے کی آواز کو کہتے ہیں اور صَرْصَرْ کے معنی بھی یہی ہیں جیسے کَبْكَبْتُهٗ اور کَبَبْتُهٗ کے معنی ایک ہیں۔ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ: بعض اہل علم نے کہا ہے: کھجور اور انار فاکھہ میں سے نہیں ہیں لیکن عرب لوگ انھیں فاکھہ میں شمار کرتے ہیں جیسا کہ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى میں ہے۔ اس میں پہلے تمام نمازوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے، جس میں صلاۃ وسطیٰ بھی شامل ہے، پھر صلاۃ وسطیٰ کو تاکید کے لیے دوبارہ بیان کیا گیا ہے، اسی طرح نخل اور رمان کو دوبارہ بیان کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح قرآن میں ہے: ﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ﴾ پھر فرمایا: ﴿وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ﴾ حالانکہ ان کا ذکر ﴿مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ﴾ میں آ گیا تھا۔

وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿أَفْنَانٍ﴾ [٤٨]: أَغْصَانٍ. ﴿وَجَنَى ٱلْجَنَّتَيْنِ دَانٍ﴾ [٥٤]: مَا يُجْتَنٰى قَرِيبٌ. وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿فَبِأَيِّ ءَالَآءِ﴾ [١٣]: نِعَمِهِ. وَقَالَ

امام مجاہد کے علاوہ نے کہا: اَفْنَانٍ سے مراد شاخیں ہیں۔ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ کا مطلب ہے کہ دونوں باغوں کے پھل جو توڑے جائیں گے وہ بہت قریب ہوں گے۔ امام

قَتَادَةُ: ﴿رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾: يَعْنِي الْجِنَّ وَالْإِنْسَ. وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: ﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ [٢٩]: يَغْفِرُ ذَنْبًا وَيَكْشِفُ كَرْبًا، وَيَرْفَعُ قَوْمًا وَيَضَعُ آخَرِينَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿بَرْزَخٌ﴾ [٢٠]: حَاجِزٌ. اَلْأَنَامُ: اَلْخَلْقُ. ﴿نَضَّاخَتَانِ﴾ [٦٦]: فَيَّاضَتَانِ. ﴿ذُو الْجَلَالِ﴾ [٧٨]: اَلْعَظَمَةِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿مَارِجٍ﴾ [١٥]: خَالِصٍ مِنَ النَّارِ، يُقَالُ: مَرَجَ الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ: إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُو بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ؛ مَرَجَ أَمْرُ النَّاسِ. ﴿مَرِيجٍ﴾ [ق: ٥]: مُلْتَبِسٌ. ﴿مَرَجَ﴾ [١٩]: اِخْتَلَطَ، مِنْ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ: تَرَكْتَهَا. ﴿سَنَفْرُغُ لَكُمْ﴾ [٣١]: سَنُحَاسِبُكُمْ، لَا يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ مَعْرُوفٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ، يُقَالُ: لَأَتَفَرَّغَنَّ لَكَ، وَمَا بِهِ شُغْلٌ، يَقُولُ: لَآخُذَنَّكَ عَلَى غِرَّتِكَ.

حسن بصری نے فرمایا: فَبِاَیِّ اٰلَآ میں آلاء سے مراد نعمتیں ہیں۔ حضرت قتادہ نے فرمایا: رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ میں خطاب جن وانس سے ہے۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ: وہ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں رہتا ہے، یعنی کسی کا گناہ معاف کرتا ہے، کسی کی تکلیف دور کرتا ہے، کسی قوم کو ترقی دیتا ہے تو کسی قوم کو ذلت کی گھاٹی میں پھینک دیتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بَرْزَخٌ کے معنی ہیں: آڑ اور روک۔ الْاَنَام کے معنی ہیں: مخلوق۔ نَضَّاخَتَانِ سے مراد یہ ہے کہ اہل جنت پر وہ دونوں باغ خیر وبرکت برسانے والے ہوں گے۔ ذِی الْجَلٰلِ کے معنی ہیں: عزت و بزرگی والا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسروں نے کہا: مَارِجٍ سے مراد خالص آگ جس میں دھواں نہ ہو۔ اہل عرب کہتے ہیں: مَرَجَ الْاَمِیْرُ رَعِیَّتَهٗ، حاکم نے اپنی رعایا کو آزاد چھوڑ دیا، یعنی وہ ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی کرتے ہیں، نیز مَرَجَ اَمْرُ النَّاسِ: لوگوں کا معاملہ گڑ بڑ ہو گیا۔ (یعنی مرج کے معنی متعدد آتے ہیں۔) مَرِیْجٍ کے معنی ہیں: گڈمڈ، باہم ملا ہوا۔ مَرَجَ کے معنی ہیں: دونوں (دریا) مل گئے، یہ لفظ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں: تو نے اپنا جانور چھوڑ دیا ہے۔ سَنَفْرُغُ لَکُمْ ہم عنقریب تمھارا حساب لیں گے۔ یہاں فراغت اپنے حقیقی معنی میں نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز دوسری چیز سے غافل نہیں کر سکتی۔ عربی زبان میں یہ محاورہ مشہور ہے: لَا تَفَرَّغَنَّ لَكَ: میں تیرے لیے فارغ ہوں گا، حالانکہ اسے کوئی مشغولیت نہیں ہوتی۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں تیری غفلت پر اچانک تجھے پکڑوں گا۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَمِن دُونِهِمَا جَنَّتَانِ﴾ [٦٢]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”ان دو (باغوں) کے علاوہ اور دو باغ ہیں“ کا بیان

٤٨٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ، عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ». [انظر: ٤٨٨٠، ٧٤٤٤]

[4878] حضرت عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو باغ چاندی کے ہیں۔ ان دونوں کے برتن اور ان کا دیگر ساز و سامان چاندی کا ہوگا۔ اور دوسرے دو باغ سونے کے ہیں۔ ان کے برتن اور دیگر ساز و سامان بھی سونے کا ہوگا۔ اور جنت عدن میں اہل جنت اور ان کے رب کے دیدار میں کوئی چیز حائل نہیں ہوگی، ہاں! رب کبریاء کے چہرے پر کبریائی کی چادر ضرور ہوگی۔''

(٢) بَابٌ: ﴿حُورٌ مَّقْصُورَٰتٌ فِى ٱلْخِيَامِ﴾ [٧٢]

باب:2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''حوریں خیموں میں محفوظ ہوں گی'' کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿حُورٌ﴾: سُودُ الْحَدَقِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مَّقْصُورَٰتٌ﴾: مَحْبُوسَاتٌ، قَصَرْنَ طَرْفَهُنَّ وَأَنْفُسَهُنَّ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ. ﴿قَٰصِرَٰتُ﴾ [٥٦]: لَا يَبْغِينَ غَيْرَ أَزْوَاجِهِنَّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حور کے معنی ہیں: سیاہ پتلی والی۔ امام مجاہد نے کہا: مَقْصُورَاتٌ کے معنی ہیں: ان کی نگاہ اور ذات اپنے شوہروں پر رکی ہوئی ہوگی۔ قاصرات کے معنی ہیں: وہ اپنے خاوندوں کے علاوہ کسی دوسرے کی خواہش مند نہیں ہوں گی۔

٤٨٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ، عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ، يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ». [راجع: ٣٢٤٣]

[4879] حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ (ابوموسیٰ اشعری) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک خولدار موتی کا خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی۔ اس کے ہر کونے میں اہل جنت کے اہل خانہ ہوں گے وہ دوسروں کو نہیں دیکھیں گے۔ اہل جنت، ان کے پاس جائیں گے۔''

٤٨٨٠ - «وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ كَذَا آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ

[4880] ''اس میں دو باغ ہیں: ان کے برتن اور ان کے علاوہ جو کچھ ان میں ہے سب چاندی کا ہے۔ ان کے

الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ». [راجع: ٤٨٧٨]

علاوہ اور دو باغ ہیں: ان دونوں کے برتن اور ان کے علاوہ جو کچھ ان میں ہو گا وہ سب سونے کا ہے۔ وہاں سدا بہار جنت میں اہل جنت اور ان کے رب کے دیدار کے درمیان صرف کبریائی کی چادر ہے جو اس کے چہرے پر ہے۔''

فائدہ: اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل جنت اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں کر پائیں گے کیونکہ اس کے چہرے پر کبریائی کی چادر ہو گی لیکن دیگر احادیث سے اہل جنت کے لیے دیدار باری تعالیٰ کی صراحت آئی ہے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ اہل جنت، جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمھیں کسی چیز کی ضرورت ہے تو میں تمھیں مزید عطا فرماؤں؟ وہ عرض کریں گے: کیا تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں کر دیے؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا؟ کیا تو نے ہمیں جہنم کی آگ سے نہیں بچا لیا؟ فرمایا: پھر حجاب اٹھا دیا جائے گا تو وہ اللہ کے چہرے کا دیدار کریں گے۔ انھیں جنت میں جو کچھ عطا کیا گیا ہو گا، ان میں سے اپنے رب کا دیدار انہیں سب سے زیادہ محبوب ہو گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ان لوگوں کے لیے جنھوں نے اچھے اعمال کیے اچھا ثواب ہے اور اس کے علاوہ بھی ہو گا۔''[1]

(٥٦) سُورَةُ الْوَاقِعَةِ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — 56- تفسیر سورۂ واقعہ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿رُجَّتِ﴾ [٤]: زُلْزِلَتْ. ﴿وَبُسَّتِ﴾ [٥]: فُتَّتْ، وَلُتَّتْ كَمَا يُلَتُّ السَّوِيقُ. اَلْمَخْضُودُ: لَا شَوْكَ لَهُ. ﴿مَنضُودٍ﴾ [٢٩]: اَلْمَوْزُ، وَالْعُرُبُ: اَلْمُحَبَّبَاتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ. ﴿ثُلَّةٌ﴾ [٣٩، ٤٠]: أُمَّةٌ. ﴿يَحْمُومٍ﴾ [٤٣]: دُخَانٌ أَسْوَدَ. ﴿يُصِرُّونَ﴾ [٤٦]: يُدِيمُونَ. ﴿الْهِيمِ﴾ [٥٥]: اَلْإِبِلُ الظِّمَاءُ. ﴿لَمُغْرَمُونَ﴾ [٦٦]: لَمُلْزَمُونَ. رَوْحٌ: جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ. ﴿وَرَيْحَانٌ﴾ [٨٩]: اَلرِّزْقُ. ﴿وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ [٦١]: أَيْ فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿تَفَكَّهُونَ﴾ [٦٥]: تَعْجَبُونَ. ﴿عُرُبًا﴾

امام مجاہد نے کہا: رُجَّتِ کے معنی ہیں: جنبش دی جائے گی، یعنی ہلائی جائے گی۔ وَبُسَّتِ کے معنی ہیں: (اور پہاڑ) ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے اور انھیں اس طرح پیس کر باریک کر دیا جائے گا جیسا کہ ستو پیس کر باریک کیے جاتے ہیں۔ اَلْمَخْضُوْدُ سے مراد وہ بیری کے درخت ہیں جو بے خار ہوں گے، جن کے کانٹے نہیں ہوں گے۔ مَنْضُوْدٍ سے مراد کیلے ہیں (جو تہ بہ تہ رکھے ہوں گے)۔ اَلْعُرُبُ سے مراد خاوندوں کی پیاری بیویاں اور محبوبائیں، یعنی ناز و ادا میں اپنے شوہر کی محبوبہ اور فراست میں اس کی مزاج شناس ہو۔ ثُلَّةٌ کے معنی ہیں: بڑا گروہ۔ يَحْمُوْمٍ کے معنی ہیں: سیاہ دھواں۔ يُصِرُّوْنَ: وہ گناہ ہمیشہ اصرار کے ساتھ کرتے ہیں۔

1 صحيح مسلم، الإيمان، حديث: 449 (181).

[٣٧]: مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوبٌ مِثْلُ: صَبُورٍ وَصُبُرٍ، يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ: اَلْعَرِبَةَ، وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ: اَلْغَنِجَةَ، وَأَهْلُ الْعِرَاقِ: اَلشَّكِلَةَ، وَقَالَ فِي: ﴿خَافِضَةٌ﴾ [٣]: لِقَوْمٍ إِلَى النَّارِ، وَ﴿رَافِعَةٌ﴾: إِلَى الْجَنَّةِ. ﴿مَوْضُونَةٍ﴾ [١٥]: مَنْسُوجَةٍ؛ وَمِنْهُ: وَضِينُ النَّاقَةِ. وَالْكُوبُ: لَا آذَانَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ. وَالْأَبَارِيقُ: ذَوَاتُ الْآذَانِ وَالْعُرَى. ﴿مَسْكُوبٍ﴾ [٣١]: جَارٍ. ﴿وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ﴾ [٣٤]: بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ. ﴿مُتْرَفِينَ﴾ [٤٥]: مُتَمَتِّعِينَ. ﴿مَدِينِينَ﴾ [٨٦]: مُحَاسَبِيْنَ ﴿مَا تُمْنُونَ﴾ [٥٨]: هِيَ النُّطْفَةُ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ. ﴿لِلْمُقْوِينَ﴾ [٧٣]: لِلْمُسَافِرِينَ؛ وَالْقِيُّ: اَلْقَفْرُ. ﴿بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ﴾ [٧٥]: بِمُحْكَمِ الْقُرْآنِ، وَيُقَالُ: بِمَسْقِطِ النُّجُومِ: إِذَا سَقَطْنَ؛ وَمَوَاقِعُ وَمَوْقِعٌ وَاحِدٌ. ﴿مُدْهِنُونَ﴾ [٨١]: مُكَذِّبُونَ؛ مِثْلُ: ﴿لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ﴾ [القلم: ٩]. ﴿فَسَلَامٌ لَكَ﴾ [٩١]: أَيْ: مُسَلَّمٌ لَكَ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ، وَأُلْغِيَتْ إِنَّ وَهُوَ مَعْنَاهَا؛ كَمَا تَقُولُ: أَنْتَ مُصَدَّقٌ، مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ، إِذَا كَانَ قَدْ قَالَ: إِنِّي مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ، وَقَدْ يَكُونُ كَالدُّعَاءِ لَهُ كَقَوْلِكَ: فَسَقْيًا مِنَ الرِّجَالِ. إِنْ رَفَعْتَ - السَّلَامُ - فَهُوَ مِنَ الدُّعَاءِ. ﴿تُورُونَ﴾ [٧١]: تَسْتَخْرِجُونَ، أَوْرَيْتُ: أَوْقَدْتُ. ﴿لَغْوًا﴾ [٢٥]: بَاطِلًا. ﴿تَأْثِيمًا﴾: كَذِبًا.

اَلْهِيْمِ کے معنی ہیں: پیاسے اونٹ جو پانی سے سیراب نہ ہوں۔ لَمُغْرَمُوْنَ کے معنی ہیں: ہم پر چٹی پڑی ہے۔ رَوْحٌ کے معنی ہیں: جنت اور آرام۔ وَرَيْحَانٌ سے مراد روزی اور رزق ہے۔ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کے معنی ہیں: ہم جس صورت میں چاہیں تمھیں پیدا کردیں۔ مجاہد کے علاوہ نے کہا: تَفَكَّهُوْنَ کے معنی ہیں: تم تعجب کرتے رہ جاؤ۔ عُرُبًا را کے ضمہ کے ساتھ جو پڑھنے میں ذرا مشکل ہے۔ اس کا واحد عَرُوبٌ ہے، جیسے صَبُورٍ کی جمع صُبُر آتی ہے۔ عروب کے معنی ہیں: خوبصورت محبوبہ۔ اہل مکہ اسے عَرِبَه، اہل مدینہ اسے غَنِجَه اور اہل عراق اسے شَكِلَه کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ نے خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ کے متعلق کہا ہے کہ وہ (قیامت) کچھ لوگوں کو ذلیل کرکے جہنم کی طرف دھکیل دے گی اور کچھ کو اعزاز کے ساتھ جنت کی طرف روانہ کردے گی۔ مَوْضُوْنَةٍ: سونے کے تاروں سے بُنے ہوئے۔ وَضِيْنُ النَّاقَةِ بھی اسی سے ماخوذ ہے جس کے معنی اونٹنی کا زیر بند ہیں۔ اَلْكُوبُ جس کی جمع اَكْوَاب ہے اس آبخورے کو کہتے ہیں جس کی نہ ٹونٹی ہو اور نہ اس کا دستہ ہو، جبکہ اَلْاَبَارِيْقُ: پانی پینے کے وہ برتن جن کی ٹونٹی اور دستہ ہو۔ مَسْكُوْبٍ کے معنی ہیں: بہتا ہوا پانی۔ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ کے معنی ہیں: اوپر تلے بچھائے گئے بستر تاکہ وہ نرم اور دبیز ہو جائیں۔ مُتْرَفِيْنَ کے معنی ہیں: آسودہ حال اور آرام پرور لوگ، یعنی مزے سے زندگی گزارنے والے۔ مَدِيْنِيْنَ کے معنی ہیں: محاسبہ کیے گئے، کسی کے محکوم۔ مَاتُمْنُوْنَ کے معنی ہیں: وہ نطفہ جو تم عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو۔ لِلْمُقْوِيْنَ: مسافروں (کے فائدے) کے لیے۔ یہ لفظ قِيّ سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں: بے آب و گیاہ میدان۔ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ سے مراد قرآن کریم کی محکم آیات ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس

سے مراد ستاروں کے غروب ہونے کی جگہ ہے۔ مَوَاقِع (جمع) اور مَوْقِع (مفرد) مضاف ہونے کی صورت میں دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ مُدْهِنُوْنَ کے معنی ہیں: تم جھٹلانے والے ہو جیسا کہ اس آیت میں ہے: لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ: یہ لوگ چاہتے ہیں کہ آپ ڈھیلے پڑ جاؤ تو یہ بھی ڈھیلے ہو جائیں گے۔ فَسَلْمٌ لَّكَ کے معنی ہیں: تیرے لیے یہ بات تسلیم کر لی گئی ہے کہ تو اصحاب الیمین سے ہے۔ اس میں لفظ اِنَّ حذف کر کے اس کے معنی قائم رکھے گئے ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص کہے: میں اب تھوڑی دیر میں سفر کرنے والا ہوں تو تو اس سے کہے: اَنْتَ مُصَدَّقٌ مسافر عن قليلَ یہاں بھی اِنَّ کا لفظ محذوف ہے۔ کبھی سلام کا لفظ بطور دعا بھی استعمال ہوتا ہے اگر مرفوع ہو جیسا کہ فَسَقْيًا مِّنَ الرِّجَالِ نصب کے ساتھ ہو تو دعا کے معنی میں آتا ہے، لوگوں کو پانی ملے، یعنی اللہ تمھیں سیراب کرے۔ تُوْرُوْنَ، یعنی تم نکالتے ہو۔ یہ لفظ أَوْرَيْتُ سے ماخوذ ہے، یعنی میں نے سلگایا۔ لَغْوًا کے معنی ہیں: باطل اور جھوٹ۔ تَأْثِيْمًا کے معنی ہیں: جھوٹ۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ﴾ [٣٠]

باب: 1 - ارشاد باری تعالیٰ: ''اور لمبے لمبے سائے'' کا بیان

٤٨٨١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً، يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ، لَا يَقْطَعُهَا، وَاقْرَؤُا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ﴾». [راجع: ٣٢٥٢]

[4881] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ تک اس حدیث کو پہنچاتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جنت میں ایک اتنا بڑا درخت ہے جس کے سائے میں اگر سوار سو برس تک چلتا رہے تو بھی اس کا سایہ ختم نہ ہو گا۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ﴾ اور لمبے لمبے سائے۔''

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ بہترین عمدہ، تیار شدہ تیز رفتار گھوڑا بھی سو سال تک اسے طے نہیں کر سکے گا۔[1]

(٥٧) سُورَةُ الْحَدِيدِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 57- تفسیر سورۂ حدید

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ﴾ [٧]: مُعَمَّرِينَ فِيهِ. ﴿مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ﴾ [٩]: مِنَ الضَّلَالَةِ إِلَى الْهُدَى. ﴿فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ﴾ [٢٥]: جُنَّةٌ وَسِلَاحٌ. ﴿مَوْلَاكُمْ﴾ [١٥]: أَوْلَى بِكُمْ. ﴿لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ﴾ [٢٩]: لِيَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ. يُقَالُ: ﴿وَالظَّاهِرُ﴾ [٣] عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا. ﴿وَالْبَاطِنُ﴾ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا. ﴿انْظُرُونَا﴾ [١٣]: انْتَظِرُونَا.

امام مجاہد نے کہا: جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ کے معنی ہیں: اس نے تمہیں زمین میں آباد کیا۔ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّورِ کے معنی ہیں: گمراہی سے ہدایت کی طرف۔ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ، یعنی لوگ اس لوہے سے ڈھالیں اور ہتھیار بناتے ہیں۔ مَوْلٰكُمْ کے معنی ہیں: (یہ آگ) تمھارے لیے زیادہ سزاوار ہے۔ لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتٰبِ کے معنی ہیں: تاکہ اہل کتاب معلوم کرلیں، یعنی لا زائدہ ہے۔ وَالظَّاهِرُ کے معنی ہیں: ہر چیز پر اس کا ظہور علم کے اعتبار سے ہے۔ وَالْبَاطِنُ کے معنی ہیں: وہ ہر چیز سے مخفی ہے علم کے اعتبار سے، یعنی کسی عقل و خیال کی اس کی ذات تک رسائی نہیں ہے۔ اُنْظُرُونَا کے معنی ہیں: ذرا ہمارا انتظار کرلو۔

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ نے سورۂ حدید کی تفسیر میں کوئی حدیث بیان نہیں کی، صرف چند الفاظ کی تشریح پر اکتفا کیا ہے ممکن ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کے تحت ذکر کی جا سکے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اسلام لانے اور درج ذیل آیات کے ذریعے سے عتاب کرنے میں صرف چار سال کا وقفہ تھا۔ وہ آیت یہ ہے: ”جو لوگ ایمان لاتے ہیں کیا ان کے لیے ایسا وقت نہیں آیا کہ اللہ کے ذکر اور جو حق نازل ہوا ہے، اس سے ان کے دل پسیج جائیں......“[2]

(٥٨) سُورَةُ الْمُجَادَلَةِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 58- تفسیر سورۂ مجادلہ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿يُحَادُّونَ﴾ [٢٠]: يُشَاقُّونَ اللهَ. ﴿كُبِتُوا﴾ [٥]: أُخْزُوا مِنَ الْخِزْيِ.

امام مجاہد نے فرمایا: يُحَادُّونَ کے معنی ہیں: اللہ کی مخالفت کرتے ہیں۔ كُبِتُوا کے معنی أُخْزُوا ہیں جو خِزْيٌ

1 صحیح مسلم، الجنة، حدیث: 7139 (2828)۔ 2 الحدید 16:57، و صحیح مسلم، التفسیر، حدیث: 7139 (7550)

﴿اَسْتَحْوَذَ﴾ [١٩]: غَلَبَ.

سے ماخوذ ہے، یعنی ذلیل ورسوا کیے گئے۔ اِسْتَحْوَذَ کے معنی ہیں: غَلَبَ، یعنی شیطان ان پر غالب آ گیا۔

(٥٩) سُورَةُ الْحَشْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 59- تفسیر سورۂ حشر

﴿الْجَلَاءَ﴾ [٣] اَلْإِخْرَاجَ مِنْ أَرْضٍ إِلٰى أَرْضٍ.

اَلْجَلَاءَ کے معنی ہیں: ایک زمین سے دوسری زمین کی طرف نکالنا جسے جلاوطن کہا جاتا ہے۔

(١) [بَابٌ]:

باب: 1- بلاعنوان

٤٨٨٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبدِ الرَّحِيم: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: سُورَةُ التَّوْبَةِ؟ قَالَ: اَلتَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ: ﴿وَمِنْهُمْ﴾ ﴿وَمِنْهُمْ﴾ حَتّٰى ظَنُّوا أَنَّهَا لَمْ تُبْقِ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا ذُكِرَ فِيهَا. قَالَ: قُلْتُ: سُورَةُ الْأَنْفَالِ؟ قَالَ: نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ. قَالَ: قُلْتُ: سُورَةُ الْحَشْرِ؟ قَالَ: نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ. [راجع: ٤٠٢٩]

[4882] حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ سورۂ توبہ کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: یہ سورۂ توبہ تو رسوا کرنے والی ہے۔ اس سورت میں تو مسلسل یہی نازل ہوتا رہا کہ ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں، ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں حتی کہ لوگوں کو گمان ہوا کہ یہ سورت کسی کا کچھ بھی نہیں چھوڑے گی بلکہ سب کے بھید کھول دے گی۔ میں نے سورۂ انفال کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ یہ جنگ بدر کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ میں نے سورۂ حشر کے متعلق عرض کیا تو انھوں نے فرمایا: یہ یہود کے قبیلۂ بنونضیر کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

٤٨٨٣ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: سُورَةُ الْحَشْرِ؟ قَالَ: قُلْ: سُورَةُ النَّضِيرِ. [راجع: ٤٠٢٩]

[4883] حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سورۂ حشر کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا کہ اس سورت کو سورۃ النضیر کہا کرو۔

فائدہ: سورۂ توبہ میں منافقین کے رسوا کن کردار کو بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مطلب یہ

ہے کہ اس سورت نے تو بہت سارے بدکردار لوگوں کو ذلیل کیا اور ان کی حقیقت حال سے پردہ اٹھایا ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو انتہائی ورع اور تقویٰ کی وجہ سے خیال گزرا کہ شاید یہ سورت اب کسی کو نہیں چھوڑے گی اور سب کے حالات بیان کر دے گی لیکن اس میں تو منافقین اور اللہ کے حکم پر عمل نہ کرنے والوں کا ذکرِ شر کیا گیا ہے۔ اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سورۂ حشر کو حشر کہنا اس لیے اچھا خیال نہیں کیا کہ شاید لوگوں کا ذہن قیامت کی طرف منتقل ہو جائے، حالانکہ حشر سے مراد قیامت کا حشر نہیں بلکہ اس میں بنو نضیر کی جلاوطنی کا ذکر ہے۔ واللّٰہ أعلم

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ﴾ [٥]

نَخْلَةٍ مَا لَمْ تَكُنْ عَجْوَةً أَوْ بَرْنِيَّةً

٤٨٨٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَآئِمَةً عَلَىٰٓ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ ٱللَّهِ وَلِيُخْزِيَ ٱلْفَٰسِقِينَ﴾. [راجع: ٢٣٢٦]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''جو بھی کھجور کا درخت تم نے کاٹ دیا......'' کا بیان

اس آیت کریمہ میں لینة کے معنی نخلة ہیں، یعنی کھجور کا وہ درخت جو عجوہ یا برنی نہ ہو۔

[4884] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کی کھجوروں کے درخت جلا دیے تھے اور کچھ کاٹ ڈالے تھے۔ یہ درخت مقام بُویرہ میں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی: ''جو بھی کھجور کا درخت تم نے کاٹ دیا یا اسے اس کی جڑوں پر قائم رہنے دیا یہ دونوں کام اللہ کے حکم کے مطابق تھے تاکہ اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ذلیل کرے۔''

(٣) بَابٌ: ﴿مَآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ﴾ [٧]

٤٨٨٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ - غَيْرَ مَرَّةٍ - عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَاصَّةً، يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهَا

باب: 3- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اللہ تعالیٰ جو مال بھی اپنے رسول کو مفت میں دلا دے'' کا بیان

[4885] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ بنو نضیر کے اموال اللہ تعالیٰ نے لڑائی کے بغیر اپنے رسول ﷺ کو عطا فرمائے تھے۔ مسلمانوں نے ان کے لیے اپنے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے۔ ان اموال کا خرچ کرنا خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کے صوابدیدی اختیارات پر موقوف تھا، چنانچہ آپ ان میں سے ازواج مطہرات کو سالانہ خرچ دیتے تھے اور جو باقی بچتا اس سے سامان جنگ

نَفَقَةَ سَنَتِهِ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ. [راجع: ٢٩٠٤]

خریدتے اور گھوڑوں پر خرچ کرتے تھے تاکہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے موقع پر کام آئیں۔

فائدہ: جو مال دوران جنگ میں مسلمانوں کی لڑائی اور محنت ومشقت کے نتیجے میں حاصل ہو اسے مال غنیمت کہا جاتا ہے۔ اس کے متعلق تفصیلی احکام سورۂ انفال میں بیان ہوئے ہیں اور جو مال جنگ کے بغیر ہاتھ آ جائے اسے مال فے کہتے ہیں۔

(٤) بَابٌ: ﴿وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ﴾ [٧]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور جو کچھ رسول تمھیں دے وہ لے لو'' کا بیان

٤٨٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا: أُمُّ يَعْقُوبَ، فَجَاءَتْ فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ، فَقَالَ: وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللهِ؟ فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ، فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ، أَمَا قَرَأْتِ: ﴿وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟﴾ قَالَتْ: بَلَىٰ، قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ نَهَىٰ عَنْهُ، قَالَتْ: فَإِنِّي أَرَىٰ أَهْلَكَ يَفْعَلُونَهُ، قَالَ: فَاذْهَبِي فَانْظُرِي، فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا، فَقَالَ: لَوْ كَانَتْ كَذٰلِكَ مَا جَامَعْتُهَا. [انظر: ٤٨٨٧، ٥٩٣١، ٥٩٣٩، ٥٩٤٣، ٥٩٤٨]

[4886] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے گودنے والی، گدوانے والی، خوبصورتی کے لیے چہرے کے بال اکھاڑنے والی اور دانتوں میں کشادگی کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے جو اللہ کی خلقت کو بدلتی ہیں۔ یہ بات بنو اسد کی ایک عورت کو پہنچی جس کی کنیت ام یعقوب تھی، وہ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس) آ کر کہنے لگی: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ انھوں نے فرمایا: میں ایسی عورتوں پر لعنت کیوں نہ کروں جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور جو اللہ کی کتاب کے حکم کے مطابق بھی ملعون ہے؟ اس عورت نے کہا: میں نے تو سارا قرآن جو دو تختیوں کے درمیان ہے پڑھ ڈالا ہے، اس میں تو کہیں ان عورتوں پر لعنت نہیں آئی۔ انھوں نے فرمایا: اگر تم نے قرآن کو (بغور) پڑھا ہوتا تو تمھیں یہ مسئلہ ضرور مل جاتا۔ کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی: ''رسول، تمھیں جو کچھ دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔'' اس عورت نے کہا: میں نے یہ آیت تو پڑھی ہے۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: آپ ﷺ نے ان تمام کاموں سے منع فرمایا ہے۔ اس عورت نے کہا: میرے خیال کے مطابق آپ کی بیوی بھی یہ کام کرتی ہوگی۔ انھوں نے فرمایا:

جاؤ میرے گھر جا کر دیکھ لو، چنانچہ وہ عورت گئی اور گھر میں دیکھا لیکن اس طرح کی (معیوب) چیز نہ مل سکی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میری بیوی ایسے کام کرتی تو بھلا میرے ساتھ کیسے رہ سکتی تھی۔

٤٨٨٧ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْوَاصِلَةَ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا: أُمُّ يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ. [راجع: ٤٨٨٦]

[4887] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سر کے قدرتی بالوں کے ساتھ مصنوعی بال لگانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔ راویٔ حدیث عبدالرحمٰن بن عابس نے کہا: میں نے بھی ام یعقوب نامی ایک عورت سے سنا تھا وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس طرح بیان کرتی تھی جیسا کہ منصور کی حدیث میں ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کو کتاب اللہ ہی کا حصہ شمار کرتے تھے، اس بنا پر جو شخص سنت یا حدیث کی حجیت کا منکر ہے وہ دراصل قرآن کا منکر ہے۔

(٥) بَابٌ: ﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْإِيمَانَ﴾ [٩]

باب: 5- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”اور (مالِ فے) ان لوگوں کے لیے ہے جنھوں نے (مدینہ کو) گھر بنا لیا تھا اور ایمان (قبول کر لیا تھا)“ کا بیان

٤٨٨٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ - يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ - عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أُوصِي الْخَلِيفَةَ بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ، وَأُوصِي الْخَلِيفَةَ بِالْأَنْصَارِ الَّذِينَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُهَاجِرَ النَّبِيُّ ﷺ: أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَعْفُوَ عَنْ مُسِيئِهِمْ. [راجع: ١٣٩٢]

[4888] حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ اولین مہاجرین کا حق پہچانے اور اس خلیفہ کو انصار کے متعلق بھی وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کے حق کو پہچانے جنھوں نے نبی ﷺ کی ہجرت سے پہلے مدینہ طیبہ میں جگہ پکڑی اور ایمان کو سنبھالا۔ اس (خلیفے) پر لازم ہے کہ وہ انصار میں سے جو نیک ہوں ان کی قدر کرے اور جو گناہ گار ہیں ان کی برائی سے درگزر کرے۔

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ﴾ اَلْآيَةَ [٩]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں'' کا بیان

اَلْخَصَاصَةُ: فَاقَةٌ. ﴿الْمُفْلِحُونَ﴾: اَلْفَائِزُونَ بِالْخُلُودِ؛ وَالْفَلَاحُ: اَلْبَقَاءُ؛ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ: عَجِّلْ. وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿حَاجَةً﴾: حَسَدًا.

اَلْخَصَاصَةُ کے معنی ہیں: فاقہ۔ اَلْمُفْلِحُوْنَ کے معنی ہیں: ہمیشہ کامیاب رہنے والے۔ اَلْفَلَاح کے معنی ہیں: باقی رہنا۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کامیابی کی طرف جلدی آؤ۔ امام حسن بصری نے کہا حَاجَةً سے مراد حسد ہے۔

٤٨٨٩ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَصَابَنِي الْجَهْدُ، فَأَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُهُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، يَرْحَمُهُ اللهُ؟» فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ، فَذَهَبَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: ضَيْفُ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا تَدَّخِرِيهِ شَيْئًا، قَالَتْ: وَاللهِ مَا عِنْدِي إِلَّا قُوتُ الصِّبْيَةِ، قَالَ: فَإِذَا أَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيهِمْ وَتَعَالَيْ فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ، وَنَطْوِي بُطُونَنَا اللَّيْلَةَ، فَفَعَلَتْ، ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَقَدْ عَجِبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، أَوْ ضَحِكَ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ»، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾. [راجع: ٣٧٩٨]

[4889] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! میں فاقہ زدہ ہوں۔ آپ ﷺ نے اسے ازواج مطہرات کے پاس بھیج دیا لیکن ان کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہ تھی۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوئی شخص ایسا ہے جو آج رات اس مہمان کی میزبانی کرے، اللہ اس پر رحم کرے گا؟'' یہ سن کر ایک انصاری صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! یہ آج میرے مہمان ہیں۔ پھر وہ انھیں اپنے ساتھ گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان ہیں۔ ان سے کوئی چیز بچا اور چھپا کر نہ رکھنا۔ وہ کہنے لگی: میرے پاس تو صرف بچوں کی خوراک پڑی ہے۔ انصاری صحابی نے کہا: جب بچے کھانا مانگنے لگیں تو انھیں (بہلا پھسلا کر) سلا دینا اور چراغ بھی گل کر دینا۔ آج رات ہم بھوکے ہی رہ لیں گے۔ بیوی نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ شخص صبح کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں مرد اور فلاں عورت پر اللہ بہت خوش ہوا ہے یا - آپ نے فرمایا کہ - اللہ تعالیٰ فلاں فلاں پر مسکرایا ہے۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾

(٦٠) سُورَةُ الْمُمْتَحِنَةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 60-تفسیر سورۂ ممتحنہ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً﴾ [٥]: لَا تُعَذِّبْنَا بِأَيْدِيهِمْ فَيَقُولُونَ: لَوْ كَانَ هٰؤُلَاءِ عَلَى الْحَقِّ مَا أَصَابَهُمْ هٰذَا. ﴿بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ﴾ [١٠]: أُمِرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ بِفِرَاقِ نِسَائِهِمْ كُنَّ كَوَافِرَ بِمَكَّةَ.

امام مجاہد نے کہا: لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً کے معنی ہیں: (اے اللہ!) ہمیں ان (کافروں) کے ہاتھوں تکلیف نہ پہنچا کہ وہ یوں کہنے لگیں: اگر یہ (مسلمان) حق پر ہوتے تو ہمارے ہاتھوں تکلیف کیوں اٹھاتے۔ بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ سے مراد یہ ہے کہ نبی ﷺ کے اصحاب کو حکم دیا گیا کہ ان کافر عورتوں کو چھوڑ دیں جو مکہ میں بحالت کفر رہ گئیں ہیں۔

(١) بَابٌ: ﴿لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ﴾ [١]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ'' کا بیان

٤٨٩٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ: «اِنْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا»، فَذَهَبْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا، حَتّٰى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ، فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ، فَقُلْنَا: أَخْرِجِي الْكِتَابَ، فَقَالَتْ: مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلٰى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ

[4890] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ نے روانہ کیا اور فرمایا: ''جاؤ، جب تم روضۂ خاخ پر پہنچو تو وہاں تمھیں ہودج میں سوار ایک عورت ملے گی۔ اس کے پاس ایک خط ہوگا۔ تم نے وہ خط اس سے حاصل کرنا ہے۔'' چنانچہ ہم روانہ ہوئے اور ہمارے گھوڑے تیزی کے ساتھ ہمیں منزل مقصود کی طرف لے جا رہے تھے۔ آخر جب ہم روضۂ خاخ پہنچے تو واقعی وہاں ہم نے ہودج میں سوار ایک عورت کو پایا۔ ہم نے اس سے کہا: خط نکال دو۔ اس نے کہا: میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا: خط نکال دو بصورت دیگر ہم تیرے کپڑے اتار (کر تیری تلاشی) لیں گے۔ آخر اس نے اپنی چوٹی سے خط نکال کر ہمارے حوالے کر دیا۔ ہم وہ خط لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس خط میں لکھا تھا: حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف

ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا هٰذَا يَا حَاطِبُ؟» قَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِنْ قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَصْطَنِعَ إِلَيْهِمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي، وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ»، فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ: «إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ».

سے مشرکین کے چند افراد کے نام جو مکہ میں تھے۔ اس خط میں انھوں نے نبی ﷺ کی کچھ (جنگی) تیاری کا ذکر کیا تھا۔ نبی ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: ''اے حاطب! یہ کیا ہے؟'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے معاملے میں جلدی نہ فرمائیں! اصل بات یہ ہے کہ میں مکہ میں قریش کے ساتھ بطور حلیف رہا کرتا تھا۔ ان کے خاندان اور قبیلے سے میرا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس کے برعکس آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی قریش میں رشتے داریاں ہیں، اس وجہ سے قریش، مکہ میں رہ جانے والے ان کے اہل و عیال اور ان کے مال و متاع کی حفاظت کرتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ جب میرا ان سے کوئی نسبی تعلق نہیں ہے تو اس موقع پر ان پر ایک احسان کر دوں تاکہ اس کی وجہ سے وہ مکہ میں مقیم میرے رشتے داروں کی حفاظت کریں۔ میں نے یہ کام کفر یا اپنے دین سے برگشتہ ہو جانے کی وجہ سے نہیں کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اس نے تم سے سچی بات کہہ دی ہے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ مجھے اجازت دیں، میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ بدر کی جنگ میں ہمارے ساتھ شریک تھے۔ تمھیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ تو اہل بدر کے حالات سے مطلع تھا اس کے باوجود اس نے ان کے متعلق فرما دیا: جو جی چاہے کرو میں نے تمھیں معاف کر دیا ہے۔''

قَالَ عَمْرٌو: وَنَزَلَتْ فِيهِ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ﴾ قَالَ: لَا أَدْرِي الْآيَةُ فِي الْحَدِيثِ، أَوْ قَوْلُ عَمْرٍو. [راجع: ٣٠٠٧]

(راویٔ حدیث) عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ حاطب بن ابی بلتعہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی: ﴿يَٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ﴾ سفیان بن عیینہ نے کہا: مجھے اس کا علم نہیں کہ اس آیت کا ذکر حدیث کا حصہ ہے یا عمرو بن دینار کا اپنا قول ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: قِيلَ لِسُفْيَانَ فِي هٰذَا،

سفیان بن عیینہ سے پوچھا گیا: کیا ﴿يَٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

فَنَزَلَتْ: ﴿لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ﴾ الْآيَةَ. قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا فِي حَدِيثِ النَّاسِ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو، مَا تَرَكْتُ مِنْهُ حَرْفًا وَمَا أُرٰى أَحَدًا حَفِظَهُ غَيْرِي.

لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ﴾ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے متعلق نازل ہوئی تھی؟ سفیان نے جواب دیا: لوگوں کی روایت میں تو اسی طرح ہے لیکن میں نے عمرو بن دینار سے جو حدیث یاد کی ہے، اس میں سے ایک حرف بھی میں نے نہیں چھوڑا اور میں نہیں سمجھتا کہ میرے سوا کسی اور نے عمرو کی حدیث کو زیادہ یاد رکھا ہو۔

(٢) بَابٌ: ﴿إِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنَٰتُ مُهَٰجِرَٰتٍ﴾ [١٠]

باب:2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جب تمھارے پاس اہل ایمان خواتین (ہجرت کر کے) آئیں'' کا بیان

٤٨٩١ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَنْبَأَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ، بِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَٰتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ بَايَعْتُكِ» كَلَامًا، وَلَا وَاللهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ، مَا يُبَايِعُهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهِ: «قَدْ بَايَعْتُكِ عَلٰى ذٰلِكَ».

[4891] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اس آیت کے نزول کے بعد ان مومن خواتین کا امتحان لیا کرتے تھے جو ہجرت کر کے آپ ﷺ کے پاس (مدینہ طیبہ) آتی تھیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے نبی! جب آپ کے پاس مومن خواتین بیعت کرنے کے لیے آئیں...... غفور رحیم تک۔ حضرت عروہ نے کہا: حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: جو مسلمان عورت ان شرائط کا اقرار کر لیتی تو رسول اللہ ﷺ زبانی طور پر اس سے فرماتے: ''میں نے تمھاری بیعت قبول کر لی ہے۔'' اللہ کی قسم! ایسا کبھی نہیں ہوا کہ آپ ﷺ کے ہاتھ نے بیعت لیتے وقت کسی عورت کا ہاتھ چھوا ہو۔ آپ ان سے صرف زبانی بیعت لیتے تھے: ''تم ان مذکورہ باتوں پر قائم رہنا۔''

تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

یونس، معمر اور عبدالرحمٰن بن اسحاق نے زہری سے روایت کرنے میں ان کے بھتیجے کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ. [راجع: ٢٧١٣]

اسحاق بن راشد نے کہا: وہ زہری سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے عروہ اور عمرہ دونوں سے روایت کی ہے۔

(٣) بَابٌ: ﴿إِذَا جَاءَكَ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ [١٢]

باب:3- (ارشاد باری تعالیٰ: ''اے نبی!) جب آپ کے پاس مومن خواتین بیعت کرنے کے لیے آئیں'' کا بیان

٤٨٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَرَأَ عَلَيْنَا: ﴿أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِٱللَّهِ شَيْـًٔا﴾. وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ، فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ يَدَهَا فَقَالَتْ: أَسْعَدَتْنِي فُلَانَةُ، فَأُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا، فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا، فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا. [راجع: ١٣٠٦]

[4892] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے اس آیت کی تلاوت فرمائی ''کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی......'' اور ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔ (آپ کی اس ممانعت پر) ایک عورت نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور کہا کہ فلاں عورت نے (نوحہ کرنے میں) میری مدد کی تھی، اب میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ چکا آؤں۔ نبی ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا، چنانچہ وہ گئی اور پھر واپس لوٹ آئی تو آپ ﷺ نے اسے بیعت کر لیا۔

٤٨٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَلَا يَعْصِينَكَ فِى مَعْرُوفٍ﴾ قَالَ: إِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ شَرَطَهُ اللهُ لِلنِّسَاءِ.

[4893] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے آیت کریمہ ''مشروع باتوں میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔'' کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ ایک شرط ہے جو اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر عائد کی ہے۔

فائدہ: مذکورہ شرط عورتوں سے خاص نہیں بلکہ مرد حضرات بھی اس شرط میں داخل ہیں جیسا کہ اکثر احکام شریعت مردوں کے اعتبار سے مشروع ہیں لیکن اس میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ شرط بیعت عقبہ میں انصار پر بھی عائد کی تھی جیسا کہ آئندہ حدیث میں اس کی صراحت ہے۔

٤٨٩٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ: سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَتُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا

[4894] حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: ''کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرو گے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے، نہ زنا کرو گے، نہ چوری کرو گے؟'' پھر آپ نے عورتوں سے (بیعت

تَسْرِقُوا؟» وَقَرَأَ آيَةَ النِّسَاءِ - وَأَكْثَرُ لَفْظِ سُفْيَانَ قَرَأَ الْآيَةَ - «فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللهُ، فَهُوَ إِلَى اللهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ».

کے) متعلق آیت پڑھی..... سفیان اکثر طور پر اس حدیث میں یوں کہا کرتے تھے..... پھر آپ نے آیت پڑھی: ''پھر تم میں سے جو شخص اس شرط کو پورا کرے گا تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو کوئی ان میں سے کسی شرط کی خلاف ورزی کر بیٹھا اور اس پر اسے سزا مل گئی تو وہ سزا اس کے لیے کفارہ بن جائے گی۔ لیکن اگر کسی نے اس عہد کی خلاف ورزی کی اور اللہ نے اسے چھپا لیا تو یہ معاملہ اللہ کے حوالے ہے، اللہ چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو اسے معاف کر دے۔''

تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ. [راجع: ١٨]

(سفیان کے ساتھ) اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی معمر سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: بیعت عمل کا سلسلہ چونکہ رسول اللہ ﷺ تک محدود نہیں بلکہ امت کا امیر یا خلیفہ وغیرہ بھی بیعت لے سکتے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اطاعت کے ساتھ معروف کی شرط لگا دی ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ سے یہ بات ناممکن تھی کہ آپ معصیت یا غیر معروف کام پر بیعت لیں۔ اس سلسلے میں آپ نے ایک واضح ہدایت دی ہے ''اطاعت صرف بھلائی کے کاموں میں ہے۔''[1]

٤٨٩٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ - قَالَ: - وَأَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ: أَنَّ الْحَسَنَ ابْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: شَهِدْتُ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ، فَنَزَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ مَعَ بِلَالٍ فَقَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰٓ أَن لَّا

[4895] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عید فطر کی نماز رسول اللہ ﷺ، ابوبکر ؓ، حضرت عمر ؓ اور حضرت عثمان ؓ سب کے ساتھ پڑھی ہے۔ وہ سب خطبہ سے پہلے نماز پڑھاتے، پھر اس کے بعد خطبہ سناتے تھے۔ نبی ﷺ ایک مرتبہ خطبہ کے بعد منبر سے اترے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ ہاتھ کے اشارے سے لوگوں کو بٹھا رہے تھے، پھر ان کی صفیں چیرتے ہوئے آگے بڑھے اور عورتوں کے پاس آئے۔ حضرت بلال ؓ آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی: ''اے نبی! جب آپ کے پاس اہل ایمان خواتین ان امور پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک

1 صحيح البخاري، الأحكام، حديث: 7145.

يُشْرِكْنَ بِٱللَّهِ شَيْـًٔا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَـٰدَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَـٰنٍ يَفْتَرِينَهُۥ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ﴾ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا، ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ: «أَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ؟» وَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، لَا يَدْرِي الْحَسَنُ مَنْ هِيَ، قَالَ: «فَتَصَدَّقْنَ» وَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ، فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ. [راجع: ٩٨]

نہ بنائیں گی، نہ چوری کریں گی، نہ زنا کریں گی، نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی، اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان کوئی بہتان گھڑ کر نہ لائیں گی ......'' اس آیت سے فراغت کے بعد آپ نے عورتوں سے پوچھا: ''کیا تم ان شرائط پر قائم ہوتی ہو؟'' ایک عورت کے سوا کسی نے بھی جواب نہ دیا۔ اس عورت نے کہا: ہاں اللہ کے رسول! (راویٔ حدیث) حسن کو معلوم نہیں کہ وہ کون تھیں! اس کے بعد آپ نے ان سے فرمایا: ''تم صدقہ کیا کرو۔'' پھر بلال رضی اللہ عنہ نے کپڑا بچھا دیا اور عورتیں اس میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

(٦١) سُورَةُ الصَّفِّ — بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ — 61-تفسیر سورۂ صف

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مَنْ أَنصَارِىٓ إِلَى ٱللَّهِ﴾ [١٤]: مَنْ يَتَّبِعُنِي إِلَى اللهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿مَّرْصُوصٌ﴾ [٤]: مُلْصَقٌ بَعْضُهُ إِلٰى بَعْضٍ؛ وَقَالَ يَحْيٰى: بِالرَّصَاصِ.

امام مجاہد نے کہا: مَنْ اَنْصَارِی اِلَی اللّٰہِ سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے راستے میں کون میری پیروی کرے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مَرْصُوْصٌ کے معنی ہیں کہ اس کا ایک حصہ دوسرے سے جڑا ہوا ہو۔ یحییٰ (بن زیاد) نے کہا کہ سیسہ پلایا ہوا مراد ہے۔

(١) [بَابٌ]: ﴿مِنۢ بَعْدِى ٱسْمُهُۥٓ أَحْمَدُ﴾ [٦]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''میرے بعد (آئے گا) جس کا نام احمد ہوگا'' کا بیان

٤٨٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ لِي أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ

[4896] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ میرے کئی ایک نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں۔ میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا۔ میں حاشر ہوں، سب لوگ میرے قدموں پر جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب ہوں۔''

النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ». [راجع: ٣٥٣٢]

(٦٢) سُورَةُ الْجُمُعَةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 62-تفسیر سورۂ جمعہ

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ [٣]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور انھی کے کچھ دوسرے لوگوں کی طرف بھی جو ابھی ان سے نہیں ملے'' کا بیان

وَقَرَأَ عُمَرُ: (فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ).

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ کو فَامْضُوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ پڑھا ہے، یعنی اللہ کے ذکر کی طرف چلے آؤ۔

٤٨٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ: ﴿وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: «لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ». [انظر: ٤٨٩٨]

[4897] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: سورۂ جمعہ نازل ہوئی تو ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے یہ آیت پڑھی: ''اور انھی میں سے کچھ دوسرے لوگ ہیں جو ابھی تک ان سے نہیں ملے۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس آیت کا مصداق کون لوگ ہیں؟ آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے تین مرتبہ یہی سوال کیا، اس وقت ہم لوگوں میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک ان پر رکھ کر فرمایا: ''اگر ایمان ثریا ستارے کی بلندی پر بھی ہوتا تو (ان میں سے) کئی لوگ وہاں تک پہنچ جاتے اور ایمان کو وہاں سے حاصل کرتے یا (فرمایا:) ان میں سے ایک آدمی وہاں تک پہنچ جاتا۔''

٤٨٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ:

[4898] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ: أَخْبَرَنِي ثَوْرٌ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ». [راجع: ٤٨٩٧]

نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان لوگوں میں سے کئی آدمی وہاں تک پہنچ کر ایمان کو حاصل کرتے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے پہلے دوبار سوال کرنے پر اس کا کوئی جواب نہ دیا کیونکہ اس سے مراد کوئی خاص لوگ نہیں تھے، پھر جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ سوال کیا تو آپ نے اس کا مصداق اہل فارس کو ٹھہرایا کہ یہ لوگ دوسروں سے بڑھ کر دین اسلام کی خدمت کریں گے۔

(٢) بَابٌ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا﴾ [١١]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب انھوں نے دیکھا (سامانِ) تجارت یا کوئی تماشا'' کا بیان

٤٨٩٩ - حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَلَتْ عِيرٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَثَارَ النَّاسُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا﴾. [راجع: ٩٣٦]

[4899] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن ایک تجارتی قافلہ سامان لے کر آیا جبکہ ہم اس وقت نبی ﷺ کے ہمراہ (خطبہ جمعہ میں) تھے۔ انھیں دیکھ کر بارہ آدمیوں کے علاوہ سب لوگ ادھر دوڑ پڑے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''جب لوگوں نے سامان تجارت یا کھیل تماشا دیکھا تو سب اسی طرف دوڑ پڑے۔''

(٦٣) سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 63- تفسیر سورۂ منافقون

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ﴾ الْآيَةَ [١].

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم گواہی دیتے ہیں کہ بلاشبہ آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں'' کا بیان

٤٩٠٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

[4900] حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ایک لڑائی کے موقع پر عبداللہ بن

قَالَ: كُنْتُ فِي غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ يَقُولُ: لَا تُنْفِقُوا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ، وَلَئِنْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ. فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّي أَوْ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَدَعَانِي فَحَدَّثْتُهُ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا، فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَصَدَّقَهُ، فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ، فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِي عَمِّي: مَا أَرَدْتَّ إِلٰى أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَقَتَكَ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ فَبَعَثَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَأَ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا زَيْدُ». [انظر: ٤٩٠١، ٤٩٠٢، ٤٩٠٣، ٤٩٠٤]

ابی کو یہ کہتے ہوئے سنا: جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہیں، ان پر تم خرچ نہ کرو تاکہ وہ خود ہی آپ ﷺ کو چھوڑ کر تتر بتر ہو جائیں۔ (اس نے یہ بھی کہا کہ) اب ہم جب مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والوں کو نکال باہر کرے گا۔ میں نے ان باتوں کا ذکر اپنے چچا یا سیدنا عمر ؓ سے کر دیا۔ ان حضرات نے یہ باتیں نبی ﷺ کو بتا دیں۔ آپ نے مجھے بلایا تو میں نے یہ باتیں آپ سے کہہ دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا، انھوں نے قسم اٹھائی کہ ہم نے اس طرح کی کوئی بات نہیں کی تھی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جھوٹا سمجھا اور اسے سچا خیال کیا۔ مجھے اس بات سے اتنا دکھ ہوا کہ اتنا کسی اور بات سے نہیں ہوا تھا۔ میں اپنے گھر میں بیٹھ گیا۔ مجھے میرے چچا نے کہا: تو نے یہ کیا کیا کہ رسول اللہ ﷺ تجھے جھوٹا کہیں گے اور تم پر ناراض ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی: ''جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں'' تو نبی ﷺ نے مجھے بلایا اور اس سورت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا: ''اے زید! اللہ تعالیٰ نے تجھے سچا کر دیا ہے۔''

(٢) بَابٌ: ﴿اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً﴾ [٢]

باب:2- ارشاد باری تعالیٰ: ''انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے'' کا بیان

يَجْتَنُّونَ بِهَا

(یعنی ان کے ذریعے سے وہ اپنے کفر ونفاق کی) پردہ پوشی کرتے ہیں۔

٤٩٠١ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ يَقُولُ: لَا تُنْفِقُوا

[4901] حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اپنے چچا کے ہمراہ تھا، میں نے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کو یہ کہتے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہیں ان پر تم خرچ مت کرو تاکہ وہ ان

عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا. وَقَالَ أَيْضًا: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ. فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّي، فَذَكَرَ عَمِّي لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَصَدَّقَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَذَّبَنِي، فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ فَجَلَسْتُ فِي بَيْتِي، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿هُمُ ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا۟ عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ ٱللَّهِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿لَيُخْرِجَنَّ ٱلْأَعَزُّ مِنْهَا ٱلْأَذَلَّ﴾، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللهَ قَدْ صَدَّقَكَ». [راجع: ٤٩٠٠]

کے پاس سے بھاگ جائیں۔ اور یہ بھی کہا: یقیناً اگر ہم مدینہ واپس جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلیل لوگوں کو نکال کر باہر کر دے گا۔ میں نے اپنے چچا سے ان باتوں کا ذکر کیا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ باتیں کہہ دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلایا تو انھوں نے قسم اٹھا کر کہہ دیا کہ ہم نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں سچا سمجھا اور مجھے جھوٹا خیال کیا۔ مجھے اس کا اتنا صدمہ پہنچا کہ ایسا کبھی نہیں پہنچا ہو گا۔ میں تو اپنے گھر میں بیٹھ گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ .... لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ﴾ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور انھیں میرے سامنے تلاوت کیا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمھارے بیان کو سچا کر دیا ہے۔''

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ ءَامَنُوا۟ ثُمَّ كَفَرُوا۟ فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ﴾ [٣]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''یہ اس لیے کہ وہ ایمان لائے، پھر انھوں نے کفر کیا تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی۔ اب وہ کچھ نہیں سمجھتے'' کا بیان

٤٩٠٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ: لَا تُنْفِقُوا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ، وَقَالَ أَيْضًا: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، أَخْبَرْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَلَامَنِي الْأَنْصَارُ، وَحَلَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ مَا قَالَ ذٰلِكَ، فَرَجَعْتُ إِلَى الْمَنْزِلِ فَنِمْتُ، فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ قَدْ

[4902] حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب عبداللہ بن ابی نے کہا: جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس ہیں، ان پر خرچ نہ کرو۔ اور یہ بھی کہا: اب اگر ہم مدینے واپس گئے (تو ہم میں سے عزت والا ذلیل لوگوں کو نکال باہر کرے گا۔) میں نے یہ باتیں نبی ﷺ کو پہنچا دیں، اس پر انصار نے مجھے ملامت کی اور عبداللہ بن ابی نے تو قسم کھالی کہ اس نے یہ بات نہیں کہی تھی، تاہم میں گھر واپس آ گیا اور سو گیا۔ اس کے بعد مجھے رسول اللہ ﷺ نے طلب فرمایا، میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا:

صَدَّقَكَ» وَنَزَلَ: ﴿هُمُ ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا۟﴾ الْآيَةَ.

''اللہ تعالیٰ نے تمھاری تصدیق کر دی ہے۔'' اور یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا ......﴾

وَقَالَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٤٩٠٠]

ابن ابی زائدہ نے اعمش سے بیان کیا، انھوں نے عمرو سے انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے حضرت زید بن ارقم سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

فائدہ: اس روایت میں ہے کہ انھوں نے خود رسول اللہ ﷺ کو اس واقعے کی اطلاع دی تھی جبکہ پہلی روایات میں ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا کو بتایا انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا۔ ان روایات میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ پہلے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا سے واقعہ بیان کیا، پھر جب منافقین نے اس کا انکار کیا تو آپ نے زید بن ارقم سے پوچھا تو انھوں نے آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کیا۔

بَابٌ: ﴿وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِن يَقُولُوا۟ تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ﴾ الْآيَةَ [٤]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور جب آپ انھیں دیکھیں تو ان کے جسم آپ کو خوشنما معلوم ہوں اور اگر وہ بات کرتے ہیں تو آپ ان کی باتوں پر کان لگائیں'' کا بیان

٤٩٠٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ لِأَصْحَابِهِ: لَا تُنْفِقُوا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ، وَقَالَ: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَرْسَلَ إِلٰى عَبْدِ اللهِ ابْنِ أُبَيٍّ فَسَأَلَهُ، فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ، قَالُوا: كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي - مِمَّا قَالُوا - شِدَّةٌ، حَتّٰى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقِي فِي: ﴿إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ﴾ فَدَعَاهُمُ

[4903] حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے جس میں لوگوں کو بہت شدت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس سفر میں عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا: جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہیں، ان پر خرچ مت کیا کرو تاکہ وہ خود ان کے پاس سے منتشر ہو جائیں اور اس نے یہ بھی کہا: یقیناً اگر ہم مدینے لوٹ کر جائیں گے تو عزت والا ان ذلیل لوگوں کو نکال باہر کرے گا۔ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس گفتگو کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کو بلا کر پوچھا تو اس نے بڑی بڑی قسمیں کھا کر کہا: میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔ لوگوں نے کہا: زید بن ارقم نے رسول اللہ ﷺ سے غلط بیانی کی ہے۔ مجھے

النَّبِيُّ ﷺ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ، فَلَوَّوْا رُءُوسَهُمْ.

ان کی اس بات سے بہت تکلیف پہنچی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق اتار دی اور یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ آخر تک۔ پھر نبی ﷺ نے انھیں بلایا تاکہ (ان کے اعتراف جرم کے بعد) ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں لیکن انھوں نے اپنے سر پھیر لیے۔

وَقَوْلُهُ: ﴿خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ﴾، قَالَ: كَانُوا رِجَالًا أَجْمَلَ شَيْءٍ. [راجع: ٤٩٠٠]

ارشاد باری تعالیٰ: ''سہارے سے لگائی ہوئی لکڑیاں'' اس کے معنی ہیں: وہ خوبصورت اور اچھے قد و قامت کے تھے۔

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿مُسْتَكْبِرُونَ﴾ [٥]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جب انھیں کہا جائے کہ آؤ! اللہ کے رسول تمھارے لیے مغفرت طلب کریں تو وہ اپنے سر جھٹک دیتے ہیں......از راہ تکبر'' کا بیان

حَرَّكُوا: اِسْتَهْزَؤُوا بِالنَّبِيِّ ﷺ، وَيُقْرَأُ بِالتَّخْفِيفِ، مِنْ لَوَيْتُ.

اپنے سر ہنسی اور مذاق کے طور پر ہلانے لگتے ہیں، یعنی نبی ﷺ سے استہزا کرتے ہیں۔ لَوَّوْا کو واو کی تخفیف کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے جو لَوَيْتُ سے ماخوذ ہے، یعنی سر جوڑ لیتے ہیں۔

٤٩٠٤ - **حَدَّثَنَا** عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَمِّي، فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيِّ ابْنَ سَلُولَ يَقُولُ: لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا، وَلَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَهُ عَمِّي لِلنَّبِيِّ ﷺ وَصَدَّقَهُمْ، فَدَعَانِي فَحَدَّثْتُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيِّ وَأَصْحَابِهِ، فَحَلَفُوا مَا قَالُوا، وَكَذَّبَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ، فَجَلَسْتُ

[4904] حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اپنے چچا کے ہمراہ تھا، اچانک میں نے عبداللہ بن ابی کو یہ کہتے ہوئے سنا: ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں حتی کہ وہ آپ سے منتشر ہو جائیں اور یقیناً اگر ہم مدینے لوٹ کر گئے تو جو عزت والا ہو گا وہ ذلیل کو وہاں سے نکال دے گا۔ میں نے اپنے چچا سے اس کا تذکرہ کیا تو انھوں نے نبی ﷺ سے یہ باتیں کہہ دیں۔ آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلایا اور پوچھا تو انھوں نے حلفاً کہا: ہم نے ایسی باتیں نہیں کہی ہیں، نبی ﷺ نے مجھے جھوٹا خیال کیا اور انھیں

فِي بَيْتِي، وَقَالَ عَمِّي: مَا أَرَدْتَ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَقَتَكَ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ قَالُوا۟ نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ ٱللَّهِ﴾، وَأَرْسَلَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَأَهَا وَقَالَ: «إِنَّ اللهَ قَدْ صَدَّقَكَ». [راجع: ٤٩٠٠]

سچا کہا۔ اس سے مجھے سخت غم لاحق ہوا، اس جیسا غم مجھے پہلے کبھی لاحق نہیں ہوا تھا۔ میں اپنے گھر بیٹھ گیا۔ میرے چچا نے مجھ سے کہا: تو نے کیا کردار انجام دیا ہے کہ نبی ﷺ نے تجھے جھٹلا دیا ہے اور تجھ سے ناراض ہو گئے ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرما دیں: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ ......﴾ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تیری تصدیق کر دی ہے۔''

(٥) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ﴾ اَلْآيَةَ [٦]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ ان کے لیے بخشش کی دعا کریں (یا نہ کریں) ان کے حق میں برابر ہے'' کا بیان

٤٩٠٥ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ - قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: فِي جَيْشٍ - فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ! وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ! فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا بَالُ دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: «دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ». فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ فَقَالَ: فَعَلُوهَا؟ أَمَا وَاللهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ. فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعْهُ، لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ»، وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَكْثَرَ مِنَ

[4905] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک لڑائی پر گئے ہوئے تھے، وہاں ایک مہاجر نے ایک انصاری کی دبر پر لات ماری ہے، انصاری نے فریاد کی: اے انصار! دوڑو۔ ادھر سے مہاجر نے فریاد کی: اے مہاجرین! تم بھی دوڑو! جب رسول اللہ ﷺ نے یہ آوازیں سنیں تو فرمایا: ''یہ دور جاہلیت کی سی پکار کیسی ہے؟'' لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! ایک مہاجر نے ایک انصاری کے سرین پر لات ماری ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ایسی باتیں چھوڑ دو، یہ گندی اور بدبودار ہیں۔'' جب عبداللہ بن ابی نے یہ بات سنی تو کہنے لگا: کیا ان لوگوں نے یہ حرکت کی ہے؟ اللہ کی قسم! یقیناً اگر ہم لوٹ کر مدینے پہنچے تو عزت والا ضرور ذلت والے کو وہاں سے باہر نکال دے گا۔ نبی ﷺ تک یہ بات پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر عرض کرنے لگے: اللہ کے رسول! مجھے اس منافق کی گردن اڑانے کی اجازت دیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو، لوگ کہیں گے: دیکھو محمد اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرنے لگے ہیں۔'' مہاجر لوگ

الْمُهَاجِرِينَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ، ثُمَّ إِنَّ الْمُهَاجِرِينَ كَثُرُوا بَعْدُ.

جب ہجرت کر کے مدینے آئے تو اس وقت تعداد میں تھوڑے تھے اور انصار زیادہ تھے، مگر بعد میں مہاجرین بھی بہت ہو گئے۔

قَالَ سُفْيَانُ: فَحَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرًا: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٥١٨]

سفیان نے کہا: میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے یاد کی، حضرت عمرو نے کہا: میں نے حضرت جابر ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے۔

فائدہ: جاہلیت کے نعروں کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے قبیلے، برادری یا علاقے کے نام پر لوگوں کو پکارے۔ اس قسم کی پکار پر لبیک کہنے والا یہ نہیں دیکھتا کہ ظالم کون ہے، مظلوم کون؟ وہ حق و انصاف کی بنا پر مظلوم کی مدد کرنے کے بجائے اپنے گروہ کے افراد کی مدد کرے گا، خواہ وہ ظالم ہی کیوں نہ ہو۔ یہ جاہلیت کا فعل ہے جس سے دنیا میں فساد برپا ہوتا ہے۔ اسے رسول اللہ ﷺ نے گندی اور گھناؤنی چیز قرار دیا ہے۔

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنفَضُّوا﴾ [٧]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں پر خرچ نہ کرو تاکہ یہ منتشر ہو جائیں'' کا بیان

يَنْفَضُّوا: يَتَفَرَّقُوا.

يَنْفَضُّوْا کے معنی ہیں: متفرق ہونا۔

[بَابٌ: ﴿وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ﴾]

باب: ''اور آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے لیے ہیں لیکن منافق نہیں سمجھتے'' کا بیان

٤٩٠٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْفَضْلِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: حَزِنْتُ عَلَى مَنْ أُصِيبَ بِالْحَرَّةِ، فَكَتَبَ إِلَيَّ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ - وَبَلَغَهُ شِدَّةُ حُزْنِي - يَذْكُرُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ»، وَشَكَّ ابْنُ الْفَضْلِ

[4906] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: حرہ کے روز جو لوگ شہید کر دیے گئے، ان کے متعلق مجھے بہت غم ہوا۔ حضرت زید بن ارقم ؓ کو جب میرے غمزدہ ہونے کی اطلاع پہنچی تو انھوں نے تعزیت و تسلی کے طور پر مجھے ایک خط لکھا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے: ''اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور انصار کے بیٹوں کی بھی مغفرت فرما۔'' (راویٔ حدیث) حضرت عبداللہ بن فضل کو شک تھا

فِي أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، فَسَأَلَ أَنَسًا بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَقَالَ: هُوَ الَّذِي يَقُولُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا الَّذِي أَوْفَى اللهُ لَهُ بِأُذُنِهِ».

کہ آپ ﷺ نے انصار کے پوتوں کا بھی ذکر کیا تھا یا نہیں۔ اس مجلس کے حاضرین میں سے کسی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا (حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کون ہیں؟) تو انھوں نے جواب دیا: یہ وہی ہیں جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''یہ وہی صاحب ہیں جن کے کان سے سنی ہوئی خبر کی اللہ تعالیٰ نے تصدیق کی ہے۔''

فائدہ: حَرَّہ، مدینہ طیبہ کے آس پاس کے ایک علاقے کا نام ہے۔ اس کے میدان میں سیاہ پتھر پڑے ہیں۔ جب اہل مدینہ نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا تو وہاں قتل و غارت کا بازار گرم ہوا۔ یہ تاریخ کا سیاہ ترین واقعہ ہے لیکن اس کے متعلق مؤرخین نے بہت مبالغہ آمیزی سے کام لیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اس وقت بصرہ میں تھے، انھیں اس واقعے کا بہت دکھ ہوا تو انھیں تسلی دینے کے لیے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کوفہ سے خط لکھا۔

(٧) [بَابٌ]: ﴿يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَآ إِلَى ٱلْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ ٱلْأَعَزُّ مِنْهَا ٱلْأَذَلَّ﴾ اَلْآيَةَ [٨]

باب: 7- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''وہ (منافق) کہتے ہیں: یقیناً اگر ہم مدینے واپس گئے تو وہاں کا عزیز تر آدمی ذلیل تر کو باہر نکال دے گا'' کا بیان

٤٩٠٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ! فَسَمَّعَهَا اللهُ رَسُولَهُ ﷺ، قَالَ: «مَا هٰذَا؟» فَقَالُوا: كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ»، قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَ، ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدُ. فَقَالَ

[4907] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم ایک غزوے میں تھے کہ مہاجرین میں سے ایک شخص نے ایک انصاری کی دبر پر لات مار دی۔ انصاری نے کہا: اے انصار! میری مدد کے لیے دوڑو۔ مہاجر نے مہاجرین کو پکارا: اے مہاجرو! میری مدد کے لیے دوڑو۔ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے رسول ﷺ کو یہ بات سنائی تو آپ نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' لوگوں نے کہا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کی پیٹھ پر لات ماری ہے تو انصاری نے کہا: اے انصار! میری مدد کے لیے دوڑو اور مہاجر نے کہا: اے مہاجرو! میری مدد کے لیے آؤ۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، یہ بدبودار نعرہ ہے۔'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تھے تو انصار کی تعداد

عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ : أَوَ قَدْ فَعَلُوا؟ وَاللهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ! أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعْهُ، لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ». [راجع: ٣٥١٨]

زیادہ تھی، پھر بعد میں مہاجرین زیادہ ہو گئے۔ عبداللہ بن ابی نے کہا: کیا انھوں نے ایسا کیا ہے؟ اللہ کی قسم! اگر ہم مدینے واپس گئے تو عزت والا، ذلیل تر کو باہر نکال دے گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں، میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، لوگ چرچا نہ کریں کہ محمد نے اپنے ساتھیوں کو قتل کرنا شروع کر دیا ہے۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے سورۂ منافقون پر آٹھ عنوان قائم کیے ہیں، ہر عنوان کے تحت اسی واقعے کو مختلف انداز سے بیان کیا ہے۔ آپ کا مقصود یہ ہے کہ ان تمام آیات کی شان نزول ایک ہی واقعہ ہے، تاہم اس واقعے کی مناسبت سے دو باتوں کی وضاحت ضروری ہے: پہلی بات یہ ہے کہ ایک شخص کی بری بات دوسرے شخص تک پہنچانا اگر کسی دینی مصلحت کے لیے ہو تو یہ چغلی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ جو طرز عمل عبداللہ بن ابی ملعون نے اختیار کیا تھا اگر کوئی شخص مسلم معاشرے میں رہتے ہوئے اس طرح کا رویہ اختیار کرے تو وہ واقعی قابل گرفت ہے لیکن اس قسم کے فیصلے سے پہلے دیکھ لینا چاہیے کہ اس قسم کا قتل کسی عظیم تر فتنے کا باعث نہ بن جائے۔

(٦٤) سُورَةُ التَّغَابُنِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 64- تفسیر سورۂ تغابن

وَقَالَ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ: ﴿وَمَن يُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُۥ﴾ [١١]: هُوَ الَّذِي إِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ رَضِيَ بِهَا وَعَرَفَ أَنَّهَا مِنَ اللهِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ٱلتَّغَابُنِ﴾: غَبْنُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ.

حضرت علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر کے متعلق بیان کیا ہے: ''جو شخص اللہ پر ایمان لائے تو اللہ اس کے دل کو ہدایت بخشتا ہے۔'' فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ شخص ہے کہ اگر اس پر کوئی مصیبت آپڑے تو وہ اس پر بھی راضی رہتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ امام مجاہد نے فرمایا: اَلتَّغَابُن سے مراد اہل جنت کا اہل نار سے غبن کرنا ہے۔

وضاحت: اس سورت میں اہل جنت اور اہل دوزخ کے تغابن (باہمی غبن) کا ذکر ہے کہ قیامت کے دن اہل جنت اہل دوزخ کا وہ حصہ مار لے جائیں گے جو ان کو جنت میں ملتا اگر وہ اہل جنت کے سے عمل کرتے اور اہل دوزخ اہل جنت کا وہ حصہ لے لیں گے جو انھیں دوزخ میں ملتا تھا اگر وہ اہل دوزخ کے سے عمل کرتے۔ واللّٰہ أعلم. حافظ ابن حجر نے اس بات کی طرف

اشارہ کیا ہے۔[1]

(٦٥) سُورَةُ الطَّلَاقِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 65-تفسیر سورۂ طلاق

﴿إِنِ ٱرْتَبْتُمْ﴾ [٤]: إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا أَتَحِيضُ أَمْ لَا تَحِيضُ؛ فَاللَّائِي قَعَدْنَ عَنِ الْمَحِيضِ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ بَعْدُ: فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ.

اِنِ ارْتَبْتُمْ کے معنی ہیں: جو عورتیں حیض سے مایوس ہو چکی ہوں اگر تمھیں ان کے حیض کا علم نہ ہو کہ انھیں حیض آیا ہے یا نہیں، یعنی جو عورتیں حیض سے مایوس ہو چکی ہوں اور جن عورتوں کو ابھی تک حیض آنا شروع نہیں ہوا تو ان کی عدت تین ماہ ہے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَبَالَ أَمْرِهَا﴾ [٩]: جَزَاءَ أَمْرِهَا.

امام مجاہد نے فرمایا: وَبَالَ اَمْرِهَا سے مراد اپنے کام کی سزا ہے۔

وضاحت: عربی نسخوں میں اِنِ ارْتَبْتُمْ کی تفسیر سورۂ تغابن کے تحت ہے لیکن اس کا محل سورۂ طلاق ہے، اس لیے ہم نے اس کی تفسیر اور ترجمہ یہاں بیان کیا ہے۔

(١) [بَابٌ]:

باب: 1 - بلاعنوان

٤٩٠٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ». [انظر: ٥٢٥١، ٥٢٥٢، ٥٢٥٣، ٥٢٥٨، ٥٢٦٤، ٥٣٣٢، ٥٣٣٣، ٧١٦٠]

[4908] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی تو حضرت عمر ؓ نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ سخت ناراض ہوئے، پھر آپ نے فرمایا: ''اسے چاہیے کہ اپنی بیوی سے رجوع کرے، پھر اسے اپنے پاس روکے رکھے حتی کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے، پھر اسے حیض آئے اور پھر اس سے پاک ہو جائے، پھر اگر طلاق دینا چاہے تو اس سے جماع کیے بغیر اسے طلاق دے دے۔ یہی وہ وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔''

1 فتح الباري: 832/8.

(٢) [بَابٌ]: ﴿وَأُوْلَٰتُ ٱلْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّهُۥ مِنْ أَمْرِهِۦ يُسْرًا﴾ [٤]

باب:2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا تو اللہ اس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا'' کا بیان

﴿وَأُوْلَٰتُ ٱلْأَحْمَالِ﴾ وَاحِدُهَا ذَاتُ حَمْلٍ.

أُوْلَاتُ الْأَحْمَالِ کا مفرد ذَاتُ حَمْلٍ ہے، یعنی حمل والی۔

وضاحت: اس آیت میں حاملہ عورتوں کی عدت بیان کی گئی ہے، خواہ انھیں طلاق ملی ہو یا ان کے شوہر فوت ہو چکے ہوں۔ دونوں صورتوں میں ان کی عدت وضع حمل ہے، خواہ ایک ماہ ہو یا آٹھ ماہ کے بعد بچہ جنم دے۔

٤٩٠٩ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ - وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهُ - فَقَالَ: أَفْتِنِي فِي امْرَأَةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: آخِرُ الْأَجَلَيْنِ. قُلْتُ أَنَا: ﴿وَأُوْلَٰتُ ٱلْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي - يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ - فَأَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ غُلَامَهُ كُرَيْبًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا فَقَالَتْ: قُتِلَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ وَهِيَ حُبْلَى، فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَخُطِبَتْ فَأَنْكَحَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيمَنْ خَطَبَهَا. [انظر: ٥٣١٨]

[4909] حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا جبکہ اس وقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آنے والے نے مسئلہ پوچھا کہ آپ مجھے اس عورت کے متعلق بتائیے جس نے اپنے شوہر کی وفات کے چالیس راتیں بعد بچہ جنم دیا ہو؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی عدت دونوں عدتوں میں سے دور تر، یعنی طویل تر عدت ہے۔ میں نے کہا: ''حمل والی عورتوں کی عدت ان کے وضع حمل تک ہے۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے بھتیجے، (ابوسلمہ) کے ساتھ ہوں۔ آخر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام کریب کو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا، ام المومنین نے بتایا کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے شوہر شہید کر دیے گئے تھے جبکہ وہ اس وقت حاملہ تھیں۔ شوہر کی وفات کے چالیس راتیں بعد اس نے بچہ جنم دیا، پھر ان کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح کر دیا۔

حضرت ابو سنابل رضی اللہ عنہ بھی انھیں پیغام نکاح بھیجنے والوں میں سے تھے۔

٤٩١٠ - وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي لَيْلٰى - وَكَانَ أَصْحَابُهُ يُعَظِّمُونَهُ - فَذَكَرَ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَحَدَّثْتُ بِحَدِيثِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: فَضَمَّزَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِهِ، قَالَ مُحَمَّدٌ: فَفَطِنْتُ لَهُ فَقُلْتُ: إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ إِنْ كَذَبْتُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ، فَاسْتَحْيَا وَقَالَ: لٰكِنَّ عَمَّهُ لَمْ يَقُلْ ذَاكَ، فَلَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ فَسَأَلْتُهُ فَذَهَبَ يُحَدِّثُنِي حَدِيثَ سُبَيْعَةَ، فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ عَنْ عَبْدِ اللهِ فِيهَا شَيْئًا؟ فَقَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ عَلَيْهَا الرُّخْصَةَ؟ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى بَعْدَ الطُّولٰى ﴿وَأُولَٰتُ ٱلْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾. [راجع: ٤٥٣٢]

[4910] حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک ایسی مجلس میں حاضر تھا جہاں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بھی تھے۔ ان کے شاگرد ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ انھوں نے حاملہ کی عدت وفات ابعد الاجلین (طویل تر) بیان کی تو میں نے وہاں سبیعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی حدیث عبداللہ بن عتبہ کے حوالے سے بیان کر دی۔ ان کے شاگردوں میں سے کسی نے مجھے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ میں بات سمجھ گیا اور کہا کہ عبداللہ بن عتبہ ابھی کوفہ میں بقید حیات ہیں۔ اگر میں ان کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرتا ہوں تو بڑی جرأت کی بات ہو گی۔ اس پر مجھے تنبیہ کرنے والے صاحب شرمندہ ہو گئے۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہنے لگے: لیکن ان کے چچا (عبداللہ بن مسعود) نے تو یہ بات نہیں کہی۔ پھر میں ابوعطیہ مالک بن عامر سے ملا اور ان سے میں نے یہی مسئلہ پوچھا تو وہ بھی سبیعہ اسلمیہ والی حدیث بیان کرنے لگے۔ میں نے ان سے کہا: آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں کچھ سنا ہے؟ انھوں نے کہا: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے تو انھوں نے فرمایا: تم اس پر سختی کرنا چاہتے ہو اور اسے رخصت و سہولت دینے کے لیے تیار نہیں ہو؟ حالانکہ چھوٹی سورۂ نساء (سورۂ طلاق) بڑی سورۂ نساء (سورۂ بقرہ) کے بعد نازل ہوئی ہے۔ (اس میں ہے کہ) ''اور حمل والی خواتین کی عدت ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے۔''

(٦٦) سُورَةُ التَّحْرِيمِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 66-تفسیر سورۂ تحریم

(١) بَابٌ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾ اَلْآيَةَ [١]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اے نبی! جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے، اسے آپ حرام کیوں کرتے ہیں'' کا بیان

٤٩١١ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي الْحَرَامِ: يُكَفِّرُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾. [انظر: ٥٢٦٦]

[4911] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اگر کسی نے اپنے اوپر کوئی حلال چیز حرام کر لی تو اس کا کفارہ دینا ہوگا۔ پھر انھوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بے شک تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔''

٤٩١٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَمْكُثُ عِنْدَهَا، فَوَاطَأْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ عَنْ: أَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَلْتَقُلْ لَهُ: أَكَلْتَ مَغَافِيرَ، إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ. قَالَ: «لَا، وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَلَنْ أَعُودَ لَهُ، وَقَدْ حَلَفْتُ، لَا تُخْبِرِي بِذٰلِكَ أَحَدًا». [انظر: ٥٢١٦، ٥٢٦٧، ٥٢٦٨، ٥٤٣١، ٥٥٩٩، ٥٦١٤، ٥٦٨٢، ٦٦٩١، ٦٩٧٢]

[4912] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ حضرت زینب بنت جحش ؓ کے ہاں شہد پیتے اور ان کے پاس ٹھہرتے تھے، چنانچہ میں نے اور حضرت حفصہ ؓ نے باہمی اتفاق سے طے کر لیا کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں سے جس کے پاس بھی آئیں تو وہ کہے کہ آپ نے مغافیر کھائی ہے کیونکہ میں آپ سے مغافیر کی بو محسوس کرتی ہوں۔ (چنانچہ جب آپ تشریف لائے تو منصوبے کے مطابق یہی کہا گیا۔) آپ نے فرمایا: ''ایسا نہیں ہے، لیکن میں نے زینب بنت جحش کے ہاں سے شہد پیا تھا، اب نہیں پیوں گا۔ میں نے اس کی قسم اٹھالی ہے لیکن تم نے اس کا کسی سے ذکر نہیں کرنا۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ بڑے لطیف مزاج اور نفاست پسند تھے۔ آپ کو یہ بات انتہائی ناپسند تھی کہ آپ کے جسم مبارک یا کپڑوں سے کوئی ناگوار بو آئے۔ آپ ہمیشہ خوشبو کو پسند کرتے اور خوشبو لگایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ ؓ نے یہ پروگرام اس

لیے تشکیل دیا تھا تا کہ آپ حضرت زینب ؓ کے ہاں جانا اور وہاں قیام کرنا کچھ کم کر دیں۔

(٢) بَابٌ: ﴿تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ﴾ [١] ﴿قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ﴾ [٢]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''آپ اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہیں۔'' ''اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تمھاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے'' کا بیان

٤٩١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ حُنَيْنٍ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّهُ قَالَ: مَكَثْتُ سَنَةً أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَهُ، حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ، قَالَ: فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَغَ، ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَزْوَاجِهِ؟ فَقَالَ: تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ. قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللهِ إِنْ كُنْتُ لَأُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيْبَةً لَكَ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَاسْأَلْنِي، فَإِنْ كَانَ لِي عِلْمٌ خَبَّرْتُكَ بِهِ.

[4913] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک آیت کے متعلق حضرت عمر ؓ سے پوچھنے کے لیے ایک سال تک ٹھہرا رہا لیکن ان کی ہیبت کی وجہ سے میری ہمت نہ پڑتی تھی۔ آخر وہ ایک مرتبہ حج کے لیے تشریف لے گئے تو میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ واپسی کے وقت جب ہم راستے میں تھے تو آپ رفع حاجت کے لیے ایک پیلو کے درخت کے پاس گئے۔ میں ان کے انتظار میں کھڑا رہا۔ جب آپ فارغ ہو کر آئے تو میں بھی آپ کے ساتھ چلا۔ اس وقت میں نے عرض کی: اے امیر المومنین! امہات المومنین میں سے وہ کون دو عورتیں تھیں جنھوں نے نبی ﷺ کے متعلق ایک منصوبہ تشکیل دیا تھا؟ انھوں نے بتایا کہ وہ سیدہ حفصہ اور حضرت عائشہ ؓ تھیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے یہ سوال کرنے کے لیے ایک سال سے ارادہ کر رہا تھا، لیکن آپ کے رعب کی وجہ سے پوچھنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو، جس مسئلے کی بابت تمھارا خیال ہو کہ میرے پاس اس کے متعلق معلومات ہیں تو وہ پوچھ لیا کرو۔ اگر میرے پاس اس کے متعلق کچھ علم ہوگا تو میں تمھیں ضرور بتا دیا کروں گا۔

قَالَ: ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: وَاللهِ إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ، وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ، قَالَ: فَبَيْنَا

پھر حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! دور جاہلیت کے وقت ہماری نظر میں عورتوں کی کوئی حیثیت نہ تھی حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق وہ احکام نازل فرمائے جو نازل

أَنَا فِي أَمْرٍ أَتَأَمَّرُهُ إِذْ قَالَتِ امْرَأَتِي لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: مَا لَكِ وَلِمَا هَاهُنَا؟ فِيمَا تَكَلُّفُكِ فِي أَمْرٍ أُرِيدُهُ؟ فَقَالَتْ لِي: عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ، وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ. فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ مَكَانَهُ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا: يَا بُنَيَّةُ! إِنَّكِ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ؟ فَقَالَتْ حَفْصَةُ: وَاللهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ، فَقُلْتُ: تَعْلَمِينَ أَنِّي أُحَذِّرُكِ عُقُوبَةَ اللهِ وَغَضَبَ رَسُولِهِ ﷺ، يَا بُنَيَّةُ! لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِيَّاهَا - يُرِيدُ عَائِشَةَ - قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِي مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِيَ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَزْوَاجِهِ! فَأَخَذَتْنِي وَاللهِ أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غِبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ، وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيهِ بِالْخَبَرِ، وَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدِ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ، فَإِذَا صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ، فَقَالَ: افْتَحْ افْتَحْ. فَقُلْتُ: جَاءَ الْغَسَّانِيُّ؟ فَقَالَ: بَلْ أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ، اعْتَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَزْوَاجَهُ. فَقُلْتُ: رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ، فَأَخَذْتُ ثَوْبِي فَأَخْرُجُ حَتَّى جِئْتُ،

کرنے تھے۔ اور ان کے حقوق مقرر کیے جو کرنے تھے۔ ایک دن یوں ہوا کہ میں کچھ سوچ بچار میں تھا کہ میری بیوی نے مجھ سے کہا: بہتر ہے تم یہ معاملہ فلاں فلاں طرح حل کرو۔ میں نے اس سے کہا: تمھارا اس کام میں کیا دخل؟ یہ معاملہ مجھ سے متعلق ہے، تمھیں دخل اندازی کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ میری بیوی نے کہا: اے خطاب کے بیٹے! تمھارے اس طرز عمل پر مجھے حیرت ہے کہ تم اپنی باتوں کا جواب برداشت نہیں کرتے جبکہ تمھاری بیٹی تو رسول اللہ ﷺ کو بھی جواب دے دیتی ہیں، یہاں تک کہ وہ سارا سارا دن اس سے ناراض رہتے ہیں۔ یہ سن کر عمر کھڑا ہو گیا اور اپنی چادر اوڑھ کر حفصہ ؓ کے گھر پہنچا اور کہا: بیٹی! تم رسول اللہ ﷺ سے تکرار کرتی ہو یہاں تک کہ وہ سارا سارا دن تم سے ناراض رہتے ہیں؟ حفصہ ؓ نے جواب دیا: ہاں، اللہ کی قسم! ہم رسول اللہ ﷺ سے بعض اوقات تکرار کرتی ہیں۔ میں نے کہا: تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ میں تمھیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضی سے خبردار کرتا ہوں۔ اے بیٹی! تم اس عورت کی وجہ سے دھوکے میں نہ آ جانا جسے اپنے حسن پر بڑا ناز ہے اور رسول اللہ ﷺ کو بھی وہ پیاری ہے۔ ان کا اشارہ سیدہ عائشہ ؓ کی طرف تھا۔ پھر میں وہاں سے نکل کر ام المومنین سیدہ ام سلمہ ؓ کے پاس آیا جو میری رشتے دار تھیں۔ میں نے اس معاملے میں ان سے بات کی تو سیدہ ام سلمہ ؓ نے جواب دیا: اے ابن خطاب! تم عجیب آدمی ہو! ہر معاملے میں دخل اندازی کرتے ہو، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کی ازواج مطہرات کے متعلق بھی دخل دینے چلے ہو۔ اللہ کی قسم! ان کی اس بات نے میری ہمت پست کر دی، چنانچہ میں ان کے گھر سے باہر نکل آیا۔ میرے ایک انصاری دوست تھے، جب میں

فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ يَرْقَى عَلَيْهَا بِعَجَلَةٍ، وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ. فَقُلْتُ لَهُ: قُلْ: هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَأَذِنَ لِي - قَالَ عُمَرُ - فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَإِنَّهُ لَعَلَى حَصِيرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَصْبُورًا، وَعِنْدَ رَأْسِهِ أَهَبٌ مُعَلَّقَةٌ، فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْحَصِيرِ فِي جَنْبِهِ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكَ؟» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِيمَا هُمَا فِيهِ، وَأَنْتَ رَسُولُ اللهِ، فَقَالَ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ؟». [راجع: ٨٩]

رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر نہ ہوتا تو وہ مجلس کی تمام باتیں آ کر مجھے بتاتے اور جب وہ حاضر نہ ہوتے تو میں انھیں مجلس کی باتوں سے آگاہ کرتا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ ہمیں غسان کے ایک بادشاہ کے حملے کا خطرہ لگا ہوا تھا کیونکہ ہمیں اطلاع ملی تھی کہ وہ مدینہ پر چڑھائی کرنے کا ارادہ رکھے ہوئے ہے۔ اس کے خوف سے ہمارے سینے بھرے ہوئے تھے۔ ایک دن اچانک میرے دوست نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کہ دروازہ کھولو، دروازہ کھولو۔ میں نے کہا: کیا غسانی چڑھ آئے؟ اس نے کہا: اس سے بھی اہم معاملہ پیش آ گیا ہے، وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ میں نے کہا: حفصہ اور عائشہ کی ناک خاک آلود ہو، چنانچہ میں نے اپنا لباس پہنا اور باہر نکل آیا۔ جب میں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ اپنے بالا خانہ میں تشریف فرما تھے جس پر آپ سیڑھی سے چڑھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا ایک حبشی غلام سیڑھی کے کنارے پر موجود تھا۔ میں نے اسے کہا: رسول اللہ ﷺ سے عرض کرو کہ عمر بن خطاب آیا ہے اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے، چنانچہ آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر سارا واقعہ گوش گزار کیا۔ جب میں ام سلمہ ؓ کی گفتگو پر پہنچا تو آپ مسکرانے لگے۔ اس وقت آپ کھجور کی ایک چٹائی پر تشریف رکھتے تھے۔ آپ کے جسم مبارک اور چٹائی کے درمیان کوئی اور چیز نہ تھی۔ آپ کے سر کے نیچے ایک چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، پاؤں کی طرف کیکر کے پتوں کا ڈھیر تھا اور سر کی طرف ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ میں نے جب آپ کے پہلو پر چٹائی کے نشانات دیکھے تو آبدیدہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: ''تم کس بات پر رونے لگے ہو؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول!

قیصر و کسریٰ کو دنیا کی تمام سہولیات میسر ہیں اور آپ تو اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: ''کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ ان کے حصے میں دنیا ہے اور ہمارے حصے میں آخرت ہے؟''

(٣) بَابٌ: ﴿وَإِذْ أَسَرَّ ٱلنَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَٰجِهِۦ حَدِيثًا﴾ إِلَى ﴿ٱلْخَبِيرُ﴾ [٣]

باب:3- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور جب نبی نے اپنی کسی بیوی سے پوشیدہ طور پر ایک بات کہی...... ہر چیز سے باخبر نے مجھے بتادیا ہے'' کا بیان

فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس باب میں حضرت عائشہ ؓ کی نبی ﷺ سے مروی حدیث ہے۔

وضاحت: وہ پوشیدہ بات یہ تھی کہ میں آئندہ زینب ؓ کے گھر سے شہد نہیں پیوں گا اور ساتھ تاکید بھی کر دی تھی کہ آگے کسی کو میری بات نہ بتانا۔ آپ کا مقصد یہ تھا کہ مبادا زینب آزردہ خاطر ہوں گی لیکن حضرت حفصہ ؓ نے اس راز داری کے عہد کو پورا نہ کیا۔ انھوں نے زینب ؓ کو تو نہ بتایا لیکن حضرت عائشہ ؓ سے راز افشا کر دیا۔

٤٩١٤ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنِ الْمَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَمَا أَتْمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ: عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ. [راجع: ٨٩]

[4914] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر ؓ سے ایک بات پوچھنے کا ارادہ کیا اور عرض کی: اے امیر المومنین! وہ دو عورتیں کون تھیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ستانے کے لیے منصوبہ بنایا تھا؟ ابھی میں نے اپنی بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ انھوں نے فرمایا: وہ عائشہ اور حفصہ ؓ تھیں۔

(٤) بَابٌ: ﴿إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ [٤]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اگر تم دونوں اللہ کے حضور توبہ کرو تو (یہ بہتر ہے) یقیناً تمھارے دل (حق سے) ہٹ گئے ہیں......'' کا بیان

صَغَوْتُ وَأَصْغَيْتُ: مِلْتُ. ﴿لِتَصْغَىٰ﴾ [الأنعام: ١١٣]: لِتَمِيلَ. ﴿وَإِن تَظَٰهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ

صَغَوْتُ اور أَصْغَيْتُ کے معنی ہیں: مائل ہو گیا۔ لِتَصْغَىٰ کے معنی ہیں: تاکہ جھک جائیں۔ وَاِنْ تَظٰهَرَا

﴿اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ﴾ [٤] عَوْنٌ. تَظَاهَرُونَ: تَعَاوَنُونَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿قُوا أَنْفُسَكُمْ﴾: أَوْصُوا [أَنْفُسَكُمْ وَ] أَهْلِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَأَدِّبُوهُمْ.

عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ ...... بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ میں ظَهِيْرٌ کے معنی ہیں: مددگار۔ تَظٰهَرُوْنَ کے معنی ہیں: تم ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو۔ امام مجاہد نے فرمایا: قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ کے معنی ہیں: تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو اللہ کا ڈر اختیار کرنے کی نصیحت کرو اور انھیں ادب سکھاؤ۔

٤٩١٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَمَكَثْتُ سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى خَرَجْتُ مَعَهُ حَاجًّا، فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرَانَ ذَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهِ، فَقَالَ: أَدْرِكْنِي بِالْوَضُوءِ، فَأَدْرَكْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ، فَجَعَلْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ مَوْضِعًا فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنِ الْمَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَمَا أَتْمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ: عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ. [راجع: ٨٩]

[4915] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان دو عورتوں کے متعلق سوال کرنا چاہا جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف ایکا کیا تھا۔ میں ایک سال اسی فکر میں رہا اور مجھے کوئی موقع نہیں ملتا تھا۔ آخر میں ان کے ساتھ ایک مرتبہ حج کے لیے نکلا، واپسی پر جب ہم مقام ظہران میں تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رفع حاجت کے لیے باہر گئے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: میرے لیے وضو کا پانی لاؤ۔ میں ایک برتن میں پانی لایا اور آپ کو وضو کرانے لگا۔ اس وقت مجھے موقع ملا تو میں نے عرض کی: امیر المومنین! وہ عورتیں کون تھیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف منصوبہ سازی کی تھی؟ ابھی میں نے اپنی بات پوری نہ کی تھی کہ انھوں نے فرمایا: ''وہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما تھیں۔''

(٥) بَابٌ: ﴿عَسَىٰ رَبُّهُ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ﴾ الْآيَةَ [٥]

باب:5- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''کچھ بعید نہیں کہ اگر نبی تمھیں طلاق دے دے تو اس کا رب اسے تم سے بہتر بیویاں عطا کر دے'' کا بیان

٤٩١٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اِجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ: عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ

[4916] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ازواج مطہرات نے نبی ﷺ کے خلاف غیرت کا رعب جمانے کے لیے باہمی اتفاق کر لیا تو میں نے ان سے کہا: اگر نبی تم کو طلاق دے دے تو بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمھارے بدلے میں انھیں تم سے بہتر بیویاں عطا کر دے۔

الْآيَةُ . [راجع: ٤٠٢]

اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (جو باب میں مذکور ہے۔)

(٦٧) سُورَةُ ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 67- تفسیر سورۂ ملک

اَلتَّفَاوُتُ: الْاِخْتِلَافُ. وَالتَّفَاوُتُ وَالتَّفَوُّتُ وَاحِدٌ. ﴿تَمَيَّزُ﴾ [٨]: تَقَطَّعُ. ﴿مَنَاكِبِهَا﴾ [١٥]: جَوَانِبِهَا. ﴿تَدَّعُونَ﴾ [٢٧]، وَتَدْعُونَ وَاحِدٌ، مِثْلُ: تَذَكَّرُونَ وَتَذْكُرُونَ. ﴿وَيَقْبِضْنَ﴾ [١٩]: يَضْرِبْنَ بِأَجْنِحَتِهِنَّ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿صَافَّاتٍ﴾: بَسْطُ أَجْنِحَتِهِنَّ. ﴿وَنُفُورٍ﴾ [٢١]: اَلْكُفُورِ.

اَلتَّفَاوُتُ کے معنی ہیں: اختلاف اور فرق۔ تفاوت اور تفوت دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ تَمَيَّزُ سے مراد ہے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ مَنَاكِبِهَا سے مراد زمین کے اطراف و اکناف ہیں۔ تَدَّعُوْنَ (دال کی شد) اور تَدْعُونَ (دال کی جزم) دونوں کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی جس کا تم مطالبہ کرتے تھے جیسا کہ تَذَكَّرُونَ (ذال کی شد) اور تَذْكُرُونَ (ذال کی جزم) دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ وَيَقْبِضْنَ کے معنی ہیں: وہ اپنے پروں کو سمیٹ لیتے ہیں۔ امام مجاہد نے کہا: صَآفّٰتٍ کے معنیٰ ہیں: اپنے پروں کو پھیلا لیتے ہیں۔ وَنُفُوْرٍ سے مراد کفر ہے، یعنی حق سے بھاگنا اور نفرت کرنا۔

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر کے متعلق کوئی مرفوع حدیث ذکر نہیں کی، صرف چند الفاظ کے لغوی معانی بتانے پر اکتفا کیا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید میں ایک ایسی سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں۔ وہ اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گی حتی کہ اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اور وہ سورت تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔''[1]

(٦٨) سُورَةُ ﴿نٓ وَالْقَلَمِ﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 68- تفسیر سورۂ قلم

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿يَتَخَافَتُونَ﴾ [٢٣]: يَنْتَجُونَ السِّرَارَ وَالْكَلَامَ الْخَفِيَّ. وَقَالَ قَتَادَةُ: ﴿حَرْدٍ﴾ [٢٥]: جِدٌّ فِي أَنْفُسِهِمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿إِنَّا لَضَالُّونَ﴾ [٢٦]: أَضْلَلْنَا مَكَانَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: يَتَخَافَتُوْنَ کے معنی ہیں: وہ آہستہ آہستہ سرگوشیاں کرتے ہوئے چلے۔ حضرت قتادہ نے کہا: حَرْدٍ کے معنی ہیں: دل سے کوشش کرنا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: إِنَّا لَضَالُّوْنَ کے معنی ہیں:

1 سنن أبي داود، الصلاة، حديث: 1400.

جَنَّتِنَا. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿كَٱلصَّرِيمِ﴾ [٢٠]: كَالصُّبْحِ انْصَرَمَ مِنَ اللَّيْلِ، وَاللَّيْلِ انْصَرَمَ مِنَ النَّهَارِ، وَهُوَ أَيْضًا كُلُّ رَمْلَةٍ انْصَرَمَتْ مِنْ مُعْظَمِ الرَّمْلِ، وَالصَّرِيمُ أَيْضًا الْمَصْرُومُ مِثْلُ قَتِيلٍ وَمَقْتُولٍ.

ہم اپنے باغ کا راستہ بھول گئے۔ ابن عباس ؓ کے علاوہ دوسروں نے کہا: كَالصَّرِيْمِ کے معنی ہیں: وہ صبح جو رات سے کٹ کر الگ ہو جاتی ہے یا رات جو دن سے کٹ کر الگ ہو جاتی ہے۔ صریم ریت کے اس چھوٹے ٹیلے کو بھی کہتے ہیں جو بڑے ٹیلے سے کٹ کر الگ ہو جائے۔ صریم کا لفظ مصروم کے معنی میں ہے، یعنی کٹا ہوا جیسا کہ قتیل کا لفظ مقتول کے معنی میں آتا ہے۔

(١) بَابٌ: ﴿عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ﴾ [١٣]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اکھڑ مزاج، اس کے علاوہ حرام زادہ ہے'' کا بیان

٤٩١٧ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ﴾: قَالَ: رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ لَهُ زَنَمَةٌ مِثْلُ زَنَمَةِ الشَّاةِ.

[4917] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت: ''وہ اکھڑ مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ بداصل بھی ہے۔'' کے متعلق فرمایا: یہ قریش کے ایک آدمی کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ اس کی گردن پر ایک علامت تھی جس طرح بکری کے نشانی ہوتی ہے۔

٤٩١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ». [انظر: ٦٠٧١، ٦٦٥٧]

[4918] حضرت حارثہ بن وہب خزاعی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''کیا میں تمھیں اہل جنت کی خبر نہ دوں؟ وہ دیکھنے میں کمزور و ناتواں لیکن اگر کسی بات پر قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور پورا کر دیتا ہے۔ اور کیا میں تمھیں اہل جہنم کی خبر نہ دوں؟ وہ سخت مزاج، بدخو اور تکبر کرنے والا ہے۔''

(٢) بَابٌ: ﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ﴾ [٤٢]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی'' کا بیان

٤٩١٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ

[4919] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

ابْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ، فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ، وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ، فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا». [راجع: ٢٢]

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کو کھولے گا تو ہر مومن مرد اور مومن عورت اس کو سجدہ کریں گے اور جو دنیا میں ریا کاری اور شہرت کے لیے سجدے کرتے تھے وہ باقی رہ جائیں گے۔ یہ (ریا کار) سجدہ کرنے کی کوشش کریں گے تو ان کی کمر ایک تختہ بن جائے گی۔''

فائدہ: اس جگہ پنڈلی کھولنے سے مراد شدت کو دور کرنا نہیں بلکہ اللہ رب العزت کا اپنی پنڈلی کھولنا ہی مراد ہے جیسا کہ حدیث میں اس کی صراحت ہے۔ واللّٰہ أعلم۔

(٦٩) سُورَةُ الْحَاقَّةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 69-تفسیر سورۃ الحاقہ

﴿عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ﴾ [٢١] يُرِيدُ فِيهَا الرِّضَا. ﴿ٱلْقَاضِيَةَ﴾ [٢٧]: اَلْمَوْتَةَ الْأُولَى الَّتِي مُتُّهَا، لَمْ [أُحْيَا] بَعْدَهَا. ﴿مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ﴾ [٤٧] أَحَدٌ يَكُونُ لِلْجَمِيعِ وَلِلْوَاحِدِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ٱلْوَتِينَ﴾ [٤٦]: نِيَاطُ الْقَلْبِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿طَغَى﴾ [١١]: كَثُرَ؛ وَيُقَالُ: ﴿بِٱلطَّاغِيَةِ﴾ [٥] طُغْيَانِهِمْ؛ وَيُقَالُ: طَغَتْ عَلَى الْخَزَّانِ كَمَا طَغَى الْمَاءُ عَلَى قَوْمِ نُوحٍ.

عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ سے مراد رضا ہے، یعنی وہ اس زندگی میں راضی ہوگا۔ اَلْقَاضِيَةَ سے مراد پہلی موت جو آئی تھی، اس کے بعد زندہ نہ ہوا ہوتا۔ مِنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ: احد کا لفظ مفرد اور جمع دونوں کے لیے آتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اَلْوَتِيْنَ سے مراد دل کی (وہ) رگ ہے (جس کے کٹنے سے آدمی مرجاتا ہے)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی نے فرمایا: طَغٰى کے معنی ہیں: پانی بہت چڑھ گیا۔ بِالطَّاغِيَةِ: وہ اپنی سرکشی کی وجہ سے ہلاک کیے گئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ طاغیہ سے مراد آندھی ہے۔ اس آندھی نے اتنا زور لگایا کہ (فرشتوں کے اختیار سے باہر ہوگئی) جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں پانی نے زور لگایا تھا۔

(٧٠) سُورَةُ ﴿سَأَلَ سَائِلٌ﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 70-تفسیر سورۂ سَأَلَ سَائِلٌ

اَلْفَصِيلَةُ: أَصْغَرُ آبَائِهِ الْقُرْبَى: إِلَيْهِ يَنْتَمِي

اَلْفَصِيلَةُ سے مراد آدمی کے قریبی باپ دادا جن کی

مَنِ انْتَمٰى. ﴿لِلشَّوٰى﴾ [١٦]: اَلْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ وَالْأَطْرَافُ وَجِلْدَةُ الرَّأْسِ يُقَالُ لَهَا: شَوَاةٌ، وَمَا كَانَ غَيْرَ مَقْتَلٍ فَهُوَ شَوًى. ﴿عِزِينَ﴾ [٣٧] وَالْعِزُونَ: اَلْحِلَقُ وَالْجَمَاعَاتُ، وَاحِدُهَا عِزَةٌ.

طرف وہ منسوب ہو۔ للشّوٰی سے مراد دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، بدن کے اطراف اور سر کی کھال ہے۔ ان سب کو شواۃ کہتے ہیں۔ اور جس عضو کے کاٹنے سے آدمی مرتا نہیں وہ بھی شوٰی ہے۔ عِزِین اور عِزُون سے مراد حلقے اور جماعتیں ہیں، اس کا مفرد عِزَّۃٌ ہے۔

(۷۱) سُورَةُ نُوحٍ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 71-تفسیر سورۂ نوح

﴿أَطْوَارًا﴾ [١٤]: طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا، يُقَالُ: عَدَا طَوْرَهُ، أَيْ: قَدْرَهُ. وَالْكُبَّارُ: أَشَدُّ مِنَ الْكِبَارِ، وَكَذٰلِكَ: جُمَّالٌ وَجَمِيلٌ لِأَنَّهَا أَشَدُّ مُبَالَغَةً، وَكَذٰلِكَ: كُبَّارٌ: اَلْكَبِيرُ، وَكُبَارٌ أَيْضًا بِالتَّخْفِيفِ، وَالْعَرَبُ تَقُولُ: رَجُلٌ حُسَّانٌ وَجُمَّالٌ وَحُسَانٌ مُخَفَّفٌ، وَجُمَالٌ مُخَفَّفٌ. ﴿دَيَّارًا﴾ [٢٦] مِنْ دَوْرٍ وَلٰكِنَّهُ فَيْعَالٌ مِنَ الدَّوَرَانِ، كَمَا قَرَأَ عُمَرُ: (اَلْحَيُّ الْقَيَّامُ) وَهِيَ: مِنْ قُمْتُ؛ وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿دَيَّارًا﴾ [٢٦]: أَحَدًا. ﴿تَبَارًا﴾ [٢٨]: هَلَاكًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿مِدْرَارًا﴾ [١١]: يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا. ﴿وَقَارًا﴾ [١٣]: عَظَمَةً.

اَطْوَارًا یہ طور کی جمع ہے، یعنی تم کو کبھی ایسے طور پر پیدا کیا اور کبھی ایسے طور پر۔ مطلب یہ ہے کہ انسان پہلے نطفے کی شکل میں تھا، پھر وہ خون بنا، پھر دم بستہ ہو گیا، پھر مضغہ ہوا، آخر انسان بن گیا۔ کہا جاتا ہے: عَدَا طَوْرَهٗ: وہ اپنے اندازے سے بڑھ گیا۔ اَلْكُبَّارُ اسے تشدید اور تخفیف سے دونوں طرح پڑھا گیا ہے لیکن تشدید کی صورت میں مبالغہ زیادہ ہے، یعنی بہت ہی بڑا۔ اسی طرح جُمَّال اور جمیل ہیں۔ جمیل کے معنی ہیں: خوبصورت اور جمال بہت ہی خوبصورت، یعنی اس میں مبالغہ زیادہ ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: رَجُلٌ حُسَّانٌ وَ جُمَّالٌ اور حُسَانٌ وَ جُمَالٌ، یعنی مشدد اور مخفف دونوں طرح ہے۔ دَيَّارًا ، دور سے نکلا ہے۔ اس کا وزن فیعال ہے، یعنی اصل میں دَیْوَار تھا جو دوران سے مشتق ہے (اس کا وزن فَعّال نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں یہ دَوَّار ہوتا) جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ کو اَلْحَيُّ الْقَيَّامُ پڑھا ہے جو اصل میں قَیْوَام تھا۔ ان کے علاوہ نے کہا: دَيَّارًا ، اَحَدًا کے معنی میں ہے، یعنی کسی کو نہ چھوڑا۔ تَبَارًا کے معنی ہیں: ہلاکت۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مِدْرَارًا کے معنی ہیں: ایک کے بعد دوسرا، یعنی لگاتار بارش۔ وَقَارًا سے عظمت اور بڑائی مراد ہے۔

(١) بَابٌ: ﴿وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ﴾ [٢٣]

باب:1-(ارشاد باری تعالیٰ:) ''ود، سواع، یغوث، یعوق (اور نسر)'' کا بیان

٤٩٢٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ، أَمَّا وَدٌّ: فَكَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ، وَأَمَّا سُوَاعٌ: فَكَانَتْ لِهُذَيْلٍ، وَأَمَّا يَغُوثُ: فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ، بِالْجُرُفِ عِنْدَ سَبَإٍ، وَأَمَّا يَعُوقُ: فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ، وَأَمَّا نَسْرٌ: فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ، لِآلِ ذِي الْكَلَاعِ، أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ، فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ، فَفَعَلُوا، فَلَمْ تُعْبَدْ، حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولٰئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ.

[4920] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو بت حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں پوجے جاتے تھے، بعد میں انھی کی عرب کے ہاں عبادت ہونے لگی، چنانچہ ود، دومۃ الجندل میں بنوکلب کا بت تھا۔ سواع، بنو ہذیل کا اور یغوث مراد قبیلے کی شاخ بنوغطیف کا بت تھا جو وادیٔ جرف میں قوم سبا کے پاس رہتے تھے۔ یعوق، بنو ہمدان کا بت تھا اور نسر کی قوم حمیر عبادت کرتی تھی جو ذوالکلاع کی اولاد سے تھے۔ یہ پانچوں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام تھے۔ جب ان پر موت آئی تو شیطان نے ان کے دل میں ڈالا کہ جن مقامات پر یہ بزرگ تشریف فرمایا کرتے تھے وہاں ان کی مورتیاں بنالو اور ان کا نام انھی بزرگوں کے نام پر رکھو، چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ اس وقت ان کی پوجا پاٹ نہیں ہوتی تھی لیکن جب وہ لوگ بھی مر گئے جنھوں نے بت قائم کیے تھے اور لوگوں میں علم نہ رہا تو ان کی پوجا پاٹ ہونے لگی۔

(٧٢) سُورَةُ ﴿قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 72-تفسیر سورۂ جن

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لِبَدًا﴾ [١٩]: أَعْوَانًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لِبَدًا کے معنی ہیں: اعوان و مددگار۔

(١) [بَابٌ]:

باب:1- بلاعنوان

٤٩٢١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[4921] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، عَامِدِينَ إِلٰى سُوقِ عُكَاظٍ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ، فَقَالُوا: مَا لَكُمْ؟ فَقَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ. قَالَ: مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مَا حَدَثَ، فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَدَثَ، فَانْطَلَقُوا فَضَرَبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَنْظُرُونَ مَا هٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ. قَالَ: فَانْطَلَقَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِنَخْلَةَ، وَهُوَ عَامِدٌ إِلٰى سُوقِ عُكَاظٍ، وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ تَسَمَّعُوا لَهُ، فَقَالُوا: هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ. فَهُنَالِكَ رَجَعُوا إِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا: يَا قَوْمَنَا ﴿إِنَّا سَمِعْنَا قُرْءَانًا عَجَبًا ۝ يَهْدِىٓ إِلَى ٱلرُّشْدِ فَـَٔامَنَّا بِهِۦ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ أَحَدًا﴾ وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهِ ﷺ ﴿قُلْ أُوحِىَ إِلَىَّ أَنَّهُ ٱسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ ٱلْجِنِّ﴾ وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ. [راجع: ٧٧٣]

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام کے ہمراہ سوق عکاظ کا قصد کیا۔ ان دنوں شیطانوں کو آسمان کی خبریں ملنا بند ہو گئی تھیں اور ان پر آسمان سے آگ کے انگارے چھوڑے جاتے تھے۔ جب شیطان لوٹ کر آئے تو انھوں نے اپنی قوم سے پوچھا کہ کیا بات ہوئی؟ ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی گئی ہے اور ہم پر آسمان سے انگارے برسائے گئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ آسمانی خبروں اور تمھارے درمیان رکاوٹ پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کوئی نئی بات واقع ہوئی ہے۔ اب یوں کرو کہ مشرق و مغرب میں ساری زمین پر پھیل جاؤ اور تلاش کرو کہ کون سی بات پیش آ گئی ہے، چنانچہ شیاطین مشرق و مغرب میں پھیل گئے تاکہ اس بات کی ٹوہ لگائیں کہ آسمانی خبروں تک ان کی رسائی کس وجہ سے ناممکن ہو گئی ہے۔ جو شیاطین اس کھوج میں نکلے تھے، ان کا ایک گروہ وادئ تہامہ کی طرف بھی نکلا جہاں رسول اللہ ﷺ منڈی عکاظ جاتے ہوئے کھجور کے ایک باغ میں ٹھہرے ہوئے تھے اور اس وقت آپ اپنے صحابہ کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انھوں نے قرآن سنا تو ادھر کان لگا دیے۔ پھر کہنے لگے: یہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے تمھارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ پیدا ہوئی ہے۔ اس کے بعد وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ آئے اور ان سے کہا: اے ہماری قوم! ”بلاشبہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو نیکی کی راہ دکھاتا ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور اب ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔“ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ سورت نازل فرمائی: ﴿قُلْ أُوْحِىَ إِلَىَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ﴾ حضرت ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ جنوں کی یہ گفتگو آپ کو بذریعۂ وحی معلوم ہوئی تھی۔

(٧٣) سُورَةُ الْمُزَّمِّلِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 73-تفسیر سورۂ مزمل

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَتَبَتَّلْ﴾ [٨]: أَخْلِصْ. وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿أَنكَالًا﴾ [١٢]: قُيُودًا. ﴿مُنفَطِرٌ بِهِ﴾ [١٨]: مُثْقَلَةٌ بِهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿كَثِيبًا مَّهِيلًا﴾ [١٤]: اَلرَّمْلُ السَّائِلُ. ﴿وَبِيلًا﴾ [١٦]: شَدِيدًا.

امام مجاہد نے کہا: وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ کے معنی ہیں: خالص اسی کا ہو جا۔ امام حسن بصری نے کہا: اَنْكَالًا کے معنی ہیں: بیڑیاں۔ مُنْفَطِرٌ بِهِ: آسمان اس کی وجہ سے بھاری ہو جائے گا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: كَثِيْبًا مَّهِيْلًا سے مراد یہ ہے کہ پہاڑ بھربھری ریت کے ٹیلے بن جائیں گے۔ وَبِيْلًا کے معنی ہیں: سخت۔

وضاحت: امام بخاری ؒ نے اس سورت کے تحت بھی کوئی مرفوع حدیث بیان نہیں کی ممکن ہے کہ درج ذیل آیت: ''تم اس دن کی سختی سے کیسے بچو گے اگر تم نے اس دن کا انکار کیا جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا'' (مزمل: 17) کے تحت درج ذیل حدیث بیان کر دی جائے جسے امام بخاری ؒ نے ہی روایت کیا ہے: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم ؑ سے فرمائے گا: اے آدم! اپنی اولاد میں سے جہنم میں جانے والے الگ کر دو۔ حضرت آدم عرض کریں گے: اے اللہ! دوزخ کے لیے کتنا حصہ نکالوں؟ اللہ تعالیٰ حکم دے گا: ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے۔ یہ ایسا سخت وقت ہو گا کہ پیٹ والی اپنا بچہ گرا دے گی اور بچہ بوڑھا ہو جائے گا۔''[1]

(٧٤) سُورَةُ الْمُدَّثِّرِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 74-تفسیر سورۂ مدثر

(١) [بَابٌ]:

باب: 1- بلاعنوان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿عَسِيرٌ﴾ [٩]: شَدِيدٌ. ﴿قَسْوَرَةٍ﴾ [٥١]: رِكْزُ النَّاسِ وَأَصْوَاتُهُمْ وَكُلُّ شَدِيدٍ قَسْوَرَةٌ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اَلْقَسْوَرَةُ قَسْوَرٌ: اَلْأَسَدُ. اَلرِّكْزُ: اَلصَّوْتُ ﴿مُسْتَنفِرَةٌ﴾

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: عَسِيْرٌ کے معنی ہیں: مشکل اور گراں۔ قَسْوَرَةٍ کے معنی ہیں: لوگوں کا شور وغل۔ اور ہر زوردار اور سخت چیز کو بھی قسورہ کہتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا: قَسْوَرَہ شیر کو کہتے ہیں۔ الرِّكْزُ کے معنی ہیں:

1 صحيح البخاري، التفسير، حديث: 4741.

[٥٠]: نَافِرَةٌ مَذْعُورَةٌ.

آواز مُسْتَنْفِرَةٌ کے معنی ہیں: خوفزدہ ہوکر بھاگنے والے۔

٤٩٢٢ - حَدَّثَنِي يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ﴾ قُلْتُ: يَقُولُونَ ﴿ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلَّذِى خَلَقَ﴾ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتَ، فَقَالَ جَابِرٌ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ: «جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ، فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ، فَنُودِيتُ، فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ أَمَامِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ خَلْفِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا. فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا، فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ: دَثِّرُونِي وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا. قَالَ: «فَدَثَّرُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا، فَنَزَلَتْ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾». [راجع: ٤]

[4922] حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی؟ انھوں نے کہا: يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، میں نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ سب سے پہلے نازل ہوئی۔ حضرت ابوسلمہ نے فرمایا: میں نے حضرت جابر ؓ سے پوچھا تھا اور جو بات ابھی تم نے مجھ سے کہی ہے وہی میں نے ان سے کہی تھی، لیکن حضرت جابر ؓ نے فرمایا: میں تم سے وہی حدیث بیان کرتا ہوں جو ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا: ”میں غار حراء میں ایک مدت کے لیے خلوت نشین تھا۔ جب میں وہ دن پورے کر کے پہاڑ سے اترا تو مجھے آواز دی گئی۔ میں نے اس آواز پر اپنی دائیں طرف دیکھا تو کوئی چیز دکھائی نہ دی، پھر بائیں طرف دیکھا تو بھی کوئی چیز نظر نہ آئی۔ سامنے دیکھا، ادھر بھی کوئی چیز دکھائی نہ دی۔ پیچھے کی طرف دیکھا تو ادھر بھی کوئی چیز نظر نہ آئی، اب میں نے اپنا سر اوپر کی طرف اٹھایا تو مجھے ایک چیز دکھائی دی، پھر میں خدیجہ ؓ کے پاس آیا تو ان سے کہا: مجھے کپڑا اوڑھا دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالو۔ انھوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا اور مجھ پر ٹھنڈا پانی بہادیا، پھر یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ......﴾

فائدہ: قرآن مجید کی سب سے پہلے کون سی آیات نازل ہوئیں اس کے متعلق دو مشہور قول حسب ذیل ہیں: * جمہور اہل علم کا قول ہے کہ سورۂ علق کی ابتدائی پانچ آیات سب سے پہلے نازل ہوئیں۔ * سب سے پہلے سورۂ مدثر کا نزول ہوا جیسا کہ حضرت جابر ؓ کا موقف ہے۔ ان دونوں اقوال میں تطبیق کی حسب ذیل صورتیں بیان کی گئی ہیں: * علی الاطلاق پہلے سورۂ علق کی آیات نازل ہوئیں لیکن پوری کامل سورت پہلے مدثر نازل ہوئی۔ * زمانۂ فترت سے پہلے سورۂ علق کی آیات نازل ہوئیں اور زمانۂ فترت کے بعد سب سے پہلے سورۂ مدثر نازل ہوئی۔ اس کے علاوہ اقوال بھی ہیں۔ ویسے ترجیح پہلے موقف کو ہے۔ واللہ أعلم.

(٢) [بَابُ] قَوْلِهِ ﴿قُمْ فَأَنذِرْ﴾ [٢]

باب:2- ارشاد باری تعالیٰ: ''اٹھ کھڑے ہوں اور (لوگوں کو برے انجام سے) ڈرائیں'' کا بیان

٤٩٢٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُ قَالَا: حَدَّثَنَا حَرْبُ ابْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ». مِثْلَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ.

[راجع: ٤]

[4923] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں غار حرا میں تنہائی اختیار کیے ہوئے تھا۔'' یہ روایت بھی عثمان بن عمر کی حدیث کی طرح ہے جو انھوں نے علی بن مبارک سے بیان کی ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے عثمان بن عمر کی حدیث کو صحیح بخاری میں بیان نہیں کیا ہے، البتہ امام مسلم نے اس روایت کو (کتاب الایمان، حدیث: 161) ذکر کیا ہے۔

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾ [٣]

باب:3- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اپنے رب کی کبریائی (بزرگی و عظمت) بیان کریں'' کا بیان

٤٩٢٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ: أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ؟ فَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ فَقُلْتُ: أُنْبِئْتُ أَنَّهُ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾. فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ: أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ؟ فَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ فَقُلْتُ: نُبِّئْتُ أَنَّهُ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾، فَقَالَ: لَا أُخْبِرُكَ إِلَّا بِمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «جَاوَرْتُ فِي حِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ، فَاسْتَبْطَنْتُ الْوَادِيَ، فَنُودِيتُ،

[4924] حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا: قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ انھوں نے فرمایا: يَاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ۔ میں نے عرض کی: مجھے بتایا گیا ہے کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ، سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا تھا کہ قرآن کی کون سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی تو انھوں نے فرمایا تھا: يَاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ مجھے اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ کے پہلے نازل ہونے کی خبر ملی ہے۔ تو انھوں نے فرمایا: میں تمھیں اس کی خبر دے رہا ہوں جو رسول اللہ

فَنَظَرْتُ أَمَامِي وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ: دَثِّرُونِي وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا. وَأُنْزِلَ عَلَيَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾ [١-٣]». [راجع: ٤]

ﷺ نے خود بیان فرمایا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے غار حراء میں خلوت گزینی اختیار کی، جب وہ مدت پوری کر چکا تو نیچے اترا اور وادی کے درمیان میں پہنچا تو مجھے آواز دی گئی۔ میں نے اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھا۔ مجھے دکھائی دیا کہ وہ (فرشتۂ وحی) آسمان اور زمین کے درمیان تخت پر بیٹھا ہوا ہے، پھر میں خدیجہ ؓ کے پاس آیا اور ان سے کہا: مجھے کپڑا اوڑھا دو اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی ڈالو، پھر مجھ پر یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ......﴾

(٤) بَابٌ: ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ [٤]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیں'' کا بیان

٤٩٢٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ - وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ - فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: «فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي، فَدَثَّرُونِي، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ﴾ إِلَى ﴿وَٱلرُّجْزَ فَٱهْجُرْ﴾» قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ وَهِيَ الْأَوْثَانُ. [راجع: ٤]

[4925] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا...... جبکہ آپ درمیان میں وحی کا سلسلہ رک جانے کا حال بیان فرما رہے تھے...... آپ نے فرمایا: ''میں چل رہا تھا کہ اچانک آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی۔ میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو وہی فرشتہ نظر آیا جو غار حراء میں میرے پاس آیا تھا۔ وہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس کے ڈر سے گھبرا گیا۔ پھر میں گھر واپس آیا تو میں نے (خدیجہ ؓ سے) کہا: مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ انھوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل کی: ﴿يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ .... وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾۔'' یہ وحی نماز فرض کیے جانے سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ وَالرُّجْزَ سے مراد بت ہیں۔

(٥) بَابٌ: ﴿وَٱلرُّجْزَ فَٱهْجُرْ﴾ [٥]

باب: 5- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور (بتوں کی) گندگی سے دور رہو'' کا بیان

يُقَالُ: اَلرُّجْزُ وَالرِّجْسُ: اَلْعَذَابُ.

کہا گیا ہے کہ اَلرُّجْزُ اور الرِّجْسُ عذاب کے ہم معنی ہیں۔

٤٩٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ: فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي، فَزَمَّلُونِي، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَأَنْذِرْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَاهْجُرْ﴾ - قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَالرِّجْزَ: اَلْأَوْثَانَ - ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ». [راجع: ٤]

[4926] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ بندش وحی کا تذکرہ فرما رہے تھے، فرمایا: ''ایک دفعہ میں نے چلتے چلتے آسمان سے ایک آواز سنی۔ میں نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی تو وہی فرشتہ نظر آیا جو میرے پاس غار حراء میں آیا تھا۔ وہ آسمان و زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ اسے دیکھ کر میں اس قدر خوفزدہ ہوا کہ مارے ڈر کے زمین پر گر پڑا، پھر میں اپنے گھر آیا تو اپنے اہل خانہ سے کہا: مجھے کمبل اوڑھا دو مجھے کمبل اوڑھا دو، چنانچہ انھوں نے مجھے کمبل اوڑھا دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ﴾ سے لے کر ﴿فَاهْجُرْ﴾ تک۔ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ اَلرُّجْزَ سے مراد بت ہیں۔ پھر وحی کا سلسلہ تیز ہو گیا اور مسلسل آنا شروع ہو گئی۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے کبھی بت پرستی نہیں کی تھی مگر آپ کی قوم بت پرست تھی۔ یہ حکم دراصل لوگوں کو آپ کے ذریعے سے دیا جا رہا ہے۔ ترجمۃ الباب کے تحت الرجز، عذاب کا ہم معنی بتایا گیا ہے کیونکہ ان کی پوجا کرنے سے انسان عذاب تک پہنچ جاتا ہے۔ گویا یہ عذاب الٰہی کا سبب ہیں، اس لیے انھیں عذاب کے ہم معنی قرار دیا گیا ہے۔ والله أعلم.

(٧٥) سُورَةُ الْقِيَامَةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 75- تفسیر سورۂ قیامہ

(١) [بَابٌ]: وَقَوْلُهُ: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾ [١٦]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ قرآن کو جلدی یاد کر لینے کی نیت سے زبان کو حرکت نہ دیں'' کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ﴾ [٥]:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ سے مراد

سَوْفَ أَتُوبُ، سَوْفَ أَعْمَلُ. ﴿لَا وَزَرَ﴾ [١١]: لَا حِصْنَ. ﴿سُدًى﴾ [٣٦]: هَمَلًا.

یہ ہے کہ انسان ہمیشہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ عنقریب توبہ کرلوں گا، اب اچھے اعمال کروں گا۔ لَا وَزَرَ کے معنی ہیں: وہاں کوئی پناہ گاہ نہیں ہوگی۔ سُدًى کے معنی ہیں: مہمل (بے کار) اور آزاد۔

٤٩٢٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ - وَكَانَ ثِقَةً - عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ حَرَّكَ بِهِ لِسَانَهُ - وَوَصَفَ سُفْيَانُ - يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ﴾ [١٦]. [راجع: ٥]

[4927] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ (اس کو یاد کرنے کے لیے) اپنی زبان کو حرکت دیا کرتے تھے۔ سفیان نے بیان کیا کہ آپ کا مقصد اس وحی کو یاد کرنا ہوتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''آپ قرآن کو جلدی یاد کرلینے کی نیت سے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔''

بَابٌ: ﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُۥ وَقُرْءَانَهُۥ﴾ [١٧]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اس وحی کو (آپ کے سینے میں) جمع کرنا اور (زبان سے) پڑھا دینا ہماری ذمہ داری ہے'' کا بیان

٤٩٢٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ﴾ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَقِيلَ لَهُ: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ﴾ - يَخْشَى أَنْ يَتَفَلَّتَ مِنْهُ - ﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُۥ﴾: أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ ﴿وَقُرْءَانَهُۥ﴾ أَنْ تَقْرَأَهُ، ﴿فَإِذَا قَرَأْنَٰهُ﴾ يَقُولُ: أُنْزِلَ عَلَيْهِ ﴿فَٱتَّبِعْ قُرْءَانَهُۥ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُۥ﴾ [١٦-١٩] أَنْ نُبَيِّنَهُ عَلَى لِسَانِكَ. [راجع: ٥]

[4928] حضرت موسیٰ بن ابو عائشہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾ کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ اپنے ہونٹ ہلایا کرتے تھے، اس لیے آپ سے کہا گیا: اسے یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں...... آپ کسی لفظ کے چھوٹ جانے کے خوف سے ایسا کرتے تھے...... اس کا جمع کر دینا اور پڑھا دینا ہمارے ذمے ہے، یعنی ہم خود آپ کے دل میں اس کو محفوظ کر دیں گے اور آپ کو پڑھا بھی دیں گے، لہٰذا جب ہم اس کو پڑھ چکیں تو آپ اس کے پیچھے پیچھے پڑھیں، پھر اس کا بیان کر دینا بھی ہمارے ذمے ہے، یعنی ہم اسے

آپ کی زبان پر جاری کر دیں گے۔

(۲) بَابٌ: ﴿فَإِذَا قَرَأْنَـٰهُ فَٱتَّبِعْ قُرْءَانَهُۥ﴾ [١٨]

باب:2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”ہم جب اسے پڑھ لیں تو آپ اس پڑھنے کی پیروی کریں“ کا بیان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿قَرَأْنَـٰهُ﴾: بَيَّنَّاهُ. ﴿فَٱتَّبِعْ﴾: اِعْمَلْ بِهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قَرَأْنٰهُ کے معنی ہیں: ہم نے اسے بیان کیا اور فَاتَّبِعْ کے معنی ہیں: آپ اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔

٤٩٢٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ﴾ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ بِالْوَحْيِ - وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ - فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي ﴿لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ ٱلْقِيَـٰمَةِ﴾: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُۥ وَقُرْءَانَهُۥ﴾ [١٦، ١٧] قَالَ: عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ، ﴿فَإِذَا قَرَأْنَـٰهُ فَٱتَّبِعْ قُرْءَانَهُۥ﴾: فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُۥ﴾ [١٩] عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ. قَالَ: فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللهُ.

[4929] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جب وحی لے کر آتے تو رسول اللہ ﷺ اسے یاد کرنے کے لیے اپنی زبان اور ہونٹوں کو ہلاتے تھے۔ اس سے آپ کو بڑی دشواری پیش آتی اور یہ دشواری، آپ سے پہچانی جاتی تھی، اس پر اللہ تعالیٰ نے وہ آیت اتاری جو لَاأُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ میں ہے کہ ”آپ جلدی کرتے ہوئے زبان کو نہ ہلایا کریں۔ اس کا آپ کے سینے میں جما دینا اور اسے پڑھا دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ کا مطلب ہے کہ جب ہم قرآن کو اتار رہے ہوں تو آپ غور سے سنا کریں۔ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ کا مطلب ہے کہ ہم آپ کی زبان کے ذریعے سے اس کی وضاحت کرا دیں گے۔ اس کے بعد آپ کی عادت مبارک یہ تھی کہ جب بھی حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آتے تو آپ سر جھکا کر بیٹھ جاتے۔ جب وہ چلے جاتے تو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آپ اس کی قراءت کرتے۔

﴿أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ﴾ [٣٤] تَوَعُّدٌ. [راجع: ٥]

(اس سورت کے آخر میں ہے:) اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى اس سے دھمکی اور ڈرانا مقصود ہے، یعنی تیرے لیے تباہی ہو، پھر تیرے لیے بربادی ہو۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے صرف قرآن کریم کے الفاظ ہی کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا بلکہ قرآن کے بیان کی حفاظت کی ذمہ داری

بھی اٹھائی ہے جیسا کہ اس آیت میں صراحت ہے، اس لیے واجب الاتباع ہونے میں قرآن اور اس کے بیان، یعنی سنت رسول ﷺ میں کوئی فرق نہیں۔

(٧٦) سُورَةُ ﴿هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ﴾ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 76- تفسیر سورۂ دہر

يُقَالُ: مَعْنَاهُ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ، وَهَلْ: تَكُونُ جَحْدًا وَتَكُونُ خَبَرًا، وَهٰذَا مِنَ الْخَبَرِ، يَقُولُ: كَانَ شَيْئًا فَلَمْ يَكُنْ مَذْكُورًا، وَذٰلِكَ مِنْ حِينَ خَلَقَهُ مِنْ طِينٍ إِلَى أَنْ يُنْفَخَ فِيهِ الرُّوحُ. ﴿أَمْشَاجٍ﴾ [٢]: اَلْأَخْلَاطُ، مَاءُ الْمَرْأَةِ وَمَاءُ الرَّجُلِ، اَلدَّمُ وَالْعَلَقَةُ؛ وَيُقَالُ إِذَا خُلِطَ: مَشِيجٌ؛ كَقَوْلِكَ: خَلِيطٌ، وَمَمْشُوجٌ مِثْلُ: مَخْلُوطٍ.

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ کے معنی ہیں کہ انسان پر یہ وقت آچکا ہے۔ هَل کا لفظ کبھی تو انکار کے لیے آتا ہے اور کبھی خبر کے معنی دیتا ہے اور یہاں خبر کے معنی دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان کبھی کوئی چیز تھا لیکن قابل تذکرہ نہیں تھا اور یہ مٹی سے اس کی پیدائش کے بعد اس میں روح پھونکے جانے تک کی مدت ہے۔ اَمْشَاج کے معنی ہیں: اخلاط، یعنی ملا ہوا، مرد کا پانی اور عورت کا پانی مخلوط ہوا، پھر اس سے خون اور علقه بنا۔ جب کوئی چیز دوسری چیز ملا دی جائے تو اسے مشیج کہا جاتا ہے۔ مشیج فعیل کا وزن مفعول کے معنی دیتا ہے جیسا کہ خلیط بمعنی مخلوط ہے۔

﴿سَلَاسِلَا وَأَغْلَالًا﴾ [٤] وَلَمْ يُجْرِ بَعْضُهُمْ. ﴿مُسْتَطِيرًا﴾ [٧]: مُمْتَدًّا الْبَلَاءُ. وَالْقَمْطَرِيرُ: اَلشَّدِيدُ؛ يُقَالُ: يَوْمٌ قَمْطَرِيرٌ وَيَوْمٌ قُمَاطِرٌ، وَالْعَبُوسُ وَالْقَمْطَرِيرُ وَالْقُمَاطِرُ، وَالْعَصِيبُ أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ الْأَيَّامِ فِي الْبَلَاءِ.

سَلٰسِلَا وَ اَغْلٰلًا بعض حضرات نے سَلٰسِلَا کو تنوین کے ساتھ پڑھا ہے اور کچھ اہل علم اسے ناجائز کہتے ہیں۔ مُسْتَطِيْرًا کے معنی ہیں: اس کی برائی پھیلی ہوئی اور عام ہے۔ قَمْطَرِير کے معنی ہیں: سخت۔ کہا جاتا ہے: يَوْمٌ قَمْطَرِيْرٌ اور يَوْمٌ قُمَاطِرٌ: سخت مصیبت کا دن۔ عَبُوس، قَمْطَرِير قُمَاطِر اور عَصِيب، مصیبت کے تلخ ترین ایام کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

وَقَالَ الْحَسَنُ: اَلنَّضْرَةُ فِي الْوَجْهِ، وَالسُّرُورُ فِي الْقَلْبِ.

امام حسن بصری نے کہا: اَلنَّضْرَةُ سے مراد وہ تازگی ہے جو چہرے پر ہوتی ہے اور السُّرُور سے مراد وہ فرحت ہے جو دل میں ہوتی ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿الْأَرَائِكِ﴾ [١٣]: اَلسُّرُرِ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اَلْاَرَآئِكِ سے مراد

تخت ہیں۔

وَقَالَ مُقَاتِلٌ: اَلسُّرُرُ: اَلْحِجَالُ مِنَ الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ.

امام مقاتل نے کہا: سرر سے مراد ہیرے اور جواہرات سے جڑے ہوئے تخت ہیں۔

وَقَالَ الْبَرَاءُ: ﴿وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا﴾ [١٤]: يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاءُوا.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا: وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا سے مراد یہ ہے کہ وہ جس طرح چاہیں گے پھلوں کو توڑیں گے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿سَلْسَبِيلًا﴾ [١٨]: حَدِيدُ الْجِرْيَةِ. وَقَالَ مَعْمَرٌ: ﴿أَسْرَهُمْ﴾ [٢٨]: شِدَّةُ الْخَلْقِ، وَكُلُّ شَيْءٍ شَدَدْتَّهُ مِنْ قَتَبٍ فَهُوَ مَأْسُورٌ.

امام مجاہد نے فرمایا: سَلْسَبِيْلًا کے معنی ہیں: وہ چشمہ جس کا پانی رواں دواں ہو۔ حضرت معمر نے کہا: اَسْرَهُمْ کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے ان کی خلقت خوب مضبوط کی ہے اور ہر وہ چیز جس کو تو مضبوط باندھے جیسے کجاوہ وغیرہ اسے ماسور کہا جاتا ہے۔

وضاحت: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس سورت میں بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے کوئی مرفوع حدیث پیش نہیں کی صرف چند الفاظ کے لغوی معنی بیان کیے ہیں۔ اس کی تفسیر میں وہ حدیث بیان کی جا سکتی ہے جس کے راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں سورۂ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَان پڑھا کرتے تھے۔[1]

(٧٧) سُورَةُ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 77- تفسیر سورۂ مرسلات

﴿جِمَٰلَتٌ﴾ [٣٣]: حِبَالٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ارْكَعُوا﴾ [٤٨]: صَلُّوا. ﴿لَا يَرْكَعُونَ﴾: لَا يُصَلُّونَ. وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَا يَنطِقُونَ﴾ [٣٥] ﴿وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ﴾ [الأنعام: ٢٣]، ﴿الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ﴾ [يس: ٦٥] فَقَالَ: إِنَّهُ ذُو أَلْوَانٍ، مَرَّةً يَنْطِقُونَ، وَمَرَّةً يُخْتَمُ عَلَيْهِمْ.

جِمٰلَتٌ بمعنی حبال ہے، مراد ایسی موٹی رسیاں جن سے بڑی بڑی کشتیوں کو باندھا جاتا ہے۔ امام مجاہد نے فرمایا: اِرْكَعُوْا کے معنی ہیں: نماز پڑھو۔ لَا يَرْكَعُوْنَ کے معنی ہیں: وہ نماز نہیں پڑھتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: قرآن میں آتا ہے: لَا يَنْطِقُوْنَ وہ گفتگو نہیں کریں گے اور دوسرے مقام پر ہے (کہ ان کا قول یہ ہوگا): ''اللہ کی قسم! ہم شرک نہیں کرتے تھے۔'' تیسرے مقام پر ہے: ''ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے'' تو ان کا کیا مفہوم ہے؟ انھوں

1 صحيح البخاري، الجمعة، حديث: 891.

نے فرمایا: قیامت کے دن کافروں کے مختلف حالات ہوں گے: کبھی تو وہ بولیں گے اور کبھی ان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔

(١) [بَابٌ]:

باب: 1- بلاعنوان

٤٩٣٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ: ﴿وَٱلْمُرْسَلَٰتِ﴾، وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ، فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ، فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا». [راجع: ١٨٣٠]

[4930] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے تو آپ پر سورۂ والمرسلات نازل ہوئی اور ہم اسے آپ کے منہ سے سیکھ رہے تھے۔ اتنے میں ایک سانپ نکل آیا۔ ہم لوگ اس کی طرف دوڑے لیکن وہ ہم سے بچ کر نکل دوڑا اور اپنے بل میں گھس گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تمھارے شر سے بچ گیا اور تم اس کے شر سے محفوظ رہے۔''

٤٩٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، بِهٰذَا. وَعَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، مِثْلُهُ. وَتَابَعَهُ أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ. وَقَالَ حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ.

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ:

[4931] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ ہی سے ایک دوسری سند سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۂ ''والمرسلات'' نازل ہوئی۔ ہم نے اس کو آپ کے مبارک دہن سے یاد کر لیا۔ ابھی اس کی قراءت سے آپ کے منہ کی تازگی ختم نہیں ہوئی تھی کہ ایک سانپ نکل آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے زندہ نہ چھوڑو۔'' ہم اسے مارنے کے لیے اس کی طرف دوڑے لیکن وہ ہم سے بچ نکلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تمھارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے محفوظ رہے۔''

بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَارٍ، إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ، فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا، إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَيْكُمُ اقْتُلُوهَا»، قَالَ: فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا. قَالَ: فَقَالَ: «وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا». [راجع: ١٨٣٠]

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ﴾ [٣٢]

باب:2-ارشاد باری تعالیٰ: ''بلاشبہ وہ جہنم بڑے بڑے محلات جیسے شرارے پھینکے گی'' کا بیان

٤٩٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: ﴿إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ﴾، قَالَ: كُنَّا نَرْفَعُ الْخَشَبَ بِقَصَرٍ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ أَوْ أَقَلَّ فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيهِ الْقَصَرَ. [انظر: ٤٩٣٣]

[4932] حضرت عبدالرحمٰن بن عابس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس ؓ کو آیت ﴿اِنَّهَا تَرْمِىْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے سنا، انھوں نے فرمایا: ہم تین تین ہاتھ یا اس سے بھی کم مقدار کی لکڑیاں سردیوں کے دنوں میں اٹھا کر رکھ لیتے تھے اور ہم ایسی لکڑیوں کو قصر کہتے تھے۔

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ﴾ [٣٣]

باب:3-ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ چنگاریاں گویا کہ زرد اونٹ ہیں'' کا بیان

٤٩٣٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَابِسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ﴾ قَالَ: كُنَّا نَعْمِدُ إِلَى الْخَشَبَةِ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ وَفَوْقَ ذٰلِكَ، فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيهِ الْقَصَرَ ﴿كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ﴾: حِبَالُ السُّفُنِ تُجْمَعُ حَتّٰى تَكُونَ كَأَوْسَاطِ الرِّجَالِ. [راجع: ٤٩٣٢]

[4933] حضرت عبدالرحمٰن بن عابس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس ؓ کو آیت: تَرْمِىْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے فرمایا: ہم تین تین ہاتھ یا اس سے بھی زیادہ لمبی لکڑیاں سردی کے موسم کے لیے اٹھا کر رکھ لیتے تھے اور ہم ایسی لکڑیوں کو قصر کہتے تھے۔ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ سے مراد کشتی کی وہ رسیاں ہیں جنھیں جوڑ جوڑ کر رکھا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ آدمی کی کمر کے برابر ہو جائیں۔

(٤) بَابٌ: ﴿هَٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ﴾ [٣٥]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''یہ دن ایسا ہوگا جس میں وہ (کفار) کچھ بول نہ سکیں گے'' کا بیان

٤٩٣٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ﴾ فَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ، وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا، إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اُقْتُلُوهَا»، فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا». قَالَ عُمَرُ: حَفِظْتُهُ مِنْ أَبِي فِي غَارٍ بِمِنًى. [راجع: ١٨٣٠]

[4934] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ ایک غار میں تھے۔ اس دوران میں آپ پر سورۂ ''والمرسلات'' نازل ہوئی۔ آپ اس کو تلاوت کرتے جاتے تھے اور میں آپ کے منہ سے اس کو سنتا اور اسے یاد کرتا جاتا تھا۔ ابھی آپ کا دہن مبارک اس کی تلاوت سے شاداب ہی تھا کہ اچانک ایک سانپ نکل آیا۔ نبی ﷺ نے ہمیں اس کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ ہم اس کی طرف جھپٹے لیکن وہ نکل بھاگا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس طرح تم اس کے شر سے محفوظ رہے وہ بھی تمھارے شر سے بچ گیا۔'' (راویٔ حدیث) عمر بن حفص نے کہا: میں نے اپنے باپ سے یہ حدیث بایں الفاظ یاد کی تھی: وہ غار، منیٰ میں تھا۔''

(٧٨) سُورَةُ ﴿عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ﴾

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

78- تفسیر سورۂ عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ

﴿لَا يَرْجُونَ حِسَابًا﴾ [٢٧]: لَا يَخَافُونَهُ. ﴿لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا﴾ [٣٧]: لَا يُكَلِّمُونَهُ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُمْ. ﴿صَوَابًا﴾ [٣٨]: حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمِلَ بِهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَهَّاجًا﴾ [١٣]: مُضِيئًا. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿غَسَّاقًا﴾ [٢٥]: غَسَقَتْ عَيْنُهُ؛ وَيَغْسِقُ الْجُرْحُ: يَسِيلُ كَأَنَّ الْغَسَاقَ وَالْغَسِيقَ وَاحِدٌ. ﴿عَطَاءً حِسَابًا﴾ [٣٦]: جَزَاءً كَافِيًا. أَعْطَانِي مَا أَحْسَبَنِي: أَيْ: كَفَانِي.

(امام مجاہد نے کہا:) لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا کے معنی ہیں: وہ حساب سے نہیں ڈرتے۔ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا کے معنی ہیں: اللہ تعالیٰ سے بات نہیں کر سکیں گے مگر جب ان کو اس کی اجازت دی جائے۔ صَوَابًا سے مراد جس نے دنیا میں صحیح بات کی اور اس کے مطابق عمل کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وَهَّاجًا کے معنی ہیں: روشن، چمکتا ہوا۔ دوسروں نے کہا: غَسَّاقًا کا لفظ غَسَقَتْ عَيْنُهُ سے ماخوذ ہے، یعنی اس کی آنکھ بہ پڑی، نیز يَغْسِقُ الْجُرْحُ کے معنی ہیں: اس کا

زخم بہنے لگا، گویا غساق اور غسیق کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی دوزخیوں کے زخموں سے بہنے والی پیپ۔ عَطَاءً حِسَابًا کے معنی ہیں: پورا پورا بدلہ۔عرب کہتے ہیں: أَعْطَانِي مَا أَحْسَبَنِي: اس نے مجھے اتنا دیا جو مجھے کافی ہوگیا۔

(١) بَابٌ: ﴿يَوْمَ يُنفَخُ فِى ٱلصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا﴾ [١٨]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو تم فوج درفوج آؤ گے'' کا بیان

زُمَرًا.

زُمَرًا کے معنی ہیں: گروہ درگروہ

٤٩٣٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ». قَالَ: أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ: أَبَيْتُ. قَالَ: «ثُمَّ يُنْزِلُ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ، لَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى، إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٤٨١٤]

[4935] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دونوں صور پھونکنے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا۔'' (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے) کسی نے کہا: کیا چالیس دن مراد ہیں؟ انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ اس نے کہا: چالیس مہینے مراد ہیں؟ آپ نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔اس نے پوچھا: پھر چالیس سال مراد ہیں؟ انھوں نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسائے گا جس سے لوگ اس طرح اگیں گے جس طرح سبزہ اگتا ہے۔ انسان کی کوئی چیز باقی نہیں رہے گی، سب گل سڑ جائے گا، سوائے ریڑھ کی ہڈی کے اور اسی سے قیامت کے دن تمام مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔''

فائدہ: علماء نے کہا ہے کہ حدیث کے عموم سے حضرات انبیاء علیہم السلام کے اجساد مستثنیٰ ہیں کیونکہ ان کے اجسام کو زمین نہیں کھائے گی جیسا کہ حدیث میں اس کی صراحت ہے۔ واللہ أعلم.

(٧٩) سُورَةُ ﴿وَٱلنَّٰزِعَٰتِ﴾ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 79- تفسیر سورۂ وَالنّٰزِعٰتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ٱلْآيَةَ ٱلْكُبْرَىٰ﴾ [٢٠]: عَصَاهُ

امام مجاہد نے کہا: اَلْآيَةَ الْكُبْرٰى سے مراد حضرت موسیٰ

وَيَدُهُ. يُقَالُ: اَلنَّاخِرَةُ وَالنَّخِرَةُ سَوَاءٌ مِثْلُ الطَّامِعِ وَالطَّمِعِ، وَالْبَاخِلِ وَالْبَخِيلِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَلنَّخِرَةُ الْبَالِيَةُ، وَالنَّاخِرَةُ: اَلْعَظْمُ الْمُجَوَّفُ الَّذِي تَمُرُّ فِيهِ الرِّيحُ فَيَنْخَرُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿الْحَافِرَةِ﴾ [١٠]: إِلَى أَمْرِنَا الْأَوَّلِ: إِلَى الْحَيَاةِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿أَيَّانَ مُرْسَاهَا﴾ [٤٢]: مَتٰى مُنْتَهَاهَا، وَمُرْسَى السَّفِينَةِ حَيْثُ تَنْتَهِي.

علیہ السلام کا عصا اور ان کا ید بیضاء ہے۔ اَلنَّاخِرَۃُ اور اَلنَّخِرَۃُ کے ایک ہی معنی ہیں، جیسے الطَّامِع اور الْبَاخِل، نیز الْبَاخِلُ اور اَلْبَخِيْلُ سے ایک ہی مراد ہے۔ بعض اہل علم نے فرق کیا ہے: اَلنَّخِرَۃُ گلی سڑی ہڈی کو کہتے ہیں جبکہ اَلنَّاخِرَۃُ وہ کھوکھلی ہڈی جس کے اندر ہوا جائے تو اس سے آواز نکلے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اَلْحَافِرَۃِ سے مراد ہماری وہ حالت جو دنیا کی زندگی میں ہے، ان کے علاوہ دوسروں نے کہا: اَیَّانَ مُرْسٰهَا کے معنی ہیں: قیامت کی انتہا کہاں ہے؟ یہ لفظ مُرْسَى السَّفِينَةِ سے نکلا ہے، یعنی جہاں کشتی جا کر رک جاتی ہے۔

(١) [بَابٌ]:

باب: 1 - بلا عنوان

٤٩٣٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بِإِصْبَعَيْهِ هٰكَذَا بِالْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ: «بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ».

[4936] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے قریب والی انگلی کے اشارے سے فرما رہے تھے: ''میں ایسے وقت میں مبعوث ہوا ہوں کہ میرے اور قیامت کے درمیان صرف ان دو کے فاصلے برابر فاصلہ ہے۔''

﴿الطَّامَّةُ﴾ [٣٤] تَطُمُّ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ. [انظر: ٥٣٠١، ٦٥٠٣]

اَلطَّامَّۃُ کے معنی ہیں: جو ہر چیز پر چھا جائے اور غالب آجائے۔

(٨٠) سُورَةُ ﴿عَبَسَ﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 80- تفسیر سورۂ عبس

﴿عَبَسَ وَتَوَلّٰى﴾ [١]: كَلَحَ وَأَعْرَضَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿مُطَهَّرَةٌ﴾ [١٤]: لَا يَمَسُّهَا إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ وَهُمُ الْمَلَائِكَةُ. وَهٰذَا مِثْلُ قَوْلِهِ:

عَبَسَ وَتَوَلّٰى: وہ چیں بہ جبیں ہوئے اور متوجہ نہ ہوئے۔ ان کے علاوہ نے کہا: مُطَهَّرَۃٌ کا مطلب ہے کہ انھیں وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں اور اس سے مراد فرشتے ہیں۔

﴿فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا﴾ [النازعات: ٥] جَعَلَ الْمَلَائِكَةَ وَالصُّحُفَ مُطَهَّرَةً، لِأَنَّ الصُّحُفَ يَقَعُ عَلَيْهَا التَّطْهِيرُ فَجُعِلَ التَّطْهِيرُ لِمَنْ حَمَلَهَا أَيْضًا. ﴿سَفَرَةٍ﴾ [١٥]: اَلْمَلَائِكَةِ، وَاحِدُهُمْ سَافِرٌ؛ سَفَرْتُ: أَصْلَحْتُ بَيْنَهُمْ؛ وَجُعِلَتِ الْمَلَائِكَةُ - إِذَا نَزَلَتْ بِوَحْيِ اللهِ وَتَأْدِيَتِهِ - كَالسَّفِيرِ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ الْقَوْمِ. ﴿تَصَدَّىٰ﴾ [٦]: تَغَافَلَ عَنْهُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿لَمَّا يَقْضِ﴾ [١٣]: لَا [يَقْضِي] أَحَدٌ مَا أُمِرَ بِهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ﴾ [٤١]: تَغْشَاهَا شِدَّةٌ. ﴿مُّسْفِرَةٌ﴾ [٣٨]: مُشْرِقَةٌ. ﴿بِأَيْدِي سَفَرَةٍ﴾ [١٥]: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَتَبَةٍ، ﴿أَسْفَارًا﴾ [الجمعة: ٥]: كُتُبًا. ﴿تَلَهَّىٰ﴾ [١٠]: تَشَاغَلَ. يُقَالُ: وَاحِدُ الْأَسْفَارِ سِفْرٌ.

یہ بالکل فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا کی طرح ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرشتوں اور صحیفوں کو مطہر اور پاک فرمایا ہے، اس لیے کہ پاک ہونا دراصل صحیفوں کی صفت ہے تو ان کے حاملین فرشتوں کو بھی مطہر فرمایا ہے۔ سَفَرَةٍ سے مراد بھی فرشتے ہیں۔ یہ سافر کی جمع ہے۔ کہا جاتا ہے: سَفَرْتُ یعنی: میں نے قوم کے درمیان صلح کرا دی۔ وحی الٰہی لانے والے فرشتے چونکہ اللہ کا پیغام انبیاء تک پہنچاتے ہیں تو گویا وہ سفیر ہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کراتے ہیں۔ دوسروں نے کہا ہے کہ تَصَدّٰی کے معنی ہیں: اس سے غافل ہوا۔ امام مجاہد نے کہا: لَمَّا يَقْضِ کے معنی یہ ہیں کہ آدمی کو جس بات کا حکم دیا گیا تھا وہ کسی نے پورا ادا نہیں کیا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ: اس پر سختی برس رہی ہوگی۔ مُسْفِرَةٌ کے معنی روشن اور چمک دار کے ہیں۔ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ: اس کے متعلق حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اس سے مراد لکھنے والے ہیں جیسا کہ أَسْفَارًا سے مراد کتابیں ہیں۔ تَلَهّٰی کے معنی ہیں: بے اعتنائی کرنا اور بے رخی برتنا۔ کہا جاتا ہے: اَلْأَسْفَارِ کا مفرد سِفر ہے۔

٤٩٣٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ».

[4937] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں، آپ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کا حافظ بھی ہے، مکرم اور نیک لکھنے والے (فرشتوں) جیسی ہے اور جو شخص قرآن مجید بار بار پڑھتا ہے اور وہ اس کے لیے دشوار ہے تو اسے دو گنا ثواب ملے گا۔''

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ قرآن مجید کا ماہر قیامت کے دن مکرم، نیک اور لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔[1]

1 صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین، حدیث: 1862 (798).

(٨١) سُورَةُ ﴿إِذَا ٱلشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

81- تفسیر سورۃ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

﴿ٱنكَدَرَتْ﴾ [٢]: اِنْتَثَرَتْ. وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿سُجِّرَتْ﴾ [٦]: يَذْهَبُ مَاؤُهَا فَلَا يَبْقَى قَطْرَةٌ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ٱلْمَسْجُورِ﴾ [الطور: ٦] اَلْمَمْلُوءِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿سُجِّرَتْ﴾: أَفْضَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَصَارَتْ بَحْرًا وَاحِدًا. وَالْخُنَّسُ: تَخْنِسُ فِي مُجْرَاهَا: تَرْجِعُ. وَتَكْنِسُ: تَسْتَتِرُ فِي بُيُوتِهَا كَمَا تَكْنِسُ الظِّبَاءُ. ﴿تَنَفَّسَ﴾ [١٨]: اِرْتَفَعَ النَّهَارُ. وَالظَّنِينُ: اَلْمُتَّهَمُ. وَالضَّنِينُ: يَضَنُّ بِهِ. وَقَالَ عُمَرُ: ﴿ٱلنُّفُوسُ زُوِّجَتْ﴾ [٧]: يُزَوَّجُ نَظِيرُهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ قَرَأَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ﴿ٱحْشُرُوا۟ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ وَأَزْوَٰجَهُمْ﴾ [الصافات: ٢٢]. ﴿عَسْعَسَ﴾ [١٧]: أَدْبَرَ.

اِنْكَدَرَتْ کے معنی ہیں: ستارے بکھر جائیں گے اور ٹوٹ جائیں گے۔ امام حسن بصری نے کہا: سُجِّرَتْ کے معنی ہیں: پانی ختم ہوجائے گا اور ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہے گا۔ امام مجاہد نے کہا: اَلْمَسْجُورِ کے معنی ہیں: بھرا ہوا۔ دوسروں نے کہا ہے کہ سُجِّرَتْ کے معنی ہیں: سمندر ٹوٹ کر ایک دوسرے سے مل جائیں گے، گویا ایک سمندر بن جائیں گے۔ خُنَّس کے معنی یہ ہیں کہ ستارے چلنے کے مقام میں پھر لوٹ آنے والے ہیں۔ تَكْنِسُ کے معنی ہیں: وہ اپنے گھروں میں ہرن کی طرح چھپ جاتے ہیں۔ تنَفَّسَ کے معنی ہیں: دن چڑھ آئے۔ اَلظَّنِينُ (ظا کے ساتھ) اور اَلضَّنِين (ضاد کے ساتھ) دو قراءتیں ہیں: پہلی کا مطلب یہ ہے کہ وہ رسول ﷺ، اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے میں متہم نہیں ہے اور اَلضَّنِينُ (ضاد کے ساتھ) کی صورت میں معنی ہوں گے: وہ رسول ﷺ، اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے میں بخیل نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اَلنُّفُوْسُ زُوِّجَتْ کے معنی ہیں: ہر آدمی کا جوڑ لگا دیا جائے گا، یعنی جنتی کو جنتی کے ساتھ اور دوزخی کو دوزخی کے ساتھ رکھا جائے گا، پھر انھوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ﴾ عَسْعَسَ کے معنی ہیں: جب وہ پیٹھ پھیر جائے۔

(٨٢) سُورَةُ ﴿إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنفَطَرَتْ﴾

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

82- تفسیر سورۃ اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ

وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ: ﴿فُجِّرَتْ﴾ [٣]:

ربیع بن خُثَیم نے کہا: فُجِّرَتْ کے معنی ہیں: جب سب

فَاضَتْ. وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ وَعَاصِمٌ: ﴿فَعَدَلَكَ﴾ [٧] بِالتَّخْفِيفِ، وَقَرَأَهُ أَهْلُ الْحِجَازِ بِالتَّشْدِيدِ، وَأَرَادَ: مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ؛ وَمَنْ خَفَّفَ يَعْنِي: فِي أَيِّ صُورَةٍ شَاءَ: إِمَّا حَسَنٌ، وَإِمَّا قَبِيحٌ، أَوْ طَوِيلٌ أَوْ قَصِيرٌ.

دریا بہ پڑیں گے۔ امام اعمش اور امام عاصم نے فَعَدَلَكَ کو تخفیف سے پڑھا ہے جبکہ اہل حجاز نے اسے تشدید کے ساتھ پڑھا ہے۔ جب تشدید کے ساتھ ہو تو اس کے معنی ہیں کہ اس کی تخلیق بڑی مناسب اور معتدل تھی اور تخفیف کے ساتھ پڑھنے کے یہ معنی ہیں کہ جس صورت میں چاہا بنا دیا، خوبصورت ہو یا بدصورت، طویل قامت ہو یا پست قد۔

(٨٣) سُورَةُ ﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

83- تفسیر سورۂ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿بَلْ رَانَ﴾ [١٤]: ثَبْتُ الْخَطَايَا. ﴿ثُوِّبَ﴾ [٣٦]: جُوزِيَ. اَلرَّحِيقُ: اَلْخَمْرُ. ﴿خِتَامُهُ مِسْكٌ﴾ [٢٦]: طِينُهُ. اَلتَّسْنِيمُ: يَعْلُو شَرَابَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: اَلْمُطَفِّفُ لَا يُوَفِّي غَيْرَهُ.

امام مجاہد نے کہا: بَلْ رَانَ کے معنی ہیں: اس کے دل پر گناہ ثبت ہو گئے۔ ثُوِّبَ کے معنی ہیں: بدلہ دیے گئے۔ اَلرَّحِيْقُ کے معنی ہیں: شراب طہور۔ خِتَٰمُهٗ مِسْكٌ: اس کے نیچے بیٹھنے والے ذرات کستوری کے ہوں گے۔ تسنیم ایک لطیف عرق جو اہل جنت کی شراب پر ڈالا جائے گا۔ ان کے علاوہ دوسروں نے کہا: اَلْمُطَفِّفُ وہ ہے جو دوسروں کو پورا ماپ تول کر نہ دے۔

[بَابٌ] ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ [٦]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جب سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے'' کا بیان

٤٩٣٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾: حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ». [انظر: ٦٥٣١]

[4938] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس دن لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے تو ان میں سے کئی نصف کانوں تک پسینے میں ڈوب جائیں گے۔''

(٨٤) سُورَةُ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

84- تفسیر سورۃ إذا السَّمآء انشقّت

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿كِتَٰبَهُۥ بِشِمَالِهِۦ﴾ [الحاقة: ٢٥]: يَأْخُذُ كِتَابَهُ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ. ﴿وَسَقَ﴾ [١٧]: جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ. ﴿ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ﴾ [١٤]: لَا يَرْجِعُ إِلَيْنَا.

امام مجاہد نے کہا: کِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنا اعمال نامہ اپنی پیٹھ کے پیچھے سے لے گا، یعنی اس کافر کا بایاں ہاتھ اس کی پشت کی طرف نکال دیا جائے گا۔ وَسَقَ: رات چوپائے وغیرہ کو جمع کر لیتی ہے، یعنی سب کو سمیٹ کر ٹھکانے پر پہنچا دیتی ہے۔ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ کے معنی ہیں: ہماری طرف ہرگز نہیں لوٹے گا۔

(١) بَابٌ: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ [٨]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اس کا جلد ہی آسان سا حساب لیا جائے گا'' کا بیان

٤٩٣٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي يُونُسَ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ»، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ، أَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا

[4939] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن جس شخص سے حساب لیا گیا وہ تباہ ہوا۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، کیا باری تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: ''جس کو اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا اس سے جلدی آسان سا حساب لیا جائے گا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے مراد یہ ہے کہ صرف اعمال کی پیشی ہوگی، انھیں صرف ان کے اعمال بتا دیے جائیں گے اور جس کے حساب کی تحقیق شروع ہوگئی وہ واقعی تباہ ہوا۔''

يَسِيرًا﴾ [٨،٧] قَالَ: «ذَاكَ الْعَرْضُ يُعْرَضُونَ، وَمَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ». [راجع: ١٠٣]

(٢) بَابٌ: ﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ﴾ [١٩]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''تم کو ضرور درجہ بہ درجہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف گزرتے چلے جانا ہے'' کا بیان

٤٩٤٠ – حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ﴾: حَالًا بَعْدَ حَالٍ. قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ ﷺ.

[4940] حضرت مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس ؓ نے اس آیت: ''یقیناً تم ایک حالت سے دوسری حالت میں پہنچو گے۔'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: تم پر ایک حالت کے بعد دوسری حالت طاری ہوگی۔ یہ بات تمھارے نبیٔ مکرم ﷺ نے فرمائی ہے۔

(٨٥) سُورَةُ الْبُرُوجِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 85- تفسیر سورۂ بروج

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿الْأُخْدُودِ﴾ [٤]: شَقٌّ فِي الْأَرْضِ. ﴿فَتَنُوا﴾ [١٠]: عَذَّبُوا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿الْوَدُودُ﴾ [١٤]: الْحَبِيبُ. ﴿الْمَجِيدُ﴾ [١٥]: الْكَرِيمُ.

امام مجاہد نے کہا: اَلْاُخْدُوْدِ کے معنی ہیں: زمین میں گڑھا کھودنا۔ فَتَنُوْا کے معنی ہیں: انھوں نے (اہل ایمان کو) تکلیف پہنچائی۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اَلْوَدُوْدُ کے معنی ہیں: بہت محبت کرنے والا۔ اَلْمَجِیْدُ کے معنی ہیں: اونچی شان والا، انتہائی بزرگی و عظمت والا۔

(٨٦) سُورَةُ الطَّارِقِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 86- تفسیر سورۂ طارق

هُوَ النَّجْمُ، وَمَا أَتَاكَ لَيْلًا فَهُوَ طَارِقٌ. ﴿النَّجْمُ الثَّاقِبُ﴾ [٣]: الْمُضِيءُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ذَاتِ الرَّجْعِ﴾ [١١]: سَحَابٌ يَرْجِعُ بِالْمَطَرِ.

طَارِق سے مراد ستارہ ہے اور طارق اس کو بھی کہتے ہیں جو رات کو تیرے پاس آئے۔ اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ کے معنی ہیں: روشن ستارہ۔ امام مجاہد نے کہا: ذَاتِ الرَّجْعِ سے مراد بادل

وَ﴿ذَاتِ ٱلصَّدْعِ﴾ [١٢]: اَلْأَرْضُ تَتَصَدَّعُ بِالنَّبَاتِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَقَوْلٌ فَصْلٌ﴾ [١٣]: لَحَقٌّ. ﴿لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ﴾ [٤]: إِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ.

ہے جو بارش کو لوٹاتا رہتا ہے۔ ذَاتِ الصَّدْعِ سے مراد زمین ہے جو بیج اگنے کے وقت پھٹ جاتی ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: لَقَوْلٌ فَصْلٌ سے مراد حق بات ہے۔ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ میں لَمَّا بمعنی إِلَّا ہے، یعنی کوئی نفس ایسا نہیں ہے جس پر اللہ کی طرف سے کوئی نگہبان مامور نہ ہو۔

(٨٧) سُورَةُ ﴿سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى﴾

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

87- تفسیر سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿قَدَّرَ فَهَدَىٰ﴾ [٣]: قَدَّرَ لِلْإِنْسَانِ الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ، وَهَدَى الْأَنْعَامَ لِمَرَاتِعِهَا.

امام مجاہد نے کہا: قَدَّرَ فَهَدٰى کے معنی ہیں: اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے سعادت و شقاوت کی تقدیر مقدر کر دی اور جانوروں کو ان کی چراگاہوں کا راستہ بتا دیا۔

٤٩٤١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَجَعَلَا يُقْرِآنِنَا الْقُرْآنَ، ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ، ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهِ، حَتَّى رَأَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُولُونَ: هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ جَاءَ، فَمَا جَاءَ حَتَّى قَرَأْتُ ﴿سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى﴾ فِي سُوَرٍ مِثْلِهَا.

[4941] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے صحابۂ کرام میں سب سے پہلے ہمارے پاس (مدینہ طیبہ میں) حضرت مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم ؓ تشریف لائے۔ ان بزرگوں نے مدینہ پہنچ کر ہمیں قرآن پڑھانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد حضرت عمار، حضرت بلال اور حضرت سعد ؓ تشریف لائے۔ پھر حضرت عمر ؓ بیس صحابۂ کرام کو اپنے ہمراہ لے کر آئے۔ آخر میں رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری ہوئی۔ میں نے کبھی اہل مدینہ کو اتنا خوش نہیں دیکھا جس قدر وہ آپ ﷺ کی آمد پر خوش ہوئے تھے۔ بچیاں اور بچے خوشی سے کہنے لگے تھے: یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں جو ہمارے ہاں تشریف لائے ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے ہی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى اور اس طرح کی دیگر سورتیں پڑھ لی تھیں۔

(۸۸) سُورَةُ ﴿هَلْ أَتٰىكَ﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 88- تفسیر سورۂ هَلْ اَتٰكَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ﴾ [٣]: النَّصَارٰى. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿عَيْنٍ ءَانِيَةٍ﴾ [٥]: بَلَغَ إِنَاهَا وَحَانَ شُرْبُهَا؛ ﴿حَمِيمٍ ءَانٍ﴾ [الرحمن: ٤٤]: بَلَغَ إِنَاهُ. ﴿لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَٰغِيَةً﴾ [١١]: شَتْمًا. وَيُقَالُ: اَلضَّرِيعُ: نَبْتٌ يُقَالُ لَهُ: اَلشِّبْرِقُ، تُسَمِّيهِ أَهْلُ الْحِجَازِ الضَّرِيعَ إِذَا يَبِسَ، وَهُوَ سُمٌّ. ﴿بِمُصَيْطِرٍ﴾ [٢٢] بِمُسَلَّطٍ، وَيُقْرَأُ بِالصَّادِ وَالسِّينِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿إِيَابَهُمْ﴾ [٢٥]: مَرْجِعَهُمْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ سے مراد عیسائی ہیں۔ امام مجاہد نے کہا: عَيْنٍ اٰنِيَةٍ کے معنی ہیں: اس کی گرمی انتہا کو پہنچ گئی اور اس کے پینے کا وقت آ گیا۔ حَمِيمٍ اٰنٍ کے بھی یہی معنی ہیں کہ اس کی گرمی انتہا کو پہنچ گئی۔ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً: جنت میں کوئی گالی گلوچ نہیں سنیں گے۔ ضَرِيعٌ ایک گھاس ہے جس کو شبرق کہا جاتا ہے اور جب وہ خشک ہو جاتی ہے تو اہل حجاز اسے ضریع کہتے ہیں اور یہ زہر ہے۔ بِمُصَيْطِرٍ: آپ ان پر مسلط نہیں ہیں۔ اسے صاد اور سین دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: إِيَابَهُمْ سے مراد ان کی واپسی ہے۔

(۸۹) سُورَةُ ﴿وَالْفَجْرِ﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 89- تفسیر سورۂ وَالْفَجْرِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ﴾ [٧]: يَعْنِي الْقَدِيمَةَ؛ وَالْعِمَادُ: يَعْنِي أَهْلَ عَمُودٍ لَا يُقِيمُونَ. ﴿سَوْطَ عَذَابٍ﴾ [١٣]: اَلَّذِي عُذِّبُوا بِهِ. ﴿أَكْلًا لَّمًّا﴾ [١٩]: اَلسَّفُّ. وَ﴿جَمًّا﴾ [٢٠]: اَلْكَثِيرُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ، اَلسَّمَاءُ شَفْعٌ، وَالْوَتْرُ: اَللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿سَوْطَ عَذَابٍ﴾ [١٣]: كَلِمَةٌ تَقُولُهَا الْعَرَبُ لِكُلِّ نَوْعٍ مِنَ الْعَذَابِ يَدْخُلُ فِيهِ السَّوْطُ. ﴿لَبِالْمِرْصَادِ﴾ [١٤]: إِلَيْهِ

امام مجاہد نے کہا: اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ اس سے مراد پرانی قوم عاد ہے۔ العماد سے مراد خیموں والے جو ایک جگہ قیام نہیں کرتے۔ سَوْطَ عَذَابٍ سے مراد وہ چیز ہے جس کے ذریعے سے انھیں عذاب دیا گیا۔ اَكْلًا لَّمًّا کا مطلب ہے: سمیٹ کر کھا جانا۔ جَمًّا کے معنی ہیں: بہت زیادہ۔ امام مجاہد نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو پیدا کیا وہ شَفْعٌ (جوڑا) ہے۔ آسمان جوڑا ہے اور اَلْوَتْر سے مراد اللہ تعالیٰ ہے۔ ان کے علاوہ نے کہا: سَوْطَ عَذَابٍ یہ ایک کلمہ ہے جسے اہل عرب ہر قسم کے عذاب کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس

الْمَصِيرُ. ﴿تَحَٰضُّونَ﴾ [١٨]: تُحَافِظُونَ، وَ(تَحُضُّونَ) تَأْمُرُونَ بِإِطْعَامِهِ. ﴿ٱلْمُطْمَئِنَّةُ﴾ [٢٧]: اَلْمُصَدِّقَةُ بِالثَّوَابِ.

میں کوڑے کا عذاب بھی شامل ہے۔ لَبِالْمِرْصَادِ کے معنی ہیں: اسی کی طرف سب نے لوٹ جانا ہے۔ تَحَاضُّوْنَ (الف کے ساتھ): تم حقوق کی حفاظت نہیں کرتے اور تَحُضُّونَ (الف کے بغیر) کے معنی ہیں: تم کھلانے کا حکم نہیں دیتے۔ اَلْمُطْمَئِنَّةُ: اللہ کے ثواب پر یقین رکھنے والا۔

وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفْسُ ٱلْمُطْمَئِنَّةُ﴾: إِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبْضَهَا اطْمَأَنَّتْ إِلَى اللهِ وَاطْمَأَنَّ اللهُ إِلَيْهِ، وَرَضِيَتْ عَنِ اللهِ وَرَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَأَمَرَ بِقَبْضِ رُوحِهَا وَأَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ، وَجَعَلَهُ مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿جَابُوا﴾ [٩]: نَقَبُوا، مِنْ جِيبَ الْقَمِيصُ قُطِعَ لَهُ جَيْبٌ؛ يَجُوبُ الْفَلَاةَ: يَقْطَعُهَا، ﴿لَّمًّا﴾ لَمَمْتُهُ أَجْمَعَ: أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهِ.

امام حسن بصری نے کہا: يَآ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ سے مراد یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اس کو بلانا چاہے تو وہ اس کی طرف مطمئن ہو اور اللہ اس کی طرف سے مطمئن ہو۔ وہ اللہ سے راضی ہو اور اللہ اس سے خوش ہو اور اللہ اس کی روح قبض کر کے اسے اپنے نیک بندوں میں شامل فرمالے۔ حضرت حسن بصری کے علاوہ نے کہا: جَابُوْا کے معنی ہیں: کرید اور یہ جِيْبَ الْقَمِيصُ سے ماخوذ ہے جب اس کا گریبان کاٹا جائے۔ لوگ کہتے ہیں: يَجُوْبُ الْفَلَاةَ: وہ جنگل قطع کر رہا ہے۔ لَمًّا: میں نے سب ختم کردیا، یعنی اس کے آخر تک پہنچ گیا۔

(٩٠) سُورَةُ ﴿لَآ أُقْسِمُ﴾ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 90- تفسیر سورۂ لَآ أُقْسِمُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَأَنتَ حِلٌّۢ بِهَٰذَا ٱلْبَلَدِ﴾ [٢]: مَكَّةَ، لَيْسَ عَلَيْكَ مَا عَلَى النَّاسِ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ. ﴿وَوَالِدٍ﴾ [٣]: آدَمَ، ﴿وَمَا وَلَدَ﴾. ﴿لُّبَدًا﴾ [٦]: كَثِيرًا. وَ﴿ٱلنَّجْدَيْنِ﴾ [١٠]: اَلْخَيْرَ وَالشَّرَّ. ﴿مَسْغَبَةٍ﴾ [١٤]: مَجَاعَةٍ. ﴿مَتْرَبَةٍ﴾ [١٦]: اَلسَّاقِطُ فِي التُّرَابِ. يُقَالُ: ﴿فَلَا ٱقْتَحَمَ ٱلْعَقَبَةَ﴾ فَلَمْ يَقْتَحِمِ الْعَقَبَةَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ فَسَّرَ الْعَقَبَةَ فَقَالَ: ﴿وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا ٱلْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ أَوْ

امام مجاہد نے کہا: وَأَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خاص آپ کے لیے یہ شہر حلال ہوا، دوسروں کو وہاں لڑنا گناہ ہے۔ وَوَالِدٍ سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ وَمَا وَلَدَ سے مراد ان کی تمام اولاد ہے۔ لُبَدًا کے معنی ہیں: بہت زیادہ۔ النَّجْدَيْنِ کے معنی ہیں: اچھے اور برے دو راستے۔ مَسْغَبَةٍ کے معنی ہیں: بھوک۔ مَتْرَبَةٍ سے مراد مٹی میں پڑا رہنا ہے۔ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ: اس نے دنیا میں کوئی گھاٹی عبور نہیں کی، پھر گھاٹی کی

إِطْعَمٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ﴾ [١١-١٤]. ﴿فِي كَبَدٍ﴾ [٤]: [فِي] شِدَّةٍ.

وضاحت کی اور فرمایا: وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الْعَقَبَةُ، فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ: غلام آزاد کرنا اور بھوک والے دن غریبوں کو کھانا کھلانا۔ فِيْ كَبَدٍ سے مراد شدت اور تکلیف ہے۔

(٩١) سُورَةُ ﴿وَٱلشَّمْسِ وَضُحَـٰهَا﴾

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

91- تفسیر سورۂ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ضُحَـٰهَا﴾: ضَوْءَهَا. ﴿إِذَا تَلَـٰهَا﴾ [٢]: تَبِعَهَا. وَ﴿طَحَـٰهَا﴾ [٦]: دَحَاهَا. وَ﴿دَسَّـٰهَا﴾ [١٠]: أَغْوَاهَا. ﴿فَأَلْهَمَهَا﴾ [٨]: عَرَّفَهَا الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿بِطَغْوَىٰهَآ﴾ [١١]: بِمَعَاصِيهَا. ﴿وَلَا يَخَافُ عُقْبَـٰهَا﴾ [١٥]: عُقْبَى أَحَدٍ.

امام مجاہد نے فرمایا: ضُحٰهَا کے معنی ہیں: اس کی روشنی۔ اِذَا تَلٰهَا کے معنی ہیں: (چاند) اس کے بعد آتا ہے۔ طَحٰهَا سے مراد زمین کو ہموار کرنا ہے۔ دَسّٰهَا سے مراد نفس کو اغوا اور گمراہ کرنا ہے۔ فَاَلْهَمَهَا: نیکی اور بدی کی رہنمائی کی۔ امام مجاہد نے کہا: بِطَغْوٰهَآ: اپنے گناہوں کی وجہ سے۔ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا کے معنی ہیں: اللہ تعالیٰ کسی کے بدلہ لینے سے نہیں ڈرتا۔

٤٩٤٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَمْعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «﴿إِذِ ٱنۢبَعَثَ أَشْقَىٰهَا﴾: اِنْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ». وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ: «يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ يَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ»، ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ، وَقَالَ: «لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟».

[4942] حضرت عبداللہ بن زمعہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے اپنے ایک خطبے میں حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر فرمایا اور اس شخص کا بھی ذکر کیا جس نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''اس اونٹنی کو مارنے کے لیے ایک بدبخت اور فسادی اٹھا جو اپنی قوم میں ابو زمعہ کی طرح غالب اور طاقتور تھا۔'' پھر آپ ﷺ نے اس مجلس میں عورتوں کا ذکر کیا تو فرمایا: ''تم میں سے کچھ لوگ اپنی بیویوں کو نوکروں اور غلاموں کی طرح پیٹتے ہیں، پھر دن کے اختتام پر اس سے ہم بستری بھی کرتے ہیں۔'' پھر آپ نے پاد نے (انسانی ہوا کے خارج ہونے) پر ہنسنے سے منع کیا اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی اس فعل پر

کیوں ہنستا ہے جو وہ خود بھی کرتا ہے۔"

وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مِثْلَ أَبِي زَمْعَةَ عَمِّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ». [راجع: ٣٣٧٧]

ابو معاویہ نے کہا: ہمیں ہشام نے بتایا: وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ عبداللہ بن زمعہ سے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ابو زمعہ کی طرح جو زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا چچا تھا۔"

(٩٢) سُورَةُ ﴿وَٱلَّيۡلِ إِذَا يَغۡشَىٰ﴾

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

92- تفسیر سورۂ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَكَذَّبَ بِٱلۡحُسۡنَىٰ﴾ [٩]: بِالْخَلَفِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿تَرَدَّىٰٓ﴾ [١١]: مَاتَ. وَ﴿تَلَظَّىٰ﴾ [١٤]: تَوَهَّجَ. وَقَرَأَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ: (تَتَلَظَّى).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى میں حسنٰی سے مراد بدلہ ہے۔ جس نے بدلے کی تکذیب کی، یعنی اس کو یقین نہیں کہ وہ اللہ کی راہ میں جو خرچ کرے گا اللہ اس کو اس کا بدلہ دے گا۔ امام مجاہد نے کہا: تَرَدّٰى کے معنی ہیں: جب وہ مر جائے گا۔ اور تَلَظّٰى کے معنی ہیں: وہ آگ بھڑکتی ہے اور شعلہ زن ہوتی ہے۔ عبید بن عمیر نے اس لفظ کو تَتَلَظّٰى، یعنی دو تاء سے پڑھا ہے۔

(١) بَابٌ: ﴿وَٱلنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ﴾ [٢]

باب: 1- (ارشاد باری تعالیٰ:) "دن کی قسم جب وہ روشن ہو" کا بیان

٤٩٤٣ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: دَخَلْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ الشَّامَ فَسَمِعَ بِنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَتَانَا فَقَالَ: أَفِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: فَأَيُّكُمْ أَقْرَأُ؟ فَأَشَارُوا إِلَيَّ، فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقَرَأْتُ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى، وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى) قَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِي صَاحِبِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ،

[4943] حضرت علقمہ بن قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے چند تلامذہ کے ہمراہ شام کے علاقے میں گیا۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے جب ہماری آمد کا سنا تو ہماری ملاقات کے لیے تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی قرآن مجید کے قاری بھی ہیں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر فرمایا: تم میں سب سے اچھا قاری کون ہے؟ ساتھیوں نے میری طرف اشارہ کیا تو انھوں نے فرمایا: پڑھو۔ میں نے تلاوت شروع کی: وَالَّيْلِ

قَالَ: وَأَنَا سَمِعْتُهَا مِنْ فِي النَّبِيِّ ﷺ وَهٰؤُلَاءِ يَأْبَوْنَ عَلَيْنَا . [راجع: ٣٢٨٧]

اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى. حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم نے خود اپنے استاد محترم کی زبانی اسی طرح سنا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے بھی نبی ﷺ کی زبانی یہ آیت اسی طرح سنی ہے لیکن یہ شام والے حضرات اس کا انکار کرتے ہیں۔

فائدہ: اہل شام کے ہاں مشہور قراءت اس طرح ہے: وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى، چونکہ حضرت ابوالدرداء اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خود رسول اللہ ﷺ کی زبانی وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى سن چکے تھے، اس لیے یہ دونوں حضرات کسی دوسرے کی قراءت کو تسلیم نہیں کرتے تھے لیکن اس قراءت کو تواتر کا درجہ حاصل نہیں تھا، اس لیے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصاحف لکھوائے تو آپ نے متواتر قراءت کے علاوہ دیگر قراءات کو حذف کر دیا۔ مصحف عثمانی میں جمہور کی قراءت پر اتفاق ہو گیا، لیکن شاید حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو جمہور کی قراءت نہیں پہنچی ہو گی، اس لیے انھوں نے دوسری قراءت کو تسلیم نہ کیا۔ واللہ أعلم۔

(٢) بَابٌ: ﴿وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ﴾ [٣]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”اور قسم ہے اس ذات کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا“ کا بیان

٤٩٤٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَدِمَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَقْرَأُ: عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ؟ قَالَ: كُلُّنَا، قَالَ: فَأَيُّكُمْ يَحْفَظُ؟ وَأَشَارُوا إِلَى عَلْقَمَةَ، قَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ: ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ﴾؟ [الليل: ١] قَالَ عَلْقَمَةُ (وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى) قَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ هٰكَذَا، وَهٰؤُلَاءِ يُرِيدُونَنِي عَلَى أَنْ أَقْرَأَ: ﴿وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ﴾ وَاللهِ لَا أُتَابِعُهُمْ. [راجع: ٣٢٨٧]

[4944] حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کچھ تلامذہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے ہاں (شام) آئے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے تلاش کے بعد انھیں پا لیا، پھر پوچھا کہ تم میں سے کون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت کے مطابق قراءت کر سکتا ہے؟ انھوں نے کہا: ہم سب کر سکتے ہیں۔ پھر انھوں نے دریافت کیا: تم میں سے کس کو ان کی قراءت زیادہ محفوظ ہے؟ سب نے حضرت علقمہ کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سورۂ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى کی قراءت کرتے کس طرح سنا ہے؟ علقمہ نے کہا: وہ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى پڑھتے ہیں۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی نبی ﷺ کو اسی طرح پڑھتے سنا ہے لیکن یہ شام کے لوگ چاہتے ہیں کہ میں وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ

وَالْأُنْثٰی پڑھوں۔ اللہ کی قسم! میں کسی صورت میں ان کی پیروی نہیں کروں گا۔

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ﴾ [٥]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور رب سے ڈر گیا'' کا بیان

٤٩٤٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فِي جَنَازَةٍ، فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ». فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نَتَّكِلُ؟ فَقَالَ: «اِعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿لِلْعُسْرَىٰ﴾. [راجع: ١٣٦٢]

[4945] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ بقیع غرقد میں ایک جنازے کے ساتھ تھے، تو آپ نے اس موقع پر فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر اس کا ٹھکانا جنت میں اور دوزخ میں رکھ دیا گیا ہے۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا پھر ہم اسی پر بھروسا نہ کرلیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم عمل کرتے رہو۔ ہر انسان جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے، اس کے مطابق اسے توفیق دی جائے گی۔'' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''جس نے مال دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور بھلی باتوں کی تصدیق کی (تو ہم اسے آسان راہ پر چلنے کی سہولت دیں گے اور جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا رہا اور بھلائی کو جھٹلایا تو ہم اسے تنگی کے راستے پر چلنے کی سہولت دیں گے)۔''

بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ﴾ [٦]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور اچھی بات کی تصدیق کی'' کا بیان

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

حضرت علی ؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، پھر راوی نے وہی حدیث بیان کی جو پہلے گزری ہے۔

(٤) بَابٌ: ﴿فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ﴾ [٧]

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''تو ہم اس کو آسان راستے پر چلنے کی سہولت دیں گے'' کا بیان

٤٩٤٦ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عُودًا يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ، أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نَتَّكِلُ؟ قَالَ: «اِعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ﴾» اَلْآيَةَ.

[4946] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ایک جنازے میں تھے۔ آپ نے ایک لکڑی اٹھائی اور اس سے زمین کریدنے لگے، پھر فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا جنت یا دوزخ میں ٹھکانا نہ لکھا جا چکا ہو۔'' صحابۂ کرام نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا پھر ہم اسی پر بھروسا نہ کرلیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم عمل کرتے رہو ہر شخص کو (جس کے لیے وہ پیدا گیا ہے اس کی) توفیق دی گئی ہے۔'' ''جس شخص نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کی تصدیق کی تو اسے ہم آسان راستے کی سہولت دیں گے۔''

قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِي بِهِ مَنْصُورٌ فَلَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ. [راجع: ١٣٦٢]

شعبہ نے کہا: مجھ سے یہ حدیث منصور نے بیان کی، انھوں نے بھی سلیمان اعمش سے مروی حدیث کے کوئی خلاف نہیں کہا۔

(٥) بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ﴾ [٨]

باب:5- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جس نے بخل کیا اور بے پروائی برتی'' کا بیان

٤٩٤٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ»، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نَتَّكِلُ؟ قَالَ: «لَا، اِعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ﴾ إِلَىٰ قَوْلِهِ: ﴿فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ﴾ [٥-١٠]. [راجع: ١٣٦٢]

[4947] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا جہنم میں اور جنت میں ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔'' ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! پھر ہم اسی پر بھروسا کیوں نہ کرلیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، تم عمل کرتے رہو کیونکہ ہر آدمی کو توفیق دی گئی ہے (جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔)'' پھر آپ نے یہ آیات پڑھیں: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى. فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى .... فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى﴾۔

(٦) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ﴾ [٩]

٤٩٤٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ، فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ، فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ. ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ، وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَإِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً». قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلٰى أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَسَيَصِيرُ إِلٰى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ. قَالَ: «أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ». ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ﴾ الْآيَةَ. [راجع: ١٣٦٢]

باب:6- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جس نے اچھی بات کو جھٹلا دیا'' کا بیان

[4948] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم بقیع غرقد میں ایک جنازے کے ساتھ تھے۔ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آپ نے سر مبارک جھکا لیا، پھر چھڑی سے زمین کریدنے لگے اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں بلکہ کوئی پیدا ہونے والی جان ایسی نہیں جس کا جنت میں اور جہنم میں ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو، یعنی یہ لکھا جا چکا ہے کہ کون نیک بخت ہے اور کون بدبخت ہے۔'' ایک آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر ہم اس نوشتے (لکھے ہوئے) پر بھروسا کر لیں اور عمل چھوڑ دیں تو اس میں کیا حرج ہے؟ جو ہم میں سے نیک ہوگا وہ نیکوں کے ساتھ جا ملے گا اور جو برا ہوگا وہ بروں کے سے عمل کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ نیک ہوتے ہیں انھیں نیکیوں ہی کے عمل کی توفیق ملتی ہے اور جو برے ہوتے ہیں، انھیں بروں کے عمل کرنے کی توفیق ملتی ہے۔'' پھر آپ نے یہ آیات پڑھیں: ''پھر جس نے مال دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور بھلی باتوں کی تصدیق کی......''

(٧) بَابٌ: ﴿فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ﴾ [١٠]

٤٩٤٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ

باب:7- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''تو ہم اسے تنگی کے راستے (گناہ) کے لیے سہولت دیں گے'' کا بیان

[4949] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ ایک جنازے میں تشریف رکھتے تھے۔ پھر آپ نے کوئی چیز پکڑی اور اس سے زمین کریدنے لگے، پھر فرمایا:

اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ شَيْئًا، فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ قَالَ: «اِعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ، أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ». ثُمَّ قَرَأَ ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَٱتَّقَىٰ ○ وَصَدَّقَ بِٱلْحُسْنَىٰ﴾ [٥، ٦] اَلْآيَةَ. [راجع: ١٣٦٢]

''تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا جہنم میں ٹھکانا یا جنت میں ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔'' صحابۂ کرام نے عرض کی: اللہ کے رسول! تو پھر اس نوشتۂ تقدیر (تقدیر کے لکھے) پر بھروسا کر لیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم عمل کرتے رہو۔ ہر شخص کو ان اعمال کی توفیق دی جاتی ہے جن کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ جو شخص نیک ہو گا اسے نیکوں کے عمل کی توفیق ملی ہوتی ہے اور جو بد بخت ہو گا، اسے بدبختوں کے عمل کی توفیق ملی ہوتی ہے۔'' پھر آپ نے یہ آیات پڑھیں: ''جس نے دیا اور تقویٰ اختیار کیا، پھر اچھی بات کی تصدیق کی......''

(٩٣) سُورَةُ ﴿وَٱلضُّحَىٰ﴾ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 93-تفسیر سورۂ والضُّحیٰ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿إِذَا سَجَىٰ﴾ [٢]: اِسْتَوٰى. وَقَالَ غَيْرُهُ: سَجٰى: أَظْلَمَ وَسَكَنَ. ﴿عَآئِلًا﴾ [٨]: ذُو عِيَالٍ.

امام مجاہد نے کہا: اِذَا سَجٰی کے معنی ہیں: جب برابر ہو جائے، یعنی جب رات دن کے برابر ہو جائے۔ اور مجاہد کے علاوہ دوسروں نے کہا: سَجٰی کے معنی ہیں: جب تاریک ہو جائے اور قرار پکڑ لے۔ عَآئِلًا کے معنی ہیں: عیال دار، بال بچوں والا۔

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴾ [٣]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ کے رب نے نہ تو آپ کو چھوڑا ہے اور نہ ناراض ہوا ہے'' کا بیان

٤٩٥٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ قَالَ: اِشْتَكَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ

[4950] حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے اور دو یا تین راتیں نہ اٹھ سکے تو ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اے محمد! میرا خیال ہے کہ تجھے تیرے شیطان نے چھوڑ دیا ہے، دو یا تین راتوں سے میں اسے نہیں دیکھ سکی ہوں کہ وہ آپ کے

شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ، لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالضُّحَىٰ ○ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴾. [راجع: ١١٢٤]

پاس آیا ہو۔اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''چاشت کے وقت کی قسم! رات کی قسم جب وہ چھا جائے! آپ کو آپ کے رب نے نہ تو چھوڑا ہے اور نہ وہ (آپ سے) ناراض ہی ہوا ہے۔''

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴾ [٣]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا ہے اور نہ اس نے تجھے ناپسند کیا ہے'' کا بیان

تُقْرَأُ بِالتَّشْدِيدِ وَالتَّخْفِيفِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ: مَا تَرَكَكَ رَبُّكَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا تَرَكَكَ وَمَا أَبْغَضَكَ.

وَدَّعَكَ کو تشدید اور تخفیف دونوں طرح سے پڑھا گیا ہے۔ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں: آپ کے رب نے آپ کو چھوڑا نہیں۔ حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہ تو چھوڑا ہے اور نہ وہ آپ سے ناراض ہی ہوا ہے۔''

٤٩٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ: قَالَتِ امْرَأَةٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا أُرَى صَاحِبَكَ إِلَّا أَبْطَأَكَ، فَنَزَلَتْ: ﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴾. [راجع: ١١٢٤]

[4951] حضرت جندب بن سفیان بجلی ؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا: اللہ کے رسول! میں سمجھتی ہوں کہ آپ کے دوست نے آپ کے پاس آنے میں دیر لگا دی ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''آپ کے رب نے نہ تو آپ کو چھوڑا ہے اور نہ وہ آپ سے ناراض ہی ہوا ہے۔''

(٩٤) سُورَةُ ﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ﴾

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

94- تفسیر سورۂ أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وِزْرَكَ﴾ [٢] فِي الْجَاهِلِيَّةِ. ﴿أَنقَضَ﴾ [٣]: أَثْقَلَ. ﴿مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾ [٥، ٦]، قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: أَيْ: إِنَّ مَعَ ذٰلِكَ الْعُسْرِ يُسْرًا آخَرَ؛ كَقَوْلِهِ: ﴿هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ﴾ [التوبة: ٥٢] وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ.

امام مجاہد نے کہا: وِزْرَكَ سے مراد وہ امور ہیں جو (رسول اللہ ﷺ سے) زمانۂ جاہلیت میں صادر ہوئے۔ أَنقَضَ کے معنی ہیں: بوجھل کر دیا۔ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا: ابن عیینہ نے کہا کہ مشکل کے ساتھ ایک اور آسانی ہے، یعنی ایک مصیبت کے ساتھ دو نعمتیں ملتی ہیں جیسا کہ اس آیت

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿فَانْصَبْ﴾ [٧] فِي حَاجَتِكَ إِلَى رَبِّكَ. وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾: شَرَحَ اللهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ.

کریمہ: هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّا اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ میں مسلمانوں کے لیے دو اچھائیاں مراد ہیں، نیز یہ کہ ایک مصیبت دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی۔ امام مجاہد نے کہا ہے: فَانْصَبْ کے معنی ہیں: اپنے رب سے اپنی حاجت طلب کرنے میں محنت کریں۔ حضرت ابن عباس ؓ سے منقول ہے: اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا۔

(٩٥) سُورَةُ ﴿وَالتِّينِ﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 95-تفسیر سورۂ وَالتِّيْنِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: هُوَ التِّينُ وَالزَّيْتُونُ الَّذِي يَأْكُلُ النَّاسُ، يُقَالُ: ﴿فَمَا يُكَذِّبُكَ﴾ [٧]: فَمَا الَّذِي يُكَذِّبُكَ بِأَنَّ النَّاسَ يُدَانُونَ بِأَعْمَالِهِمْ، كَأَنَّهُ قَالَ: وَمَنْ يَقْدِرُ عَلَى تَكْذِيبِكَ بِالثَّوَابِ وَالْعِقَابِ؟

امام مجاہد نے کہا: اَلتِّيْنُ اور اَلزَّيْتُوْن سے مراد وہی مشہور میوے ہیں جو لوگ کھاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ فَمَا يُكَذِّبُكَ کے معنی ہیں: پھر وہ کون سی چیز ہے (اے انسان!) جو تجھے اس بات کی تکذیب پر آمادہ کرتی ہے کہ لوگ اپنے اعمال کا بدلہ پائیں گے؟ گویا یوں کہا ہے: ثواب و عقاب کے متعلق آپ کی تکذیب کرنے کی کون قدرت رکھتا ہے؟

(١) [بَابٌ]: باب: 1- بلا عنوان

٤٩٥٢ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ. ﴿تَقْوِيمٍ﴾ [٤]: الْخَلْقِ. [راجع: ٧٦٧]

[4952] حضرت براء ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک سفر میں تھے، آپ نے نماز عشاء کی ایک رکعت میں سورۂ والتین تلاوت فرمائی تھی۔ تقویم کے معنی ہیں: پیدائش اور بناوٹ۔

(٩٦) سُورَةُ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ 96-تفسیر سورۂ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ

وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ

امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے اندر فاتحہ

عَتِيقٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: أُكْتُبْ فِي الْمُصْحَفِ فِي أَوَّلِ الْإِمَامِ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَاجْعَلْ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ خَطًّا. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿نَادِيَهُۥ﴾ [١٧]: عَشِيرَتَهُ. ﴿ٱلزَّبَانِيَةَ﴾ [١٨]: اَلْمَلَائِكَةَ، وَقَالَ مَعْمَرٌ: ﴿ٱلرُّجْعَىٰٓ﴾ [٨]: اَلْمَرْجِعُ. ﴿لَنَسْفَعًۢا﴾ [١٥]: لَنَأْخُذَنْ، وَلَنَسْفَعَنْ بِالنُّونِ وَهِيَ الْخَفِيفَةُ. سَفَعْتُ بِيَدِهِ: أَخَذْتُ.

کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھو لیکن آگے دوسری سورتوں کے شروع میں (بسم اللہ کے ساتھ) ایک خط کھینچ دو (تاکہ سورتوں کے درمیان فاصلہ ہو جائے)۔ امام مجاہد نے کہا: نَادِيَهُ کے معنی ہیں: اپنا کنبہ اور قبیلہ۔ اَلزَّبَانِيَة سے مراد فرشتے ہیں۔ معمر نے کہا: اَلرُّجْعیٰ سے مراد المَرْجِع ہے۔ اس کے معنی ہیں: لوٹنا۔ لَنَسْفَعًا کے معنی ہیں: ہم ضرور پکڑیں گے۔ اس میں نون خفیفہ ہے۔ سَفَعْتُ بِيَدِهِ کے معنی ہیں: میں نے اسے اپنے ہاتھ سے پکڑا۔

(١) بَابٌ:

باب: 1- بلاعنوان

٤٩٥٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ: أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ سَلْمُويَهْ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ: أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ أَوَّلَ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَلْحَقُ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ - قَالَ: وَالتَّحَنُّثُ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلٰى أَهْلِهِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ بِمِثْلِهَا، حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اِقْرَأْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا أَنَا بِقَارِئٍ»، قَالَ: «فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اِقْرَأْ، قُلْتُ:

[4953] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو نبوت سے پہلے سچے خواب دکھائے جاتے تھے، چنانچہ اس دور میں آپ جو خواب بھی دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح بیداری میں نمودار ہو جاتا۔ پھر آپ کو تنہائی بھلی لگنے لگی، چنانچہ آپ غار حرا میں تنہا تشریف لے جاتے اور آپ وہاں تحنث، یعنی عبادت کرتے۔ آپ وہاں کئی کئی راتیں عبادت میں گزارتے، گھر واپس نہ آتے بلکہ اس کے لیے (اپنے گھر سے) توشہ لے جایا کرتے تھے۔ توشہ ختم ہو جاتا تو پھر سیدہ خدیجہ ؓ کے ہاں لوٹ کر تشریف لاتے اور اتنا ہی توشہ پھر لے جاتے۔ اس دوران میں آپ غار ہی میں تھے کہ اچانک آپ پر وحی نازل ہوئی، چنانچہ فرشتہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: پڑھیے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''پھر اس (فرشتے) نے مجھے پکڑ کر اس طرح بھینچا کہ میں بے طاقت ہو گیا۔ پھر مجھے چھوڑنے کے بعد کہا: پڑھیے! میں نے اس مرتبہ بھی یہی کہا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے دوسری مرتبہ پھر مجھے اسی

مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اِقْرَأْ، قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي اَلثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: ﴿ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلَّذِى خَلَقَ ۝ خَلَقَ ٱلْإِنسَٰنَ مِنْ عَلَقٍ ۝ ٱقْرَأْ وَرَبُّكَ ٱلْأَكْرَمُ ۝ ٱلَّذِى عَلَّمَ بِٱلْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ ٱلْإِنسَٰنَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ اَلْآيَاتِ

طرح پکڑ کر بھینچا حتی کہ میں بے طاقت ہو گیا۔ پھر مجھے چھوڑنے کے بعد کہا: پڑھیے! میں نے کہا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے تیسری مرتبہ پھر مجھے اس طرح پکڑ کر بھینچا کہ میں بے طاقت ہو گیا، پھر مجھے چھوڑا اور کہا: ''پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ آپ پڑھیے، آپ کا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے سے تعلیم دی۔ انسان کو ایسی چیزوں کی تعلیم دی جسے وہ نہیں جانتا تھا۔''

فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ، فَقَالَ: «زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي»، فَزَمَّلُوهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، قَالَ لِخَدِيجَةَ: «أَيْ خَدِيجَةُ، مَا لِي؟ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي»، فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ، قَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلَّا أَبْشِرْ، فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا، فَوَاللّٰهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتّٰى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ - وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا - وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ، وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: يَا عَمِّ! اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، قَالَ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي! مَاذَا تَرٰى؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَبَرَ مَا رَأٰى، فَقَالَ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلٰى مُوسٰى، لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا - ذَكَرَ حَرْفًا - قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

پھر رسول اللہ ﷺ ان پانچ آیات کو لے کر واپس گھر تشریف لائے اور گھبراہٹ کی وجہ سے آپ کے کندھے اور گردن کا گوشت پھڑک رہا تھا۔ آپ نے خدیجہ ؓ کے پاس پہنچ کر فرمایا: ''مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو۔'' چنانچہ انھوں نے آپ کو چادر اوڑھا دی۔ جب آپ سے گھبراہٹ دور ہوئی تو آپ نے خدیجہ ؓ سے فرمایا: ''اے خدیجہ! مجھے کیا ہو گیا ہے؟ مجھے تو اپنی جان کا خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔'' پھر آپ نے سارا واقعہ سنایا۔ حضرت خدیجہ ؓ نے کہا: ایسا ہرگز نہیں ہوگا! آپ کو خوشخبری ہو۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، اللہ کی قسم! آپ تو صلہ رحمی کرنے والے ہیں؟ آپ ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔ آپ کمزور و ناتواں کا بوجھ خود اٹھا لیتے ہیں، محروم لوگوں کو اشیاء مہیا کرتے ہیں، مہمان کی ضیافت کرتے ہیں اور حق کے راستے میں پیش آنے والی مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت خدیجہ ؓ آپ کو ساتھ لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں۔ وہ سیدہ خدیجہ ؓ کے چچا اور آپ کے والد کے بھائی تھے۔ وہ زمانۂ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے اور وہ عربی لکھنا خوب جانتے تھے، جتنا اللہ کو منظور ہوتا انجیل مقدس کا عربی زبان میں ترجمہ لکھا

ﷺ: «أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ؟» قَالَ وَرَقَةُ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا أُوذِيَ، وَ إِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ حَيًّا أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

کرتے تھے۔ وہ بہت بوڑھے اور نابینا ہو چکے تھے۔ حضرت خدیجہ ؓ نے ان سے کہا: چچا! اپنے بھتیجے کا حال سنیں۔ ورقہ نے کہا: بھتیجے بتاؤ تم نے کیا دیکھا ہے؟ چنانچہ نبی ﷺ نے جو کچھ دیکھا تھا اسے بیان کردیا۔ ورقہ کہنے لگے: یہ تو وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر اتارا گیا تھا۔ کاش میں اس وقت جوان ہوتا! کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب تمھاری قوم تمھیں یہاں سے نکال دے گی! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واقعی یہ لوگ مجھے یہاں سے نکال دیں گے؟'' ورقہ نے کہا: ہاں، آپ جو دعوت لے کر آئے ہیں اسے جو بھی لے کر آیا تو اسے اذیت ضرور دی گئی۔ اگر میں آپ کے زمانۂ نبوت تک زندہ رہا تو میں ضرور بھرپور طریقے سے آپ کی مدد کروں گا۔ اس کے تھوڑا عرصہ بعد ہی ورقہ کا انتقال ہوگیا اور کچھ دنوں تک وحی کا آنا بند ہوگیا جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ غمگین رہنے لگے۔

٤٩٥٤ - قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ، قَالَ فِي حَدِيثِهِ -: «بَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَفَرِقْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي»، فَدَثَّرُوهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَٱلرُّجْزَ فَٱهْجُرْ﴾ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَهِيَ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَعْبُدُونَ، قَالَ: ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ. [راجع: ٣]

[4954] حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے وحی کے رک جانے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ''میں چل رہا تھا کہ اچانک آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا آسمان وزمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا نظر آیا۔ میں اس سے بہت خوفزدہ ہوا اور گھر واپس آکر کہا: مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو۔'' چنانچہ گھر والوں نے آپ کو (یعنی مجھے) چادر اوڑھا دی، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''اے چادر اوڑھ کر لیٹنے والے! اٹھیں اور لوگوں کو ڈرائیں۔ اپنے رب کی عظمت و بڑائی بیان کریں۔ اپنے کپڑوں کو پاک رکھیں اور بتوں سے الگ رہیں۔'' ابوسلمہ نے کہا: الرجز سے مراد جاہلیت کے وہ بت ہیں جن کی لوگ

پرستش کیا کرتے تھے۔ راوی نے بیان کیا کہ اس کے بعد مسلسل وحی آنے لگی۔

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿خَلَقَ ٱلْإِنسَٰنَ مِنْ عَلَقٍ﴾ [٢]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''انسان کو (اللہ تعالیٰ نے) جمے ہوئے خون سے پیدا کیا'' کا بیان

٤٩٥٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ، فَقَالَ: ﴿ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلَّذِى خَلَقَ ○ خَلَقَ ٱلْإِنسَٰنَ مِنْ عَلَقٍ ○ ٱقْرَأْ وَرَبُّكَ ٱلْأَكْرَمُ﴾ [١-٣]. [راجع: ٣]

[4955] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: شروع شروع میں رسول اللہ ﷺ کو سچے خواب دکھائے جانے لگے۔ پھر آپ کے پاس فرشتہ آیا اور آپ سے کہا: آپ پڑھیں اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ آپ پڑھیں، آپ کا رب بڑا کریم ہے۔''

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿ٱقْرَأْ وَرَبُّكَ ٱلْأَكْرَمُ﴾ [٣]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ پڑھیں، آپ کا رب بڑے کرم والا ہے'' کا بیان

٤٩٥٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ، جَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: ﴿ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلَّذِى خَلَقَ ○ خَلَقَ ٱلْإِنسَٰنَ مِنْ عَلَقٍ ○ ٱقْرَأْ وَرَبُّكَ ٱلْأَكْرَمُ ○ ٱلَّذِى عَلَّمَ بِٱلْقَلَمِ﴾ [١-٤]. [راجع: ٣]

[4956] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز سچے خوابوں سے ہوا۔ آپ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا: ''پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا، پڑھیے، آپ کا رب بہت کریم ہے جس نے بذریعۂ قلم تعلیم دی۔''

بَابٌ: ﴿ٱلَّذِى عَلَّمَ بِٱلْقَلَمِ﴾ [٤]

باب: (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جس نے قلم کے ذریعے سے سکھایا'' کا بیان

٤٩٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا

[4957] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ: «زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي»، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [راجع: ٣]

ﷺ لوٹ کر حضرت خدیجہ ؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو۔'' اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

(٤) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ○ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ﴾ [١٥، ١٦]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''خبردار! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم ضرور (اسے) پیشانی کے بالوں سے (پکڑ کر) گھسیٹیں گے، وہ پیشانی جو جھوٹی اور خطا کار ہے'' کا بیان

وضاحت: اس سورت کی آیت: 6 سے آخر سورت تک چودہ آیات اس وقت نازل ہوئیں جب رسول اللہ ﷺ نے دار ارقم سے نکل کر بیت اللہ میں نماز ادا کرنا شروع کر دی تھی۔

٤٩٥٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَأَطَأَنَّ عَلَى عُنُقِهِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ».

[4958] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ابوجہل (ملعون) نے کہا تھا: اگر میں نے محمد (ﷺ) کو کعبہ کے پاس نماز پڑھتے دیکھ لیا تو ضرور اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر اسے کچل دوں گا۔ نبی ﷺ کو جب یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''اگر اس نے ایسا کیا ہوتا تو اسے فرشتے پکڑ لیتے۔''

تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ.

عمرو بن خالد نے عبیداللہ سے روایت کرنے میں عبدالرزاق کی متابعت کی ہے، عبیداللہ نے اس حدیث کو عبدالکریم سے روایت کیا ہے۔

(٩٧) سُورَةُ ﴿إِنَّا أَنزَلْنَـٰهُ﴾ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ 97- تفسیر سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ

يُقَالُ: الْمَطْلَعُ هُوَ الطُّلُوعُ، وَالْمَطْلِعُ: الْمَوْضِعُ الَّذِي يُطْلَعُ مِنْهُ. ﴿أَنزَلْنَـٰهُ﴾: الْهَاءُ

مَطْلَعْ (لام کے فتحہ کے ساتھ) یہ مصدر میمی بمعنی طلوع ہے۔ اور مطلِع (لام کے کسرہ کے ساتھ) ظرف مکان، یعنی

كِنَايَةٌ عَنِ الْقُرْآنِ. ﴿إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ﴾ خَرَجَ مَخْرَجَ الْجَمِيعِ، وَالْمُنْزِلُ هُوَ اللهُ تَعَالَى، وَالْعَرَبُ تُؤَكِّدُ فِعْلَ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ فَتَجْعَلُهُ بِلَفْظِ الْجَمِيعِ لِيَكُونَ أَثْبَتَ وَأَوْكَدَ.

وہ جگہ جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے۔ اَنْزَلْنَاہُ میں ہا ضمیر قرآن کی طرف راجع ہے۔ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ میں صیغہ جمع کا ہے جبکہ نازل کرنے والا اللہ تعالیٰ ایک ہے، عرب لوگوں کا قاعدہ ہے کہ ایک آدمی کے فعل کی تاکید کے لیے جمع کا صیغہ لاتے ہیں۔ اس سے تاکید و اثبات مقصود ہوتا ہے۔

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سورت کی تفسیر میں کوئی مرفوع حدیث نقل نہیں کی۔ شب قدر کی فضیلت میں درج ذیل حدیث مناسب معلوم ہوتی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کیا، اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیتا ہے۔''[1]

(٩٨) سُورَةُ ﴿لَمْ يَكُنْ﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 98-تفسیر سورۂ لَمْ یَکُنْ

﴿مُنفَكِّينَ﴾ [١]: زَائِلِينَ. ﴿قَيِّمَةٌ﴾ [٣]: اَلْقَائِمَةُ، ﴿دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾ [٥]. أَضَافَ الدِّينَ إِلَى الْمُؤَنَّثِ.

مُنْفَكِّیْنَ کے معنی ہیں: جدا ہونے والے، باز رہنے والے۔ قَیِّمَۃٌ کے معنی ہیں: قَائِمَۃٌ، یعنی ٹھیک اور درست۔ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ اس میں دین کی اضافت مؤنث کی طرف کی گئی ہے، حالانکہ دین مذکر ہے۔

وضاحت: القیمة صفت ہے اور اس کا موصوف محذوف ہے اور وہ الملة کا لفظ ہے۔ اس صورت میں ترجمہ یہ ہوگا: ''یہ ملت قائمہ کا طریقہ ہے۔'' اصل عبارت یوں ہے: ذلك دين الملة القيمة.

(١) [بَابٌ]:

باب: 1- بلاعنوان

٤٩٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُبَيٍّ: «إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾» قَالَ: وَسَمَّانِي؟ قَالَ: «نَعَمْ»،

[4959] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمھیں سورت لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا پڑھ کر سناؤں۔'' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا تھا؟ آپ نے فرمایا:

[1] صحيح البخاري، فضل ليلة القدر، حديث: 2014.

فَبَكَى. [راجع: ٣٨٠٩]

''ہاں۔'' اس پر وہ خوشی سے رونے لگے۔

(٢) [بَابٌ]:

باب:2- بلاعنوان

٤٩٦٠ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُبَيٍّ: «إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ»، قَالَ أُبَيٌّ: آللهُ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: «اَللهُ سَمَّاكَ»، فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي.

[4960] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت ابی بن کعب ؓ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمھیں قرآن پڑھ کر سناؤں۔'' حضرت ابی بن کعب نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمھارا مجھ سے نام لیا تھا۔'' حضرت ابی بن کعب یہ سن کر رونے لگے۔

قَالَ قَتَادَةُ: فَأُنْبِئْتُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَيْهِ: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ﴾. [راجع: ٣٨٠٩]

قتادہ نے بیان کیا: مجھے خبر دی گئی کہ آپ ﷺ نے انھیں لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ پڑھ کر سنائی تھی۔

(٣) [بَابٌ]:

باب:3- بلاعنوان

٤٩٦١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُنَادِي: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: «إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُقْرِئَكَ الْقُرْآنَ»، قَالَ: آللهُ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ. [راجع: ٣٨٠٩]

[4961] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت ابی بن کعب ؓ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھیں قرآن پاک پڑھ کر سناؤں۔'' انھوں نے پوچھا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' حضرت ابی بن کعب ؓ نے پھر عرض کی: میرا ذکر رب العالمین کی بارگاہ میں ہوا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس پر ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

(٩٩) سُورَةُ ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 99- تفسیر سورۂ اِذَا زُلْزِلَتِ

(١) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾ [٧]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''چنانچہ جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا'' کا بیان

يُقَالُ: ﴿أَوْحَىٰ لَهَا﴾ [٥]. أَوْحَى إِلَيْهَا، وَوَحَى لَهَا، وَوَحَى إِلَيْهَا وَاحِدٌ.

اَوْحٰی لَهَا کے معنی ہیں: اَوْحٰی اِلَیْهَا ''اس کی طرف وحی کی گئی۔'' وَحٰی لَهَا اور وَحٰی اِلَیْهَا سب کے معنی ایک ہیں۔ اس کے معنی اشارہ کرنا، وحی بھیجنا ہیں۔

٤٩٦٢ – حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ: فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ فِي الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، فَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا، وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً فَهِيَ عَلَى ذٰلِكَ وِزْرٌ». فَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحُمُرِ، قَالَ: «مَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۞ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾». [راجع: ٢٣٧١]

[4962] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑا تین طرح کے لوگ پالتے ہیں: ایک شخص کے لیے باعث اجر وثواب ہے، دوسرے کے لیے باعث پردہ ہے اور تیسرے کے لیے وبال جان ہے۔ جس شخص کے لیے وہ باعث اجر وثواب ہے، وہ ہے جس نے اسے اللہ کی راہ میں جہاد کی نیت سے باندھا ہے۔ وہ چراگاہ یا باغ میں اس کی رسی کو دراز کر دیتا ہے، جس قدر وہ چراگاہ یا باغ میں چارا کھائے گا وہ اس کے لیے نیکیاں ہوں گی۔ اور اگر اس کی رسی ٹوٹ جائے اور وہ ایک یا دو بلندیاں (ٹیلے) دوڑ جائے تو اس کے نشانات قدم اور اس کی لید بھی مالک کے لیے ثواب بن جاتی ہے۔ اور اگر وہ کسی نہر کے پاس سے گزرے اور اس سے پانی پیے، حالانکہ اس کا پانی پلانے کا ارادہ نہیں تھا، یہ بھی اس کی نیکیاں ہوں گی۔ یہ گھوڑا اس کے لیے باعث اجر وثواب ہے۔ اور جس شخص نے مالداری اور لوگوں سے سوال کرنے سے بچاؤ کے لیے اسے باندھا اور اس گھوڑے کی گردن پر جو اللہ کا حق ہے اور اس کی پیٹھ کا جو حق ہے اسے بھی وہ ادا کرتا رہا تو یہ گھوڑا اس کے لیے بچاؤ کی صورت ہوگا۔ اور جس نے یہ گھوڑا فخر وریا اور مسلمانوں کی دشمنی کے لیے پالا اور باندھا تو وہ اس کے لیے گناہ کا باعث ہے۔'' رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اس

کے متعلق اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کوئی آیت نازل نہیں کی، ہاں ایک اکیلی اور جامع آیت ضرور نازل ہوئی ہے: ''چنانچہ جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر بدی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔''

(٢) بَابٌ: ﴿وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ [٨]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''جس نے ذرہ بھر بدی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا'' کا بیان

٤٩٦٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ: «لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ○ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾». [راجع: ٢٣٧١]

[4963] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اس اکیلی اور جامع آیت کے سوا مجھ پر اور کوئی خاص حکم ان کے متعلق نازل نہیں ہوا، وہ آیت یہ ہے: جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر بدی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔''

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص گدھے نیک نیتی سے پالے گا تو اسے ثواب ملے گا اور اگر بدنیتی سے پالے گا تو اسے گناہ ہوگا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے وہ عذاب کا حق دار قرار پائے۔

(١٠٠) سُورَةُ ﴿وَالْعَادِيَاتِ﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ 100- تفسیر سورۂ وَالْعٰدِیٰتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اَلْكَنُودُ: اَلْكَفُورُ، يُقَالُ: ﴿فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا﴾ [٤]: رَفَعْنَ بِهِ غُبَارًا. ﴿لِحُبِّ الْخَيْرِ﴾ [٨]: مِنْ أَجْلِ حُبِّ الْخَيْرِ. ﴿لَشَدِيدٌ﴾: لَبَخِيلٌ؛ وَيُقَالُ لِلْبَخِيلِ: شَدِيدٌ. ﴿حُصِّلَ﴾ [١٠]: مُيِّزَ.

امام مجاہد نے کہا: اَلْكَنُودُ کے معنی ہیں: ناشکرا آدمی۔ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا: صبح کے وقت گرد و غبار اڑاتے ہیں۔ لِحُبِّ الْخَيْرِ کے معنی ہیں: مال کی محبت کی وجہ سے۔ لَشَدِيْدٌ کے معنی ہیں: بخیل۔ اور بخیل کو شدید کہا جاتا ہے۔ حُصِّلَ کے معنی ہیں: جدا کر دیا جائے گا، یعنی جو کچھ سینوں میں ہوگا

اسے ظاہر کر دیا جائے گا۔

(۱۰۱) سُورَةُ ﴿ٱلْقَارِعَةُ﴾ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 101- تفسیر سورۃ القارعۃ

﴿كَٱلْفَرَاشِ ٱلْمَبْثُوثِ﴾ [٤]: كَغَوْغَاءِ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهُ بَعْضًا، كَذٰلِكَ النَّاسُ يَجُولُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ. ﴿كَٱلْعِهْنِ﴾ [٨]: كَأَلْوَانِ الْعِهْنِ، وَقَرَأَ عَبْدُ اللهِ: (كَالصُّوفِ).

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ کے معنی ہیں: وہ پریشان ٹڈی دل کی طرح ہوں گے۔ جس طرح وہ ایسی حالت میں ایک دوسرے پر چڑھ جاتے ہیں اسی طرح انسان بھی پریشانی کے عالم میں ایک دوسرے پر گر رہے ہوں گے۔ كَالْعِهْنِ: (پہاڑ) رنگی ہوئی اون کی طرح ہوں گے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے كَالصُّوْفِ پڑھا ہے، یعنی پہاڑ دُھنی ہوئی اون کی طرح اڑتے پھریں گے۔

(۱۰۲) سُورَةُ ﴿ٱلْهَٰكُمُ﴾ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 102- تفسیر سورۃ الھٰکم

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلتَّكَاثُرُ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اَلتَّكَاثُرُ سے مراد مال اور اولاد کا زیادہ ہونا ہے۔

(۱۰۳) سُورَةُ ﴿وَٱلْعَصْرِ﴾ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 103- تفسیر سورۃ والعصر

وَقَالَ يَحْيَى: اَلْعَصْرُ: اَلدَّهْرُ، أَقْسَمَ بِهِ.

حضرت یحییٰ بن زیاد فرماتے ہیں: العصر سے مراد زمانہ ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے قسم اٹھائی ہے۔

(۱۰٤) سُورَةُ ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ﴾ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ 104- تفسیر سورۃ ویل لکل ھمزۃ

﴿ٱلْحُطَمَةِ﴾ [٤]: اِسْمُ النَّارِ، مِثْلُ ﴿سَقَرَ﴾

اَلْحُطَمَةِ دوزخ کا ایک نام ہے، جیسے سقر اور لَظٰی

[القمر : ٤٨]، ﴿لَظَى﴾ [المعارج : ١٥]

اس کے نام ہیں۔

(١٠٥) سُورَةُ ﴿أَلَمْ تَرَ﴾ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 105- تفسیر سورۂ اَلَمْ تَرَ

قَالَ مُجَاهِدٌ : ﴿أَلَمْ تَرَ﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ. قَالَ مُجَاهِدٌ : ﴿أَبَابِيلَ﴾ [٣]: مُتَتَابِعَةً، مُجْتَمِعَةً. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ﴿مِن سِجِّيلٍ﴾ [٤]: هِيَ سَنْكِ وَكِلْ.

امام مجاہد نے فرمایا: اَلَمْ تَرَ کے معنی ہیں: اَلَمْ تَعْلَمْ، یعنی کیا آپ کو معلوم نہیں ہے، نیز انھوں نے فرمایا: اَبَابِیلَ : مسلسل آنے والے جھنڈ کے جھنڈ پرندے۔ حضرت ابن عباس ﷺ نے فرمایا: مِنْ سِجِّيلٍ سے مراد سنگ وگل ہے، یعنی پتھر اور مٹی سے بنی ہوئی کنکریاں۔

وضاحت : اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے وہ تاریخی واقعہ بیان کیا ہے جو یمن کے بادشاہ ابرہہ سے متعلق ہے۔ یہ اللہ کا دشمن بیت اللہ کو مسمار کرنے کے لیے ہاتھیوں سمیت بہت لاؤلشکر لایا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے ایسا تباہ و برباد کیا جو قیامت تک کے لیے نشان عبرت ثابت ہوا۔

(١٠٦) سُورَةُ ﴿لِإِيلَافِ﴾ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 106- تفسیر سورۂ لِاِیلٰفِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : ﴿لِإِيلَافِ﴾ : أَلِفُوا ذٰلِكَ فَلَا يَشُقُّ عَلَيْهِمْ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ. ﴿وَءَامَنَهُم﴾ [٤]: مِنْ كُلِّ عَدُوِّهِمْ فِي حَرَمِهِمْ.

امام مجاہد نے کہا: لِاِیْلٰفِ کا مطلب ہے کہ ان (قریش) کا دل سفر میں لگا دیا تھا۔ گرمی یا سردی کسی بھی موسم میں ان کے لیے سفر کرنا دشوار نہیں ہوتا تھا۔ وَاٰمَنَهُمْ: ان کو حرم میں جگہ دے کر انھیں دشمنوں سے بھی بے فکر کر دیا تھا۔

(١٠٧) سُورَةُ ﴿أَرَءَيْتَ﴾ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ 107- تفسیر سورۂ اَرَءَیْتَ

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ : ﴿لِإِيلَافِ﴾ : لِنِعْمَتِي عَلَى قُرَيْشٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ : ﴿يَدُعُّ﴾ [٢]: يَدْفَعُ عَنْ

ابن عیینہ نے کہا: لِاِیْلٰف کے معنی ہیں: قریش پر میرے احسان کی وجہ سے۔ امام مجاہد نے کہا: یَدُعُّ کے معنی ہیں:

حَقِّهِ؛ يُقَالُ: هُوَ مِنْ دَعَعْتُ، ﴿يُدَعُّونَ﴾ [الطور:١٣]: يُدْفَعُونَ. ﴿سَاهُونَ﴾ [٥]: لَاهُونَ. وَ﴿ٱلْمَاعُونَ﴾ [٧]: اَلْمَعْرُوفُ كُلُّهُ. وَقَالَ بَعْضُ الْعَرَبِ: اَلْمَاعُونُ: اَلْمَاءُ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ: أَعْلَاهَا الزَّكَاةُ الْمَفْرُوضَةُ، وَأَدْنَاهَا عَارِيَةُ الْمَتَاعِ.

کسی کو حق لینے سے روکتا ہے۔ یَدُعُّ کا لفظ دَعَعْتُ سے ماخوذ ہے۔ یُدَعُّوْنَ بھی اسی سے ہے جس کے معنی ہیں: دھکے دینا۔ سَاھُوْنَ کے معنی ہیں: لَاھُونَ، یعنی غافل اور بے خبر۔ اَلْمَاعُوْنَ: ہر اچھے کام کو ماعون کہتے ہیں۔ بعض عرب ماعون، پانی کو کہتے ہیں۔ حضرت عکرمہ نے کہا: ماعون کی اعلیٰ قسم فرض زکاۃ ہے اور ادنیٰ قسم اشیائے خانہ کسی کو عاریتاً دینا ہے۔

وضاحت: صحیح البخاری، فتح الباری اور ارشاد الساری وغیرہ میں لِاِیْلٰفِ کی بابت امام سفیان بن عیینہ کا قول اسی مقام پر درج ہے، جبکہ اس کا اصل مقام - ہمارے ناقص فہم کے مطابق - سابقہ سورت کے تحت ہونا چاہیے۔ واللّٰہ أعلم.

(١٠٨) سُورَةُ ﴿إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ﴾

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

108- تفسیر سورۂ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿شَانِئَكَ﴾: عَدُوَّكَ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: شَانِئَكَ سے مراد رسول اللہ ﷺ کا دشمن ہے۔

(١) [بَابٌ]

باب: 1- بلاعنوان

٤٩٦٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ: «أَتَيْتُ عَلَى نَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفٌ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ». [راجع: ٣٥٧٠]

[4964] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کو جب معراج ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''میں ایک نہر کے کنارے پر پہنچا جس کے دونوں کناروں پر خولدار موتیوں کے خیمے لگے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ نہر کیسی ہے؟ انھوں نے بتایا: یہ کوثر ہے (جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے)۔''

٤٩٦٥ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ: سَأَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ

[4965] حضرت ابو عبیدہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: یہ ایک نہر ہے جو تمھارے نبی ﷺ کو عطا کی گئی ہے۔ اس کے دونوں کناروں

الْكَوْثَرَ﴾ قَالَتْ: هُوَ نَهَرٌ أُعْطِيَهُ نَبِيُّكُمْ ﷺ، شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ، آنِيَتُهُ كَعَدَدِ النُّجُومِ.

پر خولدار موتیوں کے خیمے ہیں۔ اس کے آبخورے ستاروں کی طرح ان گنت ہیں۔

رَوَاهُ زَكَرِيَّا وَأَبُو الْأَحْوَصِ وَمُطَرِّفٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.

اس حدیث کو زکریا، ابوالاحوص اور مطرف نے ابواسحاق سے بیان کیا ہے۔

٤٩٦٦ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ فِي الْكَوْثَرِ: هُوَ الْخَيْرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ.

[4966] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کوثر کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے مراد خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دی ہے۔

قَالَ أَبُو بِشْرٍ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ: اَلنَّهَرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ. [انظر: ٦٥٧٨]

(راویٔ حدیث) ابو بشر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے کہا: لوگوں کا تو خیال ہے کہ اس سے جنت کی ایک نہر مراد ہے؟ سعید بن جبیر نے جواب دیا کہ جنت کی نہر بھی اس خیر کثیر سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دی ہے۔

(١٠٩) سُورَةُ ﴿قُلْ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلْكَـٰفِرُونَ﴾

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

109- تفسیر سورۂ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ

يُقَالُ: ﴿لَكُمْ دِينُكُمْ﴾ [٦]: اَلْكُفْرُ. ﴿وَلِيَ دِينِ﴾: اَلْإِسْلَامُ. وَلَمْ يَقُلْ: دِينِي، لِأَنَّ الْآيَاتِ بِالنُّونِ فَحُذِفَتِ الْيَاءُ كَمَا قَالَ: ﴿يَهْدِينِ﴾ وَ﴿يَشْفِينِ﴾ [الشعراء: ٧٨ و٨٠]. وَقَالَ غَيْرُهُ: ﴿لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ﴾ [٢] اَلْآنَ وَلَا أُجِيبُكُمْ فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِي ﴿وَلَآ أَنتُمْ عَـٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ﴾ [٣، ٥] وَهُمُ الَّذِينَ قَالَ: ﴿وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَـٰنًا وَكُفْرًا﴾ [المائدة: ٦٤].

کہا گیا ہے: لَكُمْ دِينُكُمْ سے مراد کفر ہے۔ وَلِيَ دِيْنِ سے مراد اسلام ہے۔ اس مقام پر دِینی نہیں کہا گیا بلکہ دین کہا گیا ہے کیونکہ دیگر آیات کا اختتام نون پر ہوا ہے، اس لیے آخر سے یا کو حذف کر دیا گیا ہے جیسا کہ يَهْدِيْنِ اور يَشْفِيْنِ میں ہے۔ دوسرے اہل علم نے کہا ہے: لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ...... اب نہ تو میں تمھارے معبودوں کی عبادت کروں گا اور نہ تمھارا دین اپنی باقی زندگی میں قبول کروں گا اور نہ تم میرے معبود کی عبادت کرو گے۔ اس سے مراد وہ کفار ہیں جن کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو کچھ آپ

کی طرف آپ کے رب کی جانب سے اترا ہے وہ ان میں سے اکثریت کو طغیانی اور انکار میں اور زیادہ کرے گا۔"

(۱۱۰) سُورَةُ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

110- تفسیر سورۂ اذا جاء نصر اللہ

(۱) [بَابٌ]:

٤٩٦٧ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةً بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ إِلَّا يَقُولُ فِيهَا: «سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي». [راجع: ٧٩٤]

باب: 1- بلاعنوان

[4967] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: سورۂ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کے نازل ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں آپ یہ دعا نہ پڑھتے ہوں: "تیری ذات پاک ہے، اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما دے۔"

(۲) [بَابٌ]:

٤٩٦٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي»، يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ. [راجع: ٧٩٤]

باب: 2- بلاعنوان

[4968] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدوں میں بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: "پاک ہے تیری ذات اے اللہ! اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما دے۔" اس طرح آپ قرآن کے حکم پر عمل کرتے تھے۔

(۳) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا﴾ [٢]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: "اور جب آپ لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق آتا دیکھ لیں" کا بیان

٤٩٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا

[4969] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَأَلَهُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ﴾ قَالُوا: فَتْحُ الْمَدَائِنِ وَالْقُصُورِ. قَالَ: مَا تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: أَجَلٌ أَوْ مَثَلٌ ضُرِبَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ، نُعِيَتْ لَهُ نَفْسُهُ. [راجع: ٣٦٢٧]

حضرت عمر ؓ نے ان (بوڑھے بدری صحابہ) سے سوال کیا کہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ اس میں شہروں اور ملکوں کے فتح ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اے ابن عباس! تمھارا کیا خیال ہے؟ حضرت ابن عباس ؓ نے جواب دیا: اس میں محمد ﷺ کی وفات کی خبر یا ایک مثال ہے، گویا آپ کو آپ کی وفات کے متعلق آگاہ کیا گیا ہے۔

(٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَٱسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُۥ كَانَ تَوَّابًا﴾ [٣]

باب: 4- ارشاد باری تعالیٰ: ''(اے نبی!) آپ اپنے رب کی حمد وثنا بیان کیا کریں اور اس سے بخشش طلب کریں یقیناً وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے'' کا بیان

تَوَّابٌ عَلَى الْعِبَادِ. وَالتَّوَّابُ مِنَ النَّاسِ: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ.

تواب کے معنی ہیں: بندوں کی توبہ قبول کرنے والا۔ اور انسانوں میں تواب اسے کہتے ہیں جو گناہوں سے توبہ کرے۔

٤٩٧٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ فَكَأَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ: لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ. فَدَعَا ذَاتَ يَوْمٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُمْ، فَمَا رُئِيتُ أَنَّهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ، قَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ﴾؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أُمِرْنَا نَحْمَدُ اللهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا، وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، فَقَالَ

[4970] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر ؓ مجھے عمر رسیدہ بدری صحابہ کے ساتھ مجلس میں بٹھاتے تھے۔ کچھ حضرات کو اس پر اعتراض ہوا۔ انھوں نے (حضرت عمر ؓ سے) کہا: آپ انھیں مجلس میں ہمارے ساتھ کیوں بٹھاتے ہیں جبکہ اس جیسے ہمارے بچے ہیں؟ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: بلاشبہ تم اس کی حیثیت و مرتبہ جانتے ہو۔ پھر انھوں نے ایک دن مجھے بلایا اور ان (عمر رسیدہ بدری صحابہ) کے ساتھ بٹھایا۔ میں سمجھ گیا کہ آج مجھے آپ نے انھیں دکھانے کے لیے بٹھایا ہے، پھر ان سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ...... کے متعلق تمھارا کیا خیال ہے؟ ان میں سے کچھ نے کہا:

لِي: أَكَذَاكَ تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَعْلَمَهُ لَهُ، قَالَ: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ﴾ وَذٰلِكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَٱسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُۥ كَانَ تَوَّابًۢا﴾ فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَعْلَمُ مِنْها إِلَّا مَا تَقُولُ. [راجع: ٣٦٢٧]

جب ہمیں مدد اور فتح حاصل ہو تو ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اللہ کی حمد و ثنا کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں جبکہ کچھ حضرات خاموش رہے اور انھوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: اے ابن عباس! کیا تم بھی اسی طرح کہتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: پھر تمھاری اس کے متعلق کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کی: اس میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کا اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو یہی چیز بتائی ہے اور فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کی مدد آ پہنچے اور فتح آ جائے۔'' یہ آپ کی وفات کی علامت ہے ''اس لیے آپ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح کریں اور اس سے بخشش طلب کریں۔ یقیناً وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم نے کہا ہے۔

(١١١) سُورَةُ ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ﴾

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

111- تفسیر سورۂ تبّت یدا أبي لهب

﴿تَبَابٍ﴾ [غافر: ٣٧]: خُسْرَانٌ، ﴿تَتْبِيبٍ﴾ [هود: ١٠١]: تَدْمِيرٌ.

تَبَاب کے معنی ہیں: نقصان اور تباہی۔ تَتْبِیب کے معنی بھی تباہ کرنا ہیں۔

(١) [بَابٌ]:

باب: 1- بلاعنوان

٤٩٧١ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ﴾ (وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ)، خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ:

[4971] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی ''اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں۔'' اور ان لوگوں کو بھی خبردار کریں جو آپ کے گروہ میں مخلص ہیں، تو رسول اللہ ﷺ صفا پہاڑی پر چڑھ گئے اور بآواز بلند کہا: ''یا صباحاہ'' ! قریش نے کہا: یہ کون ہے؟ پھر وہاں سب آ کر جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے

«يَا صَبَاحَاهْ»، فَقَالُوا: مَنْ هٰذَا؟ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟» قَالُوا: مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا. قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ». قَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ، مَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهٰذَا؟ ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾ (وَقَدْ تَبَّ)، هٰكَذَا قَرَأَهَا الْأَعْمَشُ يَوْمَئِذٍ. [راجع: ١٣٩٤]

ان سے فرمایا: ''تمھارا کیا خیال ہے اگر میں تمھیں بتاؤں کہ ایک لشکر اس پہاڑ کے پیچھے سے آنے والا ہے تو کیا تم مجھے سچا خیال کرو گے؟'' تمام نے بیک زبان جواب دیا: ہمیں کبھی جھوٹ کا آپ سے تجربہ نہیں ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر میں تمھیں اس عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمھارے سامنے آ رہا ہے۔'' اس وقت ابولہب نے کہا: تیری تباہی ہو، کیا تو نے ہمیں یہاں اس لیے جمع کیا تھا؟ پھر آپ ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے تو یہ سورت نازل ہوئی: تَبَّتْ يَدَا اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ. اعمش نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے: وَقَدْ تَبَّ. یعنی وہ یقیناً تباہ ہو چکا ہے۔

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَتَبَّ ۝ مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُۥ وَمَا كَسَبَ﴾ [٢،١]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور وہ تباہ ہوا، نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ وہ جو اس نے کمایا'' کا بیان

٤٩٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَصَعِدَ إِلَى الْجَبَلِ فَنَادَى: «يَا صَبَاحَاهْ»، فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ، فَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُصَبِّحُكُمْ أَوْ مُمَسِّيكُمْ، أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي؟» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ». فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟ تَبًّا لَكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾ إِلَى آخِرِهَا. [راجع: ١٣٩٤]

[4972] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بطحاء کی طرف تشریف لے گئے اور پہاڑ پر چڑھ کر پکارا: یَا صباحاہ! اس آواز پر قریش کے لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے پوچھا: ''بتاؤ، اگر میں تمھیں یہ کہوں کہ دشمن تم پر صبح یا شام کے وقت حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟'' سب نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں عذاب شدید سے ڈراتا ہوں جو تمھارے سامنے ہے۔'' اس پر ابولہب بولا: تو تباہ ہو جائے، کیا تو نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی: تَبَّتْ يَدَا اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ...... آخر تک۔

فائدہ: ابولہب رسول اللہ ﷺ کا حقیقی چچا تھا۔ آپ کے والد تو آپ کی پیدائش سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے، اس لیے اسے باپ کی جگہ اپنے بھتیجے کی کفالت کرنا چاہیے تھی، لیکن یہ انتہائی بخیل تھا۔ جب آپ کے دادا عبدالمطلب فوت ہونے لگے

تو انھوں نے آپ کی کفالت ابولہب کے بجائے ابو طالب کے سپرد کی جو مالی لحاظ سے ابولہب کی نسبت بہت کمزور تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے پیغام الٰہی کا برسرعام اعلان کیا تو ابولہب یکدم بھڑک اٹھا اور اس کی اس بدتمیزی سے یہ اجتماع کچھ نتیجہ خیز ثابت نہ ہوا۔

(٣) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ﴾ [٣]

باب:3- ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ عنقریب بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا'' کا بیان

٤٩٧٣ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ، أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟ فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ﴾. [راجع: ١٣٩٤]

[4973] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ابو لہب نے کہا تھا: تو تباہ ہو جائے۔ کیا تو نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ.

(٤) بَابٌ: ﴿وَٱمْرَأَتُهُۥ حَمَّالَةَ ٱلْحَطَبِ﴾ [٤]

باب:4- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اور اس کی بیوی جو ایندھن اٹھائے پھرتی ہے'' کا بیان

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: حَمَّالَةَ الْحَطَبِ: تَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ. ﴿فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ﴾ يُقَالُ: مِنْ مَسَدٍ: لِيفِ الْمُقْلِ وَهِيَ السِّلْسِلَةُ الَّتِي فِي النَّارِ.

امام مجاہد نے کہا: حَمَّالَةَ الْحَطَبِ سے مراد یہ ہے کہ وہ چغل خوری کرتی تھی۔ فِيْ جِيدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ کہا جاتا ہے کہ مسد سے مراد کھجور کی چھال سے بنی ہوئی رسی ہے، اور اس سے مراد وہ زنجیر ہے جو دوزخ میں اس کے گلے میں پڑے گی۔

(١١٢) سُورَةُ ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ﴾

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

112- تفسیر سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

يُقَالُ: لَا يُنَوَّنُ (أَحَدٌ): أَيْ: وَاحِدٌ.

کہا جاتا ہے کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ میں اَحَد پر تنوین نہیں پڑھی جائے گی۔ اور اَحَد کا معنی واحد، یعنی ایک ہے۔

(١) [بَابٌ]

باب:1- بلاعنوان

٤٩٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «قَالَ اللهُ تَعَالَى: كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ. فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ: لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي، وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ: اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا، وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ، لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ». [راجع: ٣١٩٣]

[4974] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے ابن آدم نے جھٹلایا، حالانکہ اس کے لیے یہ مناسب نہیں تھا اور مجھے اس نے گالی دی، حالانکہ اس کے لیے یہ مناسب نہیں تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا، اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ اس کو دوبارہ پیدا نہیں کرے گا جس طرح اس نے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، حالانکہ میرے لیے دوبارہ پیدا کرنا اس کے پہلی مرتبہ پیدا کرنے سے زیادہ مشکل نہیں۔ اور اس کا مجھے گالی دینا، اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ نے اپنا بیٹا بنایا ہے، حالانکہ میں یکتا ہوں، بے نیاز ہوں، نہ میری کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ کوئی میرا ہمسر ہی ہے۔''

فائدہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اپنے رب کا ہم سے نسب نامہ بیان کرو تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔[1]

(٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿اللَّهُ الصَّمَدُ﴾ [٢]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ بے نیاز ہے'' کا بیان

وَالْعَرَبُ تُسَمِّي أَشْرَافَهَا الصَّمَدَ. قَالَ أَبُو وَائِلٍ: هُوَ السَّيِّدُ الَّذِي انْتَهَى سُؤْدَدُهُ.

عرب لوگ اپنے سرداروں کو صمد کہتے ہیں۔ ابو وائل کہتے ہیں کہ صمد وہ سردار ہے جس پر سرداری ختم ہوگئی ہو۔

٤٩٧٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، أَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ: أَنْ يَقُولَ: إِنِّي لَنْ أُعِيدَهُ كَمَا بَدَأْتُهُ، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ: أَنْ يَقُولَ: اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا، وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ

[4975] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: ''(اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) ابن آدم نے مجھے جھٹلایا، حالانکہ اس کے لیے یہ مناسب نہ تھا اور اس نے مجھے گالی دی، حالانکہ اس کے لیے یہ بھی مناسب نہ تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا، اس کا یہ کہنا ہے کہ میں اسے دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا جیسا کہ میں نے اسے پہلی دفعہ پیدا کیا تھا۔ اور اس کا مجھے گالی دینا یہ کہنا ہے کہ اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے،

1 جامع الترمذي، التفسير، حديث: 3364.

أُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ».

حالانکہ میں بے نیاز ہوں، نہ میری کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ میرا کوئی ہمسر ہی ہے۔"

﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ﴾ [٣، ٤] كُفُوًا وَكَفِيئًا وَكِفَاءً وَاحِدٌ. [راجع: ٣١٩٣]

نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ خود جنا گیا، اس کا کوئی ہمسر ہی نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ كُفُوًا، كَفِيئًا اور كِفَاءً سب ہم معنی ہیں۔

(١١٣) سُورَةُ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ﴾

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

113- تفسیر سورۂ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ٱلْفَلَقِ﴾: اَلصُّبْحُ وَ﴿غَاسِقٍ﴾ [٣]: اَللَّيْلُ. ﴿إِذَا وَقَبَ﴾: غُرُوبُ الشَّمْسِ؛ يُقَالُ: أَبْيَنُ مِنْ فَرَقِ وَفَلَقِ الصُّبْحِ؛ ﴿وَقَبَ﴾: إِذَا دَخَلَ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَأَظْلَمَ.

امام مجاہد نے کہا: الْفَلَق کے معنی ہیں: صبح اور غاسِق سے مراد رات ہے۔ إِذَا وَقَبَ: سورج کا ڈوب جانا مراد ہے۔ فرق اور فلق کے ایک ہی معنی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بات فرق صبح اور فلق صبح سے زیادہ روشن اور واضح ہے۔ وَقَبَ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی چیز دوسری میں گھس جائے اور اندھیرا ہو جائے۔

٤٩٧٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ وَعَبْدَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «قِيلَ لِي فَقُلْتُ» فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. [انظر: ٤٩٧٧]

[4976] حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معوذتین کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے کہا گیا تو میں نے اس طرح کہہ دیا۔" چنانچہ ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کہا۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق مختلف آراء ہیں کہ وہ ان دو سورتوں (معوذتین) کو قرآن کا جز مانتے تھے یا نہیں۔ ہمارا ذاتی رجحان یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اگرچہ پہلے یہ ذہن رکھتے تھے اور انھیں قرآن کا جز نہیں سمجھتے تھے لیکن بعد میں انھوں نے رجوع کر کے جمہور اہل علم کے موقف کو تسلیم کر لیا تھا جیسا کہ امام عاصم، حمزہ اور کسائی کی روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ واللہ أعلم.

(١١٤) سُورَةُ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

114- تفسیر سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ٱلْوَسْوَاسِ﴾: إِذَا وُلِدَ خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ، فَإِذَا ذُكِرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَهَبَ، وَإِذَا لَمْ يُذْكَرِ اللهُ ثَبَتَ عَلَى قَلْبِهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اَلْوَسْوَاس کے متعلق بتایا کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو چوکا لگاتا ہے۔ اگر وہاں اللہ کا نام لیا جائے تو وہ بھاگ جاتا ہے اور جب اللہ کا نام نہ لیا جائے تو بچے کے دل پر جم جاتا ہے۔

٤٩٧٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ. وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قُلْتُ: أَبَا الْمُنْذِرِ، إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ أُبَيٌّ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِي: «قِيلَ لِي فَقُلْتُ»، قَالَ: فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[راجع: ٤٩٧٦]

[4977] حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابومنذر! آپ کے بھائی ابن مسعود رضی اللہ عنہ تو معوذتین کے متعلق یوں یوں کہتے ہیں۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''مجھے کہا گیا: ایسا کہہ تو میں نے کہہ دیا۔'' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم بھی وہی کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

فائدہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کمال دانائی اور دیانتداری تھی کہ اختلاف سے بچنے کے لیے آپ نے سوال مذکورہ کے جواب میں وہی الفاظ نقل کر دیے جو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنے تھے۔ اس انداز سے یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ ان سورتوں کو قرآن کریم سے جدا مانتے تو فوراً کہہ دیتے کہ یہ قرآن کا حصہ نہیں۔ ان کے طرز گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان سورتوں کو قرآن کا حصہ مانتے تھے۔

أحاديث: 4978 — 6411

كتاب فضائل القرآن — كتاب الدعوات

صحیح بخاری (اُردو)

5

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

دار السلام

DARUSSALAM

صحیح بخاری (اُردو)

5

تالیف

امام ابُوعبداللہ محمد بن اِسماعیل بُخاری رحمہ اللہ

ترجمہ وفوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

نظرثانی اور تصحیح وتنقیح

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مولانا ابُوعبداللہ محمد عبدالجبار حفظہ اللہ — حافظ محمد آصف اقبال حفظہ اللہ

مولانا محمد عثمان منیب حفظہ اللہ — مولانا مختار احمد ضیار حفظہ اللہ

مولانا غلام مرتضیٰ حفظہ اللہ

دار السلام
DARUSSALAM

دارالسلام

DARUSSALAM

کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پرنس عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس:22743 الریاض:11416 سعودی عرب

فون:00966 1 4043432-4033962 فیکس:4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض • علیا فون:00966 1 4614483 فیکس:4644945 • الملز فون:00966 1 4735220 فیکس:4735221
• سویدی فون:00966 1 4286641 • سویلم فون/فیکس:00966 1 2860422

جدہ فون:00966 2 6879254 فیکس:6336270 مدینہ منورہ فون:00966 4 8234446,8230038 فیکس:04 8151121

الخبر فون:00966 3 8692900 فیکس:00966 3 8691551 خمیس مشیط فون/فیکس:00966 7 2207055

ینبع البحر فون:0500887341 فیکس:8691551 قصیم (بریدہ) فون:0503417156 فیکس:00966 6 3696124

امریکہ • نیویارک فون:001 718 625 5925 • ہیوسٹن:001 713 722 0419 کینیڈا • [illegible] فون:001 416 4186619

لندن • [illegible] فون:0044 20 77252246-0044 20 85394885 • [illegible]:0044 0121 7739309

متحدہ عرب امارات • شارجہ فون:00971 6 5632623 فیکس:5632624 فرانس فون:0033 01 480 52928 فیکس:0033 01 480 52997

انڈیا • [illegible] فون:0091 44 45566249 موبائل:0091 98841 12041 • [illegible] فون:0091 22 2373 4180

• [illegible] فون:0091 40 2451 4892 موبائل:0091 98493 30850 • [illegible] فون:0091 44 42157847

سری لنکا • [illegible] فون:0094 115 358712 • [illegible] فون:0094 114 2669197

پاکستان ہیڈ آفس ومرکزی شوروم

لاہور 36 لوئر مال سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور فون:00 4 32 372 24,400 372 34,240 373 42 0092 فیکس:72 540 373 042

• غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون:54 200 371 42 0092 فیکس:03 207 373 042

• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان:2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون:10 926 356 42 0092

کراچی مین طارق روڈ، ڈولمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی کراچی فون:36 939 343 21 0092 فیکس:37 939 343 21 0092

اسلام آباد F-8 مرکز، ایوب مارکیٹ، شاہ ورسنٹر:13 815 22 51 0092

info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

صحیح بخاری (اُردو)

5

ح مكتبة دارالسلام، ١٤٣٤ هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

البخاري
صحيح البخاري - مجلد ٥ :اردو. / البخاري؛ عبدالستار الحماد - الرياض؛ ١٤٣٤هـ
ص: ٧٨٢ - ١٧×٢٤ سم
ردمك: ١-٢٢٧-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨
١- الحديث الصحيح ٢- الحديث - شرح ١. الحماد، عبدالستار
(محقق) ب. العنوان
ديوي ٢٢٥،١ ١٤٣٤/٣٩٩٣

رقم الإيداع: ١٤٣٤/٣٩٩٣
ردمك: ١-٢٢٧-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔

فہرست مضامین (جلد پنجم)

٦٨ - كِتَابُ الطَّلَاقِ | طلاق سے متعلق احکام ومسائل 207

٦٩ - كتاب النفقات — اخراجات سے متعلق احکام ومسائل 272

٧٠ - كتاب الأطعمة — کھانوں سے متعلق احکام ومسائل — 289

٧١ كِتَابُ الْعَقِيقَة — عقیقے سے متعلق احکام و مسائل 335

٧٣ - كِتَابُ الأَضَاحِيّ
قربانیوں سے متعلق احکام و مسائل 379

٧٥ كِتَابُ الْمَرْضٰى — مریضوں کا بیان — 421

٧٧ - كتاب اللّباس | لباس سے متعلق احکام و مسائل 493

٧٩ كتابُ الاستئذانِ — اجازت لینے کے آداب واحکام 687

٨٠ كِتَابُ الدَّعَوَاتِ — دعاؤں سے متعلق احکام ومسائل 729

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

66 - كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

فضائل قرآن کا بیان

(۱) بَابٌ: كَيْفَ نَزَلَ الْوَحْيُ وَأَوَّلُ مَا نَزَلَ؟

باب:1- وحی کا نزول کیسے ہوا؟ اور سب سے پہلے کیا نازل ہوا؟

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلْمُهَيْمِنُ: اَلْأَمِينُ، اَلْقُرْآنُ أَمِينٌ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: المهيمن امین کے معنی میں ہے۔ قرآن اپنے سے پہلی ہر آسمانی کتاب کا امین اور نگہبان ہے۔

وضاحت: قرآن کے نگہبان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کتب سماویہ میں جو کچھ ان کے ماننے والوں نے تحریف کی ہے قرآن کریم اس کی نشاندہی کر کے اصل مضمون سے آگاہی بخشتا ہے، مثلاً: موجودہ تورات میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ برص کی بیماری کی وجہ سے سفید تھا جبکہ قرآن میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ بطور معجزہ سفید ہوجاتا تھا اور اس میں کوئی بیماری نہ تھی، قرآن میں ہے: ''اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں داخل کرو وہ کسی مرض کے بغیر چمکتا ہوا نکلے گا۔''[1] اس اعتبار سے قرآن مجید ''مہیمن'' ہے، یعنی سابقہ کتب سماویہ کا نگہبان اور پاسبان ہے۔ واللہ أعلم.

٤٩٧٨، ٤٩٧٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَا: لَبِثَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ. [راجع: ٤٤٦٤]

[4979,4978] حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ مکہ میں دس سال رہے اور آپ پر قرآن نازل ہوتا رہا اور مدینہ طیبہ میں بھی دس سال تک رہے اور آپ پر وہاں بھی قرآن نازل ہوتا رہا۔

---

1. النمل 12:27.

٤٩٨٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: «مَنْ هٰذَا؟» أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَتْ: هٰذَا دِحْيَةُ، فَلَمَّا قَامَ قَالَتْ: وَاللهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ النَّبِيِّ ﷺ يُخْبِرُ خَبَرَ جِبْرِيلَ، أَوْ كَمَا قَالَ. قَالَ أَبِي: قُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. [راجع: ٣٦٣٣]

[4980] حضرت ابوعثمان (نہدی) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے بتایا گیا کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے باتیں کرنے لگے۔ اس وقت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کے پاس موجود تھیں۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''یہ کون ہیں؟'' ام المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یہ دحیہ کلبی ہیں۔ جب وہ چلے گئے تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے انھیں دحیہ کلبی ہی خیال کیا تھا حتی کہ میں نے نبی ﷺ کا خطبہ سنا کہ آپ حضرت جبریل علیہ السلام کی خبر ذکر کر رہے تھے۔ (راویٔ حدیث معتمر کہتے ہیں:) میرے والد نے ابوعثمان سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی تھی؟ انھوں نے کہا: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے۔

٤٩٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُهُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [انظر: ٧٢٧٤]

[4981] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کو ایسے ایسے معجزات عطا کیے گئے ہیں جنھیں دیکھ کر لوگ ایمان لاتے رہے، البتہ مجھے جو معجزہ دیا گیا وہ (قرآن کی) وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل کی ہے، اس لیے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میرے پیروکار دوسرے انبیاء کے پیروکاروں سے زیادہ ہوں گے۔''

فائدہ: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے انبیائے کرام علیہم السلام کو ایسے معجزات ملے جنھیں لوگ دیکھ کر ایمان لاتے اور بعد والوں پر ان کا کوئی اثر نہ رہتا اور رسول اللہ ﷺ کا معجزۂ قرآن ہر زمانے اور ہر وقت کے لیے تازہ ہے، اس بنا پر قیامت تک لوگ اس پر غور وفکر کرتے رہیں گے اور ایمان سے بہرہ ور ہوتے رہیں گے۔

٤٩٨٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهَ تَعَالَى تَابَعَ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا

[4982] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر آپ کی وفات سے پہلے مسلسل وحی اتاری اور آپ کی وفات کے قریبی زمانے میں تو بہت وحی نازل ہوئی، پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔

كَانَ الْوَحْيُ، ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدُ.

٤٩٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ: اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ، مَا أُرَى شَيْطَانَكَ إِلَّا قَدْ تَرَكَكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَالضُّحَىٰ ○ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴾ [الضحى: ١-٣]. [راجع: ١١٢٤]

[4983] حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ بیمار ہو گئے تو ایک دو رات قیامِ تہجد نہ کر سکے۔ اس دوران میں آپ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اے محمد! میرا خیال ہے تمھارے شیطان نے تمھیں چھوڑ دیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿وَالضُّحٰى ○ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى﴾ ''روشن دن کی قسم اور رات کی جب وہ چھا جائے! آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ وہ آپ سے خفا ہوا ہے۔''

فائدہ: حدیث میں ''عورت'' سے مراد لعین ابولہب کی بیوی ام جمیل بنت حرب ہے۔ جبکہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرے خیال کے مطابق شاید آپ کا پروردگار آپ سے ناراض ہو گیا ہے تو یہ آیات نازل ہوئیں۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ناپاک عورت ام جمیل اور ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا دونوں نے ایسا کہا تھا۔ لیکن دونوں کے بیان اور مقصد میں واضح فرق ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو تسلی دینے کے لیے کہا اور پروردگار کے الفاظ استعمال کیے جبکہ ام جمیل نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ''آپ کے شیطان'' کے الفاظ کہے۔[1] واللّٰہ أعلم.

(٢) بَابٌ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ

باب:2- قرآن مجید قریش اور عرب کے محاورے کے مطابق نازل ہوا

﴿قُرْءَانًا عَرَبِيًّا﴾ [يوسف: ٢] ﴿بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ﴾ [الشعراء: ١٩٥].

(ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ) ''قرآن عربی زبان میں ہے۔'' اور ''یہ قرآن واضح عربی زبان میں ہے۔''

٤٩٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: فَأَمَرَ عُثْمَانُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنْ يَنْسَخُوهَا فِي

[4984] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت، سعید بن عاص، عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ قرآن کریم کو کتابی شکل میں لکھیں اور انھیں ہدایت دی کہ جب تمھارا حضرت زید بن ثابت

1 فتح الباري: 907/8.

الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لَهُمْ: إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ فِي عَرَبِيَّةٍ مِنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ، فَاكْتُبُوهَا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ بِلِسَانِهِمْ، فَفَعَلُوا. [راجع: ٣٥٠٦]

ؓ سے قرآن کے کسی محاورے میں اختلاف ہو تو اس لفظ کو قریش کے محاورے کے مطابق لکھنا کیونکہ قرآنِ کریم قریش کے محاورے پر نازل ہوا ہے، چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔

٤٩٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ. وَقَالَ مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ: أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ: لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أَظَلَّ عَلَيْهِ وَمَعَهُ النَّاسُ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ؟ فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ، فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى - أَيْ: تَعَالَ - فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا هُوَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ: «أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا؟» فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ». [راجع: ١٥٣٦]

[4985] حضرت یعلیٰ بن امیہ ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے تھے: کاش! میں رسول اللہ ﷺ کو اس وقت دیکھوں جبکہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو، چنانچہ جب آپ مقام جعرانہ میں تھے اور آپ پر کپڑے کا سایہ کر دیا گیا تھا اس وقت آپ کے ہمراہ چند ایک صحابۂ کرام ؓ بھی تھے۔ اچانک ایک شخص آیا جو خوشبو میں لت پت تھا۔ اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! ایسے شخص کے بارے میں کیا فتوی ہے جس نے خوشبو سے لت پت ہو کر ایک جبے میں احرام باندھا ہو؟ نبی ﷺ نے کچھ انتظار کیا، اس دوران میں آپ پر وحی آنا شروع ہو گئی۔ حضرت عمر ؓ نے حضرت یعلیٰ ؓ کو اشارے سے بلایا۔ وہ آئے اور اپنا سر پردے کے اندر کیا تو دیکھتے ہیں کہ آپ کا چہرۂ انور سرخ ہو رہا تھا اور آپ تیزی سے سانس لے رہے تھے۔ تھوڑی دیر یہی کیفیت طاری رہی، پھر جب یہ حالت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص کہاں ہے جو مجھ سے ابھی ابھی عمرے کے متعلق پوچھ رہا تھا؟“ اس شخص کو تلاش کر کے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”جو خوشبو تجھ پر لگی ہوئی ہے اسے تین بار دھو ڈال اور اپنا جبہ اتار دے، پھر اپنے عمرے میں وہی کچھ کر جو حج میں کرتے ہو۔“

(٣) بَابُ جَمْعِ الْقُرْآنِ

باب:3- قرآن مجید کو جمع کرنے کا بیان

٤٩٨٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ

[4986] حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جنگ یمامہ کے بعد حضرت ابوبکر ؓ نے

ابْنِ السَّبَّاقِ : أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ : إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ، وَإِنِّي أَخْشَى، إِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ، فَيَذْهَبُ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ، قُلْتُ لِعُمَرَ : كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ عُمَرُ : هٰذَا وَاللهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِذٰلِكَ، وَرَأَيْتُ فِي ذٰلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ.

مجھے بلا بھیجا۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس موجود تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے ہیں اور انھوں نے کہا کہ جنگ یمامہ میں بہت سے قاریٔ قرآن شہید ہوگئے ہیں اور مجھے اندیشہ ہے کہ اگر قراء کی شہادت کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو قراء ختم ہوجائیں گے اور قرآن کریم کا بہت سا حصہ بھی ان کے ساتھ ہی جاتا رہے گا، اس لیے میری خواہش ہے کہ آپ قرآن مجید کو جمع کرنے کا حکم دیں۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا وہ تم کیسے کرو گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا یہ جواب دیا: اللہ کی قسم! یہ تو ایک کار خیر ہے اور وہ میرے ساتھ اس سلسلے میں تکرار کرتے رہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس مسئلے میں میرا سینہ بھی کھول دیا اور اب میری بھی وہی رائے ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تھی۔

قَالَ زَيْدٌ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ، فَوَاللهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ، قُلْتُ : كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ : هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ : ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا کہ تم ایک نوجوان اور عقلمند آدمی ہو۔ ہم نے تمھیں کسی معاملے میں متہم بھی نہیں کیا اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی بھی تھے، اس لیے تم قرآن مجید کو پوری جستجو اور محنت کے ساتھ ایک جگہ جمع کر دو۔ (حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا:) اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کوئی پہاڑ دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتے تو قرآن جمع کرنے کی نسبت یہ کام میرے لیے آسان تھا۔ بہرحال میں نے عرض کی: آپ حضرات وہ کام کیسے کر سکتے ہو جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ ایک عمل خیر ہے اور آپ میرے ساتھ تکرار کرتے رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لیے میرا سینہ کھول دیا جس کے لیے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا سینہ کھولا تھا، چنانچہ میں نے قرآن مجید کی

عَنِتُّمْ﴾ [التوبة:١٢٨] حَتَّى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ، فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. [راجع: ٢٨٠٧]

تلاش شروع کر دی اور میں اسے کھجور کی شاخوں، باریک پتھروں اور لوگوں کے سینوں کی مدد سے جمع کرنے لگا حتی کہ سورۂ توبہ کی آخری آیات مجھے حضرت ابوخزیمہ ؓ کے پاس سے ملیں۔ یہ آیات ان کے علاوہ کسی اور کے پاس نہ تھیں: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ......﴾ جمع کرنے کے بعد یہ صحیفے حضرت ابوبکر ؓ کے پاس رہے۔ پھر ان کی وفات کے بعد حضرت عمر ؓ نے زندگی بھر انھیں اپنے پاس رکھا۔ ان کے بعد وہ ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر ؓ کے پاس محفوظ رہے۔

٤٩٨٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ - وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ إِرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ - فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ، فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ، فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ: إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ، فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ

[4987] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ حضرت حذیفہ بن یمان ؓ، امیر المؤمنین حضرت عثمان ؓ کے پاس آئے جبکہ حضرت عثمان ؓ اس وقت ارمینیہ اور آذربائیجان کی فتح کے سلسلے میں شام کے غازیوں کے لیے جنگی تیاریوں میں مصروف تھے تاکہ وہ اہل عراق کو ساتھ لے کر جنگ کریں۔ حضرت حذیفہ ؓ لوگوں کے قرآن پڑھنے میں اختلاف کے باعث سخت پریشان تھے۔ حضرت حذیفہ ؓ نے حضرت عثمان ؓ سے عرض کی: اے امیر المومنین! اس سے پہلے کہ یہ امت بھی یہود و نصاریٰ کی طرح کتاب اللہ میں اختلاف کرنے لگے آپ اس کی خبر لیں، چنانچہ حضرت عثمان ؓ نے کسی کو حضرت حفصہ ؓ کے پاس بھیجا کہ وہ صحیفے ہمیں دے دیں تاکہ ہم انھیں مصاحف میں نقل کرلیں، پھر وہ آپ کو واپس کر دیں گے۔ حضرت حفصہ ؓ نے وہ صحیفے حضرت عثمان ؓ کو پہنچا دیے۔ آپ نے حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت سعید بن عاص اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام ؓ کو حکم دیا کہ وہ ان صحیفوں کو مصاحف میں نقل کرلیں۔ حضرت عثمان ؓ نے تینوں قریشیوں کو فرمایا کہ

الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ فَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا، وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ.

[راجع: ٣٥٠٦]

جب تمھارا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ قرآن کریم کے کسی کلمے میں اختلاف ہوجائے تو اسے قریش کے محاورے کے مطابق لکھنا کیونکہ قرآن مجید قریش کی زبان میں نازل ہوا تھا، چنانچہ ان حضرات نے ایسا ہی کیا۔ جب تمام صحیفوں کو مختلف مصاحف میں نقل کرلیا گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ صحیفے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو واپس بھیج دیے اور اپنی سلطنت کے ہر علاقے میں نقل شدہ مصحف کا ایک ایک نسخہ بھیج دیا اور حکم دیا کہ اس کے علاوہ اگر کوئی چیز قرآن کی طرف منسوب کی جاتی ہے، خواہ وہ کسی صحیفے میں ہو یا مصحف میں اسے جلا دیا جائے۔

٤٩٨٨ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا، فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ: ﴿مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا۟ مَا عَـٰهَدُوا۟ ٱللَّهَ عَلَيْهِ﴾ [الأحزاب: ٢٣] فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الصُّحُفِ.

[4988] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ جب ہم مصحف کی صورت میں قرآن مجید کو نقل کر رہے تھے تو مجھے سورۂ احزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی، حالانکہ میں وہ آیت رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا اور آپ اس کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ پھر ہم نے اسے تلاش کیا تو وہ حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے ملی وہ آیت یہ تھی: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ چنانچہ ہم نے اس آیت کو مصحف میں سورۂ احزاب کے ساتھ ملا دیا۔

(٤) بَابُ كَاتِبِ النَّبِيِّ ﷺ

باب:4- نبی ﷺ کے کاتب کا بیان

٤٩٨٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ ابْنَ السَّبَّاقِ قَالَ: إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَاتَّبِعِ الْقُرْآنَ، فَتَتَبَّعْتُ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ

[4989] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا کر فرمایا: تم رسول اللہ ﷺ کے لیے وحی لکھا کرتے تھے، لہٰذا تم ہی قرآن مجید کو محنت و جستجو سے جمع کرو، چنانچہ میں نے تلاش شروع کی تو سورۂ توبہ کی آخری دو آیات جو ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس لکھی ہوئی ملیں۔ ان کے علاوہ اور کہیں سے یہ

الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ [التوبة: ١٢٨] إِلَى آخِرِهَا. [راجع: ٢٨٠٧]

آیات دستیاب نہ ہوسکیں۔ وہ آیات یہ تھیں: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ......﴾

٤٩٩٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ (لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِي سَبِيلِ اللهِ) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اُدْعُ لِي زَيْدًا وَلْيَجِئْ بِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ وَالْكَتِفِ، أَوِ الْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ»، ثُمَّ قَالَ: «اُكْتُبْ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَٰعِدُونَ﴾» وَخَلْفَ ظَهْرِ النَّبِيِّ ﷺ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا تَأْمُرُنِي؟ فَإِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ، فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللهِ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ). [راجع: ٢٨٣١]

[4990] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَايَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''حضرت زید کو میرے پاس بلاؤ اور ان سے کہو کہ تختی، دوات اور شانے کی ہڈی لے کر آئے'' جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا: ''اس آیت کو لکھو: ﴿لَا يَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ﴾۔'' اس وقت نبی ﷺ کے پیچھے ایک نابینا صحابی حضرت عمرو بن ام مکتوم ؓ بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کا میرے متعلق کیا حکم ہے؟ بلاشبہ میں تو نابینا ہوں، تو اس موقع پر یہ آیت کریمہ بایں الفاظ نازل ہوئی: ﴿لَا يَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ غَيْرُ اُولِی الضَّرَرِ﴾

فائدہ: اس حدیث میں لفظ ''غير أولي الضرر'' فی سبیل اللہ کے بعد واقع ہوا ہے جبکہ قرآن کریم میں مِنَ المؤمنين کے بعد مذکور ہے، صحیح البخاری کی ایک روایت میں قرآن مجید کے مطابق آیت کریمہ کا اندراج ہے۔[1] ممکن ہے کہ مذکورہ روایات میں بطور تلاوت نہیں بلکہ تفسیر کے اعتبار سے ایسا ہو۔ واللّٰہ أعلم.

(٥) بَابٌ: أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

باب:5- قرآن کریم سات قراءتوں پر نازل ہوا ہے

٤٩٩١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ

[4991] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حضرت جبریل ؑ نے ایک قراءت کے مطابق قرآن پڑھایا۔ میں نے ان سے درخواست کی اور زیادہ محاوروں سے پڑھنے کا مطالبہ کرتا رہا تو وہ پڑھاتے رہے حتی کہ وہ سات حروف پر پہنچے۔''

1 صحيح البخاري، التفسير، حديث: 4594.

وَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ».
[راجع: ٣٢١٩]

٤٩٩٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ: أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: كَذَبْتَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرْسِلْهُ، اقْرَأْ يَا هِشَامُ»، فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ»، ثُمَّ قَالَ: «اقْرَأْ يَا عُمَرُ»، فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ، إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ». [راجع: ٢٤١٩]

[4992] حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے، رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں، حضرت ہشام بن حکیم ؓ کو دوران نماز میں سورۂ فرقان پڑھتے سنا۔ میں نے ان کی قراءت پر غور کیا تو وہ کئی ایسے حروف پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے صبر سے کام لیا۔ جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر انھیں کھینچا اور کہا: یہ سورت جو میں نے ابھی تمھیں پڑھتے ہوئے سنا ہے، آپ کو کس نے پڑھائی ہے؟ انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس طرح پڑھائی ہے۔ میں نے کہا: تم غلط کہتے ہو۔ خود رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمھاری اس قراءت سے مختلف پڑھائی ہے۔ آخر میں اسے کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا اور عرض کی کہ میں نے اس شخص کو سورۂ فرقان ایسی قراءت میں پڑھتے سنا ہے جس کی آپ نے مجھے تعلیم نہیں دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو۔ اے ہشام! تم پڑھ کر سناؤ۔'' انھوں نے اسی قراءت کے مطابق پڑھا جس طرح میں نے ان سے سنا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اے عمر! اب تم پڑھ کر سناؤ۔'' چنانچہ میں نے اس طرح پڑھا جس طرح آپ نے مجھے تعلیم دی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: ''یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ قرآن کریم سات قراءت میں نازل ہوا ہے، لہٰذا جو قراءت تمھیں آسان لگے اس کے مطابق قرآن پڑھو۔''

فائدہ: حروف سبعہ کی تعیین میں بہت اختلاف ہے، بعض اہل علم نے اس سے سات لغات مراد لی ہیں لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ حضرت ہشام اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دونوں قریشی تھے، ان کی لغت ایک تھی، اس کے باوجود ان کا اختلاف ہوا۔ یہ کوئی معقول بات نہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کو قرآن مجید ایسی لغت میں سکھلائیں جو اس کی لغت نہ ہو۔ بعض حضرات نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ اس سے مراد ایک معنی کو مختلف حروف و الفاظ سے ادا کرنا ہے اگرچہ ایک ہی لغت ہو کیونکہ حضرت عمر اور حضرت ہشام رضی اللہ عنہما کی ایک ہی لغت تھی۔ اس کے باوجود ان کی قراءت میں اختلاف ہوا۔ اس سلسلے میں دو باتوں پر اتفاق ہے: ○ قرآن کریم کو سبعہ حروف سے پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن کریم کے ہر لفظ کو سات طریقوں سے پڑھنا جائز ہے کیونکہ چند ایک کلمات کے علاوہ بیشتر کلمات اس اصول کے تحت نہیں آتے۔ ○ سبعہ حروف سے مراد ان سات ائمہ کی قراءت ہرگز نہیں ہے جو اس سلسلے میں مشہور ہیں کیونکہ پہلا پہلا شخص جس نے ان سات قراءات کو جمع کرنے کا اہتمام کیا وہ ابن مجاہد ہے جس کا تعلق چھٹی صدی سے ہے۔

(٦) بَابُ تَأْلِيفِ الْقُرْآنِ

باب:6- قرآن کی ترتیب کا بیان

وضاحت: قرآن مجید کی ترتیب دو طرح سے ہے: ایک تو سورتوں میں آیات کی ترتیب ہے یہ تو بالاجماع توقیفی ہے، اس میں عقل و قیاس اور اجتہاد کو کوئی دخل نہیں، نزول وحی کے بعد خود رسول اللہ ﷺ ہدایت فرماتے تھے کہ ان آیات کو فلاں سورت میں رکھو۔ دوسری ترتیب سورتوں کی ہے، اس کی بھی دو اقسام ہیں: ○ ترتیب نزول: نزول وحی کے اعتبار سے ان کی ترتیب، یعنی پہلے اقرأ پھر مدثر وغیرہ۔ ○ ترتیب قراءت: مضامین اور تلاوت کے اعتبار سے ان کی ترتیب جیسا کہ موجودہ مصاحف میں ہے۔ سورتوں کی ترتیب میں اختلاف ہے کہ یہ توقیفی ہے یا اجتہادی۔ بعض حضرات کا موقف ہے کہ سورتوں کی موجودہ ترتیب قراءت بھی توقیفی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے عمر کے آخری حصے میں حضرت جبریل سے جو دور فرمایا تھا وہ اس ترتیب قراءت کے مطابق تھا جبکہ جمہور اہل علم کہتے ہیں کہ سورتوں کی موجودہ ترتیب توقیفی نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے اس کے خلاف پڑھنا بھی ثابت ہے جیسا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ تہجد کی نماز میں سورۂ آل عمران سے پہلے سورۂ نساء کو تلاوت فرمایا تھا اور سورۂ نساء موجودہ ترتیب کے مطابق آل عمران کے بعد ہے۔ واللہ أعلم.[1]

٤٩٩٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكٍ قَالَ: إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِذْ جَاءَهَا عِرَاقِيٌّ فَقَالَ: أَيُّ الْكَفَنِ خَيْرٌ؟ قَالَتْ:

[4993] حضرت یوسف بن ماہک سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا، اس دوران میں ایک عراقی آیا اور کہنے لگا: کون سا کفن بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: تجھ پر افسوس! کفن جس طرح کا بھی ہو تجھے اس سے کیا نقصان ہوگا؟ پھر اس نے کہا: ام المومنین! مجھے

1 فتح الباري: 50/9.

وَيْحَكَ، وَمَا يَضُرُّكَ؟ قَالَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرِينِي مُصْحَفَكِ، قَالَتْ: لِمَ؟ قَالَ: لَعَلِّي أُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ يُقْرَأُ غَيْرَ مُؤَلَّفٍ، قَالَتْ: وَمَا يَضُرُّكَ أَيَّهُ قَرَأْتَ قَبْلُ؟ إِنَّمَا نَزَلَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ مِنْهُ سُورَةٌ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، حَتَّى إِذَا ثَابَ النَّاسُ إِلَى الْإِسْلَامِ نَزَلَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ، وَلَوْ نَزَلَ أَوَّلَ شَيْءٍ: لَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوا: لَا نَدَعُ الْخَمْرَ أَبَدًا، وَلَوْ نَزَلَ: لَا تَزْنُوا، لَقَالُوا: لَا نَدَعُ الزِّنَا أَبَدًا، لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ: ﴿بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ﴾ [القمر: ٤٦] وَمَا نَزَلَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالنِّسَاءِ إِلَّا وَأَنَا عِنْدَهُ، قَالَ: فَأَخْرَجَتْ لَهُ الْمُصْحَفَ فَأَمْلَتْ عَلَيْهِ آيَ السُّوَرِ. [راجع: ٤٨٧٦]

اپنا مصحف دکھائیں۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: تجھے اس کی کیا ضرورت ہے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے مطابق قرآن کی ترتیب کرنا چاہتا ہوں کیونکہ قرآن ترتیب کے بغیر پڑھا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اس میں کیا قباحت ہے جو سورت تو چاہے پہلے پڑھ لے۔ بلاشبہ پہلے مفصل کی ایک سورت نازل ہوئی جس میں جنت و دوزخ کا ذکر ہے۔ جب لوگ اسلام کی طرف مائل ہو گئے تو حلال وحرام سے متعلق آیات نازل ہوئیں۔ اگر پہلے ہی یہ نازل ہوتا کہ لوگو! شراب نہ پیو تو وہ کہتے: ہم شراب کبھی ترک نہیں کریں گے۔ اور اگر پہلے نازل ہوتا کہ زنا نہ کرو تو لوگ کہتے ہم اسے کبھی ترک نہیں کریں گے۔ اس کے بجائے مکہ مکرمہ میں حضرت محمد ﷺ پر یہ آیات نازل ہوئیں جبکہ میرا بچپن تھا اور میں کھیلا کرتی تھی: ﴿بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ﴾ لیکن سورۂ بقرہ اور سورۂ نساء اس وقت نازل ہوئیں جب میں آپ ﷺ کے پاس تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت عائشہ ؓ نے اس عراقی کے لیے اپنا مصحف نکالا اور ہر سورت کی آیات کے متعلق اسے تفصیل لکھوائی۔

٤٩٩٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ: قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَالْكَهْفِ، وَمَرْيَمَ، وَطٰهٰ، وَالْأَنْبِيَاءِ: إِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي. [راجع: ٤٧٠٨]

[4994] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: سورۂ بنی اسرائیل، الکہف، مریم، طہ اور سورۃ الانبیاء یہ پانچوں سورتیں نہایت ہی بلیغ اور میرا محفوظ خزانہ ہیں۔

٤٩٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ: سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَعَلَّمْتُ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ قَبْلَ أَنْ

[4995] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے مدینہ طیبہ آنے سے پہلے ہی سورۂ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ سیکھ لی تھی۔

يَقْدَمَ النَّبِيُّ ﷺ.

٤٩٩٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَقَدْ تَعَلَّمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَؤُهُنَّ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ وَدَخَلَ مَعَهُ عَلْقَمَةُ وَخَرَجَ عَلْقَمَةُ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: عِشْرُونَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلَى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ، آخِرُهُنَّ مِنَ الْحَوَامِيمِ [حٰمٓ الدُّخَانِ، وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ]. [راجع: ٧٧٥]

[4996] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ان جڑواں سورتوں کو جانتا ہوں جنھیں نبی ﷺ ہر رکعت میں دو دو پڑھتے تھے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مجلس سے اٹھ گئے۔ ان کے ساتھ حضرت علقمہ بھی گھر میں داخل ہوئے۔ پھر جب وہ باہر آئے تو ہم نے ان سے پوچھا: وہ کون سی سورتیں ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ وہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترتیب کے مطابق، آغاز مفصل کی بیس سورتیں ہیں جن کی آخری سورتیں حم والی ہیں۔ حم الدخان اور عم یتساءلون بھی انھیں میں سے ہیں۔

(٧) بَابٌ: كَانَ جِبْرِيلُ يَعْرِضُ الْقُرْآنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب:7- حضرت جبریل علیہ السلام، نبی ﷺ سے قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے

وَقَالَ مَسْرُوقٌ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ «أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي».

مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا، وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے راز داری کے طور پر فرمایا: ”جبریل علیہ السلام مجھ سے ہر سال قرآن کریم کا دور کرتے تھے، اس سال انھوں نے مجھ سے دو مرتبہ دور کیا ہے۔ میرا خیال ہے میری موت کا وقت قریب آ چکا ہے۔“

٤٩٩٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ؛ لِأَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ، يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْقُرْآنَ

[4997] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ صدقہ و خیرات کرنے میں تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور ماہ رمضان میں تو آپ کی سخاوت بے انتہا ہوتی تھی کیونکہ رمضان کے مہینے میں حضرت جبریل علیہ السلام آپ سے ہر رات ملاقات کرتے تھے تا آنکہ ماہ رمضان ختم ہو جاتا۔ وہ ان راتوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے تھے۔ جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو

فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ. [راجع: ٦]

اس وقت آپ ﷺ تیز ہوا سے بھی بڑھ کر سخی ہو جاتے تھے۔

٤٩٩٨ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، وَكَانَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ عَامٍ عَشْرًا، فَاعْتَكَفَ عِشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ. [راجع: ٢٠٤٤]

[4998] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: وہ (حضرت جبرئیل علیہ السلام) ہر سال ایک مرتبہ نبی ﷺ سے قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی، اس میں انھوں نے آپ ﷺ سے دو مرتبہ دور کیا، نیز آپ ﷺ ہر سال دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی، اس سال آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

(٨) بَابُ الْقُرَّاءِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

باب:8- رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قاری حضرات کا بیان

٤٩٩٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ: ذَكَرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ، مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ، وَمُعَاذٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ». [راجع: ٣٧٥٨]

[4999] حضرت مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا: اس وقت سے ان کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی ہے جب سے میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قرآن مجید چار حضرات سے حاصل کرو: عبداللہ بن مسعود، سالم، معاذ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے۔''

٥٠٠٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: خَطَبَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: وَاللهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً، وَاللهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي مِنْ أَعْلَمِهِمْ بِكِتَابِ اللهِ وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ. قَالَ شَقِيقٌ: فَجَلَسْتُ فِي الْحِلَقِ أَسْمَعُ مَا

[5000] حضرت شقیق بن سلمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے ستر سے زیادہ سورتیں خود رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر یاد کی ہیں۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ قرآن کریم کا جاننے والا ہوں، حالانکہ میں ان سے بہتر نہیں

يَقُولُونَ، فَمَا سَمِعْتُ رَادًّا يَقُولُ غَيْرَ ذٰلِكَ.

ہوں۔ شقیق کہتے ہیں کہ میں لوگوں کے مجمع میں بیٹھتا تا کہ لوگوں کے تأثرات معلوم کروں لیکن میں نے کسی سے اس بات کی تردید نہیں سنی۔

٥٠٠١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ، فَقَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَحْسَنْتَ»، وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ: أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ؟ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ.

[5001] حضرت علقمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حمص میں تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ یوسف پڑھی تو ایک شخص نے کہا: یہ اس طرح نازل نہیں ہوئی تھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے حضور اس سورت کو پڑھا تو آپ نے فرمایا: ''تو نے بہت اچھا پڑھا ہے۔'' پھر انھوں نے اس (اعتراض کرنے والے) کے منہ سے شراب کی بو محسوس کی تو فرمایا: تو دو گناہ ایک ساتھ کرتا ہے: اللہ کی کتاب کو جھٹلاتا ہے اور شراب نوشی کرتا ہے؟ پھر انھوں نے اس پر حد لگائی۔

٥٠٠٢ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ، وَلَا أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَنْ أُنْزِلَتْ، وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّي بِكِتَابِ اللهِ تَبْلُغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ.

[5002] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! اللہ کی کتاب کی کوئی سورت نازل نہیں ہوئی مگر میں جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور اللہ کی کتاب میں کوئی آیت نہیں مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے متعلق نازل ہوئی۔ اگر مجھے خبر ہو جائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا جاننے والا ہے اور اونٹ مجھے اس کے پاس پہنچا سکے تو اس کی طرف ضرور سفر کروں۔

٥٠٠٣ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: أَرْبَعَةٌ، كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ: أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُو زَيْدٍ».

[5003] حضرت قتادہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں قرآن کریم کو کن کن حضرات نے جمع کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ چار حضرات نے جمع کیا تھا اور وہ سب انصار سے تھے: ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہم۔

تَابَعَهُ الْفَضْلُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ. [راجع: ٣٨١٠]

فضل نے حسین بن واقد لیثی سے روایت کرنے میں حفص بن عمر کی متابعت کی ہے۔

٥٠٠٤ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ وَثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ يَجْمَعِ الْقُرْآنَ غَيْرُ أَرْبَعَةٍ: أَبُو الدَّرْدَاءِ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُو زَيْدٍ، قَالَ: وَنَحْنُ وَرِثْنَاهُ. [راجع: ٣٨١٠]

[5004] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے وفات پائی تو صرف چار صحابۂ کرام قرآن کے حافظ تھے: ابوالدرداء، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید ؓ۔ اور پھر ہم ابوزید ؓ کے وارث بنے (کیونکہ ان کی اپنی اولاد نہیں تھی جبکہ انس ؓ ان کے بھتیجے تھے)۔

٥٠٠٥ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: أُبَيٌّ أَقْرَؤُنَا وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ لَحْنِ أُبَيٍّ، وَأُبَيٌّ يَقُولُ: أَخَذْتُهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَا أَتْرُكُهُ لِشَيْءٍ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿مَا نَنسَخْ مِنْ ءَايَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ أَوْ مِثْلِهَآ﴾ [البقرة: ١٠٦]. [راجع: ٤٤٨١]

[5005] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: ابی بن کعب ؓ ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں لیکن حضرت ابی ؓ جہاں غلطی کرتے ہیں اس کو ہم چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ میں نے تو قرآن مجید کو رسول اللہ ﷺ کے دہن مبارک سے سنا ہے، اس لیے میں کسی کے کہنے پر اسے چھوڑنے والا نہیں ہوں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے: ''ہم جو بھی آیت منسوخ کرتے ہیں یا اسے بھلاتے ہیں اس سے بہتر یا اس جیسی اور لے آتے ہیں۔''

(٩) بَابُ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: 9- سورۂ فاتحہ کی فضیلت

٥٠٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ أُجِبْهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي، قَالَ: «أَلَمْ يَقُلِ اللهُ: ﴿ٱسْتَجِيبُوا۟ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ﴾؟» [الأنفال:

[5006] حضرت ابوسعید بن معلّٰی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نماز میں مشغول تھا کہ مجھے نبی ﷺ نے بلایا، اس لیے میں نے آپ کو کوئی جواب نہ دیا۔ (فراغت کے بعد) میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا: ''جب تمھیں اللہ اور اس کا رسول بلائے تو فورًا حاضر ہو جاؤ؟'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا مسجد سے نکلنے سے پہلے

[٢٤] ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟» فَأَخَذَ بِيَدِي، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ قُلْتَ: «أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ». قَالَ: «﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ﴾ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي، وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ». [راجع: ٤٤٧٤]

پہلے میں تمھیں قرآن کریم کی عظیم تر سورت نہ پڑھاؤں؟'' آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب ہم مسجد سے باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے ابھی فرمایا تھا: ''کیا میں تمھیں قرآن کی عظیم تر سورت نہ پڑھاؤں؟'' آپ نے فرمایا: ''ہاں، وہ سورت ''الحمدللہ رب العالمین'' ہے۔ یہی وہ سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور یہی وہ ''قرآن عظیم'' ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔''

٥٠٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ: إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ، وَإِنَّ نَفَرَنَا غُيَّبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ؟ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ فَرَقَاهُ فَبَرَأَ، فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِينَ شَاةً وَسَقَانَا لَبَنًا، فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ: أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً أَوْ كُنْتَ تَرْقِي؟ قَالَ: لَا، مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْكِتَابِ، قُلْنَا: لَا تُحْدِثُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ أَوْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ. فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «وَمَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ، اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ».

[5007] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک سفر میں تھے تو (ایک قبیلے کے نزدیک) ہم نے پڑاؤ کیا۔ وہاں ایک لونڈی آئی اور کہنے لگی کہ قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ہے اور ہمارے قبیلے کے مرد موجود نہیں ہیں کیا تم میں سے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟ ہم میں سے ایک شخص اس کے ساتھ جانے کے لیے کھڑا ہوا، حالانکہ ہم اسے جھاڑ پھونک کرنے والا خیال نہیں کرتے تھے، چنانچہ اس نے دم کیا تو سردار تندرست ہوگیا اور اس نے (شکرانے کے طور پر) تیس (30) بکریاں دینے کا حکم دیا، نیز ہمیں دودھ بھی پلایا۔ جب وہ شخص واپس آیا تو ہم نے اس سے پوچھا: کیا تم واقعی کوئی منتر جانتے ہو اور تیرے پاس اچھا سا دم ہے؟ اس نے کہا: نہیں، میں نے تو صرف فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کر دیا تھا۔ ہم نے کہا: جب تک ہم نبی ﷺ سے اس کے متعلق کچھ پوچھ نہ لیں ان کے متعلق کچھ نہ کریں۔ پھر جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: ''اس کو کیسے معلوم ہوا کہ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے، بہرحال بکریاں تقسیم کر لو اور میرا بھی ان میں حصہ رکھو۔''

وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: حَدَّثَنَا

ابومعمر نے بیان کیا، ہمیں عبدالوارث نے، ان سے ہشام نے، ان سے محمد بن سیرین نے ان سے معبد بن

مَعْبَدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِهٰذَا. [راجع: ٢٢٧٦]

سیرین نے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دم جھاڑ کرنا جائز ہے اور اس پر اجرت بھی لی جا سکتی ہے لیکن اسے پیشہ بنانا اور ذریعۂ معاش قرار دینا صحیح نہیں ہے۔ والله أعلم.

(١٠) بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

باب:10- سورۂ بقرہ کی فضیلت

٥٠٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ . . .». [راجع: ٤٠٠٨]

[5008] حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے دو آیات پڑھیں......“

٥٠٠٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ». [راجع: ٤٠٠٨]

[5009] حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ ہی سے (دوسری سند سے) روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھیں وہ اسے کافی ہو جائیں گی۔“

فائدہ: آخری دو آیات سے مراد: ﴿آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ﴾ تا آخر آیت ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور رسول اللہ ﷺ کی تابعداری اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی فرمانبرداری، نیز ان کا تمام امور میں اللہ کی طرف رجوع کو بیان کیا گیا ہے۔ اس بنا پر ان کی یہ خصوصیت ہے کہ دونوں انسانوں کے لیے کافی ہیں۔ کافی ہونے کا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص رات کو سوتے وقت ان کو پڑھ لے گا اس کے لیے یہ پڑھنا رات کے قیام کا بدل ہوگا اور نماز تہجد کا ثواب اسے مل جائے گا۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ اس رات انسان، شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے بلکہ وہ ہر قسم کی برائی سے بچا رہتا ہے۔[1]

٥٠١٠ - وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحِفْظِ

[5010] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فطرانۂ رمضان کی نگرانی میرے سپرد کی۔ رات کے وقت کوئی آیا اور دونوں ہاتھوں سے

1 فتح الباري: 71/9.

زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَصَّ الْحَدِيثَ فَقَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، لَمْ يَزَلْ مَعَكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، ذَاكَ شَيْطَانٌ». [راجع: ٢٣١١]

کھجوریں اٹھانے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور لے جاؤں گا۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ اس (آنے والے، یعنی شیطان) نے کہا: جب تو اپنے بستر پر سونے لگے تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو، اللہ کی طرف سے تیرا ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور صبح تک شیطان تیرے قریب نہیں پھٹکے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس نے تجھ سے سچ کہا جبکہ وہ (شیطان) بہت بڑا جھوٹا ہے۔''

(١١) بَابُ فَضْلِ الْكَهْفِ

باب: 11- سورۂ کہف کی فضیلت

٥٠١١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو، وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ». [راجع: ٣٦١٤]

[5011] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی سورۃ الکہف پڑھ رہا تھا اور اس کے قریب ایک جانب گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ اس وقت ایک بادل اوپر سے آیا اور نزدیک سے نزدیک تر ہونے لگا، جس کی وجہ سے وہ گھوڑا اچھلنے لگا۔ جب صبح ہوئی تو اس نے نبی ﷺ سے اس واقعے کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سکینت تھی جو قرآن پڑھنے کے باعث نازل ہوئی تھی۔''

(١٢) بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْفَتْحِ

باب: 12- سورۂ فتح کی فضیلت

٥٠١٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا، فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ. نَزَرْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلَّ ذٰلِكَ لَا يُجِيبُكَ. قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي حَتَّى كُنْتُ

[5012] حضرت اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو ایک سفر میں جا رہے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب ؓ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرت عمر ؓ نے آپ ﷺ سے کچھ پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ انھوں نے پھر پوچھا لیکن اس مرتبہ بھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ انھوں نے (تیسری مرتبہ) پھر پوچھا تو (اس مرتبہ) بھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ تب حضرت عمر ؓ نے (اپنے آپ سے) کہا: اے عمر! تیری ماں تجھے گم پائے، تو

أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ، فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ، قَالَ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: «لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ»، ثُمَّ قَرَأَ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾. [راجع: ٤١٧٧]

نے تین مرتبہ نہایت اصرار کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا لیکن ہر بار تجھے کوئی جواب نہ ملا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر میں نے اپنی اونٹنی کو خوب دوڑایا حتی کہ میں سب لوگوں سے آگے بڑھ گیا۔ مجھے اندیشہ تھا کہ مبادا میرے متعلق کوئی آیت نازل ہو جائے۔ ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو بآواز بلند مجھے پکار رہا تھا۔ مجھے ڈر لگا کہ میرے متعلق قرآن نازل ہو گیا ہے۔ بہرحال میں (فوراً) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔'' پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: ''ہم نے تمھارے لیے واضح فتح فرمائی۔''

فائدہ: مذکورہ سفر صلح حدیبیہ کا تھا، اس میں واضح طور پر سورۃ الفتح کی فضیلت بیان ہوئی ہے، اس سورۂ مبارکہ کو ایک خاص تاریخی حیثیت حاصل ہے، اس کے نزول کے بعد فتوحاتِ اسلامیہ کا ایک دروازہ کھل گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیال گزرا کہ میرے سوال کرنے میں بے ادبی ہوگئی ہے اس لیے اونٹ بھگا کر لے گئے کہ کہیں میری اس حرکت پر کوئی آیت نازل ہو جائے، ممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نزول وحی میں مصروفیت کی وجہ سے جواب نہ دیا ہو، یہ بھی احتمال ہے کہ انھوں نے فراغت کے بعد جواب دیا ہو جس کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذکر نہ کیا۔ واللہ أعلم.

(١٣) بَابُ فَضْلِ ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ﴾

باب:13- قل هو الله أحد کی فضیلت

فِيهِ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کے متعلق حضرت عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ایک حدیث بیان کی ہے۔

٥٠١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ﴾ يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ

[5013] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے سنا کہ وہ قل هو الله أحد بار بار پڑھ رہا ہے۔ جب صبح ہوئی تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس واقعے کا ذکر کیا، گویا وہ اس عمل میں کوئی بڑا ثواب نہ خیال کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے

جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ». [انظر: ٦٦٤٣، ٧٣٧٤]

فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورت، قرآن کے ایک تہائی حصے کے برابر ہے۔''

٥٠١٤ - وَزَادَ أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ: أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَقْرَأُ مِنَ السَّحَرِ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ، نَحْوَهُ.

[5014] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ مجھے میرے بھائی قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی ﷺ کے زمانۂ مبارک میں ایک شخص نے سحری کے وقت کھڑے ہوکر قل ھو اللّٰہ أحد کو پڑھا۔ وہ اس پر کسی دوسری سورت کا اضافہ نہیں کر رہا تھا، جب ہم نے صبح کی تو ایک صحابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر پہلی حدیث کے مطابق واقعہ بیان کیا۔

٥٠١٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَالضَّحَّاكُ الْمَشْرِقِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ؟» فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا: أَيُّنَا يُطِيقُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: «اَللهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ، ثُلُثُ الْقُرْآنِ».

[5015] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ قرآن کا ایک تہائی حصہ ایک رات میں پڑھا کرے؟'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ عمل بہت مشکل معلوم ہوا۔ انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللّٰہ الواحد الصمد (قل ھو اللّٰہ أحد) قرآن مجید کا ایک تہائی حصہ ہے۔''

قَالَ الْفِرَبْرِيُّ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي حَاتِمٍ وَرَّاقَ أَبِي عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: عَنْ إِبْرَاهِيمَ: مُرْسَلٌ، وَعَنِ الضَّحَّاكِ الْمَشْرِقِيِّ: مُسْنَدٌ.

محمد بن یوسف فربری نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کے کاتب ابوجعفر محمد بن ابی حاتم سے سنا کہ یہ روایت ابراہیم نخعی کے واسطہ سے مرسل ہے لیکن ضحاک مشرقی سے متصل بیان ہوئی ہے۔

(١٤) بَابُ فَضْلِ الْمُعَوِّذَاتِ

باب: 14- معوّذات کی فضیلت

وضاحت: معوذات سے مراد تین سورتیں سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس ہیں، دم پڑھنے کے لیے ان کی تاثیر اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو یہ تینوں پڑھنے کی تلقین کی تھی اور فرمایا کہ ان کی مثل اور کوئی نہیں ہے۔ ان میں سورۂ اخلاص اللہ کی صفات پر مشتمل ہے اگرچہ اس میں پناہ وغیرہ کے الفاظ کی صراحت نہیں ہے، اللہ کی صفات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے اسے بھی معوذ کا درجہ حاصل ہے۔[1]

٥٠١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ، فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا. [راجع: ٤٤٣٩]

[5016] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے تو معوذات کی سورتیں پڑھ کر اپنے آپ پر دم کرتے۔ پھر جب آپ کی تکلیف زیادہ ہوگئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر آپ کے ہاتھوں کو برکت کی امید سے آپ کے جسد اطہر پر پھیرتی تھی۔

٥٠١٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا، فَقَرَأَ فِيهِمَا ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ﴾ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [انظر: ٥٧٤٨، ٦٣١٩]

[5017] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہر رات جب بستر پر تشریف لاتے تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر ان پر پھونک مارتے اور ان پر ﴿قُل هو اللّٰه اَحد﴾، ﴿قل اَعوذ برب الفلق﴾ اور ﴿قل اَعوذ برب الناس﴾ پڑھتے، پھر ان دونوں ہاتھوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ پہلے سر مبارک اور چہرۂ انور پر ہاتھ پھیرتے، پھر باقی جسم پر۔ اس طرح آپ ﷺ تین مرتبہ یہ عمل کرتے تھے۔

(١٥) بَابُ نُزُولِ السَّكِينَةِ وَالْمَلَائِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

باب: 15- تلاوتِ قرآن کے وقت سکینت اور فرشتوں کا نازل ہونا

٥٠١٨ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ

[5018] حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ وہ ایک دفعہ رات کے وقت سورۂ بقرہ کی

1 فتح الباري: 78/9.

قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطٌ عِنْدَهُ، إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ، فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَسَكَتَ وَسَكَنَتِ الْفَرَسُ، ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ، فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: «اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ، اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ»، قَالَ: فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَتْ حَتَّى لَا أَرَاهَا. قَالَ: «وَتَدْرِي مَا ذَاكَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا، لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ».

تلاوت کررہے تھے اوران کے قریب ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ اس دوران میں گھوڑا بدکنے لگا تو انھوں نے تلاوت بند کر دی اور گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ وہ پھر پڑھنے لگے تو گھوڑے نے بھی اچھل کود شروع کر دی۔ انھوں نے تلاوت بند کی تو وہ بھی ٹھہر گیا۔ وہ پھر پڑھنے لگے تو گھوڑنے بھی اچھل کود شروع کر دی۔ چونکہ ان کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا اورانھیں خطرہ محسوس ہوا کہ گھوڑا اسے روند ڈالے گا، انھوں نے تلاوت بند کردی اور بیٹے کو وہاں سے ہٹا دیا۔ پھر انھوں نے اوپر نظر اٹھائی تو وہاں کچھ دکھائی نہ دیا۔ صبح کے وقت انھوں نے یہ واقعہ نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''اے ابن حضیر! تم پڑھتے رہتے۔ اے ابن حضیر! تم تلاوت بند نہ کرتے۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے ڈر لگا کہ گھوڑا میرے بیٹے یحییٰ کو کچل دے گا کیونکہ وہ اس کے قریب ہی تھا۔ میں نے سر اٹھایا اور یحییٰ کی طرف گیا، پھر میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ چھتری جیسی کوئی چیز ہے جس میں بہت سے چراغ روشن ہیں۔ میں دوبارہ باہر آیا تو میں اسے نہ دیکھ سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جانتے ہو وہ کیا تھا؟'' انھوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ فرشتے تھے جو تمھاری آواز سننے کے لیے قریب آرہے تھے۔ اگر تم رات بھر پڑھتے رہتے تو صبح تک دوسرے لوگ بھی انھیں دیکھتے وہ ان سے نہ چھپ سکتے۔''

قَالَ ابْنُ الْهَادِ: وَحَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللهِ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ.

(راویٔ حدیث) ابن ہاد نے کہا: مجھ سے یہ حدیث عبداللہ بن خباب نے بیان کی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے بیان کی۔

(١٦) بَابُ مَنْ قَالَ: لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ ﷺ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ

٥٠١٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَشَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ لَهُ شَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ: أَتَرَكَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ، قَالَ: وَدَخَلْنَا عَلَى مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ.

باب: 17- نبی ﷺ نے وہی قرآن چھوڑا ہے جو دو جلدوں کے درمیان ہے کا بیان

[5019] حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اور شداد بن معقل، حضرت ابن عباس ؓ کے پاس گئے، ان سے حضرت شداد نے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے اس قرآن کے علاوہ کوئی اور قرآن بھی چھوڑا تھا؟ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: آپ ﷺ نے وہی کچھ چھوڑا جو آج دو جلدوں کے درمیان محفوظ ہے۔ عبدالعزیز بن رفیع نے کہا کہ ہم محمد ابن حنفیہ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا تو انھوں نے بھی یہی کہا کہ آپ ﷺ نے وہی کچھ چھوڑا ہے جو آج دو جلدوں میں محفوظ ہے۔

(١٧) بَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ

٥٠٢٠ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ فِيهَا، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا». [انظر: ٥٠٥٩، ٥٤٢٧، ٧٥٦٠]

باب: 17- ہر قسم کے کلام پر قرآن کریم کی فضیلت کا بیان

[5020] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اس مومن شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے سنگترے جیسی ہے جس کا مزہ بھی لذیذ اور خوشبو بھی بہترین ہوتی ہے۔ اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور جیسی ہے جس کا مزہ تو اچھا لیکن اس میں خوشبو نہیں۔ فاجر کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے گل ریحان جیسی ہے اس کی خوشبو تو اچھی ہے لیکن مزہ کڑوا ہے۔ اور فاجر کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن جیسی ہے جس کا مزہ کڑوا اور خوشبو نہیں ہے۔''

٥٠٢١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ

[5021] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی

سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ، وَمَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى الْعَصْرِ؟ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى، ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ بِقِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، قَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً. قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَذَاكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ شِئْتُ». [راجع: ٥٥٧]

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مسلمانو! گزشتہ امتوں کی عمر کے مقابلے میں تمھاری عمر ایسے ہے جیسے عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت ہوتا ہے۔ تمھاری اور یہود ونصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے کچھ مزدور کام پر لگائے اوران سے کہا: ایک قیراط مزدوری پر میرا کام صبح سے دوپہر تک کون کرے گا؟ یہ کام یہودیوں نے کیا۔ پھراس نے کہا: وہ کون ہے جو دوپہر سے عصر تک ایک قیراط مزدوری پر میرا کام کرے؟ تو یہ کام نصاریٰ نے کیا۔ پھر تم نے عصر سے مغرب تک دو، دو قیراط مزدوری پر کام کیا۔ یہود ونصاریٰ نے کہا: ہم نے کام زیادہ کیا ہے لیکن اجرت کم ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میں نے تمھارا کچھ حق مارا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ (اللہ نے) فرمایا: یہ میرا فضل ہے جسے چاہوں عطا کروں۔''

(١٨) بَابُ الْوَصَاةِ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: 18- اللہ عزوجل کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت کا بیان

٥٠٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى: آوْصَى النَّبِيُّ ﷺ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ، أُمِرُوا بِهَا وَلَمْ يُوصِ؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللهِ. [راجع: ٢٧٤٠]

[5022] حضرت طلحہ بن مصرف سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے سوال کیا: آیا نبی ﷺ نے کوئی وصیت فرمائی تھی؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کی: پھرلوگوں پر وصیت کرنا کیوں فرض کیا گیا؟ لوگوں کوتو وصیت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور خود آپ نے کوئی وصیت نہیں فرمائی؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔

(١٩) بَابُ مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ

باب: 19- جو قرآن کے سبب بے نیاز نہ ہوا

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّآ أَنزَلْنَا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کیا انھیں یہ کافی نہیں کہ ہم نے

عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ﴾ [العنكبوت: ٥١]

آپ پر وہ کتاب اتاری جوان پر پڑھی جاتی ہے۔''

٥٠٢٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَمْ يَأْذَنِ اللهُ لِنَبِيٍّ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ». وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ: يُرِيدُ يَجْهَرُ بِهِ.

[انظر: ٥٠٢٤، ٧٤٨٢، ٧٥٤٤]

[5023] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو کسی چیز کے لیے اس قدر اجازت نہیں دی جس قدر قرآن کریم کی وجہ سے بے نیاز ہونے کی دی ہے۔'' راویٔ حدیث کے ایک شاگرد کہتے ہیں: اس سے مراد قرآن کریم کو خوش الحانی سے بآواز بلند پڑھنا ہے۔

٥٠٢٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا أَذِنَ اللهُ لِنَبِيٍّ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ». قَالَ سُفْيَانُ: تَفْسِيرُهُ يَسْتَغْنِي بِهِ. [راجع: ٥٠٢٣]

[5024] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کی اس قدر اجازت نہیں دی جس قدر اپنے نبی کو قرآن کریم سے غنا حاصل کرنے کی دی ہے۔'' سفیان نے کہا کہ اس کی تفسیر قرآن کریم سے غنا حاصل کرنا ہے۔

فائدہ: عربی زبان میں تغنی کے متعدد معنی ہیں جس کی تفصیل حسب ذیل ہے: ○ تحسین الصوت قرآن کریم کو خوش الحانی اور بہترین آواز سے پڑھنا۔ ○ استغناء قرآن کریم کی وجہ سے دیگر کتب سے مستغنی ہو جانا اور ان کی طرف کوئی توجہ نہ دینا۔ ○ التحزن قرآن کریم کو غم واندوہ سے پڑھانا تاکہ فکر آخرت پیدا ہو۔ ○ التشاغل قرآن کریم میں اس قدر مصروف ہو جانا کہ دوسری کسی چیز کی طرف توجہ نہ جائے۔ ○ التلذذ قرآن کریم پڑھتے وقت لذت وسرور حاصل کرنا۔ امام بخاری ؒ نے دوسرے معنی کو ترجیح دی ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے کسی دوسری کتاب کی طرف توجہ نہ دی جائے اور نہ ہی ان کی پروا کرے۔ تائید کے لیے انھوں نے درج بالا آیت کریمہ کو پیش کیا ہے۔ واللّٰه أعلم.

(٢٠) بَابُ اغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْآنِ

باب: 20- قرآن پڑھنے والے پر رشک کرنا

٥٠٢٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ، رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهِ آنَاءَ

[5025] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''حسد (رشک) تو صرف دو آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے: ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا علم دیا اور وہ رات کی گھڑیوں میں اس کے ذریعے سے قیام کرتا ہے، دوسرا وہ

اللَّيْلِ، وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ». [انظر: ٧٥٢٩]

آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ دن رات اس کی خیرات کرتا رہتا ہے۔"

٥٠٢٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ: لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ، فَعَمِلْتُ مِثْلَ ما يَعْمَلُ». [انظر: ٧٢٣٢، ٧٥٢٨]

[5026] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حسد (رشک) تو صرف دو آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے: ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا علم دیا اور وہ اسے دن رات تلاوت کرتا رہتا ہے حتی کہ اس کا پڑوسی کہتا ہے، کاش: مجھے بھی وہ دیا جاتا جو فلاں کو ملا ہے تو میں بھی اس کی طرح عمل کرتا۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے حق کی بالادستی کے لیے خرچ کرتا ہے حتی کہ اسے دیکھ کر دوسرا شخص کہتا ہے: کاش! مجھے بھی (مال) دیا جاتا جیسے فلاں کو دیا گیا ہے تو میں بھی اس کی طرح عمل کرتا۔"

(٢١) بَابٌ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

باب: 21- تم میں بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے

٥٠٢٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ». قَالَ: وَأَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتَّى كَانَ الْحَجَّاجُ، قَالَ: وَذَاكَ الَّذِي أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هٰذَا. [انظر: ٥٠٢٨]

[5027] حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔" سعد بن عبیدہ نے بیان کیا کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت سے لے کر حجاج بن یوسف کے زمانۂ امارت تک لوگوں کو قرآن کی تعلیم دی۔ وہ کہا کرتے تھے: یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس جگہ تعلیم قرآن کے لیے بٹھا رکھا ہے۔

٥٠٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ

[5028] حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ تم سب

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ». [راجع: ٥٠٢٧]

میں سے افضل وہ ہے جو قرآن مجید خود سیکھے اور دوسروں کو سکھلائے۔''

٥٠٢٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ»، فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا، قَالَ: «أَعْطِهَا ثَوْبًا»، قَالَ: لَا أَجِدُ، قَالَ: «أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»، فَاعْتَلَّ لَهُ، فَقَالَ: «مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟»، قَالَ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٢٣١٠]

[5029] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک خاتون، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ اس نے خود کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے وقف کردیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب مجھے عورتوں سے نکاح کی کوئی ضرورت نہیں۔'' وہاں بیٹھے ایک آدمی نے عرض کی: آپ اس کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے حق مہر کے طور پر کوئی کپڑا دو۔'' اس نے کہا: مجھے یہ میسر نہیں ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اسے کچھ تو دو، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔'' وہ شخص بہت افسردہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کتنا قرآن یاد ہے؟'' اس نے کہا: مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر میں نے تیرا اس سے نکاح ان سورتوں کے عوض کر دیا جو تجھے یاد ہیں۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز پر فریقین، یعنی خاوند بیوی راضی ہو جائیں وہ مہر ہو سکتی ہے، خواہ وہ کتنی ہی معمولی ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا تھا: ''جاؤ، کچھ تو لاؤ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔'' [1] واللّٰه أعلم.

(٢٢) بَابُ الْقِرَاءَةِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ

باب:22-قرآن مجید کی زبانی تلاوت کرنا

٥٠٣٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ

[5030] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں خود کو آپ کی خدمت میں ہبہ کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا، پھر نگاہ نیچے کر لی اور سر جھکا لیا۔ جب خاتون نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس کے متعلق کوئی

1 فتح الباري: 97/9.

فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ لَهُ: «هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟»، فَقَالَ: لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا»، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، مَا وَجَدْتُ شَيْئًا. قَالَ: «انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي - قَالَ سَهْلٌ: مَا لَهُ رِدَاءٌ - فَلَهَا نِصْفُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ»، فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ، ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: «مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟» قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّهَا، قَالَ: «أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٢٣١٠]

فیصلہ نہیں کیا ہے تو وہ بیٹھ گئی۔ اس دوران میں آپ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب اٹھے اور عرض کی: اللہ کے رسول! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں تو میرے ساتھ اس کا نکاح کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تیرے پاس کچھ ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے گھر جاؤ وہاں جا کر دیکھو شاید کوئی چیز مل جائے۔“ چنانچہ وہ گیا، پھر لوٹ آیا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے وہاں کوئی چیز نہیں ملی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر دیکھ لو شاید لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے۔“ وہ دوبارہ گیا اور واپس آ گیا اور کہا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! مجھے لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی، البتہ میری یہ چادر حاضر ہے۔ حضرت سہل کہتے ہیں کہ اس کے پاس کوئی دوسری چادر بھی نہ تھی۔ اس آدمی نے کہا کہ اس میں سے آدھی پھاڑ کر اسے دے دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ تیری اس چادر کو کیا کرے گی؟ تو پہنے گا تو اس کے لیے کچھ نہیں ہو گا اور اگر وہ پہنے گی تو تیرے پاس کچھ نہیں ہو گا۔“ چنانچہ وہ شخص بیٹھ گیا اور دیر تک بیٹھا رہا، پھر کھڑا ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا کہ وہ پشت پھیر کر جانے لگا ہے تو اسے بلایا۔ جب وہ آیا تو آپ نے دریافت فرمایا: ”تجھے کتنا قرآن یاد ہے؟“ اس نے کہا کہ فلاں فلاں سورت یاد ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تو انھیں زبانی پڑھ سکتا ہے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ تجھے قرآن مجید کی جو سورتیں یاد ہیں ان کے بدلے میں نے اسے تمھارے نکاح میں دے دیا ہے۔“

(٢٣) بَابُ اسْتِذْكَارِ الْقُرْآنِ وَتَعَاهُدِهِ

باب: 23- قرآن مجید کو ہمیشہ پڑھتے رہنا اور اس کا خوب دھیان رکھنا

٥٠٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ».

[5031] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حافظ قرآن کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کے مالک جیسی ہے۔ اگر وہ اس کی نگرانی کرے گا تو اسے روک سکے گا اور اگر اسے چھوڑ دے گا تو وہ بھاگ جائے گا۔''

٥٠٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ». [انظر: ٥٠٣٩]

[5032] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی شخص کا یہ کہنا بہت برا ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں بلکہ وہ بھلا دیا گیا ہے۔ تم قرآن پڑھتے رہا کرو کیونکہ قرآن انسانوں کے دلوں سے نکل جانے میں اونٹ کے بھاگ جانے سے بھی بڑھ کر ہے۔''

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ مِثْلَهُ. تَابَعَهُ بِشْرٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ شُعْبَةَ. وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ شَقِيقٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

عثمان نے ہمیں خبر دی، انھوں نے کہا کہ مجھے جریر نے منصور سے ذکر کردہ حدیث جیسی حدیث بیان کی۔ بشر نے بواسطۂ ابن مبارک شعبہ سے روایت کرنے میں محمد بن عرعرہ کی متابعت کی اور ابن جریج نے بواسطۂ عبدہ شقیق سے روایت کرنے میں محمد کی متابعت کی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے سنا۔

٥٠٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا».

[5033] حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قرآن مجید ہمیشہ پڑھتے رہو اور دَور کرتے رہو، مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ قرآن اونٹ کے اپنی رسی تڑوا کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے نکل جاتا ہے۔''

فائدہ: اس حدیث میں قرآن بھول جانے کی نسبت انسان اپنی طرف کرے اس سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اسے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن بھلایا ہے اور وہی ہر چیز کی تقدیر بناتا ہے۔

(٢٤) بَابُ الْقِرَاءَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

٥٠٣٤ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِيَاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَى رَاحِلَتِهِ سُورَةَ الْفَتْحِ. [راجع: ٤٢٨١]

باب:24-سواری پر قرآن کی تلاوت کرنا

[5034] حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے فتح مکہ والے دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ اپنی سواری پر سورۂ فتح تلاوت کر رہے تھے۔

(٢٥) بَابُ تَعْلِيمِ الصِّبْيَانِ الْقُرْآنَ

٥٠٣٥ - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: إِنَّ الَّذِي تَدْعُونَهُ الْمُفَصَّلَ هُوَ الْمُحْكَمُ، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ وَقَدْ قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ. [انظر: ٥٠٣٦]

٥٠٣٦ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ لَهُ: وَمَا الْمُحْكَمُ؟ قَالَ: اَلْمُفَصَّلُ. [راجع: ٥٠٣٥]

باب:25-بچوں کو قرآن پڑھانا

[5035] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جن سورتوں کو تم مفصل کہتے ہو وہ سب محکم ہیں۔ انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو میری عمر دس سال تھی جبکہ میں اس وقت محکم سورتیں پڑھ چکا تھا۔

[5036] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے محکم سورتیں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں یاد کر لی تھیں۔ میں نے پوچھا: محکم سورتیں کون سی ہیں؟ انھوں نے فرمایا: مفصل کی سب سورتیں محکم ہیں۔

(٢٦) بَابُ نِسْيَانِ الْقُرْآنِ، وَهَلْ يَقُولُ: نَسِيتُ آيَةَ كَذَا وَكَذَا؟

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰٓ ○ إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ﴾ [الأعلى: ٦، ٧]

باب: 26- قرآن کریم بھول جانا اور کیا آدمی یوں کہہ سکتا ہے: میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں۔ کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ: "ہم آپ کو پڑھائیں گے، پھر آپ اسے نہ بھولیں گے مگر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔"

٥٠٣٧ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ سُورَةِ كَذَا». [راجع: ٢٦٥٥]

[5037] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے! اس نے مجھے فلاں فلاں سورت کی فلاں فلاں آیت یاد دلادی ہے۔''

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ هِشَامٍ وَقَالَ: «أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا».

حضرت ہشام کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے فلاں سورت کی فلاں فلاں آیت کو بھلا دیا تھا۔''

تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ.

ہشام سے روایت کرنے میں علی بن مسہر اور عبدہ نے محمد بن عبید کی متابعت کی ہے۔

٥٠٣٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي سُورَةٍ بِاللَّيْلِ فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي آيَةَ كَذَا وَكَذَا كُنْتُ أُنْسِيتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا». [راجع: ٢٦٥٥]

[5038] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سنا وہ رات کے وقت ایک سورت پڑھ رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے! اس نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد دلادی جو مجھے فلاں فلاں سورت سے بھلا دی گئی تھی۔''

٥٠٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ؟ بَلْ هُوَ نُسِّيَ». [راجع: ٥٠٣٢]

[5039] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ یوں کہے: میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں بلکہ اسے یوں کہنا چاہیے کہ میں فلاں فلاں آیات بھلا دیا گیا ہوں۔''

(٢٧) بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَقُولَ: سُورَةُ الْبَقَرَةِ، وَسُورَةُ كَذَا وَكَذَا

باب: 27- سورۂ بقرہ اور فلاں فلاں سورت کہنے میں کوئی حرج نہیں

٥٠٤٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ،

[5040] حضرت ابو مسعود انصاری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ بقرہ کی

وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ». [راجع: ٤٠٠٨]

آخری دو آیات رات میں پڑھ لے گا وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔''

٥٠٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ حَدِيثِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ ابْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ، لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ، فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ، فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ لَهُ: كَذَبْتَ فَوَاللهِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَقُودُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، وَإِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ، فَقَالَ: «يَا هِشَامُ اقْرَأْهَا»، فَقَرَأَهَا الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ»، ثُمَّ قَالَ: «اِقْرَأْ يَا عُمَرُ»، فَقَرَأْتُهَا الَّتِي أَقْرَأَنِيهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ»، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ». [راجع: ٢٤١٩]

[5041] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں سورۂ فرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ میں نے ان کی قراءت وتلاوت غور سے سنی تو (معلوم ہوا کہ) وہ اسے بہت سے ایسے طریقوں سے پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں انھیں پکڑ لیتا، تاہم میں نے انتظار کیا۔ جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کے گلے میں چادر ڈال دی اور انھیں کھینچتے ہوئے کہا: تجھے یہ سورت کس نے پڑھائی جو میں نے تجھے پڑھتے سنی ہے؟ انھوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا ہے۔ میں نے انھیں کہا کہ تم غلط بیانی کرتے ہو۔ اللہ کی قسم! خود رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھی یہ سورت پڑھائی ہے جو میں نے تجھ سے سنی ہے، تاہم میں انھیں کھینچتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے خود سنا ہے کہ یہ شخص سورۃ الفرقان کو ایسی قراءت میں پڑھ رہا تھا جس کی تعلیم آپ نے مجھے نہیں دی، حالانکہ خود آپ ہی نے مجھے سورۃ الفرقان پڑھائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ہشام! تم یہ سورت پڑھ کر سناؤ۔'' انھوں نے وہ (سورت) اس طرح سے پڑھی جس طرح میں پہلے ان سے سن چکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔'' پھر آپ نے مجھے فرمایا: ''اے عمر! اب تم پڑھ کر سناؤ۔'' چنانچہ میں نے اسے اس طرح سے پڑھا جس طرح آپ ﷺ نے مجھے پڑھایا

تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اس طرح نازل ہوئی ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے، اس لیے تمھیں جو آسان ہو اس کے مطابق پڑھو۔''

٥٠٤٢ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللهُ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا». [راجع: ٢٦٥٥]

[5042] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک قاری سے سنا جبکہ وہ رات کے وقت مسجد میں قرآن پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے! اس نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد دلا دی جو میں فلاں، فلاں سورت سے چھوڑ گیا تھا۔''

(٢٨) بَابُ التَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ

باب: 28- قرآن مجید کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَرَتِّلِ ٱلْقُرْءَانَ تَرْتِيلًا﴾ [المزمل: ٤] وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَقُرْءَانًا فَرَقْنَٰهُ لِتَقْرَأَهُۥ عَلَى ٱلنَّاسِ عَلَىٰ مُكْثٍ﴾ [الإسراء: ١٠٦] وَمَا يُكْرَهُ أَنْ يُهَذَّ كَهَذِّ الشِّعْرِ. ﴿يُفْرَقُ﴾: يُفَصَّلُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَرَقْنَاهُ: فَصَّلْنَاهُ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔'' نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہم نے قرآن کو موقع بہ موقع الگ الگ کر کے نازل کیا ہے تا کہ آپ اسے وقفے وقفے سے لوگوں کو پڑھ کر سنائیں۔'' اور مکروہ ہے کہ قرآن کریم کو شعروں کی طرح جلدی جلدی پڑھا جائے۔ یُفْرَقُ کے معنی ہیں: یُفَصَّلُ، یعنی الگ الگ بیان کرنا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: فرقناہ کے معنی ہیں: ہم نے اس کے کئی حصے کر کے اتارا ہے۔

وضاحت: ترتیل کا معنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا اور اس کے ادا کرنے میں آہستگی کرنا ہے تا کہ اس کے معانی سمجھنے میں آسانی ہو، اس میں درج ذیل امور داخل ہیں: ○ کسی کلمے کو سہولت اور حسن تناسب کے ساتھ ادا کرنا۔ ○ خوش الحانی اور ادائیگی میں مخارج حروف کا خیال رکھنا۔ ○ ٹھہر ٹھہر کر الگ الگ کر کے الفاظ کو پڑھنا۔ اس طرح پڑھنے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ الفاظ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ انسان ان کے معانی پر بھی غور کر سکتا ہے اور یہ معانی ساتھ کے ساتھ دل میں اترتے چلے جاتے ہیں۔

٥٠٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ ابْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: غَدَوْنَا عَلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ رَجُلٌ:

[5043] حضرت ابو وائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم صبح صبح عبداللہ بن مسعود ؓ کے پاس گئے۔ ایک آدمی نے کہا کہ میں نے گزشتہ رات مفصل کی تمام سورتیں

قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ؟ إِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الْقِرَاءَةَ وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقُرَنَاءَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ النَّبِيُّ ﷺ، ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ، وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حَامِيمَ. [راجع: ٧٧٥]

پڑھی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شعروں کی طرح تیز تیز پڑھی ہیں؟ بلاشبہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی قراءت سنی ہے اور مجھے وہ سورتوں کے جوڑے بھی یاد ہیں جنھیں نبی ﷺ (نمازوں میں) ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ وہ مفصل کی اٹھارہ سورتیں ہیں اور وہ دو سورتیں جن کے شروع میں حٰم ہے۔

٥٠٤٤ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ﴾ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ، وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ، وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي ﴿لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ﴾: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ ○ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُۥ وَقُرْءَانَهُۥ﴾ [القيامة: ١٦، ١٧] فَإِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُۥ﴾ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُۥ﴾ قَالَ: إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ، قَالَ: وَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللهُ. [راجع: ٥]

[5044] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ”اس وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کی خاطر اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔“ جب حضرت جبریل علیہ السلام وحی لے کر آتے تو رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ اپنی زبان اور ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔ آپ پر یہ معاملہ گراں تھا اور یہ گرانی واضح طور پر معلوم ہوتی تھی تو اللہ تعالیٰ نے سورۂ قیامہ والی مذکورہ آیت نازل فرمائی کہ آپ یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔ اس قرآن کو آپ کے دل میں جما دینا اور پڑھا دینا ہمارے ذمے ہے۔ جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اس وقت پڑھے ہوئے کی اتباع کریں۔ جب ہم قرآن نازل کریں تو آپ خاموشی سے سنیں۔ ہمارے ذمے اس کا بیان کرنا بھی ہے، یعنی یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ آپ کی زبان مبارک سے اس کی وضاحت کریں۔ اس کے بعد جب حضرت جبریل علیہ السلام آتے تو آپ گردن جھکا کر اسے سنتے۔ جب وہ چلے جاتے تو آپ ﷺ قرآن اسی طرح پڑھتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا تھا۔

(٢٩) بَابُ مَدِّ الْقِرَاءَةِ

باب:29- قرآن مجید کو کھینچ کھینچ کر پڑھنا

٥٠٤٥ - **حَدَّثَنَا** مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ:

[5045] حضرت قتادہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی قراءت کے

سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: كَانَ يَمُدُّ مَدًّا. [انظر: ٥٠٤٦]

متعلق سوال کیا تو انھوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ خوب کھینچ کر پڑھا کرتے تھے۔

٥٠٤٦ - **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَتْ مَدًّا، ثُمَّ قَرَأَ ﴿بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ﴾ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللهِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ. [راجع: ٥٠٤٥]

[5046] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ سے سوال کیا گیا کہ نبی ﷺ کی قراءت کیسے تھی؟ تو انھوں نے بیان کیا کہ آپ ﷺ کھینچ کر پڑھتے تھے۔ پھر آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو پڑھا، یعنی بسم اللہ کو کھینچ کر پڑھتے الرحمٰن کو مد کے ساتھ پڑھتے اور الرحیم کو بھی کھینچ کر تلاوت کرتے۔

(٣٠) بَابُ التَّرْجِيعِ

باب:30- آواز کو حلق میں پھیرنا

٥٠٤٧ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ وَهِيَ تَسِيرُ بِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيِّنَةً، يَقْرَأُ وَهُوَ يُرَجِّعُ. [راجع: ٤٢٨١]

[5047] حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار ہو کر تلاوت کر رہے تھے۔ سواری چل رہی تھی اور آپ نہایت نرمی اور آہستگی کے ساتھ سورۂ فتح کی تلاوت میں مصروف تھے۔ تلاوت کے وقت آپ ﷺ اپنی آواز کو حلق میں پھیرتے تھے۔

(٣١) بَابُ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ

باب: 31- خوبصورت آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کرنا

٥٠٤٨ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ: حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «يَا أَبَا مُوسَى، لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ».

[5048] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اے ابو موسیٰ! بلاشبہ تجھے حضرت داود علیہ السلام جیسی خوش الحانی اور خوبصورت آواز دی گئی ہے۔''

(٣٢) بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْتَمِعَ الْقُرْآنَ مِنْ غَيْرِهِ

٥٠٤٩ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ [قَالَ]: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ»، قُلْتُ: آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: «إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي». [راجع: ٤٥٨٢]

باب: 32- جس نے قرآن مجید کو دوسرے سے سننا پسند کیا

[5049] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔'' میں نے عرض کی: میں آپ کے حضور قرآن پڑھوں، حالانکہ آپ پر قرآن نازل کیا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میں دوسرے سے قرآن سننا پسند کرتا ہوں۔''

(٣٣) بَابُ قَوْلِ الْمُقْرِئِ لِلْقَارِئِ: حَسْبُكَ

٥٠٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «اقْرَأْ عَلَيَّ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، فَقَرَأْتُ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا﴾ [النساء: ٤١] قَالَ: «حَسْبُكَ الْآنَ»، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. [راجع: ٤٥٨٢]

باب: 33- سننے والا قاری سے کہے کہ بس کرو

[5050] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ! مجھے قرآن سناؤ۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا میں آپ کو قرآن سناؤں، حالانکہ آپ پر تو قرآن نازل کیا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں (تم مجھے قرآن سناؤ)۔'' میں نے سورۂ نساء پڑھنا شروع کی حتی کہ میں اس آیت پر پہنچا: ''پھر اس وقت کیا کیفیت ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو (اے رسول!) ان لوگوں پر گواہ لائیں گے۔'' اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: ''بس کرو، اب یہ کافی ہے۔'' میں نے آپ کی طرف غور سے دیکھا تو آپ کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔

(٣٤) بَابٌ: فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ؟

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ﴾ [المزمل: ٢٠]

باب: 34- کتنی مدت میں قرآن پڑھا جائے؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''قرآن سے جو آسان ہو اسے پڑھو۔''

٥٠٥١ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ لِي ابْنُ شُبْرُمَةَ: نَظَرْتُ كَمْ يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ الْقُرْآنِ، فَلَمْ أَجِدْ سُورَةً أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ، فَقُلْتُ: لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقْرَأَ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ. قَالَ عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ: أَخْبَرَهُ عَلْقَمَةُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، وَلَقِيتُهُ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّهُ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ». [راجع: ٤٠٠٨]

[5051] حضرت سفیان بن عیینہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے ابن شبرمہ نے بیان کیا کہ میں نے غوروفکر کیا کہ (نماز میں) آدمی کو کتنی آیات کافی ہیں تو میں نے تین آیات سے کم کوئی سورت نہیں پائی، اس لیے میں نے کہا: کسی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ (نماز میں) تین آیات سے کم تلاوت کرے۔ حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے اس حالت میں ملاقات کی وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، انھوں نے نبی ﷺ کا ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا: ''جو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھ لے وہ اسے کافی ہوجائیں گی۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں کم ازکم دو یا تین آیات کا پڑھ لینا کافی ہوگا۔ حدیث میں دو آیات کے کافی ہونے کے متعلق دو احتمال ہیں: ○ نماز میں کم ازکم کتنی آیات پڑھنا کافی ہیں؟ ○ ایک دن یا رات میں مطلقاً کتنا قرآن پڑھنا کفایت کر جاتا ہے۔ بہرحال جزء معین کی تحدید کتاب وسنت سے ثابت نہیں کیونکہ آیت کریمہ مطلق ہے جو اس سے کم کو شامل ہے۔ اور حدیث سے کم ازکم دو آیات کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔ واللہ أعلم.

٥٠٥٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ، فَكَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا، فَتَقُولُ: نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا، وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ أَتَيْنَاهُ، فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «اِلْقَنِي بِهِ»، فَلَقِيتُهُ بَعْدُ فَقَالَ: «كَيْفَ تَصُومُ؟»: قُلْتُ: أَصُومُ كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: «وَكَيْفَ تَخْتِمُ؟»، قَالَ: كُلَّ لَيْلَةٍ، قَالَ: «صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً، وَاقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ»، قَالَ: قُلْتُ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ». قَالَ:

[5052] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرے والد گرامی نے میرا نکاح ایک خاندانی عورت سے کر دیا اور وہ ہمیشہ اپنی بہو کی خبرگیری کرتے رہتے اور اس سے اس کے شوہر (اپنے بیٹے) کا حال دریافت کرتے رہتے تھے۔ وہ کہتی تھیں کہ میرا شوہر اچھا آدمی ہے، البتہ جب سے میں اس کے نکاح میں آئی ہوں انھوں نے اب تک ہمارے بستر پر قدم نہیں رکھا اور نہ کبھی میرے کپڑے ہی میں ہاتھ ڈالا ہے۔ جب بہت سے دن اسی طرح گزر گئے تو میرے والد گرامی نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ''مجھ سے اس کی ملاقات کراؤ۔'' چنانچہ اس کے بعد میں نے آپ ﷺ سے ملاقات کی تو آپ نے دریافت فرمایا: ''تم روزے کیسے

قُلْتُ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «أَفْطِرْ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا»، قَالَ: قُلْتُ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ، صَوْمَ دَاوُدَ، صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ. وَاقْرَأْ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً»، فَلَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَذَاكَ أَنِّي كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ، فَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ السُّبْعَ مِنَ الْقُرْآنِ بِالنَّهَارِ، وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ يَعْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ لِيَكُونَ أَخَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَ أَيَّامًا وَأَحْصَى وَصَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتْرُكَ شَيْئًا فَارَقَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ.

رکھتے ہو؟'' میں نے کہا: ہر روز روزے سے ہوتا ہوں۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا: ''قرآن مجید کس طرح ختم کرتے ہو؟'' میں نے عرض کی: ہر رات قرآن مجید ختم کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرو اور ہر مہینے میں ایک بار قرآن ختم کیا کرو۔'' میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ہر ہفتے میں تین روزے رکھا کرو۔'' میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''دو دن افطار کرو اور ایک دن روزہ رکھو۔'' میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر وہ افضل روزے رکھو جو حضرت داود علیہ السلام کے روزے ہیں، ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور سات دن میں ایک بار قرآن ختم کرو۔'' (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے:) کاش! میں رسول اللہ ﷺ کی رخصت کو قبول کر لیتا کیونکہ اب میں بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہوں۔ بہرحال حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے گھر کے کسی آدمی کو قرآن مجید کا ساتواں حصہ سنا دیتے تھے اور جو وہ پڑھتے دن کے وقت اس کا دور کر لیتے تھے تاکہ رات کو پڑھنے میں آسانی رہے اور جب قوت حاصل کرنا چاہتے تو چند روز افطار کر لیتے تھے اور افطار کے دن شمار کر لیتے، پھر ان دنوں کے برابر روزے رکھ لیتے کیونکہ وہ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ وہ ایسی شے ترک کر دیں جس پر پابندی کرتے ہوئے نبی ﷺ سے مفارقت کی تھی۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ: فِي ثَلَاثٍ أَوْ فِي سَبْعٍ، وَأَكْثَرُهُمْ عَلَى سَبْعٍ. [راجع: ١١٣١]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے تین دن میں اور بعض نے پانچ دن میں قرآن ختم کرنے کا ذکر کیا ہے لیکن بیشتر روایات سات رات میں قرآن ختم کرنے کی ہیں۔

فائدہ: اکثر علماء کا موقف یہ ہے کہ ختم قرآن کے لیے مدت کی کوئی تحدید نہیں بلکہ یہ مختلف احوال ومختلف اشخاص پر موقوف ہے، جو شخص تدبر سے پڑھنا چاہے اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ اتنی مدت میں ختم کرے کہ اصل مقصود تدبر وتفکر متاثر نہ ہو اور جو شخص اہم معاملات یا مصالح میں مشغول ہے اس کے لیے اسی قدر مستحب ہے کہ مہماتِ دین میں خلل نہ آئے، ہاں اگر کوئی مصروف نہیں ہے تو وہ جس قدر زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھ سکتا ہو پڑھ لے یہاں تک کہ اکتا نہ جائے اور اسے تیز تیز پڑھنے سے بھی اجتناب کرے۔[1] واللّٰه أعلم.

٥٠٥٣ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «فِي كَمْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟». [راجع: ١١٣١]

[5053] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ''تم قرآن مجید کتنے دنوں میں ختم کر لیتے ہو''؟

٥٠٥٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: وَأَحْسِبُنِي قَالَ: سَمِعْتُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ» قُلْتُ: إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً، قَالَ: «فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ». [راجع: ١١٣١]

[5054] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''ہر مہینے میں ایک بار قرآن مجید ختم کیا کرو۔'' میں نے عرض کی: مجھ میں تو زیادہ پڑھنے کی طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا تم سات راتوں میں قرآن مجید ختم کیا کرو، اس سے زیادہ نہ پڑھو۔''

(٣٥) بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

باب: 35- تلاوت قرآن کے وقت رونا

٥٠٥٥ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ - قَالَ يَحْيَى: بَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ - قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ. [وَ] حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ

[5055] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''میرے سامنے قرآن کی تلاوت کرو۔'' میں نے عرض کی: کیا میں آپ کو قرآن سناؤں، حالانکہ آپ پر تو قرآن نازل کیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بے شک میں چاہتا ہوں کہ کسی اور سے قرآن سنوں۔'' انھوں نے کہا: پھر میں نے سورۂ نساء کی

1 فتح الباري: 121/9.

الْأَعْمَشُ: وَبَعْضُ الْحَدِيثِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِقْرَأْ عَلَيَّ»، قَالَ: قُلْتُ: آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: «إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي»، قَالَ: فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ [النساء: ٤١] قَالَ لِي: «كُفَّ أَوْ أَمْسِكْ»، فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ.

[راجع: ٤٥٨٢]

تلاوت شروع کی۔ جب میں درج ذیل آیت پر پہنچا: ''پھر اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہ لائیں گے۔'' آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''رک جاؤ۔'' اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

٥٠٥٦ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِقْرَأْ عَلَيَّ»، قُلْتُ: آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: «إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي». [راجع: ٤٥٨٢]

[5056] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔'' میں نے عرض کی: کیا میں آپ کے سامنے قرآن پڑھوں، حالانکہ آپ پر تو قرآن نازل کیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بے شک میں کسی دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں۔''

فائدہ: تلاوت قرآن کے وقت گریہ طاری ہونا عارفین کی صفت، کاملین کا طریقہ اور صالحین کا شعار ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بے شک وہ لوگ جنھیں اس سے پہلے علم دیا گیا تھا، جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں۔ (اور ان پر گریہ طاری ہو جاتا ہے)۔''[1] تلاوت قرآن کے وقت رونا مستحب عمل ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تلاوت قرآن کے وقت دل میں غم اور خوف کی کیفیت پیدا کی جائے اور قرآن میں جو وعید اور سختی کا ذکر آئے اسے مستحضر کر کے غور و فکر کرے کہ مجھ میں کہاں کہاں تقصیر واقع ہوئی ہے اگر یہ کیفیت طاری نہ ہو تو اپنے آپ پر رونا چاہیے کیونکہ یہ بہت بڑی مصیبت ہے۔[2]

---

1 بنيٓ إسرآئيل 17:109. 2 فتح الباري: 9/123.

(٣٦) بَابُ إِثْمِ مَنْ رَاءَى بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، أَوْ تَأَكَّلَ بِهِ، أَوْ فَجَرَ بِهِ

باب: 36- اس شخص کے گناہ کا بیان جس نے ریاکاری یا شکم پروری کے لیے قرآن پڑھا، یا اس کے ذریعے سے فساد برپا کیا

٥٠٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٣٦١١]

[5057] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''آخر زمانے میں نوجوان مگر بے وقوف ظاہر ہوں گے۔ وہ مخلوق سے بہترین ذات کا قول ذکر کریں گے لیکن وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر، شکار کو پار کر کے نکل جاتا ہے، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم جہاں بھی انھیں پاؤ وہیں قتل کر دو۔ ان کو قتل کرنے کا قیامت کے دن اجر ملے گا۔''

٥٠٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ، وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ، وَيَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا، وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا يَرَى شَيْئًا، وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا، وَيَتَمَارَى فِي

[5058] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''تم میں ایک ایسی قوم پیدا ہوگی کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں حقیر خیال کرو گے۔ تمھیں اپنے روزے ان کے روزوں کے مقابلے میں اور اپنے اعمال ان کے اعمال کے مقابلے میں معمولی نظر آئیں گے۔ وہ قرآن مجید کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کرتے ہوئے نکل جاتا ہے۔ شکاری اس کے پیکان کو دیکھتا ہے تو اس میں کچھ نہیں دیکھتا۔ وہ تیر کی لکڑی پر نظر کرتا ہے تو وہاں کچھ نہیں پاتا۔ وہ تیر کے پر کو دیکھتا ہے تو کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ اس کے سوفار (چٹکی) میں

الْفُوقِ». [راجع: ٣٣٤٤]

شک کرتا ہے کہ شاید اس میں کوئی چیز ہو۔"

فائدہ: ان احادیث میں خارجی لوگوں کی صفات بیان ہوئی ہیں کہ وہ انتہائی درجے کے ریا کار اور دینی روپ میں فسق و فجور پھیلانے والے ہوں گے، جس طرح تیر شکار کو لگتے ہی باہر نکل جاتا ہے وہی حال ان لوگوں کا ہوگا کہ اسلام میں آتے ہی اس سے باہر ہو جائیں گے، جس طرح تیر میں شکار کے خون وغیرہ کا کوئی اثر نہیں ہوتا وہی حال ان کی تلاوت کا ہوگا اس کا کوئی اثر ان کے دلوں پر نہیں ہوگا، بظاہر دین دار لیکن ان کے دل نور ایمان سے یکسر خالی ہوں گے۔ اس حدیث کی عنوان سے مطابقت اس طرح ہے کہ جب تلاوت قرآن غیر اللہ کے لیے ہوگی تو ریا کاری اور شکم پروری ہی ان کا مقصد ہوگا۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرو اور اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے سوال کرو قبل اس کے کہ لوگ قرآن کی تعلیم کو ذریعہ معاش بنائیں گے کیونکہ قرآن کو تین قسم کے لوگ سیکھتے ہیں: ایک فخر و ریا کاری کے لیے، دوسرے شکم پروری کے لیے، تیسرے محض اللہ کی رضا کے لیے، بہر حال قرآن کریم کو محض اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے پڑھنا اور سیکھنا چاہیے۔[1]

٥٠٥٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرُجَّةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ أَوْ خَبِيثٌ، وَرِيحُهَا مُرٌّ». [راجع: ٥٠٢٠]

[5059] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا اور اس پر عمل بھی کرتا ہے سنگترے کی طرح ہے جس کا مزہ بھی لذیذ اور خوشبو بھی اچھی ہے۔ اور وہ مومن جو قرآن نہیں پڑھتا مگر اس کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس کا ذائقہ تو اچھا ہے لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے گل بونہ کی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن بھی نہیں پڑھتا اندرائن کی طرح ہے جس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور اس کی بو بھی خراب ہوتی ہے۔"

(٣٧) بَابٌ: اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ

باب: - قرآن مجید کی تلاوت کرو جب تک تمھارے دل مانوس رہیں

٥٠٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ

[5060] حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

1 فتح الباري: 126/9.

أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ». [انظر: ٥٠٦١، ٧٣٦٤، ٧٣٦٥]

ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک تمھارے دلوں میں الفت رہے، جب اس میں تمھیں اختلاف کا اندیشہ ہو تو اٹھ جاؤ۔''

٥٠٦١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدُبٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ». [راجع: ٥٠٦٠]

[5061] حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تک تمھارے دل جمے رہیں قرآن مجید پڑھتے رہو اور جب اختلاف کرنے لگو تو اٹھ جاؤ۔''

تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبَانُ. وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا قَوْلَهُ. وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ عُمَرَ، قَوْلَهُ. وَجُنْدَبٌ أَصَحُّ وَأَكْثَرُ.

حارث بن عبید اور سعید بن زید نے ابوعمران سے روایت کرنے میں سلام بن ابومطیع کی متابعت کی ہے۔ مذکورہ حدیث کو حماد بن سلمہ اور ابان نے مرفوع ذکر نہیں کیا۔ غندر نے شعبہ کے ذریعے سے ابوعمران سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے ان کا قول سنا۔ اور ابن عون نے ابوعمران سے، وہ عبداللہ بن صامت سے، انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کا قول ذکر کیا ہے لیکن جندب کی روایت اصح اور اکثر ہے۔

فائدہ: اس حدیث کے کئی ایک مفہوم بیان کیے گئے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: ○ جب تک قرآن کی تلاوت میں دل لگا رہے تو اسے پڑھتے رہو، جب دل اچاٹ ہوجائے تو چھوڑ دو کیونکہ حضور قلب کے بغیر قرآن کی تلاوت کرنا انتہائی غیر موزوں ہے۔ ○ قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک تمھارے دل ملے جلے ہوں اور اختلاف وفساد کی نیت نہ ہو، پھر جب اختلاف پڑ جائے اور تکرار وفساد کی نیت ہوجائے تو قرآن پڑھنا موقوف کردو۔ ○ جب قرآن پڑھنے والوں میں الفت رہے تو قرآن پڑھتے رہو، جب اختلاف پیدا ہونے لگے تو جھگڑا نہ کرو بلکہ قرآن پڑھنا بند کردو۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف قراءات ولغات میں تھا اور انھیں اس قسم کا اختلاف چھوڑ دینے کا حکم ہوا تاکہ قراءات متواترہ کا انکار نہ کر بیٹھیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے آئندہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث اسی معنی کی تائید میں بیان کی ہے کہ قراءات ولغات کو وجہ نزاع نہ بنایا جائے۔

٥٠٦٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ ابْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ خِلَافَهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَاقْرَآ» أَكْبَرُ عِلْمِي قَالَ: «فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَأَهْلَكَهُمْ». [راجع: ٢٤١٠]

[5062] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے ایک آدمی سے سنا جو ایک آیت ایسے طریقے سے پڑھ رہا تھا کہ انھوں نے نبی ﷺ سے اس کے خلاف سنا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں ٹھیک پڑھتے ہو۔'' میرا غالب گمان ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''بلاشبہ تم سے پہلے لوگوں نے کتاب اللہ میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو تباہ کر دیا۔''

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

67 - كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح سے متعلق احکام ومسائل

(١) بَابُ التَّرْغِيبِ فِي النِّكَاحِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَٱنكِحُوا۟ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ﴾ [النساء: ٣]

٥٠٦٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَدْ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَأَنَا أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا، فَجَاءَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي

باب: 1 - نکاح کی رغبت دلانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تمھیں جو عورتیں پسند ہوں ان سے نکاح کرلو۔“

[5063] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ تین آدمی نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف آئے تاکہ وہ نبی ﷺ کی عبادت کے متعلق معلومات حاصل کریں۔ جب انھیں (اس کی) خبر دی گئی تو انھوں نے اسے کم خیال کیا، کہنے لگے کہ ہمارا نبی ﷺ کی عبادت سے کیا مقابلہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے تو اگلے پچھلے گناہ بخش دیے ہیں، چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا: میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور افطار نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے علیحدگی اختیار کرلوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے آئے اور آپ نے ان سے پوچھا: ”کیا تم نے یہ یہ باتیں کہی ہیں؟ خبردار! اللہ کی قسم! میں تمھاری نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ

فَلَيْسَ مِنِّي».

پرہیز گار ہوں لیکن میں روزے رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اس کے علاوہ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔''

فائدہ: درج بالا حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اسی قسم کی فکری اصلاح کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے تارک دنیا ہونا ضروری نہیں بلکہ ایسا کرنا اپنی فطرت سے جنگ کرنا ہے۔ شادی نکاح کرنا رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے جو اس سے روگردانی کرتا ہے اس کا تعلق دین اسلام سے کٹ جاتا ہے۔ واللّٰه أعلم.

٥٠٦٤ - **حَدَّثَنَا عَلِيٌّ**: سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا﴾ [النساء: ٣] قَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي، الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا، يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فَيُكْمِلُوا الصَّدَاقَ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ. [راجع: ٢٤٩٤]

[5064] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق سوال کیا: ''اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم بچیوں کے ساتھ انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تمھیں پسند ہوں دو دو، خواہ تین تین، خواہ چار چار سے تم نکاح کر لو۔ اگر تمھیں خطرہ ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر ایک ہی کافی ہے یا لونڈی جو تمھاری ملکیت میں ہو۔ اس صورت میں قوی امید ہے کہ تم ظلم و زیادتی نہیں کرو گے۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اے بھانجے! آیت کریمہ میں ایسی یتیم لڑکی کا ذکر ہے جو اپنے سرپرست کی پرورش میں ہو اور وہ اس کے مال و متاع اور حسن و جمال کی وجہ سے اس کی طرف مائل ہو اور اس سے معمولی حق مہر کے بدلے شادی کرنا چاہتا ہو تو آیت کریمہ میں ایسے شخص کو یتیم لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ہاں، اگر اس کے ساتھ انصاف کر سکتا ہو اور پورا حق مہر دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو اجازت ہے۔ بہرحال ایسے لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی زیر پرورش (یتیم بچیوں) سے نکاح کرنے کے بجائے دوسری عورتوں سے شادی کر لیں۔

(٢) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنِ اسْتَطَاعَ [مِنْكُمُ] الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ». وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَا أَرَبَ لَهُ فِي النِّكَاحِ؟

باب: 2- نبی ﷺ کے فرمان: ''جو تم میں سے نکاح کی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ یہ نظر کو نیچا رکھتا ہے اور شرمگاہ کو محفوظ کرتا ہے'' نیز کیا وہ جسے نکاح کی حاجت نہ ہو نکاح کرے؟ کا بیان

٥٠٦٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمِنًى فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَخَلَيَا فَقَالَ عُثْمَانُ: هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي أَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ؟ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هٰذَا أَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلْقَمَةُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ، لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ». [راجع: ١٩٠٥]

[5065] حضرت علقمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے ہمراہ تھا کہ ان سے حضرت عثمان ؓ نے منیٰ میں ملاقات کی اور انھوں نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ پھر وہ دونوں تنہائی میں چلے گئے۔ (اس دوران میں) حضرت عثمان ؓ نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ پسند کریں گے کہ ہم آپ کا نکاح کسی کنواری لڑکی سے کردیں جو آپ کے گزشتہ ایام کی یاد تازہ کر دے؟ چونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ اس کی ضرورت محسوس نہ کرتے تھے، اس لیے انھوں نے مجھے اشارہ فرمایا اور کہا: علقمہ! ادھر آؤ۔ جب میں ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ یہ کہہ رہے تھے: اگر آپ کا پروگرام ہو تو نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا: ''اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو بھی شادی کی طاقت رکھتا ہو تو اسے نکاح کر لینا چاہیے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھ لے کیونکہ ان سے نفسانی خواہشات ٹوٹ جاتی ہیں۔''

فائدہ: وجاء کا لغوی معنی خصی ہونا ہے لیکن خصی ہونے کی کسی حالت میں اجازت نہیں بلکہ اس کا متبادل یہ ہے کہ شہوت کو توڑنے کے لیے روزے رکھے جائیں۔ یاد رہے کہ ایک دو روزے کسر شہوت کے لیے کافی نہیں بلکہ التزام سے روزے رکھنا شہوت توڑنے کا موجب بنتا ہے۔

(٣) بَابُ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ

باب: 3- جو نکاح (کے لوازمات) کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے

٥٠٦٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ شَبَابًا لَا نَجِدُ شَيْئًا، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ». [راجع: ١٩٠٥]

[5066] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نوجوان رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رہا کرتے تھے۔ ہمارے پاس کچھ نہیں ہوتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''نوجوانو! جو کوئی تم میں سے نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کر لے کیونکہ نکاح کا عمل آنکھ کو بہت زیادہ نیچے رکھنے والا اور شرمگاہ کی خوب حفاظت کرنے والا ہے۔ اور جو کوئی اس کی طاقت نہیں رکھتا، اسے روزے رکھنے چاہییں کیونکہ یہ اس کے لیے شہوت توڑنے والے ہیں۔''

(٤) بَابُ كَثْرَةِ النِّسَاءِ

باب: 4- تعدد ازواج کا بیان

٥٠٦٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا وَلَا تُزَلْزِلُوهَا وَارْفُقُوا، فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ تِسْعٌ، كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ.

[5067] حضرت عطاء سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھے جو مقام سرف میں پڑھا گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ نبی ﷺ کی زوجۂ مطہرہ ہیں، تم جب ان کا جنازہ اٹھاؤ تو اسے جھٹکے نہ دینا اور نہ زور، زور سے حرکت دینا بلکہ آہستہ آہستہ نرمی سے لے کر چلو۔ بلاشبہ نبی ﷺ کے پاس (وفات کے وقت) نو بیویاں تھیں، ان میں سے آٹھ کے لیے تو آپ نے باری مقرر کر رکھی تھی لیکن ایک کی باری نہیں تھی۔

فائدہ: تعدد ازواج کے سلسلے میں ہم افراط و تفریط کا شکار ہیں، چنانچہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اسلام میں تعدد ازواج کی کوئی حد مقرر نہیں اور قرآن کریم میں جو دو، دو، تین تین اور چار چار کے الفاظ آئے ہیں وہ بطور محاورہ ہیں لیکن یہ موقف دو لحاظ سے غلط ہے۔ ایک یہ کہ اگر اجازت عام ہوتی تو صرف یہ الفاظ کافی تھے کہ ''دوسری عورتوں سے شادی کر لو جو تمھیں پسند ہوں۔'' چار تک تعین کرنے کی قطعاً ضرورت نہ تھی۔ دوسرے یہ کہ سنت نے چار تک حد کی تعیین کر دی ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوئے تو ان کے نکاح میں دس عورتیں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے چار کا انتخاب کر لو۔''[1] حدیث کی صراحت کے بعد کسی مسلمان کا شیوہ نہیں کہ وہ کوئی دوسری بات کرے، اس سلسلے

1 سنن ابن ماجه، النكاح، حديث: 1953.

میں تفریط یہ ہے کہ صرف ایک عورت سے شادی کی جائے، ان کے ہاں تعدد ازواج کی اجازت ہنگامی اور جنگی حالات میں تھی، یہ حضرات مغربی تہذیب سے مرعوب ہیں۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تمھیں خدشہ ہو کہ ان میں انصاف نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی کافی ہے۔'' پھر اس سورت میں ہے: ''اگر تم چاہو بھی کہ اپنی بیویوں کے ساتھ انصاف کرو تو تم ایسا نہ کر سکو گے۔'' گویا پہلے تعدد ازواج کی جو مشروط اجازت دی گئی تھی اسے آئندہ آیت سے ختم کر دیا گیا، یہ استدلال اس لیے غلط ہے کہ مذکورہ آیت میں مذکور ہے: ''لہٰذا اتنا تو کرو کہ بالکل ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ اور دوسری کو لٹکتا ہوا چھوڑ دو۔'' اور جن باتوں کی طرف عدم انصاف کا اشارہ ہے اس سے مراد وہ امور ہیں جو انسان کے اختیار میں نہیں ہیں اور انصاف کا مطالبہ صرف ان باتوں میں ہے جو اس کے اختیار میں ہیں جیسے نان ونفقہ، اس کی ضروریات کا خیال رکھنا اور شب بسری کے سلسلے میں باری مقرر کرنا وغیرہ۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ''یا اللہ! جن باتوں میں مجھے اختیار ہے ان میں سب بیویوں سے یکساں سلوک کرتا ہوں اور جو باتیں میرے اختیار میں نہیں تو وہ مجھے معاف فرما دے۔''[1] امام ابو داود رحمہ اللہ نے وضاحت کی ہے کہ قلبی تعلقات میں انسان بے اختیار ہوتا ہے۔ واللہ أعلم.

٥٠٦٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَطَوَّفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ. وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٦٨]

[5068] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک ہی رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاتے تھے جبکہ آپ کی نو بیویاں تھیں۔ (امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا:) مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے، ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ انھوں نے نبی ﷺ سے پھر یہی حدیث بیان کی۔

٥٠٦٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هَلْ تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً.

[5069] حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت فرمایا: کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ انھوں نے فرمایا: شادی کر لو کیونکہ اس امت کے جو بہترین شخص تھے ان کی بہت سی بیویاں تھیں۔

(٥) بَابُ مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا لِتَزْوِيجِ امْرَأَةٍ فَلَهُ مَا نَوَى

باب: 5- جو شخص ہجرت یا کوئی نیک عمل کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے کرتا ہے تو اسے اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا

[1] سنن أبي داود، النكاح، حديث: 2134.

٥٠٧٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْعَمَلُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ». [راجع: ١]

[5070] حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عمل کا ثواب نیت کے مطابق ہوگا اور ہر شخص کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہے، اس لیے جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے، اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرنے کا ثواب ہوگا اور جس شخص کی ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی کام کے لیے ہوگی جس کے لیے اس نے وطن چھوڑا ہے۔''

(٦) بَابُ تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ الَّذِي مَعَهُ الْقُرْآنُ وَالْإِسْلَامُ

باب: 6- کسی ایسے تنگ دست کی شادی کر دینا جس کے پاس صرف قرآن اور اسلام ہے

فِيهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کے متعلق حضرت سہل بن سعد ؓ سے مروی ایک حدیث ہے جسے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

٥٠٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَا نَسْتَخْصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ. [راجع: ٤٦١٥]

[5071] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ جہاد کیا کرتے تھے جبکہ ہمارے ساتھ بیویاں نہ تھیں، اس لیے ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ہم خود کو خصی نہ کر لیں؟ آپ نے ہمیں اس سے منع فرما دیا۔

(٧) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ انْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ شِئْتَ حَتَّى أَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا

باب: 7- کسی شخص کا اپنے بھائی سے یہ کہنا: ''میری دو بیویوں میں سے جس کو پسند کر لو میں اسے تمھاری خاطر طلاق دیتا ہوں'' کا بیان

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ.

یہ روایت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے بیان کی ہے۔

٥٠٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ،

[5072] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے،

عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ، وَعِنْدَ الْأَنْصَارِيِّ امْرَأَتَانِ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ، فَقَالَ: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ، فَأَتَى السُّوقَ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَشَيْئًا مِنْ سَمْنٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: «مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟»، فَقَالَ: تَزَوَّجْتُ أَنْصَارِيَّةً، قَالَ: «فَمَا سُقْتَ؟» قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ».

[راجع: ٢٠٤٩]

انھوں نے کہا کہ جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (مدینہ طیبہ) آئے تو نبی ﷺ نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔ انصاری کی دو بیویاں تھیں۔ انھوں نے بیویوں میں سے ایک اور مال میں سے نصف دینے کی انھیں پیش کش کی۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمھارے اہل وعیال اور مال ومتاع میں برکت فرمائے! آپ مجھے بازار کا راستہ بتا دیں، چنانچہ وہ بازار گئے اور وہاں سے کچھ گھی اور کچھ پنیر کی خرید وفروخت کی اور نفع حاصل کیا۔ نبی ﷺ نے چند دنوں کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان پر زعفران کی زردی لگی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''عبدالرحمٰن! یہ کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کرلی ہے۔ آپ نے پوچھا: ''اسے مہر میں کیا دیا ہے؟'' انھوں نے کہا: گٹھلی بھر سونا۔ آپ نے فرمایا: ''ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو۔''

(٨) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ

باب:8- مجرد رہنے اور خصی ہونے کی ممانعت

٥٠٧٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ: سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: رَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا.

[انظر: ٥٠٧٤]

[5073] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے مجرد رہنے کو مسترد کر دیا۔ اگر آپ انھیں اجازت دے دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔

٥٠٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: لَقَدْ رَدَّ ذٰلِكَ، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ

[5074] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو عورتوں سے الگ رہنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ اگر آپ انھیں اجازت دے دیتے تو ہم اپنے آپ کو خصی کر لیتے۔

وَلَوْ أَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلَ لَاخْتَصَيْنَا . [راجع: ٥٠٧٣]

٥٠٧٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقُلْنَا: أَلَا نَسْتَخْصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُحَرِّمُوا۟ طَيِّبَٰتِ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكُمْ﴾ الْآيَةَ [المائدة: ٨٧]. [راجع: ٤٦١٥]

[5075] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کرتے تھے اور ہمارے پاس کچھ نہ ہوتا تھا۔ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپ نے ہمیں اس سے منع فرما دیا۔ پھر آپ نے ہمیں اس امر کی اجازت دی کہ ہم کسی عورت سے ایک کپڑے کے عوض (محدود مدت کے لیے) نکاح کرلیں، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو پاک چیزیں تمھارے لیے حلال کی ہیں، انھیں حرام قرار نہ دو۔''

٥٠٧٦ - وَقَالَ أَصْبَغُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ، وَلَا أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلَى ذٰلِكَ أَوْ ذَرْ».

[5076] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نوجوان مرد ہوں اور مجھے خود پر زنا کا خوف ہے اور میرے پاس مال بھی نہیں جس کے عوض عورتوں سے نکاح کرلوں۔ آپ خاموش رہے۔ میں نے پھر یہی عرض کی تو آپ بدستور خاموش رہے۔ میں نے پھر اپنی بات دہرائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ہریرہ! جو تو کرنے والا ہے اس پر قلم خشک ہو چکا ہے، خواہ خصی ہو یا نہ ہو۔''

(٩) بَابُ نِكَاحِ الْأَبْكَارِ

باب:9- کنواری لڑکیوں سے نکاح کرنا

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَائِشَةَ: لَمْ يَنْكِحِ النَّبِيُّ ﷺ بِكْرًا غَيْرَكِ.

ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ حضرت ابن عباس ؓ نے حضرت عائشہ ؓ سے کہا: نبی ﷺ نے آپ کے علاوہ کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا۔

٥٠٧٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

[5077] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِيًا وَفِيهِ شَجَرَةٌ قَدْ أُكِلَ مِنْهَا وَوَجَدْتَ شَجَرًا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا، فِي أَيِّهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعِيرَكَ؟ قَالَ: «فِي الَّتِي لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا»، يَعْنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا.

کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ مجھے بتائیں کہ اگر آپ کسی وادی میں پڑاؤ کریں، وہاں ایک درخت ہو جس میں اونٹ چر گئے ہوں اور ایک ایسا درخت ہو جس میں سے کچھ نہ کھایا گیا ہو تو آپ کس درخت سے اپنے اونٹ کو کھلائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''اس درخت سے جو کسی اونٹ کو نہ کھلایا گیا ہو۔'' حضرت عائشہ ؓ کا اشارہ اس طرف تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے علاوہ کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا۔

٥٠٧٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ، إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةِ حَرِيرٍ فَيَقُولُ: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ، فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ». [راجع: ٣٨٩٥]

[5078] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تم خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئیں۔ ایک آدمی تمھیں ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے کہہ رہا تھا کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے اس کپڑے کو کھولا تو اس میں تمھاری صورت تھی۔ میں نے (دل میں) کہا: اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے ضرور شرمندۂ تعبیر کرے گا۔''

فائدہ: حافظ ابن حجر ؒ نے ترمذی کے حوالے سے لکھا ہے کہ جو فرشتہ حضرت عائشہ ؓ کی تصویر لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔[1]

(١٠) بَابُ تَزْوِيجِ الثَّيِّبَاتِ

باب:10- شوہر دیدہ عورتوں سے نکاح کرنا

وَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ».

حضرت ام حبیبہ ؓ نے کہا: نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تم اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کی مجھے پیش کش نہ کرو۔''

٥٠٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَزْوَةٍ، فَتَعَجَّلْتُ

[5079] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک غزوے سے نبی ﷺ کے ہمراہ واپس آئے تو میں نے اپنے سست رفتار اونٹ پر چلنے میں

1 فتح الباري: 152/9.

عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ، فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ، فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَا يُعْجِلُكَ؟» قُلْتُ: كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: «أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟»، قُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟». قَالَ: فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، قَالَ: «أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا - أَيْ عِشَاءً - لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ». [راجع: ٤٤٣]

جلدی کی۔ اس دوران میں میرے پیچھے سے ایک سوار مجھے آ کر ملا اور اس نے میرے اونٹ کو اپنا چھوٹا سا نیزہ مارا۔ اس وجہ سے میرا اونٹ تیزی سے چلنے لگا جیسا کہ کسی عمدہ اونٹ کی چال تم نے دیکھی ہوگی۔ میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ''تمھیں کس چیز کی جلدی ہے؟'' میں نے کہا: میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ آپ نے پوچھا: ''کنواری سے یا بیوہ سے؟'' میں نے کہا: بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا: ''کسی کنواری سے شادی کیوں نہ کی تا کہ تو اس سے دل لگی کرتا اور وہ تجھ سے خوش طبعی کرتی۔'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر جب ہم مدینہ طیبہ میں داخل ہونے لگے تو آپ نے فرمایا: ''تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ، رات کے وقت گھروں میں جاؤ، تا کہ پراگندہ بالوں والی کنگھی کر لے اور جن کے شوہر موجود نہیں تھے وہ اپنے زیر ناف بال صاف کر لیں۔''

٥٠٨٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَارِبٌ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: تَزَوَّجْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَزَوَّجْتَ؟» فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا، فَقَالَ: «مَا لَكَ وَلِلْعَذَارَى وَلِعَابِهَا؟» فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟».

[راجع: ٤٤٣]

[5080] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: ''تم نے کیسی عورت سے شادی کی ہے؟'' میں نے کہا: ایک بیوہ سے شادی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم کنواری لڑکیوں کے ساتھ اٹکھیلیاں کرنے سے اجتناب کرتے ہو؟'' راوئ حدیث (شعبہ) نے کہا: میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے ذکر کی تو انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کنواری لڑکی سے (شادی) کیوں نہ کی تو اس سے ہنسی مذاق کرتا وہ تجھ سے کھیل کود کرتی؟''

(١١) بَابُ تَزْوِيجِ الصِّغَارِ مِنَ الْكِبَارِ

باب: 11- کم عمر لڑکی کا عمر رسیدہ مرد سے نکاح کرنا

٥٠٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ عَائِشَةَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا أَنَا أَخُوكَ، فَقَالَ: «أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِي حَلَالٌ».

[5081] حضرت عروہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر ؓ کی طرف حضرت عائشہ ؓ سے نکاح کرنے کا پیغام بھیجا تو انھوں نے عرض کی: ''میں تو آپ کا بھائی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ کی کتاب کے مطابق میرے دینی بھائی ہو۔ وہ (عائشہ) میرے لیے حلال ہے۔''

(١٢) بَابٌ: إِلَى مَنْ يَنْكِحُ؟ وَأَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ وَمَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَتَخَيَّرَ لِنُطَفِهِ، مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ

باب: 12- کس عورت سے نکاح کرے؟ کون سی عورت بہتر ہے؟ اور اپنی نسل کے لیے کون سی عورتیں منتخب کرنا بہتر ہے، مگر یہ واجب نہیں

٥٠٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ». [راجع: ٣٤٣٤]

[5082] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں بہترین عورت قریش کی نیک عورت ہے جو اپنے بچے سے اس کی صغرسنی میں بہت زیادہ محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال و اسباب کی بہت اچھی حفاظت کرنے والی ثابت ہوتی ہے۔''

(١٣) بَابُ اتِّخَاذِ السَّرَارِيِّ، وَمَنْ أَعْتَقَ جَارِيَةً ثُمَّ تَزَوَّجَهَا

باب: 13- لونڈیاں رکھنا اور جس نے اپنی لونڈی آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا

٥٠٨٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيدَةٌ فَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، وَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ - يَعْنِي - بِي فَلَهُ أَجْرَانِ، وَأَيُّمَا مَمْلُوكٍ أَدَّى حَقَّ مَوَالِيهِ وَحَقَّ رَبِّهِ فَلَهُ أَجْرَانِ».

[5083] حضرت ابوبردہ ؓ اپنے والد گرامی (حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ) سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس لونڈی ہو وہ اس کو اچھی تعلیم سے آراستہ کرے، پھر اسے اچھے آداب سکھائے، اس کے بعد اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔ اور جو کوئی اہل کتاب سے اپنے نبی پر ایمان لائے اور میری تصدیق کرتے ہوئے مجھ پر ایمان لے آئے تو اس کے لیے بھی دوگنا اجر ہے۔ اور جو غلام اپنے آقاؤں کا حق ادا کرے اور اپنے رب کا

قَالَ الشَّعْبِيُّ: خُذْهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ، قَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

بھی حق ادا کرے تو اسے بھی دوگنا ثواب ملے گا۔"

شعبی نے کہا: یہ حدیث کسی معاوضے کے بغیر لے جاؤ، جبکہ پہلے اس سے کم مسائل (معلوم کرنے) کے لیے آدمی کو مدینہ منورہ کا سفر کرنا پڑتا تھا۔

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَعْتَقَهَا ثُمَّ أَصْدَقَهَا». [راجع: ٩٧]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اس شخص نے لونڈی کو آزاد کر دیا اور اسے حق مہر بھی ادا کیا۔"

٥٠٨٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: «لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ: بَيْنَمَا إِبْرَاهِيمُ مَرَّ بِجَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - فَأَعْطَاهَا هَاجَرَ، قَالَتْ: كَفَّ اللهُ يَدَ الْكَافِرِ وَأَخْدَمَنِي آجَرَ». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ. [راجع: ٢٢١٧]

[5084] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بظاہر تین خلاف واقعہ باتیں کی ہیں: ایک یہ کہ آپ کا گزر ایک ظالم بادشاہ کے پاس سے ہوا جبکہ آپ کے ہمراہ آپ کی بیوی حضرت سارہ تھیں۔ اس کے بعد مکمل حدیث بیان کی، (اس میں ہے کہ) اس (بادشاہ) نے بی بی ہاجرہ دے کر ان کو رخصت کیا۔ حضرت سارہ فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کا ہاتھ مجھ سے روکے رکھا اور مجھے خدمت کے لیے ہاجرہ بھی عنایت کر دی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے آسمان کے پانی سے گزر اوقات کرنے والو! یہی ہاجرہ تمھاری والدہ ہیں۔

٥٠٨٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ، فَمَا كَانَ فِيهَا خُبْزٌ وَلَا لَحْمٌ، أُمِرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَقَالُوا: إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ

[5085] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے خیبر اور مدینے کے درمیان تین دن تک قیام فرمایا اور اسی مقام پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ خلوت کی۔ پھر میں نے آپ کے ولیمے کے لیے مسلمانوں کو دعوت دی۔ اس دعوت ولیمہ میں نہ روٹی تھی اور نہ گوشت ہی تھا، تاہم دستر خوان بچھانے کا حکم دیا گیا اور اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا گیا۔ یہی آپ ﷺ کا ولیمہ تھا۔ کچھ مسلمانوں نے کہا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا امہات المومنین سے ہے یا آپ کی لونڈی، اس پر کچھ دوسرے لوگوں نے کہا: اگر آپ ﷺ

أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ. [راجع: ٣٧١]

نے ان کے لیے پردے کا اہتمام فرمایا تو وہ ام المومنین ہیں اور اگر پردے کا حکم نہ دیا تو آپ کی باندی ہے۔ بعدازاں جب آپ نے وہاں سے کوچ کیا تو ان کے لیے اپنی سواری پر اپنے پیچھے جگہ بنائی، نیز ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ ڈال دیا۔

(١٤) بَابُ مَنْ جَعَلَ عِتْقَ الْأَمَةِ صَدَاقَهَا

باب: 14- جس نے لونڈی کی آزادی ہی کو اس کا حق مہر قرار دیا

٥٠٨٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

[5086] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ ؓ کو آزاد کیا اور ان کی آزادی ہی کو ان کا حق مہر قرار دیا۔

(١٥) بَابُ تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ

باب: 15- تنگ دست اور مفلس کا شادی کرنا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِن يَكُونُوا۟ فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ﴾ [النور: ٣٢]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر وہ فقیر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انھیں غنی کر دے گا۔''

٥٠٨٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، جِئْتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي، قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ: «وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟» قَالَ: لَا، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: «اِذْهَبْ

[5087] حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں حاضر خدمت ہوں اور اپنی ذات آپ کو ہبہ کرتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے نظر اوپر اٹھا کر اسے دیکھا، پھر اپنی نگاہ نیچے کی اور سر مبارک جھکا لیا۔ جب اس خاتون نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی۔ تب آپ کے صحابۂ کرام ؓ میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس کچھ مال ہے؟'' اس نے کہا: اللہ کے

إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا؟» فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا، وَاللهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ». فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هٰذَا إِزَارِي - قَالَ سَهْلٌ: مَا لَهُ رِدَاءٌ - فَلَهَا نِصْفُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ. وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ». فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ، فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: «مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟» قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، عَدَّدَهَا، فَقَالَ: «تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ».

[راجع: ٢٣١٠]

رسول! اللہ کی قسم میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھر جاؤ، ممکن ہے کہ وہاں سے کوئی چیز مل جائے۔'' چنانچہ وہ گئے اور واپس آ کر کہا: اللہ کی قسم! میں نے وہاں کچھ نہیں پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھو اگر لوہے کی انگوٹھی بھی مل جائے تو لے آؤ۔'' وہ گیا اور واپس آ کر عرض کی: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! میرے پاس لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے، البتہ میرے پاس یہ لنگی ہے..... حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے پاس اوڑھنے کے لیے چادر نہ تھی..... اس آدمی نے کہا کہ اس عورت کے لیے لنگی کا نصف ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ عورت تیرے ازار کو کیا کرے گی؟ اگر تو نے اسے باندھ لیا تو اس کے لیے کچھ نہ ہو گا اور اگر اس نے اوڑھ لیا تو تیرے لیے کچھ نہ ہو گا۔'' چنانچہ وہ صاحب بیٹھ گئے حتی کہ جب مجلس لمبی ہو گئی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے پیٹھ پھیر کر جاتے دیکھ کر واپسی کا حکم دیا۔ جب وہ واپس آیا تو آپ نے اس سے پوچھا: کیا تمھیں کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا: مجھے فلاں فلاں سورت یاد ہے، اس نے چند سورتوں کے نام شمار کیے۔ آپ نے دوبارہ پوچھا: ''کیا تم زبانی پڑھ سکتے ہو؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اس قرآن کی بدولت جو تمھارے پاس ہے، میں نے اس عورت کا تمھیں مالک بنا دیا ہے۔''

فائدہ: تنگدست آدمی نکاح کر سکتا ہے۔ نکاح کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کی تنگدستی دور کرنے کا وعدہ کیا ہے لیکن اس وعدے کا مطلب یہ نہیں کہ جو بھی محتاج شادی کرے گا شادی کے بعد وہ مال دار اور غنی ہو جائے گا بلکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان نکاح کے بعد احساس ذمہ داری کی وجہ سے پوری طرح محنت کرنے لگتا ہے جو پہلے نہیں کرتا تھا۔ کبھی بیوی اس کے کسب معاش کے سلسلے میں مدد و معاون بن جاتی ہے، کبھی بیوی کے کنبے والے اس سلسلے میں اس کا ہاتھ بٹاتے ہیں، کبھی مرد کے لیے کمائی اور آمدنی کی ایسی راہیں کھل جاتی ہیں جس کا اسے پہلے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ بہر حال مفلسی اور ناداری کو نکاح کے لیے رکاوٹ خیال نہیں کرنا چاہیے اور یقین رکھنا چاہیے کہ رزق کی تنگی اور فراخی کا انحصار نہ نکاح کرنے پر ہے اور نہ مجرد رہنے پر، لہٰذا اس بنا پر

نکاح سے گریز کرنا چاہیے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ وقتی طور پر تنگ دستی کو نکاح میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نکاح کے بعد رزق کے دروازے اس کے لیے وا کر دے۔[1]

(١٦) بَابُ الْأَكْفَاءِ فِي الدِّينِ

باب: 16- ہم پلہ ہونے میں دینداری کا لحاظ کرنا

وَقَوْلُهُ: ﴿وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ مِنَ ٱلْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُۥ نَسَبًا وَصِهْرًا﴾ الْآيَةَ [الفرقان: ٥٤]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا، پھر اسے نسب اور سسرال والا بنایا۔''

٥٠٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ - وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ - تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدًا بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ ﷺ زَيْدًا، وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ، حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ ﴿ٱدْعُوهُمْ لِءَابَآئِهِمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَمَوَٰلِيكُمْ﴾ فَرُدُّوا إِلَى آبَائِهِمْ، فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ. فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيِّ - وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ - النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا، وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ فِيهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [راجع: ٤٠٠٠]

[5088] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ان صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے جنھوں نے نبی ﷺ کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شرکت کی تھی۔ انھوں نے حضرت سالم بن معقل رضی اللہ عنہ کو لے پالک (منہ بولا بیٹا) بنایا، پھر ان کا نکاح اپنی بھتیجی حضرت ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کر دیا۔ یہ ایک انصاری خاتون کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اسی طرح نبی ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اپنا لے پالک قرار دیا تھا۔ دور جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ اگر کوئی کسی کو لے پالک بناتا تو لوگ اسے اسی کی طرف نسبت کر کے پکارا کرتے تھے اور اسے وراثت میں حصہ دار بناتے تھے۔ لیکن جب یہ آیت نازل ہوئی: ''انھیں ان کے حقیقی باپ کی طرف منسوب کر کے پکارو۔'' اس آیت کے نزول کے بعد لوگ انھیں ان کے حقیقی باپ کی طرف منسوب کر کے پکارنے لگے، البتہ جس کے باپ کا علم نہ ہوتا اسے مولیٰ اور دینی بھائی کہا جاتا۔ اس حکم کے بعد حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت سہلہ بنت سہیل بن عمرو القرشی العامری رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہم تو حضرت سالم رضی اللہ عنہ کو اپنے حقیقی بیٹے جیسا خیال کرتے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے جو حکم اتارا ہے وہ آپ کو معلوم ہے، پھر آخر تک حدیث بیان کی۔

1 فتح الباري: 164/9.

٥٠٨٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا: «لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الْحَجَّ»، قَالَتْ: وَاللهِ لَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً، فَقَالَ لَهَا: «حُجِّي وَاشْتَرِطِي، قُولِي: اَللَّهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي». وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ.

[5089] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ضباعہ بنت زبیر ؓ کے پاس گئے اوران سے فرمایا: ''شاید تمھارا حج کرنے کا ارادہ ہے؟'' انھوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں تو خود کو بیمار پاتی ہوں۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم حج کا احرام باندھ لو، البتہ شرط لگا کر یوں کہہ دو: اے اللہ! میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی جب تو مجھے روک لے گا۔'' اور یہ خاتون حضرت مقداد بن اسود ؓ کے نکاح میں تھیں۔

٥٠٩٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ».

[5090] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''عورت سے چار خصلتوں کے پیش نظر نکاح کیا جاتا ہے: مال، نسب، خوبصورتی اور دینداری۔ تمھارے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں! تم دیندار عورت سے شادی کر کے کامیابی حاصل کرو۔''

فائدہ: نکاح کے موقع پر حسب ونسب کا خیال رکھنا مصالح اور فوائد سے خالی نہیں لیکن دینداری اور اخلاق و کردار کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے جیسا کہ اس حدیث میں بیان ہوا ہے۔

٥٠٩١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا تَقُولُونَ فِي هٰذَا؟» قَالُوا: حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْتَمَعَ، قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ، فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: «مَا تَقُولُونَ فِي هٰذَا؟» قَالُوا: حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْتَمَعَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا». [انظر: ٦٤٤٧]

[5091] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ نے فرمایا: ''اس شخص کے متعلق تمھاری کیا رائے ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: یہ اس لائق ہے کہ اگر یہ پیغام نکاح بھیجے تو اس سے نکاح کر دیا جائے، اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے اور اگر کوئی بات کرے تو اسے غور سے سنا جائے۔ حضرت سہل نے کہا: اس کے بعد آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ اتنے میں ایک دوسرا شخص وہاں سے گزرا جو مسلمانوں کے محتاج اور غریب لوگوں سے تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے متعلق تمھارا

کیا خیال ہے؟'' صحابہ نے عرض کی: یہ اس لائق ہے کہ اگر پیغام نکاح بھیجے تو اس سے نکاح نہ کیا جائے، اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر کوئی بات کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے شخص جیسے لوگوں سے اگر زمین بھر جائے تو ان سے یہ فقیر مومن بہتر ہے۔''

(١٧) بَابُ الْأَكْفَاءِ فِي الْمَالِ، وَتَزْوِيجِ الْمُقِلِّ الْمُثْرِيَةَ

باب: 17- ہم پلہ ہونے میں مال داری کو ملحوظ رکھنا، نیز مفلس آدمی کا مال دار عورت سے نکاح کرنا

٥٠٩٢ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ﴾ [النساء: ٣] قَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي، هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ صَدَاقَهَا، فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ. قَالَتْ: وَاسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ﴾ إِلَى ﴿وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ﴾ [النساء: ١٢٧] فَأَنْزَلَ اللهُ لَهُمْ، أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ، قَالَتْ: فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا

[5092] حضرت عروہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے درج ذیل آیت کے متعلق سوال کیا: ''اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے متعلق انصاف نہیں کر سکو گے.....'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اے میرے بھانجے! مذکورہ آیت میں اس یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا ہے جو اپنے سرپرست کی پرورش میں ہو اور وہ اس کی خوبصورتی اور مال داری کی وجہ سے اس میں دلچسپی رکھتا ہو کہ اس سے نکاح کرلے لیکن اس کا حق مہر پورا پورا ادا نہ کرے۔ اس قسم کے سرپرستوں کو اپنی زیر کفالت یتیم بچیوں سے نکاح کرنا منع قرار دیا گیا ہے۔ البتہ اس صورت میں ان سے نکاح کرنے کی اجازت ہے جب وہ ان کا حق مہر انصاف کے ساتھ پورا پورا ادا کریں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو انھیں زیر کفالت بچیوں کے علاوہ دوسری عورتوں سے نکاح کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور وہ (لوگ) آپ سے عورتوں کے متعلق فتویٰ پوچھتے ہیں.....'' آخر تک۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کیا ہے کہ یتیم لڑکیاں اگر

وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ. [راجع: ٢٤٩٤]

خوبصورت اور مال دار ہوں تو ان سے نکاح اور ان کے نسب میں دلچسپی رکھتے ہیں اور پورا پورا حق مہر ادا کر کے ان سے نکاح کر لیتے ہیں لیکن اگر ان میں حسن کی کمی اور مال کی قلت ہو تو پھر ان کی طرف رغبت نہیں ہوتی بلکہ انھیں چھوڑ کر دوسری عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ آیت کا مطلب یہ ہے: جیسے وہ اس وقت یتیم لڑکی کو چھوڑ دیتے ہیں جب وہ نادار ہو اور خوبصورت نہ ہو ایسے ہی انھیں اس وقت بھی چھوڑ دینا چاہیے جب وہ مال دار اور خوبصورت ہو، البتہ اگر اس کے حق میں انصاف کریں اور حق مہر پورا پورا ادا کریں تو اس سے نکاح کر سکتے ہیں۔

(١٨) بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ

باب:18-عورت کی نحوست سے پرہیز کرنے کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ﴾ [التغابن: ١٤]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک تمھاری بیویوں سے اور تمھاری اولاد میں سے کچھ تمھارے دشمن ہیں۔“

٥٠٩٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ، وَالدَّارِ، وَالْفَرَسِ». [راجع: ٢٠٩٩]

[5093] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نحوست، عورت، مکان اور گھوڑے میں ہوتی ہے۔“

٥٠٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالْفَرَسِ». [راجع: ٢٠٩٩]

[5094] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ لوگوں نے نبی ﷺ کے پاس نحوست کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر نحوست کسی چیز میں ہو تو مکان، عورت اور گھوڑے میں ہو سکتی ہے۔“

٥٠٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

[5095] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ

مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالْمَسْكَنِ». [راجع: ٢٨٥٩]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی چیز میں (نحوست) ہے تو وہ گھوڑے، عورت اور مکان میں ہے۔''

فائدہ: احادیث کا یہ مفہوم نہیں کہ مذکورہ تینوں چیزیں ہی منحوس ہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ اگر نحوست کا وجود ہے تو وہ ان تین چیزوں میں ہوسکتی ہے وہ بھی تمام میں نہیں بلکہ کچھ میں ہوتی ہے۔ دراصل شؤم کے دو معنی ہیں: ایک نحوست اور اس کا بے برکت ہونا اور دوسرے طبیعت پر کسی چیز کا ناگوار ہونا اور اس کا قابل نفرت ہونا۔ جن روایات میں شؤم کی نفی ہے اس سے مراد پہلا معنی ہے اور جن میں اثبات ہے اس سے مراد دوسرا معنی ہے۔ ان احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے ہماری بہترین رہنمائی فرمائی ہے کہ اگر انسان کسی مکان میں سکونت کو اچھا نہیں سمجھتا کیونکہ وہ تنگ و تاریک ہے تو وہاں سے نقل مکانی کر لے اور اگر عورت بد خلق اور بانجھ ہے اس کے ساتھ معاشرت بے سود ہے تو اسے طلاق دے دے اور اگر گھوڑا اڑیل یا سست رفتار ہے تو اسے فروخت کر دے اور خود سے پریشانی کو دور کرے۔ والله أعلم.

٥٠٩٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ».

[5096] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ خطرناک کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔''

(١٩) بَابُ الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ

باب: 19- آزاد عورت کا غلام کے نکاح میں ہونا

٥٠٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ: عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ»، وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ: «أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ؟» فَقِيلَ: لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ، فَقَالَ: «هُوَ عَلَيْهَا

[5097] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت بریرہ ؓ کے ساتھ تین سنتیں قائم ہوئی ہیں: انھیں آزاد کیا گیا اور اختیار دیا گیا، نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولاء کا تعلق آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتا ہے۔'' ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف لائے تو ایک ہانڈی چولہے پر تھی۔ آپ کے لیے روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا میں نے ہنڈیا نہیں دیکھی؟'' عرض کی گئی۔ وہ تو اس گوشت کی تھی جو حضرت بریرہ ؓ کو صدقے میں ملا تھا اور آپ صدقہ نہیں کھاتے۔

صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ». [راجع: ٤٥٦]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اس کے لیے صدقہ تھا اور (اب) ہمارے لیے (اس کی طرف سے) تحفہ ہے۔''

(٢٠) بَابٌ: لَا يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ

باب: 20- چار عورتوں سے زیادہ اپنے نکاح میں نہ لائے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿مَثْنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ﴾ [النساء: ٣]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''دو دو، تین تین اور چار چار (بیویوں سے نکاح کرو)۔''

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلَاثَ أَوْ رُبَاعَ. وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿أُوْلِيٓ أَجْنِحَةٖ مَّثْنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ﴾ [فاطر: ١] يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلَاثَ أَوْ رُبَاعَ.

حضرت زین العابدین علی بن حسین کہتے ہیں کہ دو یا تین یا چار جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے: ''دو دو، تین تین اور چار چار پروں والے فرشتے۔'' یہاں دو پروں والے یا تین پروں والے یا چار پروں والے فرشتے مراد ہیں۔

٥٠٩٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُواْ فِي ٱلْيَتَٰمَىٰ﴾ [النساء: ٣] قَالَتْ: هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَزَوَّجُهَا عَلَى مَالِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا وَلَا يَعْدِلُ فِي مَالِهَا. فَلْيَتَزَوَّجْ مَا طَابَ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهَا مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ. [راجع: ٢٤٩٤]

[5098] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ درج ذیل آیت کے متعلق فرماتی ہیں: ''اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم بچیوں کے متعلق انصاف نہیں کر سکو گے.....'' انھوں نے فرمایا: یتیم بچی کسی سرپرست کے زیر کفالت ہوتی، وہ اس کے مال کی وجہ سے اس کے ساتھ نکاح کر لیتا لیکن اس سے اچھا سلوک نہ کرتا اور نہ اس کے مال کے متعلق عدل و انصاف ہی سے کام لیتا، اسے حکم دیا گیا کہ ان کے علاوہ جو عورتیں تمھیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو، خواہ دو دو سے یا تین تین سے یا چار چار سے۔

(٢١) بَابٌ: ﴿وَأُمَّهَٰتُكُمُ ٱلَّٰتِيٓ أَرْضَعْنَكُمْ﴾ [النساء: ٢٣]، وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

باب: 21- ''اور تمھاری وہ مائیں (بھی حرام ہیں) جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا ہے'' اور جو رشتہ خون سے حرام ہوتا ہے وہ دودھ سے بھی حرام ہو جاتا ہے

وضاحت: دودھ پینے سے ایسا رشتہ قائم ہو جاتا ہے کہ دودھ پلانے والی عورت، اس کا خاوند، اس کی بیٹی، ماں، بہن، پوتی، نواسی، پھوپھی، بھتیجی، باپ، بیٹا، دادا، نانا، بھائی، پوتا، نواسا، چچا، بھتیجا اور بھانجا یہ سب شیر خوار کے محرم ہو جاتے ہیں بشرطیکہ پانچ

مرتبہ دودھ پیا ہو اور مدت رضاعت، یعنی دو سال کے اندر پیا ہو۔ لیکن جس لڑکے یا لڑکی نے دودھ پیا، اس کا باپ یا بھائی، بہن یا ماں، نانی، خالہ اور ماموں وغیرہ دودھ پلانے والی یا اس کے شوہر پر حرام نہیں ہوں گے گویا قاعدہ یہ ہے کہ دودھ پلانے والی کی طرف سے تو سب لوگ دودھ پینے والے کے محرم ہو جاتے ہیں لیکن دودھ پینے والے کی طرف سے وہ خود یا اس کی اولاد ہی محرم ہوتی ہے، اس کے باپ، بھائی، چچا، ماموں اور خالہ وغیرہ محرم نہیں ہوتے۔ واللّٰہ أعلم.

٥٠٩٩ - **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أُرَاهُ فُلَانًا» - لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ - قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا - لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ - دَخَلَ عَلَيَّ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، اَلرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ». [راجع: ٢٦٤٦]

[5099] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف فرما تھے اور انھوں (سیدہ عائشہ ؓ) نے سنا کہ کوئی صاحب حضرت حفصہ ؓ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ شخص آپ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرا خیال ہے یہ فلاں شخص ہے'' آپ نے حضرت حفصہ ؓ کے رضاعی چچا کا نام لیا۔ اس پر حضرت عائشہ ؓ نے سوال کیا کہ فلاں، جو ان کے رضاعی چچا تھے، اگر زندہ ہوتے تو میرے پاس آ سکتے تھے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، دودھ بھی ان رشتوں کو محرم بنا دیتا ہے جنھیں خون بناتا ہے، یعنی دودھ پینے سے وہی رشتہ قائم ہو جاتا ہے جو خون سے قائم ہوتا ہے۔''

٥١٠٠ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَلَا تَتَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ؟ قَالَ: «إِنَّها ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ».

[5100] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے عرض کی گئی: آپ حضرت حمزہ ؓ کی بیٹی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، یعنی رضاعی بھتیجی ہے۔''

وَقَالَ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ مِثْلَهُ. [راجع: ٢٦٤٥]

بشر بن عمر نے کہا: ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے جابر بن زید سے اسی طرح اس حدیث کو سنا۔

٥١٠١ - **حَدَّثَنَا** الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ

[5101] حضرت ام المومنین ام حبیبہ بنت ابوسفیان ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ میری

الزُّبَيْرِ: أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا: أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ؟ فَقَالَ: «أَوَ تُحِبِّينَ ذٰلِكِ؟»، فَقُلْتُ: نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِي»، قُلْتُ: فَإِنَّا نُحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ، «بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ». قَالَ عُرْوَةُ: وَثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِأَبِي لَهَبٍ، وَكَانَ أَبُو لَهَبٍ أَعْتَقَهَا فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ: قَالَ لَهُ: مَاذَا لَقِيتَ؟ قَالَ: أَبُو لَهَبٍ: لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هٰذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ. [انظر: ٥١٠٦، ٥١٠٧، ٥١٢٣، ٥٣٧٢]

بہن، جو ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی دختر ہے، سے نکاح کرلیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اسے پسند کرو گی؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ اب بھی تو میں آپ کی اکیلی بیوی نہیں ہوں۔ میری خواہش ہے کہ میری بہن میرے ساتھ خیر وبرکت میں شریک ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو میرے لیے حلال نہیں۔'' میں نے عرض کی: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ بیٹی جو ام سلمہ کے بطن سے ہے؟'' میں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ میری ربیبہ (پہلے خاوند سے اولاد، سوتیلی بیٹی) نہ ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہ تھی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ تم مجھ پر اپنی بہنیں اور بیٹیاں نکاح کے لیے نہ پیش کیا کرو۔'' عروہ نے کہا: ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی۔ ابولہب نے اسے آزاد کردیا تھا۔ اس نے نبی ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ جب ابولہب مرگیا تو اس کے کسی عزیز نے اسے (خواب میں) بری حالت میں دیکھا، اس نے پوچھا: تجھ پر کیا بیتی؟ اس نے کہا: جب سے میں تم سے جدا ہوا ہوں مجھے کبھی آرام نہیں ملا، سوائے اس بات کے کہ میں اس انگلی سے پانی پلایا جاتا ہوں۔ یہ بھی اس وجہ سے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

(٢٢) بَابُ مَنْ قَالَ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ

باب: 22- جس نے کہا: دوسال کے بعد رضاعت معتبر نہیں

لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ ٱلرَّضَاعَةَ﴾ [البقرة: ٢٣٣] وَمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرَّضَاعِ وَكَثِيرِهِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''پورے دو سال کی مدت اس شخص کے لیے ہے جو مدت رضاعت پوری کرنا چاہتا ہو۔'' رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ اس سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے۔

٥١٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ، كَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ أَخِي، فَقَالَ: «انْظُرْنَ [مَنْ] إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ». [راجع: ٢٦٤٧]

[5102] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو ان کے پاس ایک آدمی تھا۔ یہ دیکھ کر آپ کا چہرہ متغیر سا ہو گیا، گویا آپ نے اس کی موجودگی کو برا محسوس کیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: یہ میرا رضاعی بھائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوب غور کیا کرو کہ تمھارے بھائی کون ہیں؟ رضاعت تو بھوک سے ثابت ہوتی ہے۔''

(٢٣) بَابُ لَبَنِ الْفَحْلِ

باب:23- لبن فحل کا بیان

٥١٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ. [راجع: ٢٦٤٤]

[5103] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ابوقعیس کا بھائی افلح آیا اور اس نے گھر آنے کی اجازت طلب کی جبکہ وہ آپ کا رضاعی چچا تھا۔ یہ پردے کی آیات اترنے کے بعد کا واقعہ ہے۔ (حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں:) میں نے انھیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ اسے اجازت دے دیا کروں۔

(٢٤) بَابُ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ

باب:24- دودھ پلانے والی عورت کی شہادت

٥١٠٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ - قَالَ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ لٰكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ - قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: أَرْضَعْتُكُمَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ لِي: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، وَهِيَ كَاذِبَةٌ.

[5104] حضرت عقبہ بن حارث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تو ایک سیاہ فام عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں اسی وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے فلاں عورت سے نکاح کیا تو ایک سیاہ فام عورت نے آکر کہا ہے کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، حالانکہ وہ جھوٹ بولتی ہے۔ آپ ﷺ نے میری طرف سے منہ پھیر لیا۔ میں نے آپ کے چہرۂ انور کی طرف آکر عرض کی: وہ عورت جھوٹ کہتی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اب

فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، قُلْتُ: إِنَّهَا كَاذِبَةٌ، قَالَ: «كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا؟ دَعْهَا عَنْكَ». وَأَشَارَ إِسْمَاعِيلُ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى، يَحْكِي أَيُّوبَ. [راجع: ٨٨]

اس بیوی سے کیسے نکاح رہ سکے گا جبکہ اس عورت نے تمھیں دودھ پلانے کی شہادت دی ہے؟ اس عورت کو اپنے سے الگ کر دو۔" (راویٔ حدیث) اسماعیل بن علیہ نے اپنی شہادت اور درمیان والی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا کہ شیخ محترم نے اس طرح اشارہ کیا تھا۔

فائدہ: بعض حضرات کا خیال ہے کہ رضاعت کے سلسلے میں ایک عورت کی گواہی قبول نہیں ہوگی وہ اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احتیاط کے طور پر یہ حکم دیا مگر ایسا کہنا درست نہیں۔ حلال وحرام کے معاملے میں آپ نے ایک عورت کی شہادت کو قبول کر کے یہ حکم دیا تھا۔ لہٰذا رضاعت کے متعلق صرف ایک عورت کی گواہی معتبر ہے جیسا کہ اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے۔ واللہ أعلم.

(٢٥) بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ وَمَا يَحْرُمُ

باب: 25- کون سی عورتیں حلال اور کون سی حرام ہیں

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَـٰتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ﴾ إِلَى ﴿عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ الْآيَةَ [النساء: ٢٣، ٢٤]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تم پر تمھاری مائیں اور تمھاری بیٹیاں حرام ہیں...... سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔"

وَقَالَ أَنَسٌ: ﴿وَالْمُحْصَنَـٰتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ ذَوَاتُ الْأَزْوَاجِ الْحَرَائِرُ حَرَامٌ ﴿إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَـٰنُكُمْ﴾ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَنْزِعَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ مِنْ عَبْدِهِ. وَقَالَ: ﴿وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَـٰتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ﴾ [البقرة: ٢٢١]. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا زَادَ عَلَى أَرْبَعٍ فَهُوَ حَرَامٌ كَأُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأُخْتِهِ.

حضرت انس ؓ نے فرمایا: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ سے مراد خاوند والی آزاد عورتیں ہیں، وہ بھی حرام ہیں۔ ﴿إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کی لونڈی اس کے غلام کے نکاح میں ہو تو وہ اس سے واپس لے سکتا ہے، یعنی طلاق دلوا کر خود اپنی بیوی بنا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے: "مشرک عورتیں جب تک ایمان نہ لائیں ان سے نکاح نہ کرو۔" حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: چار بیویوں کے ہوتے ہوئے پانچویں سے نکاح کرنا اسی طرح حرام ہے جیسا کہ اپنی ماں، بیٹی اور بہن سے نکاح کرنا حرام ہے۔

٥١٠٥ - وَقَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي حَبِيبٌ عَنْ

[5105] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نسب سے سات عورتیں حرام ہیں اور سسرال کے

سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ، وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ، ثُمَّ قَرَأَ ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ﴾ الآيَةَ وَجَمَعَ عَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ ابْنَةِ عَلِيٍّ وَامْرَأَةِ عَلِيٍّ. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَا بَأْسَ بِهِ، وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ مَرَّةً، ثُمَّ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ. وَجَمَعَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ بَيْنَ ابْنَتَيْ عَمٍّ فِي لَيْلَةٍ، وَكَرِهَهُ جَابِرُ ابْنُ زَيْدٍ لِلْقَطِيعَةِ، وَلَيْسَ فِيهِ تَحْرِيمٌ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ﴾ [النساء: ٢٤] وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِذَا زَنَى بِأُخْتِ امْرَأَتِهِ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ. وَيُرْوَى عَنْ يَحْيَى الْكِنْدِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَأَبِي جَعْفَرٍ فِيمَنْ يَلْعَبُ بِالصَّبِيِّ: إِنْ أَدْخَلَهُ فِيهِ فَلَا يَتَزَوَّجَنَّ أُمَّهُ. وَيَحْيَى هٰذَا غَيْرُ مَعْرُوفٍ لَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِذَا زَنَى بِهَا لَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ. وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي نَصْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَرَّمَهُ، وَأَبُو نَصْرٍ هٰذَا لَمْ يُعْرَفْ بِسَمَاعِهِ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُرْوَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ وَبَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ: يَحْرُمُ عَلَيْهِ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ حَتَّى يُلْزِقَ بِالْأَرْضِ، يَعْنِي يُجَامِعَ. وَجَوَّزَهُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ عَلِيٌّ: لَا يَحْرُمُ. وَهٰذا مُرْسَلٌ.

ذریعے سے بھی سات عورتیں حرام ہیں، پھر انھوں نے یہ آیت پڑھی: ''تم پر تمھاری مائیں حرام ہیں......'' حضرت عبداللہ بن جعفر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور ان کی بیوی دونوں سے نکاح کر کے بیک وقت اپنے پاس رکھا۔ حضرت ابن سیرین نے کہا کہ اس میں کوئی قباحت نہیں۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ نے ایک بار تو اسے مکروہ کہا پھر کہنے لگے کہ اس میں چنداں حرج نہیں۔ حضرت حسن بن حسن بن علی نے اپنے دونوں چچا کی دو بیٹیوں کو ایک ساتھ اپنے نکاح میں ایک رات جمع کیا۔ حضرت جابر بن زید (تابعی) نے اسے مکروہ خیال کیا کیونکہ اس میں قطع رحمی کا اندیشہ ہے لیکن یہ حرام نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''مذکورہ محرمات کے علاوہ باقی عورتیں تمھارے لیے حلال ہیں۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: سالی سے زنا کرنے سے بیوی حرام نہیں ہوتی۔ یحییٰ کندی، امام شعبی اور ابوجعفر سے بیان کرتے ہیں کہ جس نے کسی بچے کے ساتھ برا کام کیا تو وہ اس کی ماں کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتا۔ یحییٰ کندی غیر معروف آدمی ہے اوراس مسئلے میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اگر کسی نے اپنی ساس سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی لیکن ابونصر نامی راوی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ بیوی حرام ہو جائے گی لیکن ابونصر کا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع معروف نہیں۔ البتہ عمران بن حصین، جابر بن زید رضی اللہ عنہم، حسن بصری اور بعض اہل عراق سے مروی ہے کہ بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیوی حرام نہیں ہوگی تا آنکہ اس کی ماں کو زمین سے ملا دے، یعنی اس سے جماع کرے۔ سعید بن مسیب، حضرت عروہ اور امام زہری رحمہم اللہ نے اسے (مذکورہ صورت میں بیوی کے ساتھ رہنا) جائز

قرار دیا ہے۔ امام زہری نے حضرت علی ؓ سے بیان کیا کہ حرام نہیں ہوتی لیکن یہ مرسل روایت ہے۔

فائدہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ نسب کی وجہ سے سات عورتیں حرام ہیں اور سسرال کی وجہ سے بھی سات عورتیں حرام ہیں، لیکن آیت کریمہ میں سات نسبی عورتوں کا ذکر ہے، مثلاً: ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی لیکن سسرال کی طرف سے سات عورتوں کا ذکر نہیں، البتہ رضاعت کو سسرال سے تعبیر کریں تو سات عورتیں حسب ذیل ہیں: رضاعی ماں، رضاعی بہن، ساس، ربیبہ، بہو، سالی اور شادی شدہ عورت، ان محرمات میں سات نسبی ہیں اور سات سببی، جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ سالی سے زنا کرنے سے اس کی بیوی حرام نہیں ہوگی جیسا کہ جمہور ائمہ کا مؤقف ہے کیونکہ زنا حرام ہے اس کا اثر حلال چیز پر نہیں پڑتا، پھر شریعت میں نکاح کا اطلاق عقد پر ہوتا ہے محض وطی پر نہیں ہوتا، البتہ امام ثوری اور اہل کوفہ کا موقف ہے کہ سالی سے زنا کرنا بیوی کے حرام ہونے کا باعث ہے، لیکن امام بخاری ؒ نے اس موقف کو محل نظر قرار دیا ہے۔

(٢٦) بَابٌ: ﴿وَرَبَٰٓئِبُكُمُ ٱلَّٰتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَآئِكُمُ ٱلَّٰتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ﴾

[النساء: ٢٣]

باب: 26- ارشاد باری تعالیٰ ”اور تمھاری بیویوں کی وہ لڑکیاں جو تمھاری گود میں (پرورش پا رہی) ہوں بشرطیکہ تم اپنی بیویوں سے صحبت کر چکے ہو“ کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلدُّخُولُ وَالْمَسِيسُ وَاللِّمَاسُ هُوَ الْجِمَاعُ، وَمَنْ قَالَ: بَنَاتُ وَلَدِهَا هُنَّ مِنْ بَنَاتِهَا فِي التَّحْرِيمِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِأُمِّ حَبِيبَةَ: «لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ» وَكَذٰلِكَ حَلَائِلُ وَلَدِ الْأَبْنَاءِ هُنَّ حَلَائِلُ الْأَبْنَاءِ. وَهَلْ تُسَمَّى الرَّبِيبَةَ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِهِ؟ وَدَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَبِيبَةً لَهُ إِلَى مَنْ يَكْفُلُهَا. وَسَمَّى النَّبِيُّ ﷺ ابْنَ ابْنَتِهِ ابْنًا.

حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: دخول، مسیس اور لماس سے مراد جماع ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ بیوی کی اولاد کی بیٹیاں بھی حرمت میں بیٹیوں جیسی ہیں کیونکہ نبی ﷺ نے حضرت ام حبیبہ ؓ سے فرمایا تھا: ”تم میرے لیے اپنی بیٹیاں اور بہنیں نہ پیش کیا کرو۔“ اسی طرح بیٹوں کی اولاد کی بیویاں بھی بیٹوں کی بیویوں جیسی ہیں۔ کیا اگر ربیبہ زیر پرورش نہ ہو تو اسے ربیبہ کا نام دیا جاسکتا ہے؟ نبی ﷺ نے اپنی ربیبہ ایک ایسے شخص کے حوالے کی جو اس کی کفالت کرے۔ نبی ﷺ نے اپنی صاحبزادی کے بیٹے کو بیٹا کہا۔

٥١٠٦ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ؟ قَالَ: «فَأَفْعَلُ مَاذَا؟»، قُلْتُ:

[5106] حضرت ام حبیبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ کو حضرت ابو سفیان ؓ کی صاحبزادی سے کوئی دلچسپی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اسے کیا کروں گا؟“ میں نے

تَنْكِحُ، قَالَ: «أَتُحِبِّينَ؟»، قُلْتُ: لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِيكَ أُخْتِي، قَالَ: «إِنَّها لَا تَحِلُّ لِي»، قُلْتُ: بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ، قَالَ: «ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ؟»، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ».

عرض کی: آپ اس سے نکاح کرلیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو؟'' میں نے کہا: میں آپ کی اکیلی بیوی تو نہیں ہوں۔ مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ آپ کی زوجیت میں جو میرا شریک ہو وہ میری بہن ہو۔ آپ نے فرمایا: ''وہ تو میرے لیے حلال نہیں۔'' میں نے عرض کی: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے پیغام نکاح بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ام سلمہ کی بیٹی کو؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(وہ میری ربیبہ ہے۔) اگر وہ میری ربیبہ نہ بھی ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہ تھی کیونکہ ثویبہ نے مجھے اور اس کے والد (ابوسلمہ) کو دودھ پلایا ہے۔ مجھے نکاح کے لیے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کی پیش کش نہ کیا کرو۔''

وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: دُرَّةُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ. [راجع: ٥١٠١]

لیث نے کہا: ہمیں ہشام نے خبر دی کہ اس کا نام دُرّہ بنت ام سلمہ ہے۔

(٢٧) بَابٌ: ﴿وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ ٱلْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ﴾ [النساء: ٢٣]

باب: 27- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور (یہ بھی حرام ہے کہ) دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرو مگر جو پہلے ہو چکا ہے'' کا بیان

٥١٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: «وَتُحِبِّينَ؟»، قُلْتُ: نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لِي»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَوَاللهِ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ

[5107] حضرت ام حبیبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ میری بہن ابوسفیان کی بیٹی سے نکاح کر لیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں یہ پسند ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں، میں تنہا تو آپ کی بیوی نہیں ہوں۔ اور مجھے زیادہ پسند ہے کہ میری بہن بھی خیر و برکت میں میرے ساتھ شریک ہو جائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو میرے لیے حلال نہیں۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ہمیں تو یہ خبریں مل رہی ہیں کہ آپ ابوسلمہ کی بیٹی درہ کو پیغام نکاح بھیجنا چاہتے

تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: «بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ؟»، فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَوَاللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ». [راجع: ٥١٠١]

ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ جو ام سلمہ کی دختر ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر وہ میری گود میں نہ ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہ تھی کیونکہ وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے۔ تم اپنی بیٹیاں اور بہنیں مجھے نکاح کے لیے پیش نہ کیا کرو۔''

(٢٨) بَابٌ: لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا

باب: 28- کسی عورت سے اس کی پھوپھی کی موجودگی میں نکاح نہ کیا جائے

٥١٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ: سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا. وَقَالَ دَاوُدُ وَابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[5108] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عورت سے اس کی پھوپھی پر اور اس کی خالہ پر نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ داود اور ابن عون نے بواسطۂ شعبی حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کیا ہے۔

٥١٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا». [انظر: ٥١١٠]

[5109] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت اور اس کی پھوپھی کو ایک عقد میں جمع نہ کیا جائے اور نہ عورت اور اس کی خالہ ہی کو ایک عقد میں جمع کیا جائے۔''

٥١١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، وَالْمَرْأَةُ وَخَالَتُهَا. فَنُرَى خَالَةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ. [راجع: ٥١٠٩]

[5110] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت اور اس کی پھوپھی، نیز عورت اور اس کی خالہ کو ایک عقد میں جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ بیوی کے باپ کی خالہ کو بھی اسی درجے میں رکھا گیا ہے۔

٥١١١ - لِأَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

[5111] کیونکہ حضرت عروہ ؒ نے حضرت عائشہ ؓ

حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ. [راجع: ٢٦٤٤]

سے بیان کیا، انھوں نے فرمایا: جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں انھیں رضاعت سے بھی حرام قرار دو۔

فائدہ: پھوپھی کے لفظ میں دادا کی بہن، نانا کی بہن، ان کے باپ کی بہن، اسی طرح خالہ کے لفظ میں نانی کی بہن اور نانی کی ماں سب داخل ہیں۔ اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ایسی دوعورتوں کو بیک وقت نکاح میں جمع کرنا منع ہے کہ اگر ان میں سے ایک کو مرد تصور کریں تو دوسری عورت سے اس کا نکاح جائز نہ ہو، البتہ اپنی بیوی کے ماموں کی بیٹی، چچا کی بیٹی، پھوپھی کی بیٹی سے نکاح کیا جاسکتا ہے۔

(٢٩) بَابُ الشِّغَارِ

باب: 29- وٹہ سٹہ کا نکاح

٥١١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ. وَالشِّغَارُ: أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. [انظر: ٦٩٦٠]

[5112] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔ اور شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح (کسی کے ساتھ) اس شرط کے ساتھ کرے کہ وہ دوسرا شخص بھی اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کرے گا اور ان دونوں کا کوئی حق مہر مقرر نہ ہو۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نکاح شغار، اسلام میں نہیں ہے۔''[1] بخاری کی ایک روایت میں صراحت ہے کہ شغار کی تعریف حضرت نافع نے کی ہے۔ اس میں حق مہر کی قید اتفاقی ہے اصل مشروط تبادلہ نکاح ہی شغار ہے، خواہ اس میں حق مہر کی تعیین ہو یا نہ ہو جیسا کہ حضرت عباس بن عبداللہ بن عباس نے عبدالرحمٰن بن حکم سے اپنی بیٹی کا نکاح کیا اور عبدالرحمٰن نے اس کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کردیا، ان دونوں نے حق مہر بھی مقرر کیا تھا تو حضرت معاویہ ؓ نے مروان بن حکم کی طرف سے ایک مکتوب کے ذریعے ان دونوں کے درمیان تفریق کرادی اور لکھا کہ یہی وہ شغار ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا۔[2] اگرچہ فقہائے کوفہ نے مہر مثل کی ادائیگی سے اسے جائز قرار دیا ہے لیکن یہ موقف صریح احادیث کے خلاف ہے ہاں، اگر اتفاقی طور پر تبادلہ نکاح ہوجائے تو چنداں حرج نہیں ہے۔ اس کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر ایک لڑکی کو اس کی غلطی کی وجہ سے طلاق ملتی ہے تو دوسری لڑکی کا گھر بلاوجہ اجڑ جاتا ہے، اس لیے شریعت نے مشروط تبادلہ نکاح سے منع فرمادیا۔ واللّٰہ أعلم.

(٣٠) بَابٌ: هَلْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِأَحَدٍ؟

باب: 30- کیا عورت خود کو کسی کے لیے ہبہ کر سکتی ہے؟

1 صحيح مسلم، النكاح، حديث: 1415. 2 سنن أبي داود، النكاح، حديث: 2075.

٥١١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ مِنَ اللَّائِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَمَا تَسْتَحِي الْمَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ؟ فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿تُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ﴾ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ.

[5113] حضرت ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ حضرت خولہ بنت حکیم ؓ ان عورتوں میں سے تھیں جنھوں نے اپنے آپ کو نبی ﷺ کے لیے ہبہ کیا تھا۔ اس پر حضرت عائشہ ؓ نے کہا کہ عورت کو شرم نہیں آتی وہ اپنے آپ کو کسی مرد کے لیے ہبہ کرتی ہے؟ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی: ''(اے پیغمبر!) تو اپنی جس بیوی کو چاہے پیچھے ڈال دے۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے اب پتہ چلا ہے کہ آپ کا رب آپ کی خواہش پوری کرنے میں کس قدر جلدی کرتا ہے۔

رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ. [راجع: ٤٧٨٨]

اس حدیث کو ابوسعید مودب، محمد بن بشر اور عبدہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے بیان کیا۔ وہ ایک دوسرے سے حدیث میں کچھ اضافہ کرتے تھے۔

(٣١) بَابُ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

باب: 31-محرم آدمی کا نکاح کرنا

٥١١٤ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. [راجع: ١٨٣٧]

[5114] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے احرام کی حالت میں نکاح کیا۔

فائدہ: محرم آدمی نہ تو خود نکاح کر سکتا ہے اور نہ کسی دوسرے شخص کا نکاح کرا سکتا ہے جیسا کہ حضرت عثمان ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''احرام والا آدمی خود اپنا نکاح کرے، نہ کسی دوسرے کا نکاح کرے اور نہ پیغام نکاح بھیجے۔''[1] خود صاحب واقعہ حضرت میمونہ ؓ کا بیان ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شادی کی تو اس وقت ہم دونوں مقام سرف میں حلال تھے۔[2] حضرت ابو رافع ؓ جو ان دونوں کے درمیان قاصد تھے ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت میمونہ ؓ سے نکاح کیا تو آپ حلال تھے، شب زفاف کے وقت بھی حلال تھے اور میں ان دونوں کے درمیان قاصد تھا۔[3] ممکن ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ کو کسی وجہ سے وہم ہو گیا ہو جیسا کہ حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت

1 صحيح مسلم، النكاح، حديث: 1409. 2 سنن أبي داود، المناسك، حديث: 1843. 3 جامع الترمذي، الحج، حديث: 841.

ابن عباس رضی اللہ عنہما کو وہم ہوگیا ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں شادی کی تھی۔ [1]

(٣٢) بَابُ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ أَخِيرًا

باب: 32- نبی ﷺ نے آخر کار نکاح متعہ سے منع فرما دیا

٥١١٥ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللهِ عَنْ أَبِيهِمَا: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ. [راجع: ٤٢١٦]

[5115] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح خیبر کے وقت متعہ اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا تھا۔

٥١١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُسْأَلُ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَرَخَّصَ، فَقَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ: إِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الْحَالِ الشَّدِيدِ، وَفِي النِّسَاءِ قِلَّةٌ؟ أَوْ نَحْوَهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ.

[5116] حضرت ابو جمرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے عورتوں سے نکاح متعہ کے متعلق سوال کیا گیا تو انھوں نے اس کی اجازت دی۔ پھر ان کے ایک غلام نے ان سے پوچھا کہ اس کی اجازت سخت مجبوری، عورتوں کی کمی یا اس جیسی دیگر صورتوں میں ہوگی؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ ہاں۔

٥١١٧، ٥١١٨ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا: كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا.

[5118,1517] حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک لشکر میں تھے تو رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہمارے پاس آیا اور اس نے کہا: تمھیں نکاح متعہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے، لہٰذا تم نکاح متعہ کر سکتے ہو۔

٥١١٩ - وَقَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ ابْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ

[5119] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو

1 سنن أبي داود، المناسك، حديث: 1845.

ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا ثَلَاثُ لَيَالٍ، فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايَدَا أَوْ يَتَتَارَكَا تَتَارَكَا»، فَمَا أَدْرِي أَشَيْءٌ كَانَ لَنَا خَاصَّةً، أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً.

مرد اور عورت آپس میں (نکاح متعہ پر) اتفاق کرلیں تو وہ آپس میں تین راتیں گزار سکتے ہیں، اس کے بعد اگر چاہیں تو مدت کو زیادہ کرلیں یا ایک دوسرے سے قطع تعلق کر لیں۔'' میں نہیں جانتا کہ یہ رخصت صرف ہمارے لیے تھی یا یہ حکم سب لوگوں کے لیے عام تھا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَدْ بَيَّنَهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ مَنْسُوخٌ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ نکاح متعہ منسوخ ہے۔

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نکاح متعہ کی تحریم اور اباحت دو مرتبہ ہوئی ہے، غزوۂ خیبر سے پہلے مباح تھا، خیبر میں اس کی حرمت کا حکم ہوا، پھر فتح مکہ کے موقع پر اس کی اباحت کا حکم ہوا اور وہی اوطاس کا سال ہے، اس کے بعد ہمیشہ کے لیے اسے حرام کر دیا گیا۔[1] اس کی حرمت پر اجماع ہے، صرف شیعہ حضرات اس کی اباحت کے قائل و فاعل ہیں، یہی وجہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے آخر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ یہ ہمیشہ کے لیے منسوخ ہو چکا ہے، چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ متعہ کا ناسخ، طلاق، عدت اور میراث ہے، یعنی اگر متعہ جائز ہوتا تو طلاق کا وجود نہ ہوتا اور نہ ضابطہ وراثت ہی پر عمل ہوتا۔[2]

(٣٣) بَابُ عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ

باب: 33- عورت کا اپنے آپ کو کسی نیک مرد کے ساتھ نکاح کے لیے پیش کرنا

٥١٢٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ. قَالَ أَنَسٌ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَكَ بِي حَاجَةٌ؟ فَقَالَتْ بِنْتُ أَنَسٍ: مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا، وَاسَوْأَتَاهْ وَاسَوْأَتَاهْ، قَالَ: هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ، رَغِبَتْ فِي النَّبِيِّ ﷺ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا. [انظر: ٦١٢٣]

[5120] حضرت ثابت بنانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، ان کے پاس ان کی صاحبزادی بھی تھی، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے آپ ﷺ کو اپنے نفس کی پیش کش کی اور کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے کہا: وہ عورت بہت کم حیا والی تھی، وائے رسوائی! ہائے بے شرمی! حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عورت تجھ سے بہتر تھی کہ اس نے نبی ﷺ کے متعلق اپنی رغبت کا اظہار کیا اور آپ کو اپنی ذات کے متعلق پیش کش کی۔

---

1 فتح الباري: 212/9. 2 فتح الباري: 216/9.

فائدہ: اگر کوئی عورت خود کو کسی کے لیے ہبہ کرتی ہے تو ہبے کی پیش کش صرف رسول اللہ ﷺ کے لیے ہوسکتی ہے کہ اس میں حق مہر یا ولی کی اجازت اور گواہوں کی موجودگی ضروری نہیں، البتہ کسی نیک انسان کو نکاح کی پیش کش کرنا جائز ہے۔ اس حدیث میں عورت کی فضیلت ثابت ہوئی کہ اس نے اعلیٰ خصائل پر مشتمل بزرگ سے نکاح کی درخواست کی لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے اس کی طرف توجہ نہ دی، صرف ظاہری صورت کو دیکھ کر اعتراض کر دیا ہاں، اگر کوئی عورت دنیاوی اغراض کی وجہ سے کسی کو نکاح کی پیش کش کرتی ہے تو یہ شدید بے حیائی اور رسوا کن بات ہے۔[1] واللہ أعلم.

٥١٢١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ زَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ: «مَا عِنْدَكَ؟» قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، قَالَ: «اِذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ». فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا، وَاللهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي وَلَهَا نِصْفُهُ - قَالَ سَهْلٌ: وَمَا لَهُ رِدَاءٌ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَمَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ»، فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَعَاهُ أَوْ دُعِيَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ: «مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟» فَقَالَ لَهُ: مَعِيَ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، لِسُوَرٍ يُعَدِّدُهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمْلَكْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٢٣١٠]

[5121] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی ﷺ کو اپنے نفس کی پیش کش کی۔ ایک شخص نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ اللہ کے رسول! مجھ سے اس کا نکاح کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے پاس اسے دینے کے لیے کیا ہے؟'' اس نے کہا: میرے پاس تو کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔'' چنانچہ وہ گیا اور واپس آ کر عرض کی: اللہ کی قسم! مجھے تو کچھ نہیں ملا اور نہ لوہے کی انگوٹھی ہی دستیاب ہوئی ہے، البتہ یہ میرا تہبند ہے، اس میں سے نصف اسے دے دیں۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کے پاس اوڑھنے کے لیے چادر نہیں تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ اس تہبند کو کیا کرے گی؟ اگر تو نے اسے پہنا تو اس پر کچھ نہیں ہوگا اور اگر اس نے پہنا تو تیرے پاس کچھ نہیں ہوگا۔'' پھر وہ آدمی بیٹھ گیا اور تادیر بیٹھا رہا۔ جب وہ اٹھ کر جانے لگا تو نبی ﷺ نے اسے دیکھ کر اپنے پاس بلایا یا اسے بلایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟'' اس نے آپ ﷺ سے کہا: مجھے فلاں فلاں سورت یاد ہے۔ اس نے چند سورتوں کو شمار کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے تجھے اس کا مالک بنا دیا اس وجہ سے جو تجھے قرآن یاد ہے، یعنی اسے ان سورتوں کی تعلیم دو۔''

[1] عمدة القاري: 70/14.

(٣٤) بَابُ عَرْضِ الْإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ عَلَى أَهْلِ الْخَيْرِ

٥١٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ - فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ: قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا. قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، وَكُنْتُ أَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا. قَالَ عُمَرُ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ ذَكَرَهَا، فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبِلْتُهَا. [راجع: ٤٠٠٥]

باب: 34- کسی انسان کا اپنی بیٹی یا بہن کو اہل خیر سے نکاح کے لیے پیش کرنا

[5122] حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے کہ جس وقت حفصہ بنت عمر خنیس بن حذافہ ؓ کی وفات کی وجہ سے بیوہ ہو گئیں ...... اور خنیس ؓ نبی ﷺ کے صحابی تھے اور ان کی وفات مدینہ طیبہ میں ہوئی تھی...... حضرت عمر بن خطاب ؓ نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمان ؓ کے پاس آیا اور انھیں حفصہ ؓ کے نکاح کی پیش کش کی، انھوں نے کہا کہ میں اس معاملے میں غور وفکر کروں گا۔ چند دن گزر جانے کے بعد پھر میری ان سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے کہا: میرے لیے یہ امر ظاہر ہوا ہے کہ میں ان دنوں نکاح نہ کروں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: پھر میں حضرت ابوبکر ؓ سے ملا تو میں نے (ان سے) کہا: اگر آپ چاہیں تو میں اپنی بیٹی حفصہ کا تم سے نکاح کر دوں۔ حضرت ابوبکر ؓ خاموش رہے اور مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ مجھے ان کے عدم التفات کی وجہ سے حضرت عثمان ؓ کی نسبت زیادہ غصہ آیا۔ ابھی چند دن گزرے ہوں گے کہ خود رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ ؓ سے نکاح کا پیغام بھیج دیا تو میں نے حضرت حفصہ ؓ کا آپ سے نکاح کر دیا۔ اس کے بعد میری ملاقات حضرت ابوبکر ؓ سے ہوئی تو انھوں نے فرمایا کہ جب آپ نے حضرت حفصہ ؓ سے نکاح کی مجھے پیش کش کی تھی تو میں نے آپ کو کوئی جواب نہیں دیا تھا، شاید آپ کو اس بات سے تکلیف ہوئی ہو گی۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: ہاں۔ حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: جب آپ نے مجھے اس کے ساتھ نکاح کی پیش کش کی تھی تو مجھے جواب دینے سے کوئی امر مانع نہ تھا سوائے اس بات کے کہ رسول اللہ ﷺ نے

حضرت حفصہ ؓ کا ذکر مجھ سے کیا تھا، اس لیے میں آپ کے راز کو فاش نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر رسول اللہ ﷺ اپنا ارادہ ترک کر دیتے تو میں اسے قبول کر لیتا۔

٥١٢٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَعَلَى أُمِّ سَلَمَةَ؟ لَوْ لَم أَنْكِحْ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّ أَبَاهَا أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ».

[راجع: ٥١٠١]

[5123] حضرت ام حبیبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ دُرہ بنت ابی سلمہ ؓ سے نکاح کرنے والے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں ام سلمہ کے ہوتے ہوئے اس سے نکاح کروں؟ اگر میں نے ام سلمہ سے نکاح نہ کیا ہوتا تو بھی وہ میرے لیے حلال نہ تھی کیونکہ اس کے والد (حضرت ابوسلمہ ؓ) میرے رضاعی بھائی تھے۔“

(٣٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِۦ مِنْ خِطْبَةِ ٱلنِّسَآءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِىٓ أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ ٱللَّهُ﴾ الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿غَفُورٌ حَلِيمٌ﴾ [البقرة: ٢٣٥]

باب: 35- ارشاد باری تعالیٰ: ”اگر تم (بیواؤں کو) اشارے کے ساتھ پیغام نکاح دو یا یہ بات اپنے دل میں چھپائے رکھو، دونوں صورتوں میں تم پر کوئی گناہ نہیں اللہ تعالیٰ جانتا ہے......“ کا بیان

أَكْنَنْتُمْ: أَضْمَرْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ، وَكُلُّ شَيْءٍ صُنْتَهُ وَأَضْمَرْتَهُ فَهُوَ مَكْنُونٌ.

﴿اَكْنَنْتُمْ﴾ کے معنی ہیں: جو تم اپنے دلوں میں چھپا کر رکھو۔ ہر وہ چیز جس کی تو نگہبانی کرے اور اسے چھپا کر رکھے وہ مکنون ہے۔

٥١٢٤ - وَقَالَ لِي طَلْقٌ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِۦ مِنْ خِطْبَةِ ٱلنِّسَآءِ﴾ يَقُولُ: إِنِّي أُرِيدُ التَّزْوِيجَ وَلَوَدِدْتُ أَنَّهُ يُيَسَّرُ لِي امْرَأَةٌ صَالِحَةٌ.

[5124] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ”ایسی عورتوں کو اشارے کے ساتھ پیغام نکاح دو۔“ یعنی میں شادی کا ارادہ رکھتا ہوں، میری آرزو ہے کہ مجھے نیک بیوی میسر ہو جائے۔

وَقَالَ الْقَاسِمُ: يَقُولُ: إِنَّكِ عَلَيَّ كَرِيمَةٌ وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ، وَإِنَّ اللهَ لَسَائِقٌ إِلَيْكِ

حضرت قاسم نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا (کہ وہ کہے): بلاشبہ تو میرے ہاں قابل احترام اور معزز

خَيْرًا أَوْ نَحْوَ هٰذَا.

ہے۔ بے شک میں تیرے متعلق نیک جذبات رکھتا ہوں یقیناً اللہ تیری طرف خیر و برکت بھیجنے والا ہے۔ یا اس طرح کے اور الفاظ کہے۔

وَقَالَ عَطَاءٌ: يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوحُ، يَقُولُ: إِنَّ لِي حَاجَةً وَأَبْشِرِي وَأَنْتِ بِحَمْدِ اللهِ نَافِقَةٌ، وَتَقُولُ هِيَ: قَدْ أَسْمَعُ مَا تَقُولُ. وَلَا تَعِدُ شَيْئًا، وَلَا يُوَاعِدُ وَلِيُّهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا، وَإِنْ وَاعَدَتْ رَجُلًا فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ نَكَحَهَا بَعْدُ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا.

حضرت عطاء نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: (نکاح کے لیے صرف) اشارہ کرے واضح طور پر نہ کہے، مثلاً یوں کہے: مجھے نکاح کی ضرورت ہے، تو بڑی خوش قسمت ہے، الحمد للہ تم اچھی عورت ہو۔ اور عورت اس کے جواب میں کہے: جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں میں اسے سن رہی ہوں لیکن (صراحت کے ساتھ) کسی بات کا وعدہ نہ کرے۔ عورت کا سرپرست بھی اس کے علم کے بغیر کوئی وعدہ نہ کرے۔ اگر کسی عورت نے دوران عدت میں کسی آدمی سے نکاح کا وعدہ کر لیا، بعد میں اس کے ساتھ نکاح رچالیا تو ان دونوں میں جدائی نہیں کرائی جائے گی۔

وَقَالَ الْحَسَنُ ﴿لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا﴾ اَلزِّنَا: وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿حَتَّىٰ يَبْلُغَ ٱلْكِتَٰبُ أَجَلَهُۥ﴾ اِنْقِضَاءُ الْعِدَّةِ.

امام حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: ''تم ان سے خفیہ معاہدہ نہ کرو'' اس سے مراد چھپ کر بدکاری کرنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے، آپ نے ﴿حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ أَجَلَهُ﴾ کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد عورت کا اپنی عدت پوری کر لینا ہے۔

(٣٦) بَابُ النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ

باب: 36- نکاح سے پہلے عورت کو ایک نظر دیکھنا

٥١٢٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ، فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ، فَقُلْتُ: إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ». [راجع: ٣٨٩٥]

[5125] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں خواب میں دیکھا کہ فرشتہ تمھیں ایک ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر لایا اور مجھے کہا: یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے تمھارے چہرے سے نقاب الٹا تو وہ تو ہی تھی۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: اگر یہ واقعی اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے ضرور پورا کرے گا۔''

فائدہ: جس عورت سے نکاح کرنا ہو اسے قبل از نکاح ایک نظر دیکھ لینا جائز ہے جیسا کہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ ○ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک عورت کی طرف پیغام نکاح بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: ''کیا تو نے اسے دیکھا ہے؟'' انھوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے دیکھ لو، امید ہے کہ ایسا کرنے سے تمھارے درمیان الفت پیدا ہو۔''[1] ○ حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجے اگر ممکن ہو تو اس سے وہ کچھ دیکھ لے جو اس کے لیے نکاح کا باعث ہو۔''[2] اگر کسی وجہ سے اپنی ہونے والی بیوی کو دیکھنا ممکن نہ ہو تو کسی قابل اعتماد عورت کو بھیج کر اس کے متعلق معلومات لی جا سکتی ہیں جیسا کہ ہمارے برصغیر میں یہی طریقہ رائج ہے۔ واللہ أعلم.

٥١٢٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللهِ، إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ: «وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟» قَالَ: لَا، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا»، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا، قَالَ: «انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي - قَالَ سَهْلٌ: مَا لَهُ رِدَاءٌ - فَلَهَا نِصْفُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ

[5126] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں آپ کی خدمت میں خود کو ہبہ کرنے کے لیے آئی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا، اپنی نظر کو اس کی طرف اونچا کیا، پھر اسے نیچا کر لیا، پھر سر مبارک جھکا لیا۔ جب خاتون نے دیکھا کہ آپ نے اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی۔ آپ ﷺ کے صحابۂ کرام ؓ میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے؟'' اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے گھر جاؤ، شاید کوئی چیز مل جائے۔'' چنانچہ وہ گیا اور واپس آ کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں نے وہاں کچھ نہیں پایا۔ آپ نے فرمایا: ''پھر جاؤ، شاید لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے۔'' وہ دوبارہ گیا اور واپس آ کر کہا: اللہ کے رسول! مجھے لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی لیکن میرا یہ تہبند حاضر ہے..... حضرت سہل ؓ کہتے ہیں کہ اس

1 مسند أحمد: 244/4. 2 سنن أبي داود، النكاح، حديث: 2082.

عَلَيْكَ شَيْءٌ». فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ، ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: «مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟» قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا، وَسُورَةُ كَذَا، وَسُورَةُ كَذَا، عَادَّهَا، قَالَ: «أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٢٣١٠]

کے پاس اوڑھنے کی چادر بھی نہ تھی...... اس آدمی نے کہا: اس خاتون کو اس تہبند سے نصف دے دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تیرے تہبند کو کیا کرے گی؟ اگر تو اسے پہنے گا تو اس کے لیے کچھ نہیں بچے گا اور اگر وہ اسے پہنے گی تو اس سے تجھ پر کچھ نہیں ہوگا۔'' اس کے بعد وہ بیٹھ گیا اور دیر تک وہاں براجمان رہا، پھر اٹھ کر چلا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے واپس جاتے ہوئے دیکھا۔ آخر کار آپ نے حکم دیا اور اسے بلا لیا گیا۔ جب وہ حاضر خدمت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟'' اس نے عرض کی: فلاں فلاں اور فلاں سورت مجھے یاد ہے، اس نے ان سورتوں کو شمار کیا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم ان سورتوں کو زبانی پڑھ لیتے ہو؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ، میں نے اس قرآن کے بدلے میں جو تمھیں یاد ہے اس خاتون کا عقد تجھ سے کر دیا ہے۔''

(٣٧) بَابُ مَنْ قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

باب: 37- جس نے کہا کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ﴾ [البقرة: ٢٣٢] فَدَخَلَ فِيهِ الثَّيِّبُ وَكَذٰلِكَ الْبِكْرُ. وَقَالَ: ﴿وَلَا تُنكِحُوا۟ ٱلْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا۟﴾ [البقرة: ٢٢١] وَقَالَ: ﴿وَأَنكِحُوا۟ ٱلْأَيَـٰمَىٰ مِنكُمْ﴾ [النور: ٣٢].

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں (اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے) مت روکو۔'' اس حکم میں شوہر دیدہ اور کنواریاں سب شامل ہیں، نیز اللہ کا فرمان ہے: ''تم (اپنی عورتوں کا) مشرک مردوں سے نکاح نہ کرو حتی کہ وہ (مشرک مرد) ایمان لے آئیں۔'' اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے: ''جو عورتیں خاوند نہیں رکھتیں تم ان کا نکاح کر دو۔''

٥١٢٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ. وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

[5127] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ دور جاہلیت میں نکاح کی چار صورتیں تھیں: ایک صورت تو یہی تھی جیسا کہ

قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ: فَنِكَاحٌ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ، يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ أَوِ ابْنَتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا. وَنِكَاحُ الْآخَرِ: كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا: أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ، وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ، فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ، وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ. فَكَانَ هٰذَا النِّكَاحُ نِكَاحَ الْاِسْتِبْضَاعِ. وَنِكَاحٌ آخَرُ: يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَا دُونَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ لَيَالٍ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا، تَقُولُ لَهُمْ: قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ فَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ، تُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ بِاسْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَمْتَنِعَ بِهِ الرَّجُلُ. وَنِكَاحُ الرَّابِعِ: يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا، وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُونُ عَلَمًا لِمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ، فَإِذَا حَمَلَتْ إِحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَتْهُ بِهِ وَدُعِيَ ابْنَهُ، لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذٰلِكَ، فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ ﷺ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ

آج کل لوگ کرتے ہیں، ایک شخص دوسرے شخص کے پاس اس کی زیر پرورش لڑکی یا اس کی بیٹی سے نکاح کا پیغام بھیجتا، پھر اس کا مہر دے کر اس سے نکاح کرتا۔ دوسری صورت یہ تھی کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے کہتا جب وہ حیض سے پاک ہوجاتی: تو فلاں شخص کے پاس چلی جا اور اس سے منہ کالا کرلے، اس مدت میں شوہر خود اس سے جدا رہتا اور اس سے ہم بستر نہ ہوتا، پھر جب اس غیر مرد سے اس کا حمل ظاہر ہوجاتا جس سے اس نے منہ کالا کیا تھا، اس کے بعد اگر خاوند کی طبیعت چاہتی تو اس سے صحبت کرتا، اور ایسا اس لیے کرتے تھے تاکہ ان کا لڑکا اچھا اور خوبصورت پیدا ہو۔ یہ نکاح ''نکاح استبضاع'' کہلاتا تھا۔ تیسری صورت یہ تھی کہ چند آدمی جو دس سے کم ہوتے کسی عورت کے پاس باری باری جاتے اور ان میں سے ہر ایک اس سے ہم بستر ہوتا، پھر جب وہ عورت حاملہ ہوجاتی اور بچہ جنم دیتی تو وضع حمل کے چند دن بعد وہ ان تمام مردوں کو بلاتی، اس موقع پر ان میں سے کوئی آدمی انکار نہیں کرسکتا تھا، چنانچہ وہ سب اس عورت کے پاس جمع ہوجاتے تو وہ ان سے کہتی کہ تم اپنے حال کو خوب جانتے ہو! اب میں نے یہ بچہ جنم دیا ہے (پھر وہ کہتی:) اے فلاں! یہ بچہ تیرا ہے وہ جس کا چاہتی نام لے لیتی، پھر وہ لڑکا اس کا سمجھا جاتا اور وہ شخص اس سے انکار کی جرأت نہیں کرسکتا تھا۔ چوتھی صورت یہ تھی کہ بہت سے لوگ ایک فاحشہ عورت کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ عورت اپنے پاس کسی بھی آنے والے کو نہیں روکتی تھی۔ یہ فاحشہ ہوتی تھیں جنھوں نے اپنے دروازوں پر جھنڈے لگا رکھے تھے جو ان کے لیے امتیازی نشان کی حیثیت رکھتے تھے، جو کوئی بھی ان کے پاس جانے کی خواہش رکھتا ان کے پاس چلا جاتا۔ جب ان میں سے کوئی عورت حاملہ ہوجاتی اور بچہ

الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ.

جنم دیتی تو اس کے پاس آنے جانے والے سب لوگ جمع ہو جاتے اور کسی قیافہ شناس کو بلاتے، وہ جس کے ساتھ بچے کی مشابہت دیکھتا، اس کے ساتھ بچے کو لاحق کر دیتا، پھر وہ بچہ اس کا بیٹا کہا جاتا۔ وہ آدمی اس کا انکار نہیں کر سکتا تھا۔ جب حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا گیا تو آپ نے جاہلیت کے تمام نکاح کالعدم کر دیے، صرف اس نکاح کو باقی رکھا جس کا آج کل رواج ہے۔

٥١٢٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ ﴿وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي ٱلْكِتَٰبِ فِي يَتَٰمَى ٱلنِّسَآءِ ٱلَّٰتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ﴾ [النساء: ١٢٧] قَالَتْ: هٰذَا فِي الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ شَرِيكَتَهُ فِي مَالِهِ وَهُوَ أَوْلَى بِهَا، فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَنْكِحَهَا فَيَعْضُلُهَا لِمَالِهَا وَلَا يُنْكِحُهَا غَيْرَهُ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يَشْرَكَهُ أَحَدٌ فِي مَالِهَا. [راجع: ٢٤٩٤]

[5128] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کریمہ ''وہ آیات جو کتاب میں یتیم لڑکیوں کے بارے میں تمھیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جنھیں تم وہ کچھ نہیں دیتے جو ان کے لیے مقرر ہو چکا ہے اور تم چاہتے ہو کہ ان سے نکاح کر لو'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یہ آیت ایسی یتیم لڑکی کے متعلق نازل ہوئی تھی جو کسی شخص کے زیر پرورش ہوتی، شاید وہ اس کے مال و جائیداد میں شریک ہوتی اور وہی آدمی لڑکی کا زیادہ حقدار ہوتا جبکہ وہ اس سے روگردانی کرتا، چنانچہ اس کے مال کے باعث کسی اور سے اس کا نکاح کرنے سے بھی پہلوتہی کرتا، مبادا کوئی دوسرا اس کے مال میں شریک ہو جائے، اس لیے وہ کسی مرد سے اس کی شادی نہیں ہونے دیتا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی دوسرا اس کے مال میں حصہ دار بنے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کا نکاح منعقد ہونے کے لیے ولی کی اجازت شرط ہے اور اس کے بغیر اس کا نکاح نہیں ہوتا، چنانچہ مذکورہ حدیث کے مطابق زیر پرورش لڑکی کا ولی نہ خود اس کا نکاح کرتا اور نہ کسی دوسرے ہی سے نکاح کرنے دیتا۔ اس سے بھی یہی معلوم ہوتا کہ ولی کو نکاح کا اختیار ہے اگر عورت اپنا نکاح خود کر سکتی تو ولی اسے کیونکر روک سکتا تھا، لہٰذا نکاح کے لیے ولی کا ہونا ضروری ہے، البتہ ایک حدیث میں ہے کہ شوہر دیدہ عورت اپنے نفس کے متعلق اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے۔[1]

---

[1] صحیح مسلم، النکاح، حدیث: 1421.

٥١٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنِ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ - فَقَالَ عُمَرُ: لَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ، فَقَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ: بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا. قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ. [راجع: ٤٠٠٥]

[5129] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر ؓ حضرت خنیس بن حذافہ سہمی ؓ سے بیوہ ہوئیں ...... وہ (ابن حذافہ ؓ) نبی ﷺ کے اصحاب سے تھے اور غزوۂ بدر میں شریک تھے، ان کی وفات مدینہ طیبہ میں ہوئی تھی ...... حضرت عمر ؓ نے کہا کہ میں عثمان بن عفان ؓ سے ملا اور انھیں حضرت حفصہ ؓ سے نکاح کی پیش کش کی اور ان سے کہا: اگر آپ چاہیں تو حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں؟ حضرت عثمان ؓ نے جواب دیا: میں اس معاملے کے متعلق غور کروں گا۔ چند دن میں نے انتظار کیا، اس کے بعد وہ مجھ سے ملے اور کہا: میرے لیے یہ ظاہر ہوا ہے کہ میں ابھی نکاح نہ کروں۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: پھر میں حضرت ابوبکر ؓ سے ملا اور ان سے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ ؓ کا نکاح آپ سے کر دوں۔

فائدہ: عورت کے نکاح کے لیے سرپرست کی اجازت بنیادی حیثیت رکھتی ہے اور واضح رہے کہ ولی سے مراد باپ ہے، اس کی عدم موجودگی میں دادا، پھر بھائی، اس کے بعد چچا ہے۔ اختلاف کی صورت میں قریبی ولی کو ترجیح ہوگی۔ اگر دونوں ولی برابر حیثیت رکھتے ہوں تو اختلاف کی صورت میں حاکم یا پنچایت کو حق ولایت ہوگا۔ واللہ أعلم.

٥١٣٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي [عَمْرٍو] قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ﴾ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ، قَالَ: زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا، حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا، فَقُلْتُ لَهُ: زَوَّجْتُكَ وَأَفْرَشْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا، ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا؟ لَا، وَاللهِ لَا تَعُودُ إِلَيْكَ أَبَدًا. وَكَانَ رَجُلًا لَا بَأْسَ بِهِ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿فَلَا

[5130] حضرت معقل بن یسار ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ یہ آیت: ''عورتوں کو (نکاح کرنے سے) مت روکو'' میرے متعلق نازل ہوئی۔ ہوا یوں کہ میں نے اپنی بہن کا نکاح ایک آدمی سے کر دیا، اس نے اسے طلاق دے دی۔ جب عدت ختم ہوگئی تو وہی شخص میری بہن سے دوبارہ نکاح کرنے کا پیغام لے کر آیا۔ میں نے اسے کہا کہ میں نے تیرے ساتھ (اپنی بہن کا) نکاح کر دیا، اسے تیری بیوی بنایا اور تمھیں عزت دی لیکن تم نے اسے طلاق دے دی، اب پھر تم اس سے نکاح کا پیغام لے کر آئے ہو، اللہ کی قسم! اب ایسا ہرگز نہیں ہوگا، میں تمھیں وہ کسی صورت میں

تَعْضُلُوهُنَّ﴾ فَقُلْتُ: الْآنَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ. [راجع ٤٥٢٩]

نہیں دوں گا۔ وہ شخص کوئی برا آدمی نہ تھا اور عورت کی بھی خواہش تھی کہ وہ اس کے پاس چلی جائے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ''تم عورتوں کو (نکاح کرنے سے) مت روکو۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں ابھی اس پر عمل درآمد کرتا ہوں، چنانچہ اس نے اپنی ہمشیر کا نکاح اس سے کردیا۔

(٣٨) بَابٌ: إِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ الْخَاطِبُ

باب: 38- اگر عورت کا سرپرست خود اس سے نکاح کرنا چاہے (تو کیا جائز ہے؟)

وَخَطَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ امْرَأَةً هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِهَا فَأَمَرَ رَجُلًا فَزَوَّجَهُ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لِأُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ قَارِظٍ: أَتَجْعَلِينَ أَمْرَكِ إِلَيَّ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ: قَدْ تَزَوَّجْتُكِ. وَقَالَ عَطَاءٌ: لِيُشْهِدْ: أَنِّي قَدْ نَكَحْتُكِ، أَوْ لِيَأْمُرْ رَجُلًا مِنْ عَشِيرَتِهَا. وَقَالَ سَهْلٌ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَهَبُ لَكَ نَفْسِي، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا.

حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا جبکہ وہ خود ہی اس کے قریبی رشتہ دار تھے، آخر انھوں نے ایک دوسرے شخص سے کہا تو اس نے ان کا نکاح پڑھا دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے ام حکیم بنت قارظ سے کہا: کیا تم اپنا معاملہ میرے حوالے کرتی ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے کہا: میں نے تیرے ساتھ نکاح کرلیا ہے۔ حضرت عطاء بن ابی رباح نے کہا: ایسی صورت میں وہ دو گواہوں کے سامنے اس عورت سے کہہ دے کہ میں نے تیرے ساتھ نکاح کرلیا ہے، یا عورت کے قبیلے والوں سے کسی آدمی کو مقرر کردے۔ حضرت سہل بن سعد ؓ نے کہا کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے عرض کی: میں خود کو آپ کے لیے ہبہ کرتی ہوں۔ ایک آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں تو آپ میرے ساتھ اس کا نکاح کردیں۔

٥١٣١ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [النساء:

[5131] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''لوگ آپ سے عورتوں کے متعلق فتوی پوچھتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ اللہ تمھیں ان کے متعلق مسئلہ بتاتا ہے......'' اس سے

[١٢٧] قَالَ: هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ الرَّجُلِ قَدْ شَرِكَتْهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ فَيَدْخُلَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ فَيَحْبِسُهَا، فَنَهَاهُمُ اللهُ عَنْ ذٰلِكَ. [راجع: ٢٤٩٤]

مراد وہ یتیم لڑکی ہے جو کسی کے زیر کفالت ہوتی اور وہ اس کے مال میں بھی حصہ دار ہوتی، وہ اس سے نکاح کرنے میں کوئی دلچسپی نہ رکھتا اور نہ کسی دوسرے سے نکاح کر دینا پسند کرتا، مبادا وہ بھی اس کے مال میں شریک ہو جائے۔ اس بنا پر وہ لڑکی کو نکاح سے روکے رکھتا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرما دیا۔

٥١٣٢ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ جُلُوسًا فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ، فَخَفَّضَ فِيهَا الْبَصَرَ وَرَفَعَهُ فَلَمْ يُرِدْهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: زَوِّجْنِيهَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «أَعِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟»، قَالَ: مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ، قَالَ: «وَلَا خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ؟»، قَالَ: وَلَا خَاتَمٌ [مِنْ حَدِيدٍ]، وَلٰكِنْ أَشُقُّ بُرْدَتِي هٰذِهِ فَأُعْطِيهَا النِّصْفَ وَآخُذُ النِّصْفَ، قَالَ: «لَا، هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٢٣١٠]

[5132] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک عورت آئی اور اس نے خود کو آپ ﷺ پر پیش کیا۔ آپ نے اس عورت کو اوپر سے نیچے تک دیکھا آپ کا (اس سے شادی کا) ارادہ نہ بنا۔ آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس کا میرے ساتھ نکاح کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے؟“ اس نے عرض کیا: میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں؟“ اس نے کہا کہ لوہے کی انگوٹھی بھی میرے پاس نہیں، لیکن میں اپنی اس چادر کے دو ٹکڑے کر دیتا ہوں، آدھی اسے دیتا ہوں اور آدھی اپنے پاس رکھ لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”ایسا تو نہیں ہو سکتا، اچھا بتاؤ تمھیں کچھ قرآن یاد ہے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ، اس حفظ قرآن کے عوض میں نے اس سے تیری شادی کر دی۔“

(٣٩) بَابُ إِنْكَاحِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ الصِّغَارَ

باب: 39- آدمی اپنی نابالغ بچی کا نکاح کر سکتا ہے

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَٱلَّٰٓـِٔي لَمْ يَحِضْنَ﴾ [الطلاق: ٤] فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ قَبْلَ الْبُلُوغِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ عورتیں جنھیں حیض نہیں آیا۔“ اللہ تعالیٰ نے عورت کی بلوغت سے پہلے اس کی عدت تین ماہ مقرر کی ہے۔

٥١٣٣ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا

[5132] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَأُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ، وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا. [راجع: ٣٨٩٤]

نے ان سے نکاح فرمایا جبکہ وہ چھ برس کی تھیں اوران کی رخصتی ہوئی جبکہ وہ نو برس کی تھیں اور وہ آپ کے پاس نوبرس رہیں۔

(٤٠) بَابُ تَزْوِيجِ الْأَبِ ابْنَتَهُ مِنَ الْإِمَامِ

باب: 40- باپ، اپنی بیٹی کا نکاح حاکم وقت سے کرسکتا ہے

وَقَالَ عُمَرُ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ حَفْصَةَ فَأَنْكَحْتُهُ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام میرے پاس بھیجا تو میں نے ان کا نکاح آپ سے کردیا۔

٥١٣٤ - **حَدَّثَنَا** مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ. فَقَالَ هِشَامٌ: وَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ تِسْعَ سِنِينَ. [راجع: ٣٨٩٤]

[5134] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جب ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھے سال کی تھی اور جب ان کی رخصتی ہوئی تو عمر نو سال کی تھی۔ حضرت ہشام نے کہا: مجھے بتایا گیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے ہاں نو برس تک رہیں۔

(٤١) بَابٌ: اَلسُّلْطَانُ وَلِيٌّ

باب: 41- حاکم وقت بھی ولی ہے

لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ»

نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''ہم نے اس قرآن کے بدلے جو تجھے یاد ہے اس عورت کا نکاح تجھ سے کردیا۔''

وضاحت: جس عورت کا کوئی بھی سرپرست نہ ہو تو وقت کا حاکم اس کا سرپرست ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ولی کے بغیر نکاح جائز نہیں اور جس کا کوئی ولی نہ ہو تو حاکم وقت اس کا سرپرست ہوگا۔[1]

٥١٣٥ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي

[5135] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی: میں خود کو آپ کے لیے ہبہ کرتی ہوں، پھر وہ

1 سنن أبي داود، النكاح، حديث: 2084.

وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي، فَقَامَتْ طَوِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ، فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا؟» قَالَ: مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي، فَقَالَ: «إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا إِزَارَ لَكَ، فَالْتَمِسْ شَيْئًا»، فَقَالَ: مَا أَجِدُ شَيْئًا، فَقَالَ: «الْتَمِسْ وَلَوْ كَانَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»، فَلَمْ يَجِدْ، فَقَالَ: «أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟» قَالَ: نَعَمْ، سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، لِسُوَرٍ سَمَّاهَا، فَقَالَ: «زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٢٣١٠]

دیر تک وہاں کھڑی رہی۔ اتنے میں ایک شخص نے کہا: اگر آپ کو اس کی ضرورت نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا تیرے پاس اسے مہر دینے کے لیے کوئی چیز ہے؟'' اس نے کہا: میرے پاس اس تہبند کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم اپنا تہبند اسے دے دو گے تو تمھارے پہننے کے لیے کوئی تہبند نہیں ہو گا، کوئی اور چیز تلاش کر لو۔'' اس نے عرض کی: میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کچھ تو تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔'' تاہم اسے وہ بھی نہ مل سکی تو آپ نے اسے فرمایا: ''کیا تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟'' اس نے کہا: ہاں، فلاں، فلاں سورت یاد ہے، اس نے چند سورتوں کا نام لیا۔ آخر کار آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ، ہم نے تیرا نکاح اس عورت سے کر دیا اس قرآن کے بدلے جو تجھے یاد ہے۔''

(٤٢) بَابٌ: لَا يُنْكِحُ الْأَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ إِلَّا بِرِضَاهُمَا

باب: 42- باپ اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا کنواری یا بیوہ کا نکاح ان کی رضامندی کے بغیر نہیں کر سکتا

٥١٣٦ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: «أَنْ تَسْكُتَ». [انظر: ٦٩٦٨، ٦٩٧٠]

[5136] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے پوچھ نہ لیا جائے اور کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لی جائے۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کنواری کی اجازت کس طرح ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(پیغام نکاح سن کر) اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے۔''

٥١٣٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

[5137] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کنواری لڑکی تو شرماتی ہے (اس لیے بول نہیں سکتی) تو آپ نے فرمایا: ''اس کی خاموشی ہی

أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي، قَالَ: «رِضَاهَا صَمْتُهَا». [انظر: ٦٩٤٦، ٦٩٧١]

اس کی رضامندی ہے۔"

(٤٣) بَابٌ: إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهُ مَرْدُودٌ

باب:43- اگر کسی نے اپنی بیٹی کا (زبردستی) نکاح کر دیا جبکہ وہ اس (نکاح) کو ناپسند کرتی ہو تو وہ نکاح باطل ہے

٥١٣٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِدَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ: أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهُ. [انظر: ٥١٣٩، ٦٩٤٥، ٦٩٦٩]

[5138] حضرت خنساء بنت خدام انصاریہ ؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا جبکہ وہ ثیبہ (شوہر دیدہ) تھیں۔ انھیں یہ نکاح منظور نہیں تھا، اس لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے اس کا نکاح فسخ کر ڈالا۔

٥١٣٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى: أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ وَمُجَمِّعَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا يُدْعَى خِدَامًا أَنْكَحَ ابْنَةً لَهُ. نَحْوَهُ. [راجع: ٥١٣٨]

[5139] حضرت عبدالرحمٰن بن یزید اور مجمع بن یزید سے روایت ہے کہ خدام نامی ایک آدمی نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح کرایا تھا، پھر سابقہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

(٤٤) بَابُ تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ

باب:44- یتیم لڑکی کا نکاح کرنا

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا﴾ [النساء: ٣] وَإِذَا قَالَ لِلْوَلِيِّ: زَوِّجْنِي فُلَانَةَ فَمَكَثَ سَاعَةً أَوْ قَالَ: مَا مَعَكَ؟ فَقَالَ: مَعِي كَذَا وَكَذَا، أَوْ لَبِثَا ثُمَّ قَالَ: زَوَّجْتُكَهَا، فَهُوَ جَائِزٌ، فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے حق میں انصاف نہیں کر سکو گے تو (دوسری عورتوں سے) نکاح کر لو۔" اور اگر کسی نے سرپرست سے کہا کہ میرا نکاح اس لڑکی سے کر دو تو ولی کچھ دیر خاموش رہا، یا کہا: تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: میرے پاس اتنا اتنا ہے، یا دونوں خاموش رہے، پھر اس (سرپرست) نے کہا: میں نے اس سے تیرا نکاح کر دیا تو ایسا کرنا جائز ہے۔ اس سلسلے میں

حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی حدیث نبی ﷺ سے مروی ہے۔

٥١٤٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ لَهَا: يَا أُمَّتَاهْ ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى﴾ إِلَى ﴿مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا ابْنَ أُخْتِي، هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا، وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا، فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ﴾ إِلَى ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾، فَأَنْزَلَ اللهُ لَهُمْ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ، وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ. قَالَتْ: فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ. [راجع: ٢٤٩٤]

[5140] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اور عرض کی: اے اماں جان! اس آیت کریمہ کی تفسیر کیا ہے: ''اور اگر تمھیں یہ خطرہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو پھر دوسری عورتوں سے جو تمھیں پسند آئیں نکاح کر لو.....'' ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھانجے! یہ وہ یتیم لڑکی ہے جو اپنے سرپرست کی کفالت میں ہوتی وہ اس کی مالداری اور خوبصورتی میں دلچسپی رکھتا۔ (اور اپنے ساتھ نکاح کر لیتا) لیکن اس کے حق مہر میں کمی کر دیتا، اس لیے ایسی یتیم بچیوں سے انھیں نکاح کرنے سے روک دیا گیا مگر یہ کہ انھیں پورا پورا حق مہر دیں، نیز بصورت دیگر انھیں دوسری عورتوں سے نکاح کرنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (سلسلۂ گفتگو جاری رکھتے ہوئے) فرمایا: اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے یہ آیت نازل فرمائی: ''لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ تمھیں ان کے متعلق فتویٰ دیتا ہے اور اس بارے میں بھی جو یتیم عورتوں سے متعلق اس کتاب میں پہلے سے سنایا جا چکا ہے۔ جن کے مقررہ حقوق تو تم دیتے نہیں ہو لیکن ان سے نکاح کرنے میں بہت دلچسپی رکھتے ہو۔'' اللہ تعالیٰ نے انھیں اس آیت کریمہ میں فرمایا کہ یتیم لڑکی جب خوبصورت اور مالدار ہو تو تم اس کے نکاح، نسب اور حق مہر میں دلچسپی رکھتے ہو اور جب وہ خوبصورت نہ ہو اور کم مالداری کی وجہ سے اس کے متعلق کوئی رغبت نہ ہو تو اسے چھوڑ دیتے ہو۔ اور ان کے علاوہ دوسری عورتیں اپنے حبالۂ عقد میں لے آتے ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جیسے وہ عدم رغبت کی

صورت میں چھوڑ دیتے ہیں تو ان کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ جب ان میں دلچسپی رکھیں تو ان سے نکاح کریں الا یہ کہ ان سے انصاف کریں اور انھیں پورا پورا حق مہر ادا کریں۔

فائدہ: یتیم لڑکیوں کے سرپرست ان سے نکاح کرنے کے سلسلے میں کئی طرح کی بے انصافیوں کا ارتکاب کرتے تھے جس کا اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء، آیت: 3 میں نوٹس لیا، پھر ان بے انصافیوں سے بچنے کے لیے ایسی یتیم لڑکیوں کے سرپرستوں نے یہ محتاط رویہ اختیار کیا کہ ان سے نکاح کرنا ہی چھوڑ دیا لیکن یہ رویہ بھی کئی طرح سے نقصان دہ ثابت ہوا کیونکہ جس قدر اخوت اور بہتر سلوک انھیں سرپرستوں سے نکاح کرنے میں میسر آ سکتا تھا غیروں کے ساتھ نکاح کرنے میں وہ میسر آ ہی نہ سکتا تھا، بعض دفعہ ان کی زندگی انتہائی تلخ ہو جاتی، اس آخری آیت کے ذریعے سے سرپرستوں کو ان کے زیر کفالت یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنے کی اجازت دی گئی مگر اس شرط کے ساتھ کہ ان کے حق مہر میں کمی نہ کی جائے اور ان سے طے کردہ معاملات بھی ضرور پورے کیے جائیں، پھر دوسرے حقوق جو وراثت وغیرہ سے متعلق ہیں انھیں بھی ضرور پورا کیا جائے۔

(٤٥) بَابٌ: إِذَا قَالَ الْخَاطِبُ: زَوِّجْنِي فُلَانَةَ، فَقَالَ: قَدْ زَوَّجْتُكَ بِكَذَا وَكَذَا، جَازَ النِّكَاحُ وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لِلزَّوْجِ: أَرَضِيتَ، أَوْ قَبِلْتَ؟

باب: 45- جب پیغام نکاح دینے والا (کسی سرپرست سے) کہے: میرا فلاں لڑکی سے نکاح کر دو تو وہ کہے: میں نے اتنے حق مہر کے عوض تیرے ساتھ اس کا نکاح کر دیا تو یہ جائز ہے اگرچہ وہ یہ نہ کہے کیا تو راضی ہے یا تو نے قبول کیا؟

٥١٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَ: «مَا لِي الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ»، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ زَوِّجْنِيهَا، قَالَ: «مَا عِنْدَكَ؟»، قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، قَالَ: «أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»، قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، قَالَ: «فَمَا عِنْدَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟»، قَالَ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٢٣١٠]

[5141] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور خود کو آپ پر پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے آج کل کسی دوسری عورت کی حاجت نہیں۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اس کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ آپ نے (اسے) فرمایا: ''تیرے پاس کیا ہے؟'' اس نے کہا: میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے کچھ نہ کچھ تو دینا پڑے گا، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔'' اس نے پھر عرض کی: میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو نے کچھ قرآن یاد کیا ہے؟'' اس نے کہا: ہاں، اتنا اتنا قرآن یاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اسے تمھارے نکاح

میں دے دیا اس قرآن کے بدلے جو تمھیں یاد ہے۔“

(٤٦) بَابٌ: لَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَعَ

باب: 46- کوئی بھی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا اسے ترک کردے

٥١٤٢ - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ. [راجع: ٢١٣٩]

[5142] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ ایک آدمی دوسرے کی خرید وفروخت پر خرید وفرخت کرے اور (اس سے بھی منع فرمایا کہ) اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر کوئی دوسرا پیغام بھیجے حتی کہ پہلا پیغام دینے والا اس سے پہلے ترک کردے یا وہ اسے اجازت دے دے۔

٥١٤٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا إِخْوَانًا». [انظر: ٦٠٦٤، ٦٠٦٦، ٦٧٢٤]

[5143] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”خود کو بدگمانی سے دور رکھو کیونکہ بدگمانی جھوٹی بات ہے۔ جاسوسی نہ کرو اور نہ کسی کی ٹوہ ہی میں لگے رہو۔ ایک دوسرے سے بغض بھی نہ رکھو بھائی بھائی بن کر رہو۔“

٥١٤٤ - «وَلَا يَخْطُبِ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ». [راجع: ٢١٤٠]

[5144] (نیز آپ نے فرمایا:) ”کوئی آدمی اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا منگنی ترک کردے۔“

فائدہ: یہ امتناعی حکم اس صورت میں ہے کہ عورت کا میلان ہوجائے اور منگنی طے پائے کیونکہ فاطمہ بنت قیس کو جب طلاق ہوئی تو عدت ختم ہونے کے بعد حضرت معاویہ بن ابوسفیان اور ابوجہم ؓ نے اسے پیغام نکاح بھیجا، اس سلسلے میں انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے مشورہ کیا تو آپ نے حضرت اسامہ بن زید ؓ سے نکاح کرنے کا مشورہ دیا۔ کیونکہ اس صورت میں حضرت فاطمہ بنت قیس ؓ کا میلان کسی طرف نہیں ہوا تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انھیں حضرت اسامہ ؓ سے نکاح کرنے کا مشورہ دیا۔

(٤٧) بَابُ تَفْسِيرِ تَرْكِ الْخِطْبَةِ

باب: 47- پیغام نکاح چھوڑ دینے کی وجہ بیان کرنا

٥١٤٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ - حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ - قَالَ عُمَرُ: لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا.

تَابَعَهُ يُونُسُ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [راجع: ٤٠٠٥]

[5145] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ...... جب حضرت حفصہ ؓ بیوہ ہو گئیں تو...... حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر ؓ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں اپنی بیٹی حفصہ کا نکاح آپ سے کر دیتا ہوں۔ میں کئی راتیں آپ کی طرف سے جواب کے انتظار میں رہا، اس دوران میں رسول اللہ ﷺ نے حفصہ ؓ سے نکاح کا پیغام دیا۔ حضرت ابوبکر ؓ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے: بلاشبہ تمھاری پیش کش کے جواب میں کوئی چیز حائل نہ تھی سوائے اس کے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے متعلق علم تھا کہ آپ ایک مرتبہ حضرت حفصہ ؓ کا ذکر فرما رہے تھے، اور میں آپ کے راز کو افشا نہیں کرنا چاہتا تھا، اگر آپ ﷺ چھوڑ دیتے تو میں آپ کی پیش کش قبول کر لیتا۔

یونس، موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق نے زہری سے روایت کرنے میں شعیب کی متابعت کی ہے۔

(٤٨) بَابُ الْخُطْبَةِ

باب:48- خطبۂ نکاح کا بیان

٥١٤٦ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا». [انظر: ٥٧٦٧]

[5146] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ دو آدمی مشرق کی جانب سے آئے اور ان دونوں نے (مؤثر) خطبہ پڑھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''بعض بیان جادو اثر ہوتے ہیں۔''

فائدہ: ان میں سے ایک کا نام زبرقان اور دوسرے کا عمرو تھا، یہ دونوں بنوتمیم قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ دونوں حضرات اپنی کسی ضرورت کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حاجت کے وقت خطبہ پڑھنا عرب کے ہاں ایک قدیم رسم ہے تا کہ لوگوں کے دل مائل ہوں، غالباً اس لیے عقد نکاح کے وقت خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ امام بخاری ؒ نے اس حدیث سے اشارہ فرمایا ہے کہ خطبہ نکاح بھی صاف صاف اور متوسط ہونا چاہیے، اس میں تکلف اور بناوٹ وغیرہ نہ ہو، پھر اس سے مقصود کسی باطل کو ثابت کرنا نہ ہو جیسا کہ قوت گویائی میں ماہر لوگ کرتے ہیں۔ عقد نکاح کے وقت خطبے کا مقصد یہ ہو کہ لوگوں کے دل مانوس ہوں اور ان میں نفرت کے جذبات پیدا نہ ہوں، ایسے مواقع پر اچھا کلام باعث مسرت اور اثر انگیز ہوتا ہے۔ اس میں نکاح

کی اہمیت وافادیت اور معاشرتی زندگی کے اصول وضوابط بیان کیے جائیں، خطبۂ نکاح میں جن آیات قرآنیہ کا انتخاب کیا جاتا ہے ان میں یہی معاشرتی اصول بیان ہوئے ہیں، ہم ایسے موقع پر ان اصولوں کی خوب وضاحت کرتے ہیں وہ اصول حسب ذیل ہیں: ○ ہر موقع پر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ (البقرہ) ○ صلہ رحمی کی عادت اختیار کی جائے۔ (النساء) ○ قول وگفتار میں دوغلہ پن نہ ہو بلکہ وہ قول سدید پر مشتمل ہو۔ (الاحزاب)

(٤٩) بَابُ ضَرْبِ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالْوَلِيمَةِ

باب:49- نکاح اور ولیمے کے وقت دف بجانا

وضاحت: دف میں گھنگرو کی جھنکار نہیں ہوتی بلکہ وہ موسیقی کے بغیر سادہ ہوتی ہے، خوشی کے موقع پر اسے بجانے میں کوئی حرج نہیں۔ دیہاتوں میں اس کا متبادل گھڑا اور پرات وغیرہ ہے جسے ایسے موقع پر بجایا جاتا ہے۔ موسیقی کے ساتھ گانا بجانا اور حیا سوز غزلیہ اشعار پڑھنا حرام اور ناجائز ہے۔

٥١٤٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ: قَالَتِ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ حِينَ بُنِيَ عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ، فَقَالَ: «دَعِي هٰذِهِ وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ». [راجع: ٤٠٠١]

[5147] حضرت خالد بن ذکوان سے روایت ہے، وہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء ؓ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی ﷺ تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے، جیسے تو میرے پاس بیٹھا ہے۔ اس دوران میں ہماری چھوٹی چھوٹی بچیوں نے دف بجانا شروع کر دیا اور میرے آباء جو غزوۂ بدر میں شہید ہو چکے تھے ان کا مرثیہ پڑھنے لگیں۔ ان میں سے ایک بچی نے اچانک کہہ دیا: ہم میں ایک نبی ہے جو ان باتوں کی خبر رکھتا ہے جو آئندہ کل ہونے والی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہنا چھوڑ دو اور وہی کچھ کہو جو پہلے کہہ رہی تھیں۔''

(٥٠) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَءَاتُوا۟ ٱلنِّسَآءَ صَدُقَـٰتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ [النساء: ٤]

باب:50- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور عورتوں کو ان کے حق مہر خوشی سے ادا کرو'' کا بیان

وَكَثْرَةُ الْمَهْرِ وَأَدْنَى مَا يَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ. وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَءَاتَيْتُمْ إِحْدَىٰهُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا۟ مِنْهُ شَيْـًٔا﴾ [النساء: ٢٠] وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿أَوْ تَفْرِضُوا۟ لَهُنَّ فَرِيضَةً﴾ [البقرة: ٢٣٦] وَقَالَ سَهْلٌ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ

زیادہ سے زیادہ اور کم از کم جو مہر کی مقدار جائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تم نے ان میں سے کسی کو مال کثیر عطا کیا ہو تو (طلاق کے وقت) اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔'' نیز فرمان الٰہی ہے: ''یا تم نے ان کے لیے کچھ مقرر کیا ہو۔'' حضرت سہل ؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے

حَدِيدٍ» .

فرمایا: ''(کچھ نہ کچھ ڈھونڈو) خواہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔''

٥١٤٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ، فَرَأَى النَّبِيُّ ﷺ بَشَاشَةَ الْعُرْسِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ. [راجع: ٢٠٤٩]

[5148] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے عوض نکاح کیا۔ نبی ﷺ نے شادی کی خوشی ان میں دیکھی تو ان سے پوچھا، انھوں نے کہا: میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے برابر (سونے کے عوض) نکاح کیا ہے۔

وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ.

حضرت قتادہ نے حضرت انس ؓ سے یہ روایت ان الفاظ سے نقل کی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے ایک عورت سے گٹھلی کے وزن کے برابر سونے پر نکاح کیا تھا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کی وضاحت سن کر خاموشی اختیار کی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حق مہر کی مقدار معین نہیں، فریقین جس پر اتفاق کر لیں اور راضی ہو جائیں وہ مہر متصور ہوگا۔ لیکن مقام افسوس ہے کہ آج کل محض نام و نمود کی خاطر ہزاروں لاکھوں روپے حق مہر باندھ لیتے ہیں، بعد میں اس کی ادائیگی کا نام تک نہیں لیتے، بیوی بے چاری رواداری میں خاموش رہتی ہے، ایسے حضرات کو چاہیے کہ وہ اتنا ہی حق مہر رکھیں جسے آسانی اور خوشی کے ساتھ ادا کر سکیں، اس سلسلے میں انانیت اور جھوٹی عزت نفس کو نظر انداز کریں۔ واضح رہے کہ حق مہر لڑکی کا حق ہے اگر وہ کسی دباؤ کے بغیر اپنی رضا و رغبت سے تمام یا کچھ حصہ معاف کر دے تو یہ اس کی فیاضی اور دریا دلی ہے۔

(٥١) بَابُ التَّزْوِيجِ عَلَى الْقُرْآنِ وَبِغَيْرِ صَدَاقٍ

باب: 51- قرآنی تعلیم کے عوض نکاح کرنا اور مہر ذکر کیے بغیر شادی رچانا

٥١٤٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ: إِنِّي لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ قَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ، فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ: يَا

[5149] حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں صحابہ کی جماعت کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، اتنے میں ایک خاتون کھڑی ہوئی اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں خود کو آپ کے لیے ہبہ کرتی ہوں۔ آپ اس بارے میں اپنی رائے قائم کر لیں۔ آپ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ پھر

رَسُولَ اللهِ، إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ، فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَامَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ: إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنْكِحْنِيهَا، قَالَ: «هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟»، قَالَ: لَا، قَالَ: «اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»، فَذَهَبَ وَطَلَبَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، قَالَ: «هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟» قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، قَالَ: «اذْهَبْ فَقَدْ أَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٢٣١٠]

کھڑی ہوئی اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے اپنے آپ کو آپ کے لیے ہبہ کر دیا ہے آپ جو چاہیں کریں۔ آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہ دیا۔ وہ تیسری مرتبہ کھڑی ہوئی اور عرض کی: اس نے اپنا آپ آپ کے لیے ہبہ کر دیا ہے، اس میں اپنی رائے دیکھیں۔ تب ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! اس کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس کچھ ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ، تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔'' چنانچہ وہ گیا اور تلاش کیا، پھر واپس آ کر عرض کرنے لگا کہ میں نے وہاں کچھ نہیں پایا، لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''تمھارے پاس کچھ قرآن ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں، مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ، میں نے تمھارا نکاح اس سے کر دیا اس قرآن کے عوض جو تجھے یاد ہے۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مالی حق مہر کے بغیر رسول اللہ ﷺ نے محض قرآن کی تعلیم دینے پر اس کا نکاح کر دیا۔ امام بخاری ؒ نے یہی ثابت کیا کہ نکاح میں مالی حق مہر کا ہونا ضروری نہیں بلکہ فریقین جس پر اتفاق کر لیں وہ حق مہر ہو سکتا ہے۔

(٥٢) بَابُ الْمَهْرِ بِالْعُرُوضِ، وَخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ

باب: 52- سامان اور لوہے کی انگوٹھی بطور مہر دینا

٥١٥٠ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: «تَزَوَّجْ وَلَوْ بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ». [راجع: ٢٣١٠]

[5150] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: ''تم نکاح کرو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی کے عوض ہی ہو۔''

(٥٣) بَابُ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ

باب: 53- نکاح کے وقت شرائط پیش کرنا

وَقَالَ عُمَرُ: مَقَاطِعُ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ، وَقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ: سَمِعْتُ

حضرت عمر ؓ نے فرمایا: حقوق کا قطعی فیصلہ شرائط کو پورا کرنے پر موقوف ہے۔ حضرت مسور بن مخرمہ ؓ نے کہا:

النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ، قَالَ: «حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي».

میں نے نبی ﷺ کو اپنے داماد کا ذکر کرتے ہوئے سنا، آپ نے دامادگی کے متعلق اس کی تعریف کی اور خوب تعریف فرمائی، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''اس نے میرے ساتھ جو بات کی اسے سچا کر دکھایا اور میرے ساتھ جو وعدہ کیا اسے پورا کر دکھایا۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے جس داماد کی تعریف کی ہے وہ حضرت ابو العاص بن ربیع ہیں جو حضرت زینب ؓ کے شوہر نامدار ہیں، رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر کے موقع پر انھیں اس شرط پر رہا کیا تھا کہ وہ ان کی بیٹی حضرت زینب کو واپس کر دے گا رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا: ''اس نے جو وعدہ کیا اسے نبھایا اور جو بات کی اسے سچا کر دکھایا۔

٥١٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ». [راجع: ٢٧٢١]

[5151] حضرت عقبہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''وہ شرائط جن کا پورا کرنا انتہائی ضروری ہے، وہ ہیں جن کی بدولت تم لوگوں نے شرمگاہوں کو حلال کیا ہے۔''

فائدہ: نکاح کے وقت فریقین کے مابین جو شرائط رکھیں جائیں ان کا پورا کرنا ضروری ہے ہاں، اگر کوئی شرط کتاب وسنت کے خلاف ہو تو اسے پورا نہ کیا جائے۔

(٥٤) بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ

باب: 54- وہ شرطیں جو نکاح میں جائز نہیں

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَا تَشْتَرِطُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا.

حضرت ابن مسعود ؓ نے کہا: کوئی عورت (عقد نکاح کے وقت) اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کی شرط نہ لگائے۔

٥١٥٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكَرِيَّا - هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ - عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا، فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا». [راجع: ٢١٤٠]

[5152] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی کسی بہن (سوکن) کی طلاق کی شرط لگائے تاکہ اس کا حصہ خود سمیٹ لے کیونکہ اسے تو وہ کچھ ملے گا جو اس کے مقدر میں ہے۔''

(٥٥) بَابُ الصُّفْرَةِ لِلْمُتَزَوِّجِ

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

٥١٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: «كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا؟» قَالَ: زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ». [راجع: ٢٠٤٩]

باب: 55- دلھے کا زرد رنگ کا استعمال کرنا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے اس امر کو نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

[5153] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان پر زرد رنگ کے نشانات تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے۔ آپ نے پوچھا: ''اسے حق مہر کتنا دیا ہے؟'' انھوں نے کہا: گٹھلی کے وزن کے برابر سونا دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولیمہ ضرور کرو، خواہ ایک بکری ہی ذبح کرو۔''

(٥٦) بَابٌ:

٥١٥٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ بِزَيْنَبَ فَأَوْسَعَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُ إِذَا تَزَوَّجَ، فَأَتَى حُجَرَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَدْعُو وَيَدْعُونَ لَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ فَرَجَعَ لَا أَدْرِي أَخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ بِخُرُوجِهِمَا. [راجع: ٤٧٩١]

باب: 56- بلاعنوان

[5154] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت زینب ؓ کا ولیمہ کیا تو مسلمانوں کو خوب سیر ہو کر کھانا کھلایا، پھر آپ باہر تشریف لے گئے جیسا کہ آپ نکاح کے موقع پر کرتے تھے اور امہات المومنین کے گھروں میں تشریف لائے۔ آپ ان کے لیے دعا فرماتے اور وہ آپ کے لیے دعا کرتیں۔ پھر آپ واپس آئے تو وہاں دو آدمی دیکھے تو لوٹ گئے۔ (حضرت انس ؓ کہتے ہیں:) مجھے یاد نہیں کہ میں نے آپ کو بتایا یا کسی اور نے آپ کو ان کے جانے کی خبر دی۔

(٥٧) بَابٌ: كَيْفَ يُدْعَى لِلْمُتَزَوِّجِ؟

٥١٥٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا

باب: 57- دلھے کو کن الفاظ میں دعا دی جائے؟

[5155] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

حَمَّادٌ - هُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ، قَالَ: «مَا هٰذَا؟» قَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: «بَارَكَ اللهُ لَكَ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ». [راجع: ٢٠٤٩]

نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ پر زردی کا نشان دیکھا تو فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: میں نے ایک عورت سے گٹھلی کی مقدار سونے کے عوض نکاح کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمھیں برکت دے، ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی ہو۔''

فائدہ: دور جاہلیت میں دلھے کو رفاء اور بنین کے الفاظ سے دعا دی جاتی تھی جس کے معنی ہیں کہ تمھارے اندر اتفاق رہے اور تمھیں نرینہ اولاد ملے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان الفاظ کے بجائے ''بارك اللّٰه لك...... '' کے الفاظ سے دعا سکھائی ہے۔ چونکہ دور جاہلیت کی دعا میں اللہ کا نام نہیں تھا اس میں لڑکیوں سے بغض کی بو آتی تھی، اس بناء پر رسول اللہ ﷺ نے دلھے کے لیے اللہ کی طرف سے خیر و برکت کی دعا سکھائی ہے۔

(٥٨) بَابُ الدُّعَاءِ لِلنِّسْوَةِ اللَّاتِي يُهْدِينَ الْعَرُوسَ وَلِلْعَرُوسِ

باب: 58- جو عورتیں دلھن کو دلھے کے پاس لے جائیں ان کے لیے اور دلھن کے لیے دعا کرنا

٥١٥٦ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ، وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ. [راجع: ٣٨٩٤]

[5156] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے شادی کی تو میرے ساتھ میری والدہ تشریف لائیں اور انھوں نے مجھے ایک گھر میں پہنچا دیا جہاں انصار کی کچھ خواتین موجود تھیں۔ انھوں نے یوں دعا دی: ''تمھارا آنا خیر و برکت پر ہو اور اللہ کرے تمھارا نصیب بھی اچھا ہو۔''

(٥٩) بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْبِنَاءَ قَبْلَ الْغَزْوِ

باب: 59- جس نے جنگ سے پہلے رخصتی کو پسند کیا

٥١٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ

[5157] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سابقہ انبیاء ؑ میں سے ایک نبی نے جنگ کا ارادہ کیا تو اپنی قوم سے کہا: جس شخص نے نکاح کیا ہے اور ابھی تک بیوی سے صحبت نہیں کی وہ میرے ساتھ جنگ کے لیے نہ جائے۔''

يَبْنِيَ بِهَا وَلَمْ يَبْنِ بِهَا». [راجع: ٣١٢٤]

(٦٠) بَابُ مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

باب:60-جس نے نو سال کی بیوی سے ہم بستری کی

٥١٥٨ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ، وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا. [راجع: ٣٨٩٤]

[5158] حضرت عروہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عائشہ ؓ سے نکاح کیا جبکہ وہ چھ برس کی تھیں۔اور آپ نے ان سے خلوت فرمائی جبکہ وہ نو برس کی تھیں اور وہ آپ ﷺ کے ساتھ نو برس تک رہیں۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رخصتی کے وقت حضرت عائشہ ؓ کی عمر نو برس تھی اور آپ بالغ ہو چکی تھیں۔ دراصل بلوغ کا موسم اور آب و ہوا کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔گرم خطوں میں بلوغ جلدی آجاتا ہے جبکہ سرد علاقوں میں اس میں دیر ہو جاتی ہے۔پھر انسانی صحت کا بھی اس میں بہت عمل دخل ہے، کمزور اور نحیف عورت جلدی بالغ ہو جاتی ہے جبکہ صحت مند عورتوں کو دیر سے بلوغ آتا ہے۔بعض اہل علم نے اس مقام پر بہت تکلفات سے کام لیا ہے، حالانکہ عرب جیسے علاقوں میں نو برس کی عمر میں لڑکی کا بالغ ہونا بعید از عقل بات نہیں ہے۔ ہمارا برصغیر کے علاقے میں مشاہدہ ہے کہ نو برس میں کچھ بچیاں بالغ ہو جاتی ہیں۔ واللہ أعلم.

(٦١) بَابُ الْبِنَاءِ فِي السَّفَرِ

باب:61-دوران سفر میں شب زفاف منانا

٥١٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَلِيمَتِهِ، فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ، أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ، فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ؟ فَقَالُوا: إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ

[5159] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ طیبہ اور خیبر کے درمیان تین دن تک قیام فرمایا۔ وہاں آپ نے حضرت صفیہ بنت حیی ؓ کے ساتھ خلوت فرمائی، میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمے میں بلایا لیکن اس دعوت میں روٹی اور گوشت نہیں تھا۔آپ نے دستر خوان بچھانے کا حکم دیا اور اس پر کھجور، گھی اور پنیر رکھ دیا گیا۔ یہی آپ ﷺ کا ولیمہ تھا۔مسلمانوں نے حضرت صفیہ ؓ کے متعلق کہا کہ یہ امہات المومنین میں سے ہیں یا آپ نے انھیں لونڈی ہی رکھا ہے؟ چنانچہ انھوں نے (فیصلہ کرتے

الْمُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ. [راجع: ٣٧١]

ہوئے) کہا: اگر آپ ﷺ نے ان کو پردے میں رکھا تو امہات المومنین میں سے ہیں اور اگر پردے میں نہ رکھا تو وہ آپ کی باندی ہیں۔ جب سفر کا آغاز ہوا تو آپ نے ان کے لیے اپنی سواری کے پیچھے جگہ بنائی اور ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ ڈال دیا۔

(٦٢) بَابُ الْبِنَاءِ بِالنَّهَارِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَلَا نِيرَانٍ

باب: 62- سواری یا روشنی کے بغیر دن کے وقت نئی دلھن سے خلوت کرنا

٥١٦٠ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ ضُحًى. [راجع: ٣٨٩٤]

[5160] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا تو میری والدہ میرے پاس آئیں اور (تنہا) مجھے ایک گھر میں پہنچا دیا۔ وہاں مجھے کسی بات سے گھبراہٹ نہ ہوئی ہاں، رسول اللہ ﷺ اچانک میرے پاس چاشت کے وقت آئے (اور مجھ سے خلوت فرمائی)۔

(٦٣) بَابُ الْأَنْمَاطِ وَنَحْوِهَا لِلنِّسَاءِ

باب: 63- عورتوں کے لیے مخمل کے بچھونے یا باریک پردے لگانا

٥١٦١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلِ اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطٌ؟ قَالَ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ». [راجع: ٣٦٣١]

[5161] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے نمدے بنا لیے ہیں؟“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے لیے نمدے کہاں سے آئے؟ آپ نے فرمایا: ”عنقریب تمھارے لیے نمدے ہوں گے۔

(٦٤) بَابُ النِّسْوَةِ الَّتِي يُهْدِينَ الْمَرْأَةَ إِلَى زَوْجِهَا وَدُعَائِهِنَّ بِالْبَرَكَةِ

باب: 64- وہ عورتیں جو دلھن کو شوہر کے پاس لے جائیں اور خیر و برکت کی دعا کریں

٥١٦٢ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا

[5162] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک

مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زَفَّتِ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ، مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ؟ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ».

دلھن کو انصاری دلھا کے پاس لے گئیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! کیا تمھارے پاس کوئی دل لگی کا سامان نہیں تھا؟ کیونکہ انصار کو ایسے موقع پر دل لگی پسند ہوتی ہے۔''

(٦٥) بَابُ الْهَدِيَّةِ لِلْعَرُوسِ

باب:65- دلھن کو تحائف دینا

٥١٦٣ - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، وَاسْمُهُ الْجَعْدُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَرَّ بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ، فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ: لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ هَدِيَّةً، فَقُلْتُ لَهَا: اِفْعَلِي، فَعَمَدَتْ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ، فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِيَ إِلَيْهِ، فَانْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي: «ضَعْهَا»، ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ: «اُدْعُ لِي رِجَالًا - سَمَّاهُمْ - وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ»، قَالَ: فَفَعَلْتُ الَّذِي أَمَرَنِي فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمْ: «اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ»، قَالَ: حَتَّى تَصَدَّعُوا كُلُّهُمْ عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَحَدَّثُونَ، قَالَ: وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ فَقُلْتُ: إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوا،

[5163] حضرت ابو عثمان ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت انس ؓ کا ہمارے سامنے سے بنو رفاعہ کی مسجد میں گزر ہوا، میں نے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ نبی ﷺ کا معمول تھا آپ جب بھی حضرت ام سلیم ؓ کے گھر کی طرف سے گزرتے تو ان کے پاس جاتے اور انھیں سلام کرتے۔ اس کے بعد حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب حضرت زینب ؓ کے دلھا بنے تو مجھے (میری والدہ) ام سلیم ؓ نے کہا: اس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کو کوئی تحفہ بھیجیں تو بہتر ہے۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے ضرور بھیجیں، چنانچہ انھوں نے کھجور، گھی اور پنیر ملا کر ایک ہانڈی میں حلوہ بنایا اور مجھے دے کر آپ ﷺ کے پاس روانہ کیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو آپ نے فرمایا: ''اسے رکھ دو۔'' پھر حکم دیا: ''فلاں فلاں لوگوں کو میرے پاس بلا لاؤ...... آپ نے ان کا نام لیا...... اور جو بھی آدمی تجھے راستے میں ملے اسے میری طرف سے دعوت دے دو۔'' چنانچہ مجھے آپ نے جو حکم دیا تھا میں نے اس کی تعمیل کی۔ جب میں واپس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں سے گھر بھرا ہوا ہے۔ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے دونوں ہاتھ اس حلوے پر رکھ دیے اور جو اللہ کو منظور تھا وہ اپنی زبان سے پڑھا، اس کے بعد دس دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلانا شروع کیا۔ آپ

فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَإِنِّي لَفِي الْحُجْرَةِ، وَهُوَ يَقُولُ: «﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَدۡخُلُواْ بُيُوتَ ٱلنَّبِيِّ إِلَّآ أَن يُؤۡذَنَ لَكُمۡ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيۡرَ نَٰظِرِينَ إِنَىٰهُ وَلَٰكِنۡ إِذَا دُعِيتُمۡ فَٱدۡخُلُواْ فَإِذَا طَعِمۡتُمۡ فَٱنتَشِرُواْ وَلَا مُسۡتَـٔۡنِسِينَ لِحَدِيثٍۚ إِنَّ ذَٰلِكُمۡ كَانَ يُؤۡذِي ٱلنَّبِيَّ فَيَسۡتَحۡيِۦ مِنكُمۡۖ وَٱللَّهُ لَا يَسۡتَحۡيِۦ مِنَ ٱلۡحَقِّۚ﴾ [الأحزاب: ٥٣]». قَالَ أَبُو عُثْمَانَ: قَالَ أَنَسٌ: إِنَّهُ خَدَمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ. [راجع: ٤٧٩١]

ان سے فرماتے تھے: ''اللہ کا نام لے کر ہر آدمی اپنے آگے سے کھائے۔'' بہرحال سب لوگ کھا کر گھر سے باہر چل دیے، البتہ تین آدمی گھر میں بیٹھے باتیں کرتے رہے اور مجھے ان کے نہ جانے سے رنج پیدا ہوا۔ آخر کار نبی ﷺ اپنی بیویوں کے حجروں کی طرف گئے، میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا، میں نے (آپ ﷺ سے) کہا: لوگ اپنے گھروں کو چلے گئے ہیں۔ اس وقت آپ واپس آ کر گھر میں داخل ہوئے اور پردہ لٹکا دیا۔ میں ابھی حجرے ہی میں تھا کہ آپ (سورۂ احزاب کی) یہ آیات پڑھ رہے تھے: ''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر جب کھانے کے لیے اندر آنے کی اجازت دی جائے، وہاں بیٹھ کر کھانا پکنے کا انتظار نہ کرو، البتہ جب تمھیں بلایا جائے تو اندر جاؤ اور کھانے سے فارغ ہوتے ہی واپس چلے آؤ، باتوں میں لگ کر وہاں بیٹھے نہ رہو، یہ بات نبی کو تکلیف دیتی ہے اور وہ تم سے شرم کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔'' ابو عثمان کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: بے شک میں نے دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت انجام دی ہے۔

فائدہ: دلھا اور دلھن کو ہدایا بھیجنا مستحب ہے، قبل از اسلام بھی انھیں شادی کے موقع پر تحائف بھیجا کرتے تھے، اسلام نے دور جاہلیت کی اس رسم کو برقرار رکھا اور اسے پسندیدہ قرار دیا ہے۔ تحفہ اگرچہ مقدار میں کم ہو وہ محبت اور الفت میں اضافے کا باعث بنتا ہے، اس کے ذریعے سے بے تکلفی کو فروغ ملتا ہے جو باہمی میل جول کی بنیاد ہے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اسی اصول کے مطابق قلیل مقدار میں تحفہ روانہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں خوب خوب برکت ڈال دی۔

(٦٦) بَابُ اسْتِعَارَةِ الثِّيَابِ لِلْعَرُوسِ وَغَيْرِهَا

باب: 66- دلھن کے لیے کپڑے وغیرہ مستعار لینا

٥١٦٤ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

[5164] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار مستعار لیا اور وہ کہیں گم ہو گیا۔

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ، فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكِ اللهُ خَيْرًا، فَوَاللهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا، وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً. [راجع: ٣٣٤]

رسول اللہ ﷺ نے چند صحابۂ کرام کو اسے تلاش کرنے کے لیے روانہ کیا۔ راستے میں نماز کا وقت ہوگیا تو انھوں نے وضو کے بغیر نماز ادا کی۔ جب وہ نبی ﷺ کے پاس آئے تو انھوں نے آپ سے شکایت کی۔ اس وقت تیمم کی آیت نازل ہوئی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے! اللہ کی قسم! جب آپ پر کوئی مشکل وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کردیا اور مسلمانوں کے لیے وہ خیر وبرکت کا ذریعہ ثابت ہوئی۔

فائدہ: جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ہمشیر سے ہار مستعار لیا تو اگرچہ آپ اس وقت دلھن نہ تھیں، مگر عورت جب اپنے خاوند کے لیے زینت کی خاطر اشیاء مستعار لے سکتی ہے تو دلھن کے لیے تو ایسی چیزیں لینا بالاولی جائز ہوا۔ ہمارے رجحان کے مطابق اس عنوان کے مطابق وہ حدیث ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے کہ میرے پاس ایک چادر تھی جسے ہر ایک عورت زینت کے لیے مجھ سے مستعار لیتی تھی۔[1] امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ''شب زفاف کے وقت دلھن کے لیے کوئی چیز مستعار لینا۔''[2] حدیث میں ہار کا ذکر ہے جبکہ عنوان میں کپڑے وغیرہ کے الفاظ ہیں دراصل ہار اور کپڑے دونوں ملبوسات سے ہیں جن سے دلھن وغیرہ کو آراستہ کیا جاتا ہے، بنا بریں ایسی چیزیں مستعار لی جاسکتی ہیں۔ واللہ أعلم.

(٦٧) بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ

باب: 67- جب شوہر اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا کہے؟

٥١٦٥ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ: بِسْمِ اللهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذٰلِكَ أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا». [راجع: ١٤١]

[5165] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی انسان اپنی بیوی سے ہم بستر ہو تو یہ دعا پڑھے: ''بسم اللہ، اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس سے دور رکھ جو تو ہمیں عطا کرے۔'' پھر اگر اس موقع پر ان کے لیے بچہ مقدر ہو یا اس کا فیصلہ ہو جائے تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

---

1 صحيح البخاري، الهبة، حديث: 2628. 2 صحيح البخاري، الهبة، باب: 34.

(٦٨) بَابٌ : اَلْوَلِيمَةُ حَقٌّ

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ».

٥١٦٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَكُنَّ أُمَّهَاتِي يُوَاظِبْنَنِي عَلَى خِدْمَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ، وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةً، فَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ، وَكَانَ أَوَّلُ مَا أُنْزِلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، أَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ بِهَا عَرُوسًا، فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِنْهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَطَالُوا الْمُكْثَ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ لِكَيْ يَخْرُجُوا فَمَشَى النَّبِيُّ ﷺ وَمَشَيْتُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَقُومُوا، فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا، فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسِّتْرِ وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ.

[راجع: ٤٧٩١]

باب:68- ولیمہ برحق اور ثابت ہے

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی ہو۔''

[5166] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو میری عمر دس برس تھی، میری مائیں مجھے نبی ﷺ کی خدمت کرنے کا ہمیشہ حکم دیتی تھیں۔ میں نے دس سال آپ ﷺ کی خدمت کی۔ نبی ﷺ نے وفات پائی تو اس وقت میری عمر بیس برس تھی۔ جب پردے کے احکام نازل ہوئے تو میں انھیں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں کہ کب نازل ہوئے۔ سب سے پہلے پردے کا حکم اس وقت نازل ہوا جب رسول اللہ ﷺ حضرت زینب بنت جحش ؓ کو نکاح کے بعد اپنے گھر لائے اور نبی ﷺ ان کے دلھا بنے تھے۔ آپ نے لوگوں کی دعوت کی اور انھیں بلایا۔ لوگوں نے کھانا کھایا اور چلے گئے لیکن کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے گھر میں دیر تک بیٹھے رہے۔ اس دوران میں نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور باہر تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے ہمراہ باہر چلا گیا تاکہ یہ لوگ بھی چلے جائیں۔ نبی ﷺ چلتے رہے اور میں بھی آپ کے ساتھ رہا حتی کہ آپ حضرت عائشہ ؓ کے حجرے کے پاس آئے تو آپ کو خیال آیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے، اس لیے آپ واپس آئے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس آ گیا۔ جب آپ حضرت زینب ؓ کے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ اپنی جگہ بیٹھے ہوئے ہیں اور وہاں سے نہیں اٹھے، لہٰذا آپ وہاں سے پھر واپس تشریف لائے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ جب آپ حضرت عائشہ ؓ کے حجرے کے دروازے پر پہنچے تو معلوم ہوا وہ

لوگ جا چکے ہیں، چنانچہ آپ واپس آئے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس آ گیا۔ اب وہ لوگ (واقعی) جا چکے تھے۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور پردے کی آیات نازل ہوئیں۔

فائدہ: ولیمہ مشروع اور ثابت ہے اس میں کھانے کے متعلق کمی بیشی کی کوئی قید نہیں بلکہ حسب ضرورت اور حسب توفیق ولیمے کا کھانا تیار کیا جا سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ ؓ کے ولیمے میں کھجور اور ستو کا اہتمام کیا تھا۔[1] لیکن ولیمے کا کھانا تناول کرنا ضروری نہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''اگر چاہے تو کھائے اگر چاہے تو چھوڑ دے۔''[2] دعوت ولیمہ میں غیر شرعی کاموں کا اہتمام ہو تو اس میں شرکت سے اجتناب کرنا چاہیے۔ والله أعلم.

(٦٩) بَابُ الْوَلِيمَةِ وَلَوْ بِشَاةٍ

باب: 69- ولیمے کا اہتمام کرنا اگرچہ ایک بکری سے ہو

٥١٦٧ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ: «كَمْ أَصْدَقْتَهَا؟» قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ. وَعَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ نَزَلَ الْمُهَاجِرُونَ عَلَى الْأَنْصَارِ فَنَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ: أُقَاسِمُكَ مَالِي وَأَنْزِلُ لَكَ عَنْ إِحْدَى امْرَأَتَيَّ، قَالَ: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، فَخَرَجَ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَ وَاشْتَرَى، فَأَصَابَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ فَتَزَوَّجَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ». [راجع: ٢٠٤٩]

[5167] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ سے پوچھا، جب انھوں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی: ''تم نے اسے کتنا مہر دیا ہے؟'' انھوں نے کہا: گٹھلی کی مقدار سونا (بطور مہر دیا ہے)۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت انس ؓ نے کہا: جب لوگ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئے تو مہاجرین نے انصار کے ہاں قیام کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے حضرت سعد بن ربیع ؓ کے گھر رہائش اختیار کی۔ حضرت سعد ؓ نے ان سے کہا کہ میں آپ کو آدھا مال دیتا ہوں اور آپ کے لیے اپنی ایک بیوی سے دستبردار ہو جاتا ہوں۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال اور مال و اسباب میں برکت دے، پھر وہ بازار گئے اور خرید و فروخت کرنے لگے، انھوں نے وہاں سے پنیر اور گھی نفع میں کمایا۔ اس کے بعد انھوں نے شادی کی تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''دعوت ولیمہ کا اہتمام کرو، خواہ ایک بکری ہی سے ہو۔''

1 جامع الترمذي، النكاح، حديث: 1095. 2 صحيح مسلم، النكاح، حديث: 1430.

٥١٦٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ، أَوْلَمَ بِشَاةٍ. [راجع: ٤٧٩١]

[5168] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے حضرت زینب جیسا ولیمہ اپنی بیویوں میں سے کسی کا نہیں کیا۔ ان کا ولیمہ آپ نے ایک بکری ذبح کر کے کیا تھا۔

٥١٦٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا، وَأَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ. [راجع: ٣٧١]

[5169] حضرت انس ؓ سے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ ؓ کو آزاد کیا، پھر ان سے نکاح کر لیا اور ان کا آزاد کرنا ہی حق مہر قرار پایا، پھر آپ نے ان کا ولیمہ ملیدہ سے کیا۔

٥١٧٠ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ بَيَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: بَنَى النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا إِلَى الطَّعَامِ. [راجع: ٤٧٩١]

[5170] حضرت انس ؓ ہی سے ایک اور روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک خاتون سے نکاح کیا اور مجھے دعوت دینے کے لیے بھیجا تو میں نے لوگوں کو طعام کے لیے بلایا۔

(٧٠) بَابُ مَنْ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ

باب: 70- جس نے کسی ایک بیوی سے نکاح کے وقت دوسری بیوی سے زیادہ ولیمہ کیا

٥١٧١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا، أَوْلَمَ بِشَاةٍ. [راجع: ٤٧٩١]

[5171] حضرت ثابت سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت انس ؓ کے سامنے حضرت زینب بنت جحش ؓ کے نکاح کا ذکر کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو کسی بیوی کا اس قدر ولیمہ کرتے نہیں دیکھا جس قدر آپ نے حضرت زینب ؓ کا ولیمہ کیا تھا۔ آپ نے ان کا ولیمہ ایک بکری سے کیا تھا۔

(٧١) بَابُ مَنْ أَوْلَمَ بِأَقَلَّ مِنْ شَاةٍ

باب: 71- جس نے ایک بکری سے کم کا ولیمہ کیا

٥١٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: أَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعْضِ

[5172] حضرت صفیہ بنت شیبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے اپنی ایک بیوی کا ولیمہ دو مد جو سے کیا۔

نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ.

(٧٢) بَابُ حَقِّ إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ وَالدَّعْوَةِ وَمَنْ أَوْلَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَنَحْوَهُ

باب: 72- دعوت ولیمہ اور دیگر قسم کی دعوتوں کو قبول کرنا ثابت ہے اور جس نے سات یا اس سے کم وبیش دنوں تک ولیمہ جاری رکھا

وَلَمْ يُوَقِّتِ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ.

نبی ﷺ نے (ولیمے کے لیے صرف) ایک یا دو دن مقرر نہیں فرمائے۔

فائدہ: دعوت ولیمہ قبول کرنا واجب ہے اور اس کے علاوہ دیگر دعوتیں قبول کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اور دعوت ولیمہ کا قبول کرنا اس لیے واجب ہے کہ اس میں نکاح کا اعلان اور اظہار ہوتا ہے۔ ولیمے کے لیے دنوں کی تعداد سنت سے ثابت نہیں ہے۔ البتہ ایک حدیث کے مطابق پہلے دن ولیمہ حق ہے دوسرے دن معروف اور تیسرے دن ریا کاری ہے۔ لیکن یہ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک صحیح نہیں ہے جیسا کہ انھوں نے اپنی تالیف التاریخ الکبیر میں صراحت کی ہے۔[1] بہر حال ہمارے رجحان کے مطابق جہاں تک ممکن ہو ولیمہ کرنا ضروری ہے، کسی مجبوری سے نہ کر سکے تو امر دیگر است، اگر اللہ توفیق دے تو یہ دعوت کئی دنوں تک جاری رکھی جا سکتی ہے لیکن نمود ونمائش اور ریا کاری کا شائبہ تک نہیں ہونا چاہیے، بصورت دیگر ثواب کے بجائے گناہ ہوگا۔ واللہ أعلم.

٥١٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا». [انظر: ٥١٧٩]

[5173] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو دعوت ولیمہ کے لیے بلایا جائے تو اسے ضرور جانا چاہیے۔“

٥١٧٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فُكُّوا الْعَانِيَ، وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ». [راجع: ٣٠٤٦]

[5174] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قیدی کو رہائی دلاؤ۔ دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرو اور بیمار کی بیمار پرسی کرو۔“

٥١٧٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ

[5175] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ہمیں سات کام کرنے کا حکم

1 فتح الباري: 302/9.

سُوَيْدٍ: قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجِنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي. وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ، وَالْقَسِّيَّةِ، وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَالدِّيبَاجِ.

دیا اور سات اشیاء سے منع فرمایا: آپ نے ہمیں بیمار پرسی کرنے، جنازہ پڑھنے، چھینک لینے والے کو جواب دینے، قسم پوری کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، سلام کہنے اور داعی کی دعوت قبول کرنے کا حکم دیا، اور ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے، چاندی کے برتن استعمال کرنے، ریشمی گدے، ریشمی کپڑے، موٹے اور باریک ریشم کے استعمال سے منع فرمایا۔

تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثَ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ. [راجع: ١٢٣٩]

ابوعوانہ اور شیبانی نے اشعث سے لفظ إفشاء السلام روایت کرنے میں ابوالاحوص کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: مذکورہ باتیں صرف چھ ہیں راوی سے ساتویں بات رہ گئی ہے اور وہ خالص ریشمی کپڑا پہننے سے منع کرنا ہے۔

٥١٧٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي عُرْسِهِ وَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ، قَالَ سَهْلٌ: تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ. [انظر: ٥١٨٢، ٥١٨٣، ٥٥٩١، ٥٥٩٧، ٦٦٨٥]

[5176] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابو اسید ساعدی ؓ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی شادی پر دعوت دی۔ اس دن حضرت ابو اسید ؓ کی بیوی لوگوں کی خدمت کر رہی تھی اور وہی دلھن تھی۔ حضرت سہل ؓ نے کہا: تم جانتے ہو کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو کون سا مشروب پیش کیا تھا؟ انھوں نے رات کے وقت کچھ کھجوریں پانی میں بھگو دی تھیں۔ پھر جب (صبح کے وقت) آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے وہی مشروب نوش کرنے کے لیے پیش کیا۔

(٧٣) بَابُ مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ

باب: 73- جس نے (کسی کی) دعوت قبول نہ کی تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی

٥١٧٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ، وَيُتْرَكُ

[5177] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ کہا کرتے تھے: بدترین کھانا اس ولیمے کا کھانا ہے جس کے لیے دولت مند کو دعوت دی جاتی ہے اور فقراء کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اور جس نے دعوت ترک کر دی (قبول نہ کی)

الْفُقَرَاءُ، وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ.

اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

(٧٤) بَابُ مَنْ أَجَابَ إِلَى كُرَاعٍ

باب: 74- جس نے سری پائے کی دعوت قبول کی

٥١٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ». [راجع: ٢٥٦٨]

[5178] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر مجھے سری پائے کی دعوت دی جائے تو میں اسے ضرور قبول کروں گا۔ اور اگر مجھے سری پائے کا ہدیہ دیا جائے تو میں ضرور قبول کروں گا۔''

(٧٥) بَابُ إِجَابَةِ الدَّاعِي فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِهِ

باب: 75- شادی وغیرہ میں دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنا

٥١٧٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَجِيبُوا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا». قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ. [راجع: ٥١٧٣]

[5179] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھیں اس (ولیمے) کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرو۔'' راوی نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اگر روزے سے ہوتے تو بھی شادی اور غیر شادی کی دعوت میں ضرور شرکت کرتے۔

(٧٦) بَابُ ذَهَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى الْعُرْسِ

باب: 76- عورتوں اور بچوں کا شادی میں جانا

٥١٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَبْصَرَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ مُمْتَنًّا فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ

[5180] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے چند عورتوں اور بچوں کو ایک شادی سے واپس آتے دیکھا تو آپ مارے خوشی کے جلدی سے کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔''

إِلَيَّ». [راجع: ٣٧٨٥]

(٧٧) بَابٌ: هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا فِي الدَّعْوَةِ؟

باب: 77- جب دعوت کے موقع پر کوئی خلاف شرع کام دیکھے تو کیا اسے واپس آجانا چاہیے؟

وَرَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ صُورَةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ. وَدَعَا ابْنُ عُمَرَ أَبَا أَيُّوبَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْجِدَارِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ. فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَى عَلَيْكَ، وَاللهِ لَا أَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا، فَرَجَعَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے (ولیمے والے) گھر میں ایک تصویر دیکھی تو واپس آگئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے حضرت ابو ایوب انصاری کی دعوت کی تو انھوں نے ان کے گھر میں دیوار پر پردہ پڑا ہوا دیکھا۔ حضرت ابن عمر ؓ نے (معذرت کرتے ہوئے) کہا: عورتوں نے ہمیں مجبور کر دیا ہے۔ حضرت ابو ایوب ؓ نے فرمایا: دوسرے لوگوں کے متعلق تو مجھے اندیشہ تھا لیکن تمھارے بارے میں مجھے یہ خیال نہ تھا۔ اللہ کی قسم! میں تمھارے ہاں کھانا نہیں کھاؤں گا پھر وہ واپس چلے گئے۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے اپنے بیٹے حضرت سالم کی شادی کی، اس موقع پر عورتوں نے گھر کی دیواروں پر زینت کے لیے سبز پردے لٹکا دیے۔ جب حضرت ابو ایوب ؓ آئے تو انھوں نے فرمایا کہ تم دیواروں پر فضول پردے لٹکاتے ہو، اس کے بعد آپ واپس ہو گئے۔[1]

٥١٨١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟»، قَالَتْ: فَقُلْتُ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، فَقَالَ

[5181] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک چھوٹا سا تصویروں والا قالین خریدا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے (گھر میں لٹکتے) دیکھا تو دروازے ہی پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہ گئے۔ مجھے آپ کے چہرۂ انور پر کراہت کے آثار محسوس ہوئے تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اللہ اور اس کے رسول کے حضور توبہ کرتی ہوں! میں نے کون سا گناہ کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ قالین کیسا ہے؟'' میں نے عرض کی: یہ تو میں نے آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ کبھی آپ

1 فتح الباري: 310/9.

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ»، وَقَالَ: «إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ». [راجع: ٢١٠٥]

اس کو بچھا کر بیٹھیں اور کبھی اس کا تکیہ بنا لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا: جو تم نے بنایا ہے اس میں روح ڈالو اور اسے زندہ کرو۔'' پھر فرمایا: ''جس گھر میں یہ تصویریں ہوں وہاں رحمت کے فرشتے یقیناً نہیں آتے۔''

(٧٨) بَابُ قِيَامِ الْمَرْأَةِ عَلَى الرِّجَالِ فِي الْعُرْسِ وَخِدْمَتِهِمْ بِالنَّفْسِ

باب: 78- شادی بیاہ میں عورت کا مردوں کی خدمت کے لیے کھڑے ہونا اور بذات خود ان کی خدمت کرنا

٥١٨٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ: لَمَّا عَرَّسَ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ دَعَا النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلَا قَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ إِلَّا امْرَأَتُهُ أُمُّ أُسَيْدٍ، بَلَّتْ تَمَرَاتٍ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ لَهُ فَسَقَتْهُ تُحْفَةً بِذٰلِكَ. [راجع: ٥١٧٦]

[5182] حضرت سہل ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب حضرت ابو اسید ساعدی ؓ نے شادی کی تو انھوں نے نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام ؓ کو دعوتِ طعام دی، اس موقع پر کھانا ان کی دلھن ام اسید ؓ نے خود ہی تیار کیا اور خود ہی مردوں کو پیش کیا۔ انھوں نے پتھر کے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت کھجوریں بھگو دی تھیں، پھر جب نبی ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو ام اسید ؓ نے ہی شربت تیار کیا اور آپ ﷺ کو بطور تحفہ پیش کیا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ بوقت ضرورت دلھن بھی فرائض میزبانی ادا کر سکتی ہے اور پردے کے ساتھ وہ گھر میں کام کاج کر سکتی ہے، اس میں چنداں حرج نہیں۔ اس حدیث سے بیوی کا خاوند اور مدعوین کی خدمت کرنا ثابت ہوتا ہے، خاوند کے علاوہ دوسرے لوگوں کی خدمت اس وقت جائز ہے جب کسی قسم کے فتنے کا اندیشہ نہ ہو اور عورت بھی ستر وحجاب کی پابندی کرے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خاوند اپنی بیوی سے اس طرح کی خدمت لے سکتا ہے۔ واللہ أعلم۔[1]

(٧٩) بَابُ النَّقِيعِ وَالشَّرَابِ الَّذِي لَا يُسْكِرُ فِي الْعُرْسِ

باب: 79- شادی کے موقع پر جوس اور ایسا مشروب پیش کرنا جو نشہ آور نہ ہو

1 فتح الباري: 9/312.

٥١٨٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ: أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ ﷺ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ. فَقَالَتْ - أَوْ قَالَ - : أَتَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ؟ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ. [راجع: ٥١٧٦]

[5183] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابواسید ساعدی ؓ نے اپنی شادی کے موقع پر نبی ﷺ کو مدعو کیا تو اس دن ان کی بیوی ہی مدعوین کی خدمت گزار تھی جبکہ وہ ابھی دلھن تھی۔ انھوں نے کہا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ میں نے کون سا جوس رسول اللہ ﷺ کے لیے تیار کیا تھا؟ میں نے رات کے وقت ہی ایک پتھر کے پیالے میں کچھ کھجوریں بھگو دیں (اور ان کا جوس رسول اللہ ﷺ کو پلایا تھا)۔

(٨٠) بَابُ الْمُدَارَاةِ مَعَ النِّسَاءِ

باب: 80- عورتوں کے معاملے میں نرمی کرنا

وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ».

نبی ﷺ نے فرمایا: ''عورت پسلی کی مانند ہے۔''

٥١٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ». [راجع: ٣٣٣١]

[5184] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت پسلی کی طرح ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ بیٹھو گے۔ اگر تم اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کے ٹیڑھے پن کی موجودگی میں فائدہ حاصل کرتے رہو۔''

(٨١) بَابُ الْوَصَاةِ بِالنِّسَاءِ

باب: 81- عورتوں سے حسن سلوک کی بابت نبی ﷺ کی وصیت

٥١٨٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ». [انظر: ٦٠١٨، ٦١٣٦، ٦١٣٨، ٦٤٧٥]

[5185] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ پر ایمان اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔''

٥١٨٦ - «وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّهُنَّ

[5186] ''اور عورتوں کے متعلق بھلائی کی وصیت قبول

خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا». [راجع: ٣٣٣١]

کرو کیونکہ وہ پسلی سے پیدا شدہ ہیں اور پسلی کا سب سے ٹیڑھا حصہ اوپر والا ہوتا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرو گے تو توڑ دو گے۔ اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ مسلسل ٹیڑھی ہوتی چلی جائے گی، اس لیے عورتوں کے متعلق بھلائی کی وصیت قبول کرو۔''

٥١٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَّقِي الْكَلَامَ وَالْانْبِسَاطَ إِلَى نِسَائِنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ هَيْبَةَ أَنْ يَنْزِلَ فِينَا شَيْءٌ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ تَكَلَّمْنَا وَانْبَسَطْنَا.

[5187] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی بیویوں سے کھل کر باتیں کرنے اور زیادہ بے تکلفی سے اس اندیشے کی بنا پر پرہیز کرتے تھے کہ مبادا ہمارے متعلق کوئی حکم نازل ہو جائے۔ جب نبی ﷺ کی وفات ہوگئی تو پھر ہم نے ان سے خوب کھل کر گفتگو کی اور بے تکلفی سے خوش طبعی کرنے لگے۔

(٨٢) بَابٌ: ﴿قُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ [التحريم: ٦]

باب:82- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''تم خود کو اور اپنے اہل خانہ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ'' کا بیان

٥١٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ: فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْؤُولٌ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْؤُولَةٌ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ». [راجع: ٨٩٣]

[5188] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے باز پرس ہوگی۔ حاکم وقت نگہبان ہے، اسے بھی پوچھا جائے گا۔ مرد، اپنے اہل خانہ کا نگران ہے، اس سے سوال و جواب ہوگا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے، اس سے بھی پوچھا جائے گا۔ اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے، اسے پوچھا جائے گا۔ الغرض تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے سوال ہوگا۔''

(٨٣) بَابُ حُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ مَعَ الْأَهْلِ

باب:83- بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

٥١٨٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[5189] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً: فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا. قَالَتِ الْأُولَى: زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٌّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ، لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى، وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ.

فرمایا: گیارہ عورتوں کا ایک اجتماع ہوا اور انھوں نے یہ طے کیا کہ وہ اپنے شوہروں کے متعلق کوئی چیز مخفی نہیں رکھیں گی، چنانچہ پہلی نے کہا: میرا شوہر ایک دبلے اونٹ کا گوشت ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہو، نہ تو وہاں جانے کا راستہ ہموار ہے کہ آسانی سے چڑھ کر اسے لایا جائے اور نہ وہ گوشت ایسا عمدہ ہے کہ اسے ضرور لایا جائے۔

قَالَتِ الثَّانِيَةُ: زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ، إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ.

دوسری نے کہا: میں اپنے خاوند کا حال بیان کروں تو کہاں تک کروں! میں ڈرتی ہوں کہ سب کچھ بیان نہ کر سکوں گی، اس کے باوجود اگر بیان کروں تو اس کے کھلے اور چھپے عیب سب بیان کر سکتی ہوں۔

قَالَتِ الثَّالِثَةُ: زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ، وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ.

تیسری نے کہا: میرا شوہر درازقد کمزور ہے، اگر عیب بیان کروں تو طلاق تیار ہے اور اگر خاموش رہوں تو معلق رہوں گی۔

قَالَتِ الرَّابِعَةُ: زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ، وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ.

چوتھی نے کہا: میرا خاوند شب تہامہ کی طرح معتدل ہے۔ نہ گرم ہے اور نہ ٹھنڈا۔ اس سے مجھے کوئی خوف ہے اور نہ اکتاہٹ کا اندیشہ۔

قَالَتِ الْخَامِسَةُ: زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ، وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ.

پانچویں نے کہا: میرا شوہر اگر گھر میں آئے تو چیتے کی طرح ہے اور اگر باہر جائے تو مثل شیر ہے۔ گھر میں جو چیز چھوڑ جاتا ہے اس کے متعلق باز پرس نہیں کرتا۔

قَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ، وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ، وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ، وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ.

چھٹی نے کہا: میرا شوہر اگر کھانا شروع کرے تو سب کچھ چٹ کر جاتا ہے اور جب پینے لگتا ہے تو ایک بوند بھی نہیں چھوڑتا۔ اور جب لیٹتا ہے تو تنہا ہی اپنے اوپر کپڑا لپیٹ لیتا ہے میرے کپڑے میں کبھی ہاتھ نہیں ڈالتا کہ میرا دکھ درد معلوم کرے۔

قَالَتِ السَّابِعَةُ: زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ

ساتویں نے کہا: میرا خاوند جاہل یا مست ہے۔ صحبت

طَبَاقَاءُ، كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ، شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ.

کے وقت اپنا سینہ میرے سینے سے لگا کر اوندھا پڑ جاتا ہے۔ دنیا کی ہر بیماری اس میں موجود ہے۔ اگر تو بات کرے تو سر پھوڑ دے یا جسم زخمی کر دے یا دونوں ہی کر گزرے۔

قَالَتِ الثَّامِنَةُ: زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ، وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ.

آٹھویں نے کہا: میرا خاوند چھونے میں خرگوش کی طرح نرم ہے۔ اس کی خوشبو زعفران کی خوشبو ہے۔

قَالَتِ التَّاسِعَةُ: زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ، طَوِيلُ النِّجَادِ، عَظِيمُ الرَّمَادِ، قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ.

نویں نے کہا: میرا خاوند اونچے گھر والا، اس کا شمشیر بند بڑا دراز، بہت راکھ والا اور اس کا گھر محفل خانے کے قریب ہے۔

قَالَتِ الْعَاشِرَةُ: زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ، مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ، لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ، قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ، وَإِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ.

دسویں نے کہا: میرا خاوند مالک ہے اور مالک کے کیا ہی کہنے! اس سے بہتر کوئی نہیں دیکھا گیا۔ اس کے اونٹ باڑوں میں جانے والے زیادہ ہیں اور چراگاہوں میں جانے والے بہت کم ہیں۔ جب وہ باجے کی آواز سنتے ہیں تو انھیں اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا ہے۔

قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ: زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ، فَمَا أَبُو زَرْعٍ؟ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ، وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ، وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي، وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ، وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ، فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ، وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ، وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ.

گیارھویں نے کہا: میرا شوہر ابوزرع ہے۔ ابوزرع کے کیا کہنے! اس نے زیورات سے میرے کان بھر دیے۔ مجھے کھلا کھلا کر میرے دونوں بازو چربی سے بھر دیے۔ مجھے اس نے ایسا خوش وخرم رکھا کہ میں خود پسندی اور عجب میں مبتلا ہوں۔ مجھے اس نے ایک ایسے (غریب) گھرانے میں پایا تھا جو بڑی تنگی کے ساتھ چند بکریوں پر گزارا کرتے تھے، وہاں سے مجھے ایسے خوشحال خاندان میں لے آیا کہ مجھے گھوڑوں، اونٹوں اور کھیت کھلیان سب کا مالک بنا دیا۔ وہ خوش اخلاق اس قدر ہے کہ میری کسی بات پر مجھے برا بھلا نہیں کہتا۔ اس کے ہاں میں جب سوتی ہوں تو صبح کر دیتی ہوں، جب میں پیتی ہوں تو خوب اطمینان سے سیراب ہو کر پیتی ہوں۔

أُمُّ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ؟ عُكُومُهَا

ابوزرع کی ماں! تو میں اس کی کیا خوبیاں بیان کروں۔

رَدَاحٌ، وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ.

اس کے بڑے بڑے برتن ہمیشہ بھرپور رہتے ہیں، اس کا گھر بھی بہت وسیع ہے۔

اِبْنُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ؟ مَضْجِعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ، وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ.

ابوزرع کا بیٹا، وہ کیسی شان والا ہے! وہ چھریرے بدن والا کہ ننگی تلوار کے برابر اس کے سونے کی جگہ ہے، چھوٹی بکری کے ایک بچے کی دستی سے اس کا پیٹ بھر جاتا ہے۔

بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ؟ طَوْعُ أَبِيهَا، وَطَوْعُ أُمِّهَا، وَمِلْءُ كِسَائِهَا، وَغَيْظُ جَارَتِهَا.

ابوزرع کی بیٹی، اس کے کیا کہنے! وہ اپنے باپ کی فرمانبردار، ماں کی اطاعت گزار، موٹی تازی، بھرپور کپڑے زیب تن کرنے والی کہ سوکن کے لیے جلن کا باعث ہے۔

جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ؟ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا، وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا، وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا.

ابو زرع کی لونڈی! وہ بھی بہت شان و شوکت والی ہے۔ گھر کی بات باہر جا کر نہیں کرتی۔ کھانے تک کی چیز بلا اجازت نہیں لیتی اور ہمارا گھر خس و خاشاک سے نہیں بھرتی۔

قَالَتْ: خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ، فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ، يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا.

اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا: ابوزرع باہر گیا جبکہ دودھ سے برتن بھرے ہوئے تھے اور ان سے مکھن نکالا جا رہا تھا، اس دوران میں اس نے ایک عورت دیکھی جس کے دو بچے چیتوں کی طرح تھے اور اس کی کمر کے نیچے دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے کر اس سے نکاح کر لیا۔

فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا، رَكِبَ شَرِيًّا، وَأَخَذَ خَطِّيًّا، وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا، وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا، وَقَالَ: كُلِي أُمَّ زَرْعٍ، وَمِيرِي أَهْلَكِ. قَالَتْ: فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ.

اس کے بعد میں نے ایک دوسرے شریف مال دار سے نکاح کر لیا جو عربی گھوڑے پر سواری کرتا اور ہاتھ میں نیزہ پکڑتا تھا۔ اس نے مجھے بہت سی نعمتیں اور ہر قسم کے جانور دیے، نیز مال و اسباب میں سے ہر قسم کا جوڑا، جوڑا عطا کیا۔ اس نے یہ بھی کہا: اے ام زرع! تم خود بھی کھاؤ پیو اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی خوب کھلاؤ پلاؤ۔ لیکن بات یہ ہے کہ اگر میں اس کی تمام عطاؤں کو جمع کروں تو ابو زرع کا چھوٹے سے چھوٹا برتن بھی نہ بھر سکے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُنْتُ

حضرت عائشہ ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ».

''عائشہ! میں بھی تیرے لیے ایسا ہی ہوں جیسا کہ ام زرع کے لیے ابوزرع تھا۔''

قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ: قَالَ هِشَامٌ: وَلَا تُعَشِّشُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا.

(ایک روایت کے مطابق راویٔ حدیث) حضرت ہشام نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''وہ لونڈی ہمارے گھر میں کوڑا کچرا جمع کر کے اسے میلا کچیلا نہیں کرتی۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَأَتَقَمَّحُ، بِالْمِيمِ، وَهٰذَا أَصَحُّ.

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) فرماتے ہیں: کچھ راویوں نے فَأَتَقَنَّحُ کونون کے بجائے میم کے ساتھ، یعنی فَأَتَقَمَّحُ پڑھا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ: اس واقعے میں دور جاہلیت میں اندرون خانہ کی خوب عکاسی کی گئی ہے۔ امام بخاری ؒ کا مقصود تو ابوزرع کے کردار کو نمایاں کرنا ہے کیونکہ عورتوں سے حسن معاشرت کو اسی کردار سے ثابت کیا گیا ہے۔ دراصل عورت ذات اپنے خاوند کے سلسلے میں کچھ بخیل ثابت ہوتی ہے، وہ اس کی فدا کاری، جاں نثاری اور وفاداری کو کھلے دل سے تسلیم نہیں کرتی۔ ایک حدیث میں ہے کہ اکثر عورتیں جو جہنم کا ایندھن بنیں گی، ان میں یہی ''ناسپاسی'' ہوگی لیکن اس حدیث کے مطابق ام زرع نے تو کمال کر دکھایا ہے، اس نے ابوزرع ہی کی تعریف نہیں کی بلکہ اس نے ابوزرع کی ماں، اس کے بیٹے، اس کی بیٹی اور اس کی لونڈی کی بھی خوب خوب تعریف کی ہے۔ ابوزرع کی محبت تو دل کے نہاں خانے میں اس طرح پیوست ہو چکی تھی کہ طلاق ملنے کے بعد بھی اسے فراموش نہیں کر پائی بلکہ اس کی مہر و وفا کو بڑے خوبصورت الفاظ میں بیان کیا ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر ؒ نے لکھا ہے: ''محبت تو پہلے حبیب ہی کے لیے ہوتی ہے۔''[1]

٥١٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ الْحَبَشُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ فَيَسْتُرُنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَنْظُرُ، فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهْوَ. [راجع: ٤٥٤]

[5190] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حبشی لوگ اپنے چھوٹے چھوٹے نیزوں سے کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چھپا لیا اور میں ان کے کرتب دیکھ رہی تھی۔ میں مسلسل محظوظ ہوتی رہی حتی کہ خود ہی تھک کر لوٹ آئی۔ تم ایک نوخیز لڑکی کی رغبت کا اندازہ کرو جو دیر تک ان کا کھیل دیکھتی رہی اور ان کے نغمے سنتی رہی ہو۔

(٨٤) بَابُ مَوْعِظَةِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ لِحَالِ زَوْجِهَا

باب: 83- شوہر کے معاملات میں آدمی کا اپنی لخت جگر کو نصیحت کرنا

1 فتح الباري: 341/9.

٥١٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَيْنِ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ [التحريم: ٤] حَتَّى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهُ، وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِإِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَانِ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ قَالَ: وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، هُمَا عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ.

[5191] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میرے دل میں یہ خواہش رہی کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی ان دو بیویوں کے متعلق سوال کروں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اگر تم دونوں (بیویاں) اللہ کے حضور توبہ کرتی ہو تو بہتر ہے کیونکہ تمھارے دل راہ راست سے ہٹ گئے ہیں۔'' حتی کہ آپ نے حج کیا اور میں بھی آپ کے ہمراہ حج کے لیے گیا، چنانچہ جب وہ ایک دفعہ راستے سے ایک طرف ہوئے تو میں بھی پانی کا ایک برتن لے کر ان کے ہمراہ راستے سے الگ ہوگیا۔ پھر جب وہ قضائے حاجت سے فارغ ہوکر واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا، انھوں نے وضو کیا تو میں نے ان سے عرض کی: اے امیر المومنین! نبی ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے وہ دو کون سی تھیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اگر تم دونوں اللہ کی طرف رجوع کرو تو بہتر ہے کیونکہ تمھارے دل راہِ راست سے کچھ ہٹ گئے ہیں۔'' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! تم پر حیرت ہے، وہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں۔

ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهُمْ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَيَنْزِلُ يَوْمًا، وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا حَدَثَ مِنْ خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ أَوْ غَيْرِهِ، وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ،

پھر آپ نے تفصیل سے یہ واقعہ بیان کرنا شروع کیا۔ انھوں نے فرمایا: میں اور میرے انصاری پڑوسی جو بنوامیہ بن زید سے تھے، ہم عوالی مدینہ میں رہتے تھے۔ ہم نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے باری مقرر کر رکھی تھی۔ ایک دن وہ حاضری دیتے اور دوسرے دن میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ جب میں آتا تو اس دن کی وحی وغیرہ کی خبریں اسے بتاتا اور جب وہ آتا تو وہ بھی اسی طرح کرتا۔ ہم قریشی لوگ اپنی عورتوں پر رعب و دبدبہ رکھتے تھے لیکن جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو دیکھا کہ انصار کی عورتیں ان

فَصَخِبْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي، فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي، قَالَتْ: وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ؟ فَوَاللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ، وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ، فَأَفْزَعَنِي ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهَا: قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ. ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: أَيْ حَفْصَةُ، أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ ﷺ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ، أَفَتَأْمَنِينَ أَنْ يَغْضَبَ اللهُ لِغَضَبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَهْلِكِي؟ لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ ﷺ وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - قَالَ عُمَرُ: وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا، فَنَزَلَ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ، فَرَجَعَ إِلَيْنَا عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا وَقَالَ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ حَدَثَ الْيَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ: مَا هُوَ؟ أَجَاءَ غَسَّانُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَأَهْوَلُ، طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ - وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ، فَقَالَ: اعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ أَزْوَاجَهُ - فَقُلْتُ: خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ، قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هٰذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ، فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا، وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ

پر غالب رہتی ہیں، چنانچہ ہماری عورتیں انصاری عورتوں کے آداب سیکھنے لگیں۔ ایک دن میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے مجھے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ میں نے اس کے جواب دینے پر جب ناگواری کا اظہار کیا تو اس نے کہا: میرا جواب دینا تمھیں برا کیوں لگا ہے؟ اللہ کی قسم! نبی ﷺ کی بیویاں بھی آپ کو جواب دیتی ہیں، حتی کہ بعض تو آپ سے دن سے رات تک الگ رہتی ہیں۔ میں یہ بات سن کر کانپ اٹھا اور کہا: ان میں سے جس نے بھی یہ رویہ اختیار کیا ہے وہ یقیناً بڑے خسارے میں ہے، پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔ پھر میں حفصہ ؓ کے گھر گیا اور اس سے کہا: اے حفصہ! کیا تم میں سے کچھ بیویاں دن سے رات تک نبی ﷺ کو ناراض رکھتی ہیں؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے کہا: پھر تم نے خود کو خسارے میں ڈال لیا ہے اور سراسر نقصان میں رکھا ہے۔ کیا تمھیں اس امر کا اندیشہ نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے غصے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا، پھر تم تباہ ہو جاؤ گی۔ خبردار! تم نبی ﷺ سے زیادہ مطالبات نہ کیا کرو اور نہ کسی معاملے میں آپ کو جواب ہی دیا کرو اور نہ آپ سے علیحدہ ہی رہو۔ اگر تمھیں کوئی ضرورت ہو تو مجھ سے مانگ لیا کرو۔ تمھاری سوکن جو تم سے زیادہ خوبصورت ہے اور نبی ﷺ کو تم سے زیادہ پیاری ہے، اس کی وجہ سے تم کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔ ان کا اشارہ حضرت عائشہ ؓ کی طرف تھا۔ حضرت عمر ؓ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے فرمایا: ہمیں معلوم ہوا تھا کہ غسانی ہمارے ساتھ لڑائی کرنے کے لیے گھوڑوں کی نعل بندی کر رہے ہیں۔ ہوا یوں کہ ایک دن میرے انصاری ساتھی اپنی باری کے دن دربار رسالت گئے ہوئے تھے، وہ رات گئے واپس آئے تو میرا دروازہ زور زور سے

تَبْكِي، فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ؟ أَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ هٰذَا؟ أَطَلَّقَكُنَّ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَتْ: لَا أَدْرِي، هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي الْمَشْرُبَةِ.

کھٹکھٹانا شروع کر دیا اور کہا: کیا عمر گھر میں موجود ہیں؟ میں گھبراہٹ کے عالم میں باہر نکلا تو اس نے کہا: آج تو بہت بڑا حادثہ ہوگیا ہے۔ میں نے کہا: کیا بات ہوئی؟ کیا غسانی چڑھ آئے ہیں؟ انھوں نے کہا: نہیں بلکہ معاملہ اس سے بھی زیادہ ہولناک اور خطرناک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: حفصہ تو نقصان میں پڑ گئی اور نامراد ہوگئی۔ میں تو پہلے ہی خیال کیا کرتا تھا کہ عنقریب ایسا ہو جائے گا۔ پھر میں نے اپنے کپڑے پہن لیے اور نماز فجر نبی ﷺ کے ہمراہ ادا کی۔ آپ تو بالا خانہ میں تشریف لے گئے اور وہاں جاکر تنہائی اختیار کر لی۔ میں حفصہ کے پاس گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ رو رہی ہے، میں نے کہا: اب روتی کیا ہو؟ میں نے تمھیں پہلے متنبہ نہیں کیا تھا؟ کیا نبی ﷺ نے تمھیں طلاق دے دی ہے؟ انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں ہے، آپ ﷺ تو اس وقت بالا خانہ میں تشریف رکھے ہوئے ہیں۔

فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ، فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَهُ أَسْوَدَ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ الْغُلَامُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: كَلَّمْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَانْصَرَفْتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ

میں وہاں سے نکلا اور منبر کے پاس آیا۔ وہاں منبر کے اردگرد کچھ صحابۂ کرام ؓ بیٹھے ہوئے رو رہے تھے۔ میں تھوڑی دیر تک ان کے ہمراہ بیٹھا رہا، پھر جب پریشانی کا مجھ پر غلبہ ہوا تو میں اس بالا خانے کے پاس آیا جہاں نبی ﷺ تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ کے ایک حبشی غلام سے کہا: عمر کے لیے اندر جانے کی اجازت لو۔ غلام اندر گیا اور نبی ﷺ سے گفتگو کر کے واپس آ گیا۔ اس نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کی تھی اور تمھارا ذکر بھی کیا تھا لیکن آپ نے خاموشی اختیار کی۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: میں پھر واپس ان لوگوں کے پاس جا کر بیٹھ گیا جو منبر کے اردگرد تھے۔ پھر جب پریشانی نے زور مارا تو دوبارہ آ کر غلام سے کہا: عمر کے لیے اندر آنے کی اجازت لو۔ اس

ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا، قَالَ: إِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ: قَدْ أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ.

غلام نے واپس آ کر دوبارہ کہا کہ میں نے آپ ﷺ سے تمھارا ذکر کیا تو آپ خاموش رہے۔ میں پھر واپس آ گیا منبر کے پاس جو لوگ تھے ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ میرا غم پھر غالب آیا تو میں نے پھر غلام کے پاس آ کر اس سے کہا: عمر کے لیے اجازت طلب کرو۔ غلام اندر گیا اور واپس آ کر اس نے جواب دیا کہ میں نے آپ ﷺ سے تمھارا ذکر کیا تو آپ خاموش رہے۔ میں وہاں سے واپس آ رہا تھا کہ غلام نے مجھے آواز دی اور کہا کہ نبی ﷺ نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔

فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ، مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ: يَا رَسُولَ اللهِ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ فَرَفَعَ إِلَيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ: «لَا»، فَقُلْتُ: اللهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ تَبَسُّمَةً أُخْرَى، فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ.

میں جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ رسیوں سے بنی ہوئی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، جسم مبارک اور چٹائی کے درمیان کوئی بچھونا نہ تھا، بان کے نشانات آپ کے پہلو مبارک پر پڑے تھے اور جس تکیے پر آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو سلام کیا اور کھڑے کھڑے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے میری طرف ایک نظر اٹھا کر فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے (خوشی کی وجہ سے) نعرۂ تکبیر بلند کیا اور آپ کو خوش کرنے کے لیے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو معلوم ہے کہ ہم قریش کے لوگ عورتوں کو دبا کر رکھتے تھے۔ پھر جب ہم مدینہ طیبہ میں ان لوگوں کے پاس آئے تو یہاں ان پر ان کی عورتوں کا غلبہ تھا۔ یہ سن کر نبی ﷺ مسکرا دیے۔ پھر میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو معلوم ہے کہ میں ایک دفعہ حفصہ ؓ کے پاس گیا تھا اور اس سے کہا تھا: اپنی اس سوکن کی وجہ سے کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہونا کیونکہ وہ آپ سے زیادہ خوبصورت اور آپ سے زیادہ نبی ﷺ کو پیاری ہے۔ ان کا اشارہ سیدہ عائشہ ؓ کی طرف تھا۔ میری یہ بات سن کر نبی

ﷺ دوبارہ مسکرا دیے۔ میں نے جب آپ کا تبسم دیکھا تو بیٹھ گیا۔ پھر میں نے نظر اٹھا کر آپ ﷺ کے گھر کا جائزہ لیا، اللہ کی قسم! میں نے وہاں تین کچی کھالوں کے علاوہ اور کوئی چیز نہ دیکھی۔

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللهَ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: «أَوَ فِي هٰذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ إِنَّ أُولٰئِكَ قَوْمٌ قَدْ عُجِّلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ اسْتَغْفِرْ لِي.

میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ آپ کی امت پر وسعت کرے، فارس اور روم کے لوگوں کو وسعت اور فراخی دی گئی ہے اور انھیں دنیا کا وافر حصہ دیا گیا ہے، حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ نبی ﷺ ابھی تک ٹیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: ”اے ابن خطاب! تمھاری نظر میں بھی یہ چیزیں اہمیت رکھتی ہیں؟ یہ تو وہ لوگ ہیں جنھیں جو بھلائی ملنے والی تھی وہ سب اس دنیا میں دے دی گئی ہے۔“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کریں۔

فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ قَالَ: «مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا»، مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، فَبَدَأَ بِهَا، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا، وَإِنَّمَا أَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، أَعُدُّهَا عَدًّا. فَقَالَ: «اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً» - وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً - قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخَيُّرِ فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَاخْتَرْتُهُ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ

بہرحال نبی ﷺ نے اپنی بیویوں سے انتیس دن تک علیحدگی اختیار کیے رکھی۔ حضرت حفصہ ؓ نے حضرت عائشہ ؓ سے آپ ﷺ کا ایک راز افشا کر دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ”میں مہینہ بھر اپنی ازواج کے پاس نہیں جاؤں گا۔“ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب فرمایا تو آپ کو اس کا بہت رنج ہوا تھا۔ پھر جب انتیس دن گزر گئے تو آپ سیدہ عائشہ ؓ کے گھر تشریف لے گئے اور بیویوں کے گھروں میں جانے کی ابتدا ان سے کی۔ حضرت عائشہ ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے تو قسم اٹھائی تھی کہ ہمارے گھروں میں مہینہ بھر تشریف نہیں لائیں گے، آج آپ نے انتیسویں رات کی صبح کی ہے۔ میں نے تو گن گن کر یہ دن گزارے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ مہینہ انتیس کا ہے۔“ واقعی وہ مہینہ انتیس دن ہی کا تھا۔ حضرت

كُلُّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ. [راجع: ٨٩]

عائشہ ﷞ کا بیان ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آیات تخییر نازل فرمائیں اور آپ اپنی تمام ازواج میں سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے آپ ہی کا انتخاب کیا۔ اس کے بعد آپ نے اپنی تمام دوسری ازواج کو اختیار دیا تو سب نے وہی کچھ کیا جو ام المومنین عائشہ ﷞ نے کیا تھا۔

(٨٥) بَابُ صَوْمِ الْمَرْأَةِ بِإِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا

باب: 85- شوہر کی اجازت سے بیوی کا نفلی روزہ رکھنا

٥١٩٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ». [راجع: ٢٠٦٦]

[5192] حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر شوہر گھر میں موجود ہو تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے۔''

(٨٦) بَابٌ: إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا

باب: 86- جب کوئی عورت اپنے خاوند سے ناراض ہو کر علیحدہ رات گزارے

٥١٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ». [راجع: ٣٢٣٧]

[5193] حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب کوئی شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے انکار کر دے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔''

٥١٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ». [راجع: ٣٢٣٧]

[5194] حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی عورت اپنے شوہر کے بستر سے الگ ہو کر رات گزارے تو اس کے واپس آنے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔''

(٨٧) بَابٌ: لَا تَأْذَنُ الْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا لِأَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ

باب: 87- شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کسی کو گھر میں نہ آنے دے

٥١٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدَّى إِلَيْهِ شَطْرُهُ». [راجع: ٢٠٦٦]

[5195] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے جبکہ اس کا شوہر موجود ہو۔ اور اس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دے۔ اور جو شوہر کی اجازت کے بغیر خرچ کرے تو شوہر کو بھی اس کا آدھا ثواب ملے گا۔''

وَرَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ أَيْضًا عَنْ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ.

اس حدیث کو ابو زناد نے بھی موسیٰ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روزہ رکھنے کے متعلق بیان کیا ہے۔

فائدہ: شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر آنے کی اجازت دینے سے اس کے دل میں بدگمانی پیدا ہونے کا خطرہ ہے جو آئندہ عائلی زندگی میں زہر گھول سکتی ہے، لیکن اس ممانعت سے ضروریات مستثنیٰ ہیں، مثلاً: کسی کا اس گھر میں حق ہو یا کوئی جگہ ہو جو مہمانوں کے لیے مخصوص ہو۔

(٨٨) بَابٌ

باب: 88- بلاعنوان

٥١٩٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ، وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ». [انظر: ٦٥٤٧]

[5196] حضرت اسامہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو بیشتر لوگ جو اس میں آئے تھے وہ مساکین تھے جبکہ مال دار لوگوں کو جنت کے دروازے پر روک دیا گیا تھا، البتہ اہل جہنم کو جہنم میں جانے کا حکم دے دیا گیا تھا۔ اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والی اکثر عورتیں تھیں۔''

(٨٩) بَابُ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ، وَهُوَ الزَّوْجُ

باب:89-عشیر، یعنی خاوند کی ناشکری کرنا

وَهُوَ الْخَلِيطُ مِنَ الْمُعَاشَرَةِ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عشیر، شریک کو بھی کہتے ہیں۔ یہ لفظ معاشرہ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ملا دینے کے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت بیان کی ہے۔

٥١٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ الْفَقِيهِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ».

[5197] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ نماز گرہن پڑھی۔ آپ نے سورۂ بقرہ پڑھنے کی مقدار طویل قیام کیا، پھر لمبا رکوع کیا، رکوع سے سر اٹھا کر پھر لمبا قیام فرمایا اور یہ قیام پہلے قیام سے کچھ مختصر تھا، پھر آپ نے دوسرا طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سر اٹھایا، اس کے بعد سجدہ کیا اور کھڑے ہو گئے۔ پھر طویل قیام کیا جو پہلی رکعت کے قیام سے مختصر تھا۔ پھر آپ نے طویل رکوع کیا جو پہلی رکعت کے رکوع سے کم تھا، پھر اپنا سر اٹھایا اور طویل قیام کیا۔ یہ قیام پہلے سے کچھ کم تھا، پھر رکوع کیا اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کچھ کم طویل تھا، پھر سر اٹھایا اور سجدے میں چلے گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انھیں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، اس لیے جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔''

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هٰذَا، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ، فَقَالَ: «إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ - أَوْ أُرِيتُ الْجَنَّةَ - فَتَنَاوَلْتُ

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنی جگہ کھڑے کھڑے کوئی چیز پکڑ رہے تھے۔ پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ رہے

مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ». قَالُوا: لِمَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «بِكُفْرِهِنَّ»، قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ: «يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ».

ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جنت دیکھی تھی یا مجھے دکھائی گئی تھی۔ میں نے اس کا خوشہ توڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔ اگر میں اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے رہتے۔ اور میں نے دوزخ کو بھی دیکھا۔ میں نے آج جیسا قبیح منظر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں نے مشاہدہ کیا کہ دوزخ میں اکثریت عورتوں کی تھی۔'' لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ایسا کیوں تھا؟ آپ نے فرمایا: ''ان کے کفر کی وجہ سے۔'' کہا گیا: کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: ''نہیں، بلکہ وہ اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور اس کے احسان کو فراموش کر دیتی ہیں۔ اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ زندگی بھر بھی حسن سلوک کا معاملہ کرو، پھر وہ تمھاری طرف سے کوئی تقصیر دیکھے تو فوراً کہہ دیتی ہے کہ میں نے تو تم سے کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔''

٥١٩٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ». تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَسَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ.

[راجع: ٣٢٤١]

[5198] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس میں اکثریت نادار لوگوں کی تھی۔ پھر میں نے ایک نظر سے دوزخ کو دیکھا تو اس کے اندر رہنے والی اکثر عورتیں تھیں۔'' اس روایت کو ابو رجاء سے بیان کرنے میں ایوب اور سلم بن زریر نے عوف کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: عورتوں کی اکثریت کا دوزخ میں ہونا ان کے داخل ہونے کے وقت ہے اور اس کا سبب خاوند کی ناشکری اور احسان فراموشی ہے۔ آخر کار مختلف سفارشات اور شفاعات سے انھیں دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔ عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے رویے پر نظر ثانی کریں اور اپنے خاوندوں کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں بلکہ ان کی خدمت گزاری اور اطاعت شعاری کو اپنا نصب العین بنائیں۔ واللہ المستعان.

(٩٠) بَابٌ: لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ

باب:90- تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے

قَالَهُ أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اسے حضرت ابوجحیفہ ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٥١٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللهِ، أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟» قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَلَا تَفْعَلْ، صُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا». [راجع: ١١٣١]

[5199] حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عبداللہ! مجھے تیرے متعلق یہ خبر پہنچی ہے کہ تم دن میں روزے سے ہوتے ہو اور رات کو نماز میں کھڑے رہتے ہو، کیا یہ صحیح ہے؟“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ صحیح ہے۔ آپ نے فرمایا: ”ایسا مت کرو، روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔ رات کو قیام بھی کرو اور آرام بھی کرو۔ یقیناً تمھارے جسم کا تم پر حق ہے، تمھاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمھاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔“

(٩١) بَابٌ: اَلْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

باب: 91- عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے

٥٢٠٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْأَمِيرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ». [راجع: ٨٩٣]

[5200] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے اپنی رعایا کے متعلق باز پرس ہوگی۔ حاکم وقت بھی نگہبان ہے اور آدمی اپنے اہل خانہ کا نگہبان ہے۔ عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگران ہے۔ الغرض تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی نگہبانی کے متعلق سوال کیا جائے گا۔“

(٩٢) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ٱلرِّجَالُ قَوَّٰمُونَ عَلَى ٱلنِّسَآءِ﴾ [النساء: ٣٤]

باب: 92- ارشاد باری تعالیٰ: ”مرد، عورتوں کے معاملات کے منتظم ونگران ہیں“ کا بیان

٥٢٠١ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: آلَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ

[5201] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے قسم اٹھائی کہ ایک ماہ تک اپنی بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے، چنانچہ آپ اپنے بالا خانہ

شَهْرًا وَقَعَدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا، قَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ». [راجع: ٣٧٨]

میں گوشہ نشین ہو گئے۔ پھر انتیس دن کے بعد نیچے آئے تو آپ سے عرض کی گئی: اللہ کے رسول! آپ نے تو ایک ماہ کی قسم اٹھائی تھی؟ آپ نے فرمایا: ''بے شک مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

(٩٣) بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ نِسَاءَهُ فِي غَيْرِ بُيُوتِهِنَّ

باب: 93- نبی ﷺ کا اپنی بیویوں کو چھوڑ کر ان کے گھروں کے علاوہ دوسری جگہ سکونت اختیار کرنا

وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَفَعَهُ: «وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ»، وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ.

معاویہ بن حیدہ ؓ سے مرفوع روایت ہے: ''عورت سے تنہائی گھر ہی میں ہو۔'' لیکن پہلے معنی زیادہ صحیح ہیں۔

فائدہ: عنوان سابق میں جس آیت کو ذکر کیا گیا تھا اس میں عورتوں سے علیحدگی اختیار کرنے کا ذکر تھا، اب یہ گوشہ نشینی گھر میں ہو یا گھر کے علاوہ دوسری جگہ میں بھی ہو سکتی ہے۔ امام بخاری ؒ کا موقف ہے کہ گھر کے علاوہ دوسری جگہ میں بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ ایلاء کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اس کے مطابق عمل کیا تھا اور جس حدیث میں گھر کے اندر تنہائی اختیار کرنے کا ذکر ہے وہ امام بخاری ؒ کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔[1]

٥٢٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ: أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَفَ: لَا يَدْخُلُ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ شَهْرًا، فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ أَوْ رَاحَ، فَقِيلَ لَهُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا، قَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا». [راجع: ١٩١٠]

[5202] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے قسم اٹھائی کہ آپ اپنی بعض بیویوں کے گھر میں مہینہ بھر نہیں آئیں گے لیکن جب انتیس دن گزر گئے تو صبح یا شام کے وقت ان کے گھر تشریف لے گئے۔ آپ سے عرض کی گئی: اللہ کے رسول! آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ مہینہ بھر ان کے گھر تشریف نہیں لائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک مہینہ انتیس روز کا بھی ہوتا ہے۔''

٥٢٠٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا

[5203] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں

[1] فتح الباري: 372/9.

مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ قَالَ: تَذَاكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الضُّحَى فَقَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِينَ، عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا، فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ مَلْآنُ مِنَ النَّاسِ، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ لَهُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، فَنَادَاهُ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ فَقَالَ: «لَا، وَلٰكِنْ آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا». فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ.

نے فرمایا: ایک دن ہم نے صبح کے وقت دیکھا کہ نبی ﷺ کی بیویاں رو رہی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کے اہل خانہ بھی جمع تھے۔ میں مسجد میں گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد لوگوں سے بھری ہوئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی ﷺ کی طرف گئے جبکہ آپ بالا خانے میں تھے لیکن انھیں کسی نے جواب نہ دیا۔ انھوں نے پھر سلام کیا تو بھی کسی طرف سے جواب نہ آیا۔ پھر سلام کیا تو بھی جواب نہ آیا۔ پھر جب کسی نے انھیں آواز دی تو وہ نبی ﷺ کے پاس اوپر پہنچ گئے، اور جاتے ہی عرض کی: آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے جواب دیا: ''نہیں، البتہ مہینہ بھر ان کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھائی ہے۔'' اس کے بعد آپ انتیس دن تک بالا خانہ میں ٹھہرے، پھر اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے آئے۔

(٩٤) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ

باب: 94- عورتوں کو مارنے کی کراہت

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَٱضْرِبُوهُنَّ﴾ [النساء: ٣٤] أَيْ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ.

ارشاد باری تعالیٰ: ''ان عورتوں کو مارو'' اس سے مراد ایسی مار ہے جو سخت نہ ہو۔

٥٢٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَجْلِدْ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخِرِ الْيَوْمِ».

[راجع: ٣٣٧٧]

[5204] حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص بھی اپنی بیوی کو اس طرح نہ پیٹے جس طرح غلام کو پیٹا جاتا ہے، پھر دوسرے دن اس سے ہم بستری بھی کرنی ہوتی ہے۔''

فائدہ: حدیث کے مطابق بیوی کو مارنا درست نہیں جبکہ قرآن میں اس کی اجازت دی گئی ہے، ان میں تطبیق کی یہ صورت ہے کہ ایسی مار نہ ہو جس سے زخم آ جائیں، چنانچہ حدیث میں اس کی صراحت ہے کہ اگر عورتیں کھلی بے حیائی کریں تو تم انھیں بستروں سے علیحدہ کر دو اور ایسی مار دو کہ انھیں چوٹ نہ آئے۔[1] بہرحال چند شرائط کے ساتھ عورتوں کو مارنے کی اجازت ہے: ○ اسے غلاموں کی طرح بے تحاشا نہ مارے ○ منہ پر نہ مارے ○ ایسی مار نہ ہو جس سے کوئی زخم آ جائے یا کوئی ہڈی پسلی ٹوٹ

1 جامع الترمذي، الرضاع، حديث: 1163.

جائے۔ ان حدود و قیود کے ساتھ خاوند کو اضطراری حالت میں بیوی کو مارنے کی اجازت دی گئی ہے۔ واضح رہے کہ درج ذیل وجوہات کی بنا پر خاوند اپنی بیوی کو مار سکتا ہے: ○ نماز چھوڑنے پر ○ غسل بروقت نہ کرنے پر ○ زینت ترک کرنے پر ○ اپنے پاس بلانے کے باوجود اس کے نہ آنے پر ○ بلا اجازت گھر سے باہر جانے پر۔ اس بنا پر بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کی رمز شناس ہو اور ہر حکم کی اطاعت گزار ہو بشرطیکہ وہ کام تربیت کے خلاف نہ ہو۔

(٩٥) بَابٌ: لَاتُطِيعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي مَعْصِيَةٍ

باب:95- کوئی عورت گناہ کے کام میں اپنے خاوند کی اطاعت نہ کرے

٥٢٠٥ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ - هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ - عَنْ صَفِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعْرُ رَأْسِهَا، فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعْرِهَا، فَقَالَ: «لَا، إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ». [انظر: ٥٩٣٤]

[5205] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ انصار کی ایک عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کی۔ اس (بے چاری) کے سر کے بال بیماری کی وجہ سے گر گئے۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے اس کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کے شوہر نے مجھے اس کے بالوں کے ساتھ مصنوعی بال جوڑنے کا حکم دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسا مت کرو کیونکہ اس طرح بال ملانے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے۔“

(٩٦) بَابٌ: ﴿وَإِنِ ٱمْرَأَةٌ خَافَتْ مِنۢ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ [النساء: ١٢٨]

باب:96- (ارشاد باری تعالیٰ:) ”اگر عورت کو اپنے خاوند سے بدسلوکی یا بے رخی کا اندیشہ ہو“ کا بیان

٥٢٠٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ﴿وَإِنِ ٱمْرَأَةٌ خَافَتْ مِنۢ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ قَالَتْ: هِيَ الْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا وَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا، تَقُولُ لَهُ: أَمْسِكْنِي وَلَا تُطَلِّقْنِي، ثُمَّ تَزَوَّجْ غَيْرِي، فَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالْقِسْمَةِ لِي، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: (فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَصَّالَحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ). [راجع:

[5206] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ”اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی طرف سے نفرت یا روگردانی کا خطرہ محسوس کرے۔“ انھوں نے فرمایا: اس آیت کریمہ میں ایسی عورت کا بیان ہے جو کسی مرد کے پاس ہو جو اس سے میل جول نہ رکھتا ہو بلکہ اسے طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہو اور اس کے علاوہ کسی دوسری عورت سے شادی رچانے کا پروگرام رکھتا ہو لیکن اس کی موجودہ بیوی اپنے خاوند سے کہے: مجھے اپنے ساتھ ہی رکھو اور طلاق نہ دو، تم میرے علاوہ کسی بھی عورت

[۲٤٥٠]

سے شادی کر سکتے ہو، میرے نان ونفقہ سے بھی تم آزاد ہو، نیز تم پر میری باری کی بھی کوئی پابندی نہیں۔ اس آیت کریمہ میں اس قسم کی باتوں کا ذکر ہے: ''ان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ باہمی صلح کرلیں اور صلح بہرحال بہتر ہے۔''

(۹۷) بَابُ الْعَزْلِ

باب: 97-عزل کا بیان

٥٢٠٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [انظر: ٥٢٠٨، ٥٢٠٩]

[5207] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں عزل کیا کرتے تھے۔

٥٢٠٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ. [راجع: ٥٢٠٧]

[5208] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ہم عزل کیا کرتے تھے جبکہ قرآن نازل ہو رہا تھا۔

٥٢٠٩ - وَعَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ: كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ. [راجع: ٥٢٠٧]

[5209] حضرت جابر ؓ ہی سے ایک اور روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ مبارک میں ہم عزل کیا کرتے تھے جبکہ قرآن نازل ہو رہا تھا۔

٥٢١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَصَبْنَا سَبْيًا فَكُنَّا نَعْزِلُ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَوَ إِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ؟ - قَالَهَا ثَلَاثًا - مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ». [راجع: ۲۲۲۹]

[5210] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: قیدی عورتیں ہمارے ہاتھ لگیں تو ہم نے ان سے عزل کیا۔ پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم واقعی ایسا کرتے ہو؟'' تین مرتبہ آپ نے یہ کلمات فرمائے۔ پھر گویا ہوئے: ''قیامت تک جو روح بھی پیدا ہونے والی ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔''

فائدہ: جب خاوند بیوی سے ہم بستر ہو تو انزال کے وقت آلہ تناسل باہر کر لینا تاکہ مادہ منویہ رحم میں نہ گرے اور بیوی حاملہ نہ ہو، اس عمل کو عزل کہا جاتا ہے۔ دور حاضر میں عالمی سطح پر منصوبہ بندی کے متعلق بہت پروپیگنڈا کیا جاتا ہے، اس سلسلے میں

عزل کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے، اس لیے ہم اس کی شرعی حیثیت واضح کرنا چاہتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ تحریک ضبط ولادت کی بنیاد روز اول ہی سے قوانین فطرت سے تصادم اور احکام شریعت سے بغاوت پر رکھی گئی ہے کیونکہ اس کے پس منظر میں یہ سوچ کارفرما ہے کہ زمینی پیداوار اور وسائل معاش انتہائی محدود ہیں اور اس کے مقابلے میں شرح پیدائش غیر محدود ہے، لہٰذا اس ''بحران'' پر قابو پانے کے لیے ضروری ہے کہ بچے کم از کم پیدا کیے جائیں تاکہ معیار زندگی پست ہونے کے بجائے بلند ہو۔ لیکن قرآن کریم سرے سے اس انداز فکر ہی کو غلط قرار دیتا ہے اور بار بار اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ رزق دینا اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری ہے جس نے انسان کو پیدا کیا ہے، وہ صرف خالق ہی نہیں بلکہ رازق بھی ہے۔ انسان کا صرف اتنا کام ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ خزانوں سے اپنا رزق تلاش کرنے کے لیے محنت کرے۔ منصوبہ بندی کی یہ تحریک اس لیے بھی مزاج اسلام کے خلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ کو امت مسلمہ کی سلامتی سے بڑھ کر اور کوئی چیز عزیز نہیں ہے، وہ نہیں چاہتا کہ بے شمار دشمنوں میں گھرے ہوئے مٹھی بھر مسلمان ہر وقت خطرے میں پڑے رہیں، اس لیے وہ مسلمانوں کو اپنی افرادی قوت بڑھانے کے لیے بطور خاص حکم دیتا ہے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ تم نکاح کے لیے ایسی عورتوں کا انتخاب کرو جو زیادہ محبت کرنے کے ساتھ ساتھ بچے زیادہ جننے والی ہوں قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کثرت امت کی بنا پر دیگر تمام انبیاء سے بڑھ کر ہوں گے۔[1] یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلاوجہ مجرد زندگی بسر کرنے سے منع فرمایا ہے۔[2] اللہ تعالیٰ نے مرد کو کاشتکار اور عورت کو اس کی کھیتی قرار دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''عورتیں تمھاری کھیتیاں ہیں۔''[3] کوئی بھی عقلمند اپنی کھیتی کو برباد نہیں کرتا بلکہ اس سے پیداوار لینے کے لیے اپنے وسائل بروئے کار لاتا ہے۔ لیکن منصوبہ بندی کی تحریک کا مقصد اس کھیتی کو بنجر اور بے کار کرنا ہے۔ دور جاہلیت میں اندیشۂ مفلسی اور حد سے بڑھے ہوئے جذبۂ غیرت کے پیش نظر ضبط ولادت کے لیے قتل کا طریقہ رائج تھا، اسلام نے آتے ہی اس ظالمانہ طریقے کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا۔ مسلمانوں میں چند مخصوص حالات کے پیش نظر عزل کا رجحان پیدا ہوا جس کی درج ذیل وجوہات تھیں: ○ آزاد عورت سے اس لیے عزل کیا جاتا تھا کہ ان کے نزدیک استقرار حمل سے شیر خوار بچے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ ○ لونڈی سے اس لیے کیا جاتا تھا کہ اس سے اولاد نہ ہو کیونکہ ام ولد ہونے کی صورت میں اسے فروخت نہیں کیا جا سکتا بلکہ اسے اپنے پاس رکھنا ہوگا۔ چونکہ ابتدا میں عزل کے عدم جواز کے متعلق کتاب و سنت میں کوئی صراحت نہ تھی اس بنا پر بعض صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے مخصوص حالات کے پیش نظر عزل کی ضرورت محسوس کی اور اس پر عمل بھی کیا جیسا کہ حضرت ابن عباس، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم کے متعلق روایات میں ہے۔[4] رسول اللہ کو جب بعض صحابہ کے ذریعے سے اس کی خبر ہوئی تو آپ نے سکوت اختیار فرمایا اور آپ کی خاموشی کو رضا پر محمول کرتے ہوئے اس پر عمل کیا گیا جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں عزل کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر پہنچی لیکن اس کے باوجود آپ نے ہمیں منع نہیں فرمایا۔[5] جب رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے مختلف حالات کے پیش نظر مختلف جوابات دیے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے: ○ اظہار تعجب کرتے ہوئے فرمایا: ''کیا تم واقعی ایسا کرتے ہو؟ قیامت تک جو بچے

1 صحيح ابن حبان: 136/7. 2 مسند أحمد: 158/3. 3 البقرة 2: 223. 4 الموطأ للإمام مالك، الطلاق، باب العزل.
5 صحيح مسلم، النكاح، حديث: 1440.

پیدا ہونے والے ہیں وہ تو پیدا ہو کر رہیں گے۔‘‘[1] ○ اگر تم ایسا نہ کرو تو تمھارا کچھ نقصان نہیں ہوگا۔[2] ○ راوی کہتا ہے کہ ’’لا علیکم‘‘ کے الفاظ نہی کے زیادہ قریب ہیں، ایک دوسرا راوی کہتا ہے کہ اس انداز گفتگو کے ذریعے سے آپ نے عزل کے ارتکاب سے ڈانٹا ہے۔[3] ○ تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس نفس (جی) کو پیدا کرنا ہے وہ ضرور پیدا ہوگا۔[4] ○ تم چاہو تو عزل کر لو مگر جو اولاد تقدیر میں لکھی ہے وہ تو ہو کر رہے گی۔[5] ○ ایسا کرنا خفیہ طور پر اپنی اولاد کو زندہ درگور کرنا ہے۔[6] ان روایات کے پیش نظر اہل علم صحابۂ کرام اسے مکروہ خیال کرتے تھے جیسا کہ امام ترمذی نے صراحت کی ہے۔[7] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی عزل کو اچھا خیال نہیں کرتے تھے۔[8] ان مختلف جوابات میں سے کسی ایک جواب کو چھانٹ کر اس پر تحریک ضبط تولید کی بنیاد رکھنا عقل مندی نہیں ہے، زیادہ سے زیادہ اسے انفرادی طور پر کسی مجبوری کے پیش نظر ضبط ولادت کے لیے دلیل بنایا جا سکتا ہے لیکن ایک عمومی تحریک جاری کر دینے کا جواز اس سے کشید نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے نزدیک موجودہ تحریک اور عزل میں کئی طرح سے فرق کیا جا سکتا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے: ○ اپنے مخصوص حالات کی بنا پر عزل کرنا بیوی خاوند کا ایک انفرادی معاملہ ہے، مثلاً: حمل ٹھہرنے میں عورت کی جان کو خطرہ ہو یا اس کی صحت کو غیر معمولی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو ایسے حالات میں اگر کسی ماہر ایماندار ڈاکٹر کے مشورے سے ضبط ولادت کے لیے عزل یا کوئی اور جدید طریقہ اختیار کر لیا جائے تو جائز ہے اور بیوی خاوند کا ایک پرائیویٹ معاملہ ہے لیکن ایک قومی پالیسی کے طور پر ان کے حقوق پر شبخون مارنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی اور نہ بطور فیشن ہی اسے عمل میں لانے کی گنجائش ہے۔ ○ عزل پر عمل کرنے سے حمل کا نہ ہونا یقینی نہیں بلکہ متصور ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک واقعے سے معلوم ہوتا ہے۔ ان کے ہاں احتیاط کے باوجود حمل ٹھہر گیا تھا لیکن منصوبہ بندی کا جو طریق کار ہے اس کے مطابق عمل کرنے سے حمل کا نہ ہونا یقینی ہے، لہٰذا عزل کو منصوبہ بندی کے لیے دلیل کے طور پر پیش کرنا یا اس پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ ○ جس عورت سے عزل کیا گیا ہو اگر اس کا خاوند فوت ہو جائے یا اسے طلاق مل جائے تو طلب اولاد کے لیے اس سے شادی کی جا سکتی ہے، اس کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں، جبکہ بعض حالات میں منصوبہ بندی پر عمل کرنے والی خاتون کے لیے یہ مشکل پیش آ سکتی ہے، یعنی اگر اس نے ہمیشہ کے لیے اولاد نہ ہونے والی ادویات یا آلات استعمال کیے ہیں تو اس سے اولاد کا طلبگار کیونکر شادی کرے گا۔ بہرحال منصوبہ بندی کے ناجائز اور حرام ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ اگر تحریک منصوبہ بندی پر عمل کرتے ہوئے وسیع پیمانے پر ایسے طریقوں کو لوگوں میں عام کر دیا جائے یا ایسے آلات و ادویات کو عام لوگوں کی دسترس میں دے دیا جائے جن سے مرد جنسی بے راہ روی سے باہم لذت اندوز تو ہوتے رہیں مگر استقرار حمل کا اندیشہ نہ ہو جیسا کہ آج کل گلی کوچوں میں اس کے مراکز کھولے جا رہے ہیں تو اس کا انجام کثرت سے بے حیائی اور اخلاقی تباہی کی صورت میں رونما ہوگا جیسا کہ اب وہ ممالک اس تحریک منصوبہ بندی کے انجام بد سے چیخ رہے ہیں جن میں اس کا تجربہ کیا گیا ہے، لہٰذا ایک خود دار اور باغیرت مسلمان کے شایان شان نہیں کہ وہ اس بے دینی اور بے حیائی پر مبنی تحریک کو سہارا دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس وبا سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

1 صحيح البخاري، النكاح، حديث: 5209. 2 صحيح مسلم، النكاح، حديث: 1438. 3 صحيح مسلم، النكاح، حديث: 1438. 4 صحيح مسلم، النكاح، حديث: 1438. 5 مسند أحمد: 312/3. 6 صحيح مسلم، النكاح، حديث: 1442. 7 جامع الترمذي، حديث: 1138. 8 الموطأ للإمام مالك، الطلاق، باب العزل.

(۹۸) بَابُ الْقُرْعَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا

باب: 98- ارادۂ سفر کے وقت بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرنا

۵۲۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ أَيْمَنَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ: أَلَا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ تَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ؟ فَقَالَتْ: بَلَى، فَرَكِبَتْ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ، فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ: رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا.

[5211] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سفر میں جانے کا ارادہ کرتے تو اپنی بیویوں میں قرعہ اندازی کرتے، چنانچہ ایک دفعہ ام المومنین حضرت عائشہ اور ام المومنین حضرت حفصہ ؓ کا قرعہ نکلا۔ نبی ﷺ رات کو دوران سفر میں حضرت عائشہ ؓ سے گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت حفصہ ؓ نے حضرت عائشہ ؓ سے کہا کہ آج تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں آپ کے اونٹ پر سواری کرتی ہوں تا کہ تم بھی نئے مناظر دیکھ سکو اور میں بھی نئے مناظر کا مشاہدہ کروں؟ انھوں نے یہ تجویز قبول کر لی اور وہ اونٹ پر سوار ہو گئیں۔ اس کے بعد نبی ﷺ حضرت عائشہ ؓ کے اونٹ کے پاس تشریف لائے اور اس پر حضرت حفصہ ؓ سوار تھیں۔ آپ ﷺ نے انھیں سلام کیا، پھر (وہاں سے) روانہ ہوئے حتی کہ جب ایک مقام پر پڑاؤ کیا تو ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ نے آپ ﷺ کو گم پایا، لوگوں کے پڑاؤ کے وقت حضرت عائشہ ؓ نے اپنے پاؤں اذخر گھاس میں ڈال لیے اور کہنے لگیں: اے اللہ! مجھ پر کوئی بچھو یا سانپ مسلط کر دے جو مجھے ڈس لے، میری طاقت نہیں کہ میں آپ ﷺ کو اس کے متعلق کچھ کہہ سکوں۔

فائدہ: حضرت عائشہ ؓ رسول اللہ ﷺ کے فراق کی وجہ سے چاہتی تھیں کہ کوئی زہریلا جانور مجھے ڈس لے تا کہ موت کی بنا پر فراق نبوی کے الم سے نجات مل جائے یا میری مصیبت کا سن کر آپ تشریف لے آئیں جس سے فراق کا غم دور ہو جائے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ تو پہلے تشریف لائے تھے مگر حضرت عائشہ ؓ اپنی کوتاہی کی وجہ سے خود محروم رہ گئیں۔ حضرت حفصہ ؓ کا بھی اس میں کوئی قصور نہیں تھا، اس لیے مارے رنج کے خود کو کوسنے لگیں اور اپنے پاؤں گھاس میں ڈال لیے جس میں زہریلے کیڑے بکثرت رہتے تھے۔

(٩٩) بَابُ الْمَرْأَةِ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَّتِهَا، وَكَيْفَ يَقْسِمُ ذٰلِكَ؟

باب: 99- کوئی عورت اپنی باری اپنی سوکن کو ہبہ کر دے تو پھر تقسیم کیسے ہوگی؟

٥٢١٢ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ. [راجع: ٢٥٩٣]

[5212] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ ؓ نے اپنی باری حضرت عائشہ ؓ کے لیے ہبہ کردی تھی اور نبی ﷺ حضرت عائشہ ؓ کے پاس خود ان کی باری کے دن اور حضرت سودہ ؓ کی باری کے دن رہتے تھے۔

(١٠٠) بَابُ الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ

باب: 100- بیویوں کے درمیان مساوات کرنا

﴿وَلَن تَسْتَطِيعُوٓاْ أَن تَعْدِلُواْ بَيْنَ ٱلنِّسَآءِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَاسِعًا حَكِيمًا﴾ [النساء: ١٢٩، ١٣٠]

(ارشاد باری تعالیٰ:) ''تمھیں اپنی بیویوں کے درمیان عدل اور برابری کرنے کی طاقت نہیں...... اور اللہ بڑی وسعت والا، خوب حکمت والا ہے۔''

فائدہ: امام بخاری ؒ نے عنوان ثابت کرنے کے لیے صرف آیت کریمہ پر اکتفا کیا ہے۔ حدیث ان کی شرط کے مطابق نہ تھی، لہٰذا اسے ذکر نہیں کیا۔ شریعت نے چار عورتوں کو بیک وقت اپنے عقد میں رکھنے کی اجازت دی ہے لیکن اس کے ساتھ عدل وانصاف کی تاکید کی ہے کیونکہ عام حالات میں متعدد بیویوں کے درمیان انصاف قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے، اس صورت میں صرف ایک بیوی پر اکتفا کرنے کی تاکید ہے اگر انصاف کیا جائے تو بیک وقت چار بیویاں رکھنے کی اجازت ہے، اس سے زیادہ بیویاں رکھنا حرام اور ناجائز ہے۔

(١٠١) بَابٌ: إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ

باب: 101- جب شوہر دیدہ کی موجودگی میں کسی کنواری سے نکاح کرے

٥٢١٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَلٰكِنْ قَالَ: السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا. [انظر: ٥٢١٤]

[5213] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا لیکن انھوں نے کہا: سنت یہ ہے کہ جب آدمی کسی (شوہر دیدہ بیوی کی موجودگی میں) کنواری سے شادی کرے تو اس کے پاس سات دن گزارے اور جب کنواری کی موجودگی میں

شوہر دیدہ سے شادی کرے تو اس کے پاس تین دن رہے۔

(١٠٢) بَابٌ: إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ

باب: 102- جب کنواری بیوی کی موجودگی میں کسی شوہر دیدہ سے شادی کرے

٥٢١٤ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَخَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ.

[5214] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص شوہر دیدہ بیوی کی موجودگی میں کسی کنواری سے شادی کرے تو اس کے ہاں سات دن تک قیام کرے، پھر باری کا آغاز کرے۔ اور جب کسی کنواری بیوی کی موجودگی میں کسی شوہر دیدہ سے شادی کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک قیام کرے، پھر باری کا اہتمام کرے۔

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ: إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

ابو قلابہ نے کہا: اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نبی ﷺ سے مرفوعاً بیان کی ہے۔

وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ، قَالَ خَالِدٌ: وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ: رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٥٢١٣]

(راویٔ حدیث) خالد نے کہا: اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نبی ﷺ سے مرفوعاً بیان کی ہے۔

(١٠٣) بَابُ مَنْ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ

باب: 103- جس نے اپنی بیویوں سے صحبت کر کے آخر میں ایک ہی غسل کیا

٥٢١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ، وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ. [راجع: ٢٦٨]

[5215] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے خبر دی کہ نبی ﷺ (بعض اوقات) ایک رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاتے اور ان دنوں آپ کی نو بیویاں تھیں۔

(١٠٤) بَابُ دُخُولِ الرَّجُلِ عَلَى نِسَائِهِ فِي الْيَوْمِ

٥٢١٦ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ. [راجع: ٤٩١٢]

باب: 104- مرد کا اپنی بیویوں کے پاس دن کے اوقات میں جانا

[5216] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز عصر سے فارغ ہوتے تو اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے اور ان میں سے کسی ایک کے قریب ہوتے۔ آپ ﷺ ایک روز حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو پہلے جتنا وقت ٹھہرا کرتے تھے اس سے زیادہ وقت ان کے پاس ٹھہرے۔

(١٠٥) بَابٌ: إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَأَذِنَّ لَهُ

٥٢١٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: «أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟» - يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ - فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي، فَقَبَضَهُ اللهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي، وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي. [راجع: ٨٩٠]

باب: 105- اگر مرد ایام مرض کسی ایک بیوی کے ہاں گزارنے کے لیے دوسری بیویوں سے اجازت لے اور وہ اس کی اجازت دے دیں

[5217] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کی جس بیماری میں وفات ہوئی، اس میں پوچھا کرتے تھے: ''کل میری باری کس کے پاس ہے؟ میں کل کہاں ہوں گا؟ آپ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار تھا، چنانچہ آپ کو تمام ازواج نے اجازت دے دی کہ آپ جہاں چاہیں قیام فرمائیں۔ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کا انتخاب کیا حتی کہ ان کے ہاں آپ کی وفات ہوئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے اسی دن وفات پائی جس دن میرے گھر میں آپ کے آنے کی باری تھی۔ (یہ حسن اتفاق تھا کہ) اللہ تعالیٰ نے جب آپ کو وفات دی تو آپ کا سر مبارک میرے سینے اور گردن کے درمیان تھا اور آپ کا لعاب دہن میرے لعاب دہن سے مل گیا تھا۔

(١٠٦) بَابُ حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ أَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ

٥٢١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةِ، لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا، [و]حُبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِيَّاهَا - يُرِيدُ عَائِشَةَ - فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَبَسَّمَ. [راجع: ٨٩]

باب: 106- آدمی کا اپنی بیویوں میں سے کسی ایک بیوی کے ساتھ زیادہ محبت کرنا

[5218] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت حفصہ ؓ کے پاس گئے اوران سے کہا: اے میری پیاری بیٹی! یہ خاتون تجھے مغرور نہ کر دے جسے اپنے حسن اور رسول اللہ ﷺ کی اس کے ساتھ محبت پر بہت ناز ہے۔آپ کا اشارہ حضرت عائشہ ؓ کی طرف تھا۔ (حضرت عمر ؓ کہتے ہیں کہ)میں نے یہی بات رسول اللہ ﷺ کے سامنے دہرائی تو آپ مسکرادیے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہ ؓ سے دوسری بیویوں کی نسبت زیادہ محبت کرتے تھے،حضرت عمر ؓ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے سامنے کہی تو آپ نے اس کا انکار نہیں کیا،جس کا معنی یہ ہے کہ یہ انداز قابل ملامت نہیں ہے، جب کوئی آدمی اپنی دوسری بیویوں کے ساتھ نان ونفقہ کے معاملے میں مساوات کرتا ہے لیکن طبعی میلان اور قلبی جھکاؤ کسی ایک طرف زیادہ ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ اسی محبت کے پیش نظر فرماتے تھے: ''اے اللہ! جس کا مجھے اختیار نہیں بلکہ تیرے اختیار میں ہے اس کے متعلق مجھے ملامت نہ کرنا۔''[1]

(١٠٧) بَابُ الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يَنَلْ، وَمَا يُنْهَى مِنِ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ

٥٢١٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ: أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

باب: 107- نایافتہ کے باوجود خود کو سیر ظاہر کرنا اور سوکن کے لیے جلن کا سامان پیدا کرنا جائز نہیں

[5219] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کی: اللہ کے رسول! میری ایک سوکن ہے،کیا مجھے گناہ تو نہیں ہوگا اگر میں اپنے خاوند کی دی ہوئی چیز کو خوب بڑھا چڑھا کر ظاہر کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو نہ دیا جائے اس کا خوب بڑھا کر اظہار کرنے والا ایسا ہے جیسے جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔''

1 سنن أبي داود، النكاح، حديث: 2134.

ﷺ: «اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ».

(١٠٨) بَابُ الْغَيْرَةِ

باب: 108 - غیرت کا بیان

وَقَالَ وَرَّادٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ، غَيْرَ مُصْفِحٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي».

وراد نے حضرت مغیرہ ؓ سے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ ؓ نے (رسول اللہ ﷺ سے) کہا: اگر میں کسی آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ لوں تو ذرہ بھر درگزر کیے بغیر اسے فوراً قتل کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم سعد کی غیرت پر اظہار حیرت کرتے ہو، میں اس سے بڑھ کر غیرت مند ہوں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیور ہے۔''

٥٢٢٠ - **حَدَّثَنَا** عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ، وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ». [راجع: ٤٦٣٤]

[5220] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی دوسرا غیرت مند نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام کیا۔ اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی دوسرا اپنی تعریف پسند کرنے والا نہیں۔''

٥٢٢١ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، مَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ أَمَتُهُ تَزْنِي، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا». [راجع: ١٠٤٤]

[5221] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے امت محمد! اللہ سے بڑھ کر کوئی بھی غیرت مند نہیں کہ وہ اپنے بندے یا بندی کو بدکاری میں مبتلا دیکھے۔ اے امت محمد! اگر تم وہ جان لو جو کچھ میں جانتا ہوں تو یقیناً تم بہت تھوڑا ہنسو اور زیادہ روتے رہو۔''

٥٢٢٢ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ: أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ».

[5222] حضرت اسماء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں۔''

٥٢٢٣ - **وَعَنْ** يَحْيَى: أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ

[5223] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی

أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ. حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ اللهَ يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللهُ».

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور اللہ کو غیرت اس پر آتی ہے جب بندہ مومن وہ کام کرے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔''

٥٢٢٤ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرِ نَاضِحٍ وَغَيْرِ فَرَسِهِ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ، وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ، فَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ، وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ، وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ، فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي، فَلَقِيتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ: «إِخْ، إِخْ»، لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ، فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ، وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ، فَعَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنِّي قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضَى، فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ: لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَى رَأْسِي النَّوَى وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ، فَقَالَ: وَاللهِ لَحَمْلُكِ النَّوَى كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ، قَالَتْ: حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ

[5224] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے شادی کی تو ان کی پاس پانی لانے والے ایک اونٹ اور ایک گھوڑے کے سوا روئے زمین پر کوئی مال، کوئی غلام، الغرض کوئی چیز نہ تھی۔ میں ہی ان کے گھوڑے کو چارہ ڈالتی اور پانی پلاتی تھی، نیز ان کا ڈول سیتی اور آٹا گوندھتی تھی۔ میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی۔ میری ہمسائیاں انصاری عورتیں روٹیاں پکا دیتی تھیں۔ وہ بڑی اچھی اور باوفا خواتین تھیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی وہ زمین جو رسول اللہ ﷺ نے انھیں دی تھی، میں وہاں سے اپنے سر پر گٹھلیاں اٹھا کر لاتی تھی۔ یہ زمین میرے گھر سے دو میل کے فاصلے پر تھی۔ ایک روز میں آ رہی تھی جبکہ گٹھلیاں میرے سر پر تھیں کہ راستے میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہو گئی۔ آپ کے ہمراہ قبیلۂ انصار کے چند لوگ بھی تھے۔ آپ نے مجھے بلایا اور اپنے اونٹ کو بٹھانے کے لیے اخ اخ کیا۔ آپ چاہتے تھے کہ مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیں لیکن مجھے مردوں کے ہمراہ چلنے میں شرم محسوس ہوئی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا بھی خیال آیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بہت ہی باغیرت انسان تھے۔ رسول اللہ ﷺ بھی سمجھ گئے کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں، اس لیے آپ آگے بڑھ گئے۔ اس کے بعد میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تو ان سے اس واقعے کا ذکر کیا کہ راستے میں رسول اللہ ﷺ

أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِينِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي. [راجع: ٣١٥١]

سے میری ملاقات ہوئی تھی جبکہ میرے سر پر گٹھلیاں تھیں۔ آپ کے ہمراہ چند صحابۂ کرام ﷺ بھی تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے سوار کرنے کے لیے اپنا اونٹ بٹھایا لیکن مجھے شرم دامن گیر ہوئی اور تمھاری غیرت کا بھی خیال آیا۔ حضرت زبیر ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! تمھارا سر پر گٹھلیاں اٹھانا مجھ پر آپ ﷺ کے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ گراں تھا۔ وہ حضرت اسماء ؓ کہتی ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر ؓ نے ایک غلام میرے پاس بھیج دیا، وہ گھوڑے کے متعلق سب کام کرنے لگا اور میں بے فکر ہوگئی گویا انھوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

٥٢٢٥ - **حَدَّثَنَا** عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ، فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ، فَجَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ: «غَارَتْ أُمُّكُمْ»، ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتَّى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا، فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا، وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْ فِيهِ. [راجع: ٢٤٨١]

[5225] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ اپنی ایک بیوی کے ہاں تشریف رکھے ہوئے تھے، اس وقت ایک دوسری بیوی نے آپ کے لیے ایک پیالے میں کھانے کی کوئی چیز بھیجی۔ جس بیوی کے گھر میں آپ تشریف فرما تھے اس نے خادم کے ہاتھ کو مارا تو پیالہ گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ نبی ﷺ نے پیالے کے ٹکڑے جمع کیے، پھر جو کھانا اس پیالے میں تھا اسے بھی جمع کرنے لگے، پھر فرمایا: ”تمھاری ماں کو غیرت آگئی ہے۔“ پھر خادم کو روک رکھا حتی کہ اس بیوی کے گھر سے پیالہ لایا گیا جس کے پاس آپ قیام پذیر تھے۔ اس کے بعد صحیح پیالہ اس بیوی کو بھیجا جس کا پیالہ توڑ دیا گیا تھا اور شکستہ (ٹوٹا ہوا) پیالہ اس بیوی کے گھر رہنے دیا جس نے اسے توڑا تھا۔

٥٢٢٦ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ - أَوْ أَتَيْتُ الْجَنَّةَ - فَأَبْصَرْتُ قَصْرًا فَقُلْتُ: لِمَنْ

[5226] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں جنت کے اندر داخل ہوا یا جنت میں پہنچا تو وہاں میں نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا: یہ محل حضرت عمر بن خطاب ؓ کا ہے۔ میں نے

هٰذَا؟ قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَمْ يَمْنَعْنِي إِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ»، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُولَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللهِ، أَوَ عَلَيْكَ أَغَارُ؟. [راجع: ٣٦٧٩]

چاہا کہ اس کے اندر جاؤں لیکن رک گیا کیونکہ تمھاری غیرت کا مجھے علم تھا۔“ حضرت عمر ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اے اللہ کے نبی! کیا میں نے آپ پر غیرت کرنا تھی؟

٥٢٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا». فَبَكَى عُمَرُ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ قَالَ: أَوَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَغَارُ؟. [راجع: ٣٢٤٢]

[5227] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خود کو بحالت خواب جنت میں دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت محل کے کونے میں بیٹھی وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ فرشتے نے کہا: یہ محل حضرت عمر بن خطاب ؓ کا ہے۔ مجھے عمر ؓ کی غیرت یاد آ گئی تو وہاں سے واپس چلا آیا۔“ حضرت عمر ؓ جو مجلس میں تھے رو پڑے اور عرض کی: اللہ کے رسول! کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں؟

(١٠٩) بَابُ غَيْرَةِ النِّسَاءِ وَوَجْدِهِنَّ

باب: 109- عورتوں کا غیرت کرنا اور ان کا غضب ناک ہونا

٥٢٢٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى»، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: «أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ»، قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ.

[5228] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”میں خوب جانتا ہوں جب تم مجھ پر خوش ہوتی ہو اور جب مجھ پر ناراض ہوتی ہو۔“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو یہ کیونکر معلوم ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو: نہیں نہیں، مجھے رب محمد کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو: نہیں نہیں، حضرت ابراہیم ؑ کے رب کی قسم!“ میں نے عرض کی: ہاں اللہ کے رسول، اللہ کی قسم! غصے کے وقت بھی میں صرف آپ کا نام

[انظر: ٦٠٧٨]

زبان پر نہیں لاتی۔ (دل میں آپ کی محبت میں غرق ہوتی ہوں۔)

٥٢٢٩ - حَدَّثَني أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ كَمَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِيَّاهَا وَثَنَائِهِ عَلَيْهَا، وَقَدْ أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ. [راجع: ٣٨١٦]

[5229] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی کسی بیوی پر اتنی غیرت نہیں آتی تھی جس قدر حضرت خدیجہ ؓ پر غیرت آتی تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ بکثرت ان کا تذکرہ اور ان کی تعریف کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف اس امر کی وحی کی گئی کہ آپ حضرت خدیجہ ؓ کو جنت میں ایک ایسے گھر کی خوشخبری دے دیں جو موتیوں سے بنایا گیا ہے۔

(١١٠) بَابُ ذَبِّ الرَّجُلِ عَنِ ابْنَتِهِ فِي الْغَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ

باب: 110- انصاف وغیرت کے پیش نظر مرد کا اپنی بیٹی کی طرف سے دفاع کرنا

٥٢٣٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: «إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَلَا آذَنُ، ثُمَّ لَا آذَنُ، ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ، فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا، وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا». [راجع: ٩٢٦]

[5230] حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر کھڑے یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ہشام بن مغیرہ کے خاندان نے مجھ سے اجازت طلب کی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے کر دیں۔ میں اجازت نہیں دیتا، پھر اجازت نہیں دیتا، ایک بار بھی اجازت نہیں دیتا۔ ہاں، اگر ابن ابی طالب کا پروگرام ہے تو وہ میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے نکاح کر لے۔ فاطمہ ؓ تو میرا جگر گوشہ ہے جو چیز اسے پریشان کرتی ہے وہ مجھے بھی کرتی ہے اور جو اس کے لیے تکلیف دہ ہے وہ میرے لیے بھی باعث اذیت ہے۔''

(١١١) بَابٌ: يَقِلُّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ

باب: 111- مرد کم رہ جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہوتی چلی جائیں گی

وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَتَرَى

حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نبی ﷺ سے بیان کرتے

الرَّجُلَ الْوَاحِدَ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ نِسْوَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ».

ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تو ایک آدمی کو دیکھے گا کہ چالیس عورتیں اس کی ہمراہی میں ہوں گی اور اس کی پناہ میں رہیں گی کیونکہ مرد کم رہ جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔''

٥٢٣١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ، وَيَكْثُرَ الزِّنَا، وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ». [راجع: ٨٠]

[5231] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں تمھیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ میرے علاوہ کوئی دوسرا تمھیں یہ حدیث بیان نہیں کرے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم دین اٹھا لیا جائے گا، جہالت زیادہ ہو جائے گی، بدکاری بکثرت ہو گی، شراب نوشی زیادہ ہو گی، مرد کم رہ جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی حتی کہ پچاس عورتوں کا ایک ہی منتظم ہو گا۔''

(١١٢) بَابٌ: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ، وَالدُّخُولُ عَلَى الْمُغِيبَةِ

باب: 112-محرم کے علاوہ کوئی آدمی کسی اجنبی عورت سے خلوت نہ کرے، نیز جس کا خاوند غائب ہو اس کے ہاں داخلہ بھی ممنوع ہے

٥٢٣٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ»، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: «اَلْحَمْوُ: الْمَوْتُ».

[5232] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خود کو اجنبی عورتوں کے پاس جانے سے دور رکھو۔'' ایک انصاری نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! دیور، جیٹھ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''دیور تو موت ہے۔''

فائدہ: حمو سے مراد شوہر کے وہ رشتہ دار ہیں جو اس کے باپ اور بیٹوں کے علاوہ ہوں، یعنی شوہر کے بھائی، بھتیجے، بھانجے اور چچا، ماموں وغیرہ کیونکہ یہ رشتہ دار عورت کے محرم نہیں ہیں اگر شوہر فوت ہو جائے یا بیوی کو طلاق مل جائے تو ان کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان رشتہ داروں کو موت قرار دیا ہے کہ عام طور پر ان سے تساہل کیا جاتا ہے اس بنا پر خطرناک نتائج سامنے آتے ہیں۔ یہ حضرات خاوند کی عدم موجودگی میں اس کی بیوی سے خلوت کرتے ہیں تو اگر معاملہ بوس و کنار تک محدود ہو تو

دین کی ہلاکت اور اگر بدکاری تک نوبت پہنچ جائے تو جان کی ہلاکت ہے، اس میں عورت کی بھی ہلاکت ہے کہ شوہر کو پتہ چلنے کے بعد وہ اسے طلاق دے دے گا یا غیرت میں آ کر قتل کر دے گا۔

٥٢٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ»، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَاكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ». [راجع: ١٨٦٢]

[5233] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کوئی مرد کسی اجنبی عورت سے تنہائی میں نہ ملے مگر جب قریبی رشتہ دار موجود ہوں۔'' ایک آدمی اٹھ کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! میری بیوی حج کے ارادے سے سفر پر جا رہی ہے جبکہ میرا نام فلاں فلاں جنگ میں شرکت کے لیے لکھ لیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم واپس چلے جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔''

(١١٣) بَابُ مَا يَجُوزُ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ عِنْدَ النَّاسِ

باب: 113- مرد، لوگوں کی موجودگی میں اجنبی عورت سے تنہائی کر سکتا ہے

٥٢٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَخَلَا بِهَا فَقَالَ: «وَاللهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ». [راجع: ٣٧٨٦]

[5234] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اس سے تنہائی میں گفتگو کی اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! بلاشبہ تم سب لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب ہو۔''

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ عورت کے ساتھ اس کی اولاد بھی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بات تین دفعہ ارشاد فرمائی۔[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کا تنہائی میں کسی سے راز کی بات کرنا جائز ہے جبکہ فتنے کا خوف نہ ہو۔ لیکن اس قسم کی تنہائی لوگوں کے سامنے ہو، ایسے حالات میں اس حد تک خلوت کرنے کی اجازت ہے کہ حاضرین میں سے کوئی بھی اس عورت کی بات نہ سن سکے اور نہ کسی کو اس کا شکوہ ہی معلوم ہو۔ حدیث میں اگرچہ لوگوں کی موجودگی کا ذکر نہیں ہے تاہم اتنا تو پتہ چلتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا کلام سنا تھا۔ اس سے ان کی موجودگی ثابت ہوتی ہے۔[2]

(١١٤) بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ

باب: 114- جو لوگ عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، ان کا عورت کے پاس جانا منع ہے

1 صحيح البخاري، الأيمان والنذور، حديث: 6645. 2 فتح الباري: 413/9.

٥٢٣٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ، فَقَالَ الْمُخَنَّثُ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: إِنْ فَتَحَ اللهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا أَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَدْخُلَنَّ هٰذَا عَلَيْكُمْ». [راجع: ٤٣٢٤]

[5235] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دفعہ ان کے ہاں تشریف فرما تھے جبکہ گھر میں ایک مخنث (ہیجڑا) بھی تھا۔ اس نے حضرت ام سلمہ ؓ کے بھائی عبداللہ بن امیہ سے کہا: اگر کل اللہ تعالیٰ نے تمھیں طائف میں فتح دی تو میں تمھیں غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا۔ جب وہ سامنے سے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار شکن پڑتے ہیں اور جب پیچھے پھرتی ہے تو یہ شکن آٹھ ہوجاتے ہیں۔ نبی ﷺ نے (اس کی بات سن کر) فرمایا: ''آئندہ یہ مخنث تمھارے پاس نہ آئے۔''

(١١٥) بَابُ نَظَرِ الْمَرْأَةِ إِلَى الْحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ

باب: 115- عورت اہل حبش (اجنبیوں) کو دیکھ سکتی ہے بشرطیکہ کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو

٥٢٣٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عِيسَى، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَسْأَمُ، فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ. [راجع: ٤٥٤]

[5237] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ میرے لیے اپنی چادر سے پردہ کیے ہوئے تھے اور میں حبشی لوگوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں جنگی کرتب کا مظاہرہ کر رہے تھے، آخر کار میں ہی تھک گئی۔ اس واقعے سے تم خود اندازہ لگا لو کہ ایک کم عمر لڑکی جسے کھیل تماشہ دیکھنے کا شوق ہو کتنی دیر تک دیکھتی رہی ہوگی۔

(١١٦) بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ

باب: 116- عورتوں کا اپنے کام کاج کے لیے باہر نکلنا

٥٢٣٧ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا فَرَآهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ: إِنَّكِ وَاللهِ يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا، فَرَجَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَتْ

[5237] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ام المومنین حضرت سودہ ؓ رات کے وقت باہر نکلیں تو حضرت عمر ؓ نے انھیں دیکھا اور پہچان گئے، پھر کہا: اللہ کی قسم! اے سودہ! تو ہم سے چھپ نہیں سکتی ہو۔ حضرت سودہ ؓ جب نبی ﷺ کے پاس واپس آئیں تو انھوں نے آپ

ذٰلِكَ لَهُ وَهُوَ فِي حُجْرَتِي يَتَعَشَّى، وَإِنَّ فِي يَدِهِ لَعَرْقًا. فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ فَرُفِعَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ: «قَدْ أَذِنَ اللهُ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ». [راجع: ١٤٦]

سے اس امر کا ذکر کیا جبکہ آپ ﷺ اس وقت میرے گھر میں شام کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں گوشت والی ایک ہڈی تھی، اس وقت آپ پر نزول وحی کا آغاز ہوا۔ جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمھیں اجازت دی ہے کہ تم اپنی ضروریات کے لیے باہر جاسکتی ہو۔''

(١١٧) بَابُ اسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

باب: 117- عورت کا مسجد وغیرہ کی طرف جانے کے لیے اپنے شوہر سے اجازت طلب کرنا

٥٢٣٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا». [راجع: ٨٦٥]

[5238] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد جانے کے لیے اجازت طلب کرے تو وہ (خاوند) اسے نہ روکے۔''

(١١٨) بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ إِلَى النِّسَاءِ فِي الرَّضَاعِ

باب: 118- رشتۂ رضاعت کی بنا پر عورتوں کے پاس آنا اور انھیں دیکھنا حلال ہے

٥٢٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: «إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِي لَهُ»، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ»، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَحْرُمُ مِنَ

[5239] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرا رضاعی چچا آیا اور اس نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے اسے اجازت دینے سے انکار کردیا تاآنکہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لوں۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ وہ تمھارا چچا ہے اور اسے اندر آنے دو۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے (اس کے) مرد نے دودھ نہیں پلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تمھارا چچا ہے اور وہ تمھارے پاس آسکتا ہے۔'' حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: یہ واقعہ ہم پر پردے کی پابندی عائد ہونے کے بعد کا ہے۔ حضرت عائشہ

الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ. [راجع: ٢٦٤٤]

ؓ نے یہ بھی فرمایا: دودھ پلانے سے بھی وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

(١١٩) بَابٌ: لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا

باب: 119- کوئی عورت دوسری سے (بے ستر ہوکر) نہ چمٹے کہ وہ اپنے خاوند سے اس کی تصویر کشی کرے

٥٢٤٠ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا». [انظر: ٥٢٤١]

[5240] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ کوئی عورت دوسری عورت سے بے ستر چمٹے، پھر وہ اپنے خاوند سے اس طرح تصویر کشی کرے گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم امتناعی اس لیے جاری فرمایا کہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے کسی دوسری عورت کا حسن و جمال بیان کرے گی تو اسے ابتلا سے گزرنے کا اندیشہ ہے کیونکہ اگر اسے دوسری عورت کا حسن پسند آ گیا تو وہ اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس سے نکاح کرنے کی کوشش کرے گا، اگر وہ پہلے سے منکوحہ ہے تو بھی اپنی بیوی سے مراسم خراب ہو جائیں گے اور اس کی قدر و منزلت نہ رہے گی اور اگر اس نے کسی عورت کی بدصورتی بیان کی ہے تو یہ غیبت کے زمرے میں آئے گی جو شرعاً حرام ہے۔

٥٢٤١ - **حَدَّثَنَا** عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا». [راجع: ٥٢٤٠]

[5241] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی عورت کو دوسری عورت سے (بے ستر ہوکر) اس طرح نہیں ملنا چاہیے کہ وہ اس کا حلیہ اپنے شوہر سے بیان کرے گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔''

(١٢٠) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي

باب: 120- کسی مرد کا یہ کہنا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس ضرور جاؤں گا

٥٢٤٢ - **حَدَّثَنِي** مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: «قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ

[5242] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت سلیمان بن داود ؑ نے فرمایا: آج رات میں اپنی سو بیویوں کے پاس ضرور جاؤں گا۔ ہر بیوی ایک لڑکا جنم دے گی تو سو لڑکے ایسے پیدا ہوں گے جو اللہ

امْرَأَةٍ، تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: قُلْ: إِنْ شَاءَ اللهُ، فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ، فَأَطَافَ بِهِنَّ، وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ»، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ، لَمْ يَحْنَثْ، وَكَانَ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ» [راجع: ٢٨١٩].

کے راستے میں جہاد کریں گے۔ فرشتے نے ان سے کہا: ان شاء اللہ کہہ لیجیے، لیکن انھوں نے ان شاء اللہ نہ کہا اور وہ بھول گئے، چنانچہ وہ تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک کے سوا کسی بیوی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا۔ اس نے بھی ادھورا بچہ جنم دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی مراد برآتی اور ان کی خواہش پوری ہونے کی امید زیادہ ہوتی۔''

(١٢١) بَابٌ: لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا إِذَا أَطَالَ الْغَيْبَةَ مَخَافَةَ أَنْ يُخَوِّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ

باب: 121- جب کوئی لمبی غیر حاضری کرے تو رات کے وقت اپنے اہل خانہ کے پاس نہ آئے، ایسا کرنے سے اندیشہ ہے کہ انھیں خیانت کی طرف منسوب کرے گا یا ان کی لغزشیں تلاش کرے گا

٥٢٤٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا. [راجع: ٤٤٣]

[5243] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کسی شخص کے رات کے وقت اپنے گھر آنے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے تھے۔

٥٢٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا». [راجع: ٤٤٣]

[5244] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے اگر کوئی زیادہ دیر تک گھر سے دور رہا ہو تو یکایک رات کے وقت اپنے گھر نہ آجائے۔''

فائدہ: ایک حدیث میں اس کی علت بیان ہوئی ہے کہ طویل غیر حاضری کی وجہ سے اہل خانہ کی لغزشیں نہ پکڑی جائیں، پھر گھر کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ آج کل کے ترقی یافتہ دور میں دور دراز سے آنے والے حضرات اس حدیث پر اس طرح عمل کر سکتے ہیں کہ بذریعہ فون یا موبائل اپنے اہل خانہ کو اطلاع کر دیں کہ ہم فلاں دن اتنے بجے تک گھر آئیں گے، اگر حدیث پر عمل کرنے کی نیت ہوگی تو امید ہے یہ اطلاع باعث ثواب ہوگی۔ واللہ أعلم.

(١٢٢) بَابُ طَلَبِ الْوَلَدِ

باب: 122- فرزند طلب کرنا

٥٢٤٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ قَطُوفٍ، فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا يُعْجِلُكَ؟»، قُلْتُ: إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: «فَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟» قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ: «أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا - أَيْ عِشَاءً - لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ».

[5245] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ جب ہم واپس آئے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس دوران میں میرے پیچھے سے ایک سوار میرے قریب آیا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اس قدر جلدی کیوں کر رہے ہو؟'' میں نے عرض کی: میں نے نئی نئی شادی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کنواری عورت سے شادی کی ہے یا شوہر دیدہ کو بیاہ لائے ہو؟'' میں نے کہا: بیوہ سے نکاح کیا ہے، آپ نے فرمایا: ''کنواری سے کیوں نہ شادی کی تا کہ تم اس کے ساتھ دل لگی کرتے اور وہ تیرے ساتھ کھیلتی؟'' حضرت جابر ؓ نے کہا: پھر جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے اور اپنے گھروں میں جانا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ذرا ٹھہر جاؤ، رات ہونے کے بعد گھر جانا تا کہ پراگندہ بالوں والی کنگھی کرلیں اور جن کے خاوند غائب تھے وہ زیر ناف بال صاف کرلیں۔''

قَالَ: وَحَدَّثَنِي الثِّقَةُ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ: «الْكَيْسَ الْكَيْسَ يَا جَابِرُ»، يَعْنِي الْوَلَدَ. [راجع: ٤٤٣]

راوی کہتا ہے کہ مجھ سے ایک معتبر راوی نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا: ''اے جابر! خوب، خوب کیس کرو۔'' کیس کے معنی جماع کے وقت اولاد کی طلب کرنا ہے۔

٥٢٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ»، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَعَلَيْكَ بِالْكَيْسِ الْكَيْسِ». [راجع: ٤٤٣]

[5246] حضرت جابر ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم رات کے وقت (اپنے شہر) آؤ تو اپنے اہل خانہ کے پاس رات کے وقت مت آؤ جب تک وہ عورتیں جن کے خاوند تادیر باہر رہے ہیں اپنے زیر ناف بال صاف نہ کرلیں اور پراگندہ بالوں میں کنگھی نہ کرلیں۔'' حضرت جابر ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''مجھ پر جماع کرنے سے فرزند کی طلب ضروری ہے۔''

تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي: «الْكَيْسِ».

عبیداللہ نے وہب اور حضرت جابر ؓ کے ذریعے سے نبی ﷺ سے کیس کے الفاظ بیان کرنے میں شعبی کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: انسان کو نکاح کرتے وقت یہ غرض رکھنی چاہیے کہ نیک اولاد پیدا ہو جو مرنے کے بعد دنیا میں اچھی نشانی کے طور پر باقی رہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے، باقیات صالحات میں نیک اولاد کو پہلا درجہ حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اور فرمانبردار اولاد عطا فرمائے۔ آمین۔

(۱۲۳) بَابٌ: تَسْتَحِدُّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطُ الشَّعِثَةُ

باب: 123- خاوند سفر سے آئے تو عورت زیر ناف بال صاف کرے اور پراگندہ بالوں میں کنگھی کرے

٥٢٤٧ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةٍ، فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ، فَسَارَ بَعِيرِي كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: «أَتَزَوَّجْتَ؟»، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟»، قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: «فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ»، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ: «أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا - أَيْ عِشَاءً - لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ، وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ». [راجع: ٤٤٣]

[5247] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ ایک غزوے میں تھے۔ واپسی کے وقت جب ہم مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز چلانے لگا تو میرے پیچھے سے ایک سوار آیا اور میرے قریب پہنچ کر اپنی چھڑی سے میرے اونٹ کو ٹھونکا۔ اس سے میرا اونٹ بڑی اچھی چال چلنے لگا جیسا کہ تم نے اچھی چال چلنے والے اونٹ کو دیکھا ہوگا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تم نے شادی کر بھی لی ہے؟“ عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ”کنواری سے شادی کی ہے یا بیوہ سے نکاح کیا ہے؟“ میں نے کہا: شوہر دیدہ سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کنواری سے شادی کیوں نہ کی؟ تم اس کے ساتھ کھیلتے وہ تیرے ساتھ کھیلتی۔“ پھر جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو اپنے گھروں میں جانے لگے۔ آپ نے فرمایا: ”ٹھہر جاؤ، عشاء کے وقت گھروں کو جاؤ تاکہ بکھرے بالوں والی عورت کنگھی کر لے اور شہر سے غائب خاوند والی عورت اپنے زیر ناف بال صاف کر لے۔“

(١٢٤) بَابٌ : ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ﴾ [النور: ٣١]

باب: 124 - (ارشاد باری تعالیٰ:) ”عورتیں اپنی زینت کو خاوندوں کے علاوہ کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں“ کا بیان

٥٢٤٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: اخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، فَسَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ - وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ - فَقَالَ: وَمَا بَقِيَ لِلنَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَعَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ عَلَى تُرْسِهِ، فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَحُرِّقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ. [راجع: ٢٤٣]

[5248] حضرت ابو حازم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ لوگوں نے اس امر میں اختلاف کیا کہ غزوۂ اُحد میں رسول اللہ ﷺ کے زخم کی مرہم پٹی کس چیز سے کی گئی تھی؟ انھوں نے اس سلسلے میں حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے رابطہ کیا...... وہ مدینہ طیبہ میں نبی ﷺ کے صحابۂ کرام ؓ میں سے آخری صحابی تھے جو باقی رہے...... انھوں نے فرمایا: واقعی لوگوں میں کوئی بھی باقی نہیں رہا جو اس معاملے میں مجھ سے زیادہ جاننے والا ہو۔ سیدہ فاطمہ ؓ آپ ﷺ کے چہرۂ انور سے خون صاف کرتی تھیں اور حضرت علی ؓ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے۔ (جب خون بند نہ ہوا تو) پھر ایک بوریا جلا کر اس کی راکھ سے زخم بھر دیا گیا۔

فائدہ: امام بخاری ؒ نے عنوان میں ذکر کیا ہے کہ عورت، اپنے خاوند کے سامنے اپنی زینت کا اظہار کر سکتی ہے، اس حدیث میں سیدہ فاطمہ ؓ کے ساتھ ان کے شوہر نامدار حضرت علی ؓ بھی موجود تھے جو پانی لانے کی خدمت سرانجام دے رہے تھے، اس سلسلے میں سیدہ فاطمہ ؓ نے اپنی زینت، یعنی چہرہ اور ہاتھ وغیرہ چھپانے کا کوئی اہتمام نہیں کیا، اس سے امام بخاری ؒ نے اپنا مدعا ثابت کیا ہے۔ واللہ أعلم.

(١٢٥) بَابٌ: ﴿وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ﴾ [النور: ٥٨]

باب: 125 - (ارشاد باری تعالیٰ:) ”وہ بچے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے“ کا بیان

٥٢٤٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سَأَلَهُ رَجُلٌ: شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعِيدَ أَضْحًى أَوْ فِطْرًا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلَا مَكَانِي

[5249] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، ان سے کسی آدمی نے پوچھا: کیا تم عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ اور اگر میرا مقام و مرتبہ آپ ﷺ کے ہاں نہ ہوتا تو میں اپنی صغرسنی کی وجہ سے ایسے موقع پر حاضر نہیں ہو سکتا تھا۔ انھوں نے

مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ، يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ - وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً - ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ يَدْفَعْنَ إِلَى بِلَالٍ، ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ. [راجع: ٩٨]

بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے، لوگوں کو نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔ انھوں نے اس نماز کے لیے اذان و اقامت کا ذکر نہیں کیا۔ پھر آپ عورتوں کے پاس آئے، انھیں وعظ ونصیحت فرمائی، نیز انھیں صدقہ و خیرات کرنے کا حکم دیا۔ میں نے ان کو دیکھا کو وہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف ہاتھ بڑھا رہی تھیں۔ اپنے زیورات حضرت بلال کے حوالے کر رہی تھیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ دونوں اپنے گھر واپس تشریف لے آئے۔

فائدہ: عنوان کا مطلب یہ ہے کہ جو بچے ابھی سن بلوغت کو نہیں پہنچے وہ عورتوں کے پاس جاسکتے ہیں اور انھیں دیکھ سکتے ہیں، ان سے پردہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اس حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عورتوں کو اپنے زیورات کی طرف ہاتھ بڑھاتے دیکھا، یعنی اپنے ہار اور بالیاں اتار کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیں، مقصد یہ ہے کہ اس موقع پر جو کچھ عورتوں سے رونما ہوا اس کا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مشاہدہ کیا کیونکہ وہ کمسن تھے اور وہ ان سے پردہ نہ کرتی تھیں۔

(١٢٦) بَابُ [قَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ هَلْ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ وَ] طَعْنِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ فِي الْخَاصِرَةِ عِنْدَ الْعِتَابِ

باب: 126- آدمی کا اپنے ساتھی سے کہنا: کیا تم نے آج جماع کیا ہے؟ اور کسی آدمی کا غصے کی وجہ سے اپنی بیٹی کی کمر میں چوک مارنا

٥٢٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: عَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي. [راجع: ٣٣٤]

[5250] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ڈانٹا اور غصے کی وجہ سے میری کمر میں اپنے ہاتھ سے چوک مارنے لگے۔ میں اس لیے حرکت نہ کر سکی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک میری ران پر رکھا ہوا تھا۔

فائدہ: اس عنوان کے دو حصے ہیں: ایک آدمی کا دوسرے ساتھی سے کہنا کہ آج تم نے جماع کیا ہے؟ آدمی کا اپنی بیٹی کے پہلو میں غصہ کے وقت ہاتھ مارنا۔ دوسرا حصہ تو ذکر کردہ حدیث سے ثابت ہو رہا ہے، البتہ پہلے حصے کے متعلق کوئی دلیل نہیں ذکر کی گئی، اس کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ اس کے متعلق کوئی حدیث لکھنا چاہتے تھے لیکن وقت نہ ملا

یا شرط کے مطابق روایت نہ مل سکی، اس لیے بیاض چھوڑ دیا۔[1] لیکن ہمیں اس موقف سے اتفاق نہیں ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق بسا اوقات امام بخاری رحمہ اللہ تشحیذ اذہان کے لیے حدیث ذکر نہیں کرتے تا کہ قارئین خود اپنے ذہن پر زور دے کر اس خلا کو پر کریں، چنانچہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا واقعہ ہے کہ ان کا بیٹا فوت ہو گیا تو انھوں نے اپنے بیٹے کی وفات کے موقع پر اپنے خاوند ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے عجیب وغریب معاملہ کیا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جب صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے آج رات جماع کیا ہے؟'' ابوطلحہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ واقعہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔[2] امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو متعدد مرتبہ اپنی صحیح میں بیان کیا ہے، اس کے بعد یہ کہنا کہ آپ کو اپنی شرط کے مطابق کوئی حدیث نہ مل سکی اس لیے بیاض چھوڑ دیا اسے کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے، پھر صحیح بخاری لکھنے کے بعد نوے ہزار تلامذہ کو اس صحیح بخاری کا درس دیا تو اس دعویٰ کو کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ وقت نہ مل سکا اس لیے عنوان کے مطابق حدیث ذکر نہ کر سکے۔ بہرحال ہمارے نزدیک امام بخاری رحمہ اللہ نے بطور قیاس اس عنوان کے پہلے حصے کو ثابت کیا ہے یا تشحیذ اذہان کے طور پر اسے حدیث کے بغیر رہنے دیا ہے تا کہ قاری خود اپنی استعداد کو بروئے کار لائے اور حدیث کو درج کرے۔ واللہ أعلم.

1 فتح الباري: 428/9. 2 صحيح البخاري، العقيقة، حديث: 5470.
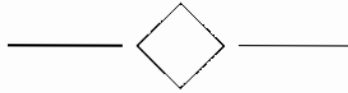
بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

68 - كِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق سے متعلق احکام ومسائل

(١) [بَابٌ] وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا طَلَّقۡتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحۡصُواْ ٱلۡعِدَّةَۖ﴾ [الطلاق: ١]

باب:1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو عدت کے آغاز میں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو'' کا بیان

﴿أَحْصَيْنَاهُ﴾ [يس: ١٢]: حَفِظْنَاهُ وَعَدَدْنَاهُ.

أَحْصَيْنَاهُ کے معنی ہیں: ہم نے اس کو محفوظ کیا اور اسے شمار کیا۔

وَطَلَاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَيُشْهِدَ شَاهِدَيْنِ.

سنت کے مطابق طلاق یہ ہے کہ حالت طہر میں، عورت سے ملاپ کیے بغیر اسے طلاق دے، پھر طلاق پر دو گواہ مقرر کرے۔

٥٢٥١ - حَدَّثَنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ».

[5251] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی بیوی کو بحالت حیض طلاق دے دی۔ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''عبداللہ سے کہو کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کر لے۔ پھر اسے اپنے نکاح میں باقی رکھے حتی کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے۔ پھر اسے حیض آئے، پھر اس سے پاک ہو جائے۔ پھر اس کے بعد اگر چاہے تو اسے روک رکھے اور اگر چاہے تو ملاپ کیے بغیر اسے طلاق دے دے۔ یہ وہ عدت ہے جس

[راجع: ٤٩٠٨]

کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس کا لحاظ رکھتے ہوئے عورتوں کو طلاق دی جائے۔''

فائدہ: ذکر کردہ حدیث میں طلاق کا مسنون طریقہ بتایا ہے کہ خاوند جس طہر میں طلاق دینا چاہے اس میں اپنی بیوی سے ملاپ نہ کرے، پھر ایک ہی بار کی طلاق کو کافی سمجھے اور پوری عدت گزر جانے دے۔ اس طرح عورت پر طلاق بائن واقع ہو جائے گی، اس کے علاوہ غیر مسنون طلاق کی صورتیں درج ذیل ہیں: ○ حالت حیض میں طلاق دی جائے۔ ○ ایسے طہر میں طلاق دی جائے جس میں ملاپ کر چکا ہے۔ ○ بیک وقت تین طلاقیں دے۔ ○ ایک طہر میں ہی الگ الگ موقع پر تین طلاقیں دے۔ ان میں فقہاء کا اتفاق ہے کہ یہ طریقۂ طلاق حرام ہے، خاوند اس سے گناہ گار ہو گا، تاہم طلاق واقع ہو جائے گی اگرچہ خاوند نے معصیت اور حرام کا ارتکاب کیا ہے۔

(٢) بَابٌ: إِذَا طُلِّقَتِ الْحَائِضُ تَعْتَدُّ بِذٰلِكَ الطَّلَاقِ

باب: 2- جب حائضہ کو طلاق دے دی جائے تو یہ طلاق بھی شمار ہوگی

٥٢٥٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «لِيُرَاجِعْهَا»، قُلْتُ: تُحْتَسَبُ؟ قَالَ: فَمَهْ؟. [راجع: ٤٩٠٨]

[5252] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر ؓ نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے چاہیے کہ رجوع کرے۔'' (راوی کہتا ہے کہ) میں نے ابن عمر ؓ سے پوچھا: اس طلاق کو شمار کیا جائے گا؟ انھوں نے جواب دیا اور کیا ہوگا؟

وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا»، قُلْتُ: تُحْتَسَبُ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتَهُ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟».

قتادہ نے یونس بن جبیر کے ذریعے سے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ رجوع کرے۔'' میں نے پوچھا: کیا یہ طلاق شمار کی جائے گی؟ حضرت ابن عمر ؓ نے جواب دیا تو کیا سمجھتا ہے اگر عبداللہ عاجز ہو جائے اور حماقت کا مرتکب ہو تو کیا طلاق واقع نہ ہو گی؟

٥٢٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيقَةٍ. [راجع: ٤٩٠٨]

[5253] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے ابن عمر ؓ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: یہ طلاق مجھ پر شمار کی گئی۔

فائدہ: دوران حیض میں دی گئی طلاق کے متعلق اختلاف ہے کہ نافذ ہوگی یا نہیں؟ جمہور اہل علم کا موقف ہے کہ اس انداز سے طلاق دینا اگرچہ خلاف سنت ہے، تاہم طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس کچھ حضرات کا خیال ہے کہ دوران حیض میں دی ہوئی طلاق نافذ نہیں ہوگی کیونکہ یہ طلاق خلاف سنت ہے اور خلاف سنت کام مردود ہوتا ہے، البتہ امام بخاری رحمہ اللہ کا موقف جمہور اہل علم کے مطابق ہے کہ دوران حیض میں دی گئی طلاق نافذ ہو جاتی ہے۔

(٣) بَابُ مَنْ طَلَّقَ، وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ؟

باب: 3- جس نے عورت کو طلاق دی اور کیا طلاق دیتے وقت بیوی سے مخاطب ہونا ضروری ہے؟

٥٢٥٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: أَيُّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، فَقَالَ لَهَا: «لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ، الْحَقِي بِأَهْلِكِ».

[5254] حضرت اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام زہری سے دریافت کیا: نبی ﷺ کی وہ کون سی بیوی تھی جس نے آپ ﷺ سے پناہ مانگی تھی؟ تو انھوں نے کہا کہ مجھے حضرت عروہ نے بتایا، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ دختر جون کو جب رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا اور آپ ﷺ اس کے قریب گئے تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تو نے بڑی عظیم ذات کے ذریعے سے پناہ مانگی ہے، لہٰذا تو اپنے اہل خانہ کے ہاں چلی جا۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: اس حدیث کو حجاج بن ابومنیع نے اپنے دادا سے، انھوں نے امام زہری سے اور انھوں نے عروہ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

٥٢٥٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ غَسِيلٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ: الشَّوْطُ، حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اجْلِسُوا هَاهُنَا» وَدَخَلَ، وَقَدْ أُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ، فَأُنْزِلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَخْلٍ فِي بَيْتِ

[5255] حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ باہر نکلے۔ چلتے چلتے ہم ایسے باغ میں پہنچ گئے جسے شوط کہا جاتا تھا۔ ہم اس کے درو دیوار کے درمیان جا کر بیٹھ گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ یہاں بیٹھ جاؤ۔'' اور آپ اندر تشریف لے گئے۔ وہاں جونیہ لائی گئی تھی۔ اسے ایک گھر میں بٹھایا گیا جو کھجوروں کے جھنڈ میں تھا اور وہ امیمہ بنت نعمان بن شراحیل کا تھا۔

أُمَيْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ بْنِ شَرَاحِيلَ وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «هَبِي نَفْسَكِ لِي»، قَالَتْ: وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ؟ قَالَ: فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ، فَقَالَتْ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، فَقَالَ: «قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ»، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: «يَا أَبَا أُسَيْدٍ، اكْسُهَا رَازِقِيَّيْنِ، وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا». [انظر: ٥٢٥٧]

اس کے ساتھ دیکھ بھال کے لیے ایک دایہ بھی تھی۔ جب نبی ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا: ''تو اپنے آپ کو میرے حوالے کر دے۔'' اس نے جواب دیا: کیا کوئی شہزادی اپنے آپ کو ایک عام آدمی کے حوالے کر سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس کے سر پر رکھا تا کہ اسے سکون حاصل ہو۔ اس نے کہا: میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے ایسی ذات کی پناہ مانگی ہے جس کے ذریعے سے پناہ مانگی جاتی ہے۔'' اس کے بعد آپ ﷺ باہر ہمارے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا: ''اے ابو اسید! اسے دو رازقیہ کپڑے پہنا کر اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دو۔''

٥٢٥٦، ٥٢٥٧ - وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّيْسَابُورِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي أُسَيْدٍ قَالَا: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاحِيلَ، فَلَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا، فَكَأَنَّهَا كَرِهَتْ ذٰلِكَ، فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُجَهِّزَهَا وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ. [راجع: ٥٢٥٥]

[5257,5256] حضرت سہل بن سعد اور ابو اسید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا تھا، پھر جب وہ آپ کے پاس لائی گئی تو آپ نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا جسے اس نے ناپسند کیا، چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت ابو اسید ؓ کو حکم دیا کہ اس کو سامان دے کر تیار کرے اور اسے دو رازقی کپڑے پہننے کے لیے دے دے۔''

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ أَبِي الْوَزِيرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا. [انظر: ٥٦٣٧]

حضرت عباس بن سہل بن سعد سے روایت ہے وہ اپنے باپ حضرت سہل بن سعد ؓ سے اس حدیث کو بیان کرتے ہیں۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا ''بنت جون'' سے باضابطہ نکاح ہوا تھا لیکن خلوت کے وقت اسے شیطان نے ورغلایا تو اس نے آپ کے حق میں گستاخی کا ارتکاب کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی کیفیت اور رویہ دیکھ کر کنایے کے طور پر طلاق دے دی اور عزت و آبرو کے ساتھ اسے رخصت کر دیا۔ روایات میں ہے کہ وہ عورت زندگی بھر نادم رہی اور کہتی رہی کہ میں انتہائی بدبخت ہوں۔ افسوس کہ دشمنانِ اسلام نے اس واقعہ کو بہت اچھالا ہے، حالانکہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو خلاف عقل ہو۔ حضرت

سہل بن سعد والی حدیث کو امام بخاری ؒ نے دوسرے مقام پر تفصیل سے بیان کیا ہے، اسے ایک نظر ملاحظہ کرلیا جائے۔[1]

٥٢٥٨ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَ: أَتَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ؟ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا، قُلْتُ: فَهَلْ عَدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟. [راجع: ٤٩٠٨]

[5258] ابوغلاب یونس بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ سے عرض کی: ایک شخص نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی جب وہ بحالت حیض تھی؟ انھوں نے کہا: تم ابن عمر کو جانتے ہو؟ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی۔ پھر حضرت عمر ؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے متعلق آپ سے دریافت کیا تو آپ نے انھیں حکم دیا کہ وہ بیوی سے رجوع کرے۔ پھر جب وہ حیض سے پاک ہوجائے تو اس وقت اگر وہ چاہے تو طلاق دے دے۔ سائل نے پوچھا: کیا آپ ﷺ نے اسے طلاق شمار کیا تھا؟ حضرت ابن عمر ؓ نے کہا: اگر کوئی عاجز رہے اور حماقت کا ثبوت دے تو اس کا کیا علاج ہے؟

(٤) بَابُ مَنْ جَوَّزَ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ

باب: 4- جس نے تین طلاقیں دینا جائز قرار دیا

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ: ﴿ٱلطَّلَٰقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌۢ بِإِحْسَٰنٍ﴾ [البقرة: ٢٢٩]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”طلاق دوبار ہے، پھر یا تو سیدھی طرح اسے اپنے پاس رکھا جائے یا بھلے طریقے سے اسے رخصت کردیا جائے۔“

وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي مَرِيضٍ طَلَّقَ: لَا أَرَى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوتَةٌ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: تَرِثُهُ. وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: تَزَوَّجُ إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الْآخَرُ؟ فَرَجَعَ عَنْ ذٰلِكَ.

حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ نے کہا: اگر کسی بیمار شخص نے اپنی بیوی کو طلاق بائن دی تو وہ اس کی وارث نہیں ہوگی۔ امام شعبی نے کہا کہ وہ وارث ہوگی۔ حضرت ابن شبرمہ نے (امام شعبی سے) کہا: کیا وہ عورت عدت گزرنے کے بعد دوسرے خاوند سے نکاح کرسکتی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ ابن شبرمہ نے کہا: اگر اس کا دوسرا خاوند بھی مرجائے تو (کیا وہ دونوں کی وارث ہوگی؟) اس پر امام شعبی نے اپنے فتوے سے رجوع کرلیا۔

---

1 صحيح البخاري، الأشربة، حديث: 5637.

٥٢٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: يَا عَاصِمُ، مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ عَاصِمٌ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا، فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ أَنْزَلَ اللهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا». قَالَ سَهْلٌ: فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[5259] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ، حضرت عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اوران سے کہا: اے عاصم! تمھارا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے تو کیا وہ اسے قتل کر سکتا ہے، اس صورت میں تم اس (شوہر) کو بھی قتل کر دو گے یا پھر وہ (شوہر) کیا کرے؟ اے عاصم! میرے لیے یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ کر بتاؤ، چنانچہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے جب یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کے سوالات کو ناپسند فرمایا اور انھیں معیوب قرار دیا حتی کہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ پر یہ بات بہت گراں گزری، جو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ جب حضرت عاصم رضی اللہ عنہ اپنے گھر آئے تو حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے آ کر ان سے پوچھا: اے عاصم! رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا فرمایا ہے؟ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے تو مجھے آفت میں ڈال دیا ہے کیونکہ جو سوال تم نے پوچھا وہ رسول اللہ ﷺ کو بہت ناگوار گزرا۔ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھے بغیر نہیں رہوں گا، چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ اس وقت آپ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو پائے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا وہ اسے قتل کر دے؟ اس صورت میں آپ لوگ اسے بھی قتل کر دیں گے یا پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیری بیوی کے بارے میں وحی نازل فرمائی ہے، اس لیے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لاؤ۔'' حضرت سہل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر دونوں میاں بیوی نے لعان کیا، میں اس وقت لوگوں

کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اگر (اب بھی) میں اسے اپنے پاس رکھوں تو (اس کا مطلب یہ ہے کہ) میں نے اس پر جھوٹ بولا تھا، چنانچہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے قبل ہی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے ڈالیں۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ. [راجع: ٤٢٣]

ابن شہاب نے کہا: پھر لعان کرنے والوں کے لیے یہی طریقہ جاری ہوگیا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یکبارگی تین طلاقیں دی جاسکتی ہیں، لیکن کیا تینوں نافذ ہوں گی یا ایک؟ اس حدیث سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا۔ ہمارے رجحان کے مطابق حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے جذبات میں یہ کام کر ڈالا شاید ان کو معلوم نہ تھا کہ خود لعان ہی سے خاوند اور بیوی کے درمیان جدائی ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر اس وجہ سے انکار نہیں کیا کہ لعان کرنے سے وہ عورت اس کی بیوی نہیں رہتی، لہٰذا تین طلاقیں کیا اگر وہ ہزار طلاق بھی دے دے تو بھی بے سود اور بے کار ہیں۔ ہاں، اگر لعان نہ ہوتا تو آپ اس کا ضرور انکار کرتے جیسا کہ حدیث میں ہے۔ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دیں تو آپ بہت ناراض ہوئے اور آپ نے برافروختہ ہو کر فرمایا: ''میری موجودگی میں تم لوگوں نے اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیا۔'' آپ کی برہمی دیکھ کر ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ مجھے اجازت دیں میں اسے قتل کردوں۔[1] جو حضرات اس حدیث سے یہ مسئلہ کشید کرتے ہیں کہ یکبار تین طلاقیں دینے سے تینوں واقع ہو جاتی ہیں ان کا یہ موقف انتہائی محل نظر ہے۔ واللہ أعلم.

٥٢٦٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيَّ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي

[5260] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! رفاعہ رضی اللہ عنہ نے مجھے طلاق دی ہے، وہ بھی ایسی جس سے ہمارے تعلقات ختم ہو گئے ہیں۔ میں نے اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کرلیا ہے۔ اس کے پاس تو کپڑے کے پھندنے کی طرح ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شاید تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو؟ لیکن اب تو اس کے پاس نہیں جاسکتی

1 سنن النسائي، الطلاق، حديث: 3430.

إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ». [راجع: ٢٦٣٩]

تا آنکہ وہ تیرا مزانہ چکھ لے اور تو اس سے لطف اندوز نہ ہو جائے۔"

٥٢٦١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَةً ثَلَاثًا، فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ؟ قَالَ: «لَا، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ». [راجع: ٢٦٣٩]

[5261] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ اس کی بیوی نے کسی اور شخص سے نکاح کر لیا۔ دوسرے خاوند نے بھی اسے طلاق دے دی۔ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا: کیا پہلے شوہر کے لیے اب یہ عورت حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: "نہیں، یہاں تک کہ دوسرا شوہر اس سے لطف اندوز ہو جیسا کہ پہلا شوہر ہوا تھا۔"

فائدہ: مسئلہ طلاق انتہائی نزاکت کا حامل ہے لیکن ہم اس سلسلے میں بہت غفلت کا شکار ہیں، جب بھی گھر میں کوئی ناچاقی سنگین صورت حال اختیار کرتی ہے تو ہم برافروختہ ہو کر فوراً طلاق، طلاق، طلاق بول دیتے ہیں یا طلاق ثلاثہ ایک ہی کاغذ پر لکھ کر اسے اپنے آپ پر حرام کر لیتے ہیں، پھر جب ہوش آتا ہے تو در، در کی خاک چھاننا شروع کر دیتے ہیں۔ بعض اہل علم کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ بیک وقت دی ہوئی تین طلاقیں تینوں ہی نافذ ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ کے لیے طلاق دہندہ کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے پھر اس بیوی کو اس کے لیے حلال کرنے کی خاطر ننگ اخلاق، حیاسوز، بدنام زمانہ حلالہ کا مشورہ دیا جاتا ہے، جو نہ صرف بے شرمی اور بے حیائی ہے بلکہ مخالفین اسلام کو اس قسم کی ایمان شکن حرکات کی آڑ میں اسلام پر حملہ آور ہونے کا موقع ملتا ہے۔ اگر سوچا جائے تو حلالہ تو طلاق دہندہ کا ہونا چاہیے تھا جس نے یہ حرکت کی ہے لیکن ہمارے ہاں عورت کو تختۂ مشق بنایا جاتا ہے اور اس کی عصمت و عزت کو داغدار کیا جاتا ہے۔ جبکہ حدیث میں حلالہ کرنے اور جس کے لیے حلالہ کیا جاتا ہے دونوں کو ملعون کہا گیا ہے۔ [1] اور رسول اللہ ﷺ نے حلالہ نکالنے والے کو کرائے کا سانڈ کہا ہے۔ [2] حضرت عمر ؓ نے حکم دیا تھا کہ ایسے حلالہ کرنے والے اور نکلوانے والے دونوں کو زنا کی سزا دی جائے گی۔ [3] بعض اوقات یہ بے بس لیکن غیرت مند عورت اس ظلم و زیادتی کا طلاق دہندہ اور اپنے رشتہ داروں سے یوں انتقام لیتی ہے کہ رات ہی رات وہ حلالہ کرنے والے سے سیٹ ہو گئی اور اس نئے جوڑے نے عہد و پیمان کر لیا اور اپنے نکاح کو پائیدار کر لیا۔ اس طرح حلالہ نکلوانے والے کی سب امیدیں خاک میں ملا دیں۔ ایسے واقعات آئے دن اخبارات و رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ بہر حال بیک وقت تین طلاقیں دینے سے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور ٹھکانے پر بیٹھ جاتا ہے۔ کتاب و سنت کے مطابق ایک مجلس کی دی ہوئی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق شمار ہوتی ہے بشرطیکہ طلاق دینے کا پہلا یا دوسرا موقع ہو، اب دوران عدت خاوند کو بلا تجدید نکاح رجوع کا حق ہے اور عدت گزارنے کے بعد بھی نئے نکاح سے رجوع ہو سکتا ہے، اس نئے نکاح کی چار شرائط حسب ذیل ہیں: ○ عورت کے سرپرست اس کی اجازت

1 سنن أبي داود، النكاح، حديث: 2076. 2 سنن ابن ماجه، النكاح، حديث: 1936. 3 السنن الكبرى للبيهقي: 337/7.

دیں۔ ○ عورت بھی طلاق دہندہ کے ہاں رہنے پر آمادہ ہو۔ ○ حق مہر بھی نئے سرے سے مقرر کیا جائے۔ ○ گواہ بھی موجود ہوں۔ اگرچہ اس انداز سے طلاق دینا اسلام میں انتہائی ناپسندیدہ حرکت ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دے دیں، آپ کو جب اس بات کا علم ہوا تو غصے کی وجہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''تم نے میری زندگی میں اللہ کے احکام سے کھیلنا شروع کر دیا ہے۔'' آپ کی ناراضی کو دیکھ کر ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! آپ مجھے اجازت دیں تاکہ میں اسے قتل کر دوں۔[1] اس انداز سے دی ہوئی طلاق کے رجعی ہونے کے دلائل حسب ذیل ہیں: ○ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد نبوت، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دو سالہ دور حکومت میں ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کیا جاتا تھا، اس کے بعد لوگوں نے اس گنجائش سے غلط فائدہ اٹھانا شروع کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تادیبی طور پر تین طلاقیں نافذ کرنے کا حکم صادر فرمایا۔[2] واضح رہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اقدام تعزیری تھا کیونکہ آپ عمر کے آخری حصے میں اپنے اس فیصلے پر اظہار افسوس فرمایا کرتے تھے جیسا کہ حافظ ابن قیم نے محدث ابوبکر اسماعیلی کی تصنیف ''مسند عمر'' کے حوالے سے لکھا ہے۔[3] ○ حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اس کے بعد انھیں اپنی بیوی کے فراق میں انتہائی افسوس ہوا، رسول اللہ ﷺ کے پاس جب معاملہ پہنچا تو آپ نے انھیں بلایا اور دریافت فرمایا: ''طلاق کیسے دی تھی؟'' عرض کیا ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو ایک رجعی طلاق ہے اگر چاہو تو رجوع کر لو۔'' چنانچہ انھوں نے رجوع کر کے دوبارہ اپنا گھر آباد کر لیا۔[4] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ حدیث مسئلہ طلاق ثلاثہ کے متعلق ایک فیصلہ کن نص قطعی کی حیثیت رکھتی ہے جس کی اور کوئی تاویل نہیں ہو سکتی۔[5] قرآن و حدیث کا یہی فیصلہ ہے کہ بیک وقت دی گئی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق ہے، اس کے علاوہ ہمارے ہاں رائج الوقت عائلی قوانین اور دیگر اسلامی ممالک میں بھی یہ فتوی دیا جاتا ہے۔ واللّٰہ المستعان. واضح رہے کہ ہمارے ہاں ایک مجلس کی تین طلاقوں کو تین ہی شمار کرنے پر اجماع کا دعوی کیا جاتا ہے، حالانکہ یہ دعوی بے بنیاد ہے، علمی دنیا میں اس کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ تطلیق ثلاثہ کے متعلق مندرجہ ذیل چار قسم کے گروہ پائے جاتے ہیں: ○ پہلا گروہ سنت نبوی کو ہر زمانے میں معمول بہ جانتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو ہنگامی اور تعزیری خیال کرتا ہے، ان کے نزدیک ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک رجعی شمار ہوتی ہے جیسا کہ ہم نے قبل ازیں کتاب سنت سے ثابت کیا ہے۔ ○ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ واقعی دائمی ہے، ان کے نزدیک ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاقیں تینوں ہی نافذ العمل ہیں، پھر ان کی طرف سے بدنام زمانہ حلالہ کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ ○ تیسرے گروہ کے نزدیک اس انداز سے دی ہوئی تین طلاقیں فضول اور خلاف سنت ہیں، لہٰذا ایک بھی واقع نہیں ہوگی، ان کے ہاں ایسا کرنا بدعت ہے اور ہر بدعت رد کے قابل ہوتی ہے۔ ○ کچھ قلیل تعداد میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے نزدیک ایک غیر مدخولہ کو تین طلاقیں دی جائیں تو ایک شمار ہوگی اور اگر مدخولہ کو دی جائیں تو تینوں نافذ ہوں گی۔ غور فرمائیں کہ جس مسئلے میں اتنا اختلاف ہو کہ اس میں چار گروہ پائے جائیں اسے کیونکر اجماعی قرار دیا جا سکتا ہے،

---

1 سنن النسائي، الطلاق، حديث : 3430. 2 صحيح مسلم، الطلاق، حديث : 3673. 3 إغاثة اللهفان : 336/1.

4 مسند الإمام أحمد : 265/1. 5 فتح الباري : 450/9.

ہمارے رجحان کے مطابق ایک مجلس میں تین طلاقیں دینا دور جاہلیت کی یادگار ہے۔ جو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد پھر لوٹ آئی ہے، اس کا دروازہ سختی سے بند کرنا چاہیے اور اس کا ارتکاب کرنے والوں کے لیے بدنی سزا ہونی چاہیے تاکہ حلالہ جیسے اقدام کی حوصلہ شکنی ہو۔ واللہ أعلم.

(٥) بَابُ مَنْ خَيَّرَ أَزْوَاجَهُ

باب:5- جس نے اپنی بیویوں کو اختیار دیا

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿قُل لِّأَزْوَٰجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا﴾ [الأحزاب: ٢٨]

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیں اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمھیں دنیا کا متاع دے کر اچھی طرح رخصت کر دوں۔''

٥٢٦٢ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَرْنَا اللهَ وَرَسُولَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا. [انظر: ٥٢٦٣]

[5262] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے اللہ اور اس کے رسول کا انتخاب کیا، اس اختیار دینے کو کچھ بھی شمار نہ کیا گیا۔

٥٢٦٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخِيَرَةِ فَقَالَتْ: خَيَّرَنَا النَّبِيُّ ﷺ، أَفَكَانَ طَلَاقًا؟ قَالَ مَسْرُوقٌ: لَا أُبَالِي أَخَيَّرْتُهَا وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي. [راجع: ٥٢٦٢]

[5263] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے سیدہ عائشہ ؓ سے تخییر کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا۔ کیا محض یہ اختیار طلاق بن جاتا؟ حضرت مسروق نے کہا: اگر اختیار کے بعد عورت میرا انتخاب کرے تو مجھے کوئی پروا نہیں چاہے میں ایک مرتبہ اختیار دوں یا سو مرتبہ۔

(٦) بَابٌ: إِذَا قَالَ: فَارَقْتُكِ، أَوْ سَرَّحْتُكِ، أَوِ الْخَلِيَّةُ، أَوِ الْبَرِيَّةُ، أَوْ مَا عُنِيَ بِهِ الطَّلَاقُ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ

باب:6- جب کسی نے (اپنی بیوی سے) کہا: میں نے تجھے جدا کر دیا، میں نے تجھے رخصت کر دیا، یا کہا: تو رہا شدہ ہے یا الگ ہے، یا ایسے الفاظ کہے جن سے طلاق مراد لی جاسکتی ہو تو وہ اس کی نیت پر موقوف ہے

وَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم انھیں خوش اخلاقی کے ساتھ

جَمِيلًا﴾ [الأحزاب:٤٩] وَقَالَ: ﴿وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا﴾ [٢٨] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة:٢٢٩] وَقَالَ: ﴿أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ﴾ [الطلاق:٢].

رخصت کرو۔" نیز فرمایا: "میں تمھیں اچھی طرح چھوڑ دیتا ہوں۔" اللہ تعالیٰ کا ایک اور فرمان ہے: "طلاق کے بعد یا تو اسے قاعدے کے مطابق رکھ لینا ہے یا خوش اخلاقی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔" اور فرمایا: "یا انھیں اچھے انداز سے جدا کر دو۔"

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ.

حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: نبی ﷺ کو خوب معلوم تھا کہ میرے والدین مجھے فراق کا مشورہ نہیں دے سکتے۔

(٧) بَابُ مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ

باب: 7- جس نے اپنی بیوی سے کہا: تو مجھ پر حرام ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ: نِيَّتُهُ، وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ: إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ، فَسَمَّوْهُ حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ، وَلَيْسَ هٰذَا كَالَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعَامَ لِأَنَّهُ لَا يُقَالُ لِلطَّعَامِ الْحِلِّ: حَرَامٌ، وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ: حَرَامٌ. وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا: لَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

امام حسن بصری نے کہا: اس صورت میں فتوی اس کی نیت پر ہوگا۔ دیگر اہل علم نے کہا ہے کہ جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ انھوں نے بیوی کو طلاق اور فراق کے باعث حرام کیا ہے۔ یہ اس شخص کی طرح نہیں جو خود پر کھانا حرام کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حلال کھانے کو حرام نہیں کہہ سکتے جبکہ طلاق والی عورت کو حرام کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مطلقہ ثلاثہ کے متعلق فرمایا ہے: "وہ پہلے خاوند کے لیے حلال نہ ہوگی جب تک وہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔"

٥٢٦٤ - وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ: لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَنِي بِهٰذَا، فَإِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ. [راجع: ٤٩٠٨]

[5264] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر ؓ سے جب ایسے شخص کے متعلق مسئلہ پوچھا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہوتیں تو وہ کہتے: اگر تو ایک بار یا دو بار طلاق دیتا تو رجوع کر سکتا تھا کیونکہ نبی ﷺ نے مجھے ایسا ہی حکم دیا تھا۔ لیکن جب تو نے تین طلاقیں دے دیں تو وہ عورت اب تجھ پر حرام ہو گئی حتی کہ وہ تیرے علاوہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے۔

٥٢٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ تُرِيدُهُ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي، وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِي وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرَبْنِي إِلَّا هَنَةً وَاحِدَةً لَمْ يَصِلْ مِنِّي إِلَى شَيْءٍ، أَفَأَحِلُّ لِزَوْجِي الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحِلِّينَ لِزَوْجِكِ الْأَوَّلِ حَتَّى يَذُوقَ الْآخَرُ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ». [راجع: ٢٦٣٩]

[5265] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو اس نے کسی دوسرے آدمی سے شادی کر لی، پھر اس نے بھی اسے طلاق دے دی۔ اس دوسرے شوہر کے پاس کپڑے کے پلو کی طرح تھا۔ عورت کو اس سے پورا مزا نہ ملا جیسا کہ وہ چاہتی تھی۔ آخر اس نے تھوڑے ہی دن رکھ کر اسے طلاق دے دی۔ وہ عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی تھی۔ پھر میں نے ایک دوسرے شخص سے نکاح کیا۔ جب وہ میرے پاس آیا تو اس کے پاس کپڑے کے پلو کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ وہ ایک ہی مرتبہ میرے پاس آیا اور وہ بھی بے کار۔ کیا اب میں پہلے خاوند کے لیے حلال ہو گئی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''تو اپنے پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں ہو سکتی حتی کہ دوسرا تجھ سے لطف اندوز ہو اور تو اس سے لطف اندوز ہو۔''

(٨) بَابٌ: ﴿لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكَ﴾ [التحريم: ١]

باب: 8- (اے نبی!) آپ خود پر وہ چیز حرام کیوں کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کی ہے

٥٢٦٦ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ: سَمِعَ الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِذَا حَرَّمَ امْرَأَتَهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَقَالَ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. [راجع: ٤٩١١]

[5266] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جو شخص اپنے آپ پر اپنی بیوی حرام کر لیتا ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ میں بہترین نمونہ ہے۔

٥٢٦٧ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: زَعَمَ عَطَاءٌ: أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

[5267] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حضرت زینب بنت جحش ؓ کے پاس ٹھہرتے اور ان کے ہاں شہد نوش کرتے تھے۔ میں نے اور حفصہ ؓ نے باہم مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی نبی ﷺ

كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ: أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ: إِنِّي لَأَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ. فَقَالَ: «لَا بَأْسَ، شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ»، فَنَزَلَتْ ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكَ﴾ إِلَى ﴿إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ﴾ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ ﴿وَإِذْ أَسَرَّ ٱلنَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَٰجِهِۦ حَدِيثًا﴾ لِقَوْلِهِ: «بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا». [راجع: ٤٩١٢]

تشریف لائیں وہ آپ سے کہے کہ میں آپ سے مغافیر کی بو پاتی ہوں، کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ چنانچہ آپ ﷺ دونوں میں سے ہر ایک کے پاس تشریف لے گئے تو انھوں نے آپ سے یہی بات کہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بات نہیں، میں نے زینب بنت جحش کے ہاں شہد پیا ہے، اب دوبارہ نہیں پیوں گا۔'' اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''اے نبی! آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کی ہے...... اگر تم دونوں توبہ کرلو۔'' یہ خطاب حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ ؓ کو ہے۔ ''اور جب نبی نے کسی بیوی سے راز کی بات کی۔'' تو اس سے مراد آپ کا یہ کہنا ہے: ''میں نے (مغافیر نہیں بلکہ) شہد پیا ہے۔''

٥٢٦٨ - **حَدَّثَنَا** فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَى، وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ، فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ، فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ فَغِرْتُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقِيلَ لِي: أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةَ عَسَلٍ فَسَقَتِ النَّبِيَّ ﷺ مِنْهُ شَرْبَةً، فَقُلْتُ: أَمَا وَاللهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ: فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: إِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ، فَإِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُولِي: أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ: لَا، فَقُولِي لَهُ: مَا هٰذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ؟ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ، وَسَأَقُولُ ذٰلِكِ، وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكِ، قَالَتْ:

[5268] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ شہد اور میٹھی چیز بہت پسند کرتے تھے۔ اور جب نماز عصر سے فراغت کے بعد آپ واپس آتے تو اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے اور بعض کے قریب بھی ہوتے تھے۔ ایک دن آپ ﷺ حضرت حفصہ بنت عمر ؓ کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے ہاں معمول سے زیادہ کچھ وقت قیام کیا۔ مجھے اس پر غیرت آئی تو میں نے اس کے متعلق پوچھا۔ مجھے بتایا گیا کہ حضرت حفصہ ؓ کو ان کی رشتہ دار خاتون نے شہد کا ڈبہ دیا ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے کچھ پلایا ہے۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: اللہ کی قسم! ہم اس کی روک تھام کے لیے کوئی حیلہ کرتی ہیں، چنانچہ میں نے حضرت سودہ بنت زمعہ ؓ سے کہا: آپ ﷺ عنقریب تمھارے پاس تشریف لائیں گے۔ جب تمھارے قریب آئیں تو آپ سے کہنا کہ آپ نے مغافیر کھا رکھا ہے؟ (ظاہر ہے کہ) آپ ﷺ اس کے جواب میں انکار کریں گے۔ اس وقت کہنا: پھر یہ ناگواری بو

تَقُولُ سَوْدَةُ: فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِئَهُ بِمَا أَمَرْتِنِي بِهِ فَرَقًا مِنْكِ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ قَالَ: «لَا»، قَالَتْ: فَمَا هٰذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ؟ قَالَ: «سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ»، فَقَالَتْ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ، فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ: «لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ»، قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ: وَاللهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ، قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِي.

[راجع: ٤٩١٢]

کیسی ہے جو آپ سے مجھے محسوس ہو رہی ہے؟ آپ فرمائیں گے کہ حفصہ نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے۔ اس پر کہنا کہ شاید مکھی نے مغافیر کے درخت کا رس چوسا ہے۔ میں بھی آپ سے یہی عرض کروں گی۔ اے صفیہ! تم نے بھی یہی کہنا ہو گا۔ حضرت عائشہ ؓ کا بیان ہے کہ سودہ ؓ کہتی تھیں: اللہ کی قسم! ابھی آپ ﷺ نے دروازے پر قدم رکھا تھا تو تمھاری ہیبت کی وجہ سے میں نے ارادہ کیا کہ میں وہ بات رسول اللہ ﷺ سے کہہ دوں جو تم نے مجھے کہی تھی، چنانچہ آپ ﷺ جب حضرت سودہ ؓ کے قریب ہوئے تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ انھوں نے عرض کی: پھر یہ ناگوار سی بو کیسی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے تو حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے۔“ حضرت سودہ ؓ نے پھر کہا: شاید شہد کی مکھی نے مغافیر کے درخت کا رس چوسا ہو گا۔ پھر جب آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی اسی طرح کہا۔ جب حضرت صفیہ ؓ کے پاس تشریف لے گئے تو انھوں نے اسی بات کو دہرایا۔ اس کے بعد جب آپ ﷺ حضرت حفصہ ؓ کے ہاں تشریف لے گئے تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں آپ کو وہ شہد نہ پلاؤں؟ آپ نے فرمایا: ”مجھے اس کی ضرورت نہیں۔“ حضرت عائشہ ؓ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! ہم آپ ﷺ کو روکنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں نے ان سے کہا: ابھی خاموش رہو۔

(٩) بَابٌ: لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ

باب:9- نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا نَكَحْتُمُ ٱلْمُؤْمِنَـٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! جب تم اہل ایمان خواتین سے نکاح کرو، پھر تم انھیں ہاتھ لگانے سے

تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا﴾ [الأحزاب: ٤٩]

پہلے ہی طلاق دے دو تو ان پر تمھارے لیے کوئی عدت نہیں ہے جسے تم شمار کرنے لگو، لہٰذا انھیں کچھ سامان دے کر خوش اسلوبی سے رخصت کر دو۔"

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: جَعَلَ اللهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ النِّكَاحِ. وَيُرْوَى فِي ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبَانَ ابْنِ عُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٍ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ وَطَاوُسٍ وَالْحَسَنِ وَعِكْرِمَةَ وَعَطَاءٍ وَعَامِرِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَنَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَمْرِو بْنِ هَرِمٍ وَالشَّعْبِيِّ: أَنَّهَا لَا تَطْلُقُ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت علی ؓ، سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابان بن عثمان، علی بن حسین، قاضی شریح، سعید بن جبیر، قاسم، سالم، طاوس، حسن بصری، عکرمہ، عطاء، عامر بن سعد، جابر بن زید، نافع بن جبیر، محمد بن کعب، سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبدالرحمٰن، عمرو بن ہرم ازدی اور امام شعبی ؒ سے روایات منقول ہیں کہ ایسے حالات میں طلاق نہیں پڑے گی۔

(١٠) بَابٌ: إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَهُوَ مُكْرَهٌ: هٰذِهِ أُخْتِي، فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

باب: 10- اگر کوئی دباؤ میں آ کر اپنی بیوی سے کہے کہ یہ میری بہن ہے تو اس سے کچھ نہیں ہوتا

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِسَارَةَ: هٰذِهِ أُخْتِي، وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ».

نبی ﷺ نے فرمایا: "حضرت ابراہیم ؑ نے اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر (اپنی بیوی) سارہ کے متعلق کہا تھا: یہ میری بہن ہے۔"

(١١) بَابُ الطَّلَاقِ فِي الْإِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ، وَالسَّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ وَأَمْرِهِمَا، وَالْغَلَطِ، وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ، وَالشِّرْكِ وَغَيْرِهِ

باب: 11- دباؤ میں آ کر اور مجبوری، نشہ یا جنون کی حالت میں طلاق کا حکم، نیز بھول چوک کر طلاق دینے یا شرک کرنے کا بیان

لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى» وَتَلَا الشَّعْبِيُّ ﴿لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا﴾ [البقرة: ٢٨٦]. وَمَا لَا يَجُوزُ

ارشاد نبوی ہے: "تمام کام نیت سے صحیح ہوتے ہیں اور ہر انسان کو وہی کچھ ملے گا جو اس نے نیت کی ہو۔" امام شعبی نے اس سلسلے میں یہ آیت تلاوت فرمائی: "(اے

مِنْ إِقْرَارِ الْمُوَسْوِسِ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلَّذِي أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ: «أَبِكَ جُنُونٌ؟»

ہمارے رب! ہم سے بھول یا چوک ہوگئی ہو تو اس پر ہمارا مواخذہ نہ کرنا۔" نیز وسواسی اور مجنون کا اقرار بھی صحیح نہیں کیونکہ نبی ﷺ نے اس شخص سے فرمایا جو زنا کا اقرار کر رہا تھا: "کیا تو دیوانہ ہے؟"

وَقَالَ عَلِيٌّ: بَقَرَ حَمْزَةُ خَوَاصِرَ شَارِفَيَّ فَطَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ، فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي؟ فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ، فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

حضرت علی ؓ نے کہا: حضرت حمزہ ؓ نے میری اونٹنیوں کے پیٹ پھاڑ ڈالے ہیں۔ نبی ﷺ نے حضرت حمزہ ؓ کو ملامت کرنا شروع کر دی۔ آپ نے دیکھا کہ وہ تو نشے میں دھت ہے اور اس کی آنکھیں سرخ ہیں، اسی حالت میں حضرت حمزہ ؓ نے آپ ﷺ سے کہا: کیا تم سب میرے باپ کے غلام نہیں ہو؟ نبی ﷺ نے انھیں بھانپ لیا کہ وہ تو نشے سے چور ہیں، اس لیے آپ وہاں سے نکل کر واپس چلے آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے۔

وَقَالَ عُثْمَانُ: لَيْسَ لِمَجْنُونٍ وَلَا لِسَكْرَانَ طَلَاقٌ.

حضرت عثمان ؓ نے فرمایا: مجنون اور نشے والے کی طلاق واقع نہیں ہوگی۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُسْتَكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: نشے والے اور مجبور شخص کی طلاق نہیں ہوگی۔

وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ: لَا يَجُوزُ طَلَاقُ الْمُوَسْوِسِ.

حضرت عقبہ بن عامر جہنی ؓ نے کہا: اگر طلاق کا وسوسہ دل میں آئے تو (جب تک زبان سے ادا نہ کرے) طلاق نہیں پڑے گی۔

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا بَدَأَ بِالطَّلَاقِ فَلَهُ شَرْطُهُ.

حضرت عطاء نے کہا کہ جب کوئی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اسے شرط سے معلق کر سکتا ہے۔

وَقَالَ نَافِعٌ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ إِنْ خَرَجَتْ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنْ خَرَجَتْ فَقَدْ بُتَّتْ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

حضرت نافع نے کہا: اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو گھر سے نکلی تو تجھے بائن طلاق ہے، پھر وہ نکل کھڑی ہوئی تو......؟ اس کے جواب میں حضرت ابن عمر ؓ

نے فرمایا: اس صورت میں عورت پر طلاق بائن پڑ جائے گی اور اگر نہ نکلے تو طلاق نہیں پڑے گی۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ - فِيمَنْ قَالَ: إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا فَامْرَأَتِي طَالِقٌ ثَلَاثًا - : يُسْأَلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ بِتِلْكَ الْيَمِينِ، فَإِنْ سَمَّى أَجَلًا أَرَادَهُ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ جُعِلَ ذٰلِكَ فِي دِينِهِ وَأَمَانَتِهِ.

ابن شہاب زہری نے کہا: اگر کوئی آدمی اس طرح کہے کہ اگر میں نے ایسا ایسا نہ کیا تو میری بیوی کو تین طلاقیں ہیں، تو اس سے پوچھا جائے گا کہ جس وقت اس نے یہ بات کہی تھی اس کی نیت کیا تھی؟ اگر مدت معین کا ذکر کرے اور اس پر اس کے دل نے عقد کیا تھا تو معاملہ اس کے دین و امانت پر چھوڑ دیا جائے گا۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِنْ قَالَ: لَا حَاجَةَ لِي فِيكِ، نِيَّتُهُ، وَطَلَاقُ كُلِّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ.

ابراہیم نخعی نے کہا: اگر کوئی اپنی بیوی سے یوں کہے کہ اب مجھے تیری ضرورت نہیں تو اس میں اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ دوسری زبان والوں کی طلاق اپنی اپنی زبان میں ہوگی۔

وَقَالَ قَتَادَةُ: إِذَا قَالَ: إِذَا حَمَلْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا، يَغْشَاهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً، فَإِنِ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ.

حضرت قتادہ نے کہا: جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تجھے حمل ہو جائے تو تجھے تین طلاقیں ہیں تو وہ ہر طہر میں بیوی سے ایک مرتبہ جماع کرے، اگر اس کا حمل ظاہر ہو گیا تو اسے بائن طلاق ہو جائے گی۔

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِذَا قَالَ: الْحَقِي بِأَهْلِكِ، نِيَّتُهُ.

امام حسن بصری نے کہا: اگر کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ تو اپنے میکے چلی جا تو اس میں اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الطَّلَاقُ عَنْ وَطَرٍ، وَالْعَتَاقُ مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: طلاق تو بوقت ضرورت دی جاتی ہے لیکن غلام آزاد کرنے میں اللہ کی رضا مقصود ہوتی ہے۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: إِنْ قَالَ: مَا أَنْتِ بِامْرَأَتِي، نِيَّتُهُ، وَإِنْ نَوَى طَلَاقًا فَهُوَ مَا نَوَى.

امام زہری نے کہا کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا: تو میری بیوی نہیں ہے تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔ اگر اس نے طلاق کی نیت کی تھی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

وَقَالَ عَلِيٌّ: أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمھیں معلوم نہیں کہ تین حضرات سے قلم اٹھا لیا گیا ہے: ایک مجنون جب تک وہ

حَتَّى يُدْرِكَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ. وَقَالَ عَلِيٌّ: وَكُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ، إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ.

تندرست نہ ہو، دوسرا بچہ جب تک وہ جوان نہ ہو، تیسرا سونے والا جب تک وہ بیدار نہ ہو، نیز حضرت علی ؓ نے یہ بھی کہا ہے کہ ہر طلاق جائز ہے مگر ناقص عقل والے کی طلاق جائز نہیں۔

٥٢٦٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ».

وَقَالَ قَتَادَةُ: إِذَا طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ. [راجع: ٢٥٢٨]

[5269] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت سے ان خیالات کو معاف کر دیا ہے جو ان کے دلوں میں پیدا ہوں جب تک ان کے مطابق عمل نہ کریں یا زبان پر نہ لائیں۔''

قتادہ نے کہا: اگر کسی نے اپنے دل میں طلاق دی تو اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

٥٢٧٠ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشِقِّهِ الَّذِي أَعْرَضَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَدَعَاهُ فَقَالَ: «هَلْ بِكَ جُنُونٌ؟ هَلْ أُحْصِنْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أُدْرِكَ بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ. [انظر: ٥٢٧٢، ٦٨١٤، ٦٨١٦، ٦٨٢٠، ٦٨٢٦، ٧١٦٨]

[5270] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ اسلم کا ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے، اس نے کہا کہ اس نے بدکاری کی ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ موڑ لیا تو وہ بھی اس طرف پھر گیا جدھر آپ نے اپنا چہرہ کیا تھا اور اپنی ذات کے خلاف چار مرتبہ گواہی دی کہ اس نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ''تم پاگل تو نہیں ہو، کیا تم شادی شدہ ہو؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اسے عیدگاہ میں رجم کر دیا جائے۔ جب اسے پتھر لگے تو بھاگ نکلا حتی کہ اسے حرہ کے پاس دھر لیا گیا، پھر اسے جان سے مار دیا گیا۔

٥٢٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ

[5271] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ قبیلۂ اسلم کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے آتے ہی آپ کو آواز دی: اللہ کے رسول! اس کم

فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ الْآخِرَ قَدْ زَنَى - يَعْنِي نَفْسَهُ - فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ الْآخِرَ قَدْ زَنَى، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لَهُ الرَّابِعَةَ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ: «هَلْ بِكَ جُنُونٌ؟» قَالَ: لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ»، وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ. [انظر: ٦٨١٥، ٦٨٢٥، ٧١٦٧]

بخت نے زنا کیا ہے، اس نے خود کو مراد لیا۔ آپ ﷺ نے اس سے اعراض فرمایا لیکن اس نے بھی اپنا رخ ادھر کرلیا جس طرف آپ ﷺ کا چہرہ انور تھا۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول اس نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی منہ موڑ لیا لیکن وہ پھر اس طرف آ گیا جدھر آپ ﷺ کا رخ انور تھا اور یہی بات کہی۔ آپ ﷺ نے پھر اس سے اعراض فرمایا۔ پھر جب وہ چوتھی مرتبہ اس طرح رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ گیا اور اپنے خلاف چار مرتبہ زنا کی شہادت دی تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: ''کیا تو دیوانہ ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے صحابۂ کرام ؓ سے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور سنگسار کردو'' کیونکہ وہ شادی شدہ تھا۔

٥٢٧٢ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى بِالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ، فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ. [راجع: ٥٢٧٠]

[5272] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنھوں نے اسے سنگسار کیا تھا۔ ہم نے اسے مدینہ طیبہ کی عیدگاہ میں رجم کیا تھا۔ جب اسے پتھر پڑے تو بھاگ نکلا لیکن ہم نے اسے حرہ میں دھر لیا اور وہاں سنگسار کیا حتی کہ وہ فوت ہو گیا۔

(١٢) بَابُ الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ

باب: 12- خلع کا بیان، نیز اس میں طلاق کیسے ہوگی؟

وَقَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَأْخُذُوا۟ مِمَّآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ شَيْـًٔا إِلَّآ أَن يَخَافَآ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ ٱللَّهِ﴾ [البقرة: ٢٢٩]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور تمھارے لیے یہ جائز نہیں کہ جو مہر تم ان بیویوں کو دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو۔ ہاں، اگر زن و شوہر کو خوف ہو کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔''

وَأَجَازَ عُمَرُ الْخُلْعَ دُونَ السُّلْطَانِ.

حضرت عمر ؓ نے کہا کہ خلع جائز ہے اس میں حاکم وقت کے فیصلے کی ضرورت نہیں۔

وَأَجَازَ عُثْمَانُ الْخُلْعَ دُونَ عِقَاصِ رَأْسِهَا.

حضرت عثمان ؓ نے ہر قسم کے مال سے خلع کی

اجازت دی ہے، البتہ سر کے بالوں کو باندھنے والے چٹلے سے نہیں ہونا چاہیے۔

وَقَالَ طَاوُسٌ: ﴿إِلَّآ أَن يَخَافَآ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ ٱللَّهِ﴾ فِيمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي الْعِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ، وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ السُّفَهَاءِ: لَا يَحِلُّ حَتَّى تَقُولَ: لَا أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ.

حضرت طاؤس نے کہا: خلع اس وقت ہونا چاہیے جب دونوں اپنے فرائض ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ آپ نے بے وقوفوں کی بات نہیں کہی کہ خلع اس وقت ہی جائز ہے جب عورت کہے: میں تیرے جنابت سے غسل نہیں کروں گی۔

فائدہ: لفظ خلع ''خلع الثوب'' سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں: کپڑے اتارنا۔ قرآن کریم کی تصریح کے مطابق عورت مرد کے لیے اور مرد عورت کے لیے لباس ہے۔[1] چونکہ میاں بیوی خلع کے ذریعے سے ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں، اس لیے اس کا نام خلع رکھا گیا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں خلع یہ ہے کہ عورت مہر میں وصول کی ہوئی رقم شوہر کو واپس دے کر اس سے علیحدگی اختیار کرے۔ اس کی مشروعیت کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ قرآن کریم میں ہے: ''اگر میاں بیوی کو اندیشہ ہو کہ وہ اللہ کی حدود قائم نہیں رکھ سکیں گے تو ان پر (خلع میں) کوئی گناہ نہیں ہے۔''[2] اگر عورت اپنے شوہر کو اس کی شکل و صورت یا سیرت و اخلاق یا دین و شریعت یا عمر میں بڑا ہونے یا کمزور ہونے کی کسی وجہ سے ناپسند کرتی ہو اور اسے اندیشہ ہو کہ خاوند کی فرمانبرداری میں اللہ کا حق ادا نہیں کر سکے گی تو اس کے لیے جائز ہے کہ مال وغیرہ بطور فدیہ دے کر خلع اور علیحدگی اختیار کرے لیکن بلاوجہ عورت کا شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرنا حرام ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت بھی کسی معقول وجہ کے بغیر اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے تو اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے۔''[3] اسے دو طرح سے عمل میں لایا جا سکتا ہے: ○ خلع پر میاں بیوی دونوں راضی ہوں اور گھر میں ہی معاملہ طے کر کے ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں۔ ○ اگر ان کا باہمی اتفاق نہ ہو سکے تو حاکم وقت ان دونوں کے درمیان علیحدگی کرا دے گا۔ مرد کو طلاق دینے کا اختیار ہے لیکن اگر عورت پر ظلم ہو رہا ہو اور وہ اسے طلاق بھی نہ دے اور حسن معاشرت کا مظاہرہ بھی نہ کرے تو عورت کو اپنے خاوند سے خلاصی حاصل کرنے کا پورا پورا حق ہے، اسی کو اسلام نے خلع سے تعبیر کیا ہے کہ وہ کچھ دے دلا کر حاکم وقت کے ذریعے سے اپنے خاوند سے خلاصی حاصل کر لے۔

٥٢٧٣ - حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ، وَلٰكِنِّي

[5273] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ثابت بن قیس ؓ کی بیوی، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے ثابت بن قیس کے اخلاق و دین کی وجہ سے ان سے کوئی شکایت نہیں، البتہ میں اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے

1 البقرة 2:187. 2 البقرة 2:229. 3 سنن أبي داود، الطلاق، حديث: 2262.

أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً».

فرمایا: ''کیا تم ان کا دیا ہوا باغ واپس کر سکتی ہو؟'' اس نے کہا: ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے (حضرت ثابت سے) فرمایا: ''باغ قبول کر کے اس کو آزاد کر دو۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: لَا يُتَابَعُ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. [انظر: ٥٢٧٤، ٥٢٧٥، ٥٢٧٦، ٥٢٧٧]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ اس روایت میں ''عن ابن عباس'' کا ذکر کرنے میں ازہر بن جمیل کی متابعت نہیں کی گئی (بلکہ اس طریق سے دوسروں نے مرسل روایت بیان کی ہے)۔

٥٢٧٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ أُخْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ، بِهٰذَا. وَقَالَ: «تَرُدِّينَ حَدِيقَتَهُ؟»، قَالَتْ: نَعَمْ، فَرَدَّتْهَا وَأَمَرَهُ يُطَلِّقُهَا.

[5274] حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی کی بہن نے آپ ﷺ سے عرض کی۔ پھر یہ حدیث بیان کی، اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو اس کا باغ واپس کرے گی؟'' عرض کیا: جی ہاں، چنانچہ اس نے باغ واپس کر دیا تو آپ ﷺ نے حضرت ثابت کو حکم دیا کہ وہ اسے آزاد کر دے۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَطَلِّقْهَا». [راجع: ٥٢٧٣]

ابراہیم بن طہمان نے خالد عن عکرمہ کے ذریعے سے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا۔ اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''تم اسے طلاق دے دو۔''

٥٢٧٥ - وَعَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي لَا أَعْتِبُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ، وَلٰكِنِّي لَا أُطِيقُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟» قَالَتْ: نَعَمْ. [راجع: ٥٢٧٣]

[5275] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے دین اور ان کے اخلاق کے متعلق کوئی شکایت نہیں لیکن میں اس کے ساتھ گزارہ نہیں کر سکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر کیا تم اس کا باغ واپس کر سکتی ہو؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔

فائدہ: خلع کی صورت میں بیوی کو حق مہر واپس کرنا ہوتا ہے اور خاوند بھی حق مہر سے زیادہ کا مطالبہ نہیں کر سکتا جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ''وہ اس سے اپنا باغ وصول کرے اور زیادہ کچھ نہ

لے۔"[1] لیکن بیوی اپنی مرضی سے اپنی جان چھڑانے کے لیے حق مہر سے کچھ زیادہ دینا چاہے تو جائز ہے کیونکہ شریعت میں اس کی ممانعت موجود نہیں اور جن روایات میں زیادہ دینے کی ممانعت ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ واللہ أعلم.

٥٢٧٦ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ: حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَنْقِمُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ، إِلَّا أَنِّي أَخَافُ الْكُفْرَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟». قَالَتْ: نَعَمْ، فَرَدَّتْ عَلَيْهِ وَأَمَرَهُ فَفَارَقَهَا. [راجع: ٥٢٧٣]

[5276] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ثابت بن قیس بن شماس ؓ کی بیوی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اللہ کے رسول! میں ثابت بن قیس ؓ کی دینداری اور اس کے اچھے خلق کا انکار نہیں کرتی لیکن میں اسلام میں رہتے ہوئے ناسپاسی اور ناشکری سے ڈرتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تو اس کا باغ اسے واپس کر دے گی؟" اس نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ اس نے ان کا باغ واپس کر دیا، اور انھوں نے آپ ﷺ کے حکم سے اسے جدا کر دیا۔

فائدہ: خلع فسخ نکاح ہے، طلاق نہیں کیونکہ ○ خلع کی عدت ایک حیض ہے جبکہ طلاق کی عدت تین حیض ہے۔ ○ خلع میں مرد کو رجوع کا حق نہیں جبکہ طلاق دینے کے بعد مرد کو رجوع کا حق ہوتا ہے۔ ○ خلع میں مرد اپنا دیا ہوا حق مہر واپس لے سکتا ہے جبکہ طلاق میں ایسا نہیں ہو سکتا۔ ○ خلع حالت حیض میں بھی جائز ہے جبکہ طلاق حالت حیض میں منع ہے۔ ○ خلع کے بعد میاں بیوی تجدید نکاح سے اکٹھے ہو سکتے ہیں جبکہ طلاق کا نصاب پورا ہونے کے بعد عام حالات میں میاں بیوی اکٹھے نہیں ہو سکتے، البتہ دوسری جگہ شادی کرنا، پھر ہم بستر ہونے کے بعد اگر طلاق مل جائے تو پہلے خاوند سے نکاح ہو سکتا ہے۔ واللہ أعلم.

٥٢٧٧ - **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ جَمِيلَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [راجع: ٥٢٧٣]

[5277] حضرت عکرمہ سے روایت ہے، انھوں نے یہ واقعہ بیان کیا، اس میں خاتون کا نام جمیلہ آیا ہے۔

(١٣) بَابُ الشِّقَاقِ، وَهَلْ يُشِيرُ بِالْخُلْعِ عِنْدَ الضَّرُورَةِ؟

باب: 13- میاں بیوی میں ناچاقی کا بیان اور کیا بوقت ضرورت خلع کے لیے اشارہ کیا جا سکتا ہے؟

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اگر تمھیں میاں بیوی کے درمیان

[1] سنن ابن ماجه، الطلاق، حديث: 2056.

الْآيَةَ [النساء: ٣٥]

نااتفاقی کا خطرہ ہو۔''

٥٢٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ بَنِي الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَنْكِحَ عَلِيٌّ ابْنَتَهُمْ، فَلَا آذَنُ». [راجع: ٩٢٦]

[5278] حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بنومغیرہ نے اجازت طلب کی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی سے کر دیں لیکن میں اس کی اجازت نہیں دیتا۔''

فائدہ: واقعہ اس طرح ہے کہ حضرت علی ؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا، رسول اللہ ﷺ نے اس پر ناراضی کا اظہار فرمایا کہ اللہ کے دشمن کی بیٹی اور اللہ کے رسول کی لخت جگر ایک گھر میں اکٹھی نہیں رہ سکتیں، اس کے بعد حضرت علی ؓ نے دوسرے نکاح کا ارادہ ترک کر دیا۔ سیدہ فاطمہ ؓ بھی اس عقد ثانی پر راضی نہ تھیں، اس بنا پر سیدہ فاطمہ اور حضرت علی ؓ کے درمیان اختلاف متوقع تھا تو رسول اللہ ﷺ نے آئندہ ہونے والی ناچاقی کا دفاع کیا کہ میں اس کی اجازت نہیں دیتا ہوں تاکہ شروع ہی سے خلع کا سدباب ہو۔

(١٤) بَابٌ: لَا يَكُونُ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَاقًا

باب: 14- لونڈی کا فروخت کرنا طلاق نہیں

٥٢٧٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ، إِحْدَى السُّنَنِ: أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ: «أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فِيهَا لَحْمٌ؟» قَالُوا: بَلَى، وَلٰكِنْ ذَاكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ، قَالَ: «عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ». [راجع: ٤٥٦]

[5279] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ بریرہ ؓ کے معاملے میں تین مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ انھیں آزاد کیا گیا تو انھیں اپنے شوہر کے بارے میں اختیار دیا گیا۔ دوسرا یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولاء کا حق دار وہی ہے جو اسے آزاد کرے۔'' تیسرا یہ کہ رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے تو ایک ہنڈیا میں گوشت پک رہا تھا لیکن جب کھانا پیش کیا گیا تو روٹی اور گھر کا سالن ہی تھا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا میں ہنڈیا نہیں دیکھ رہا جس میں گوشت تھا؟'' اہل خانہ نے عرض کی: جی ہاں، لیکن وہ گوشت حضرت بریرہ ؓ کو صدقے میں ملا تھا اور آپ صدقہ نہیں کھاتے۔ آپ نے فرمایا: ''اس (بریرہ ؓ) کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔''

(١٥) بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ

باب: 15- جو لونڈی کسی غلام کی منکوحہ ہو تو آزادی کے بعد اسے اختیار ہے

٥٢٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُهُ عَبْدًا، يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ. [انظر: ٥٢٨١، ٥٢٨٢، ٥٢٨٣]

[5280] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے اسے، یعنی بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کو بحالت غلام دیکھا ہے۔

٥٢٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ذَاكَ مُغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلَانٍ - يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ - كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتْبَعُهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ يَبْكِي عَلَيْهَا. [راجع: ٥٢٨٠]

[5281] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: وہ، یعنی بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر مغیث جو فلاں قبیلے کا غلام تھا۔ گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ وہ مدینہ طیبہ کے گلی کوچوں میں اس کے پیچھے روتا پھرتا ہے۔

٥٢٨٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ، يُقَالُ لَهُ: مُغِيثٌ، عَبْدًا لِبَنِي فُلَانٍ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ. [راجع: ٥٢٨٠]

[5282] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے فرمایا: بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر ایک سیاہ فام غلام تھا جسے مغیث کہا جاتا تھا، وہ بنو فلاں کا غلام تھا۔ گویا میں اسے اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ وہ مدینہ طیبہ کے راستوں میں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے گھومتا پھرتا ہے۔

فائدہ: بریرہ رضی اللہ عنہا کی آزادی کے وقت ان کے شوہر حضرت مغیث رضی اللہ عنہ غلام تھے، اگر منکوحہ لونڈی آزاد ہو جائے اور اس کا شوہر غلام ہو تو اسے اختیار ہے کہ وہ اس کے نکاح میں رہے یا نہ رہے۔ دراصل نکاح رضامندی کا سودا ہے۔ لونڈی کو نکاح کے وقت اپنے شوہر کے انتخاب کا کوئی اختیار نہیں ہوتا، ممکن ہے کہ مالک نے جس شخص سے اس کا نکاح کر دیا ہو وہ اس کو پسند نہ کرتی ہو، اس لیے آزادی کے بعد اسے اختیار دیا گیا ہے۔ جمہور اہل علم کا یہی موقف ہے کہ لونڈی کو یہ اختیار اس وقت ہوگا جب آزادی ملنے کے وقت اس کا خاوند غلام ہو اگر وہ آزاد ہے تو پھر اسے اختیار نہیں ہے۔ واللہ أعلم.

(١٦) بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ

باب: 16- حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کے متعلق نبی ﷺ کا سفارش کرنا

٥٢٨٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ: مُغِيثٌ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبَّاسٍ: «يَا عَبَّاسُ، أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ، وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا؟»، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ رَاجَعْتِهِ؟»، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ»، قَالَتْ: فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ. [راجع: ٥٢٨٠]

[5283] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، حضرت بریرہ ؓ کے شوہر غلام تھے جنھیں مغیث کہا جاتا تھا۔ گویا وہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے جب وہ بریرہ ؓ کے پیچھے روتے ہوئے گھوم رہے تھے اور ان کے آنسو ان کی ڈاڑھی پر بہہ رہے تھے۔ نبی ﷺ نے حضرت عباس ؓ سے فرمایا: ''اے عباس! کیا تمھیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت پر حیرت نہیں؟'' آخر نبی ﷺ نے حضرت بریرہ ؓ سے فرمایا: ''تم اب بھی مغیث کے متعلق فیصلہ بدل لو۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے حکم دے رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، میں صرف سفارش کر رہا ہوں۔'' اس پر حضرت بریرہ ؓ نے کہا: مجھے مغیث کے پاس رہنے کی کوئی خواہش نہیں۔

(١٧) بَابٌ:

باب: 17- بلاعنوان

٥٢٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ: أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ، فَأَبَى مَوَالِيهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ».

وَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمٍ: فَقِيلَ: إِنَّ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ». [راجع: ٤٥٦]

حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَزَادَ: فَخُيِّرَتْ مِنْ زَوْجِهَا.

[5284] حضرت اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے جب حضرت بریرہ ؓ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو بریرہ ؓ کے آقاؤں نے انکار کر دیا۔ وہ ولاء اپنے لیے ہونے کی شرط لگاتے تھے۔ حضرت عائشہ ؓ نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم بریرہ کو خرید کر آزاد کر دو۔ ولاء تو اس کے لیے ہے جو اسے آزاد کرے۔''

نبی ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا اور کہا گیا: یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ ؓ پر صدقہ کیا گیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ بریرہ کے لیے صدقہ تھا ہمارے لیے ہدیہ ہے۔''

شعبہ کی ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ بریرہ ؓ کو اس کے شوہر کے متعلق اختیار دیا گیا۔

(١٨) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِن مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ﴾ [البقرة: ٢٢١]

باب: 18- ارشاد باری تعالیٰ: ''تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو حتی کہ وہ ایمان لے آئیں، البتہ مومن لونڈی مشرک عورت سے بہتر ہے اگرچہ مشرک عورت تمھیں بھلی معلوم ہو'' کا بیان

٥٢٨٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ وَالْيَهُودِيَّةِ قَالَ: إِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْمُشْرِكَاتِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَلَا أَعْلَمُ مِنَ الْإِشْرَاكِ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنْ أَنْ تَقُولَ الْمَرْأَةُ رَبُّهَا عِيسَى، وَهُوَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِ اللهِ.

[5285] حضرت نافع سے روایت ہے کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نصرانیہ اور یہودیہ عورت سے نکاح کے متعلق سوال کیا جاتا تو وہ کہتے: یقیناً اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے لیے مشرک عورت سے نکاح حرام قرار دیا ہے اور میں اس سے بڑا کوئی شرک نہیں جانتا کہ عورت کہے: اس کا رب عیسیٰ ہے، حالانکہ وہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ ہیں۔

(١٩) بَابُ نِكَاحِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ وَعِدَّتِهِنَّ

باب: 19- مشرک عورتوں میں سے جو مسلمان ہو جائیں ان سے نکاح اور ان کی عدت کا بیان

٥٢٨٦ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَالْمُؤْمِنِينَ: كَانُوا مُشْرِكِي أَهْلِ حَرْبٍ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ، وَمُشْرِكِي أَهْلِ عَهْدٍ لَا يُقَاتِلُهُمْ وَلَا يُقَاتِلُونَهُ، فَكَانَ إِذَا هَاجَرَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ تُخْطَبْ حَتَّى تَحِيضَ وَتَطْهُرَ، فَإِذَا طَهُرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ، فَإِنْ هَاجَرَ زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَنْكِحَ رُدَّتْ إِلَيْهِ، وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَمَةٌ، فَهُمَا حُرَّانِ، وَلَهُمَا مَا لِلْمُهَاجِرِينَ - ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ - وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ

[5286] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مشرکین نبی ﷺ اور اہل ایمان کے نزدیک دو طرح کے تھے: ایک حربی مشرک جن سے آپ ﷺ جنگ کرتے تھے اور مشرک آپ سے جنگ کرتے تھے اور دوسرے معاہدہ کرنے والے مشرک جن سے نہ آپ لڑتے اور نہ وہ آپ سے جنگ کرتے تھے۔ جب اہل حرب کی کوئی عورت ہجرت کر کے آتی تھی تو اسے پیغام نکاح نہ بھیجا جاتا یہاں تک کہ اسے حیض آتا، پھر وہ اس سے پاک ہو جاتی۔ جب وہ حیض سے پاک ہو جاتی تو اس سے نکاح کرنا حلال ہو جاتا۔ اگر اس کے نکاح کرنے سے پہلے اس کا شوہر بھی مسلمان ہو جاتا اور ہجرت کر کے آ جاتا تو وہ اسے واپس کر دی جاتی۔ اگر ان میں سے کوئی غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آتے تو

لِلْمُشْرِكِينَ أَهْلِ الْعَهْدِ لَمْ يُرَدُّوا، وَرُدَّتْ أَثْمَانُهُمْ.

دونوں آزاد ہوتے اور انھیں دوسرے مہاجر مسلمانوں کے برابر مقام ملتا...... عطاء نے مشرکین اہل عہد کا حال حضرت مجاہد کی حدیث کی طرح ذکر کیا...... اور اگر مشرکین اہل عہد سے کوئی غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آتے تو وہ مشرکین کو واپس نہ کیے جاتے بلکہ ان کی قیمت ادا کی جاتی۔

٥٢٨٧ - وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَتْ قَرِيبَةُ ابْنَةُ أَبِي أُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ - وَكَانَتْ أُمُّ الْحَكَمِ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ الْفِهْرِيِّ - فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِيُّ.

[5287] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے کہ قریبہ بنت ابوامیہ، سیدنا حضرت عمر بن خطاب ؓ کی بیوی تھی۔ انھوں نے اسے طلاق دے دی تو اس سے معاویہ بن ابوسفیان نے نکاح کر لیا۔ اور ام حکم بنت ابوسفیان عیاض بن غنم فہری کی بیوی تھی، انھوں نے اسے طلاق دی تو اس سے عبداللہ بن عثمان ثقفی نے نکاح کر لیا۔

(٢٠) بَابٌ: إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُشْرِكَةُ أَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ أَوِ الْحَرْبِيِّ

باب: 20- جب کوئی مشرکہ یا نصرانیہ جو کسی ذمی یا حربی کے نکاح میں تھی مسلمان ہو جائے

وَقَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: جب کوئی نصرانی عورت اپنے خاوند سے تھوڑی دیر پہلے مسلمان ہو جائے تو وہ اپنے خاوند پر حرام ہو جاتی ہے۔

وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ أَسْلَمَتْ ثُمَّ أَسْلَمَ زَوْجُهَا فِي الْعِدَّةِ، أَهِيَ امْرَأَتُهُ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ وَصَدَاقٍ.

عطاء سے ایسی عورت کے متعلق سوال کیا گیا جو ذمی قوم سے تعلق رکھتی ہو اور اسلام قبول کرے، اس کے بعد اس کا شوہر بھی دوران عدت میں مسلمان ہو جائے تو کیا وہ اس کی بیوی خیال کی جائے گی؟ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں، البتہ اگر وہ چاہے تو نئے حق مہر کے ساتھ نیا نکاح کرے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: إِذَا أَسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ يَتَزَوَّجُهَا. وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ﴾ [الممتحنة: ١٠].

مجاہد نے فرمایا: اگر شوہر، بیوی کی عدت کے دوران میں مسلمان ہو گیا تو اسے چاہیے کہ اس سے نکاح کرے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''نہ مومن عورتیں مشرک مردوں کے لیے حلال ہیں اور نہ مشرک مرد، مومن عورتوں

کے لیے حلال ہیں۔"

وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ فِي مَجُوسِيَّيْنِ أَسْلَمَا: هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا، فَإِذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَأَبَى الْآخَرُ بَانَتْ، لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا.

حضرت حسن بصری اور حضرت قتادہ، مجوسی میاں بیوی کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر وہ دونوں اکٹھے مسلمان ہو جائیں تو دونوں اپنے نکاح پر باقی رہیں گے اور جب ان میں کوئی پہلے مسلمان ہو جائے اور دوسرا اسلام لانے سے انکار کر دے تو عورت اس سے جدا ہو جائے گی، اس کے خاوند کا اس پر کوئی اختیار نہیں ہوگا۔

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: امْرَأَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ جَاءَتْ إِلَى الْمُسْلِمِينَ، أَيُعَاوَضُ زَوْجُهَا مِنْهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَءَاتُوهُم مَّآ أَنفَقُوا۟﴾ [الممتحنة: ١٠]؟ قَالَ: لَا، إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: هٰذَا كُلُّهُ فِي صُلْحٍ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ.

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے پوچھا کہ مشرکین کی کوئی عورت جب مسلمانوں کے پاس آئے تو کیا اس کے خاوند کو کوئی معاوضہ دیا جائے گا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور جو کچھ ان مشرکین نے خرچ کیا ہے وہ ان کو دے دو؟" انھوں نے کہا کہ نہیں دیا جائے گا کیونکہ یہ ایک معاہدہ تھا جو نبی ﷺ اور اہل عہد (مشرکین) میں طے پایا تھا، چنانچہ امام مجاہد فرماتے ہیں کہ یہ سب احکام اس صلح سے متعلق ہیں جو نبی ﷺ اور کفار قریش کے مابین طے پائی تھی۔

٥٢٨٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَمْتَحِنُهُنَّ بِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا جَآءَكُمُ ٱلْمُؤْمِنَـٰتُ مُهَـٰجِرَٰتٍ فَٱمْتَحِنُوهُنَّ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ»،

[5288] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب اہل ایمان خواتین ہجرت کر کے نبی ﷺ کی طرف آتیں تو آپ ان کا امتحان لیتے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اے ایمان والو! جب مومن خواتین تمھارے پاس ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو......" حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ مومنات میں سے جو جو عورت اس شرط کا اقرار کر لیتی وہ امتحان میں کامیاب خیال کی جاتی، چنانچہ جب وہ اس شرط کا اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ ﷺ ان سے فرماتے: "اب جاؤ، میں نے تم سے عہد لے لیا ہے۔" اللہ کی قسم! بیعت لیتے وقت رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کسی عورت کا ہاتھ کبھی نہیں چھوا۔ آپ ﷺ ان خواتین سے زبانی کلامی بیعت لیتے

لَا وَاللهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ، غَيْرَ أَنَّهُ بَايَعَهُنَّ بِالْكَلَامِ، وَاللهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللهُ، يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ: «قَدْ بَايَعْتُكُنَّ»، كَلَامًا. [راجع: ٢٧١٣]

تھے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے صرف ان چیزوں پر عہد لیا جن کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا۔ بیعت لینے کے بعد آپ ان سے فرماتے: ''میں نے تم سے بیعت لے لی ہے۔'' یہ آپ صرف زبان سے کہتے تھے۔

(٢١) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ﴾ [البقرة: ٢٢٦]

باب: 21- ارشاد باری تعالیٰ: ''جو لوگ اپنی بیویوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم اٹھالیں، ان کے لیے چار ماہ کی مہلت ہے'' کا بیان

وضاحت: اپنی بیوی سے تعلق نہ رکھنے کی قسم اٹھانے کو ایلاء کہا جاتا ہے، اس کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ شوہر اپنی اہلیہ سے چار ماہ یا اس سے زیادہ مدت تک ہم بستر نہ ہونے کی قسم اٹھالے اگر کسی نے تین ماہ تک تعلق نہ رکھنے کی قسم اٹھائی تو اس کی تین صورتیں ہیں: ○ تین ماہ کے اندر بیوی سے تعلق قائم کرلیا تو قسم کا کفارہ دینا ہوگا کیونکہ اس نے اپنی قسم کو توڑا ہے۔ ○ اگر تین ماہ کے بعد تعلق قائم کیا تو اس نے اپنی قسم کو پورا کرلیا اس صورت میں اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ ○ تین ماہ کے بعد تعلق قائم نہیں کرتا تو اس کے لیے چار ماہ کی مہلت ہے اگر وہ رجوع نہ کرے تو اسے حاکم وقت کے پاس لایا جائے اور اس وقت تک اسے نہ چھوڑا جائے یہاں تک کہ وہ طلاق دے دے، یعنی چار ماہ گزرنے کے بعد از خود طلاق نہیں ہوگی بلکہ شوہر سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ حقوق زوجیت ادا کرے یا طلاق دے۔

٥٢٨٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: آلَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ، فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ، ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، آلَيْتَ شَهْرًا، فَقَالَ: «الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ». [راجع: ٣٧٨]

[5289] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم اٹھائی۔ ان دنوں آپ کے پاؤں کو موچ بھی آ گئی تھی۔ آپ بالا خانے میں انتیس دن تک ٹھہرے رہے، پھر اترے تو حاضرین نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے تو ایک ماہ تک بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھائی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔''

٥٢٩٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ فِي الْإِيلَاءِ الَّذِي سَمَّى اللهُ تَعَالَى: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ

[5290] حضرت نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر ؓ اس ایلاء کے متعلق فرمایا کرتے تھے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ مدت پوری ہونے کے بعد کسی کے لیے جائز نہیں

بَعْدَ الْأَجَلِ إِلَّا أَنْ يُمْسِكَ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يَعْزِمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

سوائے اس امر کے کہ وہ اپنی بیوی کو قاعدے کے مطابق اپنے پاس رکھے یا پھر طلاق دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

٥٢٩١ - وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوقَفُ حَتَّى يُطَلِّقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتَّى يُطَلِّقَ. وَيُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَائِشَةَ وَاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ.

[5291] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ جب چار ماہ گزر جائیں تو اسے قاضی کے سامنے پیش کیا جائے یہاں تک کہ وہ طلاق دے۔ اور طلاق اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک وہ خود طلاق نہیں دے گا۔ حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت ابو درداء، حضرت عائشہ اور دیگر بارہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

(٢٢) بَابُ حُكْمِ الْمَفْقُودِ فِي أَهْلِهِ، وَمَالِهِ

باب: 22- جو شخص گم ہو جائے تو اس کی بیوی اور مال کے متعلق کیا حکم ہے؟

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: إِذَا فُقِدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ تَرَبَّصُ امْرَأَتُهُ سَنَةً.

حضرت ابن میسب نے فرمایا: جب کوئی شخص جنگ کی صف میں عین لڑائی کے موقع پر گم ہو جائے تو اس کی بیوی سال بھر انتظار کرے۔

وَاشْتَرَى ابْنُ مَسْعُودٍ جَارِيَةً فَالْتَمَسَ صَاحِبَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْهُ وَفُقِدَ فَأَخَذَ يُعْطِي الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ عَنْ فُلَانٍ فَإِنْ أَتَى فُلَانٌ فَلِي وَعَلَيَّ، وَقَالَ: هٰكَذَا فَافْعَلُوا بِاللُّقَطَةِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک لونڈی خریدی۔ آپ اس کے مالک کو ایک سال تک تلاش کرتے رہے لیکن وہ نہ مل سکا۔ وہ کہیں گم ہو گیا۔ پھر انھوں نے ایک ایک، دو دو، درہم فقراء کو دینے شروع کر دیے، نیز وہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! یہ فلاں شخص (بائع) کی طرف سے ہیں، اگر وہ آ گیا تو ثواب میرے لیے اور قیمت کی ادائیگی بھی میرے ذمے ہوگی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ تم بھی گری پڑی چیز کے ساتھ اسی طرح سلوک کرو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح فرمایا۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَسِيرِ يُعْلَمُ مَكَانُهُ: لَا تَتَزَوَّجُ امْرَأَتُهُ وَلَا يُقْسَمُ مَالُهُ، فَإِذَا انْقَطَعَ خَبَرُهُ

امام زہری نے اس قیدی کے متعلق فرمایا جس کے رہنے کی جگہ معلوم ہو: اس کی بیوی نکاح نہ کرے اور نہ اس کا مال

فَسُنَّتُهُ سُنَّةُ الْمَفْقُودِ. تقسیم ہی کیا جائے، پھر جب اس کے متعلق خبر ملنا بند ہو جائے تو اس کا حکم بھی مفقود الخبر جیسا ہے۔

فائدہ: گمشدہ شوہر کو فقہی اصطلاح میں مفقود الخبر کہتے ہیں، اس کی بیوی کے متعلق احکام کا تعلق کتاب الطلاق سے ہے اور مال کا تعلق فرائض کے احکام سے متعلق ہے۔ زوجہ مفقود کے نکاح ثانی کے متعلق علمائے امت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کا موقف ہے کہ مفقود کی بیوی اس وقت تک اس کی زوجیت سے فارغ نہیں ہو سکتی جب تک شوہر مفقود کی موت کا علم نہ ہو جائے، کتب فقہ میں اس کی بایں الفاظ بھی تعبیر کی گئی ہے کہ مفقود کے ہم عمر لوگ جب تک زندہ ہوں، اس وقت دوسرے مرد سے اس کا نکاح درست نہیں۔ مسلک احناف میں یہ روایت بھی ہے کہ ہم لوگوں کی موت کے لیے کوئی مدت مقرر نہیں بلکہ اس کا تعین حاکم کی صوابدید پر ہے جبکہ بعض حضرات نے طبعی عمر کا لحاظ کرتے ہوئے مدت انتظار کے وقت کا تعین کیا ہے۔ اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں: کچھ حضرات نے نوے سال اور بعض نے پچھتر اور ستر سال بھی کہا ہے۔ لیکن امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک زوجہ مفقود کی مدت انتظار چار سال ہے۔ ان کے اختیار کردہ موقف کی بنیاد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک فیصلہ ہے، انھوں نے فرمایا تھا کہ جس عورت کا خاوند گم ہو جائے اور اس کا پتہ معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں ہے تو وہ عورت چار سال تک انتظار کرے، پھر چار ماہ دس دن عدت گزار کر چاہے تو عقد ثانی کر سکتی ہے۔[1] ہمارے رجحان کے مطابق امام مالک رحمہ اللہ کا موقف صحیح ہے کیونکہ اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک فیصلے کی تائید حاصل ہے۔ معاشرتی حالات بھی اس کا تقاضا کرتے ہیں، تاہم مدت انتظار کا تعین حالات وظروف کے تحت کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ زمانے میں ذرائع رسل ورسائل اس قدر وسیع اور سریع ہیں جن کا تصور بھی زمانۂ قدیم میں محال تھا، آج ہم کسی شخص کے گم ہونے کی اطلاع، ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعے سے ایک دن میں ملک کے کونے کونے تک پہنچا سکتے ہیں بلکہ انٹرنیٹ کے ذریعے چند منٹوں میں اس کی تصویر بھی دنیا کے چپے چپے میں پہنچائی جا سکتی ہے، اس لیے اس مدت کو مزید کم کیا جا سکتا ہے، چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ کا رجحان ایک سال مدت انتظار کی طرف ہے، چنانچہ وہ اس عنوان کے تحت حدیث لقطہ لائے ہیں کہ کسی کا گرا پڑا سامان ملے تو اس کا سال بھر اعلان کرے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمل پیش کرنے سے بھی یہی مقصود ہے کیونکہ نکاح کوئی دھاگا نہیں جسے آسانی سے توڑ دیا جائے اور یہ ایک حق ہے جو مرد کے لیے لازم ہو چکا ہے، اس عقدہ نکاح کو کھولنے کا مجاز عورت کا شوہر ہے لیکن دفع ضرر کے لیے عدالت شوہر کے قائم مقام ہو کر نکاح فسخ کر سکتی ہے جیسا کہ خلع وغیرہ میں ہوتا ہے، اس لیے گم شدہ خاوند سے خلاصی کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ مظلومہ عورت عدالت کی طرف رجوع کرے، رجوع سے قبل جتنی مدت گزر چکی ہو گی اس کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ ہمارے ہاں بعض عورتیں مدت دراز انتظار کرنے کے بعد عدالت کے نوٹس میں لائے بغیر یا اس کا فیصلہ حاصل کرنے سے قبل نکاح کر لیتی ہیں ان کا یہ اقدام انتہائی محل نظر ہے، چنانچہ امام مالک سے پوچھا گیا اگر کوئی عورت عدالت کے نوٹس میں لائے بغیر اپنے مفقود شوہر کا چار سال تک انتظار کرے تو کیا اس مدت کا اعتبار کیا جائے گا؟ امام مالک نے جواب دیا اگر وہ اس طرح بیس سال بھی گزار دے تو بھی اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔[2] لہٰذا مدت انتظار کی ابتدا اس وقت سے کی جائے گی جس وقت حاکم وقت خود بھی تفتیش کر کے

1 الموطا للإمام مالك، كتاب الطلاق. 2 المدونة الكبرى: 93/2.

مفقود کے بارے میں مایوس ہو جائے، عدالت میں پہنچنے اور اس کی تفتیش سے قبل خواہ کتنی مدت گزر چکی ہو اس کا اعتبار نہ ہوگا۔ اس بنا پر یہ ضروری ہے کہ جس عورت کا خاوند لا پتہ ہو جائے وہ عدالت کی طرف رجوع کرے، پھر اگر عدالت بعد از ثبوت اس نتیجے پر پہنچے کہ واقعی شوہر مفقود الخبر ہے تو اسے چاہیے کہ وہ عورت کو مزید ایک سال تک انتظار کرنے کا حکم دے اگر شوہر اس مدت میں نہ آئے تو عدالت ایک سال کی مدت کے اختتام پر نکاح فسخ کر دے گی، پھر عورت اپنے شوہر کو مردہ تصور کر کے عدت وفات، یعنی چار ماہ دس دن گزارنے کے بعد نکاح ثانی کرنے کی مجاز ہوگی۔ واللہ أعلم.

٥٢٩٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ، فَقَالَ: «خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ». وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ، فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، وَقَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا الْحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ، تَشْرَبُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا». وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: «اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا، وَعَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا، وَإِلَّا فَاخْلِطْهَا بِمَالِكَ».

[5292] یزید مولی منبعث سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے گم شدہ بکری کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے پکڑ لو کیونکہ یا تو وہ تمھارے لیے ہے یا تمھارے بھائی تک پہنچ جائے گی یا پھر بھیڑیے کے سپرد ہوگی۔'' اور آپ ﷺ سے گم شدہ اونٹ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ غضبناک ہوئے حتی کہ آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: ''تجھے اس سے کیا غرض ہے؟ اس کے پاس اس کا جوتا ہے اور پانی کا مشکیزہ ہے، پانی پیتا رہے گا اور درختوں سے چرتا رہے گا یہاں تک اس کا مالک اسے مل جائے گا۔'' گری پڑی رقم کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اس کی تھیلی اور سر بندھن پہچان لو اور ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو، اگر اس کو پہچاننے والا کوئی آجائے تو ٹھیک ہے، یعنی اسے دے دو بصورت دیگر اسے اپنے مال کے ساتھ ملا لو۔''

قَالَ سُفْيَانُ: فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ [قَالَ سُفْيَانُ:] وَلَمْ أَحْفَظْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هٰذَا فَقُلْتُ: أَرَأَيْتَ حَدِيثَ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ فِي أَمْرِ الضَّالَّةِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ يَحْيَى: وَيَقُولُ رَبِيعَةُ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ سُفْيَانُ: فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَقُلْتُ لَهُ. [راجع: ٩١]

سفیان نے کہا: میں ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن سے ملا مگر ان سے سوائے اس حدیث کے مجھے اور کچھ یاد نہیں رہا۔ میں نے پوچھا کہ مجھے بتاؤ: یزید مولی منبعث کی حدیث گم شدہ مال کے بارے میں زید بن خالد سے ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! یحییٰ نے کہا: ربیعہ نے اس کو یزید سے، انھوں نے زید بن خالد سے ذکر کیا ہے۔ سفیان نے کہا: پھر میں نے ربیعہ سے ملاقات کی اور ان سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا۔

(۲۳) بَابُ الظِّهَارِ

وقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا﴾ [المجادلة: ١-٤]

وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ: أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظِهَارِ الْعَبْدِ، فَقَالَ: نَحْوُ ظِهَارِ الْحُرِّ. قَالَ مَالِكٌ: وَصِيَامُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ.

وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ: ظِهَارُ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِنَ الْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ سَوَاءٌ.

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: إِنْ ظَاهَرَ مِنْ أَمَتِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا الظِّهَارُ مِنَ النِّسَاءِ. وَفِي الْعَرَبِيَّةِ: ﴿لِمَا قَالُوا﴾ أَيْ: فِيمَا قَالُوا وَفِي نَقْضِ مَا قَالُوا، وَهٰذَا أَوْلَى، لِأَنَّ اللهَ لَمْ يَدُلَّ عَلَى الْمُنْكَرِ وَقَوْلِ الزُّورِ.

باب:23-ظہار کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات کو سن لیا جو آپ سے اپنے شوہر کے متعلق بحث کرتی تھی...... پھر جو شخص ہمت نہ رکھتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینا ہے۔''

امام مالک نے ابن شہاب زہری سے غلام کے ظہار کے متعلق مسئلہ پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ اس کا ظہار بھی آزاد کے ظہار کی طرح ہے۔ امام مالک ؒ نے بیان کیا کہ غلام بھی کفارے کے طور پر دو ماہ کے روزے رکھے گا۔

حسن بن حر نے کہا کہ آزاد یا غلام کا ظہار آزاد عورت یا لونڈی سے یکساں حیثیت رکھتا ہے۔

حضرت عکرمہ نے کہا: اگر کوئی شخص اپنی لونڈی سے ظہار کرے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ ظہار تو اپنی بیوی سے ہوتا ہے۔ عربی لغت میں ﴿لِمَا قَالُوا﴾ کے معنی فِيمَا قَالُوا ہیں، یعنی جو کچھ کہا تھا اسے ختم کرنے میں رجوع کیا۔ اور بعض نے اس کے معنی ''مَا قَالُوا'' کیے ہیں، یعنی عود کے معنی لفظ ظہار کا تکرار ہے لیکن پہلے معنی بہتر ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ قول منکر اور قول زور کی رہنمائی نہیں کرتا۔

فائدہ: شوہر کا اپنی بیوی کو اپنی کسی محرم عورت کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جسے دیکھنا اس کے لیے حرام ہو ظہار کہلاتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ظہار کرے تو اس وقت اس سے زوجیت کا تعلق رکھنا حرام ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کا کفارہ نہ ادا کرے، اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اگر اس کی ہمت نہیں تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اگر اس کی طاقت نہیں تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے۔ ہمارے رجحان کے مطابق بیوی کو ماں سے تشبیہ دینا ظہار کہلاتا ہے دیگر محرمات کو اس پر قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں صرف ''امہات'' کا ذکر کیا ہے۔ امام بخاری ؒ نے آیت کریمہ کے ذکر سے حدیث مرفوع کی طرف اشارہ کیا ہے جو اس کا سبب نزول ہے۔ آپ نے صحیح البخاری میں ایک مقام پر تعلیقاً اس حدیث کا مختصر ذکر کیا ہے۔[1] جس خاتون سے ظہار ہوا وہ خولہ بنت ثعلبہ ؓ ہیں اور اسلام میں یہ پہلا ظہار تھا۔[2]

1 صحيح البخاري، التوحيد، باب: 9. 2 فتح الباري: 535/9.

(٢٤) بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الطَّلَاقِ وَالْأُمُورِ

باب: 24-طلاق اور دیگر امور میں اشارہ کرنا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يُعَذِّبُ اللهُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا»، وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ آنکھ سے آنسو بہانے پر عذاب نہیں دیتا لیکن اس وجہ سے دیتا ہے'' اور آپ نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کیا۔

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: أَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ أَنْ خُذِ النِّصْفَ.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میری طرف اشارہ کیا کہ نصف قرض لے لو۔

وَقَالَتْ أَسْمَاءُ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي الْكُسُوفِ، فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى الشَّمْسِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا وَهِيَ تُصَلِّي أَيْ نَعَمْ.

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز گرہن پڑھی تو میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: لوگ کیا کر رہے ہیں؟ وہ اس وقت نماز پڑھ رہی تھیں تو انھوں نے اپنے سر سے سورج کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا: کیا یہ نشانی ہے؟ انھوں نے اپنے سر کے اشارے سے بتایا کہ ہاں۔

وَقَالَ أَنَسٌ: أَوْمَأَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا کہ وہ جماعت کے لیے آگے بڑھیں۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَوْمَأَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ لَا حَرَجَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کوئی حرج نہیں۔

وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ: «أَحَدٌ مِنْكُمْ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا، أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَكُلُوا».

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے محرم کے لیے شکار کے متعلق فرمایا: ''تم میں سے کسی نے شکاری کو شکار مارنے کے لیے کہا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اس کا گوشت کھاؤ۔''

٥٢٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

[5293] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا اور جب بھی آپ رکن (حجر اسود) کے پاس

طَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى بَعِيرِهِ وَكَانَ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ، أَشَارَ إِلَيْهِ وَكَبَّرَ. [راجع: ١٦٠٧]

تشریف لاتے تو اس کی طرف اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔

وَقَالَتْ زَيْنَبُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فُتِحَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَهٰذِهِ»، وَعَقَدَ تِسْعِينَ. [راجع: ٣٣٤٦]

ام المومنین حضرت زینب ؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یاجوج ماجوج کا سوراخ اس کی مثل کھل جائے گا'' اور آپ نے نوے (90) کے عدد کی گرہ لگائی۔

٥٢٩٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ»، وَقَالَ بِيَدِهِ وَوَضَعَ أُنْمُلَتَهُ عَلَى بَطْنِ الْوُسْطَى وَالْخِنْصَرِ، قُلْنَا: يُزَهِّدُهَا. [راجع: ٩٣٥]

[5294] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن ایک گھڑی ہے جس مسلمان کو اتفاق ہو کہ اس میں کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر وہ بھلائی دے گا جس کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرے گا۔'' آپ نے اشارہ کرتے ہوئے اپنے پور درمیانی اور چھوٹی انگلی پر رکھ دیے۔ ہم سمجھ گئے کہ آپ گھڑی کی قلت کو بیان کر رہے ہیں۔

٥٢٩٥ - قَالَ: وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: عَدَا يَهُودِيٌّ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى جَارِيَةٍ فَأَخَذَ أَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا، وَرَضَخَ رَأْسَهَا، فَأَتَى بِهَا أَهْلُهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهِيَ فِي آخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ أُصْمِتَتْ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَكِ؟ فُلَانٌ؟» لِغَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا، قَالَ: فَقَالَ لِرَجُلٍ آخَرَ غَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ أَنْ لَا، فَقَالَ: «فَفُلَانٌ؟» لِقَاتِلِهَا، فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ. [راجع: ٢٤١٣]

[5295] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک لڑکی پر اس طرح زیادتی کی کہ اس کے زیورات اتار لیے، پھر اس کا سر پتھر سے کچل دیا۔ لڑکی کے گھر والے اسے بایں حالت رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے کہ وہ زندگی کے آخری سانس لے رہی تھی اور وہ بول نہیں سکتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''تجھے کس نے قتل کیا ہے؟ کیا فلاں شخص نے قتل کیا ہے؟'' آپ نے اصل قاتل کے علاوہ کسی دوسرے کا نام لیا تو اس نے سر سے اشارہ کیا: ''نہیں۔'' پھر آپ نے کسی دوسرے شخص کا نام لیا وہ بھی اصل قاتل کے علاوہ تھا تو اس نے پھر ''نہیں'' سے اشارہ کیا۔ پھر آپ نے اس کے قاتل کا نام لے کر پوچھا: ''فلاں نے'' تو اس نے اشارہ کیا: ''ہاں'' (اس نے قتل کیا ہے۔) اس کے بعد رسول

اللہ ﷺ نے اس قاتل کے متعلق حکم دیا تو اس کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔

٥٢٩٦ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْفِتْنَةُ مِنْ هَاهُنَا»، وَأَشَارَ إِلَى الْمَشْرِقِ. [راجع: ٣١٠٤]

[5296] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''فتنہ ادھر سے آئے گا'' اور آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

٥٢٩٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ: «انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ أَمْسَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: «انْزِلْ فَاجْدَحْ»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ أَمْسَيْتَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا، ثُمَّ قَالَ: «انْزِلْ فَاجْدَحْ»، فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ». [راجع: ١٩٤١]

[5297] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ جب سورج غروب ہوا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا: ''اترو اور میرے لیے ستو تیار کرو۔'' اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر آپ تھوڑی سی دیر کر لیں تو بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اترو اور میرے لیے ستو تیار کرو۔'' اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر آپ تھوڑی سی مزید دیر کر لیں تو اچھا ہے کیونکہ ابھی دن کھڑا معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے تیسری مرتبہ کہا: ''اترو اور میرے لیے ستو تیار کرو'' چنانچہ وہ اترا اور تیسری مرتبہ کہنے سے اس نے ستو تیار کر دیے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں نوش جاں کیا پھر اپنے دست مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آ رہی ہے تو روزہ رکھنے والا اپنا روزہ افطار کر دے۔''

٥٢٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ - أَوْ قَالَ: أَذَانُهُ - مِنْ سَحُورِهِ، فَإِنَّمَا يُنَادِي - أَوْ قَالَ: يُؤَذِّنُ - لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ» - كَأَنَّهُ يَعْنِي - الصُّبْحَ أَوِ الْفَجْرَ.

[5298] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کو بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے۔ وہ تو اس لیے اذان دیتا ہے تاکہ تم میں سے تہجد پڑھنے والا اپنے گھر لوٹ آئے، اس لیے نہیں کہ فجر یا صبح ہو چکی ہے۔'' یزید بن زریع راوی نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، پھر ایک کو دوسرے پر دراز کر دیا۔

وَأَظْهَرَ يَزِيدُ يَدَيْهِ ثُمَّ مَدَّ إِحْدَاهُمَا مِنَ الْأُخْرَى. [راجع: ٦٢١]

٥٢٩٩ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ ثُدَيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَادَّتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ يُنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ»، وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِلَى حَلْقِهِ. [راجع: ١٤٤٣]

[5299] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بخیل اور مال خرچ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جنھوں نے چھاتی سے گردن تک لوہے کا لباس پہن رکھا ہے۔ سخی جب بھی کوئی چیز خرچ کرتا ہے تو اس کی زرہ جلد پر ڈھیلی ہوجاتی ہے حتی کہ پاؤں کی انگلیوں تک پہنچ جاتی ہے بلکہ اس کے چلنے کے نشانات کو مٹا دیتی ہے لیکن بخیل جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر چپک جاتا ہے۔ وہ اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کھلتا نہیں ہے۔“ (اس وقت) آپ ﷺ اپنی انگلی سے اپنے حلق کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔

فائدہ: ان تمام احادیث میں رسول اللہ ﷺ کے مخصوص اوقات میں مخصوص اشارات کا ذکر ہے، چنانچہ پہلی حدیث میں آپ نے اپنی انگلیوں سے نوّے (90) کی گرہ لگائی جو اشارے کی ہی ایک قسم ہے، دوسری حدیث میں جمعہ کی مبارک گھڑی کی قلت کو اشارے سے بیان کیا۔ تیسری حدیث میں قصاص کے لیے سر کے اشارے کو قابل اعتبار سمجھا اور یہودی کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ جب آپ نے قصاص کو اشارے سے ثابت کیا ہے تو طلاق میں تو بطریق اولیٰ اس کا اعتبار کیا جائے گا۔ بہرحال امام بخاری رحمہ اللہ نے ان احادیث سے ثابت کیا ہے کہ بعض اوقات اشارہ نطق کے قائم مقام ہوتا ہے اور اس سے احکام بلکہ قصاص جیسا حکم ثابت ہوتا ہے۔ ان میں کچھ اشارے ایسے بھی ہیں جن کی وضاحت زبان سے کی جاسکتی تھی لیکن آپ نے ان کی وضاحت اشارے سے کی ہے تو اس کا واضح مطلب ہے کہ جو انسان نطق پر قادر نہ ہو تو اس کے اشارے پر عمل ہوگا اور اسے معتبر خیال کیا جائے گا۔ اگرچہ ان احادیث میں کوئی حدیث بھی عنوان کی خبر اول، یعنی طلاق بالاشارہ تک دلالت نہیں کرتی لیکن امام بخاری رحمہ اللہ نے اشارے سے ثابت شدہ امور پر طلاق کو قیاس کیا ہے، ان من جملہ امور میں ایک قصاص بھی ہے جو قدر و منزلت اور اہمیت میں طلاق سے کہیں بڑھ کر ہے۔ واللہ أعلم.

(٢٥) بَابُ اللِّعَانِ

باب:25- لعان کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿إِن كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾ [النور: ٦]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں...... اگر وہ (مرد) سچوں میں سے ہو۔“

فَإِذَا قَذَفَ الْأَخْرَسُ امْرَأَتَهُ بِكِتَابَةٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِيمَاءٍ مَعْرُوفٍ، فَهُوَ كَالْمُتَكَلِّمِ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ أَجَازَ الْإِشَارَةَ فِي الْفَرَائِضِ، وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِلْمِ.

جب گونگا اپنی بیوی پر لکھ کر یا اشارے سے یا مخصوص اشارے سے تہمت لگائے تو اس کی حیثیت بولنے والے کی سی ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرائض میں اشارہ جائز رکھا ہے۔ کچھ اہل حجاز اور اہل علم کا یہی موقف ہے۔

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا﴾ [مريم: ٢٩].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''مریم نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا تو لوگ کہنے لگے: ہم اس سے کیسے گفتگو کریں جو ابھی گہوارے میں بچہ ہے۔''

وَقَالَ الضَّحَّاكُ ﴿إِلَّا رَمْزًا﴾ [آل عمران: ٤١]: إِشَارَةً.

نیز امام ضحاک نے ﴿إلا رمزا﴾ کی تفسیر اشارے سے کی ہے۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَا حَدَّ وَلَا لِعَانَ، ثُمَّ زَعَمَ إِنْ طَلَّقَ بِكِتَابَةٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِيمَاءٍ جَازَ، وَلَيْسَ بَيْنَ الطَّلَاقِ وَالْقَذْفِ فَرْقٌ، فَإِنْ قَالَ: الْقَذْفُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِكَلَامٍ، قِيلَ لَهُ: كَذَٰلِكَ الطَّلَاقُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِكَلَامٍ، وَإِلَّا بَطَلَ الطَّلَاقُ وَالْقَذْفُ، وَكَذَٰلِكَ الْعِتْقُ، وَكَذَٰلِكَ الْأَصَمُّ يُلَاعِنُ.

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اشارے سے نہ تو حد قائم ہوسکتی ہے اور نہ لعان ہی ہوسکتا ہے جبکہ وہ مانتے ہیں کہ طلاق، کتابت، اشارے اور ایما سے ہوسکتی ہے، حالانکہ طلاق اور تہمت میں کوئی فرق نہیں۔ اگر وہ کہیں کہ تہمت تو صرف گفتگو ہی سے تسلیم کی جائے گی تو ان سے کہا جائے گا کہ پھر یہی صورت طلاق میں ہونی چاہیے، اسے بھی کلام ہی کے ذریعے سے تسلیم کیا جائے، بصورت دیگر طلاق اور تہمت (اگر اشارے سے ہو تو) دونوں کو باطل ماننا چاہیے اور غلام کی آزادی کا بھی یہی حشر ہوگا۔ اسی طرح بہرا آدمی بھی لعان کرسکتا ہے۔

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ: إِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ، فَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ، تَبِينُ مِنْهُ بِإِشَارَتِهِ.

امام شعبی اور قتادہ نے کہا: جب کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا: ''تجھے طلاق ہے'' پھر اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا تو وہ بائن ہو جائے گی۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: الْأَخْرَسُ إِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِيَدِهِ لَزِمَهُ.

ابراہیم نخعی نے کہا: گونگا جب اپنے ہاتھ سے طلاق لکھے تو وہ مؤثر ہو جاتی ہے۔

وَقَالَ حَمَّادٌ: الْأَخْرَسُ وَالْأَصَمُّ إِنْ قَالَ بِرَأْسِهِ جَازَ.

حضرت حماد نے کہا: اگر گونگا اور بہرا اپنے سر سے اشارہ کریں تو جائز ہے۔

فائدہ: لعان، باب مفاعلہ کا مصدر ''لعن'' سے مشتق ہے، اس کے معنی ہیں: بیوی شوہر کا رحمت الٰہی سے دور ہونا۔ جب شوہر اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور اس کے پاس کوئی گواہ نہ ہو تو ایک مخصوص طریقے سے لعان کیا جاتا ہے جو سورۂ نور آیت: 6 تا 9 میں موجود ہے۔ اس عمل کو لعان اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں پانچویں مرتبہ جھوٹے پر لعنت کی جاتی ہے۔ لعان کے نتیجے میں میاں بیوی دونوں کے درمیان ہمیشہ کے لیے جدائی ہو جاتی ہے اور بچے کو اس کی ماں کے ساتھ ملحق کر دیا جاتا ہے۔ وہ اپنی ماں کا وارث ہوگا اور وہ اس کی وارث ہوگی، پھر جو کوئی بچے کی وجہ سے اس عورت پر تہمت لگائے اسے اسی کوڑے لگائے جائیں گے۔ اگر شوہر بیوی پر تہمت کے بعد گواہ نہیں لاتا تو اس پر حد قذف واجب ہے لیکن اگر لعان کر لیتا ہے تو حد قذف ساقط ہو جائے گی۔

٥٣٠٠ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ؟» قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ: بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ: بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ»، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ، فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ، ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِي بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ».

[5300] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں انصار کے بہترین گھرانوں کی خبر نہ دوں؟'' لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا: ''بہترین گھرانہ بنونجار کا ہے، پھر جو ان سے ملنے والے بنوعبدالاشہل ہیں۔ اس کے بعد وہ جو ان کے قریب ہیں، یعنی بنو حارث بن خزرج، اس کے بعد وہ ہیں جو ان کے قریب ہیں، یعنی بنوساعدہ کا درجہ ہے۔'' پھر آپ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور مٹھی بند کر کے اسے اس طرح کھولا جیسے کوئی اپنے ہاتھ سے کوئی چیز پھینکتا ہے، پھر فرمایا: ''انصار کے تمام گھرانے ہی بہتر ہیں اور خیر و برکت سے معمور ہیں۔''

٥٣٠١ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ أَبُو حَازِمٍ: سَمِعْتُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ، أَوْ كَهَاتَيْنِ»، وَقَرَنَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى. [راجع: ٤٩٣٦]

[5301] رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور قیامت اس انگلی اور اس انگلی کی طرح ہیں۔'' یا فرمایا: ''ان دو انگلیوں کی طرح ہیں۔'' پھر آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا دیا۔

٥٣٠٢ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا»،

[5302] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے اشارہ کر کے فرمایا: ''مہینہ اتنے، اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا

يَعْنِي ثَلَاثِينَ، ثُمَّ قَالَ: «وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا»، يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ. يَقُولُ: مَرَّةً ثَلَاثِينَ، وَمَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ. [راجع: ١٩٠٨]

ہے۔'' یعنی تیس دنوں کا۔ پھر فرمایا: ''اتنے، اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے'' یعنی انتیس دنوں کا۔ ایک مرتبہ آپ نے تیس کی طرف اور دوسری مرتبہ انتیس کی طرف اشارہ کیا۔

٥٣٠٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ: قَالَ: وَأَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ: «اَلْإِيمَانُ هَاهُنَا - مَرَّتَيْنِ - أَلَا وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ: رَبِيعَةَ وَمُضَرَ». [راجع: ٣٣٠٢]

[5303] حضرت ابو مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے یمن کی طرف اشارہ کر کے دو مرتبہ فرمایا: ''برکتیں ادھر ہیں، نیز سختی اور سنگ دلی ان کرخت آواز والوں میں ہے، جہاں سے شیطان کے دونوں سینگ طلوع ہوتے ہیں، یعنی ربیعہ اور مضر میں۔''

٥٣٠٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا»، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. [انظر: ٦٠٠٥]

[5304] حضرت سہل ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔'' پھر آپ نے شہادت کی انگلی یا درمیانی انگلی سے اشارہ کیا اور ان دونوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

(٢٦) بَابٌ: إِذَا عَرَّضَ بِنَفْيِ الْوَلَدِ

باب:26- جب کوئی اپنے بچے کے انکار کا اشارہ کرے

٥٣٠٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وُلِدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ، فَقَالَ: «هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «مَا أَلْوَانُهَا؟» قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: «هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَأَنَّى ذٰلِكَ؟»، قَالَ: لَعَلَّ نَزَعَهُ عِرْقٌ، قَالَ: «فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ». [انظر: ٦٨٤٧، ٧٣١٤]

[5305] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! میرے ہاں ایک سیاہ فام بچہ پیدا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''ان کے کیا کیا رنگ ہیں؟'' اس نے کہا: وہ سرخ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا ان میں کوئی سیاہی مائل بھی ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ سیاہی مائل اونٹ کیسے آ گیا؟'' اس نے کہا: شاید کسی رگ نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''شاید تیرے بیٹے کو کسی رگ نے کھینچ لیا ہوگا۔''

(٢٧) بَابُ إِحْلَافِ الْمُلَاعِنِ

٥٣٠٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَأَحْلَفَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا. [راجع: ٤٧٤٨]

باب:27-لعان کرنے والے سے قسم لینا

[5306] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو نبی ﷺ نے دونوں (میاں بیوی) سے قسم لی، پھر دونوں میں تفریق کردی۔

(٢٨) بَابٌ: يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِالتَّلَاعُنِ

٥٣٠٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟» ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ. [راجع: ٢٦٧١]

باب:28-لعان کا آغاز مرد سے کیا جائے

[5307] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ہلال بن امیہ ؓ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو وہ (نبی ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوئے اور گواہی دی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟'' اس کے بعد وہ (اس کی بیوی) کھڑی ہوئی اور اس نے بھی گواہی دے ڈالی۔

(٢٩) بَابُ اللِّعَانِ وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللِّعَانِ

٥٣٠٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ ابْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ، فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ

باب: 29- لعان اور لعان کے بعد طلاق دینے کا بیان

[5308] حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے کہ عویمر عجلانی، حضرت عاصم بن عدی ؓ کے پاس آئے اور ان سے کہا: اے عاصم! مجھے اس آدمی کے متعلق بتاؤ جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو پائے تو کیا اسے قتل کرے؟ لیکن پھر آپ لوگ اسے بھی قتل کر دیں گے۔ آخر اسے کیا کرنا چاہیے؟ اے عاصم! میرے لیے یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ دو، چنانچہ عاصم ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ

عَنْ ذٰلِكَ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلٰى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: يَا عَاصِمُ، مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا. فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللهِ لَا أَنْتَهِي حَتّٰى أَسْأَلَهُ عَنْهَا، فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى جَاءَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ أَنْزَلَ اللهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا». قَالَ سَهْلٌ: فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ. [راجع: ٤٢٣]

مسئلہ پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند فرمایا اور اظہار ناگواری کیا حتی کہ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ ان پر بہت گراں گزرا۔ جب عاصم رضی اللہ عنہ اپنے گھر واپس آئے تو عویمر ان کے پاس آئے اور کہا: اے عاصم! تمھیں رسول اللہ ﷺ نے کیا جواب دیا؟ عاصم نے عویمر سے کہا: تم نے میرے ساتھ کوئی اچھا سلوک نہیں کیا۔ جو مسئلہ تم نے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا، سیدنا عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جب تک میں یہ مسئلہ آپ ﷺ سے پوچھ نہ لوں، میں اس سے باز نہیں آؤں گا، چنانچہ عویمر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کے پاس دیگر صحابہ بھی موجود تھے۔ عویمر نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کا اس آدمی کے متعلق کیا ارشاد ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے کیا اس کو قتل کر دے؟ لیکن آپ لوگ اسے (قصاص میں) قتل کر دیں گے۔ آخر یہ شخص کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے اور تمھاری بیوی کے متعلق ابھی اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہے، جاؤ اور اپنی بیوی کو لے آؤ۔'' حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ان دونوں نے لعان کیا۔ میں بھی اس وقت دوسرے لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا۔ جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا: اللہ کے رسول! اگر اب بھی میں اسے اپنے پاس رکھتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اس پر جھوٹ بولا ہے، چنانچہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ ابن شہاب نے کہا: یہ لعان کرنے والوں کا طریقہ ہے۔

(٣٠) بَابُ التَّلَاعُنِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 30- مسجد میں لعان کرنا

٥٣٠٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ الْمُلَاعَنَةِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهَا، عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ فِي شَأْنِهِ مَا ذَكَرَ [فِي] الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ قَضَى اللهُ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ»، قَالَ: فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ، فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ فَرَغَا مِنَ التَّلَاعُنِ، فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: كَانَ ذَلِكَ تَفْرِيقًا بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ.

[5309] حضرت سہل بن سعد ؓ جو بنو ساعدہ سے ہیں، ان سے روایت ہے کہ انصار کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اس آدمی کے متعلق کیا کہتے ہیں جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کر دے یا اسے کیا کرنا چاہیے؟ تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں وہ آیات نازل فرمائیں جن میں لعان کرنے والوں کے متعلق تفصیلات ہیں۔ نبی ﷺ نے (ان سے) فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمھارے اور تمھاری بیوی کے متعلق فیصلہ کر دیا ہے۔'' پھر میاں بیوی دونوں نے مسجد میں لعان کیا۔ میں اس وقت وہاں موجود تھا۔ جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو انصاری صحابی نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر اب بھی میں اسے اپنے نکاح میں رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی، چنانچہ لعان سے فراغت کے فوراً بعد رسول اللہ ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اس نے تین طلاقیں دے دیں اور نبی ﷺ کی موجودگی ہی میں وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ راوی نے کہا: ہر لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کا یہی طریقہ مقرر ہوا۔

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتِ السُّنَّةُ بَعْدَهُمَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى لِأُمِّهِ، قَالَ: ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي مِيرَاثِهَا أَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُ مِنْهَا مَا فَرَضَ اللهُ لَهُ.

ابن شہاب نے کہا: ان کے بعد یہی طریقہ متعین ہوا کہ لعان کرنے والے دونوں میاں بیوی کے درمیان تفریق کرا دی جائے۔ اور وہ حاملہ تھی اور اس کے بیٹے کو ماں کے نام سے بلایا جاتا تھا۔ پھر ایسی عورت کی وراثت کے متعلق بھی یہی طریقہ مقرر ہوا کہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور وہ بچے کی وارث ہوگی، اس تفصیل کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے وراثت کے سلسلے میں مقرر کی ہے۔

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: أَنَّ

حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ اس کی مزید تفصیل بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ عورت اس حمل

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا». فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْمَكْرُوهِ مِنْ ذٰلِكَ. [راجع: ٤٢٣]

سے سرخ رنگ والا پست قد بچہ جنم دے، گویا وہ سام ابرص ہے تو میں سمجھوں گا کہ عورت سچی تھی اور اس کے شوہر نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی ہے۔ اور اگر اس نے سیاہ فام، بڑی آنکھوں والا اور موٹے سرینوں والا بچہ جنا تو میں خیال کروں گا کہ شوہر نے اس کے متعلق صحیح کہا تھا۔'' چنانچہ جب بچہ پیدا ہوا تو وہ بری شکل کا تھا، یعنی اس مرد کی صورت پر جس سے وہ بدنام ہوئی تھی۔

(٣١) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ»

باب: 31- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''اگر میں گواہوں کے بغیر رجم کرتا (تو اسے کرتا)'' کا بیان

٥٣١٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعْرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللّٰهُمَّ بَيِّنْ»، فَجَاءَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ فَلَاعَنَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا، قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ، رَجَمْتُ هٰذِهِ؟» فَقَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي

[5310] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس لعان کا ذکر کیا گیا تو حضرت عاصم بن عدی ؓ نے اس کے متعلق بات کی، پھر وہ چلے گئے۔ پھر ان کی قوم کا ایک آدمی ان کے پاس آیا اور شکوہ کرنے لگا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک مرد کو پایا ہے۔ حضرت عاصم ؓ نے کہا: آج یہ آزمائش میری ہی ایک بات کی وجہ سے پیش آئی ہے، چنانچہ وہ اس آدمی کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس آدمی کے بارے میں بتایا کہ اس نے اپنی بیوی کو مکروہ حالت میں پایا ہے۔ وہ آدمی خود زرد رنگ، کم گوشت والا اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس کے متعلق اس نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے اپنی بیوی کے ساتھ پایا ہے وہ بڑی بڑی پنڈلیوں والا، گندمی رنگ اور بھرے گوشت والا تھا۔ نبی ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! یہ معاملہ واضح فرما دے'' چنانچہ اس عورت نے اس مرد کے مشابہ بچہ جنم دیا جس کے متعلق اس کے شوہر نے دعوی کیا تھا کہ اس نے اسے بیوی کے ساتھ پایا ہے۔ پھر نبی ﷺ نے ان (میاں بیوی) دونوں کے درمیان لعان کرایا۔

الْإِسْلَامِ السُّوءَ.

مجلس میں ایک شاگرد نے حضرت ابن عباس ؓ سے پوچھا: یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ''اگر میں کسی کو گواہی کے بغیر سنگسار کر سکتا تو اس عورت کو کرتا۔'' حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: نہیں، یہ تو اس عورت کے متعلق فرمایا تھا جس کی بدکاری زمانۂ اسلام میں کھل گئی تھی۔

قَالَ أَبُو صَالِحٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: آدَمَ خَدِلًا. [انظر: ٥٣١٦، ٦٨٥٥، ٦٨٥٦، ٧٢٣٨]

ابو صالح اور عبداللہ بن یوسف نے ایک لفظ "خَدِلًا" پڑھا ہے۔

(٣٢) بَابُ صَدَاقِ الْمُلَاعَنَةِ

باب:32- لعان کرنے والی کا حق مہر

٥٣١١ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: فَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ: «اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟»، فَأَبَيَا، فَقَالَ: «اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟»، فَأَبَيَا، فَقَالَ: «اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا لَكَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟»، فَأَبَيَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

[5311] حضرت سعید بن جبیر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ سے ایسے شخص کا حکم پوچھا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے بنوعجلان کے میاں بیوی کے درمیان ایسی صورت میں جدائی کرادی تھی اور فرمایا تھا: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، ایسے حالات میں کیا تم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟'' لیکن ان دونوں نے انکار کر دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ کیا تم دونوں میں سے کوئی تائب ہوتا ہے۔'' انھوں نے پھر انکار کر دیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک تو ضرور جھوٹا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟'' انھوں نے پھر انکار کیا تو آپ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کر دی۔

قَالَ أَيُّوبُ: فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: إِنَّ فِي الْحَدِيثِ شَيْئًا لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ، قَالَ: قَالَ الرَّجُلُ: مَالِي؟ قَالَ: قِيلَ: «لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا

(راویٔ حدیث) ایوب نے کہا کہ مجھے عمرو بن دینار نے کہا: اس حدیث میں کچھ باتیں ایسی ہیں جنھیں تم بیان کرتے نظر نہیں آتے۔ اس مرد نے کہا: میرے مال کا کیا ہوگا؟ اسے کہا گیا: ''وہ مال اب تمھارا نہیں رہا۔ اگر تو سچا ہے تو اس

فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ». [انظر: ٥٣١٢، ٥٣٤٩، ٥٣٥٠]

سے دخول کر چکا ہے اور اگر تو جھوٹا ہے تو وہ مال اب تجھ سے بہت دور ہو چکا ہے۔"

(٣٣) بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا مِنْ تَائِبٍ؟

باب: 33- حاکم وقت کا لعان کرنے والوں سے کہنا: "تم میں سے ایک جھوٹا ہے، کیا تم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟"

٥٣١٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: «حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا». قَالَ: مَالِي؟ قَالَ: «لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ».

[5312] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر ؓ سے لعان کرنے والوں کا حکم پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے لعان کرنے والوں سے فرمایا تھا: "تمھارا حساب تو اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے لیکن تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے۔ اب تمھاری بیوی پر تمھیں کوئی اختیار نہیں رہا۔" اس نے عرض کی: میرے مال کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اب وہ تمھارا مال نہیں رہا۔ اگر تم اس معاملے میں سچے ہو تو تمھارا یہ مال، اس کے بدلے میں ختم ہو چکا ہے جو تم نے اس کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال کیا تھا۔ اور اگر تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی تو یہ مال تجھ سے اور زیادہ دور ہو گیا ہے۔"

قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو. وَقَالَ أَيُّوبُ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ لَاعَنَ امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ - وَفَرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى -: فَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ: «اللهُ يَعْلَمُ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟»، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ كَمَا أَخْبَرْتُكَ. [راجع: ٥٣١١]

سفیان نے کہا کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے یاد کی۔ ایوب نے کہا: میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی سے لعان کیا ہو تو انھوں نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا، سفیان نے (اس اشارے کو) اپنی شہادت والی اور درمیانی دونوں انگلیوں کو جدا کر کے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ بنو عجلان کے میاں بیوی کے درمیان جدائی کی تھی اور فرمایا تھا: "اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟" آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔

سفیان نے کہا: میں نے یہ حدیث جس طرح عمرو بن دینار اور ایوب سختیانی سے سنی تھی، اسی طرح میں نے آپ (یعنی علی بن مدینی) کو بیان کر دی ہے۔

(٣٤) بَابُ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

باب:34-لعان کرنے والے مرد وزن میں تفریق کرنا

٥٣١٣ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ قَذَفَهَا وَأَحْلَفَهُمَا. [راجع: ٤٧٤٨]

[5313] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مرد وزن کے درمیان تفریق کی۔ مرد نے عورت کو زنا کی تہمت لگائی تھی تو آپ ﷺ نے ان دونوں سے قسمیں لیں۔

٥٣١٤ - حَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَاعَنَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. [راجع: ٤٧٤٨]

[5314] حضرت ابن عمر ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انصار کے ایک مرد اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا اور ان میں تفریق کر دی۔

(٣٥) بَابٌ: يُلْحَقُ الْوَلَدُ بِالْمُلَاعِنَةِ

باب:35-لعان کے بعد بچہ ماں سے ملحق ہوگا

٥٣١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ. [راجع: ٤٧٤٨]

[5315] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرد اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا اور اس کے بچے کی مرد سے نفی کر دی۔ پھر آپ نے ان دونوں میں تفریق کرا دی اور بچے کو عورت سے لاحق کر دیا۔

(٣٦) بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ: اللَّهُمَّ بَيِّنْ

باب: 36- لعان کے وقت حاکم وقت یوں دعا کرے: ''اے اللہ! اصل حقیقت کھول دے۔''

٥٣١٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ:

[5316] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ لعان کرنے والوں کا ذکر رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں ہوا تو

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا الْأَمْرِ إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعْرِ، وَكَانَ الَّذِي وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطِطًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ بَيِّنْ»، فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا، فَلَاعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُ هٰذِهِ»؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ السُّوءَ فِي الْإِسْلَامِ. [راجع: ٥٣١٠]

حضرت عاصم بن عدی ؓ نے اس کے متعلق ایک بات کہی پھر وہ چلے گئے۔ بعدازاں ان کے پاس ان کی برادری کا ایک شخص آیا اور ان سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کے ہمراہ ایک غیر مرد کو پایا ہے۔ حضرت عاصم ؓ نے کہا: میری یہ آزمائش میری ہی ایک بات کی بنا پر ہوئی ہے، تاہم وہ اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو صورت حال سے آگاہ کیا، جس میں اس نے اپنی بیوی کو پایا تھا۔ یہ صاحب زرد رنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھے اور جسے انھوں نے اپنی بیوی کے ساتھ پایا تھا اس کا گندمی رنگ، پنڈلیاں موٹی موٹی، جسم بھاری بھرکم اور بال سخت گھنگریالے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! حقیقت حال کھول دے۔'' چنانچہ اس کی بیوی نے جو بچہ جنم دیا وہ اس شخص کے مشابہ تھا جس کے متعلق اس کے شوہر نے کہا تھا کہ انھوں نے اپنی بیوی کے پاس اسے پایا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان لعان کر دیا۔ حضرت ابن عباس ؓ سے ان کے ایک شاگرد نے اسی مجلس میں پوچھا کہ یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو بلا شہادت سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔'' حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: نہیں، یہ تو ایک دوسری عورت تھی جو زمانۂ اسلام میں اعلانیہ بدکاری کا ارتکاب کرتی تھی۔

(٣٧) بَابٌ: إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ الْعِدَّةِ زَوْجًا غَيْرَهُ فَلَمْ يَمَسَّهَا

باب: 37- جب کسی نے تین طلاقیں دیں، پھر بیوی نے عدت گزار کر دوسرے شوہر سے شادی کر لی لیکن دوسرے نے ابھی مباشرت نہیں کی (تو کیا پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے؟)

٥٣١٧ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا

[5317] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت

يَحْيَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ آخَرَ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا، وَأَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ، فَقَالَ: «لَا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ، وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ». [راجع: ٢٦٣٩]

رفاعہ قرظی ؓ نے ایک خاتون سے نکاح کیا، پھر اسے طلاق دے دی تو اس نے دوسرے خاوند سے شادی کر لی، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے دوسرے خاوند کا ذکر کیا کہ وہ ان کے پاس آتا ہی نہیں، اور اس کے پاس تو کپڑے کے پلو جیسا ہے (اس نے پہلے شوہر سے نکاح کی خواہش کی تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں ایسا نہیں ہوسکتا حتی کہ تو اس کا مزا چکھ لے اور وہ تجھ سے لطف اندوز ہو۔''

(٣٨) بَابٌ: ﴿وَٱلَّٰٓـِٔى يَئِسۡنَ مِنَ ٱلۡمَحِيضِ مِن نِّسَآئِكُمۡ إِنِ ٱرۡتَبۡتُمۡ﴾ [الطلاق: ٤]

باب: 38- ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وہ (مطلقہ) عورتیں جو حیض آنے سے مایوس ہو چکی ہوں، اگر تمھیں تردد ہو......'' کا بیان

قَالَ مُجَاهِدٌ: إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا يَحِضْنَ أَوْ لَا يَحِضْنَ، وَاللَّاتِي قَعَدْنَ عَنِ الْحَيْضِ وَاللَّاتِي لَمْ يَحِضْنَ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ.

حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ جن عورتوں کے متعلق تمھیں معلوم نہ ہو کہ انھیں حیض آتا ہے یا نہیں، اسی طرح وہ عورتیں جو بڑھاپے کی بنا پر حیض سے مایوس ہوں یا جنھیں ابھی حیض آنا شروع نہیں ہوا تو ان سب عورتوں کی عدت تین ماہ ہے۔

(٣٩) بَابٌ: ﴿وَأُوْلَٰتُ ٱلۡأَحۡمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ﴾ [٤]

باب: 39- ارشاد باری تعالیٰ: ''حمل والی عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنے حمل کو جنم دیں'' کا بیان

٥٣١٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا: سُبَيْعَةُ، كَانَتْ تَحْتَ

[5318] ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ اسلم کی ایک عورت جسے سبیعہ کہا جاتا تھا، اس کا شوہر فوت ہو گیا جبکہ وہ حمل سے تھیں۔ انھیں حضرت ابو سنابل ؓ نے پیغام نکاح بھیجا تو اس نے نکاح سے انکار کر دیا، اور کہا: اللہ کی قسم! وہ نکاح کے قابل نہیں ہوگی جب تک دو عدتوں میں سے لمبی عدت پوری نہ کرے، چنانچہ وہ چند

زَوْجِهَا، تُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ حُبْلَى، فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ، فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ، فَقَالَتْ: وَاللهِ مَا يَصْلُحُ أَنْ تَنْكِحِيهِ حَتَّى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ. فَمَكَثَتْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «انْكِحِي». [راجع: ٤٩٠٩]

راتیں ٹھہری کہ وضع حمل ہوگیا۔ پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نکاح کرسکتی ہو۔''

٥٣١٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ يَزِيدَ: أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ الْأَرْقَمِ أَنْ يَسْأَلَ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ: كَيْفَ أَفْتَاهَا النَّبِيُّ ﷺ؟ فَقَالَتْ: أَفْتَانِي إِذَا وَضَعْتُ أَنْ أَنْكِحَ. [راجع: ٣٩٩١]

[5319] حضرت عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے، انھوں نے ابن ارقم کو خط لکھا کہ سبیعہ اسلمیہ ؓ سے دریافت کریں کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں کیا فتویٰ دیا تھا، انھوں نے بتایا کہ جب میں نے بچہ جنم دے لیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نکاح کر لینے کا فتویٰ دیا۔

٥٣٢٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ، فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ.

[5320] حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے کہ سبیعہ اسلمیہ ؓ نے اپنے شوہر کی وفات کے چند روز بعد بچہ جنم دیا۔ پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور نکاح کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اسے نکاح کی اجازت دے دی، پھر اس نے نکاح کرلیا۔

فائدہ: آیت کریمہ میں حاملہ کی عدت بیان ہوئی ہے کہ اگر انھیں طلاق مل جائے تو وضع حمل کے بعد عقد ثانی کرسکتی ہیں، اگر ان کا خاوند فوت ہوگیا ہو اور وہ حمل سے ہوں تو بھی ان کی عدت وضع حمل ہی ہے۔

(٤٠) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَٱلْمُطَلَّقَٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَٰثَةَ قُرُوٓءٍ﴾ [البقرة: ٢٢٨]

باب: 40- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور طلاق یافتہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض آنے تک روکے رکھیں'' کا بیان

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ فِيمَنْ تَزَوَّجَ فِي الْعِدَّةِ فَحَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلَاثَ حِيَضٍ: بَانَتْ مِنَ الْأَوَّلِ وَلَا تَحْتَسِبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ.

ابراہیم نخعی نے اس شخص کے متعلق کہا جو عدت میں کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کے پاس اسے تین حیض آجائیں تو وہ اپنے حیض سے بائنہ ہو جائے گی اور اسے بعد والے شوہر کے لیے شمار نہ کرے گی۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: تَحْتَسِبُ، وَهٰذَا أَحَبُّ إِلَى سُفْيَانَ، يَعْنِي قَوْلَ الزُّهْرِيِّ.

امام زہری نے کہا کہ وہ اس حیض کو بعد والے کے لیے شمار کرے گی۔ زہری کا یہ قول سفیان ثوری کو بہت پسند تھا۔

وَقَالَ مَعْمَرٌ: يُقَالُ: أَقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ، إِذَا دَنَا حَيْضُهَا، وَأَقْرَأَتْ إِذَا دَنَا طُهْرُهَا، وَيُقَالُ: مَا قَرَأَتْ بِسَلًى قَطُّ، إِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَدًا فِي بَطْنِهَا.

معمر نے کہا: جب عورت کا وقت حیض قریب آجائے تو کہا جاتا ہے: أَقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ اور جب طہر قریب آجائے تو بھی أَقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ کہا جاتا ہے۔ اور جب عورت کے پیٹ میں بچے کی صورت پیدا نہ ہو سکے تو کہا جاتا ہے: مَا قَرَأَتْ بِسَلًى قَطُّ، یعنی اس نے اپنی جھلی میں کچھ جمع نہیں کیا۔

(٤١) [بَابُ] قِصَّةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

باب: 41- فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا واقعہ

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ﴾ الْآيَةَ [الطلاق: ١]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ سے ڈرو جو تمھارا رب ہے، مطلقہ عورتوں کو اپنے گھروں سے نہ نکالو۔“

٥٣٢١، ٥٣٢٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ: أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ، فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ - وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ -: اتَّقِ اللهَ وَارْدُدْهَا إِلَى بَيْتِهَا، قَالَ مَرْوَانُ - فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ: إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَكَمِ غَلَبَنِي. - وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَوَ مَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؟ قَالَتْ: لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ. فَقَالَ مَرْوَانُ ابْنُ الْحَكَمِ: إِنْ كَانَ بِكِ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ. [انظر: ٥٣٢٣، ٥٣٢٤، ٥٣٢٥، ٥٣٢٦، ٥٣٢٧، ٥٣٢٨]

[5322,5321] قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو طلاق دے دی تو عبدالرحمٰن اپنی بیٹی کو وہاں سے لے گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مروان بن حکم کو، جو مدینہ طیبہ کا گورنر تھا، پیغام بھیجا کہ اللہ سے ڈرو اور لڑکی کو واپس اس کے گھر بھیج دو۔ مروان نے جواب دیا کہ اس کا باپ عبدالرحمٰن مجھ پر غالب آ گیا ہے (میری بات نہیں مانتا)، نیز کہا کہ آپ کو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی خبر نہیں پہنچی؟ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: اگر تو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا واقعہ ذکر نہ کرے تو تجھے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ مروان بن حکم نے کہا: اگر آپ کے نزدیک یہ باہمی کشیدگی کی وجہ سے ایسا ہوا تو یہاں بھی یہی وجہ کارفرما ہے کہ دونوں میاں بیوی کے درمیان کشیدگی تھی۔

٥٣٢٣، ٥٣٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: مَا لِفَاطِمَةَ؟ أَلَا تَتَّقِي اللهَ؟ يَعْنِي فِي قَوْلِهَا: لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ. [راجع: ٥٣٢١، ٥٣٢٢]

[5324,5323] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: فاطمہ بنت قیس کو کیا ہو گیا ہے؟ کیا وہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتی؟ کیونکہ وہ کہتی ہے کہ مطلقہ بائنہ کو رہائش اور خرچہ نہیں ملتا۔

٥٣٢٥، ٥٣٢٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عُرْوَةُ لِعَائِشَةَ: أَلَمْ تَرَيْ إِلَى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ؟ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ، فَقَالَتْ: بِئْسَ مَا صَنَعَتْ، قَالَ: أَلَمْ تَسْمَعِي قَوْلَ فَاطِمَةَ؟ قَالَتْ: أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي ذِكْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ.

[5326,5325] عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے سیدہ عائشہ ؓ سے کہا کہ آپ فلانہ بنت حکم کا معاملہ نہیں دیکھتیں؟ ان کے شوہر نے انھیں طلاق بائنہ دے دی تو وہ وہاں سے نکل آئی۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ جو کچھ اس نے کیا بہت برا کیا۔ حضرت عروہ نے کہا: آپ نے حضرت فاطمہ بنت قیس ؓ کا واقعہ نہیں سنا؟ انھوں نے فرمایا کہ یہ واقعہ ذکر کرنے میں کوئی خیر کا پہلو نہیں۔

وَزَادَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: عَابَتْ عَائِشَةُ أَشَدَّ الْعَيْبِ وَقَالَتْ: إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا، فَلِذٰلِكَ أَرْخَصَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ٥٣٢١، ٥٣٢٢]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے شدید ناگواری کا اظہار فرمایا اور کہا کہ فاطمہ بنت قیس ؓ تو ایک بے آباد جگہ میں تھیں اور اس کے چاروں طرف وحشت برستی تھی، اس لیے نبی ﷺ نے اسے وہاں سے منتقل ہونے کی اجازت دی تھی۔

فائدہ: میاں بیوی کے درمیان علیحدگی یا تو طلاق کے ذریعے سے ہوگی یا وفات کے ذریعے سے یا فسخ نکاح کے ذریعے سے اگر طلاق کے ذریعے سے جدائی عمل میں آئی تو پھر طلاق رجعی ہوگی یا طلاق بائن، اگر طلاق رجعی ہے تو شوہر پر خرچہ اور رہائش دونوں لازم ہیں، خواہ وہ حاملہ ہو یا نہ ہو، اور اگر طلاق بائنہ ہے تو شوہر پر نہ خرچہ ہے اور نہ رہائش الا یہ کہ عورت حاملہ ہو تو خرچہ لازم ہے رہائش ضروری نہیں۔ اگر وفات کے ذریعے سے جدائی ہو تو مرد پر رہائش اور خرچہ دونوں ضروری نہیں ہیں، البتہ اگر حاملہ ہے تو مرد کے ذمے خرچہ لازم ہے۔ اگر فسخ کے ذریعے سے جدائی ہو، یا لعان کے ذریعے سے یا خلع کے ذریعے سے، اگر لعان کے ذریعے سے جدائی ہو تو مرد کے ذمے خرچہ اور رہائش لازمی نہیں، خواہ عورت حاملہ ہی کیوں نہ ہو کیونکہ مرد نے تو حمل کا بھی انکار کر دیا ہے اور اگر خلع کے ذریعے سے فسخ نکاح ہو تو خرچہ اور رہائش دونوں لازم نہیں ہیں الا یہ کہ عورت حاملہ ہو تو مطلقہ

بائنہ کی طرح عموم آیت کی وجہ سے صرف خرچہ ہی لازم آئے گا۔ واللّٰہ أعلم.

(٤٢) بَابُ الْمُطَلَّقَةِ إِذَا خُشِيَ عَلَيْهَا فِي مَسْكَنِ زَوْجِهَا أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيْهَا أَوْ تَبْذُوَ عَلَى أَهْلِهَا بِفَاحِشَةٍ

باب: 42- مطلقہ کو جب خاوند کے گھر میں کسی کے اچانک گھس آنے کا اندیشہ ہو یا اس کے اہل خانہ سے بدتمیزی کرتی ہو

٥٣٢٧، ٥٣٢٨ - حَدَّثَنِي حَبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ. [راجع: ٥٣٢١، ٥٣٢٢]

[5328,5327] حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے حضرت فاطمہ بنت قیس ؓ کے موقف کا انکار کیا۔

فائدہ: حضرت فاطمہ بنت قیس کا موقف تھا کہ جس عورت کو تیسری طلاق مل جائے اس کے لیے خاوند کے ذمے رہائش یا خرچہ نہیں ہے اور اس انکار کی بنیاد رسول اللہ ﷺ کے ارشادات ہیں، لیکن حضرت عائشہ ؓ نے سختی کے ساتھ اس موقف سے انکار کیا بلکہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ ؓ اس موقف کے متعلق اپنی شدید ناگواری کا اظہار کرتی تھیں، اس واقعہ کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ فاطمہ بنت قیس ؓ کے خاوند ابو عمرو بن حفص ؓ نے انھیں آخری طلاق دی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس فتوی پوچھنے آئیں کہ میں اپنے گھر سے نکل کر دوسری جگہ عدت گزار سکتی ہوں یا نہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک نابینا شخص حضرت ابن ام مکتوم ؓ کے گھر منتقل ہونے کی اجازت دی، لیکن مروان بن حکم مطلقہ عورت کے گھر سے نکلنے کا انکار کرتے تھے۔ حضرت عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے بھی حضرت فاطمہ بنت قیس ؓ کی اس بات کا شدت سے انکار کیا۔[1] بہر حال مطلقہ عورت اگر دوران عدت محسوس کرے کہ اس کے گھر میں کوئی اچانک گھس سکتا ہے تو کسی دوسری جگہ عدت پوری کر سکتی ہے، اسی طرح اگر عورت خاوند کے اہل خانہ سے بدتمیزی کرتی ہو تو انھیں حق ہے کہ وہ اسے وہاں سے نکال دیں اور وہ کسی دوسری جگہ عدت کے ایام پورے کرے۔ واللّٰہ أعلم.

(٤٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِيٓ أَرْحَامِهِنَّ﴾ [البقرة: ٢٢٨] مِنَ الْحَيْضِ وَالْحَمْلِ.

باب: 43- ارشاد باری تعالیٰ: ''مطلقہ عورتوں کے لیے جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ان کے شکم میں پیدا کیا ہے اسے چھپائیں'' وہ حیض ہو یا حمل

وضاحت: عورتوں کو چاہیے کہ وہ صاف صاف بتلا دیں انھیں حیض آتا ہے یا حمل سے ہیں جیسی بھی عورت ہو، مثلاً: حاملہ تھی مگر اس نے خاوند کو نہ بتایا، اگر بتا دیتی تو اولاد کی وجہ سے شاید وہ اسے طلاق نہ دیتا یا اسے تیسرا حیض آ چکا تھا لیکن نان و نفقہ کی

1 صحیح مسلم، الطلاق، حدیث: 1480.

مدت لمبی کرنے کے لیے اسے نہ بتایا۔ الغرض جھوٹ کی کئی صورتیں ممکن ہیں، لہٰذا انھیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور صحیح صحیح صورت حال سے اپنے خاوند کو آگاہ کریں۔

٥٣٢٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً، فَقَالَ لَهَا: «عَقْرَى - أَوْ حَلْقَى - إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا، أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَانْفِرِي إِذًا». [راجع: ٢٩٤]

[5329] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے کوچ کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ حضرت صفیہ ؓ اپنے خیمے کے دروازے پر پریشان کھڑی ہیں۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''عقریٰ'' یا فرمایا: ''حلقیٰ، تو ہمیں روک دے گی۔ کیا تو نے قربانی کے دن طواف کرلیا تھا؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر کوچ کرو۔''

(٤٤) بَابٌ: ﴿وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ﴾ [البقرة: ٢٢٨] فِي الْعِدَّةِ، وَكَيْفَ يُرَاجِعُ الْمَرْأَةَ إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ؟ وَقَوْلُهُ: ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ﴾ [البقرة: ٢٣٢]

باب: 44- دوران عدت میں ''عورتوں کے خاوند ان سے رجوع کرنے کے زیادہ حق دار ہیں'' اور مرد نے جب بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہوں تو وہ رجوع کیسے کرے گا؟ نیز ارشاد باری تعالیٰ ''تو انھیں (نکاح سے) نہ روکو'' کا بیان

٥٣٣٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: زَوَّجَ مَعْقِلٌ أُخْتَهُ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً. [راجع: ٤٥٢٩]

[5330] حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت معقل بن یسار ؓ نے اپنی بہن کا نکاح کسی سے کردیا تو اس نے اسے طلاق دے دی۔

٥٣٣١ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ: أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ كَانَتْ أُخْتُهُ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا، فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِنْ ذٰلِكَ أَنَفًا فَقَالَ: خَلَّى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا، ثُمَّ يَخْطُبُهَا، فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ﴾

[5331] حضرت معقل بن یسار ؓ سے روایت ہے کہ ان کی بہن ایک آدمی کے نکاح میں تھی۔ اس نے اسے طلاق دے دی۔ پھر اس سے علیحدہ رہا حتی کہ اس کی عدت ختم ہوگئی۔ اس نے دوبارہ پیغام نکاح بھیجا تو حضرت معقل ؓ کو بڑی غیرت آئی اور انھوں نے کہا: جب وہ عدت گزار رہی تھی تو اسے رجوع کی قدرت تھی لیکن وہ اب (میرے پاس) پیغام نکاح بھیجتا ہے، چنانچہ وہ ان کے اور اپنی بہن کے درمیان حائل ہوگئے۔ اس پر یہ آیت کریمہ

[البقرة: ٢٣٢] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، فَدَعَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَرَأَ عَلَيْهِ فَتَرَكَ الْحَمِيَّةَ وَاسْتَقَادَ لِأَمْرِ اللهِ. [راجع: ٤٥٢٩]

نازل ہوئی: ''جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے میں ان کے لیے رکاوٹ نہ بنو۔'' رسول اللہ ﷺ نے انھیں بلا کر یہ آیت سنائی تو انھوں نے اپنی ضد چھوڑ دی اور اللہ کے حکم کے سامنے جھک گئے۔

٥٣٣٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى، ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ: إِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ.

[5332] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی جبکہ وہ حیض سے تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ اس سے رجوع کرے، پھر اسے اپنے پاس رکھے حتی کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے۔ پھر اسے دوبارہ حیض آئے تو اسے مہلت دے حتی کہ حیض سے پاک ہو جائے، اگر اس وقت اسے طلاق دینے کا ارادہ ہو تو جس وقت وہ پاک ہو جائے، نیز جماع کرنے سے پہلے اسے طلاق دے۔ یہی وہ وقت ہے جس میں عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ پھر جب عبداللہ بن عمر ؓ سے اس کے متعلق پوچھا جاتا تو سوال کرنے والے سے کہتے: اگر تم نے تین طلاقیں دے دی ہیں تو پھر تمھاری بیوی تم پر حرام ہے یہاں تک کہ وہ کسی دوسرے شوہر سے شادی کرے۔

وَزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَنِي بِهٰذَا. [راجع: ٤٩٠٨]

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ابن عمر ؓ نے کہا: اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو تم اسے دوبارہ اپنے پاس لا سکتے ہو کیونکہ نبی ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا تھا۔

(٤٥) بَابُ مُرَاجَعَةِ الْحَائِضِ

باب: 45- (طلاق یافتہ) حائضہ عورت سے رجوع کرنا

٥٣٣٣ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: طَلَّقَ

[5333] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔ حضرت عمر ؓ نے اس کے متعلق نبی ﷺ سے سوال کیا تو

ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: مُرْهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ قُبُلِ عِدَّتِهَا، قُلْتُ: أَفَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟. [راجع: ٤٩٠٨]

آپ نے فرمایا: ”اسے کہو کہ اس سے رجوع کرے، پھر جب عدت کا وقت آئے تو اسے طلاق دے۔“ (راوی نے کہا:) میں نے ابن عمر ؓ سے پوچھا: کیا اس طلاق کو شمار کیا جائے گا؟ تو انھوں نے جواب دیا: اگر عبداللہ عاجز آ گیا ہو اور حماقت کی وجہ سے طلاق دے دی تو کیا اسے شمار نہیں کیا جائے گا؟

(٤٦) بَابٌ: تُحِدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

باب: 46- جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ چار ماہ دس دن سوگ کرے

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا أَرَى أَنْ تَقْرَبَ الصَّبِيَّةُ الطِّيبَ لِأَنَّ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ.

امام زہری نے کہا: میرے خیال کے مطابق اگر کمسن بچی کا شوہر فوت ہو جائے تو وہ بھی خوشبو کے قریب نہ جائے کیونکہ اس پر عدت ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ.

حمید بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت زینب بنت ابوسلمہ ؓ نے درج ذیل احادیث بیان کی ہیں۔

٥٣٣٤ - قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا». [راجع: ١٢٨٠]

[5334] حضرت زینب بنت ابوسلمہ ؓ نے کہا: میں نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت ام حبیبہ ؓ کے پاس گئی جبکہ ان کے والد گرامی حضرت ابوسفیان بن حرب ؓ فوت ہوئے۔ حضرت ام حبیبہ ؓ نے وہ خوشبو منگوائی جس میں خلوق وغیرہ کی زردی تھی۔ وہ خوشبو ایک لونڈی نے ان کو لگائی۔ انھوں نے خود بھی اسے اپنے رخساروں پر لگایا، اس کے بعد کہا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کے استعمال کی خواہش نہ تھی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے مگر شوہر کا چار ماہ دس دن تک سوگ منائے۔“

٥٣٣٥ - **قَالَتْ** زَيْنَبُ: فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا، فَدَعَتْ بِطِيبٍ، فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا». [راجع: ١٢٨٢]

[5335] حضرت زینب بنت ابوسلمہ ؓ نے کہا: میں ام المومنین حضرت زینب بنت جحش ؓ کے پاس گئی جس وقت ان کے بھائی فوت ہوئے تھے تو انھوں نے بھی خوشبو منگوائی اور اسے استعمال کیا، پھر فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی چنداں ضرورت نہ تھی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ منبر پر کھڑے فرما رہے تھے: ''جو عورت اللہ اور قیامت پر یقین رکھتی ہے اسے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے صرف شوہر کے لیے چار ماہ دس دن سوگ ہے۔''

٥٣٣٦ - **قَالَتْ** زَيْنَبُ: وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَنَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا»، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ: «لَا». ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا هِيَ: أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ». [انظر: ٥٣٣٨، ٥٧٠٦]

[5336] حضرت زینب بنت ابوسلمہ ؓ نے کہا: میں نے ام سلمہ ؓ سے سنا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! میری بیٹی کا شوہر فوت ہوگیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا ہم اسے سرمہ لگا سکتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' آپ نے دو یا تین مرتبہ یہی کہا۔ ہر مرتبہ فرماتے تھے: ''نہیں'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو صرف چار ماہ دس دن ہیں، دور جاہلیت میں تو ایک سال کے بعد تمھیں مینگنی پھینکنا پڑتی تھی۔''

٥٣٣٧ - **قَالَ** حُمَيْدٌ: فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ: وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَتْ زَيْنَبُ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ، ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ، حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ، فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ، ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ.

[5337] حضرت حمید نے کہا: میں نے زینب بنت ابو سلمہ ؓ سے دریافت کیا: اس کے کیا معنی ہیں کہ اسے سال کے بعد مینگنی پھینکنا پڑتی؟ انھوں نے فرمایا: (زمانۂ جاہلیت میں) جب کسی عورت کا شوہر فوت ہو جاتا تو وہ نہایت تنگ و تاریک کوٹھڑی میں داخل ہو جاتی، پھر بدترین کپڑے پہن لیتی اور خوشبو کا استعمال بھی ترک کر دیتی حتی کہ اسی حالت میں ایک سال گزر جاتا۔ پھر کوئی جانور گدھا یا بکری یا پرندہ لایا جاتا تو وہ اس پر ہاتھ پھیرتی۔ ایسا کم ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیرے اور وہ مر نہ جائے۔ اس کے بعد وہ

باہر نکلتی اور اسے مینگنی دی جاتی جسے وہ پھینکتی تھی، پھر اس کے بعد خوشبو وغیرہ لگاتی تھی۔

سُئِلَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللهُ: مَا تَفْتَضُّ بِهِ؟ قَالَ: تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا.

امام مالک سے پوچھا گیا: "تَفْتَضُّ بِهِ" کے کیا معنی ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا: وہ اس کا جسم چھوتی تھی۔

فائدہ: دور جاہلیت میں جس عورت کا خاوند فوت ہوجاتا وہ ایک سال تک عدت گزارتی اور بڑے بدترین طریقے سے زندگی کے یہ دن پورے کرتی جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے، اس کا اشارہ قرآن میں بھی ہے: ''اور جو لوگ فوت ہوجائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں، وہ اپنی عورتوں کے حق میں ایک سال تک خرچہ دینے کی وصیت کر جائیں، نیز انھیں اس مدت میں گھر سے نہ نکالا جائے۔''[1] پھر ان کے متعلق ایک دوسرا حکم نازل ہوا کہ وہ چار ماہ دس دن تک عدت پوری کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور تم میں سے جو لوگ فوت ہوجائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ عورتیں اپنے آپ کو چار ماہ دس دن تک عدت میں رکھیں۔''[2] یہ اس صورت میں ہے جب بیوی حاملہ نہ ہو، حاملہ ہونے کی صورت میں اس کی عدت وضع حمل ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے۔ چار ماہ دس دن عدت گزارنے میں یہ حکمت ہے کہ عورت کے پیٹ میں بچے کی تخلیق اور اس میں روح پھونکنے کا معاملہ ایک سو بیس دن کے بعد ہوتا ہے جس کے چار ماہ بنتے ہیں، چونکہ چاند کی کمی بیشی سے فرق ہوسکتا ہے، اس نقصان کو پورا کرنے کے لیے اس تعداد پر دس دن کا اضافہ کیا گیا ہے۔[3]

(٤٧) بَابُ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ

باب: 47- سوگ منانے والی عورت کے لیے سرمے کا استعمال

٥٣٣٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا: أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا، فَخَشُوا عَلَى عَيْنَيْهَا، فَأَتَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ، فَقَالَ: «لَا تَكْتَحِلُ، قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا أَوْ شَرِّ بَيْتِهَا، فَإِذَا كَانَ حَوْلٌ فَمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ، فَلَا حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ». [راجع:

[5338] حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ اپنی والدہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت کا شوہر فوت ہو گیا تو اس کے اہل خانہ کو اس کی آنکھوں کے ضائع ہونے کا خطرہ محسوس ہوا، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سرمہ لگانے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ سرمہ نہ لگائے۔ زمانۂ جاہلیت میں تم میں سے کسی ایک کو گندے گھر اور بدترین کپڑوں میں وقت گزارنا پڑتا تھا۔

1 البقرة 240:2. 2 البقرة 234:2. 3 فتح الباري: 603/9.

[٥٣٣٦

جب اس طرح سال مکمل ہوجاتا تو اس کے پاس سے کتا گزرتا اور وہ اس کی طرف مینگنی پھینکتی تھی، اس لیے اب تم اسے سرمہ نہ لگاؤ حتی کہ چار ماہ دس دن گزر جائیں۔"

٥٣٣٩ - وَسَمِعْتُ زَيْنَبَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا». [راجع: ١٢٨٠]

[5339] حضرت زینب بنت ام سلمہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ ؓ سے بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو عورت اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر یقین رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ سوگ منائے مگر وہ اپنے شوہر پر چار ماہ دس دن تک سوگ کر سکتی ہے۔"

٥٣٤٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ: قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ. [راجع: ٣١٣]

[5340] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہمیں شوہر کے علاوہ کسی دوسرے پر تین دن سے زیادہ سوگ منانے سے منع کیا گیا تھا۔

(٤٨) بَابُ الْقُسْطِ لِلْحَادَّةِ عِنْدَ الطُّهْرِ

باب: 48- سوگ منانے والی کے لیے قسط (خوشبو) کا استعمال جبکہ وہ حیض سے پاک ہو

٥٣٤١ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَا نَكْتَحِلَ، وَلَا نَطَّيَّبَ، وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ، وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ، وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ. [راجع: ٣١٣]

[5341] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں منع کیا جاتا تھا کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ منائیں سوائے خاوند کے کیونکہ اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے، نیز دوران سوگ میں نہ ہم سرمہ لگاتیں، نہ خوشبو استعمال کرتیں اور نہ رنگا ہوا کپڑا ہی پہنتیں۔ ہاں وہ کپڑا استعمال کرنے کی اجازت تھی جس کا دھاگا بننے سے پہلے ہی رنگ دیا گیا ہو۔ ہمیں اس کی بھی اجازت تھی کہ اگر کوئی حیض سے پاک ہوتی تو اظفار کی تھوڑی سے کستوری استعمال کرے، نیز ہمیں جنازے کے پیچھے جانے سے روکا جاتا تھا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اَلْقُسْطُ وَالْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ وَالْقَافُورِ. نُبْذَةٍ: قِطْعَةٍ.

ابوعبداللہ (حضرت امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: "القسط" اور "الکست" ایک ہی چیز ہیں، جیسے "الکافور" اور "القافور" (دونوں ایک ہیں)۔ "نبذة" کے معنی ہیں: ٹکڑا۔

(٤٩) بَابٌ: تَلْبَسُ الْحَادَّةُ ثِيَابَ الْعَصْبِ

باب: 49- سوگ منانے والی عورت دھاری دار کپڑے پہن سکتی ہے

٥٣٤٢ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا لَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ». [راجع: ٣١٣]

[5342] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اللہ پر ایمان اور روز آخرت پر یقین رکھتی ہے اس کے لیے شوہر کے علاوہ کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ حلال نہیں۔ وہ سرمہ بھی نہ لگائے اور نہ رنگے ہوئے کپڑے استعمال کرے مگر سفید سیاہ دھاری دار کپڑے پہن سکتی ہے۔''

٥٣٤٣ - وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَطِيَّةَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ، وَلَا تَمَسَّ طِيبًا إِلَّا أَدْنَى طُهْرِهَا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ.

[5343] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے سوگ منانے والی عورت کو خوشبو استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ ہاں، حیض سے پاک ہوتے وقت تھوڑی سی عود استعمال کر سکتی ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: الْقُسْطُ وَالْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ وَالْقَافُورِ. [راجع: ٣١٣]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: قسط اور کست ایک ہی چیز ہے جیسے کافور اور قافور میں کوئی فرق نہیں۔

(٥٠) بَابٌ: ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿خَبِيرٌ﴾ [البقرة: ٢٣٤]

باب: 50- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں......'' کا بیان

٥٣٤٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا﴾ قَالَ: كَانَتْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبًا، فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿وَالَّذِينَ

[5344] امام مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے اس آیت کریمہ: ''جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں۔'' کی تفسیر میں کہا کہ یہ عدت جو شوہر کے اہل خانہ کے پاس گزاری جاتی تھی یہ ضروری امر تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''اور جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں وہ

يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ﴾ قَالَ: جَعَلَ اللهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً، إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ، وَهُوَ قَوْلُ اللهِ تَعَالٰى: ﴿غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾ [البقرة: ٢٤٠] فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا، زَعَمَ ذٰلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ.

اپنی عورتوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ ان کو ایک سال تک خرچ دیا جائے اور گھر سے نہ نکالا جائے ہاں، اگر وہ خود گھر سے نکل جائیں اور اپنے حق میں پسندیدہ کام (نکاح) کرلیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔" امام مجاہد نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سات ماہ بیس دن سال پورا کرنے کے لیے وصیت میں شمار کیے ہیں۔ بیوی اگر چاہے تو وصیت کے مطابق ٹھہری رہے اور اگر چاہے تو گھر سے چلی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ''انھیں نکالا نہ جائے اگر وہ خود چلی جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔'' کے یہی معنی ہیں۔ عدت کے ایام تو اس پر واجب ہیں جیسا کہ مجاہد سے منقول ہے۔

وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: نَسَخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ، وَقَوْلُ اللهِ تَعَالٰى: ﴿غَيْرَ إِخْرَاجٍ﴾. وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهَا وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللهِ: ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ﴾ قَالَ عَطَاءٌ: ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنٰى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنٰى لَهَا. [راجع: ٤٥٣١]

حضرت عطاء نے حضرت ابن عباس ؓ سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا: اس آیت نے اہل خانہ کے پاس عدت گزارنے کو منسوخ کر دیا ہے، اس لیے وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔ حضرت عطاء نے "غیر إخراج" کے متعلق فرمایا: اگر چاہے تو عدت کے ایام اپنے (شوہر کے) گھر والوں کے پاس گزارے اور وصیت کے مطابق قیام کرے اور اگر چاہے تو وہاں سے چلی آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''تم پر اس کے متعلق کوئی گناہ نہیں جو وہ اپنی مرضی کے مطابق کریں۔'' عطاء نے کہا: اس کے بعد میراث کے احکام نازل ہوئے تو اس نے ''رہائش'' کو بھی منسوخ کردیا۔ اب وہ جہاں چاہے عدت گزارے۔ شوہر کی طرف سے اس کے لیے مکان کا انتظام نہیں ہوگا۔

فائدہ: جس عورت کا خاوند فوت ہوجائے تو اس پر چار ماہ دس دن عدت گزارنا واجب ہے اور وہ اسی مکان میں عدت گزارے جہاں وہ شوہر کے ساتھ مقیم تھی یا جہاں اسے خاوند کے متعلق وفات کی اطلاع ملی جیسا کہ حضرت فریعہ بنت مالک ؓ کا خاوند فوت ہوا تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے میکے لوٹ جانے کے متعلق دریافت کیا کیونکہ اس کے شوہر نے اپنی ملکیت میں کوئی مکان نہیں چھوڑا تھا، آپ نے فرمایا: ''تم اپنے میکے جاسکتی ہو'' ابھی میں حجرے سے باہر نہیں نکلی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے آواز دی اور فرمایا: ''تم اپنے پہلے مکان میں ہی رہو جب تک تمھاری عدت پوری نہ ہوجائے'' چنانچہ میں

نے چار ماہ دس دن کی عدت اسی سابقہ مکان میں پوری کی۔[1] بعض اہل علم حدیث کے ان الفاظ سے عورت کو پابند کرتے ہیں کہ وہ ایام عدت وہیں گزارے جہاں اسے خاوند کی وفات کے متعلق اطلاع ملی ہو، خواہ وہ کسی کے گھر بطور مہمان ٹھہری ہو، اس طرح کی حریت پسندی اور بے جا پابندی شریعت کے منشا کے خلاف ہے۔ بہرحال اس عورت کو اپنے خاوند کے گھر عدت کے ایام گزارنے ہوں گے، البتہ اس حکم سے درج ذیل صورتیں مستثنیٰ ہیں: ○ میاں بیوی کرائے کے مکان میں رہائش رکھے ہوئے تھے، خاوند کی وفات کے بعد آمدنی کے ذرائع محدود ہوگئے یا مالک مکان نے مکان خالی کرنے کا نوٹس دے دیا یا اپنے مکان میں عزیز واقارب نے اتنا تنگ کیا کہ وہاں ایام پورے کرنا مشکل ہوگئے تو وہ کسی دوسرے مکان میں عدت گزار سکتی ہے۔ ○ میاں بیوی کسی دوسرے ملک میں تھے، بیوی اپنے ماں باپ سے ملنے کے لیے اپنے ملک آئی تو دوسرے ملک میں اس کا خاوند فوت ہوگیا۔ اب ویزے وغیرہ کا مسئلہ بن گیا تو وہ اپنے ملک میں اپنے والدین کے ہاں عدت گزار سکتی ہے۔ ○ عورت خانہ بدوش ہونے کی وجہ سے کسی مقام پر پڑاؤ ڈالے ہوئے تھی، اسی حالت میں اس کا خاوند فوت ہوگیا تو اس کے لیے ضروری نہیں کہ وہ چار ماہ دس دن اسی مقام پر گزارے بلکہ وہ جہاں قافلہ ٹھہرے گا اس کے ساتھ عدت کے ایام گزارتی رہے گی۔ واللہ أعلم.

٥٣٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ: لَمَّا جَاءَهَا نَعِيُّ أَبِيهَا دَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ: مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا». [راجع: ١٢٨٠]

[5345] حضرت زینب بنت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، وہ حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان ؓ سے بیان کرتی ہیں کہ جب انھیں اپنے والد گرامی (حضرت ابوسفیان ؓ) کے فوت ہونے کی اطلاع ملی تو (تین دن کے بعد) انھوں نے خوشبو منگوائی اور اپنے دونوں بازوؤں پر لگائی، پھر فرمایا: مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ”جو عورت اللہ پر ایمان اور روز آخرت پر یقین رکھتی ہو وہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے، البتہ شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن ہیں۔“

(٥١) بَابُ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنِّكَاحِ الْفَاسِدِ

باب: 51- زانیہ کا خرچہ اور نکاح فاسد کا حق مہر

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةً وَهُوَ لَا يَشْعُرُ، فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ، وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: لَهَا صَدَاقُهَا.

حسن بصری نے کہا: جب کسی نے محرمہ سے نکاح کیا جبکہ اسے حرمت کا علم نہ تھا تو ان کے درمیان تفریق کر دی جائے۔ ان حالات میں جو کچھ عورت نے وصول کر لیا وہ

1 سنن أبي داود، الطلاق، حديث: 2300.

اسی کا ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں، پھر کہا کہ اس کے لیے مہر ہے۔

٥٣٤٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ. [راجع: ٢٢٣٧]

[5346] حضرت ابومسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے کتے کی قیمت، کاہن کی اجرت اور بدکار عورت کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

٥٣٤٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوشِمَةَ، وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ، وَنَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِينَ. [راجع: ٢٠٨٦]

[5347] حضرت ابو جحیفہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جسم میں سرمہ بھرنے والی، جس کے جسم میں سرمہ بھرا جائے، سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت کی ہے۔ اسی طرح آپ نے کتے کی قیمت اور زانیہ کی کمائی سے منع فرمایا ہے، نیز تصویر بنانے والوں پر بھی لعنت کی ہے۔

٥٣٤٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ. [راجع: ٢٢٨٣]

[5348] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے لونڈیوں کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

(٥٢) بَابُ الْمَهْرِ لِلْمَدْخُولِ عَلَيْهَا، وَكَيْفَ الدُّخُولُ؟ أَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ وَالْمَسِيسِ

باب: 52- جس عورت سے ملاپ کیا گیا ہو اس کا حق مہر، دخول کیا ہوتا ہے؟ اور جس نے دخول یا مس سے پہلے طلاق دی

٥٣٤٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ، فَقَالَ: فَرَّقَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ: «اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟» فَأَبَيَا، فَقَالَ: «اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ

[5349] حضرت سعید بن جبیر ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ سے ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہو تو انھوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے قبیلۂ بنو عجلان کے میاں بیوی دونوں کے درمیان علیحدگی کرادی تھی اور فرمایا تھا: ''اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، کیا

أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟» فَأَبَيَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. قَالَ أَيُّوبُ: فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: فِي الْحَدِيثِ شَيْءٌ لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ، قَالَ: قَالَ الرَّجُلُ: مَالِي؟ قَالَ: «لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ». [راجع: ٥٣١١]

تم میں سے کوئی اپنی بات سے رجوع کرتا ہے؟'' لیکن دونوں نے اس بات سے انکار کر دیا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے کیا تم دونوں میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟'' ان دونوں نے پھر انکار کر دیا تو نبی ﷺ نے ان کے درمیان تفریق کرا دی۔ ایوب نے بیان کیا مجھے عمرو بن دینار نے کہا کہ اس حدیث میں ایک مزید بات ہے، میں نے تمھیں وہ بیان کرتے نہیں دیکھا۔ وہ یہ ہے کہ شوہر نے کہا تھا کہ ایسے حالات میں میرے مال کا کیا بنے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے لیے کوئی مال وغیرہ نہیں۔ اگر تو سچا ہے تو اس سے خلوت کر چکا ہے اور اگر تو جھوٹا ہے تو وہ مال تجھے بدرجہ اولی نہیں ملنا چاہیے۔''

(٥٣) بَابُ الْمُتْعَةِ لِلَّتِي لَمْ يُفْرَضْ لَهَا

باب: 53- جس عورت کا حق مہر طے نہ ہوا تو اسے رواداری کے طور پر کچھ نہ کچھ دینا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَّا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُواْ لَهُنَّ فَرِيضَةً﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿بَصِيرٌ﴾ [البقرة: ٢٣٦، ٢٣٧]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے یا ان کا حق مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو تو تم پر کچھ گناہ نہیں (ہاں انھیں دستور کے مطابق کچھ خرچہ ضرور دو......)''

وَقَوْلِهِ: ﴿وَلِلْمُطَلَّقَٰتِ مَتَٰعٌۢ بِٱلْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى ٱلْمُتَّقِينَ ○ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ [البقرة: ٢٤١، ٢٤٢]

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''مطلقہ عورتوں کو بھی دستور کے مطابق نان و نفقہ ضرور دینا چاہیے، متقی لوگوں پر یہ بھی حق ہے، اسی طرح اللہ اپنے احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔''

وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمُلَاعَنَةِ مُتْعَةً حِينَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا.

نبی ﷺ نے لعان میں اس قسم کے ساز و سامان کا کوئی ذکر نہیں فرمایا، جب آپ کے سامنے لعان کے موقع پر خاوند نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔

٥٣٥٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

[5350] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ

عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: «حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَالِي؟ قَالَ: «لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَذَاكَ أَبْعَدُ، وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا». [راجع: ٥٣١١]

نبی ﷺ نے لعان کرنے والے میاں بیوی سے فرمایا: ''تمھارا حساب اللہ کے ذمے ہے۔ البتہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے۔ اب اس عورت پر تمھارا کوئی حق نہیں۔'' شوہر نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے مال کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اب تیرے لیے کوئی مال نہیں، اس لیے کہ اگر تو نے تہمت لگانے میں سچائی سے کام لیا تو وہ مال بیوی کی شرمگاہ حلال سمجھنے کی وجہ سے ختم ہوگیا اور اگر تو نے اس کے متعلق جھوٹ کہا ہے تو وہ مال تیرے لیے اس سے بھی بعید ہوا۔''

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ
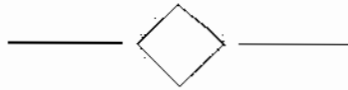
69 - كِتَابُ النَّفَقَاتِ

اخراجات سے متعلق احکام ومسائل

(١)وَ[بَابُ] فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ

باب:1- اہل وعیال پرخرچ کرنے کی فضیلت

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ ٱلْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْءَايَٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ○ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ﴾ [البقرة: ٢١٩، ٢٢٠]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:''اورآپ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں؟ آپ ان سے کہہ دیں کہ جو کچھ بھی ضرورت سے زائد ہو۔ اسی انداز سے اللہ تمھارے لیے اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم دنیا وآخرت دونوں کے بارے میں غوروفکر کرو۔''

وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿ٱلْعَفْوَ﴾: الْفَضْلَ.

حسن بصری نے کہا کہ العفو سے مراد ضروریات سے زائد مال ہے۔

٥٣٥١ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ: فَقُلْتُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً» [راجع: ٥٥].

[5351] حضرت عبداللہ بن یزید انصاری حضرت ابو مسعود انصاری ڈٹائیڈ سے روایت کرتے ہیں (عبداللہ بن یزید کہتے ہیں) کہ میں نے (حضرت ابومسعود ڈٹائیڈ سے) پوچھا: کیا (آپ یہ حدیث) نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا:''جب کوئی مسلمان اپنے اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو یہ خرچ کرنا اس کے لیے صدقہ ہوگا۔''

٥٣٥٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ

[5352] حضرت ابوہریرہ ڈٹائیڈ سے روایت ہے کہ رسول

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ: أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ». [راجع: ٤٦٨٤]

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔''

٥٣٥٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلسَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ، أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ». [انظر: ٦٠٠٦، ٦٠٠٧]

[5353] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بیوگان اور مساکین کا خدمت گار ہے وہ مجاہد فی سبیل اللہ یا رات کو قیام کرنے اور دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔''

٥٣٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ: لِي مَالٌ، أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: «الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ، وَمَهْمَا أَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ، وَلَعَلَّ اللهَ يَرْفَعُكَ، يَنْتَفِعُ بِكَ نَاسٌ، وَيُضَرُّ بِكَ آخَرُونَ» [راجع: ١٢٩٥]

[5354] حضرت سعد ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ میں اس وقت مکہ مکرمہ میں بیمار تھا۔ میں نے (آپ ﷺ سے) عرض کی: میرے پاس مال ہے، کیا میں سارے مال کی وصیت کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: آدھے مال کی کر دوں؟'' آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، تہائی کی کر دو لیکن تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے ورثاء کو مال دار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انھیں محتاج و تنگدست چھوڑ دو وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور جو بھی تم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو گے وہ تمھارے لیے صدقہ ہوگا یہاں تک کہ اس لقمے پر بھی ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھنے کے لیے اٹھاؤ گے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھیں زندہ رکھے گا۔ تم سے بہت سے لوگوں کو نفع پہنچے گا اور بہت سے دوسرے نقصان اٹھائیں گے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد ؓ کے متعلق جو امید ظاہر کی تھی اللہ تعالیٰ نے اسے پورا کر دکھایا، رسول اللہ ﷺ

کے بعد وہ عرصہ دراز تک زندہ رہے آپ نے عراق اور دیگر ممالک فتح کیے، آپ کی وجہ سے مسلمانوں کو بہت فوائد حاصل ہوئے اور کفار کو مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا۔ 55 ہجری میں وفات پائی، مروان بن حکم نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور مدینہ طیبہ میں دفن ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

(٢) بَابُ وُجُوبِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَالْعِيَالِ

باب:2- اہل وعیال پر خرچ کرنا واجب ہے

٥٣٥٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ».

تَقُولُ الْمَرْأَةُ: إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِي وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي، وَيَقُولُ الْعَبْدُ: أَطْعِمْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي، وَيَقُولُ الِابْنُ: أَطْعِمْنِي، إِلَى مَنْ تَدَعُنِي؟ فَقَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: لَا، هٰذَا مِنْ كِيسِ أَبِي هُرَيْرَةَ. [راجع: ١٤٢٦]

[5355] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بہترین صدقہ وہ ہے جو دینے والے کو مال دار چھوڑے۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور خرچ کی ابتدا ان سے کرو جن کی تم کفالت کرتے ہو۔''

عورت کا مطالبہ برحق ہے کہ مجھے کھانا دے یا طلاق دے کر فارغ کر۔ غلام کہہ سکتا ہے کہ مجھے کھانا دو اور مجھ سے کام لو۔ بیٹا بھی کہہ سکتا ہے کہ مجھے کھانا کھلاؤ، آپ مجھے کس کے حوالے کر رہے ہیں؟ لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابو ہریرہ! (حدیث کا آخری حصہ) آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ یہ ابو ہریرہ کی اپنی سمجھ سے ہے۔

٥٣٥٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ». [راجع: ١٤٢٦]

[5356] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین خیرات وہ ہے جسے دینے پر آدمی مال دار ہی رہے اور خرچ کرنے کی ابتدا ان سے کرو جو تمھارے زیر کفالت ہیں۔''

(٣) بَابُ حَبْسِ الرَّجُلِ قُوتَ سَنَةٍ عَلَى أَهْلِهِ، وَكَيْفَ نَفَقَاتُ الْعِيَالِ؟

باب:3- گھر والوں کے لیے سال بھر کا خرچ جمع کرنا، اور اہل خانہ پر خرچ کیسے کیا جائے؟

٥٣٥٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: قَالَ لِي مَعْمَرٌ: قَالَ لِيَ الثَّوْرِيُّ: هَلْ سَمِعْتَ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ؟ قَالَ مَعْمَرٌ: فَلَمْ يَحْضُرْنِي، ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبِيعُ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَيَحْبِسُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ. [راجع: ٢٩٠٤]

[5357] حضرت معمر بن راشد سے روایت ہے کہ مجھے سفیان ثوری نے کہا: تم نے اس آدمی کے متعلق کچھ سنا ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے سال یا اس کے کچھ حصے کا خرچ جمع کر لیتا ہے؟ معمر نے کہا: مجھے اس وقت اس کا جواب یاد نہ آیا۔ پھر مجھے حدیث یاد آ گئی جو ہمیں ابن شہاب زہری نے بیان کی تھی، انھیں حضرت مالک بن اوس نے اور ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ نبی ﷺ بنونضیر کے باغات کی کھجوریں فروخت کرتے تھے اور اپنے اہل خانہ کے لیے سال بھر کا خرچ جمع کر لیتے تھے۔

٥٣٥٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ - وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ - فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَالِكٌ: انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ إِذْ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ، قَالَ: فَدَخَلُوا وَسَلَّمُوا فَجَلَسُوا، ثُمَّ لَبِثَ يَرْفَأُ قَلِيلًا، فَقَالَ لِعُمَرَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمَا، فَلَمَّا دَخَلَا سَلَّمَا وَجَلَسَا، فَقَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا، فَقَالَ الرَّهْطُ - عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ -: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ. فَقَالَ عُمَرُ: اتَّئِدُوا، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا

[5358] حضرت امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے مالک بن اوس بن حدثان نے خبر دی جبکہ (اس سے پہلے) محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے اس حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا تھا، پھر میں خود حضرت مالک بن اوس کے پاس گیا اور ان سے اس حدیث کی بابت پوچھا تو حضرت مالک بن اوس بن حدثان نے کہا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس دوران میں ان کے چوکیدار جناب یرفأ ان کے پاس آئے اور عرض کیا کہ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم اجازت چاہتے ہیں، کیا آپ انھیں اندر آنے کی اجازت دیتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں انھیں اجازت ہے، چنانچہ انھیں اجازت دی گئی تو وہ اندر آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت یرفأ نے تھوڑی دیر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر عرض کیا: آپ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو اندر آنے کی اجازت دیتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں بھی اندر بلانے کے لیے فرمایا۔ یہ حضرات بھی اندر آئے، سلام کہا اور بیٹھ گئے۔ اس کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! میرے اور حضرت علی کے درمیان

نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»، يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَفْسَهُ؟ قَالَ الرَّهْطُ : قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ : أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ، هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالَا : قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، قَالَ عُمَرُ : فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ فِي هٰذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، قَالَ اللهُ : ﴿وَمَآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْهُمْ فَمَآ أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿قَدِيرٌ﴾ فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَاللهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ، فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ، فَعَمِلَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَيَاتَهُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ، هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ؟ قَالُوا : نَعَمْ، قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ : أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ، هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ؟ قَالَا : نَعَمْ. ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ - وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ - تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا؟ وَاللهُ يَعْلَمُ، أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ : أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ، فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ

فیصلہ کر دیں۔ حضرت عثمان اور دوسرے صحابۂ کرام ؓ نے بھی کہا: امیر المومنین! ان کا فیصلہ کر دیں اور انھیں اس الجھن سے نجات دلائیں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: ذرا صبر کریں، جلدی سے کام نہ لیں۔ میں تمھیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، کیا تمھیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ کا اشارہ اپنی ذات کی طرف تھا۔ مجلس میں موجود صحابۂ کرام ؓ نے اس کی تصدیق کی کہ واقعی آپ نے فرمایا تھا۔ اس کے بعد حضرت عمر حضرت علی اور حضرت عباس ؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا؟ انھوں نے بھی تصدیق کی کہ آپ ﷺ نے واقعی یہ فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اب میں اس معاملے میں آپ سے بات کرتا ہوں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس مالِ فے کو اپنے رسول ﷺ کے لیے خاص فرمایا اور آپ کے علاوہ کسی کو یہ مال نہیں دیا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان سے دلوایا ہے جس پر تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے.....'' لہٰذا یہ تمام اموال رسول اللہ ﷺ کے لیے تھے، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے تمھیں نظر انداز کر کے ان کو اپنے لیے خاص نہیں کر لیا تھا اور نہ تمھارا حصہ کم کر کے اپنی ذات کے لیے مخصوص کیا تھا بلکہ آپ ﷺ نے وہ اموال تمھیں دیے اور تم میں صرف کر دیے حتی کہ اس میں سے یہ مال باقی رہ گیا ہے۔ اس سے رسول اللہ ﷺ اپنے اہل خانہ کے لیے سال بھر کا خرچ لیتے اور جو باقی رہ جاتا اسے اللہ کی راہ میں مصالح المسلمین کے لیے خرچ کر دیتے، زندگی بھر رسول اللہ ﷺ کا یہی معمول

وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، وَأَتَى هٰذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَبِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبِمَا عَمِلْتُ بِهِ فِيهَا مُنْذُ وُلِّيتُهَا، وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا، فَقُلْتُمَا: ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذٰلِكَ، فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذٰلِكَ؟ فَقَالَ الرَّهْطُ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، قَالَ: أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ؟ فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا، فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا.

[راجع: ٢٩٠٤]

رہا۔ میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تم اس کو جانتے ہو؟ انھوں نے کہا: جی ہاں ہمیں یہ معلوم ہے۔ پھر آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس ؓ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: میں تمھیں بھی اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمھیں بھی یہ بات معلوم ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، ہم یہ بات جانتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دی تو حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کا جانشین ہوں اور انھوں نے اس جائیداد کو اپنے قبضے میں لے لیا اور اس میں اس طرح عمل کیا جس طرح رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ پھر آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس ؓ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: آپ دونوں اس وقت سمجھتے تھے کہ ابوبکر نے ایسے کیا ویسے کیا، اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ اس معاملے میں انتہائی مخلص، راست باز، نیکوکار اور حق کے پیروکار تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر ؓ کو وفات دی تو اب میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ کا جانشین ہوں اور عرصہ دو سال تک میں نے اس جائیداد کو اپنے قبضے میں لیے رکھا اور اس کے متعلق وہی کرتا رہا جو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ کرتے رہے، پھر تم دونوں میرے پاس آئے۔ تم دونوں کی بات بھی ایک تھی اور معاملہ بھی ایک ہی تھا۔ آپ آئے اور اپنے بھتیجے کی وراثت کا مطالبہ کیا اور انھوں نے اپنی بیوی کا حصہ ان کے باپ کے مال سے طلب کیا۔ میں نے اس وقت بھی کہا تھا: اگر تم چاہتے ہو تو میں یہ جائیداد اس شرط پر تمھارے حوالے کرتا ہوں کہ اللہ کا عہد واجب ہوگا، وہ یہ کہ آپ دونوں بھی اس جائیداد میں وہی طرز عمل اختیار کریں جو رسول اللہ ﷺ کا تھا اور جس کے مطابق ابوبکر ؓ نے عمل کیا تھا۔ اور میں نے بھی جب سے اس نظام حکومت کو سنبھالا ہے اس کے مطابق

طرز عمل اختیار کیا۔ اگر تمھیں یہ شرط منظور ہو تو ٹھیک بصورت دیگر تم مجھ سے اس معاملے میں گفتگو نہ کرو۔ اس وقت آپ لوگوں نے کہا: آپ ان شرائط کے مطابق یہ جائیداد ہمارے حوالے کر دیں، چنانچہ میں نے ان شرائط کے مطابق وہ جائیداد تمھارے حوالے کر دی۔ ساتھیو! میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا میں نے انھی شرائط کے مطابق وہ جائیداد ان کے حوالے کی تھی؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، پھر آپ حضرت علی اور حضرت عباس ؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں آپ حضرات کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا میں نے وہ جائیداد انھی شرائط کے مطابق تمھارے حوالے کی تھی؟ دونوں حضرات نے فرمایا: جی ہاں، پھر حضرت عمر ؓ نے فرمایا: کیا آپ اس فیصلے کے سوا کوئی دوسرا فیصلہ چاہتے ہیں؟ مجھے اس ذات کی قسم جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، میں اس کے سوا کوئی دوسرا فیصلہ قیامت تک نہیں کر سکتا، اب اگر آپ حضرات یہ ذمہ داری پوری کرنے سے قاصر ہیں تو آپ مجھے وہ جائیداد واپس کر دیں، میں اس کا بندوبست خود ہی کر لوں گا۔

فائدہ: امام بخاری ؒ نے اس عنوان اور پیش کردہ حدیث سے ان حضرات کی تردید کی ہے جو کہتے ہیں کہ طعام کا ذخیرہ کرنا توکل کے خلاف ہے، لہٰذا یہ ناجائز ہے۔ جب سید المتوکلین ﷺ اپنے اہل و عیال کے لیے طعام ذخیرہ کرتے تھے تو اس کے جواز میں کیا شبہ ہوسکتا ہے اور ایسا کرنا توکل کے خلاف نہیں بلکہ یہ تو خالص ایک انتظامی معاملہ ہے جس سے گھر کا نظام چلانا مقصود ہے، رسول اللہ ﷺ کی فراخدلی اور سخاوت اس حد تک تھی کہ بعض اوقات سال بھر کا یہ اندوختہ سال پورا ہونے سے پہلے پہلے ختم ہوجاتا کیونکہ وہ ضرورتمندوں کو دے دیتے، پھر گھر کا نظام چلانے کے لیے کسی سے ادھار لیتے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمر کے آخری حصے میں ایک یہودی سے چند وسق جو لیے اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی، لیکن سانسوں نے وفا نہ کی، ادائیگی سے پہلے ہی آپ کو اللہ کی طرف سے بلاوا آ گیا تو حضرت ابوبکر ؓ نے یہودی کو جو کی ادائیگی کر کے وہ زرہ واپس لی اور سیدنا علی ؓ کے حوالے کی ﷺ۔

(٤) بَابُ نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا، وَنَفَقَةِ الْوَلَدِ

باب: 4- اگر بیوی کا شوہر غائب ہو تو وہ خرچ کیونکر پورا کرے اور اولاد کے خرچ کا بیان

٥٣٥٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ، عِيَالَنَا؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ». [راجع: ٢٢١١]

[5359] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ہند بنت عتبہ ؓ (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوئیں اور عرض کی: اللہ کے رسول! ابوسفیان انتہائی بخیل آدمی ہیں، کیا مجھے گناہ ہوگا اگر میں (ان کے علم کے بغیر) ان کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، مگر ایسا دستور کے مطابق ہونا چاہیے۔“

٥٣٦٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ». [راجع: ٢٠٦٦]

[5360] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اس کی کمائی سے فی سبیل اللہ خرچ کر دے تو اسے بھی آدھا ثواب ملتا ہے۔“

(٥) بَابٌ: ﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿بَصِيرٌ﴾ [البقرة: ٢٣٣] وَقَالَ: ﴿وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا﴾ [الأحقاف: ١٥] وَقَالَ: ﴿وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا﴾ [الطلاق: ٦، ٧]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔ (یہ مدت) اس کے لیے ہے جو دودھ کی مدت پوری کرنا چاہے۔“ اور ”اس کے حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے۔“ نیز ”اگر تم میاں بیوی آپس میں تنگی اور ضد کرو گے تو بچے کو دودھ کوئی دوسری عورت پلائے گی۔ صاحب وسعت کو اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے اور جس کی آمدنی کم ہو اسے چاہیے کہ اللہ نے اسے جتنا دیا ہے اس میں سے خرچ کرے.....“ کا بیان

وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: نَهَى اللهُ تَعَالَى أَنْ تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا، وَذٰلِكَ أَنْ تَقُولَ الْوَالِدَةُ: لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ، وَهِيَ أَمْثَلُ لَهُ غِذَاءً وَأَشْفَقُ عَلَيْهِ وَأَرْفَقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهَا، فَلَيْسَ لَهَا

امام زہری ؒ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ماں، بچے کی وجہ سے تکلیف پہنچائے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ ماں کہہ دے: میں بچے کو دودھ نہیں پلاؤں گی، حالانکہ ماں کا دودھ بچے کے لیے غذا کے اعتبار

أَنْ تَأْبَى بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللهُ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ لِلْمَوْلُودِ لَهُ أَنْ يُضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتَهُ، فَيَمْنَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ ضِرَارًا لَهَا إِلَى غَيْرِهَا، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طِيبِ نَفْسِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ، فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا بَعْدَ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ. ﴿فِصَٰلُهُۥ﴾: فِطَامُهُ.

سے زیادہ بہتر ہے اور وہ اپنے بچے پر زیادہ مہربان ہوتی ہے اور دوسرے کے مقابلے میں وہ زیادہ نرم خو ہوتی ہے، لہٰذا اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس وقت دودھ پلانے سے انکار کرے جبکہ بچے کا والد اپنی طرف سے اسے نان ونفقہ دینے کے لیے تیار ہو جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کیا ہے۔ اسی طرح باپ اپنے بچے کی وجہ سے اس کی ماں کو نقصان نہ پہنچائے۔ اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ باپ، بچے کی ماں کو دودھ پلانے سے منع کر دے اور خواہ مخواہ کسی دوسری عورت کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کرے، البتہ اگر ماں باپ دونوں اپنی خوشی اور مشورے سے کسی دوسری عورت کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کر دیں تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں ہوگا۔ اور اگر والد اور والدہ دونوں اپنی رضامندی اور مشورے سے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو بھی ان پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ فصال کے معنی ہیں: دودھ چھڑانا۔

(٦) بَابُ عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

باب: 6- عورت کا اپنے شوہر کے گھر میں کام کاج کرنا

٥٣٦١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى، - وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ - فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ، قَالَ: فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ: «عَلَى مَكَانِكُمَا»، فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ: «أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا: إِذَا

[5361] حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ ؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور شکایت کی کہ چکی پیسنے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ہیں۔ انھیں اطلاع ملی تھی کہ آپ ﷺ کے پاس قیدی عورتیں آئی ہوئی ہیں۔ لیکن انھیں آپ سے ملاقات کرنے کا اتفاق نہ ہوا، اس لیے حضرت عائشہ ؓ سے ذکر کیا۔ جب آپ ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ ؓ نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ حضرت علی ؓ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں میں لیٹ چکے تھے۔ ہم نے اٹھنے کا ارادہ

أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا - أَوْ أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا - فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ». [راجع: ٣١١٣]

کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم اپنی جگہ پر رہو'' چنانچہ آپ میرے اور سیدہ فاطمہ ؓ کے درمیان بیٹھ گئے حتی کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کی، پھر آپ نے فرمایا: ''میں تمھیں ایسی بات نہ بتاؤں جو تمھاری طلب کردہ چیز سے بہتر ہو۔ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ یہ تمھارے لیے غلام لونڈی سے بہتر ہوگا۔''

فائدہ: تسبیح وتحمید میں بہت ثواب ہے، ممکن ہے کہ وظیفہ کرنے سے اللہ تعالی ایسی طاقت پیدا کردے کہ خادمہ کی ضرورت ہی نہ رہے اور خادمہ کی نسبت گھر کے کام سرانجام دینے زیادہ آسان ہو جائیں۔ جب رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر کی یہ حالت ہے تو دوسری عورتوں کی کیا حیثیت ہے کہ وہ اپنے آپ کو خاندانی خیال کر کے گھریلو کام کو اپنے لیے عار محسوس کریں اور انھیں بجالانے میں ذلت سمجھیں۔ واللہ أعلم.

(٧) بَابُ خَادِمِ الْمَرْأَةِ

باب: 7- عورت کے لیے خادم کا بندوبست کرنا

٥٣٦٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ: سَمِعَ مُجَاهِدًا: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ؟ تُسَبِّحِينَ اللهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدِينَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرِينَ اللهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ».

[5362] حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ ؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے ایک خادمہ دینے کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں اس سے بہتر کی خبر نہ دوں؟ (وہ یہ ہے کہ) سوتے وقت 33 مرتبہ سبحان اللہ کہو، 33 مرتبہ الحمد للہ کہو اور 34 مرتبہ اللہ اکبر کہو۔''

ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ، قِيلَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ. [راجع: ٣١١٣]

راویٔ حدیث حضرت سفیان کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک 34 مرتبہ ہے۔ (حضرت علی ؓ نے فرمایا:) میں نے اس کے بعد ان (تسبیحات) کو کبھی ترک نہیں کیا، کسی نے ان سے پوچھا: صفین کی رات بھی نہیں چھوڑا تھا؟ انھوں نے فرمایا: (میں نے) صفین کی رات بھی ان کی پابندی کی تھی۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے ذمے گھریلو کام کاج کے لیے کسی نوکرانی کا بندوبست کرنا ضروری نہیں کیونکہ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی قسم کا مطالبہ نہیں کیا، حالانکہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا گھریلو کام کاج کی وجہ سے سخت آزمائش سے دوچار تھیں، اگر یہ امر واجب ہوتا تو آپ ضرور حکم دیتے، آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حق مہر کے متعلق ضرور کہا تھا کہ وہ پہلے ادا کر دیں، حالانکہ اسے مؤخر بھی کیا جاسکتا تھا بشرطیکہ بیوی رضا مند ہو۔ لیکن اگر خادم کا بندوبست کرنا خاوند کے ذمے ہوتا تو آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کا ضرور مطالبہ کرتے۔ گھریلو کام کاج کی بجا آوری عورت کی ذمہ داری ہے جبکہ گھر سے باہر کی خدمات خاوند کے ذمے ہیں، ہاں اگر عورت کمزور ہے اور وہ گھر کا کام نہیں کر سکتی تو خاوند کو چاہیے کہ وہ اس کا بندوبست کرے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ان عورتوں سے حسن معاشرت کا مظاہرہ کرو۔''[1] اگر کوئی خاوند ضرورت کے باوجود گھر کا نظام چلانے کے لیے کوئی بندوبست نہیں کرتا تو گویا وہ حسن معاشرت سے راہ فرار اختیار کرتا ہے۔ اس واقعہ سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ گھر کے داخلی امور بیوی کے ذمہ ہیں اور بیرونی معاملات و خدمات کی بجا آوری خاوند کی ڈیوٹی ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(٨) بَابُ خِدْمَةِ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ

باب: 8- مرد کا گھریلو کام کاج میں اہل خانہ کا ہاتھ بٹانا

٥٣٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ: عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ خَرَجَ. [راجع: ٦٧٦]

[5363] حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی ﷺ گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ گھر کے کام کیا کرتے تھے، پھر جب آپ اذان سنتے تو فوراً باہر چلے جاتے۔

فائدہ: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ گھریلو زندگی میں انسان کو اپنے اہل خانہ کی مدد کرنی چاہیے یہ ہمارے رسول ﷺ کی سنت ہے۔ جو لوگ گھر میں بچھے بچھائے بستر پر بیٹھ کر انتظار کرتے ہیں کہ ہمارے حضور تیار شدہ کھانا پیش کیا جائے اور ہر کام میں دوسروں کا سہارا ڈھونڈتے ہیں وہ زیرک اور دانا نہیں ہیں، ایسے لوگوں کی صحت بھی خراب رہتی ہے اور دوران سفر انھیں سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے، اس لیے انسان کو چاہیے کہ اپاہج بننے کی بجائے اپنے گھر میں اہل خانہ کے ساتھ تعاون کرے اور ان کا ہاتھ بٹائے۔ واللّٰہ المستعان.

---

[1] النسآء 4:19.

(٩) بَابُ إِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهِ مَا يَكْفِيهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَعْرُوفِ

باب: 9- اگر مرد خرچ نہ کرے تو ایسے حالات میں عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے دستور کے مطابق اتنا لے لے جو اس کے اور اس کے بچوں کے لیے کافی ہو

٥٣٦٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، فَقَالَ: خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ.

[راجع: ٢٢١١]

[5364] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ہند بنت عتبہ ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! بلاشبہ ابوسفیان ؓ بخیل آدمی ہیں اور مجھے اتنا مال نہیں دیتے جو مجھے اور میری اولاد کو کافی ہو الا یہ کہ میں کچھ مال ان کی لاعلمی میں لے لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دستور کے مطابق اتنا مال لے سکتی ہو جو تمہیں اور تمھاری اولاد کو کافی ہو۔''

(١٠) بَابُ حِفْظِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي ذَاتِ يَدِهِ وَالنَّفَقَةِ

باب: 10- عورت کا اپنے شوہر کے مال کی اور جو وہ اخراجات کے لیے دے اس کی حفاظت کرنا

٥٣٦٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ. وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ - وَقَالَ الْآخَرُ: صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ - أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ».

[5365] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں بہترین عورتیں قریشی عورتیں ہیں۔'' ایک روایت میں ہے کہ ''قریش کی نیک اور بھلی عورتیں بچے پر اس کے بچپن میں سب سے زیادہ مہربان اور اپنے شوہر کے مال کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں۔''

وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٤٣٤]

حضرت معاویہ اور حضرت ابن عباس ؓ سے بھی نبی ﷺ کی حدیث بیان کی جاتی ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں قریشی عورتوں کی دو صفات بیان ہوئی ہیں: ایک تو وہ بچے کے لیے بچپن میں بہت مہربان ہوتی ہیں۔ دوسرے وہ اپنے شوہر کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔ مقاصد نکاح میں سب سے زیادہ اہم یہی دو مقاصد ہیں، انھی سے تدبیر منزل اور نظام خانہ داری وابستہ ہے، لہٰذا مستحب ہے کہ نکاح کے لیے ایسی عورت کا انتخاب کیا جائے جس میں یہ دو اوصاف پائے جاتے ہوں۔

(١١) بَابُ كِسْوَةِ الْمَرْأَةِ بِالْمَعْرُوفِ

باب:11-عورت کو لباس دستور کے مطابق دینا چاہیے

٥٣٦٦ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: آتَى إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا، فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي. [راجع: ٢٦١٤]

[5366] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے نبی ﷺ نے ایک ریشمی دھاری دار حلہ دیا۔ میں نے اسے خود پہن لیا۔ پھر میں نے آپ کے چہرۂ مبارک پر ناراضی کے اثرات دیکھے تو میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

(١٢) بَابُ عَوْنِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي وَلَدِهِ

باب:12- بچوں کے معاملے میں بیوی کا اپنے شوہر سے تعاون کرنا

٥٣٦٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ [عَنْهُمَا] قَالَ: هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ - أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ - فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا: فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ، وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ؟» قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ عَبْدَ اللهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ. فَقَالَ: «بَارَكَ اللهُ لَكَ، أَوْ

[5367] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب میرے والد گرامی شہید ہوئے تو انھوں نے سات یا نو بیٹیاں چھوڑیں۔ میں نے ایک شوہر دیدہ عورت سے نکاح کیا تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے جابر! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''کنواری سے یا بیوہ سے؟'' میں نے کہا: بیوہ سے نکاح کیا ہے، آپ نے فرمایا: ''کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہیں کی، تم اس سے دل لگی کرتے وہ تم سے اپنا دل بہلاتی، تم اسے ہنساتے اور وہ تمھیں ہنساتی؟'' میں نے عرض کی: (میرے والد گرامی) حضرت عبداللہ ؓ شہید ہو گئے اور اپنے پیچھے کچھ بیٹیاں چھوڑ گئے۔ میں نے اس

خَيْرًا». [راجع: ٤٤٣]

بات کو پسند نہ کیا کہ ان کے پاس ان جیسی (کوئی ناتجربہ کار) لے آؤں، اس لیے میں نے ایک ایسی عورت سے نکاح کیا جو ان کی نگہداشت اور اصلاح کرتی رہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تمھیں برکت دے یا تمھیں بھلائی نصیب کرے۔''

(١٣) بَابُ نَفَقَةِ الْمُعْسِرِ عَلَى أَهْلِهِ

باب: 13- تنگ دست کا اپنے اہل خانہ پر خرچ کرنا

٥٣٦٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلَكْتُ، قَالَ: «وَلِمَ؟» قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «فَأَعْتِقْ رَقَبَةً». قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي، قَالَ: «فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ». قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: «فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا»، قَالَ: لَا أَجِدُ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ؟» قَالَ: هَا أَنَا ذَا، قَالَ: «تَصَدَّقْ بِهٰذَا»، قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، قَالَ: «فَأَنْتُمْ إِذًا». [راجع: ١٩٣٦]

[5368] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا: میں تو ہلاک ہو گیا ہوں آپ نے دریافت فرمایا: ''کیوں کیا ہوا؟'' اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں ہم بستری کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر ایک غلام آزاد کر دو۔'' اس نے کہا: میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔'' اس نے کہا: مجھ میں اس کی بھی طاقت نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر ساٹھ مساکین کو کھانا کھلاؤ۔'' اس نے کہا: میں اتنا سامان نہیں پاتا۔ اس دوران میں نبی ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا تو آپ نے پوچھا: ''سوال کرنے والا کہاں ہے؟'' عرض کیا: میں یہاں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کھجوروں کا ٹوکرا صدقہ کر دو۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! جو ہم سے زیادہ محتاج ہیں ان پر صدقہ کروں؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی گھرانہ ایسا نہیں جو ہم سے زیادہ محتاج ہو۔ یہ سن کر نبی ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے، پھر فرمایا: ''تم ہی اس وقت زیادہ حق دار ہو۔''

(١٤) بَابٌ: ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ [البقرة: ٢٣٣] وَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْهُ شَيْءٌ؟ ﴿وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَآ أَبْكَمُ﴾ الْآيَةَ. [النحل: ٧٦]

باب: 14- (ارشاد باری تعالیٰ :)''وارث پر بھی یہی لازم ہے۔'' نیز بچے کو دودھ پلانے میں کیا عورت پر بھی کچھ ذمہ داری ہے؟ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ دو آدمی ہیں، ان میں سے ایک گونگا ہے.....'' کا بیان

٥٣٦٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ لِي مِنْ أَجْرٍ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ، قَالَ: «نَعَمْ، لَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ». [راجع: ١٤٦٧]

[5369] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آیا ابوسلمہ ؓ کے بیٹوں پر خرچ کرنے سے مجھے کوئی ثواب ملے گا؟ میں انھیں بے یار و مددگار نہیں چھوڑ سکتی، آخر وہ میرے بیٹے ہی تو ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! تمھیں ہر اس چیز کا اجر ملے گا جو تم ان پر خرچ کرو گی۔''

٥٣٧٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: قَالَتْ هِنْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ؟ قَالَ: «خُذِي بِالْمَعْرُوفِ». [راجع: ٢٢١١]

[5370] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ہند ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! ابوسفیان بہت بخیل آدمی ہے۔ کیا مجھ پر گناہ ہوگا کہ میں اس کے مال سے اتنا لے لوں جو مجھے اور میرے بیٹوں کو کافی ہو؟ آپ نے فرمایا: ''دستور کے مطابق بقدر کفایت لے سکتی ہو۔''

(١٥) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ».

باب: 15- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''جو کوئی (قرض وغیرہ کا) بوجھ یا لاوارث بچے چھوڑ کر مرے تو ان کا بندوبست میرے ذمے ہے'' کا بیان

٥٣٧١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،

[5371] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کسی ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جس

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ، فَيَسْأَلُ: «هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا؟» فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى، وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ: «صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ»، فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ: «أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ». [راجع: ٢٢٩٨]

پر قرض ہوتا تو آپ دریافت فرماتے: ''مرنے والے نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے کوئی ترکہ چھوڑا ہے؟'' اگر بتایا جاتا کہ اس نے اتنا ترکہ چھوڑا ہے جس سے قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپ اس کا جنازہ پڑھتے بصورت دیگر آپ دوسرے مسلمانوں سے فرماتے: ''تم خود ہی اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔'' پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوحات کے دروازے کھول دیے تو آپ نے فرمایا: ''میں اہل ایمان سے خود ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں، اس لیے ان میں سے جب کوئی وفات پا جائے اور قرض چھوڑے تو اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے اور اگر کوئی مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔''

(١٦) بَابُ الْمَرَاضِعِ مِنَ الْمَوَالِيَاتِ وَغَيْرِهِنَّ

باب: 16- لونڈیاں وغیرہ بھی دودھ پلا سکتی ہیں

٥٣٧٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، انْكِحْ أُخْتِي ابْنَةَ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: «وَتُحِبِّينَ ذٰلِكِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ: لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي، فَقَالَ: «إِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِي»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَوَاللهِ إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: «ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَاللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ، فَلَا

[5372] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام المومنین ام حبیبہ ؓ سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ میری بہن ابوسفیان کی بیٹی سے نکاح کر لیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو اسے پسند کرتی ہے؟'' میں نے کہا: ہاں، اب بھی میں کوئی تنہا تو آپ کے عقد میں نہیں ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ اگر کوئی بھلائی میں میرا شریک ہو تو وہ میری بہن ہو۔ آپ نے فرمایا: ''وہ تو میرے لیے حلال نہیں'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! واللہ! ہمیں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ابوسلمہ کی بیٹی دُرّہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ام سلمہ کی بیٹی؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر وہ میرے زیر پرورش نہ ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہ تھی کیونکہ وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ

تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ».

پلایا تھا، لہٰذا تم مجھ پر اپنی بیٹیاں اور بہنیں پیش نہ کیا کرو۔"

وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ عُرْوَةُ: ثُوَيْبَةُ أَعْتَقَهَا أَبُو لَهَبٍ. [راجع: ٥١٠١]

ایک روایت میں ہے کہ ثویبہ کو ابولہب نے آزاد کیا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

70 - كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

(١) وَ[بَابُ] قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿كُلُوا مِن طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقْنَٰكُمْ﴾ الْآيَةَ [البقرة: ١٧٢] وَقَوْلِهِ: ﴿أَنفِقُوا مِن طَيِّبَٰتِ مَا كَسَبْتُمْ﴾ [البقرة: ٢٦٧] وَقَوْلِهِ: ﴿كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَٰتِ وَاعْمَلُوا صَٰلِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ﴾ [المؤمنون: ٥١]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''ہم نے تمھیں جو پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ۔'' نیز فرمان الٰہی: ''جو تم نے پاک کمائی کی ہے اس میں سے خرچ کرو۔'' اور فرمان الٰہی: ''پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو، یقیناً میں اسے جو تم کرتے ہو، خوب جاننے والا ہوں'' کا بیان

٥٣٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ». قَالَ سُفْيَانُ: وَالْعَانِي: الْأَسِيرُ.

[راجع: ٣٠٤٦]

[5373] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی تیمار داری کرو اور قیدی کو رہائی دلاؤ۔'' (راویٔ حدیث) حضرت سفیان نے کہا: (حدیث میں لفظ) العاني سے مراد قیدی ہے۔

٥٣٧٤ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ.

[5374] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کے اہل و عیال نے تین دن متواتر کبھی کھانا سیر ہو کر نہیں کھایا حتی کہ آپ کی روح قبض ہو گئی۔

٥٣٧٥ - وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَصَابَنِي جَهْدٌ شَدِيدٌ فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَاسْتَقْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ، فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِي مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ»، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ فَأَمَرَ لِي بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: «عُدْ فَاشْرَبْ يَا أَبَا هِرٍّ»، فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ: «عُدْ» فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصَارَ كَالْقِدْحِ، قَالَ: فَلَقِيتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ: تَوَلَّى ذٰلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ، وَاللهِ لَقَدِ اسْتَقْرَأْتُكَ الْآيَةَ وَلَأَنَا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ. قَالَ عُمَرُ: وَاللهِ لَأَنْ أَكُونَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ. [انظر: ٦٢٤٦، ٦٤٥٢]

[5375] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے ایک دن سخت بھوک لگی تو میں حضرت عمر ؓ سے ملا اوران سے قرآن کریم کی ایک آیت پڑھنا چاہی۔ انھوں نے مجھے وہ آیت پڑھ کر سنائی، پھر اپنے گھر میں داخل ہوگئے۔ میں تھوڑی دور گیا تو بھوک کی وجہ سے منہ کے بل گر پڑا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ میرے سر کے پاس کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ!'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! لبیک وسعدیک۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کر دیا۔ آپ سمجھ گئے کہ میں کس تکلیف میں مبتلا ہوں۔ پھر آپ مجھے اپنے گھر لے گئے اور میرے لیے دودھ کے پیالے کا حکم دیا، چنانچہ میں نے اس میں سے کچھ دودھ پیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ! دوبارہ پیو۔'' میں نے دوبارہ پیا۔ آپ نے فرمایا: ''اور پیو۔'' میں نے خوب پیا یہاں تک کہ میرا پیٹ بے پر تیر کی طرح سیدھا ہوگیا۔ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں حضرت عمر ؓ سے ملا اوران سے اپنا سارا واقعہ بیان کیا اور کہا: اے عمر! اللہ تعالیٰ نے مجھے اس ہستی کے حوالے کر دیا جو تم سے زیادہ حق دار تھے۔ اللہ کی قسم! میں نے آپ سے ایک آیت کے متعلق پوچھا تھا، حالانکہ میں اسے تم سے زیادہ بہتر طریقے سے پڑھ سکتا تھا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں نے تجھے اپنے گھر میں داخل کر لیا ہوتا تو مجھے سرخ اونٹ ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

فائدہ: مذکورہ تینوں احادیث میں اگرچہ انواع طعام کا ذکر نہیں، تاہم طعام کے احوال اور اس کی صفات کا ذکر ضرور ہے، عنوان کے ساتھ ان احادیث کی یہی مطابقت ہے۔[1]

[1] فتح الباري: 645/9.

(٢) بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

باب: 2- کھانے پر بسم اللہ پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا

٥٣٧٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا غُلَامُ سَمِّ اللهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ»، فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ.

[انظر: ٥٣٧٧، ٥٣٧٨]

[5376] حضرت عمر بن ابی سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں صغر سنی میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں زیر پرورش تھا، کھاتے وقت برتن میں میرا ہاتھ چاروں طرف گھوما کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''بیٹے! کھاتے وقت بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے تناول کرو۔'' اس کے بعد میں ہمیشہ اسی ہدایت کے مطابق کھاتا رہا۔

فائدہ: اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو جب یاد آجائے اسی وقت بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ پڑھے، اس طرح آغاز میں بسم اللہ نہ پڑھنے کی تلافی ہو جاتی ہے۔[1] کھانا دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتے دیکھا تو آپ نے فرمایا: ''دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔'' وہ کہنے لگا میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا، حالانکہ وہ کھا سکتا تھا، رسول اللہ ﷺ فرمایا: ''اچھا تو آئندہ دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکے گا۔'' اس کے بعد اس کا دایاں ہاتھ مفلوج ہو گیا۔[2] اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جھوٹ کی سزا دی، لہٰذا ہمیں دائیں ہاتھ سے کھانے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

(٣) بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيهِ

باب: 3- اپنے سامنے سے کھانا

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ».

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''(کھانے سے پہلے) اللہ کا نام لیا کرو اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔''

٥٣٧٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ - وَهُوَ ابْنُ أُمِّ

[5377] حضرت عمر بن ابی سلمہ ؓ سے روایت ہے، جو نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت ام سلمہ ؓ کے فرزند ہیں، انھوں نے کہا کہ ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا۔ میں برتن کے چاروں طرف سے کھانے لگا تو

1 سنن أبي داود، الأطعمة، حديث: 3767. 2 صحيح مسلم، الأشربة، حديث: 5268.

سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ: أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ طَعَامًا فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ نَوَاحِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلْ مِمَّا يَلِيكَ». [راجع: ٥٣٧٦]

رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اپنے آگے سے کھاؤ۔''

٥٣٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِطَعَامٍ وَمَعَهُ رَبِيبُهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ: «سَمِّ اللهَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ». [راجع: ٥٣٧٦]

[5378] ابونعیم وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ آپ کے ہمراہ آپ ہی کے زیر پرورش عمر بن ابی سلمہ ؓ بھی تھے تو آپ نے ان سے فرمایا: ''بسم اللہ پڑھو اور اپنے آگے سے کھاؤ۔''

فائدہ: کھانے کے آداب میں سے ہے کہ انسان اپنے سامنے سے کھائے ہاں، اگر کھانے مختلف اقسام کے ہوں تو جہاں سے چاہے اپنا من پسند کھانا کھا سکتا ہے، مذکورہ پابندی صرف اس صورت میں ہے جب کھانا ایک ہی طرح کا ہو۔

(٤) بَابُ مَنْ تَتَبَّعَ حَوَالَي الْقَصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهِ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ كَرَاهِيَةً

باب: 4- اگر ساتھی برا محسوس نہ کرے تو برتن کے چاروں طرف ہاتھ بڑھانا

٥٣٧٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسٌ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَي الْقَصْعَةِ، قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ.

[5379] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو اس کھانے پر مدعو کیا جو اس نے آپ ﷺ کے لیے تیار کیا تھا۔ حضرت انس ؓ نے کہا: میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ گیا۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ برتن کے چاروں طرف سے کدو کے ٹکڑے تلاش کر رہے تھے۔ حضرت انس نے کہا کہ اس دن سے کدو مجھے بہت پسند ہیں۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «كُلْ بِيَمِينِكَ». [راجع: ٢٠٩٢]

عمر بن ابی سلمہ ؓ نے کہا کہ مجھے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔''

(٥) بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْأَكْلِ وَغَيْرِهِ

باب: 5- کھانے وغیرہ میں دائیں طرف سے شروع کرنا

٥٣٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ - وَكَانَ قَالَ بِوَاسِطٍ قَبْلَ هٰذَا - فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ. [راجع: ١٦٨]

[5380] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ممکن حد تک وضو کرنے، جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں دائیں جانب (سے ابتدا کرنے) کو پسند کرتے تھے۔ راویٔ حدیث (شعبہ) جب واسط شہر میں تھے تو اس کو یوں بیان کرتے: ہر تکریم والے کام میں آپ ﷺ اپنی دائیں جانب سے ابتدا کرتے۔

(٦) بَابٌ: مَنْ أَكَلَ حَتَّى شَبِعَ

باب:6- پیٹ بھر کر کھانا تناول کرنا

٥٣٨١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «آرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «بِطَعَامٍ؟» قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ: «قُومُوا»، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتْ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

[5381] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوطلحہ ؓ نے حضرت ام سلیم ؓ سے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی آواز میں نقاہت محسوس کرتا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ فاقے سے ہیں۔ کیا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ چنانچہ انھوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ لیا اور اس کے ایک حصے میں روٹیاں لپیٹ دیں، پھر اسے میرے کپڑے کے نیچے میری بغل میں چھپا دیا اور اس کا کچھ حصہ (چادر کی طرح) مجھے اوڑھا دیا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ جب وہ لے کر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ کے ہمراہ صحابۂ کرام ؓ بھی تھے۔ میں ان حضرات کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''کھانے کے لیے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا: ''اٹھو۔'' چنانچہ آپ وہاں سے روانہ ہوئے اور میں ان کے آگے آگے چلنے لگا۔ جب میں حضرت ابوطلحہ ؓ کے پاس پہنچا تو انھوں نے حضرت ام سلیم ؓ سے کہا: ام سلیم! رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں

سمیت تشریف لا رہے ہیں جبکہ ہمارے پاس کھانے کا اتنا انتظام نہیں جو سب کو کافی ہو سکے۔ حضرت ام سلیم ﷞ نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں۔

قَالَ: فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلَ أَبُو طَلْحَةَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ»، فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ»، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ» فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ»، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ أَذِنَ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ ثَمَانُونَ رَجُلًا. [راجع:٤٢٢]

اس کے بعد حضرت ابوطلحہ ﷛ استقبال کے لیے نکلے اور رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی۔ آخر کار حضرت ابوطلحہ ﷛ اور رسول اللہ ﷺ چلتے چلتے گھر میں داخل ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلیم ﷞ سے فرمایا: ''اے ام سلیم! جو کچھ تمھارے پاس ہے اسے لے آؤ'' چنانچہ وہ وہی روٹیاں لے آئیں، پھر آپ ﷺ کے حکم سے ان کا چورا کرلیا گیا۔ حضرت ام سلیم ﷞ نے اپنے گھی کے ڈبے سے اس پر گھی نچوڑ کر اس کا ملیدہ بنالیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی توفیق سے اس پر جو پڑھنا تھا پڑھا، اس کے بعد فرمایا: ''دس دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلاؤ'' چنانچہ دس صحابۂ کرام ﷢ کو اجازت دی، وہ آئے اور شکم سیر ہوکر کھایا اور واپس چلے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''دس اور بلاؤ'' وہ آئے اور شکم سیر ہوکر کھایا اور باہر چلے گئے، پھر آپ نے دس صحابۂ کرام ﷢ کو آنے کی دعوت دی۔ انھوں نے بھی سیر ہوکر کھایا اور واپس چلے گئے۔ پھر دس صحابۂ کرام ﷢ کو بلایا، اس طرح تمام صحابۂ کرام ﷢ نے پیٹ بھر کر کھایا۔ اس وقت اسّی (80) کی تعداد میں صحابۂ کرام ﷢ موجود تھے۔

٥٣٨٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَحَدَّثَ أَبُو عُثْمَانَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ؟» فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ

[5382] حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر ﷟ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک سوتیس آدمی نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ''تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟'' اچانک ایک آدمی کے پاس ایک صاع یا اس کے لگ بھگ آٹا تھا جسے گوندھ لیا گیا۔ اس دوران میں ایک دراز قد مشرک جس کے بال پراگندہ تھے اپنی بکریاں ہانکتا ہوا ادھر آنکلا۔ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تو فروخت

ﷺ: «أَبَيْعٌ أَمْ عَطِيَّةٌ؟ أَوْ قَالَ: هِبَةٌ؟» قَالَ: لَا، بَلْ بَيْعٌ، قَالَ: فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ، فَأَمَرَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشْوَى، وَايْمُ اللهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا قَدْ حَزَّ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَهَا لَهُ، ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلْنَا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ، فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ. [راجع: ٢٢١٦]

کرتا یا عطیہ دیتا ہے؟'' اس نے کہا: عطیہ نہیں بلکہ فروخت کرتا ہوں، چنانچہ آپ ﷺ نے اس سے ایک بکری خریدی۔ اسے ذبح کیا گیا تو آپ نے اس کی کلیجی بھونے کا حکم دیا۔ اللہ کی قسم! ایک سوتیس لوگوں کی جماعت میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جسے آپ ﷺ نے اس کلیجی کا ایک ایک ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو۔ جو وہاں موجود تھا اسے تو وہیں دے دیا گیا اور اگر وہ موجود نہ تھا تو اس کا حصہ محفوظ کر لیا گیا۔ پھر اس بکری کے گوشت کو پکا کر دو بڑے کونڈوں میں رکھا اور ہم سب نے اس میں سے پیٹ بھر کر کھایا، اس کے باوجود کونڈوں میں گوشت بچ گیا تو میں نے اسے اونٹ پر لاد لیا۔

فائدہ: اس حدیث سے پیٹ بھر کر کھانا ثابت ہوتا ہے اگرچہ کبھی کبھار بھوک برداشت کرنا افضل ہے، بہرحال پیٹ بھر کر کھانا اگرچہ مباح ہے لیکن اس کی ایک حد ہے، جب اس حد سے تجاوز ہو تو اسراف وفضول خرچی ہوگی، صرف اس حد تک کھائے کہ وہ اللہ کی اطاعت پر مددگار ثابت ہو اور اس سے جسم میں گرانی پیدا نہ ہو جو اللہ کی عبادت سے رکاوٹ کا باعث بنے۔[1] ہمارے رجحان کے مطابق شکم سیری کی حد یہ ہے کہ پیٹ کے تین حصے ہوں، ایک حصہ کھانے کے لیے، ایک پینے کے لیے اور ایک سانس کی آمد ورفت کے لیے چھوڑ دیا جائے، اگر یہ معمول بنالیا جائے تو انسان توانا وتندرست رہے گا۔

٥٣٨٣ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ: التَّمْرِ وَالْمَاءِ. [انظر: ٥٤٤٢]

[5383] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے جب وفات پائی تو ان دنوں ہم کھجور اور پانی سے شکم سیر ہونے لگے تھے۔

(٧) بَابٌ: ﴿لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ﴾ [النور: ٦١] وَالنِّهْدُ وَالِاجْتِمَاعُ عَلَى الطَّعَامِ.

باب: 7- ارشاد باری تعالیٰ: ''اندھے، پر کوئی حرج نہیں.....'' نیز کھانے کے موقع پر اکٹھے ہونے اور اجتماع کرنے کا بیان

٥٣٨٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ بُشَيْرَ بْنَ

[5384] حضرت سوید بن نعمان ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف

1 فتح الباري: 654/9.

يَسَارٍ يَقُولُ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ - قَالَ يَحْيَى: وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ - دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَلُكْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

روانہ ہوئے۔ جب ہم صہباء مقام پر پہنچے...... (راویٔ حدیث) یحییٰ نے کہا: صہباء، خیبر سے نصف منزل پر واقع ہے...... رسول اللہ ﷺ نے وہاں پہنچ کر کھانا طلب فرمایا تو آپ کو ستو پیش کیے گئے۔ ہم نے انھیں پانی کے بغیر ہی کھا لیا، کھانے کے بعد آپ نے پانی طلب کیا، کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی پھر آپ نے ہمیں نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا۔

قَالَ سُفْيَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَوْدًا وَبَدْءًا. [راجع: ٢٠٩]

سفیان نے کہا کہ میں نے اپنے استاد یحییٰ سے اس حدیث کو یوں سنا کہ آپ نے نہ تو ستو کھاتے وقت وضو کیا اور نہ کھانے سے فراغت کے بعد ہی اس کا اہتمام کیا۔

(٨) بَابُ الْخُبْزِ الْمُرَقَّقِ وَالْأَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ

باب:8- باریک چپاتی کھانا اور میز یا دستر خوان پر کھانا تناول کرنا

٥٣٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ خَبَّازٌ لَهُ فَقَالَ: مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ خُبْزًا مُرَقَّقًا وَلَا شَاةً مَسْمُوطَةً حَتَّى لَقِيَ اللهَ. [انظر: ٥٤٢١، ٦٤٥٧]

[5385] حضرت قتادہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ان کے ہاں ان کا باورچی بھی تھا۔ انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے کبھی میدے سے تیار شدہ باریک چپاتی نہیں کھائی اور نہ کبھی بھونی ہوئی بکری ہی تناول فرمائی حتی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

٥٣٨٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ - قَالَ عَلِيٌّ هُوَ الْإِسْكَافُ - عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عَلَى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ، وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَطُّ، وَلَا أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ قَطُّ.

[5386] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ نبی ﷺ نے کبھی چھوٹی پیالی میں کھانا کھایا ہو اور نہ آپ کے لیے پتلی روٹی ہی پکائی جاتی تھی، نیز آپ نے کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا۔

قِيلَ لِقَتَادَةَ: فَعَلَامَ مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: عَلَى السُّفَرِ. [انظر: ٥٤١٥، ٦٤٥٠]

(راویٔ حدیث) حضرت قتادہ سے کسی نے سوال کیا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کس پر کھانا کھاتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ

نیچے بچھے ہوئے دستر خوان پر کھانا کھاتے تھے۔

فائدہ: "سُكُرُّجه" اس پیالی کو کہتے ہیں جس میں ہاضمے کے لیے جوارش وغیرہ رکھی جاتی تھی، رسول اللہ ﷺ بہت کم کھانا کھاتے تھے، اس لیے ہاضمے کے لیے جوارش کی ضرورت ہی نہ پڑتی تھی، نیز اس قسم کے برتن متکبر لوگ استعمال کرتے تھے، اس طرح میز وغیرہ کا استعمال بھی مال داروں کے ہاں تھا، ہمارے رجحان کے مطابق میز پر کھانا تناول کرنا جائز ہے لیکن سنت طریقہ یہ ہے کہ دستر خوان نیچے بچھا کر کھانا کھایا جائے۔ والله أعلم.

٥٣٨٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْنِي بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ، أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْأَقِطُ وَالسَّمْنُ.

[5387] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت صفیہ ؓ کے (نکاح کے بعد ان کے) ہمراہ راستے میں قیام فرمایا، میں نے آپ کے ولیمے کے لیے مسلمانوں کو مدعو کیا۔ آپ ﷺ نے دستر خوان بچھانے کا حکم دیا تو فوراً تعمیل کی گئی۔ پھر اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا گیا۔

وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ أَنَسٍ: بَنَى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ. [راجع: ٣٧١]

ایک دوسری روایت میں ہے، حضرت انس ؓ نے کہا: نبی ﷺ نے شب زفاف کے بعد ایک قسم کا حلوہ تیار کیا جو چمڑے کے ایک دستر خوان پر چن دیا گیا۔

فائدہ: "حیس" ایک قسم کا حلوہ ہے جو کھجور اور پنیر میں گھی ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔ حضرت صفیہ ؓ سے شادی کے بعد یہی آپ کا ولیمہ تھا۔

٥٣٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الشَّامِ يُعَيِّرُونَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُونَ: يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ، فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ: يَا بُنَيَّ إِنَّهُمْ يُعَيِّرُونَكَ بِالنِّطَاقَيْنِ، هَلْ تَدْرِي مَا كَانَ النِّطَاقَيْنِ؟ إِنَّمَا كَانَ نِطَاقِي شَقَقْتُهُ نِصْفَيْنِ، فَأَوْكَيْتُ قِرْبَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِأَحَدِهِمَا وَجَعَلْتُ فِي سُفْرَتِهِ آخَرَ، قَالَ: فَكَانَ أَهْلُ الشَّامِ إِذَا عَيَّرُوهُ بِالنِّطَاقَيْنِ يَقُولُ: إِيهًا وَالْإِلٰهِ، تِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا.

[5388] وہب بن کیسان سے روایت ہے، انھوں نے کہا: شامی لوگ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کو عار دلاتے ہوئے کہتے: ''اے ذات نطاقین کے بیٹے! ان کی والدہ ماجدہ حضرت اسماء ؓ نے فرمایا: اے بیٹے! لوگ تجھے ''ذات نطاقین'' کا بیٹا کہہ کر طعنہ دیتے ہیں۔ کیا آپ کو علم ہے کہ ''نطاقین'' کیا تھے؟ میرا ایک کمر بند تھا۔ میں نے اس کے دو ٹکڑے کر دیے: ایک ٹکڑے کے ساتھ میں نے (ہجرت کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ کے مشکیزے کا منہ باندھا، دوسرا ٹکڑا میں نے دستر خوان کے طور پر رکھ دیا۔ وہب بن کیسان نے کہا کہ جس وقت شامی لوگ حضرت عبداللہ بن

[راجع: ٢٩٧٩]

زبیر رضی اللہ عنہ کو ''ذات نطاقین'' کا طعنہ دیتے تو وہ کہتے: ٹھیک ہے اللہ کی قسم! یہ ایک ایسا طعنہ ہے اس میں میرے لیے کوئی عار یا عیب نہیں۔

٥٣٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا، فَدَعَا بِهِنَّ فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ كَالْمُتَقَذِّرِ لَهُنَّ، وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ. [راجع: ٢٥٧٥]

[5389] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کی خالہ حضرت ام حفید بنت حارث بن حزن رضی اللہ عنہا نے گھی، پنیر اور سانڈے ہدیے کے طور پر نبی ﷺ کو بھیجے۔ آپ نے ان تمام چیزوں کو منگوایا، انھیں آپ ﷺ کے دستر خوان پر کھایا گیا لیکن نبی ﷺ نے طبعی کراہت کی وجہ سے ان کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا۔ اگر یہ حرام ہوتے تو نبی ﷺ کے دستر خوان پر نہ کھائے جاتے اور نہ آپ انھیں تناول کرنے کا حکم ہی دیتے۔

(٩) بَابُ السَّوِيقِ

باب: 9- ستو کھانے کا بیان

٥٣٩٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالصَّهْبَاءِ - وَهِيَ عَلَى رَوْحَةٍ مِنْ خَيْبَرَ - فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْهُ إِلَّا سَوِيقًا فَلَاكَ مِنْهُ فَلُكْنَا مَعَهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ، ثُمَّ صَلَّى وَصَلَّيْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ٢٠٩]

[5390] حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم صہباء مقام پر نبی ﷺ کے ہمراہ تھے۔ یہ مقام خیبر سے ایک منزل کے فاصلے پر ہے، نماز کا وقت ہوا تو آپ نے کھانا طلب فرمایا۔ ستو کے علاوہ اور کچھ دستیاب نہ ہوا تو آپ نے وہی تناول فرمائے۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھائے۔ پھر آپ نے پانی طلب کیا، کلی کی اور نماز پڑھی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی اور آپ نے وضو نہ کیا۔

(١٠) بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُسَمَّى لَهُ فَيَعْلَمَ مَا هُوَ؟

باب: 10- نبی ﷺ اس وقت تک کھانا تناول نہ فرماتے حتی کہ اس کا نام لیا جاتا تو آپ معلوم کر لیتے کہ یہ کیا ہے؟

٥٣٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ:

[5391] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ - الَّذِي يُقَالُ لَهُ: سَيْفُ اللهِ - أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ - وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ - فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ، فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ، فَأَهْوَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ: أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ، هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللهِ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «لَا وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ». قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ إِلَيَّ. [انظر: ٥٤٠٠، ٥٥٣٧]

حضرت خالد بن ولید ؓ، جنھیں اللہ کی تلوار کہا جاتا ہے، نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اپنی اور حضرت ابن عباس ؓ کی خالہ حضرت میمونہ ؓ کے پاس گئے۔ ان کے پاس بھنا ہوا سانڈا تھا جو ان کی ہمشیر حضرت حفیدہ بنت حارث ؓ نجد سے لائی تھیں، انھوں نے یہ سانڈا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ آپ ﷺ کسی کھانے کی طرف ہاتھ بڑھائیں حتی کہ بتایا جاتا کہ یہ کیا ہے اور اس چیز کا نام لیا جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے سانڈے کی طرف ہاتھ بڑھایا تو وہاں موجود عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا: جو کچھ تم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کو بتاؤ کہ یہ سانڈا ہے۔ یہ سن کر آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ حضرت خالد بن ولید ؓ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کیا سانڈا حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں ہوتا اس لیے مجھے اس سے گھن محسوس ہوتی ہے۔'' حضرت خالد بن ولید ؓ کہتے ہیں کہ پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھانا شروع کر دیا جبکہ رسول اللہ ﷺ مجھے دیکھ رہے تھے۔

(١١) بَابٌ: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ

باب: 11- ایک کا کھانا دو کے لیے کافی ہوتا ہے

٥٣٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ».

[5392] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو آدمیوں کا کھانا تین کے لیے کافی ہوتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار کے لیے کافی ہوتا ہے۔''

(١٢) بَابٌ: اَلْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ

باب:12-مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس مسئلے کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے بیان کردہ ایک حدیث ہے۔

٥٣٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُؤْتَى بِمِسْكِينٍ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَأَدْخَلْتُ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيرًا فَقَالَ: يَا نَافِعُ، لَا تُدْخِلْ هٰذَا عَلَيَّ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «اَلْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ». [انظر: ٥٣٩٤]

[5393] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک ان کے ساتھ کھانے کے لیے کسی مسکین کو نہ لایا جاتا۔ میں ایک دن ایک شخص کو لایا جو آپ کے ساتھ کھانا کھائے تو اس نے بہت کھانا کھایا۔ بعد میں انھوں نے مجھے کہا: اے نافع! آئندہ اس شخص کو میرے ساتھ کھانے کے لیے نہ لانا۔ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

فائدہ: حدیث کا مقصد یہ ہے کہ مومن کم خور اور کافر بسیار خور ہوتا ہے، مسلمان اس لیے کم کھاتا ہے کہ پیٹ بھر کر کھانے سے سستی پیدا ہوجاتی ہے اور معدے میں گرانی آجاتی ہے، مسلمان یہ نہیں چاہتا کہ وہ عبادت کرنے میں سستی کرے، نیز زیادہ کھانے سے وضو جلدی ٹوٹ جاتا ہے، حالانکہ کچھ عبادات ایسی ہیں جن میں وضو شرط ہے۔ بہر حال ایک کی کم خوری اور دوسرے کی بسیار خوری بیان کرنے کے لیے یہ انداز اختیار کیا گیا ہے مگر یہ اکثریت کے اعتبار سے ہے کیونکہ بعض لوگ مسلمان ہونے کے باوجود بہت کھاتے ہیں۔

٥٣٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَإِنَّ الْكَافِرَ - أَوِ الْمُنَافِقَ فَلَا أَدْرِي أَيَّهُمَا قَالَ عُبَيْدُ اللهِ - يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ». [راجع: ٥٣٩٣]

[5394] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر یا منافق، مجھے معلوم نہیں کہ عبیداللہ نے ان دونوں میں سے کس کا ذکر کیا، سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [انظر: ٥٣٩٥]

ابن بکیر نے کہا: ان سے امام مالک نے، ان سے حضرت نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اور ان سے نبی ﷺ نے اسی حدیث کی طرح بیان کیا۔

٥٣٩٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ أَبُو نَهِيكٍ رَجُلًا أَكُولًا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ»، فَقَالَ: فَأَنَا أُومِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ. [راجع: ٥٣٩٤]

[5395] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ابونہیک نامی شخص بسیار خور تھا تو اس سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔'' یہ سن کر ابونہیک نے کہا: میں تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

٥٣٩٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَأْكُلُ الْمُسْلِمُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ». [انظر: ٥٣٩٧]

[5396] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

٥٣٩٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا، فَأَسْلَمَ فَكَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا قَلِيلًا، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ». [راجع: ٥٣٩٦]

[5397] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی بہت کھانا کھاتا تھا۔ وہ مسلمان ہوا تو بہت کم کھانے لگا۔ اس امر کا ذکر نبی ﷺ سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

(١٣) بَابُ الْأَكْلِ مُتَّكِئًا

باب: 13- ٹیک لگا کر کھانا

٥٣٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَا آكُلُ مُتَّكِئًا». [انظر: ٥٣٩٩]

[5398] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔''

٥٣٩٩ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ

[5399] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں تھا کہ آپ نے اپنے پاس موجود ایک آدمی (صحابی) سے فرمایا: ''میں ٹیک لگا

لِرَجُلٍ عِنْدَهُ: «لَا آكُلُ وَأَنَا مُتَّكِئٌ». [راجع: ٥٣٩٨]

کر نہیں کھاتا۔''

(١٤) بَابُ الشِّوَاءِ

باب: 14- بھنے ہوئے گوشت کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ﴾ [هود: ٦٩] أَيْ مَشْوِيٍّ.

ارشاد باری تعالیٰ: وہ ''(ابراہیم علیہ السلام) بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔'' حَنِيْذٍ کے معنی ہیں: بھنا ہوا۔

٥٤٠٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ لِيَأْكُلَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ ضَبٌّ، فَأَمْسَكَ يَدَهُ، فَقَالَ خَالِدٌ: أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: «لَا، وَلٰكِنَّهُ لَا يَكُونُ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ»، فَأَكَلَ خَالِدٌ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ.

[5400] حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ بھنا ہوا سانڈا پیش کیا گیا۔ جب آپ نے اسے کھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو آپ سے کہا گیا: یہ تو سانڈا ہے۔ آپ ﷺ نے (یہ سن کر) اپنا دست مبارک روک لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(حرام تو) نہیں لیکن میری قوم کی سرزمین میں نہیں پایا جاتا، اس لیے میں اس سے گھن محسوس کرتا ہوں۔'' چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسے کھانا شروع کر دیا جبکہ رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے۔

قَالَ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ. [راجع: ٥٣٩١]

امام مالک نے ابن شہاب سے (ضَبٍّ مَشْوِيٍّ کے بجائے) ضَبٍّ مَحْنُوذٍ کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

(١٥) بَابُ الْخَزِيرَةِ

باب: 15- خزیرہ کا بیان

قَالَ النَّضْرُ: اَلْخَزِيرَةُ مِنَ النُّخَالَةِ، وَالْحَرِيرَةُ مِنَ اللَّبَنِ.

حضرت نضر نے کہا کہ خزیرہ آٹے کے چھان سے بنتا ہے جبکہ حریرہ دودھ سے تیار ہوتا ہے۔

٥٤٠١ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِمَّنْ

[5401] حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ صاحب، نبی ﷺ کے انصاری صحابہ میں سے ہیں، انھوں نے غزوۂ بدر میں بھی شرکت کی تھی۔ انھوں نے

شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ - أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي، فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ، فَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّي فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَقَالَ: «سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ».

عرض کی: اللہ کے رسول! میری نظر کمزور ہو چکی ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں، موسم برسات میں یہ نالا بہہ پڑتا ہے جو میرے اور میری قوم کے درمیان ہے، ان دنوں میرے لیے ان کی مسجد میں جانا اور انھیں نماز پڑھانا ممکن نہیں رہتا۔ اللہ کے رسول! میری انتہائی خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لے چلیں اور وہاں نماز پڑھیں تو میں اس جگہ کو اپنے لیے ''جائے نماز'' قرار دے لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان شاء اللہ جلد ہی ایسا کروں گا۔''

قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ لِي: «أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟» فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَكَبَّرَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ، فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَقُلْ، أَلَا تَرَاهُ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ؟» قَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: قُلْنَا: فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ، فَقَالَ: «فَإِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ».

حضرت عتبان ؓ نے کہا کہ ایک دن چاشت کے وقت جب سورج کچھ بلند ہوا تو رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر ؓ کے ہمراہ تشریف لائے۔ نبی ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے اجازت دے دی۔ جب آپ گھر میں داخل ہوئے تو بیٹھے بغیر ہی آپ نے فرمایا: ''تم اپنے گھر میں کس جگہ پسند کرتے ہو کہ میں وہاں نماز پڑھوں؟'' میں نے گھر کے ایک کونے کی نشاندہی کی۔ نبی ﷺ نے وہاں کھڑے ہو کر تکبیر کہی۔ ہم نے بھی آپ کے پیچھے صف بنا لی۔ آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیر دیا۔ ہم نے آپ ﷺ کو خزیرہ پیش کرنے کے لیے روک لیا جو ہم نے خود تیار کیا تھا۔ گھر میں قبیلے کے بہت سے لوگ جمع ہو گئے، ان میں سے کسی نے کہا: مالک بن دخشن کہاں ہیں؟ کسی نے کہا: وہ تو منافق ہے۔ اسے اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کہو، کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اس نے «لا إله إلا الله» کا اقرار کیا ہے اور اس اقرار سے اس کا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔'' (صحابی) نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، ہم نے تو اس لیے یہ بات کہی تھی کہ ہم اس کی توجہ اور اس کا لگاؤ منافقین کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ آپ ﷺ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ وَكَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودٍ فَصَدَّقَهُ. [راجع: ٤٢٤]

نے فرمایا: ''جو شخص لا الہ الا اللہ کا اقرار کرے اور اس سے مقصود اللہ کی خوشنودی ہو تو اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ ایسے شخص پر حرام کر دی ہے۔''

(راویٔ حدیث) حضرت ابن شہاب کہتے ہیں: پھر میں نے قبیلۂ بنو سالم کے ایک فرد بلکہ ان کے سردار حضرت حصین بن محمد انصاری رضی اللہ عنہ سے محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔

(١٦) بَابُ الْأَقِطِ

باب:16- پنیر کا بیان

وَقَالَ حُمَيْدٌ: سَمِعْتُ أَنَسًا: بَنَى النَّبِيُّ ﷺ بِصَفِيَّةَ. فَأَلْقَى التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ.

حمید نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے خلوت کی تو کھجوریں، گھی اور پنیر (دستر خوان پر) رکھے۔

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ: صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ حَيْسًا.

حضرت عمرو بن ابوعمرو نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اس موقع پر (کھجور، گھی اور پنیر سے) ایک حلوہ سا تیار کیا تھا۔

٥٤٠٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهْدَتْ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ضِبَابًا وَأَقِطًا وَلَبَنًا، فَوُضِعَ الضَّبُّ عَلَى مَائِدَتِهِ، فَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُوضَعْ وَشَرِبَ اللَّبَنَ وَأَكَلَ الْأَقِطَ. [راجع: ٢٥٧٥]

[5402] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میری خالہ (ام حفید رضی اللہ عنہا) نے نبی ﷺ کی خدمت میں سانڈے، پنیر اور دودھ بطور تحفہ بھیجے، سانڈا آپ کے دستر خوان پر رکھا گیا۔ اگر یہ حرام ہوتا تو آپ کے دستر خوان پر نہ رکھا جاتا۔ آپ نے دودھ نوش فرمایا اور پنیر کھالیا۔

(١٧) بَابُ السِّلْقِ وَالشَّعِيرِ

باب:17- چقندر اور جو کھانے کا بیان

٥٤٠٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ

[5403] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں جمعہ کے دن بڑی خوشی ہوتی تھی کیونکہ

سَعْدٍ قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ أُصُولَ السِّلْقِ، فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ، إِذَا صَلَّيْنَا زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا، وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ، وَاللهِ مَا فِيهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ.

[راجع: ٩٣٨]

ہمارے ہاں ایک بوڑھی خاتون تھیں جو چقندر کی جڑیں لے کر ہنڈیا میں پکاتیں، اوپر سے جو کے دانے اس میں ڈال دیتی تھیں۔ جب ہم نماز جمعہ سے فارغ ہوتے اور اس سے ملنے کے لیے جاتے تو وہ ہمارے سامنے یہ کھانا رکھ دیتی تھیں۔ ہمیں اس وجہ سے جمعہ کے دن بڑی خوشی ہوتی تھی۔ اور ہم جمعہ کے بعد ہی کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے۔ اللہ کی قسم! اس (پکوان) میں نہ چربی ہوتی اور نہ چکناہٹ ہی ہوتی تھی۔

(١٨) بَابُ النَّهْشِ وَانْتِشَالِ اللَّحْمِ

باب: 18- اگلے دانتوں سے گوشت نوچنا اور پکنے سے کچھ پہلے ہنڈیا سے نکال کر کھانا

٥٤٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَعَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَتِفًا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

[راجع: ٢٠٧]

[5404] حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے شانے کا گوشت نوچ کر کھایا، پھر اٹھے، نماز پڑھی لیکن آپ نے نیا وضو نہیں کیا۔

٥٤٠٥ - وَعَنْ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: انْتَشَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَرْقًا مِنْ قِدْرٍ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ٢٠٧]

[5405] حضرت ابن عباس ﷺ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ہنڈیا سے نیم پختہ گوشت والی ہڈی نکالی، اسے کھایا، پھر نماز پڑھائی اور نیا وضو نہیں کیا۔

(١٩) بَابُ تَعَرُّقِ الْعَضُدِ

باب: 19- شانے کا گوشت نوچ کر کھانا

٥٤٠٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ مَكَّةَ.

[راجع: ١٨٢١]

[5406] حضرت ابو قتادہ ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔

٥٤٠٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ - وَرَسُولُ اللهِ ﷺ نَازِلٌ أَمَامَنَا، وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ - فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي لَهُ، وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ، فَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ، فَقَالُوا: لَا، وَاللهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ، ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَّأْتُ الْعَضُدَ مَعِي، فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: «مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟» فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى تَعَرَّقَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[5407] حضرت ابوقتادہ سلمی ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دن نبی ﷺ کے صحابۂ کرام ؓ کے ہمراہ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک مقام پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے آگے پڑاؤ کیا تھا۔ دیگر تمام صحابہ احرام باندھے ہوئے تھے لیکن میں احرام میں نہیں تھا۔ لوگوں نے ایک گورخر دیکھا۔ میں اس وقت اپنے جوتے گانٹھنے میں مصروف تھا۔ انھوں نے مجھے گورخر کے متعلق کچھ نہ بتایا لیکن وہ چاہتے تھے کہ میں اس کی طرف دیکھ لوں، اچانک میں ادھر متوجہ ہوا تو وہ مجھے نظر آ گیا۔ پھر میں اپنے گھوڑے کی طرف گیا، اس پر زین رکھی اور سوار ہوگیا لیکن اپنا کوڑا اور نیزہ نیچے ہی بھول گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھے نیزہ اور کوڑا پکڑا دو۔ انھوں نے کہا: ایسا نہیں ہوسکتا، اللہ کی قسم! ہم اس (شکار کے) معاملے میں تمھاری کسی قسم کی مدد نہیں کر سکتے۔ میں یہ سن کر غصے سے بھر گیا، چنانچہ میں نے اتر کر یہ دونوں چیزیں اٹھائیں، پھر سوار ہوکر اس پر حملہ کیا اور اس کے پاؤں کاٹ ڈالے، پھر میں اس کو لایا تو وہ ختم ہو چکا تھا۔ جب میں نے اسے پکالیا تو کھانے میں سب شریک ہوگئے۔ بعد میں انھیں شبہ ہوا کہ احرام کی حالت میں انھیں اسے کھانے کی اجازت بھی تھی؟ چنانچہ ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو میں نے اس کے بازو کا گوشت چھپا کر رکھا۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کے متعلق پوچھا، آپ نے دریافت فرمایا: ''تمھارے پاس اس میں سے کچھ باقی ہے؟'' میں نے آپ ﷺ کو وہ شانہ پیش کر دیا تو آپ نے اسے تناول فرمایا یہاں تک کہ اس کے گوشت کو دانتوں سے نوچ نوچ کر ہڈی کو ننگا کر دیا، حالانکہ آپ حالتِ احرام میں تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ

محمد بن جعفر نے کہا کہ مجھے زید بن اسلم نے، انھوں نے

أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ. [راجع: ١٨٢١]

عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابو قتادہ ؓ سے اس طرح بیان کیا۔

(٢٠) بَابُ قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّينِ

باب:20- چھری سے گوشت کاٹنا

٥٤٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ: أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَالَ: فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ٢٠٨]

[5408] حضرت عمرو بن امیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں بکری کا شانہ تھا جسے آپ چھری سے کاٹ کر کھا رہے تھے۔ پھر آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے وہ شانہ اور چھری جس سے گوشت کاٹ رہے تھے دونوں کو پھینک دیا، پھر کھڑے ہوئے، نماز پڑھی اور (نیا) وضو نہ کیا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھری سے گوشت کاٹ کر کھانا جائز ہے لیکن حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گوشت، چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ، کیونکہ یہ عجمی لوگوں کی عادت ہے بلکہ اسے دانتوں سے نوچ کر کھاؤ۔''[1] امام ابوداود ؒ فرماتے ہیں کہ اس کی سند مضبوط نہیں ہے، اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو تطبیق کی یہ صورت ہوگی کہ چھری کانٹے سے کاٹ کر ہاتھ سے کھایا جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ شانے کا گوشت کاٹ کر کھاتے تھے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ممانعت اس طرح کھانے سے ہو جیسے عجمی لوگ کھاتے ہیں کہ چھری کانٹے سے کھایا جائے لیکن ہاتھ سے نہ اٹھایا جائے، ہمارے رجحان کے مطابق چھری سے کاٹنے کی ممانعت صحیح احادیث سے ثابت نہیں۔ واللہ أعلم.

(٢١) بَابٌ: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا

باب:21- نبی ﷺ نے کبھی کھانے پر عیب نہیں لگایا

٥٤٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ. [راجع: ٣٥٦٣]

[5409] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں کوئی عیب نہیں نکالا۔ اگر پسند ہوتا تو کھا لیتے اگر ناپسند ہوتا تو اسے چھوڑ دیتے۔

(٢٢) بَابُ النَّفْخِ فِي الشَّعِيرِ

باب:22- جو کے آٹے میں پھونک مارنا

٥٤١٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا

[5410] حضرت ابو حازم سے روایت ہے، انھوں نے

1 سنن أبي داود، الأطعمة، حديث: 3778.

أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا: هَلْ رَأَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ النَّقِيَّ؟ قَالَ: لَا، [فَقُلْتُ:] فَهَلْ كُنْتُمْ تَنْخُلُونَ الشَّعِيرَ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ. [انظر: ٥٤١٣]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آیا تم نے نبی ﷺ کے زمانے میں میدے کی روٹی دیکھی تھی؟ حضرت سہل نے کہا: نہیں۔ میں نے پوچھا: کیا تم جو کا آٹا چھانتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں بلکہ اسے پھونک مارلیا کرتے تھے۔

(٢٣) بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ

باب:23- نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کیا کھاتے تھے؟

٥٤١١ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا، فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَانِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ، فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمْرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا، شَدَّتْ فِي مَضَاغِي. [انظر: ٥٤٤١، ٥٤٤١م]

[5411] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ایک دن اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں کھجوریں تقسیم کیں تو ہر صحابی کو سات، سات کھجور عنایت فرمائیں۔ میرے حصے میں جو سات کھجوریں آئیں ان میں سے ایک تو بہت ردی قسم کی تھی لیکن سب سے زیادہ پسند بھی مجھے یہی کھجور تھی کیونکہ وہ چبانے میں سخت واقع ہوئی، یعنی اسے میں دیر تک چباتا رہا۔

فائدہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا مقصود اظہار فقر وتنگدستی ہے کہ اس وقت مسلمانوں کو سات، سات کھجوریں ہر آدمی کے لیے بطور راشن ہوتی تھیں، ان میں بھی بعض خراب اور چبانے میں سخت ہوتیں، لیکن ایسی کھجوروں سے خوش ہوتے کہ انھیں چبانے میں دیر لگے گی اور زیادہ دیر منہ میں مٹھاس رہے گی۔

٥٤١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ أَوِ الْحَبَلَةِ حَتَّى يَضَعَ أَحَدُنَا مَا تَضَعُ الشَّاةُ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ، خَسِرْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي. [راجع: ٣٧٢٨]

[5412] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سات آدمیوں میں سے ساتواں تھا۔ ان دنوں ہمارا کھانا خار دار درخت کی پتیاں ہوا کرتا تھا جس کی وجہ سے ہم بکریوں کی طرح مینگنیاں کیا کرتے تھے۔ اب حالت یہ ہے کہ قبیلۂ بنو اسد مجھے اسلام کے احکام سکھاتا ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو میں خسارے میں رہا اور میری ساری کوشش ضائع ہوگئی۔

فائدہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں کوفہ کا گورنر بنایا تو وہاں کے لوگوں نے

آپ کی شکایت کی کہ آپ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے اور نہ ہی فیصلہ کرتے وقت عدل وانصاف سے کام لیتے ہیں۔ اس پر ان کو غصہ آیا کہ ایک قدیم الاسلام انسان احکام شرعیہ سے کیسے غافل رہ سکتا ہے؟ اگر آج میں بنو سعد کی تعلیم و تادیب کا محتاج ہوں تو میرے سابقہ عمل رائیگاں ہوگئے کیونکہ ہم نے بڑے کٹھن حالات میں اسلام قبول کیا تھا جبکہ ہم درختوں کے پتوں پر گزارہ کرتے تھے۔ بہرحال بنو سعد کی تمام شکایات مبنی بر حقیقت نہ تھیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث سے قدیم الاسلام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی خوراک کو بیان کیا ہے کہ ان دنوں اشیائے خورونوش کی فراوانی نہ تھی بلکہ یہ حضرات درختوں کے پتوں سے اپنا پیٹ بھرتے تھے جس سے انھیں سخت قبض ہو جاتی اور قضائے حاجت کے وقت مینگنیاں برآمد ہوتیں۔

٥٤١٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ: هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّقِيَّ؟ فَقَالَ سَهْلٌ: مَا رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّقِيَّ مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: هَلْ كَانَتْ لَهُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ مَنَاخِلُ؟ قَالَ: مَا رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مُنْخُلًا مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللهُ حَتَّى قَبَضَهُ. قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ، فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ.

[راجع: ٥٤١٠]

[5413] حضرت ابو حازم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی میدے کی روٹی کھائی تھی؟ انھوں نے جواب دیا: جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث کیا ہے آپ نے میدے کی روٹی دیکھی تک نہیں حتی کہ آپ اللہ کو پیارے ہوگئے۔ پھر میں نے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں چھاننیاں ہوتی تھیں؟ حضرت سہل نے فرمایا: زمانۂ بعثت سے لے کر مرتے دم تک رسول اللہ ﷺ نے چھاننی نہیں دیکھی۔ ابو حازم کہتے ہیں پھر میں نے سوال کیا: پھر تم بغیر چھنے جو کا آٹا کیسے کھاتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ہم انھیں پیستے تھے، پھر اسے پھونک لیا کرتے تھے، اس سے جو کچھ اڑنا ہوتا اڑ جاتا اور جو باقی رہتا اسے پانی سے گوندھ لیتے اور اس کی روٹی پکا کر کھا لیتے تھے۔

٥٤١٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ، فَدَعَوْهُ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنَ الْخُبْزِ الشَّعِيرِ.

[5414] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا گزر ایک ایسی قوم کے پاس سے ہوا جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی ہوئی تھی۔ انھوں نے آپ کو دعوت دی تو آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوگئے لیکن کبھی جو کی روٹی بھی آپ نے پیٹ بھر کر نہ کھائی۔

٥٤١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ:

[5415] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ. قُلْتُ لِقَتَادَةَ: عَلَى مَا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: عَلَى السُّفَرِ. [راجع: ٥٣٨٦]

انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے نہ تو میز پر رکھ کر کھانا کھایا اور نہ چھوٹی چھوٹی پیالیوں کو کھانے میں استعمال کیا اور نہ آپ کے لیے باریک چپاتی ہی پکائی گئی۔ (راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ) میں نے قتادہ سے پوچھا کہ پھر وہ کس چیز پر رکھ کر کھانا کھاتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ چمڑے کے دستر خوان پر کھانا رکھ کر اسے تناول فرماتے تھے۔

٥٤١٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ. [انظر: ٦٤٥٤]

[5416] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مدینہ طیبہ آنے کے بعد آل محمد ﷺ نے کبھی مسلسل تین دن گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

(٢٤) بَابُ التَّلْبِينَةِ

باب: 24- حریرہ کا بیان

٥٤١٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ - إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا - أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ، ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ، فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «التَّلْبِينَةُ مَجَمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ». [انظر: ٥٦٨٩، ٥٦٩٠]

[5417] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی ان کے رشتہ داروں میں سے فوت ہو جاتا تو اس کی وجہ سے عورتیں جمع ہو جاتیں۔ پھر جب وہ منتشر ہو جاتیں اور صرف اس کے رشتہ دار اور خاص لوگ رہ جاتے تو آپ ہنڈیا میں تلبینہ پکانے کا حکم دیتیں، چنانچہ تلبینہ پکایا جاتا، پھر ثرید بنایا جاتا، اس پر تلبینہ ڈالا جاتا، اس کے بعد ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ فرماتیں: اسے کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے: ''تلبینہ مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے اور کچھ غم بھی دور کر دیتا ہے۔''

فائدہ: تلبینہ وہ شوربا نما پکوان ہے جو آٹے یا میدے سے بنایا جاتا ہے، بعض اوقات اس میں شہد بھی ملا دیا جاتا ہے۔ اس کو تلبینہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ سفید اور پتلا ہونے میں دودھ سے مشابہ ہوتا ہے۔ اگر زیادہ آگ لگنے سے سخت ہو جائے تو اسے خزیرہ کہتے ہیں، یہ عام طور پر مریضوں کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے۔

(٢٥) بَابُ الثَّرِيدِ

باب:25-ثرید کا بیان

٥٤١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ». [راجع: ٣٤١١]

[5418] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مردوں میں سے تو بہت سے کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں حضرت مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی حضرت آسیہ کے سوا اور کوئی کامل نہیں ہوا۔ حضرت عائشہ ؓ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے۔''

٥٤١٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي طُوَالَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ».

[5419] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''عائشہ کی فضیلت دوسری عورتوں پر اس طرح ہے جس طرح ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر ہے۔''

٥٤٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ أَبَا حَاتِمٍ الْأَشْهَلَ بْنَ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خَيَّاطٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ قَصْعَةً فِيهَا ثَرِيدٌ، قَالَ: وَأَقْبَلَ عَلَى عَمَلِهِ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَمَا زِلْتُ بَعْدُ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ. [راجع: ٢٠٩٢]

[5420] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ آپ کے ایک درزی غلام کے پاس گیا۔ اس نے آپ ﷺ کی طرف ایک پیالہ بڑھایا جس میں ثرید تھا۔ پھر وہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا تو نبی ﷺ اس میں سے کدو تلاش کرنے لگے۔ میں نے بھی کدو تلاش کر کے آپ کے سامنے رکھنا شروع کر دیے۔ اس کے بعد میں خود بھی کدو کو بہت پسند کرتا ہوں۔

(٢٦) بَابُ شَاةٍ مَسْمُوطَةٍ وَالْكَتِفِ وَالْجَنْبِ

باب: 26- کھال سمیت بھنی ہوئی بکری، دستی اور چانپ کے گوشت کا بیان

٥٤٢١ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ

[5421] حضرت قتادہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

ابْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ، قَالَ: كُلُوا فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ، وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطَةً بِعَيْنِهِ قَطُّ. [راجع: ٥٣٨٥]

ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی روٹی پکانے والا ان کے پاس ہی کھڑا تھا، انھوں نے فرمایا: تم کھاؤ، مجھے معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے کبھی پتلی چپاتی دیکھی ہو حتی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملے اور نہ آپ نے کبھی سالم بھنی ہوئی بکری ہی دیکھی۔

٥٤٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ٢٠٨]

[5422] حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ بکری کے شانے سے گوشت کاٹ رہے تھے، پھر آپ نے اسے کھایا۔ پھر آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ فوراً کھڑے ہو گئے اور چھری کو وہیں پھینک دیا، چنانچہ آپ نے نماز پڑھی لیکن نیا وضو نہ کیا۔

(٢٧) بَابُ مَا كَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِهِمْ وَأَسْفَارِهِمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ

باب: 27- سلف صالحین اپنے گھروں اور سفروں میں کھانا اور گوشت وغیرہ محفوظ کر لیتے تھے

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ: صَنَعْنَا لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ سُفْرَةً.

حضرت عائشہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے ایک توشہ دان تیار کیا تھا۔

٥٤٢٣ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ؟ قَالَتْ: مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيهِ، فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ، وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ، قِيلَ: مَا اضْطَرَّكُمْ إِلَيْهِ؟ فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ

[5423] حضرت عابس سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ تک کھانے سے منع کیا ہے؟ انھوں نے کہا: صرف ایک سال منع کیا تھا جس سال لوگ (قحط کے سبب) بھوکے تھے۔ آپ ﷺ نے ارادہ کیا کہ مال دار لوگ غریبوں کو گوشت کھلا دیں۔ ہم پائے رکھ لیتے تھے اور انھیں پندرہ دن کے بعد کھاتے تھے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ ایسا کرنے میں کیا مجبوری تھی؟ حضرت

خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ.

عائشہ ؓ اس سوال پر ہنس پڑیں اور فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ کی آل واولاد نے سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی مسلسل تین دن تک کبھی نہیں کھائی تھی حتی کہ آپ اللہ تعالٰی سے جا ملے۔

وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ بِهٰذَا. [انظر: ٥٤٣٨، ٥٥٧٠، ٦٦٨٧]

ابن کثیر نے کہا: ہمیں سفیان نے بتایا کہ ان سے عبدالرحمٰن بن عابس نے یہی حدیث بیان کی۔

فائدہ: سائل کے جواب میں حضرت عائشہ ؓ کا ہنس پڑنا بطور تعجب تھا کہ آل رسول کی معیشت میں وسعت نہ تھی اور کئی کئی روز فاقے سے گزر جاتے تو مجبوری کا سبب دریافت باعث تعجب ہے۔

٥٤٢٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ: قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْهَدْيِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ.

[5424] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں قربانی کا گوشت مدینہ طیبہ تک لاتے تھے۔

تَابَعَهُ مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

محمد نے ابن عیینہ سے روایت کرنے میں عبداللہ بن محمد کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَقَالَ: حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: لَا. [راجع: ١٧١٩]

ابن جریج نے کہا کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا: کیا حضرت جابر ؓ نے کہا تھا: یہاں تک کہ ہم مدینہ طیبہ آ گئے؟ انھوں نے کہا: یہ نہیں کہا تھا۔

(٢٨) بَابُ الْحَيْسِ

باب: 28- حیس کا بیان

٥٤٢٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَبِي طَلْحَةَ: «الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي»، فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُلَّمَا نَزَلَ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ

[5425] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ ؓ سے فرمایا: "تم اپنے یہاں کے بچوں میں سے کوئی بچہ تلاش کر لاؤ جو میرے کام کر دیا کرے۔" حضرت ابوطلحہ ؓ مجھے لے کر نکلے اور اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب بھی کہیں پڑاؤ کرتے تو میں آپ کی خدمت کرتا۔ میں آپ کو بکثرت یہ دعا پڑھتے سنتا: "اے اللہ! میں تیرے ذریعے

أَنْ يَقُولَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ»، فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا، فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوا، وَكَانَ ذٰلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ، قَالَ: «هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ»، فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ». [راجع: ٣٧١]

سے غم واندوہ، عجز وسستی، بخل کے بوجھ و بزدلی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے پناہ چاہتا ہوں۔'' میں ہمیشہ آپ ﷺ کی خدمت کرتا رہا حتی کہ ہم خیبر سے واپس آئے۔ حضرت صفیہ بنت حیی بھی ساتھ تھیں جنھیں آپ نے پسند فرمایا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے پیچھے کمبل یا چادر کا پردہ کیا پھر ان کو وہاں بٹھایا۔ آخر جب ہم مقام صہباء پہنچے تو آپ نے دسترخوان پر حیس تیار کرایا، پھر مجھے بھیجا تو میں نے لوگوں کو بلایا، پھر سب لوگوں نے اسے کھایا۔ یہی آپ ﷺ کی طرف سے حضرت صفیہ ؓ کے ساتھ خلوت کی دعوت ولیمہ تھی۔ پھر آپ روانہ ہوئے، جب احد پہاڑ دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔'' اس کے بعد جب مدینہ طیبہ نظر آیا تو آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو اسی طرح حرم قرار دیتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرمت والا قرار دیا تھا۔ اے اللہ! مدینہ والوں کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔''

(٢٩) بَابُ الْأَكْلِ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ

باب: 29- چاندی کے ملمع کیے ہوئے برتن میں کھانا

٥٤٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَاسْتَسْقَى فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ، فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ، وَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ، كَأَنَّهُ يَقُولُ: لَمْ أَفْعَلْ هٰذَا، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي

[5426] حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ لوگ حضرت حذیفہ ؓ کی خدمت میں موجود تھے، انھوں نے پانی مانگا تو ایک مجوسی نے ان کو پانی لا کر دیا۔ جب اس نے پیالہ ان کے ہاتھ میں دیا تو حضرت حذیفہ ؓ نے پیالہ اس پر پھینک مارا اور فرمایا: اگر میں نے اسے ایک یا دو بار منع نہ کیا ہوتا تو میں اس سے یہ معاملہ نہ کرتا لیکن میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''ریشم اور دیباج نہ پہنو اور نہ سونے چاندی کے برتنوں ہی میں کچھ پیو اور نہ ان کی

آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ». [انظر: ٥٦٣٢، ٥٦٣٣، ٥٨٣١، ٥٨٣٧]

پلیٹوں میں کچھ کھاؤ کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں ان (کافروں) کے لیے ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں ہیں۔"

(٣٠) بَابُ ذِكْرِ الطَّعَامِ

باب:30- کھانے کا بیان

٥٤٢٧ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ، لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ، وَطَعْمُهَا مُرٌّ». [راجع: ٥٠٢٠]

[5427] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس مومن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے سنگترے کی طرح ہے جس کی خوشبو عمدہ اور ذائقہ بھی اچھا ہے۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ شیریں ہے۔ اور منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے گل بونہ کی طرح ہے جس کی خوشبو دلربا لیکن ذائقہ انتہائی کڑوا ہے۔ اور جو منافق قرآن بھی نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن (تمے) جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور جس کا مزا بھی کڑوا ہوتا ہے۔"

فائدہ: مزیدار کھانا زہد وتقویٰ کے خلاف نہیں ہے اور جو جاہل لوگ مزیدار کھانے کو پانی یا نمک سے بدمزا کر کے کھاتے ہیں یہ ان کی حماقت اور نادانی ہے، نیز اس حدیث میں تلخ طعام کی کراہت کی طرف اشارہ ہے۔ واللہ أعلم.

٥٤٢٨ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ».

[5428] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "عائشہ کی برتری دوسری عورتوں پر اس طرح ہے جس طرح ثرید کو دیگر کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔"

٥٤٢٩ - **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ، فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ». [راجع: ١٨٠٤]

[5429] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "سفر تو عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمھاری نیند اور کھانے کو روک دیتا ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی دوران سفر میں اپنی حاجت پوری کر لے تو جلد اپنے گھر لوٹ آئے۔"

(٣١) بَابُ الْأُدْمِ

٥٤٣٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا: وَلَنَا الْوَلَاءُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَوْ شِئْتِ شَرَطْتِيهِ لَهُمْ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». قَالَ: وَأُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي أَنْ تَقِرَّ تَحْتَ زَوْجِهَا أَوْ تُفَارِقَهُ، وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بَيْتَ عَائِشَةَ وَعَلَى النَّارِ بُرْمَةٌ تَفُورُ، فَدَعَا بِالْغَدَاءِ فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَأُدْمٍ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ: «أَلَمْ أَرَ لَحْمًا؟» قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ وَلٰكِنَّهُ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا، فَقَالَ: «هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا وَهَدِيَّةٌ لَنَا».

[راجع: ٤٥٦]

باب: 31- سالنوں کا بیان

[5430] حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت بریرہ ؓ سے تین شرعی حکم وابستہ ہیں: پہلا یہ کہ حضرت عائشہ ؓ نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا تاکہ اسے آزاد کر دیں لیکن اس کے آقاؤں نے کہا کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ ؓ نے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہتی ہو تو ان سے یہ شرط کر لو لیکن ولاء اس کے لیے ہوگی جو اس کو آزاد کرے۔'' دوسرا یہ کہ حضرت بریرہ ؓ کو آزاد کر دیا گیا تو اسے یہ اختیار دیا گیا کہ اپنے شوہر کے نکاح میں رہے یا اس سے علیحدہ ہو جائے۔ تیسرا یہ کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن حضرت عائشہ ؓ کے گھر تشریف لے گئے، جبکہ (وہاں) آگ پر ہانڈی ابل رہی تھی۔ آپ نے دوپہر کا کھانا طلب فرمایا تو روٹی اور گھر میں موجود سالن پیش کر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں گوشت نہیں دیکھ رہا ہوں؟'' اہل خانہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ گوشت ہے جو بریرہ ؓ پر صدقہ کیا گیا تھا، اس نے وہ ہمیں ہدیہ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''(ٹھیک ہے) وہ اس (بریرہ) پر صدقہ تھا اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔''

(٣٢) بَابُ الْحَلْوَى وَالْعَسَلِ

٥٤٣١ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَى وَالْعَسَلَ. [راجع: ٤٩١٢]

باب: 32- میٹھی چیز اور شہد کا بیان

[5431] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ میٹھی چیز اور شہد پسند فرمایا کرتے تھے۔

فائدہ: اس نیت سے میٹھی چیز اور شہد استعمال کرنا عین ثواب ہے کہ یہ چیزیں رسول اللہ ﷺ کی پسندیدہ ہیں، آپ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر اس چیز کو پسند کیا جائے جسے آپ نے پسند فرمایا ہے۔

٥٤٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَلْزَمُ النَّبِيَّ ﷺ لِشِبَعِ بَطْنِي حِينَ لَا آكُلُ الْخَمِيرَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَرِيرَ، وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةُ، وَأُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ. وَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ وَهِيَ مَعِي، كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي، وَخَيْرُ النَّاسِ لِلْمَسَاكِينِ جَعْفَرُ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ، يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ، حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَنَشْتَقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا. [راجع: ٣٧٠٨]

[5432] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت نبی ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا۔ اس وقت میں نہ تو خمیری روٹی کھاتا تھا اور نہ ریشم ہی پہنتا تھا اور نہ کوئی لونڈی یا غلام میری خدمت کرتا تھا۔ میں بھوک کی شدت کی بنا پر اپنا پیٹ سنگریزوں سے ملائے رکھتا تھا۔ کبھی میں کسی آدمی سے قرآن مجید کی کوئی آیت پوچھتا تھا، حالانکہ وہ مجھے یاد ہوتی تھی، مقصد یہ ہوتا کہ وہ مجھے ساتھ لے جائے اور کھانا کھلائے۔ مسکینوں کے حق میں سب سے بہتر شخص حضرت جعفر بن ابی طالب ؓ تھے۔ وہ ہمیں (اپنے ہمراہ گھر) لے جاتے اور جو کچھ بھی گھر میں ہوتا وہ ہمیں کھلا دیتے۔ کبھی تو ایسا ہوتا کہ وہ ہماری طرف کپی نکال کر لے آتے اور اس میں کچھ نہ ہوتا، ہم اسے پھاڑ کر جو اس میں لگا ہوتا اسے چاٹ لیتے تھے۔

(٣٣) بَابُ الدُّبَّاءِ

باب: 33- کدو کا بیان

٥٤٣٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى مَوْلًى لَهُ خَيَّاطًا، فَأُتِيَ بِدُبَّاءٍ فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُهُ. [راجع: ٢٠٩٢]

[5433] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ایک درزی غلام کے پاس گئے تو آپ کو کدو پیش کیا گیا جسے آپ نے تناول کرنا شروع کیا۔ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو کدو کھاتے دیکھا ہے، میں مسلسل اس سے محبت کرنے لگا ہوں۔

(٣٤) بَابُ الرَّجُلِ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ

باب: 34- آدمی اپنے بھائیوں کے لیے کھانے میں تکلف کرے

٥٤٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا

[5434] حضرت ابو مسعود انصاری ؓ سے روایت ہے،

سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: أَبُو شُعَيْبٍ، وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ: اصْنَعْ لِي طَعَامًا أَدْعُو رَسُولَ اللهِ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَدَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ وَهٰذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ»، قَالَ: بَلْ أَذِنْتُ لَهُ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: إِذَا كَانَ الْقَوْمُ عَلَى الْمَائِدَةِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوا مِنْ مَائِدَةٍ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى، وَلٰكِنْ يُنَاوِلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي تِلْكَ الْمَائِدَةِ أَوْ يَدَعُوا. [راجع: ٢٠٨١]

انھوں نے کہا کہ انصار کے ایک آدمی کو ابوشعیب کہا جاتا تھا، اس کا ایک گوشت فروش غلام تھا۔ ابوشعیب رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے کہا: تم میری طرف سے کھانا تیار کرو، میری خواہش ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں، چنانچہ اس نے رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کو دعوت دی تو ایک آدمی مزید ان کے پیچھے لگ گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم نے ہم پانچ آدمیوں کی دعوت کی ہے مگر یہ آدمی بھی ہمارے ساتھ آ گیا ہے اگر چاہو تو اسے اجازت دو اور اگر چاہو تو اسے روک دو۔'' ابوشعیب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اسے بھی اجازت دے دی۔ محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب لوگ دستر خوان پر بیٹھے ہوں تو انھیں اس امر کی اجازت نہیں ہے کہ ایک دستر خوان والے دوسرے دستر خوان والوں کو کوئی چیز دیں، البتہ ایک ہی دستر خوان کے شرکاء کو کوئی چیز دینے یا نہ دینے کا اختیار ہے۔

(٣٥) بَابُ مَنْ أَضَافَ رَجُلًا إِلَى طَعَامٍ وَأَقْبَلَ هُوَ عَلَى عَمَلِهِ

باب: 35- جس شخص نے کسی دوسرے کو کھانے کی دعوت دی لیکن خود اپنے کام میں مصروف رہا

٥٤٣٥ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ النَّضْرَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خَيَّاطٍ، فَأَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ وَعَلَيْهِ دُبَّاءٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ أَجْمَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَأَقْبَلَ الْغُلَامُ عَلَى عَمَلِهِ، قَالَ أَنَسٌ: لَا أَزَالُ أُحِبُّ

[5435] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ابھی نوعمر تھا اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جا رہا تھا، رسول اللہ ﷺ اپنے درزی غلام کے گھر تشریف لے گئے۔ وہ آپ کے پاس ایسے کھانے کا پیالہ لے آیا جس میں کدو تھے۔ رسول اللہ ﷺ اس میں سے کدو تلاش کر کے کھانے لگے۔ جب میں نے یہ دیکھا تو میں کدو جمع کر کے آپ کے سامنے رکھنے لگا۔ اس دوران میں میزبان اپنے کام میں مصروف رہا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ کچھ دیکھنے کے بعد میں بھی مسلسل کدو پسند کرنے

الدُّبَّاءَ بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَنَعَ مَا صَنَعَ . [راجع: ٢٠٩٢]

لگا ہوں۔

فائدہ: میزبان کا مہمان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا ضروری نہیں، البتہ اگر مہمان اصرار کرے کہ میزبان میرے ساتھ بیٹھ کر کھائے تو ایسے حالات میں پیچھے رہنا مروت کے خلاف ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر ؓ کے مہمانوں نے اصرار کیا تھا۔[1]

(٣٦) بَابُ الْمَرَقِ

باب: 36-شوربے کا بیان

٥٤٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ، فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ. [راجع: ٢٠٩٢]

[5436] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے نبی ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے خصوصی طور پر آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ میں بھی نبی ﷺ کے ہمراہ گیا۔ اس نے جو کی روٹی اور شوربا پیش کیا جس میں کدو اور خشک گوشت تھا۔ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ کدو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھا رہے ہیں۔ اس دن کے بعد میں بھی مسلسل کدو کو پسند کرنے لگا ہوں۔

(٣٧) بَابُ الْقَدِيدِ

باب: 37-خشک گوشت کا بیان

٥٤٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ، فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ يَأْكُلُهَا. [راجع: ٢٠٩٢]

[5437] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ کو شوربا پیش کیا گیا جس میں کدو اور خشک گوشت تھا۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کدو تلاش کر کے کھا رہے تھے۔

٥٤٣٨ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ، أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ، وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ، وَمَا شَبِعَ

[5438] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے (تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کی) ممانعت صرف اس لیے کی تھی کہ لوگ اس سال قحط زدہ تھے۔ آپ نے ارادہ کیا کہ مال دار لوگ غریبوں اور محتاجوں کو کھلائیں۔ ہم تو بکری کے پائے محفوظ کر کے رکھ لیتے

[1] فتح الباري: 9/696.

آلُ مُحَمَّدٍ [ﷺ] مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثًا. [راجع: ٥٤٢٣]

تھے اور پندرہ دن بعد تک کھاتے تھے، حالانکہ حضرت محمد ﷺ کے اہل و عیال نے گندم کی روٹی سالن تین دن تک مسلسل سیر ہو کر نہیں کھائی۔

(٣٨) بَابُ مَنْ نَاوَلَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى صَاحِبِهِ عَلَى الْمَائِدَةِ شَيْئًا

باب:38- جس نے ایک ہی دستر خوان سے کوئی چیز اٹھائی اور اپنے ساتھی کو دی یا اس کے سامنے رکھی

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: لَا بَأْسَ أَنْ يُنَاوِلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَلَا يُنَاوِلُ مِنْ هٰذِهِ الْمَائِدَةِ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى.

ابن مبارک نے کہا: ایک دستر خوان سے کسی دوسرے کو چیز دینے میں کوئی حرج نہیں، البتہ ایک دستر خوان سے دوسرے دستر خوان والوں کو کوئی چیز نہ دے۔

٥٤٣٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسٌ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ، وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ. قَالَ أَنَسٌ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقَصْعَةِ، فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ.

[5439] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے خصوصی طور پر آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ حضرت انس ؓ نے کہا کہ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس دعوت پر گیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کو جو کی روٹی اور شوربا پیش کیا جس میں کدو اور خشک گوشت تھا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پیالے میں سے کدو ڈھونڈ رہے تھے۔ میں اس دن سے مسلسل کدو کو پسند کرنے لگا ہوں۔

وَقَالَ ثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ: فَجَعَلْتُ أَجْمَعُ الدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ. [راجع: ٢٠٩٢]

ثمامہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ حضرت انس ؓ نے فرمایا: میں کدو جمع کر کے آپ کے سامنے رکھتا تھا۔

(٣٩) بَابُ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ

باب:39- ککڑی کے ساتھ تازہ کھجور ملا کر کھانا

٥٤٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ

[5440] حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ککڑی کے ساتھ تازہ کھجور ملا کر کھاتے دیکھا ہے۔

بِالْقِثَّاءِ. [انظر: ٥٤٤٧، ٥٤٤٩]

(٤٠) بَابٌ

باب:40- بلاعنوان

٥٤٤١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: تَضَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا، فَكَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُونَ اللَّيْلَ أَثْلَاثًا، يُصَلِّي هٰذَا ثُمَّ يُوقِظُ هٰذَا، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا فَأَصَابَنِي سَبْعُ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ. [راجع: ٥٤١١]

[5441] حضرت ابوعثمان سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں سات دن تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا مہمان رہا۔ وہ، ان کی اہلیہ اور ان کے خادم نے شب بیداری کے لیے باری مقرر کر رکھی تھی۔ رات کے ایک تہائی حصے میں ایک صاحب نماز پڑھتے، پھر وہ دوسرے کو بیدار کر دیتے۔ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے صحابہ میں کھجوریں تقسیم کیں تو میرے حصے میں سات کھجوریں آئیں جن میں ایک خراب تھی۔

٥٤٤١ م - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَنَا تَمْرًا فَأَصَابَنِي مِنْهُ خَمْسٌ، أَرْبَعُ تَمْرٍ وَحَشَفَةٌ، ثُمَّ رَأَيْتُ الْحَشَفَةَ هِيَ أَشَدُّهُنَّ لِضِرْسِي. [راجع: ٥٤١١]

[5441] (م) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہم میں کھجوریں تقسیم کیں تو مجھے ان میں سے پانچ کھجوریں ملیں، چار تو اچھی تھیں لیکن ایک خراب تھی جو میرے دانتوں کے چبانے میں بہت سخت تھی۔

(٤١) بَابُ الرُّطَبِ وَالتَّمْرِ

باب:41- تازہ اور خشک کھجور کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَهُزِّيٓ إِلَيْكِ بِجِذْعِ ٱلنَّخْلَةِ تُسَٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا﴾ [مريم: ٢٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(اے مریم!) تم اپنی طرف کھجور کی شاخ کو ہلاؤ تو تم پر تازہ کھجوریں گریں گی۔''

٥٤٤٢ - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ: حَدَّثَتْنِي أُمِّي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ: التَّمْرِ وَالْمَاءِ. [راجع: ٥٣٨٣]

[5442] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور ہم کھجور اور پانی ہی سے پیٹ بھرتے تھے۔

٥٤٤٣ - **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ وَكَانَ يُسْلِفُنِي فِي تَمْرِي إِلَى الْجِذَاذِ، وَكَانَتْ لِجَابِرٍ الْأَرْضُ الَّتِي بِطَرِيقِ رُومَةَ فَجَلَسَتْ فَخَلَا عَامًا فَجَاءَنِي الْيَهُودِيُّ عِنْدَ الْجِذَاذِ وَلَمْ أَجُذَّ مِنْهَا شَيْئًا، فَجَعَلْتُ أَسْتَنْظِرُهُ إِلَى قَابِلٍ فَيَأْبَى، فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: «امْشُوا نَسْتَنْظِرْ لِجَابِرٍ مِنَ الْيَهُودِيِّ»، فَجَاؤُنِي فِي نَخْلِي، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ فَيَقُولُ: أَبَا الْقَاسِمِ، لَا أُنْظِرُهُ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيلِ رُطَبٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ: «أَيْنَ عَرِيشُكَ يَا جَابِرُ؟» فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: «افْرُشْ لِي فِيهِ»، فَفَرَشْتُهُ فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ، فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَالَ: «يَا جَابِرُ، جُذَّ وَاقْضِ». فَوَقَفَ فِي الْجِذَاذِ فَجَذَذْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ مِنْهُ، فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ: «أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ».

[5443] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مدینہ طیبہ میں ایک یہودی تھا جو کھجوروں کی تیاری تک مجھے قرض دیا کرتا تھا۔ رومہ کے راستے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زمین تھی، ایک سال کھجور کے باغات پھل نہ لائے۔ کھجوریں توڑنے کے موسم میں یہودی میرے پاس آیا جبکہ میں نے کھجوروں سے کچھ نہ توڑا تھا، چنانچہ میں نے اس سے دوسرے سال تک مہلت طلب کی لیکن اس نے انکار کر دیا۔ نبی ﷺ کو یہ اطلاع ملی تو آپ نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''چلو، یہودی سے جابر کے لیے مزید مہلت طلب کریں۔'' وہ کھجوروں کے باغ میں میرے پاس تشریف لائے، نبی ﷺ نے یہودی سے گفتگو کی تو وہ کہنے لگا: ابوالقاسم! میں اسے مزید مہلت نہیں دوں گا۔ جب نبی ﷺ نے اس صورت حال کو دیکھا تو وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور باغ کا چکر لگایا، پھر یہودی کے پاس آ کر اس سے بات چیت کی تو اس نے پھر انکار کر دیا۔ اس دوران میں میں اٹھا اور تھوڑی سی تازہ کھجوریں لا کر نبی ﷺ کے آگے رکھ دیں۔ آپ ﷺ نے انھیں تناول فرمایا، اس کے بعد مجھے کہنے لگے: ''اے جابر! تمھاری جھونپڑی کہاں ہے؟'' میں نے اس کی نشاندہی کی تو فرمایا: ''وہاں میرے لیے ایک بستر بچھا دو۔'' میں نے وہاں ایک بستر لگا دیا۔ آپ ﷺ وہاں گئے اور محو استراحت ہوئے۔ جب بیدار ہوئے تو میں نے پھر مٹھی بھر کھجوریں آپ کو پیش کیں، آپ نے ان میں سے کچھ کھائیں، پھر کھڑے ہوئے اور یہودی سے گفتگو کی لیکن اس نے پھر بھی انکار کر دیا۔ آپ ﷺ دوسری مرتبہ تازہ کھجوروں کے باغ میں کھڑے ہوئے، پھر فرمایا: ''اے جابر! ان کو خوشوں سے الگ کر کے اپنا قرض ادا کرو۔'' چنانچہ آپ باڑے میں کھڑے ہو گئے اور میں نے

باغ میں سے اتنی کھجوریں توڑ لیں جن سے میں نے قرض ادا کر دیا اور اس میں سے کچھ کھجوریں بچ گئیں۔ پھر میں وہاں سے روانہ ہوا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ بشارت دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔''

عَرْشٌ وَعَرِيشٌ: بِنَاءٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَعْرُوشَاتٍ: مَا يُعَرَّشُ مِنَ الْكُرُومِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ، يُقَالُ: عُرُوشُهَا، أَبْنِيَتُهَا.

(امام بخاری ؒ نے فرمایا:) عرش اور عریش، عمارت کی چھت کو کہتے ہیں۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: معروشات سے مراد انگور وغیرہ کی چھتیں ہیں۔ اور عُرُوشُهَا سے مراد بھی چھتیں ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: فَخَلَا لَيْسَ عِنْدِي مُقَيَّدًا، ثُمَّ قَالَ: فَجَلَّى لَيْسَ فِيهِ شَكٌّ.

محمد بن اسماعیل (امام بخاری ؒ) نے کہا: اس حدیث میں فَخَلَا کا لفظ میرے نزدیک مضبوط نہیں بلکہ میرے نزدیک بلاشک وشبہ یہ لفظ نخلًا ہے، یعنی وہ باغ ایک سال کھجوروں کا پھل لانے سے بیٹھ گیا۔

(٤٢) بَابُ أَكْلِ الْجُمَّارِ

باب: 42- کھجور کے درخت کا گودا کھانا

٥٤٤٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ جُلُوسٌ إِذْ أُتِيَ بِجُمَّارِ نَخْلَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا بَرَكَتُهُ كَبَرَكَةِ الْمُسْلِمِ». فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي النَّخْلَةَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ: هِيَ النَّخْلَةُ يَا رَسُولَ اللهِ، ثُمَّ الْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ أَنَا أَحْدَثُهُمْ فَسَكَتُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هِيَ النَّخْلَةُ». [راجع: ٦١]

[5444] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ کے پاس کھجور کا گودا لایا گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کی برکت، مسلمان کی برکت جیسی ہے۔'' میں نے خیال کیا کہ آپ کا اشارہ کھجور کے درخت کی طرف ہے۔ میں نے سوچا کہ کہہ دوں: اللہ کے رسول! یہ کھجور کا درخت ہے، لیکن جب میں نے ادھر ادھر دیکھا تو مجلس میں میرے علاوہ نو آدمی اور تھے اور میں ان سب سے چھوٹا تھا، اس لیے میں خاموش رہا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ درخت کھجور کا ہے۔''

(٤٣) بَابُ الْعَجْوَةِ

باب: 43- عجوہ کھجور کا بیان

٥٤٤٥ - حَدَّثَنَا جُمْعَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ: أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ: أَخْبَرَنَا عَامِرُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ». [انظر: ٥٧٦٨، ٥٧٦٩، ٥٧٧٩]

[5445] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہر دن صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اسے اس روز زہر یا جادو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

فائدہ: عجوہ کھجور لمبی اور سیاہی مائل ہوتی ہے، یہ تمام کھجوروں میں عمدہ قسم ہے اور مدینہ طیبہ میں پائی جاتی ہے، اسے نہار منہ کھانے سے مذکورہ فائدہ حاصل ہوتا ہے، اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تھی، اس لیے دعا کی برکت سے یہ تاثیر پائی جاتی ہے اس کی کوئی ذاتی خصوصیت نہیں۔[1]

(٤٤) بَابُ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ

باب: 44- دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانا

٥٤٤٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ: أَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَرَزَقَنَا تَمْرًا، فَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا - وَنَحْنُ نَأْكُلُ - وَيَقُولُ: لَا تُقَارِنُوا، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقِرَانِ، ثُمَّ يَقُولُ: إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ. قَالَ شُعْبَةُ: الْإِذْنُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ. [راجع: ٢٤٥٥]

[5446] حضرت جبلہ بن سحیم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں ایک سال حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ قحط کا سامنا کرنا پڑا۔ انھوں نے راشن کے طور پر ہمیں کھجوریں دیں۔ جب ہم کھجوریں کھا رہے ہوتے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس سے گزرتے تو کہتے: دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر نہ کھاؤ کیونکہ نبی ﷺ نے دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع کیا ہے، پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے مگر اس صورت میں کہ کھانے والا اپنے ساتھی سے اجازت لے لے۔ شعبہ نے کہا کہ حدیث میں اجازت والا ٹکڑا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

فائدہ: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک دسترخوان پر چند ساتھی کھجوریں کھائیں تو ایک ایک کھجور کھائیں، دو، دو یا تین تین ایک ساتھ ملا کر نہ کھائیں۔ اگر ساتھیوں سے اجازت حاصل کر لی جائے تو مضائقہ نہیں۔ ان کی اجازت کے بغیر دو، دو کھجوریں ملا کر ایک ساتھ کھانا حرام ہے۔ اگر قرائن سے معلوم ہو جائے کہ وہ اس طرح کھانے کو برا محسوس نہیں کریں گے تو بھی جائز ہے۔ اگر کوئی اکیلا کھا رہا ہے تو اسے اجازت ہے جس طرح چاہے کھا سکتا ہے۔ واللہ أعلم.

[1] عمدة القاري: 446/14.

(٤٥) بَابُ الْقِثَّاءِ

٥٤٤٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ. [راجع: ٥٤٤٠]

باب:45- ککڑی کھانے کا بیان

[5447] حضرت عبداللہ بن جعفر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ تازہ کھجوریں ککڑی کے ساتھ ملا کر کھا رہے تھے۔

(٤٦) بَابُ بَرَكَةِ النَّخْلَةِ

٥٤٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ تَكُونُ مِثْلَ الْمُسْلِمِ، وَهِيَ النَّخْلَةُ». [راجع: ٦١]

باب:46- کھجور کے درخت کی برکت کا بیان

[5448] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''درختوں میں سے ایک درخت مسلمان جیسا ہے اور وہ کھجور کا درخت ہے۔''

(٤٧) بَابُ جَمْعِ اللَّوْنَيْنِ أَوِ الطَّعَامَيْنِ بِمَرَّةٍ

٥٤٤٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ. [راجع: ٥٤٤٠]

باب:47- ایک ہی وقت میں دو رنگ کے پھلوں یا دو قسم کے کھانوں کو جمع کرنا

[5449] حضرت عبداللہ بن جعفر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ککڑی کے ساتھ تازہ کھجوریں ملا کر کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٤٨) بَابُ مَنْ أَدْخَلَ الضِّيفَانَ عَشَرَةً عَشَرَةً، وَالْجُلُوسِ عَلَى الطَّعَامِ عَشَرَةً عَشَرَةً

٥٤٥٠ - حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ، وَعَنْ سِنَانٍ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ - أُمَّهُ

باب:48- دس، دس مہمانوں کو بلانا اور دس، دس ہی کو کھانے کے لیے بٹھانا

[5450] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ان کی والدہ ام سلیم ؓ نے ایک مُدّ جو لیے اور ان کو دل کر دلیا بنایا، پھر اسے دودھ میں پکایا، اس کے بعد اس پکوان پر کپی سے گھی نچوڑا۔ پھر مجھے انھوں نے نبی ﷺ کے پاس بھیجا۔

- عَمَدَتْ إِلَى مُدٍّ مِنْ شَعِيرٍ جَشَّتْهُ وَجَعَلَتْ مِنْهُ خَطِيفَةً وَعَصَرَتْ عُكَّةً عِنْدَهَا، ثُمَّ بَعَثَتْنِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيْتُهُ - وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ - فَدَعَوْتُهُ، قَالَ: «وَمَنْ مَعِيَ»، فَجِئْتُ فَقُلْتُ: إِنَّهُ يَقُولُ: «وَمَنْ مَعِيَ»، فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ صَنَعَتْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَدَخَلَ فَجِيءَ بِهِ وَقَالَ: «أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً»، فَأُدْخِلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ قَالَ: «أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً» فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَامَ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ؟. [راجع: ٤٢٢]

جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ صحابۂ کرام ؓ میں تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ کو دعوت دی تو آپ نے فرمایا: ''میرے ساتھی بھی ہیں۔'' میں نے (جلدی) آکر اہل خانہ کو اطلاع کی کہ آپ نے فرمایا: ''میرے ساتھی بھی ہیں۔'' یہ سن کر حضرت ابوطلحہ ؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! کھانا تھوڑا سا ہے جو ام سلیم ؓ نے تیار کیا ہے، چنانچہ آپ ﷺ گھر تشریف لائے تو وہ کھانا آپ کو پیش کر دیا گیا۔ آپ نے فرمایا: ''دس صحابہ کو بلاؤ۔'' چنانچہ وہ آئے اور انھوں نے پیٹ بھر کر کھایا آپ نے پھر فرمایا: ''دس اور بلاؤ۔'' وہ آئے، انھوں نے کھانا کھایا حتی کہ وہ سیر ہو گئے۔ آپ نے پھر فرمایا: ''دس مزید بلاؤ۔'' یہاں تک کہ چالیس آدمی شمار کیے۔ آخر میں نبی ﷺ نے کھانا تناول فرمایا پھر اٹھ کر تشریف لے گئے۔ (حضرت انس ؓ نے کہا کہ) میں کھانے کو دیکھتا رہا آیا اس سے کوئی چیز کم ہوئی ہے؟

(٤٩) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الثُّومِ وَالْبُقُولِ

باب: 49- لہسن اور دیگر وہ ترکاریاں جو مکروہ ہیں

فِيهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کراہت کے متعلق حضرت ابن عمر ؓ سے ایک روایت ہے جو انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

٥٤٥١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: قِيلَ لِأَنَسٍ: مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي الثُّومِ؟ فَقَالَ: «مَنْ أَكَلَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا». [راجع: ٨٥٦]

[5451] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، ان سے سوال ہوا کہ آپ نے لہسن کے متعلق نبی ﷺ سے کیا فرمان سنا ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو لہسن کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔''

٥٤٥٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

[5452] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ رہے۔'' یا فرمایا: ''وہ ہماری مسجد سے الگ رہے۔''

قَالَ: «مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا». [راجع: ٨٥٤]

فائدہ: ان احادیث میں اگرچہ لہسن یا پیاز کا ذکر ہے، تاہم ہر وہ ترکاری جس سے منہ میں ناگوار ہوا پیدا ہوتی ہو اس کا استعمال منع ہے جیسا کہ مولی وغیرہ ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مسجد میں فرشتے ہوتے ہیں وہ بدبودار اشیاء سے تنگ ہوتے ہیں بلکہ بعض اوقات خود نمازی بھی اس بو سے تنگ پڑ جاتے ہیں، اگر کسی طریقہ سے اس کی بو ختم کر دی جائے تو انھیں استعمال کرنے میں کوئی قباحت نہیں جیسا کہ حدیث میں ہے کہ اگر انھیں پکا کر ان کی ناگوار ہوا ختم کر دی جائے تو انھیں استعمال کیا جا سکتا ہے۔[1] پیاز کی ہوا پکانے اور سرکہ ڈالنے سے ختم کی جا سکتی ہے، اگر انھیں نمک لگا کر دھوپ میں رکھ دیا جائے اور بعد میں ان پر لیموں نچوڑ دیا جائے تو بھی ان کی ہوا ختم ہو جاتی ہے۔

(٥٠) بَابُ الْكَبَاثِ وَهُوَ [ثَمَرُ] الْأَرَاكِ

باب:50- کباث کا بیان اور وہ پیلو کا پھل ہے

٥٤٥٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَيْطَبُ»، فَقِيلَ: أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا؟». [راجع: ٣٤٠٦]

[5453] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم مرظہران میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ پیلو کا پھل چن رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو خوب سیاہ ہو اسے توڑو کیونکہ وہ لذیذ ہوتا ہے۔'' آپ سے پوچھا گیا: کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔''

(٥١) بَابُ الْمَضْمَضَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ

باب:51- کھانے کے بعد کلی کرنا

٥٤٥٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ، فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ دَعَا بِطَعَامٍ، فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَأَكَلْنَا، فَقَامَ

[5454] حضرت سوید بن نعمان ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر روانہ ہوئے۔ جب ہم مقام صہباء پہنچے تو آپ ﷺ نے کھانا طلب فرمایا۔ کھانے میں ستو کے علاوہ اور کوئی چیز دستیاب نہ ہو سکی۔ ہم نے بھی وہی کھائے۔ پھر آپ ﷺ نماز کے لیے

1 سنن أبي داود، الأطعمة، حديث: 3827.

إِلَى الصَّلَاةِ فَتَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا. [راجع: ٢٠٩]

کھڑے ہوئے۔ آپ نے صرف کلی کی تو ہم نے بھی آپ کے ہمراہ کلی کی۔

٥٤٥٥ - قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ بُشَيْرًا يَقُولُ: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ، فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ - قَالَ يَحْيَى: وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ - دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ، فَلُكْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. وَقَالَ سُفْيَانُ: كَأَنَّكَ تَسْمَعُهُ مِنْ يَحْيَى. [راجع: ٢٠٩]

[5455] یحییٰ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے بُشَیر سے سنا، ان سے حضرت سوید بن نعمان ؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر روانہ ہوئے۔ جب ہم صہباء پہنچے...... یحییٰ نے کہا: یہ خیبر سے ایک منزل دور واقع ہے...... تو آپ نے کھانا طلب کیا۔ آپ کو صرف ستو پیش کیے گئے۔ (آپ نے وہ کھائے) اور ہم نے بھی آپ کے ہمراہ کھائے۔ پھر آپ نے پانی منگوایا اور کلی کی۔ ہم نے بھی آپ کے ہمراہ کلی کی، پھر آپ نے نماز مغرب پڑھائی اور نیا وضو نہیں کیا۔ سفیان نے کہا: گویا تم یہ حدیث یحییٰ ہی سے سن رہے ہو۔

(٥٢) بَابُ لَعْقِ الْأَصَابِعِ وَمَصِّهَا قَبْلَ أَنْ تُمْسَحَ بِالْمِنْدِيلِ

باب: 52- دستی رومال اور تولیے سے صاف کرنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا اور چوسنا

٥٤٥٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا».

[5456] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو ہاتھ صاف کرنے سے پہلے اسے خود چاٹے یا کسی اور کو چٹا دے۔''

(٥٣) بَابُ الْمِنْدِيلِ

باب: 53- دستی رومال کا بیان

٥٤٥٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا

[5457] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، ان سے سعید بن حارث نے ایسی چیز کے کھانے سے وضو کرنے کے متعلق پوچھا جسے آگ نے چھوا ہو تو حضرت جابر ؓ نے جواب دیا کہ وضو نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں نبی ﷺ

مَسَّتِ النَّارُ، فَقَالَ: لَا، قَدْ كُنَّا زَمَانَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذٰلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا، فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلُ إِلَّا أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا، ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ.

کے عہد مبارک میں ایسا کھانا بہت کم میسر آتا تھا، ہم جب کبھی ایسا کھانا پاتے ہماری ہتھیلیوں، کلائیوں اور قدموں کے علاوہ اور کوئی رومال نہیں ہوتا تھا، ہم ان سے ہاتھ صاف کر کے نماز پڑھ لیتے اور وضو نہ کرتے تھے۔

فائدہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کھانا کھانے کے بعد ہم رومال استعمال نہ کرتے تھے بلکہ کھانے کی تری وغیرہ کو ہاتھوں اور کلائیوں سے صاف کر لیتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے پاؤں سے کھانے کی چکناہٹ کو صاف کر لیتے تھے۔[1] بہرحال پہلے انگلیوں کو چاٹنا چاہیے، پھر رومال استعمال کر لیا جائے یا ہاتھوں کو دھو لیا جائے۔ واللّٰہ أعلم.

(٥٤) بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ

باب: 54- کھانا کھانے کے بعد کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

٥٤٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا». [انظر: ٥٤٥٩]

[5458] حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اللہ ﷺ کے سامنے سے جب دستر خوان اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے: ”تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں بہت زیادہ، پاکیزہ اور اس میں برکت ڈالی گئی ہے، نہ (یہ کھانا) کفایت کیا گیا (کہ مزید کی ضرورت نہ رہے) اور نہ اسے وداع کیا گیا اور نہ اس سے بے نیاز ہوا جا سکتا ہے، اے ہمارے رب۔“

فائدہ: ”غَيْرَ مَكْفِيٍّ“ کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ کھایا ہے، وہ مابعد کے لیے کافی نہیں ہے۔ بلکہ تیری نعمتیں برابر ہو رہی ہیں اور وہ کبھی ختم ہونے والی نہیں۔ وَلَا مُوَدَّعٍ یہ وداع (رخصت کرنے، چھوڑنے سے) ہے، یعنی یہ ہمارا آخری کھانا نہیں ہے بلکہ جب تک زندگی ہے، کھاتے رہیں گے۔

٥٤٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ - وَقَالَ مَرَّةً: إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ - قَالَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُورٍ. وَقَالَ مَرَّةً:

[5459] حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے یا جب اپنا دستر خوان اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے: ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کافی کھلایا اور سیراب کیا۔ نہ (یہ کھانا) کفایت کیا گیا (کہ مزید کی ضرورت نہ رہے) اور نہ ہم اس نعمت کے

1 عمدة القاري: 14/455.

لَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى رَبَّنَا». [راجع: ٥٤٥٨]

منکر ہیں۔" ایک مرتبہ آپ نے یوں دعا کی: "اے ہمارے رب! تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں۔ نہ (یہ کھانا کفایت کیا گیا (کہ مزید کی ضرورت نہ رہے)۔ اور نہ اسے وداع کیا گیا ہے۔ اور اے ہمارے رب! نہ ہمیں اس سے بے نیازی ہو۔"

فائدہ: ایک حدیث میں ہے کہ جس نے کھانے کے بعد درج ذیل دعا پڑھی اس کے گزشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا وَ رَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّي وَلَا قُوَّةٍ] "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھلایا اور یہ رزق عطا فرمایا' اس کی مدد کے بغیر کسی آفت سے نہ بچنے کی طاقت ہے اور نہ اچھا کام کرنے کی قوت ہی ہے۔"[1] ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھاتے یا پیتے تو درج ذیل دعا پڑھتے: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهُ وَ جَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا] "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا، پھر اسے خوشگوار کیا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا۔"[2] کھانے کے بعد ایک مشہور دعا حسب ذیل ہے: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ] "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔"[3] لیکن یہ روایت ضعیف ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔[4]

(٥٥) بَابُ الْأَكْلِ مَعَ الْخَادِمِ

باب: 55- خادم کے ساتھ کھانا

٥٤٦٠ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ، أَوْ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ، فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلَاجَهُ». [راجع: ٢٥٥٧]

[5460] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تم میں سے جب کسی کے پاس اس کا خادم کھانا پکا کر لائے اگر اسے اپنے ساتھ بٹھا کر نہیں کھلا سکتا تو ایک یا دو لقمے اسے دے دے کیونکہ اس نے پکاتے وقت گرمی اور مشقت برداشت کی ہے۔"

(٥٦) بَابٌ: اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

باب: 56- کھانا کھانے والا شکر گزار اس روزے دار کی طرح ہے جو صبر کرنے والا ہے

فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے

1 مسند أحمد: 439/3. 2 سنن أبي داود، الأطعمة، حديث: 3851. 3 سنن أبي داود، الأطعمة، حديث: 3850.
4 ضعيف سنن ابن ماجه، الأطعمة، حديث: 709.

روایت کی ہے۔

(۵۷) بَابُ الرَّجُلِ يُدْعَى إِلَى طَعَامٍ فَيَقُولُ: وَهٰذَا مَعِيَ

باب: 57- کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ کہے کہ یہ بھی میرے ساتھ ہے

وَقَالَ أَنَسٌ: إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مُسْلِمٍ لَا يُتَّهَمُ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم کسی ایسے مسلمان کے گھر جاؤ جو غلط کاموں یا فضول باتوں کی وجہ سے بدنام نہیں تو اس کا کھانا کھاؤ اور اس کا مشروب پیو۔

٥٤٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَعَرَفَ الْجُوعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَهَبَ إِلَى غُلَامِهِ اللَّحَّامِ فَقَالَ: اصْنَعْ لِي طُعَيِّمًا يَكْفِي خَمْسَةً لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَصَنَعَ لَهُ طُعَيِّمًا ثُمَّ أَتَاهُ فَدَعَاهُ، فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا شُعَيْبٍ، إِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ»، قَالَ: لَا، بَلْ أَذِنْتُ لَهُ.

[راجع: ٢٠٨١]

[5461] حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ انصار میں ایک ابوشعیب نامی آدمی تھے اور ان کا غلام گوشت فروش تھا۔ (ابوشعیب رضی اللہ عنہ) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں تشریف فرما تھے۔ انھوں نے آپ کے چہرۂ مبارک سے فاقہ کشی کا اندازہ لگایا، چنانچہ وہ اپنے گوشت فروش غلام کے پاس آئے اور کہا کہ میرے لیے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کردو۔ میں نبی ﷺ کو چار دوسرے آدمیوں کے ہمراہ دعوت دینے والا ہوں۔ اس (غلام) نے کھانا تیار کر دیا۔ اس کے بعد ابوشعیب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو کھانے کی دعوت دی۔ ان کے ہمراہ ایک اور آدمی بھی چلنے لگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوشعیب! یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ آ گئے ہیں، اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو۔“ انھوں نے کہا: نہیں، بلکہ میں اسے بھی اجازت دیتا ہوں۔

فائدہ: کسی کے دعوت کرنے پر دوسرے کو ساتھ لے جانے کا اصرار کرنا حالات وظروف پر منحصر ہے، ہر کسی کے گھر میں دوسرے کو ساتھ لے جانا جائز نہیں ہے، کوئی مخلص دوست ہو تو الگ بات ہے، البتہ اس کے متعلق دعوت ملتے ہی کہہ دینا چاہیے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق فرمایا: ”یہ بھی میرے ہمراہ ہوگی“ اگر پہلے سے معاملہ نہیں ہوا تو اہل خانہ کی صوابدید پر موقوف ہے جیسا کہ اس حدیث میں ہے۔ اگر وہ چاہیں تو اسے اجازت دے دیں اور اگر وہ اجازت نہ دیں تو اسے واپس کر دیا جائے۔ بہر حال موقع محل کو ضرور دیکھنا ہوگا علی الاطلاق ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(٥٨) بَابٌ: إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ فَلَا يَعْجَلْ عَنْ عَشَائِهِ

باب: 58- جب رات کا کھانا حاضر ہو تو نماز عشاء کے لیے جلدی نہ کرے

٥٤٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ: أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ٢٠٨]

[5462] حضرت عمرو بن امیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے بکری کے شانے کا چھری کے ساتھ گوشت کاٹ رہے تھے۔ اس دوران میں آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے شانہ اور اس چھری کو پھینک دیا جس کے ساتھ گوشت کاٹ رہے تھے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے، نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

٥٤٦٣ - حدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ».

[5463] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے اور نماز بھی کھڑی ہو گئی ہو تو پہلے کھانا کھاؤ۔''

وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ایوب سے روایت ہے، وہ نافع سے، وہ ابن عمر ؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

٥٤٦٤ - وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ تَعَشَّى مَرَّةً وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ. [راجع: ٦٧٣]

[5464] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ایک مرتبہ رات کا کھانا کھایا جبکہ آپ امام کی قراءت سن رہے تھے۔

٥٤٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَحَضَرَ الْعَشَاءُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ».

[5465] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب نماز کھڑی کر دی جائے اور رات کا کھانا سامنے ہو تو پہلے عشائیہ تناول کرو۔''

قَالَ وُهَيْبٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ:

وہیب اور یحییٰ بن سعید نے حضرت ہشام سے یہ الفاظ

«إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ». بیان کیے ہیں: ''جب رات کا کھانا چن دیا جائے۔''

فائدہ: ان احادیث کا تقاضا ہے کہ جب کھانا اور نماز دونوں حاضر ہوں تو کھانا کھالینا مقدم ہے تا کہ دل کھانے کی طرف لٹکا نہ رہے اور نماز اطمینان وسکون سے ادا کی جائے، اس طرح اگر کھانے کے دوران میں نماز کھڑی ہو جائے تو کھانا چھوڑنا نہیں چاہیے بلکہ فراغت کے بعد نماز کی طرف جانا چاہیے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جب تم میں سے کوئی کھانے پر ہوتو جب تک اس سے اپنی حاجت پوری نہ کرلے جلدی مت کرے اگر چہ نماز کے لیے اقامت ہی کیوں نہ کہہ دی جائے۔''[1]

(٥٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانتَشِرُوا﴾ [الأحزاب: ٥٣]

باب: 59- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب تم کھانے سے فارغ ہوجاؤ تو اٹھ کر چلے جاؤ'' کا بیان

٥٤٦٦ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ أَنَسًا قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ، كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ، أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ - وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ - فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَمَشَى وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا، فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا، وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ. [راجع: ٤٧٩١]

[5466] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نزول حجاب کے متعلق لوگوں سے زیادہ معلومات رکھتا ہوں۔ حضرت ابی بن کعب ؓ بھی مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ ہوا یوں کہ حضرت زینب بنت جحش ؓ سے رسول اللہ ﷺ کی شادی کا موقع تھا۔ آپ نے ان سے مدینہ طیبہ میں نکاح کیا تھا۔ دن چڑھنے کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں کو کھانے کی دعوت دی۔ رسول اللہ ﷺ وہیں تشریف فرما تھے اور آپ کے ساتھ دیگر صحابہ بھی بیٹھے تھے، اس وقت دوسرے لوگ کھانے سے فارغ ہوکر جا چکے تھے حتی کہ رسول اللہ ﷺ اٹھے اور چلنے لگے تو میں بھی آپ کے ساتھ چل رہا تھا۔ جب آپ حضرت عائشہ ؓ کے حجرے پر پہنچے تو خیال آیا کہ شاید لوگ چلے گئے ہوں گے۔ آپ وہیں سے واپس آئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا تو دیکھا کہ لوگ اب بھی وہاں بیٹھے ہوئے ہیں، چنانچہ آپ پھر واپس ہوئے اور میں بھی آپ کے ہمراہ دوبارہ واپس آ گیا۔ جب دوسری مرتبہ حضرت عائشہ ؓ

1 صحيح البخاري، الأذان، حديث: 674.

کے حجرے تک پہنچے تو واپس آگئے اور میں بھی آپ کے
ساتھ لوٹ آیا۔اب وہ لوگ جا چکے تھے۔اس کے بعد آپ
ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکایا اور آیت حجاب
نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

71 - كِتَابُ الْعَقِيقَةِ

عقیقے سے متعلق احکام و مسائل

شرعی طور پر عقیقہ کرنا سنت مؤکدہ اور مستحب عمل ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''ہر بچہ اپنے عقیقے کے عوض گروی ہوتا ہے، پیدائش کے ساتویں دن اس کا عقیقہ کیا جائے، اس کا نام رکھا جائے اور سر کے بال صاف کیے جائیں۔''[1] لیکن اہل الرائے کا موقف ہے کہ عقیقہ سنت نہیں بلکہ دور جاہلیت کی ایک رسم ہے۔[2] عقیقہ اس لیے مشروع قرار دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت عطا کرنے پر اس کا شکریہ بھی ادا ہو جائے اور تعلق دار، دوست احباب کی ضیافت کے ساتھ ساتھ غرباء اور مساکین کا فائدہ بھی ہو جائے۔ اگر انسان اپنی اولاد کی پیدائش کے وقت تنگدست ہو تو اس پر عقیقہ لازم نہیں کیونکہ وہ عاجز ہے اور عاجز سے عبادات ساقط ہو جاتی ہیں۔ ہمارے رجحان کے مطابق عقیقے کے موقع پر بکری (نر اور مادہ) اور دنبہ وغیرہ ذبح کیا جائے کیونکہ احادیث میں صرف ان کا ذکر ملتا ہے، جو حضرات عقیقے کے موقع پر گائے اور اونٹ ذبح کرنے کے قائل ہیں وہ درج ذیل حدیث کو پیش کرتے ہیں: ''بچے کی طرف سے اونٹ، گائے اور بکری سے عقیقہ کیا جا سکتا ہے۔''[3] لیکن یہ روایت سخت ضعیف ہے کیونکہ اس میں مسعدہ بن یسع نامی راوی کذاب ہے۔[4] حضرت عائشہ ؓ کو کسی نے خبر دی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ کے ہاں بچہ ہوا اور انھوں نے بطور عقیقہ اونٹ ذبح کیا ہے تو آپ نے معاذ اللہ پڑھا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو دو بکریاں ذبح کی تھیں۔[5] واضح رہے کہ عقیقے کے جانور میں قربانی کی شرائط نہیں ہیں، اور نہ عقیقے کا جانور دو دانتہ ہی ہونا ضروری ہے۔ عقیقے کے بجائے جانور کی قیمت صدقہ کر دینا درست نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جانور ذبح کرنے کو مسنون قرار دیا ہے اور اس امر ہی کی تلقین کی ہے۔ عقیقے کا گوشت قربانی کی طرح خود بھی کھایا جا سکتا ہے اور اس سے صدقہ بھی کرنا چاہیے، دوست و احباب کو تحفہ بھی دینا چاہیے، اس کی کھال غرباء و مساکین کو دی جائے، اسے فروخت کر کے اس کی قیمت بھی انھیں دی جا سکتی ہے۔

---

1 مسند أحمد : 17/5. 2 المغني : 393/13. 3 المعجم الصغير للطبراني : 84/1. 4 مجمع الزوائد : 58/4. 5 السنن الكبرى للبيهقي : 301/9.

(١) بَابُ تَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ غَدَاةَ يُولَدُ لِمَنْ لَمْ يَعُقَّ عَنْهُ، وَتَحْنِيكِهِ

باب: 1- جس نومولود کا عقیقہ نہ کرنا ہو تو اس کا پیدائش کے دن ہی نام رکھنا اور اسے گھٹی دینا

٥٤٦٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِي غُلَامٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ، وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى. [انظر: ٦١٩٨]

[5467] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کو چبا کر اس کی گھٹی دی، نیز اس کے لیے خیر و برکت کی دعا فرمائی، پھر وہ مجھے دے دیا۔ یہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے لڑکے تھے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ اگر عقیقہ کرنے کا پروگرام نہ ہو تو نام رکھنے اور گھٹی دینے کو ساتویں دن تک مؤخر نہیں کرنا چاہیے بلکہ پیدائش کے دن ہی اس کا نام رکھ دیا جائے اور گھٹی بھی دے دی جائے۔ واللہ أعلم۔

٥٤٦٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ. [راجع: ٢٢٢]

[5468] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے کھجور چبا کر اس کے تالو میں لگائی۔ اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے اس جگہ پر پانی بہا دیا۔

٥٤٦٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ، فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ قُبَاءً فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ فَبَرَّكَ عَلَيْهِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ، فَفَرِحُوا بِهِ فَرَحًا شَدِيدًا لِأَنَّهُمْ قِيلَ لَهُمْ: إِنَّ

[5469] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن زبیر کی امید سے تھیں۔ انھوں نے کہا کہ جب میں وہاں سے ہجرت کے لیے نکلی تو ولادت کا وقت قریب تھا۔ مدینہ طیبہ پہنچ کر میں نے قباء میں رہائش اختیار کی۔ پھر قباء میں ہی عبداللہ بن زبیر پیدا ہوا۔ میں اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اسے آپ کی گود میں رکھ دیا۔ آپ نے کھجور طلب فرمائی، اسے چبایا اور بچے کے منہ میں لعاب مبارک ڈال دیا، چنانچہ پہلی پہلی چیز جو بچے کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب مبارک تھا۔ پھر آپ نے اسے کھجور سے گھٹی دی اور اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ یہ سب سے پہلا بچہ تھا

الْيَهُودَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلَا يُولَدُ لَكُمْ. [راجع: ٣٩٠٩]

جو (ہجرت کے بعد) دور اسلام میں پیدا ہوا۔ صحابۂ کرام ؓ اس سے بہت خوش ہوئے کیونکہ ان کے ہاں یہ افواہ پھیلائی گئی تھی کہ یہودیوں نے تم پر جادو کر دیا ہے، لہٰذا تمھارے ہاں اب کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا۔

فائدہ: مہاجرین جب مدینہ طیبہ آئے تو ان کے ہاں کوئی نرینہ اولاد پیدا نہ ہوئی، یہ افواہ بڑی تیزی سے پھیلی کہ یہودیوں نے مسلمانوں کی نسل بندی کے لیے جادو کرایا ہے، یہودیوں کی اس بکواس سے مسلمانوں کو رنج بھی تھا، جب یہ بچہ پیدا ہوا تو مسلمانوں نے خوشی میں اتنے زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا کہ سارا مدینہ گونج اٹھا۔[1]

٥٤٧٠ - حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ، فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ: مَا فَعَلَ ابْنِي؟ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ، فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ: وَارِ الصَّبِيَّ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: «أَعَرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فِي لَيْلَتِهِمَا»، فَوَلَدَتْ غُلَامًا، قَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: احْفَظْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَأَرْسَلَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَمَعَهُ شَيْءٌ؟» قَالُوا: نَعَمْ، تَمَرَاتٌ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ وَحَنَّكَهُ بِهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ. [راجع: ١٣٠١]

[5470] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوطلحہ ؓ کا بیٹا بیمار ہوگیا۔ حضرت ابوطلحہ ؓ کہیں باہر گئے ہوئے تھے کہ ان کا بیٹا فوت ہو گیا۔ جب وہ واپس آئے تو پوچھا: میرا بیٹا کیسا ہے؟ حضرت ام سلیم ؓ نے کہا: وہ پہلے سے سکون میں ہے۔ پھر بیوی نے انھیں کھانا پیش کیا۔ انھوں نے کھانا کھایا۔ پھر بیوی سے ہم بستر ہوئے۔ جب فارغ ہوئے تو ام سلیم ؓ نے کہا کہ بچے کو دفن کر آؤ۔ صبح ہوئی تو ابوطلحہ ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس واقعے کی اطلاع دی۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا تم نے آج رات ہم بستری کی تھی؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ان دونوں کی اس رات میں برکت عطا فرما۔'' میں نے بچہ جنا تو مجھے ابوطلحہ ؓ نے کہا کہ اسے حفاظت کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ، چنانچہ اس بچے کو نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ حضرت ام سلیم ؓ نے کچھ کھجوریں بھی ہمراہ بھیجی تھیں۔ نبی ﷺ نے بچے کو لیا اور پوچھا: ''اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے؟'' لوگوں نے کہا: جی ہاں، کھجوریں ہیں۔ نبی ﷺ نے وہ کھجوریں لیں، انھیں چبایا، پھر انھیں اپنے منہ سے نکال کر بچے کے منہ میں رکھ دیں

1 فتح الباري: 729/9.

اوراس سے بچے کو گھٹی دی اوراس کا نام عبداللہ رکھا۔

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

ایک دوسری سند محمد بن سیرین سے ہے، وہ حضرت انس ؓ سے بیان کرتے ہیں، پھر انھوں نے یہی حدیث بیان کی۔

(٢) بَابُ إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الصَّبِيِّ فِي الْعَقِيقَةِ

باب:2- عقیقے میں نومولود سے تکلیف دہ چیز دور کرنا

٥٤٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ.

[5471] حضرت سلمان بن عامر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہر بچے کے ساتھ عقیقہ ہے۔

وَقَالَ حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ وَقَتَادَةُ وَهِشَامٌ وَحَبِيبٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ایک دوسری سند میں ابن سیرین حضرت سلمان بن عامر ؓ سے بیان کرتے ہیں اور وہ نبی ﷺ سے مرفوع بیان کرتے ہیں۔

وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ وَهِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ سَلْمَانَ ابْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

کئی لوگوں نے حضرت عاصم اور ہشام سے، انھوں نے حفصہ بنت سیرین سے، انھوں نے رباب سے، انھوں نے حضرت سلمان بن عامر ضبی ؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ. [انظر: ٥٤٧٢]

ایک روایت میں یزید بن ابراہیم ابن سیرین سے بیان کرتے ہیں، ان سے حضرت سلمان بن عامر ؓ نے اپنا قول بیان کیا ہے۔

٥٤٧٢ - وَقَالَ أَصْبَغُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ: حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الضَّبِّيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى».

[5472] حضرت سلمان بن عامر ضبی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''لڑکے کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے۔ اس کی طرف سے جانور ذبح کرواور اس سے تکلیف دہ چیز دور کرو۔''

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا

حبیب بن شہید کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن سیرین نے حکم

قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ: أَمَرَنِي ابْنُ سِيرِينَ أَنْ أَسْأَلَ الْحَسَنَ: مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ؟ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: مِن سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ. [راجع: ٥٤٧١]

دیا کہ میں امام حسن بصری سے دریافت کروں کہ انھوں نے عقیقہ کی حدیث کس سے سنی ہے؟ چنانچہ میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے سنی ہے۔

(٣) بَابُ الْفَرَعِ

باب:3-فرع کا بیان

٥٤٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ».

[5473] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''فرع اور عتیرہ کی کوئی حیثیت نہیں۔''

وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ. وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ. [انظر: ٥٤٧٤]

فرع، اونٹنی کا وہ پہلا بچہ ہے جسے دور جاہلیت میں کافر اپنے بتوں کے لیے ذبح کرتے تھے اور عتیرہ کو رجب میں ذبح کرتے تھے۔

فائدہ: جاہلیت کی یہ رسم دور اسلام میں اسی طرح قائم رہی مگر مسلمان اسے اللہ کے نام پر ذبح کرنے لگے، پھر اس رسم کو موقوف اور منسوخ کر دیا گیا۔ واللہ أعلم.

(٤) بَابُ الْعَتِيرَةِ

باب:4-عتیرہ کا بیان

٥٤٧٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ».

[5474] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''فرع اور عتیرہ کوئی شے نہیں ہیں۔''

قَالَ: وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ، كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ. وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ. [راجع: ٥٤٧٣]

فرع اونٹنی کا وہ پہلا بچہ جسے دور جاہلیت میں کافر لوگ اپنے بتوں کے نام سے ذبح کرتے تھے اور عتیرہ کو رجب میں ذبح کیا جاتا تھا۔

فائدہ: دور جاہلیت میں اسے رجب میں ذبح کرنے کی وجہ سے رجبیہ بھی کہا جاتا تھا، اسلام نے اس رسم کو ختم کر دیا کیونکہ واضح طور پر اس میں شرک کے جراثیم پائے جاتے تھے۔ لیکن جب اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے جیسا کہ منیٰ میں کھڑے

ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: اللہ کے رسول ہم دور جاہلیت میں رجب کے مہینے میں عتیرہ ذبح کرتے تھے، آپ اس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے نام پر جس مہینے میں چاہو ذبح کرو اور اللہ کے نام سے لوگوں کو کھلاؤ۔''[1] ہمارے رجحان کے مطابق صدقہ وخیرات قربانی ہر وقت جائز ہے مگر ذوالحجہ کے علاوہ کسی دوسرے مہینے کی پابندی سے کوئی قربانی یا خیرات کرنا درست نہیں جیسا کہ میت کی طرف سے صدقہ وخیرات جائز ہے لیکن قل خوانی، تیجہ یا چہلم کے نام سے صدقہ وخیرات کرنا بدعت ہے، اس قسم کی تخصیص کا شریعت میں جواز نہیں ہے۔ واللّٰہ أعلم.

---

1 سنن النسائي، الفرع والعتيرة، حديث : 4234.
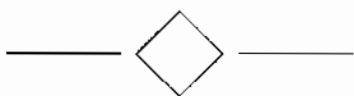
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

72 - كِتَابُ الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ

ذبیحوں اور شکار سے متعلق احکام ومسائل

(١) بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الصَّيْدِ

باب: 1- شکار پر بسم اللہ پڑھنا

وَقَوْلِ اللهِ: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ﴾ [المائدة: ٣]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمھارے لیے حرام کیے گئے ہیں مردہ جانور...... لہٰذا تم ان سے نہ ڈرو، اور مجھی سے ڈرو۔''

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ ضرور تمھیں اس چیز کے شکار کے ذریعے سے آزمائے گا......''

وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ﴾

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمھارے لیے چوپائے مویشی حلال کیے گئے ہیں، سوائے ان کے جن کے نام تمھیں پڑھ کر سنا دیے جائیں گے...... لہٰذا تم ان سے نہ ڈرو اور مجھی سے ڈرو۔''

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْعُقُودُ: الْعُهُودُ. مَا أُحِلَّ وَحُرِّمَ، ﴿إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ﴾: الْخِنْزِيرُ. ﴿يَجْرِمَنَّكُمْ﴾: يَحْمِلَنَّكُمْ. ﴿شَنَآنُ﴾: عَدَاوَةُ. ﴿وَالْمُنْخَنِقَةُ﴾: تُخْنَقُ فَتَمُوتُ. ﴿وَالْمَوْقُوذَةُ﴾: تُضْرَبُ بِالْخَشَبِ يُوقِذُهَا فَتَمُوتُ. ﴿وَالْمُتَرَدِّيَةُ﴾: تَتَرَدَّى مِنَ الْجَبَلِ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: عقود سے مراد وہ عہد و پیمان ہیں جو حلال و حرام کے متعلق کیے جائیں۔ ﴿إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ﴾ سے مراد سور کا گوشت وغیرہ ہے۔ ﴿يَجْرِمَنَّكُمْ﴾ کے معنی ہیں: تمھیں آمادہ کرے۔ ﴿شَنَآن﴾ کے معنی ہیں: عداوت و دشمنی۔ ﴿الْمُنْخَنِقَةُ﴾ سے مراد وہ جانور ہے جسے گلا گھونٹ کر مار دیا جائے۔ ﴿الْمَوْقُوذَةُ﴾ سے مراد وہ جانور

﴿وَالنَّطِيحَةُ﴾: تُنْطَحُ الشَّاةُ. فَمَا أَدْرَكْتَهُ يَتَحَرَّكُ بِذَنَبِهِ أَوْ بِعَيْنِهِ فَاذْبَحْ وَكُلْ.

جسے لکڑی سے مارا گیا ہو۔ ﴿الْمُتَرَدِّيَةُ﴾ سے مراد وہ جانور جو پہاڑ سے پھسل کر مر جائے اور ﴿النَّطِيحَةُ﴾ وہ ہے جسے بکری سینگ مارے، پھر اگر تم اسے دم ہلاتے ہوئے یا آنکھ کو حرکت دیتے ہوئے پالو تو ذبح کر کے کھالو۔

٥٤٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ؟ قَالَ: «مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ، وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ»، وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ: «مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ، فَإِنَّ أَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاةٌ، وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ - أَوْ كِلَابِكَ - كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ، وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ». [راجع: ١٧٥]

[5475] حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نوکدار لکڑی سے کیے ہوئے شکار کے متعلق نبی ﷺ سے دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: ”اگر شکار اس کی نوک سے زخمی ہوجائے تو اسے کھا لو لیکن اگر عرض (چوڑائی) کے بل اسے لگے تو اسے نہ کھاؤ کیونکہ یہ موقوذہ ہے۔“ میں نے کتے سے کیے ہوئے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”اگر وہ کتا تیرے لیے شکار کو روک رکھے تو کھا لو کیونکہ کتے کا شکار کو پکڑ لینا بھی ذبح کے حکم میں ہے۔ اگر تم اپنے کتے یا اپنے کتوں کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی پاؤ اور تمھیں اندیشہ ہو کہ اس کتے کے ساتھ دوسرے کتے نے شکار پکڑا ہو گا اور وہ شکار کو مار چکا ہو تو ایسے شکار کو نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اللہ کا نام اپنے کتے پر لیا تھا دوسرے کتے پر اللہ کا نام نہیں لیا تھا۔“

(٢) بَابُ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

باب :2- نوکدار لکڑی سے شکار کرنے کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُقَةِ: تِلْكَ الْمَوْقُوذَةُ، وَكَرِهَهُ سَالِمٌ وَالْقَاسِمُ وَمُجَاهِدٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعَطَاءٌ وَالْحَسَنُ، وَكَرِهَ الْحَسَنُ رَمْيَ الْبُنْدُقَةِ فِي الْقُرَى وَالْأَمْصَارِ وَلَا يَرَى بِهِ بَأْسًا فِيمَا سِوَاهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے غلیلے سے مرے ہوئے شکار کے متعلق فرمایا کہ وہ موقوذہ ہے۔ حضرت سالم، قاسم، مجاہد، ابراہیم نخعی، عطاء اور حسن بصری ؒ نے اسے مکروہ کہا ہے۔ اور حسن بصری نے شہروں اور دیہاتوں میں غلیلہ پھینکنے کو مکروہ خیال کیا ہے، ان کے علاوہ دیگر مقامات میں کوئی حرج نہیں۔

٥٤٧٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ

[5476] حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نوکدار لکڑی

قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ: «إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، فَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ»، فَقُلْتُ: أُرْسِلُ كَلْبِي؟ قَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَكُلْ»، قُلْتُ: فَإِنْ أَكَلَ؟ قَالَ: «فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّهُ لَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ»، قُلْتُ: أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ؟ قَالَ: «لَا تَأْكُلْ، فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الْآخَرِ». [راجع: ١٧٥]

سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''جب تم اس کی نوک سے شکار کو مارلو تو اسے کھاؤ لیکن اگر عرض کے بل شکار کو لگے اور جانور مر جائے تو وہ موقوذہ (مردار) ہے، اسے نہ کھاؤ۔'' میں نے دوسرا سوال کیا کہ میں اپنا کتا بھی چھوڑتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''جب تم اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھ کر اسے دوڑاؤ تو وہ شکار کھا سکتے ہو۔'' میں نے عرض کی: اگر کتا، شکار میں سے کچھ کھا لے تو؟ آپ نے فرمایا: ''اگر اس نے خود کھا لیا تو اسے مت کھاؤ کیونکہ وہ شکار اس نے تمھارے لیے نہیں روکا بلکہ اپنے لیے روکا ہے۔'' میں نے کہا: میں بعض اوقات اپنا کتا چھوڑتا ہوں، پھر میں اس کے ساتھ کسی دوسرے کتے کو بھی پاتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ شکار تم نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی دوسرے پر نہیں پڑھی تھی۔''

فائدہ: معراض، اس لکڑی کو کہتے ہیں جس کا ایک کنارہ تیز ہوتا ہے یا تیز دھار لوہا لگا ہوتا ہے، اگر اس کی نوک یا تیز دھار اسے زخمی کر دے تو ذبیحہ ہے، اسے کھانا جائز ہے اگر شکار کو وہ لکڑی عرض کے بل لگے اور چوٹ لگنے سے وہ مر جائے تو وہ موقوذہ کے حکم میں ہے، اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔

(٣) بَابُ مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِهِ

باب:3- جس شکار کو نوکدار لکڑی چوڑائی کے بل لگے

٥٤٧٧ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ، قَالَ: «كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ»، قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: «وَإِنْ قَتَلْنَ»، قُلْتُ: وَإِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ؟ قَالَ: «كُلْ مَا خَرَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ». [راجع: ١٧٥]

[5477] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم شکار کے لیے سدھائے ہوئے کتے چھوڑتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شکار وہ تمھارے لیے پکڑ کر لے آئیں اسے کھا لو۔'' میں نے کہا: اگرچہ وہ شکار کو مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: ''اگرچہ وہ اسے مار ڈالیں۔'' میں نے عرض کیا: ہم نوکدار لکڑی سے بھی شکار کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس کی دھار شکار کو زخمی کر کے چیر دے تو اسے کھا لو اور اگر لکڑی عرض کے بل لگے تو اسے نہ کھاؤ۔''

(٤) بابُ صَيْدِ الْقَوْسِ

باب:4- تیر کمان سے شکار کرنا

وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ: إِذَا ضَرَبَ صَيْدًا فَبَانَ مِنْهُ يَدٌ أَوْ رِجْلٌ لَا تَأْكُلِ الَّذِي بَانَ وَكُلْ سَائِرَهُ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِذَا ضَرَبْتَ عُنُقَهُ أَوْ وَسَطَهُ فَكُلْهُ.

امام حسن بصری اور امام ابراہیم نخعی ؒ نے کہا: جب کوئی شکار کرے اور اس شکار کا پاؤں یا ہاتھ الگ ہوجائے تو جو حصہ جدا ہوا ہے وہ نہ کھائے اور باقی شکار کھالے، نیز ابراہیم نخعی نے کہا: جب تم نے شکار کی گردن یا اس کے درمیان تیر مارا تو اسے کھا سکتے ہو۔

وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدٍ: اسْتَعْصَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللهِ حِمَارٌ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَضْرِبُوهُ حَيْثُ تَيَسَّرَ، دَعُوا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكُلُوهُ.

اعمش نے حضرت زید سے روایت کیا ہے کہ عبداللہ کی اولاد میں سے کسی کے سامنے ایک (جنگلی) گدھا بھاگ نکلا تو انھوں نے کہا: جہاں ممکن ہو اس گدھے کو زخم لگائیں، اس کے بعد جو حصہ کٹ کر گر جائے اسے چھوڑ دو اور باقی ماندہ کھا سکتے ہو۔

٥٤٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ، أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ؟ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ، وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي؟ قَالَ: «أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا، وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ». [انظر: ٥٤٨٨، ٥٤٩٦]

[5478] حضرت ابو ثعلبہ خشنی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے نبی! ہم اہل کتاب کے گاؤں میں رہتے ہیں، کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا پی سکتے ہیں؟ اور ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں جہاں شکار بکثرت ہوتا ہے، وہاں میں اپنے تیر کمان سے شکار کرتا ہوں اور میں اپنے کتے سے بھی شکار کرتا ہوں جو سدھایا ہوا نہیں ہوتا اور اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا ہوتا ہے، ان میں سے کس کا کھانا میرے لیے جائز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو تو نے اہل کتاب کے برتنوں کا ذکر کیا ہے تو اگر ان کے (برتنوں کے) علاوہ تمھیں دوسرے برتن دستیاب ہوں تو ان کے برتنوں میں مت کھاؤ پیو، اور اگر تمھیں کوئی دوسرا برتن نہ ملے تو ان کے برتن دھو کر ان میں کھا پی سکتے ہو۔ اور جو شکار تم اپنے تیر کمان سے کرو اگر تم نے تیر چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیا ہو تو اس شکار کو کھا سکتے ہو۔ اور جو شکار تم نے غیر سکھائے کتے سے کیا ہو اگر تمھیں اسے ذبح کرنے کا موقع

ملے تو اسے ذبح کر کے کھا سکتے ہو۔"

(٥) بَابُ الْخَذْفِ وَالْبُنْدُقَةِ

باب: 5- انگلی سے کنکری پھینکنا یا غلیل سے غلیلہ مارنا

٥٤٧٩ - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ - وَاللَّفْظُ لِيَزِيدَ - عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ: أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ: لَا تَخْذِفْ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ، - أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ - وَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَأُ بِهِ عَدُوٌّ، وَلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ، وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ». ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ - أَوْ كَرِهَ الْخَذْفَ - وَأَنْتَ تَخْذِفُ؟ لَا أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا. [راجع: ٤٨٤١]

[5479] حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک آدمی کو کنکری پھینکتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اس طرح کنکری مت پھینکو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کنکری پھینکنے سے منع کیا ہے یا اسے ناپسند فرمایا ہے، نیز فرمایا: "اس سے نہ تو شکار کیا جا سکتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کیا جا سکتا ہے لیکن یہ کبھی کسی کا دانت توڑ دیتی ہے اور آنکھ پھوڑ دیتی ہے۔" اس کے بعد پھر اس شخص کو دیکھا کہ وہ کنکریاں پھینک رہا ہے تو اسے کہا: میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں کہ آپ نے کنکری پھینکنے سے منع کیا یا کنکری پھینکنے کو ناپسند فرمایا لیکن تو پھر کنکریاں پھینک رہا ہے، میں تیرے ساتھ اتنے دن تک بات نہیں کروں گا۔

فائدہ: دور حاضر کی ایجاد بندوق کے ذریعے سے شکار حلال ہے یا حرام؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے، اکثر علماء بندوق کے ذریعے سے کیے ہوئے شکار کو حرام کہتے ہیں۔ لیکن ہمارے رجحان کے مطابق بندوق سے کیا ہوا شکار حلال ہے کیونکہ اس کی گولی لاٹھی یا چھڑی کی طرح جسم سے نہیں ٹکراتی بلکہ تیر یا کسی بھی تیز دھار آلے کی طرح جسم کو پھاڑ کر نکل جاتی ہے، اور اس کارتوس میں چھوٹے چھوٹے لوہے کے ریزے ہوتے ہیں جو جسم کو پھاڑ کر نکل جاتے ہیں۔ جن روایات میں بندوق کے شکار کی ممانعت یا کراہت موجود ہے اس سے مراد موجودہ بندوق کی گولی نہیں بلکہ مٹی کی بنی ہوئی گولی ہے جسے غلیلہ کہا جاتا ہے، اس سے مارا ہوا شکار موقوذہ کے حکم میں ہے کیونکہ یہ جسم سے ٹکرا کر سخت چوٹ سے جانور کو مار دیتی ہے۔ واللہ أعلم.

(٦) بَابُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

باب: 6- جس نے ایسا کتا پالا جو شکاری یا جانوروں کی نگہداشت کے لیے نہ ہو

٥٤٨٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ

[5480] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جس نے ایسا

قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيَةٍ نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ». [انظر: ٥٤٨١، ٥٤٨٢]

کتا پالا جو نہ مویشیوں کی حفاظت کے لیے ہے اور نہ شکار کرنے کے لیے تو اس کی نیکیوں سے دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔''

٥٤٨١ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا - إِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا لِصَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ - فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ». [راجع: ٥٤٨٠]

[5481] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو کوئی ایسا کتا پالتا ہے جو شکار یا جانوروں کی حفاظت کے لیے نہیں تو اس کے ثواب سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔''

٥٤٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا - إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيًا - نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ». [راجع: ٥٤٨٠]

[5482] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مویشی کی حفاظت یا شکار کی غرض کے علاوہ کتا پالا اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔''

فائدہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں کھیتی کی حفاظت کے لیے کتا رکھنے کی اجازت مروی ہے۔[1] لیکن اس حدیث میں ہے کہ جو انسان کھیتی باڑی یا مویشیوں کی حفاظت یا شکار کی غرض کے علاوہ کتا پالتا ہے اس کے ثواب سے روزانہ ایک قیراط کی کمی ہو جاتی ہے لیکن اس قیراط کی مقدار اتنی نہیں جتنی جنازہ پڑھنے اور میت کے دفن میں شمولیت کرنے والے کو بطور ثواب دی جاتی ہے کیونکہ وہ قیراط تو اُحد پہاڑ کے برابر ہے، وہ اللہ کا فضل تھا اور یہ اللہ کی طرف سے سزا ہے اس لیے دونوں میں فرق رکھا گیا ہے۔[2] امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث سے ثابت کیا ہے کہ شکار کے لیے کتا گھر میں رکھا جا سکتا ہے اور اس کی خرید و فروخت بھی جائز ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری کتے کے علاوہ کسی بھی کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

(٧) بَابٌ: إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ

باب: 7- اگر کتا شکار کو کھالے

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَآ أُحِلَّ لَهُمْ﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ

1 صحيح البخاري، الحرث والمزارعة، حديث: 2322. 2 فتح الباري: 10/5.

الْآيَةَ [المائدة: ٤]

کون کون سی چیزیں ان کے لیے حلال ہیں۔''

﴿مُكَلِّبِينَ﴾ [٤] الْكَوَاسِبُ. ﴿اجْتَرَحُوا﴾ [الجاثية: ٢١]: اكْتَسَبُوا ﴿تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾ [٤]

﴿مُكَلِّبِينَ﴾ کے معنی ہیں: سدھائے ہوئے۔ ﴿اجْتَرَحُوا﴾ کے معنی ہیں: جو انھوں نے کمایا ہے۔ ''اللہ تعالیٰ نے جو تمھیں علم دے رکھا ہے، اس میں سے انھیں کچھ سکھاتے ہو، وہ شکاری جانور جو تمھارے لیے پکڑ رکھیں، اس میں سے کھاؤ...... جلدی حساب لینے والا ہے۔''

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَهُ، إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَاللهُ يَقُولُ: ﴿تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ﴾ فَتُضْرَبُ وَتُعَلَّمُ حَتَّى تَتْرُكَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اگر کتا شکار میں سے کچھ کھا لے تو وہ اسے خراب کر دیتا ہے کیونکہ اس نے شکار صرف اپنے لیے روکا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم ان کو وہی کچھ سکھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں سکھایا ہے۔'' اس لیے اس کتے کو مارا جائے اور سکھایا جائے حتی کہ وہ خود کھانا چھوڑ دے۔

وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسے شکار کو مکروہ کہا ہے۔ حضرت عطاء نے کہا: اگر کتا شکار کا خون پی لے اور اس سے کچھ نہ کھائے تو تم اسے کھا سکتے ہو۔

٥٤٨٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ، قَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلْنَ، إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ، وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ». [راجع: ١٧٥]

[5483] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تم اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو شکار پر چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیتے ہو تو جو شکار وہ تمھارے لیے پکڑ کر لائیں اسے کھاؤ، خواہ وہ اسے مار ہی ڈالیں لیکن اگر کتا شکار میں سے خود بھی کھا لے تو اس میں یہ اندیشہ ہے کہ اس نے یہ شکار خود اپنے لیے پکڑا تھا۔ اگر تمھارے کتوں کے علاوہ دوسرے کتے بھی شریک ہو جائیں تو ایسے شکار کو مت کھاؤ۔''

(٨) بَابُ الصَّيْدِ إِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً

باب: 8- جب شکار کیا ہوا جانور دو یا تین دن بعد ملے

٥٤٨٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ، وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، وَإِذَا خَالَطَ كِلَابًا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكْنَ فَقَتَلْنَ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ، وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ، وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ». [راجع: ١٧٥]

[5484] حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم نے اپنا کتا چھوڑا اور اس پر بسم اللہ بھی پڑھی، پھر کتے نے شکار پکڑا اور اسے مار ڈالا تو اسے کھاؤ۔ اور اگر اس نے خود بھی کھا لیا ہو تو تم نہ کھاؤ کیونکہ اس نے یہ شکار اپنے لیے پکڑا ہے۔ اگر شکاری کتا دوسرے کتوں سے مل گیا جن پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا تھا اور وہ شکار پکڑ کر مار ڈالیں تو ایسا شکار نہ کھاؤ کیونکہ تمھیں یہ معلوم نہیں کہ شکار کس کتے نے مارا ہے۔ اگر تم نے شکار کو تیر مارا، پھر وہ دو یا تین دن بعد تمھیں ملا اور اس پر تمھارے تیر کے نشان کے علاوہ کوئی دوسرا نشان نہیں تھا تو ایسا شکار بھی کھاؤ لیکن اگر وہ پانی میں گر گیا ہو تو نہ کھاؤ۔''

٥٤٨٥ - وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ، قَالَ: «يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ». [راجع: ١٧٥]

[5485] حضرت عدی بن حاتم ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ وہ شکار کو تیر مارتے ہیں، پھر دو یا تین دن اس کو تلاش کرتے ہیں تو اسے مرا ہوا پاتے ہیں اور اس میں ان کا تیر گھسا ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاہے تو کھا لے۔''

(٩) بَابٌ: إِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ

باب: 9- اگر شکار کے پاس کوئی دوسرا کتا پائے

٥٤٨٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ، فَأَخَذَ فَقَتَلَ فَأَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ»، قُلْتُ: إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي أَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ، فَقَالَ: «لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ

[5486] حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں اور اس پر بسم اللہ پڑھتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تو بسم اللہ پڑھ کر کتا چھوڑے اور وہ شکار پکڑ کر اسے مار دے، پھر اس سے کچھ کھا لے تو اسے مت کھا کیونکہ اس نے یہ شکار اپنے لیے پکڑا ہے۔'' میں نے عرض کی: میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں، پھر اس کے پاس کوئی دوسرا کتا پاتا ہوں اور مجھے معلوم نہیں کہ یہ شکار کس نے پکڑا ہے؟

تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ»، وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ: «إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، وَإِذَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ». [راجع: ١٧٥]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا شکار نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی دوسرے کتے پر نہیں پڑھی تھی۔'' اس کے بعد میں نے نوکدار لکڑی سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اگر شکار نوک کی دھار سے مرا ہو تو اسے کھا لو اور اگر تو نے اسے عرض کے بل زخمی کیا ہے تو ایسا شکار ضرب سے مرا ہے اسے مت کھاؤ۔''

(١٠) بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّصَيُّدِ

باب: 10- شکار کرنے کو بطور مشغلہ اختیار کرنا

٥٤٨٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنِي ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ، فَقَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، وَإِنْ خَالَطَهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ». [راجع: ١٧٥]

[5487] حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ ہم ایسے لوگ ہیں جو ان کتوں سے شکار کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سدھائے ہوئے کتے چھوڑو اور ان پر اللہ کا نام لے لو تو جو شکار وہ تمھارے لیے روک لیں اسے کھاؤ لیکن اگر کتے نے شکار سے کچھ خود بھی کھا لیا ہو تو وہ نہ کھاؤ کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس نے وہ خود اپنے لیے پکڑا ہے۔ اور اگر ان کتوں کے ساتھ کوئی دوسرا بھی شریک ہو جائے تو ان کا مارا ہوا شکار مت کھاؤ۔''

٥٤٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ ابْنِ شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ، وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي، وَأَصِيدُ

[5488] حضرت ابو ثعلبہ خشنی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہم لوگ اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے برتنوں میں کھاتے پیتے ہیں اور وہاں شکار بہت ہوتا ہے، میں اپنے تیر کمان اور سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرتا ہوں اور اس کتے کو بھی شکار میں استعمال کرتا ہوں جو سدھایا ہوا نہیں ہوتا، آپ میری رہنمائی کریں کہ اس میں میرے لیے کیا حلال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے جو یہ کہا ہے کہ تم اہل کتاب کی سرزمین

بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَالَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا، فَأَخْبِرْنِي: مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: «أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ، فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ثُمَّ كُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ثُمَّ كُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ». [راجع: ٥٤٧٨]

میں رہتے ہو اور ان کے برتنوں میں کھاتے پیتے ہو، اگر تمھیں ان کے برتنوں کے علاوہ دوسرے برتن دستیاب ہوں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ۔ اگر ان کے علاوہ دوسرے برتن نہ ملیں تو انھیں خوب دھو کر اپنے استعمال میں لا سکتے ہو۔ اور تم نے جو شکار کی سرزمین کا ذکر کیا ہے تو جو شکار تم اپنے تیر سے مارو اور تیر چلاتے وقت اگر تم نے اللہ کا نام لیا تھا تو اس شکار کو کھا سکتے ہو اور جو شکار تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے سے کیا ہو اور چھوڑتے وقت اس پر اللہ کا نام لیا تھا تو وہ شکار کھاؤ اور جو شکار بغیر سدھائے کتے سے کیا ہو اگر اس شکار کو خود ذبح کر سکو تو اسے بھی کھاؤ۔‘‘

٥٤٨٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهَا حَتَّى لَغِبُوا، فَسَعَيْتُ عَلَيْهَا حَتَّى أَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَبَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِوَرِكَيْهَا أَوْ فَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ.

[5489] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے مرظہران میں ایک خرگوش بھگایا۔ لوگ اس کے پیچھے بھاگے لیکن اسے پکڑ نہ سکے، البتہ میں اس کے پیچھے دوڑا اور اسے پکڑنے میں کامیاب ہو گیا اور اسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ انھوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں اس کے دونوں سرین اور دونوں رانیں پیش کیں تو آپ نے انھیں قبول فرمایا۔

٥٤٩٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطًا فَأَبَوْا، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ

[5490] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، پھر وہ مکہ کے راستے میں ایک جگہ اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ گئے جو حالت احرام میں تھے اور خود انھوں نے احرام نہیں باندھا تھا۔ اس دوران میں انھوں نے ایک گاؤخر دیکھا تو اسے شکار کرنے کے لیے اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ پھر انھوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ انھیں کوڑا دے دیں لیکن انھوں نے انکار کر دیا، پھر ان سے اپنا نیزہ مانگا تو وہ بھی اٹھا کر دینے کے لیے تیار نہ ہوئے، تاہم انھوں نے خود ہی اٹھایا اور گاؤخر پر

اللهِ ﷺ وَأَبَى بَعْضُهُمْ، فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ سَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ». [راجع: ١٨٢١]

حملہ کر کے اسے شکار کر لیا، پھر کچھ ساتھیوں نے اس کا گوشت کھا لیا اور کچھ حضرات نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو ایک کھانا تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے مہیا کیا تھا۔“

٥٤٩١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟». [راجع: ١٨٢١]

[5491] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے مگر اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”کیا تمھارے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہوا ہے؟“

(١١) بَابُ التَّصَيُّدِ عَلَى الْجِبَالِ

باب: 11- پہاڑوں پر شکار کرنا

٥٤٩٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو: أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ، وَأَنَا رَجُلٌ حِلٌّ عَلَى فَرَسِي وَكُنْتُ رَقَّاءً عَلَى الْجِبَالِ، فَبَيْنَا أَنَا عَلَى ذٰلِكَ، إِذْ رَأَيْتُ النَّاسَ مُتَشَوِّفِينَ لِشَيْءٍ، فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ حِمَارُ وَحْشٍ، فَقُلْتُ لَهُمْ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا: لَا نَدْرِي، قُلْتُ: هُوَ حِمَارٌ وَحْشِيٌّ، فَقَالُوا: هُوَ مَا رَأَيْتَ، وَكُنْتُ نَسِيتُ سَوْطِي فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوِلُونِي سَوْطِي، فَقَالُوا: لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ، فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ ضَرَبْتُ فِي أَثَرِهِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا ذَاكَ حَتَّى عَقَرْتُهُ، فَأَتَيْتُ إِلَيْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ: قُومُوا فَاحْتَمِلُوا،

[5492] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ دوسرے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم تو احرام باندھے ہوئے تھے جبکہ میں احرام کے بغیر تھا۔ میں ایک گھوڑے پر سوار تھا اور پہاڑوں پر چڑھنے کا بڑا ماہر تھا۔ میں نے اس دوران میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ للچائی ہوئی نگاہوں سے کوئی چیز دیکھ رہے ہیں۔ میں نے بھی دیکھنا شروع کیا تو اچانک میری نظر ایک گاؤخر پر پڑی۔ میں نے ساتھیوں سے پوچھا یہ کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہمیں معلوم نہیں۔ میں نے کہا کہ یہ تو گاؤخر ہے۔ انھوں نے کہا: یہ وہی ہے جو تو نے دیکھا ہے۔ میں اپنا کوڑا بھول گیا تھا۔ میں نے ان سے کہا: مجھے میرا کوڑا دے دو۔ انھوں نے کہا: ہم اس سلسلے میں تمھارا کوئی تعاون نہیں کر سکتے۔ میں نے اتر کر اپنا کوڑا خود اٹھایا اور اس گاؤخر کے پیچھے دوڑ پڑا۔ واقعی وہ گاؤخر تھا۔ میں نے پیچھے سے اس کی ٹانگ کو زخمی کر دیا۔ میں اپنے ساتھوں کے پاس آیا اور

قَالُوا: لَا نَمَسُّهُ، فَحَمَلْتُهُ حَتَّى جِئْتُهُمْ بِهِ: فَأَبَى بَعْضُهُمْ، وَأَكَلَ بَعْضُهُمْ فَقُلْتُ: أَنَا أَسْتَوْقِفُ لَكُمُ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَدْرَكْتُهُ فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ لِي: «أَبَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «كُلُوا فَهُوَ طُعْمٌ أَطْعَمَكُمُوهُ اللهُ». [راجع: ١٨٢١]

ان سے کہا کہ اب تم اٹھو اور اسے اٹھا لاؤ۔ انھوں نے کہا: ہم تو اسے ہاتھ نہیں لگائیں گے۔ بہرحال میں نے خود اسے اٹھایا اور ان کے پاس لے آیا۔ کچھ حضرات نے اس کا گوشت کھایا جبکہ بعض نے انکار کر دیا۔ میں نے کہا: اچھا میں تمھارے لیے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھتا ہوں، چنانچہ میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے سارا واقعہ بیان کیا تو آپ نے مجھے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس اس میں سے کچھ باقی بھی بچا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے کھاؤ، یہ وہ کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں کھلایا ہے۔''

(١٢) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ ٱلْبَحْرِ وَطَعَامُهُۥ مَتَٰعًا لَّكُمْ﴾ [المائدة: ٩٦]

باب: 12- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور تمھارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا تمھارے فائدے کے لیے حلال کر دیا گیا ہے'' کا بیان

وَقَالَ عُمَرُ: صَيْدُهُ مَا اصْطِيدَ وَطَعَامُهُ مَا رَمَى بِهِ.

حضرت عمر ؓ نے فرمایا: سمندر کا شکار وہ ہے جسے جال وغیرہ سے شکار کیا جائے اور اس کا طعام وہ ہے جس کو سمندر باہر پھینک دے۔

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: الطَّافِي حَلَالٌ.

حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: جو دریائی جانور پانی میں مر کر اوپر تیر آئے وہ حلال ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَعَامُهُ مَيْتَتُهُ إِلَّا مَا قَذِرْتَ مِنْهَا، وَالْجِرِّيُّ لَا تَأْكُلُهُ الْيَهُودُ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: سمندر کا طعام اس کا مردار ہے مگر جسے طبیعت نہ چاہے۔ جھینگا مچھلی یہودی نہیں کھاتے، لیکن ہم اسے کھاتے ہیں۔

وَقَالَ شُرَيْحٌ صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْبَحْرِ مَذْبُوحٌ.

نبی ﷺ کے صحابی حضرت شریح ؓ نے کہا کہ سمندر کا ہر جانور ذبح شدہ ہے۔

وَقَالَ عَطَاءٌ: أَمَّا الطَّيْرُ فَأَرَى أَنْ تَذْبَحَهُ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: صَيْدُ الْأَنْهَارِ وَقِلَاتِ السَّيْلِ، أَصَيْدُ بَحْرٍ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ،

حضرت عطاء نے کہا: دریائی پرندے کے متعلق میرا خیال ہے کہ اسے ذبح کیا جائے۔ حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ نہروں اور سیلاب

ثُمَّ تَلَا: ﴿هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهُ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَمِن كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا﴾ [فاطر: ١٢]

کے گڑھوں کا شکار بھی دریائی شکار ہے تو انھوں نے کہا: ہاں۔ پھر انھوں نے یہ آیت پڑھی: "یہ (دریا) بہت زیادہ شیریں اور دوسرا بہت زیادہ کھاری ہے اور تم ان دونوں سے تازہ گوشت کھاتے ہو۔"

وَرَكِبَ الْحَسَنُ عَلَى سَرْجٍ مِنْ جُلُودِ كِلَابِ الْمَاءِ.

حضرت حسن دریائی کتے کی کھال سے بنی ہوئی زین پر سوار ہوئے۔

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَوْ أَنَّ أَهْلِي أَكَلُوا الضَّفَادِعَ لَأَطْعَمْتُهُمْ.

امام شعبی نے کہا: اگر میرے اہل خانہ مینڈک کھائیں تو میں ان کو بھی کھلاؤں گا۔

وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بِالسُّلَحْفَاةِ بَأْسًا.

امام حسن بصری ؒ کچھوا کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلْ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ [وَإِنْ صَادَهُ] نَصْرَانِيٌّ أَوْ يَهُودِيٌّ أَوْ مَجُوسِيٌّ.

حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: دریائی شکار کھاؤ، خواہ اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی نے شکار کیا ہو۔

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فِي الْمُرْيِ: ذَبَحَ الْخَمْرَ النِّينَانُ وَالشَّمْسُ.

حضرت ابو درداء نے مری مچھلی کے متعلق کہا کہ دھوپ اور مچھلیاں شراب کے لیے ذبح کا درجہ رکھتی ہیں، یعنی اس سے شراب کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

فائدہ: امام بخاری ؒ نے اب سمندری شکار کے متعلق معلومات فراہم کی ہیں۔ باب میں مذکور آیت کی رو سے تمام سمندری جانور حلال ہیں، البتہ مینڈک اور مگر مچھ یا اس قبیل کا کوئی اور جانور جو پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہ سکتا ہے، ان کی حلت کے متعلق علمائے امت میں اختلاف ہے، مزید یہ کہ ان سمندری جانوروں کو ذبح کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ پانی سے جدا ہوتے ہی مرجاتے ہیں، اگر چند لمحے زندہ رہیں تو بھی انھیں ذبح کیا جائے، جیسے: مچھلی خواہ وہ زندہ یا مردہ ہر حال میں حلال ہے۔ امام بخاری ؒ نے حضرت ابو درداء کا ایک اثر پیش کیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ مچھلی کو شراب میں ڈالنے سے وہی اثر ہوتا ہے جو شراب میں نمک ڈالنے سے ہوتا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے اس کا نشہ ختم ہو جاتا ہے، مری اس مچھلی کو کہتے ہیں جسے شراب میں ڈال کر اور اس میں نمک ڈال کر دھوپ میں رکھ دیا جائے، اس طرح اس میں سے تغیر آنے سے وہ شراب سرکہ بن جائے گی اور شراب کی تیزی مغلوب ہو جائے گی۔

٥٤٩٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا

[5493] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم غزوۂ خبط میں شریک تھے جبکہ اس وقت ہمارے

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا، فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ يُرَ مِثْلُهُ يُقَالُ لَهُ: الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ. [راجع: ٢٤٨٣]

سپہ سالار حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ تھے۔ ہم سب بھوک سے بے حال تھے کہ سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر پھینک دی۔ ایسی مچھلی ہم نے کبھی نہ دیکھی تھی۔ اسے عنبر کہا جاتا تھا، ہم نے وہ مچھلی پندرہ دن تک کھائی۔ پھر حضرت ابوعبیدہ ؓ نے اس کی ہڈی لے کر کھڑی کر دی تو وہ اتنی اونچی تھی کہ ایک سوار اس کے نیچے سے گزر گیا۔

٥٤٩٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: بَعَثَنَا النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثَمِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ، فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ، وَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا يُقَالُ لَهُ: الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهِ حَتَّى صَلَحَتْ أَجْسَامُنَا، قَالَ: فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ وَكَانَ فِينَا رَجُلٌ، فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوعُ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ. [راجع: ٢٤٨٣]

[5494] حضرت جابر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں روانہ کیا، اس لشکر میں تین سو سوار تھے۔ ہمارے امیر ابوعبیدہ بن جراح تھے۔ ہمارا کام قریش کے تجارتی قافلے کی نقل وحرکت پر نظر رکھنا تھا۔ اس دوران میں ہمیں سخت بھوک لگی، نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ ہم نے درختوں کے پتے کھائے۔ اس بنا پر اس مہم کا نام ''جیش الخبط'' پڑ گیا، تاہم سمندر نے ایک مچھلی باہر پھینکی جس کا نام عنبر تھا۔ ہم نے وہ مچھلی نصف ماہ کھائی اور اس کی چربی بطور مالش استعمال کرتے رہے جس سے ہمارے جسم طاقتور ہو گئے۔ پھر ہمارے امیر ابوعبیدہ ؓ نے اس کی پسلی کی ہڈی لی، اسے کھڑا کیا اور ایک سوار اس کے نیچے سے گزرا۔ ہمارے ساتھ ایک صاحب تھے، جب ہمیں بھوک نے زیادہ تنگ کیا تو انھوں نے تین اونٹ ذبح کر دیے پھر (بھوک نے تنگ کیا تو اور) تین اونٹ (ذبح کر دیے)۔ اس کے بعد ابوعبیدہ ؓ نے انھیں منع کر دیا۔

(١٣) بَابُ أَكْلِ الْجَرَادِ

باب:13- ٹڈی کھانا

٥٤٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ - أَوْ سِتًّا - كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ.

[5495] حضرت ابن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ مل کر چھ یا سات جنگیں لڑیں۔ ہم آپ کے ہمراہ ٹڈی کھایا کرتے تھے۔

قَالَ سُفْيَانُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى: سَبْعَ غَزَوَاتٍ.

سفیان، ابوعوانہ اور اسرائیل نے ابو یعفور سے بیان کیا اور ان سے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے سات غزوات کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

(١٤) بَابُ آنِيَةِ الْمَجُوسِ وَالْمَيْتَةِ

باب: 14- مجوسیوں کے برتن اور مردار کا حکم

٥٤٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ، وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي، وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ، وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَأْكُلُوا فِي آنِيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا بُدًّا، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْهُ». [راجع: ٥٤٧٨]

[5496] حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب کی سرزمین میں رہتے ہیں اور ان کے برتنوں میں کھاتے پیتے ہیں، نیز وہاں شکار بکثرت پایا جاتا ہے، میں وہاں اپنے تیر کمان سے شکار کرتا ہوں، نیز اپنے سدھائے ہوئے کتوں اور بغیر سدھائے ہوئے کتوں کو شکار کے لیے استعمال کرتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم نے یہ ذکر کیا ہے کہ تم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہو تو ان کے برتنوں میں نہ کھایا پیا کرو، ہاں اگر ضرورت ہو اور کھانا ہی پڑ جائے تو انھیں خوب دھو لیا کرو۔ اور جو تم نے ذکر کیا ہے کہ تم شکار کی زمین میں رہتے ہو تو تم نے بسم اللہ پڑھ کر تیر کمان سے جو شکار کیا اسے کھا سکتے ہو۔ اور اسی طرح جو شکار تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتوں سے کیا اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو وہ بھی کھا لیا کرو۔ اور جو شکار تم نے بغیر سدھائے ہوئے اپنے کتے سے کیا اگر تم اسے ذبح کر سکو تو اسے بھی کھاؤ۔''

٥٤٩٧ - حَدَّثَنِي الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: لَمَّا - أَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوا خَيْبَرَ - أَوْقَدُوا النِّيرَانَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَامَ أَوْقَدْتُمْ هٰذِهِ النِّيرَانَ؟» قَالُوا: لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، قَالَ: «أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا، وَاكْسِرُوا قُدُورَهَا». فَقَامَ

[5497] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب فتح خیبر کے دن، شام ہوئی تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے آگ روشن کی۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ''تم لوگوں نے آگ کیوں جلائی ہے؟'' لوگوں نے کہا: گھریلو گدھوں کا گوشت پکا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ ہانڈیوں میں ہے اسے باہر پھینک دو اور

رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: نُهْرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْ ذَاكَ». [راجع: ٢٤٧٧]

ہانڈیاں توڑ ڈالو۔" ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: ان ہانڈیوں میں جو کچھ ہے اسے ہم پھینک دیتے ہیں اور انھیں دھو ڈالتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: "یہ بھی کر سکتے ہو۔"

(١٥) بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيحَةِ وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا

باب: 15- ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا اور جس نے بسم اللہ کو عمداً چھوڑ دیا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ نَسِيَ فَلَا بَأْسَ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اگر کوئی ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تو کوئی حرج نہیں۔

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ﴾ [الأنعام: ١٢١] وَالنَّاسِي لَا يُسَمَّى فَاسِقًا. وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ﴾ [الأنعام: ١٢١].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اس جانور کو نہ کھاؤ جس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، بلاشبہ یہ نافرمانی ہے۔" بھولنے والے کو فاسق نہیں کہا جا سکتا۔ نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور شیاطین تو اپنے دوستوں کے دلوں میں (شکوک و شبہات) القا کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑتے رہیں اور اگر تم نے ان کی بات مان لی تو تم بھی مشرک ہی ہوئے۔"

وضاحت: ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا ضروری ہے لیکن اگر کوئی بھول کی وجہ سے اللہ کا نام ذبح کے وقت نہ لے سکے تو کیا اس کا ذبح کردہ جانور جائز ہے یا نہیں، اس کے متعلق علمائے امت میں اختلاف ہے۔ امام بخاری ؒ کا رجحان یہ ہے کہ بھول کر اگر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو قابل معافی ہے اور ایسا ذبیحہ جائز ہے، انھوں نے اپنے موقف کی تائید میں حضرت ابن عباس ؓ کے قول کا حوالہ دیا ہے، پھر انھوں نے آیت کریمہ سے اپنے موقف کو مضبوط کیا ہے کہ اگر ذبح کرتے وقت بھول کر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو وہ جانور حلال ہی رہے گا کیونکہ بھول کر اللہ کا نام ترک کرنے والا نہ تو شیطان کا دوست بنتا ہے اور نہ اسے مشرک ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ واللہ أعلم.

٥٤٩٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا - وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ - فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا

[5498] حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم مقام ذوالحلیفہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہ لوگوں کو بھوک نے بہت پریشان کیا۔ اس دوران میں ہمیں بہت سے اونٹ اور بکریاں بطور غنیمت ملیں۔ نبی ﷺ پیچھے تشریف لا رہے تھے کہ لوگوں نے بھوک کی شدت کی وجہ سے جلدی کی اور گوشت کی ہنڈیاں چڑھا دیں۔ نبی ﷺ

الْقُدُورَ فَدُفِعَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ، ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ، وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا». قَالَ: وَقَالَ جَدِّي: إِنَّا لَنَرْجُو - أَوْ نَخَافُ - أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ فَقَالَ: «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ، أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ».

[راجع: ٢٤٨٨]

جلدی سے ان کے پیچھے آئے اور ہنڈیوں کے متعلق حکم دیا اور انھیں الٹ دیا گیا، پھر آپ نے مالِ غنیمت تقسیم کیا اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا۔ لوگوں کے پاس گھوڑوں کی کمی تھی، اس لیے لوگ خود ہی اس کے پیچھے بھاگے لیکن اس نے ان کو تھکا دیا۔ آخر ایک شخص نے اسے تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ان جانوروں میں جنگلی جانوروں کی طرح کچھ بھگوڑے بھی ہوتے ہیں، اس لیے جب کوئی جانور مارے وحشت کے بھاگ نکلے تو اس کے ساتھ اسی طرح کیا کرو۔'' حضرت رافع ؓ نے عرض کی: ہمیں امید یا اندیشہ ہے کہ کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم بانس کی پھانک سے ذبح کرلیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز (جانور کا) خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام ذکر کیا جائے تو اسے کھالو، البتہ دانت اور ناخن ذبح کا آلہ نہیں ہونا چاہیے۔ اس کی وجہ میں تم سے ابھی بیان کرتا ہوں: دانت تو اس لیے کہ یہ ہڈی ہے اور ناخن اس لیے کہ حبشی لوگ اسے بطور چھری استعمال کرتے ہیں۔''

(١٦) بَابُ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَالْأَصْنَامِ

باب: 16- جو جانور آستانوں پر اور بتوں کے نام پر ذبح کیے گئے ہوں

٥٤٩٩ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ، وَذَاكَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْوَحْيُ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ

[5499] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے زید بن عمرو بن نفیل سے مقام بلدح کے نشیبی علاقے میں ملاقات کی۔ یہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے آگے دستر خوان رکھا جس پر گوشت تھا۔ زید نے وہ گوشت کھانے سے انکار کر دیا، پھر

ﷺ سُفْرَةَ لَحْمٍ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَا آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ، وَلَا آكُلُ إِلَّا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ. [راجع: ٣٨٢٦]

کہا: میں وہ گوشت نہیں کھاتا جسے تم اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو، میں تو صرف وہی گوشت کھاتا ہوں جس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

(١٧) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ»

باب:17- نبی ﷺ کے فرمان: ''جانور کو اللہ ہی کے نام سے ذبح کرنا چاہیے'' کا بیان

٥٥٠٠ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ: ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَضْحَاةً ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا أُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَآهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ». [راجع: ٩٨٥]

[5500] حضرت جندب بن سفیان بجلی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قربانی کی۔ کچھ لوگوں نے نماز عید سے پہلے ہی قربانی کر ڈالی۔ جب نبی ﷺ نماز سے فراغت کے بعد واپس تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگوں نے اپنی قربانیاں نماز سے پہلے ہی ذبح کر لی ہیں تو آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہو اسے اس کی جگہ دوسری قربانی ذبح کرنی ہو گی اور جس نے ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے ذبح نہیں کی اسے چاہیے کہ وہ نماز کے بعد اللہ کے نام پر ذبح کرے۔''

(١٨) بَابُ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ الْقَصَبِ وَالْمَرْوَةِ وَالْحَدِيدِ

باب:18- بانس کی پھانک، تیز دھار پتھر یا لوہا جس سے بھی خون بہایا جاسکے کا بیان

٥٥٠١ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ، فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا، فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: لَا تَأْكُلُوا حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْأَلَهُ، أَوْ حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَوْ بَعَثَ

[5501] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھیں عبدالرحمن کے والد گرامی نے بتایا کہ ان کی لونڈی سلع پہاڑی پر بکریاں چرایا کرتی تھی۔ اچانک اس نے بکریوں میں سے ایک بکری کو دیکھا کہ وہ مرنے کے قریب ہے۔ اس نے ایک پتھر توڑ کر اسے ذبح کر دیا۔ اہل خانہ میں سے کسی نے گھر والوں کو کہا کہ اسے مت کھاؤ یہاں تک کہ میں اس کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھ لوں یا میں کسی کو آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجتا ہوں جو آپ سے مسئلہ پوچھ کر

إِلَيْهِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِأَكْلِهَا. [راجع: ٢٣٠٤]

آئے، چنانچہ وہ خود نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یا کسی کو آپ کے پاس بھیجا تو نبی ﷺ نے اسے کھانے کی اجازت دے دی۔

٥٥٠٢ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَرْعَى غَنَمًا لَهُ بِالْجُبَيْلِ الَّذِي بِالسُّوقِ وَهُوَ بِسَلْعٍ، فَأُصِيبَتْ شَاةٌ فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا. [راجع: ٢٣٠٤]

[5502] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہی سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن مالک ؓ کی ایک لونڈی اس پہاڑ پر جو سوق مدنی میں ہے اور جس کا نام سلع ہے، بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ایک بکری مرنے کے قریب ہوگئی تو اس نے ایک پتھر توڑ کر اس سے بکری کو ذبح کر دیا۔ لوگوں نے اس امر کا نبی ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے انھیں اس کے کھانے کی اجازت دی۔

٥٥٠٣ - **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَيْسَ لَنَا مُدًى، فَقَالَ: «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ، لَيْسَ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ، أَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ، وَأَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ». وَنَدَّ بَعِيرٌ فَحَبَسَهُ فَقَالَ: «إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا». [راجع: ٢٤٨٨]

[5503] حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اس (جانور) کو تم کھا سکتے ہو لیکن ناخن اور دانت سے ذبح نہ کیا گیا ہو کیونکہ ناخن اہل حبشہ کی چھری ہے اور دانت ہڈی ہے۔'' اس دوران میں ایک اونٹ بھاگ نکلا تو اسے (تیر مار کر) روک لیا گیا۔ آپ نے اس کے متعلق فرمایا: ''یہ اونٹ جنگلی جانوروں کی طرح بھڑک اٹھتے ہیں، ان میں سے جو تمھارے قابو سے باہر ہو جائے اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرو۔''

(١٩) بَابُ ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ وَالْأَمَةِ

باب: 19- عورت اور لونڈی کا ذبیحہ

٥٥٠٤ - **حَدَّثَنَا** صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا.

[5504] حضرت کعب بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے بکری، پتھر سے ذبح کر لی تو نبی ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔

وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ: أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت نافع نے ایک

مِنَ الْأَنْصَارِ يُخْبِرُ عَبْدَ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبٍ، بِهٰذَا. [راجع: ٢٣٠٤]

انصاری شخص سے سنا، اس نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کو بتایا اور انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ حضرت کعب ؓ کی ایک لونڈی تھی۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

٥٥٠٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ - أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ - أَخْبَرَهُ: أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ مِنْهَا فَأَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «كُلُوهَا».

[5505] حضرت معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ حضرت کعب بن مالک ؓ کی ایک لونڈی سلع پہاڑی پر بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ریوڑ میں سے ایک بکری مرنے کے قریب ہوئی تو اس نے (مرنے سے پہلے) اسے پتھر سے ذبح کر دیا، پھر نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے کھاؤ۔''

فائدہ: جب عورت اچھی طرح ذبح کر سکتی ہو تو اس کا ذبیحہ جائز ہے، اسی طرح اگر بچہ اچھی طرح ذبح کرنا جانتا ہو تو اس کا ذبیحہ بھی صحیح ہے، ایک حدیث میں ہے کہ کسی عورت نے مالک کی اجازت کے بغیر ایک بکری کو ذبح کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو اسے نہیں کھاؤں گا، البتہ اس کا گوشت قیدیوں کو کھلا دیا جائے۔''[1] اگر عورت کا ذبیحہ جائز نہ ہوتا تو آپ قیدیوں کو کھلانے کا حکم کیوں دیتے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت خواہ آزاد ہو یا لونڈی، بڑی ہو یا چھوٹی، مسلمان ہو یا اہل کتاب، پاک ہو یا ناپاک ہر حالت میں اس کا ذبیحہ جائز ہے اگرچہ بعض اہل علم کے ہاں عورت کا ذبیحہ مکروہ ہے۔ واللّٰہ أعلم.[2]

(٢٠) بَابٌ: لَا يُذَكَّى بِالسِّنِّ وَالْعَظْمِ وَالظُّفُرِ

باب: 20- دانت، ہڈی اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے

٥٥٠٦ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كُلْ - يَعْنِي - مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ». [راجع: ٢٤٨٨]

[5506] حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دانت اور ناخن کے علاوہ جو چیز بھی جانور کا خون بہا دے تم ایسے جانور کو کھاؤ۔''

(٢١) بَابُ ذَبِيحَةِ الْأَعْرَابِ وَنَحْوِهِمْ

باب: 21- اعراب وغیرہ کا ذبیحہ

٥٥٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ،

[5507] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے نبی ﷺ سے عرض کی: لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے

1 مسند أحمد: 294/5. 2 فتح الباري: 783/9.

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِلَحْمٍ لَا نَدْرِي أَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا؟ فَقَالَ: «سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ». قَالَتْ: وَكَانُوا حَدِيثِي عَهْدٍ بِالْكُفْرِ.

ہیں، ہم نہیں جانتے کہ اس پر اللہ کا نام ذکر کیا گیا ہے یا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم بسم اللہ پڑھ کر اسے کھا لیا کرو۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: یہ لوگ ابھی اسلام میں نئے نئے داخل ہوئے تھے۔

تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، وَتَابَعَهُ أَبُو خَالِدٍ وَالطُّفَاوِيُّ. [راجع: ٢٠٥٧]

اس حدیث کی متابعت علی نے دراوردی سے کی ہے اور اس کی متابعت ابو خالد اور طفاوی نے کی۔

(٢٢) بَابُ ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَشُحُومِهَا مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَغَيْرِهِمْ

باب: 22- اہل کتاب کا ذبیحہ اور اس کی چربی، خواہ وہ اہل حرب ہوں یا اس کے علاوہ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ﴾ [المائدة: ٥] وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا بَأْسَ بِذَبِيحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ وَإِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّي لِغَيْرِ اللهِ فَلَا تَأْكُلْ، وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللهُ وَعَلِمَ كُفْرَهُمْ، وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ: لَا بَأْسَ بِذَبِيحَةِ الْأَقْلَفِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَعَامُهُمْ ذَبَائِحُهُمْ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمھارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔'' امام زہری نے کہا: عرب کے عیسائیوں کے ذبیحے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر تم سنو کہ وہ غیر اللہ کے نام سے ذبح کرتا ہے تو اسے نہ کھاؤ اور اگر تم نہ سنو تو اللہ نے اس کو حلال کیا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کو ان کے کفر کا علم تھا۔ حضرت علی ؓ سے بھی اسی طرح کی ایک روایت بیان کی جاتی ہے۔ حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے کہا کہ غیر ختنہ شدہ کے ذبیحے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: ''طعامهم'' سے مراد اہل کتاب کا ذبیحہ ہے۔

٥٥٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ. [راجع: ٣١٥٣]

[5508] حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا کہ ایک شخص نے تھیلا پھینکا جس میں چربی تھی۔ میں اسے اٹھانے کے لیے جھپٹا لیکن جب میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو نبی ﷺ نظر آئے، میں آپ کو دیکھ کر شرما گیا۔

(٢٣) بَابُ مَا نَدَّ مِنَ الْبَهَائِمِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْوَحْشِ

باب: 23- جو پالتو جانور بدک کر بھاگ جائے وہ جنگلی جانوروں کے حکم میں ہے

وَأَجَازَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا أَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ مِمَّا فِي يَدَيْكَ فَهُوَ كَالصَّيْدِ، وَفِي بَعِيرٍ تَرَدَّى فِي بِئْرٍ مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ عَلَيْهِ فَذَكِّهِ، وَرَأَى ذٰلِكَ عَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی اجازت دی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو جانور تمھارے ہاتھوں میں ہونے کے باوجود تمھیں عاجز کر دے وہ شکار کے حکم میں ہے۔ اسی طرح اونٹ اگر کنویں میں گر جائے تو جس طرف سے ممکن ہو اسے ذبح کرلو۔ حضرت علی، حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کا بھی یہی فتوی ہے۔

٥٥٠٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى، فَقَالَ: «اعْجَلْ - أَوْ أَرِنْ - مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ». وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا». [راجع: ٢٤٨٨]

[5509] حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم کل دشمن سے مقابلہ کریں گے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''پھر جلدی کرلو، جو آلہ بھی خون بہانے والا دستیاب ہو جائے (اس سے ذبح کرلو) اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اسے کھاؤ، البتہ دانت یا ناخن سے ذبح نہ کیا جائے اور اس کی وجہ بھی بتائے دیتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن اہل حبشہ کی چھری ہے۔'' ہمیں ایک غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ملیں۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا تو ایک آدمی نے اسے تیر سے مار گرایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اونٹ بھی بعض اوقات جنگلی جانوروں کی طرح بدک کر بھاگ نکلتے ہیں، اس لیے اگر ان سے کوئی تمھارے قابو سے باہر ہوجائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرو۔''

(٢٤) بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ

باب: 24-نحر اور ذبح کا بیان

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ: لَا ذَبْحَ وَلَا نَحْرَ إِلَّا فِي الْمَذْبَحِ وَالْمَنْحَرِ. قُلْتُ: أَيَجْزِي مَا يُذْبَحُ أَنْ أَنْحَرَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، ذَكَرَ اللهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ، فَإِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا يُنْحَرُ جَازَ، وَالنَّحْرُ أَحَبُّ إِلَيَّ، وَالذَّبْحُ قَطْعُ الْأَوْدَاجِ، قُلْتُ:

ابن جریج نے حضرت عطاء سے بیان کیا کہ ذبح، صرف ذبح کرنے کی جگہ، یعنی حلق سے ہوتا ہے اور نحر صرف نحر کرنے کی جگہ، یعنی سینے کے اوپر سے ہوتا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ جس جانور کو ذبح کیا جاتا ہے کیا اسے نحر کرنا کافی نہ ہوگا؟ انھوں نے کہا: ہاں، کافی ہوگا، اللہ تعالیٰ نے

فَيُخَلِّفُ الْأَوْدَاجَ حَتَّى يَقْطَعَ النِّخَاعَ؟ قَالَ: لَا إِخَالُ.

قرآن میں گائے کے لیے ذبح کا لفظ ذکر کیا ہے، اگر آپ کسی کو ذبح کریں جسے نحر کرنا تھا تو جائز ہے لیکن میں نحر کرنے کو زیادہ پسند کرتا ہوں۔ ذبح میں رگیں کاٹنا ہوتی ہیں۔ میں نے کہا: گردن کی رگیں کاٹتے ہوئے کیا حرام مغز بھی کاٹ دیا جائے؟ انھوں نے کہا کہ میں اسے اچھا نہیں سمجھتا۔

وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهَى عَنِ النَّخْعِ، يَقُولُ: يَقْطَعُ مَا دُونَ الْعَظْمِ، ثُمَّ يَدَعُ حَتَّى يَمُوتَ: [وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى] ﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦٓ إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تَذْبَحُوا۟ بَقَرَةً﴾ إِلَى: ﴿فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا۟ يَفْعَلُونَ﴾ [البقرة: ٦٧-٧١]

مجھے نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے خبر دی کہ وہ حرام مغز کاٹنے سے منع کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ جانور کو گردن کی ہڈی تک کاٹ کر چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ ختم ہو جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جب موسیٰ ؑ نے اپنی قوم سے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم گائے ذبح کرو...... تو انھوں نے اسے ذبح کیا جسے وہ ذبح کرنا نہیں چاہتے تھے۔''

وَقَالَ سَعِيدُ ابْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَلذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ.

حضرت سعید بن جبیر نے سیدنا ابن عباس ؓ سے بیان کیا ہے کہ ذبح، حلق اور سینے کے بالائی حصے دونوں سے کیا جاسکتا ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَسٌ: إِذَا قَطَعَ الرَّأْسَ فَلَا بَأْسَ.

حضرت ابن عمر، ابن عباس اور حضرت انس ؓ نے فرمایا: اگر سر کٹ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

فائدہ: نحر خاص اونٹ میں ہوتا ہے اور نحر کے معنی ہیں: اونٹ کے سینے کے اوپر اور ذقن کے نیچے برچھا مارنا جبکہ دوسرے تمام جانور ذبح کیے جاتے ہیں، یعنی ان کے حلق پر چھری چلائی جاتی ہے۔ بہرحال مذبوح جانور کو نحر کرنا اور جس جانور کو نحر کیا جاتا ہو اسے ذبح کرنا دونوں طرح جائز ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر ذبح کرتے وقت آناً فاناً شہ رگ کاٹ دی جاتی ہے، پھر جانور کی گردن کو پیچھے کی طرف موڑ کر جھٹکے سے اس کا منکا توڑ دیا جاتا ہے، اس کے بعد چھری کی نوک سے بقایا رگیں کاٹ دی جاتی ہیں اور ساتھ ہی سامنے نظر آنے والے حرام مغز کی رگ کو بھی مکمل طور پر کاٹ دیا جاتا ہے، ایسا کرنا ذبح کے اصولوں کے خلاف ہے کیونکہ حرام مغز کے ذریعے سے دماغ اور جسم کا باہمی رابطہ قائم رہتا ہے اور اس کے ذریعے سے خون کی نجاست سے جسم پاک ہوتا ہے۔ حرام مغز کاٹ دینے سے خون زیادہ تر جسم کے اندر ہی رہ جاتا ہے جو انسان کی صحت کے لیے سخت نقصان دہ ہے بلکہ اگر دم مسفوح جانور کے اندر ہی رہ جائے تو ایسا جانور نیم حرام ہونے کے زمرے میں آتا ہے۔ واضح رہے کہ ذبح کے لیے قرآن میں لفظ "ذکیتم" آیا ہے، اس سے مراد جانور کو اس طرح ذبح کرنا ہے کہ اس کی جان جلد از جلد اور بہ سہولت نکل جائے اور اس کا تعلق چھری

کی تیزی اور استعمال میں چابک دستی سے ہے، گردن موڑ کر اس کا منکا توڑنا اسے تکلیف در تکلیف میں مبتلا کرنا ہے۔ جانور کو ذبح کرنے کے بعد اس کا تمام خون نکل جائے اور ٹھنڈا ہو کر بے حس و حرکت ہو جانے تک اس کی کھال اتارنے میں جلدی نہ کی جائے۔

٥٥١٠ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ امْرَأَتِي، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ. [انظر: ٥٥١١، ٥٥١٢، ٥٥١٩]

[5510] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے عہد مبارک میں گھوڑا نحر کیا اور اس کا گوشت کھایا۔

٥٥١١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: سَمِعَ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: ذَبَحْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَسًا - وَنَحْنُ بِالْمَدِينَةِ - فَأَكَلْنَاهُ. [راجع: ٥٥١٠]

[5511] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے مدینہ طیبہ میں رہتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا۔

٥٥١٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ: أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ. [راجع: ٥٥١٠]

[5512] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں گھوڑا نحر کیا اور اس کا گوشت کھایا۔

تَابَعَهُ وَكِيعٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِي النَّحْرِ.

وکیع اور ابن عیینہ نے ہشام سے لفظ نحر بیان کرنے میں جریر کی متابعت کی ہے۔

(٢٥) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمَصْبُورَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ

باب: 25- زندہ حیوان کے اعضاء کاٹنا، اسے بند کر کے تیر مارنا یا باندھ کر تیروں کا نشانہ بنانا جائز نہیں

٥٥١٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَرَأَى غِلْمَانًا - أَوْ فِتْيَانًا - نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَقَالَ أَنَسٌ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ.

[5513] ہشام بن زید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حکم بن ایوب کے پاس گیا تو وہاں چند لڑکوں کو دیکھا جو مرغی کو باندھ کر نشانہ بازی کر رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ منظر دیکھ کر کہا کہ نبی ﷺ نے زندہ جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

٥٥١٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي يَحْيَى رَابِطٌ دَجَاجَةً يَرْمِيهَا فَمَشَى إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلَامِ مَعَهُ، فَقَالَ: ازْجُرُوا غُلَامَكُمْ عَنْ أَنْ يَصْبِرَ هٰذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ.

[5514] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ یحییٰ بن سعید کے پاس گئے جبکہ یحییٰ کے بیٹوں میں سے ایک بیٹا مرغی کو باندھ کر اپنے تیر سے نشانہ بازی کر رہا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مرغی کے پاس گئے اور اسے کھول دیا، پھر اپنے ساتھ مرغی اور لڑکا دونوں کو لائے اور یحییٰ سے کہا: اپنے لڑکے کو منع کرو کہ وہ اس جانور کو باندھ کر نہ مارے کیونکہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ نے کسی بھی جانور وغیرہ کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

٥٥١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوا بِفِتْيَةٍ - أَوْ بِنَفَرٍ - نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا.

[5515] حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھا۔ وہ چند ایک نوجوانوں کے پاس سے گزرے جنھوں نے ایک مرغی باندھ رکھی تھی اور اس پر تیر کا نشانہ لگا رہے تھے۔ جب انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو آتے دیکھا تو بھاگ نکلے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ کام کون کر رہا تھا؟ ایسا کرنے والے پر نبی ﷺ نے لعنت بھیجی ہے۔

تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ.

اس کی متابعت سلیمان نے شعبہ سے کی ہے، منہال نے سعید سے انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو حیوانوں کا مثلہ کرے۔

وَقَالَ عَدِيٌّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عدی نے سعید سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ اسے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

٥٥١٦ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النُّهْبَى وَالْمُثْلَةِ. [راجع: ٢٤٧٤]

[5516] حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: آپ نے رہزنی کرنے (ڈاکا مارنے) اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٦) بَابُ لَحْمِ الدَّجَاجِ

باب:26- مرغی کھانے کا بیان

٥٥١٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى - يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُ دَجَاجًا. [راجع: ٣١٣٣]

[5517] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔

٥٥١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ أَحْمَرُ فَلَمْ يَدْنُ مِنْ طَعَامِهِ، فَقَالَ: ادْنُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهُ. قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ، فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ، فَقَالَ: ادْنُ أُخْبِرْكَ - أَوْ أُحَدِّثْكَ - إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا، قَالَ: «مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ»، ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَهْبٍ مِنْ إِبِلٍ، فَقَالَ: «أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ؟ أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ؟» قَالَ: فَأَعْطَانَا خَمْسَ ذَوْدٍ غُرَّ الذُّرَى، فَلَبِثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي: نَسِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمِينَهُ، فَوَاللهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

[5518] حضرت زہدم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے جبکہ ہمارے اور جرم کے اس قبیلے کے درمیان دوستی اور بھائی چارہ تھا۔ ہمارے سامنے ایک کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغی کا گوشت تھا۔ حاضرین میں سے ایک شخص سرخ رنگ کا بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اس کھانے کے قریب نہ آیا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اسے کہا کہ تم بھی کھانے میں شریک ہو جاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اسے گندگی کھاتے دیکھا تھا، اسی وقت سے مجھے اس سے گھن آنے لگی ہے۔ میں نے قسم اٹھائی ہے کہ آئندہ میں اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم شریک ہوجاؤ میں تمھیں اس کے متعلق ایک حدیث بیان کرتا ہوں، وہ یہ کہ میں قبیلۂ اشعر کے چند لوگوں کو ہمراہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب میں آپ کے سامنے آیا تو آپ اس وقت خفا تھے اور آپ صدقے کے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔ اسی وقت ہم نے آپ ﷺ سے سواری کے لیے اونٹوں کا سوال کیا تو آپ نے قسم اٹھائی کہ آپ ہمیں سواریوں کے لیے اونٹ نہیں دیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''اس وقت میرے پاس

فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا فَظَنَنَّا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ، فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ هُوَ حَمَلَكُمْ، إِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا». [راجع: ۳۱۳۳]

تمھارے لیے سواری کا کوئی جانور نہیں ہے۔‘‘ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس مال غنیمت کے اونٹ لائے گئے تو آپ نے فرمایا: ’’اشعری کہاں ہیں؟ اشعری کہاں ہیں؟‘‘ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہمیں سفید کوہانوں والے پانچ اونٹ دیے۔ تھوڑی دیر تک تو ہم خاموش رہے، پھر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر ہم نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی قسم سے غافل رکھا تو ہمیں کبھی فلاح نصیب نہ ہوگی، چنانچہ ہم آپ کی خدمت میں واپس آئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہم نے آپ سے سواری کے اونٹ طلب کیے تھے تو آپ نے ہمیں سواری کے لیے کوئی جانور نہ دینے کی قسم اٹھائی تھی، ہمارے خیال کے مطابق آپ اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ ہی نے تمھیں سواری فراہم کی ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا تو کبھی ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں قسم اٹھاؤں، پھر اس کے علاوہ کوئی چیز بہتر دیکھوں، پھر میں وہی کرتا ہوں جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔‘‘

(۲۷) بَابُ لُحُومِ الْخَيْلِ

باب: 27- گھوڑوں کا گوشت

۵۵۱۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَكَلْنَاهُ. [راجع: ۵۵۱۰]

[5519] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا۔

۵۵۲۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ، وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ. [راجع:

[5520] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا لیکن گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

[٤٢١٩

(٢٨) بَابُ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ

باب:28- گھریلو گدھوں کا گوشت

فِيهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوع ؓ نے نبی ﷺ سے ایک روایت بیان کی ہے۔

٥٥٢١ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ. [راجع: ٨٥٣]

[5521] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے روک دیا تھا۔

٥٥٢٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

[5522] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا تھا۔

تَابَعَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ.

اس روایت کی عبداللہ بن مبارک نے متابعت کی ہے۔ وہ عبیداللہ سے اور وہ حضرت نافع سے بیان کرتے ہیں۔

وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَالِمٍ. [راجع: ٨٥٣]

ابو اسامہ نے عبیداللہ سے اور انھوں نے حضرت سالم سے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

٥٥٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُتْعَةِ عَامَ خَيْبَرَ وَلُحُومِ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. [راجع: ٤٢١٦]

[5523] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے سال نکاح متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا۔

٥٥٢٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ.

[5524] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر (گھریلو) گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی۔

[راجع: ٤٢١٩]

٥٥٢٥، ٥٥٢٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَدِيٌّ عَنِ الْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ. [راجع: ٣١٥٥، ٤٢٢١، ٤٢٢٢]

[5526,5525] حضرت براء بن عازب اور حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔

٥٥٢٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

[5527] حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانا حرام قرار دیا تھا۔

تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَعُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

زبیدی اور عقیل نے ابن شہاب سے روایت کرنے میں صالح بن محمد کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ مَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَالْمَاجِشُونُ وَيُونُسُ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

نیز مالک، معمر، ماجشون، یونس اور ابن اسحاق نے امام زہری سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ہر چیر پھاڑ کرنے والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

٥٥٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ: أُكِلَتِ الْحُمُرُ، ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ: أُكِلَتِ الْحُمُرُ، ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ: أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ: إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ، فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ. [راجع: ٣٧١]

[5528] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی شخص آیا اور کہا کہ گدھے کھائے گئے ہیں۔ پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے بھی کہا کہ گدھے کھائے جا رہے ہیں۔ اتنے میں تیسرا آدمی آیا اور عرض کرنے لگا کہ گدھے تو ختم ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے ایک منادی کے ذریعے سے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمھیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں کیونکہ یہ پلید ہیں۔ یہ اعلان سن کر ہانڈیاں الٹ دی گئیں جبکہ وہ گوشت سے جوش مار رہی تھیں۔

٥٥٢٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا

[5529] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے، انھوں

سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ: يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَاكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ عِنْدَنَا بِالْبَصْرَةِ، وَلٰكِنْ أَبَى ذٰلِكَ الْبَحْرُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَرَأَ ﴿قُل لَّآ أَجِدُ فِي مَآ أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾ [الأنعام: ١٤٥].

نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ سے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں سے منع کر دیا ہے؟ جابر رحمہ اللہ نے کہا کہ حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ نے ہمیں بصرہ میں یہی بتایا تھا لیکن علم کے سمندر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا انکار کیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی ہے: ''جو کچھ میری طرف وحی کی گئی ہے اس میں، میں حرام نہیں پاتا ہوں......''

(٢٩) بَابُ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

باب: 29- ہر کچلی والے درندے کا گوشت کھانا

٥٥٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

[5530] حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَالْمَاجِشُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [راجع: ٥٧٨٠، ٥٧٨١]

یونس، معمر، ابن عیینہ اور ماجشون نے زہری سے روایت کرنے میں مالک کی متابعت کی ہے۔

(٣٠) بَابُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ

باب: 30- مردار جانور کی کھال کا حکم

٥٥٣١ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ: «هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا؟» قَالُوا: إِنَّهَا مَيِّتَةٌ، قَالَ: «إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا». [راجع: ١٤٩٢]

[5531] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''تم نے اس کے چمڑے سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا؟'' لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''صرف اس کا (گوشت) کھانا حرام ہے۔''

٥٥٣٢ - حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا

[5532] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے،

مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ: «مَا عَلَى أَهْلِهَا لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا؟». [راجع: ١٤٩٢]

انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''اس کے مالکوں پر کوئی حرج نہ تھا اگر وہ اس کی کھال سے نفع حاصل کرتے۔''

(٣١) بَابُ الْمِسْكِ

باب: 31- کستوری کا بیان

٥٥٣٣ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي اللهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمَى، اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ، وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ». [راجع: ٢٣٧]

[5533] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھی اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا زخم خون ٹپکاتا ہوگا۔ اس کا رنگ تو خون کے رنگ جیسا ہوگا لیکن اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو جیسی ہوگی۔''

٥٥٣٤ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً». [راجع: ٢١٠١]

[5534] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اچھے اور برے دوست کی مثال کستوری اٹھانے والے اور بھٹی پھونکنے والے کی طرح ہے۔ کستوری اٹھانے والا تجھے ہدیہ دے گا یا تو اس سے خرید کرے گا یا کم از کم اس کی عمدہ خوشبو سے محظوظ ہوگا۔ اور بھٹی دھونکنے والا تیرے کپڑے جلا دے گا یا کم از کم تجھے اس کے پاس بیٹھنے سے ناگوار بو اور دھواں پہنچے گا۔''

فائدہ: مِسْکٌ ایک معرب لفظ ہے جو اصل میں مُشْکٌ تھا۔ عرب لوگ جب کسی عجمی لفظ کو استعمال کرتے ہیں تو اس میں کمی بیشی کر دیتے ہیں۔ اس باب کو کتاب الذبائح والصید میں اس لیے بیان کیا گیا کہ مسک ہرن کے نافے سے برآمد ہوتا ہے اور ہرن شکار ہے۔ علماء نے اس کی طہارت پر اتفاق کیا ہے۔

(٣٢) بَابُ الْأَرْنَبِ

باب: 32- خرگوش کا بیان

٥٥٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا، فَأَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا، فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا - أَوْ قَالَ: بِفَخِذَيْهَا - إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَبِلَهَا.

[5535] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے مرّ ظہران میں ایک خرگوش کا پیچھا کیا۔ لوگ اس کے پیچھے دوڑے لیکن تھک گئے۔ بالآخر میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے ابوطلحہ ؓ کے پاس لے آیا۔ انھوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی دونوں رانیں نبی ﷺ کی خدمت میں بھیج دیں۔ آپ ﷺ نے انھیں قبول فرمایا۔

(٣٣) بَابُ الضَّبِّ

باب:33- سانڈے کا بیان

٥٥٣٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ».

[5536] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سانڈا نہ تو میں خود کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔''

فائدہ: ہمارے ہاں عام طور پر ضب کا معنی گوہ یا سوسمار کیا جاتا ہے جو کسی طرح بھی صحیح نہیں بلکہ اس کا معنی سانڈا ہے جو گھاس کھانے والا ایک صحرائی جانور ہے جبکہ سوسمار یا گوہ مینڈک اور چھپکلیاں کھاتی ہے۔ گوہ کے لیے عربی زبان میں ورل کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور یہ سانڈے سے بڑی ہوتی ہے۔ دراصل ورل، ضب اور وزغ (چھپکلی) شکل و شباہت میں قریب قریب ہوتے ہیں۔ احادیث میں چھپکلی کو مارنے کا حکم ہے جبکہ سانڈے کا کھانا جائز ہے، احادیث میں ورل وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

٥٥٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ خَالِدِ ابْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَيْتَ مَيْمُونَةَ، فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ، فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ: أَخْبِرُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ، فَقَالُوا: هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللهِ، فَرَفَعَ يَدَهُ، فَقُلْتُ: أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: «لَا،

[5537] حضرت خالد بن ولید ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ام المومنین حضرت میمونہ ؓ کے گھر گئے تو آپ ﷺ کی خدمت میں ایک بھنا ہوا سانڈا پیش کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اہل خانہ میں سے کسی عورت نے کہا کہ آپ جو کھانے کا ارادہ رکھتے ہیں اس کے متعلق آپ کو بتا دو۔ حاضرین نے کہا: اللہ کے رسول! یہ سانڈے کا گوشت ہے، چنانچہ آپ نے کھانے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں،

وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ». قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ. [راجع: ٥٣٩١]

چونکہ یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں ہوتا، اس لیے مجھے اس سے گھن آتی ہے۔" حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھانا شروع کر دیا جبکہ رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے۔

(٣٤) بَابٌ: إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ الْجَامِدِ أَوِ الذَّائِبِ

باب: 34- جب جمے ہوئے یا پگھلے ہوئے گھی میں چوہا گر جائے

٥٥٣٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهَا فَقَالَ: «أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ».

[5538] حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک چوہیا گھی میں گر کر مر گئی تو اس کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "اسے (چوہیا کو) اور اس کے ارد گرد والا گھی پھینک دو اور باقی گھی کھا لو۔"

قِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ إِلَّا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِرَارًا. [راجع: ٢٣٥]

سفیان سے کہا گیا کہ معمر اس حدیث کو امام زہری سے بیان کرتے ہیں، انھیں سعید بن میبّب نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ میں نے یہ حدیث امام زہری سے صرف عبیداللہ کے واسطے سے سنی ہے، ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے، ان سے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا اور وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں۔ میں نے یہ حدیث ان سے بارہا سنی ہے۔

٥٥٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الدَّابَّةِ تَمُوتُ فِي الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ وَهُوَ جَامِدٌ أَوْ غَيْرُ جَامِدٍ، الْفَأْرَةِ أَوْ غَيْرِهَا، قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِفَأْرَةٍ مَاتَتْ فِي سَمْنٍ فَأَمَرَ بِمَا قَرُبَ مِنْهَا فَطُرِحَ ثُمَّ أُكِلَ، عَنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ. [راجع: ٢٣٥]

[5539] حضرت زہری سے روایت ہے (ان سے پوچھا گیا:) اگر کوئی جانور چوہیا یا کوئی اور چیز، تیل یا گھی میں گر جائے جبکہ وہ جما ہوا ہو یا مائع شکل میں؟ انھوں نے کہا: ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس چوہیا کے متعلق فرمایا جو گھی میں مر گئی: "اسے اور اس کے چاروں طرف سے گھی نکال کر پھینک دیا جائے، پھر باقی ماندہ گھی کھا لیا جائے۔" ہمیں یہ حدیث عبیداللہ بن عبداللہ کے ذریعے سے پہنچی ہے۔

٥٥٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ: «أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ». [راجع: ٢٣٥]

[5540] حضرت میمونہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سے اس چوہیا کے متعلق پوچھا گیا جو گھی میں گر گئی تھی تو آپ نے فرمایا: ''اسے (چوہیا کو) اور اس کے چاروں طرف سے گھی کو پھینک دو اور باقی گھی کھالو۔''

فائدہ: اکثر محدثین نے گھی یا تیل، چاہے پگھلا ہوا ہو، اس میں اردگرد سے سارا متاثرہ تیل نکال کر باقی کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ آج کل باہر سے خوردنی تیل برآمد کیا جاتا ہے، ان جہازوں میں چوہے وغیرہ مستقل طور پر رہائش پذیر رہتے ہیں، اگر بھرے ہوئے جہاز میں ایک چوہا گرنے سے سارا تیل ضائع کرنا پڑے تو یہ ایک ناقابل تلافی نقصان ہے، اس بنا پر امام بخاری ؒ کا موقف وزنی معلوم ہوتا ہے کہ منجمد اور غیر منجمد گھی کا فرق نہ کیا جائے، کسی حدیث میں یہ صراحت نہیں کہ آس پاس کا گھی کتنی دور تک نکالا جائے، یہ ہر آدمی کی صوابدید پر موقوف ہے۔

(٣٥) بَابُ الْوَسْمِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّورَةِ

باب:35- جانور کے چہرے پر داغ دینا اور نشان لگانا

٥٥٤١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ.

[5541] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ چہرے پر نشان لگانے کو مکروہ خیال کرتے تھے۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُضْرَبَ.

حضرت ابن عمر ؓ ہی نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے (چہرے پر) مارنے سے منع فرمایا ہے۔

تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا الْعَنْقَزِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ وَقَالَ: تُضْرَبُ الصُّورَةُ.

ایک روایت میں ہے کہ چہرے کو مارنے سے منع کیا ہے۔

٥٥٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَخٍ لِي يُحَنِّكُهُ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ لَهُ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاةً، حَسِبْتُهُ قَالَ: فِي آذَانِهَا.

[راجع: ١٥٠٢]

[5542] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں اپنے نومولود بھائی کو لایا تا کہ آپ اسے گھٹی دیں۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ اونٹوں کے باڑے میں تھے۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ ایک بکری کو داغ رہے تھے۔ ہشام نے کہا: میرا خیال ہے کہ حضرت انس ؓ نے کہا تھا کہ بکریوں کے کان داغ رہے تھے۔

فائدہ: آدمی کے چہرے پر داغ لگانا حرام ہے اور حیوانات کے چہرے کو داغنا بھی ناپسندیدہ عمل ہے، البتہ حیوانات کو چہرے کے علاوہ کسی دوسرے مقام پر داغ لگانا جائز ہے اگرچہ اہل کوفہ نے اس کا انکار کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایسا کرنے سے حیوانات کو تکلیف ہوتی ہے اور یہ مثلہ کرنے کے مترادف ہے لیکن مذکورہ حدیث اس موقف کی تردید کرتی ہے۔ مِربَد، اونٹوں کے باڑے کو کہتے ہیں، ممکن ہے کہ بکریوں کو اونٹوں کے باڑے میں لایا گیا ہو، ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ اور غزوۂ حنین سے واپسی کے بعد اونٹوں کو داغ رہے تھے۔[1] ممکن ہے کہ جب حضرت انس آئے ہوں تو آپ بکریوں کو داغ رہے ہوں، اس کے بعد آپ نے اونٹوں کو داغ دیتے دیکھا ہو، بہرحال حیوانات کو چہرے کے علاوہ دوسرے مقام پر داغ دیا جا سکتا ہے جیسا کہ کانوں پر داغ دینے سے واضح ہوتا ہے۔[2]

(٣٦) بَابٌ: إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيمَةً فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا أَوْ إِبِلًا بِغَيْرِ أَمْرِ أَصْحَابِهِ لَمْ تُؤْكَلْ

باب: 36- جب جماعت مجاہدین کو غنیمت ملے اور ان میں سے کچھ لوگ دوسرے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر بکریوں یا اونٹوں کو ذبح کر دیں تو ایسا گوشت کھانا ناجائز ہے

لِحَدِيثِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ طَاوُسٌ وَعِكْرِمَةُ فِي ذَبِيحَةِ السَّارِقِ: اطْرَحُوهُ.

اس کے متعلق حضرت رافع بن خدیج ؓ نے نبی ﷺ سے حدیث بیان کی ہے۔ حضرت طاؤس اور عکرمہ نے چور کے ذبیحے کے متعلق فرمایا ہے کہ اسے پھینک دو، یعنی یہ حرام ہے اسے مت کھاؤ۔

٥٥٤٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ: «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلُوهُ مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ وَلَا ظُفُرٌ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ». وَتَقَدَّمَ سَرْعَانُ النَّاسِ فَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي آخِرِ النَّاسِ، فَنَصَبُوا

[5543] حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کی: کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو آلہ بھی خون بہا دے اسے کھاؤ بشرطیکہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو، نیز ذبح کا آلہ دانت اور ناخن نہیں ہونا چاہیے اور میں اس کی وجہ تمھیں بتائے دیتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن اہل حبشہ کی چھری ہے۔'' اس دوران میں کچھ لوگ آگے بڑھ گئے اور مال غنیمت پر قبضہ کر لیا جبکہ نبی ﷺ اپنے صحابۂ کرام ؓ کے ہمراہ پیچھے

1 صحيح مسلم، اللباس، حديث: 5554. 2 فتح الباري: 830/9.

قُدُورًا فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ، وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ، وَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ، ثُمَّ نَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ مِنْ أَوَائِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ فَقَالَ: «إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوا مِثْلَ هٰذَا». [راجع: ٢٤٨٨]

تھے۔ ان لوگوں نے گوشت کی دیگیں چڑھا دیں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا تو انھیں الٹ دیا گیا۔ پھر آپ نے لوگوں میں مال غنیمت تقسیم کیا اور ایک اونٹ، دس بکریوں کے برابر قرار دیا۔ جو لوگ آگے آگے تھے ان کا ایک اونٹ بدک کر بھاگ نکلا۔ لوگوں کے پاس گھوڑے نہیں تھے، اس لیے ایک شخص نے اس اونٹ کو تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جانور بھی کبھی وحشی جانوروں کی طرح بدکنے لگتے ہیں، اس لیے جب ان میں کوئی ایسا کرے تو تم بھی اس کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرو۔''

(٣٧) بَابٌ: إِذَا نَدَّ بَعِيرٌ لِقَوْمٍ فَرَمَاهُ بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ فَأَرَادَ صَلَاحَهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ

باب: 37- اگر کسی قوم کا اونٹ بھاگ نکلے اور ان میں سے کوئی خیر خواہی کے جذبے سے تیر مار کر ہلاک کر دے تو ایسا کرنا جائز ہے

لِخَبَرِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے مروی ایک حدیث اس کی تائید کرتی ہے۔

٥٥٤٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنَ الْإِبِلِ، قَالَ: فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ لَهَا أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا». قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَازِي وَالْأَسْفَارِ فَنُرِيدُ أَنْ نَذْبَحَ فَلَا يَكُونُ مُدًى، قَالَ: «أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ أَوْ نَهَرَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ غَيْرَ السِّنِّ

[5544] حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے تو اونٹوں میں سے ایک اونٹ بدک کر بھاگ نکلا۔ ایک آدمی نے اسے تیر مار کر روک لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اونٹ بھی بعض اوقات جنگلی جانوروں کی طرح بدکتے ہیں، اس لیے ان میں سے جو جانور تمھارے قابو سے باہر ہو جائے، اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرو۔'' رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! ہم بعض اوقات غزوات اور سفر میں ہوتے ہیں اور جانور ذبح کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں؟ آپ نے فرمایا: ''دیکھ لیا کرو جو آلہ خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ

وَالظُّفُرِ، فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ، وَالظُّفُرَ مُدَى الْحَبَشَةِ». [راجع: ٢٤٨٨]

مگر دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرو کیونکہ دانت ہڈی ہے اور ناخن اہل حبشہ کی چھری ہے۔"

فائدہ: اس حدیث میں دو واقعات ہیں ایک یہ کہ صحابۂ کرام نے تقسیم غنیمت سے پہلے گوشت کی دیگیں چڑھا دیں دوسرا یہ کہ اونٹ بھاگ نکلا تو اسے کسی نے تیر مار کر روک لیا، ان دونوں واقعات سے امام بخاری نے الگ الگ مسائل کا استنباط کیا ہے لیکن علامہ اسماعیلی نے امام بخاری پر اعتراض کیا ہے کہ دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں ہے، کیونکہ ذبح کرنے میں دونوں واقعات میں حد سے تجاوز کیا گیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ پہلی صورت میں لوگوں نے تقسیم سے پہلے جانور ذبح کر دیے تاکہ وہ گوشت کو اپنے لیے خاص کر لیں تو انھیں اس گوشت سے محروم کر دینے کی سزا دی گئی اور جس صورت میں آدمی نے اونٹ کو تیر مار کر روکا، اس میں مالک کے مال کو محفوظ رکھنے کا جذبہ کارفرما تھا۔ شارح بخاری ابن منیر نے بھی یہی لکھا ہے کہ اگر غیر مالک کا ذبح کرنا زیادتی کے طور پر ہے تو اس کا ذبح فاسد ہے اور اگر اس کا ذبح کرنا اصلاح کے جذبے سے ہے تو فاسد نہیں ہے۔[1] ایک حدیث میں ہے کہ کعب بن مالک کی لونڈی نے ان کی بکری اجازت کے بغیر ذبح کر دی جو مرنے کے قریب پہنچ چکی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے کھانے کی اجازت دی۔[2]

(٣٨) بَابُ أَكْلِ الْمُضْطَرِّ

باب: 38- مجبور کے لیے (مردار) کھانا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُلُواْ مِن طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقْنَٰكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ [البقرة: ١٧٢، ١٧٣]

اس سلسلے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اے ایمان والو! تم وہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ جو ہم نے تمھیں دی ہیں...... تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔"

وَقَالَ: ﴿فَمَنِ ٱضْطُرَّ فِى مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [المائدة: ٣]. وَقَوْلِهِ:

نیز فرمایا: "ہاں جو شخص بھوک میں لاچار ہو جائے بشرطیکہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو تو اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔"

﴿فَكُلُواْ مِمَّا ذُكِرَ ٱسْمُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِـَٔايَٰتِهِۦ مُؤْمِنِينَ﴾ [الأنعام: ١١٨، ١١٩].

اور فرمایا: "جس چیز پر اللہ کا نام لیا جائے اگر تم اس کی آیات پر یقین رکھتے ہو تو اسے کھا لیا کرو۔"

وَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا: ﴿قُل لَّآ أَجِدُ فِى مَآ أُوحِىَ إِلَىَّ مُحَرَّمًا﴾ [الأنعام: ١٤٥].

نیز اللہ جل شانہ کا فرمان ہے: "کہہ دیجیے! جو احکام مجھ پر نازل ہوتے ہیں، میں ان میں کھانے والے کے لیے کوئی چیز حرام نہیں پاتا (جسے وہ کھانا چاہے مگر یہ کہ وہ مردار ہو، یا بہایا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت۔ یقیناً وہ ناپاک ہے یا کوئی

1 فتح الباري: 832/9. 2 صحيح البخاري، الذبائح والصيد، حديث: 5501.

گناہ کی چیز ہو کہ اس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا، پھر جو شخص مجبور کر دیا جائے اس حال میں کہ نہ وہ سرکش ہو اور نہ حد سے گزرنے والا تو بے شک تمھارا رب بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔")

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُهْرَاقًا .

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دم مسفوح کی تفسیر فرمائی ہے کہ جو بہنے والا ہو۔

وَقَوْلِهِ: ﴿فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا﴾ [النحل: ١١٤]

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اللہ تعالیٰ نے تمھیں جو حلال طیب رزق دیا ہے اسے کھاؤ۔"

فائدہ: اس عنوان اور پیش کردہ آیات میں امام بخاری رحمہ اللہ نے مردار کھانے کی شرائط اور حدود و قیود کو بیان کیا ہے، اہل علم نے مردار کھانے کے بارے میں دو چیزوں سے بحث کی ہے: ○ وہ کون سی مجبوری ہے جس کے پیش نظر مردار کھانا حلال ہو جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب بھوک اس حد تک بڑھ جائے کہ انسان ہلاکت کے کنارے تک پہنچ جائے، اس میں حکمت یہ ہے کہ مردار میں زہر ہوتا ہے اگر اسے شروع میں ہی کھا لیا جائے تو انسان کو ہلاک کر دے گا، اس لیے شدید بھوک کے وقت کھانے کی اجازت دی گئی ہے تاکہ بھوک کی وجہ سے اس کے جسم میں زہریلے مادے کا تریاق پیدا ہو جائے۔ ○ مجبوری کی حالت میں کس قدر مردار کھانے کی اجازت ہے، اس کی حد یہ ہے کہ جس سے جسم اور روح میں رشتہ قائم رہ سکے، اس مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بسیار خوری اور لطف اندوزی سے اجتناب کرنا چاہیے۔
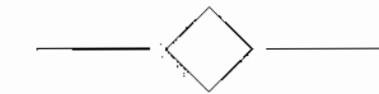
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

73 - كِتَابُ الْأَضَاحِيِّ

قربانیوں سے متعلق احکام ومسائل

(١) بَابُ سُنَّةِ الْأُضْحِيَةِ

باب:1-قربانی کرنا سنت ہے

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: هِيَ سُنَّةٌ وَمَعْرُوفٌ.

حضرت ابن عمر ؓ نے کہا: قربانی سنت اور امر مشہور ہے۔

فائدہ: حضرت ابن عمر ؓ سے ایک شخص نے قربانی کے متعلق سوال کیا کہ آیا یہ واجب ہے؟ تو آپ نے جواب میں صرف ان الفاظ پر اکتفا کیا: ''رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے قربانی کی ہے۔''[1] اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد امام ترمذی ؒ فرماتے ہیں کہ اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے، ان کے نزدیک قربانی واجب نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے، لہٰذا اس کے مطابق عمل کرنا مستحب ہے۔ بہرحال قربانی اگرچہ فرض نہیں، تاہم استطاعت کے ہوتے اس سنت مؤکدہ سے گریز کرنا کسی طرح بھی صحیح نہیں۔

٥٥٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْإِيَامِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، مَنْ فَعَلَهُ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ». فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَقَدْ ذَبَحَ فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً،

[5545] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پہلا کام جس سے ہم عیدالاضحیٰ کے دن کی ابتدا کریں گے وہ نماز ہے، پھر واپس آ کر قربانی کریں گے۔ جس نے ایسا کیا اس نے ہمارے طریقے کے مطابق عمل کیا لیکن جو شخص اس سے پہلے قربانی کرے گا اس کی حیثیت صرف گوشت کی ہے جو اس نے اپنے اہل خانہ کے لیے پہلے تیار کر لیا ہے۔ یہ کسی صورت میں قربانی نہیں ہوگی۔'' یہ سن کر حضرت ابو بردہ بن نیار ؓ کھڑے ہوئے،

1 جامع الترمذي، الأضاحي، حديث: 1506.

فَقَالَ: «اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ».

انھوں نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کر لی تھی، کہنے لگے: اب تو میرے پاس بکری کا ایک بچہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہی ذبح کر دو لیکن تمھارے بعد کسی اور کے لیے یہ کافی نہیں ہوگا۔''

قَالَ مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ». [راجع: ٩٥١]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نماز کے بعد قربانی کی، اس کی قربانی پوری ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو بھی پا لیا۔''

٥٥٤٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ». [راجع: ٩٥٤]

[5546] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کر لی، اس نے صرف اپنی ذات کے لیے اسے ذبح کیا۔ اور جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی، اس کی قربانی پوری ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کے مطابق عمل کیا۔''

(٢) بَابُ قِسْمَةِ الْإِمَامِ الْأَضَاحِيَّ بَيْنَ النَّاسِ

باب: 2- امام کا لوگوں میں قربانیاں تقسیم کرنا

٥٥٤٧ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، صَارَتْ لِي جَذَعَةٌ، قَالَ: «ضَحِّ بِهَا». [راجع: ٢٣٠٠]

[5547] حضرت عقبہ بن عامر جہنی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے صحابۂ کرام ؓ میں قربانیاں تقسیم کیں تو ایک یکسالہ حضرت عقبہ ؓ کے حصے میں آیا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے حصے میں تو یکسالہ آیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اسی کی قربانی کر لو۔''

(٣) بَابُ الْأُضْحِيَّةِ لِلْمُسَافِرِ وَالنِّسَاءِ

باب: 3- مسافروں اور عورتوں کی طرف سے قربانی کرنا

٥٥٤٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

[5548] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا، وَحَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ، وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: «مَا لَكِ؟ أَنَفِسْتِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ، غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ»، فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى، أُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا: ضَحَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ. [راجع: ٢٩٤]

سے پہلے مقام سرف پر حائضہ ہو چکی تھیں اور وہ رو رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟ کیا تمھیں حیض آ گیا ہے؟'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے مقدر میں لکھ دی ہے۔ تم حاجیوں کی طرح تمام اعمال حج ادا کرو مگر بیت اللہ کا طواف نہ کرو۔'' جب ہم منیٰ میں تھے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

(٤) بَابُ مَا يُشْتَهَى مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب: 4- قربانی کے دن گوشت کی خواہش کرنا

٥٥٤٩ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ»، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ - وَذَكَرَ جِيرَانَهُ - وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ، فَلَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا، ثُمَّ انْكَفَأَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا، وَقَامَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوهَا، أَوْ قَالَ: فَتَجَزَّعُوهَا. [راجع: ٩٥٤]

[5549] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کی وہ دوبارہ قربانی کرے۔'' یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! اس دن گوشت کی خواہش کی جاتی ہے، اور اس نے اپنے ہمسایوں کی غربت کا ذکر کیا، اب تو میرے پاس یکسالہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو رخصت دی کہ وہی ذبح کر دے۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ اجازت دوسروں کو بھی ہے یا نہیں؟ اس کے بعد نبی ﷺ دو مینڈھوں کی طرف مائل ہوئے اور انھیں ذبح کیا اور لوگ بھی بکریوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں تقسیم کر کے ذبح کیا۔

فائدہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، یہ رخصت دوسروں کو بھی ہے یا نہیں جبکہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں وضاحت ہے کہ یکسالہ بکری کے بچے کی قربانی صرف حضرت ابو بردہ بن نیار کے لیے تھی، رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا تھا کہ ''تیرے بعد ایسا کرنا کسی کے لیے جائز نہیں ہوگا۔''[1] شاید حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ ارشاد نہ سن سکے ہوں۔[2] واللّٰہ أعلم.

1 صحيح البخاري، حديث: 5556. 2 فتح الباري: 10/10.

(٥) بَابُ مَنْ قَالَ: الْأَضْحَى يَوْمُ النَّحْرِ

باب :5- جس نے کہا کہ قربانی صرف دسویں تاریخ کو ہے

٥٥٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ «إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟» قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟» قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ - وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ أَنْ

[5550] حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''زمانہ گھوم پھر کر اسی حالت پر آ گیا ہے جس حالت پر اس دن تھا جب اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے۔ ان میں سے چار مہینے حرمت کے ہیں: تین مسلسل، یعنی ذی القعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور چوتھا مہینہ رجب مضر جو جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان ہے۔'' (پھر آپ نے فرمایا:) ''یہ کون سا مہینہ ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے۔ ہم سمجھے کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا: ''کیا یہ ذوالحجہ نہیں؟'' ہم نے کہا: ذوالحجہ ہی ہے، پھر آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ بالآخر آپ نے فرمایا: کیا یہ بلدہ، یعنی مکہ مکرمہ نہیں؟'' ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں، پھر آپ نے دریافت فرمایا: ''یہ کون سا دن ہے؟'' ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے سوچا شاید آپ اس کا کوئی اور نام تجویز کریں گے، لیکن آپ نے فرمایا: ''کیا یہ قربانی کا دن نہیں؟'' ہم نے عرض کی: کیوں نہیں، پھر آپ نے فرمایا: ''بے شک تمھارے خون، تمھارے مال...... محمد بن سیرین نے کہا کہ میرا خیال ہے (ابن ابی بکرہ نے) یہ بھی کہا... اور تمھاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح اس دن کی حرمت تمھارے اس شہر میں اور تمھارے

يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ». - فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ: صَدَقَ النَّبِيُّ ﷺ - ثُمَّ قَالَ: «أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟». [راجع: ٦٧]

اس مہینے میں ہے۔تم عنقریب اپنے رب سے ملاقات کرو گے تو وہ تمھارے اعمال کے متعلق تم سے سوال کرے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہوجانا کہ تم میں سے ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔خبردار! میرا یہ پیغام حاضر شخص، غائب کو پہنچا دے۔ممکن ہے جنھیں یہ پیغام پہنچایا جائے وہ سننے والوں سے زیادہ محفوظ رکھنے والے ہوں۔'' ...... محمد بن سیرین جب یہ حدیث بیان کرتے تو کہتے: نبی ﷺ نے سچ فرمایا...... پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''آگاہ ہو جاؤ! کیا میں نے یہ پیغام پہنچا دیا ہے؟ خبردار! کیا میں نے یہ پیغام پہنچا دیا ہے؟''

(٦) بَابُ الْأَضْحَى وَالنَّحْرِ بِالْمُصَلَّى

باب: 6- عید گاہ میں قربانی (کو ذبح کرنے) اور نحر کرنے کا بیان

٥٥٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: يَعْنِي مَنْحَرَ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٩٨٢]

[5551] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ذبح خانہ میں قربانی ذبح کرتے تھے۔ (راویٔ حدیث) عبیداللہ نے کہا: یعنی نبی ﷺ کے ذبح کرنے کی جگہ میں۔

٥٥٥٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى. [راجع: ٩٨٢]

[5552] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ذبح اور نحر عیدگاہ میں کیا کرتے تھے۔

(٧) بَابُ أُضْحِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، وَيُذْكَرُ: سَمِينَيْنِ

باب: 7- نبی ﷺ کا سینگوں والے دو مینڈھوں کی قربانی کرنا، ذکر کیا گیا ہے کہ وہ دونوں فربہ تھے

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ

یحییٰ بن سعید نے کہا کہ میں نے حضرت ابوامامہ بن سہل

سَهْلٍ قَالَ: كُنَّا نُسَمِّنُ الْأُضْحِيَةَ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ.

رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: ہم مدینہ طیبہ میں قربانی کا جانور کھلا پلا کر خوب فربہ کیا کرتے تھے اور دیگر مسلمان بھی قربانی کے جانوروں کو فربہ کیا کرتے تھے۔

٥٥٥٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ. [انظر: ٥٥٥٤، ٥٥٥٨، ٥٥٦٤، ٥٥٦٥، ٧٣٩٩]

[5553] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔

٥٥٥٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اِنْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ. [راجع: ٥٥٥٣]

[5554] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سینگوں والے، دو چتکبرے مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَحَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ - تَابَعَهُ وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ.

وہیب نے ایوب سے روایت کرنے میں عبدالوہاب کی متابعت کی ہے۔ اسماعیل اور حاتم بن وردان نے ایوب سے، انھوں نے ابن سیرین سے اور انھوں نے حضرت انس سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

٥٥٥٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ]: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا، فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «ضَحِّ بِهِ أَنْتَ». [راجع: ٢٣٠٠]

[5555] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں کچھ بکریاں دیں تاکہ وہ آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں بطور قربانی تقسیم کر دیں۔ انھوں نے تقسیم کیں تو یکسالہ بکری کا ایک بچہ باقی رہ گیا۔ انھوں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس کو تم ذبح کر لو۔''

(٨) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِأَبِي بُرْدَةَ: «ضَحِّ بِالْجَذَعِ مِنَ الْمَعْزِ، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ»

باب: 8- نبی ﷺ کا ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے فرمانا: ''تم بکری کے یکسالہ بچے کی قربانی کر لو لیکن تمھارے بعد کسی دوسرے کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا'' کا بیان

٥٥٥٦ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ضَحَّى خَالٌ لِي - يُقَالُ لَهُ: أَبُو بُرْدَةَ - قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ، قَالَ: «اذْبَحْهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ»، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ». [راجع: ٩٥١]

[5556] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرے ماموں ابوبردہ بن نیار نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تو اسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھاری بکری صرف گوشت کی بکری ہے۔'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے پاس بکری کا یکسالہ گھریلو بچہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے ہی ذبح کر لو لیکن تمھارے بعد کسی اور کے لیے جائز نہیں ہوگا۔'' اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''جس نے نماز سے پہلے (اپنی قربانی کو) ذبح کیا، اس نے صرف اپنی ذات کے لیے ذبح کیا ہے اور جس نے نماز عید کے بعد قربانی ذبح کی، اس کی قربانی پوری ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پالیا۔''

تَابَعَهُ عُبَيْدَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَإِبْرَاهِيمَ. وَتَابَعَهُ وَكِيعٌ عَنْ حُرَيْثٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ.

عبیدہ نے شعبی اور ابراہیم سے روایت کرنے میں خالد بن عبداللہ کی متابعت کی ہے۔ اس کی وکیع نے بھی متابعت کی ہے، وہ حریث سے اور وہ شعبی سے بیان کرتے ہیں۔

وَقَالَ عَاصِمٌ وَدَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ: عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ.

عاصم اور داود نے شعبی سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: میرے پاس بکری یا بھیڑ کا دودھ پیتا یکسالہ بچہ ہے۔

وَقَالَ زُبَيْدٌ وَفِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ: عِنْدِي جَذَعَةٌ.

زبید اور فراس نے شعبی سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میرے پاس یکسالہ بچہ ہے۔

وَقَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ: عَنَاقٌ جَذَعَةٌ.

ابوالاحوص نے کہا کہ ہمیں منصور نے بتایا: میرے پاس یکسالہ جوان بچہ ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: عَنَاقٌ جَذَعٌ، عَنَاقُ لَبَنٍ.

ابن عون نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: میرے پاس دودھ پیتا یکسالہ بچہ ہے۔

٥٥٥٧ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَبْدِلْهَا»، قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ، قَالَ شُعْبَةُ: وَأَحْسِبُهُ

[5557] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابوبردہ ؓ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تو نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اس کے بدلے میں کوئی دوسری قربانی ذبح کرو۔'' انھوں نے عرض کی: میرے پاس صرف ایک یکسالہ بچہ ہے، میرے خیال کے مطابق وہ دو

قَالَ: هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ. قَالَ: «اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ». [راجع: ٩٥١]

دانتے جانور سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اس کی جگہ اسی کو ذبح کر دو لیکن تمھارے بعد کسی دوسرے کے لیے جائز نہیں ہوگا۔''

وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: عَنَاقٌ جَذَعَةٌ.

حاتم بن وردان نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ میرے پاس ایک یکسالہ جوان بچہ ہے۔

(٩) بَابُ مَنْ ذَبَحَ الْأَضَاحِيَّ بِيَدِهِ

باب:9- جس نے قربانیاں اپنے ہاتھ سے ذبح کیں

٥٥٥٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ، فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ. [راجع: ٥٥٥٣]

[5558] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے دو سیاہ سفید مینڈھوں کی قربانی دی۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا پاؤں جانور کے پہلو پر رکھا اور بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ان دونوں کو اپنے دست مبارک سے ذبح کیا۔

(١٠) بَابُ مَنْ ذَبَحَ ضَحِيَّةَ غَيْرِهِ

باب: 10- جس نے کسی دوسرے کی قربانی ذبح کی

وَأَعَانَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فِي بَدَنَتِهِ، وَأَمَرَ أَبُو مُوسَى بَنَاتِهِ أَنْ يُضَحِّينَ بِأَيْدِيهِنَّ.

ایک آدمی نے اونٹ ذبح کرنے میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا تعاون کیا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں سے کہا کہ وہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کریں۔

٥٥٥٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَرِفَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: «مَا لَكِ؟ أَنَفِسْتِ؟» قُلْت: نَعَمْ، قَالَ: «هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، اقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ». وَضَحَّى رَسُولُ اللهِ

[5559] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مقام سرف میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟ کیا تمھیں حیض آ گیا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ تو اللہ تعالیٰ نے بنات آدم کے مقدر میں لکھ دیا ہے۔ اس بنا پر تو دوسرے حاجیوں کی طرح تمام اعمال حج ادا کر، صرف بیت اللہ کا طواف نہ کر۔'' رسول اللہ

ﷺ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ. [راجع: ٢٩٤]

ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی دی تھی۔

(١١) بَابُ الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

باب:11- قربانی کا جانور نماز عید کے بعد ذبح کرنا چاہیے

٥٥٦٠ - **حَدَّثَنَا** حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ نَحَرَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ». فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ، ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ، فَقَالَ: «اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ - أَوْ تُوفِيَ - عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ». [راجع: ٩٥١]

[5560] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ ہم آج کے دن کی ابتدا نماز سے کریں گے، پھر واپس آ کر قربانی کرنے کا فریضہ سرانجام دیں گے۔ جو شخص اس طرح کرے گا وہ ہمارے طریقے کو پالے گا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ ایسا گوشت ہے جسے اس نے اپنے اہل خانہ کے لیے تیار کیا ہے، وہ قربانی کسی درجے میں بھی نہیں۔'' حضرت ابو بردہ ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے تو نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے، البتہ میرے پاس ابھی یکسالہ بکری کا بچہ ہے اور وہ دو دانتے جانور سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کے بدلے میں اسی یکسالہ بچے کی قربانی کرو لیکن تمھارے بعد یہ کسی کے لیے جائز نہ ہوگا۔''

(١٢) بَابُ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَعَادَ

باب:12- جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کی وہ اپنی قربانی دوبارہ کرے

٥٥٦١ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ»، فَقَالَ رَجُلٌ: هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ - وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ، فَكَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَذَرَهُ - وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ، فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَا أَدْرِي بَلَغَتِ

[5561] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے۔'' ایک آدمی نے عرض کی: اس دن لوگوں کو گوشت کی خواہش زیادہ ہوتی ہے، پھر اس نے اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا ذکر کیا، گویا رسول اللہ ﷺ نے اسے معذور خیال کیا۔ اس نے مزید کہا کہ میرے پاس بکری کا یکسالہ بچہ ہے جو دو بکریوں سے بھی

الرُّخْصَةُ أَمْ لَا، ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ، يَعْنِي فَذَبَحَهُمَا، ثُم انْكَفَأَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَذَبَحُوهَا. [راجع: ٩٥٤]

اچھا ہے تو آپ ﷺ نے اسے اجازت دے دی۔ حضرت انس ؓ نے کہا: مجھے علم نہیں کہ یہ رخصت دوسروں کے لیے تھی یا نہیں۔ پھر آپ ﷺ دو مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے، یعنی ان کو ذبح کیا۔ اس کے بعد لوگ اپنی بکریوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں ذبح کیا۔

٥٥٦٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ: سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ الْبَجَلِيَّ قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ». [راجع: ٩٨٥]

[5562] حضرت جندب بن سفیان بجلی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں بڑی عید کے دن نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے فرمایا: ''جس نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کی وہ اس کی جگہ دوسری قربانی ذبح کرے اور جس نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح نہیں کی وہ اب نماز کے بعد ذبح کرے۔''

٥٥٦٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: «مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يَنْصَرِفَ». فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَعَلْتُ، فَقَالَ: «هُوَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ». قَالَ: فَإِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّتَيْنِ، آذْبَحُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، ثُمَّ لَا تَجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ». قَالَ عَامِرٌ: هِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْهِ. [راجع: ٩٥١]

[5563] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر فرمایا: ''جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلے کی طرف متوجہ ہوا وہ قربانی نہ کرے حتی کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائے۔'' ابو بردہ بن نیار ؓ نے کھڑے ہو کر عرض کی: اللہ کے رسول! میں تو قربانی کر بیٹھا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کام تو نے قبل از وقت کر لیا ہے۔'' انھوں نے کہا: اب میرے پاس بکری کا یکسالہ بچہ ہے، جو دو دانتہ دو بکریوں سے بہتر ہے، کیا میں اسے ذبح کر لوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، لیکن تمھارے بعد یہ اجازت کسی اور کے لیے نہیں ہو گی۔'' (راویٔ حدیث) حضرت عامر نے کہا: یہ ان کی بہترین قربانی تھی۔

(١٣) بَابُ وَضْعِ الْقَدَمِ عَلَى صَفْحِ الذَّبِيحَةِ

باب:13- ذبیحے کی گردن پر پاؤں رکھنا

٥٥٦٤ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

[5564] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سینگوں والے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ. [راجع: ٥٥٥٣]

تھے اور آپ اپنا پاؤں ان کی گردن پر رکھتے، پھر اپنے ہاتھ سے انھیں ذبح کرتے تھے۔

(١٤) بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الذَّبْحِ

باب: 14- ذبح کرتے وقت اللہ اکبر کہنا

٥٥٦٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ، وَسَمَّى وَكَبَّرَ، وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا. [راجع: ٥٥٥٣]

[5565] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سینگوں والے دو سیاہ سفید مینڈھوں کی قربانی دی۔ آپ نے انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا اور اپنا پاؤں ان کی گردن پر رکھا۔

(١٥) بَابٌ: إِذَا بَعَثَ بِهَدْيِهِ لِيُذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ

باب: 15- جب کوئی اپنی قربانی (مکے) بھیجے تاکہ وہاں ذبح کی جائے تو اس صورت میں اس پر کوئی چیز حرام نہیں ہوگی

٥٥٦٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ: أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَيَجْلِسُ فِي الْمِصْرِ فَيُوصِي أَنْ تُقَلَّدَ بَدَنَتُهُ فَلَا يَزَالُ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مُحْرِمًا حَتَّى يَحِلَّ النَّاسُ، قَالَ: فَسَمِعْتُ تَصْفِيقَهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ، فَقَالَتْ: لَقَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَبْعَثُ هَدْيَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِمَّا حَلَّ لِلرِّجَالِ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ. [راجع: ١٦٩٦]

[5566] حضرت مسروق سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ام المومنین! اگر کوئی شخص اپنی قربانی کعبہ بھیجے اور خود اپنے شہر میں ٹھہرا رہے، لے جانے والے کو وصیت کردے کہ جانور کے گلے میں قلادہ (ہار) ڈال دیا جائے تو کیا وہ محرم ہو جائے گا، یہاں تک کہ دوسرے لوگ احرام کھول دیں؟ مسروق کہتے ہیں کہ میں نے پس پردہ آپ کے ہاتھ پر ہاتھ مارنے کی آواز سنی۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے ہار بنایا کرتی تھی، آپ جب اپنی قربانی کعبہ بھیجتے۔ لیکن لوگوں کے واپس آنے تک آپ ﷺ پر کوئی چیز حرام نہ ہوتی تھی جو ان کے گھر کے دوسرے افراد پر حلال ہو۔

(١٦) بَابُ مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا

باب: 16- قربانی کا گوشت کتنا کھایا جائے اور کتنا ذخیرہ کیا جائے

٥٥٦٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ. وَقَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ: لُحُومَ الْهَدْيِ. [راجع: ١٧١٩]

[5567] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے زمانۂ مبارک میں مدینہ طیبہ تک قربانی کا گوشت جمع رکھتے تھے۔ راوی نے کئی مرتبہ (''قربانی کا گوشت'' کے بجائے) ''ہدی کا گوشت'' کہا۔

٥٥٦٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ: أَنَّ ابْنَ خَبَّابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ: أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا فَقَدِمَ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ، قَالُوا: هٰذَا مِنْ لَحْمِ ضَحَايَانَا، فَقَالَ: أَخِّرُوهُ لَا أَذُوقُهُ، قَالَ: ثُمَّ قُمْتُ فَخَرَجْتُ حَتَّى آتِيَ أَخِي أَبَا قَتَادَةَ - وَكَانَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا - فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ. [راجع: ٣٩٩٧]

[5568] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ سفر میں تھے، جب واپس آئے تو ان کے سامنے گوشت پیش کیا گیا اور اہل خانہ نے کہا کہ یہ ہماری قربانیوں کا گوشت ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے اٹھا لو، میں اسے نہیں کھاؤں گا۔ پھر میں اٹھا اور گھر سے باہر چلا گیا، حتی کہ اپنے بھائی ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، وہ ان کے مادری بھائی تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے۔ جب میں نے ان سے یہ معاملہ ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ تمھارے بعد نیا حکم ظاہر ہوا ہے۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''میں تمھیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کرتا تھا تاکہ تم اسے لوگوں میں تقسیم کرو، اب میں تمھارے لیے اسے حلال کرتا ہوں، اس سے جب تک چاہو کھاؤ۔''[1] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے نویں سال ایک خاص سبب کی وجہ سے تین دن تک کھانے کی پابندی لگائی تھی جبکہ لوگوں کے پاس قربانیاں نہ تھیں تو آپ نے یہ گوشت انھیں کھانے کا حکم دیا جو قربانی نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے بعد یہ پابندی ختم کر کے اس گوشت کے ذخیرہ کرنے کی اجازت دی۔[2]

٥٥٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي

[5569] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

1 مسند أحمد: 15/4. 2 فتح الباري: 33/10.

عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَبَقِيَ فِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ»، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ؟ قَالَ: «كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا، فَإِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا».

انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے تم میں سے قربانی کی ہے وہ تیسرے دن اس حالت میں صبح کرے کہ اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ بھی باقی نہ ہو۔ جب دوسرا سال آیا تو صحابۂ کرام ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم اس سال بھی وہی کریں جو پچھلے سال کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خود کھاؤ، دوسروں کو کھلاؤ اور ذخیرہ بھی کرو کیونکہ پچھلے سال تو لوگ تنگی میں مبتلا تھے، میں نے چاہا کہ تم لوگوں کی مشکلات میں ان کا تعاون کرو۔''

٥٥٧٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتِ: الضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ، فَنَقْدَمُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ: «لَا تَأْكُلُوا إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ»، وَلَيْسَتْ بِعَزِيمَةٍ، وَلٰكِنْ أَرَادَ أَنْ نُطْعِمَ مِنْهُ، وَاللهُ أَعْلَمُ. [راجع: ٥٤٢٣]

[5570] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم مدینہ طیبہ میں قربانی کے گوشت کو نمک لگا کر رکھ دیتے تھے، پھر اسے ہم نبی ﷺ کی خدمت میں بھی پیش کرتے تھے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: ''قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ تک نہ کھاؤ۔'' یہ حکم کوئی ضروری نہیں تھا بلکہ آپ کا مقصد یہ تھا کہ ہم قربانی کا گوشت ان لوگوں کو بھی کھلائیں جن کے ہاں قربانی نہ ہوئی ہو۔ واللہ أعلم.

٥٥٧١ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ يَوْمَ الْأَضْحَى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْعِيدَيْنِ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ مِنْ نُسُكِكُمْ. [راجع: ١٩٩٠]

[5571] حضرت ابوعبید سے روایت ہے، جو ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام تھے، اور وہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر حضرت عمر ؓ کے ہمراہ تھے، ان کا بیان ہے کہ حضرت عمر ؓ نے خطبے سے قبل نماز عید پڑھائی، پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: لوگو! رسول اللہ ﷺ نے تمھیں عید کے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے: ایک تو وہ دن ہے جب روزے پورے کر کے تم عید الفطر مناتے ہو اور دوسرا وہ دن ہے جس دن تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

٥٥٧٢ - قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ

[5572] حضرت ابوعبید ہی سے روایت ہے، انھوں نے

عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيهِ عِيدَانِ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ.

کہا: پھر میں حضرت عثمان ؓ کے ہمراہ حاضر ہوا اور یہ جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ انھوں نے خطبے سے پہلے نماز عید پڑھائی، پھر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: لوگو! اس دن میں تمھارے لیے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں۔ اطراف مدینہ کے رہنے والوں میں سے جو کوئی پسند کرتا ہے کہ جمعہ کا بھی انتظار کرے تو وہ انتظار کرے اور اگر کوئی واپس جانا چاہتا ہے، تو وہ جا سکتا ہے میں اسے اجازت دیتا ہوں۔

٥٥٧٣ - قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

[5573] حضرت ابو عبید ہی روایت کرتے ہیں کہ پھر میں عید کے دن حضرت علی ؓ کے ہمراہ تھا، انھوں نے خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھی پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تمھیں اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ تک کھانے کی ممانعت کی ہے۔

وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ نَحْوَهُ.

معمر نے امام زہری سے انھوں نے ابو عبید سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

٥٥٧٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُوا مِنَ الْأَضَاحِيِّ ثَلَاثًا»، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَأْكُلُ بِالزَّيْتِ حِينَ يَنْفِرُ مِنْ مِنًى مِنْ أَجْلِ لُحُومِ الْهَدْيِ.

[5574] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ۔'' حضرت عبداللہ بن عمر ؓ منی سے کوچ کرتے وقت زیتون کے تیل سے روٹی کھاتے تھے کیونکہ وہ قربانی کے گوشت سے اجتناب کرتے تھے۔

فائدہ: حضرت ابن عمر ؓ قربانی کا گوشت صرف تین دن تک استعمال کرتے تھے اور جب دن ختم ہو جاتے تھے تو قربانی کا گوشت استعمال نہ کرتے بلکہ زیتون کے تیل سے روٹی کھاتے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انھیں وہ حدیث نہیں پہنچی جس میں اس پابندی کو اٹھا لینے کا ذکر ہے، اگر انھیں اس کا علم ہوتا تو اس قدر تکلف نہ کرتے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

74 - كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

(١) وَ [بَابُ] قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ﴾ الْآيَةَ

[المائدة: ٩٠]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''بلاشبہ شراب، جوا، بت اور پانسے گندے اور شیطانی کام ہیں'' کا بیان

٥٥٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ».

[5575] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں شراب پی، پھر اس سے توبہ نہیں کی تو آخرت میں وہ اس سے محروم رہے گا۔''

٥٥٧٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا، ثُمَّ أَخَذَ اللَّبَنَ. فَقَالَ جِبْرِيلُ: اَلْحَمْدُ لِلهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ، وَلَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ. [راجع: ٣٣٩٤]

[5576] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ جس رات رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی، اس رات ایلیاء شہر میں شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کیے گئے۔ آپ ﷺ نے انھیں دیکھا، پھر آپ نے دودھ کا پیالہ لے لیا، حضرت جبرائیل ؑ نے فرمایا: اس اللہ کے لیے تمام تعریفیں ہیں جس نے آپ کو دین فطرت انتخاب کرنے کی ہدایت فرمائی! اگر آپ نے شراب کا پیالہ پکڑا ہوتا تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

تَابَعَهُ مَعْمَرٌ، وَابْنُ الْهَادِ، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَالزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

معمر، ابن ہاد، عثمان بن عمر اور زبیدی نے زہری سے روایت کرنے میں شعیب کی متابعت کی ہے۔

٥٥٧٧ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ غَيْرِي، قَالَ: «مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَقِلَّ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ». [راجع: ٨٠]

[5577] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی ہے، تمھیں وہ میرے علاوہ کوئی دوسرا بیان نہیں کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ جہالت عام ہوگی اور علم کم ہوجائے گا، زنا کاری بڑھ جائے گی، شراب نوشی کا دور دورہ ہوگا، مرد کم ہوں گے اور عورتیں بکثرت ہوں گی حتی کہ پچاس پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا صرف ایک مرد ہوگا۔''

٥٥٧٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْنِي [الزَّانِي] حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ».

[5578] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص زنا کرتا ہے تو عین زنا کرتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ جب کوئی شراب پیتا ہے تو عین شراب نوشی کے وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ جب چور، چوری کرتا ہے تو عین چوری کے وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ثُمَّ يَقُولُ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ: «وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ، يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ فِيهَا، حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ».
[راجع: ٢٤٧٥]

ایک روایت میں (راویٔ حدیث) ابوبکر بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی اس حدیث میں مذکورہ امور کے ساتھ یہ اضافہ کرتے تھے: ''جب کوئی کسی قدر اور شرافت والے مال ومتاع پر ڈاکا ڈالتا ہے کہ لوگ دیکھتے ہی دیکھتے رہ جائیں تو وہ بھی لوٹ مار کرتے وقت مومن نہیں رہتا۔''

(٢) بَابُ الْخَمْرِ مِنَ الْعِنَبِ وَغَيْرِهِ

باب: 2- انگور اور دوسری چیزوں کی شراب کا بیان

٥٥٧٩ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا

[5579] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں

مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ - هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ - عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ. [راجع: ٤٦١٦]

نے فرمایا: جب شراب حرام کی گئی تو مدینہ طیبہ میں انگور کی شراب نہیں ملتی تھی۔

٥٥٨٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يُونُسَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ، وَمَا نَجِدُ، يَعْنِي بِالْمَدِينَةِ، خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا، وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ. [راجع: ٢٤٦٤]

[5580] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم پر جب شراب حرام کی گئی تو مدینہ طیبہ میں انگور کی شراب بہت کم دستیاب ہوتی تھی۔ عام استعمال کی شراب کچی اور پکی کھجوروں سے تیار کی جاتی تھی۔

٥٥٨١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ: حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ، نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: الْعِنَبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْعَسَلِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ. [راجع: ٤٦١٩]

[5581] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر ؓ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی: انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور جو۔ خمر (شراب) ہر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔

(٣) بَابٌ: نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

باب:3- جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کچی اور پکی کھجوروں سے تیار کی جاتی تھی

٥٥٨٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ مِنْ فَضِيخِ زَهْوٍ وَتَمْرٍ، فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، فَقَالَ أَبُو

[5582] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت ابوعبیدہ، حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابی بن کعب ؓ کو کچی پکی کھجوروں سے تیار کردہ شراب پلا رہا تھا کہ ایک آنے والے نے اطلاع دی کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ اس وقت حضرت ابوطلحہ ؓ نے فرمایا: اے انس! اٹھو اور شراب کو بہا دو، چنانچہ میں نے

طَلْحَةَ: قُمْ يَا أَنَسُ، فَهَرِّقْهَا فَهَرَّقْتُهَا. [راجع: ٢٤٦٤]

اسے بہا دیا۔

٥٥٨٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ - عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمُ - الْفَضِيخَ، فَقِيلَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، فَقَالُوا: أَكْفِئْهَا فَكَفَأْتُهَا.

[5583] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک قبیلے میں کھڑا اپنے چچاؤں کو کھجوروں سے تیار کردہ شراب پلا رہا تھا کیونکہ میں ان میں سب سے کم عمر تھا۔ اس دوران میں کسی نے کہا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ حاضرین نے کہا: اب اسے بہا دو، چنانچہ میں نے شراب کو بہا دیا۔

قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَا شَرَابُهُمْ؟ قَالَ: رُطَبٌ وَبُسْرٌ، فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ: وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ، فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ. [راجع: ٢٤٦٤]

راوی نے پوچھا کہ یہ شراب کس چیز سے بنتی تھی؟ انھوں نے فرمایا: تازہ کچی پکی کھجوروں سے۔ حضرت ابوبکر بن انس نے کہا: ان کی شراب یہی ہوتی تھی۔ حضرت انس ؓ نے اس کا انکار نہ کیا۔

وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

میرے کچھ ساتھیوں نے خبر دی، انھوں نے حضرت انس ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس وقت ان کی شراب اس قسم کی ہوتی تھی۔

٥٥٨٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ الْخَمْرَ حُرِّمَتْ، وَالْخَمْرُ يَوْمَئِذٍ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ. [راجع: ٢٤٦٤]

[5584] حضرت انس بن مالک ؓ ہی سے ایک دوسری روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ جب شراب حرام کی گئی تو وہ کچی اور پکی کھجوروں سے تیار کی جاتی تھی۔

(٤) بَابٌ: الْخَمْرُ مِنَ الْعَسَلِ وَهُوَ الْبِتْعُ

باب: 4- شہد سے تیار کردہ شراب کا بیان جسے بتع کہا جاتا ہے

وَقَالَ مَعْنٌ: سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنِ الْفُقَّاعِ فَقَالَ: إِذَا لَمْ يُسْكِرْ فَلَا بَأْسَ بِهِ.

معن بن عیسیٰ نے کہا: میں نے حضرت انس ؓ سے ''فقاع'' کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: اگر اس

میں نشہ نہ ہوتو (اس کے پینے میں) کوئی حرج نہیں۔

وَقَالَ ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ: سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوا: لَا يُسْكِرُ، لَا بَأْسَ بِهِ.

ابن دراوردی نے کہا: ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: اگر اس میں نشہ نہ ہوتو کوئی حرج نہیں۔

فائدہ: فقاع، وہ مشروب ہے جو خشک انگوروں سے تیار کیا جاتا تھا، اگر اس میں نشہ نہ ہوتو اسے استعمال کرنے میں چنداں حرج نہیں ہے، چنانچہ اگر کسی چیز کے زیادہ پینے سے نشہ نہیں آتا تو اسے نوش کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ فقاع مشروب کے متعلق وضاحت کی گئی ہے۔ واللہ أعلم.

٥٥٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ». [راجع: ٢٤٢]

[5585] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے بتع کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''جو بھی مشروب نشہ لائے وہ حرام ہے۔''

٥٥٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ - وَهُوَ شَرَابُ الْعَسَلِ - وَكَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ». [راجع: ٢٤٢]

[5586] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے بتع کے متعلق دریافت کیا گیا، یہ مشروب شہد سے تیار کیا جاتا تھا اور اہل یمن کے ہاں اسے پینے کا عام رواج تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مشروب بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔''

فائدہ: ہر نشہ آور چیز حرام ہے، خواہ اس کے زیادہ پینے سے نشہ آئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جس چیز کا بڑا پیالہ نشہ آور ہوتو اس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔'' بلکہ ہم کہتے ہیں کہ اس سے بھی کم مقدار خواہ قطرہ ہی کیوں نہ ہو حرام ہے۔ واللہ أعلم.

٥٥٨٧ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ».

[5587] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کدو اور تارکول کے برتنوں میں نبیذ نہ بناؤ۔''

وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهُمَا الْحَنْتَمَ

حضرت ابو ہریرہ ؓ ان دو برتنوں کے ساتھ روغنی مرتبان

وَالنَّقِيرَ.

اور کھجور کے تنے کو کھود کر تیار کردہ برتن کا بھی اضافہ کیا کرتے تھے۔

(٥) بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ

باب: 5- خمر وہ مشروب ہے جو عقل کو ڈھانپ لے

٥٥٨٨ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: الْعِنَبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالْعَسَلِ. وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ. وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا عَهْدًا: الْجَدُّ، وَالْكَلَالَةُ، وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا.

[5588] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: سیدنا عمر ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے کہا: جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو اس وقت وہ پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی تھی: انگور سے، کھجور سے، گندم سے، جو اور شہد سے۔ خمر وہ مشروب ہے جو عقل کو مخمور کر دے۔ تین مسائل ایسے ہیں، میری خواہش تھی کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے جدا ہونے سے پہلے ان کا حکم بتا دیتے وہ یہ ہیں: دادے کا ترکہ، کلالہ کا مسئلہ اور سود کے مسائل۔

قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا عَمْرٍو، فَشَيْءٌ يُصْنَعُ بِالسِّنْدِ مِنَ الْأَرُزِّ؟ قَالَ: ذَاكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، أَوْ قَالَ: عَلَى عَهْدِ عُمَرَ.

راویٔ حدیث ابو حیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے ابو عمرو! ایک مشروب سندھ میں چاولوں سے تیار ہوتا ہے؟ انھوں نے فرمایا: یہ چیز نبی ﷺ کے مبارک دور میں پائی نہیں جاتی تھی یا کہا کہ سیدنا عمر ؓ کے زمانے میں نہ تھی۔

وَقَالَ حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ مَكَانَ الْعِنَبِ: الزَّبِيبَ. [راجع: ٤٦١٩]

حجاج نے بھی اس حدیث کو حضرت حماد سے، انھوں نے ابو حیان سے بیان کیا لیکن انھوں نے انگور کے بجائے کشمش کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

٥٥٨٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: الْخَمْرُ تُصْنَعُ مِنْ

[5589] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے اور وہ حضرت عمر ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: شراب پانچ چیزوں سے کشید کی جاتی تھی: کشمش، کھجور،

خَمْسَةٍ: مِنَ الزَّبِيبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالْعَسَلِ. [راجع: ٤٦١٩]

گیہوں، جو اور شہد سے۔

(٦) بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الْخَمْرَ وَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ

باب:6- جو شخص شراب کا نام بدل کر اسے اپنے لیے حلال خیال کرے

٥٥٩٠ - وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ ابْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكِلَابِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ - أَوْ أَبُو مَالِكٍ - الْأَشْعَرِيُّ، وَاللهِ مَا كَذَبَنِي: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ، وَالْحَرِيرَ، وَالْخَمْرَ، وَالْمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ، يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ: ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللهُ، وَيَضَعُ الْعَلَمَ، وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[5590] حضرت عبدالرحمٰن بن غنم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے ابو عامر یا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، اللہ کی قسم! انھوں نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''یقیناً میری امت میں کچھ ایسے لوگ ضرور پیدا ہوں گے جو زنا کاری، ریشم کا پہننا، شراب نوشی اور گانے بجانے کو حلال سمجھیں گے۔ یہ لوگ پہاڑ کے دامن میں رہائش رکھیں گے۔ چرواہے ان کے مویشی چرانے کے لیے صبح و شام لائیں گے اور لے جائیں گے۔ اس دوران میں ان کے پاس کوئی حاجت مند اپنی ضرورت لے کر جائے گا تو وہ کہیں گے: تم اب واپس چلے جاؤ، ہمارے پاس کل آؤ، لیکن اللہ تعالیٰ رات ہی کو انھیں ہلاک کر دے گا اور پہاڑ ان پر گرا دے گا۔ ان میں سے دوسروں کو بندر اور خنزیر کی صورت میں مسخ کر دے گا، وہ قیامت تک اسی حالت میں رہیں گے۔''

فائدہ: حرام چیز کا نام بدل دینے سے اس کا حکم تبدیل نہیں ہو جاتا جیسا کہ سود کا نام منافع یا مارک اپ رکھ دیا جائے تو اس کی حقیقت نہیں بدلتی، اسی طرح شراب کو مشروب یا شربت کہنے سے یا اور کوئی نام رکھ لینے سے وہ حلال نہیں ہو جاتی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلے میں واضح الفاظ میں پیش گوئی فرمائی ہے، آپ نے فرمایا: ''رات دن کا نظام ختم نہیں ہوگا حتی کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب نوشی کریں گے لیکن اسے اس کے نام کے سوا دوسرے نام سے پکاریں گے۔''[1] افسوس کہ حدیث میں مذکور تمام برائیاں آج عام ہو رہی ہیں گانا بجانا اور شراب نوشی عام ہے، زنا کاری کے اڈے تو حکومتی سرپرستی میں چل رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

1 سنن ابن ماجه، الأشربة، حديث: 3384.

(٧) بَابُ الانْتِبَاذِ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالتَّوْرِ

باب:7- برتنوں اور پتھر کے پیالوں میں نبیذ بنانا

٥٥٩١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ: أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، فَدَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ - وَهِيَ الْعَرُوسُ - قَالَ: أَتَدْرُونَ وَمَا سَقَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ. [راجع: ٥١٧٦]

[5591] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابو اسید ساعدی ؓ آئے اور رسول اللہ ﷺ کو اپنے ولیمے میں شمولیت کی دعوت دی۔ ان کی بیوی ہی تمام کام کر رہی تھی، حالانکہ وہ دلھن تھی۔ حضرت سہل ؓ نے کہا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا تھا؟ آپ ﷺ کے لیے انھوں نے رات کے وقت پتھر کے برتن میں کھجوریں بھگو رکھی تھیں۔

فائدہ: کھجور کو پانی میں بھگو کر اسے مل چھان کر شربت بنانا نبیذ کہلاتا ہے، یہ ایک مقوی، فرحت بخش مشروب ہے، عربی زبان میں اسے نقیع کہتے ہیں، جب اس میں ترشی پیدا ہو جائے اور جوش مارنے لگے تو اس کا پینا جائز نہیں۔

(٨) بَابُ تَرْخِيصِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ بَعْدَ النَّهْيِ

باب:8- ممانعت کے بعد نبی ﷺ کا ہر قسم کے برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت دینا

٥٥٩٢ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الظُّرُوفِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا مِنْهَا، قَالَ: «فَلَا إِذًا».

[5592] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مخصوص برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا تو انصار نے عرض کی: ہمارے لیے تو ان کے بغیر کوئی دوسرا چارۂ کار نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو خیر پھر اجازت ہے۔''

وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا.

خلیفہ کہتے ہیں کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے سفیان سے، انھوں نے منصور سے اور انھوں نے حضرت سالم بن ابو جعد سے یہ حدیث بیان کی۔

٥٥٩٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ،

[5593] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے مشکیزوں کے سوا دوسرے مخصوص برتنوں

عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ الْعَنْسِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ [عَمْرٍو] رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْأَسْقِيَةِ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً، فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ.

میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تو لوگوں نے آپ سے عرض کی: ہر کسی کو مشکیزہ کہاں سے مل سکتا ہے؟ تب آپ ﷺ نے تارکول کے برتن کے علاوہ دوسرے مٹکوں میں نبیذ بنانے کی اجازت دے دی۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا وَقَالَ فِيهِ: لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْأَوْعِيَةِ.

عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ ہم سے سفیان ثوری نے یہی بیان کیا۔ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ جب نبی ﷺ نے چند برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

٥٥٩٤ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

[5594] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے کدو اور تارکول کے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

حَدَّثَنِي عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا.

عثمان بن ابی شیبہ نے جریر کے واسطے سے حضرت اعمش سے یہ حدیث بیان کی۔

٥٥٩٥ - **حَدَّثَنِي** عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ: هَلْ سَأَلْتَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، عَمَّ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ قَالَتْ: نَهَانَا فِي ذٰلِكَ أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ، وَالْمُزَفَّتِ، قُلْتُ: أَمَا ذَكَرَتِ الْجَرَّ وَالْحَنْتَمَ؟ قَالَتْ: إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ، [أَفَأُحَدِّثُ] مَا لَمْ أَسْمَعْ؟.

[5595] حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے اسود بن یزید سے پوچھا، کیا تم نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا تھا کہ کس برتن میں نبیذ بنانا مکروہ ہے؟ حضرت اسود نے کہا: ہاں۔ میں نے عرض کی: ام المومنین! نبی ﷺ نے کس کس برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے ہم اہل خانہ کو کدو اور تارکول کے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ میں نے حضرت اسود سے پوچھا کہ انھوں نے مٹکے اور سبز مرتبان کا ذکر نہیں کیا تو انھوں نے کہا کہ میں تم سے وہی کچھ بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے، کیا وہ بھی بیان کروں جو میں نے نہیں سنا؟

٥٥٩٦ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[5596] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت

عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ، قُلْتُ: أَنَشْرَبُ فِي الْأَبْيَضِ؟ قَالَ: «لَا».

ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے سبز مٹکوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ میں نے عرض کی: ہم سفید مٹکوں میں نبیذ بنا کر نوش کر لیا کریں؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔

(٩) بَابُ نَقِيعِ التَّمْرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ

باب:9- کھجور کا شربت نوش کرنا بشرطیکہ نشہ آور نہ ہو

٥٥٩٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ ﷺ لِعُرْسِهِ، فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ، وَهِيَ الْعَرُوسُ، فَقَالَتْ: هَلْ تَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ؟ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ. [راجع: ٥١٧٦]

[5597] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو اسید ساعدی ؓ نے نبی ﷺ کو اپنے ولیمے میں شمولیت کی دعوت دی۔ اس دن ان کی بیوی ہی مہمانوں کی خدمت کر رہی تھیں جبکہ وہ خود دلھن تھی۔ اس نے کہا: تم جانتے ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے کس چیز کا شربت تیار کیا تھا؟ میں نے رات ہی کو آپ ﷺ کے لیے کھجوریں ایک پتھر کے برتن میں بھگو دی تھیں۔

(١٠) بَابُ الْبَاذَقِ

باب:10- باذق کا بیان

وَمَنْ نَهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ، وَرَأَى عُمَرُ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ، وَمُعَاذٌ شُرْبَ الطِّلَاءِ عَلَى الثُّلُثِ، وَشَرِبَ الْبَرَاءُ، وَأَبُو جُحَيْفَةَ عَلَى النِّصْفِ.

جس نے ہر نشہ آور مشروب سے منع کیا۔ حضرت عمر، حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور حضرت معاذ بن جبل ؓ کی رائے ہے کہ جب کوئی طلا پک کر ایک تہائی رہ جائے تو اس کا پینا جائز ہے۔ حضرت براء بن عازب اور حضرت ابو جحیفہ ؓ نصف رہ جانے کے بعد بھی اسے نوش کر لیتے تھے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اشْرَبِ الْعَصِيرَ مَا دَامَ طَرِيًّا.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ جوس جب تک تازہ رہے اسے نوش کر سکتے ہیں۔

وَقَالَ عُمَرُ: وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللهِ رِيحَ شَرَابٍ، وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ، فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ.

حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میں نے عبید اللہ کے منہ سے شراب کی بو پائی ہے۔ میں اس کے متعلق تحقیق کروں گا اگر وہ (پینے کی چیز) نشہ آور ثابت ہوئی تو میں اس پر شرعی حد جاری کروں گا۔

فائدہ: باذق، بادہ کا معرب ہے، وہ شراب جو انگور نچوڑ کر اس کے شیرے سے بنائی جائے، اگر اسے تھوڑا سا پکا کر رکھیں جس سے وہ رقیق اور شفاف رہے تو اس کا استعمال جائز ہے، اگر اسے اتنا جوش دیں کہ نصف اڑ جائے اور نصف باقی رہ جائے تو اسے منصف اور اگر دو تہائی اڑنے کے بعد ایک تہائی باقی رہ جائے تو اسے مثلث کہا جاتا ہے، اسے طلاء بھی کہتے ہیں، یعنی وہ گاڑھا ہو کر اس لیپ کی طرح ہو جاتا ہے جو خارشی اونٹوں کو لگائی جاتی ہے، اگر اس میں نشہ پیدا ہو جائے تو بالاتفاق حرام ہے۔ نشہ پیدا ہونے سے پہلے پہلے اس کا استعمال جائز ہے، بہر حال حرمت کا دارومدار اس کے نشہ آور ہونے پر ہے۔ واللہ أعلم.

٥٥٩٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ: سَبَقَ مُحَمَّدٌ [ﷺ] الْبَاذَقَ: «فَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ»، قَالَ: الشَّرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ. قَالَ: لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ إِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيثُ.

[5598] حضرت ابو جویریہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے باذق کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ باذق کے وجود سے پہلے ہی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ بہر حال جو بھی چیز نشہ لائے وہ حرام ہے۔ ابو جویریہ نے کہا: باذق تو حلال و طیب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انگور حلال و طیب تھا، جب اس کی شراب بن گئی تو وہ حرام و خبیث ہے۔

٥٥٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ [بْنُ مُحَمَّدِ] بْنِ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ. [راجع: ٤٩١٢]

[5599] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ حلوا اور شہد پسند کرتے تھے۔

(١١) بَابُ مَنْ رَأَى أَنْ لَا يَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا، وَأَنْ لَا يَجْعَلَ إِدَامَيْنِ فِي إِدَامٍ

باب: 11- جس انسان کی یہ رائے ہو کہ تازہ اور خشک کھجوروں کو ملا کر نبیذ نہ بنائی جائے جبکہ وہ نشہ آور ہو اسی طرح دو سالن ایک جگہ جمع نہ کیے جائیں

٥٦٠٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] قَالَ: إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ خَلِيطَ بُسْرٍ وَتَمْرٍ إِذْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَذَفْتُهَا وَأَنَا سَاقِيهِمْ وَأَصْغَرُهُمْ، وَإِنَّا نَعُدُّهَا

[5600] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت ابوطلحہ، حضرت ابو دجانہ اور سہیل بن بیضا رضی اللہ عنہم کو نیم پختہ اور پختہ کھجوروں کا آمیزہ پلا رہا تھا (جو نشہ آور تھا) کہ اچانک حرمت شراب کا حکم آ گیا۔ اس کے بعد میں نے اسے زمین پر پھینک دیا۔ میں ہی انھیں پلا رہا تھا

يَوْمَئِذٍ الْخَمْرَ.

کیونکہ میں ان سب سے کم عمر تھا۔ ہم اس قسم کی نبیذ کو اس وقت شراب ہی کہتے تھے۔

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: سَمِعَ أَنَسًا. [راجع: ٢٤٦٤]

عمرو بن حارث نے کہا کہ ہمیں قتادہ نے بیان کیا اور انھوں نے حضرت انس ؓ سے سنا۔

٥٦٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الزَّبِيبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْبُسْرِ، وَالرُّطَبِ.

[5601] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے کشمش اور کھجور کو، نیز نیم پختہ اور پختہ تازہ کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا تھا۔

٥٦٠٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ، وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ، وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ.

[5602] حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے اس سے روکا تھا کہ پختہ اور نیم پختہ کھجور، نیز کھجور اور منقیٰ کو ملا کر نبیذ بنائی جائے۔ آپ نے ہر ایک کو جدا جدا بھگونے کا حکم دیا۔

(١٢) بَابُ شُرْبِ اللَّبَنِ

باب: 12- دودھ نوش کرنا

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿مِنۢ بَيۡنِ فَرۡثٖ وَدَمٖ﴾ [النحل: ٦٦]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: (''ان چوپایوں کے پیٹوں میں) جو گوبر اور خون ہے اس سے (ہم تمھیں خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے بہت ہی خوشگوار ہے۔'')

٥٦٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَقَدَحِ خَمْرٍ. [راجع: ٣٣٩٤]

[5603] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ شب معراج میں رسول اللہ ﷺ کو دودھ کا پیالہ اور شراب کا پیالہ پیش کیا گیا۔

٥٦٠٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: سَمِعَ سُفْيَانَ: أَخْبَرَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَيْرًا مَوْلَى

[5604] حضرت ام فضل ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ لوگوں نے عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزے

أُمَّ الْفَضْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ، فَشَرِبَ.

کے متعلق شک کیا تو میں نے آپ کے لیے ایک برتن میں دودھ بھیجا جسے آپ نے نوش فرمایا۔

فَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ: شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ.

سفیان کبھی اس حدیث کو یوں بیان کرتے کہ عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزے کے متعلق لوگوں کو شبہ تھا، اس لیے ام فضل ؓ نے آپ کے لیے دودھ بھیجا۔

فَإِذَا وُقِّفَ عَلَيْهِ، قَالَ: هُوَ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ.
[راجع: ١٦٥٨]

جب ان (سفیان) سے پوچھا جاتا (کہ یہ روایت موصول ہے یا مرسل) تو وہ کہتے: (مرفوع متصل ہے کیونکہ) یہ ام فضل ؓ کی روایت ہے (جو صحابیہ تھیں)۔

٥٦٠٥ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُودًا». [انظر: ٥٦٠٦]

[5605] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابوحمید ساعدی ؓ مقام نقیع سے دودھ کا پیالہ لائے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تو نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں؟ اگرچہ اس پر عرض کے بل لکڑی ہی رکھ دیتے۔''

٥٦٠٦ - **حَدَّثَنِي** عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَذْكُرُ، أُرَاهُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ، رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ النَّقِيعِ بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُودًا؟».

[5606] حضرت جابر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک انصاری صحابی حضرت ابوحمید ساعدی ؓ مقام نقیع سے نبی ﷺ کے لیے دودھ سے بھرا ایک برتن لائے۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اسے ڈھانپ کر کیوں نہیں لائے؟ اگرچہ اس پر لکڑی ہی رکھ دیتے۔''

وَحَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا. [راجع: ٥٦٠٥]

(اعمش کہتے ہیں کہ) مجھے سفیان نے بیان کیا، ان سے حضرت جابر ؓ نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔

٥٦٠٧ - **حَدَّثَنِي** مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ

[5607] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ مکہ مکرمہ سے تشریف لائے تو حضرت ابوبکر

الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَرَرْنَا بِرَاعٍ، وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَحَلَبْتُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فِي قَدَحٍ، فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ، وَأَتَانَا سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ عَلَى فَرَسٍ، فَدَعَا عَلَيْهِ، فَطَلَبَ إِلَيْهِ سُرَاقَةُ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْهِ وَأَنْ يَرْجِعَ، فَفَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ٢٤٣٩]

رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم راستے میں ایک چرواہے کے قریب سے گزرے جبکہ رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک پیالے میں تھوڑا سا دودھ لایا، رسول اللہ ﷺ نے وہ نوش فرمایا تو مجھے راحت محسوس ہوئی۔ اس دوران میں سراقہ بن جعشم گھوڑے پر سوار ہو کر ہمارے پاس پہنچ گیا۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے بددعا کی۔ سراقہ نے آپ ﷺ سے التجا کی کہ آپ بددعا نہ کریں وہ واپس چلا جائے گا۔ نبی ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

٥٦٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً، [وَ]الشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِآخَرَ». [راجع: ٢٦٢٩]

[5608] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین صدقہ دودھ دینے والی اونٹنی یا دودھ دینے والی بکری کا عطیہ دینا ہے جو ایک برتن صبح بھر کر دودھ دے اور ایک برتن شام کو بھر دے۔''

٥٦٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ: «إِنَّ لَهُ دَسَمًا». [راجع: ٢١١]

[5609] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا، پھر کلی کی اور فرمایا: ''اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔''

٥٦١٠ - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رُفِعْتُ إِلَى السِّدْرَةِ فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهَرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهَرَانِ بَاطِنَانِ، فَأَمَّا الظَّاهِرَانِ: فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ، وَأَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهَرَانِ فِي الْجَنَّةِ، فَأُتِيتُ بِثَلَاثَةِ أَقْدَاحٍ: قَدَحٍ

[5610] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جب سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اٹھایا گیا تو میں نے وہاں چار نہریں دیکھیں: ان میں سے دو ظاہری تھیں اور دو باطنی۔ ظاہری نہریں تو نیل اور فرات ہیں اور باطنی نہریں جنت میں تھیں۔ پھر مجھے تین پیالے پیش کیے گئے: ایک پیالے میں دودھ اور

فِيهِ لَبَنٌ، وَقَدَحٌ فِيهِ عَسَلٌ، وَقَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ، فَأَخَذْتُ الَّذِي فِيهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ، فَقِيلَ لِي: أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَنْتَ وَأُمَّتُكَ».

دوسرے میں شہد تھا جبکہ تیسرے پیالے میں شراب تھی۔ میں نے وہ پیالہ لیا جس میں دودھ تھا اور اسے میں نے نوش جاں کیا، اس انتخاب پر مجھے کہا گیا: آپ نے اور آپ کی امت نے اصل فطرت کو پالیا ہے۔"

وَقَالَ هِشَامٌ وَسَعِيدٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْأَنْهَارِ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرُوا ثَلَاثَةَ أَقْدَاحٍ [راجع: ٣٥٧٠].

ہشام، سعید اور ہمام نے حضرت قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس ؓ سے، انھوں نے مالک بن صعصعہ ؓ سے یہ حدیث بیان کی ہے، اس میں نہروں کا ذکر تو اسی طرح ہے لیکن تین پیالوں کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ: مذکورہ حدیث میں تین پیالے پیش کرنے کا ذکر ہے۔ لیکن ان میں کوئی منافات نہیں کیونکہ دو پیالے مقام ایلیاء میں پیش کیے گئے تھے جبکہ آپ اس وقت بیت المقدس میں تھے اور تین پیالے سدرۃ المنتہیٰ پر پیش کیے گئے تھے۔ واللہ أعلم.

(١٣) بَابُ اسْتِعْذَابِ الْمَاءِ

باب:13- میٹھا پانی تلاش کرنا

٥٦١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ.

[5611] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوطلحہ ؓ مدینہ طیبہ میں کھجوروں کے باغات کے لحاظ سے تمام انصار سے زیادہ مال دار تھے۔ ان کا محبوب ترین مال بیرحاء تھا اور وہ مسجد نبوی کے بالکل سامنے واقع تھا۔ رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے جاتے اور اس میں میٹھا پانی نوش فرماتے تھے۔

قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَن تَنَالُوا۟ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۟ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران: ٩٢] قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ اللهَ يَقُولُ: ﴿لَن تَنَالُوا۟ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۟ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ، أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَخٍ، ذٰلِكَ مَالٌ

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: "تم ہرگز بھلائی نہیں پاؤ گے حتی کہ تم اپنے محبوب مال سے خرچ کرو۔" تو حضرت ابوطلحہ ؓ کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "تم ہرگز نیکی نہیں پاؤ گے حتی کہ اپنی محبوب ترین چیز خرچ کرو۔" اور میرا محبوب ترین مال بیرحاء ہے اور وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے۔ میں اس کا اجر وثواب اللہ کے ہاں پانے کی امید رکھتا

رَابِحٌ - أَوْ رَايِحٌ، شَكَّ عَبْدُ اللهِ - وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ»، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ، وَفِي بَنِي عَمِّهِ.

ہوں۔ اللہ کے رسول! آپ جہاں مناسب سمجھیں اسے خرچ کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خوب! یہ بہت ہی فائدہ بخش مال ہے۔'' (آپ نے مزید فرمایا:) ''جو کچھ تو نے کہا میں نے اسے سن لیا ہے، لہٰذا میری رائے ہے کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔'' حضرت ابوطلحہ ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! میں ایسا ہی کروں گا، چنانچہ انھوں نے وہ (مال) اپنے رشتہ داروں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى: «رَايِحٌ». [راجع: ١٤٦١]

اسماعیل اور یحییٰ بن یحییٰ نے ''رایح'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

(١٤) بَابُ شُرْبِ اللَّبَنِ بِالْمَاءِ

باب: 14- دودھ، پانی کے ساتھ ملا کر پینا

٥٦١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا، وَأَتَى دَارَهُ، فَحَلَبْتُ شَاةً، فَشُبْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْبِئْرِ، فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ - وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ - فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: «الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ». [راجع: ٢٣٥٢]

[5612] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پیتے دیکھا۔ آپ ان کے گھر تشریف لائے تو میں نے (حضرت انس نے) بکری کا دودھ نکالا اور اس میں کنویں کا تازہ پانی ملا کر رسول اللہ ﷺ کو پیش کیا۔ آپ ﷺ نے پیالہ لیا اور اسے نوش فرمایا۔ آپ کی بائیں جانب حضرت ابوبکر ؓ تھے اور دائیں جانب ایک اعرابی تھا، آپ نے اپنا باقی دودھ اعرابی کو دیا، پھر فرمایا: ''حق اس شخص کا ہے جو دائیں جانب ہو پھر وہ حق دار ہے جو اس کے دائیں جانب ہو۔''

٥٦١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا». قَالَ: وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي

[5613] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ آپ کے ایک رفیق (حضرت ابوبکر صدیق ؓ) بھی تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمھارے پاس مشکیزے میں رات کا باسی پانی ہے تو (ہمیں پلاؤ) ہم اس سے منہ لگا کر پی لیتے ہیں۔'' حضرت جابر ؓ نے کہا: وہ انصاری اپنے باغ میں پودوں کو پانی دے رہا تھا، اس

حَائِطِهِ. قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللهِ، عِنْدِي مَاءٌ بَائِتٌ، فَانْطَلِقْ إِلَى الْعَرِيشِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ بِهِمَا، فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ، ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ، قَالَ: فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ. [انظر: ٥٦٢١]

نے کہا: اللہ کے رسول! میرے پاس رات کا پانی موجود ہے، آپ میری جھونپڑی میں تشریف لے جائیں، چنانچہ وہ ان دونوں کو وہاں لے گیا پھر اس نے ایک پیالے میں پانی ڈالا، پھر اپنی ایک گھریلو بکری سے اس پر دودھ دوہا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اسے نوش فرمایا، پھر آپ کے رفیق نے اسے پیا۔

(١٥) بَابُ شَرَابِ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ

باب: 15- شیریں شربت اور شہد کا شربت نوش کرنا

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا يَحِلُّ شُرْبُ بَوْلِ النَّاسِ لِشِدَّةٍ تَنْزِلُ، لِأَنَّهُ رِجْسٌ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ﴾ [المائدة: ٥]

امام زہری نے کہا: اگر پیاس کی شدت ہو اور پانی دستیاب نہ ہو تو بھی انسان کا پیشاب پینا جائز نہیں کیونکہ وہ نجس ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ”تمھارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں۔“

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي السَّكَرِ: إِنَّ اللهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نشہ آور چیز کے متعلق فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے شفا حرام چیزوں میں نہیں رکھی۔

٥٦١٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ [راجع: ٤٩١٢].

[5614] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کو شیرینی اور شہد دونوں چیزیں بہت مرغوب تھیں۔

(١٦) بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا

باب: 16- کھڑے کھڑے پانی پینا

٥٦١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ قَالَ: أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى بَابِ الرَّحَبَةِ بِمَاءٍ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ

[5615] حضرت نزال سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس (مسجد کوفہ کے) صحن میں پانی لایا گیا تو انھوں نے کھڑے ہو کر نوش کیا اور فرمایا: کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ خیال کرتے ہیں جبکہ میں نے نبی ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے (اس وقت)

كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ. [انظر: ٥٦١٦]

کرتے دیکھا ہے۔

٥٦١٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحَبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ - وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ - ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ. [راجع: ٥٦١٥]

[5616] حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نماز ظہر پڑھی، پھر (مسجد کوفہ کے) صحن میں لوگوں کی ضروریات کے لیے بیٹھ گئے حتی کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ پھر ان کے پاس پانی لایا گیا تو انھوں نے پیا، اس سے منہ اور ہاتھ دھوئے۔ راوی نے سر اور پاؤں کا بھی ذکر کیا۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور کھڑے کھڑے وضو سے بچا ہوا پانی نوش کیا، اس کے بعد کہا: کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ خیال کرتے ہیں، حالانکہ نبی ﷺ نے ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا ہے۔

فائدہ: حضرت انس ؓ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی شخص کو کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے۔[1] اس حدیث کے پیش نظر بلاوجہ کھڑے ہو کر پینا کسی طرح مناسب نہیں، اس موضوع پر بکثرت احادیث آئی ہیں، بلکہ بعض احادیث میں ہے کہ اگر کوئی بھول کر کھڑے کھڑے پانی پی لے تو اسے قے کر دے۔ ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام آرام سے بیٹھ کر پینے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کا معمول بھی یہی تھا کہ آپ آرام وسکون سے بیٹھ کر پانی وغیرہ پیتے تھے، ہاں کسی ضرورت کے پیش نظر کھڑے ہو کر پینا جائز ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ حضرت کبشہ ؓ کے گھر تشریف لے گئے، گھر میں مشکیزہ لٹک رہا تھا تو آپ نے اس سے کھڑے کھڑے پانی نوش کیا۔[2] لیکن کھڑے ہو کر پینے کو معمول نہیں بنانا چاہیے۔ واللہ أعلم.

٥٦١٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ قَائِمًا مِنْ زَمْزَمَ. [راجع: ١٦٣٧]

[5617] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

(١٧) بَابُ مَنْ شَرِبَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ

باب: 17- جس نے اونٹ پر بیٹھے بیٹھے پیا

٥٦١٨ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[5618] حضرت ام فضل بنت حارث ؓ سے روایت

1 سنن أبي داود، الأشربة، حديث: 3717. 2 جامع الترمذي، الأشربة، حديث: 1892.

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ، وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَشَرِبَهُ. [راجع: ١٦٥٨]

ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کے لیے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا جبکہ آپ عرفہ کی شام میدان عرفات میں کھڑے تھے۔ آپ نے وہ پیالہ اپنے دست مبارک سے لیا اور اسے نوش فرمایا۔

زَادَ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ: عَلَى بَعِيرِهِ.

مالک نے ابونضر سے بیان کیا تو اس روایت میں یہ اضافہ تھا کہ آپ اس وقت اونٹ پر تشریف فرما تھے۔

(١٨) بَابٌ: الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ، فِي الشُّرْبِ

باب: 18- پینے پلانے میں دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے، پھر اس کی دائیں جانب والا

٥٦١٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ [قَالَ]: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَشَرِبَ، ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: «الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ». [راجع: ٢٣٥٢]

[5619] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پانی ملایا ہوا دودھ پیش کیا گیا جبکہ آپ کی دائیں جانب ایک دیہاتی اور بائیں جانب سیدنا ابوبکر ؓ تھے۔ آپ ﷺ نے وہ دودھ پی کر باقی اعرابی کو دیا اور فرمایا: ''دائیں جانب والے زیادہ حق دار ہیں پھر اس کی دائیں جانب والے۔''

(١٩) بَابٌ: هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ فِي الشُّرْبِ لِيُعْطِيَ الْأَكْبَرَ؟

باب: 19- کیا کوئی دائیں جانب بیٹھنے والے سے اجازت لے کر بائیں جانب بڑے آدمی کو دے سکتا ہے؟

٥٦٢٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ - وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ - فَقَالَ لِلْغُلَامِ: «أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ؟» فَقَالَ الْغُلَامُ: وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، لَا أُوثِرُ

[5620] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک مشروب لایا گیا آپ نے اس میں سے کچھ نوش فرمایا۔ آپ کے دائیں جانب ایک نوعمر لڑکا تھا جبکہ بائیں جانب بزرگ صحابۂ کرام ؓ تھے۔ آپ ﷺ نے لڑکے سے فرمایا: ''کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں بچا ہوا شربت ان شیوخ کو دے دوں؟'' بچے

بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ: فَتَلَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي يَدِهِ. [راجع: ٢٣٥١]

نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! آپ کے پس ماندہ سے ملنے والے اپنے حصے کے معاملے میں میں کسی پر ایثار نہیں کروں گا۔ راوی نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے زور سے اس کے ہاتھ میں پیالہ دے دیا۔

(٢٠) بَابُ الْكَرْعِ فِي الْحَوْضِ

باب:20-حوض سے منہ لگا کر پانی پینا

٥٦٢١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَسَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَاحِبُهُ، فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ، وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَهُ - يَعْنِي الْمَاءَ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا»، وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللهِ، عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ، فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ. [راجع: ٥٦١٣]

[5621] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ قبیلۂ انصار کے ایک صحابی کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ آپ کے ایک رفیق (صدیق اکبر ؓ) بھی تھے نبی ﷺ اور آپ کے ساتھی نے اسے سلام کیا۔ اس نے سلام کا جواب دیا، پھر عرض کی: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ بڑی گرمی کا وقت ہے، اور وہ اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا۔ نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ”اگر تمھارے پاس مشکیزے میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے تو پلاؤ ورنہ ہم (اس حوض سے) منہ لگا کر پی لیں گے۔“ اور وہ اس وقت بھی باغ کو پانی دے رہا تھا اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرے پاس مشکیزے میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے۔ پھر وہ اپنی جھونپڑی کی طرف گیا، پیالے میں پانی لایا اور اس پر اپنی گھریلو بکری کا دودھ دوہا۔ نبی ﷺ نے اسے نوش فرمایا، پھر وہ دوبارہ لایا تو جو صاحب آپ کے ساتھ تھے انھوں نے پیا۔

(٢١) بَابُ خِدْمَةِ الصِّغَارِ الْكِبَارَ

باب:21-چھوٹوں کا بڑوں کی خدمت کرنا

٥٦٢٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ - عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ - الْفَضِيخَ. فَقِيلَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ،

[5622] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں کھڑا اپنے قبیلے میں اپنے چچاؤں کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا کیونکہ میں سب سے چھوٹا تھا۔ اس دوران میں کہا گیا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ انھوں نے کہا: اسے پھینک

فَقَالُوا: اكْفِئْهَا، فَكَفَأْنَا، قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَا شَرَابُهُمْ؟ قَالَ: رُطَبٌ وَبُسْرٌ، فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ: وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ، فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ. [راجع: ٢٤٦٤]

دو تو ہم نے اسے الٹ دیا۔ میں نے حضرت انس ؓ سے پوچھا: اس وقت لوگ کس چیز سے تیار شدہ شراب پیتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: وہ پکی اور کچی کھجوروں کی تھی۔ حضرت ابوبکر بن انس نے کہا: یہی ان کی شراب ہوتی تھی تو حضرت انس ؓ نے اس کا انکار نہیں کیا۔

وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

(راویٔ حدیث کہتا ہے کہ) مجھ سے بعض لوگوں نے بیان کیا، انھوں نے حضرت انس ؓ سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ ان دنوں ان کی یہی شراب ہوتی تھی۔

(٢٢) بَابُ تَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ

باب: 22- برتن ڈھانپ کر رکھنا

٥٦٢٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ - أَوْ أَمْسَيْتُمْ - فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَحُلُّوهُمْ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا، وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ». [راجع: ٣٢٨٠]

[5623] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کا جب آغاز ہو یا جب شام ہوجائے تو اپنے بچوں کو روک لو کیونکہ اس وقت شیطان منتشر ہوتے ہیں۔ پھر جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو بچوں کو چھوڑ دو اور دروازے بند کر لو، اس وقت اللہ کا نام یاد کرو، شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کا منہ بند کر دو، نیز اللہ کا نام لے کر پانی کے برتنوں کو ڈھانپ رکھو، خواہ عرض کے بل کوئی لکڑی ہی رکھ دو اور اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔''

٥٦٢٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ إِذَا رَقَدْتُمْ، وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ، وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ، وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ

[5624] حضرت جابر ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جب سونے لگو تو چراغ گل کر دو، دروازے بند کر دو، مشکیزوں کے منہ باندھ دو اور کھانے پینے کے برتنوں کو ڈھانپ دو۔'' میرا خیال ہے آپ نے یہ

وَالشَّرَابَ - وَأَحْسِبُهُ قَالَ: - وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ». [راجع: ۳۲۸۰]

بھی فرمایا: ''اگر چہ کوئی لکڑی ان پر عرض کے بل رکھ دو۔''

فائدہ: ہماری شریعت کس قدر کامل ہے کہ اس میں روزمرہ کی ضروریات کے متعلق پوری پوری رہنمائی ہے جن کی طرف عام طور پر توجہ نہیں دی جاتی۔ خطرناک اشیاء سے احتیاط ضروری ہے۔ بہر حال دروازہ بند کرتے وقت، برتن ڈھانکتے وقت اور مشکیزے کا منہ باندھتے وقت اگر اللہ کا نام لے لیا جائے تو اس کی برکت سے انسان شیطانی شرارتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے، اگر سنت سمجھ کر ان پر عمل کیا جائے تو خارجی حفاظت کے ساتھ ساتھ یہ امور تقرب الٰہی کا ذریعہ بھی بن جاتے ہیں اور ثواب بھی ملتا ہے۔

(۲۳) بَابُ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

باب: 23- مشکیزے کا منہ اوپر کی طرف موڑ کر اندر کی جانب سے پانی پینا

٥٦٢٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ - يَعْنِي أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهَا -. [انظر: ٥٦٢٦]

[5625] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزوں کے اختناث سے منع فرمایا، یعنی مشکیزوں کا منہ اوپر کی طرف موڑ کر اندر کی جانب سے پانی پینے سے روکا ہے۔

٥٦٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ.

[5626] حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے مشکیزوں کے اختناث سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ مَعْمَرٌ أَوْ غَيْرُهُ: هُوَ الشُّرْبُ مِنْ أَفْوَاهِهَا. [راجع: ٥٦٢٥]

عبداللہ نے کہا کہ معمر وغیرہ نے بیان کیا: اختناث، مشکیزے سے منہ لگا کر پانی پینے کو کہتے ہیں۔

(٢٤) بَابُ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ

باب: 24- مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینا

٥٦٢٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ: قَالَ لَنَا عِكْرِمَةُ: أَلَا

[5627] حضرت ایوب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم سے حضرت عکرمہ نے کہا: کیا میں تمھیں چند چھوٹی

أُخْبِرُكُمْ بِأَشْيَاءَ قِصَارٍ حَدَّثَنَا بِهَا أَبُو هُرَيْرَةَ؟ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ أَوِ السِّقَاءِ، وَأَنْ يَمْنَعَ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي دَارِهِ. [راجع: ٢٤٦٣]

چھوٹی باتیں نہ بتاؤں جو ہمیں حضرت ابوہریرہ ؓ نے بیان کی تھیں؟ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع کیا تھا، نیز اس سے بھی منع کیا کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی لگانے سے روکے۔

٥٦٢٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ. [راجع: ٢٤٦٣]

[5628] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع کیا تھا۔

٥٦٢٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

[5629] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا تھا۔

(٢٥) بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

باب:25- برتن میں سانس لینے کی ممانعت

٥٦٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ». [راجع: ١٥٣]

[5630] حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو برتن میں سانس نہ لے۔ اور جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔ اور جب استنجا کرے تو دائیں ہاتھ سے نہ کرے۔''

(٢٦) بَابُ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ

باب:26- پانی دو یا تین سانس میں پینا چاہیے

٥٦٣١ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ أَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ

[5631] حضرت ثمامہ بن عبداللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ سیدنا انس ؓ (پیتے وقت) برتن میں دو یا تین سانس لیتے اور کہتے تھے کہ نبی ﷺ پانی پیتے وقت تین سانس لیتے تھے۔

يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا .

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پانی پیتے وقت ایک ہی سانس سے نہ پیا جائے بلکہ اس دوران تین سانس لیے جائیں اور سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے الگ کر دیا جائے جیسا کہ ایک حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی پانی وغیرہ پیے تو اسے برتن میں سانس نہیں لینا چاہیے، اگر دوبارہ پینا چاہے تو برتن منہ سے ہٹائے، پھر چاہے تو دوبارہ مزید پی لے۔''[1] حافظ ابن حجر ؒ نے طبرانی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیتے وقت تین سانس لیتے تھے جب پیالہ منہ کے قریب کرتے تو بسم اللہ پڑھتے اور جب اسے منہ سے ہٹاتے تو الحمد للہ پڑھتے، اس طرح تین دفعہ کرتے تھے۔[2]

(٢٧) بَابُ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ

باب: 27- سونے کے برتنوں میں پینا

٥٦٣٢ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى، فَأَتَاهُ دُهْقَانٌ بِقَدَحِ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ، وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ، وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ: «هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَهُنَّ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ». [راجع: ٥٤٢٦]

[5632] حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت حذیفہ ؓ مدائن میں تھے، انھوں نے پانی مانگا تو ایک دیہاتی نے ان کو چاندی کے برتن میں پانی لا کر دیا، انھوں نے برتن اس پر پھینک مارا اور فرمایا کہ میں نے برتن صرف اس لیے پھینکا ہے کہ میں اس شخص کو منع کر چکا تھا لیکن یہ باز نہیں آیا۔ بلاشبہ نبی ﷺ نے ہمیں ریشم اور دیبا پہننے سے اور سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا: ''یہ چیزیں ان (کفار) کے لیے دنیا میں ہیں اور تمھیں آخرت میں ملیں گی۔''

(٢٨) بَابُ آنِيَةِ الْفِضَّةِ

باب: 28- چاندی کے برتن استعمال کرنا

٥٦٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ». [راجع: ٥٤٢٦]

[5633] حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حضرت حذیفہ ؓ کے ساتھ باہر نکلے، انھوں نے نبی ﷺ کا ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا تھا: ''سونے چاندی کے برتنوں میں نہ کھاؤ پیو، نیز ریشم اور دیبا بھی نہ پہنو کیونکہ یہ چیزیں ان (کفار) کے لیے دنیا میں ہیں اور تمھارے لیے آخرت میں ہوں گی۔''

1 سنن ابن ماجه، الأشربة، حديث: 3427. 2 المعجم الأوسط للطبراني: 117/10 والصحيحة للألباني، حديث: 1277.

٥٦٣٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ».

[5634] ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ غٹ غٹ کر کے ڈال رہا ہے۔“

٥٦٣٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ - أَوْ قَالَ: فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ - وَعَنِ الْمَيَاثِرِ، وَالْقَسِّيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ. [راجع: ١٢٣٩]

[5635] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع کیا: آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے پیچھے جانے، چھینکنے والے کو جواب دینے، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے، سلام پھیلانے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم دینے والے کی قسم پوری کرنے کا حکم دیا۔ اور آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی (پہننے)، چاندی کے برتن میں پینے، ریشمی گدے استعمال کرنے، قسی، دیباج اور استبرق پہننے سے منع فرمایا۔

(٢٩) بَابُ الشُّرْبِ فِي الْأَقْدَاحِ

باب: 29- پیالوں اور کٹوروں میں پینا

٥٦٣٦ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ: أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَبُعِثَ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَهُ. [راجع: ١٦٥٨]

[5635] حضرت ام فضل ؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی ﷺ کے روزے کے متعلق شک کیا تو آپ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا جسے آپ نے نوش جاں فرمایا۔

(٣٠) بَابُ الشُّرْبِ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ ﷺ وَآنِيَتِهِ

باب: 30- نبی ﷺ کے پیالے اور آپ کے برتنوں میں کھانا پینا

وَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: أَلَا أَسْقِيكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ؟.

حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تمھیں اس پیالے میں نہ پلاؤں جس میں نبی ﷺ نے پیا تھا؟

٥٦٣٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ، فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى جَاءَهَا، فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا، فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، فَقَالَ: «قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي». فَقَالُوا لَهَا: أَتَدْرِينَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَتْ: لَا، قَالُوا: هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا أَشْقَى مِنْ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: «اسْقِنَا يَا سَهْلُ». فَأَخْرَجْتُ لَهُمْ هٰذَا الْقَدَحَ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ. فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ، قَالَ: ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ. [راجع: ٥٢٥٦]

[5637] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے ایک عرب خاتون کا ذکر کیا گیا تو آپ نے حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس کی طرف یہاں آنے کا پیغام بھیجیں۔ انھوں نے اس کی طرف پیغام بھیجا تو وہ حاضر ہوئی اور بنو ساعدہ کے مکانات میں ٹھہری۔ نبی ﷺ بھی تشریف لائے اور اس کے پاس گئے۔ آپ نے دیکھا کہ وہ عورت سر جھکائے بیٹھی تھی۔ جب نبی ﷺ نے اس سے گفتگو کی تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تجھے پناہ دی۔'' لوگوں نے اس سے کہا: کیا تجھے معلوم ہے کہ یہ کون تھے؟ اس نے کہا: نہیں۔ انھوں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ تھے اور تم سے نکاح کرنے کے لیے تشریف لائے تھے۔ اس نے کہا: پھر میں تو انتہائی بدنصیب رہی۔ اس روز نبی ﷺ تشریف لائے اور سقیفہ بنو ساعدہ میں اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے، پھر فرمایا: ''اے سہل! پانی پلاؤ۔'' سہل کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے لیے یہ پیالہ نکالا اور اس میں آپ کو پانی پلایا۔ پھر حضرت سہل رضی اللہ عنہ ہمارے لیے بھی وہ پیالہ نکال کر لائے اور ہم نے بھی اس میں پانی پیا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ان سے یہ پیالہ مانگ لیا تھا تو انھوں نے یہ ان کو ہبہ کر دیا تھا۔

٥٦٣٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ: رَأَيْتُ قَدَحَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهُ بِفِضَّةٍ،

[5638] حضرت عاصم احول سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس نبی ﷺ کا پیالہ دیکھا جو ٹوٹ گیا تھا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اسے چاندی کے تار سے جوڑ دیا۔ حضرت عاصم نے کہا کہ

قَالَ: وَهُوَ قَدَحٌ جَيِّدٌ عَرِيضٌ مِنْ نُضَارٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي هٰذَا الْقَدَحِ أَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا. [راجع: ٣١٠٩]

وہ پیالہ عمدہ، فراخ اور نضار کے درخت سے بنا ہوا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے متعدد دفعہ اس سے رسول اللہ ﷺ کو پانی پلایا تھا۔

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: إِنَّهُ كَانَ فِيهِ حَلْقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ، فَأَرَادَ أَنَسٌ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، فَقَالَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ: لَا تُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَتَرَكَهُ.

ابن سیرین کہتے ہیں کہ اس پیالے میں لوہے کا ایک حلقہ تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اس کی جگہ سونے یا چاندی کا حلقہ لگا دیں تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: جس چیز کو رسول اللہ ﷺ نے برقرار رکھا ہے اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کریں، پھر انھوں نے اپنا یہ ارادہ ترک کر دیا۔

(٣١) بَابُ شُرْبِ الْبَرَكَةِ وَالْمَاءِ الْمُبَارَكِ

باب: 31- برکت والا اور متبرک پانی اور اس کا پینا

٥٦٣٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا هٰذَا الْحَدِيثَ، قَالَ: قَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ حَضَرَتِ الْعَصْرُ، وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرُ فَضْلَةٍ، فَجُعِلَ فِي إِنَاءٍ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ وَفَرَّجَ أَصَابِعَهُ، ثُمَّ قَالَ: «حَيَّ عَلَى أَهْلِ الْوُضُوءِ، الْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ»، فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ وَشَرِبُوا، فَجَعَلْتُ لَا آلُو مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ، قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَلْفٌ وَأَرْبَعُمِائَةٍ.

[5639] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ نبی ﷺ کے ہمراہ تھا جبکہ عصر کا وقت ہو گیا اور ہمارے پاس تھوڑے سے بچے ہوئے پانی کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ اسے ایک برتن میں ڈال کر نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے اس میں اپنا دست مبارک رکھا اور انگلیاں پھیلا دیں، پھر فرمایا: ''اے وضو کرنے والو! وضو کر لو۔ یہ اللہ کی طرف سے برکت ہے۔'' میں نے دیکھا کہ پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا تھا، چنانچہ سب لوگوں نے اس سے وضو کیا اور اسے نوش کیا۔ میں نے اس امر کی پروا کیے بغیر کہ پیٹ میں کتنا پانی جا رہا ہے خوب پانی پیا کیونکہ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ بابرکت پانی ہے۔ (راوی حدیث کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس دن آپ کتنے لوگ تھے؟ انھوں نے کہا: ایک ہزار چار سو۔

تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ. وَقَالَ حُصَيْنٌ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں عمرو بن دینار نے سالم کی متابعت کی ہے۔ حصین اور عمرو بن مرہ نے سالم

خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرٍ [راجع: ٣٥٧٦].

کے ذریعے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پندرہ سو کی تعداد بیان کی ہے۔ سعید بن مسیّب نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں حضرت سالم کی متابعت کی ہے۔

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

75 - كِتَابُ الْمَرْضٰى

مریضوں کا بیان

(١) بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرَضِ

باب:1- بیماری گناہوں کا کفارہ ہے

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿مَن يَعۡمَلۡ سُوٓءٗا يُجۡزَ بِهِۦ﴾ [النساء: ١٢٣].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو شخص برا عمل کرے گا، اسے اس (عمل) کے مطابق بدلہ دیا جائے گا۔''

٥٦٤٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ [الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ]: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: [أَنَّ] عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا».

[5640] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مصیبت بھی کسی مسلمان کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے کانٹا بھی چبھ جائے تو وہ بھی گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔''

٥٦٤١، ٥٦٤٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حَزَنٍ، وَلَا أَذًى، وَلَا غَمٍّ - حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا - إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ».

[5642,5641] حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مسلمان کو جو بھی پریشانی، بیماری، رنج و ملال، تکلیف اور غم پہنچتا ہے یہاں تک کہ اسے کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔''

فائدہ: ان احادیث کا سبب ورود یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو رات کے وقت اچانک تکلیف ہوئی تو آپ شدت الم کی وجہ سے بستر پر کروٹیں لینے لگے، حضرت عائشہ ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر ہم میں سے کوئی اس طرح کرتا تو آپ ناراض ہوجاتے، اس وقت آپ نے فرمایا: ''صالحین کو مصائب وآلام سے دوچار کیا جاتا ہے۔''[1]

٥٦٤٣ - حَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ، تُفَيِّئُهَا الرِّيحُ مَرَّةً، وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً».

[5643] حضرت کعب بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال پودے کی ہری شاخ جیسی ہے جسے ہوا ادھر ادھر جھکا دیتی ہے اور کبھی اسے سیدھا کر دیتی ہے۔ اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ وہ ہمیشہ سیدھا کھڑا رہتا ہے آخر ایک ہی جھونکے سے وہ اکھڑ جاتا ہے۔''

وَقَالَ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنِي سَعْدٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

زکریا نے کہا: سعد بن کعب نے حضرت کعب سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

٥٦٤٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَأَتْهَا، فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ، وَالْفَاجِرُ كَالْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللهُ إِذَا شَاءَ». [انظر: ٧٤٦٦]

[5644] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال درخت کی ہری شاخ جیسی ہے کہ جب بھی ہوا چلتی ہے تو اسے جھکا دیتی ہے اور کبھی اسے سیدھا کر دیتی ہے، پھر مصیبت برداشت کرنے کے قابل بنا دیتی ہے۔ اور فاجر انسان صنوبر کی طرح ہے جو سخت اور سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اسے اکھاڑ پھینکتا ہے۔''

٥٦٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْحُبَابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا

[5645] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر وبرکت کا ارادہ کرتا ہے اسے مصائب وآلام میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

[1] مسند أحمد: 160/6.

يُصِبْ مِنْهُ».

(٢) بَابُ شِدَّةِ الْمَرَضِ

باب:2- بیماری کی شدت

٥٦٤٦ - **حَدَّثَنَا** قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[5646] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو سخت بیماری میں مبتلا نہیں دیکھا۔

فائدہ: حضرت عائشہ ؓ مرض وفات کی حالت بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ پر غشی طاری ہوتی، پھر ہوش میں آتے، پانی سے کپڑا تر کرکے ہونٹوں پر لگاتے اور کہتے کہ موت کی بہت سختیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو سخت تکلیفوں میں مبتلا کرتا ہے جن میں قوتِ یقین، شدتِ صبر اور ایمان کی بہت مضبوطی ہوتی ہے، وہ بیماری کو حصول ثواب اور رفع درجات کا ذریعہ خیال کرتے ہیں، اس لیے جس قدر بیماری سخت ہوگی اسی قدر ثواب زیادہ ہوگا۔ واللّٰہ المستعان.

٥٦٤٧ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قُلْتُ: إِنَّ ذَاكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، قَالَ: «أَجَلْ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّ اللهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ». [انظر: ٥٦٤٨، ٥٦٦٠، ٥٦٦١، ٥٦٦٧]

[5647] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی بیماری میں حاضر خدمت ہوا جبکہ آپ کو سخت تیز بخار تھا۔ میں نے آپ سے عرض کی: بلاشبہ آپ کو بہت سخت بخار ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ آپ کو سخت تیز بخار اس لیے ہے کہ آپ کو دوگنا ثواب ہوگا۔ آپ نے فرمایا: ''درست ہے، جب کوئی مسلمان کسی بھی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کے گناہ جھاڑ دیتا ہے، جیسے درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔''

(٣) بَابٌ: أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ

باب:3- لوگوں میں سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے، پھر ان سے کم فضیلت والوں کی، پھر ان سے کم فضیلت والوں کی

٥٦٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ تُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قَالَ: «أَجَلْ، إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ»، قُلْتُ: ذٰلِكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، قَالَ: «أَجَلْ، ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى، شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا». [راجع: ٥٦٤٧]

[5648] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کو سخت بخار تھا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو بہت تیز بخار ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں، مجھے تنہا اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔'' میں نے کہا: یہ اس لیے کہ آپ کو ثواب بھی دوہرا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں یہی بات ہے۔ مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے وہ کانٹا ہو یا اس سے کم، اس کے باعث اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو گرا دیتا ہے۔''

فائدہ: ان احادیث میں اہل ایمان کے لیے بڑی بشارت ہے، اس لیے تکالیف و مصائب اور امراض دنیا میں اہل ایمان کو پہنچتے رہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کے مقابلے میں انھیں اجر و ثواب اور درجات عالیہ عطا کرتا ہے۔

(٤) بَابُ وُجُوبِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

باب: 4- بیمار کی مزاج پرسی واجب ہے

٥٦٤٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ». [راجع: ٣٠٤٦]

[5649] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بھوکے کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔''

فائدہ: مریض کی تیمارداری صرف یہ نہیں کہ اس کی مزاج پرسی کر لی جائے بلکہ اسے تسلی دینا اور اس کے لیے دوا و علاج کا بندوبست کرنا بھی تیمارداری میں شامل ہے۔ بہرحال بیمار کی عیادت کرنا بہت بڑا کار ثواب ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی تیمارداری کرتا ہے تو گویا وہ جنت کے باغات میں سیر کر رہا ہوتا ہے اور وہاں کے میوے اور پھل کھا رہا ہے۔''[1]

٥٦٥٠ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

[5650] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

1 صحيح مسلم، البر والصلة والأدب، حديث: 2568.

قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَلُبْسِ الْحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَعَنِ الْقَسِّيِّ، وَالْمِيثَرَةِ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَتْبَعَ الْجَنَائِزَ، وَنَعُودَ الْمَرِيضَ، وَنُفْشِيَ السَّلَامَ. [راجع: ١٢٣٩]

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا تھا: ہمیں آپ نے سونے کی انگوٹھی، ریشم، دیبا، استبرق پہننے سے اور قسی و میثرہ ریشمی کپڑوں کی دیگر جملہ اقسام سے بھی منع فرمایا تھا، نیز آپ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم جنازے کے پیچھے چلیں، مریض کی عیادت کریں اور سلام کو عام کریں۔

(٥) بَابُ عِيَادَةِ الْمُغْمَى عَلَيْهِ

باب:5- بے ہوش شخص کی عیادت کرنا

٥٦٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: مَرِضْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ، فَوَجَدَانِي أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ، فَأَفَقْتُ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ. [راجع: ١٩٤]

[5651] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ سخت بیمار ہوا تو نبی ﷺ اور سیدنا ابوبکر ؓ پیدل چلتے ہوئے میری مزاج پرسی کرنے تشریف لائے۔ اس وقت انھوں نے مجھے بے ہوش پایا۔ نبی ﷺ نے وضو کیا، پھر اس وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا تو میں ہوش میں آ گیا۔ میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ تشریف فرما ہیں، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اپنا مال کیسے تقسیم کروں؟ کس طرح اس کے متعلق فیصلہ کروں؟ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی۔

فائدہ: آیت میراث سے مراد یہ آیت ہے: ﴿يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِي اَوْلَادِكُمْ﴾ اس آیت کریمہ میں تقسیم ترکہ کے متعلق ہدایات ہیں، اب ترکہ کے متعلق کسی سے پوچھنے کی چنداں ضروری نہیں ہے۔

(٦) بَابُ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ مِنَ الرِّيحِ

باب:6- گردش خون کے رکنے سے بے ہوش ہونے والے کی فضیلت

٥٦٥٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي

[5652] حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: کیا

رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ، أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللهَ لِي. قَالَ: «إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَكِ»، فَقَالَتْ: أَصْبِرُ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللهَ لِي أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا.

میں تجھے ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: ضرور دکھائیں۔ انھوں نے کہا: اس سیاہ فام عورت نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے، اس وجہ سے میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو چاہے تو صبر کر، اس کے عوض تجھے جنت ملے گی اور اگر تو چاہتی ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں کہ تجھے تندرستی دے۔'' اس نے کہا: میں صبر کروں گی۔ پھر اس نے عرض کی کہ مرگی کے دورے کے دوران میں میرا ستر کھل جاتا ہے، آپ میرے لیے اللہ سے دعا کریں کہ میرا ستر نہ کھلا کرے تو آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَنَّهُ رَأَى أُمَّ زُفَرَ، تِلْكَ الْمَرْأَةَ الطَّوِيلَةَ السَّوْدَاءَ، عَلَى سِتْرِ الْكَعْبَةِ.

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عطاء نے ام زفر کو دیکھا وہ سیاہ فام اور دراز قد خاتون تھیں جو غلاف کعبہ تھامے ہوئے تھیں۔

(٧) بَابُ فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ

باب: 7- اس شخص کی فضیلت جس کی بینائی جاتی رہے

٥٦٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ»، يُرِيدُ عَيْنَيْهِ.

[5653] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جب میں اپنے بندے کی دو محبوب چیزوں سے آزمائش کرتا ہوں اور وہ صبر کرتا ہے تو اس کے عوض میں اسے جنت عطا کرتا ہوں۔'' دو محبوب چیزوں سے مراد اس کی دو آنکھیں ہیں۔

تَابَعَهُ أَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ، وَأَبُو ظِلَالِ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اشعث بن جابر اور ابو ظلال بن ہلال نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں عمرو کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے کا امتحان لیتا ہے تو اس کی وجہ ناراضی نہیں بلکہ اس کے ذریعے سے کسی دوسری مصیبت کو ٹالتا ہے یا اس کے گناہوں کا کفارہ اور رفع درجات کا ذریعہ قرار دیتا ہے، اگر اس قسم کی مصیبت کو خندہ پیشانی سے برداشت

کرے تو اس کی مراد پوری ہو سکتی ہے۔

(٨) بَابُ عِيَادَةِ النِّسَاءِ الرِّجَالَ

باب:8-عورتوں کا مردوں کی عیادت کرنا

وَعَادَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْأَنْصَارِ.

حضرت ام درداء ؓ نے ایک دفعہ اہل مسجد میں سے ایک انصاری مرد کی عیادت کی تھی۔

٥٦٥٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ، كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ:

[5654] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو سیدنا ابوبکر اور حضرت بلال ؓ کو بخار ہو گیا۔ میں ان دونوں کے پاس (مزاج پرسی کے لیے) گئی تو میں نے کہا: ابا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ بلال! آپ کی صحت کیسی ہے؟ جب حضرت ابوبکر ؓ کو بخار ہوا تو وہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

ہر آدمی اپنے اہل خانہ میں صبح کرتا ہے، حالانکہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہوتی ہے۔

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَتْ عَنْهُ يَقُولُ:

حضرت بلال ؓ کو جب افاقہ ہوتا تو یہ شعر پڑھتے:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ؟
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ؟

کاش! میں ایسی وادی میں رات بسر کرتا کہ میرے ارد گرد اذخر اور جلیل نامی گھاس ہوتی۔ کیا میں کبھی مجنہ کے چشموں پر پہنچوں گا؟ کیا میرے سامنے شامہ اور طفیل پہاڑ آئیں گے؟

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اللَّهُمَّ وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ». [راجع: ١٨٨٩]

حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اس کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو اس امر کی اطلاع دی تو آپ نے بایں الفاظ دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمارے دل میں مدینہ طیبہ کی محبت بھی اتنی ہی کر دے جس قدر مکہ مکرمہ کی محبت ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے موافق کر دے اور ہمارے لیے اس کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔ اس کی وباؤں کو کسی اور جگہ منتقل

کردے، انھیں مقام جحفہ میں بھیج دے۔"

فائدہ: ان دنوں مقام جحفہ میں یہودی آباد تھے جو مسلمانوں کے خلاف آئے دن منصوبے بناتے رہتے تھے، اس لیے آپ نے دعا فرمائی: "اے اللہ! مدینہ طیبہ کے بخار کو وہاں بھیج دے" پھر آپ نے خواب دیکھا کہ مدینہ طیبہ سے ایک عورت پراگندہ حالت میں نکل کر کے جحفہ چلی گئی ہے جس کی تعبیر وباؤں اور بخار وغیرہ کا وہاں منتقل ہونا تھا۔[1] عورت، مردوں کی تیمارداری کر سکتی ہے لیکن اس پر اعتراض ہوسکتا ہے کہ یہ واقعہ تو نزول حجاب سے پہلے کا ہے، اس کا جواب حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے دیا ہے کہ آج بھی ستر وحجاب کی پابندی کے ساتھ عورت کسی بھی اجنبی شخص کی تیمارداری کر سکتی ہے، بشرطیکہ وہاں کسی قسم کا خطرہ نہ ہو۔[2]

(٩) بَابُ عِيَادَةِ الصِّبْيَانِ

باب:9- بچوں کی عیادت کرنا

٥٦٥٥ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ ابْنَةً لِلنَّبِيِّ ﷺ أَرْسَلَتْ - إِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَسَعْدٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ نَحْسِبُ - أَنَّ ابْنَتِي قَدْ حُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا السَّلَامَ، وَيَقُولُ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى، فَلْتَحْتَسِبْ وَلْتَصْبِرْ». فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقُمْنَا، فَرُفِعَ الصَّبِيُّ فِي حَجْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ، فَفَاضَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «هٰذِهِ الرَّحْمَةُ وَضَعَهَا اللهُ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ، وَلَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرُّحَمَاءَ». [راجع: ١٢٨٤]

[5655] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی ایک صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھیجا، اس وقت نبی ﷺ کے ہمراہ وہ، حضرت سعد اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم تھے۔ پیغام تھا کہ میری لخت جگر بستر مرگ پر پڑی ہے، اس لیے آپ تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے انھیں سلام بھیجا اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ ہی کو اختیار ہے جو چاہے دے اور جو چاہے لے لے، اس کے نزدیک ہر چیز ایک مقرر مدت تک کے لیے ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ سے اس مصیبت پر اجر کی امید رکھو اور صبر کرو۔" صاحبزادی نے پھر آپ ﷺ کو قسم دے کر پیغام بھیجا کہ آپ ضرور تشریف لائیں، چنانچہ نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھے، پھر بچی کو نبی ﷺ کی گود میں رکھ دیا گیا جبکہ اس کا سانس اکھڑ رہا تھا اور وہ بے قرار تھی، (یہ منظر دیکھ کر) نبی ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے اسے رکھ دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ صرف انھی بندوں پر رحم کرتا ہے جو خود بھی رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔"

1 صحيح البخاري، التعبير، حديث: 7038. 2 فتح الباري: 146/10.

(١٠) بَابُ عِيَادَةِ الْأَعْرَابِ

باب: 10- دیہاتیوں کی عیادت کرنا

٥٦٥٦ - **حَدَّثَنَا** مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ قَالَ لَهُ: «لَا بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى»، قَالَ: قُلْتَ: طَهُورٌ؟ كَلَّا، بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ - أَوْ تَثُورُ - عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، تُزِيرُهُ الْقُبُورَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَنَعَمْ إِذًا». [راجع: ٣٦١٦]

[5656] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک اعرابی کے پاس اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ انھوں نے فرمایا: اور نبی ﷺ جب کسی مریض کے ہاں اس کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو اس سے کہتے: ''فکر کی کوئی بات نہیں، یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے، ان شاء اللہ۔'' اس اعرابی نے کہا: آپ کہتے ہیں: یہ پاک کرنے والی ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ یہ تو بخار ہے جو ایک بوڑھے پر غالب آ گیا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کر رہے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پھر ایسا ہی ہوگا۔''

فائدہ: چونکہ وہ دیہاتی معاشرتی آداب سے ناواقف تھا اس لیے اس نے جو جواب دیا اس کے اکھڑ مزاج ہونے کی عکاسی کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تیرا یہی گمان ہے تو عنقریب پورا ہو جائے گا۔'' چنانچہ بعض احادیث میں صراحت ہے کہ وہ اگلے دن صبح کو چل بسا۔[1] امام کو چاہیے کہ وہ اپنے ماتحت لوگوں کی خبر گیری کرتا رہے اور بیمار پرسی میں کوتاہی نہ کرے اگرچہ وہ سنگدل ہوں۔ اس میں اہل خانہ کی خاطر داری اور حوصلہ افزائی بھی ہے، اسی طرح عالم کو چاہیے کہ وہ جاہل کی عیادت کرے اور اسے وعظ ونصیحت کرے جس سے اسے نفع حاصل ہو، نیز اسے صبر کی تلقین کرے تاکہ وہ بیماری کو برا خیال نہ کرے، ایسا نہ ہو کہ اس کے نازیبا کلمات کہنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے، نیز بیمار کو بھی چاہیے کہ وہ گھبراہٹ میں ایسے کلمات نہ کہے جس سے اس کی بے صبری ظاہر ہو۔[2]

(١١) بَابُ عِيَادَةِ الْمُشْرِكِ

باب: 11- مشرک کی عیادت کرنا

٥٦٥٧ - **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ غُلَامًا لِيَهُودَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ فَقَالَ: «أَسْلِمْ» فَأَسْلَمَ. [راجع: ١٣٥٦]

[5657] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی کا لڑکا نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ لڑکا ایک دفعہ بیمار ہو گیا تو نبی ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اسے فرمایا: ''تم اسلام قبول کر لو۔'' چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔

1 فتح الباري: 10/148. 2 عمدة القاري: 14/652.

وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ: لَمَّا حُضِرَ أَبُو طَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ.

حضرت سعید بن مسیّب اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ جب ابو طالب کی موت کا وقت قریب ہوا تو نبی ﷺ اس کے پاس (عیادت کے لیے) تشریف لے گئے۔

فائدہ: اگر مشرک سے امید ہو کہ وہ اسلام قبول کرے گا تو اس کی عیادت کرنے میں کوئی حرج نہیں اگر اس طرح کی توقع نہ ہو تو اس کی مزاج پرسی نہیں کرنی چاہیے۔ لیکن یہ بات مطلق طور پر صحیح نہیں کیونکہ مختلف حالات کے پیش نظر دیگر مقاصد بھی ہو سکتے ہیں، اس کی تیمارداری دوسری مصلحتوں کی وجہ سے بھی کی جا سکتی ہے، مثلاً: اس کا کوئی عزیز مسلمان ہو اس کی حوصلہ افزائی پیش نظر ہو یا اس سے اسلام یا اہل اسلام کو کوئی اندیشہ ہو تو اس کی روک تھام مقصود ہو۔[1]

(١٢) بَابٌ: إِذَا عَادَ مَرِيضًا، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِهِمْ جَمَاعَةً

باب: 12- جب کسی مریض کی عیادت کی، وہیں نماز کا وقت ہوگیا تو وہ لوگوں کو نماز باجماعت پڑھائے

٥٦٥٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعُودُونَهُ فِي مَرَضِهِ، فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا فَجَعَلُوا يُصَلُّونَ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ: اجْلِسُوا، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: «إِنَّ الْإِمَامَ لَيُؤْتَمُّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِنْ صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا». [راجع: ٦٨٨]

[5658] حضرت عائشہ ﷞ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی بیماری کے دوران میں کچھ صحابۂ کرام ﷡ آپ کی عیادت کو آئے تو آپ نے وہیں ان کو بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو آپ ﷺ نے انھیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''امام کی ہر صورت میں اقتدا کی جائے۔ جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ۔ اور اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: هٰذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ آخِرَ مَا صَلَّى صَلَّى قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ.

ابو عبداللہ (امام بخاری ﷫) نے کہا کہ امام حمیدی کے قول کے مطابق یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ نبی ﷺ نے آخری نماز بیٹھ کر پڑھی جبکہ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ گھوڑے سے گرے تو پاؤں پر چوٹ آگئی، جس سے چلنا پھرنا دشوار ہوگیا، آپ نے بالاخانے میں قیام فرمایا۔ اس دوران میں کچھ صحابۂ کرام ﷡ مزاج پرسی کے لیے گئے، وہاں نماز کا وقت ہوگیا تو آپ نے بیماری کی حالت میں ان کو نماز پڑھائی، اور امام کی اقتدا کے پیش نظر آپ نے صحابۂ کرام ﷡ کو بھی بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا حکم دیا مگر

1 فتح الباري: 10/148.

بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا جیسا کہ خود امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کی وضاحت کر دی ہے۔

(١٣) بَابُ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْمَرِيضِ

باب:13- مریض پر ہاتھ رکھنا

٥٦٥٩ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْجُعَيْدُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ: أَنَّ أَبَاهَا قَالَ: تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوَى شَدِيدَةً، فَجَاءَنِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنِّي أَتْرُكُ مَالًا، وَإِنِّي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً، فَأُوصِي بِثُلُثَيْ مَالِي وَأَتْرُكُ الثُّلُثَ؟ فَقَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَأُوصِي بِالنِّصْفِ وَأَتْرُكُ النِّصْفَ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَأُوصِي بِالثُّلُثِ وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: «الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ»، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ». فَمَا زِلْتُ أَجِدُ بَرْدَهُ عَلَى كَبِدِي - فِيمَا يُخَالُ إِلَيَّ - حَتَّى السَّاعَةِ. [٥٦]

[5659] حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے والد گرامی نے کہا: میں مکہ مکرمہ میں سخت بیمار ہوگیا تو نبی ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں مال چھوڑ رہا ہوں اور میری صرف ایک ہی بیٹی ہے۔ اس کے علاوہ میرا کوئی دوسرا (وارث) نہیں۔ کیا میں دو تہائی مال کی وصیت کر سکتا ہوں اور ایک تہائی اس کے لیے چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو۔'' میں نے عرض کی: پھر نصف ترکہ کی وصیت کر دوں اور نصف رہنے دوں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ بھی نہ کرو۔'' میں نے پھر عرض کی: میں ایک تہائی کی وصیت کردوں اور دو تہائی رہنے دوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، ایک تہائی کی وصیت کر سکتے ہو لیکن یہ بھی زیادہ ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میری پیشانی پر رکھا، پھر میرے چہرے اور پیٹ پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا اور فرمایا: ''اے اللہ! سعد کو شفا دے اور اس کی ہجرت مکمل کر دے۔'' (حضرت سعد فرماتے ہیں:) جب مجھے خیال آتا ہے آپ ﷺ کے دست مبارک کی ٹھنڈک میں اپنے جگر میں اب تک محسوس کرتا ہوں۔

٥٦٦٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

[5660] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ سخت بیمار تھے۔ میں نے اپنے ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک کو چھوا تو عرض کی: اللہ کے رسول! بلاشبہ آپ کو تو بہت تیز بخار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار آتا ہے۔'' میں نے

ﷺ: «أَجَلْ، إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ»، فَقُلْتُ: ذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَجَلْ»، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللهُ سَيِّئَاتِهِ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا». [راجع: ٥٦٤٧]

عرض کی: یہ اس لیے ہے کہ آپ کو دوگنا اجر ملے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں ایسا ہی ہے۔'' اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''کسی بھی مسلمان کو مرض وغیرہ کی اذیت پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اس طرح گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔''

(١٤) بَابُ مَا يُقَالُ لِلْمَرِيضِ وَمَا يُجِيبُ

باب: 14- عیادت کے وقت مریض سے کیا کہا جائے اور وہ کیا جواب دے؟

٥٦٦١ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ، فَمَسِسْتُهُ - وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا - فَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، وَذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، قَالَ: «أَجَلْ، وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ». [راجع: ٥٦٤٧]

[5661] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی بیماری کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کے جسم کو ہاتھ لگایا تو آپ کو بہت تیز بخار تھا۔ میں نے عرض کی: یقیناً آپ کو تیز بخار اس لیے ہے کہ آپ کے لیے ثواب بھی دوگنا ہو۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جب بھی کسی مسلمان کو کوئی اذیت پہنچتی ہے تو اس کے تمام گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں۔''

٥٦٦٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ فَقَالَ ﷺ: «لَا بَأْسَ طَهُورٌ، إِنْ شَاءَ اللهُ»، فَقَالَ: كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى، تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، حَتَّى تُزِيرَهُ الْقُبُورَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَنَعَمْ إِذًا». [راجع: ٣٦١٦]

[5662] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے اسے فرمایا: ''فکر کی کوئی بات نہیں، اگر اللہ نے چاہا تو یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہوگی۔'' اس نے کہا: ہرگز نہیں، یہ تو ایسا بخار ہے جو بوڑھے پر جوش مار رہا ہے تاکہ اسے قبرستان پہنچائے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''پھر ایسا ہی ہوگا۔''

(١٥) بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ رَاكِبًا، وَمَاشِيًا، وَرِدْفًا عَلَى الْحِمَارِ

٥٦٦٣ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ، عَلَى إِكَافٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ، يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللهِ، وَفِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ، خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَوَقَفَ، وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ: يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ، إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا، فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ.

قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا، فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ، فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا، فَرَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ: «أَيْ

باب: 15- سوار ہوکر یا پیدل یا گدھے پر پیچھے بیٹھ کر عیادت کرنے کے لیے جانا

[5663] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ گدھے کے پالان (جھول یا کاٹھی) پر فدک کی چادر ڈال کر اس پر سوار ہوئے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا۔ آپ غزوۂ بدر سے پہلے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ چلتے رہے حتی کہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی ابن سلول بھی تھا۔ وہ ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔ اس مجلس میں ملے جلے لوگ مسلمان، مشرک، یعنی بت پرست اور یہودی تھے۔ ان میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب سواری کی گرد و غبار مجلس تک پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی اور کہنے لگا کہ ہم پر غبار نہ اُڑاؤ۔ نبی ﷺ نے انھیں سلام کیا اور سواری روک کر وہاں اتر گئے۔ پھر آپ نے انھیں دعوتِ اسلام دی اور قرآن کریم پڑھ کر سنایا تو عبداللہ بن ابی نے کہا: تمھاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں، اگر حق بھی ہیں تو ہماری مجلس میں انھیں بیان کر کے ہمیں تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اپنے گھر جاؤ وہاں ہم میں سے جو تمھارے پاس آئے اسے بیان کرو۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں! آپ ہماری مجلس میں تشریف لایا کریں کیونکہ ہم ان باتوں کو پسند کرتے ہیں۔ اس کے بعد مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں جھگڑا شروع ہوگیا۔ قریب تھا کہ وہ ایک دوسرے پر حملہ کر دیتے۔ رسول اللہ ﷺ انھیں خاموش کراتے رہے یہاں تک کہ سب خاموش ہوگئے۔ پھر نبی

سَعْدُ، أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟» - يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ - قَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ، فَلَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ مَا أَعْطَاكَ، وَلَقَدِ اجْتَمَعَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ، فَلَمَّا رُدَّ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ اللهُ شَرِقَ بِذٰلِكَ، فَذٰلِكَ الَّذِي فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ. [راجع: ٢٩٨٧]

ﷺ سواری پر سوار ہوکر حضرت سعد بن عبادہ ؓ کے ہاں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا: ''اے سعد! جو کچھ ابوحباب نے کہا ہے کیا تم نے سنا نہیں؟'' (ابوحباب سے) آپ کی مراد عبداللہ بن ابی تھا۔ حضرت سعد ؓ بولے: اللہ کے رسول! اسے معاف کر دیں اور اس سے درگزر فرمائیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ منصب دیا ہے جو آپ ہی کے لائق تھا۔ دراصل اس بستی کے لوگ اس بات پر متفق ہو گئے تھے کہ اس کی تاج پوشی کریں اور اس کے سر پر پگڑی باندھیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبے کو اس حق کی بدولت خاک میں ملا دیا جو آپ کو ملا ہے تو وہ اس پر بگڑ گیا ہے اور یہ جو کچھ معاملہ اس نے آپ کے ساتھ کیا ہے وہ اسی وجہ سے ہے۔

٥٦٦٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدٍ - هُوَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَنِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي، لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ. [راجع: ١٩٤]

[5664] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ نہ تو خچر پر سوار تھے اور نہ گھوڑے ہی پر سوار ہوکر آئے تھے۔

(١٦) بَابُ مَا رُخِّصَ لِلْمَرِيضِ أَنْ يَقُولَ: إِنِّي وَجِعٌ، أَوْ وَا رَأْسَاهُ، أَوِ اشْتَدَّ بِي الْوَجَعُ

باب: 16- مریض کو اجازت ہے کہ وہ کہے: مجھے تکلیف ہے، یا ہائے میرا سر درد یا میری تکلیف بہت بڑھ گئی ہے

وَقَوْلِ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿أَنِّي مَسَّنِيَ ٱلضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ﴾ [الأنبياء: ٨٣].

حضرت ایوب ؑ کا یہ کہنا: بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''

٥٦٦٥ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ

[5665] حضرت کعب بن عجرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں ہنڈیا کے نیچے آگ

الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ فَقَالَ: «أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ أَمَرَنِي بِالْفِدَاءِ. [راجع: ١٨١٤]

جلا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تیرے سر کی جوئیں تجھے اذیت پہنچا رہی ہیں؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے حجام کو بلایا تو اس نے حضرت کعب کے بال صاف کر دیے۔ حضرت کعب ﷺ کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے مجھے فدیہ دینے کا حکم فرمایا۔

٥٦٦٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبُو زَكَرِيَّا: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَا رَأْسَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرَ لَكِ وَأَدْعُوَ لَكِ»، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَا ثُكْلِيَاهْ، وَاللهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ، لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بَلْ أَنَا وَا رَأْسَاهْ، لَقَدْ هَمَمْتُ - أَوْ أَرَدْتُ - أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ فَأَعْهَدَ، أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَأْبَى اللهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ، أَوْ يَدْفَعُ اللهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ». [انظر: ٧٢١٧]

[5666] حضرت عائشہ ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے ایک مرتبہ کہا: ہائے میرا سر درد! اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو فوت ہوگئی اور میں زندہ رہا تو میں تمھارے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کروں گا اور دعا مانگوں گا۔'' حضرت عائشہ ﷺ نے کہا: ہائے افسوس! اللہ کی قسم! میرے گمان کے مطابق آپ میرا مرنا پسند کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہو گیا تو آپ اسی دن رات کسی بیوی کے ہاں بسر کریں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ میں تو خود درد سر میں مبتلا ہوں۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں ابوبکر اور ان کے بیٹے کو پیغام بھیجوں اور وصیت کروں کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے بعد کہنے والے کچھ اور کہیں اور تمنا کرنے والے کسی اور بات کی خواہش کریں، پھر میں نے (اپنے جی میں) کہا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر کے علاوہ کسی اور کو خلیفہ نہ ہونے دے گا اور نہ مسلمان ہی کسی دوسرے کی خلافت کو قبول کریں گے۔''

فائدہ: حضرت عائشہ ﷺ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنت بقیع میں ایک جنازہ پڑھ کر واپس آئے تو میرے سر میں شدید درد تھا میں مارے درد کے کہہ رہی تھی: ''ہائے میرا سر درد'' ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو فوت ہوگئی اور میں زندہ رہا تو میں تجھے غسل دوں گا، کفن پہناؤں گا، نماز جنازہ پڑھوں گا پھر تجھے دفن کروں گا۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو وہ تکلیف شروع ہوئی جس میں آپ نے وفات پائی۔[1] بہرحال امام بخاری ﷫ نے ثابت کیا ہے کہ بوقت ضرورت کسی کے سامنے اپنے دکھ یا بیماری کا اظہار کیا جاسکتا ہے۔ اور ایسا کرنا تسلیم و رضا کے منافی نہیں ہے۔ واللّٰہ أعلم.

٥٦٦٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

[5667] حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے،

1 فتح الباري: 154/10.

مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ، فَمَسِسْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قَالَ: «أَجَلْ، كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ»، قَالَ: لَكَ أَجْرَانِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا». [راجع: ٥٦٤٧]

انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ کو تیز بخار تھا۔ میں نے آپ کے بدن کو چھوتے ہوئے کہا: آپ کو تو بہت تیز بخار ہے۔آپ نے فرمایا: ''ہاں، جیسے تم میں سے دو آدمیوں کو بخار ہوتا ہے۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اس سے آپ کو ثواب بھی دوگنا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جب بھی کسی مسلمان کو بیماری یا اس کے علاوہ کوئی اور تکلیف لاحق ہو تو وہ اس کے تمام گناہ گرا دیتی ہے جس طرح درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔''

٥٦٦٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي زَمَنَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقُلْتُ: بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى، وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: بِالشَّطْرِ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: الثُّلُثُ؟ قَالَ: «الثُّلُثُ كَثِيرٌ، [إِنَّكَ] أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَلَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ، إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ». [راجع: ١٢٩٥]

[5668] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے ہمارے ہاں تشریف لائے جبکہ میں حجۃ الوداع کے زمانے میں ایک سخت بیماری میں مبتلا تھا۔ میں نے عرض کی: میری بیماری جس حد کو پہنچ چکی ہے اسے آپ دیکھ رہے ہیں۔ میں مال دار ہوں لیکن میری وارث صرف ایک لڑکی ہے کوئی اور دوسرا نہیں، تو کیا میں دو تہائی مال صدقہ کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: پھر آدھا مال صدقہ کردوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: ایک تہائی کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تہائی بہت ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ جاؤ تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ تم اللہ کی خوشنودی کے لیے جو بھی خرچ کرو گے اس پر تمھیں ثواب ملے گا، یہاں تک کہ تمھیں اس لقمے پر بھی ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے۔''

(١٧) بَابُ قَوْلِ الْمَرِيضِ: قُومُوا عَنِّي

باب: 17- مریض کا یہ کہنا کہ تم میرے پاس سے اٹھ جاؤ

٥٦٦٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ، فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ». فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ، حَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ، فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا، مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمُ النَّبِيُّ ﷺ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالْاِخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُومُوا».

[5669] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا تو گھر میں کئی صحابۂ کرام ؓ موجود تھے۔ ان میں سیدنا عمر ؓ بھی تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آؤ، میں تمھارے لیے ایک تحریر لکھ دوں، اس کے بعد تم گمراہ نہیں ہوگے۔'' حضرت عمر ؓ نے کہا: بلاشبہ نبی ﷺ پر بیماری کا غلبہ ہے اور تمھارے پاس قرآن مجید موجود ہے، ہمارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ اس مسئلے پر گھر میں موجود صحابۂ کرام ؓ کا اختلاف ہوگیا اور وہ بحث وتمحیص کرنے لگے۔ بعض نے کہا کہ نبی ﷺ کے ہاں اسباب کتابت قریب کرو تاکہ رسول اللہ ﷺ ایسی تحریر لکھ دیں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو سکو اور کچھ صحابہ وہ کہتے تھے جو حضرت عمر ؓ نے کہا تھا۔ بہرحال جب لوگوں نے نبی ﷺ کے پاس بے مقصد باتیں زیادہ کیں اور جھگڑا کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(یہاں سے) چلے جاؤ۔''

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ، مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ. [راجع: ١١٤]

حضرت عبیداللہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس ؓ کہا کرتے تھے: سب سے زیادہ افسوسناک بات یہی ہے کہ لوگوں کے اختلاف اور بحث وتمحیص کے باعث رسول اللہ ﷺ وہ تحریر نہ لکھ سکے جو آپ مسلمانوں کے لیے لکھنا چاہتے تھے۔

فائدہ: حافظ ابن حجر ؒ نے اس موقع پر کچھ آداب عیادت تحریر کیے ہیں کہ پہلے تو تیمار داری کرنے والے کو اجازت لینی چاہیے اور اجازت لیتے وقت بالکل دروازے کے سامنے نہ کھڑا ہو بلکہ آرام اور سکون سے دروازہ کھٹکھٹائے یا گھنٹی بجائے، پھر صاف الفاظ میں اپنا تعارف کرائے، ایسے وقت میں عیادت نہ کرے جب مریض دوا استعمال کر رہا ہو، عیادت میں کم از کم وقت لگایا جائے، اس دوران میں اپنی نگاہ نیچے رکھے، سوالات کم کرے، مریض سے محبت و ہمدردی سے پیش آئے، اسے صحت کی امید دلائے اور صبر وشکر کے فضائل سے اسے آگاہ کرے، مریض کے لیے صدق دل سے دعا کرے، جزع فزع اور گھبراہٹ سے باز رہنے کی تلقین کرے۔[1]

1 فتح الباري: 157/10.

(١٨) بَابُ مَنْ ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ الْمَرِيضِ لِيُدْعَى لَهُ

٥٦٧٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ - هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ - عَنِ الْجُعَيْدِ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. [راجع: ١٩٠]

باب: 18- بیمار بچے کو کسی کے پاس لے جانا تاکہ اس کے لیے دعا کی جائے

[5670] حضرت سائب ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں: میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئی اور کہا: اللہ کے رسول! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا پانی نوش کیا۔ میں نے اس دوران میں آپ کی پشت کے پیچھے کھڑے ہو کر مہر نبوت دیکھی جو آپ کے دو شانوں کے درمیان تھی، وہ مہر مسہری کی گھنڈیوں کی طرح تھی۔

فائدہ: مہر نبوت زر الحجلہ کی طرح تھی۔ زر الحجلہ کی تفسیر دو طرح سے کی گئی ہے: (ا) حجلة ایک پرندہ ہے جو کبوتر کی مانند ہوتا ہے اس کی چونچ اور پاؤں سرخ ہوتے ہیں، اس کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے۔ زر، اس کے انڈے کو کہتے ہیں۔ (ب) حجلة دلھن کی ڈولی کو کہتے ہیں جو خوبصورت کپڑوں سے سجائی جاتی ہے۔ اس کے بڑے بڑے بٹن ہوتے ہیں، یعنی مہر نبوت مسہری کی گھنڈیوں جیسی تھی جو کبوتر کے انڈے کے برابر بیضوی شکل میں اس پردہ پر لگائی جاتی ہیں جو مسہری پر لٹکایا جاتا ہے، اکثر علماء نے اس آخری معنی کو راجح قرار دیا ہے۔

(١٩) بَابُ تَمَنِّي الْمَرِيضِ الْمَوْتَ

٥٦٧١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي». [انظر: ٦٣٥١، ٧٢٣٣]

باب: 19- بیمار آدمی کا موت کی خواہش کرنا

[5671] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی کسی تکلیف میں مبتلا ہو تو اسے موت کی تمنا ہرگز نہیں کرنی چاہیے۔ اگر اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو یوں دعا کرے: اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب میری وفات میرے لیے بہتر ہو تو مجھے فوت کر لے۔''

فائدہ: انسان جب تک دنیا میں رہے اپنی بہتری اور بھلائی کی دعا کرتا رہے، اور اگر اسے اپنی زندگی میں کسی فتنے میں مبتلا

ہونے کا اندیشہ ہو اور اسے اپنی آخرت کے تباہ ہونے کا خطرہ ہو تو حدیث میں مذکورہ الفاظ سے دعا کی جا سکتی ہے، یہ الفاظ موت طلب کرنے کے زمرے میں نہیں آتے، ان الفاظ میں انسان اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کرتا ہے اور یہ تسلیم و رضا کے منافی بھی نہیں ہیں۔[1]

٥٦٧٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ، وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ، فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ، وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ، ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هٰذَا التُّرَابِ. [انظر: ٦٣٤٩، ٦٣٥٠، ٦٤٣٠، ٦٤٣١، ٧٢٣٤]

[5672] حضرت قیس بن ابو حازم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حضرت خباب ؓ کی عیادت کے لیے گئے۔ انھوں نے اپنے جسم میں سات جگہ داغ لگوائے تھے۔ انھوں نے فرمایا: ہمارے پہلے ساتھی جو گزر چکے ہیں دنیا ان کے اجر و ثواب کو کم نہیں کر سکی لیکن ہم نے اتنا مال و متاع پایا ہے کہ ہم مٹی کے سوا اس کو رکھنے کی جگہ نہیں پاتے۔ اگر نبی ﷺ نے ہمیں موت کی تمنا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا ضرور کرتا۔ پھر ہم دوبارہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ اپنی دیوار بنا رہے تھے، انھوں نے فرمایا: بلاشبہ مسلمان کو ہر چیز پر ثواب ملتا ہے جسے وہ خرچ کرتا ہے مگر اس عمارت میں خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملتا۔

٥٦٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ»، قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «[لَا،] وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ، فَسَدِّدُوا، وَقَارِبُوا، وَلَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ». [راجع: ٣٩]

[5673] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کسی شخص کا عمل اسے جنت میں ہرگز داخل نہیں کر سکے گا۔“ صحابۂ کرام ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کا عمل بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں، میرا عمل بھی نہیں۔ ہاں، مگر اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل و کرم سے نوازے تو الگ بات ہے، اس لیے تم میانہ روی اختیار کرو، قریب قریب چلو اور تم میں کوئی بھی موت کی خواہش نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا تو امید ہے کہ اس کے اعمال میں مزید اضافہ ہو جائے گا اور اگر وہ برا ہے تو ممکن ہے کہ وہ توبہ کرے۔“

1 فتح الباري: 159/10.

٥٦٧٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَيَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى». [راجع: ٤٤٤٠]

[5674] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا جبکہ آپ میرا سہارا لیے ہوئے تھے، آپ فرما رہے تھے: ''اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم کر اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔''

(٢٠) بَابُ دُعَاءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

باب:20- عیادت کرنے والا مریض کے لیے شفایابی کی دعا کرے

وَقَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ «اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا».

حضرت عائشہ بنت سعد ؓ اپنے باپ سے بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے (ان کے لیے یوں) دعا کی تھی: ''اے اللہ! سعد کو شفایاب کر دے۔''

٥٦٧٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا، أَوْ أُتِيَ بِهِ إِلَيْهِ، قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «أَذْهِبِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا».

[5675] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ ﷺ اس کے لیے یوں دعا کرتے: ''اے لوگوں کے رب! بیماری دور کر دے، شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے جس کے بعد کوئی مرض باقی نہ رہے۔''

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَأَبِي الضُّحَى: إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ.

ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی مریض آپ کی خدمت میں لایا جاتا۔

وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى وَحْدَهُ، وَقَالَ: إِذَا أَتَى مَرِيضًا. [انظر: ٥٧٤٣، ٥٧٤٤، ٥٧٥٠]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب آپ کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے۔

(٢١) بَابُ وُضُوءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

باب: 21- عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے وضو کرنا

٥٦٧٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ، أَوْ قَالَ: «صُبُّوا عَلَيْهِ»، فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَا يَرِثُنِي إِلَّا كَلَالَةٌ، فَكَيْفَ الْمِيرَاثُ؟ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ.

[راجع: ١٩٤]

[5676] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھا۔ آپ نے وضو فرمایا اور وضو کا پانی مجھ پر ڈالا، یا آپ نے فرمایا: ''(یہ پانی) اس پر بہا دو۔'' اس سے مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں تو کلالہ ہوں، میرے ترکے کی تقسیم کیسے ہوگی؟ اس پر فرائض کی آیت نازل ہوئی۔

فائدہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کو بہت محبت تھی، رسول اللہ ﷺ نے جب انھیں بے ہوشی کی حالت میں دیکھا تو بے قرار ہو گئے، آپ نے فوراً وضو کیا اور علاج کے طور پر وضو کا بقیہ پانی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے اوپر ڈالا تو انھیں فوراً ہوش آ گیا۔ معلوم ہوا کہ مریض کے لیے وضو سے بچا ہوا پانی باعث شفا ہے۔

(٢٢) بَابُ مَنْ دَعَا بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْحُمَّى

باب: 22- جس نے وبا اور بخار دور کرنے کے لیے دعا کی

٥٦٧٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ، كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ، كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ:

[5677] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بخار نے آ لیا۔ میں ان دونوں کے پاس عیادت کے لیے گئی اور پوچھا: والد محترم! آپ کا کیا حال ہے؟ بلال! تم کیسے ہو؟ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بخار ہوتا تو یہ شعر پڑھتے:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ

ہر شخص اپنے اہل خانہ میں صبح کرتا ہے لیکن موت اس

وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ فَيَقُولُ:

حضرت بلال ؓ کا جب بخار اترتا تو بآواز بلند یہ اشعار پڑھتے:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجِنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

کاش میں ایسی وادی میں رات بسر کرتا کہ میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل نامی گھاس ہو۔ کیا میں کسی روز مجنہ کے چشموں تک پہنچوں گا؟ کیا میرے سامنے شامہ اور طفیل نامی پہاڑ ہوں گے؟

قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ». [راجع: ١٨٨٩]

راوی نے کہا کہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو صورت حال سے آگاہ کیا تو آپ نے ان الفاظ سے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ طیبہ کی محبت پیدا کر دے جیسا کہ ہمیں مکہ مکرمہ محبوب ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ مدینہ طیبہ کی محبت عطا فرما اور اس کی آب و ہوا کو صحت بخش کر دے۔ ہمارے لیے اس کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما اور اس کے بخار کو کہیں اور منتقل کر دے، اسے جحفہ نامی گاؤں میں بھیج دے۔''

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

76 - كِتَابُ الطِّبِّ

علاج معالجے کا بیان

(١) بَابٌ: مَا أَنْزَلَ اللهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً

باب: 1- اللہ تعالیٰ نے جو بیماری نازل کی اس کے لیے شفا بھی نازل کی

٥٦٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا [عُمَرُ] بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ [قَالَ]: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا أَنْزَلَ اللهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَه شِفَاءً».

[5678] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا نہ اتاری ہو۔''

(٢) بَابٌ: هَلْ يُدَاوِي الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَالْمَرْأَةُ الرَّجُلَ؟

باب: 2- کیا مرد، عورت ایک دوسرے کا علاج کر سکتے ہیں؟

٥٦٧٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ رُبَيِّعَ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ، وَنَرُدُّ الْقَتْلَى وَالْجَرْحَى إِلَى الْمَدِينَةِ. [راجع: ٢٨٨٢]

[5679] حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوات میں شریک ہوا کرتی تھیں۔ ہم مجاہدین کو پانی پلاتیں، ان کی خدمت بجا لاتیں، نیز مقتولین اور زخمیوں کو مدینہ طیبہ لایا کرتی تھیں۔

فائدہ: اس روایت میں علاج کرنے کا کوئی ذکر نہیں، تاہم ایک دوسری روایت میں ہے کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی بھی کرتی

تھیں۔[1]

(٣) بَابٌ: الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ

باب:3- شفا تین چیزوں میں ہے

٥٦٨٠ - حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْأَفْطَسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ: شَرْبَةِ عَسَلٍ، وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ، وَكَيَّةِ نَارٍ، وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ». رَفَعَ الْحَدِيثَ.

[5680] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے مرفوعاً بیان کیا ہے: ''شفا تین چیزوں میں ہے: شہد پینے، سینگی لگوانے اور آگ سے داغنے میں۔ لیکن میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔''

وَرَوَاهُ الْقُمِّيُّ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ.
[انظر: ٥٦٨١]

اس حدیث کو قمی نے لیث سے روایت کیا، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے صرف شہد پینے اور سینگی لگوانے کے بارے میں بیان کیا ہے۔

٥٦٨١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ أَبُو الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ، وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ». [راجع: ٥٦٨٠]

[5681] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''شفا تین چیزوں میں ہے: پچھنے لگوانے، شہد پینے اور آگ سے داغنے میں، لیکن میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔''

فائدہ: شفا کا حصول دوسری چیزوں سے بھی ممکن ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے بطور خاص تین چیزوں کا ذکر کر کے اصول علاج کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

(٤) بَابُ الدَّوَاءِ بِالْعَسَلِ

باب:4- شہد سے علاج کرنا

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اس (شہد) میں لوگوں کے لیے

1 صحيح البخاري، الجهاد، حديث :2882.

[النحل: ٦٩]

شفا ہے۔"

٥٦٨٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ. [راجع: ٤٩١٢]

[5682] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا۔

٥٦٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْغَسِيلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ - أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ - خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ». [انظر: ٥٦٩٧، ٥٧٠٢، ٥٧٠٤]

[5683] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اگر تمھاری دواؤں میں سے کسی چیز میں شفا ہے تو وہ پچھنے لگوانے، شہد پینے اور داغ دینے میں ہے جبکہ بیماری کے موافق ہو، لیکن میں آگ سے داغ دینے کو پسند نہیں کرتا۔"

٥٦٨٤ - حَدَّثَنَا [عَيَّاشُ] بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَخِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ، فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا»، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا»، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا»، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: فَعَلْتُ، فَقَالَ: «صَدَقَ اللهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ، اسْقِهِ عَسَلًا»، فَسَقَاهُ فَبَرَأَ. [انظر: ٥٧١٦]

[5684] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرے بھائی کا پیٹ خراب ہے۔ آپ نے فرمایا: "اسے شہد پلاؤ۔" پھر وہ دوبارہ آیا، آپ نے فرمایا: "اسے شہد پلاؤ۔" پھر وہ تیسری مرتبہ آیا تو آپ نے پھر اسے شہد پلانے کا حکم دیا۔ وہ پھر آیا اور کہا کہ میں نے تو اسے شہد پلایا ہے۔ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے، البتہ تیرے بھائی کا پیٹ خطا کار ہے، اسے پھر شہد پلاؤ۔" چنانچہ اس نے شہد پلایا تو وہ تندرست ہو گیا۔

(٥) بَابُ الدَّوَاءِ بِأَلْبَانِ الْإِبِلِ

باب:5- اونٹنی کے دودھ سے علاج کرنا

٥٦٨٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ

[5685] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ بیمار تھے انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمیں قیام کے

نَاسًا كَانَ بِهِمْ سَقَمٌ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، آوِنَا وَأَطْعِمْنَا، فَلَمَّا صَحُّوا قَالُوا: إِنَّ الْمَدِينَةَ وَخِمَةٌ، فَأَنْزَلَهُمُ الْحَرَّةَ فِي ذَوْدٍ لَهُ، فَقَالَ: «اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا»، فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ ﷺ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَهُ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِلِسَانِهِ حَتَّى يَمُوتَ. [راجع: ٢٣٣]

لیے جگہ دے دیں اور ہمارے کھانے کا بندوبست فرما دیں۔ پھر جب وہ تندرست ہو گئے تو انھوں نے کہا کہ مدینہ طیبہ کی آب و ہوا خراب ہے جو ہمارے موافق نہیں تو آپ نے مقام حرہ میں اونٹوں کے ساتھ ان کے قیام کا بندوبست کر دیا اور فرمایا: ''اونٹنیوں کا دودھ پیو۔'' جب وہ تندرست ہو گئے تو انھوں نے نبی ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور آپ کے اونٹ ہانک کر لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے تو وہ انھیں پکڑ لائے۔ آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیریں۔ میں نے ان میں سے ایک آدمی کو دیکھا وہ اپنی زبان سے زمین چاٹتا تھا اور وہ اسی حالت میں مر گیا۔

قَالَ سَلَّامٌ: فَبَلَغَنِي أَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ لِأَنَسٍ: حَدِّثْنِي بِأَشَدِّ عُقُوبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَحَدَّثَهُ بِهَذَا، فَبَلَغَ الْحَسَنَ فَقَالَ: وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يُحَدِّثْهُ.

(راویٔ حدیث) سلام نے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حجاج نے حضرت انس ؓ سے کہا: تم مجھ سے سخت ترین سزا بیان کرو جو نبی ﷺ نے کسی کو دی ہو تو انھوں نے یہی واقعہ بیان کیا۔ یہ بات حسن بصری تک پہنچی تو انھوں نے کہا: کاش! وہ یہ حدیث اس (حجاج) سے بیان نہ کرتے۔

(٦) بَابُ الدَّوَاءِ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ

باب:6- اونٹوں کے پیشاب سے علاج کرنا

٥٦٨٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَاسًا اجْتَوَوْا فِي الْمَدِينَةِ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَلْحَقُوا بِرَاعِيهِ، يَعْنِي الْإِبِلَ، فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَلَحِقُوا بِرَاعِيهِ، فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَلَحَتْ أَبْدَانُهُمْ، فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَسَاقُوا الْإِبِلَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَجِيءَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ.

[5686] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ مدینہ میں چند لوگوں نے (مدینہ طیبہ کی) آب و ہوا کو ناموافق پایا تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''وہ آپ کے چرواہے کے پاس چلے جائیں'' یعنی اونٹنیوں کے باڑے میں قیام رکھیں، وہاں ان کا دودھ نوش کریں اور ان کا پیشاب بھی پئیں، چنانچہ وہ لوگ آپ کے چرواہے کے پاس چلے گئے اور انھوں نے وہاں اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا۔ جب ان کے جسم صحت مند ہو گئے تو انھوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ نبی ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ

نے ان کے تعاقب میں آدمی بھیجے، جب انھیں پکڑ کر لایا گیا تو آپ کے حکم سے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری گئیں۔

قَالَ قَتَادَةُ: فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ. [راجع: ٢٣٣]

قتادہ نے کہا: مجھ سے محمد بن سیرین نے بیان کیا: یہ حدود کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

(٧) بَابُ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

باب: 7-کلونجی کا بیان

٥٦٨٧ - **حَدَّثَنِي** عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ أَبْجَرَ فَمَرِضَ فِي الطَّرِيقِ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَعَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ فَقَالَ لَنَا: عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحُبَيْبَةِ السُّوَيْدَاءِ، فَخُذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوهَا، ثُمَّ اقْطُرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ فِي هٰذَا الْجَانِبِ وَفِي هٰذَا الْجَانِبِ، فَإِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ هٰذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا مِنَ السَّامِ»، قُلْتُ: وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: الْمَوْتُ.

[5687] حضرت خالد بن سعد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک سفر میں نکلے۔ ہمارے ساتھ حضرت غالب بن ابجر ؓ بھی تھے، وہ راستے میں بیمار ہوگئے۔ ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو اس وقت بھی وہ بیمار ہی تھے۔ حضرت ابن ابی عتیق ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو انھوں نے کہا: انھیں کلونجی استعمال کراؤ۔ اس کے پانچ یا سات دانے پیس لو، پھر زیتون کے تیل میں ملا کر چند قطرے ناک کی اس جانب اور چند قطرے ناک کی دوسری جانب ٹپکاؤ۔ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے سنا ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتی تھیں کہ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ کلونجی میں سام کے علاوہ ہر مرض کی شفا ہے۔'' میں نے پوچھا: سام کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: موت۔

٥٦٨٨ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ».

[5688] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''کلونجی میں ہر بیماری سے شفا ہے سوائے سام کے۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَالسَّامُ: الْمَوْتُ.

ابن شہاب نے کہا: سام، موت کو کہتے ہیں اور حبہ سوداء

وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ: الشُّونِيزُ.

کلونجی کا نام ہے۔

(٨) بَابُ التَّلْبِينَةِ لِلْمَرِيضِ

باب:8- مریض کے لیے حریرہ بنانا

وضاحت: تلبینہ لبن سے ہے۔ یہ ایک پتلا سا حلوا ہوتا ہے جو آٹے یا چھان سے بنایا جاتا ہے۔ بعض اوقات اس میں شہد بھی ڈالتے ہیں۔ سفید اور پتلا ہونے کی وجہ سے اسے دودھ کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے۔

٥٦٨٩ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينِ لِلْمَرِيضِ وَلِلْمَحْزُونِ عَلَى الْهَالِكِ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ التَّلْبِينَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيضِ، وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ». [راجع: ٥٤١٧]

[5689] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ وہ مریض اور میت کے سوگواروں کے لیے تلبینہ بنانے کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ”تلبینہ مریض کے دل کو سکون پہنچاتا اور کچھ غم کو دور کر دیتا ہے۔“

٥٦٩٠ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينَةِ وَتَقُولُ: هُوَ الْبَغِيضُ النَّافِعُ. [راجع: ٥٤١٧]

[5690] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ وہ تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اگرچہ یہ کھانے میں پسندیدہ نہیں ہوتا لیکن وہ فائدہ مند ضرور ہے۔

(٩) بَابُ السَّعُوطِ

باب:9- ناک میں دوا ڈالنا

٥٦٩١ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: احْتَجَمَ، وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ، وَاسْتَعَطَ. [راجع: ١٨٣٥]

[5691] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سینگی لگوائے اور لگانے والے حجام کو اس کی اجرت دی اور اپنے دست مبارک سے ناک میں دوائی ڈالی۔

(١٠) بَابُ السَّعُوطِ بِالْقُسْطِ الْهِنْدِيِّ وَالْبَحْرِيِّ

باب: 10- قسط ہندی یا قسط بحری سے سعوط کرنا

وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ، وَالْقَافُورِ، وَمِثْلُ ﴿كُشِطَتْ﴾ [التكوير: ١١] وَقُشِطَتْ: [نُزِعَتْ]، وَقَرَأَ عَبْدُ اللهِ: (قُشِطَتْ).

قسط کو کست بھی پڑھا جاتا ہے، جیسے کافور کو قافور کہا جاتا ہے۔ اسی طرح کُشِطَتْ کو قُشِطَتْ پڑھتے ہیں جس کے معنی نُزِعَتْ کے ہیں، یعنی اتار دی جائے گی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے قُشِطَتْ پڑھا ہے۔

٥٦٩٢ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ: يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ». [انظر: ٥٧١٣، ٥٧١٥، ٥٧١٨]

[5692] حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''عود ہندی استعمال کیا کرو، بلاشبہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے، حلق کے درد میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے اور سینہ کے درد کے لیے اسے چبایا جاتا ہے۔''

٥٦٩٣ - وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِابْنٍ لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ. [راجع: ٢٢٣]

[5693] (وہ کہتی ہیں کہ) میں اپنے شیر خوار بچے کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئی تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوایا اور اس (پیشاب کی جگہ) پر چھینٹے مار دیے۔

(١١) بَابٌ: أَيَّةَ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ

باب: 11- سینگی کس وقت لگوائی جائے؟

وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت پچھنے لگوائے تھے۔

فائدہ: جسم کے کسی حصے میں خون کا دباؤ بڑھ جانے یا اس میں جوش آ جانے سے وہاں ورم اور درد محسوس ہوتا ہے، وہاں پر جلد کو نشتر کے ساتھ گود کر ایک خاص انداز سے خون کھینچنے کو عربی زبان میں ''حجامت'' کہتے ہیں۔ عربوں کے ہاں یہ ایک معروف طریق علاج تھا۔ اس سے خون کی گردش کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

٥٦٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ. [راجع: ١٨٣٥]

[5694] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی تھی۔

(١٢) بَابُ الْحَجْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِحْرَامِ

قَالَهُ ابْنُ بُحَيْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

٥٦٩٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. [راجع: ١٨٣٥]

باب: 12- دوران سفر اور حالت احرام میں سینگی لگوانا

اس امر کو حضرت عبداللہ ابن بحسینہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

[5695] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے احرام کی حالت میں سینگی لگوائی تھی۔

(١٣) بَابُ الْحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ

٥٦٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَّامِ، فَقَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ، وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنْهُ، وَقَالَ: «إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ»، وَقَالَ: «لَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ». [راجع: ٢١٠٢]

باب: 13- بیماری کی وجہ سے سینگی لگوانا

[5696] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے سینگی لگوانے والے کی مزدوری کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی تھی۔ آپ کو ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے سینگی لگائی تھی اور آپ نے اسے دو صاع غلہ دیا تھا، نیز آپ نے ابوطیبہ رضی اللہ عنہ کے آقاؤں سے اس کے ٹیکس کے متعلق گفتگو کی تو انھوں نے اس میں تخفیف کر دی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین علاج جو تم کرتے ہو وہ پچھنے لگوانا اور عود بحری استعمال کرنا ہے۔'' آپ نے مزید فرمایا: ''تم اپنے بچوں کو حلق کی بیماری کی وجہ سے ان کا تالو دبا کر تکلیف نہ دیا کرو بلکہ (اس کے لیے) تم قسط ہندی استعمال کیا کرو۔''

٥٦٩٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ [قَالَ]: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَغَيْرُهُ: أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ: أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ: لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ فِيهِ

[5697] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے مقنع بن سنان کی عیادت کی، پھر ان سے فرمایا: جب تک تم سینگی نہیں لگواؤ گے میں یہاں بیٹھا رہوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''یقیناً اس میں شفا ہے۔''

شِفَاءً». [راجع: ٥٦٨٣]

(١٤) بَابُ الْحِجَامَةِ عَلَى الرَّأْسِ

باب:14- سر میں سینگی لگوانا

٥٦٩٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ احْتَجَمَ بِلَحْيَيْ جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، فِي وَسَطِ رَأْسِهِ.

[5698] حضرت عبداللہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے مقام لَحْيَيْ جَمَل میں اپنے سر مبارک کے وسط میں سینگی لگوائی جبکہ آپ بحالت احرام تھے۔

٥٦٩٩ - وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ احْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ. [راجع: ١٨٣٥]

[5699] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر میں سینگی لگوائی۔

(١٥) بَابُ الْحَجْمِ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَالصُّدَاعِ

باب:15- آدھے یا پورے سر درد کے لیے سینگی لگوانا

٥٧٠٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ، مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ، بِمَاءٍ يُقَالُ لَهُ: لَحْيُ جَمَلٍ. [راجع: ١٨٣٥]

[5700] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حالت احرام میں اپنے سر میں سینگی لگوائی۔ یہ سر درد کی وجہ سے ایسا کیا جو لَحْيَيْ جَمَل نامی چشمے پر آپ کو ہو گیا تھا۔

٥٧٠١ - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ، مِنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ. [راجع: ١٨٣٥]

[5701] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کی حالت میں اپنے سر میں سینگی لگوائی آدھے سر کے درد کی وجہ سے جو آپ کو ہو گیا تھا۔

٥٧٠٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:

[5702] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''اگر تمھاری دوائیوں میں کوئی خیر و برکت ہے تو وہ شہد

«إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ لَذْعَةٍ مِنْ نَارٍ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ». [راجع: ٥٦٨٣]

پینے، سینگی لگوانے اور آگ سے داغ دینے میں ہے لیکن میں آگ سے داغ کر علاج کو پسند نہیں کرتا۔''

(١٦) بَابُ الْحَلْقِ مِنَ الْأَذَى

باب: 16- تکلیف کی وجہ سے سر منڈوانا

٥٧٠٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ بُرْمَةٍ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَنْ رَأْسِي، فَقَالَ: «أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةً، أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً».

قَالَ أَيُّوبُ: لَا أَدْرِي بِأَيَّتِهِنَّ بَدَأَ. [راجع: ١٨١٤]

[5703] حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، اس وقت میں ایک ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں میرے سر سے گر رہی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''تیرے سر کی جوئیں تجھے تکلیف دے رہی ہیں؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''اپنا سر منڈوا دو، پھر بطور کفارہ تین دن روزے رکھو یا چھ مساکین کو کھانا کھلاؤ یا بکری ذبح کرو۔''

راویٔ حدیث ایوب کہتے ہیں: ''مجھے یاد نہیں کہ کس چیز کا ذکر پہلے کیا تھا۔''

(١٧) بَابُ مَنِ اكْتَوَى أَوْ كَوَى غَيْرَهُ، وَفَضْلِ مَنْ لَمْ يَكْتَوِ

باب: 17- جس نے خود کو داغ دیا یا دوسرے کو داغا اور اس کی فضیلت جو خود کو نہ داغے

٥٧٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ شِفَاءٌ، فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ». [راجع: ٥٦٨٣]

[5704] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر تمھاری دواؤں میں شفا ہے تو سینگی لگوانے اور آگ سے داغ دینے میں ہے لیکن آگ سے داغ کر علاج کرنے کو میں پسند نہیں کرتا۔''

٥٧٠٥ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

[5705] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ، فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّونَ، مَعَهُمُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، حَتَّى وَقَعَ فِي سَوَادٍ عَظِيمٍ، قُلْتُ: مَا هٰذَا؟ أُمَّتِي هٰذِهِ؟ قِيلَ: بَلْ هٰذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ، قِيلَ: انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلَأُ الْأُفُقَ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا - فِي آفَاقِ السَّمَاءِ - فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْأُفُقَ، قِيلَ: هٰذِهِ أُمَّتُكَ، وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ»، ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ، فَأَفَاضَ الْقَوْمُ وَقَالُوا: نَحْنُ الَّذِينَ آمَنَّا بِاللهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَهُ، فَنَحْنُ هُمْ أَوْ أَوْلَادُنَا الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنَّا وُلِدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَخَرَجَ فَقَالَ: «هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ»، فَقَالَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، فَقَامَ آخَرُ، فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا؟ قَالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ». [راجع: ٣٤١٠]

انھوں نے کہا کہ نظر بد اور زہریلے جانور کے کاٹ کھانے کے علاوہ کسی دوسری بیماری کے لیے جھاڑ پھونک جائز نہیں۔ (راوی کہتا ہے کہ) میں نے یہ بات حضرت سعید بن جبیر سے بیان کی تو انھوں نے کہا: ہمیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں تو ایک نبی اور دو نبی گزرنے لگے، ان کے ساتھ لوگوں کے گروہ گزرتے تھے۔ اور کچھ نبی ایسے تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہیں تھا۔ آخر میرے سامنے ایک بھاری جماعت آئی تو میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کیا یہ میری امت ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے، پھر مجھ سے کہا گیا: آپ افق کی طرف نگاہ اٹھائیں۔ میں نے دیکھا کہ ایک بہت ہی عظیم جماعت ہے جو آسمان کے کناروں تک چھائی ہوئی ہے۔ پھر مجھے کہا گیا کہ ادھر، اُدھر دیکھو، میں کیا دیکھتا ہوں کہ عظیم ترین ہجوم نے آفاق کو بھرا ہوا ہے، مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے۔ ان میں ستر ہزار ایسے ہیں جو حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔'' پھر آپ ﷺ حجرے میں داخل ہوگئے اور یہ وضاحت نہ کی کہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ لوگ ان کی متعلق بحث وتمحیص کرنے لگے کہ وہ ہم لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی اتباع کی ہے، اس لیے وہ لوگ ہم ہیں یا ہماری اولاد جو اسلام میں پیدا ہوئی کیونکہ ہم تو دور جاہلیت کی پیداوار ہیں۔ جب یہ باتیں نبی ﷺ کو معلوم ہوئیں تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کراتے، فال نہیں دیکھتے (بدشگونی نہیں لیتے) اور داغ کر علاج نہیں کرتے بلکہ اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔'' یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں ان میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا:

''ہاں، تم ان میں سے ہو۔'' پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں بھی ان میں سے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عکاشہ تم سے بازی لے گیا ہے۔''

(١٨) بَابُ الْإِثْمِدِ وَالْكُحْلِ مِنَ الرَّمَدِ

باب: 18- آنکھوں میں تکلیف کے باعث اثمد اور سرمہ لگانا

فِيهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ.

اس کے متعلق حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث بھی مروی ہے۔

٥٧٠٦ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنَهَا، فَذَكَرُوهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرُوا لَهُ الْكُحْلَ، وَأَنَّهُ يُخَافُ عَلَى عَيْنِهَا، فَقَالَ: «لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا - أَوْ فِي أَحْلَاسِهَا فِي شَرِّ بَيْتِهَا - فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بَعْرَةً، فَلَا، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا». [راجع: ٥٣٣٦]

[5706] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت کا شوہر فوت ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں درد ہو گیا تو لوگوں نے اس عورت کا ذکر نبی ﷺ سے کیا اور اس کی آنکھوں میں سرمہ لگانے کی بات بھی ہوئی اور یہ کہ اس کی آنکھ ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دورِ جاہلیت میں عدت گزارنے والی عورت کو اپنے گھر میں بد ترین کپڑوں میں رہنا پڑتا تھا'' یا فرمایا: ''اپنے کپڑوں میں گھر کے سب سے گندے حصے میں پڑا رہنا پڑتا تھا، پھر جب کوئی کتا گزرتا تو اس کو مینگنی مارتی (اور عدت سے باہر آتی) تو کیا اب چار ماہ دس دن تک سرمہ لگانے سے نہیں رک سکتی۔''

(١٩) بَابُ الْجُذَامِ

باب: 19- کوڑھ کا مرض

٥٧٠٧ - **وَقَالَ عَفَّانُ**: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ، وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ». [انظر: ٥٧١٧، ٥٧٥٧، ٥٧٧٠، ٥٧٧٣، ٥٧٧٥]

[5707] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھوت لگنا، بدشگونی لینا، الو کا منحوس ہونا اور صفر کا منحوس ہونا یہ سب لغو خیالات ہیں، البتہ کوڑھی آدمی سے اس طرح بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔''

فائدہ: بیماری، اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابند ہے مگر کوڑھی آدمی کے ساتھ اختلاط اس کا ایک سبب ہے جب اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب اس میں اثر پیدا کر دے۔ اسباب بیماری سے پرہیز کرنا توکل کے منافی نہیں، کمزور عقیدہ رکھنے والوں سے آپ نے فرمایا کہ مجذوم آدمی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو تاکہ اللہ کی تقدیر کے سبب مرض لگ جانے سے ان کے عقیدے میں خرابی نہ آئے، مبادا وہ کہنے لگیں کہ یہ بیماری ہمیں فلاں آدمی سے لگی ہے۔

(٢٠) بَابٌ : الْمَنُّ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

باب:20-من، آنکھ کے لیے شفا ہے

٥٧٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ» . [راجع : ٤٤٧٨]

[5708] حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔''

وَقَالَ شُعْبَةُ : وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

شعبہ نے کہا کہ مجھے حکم بن عتیبہ نے حسن عرنی سے، انھوں نے عمرو بن حریث سے، انھوں نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

قَالَ شُعْبَةُ : لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ .

شعبہ نے کہا: جب حکم نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے تو میں عبدالملک کی روایت کا انکار نہیں کرتا۔

فائدہ: مَن، ایک قدرتی خوراک تھی جو بنی اسرائیل کو حاصل ہوتی تھی، جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ کھمبی کو من اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ بھی بلا مشقت حاصل ہو جاتی ہے۔ کھمبی کا پانی امراضِ چشم کے لیے بہت مفید ہے۔

(٢١) بَابُ اللَّدُودِ

باب: 21- مریض کے منہ میں ایک طرف دوا ڈالنا

٥٧٠٩، ٥٧١٠، ٥٧١١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [قَالَ] : حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ . [راجع : ١٢٤١، ١٢٤٢، ٤٤٥٦]

[5711,5710,5709] حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو بوسہ دیا جبکہ آپ فوت ہو چکے تھے۔

٥٧١٢ - قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِي، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: «أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي؟» قُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: «لَا يَبْقَى فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ، إِلَّا الْعَبَّاسُ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ».

[راجع: ٤٤٥٨]

[5712] حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کی بیماری کے وقت آپ کے منہ میں دوا ڈالی تو آپ نے ہمیں اشارہ فرمایا کہ میرے منہ میں دوا نہ ڈالو۔ ہم نے خیال کیا کہ مریض کو دوا سے نفرت ہوتی ہے اس وجہ سے آپ ہمیں منع فرما رہے ہیں۔ پھر جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا: ''کیا میں نے تمھیں منع نہیں کیا تھا کہ میرے منہ میں دوائی نہ ڈالو؟'' ہم نے کہا کہ (ہمارا خیال تھا) شاید آپ نے مریض کی دوا سے طبعی نفرت کی وجہ سے ایسا کیا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب گھر میں جتنے لوگ اس وقت موجود ہیں، سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے اور میں اس منظر کو دیکھتا ہوں لیکن عباس کو چھوڑ دیا جائے کیونکہ وہ تمھارے اس کام میں شریک نہیں تھے۔''

٥٧١٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ: دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَنْهُ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ: «عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ».

[5713] حضرت ام قیس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ میں نے عذرہ بیماری کی وجہ سے اس کا تالو دبوایا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے بچوں کو انگلی سے حلق دبا کر کیوں تکلیف دیتی ہو؟ تم عود ہندی استعمال کرو۔ اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے، ان میں سے ایک سینے کا درد ہے۔ اگر حلق کی بیماری ہے تو ناک میں دوائی ڈالی جائے اور سینے کے درد کے لیے منہ کے ایک جانب دوائی ڈالی جائے۔''

فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: بَيَّنَ لَنَا اثْنَيْنِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا خَمْسَةً.

(سفیان کہتے ہیں کہ) میں نے زہری سے سنا کہ آپ ﷺ نے دو بیماریوں کو بیان کیا لیکن باقی پانچ بیماریوں کا ذکر نہیں کیا۔

قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَعْمَرًا يَقُولُ: أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: لَمْ يَحْفَظْ، إِنَّمَا قَالَ: أَعْلَقْتُ عَنْهُ، حَفِظْتُهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ.

(عبداللہ بن مدینی نے کہا کہ) میں نے سفیان سے ذکر کیا کہ معمر تو أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ کے الفاظ بیان کرتا ہے؟ انھوں نے کہا: معمر نے یاد نہیں رکھا، مجھے یاد ہے کہ زہری نے کہا:

أَعْلَقْتُ عَنْهُ.

وَوَصَفَ سُفْيَانُ الْغُلَامَ يُحَنَّكُ بِالْإِصْبَعِ وَأَدْخَلَ سُفْيَانُ فِي حَنَكِهِ، إِنَّمَا يَعْنِي رَفْعَ حَنَكِهِ بِإِصْبَعِهِ، وَلَمْ يَقُلْ: أَعْلِقُوا عَنْهُ شَيْئًا. [راجع: ٥٦٩٢]

سفیان نے اس تحنیک کو بیان کیا جو بچے کو پیدائش کے وقت کی جاتی ہے۔ سفیان نے اپنے حلق میں انگلی ڈالی اور اپنے تالو کو انگلی سے اٹھایا۔ سفیان نے اعلاق کے یہ معنی بیان کیے کہ بچے کو حلق میں انگلی ڈال کر اس کا تالو اٹھانا۔ انھوں نے "أَعْلِقُوا عَنْهُ شَيْئًا" کے الفاظ نہیں کہے۔

(٢٢) بَابٌ:

باب: 22- بلاعنوان

٥٧١٤ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَآخَرَ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ: لَا، فَقَالَ: هُوَ عَلِيٌّ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَمَا دَخَلَ بَيْتَهَا وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ: «هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ»، قَالَتْ: فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتَّى جَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ، قَالَتْ: وَخَرَجَ إِلَى النَّاسِ، فَصَلَّى بِهِمْ وَخَطَبَهُمْ. [راجع: ١٩٨]

[5714] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی اور تکلیف زیادہ ہو گئی تو آپ نے بیماری کے دن میرے گھر گزارنے کے لیے اپنی دوسری ازواج مطہرات سے اجازت طلب کی۔ انھوں نے آپ کو اجازت دے دی تو آپ دو اشخاص حضرت عباس ؓ اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان سہارا لے کر باہر تشریف لائے۔ اس وقت آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ (راوی کہتا ہے کہ) میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ دوسرے صاحب کون تھے جن کا حضرت عائشہ ؓ نے نام نہیں لیا؟ میں نے کہا: نہیں، مجھے تو معلوم نہیں۔ انھوں نے کہا: وہ حضرت علی ؓ تھے۔ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: میرے حجرے میں داخل ہونے کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا جبکہ آپ کی بیماری بڑھ گئی تھی: ''مجھ پر سات مشکیزے پانی ڈالو جو پانی سے لبریز ہوں، شاید میں لوگوں کو کچھ نصیحت کروں۔'' پھر آپ ﷺ کو ہم نے ایک بڑے لگن میں بٹھایا جو نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت حفصہ ؓ کا تھا۔ پھر ہم نے ان مشکیزوں سے آپ پر پانی بہانا شروع کر دیا

حتی کہ آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ تم نے تعمیل حکم کر دی ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ اس کے بعد آپ ﷺ صحابۂ کرام ؓ کے پاس آئے، انھیں نماز پڑھائی، پھر خطاب کیا۔

(٢٣) بَابُ الْعُذْرَةِ

باب:23- تالو گر جانے کا بیان

٥٧١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيَّةَ - أَسَدَ خُزَيْمَةَ - وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ ﷺ، وَهِيَ أُخْتُ عُكَاشَةَ. أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا قَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ»، يُرِيدُ الْكُسْتَ، وَهُوَ الْعُودُ الْهِنْدِيُّ.

[5715] حضرت ام قیس بنت محصن اسدیہ ؓ سے روایت ہے، ان کا تعلق قبیلۂ خزیمہ کی شاخ بنو اسد سے تھا، وہ پہلی پہلی مہاجر عورتوں میں سے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، نیز آپ حضرت عکاشہ بن محصن ؓ کی ہمشیر ہیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لائیں۔ انھوں نے اپنے بیٹے کی عذرہ بیماری کا علاج تالو دبا کر کیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم عورتیں کس لیے اپنی اولاد کو تالو دبا کر تکلیف دیتی ہو؟ تمھیں چاہیے کہ اس مرض میں عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے، ان میں سے ایک سینے کا درد ہے، اس سے آپ کی مراد کست تھی۔ یہی عود ہندی ہے۔“

وَقَالَ يُونُسُ وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: عَلَّقَتْ عَلَيْهِ. [راجع: ٥٦٩٢]

یونس اور اسحاق بن راشد نے امام زہری سے أَعْلَقَتْ کے بجائے عَلَّقَتْ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

(٢٤) بَابُ دَوَاءِ الْمَبْطُونِ

باب:24- اسہال کا علاج

٥٧١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ، فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا»، فَسَقَاهُ، فَقَالَ: إِنِّي

[5716] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے بھائی کو اسہال کا عارضہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے شہد پلاؤ۔“ اس نے پلایا اور پھر واپس آ کر کہنے لگا کہ میں نے اسے شہد پلایا تھا لیکن اسہال بڑھ گئے

سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا. فَقَالَ: «صَدَقَ اللهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ».

تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ. [راجع: ٥٦٨٤]

ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے، البتہ تیرے بھائی کا پیٹ خطا کار ہے۔''

نضر نے شعبہ سے روایت کرنے میں محمد بن جعفر کی متابعت کی ہے۔

(٢٥) بَابٌ: لَا صَفَرَ، وَهُوَ دَاءٌ يَأْخُذُ الْبَطْنَ

باب: 25- صفر، یعنی پیٹ کی بیماری کے متعلق جان لیوا ہونے کا عقیدہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا

٥٧١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ [قَالَ] أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ»، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلَ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا، فَقَالَ: «فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟».

رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ. [راجع: ٥٧٠٧]

[5717] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امراض میں چھوت چھات، صفر (پیٹ کی ایک بیماری) کا جان لیوا ہونا اور الو کی نحوست کی کوئی حیثیت نہیں۔'' اس پر ایک اعرابی بولا: اللہ کے رسول! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ ریگستان میں تو ہرنوں کی طرح ہوتے ہیں، پھر ایک خارشی اونٹ آتا ہے تو سب کو خارشی بنا دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے کو خارشی کس نے بنایا تھا؟''

اس حدیث کو امام زہری نے ابوسلمہ اور سنان بن ابی سنان سے روایت کیا ہے۔

(٢٦) بَابُ ذَاتِ الْجَنْبِ

باب: 26- ذات الجنب کا بیان

٥٧١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ - وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ -: أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[5718] حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، یہ خاتون ان پہلی مہاجرات سے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی، نیز یہ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی ہمشیر ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنا ایک بیٹا لے کر حاضر ہوئیں جبکہ انھوں نے عذرہ بیماری کی وجہ سے بچے کا تالو دبایا تھا۔ نبی ﷺ نے

بِابْنٍ لَهَا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، فَقَالَ: «اتَّقُوا اللهَ، عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذِهِ الْأَعْلَاقِ؟ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ»، يُرِيدُ الْكُسْتَ، يَعْنِي الْقُسْطَ. قَالَ: وَهِيَ لُغَةٌ.

[راجع: ٥٦٩٢]

فرمایا: ''اللہ سے ڈرو، تم عورتیں اپنی اولاد کو اس طرح تالو دبا کر کیوں تکلیف پہنچاتی ہو؟ تم اس کے لیے عود ہندی استعمال کرو، اس میں سات بیماریوں کے لیے شفا ہے، جن میں سے ایک نمونیہ بھی ہے۔'' آپ ﷺ کی مراد کست تھی جسے قسط بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بھی ایک لغت ہے۔

فائدہ: ذات الجنب ایک بیماری ہے جو اندرونی ورم کی وجہ سے پسلی کے قریب درد کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے، بعض نے اسے سینے کے درد سے بھی تعبیر کیا ہے۔ عود ہندی زیادہ گرم ہے جبکہ عود بحری سمندر سے برآمد ہونے کی وجہ سے کچھ کم گرم ہوتی ہے۔ یہ دونوں جڑیں ہوتی ہیں۔ ان دونوں کو ملا کر نسوار بنانا اور ناک میں ڈالنا زکام اور اخراج بلغم کے لیے بہت مفید ہے۔ اس میں تیل یا پانی ملا کر بھی ناک میں ٹپکایا جاتا ہے۔ یہ دونوں دوائیں پسلی کے ورم اور سینے کے درد کے لیے بھی از حد مفید ہیں۔

٥٧١٩، ٥٧٢٠، ٥٧٢١ - حَدَّثَنَا عَارِمٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: قُرِئَ عَلَى أَيُّوبَ مِنْ كُتُبِ أَبِي قِلَابَةَ - مِنْهُ مَا حَدَّثَ بِهِ، وَمِنْهُ مَا قُرِئَ عَلَيْهِ - فَكَانَ هٰذَا فِي الْكِتَابِ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ وَأَنَسَ بْنَ النَّضْرِ كَوَيَاهُ، وَكَوَاهُ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِهِ. [انظر: ٥٧٢١]

[5721,5720,5719] حضرت حماد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایوب کے سامنے ابو قلابہ کی لکھی ہوئی احادیث پڑھی گئیں، ان میں وہ احادیث بھی تھیں جنھیں بیان کیا تھا اور وہ بھی تھیں جو ان کے سامنے پڑھ کر سنائی گئی تھیں۔ ان تحریر شدہ احادیث میں حضرت انس ؓ سے مروی یہ حدیث بھی تھی کہ حضرت ابوطلحہ اور حضرت انس بن نضر ؓ نے حضرت انس ؓ کو داغ لگا کر ان کا علاج کیا تھا یا حضرت ابوطلحہ ؓ نے خود ان کو اپنے ہاتھ سے داغا تھا۔

وَقَالَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَذِنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنْ يَرْقُوا مِنَ الْحُمَةِ وَالْأُذُنِ.

حضرت ابو قلابہ، حضرت انس ؓ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ انصار کے بعض گھرانوں کو زہریلے جانوروں کے کاٹنے اور کان کی تکلیف میں دم کرنے کی اجازت دی تھی۔

قَالَ أَنَسٌ: كُوِيتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حَيٌّ، وَشَهِدَنِي أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُو طَلْحَةَ كَوَانِي.

[راجع: ٥٧١٩]

حضرت انس ؓ نے بیان کیا کہ پسلی کے درد کی وجہ سے مجھے داغ دیا گیا تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ حیات تھے۔ اس وقت حضرت ابوطلحہ، انس بن نضر اور زید بن ثابت ؓ بھی حاضر تھے اور مجھے حضرت ابوطلحہ ؓ نے داغ دیا تھا۔

(٢٧) بَابُ حَرْقِ الْحَصِيرِ لِيُسَدَّ بِهِ الدَّمُ

باب: 27- زخم کا خون بند کرنے کے لیے چٹائی کو جلانا

٥٧٢٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: لَمَّا كُسِرَتْ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ ﷺ الْبَيْضَةُ، وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ وَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ - عَلَيْهَا السَّلَامُ - الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَرَقَأَ الدَّمُ. [راجع: ٢٤٣]

[5722] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب نبی ﷺ کے سر مبارک پر خود ٹوٹ گیا اور آپ کا چہرہ مبارک خون آلود ہوگیا، نیز سامنے کے دو دانت بھی ٹوٹ گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی بھر بھر کر لاتے تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، آپ کے چہرۂ انور سے خون دھو رہی تھیں۔ پھر جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ خون، پانی سے بھی زیادہ آ رہا ہے تو انھوں نے ایک چٹائی جلا کر اس کی راکھ رسول اللہ ﷺ کے زخموں پر لگائی تو خون رک گیا۔

(٢٨) بَابٌ: الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

باب: 28- بخار، دوزخ کی بھاپ سے ہے

٥٧٢٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ [قَالَ] حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ».

[5723] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی بھاپ سے ہے، لہٰذا تم اس (بھاپ) کو پانی سے بجھاؤ۔''

قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ: اكْشِفْ عَنَّا الرِّجْزَ. [راجع: ٣٢٦٤]

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب بخار آتا تو یوں دعا کرتے: (اے اللہ!) ہم سے اس عذاب کو دور کر دے۔

٥٧٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ: أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ

[5724] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے پاس جب کوئی بخار میں مبتلا عورت لائی جاتی تو وہ اس کے لیے دعا کرتیں اور پانی لے کر اس کے گریبان

بِالْمَرْأَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُو لَهَا، أَخَذَتِ الْمَاءَ، فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَبْرُدَهَا بِالْمَاءِ.

میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم بخار کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

٥٧٢٥ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ». [راجع: ٣٢٦٣]

[5725] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی بھاپ سے ہے، لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

٥٧٢٦ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ». [راجع: ٣٢٦٢]

[5726] حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بخار جہنم کی بھاپ سے ہے، لہٰذا تم اسے پانی سے ٹھنڈا کرلیا کرو۔''

(٢٩) بَابُ مَنْ خَرَجَ مِنْ أَرْضٍ لَا تُلَايِمُهُ

باب: 29- جہاں آب و ہوا موافق نہ ہو وہاں سے کسی دوسری جگہ جانا

٥٧٢٧ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا - أَوْ رِجَالًا - مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ، وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ بِذَوْدٍ وَبِرَاعٍ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَانْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ

[5727] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ عکل اور عرینہ سے چند لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے اسلام کے متعلق گفتگو کی، پھر کہا: اللہ کے رسول! ہم مویشی پالنے والے ہیں اور زراعت پیشہ یا کھجوروں والے نہیں ہیں، مدینہ طیبہ کی آب و ہوا انھیں موافق نہیں آتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے چند اونٹوں اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور فرمایا کہ وہ ان اونٹوں کے ساتھ مدینہ سے باہر چلے جائیں وہاں ان کا دودھ اور پیشاب نوش کریں، چنانچہ وہ لوگ باہر چلے گئے لیکن حرہ کے نزدیک پہنچ کر وہ اسلام سے مرتد ہوگئے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ لے کر بھاگ نکلے، جب

الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ وَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ، وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ. [راجع: ٢٣٣]

رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر ملی تو آپ نے ان کے تعاقب میں چند آدمی روانہ کیے۔ پھر آپ نے ان کے متعلق حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیں پھیری گئیں اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے، پھر حرہ کے کنارے انھیں چھوڑ دیا گیا حتی کہ وہ اسی حالت میں مر گئے۔

(٣٠) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُونِ

باب:30- طاعون کا بیان

٥٧٢٨ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا».

[5728] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے، وہ حضرت سعد ؓ سے بیان کرتے ہیں، وہ نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم سنو کہ کسی جگہ طاعون کی وبا پھیل رہی ہے تو وہاں مت جاؤ لیکن جہاں یہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے مت نکلو۔''

فَقُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَلَا يُنْكِرُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. [راجع: ٣٤٧٣]

(حبیب بن ابی ثابت کہتے ہیں کہ) میں نے (ابراہیم بن سعد سے) کہا: تم نے خود حضرت اسامہ ؓ سے سنا تھا کہ انھوں نے حضرت سعد ؓ سے بیان کیا اور انھوں نے اس کا انکار نہیں کیا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

٥٧٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ: أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّامِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ عُمَرُ: ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ،

[5729] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ ملک شام تشریف لے جا رہے تھے، جب سرغ مقام پر پہنچے تو آپ کی ملاقات امراء افواج حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور ان کے ساتھیوں سے ہوئی۔ انھوں نے بتایا کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر ؓ نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلاؤ۔ ان کو بلایا تو ان سے مشورہ طلب کیا اور ان سے کہا کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے، مہاجرین اولین نے باہم اختلاف رائے کیا، بعض نے کہا: آپ ایک عظیم مقصد (جہاد) کے لیے نکلے ہیں، لہٰذا ہم آپ کا واپس

وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَاخْتَلَفُوا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ خَرَجْنَا لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذَا الْوَبَاءِ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي الْأَنْصَارَ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَاسْتَشَارَهُمْ، فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ، وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ، فَقَالُوا: نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ: إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ: أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ؟ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ إِلَى قَدَرِ اللهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ، إِحْدَاهُمَا خَصِيبَةٌ وَالْأُخْرَى جَدْبَةٌ، أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ، وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ؟ قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِي فِي هٰذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ»، قَالَ: فَحَمِدَ اللهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ. [انظر: ٥٧٣٠، ٦٩٧٣]

چلے جانا مناسب نہیں سمجھتے، جبکہ کچھ دوسرے حضرات نے کہا کہ آپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے باقی ماندہ صحابۂ کرام ؓ ہیں ہم یہ مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ ان کو لے کر وبائی علاقے میں جائیں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: آپ حضرات تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا: انصار کو بلاؤ۔ حضرت ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ میں انصار کو بلا لایا۔ آپ نے ان سے بھی مشورہ کیا لیکن وہ بھی کسی ایک فیصلے پر متفق نہ ہوئے بلکہ مہاجرین کی طرح اختلاف کرنے لگے، کسی نے کہا: آگے چلیں اور کسی نے واپس جانے کا مشورہ دیا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تم بھی تشریف لے جاؤ۔ پھر فرمایا: میرے پاس قریش کے شیوخ کو بلاؤ جو فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کر کے مدینہ طیبہ آئے تھے۔ میں انھیں بلا کر لایا تو ان میں کوئی اختلاف رائے پیدا نہ ہوا بلکہ انھوں نے کہا: ہمارا خیال ہے کہ آپ لوگوں کو واپس لے جائیں اور انھیں اس وباء میں نہ ڈالیں۔ حضرت عمر ؓ نے یہ سنتے ہی لوگوں میں اعلان کرا دیا کہ میں صبح اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ طیبہ لوٹ جاؤں گا، لہٰذا تم لوگ بھی واپس چلو، چنانچہ صبح کو ایسا ہی ہوا۔ اس دوران میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ نے کہا: کیا اللہ کی تقدیر سے راہ فرار اختیار کیا جائے گا؟ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اے ابوعبیدہ! کاش! تیرے علاوہ کوئی دوسرا یہ بات کہتا۔ ہاں، ہم اللہ کی تقدیر سے راہ فرار اختیار کر کے اللہ کی تقدیر کی طرف ہی جا رہے ہیں۔ مجھے بتاؤ اگر تمھارے اونٹ کسی وادی میں جائیں جس کے دو کنارے ہوں: ایک سرسبز و شاداب اور دوسرا خشک و بے آباد، کیا یہ بات نہیں ہے کہ اگر سرسبز خطے میں چراتے ہو تو اللہ کی تقدیر سے ایسا ہو گا اور اگر خشک وادی میں چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہو گا۔ اس دوران میں حضرت

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے جو اپنی کسی ضرورت کی بنا پر اس وقت وہاں موجود نہیں تھے، انھوں نے بتایا کہ میرے پاس اس مسئلے کے متعلق یقینی علم ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: ''اگر تم کسی ملک کے متعلق سنو کہ وہاں وبا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب ایسی جگہ وبا آ جائے جہاں تم خود موجود ہو تو وہاں سے مت نکلو۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر واپس ہو گئے۔

٥٧٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا كَانَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ». [راجع: ٥٧٢٩]

[5730] حضرت عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کے لیے روانہ ہوئے۔ جب آپ سرغ مقام پر پہنچے تو آپ کو اطلاع ملی کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''جب تم کسی علاقے کے متعلق سنو کہ وہاں وبا پھوٹ پڑی ہے تو وہاں مت جاؤ، اور جب کسی ایسی جگہ وبا پھوٹ پڑے جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے مت نکلو۔''

٥٧٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ الْمَسِيحُ وَلَا الطَّاعُونُ». [راجع: ١٨٨٠]

[5731] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسیح دجال اور طاعون دونوں مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہوں گے۔''

٥٧٣٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ: حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ قَالَتْ: قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَحْيَى بِمَ مَاتَ؟ قُلْتُ: مِنَ الطَّاعُونِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ». [راجع: ٢٨٣٠]

[5732] حضرت حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ یحییٰ بن سیرین کا کس بیماری سے انتقال ہوا ہے؟ میں نے کہا: طاعون سے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طاعون، ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔''

٥٧٣٣ - حدّثنا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ». [راجع: ٦٥٣]

[5733] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے اور طاعون کی بیماری سے مرنے والا بھی شہید ہے۔"

(٣١) بَابُ أَجْرِ الصَّابِرِ فِي الطَّاعُونِ

باب: 31- طاعون میں صبر کر کے وہیں رہنے والے شخص کے اجر کا بیان (گو اسے طاعون نہ ہو)

٥٧٣٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ أَنَّهُ: «كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ».

تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ دَاوُدَ. [راجع: ٣٤٧٤]

[5734] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق سوال کیا تو اللہ کے نبی ﷺ نے انھیں بتایا: "طاعون (اللہ کا) عذاب تھا، وہ اسے جس پر چاہتا بھیج دیتا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو اہل ایمان کے لیے باعث رحمت بنا دیا۔ اب کوئی بھی اللہ کا بندہ اگر صبر کے ساتھ اس شہر میں ٹھہرا رہے جہاں طاعون پھوٹ پڑا ہو اور یقین رکھتا ہو کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دیا ہے وہ اس کو ضرور پہنچ کر رہے گا تو اس کو شہید کا سا ثواب ملے گا۔"

نضر بن شمیل نے داود سے روایت کرنے میں حبان بن ہلال کی متابعت کی ہے۔

(٣٢) بَابُ الرُّقَى بِالْقُرْآنِ وَالْمُعَوِّذَاتِ

باب: 32- قرآن اور معوذات پڑھ کر دم کرنا

٥٧٣٥ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنْفُثُ عَنْهُ بِهِنَّ وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا.

[5735] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی مرض وفات میں خود پر معوذات پڑھ کر دم کرتے تھے۔ پھر جب آپ زیادہ بیمار ہو گئے تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ کو دم کرتی تھی اور برکت کے لیے آپ کا دست مبارک ہی آپ کے جسد اطہر پر پھیرتی تھی۔

فَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: كَيْفَ يَنْفُثُ؟ قَالَ: كَانَ يَنْفُثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ. [راجع: ٤٤٣٩]

(معمر نے کہا:) میں نے امام زہری سے پوچھا: آپ ﷺ کس طرح دم کرتے تھے؟ تو انھوں نے بتایا کہ آپ ﷺ دم کر کے اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونک مارتے، پھر انھیں اپنے چہرۂ انور پر پھیر لیتے تھے۔

فائدہ: معوذات سے مراد سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس ہیں۔ رسول اللہ ﷺ انھیں پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں میں پھونک مارتے، پھر تمام جسم پر پھیر لیتے۔ پہلے سر اور چہرے پر پھیرتے، پھر جسم کے اگلے حصے پر پھیرتے۔ اس طرح تین دفعہ کرتے تھے۔[1]

(٣٣) بَابُ الرُّقَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: 33- سورۂ فاتحہ سے دم جھاڑ کرنا

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس ؓ نے نبی ﷺ سے ایک روایت بیان کی ہے۔

٥٧٣٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَتَوْا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ أُولَئِكَ فَقَالُوا: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ؟ فَقَالُوا: إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا، وَلَا نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا، فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ، فَبَرَأَ، فَأَتَوْا بِالشَّاءِ فَقَالُوا: لَا نَأْخُذُهُ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَأَلُوهُ فَضَحِكَ وَقَالَ: «وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ خُذُوهَا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ». [راجع: ٢٢٧٦]

[5736] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے چند صحابۂ کرام عرب کے قبائل میں سے کسی قبیلے کے پاس سے گزرے تو انھوں نے ان کی ضیافت نہ کی۔ اس دوران میں اس قبیلے کے سردار کو کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا۔ قبیلے والوں نے صحابۂ کرام سے کہا: تمھارے پاس اس کی کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ صحابۂ کرام نے کہا: تم لوگوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی، لہٰذا ہم اس وقت تک دم نہیں کریں گے جب تک تم ہماری مزدوری طے نہ کرو، چنانچہ انھوں نے کچھ بکریاں دینا طے کر دیں۔ پھر ان میں سے ایک شخص نے سورۂ فاتحہ پڑھنا شروع کر دی، دم کرتے وقت منہ میں تھوک جمع کرتا رہا اور متاثرہ جگہ پر لگاتا رہا، ایسا کرنے سے وہ سردار تندرست ہو گیا۔ قبیلے والے بکریاں لے کر آئے تو صحابۂ کرام نے کہا: جب تک ہم نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھ نہ لیں ہم یہ بکریاں نہیں لے سکتے، چنانچہ انھوں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے

1 صحيح البخاري، فضائل القرآن، حديث: 5017.

مسکراتے ہوئے فرمایا: ''تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ سے بھی دم کیا جاسکتا ہے؟ بکریاں لے لو اور ان میں میرے لیے بھی حصہ رکھو۔''

(٣٤) بَابُ الشُّرُوطِ فِي الرُّقْيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: 34- سورۂ فاتحہ سے دم کرنے میں کوئی شرط عائد کرنا

٥٧٣٧ - حَدَّثَنَا سِيدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ [الْبَصْرِيُّ - هُوَ صَدُوقٌ -] يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ الْبَرَّاءُ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْأَخْنَسِ أَبُو مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مَرُّوا بِمَاءٍ فِيهِمْ لَدِيغٌ - أَوْ سَلِيمٌ - فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ؟ إِنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيغًا - أَوْ سَلِيمًا -. فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ، فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا ذٰلِكَ وَقَالُوا: أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللهِ أَجْرًا؟ حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللهِ أَجْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللهِ».

[5737] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے چند صحابۂ کرام چشمے پر رہنے والوں کے پاس سے گزرے۔ ان کے ہاں زہریلے جانور کا کاٹا ہوا ایک شخص تھا۔ صحابۂ کرام کے پاس ان کا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: کیا تم میں کوئی دم جھاڑ کرنے والا ہے؟ کیونکہ اس چشمے پر ایک آدمی کو کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا ہے۔ صحابۂ کرام میں سے ایک آدمی اس کے ہمراہ گیا اور چند بکریاں لینے کی شرط پر سورۂ فاتحہ سے دم کیا تو وہ تندرست ہوگیا۔ وہ صحابی بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو انھوں نے اسے اچھا خیال نہ کیا اور کہا کہ تو نے اللہ کی کتاب پڑھ کر اجرت لی ہے؟ آخر جب یہ حضرات مدینہ طیبہ آئے تو انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس شخص نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن چیزوں کی تم اجرت لیتے ہو ان میں سب سے زیادہ اجرت لینے کے قابل اللہ کی کتاب ہے۔''

(٣٥) بَابُ رُقْيَةِ الْعَيْنِ

باب: 35- نظر بد لگ جانے سے دم کرنا

٥٧٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

[5738] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا...... یا (کہا کہ) آپ نے حکم دیا...... کہ نظر بد لگ جانے سے دم جھاڑ کیا جائے۔

أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ - أَوْ أَمَرَ - أَنْ يُسْتَرْقَى مِنَ الْعَيْنِ.

٥٧٣٩ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ: أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ: «اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ».

[5739] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کی چہرے پر سیاہ دھبے تھے تو آپ نے فرمایا: ''اسے دم کراؤ کیونکہ اسے نظر بد لگ گئی ہے۔''

وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عقیل نے کہا کہ ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے خبر دی، انھوں نے اسے نبی ﷺ سے (مرسل طور پر) بیان کیا۔

تَابَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ.

عبداللہ بن سالم نے زبیدی سے روایت کرنے میں محمد بن حرب کی متابعت کی ہے۔

(٣٦) بَابٌ: الْعَيْنُ حَقٌّ

باب: 36- نظر بد برحق ہے

٥٧٤٠ - **حَدَّثَنِي** إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْعَيْنُ حَقٌّ»، وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ. [انظر: ٥٩٤٤]

[5740] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''نظر لگ جانا برحق ہے۔'' اور آپ نے جسم میں سرمہ بھرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

(٣٧) بَابُ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

باب: 37- سانپ اور بچھو کے ڈسنے پر دم کرنا

٥٧٤١ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ

[5741] حضرت اسود سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے سیدہ عائشہ ؓ سے زہریلے جانور کے کاٹنے پر دم کرنے کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے

عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ؟ فَقَالَتْ: رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ.

ہرزہریلے جانور کے کاٹنے پردم کرنے کی اجازت دی ہے۔

فائدہ: اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کے علاوہ کسی بیماری میں دم نہیں کیا جا سکتا کیونکہ دیگر احادیث سے دم کرنے کے مطلق جواز کا پتہ چلتا ہے بشرطیکہ وہ دم شرکیہ نہ ہوں۔

(٣٨) بَابُ رُقْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ

باب:38- نبی ﷺ کا خود دم کرنا

٥٧٤٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ، اشْتَكَيْتُ، فَقَالَ أَنَسٌ: أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: «اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ الْبَاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا».

[5742] حضرت عبدالعزیز سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اور حضرت ثابت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ثابت نے کہا: اے ابوحمزہ! میری طبیعت ناساز ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھے رسول اللہ ﷺ کا دم نہ کروں؟ ثابت نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ دعا پڑھ کر دم کیا: ''اے اللہ، لوگوں کے رب! اے تکلیف دور کرنے والے! تو شفا عطا فرما، (بے شک) تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا اور کوئی شفا دینے والا نہیں۔ تو ایسی شفا عطا فرما کہ بیماری بالکل نہ رہے۔''

٥٧٤٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى وَيَقُولُ: «اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهِبِ الْبَاسَ وَاشْفِهِ، وَأَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا».

[راجع: ٥٦٧٥]

[5743] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنے بعض اہل خانہ کو یہ دعا پڑھ کر دم کرتے اور اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے تھے: ''اے اللہ، لوگوں کے رب! تکلیف دور کردے۔ اسے شفا عطا فرما اور تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں۔ تو ایسی شفا دے کہ کسی قسم کی بیماری باقی نہ رہے۔''

قَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ.

سفیان نے کہا میں نے یہ حدیث منصور کے سامنے پیش کی، انھوں نے اسے ابراہیم نخعی سے بیان کیا، انھوں نے

مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اسی طرح بیان کیا۔

٥٧٤٤ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرْقِي، يَقُولُ: «امْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، بِيَدِكَ الشِّفَاءُ، لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ». [راجع: ٥٦٧٥]

[5744] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھ کر دم کرتے تھے: ''اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور کر دے۔ تیرے ہاتھ ہی میں شفا ہے۔ تیرے سوا کوئی بھی تکلیف دور کرنے والا نہیں۔''

٥٧٤٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: «بِسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا». [انظر: ٥٧٤٦]

[5745] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعا پڑھا کر مریض کو دم کرتے تھے: ''اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی کے لعاب دہن سے مل کر (ہمارے رب کے حکم سے) ہمارے مریض کی شفایابی کا ذریعہ ہوگی۔''

٥٧٤٦ - حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي الرُّقْيَةِ: «بِسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، وَرِيقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا». [راجع: ٥٧٤٥]

[5746] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ دم کرتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے: ''اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی کے لعاب دہن کے ساتھ مل کر ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مریض کی شفایابی کا ذریعہ بنے گی۔''

فائدہ: تھوک اور مٹی تو ظاہری اسباب ہیں جنھیں اختیار کرنے کا حکم ہے، ان میں شفا پیدا ہونا اللہ کے اذن پر موقوف ہے۔ مومن کا لعاب دہن اور مٹی، خواہ کسی سرزمین کی ہو، شفا بخشی کا ایک حصہ ہیں۔ اس میں اصل تاثیر تو "بإذن ربنا" کے لفظ کی ہے۔

(٣٩) بَابُ النَّفْثِ فِي الرُّقْيَةِ

باب: 39- جھاڑ پھونک کرتے وقت تھوتھو کرنا

٥٧٤٧ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ

[5747] حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے جبکہ پریشان کن خواب

النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ حِينَ يَسْتَيْقِظُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ». [راجع: ٣٢٩٢]

شیطان کی طرف سے ہے، اس لیے تم میں سے جب کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے ناگوار ہو تو بیدار ہوتے ہی تین مرتبہ تھو، تھو کرے اور اس خواب کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے۔ ایسا کرنے سے خواب کا اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔"

وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَمَا أُبَالِيهَا.

ابوسلمہ کہتے ہیں کہ پہلے میں ایسے خواب دیکھتا تھا جو مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ گراں ہوتے تھے، جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے، میں ان کی کوئی پروا نہیں کرتا۔

فائدہ: مذموم نفث وہ ہے جو جادو ٹونا کرتے وقت کیا جائے، قرآن کریم میں ایسے وقت گرہوں میں تھوتھو کرنے کی مذمت ہے جبکہ دم کرتے وقت ایسا کرنا احادیث سے ثابت ہے۔[1]

٥٧٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَفَثَ فِي كَفَّيْهِ بِـ: ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ﴾، وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيعًا، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا اشْتَكَى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ بِهِ.

[5748] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں پر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین پڑھ کر پھونکتے، پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے اور جسم کے جس حصے تک ہاتھ جاتا وہاں تک پھیرتے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: جب آپ بیمار ہوئے تو مجھے اس طرح کرنے کا حکم دیا۔

قَالَ يُونُسُ: كُنْتُ أَرَى ابْنَ شِهَابٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ، إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ. [راجع: ٥٠١٧]

(راوئ حدیث) یونس بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شہاب کو دیکھا کہ وہ بھی جب بستر پر لیٹتے تو اسی طرح کرتے تھے۔

فائدہ: یہ اس بیماری کا واقعہ ہے جس میں آپ نے وفات پائی تھی۔ شروع میں تو آپ خود ہی دم کرتے تھے لیکن جب مرض نے شدت اختیار کر لی تو حضرت عائشہ ؓ کو حکم دیا، وہ آپ کو دم کرتی تھیں۔

٥٧٤٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[5749] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ

1 فتح الباري: 258/10.

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ، فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ أَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ قَدْ نَزَلُوا بِكُمْ، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ، فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ، إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ، فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ، وَاللهِ إِنِّي لَرَاقٍ وَلٰكِنْ وَاللهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ، فَلَمْ تُضَيِّفُونَا، فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا، فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ، فَانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفُلُ وَيَقْرَأُ ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ﴾ حَتَّى لَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِي مَا بِهِ قَلَبَةٌ، قَالَ: فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمُ: اقْسِمُوا، فَقَالَ الَّذِي رَقَى: لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا، فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ: «وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ، أَصَبْتُمْ، اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ». [راجع: ٢٢٧٦]

رسول اللہ ﷺ کے چند صحابۂ کرام ایک سفر کے لیے روانہ ہوئے۔ وہ سفر کرتے رہے حتی کہ انھوں نے (راستے میں) عرب کے ایک قبیلے کے ہاں پڑاؤ کیا تو ان سے ضیافت طلب کی لیکن انھوں نے انکار کر دیا۔ اچانک اس قبیلے کے سردار کو کسی زہریلی چیز نے کاٹ کھایا۔ انھوں نے اس (کی صحت یابی) کے لیے پوری کوشش کی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر ان میں سے کسی نے کہا: تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جو تمھارے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں، ممکن ہے کہ ان میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہو، چنانچہ وہ صحابۂ کرام ؓ کے پاس آئے اور کہا: لوگو! ہمارے سردار کو کسی زہریلی چیز نے ڈس لیا ہے۔ ہم نے ہر طرح سے کوشش کی لیکن کسی چیز سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کیا تمھارے پاس اس کے لیے کوئی چیز ہے؟ صحابہ میں سے ایک صاحب نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم! میں جھاڑ پھونک جانتا ہوں، لیکن ہم نے تم سے ضیافت طلب کی تھی جس کا تم نے انکار کر دیا تھا، لہٰذا میں بھی اس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک تم اس کی کوئی اجرت طے نہ کرو، چنانچہ انھوں نے کچھ بکریاں دینے پر معاملہ طے کر لیا۔ اب یہ صحابی روانہ ہوئے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرتے رہے۔ (اس کی برکت سے) وہ ایسے ہو گیا جیسے اس کی رسی کھل گئی ہو اور اس طرح چلنے لگا گویا اسے کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ انھوں نے صحابۂ کرام کو پوری طے شدہ اجرت دے دی۔ بعض صحابۂ کرام نے کہا: بکریاں تقسیم کر لو لیکن جس نے دم کیا تھا کہنے لگا: ابھی نہیں، پہلے ہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر صورت حال بیان کریں، پھر دیکھیں رسول اللہ ﷺ اس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ چنانچہ یہ سب حضرات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو صورت حال سے آگاہ کیا تو آپ نے فرمایا:

''تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ اس سے دم کیا جا سکتا ہے؟ تم نے بہت اچھا کیا۔ بکریاں تقسیم کرلو اور میرا بھی اپنے ساتھ حصہ لگاؤ۔''

(٤٠) بَابُ مَسْحِ الرَّاقِي الْوَجَعَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى

باب: 40- دم کرنے والے کا متاثرہ جگہ پر دایاں ہاتھ پھیرنا

٥٧٥٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ يَمْسَحُهُ بِيَمِينِهِ: «أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا».

فَذَكَرْتُهُ لِمَنْصُورٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِنَحْوِهِ.

[راجع: ٥٦٧٥]

[5750] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کسی پر دم کرتے وقت اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے لوگوں کے رب! تکلیف دور کردے اور شفا دے۔ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ شفا وہی ہے جو تیری طرف سے ہو، ایسی شفا کہ بیماری کا نشان تک نہ رہے۔''

سفیان نے کہا: میں نے یہ منصور سے ذکر کیا تو انھوں نے ابراہیم نخعی سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے سیدہ عائشہ ؓ سے اسی طرح بیان کیا۔

(٤١) بَابٌ: الْمَرْأَةُ تَرْقِي الرَّجُلَ

باب: 41- عورت مرد کو دم کرسکتی ہے

٥٧٥١ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنَا أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ، وَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا.

فَسَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ: كَيْفَ كَانَ يَنْفِثُ؟ قَالَ: يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ.

[5751] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی مرض وفات میں معوذات پڑھ کر دم کرتے تھے۔ پھر جب آپ کے لیے یہ دشوار ہوگیا تو میں آپ پر دم کرتی تھی اور برکت کے لیے آپ کا دایاں ہاتھ آپ کے جسم پر پھیرتی تھی۔

میں نے ابن شہاب سے پوچھا کہ آپ ﷺ کس طرح دم کیا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ آپ پہلے اپنے دونوں

[راجع: ٤٤٣٩]

ہاتھوں پر پھونک مارتے، پھر انھیں اپنے چہرۂ انور پر پھیر لیتے تھے۔

(٤٢) بَابُ مَنْ لَمْ يَرْقِ

باب:42- دم جھاڑ نہ کرنے کی فضیلت

٥٧٥٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَرَجَوْتُ أَنْ تَكُونَ أُمَّتِي، فَقِيلَ: هٰذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ، فَقِيلَ لِي: انْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ: هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ».

[5752] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''تمام امتیں میرے سامنے پیش کی گئیں۔ بعض ایسے انبیاء گزرے جن کے ساتھ صرف ایک ایک آدمی تھا اور بعض ایسے نبی بھی گزرے جن کے ساتھ دو آدمی تھے۔ کچھ انبیاء ایسے بھی تھے جن کے ساتھ ایک چھوٹی سی جماعت تھی اور کچھ ایسے بھی تھے کہ ان کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔ پھر میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی جس نے افق کو ڈھانپ رکھا تھا۔ میں نے خیال کیا شاید یہ میری امت ہے۔ مجھے کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ ؑ اور ان کی امت کے لوگ ہیں۔ پھر مجھے کہا گیا کہ دیکھو۔ میں نے دیکھا کہ وہاں بے شمار لوگ ہیں جن سے تمام افق بھرے پڑے تھے۔ پھر مجھ سے کہا گیا: ادھر دیکھو، ادھر دیکھو۔ میں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ ہیں جنھوں نے تمام افق کو ڈھانپ رکھا ہے۔ مجھ سے کہا گیا: یہ لوگ آپ کی امت ہیں اور ان میں سے ستر ہزار وہ لوگ ہوں گے جو جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے۔''

فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيَّنْ لَهُمْ، فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ، وَلٰكِنَّا آمَنَّا بِاللهِ وَرَسُولِهِ، وَلٰكِنْ هٰؤُلَاءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «هُمُ الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ، وَلَا

اس کے بعد صحابۂ کرام اٹھ کر مختلف جگہوں میں چلے گئے جبکہ آپ ﷺ نے اس امر کی وضاحت نہ کی کہ یہ ستر ہزار کون لوگ ہوں گے۔ پھر نبی ﷺ کے صحابۂ کرام نے ان کے بارے میں باہم گفتگو کی اور کہا کہ ہماری پیدائش تو شرک میں ہوئی تھی، ہم اس کے بعد اللہ اور اس کے رسول پر

يَسْتَرْقُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ». فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا؟ فَقَالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ». [راجع: ٣٤١٠]

ایمان لائے، لیکن یہ ستر ہزار ہماری اولاد سے ہوں گے (جو ایمان کی حالت میں پیدا ہوئے)۔ نبی ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو بدشگونی نہیں لیتے اور نہ دم سے جھاڑ پھونک کراتے ہیں اور نہ داغ دیتے ہیں، بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔'' یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا میں ان لوگوں میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر ایک دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی: کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''اس سلسلے میں عکاشہ تم سے بازی لے گیا ہے۔''

(٤٣) بَابُ الطِّيَرَةِ

باب:43- بدشگونی لینے کا بیان

وضاحت: دور جاہلیت میں ایسا ہوتا تھا کہ آدمی اپنے گھر سے نکلتا تو کسی پرندے کو دیکھتا اگر وہ دائیں جانب جاتا تو کہتا کہ کام ہوجائے گا اور اگر بائیں جانب جاتا تو کہتا کہ کام نہیں ہوگا۔ اس مقصد کے لیے وہ پرندہ خود بھی اڑاتا تھا۔ اس انداز سے فال لینا شرعاً ناجائز ہے۔ دور حاضر میں ہندسوں اور حرفوں میں انگلی رکھنا، طوطے سے فال نکلوانا بھی اسی قبیل سے ہے۔ جائز فال صرف اسی قدر ہے کہ بلا ارادہ کوئی لفظ کان میں پڑے اور انسان اس وجہ سے امید رکھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس مقصد میں کامیاب کر دے گا، اس میں سننے والے کے قصد و ارادہ کو کوئی دخل نہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر اہل مکہ کے نمائندے سہیل بن عمرو کی آمد پر فرمایا تھا: ''اب تمھارا معاملہ ''سہل'' یعنی آسان ہوگیا ہے۔''[1]

٥٧٥٣ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَالشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَرْأَةِ، وَالدَّارِ، وَالدَّابَّةِ». [راجع: ٢٠٩٩]

[5753] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مرض متعدی نہیں اور بدشگونی کی بھی کوئی اصل نہیں۔ نحوست صرف تین چیزوں میں ہوتی ہے: عورت میں، گھر میں اور گھوڑے میں۔''

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ نحوست اگر ہوتو بھی ان مذکورہ تین چیزوں میں ممکن ہے لیکن یہ کوئی یقینی نہیں۔ سواری، بیوی

1 صحيح البخاري، الشروط، حديث: 2731.

اورگھر اگر دین ودنیا کے لیے مفید نہ ہوں تو ان کے بدل لینے میں چنداں مضائقہ نہیں۔ سواری کی نحوست یہ ہے کہ وہ اڑیل ہو اور مقصد برآری کے قابل نہ ہو۔ بیوی کی نحوست یہ ہے کہ وہ ترش مزاج اور جھگڑالو ہو اور گھر کی نحوست یہ ہے کہ وہ تنگ و تاریک ہو یا اس کے ہمسائے اچھے نہ ہوں۔ واللّٰہ أعلم.

٥٧٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ [قَالَ]: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ»، قَالُوا: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: «الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ». [انظر: ٥٧٥٥]

[5754] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”بدشگونی کی کوئی حیثیت نہیں، البتہ نیک فال لینا کچھ برا نہیں۔“ صحابۂ کرام ؓ نے عرض کی: نیک فال کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کوئی اچھا کلمہ جو تم میں سے کوئی سنتا ہے۔“

(٤٤) بَابُ الْفَأْلِ

باب:44- نیک فال لینے کا بیان

٥٧٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ»، قَالَ: وَمَا الْفَأْلُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ». [راجع: ٥٧٥٤]

[5755] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بدشگونی کی کوئی حیثیت نہیں، اس میں بہتر نیک فال ہے۔“ صحابۂ کرام نے عرض کی: اللہ کے رسول! نیک فال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اچھی بات جو تم میں سے کوئی سنے۔“

٥٧٥٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الصَّالِحُ، الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ». [انظر: ٥٧٧٦]

[5756] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”چھوت چھات بے اصل ہے اور بدشگونی کی بھی کوئی حقیقت نہیں، مجھے تو اچھی فال پسند ہے، یعنی کوئی کلمۂ خیر یا اچھی بات جو کسی سے سنی جائے۔“

(٤٥) بَابٌ: لَا هَامَةَ

باب:45- ہامہ کوئی شے نہیں

٥٧٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا

[5757] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی

النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ». [راجع: ٥٧٠٧]

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''چھوت لگ جانا، بدشگونی لینا اور الو یا صفر کی نحوست کوئی شے نہیں۔''

فائدہ: عربوں کے ہاں عقیدہ تھا کہ مقتول کی ہڈیاں جب بوسیدہ ہو جاتی ہیں تو اس کی کھوپڑی سے ایک الو برآمد ہوتا ہے جو اس کی قبر کے اردگرد چکر لگاتا رہتا ہے اور پیاس، پیاس کہتا ہے۔ اگر مرنے والے کا بدلہ لے لیا جائے تو وہ مطمئن ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس لغو خیال کی تردید فرمائی ہے۔

(٤٦) بَابُ الْكِهَانَةِ

باب: 46- کہانت کا بیان

٥٧٥٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا، فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ، فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ الَّتِي غَرِمَتْ: كَيْفَ أَغْرَمُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ، وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ، فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ». [انظر: ٥٧٥٩، ٥٧٦٠، ٦٧٤٠، ٦٩٠٤، ٦٩٠٩، ٦٩١٠]

[5758] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں میں فیصلہ کیا جنھوں نے آپس میں جھگڑا کیا تھا۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا جو اس کے پیٹ پر جا کر لگا۔ یہ عورت حاملہ تھی، اس لیے اس کے پیٹ کا بچہ مر گیا۔ یہ معاملہ دونوں فریق نبی ﷺ کے پاس لے کر آئے تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کے پیٹ کی دیت ایک غلام یا لونڈی ادا کرنا ہے۔ جس عورت پر تاوان واجب ہوا تھا اس کے سرپرست نے کہا: میں اس کا تاوان کیسے ادا کروں جس نے نہ کھایا نہ پیا، نہ بولا اور نہ چلایا؟ ایسی صورت میں تو کچھ بھی دیت واجب نہیں ہو سکتی۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو کاہنوں کا بھائی معلوم ہوتا ہے۔''

٥٧٥٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا، فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ

[5759] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ دو عورتیں تھیں۔ ایک نے دوسری کو پتھر دے مارا جس سے دوسری کے پیٹ کا حمل گر گیا۔ نبی ﷺ نے اس معاملے میں ایک غلام یا لونڈی بطور دیت دینے کا فیصلہ فرمایا۔

بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ. [راجع: ٥٧٥٨]

٥٧٦٠ - وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ، فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ: كَيْفَ أَغْرَمُ مَا لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ». [راجع: ٥٧٥٨]

[5760] حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بچے کے متعلق، جو ماں کے پیٹ میں مار ڈالا گیا ہو، فیصلہ فرمایا کہ ایک غلام یا لونڈی بطور دیت ادا کرنا ہے۔ جس نے تاوان ادا کرنا تھا، اس نے کہا: میں ایسے بچے کی دیت کیوں ادا کروں جس نے نہ کھایا نہ پیا، نہ بولا اور نہ چلایا، ایسی صورت میں تو دیت نہیں ہوسکتی؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: ''یہ تو کاہنوں کا بھائی ہے۔''

فائدہ: دور جاہلیت میں کاہنوں کا یہ طریقہ تھا کہ وہ اپنے باطل کلام کو مسجع اور قافیہ بند عبارت سے مزین کرتے تاکہ باطل، اس عبارت میں دب جائے اور اس کی حقیقت نہ کھل سکے اور لوگوں کو وہم میں مبتلا کرتے تھے کہ اس میں نفع ہے۔ حدیث میں مذکور شخص نے بھی یہی کام کیا تھا کہ مسجع عبارت سے نبی ﷺ کے فیصلے کو رد کرنے کی کوشش کی، اس لیے وہ مذمت کا مستحق ہوا۔

٥٧٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. [راجع: ٢٢٣٧]

[5761] حضرت ابومسعود ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کتے کی قیمت، بدکارہ عورت کی اجرت اور کاہن کی شیرینی سے منع فرمایا ہے۔

٥٧٦٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ، فَقَالَ: «لَيْسَ بِشَيْءٍ»، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَنَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَيَكُونُ حَقًّا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَخْلِطُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ».

[5762] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ چند لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''ان کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی۔'' لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! وہ کبھی ہمیں ایسی باتوں کی خبر دیتے ہیں جو صحیح ہوتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ صحیح بات جن کسی (فرشتے) سے سن لیتا ہے اور اپنے دوست کاہن کے کان میں ڈال دیتا ہے، پھر یہ لوگ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر بیان کرتے ہیں۔''

قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: مُرْسَلٌ: «الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ»، ثُمَّ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَسْنَدَهُ بَعْدَهُ. [راجع: ٣٢١٠]

علی بن مدینی نے کہا کہ عبدالرزاق پہلے "الکلمة من الحق" والا جملہ مرسل طور پر بیان کرتے تھے، اس کے بعد انھوں نے اسے متصل سند سے بیان کیا۔

(٤٧) بَابُ السِّحْرِ

باب: 47- جادو کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَٰكِنَّ ٱلشَّيَٰطِينَ كَفَرُوا۟ يُعَلِّمُونَ ٱلنَّاسَ ٱلسِّحْرَ﴾ الْآيَةَ [البقرة: ١٠٢].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا، وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا يُفْلِحُ ٱلسَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ﴾ [طه: ٦٩]

اللہ تعالیٰ کا ایک اور ارشاد ہے: ''اور جادوگر جہاں بھی (حق کے مقابلے میں) آئے کامیاب نہیں ہوسکتا۔''

وَقَوْلِهِ: ﴿أَفَتَأْتُونَ ٱلسِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ﴾ [الأنبياء: ٣]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تو کیا تم جادو کو آتے (مانتے) ہو، جبکہ تم دیکھ بھی رہے ہو؟''

وَقَوْلِهِ: ﴿يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ﴾ [طه: ٦٦]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ان کے جادو کی وجہ سے اس (موسیٰ علیہ السلام کو) ایسا معلوم ہوتا تھا کہ (ان کی رسیاں اور لاٹھیاں) واقعی دوڑ رہی ہیں۔''

وَقَوْلِهِ: ﴿وَمِن شَرِّ ٱلنَّفَّٰثَٰتِ فِى ٱلْعُقَدِ﴾ [الفلق: ٤]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور گرہوں میں پھونک مارنے والیوں کے شر سے (پناہ مانگتا ہوں)۔''

وَالنَّفَّاثَاتُ: السَّوَاحِرُ، ﴿تُسْحَرُونَ﴾ [المؤمنون: ٨٩]: تُعَمَّوْنَ.

نَفَّاثَات سے مراد جادوگر عورتیں ہیں۔ تُسْحَرُونَ کے معنی ہیں: تم اندھے ہوجاتے ہو۔

فائدہ: جادو ایک حقیقت ہے۔ اسے ثابت کرنے کے لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے مذکورہ آیات ذکر کی ہیں۔ اس کے وجود اور اس کی تاثیر سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ جادو وہ شے ہے جو عادت کے خلاف شریر نفس سے صادر ہوتا ہے۔ اس کا توڑ کوئی مشکل نہیں۔ جادو بھی بیماری کی ایک قسم ہے جو مسحور کو بیمار کر دیتا ہے۔ اسی لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے جادو کو کتاب الطب میں بیان کیا ہے۔ کہانت اور جادو کو ایک ساتھ اس لیے ذکر کیا ہے کہ ان دونوں کا آغاز شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ جادوں کا اثر صرف مزاج کی تبدیلی کی صورت میں ہوتا ہے، اس سے کسی چیز کی حقیقت تبدیل نہیں ہوتی کہ جمادات کو حیوانات میں تبدیل کر دیا جائے یا حیوانات کو پتھر بنا دیا جائے، جادو کے ذریعے سے ایسا کرنا ناممکن ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق جادو ایک شیطانی

عمل ہے، اس کی وجہ سے انسان کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ جادو کرنا حرام اور کفر ہے کیونکہ اس میں شیطانوں سے مدد لی جاتی ہے اوران کی تعریف کی جاتی ہے۔ اس کا اثر انگیز ہونا اللہ کے اذن پر موقوف ہے۔ واللّٰہ أعلم.

٥٧٦٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ الشَّيْءَ، وَمَا فَعَلَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ - أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ - وَهُوَ عِنْدِي، لٰكِنَّهُ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ، أَشَعَرْتِ أَنَّ اللهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ؟: قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ، وَجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ»، فَأَتَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ، كَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَأَنَّ رُؤُسَ نَخْلِهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِينِ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَلَا اسْتَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: «قَدْ عَافَانِي اللهُ فَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا»، فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ.

[5763] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ بنو زریق کے ایک یہودی شخص لبید بن اعصم نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا، جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کو کسی چیز کے متعلق خیال ہوتا کہ آپ نے وہ کام کرلیا ہے، حالانکہ وہ نہ کیا ہوتا تھا، حتی کہ ایک دن یا رات آپ ﷺ میرے پاس تھے اور آپ نے بار بار دعا کی، پھر فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تمھیں معلوم ہے کہ جو کچھ میں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا جواب دے دیا ہے؟ میرے پاس دو آدمی آئے، ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے پوچھا: اس صاحب کو کیا بیماری ہے؟ دوسرے نے کہا: اس پر جادو کیا گیا ہے۔ اس نے کہا: کس نے جادو کیا ہے؟ اس نے کہا: لبید بن اعصم نے۔ اس نے پوچھا: کس چیز میں (جادو کیا ہے)؟ دوسرے نے بتایا کہ کنگھی اور اس سے جھڑنے والے بالوں میں، پھر انھیں نر کھجور کے خوشے میں رکھا ہے۔ اس نے پوچھا: یہ جادو کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ذروان کے کنویں میں۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنے چند صحابہ کو ساتھ لے کر وہاں تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو فرمایا: ''اے عائشہ! اس کنویں کا پانی مہندی کے نچوڑ جیسا سرخ ہے۔ وہاں کی کھجوروں کے سر گویا شیطانوں کے سر ہیں۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے اس جادو کو نکالا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت دے دی ہے، اس لیے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ خواہ مخواہ لوگوں میں اس کی برائی پھیلاؤں۔'' پھر آپ نے جادو کے سامان کو دفن کرنے کا حکم دے دیا۔

تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامٍ.

ابواسامہ، ابوضمرہ اور ابن ابی زناد نے ہشام سے روایت کرنے میں عیسیٰ بن یونس کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ اللَّيْثُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ: «فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ»، وَيُقَالُ: الْمُشَاطَةُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعْرِ إِذَا مُشِطَ، وَالْمُشَاطَةُ مِنْ مُشَاطَةِ الْكَتَّانِ. [راجع: ٣١٧٥]

لیث اور ابن عیینہ نے ہشام سے روایت کرتے ہوئے مشط اور مشاطہ کا ذکر کیا ہے۔ مشاطہ ان بالوں کو کہتے ہیں جو کنگھی کرتے ہوئے نکل آئیں۔ مشاطہ دراصل روئی کے تار کو کہتے ہیں۔

(٤٨) بَابٌ: الشِّرْكُ وَالسِّحْرُ مِنَ الْمُوبِقَاتِ

باب: 48- شرک اور جادو انتہائی ہلاکت خیز ہیں

٥٧٦٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ [قَالَ]: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اجْتَنِبُوا الْمُوبِقَاتِ: الشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ». [راجع: ٢٧٦٦]

[5764] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تباہ کر دینے والی چیزوں سے اجتناب کرو: وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور جادو کرنا کرانا ہے۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس مقام پر جادو کی سنگینی سے آگاہ کرنے کے لیے اختصار کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے۔ دوسری روایات میں سات مہلک گناہوں کا ذکر ہے: وہ، اللہ کے ساتھ شرک کرنا، بلاوجہ کسی کو قتل کرنا، یتیموں کا مال ہڑپ کرنا، جنگ سے فرار اختیار کرنا، جادو کرنا، سود کھانا اور پاک دامن عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا ہیں۔[1]

(٤٩) بَابٌ: هَلْ يُسْتَخْرَجُ السِّحْرُ؟

باب: 49- کیا جادو نکالا جائے؟

وَقَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ أَوْ يُؤَخَّذُ عَنِ امْرَأَتِهِ، أَيُحَلُّ عَنْهُ أَوْ يُنَشَّرُ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الْإِصْلَاحَ، فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ.

حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیّب سے کہا: اگر کسی شخص پر جادو ہو یا اسے اپنی بیوی کے پاس جانے سے روک دیا جائے تو کیا جادو کا توڑ کرنا اور اسے باطل کرنے کے لیے کوئی منتر کرنا درست ہے؟ انھوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ اس (توڑ کرنے) سے اصلاح کا ارادہ رکھتے ہیں، بہرحال جو چیز نفع دے اس سے منع نہیں کیا گیا۔

1 صحيح البخاري، الوصايا، حديث :2766.

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا رجحان یہ معلوم ہوتا ہے کہ جادو کا توڑ کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال اس میں اختلاف ہے: امام حسن بصری کا موقف ہے کہ مطلق طور پر جادوگر کے پاس نہیں جانا چاہیے لیکن ابن مسیب کا موقف ہے کہ جادوگر کے پاس جانا اس وقت منع ہے جب کسی کو ضرر پہنچانا مقصود ہو، اگر سحر زدہ انسان کا علاج کرانے کے لیے کوئی جادوگر کے پاس جاتا ہے تو اس میں حرج نہیں کیونکہ اس سے اصلاح مقصود ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق جادو اتارنے کے لیے شرکیہ اور جاہلانہ دم جھاڑ حرام ہے۔ اس مقصد کے لیے آیات قرآنیہ اور دیگر مسنون اذکار کو عمل میں لایا جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا توڑ کرنے کے لیے معوذتین نازل فرمائیں۔ واللہ أعلم.

٥٧٦٥ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي آلُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ. فَسَأَلْتُ هِشَامًا عَنْهُ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سُحِرَ حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ. قَالَ سُفْيَانُ: وَهٰذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السِّحْرِ، إِذَا كَانَ كَذَا، فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ، أَعَلِمْتِ أَنَّ اللهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلْآخَرِ: مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ كَانَ مُنَافِقًا، قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ، قَالَ: وَأَيْنَ؟ قَالَ: فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ»، قَالَتْ: فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ الْبِئْرَ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ، فَقَالَ: «هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ»، قَالَ: فَاسْتُخْرِجَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: أَفَلَا؟ - أَيْ تَنَشَّرْتَ - فَقَالَ: «أَمَا

[5765] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تو آپ کو یہ خیال ہوتا کہ آپ بیویوں کے پاس گئے ہیں، حالانکہ آپ ان کے پاس نہیں گئے ہوتے تھے۔ (راویٔ حدیث) سفیان نے کہا کہ جب ایسا ہو تو یہ سخت قسم کا جادو ہوتا ہے۔ بہر حال آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تمھیں معلوم ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے جو بات پوچھی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دے دیا ہے؟ میرے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ میرے سر کے پاس بیٹھنے والے نے دوسرے سے پوچھا: اس آدمی کو کیا شکایت ہے؟ اس نے کہا: اس پر جادو کیا گیا ہے۔ اس نے کہا: کس نے جادو کیا ہے؟ اس نے کہا: لبید بن اعصم نے جو یہودیوں کے حلیف قبیلے بنو زریق میں سے ایک منافق شخص ہے۔ اس نے پوچھا: کس چیز میں (جادو) کیا ہے؟ اس نے کہا: کنگھی اور اس سے جھڑنے والے بالوں میں۔ اس نے کہا: اب وہ (جادو) کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا کہ وہ نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں ہے جو ذروان کنویں کے اندر رکھے ہوئے پتھر کے نیچے دفن ہے۔'' اس کے بعد نبی ﷺ اس کنویں پر تشریف لے گئے اور اندر سے جادو نکالا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہی کنواں ہے جو خواب میں مجھے دکھایا گیا تھا۔ اس کا

وَاللهِ فَقَدْ شَفَانِي وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا». [راجع: ٣١٧٥]

پانی منہدی کے نچوڑ جیسا سرخ تھا اور اس کی کھجوروں کے سر، شیطانوں کے سروں جیسے تھے۔'' الغرض وہ جادو کنویں سے نکالا گیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے سوال کیا کہ آپ نے اس جادو کا توڑ کیوں نہیں کرایا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی ہے، اب میں نہیں چاہتا کہ لوگوں میں سے کسی پر اس کا شر پھیلاؤں۔''

(٥٠) بَابُ السِّحْرِ

باب: 50- جادو کا بیان

٥٧٦٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُحِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِي دَعَا اللهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ: «أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟»، قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ: فِيمَاذَا؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ». قَالَ: فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: «وَاللهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَأَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: «لَا، أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللهُ وَشَفَانِي

[5766] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ آپ اپنے خیال کے مطابق ایک کام کر چکے ہوتے لیکن وہ نہیں کیا ہوتا تھا۔ آخر کار ایک دن آپ میرے پاس تشریف فرما تھے تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، پھر دعا مانگی، اس کے بعد آپ نے مجھ سے فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تمھیں معلوم ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے جو بات پوچھی تھی، اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے مجھے دے دیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میرے پاس دو آدمی آئے، ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر ایک نے دوسرے ساتھی سے کہا: اس صاحب کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا: اس پر جادو کیا گیا ہے۔ اس نے کہا: کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: لبید بن اعصم یہودی نے جو قبیلۂ بنو زریق سے تعلق رکھتا ہے۔ پہلے نے کہا: کس چیز میں (جادو) کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: کنگھی اور اس سے جھڑنے والے بالوں میں جو نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں رکھا ہوا ہے۔ اس نے پوچھا: وہ کہاں رکھا ہے؟ اس نے جواب دیا: ذی اروان نامی کنویں میں رکھا

وَخَشِيتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا»، وَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ. [راجع: ٣١٧٥]

ہے۔" نبی ﷺ اپنے چند صحابہ کو ساتھ لے کر اس کنویں پر تشریف لے گئے، اسے دیکھا وہاں کھجور کے درخت تھے، پھر آپ واپس سیدہ عائشہ ؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "اللہ کی قسم! اس کنویں کا پانی مہندی کے نچوڑ جیسا سرخ ہے اور وہاں کی کھجوریں گویا شیطانوں کے سر ہیں۔" میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ نے اسے نکالا ہے؟ آپ نے فرمایا: "نہیں، بہرکیف اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی ہے، اب مجھے اندیشہ ہے کہ مبادا لوگوں میں کوئی شر پیدا ہو۔" پھر آپ نے اسے دفن کر دینے کا حکم دیا۔

(٥١) بَابٌ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

باب: 51- بعض تقاریر جادو اثر ہوتی ہیں

٥٧٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا، أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ». [راجع: ٥١٤٦]

[5767] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت کہ دو آدمی مشرق کی طرف سے آئے اور انھوں نے لوگوں کو خطاب کیا جس سے لوگ بہت متأثر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ بعض تقریریں جادو اثر ہوتی ہیں۔"

(٥٢) بَابُ الدَّوَاءِ بِالْعَجْوَةِ لِلسِّحْرِ

باب: 52- عجوہ کھجور کے ذریعے سے علاج کرنا

٥٧٦٨ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ: أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ: أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنِ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ ذٰلِكَ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ».

وَقَالَ غَيْرُهُ: سَبْعَ تَمَرَاتٍ. [راجع: ٥٤٤٥]

[5768] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص صبح کے وقت عجوہ کھجوریں استعمال کرے اس کو رات تک زہر اور جادو سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔"

علی بن مدینی کے علاوہ دوسرے راوی نے بایں الفاظ بیان کیا ہے کہ جو شخص سات کھجوریں کھالے۔

٥٧٦٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ». [راجع: ٥٤٤٥]

[5769] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائے اس دن کوئی زہر اور جادو اسے نقصان نہیں دے گا۔''

(٥٣) بَابٌ: لَا هَامَةَ

باب:53- ہامہ کوئی چیز نہیں

٥٧٧٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ»، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟!». [راجع: ٥٧٠٧]

[5770] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''متعدی بیماری، صفر کی نحوست اور الو کی کوئی حقیقت نہیں۔'' ایک دیہاتی نے کہا: اللہ کے رسول! ان اونٹوں کے متعلق آپ کیا کہیں گے جو ریگستان میں ہرنوں کی طرح دوڑتے ہیں لیکن ان میں ایک خارشی اونٹ آجاتا ہے تو وہ سب کو خارشی بنا دیتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟''

٥٧٧١ - وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ بَعْدُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ».

[5771] حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے، انھوں نے اس کے بعد حضرت ابوہریرہ ؓ کو رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے یہ کہتے ہوئے سنا: ''کوئی شخص بیمار اونٹ کو صحت مند اونٹوں کے پاس نہ لے جائے۔''

وَأَنْكَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ وَقُلْنَا: أَلَمْ تُحَدِّثْ أَنَّهُ لَا عَدْوَى؟ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَمَا رَأَيْتُهُ نَسِيَ حَدِيثًا غَيْرَهُ. [انظر: ٥٧٧٤]

حضرت ابوہریرہ ؓ نے اپنی پہلی بیان کردہ حدیث کا انکار کر دیا۔ ہم نے (حضرت ابوہریرہ ؓ سے) کہا: کیا آپ ہی نے یہ حدیث بیان نہیں کی کہ کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی؟ تو انھوں نے غصے میں حبشی زبان میں کوئی بات کی۔ ابوسلمہ نے کہا: میں نے انھیں اس کے علاوہ کوئی دوسری حدیث بھولتے نہیں دیکھا۔

فائدہ: راوی ابوسلمہ کا یہ خیال محل نظر ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھولنے کی وجہ سے حدیث کا انکار کیا بلکہ انکار کی وجہ ان کا حدیث کو تعارض کی شکل میں پیش کرنا تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس پر ناراضی ہوئی تو انھوں نے حبشی زبان میں اپنی ناراضی کا اظہار کیا، حالانکہ احادیث میں تعارض نہیں بلکہ دونوں الگ الگ مضمون پر مشتمل ہیں: پہلی حدیث سے جاہلوں کے اس عقیدے کی نفی کرنا مقصود ہے کہ بیماری طبعی طور پر ایک سے دوسرے کی طرف متجاوز ہوجاتی ہے۔ اس میں اللہ کی قدرت سے حصول ضرر کی نفی نہیں۔ اور دوسری حدیث میں بیمار اونٹ کو صحت مند اونٹوں کے پاس لے جانے کی ممانعت اس لیے ہے کہ کم علم لوگ فضول اوہام میں مبتلا نہ ہوجائیں کہ صحت مند اونٹ، بیمار اونٹ کی وجہ سے بیمار ہوگئے ہیں۔

(٥٤) بَابٌ: لَا عَدْوَى

باب: 54- (امراض کے طبعی طور پر) متعدی ہونے کی کوئی حقیقت نہیں

٥٧٧٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَمْزَةُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْفَرَسِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالدَّارِ».

[5772] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھوت لگ جانے اور بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں۔ (اگر نحوست ممکن ہوتی تو) نحوست تین چیزوں میں ہوتی: گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں۔ (مگر درحقیقت ان میں بھی نہیں ہے۔)

٥٧٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا عَدْوَى». [راجع: ٥٧٠٧]

[5773] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھوت لگ جانے کی کوئی حقیقت نہیں۔''

٥٧٧٤ - قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُورِدُوا الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِحِّ». [راجع: ٥٧٧١]

[5774] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم اپنا بیمار اونٹ تندرست اونٹوں میں نہ چھوڑو۔''

٥٧٧٥ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سِنَانُ ابْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوَى»، فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ الْإِبِلَ

[5775] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھوت کوئی چیز نہیں۔'' اس پر ایک دیہاتی نے کھڑے ہوکر عرض کی: آپ نے دیکھا ہوگا کہ ریگستان میں اونٹ ہرن کی

تَكُونُ فِي الرِّمَالِ أَمْثَالَ الظِّبَاءِ فَيَأْتِيهِ الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَتَجْرَبُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟». [راجع: ٥٧٠٧]

طرح دوڑتے ہیں، پھر جب ان میں ایک خارشی اونٹ آجاتا ہے تو باقی اونٹوں کو بھی خارش ہوجاتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لیکن پہلے اونٹ کو خارش کس نے لگائی تھی؟''

٥٧٧٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ»، قَالُوا: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: «كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ». [راجع: ٥٧٥٦]

[5776] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''چھوت لگنا کوئی چیز نہیں اور بدشگونی کی بھی کوئی حیثیت نہیں، البتہ نیک فال مجھے پسند ہے۔'' صحابۂ کرام نے عرض کی: نیک فال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کسی سے اچھی بات کہنا یا سننا۔''

(٥٥) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي سُمِّ النَّبِيِّ ﷺ

باب:55- نبی ﷺ کو زہر دیے جانے کا بیان

رَوَاهُ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ:

اس امر کو حضرت عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٥٧٧٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنَ الْيَهُودِ»، فَجُمِعُوا لَهُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ، فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقُونِي عَنْهُ؟» فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَبُوكُمْ؟» قَالُوا: أَبُونَا فُلَانٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَذَبْتُمْ، بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ». فَقَالُوا: صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ، فَقَالَ: «هَلْ أَنْتُمْ صَادِقُونِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟» فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ

[5777] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو ایک بکری بطور ہدیہ پیش کی گئی جس میں زہر بھرا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہاں جتنے یہودی ہیں سب کو ایک جگہ جمع کرو۔'' چنانچہ انھیں آپ کے پاس جمع کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم سے چند باتیں پوچھنا چاہتا ہوں، کیا تم مجھے صحیح صحیح جواب دو گے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، اے ابو القاسم! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا باپ کون ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: ہمارا باپ فلاں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جھوٹ کہتے ہو، بلکہ تمھارا باپ فلاں ہے۔'' انھوں نے جواب دیا: آپ نے سچ کہا اور درست فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو مجھے سچ سچ بتاؤ گے؟'' انھوں نے کہا: ہاں، اے ابو القاسم!

فِي أَبِينَا ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَنْ أَهْلُ النَّارِ؟» فَقَالُوا : نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَنَا فِيهَا ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «اخْسَؤُوا فِيهَا ، وَاللهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا» ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ : «هَلْ أَنْتُمْ صَادِقُونِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟» فَقَالُوا : نَعَمْ ، فَقَالَ : «هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا؟» فَقَالُوا : نَعَمْ ، فَقَالَ : «مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ؟» فَقَالُوا : أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ مِنْكَ ، وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ . [راجع: ٣١٦٩]

اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ ہمارا جھوٹ پکڑ لیں گے جیسا کہ آپ نے ہمارے باپ کے متعلق ہمارا جھوٹ پکڑ لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”دوزخ والے کون لوگ ہیں؟“ انھوں نے جواب دیا: کچھ دنوں کے لیے ہم دوزخ میں رہیں گے، پھر آپ لوگ ہماری جگہ لے لیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”تم اس میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو گے۔ اللہ کی قسم! ہم اس میں تمھاری جگہ کبھی نہیں لیں گے۔“ آپ نے پھر ان سے دریافت فرمایا: ”اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو کیا تم مجھے صحیح صحیح بتاؤ گے؟“ انھوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟“ انھوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”تم نے یہ حرکت کیوں کی؟“ انھوں نے کہا: ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی اور اگر آپ نبی ہیں تو آپ کو یہ زہر نقصان نہیں دے گا۔

(٥٦) بَابُ شُرْبِ السُّمِّ وَالدَّوَاءِ بِهِ ، وَمَا يُخَافُ مِنْهُ وَالْخَبِيثِ

باب: 56- زہر پینے، اس کے ذریعے سے علاج کرنے، نیز خطرناک اور ناپاک دوا کے استعمال کرنے کی ممانعت

٥٧٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ : حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ ، فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا ، وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ ، فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا ، وَمَنْ

[5778] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر خودکشی کی، وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسی طرح خود کو گراتا رہے گا۔ جس نے زہر پی کر خودکشی کی، اس کے ہاتھ میں زہر ہوگا اور دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زہر پی کر خودکشی کرتا رہے گا۔ اور جس نے تیز دھار آلے سے خودکشی کی، وہ آلہ اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے

قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ، فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ [خَالِدًا] مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا». [راجع: ١٣٦٥]

لیے اس آلے سے اپنا پیٹ پھاڑتا رہے گا۔"

٥٧٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ أَبُو بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ اصْطَبَحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ». [راجع: ٥٤٤٥]

[5779] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص صبح سات عجوہ کھجوریں کھائے، اس روز زہر اور جادو اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

(٥٧) بَابُ أَلْبَانِ الْأُتُنِ

باب: 57- گدھی کے دودھ کا بیان

٥٧٨٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

[5780] حضرت ابو ثعلبہ خشنی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہر کچلی والے درندے جانور کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ حَتَّى أَتَيْتُ الشَّامَ. [راجع: ٥٥٣٠]

امام زہری نے کہا: میں اس حدیث کو اس وقت تک نہیں سن سکا جب تک میں شام نہیں آیا۔

٥٧٨١ - وَزَادَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: وَسَأَلْتُهُ: هَلْ نَتَوَضَّأُ أَوْ نَشْرَبُ أَلْبَانَ الْأُتُنِ، أَوْ مَرَارَةَ السَّبُعِ، أَوْ أَبْوَالَ الْإِبِلِ؟ قَالَ: قَدْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَتَدَاوَوْنَ بِهَا فَلَا يَرَوْنَ بِذٰلِكَ بَأْسًا، فَأَمَّا أَلْبَانُ الْأُتُنِ فَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُحُومِهَا، وَلَمْ يَبْلُغْنَا عَنْ أَلْبَانِهَا أَمْرٌ وَلَا نَهْيٌ،

[5781] ابن شہاب زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے ابو ادریس خولانی سے پوچھا: کیا ہم گدھی کے دودھ سے وضو کر سکتے ہیں یا درندے جانور کا پتا استعمال کر سکتے ہیں یا اونٹ کا پیشاب پی سکتے ہیں؟ انھوں نے کہا: مسلمان اونٹ کے پیشاب کو بطور دوا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ گدھی کے دودھ کے متعلق ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گدھوں کا

وَأَمَّا مَرَارَةُ السَّبُعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ : أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ أَخْبَرَهُ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ . [راجع : ٥٥٣٠]

گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا، البتہ اس کے دودھ کے متعلق ہمیں (رسول اللہ ﷺ کا) کوئی حکم یا ممانعت معلوم نہیں۔ ہاں درندوں کے پتے کے متعلق مجھے ابوادریس خولانی نے بتایا اور انھیں ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: درندوں کا پتا حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کو کھانے سے منع فرمایا ہے، حدیث کے یہ الفاظ درندے کے تمام اجزاء کے بارے میں ہے کہ وہ حرام ہیں، ان میں پتا بھی شامل ہے، اس سے یہ لازم آتا ہے کہ گدھی کا دودھ بھی حرام ہے کیونکہ گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا ہے اور دودھ بھی گوشت سے نکلتا ہے جیسا کہ ابوضمرہ کی روایت میں ہے کہ دودھ گوشت سے نکلتا ہے، جمہور کے نزدیک گدھی کا دودھ حرام ہے۔[1] لیکن گوشت پر قیاس کرتے ہوئے گدھی کے دودھ کو حرام کہنا محل نظر ہے کیونکہ یہ قیاس مع الفاروق ہے جیسا کہ آدمی کا گوشت کھانا حرام ہے لیکن عورت کا دودھ پینا جائز ہے، معلوم ہوتا ہے کہ امام زہری رحمہ اللہ کا رجحان گدھی کے دودھ کے متعلق یہ ہے کہ اس کا استعمال جائز ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس کے متعلق کوئی حکم یا ممانعت نہیں پہنچی، لہٰذا جس چیز کے متعلق شارع نے سکوت اختیار کیا ہو وہ صاف ہے جیسا کہ دوسری احادیث میں اس کی وضاحت ہے، اس بنا پر متعدد تابعین نے گدھی کے دودھ کو حلال کہا ہے۔ واللہ أعلم.

(٥٨) بَابٌ : إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ

باب:58- جب برتن میں مکھی گر جائے

٥٧٨٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى بَنِي زُرَيْقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ، فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً» . [راجع : ٣٣٢٠]

[5782] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ پوری مکھی کو اس میں ڈبو دے، پھر اسے نکال کر پھینک دے کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے۔''

فائدہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مکھی کے ایک پر میں زہر

1 فتح الباري : 307/10.

اور دوسرے میں اس کا تریاق ہے۔ جب وہ کھانے (یا پینے) کی چیز میں گر جائے تو اسے اس میں ڈبو دو کیونکہ وہ زہر والا پر آگے اور تریاق والا پیچھے رکھتی ہے۔[1] اس حدیث کی روشنی میں جب مکھی دودھ، پانی یا چائے وغیرہ میں گر جائے تو کھانے پینے کی چیز کو ضائع کر دینا جائز نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے مکھی کے ایک پر میں جراثیم کش مادہ بھی رکھا ہے جو متعدد بیماریوں کے جراثیم کو ختم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، اس بناء پر جب مکھی کو ڈبو دیا جائے تو وہ جراثیم کش مادہ مکھی کے پر سے نکل کر اس چیز میں شامل ہو جاتا ہے اور زہریلے اثرات کو ختم کر دیتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ ایک ہی چیز میں دو متضاد چیزیں پیدا کر دیتا ہے۔

---

1 سنن أبي داود، الطب، حديث : 3504.
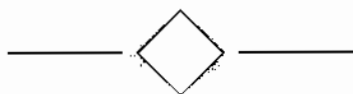
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

77 - كِتَابُ اللِّبَاسِ

لباس سے متعلق احکام ومسائل

(١) وَ [بَابُ] قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ﴾ [الأعراف: ٣٢]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ کہہ دیں کہ کس نے وہ زیب و زینت کی چیزیں حرام کی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں'' کا بیان

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كُلُوا وَاشْرَبُوا وَالْبَسُوا وَتَصَدَّقُوا، فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ».

نبی ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ، پیو، پہنو اور صدقہ کرو لیکن اسراف اور فخر ومباہات کا اظہار نہ ہو۔''

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلْ مَا شِئْتَ، وَالْبَسْ مَا شِئْتَ، مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ: سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جو چاہو کھاؤ اور جو چاہو زیب تن کرو مگر اسراف اور تکبر دونوں سے گریز کرو۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ بالا ارشاد گرامی متصل سند سے بھی مروی ہے۔[1] مسلمانوں کا لباس دو بنیادی ضروریات کے لیے ہوتا ہے: ستر پوشی اور اظہار زینت، لہٰذا ایسا لباس جس سے ستر پوشی کی ضرورت پوری نہ ہو یا اظہار زینت کے بجائے فخر ومباہات کے لیے ہو اسے زیب تن کرنا ناجائز ہے۔

٥٧٨٣ - **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ يُخْبِرُونَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ». [راجع: ٣٦٦٥]

[5783] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا جو تکبر کرتے ہوئے اپنے کپڑے کو زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے۔''

---

1 سنن ابن ماجه، اللباس، حديث: 3605.

فائدہ: کسی بھی مرد کا جان بوجھ کر اپنی چادر، شلوار، پینٹ اور تہ بند وغیرہ ٹخنے سے نیچے لٹکانا اسراف ہے۔ اور ایسا کرنا بہرصورت تکبر کی علامت ہے، خواہ کوئی کہے کہ میں تکبر کے بغیر لٹکاتا ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا تھا: ''ٹخنوں سے نیچے چادر لٹکانے سے اجتناب کرو کیونکہ یہ تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا۔''[1] البتہ عورتوں کو ہمیشہ اپنا کپڑا ٹخنوں سے لٹکا کر رکھنا چاہیے۔

(٢) بَابُ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ

باب: 2- جس نے تکبر کے بغیر اپنی چادر کو زمین پر گھسیٹا

٥٧٨٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ». [راجع: ٣٦٦٥]

[5784] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص تکبر کرتے ہوئے اپنا کپڑا زمین پر گھسیٹ کر چلے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔'' حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے تہبند کا ایک کنارہ ڈھیلا ہو کر لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کی نگہداشت کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر و غرور سے ایسا کرتے ہیں۔''

فائدہ: اگر کسی کو کوئی عذر درپیش ہو کہ اس کی توند بڑی ہو یا اس کی کمر کبڑی ہو اور کوشش کے باوجود بعض اوقات چادر ڈھلک کر ٹخنوں کے نیچے ہو جاتی ہو جیسا کہ حدیث بالا میں سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کے متعلق بیان ہوا ہے، تو ایسی حالت میں اگر کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہو جائے تو قابل مواخذہ نہیں، البتہ اسے عادت کے طور پر اختیار کرنا انتہائی ناپسندیدہ حرکت ہے۔

٥٧٨٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مُسْتَعْجِلًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ وَثَابَ النَّاسُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَجُلِّيَ عَنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا وَقَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا

[5785] حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ سورج گرہن کے موقع پر ہم نبی ﷺ کے پاس تھے۔ آپ جلدی میں اٹھے اور اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے مسجد میں تشریف لائے۔ وہاں لوگ بھی جمع ہو گئے تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔ جب سورج گرہن ختم ہو گیا تو آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب تم اس طرح کی

---

1 سنن أبي داود، اللباس، حديث: 4084.

فَصَلُّوا وَادْعُوا اللهَ حَتَّى يَكْشِفَهَا». [راجع: ١٠٤٠]

کوئی نشانی دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تا آنکہ یہ حالت ختم ہو جائے۔"

(٣) بَابُ التَّشَمُّرِ فِي الثِّيَابِ

باب:3- کپڑا سمیٹنا

٥٧٨٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ: أَخْبَرَنَا عَوْنُ ابْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: فَرَأَيْتُ بِلَالًا جَاءَ بِعَنَزَةٍ فَرَكَزَهَا، ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ مُشَمِّرًا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ إِلَى الْعَنَزَةِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَاءِ الْعَنَزَةِ. [راجع: ١٨٧]

[5786] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ایک چھوٹا سا نیزہ اٹھا کر لائے اور اسے زمین میں گاڑ دیا۔ پھر انھوں نے نماز کے لیے اقامت کہی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ سرخ رنگ کا جوڑا زیب تن کیے ہوئے باہر تشریف لائے جسے آپ نے سمیٹ رکھا تھا، پھر آپ نے نیزے کے سامنے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز (عید) پڑھائی۔ میں نے انسانوں اور چوپایوں کو دیکھا کہ وہ نیزے کے پیچھے سے اور آپ کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد حضرات بھی سرخ رنگ کا لباس پہن سکتے ہیں لیکن جس علاقے میں یہ رنگ عورتوں کے لیے مخصوص ہو چکا ہو وہاں مردوں کے لیے اس رنگ کے لباس سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ لباس وغیرہ میں عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا ممنوع ہے۔

(٤) بَابُ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ

باب:4- جو کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہوگا

٥٧٨٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ».

[5787] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا۔"

(٥) بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ

باب:5- جس نے تکبر کرتے ہوئے اپنا کپڑا گھسیٹا

٥٧٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

[5788] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا».

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا جس نے تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا زمین پر گھسیٹا۔''

٥٧٨٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ - أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ -: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ، مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ، إِذْ خَسَفَ اللهُ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[5789] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا...... یا (کہا کہ) حضرت ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا...... ''ایک آدمی جوڑا پہنے ہوئے اور اپنے بالوں میں کنگھی کر کے فخر وغرور سے چل رہا تھا کہ اچانک اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا، وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔''

٥٧٩٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ، خَسَفَ اللهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[5790] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی اپنا تہبند گھسیٹ کر چل رہا تھا کہ اچانک اسے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی رہے گا۔''

تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

یونس نے زہری سے روایت کرنے میں عبدالرحمٰن بن خالد کی متابعت کی ہے۔ شعیب نے اس حدیث کو امام زہری سے مرفوعاً بیان نہیں کیا۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَمِّهِ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِهِ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ نَحْوَهُ. [راجع: ٣٤٨٥]

جریر بن زید کہتے ہیں کہ میں سالم بن عبداللہ کے ہمراہ ان کے گھر کے دروازے پر تھا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے (اس حدیث کو) نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا تھا۔

٥٧٩١ - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: لَقِيتُ مُحَارِبَ بْنَ

[5791] حضرت شعبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں محارب بن دثار سے ملا جبکہ وہ گھوڑے پر سوار تھے

دِثَارٍ عَلَى فَرَسٍ، وَهُوَ يَأْتِي مَكَانَهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مَخِيلَةً لَم يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ: أَذَكَرَ إِزَارَهُ؟ قَالَ: مَا خَصَّ إِزَارًا وَلَا قَمِيصًا.

اوراس جگہ جارہے تھے جہاں فیصلے کرتے تھے، میں نے ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے فخر وغرور سے کپڑا گھسیٹا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔“ (شعبہ نے کہا کہ) میں نے محارب سے کہا: کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تہبند کا ذکر کیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تہبند یا قمیص کی تخصیص نہیں کی تھی۔

تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ، وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

محارب کے ساتھ اس حدیث کو جبلہ بن سحیم، زید بن اسلم اور زید بن عبداللہ نے بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، يَعْنِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ: مِثْلَهُ.

لیث نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی حدیث ذکر کی ہے۔

وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ». [راجع: ٣٦٦٥]

نافع کے ساتھ اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ، عمر بن محمد اور قدامہ بن موسیٰ نے بھی سالم سے، انھوں نے ابن عمر سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا: ”جو شخص اپنا کپڑا تکبر سے لٹکائے......“

(٦) بَابُ الْإِزَارِ الْمُهَدَّبِ

باب:6- ڈورے دار چادر کا بیان

وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَحَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، وَمُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ: أَنَّهُمْ لَبِسُوا ثِيَابًا مُهَدَّبَةً.

امام زہری، ابوبکر بن محمد، حمزہ بن ابو اُسید اور معاویہ بن عبداللہ بن جعفر کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے کہ انھوں نے ڈورے دار کپڑے پہنے تھے۔

٥٧٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ:

[5792] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ میں آپ کے

جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ، وَإِنَّهُ وَاللهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ، وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا، فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ بِالْبَابِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، قَالَتْ: فَقَالَ خَالِدٌ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَا تَنْهَى هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَا وَاللهِ مَا يَزِيدُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى التَّبَسُّمِ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ، لَا، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ»، فَصَارَ سُنَّةً بَعْدَهُ. [راجع: ٢٦٣٩]

پاس بیٹھی ہوئی تھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں رفاعہ کی بیوی تھی۔ اس نے مجھے طلاق دے کر اپنی زوجیت سے فارغ کر دیا ہے۔ میں نے اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا۔ اللہ کے رسول! میں قسم اٹھاتی ہوں کہ اس کے پاس اس پھندنے کے علاوہ کچھ نہیں۔ اور اس نے اپنی چادر کا کنارہ پکڑا۔ حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ دروازے کے پاس کھڑے اس کی باتیں سن رہے تھے اور انھیں اندر آنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ انھوں نے وہاں کھڑے کھڑے کہا: اے ابوبکر! کیا آپ اس عورت کو منع نہیں کرتے، یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بلند آواز سے کیسی گفتگو کر رہی ہے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ اس کی باتیں سن کر صرف تبسم فرماتے رہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''شاید تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو، لیکن اب ایسا ممکن نہیں رہا، جب تک وہ تیری لذت نہ لے اور تو اس کی لذت نہ چکھ لے۔'' اس کے بعد یہ فیصلہ قانون بن گیا۔

(٧) بَابُ الْأَرْدِيَةِ

باب: 7- چادروں کا بیان

وَقَالَ أَنَسٌ: جَبَذَ أَعْرَابِيٌّ رِدَاءَ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے نبی ﷺ کی چادر کھینچی۔

٥٧٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ: أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَى بِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي، وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ ابْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُمْ. [راجع: ٢٠٨٩]

[5793] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ اپنی چادر منگوائی، پھر اسے زیب تن کر کے روانہ ہوئے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پیچھے ہو لیے۔ آپ اس گھر میں آئے جہاں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو انھوں نے آپ کو اجازت دے دی۔

(٨) بَاب لُبْسِ الْقَمِيصِ

باب:8-قمیص پہننا

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ: ﴿اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَأَلْقُوهُ عَلَى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا﴾ [يوسف ٩٣].

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''تم میری یہ قمیص لے جاؤ، اسے میرے والد گرامی کے چہرے پر ڈال دوتو وہ بینا ہوجائیں گے۔''

٥٧٩٤ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ». [راجع: ١٣٤]

[5794] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! محرم آدمی کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''محرم آدمی قمیص، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔ اگر اسے جوتا نہ ملے تو موزوں کو ٹخنوں تک کاٹ کر پہن لے۔''

٥٧٩٥ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللهِ ابْنَ أُبَيٍّ بَعْدَمَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ وَوُضِعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ، فَاللهُ أَعْلَمُ. [راجع: ١٢٧٠]

[5795] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ عبداللہ بن ابی کے پاس اس وقت آئے جب وہ قبر میں داخل کیا جا چکا تھا۔ پھر آپ کے حکم سے اس کی لاش نکالی گئی اور اسے آپ کے گھٹنوں پر رکھا گیا۔ آپ نے اس پر اپنا لعاب دہن ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی۔ واللہ أعلم۔

٥٧٩٦ - **حَدَّثَنَا** صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ، فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ، وَقَالَ لَهُ: «إِذَا فَرَغْتَ مِنْهُ فَآذِنَّا»، فَلَمَّا فَرَغَ آذَنَهُ، فَجَاءَ

[5796] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب عبداللہ بن ابی مرگیا تو اس کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ مجھے اپنی قمیص دیں تاکہ میں اپنے باپ کو اس کا کفن دوں، نیز آپ اس کی نماز جنازہ بھی پڑھائیں اور اس کے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ نبی ﷺ نے اسے اپنی قمیص دے دی اور فرمایا: ''جب (اسے غسل دے کر) تم

لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَجَذَبَهُ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ: ﴿ٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَهُمْ﴾ [التوبة: ٨٠] فَنَزَلَتْ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ﴾ [٨٤] فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ. [راجع: ١٢٦٩]

فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا۔'' چنانچہ جب وہ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ تشریف لائے تاکہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (بڑے ادب سے) آپ کو پیچھے کھینچا اور عرض کی: اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں کیا؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ ان کے لیے مغفرت کی دعا کریں یا نہ کریں، اگر آپ ستر مرتبہ بھی ان کے لیے بخشش کی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ انھیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔'' پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''ان (منافقین) میں سے جو مر جائے تو آپ کسی کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہوں۔'' پھر آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھنا ترک کر دی۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا موقف تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے، منع نہیں فرمایا اور میں اس کے لیے ستر بار سے بھی زیادہ مرتبہ دعا کروں گا۔ دراصل آپ اس بدفطرت کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتے تھے جو ایک مخلص مسلمان تھے۔

(٩) بَابُ جَيْبِ الْقَمِيصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهِ

باب: 9- قمیص کا گریبان سینے وغیرہ کے پاس ہو

٥٧٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا، فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ، انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَغْشَى أَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ

[5797] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''ان کی مثال دو آدمیوں جیسی ہے جنھوں نے لوہے کی دو زرہیں پہنی ہوئی ہوں اور ان کے ہاتھ سینے اور حلق تک پہنچے ہوئے ہوں۔ صدقہ دینے والا جب بھی صدقہ کرتا ہے تو وہ زرہ کشادہ ہوتی جاتی ہے حتی کہ اس کی انگلیوں کے پورے چھپ جاتے ہیں اور قدموں کے نشانات بھی مٹ جاتے ہیں اور بخیل جب بھی صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ تنگ ہو جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

اللهِ ﷺ يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ هٰكَذَا فِي جَيْبِهِ، فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ. [راجع: ١٤٤٣]

میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح اپنی مبارک انگلیوں سے اپنے گریبان کی طرف اشارہ کر کے بتا رہے تھے، تم دیکھو کہ وہ اس زرہ میں وسعت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

تَابَعَهُ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ. وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ فِي الْجُبَّتَيْنِ.

ابن طاؤس نے اپنے باپ اور ابو زناد نے اعرج سے جُبَّتَان بیان کرنے میں حسن کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ حَنْظَلَةُ: سَمِعْتُ طَاوُسًا: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: جُبَّتَانِ، وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ: جُنَّتَانِ.

حنظلہ نے کہا: میں نے طاؤس سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ کو جُنَّتَان کہتے ہوئے سنا اور جعفر نے اعرج سے جُبَّتَانِ روایت کیا ہے۔

(١٠) بَابُ مَنْ لَبِسَ جُبَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ فِي السَّفَرِ

باب: 10- جس نے دوران سفر میں تنگ آستینوں والا جبہ پہنا

٥٧٩٨ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الضُّحَى قَالَ: حَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ، فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ، فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ، فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ بَدَنِهِ، فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ [وَ]عَلَى خُفَّيْهِ. [راجع: ١٨٢]

[5798] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو میں پانی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے وضو کیا جبکہ آپ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور اپنا چہرہ دھویا۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھوں کو اس کی آستینوں سے نکالنا چاہا لیکن وہ تنگ تھیں، اس لیے آپ نے اپنے ہاتھ جبے کے نیچے سے نکالے اور پھر بازوؤں کو دھویا، سر اور موزوں پر مسح فرمایا۔

(١١) بَابُ لُبْسِ جُبَّةِ الصُّوفِ فِي الْغَزْوِ

باب: 11- دوران جنگ میں اونی جبہ پہننا

٥٧٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي

[5799] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک رات دوران سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''کیا تیرے پاس پانی

سَفَرٍ، فَقَالَ: «أَمَعَكَ مَاءٌ؟»، قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الْإِدَاوَةَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ: «دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ»، فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

[راجع: ۱۸۲]

ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ اپنی سواری سے اترے اور مسلسل چلتے رہے حتی کہ آپ رات کی تاریکی میں چھپ گئے، پھر جب واپس تشریف لائے تو میں نے مشکیزے سے آپ پر پانی ڈالا۔ آپ نے اپنا چہرہ مبارک اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ اس وقت آپ اونی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ اس کی آستینوں سے اپنے ہاتھ باہر نہ نکال سکے تو انھیں جبے کے نیچے سے نکالا، پھر اپنے بازوؤں کو کہنیوں تک دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر میں آپ کے موزے اتارنے کے لیے آگے بڑھا تو آپ نے فرمایا: ''انھیں رہنے دو، میں نے وضو کے بعد انھیں پہنا تھا۔'' چنانچہ آپ نے ان پر مسح فرمایا۔

(۱۲) بَابُ الْقَبَاءِ وَفَرُّوجِ حَرِيرٍ

باب:12- قبا اور ریشمی فروج کا بیان

وَهُوَ الْقَبَاءُ. وَيُقَالُ: هُوَ الَّذِي لَهُ شَقٌّ مِنْ خَلْفِهِ.

فروج قبا ہی کو کہتے ہیں کچھ حضرات کے نزدیک فروج وہ قبا ہے جو پیچھے سے چاک ہوتی ہے۔

٥٨٠٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ: ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي، قَالَ: فَدَعَوْتُهُ لَهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ: «خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ»، قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ.

[راجع: ۲۵۹۹]

[5800] حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے چند قبائیں تقسیم کیں اور حضرت مخرمہ ؓ کو کچھ نہ دیا تو انھوں نے کہا: بیٹے! میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو، چنانچہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ گیا۔ انھوں نے مجھے کہا: تم اندر جاؤ اور آپ ﷺ سے میرا ذکر کرو۔ میں نے آپ ﷺ سے اپنے والد کا ذکر کیا تو آپ باہر تشریف لائے جبکہ انھی قباؤں میں سے ایک قبا ساتھ لیے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ قبا میں نے تمھارے لیے چھپا رکھی تھی۔'' حضرت مخرمہ ؓ نے اسے دیکھا تو کہنے لگے: مخرمہ راضی ہے۔

٥٨٠١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ

[5801] حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک ریشمی قبا بطور ہدیہ

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ: أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ، ثُمَّ صَلَّى فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: «لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ». [راجع: ٣٧٥]

دی گئی۔ آپ نے اسے زیب تن فرما کر نماز ادا کی۔ فراغت کے بعد آپ نے اس کو جلدی سے اتار دیا جیسے آپ اس سے ناگواری محسوس کرتے ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''یہ اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے مناسب نہیں۔''

تَابَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ عَنِ اللَّيْثِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: فَرُّوجٌ حَرِيرٌ.

عبداللہ بن یوسف نے لیث سے روایت کرنے میں قتیبہ کی متابعت کی ہے۔ عبداللہ بن یوسف کے علاوہ دوسروں نے ''فَرُّوجٌ حَرِيرٌ'' کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

(١٣) بَابُ الْبَرَانِسِ

باب: 13- لمبی ٹوپیوں کا بیان

٥٨٠٢ - وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ بُرْنُسًا أَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ.

[5802] حضرت معتمر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا، انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ پر زرد رنگ کی ریشمی ٹوپی دیکھی تھی۔

٥٨٠٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ، إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ». [راجع: ١٣٤]

[5803] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! محرم آدمی کون کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(احرام میں) قمیص، پگڑی، شلوار، لمبی ٹوپی (اوورکوٹ) اور موزے نہ پہنو لیکن اگر کوئی جوتا نہ پائے تو موزے پہن لے لیکن انھیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے اور نہ وہ کپڑے پہنو جنھیں زعفران اور ورس سے رنگا گیا ہو۔''

(١٤) بَابُ السَّرَاوِيلِ

باب: 14- پاجامہ یا شلوار پہننے کا بیان

٥٨٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

[5804] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص تہبند

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ». [راجع: ١٧٤٠]

نہ پائے وہ شلوار پہن لے اور جو کوئی جوتا نہ پائے وہ موزے پہن لے۔

٥٨٠٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا؟ قَالَ: «لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَالسَّرَاوِيلَ، وَالْعَمَائِمَ، وَالْبَرَانِسَ، وَالْخِفَافَ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ نَعْلَانِ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ». [راجع: ١٣٤]

[5805] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کی: اللہ کے رسول! جب ہم احرام باندھیں تو کون سا لباس پہننے کا آپ حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''قمیص، شلوار، پگڑی، لمبی ٹوپیاں اور موزے نہ پہنو۔ ہاں اگر کسی شخص کو جوتی میسر نہ ہو تو وہ موزے پہنے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں، نیز کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جسے زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو۔''

(١٥) بَابُ الْعَمَائِمِ

باب: 15- پگڑیوں کا بیان

٥٨٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ، وَلَا الْعِمَامَةَ، وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ، وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُمَا، فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ». [راجع: ١٣٤]

[5806] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''محرم آدمی قمیص، پگڑی، شلوار، لمبی ٹوپی نہ پہنے اور نہ وہ کپڑے پہنے جنھیں زعفران اور ورس لگا ہو، وہ موزے بھی نہ پہنے مگر جسے جوتا میسر نہ ہو تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے (تاکہ وہ جوتا بن جائے)۔

(١٦) بَابُ التَّقَنُّعِ

باب: 16- سر اور کچھ چہرہ ڈھانپنے (ڈھاٹا باندھنے) کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی ﷺ باہر تشریف

عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ. وَقَالَ أَنَسٌ: عَصَبَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ.

لائے جبکہ آپ کے سر پر سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ نے اپنے سر مبارک پر چادر کا کنارہ باندھا ہوا تھا۔

٥٨٠٧ - **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي»، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوَ تَرْجُوهُ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لِصُحْبَتِهِ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ، كَانَتَا عِنْدَهُ، وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ، فِي بَيْتِنَا، فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدًا لَكَ بِأَبِي وَأُمِّي، وَاللهِ إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ لَأَمْرٌ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنَ لَهُ، فَدَخَلَ، فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ: «أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ»، قَالَ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ». قَالَ: فَالصُّحْبَةَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بِالثَّمَنِ»، قَالَتْ: فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ، وَوَضَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ

[5807] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ چند مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی تیاری کرنے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابھی ٹھہر جاؤ، مجھے امید ہے کہ ہجرت کی اجازت مجھے بھی دی جائے گی۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! کیا آپ کو بھی ہجرت کی امید ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' چنانچہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی رفاقت کے لیے خود کو روک لیا اور اپنی دو اونٹنیوں کو چار ماہ تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم ایک دن دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ ہیں جو سر منہ ڈھانپے اس طرف تشریف لا رہے ہیں۔ عام طور پر آپ ﷺ اس وقت ہمارے گھر تشریف نہیں لاتے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ کی قسم! آپ کسی اہم کام کے لیے اس وقت تشریف لائے ہیں، بہرحال نبی ﷺ نے مکان پر پہنچ کر اجازت طلب کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں اجازت دے دی۔ آپ اندر تشریف لائے اور آتے ہی ابوبکر سے فرمایا: ''جو لوگ اس وقت تمھارے پاس ہیں انھیں یہاں سے اٹھا دو۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا باپ آپ پر قربان ہو: اللہ کے رسول! یہ سب آپ کے گھر کے افراد ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرا باپ آپ پر قربان ہوا اے اللہ کے رسول! پھر مجھے

نِطَاقِهَا، فَأَوْكَأَتْ بِهِ الْجِرَابَ، وَلِذٰلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ، ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ: ثَوْرٌ، فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ، فَيَرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا فَيُصْبِحُ مِنْ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ، فَلَا يَسْمَعُ [أَمْرًا] يُكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ، وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهُ عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ، فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهِمَا، حَتَّى يَنْعِقَ بِهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ. [راجع: ٤٧٦]

رفاقت کی سعادت حاصل رہے گی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرا باپ آپ پر قربان ہو ان دو اونٹنیوں میں سے ایک آپ لے لیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں یہ قیمت سے لیتا ہوں۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: پھر ہم نے جلدی جلدی دونوں سواریوں کا سامان تیار کیا، پھر دونوں کے لیے کھانا تیار کر کے توشہ دان میں رکھ دیا۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ نے اپنے پٹکے کے ایک ٹکڑے سے اس توشہ دان کا منہ باندھ دیا۔ اس بنا پر انھیں ذات نطاقین کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ غار ثور میں جا کر چھپ گئے۔ وہاں تین راتیں قیام فرمایا۔ حضرت ابوبکر ؓ کا بیٹا عبداللہ رات کے وقت ان کے پاس ہی رہتا تھا۔ وہ نوجوان، ذہین اور سمجھدار تھا، وہ ان کے پاس سے سحری کے وقت روانہ ہوتا اور مکہ مکرمہ میں صبح ہوتے ہی قریش کے ہاں پہنچ جاتا جیسا کہ وہ مکہ ہی میں رات کے وقت رہا ہو۔ مکہ مکرمہ میں جو بات بھی ان حضرات کے خلاف ہوتی اسے محفوظ رکھتا، پھر جونہی رات کا اندھیرا چھا جاتا غار ثور میں ان حضرات کے پاس پہنچ کر تمام تفصیلات سے آگاہ کر دیتا۔ حضرت ابوبکر ؓ کا آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ ؓ دودھ دینے والی بکریاں چراتا تھا اور جب رات کا ایک حصہ گزر جاتا تو ان بکریوں کو غار ثور کی طرف ہانک کر لے جاتا۔ وہ دونوں (رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ) بکریوں کا دودھ پی کر رات بسر کرتے، پھر عامر بن فہیرہ صبح اندھیرے اندھیرے وہاں سے روانہ ہو جاتا۔ ان تین راتوں میں اس نے ہر رات ایسا ہی کیا۔

(١٧) بَابُ الْمِغْفَرِ

باب: 17- خود پہننے کا بیان

٥٨٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ

[5808] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ.
[راجع: ١٨٤٦]

فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے جبکہ آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔

(١٨) بَابُ الْبُرُودِ وَالْحِبَرِ وَالشَّمْلَةِ

باب:18- دھاری دار، یمنی اور اونی چادروں (کملیوں) کا بیان

وَقَالَ خَبَّابٌ: شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَتَهُ.

حضرت خباب ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ سے (مشرکین کے مظالم کی) شکایت کی جبکہ آپ اس وقت دھاری دار چادر پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

٥٨٠٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ ضَحِكَ، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ. [راجع: ٣١٤٩]

[5809] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چل رہا تھا جبکہ آپ پر موٹے حاشیے والی نجرانی چادر تھی۔ آپ کو ایک اعرابی ملا اور رسول اللہ ﷺ کی چادر سے آپ کو زور سے کھینچا حتی کہ میں نے آپ کے کندھے پر زور سے کھینچنے کی وجہ سے ایک نشان دیکھا۔ پھر اس نے کہا: اے محمد! مجھے اللہ تعالیٰ کے اس مال سے دینے کا حکم دیں جو آپ کے پاس ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے، پھر ہنس دیے، اس کے بعد آپ نے اسے عطیہ دینے کا حکم دیا۔

٥٨١٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ - قَالَ سَهْلٌ: هَلْ تَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا - قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا، فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا

[5810] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک عورت بردہ لے کر آئی...... حضرت سہل ؓ نے (اپنے شاگرد سے) پوچھا: تم جانتے ہو بردہ کیا چیز ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، یہ ایک چادر ہے جس کے حاشیے بنے ہوتے ہیں...... اس عورت نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے یہ چادر اپنے ہاتھوں سے تیار کی ہے اور آپ کو پہنانا چاہتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ چادر ضرورت

رَسُولُ اللهِ ﷺ وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ فَجَسَّهَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اكْسُنِيهَا، قَالَ: «نَعَمْ»، فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللهُ فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ، سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللهِ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ. قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ. [راجع: ١٢٧٧]

مند کے طور پر اس سے لے لی۔ پھر رسول اللہ ﷺ اسے تہبند کے طور پر باندھ کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ صحابۂ کرام میں سے ایک صاحب نے اسے چھوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! یہ مجھے عطا کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں لے لو۔“ پھر آپ جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا مجلس میں بیٹھے، اس کے بعد گھر تشریف لے گئے اور وہ چادر لپیٹ کر اس کے پاس بھیج دی۔ صحابۂ کرام نے اس آدمی سے کہا: تو نے اچھا نہیں کیا کہ آپ ﷺ سے وہ چادر مانگ لی جبکہ تمھیں معلوم ہے کہ آپ ﷺ کسی سائل کو محروم نہیں کرتے۔ اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے وہ چادر اس لیے مانگی تھی کہ جب میں مروں تو یہ میرا کفن ہو۔ حضرت سہل ؓ نے بیان کیا کہ وہ چادر ان کے لیے بطور کفن ہی استعمال ہوئی۔

فائدہ: چادر مانگنے والے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف ؓ تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرنے سے پہلے اپنا کفن تیار کرنا جائز ہے۔

٥٨١١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هِيَ سَبْعُونَ أَلْفًا، تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ». فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ، قَالَ: ادْعُ اللهَ لِي يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ». ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ: «سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ». [انظر: ٦٥٤٢]

[5811] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میری امت سے جنت میں ستر ہزار کا ایک گروہ بغیر حساب داخل ہوگا، جن کے چہرے چاند کی طرح درخشاں ہوں گے۔“ حضرت عکاشہ بن محصن اسدی ؓ اپنی دھاری دار چادر سنبھالتے ہوئے اٹھے اور عرض کی: اللہ کے رسول! میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ ﷺ نے دعا کی: ”اے اللہ! اسے (عکاشہ ؓ کو) ان میں سے کر دے۔“ اس کے بعد قبیلۂ انصار کے ایک آدمی کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے بنا دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عکاشہ تم سے بازی لے گیا ہے۔“

٥٨١٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: الْحِبَرَةُ. [انظر: ٥٨١٣]

[5812] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قتادہ نے ان سے سوال کیا کہ نبی ﷺ کو کس طرح کا لباس زیادہ پسند تھا؟ انھوں نے کہا کہ دھاری دار چادر بہت پسند تھی۔

٥٨١٣ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةُ. [راجع: ٥٨١٢]

[5813] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو تمام کپڑوں سے دھاری دار چادر زیب تن کرنا زیادہ پسند تھا۔

٥٨١٤ - حَدَّثَنِي أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ.

[5814] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی نعش مبارک پر ایک دھاری دار یمنی چادر ڈال دی گئی تھی۔

(١٩) بَابُ الْأَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ

باب: 19- کملیوں اور حاشیہ دار اونی چادروں کا بیان

٥٨١٥، ٥٨١٦ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ: «لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ»، يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا. [راجع: ٤٣٥، ٤٣٦]

[5816,5815] حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، ان دونوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ پر آخری مرض طاری ہوا تو آپ اپنی چادر (کملی) کو چہرے پر ڈالتے تھے اور جب سانس گھٹنے لگتا تو چہرہ کھول دیتے۔ آپ نے اسی حالت میں فرمایا: ''یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔'' آپ ﷺ ان کے عمل بد سے مسلمانوں کو ڈرا رہے تھے۔

٥٨١٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[5817] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي خَمِيصَةٍ لَهُ، لَهَا أَعْلَامٌ، فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: «اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هٰذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ؛ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي، وَائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ» ابْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ غَانِمٍ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ. [راجع: ٣٧٣]

کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک منقش چادر میں نماز پڑھی۔ آپ نے (دوران نماز میں ہی) اس کے نقش ونگار پر ایک نظر ڈالی۔ پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''میری اس منقش چادر کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور اسے واپس کر دو کیونکہ اس نے ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا تھا۔ اور وہاں سے ابوجہم کی سادہ چادر لے آؤ۔'' یہ ابوجہم بن حذیفہ بن غانم، عدی بن کعب کے قبیلے سے تھے۔

٥٨١٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا، قَالَتْ: قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذَيْنِ. [راجع: ٣١٠٨]

[5818] حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک موٹی کملی اور ایک موٹی چادر دکھائی اور فرمایا کہ نبی ﷺ کی روح ان دونوں کپڑوں میں قبض ہوئی تھی۔

(٢٠) بَابُ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

باب:20- اشتمال الصماء کا بیان

وضاحت: ایک ہی کپڑے کو اس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ پاؤں باہر نہ نکل سکیں، اسے عربی میں اشتمال الصماء کہتے ہیں۔ ایسا کرنا منع ہے کیونکہ اس صورت میں انسان کسی طرح سنبھل نہیں سکتا۔ اس انداز کو پنجابی میں ''بولی بکل'' کہتے ہیں۔

٥٨١٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبٍ، عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ، وَعَنْ صَلَاتَيْنِ: بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ. وَأَنْ يَحْتَبِيَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ. [راجع: ٣٦٨]

[5819] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا اور آپ نے دو اوقات میں نماز پڑھنے سے بھی منع فرمایا: نماز فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف ایک کپڑا جسم پر لپیٹ کر اور گھٹنے اٹھا کر اس طرح بیٹھ جائے کہ اس کی شرمگاہ پر زمین و آسمان کے درمیان کوئی چیز نہ ہو اور اشتمال صماء سے بھی منع فرمایا۔

٥٨٢٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

[5820] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ: نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ، وَالْمُلَامَسَةُ: لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ، وَلَا يُقَلِّبُهُ إِلَّا بِذٰلِكَ، وَالْمُنَابَذَةُ: أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ، وَيَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونَ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ. وَاللِّبْسَتَانِ اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ، وَالصَّمَّاءُ: أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ، فَيَبْدُوَ أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ، وَاللِّبْسَةُ الْأُخْرَى احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ، لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. [راجع: ٣٦٧]

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو لباسوں اور خرید فروخت کی دو قسموں سے منع فرمایا ہے: آپ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا: ملامسہ بیع یہ ہے کہ کوئی آدمی دن یا رات میں اپنے ہاتھ سے کسی دوسرے کا کپڑا چھو لے اور اسے کھول کر نہ دیکھے اسی سے بیع پختہ کرے۔ منابذہ کی صورت یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا کپڑا دوسرے کی طرف اور وہ اس کی طرف پھینکے اور بغیر دیکھے اور باہمی رضامندی کے بغیر ہی بیع منعقد ہو جائے۔ اور جن دو لباسوں سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ان میں سے ایک اشتمال الصماء ہے کہ انسان اپنا کپڑا اپنے ایک کندھے پر اس طرح ڈالے کہ دوسری طرف ننگی ہو اور اس پر کوئی کپڑا نہ ہو۔ اور دوسرا لباس احتباء (گوٹ مار کر بیٹھنا) ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ بیٹھ کر اپنے کپڑے سے کمر اور پنڈلیاں باندھ لی جائیں اور شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

(٢١) بَابُ الْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

باب: 21- ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا

٥٨٢١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ: أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى أَحَدِ شِقَّيْهِ، وَعَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ. [راجع: ٣٦٨]

[5821] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو قسم کے لباس سے منع فرمایا ہے: ایک یہ کہ ایک ہی کپڑے سے اپنی کمر اور پنڈلی کو ملا کر باندھ لے اور اس کی شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو اور دوسرا یہ کہ کوئی شخص ایک کپڑے کو اس طرح جسم پر لپیٹ لے کہ دوسری طرف کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔ اسی طرح آپ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے بھی منع فرمایا ہے۔

٥٨٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ

[5822] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اشتمال صماء سے منع فرمایا ہے اور اس سے بھی روکا ہے کہ ایک شخص کپڑے سے اپنی کمر اور پنڈلیوں کو باندھ لے جبکہ شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

الصَّمَّاءِ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. [راجع: ٣٦٧]

(٢٢) بَابُ الْخَمِيصَةِ السَّوْدَاءِ

باب:22- کالی کملی کا بیان

٥٨٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ فُلَانٍ - [هُوَ عَمْرُو] بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ - عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ: «مَنْ تَرَوْنَ أَنْ نَكْسُوَ هٰذِهِ؟» فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ: ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ، فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ، فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا وَقَالَ: «أَبْلِي وَأَخْلِقِي». وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ، فَقَالَ: «يَا أُمَّ خَالِدٍ، هٰذَا سَنَاهْ». وَسَنَاهْ بِالْحَبَشِيَّةِ [حَسَنٌ]. [راجع: ٣٠٧١]

[5823] حضرت ام خالد بنت خالد ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے۔ ان میں ایک چھوٹی سی دھاری دار اونی چادر بھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا کیا خیال ہے کہ ہم یہ چادر کس کو پہنائیں؟'' صحابۂ کرام خاموش رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ام خالد ؓ کو میرے پاس لاؤ'' چنانچہ انھیں اٹھا کر لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے وہ چادر اپنے ہاتھ میں لی اور انھیں پہنا کر یہ دعا دی: ''اللہ کرے تم اسے خوب پہنو اور پرانا کرو۔'' اس چادر میں سبز یا زرد نقش و نگار تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام خالد! یہ نقش و نگار ''سناہ'' ہیں۔ حبشی زبان میں لفظ ''سناہ'' خوبصورت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

٥٨٢٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي: يَا أَنَسُ، انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ. فَغَدَوْتُ بِهِ فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ، وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ. [راجع: ١٥٠٢]

[5824] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت ام سلیم ؓ نے بچہ جنم دیا تو انھوں نے مجھے کہا: اے انس! اس بچے کا خیال رکھو، یہ کوئی چیز نہ کھانے پائے حتی کہ صبح کے وقت تم اسے نبی ﷺ کے پاس لے جاؤ، تاکہ آپ اسے گھٹی دیں، چنانچہ میں اسے لے کر گیا تو آپ ﷺ اس وقت ایک باغ میں تھے اور آپ ایک سیاہ اونی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اس وقت آپ ان اونٹوں کو داغ لگا رہے تھے جو فتح مکہ میں آپ کے پاس آئے تھے۔

فائدہ: خمیصہ کالی چادر کو کہتے ہیں جو حریث کی طرف منسوب ہے۔ ممکن ہے کہ قبیلۂ قضاعہ کا یہ شخص اس قسم کی اونی چادریں بناتا ہو۔

(٢٣) بَابُ الثِّيَابِ الْخُضْرِ

باب:23- سبز کپڑوں کا بیان

٥٨٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيُّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ فَشَكَتْ إِلَيْهَا وَأَرَتْهَا خُضْرَةً بِجِلْدِهَا، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا - قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتُ! لَجِلْدُهَا أَشَدُّ خُضْرَةً مِنْ ثَوْبِهَا، قَالَ: وَسَمِعَ أَنَّهَا قَدْ أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا، قَالَتْ: وَاللهِ مَا لِي إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنَّ مَا مَعَهُ لَيْسَ بِأَغْنَى عَنِّي مِنْ هٰذِهِ، وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهَا، فَقَالَ: كَذَبَتْ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي لَأَنْفُضُهَا نَفْضَ الْأَدِيمِ، وَلٰكِنَّهَا نَاشِزٌ تُرِيدُ رِفَاعَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ تَحِلِّي لَهُ، أَوْ لَمْ تَصْلُحِي لَهُ، حَتَّى يَذُوقَ مِنْ عُسَيْلَتِكِ»، قَالَ: وَأَبْصَرَ مَعَهُ ابْنَيْنِ لَهُ، فَقَالَ: «بَنُوكَ هٰؤُلَاءِ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «هٰذَا الَّذِي تَزْعُمِينَ مَا تَزْعُمِينَ، فَوَاللهِ لَهُمْ أَشْبَهُ بِهِ مِنَ الْغُرَابِ بِالْغُرَابِ». [راجع: ٢٦٣٩]

[5825] حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ ؓ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو اس سے عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی ؓ نے نکاح کر لیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: وہ خاتون سبز اوڑھنی اوڑھے ہوئے تھی۔ اس نے حضرت عائشہ ؓ سے شکایت کی اور اپنے جسم پر مار کی وجہ سے سبز نشانات دکھائے۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے...... عادت کے طور پر عورتیں ایک دوسرے کی مدد کیا کرتی ہیں...... تو حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اہل ایمان خاتون کا میں نے اس سے برا حال نہیں دیکھا، اس کی جلد اس کے کپڑے سے بھی زیادہ سبز تھی۔ اس کے شوہر نے سنا کہ اس کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی ہے، چنانچہ وہ بھی اپنے ساتھ اپنے دو بیٹے لے کر آ گئے جو اس کی پہلی بیوی کے بطن سے تھے۔ اس کی بیوی نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے اس سے کوئی اور شکایت نہیں، البتہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اس سے زیادہ مجھے کفایت نہیں کرتا، اس نے اپنے کپڑے کا پلو پکڑ کر اشارہ کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ نے کہا: اللہ کی قسم اللہ کے رسول! یہ جھوٹ بولتی ہے۔ میں تو اسے جماع کے وقت چمڑے کی طرح ادھیڑ کر رکھ دیتا ہوں مگر یہ شریر ہے اور مجھے پسند نہیں کرتی بلکہ رفاعہ ؓ کے پاس جانا چاہتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ بات ہے تو اس کے لیے تو حلال نہیں ہو سکتی یا اس سے نکاح کی صلاحیت نہیں رکھتی تا آنکہ یہ تیرا مزہ نہ چکھ لے۔'' آپ ﷺ نے اس کے ساتھ دو بچے دیکھ کر پوچھا: ''یہ تیرے بیٹے ہیں؟'' اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا تو یہ ہے وہ جس کے متعلق تو ایسی ایسی باتیں کر رہی تھی۔ اللہ کی قسم! یہ بچے تو شکل وصورت میں اس (عبدالرحمٰن) سے اس قدر ملتے جلتے ہیں جس طرح ایک کوا دوسرے کوے کے مشابہ ہوتا ہے۔''

(٢٤) بَابُ الثِّيَابِ الْبِيضِ

باب:24- سفید کپڑوں کا بیان

٥٨٢٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَيَمِينِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يَوْمَ أُحُدٍ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ. [راجع: ٤٠٥٤]

[5826] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جنگ احد کے موقع پر میں نے نبی ﷺ کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو دیکھا جو سفید لباس پہنے ہوئے تھے۔ میں نے انھیں نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ اس کے بعد دیکھا۔

فائدہ: وہ دو آدمی حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل تھے جیسا کہ ایک حدیث میں صراحت ہے۔[1] فرشتوں کا سفید لباس میں نظر آنا اس بات کا ثبوت ہے کہ سفید لباس اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ سفید لباس استعمال کرنے کی ترغیب دیتے تھے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''سفید لباس پہنا کرو۔ بلاشبہ یہ سب سے بہتر لباس ہے، اور انھی میں اپنی میتوں کو کفن دیا کرو۔''[2]

٥٨٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ: حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ: «مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ»، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ»، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ». قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ». وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ: وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ.

[5827] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے جسم مبارک پر سفید لباس تھا جبکہ آپ اس وقت محو استراحت تھے۔ پھر دوبارہ حاضر خدمت ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے، آپ نے فرمایا: ''جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے اور اسی عقیدے پر فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' میں نے عرض کی: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ نے فرمایا: ''اگرچہ اس نے زنا کیا ہو، اگرچہ اس نے چوری بھی کی ہو۔'' میں نے پھر عرض کی: چاہے اس نے زنا کیا ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو؟ آپ نے فرمایا: ''چاہے اس نے زنا کیا ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو۔'' میں نے پھر کہا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو، آپ نے فرمایا: ''ابوذر کی ناک خاک آلود ہونے

1 صحيح مسلم، الفضائل، حديث: 6004 (2306). 2 سنن أبي داود، اللباس، حديث: 4061.

کے باوجود اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور اس نے چوری کی ہو۔ حضرت ابوذر ؓ جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو فرماتے: اگرچہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو جائے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: هٰذَا عِنْدَ الْمَوْتِ أَوْ قَبْلَهُ إِذَا تَابَ وَنَدِمَ وَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، غُفِرَ لَهُ. [راجع: ١٢٣٧]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) نے کہا: یہ حکم اس وقت ہے جبکہ موت کے وقت کہے یا اس سے قبل توبہ کرے اور شرمسار ہو جائے، پھر لا الہ الا اللہ کہے تو اس سے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

(٢٥) بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِلرِّجَالِ وَقَدْرِ مَا يَجُوزُ مِنْهُ

باب: 25- مردوں کے لیے کس حد تک ریشم پہننا جائز ہے

٥٨٢٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ، وَنَحْنُ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِأَذْرَبِيجَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هٰكَذَا، وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ، قَالَ: فِيمَا عَلِمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الْأَعْلَامَ. [انظر: ٥٨٢٩، ٥٨٣٠، ٥٨٣٤، ٥٨٣٥]

[5828] حضرت ابوعثمان نہدی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہمارے پاس سیدنا عمر ؓ کا ایک مکتوب آیا جبکہ ہم آذربائیجان میں حضرت عتبہ بن فرقد کے ہمراہ تھے۔ اس میں تھا کہ نبی ﷺ نے ریشم استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے مگر اتنی مقدار میں استعمال کر سکتے ہیں۔ نبی ﷺ نے ہمارے لیے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا جو انگوٹھے سے متصل ہیں۔ راوی نے کہا: ہماری سمجھ کے مطابق آپ ﷺ کی اس سے مراد ریشم سے پھول بوٹے بنانے سے تھی۔

٥٨٢٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ، وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا هٰكَذَا، وَصَفَّ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ إِصْبَعَيْهِ، وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ. [راجع: ٥٨٢٨]

[5829] حضرت ابوعثمان نہدی ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہمیں سیدنا عمر فاروق ؓ نے خط لکھا جبکہ ہم آذربائیجان میں تھے کہ نبی ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اتنی مقدار جائز ہے۔ اس مقدار کو نبی ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کر کے بیان فرمایا۔ زہیر راوی نے درمیان والی اور شہادت کی انگلی اٹھا کر مقدار بتائی۔

٥٨٣٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ

[5830] حضرت ابوعثمان نہدی سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم عتبہ کے ساتھ تھے، انھیں سیدنا عمر

فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يُلْبَسُ الْحَرِيرُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لَمْ يُلْبَسْ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْآخِرَةِ».

فاروق ؓ نے خط لکھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں ریشم پہنا اسے آخرت میں نہیں پہنایا جائے گا۔''

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ: وَأَشَارَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى. [راجع: ٥٨٢٨]

ابوعثمان نے اپنی دو انگلیوں، یعنی درمیان اور انگوٹھے کے ساتھ والی سے اشارہ کیا (کہ اس قدر جائز ہے)۔

٥٨٣١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ، وَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الذَّهَبُ، وَالْفِضَّةُ، وَالْحَرِيرُ، وَالدِّيبَاجُ، هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ». [راجع: ٥٤٢٦]

[5831] حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت حذیفہ ؓ مدائن میں تھے، انھوں نے پانی طلب کیا تو ایک دیہاتی چاندی کے برتن میں پانی لے آیا۔ حضرت حذیفہ ؓ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: میں نے صرف اس لیے پھینکا ہے کہ میں متعدد مرتبہ اس شخص کو منع کر چکا ہوں، لیکن وہ باز نہیں آتا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''سونا، چاندی، ریشم اور دیبا ان (کفار) کے لیے دنیا میں ہیں اور تمھارے لیے آخرت میں ہوں گے۔''

٥٨٣٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ: أَعَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ شَدِيدًا: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ».

[5832] حضرت شعبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عبدالعزیز بن صہیب سے پوچھا: کیا حضرت انس بن مالک ؓ نے ریشم کے متعلق نبی ﷺ سے سنا ہے؟ تو انھوں نے سخت غصے سے فرمایا کہ حضرت انس ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا: ''جو مرد ریشمی لباس دنیا میں پہنے گا، وہ آخرت میں اسے ہرگز نہیں پہن سکے گا۔''

٥٨٣٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ: قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ: «مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ».

[5833] حضرت ثابت سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابن زبیر ؓ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ محمد ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی دنیا میں ریشم پہنے گا، وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔''

٥٨٣٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي ذِبْيَانَ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ».

[5834] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس مرد نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔''

وَقَالَ لَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ: قَالَتْ مُعَاذَةُ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ عَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، سَمِعَ عُمَرَ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ نَحْوَهُ. [راجع: ٥٨٢٨]

ام عمرو بنت عبداللہ کہتی ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر ؓ سے سنا، انھوں نے حضرت عمر ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس طرح سنا۔

٥٨٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْحَرِيرِ فَقَالَتِ: ائْتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلْهُ، قَالَ: فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: سَلِ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حَفْصٍ - يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ -: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ»، فَقُلْتُ: صَدَقَ وَمَا كَذَبَ أَبُو حَفْصٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٥٨٢٨]

[5835] حضرت عمران بن حِطّان سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے ریشم کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا: تم حضرت ابن عباس ؓ کے پاس جاؤ اوران سے دریافت کرو۔ میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا: حضرت ابن عمر ؓ سے دریافت کرو۔ میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ مجھے ابوحفص، یعنی حضرت عمر بن خطاب ؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ریشم تو دنیا میں وہی شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔'' میں نے کہا: انھوں نے سچ کہا اور ابوحفص ؓ نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہیں بولا۔

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى: حَدَّثَنِي عِمْرَانُ: وَقَصَّ الْحَدِيثَ.

عبداللہ بن رجاء نے کہا: ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، ان سے عمران نے پوری حدیث بیان کی۔

فائدہ: ریشم سے مراد وہ ریشہ ہے جسے ریشم کا کیڑا تیار کرتا ہے، مصنوعی طور پر تیار کردہ دھاگا جو ریشم جیسا ہو وہ اس ممانعت میں شامل نہیں ہے، اگرچہ لوگ اسے ریشم ہی کہتے ہیں۔ خالص ریشم کے کپڑے پہننا، رومال بنانا اور بستر وغیرہ تیار کرنا، ان پر بیٹھنا، سب مردوں کے لیے حرام ہے۔ اگر خالص ریشم نہ ہو بلکہ آدھا سوتی اور آدھا ریشمی ہو تو بھی مردوں کے لیے اس کا استعمال

جائز نہیں کیونکہ ریشم پہننے سے فخر وغرور کا اظہار ہوتا ہے، نیز نزاکت اور ناز ونخرے میں عورتوں سے مشابہت پائی جاتی ہے، اس لیے مردوں کو اس سے منع کیا گیا ہے، تاہم جلدی بیماری میں اگر دوسرا لباس تکلیف کا باعث ہو اور ریشمی لباس سے آرام ملتا ہو تو اس صورت میں مردوں کے لیے بھی ریشم پہننا جائز ہے۔

(٢٦) بَابُ مَنْ مَسَّ الْحَرِيرَ مِنْ غَيْرِ لُبْسٍ

وَيُرْوَى فِيهِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

باب:26- پہنے بغیر ریشم کو صرف ہاتھ لگانا

اس کے متعلق زبیدی نے زہری سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ایک حدیث بیان کی ہے۔

٥٨٣٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ثَوْبُ حَرِيرٍ فَجَعَلْنَا نَلْمِسُهُ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا؟» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «مَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هٰذَا». [راجع: ٣٢٤٩]

[5836] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کو ایک ریشمی کپڑا بطور ہدیہ دیا گیا تو ہم نے اسے ہاتھ لگایا اور اس (کی نرمی) پر حیرت زدہ ہوئے۔ نبی ﷺ نے (یہ دیکھ کر) فرمایا: ''تمھیں اس پر حیرت ہے؟'' ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے کہیں بڑھ کر ہیں۔''

(٢٧) بَابُ افْتِرَاشِ الْحَرِيرِ

وَقَالَ عَبِيدَةُ: هُوَ كَلُبْسِهِ.

باب:27- ریشم بچھانے کا بیان

عبیدہ سلمانی نے کہا: ریشم کو بچھانا بھی پہننے کی طرح ہے۔

٥٨٣٧ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ، وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ. [راجع: ٥٤٢٦]

[5837] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے، نیز ریشم اور دیبا پہننے اور ان پر بیٹھنے سے بھی منع کیا ہے۔

(٢٨) بَابُ لُبْسِ الْقَسِّيِّ

باب: 28- ریشمی دھاری دار کپڑے پہننے کا بیان

وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: مَا الْقَسِّيَّةُ؟ قَالَ: ثِيَابٌ أَتَتْنَا مِنَ الشَّام أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ، فِيهَا حَرِيرٌ، وَفِيهَا أَمْثَالُ الْأُتْرُنْجِ، وَالْمِيثَرَةُ كَانَتِ النِّسَاءُ تَصْنَعُهُ لِبُعُولَتِهِنَّ مِثْلَ الْقَطَائِفِ يَصُفُّونَهَا.

عاصم نے ابوبردہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی ؓ سے قَسِّیَّہ کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: یہ کپڑا تھا جو شام یا مصر سے ہمارے ہاں درآمد کیا جاتا تھا۔ اس پر اترنج کی طرح ریشمی دھاریاں بنی ہوتی تھیں۔ اور میثرہ وہ کپڑا ہے جسے عورتیں اپنے شوہروں کے لیے زین پوش کے طور پر تیار کرتی تھیں۔ یہ جھالر دار چادر کی طرح ہوتا تھا جسے عورتیں زرد رنگ سے رنگ دیتی تھیں۔

وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ فِي حَدِيثِهِ: الْقَسِّيَّةُ: ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الْحَرِيرُ، وَالْمِيثَرَةُ: جُلُودُ السِّبَاعِ.

جریر نے یزید سے اپنی حدیث میں کہا کہ قَسِّیَّہ، دھاری دار کپڑے ہیں جو مصر سے درآمد کیے جاتے تھے، ان میں ریشم ملا ہوتا تھا۔ اور میثرہ، درندوں کی کھالوں سے تیار شدہ زین پوش ہوتے تھے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: عَاصِمٌ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ فِي الْمِيثَرَةِ.

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) نے کہا کہ میثرہ کی تعریف میں عاصم کی روایت کثرت طرق اور صحت کے اعتبار سے زیادہ وزنی ہے۔

٥٨٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ: نَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ. [راجع: ١٢٣٩]

[5838] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں سرخ میثرہ اور قسی کپڑوں سے منع فرمایا ہے۔

(٢٩) بَابُ مَا يُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ الْحَرِيرِ لِلْحِكَّةِ

باب: 29- خارش کی وجہ سے مردوں کو ریشمی کپڑے پہننے کی رخصت کا بیان

٥٨٣٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ:

[5839] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا. [راجع: ٢٩١٩]

کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دی تھی۔

(٣٠) بَابُ الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ

باب:30-عورتوں کے لیے ریشمی لباس

٥٨٤٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَسَانِي النَّبِيُّ ﷺ حُلَّةً سِيَرَاءَ، فَخَرَجْتُ فِيهَا، فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي. [راجع: ٢٦١٤]

[5840] حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے نبی ﷺ نے ایک ریشمی حلہ دیا۔ میں اسے پہن کر باہر نکلا تو میں نے آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر غصے کے آثار دیکھے، چنانچہ میں نے اس کے ٹکڑے کر کے اپنے گھر کی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

٥٨٤١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ ابْتَعْتَهَا فَلَبِسْتَهَا لِلْوَفْدِ إِذَا أَتَوْكَ، وَالْجُمُعَةِ، قَالَ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ»، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةً سِيَرَاءَ حَرِيرًا، كَسَاهَا إِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ: كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ: «إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا أَوْ تَكْسُوَهَا». [راجع: ٨٨٦]

[5841] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ نے ایک دھاری دار ریشمی جوڑا فروخت ہوتے دیکھا تو عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اسے خرید لیں تا کہ وفود سے ملاقات کے وقت اور جمعہ کے دن اسے زیب تن کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔'' اس کے بعد خود نبی ﷺ نے ایک دھاری دار ریشمی جوڑا حضرت عمر ؓ کے پاس بطور ہدیہ بھیجا۔ حضرت عمر ؓ نے عرض کی: آپ نے مجھے یہ جوڑا عنایت فرمایا ہے، حالانکہ میں خود آپ سے اس کے متعلق وہ بات سن چکا ہوں جو آپ نے فرمائی تھی؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے تجھے یہ جوڑا اس لیے دیا ہے کہ تم اسے فروخت کر دو یا کسی کو پہنا دو۔''

٥٨٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّهُ

[5842] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی دختر حضرت ام کلثوم ؓ کو

رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ [عَلَيْهَا السَّلَامُ] بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ.

ریشمی سرخ چادر پہنے ہوئے دیکھا۔

(٣١) بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ وَالْبُسْطِ

باب:31- نبی ﷺ اپنے لیے کس قسم کا لباس اور بستر تجویز کرتے تھے

٥٨٤٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَجَعَلْتُ أَهَابُهُ، فَنَزَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا فَدَخَلَ الْأَرَاكَ، فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ: عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا نَعُدُّ النِّسَاءَ شَيْئًا، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ وَذَكَرَهُنَّ اللهُ، رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذٰلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا، مِنْ غَيْرِ أَنْ نُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا، وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ فَأَغْلَظَتْ لِي، فَقُلْتُ لَهَا: وَإِنَّكِ لَهُنَاكِ، قَالَتْ: تَقُولُ هٰذَا لِي وَابْنَتُكَ تُؤْذِي رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَأَتَيْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: إِنِّي أُحَذِّرُكِ أَنْ تَعْصِيَ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهَا فِي أَذَاهُ، فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا، فَقَالَتْ: أَعْجَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُ، قَدْ دَخَلْتَ فِي أُمُورِنَا، فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَزْوَاجِهِ: فَرَدَّدَتْ.

[5843] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک سال تک ٹھہرا رہا، حالانکہ میں خواہش مند تھا کہ میں سیدنا عمر فاروق ؓ سے ان دو عورتوں کے متعلق دریافت کروں جنھوں نے نبی ﷺ کے متعلق باہمی اتفاق کرلیا تھا لیکن آپ کا رعب سامنے آجاتا۔ ایک دن آپ نے دوران سفر میں ایک مقام پر قیام کیا اور پیلو کے درختوں کے جھنڈ میں چلے گئے۔ جب فارغ ہوکر واپس تشریف لائے تو میں نے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: وہ عائشہ اور حفصہ ؓ ہیں، پھر فرمایا: ہم دور جاہلیت میں عورتوں کو کوئی حیثیت نہ دیتے تھے۔ جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حقوق کا ذکر کیا تو ہمیں معلوم ہوا کہ عورتوں کے بھی ہم پر کچھ حقوق ہیں، لیکن پھر بھی ہم اپنے معاملات میں انھیں داخل نہ ہونے دیتے تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک دن میرے اور میری بیوی کے درمیان کوئی بات ہورہی تھی تو اس نے مجھے تیز وتند جواب دیا۔ میں نے اس سے کہا: اچھا، نوبت اب یہاں تک پہنچ گئی ہے؟ اس نے مجھے کہا: تم مجھے تو یہ کہتے ہو، حالانکہ تمھاری دختر رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچاتی ہے؟ (یہ سن کر) میں حضرت حفصہ ؓ کے پاس آیا اور اسے کہا: بیٹی! میں تجھے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں۔ آپ ﷺ کی اذیت کے معاملے میں پہلے میں حضرت حفصہ ؓ کے پاس گیا پھر سیدہ ام سلمہ ؓ کے پاس پہنچا اور ان سے بھی یہی بات

کہی۔ انھوں نے مجھے یہ جواب دیا: اے عمر! مجھے آپ پر تعجب ہے کہ آپ خواہ مخواہ ہمارے معاملات میں دخل دینے لگے ہو، صرف رسول اللہ ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات کے معاملات میں دخل دینا باقی تھا اب آپ نے وہ بھی شروع کر دیا۔ انھوں نے مجھے یہ بات بار بار کہی۔

وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَشَهِدْتُهُ، أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ، وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَشَهِدَ، أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَكَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَدِ اسْتَقَامَ لَهُ، فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا مَلِكُ غَسَّانَ بِالشَّامِ، كُنَّا نَخَافُ أَنْ يَأْتِيَنَا، فَمَا شَعَرْتُ [إِلَّا] بِالْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ، قُلْتُ لَهُ: وَمَا هُوَ؟ أَجَاءَ الْغَسَّانِيُّ؟ قَالَ: أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ، طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ، فَجِئْتُ فَإِذَا الْبُكَاءُ مِنْ حُجَرِهِنَّ كُلِّهِنَّ، وَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ قَدْ صَعِدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ، وَعَلَى بَابِ الْمَشْرُبَةِ وَصِيفٌ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِي، فَأَذِنَ لِي، فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ، وَتَحْتَ رَأْسِهِ مِرْفَقَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، وَإِذَا أُهُبٌ مُعَلَّقَةٌ وَقَرَظٌ، فَذَكَرْتُ الَّذِي قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَالَّذِي رَدَّتْ عَلَيَّ أُمُّ سَلَمَةَ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَبِثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ.

[راجع: ٨٩]

قبیلۂ انصار کے ایک صحابی تھے، جب وہ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں موجود نہ ہوتے تو میں حاضر ہوتا اور وہاں کی تمام خبریں انھیں آ کر بتاتا اور جب میں رسول اللہ ﷺ کی مجلس سے غائب ہوتا تو وہ حاضری دیتے اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سے مجھے آگاہ کرتے۔ رسول اللہ ﷺ کے اردگرد جتنے بھی سلاطین تھے، ان سب کے ساتھ آپ کے تعلقات ٹھیک تھے، صرف شام کا غسانی بادشاہ رہ گیا تھا، اس سے ہمیں ڈر لگا رہتا تھا کہ مبادا ہم پر حملہ کر دے۔ ایک دن میں نے اپنے انصاری ساتھی کو دیکھا وہ کہہ رہا تھا: آج ایک عظیم حادثہ ہو گیا ہے۔ میں نے پوچھا کیا بات ہوئی؟ کیا غسانی بادشاہ نے حملہ کر دیا ہے؟ اس نے کہا: اس سے بھی عظیم تر حادثہ رونما ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ میں جلدی سے آیا تو تمام ازواج کے حجروں سے رونے کی آواز آ رہی تھی جبکہ نبی ﷺ اپنے بالا خانے میں تشریف لے گئے تھے۔ بالا خانے کے دروازے پر ایک نوجوان پہرے دار موجود تھا۔ میں اس کے پاس گیا اور اس سے کہا: میرے لیے اندر جانے کی اجازت طلب کرو۔ اجازت ملی تو میں اندر گیا، دیکھا کہ نبی ﷺ ایک چٹائی پر تشریف فرما ہیں، چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو پر پڑے ہوئے ہیں اور آپ کے سر کے نیچے کھال کا ایک تکیہ ہے جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور چند کچی کھالیں لٹک رہی تھیں اور کیکر کے پتے پڑے ہوئے

تھے۔ میں نے آپ ﷺ سے ان باتوں کا ذکر کیا جو میں نے حضرت حفصہ اور حضرت ام سلمہ ؓ سے کہی تھیں اور وہ جواب بھی بتایا جو حضرت ام سلمہ ؓ نے مجھے دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس پر مسکرا دیے۔ آپ نے اس بالا خانے میں انتیس دن تک قیام فرمایا، پھر (وہاں سے) نیچے اتر آئے۔

٥٨٤٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي هِنْدٌ بِنْتُ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ!؟ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ!؟ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ؟ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟». [راجع: ١١٥]

[5844] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ رات کے وقت بیدار ہوئے اور آپ فرما رہے تھے: ''لا الہ الا اللہ، آج کس قدر فتنے نازل ہوئے ہیں؟ اور کس قدر خزانے اترے ہیں!؟ کوئی ہے جو ان حجروں میں سونے والیوں کو بیدار کرے؟ دیکھو! بہت سی عورتیں جو دنیا میں لباس پہنتی ہیں وہ قیامت کے روز ننگی ہوں گی۔''

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَتْ هِنْدٌ لَهَا أَزْرَارٌ فِي كُمَّيْهَا بَيْنَ أَصَابِعِهَا.

امام زہری بیان کرتے ہیں کہ سیدہ ہند ؓ کی آستینوں میں اس کی انگلیوں کے پاس بٹن لگے ہوئے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں باریک اور چست لباس کی مذمت بیان ہوئی ہے کہ جو عورتیں دنیا میں باریک اور چست لباس پہنتی اور اپنا جسم دوسروں کو دکھاتی ہیں انھیں آخرت میں سزا دی جائے گی کہ وہ ننگی ہوں گی۔ اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ عورتوں کو قیمتی اور نفیس لباس نہیں پہننا چاہیے بلکہ انھیں سادہ زندگی بسر کرتے ہوئے بقدر کفایت لباس زیب تن کرنا چاہیے۔ حضرت ہند بنت حارث ؓ کی آستین فراخ ہوتی تھی، انھوں نے اپنی آستینوں پر بٹن لگا رکھے تھے تاکہ ان کے بدن کا کوئی حصہ ظاہر ہونے کے باعث وہ حدیث میں مذکور وعید میں داخل نہ ہوں۔

(٣٢) بَابُ مَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

باب: 32- جو شخص نیا لباس پہنے اسے کیا دعا دی جائے؟

٥٨٤٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَتْ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ

[5845] حضرت ام خالد بنت خالد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے جن میں ایک سیاہ شال بھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے خیال کے مطابق یہ شال کسے دی جائے؟''

سَوْدَاءُ فَقَالَ: «مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوهَا هٰذِهِ الْخَمِيصَةَ؟» فَأُسْكِتَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: «ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ»، فَأُتِيَ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَلْبَسَنِيهَا بِيَدِهِ وَقَالَ: «أَبْلِي وَأَخْلِقِي»، مَرَّتَيْنِ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَلَمِ الْخَمِيصَةِ، وَيُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَيَقُولُ: «يَا أُمَّ خَالِدٍ، هٰذَا سَنَا». وَالسَّنَا بِلِسَانِ الْحَبَشِيَّةِ: الْحَسَنُ.

صحابۂ کرام خاموش رہے تو آپ نے فرمایا: ''ام خالد کو میرے پاس لاؤ۔'' چنانچہ مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، پھر آپ نے مجھے وہ شال اپنے ہاتھ سے پہنائی، اور دعا فرمائی: ''اسے پرانا اور بوسیدہ کرو۔'' یعنی دیر تک جیتی رہو۔ آپ نے دو مرتبہ یہ دعا فرمائی۔ پھر آپ اس شال کے نقش ونگار دیکھنے لگے اور اپنے ہاتھ سے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''اے ام خالد! سناہ۔'' سناہ یہ حبشی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ''کیا ہی خوبصورت'' کے ہیں۔

قَالَ إِسْحَاقُ: حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِي أَنَّهَا رَأَتْهُ عَلَى أُمِّ خَالِدٍ. [راجع: ٣٠٧١]

(راویٔ حدیث) اسحاق نے کہا: میرے اہل خانہ میں سے ایک عورت نے مجھ سے بیان کیا کہ اس نے ام خالد ؓ پر وہ شال دیکھی تھی۔

(٣٣) بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ

باب:33- مردوں کے لیے زعفرانی رنگ کی ممانعت

٥٨٤٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ.

[5846] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مردوں کو زعفرانی رنگ استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٣٤) بَابُ الثَّوْبِ الْمُزَعْفَرِ

باب:34- زعفران سے رنگا ہوا کپڑا

٥٨٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ أَوْ بِزَعْفَرَانٍ. [راجع: ١٣٤]

[5847] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے محرم کو ورس اور زعفران سے رنگا ہوا لباس پہننے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: محرم کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر محرم کے لیے ورس اور زعفران سے رنگا ہوا لباس پہننا جائز ہے، چنانچہ امام مالک کہتے ہیں کہ غیر محرم کے لیے زعفرانی لباس جائز ہے اگرچہ امام شافعی اور اہل کوفہ مطلق طور پر زعفرانی کپڑے کی اجازت نہیں دیتے۔[1] لیکن حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے مروی ایک حدیث سے اس کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ وہ اپنی ڈاڑھی کو زعفران سے

1 فتح الباري: 376/10.

رنگتے تھے حتی کہ ان کے کپڑے بھی اس رنگ سے بھر جاتے تھے۔ جب ان سے سوال ہوا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ اسی رنگ سے رنگتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ رنگ بہت محبوب تھا۔ وہ اپنے تمام کپڑے حتی کہ پگڑی بھی اس سے رنگتے تھے۔[1]

(۳۵) بَابُ الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ

باب:35- سرخ کپڑے کا بیان

٥٨٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَرْبُوعًا، وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ. [راجع: ٣٥٥١]

[5848] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کا قد درمیانہ تھا۔ میں نے آپ کو سرخ جوڑے میں دیکھا۔ آپ سے زیادہ خوبصورت میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث میں جس سرخ جوڑے کا ذکر ہے وہ جوڑا خالص سرخ رنگ کا نہیں تھا بلکہ اس میں سرخ رنگ کی دھاریاں تھیں جسے عربی میں "برد" کہا جاتا ہے، چنانچہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منی میں دیکھا جب کہ آپ اپنے خچر پر بیٹھے خطبہ دے رہے تھے اور آپ نے سرخ رنگ کی دھاری دار چادر زیب تن کر رکھی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے آگے تھے جو آپ کی بات لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔[2]

(۳۶) بَابُ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ

باب:36- سرخ زین پوش کا بیان

٥٨٤٩ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ: عِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ. وَنَهَانَا عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ، وَالْقَسِّيِّ، وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَمَيَاثِرِ الْحُمْرِ. [راجع: ١٢٣٩]

[5849] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا تھا: بیمار کی عیادت کرنے، جنازوں کے ساتھ جانے اور چھینکنے والے کا جواب دینے کا۔ اور آپ نے ہمیں ریشم، دیبا، درآمد شدہ سرخ ریشمی کپڑا، موٹا ریشم اور سرخ زین پوش کے استعمال سے بھی منع فرمایا۔

فائدہ: اس حدیث میں سات مامورات میں سے تین کا ذکر ہے باقی یہ ہیں: دعوت قبول کرنا، سلام پھیلانا، مظلوم کی مدد کرنا اور دوسرے کی قسم کو سچا کرنا۔ ممنوعات میں سے پانچ چیزوں کا بیان ہے باقی دو یہ ہیں: سونے کی انگوٹھی پہننا اور چاندی کے

1 سنن أبي داود، اللباس، حديث: 4064. 2 سنن أبي داود، اللباس، حديث: 4043.

برتنوں میں کھانا پینا۔

(٣٧) بَابُ النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَغَيْرِهَا

٥٨٥٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدٍ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. [راجع: ٣٨٦]

٥٨٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ: أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا، قَالَ: مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ؟ قَالَ: رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ، وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ.

فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: أَمَّا الْأَرْكَانُ: فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ: فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا، وَأَمَّا الْإِهْلَالُ: فَإِنِّي لَمْ

باب: 37- صاف چمڑے اور غیر دباغت شدہ چمڑے کی جوتی پہننا

[5850] حضرت سعید ابومسلمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ جوتی پہن کر نماز پڑھ لیتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں (پڑھ لیتے تھے)۔

[5851] حضرت عبید بن جریج سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے آپ کو چار ایسے کام کرتے دیکھا ہے جو میں نے آپ کے کسی ساتھی کو کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ابن جریج! وہ کیا کام ہیں؟ انھوں نے کہا کہ آپ طواف کرتے وقت صرف یمانیین کو ہاتھ لگاتے ہیں بیت اللہ کے دوسرے کسی کونے کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ میں نے آپ کو سبتی جوتے پہنے دیکھا ہے، نیز اپنے کپڑوں کو زرد رنگ کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ مکہ مکرمہ میں ہوتے ہیں تو لوگ ذوالحجہ کا چاند دیکھ کر احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ آٹھویں ذوالحجہ کو احرام باندھتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ارکان کعبہ کے متعلق جو تم نے کہا ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہمیشہ حجر اسود اور رکن یمانی کو ہاتھ لگاتے دیکھا ہے۔ سبتی جوتے پہننا اس لیے ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس چمڑے کے جوتے پہنتے دیکھا ہے جس میں بال نہیں ہوتے تھے اور آپ انھیں پہنے ہوئے ان میں وضو کر لیتے تھے، اس لیے میں بھی پسند کرتا ہوں کہ ایسا ہی جوتا استعمال کروں۔ میرا

أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ. [راجع: ١٦٦]

زرد رنگ استعمال کرنا اس لیے ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ زرد رنگ استعمال کرتے تھے، اس لیے میں بھی زرد رنگ کو پسند کرتا ہوں۔ رہا احرام باندھنے کا مسئلہ! تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اس وقت احرام باندھتے تھے جب سواری پر سوار ہوکر چلنے لگتے تھے۔

٥٨٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ، وَقَالَ: «مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ». [راجع: ١٣٤]

[5852] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محرم آدمی کو ورس اور زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔ اور آپ نے فرمایا: ''جو شخص جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے لیکن انھیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔''

٥٨٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ». [راجع: ١٧٤٠]

[5853] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جسے جوتے دستیاب نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔''

(٣٨) بَابٌ: يَبْدَأُ بِالنَّعْلِ الْيُمْنَى

باب: 38- پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہنے

٥٨٥٤ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ، وَتَرَجُّلِهِ، وَتَنَعُّلِهِ. [راجع: ١٦٨]

[5854] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ طہارت کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں دائیں جانب کو پسند کرتے تھے۔

(٣٩) بَابٌ: لَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

٥٨٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا».

باب:39-صرف ایک جوتا پہن کر نہ چلے

[5855] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں پاؤں ننگے رکھے یا دونوں میں جوتا پہنے۔''

(٤٠) بَابٌ: يَنْزِعُ نَعْلَهُ الْيُسْرَى

٥٨٥٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ، وَإِذَا انْتَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، لِتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ».

باب:40- پہلے بائیں پاؤں کا جوتا اتارے

[5856] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی جوتا پہنے تو دائیں جانب سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں جانب سے اتارے تاکہ دائیں طرف پہننے میں اول اور اتارنے میں آخر ہو۔''

(٤١) بَابٌ: قِبَالَانِ فِي نَعْلٍ، وَمَنْ رَأَى قِبَالًا وَاحِدًا وَاسِعًا

٥٨٥٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَعْلَيِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ لَهُمَا قِبَالَانِ. [انظر: ٥٨٥٨]

باب: 41- جوتی کے دو تسمے ہونا اور جس نے ایک تسمہ بھی کافی خیال کیا

[5857] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی چپل کے دو تسمے تھے۔

٥٨٥٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ: أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَعْلَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ، فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ: هٰذِهِ نَعْلُ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٥٨٥٧]

[5858] حضرت عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت انس بن مالک ؓ دو جوتے لے کر ہمارے پاس باہر تشریف لائے جس میں دو تسمے لگے ہوئے تھے۔ ثابت بنانی نے کہا: یہ نبی ﷺ کے جوتے ہیں۔

(٤٢) بَابُ الْقُبَّةِ الْحَمْرَاءِ مِنْ أَدَمٍ

باب:42- چمڑے کے سرخ خیمے کا بیان

٥٨٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ يَبْتَدِرُونَ الْوَضُوءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ. [راجع: ١٨٧]

[5859] حضرت ابو جحیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ چمڑے کے سرخ خیمے میں تشریف فرما تھے۔ میں نے سیدنا بلال ؓ کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کے وضو کا پانی لیے ہوئے ہیں اور لوگ اس وضو کا پانی لینے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر کسی کو پانی مل جاتا تو وہ اسے اپنے بدن پر لگا لیتا اور جسے پانی نہ ملتا تو وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری ہی لے لیتا۔

٥٨٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ ح: وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ. [راجع: ٣١٤٦]

[5860] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے انصار کو پیغام بھیجا اور انھیں چمڑے کے ایک خیمے میں جمع کیا۔

(٤٣) بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الْحَصِيرِ وَنَحْوِهِ

باب:43- چٹائی وغیرہ پر بیٹھنا

٥٨٦١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَحْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي، وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَثُوبُونَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَيُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ حَتَّى كَثُرُوا، فَأَقْبَلَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللهَ لَا

[5861] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کو چٹائی سے حجرہ سا بنا لیتے اور نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی چٹائی کو دن کے وقت بچھا لیتے اور اس پر بیٹھا کرتے تھے۔ پھر رات کے وقت لوگ نبی ﷺ کے پاس جمع ہونے لگے اور آپ کی اقتدا میں نماز ادا کرنے لگے۔ جب مجمع زیادہ بڑھ گیا تو آپ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''لوگو! عمل اتنے ہی کیا کرو جس قدر تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا جب تک تم نہ تھک جاؤ۔ اللہ کی

يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا، وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ مَا دَامَ وَإِنْ قَلَّ». [راجع: ٧٢٩]

بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جسے پابندی سے ہمیشہ کیا جائے، خواہ وہ کم ہی ہو۔"

(٤٤) بَابُ الْمُزَرَّرِ بِالذَّهَبِ

باب: 44- سونے کے بٹن لگے ہوئے کپڑے پہننا

٥٨٦٢ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ أَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ لَهُ: يَا بُنَيَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا، فَاذْهَبْ بِنَا إِلَيْهِ، فَذَهَبْنَا، فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي: يَا بُنَيَّ ادْعُ لِي النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْظَمْتُ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ: أَدْعُو لَكَ رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، إِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَّارٍ، فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرٌ بِالذَّهَبِ، فَقَالَ: «يَا مَخْرَمَةُ، هٰذَا خَبَّأْتُهُ لَكَ». فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. [راجع: ٢٥٩٩]

[5862] حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے کہ انھیں والد گرامی حضرت مخرمہ ؓ نے کہا: اے میرے بیٹے! مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی ﷺ کے پاس کوٹ آئے ہیں اور آپ انھیں تقسیم فرما رہے ہیں، لہٰذا تم ہمیں آپ ﷺ کے پاس لے چلو، چنانچہ ہم گئے تو ہم نے نبی ﷺ کو آپ کے گھر ہی میں پایا، میرے والد نے مجھ سے کہا: بیٹے! میرا نام لے کر نبی ﷺ کو بلاؤ۔ میں نے اسے بہت بڑی توہین آمیز بات قرار دیا، چنانچہ میں نے اپنے والد سے کہا: میں آپ کی خاطر رسول اللہ ﷺ کو بلاؤں؟ انھوں نے کہا: میرے بیٹے! آپ ﷺ کوئی جابر صفت انسان نہیں ہیں۔ بہرحال میں نے آپ کو بلایا تو آپ باہر تشریف لے آئے۔ آپ کے اوپر ایک دیبا کی قبا تھی جس میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: "اے مخرمہ! میں نے یہ کوٹ تمھارے لیے چھپا رکھا تھا۔" چنانچہ آپ نے وہ (کوٹ) انھیں عنایت فرما دیا۔

فائدہ: وہ کوٹ ریشم کا تھا اور اس پر سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ ممکن ہے کہ یہ واقعہ مردوں کے لیے سونے کی حرمت سے پہلے کا ہو اور رسول اللہ ﷺ اسے پہن کر تشریف لائے اور حضرت مخرمہ ؓ کو عطا فرمایا تا کہ وہ اسے پہنیں۔ اگر یہ واقعہ سونے کی حرمت کے بعد کا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ پر رکھا تھا پہنا ہوا نہیں تھا اور آپ نے حضرت مخرمہ ؓ کو اس لیے دیا تا کہ وہ اسے بازار میں فروخت کر کے اس کی قیمت کو اپنے استعمال میں لائیں یا وہ کوٹ اپنی عورتوں میں سے کسی کو پہننے کے لیے دے دیں۔ واضح رہے کہ حضرت مخرمہ ؓ مؤلفة القلوب سے تھے لیکن ان میں شدت کا پہلو غالب تھا، البتہ رسول اللہ ﷺ واقعی بہت رحیم و شفیق تھے اور اپنے ساتھیوں سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آتے تھے۔ ﷺ۔[1]

1 فتح الباري: 388/10.

(٤٥) بَابُ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ

باب:45-سونے کی انگوٹھیوں کا بیان

٥٨٦٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: نَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنْ سَبْعٍ، نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ - أَوْ قَالَ: حَلْقَةِ الذَّهَبِ - وَعَنِ الْحَرِيرِ، وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَالدِّيبَاجِ، وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ، وَالْقَسِّيِّ، وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ، وَأَمَرَنَا بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَرَدِّ السَّلَامِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ. [راجع: ١٢٣٩]

[5863] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں سات چیزوں سے منع فرمایا: سونے کی انگوٹھی یا چھلا پہننے سے، ریشم، استبرق، دیبا، ریشم کی سرخ گدی، درآمد شدہ ریشم قسی اور چاندی کے برتن استعمال کرنے سے بھی منع فرمایا اور ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا: بیمار پرسی کرنے، جنازوں کے ساتھ چلنے، چھینک لینے والے کو جواب دینے، وعلیکم السلام کہنے، دعوت قبول کرنے، قسم اٹھانے والے کی قسم کو پورا کرنے اور مظلوم کی مدد کرنے کا حکم دیا۔

٥٨٦٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ.

[5864] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا تھا۔

وَقَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعَ النَّضْرَ: سَمِعَ بَشِيرًا مِثْلَهُ.

عمرو نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے بیان کیا، انھوں نے نضر سے سنا، انھوں نے بشیر بن نہیک سے سن کر یہ حدیث بیان کی۔

فائدہ: بلاشبہ سونے کی انگوٹھی مردوں کے لیے حرام ہے۔ حضرت عائشہ ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے کچھ زیورات بطور تحفہ بھیجے۔ ان میں ایک سونے کی انگوٹھی بھی تھی جس کا نگینہ حبشی انداز کا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے روگردانی کرتے ہوئے لکڑی یا انگلیوں سے تھاما اور اپنی نواسی حضرت امامہ بنت ابی العاص ؓ کو بلا کر کہا: ''بیٹی! تم اسے پہن لو۔''[1]

1 سنن أبي داود، الخاتم، حديث: 4235، وسنن ابن ماجه، اللباس، حديث: 3644.

٥٨٦٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ، فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ، فَرَمَى بِهِ، وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ أَوْ فِضَّةٍ.

[انظر: ٥٨٦٦، ٥٨٦٧، ٥٨٧٣، ٥٨٧٦، ٦٦٥١، ٧٢٩٨]

[5865] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا۔ پھر کچھ دوسرے لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں تو آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور اپنے لیے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوالی۔

(٤٦) بَابُ خَاتَمِ الْفِضَّةِ

باب: 46- چاندی کی انگوٹھی کا بیان

٥٨٦٦ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ - أَوْ فِضَّةٍ - وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ، وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ مِثْلَهُ، فَلَمَّا رَآهُمْ قَدِ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ وَقَالَ: «لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا»، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الْفِضَّةِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَلَبِسَ الْخَاتَمَ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ مِنْ عُثْمَانَ فِي بِئْرِ أَرِيسَ. [راجع: ٥٨٦٥]

[5866] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے یا چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا اور اس پر ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کندہ کرائے۔ دوسرے لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ جب آپ نے دیکھا کہ لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوا لی ہیں تو آپ نے انگوٹھی کو اتار پھینکا اور فرمایا: ''اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔'' پھر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی تو دوسرے لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے بعد اس انگوٹھی کو سیدنا ابوبکر ؓ نے پہنا، پھر حضرت عمر ؓ نے، پھر سیدنا عثمان ؓ نے (اسے پہنا)۔ پھر حضرت عثمان ؓ سے وہ انگوٹھی اریس کے کنویں میں گر گئی۔

(٤٧) بَابٌ:

باب: 47- بلاعنوان

٥٨٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ فَقَالَ: «لَا أَلْبَسُهُ

[5867] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہنی تھی، پھر اسے اتار پھینکا اور فرمایا: ''میں اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔'' لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

أَبَدًا»، فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ. [راجع: ٥٨٦٥]

٥٨٦٨ - حَدَّثَنِي يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَىٰ فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ وَرِقٍ وَلَبِسُوهَا، فَطَرَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَاتَمَهُ، فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ.

[5868] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ پھر دوسرے لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں اور انھیں پہن لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، وَزِيَادٌ، وَشُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ ابْنُ مُسَافِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أُرَى خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ.

ابراہیم بن سعد، زیاد اور شعیب نے زہری سے روایت کرنے میں یونس کی متابعت کی ہے۔ اور ابن مسافر نے زہری سے بیان کرتے ہوئے یہ الفاظ ذکر کیے ہیں: میں نے چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پھینکی تھی تو لوگوں نے بھی اپنی چاندی کی انگوٹھیاں پھینک دی تھیں، لیکن دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سونے کی انگوٹھی پھینکی تھی اور لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں پھینکی تھیں۔ حافظ ابن حجر ؒ نے ایک توجیہ بایں الفاظ ذکر کی ہے: رسول اللہ ﷺ نے زینت کے طور پر سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ جب لوگوں نے آپ کی اتباع میں سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں تو حرمت کا حکم نازل ہوا۔ آپ نے اور لوگوں نے انھیں اتار پھینکا، پھر بطور مہر چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ اس میں ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کندہ کرائے تو لوگوں نے بھی اس طرح کی انگوٹھیاں بنوالیں تو آپ نے اپنی انگوٹھی اتار دی تاکہ لوگ بھی اپنی اپنی کندہ انگوٹھیاں اتار دیں کیونکہ ان کی موجودگی میں سرکاری مہر کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہتی۔ جب لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں اور ان کا وجود ختم ہوگیا تو آپ نے اپنی انگوٹھی کو استعمال کرنا شروع کردیا۔[1] واللہ أعلم۔

(٤٨) بَابُ فَصِّ الْخَاتَمِ

باب: 48- انگوٹھی کا نگینہ

٥٨٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ: هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا؟ قَالَ: أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ

[5869] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، ان سے دریافت کیا گیا: کیا نبی ﷺ نے انگوٹھی بنوائی تھی؟ انھوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے ایک رات نماز عشاء نصف رات

1 فتح الباري: 394/10.

الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ، قَالَ: «إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا». [راجع: ٥٧٢]

تک مؤخر کی، پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ میں اب بھی (چشم تصور سے) آپ ﷺ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''بہت سے لوگ نماز عشاء پڑھ کر سو گئے ہیں لیکن تم اس وقت سے نماز میں ہو جب سے تم نماز کا انتظار کر رہے ہو۔''

٥٨٧٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ، وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ.

[5870] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ: سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٦٥]

یحییٰ بن ایوب نے کہا: مجھے حمید نے خبر دی، انھوں نے حضرت انس ؓ سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

(٤٩) بَابُ خَاتَمِ الْحَدِيدِ

باب: 49- لوہے کی انگوٹھی کا بیان

٥٨٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: جِئْتُ أَهَبُ نَفْسِي، فَقَامَتْ طَوِيلًا، فَنَظَرَ وَصَوَّبَ، فَلَمَّا طَالَ مُقَامُهَا، فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ، قَالَ: «عِنْدَكَ شَيْءٌ تُصْدِقُهَا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «انْظُرْ»، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: وَاللهِ إِنْ وَجَدْتُ شَيْئًا، قَالَ: «اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ: لَا وَاللهِ، وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مَا عَلَيْهِ رِدَاءٌ، فَقَالَ: أُصْدِقُهَا إِزَارِي؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِزَارُكَ إِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ

[5871] حضرت سہل ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: میں خود کو ہبہ کرنے آئی ہوں۔ وہ دیر تک وہاں کھڑی رہی آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر نگاہ نیچی کر لی۔ جب وہ دیر تک کھڑی رہی تو ایک آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے پاس اسے مہر دینے کے لیے کوئی چیز ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ، تلاش کرو۔'' وہ گیا اور واپس آ کر عرض کرنے لگا: اللہ کی قسم! مجھے کچھ نہیں ملا۔ آپ نے اسے دوبارہ فرمایا: ''جاؤ، تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔'' وہ گیا اور واپس آ کر کہا: اللہ کی قسم! مجھے لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ اس نے ایک تہبند پہنا ہوا تھا، اوڑھنے کے لیے اس کے پاس

شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ»، فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَلَسَ فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ مُوَلِّيًا، فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَقَالَ: «مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟» قَالَ: سُورَةُ كَذَا وَكَذَا، لِسُوَرٍ عَدَّدَهَا. قَالَ: «قَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٢٣١٠]

کوئی چادر نہ تھی اس نے عرض کی: میں اپنا تہبند بطور مہر اسے دے دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا تہبند اگر اس نے پہن لیا تو تمھارے لیے کچھ نہیں رہے گا، اگر تو نے پہنا تو اس کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔'' چنانچہ وہ ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا۔ نبی ﷺ نے جب اسے دیکھا کہ وہ پیٹھ پھیرے ہوئے ہے تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا: ''کیا تجھے قرآن یاد ہے؟'' اس نے کہا: ہاں فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ اس نے چند سورتوں کو شمار کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اس قرآن کے عوض اسے تیرے نکاح میں دے دیا جو تجھے یاد ہے۔'' (یعنی تو اسے سکھائے گا۔)

فائدہ: لوہے کی انگوٹھی پہننے کے جواز اور عدم جواز میں اختلاف ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق لوہے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس نادار کو لوہے کی انگوٹھی تلاش کرنے کا حکم دیا، اگر اسے پہننا ناجائز ہوتا تو آپ قطعاً اسے تلاش کرنے کا حکم نہ دیتے۔ اس کی تاویل کرنا کہ انگوٹھی کی تلاش اس سے فائدہ اٹھانے کے لیے تھی اسے پہننا مراد نہیں، یہ تاویل محل نظر ہے۔ واللہ أعلم.

(٥٠) بَابُ نَقْشِ الْخَاتَمِ

باب: 50- انگوٹھی پر کوئی نقش کندہ کرنا

٥٨٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رَهْطٍ - أَوْ أُنَاسٍ - مِنَ الْأَعَاجِمِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ، فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، فَكَأَنِّي بِوَبِيصِ - أَوْ بِبَصِيصِ - الْخَاتَمِ فِي إِصْبَعِ النَّبِيِّ ﷺ، أَوْ فِي كَفِّهِ. [راجع: ٦٥]

[5872] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عجم کے کچھ لوگوں کو خط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ سے کہا گیا کہ وہ لوگ اس وقت تک کوئی خط قبول نہیں کرتے جب تک اس پر مہر لگی ہوئی نہ ہو، چنانچہ نبی ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس پر ''محمد رسول اللہ'' کندہ تھا، گویا میں اب بھی (چشم تصور سے) نبی ﷺ کی انگشت یا ہتھیلی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

٥٨٧٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا

[5873] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں

عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ، وَكَانَ فِي يَدِهِ، ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُمَرَ، ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُثْمَانَ، حَتَّى وَقَعَ بَعْدُ فِي بِئْرِ أَرِيسَ، نَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ. [راجع: ٥٨٦٥]

نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ وہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں تاوفات رہی۔ آپ کے بعد حضرت ابوبکر ؓ کے ہاتھ میں، پھر حضرت عمر ؓ کے ہاتھ میں اس کے بعد حضرت عثمان ؓ کے ہاتھ میں رہتی تھی، حتی کہ وہ اریس کے کنویں میں گر گئی۔ اس پر ''محمد رسول اللہ'' کندہ تھا۔

(٥١) بَابُ الْخَاتَمِ فِي الْخِنْصَرِ

باب: 51- انگوٹھی چھنگلیا میں پہننا

٥٨٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا، قَالَ: «إِنَّا اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ أَحَدٌ»، قَالَ: فَإِنِّي لَأَرَى بَرِيقَهُ فِي خِنْصَرِهِ. [راجع: ٦٥]

[5874] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی اور فرمایا: ''ہم نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے اور اس پر نقش کندہ کرایا ہے اس بنا پر کوئی شخص انگوٹھی پر یہ نقش کندہ نہ کرائے۔'' حضرت انس ؓ نے فرمایا: گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کی چھنگلیا میں اس (انگوٹھی) کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

(٥٢) بَابُ اتِّخَاذِ الْخَاتَمِ لِيُخْتَمَ بِهِ الشَّيْءُ أَوْ لِيُكْتَبَ بِهِ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهِمْ

باب: 52- کسی چیز یا اہل کتاب وغیرہ کی طرف لکھے جانے والے خطوط پر مہر لگانے کے لیے انگوٹھی بنانا

٥٨٧٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَنْ يَقْرَءُوا كِتَابَكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، وَنَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ. [راجع: ٦٥]

[5875] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب نبی ﷺ نے شاہ روم کو خط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ سے عرض کی گئی: وہ لوگ آپ کا خط ہرگز نہیں پڑھیں گے جب تک اس پر مہر ثبت نہ ہو، اس لیے آپ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر ''محمد رسول اللہ'' کندہ تھا، گویا میں اب بھی آپ کے ہاتھ میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

(٥٣) بَابُ مَنْ جَعَلَ فَصَّ الْخَاتَمِ فِي بَطْنِ كَفِّهِ

٥٨٧٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَجَعَلَ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ إِذَا لَبِسَهُ، فَاصْطَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَرَقِيَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، فَقَالَ: «إِنِّي كُنْتُ اصْطَنَعْتُهُ وَإِنِّي لَا أَلْبَسُهُ» فَنَبَذَهُ، فَنَبَذَ النَّاسُ. [راجع: ٥٨٦٥]

قَالَ جُوَيْرِيَةُ: وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ: فِي يَدِهِ الْيُمْنَى.

باب: 53- جس نے انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کیا

[5876] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے پہلے ایک سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ نے جس وقت اسے پہنا تو اس کا نگینہ ہتھیلی کی اندر کی طرف کیا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں، آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ''میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی لیکن میں اب اسے نہیں پہنوں گا۔'' پھر آپ نے وہ انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

جویریہ نے کہا: مجھے یاد ہے کہ انھوں نے دائیں ہاتھ میں پہننے کے الفاظ بیان کیے تھے۔

(٥٤) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَا يُنْقَشُ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِهِ

٥٨٧٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، وَنَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، وَقَالَ: «إِنَّا اتَّخَذْنَا خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، فَلَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ». [راجع: ٦٥]

باب: 54- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر آپ کا نقش کندہ نہ کرائے'' کا بیان

[5877] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر ''محمد رسول اللہ'' کندہ کرایا اور فرمایا: ''ہم نے یہ انگوٹھی چاندی کی بنوائی ہے اور اس پر ''محمد رسول اللہ'' کندہ کرایا ہے، لہٰذا کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر یہ نقش قطعاً کندہ نہ کرائے۔''

(٥٥) بَابٌ: هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ؟

٥٨٧٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ

باب: 55- کیا انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں کندہ کرایا جائے؟

[5878] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت

قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ، وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولُ سَطْرٌ، وَاللهِ سَطْرٌ. [راجع: ١٤٤٨]

ابوبکر ؓ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو انھوں نے مجھے زکاۃ کے مسائل لکھوائے اور انگوٹھی کا نقش تین سطروں پر مشتمل تھا: ایک سطر میں "محمد" دوسری سطر میں "رسول" تیسری سطر میں لفظ "اللہ" تھا۔

٥٨٧٩ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَزَادَنِي أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي يَدِهِ، وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ، وَفِي يَدِ عُمَرَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ جَلَسَ عَلَى بِئْرِ أَرِيسَ، قَالَ: فَأَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَجَعَلَ يَعْبَثُ بِهِ، فَسَقَطَ، قَالَ: فَاخْتَلَفْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مَعَ عُثْمَانَ فَنَنْزَحُ الْبِئْرَ فَلَمْ نَجِدْهُ.

[5879] حضرت انس ؓ سے مروی اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ نبی ﷺ کی انگوٹھی وفات تک آپ کے ہاتھ میں رہی۔ آپ کے بعد سیدنا ابوبکر ؓ کے ہاتھ میں رہی۔ حضرت ابوبکر ؓ کے بعد وہ سیدنا عمر ؓ کے ہاتھ میں رہی۔ پھر جب حضرت عثمان ؓ کا دور خلافت آیا تو آپ ایک روز اریس کے کنویں پر بیٹھے، آپ نے انگوٹھی اتاری اور الٹ پلٹ کر دیکھنے لگے تو وہ کنویں میں گر گئی۔ حضرت انس ؓ نے بیان کیا کہ ہم تین دن تک اسے ڈھونڈتے رہے، کنویں کا سارا پانی کھینچ ڈالا لیکن وہ انگوٹھی دستیاب نہ ہوئی۔

(٥٦) بَابُ الْخَاتَمِ لِلنِّسَاءِ

باب: 56- عورتوں کے لیے انگوٹھی کا بیان

وَكَانَ عَلَى عَائِشَةَ خَوَاتِيمُ الذَّهَبِ.

ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کے پاس سونے کی انگوٹھیاں تھیں۔

٥٨٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

[5880] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں عید کے موقع پر نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، آپ نے خطبے سے پہلے نماز پڑھائی۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: فَأَتَى النِّسَاءَ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ. [راجع: ٩٨]

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پھر آپ عورتوں کے پاس تشریف لے گئے۔ (آپ نے انھیں صدقہ کرنے کی ترغیب دلائی) تو انھوں نے سیدنا بلال ؓ کی جھولی میں انگوٹھیاں اور چھلے ڈالنا شروع کر دیے۔

(٥٧) بَابُ الْقَلَائِدِ وَالسِّخَابِ لِلنِّسَاءِ

باب: 57- عورتوں کے لیے سادہ اور خوشبو دار ہار پہننے کا بیان

يَعْنِي قِلَادَةً، مِنْ طِيبٍ وَسُكٍّ.

سخاب سے مراد خوشبو اور مشک سے تیار شدہ ہار ہیں۔

٥٨٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْصِهَا وَسِخَابِهَا. [راجع: ٩٨]

[5881] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ عید کے دن باہر تشریف لے گئے اور دو رکعت پڑھائیں۔ آپ نے نماز عید سے پہلے یا بعد کوئی نوافل نہیں پڑھے۔ پھر آپ ﷺ عورتوں کے پاس تشریف لے گئے، انھیں صدقہ کرنے کا شوق دلایا تو انھوں نے اپنی بالیاں اور خوشبو دار ہار صدقہ کرنا شروع کیے۔

(٥٨) بَابُ اسْتِعَارَةِ الْقَلَائِدِ

باب: 58- ہار مستعار (ادھار) لینا

٥٨٨٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِأَسْمَاءَ، فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ، وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا، وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ، فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ.

[راجع: ٣٣٤]

[5882] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت اسماء ؓ کا ہار گم ہوگیا تو نبی ﷺ نے اس کی تلاش میں چند صحابۂ کرام کو روانہ کیا۔ اس دوران میں نماز کا وقت ہوگیا۔ لوگ باوضو نہ تھے اور وہاں پانی بھی دستیاب نہ تھا، اس لیے انھوں نے وضو کے بغیر ہی نماز پڑھ لی۔ جب انھوں نے نبی ﷺ سے اس (واقعے) کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔

زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ.

ابن نمیر نے اس حدیث میں ان الفاظ کو بھی ذکر کیا ہے کہ وہ ہار حضرت عائشہ ؓ نے حضرت اسماء ؓ سے مستعار لیا تھا۔

(٥٩) بَابُ الْقُرْطِ لِلنِّسَاءِ

باب: 59- عورتوں کے لیے بالیاں پہننے کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عورتوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا تو میں نے انھیں دیکھا کہ وہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف ہاتھ بڑھا رہی تھیں۔

٥٨٨٣ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي قُرْطَهَا. [راجع: ٩٨]

[5883] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عید کے روز دو رکعت پڑھائیں۔ آپ نے ان سے پہلے یا بعد کوئی نفل نماز ادا نہیں کی۔ پھر آپ عورتوں کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ ﷺ نے انھیں (عورتوں کو) صدقہ کرنے کا حکم دیا تو وہ اپنی بالیاں بلال رضی اللہ عنہ کی جھولی میں ڈالنے لگیں۔

(٦٠) بَابُ السِّخَابِ لِلصِّبْيَانِ

باب:60- بچوں کے لیے ہاروں کا بیان

وضاحت: ''سخاب'' وہ ہار ہیں جو مونگوں اور موتیوں سے تیار کیے جائیں۔ تیاری کے وقت ان میں خوشبو استعمال کی جاتی تھی، اس وجہ سے وہ پہنتے وقت مہکتے رہتے تھے۔ اس میں پھولوں اور کلیوں کے ہار بھی شامل ہیں، وہ بھی بچوں کو پہنائے جا سکتے ہیں۔ واللہ أعلم.

٥٨٨٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ، فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ فَقَالَ: «أَيْنَ لُكَعُ؟» - ثَلَاثًا - «ادْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ»، فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِي، وَفِي عُنُقِهِ السِّخَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ هٰكَذَا، فَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهِ هٰكَذَا، فَالْتَزَمَهُ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ».

[5884] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں مدینہ طیبہ کے ایک بازار میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ واپس آئے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ آپ نے فرمایا: ''بچہ کہاں ہے......؟'' آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا...... حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بلاؤ'' چنانچہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے، چل کر (آپ کی طرف) آ رہے تھے جبکہ ان کے گلے میں ایک خوشبودار (لونگ وغیرہ کا) ہار تھا۔ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ پھیلائے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح ہاتھ پھیلائے۔ آپ نے انھیں گلے لگا کر فرمایا: ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور اس سے بھی محبت کر جو اس سے محبت کرے۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا قَالَ. [راجع: ٢١٢٢]

حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے بعد کوئی شخص بھی مجھے حضرت حسن بن علی ؓ سے زیادہ پیارا نہیں تھا۔

(٦١) بَابُ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ

باب: 61-عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مرد اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں

٥٨٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ.

[5885] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کی چال ڈھال اختیار کریں اور ان عورتوں پر بھی لعنت کی ہے جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔''

تَابَعَهُ عَمْرٌو: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ. [انظر: ٥٨٨٦، ٦٨٣٤]

غندر کی عمرو نے متابعت کی ہے اور کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی ہے۔

فائدہ: مردوں کی عورتوں سے مشابہت لباس وزینت اور چال ڈھال میں ہوتی ہے، یعنی عورتوں جیسے زیورات اور ان جیسا لباس پہننا یا چلتے وقت عورتوں کی رفتار اختیار کرنا، وہ عورتیں جو مردوں جیسا لباس پہنتی ہیں وہ بھی اس لعنت کی مستحق ہیں۔ جدید تعلیم یافتہ لڑکے کانوں میں بالیاں اور لڑکیاں اپنے سر پر ٹوپیاں رکھے ہوئے نظر آتی ہیں، اسلامی شریعت میں ان تکلفات کی کوئی گنجائش نہیں۔

(٦٢) بَابُ إِخْرَاجِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الْبُيُوتِ

باب: 62-عورتوں سے مشابہت کرنے والے زنانوں کو گھروں سے نکالنے کا بیان

٥٨٨٦ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ: «أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ»، قَالَ: فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فُلَانًا، وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانَةً.

[5886] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مخنث مردوں پر اور ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں کی چال ڈھال اختیار کرتی ہیں، نیز آپ نے فرمایا: ''انھیں اپنے گھروں سے نکال دو۔'' حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فلاں کو اور حضرت عمر ؓ نے فلاں مخنث (ہیجڑے) کو نکالا تھا۔

٥٨٨٧ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ: يَا عَبْدَ اللهِ، إِنْ فُتِحَ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفُ، فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ، فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ».

[5887] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف رکھتے تھے اور گھر میں ایک مخنث بھی تھا۔ اس نے حضرت ام سلمہ ؓ کے بھائی عبداللہ ؓ سے کہا: اے عبداللہ! اگر کل تمھیں طائف پر فتح حاصل ہوجائے تو میں تجھے غیلان کی بیٹی بتاؤں گا جب وہ سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار شکن اور جب جاتی ہے تو آٹھ شکن معلوم ہوتے ہیں۔ (یہ سن کر) نبی ﷺ نے فرمایا: ''اب یہ شخص تمھارے پاس نہ آیا کرے۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ، يَعْنِي أَرْبَعَ عُكَنِ بَطْنِهَا، فَهِيَ تُقْبِلُ بِهِنَّ. وَقَوْلُهُ: وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ: يَعْنِي أَطْرَافَ هٰذِهِ الْعُكَنِ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهَا مُحِيطَةٌ بِالْجَنْبَيْنِ حَتَّى لَحِقَتْ، وَإِنَّمَا قَالَ: بِثَمَانٍ، وَلَمْ يَقُلْ: بِثَمَانِيَةٍ، وَوَاحِدُ الْأَطْرَافِ وَهُوَ ذَكَرٌ؛ لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: بِثَمَانِيَةِ أَطْرَافٍ. [راجع: ٤٣٢٤]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) نے کہا: سامنے سے چار شکن اور پیچھے سے آٹھ شکن پڑنے کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ سامنے آتی ہے تو چار شکن دکھائی دیتے ہیں اور جب پیچھے سے جاتی ہے تو آٹھ شکن دکھائی دیتے ہیں کیونکہ چار شکنوں کے دونوں کنارے دونوں پہلوؤں کو گھیرے ہوئے ہیں حتی کہ وہ مل جاتے ہیں، نیز حدیث میں ثمان ہے ثمانیہ نہیں کیونکہ مراد آٹھ اطراف ہیں اور اطراف کا واحد طرف مذکر ہے۔

(٦٣) بَابُ قَصِّ الشَّارِبِ

باب:63- مونچھیں کتروانا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحْفِي شَارِبَهُ حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى بَيَاضِ الْجِلْدِ، وَيَأْخُذُ هٰذَيْنِ، يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللِّحْيَةِ.

حضرت ابن عمر ؓ اس قدر اپنی مونچھیں کترواتے تھے کہ جلد کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔ مونچھ اور ڈاڑھی کے درمیان جو بال ہوتے وہ انھیں بھی کترواتے تھے۔

٥٨٨٨ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ نَافِعٍ: قَالَ أَصْحَابُنَا: عَنِ الْمَكِّيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ».

[5888] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مونچھیں کتروانا پیدائشی سنت ہے۔''

[انظر: ٥٨٩٠]

٥٨٨٩ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً: «الْفِطْرَةُ خَمْسٌ - أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ -: الْخِتَانُ، وَالْاِسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ».

[انظر: ٥٨٩١، ٦٢٩٧]

[5889] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے وہ آپ ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''فطری امور پانچ ہیں یا فرمایا کہ پانچ باتیں فطرت سے ہیں: ختنہ کرانا، زیر ناف بال مونڈنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، ناخن تراشنا اور مونچھیں کتروانا۔''

فائدہ: امور فطرت سے مراد وہ کام ہیں جن کا بجالانا اس قدر اہم ہے گویا وہ پیدائشی ہیں، نیز جن اعمال کو تمام انبیاء ؑ نے اختیار کیا ہو جن کی اقتدا کا ہمیں حکم دیا گیا ہے، یہ امور اسلامی شعار ہیں انھیں بجالانا ضروری ہے۔ بعض احادیث میں ان کی تعداد دس بیان ہوئی ہے جو درج ذیل ہیں: مونچھیں کتروانا، ڈاڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن کاٹنا، جوڑوں کا دھونا، بغلوں کے بال نوچنا، زیر ناف صفائی کرنا، استنجا کرنا اور کلی کرنا۔[1] ان امور فطرت کی بجا آوری میں چالیس دن سے زیادہ وقت نہیں ہونا چاہیے۔[2]

(٦٤) بَابُ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

باب: 64- ناخن کاٹنا

٥٨٩٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مِنَ الْفِطْرَةِ: حَلْقُ الْعَانَةِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ».

[راجع: ٥٨٨٨]

[5890] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زیر ناف بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا اور مونچھیں کترانا پیدائشی سنتیں ہیں۔''

٥٨٩١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِتَانُ، وَالْاِسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ،

[5891] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''پانچ چیزیں: ختنہ کرانا، زیر ناف بالوں کی صفائی کرنا، مونچھیں پست کرنا، ناخن کاٹنا اور بغلوں کے بال اکھیڑنا پیدائشی سنتیں ہیں۔''

1 صحيح مسلم، الطهارة، حديث: 604 (261). 2 صحيح مسلم، الطهارة، حديث: 258 (599).

وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْآبَاطِ». [راجع: ٥٨٨٩]

٥٨٩٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ، وَوَفِّرُوا اللِّحَى، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ».

[5892] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم مشرکین کی مخالفت کرتے ہوئے ڈاڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کتراؤ۔''

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ. [انظر: ٥٨٩٣]

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی ڈاڑھی کو مٹھی سے پکڑتے، پھر جو زائد بال ہوتے انھیں کتر دیتے۔

فائدہ: کچھ حضرات سیدنا ابن عمر ؓ کے اس عمل کا سہارا لے کر ڈاڑھی کی کانٹ چھانٹ کو جائز خیال کرتے ہیں، لیکن ان کا یہ عمل سنت نبوی کے خلاف ہے، پھر ان کا یہ عمل صرف حج یا عمرہ کے موقع پر تھا تاکہ وہ حلق اور قصر کو جمع کر کے دونوں فضیلتیں جمع کریں، وہ عام حالات میں اسے معمول نہیں بناتے تھے۔ اس کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ڈاڑھی بڑھانے کی حدیث کے راوی بھی ہیں، محدثین کا یہ اصول ہے کہ جب کسی راوی کا عمل اس کی بیان کردہ روایت کے خلاف ہو تو راوی کی روایت کے بجائے بیان کردہ درایت کا اعتبار ہوتا ہے، کتب حدیث میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ اس کی مزید وضاحت ہم آئندہ کریں گے۔

(٦٥) بَابُ إِعْفَاءِ اللِّحَى

باب: 65- ڈاڑھی بڑھانا

﴿عَفَوا﴾ [الأعراف: ٩٥]: كَثُرُوا وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمْ.

''عَفَوْا'' کے معنی ہیں: وہ خود بھی زیادہ ہوگئے اور ان کا مال بھی بکثرت ہوا۔

٥٨٩٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ، وَأَعْفُوا اللِّحَى». [راجع: ٥٨٩٢]

[5893] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مونچھیں پست کراؤ اور ڈاڑھی خوب بڑھاؤ۔''

(٦٦) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الشَّيْبِ

باب: 66- بڑھاپے کے متعلق روایات کا بیان

٥٨٩٤ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ

[5894] حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے، انھوں

عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ [مُحَمَّدِ] بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا: أَخَضَبَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا. [راجع: ٣٥٥٠]

نے کہا کہ میں نے سیدنا انس ؓ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے خضاب استعمال کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے موئے مبارک بہت کم سفید ہوئے تھے۔

٥٨٩٥ - **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ، لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ. [راجع: ٣٥٥٠]

[5895] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، ان سے نبی ﷺ کے خضاب لگانے کے متعلق سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: آپ کو خضاب لگانے کی نوبت ہی نہیں آئی تھی۔ اگر میں چاہتا تو آپ کی ڈاڑھی مبارک کے سفید بال شمار کر سکتا تھا۔

٥٨٩٦ - **حَدَّثَنَا** مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ، وَقَبَضَ إِسْرَائِيلُ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيهَا شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ، فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا. [انظر: ٥٨٩٧، ٥٨٩٨]

[5896] حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے گھر والوں نے حضرت ام سلمہ ؓ کے پاس پانی کی ایک پیالی دے کر بھیجا...... راویٔ حدیث اسرائیل نے اپنی تین انگلیاں بند کر لیں، یعنی وہ پیالی بہت چھوٹی تھی...... اس میں ایک گچھا تھا جس میں نبی ﷺ کے موئے مبارک تھے۔ جب کسی انسان کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی بیماری ہوتی تو وہ حضرت ام سلمہ ؓ کے پاس پانی کا برتن بھیج دیتا۔ (حضرت عثمان بن موہب کہتے ہیں:) میں نے اس ڈبیہ میں جھانکا تو مجھے چند ایک سرخ بال دکھائی دیے۔

٥٨٩٧ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا سَلَّامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ مَخْضُوبًا. [راجع: ٥٨٩٦]

[5897] حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت ام سلمہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے ہمیں نبی ﷺ کے چند بال نکال کر دکھائے جن پر خضاب لگا ہوا تھا۔

٥٨٩٨ - **وَقَالَ** أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْأَشْعَثِ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعَرَ النَّبِيِّ ﷺ أَحْمَرَ. [راجع: ٥٨٩٦]

[5898] حضرت ابن موہب سے ایک دوسری روایت ہے، انھوں نے کہا کہ انھیں حضرت ام سلمہ ؓ نے نبی ﷺ کا موئے مبارک دکھایا جو سرخ تھا۔

فائدہ: اصل واقعہ یوں ہے کہ حضرت ام سلمہ ؓ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے کچھ موئے مبارک تھے جو انھوں نے چاندی

کی ڈبیہ میں رکھے ہوئے تھے۔ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا یا اسے نظر بدلگ جاتی تو وہ پانی کا برتن حضرت ام سلمہ ؓ کے پاس بھیج دیتا، وہ اس میں موئے مبارک ڈال کر برتن کو ہلا دیتیں اور پانی مریض کو پلا دیا جاتا تو وہ اللہ کے حکم سے صحت مند ہوجاتا۔ واقعی موئے مبارک حصول برکت کا ذریعہ ہیں، لیکن عقیدہ یہی ہونا چاہیے کہ برکت اللہ کی طرف سے ہے اوراس کے حکم سے آتی ہے، اس کے اذن کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتا، پھر یہ بھی کہ یہ نبی ﷺ کا خاصا تھا کسی اور کے بالوں کو اس طرح باعث برکت سمجھنا درست نہیں کیونکہ سلف سے ایسا کرنا ثابت نہیں۔

(٦٧) بَابُ الْخِضَابِ

باب: 67- بالوں کو خضاب لگانا

٥٨٩٩ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ». [راجع: ٣٤٦٢]

[5899] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ اپنے بالوں کو رنگ نہیں کرتے، تم ان کی مخالفت کرو۔''

(٦٨) بَابُ الْجَعْدِ

باب: 68- پیچ دار (گھنگریالے) بالوں کا بیان

٥٩٠٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَيْسَ بِالْآدَمِ، وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ، وَلَا بِالسَّبْطِ. بَعَثَهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَتَوَفَّاهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً، وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ. [راجع: ٣٥٤٧]

[5900] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو انتہائی دراز قد تھے اور نہ بہت پست قامت، نہ بہت سفید رنگت والے اور نہ گندم گوں تھے۔ آپ کے بال سخت پیچدار الجھے ہوئے نہ تھے اور نہ بالکل سیدھے ہی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں رسول بنایا، پھر دس سال تک مکہ مکرمہ میں قیام فرمایا اوردس سال ہی مدینہ طیبہ میں ٹھہرے۔ تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ اس وقت آپ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

٥٩٠١ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[5901] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ.

بیان کیا کہ میں نے سرخ جوڑے میں ملبوس نبی ﷺ سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا۔

قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ مَالِكٍ: إِنَّ جُمَّتَهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ.

(امام بخاری کہتے ہیں:) میرے کچھ ساتھیوں نے مالک بن اسماعیل سے بیان کیا کہ آپ ﷺ کے بال کندھوں کے قریب لہراتے تھے۔

قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ، مَا حَدَّثَ بِهِ قَطُّ إِلَّا ضَحِكَ.

ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں نے (حضرت براء ؓ کو) ایک سے زیادہ مرتبہ یہ حدیث بیان کرتے سنا، وہ جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو مسکراتے۔

قَالَ شُعْبَةُ: شَعَرُهُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ. [راجع: ٣٥٥١]

اس کی متابعت شعبہ نے کی ہے کہ آپ ﷺ کے بال آپ کے کانوں کی لو تک تھے۔

٥٩٠٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا، فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً، مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ، أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ. فَسَأَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقِيلَ: الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ، قَطَطٍ، أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقِيلَ: الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ». [راجع: ٣٤٤٠]

[5902] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات میں نے خواب میں اپنے آپ کو کعبے کے پاس دیکھا۔ میں نے وہاں ایک خوبصورت گندمی رنگ والا آدمی دیکھا۔ تم نے ایسا خوبصورت آدمی کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ اس کے بال شانوں تک لمبے لمبے تھے۔ وہ اس قدر خوبصورت تھا کہ تم نے ایسا خوبصورت بالوں والا کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ وہ اپنے بالوں میں کنگھی کیے ہوئے تھا اور اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ دو آدمیوں یا دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لیے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون بزرگ ہیں؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ بزرگ مسیح ابن مریم ہیں۔ اس دوران میں اچانک میں نے ایک اور آدمی دیکھا جو الجھے ہوئے پیچ دار بالوں والا تھا۔ وہ دائیں آنکھ سے کانا تھا، گویا وہ آنکھ انگور کا دانہ ہے جو ابھرا ہوا ہو۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

٥٩٠٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حِبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ. [انظر: ٥٩٠٤]

[5903] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے موئے مبارک آپ کے کندھوں پر لہراتے تھے۔

٥٩٠٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ: كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُ النَّبِيِّ ﷺ مَنْكِبَيْهِ. [راجع: ٥٩٠٣]

[5904] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے سر کے موئے مبارک آپ کے شانوں تک پہنچتے تھے۔

٥٩٠٥ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ شَعَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجِلًا، لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ، بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ. [انظر: ٥٩٠٦]

[5905] حضرت قتادہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا انس بن مالک ؓ سے رسول اللہ ﷺ کے بالوں کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بال قدرے خمیدہ تھے، نہ الجھے ہوئے انتہائی پیچدار اور نہ تنے ہوئے سیدھے کھڑے تھے۔ اور وہ دونوں کانوں اور کندھوں کے درمیان تھے۔

٥٩٠٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ [النَّبِيُّ] ﷺ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ، لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَكَانَ شَعَرُ النَّبِيِّ ﷺ رَجِلًا، لَا جَعْدَ وَلَا سَبِطَ. [راجع: ٥٩٠٥]

[5906] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے دونوں ہاتھ گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ میں نے آپ کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا، نبی ﷺ کے بال قدرے خمیدہ تھے، نہ تو بہت شکن دار تھے اور نہ انتہائی سیدھے ہی تھے۔

٥٩٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَكَانَ بَسْطَ الْكَفَّيْنِ. [انظر: ٥٩٠٨، ٥٩١٠، ٥٩١١]

[5907] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کی ہتھیلیاں اور قدم مبارک گوشت سے پر تھے۔ میں نے آپ جیسا (خوبصورت) کوئی نہ پہلے دیکھا ہے اور نہ بعد میں۔ آپ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

٥٩٠٨، ٥٩٠٩ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - أَوْ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ

[5909,5908] حضرت انس بن مالک یا حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے قدم مبارک پُر گوشت تھے، آپ انتہائی خوبرو تھے کہ آپ جیسا

أَبِي هُرَيْرَةَ - قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ضَخْمَ الْقَدَمَيْنِ، حَسَنَ الْوَجْهِ، لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ. [راجع: ٥٩٠٧]

(خوبصورت) میں نے آپ کے بعد کسی کو نہیں دیکھا۔

٥٩١٠ - وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ. [راجع: ٥٩٠٧]

[5910] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے قدم مبارک اور ہتھیلیاں پُر گوشت تھیں۔

٥٩١١، ٥٩١٢ - قَالَ أَبُو هِلَالٍ: أَنْبَأَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ - أَوْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ -: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ضَخْمَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، لَمْ أَرَ بَعْدَهُ شَبِيهًا لَهُ. [راجع: ٥٩٠٧]

[5912,5911] حضرت انس یا حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی ہتھیلیاں اور قدم مبارک گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ میں نے آپ جیسا (خوبصورت) کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

٥٩١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ: إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ، وَلٰكِنَّهُ قَالَ: «أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ، وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي». [راجع: ١٥٥٥]

[5913] حضرت مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حضرت ابن عباس ؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، لوگوں نے دجال کا ذکر کیا تو ابن عباس ؓ نے فرمایا: اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ آپ نے مزید فرمایا: میں نے آپ ﷺ سے یہ نہیں سنا، البتہ آپ نے یہ ضرور فرمایا تھا: ''اگر تم حضرت ابراہیم ؑ کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے صاحب کو دیکھ لو، نیز حضرت موسیٰ ؑ گندمی رنگ کے تھے اور ان کے بال پیچ دار تھے، سرخ اونٹ پر سوار تھے جس کی مہار کھجور کے بالوں کی تھی، گویا میں انھیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ وادی میں تلبیہ کہتے ہوئے اتر رہے ہیں۔

(٦٩) بَابُ التَّلْبِيدِ

باب:69-تلبید کا بیان

وضاحت: محرم آدمی کا بالوں پر گوند یا اس جیسی کوئی چیز لگانا تلبید کہلاتا ہے، اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ بال منتشر نہ ہوں اور ان میں جوئیں وغیرہ نہ پڑیں، تلبید سر کے بالوں پر کیا جاتا ہے، اس لیے اسے یہاں بیان کیا ہے۔ واللّٰہ أعلم.

٥٩١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ:

[5914] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد گرامی حضرت عمر ؓ کو

أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَنْ ضَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِالتَّلْبِيدِ.

یہ کہتے ہوئے سنا: جو سر کے بالوں کو گوندھے وہ اپنے بالوں کو منڈوائے اور تلبید سے مشابہت نہ کرو۔

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُلَبِّدًا. [راجع: ١٥٤٠]

حضرت ابن عمر ؓ کہا کرتے تھے کہ میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو اپنے بال گوند وغیرہ سے جماتے دیکھا ہے۔

٥٩١٥ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ بْنُ مُوسَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ». لَا يَزِيدُ عَلَى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ. [راجع: ١٥٤٠]

[5915] حضرت ابن عمر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بایں حالت دیکھا کہ آپ نے اپنے بال جمائے ہوئے تھے اور بوقت احرام یہ تلبیہ پڑھ رہے تھے: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ» ان کلمات میں کسی اور لفظ کا اضافہ نہیں کرتے تھے۔

٥٩١٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟، قَالَ: «إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ». [راجع: ١٥٦٦]

[5916] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت حفصہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا بات ہے کہ لوگوں نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا لیکن آپ نے نہیں کھولا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے بالوں کو جمایا ہے اور اپنی قربانی کے گلے میں قلادہ ڈالا ہے، اس لیے جب تک میں قربانی ذبح نہ کرلوں میں احرام نہیں کھولوں گا۔''

(٧٠) بَابُ الْفَرْقِ

باب: 70- بالوں میں مانگ نکالنا

٥٩١٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ

[5917] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کو کسی مسئلے میں کوئی حکم معلوم نہ ہوتا تو آپ اس میں اہل کتاب کی موافقت کرتے تھے۔ اہل کتاب اپنے بالوں کو لٹکائے رکھتے اور مشرکین مانگ نکالتے تھے،

الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُسَهُمْ، فَسَدَلَ النَّبِيُّ ﷺ نَاصِيَتَهُ، ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ. [راجع: ٣٥٥٨]

چنانچہ نبی ﷺ نے اپنی پیشانی کے بال لٹکائے لیکن اس کے بعد آپ ﷺ مانگ نکالتے تھے۔

٥٩١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[5918] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: گویا میں اب بھی نبی ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جبکہ آپ احرام کی حالت میں تھے۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ: فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٧١]

حضرت عبداللہ بن رجاء نے (مَفارق کے بجائے) مَفْرِقِ النَّبِيِّ ﷺ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

(٧١) بَابُ الذَّوَائِبِ

باب: 71- گیسو رکھنے کا بیان

٥٩١٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، خَالَتِي، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا، قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، قَالَ: فَأَخَذَ بِذُؤَابَتِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

[5919] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ بنت حارث ؓ کے گھر سویا جبکہ اس رات رسول اللہ ﷺ ان کی باری کی وجہ سے ان کے پاس تھے۔ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوگیا۔ آپ ﷺ نے میرے گیسو پکڑے اور مجھے اپنی دائیں جانب کرلیا۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ بِهٰذَا، وَقَالَ: بِذُؤَابَتِي أَوْ بِرَأْسِي. [راجع: ١١٧]

عمرو بن محمد نے کہا: ہم سے ہشیم نے بیان کیا، انھیں ابو بشر نے خبر دی کہ ابن عباس ؓ نے کہا: آپ نے میری چوٹی یا میرا سر پکڑا۔

(٧٢) بَابُ الْقَزَعِ

باب:72-قزع کا بیان

٥٩٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ [قَالَ]: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ حَفْصٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ [ابْنَ] عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: قُلْتُ: وَمَا الْقَزَعُ؟ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ: إِذَا حُلِقَ الصَّبِيُّ وَتُرِكَ هَاهُنَا شَعَرَةٌ وَهَاهُنَا، وَهَاهُنَا، فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ رَأْسِهِ، قِيلَ لِعُبَيْدِ اللهِ: فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، هٰكَذَا قَالَ: الصَّبِيُّ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: وَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ: أَمَّا الْقُصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَأْسَ بِهِمَا، وَلٰكِنَّ الْقَزَعَ أَنْ يُتْرَكَ بِنَاصِيَتِهِ شَعَرٌ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُهُ، وَكَذٰلِكَ شِقُّ رَأْسِهِ هٰذَا وَهٰذَا. [انظر: ٥٩٢١]

[5920] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ قزع سے منع کرتے تھے۔ (راویٔ حدیث) عبیداللہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا قزع کیا ہے؟ پھر عبیداللہ نے ہمیں اشارے سے بتایا کہ بچے کا سر منڈواتے وقت کچھ بال یہاں چھوڑ دیے جائیں اور کچھ بال وہاں چھوڑ دیے جائیں۔ عبیداللہ نے اپنی پیشانی اور اپنے سر کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کرکے ہمیں اس کی صورت سے آگاہ کیا۔ عبیداللہ سے پوچھا گیا: اس میں لڑکے اور لڑکی دونوں کا ایک ہی حکم ہے؟ فرمایا: مجھے معلوم نہیں، حضرت عمر بن نافع نے صرف بچے کا لفظ کہا تھا۔ عبیداللہ نے کہا: میں نے عمر بن نافع سے دوبارہ اس کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ لڑکے کی پیشانی اور گدی کے بال مونڈنے میں کوئی حرج نہیں لیکن قزع یہ ہے کہ پیشانی کے بال چھوڑ دیے جائیں، اس کے سوا سر پر کوئی بال نہ ہو، اس طرح سر کے اس طرف اور اس طرف، یعنی دائیں بائیں کے بال چھوڑ دیے جائیں۔

٥٩٢١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ. [راجع: ٥٩٢٠]

[5921] حضرت ابن عمر ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ''قزع'' سے منع فرمایا تھا۔

فائدہ: دور حاضر میں سر پر بال رکھ کر گردن سے صاف کر دیے جاتے ہیں، پھر گردن کے اوپر سے بتدریج بڑے ہوتے جاتے ہیں، خاص طور پر فوجیوں اور پولیس والوں کے بال اس طرح کاٹے جاتے ہیں جسے فوجی کٹ کہا جاتا ہے۔ یہ طریقہ بھی قزع سے ملتا جلتا ہے، اس لیے اس انداز سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔ اسی طرح ''برگر کٹ'' کے نام سے جو آدھا سر یا اس سے کم حصہ مونڈھ دیا جاتا ہے، وہ اس قزع کی زد میں آتا ہے۔

(٧٣) بَابُ تَطْيِيبِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا

٥٩٢٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِيَدَيَّ لِحُرْمِهِ، وَطَيَّبْتُهُ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ. [راجع: ١٥٣٩]

باب:73- بیوی کا اپنے ہاتھوں سے شوہر کو خوشبو لگانا

[5922] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے اپنے ہاتھوں سے نبی ﷺ کو احرام باندھتے وقت اور طواف زیارت سے پہلے منیٰ میں خوشبو لگائی۔

(٧٤) بَابُ الطِّيبِ فِي الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ

٥٩٢٣ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ، حَتَّى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ. [راجع: ٢٧١]

باب:74- سر اور ڈاڑھی کو خوشبو لگانا

[5923] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے عمدہ خوشبو لگایا کرتی تھی یہاں تک کہ خوشبو کی چمک آپ کی ڈاڑھی اور سر میں دیکھتی تھی۔

(٧٥) بَابُ الْامْتِشَاطِ

٥٩٢٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَحُكُّ رَأْسَهُ بِالْمِدْرَى، فَقَالَ: «لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْأَبْصَارِ». [انظر: ٦٢٤١، ٦٩٠١]

باب:75- کنگھی کرنا

[5924] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے گھر دروازے کے سوراخ سے جھانکا جبکہ نبی ﷺ اس وقت آلۂ خارش سے اپنا سر کھجلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ پھوڑ دیتا۔ اجازت طلب کرنا صرف اس لیے ہے کہ آدمی کی نظر سے محفوظ رہا جا سکے۔''

(٧٦) بَابُ تَرْجِيلِ الْحَائِضِ زَوْجَهَا

باب: 76- حائضہ عورت کا اپنے شوہر کے سر میں کنگھی کرنا

٥٩٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. [راجع: ٢٩٥]

[5925] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حالت حیض کے باوجود رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کرتی تھی۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

عبداللہ بن یوسف نے مالک سے، انھوں نے ہشام سے، انھوں نے اپنے باپ عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اسی طرح بیان کیا۔

(٧٧) بَابُ التَّرْجِيلِ، وَالتَّيَمُّنِ فِيهِ

باب: 77- کنگھی کرتے وقت دائیں جانب سے شروع کرنا

٥٩٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ، فِي تَرَجُّلِهِ وَوُضُوئِهِ. [راجع: ١٦٨]

[5926] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہر کام میں جہاں تک ممکن ہوتا دائیں جانب سے شروع کرنے کو پسند کرتے تھے۔ کنگھی کرنے اور وضو کرنے میں بھی (اسی جانب کو اختیار کرتے)۔

فائدہ: ترجیل، بالوں میں تیل لگانے، کنگھی کرنے اور انھیں سنوارنے کو کہتے ہیں، خواہ وہ بال سر کے ہوں یا ڈاڑھی کے لیکن ہر وقت انسان اپنی زیب وزینت میں مگن رہے، یہ شرح شرعی ذوق کے منافی ہے۔ بالوں کو سنوارنے کی اجازت ضرور ہے لیکن اعتدال کے ساتھ اور ایک دن چھوڑ کر یہ اہتمام ہونا چاہیے جیسا کہ صحیح حدیث میں اس کی صراحت ہے۔

(٧٨) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْمِسْكِ

باب: 78- کستوری کا بیان

٥٩٢٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ».
[راجع: ١٨٩٤]

[5927] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''(اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے لیکن روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزے دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی بڑھ کر ہے۔''

(٧٩) بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّيبِ

باب:79-خوشبولگانامستحب ہے

٥٩٢٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ. [راجع: ١٥٣٩]

[5928] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں، نبی ﷺ کو احرام باندھتے وقت دستیاب خوشبو میں اچھی سے اچھی خوشبو لگاتی تھی۔

(٨٠) بَابُ مَنْ لَمْ يَرُدَّ الطِّيبَ

باب:80-خوشبوکوردنہیں کرنا چاہیے

٥٩٢٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ، وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ. [راجع: ٢٥٨٢]

[5929] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ وہ خوشبو کو رد نہیں کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ نبی ﷺ بھی خوشبو کو رد نہیں کیا کرتے تھے۔

(٨١) بَابُ الذَّرِيرَةِ

باب:81-ذریرہ کا بیان

وضاحت: یہ عمدہ خوشبو کی ایک قسم ہے جو چند خوشبوؤں کو ملا کر تیار کی جاتی ہے۔

٥٩٣٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ - أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ: سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ. [راجع: ١٥٣٩]

[5930] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر احرام باندھتے اور کھولتے وقت اپنے ہاتھوں سے ذریرہ نامی (عمدہ) خوشبو لگائی۔

(٨٢) بَابُ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ

باب:82-خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورتیں

٥٩٣١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا [جَرِيرٌ] عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ تَعَالَى». مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ؟ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ ﴿وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ﴾ إِلَى ﴿فَٱنتَهُوا۟﴾ [الحشر: ٧]. [راجع: ٤٨٨٦]

[5931] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو اپنے حسن کو دوبالا کرنے کے لیے جسم کے کسی حصے میں سرمہ بھرتی یا بھرواتی ہیں، چہرے کے بال اکھاڑتی ہیں اور اپنے دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرتی ہیں۔ ایسا کرنے والی عورتیں اللہ کی خلقت کو بدلتی ہیں۔'' میں ایسی عورتوں پر لعنت کیوں نہ کروں جن پر نبی ﷺ نے لعنت کی ہے؟ اور یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو چیز تمھیں رسول دے...... رک جاؤ۔''

(٨٣) بَابُ وَصْلِ الشَّعَرِ

باب:83-مصنوعی بالوں کی پیوندکاری کرنا

٥٩٣٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُولُ، وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ [كَانَتْ] بِيَدِ حَرَسِيٍّ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُولُ: «إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ». [راجع: ٣٤٦٨]

[5932] حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کو، جس سال انھوں نے حج کیا تھا، منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا جبکہ انھوں نے اپنے محافظ کے ہاتھ سے بالوں کا گچھا پکڑا ہوا تھا: تمھارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس جیسے بالوں سے منع کرتے سنا ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے ان کا استعمال شروع کر دیا تھا۔''

فائدہ: بالوں کو سنبھالنے کے لیے عورتیں جو پراندہ استعمال کرتی ہیں، یہ ممانعت میں شامل نہیں۔ اگر وہ اس طرح لگایا جائے کہ بالوں کا حصہ معلوم ہو اور اصلی بالوں سے امتیاز نہ ہو سکے تو اس کا استعمال محل نظر ہے۔ واللّٰہ أعلم.

٥٩٣٣ - وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ».

[5933] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے بالوں کے ساتھ بال پیوند کرنے والی اور کروانے والی، نیز سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔''

٥٩٣٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ، وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَعَّطَ شَعَرُهَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهَا، فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ». [راجع: ٥٢٠٥]

[5934] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ انصار کی ایک لڑکی نے شادی کی، اس کے بعد وہ بیمار ہوگئی تو اس کے سر کے بال گر گئے۔ اس کے اہل خانہ نے چاہا کہ اسے مصنوعی بال لگا دیں، اس سلسلے میں انھوں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی دونوں پر لعنت کی ہے۔''

تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ صَفِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ.

ابن اسحاق نے ابان بن صالح سے، انھوں نے حسن سے، انھوں نے صفیہ سے، انھوں نے سیدہ عائشہ ؓ سے بیان کرنے میں شعبہ کی متابعت کی ہے۔

٥٩٣٥ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ [قَالَ]: حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي أَنْكَحْتُ ابْنَتِي، ثُمَّ أَصَابَهَا شَكْوَى، فَتَمَرَّقَ رَأْسُهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحِثُّنِي بِهَا، أَفَأَصِلُ رَأْسَهَا؟ فَسَبَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ. [انظر: ٥٩٣٦، ٥٩٤١]

[5935] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے۔ پھر اسے بیماری لاحق ہوئی تو اس کے سر کے تمام بال جھڑ گئے ہیں۔ اس کا شوہر مجھے ابھارتا رہتا ہے تو کیا میں اس کے سر پر مصنوعی بال لگا دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی دونوں پر لعنت کی۔

٥٩٣٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ. [راجع: ٥٩٣٥]

[5936] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مصنوعی بالوں کی پیوندکاری کرنے والی اور کروانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

٥٩٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ

[5937] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور

عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ». قَالَ نَافِعٌ: الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ. [انظر: ٥٩٤٠، ٥٩٤٢، ٥٩٤٧]

جڑوانے والی، نیز سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔" حضرت نافع نے کہا: کبھی سرمہ مسوڑھے میں بھی بھرا جاتا ہے۔

٥٩٣٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا، فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ، قَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُودِ، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمَّاهُ الزُّورَ، يَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعَرِ. [راجع: ٣٤٦٨]

[5938] حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جب آخری مرتبہ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو انھوں نے ہمیں خطاب کیا۔ دوران خطاب میں انھوں نے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا: میں نے یہودیوں کے سوا کسی کو یہ کام کرتے نہیں دیکھا۔ یقیناً نبی ﷺ نے اس کو، یعنی بالوں میں پیوند کاری کرنے والی (کے عمل) کو باطل قرار دیا ہے۔

(٨٤) بَابُ الْمُتَنَمِّصَاتِ

باب: 84- ابرو کے بال باریک کرنے والی عورتیں

٥٩٣٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: لَعَنَ عَبْدُ اللهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ، فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوبَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَمَا لِيَ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ [ﷺ] وَفِي كِتَابِ اللهِ؟ قَالَتْ: وَاللهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُهُ، قَالَ: وَاللهِ لَئِنْ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ ﴿وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟﴾ [الحشر: ٧]. [راجع: ٤٨٨٦]

[5939] حضرت علقمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خوبصورتی کے لیے جسم میں سرمہ بھرنے والی، ابرو کے بال اکھاڑنے والی، دانتوں کو کشادہ کرنے والی اور اللہ کی خلقت کو بدلنے والی عورتوں پر لعنت کی تو ام یعقوب نے کہا: یہ کیا بات ہوئی؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آخر میں ان پر لعنت کیوں نہ کروں جن پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت کی ہے اور کتاب اللہ میں بھی موجود ہے؟ ام یعقوب نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تو پورا قرآن مجید پڑھ ڈالا ہے مجھے تو کہیں بھی یہ نہیں ملا۔ انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تو نے (بغور) قرآن پڑھا ہوتا تو یہ تجھے ضرور مل جاتا۔ (قرآن کریم میں ہے:) "جو چیز تمھیں رسول دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔"

(٨٥) بَابُ الْمَوْصُولَةِ

باب: 85- مصنوعی بال لگوانے والی عورت کا بیان

٥٩٤٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ. [راجع: ٥٩٣٧]

[5940] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی، نیز سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی (تمام عورتوں) پر لعنت فرمائی ہے۔

٥٩٤١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُولُ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعَرُهَا، وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا، أَفَأَصِلُ فِيهِ؟ فَقَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ». [راجع: ٥٩٣٥]

[5941] حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! میری بیٹی کو چیچک نکل آئی ہے، اس وجہ سے اس کے تمام بال جھڑ گئے ہیں، اور میں نے اس کا نکاح بھی کر دیا ہے۔ تو کیا میں اس کے سر میں مصنوعی بال لگا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے پیوند لگانے والی اور لگوانے والی (عورتوں) پر لعنت کی ہے۔''

٥٩٤٢ - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، - أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ -: «لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَالْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ». يَعْنِي لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ٥٩٣٧]

[5942] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا۔ یا انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سرمہ بھرنے والی اور سرمہ بھروانے والی، نیز مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی (تمام عورتوں) پر لعنت بھیجی ہے'' یعنی نبی ﷺ نے انھیں ملعون قرار دیا ہے۔

٥٩٤٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ»، مَا لِي لَا أَلْعَنُ

[5943] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی، ابروؤں کے بال اکھاڑنے والی، خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والی اور اللہ کی خلقت کو بدلنے والی تمام عورتوں پر لعنت کی ہے۔'' میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور وہ اللہ کی

مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مَلْعُونٌ فِي كِتَابِ اللهِ؟. [راجع: ٤٨٨٦]

کتاب میں بھی ملعون ہے؟

(٨٦) بَابُ الْوَاشِمَةِ

باب:86- سرمہ بھرنے والی عورت کا بیان

٥٩٤٤ - حَدَّثَنِي يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْعَيْنُ حَقٌّ»، وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ. [راجع: ٥٧٤٠]

[5944] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نظر بد کا لگ جانا برحق ہے۔'' اور آپ نے سرمہ بھرنے کے عمل سے منع فرمایا ہے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ.

سفیان نے کہا: میں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے منصور کی حدیث ذکر کی جو وہ ابراہیم نخعی سے بیان کرتے تھے، وہ علقمہ سے، وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، عبدالرحمٰن بن عابس نے کہا: میں نے یہ ام یعقوب سے سنی، انھوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث منصور کی طرح بیان کی۔

٥٩٤٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ، وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ. [راجع: ٢٠٨٦]

[5945] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے خون کی قیمت اور کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے، نیز آپ نے سود دینے والے، سود لینے والے، سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی (پر لعنت بھیجی ہے)۔

(٨٧) بَابُ الْمُسْتَوْشِمَةِ

باب:87- سرمہ بھروانے والی عورت کا بیان

٥٩٤٦ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ، فَقَامَ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ، مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْوَشْمِ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَا سَمِعْتُ، قَالَ:

[5946] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جو سرمہ بھرنے کا کام کرتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا: میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ (تم میں سے) کس نے نبی ﷺ سے سرمہ بھرنے کے متعلق کچھ سنا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے

مَا سَمِعْتَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَشِمْنَ، وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ».

امیر المومنین! میں نے سنا ہے۔ انھوں نے پوچھا: کیا سنا ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”نہ سرمہ بھرو اور نہ بھراؤ۔“

٥٩٤٧ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ. [راجع: ٥٩٣٧]

[5947] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مصنوعی بال لگانے والی، لگوانے والی، سرمہ بھرنے والی اور سرمہ بھروانے والی (سب عورتوں) پر لعنت بھیجی ہے۔

٥٩٤٨ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ»، مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ؟. [راجع: ٤٨٨٦]

[5948] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ”اللہ تعالیٰ نے سرمہ بھرنے والی، سرمہ بھروانے والی، بھویں باریک کروانے والی، خوبصورتی کے لیے دانت کشادہ کرنے والی، جو اللہ کی خلقت کو بدلنے والی ہیں ان تمام عورتوں پر لعنت کی ہے۔“ پھر میں بھی کیوں نہ ان عورتوں پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور یہ اللہ کی کتاب میں بھی موجود ہے؟

(٨٨) بَابُ التَّصَاوِيرِ

باب: 88- تصاویر کا بیان

٥٩٤٩ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ».

[5949] حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو اور نہ اس گھر میں جس میں تصاویر ہوں۔“

وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ. [راجع: ٣٢٢٥]

لیث نے کہا: مجھے یونس نے بیان کیا ابن شہاب سے، انھوں نے کہا: مجھے عبیداللہ نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے۔

(٨٩) بَابُ عَذَابِ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

٥٩٥٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِم قَالَ: كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَأَى فِي صُفَّتِهِ تَمَاثِيلَ فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللهِ [يَوْمَ الْقِيَامَةِ]، الْمُصَوِّرُونَ».

٥٩٥١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ». [انظر: ٧٥٥٨]

باب: 89- قیامت کے دن تصویریں بنانے والوں کی سزا کا بیان

[5950] حضرت مسلم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم مسروق کے ہمراہ یسار بن نمیر کے گھر میں تھے، مسروق نے ان کے سائبان میں چند تصاویر دیکھیں تو کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک اللہ کے ہاں جن لوگوں کو سخت ترین سزا دی جائے گی وہ تصویر کشی کرنے والے ہوں گے۔“

[5951] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ یہ تصاویر بناتے ہیں، انھیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا: جو تم نے بنایا ہے، اس میں روح بھی ڈالو۔“

(٩٠) بَابُ نَقْضِ الصُّوَرِ

٥٩٥٢ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ، إِلَّا نَقَضَهُ.

٥٩٥٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ، فَرَأَى فِي أَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

باب: 90- تصاویر کو توڑ دینے کا بیان

[5952] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو اپنے گھر میں جب بھی کوئی ایسی چیز ملتی جس میں صلیب کی تصویر ہوتی تو آپ اسے توڑ ڈالتے تھے۔

[5953] حضرت ابو زرعہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں مدینہ طیبہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک گھر میں داخل ہوا تو ایک مصور کو دیکھا جو چھت پر تصویریں بنا رہا تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے

يَقُولُ: «قَالَ اللهُ تَعَالَى: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً» ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: مُنْتَهَى الْحِلْيَةِ. [انظر: ٧٥٥٩]

رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح چیزیں پیدا کرنے چلا ہے۔ انھیں چاہیے کہ ایک دانہ یا ایک چیونٹی پیدا کر کے دکھائیں۔'' پھر حضرت ابوہریرہ ؓ نے ایک پانی کا برتن منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھ بغلوں تک دھوئے، میں نے عرض کی: اے ابوہریرہ! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے جہاں تک زیور پہنا جاسکتا ہے وہاں تک دھویا ہے۔

فائدہ: حدیث کے عموم میں ہر تصویر داخل ہے، خواہ مجسم ہو یا غیر مجسم۔ حضرت ابوہریرہ ؓ نے جس تصویر کو دیکھ کر یہ حدیث بیان کی وہ غیر مجسم تصویر تھی جو مصور، چھت پر بنا رہا تھا۔ ہمارے ہاں کچھ لوگ کیمرے کی تصویر کو جائز خیال کرتے ہیں، اور ان تصویروں کو ناجائز کہتے ہیں جن کا جسم ٹھوس ہو، اس حدیث سے ان کی تردید ہوتی ہے۔

(٩١) بَابُ مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيرِ

باب: 91- وہ تصاویر جو پاؤں تلے روندی جائیں

٥٩٥٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ - وَمَا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ مِنْهُ - قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ، وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِي عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهَا تَمَاثِيلُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَتَكَهُ وَقَالَ: «أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللهِ»، قَالَتْ: فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ. [راجع: ٢٤٧٩]

[5954] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس آئے تو میں نے اپنے گھر کے سائبان پر ایک پردہ لٹکا دیا جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو اسے کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے زیادہ سنگین عذاب میں وہ لوگ گرفتار ہوں گے جو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کی مشابہت کرتے ہیں۔'' حضرت عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ ہم نے (اس پردے کو پھاڑ کر) اس کے ایک یا دو تکیے بنالیے۔

٥٩٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقْتُ دُرْنُوكًا فِيهِ

[5955] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو میں نے گھر میں ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔

تَمَاثِيلُ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْزِعَهُ فَنَزَعْتُهُ. [راجع: ٢٤٧٩]

آپ ﷺ نے مجھے اس کے اتار دینے کا حکم دیا تو میں نے اتار دیا۔

٥٩٥٦ - وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. [راجع: ٢٥٠]

[5956] حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

فائدہ: آخری حدیث کا اگرچہ عنوان سے کوئی تعلق نہیں، تاہم امام بخاری ؒ نے اپنے اساتذہ سے جس طرح سنا تھا اسی انداز سے بیان کر دیا۔ علامہ کرمانی ؒ فرماتے ہیں کہ شاید وہ پردہ غسل خانے پر ہو، اس مناسبت سے اسے ذکر کر دیا گیا ہے۔ واللہ أعلم۔[1]

(٩٢) بَابُ مَنْ كَرِهَ الْقُعُودَ عَلَى الصُّوَرِ

باب: 92- جس نے تصویروں (والے گدے) پر بیٹھنا پسند نہ کیا

٥٩٥٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ: أَتُوبُ إِلَى اللهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ، قَالَ: «مَا هٰذِهِ النُّمْرُقَةُ؟» قُلْتُ: لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، قَالَ: «إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّوَرُ». [راجع: ٢١٠٥]

[5957] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ایک چھوٹا سا گدا خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ نبی ﷺ (اسے دیکھ کر) دروازے ہی پر کھڑے رہے، اندر داخل نہ ہوئے۔ میں نے کہا: (اللہ کے رسول!) میں اللہ کے حضور اس غلطی سے توبہ کرتی ہوں جس کا میں نے ارتکاب کیا ہے، آپ نے فرمایا: ''یہ گدا کس لیے ہے؟'' میں نے عرض کی: یہ آپ کے بیٹھنے اور اس پر ٹیک لگانے کے لیے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اس قسم کی تصاویر بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: جو تم نے بنایا تھا اسے زندہ کر کے دکھاؤ۔ اور جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

٥٩٥٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ

[5958] حضرت ابوطلحہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔'' (راویٔ حدیث) بسر نے کہا: پھر حضرت زید بن خالد ؓ بیمار ہوئے تو ہم ان

1 فتح الباري: 477/10.

صُورَةٌ». قَالَ بُسْرٌ: ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ، فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ، فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ؟، فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ: «إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ».

کی تیمارداری کے لیے گئے، ہم نے وہاں دیکھا کہ ان کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس میں تصویر تھی۔ میں نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت میمونہ ؓ کے پروردہ حضرت عبیداللہ سے کہا: کیا پہلے دن ہمیں زید ؓ نے تصویروں کے متعلق حدیث نہیں سنائی تھی؟ عبیداللہ نے کہا: کیا تم نے ان سے یہ نہیں سنا تھا: ''اگر تصویریں کپڑے پر نقش ہوں تو کوئی حرج نہیں۔''

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو - هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ -: حَدَّثَهُ بُكَيْرٌ: حَدَّثَهُ بُسْرٌ: حَدَّثَهُ زَيْدٌ حَدَّثَهُ أَبُو طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٢٢٥]

ابن وہب نے کہا: مجھے عمرو بن حارث نے خبر دی، ان سے بکیر نے بیان کیا، ان سے بسر نے اور ابوطلحہ ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

فائدہ: دراصل آغاز اسلام میں رسول اللہ ﷺ نے ہر قسم کی تصویر سے منع فرمایا تھا کیونکہ لوگوں نے تازہ تازہ تصاویر کی عبادت کو ترک کیا تھا۔ جب لوگ ان تصاویر سے پوری طرح متنفر ہوگئے تو ضرورت کے پیش نظر وہ تصاویر مباح کر دیں جنھیں پاؤں تلے روندا جاتا تھا اور ان کی بے قدری کی جاتی تھی۔ بہرحال بنیادی بات یہی ہے کہ جاندار اشیاء کی تصاویر اور صلیب یا معبودان باطلہ کے نشانات کو بطور زینت لٹکانا یا اپنے پاس رکھنا جائز نہیں لیکن اگر کپڑے پر یا کسی ایسی حالت میں ہوں جہاں ان کی توہین ہو رہی ہو تو جائز ہے لیکن ان سے بھی اجتناب کرنا افضل ہے۔ واللہ أعلم.

(٩٣) بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي التَّصَاوِيرِ

باب: 93- تصاویر والے کپڑے میں نماز پڑھنے کی کراہت

٥٩٥٩ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ، سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «أَمِيطِي عَنِّي، فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي». [راجع: ٣٧٤]

[5959] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہ ؓ کے پاس ایک پردہ تھا جو انھوں نے گھر کے ایک کنارے پر لٹکا رکھا تھا۔ نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اس پردے کو مجھ سے دور کردو کیونکہ اس کی تصاویر میری نماز میں میرے سامنے آتی رہتی ہیں۔''

فائدہ: پہلے ایک حدیث میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں داخل نہیں ہوئے تھے کیونکہ گھر میں ایک تصویر دار پردہ تھا، جبکہ اس حدیث کے مطابق تصویروں والے پردے کی موجودگی میں آپ نے نماز ادا کی؟ ان دونوں احادیث میں تطبیق کی صورت یہ

ہے کہ جس پردے کی موجودگی میں آپ گھر میں داخل نہیں ہوئے تھے وہ جاندار کی تصاویر تھیں اوراس حدیث میں صرف نقش ونگار والے پردے کا ذکر ہے۔

(٩٤) بَابٌ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ

باب: 94- جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

٥٩٦٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَعَدَ جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَرَاثَ عَلَيْهِ، حَتَّى اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَقِيَهُ، فَشَكَا إِلَيْهِ مَا وَجَدَ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ. [راجع: ٣٢٢٧]

[5960] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی ﷺ کے ہاں آنے کا وعدہ کیا لیکن اس میں تاخیر کر دی حتی کہ نبی ﷺ پر بہت گراں گزرا۔ پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، آپ نے تاخیر کی شکایت کی تو انھوں نے کہا: ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

فائدہ: ایک حدیث میں ہے کہ چار پائی کے نیچے کتے کا بچہ تھا۔ آپ نے حضرت عائشہ ؓ سے فرمایا: ''یہ کتا یہاں کب داخل ہوا؟'' انھوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ آپ کے حکم سے اسے نکال دیا گیا۔ [1]

(٩٥) بَابُ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ

باب: 95- جو اس گھر میں داخل نہ ہو جس میں تصویریں ہوں

٥٩٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ قَالَ: «مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟» فَقَالَتْ: اِشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ

[5961] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں۔ جب اسے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے ہوگئے اور اندر نہ آئے۔ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ نے جب آپ کے چہرۂ انور پر ناراضی کے اثرات دیکھے تو عرض کی: اللہ کے رسول! میں اللہ تعالی کے حضور اس کے رسول کے سامنے توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ گدا کیسا ہے؟''

1 صحیح مسلم، اللباس، حدیث: 5511 (2104).

عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ»، وَقَالَ: «إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ». [راجع: ٢١٠٥]

میں نے عرض کی: یہ اس لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اس قسم کی تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن سخت ترین عذاب دیا جائے گا۔ اور ان سے کہا جائے گا: جو تم نے بنایا تھا اس میں روح ڈالو۔'' نیز فرمایا: ''جس گھر میں تصویر ہوتی ہے وہاں فرشتے نہیں آتے۔''

(٩٦) بَابُ مَنْ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ

باب: 96- جس نے فوٹوگرافر پر لعنت کی

٥٩٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اشْتَرَى غُلَامًا حَجَّامًا، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ. [راجع: ٢٠٨٦]

[5962] حضرت ابو جحیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے سینگی لگانے والا ایک غلام خریدا، پھر کہا کہ نبی ﷺ نے خون نکالنے کی اجرت، کتے کی قیمت اور فاحشہ عورت کی کمائی سے منع فرمایا، نیز آپ نے سود لینے والے، سود دینے والے، سرمہ بھرنے والی، بھروانے والی اور تصویر کشی کرنے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

(٩٧) بَابُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ

باب: 97- جو تصویر بنائے گا قیامت کے دن اس پر زور ڈالا جائے گا کہ وہ اس میں روح ڈالے لیکن وہ ایسا نہیں کر سکے گا

٥٩٦٣ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: سَمِعْتُ النَّضْرَ ابْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَتَادَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَهُ وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى سُئِلَ فَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ».

[5963] حضرت قتادہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت ابن عباس ؓ کے پاس تھا جبکہ لوگ ان سے مختلف مسائل پوچھ رہے تھے۔ جب تک ان سے خاص طور پر نہ پوچھا جاتا وہ نبی ﷺ کا حوالہ نہیں دیتے تھے۔ انھوں نے کہا: میں نے حضرت محمد ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے دنیا میں تصویر بنائی، اسے قیامت کے دن تکلیف دی جائے گی کہ وہ اسے زندہ بھی کرے جبکہ وہ اس

[راجع: ٢٢٢٥]

میں روح نہیں پھونک سکے گا۔"

(٩٨) بَابُ الْارْتِدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب:98- کسی کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھانا

٥٩٦٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ. [راجع: ٢٩٨٧]

[5964] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان تھا اور اس پر فدک کی بنی ہوئی چادر تھی۔ آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھایا تھا۔

(٩٩) بَابُ الثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب:99- ایک سواری پر تین آدمیوں کا بیٹھنا

٥٩٦٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ. [راجع: ١٧٩٨]

[5965] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب نبی ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بنو عبدالمطلب کے چھوٹے چھوٹے بچوں نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے ایک کو اپنے آگے، اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

فائدہ: جن دو بچوں کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہمراہ سوار کیا وہ سیدنا عباس ؓ کے بیٹے حضرت فضل اور حضرت قُثَم ؓ تھے جیسا کہ آئندہ حدیث میں صراحت ہے۔

(١٠٠) بَابُ حَمْلِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ غَيْرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ

باب: 100- سواری کا مالک کسی کو اپنے آگے بٹھا سکتا ہے

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِ الدَّابَّةِ، إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ.

بعض نے کہا ہے کہ سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے، ہاں اگر وہ کسی کو آگے بیٹھنے کی اجازت دے دے تو جائز ہے۔

٥٩٦٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ: ذُكِرَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ عِنْدَ

[5966] حضرت ایوب سے روایت ہے کہ عکرمہ کے پاس ذکر کیا گیا کہ ایک سواری پر تین آدمیوں کا بیٹھنا بہت

عِكْرِمَةَ فَقَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ حَمَلَ قُثَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْفَضْلَ خَلْفَهُ - أَوْ قُثَمَ خَلْفَهُ وَالْفَضْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ - فَأَيُّهُمْ شَرٌّ أَوْ أَيُّهُمْ خَيْرٌ؟. [راجع: ١٧٩٨]

معیوب ہے تو انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس ؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جبکہ قثم کو آگے اور فضل کو اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے تھے یا اس کے برعکس فضل کو آگے اور قثم کو پیچھے بٹھایا تھا۔ اب ان میں سے کون برا ہے اور کون اچھا ہے؟

(١٠١) بَابُ إِرْدَافِ الرَّجُلِ خَلْفَ الرَّجُلِ

باب: 101- آدمی کا سواری پر کسی مرد کو پیچھے بٹھانا

٥٩٦٧ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذُ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذُ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ؟»، قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا». ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ إِذَا فَعَلُوهُ؟»، قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ». [راجع: ٢٨٥٦]

[5967] حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ نبی ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ میرے اور آپ کے درمیان صرف کجاوے کی لکڑی تھی۔ آپ نے آواز دی: ''اے معاذ!'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں اور آپ کی اطاعت کے لیے مستعد ہوں۔ پھر کچھ وقت چلتے رہے اس کے بعد فرمایا: ''اے معاذ!'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں اور آپ کی اطاعت کے لیے تیار ہوں۔ پھر کچھ دیر چلتے رہے اس کے بعد فرمایا: ''اے معاذ!'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں اور آپ کی فرمانبرداری کے لیے تیار ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے؟'' میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ صرف اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔'' پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے، اس کے بعد فرمایا: ''اے معاذ بن جبل!'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں اور آپ کی اطاعت کے لیے تیار ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں علم ہے کہ بندوں کا اللہ کے ذمے کیا حق ہے جب وہ اللہ کا حق ادا کریں؟'' میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی

زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بندوں کا حق اللہ کے ذمے یہ ہے کہ وہ ان کو سزا نہ دے۔“

(١٠٢) بَابُ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ الرَّجُلِ ذَا مَحْرَمٍ

باب: 102- سواری پر عورت اپنے محرم مرد کے پیچھے بیٹھ سکتی ہے

٥٩٦٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ، وَإِنِّي لَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيرُ، وَبَعْضُ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَدِيفُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَقُلْتُ: الْمَرْأَةَ، فَنَزَلْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهَا أُمُّكُمْ»، فَشَدَدْتُ الرَّحْلَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا دَنَا أَوْ رَأَى الْمَدِينَةَ قَالَ: «آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ». [راجع: ٣٧١]

[5962] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر سے واپس آ رہے تھے۔ میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور آپ اپنا سفر جاری رکھے ہوئے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آپ کی بیوی پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس دوران میں اونٹنی نے ٹھوکر کھائی۔ میں نے کہا: عورت کی خبر گیری کرو۔ میں سواری سے اترا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تمھاری ماں ہیں۔“ چنانچہ میں نے کجاوہ مضبوط کر کے باندھا تو رسول اللہ ﷺ دوبارہ سوار ہو گئے۔ جب آپ مدینہ طیبہ کے قریب آئے اور اسے دیکھا تو فرمایا: ”ہم واپس آنے والے ہیں، اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہیں، اسی کی عبادت کرنے والے ہیں، اپنے مالک کی حمد وثنا کرنے والے ہیں۔“

(١٠٣) بَابُ الْاِسْتِلْقَاءِ وَوَضْعِ الرِّجْلِ عَلَى الْأُخْرَى

باب: 103- چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھنا

٥٩٦٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ: أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ يَضْطَجِعُ فِي الْمَسْجِدِ، رَافِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى. [راجع: ٤٧٥]

[5969] حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا جبکہ آپ نے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔

فائدہ: بے پردگی کا ڈر نہ ہو تو ایسا کرنا جائز ہے، بصورت دیگر اس سے اجتناب کرنا بہتر ہے کیونکہ ایک روایت میں ممانعت مروی ہے۔ (صحیح مسلم، اللباس، حدیث: 5502 (2099).

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

78 - كِتَابُ الْأَدَبِ

آداب واخلاق کا بیان

(١) بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

وَقَوْلِ اللهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا﴾ [العنكبوت: ٨]

٥٩٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: الْوَلِيدُ بْنُ عَيْزَارٍ أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ - وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللهِ - قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ: «الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا»، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ»، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ»، قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي. [راجع: ٥٢٧]

باب:1-احسان اور صلہ رحمی کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ہم نے انسان کو اس کے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کی ہے۔''

[5970] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: اللہ عزوجل کے ہاں کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بروقت نماز ادا کرنا۔'' پھر پوچھا: اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔'' پھر پوچھا: اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے مجھے ان ہدایات سے مطلع کیا اگر میں اس طرح سوال کرتا رہتا تو آپ مجھے جواب دیتے رہتے۔

(٢) بَابٌ: مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ

٥٩٧١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

باب:2-لوگوں میں سب سے زیادہ اچھے برتاؤ کا حق دار کون ہے؟

[5971] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: «أُمُّكَ»، قَالَ: [ثُمَّ] مَنْ؟ قَالَ: «[ثُمَّ] أُمُّكَ»، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «[ثُمَّ] أُمُّكَ»، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَبُوكَ».

نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیری ماں۔'' اس نے کہا: اس کے بعد کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیری ماں۔'' اس نے تیسری بار عرض کی: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیری ماں۔'' اس نے کہا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''پھر تمھارا باپ ہے۔''

وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ مِثْلَهُ.

ابن شبرمہ اور یحییٰ بن ایوب نے کہا کہ ہمیں بھی ابوزرعہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

(٣) بَابٌ: لَا يُجَاهِدُ إِلَّا بِإِذْنِ الْأَبَوَيْنِ

باب:3- والدین کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کرے

٥٩٧٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أُجَاهِدُ؟ قَالَ: «أَلَكَ أَبَوَانِ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ». [راجع: ٣٠٠٤]

[5972] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کی: میں جہاد میں شریک ہوجاؤں؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے لیے ان کی خدمت کرنا ہی جہاد ہے۔''

فائدہ: اگر والدین دونوں یا ان میں سے کوئی ایک زندہ ہو تو ان کی خدمت کرنے میں بھرپور کوشش کی جائے اور ان سے حسن سلوک سے پیش آنے میں اپنی تمام تر توانائیوں کو صرف کیا جائے تو یہ خدمات دشمن سے قتال کرنے کی قائم مقام ہوں گی۔ واضح رہے کہ اس جہاد سے مراد وہی جہاد ہے جو فرض کفایہ ہے کیونکہ فرض کفایہ دوسرے لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جاتا ہے۔

(٤) بَابٌ: لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ

باب:4- کوئی شخص اپنے والدین کو گالی نہ دے

٥٩٧٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ

[5973] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر

عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ»، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: «يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ [فَيَسُبُّ أُمَّهُ]».

لعنت کرے۔'' عرض کی گئی: اللہ کے رسول! کوئی شخص اپنے والدین پر کیسے لعنت کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کسی کے والد کو گالی دے گا تو وہ اس کے والد کو برا بھلا کہے گا اور اگر وہ کسی کی ماں کو برا بھلا کہے گا تو وہ اس کی ماں پر سب وشتم کرے گا۔''

(٥) بَابُ إِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ

باب:5- جو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے اس کی دعا قبول ہوتی ہے

٥٩٧٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ، أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ، فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ، فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ، فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَفْرُجُهَا.

[5974] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایک دفعہ تین آدمی کہیں جا رہے تھے کہ انھیں بارش نے آلیا۔ وہ پہاڑ کے غار میں گھس گئے، پھر غار کے منہ پر پہاڑ کی بہت بڑی چٹان گری جس سے اس کا منہ بند ہوگیا۔ انھوں نے ایک دوسرے سے کہا: تم نے جو نیک کام کیے ہیں ان میں سے جو خالص اللہ کے لیے کیا ہے اسے ذہن میں لاؤ، پھر اس کے وسیلے سے اللہ کے حضور دعا کرو، ممکن ہے کہ وہ غار کو کھول دے۔

فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَلِيَ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ، بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي، وَإِنَّهُ نَأَى بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ، فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ، فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ، فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا، أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا، وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا، وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ، فَلَمْ

چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے والدین بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے، میں ان کے لیے بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں شام کو ان کے پاس آتا تو میں بکریوں کا دودھ نکال کر اپنے والدین سے اس کی ابتدا کرتا، ان کے بعد اپنے بچوں کو پلاتا تھا۔ ایک دن درختوں کی تلاش میں بہت دور چلا گیا اور شام کو بہت دیر سے گھر آیا۔ میں نے والدین کو دیکھا کہ وہ سو گئے ہیں، تاہم میں نے حسب معمول دودھ نکالا، پھر تازہ دودھ لے کر والدین کے سرہانے کھڑا ہوگیا۔ مجھے یہ گوارا نہ

يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ، فَفَرَجَ اللهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ.

تھا کہ انھیں بیدار کروں اور یہ بھی پسند نہ تھا کہ ان سے پہلے اپنے بچوں کو دودھ پلاؤں۔ بچے بھوک کے مارے میرے قدموں پر لوٹ پوٹ رہے تھے اور اسی کشمکش میں صبح ہوگئی۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کچھ راستہ کھول دے تا کہ ہم آسمان دیکھ سکیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اتنی کشادگی پیدا کردی کہ وہ آسمان دیکھ سکتے تھے۔

وَقَالَ الثَّانِي: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا، فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللهِ اتَّقِ اللهَ، وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ عَنْهَا، اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا، فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً.

پھر دوسرے نے کہا: اے اللہ! میری ایک چچا زاد بیٹی تھی جس سے میں بہت محبت کرتا تھا جس طرح لوگ عورتوں سے محبت کرتے ہیں۔ میں نے اس سے اس کے نفس کا مطالبہ کیا تو اس نے انکار کردیا، صرف اس شرط پر راضی ہوئی کہ میں اسے سو دینار دوں۔ میں نے دوڑ دھوپ کر کے سو دینار جمع کیا اور انھیں لے کر اس کے پاس آیا، پھر جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور اس مہر کو ناحق مت توڑ، چنانچہ میں یہ سن کر وہاں سے کھڑا ہوگیا۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل محض تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کچھ اور کشادگی پیدا کردے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کچھ مزید کشادگی پیدا کردی۔

وَقَالَ الْآخَرُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ، فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ، وَرَغِبَ عَنْهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا، فَجَاءَنِي فَقَالَ: اتَّقِ اللهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي، فَقُلْتُ: اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا، فَقَالَ: اتَّقِ اللهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ، فَخُذْ تِلْكَ الْبَقَرَ

تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے ایک مزدور کو ایک فرق چاول کی مزدوری پر رکھا تھا۔ جب اس نے اپنا کام پورا کرلیا تو کہا کہ مجھے میرا حق دو۔ میں نے اس کا حق پیش کردیا، لیکن وہ چھوڑ کر چلا گیا اور اس کی طرف اس نے کوئی توجہ نہ دی۔ اس کے بعد میں اس سے کاشت کرتا رہا حتیٰ کہ میں نے اس سے بیل گائیں اور ایک چرواہا خرید لیا۔ کچھ مدت بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اللہ سے ڈر اور مجھ پر ظلم نہ کر، نیز میرا حق مجھے واپس کردے۔ میں نے کہا:

وَرَاعِيَهَا، فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ. فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ مَا بَقِيَ. فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ». [راجع: ٢٢١٥]

یہ بیل گائیں اور چرواہا سب لے جاؤ۔ اس نے کہا: اللہ سے ڈر اور مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا: میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کر رہا ہوں۔ یہ بیل گائیں اور چرواہا لے جاؤ، چنانچہ وہ انھیں لے کر چلا گیا۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل تیری رضا طلبی کے لیے کیا ہے تو جو رکاوٹ باقی رہ گئی ہے اسے بھی کھول دے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے باقی تمام پتھر ان سے ہٹا دیا۔"

(٦) بَابٌ: عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ

باب:6- والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے

قَالَهُ ابْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے اس امر کو نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٥٩٧٥ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ وَرَّادٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَمَنْعًا وَهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ». [راجع: ٨٤٤]

[5975] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، ناحق مطالبات اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا حرام قرار دیا ہے، نیز فضول باتوں، کثرتِ سوال اور مال کی بربادی کو بھی ناپسند کیا ہے۔"

٥٩٧٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟» - ثَلَاثًا - قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: «الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ»، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: «أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ، أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ»، فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْتُ: لَا يَسْكُتُ. [راجع:

[5976] حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمھیں بہت بڑے گناہ کی خبر نہ دوں؟" ہم نے کہا: اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا: "اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔" آپ ﷺ اس وقت ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، پھر آپ سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور فرمایا: "خبردار! جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی۔ آگاہ رہو! جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی۔" آپ ﷺ مسلسل اسے دہراتے رہے حتی کہ میں نے (دل میں) کہا: آپ

[٢٦٥٤

خاموش نہیں ہوں گے۔

٥٩٧٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكَبَائِرَ - أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ - فَقَالَ: «الشِّرْكُ بِاللهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ» فَقَالَ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟» قَالَ: «قَوْلُ الزُّورِ، أَوْ قَالَ: شَهَادَةُ الزُّورِ».

[5977] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبائر کا ذکر کیا یا آپ سے کبائر کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ شرک کرنا، کسی جان کو ناحق قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔“ پھر فرمایا: ”کیا میں تمھیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟“ فرمایا: ”جھوٹی بات کرنا یا جھوٹی گواہی دینا۔“

قَالَ شُعْبَةُ: وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ قَالَ: «شَهَادَةُ الزُّورِ». [راجع: ٢٦٥٣]

شعبہ نے کہا: میرا غالب گمان ہے کہ آپ ﷺ نے ”جھوٹی گواہی دینا“ فرمایا تھا۔

(٧) بَابُ صِلَةِ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ

باب: 7- مشرک والد سے حسن سلوک کرنا

٥٩٧٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي: أَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ آصِلُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ».

[5978] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں میری والدہ میرے پاس آئی اور وہ مجھ سے صلہ رحمی کی امید رکھتی تھی۔ میں نے نبی ﷺ سے اس کے ساتھ صلہ رحمی کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”ہاں (صلہ رحمی کرو)۔“

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِيهَا: ﴿لَا يَنْهَىٰكُمُ ٱللَّهُ عَنِ ٱلَّذِينَ لَمْ يُقَٰتِلُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ﴾ [الممتحنة: ٨]. [راجع: ٢٦٢٠]

ابن عیینہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی: ”اللہ تعالیٰ تمھیں ان لوگوں سے حسن سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کی وجہ سے لڑائی جھگڑا نہیں کرتے۔“

فائدہ: والدین کے اولاد پر دو حقوق ہیں: ایک اطاعت اور دوسرا حسن سلوک۔ اگر والدین شرک یا اللہ کی نافرمانی پر اولاد کو مجبور کریں تو ان کی اطاعت کا حق ساقط ہو جاتا ہے لیکن حسن سلوک کا حق پھر بھی برقرار رہتا ہے۔

(٨) بَابُ صِلَةِ الْمَرْأَةِ أُمَّهَا وَلَهَا زَوْجٌ

باب: 8- شوہر والی عورت کا اپنی ماں سے حسن سلوک کرنا

٥٩٧٩ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: قَدِمَتْ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَمُدَّتِهِمْ إِذْ عَاهَدُوا النَّبِيَّ ﷺ مَعَ أَبِيهَا، فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ. فَقُلْتُ: إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ، صِلِي أُمَّكِ». [راجع: ٢٦٢٠]

[5979] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میری والدہ مشرکہ تھی۔ وہ نبی ﷺ کے قریش کے ساتھ معاہدۂ صلح کے وقت اپنے والد کے ہمراہ مدینہ طیبہ آئی۔ میں نے نبی ﷺ سے فتویٰ طلب کیا اور عرض کی کہ میری والدہ مجھ سے صلہ رحمی کی امید لے کر آئی ہے، کیا میں اس سے صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔''

٥٩٨٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: فَمَا يَأْمُرُكُمْ؟ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ، وَالصَّدَقَةِ، وَالْعَفَافِ، وَالصِّلَةِ. [راجع: ٧]

[5980] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھیں حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہرقل نے انھیں بلا بھیجا اور ان سے کہا کہ وہ، یعنی نبی ﷺ تمھیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ ہمیں نماز پڑھنے، صدقہ دینے، پاک دامنی اختیار کرنے اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

(٩) بَابُ صِلَةِ الْأَخِ الْمُشْرِكِ

باب: 9- مشرک بھائی کے ساتھ حسن سلوک کرنا

٥٩٨١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: رَأَى عُمَرُ حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ابْتَعْ هٰذِهِ وَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ، قَالَ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ»، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْهَا بِحُلَلٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ، فَقَالَ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: «إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا، وَلٰكِنْ تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا»، فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ

[5981] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی دھاری دار جوڑا فروخت ہوتے دیکھا تو کہا: اللہ کے رسول! آپ اسے خرید لیں تاکہ جمعہ کے دن اور وفود کی آمد پر اسے زیب تن کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے تو صرف وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔'' اس کے بعد نبی ﷺ کے پاس اس طرح کے کئی ریشمی جوڑے آئے تو آپ نے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ انھوں نے کہا: میں اسے کیونکر پہن سکتا ہوں جبکہ آپ نے قبل ازیں اس کے متعلق فرمایا تھا وہ جو فرمایا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں

إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ. [راجع: ٨٨٦]

نے یہ تمھیں پہننے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے دیا ہے کہ تم اسے بازار میں فروخت کردو یا کسی دوسرے کو پہنا دو۔" چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو بھیج دیا جو مکہ مکرمہ میں رہتا تھا اور ابھی تک وہ مسلمان نہیں ہوا تھا۔

(١٠) بَابُ فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ

باب:10- صلہ رحمی کی فضیلت

٥٩٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ.

[5982] حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: عرض کی گئی: اللہ کے رسول! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔

٥٩٨٣ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: مَا لَهُ، مَا لَهُ؟! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرَبٌ مَا لَهُ»، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ. ذَرْهَا»، قَالَ: كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ. [راجع: ١٣٩٦]

[5983] حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کردے؟ لوگوں نے کہا: اسے کیا ہوگیا ہے، اسے کیا ہوگیا ہے؟! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ ضرورت مند ہے اور اسے کیا ہوا ہے۔" نبی ﷺ نے (اسے) فرمایا: "اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکاۃ دو اور صلہ رحمی کرتے رہو، اب اسے (میری اونٹنی کو) چھوڑ دو۔" گویا آپ اس وقت اپنی سواری پر تھے۔

(١١) بَابُ إِثْمِ الْقَاطِعِ

باب:11- قطع رحمی کرنے والے کا گناہ

٥٩٨٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: إِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ

[5984] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: "رشتہ توڑنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔"

أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ».

فائدہ: جو شخص قطع رحمی کو حلال خیال کرتے ہوئے اس کا ارتکاب کرتا ہے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور وہ کبھی جنت میں نہیں جائے گا اور جو اسے حرام سمجھتے ہوئے عمل میں لاتا ہے وہ ان خوش نصیبوں میں سے نہیں ہوگا جو ابتدا ہی میں جنت میں جائیں گے۔ واللّٰہ أعلم.

(١٢) بَابُ مَنْ بُسِطَ لَهُ فِي الرِّزْقِ لِصِلَةِ الرَّحِمِ

باب: 12- صلہ رحمی کی وجہ سے رزق میں وسعت ہوتی ہے

٥٩٨٥ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ».

[5985] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جسے پسند ہے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر دراز ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔''

٥٩٨٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ». [راجع: ٢٠٦٧]

[5986] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی عمر لمبی ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔''

(١٣) بَابٌ: مَنْ وَصَلَ وَصَلَهُ اللهُ

باب: 13- جو صلہ رحمی کرے گا اللہ اس سے اپنا تعلق قائم کرے گا

٥٩٨٧ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ

[5987] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا فرمائی۔ جب ان کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو رحم (رشتہ داری) نے عرض کی: یہ قطع رحمی سے تیری پناہ لینے کا

حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ، قَالَتِ الرَّحِمُ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ، قَالَ: فَهُوَ لَكِ»، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ﴾ [محمد: ٢٢]». [راجع: ٤٨٣٠]

مقام ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے۔ کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے تعلقات قائم کروں گا جو تیرے ساتھ تعلق قائم کرے گا اور میں اس سے اپنے تعلقات ختم کرلوں گا جو تیرے ساتھ تعلق ختم کرے گا؟ رحم نے کہا: کیوں نہیں، اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ (اعزاز) میں نے تجھے دیا۔'' رسول اللہ ﷺ نے (اس کے بعد) فرمایا: ''اگر تمھارا دل چاہے تو یہ آیت پڑھ لو: قریب ہے کہ اگر تمھیں اختیار ملے تو تم زمین میں فساد کرو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔''

٥٩٨٨ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ اللهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ».

[5988] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''رحم، رحمٰن سے ملی ہوئی ایک شاخ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو کوئی تجھے ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو کوئی تجھے قطع کرے گا میں اس سے اپنا تعلق توڑ لوں گا۔''

٥٩٨٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الرَّحِمُ شِجْنَةٌ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ».

[5989] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''رحم (رحمٰن سے ملی ہوئی) ایک شاخ ہے، جو شخص اس سے ملے میں اس سے ملتا ہوں اور جو اس سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔''

(١٤) بَابٌ: تُبَلُّ الرَّحِمُ بِبَلَالِهَا

باب: 14 - رشتے کو اس کی تری سے تازہ رکھا جائے

٥٩٩٠ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ: أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

[5990] حضرت عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے کسی قسم کی مداہنت کے بغیر علانیہ طور پر یہ کہتے سنا: ''آلِ ابی (فلاں)...... عمرو بن عباس نے کہا کہ محمد بن جعفر کی کتاب میں اس جگہ بیاض

جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ: «إِنَّ آلَ أَبِي - قَالَ عَمْرٌو: فِي كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بَيَاضٌ - لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي، إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ».

ہے...... میرے دوست نہیں ہیں۔ میرا مددگار تو بس اللہ تعالیٰ ہے اور نیک مومن بندے میرے دوست ہیں۔"

زَادَ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ: «وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا»، يَعْنِي أَصِلُهَا بِصِلَتِهَا.

عنبسہ بن عبدالواحد نے عن بیان، عن قیس، عن عمرو بن العاص کے طریق سے یہ الفاظ مزید بیان کیے ہیں: "لیکن ان سے میری قرابت ہے۔ میں اسے رشتے اور قرابت کی تری سے تازہ رکھتا ہوں، یعنی میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کی وجہ سے تعلق رکھوں گا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ بِبَلَاهَا، كَذَا وَقَعَ وَبِبَلَالِهَا أَجْوَدُ وَأَصَحُّ وَبِبَلَاهَا لَا أَعْرِفُ لَهُ وَجْهًا.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: "بِبَلَاهَا" کے الفاظ اسی طرح مروی ہیں لیکن (ان کے بجائے) ببلالها کے الفاظ عمدہ اور صحیح ہیں کیونکہ ببلاها کی کوئی معقول وجہ میں نہیں سمجھتا۔

(١٥) بَابٌ: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ

باب: 15- صلہ رحمی، بدلہ چکانے کا نام نہیں

٥٩٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفِطْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو - قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ يَرْفَعْهُ الْأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَرَفَعَهُ الْحَسَنُ وَفِطْرٌ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا».

[5991] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "کسی کام کا بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص ہے کہ جب اس کے ساتھ صلہ رحمی والا معاملہ ختم کر دیا جائے وہ پھر بھی صلہ رحمی کرے۔"

(١٦) بَابُ مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

باب: 16- جس نے حالتِ شرک میں صلہ رحمی کی پھر مسلمان ہوگیا

٥٩٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

[5992] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ، هَلْ كَانَ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ؟ قَالَ حَكِيمٌ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ».

انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے ان امور کے متعلق آگاہ کریں جو میں دور جاہلیت میں صلہ رحمی، غلام آزاد کرنے اور صدقہ وغیرہ کرنے کی صورت میں کرتا تھا، کیا مجھے ان کا ثواب ملے گا؟ حضرت حکیم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ان تمام اعمال خیر سمیت مسلمان ہوئے ہو، جو قبل ازیں کر چکے ہو۔''

وَيُقَالُ أَيْضًا، عَنْ أَبِي الْيَمَانِ: أَتَحَنَّتُ. وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَافِرِ: أَتَحَنَّثُ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: التَّحَنُّثُ: التَّبَرُّرُ.

ابو یمان راوی سے أَتَحَنَّتُ (تا کے ساتھ) بھی مروی ہے لیکن معمر، صالح اور ابن مسافر نے أَتَحَنَّثُ (ثا کے ساتھ) ہی نقل کیا ہے۔ ابن اسحاق نے کہا: تحنث کے معنی نیکی کرنا ہیں۔

وَتَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ. [راجع: ١٤٣٦]

ہشام نے اپنے والد سے روایت کرنے میں ان حضرات کی متابعت کی ہے۔

(١٧) بَابُ مَنْ تَرَكَ صَبِيَّةَ غَيْرِهِ حَتَّى تَلْعَبَ بِهِ، أَوْ قَبَّلَهَا أَوْ مَازَحَهَا

باب: 17- کسی دوسرے کے بچے کو چھوڑ دینا کہ وہ اس کے ساتھ کھیلے یا اس بچے کا بوسہ لینا یا اس سے خوش طبعی کرنا

٥٩٩٣ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَنَهْ سَنَهْ». - قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ: حَسَنَةٌ -.

[5993] حضرت ام خالد بنت سعید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ میں نے زرد رنگ کی قمیص پہن رکھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ''سنہ سنہ'' کے الفاظ کہے۔ (راویٔ حدیث) عبداللہ نے کہا کہ یہ حبشی زبان میں ''خوب'' کے معنی میں ہے۔

قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعْهَا»، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي». قَالَ عَبْدُ اللهِ:

ام خالد بیان کرتی ہیں کہ میں مہر نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد گرامی نے مجھے ڈانٹ پلائی، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کھیلنے دو۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو ایک زمانے تک زندہ رہے، اللہ تعالیٰ تیری عمر لمبی

فَبَقِيَ حَتَّى ذُكِرَ، يَعْنِي مِنْ بَقَائِهَا. [راجع: ٣٠٧١]

کرے، تمھاری زندگی دراز ہو۔" عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ انھوں نے بہت طویل عمر پائی حتی کہ لوگوں میں ان کا چرچا ہونے لگا۔

(١٨) بَابُ رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ

باب: 18- بچے سے شفقت کرنا، اسے بوسہ دینا اور گلے لگانا

وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ: أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ.

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی ﷺ نے (اپنے شہزادے) ابراہیم کو گود میں لیا، انھیں بوسہ دیا اور سونگھا۔

٥٩٩٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: كُنْتُ شَاهِدًا، لِابْنِ عُمَرَ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، قَالَ: انْظُرُوا إِلَى هٰذَا، يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا». [راجع: ٣٧٥٣]

[5994] ابن ابونعم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اس وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، جب ایک آدمی نے ان سے مچھر مارنے کے متعلق سوال کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا: تم کہاں کے ہو؟ اس نے بتایا کہ عراق کا باشندہ ہوں۔ انھوں نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو مچھر مارنے کے متعلق سوال کرتا ہے، حالانکہ ان لوگوں نے نبی ﷺ کے نواسے کو شہید کر ڈالا، جبکہ میں نے خود نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "حسن وحسین رضی اللہ عنہما دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔"

فائدہ: حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والے بیشتر کوفی لوگ تھے۔ انھوں نے بار بار خطوط لکھ کر آپ کو کوفہ بلایا اور اپنی وفاداری کا یقین دلایا مگر وقت آنے پر سب دشمنوں سے مل گئے پھر میدان کربلا میں وہ کچھ ہوا جو دنیا کو معلوم ہے۔

٥٩٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْأَلُنِي، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، ثُمَّ

[5995] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرے پاس ایک عورت آئی جس کے ساتھ دو بچیاں تھیں۔ وہ مجھ سے کچھ مانگتی تھی۔ اس نے ایک کھجور کے علاوہ میرے پاس کچھ نہ پایا، چنانچہ میں نے اسے وہی ایک کھجور دے دی۔ اس نے وہ کھجور انھی دونوں کے درمیان تقسیم کر دی، پھر اٹھ کر چلی گئی۔ اس کے

قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: «مَنْ يَلِي مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ». [راجع: ١٤١٨]

بعد نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے سارا ماجرا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: ''جو شخص بھی ان بیٹیوں کی پرورش کرے گا اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے گا تو یہ اس کے لیے جہنم کی آگ سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی۔''

٥٩٩٦ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا. [راجع: ٥١٦]

[5996] حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو حضرت امامہ بنت ابی العاص ؓ آپ کے شانے مبارک پر تھیں، پھر آپ نے نماز ادا فرمائی، جب رکوع کرتے تو اسے اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔

فائدہ: حضرت امامہ ؓ آپ کی نواسی تھیں اور حضرت زینب ؓ کے بطن سے پیدا ہوئی تھیں۔

٥٩٩٧ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ».

[5997] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن بن علی ؓ کا بوسہ لیا جبکہ آپ کے پاس حضرت اقرع بن حابس تمیمی ؓ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت اقرع ؓ نے کہا: میرے دس بیٹے ہیں، میں نے ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا، پھر فرمایا: ''جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''

٥٩٩٨ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ».

[5998] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: تم لوگ بچوں کا بوسہ لیتے ہو؟ ہم تو ان کا بوسہ نہیں لیتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر تیرے دل سے اللہ تعالیٰ نے جذبۂ رحمت نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔''

٥٩٩٩ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ،

[5999] حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے۔ قیدیوں

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْيٌ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْقِي، إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ، فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «أَتُرَوْنَ هٰذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟» قُلْنَا: لَا، وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ: «لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا».

میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی دودھ سے بھری ہوئی تھی اور وہ ادھر ادھر دوڑ رہی تھی۔ اس دوران قیدیوں میں اسے ایک بچہ نظر آیا۔ اس نے جھٹ سے اس بچے کو اپنی چھاتی سے لگا لیا اور اسے دودھ پلانے لگی۔ نبی ﷺ نے یہ منظر دیکھ کر ہم سے فرمایا: ”تم کیا خیال کرتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے کہا: نہیں، جب تک اس کو قدرت ہوگی یہ اپنے بچے کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہوسکتی ہے۔“

(١٩) بَابٌ: جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ فِي مِائَةِ جُزْءٍ

باب: 19- اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے بنائے ہیں

٦٠٠٠ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ الْبَهْرَانِيُّ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ فِي مِائَةِ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ تَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ، حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ». [انظر: ٦٤٦٩]

[6000] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے بنائے ہیں۔ ان میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے ہیں۔ صرف ایک حصہ زمین پر اتارا ہے۔ اس ایک حصے کے باعث مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے، یہاں تک کہ گھوڑی بھی اپنے بچے کو پاؤں نہیں لگنے دیتی بلکہ وہ اپنے کھر اوپر اٹھا لیتی ہے، مبادا اسے تکلیف پہنچے۔“

(٢٠) بَابُ قَتْلِ الْوَلَدِ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ

باب: 20- بچوں کو اس ڈر سے قتل کرنا کہ اس کے ساتھ کھائیں گے

٦٠٠١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ

[6001] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تم اللہ کے ساتھ

اللهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ لِلهِ نِدًّا وَهُوَ خلَقَكَ»، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ»، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ»، وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَـٰهًا ءَاخَرَ﴾ [الفرقان: ٦٨]. [راجع: ٤٤٧٧]

کسی کو شریک بناؤ، حالانکہ اس نے تمھیں پیدا کیا ہے۔" انھوں نے عرض کی: پھر کون سا؟ فرمایا: "اولاد کو اس ڈر سے قتل کرو کہ تمھارے ساتھ کھائے گی۔" عرض کی: اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: "تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔" پھر اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے ان ارشادات کی تائید میں یہ آیت نازل فرمائی: "وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہیں پکارتے ......"

(٢١) بَابُ وَضْعِ الصَّبِيِّ فِي الْحِجْرِ

باب: 21- بچے کو گود میں بٹھانا

٦٠٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ صَبِيًّا فِي حِجْرِهِ يُحَنِّكُهُ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ. [راجع: ٢٢٢]

[6002] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بچہ اپنی گود میں بٹھایا، پھر کھجور چبا کر اس کے حلق میں لگائی۔ اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگوا کر کپڑوں پر بہا دیا۔

(٢٢) بَابُ وَضْعِ الصَّبِيِّ عَلَى الْفَخِذِ

باب: 22- بچے کو ران پر بٹھانا

٦٠٠٣ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَارِمٌ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ: يُحَدِّثُهُ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ عَلَى فَخِذِهِ الْآخَرِ، ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُم ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا».

[6003] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے پکڑتے اور اپنی ران پر بٹھاتے، پھر حضرت حسن ؓ کو اپنی دوسری ران پر بٹھاتے تھے، پھر دونوں کو ساتھ چمٹا لیتے اور فرماتے: "اے اللہ! تو ان دونوں پر رحم فرما، میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔"

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ: قَالَ التَّيْمِيُّ: فَوَقَعَ

علی بن مدینی نے کہا: انھیں یحییٰ نے خبر دی، انھیں سلیمان نے بتایا، ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ سلیمان تیمی نے

فِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ، قُلْتُ: حُدِّثْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ، فَنَظَرْتُ فَوَجَدْتُهُ عِنْدِي مَكْتُوبًا فِيمَا سَمِعْتُ. [راجع: ٣٧٣٥]

کہا: میرے دل میں شک پیدا ہوا کہ مجھے ابوعثمان سے بہت سی احادیث بیان کی گئی ہیں تو میں نے یہ حدیث کیوں نہیں سنی؟ پھر میں نے اپنی کتاب میں دیکھا تو میں نے اس میں یہ حدیث لکھی ہوئی دیکھی جو میں نے ابوعثمان سے سنی تھی۔

(٢٣) بَابٌ: حُسْنُ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ

باب:23-گزشتہ عہد کی پاسداری علامتِ ایمان ہے

٦٠٠٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِي فِي خُلَّتِهَا مِنْهَا. [راجع: ٣٨١٦]

[6004] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں آتا تھا جس قدر مجھے حضرت خدیجہ ؓ پر آتا تھا، حالانکہ آپ ﷺ کی میرے ساتھ شادی سے تین سال پہلے وہ فوت ہوچکی تھیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں آپ ﷺ کو بکثرت ان کا ذکر کرتے سنا کرتی تھی۔ آپ کے رب نے آپ کو حکم دیا کہ انھیں جنت میں ایک خولدار موتیوں کے محل کی خوشخبری سنا دیں۔ آپ ﷺ جب کبھی بکری ذبح کرتے تو اس میں سے ان کی سہیلیوں کو بھی ہدیہ بھیجتے تھے۔

(٢٤) بَابُ فَضْلِ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا

باب:24-یتیم کی کفالت کرنے کی فضیلت

٦٠٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا»، وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى. [راجع: ٥٣٠٤]

[6005] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی نگہداشت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔'' پھر آپ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کو ملا کر اشارہ فرمایا۔

(٢٥) بَابُ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ

باب:25-بیوہ عورت کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا

٦٠٠٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ

[6006] حضرت صفوان بن سلیم ؒ ایک مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بیواؤں اور مساکین کے لیے بھاگ دوڑ کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد

وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ، أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ». [راجع: ٥٣٥٣]

کرنے والے کی طرح ہے، یا وہ اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے۔"

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ایک روایت حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے، وہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

(٢٦) بَابُ السَّاعِي عَلَى الْمِسْكِينِ

باب: 26-مسکین کے لیے سعی کرنا

٦٠٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ - يَشُكُّ الْقَعْنَبِيُّ -: كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ، وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ». [راجع: ٥٣٥٣]

[6007] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیواؤں اور مسکینوں کے لیے کوشش کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔" قعنبی نے کہا: میرا گمان ہے کہ مالک نے کہا: بیواؤں اور مساکین کے لیے محنت و کوشش کرنے والا اس تہجد گزار کی طرح ہے جو سستی نہیں کرتا اور اس روزے دار کی طرح ہے جو روزے نہیں چھوڑتا۔"

(٢٧) بَابُ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ

باب: 27-لوگوں اور حیوانات پر رحم کرنا

٦٠٠٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، فَظَنَّ أَنَّا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا، وَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ، وَكَانَ رَقِيقًا رَحِيمًا، فَقَالَ: «ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ

[6008] حضرت مالک بن حویرث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ ہم نوجوان اور ہم عمر تھے۔ ہم نے آپ کے ہاں بیس دن تک قیام کیا۔ پھر آپ کو خیال آیا کہ ہمیں اپنے اہل خانہ یاد آ رہے ہیں تو آپ نے ہم سے ان کے متعلق پوچھا جنھیں ہم اپنے اہل و عیال میں چھوڑ آئے تھے۔ ہم نے آپ کو پورا حال سنا دیا۔ آپ انتہائی نرم دل اور بڑے مہربان تھے۔ آپ نے فرمایا: "اب تم اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ اور انھیں دین کی تعلیم دو اور پھر اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین

أَكْبَرُكُمْ». [راجع: ٦٢٨]

کرو، نیز نماز اس طرح پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان کہے، پھر تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔"

٦٠٠٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ، اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا، فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ فَقَالَ: «فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ». [راجع: ١٧٣]

[6009] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک آدمی راستے میں چل رہا تھا، اس دوران میں اسے شدت کی پیاس لگی، اس نے ایک کنواں پایا۔ اس میں اتر کر اس نے پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو اس نے وہاں کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے تری چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے خیال کیا کہ اس کتے کو پیاس سے وہی تکلیف پہنچی ہوگی جو مجھے پہنچی تھی، چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا، اپنے جوتے میں پانی بھرا اور منہ سے پکڑ کر اسے باہر لایا، پھر کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کی قدر کرتے ہوئے اسے بخش دیا۔" صحابۂ کرام نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا بھی اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تمھیں ہر ترجگر رکھنے والے سے اچھا برتاؤ کرنے میں اجر ملے گا۔"

٦٠١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا. فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ: «لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا». يُرِيدُ رَحْمَةَ اللهِ.

[6010] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ ایک دیہاتی نے دوران نماز میں کہا: "اے اللہ! مجھ پر اور حضرت محمد ﷺ پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر۔ جب نبی ﷺ نے سلام پھیرا تو دیہاتی سے فرمایا: "تو نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا۔" اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی۔

٦٠١١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ

[6011] حضرت نعمان بن بشیر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اہل ایمان کو

بَشِيرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى».

ایک دوسرے پر رحم کرنے، آپس میں محبت کرنے اور ایک دوسرے سے شفقت کے ساتھ پیش آنے میں ایک جسم کی مانند دیکھو گے جس کے ایک عضو کو اگر تکلیف پہنچے تو سارا جسم بے قرار ہوجاتا ہے، اس کی نیند اڑ جاتی ہے اور سارا جسم بخار میں مبتلا ہوجاتا ہے۔"

٦٠١٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا، فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ». [راجع: ٢٣٢٠]

[6012] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جو مسلمان کوئی پھلدار درخت لگاتا ہے پھر اس سے انسان اور حیوانات کھاتے ہیں تو لگانے والے کے لیے وہ صدقہ بن جاتا ہے۔"

٦٠١٣ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ». [انظر: ٧٣٧٦]

[6013] حضرت جریر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔"

(٢٨) بَابُ الْوَصَاةِ بِالْجَارِ

باب:28- ہمسایوں سے خیر خواہی کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾ الْآيَةَ [النساء: ٣٦].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

٦٠١٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ».

[6014] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: "حضرت جبرئیل ؑ بار بار مجھے پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے تا آنکہ مجھے خیال گزرا کہ شاید وہ اسے وراثت میں شریک کر دیں گے۔"

٦٠١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ

[6015] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حضرت جبرئیل ؑ

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ».

ہمیشہ مجھے ہمسائے کے متعلق وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کرلیا کہ وہ ہمسائے کو وارث بنادیں گے۔''

(٢٩) بَابُ إِثْمِ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

باب: 29- اس شخص کا گناہ جس کا پڑوسی اس کی اذیتوں سے محفوظ نہیں رہتا

﴿يُوبِقْهُنَّ﴾ [الشورى: ٣٤]: يُهْلِكْهُنَّ، ﴿مَوْبِقًا﴾ [الكهف: ٥٢]: مَهْلِكًا.

﴿يُوبِقْهُنَّ﴾ کے معنی ہیں: ان کو ہلاک کرے گا اور ﴿موبقا﴾ کے معنی ہیں: ہلاکت کا مقام۔

٦٠١٦ - **حَدَّثَنَا** عاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ»، قِيلَ: وَمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ».

[6016] حضرت ابو شریح ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''واللہ! وہ ایمان والا نہیں، واللہ! وہ ایمان والا نہیں، واللہ! وہ ایمان والا نہیں۔'' عرض کی گئی: اللہ کے رسول! کون؟ آپ نے فرمایا: ''جس کا ہمسایہ اس کی اذیتوں سے محفوظ نہ ہو۔''

تَابَعَهُ شَبَابَةُ وَأَسَدُ بْنُ مُوسَى. وَقَالَ حُمَيْدُ ابْنُ الْأَسْوَدِ، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

شبابہ اور اسد بن موسیٰ نے عاصم بن علی کی متابعت کی ہے اور حمید بن اسود، عثمان بن عمر، ابوبکر بن عیاش اور شعیب بن اسحاق نے ابن ابی ذئب سے، اس نے سعید مقبری سے، انھوں نے (اس حدیث کو) حضرت ابوہریرہ ؓ سے بیان کیا ہے۔

(٣٠) بَابٌ: لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا

باب:30- کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو حقیر خیال نہ کرے

٦٠١٧ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ - هُوَ الْمَقْبُرِيُّ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ». [راجع: ٢٥٦٦]

[6017] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے لیے معمولی اور حقیر خیال نہ کرے اگرچہ بکری کی کھری کا ہدیہ ہو۔''

فائدہ: اس حدیث کے دو معنی ہیں: ○ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو ہدیہ دینے میں حقیر خیال نہ کرے اگرچہ وہ بکری کا پایہ ہو،

اور اسے خوش رکھنے کی کوشش کرے۔ ○ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن سے ہدیہ لینے میں حقیر نہ سمجھے اگر چہ وہ بکری کا پایہ ہو اسے حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

(٣١) بَابٌ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ

باب:31- جو شخص اللہ پر ایمان اور آخرت پر یقین رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے

٦٠١٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ». [راجع: ٥١٨٥]

[6018] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی اللہ پر ایمان اور آخرت پر یقین رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ جو شخص اللہ پر ایمان اور آخرت پر یقین رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اور جو کوئی اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔''

٦٠١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ»، قَالَ: وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: «يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ». [انظر: ٦١٣٥، ٦٤٧٦]

[6019] حضرت ابو شریح ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب نبی ﷺ گفتگو فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''جو کوئی اللہ پر ایمان اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے۔ اور جو شخص اللہ پر ایمان اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی دستور کے مطابق ہر طرح سے عزت کرے۔'' عرض کی: اللہ کے رسول! دستور کے مطابق عزت کرنا کب تک ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک دن اور ایک رات اور میزبانی تین دن تک ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ اور جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔''

(٣٢) بَابُ حَقِّ الْجِوَارِ فِي قُرْبِ الْأَبْوَابِ

باب:32- ہمسائے کا حق دروازے کے قریب ہونے کے اعتبار سے ہے

٦٠٢٠ - **حَدَّثَنَا** حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عِمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: «إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا». [راجع: ٢٢٥٩]

[6020] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے دو ہمسائے ہیں، ان میں سے کس کو ہدیہ بھیجوں؟ آپ نے فرمایا: ''جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔''

(٣٣) بَابٌ: كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

باب:33- ہر نیک کام صدقہ ہے

٦٠٢١ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ».

[6021] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہر اچھا کام اور اچھی بات صدقہ ہے۔''

٦٠٢٢ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ»، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: «فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ»، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: «فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ»، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: «فَلْيَأْمُرْ بِالْخَيْرِ، أَوْ قَالَ: بِالْمَعْرُوفِ»، قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: «فَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ». [راجع: ١٤٤٥]

[6022] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ صدقہ کرے۔'' صحابۂ کرام نے عرض کی: اگر وہ صدقہ کرنے کے لیے کوئی چیز نہ پائے تو؟ آپ نے فرمایا: ''وہ اپنے ہاتھ سے کام کرے، اس سے خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرے۔'' صحابۂ کرام نے عرض کی: اگر اس کی طاقت نہ ہو یا نہ کر سکے تو؟ آپ نے فرمایا: ''پھر کسی پریشان حال ضرورت مند کی مدد کرے۔'' انھوں نے عرض کی: اگر یہ بھی نہ کر سکے تو؟ آپ نے فرمایا: ''پھر وہ بھلائی کی طرف لوگوں کو راغب کرے یا اچھے کاموں کی تلقین کرے۔'' کسی نے کہا: اگر یہ بھی نہ کر سکے تو؟ آپ نے فرمایا: ''پھر لوگوں کو اپنے شر سے بچا کر رکھے یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔''

(٣٤) بَابُ طِيبِ الْكَلَامِ

باب:34- خوش کلامی کا ثواب

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ».

حضرت ابوہریرہ ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہوئے کہا: ''ہر اچھی بات صدقہ ہے۔''

٦٠٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ النَّارَ، فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ - قَالَ شُعْبَةُ: أَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلَا أَشُكُّ - ثُمَّ قَالَ: «اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ». [راجع: ١٤١٣]

[6023] حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے دوزخ کا ذکر کیا، اس سے پناہ مانگی اور چہرے سے ناگواری کا اظہار کیا، پھر دوزخ کا ذکر کیا، اس سے پناہ طلب کی اور اپنے چہرے سے ناگواری کا تاثر ظاہر کیا...... (راویٔ حدیث) شعبہ نے کہا: (آپ ﷺ کے) دو مرتبہ (جہنم سے پناہ مانگنے) کے متعلق مجھے کوئی شک نہیں ..... پھر آپ نے فرمایا: ''جہنم سے بچو، اگرچہ کھجور کا ٹکڑا دینے سے ہو۔ اور اگر کسی کو یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کر کے (اس جہنم سے بچنے کی کوشش کرے)۔''

(٣٥) بَابُ الرِّفْقِ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ

باب: 35- ہر کام میں نرمی اختیار کرنے کا بیان

٦٠٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ: وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوَ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ». [راجع: ٢٩٣٥]

[6024] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: السام علیکم، یعنی تمھیں موت آئے۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں اس کا مفہوم سمجھ گئی۔ میں نے جواب دیا: وعلیکم السام واللعنة، یعنی تمھیں موت آئے اور تم پر لعنت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! نرمی کرو۔ اللہ تعالیٰ ہر امر میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ نے نہیں سنا، انھوں نے کیا بکواس کی تھی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اس کا جواب دے دیا تھا: ''وعلیکم'' اور تم پر بھی وہی کچھ ہو۔''

٦٠٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ

[6025] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو صحابۂ کرام اس کی

مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُزْرِمُوهُ»، ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ. [راجع: ٢١٩]

طرف دوڑ پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے پیشاب کو مت روکو۔'' اس کے بعد آپ نے پانی کا ڈول منگوایا اور پیشاب کی جگہ پر بہا دیا گیا۔

(٣٦) بَابُ تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا

باب: 36- اہل ایمان کا ایک دوسرے سے تعاون کرنا

٦٠٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ [بْنُ يُوسُفَ]: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: أَخْبَرَ جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا»، ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. [راجع: ٤٨١]

[6026] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایک مومن دوسرے مومن کے لیے اس عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔'' پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل فرمایا۔

٦٠٢٧ - وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ جَالِسًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ، أَوْ طَالِبُ حَاجَةٍ، أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا، وَلْيَقْضِ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ». [راجع: ١٤٣٢]

[6027] پھر اچانک ایک آدمی آ گیا جبکہ نبی ﷺ ابھی بیٹھے ہوئے تھے، اس نے کوئی سوال کیا یا اپنی ضرورت کے لیے کچھ کہا تو آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا: ''سفارش کرو تمھیں اجر دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان کے ذریعے سے جو چاہے گا فیصلہ کر دے گا۔''

(٣٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿مَن يَشْفَعْ شَفَٰعَةً حَسَنَةً يَكُن لَّهُۥ نَصِيبٌ مِّنْهَا﴾ [النساء: ٨٥]

باب: 37- ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو شخص اچھی سفارش کرے گا، اسے اس میں سے حصہ ملے گا......'' کا بیان

﴿كِفْلٌ﴾: نَصِيبٌ، قَالَ أَبُو مُوسَى: ﴿كِفْلَيْنِ﴾ [الحديد: ٢٨]: أَجْرَيْنِ بِالْحَبَشِيَّةِ.

(اس آیت کریمہ میں) ''کفل'' کے معنی ہیں: حصہ۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ نے فرمایا: حبشی زبان میں ''کفلین'' کے معنی ہیں: دو اجر۔

٦٠٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي

[6028] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ کے پاس جب کوئی

مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ: «اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا، وَلْيَقْضِ اللهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ». [راجع: ١٤٣٢]

سائل یا حاجت مند آتا تو فرماتے: ''اس کی سفارش کرو تمھیں اس کا اجر ملے گا، اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان کے ذریعے سے جو چاہے فیصلہ کرتا ہے۔''

(٣٨) بَابٌ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَاحِشًا

باب: 38- نبی ﷺ نہ تو بد گوئی کرتے تھے اور نہ بے ہودہ باتیں کرنے والے تھے

٦٠٢٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو؛ ح. وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ، فَذَكَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا». [راجع: ٣٥٥٩]

[6029] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کوفہ تشریف لائے تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ بد گوئی کرنے والے اور بے ہودہ باتیں کرنے والے نہ تھے، نیز انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو۔''

٦٠٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ يَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللهُ وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: «مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ»، قَالَتْ: أَوَ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: «أَوَ لَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ، وَلَا

[6030] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: کچھ یہودی نبی ﷺ کے پاس آئے اور انھوں نے کہا: ''السام علیکم'' یعنی تم پر موت آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے جواب میں کہا: تم پر بھی موت آئے۔ تم پر اللہ کی لعنت ہو اور اس کا غضب نازل ہو۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! نرمی کرو، سختی اور بد زبانی سے اجتناب کرو۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ نے نہیں سنا کہ انھوں نے کیا کہا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے انھیں جو جواب دیا وہ تم نے نہیں سنا؟ میں نے ان کی بات ان پر

يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ». [راجع: ٢٩٣٥]

لوٹا دی تھی۔ ان کے متعلق میری بد دعا قبول ہو گی لیکن میرے حق میں ان کی بدزبانی قبول ہی نہیں ہوگی۔"

٦٠٣١ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَّانًا. كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتِبَةِ: «مَا لَهُ؟ تَرِبَ جَبِينُهُ». [انظر: ٦٠٤٦]

[6031] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ گالی گلوچ کرنے والے اور بے ہودہ کام کرنے والے نہیں تھے، اور نہ لعنت ملامت ہی کرنا آپ کی عادت تھی۔ اگر آپ ہم میں سے کسی پر ناراض ہوتے تو اتنا فرماتے: "اسے کیا ہوگیا ہے؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔"

٦٠٣٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا رَآهُ قَالَ: «بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ وَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ»، فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ، حِينَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ مَتَى عَهِدْتِنِي فَاحِشًا؟ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ». [انظر: ٦٠٥٤، ٦١٣١]

[6032] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا: "یہ شخص قبیلے کا برا آدمی اور برا بیٹا ہے۔" پھر جب وہ بیٹھ گیا تو نبی ﷺ اسے خندہ پیشانی اور کشادہ چہرہ سے ملے۔ جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے کہا: اللہ کے رسول! جب آپ نے اسے دیکھا تو آپ نے اس کے متعلق ایسا ایسا فرمایا اور جب آپ اس سے ملے تو نہایت خندہ پیشانی اور کھلے چہرے سے پیش آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ! تم نے مجھے بد گو کب دیکھا ہے؟ قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب لوگوں سے بدترین وہ آدمی ہوگا جس کے شر اور برائی سے بچنے کے لیے لوگ اس سے میل ملاقات چھوڑ دیں گے۔"

(٣٩) بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ، وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبُخْلِ

باب: 39- حسن خلق اور سخاوت کا ذکر، نیز بخل کی کراہت کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک میں آپ ﷺ

بہت زیادہ سخاوت کرتے تھے۔

وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ لَمَّا بَلَغَهُ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ لِأَخِيهِ: ارْكَبْ إِلَى هٰذَا الْوَادِي فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ، فَرَجَعَ فَقَالَ: رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ.

حضرت ابوذر ؓ نے کہا: جب انھیں نبی ﷺ کی بعثت کا علم ہوا تو انھوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ سوار ہوکر اس وادی کی طرف جاؤ اوران کی باتیں سن کر آؤ، (چنانچہ وہ گیا)، پھر واپس آکر کہا: میں نے انھیں دیکھا ہے، وہ تو مکارم اخلاق کی تلقین کرتے ہیں۔

٦٠٣٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - هُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ، وَهُوَ يَقُولُ: «لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا»، وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ، فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ، فَقَالَ: «لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا، أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ». [راجع: ٢٦٢٧]

[6033] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ اہل مدینہ ایک رات خوف وہراس میں مبتلا ہوئے تو وہ شور کی طرف بڑھے، لیکن نبی ﷺ ان کو آگے سے ملے کیونکہ آپ اٹھنے والے شوروغل کی طرف سب سے پہلے تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''گھبراؤ نہیں، کوئی خطرے کی بات نہیں۔'' آپ ﷺ اس وقت ابوطلحہ ؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔ اس پر کوئی زین وغیرہ نہ تھی۔ آپ کی گردن میں تلوار آویزاں تھی، اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اس گھوڑے کو روانی میں سمندر کی طرح پایا۔'' یا فرمایا: ''یہ گھوڑا (تیز رفتاری میں) گویا سمندر ہے۔''

٦٠٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ: لَا.

[6034] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: کبھی ایسا نہیں ہوا کہ نبی ﷺ سے کسی نے کوئی چیز مانگی ہو اور آپ نے اسے دینے سے انکار کیا ہو۔

٦٠٣٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُنَا إِذْ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «إِنَّ خِيَارَكُمْ

[6035] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبکہ وہ ہمیں حدیثیں سنا رہے تھے۔ اس دوران میں انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بدزبانی نہیں کرتے تھے اور نہ بے ہودہ باتیں ہی کرتے تھے بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے:

أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا» . [راجع: ٣٥٥٩]

''تم میں سے زیادہ اچھا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔''

٦٠٣٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبُرْدَةٍ - فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ: أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: هِيَ شَمْلَةٌ، فَقَالَ سَهْلٌ: هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا - فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَكْسُوكَ هٰذِهِ؟ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَلَبِسَهَا، فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَحْسَنَ هٰذِهِ فَاكْسُنِيهَا، فَقَالَ: «نَعَمْ»، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ لَامَهُ أَصْحَابُهُ، قَالُوا: مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعَهُ، فَقَالَ: رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِينَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَعَلِّي أُكَفَّنُ فِيهَا. [راجع: ١٢٧٧]

[6036] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں ''بردہ'' لے کر حاضر ہوئی..... حضرت سہل ؓ نے اس وقت موجود لوگوں سے کہا: تمھیں معلوم ہے کہ ''بردہ'' کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں بردہ کھلی چادر کو کہتے ہیں۔ حضرت سہل ؓ نے فرمایا: ہاں ''بردہ'' وہ لنگی جس کا حاشیہ بنا ہوتا ہے..... تو اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں یہ لنگی آپ کے پہننے کے لیے لائی ہوں۔ نبی ﷺ نے وہ لنگی اس سے قبول کر لی، اس وقت آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ پھر آپ نے اسے زیب تن فرمایا۔ صحابۂ کرام ؓ میں سے ایک شخص نے وہ لنگی دیکھی تو عرض کی: اللہ کے رسول! یہ بڑی عمدہ لنگی ہے۔ آپ یہ مجھے عنایت فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں تم لے لو۔'' جب نبی ﷺ تشریف لے گئے تو اس کے ساتھیوں نے اسے ملامت کی اور کہا کہ تم نے اچھا نہیں کیا، جب تم نے دیکھ لیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے قبول فرمایا اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی، اس کے باوجود تم نے وہ چادر آپ سے مانگ لی، حالانکہ تمھیں یہ بھی معلوم تھا کہ جب آپ سے کوئی چیز مانگی جاتی ہے تو آپ دینے سے انکار نہیں کرتے۔ اس صحابی نے کہا: میں تو صرف اس کی برکت کا امیدوار ہوں کیونکہ نبی ﷺ اسے زیب تن کر چکے ہیں، میری غرض یہ تھی کہ مجھے اس چادر میں کفن دیا جائے۔

٦٠٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ،

[6037] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وقت بڑی تیزی سے گزرے گا، عمل کم ہوتے جائیں گے، دلوں میں بخیلی سما جائے گی اور ہرج بہت زیادہ ہو جائے گا۔'' لوگوں نے

وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ؟» قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ، الْقَتْلُ». [راجع: ٨٥]

پوچھا: ہرج کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''خونریزی اور قتل وغارت۔''

٦٠٣٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: سَمِعَ سَلَّامَ بْنَ مِسْكِينٍ قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي: أُفٍّ، وَلَا: لِمَ صَنَعْتَ؟، وَلَا: أَلَا صَنَعْتَ. [راجع: ٢٧٦٨]

[6038] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں دس سال تک نبی ﷺ کی خدمت میں رہا ہوں، لیکن آپ نے کبھی مجھے اف تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

(٤٠) بَابٌ: كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ

باب:40- آدمی اپنے گھر والوں میں کیسے رہے؟

٦٠٣٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ. [راجع: ٦٧٦]

[6039] حضرت اسود سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا کہ نبی ﷺ اپنے گھر میں کیا کام کرتے تھے؟ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: آپ ﷺ اپنے گھر کے کام کاج کیا کرتے اور جب نماز کا وقت ہوجاتا تو نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے۔

(٤١) بَابٌ: اَلْمِقَةُ مِنَ اللهِ تَعَالَى

باب:41- محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

٦٠٤٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَحَبَّ اللهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ». [راجع: ٣٢٠٩]

[6040] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل ؑ کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے، لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر حضرت جبریل ؑ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبرئیل ؑ تمام آسمان والوں کو آواز دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر تمام اہل آسمان اس سے محبت کا دم بھرتے ہیں، اس کے بعد اس شخص کی قبولیت زمین والوں (کے دلوں میں) میں رکھ دی جاتی ہے۔''

(٤٢) بَابُ الْحُبِّ فِي اللهِ

باب:42- اللہ کے لیے محبت کرنا

٦٠٤١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَجِدُ أَحَدٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَحَتَّى أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ، وَحَتَّى يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا». [راجع: ١٦]

[6041] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص ایمان کی مٹھاس اس وقت تک نہیں پا سکتا، جب تک وہ اگر کسی سے محبت کرتا ہے تو صرف اللہ کے لیے اس سے محبت نہ کرے۔ اور حتی کہ اس کو آگ میں ڈالا جانا اس سے زیادہ محبوب ہو کہ وہ کفر کی طرف لوٹ کر جائے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے آگ سے نکال دیا ہے۔ اور حتی کہ اللہ اور اس کا رسول ان دونوں کے ماسوا سے اسے زیادہ محبوب ہو۔''

(٤٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ﴾ الْآيَةَ [الحجرات: ١١]

باب:43- ارشاد باری تعالیٰ: ''اے ایمان والو! کوئی قوم کسی دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے ......'' کا بیان

٦٠٤٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَضْحَكَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْفُسِ وَقَالَ: «بِمَ يَضْرِبُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ ضَرْبَ الْفَحْلِ، ثُمَّ لَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا».

[6042] حضرت عبداللہ بن زمعہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو ہوا خارج ہونے پر ہنسنے سے منع کیا، نیز فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو نرحیوان جیسی مار کیوں مارتا ہے، پھر شاید اس کو بغل میں لے گا۔''

وَقَالَ الثَّوْرِيُّ وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ: «جَلْدَ الْعَبْدِ». [راجع: ٣٣٧٧]

ثوری، وہیب اور ابومعاویہ نے ہشام سے نرحیوان کے بجائے ''جَلْدَ الْعَبْدِ'' بیان کیا ہے، یعنی غلاموں کو مارنے کی طرح نہ مارے۔

٦٠٤٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

[6043] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے میدان منیٰ میں فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟'' لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِنًى: «أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «فَإِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ، أَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «بَلَدٌ حَرَامٌ، أَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «شَهْرٌ حَرَامٌ»، قَالَ: «فَإِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا». [راجع: ١٧٤٢]

رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ حرمت والا دن ہے۔ فرمایا: ''تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ حرمت والا شہر ہے۔'' تم جانتے ہو یہ کون سا مہینہ ہے؟'' صحابہ نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ حرمت والا مہینہ ہے۔'' پھر فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک دوسرے کا خون، مال اور عزتیں حرام کی ہیں جیسے اس دن کو تمھارے اس مہینے میں اور تمھارے اس شہر میں حرمت والا بنایا ہے۔''

(٤٤) بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ

باب: 44- ایک دوسرے کو گالی دینے اور لعنت کرنے سے منع کیا گیا ہے

٦٠٤٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ».

[6044] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔''

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ. [راجع: ٤٨]

محمد بن جعفر نے شعبہ سے روایت کرنے میں سلیمان کی متابعت کی ہے۔

٦٠٤٥ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ: أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ، وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ». [راجع: ٣٥٠٨]

[6045] حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص دوسرے کو فسق اور کفر سے متہم کرتا ہے اور وہ درحقیقت فاسق یا کافر نہ ہو تو یہ (فسق اور کفر) کہنے والے پر لوٹ آتا ہے۔''

٦٠٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ

[6046] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

ابْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاحِشًا، وَلَا لَعَّانًا، وَلَا سَبَّابًا، كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ: «مَا لَهُ؟ تَرِبَ جَبِينُهُ». [راجع: ٦٠٣١]

کہا کہ رسول اللہ ﷺ فحش گو نہ تھے اور نہ لعنت کرنے والے ہی تھے، نیز گالی گلوچ بھی نہیں کرتے تھے بلکہ کسی کو عتاب و زجر کرتے وقت فرماتے: ''اسے کیا ہو گیا ہے؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔''

٦٠٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: أَنَّ ثَابِتَ ابْنَ الضَّحَّاكِ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ - حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا، عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ». [راجع: ١٣٦٣]

[6047] حضرت ثابت بن ضحاک ؓ سے روایت ہے...... اور یہ اصحاب شجرہ سے تھے...... انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ملت اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی قسم اٹھائی تو وہ اپنے کہنے کے مطابق بن جاتا ہے۔ ابن آدم کا ایسی چیز کے متعلق نذر ماننا صحیح نہیں جس کا وہ مالک نہیں۔ جس نے دنیا میں خود کو کسی چیز کے ساتھ قتل کیا تو قیامت کے دن اسی کے ساتھ اسے سزا دی جائے گی۔ جس نے کسی مومن پر لعنت کی تو یہ اس کو قتل کرنے کے مترادف ہے اور جس نے کسی مسلمان کو کفر سے متہم کیا تو یہ بھی اس کو مار ڈالنے کی طرح ہے۔''

٦٠٤٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ، رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا، فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ»، فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: تَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَقَالَ: أَتُرَى بِي بَأْسٌ؟ أَمَجْنُونٌ أَنَا؟ اذْهَبْ. [راجع: ٣٢٨٢]

[6048] حضرت سلیمان بن صرد ؓ سے روایت ہے، یہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرام سے ہیں، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے گالی گلوچ کی۔ ان میں سے ایک کو بہت زیادہ غصہ آیا حتی کہ اس کا چہرہ پھول گیا اور رنگ متغیر ہو گیا۔ اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک کلمہ جانتا ہوں، اگر یہ شخص وہ (کلمہ) کہہ دے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔'' چنانچہ ایک آدمی اس (غصے ہونے والے) کے پاس گیا اور اسے نبی ﷺ کے ارشاد سے مطلع کیا، اور کہا: شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو۔ اس نے کہا: کیا تجھے گمان ہے کہ مجھے کوئی بیماری ہے؟ یا میں دیوانہ ہوں؟ جاؤ، اپنا راستہ لو۔

٦٠٤٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: حَدَّثَنِي

[6049] حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لیلۃ القدر کی

عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ، فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ، وَإِنَّهَا رُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ، فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ».

[راجع: ٤٩]

بشارت دینے کے لیے گھر سے نکلے۔ اس دوران میں مسلمانوں کے دو آدمی کسی بات پر جھگڑنے لگے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں اس لیے گھر سے نکلا تھا کہ تمھیں شب قدر کی بشارت دوں لیکن فلاں فلاں جھگڑنے لگے، اس لیے وہ اٹھالی گئی۔ ممکن ہے کہ یہی تمھارے لیے اچھا ہو۔ اب تم اسے 29،27،25 رمضان کی راتوں میں تلاش کرو۔''

٦٠٥٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ - هُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ - عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدًا، وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدًا، فَقُلْتُ: لَوْ أَخَذْتَ هٰذَا فَلَبِسْتَهُ كَانَتْ حُلَّةً، وَأَعْطَيْتَهُ ثَوْبًا آخَرَ، فَقَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ، وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَنِلْتُ مِنْهَا، فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي: «أَسَابَبْتَ فُلَانًا؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «أَفَنِلْتَ مِنْ أُمِّهِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ». قُلْتُ: عَلَى سَاعَتِي هٰذِهِ، مِنْ كِبَرِ السِّنِّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، هُمْ إِخْوَانُكُم، جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ جَعَلَ اللهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا يُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ، فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ». [راجع: ٣٠]

[6050] حضرت معرور سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ پر ایک چادر دیکھی اور ان کے غلام نے بھی اسی طرح کی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ میں نے کہا: اگر آپ اپنے غلام کی چادر لے لیں اور اسے زیب تن کریں تو آپ کے لیے ایک رنگ کا جوڑا ہو جائے اور اپنے غلام کو کوئی دوسرا جوڑا پہنا دیں۔ انھوں نے بتایا کہ میرے اور ایک آدمی کے درمیان کچھ تکرار ہو گئی تھی۔ اس کی والدہ عجمیہ تھی۔ میں نے اس کے متعلق اسے طعنہ دے دیا۔ اس نے یہ بات نبی ﷺ سے کہہ دی تو آپ نے مجھے فرمایا: ''تو نے فلاں شخص کو گالی دی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تو نے اس کی ماں کو بھی مطعون کیا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے اندر ابھی دور جاہلیت کی خو باقی ہے۔'' میں نے عرض کی: اس وقت بھی جبکہ میں بڑھاپے میں پہنچ چکا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، یاد رکھو! یہ غلام بھی تمھارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں تمھارے ماتحت کر دیا ہے، لہذا جس شخص کے بھائی کو اللہ تعالیٰ نے اس کے زیر دست کر دیا ہو اسے وہ کچھ کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور اسے وہی پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے اور اسے کسی ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو اس پر گراں بار ہو۔ اگر ایسا کام اسے کہے جو اس کے بس میں نہ ہو تو وہ کام

نمٹانے میں اس کا تعاون کرے۔"

(٤٥) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ، نَحْوَ قَوْلِهِمْ: الطَّوِيلُ وَالْقَصِيرُ

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟» وَمَا لَا يُرَادُ بِهِ شَيْنُ الرَّجُلِ.

٦٠٥١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا - وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ - وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوهُ «ذَا الْيَدَيْنِ»، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ؟ فَقَالَ: «لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ»، قَالُوا: بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ»، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ. [راجع: ٤٨٢]

باب: 45- کسی کو پست قد یا طویل کہنا جائز ہے بشرطیکہ اس کی تحقیر مقصود نہ ہو

نبی ﷺ نے فرمایا: "لمبے ہاتھوں والا کیا کہتا ہے؟" اور اس طرح کے دیگر القابات سے بھی پکارا جا سکتا ہے جن میں آدمی کی تحقیر کرنا مقصود نہ ہو۔

[6051] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیر دیا، اس کے بعد مسجد کے صحن میں ایک لکڑی کا سہارا لے کر کھڑے ہو گئے اور اس پر اپنا دست مبارک رکھ لیا۔ حاضرین میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے، وہ آپ کی ہیبت کی وجہ سے کچھ نہ کہہ سکے۔ جلد باز لوگ مسجد سے باہر نکل کر چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ شاید نماز کم کر دی گئی ہے؟ حاضرین میں ایک آدمی تھا جسے نبی ﷺ ذوالیدین (لمبے ہاتھوں والا) کہا کرتے تھے۔ اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہو گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: "نہ تو میں بھولا ہوں اور نہ نماز ہی کم ہوئی ہے۔" صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ کے رسول! آپ بھول گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "ذوالیدین نے صحیح کہا ہے۔" چنانچہ آپ کھڑے ہوئے، دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیرا۔ پھر آپ نے اللہ اکبر کہا اور نماز کے سجدے کی طرح سجدہ کیا بلکہ اس سے بھی لمبا سجدہ کیا، پھر اپنا سر اٹھایا، پھر اللہ اکبر کہا اور نماز کے سجدے کی طرح دوسرا سجدہ کیا بلکہ اس سے بھی لمبا سجدہ کیا، پھر اپنا سر مبارک اٹھایا اور اللہ اکبر کہا۔

(٤٦) بَابُ الْغِيبَةِ

باب: 46- غیبت کرنا

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا يَغْتَب بَعْضُكُم بَعْضًا﴾ الآية [الحجرات: ١٢].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم میں سے کوئی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔

وضاحت: کسی کی عدم موجودگی میں ایسی بات کرنا جو اس میں پائی جاتی ہو، اگر اس کے سامنے وہ بات کی جائے تو اسے ناگوار گزرے، غیبت ہے۔ اگر اس میں وہ نہ پائی جائے تو اسے بہتان کہتے ہیں جو اس سے بھی بڑھ کر جرم ہے۔

٦٠٥٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: «إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ»، ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ، فَغَرَسَ عَلَى هٰذَا وَاحِدًا، وَعَلَى هٰذَا وَاحِدًا، ثُمَّ قَالَ: «لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا». [راجع: ٢١٦]

[6052] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے، اور (بظاہر) یہ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب میں گرفتار نہیں ہیں، بلکہ ایک اپنے پیشاب سے اجتناب نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا پھرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک تازہ شاخ منگوائی اور اسے چیر کر دو ٹکڑے کر دیے اور ایک قبر پر ایک شاخ اور دوسری قبر پر دوسری شاخ گاڑ دی، پھر فرمایا: ''امید ہے کہ جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔''

(٤٧) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ»

باب: 47- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''انصار کے گھروں میں سب سے بہتر گھرانے'' کا بیان

٦٠٥٣ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ». [راجع: ٣٧٨٩]

[6053] حضرت ابو اسید ساعدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قبیلۂ انصار میں سے بہتر گھرانہ بنو نجار کا گھرانہ ہے۔''

(٤٨) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنِ اغْتِيَابِ أَهْلِ الْفَسَادِ وَالرِّيَبِ

باب: 48- فسادی اور اہل شک کی غیبت جائز ہے

٦٠٥٤ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ

[6054] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت

الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتِ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «ائْذَنُوا لَهُ، بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ، أَوِ ابْنُ الْعَشِيرَةِ»، فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قُلْتَ الَّذِي قُلْتَ، ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْكَلَامَ؟ قَالَ: «أَيْ عَائِشَةُ، إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ، أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ». [راجع: ٦٠٣٢]

طلب کی تو آپ نے فرمایا: ''اسے اندر آنے کی اجازت دے دو، یہ قبیلے کا بُرا بھائی یا بُرا بیٹا ہے۔'' جب وہ اندر آیا تو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ بڑے اخلاق اور نرمی سے گفتگو فرمائی۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے اس کے متعلق پہلے تو یہ فرمایا تھا، پھر اس کے ساتھ بہت نرم گفتگو فرمائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! بے شک بدترین آدمی وہ ہے جسے لوگ اس کی بدکلامی سے بچنے کے لیے چھوڑ دیں۔''

(٤٩) بَابٌ: النَّمِيمَةُ مِنَ الْكَبَائِرِ

باب:49- چغل خوری کبیرہ گناہوں میں سے ہے

٦٠٥٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَعْضِ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ: «يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرَةٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ، كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا بِكِسْرَتَيْنِ - أَوْ ثِنْتَيْنِ - فَجَعَلَ كِسْرَةً فِي قَبْرِ هٰذَا، وَكِسْرَةً فِي قَبْرِ هٰذَا، فَقَالَ: «لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا». [راجع: ٢١٦]

[6055] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ مدینہ طیبہ کے کسی باغ سے تشریف لائے تو آپ نے دو انسانوں کی آواز سنی جنھیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو عذاب دیا جا رہا ہے لیکن کسی بڑی بات (جس سے بچنا مشکل ہو) کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا، حالانکہ یہ کبیرہ گناہ ہیں، ان میں سے ایک پیشاب کرتے وقت پردہ نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا پھرتا تھا۔'' پھر آپ نے کھجور کی ایک تازہ شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کیے۔ ایک ٹکڑا ایک قبر پر اور دوسرا دوسری قبر پر گاڑ دیا، پھر فرمایا: ''ممکن ہے کہ ان کے عذاب میں اس وقت تک تخفیف کر دی جائے جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں۔''

(٥٠) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّمِيمَةِ

باب:50- چغل خوری کی برائی کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ﴾ [القلم: ١١] وَ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ [الهمزة: ١] يَهْمِزُ، وَيَلْمِزُ، وَيَعِيبُ: وَاحِدٌ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بہت طعنے دینے والا، چغلی کرتے ہوئے پھرنے والا۔'' نیز فرمایا: ''ویل ہے اس کے لیے جو عیب تلاش کرنے والا اور طعنہ دینے والا ہے۔'' یَهْمِزُ اور

يَلْمِزُ کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی عیب بیان کرنے والا۔

٦٠٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ. فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ».

[6056] حضرت ہمام سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے کہ انھیں ایک شخص کے متعلق کہا گیا: وہ یہاں کی باتیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچاتا ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔“

(٥١) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَٱجْتَنِبُوا۟ قَوْلَ ٱلزُّورِ﴾ [الحج: ٣٠].

باب: 51- ارشاد باری تعالیٰ: ”جھوٹی بات کرنے سے پرہیز کرتے رہو“ کا بیان

٦٠٥٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ، وَالْجَهْلَ، فَلَيْسَ لِلهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ».

قَالَ أَحْمَدُ: أَفْهَمَنِي رَجُلٌ إِسْنَادَهُ. [راجع: ١٩٠٣]

[6057] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص جھوٹ بولنا، اس کے مطابق عمل کرنا اور جہالت کی باتیں ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو (اس کے روزے کی) کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا ترک کرے۔“

احمد بن یونس نے کہا: مجھے اس حدیث کی سند ایک شخص نے سمجھائی تھی۔

(٥٢) بَابُ مَا قِيلَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ

باب: 52- دورُخے پن کا بیان

٦٠٥٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَجِدُ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللهِ، ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ». [راجع: ٣٤٩٤]

[6058] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم قیامت کے دن لوگوں میں اللہ کے ہاں بدتر اس شخص کو پاؤ گے جو دورُخا ہوگا۔ جو ان لوگوں کے پاس ایک منہ سے آتا ہے اور ان کے پاس دوسرے منہ سے آتا ہے۔“

(٥٣) بَابُ مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا يُقَالُ فِيهِ

باب: 53- جس نے اپنے ساتھی کو وہ بات بتائی جو اس کے متعلق کہی گئی تھی

٦٠٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قِسْمَةً، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَاللهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا وَجْهَ اللهِ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ، وَقَالَ: «رَحِمَ اللهُ مُوسَى، لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ». [راجع: ٣١٥٠]

[6059] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! محمد ﷺ نے اس تقسیم سے اللہ کی رضا کا ارادہ نہیں کیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس شخص کی بات سے مطلع کیا تو آپ کا چہرۂ انور متغیر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ موسیٰ ؑ پر رحم کرے، انھیں اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی تھی لیکن انھوں نے صبر سے کام لیا۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی امانت و دیانت پر حملہ کرنے والا یہ شخص منافق تھا، حالانکہ آپ سے بڑھ کر امین و دیانت دار کوئی انسان آج تک دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا، آپ کی امانت و دیانت کے قائل تو کفار مکہ بھی تھے۔

(٥٤) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَادُحِ

باب: 54- ایک دوسرے کی مدح سرائی ناپسندیدہ عمل ہے

٦٠٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ: «أَهْلَكْتُمْ - أَوْ قَطَعْتُمْ - ظَهْرَ الرَّجُلِ». [راجع: ٢٦٦٣]

[6060] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو سنا کہ وہ دوسرے کی تعریف کر رہا تھا اور تعریف کرتے وقت خوب مبالغہ آمیزی کر رہا تھا، آپ نے فرمایا: ''تم نے اسے ہلاک کر دیا'' یا فرمایا: ''تم نے اس کی کمر توڑ دی ہے۔''

٦٠٦١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ - يَقُولُهُ مِرَارًا - إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا، إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذٰلِكَ، وَاللهُ حَسِيبُهُ وَلَا يُزَكِّي

[6061] حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کی مجلس میں ایک آدمی کا ذکر آیا تو ایک دوسرے شخص نے اس کی خوب تعریف کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''افسوس! تم نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ ڈالی ہے..... آپ ﷺ نے یہ جملہ کئی بار دہرایا..... اگر کوئی اپنے ساتھی کی تعریف کرنا ہی چاہتا ہو تو یوں کہے: میں اس کے متعلق ایسا خیال کرتا ہوں (اور یہ بھی اس صورت میں) اگر وہ جانتا ہے

عَلَى اللهِ أَحَدًا». [راجع: ٢٦٦٢]

کہ دوسرا شخص واقعی ایسا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا محاسبہ کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے میں اس کی صفائی نہیں دیتا (کیونکہ وہ تو سب کو خوب جانتا ہے)۔''

قَالَ وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ: «وَيْلَكَ».

وہیب نے خالد سے (وَيْحَكَ کی بجائے) وَيْلَكَ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

(٥٥) بَابُ مَنْ أَثْنَى عَلَى أَخِيهِ بِمَا يَعْلَمُ

باب:55- جس نے اپنے بھائی کی صرف اتنی تعریف کی جسے وہ جانتا تھا

وَقَالَ سَعْدٌ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ: «إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ» إِلَّا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے علاوہ میں نے نبی ﷺ کو زمین پر چلنے والے کسی آدمی کے متعلق یہ کہتے نہیں سنا: ''یقیناً وہ جنتی ہے۔''

٦٠٦٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ ذَكَرَ فِي الْإِزَارِ مَا ذَكَرَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ إِزَارِي يَسْقُطُ مِنْ أَحَدِ شِقَّيْهِ، قَالَ: «إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ». [راجع: ٣٦٦٥]

[6062] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب تہبند لٹکانے کے متعلق کچھ فرمایا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرا تہبند ایک طرف سے نیچے ڈھلک جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم تکبر کرنے والوں میں سے نہیں ہو۔''

(٥٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُ بِٱلْعَدْلِ وَٱلْإِحْسَـٰنِ﴾ الْآيَةَ [النحل: ٩٠]، وَقَوْلِهِ ﴿إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُم﴾ [يونس: ٢٣] وَقَوْلِهِ: ﴿ثُمَّ بُغِىَ عَلَيْهِ لَيَنصُرَنَّهُ ٱللَّهُ﴾ [الحج: ٦٠] وَتَرْكِ إِثَارَةِ الشَّرِّ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ

باب:56- ارشاد باری تعالیٰ: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ عدل واحسان کا حکم دیتا ہے، نیز ''تمھاری سرکشی (کا وبال) تم پر ہی ہے'' اور فرمان الٰہی: ''...... پھر اس پر زیادتی کی جائے تو اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا'' کا بیان، نیز مسلمان یا کافر کے خلاف فساد برپا نہ کرنے کا حکم

٦٠٦٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

[6063] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ اتنے اتنے دن اس حال میں رہے۔ آپ

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ كَذَا وَكَذَا، يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يَأْتِي، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ: «يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ: أَتَانِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي: مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ - يَعْنِي مَسْحُورًا - قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ، قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ: فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ، تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ». فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا، كَأَنَّ رُؤُوسَ نَخْلِهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ، وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ». فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَأُخْرِجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَهَلَّا - تَعْنِي تَنَشَّرْتَ؟ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَّا اللهُ فَقَدْ شَفَانِي، وَأَمَّا أَنَا فَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا»، قَالَتْ: وَلَبِيدُ ابْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ.

[راجع: ٣١٧٥]

کو خیال ہوتا کہ اپنی بیوی کے پاس گئے ہیں جبکہ ایسا نہیں ہوتا تھا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے ایک دن مجھ سے فرمایا: ''عائشہ! میں نے اللہ تعالیٰ سے ایک معاملے میں سوال کیا تھا تو اس نے مجھے حقیقت حال سے آگاہ کر دیا ہے: میرے پاس دو آدمی آئے، ان میں سے ایک میرے پاؤں کے پاس اور دوسرا میرے سر کے قریب بیٹھ گیا۔ جو میرے پاؤں کے پاس تھا، اس نے سر کے قریب بیٹھنے والے سے کہا کہ اس آدمی کا حال کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ اس پر جادو کر دیا گیا ہے۔ اس نے پوچھا: کس نے کیا ہے؟ اس نے کہا: لبید بن اعصم نے کیا ہے۔ پوچھا: کس چیز میں کیا ہے؟ بتایا کہ کنگھی کے بالوں کو نر کھجور کے چھلکے میں ڈال کر ذروان نامی کنویں میں ایک پتھر کے نیچے رکھ کر جادو کیا ہے۔'' نبی ﷺ وہاں تشریف لے گئے، آپ نے فرمایا: ''یہی کنواں مجھے دکھایا گیا تھا، گویا اس کی کھجوروں کے سر شیطانوں کے سر ہیں اور اس کا پانی مہندی کے رنگ جیسا ہے۔'' پھر اس جادو کو نبی ﷺ کے حکم سے برآمد کیا گیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے اسے نشر کیوں نہیں کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی ہے اور میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ لوگوں میں اس شر کی تشہیر کروں۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: لبید بن اعصم قبیلۂ بنو زریق سے یہودیوں کا حلیف تھا۔

(٥٧) بَابُ مَا يُنْهَى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ

باب: 57- ایک دوسرے سے حسد کرنے اور پیٹھ پھیرنے کی ممانعت

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾ [الفلق: ٥].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور حسد کرنے والے کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جب وہ حسد کرے۔''

٦٠٦٤ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا». [راجع: ٥١٤٣]

[6064] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ کیونکہ بدگمانی کی باتیں اکثر جھوٹی ہوتی ہیں۔ ایک دوسرے کے عیوب کی جستجو نہ کرو اور نہ کسی کی جاسوسی ہی کرو۔ آپس میں حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو اور نہ باہم بغض ہی رکھو۔ اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔''

٦٠٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ». [انظر: ٦٠٧٦]

[6065] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور نہ باہم حسد کرو اور نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو۔ اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو، نیز کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔''

(٥٨) بَابٌ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ ٱلظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ ٱلظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا﴾ [الحجرات: ١٢]

باب: 58- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اے ایمان والو! بہت گمان کرنے سے بچو، یقیناً بعض گمان گناہ ہیں اور جاسوسی نہ کرو'' کا بیان

٦٠٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا». [راجع: ٥١٤٣]

[6066] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی کی باتیں اکثر جھوٹی ہوتی ہیں۔ لوگوں کے عیب نہ ڈھونڈو اور ان کی ٹوہ میں نہ لگے رہو، کسی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ بڑھاؤ، باہم حسد نہ کرو، آپس میں رقابت نہ رکھو اور نہ ایک دوسرے سے پیٹھ ہی پھیرو (بلکہ) اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔''

(٥٩) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الظَّنِّ

باب: 59- جو گمان جائز ہے

٦٠٦٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا». قَالَ اللَّيْثُ: كَانَا رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ. [انظر: ٦٠٦٨]

[6067] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں فلاں فلاں شخص کے متعلق گمان نہیں کرتا کہ وہ ہمارے دین کے بارے میں کچھ معلومات رکھتے ہوں۔'' (راویٔ حدیث) لیث نے کہا: وہ دو آدمی منافق تھے۔

٦٠٦٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهٰذَا، وَقَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ، مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ». [راجع: ٦٠٦٧]

[6068] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دن نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''اے عائشہ! میں فلاں فلاں شخص کو گمان نہیں کرتا کہ وہ ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہوں جس پر ہم قائم ہیں۔''

(٦٠) بَابُ سَتْرِ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ

باب:60-مومن کا اپنے گناہ پر پردہ ڈالنا

٦٠٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ، وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللهُ فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَنْهُ».

[6069] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''میری تمام امت کو معاف کر دیا جائے گا مگر جو علانیہ گناہ کرتے ہیں۔ علانیہ گناہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص رات کے وقت گناہ کرتا ہے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈالا ہوتا ہے لیکن صبح ہوتے ہی وہ کہنے لگتا ہے: اے فلاں! میں نے گزشتہ رات فلاں فلاں برا کام کیا تھا۔ رات گزر گئی تھی اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپا رکھا تھا لیکن جب صبح ہوئی تو وہ خود پر دیے گئے اللہ کے پردے کو کھولنے لگا۔''

٦٠٧٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّجْوَى؟ قَالَ: «يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟

[6070] حضرت صفوان بن محرز سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر ؓ سے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کو سرگوشی کے متعلق کیا فرماتے سنا ہے؟ انھوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''تم میں سے ایک شخص اللہ کے قریب ہوگا، اللہ تعالیٰ اپنا بازو اس پر رکھ کر فرمائے گا: تو نے

فَيَقُولُ: نَعَمْ، وَيَقُولُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَرِّرُهُ، ثُمَّ يَقُولُ: إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ». [راجع: ٢٤٤١]

فلاں فلاں برے کام کیے تھے؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ، پھر فرمائے گا: تو نے یہ یہ برے کام کیے تھے؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ اس سے اقرار کرانے کے بعد فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ دیے رکھا اور آج میں تیرے وہ گناہ معاف کرتا ہوں۔"

(٦١) بَابُ الْكِبْرِ

باب:61-تکبر کی مذمت کا بیان

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿ثَانِيَ عِطْفِهِۦ﴾ [الحج: ٩] مُسْتَكْبِرًا فِي نَفْسِهِ. عِطْفُهُ: رَقَبَتُهُ.

امام مجاہد نے ثَانِيَ عِطْفِهِ کی تفسیر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے مراد ہے: تکبر کرتے ہوئے اپنی گردن موڑنے والا۔ عِطْفُهُ کے معنی ہیں: اپنی گردن۔

٦٠٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ». [راجع: ٤٩١٨]

[6071] حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمھیں اہل جنت کی خبر نہ دوں؟ وہ ہر ناتواں اور تواضع کرنے والا ہے۔ اگر وہ اللہ کی قسم اٹھالے تو وہ اس کی قسم پوری کر دیتا ہے۔ اور کیا میں تمھیں اہل جہنم کی خبر نہ دوں؟ وہ ہر تندخو، اکڑ کر چلنے والا اور متکبر انسان ہے۔"

٦٠٧٢ - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ.

[6072] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: (آپ ﷺ کی تواضع کا یہ عالم تھا کہ) مدینہ طیبہ کی لونڈیوں میں سے کوئی لونڈی رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیتی اور اپنے کسی بھی کام کے لیے جہاں چاہتی لے جاتی۔

(٦٢) بَابُ الْهِجْرَةِ

باب:62-قطع تعلق کا بیان

وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ».

نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔"

٦٠٧٣، ٦٠٧٤، ٦٠٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ الطُّفَيْلِ - وَهُوَ ابْنُ أَخِي عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ لِأُمِّهَا -: أَنَّ عَائِشَةَ حُدِّثَتْ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ: وَاللهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ أَوْ لَأَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: أَهُوَ قَالَ هٰذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَتْ: هُوَ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ، أَنْ لَا أُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَدًا، فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا حِينَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ، فَقَالَتْ: لَا وَاللهِ لَا أُشَفِّعُ فِيهِ أَحَدًا، وَلَا أَتَحَنَّثُ إِلَى نَذْرِي، فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ، كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، وَهُمَا مِنْ بَنِي زُهْرَةَ، وَقَالَ لَهُمَا: أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ لَمَّا أَدْخَلْتُمَانِي عَلَى عَائِشَةَ، فَإِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ قَطِيعَتِي، فَأَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مُشْتَمِلَيْنِ بِأَرْدِيَتِهِمَا، حَتَّى اسْتَأْذَنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَا: السَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَنَدْخُلُ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: ادْخُلُوا. قَالُوا: كُلُّنَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، ادْخُلُوا كُلُّكُمْ - لَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ - فَلَمَّا دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ، فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِي، وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِهَا إِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ، وَيَقُولَانِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ نَهَى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَى

[6075،6074،6073] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ کے مادری بھتیجے عوف بن طفیل سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے کوئی چیز بیچی یا خیرات کی، انھیں خبر پہنچی کہ عبداللہ بن زبیر ؓ نے ان کے متعلق کہا ہے: اللہ کی قسم! ام المومنین حضرت عائشہ ؓ (خرید وفروخت کرنے یا خیرات کرنے سے) اگر باز نہ آئیں تو میں ان کے تصرفات پر پابندی لگا دوں گا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: کیا عبداللہ نے یہ بات کہی ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ انھوں نے فرمایا: پھر اللہ کے لیے مجھ پر نذر ہے کہ میں ابن زبیر سے کبھی بات نہیں کروں گی۔ اس کے بعد جب قطع تعلقی پر عرصہ گزر گیا تو حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ نے ان (حضرت عائشہ ؓ) کے ہاں سفارش کرائی لیکن انھوں نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! میں اس کے متعلق کسی کی کوئی سفارش قبول نہیں کروں گی اور اپنی نذر ختم نہیں کروں گی۔ جب عبداللہ بن زبیر ؓ کے لیے سلام وکلام کی بندش بہت تکلیف دہ ہو گئی تو انھوں نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث ؓ سے اس سلسلے میں گفتگو کی وہ دونوں بنوزہرہ سے تعلق رکھتے تھے۔ (عبداللہ بن زبیر ؓ نے) ان سے کہا: میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں مجھے تم کسی طرح حضرت عائشہ ؓ کے پاس لے جاؤ کیونکہ ان کے لیے جائز نہیں کہ میرے ساتھ قطع رحمی کی نذر مانیں، چنانچہ حضرت مسور اور عبدالرحمٰن ؓ دونوں اپنی چادریں اوڑھے ہوئے حضرت ابن زبیر ؓ کو ساتھ لائے اور حضرت عائشہ ؓ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے عرض کی: ہم اندر آسکتے ہیں؟ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: آجاؤ۔ انھوں نے پھر عرض کی: ہم سب آجائیں۔ فرمایا: ہاں، سب آجاؤ۔ آپ کو علم نہیں تھا کہ ابن زبیر ؓ

عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيجِ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا وَتَبْكِي وَتَقُولُ: إِنِّي نَذَرْتُ، وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ، فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتَّى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ، وَأَعْتَقَتْ فِي نَذْرِهَا ذٰلِكَ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً، وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَتَبْكِي، حَتَّى تَبُلَّ دُمُوعُهَا خِمَارَهَا. [راجع: ۳۵۰۳]

بھی ان کے ساتھ ہیں۔ جب وہ داخل ہوئے تو حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ پردے کے اندر چلے گئے (کیونکہ وہ بھانجے تھے) اور حضرت عائشہ ؓ سے لپٹ کر اللہ کا واسطہ دینے لگے اور رونے لگے۔ حضرت مسور اور عبدالرحمٰن ؓ بھی (پردے کے باہر سے) آپ کو اللہ کا واسطہ دینے لگے کہ عبداللہ بن زبیر ؓ سے گفتگو کریں اور ان سے درگزر فرمائیں۔ ان حضرات نے یہ بھی کہا: آپ کو معلوم ہے کہ نبی ﷺ نے قطع تعلقی سے منع فرمایا ہے، چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ کسی مسلمان کو اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رہنا جائز نہیں۔ جب انھوں نے کثرت کے ساتھ حضرت عائشہ ؓ کو صلہ رحمی کی اہمیت یاد دلائی اور اس کے نقصانات سے آگاہ کیا تو انھوں نے بھی انھیں وعظ ونصیحت فرمائی اور روتے ہوئے کہنے لگیں: میں نے تو نذر مانی ہے اور اس کی رعایت نہ کرنا سخت دشوار ہے، لیکن یہ دونوں بزرگ برابر کوشش کرتے رہے حتی کہ ام المومنین (حضرت عائشہ ؓ) نے حضرت ابن زبیر ؓ سے گفتگو فرمائی اور اپنی نذر میں چالیس غلام آزاد کیے۔ اس کے بعد جب بھی آپ یہ قسم یاد کرتیں تو روتیں حتی کہ آپ کا دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔

٦٠٧٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ». [راجع: ٦٠٦٥]

[6076] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں غصہ نہ کیا کرو اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو، ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرا کرو (بلکہ) اللہ کے بندو بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین رات سے زیادہ میل جول چھوڑ دے۔''

٦٠٧٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ رَسُولَ

[6077] حضرت ابو ایوب انصاری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ میل ملاقات

اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ، فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ».

[انظر: ٦٢٣٧]

چھوڑے رہے، اس طرح کہ جب دونوں کا سامنا ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیر لے اور وہ بھی منہ پھیر لے۔ اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔''

فائدہ: ان احادیث کے مطابق تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرنا اور میل جول چھوڑ دینا جائز نہیں۔ اگر کہیں شکر رنجی ہو جائے تو تعلقات کو بالکل ہی ختم کر لینا کسی صورت میں روا نہیں۔ اگر مزید روابط بڑھانا خلاف مصلحت ہو تو سلام و دعا سے بخل کرنا درست نہیں۔

(٦٣) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْهِجْرَانِ لِمَنْ عَصَى

باب: 63- نافرمانی کرنے والے سے قطع تعلق کرنے کا جواز

وَقَالَ كَعْبٌ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا، وَذَكَرَ خَمْسِينَ لَيْلَةً.

حضرت کعب ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ (غزوۂ تبوک میں) نبی ﷺ کے ساتھ شریک نہ ہوئے تو نبی ﷺ نے دیگر مسلمانوں کو ہم سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا تھا، اور یہ مقاطعہ پچاس راتوں تک جاری رہا۔

٦٠٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ غَضَبَكِ وَرِضَاكِ»، قَالَتْ: قُلْتُ: وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «إِنَّكِ إِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً قُلْتِ: بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ»، قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ، لَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ.

[راجع: ٥٢٢٨]

[6078] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھاری ناراضی اور خوشی کو خوب پہچانتا ہوں۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کیسے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جب تم خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو: کیوں نہیں، مجھے رب محمد ﷺ کی قسم ہے اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو: نہیں نہیں، مجھے رب ابراہیم ؑ کی قسم ہے۔'' حضرت عائشہ ؓ نے کہا: میں نے عرض کی: ہاں ایسا ہی ہے، میں صرف آپ کا نام لینا چھوڑ دیتی ہوں۔

(٦٤) بَابٌ: هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ كُلَّ يَوْمٍ، أَوْ بُكْرَةً وَعَشِيًّا؟

باب: 64- کیا اپنے ساتھی سے ہر روز یا صبح شام ملاقات کی جا سکتی ہے؟

٦٠٧٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ: هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا جَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ. قَالَ: «إِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي بِالْخُرُوجِ». [راجع: ٤٧٦]

[6079] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے جب ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دین اسلام کے تابع پایا۔ ان پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا جس میں رسول اللہ ﷺ صبح شام ہمارے پاس تشریف نہ لاتے ہوں۔ ایک مرتبہ ہم سخت دوپہر کے وقت سیدنا ابوبکر ؓ کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ یہ ایسا وقت تھا کہ آپ ﷺ اس وقت تشریف نہیں لاتے تھے، حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: آپ ﷺ کا اس وقت تشریف لانا کسی خاص وجہ ہی سے ہو سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے مکہ مکرمہ سے باہر چلے جانے کی اجازت مل گئی ہے۔''

(٦٥) بَابُ الزِّيَارَةِ

باب: 65- ملاقات کے لیے جانا

وَمَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ، وَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَكَلَ عِنْدَهُ.

جس نے احباب کی زیارت کی اور ان کے ہاں کھانا تناول کیا۔ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں حضرت سلمان فارسی ؓ نے حضرت ابودرداء ؓ کی زیارت کی اور ان کے ہاں کھانا کھایا۔

٦٠٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ زَارَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ، أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَنُضِحَ لَهُ عَلَى بِسَاطٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ. [راجع: ٦٧٠]

[6080] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ انصار کے ایک گھرانے کی زیارت کی اور ان کے ہاں کھانا تناول فرمایا، جب آپ واپس تشریف لانے لگے تو گھر میں ایک جگہ کے متعلق حکم دیا تو آپ کے لیے چٹائی دھو کر صاف کر دی گئی۔ آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی اور اہل خانہ کے لیے دعا فرمائی۔

(٦٦) بَابُ مَنْ تَجَمَّلَ لِلْوُفُودِ

باب: 66- جس نے وفد کی آمد پر خود کو آراستہ کیا

٦٠٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: مَا الْإِسْتَبْرَقُ؟ قُلْتُ: مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَحَسُنَ مِنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ: رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنِ اسْتَبْرَقٍ، فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اشْتَرِ هٰذِهِ فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ، فَقَالَ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ»، فَمَضَى فِي ذٰلِكَ مَا مَضَى، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ إِلَيْهِ بِحُلَّةٍ، فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ، وَقَدْ قُلْتَ فِي مِثْلِهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: «إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا».

[راجع: ٨٨٦]

[6081] حضرت یحییٰ بن ابی اسحاق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت سالم بن عبداللہ نے پوچھا کہ استبرق کیا ہوتا ہے؟ میں نے کہا: دیبا سے بنا ہوا موٹا اور خوبصورت کپڑا۔ پھر انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے سنا، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر ؓ نے ایک شخص کو استبرق کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ کی خدمت میں اسے لے کر حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اسے خرید لیں اور جب لوگوں کے وفد آپ کے پاس آئیں تو اسے زیب تن کر لیا کریں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے تو صرف وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔'' اس کے بعد کچھ مدت گزری تو نبی ﷺ نے خود انھیں ایک ریشمی جوڑا بھیجا، چنانچہ وہ اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے یہ جوڑا میرے لیے بھیجا ہے، حالانکہ آپ اس کے متعلق جو ارشاد فرمانا تھا وہ فرما چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے یہ تمھارے پاس اس لیے بھیجا ہے کہ تم اس کے ذریعے سے مال حاصل کرو۔''

فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ لِهٰذَا الْحَدِيثِ.

حضرت ابن عمر ؓ اس حدیث کی وجہ سے کپڑوں پر بیل بوٹے اور نقش ونگار ناپسند کرتے تھے۔

(٦٧) بَابُ الْإِخَاءِ وَالْحِلْفِ

باب: 67- بھائی چارہ قائم کرنا اور قسم اٹھا کر کوئی معاہدہ کرنا

وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ: آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ.

حضرت ابو جحیفہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابو درداء ؓ کے مابین بھائی چارہ قائم کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے کہا: جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو نبی ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع ؓ کے درمیان مواخات کا سلسلہ جاری فرمایا۔

٦٠٨٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَآخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ».
[راجع: ٢٠٤٩]

[6082] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے پاس مدینہ طیبہ آئے تو نبی ﷺ نے ان کے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ نبی ﷺ نے (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: ''ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری سے ہو۔''

٦٠٨٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ؟» فَقَالَ: قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي.
[راجع: ٢٢٩٤]

[6083] حضرت عاصم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تمھیں یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں عقد حلف نہیں ہے؟'' انھوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے خود میرے گھر میں انصار اور قریش کے درمیان عقد حلف منعقد کیا تھا۔

(٦٨) بَابُ التَّبَسُّمِ وَالضَّحِكِ

باب:68- مسکرانا اور ہنسنا

وَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ: أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَضَحِكْتُ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ اللهَ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى.

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی ﷺ نے مجھ سے راز داری کے طور پر ایک بات کی تو میں ہنس پڑی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔

٦٠٨٤ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ، وَإِنَّهُ وَاللهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ - لِهُدْبَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ

[6084] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور وہ طلاق فیصلہ کن تھی۔ طلاق کے بعد اس عورت سے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حضرت رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی، انھوں نے مجھے تین طلاقوں میں سے آخری طلاق بھی دے دی، پھر مجھ سے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا لیکن اللہ کی قسم! اس کے پاس تو اس پھندنے کی طرح ہے۔ اس نے اپنی چادر کا پلو پکڑ کر بتایا۔ حضرت ابوبکر

جِلْبَابِهَا - قَالَ: وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لِيُؤْذَنَ لَهُ، فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَا تَزْجُرُ هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى التَّبَسُّمِ، ثُمَّ قَالَ: «لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ، لَا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ». [راجع: ٢٦٣٩]

ؓ بھی نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور سعید بن عاص کے بیٹے حجرے کے صحن میں بیٹھے تھے تاکہ انھیں اندر آنے کی اجازت دی جائے۔ حضرت خالد بن سعید ؓ نے حضرت ابوبکر ؓ کو آواز دی: اے ابوبکر! تم اس عورت کو روکتے نہیں ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کس طرح بے باک ہو کر باتیں کر رہی ہے؟ لیکن رسول اللہ ﷺ یہ باتیں سن کر تبسم کے علاوہ کچھ نہ کرتے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''غالباً تو رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہے، لیکن یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک تو اس کا مزہ نہ چکھ لے اور وہ تیرا مزہ نہ چکھ لے۔''

٦٠٨٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ، فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَضْحَكُ، فَقَالَ: أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، فَقَالَ: «عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ»، فَقَالَ: أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ، أَتَهَبْنَنِي وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقُلْنَ: إِنَّكَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِيهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي

[6085] حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اس وقت آپ کے پاس ازواج مطہرات جو قریش سے تعلق رکھتی تھیں، آپ سے اخراجات کا تقاضا کر رہی تھیں اور بآواز بلند باتیں کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر ؓ نے اجازت طلب کی تو وہ جلدی سے پس پردہ چلی گئیں۔ نبی ﷺ نے انھیں اجازت دی تو وہ اندر آ گئے۔ نبی ﷺ اس وقت ہنس رہے تھے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ کو ہنساتا رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان پر مجھے حیرت ہوئی جو ابھی میرے پاس (اخراجات کا تقاضا کر رہی) تھیں۔ جب انھوں نے تمھاری آواز سنی تو جلدی سے پس پردہ چلی گئیں۔'' حضرت عمر ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ زیادہ حقدار ہیں کہ وہ آپ سے ہیبت زدہ ہوں۔ پھر انھوں نے عورتوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے اپنی جانوں کی دشمنو! مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتی؟ انھوں نے کہا: بلاشبہ تم رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سخت گیر اور درشت خو

بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ». [راجع: ٣٢٩٤]

ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن خطاب! مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر شیطان تمھیں کسی راستے پر آتا دیکھ لے تو وہ تمھارا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلا جائے گا۔''

٦٠٨٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالطَّائِفِ قَالَ: «إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ». فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: لَا نَبْرَحُ أَوْ نَفْتَحَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَاغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ»، قَالَ: فَغَدَوْا فَقَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا وَكَثُرَ فِيهِمُ الْجِرَاحَاتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ»، قَالَ: فَسَكَتُوا، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[6086] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ طائف میں تھے تو آپ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کل ہم واپس چلے جائیں گے۔'' آپ کے کچھ صحابۂ کرام نے کہا: جب تک ہم طائف کو فتح نہ کرلیں واپس نہیں جائیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہی بات ہے تو صبح لڑائی کرو۔'' چنانچہ دوسرے دن صحابۂ کرام ؓ جنگ کرنے گئے اور گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ اس میں بکثرت صحابۂ کرام زخمی ہوئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان شاءاللہ کل ہم واپس ہوں گے۔'' آپ ﷺ کے اس فیصلے پر تمام صحابۂ کرام خاموش رہے، تو آپ ان کی خاموشی پر ہنس پڑے۔

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِالْخَبَرِ كُلِّهِ. [راجع: ٤٣٢٥]

حمیدی نے کہا: ہمیں سفیان نے پوری سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی۔

٦٠٨٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: هَلَكْتُ، وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «أَعْتِقْ رَقَبَةً»، قَالَ: لَيْسَ لِي، قَالَ: «فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ»، قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: «فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا» قَالَ: لَا أَجِدُ. فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ - قَالَ إِبْرَاهِيمُ: الْعَرَقُ الْمِكْتَلُ - فَقَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ؟ تَصَدَّقْ بِهَا». قَالَ:

[6087] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں تو تباہ ہوگیا۔ میں نے ماہ رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرلیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک غلام آزاد کر۔'' اس نے کہا: میرے پاس غلام نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔'' اس نے کہا: ان روزوں کی مجھ میں ہمت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔'' اس نے کہا: یہ کام بھی میری استطاعت سے باہر ہے۔ اس دوران میں نبی ﷺ کے پاس ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں

عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي؟ وَاللهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا. فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، قَالَ: «فَأَنْتُمْ إِذًا». [راجع: ١٩٣٦]

تھیں...... (راویٔ حدیث) ابراہیم نے کہا ''عرق'' ایک طرح کا پیمانہ ہے...... آپ ﷺ نے فرمایا: ''سائل کہاں ہے؟ لو اسے صدقہ کر دو۔'' اس نے کہا: مجھ سے زیادہ جو ضرورت مند ہو اسے دوں؟ اللہ کی قسم! مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے۔ یہ بات سن کر نبی ﷺ ہنس پڑے حتی کہ آپ کے آخری دانت کھل گئے، پھر فرمایا: ''اچھا پھر اس وقت تم ہی انھیں کھا لو۔''

٦٠٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً، قَالَ أَنَسٌ: فَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَثَّرَتْ فِيهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ. فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ. [راجع: ٣١٤٩]

[6088] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ نے موٹے کنارے والی نجرانی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ اس دوران میں ایک دیہاتی آیا اور اس نے آپ کی چادر بڑے زور سے کھینچی۔ حضرت انس ؓ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کے شانہ مبارک کو دیکھا کہ چادر کو زور سے کھینچنے کی بنا پر اس پر نشان پڑ گئے تھے، پھر اس نے کہا: اے محمد! اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے، اس میں سے مجھے دینے کا حکم دیجیے۔ آپ ﷺ نے مڑ کر اسے دیکھا تو آپ ہنس پڑے، پھر آپ نے اس کے لیے مال دینے کا حکم دیا۔

٦٠٨٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي. [راجع: ٣٠٢٠]

[6089] حضرت جریر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی ﷺ نے کبھی مجھے اپنے پاس آنے سے نہیں روکا، نیز آپ جب بھی مجھے دیکھتے تو تبسم فرماتے۔

٦٠٩٠ - وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: «اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا». [راجع: ٣٠٢٠]

[6090] (حضرت جریر ؓ کہتے ہیں کہ) میں نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر مارا اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! اسے ثابت قدم رکھ، اسے ہدایت دینے والا اور

ہدایت یافتہ بنا دے۔"

٦٠٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ». فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: أَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَبِمَ شَبَهُ الْوَلَدِ؟». [راجع: ١٣٠]

[6091] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا، عورت کو جب احتلام ہو جائے تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں، جب وہ پانی دیکھے۔" حضرت ام سلمہ ؓ یہ سن کر ہنس پڑیں اور پوچھا: کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: "(اگر یہ نہیں ہے تو) پھر بچے کی شکل وصورت (ماں سے) کیوں ملتی جلتی ہے؟"

٦٠٩٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ. [راجع: ٤٨٢٨]

[6092] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے کبھی نبی ﷺ کو اس طرح کھل کر ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کے تالو کا گوشت نظر آتا ہو۔ آپ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔

٦٠٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ. وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ. فَقَالَ: قَحَطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ، فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقَى، فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ، ثُمَّ مُطِرُوا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِينَةِ، فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ، ثُمَّ قَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: غَرِقْنَا، فَادْعُ رَبَّكَ

[6093] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے دن نبی ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ مدینہ طیبہ میں خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے عرض کی: بارش کا قحط پڑ گیا ہے، لہٰذا آپ اپنے رب سے بارش کی دعا کریں۔ آپ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا۔ ہمیں کہیں بھی بادل نظر نہیں آ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے بارش کی دعا کی تو بادل اٹھے اور ایک دوسرے کی طرف جانے لگے، پھر بارش ہونے لگی یہاں تک کہ مدینہ طیبہ کے نالے بہنے لگے۔ اگلے جمعے تک اسی طرح بارش ہوتی رہی اور وہ رکنے کا نام ہی نہ لیتی تھی۔ آئندہ جمعہ وہی شخص یا کوئی اور کھڑا ہوا جبکہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے، اس نے کہا: ہم ڈوب گئے، اپنے رب سے

يَحْبِسْهَا عَنَّا، فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا»، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطَرُ فِيهَا شَيْءٌ، يُرِيهِمُ اللهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ ﷺ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ. [راجع: ٩٣٢]

دعا کریں کہ وہ اب بارش بند کردے۔ آپ ﷺ ہنس پڑے پھر دعا کی: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش ہو، ہم پر نہ برسے۔'' دو یا تین مرتبہ آپ نے اس طرح فرمایا، چنانچہ مدینہ طیبہ سے دائیں بائیں بادل چھٹنے لگے۔ ہمارے اردگرد دوسرے مقامات پر بارش ہوتی تھی اور ہمارے ہاں بارش یکدم بند ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے نبی ﷺ کا معجزہ اور دعا کی قبولیت کا منظر دکھایا۔

فائدہ: ان احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ اکثر و بیشتر تبسم فرماتے، تاہم کبھی کھل کھلا کر بھی ہنستے، لیکن یہ آپ کا معمول نہیں تھا، البتہ قہقہہ لگا کر ہنسنا جس میں آواز بھی ہوتی ہے، آپ سے ثابت نہیں۔ ہمیں بھی اس معاملے میں رسول اکرم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے اعتدال کی راہ اختیار کرنی چاہیے۔

(٦٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ [التوبة: ١١٩] وَمَا يُنْهَى عَنِ الْكَذِبِ

باب: 69- ارشاد باری تعالیٰ: ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ'' اور جھوٹ بولنے کی ممانعت کا بیان

٦٠٩٤ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا، وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا».

[6094] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سچائی، نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک وہ صدیق کا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ اور جھوٹ برائی کا راستہ دکھاتا ہے اور برائی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتی کہ وہ اللہ کے ہاں کذاب (بہت جھوٹا) لکھا جاتا ہے۔''

٦٠٩٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ

[6095] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب کلام کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو

كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ». [راجع: ٣٣]

(اس میں) خیانت کرے۔"

٦٠٩٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي، قَالَا: الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يَكْذِبُ بِالْكَذْبَةِ تُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٨٤٥]

[6096] حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس (گزشتہ رات خواب میں) دو آدمی آئے، انھوں نے کہا: جسے آپ نے دیکھا کہ اس کے جبڑے چیرے جا رہے تھے، وہ بہت جھوٹ بکنے والا تھا۔ اس کی جھوٹی باتیں اس حد تک نقل کی جاتیں کہ پوری دنیا میں پھیل جاتی تھیں۔ قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی۔"

(٧٠) بَابُ الْهَدْيِ الصَّالِحِ

باب:70- اچھی سیرت کا بیان

٦٠٩٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: أَحَدَّثَكُمُ الْأَعْمَشُ: سَمِعْتُ شَقِيقًا قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ: إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ لَابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا نَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا. [راجع: ٣٧٦٢]

[6097] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ سب لوگوں میں سے اپنی چال ڈھال، وضع قطع اور سیرت و کردار میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مشابہت رکھنے والے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلتے اور اس کے بعد دوبارہ اپنے گھر واپس آنے تک ان کا یہی حال رہتا لیکن جب وہ اکیلے گھر میں رہتے تو معلوم نہیں کیا کرتے تھے۔

٦٠٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِقٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ. [انظر: ٧٢٧٧]

[6098] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: یقیناً سب سے اچھا کلام اللہ کی کتاب ہے اور بہترین سیرت، محمد ﷺ کی سیرت ہے۔

فائدہ: یہ حدیث موقوف ہے۔ بعض روایات میں رسول اللہ ﷺ سے بایں الفاظ مروی ہے: "اچھی بات تو کتاب اللہ ہے اور بہترین سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے۔"[1]

1 مسند أحمد: 319/3.

(٧١) بَابُ الصَّبْرِ فِي الْأَذَى

باب:71- اذیت وتکلیف پر صبر کرنا

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [الزمر: ١٠]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''صبر کرنے والوں کو ان کا اجرو ثواب بے حد وحساب دیا جائے گا۔''

٦٠٩٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ أَحَدٌ - أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ - أَصْبَرَ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللهِ، إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا، وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ». [انظر: ٧٣٧٨]

[6099] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کوئی شخص جو کسی سے اذیت سنے وہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا نہیں ہے۔ لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ٹھہراتے ہیں اور وہ انھیں تندرستی دیتا ہے بلکہ روزی بھی عطا کرتا ہے۔''

٦١٠٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ قِسْمَةً كَبَعْضِ مَا كَانَ يَقْسِمُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَاللهِ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ، قُلْتُ: أَمَا لَأَقُولَنَّ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَسَارَرْتُهُ، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ، حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: «قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَصَبَرَ». [راجع: ٣١٥٠]

[6100] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کیا جیسا کہ آپ پہلے بھی کیا کرتے تھے۔ ایک انصاری آدمی نے کہا: اس تقسیم میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا خیال نہیں رکھا گیا۔ میں نے (دل میں) کہا کہ یہ بات میں نبی ﷺ سے ضرور ذکر کروں گا، چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی وہاں موجود تھے۔ میں نے چپکے سے یہ بات آپ کے گوش گزار کر دی۔ نبی ﷺ کو یہ بات بہت ناگوار گزری، چہرۂ انور متغیر ہو گیا اور آپ بہت غضب ناک ہوئے یہاں تک کہ میں نے خواہش کی: کاش! میں آپ کو یہ خبر نہ دیتا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام کو اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی تھی، لیکن انھوں نے صبر سے کام لیا۔''

(٧٢) بَابُ مَنْ لَمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِالْعِتَابِ

باب:72- زیر عتاب لوگوں کو مخاطب نہ کرنا

٦١٠١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ: قَالَتْ عَائِشَةُ: صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللهَ، ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ؟ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً». [انظر: ٧٣٠١]

[6101] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے کوئی کام کیا اور لوگوں کو بھی وہ کرنے کی اجازت دی لیکن کچھ لوگوں نے اس سے پرہیز کرنا اچھا خیال کیا۔ ان کا یہ رویہ نبی ﷺ کو پہنچا تو آپ نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی، پھر فرمایا: ''ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جو اس کام سے پرہیز کرتے ہیں جسے میں نے خود کیا ہے؟ اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ کو ان سے زیادہ جاننے والا ہوں اور ان سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں۔''

٦١٠٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ - هُوَ ابْنُ أَبِي عُتْبَةَ مَوْلَى أَنَسٍ -، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا، فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ. [راجع: ٣٥٦٢]

[6102] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے کہیں زیادہ حیادار تھے۔ جب آپ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو ناگوار ہوتی تو ہم اسے آپ کے چہرۂ انور سے معلوم کر لیتے تھے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ اگر کوئی ناگوار کام یا بات ملاحظہ کرتے تو مروت اور شرم کی وجہ سے آپ زبان سے کچھ نہ فرماتے بلکہ ناگواری آپ کے چہرے کی تبدیلی سے معلوم ہوتی تھی، اسی طرح جب آپ ﷺ نے کسی کو عتاب کرنا ہوتا تو اس کو معین کر کے عتاب نہ فرماتے اور نہ اس کا برسرعام نام ہی لیتے بلکہ آپ کا خطاب عام ہوتا تھا۔

(٧٣) بَابُ مَنْ أَكْفَرَ أَخَاهُ بِغَيْرِ تَأْوِيلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ

باب: 73- جو اپنے بھائی کو بلا تاویل کافر کہتا ہے وہ اپنے کہنے کے مطابق (خود کافر) ہو جاتا ہے

٦١٠٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا».

[6103] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنے بھائی کو کہے: اے کافر! تو ان دونوں میں سے ایک ضرور کافر ہو جاتا ہے۔''

وَقَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ: سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٦١٠٣]

عکرمہ بن عمار نے یحییٰ سے، انھوں نے عبداللہ بن یزید سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

٦١٠٤ - **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا».

[6104] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے کسی بھائی کو کہا: اے کافر! تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا۔''

فائدہ: کسی کو کافر کہنا یا اسے کافر قرار دینا ''تکفیر'' کہلاتا ہے۔ علمائے اہل حدیث نے مسئلۂ تکفیر میں بڑی احتیاط سے کام لیا ہے کیونکہ یہ مسئلہ بہت نزاکت کا حامل ہے۔ یہ دو دھاری تلوار ہے جس نے ایک کو ضرور کاٹ دینا ہے۔ جس انسان کو کافر کہا گیا ہے اگر وہ فی الحقیقت کافر نہیں تو یہ کفر، کہنے والے پر لوٹ آئے گا، یعنی کہنے والا کافر ہو جائے گا، لیکن یہ اس صورت میں ہو گا جب کہنے والا کسی قسم کی تاویل کے بغیر اسے کافر کہے۔ اگر وہ دوسرے کو کافر کہنے کے لیے اپنے پاس کوئی معقول وجہ رکھتا ہو تو پھر کسی کو کافر کہنے والا خود کافر نہیں ہو گا۔ واللہ أعلم.

٦١٠٥ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ. وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ». [راجع: ١٣٦٣]

[6105] حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم اٹھائی تو وہ ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسا اس نے کہا ہے۔ اور جس نے کسی چیز سے اپنے آپ کو قتل کر لیا تو اسے جہنم میں اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔ اور مومن پر لعنت بھیجنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔ اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔''

فائدہ: اسلام کے سوا کسی مذہب وملت کی قسم یہ ہے کہ وہ یوں کہے: اگر میں نے ایسا کیا تو میں یہودی یا عیسائی ہوا۔

(٧٤) بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ إِكْفَارَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ مُتَأَوِّلًا أَوْ جَاهِلًا

باب: 74- جس شخص نے کسی کو تاویل یا جہالت کی وجہ سے کافر کہا تو اس صورت میں خود کافر نہیں ہو گا

وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ: إِنَّهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے متعلق

نَافَقَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ قَدِ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ؟».

کہا: وہ منافق ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں کیا معلوم، اللہ تعالیٰ نے تو اہل بدر کو عرش پر سے دیکھا اور فرمایا: میں نے تمھیں بخش دیا ہے؟''

٦١٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ: أَخْبَرَنَا سَلِيمٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلَاةَ، فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ، قَالَ: فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلَاةً خَفِيفَةً، فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا، وَنَسْقِي بِنَوَاضِحِنَا، وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى بِنَا الْبَارِحَةَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ، فَتَجَوَّزْتُ فَزَعَمَ أَنِّي مُنَافِقٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ - ثَلَاثًا - اِقْرَأْ ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾ وَ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَنَحْوَهُمَا». [راجع: ٧٠٠]

[6106] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل ؓ نبی ﷺ کے ہمراہ نماز (عشاء) پڑھتے، پھر اپنی قوم کے پاس آتے اور انھیں نماز پڑھاتے تھے۔ انھوں نے ایک مرتبہ نماز میں سورۂ بقرہ پڑھی تو ایک صاحب جماعت سے الگ ہو گئے اور ہلکی سی نماز پڑھ لی۔ جب اس بات کا علم حضرت معاذ ؓ کو ہوا تو انھوں نے کہا: یہ شخص منافق ہے۔ اس آدمی کو معلوم ہوا تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہم لوگ اپنے ہاتھوں سے محنت و مشقت کرتے ہیں اور اپنے اونٹوں پر پانی بھر کر لاتے ہیں، حضرت معاذ ؓ نے ہمیں کل رات نماز پڑھائی اور سورۂ بقرہ پڑھنا شروع کر دی۔ میں نماز توڑ کر الگ ہو گیا اور ہلکی سی نماز ادا کر لی۔ اس پر حضرت معاذ ؓ نے مجھے منافق خیال کیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ! کیا تم فتنہ انگیزی کرتے ہو؟ یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ دہرائے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''تم ﴿وَالشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا﴾ اور ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ جیسی سورتیں پڑھا کرو۔''

٦١٠٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ». [راجع: ٤٨٦٠]

[6107] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جس نے لات اور عزیٰ کی قسم اٹھائی تو اسے لا إله إلا الله پڑھنا چاہیے۔ اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا: آؤ! جوا کھیلیں تو اسے بطور کفارہ صدقہ کرنا چاہیے۔''

٦١٠٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ، فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ وَإِلَّا فَلْيَصْمُتْ». [راجع: ٢٦٧٩]

[6108] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عمر ؓ کو ایک قافلے میں پایا جبکہ وہ اپنے باپ کی قسم اٹھا رہے تھے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے انھیں آواز دے کر فرمایا: ”خبردار! اللہ تعالیٰ نے تمھیں اپنے آباؤ اجداد کی قسم کھانے سے منع کیا ہے، لہٰذا اگر کسی نے قسم کھانی ہو ہے تو وہ صرف اللہ کی قسم کھائے یا پھر خاموش رہے۔“

(٧٥) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْغَضَبِ وَالشِّدَّةِ لِأَمْرِ اللهِ تَعَالَى

باب: 75- اللہ تعالیٰ کی خاطر غصہ اور سختی کرنا جائز ہے

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿جَٰهِدِ ٱلْكُفَّارَ وَٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱغْلُظْ عَلَيْهِمْ﴾ [التوبة: ٧٣].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”(اے نبی!) کفار و منافقین کے خلاف جہاد کرو اور ان پر سختی کرو۔“

٦١٠٩ - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَفِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيهِ صُوَرٌ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ، وَقَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ هٰذِهِ الصُّوَرَ». [راجع: ٢٤٧٩]

[6109] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس پر تصویریں تھیں۔ (اسے دیکھ کر) آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا۔ پھر آپ نے وہ پردہ پکڑا اور اسے پھاڑ دیا۔ ام المومنین نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن ان لوگوں کو سخت عذاب دیا جائے گا جو یہ تصویریں بناتے ہیں۔“

٦١١٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا، قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، قَالَ: فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ

[6110] حضرت ابومسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں فلاں (امام) کی وجہ سے صبح کی نماز با جماعت سے پیچھے رہتا ہوں کیونکہ وہ بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس دن سے زیادہ وعظ و نصیحت کرتے ہوئے غصے میں کبھی نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ دوسروں کو نفرت دلانے والے ہیں۔ تم میں سے اگر کوئی دوسروں کو

فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ». [راجع: ٩٠]

نماز پڑھائے تو نماز میں تخفیف کرے کیونکہ نمازیوں میں کوئی بیمار ہوتا ہے، کوئی بوڑھا ہوتا ہے اور کوئی کام کاج کرنے والا ہوتا ہے۔''

٦١١١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي رَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِيَدِهِ فَتَغَيَّظَ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ اللهَ حِيَالَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ حِيَالَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ». [راجع: ٤٠٦]

[6111] حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ اس اثنا میں آپ نے مسجد میں قبلے کی جانب بلغم دیکھا، آپ نے اسے اپنے دست مبارک سے صاف کیا اور غصے ہوئے، پھر فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے، لہٰذا کوئی شخص دوران نماز میں اپنے سامنے نہ تھوکے۔''

٦١١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ - أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ - ثُمَّ قَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا». [راجع: ٩١]

[6112] حضرت زید بن خالد جہنی ﷜ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے گم شدہ چیز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اس کا ایک سال تک اعلان کرو، پھر اس کے سر بندھن اور توشہ دان کی پہچان رکھو اور اسے استعمال کرلو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو وہ چیز اسے واپس کر دو۔'' پھر اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! بھولی بھٹکی بکری کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اسے پکڑ لو۔ وہ تمھارے لیے ہے یا تمھارے بھائی کے لیے یا پھر بھیڑیے کے لیے ہوگی۔'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! گم شدہ اونٹ کے متعلق کیا فرمان ہے؟ رسول اللہ ﷺ اس سوال پر اس قدر ناراض ہوئے کہ آپ کے رخسار سرخ ہوگئے یا آپ کا چہرۂ انور سرخ ہوگیا، پھر آپ نے فرمایا: ''تمھیں اس اونٹ سے کیا غرض ہے؟ اس کے ساتھ اس کی جوتی ہے اور پانی کا مشکیزہ ہے۔ کبھی نہ کبھی اس کا مالک اس کو پالے گا۔''

٦١١٣ - وَقَالَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ؛ ح. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ

[6113] حضرت زید بن ثابت ﷜ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی شاخوں یا بوریے سے چھوٹا سا حجرہ بنایا۔ وہاں آپ (تہجد کی) نماز

قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: احْتَجَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حُجَيْرَةً بِخَصَفَةٍ - أَوْ حَصِيرًا - فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَيْهَا فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ جَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا، وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ، فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ؛ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ». [راجع: ٧٣١]

پڑھا کرتے تھے۔ چند لوگ وہاں آ گئے اور انھوں نے آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنا شروع کر دی۔ پھر وہ دوسری رات آئے اور ٹھہرے رہے لیکن آپ نے ان سے تاخیر کی اور باہر ان کے پاس تشریف نہ لائے۔ لوگ آوازیں بلند کرنے لگے اور دروازے کو کنکریاں مارنا شروع کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ غصے کی حالت میں باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''تمھارے اس انداز سے مجھے خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ یہ نماز تم پر فرض ہو جائے گی۔ تم پر لازم ہے کہ نفل نماز اپنے گھروں میں پڑھو کیونکہ آدمی کی فرض نماز کے علاوہ بہترین نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے۔''

(٧٦) بَابُ الْحَذَرِ مِنَ الْغَضَبِ

باب: 76- غصے سے اجتناب کرنا

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَٱلَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَٰٓئِرَ ٱلْإِثْمِ وَٱلْفَوَٰحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا۟ هُمْ يَغْفِرُونَ﴾ [الشورى: ٣٧]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وہ لوگ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب بھی غصے میں آتے ہیں تو وہ معاف کر دیتے ہیں۔''

وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ فِى ٱلسَّرَّآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَٱلْكَٰظِمِينَ ٱلْغَيْظَ﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ١٣٤].

اللہ عزوجل کا ایک اور ارشاد ہے: ''جو لوگ خوشحالی اور تنگی میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے ہیں۔''

٦١١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ».

[6114] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلوان وہ نہیں جو کشتی کرتے وقت دوسرے کو بہت زیادہ پچھاڑنے والا ہو بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے کی حالت میں اپنے آپ پر کنٹرول کر لے۔''

٦١١٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ، وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ». فَقَالُوا لِلرَّجُلِ: أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ. [راجع: ٣٢٨٢]

[6115] حضرت سلیمان بن صرد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو آدمی لڑ پڑے۔ اس وقت ہم بھی آپ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص دوسرے کو گالیاں دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ شخص اسے کہہ دے تو اس کا غصہ کافور ہو جائے گا۔ کاش! یہ "أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ" پڑھتا۔'' صحابہ نے کہا: تم سنتے نہیں کہ نبی ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ اس نے کہا: میں دیوانہ نہیں ہوں۔

فائدہ: اس شخص نے کہا کہ میں دیوانہ نہیں ہوں، اس کا مطلب یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے میرے غصے کا علاج تجویز کیا ہے تو اسے پڑھنے میں کوئی چیز حائل نہیں ہوگی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سن لیا ہے اور وہ کلمہ پڑھ لیا ہے۔ میں پاگل نہیں ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی بات سنوں لیکن اس پر عمل نہ کروں۔ واللّٰہ أعلم۔[1]

٦١١٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ - هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ - عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي، قَالَ: «لَا تَغْضَبْ»، فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: «لَا تَغْضَبْ».

[6116] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کی: آپ مجھے کوئی وصیت کریں۔ آپ نے فرمایا: ''غصہ نہ کیا کر۔'' اس نے بار بار اپنے سوال کو دہرایا لیکن آپ یہی جواب دیتے رہے: ''غصے میں نہ آیا کر۔''

(٧٧) بَابُ الْحَيَاءِ

باب: 77- شرم و حیا کا بیان

٦١١٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ»، فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ: إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا، وَإِنَّ مِنَ

[6117] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حیا سے ہمیشہ بھلائی پیدا ہوتی ہے۔'' یہ سن کر بشیر بن کعب نے کہا: حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حیا سے وقار پیدا ہوتا ہے اور حیا سے سکون قلب میسر آتا ہے۔ حضرت عمران ؓ نے کہا: میں

1 فتح الباري: 640/10.

الْحَيَاءِ سَكِينَةٌ، فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صَحِيفَتِكَ؟.

تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو مجھے اپنی (دوورقی) کتاب کی باتیں سناتا ہے۔

فائدہ: حضرت عمران ؓ اس لیے ناراض ہوئے کہ حدیث سننے کے بعد دوسروں کا کلام سننے کی چنداں ضرورت نہیں جبکہ بشیر بن کعب نے حدیث سننے کے بعد حکماء کی حکمت بیان کرنا شروع کردی۔

٦١١٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتِبُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ: إِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي - حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ: قَدْ أَضَرَّ بِكَ - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعْهُ، فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ». [راجع: ٢٤]

[6118] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی پر حیا کی وجہ سے ناراض ہو رہا تھا اور اسے کہہ رہا تھا کہ تو حیا کرتا ہے اور حیا تجھے نقصان پہنچائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔“

٦١١٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مَوْلَى أَنَسٍ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اِسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي عُتْبَةَ -: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا. [راجع: ٣٥٦٢]

[6119] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ حیادار تھے۔

(٧٨) بَابٌ: إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

باب: 78- بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

٦١٢٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ». [راجع: ٣٤٨٣]

[6120] حضرت ابومسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سابقہ انبیاء کا کلام جو لوگوں کو ملا اس میں یہ بھی ہے کہ جب شرم ہی نہ رہی تو پھر جو دل چاہے وہ کرو۔“

(٧٩) بَابُ مَا لَا يُسْتَحْيَا مِنَ الْحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ

باب: 79- دین میں سمجھ حاصل کرنے کے لیے حق پوچھنے سے حیا نہ کی جائے

٦١٢١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ، فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ، إِذَا احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ». [راجع: ١٣٠]

[6121] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ام سلیم ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ حق (کے اظہار) سے نہیں شرماتا، کیا عورت کو جب احتلام ہو تو اس پر غسل واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں اگر وہ پانی (مادہ منویہ کی تری) دیکھے تو غسل واجب ہے۔''

٦١٢٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضْرَاءَ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا يَتَحَاتُّ»، فَقَالَ الْقَوْمُ: هِيَ شَجَرَةُ كَذَا، هِيَ شَجَرَةُ كَذَا، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ: هِيَ النَّخْلَةُ - وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ - فَاسْتَحْيَيْتُ، فَقَالَ: «هِيَ النَّخْلَةُ». [راجع: ٦١]

[6122] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال اس سرسبز درخت کی طرح ہے جس کے پتے نہ گرتے ہیں نہ جھڑتے ہیں۔'' صحابۂ کرام نے کہا: یہ فلاں درخت ہے یہ فلاں درخت ہے۔ میں نے کھجور کا درخت بتانے کا ارادہ کیا، میں چونکہ کمسن نوخیز تھا، اس لیے میں نے بتانے سے شرم محسوس کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ درخت کھجور کا ہے۔''

وَعَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ. وَزَادَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ نے کہا کہ میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت عمر ؓ سے کیا تو انھوں نے فرمایا: اگر تم جواب دے دیتے تو مجھے اتنا اتنا مال ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

٦١٢٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ: سَمِعْتُ ثَابِتًا: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا، فَقَالَتْ: هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيَّ؟ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ: مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا! فَقَالَ: هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ، عَرَضَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ نَفْسَهَا. [راجع: ٥١٢٠]

[6123] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور خود کو آپ ﷺ سے نکاح کے لیے پیش کرتے ہوئے کہا: کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ اس پر حضرت انس ؓ کی بیٹی نے کہا: وہ عورت کس قدر بے حیا تھی! حضرت انس ؓ نے فرمایا: وہ خاتون تم سے تو بہت اچھی تھی، اس نے خود کو رسول اللہ ﷺ سے نکاح کے لیے پیش کیا تھا۔

(٨٠) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا»

باب:80- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''آسانی کرو، سختی نہ کرو'' کا بیان

وَكَانَ يُحِبُّ التَّخْفِيفَ وَالْيُسْرَ عَلَى النَّاسِ.

آپ ﷺ لوگوں پر تخفیف اور آسانی کو پسند فرماتے تھے۔

٦١٢٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا: «يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا». قَالَ أَبُو مُوسَى: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا بِأَرْضٍ يُصْنَعُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ يُقَالُ لَهُ: الْبِتْعُ، وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ: الْمِزْرُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». [راجع: ٢٢٦١]

[6124] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں اور معاذ بن جبل ؓ کو (یمن) بھیجا تو ان سے فرمایا: ''لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنا، انھیں تنگی میں نہ ڈالنا، انھیں خوشخبری سنانا اور نفرت نہ دلانا اور آپس میں اتفاق سے کام کرنا۔'' حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم ایسی سرزمین میں جا رہے ہیں جہاں شہد سے شراب تیار کی جاتی ہے جسے ''بتع'' کہا جاتا ہے اور جو سے بھی شراب کشید کی جاتی ہے جسے مزر کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے۔''

٦١٢٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا».

[6125] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آسانی کرو، تنگی میں نہ ڈالو۔ لوگوں کو تسلی دو، ان کے لیے نفرت کی فضا پیدا نہ کرو۔''

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اسلام قبول کرے تو ابتدائے اسلام میں اس کی تالیف کرو اور اس قدر سختی نہ کرو کہ وہ اس سے نفرت کرتے ہوئے بھاگ جائے۔ ابتدا میں آسانی ہو تو اسے ہر انسان بخوشی قبول کر لیتا ہے اور شروع میں اس پر سختی کی جائے تو نتیجہ برعکس نکلتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ فرائض و واجبات میں تخفیف کرو کہ انھیں کم کر دو یا ان کا وقت بدل دو۔

٦١٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

[6126] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپ ان دونوں میں سے آسان کو اختیار کرتے بشرطیکہ گناہ نہ

بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ فَيَنْتَقِمُ بِهَا لِلّٰهِ. [راجع: ٣٥٦٠]

ہوتا۔ اگر اس میں گناہ کا کوئی پہلو ہوتا تو آپ اس سے سب لوگوں کی نسبت زیادہ دور رہنے والے ہوتے، نیز رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کریمہ کے لیے کبھی کسی سے کوئی انتقام نہیں لیا، البتہ اگر اللہ کی حرمت کو پامال کیا جاتا تو محض اللہ کی رضا کے لیے اس کا انتقام لیتے تھے۔

٦١٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنَّا عَلَى شَاطِئِ نَهَرٍ بِالْأَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرَسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى فَرَسَهُ فَانْطَلَقَتِ الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَدْرَكَهَا فَأَخَذَهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى صَلَاتَهُ، وَفِينَا رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ، فَأَقْبَلَ يَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الشَّيْخِ، تَرَكَ صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ فَرَسٍ، فَأَقْبَلَ فَقَالَ: مَا عَنَّفَنِي أَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُ لَمْ آتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرَ أَنَّهُ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ فَرَأَى مِنْ تَيْسِيرِهِ. [راجع: ١٢١١]

[6127] حضرت ازرق بن قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم اہواز شہر میں ایک نہر کے کنارے پر تھے جو خشک پڑی تھی۔ وہاں حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہوکر آئے اور نماز پڑھنے لگے اور گھوڑے کو چھوڑ دیا۔ گھوڑا بھاگنے لگا تو انھوں نے نماز توڑ دی اور اس کا پیچھا کیا حتی کہ اس کو پکڑ لیا، پھر واپس آئے اور نماز ادا کی۔ ہم میں سے ایک آدمی تھا جو خارجیوں کا عقیدہ رکھتا تھا وہ آیا اور کہنے لگا: اس بوڑھے کو دیکھو، اس نے گھوڑے کی وجہ سے نماز چھوڑ دی۔ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف متوجہ ہوکر کہا: جب سے میں رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوا ہوں کسی نے مجھے سخت بات نہیں کی۔ مزید فرمایا کہ میرا گھر دور ہے، اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو چھوڑ دیتا تو اپنے گھر رات تک بھی نہ پہنچ پاتا۔ اور کہا کہ میں نبی ﷺ کی صحبت میں رہا ہوں، میں نے آپ ﷺ کو آسانی کی صورت اختیار کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر دوران نماز میں کسی کی سواری بھاگ جائے تو نماز چھوڑ کر اس کا پیچھا کر سکتا ہے، اسی طرح اگر دوران نماز میں اپنا مال ضائع ہوتا دیکھے تو نماز ترک کرکے اس کی حفاظت کر سکتا ہے۔ واللہ أعلم.

٦١٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ

[6128] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ اس کی طرف اسے زجر و توبیخ کرنے کے لیے بڑھے تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول

فِي الْمَسْجِدِ، فَثَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ ولَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ». [راجع: ٢٢٠]

پانی بہا دو۔ تم تو صرف آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو۔ تم تنگی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے۔"

(٨١) بَابُ الْاِنْبِسَاطِ إِلَى النَّاسِ

باب: 81- لوگوں کے ساتھ خوش مزاجی سے پیش آنا اور اپنے اہل خانہ سے خوش طبعی کرنا

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: خَالِطِ النَّاسَ وَدِينَكَ لَا تَكْلِمَنَّهُ، وَالدُّعَابَةِ مَعَ الْأَهْلِ.

حضرت ابن مسعود ؓ نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہو (لیکن اس کی وجہ سے) اپنے دین کو مجروح نہ کرنا۔

٦١٢٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ: «يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟». [راجع: ٦٢٠٣]

[6129] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ہم میں گھل مل جاتے تھے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: "اے ابوعمیر! تیری نغیر نامی چڑیا نے کیا کیا؟"

٦١٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي.

[6130] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی موجودگی میں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی۔ میری بہت سی سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ گھر میں داخل ہوتے تو وہ چھپ جاتیں۔ آپ ﷺ انھیں میرے پاس بھیجتے، پھر وہ میرے ساتھ کھیل میں مصروف ہو جاتیں۔

(٨٢) بَابُ الْمُدَارَاةِ مَعَ النَّاسِ

باب: 82- لوگوں کے ساتھ رواداری سے پیش آنا

وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: إِنَّا لَنَكْشِرُ فِي وُجُوهِ أَقْوَامٍ، وَإِنَّ قُلُوبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ.

حضرت ابو درداء ؓ سے ذکر کیا جاتا ہے، انھوں نے کہا: ہم کچھ لوگوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملتے ہیں لیکن ہمارے دل ان پر لعنت کرتے ہیں۔

٦١٣١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: «ائْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ - أَوْ: بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ». فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ فِي الْقَوْلِ؟ فَقَالَ: «أَيْ عَائِشَةُ، إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ مَنْ تَرَكَهُ، أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ». [راجع: ٦٠٣٢]

[6131] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: ''اسے اجازت دے دو، یہ اپنی قوم کا انتہائی برا آدمی ہے۔'' جب وہ اندر آیا تو آپ نے اس کے ساتھ بڑی نرمی سے گفتگو فرمائی۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کے متعلق کیا فرمایا تھا، پھر اتنی نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی؟ آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! اللہ کے نزدیک مرتبے کے اعتبار سے بدترین شخص وہ ہے جسے لوگ اس کی بدزبانی سے محفوظ رہنے کے لیے چھوڑ دیں۔''

٦١٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: «خَبَّأْتُ هٰذَا لَكَ»، قَالَ أَيُّوبُ بِثَوْبِهِ أَنَّهُ يُرِيهِ إِيَّاهُ، وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ.

[6132] حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو ریشمی کوٹ بطور ہدیہ پیش کیے گئے جنھیں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے وہ کوٹ اپنے صحابۂ کرام میں تقسیم کر دیے اور ان میں سے ایک حضرت مخرمہ ؓ کے لیے علیحدہ کر لیا۔ جب حضرت مخرمہ ؓ آئے تو آپ نے فرمایا: ''میں نے تیرے لیے یہ کوٹ چھپا رکھا تھا۔'' (راویٔ حدیث) ایوب نے کہا کہ آپ ﷺ نے وہ کوٹ اپنے کپڑے میں چھپا رکھا تھا اور اسے سونے کے بٹن دکھا رہے تھے کیونکہ وہ ذرا سخت مزاج آدمی تھے۔

وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ. وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ: قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَقْبِيَةٌ. [راجع: ٢٥٩٩]

اس حدیث کو حماد بن زید نے بھی ایوب کے واسطے سے روایت کیا ہے۔ حاتم بن وردان نے کہا: ہمیں ایوب نے ابن ابی ملیکہ سے بیان کیا، انھوں نے حضرت مسور ؓ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ کے پاس چند کوٹ بطور تحفہ آئے ...... (پھر اسی طرح حدیث بیان کی)۔

(٨٣) بَابٌ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ

باب: 83- مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا

وَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ.

حضرت معاویہ ؓ نے کہا کہ آدمی تجربے سے دانا بنتا

ہے۔

٦١٣٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ».

[6133] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مومن کو ایک سوراخ سے دوبارہ ڈنگ نہیں لگ سکتا۔''

(٨٤) بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ

باب: 84- مہمان کا حق

٦١٣٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ؟» قُلْتُ: بَلَى، قَالَ «فَلَا تَفْعَلْ، قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّكَ عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ، وَإِنَّ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، فَذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ». قَالَ: فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ فَقُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ»، قَالَ: فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ، قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ»، قُلْتُ: وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ؟ قَالَ: «نِصْفُ الدَّهْرِ». [راجع: ١١٣١]

[6134] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''کیا میری خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر قیام کرتے ہو اور دن کا روزہ رکھتے ہو؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو، نماز پڑھو اور آرام بھی کرو، روزہ رکھو اور افطار بھی کرو۔ بے شک تمھارے جسم کا تم پر حق ہے، تمھاری آنکھوں کا تم پر حق ہے، تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے، تمھاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ امید ہے کہ تمھاری عمر لمبی ہوگی۔ تمھارے لیے یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھو کیونکہ ہر نیکی کا بدلہ دس گناہ ملتا ہے اس طرح زندگی بھر کے روزوں کا ثواب ہو گا۔'' حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے کہا: میں نے اپنی جان پر سختی کی تو مجھ پر سختی کر دی گئی، میں نے کہا: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تم اللہ کے نبی حضرت داود ؑ کی طرح روزے رکھو۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے نبی داود ؑ کا روزہ کیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''نصف زمانے (آدھی زندگی) کے روزے، یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔''

(٨٥) بَابُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَخِدْمَتِهِ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ

باب:85-مہمان کی عزت کرنا اور بذات خود اس کی خدمت کرنا

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ضَيْفِ إِبْرَٰهِيمَ ٱلْمُكْرَمِينَ﴾ [الذاريات: ٢٤]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ابراہیم کے معزز مہمان۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: يُقَالُ: هُوَ زَوْرٌ، وَهٰؤُلَاءِ زَوْرٌ، وَضَيْفٌ؛ وَمَعْنَاهُ: أَضْيَافُهُ وَزُوَّارُهُ، لِأَنَّهَا مَصْدَرٌ مِثْلُ: قَوْمٍ رِضًا وَعَدْلٍ، يُقَالُ: مَاءٌ غَوْرٌ وَبِئْرٌ غَوْرٌ، وَمَاءَانِ غَوْرٌ وَمِيَاهٌ غَوْرٌ. وَيُقَالُ: الْغَوْرُ الْغَائِرُ لَا تَنَالُهُ الدِّلَاءُ، كُلُّ شَيْءٍ غُرْتَ فِيهِ فَهُوَ مَغَارَةٌ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: هُوَزَوْرٌ وَ هٰؤُلَاءِ زَوْرٌ وَضَيْفٌ کے معنی ہیں: اضیاف اور زوّار کیونکہ یہ مصدر ہیں، جیسے قَوْمٍ رِضًا اور عَدْلٍ ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: مَاءٌ غَوْرٌ اور بِئْرٌ غَوْرٌ و مَاءَانِ غَوْرٌ اور مِيَاهٌ غَوْرٌ، نیز کہا جاتا ہے کہ الغور کے معنی ہیں: الغائر، یعنی گہرا پانی جہاں ڈول نہ پہنچ سکے اور ہر چیز جس میں تو گھس جائے وہ مغارہ ہے۔

﴿تَزَاوَرُ﴾ [الكهف: ١٧]: تَمِيلُ مِنَ الزَّوَرِ، وَالْأَزْوَرُ: الْأَمْيَلُ.

تَزَاوَرُ کے معنی ہیں: ایک طرف جھک جانا۔ یہ زَوْر سے مشتق ہے۔ اور أَزْوَر کے معنی ہیں: بہت جھکا ہوا۔

٦١٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ». [راجع: ٦٠١٩]

[6135] حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ پر ایمان اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اس کی خاطر مدارات ایک دن رات ہے اور میزبانی تین دن تک ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ صدقہ ہے۔ اس (مہمان) کے لیے جائز نہیں کہ اس (میزبان) کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اسے تنگ کر دے۔''

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ مِثْلَهُ، وَزَادَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ».

امام مالک کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جو کوئی اللہ پر ایمان اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش ہی رہے۔

٦١٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ

[6136] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ پر

أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ». [راجع: ٥١٨٥]

ایمان اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ جو شخص اللہ پر ایمان اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ پر ایمان اور آخرت پر یقین رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا پھر چپ رہے۔''

٦١٣٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا، فَمَا تَرَى فِيهِ؟ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ» [راجع: ٢٤٦١].

[6137] حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ ہمیں (تبلیغ وغیرہ کے لیے) بھیجتے ہیں، ہم لوگوں کے پاس جاتے ہیں تو وہ ہماری میزبانی نہیں کرتے، اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''اگر تم کسی ایسی قوم کے پاس پڑاؤ کرو جو تمھارے لیے مہمان کے شایان شان اہتمام کریں تو وہ قبول کرو، اگر وہ ایسا نہ کریں تو مہمانی کا حق دستور کے مطابق ان سے وصول کرلو۔''

٦١٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ». [راجع: ٥١٨٥]

[6138] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ پر ایمان اور قیامت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ مہمان کی عزت کرے۔ اور جو اللہ پر ایمان اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔ اور جو اللہ پر ایمان اور قیامت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔''

(٨٦) بَابُ صُنْعِ الطَّعَامِ وَالتَّكَلُّفِ لِلضَّيْفِ

باب:86- مہمان کے لیے پر تکلف کھانا تیار کرنا

٦١٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ ابْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ

[6139] حضرت ابو جحیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت سلمان اور حضرت ابو درداء ؓ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت

سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ: كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ. قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ، فَأَكَلَ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ: نَمْ، فَنَامَ، ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ: نَمْ، فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ: قُمِ الْآنَ، قَالَ: فَصَلَّيَا، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَ سَلْمَانُ».

سلمان ؓ سیدنا ابودرداء ؓ کی ملاقات کے لیے تشریف لائے تو حضرت ام درداء ؓ کو بڑی خستہ حالت میں دیکھا۔ حضرت سلمان ؓ نے پوچھا: تمھارا یہ حال کیوں ہے؟ حضرت ام درداء ؓ نے کہا: تمھارے بھائی ابودرداء ؓ کو تو دنیا سے کوئی سروکار ہی نہیں۔ اتنے میں حضرت ابودرداء ؓ بھی آ گئے اور حضرت سلمان ؓ کے لیے کھانا تیار کیا اور کہا: آپ کھائیں میں تو روزے سے ہوں۔ حضرت سلمان ؓ نے جواب دیا: میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ بھی نہ کھائیں، چنانچہ حضرت ابودرداء ؓ نے کھانا کھایا۔ جب رات ہوئی تو حضرت ابو درداء ؓ نماز کی تیاری کے لیے اٹھے۔ حضرت سلمان ؓ نے ان سے کہا: سو جاؤ، چنانچہ وہ سو گئے۔ پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو حضرت سلمان ؓ نے کہا: ابھی سو جاؤ۔ پھر جب آخر رات ہوئی تو حضرت سلمان ؓ نے کہا: اب اٹھیے۔ پھر دونوں نے نماز پڑھی۔ پھر حضرت سلمان ؓ نے کہا: تمھارے رب کا تم پر حق ہے۔ تیرا اپنا بھی تجھ پر حق ہے اور تمھاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے، اس لیے تمام حق داروں کے حقوق ادا کرو۔ پھر حضرت ابو درداء ؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس واقعے کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''سلمان نے سچ کہا ہے۔''

أَبُو جُحَيْفَةَ وَهْبٌ السُّوَائِيُّ يُقَالُ: وَهْبُ الْخَيْرِ. [راجع: ١٩٦٨]

ابو جحیفہ کا نام وہب السوائی ہے۔ انھیں وہب الخیر بھی کہا جاتا ہے۔

(٨٧) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجَزَعِ عِنْدَ الضَّيْفِ

باب: 87- مہمان کے سامنے غصہ کرنا اور گھبراہٹ کا اظہار کرنا مکروہ ہے

٦١٤٠ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي

[6140] حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ نے چند لوگوں کو مہمان بنایا اور

عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ رَهْطًا فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: دُونَكَ أَضْيَافَكَ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيءَ، فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهُ فَقَالَ: اطْعَمُوا، فَقَالُوا: أَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا؟ قَالَ: اطْعَمُوا، قَالُوا: مَا نَحْنُ بِآكِلِينَ حَتَّى يَجِيءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا؟ قَالَ: اقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ فَإِنَّهُ إِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوا لَنَلْقَيَنَّ مِنْهُ، فَأَبَوْا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يَجِدُ عَلَيَّ، فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ: مَا صَنَعْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَسَكَتُّ ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَسَكَتُّ، فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ، أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي لَمَّا جِئْتَ، فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ: سَلْ أَضْيَافَكَ، فَقَالُوا: صَدَقَ، أَتَانَا بِهِ، قَالَ: فَإِنَّمَا انْتَظَرْتُمُونِي، وَاللهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ الْآخَرُونَ: وَاللهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ، قَالَ: لَمْ أَرَ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ، وَيْلَكُمْ مَا أَنْتُمْ؟ لِمَ لَا تَقْبَلُونَ عَنَّا قِرَاكُمْ، هَاتِ طَعَامَكَ، فَجَاءَهُ فَوَضَعَ يَدَهُ فَقَالَ: بِاسْمِ اللهِ، الْأُولَى لِلشَّيْطَانِ؛ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا. [راجع: ٦٠٢]

عبدالرحمٰن سے کہا: ان مہمانوں کا پوری طرح خیال رکھنا کیونکہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں جارہا ہوں۔ میرے آنے سے پہلے پہلے انھیں کھانا کھلا دینا، چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن ؓ گئے اور جو کھانا حاضر تھا وہ مہمانوں کے سامنے پیش کر دیا اور کہا کہ کھانا تناول فرمائیں۔ مہمانوں نے کہا: صاحب خانہ کہاں ہیں؟ عبدالرحمٰن ؓ نے کہا: آپ کھانا کھائیں۔ انھوں نے کہا: جب تک صاحب خانہ نہ آ جائیں ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ نے کہا: آپ ہماری درخواست قبول کریں کیونکہ حضرت ابوبکر ؓ کے واپس آنے تک اگر آپ حضرات کھانے سے فارغ نہ ہوئے تو مجھے ان کی طرف سے خفگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انھوں نے کھانے سے انکار ہی کیا۔ میں جانتا تھا کہ حضرت ابوبکر ؓ مجھ پر ناراض ہوں گے، اس لیے جب وہ تشریف لائے تو میں ایک طرف ہوگیا۔ انھوں نے پوچھا: تم لوگوں نے کیا کیا ہے؟ گھر والوں نے انھیں صورت حال سے آگاہ کیا تو انھوں نے عبدالرحمٰن کہہ کر آواز دی۔ میں خاموش رہا۔ پھر انھوں نے آواز دی، عبدالرحمٰن! میں اس مرتبہ بھی خاموش رہا۔ پھر انھوں نے فرمایا: اے جاہل! میں تمھیں قسم دیتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سنتا ہے تو میرے پاس آجا، چنانچہ میں باہر نکلا اور کہا: آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیں۔ مہمانوں نے کہا: عبدالرحمٰن سچ کہہ رہا ہے، وہ کھانا ہمارے پاس لایا تھا۔ آخر کار انھوں نے فرمایا: تم نے صرف میرے انتظار میں کھانا لیٹ کیا، اللہ کی قسم! میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے بھی قسم اٹھائی: واللہ! جب تک آپ نہیں کھائیں گے ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: میں نے آج رات جیسی تکلیف دہ رات نہیں دیکھی۔ مہمانو! افسوس ہے تم لوگ ہماری میزبانی

سے کیوں انکار کرتے ہو؟ اے عبدالرحمٰن! کھانا لاؤ، چنانچہ وہ کھانا لائے تو آپ نے اس پر ہاتھ رکھ کر کہا: اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں، پہلی حالت شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر انھوں نے کھانا کھایا تو مہمانوں نے بھی (ان کے ساتھ) تناول کیا۔

(٨٨) بَابُ قَوْلِ الضَّيْفِ لِصَاحِبِهِ: وَاللهِ لَا آكُلُ حَتَّى تَأْكُلَ

باب: 88- مہمان کا اپنے میزبان سے کہنا: واللہ! جب تک تم نہیں کھاؤ گے میں نہیں کھاؤں گا۔

فِيهِ حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس سلسلے میں حضرت ابو جحیفہ ؓ سے مروی ایک حدیث ہے جو انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

٦١٤١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِضَيْفٍ لَهُ - أَوْ بِأَضْيَافٍ لَهُ - فَأَمْسَى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ أُمِّي: احْتَبَسْتَ عَنْ ضَيْفِكَ - أَوْ أَضْيَافِكَ - اللَّيْلَةَ! قَالَ: أَوَ مَا عَشَّيْتِهِمْ؟ فَقَالَتْ: عَرَضْنَا عَلَيْهِ - أَوْ عَلَيْهِمْ - فَأَبَوْا أَوْ فَأَبَى، فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ فَسَبَّ وَجَدَّعَ، وَحَلَفَ لَا يَطْعَمُهُ، فَاخْتَبَأْتُ أَنَا فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ، فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَطْعَمُهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ، فَحَلَفَ الضَّيْفُ أَوِ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ - أَوْ يَطْعَمُوهُ - حَتَّى يَطْعَمَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَأَنَّ هٰذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا، فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ، مَا هٰذَا؟ فَقَالَتْ: وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ قَبْلَ أَنْ

[6141] حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ ایک یا کئی مہمان لے کر گھر آئے، پھر آپ شام ہی سے نبی ﷺ کی خدمت میں چلے گئے۔ جب وہ لوٹ کر آئے تو ان سے میری والدہ نے کہا: آج اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر آپ کہاں رہ گئے تھے؟ حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: کیا تم نے انھیں کھانا نہیں کھلایا؟ انھوں نے کہا: ہم نے تو کھانا پیش کیا تھا لیکن انھوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکر ؓ کو یہ سن کر بہت غصہ آیا اور اہل خانہ کو برا بھلا کہا، پھر قسم اٹھائی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گے۔ عبدالرحمٰن ؓ کہتے ہیں کہ میں تو (مارے ڈر کے) چھپ گیا۔ حضرت ابوبکر ؓ نے آواز دی: اے جاہل! (تو کدھر ہے؟) میری والدہ نے بھی قسم اٹھالی کہ اگر آپ کھانا نہیں کھائیں گے تو وہ بھی نہیں کھائے گی۔ ادھر مہمانوں نے بھی قسم اٹھالی کہ جب تک ابوبکر ؓ کھانا نہیں کھائیں گے وہ (مہمان) بھی نہیں کھائیں گے۔ آخر ابوبکر ؓ نے فرمایا: یہ غصہ اور برہمی شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر آپ نے کھانا منگوایا، خود بھی کھایا اور مہمانوں کو بھی

نَأْكُلَ، فَأَكَلُوا، وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا. [راجع: ٦٠٢]

کھلایا۔ اس دوران میں جب وہ لقمہ اٹھاتے تو نیچے سے کھانا اور بڑھ جاتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ منظر دیکھ کر کہا: اے قبیلۂ بنو فراس کی بہن! یہ کیا ہو رہا ہے؟ انھوں نے کہا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک! بلاشبہ اب تو یہ اس سے بھی زیادہ ہو چکا ہے جتنا یہ ہمارے کھانے سے پہلے تھا پھر ان سب نے کھایا اور بچا ہوا کھانا نبی ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ انھوں نے ذکر کیا کہ آپ ﷺ نے بھی اس کھانے میں سے کھایا۔

(٨٩) بَابُ إِكْرَامِ الْكَبِيرِ، وَيَبْدَأُ الْأَكْبَرُ بِالْكَلَامِ وَالسُّؤَالِ

باب: 89- بڑے کی عزت کرنا، نیز گفتگو یا سوال کرنے میں بڑے کو مقدم کرنا

٦١٤٢، ٦١٤٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - هُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُاللهِ ابْنُ سَهْلٍ، فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ، فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ - وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كَبِّرِ الْكُبْرَ». - قَالَ يَحْيَى: لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ - فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَتَسْتَحِقُّونَ قَتِيلَكُمْ - أَوْ قَالَ: صَاحِبَكُمْ - بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ. قَالَ: «فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، قَوْمٌ كُفَّارٌ، فَوَدَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ قِبَلِهِ. قَالَ

[6143,6142] حضرت رافع بن خدیج اور حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان دونوں نے کہا کہ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خیبر میں آئے اور کھجوروں کے باغ میں جدا جدا ہو گئے۔ وہاں حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا، پھر عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ اور مسعود کے دونوں بیٹے حویصہ اور محیصہ رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھی کے متعلق گفتگو کرنے لگے۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے پہلے بات کرنا چاہی اور وہ سب سے چھوٹے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بڑے کو بات کرنے دو۔'' مقصد یہ ہے کہ جو بڑا ہے وہ بات کرے۔ پھر انھوں نے اپنے ساتھی کے قتل کے متعلق بات کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے پچاس آدمی قسم اٹھالیں تو تم دیت کے مستحق ہو سکتے ہو؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نے خود تو اس معاملے کو نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر یہودیوں میں سے پچاس آدمی قسمیں اٹھا کر تم سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے۔'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! وہ تو کافر لوگ ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے

سَهْلٌ: فَأَدْرَكْتُ نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ فَدَخَلَتْ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضَتْنِي بِرِجْلِهَا.

دیت ادا کردی۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی کو پکڑا جو باڑے میں گھس گئی تھی تو اس نے مجھے لات ماری تھی۔

قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيَى: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: مَعَ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ.

لیث نے کہا: مجھے یحییٰ نے بشیر سے بیان کیا، اور ان سے سہل نے بیان کیا۔ یحییٰ نے کہا: میرا خیال ہے کہ بشیر نے مع رافع بن خدیج کے الفاظ کہے تھے۔

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ، عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ. [راجع: ٢٧٠٢]

ابن عیینہ نے کہا: ہم سے یحییٰ نے بیان کیا بشیر سے، انھوں نے صرف حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٦١٤٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا، وَلَا تَحُتُّ وَرَقَهَا»، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هِيَ النَّخْلَةُ». فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ: يَا أَبَتَاهُ، وَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ. قَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا؟ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ. [راجع: ٦١]

[6144] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس درخت کا نام بتاؤ جس کی مثال مسلمان جیسی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں گرتے۔'' میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے اس کا جواب دینا مناسب خیال نہ کیا کیونکہ مجلس میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما (جیسے اکابر صحابہ) موجود تھے۔ پھر جب ان دونوں بزرگوں نے کچھ نہ کہا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔'' چنانچہ جب میں اپنے والد کے ہمراہ وہاں سے باہر نکلا تو میں نے کہا: اے ابو جان! میرے دل میں آیا تھا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ انھوں نے فرمایا: پھر تمھیں جواب دینے سے کس چیز نے منع کیا تھا؟ اگر تم کہہ دیتے تو مجھے اتنا اتنا مال ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے صرف اس امر نے منع کیا کہ آپ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش ہیں تو میں نے آپ (بزرگوں) کے سامنے بات کرنا برا خیال کیا۔

(٩٠) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشِّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالْحُدَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهُ

باب: 90- کس قسم کے شعر، رجز اور حدی خوانی جائز ہے اور کس قسم کے مکروہ ہیں؟

وَقَوْلِه تَعَالَى: ﴿وَٱلشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ ٱلْغَاوُۥنَ ○ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِى كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ﴾ [الشعراء: ٢٢٤، ٢٢٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور شعراء کے پیچھے تو گمراہ لوگ لگتے ہیں۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔''

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِي كُلِّ لَغْوٍ يَخُوضُونَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿فِیْ کُلِّ وَادٍ......﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ ہر لغو اور بے ہودہ بات میں جا گھستے ہیں۔

فائدہ: رجز وہ شعر ہیں جو میدان جنگ میں اپنی بہادری جتانے کے لیے پڑھے جاتے ہیں۔ اور حدی وہ موزوں کلام ہے جو اونٹوں کو ہانکتے وقت پڑھا جاتا ہے تاکہ وہ یہ کلام سن کر مست ہو جائیں اور تیز چلیں۔

٦١٤٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ [قَالَ]: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً».

[6145] حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ اشعار بہت حکمت بھرے ہوتے ہیں۔''

٦١٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَمْشِي إِذْ أَصَابَهُ حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ، فَقَالَ:

«هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ
وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ».

[راجع: ٢٨٠٢]

[6146] حضرت اسود بن قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ نبی ﷺ چل رہے تھے کہ اچانک آپ کو پتھر سے ٹھوکر لگی۔ آپ گر پڑے اور آپ کی انگلی سے خون بہنے لگا تو آپ نے فرمایا:

''تو تو اک انگلی ہے اور کیا ہے جو زخمی ہو گئی، کیا ہوا اگر راہ مولیٰ میں تو زخمی ہو گئی۔''

٦١٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ

[6147] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''شاعر نے جو سچی بات کہی ہے وہ لبید کا یہ قول ہے:

النَّبِيُّ ﷺ: «أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلُ

وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ».

[راجع: ٣٨٤١]

''آگاہ رہو! اللہ کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ اور قریب تھا کہ امیہ بن ابی صلت مسلمان ہو جاتا۔''

٦١٤٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ: أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؟ قَالَ: وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا، فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ:

[6148] حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف گئے تو رات بھر چلتے رہے۔ اس دوران میں صحابۂ کرام میں سے کسی نے حضرت عامر بن اکوع ؓ سے کہا: کیا تم ہمیں اپنے اشعار نہیں سناتے؟ حضرت عامر شاعر تھے، وہ اپنی سواری سے اترے اور لوگوں کو یہ شعر سنانے لگے:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے، ہم تجھ پر فدا ہیں، ہم نے پہلے جو کچھ گناہ کیے ہیں انھیں معاف کر دے اور جب دشمن سے ہمارا پالا پڑے تو ہمیں ثابت قدم رکھنا اور ہم پر سکون و اطمینان نازل فرما، جب ہمیں جنگ کے لیے بلایا جاتا ہے تو ہم وہاں پہنچ جاتے ہیں، اور وہ بلند آوازوں سے ہم پر حملہ آور ہوتے ہیں۔

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ هٰذَا السَّائِقُ؟» قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ، فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللهُ»، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ، قَالَ: فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً، فَقَالَ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹوں کو چلانے والا یہ شخص کون ہے؟'' صحابۂ کرام نے کہا: یہ عامر بن اکوع ؓ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس پر رحم کرے!'' صحابۂ کرام میں سے ایک نے کہا: اللہ کے رسول! اب تو ان کے لیے شہادت ضروری ہوگئی ہے۔ کاش! آپ چند روز تک ہمیں ان کی زندگی سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیتے۔ راوی نے کہا: پھر ہم خیبر آئے اور وہاں یہودیوں کا محاصرہ کیا حتی کہ

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ؟ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟» قَالُوا: عَلَى لَحْمٍ، قَالَ: «عَلَى أَيِّ لَحْمٍ؟» قَالُوا: عَلَى لَحْمِ حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَهْرِقُوهَا وَاكْسِرُوهَا» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوْ نُهْرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: «أَوْ ذَاكَ»، فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ، فَتَنَاوَلَ بِهِ يَهُودِيًّا لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ، فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ، فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ: رَآنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ شَاحِبًا فَقَالَ لِي: «مَا لَكَ؟» فَقُلْتُ: فِدًى لَكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، قَالَ: «مَنْ قَالَهُ؟» قُلْتُ: قَالَهُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَأُسَيْدُ ابْنُ الْحُضَيْرِ الْأَنْصَارِيُّ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَذَبَ مَنْ قَالَهُ، إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ - إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ، قَلَّ عَرَبِيٌّ نَشَأَ بِهَا مِثْلَهُ». [راجع: ٢٤٧٧]

ہمیں بھوک نے بہت تنگ کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اہل خیبر پر فتح عطا کی۔ جب فتح کے روز شام ہوئی تو لوگوں نے جگہ جگہ آگ جلائی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ آگ کیسی ہے؟ تم لوگ کس چیز پر آگ جلا رہے ہو؟'' لوگوں نے عرض کیا: گوشت پکا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کون سا گوشت؟'' انھوں نے کہا: پالتو گدھوں کا گوشت پکا رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گوشت پھینک دو اور برتنوں کو توڑ دو۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم گوشت پھینک دیں اور برتنوں کو دھو لیں تو؟ آپ نے فرمایا: ''چلو ایسا کرلو۔'' جب صحابۂ کرام نے جنگ کے لیے صف بندی کر لی تو حضرت عامر ؓ نے اپنی تلوار سے ایک یہودی پر حملہ کیا۔ چونکہ تلوار چھوٹی تھی، اس لیے اس کی نوک پلٹ کر ان کے گھٹنے پر آ لگی، اس وجہ سے ان کی شہادت ہو گئی۔ جب لوگ واپس آنے لگے تو حضرت سلمہ ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے افسردہ دیکھ کر فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! لوگ کہتے ہیں کہ عامر ؓ کے اعمال برباد ہوگئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کس نے کہا ہے؟'' میں نے کہا: فلاں فلاں اور حضرت اسید بن حضیر انصاری ؓ نے ایسا کہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے یہ بات کہی ہے، اس نے غلط کہا ہے، انھیں تو دوگنا اجر ملے گا...... آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کو جمع کر کے اشارہ فرمایا...... وہ عابد بھی تھا اور مجاہد بھی تھا۔ عامر کی طرح تو بہت کم بہادر پیدا ہوتے ہیں۔''

٦١٤٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ - وَمَعَهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ - فَقَالَ:

[6149] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ اپنی بعض بیویوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے ساتھ حضرت ام سلیم ؓ بھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے انجشہ! تجھ پر افسوس ہو ان آبگینوں کو

«وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ! رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ»، قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ قَوْلَهُ: «سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ». [انظر: ٦١٦١، ٦٢٠٢، ٦٢٠٩، ٦٢١٠، ٦٢١١]

ذرا آہستگی سے لے کر چل۔'' ابوقلابہ نے کہا: نبی ﷺ نے عورتوں کے متعلق ایسے الفاظ کا استعمال فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص ان الفاظ کو استعمال کرے تو تم اسے معیوب خیال کرو، یعنی آپ ﷺ کا یہ ارشاد: ''ان آبگینوں کو آہستگی سے لے کر چل۔''

(٩١) بَابُ هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ

باب: 91- مشرکین کی ہجو کرنا

٦١٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَكَيْفَ بِنَسَبِي؟» فَقَالَ حَسَّانُ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ.

[6150] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت حسان بن ثابت ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(مشرکین اور میرا خاندان تو ایک ہے) پھر میرے نسب کا کیا حال ہوگا؟'' حضرت حسان ؓ نے کہا: میں آپ کو ان سے اس طرح نکالوں گا جیسے بال آٹے سے نکالا جاتا ہے۔

وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: لَاتَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٣٥٣١]

ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں حضرت حسان بن ثابت ؓ کو حضرت عائشہ ؓ کے پاس سب وشتم کرنے لگا تو انھوں نے فرمایا: حسان کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا کرتا تھا۔

٦١٥١ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ أَبِي سِنَانٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي قَصَصِهِ، يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَخًا لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ» - يَعْنِي بِذَلِكَ ابْنَ رَوَاحَةَ - قَالَ:

[6151] حضرت ہیثم بن ابو سنان سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے سنا، وہ واقعات بیان کرتے ہوئے نبی ﷺ کا تذکرہ کر رہے تھے کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے بھائی نے کوئی بری بات نہیں کہی۔'' آپ کا اشارہ حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ کی طرف تھا۔ انھوں نے یہ شعر کہے تھے:

فِينَا رَسُولُ اللهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ

یہ ہیں اللہ کے رسول جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، جس وقت فجر کے وقت روشنی کھل جاتی ہے۔ انھوں

أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا
بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْكَافِرِينَ الْمَضَاجِعُ

نے ہمیں گمراہی کے بعد ہدایت کا راستہ دکھایا، ہمارے دل یقین کرتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ فرمایا وہ ہو کر رہے گا۔ آپ رات اس طرح گزارتے ہیں کہ آپ کا پہلو بستر سے جدا رہتا ہے جبکہ کافروں کی خواب گاہیں ان کے بوجھ سے بوجھل ہوتی ہیں۔

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ وَالْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. [راجع: ١١٥٥]

عقیل نے زہری سے روایت کرنے میں یونس کی متابعت کی ہے۔ زبیدی نے زہری سے، انھوں نے سعید اور اعرج سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا۔

٦١٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح:وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَيَقُولُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، نَشَدْتُكَ اللهَ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ»: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ. [راجع: ٤٥٣]

[6152] حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے، انھوں نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو گواہ بنا کر کہہ رہے تھے: اے ابو ہریرہ! میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''اے حسان! رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مشرکین کو جواب دو: ''اے اللہ! روح القدس، یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے سے ان کی مدد فرما۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں (رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا)۔

٦١٥٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِحَسَّانَ: «اهْجُهُمْ - أَوْ قَالَ: هَاجِهِمْ - وَجِبْرِيلُ مَعَكَ». [راجع: ٣٢١٣]

[6153] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''مشرکین کی ہجو کرو حضرت جبرئیل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں۔''

(٩٢) بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْغَالِبَ عَلَى الْإِنْسَانِ الشِّعْرُ حَتَّى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ

٦١٥٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا».

٦١٥٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا».

باب: 92- شعر و شاعری کا اس حد تک غلبہ مکروہ ہے کہ وہ انسان کو اللہ کے ذکر، دینی تعلیم اور تلاوت قرآن سے روک دے

[6154] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی اپنا پیٹ پیپ سے بھر لے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعروں سے بھرے۔''

[6155] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے بھر کر خراب ہوجانا اس سے بہتر ہے کہ وہ (وہ پیٹ) شعروں سے بھر جائے۔''

(٩٣) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «تَرِبَتْ يَمِينُكَ»، وَ«عَقْرَى حَلْقَى»

٦١٥٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَإِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي

باب: 93- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں'' اور ''تجھ کو زخم پہنچے یا تیرے حلق میں درد ہو'' کا بیان

[6156] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ پردے کی آیات کے نزول کے بعد ابوقعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اسے اندر آنے کی اجازت نہیں دوں گی، جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق اجازت نہ لے لوں کیونکہ ابوقعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابوقعیس کی بیوی نے مجھے دودھ پلایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے کہا: اللہ کے رسول! مرد نے مجھے دودھ نہیں پلایا تھا بلکہ دودھ تو اس کی بیوی

امْرَأَتُهُ، قَالَ: «ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ»، قَالَ عُرْوَةُ: فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ. [راجع: ٢٦٤٤]

نے پلایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے ہاتھ خاک آلود ہوں! انھیں اندر آنے کی اجازت دے دو کیونکہ وہ تمھارے چچا ہیں۔'' حضرت عروہ نے کہا کہ اسی وجہ سے ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ کہتی تھیں: جتنے رشتے خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں، دودھ کی وجہ سے بھی انھیں حرام ہی قرار دو۔

٦١٥٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْفِرَ فَرَأَى صَفِيَّةَ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً حَزِينَةً، لِأَنَّهَا حَاضَتْ فَقَالَ: «عَقْرَى حَلْقَى - لُغَةُ قُرَيْشٍ - إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا»، ثُمَّ قَالَ: «أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟» يَعْنِي الطَّوَافَ، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَانْفِرِي إِذًا». [راجع: ٢٩٤]

[6157] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حج سے واپسی کا ارادہ کیا تو خیمے کے دروازے پر حضرت صفیہ ؓ کو بہت غمناک دیکھا کیونکہ انھیں حیض آ گیا تھا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''کاٹی مونڈی ...... یہ قریش کا محاورہ ہے..... اب تم ہمیں روکنا چاہتی ہو۔'' پھر آپ نے دریافت فرمایا: ''کیا تم نے قربانی کے دن طواف زیارت کر لیا تھا؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر ایسا ہے تو پھر سفر کا آغاز کرو۔''

(٩٤) بَابُ مَا جَاءَ فِي: زَعَمُوا

باب: 94- لفظ ''زَعَمُوا'' کے استعمال کا بیان

٦١٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ: أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ»، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ،

[6158] حضرت ام ہانی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ فتح مکہ کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ غسل کر رہے تھے جبکہ آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ ؓ آپ کو پردہ کیے ہوئے ہے۔ میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے دریافت فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا: ام ہانی بنت ابی طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ام ہانی کو خوش آمدید۔'' جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئے اور آٹھ رکعات ادا کیں۔ آپ اس وقت اپنا جسم ایک ہی کپڑے میں لپیٹے ہوئے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اللہ

زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ، فُلَانُ ابْنُ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ»، قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: وَذَاكَ ضُحًى. [راجع: ٢٨٠]

کے رسول! میرا بھائی اپنے خیال کے مطابق ایک ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتا ہے جسے میں نے پناہ دے رکھی ہے، یعنی فلاں بن ہبیرہ کو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام ہانی! جسے تم نے پناہ دی ہے اسے ہم نے بھی امان دی۔'' حضرت ام ہانی ؓ نے کہا: اور یہ چاشت کا وقت تھا۔

(٩٥) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ: وَيْلَكَ

باب: 95- لفظ ''ویلك'' تجھ پر افسوس ہے کہنے کی حیثیت

٦١٥٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: «ارْكَبْهَا»، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: «ارْكَبْهَا»، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: «ارْكَبْهَا وَيْلَكَ». [راجع: ١٦٩٠]

[6159] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنی قربانی کی اونٹنی کو ہانک کر لیے جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جاؤ'' اس نے کہا: یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر سواری کر لو۔'' اس نے پھر کہا: یہ تو قربانی کے لیے ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تیری خرابی ہو، اس پر سوار ہو جاؤ۔''

٦١٦٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ لَهُ: «ارْكَبْهَا»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: «ارْكَبْهَا وَيْلَكَ»، فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ. [راجع: ١٦٨٩]

[6160] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جاؤ۔'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تیرے لیے ہلاکت ہو، اس پر سوار ہو جاؤ'' دوسری یا تیسری مرتبہ یہ فرمایا۔

٦١٦١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ ح: وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ، يَحْدُو، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ، رُوَيْدَكَ

[6161] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ آپ کا ایک سیاہ فام غلام تھا۔ اسے انجشہ کہا جاتا تھا۔ وہ حدی پڑھ کر اونٹ چلا رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے انجشہ! افسوس تجھ پر، آبگینوں کو آہستہ آہستہ لے کر چلو۔''

بِالْقَوَارِيرِ». [راجع: ١٦٤٩]

٦١٦٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ - ثَلَاثًا - مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللهُ حَسِيبُهُ، وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا، إِنْ كَانَ يَعْلَمُ». [راجع: ٢٦٦٢]

[6162] حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک آدمی نے کسی دوسرے آدمی کی تعریف کی تو آپ نے فرمایا: ''افسوس تجھ پر! تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی...... آپ نے تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے...... اگر تمھیں کسی کی تعریف کرنا ہی ہو اور وہ اس کے متعلق جانتا بھی ہو تو اس طرح کہو: فلاں کے متعلق میرا خیال یہ ہے یقینی طور پر تو اللہ ہی اس کا حساب جانتا ہے۔ میں تو اللہ کے مقابلے میں کسی کو نیک نہیں کہہ سکتا۔''

٦١٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالضَّحَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قَسْمًا، فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ - رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ - يَا رَسُولَ اللهِ اعْدِلْ، قَالَ: «وَيْلَكَ، مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟» فَقَالَ عُمَرُ: ائْذَنْ لِي فَلأَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: «لَا، إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، [ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ]، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ». قَالَ أَبُو

[6163] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دن نبی ﷺ کچھ تقسیم کر رہے تھے کہ بنو تمیم کے ایک شخص ذوالخویصرہ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ عدل و انصاف کریں۔ آپ نے فرمایا: ''افسوس تجھ پر! اگر میں ہی انصاف نہیں کروں گا تو پھر کون کرے گا؟'' حضرت عمر ؓ نے عرض کی: آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: ''ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے، اس کے کچھ ساتھی ہوں گے، تم ان کی نماز کے مقابلے میں اپنی نماز کو معمولی خیال کرو گے اور ان کے روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے۔ وہ دین سے اس طرح نکل چکے ہوں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ تیر کے پھل کو دیکھا جائے تو اس پر کوئی نشان نہیں ملے گا، اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو وہاں کوئی نشان نہیں ہوگا، اس کے دندانوں کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملے گا، پھر اس کے پر کو دیکھا جائے تو اس پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا، حالانکہ وہ تیر شکار کے خون اور غلاظت سے گزر کر باہر آیا ہے۔ یہ لوگ اس وقت ظاہر ہوں

سَعِيدٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلَهُمْ، فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَى، فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ٣٣٤٤]

گے جب لوگوں میں پھوٹ پڑ چکی ہو گی۔ ان کی نشانی یہ ہو گی کہ ان میں ایک آدمی ہو گا جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح ہو گا یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح حرکت کرے گا۔" حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب ان سے جنگ کی تھی تو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ مقتولین میں وہ شخص تلاش کیا گیا تو وہ انھی صفات کا حامل تھا جو نبی ﷺ نے بیان کی تھیں۔

٦١٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ [أَبُو الْحَسَنِ]: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْتُ، قَالَ: «وَيْحَكَ؟» قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «أَعْتِقْ رَقَبَةً»، قَالَ: مَا أَجِدُهَا، قَالَ: «فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ»، قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: «فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا»، قَالَ: مَا أَجِدُ، فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فَقَالَ: «خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ». فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَعَلَى غَيْرِ أَهْلِي؟ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طُنُبَيِ الْمَدِينَةِ أَحْوَجُ مِنِّي، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، قَالَ: «خُذْهُ». [راجع: ١٩٣٦]

[6164] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! میں تو ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: "تیری خرابی ہو! کیا ہوا؟ اس نے کہا: میں نے رمضان میں (بحالت روزہ) اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: "ایک غلام آزاد کرو۔" اس نے کہا: میرے پاس غلام نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: "پھر مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ۔" اس نے کہا: اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آپ نے فرمایا: "پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا۔" اس نے کہا: میں اس قدر کھانا نہیں پاتا۔ اس دوران میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ لے لو اور اسے صدقہ کر دو۔" اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا (میں) اپنے بال بچوں کے علاوہ دوسروں پر (صدقہ کروں؟) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں کے درمیان مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔ نبی ﷺ ہنس پڑے یہاں تک آپ کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے، آپ نے فرمایا: "جاؤ اسے تم ہی لے لو۔"

تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ عَبْدُ

زہری سے روایت کرنے میں یونس نے اوزاعی کی

الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: «وَيْلَكَ».

متابعت کی ہے۔ عبدالرحمٰن بن خالد نے زہری سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے وَیْحَكَ کے بجائے وَیْلَكَ فرمایا۔

٦١٦٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ [قَالَ]: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: «وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ، فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا». [راجع: ١٤٥٢]

[6165] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے ہجرت کے متعلق کچھ بتائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری خرابی ہو، ہجرت کا معاملہ تو بہت سخت ہے۔ کیا تمھارے پاس کچھ اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم ان کی زکاۃ ادا کرتے ہو؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تم شہروں اور بستیوں سے ورے اپنا کاروبار کرتے رہو، اللہ تمھارے کسی عمل کے ثواب کو ضائع نہیں کرے گا۔''

٦١٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَيْلَكُمْ - أَوْ وَيْحَكُمْ، قَالَ شُعْبَةُ: شَكَّ هُوَ - لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ١٧٤٢]

[6166] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم پر افسوس! میرے بعد تم کافروں کی طرح نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔''

وَقَالَ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ: «وَيْحَكُمْ». وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ: «وَيْلَكُمْ، أَوْ وَيْحَكُمْ».

نضر نے شعبہ سے وَیْحَکُمْ روایت کیا ہے جبکہ عمر بن محمد نے اپنے باپ سے وَیْلَکُمْ یا وَیْحَکُمْ کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

٦١٦٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ؟ قَالَ: «وَيْلَكَ، وَمَا

[6167] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیہاتیوں سے ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: ''تیرے لیے خرابی ہو! تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی

أَعْدَدْتَ لَهَا؟» قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: «إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ»، فَقُلْنَا: وَنَحْنُ كَذٰلِكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا، فَمَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي، فَقَالَ: «إِنْ أُخِّرَ هٰذَا فَلَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ».

ہے؟'' اس نے کہا: میں نے اس کے لیے تو کوئی خاص تیاری نہیں کی، البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے ضرور محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تم قیامت کے دن ان کے ساتھ ہوگے جن سے تم محبت رکھتے ہو۔'' ہم نے پوچھا: ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' ہم اس دن بہت زیادہ خوش ہوئے۔ پھر حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا ایک غلام وہاں سے گزرا جو میرا ہم عمر تھا، آپ نے فرمایا: ''اگر یہ زندہ رہا تو اس کو بڑھاپا نہیں آئے گا حتی کہ قیامت آجائے گی۔''

وَاخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٦٨٨]

اس حدیث کو شعبہ نے قتادہ سے مختصر ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

(٩٦) بَابُ عَلَامَةِ الْحُبِّ فِي اللهِ

باب:96- اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ﴾ [آل عمران: ٣١]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔''

٦١٦٨ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ». [انظر: ٦١٦٩]

[6168] حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''(جنت میں) آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ (دنیا میں) محبت رکھتا ہے۔''

٦١٦٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللهِ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ».

[6169] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اس آدمی کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو لوگوں سے محبت رکھتا ہے لیکن (عمل و کردار میں) ان میں سے نہیں ہو سکا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔''

[راجع: ٦١٦٨]

تَابَعَهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ، وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

جریر بن حازم، سلیمان بن قرم اور ابوعوانہ نے اعمش سے روایت کرنے میں جریر بن عبدالحمید کی متابعت کی ہے۔

٦١٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اَلرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ: «الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ».

[6170] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے عرض کیا گیا: ایک آدمی لوگوں سے محبت کرتا ہے جبکہ وہ (عمل وکردار میں) ان میں سے نہیں ہو سکا تو؟ آپ نے فرمایا: ''آدمی اس کے ساتھ ہو گا جس سے محبت رکھتا ہے۔''

تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ.

ابو معاویہ اور محمد بن عبید نے اعمش سے روایت کرنے میں سفیان کی متابعت کی ہے۔

٦١٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟» قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ، وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ». [راجع: ٣٦٨٨]

[6171] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا: اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: ''تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' اس نے عرض کی: میں نے قیامت کی تیاری میں نہ زیادہ نمازیں پڑھی ہیں اور نہ زیادہ صدقات ہی دیے ہیں، البتہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت ضرور کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت رکھتا ہے۔''

(٩٧) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ: اخْسَأْ

باب: 97-ایک آدمی دوسرے سے کہے: چل دفع ہو جا

٦١٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِابْنِ صَائِدٍ: «قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبْأً فَمَا هُوَ؟» قَالَ: الدُّخُّ، قَالَ: «اخْسَأْ».

[6172] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صائد سے فرمایا: ''میں نے (اس وقت) اپنے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے وہ کیا ہے؟'' وہ بولا: ''الدخ'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''چل دفع ہو جا۔''

٦١٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ - وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ - فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟» فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟ فَرَضَّهُ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «آمَنْتُ بِاللهِ وَرُسُلِهِ»، ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ: «مَاذَا تَرَى؟» قَالَ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ». قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي خَبَّأْتُ لَكَ خَبِيئًا»، قَالَ: هُوَ الدُّخُّ، قَالَ: «اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ». قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لِتَأْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطْ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ». [راجع: ١٣٥٤]

[6173] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ، رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ابن صیاد کی طرف گئے، آپ کے ہمراہ صحابۂ کرام کا ایک گروہ بھی تھا۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ بنو مغالہ کے محلّہ میں چند بچوں کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ ان دنوں ابن صیاد بلوغ کے قریب تھا۔ اسے (آپ ﷺ کی آمد کا) احساس نہ ہوا حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کی پشت پر مار کر فرمایا: ”تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“ اس نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں، یعنی عربوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ نبی ﷺ نے اسے دھکا دے کر فرمایا: ”میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔“ پھر آپ نے ابن صیاد سے فرمایا: ”تو کیا دیکھتا ہے؟“ اس نے کہا: میرے پاس سچا اور جھوٹا دونوں آتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے لیے معاملہ مشتبہ کر دیا گیا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تیرے لیے ایک بات اپنے دل میں چھپا رکھی ہے (وہ کیا ہے؟)۔“ اس نے کہا: وہ "الدخ" ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”چل، دفع ہو جا تو اپنی حیثیت سے آگے ہرگز نہیں بڑھ سکے گا۔“ حضرت عمر ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے اس کے قتل کی اجازت دیتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر غالب نہیں آسکتے اور اگر یہ وہ (دجال) نہیں ہے تو اسے قتل کرنے میں کوئی فائدہ نہیں۔“

٦١٧٤ - قَالَ سَالِمٌ: فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا

[6174] حضرت سالم ؒ نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ حضرت ابی بن کعب انصاری ؓ کو ساتھ

ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَفِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ - أَوْ زَمْزَمَةٌ - فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَيْ صَافِ - وَهُوَ اسْمُهُ - هٰذَا مُحَمَّدٌ، فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ». [راجع: ١١٥٥]

لے کر نخلستان کی طرف گئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا، جب آپ باغ میں پہنچے تو آپ نے کھجور کے تنوں (کی اوٹ) میں چھپنا شروع کر دیا۔ یہ حیلہ آپ نے اس لیے کیا کہ آپ اس کی کوئی بات سن سکیں اور وہ آپ کو دیکھ نہ پائے۔ اس وقت ابن صیاد ایک مخملی چادر کے بستر پر لیٹا کچھ گنگنا رہا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے نبی ﷺ کو کھجور کے تنوں (کی اوٹ) میں چھپ کر آتے ہوئے دیکھ لیا تو اسے کہنے لگی: اے صاف! (یہ اس کا نام ہے) محمد آ رہے ہیں، چنانچہ ابن صیاد چوکس ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس کی ماں اسے خبردار نہ کرتی تو بات صاف ہو جاتی۔''

٦١٧٥ - قَالَ سَالِمٌ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: «إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلٰكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَأَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ». [راجع: ٣٠٥٧]

[6175] حضرت سالم رحمہ اللہ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے مجمعے میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان تعریف کرنے کے بعد آپ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: ''میں تمھیں اس کے بارے میں خبردار کرتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے متنبہ نہ کیا ہو۔ بلاشبہ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا لیکن میں تمھیں اس کی ایک ایسی نشانی بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی: یقین کرو کہ دجال کانا ہو گا جبکہ اللہ تعالیٰ یک چشم نہیں ہے۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: خَسَأْتُ الْكَلْبَ: بَعَّدْتُهُ. ﴿خَاسِئِينَ﴾ [البقرة: ٦٥]: مُبْعَدِينَ.

ابو عبداللہ (امام بخاری) رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ خَسَأْتُ الْكَلْبَ کے معنی ہیں: میں نے کتے کو دور کیا۔ قرآن میں ہے ﴿خَاسِئِيْنَ﴾ جس کے معنی ہیں: اللہ کی رحمت سے دور کیے ہوئے۔

(٩٨) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: مَرْحَبًا

باب: 98- ایک شخص کا دوسرے کو مرحبا کہنا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِفَاطِمَةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نبی ﷺ نے سیدہ فاطمہ

عَلَيْهَا السَّلَامُ: «مَرْحَبًا بِابْنَتِي». وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ».

ؓ سے فرمایا: ''بیٹی! خوش آمدید۔'' حضرت ام ہانی ؓ نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس آئی تو آپ نے فرمایا: ''ام ہانی! خوش آمدید۔''

٦١٧٦ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى»، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا حَيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مُضَرُ، وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ، وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، فَقَالَ: «أَرْبَعٌ وَأَرْبَعٌ: أَقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَآتُوا الزَّكَاةَ، وَصُومُوا رَمَضَانَ، وَأَعْطُوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ».

[راجع: ٥٣]

[6176] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب عبدالقیس کا وفد نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے انھیں فرمایا: ''مرحبا! تمھیں یہاں کسی قسم کی رسوائی یا ندامت نہیں ہوگی۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم قبیلۂ ربیعہ کے لوگ ہیں، ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلۂ مضر کے کفار ہیں، لہذا ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینے میں آسکتے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسی فیصلہ کن بات بتائیں جس پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہوجائیں اور جو لوگ نہیں آسکے ہم انھیں بھی اس کی دعوت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چار (امور کا تمھیں حکم دیتا ہوں) اور چار (سے روکتا ہوں): نماز قائم کرو، زکاۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرو اور کدو، سفید مٹکوں، لکڑی کرید کر بنائے ہوئے برتنوں اور روغنی مرتبانوں میں کچھ نہ کھاؤ پیو۔''

(٩٩) بَابُ مَا يُدْعَى النَّاسُ بِآبَائِهِمْ

باب: 99- (قیامت کے دن) لوگوں کو ان کے باپ کا نام لے کر بلایا جائے گا

٦١٧٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْغَادِرَ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ».

[راجع: ٣١٨٨]

[6177] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن عہد شکنی کرنے والے کے لیے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا: ''یہ فلاں بن فلاں کی دغا بازی کا نشان ہے۔''

٦١٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ،

[6178] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ». [راجع: ٣١٨٨]

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عہد توڑنے والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور اعلان کیا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی دغا بازی کا نشان ہے۔''

(١٠٠) بَابٌ: لَا يَقُلْ: خَبُثَتْ نَفْسِي

باب:100-کوئی یہ نہ کہے: میرا نفس خبیث ہوگیا ہے

٦١٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِي».

[6179] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس پلید ہوگیا ہے بلکہ یوں کہے کہ میرا نفس (دل) سست یا پریشان ہوگیا ہے۔''

٦١٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِي». تَابَعَهُ عُقَيْلٌ.

[6180] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ہرگز یہ نہ کہے کہ میرا دل خبیث ہوگیا ہے بلکہ یوں کہے کہ میرا دل کاہل ہوگیا ہے۔'' عقیل نے ابن شہاب سے روایت کرنے میں یونس بن یزید کی متابعت کی ہے۔

(١٠١) بَابٌ: لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ

باب:101-زمانے کو برا بھلا نہ کہو

٦١٨١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ: يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرَ، وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ». [راجع: ٤٨٢٦]

[6181] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ آدم کے بیٹے زمانے کو گالیاں دیتے ہیں، حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں رات اور دن ہیں۔''

٦١٨٢ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي

[6182] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''تم انگور کا

سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ، وَلَا تَقُولُوا: خَيْبَةَ الدَّهْرِ، فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ». [انظر: ٦١٨٣]

نام کرم نہ رکھو اور یہ بھی نہ کہو: ہائے زمانے کی نامرادی، کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے۔"

فائدہ: اکثر لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی ناگوار بات یا نازیبا کام کو دیکھ کر بلا حجت کہہ دیتے ہیں کہ زمانہ برا ہے۔ وقت اچھا نہیں، حالانکہ اس میں وقت اور زمانے کا کیا قصور ہے، جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے، اس لیے زمانے کو برا کہنا گویا اللہ کو برا کہنا ہے۔

(١٠٢) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ»

باب: 102- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: "کرم تو صرف مومن کا دل ہے" کا بیان

وَقَدْ قَالَ: «إِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِي يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، كَقَوْلِهِ: «إِنَّمَا الصُّرَعَةُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ»، كَقَوْلِهِ: «لَا مُلْكَ إِلَّا لِلهِ»، فَوَصَفَهُ بِانْتِهَاءِ الْمُلْكِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ: ﴿إِنَّ ٱلْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا۟ قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا﴾ [النمل: ٣٤].

آپ ﷺ نے فرمایا: "مفلس تو وہ ہے جو قیامت کے دن افلاس زدہ ہوگا۔" اور فرمایا: "حقیقی پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر کنٹرول کرے۔" نیز آپ نے فرمایا: "اللہ کے سوا اور کوئی بادشاہ نہیں، یعنی آخر میں صرف اللہ کی حکومت رہ جائے گی۔" اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے: "بادشاہ لوگ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے (لوٹ کھسوٹ کر) خراب کر دیتے ہیں۔"

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ یہ عبارات حصر کے لیے ہیں اور ان کا مقتضیٰ یہ ہے کہ لفظ کرم کا اطلاق صرف قلب مومن پر ہو، اسی طرح بادشاہ کا اطلاق صرف اللہ تعالیٰ پر ہو لیکن بادشاہ کا اطلاق اللہ کے غیر پر بھی ہے۔ اس کی تحقیق یہ ہے کہ یہ حصر حقیقی نہیں بلکہ بطور ادّعا ہے، گویا کرمِ حقیقی مومن کا دل ہے، انگور کا درخت یا انگور کا پھل کرم نہیں، اسے مجازی طور پر کرم کہا جا سکتا ہے لیکن حقیقی کرم قلب مومن ہے۔

٦١٨٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَيَقُولُونَ: الْكَرْمُ، إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ». [راجع: ٦١٨٢]

[6183] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگ کرم (انگور کو) کہتے ہیں، حالانکہ کرم تو صرف مومن کا دل ہے۔"

(١٠٣) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

فِيهِ الزُّبَيْرُ عَنِ النَّبِيِّ.

٦١٨٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُفَدِّي أَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «ارْمِ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي»، أَظُنُّهُ يَوْمَ أُحُدٍ. [راجع: ٢٩٠٥]

باب: 103- کسی آدمی کا یہ کہنا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں

اس کے متعلق حضرت زبیر ؓ نے نبی ﷺ سے ایک روایت بیان کی ہے۔

[6184] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی کے لیے اپنے آپ کو قربان کرنے کا لفظ کہتے نہیں سنا، البتہ سعد بن ابی وقاص کے لیے آپ نے فرمایا: ”تیر مارو، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔“ میرا خیال ہے آپ نے یہ غزوۂ اُحد کے دن فرمایا تھا۔

(١٠٤) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: جَعَلَنِي اللهُ فِدَاكَ

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا.

٦١٨٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ، فَصُرِعَ النَّبِيُّ ﷺ وَالْمَرْأَةُ، وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ - قَالَ: أَحْسِبُ - اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، جَعَلَنِي اللهُ فِدَاكَ، هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: «لَا، وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ»، فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ

باب: 104- کسی آدمی کا دوسرے کو کہنا: اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے

حضرت ابوبکر ؓ نے (ایک موقع پر) نبی ﷺ سے کہا تھا: ہمارے باپ اور ہماری مائیں آپ پر قربان ہوں۔

[6185] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت ابوطلحہ ؓ نبی ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے جبکہ ام المومنین صفیہ ؓ رسول اللہ ﷺ کی سواری پر پیچھے بیٹھی تھیں۔ راستے میں کسی جگہ اونٹنی کا پاؤں پھسلا تو نبی ﷺ اور حضرت صفیہ ؓ دونوں گر پڑے۔ حضرت ابوطلحہ ؓ نے اپنے اونٹ سے چھلانگ لگائی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کی: اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے! کیا چوٹ تو نہیں آئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، لیکن عورت کا پتہ کرو۔“ چنانچہ حضرت ابوطلحہ ؓ نے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال لیا، پھر حضرت صفیہ ؓ کی

عَلَى وَجْهِهِ، فَقَصَدَ قَصْدَهَا، فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا، فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا، فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ، - أَوْ قَالَ: أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ - قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ»، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ. [راجع: ٣٧١]

طرف بڑھے اور وہ کپڑا ان پر ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ کھڑی ہوگئیں۔ پھر انھوں نے دونوں کے لیے پالان مضبوط کر کے باندھا تو وہ سوار ہو کر پھر چل پڑے حتی کہ جب وہ مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے یا مدینہ طیبہ پر ان کی نظر پڑی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی حمد وثنا کرنے والے ہیں۔'' آپ مسلسل یہ کلمات کہتے رہے یہاں تک کہ مدینہ طیبہ میں داخل ہوگئے۔

(١٠٥) بَابُ أَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: 105- اللہ عزوجل کے ہاں پسندیدہ نام

٦١٨٦ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ، فَقُلْنَا: لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَرَامَةَ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ». [راجع: ٣١١٤]

[6186] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم میں سے ایک آدمی کے گھر بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ ہم نے اسے کہا: ہم تجھے ابوالقاسم کہہ کر نہیں پکاریں گے اور نہ تیرا اکرام کریں گے۔ نبی ﷺ کو بتایا گیا تو آپ نے (اسے) فرمایا: ''تم اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔''

(١٠٦) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي»

باب: 106- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو'' کا بیان

قَالَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

یہ حضرت انس ؓ نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔

٦١٨٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا: لَا نَكْنِيهِ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي»

[6187] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم میں سے ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ صحابۂ کرام نے کہا: ہم اسے کنیت سے (ابوالقاسم کہہ کر) نہیں پکاریں گے تاوقتیکہ ہم نبی ﷺ سے پوچھ نہ لیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام تو

[راجع: ٣١١٤].

رکھ لو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔"

٦١٨٨ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي». [راجع: ١١٠]

[6188] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: "میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔"

٦١٨٩ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ، فَقَالُوا: لَا نَكْنِيكَ بِأَبِي الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ». [راجع: ٣١١٤]

[6189] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ صحابۂ کرام نے کہا: ہم تیری کنیت ابوالقاسم نہیں رکھیں گے اور نہ تیری آنکھیں اس وجہ سے ٹھنڈی کریں گے۔ وہ شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے یہ واقعہ ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: "اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔"

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ابوالقاسم کنیت اختیار کرنا جائز نہ تھا، تاہم اب نام اور کنیت دونوں رکھے جا سکتے۔ اس ممانعت کی وجہ یہ تھی کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ بازار میں تھے، ایک شخص نے ابوالقاسم کہہ کر آواز دی تو آپ نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ آواز دینے والے نے کہا: میں نے آواز آپ کو نہیں دی بلکہ فلاں شخص کو آواز دی ہے۔ اس وقت آپ نے اپنی کنیت رکھنے سے منع فرما دیا۔[1]

(١٠٧) بَابُ اسْمِ الْحَزْنِ

باب: 107- حزن نام رکھنا

٦١٩٠ - **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَبَاهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَا اسْمُكَ؟» قَالَ: حَزْنٌ، قَالَ: «أَنْتَ سَهْلٌ»، قَالَ: لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي، قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَا زَالَتِ الْحُزُونَةُ فِينَا بَعْدُ.

[6190] حضرت مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا: "تمھارا نام کیا ہے؟" انھوں نے کہا: میرا نام حزن ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم سہل ہو۔" انھوں نے کہا: میں اس نام کو تبدیل نہیں کروں گا جو میرے والد رکھ گئے ہیں۔ ابن مسیب نے کہا: اس کے بعد ہمارے خاندان میں ہمیشہ سختی اور مصیبت کا دور رہا۔

1 صحيح البخاري، البيوع، حديث: 2121.

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمَحْمُودٌ - هُوَ ابْنُ غَيْلَانَ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ بِهٰذَا. [انظر: ٦١٩٣]

امام بخاری ؒ نے اس حدیث کی ایک اور سند بھی بیان کی ہے۔

(١٠٨) بَابُ تَحْوِيلِ الْاِسْمِ إِلَى اسْمٍ أَحْسَنَ مِنْهُ

باب: 108- کسی (برے) نام کو بدل کر اچھا نام رکھنا

٦١٩١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ: أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وُلِدَ، فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ - وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ - فَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ ﷺ، فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَيْنَ الصَّبِيُّ؟» فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: قَلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «مَا اسْمُهُ؟» قَالَ: فُلَانٌ، قَالَ: «وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ»، فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ.

[6191] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ منذر بن ابو اسید ؓ جب پیدا ہوئے تو انھیں نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے اپنی رانوں پر رکھ لیا اور حضرت ابو اسید ؓ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ کسی کام میں مشغول ہو گئے تو حضرت ابو اسید ؓ نے اپنے بیٹے کے متعلق حکم دیا کہ اسے اٹھا لیا جائے، چنانچہ بچے کو آپ کی ران سے اٹھا لیا گیا۔ پھر نبی ﷺ اس کام سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''بچہ کہاں ہے؟'' حضرت ابو اسید ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نے اسے گھر بھیج دیا ہے۔ آپ نے پوچھا: ''اس کا نام کیا ہے؟'' عرض کی: فلاں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''لیکن اس کا نام منذر ہے۔'' چنانچہ اسی دن آپ نے اس کا نام منذر رکھ دیا۔

٦١٩٢ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ، فَقِيلَ: تُزَكِّي نَفْسَهَا. فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْنَبَ.

[6192] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت زینب ؓ کا نام برّہ تھا۔ کہا گیا کہ وہ اپنی پاکی ظاہر کرتی ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام زینب رکھ دیا۔

٦١٩٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي

[6193] حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرے دادا حزن نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر

عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَا اسْمُكَ؟» قَالَ: اسْمِي حَزْنٌ، قَالَ: «بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ»، قَالَ: مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي، قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ. [راجع: ٦١٩٠]

ہوئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''تمھارا نام کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: میرا نام حزن ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم تو سہل ہو۔'' انھوں نے کہا: میں اپنے باپ کا رکھا ہوا نام نہیں بدلوں گا۔ حضرت سعید بن مسیّب نے کہا: اس کے بعد سے اب تک ہمارے خاندان میں سختی اور مصیبت ہی رہی۔

(١٠٩) بَابُ مَنْ سَمَّى بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ

باب:109- جس نے انبیاء ﷺ کے نام پر نام رکھے

وَقَالَ أَنَسٌ: قَبَّلَ النَّبِيُّ ﷺ إِبْرَاهِيمَ، يَعْنِي ابْنَهُ.

حضرت انس ؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کو بوسہ دیا۔

٦١٩٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى: رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: مَاتَ صَغِيرًا وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ، وَلٰكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

[6194] حضرت اسماعیل بن ابو خالد سے روایت ہے، میں نے ابن ابی اوفی ؓ سے پوچھا: کیا تم نے نبی ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم ؓ کو دیکھا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں، ان کی وفات بچپن میں ہوگئی تھی۔ اگر محمد ﷺ کے بعد کسی بھی نبی کی آمد کا فیصلہ ہوتا تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

٦١٩٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ». [راجع: ١٣٨٢]

[6195] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب (رسول اللہ ﷺ کے فرزند) ابراہیم ؓ فوت ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''اس کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی مقرر ہوگئی ہے۔''

٦١٩٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا

[6196] حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔ میں تو قاسم ہوں اور تمھارے درمیان تقسیم کرنے والا ہوں۔''

بِكُنْيَتِي، فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ».

وَرَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣١١٤]

اس روایت کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٦١٩٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ صُورَتِي، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». [راجع: ١١٠]

[6197] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ اور جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔''

٦١٩٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ، وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى. [راجع: ٥٤٦٧]

[6198] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور چبا کر اسے گھٹی دی، نیز اس کے لیے خیر و برکت کی دعا فرمائی، پھر میرے حوالے کر دیا۔ وہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا سب سے بڑا بیٹا تھا۔

٦١٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ. [راجع: ١٠٤٣]

[6199] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جس دن ابراہیم کی وفات ہوئی، اس دن سورج گرہن ہوا تھا۔

رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

یہ حدیث حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

(١١٠) بَابُ تَسْمِيَةِ الْوَلِيدِ

باب: 110- بچے کا نام ولید رکھنا

٦٢٠٠ - أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ

[6200] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے جب رکوع سے اپنا سر اٹھایا تو یہ دعا

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: «اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ». [راجع: ٧٩٧]

فرمائی: ''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابو ربیعہ اور مکہ میں موجود دیگر ناتواں مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! مضر کے کفار پر سختی کر۔ اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسا قحط نازل فرما۔''

(١١١) بَاب مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَنَقَصَ مِنِ اسْمِهِ حَرْفًا

باب: 111- جس نے اپنے ساتھی کو بلایا اور اس کے نام سے کوئی حرف کم کر دیا

وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا هِرٍّ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے (ایک مرتبہ) ''اے ابوہر!'' کہا تھا۔

٦٢٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ [قَالَ]: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشَ، هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ»، قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ، قَالَتْ: وَهُوَ يَرَى مَا لَا نَرَى. [راجع: ٣٢١٧]

[6201] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائش! یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں اور تمھیں سلام کہتے ہیں۔'' میں نے کہا: ان پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مزید کہا: آپ ﷺ وہ چیزیں دیکھتے تھے جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔

٦٢٠٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ وَأَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ ﷺ يَسُوقُ بِهِنَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَنْجَشُ، رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ». [راجع: ٦١٤٩]

[6202] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سامان سفر کے ساتھ تھیں اور نبی ﷺ کے غلام انجشہ رضی اللہ عنہ عورتوں کے اونٹ ہانک رہے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے انجش! ان آبگینوں کے ساتھ نرمی کرو۔''

(١١٢) بَابُ الْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ، وَقَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِلرَّجُلِ

باب: 112- چھوٹے بچے کی کنیت رکھنا اور بچہ پیدا ہونے سے پہلے کسی کی کنیت رکھنا

٦٢٠٣ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا، وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ: أَبُو عُمَيْرٍ، قَالَ: أَحْسِبُهُ فَطِيمًا، وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ: «يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟» نُغَيْرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ، فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ ثُمَّ يَقُومُ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا. [راجع: ٦١٢٩]

[6203] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ اخلاق کے اعتبار سے تمام لوگوں سے اچھے تھے۔ میرا ایک بھائی ابوعمیر نامی تھا۔ میرا خیال ہے وہ دودھ چھوڑ چکا تھا۔ آپ ﷺ جب ہمارے ہاں تشریف لاتے تو اسے فرماتے: ”اے ابوعمیر! تیری نغیر (چڑیا) تو بخیر ہے؟“ وہ اس چڑیا کے ساتھ کھیلا کرتا تھا۔ بسا اوقات نماز کا وقت ہو جاتا جبکہ آپ ہمارے گھر میں تشریف فرما ہوتے تو آپ وہ چٹائی بچھانے کا حکم دیتے جس پر آپ بیٹھے ہوتے تھے، اسے صاف کر کے اس پر پانی چھڑک دیا جاتا، پھر آپ کھڑے ہوجاتے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے تو آپ ہمیں نماز پڑھاتے۔

(١١٣) بَابُ التَّكَنِّي بِأَبِي تُرَابٍ وَإِنْ كَانَتْ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى

باب: 113- ابوتراب کنیت رکھنا اگرچہ دوسری کنیت بھی ہو

٦٢٠٤ - **حَدَّثَنَا** خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَيْهِ لَأَبُو تُرَابٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ نَدْعُوَهَا، وَمَا سَمَّاهُ أَبُو تُرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ، غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْجِدَارِ فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ يَتْبَعُهُ فَقَالَ: هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ، فَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَامْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ: «اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ». [راجع: ٤٤١]

[6204] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت علی ؓ کو ان کی کنیت، ابوتراب، بہت پیاری لگتی تھی۔ ہم جب انھیں اس کنیت سے آواز دیتے تو بہت خوش ہوتے کیونکہ ابوتراب کی کنیت خود نبی ﷺ نے رکھی تھی۔ ایک دن وہ سیدہ فاطمہ ؓ سے خفا ہوکر باہر چلے گئے اور مسجد کی دیوار کے پاس لیٹ گئے۔ نبی ﷺ انھیں تلاش کرتے ہوئے ان کے پیچھے آئے تو فرمایا کہ یہ تو دیوار کے پاس لیٹے ہوئے ہیں۔ جب نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو ان کی پشت مٹی سے بھری ہوئی تھی۔ آپ ان کی پشت سے مٹی جھاڑتے ہوئے فرمانے لگے: ”اے ابوتراب! اٹھ جاؤ۔“

(١١٤) بَابُ أَبْغَضِ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ

باب: 114- اللہ کے ہاں انتہائی ناپسندیدہ نام

٦٢٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ». [انظر: ٦٢٠٦]

[6205] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے برا نام اس شخص کا ہوگا جس نے اپنا نام ملک الاملاک (شہنشاہ، مہاراج) رکھا۔''

٦٢٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ: «أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللهِ - وَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ: أَخْنَعُ الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللهِ - رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ». [راجع: ٦٢٠٥]

[6206] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام اس شخص کا ہوگا جو اپنا نام ملک الاملاک رکھے گا۔''

قَالَ سُفْيَانُ: يَقُولُ غَيْرُهُ: تَفْسِيرُهُ: شَاهَانْ شَاهْ.

سفیان بیان کرتے ہیں کہ ابوالزناد کے غیر نے کہا: ملک الاملاک کا مفہوم شاہان شاہ ہے۔

(١١٥) بَابُ كُنْيَةِ الْمُشْرِكِ

باب: 115- مشرک کی کنیت کا بیان

وَقَالَ مِسْوَرٌ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ».

حضرت مسور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''مگر یہ کہ ابن ابی طالب چاہے۔''

٦٢٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ، وَأُسَامَةُ وَرَاءَهُ، يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَسَارَا حَتَّى مَرَّا بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ

[6207] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر بچھی تھی جبکہ اسامہ آپ کے پیچھے سوار تھے۔ آپ ﷺ قبیلۂ حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت (بیمار پرسی) کے لیے تشریف لے جارہے تھے، یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے۔ دونوں حضرات چلتے رہے حتی کہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی ابن سلول بھی تھا جبکہ وہ ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔ اس مجلس میں کچھ مسلمان بھی تھے، بتوں کی پرستش کرنے والے مشرک اور یہودی بھی تھے۔

أُبَيٍّ، فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ، وَفِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُاللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ ابْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ وَقَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ، فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ، لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا، فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا، فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، فَاغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ، فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا، ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيْ سَعْدُ، أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟- يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ - قَالَ كَذَا وَكَذَا»، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: أَيْ رَسُولَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ، اعْفُ عَنْهُ، وَاصْفَحْ، فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ، وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ [وَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ]، فَلَمَّا رَدَّ اللهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ، فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللهُ

مسلمانوں میں حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ بھی موجود تھے، جب مجلس پر سواری کا غبار اڑ کر پڑا تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی اور کہنے لگا: ہم پر غبار نہ اڑاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے اہل مجلس کو سلام کہا، پھر وہاں ٹھہر گئے اور سواری سے اترے اور انھیں اللہ کے دین کی دعوت دی، نیز انھیں قرآن پڑھ کر سنایا۔ عبداللہ بن ابی نے کہا: بھلے آدمی! جو کچھ تم نے پڑھ کر سنایا ہے اس سے بہتر کوئی کلام نہیں ہوسکتا اگرچہ حق ہے مگر ہماری مجالس میں آ کر اس کی وجہ سے ہمیں اذیت نہ دیا کرو، ہاں جو تمھارے پاس آئے اسے یہ قصے سنا دیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ نے کہا: کیوں نہیں: اللہ کے رسول! آپ ہماری مجالس میں تشریف لایا کریں، ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ اس معاملے میں مسلمانوں، مشرکین اور یہودیوں کا باہمی جھگڑا ہوگیا۔ قریب تھا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی پر اتر آئیں لیکن رسول اللہ ﷺ انھیں خاموش کراتے رہے۔ آخر جب تمام لوگ خاموش ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر (وہاں سے) تشریف لے گئے۔ جب سعد بن عبادہ ؓ کے پاس پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اے سعد! تم نے نہیں سنا کہ آج ابوحباب نے کس طرح کی باتیں کی ہیں؟ آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی طرف تھا۔ اس نے ایسا ایسا کہا ہے۔'' سعد بن عبادہ ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ اسے معاف کر دیں اور اس سے درگزر فرمائیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی ہے! اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق دیا ہے جو آپ پر اتارا ہے، آپ کے تشریف لانے سے پہلے اس بستی (مدینہ طیبہ) کے باشندے اس امر پر متفق ہو گئے تھے کہ اس کے سر پر تاج رکھیں اور اسے سرداروں کی سی

وَيَصْبِرُونَ عَلَى الْأَذَى. قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْكِتَٰبَ﴾ الْآيَةَ [آل عمران:١٨٦]، وَقَالَ: ﴿وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ﴾ [البقرة:١٠٩] فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَأَوَّلُ فِي الْعَفْوِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَهُ اللهُ بِهِ حَتَّى أَذِنَ لَهُ فِيهِمْ، فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَدْرًا، فَقَتَلَ اللهُ بِهَا مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ، فَقَفَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ مَنْصُورِينَ غَانِمِينَ، مَعَهُمْ أُسَارَى مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ، قَالَ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ: هٰذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ، فَبَايَعُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوا. [راجع: ٢٩٨٧]

پگڑی باندھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے سچا کلام دے کر آپ کو یہاں بھیج دیا۔ وہ اس بات سے چڑ گیا اور جو کچھ آپ نے آج ملاحظہ فرمایا ہے وہ اس جلن کی وجہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے (عبداللہ بن ابی کو) معاف کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام اللہ کے حکم کے مطابق مشرکین اور اہل کتاب سے اسی طرح درگزر کیا کرتے تھے اور ان کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کیا کرتے تھے جس طرح انھیں اللہ نے حکم دیا تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم یقیناً ان لوگوں سے جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے (تکلیف دہ باتیں) ضرور سنو گے۔'' دوسرے مقام پر فرمایا: ''اہل کتاب یہ خواہش کرتے ہیں (کہ تم کو ایمان لانے کے بعد کافر بنا دیں)۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ انھیں معاف کرنے کے لیے اللہ کے حکم کے مطابق عمل کیا کرتے تھے حتی کہ آپ کو ان کے خلاف جہاد کرنے کی اجازت دی گئی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر لڑا اور اللہ کے حکم سے اس میں کفار کے بڑے بڑے بہادر اور قریش کے سردار قتل کیے گئے تو رسول اللہ ﷺ اپنے صحابۂ کرام کے ساتھ فتح مند ہو کر اور مال غنیمت لے کر لوٹے، ان کے ساتھ کافروں کے بڑے بڑے سرغنے اور قریش کے سردار قیدی بھی تھے۔ اس وقت عبداللہ بن ابی اور اس کے مشرک ساتھیوں اور دیگر بت پرستوں نے کہا: اب اسلام کا معاملہ کامیاب ہو گیا ہے، چنانچہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر بیعت کر لی اور (بظاہر) مسلمان ہو گئے۔

٦٢٠٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ نَفَعْتَ أَبَا

[6208] حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ نے ابوطالب کو کوئی فائدہ پہنچایا کیونکہ وہ آپ کی حفاظت کرتا تھا اور آپ کی خاطر لوگوں سے ناراض ہوتا تھا؟ آپ ﷺ

طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ، لَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ». [راجع: ٣٨٨٣]

نے فرمایا: ''ہاں، میری وجہ سے وہ اس جگہ میں ہے جہاں ٹخنوں تک آگ ہے۔ اگر میں نہ ہوتا تو وہ دوزخ کے نچلے طبقے میں ہوتا۔

(١١٦) بَابٌ: الْمَعَارِيضُ مَنْدُوحَةٌ عَنِ الْكَذِبِ

باب: 116- ذو معنی بات کہنے میں جھوٹ سے بچاؤ ہے

وَقَالَ إِسْحَاقُ: سَمِعْتُ أَنَسًا: مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ: كَيْفَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: هَدَأَ نَفَسُهُ، وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ، وَظَنَّ أَنَّهَا صَادِقَةٌ.

حضرت انس ؓ سے روایت کہ حضرت ابوطلحہ ؓ کا بیٹا فوت ہو گیا، انھوں نے پوچھا بچہ کیسا ہے؟ ام سلیم ؓ نے کہا: اس کی جان کو سکون ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ آرام میں ہے۔ حضرت ابوطلحہ ؓ نے انھیں سچا گمان کیا۔

٦٢٠٩ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَحَدَا الْحَادِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ارْفُقْ يَا أَنْجَشَةُ - وَيْحَكَ - بِالْقَوَارِيرِ». [راجع: ٦١٤٩]

[6209] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک سفر میں تھے۔ ایک غلام نے سواری کے اونٹوں کو تیزی سے چلایا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے انجشہ! تیری خرابی ہو! ان آبگینوں کے ساتھ نرمی کرو۔''

٦٢١٠ - **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ وَأَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ غُلَامٌ يَحْدُو بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ».

[6210] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک سفر میں تھے جبکہ انجشہ نامی ایک غلام عورتوں کی سواریوں کو حدی پڑھتا ہوا لے جا رہا تھا۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''اے انجشہ! شیشوں کے ساتھ نرمی کر۔''

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: يَعْنِي النِّسَاءَ. [راجع: ٦١٤٩]

ابوقلابہ نے کہا: قواریر سے مراد عورتیں ہیں۔

٦٢١١ - **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ حَادٍ يُقَالُ لَهُ:

[6211] حضرت انس بن مالک ؓ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کا ایک حدی خواں تھا جسے انجشہ کہا جاتا تھا۔ اس کی آواز بہت سریلی تھی۔ نبی ﷺ نے

أَنْجَشَةُ، وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ، لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ»، قَالَ قَتَادَةُ: يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ. [راجع: ٦١٤٩]

اسے فرمایا: ''اے انجشہ! نرمی کرو، آبگینوں کو چور نہ کرو۔'' حضرت ابوقتادہ نے کہا: اس سے مراد کمزور عورتیں ہیں۔

٦٢١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ، فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ، فَقَالَ: «مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا». [راجع: ٢٦٢٧]

[6212] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دفعہ مدینہ طیبہ میں گھبراہٹ پیدا ہوئی تو نبی ﷺ حضرت ابوطلحہ ؓ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور فرمایا: ''ہمیں تو خوف و ہراس کی کوئی چیز نظر نہیں آئی، البتہ ہم نے اس گھوڑے کو سمندر پایا ہے۔''

(١١٧) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلشَّيْءِ: لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَهُوَ يَنْوِي أَنَّهُ لَيْسَ بِحَقٍّ

باب: 117- کسی چیز کو لاشیئ کہنا اور اس سے مراد یہ ہو کہ مبنی برحقیقت نہیں

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْقَبْرَيْنِ: «يُعَذَّبَانِ بِلَا كَبِيرٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ».

حضرت ابن عباس ؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے دو قبر والوں کے متعلق فرمایا: ''انھیں کسی بڑی بات کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جارہا، حالانکہ وہ کبیرہ گناہ تھا۔''

٦٢١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسُوا بِشَيْءٍ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ». [راجع: ٣٢١٠]

[6213] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''وہ کوئی شے نہیں۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! بعض اوقات یہ کاہن ایسی باتیں بتاتے ہیں جو صحیح ثابت ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ باتیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں انھیں کوئی جن فرشتوں سے سن کر اڑا لیتا ہے، پھر اپنے دوست کے کان میں مرغ کی آواز کی طرح ڈالتا ہے، پھر اس سچی بات میں کاہن سو جھوٹ ملا دیتا ہے۔''

(١١٨) بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ

باب: 118- آسمان کی طرف نظر اٹھانا

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى ٱلْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ﴾ [الغاشية: ١٧]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کیا یہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کیا گیا۔''

وَقَالَ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ.

حضرت عائشہ ﷞ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا۔

٦٢١٤ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ، فَبَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ». [راجع: ٤]

[6214] حضرت جابر بن عبداللہ ﷠ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''پھر میرے پاس وحی آنے کا سلسلہ بند ہو گیا۔ ایک دن میں جا رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی۔ میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔''

٦٢١٥ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ لَءَايَٰتٍ لِّأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ﴾ [آل عمران: ١٩٠]. [راجع: ١١٧]

[6215] حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ایک رات حضرت میمونہ ﷠ کے گھر بسر کی۔ نبی ﷺ نے اس رات وہیں قیام فرمایا۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ گیا تو آپ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیات پڑھنے لگے: ''بلاشبہ زمین و آسمان کی پیدائش میں اور رات دن کے بدلتے رہنے میں عقل والوں کے لیے عظیم نشانیاں ہیں۔''

(١١٩) بَابُ مَنْ نَكَتَ الْعُودَ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ

باب: 119- کیچڑ اور پانی میں لکڑی مارنا

٦٢١٦ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَائِطٍ مِنْ

[6216] حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷜ سے روایت ہے کہ وہ مدینہ طیبہ کے باغوں میں سے کسی باغ میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے۔ نبی ﷺ کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی

حِيطَانِ الْمَدِينَةِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ عُودٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ»، فَذَهَبْتُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَاسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: «افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ»، فَإِذَا عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ - وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ - فَقَالَ: «افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ - أَوْ تَكُونُ -»، فَذَهَبْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ، قَالَ: اللهُ الْمُسْتَعَانُ. [راجع: ٣٦٧٤]

جسے آپ پانی اور مٹی میں مار رہے تھے۔ اس دوران میں ایک آدمی آیا اور اس نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''دروازہ کھول دو اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔'' میں گیا تو وہاں حضرت ابوبکر ؓ موجود تھے۔ میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انھیں جنت کی خوشخبری سنائی۔ پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھلوانا چاہا تو آپ نے فرمایا: ''اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے بھی جنت کی خوشخبری دو۔'' اس مرتبہ حضرت عمر ؓ تھے۔ میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انھیں جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک تیسرے آدمی نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ اس وقت آپ ﷺ ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے تھے، اب سیدھے ہوکر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ''ان کے لیے دروازہ کھول دو اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا دو لیکن انھیں دنیا میں آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔'' میں گیا تو وہاں حضرت عثمان ؓ تھے۔ میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور جنت کی بشارت دی اور وہ بات بھی بتائی جو آپ ﷺ نے کہی تھی۔ حضرت عثمان ؓ نے کہا: خیر اللہ مددگار ہے۔

(١٢٠) بَابُ الرَّجُلِ يَنْكُتُ الشَّيْءَ بِيَدِهِ فِي الْأَرْضِ

باب:120- اپنے ہاتھ سے زمین میں کوئی چیز کریدنا

٦٢١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ الْأَرْضَ بِعُودٍ فَقَالَ: «لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ فُرِغَ مِنْ مَقْعَدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ». فَقَالُوا: أَفَلَا نَتَّكِلُ؟

[6217] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک جنازے میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے۔ (آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔) آپ چھڑی سے زمین کریدنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا جنت یا دوزخ میں ٹھکانا طے نہ ہو چکا ہو۔'' صحابۂ کرام نے عرض کی: کیا ہم اس پر توکل نہ کرلیں؟ آپ نے فرمایا: ''عمل کرو کیونکہ ہر شخص جس ٹھکانے کے لیے

قَالَ: «اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ﴾ الْآيَةَ [الليل: ٥]». [راجع: ١٣٦٢]

پیدا کیا گیا ہے، اسے ویسی ہی توفیق دی جائے گی۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''بہرحال جس نے دیا اور اللہ سے ڈر گیا......''

(١٢١) بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ

باب: 121- تعجب کے وقت اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہنا

٦٢١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ؟ - يُرِيدُ بِهِ أَزْوَاجَهُ حَتَّى يُصَلِّينَ - رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ». [راجع: ١١٥]

[6218] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا: ''سبحان اللہ! اللہ کی رحمت کے کتنے خزانے آج رات نازل کیے گئے ہیں؟ اور کس قدر فتنوں کا نزول ہوا ہے؟ کون ہے جو ان حجروں میں سوئی ہوئی عورتوں کو بیدار کرے؟ اس سے آپ کی مراد ازواج مطہرات تھیں، تاکہ وہ نماز پڑھیں۔ دنیا میں بہت سی لباس پہننے والی خواتین آخرت میں ننگی ہوں گی۔''

وَقَالَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: اللهُ أَكْبَرُ.

حضرت ابن عباس ؓ سیدنا عمر ؓ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کی: کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: اللہ اکبر۔

٦٢١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ: أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ، فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ، ثُمَّ

[6219] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت صفیہ بنت حیی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرنے کے لیے آئیں جبکہ آپ رمضان کے آخری عشرے میں مسجد میں معتکف تھے۔ انھوں نے عشاء کے وقت تھوڑی دیر تک آپ ﷺ سے باتیں کیں، پھر واپس جانے کے لیے اٹھیں تو نبی ﷺ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوگئے تاکہ انھیں واپس چھوڑنے جائیں۔ جب وہ مسجد کے اس دروازے کے پاس پہنچیں جہاں نبی ﷺ کی

قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ مَسْكَنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ نَفَذَا، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ»، قَالَا: سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا مَا قَالَ. قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا». [راجع: ٢٠٣٥]

زوجۂ محترمہ ام سلمہ ؓ کا گھر تھا تو ان دونوں کے پاس سے دو انصاری آدمی گزرے۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''تھوڑی دیر کے لیے رک جاؤ، دیکھو! یہ میری بیوی حضرت صفیہ بنت حیی ہے۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! سبحان اللہ۔ ان حضرات پر یہ بات بہت گراں گزری۔ آپ نے فرمایا: ''شیطان، انسان کے اندر اس طرح دوڑتا ہے جس طرح رگوں میں خون گردش کرتا ہے، مجھے خطرہ محسوس ہوا مبادا تمھارے دلوں میں کوئی چیز ڈال دے۔''

(١٢٢) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ

باب: 122- انگلیوں سے کنکری مارنے کی ممانعت

٦٢٢٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ، وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ، وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ». [راجع: ٤٨٤١]

[6220] حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع کیا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کنکری شکار نہیں کر سکتی اور نہ دشمن ہی کو ہلاک کر سکتی ہے، البتہ یہ آنکھ پھوڑ سکتی ہے اور دانت توڑ سکتی ہے۔''

(١٢٣) بَابُ الْحَمْدِ لِلْعَاطِسِ

باب: 123- چھینک مارنے والے کا الحمد للہ کہنا

٦٢٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: «هٰذَا حَمِدَ اللهَ، وَهٰذَا لَمْ يَحْمَدِ [اللهَ]». [انظر: ٦٢٢٥]

[6221] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی۔ آپ ﷺ نے ایک کی چھینک کا جواب دیا اور دوسرے کی چھینک کا جواب نہ دیا، آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اس نے الحمد للہ کہا تھا اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا تھا۔''

(١٢٤) بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللهَ

باب: 124- چھینک مارنے والا جب الحمد للہ کہے تو اسے جواب دینا

فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں ایک حدیث بیان کی ہے۔

٦٢٢٢ - **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَرَدِّ السَّلَامِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ. وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ - أَوْ قَالَ: حَلْقَةِ الذَّهَبِ - وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَاثِرِ. [راجع: ١٢٣٩]

[6222] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات کاموں سے روکا تھا۔ آپ نے ہمیں عیادت (بیمار پرسی) کرنے، جنازے کے پیچھے چلنے، چھینک مارے والے کو جواب دینے، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کو پورا کرنے کا حکم دیا۔ اور آپ نے ہمیں سات کاموں، یعنی سونے کی انگوٹھی یا چھلا پہننے، ریشم، دیبا، سندس اور ریشمی زین پوش سے منع فرمایا تھا۔

(١٢٥) بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعُطَاسِ، وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّثَاؤُبِ

باب:125- چھینک کے مستحب اور جماہی کے ناپسندیدہ ہونے کا بیان

٦٢٢٣ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِذَا قَالَ: هَاءَ، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ». [راجع: ٣٢٨٩]

[6223] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جماہی کو ناپسند کرتا ہے۔ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر جو اسے سنے فرض ہے کہ اس کا جواب دے، البتہ جماہی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے، اس لیے جہاں تک ممکن ہو اسے روکے۔ جب کوئی جماہی کے وقت ”ہا“ کی آواز نکالتا ہے تو اس سے شیطان ہنستا ہے۔“

(١٢٦) بَابٌ: إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ؟

باب: 126- جب چھینک مارے تو اس کا جواب کیسے دیا جائے؟

٦٢٢٤ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ - أَوْ صَاحِبُهُ -: يَرْحَمُكَ اللهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ».

[6224] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی چھینک مارے تو وہ الحمد لله کہے۔ اس کا بھائی یا ساتھی يرحمك الله کہے۔ جب اس کا ساتھی يرحمك الله کہے تو چھینکنے والا جواب میں: يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہے۔“

(١٢٧) بَابٌ: لَا يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللهَ

باب: 127- جب چھینک لینے والا الحمدللہ نہ کہے تو اس کو جواب نہ دیا جائے

٦٢٢٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللهِ، شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي، قَالَ: «إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللهَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللهَ». [راجع: ٦٢٢١]

[6225] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ دو آدمیوں کو نبی ﷺ کی موجودگی میں چھینک آئی تو آپ نے ایک کو جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہ دیا۔ دوسرے آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی چھینک کا جواب دیا ہے لیکن میرے چھینک مارنے پر جواب نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے الحمدللہ کہا تھا اور تو نے نہیں کہا تھا۔“

فائدہ: درج ذیل صورتوں میں چھینک کا جواب نہیں دینا چاہیے: ○ جو شخص چھینک کر الحمدللہ نہ کہے، اسے جواب نہ دیا جائے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔ ○ کفار و مشرکین کی چھینک کا بھی جواب نہیں دینا چاہیے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ یہودیوں کو جواب نہیں دیتے تھے۔ ○ جو زکام کی وجہ سے چھینک مارے وہ بھی جواب کا حق دار نہیں۔ ○ خطبۂ جمعہ کے وقت چھینک کا جواب نہیں دینا چاہیے کیونکہ اس وقت خطبہ سننا فرض ہے۔ ○ حالت جماع اور قضائے حاجت کے وقت چھینک کے جواب میں تاخیر کر لینی چاہیے۔[1]

1 فتح الباري: 739/10.

(١٢٨) بَابٌ: إِذَا تَثَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ

٦٢٢٦ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ». [راجع: ٣٢٨٩]

باب: 128- جب جمائی آئے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے

[6226] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے۔ ہر مسلمان جو الحمد للہ سنے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے۔ جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے ممکن حد تک روکے کیونکہ جب کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔
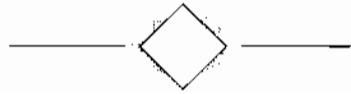
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

79 - كِتَابُ الِاسْتِئْذَانِ

اجازت لینے کے آداب واحکام

(١) بَابُ بَدْءِ السَّلَامِ

باب: 1- سلام کی ابتدا

٦٢٢٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَلَقَ اللهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ، طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولٰئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ، فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ، فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللهِ، فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْآنَ».

[راجع: ٣٣٢٦]

[6227] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم ؑ کو ان کی صورت پر بنایا۔ ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی۔ جب انھیں پیدا کیا تو فرمایا: جاؤ ان بیٹھے ہوئے فرشتوں کو سلام کرو اور سنو وہ تمھارے سلام کا کیا جواب دیتے ہیں؟ کیونکہ وہ تمھارا اور تمھاری اولاد کا سلام ہوگا، چنانچہ حضرت آدم ؑ نے کہا ''السلام علیکم'' انھوں نے جواب دیا: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' انھوں نے حضرت آدم ؑ کے سلام پر ''ورحمۃ اللہ'' کا اضافہ کیا۔ اب جو شخص بھی جنت میں جائے گا وہ آدم کی صورت کے مطابق ہوکر جائے گا، اس کے بعد خلقت کا قد کم ہوتا گیا، اب تک ایسا ہی ہو رہا ہے۔''

فائدہ: ''خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُورَتِهٖ'' کے دو مفہوم حسب ذیل ہیں: * حضرت آدم ؑ پیدائش سے اسی شکل وصورت پر تھے جس صورت پر وہ ہمیشہ رہے۔ ایسا نہیں ہوا کہ پیدائش کے وقت وہ چھوٹے ہوں، پھر آہستہ آہستہ بڑے ہوتے گئے جیسا کہ ان کی اولاد میں ہوتا ہے۔ * اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم ؑ کو اپنی ذاتی صورت پر پیدا کیا۔ پہلے معنی ہی زیادہ راجح ہیں۔ واللہ أعلم.

(٢) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَمَا تَكْتُمُونَ﴾ [النور: ٢٧-٢٩]

باب:2-ارشاد باری تعالیٰ: ''اے ایمان والو! اپنے گھر کے علاوہ دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو...... اور جو کچھ تم چھپاتے ہو'' کا بیان

وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ: إِنَّ نِسَاءَ الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ صُدُورَهُنَّ وَرُؤُوسَهُنَّ، قَالَ: اصْرِفْ بَصَرَكَ عَنْهُنَّ، يَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا۟ مِنْ أَبْصَـٰرِهِمْ وَيَحْفَظُوا۟ فُرُوجَهُمْ﴾ [النور: ٣٠] قَالَ قَتَادَةُ: عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُمْ ﴿وَقُل لِّلْمُؤْمِنَـٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَـٰرِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ﴾ [النور: ٣١] ﴿خَآئِنَةَ ٱلْأَعْيُنِ﴾ [غافر: ١٩]: مِنَ النَّظَرِ إِلَى مَا نُهِيَ عَنْهُ.

حضرت سعید بن ابوحسن نے حضرت حسن بصری سے کہا کہ عجمی عورتیں اپنے سینے اور سر کو برہنہ رکھتی ہیں۔ حسن بصری نے فرمایا: تم اپنی نظر ان سے پھیر لو، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ اہل ایمان سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔'' حضرت قتادہ نے کہا: اس سے مراد یہ ہے کہ جو ان کے لیے حلال نہیں ان سے شرمگاہوں کی حفاظت کریں، نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آپ اہل ایمان خواتین سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔'' ﴿خَائِنَةَ الْأَعْيُن﴾ آنکھوں کی خیانت سے مراد اس چیز کو دیکھنا ہے جس سے منع کیا گیا۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي النَّظَرِ إِلَى الَّتِي لَمْ تَحِضْ مِنَ النِّسَاءِ: لَا يَصْلُحُ النَّظَرُ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُنَّ مِمَّنْ يُشْتَهَى النَّظَرُ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً.

امام زہری نے نابالغ لڑکیوں کو دیکھنے کی بابت فرمایا کہ ان کی بھی کسی ایسی چیز کو نہیں دیکھنا چاہیے جسے دیکھنے سے شہوت نفسانی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو، خواہ وہ چھوٹی ہی کیوں نہ ہوں۔

وَكَرِهَ عَطَاءٌ النَّظَرَ إِلَى الْجَوَارِي الَّتِي يُبَعْنَ بِمَكَّةَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ أَنْ يَشْتَرِيَ.

حضرت عطاء نے ان لونڈیوں کو دیکھنا مکروہ کہا جو مکہ مکرمہ میں فروخت کی جاتی تھیں ہاں، اگر انھیں خریدنے کا ارادہ ہو تو انھیں دیکھنا جائز ہے۔

٦٢٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرْدَفَ النَّبِيُّ ﷺ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ

[6228] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت فضل بن عباس ؓ کو قربانی کے دن اپنے پیچھے سواری کی پشت پر بٹھایا۔ حضرت فضل ؓ بہت خوبصورت نوجوان تھے۔ نبی ﷺ لوگوں کو مسائل کا جواب

النَّحْرِ خَلْفَهُ عَلَى عَجُزِ رَاحِلَتِهِ، وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَضِيئًا، فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ لِلنَّاسِ يُفْتِيهِمْ، وَأَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ وَضِيئَةٌ تَسْتَفْتِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، وَأَعْجَبَهُ حُسْنُهَا، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، فَأَخْلَفَ بِيَدِهِ فَأَخَذَ بِذَقَنِ الْفَضْلِ، فَعَدَلَ وَجْهَهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ». [راجع: ١٥١٣]

دینے کے لیے ٹھہرے ہوئے تھے کہ اس دوران میں قبیلۂ خثعم کی ایک خوبرو عورت بھی رسول اللہ ﷺ سے کوئی مسئلہ پوچھنے آئی تو فضل بن عباس ؓ نے اسے دیکھنا شروع کر دیا کیونکہ اس کا حسن و جمال انھیں بہت پسند آ رہا تھا۔ نبی ﷺ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو فضل بن عباس ؓ اسے دیکھ رہے تھے۔ آپ نے پیچھے کی طرف سے ہاتھ لے جا کر فضل ؓ کی ٹھوڑی پکڑی اور ان کا چہرہ اسے دیکھنے سے دوسری طرف کر دیا۔ اس عورت نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ کی طرف سے عائد کردہ فریضۂ حج نے میرے بوڑھے باپ کو پا لیا ہے جبکہ وہ سواری پر سیدھا نہیں بیٹھ سکتا، کیا اگر میں اس کی طرف سے حج کر لوں تو اس کی طرف سے یہ فریضہ ادا ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

فائدہ: اس حدیث سے کچھ اہل علم نے یہ مسئلہ کشید کیا ہے کہ عورت کے لیے چہرے کا پردہ ضرور نہیں۔ لیکن یہ موقف عقلی اور نقلی دونوں لحاظ سے محل نظر ہے۔ عقلی لحاظ سے تو اس لیے غلط ہے کہ عورت کا چہرہ ہی وہ چیز ہے جو مرد کے لیے عورت کے تمام بدن سے زیادہ پرکشش ہے، اگر چہرے ہی کو حجاب سے مستثنیٰ قرار دیا جائے تو پھر حجاب کے دوسرے احکام کا کیا فائدہ؟ اور نقلی لحاظ سے اس لیے غلط ہے کہ حضرت عائشہ ؓ کا عمل اس توجیہ کے خلاف ہے، چنانچہ واقعۂ افک سے متعلق حضرت عائشہ ؓ کا بیان حسب ذیل ہے: ''میں اپنی جگہ بیٹھی رہی۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔ اچانک ایک آدمی صفوان بن معطل ؓ اس مقام پر آیا اور دیکھا کہ کوئی سو رہا ہے۔ اس نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا کیونکہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے اس نے مجھے دیکھا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون پڑھا تو میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے فوراً اپنا چہرہ اپنی چادر سے ڈھانپ لیا۔''[1] حضرت عائشہ ؓ تو پردے کے معاملے میں اس قدر سخت تھیں کہ حالت احرام میں بھی اجنبی لوگوں سے اپنے چہرے کو چھپا لیتی تھیں، چنانچہ بیان کرتی ہیں: مردوں کے قافلے ہمارے پاس سے گزرتے تھے جبکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حالت احرام میں ہوتی تھیں۔ جب وہ ہمارے برابر آتے تو ہم اپنے سروں پر سے اوڑھنیاں اپنے چہرے پر گرا لیتی تھیں اور جب وہ گزر جاتے تو ہم پھر چہروں کو کھول لیتی تھیں۔[2]

٦٢٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

[6229] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم خود کو راستوں پر بیٹھنے سے دور رکھو۔'' صحابۂ کرام ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے لیے

1 صحيح البخاري، المغازي، حديث: 4141. 2 مسند الإمام أحمد: 30/6.

اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ»، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا، فَقَالَ: «فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ»، قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ». [راجع: ٢٤٦٥]

راستوں میں بیٹھنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ ہم وہاں روز مرہ کی گفتگو کیا کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا جب تم ان مجالس میں بیٹھنا ہی چاہتے ہوتو راستے کا حق ادا کیا کرو۔'' صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(غیر محرم سے) نظر جھکائے رکھنا، (لوگوں کی) اذیت رسانی سے باز رہنا، سلام کا جواب دینا، اچھے کاموں کا حکم دینا اور برے کاموں سے روکنا۔''

(٣) بَابٌ: السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى

باب:3- السلام، اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے

﴿وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَآ أَوْ رُدُّوهَآ﴾ [النساء: ٨٦]

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''اور جب تمھیں سلام کا تحفہ دیا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا کم از کم اتنا ہی کہہ دو۔''

٦٢٣٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ - فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

[6230] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو اس طرح کہتے تھے: اللہ کے بندوں کی طرف سے اللہ پر سلام ہو۔ حضرت جبریل اور حضرت میکائیل ؑ پر سلامتی ہو، فلاں فلاں پر سلام ہو۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری کر لی تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو کہے: تمام عبادتیں، نمازیں اور پاکیزہ کلمات اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو، آپ پر اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکات نازل ہوں، ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر بھی۔ جب نمازی یہ کہے گا تو زمین و آسمان کے ہر نیک بندے کو یہ سلام پہنچ جائے گا۔ پھر یہ کہو: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، نیز میں گواہی دیتا

وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ». [راجع: ٨٣١]

ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس کے بعد جو دعا نمازی کو پسند ہو وہ پڑھے۔''

(٤) بَابُ تَسْلِيمِ الْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ

باب:4- تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں

٦٢٣١ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ». [انظر: ٦٢٣٢، ٦٢٣٣، ٦٢٣٤]

[6231] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''چھوٹا بڑے کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کہے اور چھوٹی جماعت، بڑی جماعت کو سلام کرنے میں پہل کرے۔''

(٥) بَابٌ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي

باب: 5- سوار، پیدل چلنے والے کو سلام کرے

٦٢٣٢ - **حَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلَى ابْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ». [راجع: ٦٢٣١]

[6232] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو اور کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں۔''

(٦) بَابٌ: يُسَلِّمُ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ

باب: 6- پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے

٦٢٣٣ - **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا أَخْبَرَهُ - وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «يُسَلِّمُ

[6233] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سوار، پیادہ کو، پیادہ بیٹھنے والے کو اور تھوڑے، زیادہ کو سلام کریں۔''

الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ». [راجع: ٦٢٣١]

(٧) بَابٌ: يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ

باب: 7- چھوٹا، بڑے کو سلام کرے

٦٢٣٤ - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ». [راجع: ٦٢٣١]

[6234] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا، بیٹھنے والے کو اور تعداد میں کم، زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔''

(٨) بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ

باب: 8- سلام کو زیادہ رواج دینا

٦٢٣٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَنَصْرِ الضَّعِيفِ، وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ. وَنَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ، وَنَهَى عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ. [راجع: ١٢٣٩]

[6235] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا: بیمار کی تیمار داری کرنے کا، جنازے کے پیچھے چلنے کا، چھینک لینے والے کو جواب دینے کا، ناتواں کی مدد کرنے کا، مظلوم کی داد رسی کرنے کا، بکثرت سلام کہنے کا اور قسم کھانے والے کی قسم کو پورا کرنے کا، نیز آپ نے ہمیں چاندی کے برتنوں میں پانی پینے، سونے کی انگوٹھی پہننے، ریشم کی زین پر سوار ہونے، ریشم اور دیبا پہننے، باریک اور موٹا ریشم زیب تن کرنے سے منع فرمایا تھا۔

(٩) بَابُ السَّلَامِ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ

باب: 9- سلام کہا جائے، خواہ جان پہچان ہو یا نہ ہو

٦٢٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ

[6236] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ اسلام کی کون سی بات

اللهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ، عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ». [راجع: ١٢]

زیادہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم کھانا کھلاؤ اور ہر شخص کو سلام کہو، خواہ تم اسے پہچانو یا نہ پہچانو۔''

فائدہ: اس حدیث سے بعض حضرات نے یہ مسئلہ کشید کیا ہے کہ کافر کو سلام کرنا جائز ہے، حالانکہ ایسا کرنا شرعاً درست نہیں کیونکہ کافر انسان مومن کے سلام کا قطعاً حق دار نہیں۔ حافظ ابن حجر ؒ نے لکھا ہے کہ سلام کے اس عمومی انداز سے کافر مستثنیٰ ہے، اسے سلام کرنے میں پہل کرنے سے گریز کیا جائے۔[1] واللّٰہ أعلم.

٦٢٣٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا، وَيَصُدُّ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ»، وَذَكَرَ سُفْيَانُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [راجع: ٦٠٧٧]

[6237] حضرت ابوایوب انصاری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک سلام وکلام کرے۔ (وہ ایسے کہ) وہ دونوں ملیں تو ایک اِدھر منہ پھیر لے دوسرا اُدھر منہ پھیر لے۔ اور دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔'' سفیان نے کہا کہ انھوں نے یہ حدیث امام زہری سے تین مرتبہ سنی ہے۔

(١٠) بَابُ آيَةِ الْحِجَابِ

باب:10- آیت پردہ کا بیان

٦٢٣٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَخَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَشْرًا حَيَاتَهُ، وَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ، وَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ، وَكَانَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، أَصْبَحَ

[6238] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ان کی عمر دس برس تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں آپ کی دس سال تک خدمت کی۔ میں پردے کے حکم کے متعلق تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں کہ کب نازل ہوا تھا۔ حضرت ابی بن کعب ؓ مجھ سے اس کے متعلق پوچھا کرتے تھے۔ آیت حجاب کا نزول سب سے پہلے اس وقت ہوا جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش

1 فتح الباري: 27/11.

النَّبِيُّ ﷺ بِهَا عَرُوسًا، فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ، ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ مِنْهُمْ رَهْطٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَطَالُوا الْمُكْثَ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ كَيْ يَخْرُجُوا، فَمَشَى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَتَفَرَّقُوا، فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَظَنَّ أَنْ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ، فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا، فَأُنْزِلَ آيَةُ الْحِجَابِ فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا. [راجع: ٤٧٩١]

ؓ کے ساتھ خلوت کی تھی۔ نبی ﷺ نے ان کے دولھا کی حیثیت سے صبح کی تھی اور آپ نے صحابۂ کرام ؓ کو دعوت ولیمہ پر بلایا تھا، چنانچہ انھوں نے کھانا کھایا اور واپس چلے گئے لیکن چند لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے رہے اور بہت دیر تک وہاں قیام کیا۔ رسول اللہ ﷺ اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے ہمراہ باہر نکلا تا کہ وہ لوگ بھی چلے جائیں! آپ چلتے رہے اور میں بھی آپ کے ہمراہ تھا یہاں تک کہ آپ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کے حجرے کی چوکھٹ تک پہنچ گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے خیال فرمایا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے، اس لیے آپ واپس آ گئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ واپس آ گیا حتی کہ آپ ام المومنین حضرت زینب ؓ کے مکان میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ ابھی بیٹھے ہوئے ہیں واپس نہیں گئے۔ نبی ﷺ وہاں سے دوبارہ تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آ گیا۔ جب آپ حضرت عائشہ ؓ کے حجرے کی چوکھٹ تک پہنچے تو آپ نے سمجھا کہ اب وہ لوگ جا چکے ہوں گے، اس لیے آپ پھر لوٹ گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آ گیا، دیکھا کہ واقعی وہ لوگ جا چکے ہیں۔ اس وقت آیت حجاب نازل ہوئی، چنانچہ آپ ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا لیا۔

٦٢٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: قَالَ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ دَخَلَ الْقَوْمُ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَامَ، فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ لِيَدْخُلَ، فَإِذَا الْقَوْمُ

[6239] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ نے سیدہ زینب ؓ سے نکاح فرمایا تو لوگ دعوت ولیمہ کے لیے آئے، کھانا کھایا پھر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے اس طرح اظہار کیا گویا آپ اٹھنے لگے ہیں لیکن لوگ نہ اٹھے۔ جب آپ نے یہ صورت حال دیکھی تو آپ کھڑے ہو گئے۔ جب آپ اٹھے تو کچھ لوگ کھڑے ہو کر چلے گئے لیکن بعض لوگ پھر بھی بیٹھے

جُلُوسٌ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا، فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتَ ٱلنَّبِىِّ﴾ الْآيَةَ.

رہے۔ بہرحال نبی ﷺ گھر میں داخل ہونے کے لیے تشریف لائے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ ابھی تک بیٹھے ہوئے ہیں، پھر وہ بھی اٹھ کر چلے گئے۔ میں نے نبی ﷺ کو اس امر کی اطلاع دی تو آپ اندر داخل ہو گئے۔ میں نے بھی اندر جانا چاہا لیکن آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو......''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: فِيهِ مِنَ الْفِقْهِ أَنَّهُ لَمْ يَسْتَأْذِنْهُمْ حِينَ قَامَ وَخَرَجَ. وَفِيهِ أَنَّهُ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَقُومُوا. [راجع: ٤٧٩١]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: اس حدیث سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ آپ ﷺ جب اٹھے اور باہر تشریف لے گئے تو ان سے اس کی اجازت نہ لی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ آپ نے ان کے سامنے اٹھنے کی تیاری کی اور آپ یہ چاہتے تھے کہ لوگ اٹھ کر چلے جائیں۔

٦٢٤٠ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: احْجُبْ نِسَاءَكَ. قَالَتْ: فَلَمْ يَفْعَلْ، وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ يَخْرُجْنَ لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ، فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ - وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً - فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ فَقَالَ: عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ - حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ - قَالَتْ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ. [راجع: ١٤٦]

[6240] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے اکثر عرض کیا کرتے تھے: آپ اپنی ازواج مطہرات کو پردہ کرائیں، لیکن آپ انھیں یہ حکم نہیں دیتے تھے۔ واقعہ یہ تھا کہ ازواج مطہرات رفع حاجت کے لیے صرف رات کے وقت ہی وسیع میدان میں جاتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا قضائے حاجت کے لیے باہر نکلیں جبکہ وہ قدرے قدرآور خاتون تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت ایک مجلس میں تھے، وہاں سے انھیں دیکھا اور کہا: ''اے سودہ! ہم نے تمھیں پہچان لیا ہے۔ یہ انھوں نے اس لیے کہا کہ وہ نزول حجاب کے بڑے متمنی تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد پردے کی آیت نازل فرمائی۔

(١١) بَابُ: اَلْاِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ

باب: 11- اجازت طلب کرنا تو نظربازی سے تحفظ کے لیے ہے

٦٢٤١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: حَفِظْتُهُ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَقَالَ: «لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ». [راجع: ٥٩٢٤]

[6241] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے حجرۂ مبارکہ میں سوراخ سے دیکھا۔ نبی ﷺ کے ہاتھ مبارک میں اس وقت ایک کنگھا تھا جس سے آپ سر مبارک کھجلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو میں تمھاری آنکھ میں اسے چبھو دیتا، نظر بازی کی روک تھام کے لیے تو اجازت طلبی کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔''

٦٢٤٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِمِشْقَصٍ أَوْ بِمَشَاقِصَ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعُنَهُ. [انظر: ٦٨٨٩، ٦٩٠٠]

[6242] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے کسی گھر میں جھانکا تو نبی ﷺ ایک لمبے نیزے کا پھل لیے ہوئے اس کی طرف اٹھے۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ اس کی طرف چپکے چپکے تشریف لے گئے تاکہ بے خبری میں اسے ماریں۔

فائدہ: کسی کے گھر میں اجازت کے بغیر جھانکنا حرام اور انتہائی بری حرکت ہے کیونکہ اجازت لینے کا حکم نظر ہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر بلا اجازت ہی جھانکنا ہے تو اجازت لینا چہ معنی دارد؟ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب نظر اندر چلی گئی تو پھر اجازت کیسی۔[1]

(١٢) بَابُ زِنَا الْجَوَارِحِ دُونَ الْفَرْجِ

باب: 12- شرمگاہ کے علاوہ دوسرے اعضا کا زنا کرنا

٦٢٤٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَمْ أَرَ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[6243] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ کی بات سے زیادہ صغیرہ گناہوں سے ملتی جلتی چیز کوئی نہیں دیکھی۔

وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: میں نے اس حدیث سے زیادہ چھوٹے گناہوں سے مشابہ کوئی چیز نہیں دیکھی جسے ابو ہریرہ ؓ نے نبی ﷺ سے

1 سنن أبي داود، الأدب، حديث: 5173.

مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا، أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَزِنَا الْعَيْنِ: النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ: الْمَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَتَمَنَّى وَتَشْتَهِي، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَيُكَذِّبُهُ». [انظر: ٦٦١٢]

بیان کیا ہے: ''اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر اس کے زنا کا حصہ رکھا ہے جس سے وہ لامحالہ دوچار ہوگا۔ (وہ یہ ہے کہ) آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے۔ اور دل اس کی خواہش اور تمنا کرتا ہے، پھر شرمگاہ اس خواہش کو سچا کر دکھاتی ہے یا اسے جھٹلا دیتی ہے۔''

فائدہ: اس حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے "اللمم" کے متعلق سوال ہوا جو قرآن کریم کی درج ذیل آیت میں آیا ہے: ''وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں سوائے ان گناہوں کے جو صغیرہ ہیں۔''[1] انھوں نے اس کے جواب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کر دی جس میں زنا جیسے بڑے گناہوں کی مبادیات کا ذکر ہے۔

(١٣) بَابُ التَّسْلِيمِ وَالْاِسْتِئْذَانِ ثَلَاثًا

باب: 13- سلام اور اجازت طلبی تین بار ہونی چاہیے

٦٢٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا، وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا. [راجع: ٩٤]

[6244] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو سلام کرتے تو تین مرتبہ سلام کرتے تھے اور جب کوئی بات کرتے تو اسے تین مرتبہ دہراتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سلام و کلام میں تکرار فرماتے تھے لیکن اس سے مراد اکثر اوقات ہیں، یعنی افہام و تفہیم کے لیے اکثر ایسا کرتے تھے تاکہ سلام عام ہو اور بات دلوں میں راسخ ہو جائے۔[2] یا پھر یہ سلام، سلام اجازت ہے جو زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ کہا جا سکتا ہے کیونکہ عام حالات میں تین مرتبہ سلام کرنا آپ کے معمولات سے ثابت نہیں۔

٦٢٤٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ فَقَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ، قَالَ: مَا مَنَعَكَ؟

[6245] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا کہ اچانک وہاں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تشریف لائے گویا وہ گھبرائے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت طلب کی لیکن مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں واپس چلا آیا۔ اب انھوں نے

1 النجم 32:53. 2 عمدة القاري: 361/15.

قُلْتُ: اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ» فَقَالَ: وَاللهِ لَتُقِيمَنَّ عَلَيْهِ بَيِّنَةً، أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ أُبَيٌّ: وَاللهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ، فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ. [راجع: ٢٠٦٢]

دریافت کیا ہے کہ تمھارے لیے اندر آنے میں کیا بات مانع تھی؟ میں نے کہا: میں نے تین بار اجازت مانگی تھی، مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں واپس چلا آیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جب تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت طلب کرے اور اجازت نہ ملے تو واپس چلا جائے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! تمھیں اس حدیث کے متعلق کوئی گواہ پیش کرنا ہوگا۔ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس نے یہ حدیث نبی ﷺ سے سنی ہو؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! تمھارے ساتھ اس قوم کا سب سے چھوٹا (کم عمر) آدمی جائے گا۔ چونکہ میں سب سے چھوٹا تھا، اس لیے میں اٹھ کر ان کے ساتھ چلا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: واقعی نبی ﷺ نے ایسا فرمایا ہے۔

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرٍ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ بِهٰذَا.

حضرت عبداللہ بن مبارک نے کہا: مجھے سفیان بن عیینہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھ سے یزید بن خصیفہ نے حضرت بسر بن سعد سے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی۔

(١٤) بَابٌ: إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ، هَلْ يَسْتَأْذِنُ؟

باب: 14- جب کوئی آدمی کسی کے بلانے پر آئے تو کیا وہ بھی اجازت طلب کرے؟

وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «هُوَ إِذْنُهُ».

سعید نے قتادہ سے بیان کیا، وہ حضرت ابورافع سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلانا ہی اجازت ہے۔''

٦٢٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ: «أَبَا هِرٍّ،

[6246] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اندر داخل ہوا تو آپ نے پیالے میں دودھ دیکھا۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابوہر! اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انھیں میرے پاس بلا لاؤ۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس آیا اور

الْحَقْ أَهْلَ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ إِلَيَّ»، قَالَ: فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا. [راجع: ٥٣٧٥]

انھیں بلا لایا، چنانچہ وہ سب آئے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ جب انھیں اجازت مل گئی تو وہ اندر چلے آئے۔

(١٥) بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب:15- بچوں کو سلام کرنا

٦٢٤٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْعَلُهُ.

[6247] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی ﷺ بھی ایسا کیا کرتے تھے۔

(١٦) بَابُ تَسْلِيمِ الرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ، وَالنِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ

باب:16- مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا

٦٢٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: كُنَّا نَفْرَحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قُلْتُ لِسَهْلٍ: وَلِمَ؟ قَالَ: كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تُرْسِلُ إِلَى بُضَاعَةَ - قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ: نَخْلٍ بِالْمَدِينَةِ - فَتَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ السِّلْقِ فَتَطْرَحُهُ فِي قِدْرٍ وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ، فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ انْصَرَفْنَا وَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَدِّمُهُ إِلَيْنَا فَنَفْرَحُ مِنْ أَجْلِهِ، وَمَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ. [راجع: ٩٣٨]

[6248] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم جمعہ کے دن بہت خوش ہوتے تھے۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ انھوں نے فرمایا کہ ہماری ایک بڑھیا تھیں جو مقام بضاعہ کی طرف کسی کو بھیجا کرتی تھیں۔ بضاعہ، مدینہ طیبہ میں کھجوروں کا ایک باغ تھا، پھر وہ وہاں سے چقندر منگواتیں اور انھیں ہانڈی میں ڈال کر ان میں جو کے دانے پیس کر ملاتیں۔ جب ہم جمعہ پڑھ کر واپس ہوتے تو انھیں سلام کرنے کے لیے آتے۔ وہ ہمیں اپنا تیار کردہ کھانا پیش کرتیں، ہم اس وجہ سے جمعہ کے دن بہت خوش ہوتے تھے۔ ہم جمعہ کی نماز کے بعد ہی دوپہر کا کھانا کھاتے اور آرام کرتے تھے۔

٦٢٤٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ، هٰذَا

[6249] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! یہ جبریل ہیں اور تمھیں سلام کہتے ہیں۔'' میں نے کہا: ان پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔ آپ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔

جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ»، قَالَتْ: قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ، تَرَى مَا لَا نَرَى، تُرِيدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ.

تَابَعَهُ شُعَيْبٌ، وَقَالَ يُونُسُ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَبَرَكَاتُهُ. [راجع: ٣٢١٧]

امام زہری سے یہ حدیث بیان کرنے میں شعیب نے معمر کی متابعت کی ہے۔ امام زہری سے بیان کردہ یونس اور نعمان کی روایتوں میں ''وبرکاتہ'' کے الفاظ بھی ہیں۔

فائدہ: حضرت جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں آیا کرتے تھے، اس اعتبار سے ان کا حکم مردوں کا ہے۔ معلوم ہوا کہ مرد، عورت کو اور عورت، مرد کو سلام کرسکتی ہے، خواہ وہ اجنبی ہی کیوں نہ ہو لیکن پردے کے احکام اپنی جگہ پر ہیں جن کا بجالانا ضروری ہے۔

(١٧) بَابٌ: إِذَا قَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقَالَ: أَنَا

باب: 17- اگر گھر والا پوچھے: ''کون ہے'' وہ جواب دے ''میں ہوں'' (اور نام نہ لے)

٦٢٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَقَقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: «مَنْ ذَا؟» فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ: «أَنَا أَنَا»، كَأَنَّهُ كَرِهَهَا. [راجع: ٢١٢٧]

[6250] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں اس قرض کے متعلق حاضر ہوا جو میرے والد گرامی کے ذمے تھا۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ نے دریافت فرمایا: ''کون ہو؟'' میں نے عرض کی: میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''میں ہوں، میں ہوں۔'' گویا آپ نے اس انداز کو ناپسند فرمایا۔

فائدہ: حدیث میں مذکور کلمہ ''میں، میں'' اس لیے پسند نہ آیا کہ اس میں سوال کا جواب نہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے تھا کہ جابر ہوں۔

(١٨) بَابُ مَنْ رَدَّ فَقَالَ: عَلَيْكَ السَّلَامُ

باب: 18- جس نے سلام کا جواب دیتے وقت ''علیک السلام'' کہا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ''ان پر بھی اللہ کا سلام ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔''

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رَدَّ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ».

نبی ﷺ نے فرمایا: ''فرشتوں نے حضرت آدم ؑ کو بایں الفاظ سلام کا جواب دیا: السلام علیک ورحمۃ اللہ ''آپ پر اللہ کا سلام اور اس کی رحمت ہو۔''

٦٢٥١ - **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ - وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ - فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ»، فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ: «وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ»، فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا: عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا». وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ فِي الْأَخِيرِ: «حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا».

[راجع: ٧٥٧]

[6251] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول اللہ مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے۔ اس نے نماز پڑھی، پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''وعليك السلام، واپس جا اور دوبارہ نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' وہ واپس گیا اور نماز پڑھ کر پھر حاضر خدمت ہو کر سلام کہا تو آپ نے فرمایا: ''وعليك السلام، واپس جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' اس نے دوسری مرتبہ یا اس کے بعد عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے (نماز) سکھا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے اچھی طرح وضو کر، پھر قبلہ رو ہو کر اللہ اکبر کہہ، اس کے بعد جو قرآن تجھے میسر ہو اسے پڑھ، پھر رکوع کر حتی کہ پورے اطمینان سے رکوع کرنے کے بعد سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا، پھر سجدہ کر حتی کہ پوری طرح سجدہ کر پھر سر اٹھا حتی کہ اطمینان سے بیٹھ جا۔ پھر یہی عمل اپنی ساری نماز میں ادا کر۔'' (راویٔ حدیث) ابو اسامہ نے دوسرے سجدے کے بعد یوں کہا: ''پھر سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا۔''

٦٢٥٢ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى

[6252] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پھر سجدے سے اپنا سر اٹھا حتی کہ اطمینان سے بیٹھ جا۔''

تَطْمَئِنَّ جَالِسًا». [راجع ٧٥٧]

(١٩) بَابٌ: إِذَا قَالَ: فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

باب:19- جب کوئی شخص کہے: فلاں نے تجھے سلام کہا ہے تو!

٦٢٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: «إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ»، قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ. [راجع: ٣٢١٧]

[6253] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''حضرت جبریل ؑ تجھے سلام کہتے ہیں۔'' حضرت عائشہ ؓ نے جواب میں کہا: ''وعليه السلام ورحمة الله'' یعنی ان پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔

(٢٠) بَابُ التَّسْلِيمِ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ

باب:20- ایسی مجلس والوں کو سلام کہنا جہاں مسلمان اور مشرک ملے جلے بیٹھے ہوں

٦٢٥٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ، وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ، وَفِيهِمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُاللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ، وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ

[6254] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان رکھا ہوا تھا اور نیچے فدک کی بنی ہوئی ایک مخملی چادر بچھی ہوئی تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید ؓ کو بٹھایا تھا اور آپ بنو حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ ؓ کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ اور یہ غزوۂ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان، بت پرست مشرک اور یہودی سب ہی شریک تھے۔ ان میں عبداللہ بن ابی ابن سلول بھی تھا۔ اس مجلس میں سیدنا عبداللہ بن رواحہ ؓ بھی موجود تھے۔ جب مجلس پر سواری کا گرد و غبار پڑا تو عبداللہ بن ابی نے اپنی چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی اور کہنے لگا: ہمارے اوپر غبار نہ اڑاؤ۔ نبی ﷺ نے اہل مجلس کو سلام کیا اور وہاں رک گئے۔ آپ نے سواری سے اتر کر انھیں اللہ کے دین کی

عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا، فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ [حَتَّى سَكَتُوا]، ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ ابْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ: «أَيْ سَعْدُ، أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟- يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ - قَالَ كَذَا وَكَذَا»، قَالَ: اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاصْفَحْ، فَوَاللهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ الَّذِي أَعْطَاكَ، وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُونَهُ بِالْعِصَابَةِ، فَلَمَّا رَدَّ اللهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ، فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

دعوت دی اور قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔ عبداللہ بن ابی کہنے لگا: اے آدمی! اس سے اچھی کوئی دوسری چیز نہیں ہے جو آپ کہتے ہیں۔ اگر یہ حق ہے تو ہماری مجالس میں آ کر ہماری اذیت کا باعث نہ بنو، اپنے گھر چلے جاؤ، جو کوئی ہم میں سے تمھارے پاس آئے اسے بیان کیا کرو۔ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ہماری مجالس میں تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ پھر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں اس بات پر تو تو، میں میں ہونے لگی۔ قریب تھا کہ وہ آپس میں لڑ پڑیں۔ نبی ﷺ انھیں مسلسل خاموش کراتے رہے۔ جب وہ چپ ہو گئے تو آپ ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: ''اے سعد! کیا تم نے سنا ہے آج ابوحباب نے کیا بات کہی ہے؟ اس نے یہ یہ باتیں کی ہیں؟ آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی طرف تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اسے معاف کر دیں اور اس سے درگزر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ کو دیا ہے وہ حق ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ اس بستی کے لوگ اس بات پر متفق ہو گئے تھے کہ اس کی تاج پوشی کریں اور اس کے سر پر سرداری کی پگڑی باندھیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبے کو اس حق کی وجہ سے ختم کر دیا ہے جو اس نے آپ کو عطا فرمایا ہے تو یہ بھڑک اٹھا ہے، اسی وجہ سے اس نے یہ کردار ادا کیا ہے جو آپ نے مشاہدہ کیا ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔

(٢١) بَابُ مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَى مَنِ اقْتَرَفَ ذَنْبًا، وَلَمْ يَرُدَّ سَلَامَهُ حَتَّى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهُ، وَإِلَى مَتَى تَتَبَيَّنُ تَوْبَةُ الْعَاصِي؟

باب: 21- جس نے گناہ کے مرتکب کو سلام نہیں کیا اور نہ اس کی توبہ ظاہر ہونے تک اس کے سلام کا جواب دیا، نیز (اس کا بیان کہ) گناہ گار کی توبہ کتنے عرصے تک ظاہر ہو سکتی ہے؟

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: لَا تُسَلِّمُوا عَلَى شَرَبَةِ الْخَمْرِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شراب پینے والوں کو سلام نہ کہو۔

٦٢٥٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ، وَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كَلَامِنَا وَآتِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا؟ حَتَّى كَمَلَتْ خَمْسُونَ لَيْلَةً، وَآذَنَ النَّبِيُّ ﷺ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى الْفَجْرَ. [راجع: ٢٧٥٧]

[6255] حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ غزوۂ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت کر دی تھی، بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتا تھا پھر دل میں کہتا تھا کہ دیکھوں، آپ نے ہونٹ مبارک ہلائے ہیں یا نہیں؟ آخر پورے پچاس دن گزر گئے تو نبی ﷺ نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ قبول کیے جانے کا اعلان نماز فجر پڑھنے کے بعد کیا۔

(٢٢) بَابٌ: كَيْفَ الرَّدُّ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ بِالسَّلَامِ؟

باب: 22- اہل ذمہ کو سلام کا جواب کیسے دیا جائے؟

٦٢٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، فَإِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوَ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَقَدْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ». [راجع: ٢٩٣٥]

[6256] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: السام علیک۔ ''تمھیں موت آئے۔'' میں ان کی بات سمجھ گئی، میں نے جواب میں کہا: تم پر موت اور لعنت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! صبر و تحمل سے کام لیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ نے نہیں سنا کہ انھوں نے کیا کہا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ان کا جواب "علیکم" سے دے دیا تھا، یعنی تم پر موت آئے۔''

٦٢٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[6257] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب یہودی تمھیں سلام کرتے ہیں تو ان میں سے کوئی السام علیك ''تم پر موت آئے''

قَالَ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمْ: اَلسَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْ: وَعَلَيْكَ».

[انظر: ٦٩٢٨]

ہی کہتا ہے، لہٰذا تم اس کے جواب میں صرف وعلیک کہو، یعنی تمھیں بھی ایسا ہی پیش آئے۔''

٦٢٥٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ». [انظر: ٦٩٢٦]

[6258] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب اہل کتاب تمھیں سلام کہیں تو تم اس کے جواب میں صرف ''وعلیکم'' کہو۔''

(٢٣) بَابُ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ مَنْ يُحْذَرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ لِيَسْتَبِينَ أَمْرُهُ

باب: 23- جس نے حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے ایسے شخص کے خط کو پڑھا جس میں مسلمانوں کے خلاف کوئی بات لکھی تھی

وضاحت: اجازت کے بغیر کسی کا خط پڑھنا، گھر میں اجازت کے بغیر داخل ہونے کے مترادف ہے، اس لیے بغیر اجازت کسی کا خط پڑھنا شرعاً جائز نہیں۔

٦٢٥٩ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ: حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ: «انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ»، قَالَ: فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ: قُلْنَا: أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ؟ قَالَتْ: مَا مَعِيَ كِتَابٌ، فَأَنَخْنَا بِهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا

[6259] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر بن عوام اور حضرت ابومرثد غنوی ؓ کو بھیجا۔ ہم تینوں گھوڑوں پر سوار تھے۔ آپ نے فرمایا: ''تم جاؤ اور روضۂ خاخ پہنچو، وہاں تمھیں ایک مشرکہ عورت ملے گی۔ اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے جو انھوں نے مشرکین کے نام لکھا ہے۔'' حضرت علی ؓ کا بیان ہے کہ ہم نے وہاں ایک عورت کو پا لیا جو اپنے اونٹ پر سوار ہو کر جا رہی تھی۔ وہ ہمیں اسی مقام پر ملی جہاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ ہم نے اس سے کہا: جو خط تم اپنے ساتھ لے جا رہی ہو وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں۔ ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے کجاوے میں اسے تلاش کرنا

وَجدْنَا شَيْئًا. قَالَ صَاحِبَايَ: مَا نَرَى كِتَابًا، قَالَ: قُلْتُ: لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ مِنِّي أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟» قَالَ: مَا بِي إِلَّا أَنْ أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَا غَيَّرْتُ وَلَا بَدَّلْتُ، أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي، وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ هُنَاكَ إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ. قَالَ: «صَدَقَ، فَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا»، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، فَدَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: فَقَالَ: «يَا عُمَرُ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ؟». قَالَ: فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. [راجع: ٣٠٠٧]

شروع کر دیا لیکن تلاش بسیار کے باوجود وہ دستیاب نہ ہو سکا۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ ہمیں تو کوئی خط وغیرہ نظر نہیں آیا۔ میں نے کہا: مجھے یقین ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غلط بات نہیں کہی، اس ذات کی قسم جس کے نام پر قسم اٹھائی جاتی ہے! تم خط نکالو بصورت دیگر ہم تجھے ننگا کر کے خط برآمد کریں گے۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ میں اپنے عزم میں پختہ ہوں تو اس نے ازار باندھنے کی جگہ پر اپنا ہاتھ بڑھایا جبکہ وہ چادر باندھے ہوئے تھی اور خط نکال کر دے دیا۔ حضرت علی ؓ نے کہا: ہم وہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے حاطب! تم نے ایسا کیوں کیا؟'' انھوں نے عرض کی: میں اب بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہوں، میرے اندر کوئی تغیر و تبدیلی نہیں آئی۔ میرا مقصد صرف یہ تھا کہ میرا اہل مکہ پر کچھ احسان ہو جائے تا کہ اس کے سبب اللہ تعالیٰ میرے اہل و عیال اور مال و متاع کی نگرانی فرمائے۔ آپ کے جتنے اصحاب ہیں، ان کے مکہ مکرمہ میں ایسے افراد موجود ہیں جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ان کے مال اور اہل و عیال کی حفاظت فرماتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا ہے، اب تم لوگ اس کے متعلق بھلائی اور خیر سگالی کے علاوہ کچھ نہ کہو۔'' یہ سن کر حضرت عمر ؓ نے کہا: اس شخص نے اللہ، اس کے رسول اور اہل ایمان سے خیانت کی ہے۔ آپ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: اے عمر! تمھیں کیا معلوم، یقیناً اللہ تعالیٰ اہل بدر کی زندگی پر مطلع تھا، اس کے باوجود اس نے کہا: تم جو چاہو کرو، تمھارے لیے جنت واجب ہو چکی ہے۔'' اس پر حضرت عمر ؓ کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور انھوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر

جانتے ہیں۔

(٢٤) بَابٌ: كَيْفَ يُكْتَبُ الْكِتَابُ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ؟

٦٢٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ - وَكَانُوا تِجَارًا بِالشَّأْمِ - فَأَتَوْهُ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ: «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ». [راجع: ٧]

باب: 24- اہل کتاب کو کس انداز سے خط لکھا جائے؟

[6260] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوسفیان بن حرب ؓ نے انھیں بتایا کہ ہرقل نے قریش کے چند افراد کے ساتھ انھیں بھی بلا بھیجا۔ یہ حضرات شام کے علاقے میں بغرض تجارت گئے تھے، چنانچہ سب لوگ ہرقل کے پاس آئے، پھر پورا واقعہ بیان کیا۔ اس کے بعد اس (ہرقل) نے رسول اللہ ﷺ کا نامہ مبارک منگوایا اور اسے پڑھا۔ گیا خط کا مضمون یہ تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''یہ خط محمد ﷺ کی طرف سے، جو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے، روم کے بادشاہ ہرقل کی طرف ہے۔ سلام اس پر ہو جو ہدایت کے راستے پر چلنے والا ہے۔ امابعد!''

(٢٥) بَابٌ بِمَنْ يُبْدَأُ فِي الْكِتَابِ

٦٢٦١ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ.

باب: 25- خط کا آغاز کس نام سے کیا جائے؟

[6261] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا کہ اس نے ایک لکڑی لے کر اسے کریدا، پھر اس میں ایک ہزار دینار رکھے اور اپنے قرض خواہ کے نام ایک خط لکھ کر بھی رکھ دیا۔

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نَجَرَ خَشَبَةً فَجَعَلَ الْمَالَ فِي جَوْفِهَا وَكَتَبَ إِلَيْهِ صَحِيفَةً مِنْ فُلَانٍ

ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس نے ایک لکڑی میں سوراخ کیا، پھر اس کے اندر مال رکھ دیا اور ایک خط بھی لکھ کر اس میں رکھ دیا کہ یہ فلاں کی

إِلَى فُلَانٍ» . [راجع: ١٤٩٨]

طرف سے فلاں کو ملے۔"

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا محل استدلال یہ لفظ ہے کہ "مِنْ فُلَانٍ إِلَى فُلَانٍ" یعنی خط کا آغاز لکھنے والے کے نام سے ہو، پھر مکتوب الیہ کا نام لکھا جائے۔

(٢٦) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ»

باب: 26- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: "اپنے سردار کو لینے کے لیے اٹھو" کا بیان

٦٢٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِ فَجَاءَ، فَقَالَ: «قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ - أَوْ قَالَ: خَيْرِكُمْ -»، فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ» قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ، فَقَالَ: «لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ».

[6262] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل قریظہ، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث بنانے پر تیار ہو گئے تو نبی ﷺ نے انھیں پیغام بھیجا۔ جب وہ آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنے سردار یا اپنی بہتر شخصیت کو لینے کے لیے اٹھو۔" بہرحال وہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ لوگ (بنو قریظہ کے یہودی) تمھارے فیصلے پر راضی ہو کر قلعے سے اتر آئے ہیں۔" حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ فیصلہ دیتا ہوں کہ ان میں سے جو جنگجو ہیں، انھیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "آپ نے وہی فیصلہ کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے کیا تھا۔"

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: أَفْهَمَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ مِنْ قَوْلِ أَبِي سَعِيدٍ «إِلَى حُكْمِكَ». [راجع: ٣٠٤٣]

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: میرے بعض ساتھیوں نے ابوالولید کے واسطے سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کے قول سے إِلٰى حُكْمِكَ تک بیان کیا ہے، یعنی شروع سے لے کر إِلٰى حُكْمِكَ تک روایت نقل کی ہے بعد والا حصہ نہیں۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث میں کسی کی آمد پر احتراماً کھڑے ہونے کی شرعی حیثیت بیان کی ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق "قیام" کی تین قسمیں ہیں: * قیام لہ: کوئی بڑا آدمی آئے اور بیٹھے ہوئے لوگ اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو جائیں پھر جب وہ اجازت دے یا خود بیٹھ جائے تو دوسرے بیٹھیں، اس قسم کی تعظیم بجا لانا ایک عجمی انداز ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے، حدیث میں ہے: "جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے لیے سراپا کھڑے رہیں تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا

ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''[1] ✱ قیام علیہ: بڑا آدمی بیٹھا ہوا ہو اور لوگ دست بستہ اس کے احترام میں کھڑے رہیں اور بڑا آدمی اس انداز سے کھڑے رہنے کو اپنی عظمت خیال کرتا ہو، ایسا کرنا بھی ناجائز اور حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''اہل فارس اور اہل روم اپنے بادشاہوں کے لیے دست بستہ کھڑے رہتے ہیں جبکہ وہ بیٹھے ہوتے ہیں، ایسا مت کیا کرو۔''[2] ✱ قیام الیہ: آگے بڑھ کر استقبال کرنا، شریعت نے اس کو جائز قرار دیا ہے، چنانچہ سیدہ فاطمہ ؓ جب بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس آتیں تو آپ آگے بڑھ کر اس کا استقبال کرتے اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ بھی جب کبھی ان کے ہاں جاتے تو وہ بھی آپ کا آگے بڑھ کر استقبال کرتیں۔[3] رسول اللہ نے حضرت سعد ؓ کے متعلق جو انصار سے فرمایا تھا تو اس کا مطلب بھی آگے بڑھ کر ان کا استقبال کرنا اور انھیں سواری سے اترنے میں مدد دینا تھا جیسا کہ ایک روایت میں اس کی صراحت ہے۔[4] ہمارے ہاں سکولوں میں اساتذہ کی آمد پر لڑکوں اور لڑکیوں کا کھڑا ہونا اور حکم عدولی کرنے والے کو سزا دینا قیام کی پہلی قسم ہے جو شرعاً جائز نہیں، اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(٢٧) بَابُ الْمُصَافَحَةِ

باب: 27- مصافحہ کا بیان

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: عَلَّمَنِي النَّبِيُّ ﷺ التَّشَهُّدَ وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ. وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي.

حضرت ابن مسعود ؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے مجھے تشہد کی تعلیم دی جبکہ میری ہتھیلی، آپ ﷺ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی۔ حضرت کعب بن مالک ؓ نے کہا: میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف فرما تھے۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ ؓ میرے پاس دوڑتے ہوئے آئے، انھوں نے مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔

فائدہ: کچھ اہل علم سے مصافحہ کرنے کی کراہت منقول ہے، اس لیے امام بخاری ؒ نے ان کی تردید کرتے ہوئے اس کی مشروعیت بیان کی ہے۔

٦٢٦٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[6263] حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس ؓ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ کے صحابۂ کرام میں مصافحہ (کرنے کا دستور) تھا؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔

فائدہ: ایک حدیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے، چنانچہ حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

---

1 جامع الترمذي، الأدب، حديث: 2755. 2 صحيح مسلم، الصلاة، حديث: 928 (413). 3 سنن أبي داود، الأدب، حديث: 5217. 4 مسند أحمد: 142/6.

نے فرمایا: ''جب کوئی دو مسلمان ملاقات کرتے اور پھر مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ہی ان دونوں کی مغفرت فرما دی جاتی ہے۔''[1]

٦٢٦٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ: قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ: سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. [راجع: ٣٦٩٤]

[6264] حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے جبکہ آپ ﷺ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

(٢٨) بَابُ الْأَخْذِ بِالْيَدَيْنِ

باب: 28- دونوں ہاتھوں کو پکڑنا

وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ.

حضرت حماد بن زید نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے دونوں ہاتھوں کے ساتھ مصافحہ کیا تھا۔

٦٢٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَخْبَرَةَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ - وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ - التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: «التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ»، وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا، فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا: السَّلَامُ - يَعْنِي - عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٨٣١]

[6265] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے تشہد سکھایا، اس وقت میرا ہاتھ آپ ﷺ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھا۔ یہ تشہد آپ نے اس انداز سے سکھایا جس طرح قرآن کی تعلیم دیتے تھے۔ (وہ یہ ہے): ''تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' آپ ﷺ اس وقت ہم میں موجود تھے، جب آپ وفات پا گئے تو ہم (خطاب کے صیغے کے بجائے) اس طرح پڑھنے لگے: ''السلام علی النبی ﷺ''

فائدہ: محدثین کے ہاں دوران تعلیم میں اگر استاد اپنے کسی شاگرد کا ہاتھ پکڑتا ہے تو یہ بھی مصافحہ کی ایک شکل ہے۔ امام

1 سنن أبي داود، الأدب، حديث: 5212.

بخاری ؒ نے اس حدیث میں دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنے کو ثابت کیا ہے، لیکن اس میں فاضل کے دونوں ہاتھ اور مفضول، یعنی عبداللہ بن مسعود ؓ کا ایک ہاتھ ہے، جبکہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنے کی مروجہ صورت یہ نہیں بلکہ اس کے لیے جانبین سے دونوں ہاتھ کا ہونا ضروری ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ سے مصافحہ مسنون عمل ہے، تاہم دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا ناجائز نہیں لیکن ایک مسلمان کے لیے مسنون عمل کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرنا نہایت ناپسندیدہ عمل ہے۔ واللہ أعلم.

(٢٩) بَابُ الْمُعَانَقَةِ، وَقَوْلِ الرَّجُلِ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟

باب: 29- بغل گیر ہونا اور آدمی کا دوسرے سے پوچھنا کہ تم نے صبح کیسے کی؟

٦٢٦٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا - يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ - خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا حَسَنٍ، كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللهِ بَارِئًا، فَأَخَذَ بِيَدِهِ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: أَلَا تَرَاهُ؟ أَنْتَ وَاللهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ الْعَصَا، وَاللهِ إِنِّي لَأُرَى رَسُولَ اللهِ ﷺ سَيُتَوَفَّى فِي وَجَعِهِ، وَإِنِّي لَأَعْرِفُ فِي وُجُوهِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمَوْتَ، فَاذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَنَسْأَلَهُ فِيمَنْ يَكُونُ الْأَمْرُ، فَإِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا أَمَرْنَاهُ فَأَوْصَى بِنَا. قَالَ عَلِيٌّ: وَاللهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللهِ

[6266] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ حضرت علی بن ابی طالب ؓ نبی ﷺ کے پاس سے باہر آئے۔ یہ اس مرض کا واقعہ ہے جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی تھی۔ لوگوں نے پوچھا: ابوالحسن! رسول اللہ ﷺ نے صبح کیسے کی؟ انھوں نے بتایا کہ الحمد للہ! آپ ﷺ نے اچھے حال میں صبح کی ہے۔ اس کے بعد حضرت عباس ؓ نے حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: کیا تم آپ ﷺ کو دیکھتے نہیں ہو؟ اللہ کی قسم! تین دن کے بعد تمھیں لاٹھی کا بندہ بننا پڑے گا۔ اللہ کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس مرض میں وفات پا جائیں گے۔ میں بنوعبدالمطلب کے چہروں پر موت کے اثرات کو خوب پہچانتا ہوں، لہٰذا تم ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو تاکہ ہم آپ سے دریافت کر لیں کہ آپ کے بعد خلافت کس کے ہاتھ میں ہوگی۔ اگر ہمارے پاس ہوگی تو ہمیں اس کا علم ہو جائے گا اور اگر ہمارے علاوہ کسی اور کے ہاتھ میں ہو تو ہم آپ سے عرض کریں گے کہ آپ ہمارے بارے میں کچھ وصیت کر دیں۔ حضرت علی نے کہا: اللہ کی قسم! اگر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے خلافت کی درخواست کی اور آپ نے انکار کر دیا تو لوگ ہمیں کبھی خلافت نہیں دیں گے، اس لیے میں تو رسول

ﷺ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ أَبَدًا، وَإِنِّي لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَبَدًا. [راجع: ٤٤٤٧]

اللہ ﷺ سے کبھی اس قسم کا سوال نہیں کروں گا۔

(٣٠) بَابُ مَنْ أَجَابَ بِلَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ

باب:30- جس نے لبیك و سعدیك کے الفاظ سے جواب دیا

٦٢٦٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ - ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلَاثًا -: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ؟»، قُلْتُ: لَا، قَالَ: «حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا»، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ؟ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ».

[6267] حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا، آپ نے آواز دی: ''اے معاذ!'' میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں اور آپ کی خدمت کے لیے مستعد ہوں۔ پھر آپ نے تین مرتبہ مجھے اسی طرح مخاطب کیا، اس کے بعد فرمایا: ''تمھیں معلوم ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟'' میں نے کہا: نہیں۔ پھر آپ نے خود ہی فرمایا: ''اللہ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ بندے صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔'' پھر تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا: ''اے معاذ!'' میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں اور آپ کی خدمت کے لیے مستعد ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں معلوم ہے کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے جب وہ یہ کر لیں؟ کہ وہ انھیں عذاب نہ دے۔''

حَدَّثَنَا هُدْبَةُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ مُعَاذٍ بِهٰذَا. [راجع: ٢٨٥٦]

امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ ہدبہ نے بھی ہمام کے واسطے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث ہم سے بیان کی۔

٦٢٦٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا وَاللهِ أَبُو ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً، اسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ، فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ، مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا لِي ذَهَبًا، تَأْتِي عَلَيَّ لَيْلَةٌ أَوْ ثَلَاثٌ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللهِ

[6268] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے مقام ربذہ میں بیان کیا کہ میں عشاء کے وقت نبی ﷺ کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے پتھریلے میدان میں چل رہا تھا کہ اچانک احد پہاڑ دکھائی دیا۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابوذر! میں نہیں چاہتا کہ احد پہاڑ کے برابر میرے پاس سونا ہو اور مجھ پر ایک رات یا تین راتیں اس طرح گزر جائیں کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس باقی رہ جائے مگر وہ جو قرض

هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» - وَأَرَانَا بِيَدِهِ - ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَقَلُّونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا»، ثُمَّ قَالَ لِي: «مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ يَا أَبَا ذَرٍّ حَتَّى أَرْجِعَ»، فَانْطَلَقَ حَتَّى غَابَ عَنِّي فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ، ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «لَا تَبْرَحْ»، فَمَكَثْتُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، سَمِعْتُ صَوْتًا حَسِبْتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لَكَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ فَقُمْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ».

ادا کرنے کے لیے محفوظ رکھوں، میں اس سارے سونے کو اللہ کی مخلوق میں اس اس طرح تقسیم کر دوں۔'' ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اس کی کیفیت اپنے ہاتھ سے لپ بھر کر بیان کی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اے ابوذر!'' میں نے عرض کی: لبیک و سعدیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: ''بہت سے لوگ جو دنیا میں مالدار ہیں، آخرت میں تنگ دست ہوں گے مگر جس نے ایسا ایسا کیا۔'' یعنی کثرت کے ساتھ خرچ کیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''تم یہاں ہی رہو حتی کہ میں واپس آ جاؤں۔'' چنانچہ آپ چلتے رہے حتی کہ مجھ سے غائب ہو گئے، اس کے بعد میں نے ایک آواز سنی: مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کو کوئی پریشانی نہ پیش آ گئی ہو، اس لیے میں نے وہاں سے جانا چاہا لیکن مجھے فوراً آپ کی بات یاد آ گئی کہ ''تم نے یہاں سے نہیں جانا'' چنانچہ میں وہیں رک گیا۔ (جب آپ تشریف لائے تو) میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے ایک آواز سنی تو مجھے خدشہ لاحق ہوا کہ آپ کو کوئی حادثہ نہ پیش آ گیا ہو، پھر مجھے آپ کا حکم یاد آ گیا تو میں رک گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ جبرئیل تھے جو میرے پاس آئے تھے اور انھوں نے مجھے خبر دی کہ میری امت کا جو شخص بھی اس حال میں مرے گا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا ہو گا وہ جنت میں جائے گا۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہو، آپ نے فرمایا: ''اگرچہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہو۔''

قُلْتُ لِزَيْدٍ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ: أَشْهَدُ لَحَدَّثَنِيهِ أَبُو ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ.

(اعمش نے کہا کہ) میں نے زید بن وہب سے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اس حدیث کے راوی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ہیں۔ انھوں (زید بن وہب) نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھ سے یہ حدیث مقام ربذہ میں حضرت ابوذر

؁ نے بیان کی تھی۔

قَالَ الْأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ نَحْوَهُ.

اعمش نے کہا: مجھے ابو صالح نے حضرت ابودرداء ؓ نے اسی طرح حدیث بیان کی تھی۔

وَقَالَ أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ: «يَمْكُثُ عِنْدِي فَوْقَ ثَلَاثٍ». [راجع: ١٢٣٧]

ابو شہاب نے اعمش سے یہ الفاظ مزید بیان کیے: ''(اگر سونا احد پہاڑ کے برابر بھی ہو تو میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ) میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے۔''

(٣١) بَابٌ: لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ

باب: 31- کوئی آدمی کسی دوسرے کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھائے

٦٢٦٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ». [راجع: ٩١١]

[6269] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر خود وہاں بیٹھ جائے۔''

فائدہ: اس حدیث میں کسی شخص کو اس کی نشست سے اٹھانے کی ممانعت ہے۔ اگر وہ دوبارہ آنے کی نیت سے خود اٹھ کر چلا جاتا ہے تو بھی کسی دوسرے کو وہاں بیٹھنے کی اجازت نہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس لوٹ آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے۔''[1]

(٣٢) بَابٌ: ﴿إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا﴾ الْآيَةَ [المجادلة: ١١]

باب: 32- ارشاد باری تعالیٰ: ''(اے ایمان والو!) جب تمھیں کہا جائے کہ مجلسوں میں کشادگی کرو تو کشادگی کر لیا کرو.....'' کا بیان

٦٢٧٠ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ آخَرُ، وَلَٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا،

[6270] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اس سے منع فرمایا تھا کہ کسی شخص کو اس کی نشست سے اٹھایا جائے کہ کوئی دوسرا اس کی جگہ پر بیٹھے لیکن وسعت اور کشادگی پیدا کر کے

1 سنن أبي داود، الأدب، حديث: 4853.

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسَ مَكَانَهُ. [راجع: ٩١١]

دوسرے کو بیٹھنے کا موقع دو۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھے، پھر وہ (دوسرا) اس جگہ پر بیٹھے۔

(٣٣) بَابُ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ أَوْ بَيْتِهِ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ أَصْحَابَهُ، أَوْ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ لِيَقُومَ النَّاسُ

باب: 33- جو شخص اپنی نشست یا گھر سے اٹھ کر چلا جائے اور اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لے یا کھڑا ہونے کے لیے تیار ہوتا کہ لوگ اٹھ کر چلے جائیں

٦٢٧١ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ دَعَا النَّاسَ، طَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ، قَالَ: فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ، وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا، قَالَ: فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَدْخُلُواْ بُيُوتَ ٱلنَّبِيِّ إِلَّآ أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ ٱللَّهِ عَظِيمًا﴾ [الأحزاب: ٥٣]. [راجع: ٤٧٩١]

[6271] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش ؓ سے شادی کی تو لوگوں کو دعوت ولیمہ کے لیے بلایا۔ انھوں نے کھانا کھایا، پھر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے انھیں اٹھانے کے لیے ایسا کیا گویا خود اٹھنا چاہتے ہیں لیکن لوگ پھر بھی کھڑے نہ ہوئے۔ جب آپ نے ان کی یہ حالت دیکھی تو خود کھڑے ہو گئے، جب آپ کھڑے ہوئے تو آپ کے ساتھ اور بھی بہت سے صحابہ کھڑے ہو گئے لیکن تین آدمی اب بھی باقی رہ گئے۔ اس کے بعد نبی ﷺ آئے تاکہ گھر میں داخل ہوں لیکن وہ لوگ اب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد وہ لوگ بھی چلے گئے۔ حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ میں آیا اور نبی ﷺ کو ان کے جانے کی خبر دی تو آپ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے۔ میں نے بھی اندر جانا چاہا لیکن آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو مگر جب تم کو اجازت دی جائے...... یہ اللہ کے ہاں بہت بڑی بات ہے۔''

(٣٤) بَابُ الْاحْتِبَاءِ بِالْيَدِ، وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ

باب: 34- ہاتھ سے احتباء کرنا اسے قرفصاء بھی کہتے ہیں

وضاحت : احتباء یہ ہے کہ انسان اپنے سرین زمین پر لگا کر بیٹھے اور دونوں رانوں کو پیٹ کے ساتھ ملا لے، پھر دونوں ہاتھوں کے ساتھ پنڈلیوں کا حلقہ سا بنا لے۔ بیٹھنے کے اس انداز کو قرفصاء بھی کہتے ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ احتباء کی ہر صورت قرفصاء نہیں ہوتی۔[1]

٦٢٧٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدِهِ هٰكَذَا.

[6272] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کعبہ کے صحن میں دیکھا کہ آپ اپنے سرین پر بیٹھے ہوئے دونوں رانوں کو شکم مبارک سے ملائے ہوئے، پھر اپنے ہاتھوں سے پنڈلیاں پکڑ کر بیٹھے ہوئے تھے۔

(٣٥) بَابُ مَنِ اتَّكَأَ بَيْنَ يَدَيْ أَصْحَابِهِ

باب: 35- جو اپنے ساتھیوں کے سامنے ٹیک لگا کر بیٹھے

وَقَالَ خَبَّابٌ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بِبُرْدِهِ، قُلْتُ: أَلَا تَدْعُو اللهَ؟ فَقَعَدَ.

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک چادر پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتے؟ تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے۔

٦٢٧٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟» قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ». [راجع: ٢٦٥٣]

[6273] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں سب سے بڑے گناہ کی خبر نہ دوں؟'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔''

٦٢٧٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ مِثْلَهُ: وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَقَالَ: «أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ»، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ. [راجع: ٢٦٥٤]

[6274] دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے، پھر آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: ''ہاں اور جھوٹی بات بھی۔'' یہ بات آپ بار بار دہراتے رہے حتی کہ ہم نے کہا: کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

1 فتح الباري: 78/11.

(٣٦) بَابُ مَنْ أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ لِحَاجَةٍ أَوْ قَصْدٍ

باب: 36- کسی حاجت یا مقصد کے لیے تیز تیز چلنا

٦٢٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ. [راجع: ٨٥١]

[6275] حضرت عقبہ بن حارث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے نماز عصر پڑھی، پھر آپ تیزی سے چل کر گھر میں داخل ہو گئے۔

(٣٧) بَابُ السَّرِيرِ

باب: 37- چار پائی یا تخت کا بیان

وضاحت: مذکورہ اور ذیل کے عنوانات کو کتاب الاستئذان میں لانے کا مقصد یہ ہے کہ الاستئذان سے مقصود گھر میں داخل ہونا ہے، لہٰذا اس مناسبت سے گھر کے متعلقات کو بیان کیا جا رہا ہے۔

٦٢٧٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَسْطَ السَّرِيرِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، تَكُونُ لِيَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَقُومَ فَأَسْتَقْبِلَهُ فَأَنْسَلُّ انْسِلَالًا. [راجع: ٣٨٢]

[6276] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ چار پائی یا تخت کے درمیان میں نماز پڑھتے تھے جبکہ میں آپ کے اور قبلے کے درمیان لیٹی ہوتی تھی۔ مجھے کوئی ضرورت ہوتی تو میں یہ پسند نہ کرتی کہ میں کھڑی ہوں اور آپ کے سامنے آؤں، اس لیے میں آہستہ سے سرک جاتی تھی۔

فائدہ: سیدہ عائشہ ؓ کے رسول اللہ ﷺ کے سامنے لیٹنے کے دو مختلف واقعات ہیں: ایک یہ کہ جب رسول اللہ ﷺ سجدہ کرتے تو سیدہ عائشہ ؓ کے پاؤں کو ہاتھ لگاتے تو وہ اپنے پاؤں سمیٹ لیتیں [1] اور دوسرا واقعہ یہ ہے کہ سیدہ عائشہ ؓ جنازہ کی طرح آپ کے سامنے لیٹی ہوتیں، اس صورت میں پاؤں سمیٹنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔ [2]

(٣٨) بَابُ مَنْ أُلْقِيَ لَهُ وِسَادَةٌ

باب: 38- جس کے لیے گاؤ تکیہ لگایا گیا

٦٢٧٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

[6277] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے پاس میرے روزہ رکھنے کا ذکر کیا گیا، آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے

1 صحيح البخاري، الصلاة، حديث: 382. 2 صحيح البخاري، الصلاة، حديث: 383.

قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ لِي: «أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «خَمْسًا»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «سَبْعًا»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «تِسْعًا»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «إِحْدَى عَشْرَةَ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ: صِيَامُ يَوْمٍ، وَإِفْطَارُ يَوْمٍ». [راجع: ١١٣١]

آپ کے لیے ایک تکیہ لگایا جو چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ ﷺ زمین پر ہی بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اور آپ کے درمیان ویسے ہی پڑا رہا، پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا تمھارے لیے ہر مہینے کے تین روزے کافی نہیں؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! (میں زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں)۔ آپ نے فرمایا: ''چلو پانچ دن رکھ لیا کرو۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! (میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں)۔ آپ نے فرمایا: ''سات دن۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! (میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں) آپ نے فرمایا: ''نو دن۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''گیارہ دن کے روزے رکھ لیا کرو۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! (میں اس سے زیادہ رکھ سکتا ہوں۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''داود علیہ السلام کے روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں جو نصف دہر کے ہیں، یعنی ایک دن کا روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا۔''

٦٢٧٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ: أَنَّهُ قَدِمَ الشَّأْمَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي جَلِيسًا، فَقَعَدَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي كَانَ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ؟ - يَعْنِي حُذَيْفَةَ - أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ كَانَ فِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ ﷺ مِنَ الشَّيْطَانِ؟ - يَعْنِي عَمَّارًا - أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ

[6278] حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ ملک شام گئے وہاں مسجد میں جا کر دو رکعتیں ادا کیں، پھر یہ دعا کی: اے اللہ! مجھے کوئی (اچھا) ہم نشین عطا فرما، چنانچہ وہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی مجلس میں پہنچے تو انھوں نے دریافت کیا: تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا: میں کوفہ سے آیا ہوں۔ انھوں نے فرمایا: کیا تمھارے ہاں راز دان نہیں، جن کو ان کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، یعنی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ؟ کیا تمھارے اندر وہ شخص نہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی زبانی شیطان سے پناہ دی تھی؟ اشارہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی طرف تھا۔ اور کیا تمھارے پاس صاحب مسواک اور صاحب وسادہ (تکیہ) نہیں ہیں؟ اس سے مقصود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود

وَالْوِسَادِ؟ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْرَأُ ﴿وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ قَال (وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى) فَقَالَ: مَا زَالَ هٰؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يُشَكِّكُونِي وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ کس طرح پڑھتے تھے؟ حضرت علقمہ نے کہا: وَالذَّکَرِ وَالْأُنْثٰى پڑھتے تھے۔ حضرت ابودرداء نے کہا: یہ لوگ ہمیشہ مجھے شک میں ڈالتے رہے ہیں، حالانکہ یہ قراءت میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔

(٣٩) بَابُ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمْعَةِ

باب:39- جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا

٦٢٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَغَدَّى بَعْدَ الْجُمْعَةِ. [راجع: ٩٣٨]

[6279] حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نماز جمعہ کے بعد دوپہر کا کھانا کھاتے اور قیلولہ کیا کرتے تھے۔

(٤٠) بَابُ الْقَائِلَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب:40- مسجد میں قیلولہ کرنا

٦٢٨٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي تُرَابٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ بِهِ إِذَا دُعِيَ بِهَا، جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: «أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟» فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ: «انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟» فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ: «قُمْ أَبَا تُرَابٍ، قُمْ أَبَا تُرَابٍ». [راجع: ٤٤١]

[6280] حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت علی کو کوئی نام ابوتراب سے زیادہ پسند نہیں تھا۔ جب انھیں ابوتراب کہا جاتا تو بہت خوش ہوتے تھے۔ ہوا یوں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ، سیدہ فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے تو حضرت علی کو گھر میں نہ پایا۔ آپ نے دریافت کیا: (بیٹی!) تمھارے چچا کے بیٹے (شوہر نامدار) کدھر گئے ہیں؟'' انھوں نے بتایا کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ تلخ کلامی ہو گئی تھی، اس لیے وہ مجھ سے ناراض ہو کر باہر چلے گئے ہیں۔ انھوں نے میرے ہاں قیلولہ بھی نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: ''دیکھو وہ (علی) کہاں ہیں؟'' وہ شخص گیا اور واپس آ کر کہنے لگا: : اللہ کے رسول! وہ تو مسجد میں سو رہے ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو حضرت علی وہاں لیٹے ہوئے تھے جبکہ ایک طرف سے ان کی چادر گری ہوئی تھی اور آپ کا وہ پہلو گرد آلود ہو چکا تھا۔

رسول اللہ ﷺ ان سے مٹی صاف کرنے لگے اور فرمانے لگے: ''ابوتراب! اٹھو۔ ابوتراب! اٹھو۔''

(٤١) بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ

باب: 41- اگر کوئی شخص کہیں ملاقات کے لیے جائے اور وہیں دوپہر کو آرام کرے

٦٢٨١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا [مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِاللهِ] الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نِطَعًا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذٰلِكَ النِّطَعِ. قَالَ: فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ ﷺ أَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعْرِهِ، فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ، ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكٍّ وَهُوَ نَائِمٌ. قَالَ: فَلَمَّا حَضَرَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْوَفَاةُ أَوْصَى إِلَيَّ أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوطِهِ مِنْ ذٰلِكَ السُّكِّ، قَالَ: فَجُعِلَ فِي حَنُوطِهِ.

[6281] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے لیے چمڑے کا بستر بچھا دیتی تھی اور آپ ﷺ ان کے ہاں اسی پر قیلولہ کر لیتے تھے۔ جب نبی ﷺ سو جاتے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا پسینہ اور گرے ہوئے بال جمع کر لیتیں اور انھیں ایک شیشی میں ڈال لیتیں، پھر انھیں کسی خوشبو میں ملا لیتیں۔ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے وصیت کی کہ اس خوشبو میں سے بھی کچھ حنوط میں ملا دیا جائے، چنانچہ اسے حنوط میں ملا دیا گیا۔

٦٢٨٢، ٦٢٨٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، - وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ - فَدَخَلَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: «نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ، مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ - أَوْ قَالَ: مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ، يَشُكُّ إِسْحَاقُ -»

[6283,6282] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ قباء جاتے تو حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے گھر بھی جاتے تھے۔ وہ آپ کو کھانا کھلاتی تھیں۔ اور حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ ایک دن آپ ان کے گھر تشریف لے گئے، انھوں نے آپ کو کھانا پیش کیا جسے تناول فرما کر رسول اللہ ﷺ سو گئے، پھر آپ اٹھے تو مسکرا رہے تھے۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔ وہ اس سمندر کے اوپر سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے

فَقُلْتُ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ، مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ - أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ -» فَقُلْتُ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ»، فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

[راجع: ٢٧٨٨، ٢٧٨٩]

ہیں۔'' یا فرمایا: ''وہ بادشاہوں کی طرح تختوں پر ہیں۔'' اسحاق راوی کو ان الفاظ میں شک ہے۔ میں نے عرض کی: دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی ان میں کر دے تو آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔ پھر آپ اپنا سر مبارک رکھ کر سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو پھر مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کس بات پر ہنس رہے تھے؟ آپ نے فرمایا: ''میری امت سے کچھ لوگ مجھ پر پیش کیے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔ وہ اس سمندر پر سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں، یا وہ بادشاہوں کی طرح تختوں پر ہیں۔'' میں نے عرض کی: آپ اللہ سے میرے لیے دعا کر دیں کہ مجھے بھی ان میں کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تم پہلے لوگوں میں سے ہو۔'' چنانچہ حضرت ام حرام ؓ نے سیدنا معاویہ ؓ کے دورِ حکومت میں سمندری سفر کیا اور خشکی پر اترنے کے بعد اپنی سواری سے گر پڑیں اور وفات پا گئیں۔

(٤٢) بَابُ الْجُلُوسِ كَيْفَمَا تَيَسَّرَ

باب: 42- جس طرح آسان ہو آدمی اسی طرح بیٹھ سکتا ہے

٦٢٨٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ، وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ: اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِ الْإِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ. [راجع: ٣٦٧]

تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصٍ وَعَبْدُاللهِ ابْنُ بُدَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[6284] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے دو قسم کے ملبوسات اور دو طرح کی خرید و فروخت سے منع فرمایا تھا: اشتمال صماء، (بولی بکل) اور ایک ہی کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا جبکہ آدمی کی شرمگاہ پر کوئی چیز نہ ہو۔ اور دو قسم کی خرید و فروخت یہ ہے کہ محض کوئی چیز پھینکنے یا اسے ہاتھ سے چھونے سے بیع پختہ ہو جائے، اس سے بھی آپ نے منع فرمایا ہے۔

حضرت معمر، محمد بن ابی حفص اور عبداللہ بن بدیل نے زہری سے روایت کرنے میں سفیان کی متابعت کی ہے۔

(٤٣) بَابُ مَنْ نَاجَى بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ وَلَمْ يُخْبِرْ بِسِرِّ صَاحِبِهِ فَإِذَا مَاتَ أَخْبَرَ بِهِ

باب: 43- جو لوگوں کے سامنے سرگوشی کرے اور جس نے زندگی بھر اپنے ساتھی کا راز نہ بتایا اور جب وہ فوت ہوا تو اس کی اطلاع دی

٦٢٨٥، ٦٢٨٦ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا فِرَاسٌ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ جَمِيعًا لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ. فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَمْشِي وَلَا وَاللهِ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ وَقَالَ: «مَرْحَبًا بِابْنَتِي»، ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ - أَوْ عَنْ شِمَالِهِ - ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا، فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَقُلْتُ لَهَا - أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ -: خَصَّكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا، ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَمَّ سَارَّكِ، قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ سِرَّهُ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ، قُلْتُ لَهَا: عَزَمْتُ عَلَيْكِ - بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ - لَمَّا أَخْبَرْتِنِي، قَالَتْ: أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ، فَأَخْبَرَتْنِي، قَالَتْ: أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي «أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ قَدْ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ، فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي، فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ». قَالَتْ: فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي

[6286،6285] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ہم نبی ﷺ کی تمام ازواج مطہرات آپ کے پاس تھیں۔ ہم میں سے ایک بھی غائب نہ تھی۔ اس دوران میں سیدہ فاطمہ ؓ چلتی ہوئیں آئیں۔ اللہ کی قسم! ان کی چال، رسول اللہ ﷺ کی چال سے الگ نہ تھی۔ جب آپ ﷺ نے انھیں دیکھا تو فرمایا: ''میری لخت جگر! خوش آمدید۔'' پھر انھیں اپنی دائیں یا بائیں بٹھایا، اس کے بعد ان سے آہستہ کچھ کہا تو وہ بہت روئیں۔ جب رسول اللہ نے ان کا حزن و ملال دیکھا تو دوبارہ ان سے سرگوشی کی، اس پر وہ ہنسنے لگیں۔ تمام ازواج میں سے میں نے ان (سیدہ فاطمہ ؓ) سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم میں سے صرف آپ کو سرگوشی کی خصوصیت بخشی ہے، پھر آپ رونے لگیں۔ جب رسول اللہ ﷺ اٹھے تو میں نے ان سے پوچھا: آپ ﷺ نے آپ کے کان میں کیا فرمایا تھا؟ انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشا نہیں کروں گی۔ پھر جب آپ کی وفات ہوگئی تو میں نے سیدہ فاطمہ ؓ سے کہا: میرا جو حق آپ پر ہے میں اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتا دیں۔ انھوں نے کہا: ہاں، اب بتا سکتی ہوں، چنانچہ انھوں نے مجھے بتایا کہ جب آپ ﷺ نے پہلی مرتبہ مجھ سے سرگوشی کی تھی تو فرمایا تھا: ''جبریل ؑ مجھ سے ہر سال ایک بار قرآن کا دور کرتے تھے، انھوں نے اس سال دو بار مجھ سے قرآن کا دور کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب آ چکا ہے۔ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو

رَأَيْتِ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ، قَالَ: «يَا فَاطِمَةُ، أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنَاتِ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ؟». [راجع: ٣٦٢٣، ٣٦٢٤]

اور صبر سے کام لینا۔ میں تمھارے لیے بہترین میرِ سفر ہوں گا۔" سیدہ نے فرمایا: اس وقت میرا رونا جو آپ نے دیکھا اس کی وجہ یہی تھی۔ جب آپ نے میری پریشانی دیکھی تو آپ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا: "فاطمہ بیٹی! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ جنت میں تم تمام اہل ایمان خواتین کی سردار ہو گی یا خواتینِ امت کی سردار ہو گی؟"

(٤٤) بَابُ الْاِسْتِلْقَاءِ

باب: 44- چت لیٹنے کا بیان

٦٢٨٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى. [راجع: ٤٧٥]

[6287] حضرت عباد بن تمیم ؒ سے روایت ہے، وہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے دیکھا تھا۔ آپ نے اپنی ایک ٹانگ دوسری پر رکھی ہوئی تھی۔

(٤٥) بَابٌ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ

باب: 45- دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں

قَالَ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا تَنَٰجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَٰجَوْاْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ٱلْمُؤْمِنُونَ﴾ [المجادلة: ٩، ١٠]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اے ایمان والو! جب تم سرگوشی کرو تو (گناہ، دشمنی اور رسول کی نافرمانی پر) سرگوشی نہ کرو...... (اگر تم) مومن ہو۔"

وَقَوْلُهُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا نَٰجَيْتُمُ ٱلرَّسُولَ فَقَدِّمُواْ بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَىٰكُمْ صَدَقَةً﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ [المجادلة: ١٢، ١٣].

نیز فرمان الٰہی ہے: "اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو سرگوشی سے پہلے صدقہ کیا کرو...... جو تم عمل کرتے ہو۔"

٦٢٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ».

[6288] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تین شخص ہوں تو تیسرے سے علیحدہ ہو کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں۔"

(٤٦) بَابُ حِفْظِ السِّرِّ

باب:46- راز کی حفاظت کرنا

٦٢٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ [يَقُولُ]: أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ.

[6289] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مجھ سے ایک راز کی بات کی تھی۔ میں نے آپ کے بعد وہ راز کسی کو نہیں بتایا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بھی مجھ سے اس کے متعلق پوچھا تو میں نے انھیں بھی نہیں بتایا۔

(٤٧) بَابٌ: إِذَا كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَأْسَ بِالْمُسَارَّةِ وَالْمُنَاجَاةِ

باب: 47- جب تین سے زیادہ آدمی ہوں تو (دو آدمیوں کے) سرگوشی کرنے میں کوئی حرج نہیں

٦٢٩٠ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ، أَجْلَ أَنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ».

[6290] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کیا کریں کیونکہ ایسا کرنے سے تیسرے کو رنج ہوگا۔ اگر لوگ آپس میں ملے جلے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔''

٦٢٩١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قِسْمَةً، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ، قُلْتُ: أَمَا وَاللهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي مَلَإٍ، فَسَارَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ، ثُمَّ قَالَ: «رَحْمَةُ اللهِ عَلَى مُوسَى، أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ». [راجع: ٣١٥٠]

[6291] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ کچھ مال تقسیم فرمایا، اس پر انصار کے ایک شخص نے کہا: یہ ایک ایسی تقسیم ہے جس میں اللہ کی رضا مقصود نہیں۔ میں نے (دل میں) کہا: اللہ کی قسم! میں نبی ﷺ کی خدمت میں جاؤں گا، چنانچہ میں حاضر خدمت ہوا تو اس وقت آپ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، میں نے چپکے سے آپ کے کان میں بات کی۔ آپ غصے سے بھر گئے حتی کہ آپ کا چہرۂ انور سرخ ہوگیا، پھر آپ نے فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کی رحمت ہو، انھیں اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی مگر انھوں نے صبر سے کام لیا۔''

(٤٨) بَابُ طُولِ النَّجْوَى

﴿وَإِذْ هُمْ نَجْوَىٰٓ﴾ [الإسراء:٤٧]: مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ، فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنَى يَتَنَاجَوْنَ.

٦٢٩٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ يُنَاجِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَمَا زَالَ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى. [راجع: ٦٤٢]

باب:48- دیر تک سرگوشی کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جب وہ سرگوشی کرتے ہیں۔'' آیت کریمہ میں نجویٰ، ناجیت فعل کا مصدر ہے۔ اس مقام پر ان لوگوں کی صفت واقع ہو رہی ہے۔ اس کے معنی ہیں کہ وہ باہم سرگوشی کرتے ہیں۔

[6292] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نماز کے لیے اقامت کہی گئی جبکہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی میں مصروف تھا۔ وہ دیر تک سرگوشی کرتا رہا حتی کہ آپ کے صحابۂ کرام ؓ کو نیند آنے لگی، پھر آپ اٹھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(٤٩) بَابٌ: لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ

٦٢٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ».

٦٢٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ».

٦٢٩٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرٍ،

باب: 49- سوتے وقت گھر میں آگ نہ رہنے دی جائے

[6293] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم سونے لگو تو گھر میں آگ نہ چھوڑو۔''

[6294] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ مدینہ طیبہ میں ایک گھر رات کے وقت اہل خانہ سمیت جل گیا۔ نبی ﷺ کو ان کے متعلق بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: ''آگ تمھاری دشمن ہے، اس لیے جب سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔''

[6295] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمِّرُوا الْآنِيَةَ، وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ، وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ، فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ». [راجع: ٣٢٨٠]

کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(سوتے وقت) برتن ڈھانپ لیا کرو، دروازے بند کرلیا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ بسا اوقات چوہیا چراغ کی بتی کھینچ لیتی ہے اور گھر والوں کو جلا دیتی ہے۔''

فائدہ: رات کو سوتے وقت آگ، کوئلے والی انگیٹھی، گیس یا بجلی کے ہیٹر اور بتی والے چراغ وغیرہ بجھا کر سونا چاہیے ورنہ نقصان ہوسکتا ہے، نیز اس قسم کے حادثات میں درحقیقت شیطانی حرکت کا عمل دخل ہوتا ہے، اس لیے اس کے شر سے ہمیشہ اللہ کی پناہ مانگتے رہنا چاہیے۔ واللّٰہ المستعان.

(٥٠) بَابُ غَلْقِ الْأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ

باب: 50- رات کے وقت دروازے بند کرنا

٦٢٩٦ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدْتُمْ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَأَوْكِئُوا الْأَسْقِيَةَ، وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ».

قَالَ هَمَّامٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «وَلَوْ بِعُودٍ يَعْرِضُهُ». [راجع: ٣٢٨٠]

[6296] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات کو سونے لگو تو چراغ بجھا دیا کرو، دروازے بند کر دیا کرو، مشکیزوں کا منہ باندھ لیا کرو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھانپ دیا کرو۔''

ہمام نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا: ''اگرچہ ایک لکڑی ہی سے ہو۔''

(٥١) بَابُ الْخِتَانِ بَعْدَ الْكِبَرِ، وَنَتْفِ الْإِبْطِ

باب: 51- بڑا ہونے کے بعد ختنہ کرنا اور بغلوں کے بال اکھاڑنا

٦٢٩٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ». [راجع: ٥٨٨٩]

[6297] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پانچ چیزیں فطرتی ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بال مونڈنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، مونچھیں چھوٹی کرنا اور ناخن کاٹنا۔''

٦٢٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً، وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُومِ» مُخَفَّفَةً.

[6298] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم ؑ نے اسّی سال کی عمر میں اپنا ختنہ کیا اور تیشے سے کیا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ: بِالْقَدُّومِ، وَهُوَ مَوْضِعٌ مُشَدَّدٌ.

ایک روایت میں لفظ قدّوم دال مشدد کے ساتھ مروی ہے۔ اس کے معنی ہیں کہ انھوں نے قدّوم جگہ میں اپنا ختنہ کیا۔

٦٢٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مِثْلُ مَنْ أَنْتَ حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُونٌ، قَالَ: وَكَانُوا لَا يَخْتِنُونَ الرَّجُلَ حَتَّى يُدْرِكَ. [انظر: ٦٣٠٠]

[6299] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس ؓ سے پوچھا گیا کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر کیا تھی؟ انھوں نے فرمایا: اس وقت میرا ختنہ ہو چکا تھا۔ عرب لوگوں کی عادت تھی کہ جب تک لڑکا جوانی کے قریب نہ ہوتا اس کا ختنہ نہ کرتے تھے۔

٦٣٠٠ - وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا خَتِينٌ. [راجع: ٦٢٩٩]

[6300] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو میرا ختنہ ہو چکا تھا۔

(٥٢) بَابٌ: كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللهِ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ

باب: 52- ہر کھیل کود جو اللہ کی اطاعت سے غفلت کا باعث ہو وہ حرام ہے اور جس نے کہا آؤ جوا کھیلیں، اس کا کیا حکم ہے؟

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَشْتَرِى لَهْوَ ٱلْحَدِيثِ﴾ الْآيَةَ [لقمان: ٦].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کچھ لوگ ایسے ہیں جو کھیل تماشے کی باتیں خریدتے ہیں.....''

٦٣٠١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

[6301] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں

عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ».

نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جس نے قسم اٹھائی اور قسم میں لات اور عزیٰ کا نام لیا تو وہ فوراً لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا آؤ، میں تمھارے ساتھ جوا کھیلتا ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ صدقہ کرے۔''

(٥٣) بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ

باب:53-عمارت بنانا کیسا ہے؟

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ إِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ جس وقت مویشی چرانے والے محلات بنانے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔''

٦٣٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ - هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بَنَيْتُ بِيَدِي بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ الْمَطَرِ، وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ، مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ.

[6302] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے خود کو نبی ﷺ کے ساتھ دیکھا کہ میں نے (آپ کے زمانۂ مبارک میں) اپنے ہاتھوں سے ایک گھر بنایا جو مجھے بارش سے محفوظ رکھتا اور دھوپ میں سایہ فراہم کرتا تھا۔ اللہ کی مخلوق میں سے کسی نے اس کام میں میری مدد نہیں کی۔

٦٣٠٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاللهِ مَا وَضَعْتُ لَبِنَةً عَلَى لَبِنَةٍ، وَلَا غَرَسْتُ نَخْلَةً مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ.

[6303] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد کوئی اینٹ کسی اینٹ پر نہیں رکھی اور نہ کوئی باغ ہی لگایا ہے۔

قَالَ سُفْيَانُ: فَذَكَرْتُهُ لِبَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ: وَاللهِ لَقَدْ بَنَى، قَالَ سُفْيَانُ: قُلْتُ: فَلَعَلَّهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ.

سفیان نے کہا: میں نے ان کی یہ بات ان کے اہل خانہ سے ذکر کی تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! انھوں نے گھر بنایا تھا۔ سفیان کہتے ہیں کہ میں نے کہا: پھر انھوں نے یہ بات گھر بنانے سے پہلے کہی ہوگی۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

80- كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

دعاؤں سے متعلق احکام ومسائل

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿ٱدۡعُونِيٓ أَسۡتَجِبۡ لَكُمۡ﴾ اَلْآيَةَ [غافر: ٦٠].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(تمھارے رب نے فرمایا ہے کہ) تم مجھ سے دعا کرو، میں تمھاری دعا قبول کروں گا۔''

(١) بَابٌ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ

باب: 1- ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے

٦٣٠٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُو بِهَا، وَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الْآخِرَةِ». [انظر: ٧٤٧٤]

[6304] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کے لیے ایک دعا مقبول تھی جو اس نے دنیا میں کر لی لیکن میں چاہتا ہوں کہ اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی سفارش کے لیے محفوظ رکھوں۔''

٦٣٠٥ - وَقَالَ مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤْلًا، أَوْ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِيبَ، فَجَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[6305] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہر نبی نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا۔'' یا فرمایا: ''ہر نبی کے لیے ایک مخصوص دعا تھی جو انھوں نے مانگی تو قبول ہوئی لیکن میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لیے محفوظ رکھی ہوئی ہے۔''

فائدہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میری سفارش ہر اس شخص کے لیے قبول ہوگی جو میری امت سے اس حالت میں فوت ہوا ہو کہ اس نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو۔''[1]

1 صحیح مسلم، الإیمان، حدیث: 491 (199).

(٢) بَابُ أَفْضَلِ الْاسْتِغْفَارِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا﴾ الْآيَةَ [نوح: ١٢] ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ١٣٥].

باب:2- بہترین استغفار

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اپنے رب سے مغفرت طلب کرو یقیناً وہ ہمیشہ سے بہت معاف کرنے والا ہے۔''

نیز فرمان الٰہی ہے: ''(بہشت ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے) جن سے جب کوئی بے حیائی کا کام سرزد ہو جاتا ہے یا وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں (تو اللہ کو یاد کرتے ہیں)۔''

٦٣٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ: حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «سَيِّدُ الْاسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ». قَالَ: «وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ، وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ».

[انظر: ٦٣٢٣]

[6306] حضرت شداد بن اوس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سید الاستغفار یہ (وظیفہ) ہے کہ تو کہے: ''اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں۔ میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد و پیمان پر کاربند ہوں۔ میں ان بری حرکتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو میں نے کی ہیں۔ جو تیری نعمتیں ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔ میری مغفرت کر دے۔ بلاشبہ تیرے سوا کوئی بھی گناہ معاف کرنے والا نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس استغفار پر یقین رکھتے ہوئے دل کی گہرائی سے اسے پڑھا، پھر شام ہونے سے پہلے اسی دن اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔ اور جس نے ان الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات کے وقت ان کو پڑھ لیا، پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔''

(٣) بَابُ اسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

باب:3- نبی ﷺ کا شب و روز میں استغفار کرنا

٦٣٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ

[6307] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا:

الرَّحْمٰنِ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «وَاللهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً».

''اللہ کی قسم! میں ایک دن میں اللہ کے حضور ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔''

(٤) بَابُ التَّوْبَةِ

باب:4-توبہ کا بیان

وَقَالَ قَتَادَةُ: ﴿تَوْبَةً نَصُوحًا﴾ [التحريم:٨]: الصَّادِقَةُ النَّاصِحَةُ.

حضرت قتادہ نے کہا: ''توبۂ نصوح'' سے سچی اور خالص توبہ مراد ہے۔

٦٣٠٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدِيثَيْنِ، أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ، قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ، فَقَالَ بِهِ هٰكَذَا. قَالَ أَبُو شِهَابٍ بِيَدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ، ثُمَّ قَالَ: «لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلَكَةٌ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللهُ، قَالَ: أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي، فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ».

[6308] حضرت حارث بن سوید سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں: ایک تو نبی کریم ﷺ سے تھی اور دوسری اپنی طرف سے۔ انھوں نے کہا: مومن اپنے گناہوں کو اس طرح محسوس کرتا ہے گویا وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور وہ ڈرتا ہے کہ مبادا وہ اس پر گر جائے اور بدکار اپنے گناہوں کو اس مکھی کی طرح خیال کرتا ہے جو اس کی ناک کے پاس سے گزری اور اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اس کی طرف اشارہ کیا۔ ابوشہاب نے اپنی ناک پر اپنے ہاتھ کے اشارے سے اس کی کیفیت بیان کی، پھر انھوں نے حدیث بیان کی کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے کسی پرخطر مقام پر پڑاؤ کیا، اس کے پاس سواری بھی تھی جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان تھا۔ اس نے وہاں اپنا سر رکھا اور سو گیا۔ جب بیدار ہوا تو اس کی سواری غائب تھی حتی کہ اس پر گرمی پیاس یا کوئی اور چیز جسے اللہ تعالیٰ نے چاہا، اس کا غلبہ ہوا تو اس نے (اپنے دل میں) کہا کہ اسے اب واپس جانا چاہیے، چنانچہ جب واپس جانے لگا تو پھر وہیں سو گیا۔ جب نیند سے سر اٹھایا تو اس کی سواری وہاں موجود تھی۔''

تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ، وَجَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ.

ابوعوانہ اور جریر نے اعمش سے روایت کرنے میں ابوشہاب کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ، وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبُو مُسْلِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ. وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ.

شعبہ اور ابومسلم نے اسے اعمش سے بیان کیا ابراہیم تیمی سے، انھوں نے حارث بن سوید سے۔ ابومعاویہ نے کہا: ہم سے اعمش نے بیان کیا، انھوں نے عمارہ سے، انھوں نے اسود بن یزید سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔

وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ.

دوسری سند کے مطابق انھوں نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے حارث بن سوید سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

٦٣٠٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضِ فَلَاةٍ».

[6309] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی نسبت زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا اونٹ مایوسی کے بعد اسے اچانک مل گیا ہو، حالانکہ وہ کسی چٹیل میدان میں گم ہوگیا تھا۔''

(٥) بَابُ الضَّجْعِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ

باب:5- دائیں کروٹ لیٹنا

٦٣١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى

[6310] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے، پھر جب فجر طلوع ہو جاتی تو ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے۔ اس کے بعد آپ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے حتی کہ مؤذن آتا اور آپ کو نماز کی اطلاع دیتا۔

يَجِيءَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ. [راجع: ٦٢٦]

(٦) بَابٌ: إِذَا بَاتَ طَاهِرًا

٦٣١١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ، مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ». فَقُلْتُ، أَسْتَذْكِرُهُنَّ: وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ؟ قَالَ: «لَا، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ». [راجع: ٢٤٧]

باب:6- رات کو باوضو سونا

[6311] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''جب تو بستر پر آنے کا ارادہ کرے تو وضو کر جیسے نماز کے لیے وضو کرتا ہے، پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا پڑھ: ''اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیری اطاعت میں دے دیا، اپنا سب کچھ تیرے سپرد کر دیا، اپنے معاملات تیرے حوالے کر دیے، تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور تجھ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے، تیرے سوا کوئی پناہ گاہ یا نجات کی جگہ نہیں۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی کو تسلیم کیا جو تو نے مبعوث کیا۔'' اس کے بعد اگر تو مر جائے تو دین اسلام پر مرے گا، لہٰذا تم ان کلمات کو آخری بات بناؤ جنھیں اپنی زبان سے ادا کرو۔'' میں نے ان کلمات کو دہراتے وقت یوں کہہ دیا: ''میں تیرے اس رسول پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں (نہیں اس طرح کہو:) ''میں تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا۔''

(٧) بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ

٦٣١٢ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: «بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا»، وَإِذَا قَامَ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ».

باب:7- جب سونے لگے تو کیا پڑھے؟

[6312] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو کہتے: ''تیرے ہی نام کے ساتھ میں سوتا اور جاگتا ہوں۔'' اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ''تمام تعریفیں اسی اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔''

تُنْشِرُهَا: تُخْرِجُهَا. [انظر: ٦٣١٤، ٦٣٢٤، ٧٣٩٤]

تُنْشِرُهَا کے معنی ہیں: تم اسے نکال کر اٹھاتے ہو۔

فائدہ: بدن سے روح کا تعلق ختم ہونے کا نام موت ہے۔ یہ انقطاع کبھی صرف ظاہری طور پر ہوتا ہے جیسا کہ نیند کی حالت۔ اسی مناسبت کی وجہ سے نیند کو موت کا ساتھی کہا جاتا ہے اور کبھی یہ انقطاع ظاہری اور باطنی دونوں طرح سے ہوتا ہے۔ یہ معروف موت ہے۔ مذکورہ حدیث میں موت کا اطلاق نیند کی حالت پر کیا گیا ہے۔[1]

٦٣١٣ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا؛ ح: وَحَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْصَى رَجُلًا فَقَالَ: «إِذَا أَرَدْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلِ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ. لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ». [راجع: ٢٤٧]

[6313] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا، دوسری روایت کے مطابق ایک آدمی کو وصیت فرمائی: ''جس وقت تو بستر پر آنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھ: ''اے اللہ! میں نے اپنی ذات کو تیرے تابع کر دیا اور اپنے تمام معاملات کو تیرے حوالے کر دیا۔ میں نے اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنی پشت کو تیری طرف جھکا دیا، ثواب کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے۔ تیرے سوا نہ کوئی پناہ گاہ ہے اور نہ جائے نجات۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل فرمایا اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا۔'' اگر تو ایسی حالت پر مر گیا تو فطرتِ اسلام پر مرے گا۔''

(٨) بَابُ وَضْعِ الْيَدِ تَحْتَ الْخَدِّ الْيُمْنَى

باب: 8- سوتے وقت دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھنا

٦٣١٤ - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا»، وَإِذَا

[6314] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ سوتا اور بیدار ہوتا ہوں۔'' اور جس وقت بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ''سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں

1 فتح الباري: 137/11.

اسْتَيْقَظَ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ». [راجع: ٦٣١٢]

جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔''

(٩) بَابُ النَّوْمِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ

باب:9- دائیں کروٹ پر سونا

٦٣١٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ». وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ». [راجع: ٢٤٧]

[6315] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو دائیں کروٹ پر لیٹ کر دعا پڑھتے: ''اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اور اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر دیا۔ اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکا دی۔ یہ سب کچھ تیرا شوق رکھتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے کیا۔ تیرے سوا نہ کوئی پناہ گاہ ہے اور نہ مقام نجات۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری اور تیرے اس نبی کو مان لیا جسے تو نے مبعوث کیا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص یہ کلمات پڑھے، پھر اسی رات فوت ہو جائے تو فطرتِ اسلام پر فوت ہوگا۔''

(١٠) بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

باب: 10- جب کوئی رات کو بیدار ہو تو کون سی دعا پڑھے؟

٦٣١٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَى حَاجَتَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ وُضُوءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ، وَقَدْ أَبْلَغَ فَصَلَّى، فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ

[6316] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اپنی خالہ میمونہ ؓ کے ہاں ایک رات سویا۔ نبی ﷺ (اس رات) اٹھے۔ آپ نے حوائج ضروریہ کو پورا کرنے کے بعد اپنا چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ دھوئے اور سو گئے۔ پھر اٹھے اور مشکیزے کے پاس آئے، اس کا تسمہ کھولا، پھر اس سے درمیانہ وضو کیا، زیادہ پانی نہ گرایا، البتہ پانی ہر جگہ پہنچا دیا، پھر آپ نے نماز پڑھی۔ میں بھی اٹھا

كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَتَّقِيهِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا».

لیکن اٹھنے میں کچھ تاخیر کی، اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ آپ یہ خیال فرمائیں گے کہ میں آپ کا حال دیکھ رہا ہوں۔ بہرحال میں نے وضو کیا اور جب آپ کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوگیا۔ آپ نے میرا کان پکڑ کر مجھے دائیں طرف کر دیا۔ آپ کی تیرہ رکعات پوری ہوگئیں تو آپ لیٹ گئے، پھر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ آپ کی عادت تھی کہ جب آپ سوتے تو آپ کے سانس میں آواز پیدا ہونے لگتی تھی۔ حضرت بلال ؓ نے آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی تو آپ نے نماز پڑھی لیکن وضو نہ کیا، آپ ان الفاظ میں دعا کرتے تھے: ''اے اللہ! میرے دل میں نور بھر دے، میری نظر میں نور پیدا فرما، میرے کانوں میں نور، میرے دائیں نور، میرے بائیں نور، میرے اوپر نور، میرے نیچے نور، میرے آگے نور، میرے پیچھے نور اور مجھے نور عطا فرما۔''

قَالَ كُرَيْبٌ: وَسَبْعٌ فِي التَّابُوتِ، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ. فَذَكَرَ: عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي، وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ. [راجع: ١١٧]

(راویٔ حدیث) کریب نے کہا: انسانی بدن (تابوت) میں سات مزید اعضاء کا ذکر کیا۔ پھر میں حضرت عباس ؓ کی اولاد میں سے ایک آدمی کو ملا، انھوں نے مجھ سے ان کے متعلق بیان کیا کہ میرے پٹھے، میرا گوشت، میرا خون، میرے بال اور میرا چمڑا ان سب میں نور بھر دے۔ ان کے علاوہ دو اور چیزوں کا ذکر بھی کیا۔

٦٣١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: «اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ

[6317] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب رات کے وقت تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں۔ آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں موجود ہے تو ان سب کو روشن کرنے والا ہے۔ تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں۔ تو آسمان و زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کو قائم رکھنے والا ہے۔ تیرے ہی لیے تمام تعریفیں

الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ. اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَوْ: لَا إِلَهَ غَيْرُكَ».

[راجع: ١١٢٠]

ہیں۔ تو حق ہے۔ تیرا وعدہ برحق، تیری بات مبنی برحقیقت، تیری ملاقات بھی حق، جنت حق، دوزخ حق، قیامت حق، تمام انبیاء برحق اور محمد رسول اللہ ﷺ بھی برحق ہیں۔ اے اللہ! میں نے خود کو تیرے سپرد کیا، تجھ پر بھروسا کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیری طرف رجوع کیا، تیرے سبب خصومت کرتا ہوں اور تیری طرف فیصلہ لے جاتا ہوں، اس لیے میری اگلی پچھلی خطاؤں کو معاف کر دے، وہ خطائیں بھی جو میں نے خفیہ کی ہیں اور وہ جو برسرعام کی ہیں۔ تو ہی سب سے پہلے ہے اور سب سے بعد میں ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

(١١) بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب: 11- سوتے وقت تکبیر و تسبیح پڑھنا

٦٣١٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ، قَالَ: فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْتُ أَقُومُ، فَقَالَ: «مَكَانَكِ»، فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي، فَقَالَ: «أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ؟ إِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا، أَوْ أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا، فَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَهٰذَا خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ».

[6318] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیسنے کی وجہ سے ہاتھوں میں تکلیف کا عارضہ ہوا تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک خادم لینے کے لیے حاضر ہوئیں۔ آپ اس وقت گھر میں موجود نہیں تھے۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا۔ جب آپ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے) بیان کیا کہ آپ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے جبکہ ہم اس وقت اپنے بستروں میں لیٹ چکے تھے۔ میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''یوں ہی لیٹے رہو۔'' پھر آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے حتی کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''کیا میں تم دونوں کو وہ چیز نہ بتاؤں جو تمھارے لیے خادم سے بہتر ہو؟ جب تم اپنے بستر پر جانے لگو یا سونے کے لیے بستروں میں آؤ تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس

مرتبہ الحمد للہ کہو، یہ تمھارے لیے خادم سے بہتر ہے۔''

وَعَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: التَّسْبِيحُ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ. [راجع: ٣١١٣]

شعبہ نے خالد سے، انھوں نے ابن سیرین سے اس طرح بیان کیا کہ سبحان اللہ چونتیس مرتبہ کہو۔

(١٢) بَابُ التَّعَوُّذِ وَالْقِرَاءَةِ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب: 12- سوتے وقت شیطان کے شر سے پناہ طلب کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا

٦٣١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدِهِ وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ. [راجع: ٥٠١٧]

[6319] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خواب گاہ میں تشریف لے جاتے تو اپنے ہاتھوں پر دم کرتے، معوذات پڑھتے، پھر دونوں ہاتھ اپنے جسم مبارک پر پھیرتے۔

(١٣) بَابٌ:

باب: 13- بلاعنوان

٦٣٢٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ».

[6320] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو پہلے اسے اپنی چادر کے کنارے سے جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد کیا چیز داخل ہوگئی ہے، پھر یہ دعا پڑھے: ''اے میرے رب! تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیری قوت سے میں اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری جان کو روک لیا تو اس پر رحم کرنا اور اگر اسے چھوڑ دیا تو اس کی حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے نیک لوگوں کی حفاظت کرتا ہے۔''

تَابَعَهُ أَبُو ضَمْرَةَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ.

ابوضمرہ اور اسماعیل بن زکریا نے عبیداللہ سے روایت کرنے میں زہیر بن معاویہ کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَبِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ،

یحییٰ اور بشر نے عبیداللہ سے بیان کیا، انھوں نے سعید

عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٧٣٩٣]

مالک اور ابن عجلان نے سعید سے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس روایت کو بیان کیا۔

(١٤) بَابُ الدُّعَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ

باب: 14- آدھی رات کو دعا کرنا

٦٣٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ». [راجع: ١١٤٥]

[6321] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازوں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے میں اسے بخش دوں؟''

(١٥) بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

باب: 15- بیت الخلاء میں جانے کی دعا

٦٣٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ». [راجع: ١٤٢]

[6322] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! میں نر اور مادہ خبیث جنات سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔''

(١٦) بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

باب: 16- صبح کے وقت کون سی دعا پڑھے؟

٦٣٢٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ

[6323] حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سب سے عمدہ استغفار یہ ہے: ''اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا

ﷺ قَالَ: «سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، إِذَا قَالَ حِينَ يُمْسِي فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلُهُ». [راجع: ٦٣٠٦]

کوئی معبود برحق نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ (امکانی حد تک) میں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، تیری جو نعمتیں مجھ پر ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا معترف ہوں۔ تو میرے گناہوں کو معاف کر دے۔ تیرے سوا گناہوں کو معاف کرنے والا کوئی نہیں۔ میں اپنے گندے کردار سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔'' اگر کسی نے رات ہوتے یہ دعا پڑھی، پھر فوت ہو گیا تو وہ جنت میں جائے گا یا وہ اہل جنت میں سے ہے۔ اور اگر کسی نے یہ دعا صبح کے وقت پڑھی اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا تو بھی ایسا ہی ہوگا۔''

٦٣٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ: «بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا»، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ». [راجع: ٦٣١٢]

[6324] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ میں سوتا ہوں اور بیدار ہوتا ہوں۔'' اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔''

٦٣٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا»، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ». [انظر: ٧٣٩٥]

[6325] حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب اپنی خواب گاہ میں جاتے تو کہتے: ''اے اللہ میں تیرے ہی نام سے سوتا اور بیدار ہوتا ہوں۔'' اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف واپس جانا ہے۔''

(١٧) بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: 17- نماز میں دعا کرنا

٦٣٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، قَالَ: «قُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ».

[6326] حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے عرض کی: مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجیے جسے میں دوران نماز میں پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ دعا پڑھا کرو: اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے، گناہوں کو تیرے سوا اور کوئی معاف کرنے والا نہیں ہے، لہٰذا تو اپنے ہاں میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بہت زیادہ بخشنے والا انتہائی مہربان ہے۔''

وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٨٣٤]

عمرو بن حارث نے بھی اس حدیث کو یزید سے، انھوں نے ابوالخیر سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے نبی ﷺ سے عرض کی۔

٦٣٢٧ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ أُنْزِلَتْ فِي الدُّعَاءِ. [راجع: ٤٧٢٣]

[6327] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت: ''اپنی نماز نہ بہت زور زور سے پڑھیں نہ بالکل آہستہ آواز سے.....'' کے متعلق فرمایا کہ یہ دعا کے بارے میں نازل ہوئی۔

٦٣٢٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ: السَّلَامُ عَلَى اللهِ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ: «إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلهِ - إِلَى قَوْلِهِ: - الصَّالِحِينَ، فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ لِلهِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ صَالِحٍ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الثَّنَاءِ مَا شَاءَ». [راجع: ٨٣١]

[6328] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نماز میں یہ کہا کرتے تھے: اللہ پر سلام ہو، فلاں پر سلام ہو، تو نبی ﷺ نے ایک دن فرمایا: ''اللہ تو خود سلام ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو کہے: التحیات للّٰہ ...... الصالحین تک۔ جب نماز پڑھنے والا یہ کہے گا تو اس کا سلام زمین وآسمان میں رہنے والے اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچے گا۔ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُولُهٗ اس کے بعد اسے ثنا، یعنی دعا میں اختیار ہے جو چاہے مانگے۔''

(١٨) بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

باب:18-نماز کے بعد دعا

٦٣٢٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ: أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، قَالَ: «كَيْفَ ذَاكَ؟» قَالَ: صَلَّوْا كَمَا صَلَّيْنَا، وَجَاهَدُوا كَمَا جَاهَدْنَا، وَأَنْفَقُوا مِنْ فُضُولِ أَمْوَالِهِمْ وَلَيْسَتْ لَنَا أَمْوَالٌ، قَالَ: «أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ تُدْرِكُونَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَتَسْبِقُونَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ بِمِثْلِ مَا جِئْتُمْ بِهِ إِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِهِ؟ تُسَبِّحُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَتَحْمَدُونَ عَشْرًا، وَتُكَبِّرُونَ عَشْرًا».

[6329] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام نے (رسول اللہ ﷺ سے) عرض کی: اللہ کے رسول! مال دار لوگ بلند درجات اور دائمی نعمتیں لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کیسے؟'' صحابۂ کرام ؓ نے عرض کی: جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں، جس طرح ہم جہاد کرتے ہیں وہ بھی کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنا زائد مال بھی خرچ کرتے ہیں جبکہ ہمارے پاس مال نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایک ایسی چیز کی خبر نہ دوں جس پر عمل کر کے تم اس شخص کو پالو گے جو تم سے پہلے گزرا ہے اور اپنے بعد آنے والوں پر سبقت لے جاؤ گے اور کوئی شخص اتنا ثواب نہ حاصل کر سکے گا جو تم نے کیا ہوگا سوائے اس صورت کے کہ جب وہ بھی وہی عمل کرے جو تم کرو گے، وہ یہ کہ تم ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔''

تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سُمَيٍّ. وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ وَرَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ. وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ. وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٨٤٣]

عبید اللہ بن عمر نے سمی سے روایت کرنے میں ورقاء کی متابعت کی ہے، نیز اس حدیث کو ابن عجلان نے سمی اور رجاء بن حیوہ سے روایت کیا۔ اسی طرح جریر نے عبدالعزیز بن رفیع سے، انھوں نے ابو صالح سے، انھوں نے ابوالدرداء سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ سہیل نے اپنے باپ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ فقراء مہاجرین دوبارہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے مال دار بھائیوں کو ہمارے عمل کا پتہ چل گیا ہے اور انھوں نے بھی اسے شروع کر دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔''[1]

1 صحیح مسلم، المساجد، حدیث: 1347(595).

٦٣٣٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا سَلَّمَ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ».

[6330] حضرت وراد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ نے حضرت امیر معاویہ ؓ کو خط لکھا کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو کہا کرتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفوں کا سزا وار بھی وہی ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جو کچھ تو نے دیا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں۔ اے اللہ! جو کچھ تو نے روک لیا اسے کوئی دینے والا نہیں۔ کسی مال دار یا بزرگ کو (تیری عبادت کی بجائے) اس کا مال یا بزرگی نفع نہیں پہنچا سکتا۔''

وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ. [راجع: ٨٤٤]

شعبہ نے منصور سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اس حدیث کو حضرت مسیب سے سنا ہے۔

(١٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿وَصَلِّ عَلَيْهِمْ﴾ [التوبة: ١٠٣] وَمَنْ خَصَّ أَخَاهُ بِالدُّعَاءِ دُونَ نَفْسِهِ

باب: 19- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور آپ ان کے لیے دعائے رحمت کریں'' اور جس نے اپنے لیے دعا کرنے کے بجائے اپنے بھائی کے لیے دعا کی اس کا بیان

وَقَالَ أَبُو مُوسَى: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ».

حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بایں الفاظ دعا کی: ''اے اللہ! ابو عامر عبید کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! عبداللہ بن قیس کے گناہ معاف کر دے۔''

٦٣٣١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَيَا عَامِرُ لَوْ أَسْمَعْتَنَا مِنْ هُنَاتِكَ، فَنَزَلَ يَحْدُو بِهِمْ يُذَكِّرُ: تَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا، وَذَكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هٰذَا، وَلٰكِنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ هٰذَا

[6331] حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف گئے۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے عامر! اگر تم ہمیں اپنے اشعار سناؤ تو بہت اچھا ہوگا، چنانچہ وہ حدی پڑھنے لگے، اس کا آغاز کیا: اللہ کی قسم! اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ اس کے بعد دوسرے اشعار بھی پڑھے لیکن وہ مجھے یاد نہیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹوں کو

السَّائِقُ؟» قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ، قَالَ: «يَرْحَمُهُ اللهُ»، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْلَا مَتَّعْتَنَا بِهِ، فَلَمَّا صَافَّ الْقَوْمَ قَاتَلُوهُمْ، فَأُصِيبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةِ سَيْفِ نَفْسِهِ فَمَاتَ، فَلَمَّا أَمْسَوْا أَوْقَدُوا نَارًا كَثِيرَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا هٰذِهِ النَّارُ؟ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟» قَالُوا: عَلَى حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ، فَقَالَ: «هَرِيقُوا مَا فِيهَا وَاكْسِرُوهَا». قَالَ رَجُلٌ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَلَا نُهْرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: «أَوَ ذَاكَ». [راجع: ٢٤٧٧]

چلانے والا یہ شخص کون ہے؟'' صحابۂ کرام ؓ نے کہا: یہ عامر بن اکوع ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ اس پر رحم کرے۔'' صحابۂ کرام میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! کاش آپ ہمیں ان سے مزید نفع اٹھانے دیتے۔ پھر جب صف بندی ہوئی تو مسلمانوں نے کافروں سے جنگ کی۔ (چونکہ حضرت عامر ؓ کی تلوار چھوٹی تھی، اس لیے) وہ اپنی تلوار ہی سے زخمی ہو گئے اور ان کی موت واقع ہو گئی۔ شام ہوئی تو لوگوں نے جگہ جگہ آگ جلائی۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''یہ آگ کیسی ہے؟ اسے کیا چیز پکانے کے لیے جلایا گیا ہے؟'' صحابۂ کرام نے عرض کی: گھریلو گدھوں کا گوشت پکانے کے لیے اسے جلایا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ ان ہنڈیوں میں ہے اسے پھینک دو، پھر انھیں بھی توڑ دو۔'' ایک آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا جو کچھ ان میں ہے اسے پھینک دیں اور ہنڈیاں دھولیں؟ آپ نے فرمایا: ''اچھا یہی کرلو۔''

فائدہ: حضرات صحابۂ کرام میں یہ معروف تھا کہ غزوے میں رسول اللہ ﷺ جس شخص کے لیے رحم کی دعا کرتے وہ زندہ نہ رہتا بلکہ شہید ہو جاتا، اس لیے انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! کاش! ہمیں ان کی زندگی سے مزید بہرہ ور ہونے کا موقع ملتا۔

٦٣٣٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ رَجُلٌ بِصَدَقَتِهِ قَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ»، فَأَتَاهُ أَبِي فَقَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى». [راجع: ١٤٩٧]

[6332] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ کے پاس کوئی صدقہ لے کر آتا تو آپ یوں دعا کرتے: ''اے اللہ! فلاں کی آل اولاد پر رحم فرما۔'' میرے والد صدقہ لائے تو آپ نے اس طرح دعا فرمائی: ''اے اللہ! ابو اوفی کی آل اولاد پر رحمتیں نازل فرما۔''

٦٣٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا

[6333] حضرت جریر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا تم مجھے ذی الخلصہ سے آرام نہیں پہنچاتے؟'' ...... وہ ایک ایسا بت تھا

تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟» - وَهُوَ نُصُبٌ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ - قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي رَجُلٌ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَصَكَّ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا»، قَالَ: فَخَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ مِنْ قَوْمِي - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: فَانْطَلَقْتُ فِي عُصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي - فَأَتَيْتُهَا فَأَحْرَقْتُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَاللهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْأَجْرَبِ، فَدَعَا لِأَحْمَسَ وَخَيْلِهَا.

[راجع: ۳۰۲۰]

جس کی زمانۂ جاہلیت میں لوگ پوجا کرتے تھے۔ اسے کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا...... میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اس خدمت کے لیے حاضر ہوں لیکن میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر تھپکی دیتے ہوئے دعا فرمائی: ”اے اللہ! اسے ثابت قدمی عطا فرما۔ اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا۔“ حضرت جریر ؓ نے فرمایا: پھر میں اپنی قوم احمس کے پچاس آدمی لے کر نکلا...... بسا اوقات سفیان بن عیینہ نے یوں نقل کیا: میں اپنی قوم کی ایک جماعت لے کر نکلا...... اور وہاں گیا، پھر اس بت کو جلا کر راکھ کر دیا۔ اس کے بعد میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں آپ کے پاس نہیں آیا جب تک میں نے اسے جلے ہوئے خارشی اونٹ کی طرح سیاہ نہیں کر دیا۔ آپ ﷺ نے قبیلۂ احمس اور ان کے گھوڑ سواروں کے لیے دعا فرمائی۔

٦٣٣٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَنَسٌ خَادِمُكَ، قَالَ: «اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ».

[راجع: ۱۹۸۲]

[6334] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ام سلیم ؓ نے نبی ﷺ سے عرض کی: یہ انس آپ کا خادم ہے۔ (اس کے حق میں دعا فرمائیں۔) آپ نے بایں الفاظ فرمائی: ”اے اللہ! اس کا مال زیادہ کر دے اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔“

٦٣٣٥ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: «رَحِمَهُ اللهُ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا فِي سُورَةِ كَذَا وَكَذَا». [راجع: ۲٦٥٥]

[6335] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک صحابی کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: ”اللہ اس پر رحم کرے! اس نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد دلا دی ہے جو میں فلاں فلاں سورت سے بھول گیا تھا۔“

٦٣٣٦ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا

[6336] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے،

شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ، فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ: «يَرْحَمُ اللهُ مُوسَى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ». [راجع: ٣١٥٠]

انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے کوئی چیز تقسیم فرمائی تو ایک شخص بولا: اس تقسیم سے اللہ کی رضا مقصود نہیں۔ میں نے نبی ﷺ کو اس امر کی خبر دی تو آپ بہت ناراض ہوئے حتی کہ میں نے خفگی کے اثرات آپ کے چہرۂ انور پر دیکھے۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے! انھیں اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انھوں نے صبر سے کام لیا۔''

(٢٠) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّجْعِ فِي الدُّعَاءِ

باب: 20- دعا کرتے وقت قافیہ بندی ناپسندیدہ عمل ہے

٦٣٣٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا هَارُونُ الْمُقْرِىءُ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ، فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مِرَارٍ، وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْآنَ فَلَا أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ، وَلَكِنْ أَنْصِتْ فَإِذَا أَمَرُوكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُونَهُ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ، فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ الِاجْتِنَابَ.

[6337] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ لوگوں کو ہفتے میں ایک دن وعظ کیا کرو۔ اگر تم اس پر آمادہ نہ ہو تو دو مرتبہ۔ اگر زیادہ ہی کرنا چاہتے ہو تو تین مرتبہ۔ لوگوں کو اس قرآن سے متنفر نہ کرو۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ تم لوگوں کے پاس آؤ جبکہ وہ اپنی باتوں میں مصروف ہوں اور تم انھیں وعظ کرنا شروع کر دو اور ان کی باہمی گفتگو کاٹ کر انھیں پریشان کرو۔ تمھیں خاموش رہنا چاہیے، ہاں جب وہ تمھیں وعظ کا کہیں تو پھر تم انھیں نصیحت کرو اس طرح کہ وہ اس کے خواہش مند ہوں۔ دعا میں قافیہ بندی سے اجتناب کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام کو دیکھا ہے کہ وہ ہمیشہ اس سے بچا ہی کرتے تھے۔

(٢١) بَابٌ: لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ

باب: 21- یقین و اذعان سے دعا کرے کیونکہ اللہ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں

٦٣٣٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

[6338] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی دعا

اللهِ ﷺ: «إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ: اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي، فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ». [انظر: ٧٤٦٤]

کرے تو یقین وقطعیت کے ساتھ سوال کرے۔ یوں نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے دے دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔"

٦٣٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ». [انظر: ٧٤٧٧]

[6339] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص یوں نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے، اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھ پر رحم فرما بلکہ اسے یقین کے ساتھ دعا کرنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔"

(٢٢) بَابٌ: يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ

باب: 22- بندے کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلد بازی سے کام نہ لے

٦٣٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ، يَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي».

[6340] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلد بازی سے کام نہ لے اور یوں کہنا شروع کر دے: میں نے دعا کی تھی لیکن میرے لیے وہ قبول نہیں ہوئی۔"

(٢٣) بَابُ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ

باب: 23- دعا میں ہاتھ اٹھانا

وَقَالَ أَبُو مُوسَى: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے دعا کی اور دونوں ہاتھ اٹھائے حتی کہ میں نے آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ».

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: "اے اللہ! خالد نے جو کچھ کیا ہے میں اس سے بری ہوں۔"

فائدہ: امام بخاری ؒ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ کی روایت کو دوسرے مقام پر متصل سند سے بیان کیا ہے۔[1] اسی طرح حضرت ابن عمر ؓ کی حدیث بھی موصولاً گزر چکی ہے۔[2]

٦٣٤١ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَشَرِيكٍ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ. [راجع: ١٠٣١]

[6341] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اس قدر بلند کیے کہ میں نے آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

(٢٤) بَابُ الدُّعَاءِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

باب:24- قبلے کی طرف منہ کیے بغیر دعا کرنا

٦٣٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا، فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَمُطِرْنَا حَتَّى مَا كَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ إِلَى الْمَنْزِلِ فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ - أَوْ غَيْرُهُ - فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَدْ غَرِقْنَا، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا»، فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَلَا يُمْطِرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ. [راجع: ٩٣٢]

[6342] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ اس دوران میں ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کریں۔ آپ نے دعا کی تو آسمان پر بادل آ گئے اور بارش برسنے لگی۔ بارش اس قدر ہوئی کہ آدمی اپنے گھر نہیں پہنچ سکتا تھا۔ یہ بارش آئندہ جمعہ تک ہوتی رہی۔ پھر وہی آدمی یا کوئی دوسرا کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کریں کہ بارش بند کر دے، ہم تو ڈوبنے لگے ہیں۔ آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا، ہم پر اسے بند کر دے۔'' چنانچہ بادل ٹکڑے ٹکڑے مدینہ طیبہ کے اردگرد پھیل گئے اور اہل مدینہ پر بارش رُک گئی۔

(٢٥) بَابُ الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

باب:25- قبلہ رو ہو کر دعا کرنا

٦٣٤٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ

[6343] حضرت عبداللہ بن زید ؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نماز استسقا کے لیے اس عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے وہاں بارش

1 صحيح البخاري، المغازي، حديث :4323. 2 صحيح البخاري، المغازي، حديث :4339.

اللهِ ﷺ إِلَى هٰذَا الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَدَعَا وَاسْتَسْقَى ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ.

[راجع: ١٠٠٥]

کے لیے دعا کی، پھر آپ قبلہ رو ہو گئے اور اپنی چادر کو پلٹا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ رو ہونے سے پہلے بارش کے لیے دعا کی، لیکن امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان سے اس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے جسے انھوں نے دوسرے مقام پر بیان کیا ہے، چنانچہ راویٔ حدیث کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب دعا کا ارادہ کیا تو قبلہ رو ہو گئے اور اپنی چادر کو پلٹا۔[1]

(٢٦) بَابُ دَعْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِخَادِمِهِ بِطُولِ الْعُمُرِ وَبِكَثْرَةِ مَالِهِ

باب: 26- نبی ﷺ کا اپنے خادم کے لیے درازیٔ عمر اور فراوانیٔ مال کی دعا کرنا

٦٣٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتْ أُمِّي: يَا رَسُولَ اللهِ، خَادِمُكَ [أَنَسٌ] ادْعُ اللهَ لَهُ، قَالَ: «اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ». [راجع: ١٩٨٢]

[6344] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میری امی جان نے عرض کی: اللہ کے رسول! انس آپ کا خادم ہے۔ آپ اس کے لیے دعا فرما دیں۔ آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! اس کے مال وعیال کو زیادہ کر دے اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔''

(٢٧) بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ

باب: 27- پریشانی کے وقت دعا کرنا

٦٣٤٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ». [انظر: ٦٣٤٦، ٧٤٢٦، ٧٤٣١]

[6345] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو بہت عظمت والا اور بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، زمین و آسمان اور عرش عظیم کا رب ہے۔''

٦٣٤٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

[6346] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ

1 صحيح البخاري، الاستسقاء، حديث: 1028.

هِشَام بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ».

رسول اللہ ﷺ پریشانی کی حالت میں یہ دعا پڑھتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو صاحب عظمت اور بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو زمین و آسمان اور عرش کریم کا مالک ہے۔''

وَقَالَ وَهْبٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ. [راجع: ٦٣٤٥]

وہب نے کہا: ہم سے شعبہ نے، قتادہ کے واسطے سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

(٢٨) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

باب: 28- مصیبت کی سختی سے اللہ کی پناہ مانگنا

٦٣٤٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي سُمَيٌّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.

[6347] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سخت مصیبت، بدبختی لاحق ہونے، بری تقدیر اور دشمنوں کی خوشی سے پناہ مانگتے تھے۔

قَالَ سُفْيَانُ: الْحَدِيثُ ثَلَاثٌ زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً لَا أَدْرِي أَيَّتُهُنَّ هِيَ. [انظر: ٦٦١٦]

سفیان بن عیینہ نے کہا کہ حدیث میں تین صفات کا بیان تھا۔ ایک کا میں نے اضافہ کیا تھا لیکن اب مجھے یاد نہیں کہ وہ ایک کون سی صفت ہے۔

فائدہ: اسماعیلی کی روایت میں ہے کہ سفیان بن عیینہ نے جو کلمہ اپنی طرف سے بڑھایا وہ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ ہے۔[1]

(٢٩) بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى»

باب: 29- نبی ﷺ کا دعا کرنا: ''اے اللہ! مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے''

٦٣٤٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي

[6348] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب تندرست تھے تو فرمایا کرتے تھے: ''کسی نبی کی روح قبض نہیں کی جاتی یہاں تک کہ وہ

1 فتح الباري: 178/11.

رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: «لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ»، فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ - وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي - غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى»، قُلْتُ: إِذًا لَا يَخْتَارُنَا، وَعَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ. قَالَتْ: فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى». [راجع: ٤٤٣٥]

جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے۔ اس کے بعد اسے اختیار دیا جاتا ہے۔'' جب آپ ﷺ مرض وفات میں مبتلا ہوئے تو اس وقت آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ آپ پر تھوڑی دیر کے لیے غشی طاری ہوئی۔ جب کچھ افاقہ ہوا تو ٹکٹکی باندھ کر آپ چھت کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! رفیق اعلیٰ کی رفاقت کا طلب گار ہوں۔'' میں نے سمجھ لیا کہ آپ ﷺ ہمیں اختیار نہیں کریں گے۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ وہی بات ہے جو آپ زمانۂ تندرستی میں فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ آپ کا آخری کلمہ یہ تھا جو آپ نے اپنی زبان سے ادا فرمایا: ''اے اللہ! رفیق اعلیٰ کی رفاقت کا طلب گار ہوں۔''

فائدہ: ایک روایت میں ''الرفیق الاعلیٰ'' کی وضاحت کی گئی ہے کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ لوگ ہیں۔[1]

(٣٠) بَابُ الدُّعَاءِ بِالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ

باب: 30- موت اور زندگی کی دعا کرنے کا بیان

٦٣٤٩ - حَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا قَالَ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ. [راجع: ٥٦٧٢]

[6349] حضرت قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت خباب بن ارت ؓ کے پاس آیا جبکہ انھوں نے بیماری کی وجہ سے سات داغ لگوا رکھے تھے۔ انھوں نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور موت کی دعا کرتا۔

٦٣٥٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا فِي بَطْنِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ. [راجع: ٥٦٧٢]

[6350] حضرت قیس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت خباب ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ انھوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوا رکھے تھے۔ میں نے سنا آپ فرما رہے تھے: اگر نبی ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو آج میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

٦٣٥١ - حَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ

[6351] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

1 صحيح البخاري، المغازي، حديث: 4435.

ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي». [راجع: ٥٦٧١]

کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی اترنے والی تکلیف کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر اس نے ضرور ہی موت کی خواہش کرنی ہے تو یوں کہے: اے اللہ! جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لیے وفات بہتر ہو تو مجھے یہاں سے اٹھا لے۔''

(٣١) بَابُ الدُّعَاءِ لِلصِّبْيَانِ بِالْبَرَكَةِ وَمَسْحِ رُؤُوسِهِمْ

باب: 31- بچوں کے لیے دعائے برکت کرنا اور ان کے سروں پر دستِ شفقت پھیرنا

وَقَالَ أَبُو مُوسَى: وُلِدَ لِي مَوْلُودٌ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِالْبَرَكَةِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ نے کہا: میرا ایک بچہ پیدا ہوا تو نبی ﷺ نے اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔

٦٣٥٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. [راجع: ١٩٠]

[6352] حضرت سائب بن یزید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور کہا: اللہ کے رسول! میرا یہ بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور آپ کے دو کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو چھپر کھٹ کی گھنڈی (یا کبوتری کے انڈے) کی طرح تھی۔

٦٣٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ: أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ هِشَامٍ مِنَ السُّوقِ - أَوْ إِلَى السُّوقِ - فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ، فَيَلْقَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُولَانِ: أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ، فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ

[6353] حضرت ابو عقیل سے روایت ہے کہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن ہشام ؓ انھیں بازار لے جاتے اور غلہ خریدتے۔ ان سے حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ملتے تو انھیں کہتے: ہمیں بھی (اپنے ساتھ تجارت میں) شریک کر لیں کیونکہ نبی ﷺ نے آپ کے لیے برکت کی دعا کی تھی، چنانچہ وہ انھیں تجارت کے مال میں شریک کر لیتے تو بسا اوقات انھیں سواری کا بوجھ غلہ نفع ہو جاتا اور وہ

فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ. [راجع: ٢٥٠٢]

اسے اپنے گھر بھیج دیتے۔

٦٣٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بِئْرِهِمْ. [راجع: ٧٧]

[6354] حضرت محمود بن ربیع ؓ سے روایت ہے، یہ وہ بزرگ ہیں جن کے منہ پر رسول اللہ ﷺ نے کلی کا پانی ڈالا تھا جبکہ وہ بچے تھے اور وہ پانی آپ نے ان کے کنویں سے لیا تھا۔

٦٣٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ، فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ. [راجع: ٢٢٢]

[6355] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا تو آپ ان کے لیے دعا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوایا اور پیشاب کی جگہ پر اسے ڈال دیا اور کپڑے کو دھویا نہیں۔

٦٣٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ - وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ مَسَحَ عَيْنَهُ -: أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ. [راجع: ٤٣٠٠]

[6356] حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر ؓ سے روایت ہے...... رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھ پر ہاتھ پھیرا تھا...... انھوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کو ایک وتر پڑھتے دیکھا تھا۔

(٣٢) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب:32- نبی ﷺ پر درود پڑھنا

وضاحت: رسول اللہ ﷺ کا ہم پر حق ہے کہ آپ پر بکثرت درود پڑھا جائے، لیکن یہ حق مسنون درود پڑھنے سے ادا ہو گا۔ ہمارے ہاں بازار میں کئی ایک ایسے درود مطبوع ہیں جو خودساختہ اور بے اصل ہیں۔ ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔

٦٣٥٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا،

[6357] حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ مجھے کعب بن عجرہ ؓ ملے تو انھوں نے کہا: کیا میں تمھیں ایک تحفہ نہ دوں؟ نبی ﷺ ہم لوگوں میں تشریف لائے تو ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ تو ہمیں معلوم ہو

فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ». [راجع: ٣٣٧٠]

گیا ہے کہ ہم نے آپ پر سلام کس طرح کہنا ہے لیکن ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: ''اس طرح کہو: اے اللہ! محمد (ﷺ) پر رحمت نازل فرما اور آپ کی آل پر بھی جس طرح تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! تو محمد (ﷺ) پر برکت نازل فرما اور آپ کی آل پر بھی جس طرح تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔''

٦٣٥٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي؟ قَالَ: «قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ». [راجع: ٤٧٩٨]

[6358] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ پر سلام پیش کرنا تو ہم نے معلوم کر لیا ہے لیکن آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: ''یوں کہو: اے اللہ! محمد (ﷺ) پر اپنی رحمت نازل فرما جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر۔ اے اللہ! محمد (ﷺ) پر برکت نازل فرما اور آپ کی آل پر بھی جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کی آل پر برکت نازل کی ہے۔''

(٣٣) بَابٌ: هَلْ يُصَلَّى عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ ﷺ؟ وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَوٰتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ﴾ [التوبة: ١٠٣]

باب: 33- کیا غیر نبی پر بھی درود پڑھا جا سکتا ہے؟ اور ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ ان کے لیے دعا کریں، بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے باعث تسکین ہے۔'' کا بیان

وضاحت: رسول اللہ ﷺ کے علاوہ دوسروں پر درود پڑھنے کے متعلق اہل علم میں اختلاف ہے، اس لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے عنوان میں استفہام کا اسلوب اختیار کیا ہے۔ اس سلسلے میں اہل علم نے تین موقف اختیار کیے ہیں: * رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی دوسرے پر درود نہ پڑھا جائے۔ * رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ملا کر غیر نبی پر درود پڑھا جا سکتا ہے۔ * مستقل اور تبعاً دونوں طرح غیر نبی پر درود پڑھنا جائز ہے۔ اس سلسلے میں امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک آیت اور دو احادیث ذکر کی ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ

نے لکھا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کا رجحان یہ معلوم ہوتا ہے کہ مطلق طور پر لفظ "الصلاة" غیر نبی کے لیے استعمال ہوسکتا ہے۔[1]

٦٣٥٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كَانَ إِذَا أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ بِصَدَقَتِهِ قَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ»، فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى». [راجع: ١٤٩٧]

[6359] حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی نبی ﷺ کے پاس اپنی زکاۃ لے کر آتا تو آپ دعا کرتے: "اے اللہ! تو اس پر اپنی رحمت نازل فرما۔" میرے والد بھی اپنی زکاۃ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: "اے اللہ! آل ابی اوفی پر اپنی رحمت نازل فرما۔"

٦٣٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ». [راجع: ٣٣٦٩]

[6360] حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: "یوں کہو: اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آپ کی ازواج و اولاد پر اپنی رحمت نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی ہے۔ اور محمد (ﷺ)، نیز آپ کی ازواج واولاد پر برکت نازل فرما جیسے تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی تھی۔ بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور عظمت والا ہے۔"

(٣٤) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ آذَيْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً»

باب: 34- ارشاد نبوی: "(اے اللہ!) اگر مجھ سے کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو اسے اس کے گناہوں کا کفارہ اور باعث رحمت بنا دے" کا بیان

٦٣٦١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً

[6361] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: "اے اللہ! میں نے جس مومن کو بھی برا بھلا کہا ہو تو میری اس گفتار کو قیامت کے دن اس کے لیے اپنی قربت کا ذریعہ بنا دے۔"

1. فتح الباري: 203/11.

إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

فائدہ: یہ اس صورت میں ہے جب وہ آدمی اس لعنت کا حق دار نہ ہو جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں اس کی وضاحت ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنی امت میں سے جب کسی پر بددعا کروں اور وہ اس کا سزاوار نہ ہو تو اے اللہ! اس قسم کی بددعا کو اس کے لیے قیامت کے دن گناہوں کا کفارہ اور باعث رحمت بنا دے۔''[1]

(٣٥) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

باب:35-فتنوں سے پناہ مانگنا

٦٣٦٢ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَحْفَوْهُ الْمَسْأَلَةَ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: «لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ»، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافًّا رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي، فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى الرِّجَالَ يُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «حُذَافَةُ»، ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا، نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ، إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا وَرَاءَ الْحَائِطِ».

[6362] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوالات کیے گئے۔ جب معاملہ مبالغے کی حد تک پہنچ گیا تو آپ غصے میں آ گئے۔ پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ''آج تم مجھ سے جو بات بھی پوچھو گے میں وضاحت سے بیان کروں گا۔'' اس وقت میں نے دائیں بائیں دیکھا تو تمام صحابۂ کرام اپنے سر کپڑوں میں لپیٹے ہوئے رو رہے تھے۔ اس دوران میں ایک آدمی کھڑا ہوا جس کا اگر کسی سے جھگڑا ہو جاتا تو وہ اسے غیر باپ کی طرف منسوب کر دیتا تھا۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ حذافہ ہے۔'' اس صورت حال کو دیکھ کر حضرت عمر ؓ اٹھے اور عرض کرنے لگے: ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں، اسلام کے دین ہونے پر خوش ہیں اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے پر شاداں ہیں، نیز فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خیر و شر (کے معاملے) میں آج کے دن کی طرح کبھی (کوئی دن) نہیں دیکھا۔ میرے سامنے جنت اور دوزخ کی تصویر لائی گئی یہاں تک کہ میں نے ان دونوں کو اس دیوار کے پیچھے دیکھا۔''

وَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ عِنْدَ هٰذَا الْحَدِيثِ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَسْـَٔلُوا۟ عَنْ أَشْيَآءَ

حضرت قتادہ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد اس آیت کا ذکر کیا کرتے تھے: ''اے ایمان والو! ایسی اشیاء

1 صحیح مسلم، البر والصلة، حدیث: 6627 (2603).

إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ﴾ [المائدة: ١٠١]. [راجع: ٩٣]

کے متعلق سوال نہ کیا کرو کہ اگر تمھارے سامنے ان کا جواب ظاہر ہو جائے تو تمھیں ناگوار گزرے۔''

(٣٦) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ

باب:36-لوگوں کے غلبے سے اللہ کی پناہ مانگنا

٦٣٦٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي طَلْحَةَ: «الْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي»، فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُلَّمَا نَزَلَ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ»، فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا، فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي وَرَاءَهُ - بِعَبَاءَةٍ أَوْ كِسَاءٍ - ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوا، وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى بَدَا لَهُ أُحُدٌ، قَالَ: «هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ» فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ». [راجع: ٣٧١]

[6363] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوطلحہ سے فرمایا: ''اپنے لڑکوں میں سے کوئی لڑکا منتخب کرو جو میری خدمت کیا کرے۔'' حضرت ابوطلحہ ؓ مجھے اپنی سواری کے پیچھے بٹھا کر لے گئے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ جہاں کہیں پڑاؤ کرتے، میں آپ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ میں نے آپ ﷺ کو اکثر یہ دعا کرتے سنا: ''اے اللہ! میں غم والم سے تیری پناہ چاہتا ہوں، عاجزی اور سستی، بخل اور بزدلی، قرض کے بوجھ اور انسانوں کے غلبے سے بھی تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔'' میں آپ ﷺ کی خدمت کرتا رہا حتی کہ ہم خیبر سے واپس ہوئے تو آپ حضرت صفیہ بنت حیی ؓ کو ساتھ لے کر تشریف لائے جنھیں آپ نے اپنی ذات کریمہ کے لیے خاص کیا تھا۔ میں آپ کو دیکھتا تھا کہ آپ چادر یا کمبل سے پردہ کر کے ان کو اپنے پیچھے بٹھاتے تھے حتی کہ ہم صہبا میدان میں آئے تو آپ ﷺ نے ایک چرمی دستر خوان پر کچھ حلوہ سا تیار کر کے رکھوا دیا، اس کے بعد لوگوں کو بلانے کے لیے مجھے بھیجا۔ میں نے انھیں بلایا تو سب نے اسے تناول کیا۔ یہ آپ کی دعوت ولیمہ تھی۔ پھر آپ آگے بڑھے تو احد پہاڑ دکھائی دیا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔'' جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو فرمایا: ''اے اللہ! میں اس شہر کے دونوں پہاڑوں کے درمیان والے علاقے کو اس طرح حرمت والا قرار دیتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو

حرمت والا قرار دیا تھا۔ اے اللہ! اہل مدینہ کے مد میں اور ان کے صاع میں برکت عطا فرما۔"

(٣٧) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: 37- عذاب قبر سے پناہ مانگنا

٦٣٦٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدٍ - قَالَ: وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَهَا - قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. [راجع: ١٣٧٦]

[6364] موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے ام خالد بنت خالد ؓ سے سنا ..... انھوں نے (یہ بھی) کہا کہ میں نے ام خالد ؓ کے علاوہ اور کسی ایسے شخص سے، جس نے نبی ﷺ سے سنا ہو، نہیں سنا...... انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

٦٣٦٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ: كَانَ سَعْدٌ يَأْمُرُ بِخَمْسٍ، وَيَذْكُرُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهِنَّ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، - يَعْنِي فِتْنَةَ الدَّجَّالِ - وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ». [راجع: ٢٨٢٢]

[6365] حضرت مصعب بن سعید سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ پانچ باتوں کا حکم دیتے تھے اور انھیں نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کرتے تھے کہ آپ ان (سے پناہ مانگنے) کا حکم دیتے تھے: "اے اللہ! میں بخل اور بزدلی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس چیز سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں ذلیل عمر کی طرف لوٹایا جاؤں، نیز دنیا کے فتنے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اس سے مراد دجال کا فتنہ ہے۔ اور تیرے ذریعے سے عذاب قبر سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔"

٦٣٦٦ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا لِي: إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ، فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا، فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ عَجُوزَيْنِ، وَذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: «صَدَقَتَا، إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ

[6366] حضرت عائشہ ؓ روایت ہے، انھوں نے کہا کہ یہود مدینہ کی دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں اور انھوں نے مجھے کہا کہ اہل قبور کو قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے۔ میں نے ان کی تکذیب کی اور ان کی تصدیق کر کے ان کا دل ٹھنڈا نہ کیا، چنانچہ وہ میرے پاس سے چلی گئیں تو نبی ﷺ تشریف لائے۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! دو بوڑھی عورتیں آئی تھیں اور میں نے آپ سے ان کی بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "انھوں نے سچ کہا ہے۔

عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا»، فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلَاةٍ إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. [راجع: ١٠٤٩]

بلاشبہ انھیں (اہل قبور کو) عذاب ہوتا ہے جو تمام جانور سنتے ہیں۔'' پھر میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ ہر نماز میں عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے۔

(٣٨) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

باب: 38- زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگنا

٦٣٦٧ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ». [راجع: ٢٨٢٣]

[6367] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کہا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی اور بڑھاپے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اور میں عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، نیز زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

(٣٩) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

باب: 39- گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا

٦٣٦٨ - **حَدَّثَنَا** مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ». [راجع: ٨٣٢]

[6368] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کاہلی، بڑھاپے، ہر گناہ اور قرضے کے بوجھ سے، قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے، نیز دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور فتنۂ ثروت کے شر سے۔ اور فتنۂ مفلسی کے شر اور فتنۂ دجال کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! اولے اور برف کے پانی سے میرے گناہوں کے اثرات دھو دے۔ اور گناہوں سے میرا دل صاف کر دے جس طرح تو سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے۔ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری ڈال دے جتنی دوری تو نے مشرق و مغرب کے درمیان کر دی ہے۔''

(٤٠) بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُبْنِ وَالْكَسَلِ

﴿كُسَالَى﴾ [النساء:١٤٢] وَكَسَالَى وَاحِدٌ.

باب:40- بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا

کُسالیٰ (کاف کے ضمہ کے ساتھ) اور کَسالیٰ (کاف کے فتحہ کے ساتھ) دونوں ہم معنی ہیں۔

٦٣٦٩ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ».

[6369] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں غم و الم، عاجزی و کاہلی، بزدلی اور بخل، نیز قرضے کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(٤١) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْبُخْلِ

اَلْبُخْلُ وَالْبَخَلُ وَاحِدٌ، مِثْلُ الْحُزْنِ وَالْحَزَنِ.

باب:41- بخل سے پناہ مانگنا

بخل با کے ضمہ کے ساتھ اور با کے فتحہ کے ساتھ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں جیسا کہ حزن حا کا ضمہ اور حزن حا کا فتحہ دونوں ایک ہی ہیں۔

٦٣٧٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَانَ يَأْمُرُ بِهٰؤُلَاءِ الْخَمْسِ وَيُخْبِرُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ». [راجع: ٢٨٢٢]

[6370] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ پانچ باتوں سے پناہ مانگنے کا حکم دیتے تھے اور انھیں نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کرتے تھے: ''اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ ناکارہ عمر میں پہنچا دیا جاؤں۔ میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں، نیز میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(٤٢) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ

باب:42- ناکارہ عمر سے پناہ مانگنا

﴿أَرَاذِلُنَا﴾ [هود: ٢٧]: سُقَّاطُنَا.

﴿اَرَاذِلُنَا﴾ سے گرے پڑے کمینے لوگ مراد ہیں۔

٦٣٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ». [راجع: ٢٨٢٣]

[6371] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں سستی، کاہلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں ناکارہ بڑھاپے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں بخل سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

فائدہ: عمر کی اس حد تک درازی کہ ہوش وحواس قائم رہیں اور آخرت کی کمائی کا سلسلہ بھی جاری رہے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے لیکن ایسا بڑھاپا جو انسان کو بالکل بیکار کر دے، ایسی چیز ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے پناہ مانگی ہے۔ حدیث میں هرم سے بڑھاپے کا یہی درجہ مراد ہے۔ واللہ أعلم.

(٤٣) بَابُ الدُّعَاءِ بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْوَجَعِ

باب:43- وبا اور تکلیف دور کرنے کی دعا کرنا

٦٣٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا». [راجع: ١٨٨٩]

[6372] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ طیبہ کی ایسی ہی محبت پیدا کر دے جیسے تو نے مکہ مکرمہ کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا کی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ، اور اس کے بخار کو مقام جحفہ میں منتقل کر دے۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے مد اور ہمارے صاع میں برکت فرما۔''

٦٣٧٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ شَكْوَى أَشْفَيْتُ مِنْهَا عَلَى الْمَوْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، بَلَغَ بِي مَا تَرَى مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا بِنْتٌ لِي وَاحِدَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَبِشَطْرِهِ؟ قَالَ: «الثُّلُثُ كَثِيرٌ،

[6373] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میری اس بیماری نے مجھے موت کے قریب کر دیا تھا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ خود مشاہدہ فرما رہے ہیں کہ بیماری نے مجھے کہاں تک پہنچا دیا ہے۔ میں صاحب ثروت ہوں اور میری ایک ہی بیٹی میری وارث ہے۔ کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: اپنا

إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: «إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ إِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ»، قَالَ سَعْدٌ: رَثَى لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ. [راجع: ١٢٩٥]

نصف مال دے دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: ایک تہائی دے سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ایک تہائی بھی بہت ہے۔ اگر تم اپنے ورثاء کو مال دار چھوڑ و تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو محتاج چھوڑ و کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ یقیناً تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اگر اس سے مقصود اللہ کی رضا ہوئی تو تمھیں اس پر ثواب ملے گا یہاں تک کہ اگر تم اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ رکھو گے تو اس پر بھی ثواب ملے گا۔'' میں نے پوچھا: کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تم پیچھے چھوڑ دیے جاؤ اور پھر کوئی عمل کرو جس سے مقصود اللہ کی رضا ہو تو تمھارا مرتبہ اور درجہ مزید بلند ہوگا۔ امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے اور کچھ قومیں تم سے نفع حاصل کریں گی جبکہ کچھ لوگ تمھاری وجہ سے نقصان میں رہیں گے۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو بارآور کر دے اور انھیں الٹے پاؤں نہ پھیرنا۔ البتہ مجھے سعد بن خولہ ؓ کا بہت افسوس ہے۔'' حضرت سعد ؓ نے کہا: آپ ﷺ نے ان پر اظہار افسوس اس لیے کیا تھا کہ ان کا انتقال مکہ مکرمہ میں ہوگیا تھا۔

(٤٤) بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ

باب: 44- ناکارہ عمر، دنیا کی آزمائش اور فتنۂ جہنم سے پناہ مانگنا

٦٣٧٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ

[6374] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ان کلمات کے ذریعے سے اللہ کی پناہ مانگو جن کے ذریعے سے نبی ﷺ پناہ طلب کرتے تھے: ''اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں کنجوسی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میں ناکارہ عمر کی طرف لوٹائے جانے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ میں دنیا کی آزمائش

بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ». [راجع: ٢٨٢٢]

اور عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔"

٦٣٧٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ». [راجع: ٨٣٢]

[6375] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ! میں کاہلی، بڑھاپے، قرض اور گناہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں دوزخ کے عذاب، دوزخ کی آزمائش، قبر کی آزمائش اور عذاب قبر، نیز فتنۂ ثروت کے شر، فتنۂ فقر کے شر اور مسیح دجال کی بری آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے۔ میرے دل کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا مشرق و مغرب میں ہے۔"

(٤٥) بَابُ الِاسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنَى

باب:45- مال داری کے فتنے سے پناہ مانگنا

٦٣٧٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَالَتِهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ». [راجع: ٨٣٢]

[6376] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یوں دعا کرتے تھے: "اے اللہ! میں فتنۂ نار اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں فتنۂ قبر اور عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ میں مال داری کے فتنے سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔ میں فقیری کی آزمائش سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں مسیح الدجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

فائدہ: دولت وثروت بذات خود کوئی بری چیز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اگر اس کا حق ادا کرنے اور اسے صحیح طور پر صرف کرنے کی توفیق ملے۔ لیکن اگر بدقسمتی سے دولت مندی اور خوش حالی تکبر وغرور پیدا کرے اور مال و دولت کے صحیح

استعمال کی توفیق نہ ملے تو قارونیت ہے۔ یہ مال و دولت کا فتنہ تھا جس نے قارون کو زمین دوز کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(٤٦) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ

٦٣٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. اللَّهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ». [راجع: ٨٣٢]

باب:46- مفلسی کے فتنے سے پناہ طلب کرنا

[6377] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے، فتنۂ قبر اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (اسی طرح) تونگری کی بری آزمائش اور محتاجی کی بری آزمائش، نیز مسیح دجال کی بری آزمائش سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میرے دل کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے۔ اور میرے دل کو گناہوں سے صاف کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کرتا ہے۔ میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب میں رکھی ہے۔ اے اللہ! میں سستی، گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(٤٧) بَابُ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْمَالِ وَالْوَلَدِ مَعَ الْبَرَكَةِ

٦٣٧٨، ٦٣٧٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَسٌ خَادِمُكَ ادْعُ اللهَ لَهُ، قَالَ: «اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ». وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مِثْلَهُ. [راجع: ١٩٨٢]

باب: 47- برکت کے ساتھ کثرتِ مال اور زیادہ اولاد کی دعا کرنا

[6379,6378] حضرت ام سلیم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! انس بیٹا آپ کا خدمت گزار ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! انس کے مال اور اس کی اولاد میں اضافہ کر دے اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔'' ہشام بن زید نے کہا کہ میں نے بھی حضرت انس ؓ سے اسی طرح سنا ہے۔

بَابُ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْوَلَدِ مَعَ الْبَرَكَةِ

باب:- برکت کے ساتھ کثرتِ اولاد کی دعا کرنا

٦٣٨٠، ٦٣٨١ - **حَدَّثَنَا** أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: أَنَسٌ خَادِمُكَ ادْعُ اللهَ لَهُ، قَالَ: «اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ». [راجع: ١٩٨٢]

[6381,6380] حضرت ام سلیم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! انس آپ کا خادم ہے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیں تو آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! اس کے مال میں فراوانی عطا فرما۔ اس کی اولاد کو زیادہ کر دے اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔''

(٤٨) بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْاِسْتِخَارَةِ

باب:48- استخارہ کی دعا کا بیان

وضاحت: استخارہ کے لغوی معنی طلب خیر کے ہیں۔ کسی معاملے میں خیر و بھلائی طلب کرنے کو استخارہ کہا جاتا ہے۔ اصطلاحی طور پر دو رکعت نماز کے بعد ایک مخصوص دعا استخارہ ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے کسی معاملے کی بھلائی اور انجام کار کی بہتری کا سوال کیا جاتا ہے یا پھر دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے یا چھوڑ دینے میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ عصر حاضر میں آن لائن استخارہ بدعت ہے اور اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔ ہر شخص کو از خود استخارہ کرنا چاہیے۔

٦٣٨٢ - **حَدَّثَنَا** مُطَرِّفُ بْنُ عَبدِ اللهِ أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ: «إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي

[6382] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ہمیں تمام معاملات میں قرآنی سورت کی طرح استخارے کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کسی اہم کام کا ارادہ کرے تو دو رکعتیں پڑھے، اس کے بعد یوں دعا کرے: ''اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعے سے تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ ہمت کا طالب ہوں اور تیرے عظیم فضل کے ذریعے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ بلاشبہ تو ہی قدرت رکھنے والا ہے، میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے میں نہیں جانتا۔ اور تو تمام تر پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے میرے دین کے اعتبار سے، میری معاش اور میرے انجام کار کے

وَآجِلِهِ - فَاقْدُرْهُ لِي، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ. وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ». [راجع: ١١٦٢]

اعتبار سے...... یا دعا میں یہ الفاظ کہے: في عاجل أمري و آجله...... تو پھر اسے میرے لیے مقدر کر دے۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے برا ہے میرے دین کے لیے، میری زندگی اور میرے انجام کار کے اعتبار سے...... یا دعا میں یہ الفاظ کہے: في عاجل أمري و آجله...... تو اس کو مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور کر دے پھر جہاں کہیں بھی بھلائی ہو اسے میرے لیے مقدر کر دے اور مجھے اس سے مطمئن بھی کر دے۔" دعا کرتے وقت اپنی ضروریات کا ذکر بھی کرے۔

فائدہ: اس دعا میں هٰذَا الْأَمْرَ کے بعد درپیش ضرورت کا نام لے، مثلاً: هٰذَا الْأَمْرَ مِنَ السَّفَرِ، هٰذَا الْأَمْرَ مِنَ التِّجَارَةِ، هٰذَا الْأَمْرَ مِنَ الزَّوَاجِ" وغیرہ۔

(٤٩) بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوُضُوءِ

باب:49- وضو کے وقت دعا کرنا

٦٣٨٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ بِهِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ - وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ - فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ». [راجع: ٢٨٨٤]

[6383] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے پانی منگوایا، اس سے وضو کیا، پھر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی: "اے اللہ! ابو عامر عبید کو بخش دے۔" میں نے اس وقت آپ ﷺ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر آپ نے یوں دعا کی: "اے اللہ! قیامت کے دن اسے اپنی بہت سی انسانی مخلوق سے بلند مرتبہ عطا فرما۔"

(٥٠) بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا عَلَا عَقَبَةً

باب:50- کسی بلند ٹیلے پر چڑھتے وقت کی دعا

٦٣٨٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّهَا

[6384] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، جب ہم کسی بلند جگہ پر چڑھتے تو بلند آواز سے اللہ اکبر کہتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "لوگو! اپنے آپ پر نرمی کرو،

النَّاسُ، ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، وَلٰكِنْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا»، ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ، قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ، أَوْ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ». [راجع: ٢٩٩٢]

کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے بلکہ تم اس ذات کو پکار رہے ہو جو خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔'' اس کے بعد آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں اس وقت زیر لب کہہ رہا تھا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ بن قیس تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہ کا ورد کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔'' یا آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہ ہے۔''

(٥١) بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا

باب: 51- کسی نشیب میں اترتے وقت کی دعا

فِيهِ حَدِيثُ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

اس عنوان کے متعلق حضرت جابر ؓ سے مروی ایک حدیث ہے۔

فائدہ: یہ حدیث امام بخاری ؒ نے متصل سند سے بیان کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب ہم بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نشیب میں اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔[1]

(٥٢) بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَوْ رَجَعَ

باب: 52- جس وقت سفر کا ارادہ کرے یا سفر سے واپس آئے تو کون سی دعا پڑھے

فِيهِ يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ.

اس کے متعلق ایک حدیث یحییٰ بن ابی اسحاق نے حضرت انس ؓ سے بیان کی ہے۔

٦٣٨٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا

[6385] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوے یا حج یا عمرے سے واپس لوٹتے تو سطح زمین سے ہر بلند جگہ پر چڑھتے وقت تین دفعہ اللہ اکبر کہتے، پھر کہتے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ تنہا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کے لیے بادشاہی

1 صحيح البخاري، الجهاد، حديث: 2993.

شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. آيِبُونَ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ». [راجع: ١٧٩٧]

ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔ ہم توبہ کرتے ہوئے، اس کی عبادت کرتے ہوئے، اپنے رب کی حمد وثنا کرتے ہوئے لوٹ رہے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے تمام لشکروں کو شکست دی۔

(٥٣) بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُتَزَوِّجِ

باب: 53- شادی کرنے والے کے لیے دعا کرنا

٦٣٨٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ: «مَهْيَمْ - أَوْ مَهْ -؟»، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: «بَارَكَ اللهُ لَكَ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ». [راجع: ٢٠٤٩]

[6386] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ پر زردی کا نشان دیکھا تو فرمایا: ''یہ نشان کیسا ہے؟'' انھوں نے کہا: میں نے ایک عورت سے گٹھلی برابر سونے کے عوض شادی کی ہے۔ آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ''اللہ تمھیں برکت عطا فرمائے۔ ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔''

٦٣٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ - أَوْ تِسْعَ - بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: ثَيِّبٌ، قَالَ: «هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟ أَوْ تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ؟» قُلْتُ: هَلَكَ أَبِي فَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: «فَبَارَكَ اللهُ عَلَيْكَ».

[6387] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میرے والد شہید ہوئے تو انھوں نے سات یا نو بیٹیاں چھوڑی تھیں، پھر میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تو نبی ﷺ نے پوچھا: ''اے جابر! کیا تو نے شادی کر لی ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''کنواری سے یا شوہر دیدہ سے؟'' میں نے کہا: شوہر دیدہ عورت سے۔ آپ نے فرمایا: ''کسی کنواری سے نکاح کیوں نہیں کیا تو اس سے دل لگی کرتا اور وہ تجھ سے دل لگی کرتی؟ یا تو اسے ہنساتا اور وہ تجھے ہنساتی؟'' میں نے کہا: میرے والد جب شہید ہوئے تو انھوں نے سات یا نو بیٹیاں چھوڑی تھیں، اس لیے میں نے پسند نہیں کیا کہ ان کے ہاں ان جیسی کوئی ناتجربہ کار لے آؤں، چنانچہ میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا ہے جو ان کی دیکھ بھال کا اہتمام کرے۔ آپ نے دعا کی:

لَمْ يَقُلِ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو: «بَارَكَ اللهُ عَلَيْكَ». [راجع: ٤٤٣]

"اللہ تمھیں بھرپور برکت عطا فرمائے۔"

ابن عیینہ اور محمد بن مسلم نے عمرو سے یہ روایت بیان کی تو اس میں بارك الله عليك کے الفاظ نہیں کہے۔

(٥٤) بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ

باب: 54- جب خاوند اپنی بیوی کے پاس آئے تو کون سی دعا پڑھے؟

٦٣٨٨ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ: بِاسْمِ اللهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا». [راجع: ١٤١]

[6388] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے: "اللہ کے نام کی برکت سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور تو جو ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے دور رکھ۔" اگر دونوں کے ملاپ سے کوئی بچہ مقدر ہے تو شیطان اسے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"

(٥٥) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً»

باب: 55- نبی ﷺ کی دعا: "اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما....." کا بیان

٦٣٨٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: «اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ». [راجع: ٤٥٢٢]

[6389] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوا کرتی تھی: "اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔"

(٥٦) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

باب: 56- دنیا کے فتنوں سے پناہ مانگنا

٦٣٩٠ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ - هُوَ ابْنُ حُمَيْدٍ - عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

[6390] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ہمیں کتابت سکھنے کی طرح درج

عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا تُعَلَّمُ [الْكِتَابَةُ]: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْقَبْرِ». [راجع: ٢٨٢٢]

ذیل دعائیہ کلمات کی تعلیم دیتے تھے: ''اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ ہم ناکارہ عمر کی طرف لوٹا دیے جائیں۔ اے اللہ! میں دنیا کے فتنوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔''

(٥٧) بَابُ تَكْرِيرِ الدُّعَاءِ

باب :57- ایک ہی دعا کو بار بار عرض کرنا

٦٣٩١ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طُبَّ حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا صَنَعَهُ، وَأَنَّهُ دَعَا رَبَّهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَشَعَرْتِ أَنَّ اللهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟» فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ. قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ: فِي مَاذَا؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي ذَرْوَانَ. وَذَرْوَانُ بِئْرٌ فِي بَنِي زُرَيْقٍ. قَالَتْ: فَأَتَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَ: «وَاللهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ»، قَالَتْ: فَأَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهَا عَنِ الْبِئْرِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ

[6391] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا حتی کہ آپ خیال کرنے لگے کہ فلاں کام آپ نے کر لیا ہے، حالانکہ وہ کام آپ نے نہیں کیا ہوتا تھا۔ آپ نے اپنے رب سے دعا کی۔ پھر آپ نے حضرت عائشہ ؓ سے فرمایا: ''تمھیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے جو میں نے اس سے دریافت کی تھی؟'' حضرت عائشہ ؓ نے پوچھا: اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میرے پاس دو آدمی آئے۔ ان میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس۔ پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا: اس صاحب کی بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: ان پر جادو کیا گیا ہے، پہلے نے پوچھا: کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا: لبید بن اعصم نے یہ حرکت کی ہے۔ پوچھا: وہ جادو کس چیز میں کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: کنگھی، کنگھی سے گرنے والے بالوں اور نر کھجور کے شگوفے میں۔ پوچھا: وہ کہاں ہے؟ بتایا کہ ذروان میں ہے۔ اور ذروان بنو زریق کا ایک کنواں ہے۔'' عائشہ ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے گئے۔

قَالَ: «أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا».

''اللہ کی قسم! اس کا پانی تو مہندی کے نچوڑ کی طرح سرخ تھا اور وہاں کھجور کے درخت شیاطین کے سر کی طرح تھے۔'' حضرت عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ نے بئر ذروان کے متعلق کچھ بیان کیا تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے اسے نکالا کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے اللہ تعالیٰ نے شفایاب کر دیا ہے، اب میں نہیں چاہتا کہ لوگوں میں ایک شر کو ہوا دوں۔''

زَادَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُحِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَدَعَا وَدَعَا، وَسَاقَ الْحَدِيثَ. [راجع: ٣١٧٥]

عیسیٰ بن یونس اور لیث نے حضرت ہشام سے، انھوں نے اپنے باپ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے یہ اضافہ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تو آپ نے دعا کی، پھر دعا مانگی، اس طرح انھوں نے پوری حدیث بیان کی۔

(٥٨) بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ

باب: 58- مشرکین پر بددعا کرنا

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ». وَقَالَ: «اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ»، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ: «اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا» حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَىْءٌ﴾ [آل عمران: ١٢٨].

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہ دعا مانگی: ''اے اللہ! میری ایسے قحط کے ذریعے سے مدد فرما جیسا کہ حضرت یوسف ؑ کے زمانے میں پڑا تھا'' اور آپ نے یہ دعا بھی کی: ''اے اللہ! ابوجہل کو پکڑ لے۔'' حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے دوران نماز میں یہ دعا کی: ''اے اللہ! فلاں، فلاں کو اپنی رحمت سے دور رکھ۔'' حتی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''آپ کو اس معاملے سے کوئی اختیار نہیں۔''

٦٣٩٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْأَحْزَابِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ». [راجع: ٢٩٣٣]

[6392] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے لشکروں کے خلاف بددعا کی: ''اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے! بہت جلد حساب لینے والے! لشکروں کو شکست دے۔ انھیں ہزیمت سے دوچار کر اور ان کے قدم پھسلا دے۔''

٦٣٩٣ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ قَنَتَ: «اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ».

[راجع: ٧٩٧]

[6393] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب عشاء کی آخری رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو دعا کرتے: ''اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور و ناتواں اہل ایمان کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلۂ مضر پر اپنی پکڑ سخت کر دے۔ اے اللہ! انھیں ایسے قحط سے دوچار کر دے جیسا کہ یوسف ؑ کے زمانے میں ہوا تھا۔''

٦٣٩٤ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً يُقَالُ لَهُمْ: الْقُرَّاءُ، فَأُصِيبُوا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ عَلَى شَيْءٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ، فَقَنَتَ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَيَقُولُ: «إِنَّ عُصَيَّةَ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ». [راجع: ١٠٠١]

[6394] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک چھوٹا سا لشکر روانہ کیا جس میں شریک لوگوں کو قراء کہا جاتا تھا۔ وہ تمام شہید کر دیے گئے تو میں نے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ کسی چیز پر اس قدر غمناک ہوئے ہوں جس قدر ان کی شہادت پر غمناک ہوئے۔ آپ نماز فجر میں ایک مہینہ ان کے خلاف بددعا کرتے رہے۔ آپ فرماتے تھے: ''عصیہ قبیلے نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔''

٦٣٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتِ الْيَهُودُ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: السَّامُ عَلَيْكَ. فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِلَى قَوْلِهِمْ، فَقَالَتْ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ»، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَوَ

[6395] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ یہودی نبی ﷺ کو سلام کرتے تو کہتے: ''السام علیك'' آپ پر موت آئے۔ حضرت عائشہ ؓ نے ان کے مقصد کو بھانپ لیا اور جواب دیا کہ تمھیں موت آئے اور تم پر لعنت ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! ٹھہرو۔ بے شک اللہ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔'' حضرت عائشہ ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ نے نہیں سنا کہ انھوں نے کیا کہا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''کیا

لَمْ تَسْمَعْ مَا يَقُولُونَ؟ قَالَ: «أَوَ لَمْ تَسْمَعِي أَنِّي أَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ: عَلَيْكُمْ». [راجع: ٢٩٣٥]

تو نے نہیں سنا کہ میں نے انھیں کیا جواب دیا تھا۔ میں کہتا ہوں: تم پر۔"

٦٣٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ: «مَلَأَ اللهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ»، وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ. [راجع: ٢٩٣١]

[6396] حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم غزوۂ خندق کے روز نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے انھوں نے ہمیں صلاۃ وسطیٰ نہیں پڑھنے دی حتی کہ سورج غروب ہوگیا۔" اور وہ عصر کی نماز تھی۔

(٥٩) بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ

باب:59- مشرکین کے لیے دعا کرنا

٦٣٩٧ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللهَ عَلَيْهَا، فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ». [راجع: ٢٩٣٧]

[6397] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ حضرت طفیل بن عمرو ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! قبیلۂ دوس نے نافرمانی اور سرکشی کا راستہ اختیار کیا ہے۔ آپ ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ لوگوں کا خیال تھا کہ آپ ان کے خلاف بددعا کریں گے لیکن آپ ﷺ نے دعا کی: "اے اللہ! قبیلۂ دوس کو ہدایت دے اور انھیں یہاں لے آ۔"

(٦٠) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ»

باب:60- نبی ﷺ کی دعا: "اے اللہ! میرے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف کر دے" کا بیان

٦٣٩٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي

[6398] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ!

إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: «رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَجِدِّي، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ».

میری خطائیں، میری نادانی اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کو معاف کر دے۔ اور وہ گناہ بھی جنھیں تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ! میری خطائیں اور جو گناہ میں نے دانستہ یا غیر دانستہ طور پر کیے ہیں، نیز جو گناہ میں نے سنجیدگی میں کیے ہیں انھیں معاف کر دے۔ یہ سب میری ہی طرف سے ہیں۔ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے جو پہلے کر چکا ہوں یا آئندہ کروں گا اور جنھیں میں نے چھپایا ہے اور جنھیں میں نے علانیہ کیا ہے۔ تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے آخر میں ہے۔ اور تو ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔''

وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. بِنَحْوِهِ [انظر: ٦٣٩٩]

عبیداللہ بن معاذ نے کہا: مجھے میرے باپ نے بیان کیا ہے، ان سے شعبہ نے، ان سے ابواسحاق نے، ان سے ابوبردہ نے، ان سے ان کے والد ابوموسیٰ اشعری ؓ نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا۔

٦٣٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى وَأَبِي بُرْدَةَ، أَحْسِبُهُ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجِدِّي، وَخَطَئِي وَعَمْدِي، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي». [راجع: ٦٣٩٨]

[6399] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میری خطائیں، میری نادانی کی باتیں، معاملات میں میرے حد سے تجاوز کو معاف کر دے اور ان باتوں کو بھی جنھیں تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ! میری بے پروائی اور سنجیدگی میں کردہ گناہوں اور خطاؤں اور جو میں نے دانستہ گناہ کیے ہیں سب کو معاف کر دے۔ یہ سب کچھ میری ہی طرف سے ہیں۔''

(٦١) بَابُ الدُّعَاءِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: 61- اس گھڑی میں دعا کرنا جو جمعہ کے دن آتی ہے

٦٤٠٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ». وَقَالَ بِيَدِهِ. قُلْنَا: يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا. [راجع: ٩٣٥]

[6400] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے اگر کوئی مسلمان بایں حالت اسے پالے کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو بھلائی بھی وہ اللہ تعالیٰ سے مانگے گا وہ اسے ضرور عنایت فرمائے گا۔'' آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو ہم نے اس سے یہ سمجھا کہ آپ اس گھڑی کے مختصر ہونے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

(٦٢) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «يُسْتَجَابُ لَنَا فِي الْيَهُودِ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِينَا»

باب:62- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''یہودیوں کے متعلق ہماری دعا قبول ہوتی ہے لیکن ان کی دعا ہمارے بارے میں قبول نہیں کی جائے گی'' کا بیان

٦٤٠١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ الْيَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، قَالَ: «وَعَلَيْكُمْ»، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: السَّامُ عَلَيْكُمْ، وَلَعَنَكُمُ اللهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ». قَالَتْ: أَوَ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: «أَوَ لَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ». [راجع: ٢٩٣٥]

[6401] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ کچھ یہودی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: السام عليك. آپ ﷺ نے جواب دیا: ''وعلیکم''۔ لیکن حضرت عائشہ ؓ نے جواب دیا: تم پر ہلاکت، اللہ کی لعنت اور اس کا غضب ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! رُک جاؤ، نرم خوئی اختیار کرو، سختی اور بدکلامی سے پرہیز کرو۔'' انھوں نے عرض کی: آپ نے نہیں سنا وہ کیا کہہ رہے تھے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے انھیں کیا جواب دیا تھا؟ میں نے ان کی بات ان پر لوٹا دی تھی۔ میرا جواب تو ان کے متعلق شرف قبولیت سے نوازا جائے گا لیکن ان کی بددعا میرے متعلق قبول نہیں ہوگی۔''

(٦٣) بَابُ التَّأْمِينِ

باب:63- آمین کہنے کا بیان

٦٤٠٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

[6402] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب پڑھنے

الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [راجع: ٧٨٠]

والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، بلاشبہ اس وقت فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافق ہو جائے اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

(٦٤) بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ

باب:64-لَا إِلٰهَ إِلَّا الله پڑھنے کی فضیلت

٦٤٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، [فِي يَوْمٍ] مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ». [راجع: ٣٢٩٣]

[6403] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایک دن میں درج ذیل کلمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ تنہا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہت ہے۔ اور تمام تعریفوں کا وہی سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔'' سو مرتبہ پڑھا اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جائیں گی، نیز اس کے سو گناہ مٹا دیے جائیں گے۔ وہ سارا دن شیطان سے محفوظ رہے گا حتی کہ شام ہو جائے۔ اور جو عمل اس نے کیا ہے اس سے افضل کسی کا عمل نہیں ہو گا مگر جو کوئی اس سے زیادہ عمل کرے۔''

٦٤٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: «مَنْ قَالَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ».

[6404] حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ جس نے دس مرتبہ یہ کلمہ کہا وہ ایسا ہو گا جیسے اس نے اولاد اسماعیل سے ایک غلام آزاد کیا۔

قَالَ عُمَرُ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ مِثْلَهُ. فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ: مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ فَأَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ: مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، فَأَتَيْتُ ابْنَ

(راوی حدیث) حضرت عمر بن ابی زائدہ نے کہا: ہم سے عبداللہ بن ابوسفر نے بیان کیا، ان سے امام شعبی نے، ان سے ربیع بن خثیم نے یہی مضمون بیان کیا تو میں نے ربیع سے پوچھا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: عمرو بن میمون سے۔ پھر میں عمرو بن میمون کے پاس

أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ: مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

آیا اور ان سے پوچھا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ابن ابی یعلی سے۔ میں ابن ابی یعلی کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ابو ایوب انصاری سے اور وہ اسے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَبدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَوْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ابراہیم بن یوسف اپنے باپ سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں، وہ ابو اسحاق سے، انھوں نے کہا: مجھے عمرو بن میمون نے بیان کیا، وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، وہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی۔

وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَبدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

موسیٰ بن اسماعیل نے کہا: ہم سے وہیب بن خالد نے بیان کیا، داود بن ابی ہند سے، ان سے عامر شعبی نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس کو نقل کیا۔

وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَوْلَهُ.

اسماعیل نے شعبی سے، انھوں نے ربیع بن خثیم سے موقوفاً ان کا قول نقل کیا ہے۔

وَقَالَ آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مَيْسَرَةَ: سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَوْلَهُ.

آدم بن ابی ایاس نے کہا: ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہم سے عبدالملک بن میسرہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے ہلال بن یساف سے سنا، وہ ربیع بن خثیم اور عمرو بن میمون سے بیان کرتے ہیں، دونوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کا قول بیان کیا ہے۔

وَقَالَ الْأَعْمَشُ وَحُصَيْنٌ عَنْ هِلَالٍ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَوْلَهُ.

اعمش اور حصین نے ہلال سے، انھوں نے ربیع سے انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بیان کیا ہے۔

وَرَوَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ

ابو محمد حضرمی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے نقل کیا ہے: ”وہ ایسے ہے جیسے اس

إِسْمَاعِيلَ».

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَالصَّحِيحُ قَوْلُ عَمْرٍو.

نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک گردن آزاد کی۔"

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں: اور صحیح بات ہے کہ یہ عمرو کا قول ہے۔

(٦٥) بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ

باب:65- سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

٦٤٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ».

[6405] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ایک دن میں سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ کہا اس کے تمام گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، خواہ وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں۔"

٦٤٠٦ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ». [انظر: ٦٦٨٢، ٧٥٦٣]

[6406] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر بہت ہلکے پھلکے، میزان میں بہت بھاری بھرکم اور رحمٰن کو بڑے ہی پیارے ہیں وہ: سبحان اللّٰه العظیم اور سبحان اللّٰه و بحمده ہیں۔

(٦٦) بَابُ فَضْلِ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب:66- اللہ عزوجل کے ذکر کی فضیلت

٦٤٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ».

[6407] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور وہ جو ذکر نہیں کرتا، زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔"

٦٤٠٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً

[6408] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو اہل ذکر کو تلاش کرتے ہوئے راستوں

يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ، قَالَ: فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ: مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالَ: تَقُولُ: يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ، وَيَحْمَدُونَكَ. [وَيُمَجِّدُونَكَ] قَالَ: فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: لَا، وَاللهِ مَا رَأَوْكَ، قَالَ: فَيَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا، وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا. قَالَ: يَقُولُ: فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ: يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا، وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ: فَيَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: مِنَ النَّارِ، قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا، وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ: فَيَقُولُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. قَالَ: يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ».

میں چکر لگاتے رہتے ہیں۔ جب وہ کچھ لوگوں کو اللہ کے ذکر میں مصروف پالیتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں: آؤ، تمھارا مطلب حل ہو گیا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ اپنے پروں کے ذریعے سے انھیں گھیر لیتے ہیں اور آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''ان کا رب عزوجل ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ انھیں خوب جانتا ہے: میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری کبریائی بیان کرتے ہیں۔ تیری حمد وثنا کرتے ہیں اور تیری بزرگی اور بڑائی بیان کرتے ہیں۔ پھر اللہ ان سے پوچھتا ہے: کیا انھوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم! انھوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر ان کی کیفیت کیسی ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو وہ تیری خوب عبادت کریں اور تیری خوب شان و عظمت بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے جنت کے طالب ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: کیا انھوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم اے رب! انھوں نے اسے نہیں دیکھا۔ وہ پوچھتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو پھر ان کی کیسی کیفیت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو وہ اس کی بہت زیادہ حرص وخواہش اور رغبت کریں۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: جہنم سے۔ وہ پوچھتا ہے: کیا انھوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم اے رب! انھوں نے اسے نہیں دیکھا۔ وہ پوچھتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو پھر کیسی کیفیت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں

تو وہ اس سے بہت دور بھاگیں اور اس سے بہت زیادہ ڈریں گے۔" آپ ﷺ نے کہا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انھیں بخش دیا ہے۔ ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ان میں فلاں شخص ایسا ہے جو ان سے نہیں بلکہ وہ تو اپنی کسی ضرورت کے تحت ان میں آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ ایسے ہم نشین ہیں جن میں بیٹھنے والا بھی محروم و نامراد نہیں رہتا۔"

رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ، وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے بیان کیا ہے لیکن انھوں نے اسے مرفوع ذکر نہیں کیا۔ سہیل نے بھی اس حدیث کو اپنے والد ابوصالح سے روایت کیا ہے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

(٦٧) بَابُ قَوْلِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

باب:67- لاحول ولا قوة إلا بالله کہنے کا بیان

وضاحت: لاحول ولا قوة إلا بالله کا مطلب یہ ہے کہ گناہ سے باز رہنے اور نیکی کرنے کی ہمت صرف اللہ کی توفیق سے ہے۔ صدق دل سے کہنے والا انسان خود کو اللہ کے حوالے کر دیتا ہے۔ ایمان کا یہی تقاضا ہے کہ مسلمان خود کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے۔

٦٤٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ فِي عَقَبَةٍ، أَوْ قَالَ: [فِي] ثَنِيَّةٍ، قَالَ: فَلَمَّا عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى فَرَفَعَ صَوْتَهُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، قَالَ: وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا»، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا مُوسَى - أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ - أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ؟» قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

[6409] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ایک گھاٹی یا درّے میں داخل ہوئے، جب ایک اور آدمی بھی اس پر چڑھا تو اس نے بآواز بلند لا إله إلا الله والله أكبر کہا، اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے آپ نے فرمایا: "تم لوگ کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے۔" پھر آپ نے فرمایا: "اے ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس! کیا میں تمھیں ایک کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے؟" میں نے کہا: ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا: "وہ لا حول ولا قوة إلا بالله ہے۔"

إِلَّا بِاللهِ». [راجع: ٢٩٩٢]

(٦٨) بَابٌ: لِلّٰهِ مِائَةُ اسْمٍ غَيْرَ وَاحِدَةٍ

باب: 68- اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو نام ہیں

٦٤١٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رِوَايَةً قَالَ: «لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا - مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدًا - مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ».

[راجع: ٢٧٣٦]

[6410] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے، یعنی ایک کم سو نام ہیں، جو شخص بھی انھیں یاد کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ اللہ طاق (ایک) ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں اس کی صراحت ہے۔[1]

(٦٩) بَابُ الْمَوْعِظَةِ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ

باب: 69- وعظ و نصیحت میں وقفہ کرنا

٦٤١١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ: كُنَّا نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللهِ إِذْ جَاءَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قُلْتُ: أَلَا تَجْلِسُ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ أَدْخُلُ فَأُخْرِجُ إِلَيْكُمْ صَاحِبَكُمْ، وَإِلَّا جِئْتُ أَنَا فَجَلَسْتُ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِهِ، فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ: أَمَا إِنِّي أُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ، وَلٰكِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا. [راجع: ٦٨]

[6411] حضرت شقیق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے تھے کہ یزید بن معاویہ تشریف لائے۔ ہم نے عرض کی: آپ تشریف رکھیں۔ انھوں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ میں اندر جاتا ہوں تاکہ تمھارے ساتھی، یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو باہر لاؤں۔ اگر وہ نہ آئے تو میں تنہا ہی آ جاؤں گا اور تمھارے ساتھ بیٹھ جاؤں گا۔ اس دوران میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے جبکہ وہ ان (یزید بن معاویہ) کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، پھر وہ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا: مجھے تمھارے یہاں بیٹھنے کی خبر پہنچی تھی لیکن مجھے تمھارے پاس آنے سے اس امر نے منع کیا کہ رسول اللہ ﷺ بھی ہمیں کبھی کبھی وعظ فرمایا کرتے تھے تاکہ ہم اکتا

1 صحيح البخاري، الشروط، حديث: 2736.

نہ جائیں۔

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ وظائف و اوراد پڑھتے وقت بھی اس امر کا خیال رکھا جائے کہ وقفہ وقفہ سے ان کی ادائیگی ہو کیونکہ تکرار سے طبیعت بے زار ہو جاتی ہے۔ دل تنگ پڑ جاتا ہے پھر اس سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ واللہ أعلم.
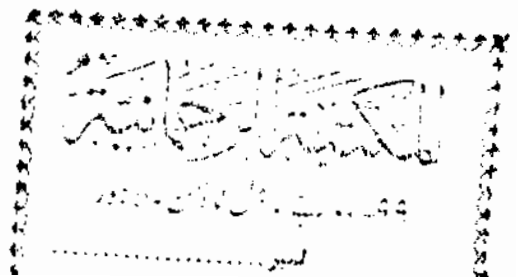
أحاديث: 6412 — 7563

كتاب الرقاق — كتاب التوحيد

صحیح بُخاری (اُردو)

6

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بُخاری رحمہ اللہ

ترجمہ وفوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

دار السلام
DARUSSALAM

كتاب الرقاق — كتاب التوحيد ❖ احاديث: 6412 — 7563

صحیح بخاری (اردو)

6

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

نظر ثانی و تصحیح و تحقیق

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مولانا ابو عبداللہ محمد عبدالجبار حفظہ اللہ

حافظ محمد آصف اقبال حفظہ اللہ

مولانا محمد عثمان منیب حفظہ اللہ

مولانا مختار احمد ضیار حفظہ اللہ

مولانا غلام مرتضیٰ حفظہ اللہ

دار السلام
DARUSSALAM

صحیح بخاری (اُردو)

6

فہرست مضامین (جلد ششم)

٨٣ - كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ — قسموں اور نذروں سے متعلق احکام و مسائل 139

٨٤ كِتَابُ كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ — قسموں کے کفارے سے متعلق احکام ومسائل 179

٨٧ كِتَابُ الدِّيَاتِ — دیتوں سے متعلق احکام و مسائل 263

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

81- كِتَابُ الرِّقَاقِ

دل کو نرم کرنے والی احادیث کا بیان

(١) [بَابُ] الصِّحَّةِ وَالْفَرَاغِ، وَلَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ

باب: 1- صحت اور فرصت کی اہمیت، نیز یہ بیان کہ ''زندگی تو درحقیقت آخرت کی زندگی ہے''

٦٤١٢ - أَخْبَرَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ - هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ - عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ».

[6412] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے: وہ صحت اور فراغت ہے۔''

وَقَالَ عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

عباس عنبری نے کہا: ہم سے صفوان بن عیسیٰ نے بیان کیا عبداللہ بن سعید بن ابو ہند سے، انھوں نے اپنے باپ سے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس سے سنا، انھوں نے اس حدیث کو نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

٦٤١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ»

[راجع: ٢٨٣٤].

[6413] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! آخرت کی زندگی کے علاوہ اور کوئی زندگی نہیں، اس لیے تو مہاجرین اور انصار کی اصلاح فرما۔''

٦٤١٤ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ، وَبَصُرَ بِنَا فَقَالَ: «اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ».

[6414] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم غزوۂ خندق کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ خندق کھودتے تھے اور ہم مٹی اٹھاتے تھے۔ آپ نے ہمیں دیکھا تو فرمایا: ''اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے، اس لیے تو انصار و مہاجرین کو معاف فرما دے۔''

تَابَعَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اس روایت کی متابعت حضرت سہل بن سعد ؓ نے بھی نبی ﷺ سے کی ہے۔

فائدہ: یہ روایت حضرت سہل بن سعد ؓ سے ہے، اس لیے اس کے آخر میں متابعت والا جملہ اصولی طور پر درست معلوم نہیں ہوتا جیسا کہ شارحین بخاری نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے۔

(٢) بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ

باب:2- آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أَنَّمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا لَعِبٌ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿مَتَٰعُ ٱلْغُرُورِ﴾ [الحديد: ٢٠].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: خوب جان لو! دنیا کی زندگی محض کھیل تماشا...... دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے۔''

٦٤١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَوضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

[راجع: ٢٧٩٤]

[6415] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں صبح کو یا شام کو چلنا بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

(٣) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ [أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ]»

باب: 3- فرمانِ نبوی: ''دنیا میں ایسے رہو گویا تم مسافر ہو یا راہ گیر'' کا بیان

٦٤١٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو الْمُنْذِرِ الطُّفَاوِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

[6416] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا: ''دنیا میں اس طرح رہو گویا تم مسافر ہو یا راستے پر چلنے

عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَنْكِبِي فَقَالَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ».

والے ہو۔''

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ. وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: شام ہو جائے تو صبح کے منتظر نہ رہو اور صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کرو۔ تندرستی کی حالت میں وہ عمل کرو جو بیماری کے دنوں میں کام آئیں اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت خیال کرو۔

فائدہ: انسان کی سب سے بڑی بدبختی یہ ہے کہ وہ اللہ کے احکام اور انجام آخرت سے بے فکر ہو کر نفسانی خواہشات اور دنیا کی فانی لذتوں ہی کو اپنا مقصد بنا لے اور ہمیشہ اس کے لیے کوشاں رہے جبکہ رسول اللہ ﷺ کی دنیا کے متعلق تعلیم یہ ہے کہ اسے پردیسی یا راہ چلتے مسافر کی طرح گزارا جائے۔ انسان کے حالات یکساں نہیں رہتے، لہٰذا اسے چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ اسے کچھ کام کرنے کا موقع عطا فرمائے تو اسے غنیمت خیال کرتے ہوئے اخروی کامیابی حاصل کرنے کے لیے جو کچھ کر سکتا ہو اس وقت کرے کیا خبر کہ آئندہ اسے موقع نہ مل سکے۔ واللہ المستعان.

(٤) بَابٌ: فِي الْأَمَلِ وَطُولِهِ

باب: 4- آرزو اور اس کی رسی کا دراز ہونا

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَمَن زُحْزِحَ عَنِ ٱلنَّارِ وَأُدْخِلَ ٱلْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ١٨٥].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو یقیناً وہ کامیاب ہو گیا۔''

﴿بِمُزَحْزِحِهِۦ﴾ [البقرة: ٩٦] بِمُبَاعِدِهِ.

﴿بمزحزحه﴾ کے معنی ہیں: ''ہٹانے والا۔''

وَقَوْلِهِ: ﴿ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا۟ وَيَتَمَتَّعُوا۟﴾ الْآيَةَ [الحجر: ٣].

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیں کہ کھا پی لیں اور مزے اڑا لیں۔''

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً، وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً، وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونٌ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ، وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا پیٹھ پھیرنے والی ہے اور آخرت سامنے آ رہی ہے۔ ان دونوں (دنیا و آخرت) میں سے ہر ایک کے طالب ہیں۔ تم آخرت کے طلبگار بنو، دنیا کے چاہنے والے نہ بنو۔ بلاشبہ آج عمل کا موقع ہے حساب نہیں اور کل حساب ہو گا عمل کا موقع نہیں ملے گا۔

٦٤١٧ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا

[6417] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُنْذِرٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا إِلَى هٰذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ، فَقَالَ: «هٰذَا الْإِنْسَانُ، وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ - أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ - وَهٰذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا، وَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا».

انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک مربع خط کھینچا۔ پھر اس کے درمیان سے ایک اور خط کھینچا جو مربع خط سے باہر نکلا ہوا تھا۔ اس کے بعد آپ نے درمیانے اندرونی خط کے دائیں بائیں دونوں جانب چھوٹے چھوٹے مزید خط کھینچے پھر فرمایا: ''یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے۔ اور یہ خط جو باہر نکلا ہوا ہے وہ اس کی امید ہے۔ چھوٹے چھوٹے خطوط اس کی دنیاوی مشکلات ہیں۔ اگر انسان ایک مشکل سے بچ کر نکل جاتا ہے تو دوسری میں پھنس جاتا ہے اور اگر دوسری سے نکلتا ہے تو تیسری میں پھنس جاتا ہے۔''

٦٤١٨ - **حَدَّثَنَا** مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خُطُوطًا، فَقَالَ: «هٰذَا الْأَمَلُ وَهٰذَا أَجَلُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ».

[6418] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے چند خطوط کھینچے پھر فرمایا: ''یہ انسان کی امید ہے اور یہ اس کی موت ہے۔ انسان اسی حالت میں رہتا ہے کہ قریب والا خط (موت) اس تک پہنچ جاتا ہے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے جو خطوط کھینچے ان کی درج ذیل صورت بنتی ہے:

موت
انسان
حوادث
امید

امیدیں
حوادث
انسان
موت
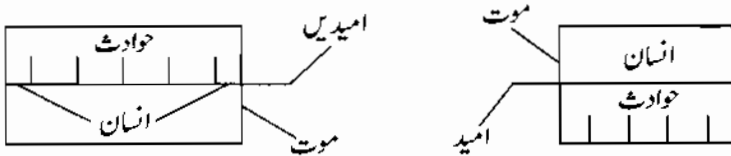
اس تمثیل سے رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سمجھائی ہے کہ انسان لمبی چوڑی خواہشات رکھتا ہے جو اس کی زندگی سے بھی باہر نکلی ہوتی ہیں، اچانک موت آ کر انسان کا خاتمہ کر دیتی ہے اور اس کی امیدیں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں اور وہ ان کی تکمیل سے پہلے ہی فوت ہو جاتا ہے۔

(٥) بَابُ مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ اللهُ إِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ

باب: 5- جو شخص ساٹھ برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے عمر کے بارے میں اس کے لیے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ ٱلنَّذِيرُ﴾. [فاطر: ٣٧]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کیا ہم نے تمھیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں اگر کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا اور تمھارے پاس خاص ڈرانے والا بھی آیا؟''

٦٤١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَعْذَرَ اللهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً».

[6419] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے عذر کے متعلق حجت تمام کر دی جس کی موت کو مؤخر کیا یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔''

تَابَعَهُ أَبُو حَازِمٍ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ.

ابوحازم اور ابن عجلان نے سعید مقبری سے روایت کرنے میں معن بن یزید کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: انسانی عمر کے چار حصے ہیں: * سن طفولیت: جب تک وہ بالغ نہیں ہوتا۔ * سن شباب: جب وہ جوان ہوتا ہے۔ * سن کہولت: جب وہ ساٹھ برس کا ہو جائے۔ * سن شیخوخت: جب اس سے اوپر چلا جائے۔ اس عمر میں انسان کی قوت کمزور پڑ جاتی ہے اور وہ انحطاط کا شکار ہو جاتا ہے۔ موت بھی اس کے سر پر منڈلانے لگتی ہے۔ جب انسان ساٹھ برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام عذر مسترد کر دیتا ہے۔ انسان کا اس وقت یہ عذر قبول نہیں کیا جائے گا کہ اسے توبہ و استغفار کے لیے تھوڑی عمر ملی ہے کیونکہ سن بلوغ سے ساٹھ سال تک کافی وقت ہے جس میں انسان سوچ بچار کر کے صحیح راستہ اختیار کر سکتا ہے۔

٦٤٢٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ: فِي حُبِّ الدُّنْيَا، وَطُولِ الْأَمَلِ».

[6420] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے: ان میں سے ایک دنیا کی محبت اور دوسرے لمبی امید ہے۔''

قَالَ لَيْثٌ: عَنْ يُونُسَ - وَابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ.

لیث نے یونس سے بیان کیا۔ اور ابن وہب نے بھی یونس سے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے کہا: مجھے سعید اور ابوسلمہ نے خبر دی۔

٦٤٢١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا

[6421] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَكْبَرُ ابْنُ آدَمَ، وَيَكْبَرُ مَعَهُ اثْنَتَانِ: حُبُّ الْمَالِ، وَطُولُ الْعُمُرِ». رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ.

کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ دو چیزیں بھی اس کے اندر پروان چڑھتی جاتی ہیں: ایک مال کی محبت اور دوسری درازیٔ عمر کی خواہش۔''

(٦) بَابُ الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللهِ تَعَالَى

باب:6- وہ عمل جس میں اللہ کی رضا جوئی مطلوب ہو

فِيهِ سَعْدٌ.

اس میں حضرت سعد ؓ سے مروی ایک حدیث ہے۔

٦٤٢٢ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَالَ: وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ [راجع: ٧٧]

[6422] حضرت محمود بن ربیع ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ بات میرے ذہن میں خوب محفوظ ہے، انھیں یہ بھی یاد ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے ایک ڈول میں سے پانی لے کر مجھ پر کلی کی تھی۔

٦٤٢٣ - قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ قَالَ: غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ». [راجع: ٤٢٤]

[6423] محمود بن ربیع ؓ نے یہ بھی بیان کیا کہ میں نے عتبان بن مالک ؓ سے سنا، جو بنو سالم کے ایک فرد ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: ''جب کوئی بندہ قیامت کے دن بایں حالت پیش ہوگا کہ اس نے کلمۂ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور اس اقرار سے مقصود اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوگی تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو اس پر حرام کردے گا۔''

٦٤٢٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ».

[6424] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس مومن بندے کے لیے میرے پاس جنت کے علاوہ اور کوئی بدلہ نہیں جس کی کوئی محبوب اور پیاری چیز میں دنیا سے قبض کر لوں اور وہ اس پر صبر کرکے ثواب کا طالب رہے۔''

(٧) بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيهَا

٦٤٢٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ - وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ ابْنِ لُؤَيٍّ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ - أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِهِ فَوَافَقَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ رَآهُمْ وَقَالَ: «أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ وَأَنَّهُ جَاءَ بِشَيْءٍ؟» قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلٰكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ». [راجع: ٣١٥٨]

باب:7- دنیا کی بہاریں اور ان میں دلچسپی لینے سے گریز کرنے کا بیان

[6425] حضرت عمرو بن عوف ؓ سے روایت ہے، جو بنو عامر بن لوی کے حلیف ہیں اور غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔ انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ کو بحرین میں جزیہ وصول کرنے کے لیے روانہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اہل بحرین سے صلح کر لی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضرمی ؓ کو امیر مقرر کیا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ ؓ بحرین سے مال لے کر آئے تو انصار نے ان کے آنے کی خبر سنی اور نماز فجر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ادا کی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپ کے سامنے آ گئے۔ آپ انھیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: ”میرا خیال ہے کہ تم نے ابوعبیدہ کے آنے کی خبر سنی ہے اور تمھیں یہ بھی معلوم ہوا ہو گا کہ وہ کچھ لے کر آئے ہیں؟“ انصار نے کہا: ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”تمھیں خوشخبری ہو اور تم اس کی امید رکھو جو تمھیں خوش کر دے گی، اللہ کی قسم! مجھے تمھارے فقر و تنگدستی کا اندیشہ نہیں بلکہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر بھی اسی طرح کشادہ کر دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کر دی گئی تھی اور تم بھی اس کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی اسی طرح کوشش کرو گے جس طرح وہ کرتے تھے اور وہ تمھیں بھی اسی طرح غافل کر دے گی جس طرح ان لوگوں کو غافل کیا تھا۔“

٦٤٢٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى

[6426] حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ باہر تشریف لے گئے اور احد کے شہداء پر اس طرح نماز جنازہ پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی

أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ - أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ - وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا». [راجع: ١٣٤٤]

ہے۔ پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ''میں تمھارا ''میر سفر'' ہوں گا اور تم پر گواہی دوں گا۔ اللہ کی قسم! میں اب اپنا حوض دیکھ رہا ہوں۔ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دے دی گئی ہیں۔ اللہ کی قسم! مجھے تمھارے متعلق یہ اندیشہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے لیکن مجھے یہ خطرہ ضرور ہے کہ تم حصول دنیا کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔''

فائدہ: دنیا کی بہاریں اور اس کی رنگینی جس پر کھول دی جائے اسے چاہیے کہ اس کے برے انجام اور سنگین نتائج سے بچنے کی کوشش کرے۔ اسے دیکھ کر خود کو مطمئن نہ کرے اور نہ اس کے متعلق کسی دوسرے سے آگے بڑھنے کی تگ و دو ہی کرے۔

٦٤٢٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ»، قِيلَ: وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ؟ قَالَ: «زَهْرَةُ الدُّنْيَا». فَقَالَ رَجُلٌ: هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَصَمَتَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ فَقَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ؟» قَالَ: أَنَا، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِينَ طَلَعَ لِذٰلِكَ، قَالَ: «لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ، إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرَةِ، أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ اجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ، ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ، وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ، مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ

[6427] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک مجھے تمھارے متعلق سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے جب اللہ تعالیٰ تمھارے لیے زمین کی برکات نکال دے گا۔'' عرض کی گئی: زمین کی برکات کیا ہیں؟ فرمایا: ''دنیا کی چمک دمک۔'' اس پر ایک آدمی نے پوچھا: کیا بھلائی سے برائی پیدا ہوسکتی ہے؟ نبی ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے، حتی کہ میں نے گمان کیا کہ شاید آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آپ نے پیشانی سے پسینہ صاف کرتے ہوئے فرمایا: ''سائل کہاں ہے؟'' اس نے کہا: میں حاضر ہوں۔ جب اس سوال کا حل سامنے آیا تو ہم نے اس آدمی کی تعریف کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بھلائی سے تو صرف بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے لیکن یہ مال سرسبز اور میٹھا ہوتا ہے اور جو گھاس بھی موسم بہار میں پیدا ہوتی ہے وہ حرص کے ساتھ کھانے والوں کو ہلاک کر دیتی ہے یا ہلاکت کے قریب پہنچا دیتی ہے۔ ہاں، وہ جانور جو پیٹ بھر کر کھائے، جب اس نے کھا لیا اور اس کی دونوں کوکھیں بھر گئیں تو اس نے

كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ». [راجع: ٩٢١]

سورج کی طرف منہ کر کے جگالی کرنا شروع کر دی، پھر لید اور پیشاب کیا، اس کے بعد وہ پھر لوٹ کر آیا اور گھاس کھائی۔ بلاشبہ یہ مال بہت شیریں ہے لیکن اس شخص کے لیے جس نے اسے حق کے ساتھ لیا اور حق ہی میں صرف کیا یہ تو بہت ہی اچھا ہے۔ اور جس نے اسے ناجائز ذرائع سے حاصل کیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا تو ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اعتدال کے ساتھ گھاس چرنے والے حیوان کی مثال دے کر اعتدال پسندی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور جو جانور بے اعتدالی سے اس گھاس کو کھاتا ہے وہ بدہضمی سے ہلاک ہوتا ہے یا بیماری اسے دبوچ لیتی ہے۔ دنیا کے مال و متاع کی بھی یہی مثال ہے یہاں بھی ہر حال میں اعتدال اور میانہ روی بہت ضروری ہے۔

٦٤٢٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ - قَالَ عِمْرَانُ: فَمَا أَدْرِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ قَوْلِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا - ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ». [راجع: ٢٦٥١]

[6428] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سب سے بہتر زمانہ میرا ہے، پھر ان لوگوں کا زمانہ ہے جو ان کے بعد ہوں گے ..... حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے اس ارشاد کو دو مرتبہ دہرایا یا تین مرتبہ ..... پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو گواہی دیں گے لیکن ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ خیانت کریں گے اور ان پر سے اعتماد جاتا رہے گا۔ وہ نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔''

٦٤٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُم، ثُمَّ يَجِيءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ، وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ». [راجع: ٢٦٥٢]

[6429] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر وہ جو ان سے متصل ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور کبھی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے۔''

٦٤٣٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ وَقَالَ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِالْمَوْتِ، إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ، وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ. [راجع: ٥٦٧٢]

[6430] حضرت قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے (بیماری کی وجہ سے) اس دن اپنے پیٹ پر سات داغ لگائے تھے، انھوں نے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اپنے لیے موت کی دعا ضرور کرتا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم گزر گئے لیکن دنیا نے ان کے ثواب میں کچھ کمی نہ کی، البتہ ہم نے دنیا میں اس قدر مال حاصل کیا کہ مٹی کے سوا اس کے لیے اور کوئی جگہ نہیں۔''

٦٤٣١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: أَتَيْتُ خَبَّابًا وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ مَضَوْا لَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا فِي التُّرَابِ. [راجع: ٥٦٧٢]

[6431] حضرت قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جبکہ وہ اپنے مکان کی دیوار بنا رہے تھے، انھوں نے فرمایا: ہمارے ساتھی جو گزر گئے ہیں، دنیا نے ان کے نیک اعمال میں کچھ بھی کمی نہیں کی لیکن ان کے بعد ہمیں اس قدر دولت ملی کہ ہمیں خرچ کرنے کے لیے کوئی جگہ نہیں ملتی، سوائے مٹی کے، یعنی عمارات بنانے میں اسے خرچ کر رہے ہیں۔

٦٤٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، قَصَّهُ. [راجع: ١٢٧٦]

[6432] حضرت خباب رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ ہجرت کی تھی...... اس کے بعد اپنا واقعہ بیان کیا۔

(٨) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ﴾ الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ ﴿مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ [فاطر: ٥-٦]

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ''لوگو! یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے...... جہنم کا ایندھن بن جائیں'' کا بیان

جَمْعُهُ سُعُرٌ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْغَرُورُ: الشَّيْطَانُ.

سعیر کی جمع سُعُر ہے۔ اور مجاہد نے کہا: الغرور سے مراد شیطان ہے۔

٦٤٣٣ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

[6433] حمران بن ابان سے روایت ہے، انھوں نے کہا

عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيِّ: أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ ابْنَ أَبَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِطَهُورٍ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَهُوَ فِي هٰذَا الْمَجْلِسِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ هٰذَا الْوُضُوءِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَغْتَرُّوا».

[راجع: ١٥٩]

کہ میں حضرت عثمان ؓ کے پاس وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا جبکہ وہ چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے اچھی طرح وضو کرنے کے بعد فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو اسی جگہ وضو کرتے دیکھا ہے، آپ نے اچھی طرح وضو کیا، پھر فرمایا: ''جس نے اس طرح وضو کیا، پھر مسجد میں آیا اور دو رکعتیں ادا کیں، پھر وہیں بیٹھا رہا تو اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔'' انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے (یہ بھی) فرمایا: ''اس پر مغرور نہ ہو جاؤ۔''

فائدہ: امام بخاری ؒ کا اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ انسان کو دھوکے باز شیطان کی طرف سے ہوشیار رہنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ وہ دل میں یہ ڈال دے کہ سب گناہ تو معاف کر دیے گئے اب فکر ہی کیا ہے؟

(٩) بَابُ ذَهَابِ الصَّالِحِينَ

باب:9- نیک لوگوں کا فوت ہو جانا

وَيُقَالُ: الذِّهَابُ الْمَطَرُ.

الذِّھاب، بارش کو بھی کہا جاتا ہے۔

٦٤٣٤ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ، لَا يُبَالِيهِمُ اللهُ بَالَةً».

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: يُقَالُ: حُفَالَةٌ وَحُثَالَةٌ.

[راجع: ٤١٥٦]

[6434] حضرت مرداس اسلمی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نیک لوگ یکے بعد دیگرے گزر جائیں گے اس کے بعد کچھ لوگ جو کے بھوسے یا کھجور کے کچرے کی طرح دنیا میں رہ جائیں گے جن کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پروا نہیں ہوگی۔''

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) کہتے ہیں کہ حفالة اور حثالة کے معنی ایک ہیں۔

(١٠) بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَآ أَمْوَٰلُكُمْ وَأَوْلَٰدُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ [التغابن: ١٥].

باب: 10- مال و دولت کے فتنے سے ڈرتے رہنا چاہیے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یقیناً تمھارے اموال و اولاد تمھارے لیے باعث آزمائش ہیں۔''

٦٤٣٥ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيفَةِ وَالْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ». [راجع: ٢٨٨٦]

[6435] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "دینار و درہم کے بندے، عمدہ ریشمی چادروں کے بندے، بہترین سیاہ اونی کپڑوں کے بندے تباہ ہو گئے۔ اگر انھیں دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض رہتے ہیں۔"

٦٤٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ». [انظر: ٦٤٣٧]

[6436] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اگر ابن آدم کے پاس مال و دولت کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کی تلاش میں نکل کھڑا ہو گا۔ انسان کا پیٹ تو قبر کی مٹی ہی بھرے گی اور اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔"

٦٤٣٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِثْلَ وَادٍ مَالًا لَأَحَبَّ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ مِثْلَهُ وَلَا يَمْلَأُ عَيْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ».

[6437] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اگر ابن آدم کے پاس مال کی بھری ہوئی وادی ہو تو وہ خواہش کرے گا کہ اتنا ہی مال اس کے پاس مزید ہو۔ انسان کی آنکھ مٹی کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور جو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔"

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَا أَدْرِي مِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا. قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ. [راجع: ٦٤٣٦]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ یہ ارشادات قرآن سے ہیں یا نہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو یہ ارشادات منبر پر کہتے سنا تھا۔

٦٤٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِمَكَّةَ فِي خُطْبَتِهِ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ

[6438] حضرت عباس بن سہل بن سعد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو مکہ مکرمہ میں منبر پر دوران خطبہ میں بیان کرتے سنا، انھوں نے کہا: اے لوگو! نبی ﷺ فرماتے تھے: "اگر ابن آدم کو سونے سے بھری ہوئی ایک وادی دے دی جائے تو وہ دوسری وادی

وَادِيًا مَلأً مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ».

کا خواہش مند رہے گا۔ اگر دوسری دے دی جائے تو تیسری کا طالب ہو گا، ابن آدم کے پیٹ کو مٹی کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ تو اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو (صدق دل سے) اس کی طرف رجوع کرے۔''

٦٤٣٩ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَو أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ، وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ».

[6439] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر انسان کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ دو ہو جائیں۔ اور اس کا منہ مٹی کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور اللہ تو اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو (دل کی گہرائی سے) اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔''

٦٤٤٠ - **وَقَالَ** لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أُبَيٍّ قَالَ: كُنَّا نُرَى هٰذَا مِنَ الْقُرْآنِ حَتَّى نَزَلَتْ ﴿أَلْهَىٰكُمُ ٱلتَّكَاثُرُ﴾ [التكاثر: ١].

[6440] حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اسے قرآن سے خیال کرتے تھے حتی کہ آیت: ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ نازل ہوئی۔

فائدہ: الفاظ حدیث: [لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِّنْ ذَهَبٍ] کو کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم قرآن ہی میں سے خیال کرتے تھے لیکن جب سورۂ تکاثر نازل ہوئی تو راز کھلا کہ یہ قرآن کے الفاظ نہیں بلکہ یہ حدیث نبوی ہے۔

(١١) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «هٰذَا الْمَالُ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ»

باب: 11- ارشاد نبوی: ''یہ مال بہت ہرا بھرا اور شیریں ہے'' کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ ٱلشَّهَوَٰتِ مِنَ ٱلنِّسَآءِ وَٱلْبَنِينَ﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ١٤].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''لوگوں کے لیے خواہشات نفس کی محبت بہت دلفریب بنا دی گئی ہے، یعنی عورتوں سے، بیٹوں سے......''

قَالَ عُمَرُ: اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَهُ لَنَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ أُنْفِقَهُ فِي حَقِّهِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اے اللہ! ہم تو سوائے اس چیز کے کچھ طاقت ہی نہیں رکھتے کہ جس چیز کو تو نے ہمارے لیے مزین کیا ہے، اس سے ہم طبعی طور پر خوش ہوں۔ اے اللہ! میں دعا کرتا ہوں کہ میں اس مال کو اس کے حق میں

خرچ کروں۔

٦٤٤١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا الْمَالَ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ لِي: [يَا] حَكِيمُ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ - خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى». [راجع: ١٤٧٢]

[6441] حضرت حکیم بن حزام ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے کچھ مانگا تو آپ نے مجھے دیا۔ میں نے پھر سوال کیا تو آپ نے دیا۔ میں نے تیسری مرتبہ مانگا تو آپ ﷺ نے عطا کیا، پھر فرمایا: ''اے حکیم! دنیا کا یہ مال شیریں اور ہرا بھرا (خوشگوار) نظر آتا ہے، لہٰذا جو شخص اسے نیک نیتی سے حرص کے بغیر لے گا، اس کے لیے اس میں برکت ہوگی اور جو اسے لالچ اور طمع کے ساتھ لے گا، اس کے لیے اس میں برکت نہیں ہوگی، بلکہ وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔''

(١٢) بَابُ مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ لَهُ

باب: 12- آدمی کا مال تو وہی ہے جو اس نے آخرت کے لیے آگے بھیج دیا

٦٤٤٢ - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ. قَالَ: «فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ، وَمَالَ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ».

[6442] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون ہے جسے اپنے مال کے بجائے اپنے وارث کا مال زیادہ محبوب ہو؟'' صحابۂ کرام ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا ہی مال محبوب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اس کا مال تو وہی ہے جو اس نے آگے بھیج دیا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو وہ (اپنے) پیچھے چھوڑ کر چلا گیا۔''

(١٣) بَابٌ: الْمُكْثِرُونَ هُمُ الْمُقِلُّونَ

باب: 13- جو لوگ دنیا میں زیادہ مال دار ہیں وہی آخرت میں زیادہ نادار ہوں گے

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿مَن كَانَ يُرِيدُ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی

وَزِينَتَهَا﴾ الْآيَتَيْنِ. [هود: ١٥، ١٦]

زینت کا طالب ہے......"

٦٤٤٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي وَحْدَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ، قَالَ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ. قَالَ: فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَآنِي، فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» قُلْتُ: أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَ»، قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ: «إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيهِ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ، وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا»، قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي: «اجْلِسْ هَاهُنَا»، قَالَ: فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِي: «اجْلِسْ هَاهُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ»، قَالَ: فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى لَا أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ اللُّبْثَ، ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ: «وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟» قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ، مَنْ تُكَلِّمُ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ؟ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا. قَالَ: «ذٰلِكَ جِبْرِيلُ عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ، قَالَ: بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟

[6443] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک رات باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تنہا ہی جا رہے ہیں، اور آپ کے ساتھ کوئی بھی نہیں۔ میں نے (دل میں) کہا کہ آپ ﷺ اپنے ساتھ کسی کے چلنے کو پسند نہیں کرتے ہوں گے، اس لیے میں چاند کے سائے میں آپ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ آپ نے میری طرف توجہ فرمائی تو مجھے دیکھ کر فرمایا: "یہ کون ہے؟" میں نے کہا: ابوذر ہوں، اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے! آپ نے فرمایا: "ابوذر! آگے آ جاؤ۔" پھر میں تھوڑی دیر تک آپ کے ساتھ چلتا رہا، اس کے بعد آپ نے فرمایا: "بلاشبہ جو لوگ دنیا میں زیادہ مال دار ہیں وہی قیامت کے دن نادار ہوں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے دائیں، بائیں اور آگے پیچھے خرچ کرے اور اسے اچھے کاموں میں صرف کرے۔" ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں تھوڑی دیر تک آپ کے ساتھ چلتا رہا، آپ نے فرمایا: "یہاں بیٹھ جاؤ۔" آپ نے مجھے ایک صاف میدان میں بٹھا دیا جس کے چاروں طرف پتھر تھے اور آپ نے مجھے تاکید کی: "یہاں بیٹھے رہو حتی کہ میں تمھارے پاس واپس آ ؤں۔" پھر آپ پتھریلے میدان میں چلے گئے حتی کہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے اور مجھ سے بہت دیر تک غائب رہے۔ پھر میں نے آپ سے سنا، آپ یہ کہتے ہوئے تشریف لا رہے ہیں: "اگرچہ چوری کرے یا بدکاری کرے؟" جب آپ میرے پاس تشریف لائے تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے! اس پتھریلے میدان کی طرف آپ کس سے باتیں کر رہے تھے؟ میں نے کسی کو آپ سے گفتگو کرتے نہیں سنا۔ آپ نے

قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟ قَالَ: نَعَمْ [وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ»].

فرمایا: ''یہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے جو پتھریلے میدان کی ایک طرف مجھے ملے اور کہا: اپنی امت کو خوشخبری سنائیں کہ جو کوئی اس حال میں فوت ہو جائے کہ اس نے کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ بنایا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے کہا: اے جبریل! اگر چہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں، میں نے پھر کہا: اگر چہ اس نے چوری کی ہو اور بدکاری کی ہو؟ انھوں نے (جبریل نے) کہا: ہاں، اگر چہ اس نے شراب نوشی کی ہو۔''

قَالَ النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا حَبِيبُ ابْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ بِهٰذَا.

نضر نے کہا: ہمیں شعبہ نے خبر دی، انھیں حبیب بن ابی ثابت، اعمش اور عبدالعزیز بن رفیع نے بتایا، ان سے زید بن وہب نے اسی طرح بیان کیا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مُرْسَلٌ لَا يَصِحُّ إِنَّمَا أَرَدْنَا لِلْمَعْرِفَةِ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ. قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ: حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ؟ قَالَ: مُرْسَلٌ أَيْضًا لَا يَصِحُّ، وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا کہ ابوصالح نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے جو روایت بیان کی ہے وہ منقطع ہونے کی بنا پر صحیح نہیں۔ ہم نے یہ بیان کر دیا تا کہ اس حدیث کا حال معلوم ہو جائے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہی صحیح ہے۔ کسی نے امام بخاری رحمہ اللہ سے پوچھا: عطا بن یسار نے بھی یہ حدیث حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے؟ انھوں نے کہا: وہ بھی منقطع ہونے کی وجہ سے صحیح نہیں۔ صحیح حدیث حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے، اس لیے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کو نظر انداز کر دو۔

وَقَالَ: اضْرِبُوا عَلَى حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ، هٰذَا إِذَا مَاتَ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ - عِنْدَ الْمَوْتِ. [راجع: ١٢٣٧]

ابوعبداللہ امام بخاری کہتے ہیں، ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کا مطلب ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث والا ہے: جب وہ مرتے وقت لا الہ الا اللہ کہہ دے، یعنی توحید پر خاتمہ ہو۔''

(١٤) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَا يَسُرُّنِي أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا»

باب: 14- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لیے احد پہاڑ جتنا سونا ہو'' کا بیان

٦٤٤٤ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ : حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ : «يَا أَبَا ذَرٍّ»، قُلْتُ : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ : «مَا يَسُرُّنِي أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا - عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، وَمِنْ خَلْفِهِ -». ثُمَّ مَشَى ثُمَّ قَالَ : «إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا - عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ - وَقَلِيلٌ مَا هُمْ». ثُمَّ قَالَ لِي : «مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ»، ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ، فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ لِي : «لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ»، فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى أَتَانِي، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ، لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ، فَذَكَرْتُ لَهُ. فَقَالَ : «وَهَلْ سَمِعْتَهُ؟» قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ : «ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي، فَقَالَ : مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. قُلْتُ : وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ : وَإِنْ زَنَى، وَإِنْ سَرَقَ». [راجع : ١٢٣٧]

[6444] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے پتھریلے علاقے میں چل رہا تھا کہ ہمارے سامنے اُحد پہاڑ نمودار ہوا۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابوذر!'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے اس بات سے بالکل خوشی نہیں ہوگی کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اس پر تین دن اس طرح گزر جائیں کہ اس میں سے ایک دینار بھی باقی رہ جائے سوائے اس تھوڑی سی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لیے چھوڑوں، مگر میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح، اس طرح اور اس طرح خرچ کر دوں۔'' آپ نے دائیں، بائیں اور پیچھے کی طرف اشارہ فرمایا۔ پھر آپ کچھ دیر چلتے رہے، اس کے بعد فرمایا: ''بے شک زیادہ مال رکھنے والے قیامت کے دن مفلس ہوں گے سوائے اس شخص کے جس نے اس طرح، اس طرح اور اس طرح خرچ کیا...... آپ نے دائیں، بائیں اور پیچھے کی طرف اشارہ فرمایا...... اور ایسے بہت کم لوگ ہیں۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''تم اپنی جگہ ٹھہرو اور میرے آنے تک یہاں ہی رہو۔'' پھر آپ رات کی تاریکی میں چلے گئے یہاں تک کہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے ایک بلند آواز سنی تو مجھے خطرہ لاحق ہوا مبادا نبی ﷺ کو کوئی حادثہ پیش آ گیا ہو۔ میں نے آپ کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو مجھے آپ کا ارشاد یاد آ گیا: ''تم اپنی جگہ ٹھہرو جب تک میں تمھارے پاس نہ آ جاؤں۔'' چنانچہ جب تک آپ ﷺ تشریف نہیں لائے میں وہاں سے نہیں ہٹا۔ (جب آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو) میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے ایک آواز سنی تھی جس سے مجھے خطرہ لاحق ہو گیا تھا لیکن آپ کی بات یاد آ گئی۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے کوئی آواز

سنی تھی؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو میرے پاس آئے تھے اور انھوں نے کہا: آپ کی امت میں سے جو شخص اس حالت میں فوت ہو جائے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے پوچھا: اگرچہ اس نے چوری اور بدکاری بھی کی ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں، اگرچہ وہ چوری اور بدکاری کا مرتکب ہوا ہو۔''

٦٤٤٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا يَسُرُّنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ». [راجع: ٢٣٨٩]

[6445] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے یہ پسند ہے کہ تین راتیں بھی اس پر نہ گزرنے پائیں کہ اس میں سے میرے پاس کچھ باقی ہو۔ اگر کسی کا قرض دور کرنے کے لیے کچھ رکھ چھوڑوں تو الگ بات ہے۔''

(١٥) بَابٌ: اَلْغِنَى غِنَى النَّفْسِ

باب: - مال دار وہ ہے جو دل کا غنی ہو

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِۦ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿هُمْ لَهَا عَٰمِلُونَ﴾ [المؤمنون: ٥٥-٦٣].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم انھیں جو مال و اولاد دیے جا رہے ہیں ...... وہ انھی کو کرنے والے ہیں۔''

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: لَمْ يَعْمَلُوهَا: لَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَعْمَلُوهَا.

سفیان بن عیینہ نے کہا: هُمْ لَهَا عَامِلُونَ سے مراد یہ ہے کہ ابھی انھوں نے وہ اعمال نہیں کیے لیکن ضرور ان کو کرنے والے ہیں۔

٦٤٤٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ».

[6446] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تونگری یہ نہیں کہ سامان زیادہ ہو بلکہ دولت مندی یہ ہے کہ دل غنی ہو۔''

(١٦) بَابُ فَضْلِ الْفَقْرِ

باب: 16- فقر وفاقہ کی فضیلت

٦٤٤٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: «مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا؟» فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ، هٰذَا وَاللهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا؟» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ، هٰذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا». [راجع: ٥٠٩١]

[6447] حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ نے اپنے پاس بیٹھنے والے ایک شخص سے فرمایا: ''اس آدمی کے متعلق تمھاری کیا رائے ہے؟'' اس نے جواب دیا: یہ معزز لوگوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! یہ اس لائق ہے کہ اگر کسی کو پیغام نکاح بھیجے تو اس کا نکاح کر دیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو قبول کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر خاموش رہے۔ پھر ایک اور آدمی وہاں سے گزرا تو آپ نے اس سے اس کے متعلق پوچھا: ''اس کے متعلق تمھاری کیا رائے ہے؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! یہ صاحب تو مسلمانوں کے غریب طبقے سے ہیں۔ یہ اس لائق ہے کہ اگر کسی کو نکاح کا پیغام بھیجے تو اس کا نکاح نہ کیا جائے۔ اگر سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے اور اگر بات کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ہاں یہ (محتاج) پہلے مال دار سے بہتر ہے، خواہ ایسے (مال دار) لوگوں سے زمین بھری ہوئی ہو۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اس مال دار کو دیکھ کر فرمایا کہ اگر ساری دنیا ایسے مال داروں، متکبروں سے بھر جائے تو ان سب سے ایک مخلص مومن شخص بہتر اور اعلیٰ ہے جو بظاہر فقیر نظر آتا ہے۔

٦٤٤٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نُرِيدُ وَجْهَ اللهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ تَعَالَى فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ: مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَإِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ

[6448] حضرت ابو وائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے حضرت خباب بن ارت ؓ کی عیادت کی تو انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لیے ہجرت کی تو ہمارا اجر اللہ کے ذمے ثابت ہو گیا۔ ہم میں سے کچھ ساتھی اللہ کو پیارے ہو گئے اور انھوں نے اپنے اجر سے کچھ نہ لیا۔ ان میں سے حضرت

بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. [راجع: ١٢٧٦]

مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ انھوں نے (ترکے میں) صرف ایک چادر چھوڑی تھی، جب ہم بطور کفن ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور جب ان کے پاؤں چھپاتے تو سر ننگا ہو جاتا، چنانچہ نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں۔ اور ہم میں سے کچھ وہ بھی ہیں جن کے پھل دنیا میں خوب پکے اور وہ مزے سے چن چن کر کھا رہے ہیں۔

٦٤٤٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ». [راجع: ٣٢٤١]

[6449] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں نظر ڈالی تو اس میں رہنے والے اکثر فقراء اور غریب لوگ تھے اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو اس میں اکثر عورتوں کو دیکھا۔''

تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَعَوْفٌ. وَقَالَ صَخْرٌ وَحَمَّادُ ابْنُ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

ایوب اور عوف نے اس حدیث کے بیان کرنے میں ابو رجاء کی متابعت کی ہے۔ صخر اور حماد بن نجیح نے ابو رجاء سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

٦٤٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ. [راجع: ٥٣٨٦]

[6450] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے کبھی دسترخوان (میز) پر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی اور نہ فوت ہونے تک آپ نے کبھی باریک چپاتی ہی تناول فرمائی۔

٦٤٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ، إِلَّا شَطْرُ

[6451] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو میرے توشہ دان میں کوئی غلہ نہ تھا جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہوتا، البتہ تھوڑے سے جو میرے توشہ دان میں تھے۔ میں انھی سے کھاتی رہی۔

شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي، فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ. [راجع: ٣٠٩٧]

آخر کار جب بہت دن گزر گئے تو میں نے ان کا وزن کیا، چنانچہ وہ ختم ہو گئے۔

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ جب حضرت عائشہ ؓ نے اپنے غلے کا ناپ تول کیا تو وہ ختم ہو گیا جبکہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اپنا غلہ ناپا کرو، اس میں برکت ہوگی۔[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ خرید و فروخت کے وقت ناپ تول کرنا باعث برکت ہے۔ لیکن گھر میں خرچ کرتے وقت ناپ تول کرنے کے بجائے اللہ کا نام لے کر خرچ کیا جائے تو برکت ہوگی۔[2]

(١٧) بَابٌ: كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ، وَتَخَلِّيهِمْ عَنِ الدُّنْيَا؟

باب: 17- نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام کی معیشت کیسی تھی؟ نیز ان کا دنیاوی لذتوں سے الگ رہنا

٦٤٥٢ - حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ بِنَحْوٍ مِنْ نِصْفِ هٰذَا الْحَدِيثِ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ: حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ: آللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ، فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا هِرٍّ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «الْحَقْ»، وَمَضَى فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ فَأَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ، فَقَالَ: «مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ؟» قَالُوا: أَهْدَاهُ لَكَ -

[6452] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں بعض اوقات بھوک کے مارے زمین پر اپنے پیٹ کے بل لیٹ جاتا اور بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میں اس راستے پر بیٹھ گیا جہاں صحابۂ کرام کی آمد و رفت تھی۔ حضرت ابو بکر ؓ وہاں سے گزرے تو میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے متعلق پوچھا۔ میرے پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں پلائیں لیکن وہ بغیر کچھ کیے وہاں سے چل دیے۔ پھر حضرت عمر ؓ میرے پاس سے گزرے تو میں نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت کے متعلق دریافت کیا اور دریافت کرنے کا مطلب صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں پلائیں لیکن وہ بھی کچھ کیے بغیر چپکے سے گزر گئے۔ ان کے بعد ابو القاسم ﷺ میرے پاس سے گزرے۔ آپ ﷺ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرا دیے۔ میرے چہرے کو آپ نے تاڑ لیا اور میرے دل کی بات سمجھ گئے، پھر آپ نے فرمایا:

1 صحيح البخاري، البيوع، حديث: 2128. 2 فتح الباري: 339/11.

فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةُ - قَالَ: «أَبَا هِرٍّ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «الْحَقْ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي»، قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ، إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا، فَسَاءَنِي ذٰلِكَ فَقُلْتُ: وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ؟ كُنْتُ أَحَقَّ أَنْ أُصِيبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا، فَإِذَا [جَاؤُوا] أَمَرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ، وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ؟ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ ﷺ بُدٌّ، فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا، فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ، وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ. قَالَ: «يَا أَبَا هِرٍّ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «خُذْ فَأَعْطِهِمْ»، فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ: «أَبَا هِرٍّ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ». قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «اقْعُدْ فَاشْرَبْ»، فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ. فَقَالَ: «اشْرَبْ» فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ: «اشْرَبْ»، حَتَّى قُلْتُ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أَجِدُ لَهُ

''اے ابو ہر!'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے ساتھ آ جاؤ۔'' چنانچہ جب آپ چلنے لگے تو میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا۔ آپ گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ پھر میں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ جب آپ اندر گئے تو آپ کو ایک پیالے میں دودھ ملا۔ آپ نے پوچھا: ''یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟'' اہل خانہ نے کہا: یہ فلاں مرد یا عورت نے آپ کے لیے تحفہ بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ہر!'' میں نے عرض کی: لبیک اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انھیں بھی میرے پاس بلا لاؤ۔'' اہل صفہ اہل اسلام کے مہمان تھے۔ وہ گھر بار، اہل وعیال اور مال وغیرہ نہ رکھتے تھے اور نہ کسی کے پاس جاتے ہی تھے۔ جب آپ ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو وہ ان کے پاس بھیج دیتے اور خود اس سے کچھ نہ کھاتے تھے اور جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو اس سے کچھ خود بھی کھا لیتے اور ان کے پاس بھی بھیج دیتے تھے اور انھیں اس میں شریک کر لیتے تھے۔ مجھے یہ بات ناگوار گزری۔ میں نے سوچا کہ اس دودھ کی مقدار کیا ہے جو وہ اہل صفہ میں تقسیم ہو؟ اس کا حق دار تو میں تھا کہ اسے نوش کر کے کچھ قوت حاصل کرتا۔ جب (اہل صفہ) آئیں گے تو (رسول اللہ ﷺ مجھے ہی فرمائیں گے تو) میں ان میں تقسیم کروں گا، مجھے تو شاید اس دودھ سے کچھ بھی نہیں ملے گا لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور ان کے حکم کی بجا آوری کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا، چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور انھیں (آپ کی) دعوت پہنچائی۔ وہ آئے اور انھوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو انھیں اجازت مل گئی۔ پھر وہ آپ کے گھر میں اپنی اپنی جگہ پر فروکش ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: ''اے

مَسْلَكًا، قَالَ: «فَأَرِنِي»، فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ. [راجع: ٥٣٧٥]

ابوہر! میں نے عرض کی: لبیک اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''پیالہ لو اور سب حاضرین کو دودھ پلاؤ۔'' میں نے وہ پیالہ پکڑا اور ایک ایک کو پلانے لگا۔ ایک شخص جب پی کر سیراب ہو جاتا تو مجھے پیالہ واپس کر دیتا۔ پھر میں دوسرے شخص کو دیتا۔ وہ بھی سیر ہو کر پیتا، پھر پیالہ مجھے واپس کر دیتا، اسی طرح تیسرا پی کر پھر پیالہ مجھے واپس کر دیتا، یہاں تک کہ میں نبی ﷺ تک پہنچا جبکہ تمام اہل صفہ دودھ پی کر سیراب ہو چکے تھے۔ آخر میں آپ ﷺ نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا: ''اے ابوہر!'' میں نے عرض کی: لبیک: اللہ کے رسول! فرمایا: ''میں اور تو باقی رہ گئے ہیں'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے سچ فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بیٹھ جاؤ اور اسے نوش کرو۔'' چنانچہ میں بیٹھ گیا اور دودھ پینا شروع کر دیا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا: ''اور پیو۔'' آپ مجھے اور پینے کا مسلسل کہتے رہے حتی کہ مجھے کہنا پڑا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! اب پینے کی بالکل گنجائش نہیں۔ اس کے لیے میں کوئی راہ نہیں پاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر مجھے دے دو۔'' میں نے وہ پیالہ آپ کو دے دیا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور بسم اللہ پڑھ کر (ہم سب کا) بچا ہوا دودھ خود نوش فرمایا۔

٦٤٥٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَرَأَيْتُنَا نَغْزُو وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ، وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ، خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ

[6453] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں سب سے پہلا عربی ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا۔ ہم نے اس حال میں وقت گزارا ہے کہ ہم جہاد کرتے تھے لیکن ہمارے پاس حبلہ کے پتوں اور کیکر کے چھلکے کے علاوہ دوسری کوئی چیز کھانے کے لیے نہ تھی اور ہمیں بکری کی مینگنیوں کی طرح قضائے حاجت ہوتی تھی۔ (خشکی کے سبب) اس میں کچھ بھی خلط ملط نہ

سَعْيِي. [راجع: ٣٧٢٨]

ہوتا تھا۔ اب یہ بنو اسد کے لوگ مجھے اسلام سکھا کر درست کرنا چاہتے ہیں۔ پھر تو میں بدنصیب ٹھہرا اور میرا سارا کیا دھرا اکارت گیا۔

٦٤٥٤ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ. [راجع: ٥٤١٦]

[6454] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کے اہل خانہ نے مدینہ طیبہ آنے کے بعد آپ ﷺ کی وفات تک کبھی تین راتیں برابر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

٦٤٥٥ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ - هُوَ الْأَزْرَقُ - عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا أَكَلَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَكْلَتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا إِحْدَاهُمَا تَمْرٌ.

[6455] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کے گھرانے نے اگر کبھی ایک دن میں دو مرتبہ کھانا کھایا تو ضرور اس میں ایک وقت صرف کھجوریں ہوتی تھیں۔

٦٤٥٦ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَدَمٍ وَحَشْوُهُ لِيفٌ.

[6456] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

٦٤٥٧ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ وَقَالَ: كُلُوا، فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ، وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ. [راجع: ٥٣٨٥]

[6457] حضرت قتادہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالک ؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے، ان کا نان بائی وہیں موجود ہوتا (جو روٹیاں پکا پکا کر دیتا تھا)، لیکن حضرت انس ؓ فرماتے: تم کھاؤ، میں نے تو کبھی نبی ﷺ کو باریک چپاتی کھاتے نہیں دیکھا اور نہ آپ نے کبھی اپنی آنکھوں سے بھونی ہوئی بکری ہی دیکھی یہاں تک کہ آپ اللہ کے پاس پہنچ گئے۔

٦٤٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ

[6458] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم پر مہینہ گزر جاتا، ہمارا چولہا نہیں جلتا تھا۔ ہم صرف

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا، إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ نُؤْتَى بِاللُّحَيْمِ. [راجع: ٢٥٦٧]

پانی اور کھجوروں پر گزارا کرتے تھے۔ ہاں، کبھی کبھار تھوڑا سا گوشت کہیں سے آ جاتا تھا۔

٦٤٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَارٌ فَقُلْتُ: مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ: اَلْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ، وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ أَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِينَاهُ. [راجع: ٢٥٦٧]

[6459] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عروہ بن زبیر سے فرمایا: اے میرے بھانجے! ہمارا یہ حال تھا کہ ہم دو ماہ میں تین چاند دیکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ نہیں سلگتی تھی۔ میں نے پوچھا: پھر تمھارا گزارا کیسے ہوتا تھا؟ انھوں نے فرمایا: دو سیاہ چیزوں پر: جو پانی اور کھجوریں ہیں۔ ہاں، آپ کے کچھ انصاری پڑوسی تھے جن کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں تھیں، وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے دودھ بھیج دیتے اور آپ ہمیں وہی دودھ پلا دیتے تھے۔

٦٤٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا».

[6460] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: ''اے اللہ! آل محمد کو صرف اتنی روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں۔''

(١٨) بَابُ الْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ

باب: 18- میانہ روی اختیار کرنا اور نیک عمل پر ہمیشگی کرنا

٦٤٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَشْعَثَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَتِ: الدَّائِمُ. قَالَ: قُلْتُ: فِي أَيِّ حِينٍ كَانَ

[6461] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا: کون سی عبادت نبی ﷺ کو زیادہ محبوب تھی؟ انھوں نے فرمایا: جس عبادت پر ہمیشگی ہو سکے۔ میں نے پوچھا: آپ ﷺ کس وقت (تہجد کے لیے) بیدار ہوتے تھے؟ انھوں نے فرمایا:

يَقُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ. [راجع: ١١٣٢]

جب مرغ کی آواز سنتے۔

٦٤٦٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ. [راجع: ١١٣٢]

[6462] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ تھا جسے آدمی ہمیشہ کرتا رہے۔

٦٤٦٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ»، قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ بِرَحْمَةٍ. سَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَاغْدُوا وَرُوحُوا، وَشَيْئًا مِنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا». [راجع: ٣٩]

[6463] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلا سکے گا۔'' صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے بھی نہیں الا یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سائے میں لے لے، لہٰذا تم درستی کے ساتھ عمل جاری رکھو۔ میانہ روی اختیار کرو۔ صبح اور شام، نیز رات کے کچھ حصے میں نکلا کرو۔ اعتدال کے ساتھ سفر جاری رکھو اس طرح تم منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے۔''

٦٤٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «سَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَاعْلَمُوا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ، وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللهِ وَإِنْ قَلَّ». [انظر: ٦٤٦٧]

[6464] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درستی کا قصد کرو، افراط وتفریط کے درمیان اعتدال اختیار کرو اور یقین کرو کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے، خواہ وہ کم ہو۔''

٦٤٦٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: «أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ». وَقَالَ: «اكْلَفُوا مِنَ

[6465] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل اللہ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جس پر ہمیشگی کی جائے، خواہ وہ تھوڑا ہی ہو۔'' نیز آپ نے فرمایا: ''نیک کام کرنے میں اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ جتنی تم میں ہمت ہے۔''

الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ».

٦٤٦٦ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ ﷺ؟ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ: لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَطِيعُ. [راجع: ١٩٨٧]

[6466] حضرت علقمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا: اے ام المومنین! نبی ﷺ کیونکر عبادت کرتے تھے؟ کیا آپ نے ایام میں سے کوئی خاص دن مقرر کر رکھا تھا؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ آپ کے عمل میں دوام ہوتا تھا۔ تم میں سے کون ہے جو ان اعمال کی طاقت رکھتا ہو جن کی نبی ﷺ طاقت رکھتے تھے۔

٦٤٦٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا، فَإِنَّهُ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ». قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ».

[6467] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''نیک عمل کرتے وقت حد سے نہ بڑھو بلکہ قریب قریب رہو، یعنی میانہ روی اختیار کرو۔ تمھیں خوشی ہونی چاہیے کہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا۔'' صحابۂ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ بھی نہیں؟ فرمایا: ''میں بھی، مگر اس وقت جب اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور مغفرت کے سائے میں ڈھانپ لے۔''

قَالَ: أَظُنُّهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «سَدِّدُوا وَأَبْشِرُوا».

ایک دوسری روایت حضرت عائشہ ؓ سے مروی ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میانہ روی اختیار کرو اور خوش رہو۔''

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: سَدِيدًا سَدَادًا: صِدْقًا. [راجع: ٦٤٦٤]

امام مجاہد نے ﴿قَوْلًا سَدِيْدًا﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ سَدِید اور سَدَاد کے معنی ہیں: سچائی۔

٦٤٦٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

[6468] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی، پھر منبر پر تشریف لے گئے اور اپنے ہاتھ سے مسجد

سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى لَنَا يَوْمًا الصَّلَاةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ مِنْ قِبَلِ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: «قَدْ أُرِيتُ الْآنَ - مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ - الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قُبُلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ». [راجع: ٩٣]

کے قبلے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''جب میں نے تمھیں نماز پڑھائی تو اس وقت مجھے اس دیوار کی طرف جنت اور دوزخ کی تصویر دکھائی گئی۔ میں نے آج تک بہشت کی سی خوبصورت چیز اور جہنم کی سی ڈراؤنی شکل نہیں دیکھی۔ میں نے آج کے دن کی طرح خیر اور شر جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

(١٩) بَابُ الرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ

باب:19-خوف کے ساتھ امید بھی رکھنی چاہیے

وَقَالَ سُفْيَانُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ ﴿لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ﴾ [المائدة: ٦٨].

سفیان نے کہا: قرآن کی کوئی آیت مجھ پر اتنی سخت نہیں گزری جس قدر درج ذیل آیت ہے: ''تم کسی چیز پر نہیں ہو یہاں تک کہ تورات و انجیل کو اور اس (دین) کو قائم کرو جو تمھارے رب کی طرف سے تمھاری طرف نازل کیا گیا ہے۔''

فائدہ: اس آیت کے گراں ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں سخت حکم ہے کہ جب تک کتاب الٰہی پر پورا عمل نہ ہو اس وقت تک دین و ایمان کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ دراصل امید وبیم کی درمیانی کیفیت کا نام ایمان ہے۔ صرف امید ہو تو وہ انسان کو تکبر تک پہنچا دیتی ہے اور صرف خوف ہو تو ناامیدی تک لے جاتا ہے۔

٦٤٦٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً، وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً، فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ». [راجع: ٦٠٠٠]

[6469] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن پیدا کیا تو اس کے سو حصے کیے۔ پھر اس نے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے صرف ایک حصہ اپنی تمام مخلوق کے لیے دنیا میں بھیجا، لہٰذا اگر کافر کو اللہ کی ساری رحمت کا پتہ چل جائے تو وہ کبھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو اللہ کے ہاں ہر قسم کے عذاب کا علم ہو جائے تو وہ دوزخ سے کبھی بھی بے خوف نہ ہو۔''

(٢٠) بَابُ الصَّبْرِ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ

باب: 20- اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے رک جانا

﴿إِنَّمَا يُوَفَّى ٱلصَّـٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [الزمر: ١٠]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بلاشبہ صبر کرنے والوں کو بے حد وحساب اجر دیا جائے گا۔''

وَقَالَ عُمَرُ: وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے بہترین زندگی صبر ہی میں پائی ہے۔

٦٤٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُمْ حِينَ نَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ أَنْفَقَ بِيَدَيْهِ: «مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ لَا أَدَّخِرُهُ عَنْكُمْ، وَإِنَّهُ مَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ، وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ». [راجع: ١٤٦٩]

[6470] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ انصار میں سے چند لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا۔ جس نے بھی آپ سے جو مانگا آپ نے اسے دیا حتی کہ جو مال آپ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا۔ جب سب کچھ ختم ہو گیا جو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے دیا تھا تو آپ نے فرمایا: ''جو اچھی چیز میرے پاس ہے وہ میں تم سے چھپا کر نہیں رکھتا، لیکن بات یہ ہے کہ جو تم میں سے بچتا رہے گا اللہ اس کو بچائے گا۔ جو صبر کرنا چاہے اللہ اسے صبر دے گا اور جو کوئی غنا چاہتا ہے اللہ اسے مستغنی کر دے گا۔ اور تمھیں اللہ کی نعمت صبر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ملی۔''

٦٤٧١ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ - أَوْ تَنْتَفِخَ - قَدَمَاهُ. فَيُقَالُ لَهُ، فَيَقُولُ: «أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟». [راجع: ١١٣٠]

[6471] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ اس قدر نماز پڑھتے کہ آپ کے دونوں قدموں پر ورم آ جاتا۔ آپ سے کہا جاتا تو آپ فرماتے: ''کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

(٢١) بَابٌ: ﴿وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥ﴾ [الطلاق: ٣]

باب: 21- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جو کوئی اللہ پر توکل کرے گا تو وہ اسے کافی ہے'' کا بیان

قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ : مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ.

ربیع بن خثیم نے کہا: یہ توکل ہر اس مشکل میں ہے جو لوگوں کو پیش آئے۔

٦٤٧٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ». [راجع: ٣٤١٠]

[6472] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے ستر ہزار انسان حساب و کتاب کے بغیر جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کراتے اور نہ شگون لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر ہی بھروسا کرتے ہیں۔''

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ وہ آگ سے داغ دے کر اپنا علاج بھی نہیں کرواتے۔[1]

(٢٢) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ قِيلَ وَقَالَ

باب:22- بے فائدہ گفتگو کرنا منع ہے

٦٤٧٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَنْبَأَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُغِيرَةُ وَفُلَانٌ وَرَجُلٌ ثَالِثٌ أَيْضًا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ: أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ». [ثَلَاثَ مَرَّاتٍ] قَالَ: وَكَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ، وَمَنْعٍ وَهَاتِ، وَعُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدِ الْبَنَاتِ. [راجع: ٨٤٤]

[6473] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ کوئی حدیث جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو مجھے لکھ بھیجو، چنانچہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے انھیں لکھا: میں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ نماز سے فراغت کے بعد یہ پڑھتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ تنہا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہت ہے اور وہی حمد وثنا کا سزاوار ہے۔ اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔'' یہ تین مرتبہ پڑھتے تھے، نیز آپ فضول گفتگو، زیادہ سوال کرنے، مال کے ضیاع، اپنی چیز بچا کر رکھنے، دوسروں کی چیز مانگنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع کرتے تھے۔

[1] صحيح البخاري، الطب، حديث :5705.

وَعَنْ هُشَيْمٍ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَرَّادًا يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ہشیم کہتے ہیں کہ ہمیں عبدالملک بن عمیر نے بتایا، انھوں نے کہا: میں نے وراد سے سنا، وہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے، وہ نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے تھے۔

(٢٣) بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ

باب:23- زبان کی حفاظت کرنا

وَ«مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ».

(ارشاد نبوی ہے:) ''جو کوئی اللہ پر ایمان اور قیامت پر یقین رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔''

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ [ق:١٨].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''انسان جو بات بھی زبان سے نکالتا ہے تو ایک نگہبان فرشتہ اسے لکھنے کے لیے تیار رہتا ہے۔''

٦٤٧٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ: سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ». [انظر: ٦٨٠٧]

[6474] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص مجھے اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان اور دونوں ٹانگوں کے درمیان کی ضمانت دے دے میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

٦٤٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ». [راجع: ٥١٨٥]

[6475] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا اللہ پر ایمان اور قیامت پر یقین ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ اور جو کوئی اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جس شخص کا اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔''

٦٤٧٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: سَمِعَ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي النَّبِيَّ ﷺ

[6476] حضرت ابوشریح خزاعی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ''مہمانی تین دن

يَقُولُ: «الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، جَائِزَتُهُ»، قِيلَ: وَمَا جَائِزَتُهُ؟ قَالَ: «يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ»، قَالَ: «وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوِ لِيَسْكُتْ». [راجع: ٦٠١٩]

ہوتی ہے اور اس کا جائزہ بھی۔'' پوچھا گیا: اس کا جائزہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک دن ایک رات۔'' اور فرمایا: ''جو کوئی اللہ پر ایمان اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام واحترام کرے اور جو شخص اللہ پر ایمان اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔''

٦٤٧٧ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ». [انظر: ٦٤٧٨]

[6477] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''بے شک بندہ ایک بات زبان سے نکالتا ہے اور اس کے متعلق غور وفکر نہیں کرتا، اس کی وجہ سے وہ دوزخ کے گڑھے میں اتنی دور جا گرتا ہے جس قدر مشرق اور مغرب کے درمیان مسافت ہے۔''

٦٤٧٨ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ - يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ». [راجع: ٦٤٧٧]

[6478] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بے شک بندہ اللہ کی رضا جوئی کے لیے ایک بات منہ سے نکالتا ہے، اسے وہ کچھ اہمیت بھی نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے اللہ اس کے درجات بلند کر دیتا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرا بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضی کا باعث ہوتا ہے، اس کے ہاں اس کی کوئی اہمیت بھی نہیں ہوتی لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔''

(٢٤) بَابُ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: 24- اللہ عزوجل کے ڈر سے آبدیدہ ہونا

٦٤٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

[6479] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سات طرح کے لوگ وہ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں پناہ دے

اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ: رَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ». [راجع: ٦٦٠]

گا: (ان میں ایک وہ شخص بھی ہے) جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔"

(٢٥) بَابُ الْخَوْفِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب:25- اللہ عزوجل سے ڈرنا

٦٤٨٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَخُذُونِي فَذَرُّونِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ. فَفَعَلُوا بِهِ، فَجَمَعَهُ اللهُ ثُمَّ قَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ؟ قَالَ: مَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلَّا مَخَافَتُكَ، فَغَفَرَ لَهُ». [راجع: ٣٤٥٢]

[6480] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تھا جسے اپنے برے اعمال سے بڑا ڈر لگتا تھا۔ اس نے اپنے اہل خانہ سے کہا: جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو ریزہ ریزہ کر کے سخت گرمی کے دن سمندر میں بہا دینا۔ انھوں نے ایسا ہی کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ذرات جمع کر کے اس سے پوچھا: یہ کام تو نے کیوں کیا؟ اس شخص نے کہا: مجھے اس کام پر صرف تیرے خوف نے آمادہ کیا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی۔"

٦٤٨١ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ذَكَرَ رَجُلًا «فِيمَنْ سَلَفَ أَوْ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ آتَاهُ اللهُ مَالًا وَوَلَدًا - يَعْنِي أَعْطَاهُ. قَالَ: - فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِيهِ: أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرَ أَبٍ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللهِ خَيْرًا - فَسَّرَهَا قَتَادَةُ: لَمْ يَدَّخِرْ - وَإِنْ يَقْدَمْ عَلَى اللهِ يُعَذِّبْهُ، فَانْظُرُوا فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي - أَوْ قَالَ: فَاسْهَكُونِي - ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ فَأَذْرُونِي فِيهَا، فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ

[6481] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے سابقہ امتوں میں سے ایک شخص کا ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد عطا فرمائی تھی۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: میں تمھارا کیسا باپ ہوں؟ انھوں نے کہا: آپ ہمارے اچھے باپ ہیں۔ اس نے کہا: تمھارے اس باپ نے اللہ کے ہاں کوئی نیکی جمع نہیں کی ہے، اگر اسے اللہ کے حضور پیش کیا گیا تو وہ اسے ضرور عذاب دے گا۔ اب میرا خیال رکھو، جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو جلا دینا یہاں تک کہ میں کوئلہ بن جاؤں تو مجھے پیس کر کسی تیز ہوا (آندھی) والے دن مجھے اس میں اڑا دینا۔ اس نے اپنے لڑکوں سے اس کے متعلق پختہ وعدہ لیا۔ قسم ہے میرے

وَرَبِّي فَفَعَلُوا، فَقَالَ اللهُ: كُنْ. فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ. ثُمَّ قَالَ: أَيْ عَبْدِي، مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ، فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ اللهُ».

رب کی! اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہو جا تو وہ آدمی کی شکل میں کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! تجھے اس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا: تیرے خوف اور تیرے ڈر نے (آمادہ کیا)۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یوں دیا کہ اس پر رحم فرمایا (اور اسے معاف کر دیا)۔''

قَالَ: فَحَدَّثْتُ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ: فَاذْرُونِي فِي الْبَحْرِ، أَوْ كَمَا حَدَّثَ.

(راوئ حدیث معتمر کے والد سلیمان تیمی کہتے ہیں:) میں نے یہ حدیث ابوعثمان سے بیان کی تو انھوں نے کہا: میں نے سلمان سے سنا، اس نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: مجھے دریا میں بہا دینا۔ یا اس جیسی کوئی بات کہی۔

وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٤٧٨]

معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ سے قتادہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے عقبہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

(٢٦) بَابُ الْاِنْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِي

باب: 26- گناہوں سے باز رہنا

٦٤٨٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ. فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ فَأَدْلَجُوا عَلَى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا، وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَاحَهُمْ». [انظر: ٧٢٨٣]

[6482] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور اس کی مثال جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے اس آدمی کی طرح ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دشمن کا لشکر دیکھا ہے اور میں تمھیں واضح طور پر اس سے خبردار کرنے والا ہوں، لہٰذا اس سے بچنے کی فکر کرو اور اس سے بچو تو ایک گروہ نے اس کی بات مان لی اور راتوں رات اطمینان سے کسی محفوظ جگہ پر چلے گئے اور نجات پائی جبکہ دوسرے گروہ نے اسے جھٹلایا تو دشمن کے لشکر نے ان پر صبح کے وقت حملہ کر کے اچانک انھیں تباہ کر دیا۔''

٦٤٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ: كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَزَعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ، فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا، فَأَنَا آخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهَا».

[6483] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میری مثال اور لوگوں کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی۔ جب اس کے چاروں طرف روشنی پھیل گئی تو پروانے اور کیڑے مکوڑے جو آگ پر گرتے ہیں، اس میں گرنے لگے۔ وہ آدمی ان کو آگ سے دور کرتا ہے لیکن وہ اس کے قابو میں نہیں آتے بلکہ آگ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح میں تمھاری کمروں کو پکڑ کر آگ سے دور رکھتا ہوں اور تم ہو کہ اس میں گرتے جا رہے ہو۔''

٦٤٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ». [راجع: ١٠]

[6484] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں سے رک جائے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔''

(٢٧) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا»

باب: 27- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''اگر تمھیں معلوم ہو جاتا جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور روتے زیادہ'' کا بیان

٦٤٨٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا». [انظر: ٦٦٣٧]

[6485] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم وہ (حقائق) جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور زیادہ روتے۔''

٦٤٨٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ

[6486] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمھیں معلوم ہو جائے جو میں جانتا

عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا». [راجع: ٩٣]

ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور روتے زیادہ۔"

(٢٨) بَابٌ: حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

باب: 28- دوزخ کے گرد شہوات کی باڑ ہے

٦٤٨٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ».

[6487] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دوزخ کے اردگرد نفسانی خواہشات کی باڑ لگا دی گئی ہے جبکہ جنت کو مشکلات اور دشواریوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔"

فائدہ: اس حدیث کی وضاحت ایک دوسری حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام سے کہا: جاؤ اور اسے دیکھ کر آؤ، چنانچہ وہ گئے، اسے دیکھا، پھر واپس آئے تو کہا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! اس کے متعلق جو کوئی بھی سنے گا اس میں داخل ہونا چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مکروہات کے گھیرے میں دے دیا، پھر فرمایا: اے جبریل! اب جاؤ اور اسے دیکھ کر آؤ، چنانچہ وہ گئے اور اسے دیکھ کر واپس آئے، پھر کہا: اے میرے رب! مجھے تیری عزت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام سے کہا، جاؤ اور دوزخ کو دیکھ کر آؤ، وہ گئے اور اسے دیکھ کر واپس آئے، تو کہا: اے میرے رب، تیری عزت کی قسم! کوئی نہیں جو اس کے متعلق سنے اور پھر اس میں داخل ہو، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے نفسانی خواہشات کے گھیرے میں دے دیا اس کے بعد جبریل علیہ السلام سے فرمایا: جاؤ اسے دیکھ کر آؤ، وہ گئے اور اسے دیکھ کر واپس آئے اور کہا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! تیرے جلال کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں داخل ہونے سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گا۔[1]

(٢٩) بَابٌ: اَلْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ

باب: 29- جنت تم سے تمھارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی

٦٤٨٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ».

[6488] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جنت تمھارے جوتے کے تسمے سے بھی تم سے زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح ہے۔"

1 سنن أبي داود، السنة، حديث: 4744.

٦٤٨٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلُ». [راجع: ٣٨٤١]

[6489] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بہت سچا مصرعہ جو کسی شاعر نے کہا، وہ یہ ہے: اللہ کے سوا ہر شے فانی اور باطل ہے۔''

(٣٠) بَابٌ: لِيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ، وَلَا يَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ

باب:30- اسے دیکھنا چاہیے جو درجے میں نیچے ہے، اسے نہیں دیکھنا چاہیے جو مرتبے میں اوپر ہے

٦٤٩٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ».

[6490] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال و دولت اور شکل وصورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اس وقت اسے ایسے شخص کو بھی دیکھنا چاہیے جو اس سے کم درجے کا ہے۔''

(٣١) بَابُ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ

باب:31- جس نے نیکی یا بدی کا ارادہ کیا

٦٤٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا جَعْدٌ أَبُو عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هَمَّ بِهَا وَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً». [انظر: ٧٥٠١]

[6491] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے اپنے رب عزوجل سے بیان کیا: آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھیں، پھر انھیں صاف بیان کر دیا، لہٰذا جس نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس پوری نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس کے مطابق عمل بھی کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنے پاس دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا نیکیاں لکھ دیتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھا کر لکھتا ہے۔ اور جس نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنے پاس پوری نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے برائی کے ارادے کے بعد اس پر عمل کر لیا تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اس کے لیے

ایک برائی ہی لکھتا ہے۔"

(٣٢) بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ

باب:32- حقیر اور معمولی گناہوں سے بھی بچنا چاہیے

٦٤٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ، إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ الْمُوبِقَاتِ».

[6492] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ تم ایسے ایسے کام کرتے ہو جو تمھاری نظر میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں جبکہ ہم لوگ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں انھیں ہلاک کر دینے والے شمار کرتے تھے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُهْلِكَاتِ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: حدیث میں الموبقات کا لفظ ہلاکت خیز کے معنی میں ہے۔

فائدہ: گناہ چھوٹا ہو یا بڑا، بندۂ مومن کو چاہیے کہ اس سے اپنے دامن کو آلودہ نہ ہونے دے، چھوٹے اور بڑے گناہ میں بس یہ فرق ہے کہ ایک زیادہ زہریلا سانپ ہے اور دوسرا کم زہریلا ہے، جیسے ہم کم زہریلے سانپ سے بھی بھاگتے ہیں، اسی طرح چھوٹے گناہوں سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

(٣٣) بَابٌ: الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ، وَمَا يُخَافُ مِنْهَا

باب:33- اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے، لہٰذا اس سے ڈرنا چاہیے

٦٤٩٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْأَلْهَانِيُّ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ - وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنْهُمْ - فَقَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا». فَتَبِعَهُ رَجُلٌ فَلَمْ يَزَلْ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَالَ بِذُبَابَةِ سَيْفِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ

[6493] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو مشرکین کے کشتوں کے پشتے لگا رہا تھا، یہ آدمی لوگوں میں صاحب ثروت تھا، آپ نے فرمایا: "اگر کوئی کسی جہنمی کو دیکھنا چاہتا ہے تو اس کو دیکھ لے۔" اس کے بعد ایک شخص اس کی نگرانی کرنے کے لیے اس کے پیچھے لگ گیا۔ وہ شخص مسلسل برسرپیکار رہا حتی کہ وہ زخمی ہو گیا۔ زخموں کی تاب نہ لا کر وہ جلدی مرنا چاہتا تھا تو اپنی تلوار کی دھار اپنے سینے پر رکھ دی پھر اس پر اپنا بوجھ ڈالا تو وہ اس کے شانوں کو چیرتی ہوئی نکل گئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "بندہ لوگوں کی نظر میں

- فِيمَا يَرَى النَّاسُ - عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ - عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا». [راجع: ٢٨٩٨]

اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جہنمی ہوتا ہے۔ اس کے برعکس ایک دوسرا آدمی لوگوں کے سامنے اہل جہنم کے کام کرتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔ اعمال کا دارومدار تو ان کے خاتمے پر ہے۔''

فائدہ: بندے کو اپنے اعمال صالحہ پر مغرور نہیں ہونا چاہیے بلکہ اپنے سوئے خاتمہ سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہیے۔

(٣٤) بَابٌ: الْعُزْلَةُ رَاحَةٌ مِنْ خُلَّاطِ السُّوءِ

باب: 34- بری صحبت سے تنہائی بہتر ہے

٦٤٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ. وَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ».

[6494] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا: اللہ کے رسول! کون شخص سب سے اچھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ آدمی جو اپنی جان و مال کے ذریعے سے جہاد کرے، دوسرا وہ شخص جو کسی گھاٹی میں اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔''

تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

زبیدی، سلیمان بن کثیر اور نعمان نے زہری سے روایت کرنے میں شعیب کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ - أَوْ عُبَيْدِ اللهِ -، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

معمر نے زہری سے بیان کیا، ان سے عطاء یا عبیداللہ نے، انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٧٨٦]

یونس، ابن مسافر اور یحییٰ بن سعید نے ابن شہاب سے، انھوں نے حضرت عطاء سے، انھوں نے بعض صحابہ کے ذریعے سے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

٦٤٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ الْغَنَمُ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ». [راجع: ١٩]

[6495] حضرت ابوسعید خدری ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں مسلمان آدمی کا بہترین مال بکریاں ہوں گی۔ وہ انھیں لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر لے جائے گا۔ وہ اس زمانے میں برپا فتنوں سے اپنے دین کو بچا کر بھاگ نکلے گا۔''

فائدہ: واضح رہے کہ فتنوں سے مراد ایسے حالات ہیں کہ لوگوں سے ملنے کی صورت میں انسان کے دین کو خطرہ ہو، بصورت دیگر اپنے ماحول اور معاشرے میں رہنا ہی بہتر ہے جیسا کہ حدیث میں ہے: ''جو مومن لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور ان سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر کرتا ہے وہ اس مومن سے زیادہ ثواب حاصل کر لیتا ہے جو لوگوں سے ملتا جلتا نہیں اور نہ ان سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر ہی کرتا ہے۔''[1] لوگوں سے میل جول میں اچھے برے ہر قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ معاشرے میں برائی زیادہ ہو جائے تب بھی الگ تھلگ ہو جانا اچھا نہیں بلکہ معاشرے میں رہ کر اصلاح کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ تیمارداری کا ثواب، سلام کرنے اور صلہ رحمی کا اجرا اسی صورت میں ممکن ہے جب انسان معاشرے میں رہے گا۔ واللہ أعلم.

(٣٥) بَابُ رَفْعِ الْأَمَانَةِ

باب: 35- دنیا سے امانت کا اٹھ جانا

٦٤٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ»، قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ». [راجع: ٥٩]

[6496] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کے منتظر رہو۔'' پوچھا: اللہ کے رسول! امانت کس طرح ضائع کی جائے گی؟ آپ نے فرمایا: ''جب معاملات نالائق اور نااہل لوگوں کے سپرد کر دیے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔''

٦٤٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ. حَدَّثَنَا «أَنَّ

[6497] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں، ان میں سے ایک کا ظہور تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا:

1 سنن ابن ماجه، الفتن، حديث: 4032.

الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ». وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: «يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدُهُمْ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ، فَيُقَالُ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا، وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ، وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ، وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامُ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ. فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا».

''امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری، پھر انھوں نے قرآن سے اس کی حیثیت کو معلوم کیا، پھر انھوں نے حدیث سے اس کی اہمیت کا پتہ چلایا۔'' آپ ﷺ نے ہم سے اس کے اٹھ جانے کے متعلق بھی بیان کیا، فرمایا: ''آدمی ایک بار سوئے گا کہ امانت اس کے دل سے ختم ہو جائے گی، صرف اس کا دھندلا سا نشان باقی رہے گا۔ پھر ایک اور نیند لے گا تو امانت اٹھا لی جائے گی، صرف آبلے کی طرح اس کا ایک نشان باقی رہ جائے گا جیسے تو کوئلے کو اپنے پاؤں پر لڑھکائے اور وہ پھول جائے تو اسے ابھرا ہوا دیکھے گا لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔ لوگ صبح کے وقت خرید و فروخت کریں گے تو ان کے ہاں کوئی بھی امانت دار نہیں ہوگا، کہا جائے گا: فلاں قبیلے میں ایک امانت دار ہے۔ اور ایک آدمی کے متعلق کہا جائے گا: وہ کس قدر عقل مند ہے۔ کس قدر بلند حوصلہ اور کس قدر بہادر ہے، حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا:) مجھ پر ایک ایسا زمانہ بھی گزرا ہے جبکہ میں اس بات کی پروا نہیں کرتا تھا کہ کس سے خرید و فروخت کروں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے (بے ایمانی سے) روکتا تھا اور اگر وہ عیسائی ہوتا تو اس کے مددگار میری طرف امانت واپس کرتے لیکن اب حالات یہ ہیں کہ میں فلاں اور فلاں کے علاوہ کسی دوسرے سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔''

قَالَ الْفِرَبْرِيُّ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: حَدَّثْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَحْمَدَ بْنَ عَاصِمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدٍ يَقُولُ: قَالَ الْأَصْمَعِيُّ وَأَبُو عَمْرٍو وَغَيْرُهُمَا: جَذْرُ قُلُوبِ الرِّجَالِ. الْجَذْرُ: الْأَصْلُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.

فربری نے امام بخاری رحمہ اللہ کے حوالے سے اصمعی اور ابو عمرو وغیرہ کا قول نقل کیا ہے کہ جَذْرُ قُلُوبِ الرِّجَالِ میں جذر سے مراد ہر چیز کی جڑ اور اصل ہے۔

وَالْوَكْتُ: أَثَرُ الشَّيْءِ الْيَسِيرُ مِنْهُ.

وَکْت ہلکے اور خفیف داغ کو کہتے ہیں جبکہ کام کرتے

وَالْمَجْلُ: أَثَرُ الْعَمَلِ فِي الْكَفِّ إِذَا غَلُظَ. [انظر: ٧٠٨٦، ٧٢٧٦]

وقت ہاتھ میں پڑ جانے والا چھالا جب بڑا موٹا ہو جائے تو اسے مجل کہتے ہیں۔

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ امانت و دیانت بڑی تیزی سے معدوم ہوتی چلی جائے گی حتی کہ جو شخص پہلے دیانت دار تھا وہی بد دیانت بن جائے گا۔ آبلے سے تشبیہ اس لیے دی ہے کہ آبلہ پھولا ہوا ہونے کی وجہ سے بظاہر اہمیت کا حامل نظر آتا ہے لیکن وہ اندر سے خالی ہوتا ہے۔ اسی طرح لوگ بظاہر نیک نظر آئیں گے لیکن ان کے دل نیکی اور دیانت سے خالی ہوں گے۔

٦٤٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً».

[6498] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”لوگوں کی مثال تو ایسے سو اونٹوں کی طرح ہے، جن میں سے تو کسی ایک کو بھی سواری کے قابل نہیں پائے گا۔“

فائدہ: اس حدیث میں لوگوں سے مراد صحابۂ کرام یا تابعین عظام نہیں کیونکہ ان کی فضیلت تو رسول اللہ ﷺ نے خود بیان فرمائی ہے بلکہ ان سے مراد مستقبل بعید کے لوگ ہیں کہ ان میں شاذ شاذ لوگ احکام شرع کی پابندی کریں گے، یعنی عوام الناس تعداد میں بہت زیادہ ہوں گے لیکن ان میں کام کے آدمی بہت کم ہوں گے۔ اکثریت، ان فرائض کو ضائع کر دے گی جو ان کے ذمے واجب الادا ہوں گے۔ آج مسلمان تقریباً ہر جگہ موجود ہیں مگر حقیقی مسلمان اگر تلاش کیے جائیں تو انتہائی مایوسی ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود اللہ والوں سے زمین کبھی خالی نہیں ہوئی۔ واللہ المستعان.

(٣٦) بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

باب: 36- ریاکاری اور شہرت طلبی کا بیان

٦٤٩٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ. وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ - وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ غَيْرَهُ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ -: «مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللهُ بِهِ». [انظر: ٧١٥٢]

[6499] حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا...... اور (حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے بعد) میں نے کسی کو بھی یہ کہتے نہیں سنا کہ نبی ﷺ فرمایا...... چنانچہ میں حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچا تو میں نے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو انسان شہرت کا طالب ہو اللہ تعالیٰ اس کی بندگی سب کو سنا دے گا، اسی طرح جو کوئی لوگوں کو دکھانے کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ

1 فتح الباري: 406/11.

(قیامت کے دن) اس کی ریا کاری ظاہر کر دے گا۔"

(٣٧) بَابُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللهِ

٦٥٠٠ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: «[يَا] مُعَاذُ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ: «يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ». قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ؟» قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا». ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ». قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ إِذَا فَعَلُوهُ؟» قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ». [راجع: ٢٨٥٦]

باب: 37- جس نے اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس کو دبا کر رکھا

[6500] حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ نبی ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، میرے اور آپ کے درمیان صرف کجاوے کی پچھلی لکڑی تھی، آپ نے فرمایا: "اے معاذ!" میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں۔ پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے، دوبارہ فرمایا: "اے معاذ!" میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر خدمت ہوں۔ پھر آپ کچھ دیر کے لیے چلتے رہے، آخر فرمایا: "اے معاذ بن جبل!" میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: "کیا تمھیں معلوم ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں کے ذمے کیا حق ہے؟" میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا: "اللہ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔" پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا: "اے معاذ بن جبل!" میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: "تمھیں معلوم ہے، جب بندے یہ کام کر لیں تو ان کا اللہ کے ذمے کیا حق ہے؟" میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو ہی زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا: "بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انھیں عذاب نہ دے۔"

(٣٨) بَابُ التَّوَاضُعِ

باب: 38- فروتنی (عاجزی) اختیار کرنا

وضاحت: تواضع کے معنی اپنے مرتبے سے تنزل کا اظہار ہے۔ یہ تمام اخلاق حسنہ کا اصل الاصول ہے۔ اگر تواضع نہ ہو تو کوئی عبادت بارآور نہیں ہوتی۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بلند کر دیتا ہے۔[1]

٦٥٠١ - **حَدَّثَنَا** مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَاقَةٌ. قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ، وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا: سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ». [راجع: ٢٨٧١]

[6501] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جسے عضباء کہا جاتا تھا۔ کوئی جانور بھی اس کے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔ ایک دیہاتی اپنے اونٹ پر سوار آیا اور اس سے آگے بڑھ گیا۔ مسلمانوں پر یہ معاملہ بہت شاق گزرا اور کہنے لگے: افسوس! عضباء پیچھے رہ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے خود پر یہ لازم کر لیا ہے کہ دنیا میں وہ کسی چیز کو بلند کرتا ہے تو اسے نیچے بھی لاتا ہے۔''

٦٥٠٢ - **حَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ. وَمَا زَالَ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي

[6502] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اس کے خلاف میری طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔ اور میرا بندہ جن جن عبادتوں کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرتا ہے، ان میں سے کوئی عبادت مجھے اتنی پسند نہیں جس قدر وہ عبادت پسند ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے بھی مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ

[1] صحیح مسلم، الجنة، حدیث: 2588.

لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ».

دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے دیتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے پناہ کا طالب ہو تو اس کو پناہ دیتا ہوں۔ میں کسی چیز میں تردد نہیں کرتا جس کو میں کرنے والا ہوتا ہوں جو مجھے مومن کی جان نکالتے وقت ہوتا ہے، وہ موت کی بوجہ تکالیف پسند نہیں کرتا اور مجھے بھی اسے تکلیف دینا اچھا نہیں لگتا ہے۔''

فائدہ: اس حدیث کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ بندہ عین اللہ بن جاتا ہے، نعوذ باللہ، جس طرح حلولیہ یا اتحادیہ کہتے ہیں بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میرا بندہ جب میری عبادت میں غرق ہو جاتا ہے اور مرتبۂ محبوبیت پر پہنچ جاتا ہے تو اس کے تمام حواس ظاہری اور باطنی شریعت کے تابع ہو جاتے ہیں۔ وہ ہاتھ، پاؤں کان اور آنکھ سے صرف وہی کام لیتا ہے جس میں اللہ کی مرضی ہوتی ہے۔ کوئی فعل بھی خلاف شریعت اس سے سرزد نہیں ہوتا۔

(٣٩) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ»

باب: 39- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''میں اور قیامت دونوں ایسے ہیں جیسے یہ دو انگلیاں ہیں'' کا بیان

﴿وَمَآ أَمْرُ ٱلسَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ ٱلْبَصَرِ﴾ الْآيَةَ [النحل: ٧٧]

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''اور قیامت کا معاملہ تو بس آنکھ جھپکنے کی طرح ہے۔''

٦٥٠٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ» وَيُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّهُمَا. [راجع: ٤٩٣٦]

[6503] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور قیامت اس قدر نزدیک بھیجے گئے ہیں۔'' آپ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا، پھر ان کو پھیلا دیا۔

٦٥٠٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ».

[6504] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں اور قیامت ان دونوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔''

٦٥٠٥ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا أَبُو

[6505] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی

بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ»، يَعْنِي إِصْبَعَيْنِ.

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں اور قیامت ان دونوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔'' آپ کی مراد دو انگلیاں تھیں۔

تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ.

اسرائیل نے ابوحصین سے روایت کرنے میں ابوبکر کی متابعت کی ہے۔

(٤٠) بَابٌ:

باب:40- بلاعنوان

٦٥٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ. فَذَاكَ حِينَ ﴿لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا﴾ الْآيَةَ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أَحَدُكُمْ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا».

[راجع: ٨٥]

[6506] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی حتی کہ سورج اپنے مغرب سے طلوع ہو گا۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا اور سب لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے۔ یہی وہ وقت ہو گا جب کسی کے لیے اس کا ایمان نفع نہیں دے گا جو اس سے قبل ایمان نہیں لایا ہو گا (یا جس نے ایمان کے بعد عمل خیر نہ کمایا ہو گا)۔ قیامت اس قدر جلد آ جائے گی کہ دو آدمیوں نے کپڑا کھولا ہو گا لیکن وہ خرید و فروخت نہیں کر سکیں گے اور نہ اسے لپیٹ ہی سکیں گے۔ اور قیامت قائم ہو جائے گی جبکہ ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر آ رہا ہو گا اور وہ اسے پی نہیں سکے گا۔ اور قیامت اس حال میں آ جائے گی کہ ایک شخص اپنا حوض تیار کر رہا ہو گا اور اس سے پانی نہیں پی سکے گا۔ اور قیامت آ جائے گی جبکہ ایک آدمی اپنا لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا اور وہ اس کو کھا نہیں سکے گا۔''

(٤١) بَابٌ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ

باب: 41- جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے

٦٥٠٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ

[6507] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ». قَالَتْ عَائِشَةُ - أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ -: إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ، قَالَ: «لَيْسَ ذٰلِكِ، وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللهِ وَكَرَامَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ وَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَكَرِهَ لِقَاءَ اللهِ وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ».

اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔'' یہ سن کر ام المومنین حضرت عائشہ ؓ یا کسی دوسری زوجۂ محترمہ نے عرض کیا کہ مرنا تو ہم بھی پسند نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں یہ نہیں جو تم نے خیال کیا ہے بلکہ بات یہ ہے کہ ایماندار آدمی کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے ہاں اکرام واحترام کی بشارت دی جاتی ہے جو اس کے آگے ہے، اس سے بہتر کوئی چیز اسے معلوم نہیں ہوتی، اس لیے وہ اللہ سے ملاقات کا خواہش مند ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور جب کافر کی موت کا وقت آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کے ہاں ملنے والی سزا کا بتایا جاتا ہے تو جو شے اس کے آگے ہے وہ اسے انتہائی ناگوار گزرتی ہے، اس لیے وہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے، لہٰذا اللہ بھی اسے ملنا نہیں چاہتا۔

اِخْتَصَرَهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ. وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس حدیث کو ابوداود اور معمر نے شعبہ سے بیان کرنے میں اختصار کیا ہے۔ سعید نے قتادہ سے، انھوں نے زرارہ بن اوفی سے، انھوں نے سعد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

٦٥٠٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ».

[6508] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔''

فائدہ: جب انسان پر نزع کی کیفیت طاری ہوتی ہے تو نیک انسان اپنے انجام کو بچشم خود دیکھ لیتا ہے اور فرشتے بھی اسے خوشخبری دیتے ہیں، اس وقت اس کا دل مچلتا ہے تا کہ جلد از جلد وہ نعمتیں حاصل کر سکے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندوں کے لیے تیار کی ہیں۔ اور جب برے آدمی کو فرشتوں کی خوفناک کیفیت سے اپنے برے انجام کا پتہ چل جاتا ہے کہ وہ سزا کا مستحق ہے

اور فرشتے بھی اسے خبر دیتے ہیں تو اسے مرنے سے وحشت ہوتی ہے، ایسے حالات میں وہ اللہ کے پاس جانا نہیں چاہتا کیونکہ اسے اپنا برا انجام نظر آ رہا ہوتا ہے۔

٦٥٠٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ». فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى»، قُلْتُ: إِذًا لَا يَخْتَارُنَا، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ. قَالَتْ: فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ قَوْلُهُ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى». [راجع: ٤٤٣٥]

[6509] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب تندرست تھے تو فرمایا کرتے تھے: ''کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک وہ جنت میں اپنا ٹھکانا نہیں دیکھ لیتے، پھر انھیں اختیار دیا جاتا ہے۔'' پھر جب آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ پر کچھ وقت غشی آئی، پھر جب ہوش آیا تو آپ چھت کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھنے لگے، پھر فرمایا: ''اے اللہ! میں رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں۔'' میں نے اس وقت (دل میں) کہا: اب آپ ہمیں اختیار نہیں کریں گے اور مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ وہی حدیث ہے جو آپ ہمیں بیان فرمایا کرتے تھے۔ یہ آخری کلمہ تھا جو نبی ﷺ نے اپنی زبان سے ادا کیا: ''اے اللہ! میں رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں۔''

فائدہ: رفیق اعلیٰ سے مراد باشندگان جنت حضرات انبیاء ؑ، شہداء اور صالحین کی جماعت ہے جیسا کہ ایک روایت میں صراحت ہے۔[1]

(٤٢) بَابُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

باب: 42- موت کی سختیاں

٦٥١٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ - أَوْ عُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ، شَكَّ عُمَرُ

[6510] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت آپ کے سامنے لکڑی یا چمڑے کا ایک بڑا برتن تھا جس میں پانی تھا...... عمر بن سعید کو شک ہے...... آپ اپنا ہاتھ اس پانی میں ڈالتے، پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرے پر پھیرتے اور فرماتے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، بلاشبہ موت بہت سی تکلیفوں پر

1 صحيح البخاري، التفسير، حديث: 4586.

- فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ». ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ: «فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى»، حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ.

[راجع: ٨٩٠]

مشتمل ہے۔" پھر آپ نے اپنا دست مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا: "رفیق اعلیٰ کو پسند کرتا ہوں۔" یہاں تک کہ آپ کی روح قبض کر لی گئی اور آپ کا ہاتھ مبارک نیچے ڈھلک گیا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اَلْعُلْبَةُ مِنَ الْخَشَبِ، وَالرَّكْوَةُ مِنَ الْأَدَمِ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ عُلبہ لکڑی کا اور رَکْوہ چمڑے کا برتن ہوتا ہے۔

٦٥١١ - حَدَّثَنِي صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاةً يَأْتُونَ النَّبِيَّ ﷺ فَيَسْأَلُونَهُ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ: «إِنْ يَعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكُهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ».

[6511] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ عرب کے بادیہ نشین سادہ منش لوگ نبی ﷺ کے پاس آتے اور آپ سے دریافت کرتے: قیامت کب آئے گی؟ آپ ان میں سے کمسن شخص کو دیکھتے اور فرماتے: "اگر یہ زندہ رہا تو اسے بڑھاپا نہیں آئے گا حتی کہ تم پر تمھاری قیامت قائم ہو جائے گی۔"

قَالَ هِشَامٌ: يَعْنِي مَوْتَهُمْ.

(راویٔ حدیث) ہشام نے کہا: قیامت سے مراد ان کی موت تھی۔

فائدہ: ہر انسان کی موت اس کے لیے قیامت ہے، یعنی یہ اس کے لیے قیامت صغریٰ ہے اور قیامت کبریٰ وہ ہے جو مرنے کے بعد حساب و کتاب کے لیے قائم ہوگی۔ مقصد یہ تھا کہ قیامت کبریٰ کے متعلق سوال کرنے کو چھوڑو وہ تو اللہ ہی جانتا ہے، تمھیں اس وقت کے متعلق سوال کرنا چاہیے جس میں تمھارا وقت ختم ہو جائے گا۔

٦٥١٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ. قَالَ: «مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ قَالَ: «اَلْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللهِ

[6512] حضرت ابو قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے فرمایا: "یہ مستریح یا مستراح منہ ہے، یعنی اسے آرام مل گیا یا اس سے آرام مل گیا۔ صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! مستریح اور مستراح منہ کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: "مومن شخص دنیا کی مشقتوں اور اذیتوں سے اللہ عزوجل کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور فاجر بندے سے لوگ، شہر، درخت اور جانور آرام پاتے ہیں۔"

عَزَّوَجَلَّ. وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ». [انظر: ٦٥١٣]

٦٥١٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ: الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ». [راجع: ٦٥١٢]

[6513] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''(یہ مرنے والا یا تو) خود آرام پانے والا ہے یا دوسرے بندوں کو آرام دینے والا ہے، مومن تو ہر صورت میں آرام ہی پاتا ہے۔''

٦٥١٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ، يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ».

[6514] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کے ساتھ تین چیزیں چلتی ہیں، دو واپس آ جاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ رہتی ہے۔ اس کے ساتھ اس کا اہل، مال اور عمل چلتا ہے، اس کے اہل خانہ اور اس کا مال تو واپس آ جاتا ہے جبکہ اس کا عمل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے۔''

٦٥١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً، إِمَّا النَّارُ وَإِمَّا الْجَنَّةُ، فَيُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ إِلَيْهِ». [راجع: ١٣٧٩]

[6515] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانا اسے دکھایا جاتا ہے، دوزخ یا جنت۔ پھر اسے کہا جاتا ہے: یہ تیرے رہنے کی جگہ ہے یہاں تک کہ تو اس کی طرف اٹھایا جائے گا۔''

٦٥١٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا». [راجع: ١٣٩٣]

[6516] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ مر گئے ہیں انھیں برا بھلا نہ کہو کیونکہ انھوں نے جو کچھ اپنے آگے بھیجا تھا، اس کے پاس وہ خود پہنچ چکے ہیں۔''

(٤٣) بَابُ نَفْخِ الصُّورِ

باب: 43- صور پھونکنے کا بیان

قَالَ مُجَاهِدٌ: اَلصُّورُ كَهَيْئَةِ الْبُوقِ، ﴿زَجْرَةٌ﴾ [الصافات: ١٩]: صَيْحَةٌ.

امام مجاہد کہتے ہیں: صور، بوق (سینگ اور بگل) جیسی کوئی چیز ہے۔ زَجْرَۃٌ کے معنی ہیں: چیخ۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ٱلنَّاقُورِ﴾ [المدثر: ٨]: اَلصُّورُ. ﴿ٱلرَّاجِفَةُ﴾ [النازعات: ٦]: اَلنَّفْخَةُ الْأُولَى، وَ﴿ٱلرَّادِفَةُ﴾ [النازعات: ٧]: اَلنَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ﴿الناقور﴾ کے معنی ہیں: صور۔ ﴿الرَّاجِفَة﴾ سے مراد پہلی دفعہ صور میں پھونکنا اور ﴿الرَّادِفة﴾ سے مراد دوسری دفعہ پھونکنا ہے۔

٦٥١٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ: رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ، قَالَ: فَغَضِبَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ. فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مُوسَى فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ». [راجع: ٢٤١١]

[6517] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ دو آدمی ایک مسلمان اور ایک یہودی آپس میں جھگڑ پڑے۔ مسلمان نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد ﷺ کو تمام جہانوں پر بزرگی دی! اور یہودی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں پر برتری دی ہے! مسلمان یہودی کی یہ بات سن کر خفا ہو گیا اور اس کے منہ پر ایک طمانچہ رسید کر دیا۔ یہودی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا اور مسلمان کا واقعہ بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو کیونکہ قیامت کے دن تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے ہوش آئے گا، اس دوران میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کا کونا تھامے ہوئے ہوں گے۔ مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام ان لوگوں میں سے ہیں جو بے ہوش ہوئے لیکن مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آ گئے یا وہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے (بے ہوشی سے) مستثنیٰ کیا ہے۔''

٦٥١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَصْعَقُ النَّاسُ حِينَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ قَامَ فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ

[6518] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے ہوشی کے وقت تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور سب سے پہلے اٹھنے والا میں ہوں گا۔ اس وقت موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے ہوئے

بِالْعَرْشِ فَمَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ».

ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ ان لوگوں میں سے ہیں جو بے ہوش ہوئے، (لیکن وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے)۔''

رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٤١١]

اس حدیث کو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

(٤٤) بَابٌ: يَقْبِضُ اللهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: 44- اللہ تعالیٰ روز قیامت زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا

رَوَاهُ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس امر کو حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٦٥١٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقْبِضُ اللهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ؟» [راجع: ٤٨١٢].

[6519] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: اب میں ہوں بادشاہ، آج زمین کے بادشاہ کہاں گئے؟''

٦٥٢٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً، يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ، كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ». فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ: بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «بَلَى». قَالَ: تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، فَنَظَرَ النَّبِيُّ

[6520] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن ساری زمین ایک روٹی بن جائے گی جسے اللہ تعالیٰ اہل جنت کی میزبانی کے لیے اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کرے گا، جیسے کوئی تم میں سے سفر میں اپنی روٹی الٹ پلٹ کرتا ہے۔'' پھر ایک یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے ابوالقاسم! تم پر رحمٰن برکت نازل فرمائے، کیا میں تمھیں قیامت کے دن اہل جنت کی سب سے پہلی ضیافت کی خبر نہ دوں؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔'' اس نے کہا: قیامت کے دن یہ زمین ایک روٹی کی شکل اختیار کر لے گی جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا۔ تب نبی ﷺ نے ہماری طرف دیکھا

ﷺ، إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ؟ قَالَ: إِدَامُهُمْ بَالَامٌ وَنُونٌ، قَالُوا: مَا هٰذَا؟ قَالَ: ثَوْرٌ وَنُونٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا.

پھر اتنا ہنسے کہ آپ کے دانت نمایاں نظر آنے لگے۔ پھر اس نے کہا: میں تمھیں اہل جنت کے سالن کی خبر نہ دوں؟ کہنے لگا: ان کا سالن بالام اور نون ہوگا۔ صحابۂ کرام نے کہا: یہ کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: بیل اور مچھلی، جن کی کلیجی کے زائد ٹکڑے سے ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔

٦٥٢١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ». قَالَ سَهْلٌ - أَوْ غَيْرُهُ -: لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ.

[6521] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے دن لوگوں کو سفید اور سرخی آمیز زمین پر اکٹھا کیا جائے گا جو سفید میدے کی روٹی کی طرح ہوگی۔'' سہل وغیرہ نے کہا: اس زمین پر کسی چیز کا کوئی نشان نہیں ہوگا۔

فائدہ: قرآن کریم کی بعض آیات سے زمین میں تبدیلی کی جو صورت سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ زمین میں اس دن کوئی بلندی یا پستی نہیں رہے گی۔ سب پہاڑ زمین بوس کر دیے جائیں گے اور سب کھڈے بھر دیے جائیں گے، اس طرح سطح زمین ہموار اور ندی نالوں کو ملا کر پہلے سے بہت زیادہ بڑھ جائے گی اور سب سے اہم تبدیلی یہ ہوگی کہ سمندروں، دریاؤں اور ندی نالوں کو خشک کر دیا جائے گا۔ چونکہ سمندر کی سطح کا رقبہ خشکی کے رقبہ سے تین گناہ زیادہ ہے، اس طرح موجودہ زمین سے تبدیل شدہ زمین کم از کم چار گناہ بڑھ جائے گی اور دوسرا یہ کہ نشیب وفراز کے بجائے تمام زمین ہموار ہوگی۔ اس نئی زمین اور نئے آسمان کے لیے طبعی قوانین بھی موجودہ قوانین سے الگ ہوں گے اور اسی زمین پر اللہ تعالیٰ کی عدالت قائم ہوگی۔ اعمال تولنے کے لیے میزان بھی اسی زمین پر رکھی جائے گی، پھر لوگوں کے اعمال کے مطابق ان کی جزا وسزا کے فیصلے بھی اسی جگہ ہوں گے۔

(٤٥) بَابُ الْحَشْرِ

باب:45-حشر ونشر کا بیان

وضاحت: حشر کی چار اقسام ہیں: دو کا تعلق عالم دنیا سے ہے جبکہ دو آخرت میں ہوں گے: جو حشر دنیا میں ہوں گے ان میں سے پہلا حشر سورۂ حشر میں بیان ہوا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وہی تو ہے جس نے پہلی جلاوطنی کے وقت اہل کتاب کافروں کو ان کے گھروں سے نکال باہر کیا۔''[1] دوسرا حشر اس وقت ہوگا جب قرب قیامت میں مشرق سے آگ برآمد ہوگی جو لوگوں کو مغرب کی طرف لے جائے گی جس کا ذکر آئندہ احادیث میں آئے گا۔ جو دو حشر عالم آخرت میں ہوں گے ان میں سے پہلا حشر اس وقت ہوگا جب مُردوں کو قبروں سے زندہ کر کے حساب وکتاب کے لیے میدان محشر میں پیش کیا جائے گا جس کا ذکر

1 الحشر 2:59.

قرآن مجید میں ہے: ''ہم لوگوں کو جمع کریں گے اور کسی کو نہیں چھوڑیں گے۔''[1] آخری حشر اس وقت ہوگا جب فرشتے اہل جنت کو جنت میں اور اہل جہنم کو جہنم میں لے جائیں گے۔ اس کا ذکر سورۂ زمر آیت: 71-73 میں ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ان میں پہلا حشر کوئی مستقل چیز نہیں بلکہ اس قسم کا حشر کئی مرتبہ مختلف اقوام کے متعلق ہوا ہے۔[2]

٦٥٢٢ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ: رَاغِبِينَ وَرَاهِبِينَ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ، ثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، أَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، عَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، تَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا».

[6522] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں کا حشر تین فرقوں میں ہوگا: ایک یہ کہ لوگ رغبت کرنے اور ڈرنے والے ہوں گے۔ دوسرا یہ کہ ایک اونٹ پر دو آدمی سوار ہوں گے، کسی پر تین ہوں گے، کسی پر چار ہوں اور کسی پر دس ہوں گے۔ اور تیسرا یہ کہ باقی ماندہ لوگوں کو آگ جمع کرے گی۔ جب وہ قیلولہ کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہرے گی، جب وہ رات گزاریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی اور جب وہ صبح کریں گے تو آگ بھی صبح کے وقت وہاں موجود ہوگی، نیز جب وہ شام کریں گے تو آگ بھی شام کے وقت ان کے ساتھ موجود ہوگی۔''

٦٥٢٣ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟».

[6523] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے پوچھا: اللہ کے رسول! کافر کا چہرے کے بل کیسے حشر کیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ ذات جس نے اسے دنیا میں دونوں پاؤں پر چلایا ہے اسے قدرت نہیں کہ اسے قیامت کے دن چہرے کے بل چلا دے؟''

قَالَ قَتَادَةُ: بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا. [راجع: ٤٧٦٠]

(راوئ حدیث) قتادہ نے کہا: کیوں نہیں، ہمارے رب کی عزت وآبرو کی قسم! وہ منہ کے بل چلا سکتا ہے۔

٦٥٢٤ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ

[6524] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں

---

1 الكهف 18: 47. 2 فتح الباري: 460/11.

عَمْرٌو: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللهِ حُفَاةً عُرَاةً مُشَاةً غُرْلًا». [راجع: ٣٣٤٩]

قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا مِمَّا نَعُدُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ.

نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم اللہ سے برہنہ پاؤں، برہنہ جسم اور غیر مختون پیدل چلتے ہوئے ملاقات کرو گے۔''

سفیان نے کہا: اس حدیث کو ہم ان (نو یا دس) احادیث میں سے شمار کرتے ہیں جسے حضرت ابن عباس ؓ نے براہ راست نبی ﷺ سے سنا ہے۔

٦٥٢٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا» [راجع: ٣٣٤٩].

[6525] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ فرماتے سنا: ''تم اللہ تعالیٰ سے ننگے پاؤں، برہنہ جسم اور غیر مختون حالت میں ملاقات کرو گے۔''

٦٥٢٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: «إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ﴿كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُۥ﴾ الْآيَةَ، [الأنبياء: ١٠٤] وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ الْخَلِيلُ، وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَصْحَابِي، فَيَقُولُ اللهُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ٱلْحَكِيمُ﴾ [المائدة: ١١٧، ١١٨] قَالَ: فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ». [راجع: ٣٣٤٩]

[6526] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''یقیناً تم لوگ برہنہ پاؤں، برہنہ تن اور غیر مختون اٹھائے جاؤ گے۔ جس طرح ہم نے تمھیں پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح تمھیں لوٹائیں گے.....'' قیامت کے دن تمام مخلوقات میں سب سے پہلے جسے پوشاک پہنائی جائے گی وہ ابراہیم خلیل اللہ ہوں گے۔ اس دوران میں میری امت میں سے کچھ لوگوں کو جن کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں ہوں گے گرفتار کر کے لایا جائے گا، میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے تمھارے بعد کیا کیا بدعات نکالی تھیں۔ اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے نے کہا تھا: ''اے اللہ! جب تک میں ان میں موجود رہا میں ان کا نگہبان تھا.....'' مجھے کہا جائے گا: یہ لوگ ہمیشہ اپنی ایڑیوں کے بل پھرتے ہی رہے (مرتد ہوتے رہے)۔''

٦٥٢٧ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا». قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ فَقَالَ: «اَلْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذَاكِ».

[6527] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ننگے پاؤں ننگے جسم اور غیر مختون حالت میں اٹھائے جاؤ گے۔'' حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا مرد، عورتیں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت معاملہ اس سے کہیں زیادہ سنگین ہو گا، اس کا خیال بھی کوئی نہیں کر سکے گا۔''

٦٥٢٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذٰلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ».

[انظر: ٦٦٤٢]

[6528] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ ایک خیمے میں تھے، آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت کا ایک چوتھائی رہو؟'' ہم نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت کا تم ایک تہائی رہو؟'' ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس پر خوش ہو کہ اہل جنت کا تم نصف رہو؟'' ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں امید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔ یہ اس لیے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوں گے اور تم اہل شرک کے مقابلے میں اس طرح ہو گے جس طرح سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہو یا جسے سرخ بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال ہو۔''

٦٥٢٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ آدَمُ فَتَرَاءَى ذُرِّيَّتُهُ فَيُقَالُ: هٰذَا أَبُوكُمْ آدَمُ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ: أَخْرِجْ

[6529] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے پہلے آدم کو پکارا جائے گا تو ان کی اولاد انھیں دیکھے گی، کہا جائے گا: یہ تمھارے باپ آدم ہیں۔ حضرت آدم جواب دیں گے: میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر خدمت ہوں۔ اللہ تعالیٰ

بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، كَمْ أُخْرِجُ؟ فَيَقُولُ: أَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ». فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِذَا أُخِذَ مِنَّا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، فَمَاذَا يَبْقَى مِنَّا؟ قَالَ: «إِنَّ أُمَّتِي فِي الْأُمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ».

فرمائے گا: اپنی نسل میں سے دوزخ کا حصہ الگ کر دو۔ حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے: اے پروردگار! کس نسبت سے الگ کروں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: سو میں سے ننانوے۔'' صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! جب ہم میں سے ننانوے فیصد نکال لیے جائیں گے تو باقی کیا بچے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ میری امت سابقہ امتوں کے مقابلے میں، سیاہ بیل میں سفید بال کی طرح ہو گی۔''

(٤٦) بَابٌ: ﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ ٱلسَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ [الحج: ١] ﴿أَزِفَتِ ٱلْآزِفَةُ﴾ [النجم: ٥٧] ﴿ٱقْتَرَبَتِ ٱلسَّاعَةُ﴾ [القمر: ١].

باب: 46- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''قیامت کا زلزلہ ایک بڑی مصیبت ہو گی۔'' نیز: ''قریب آنے والی بہت قریب آ پہنچی۔'' نیز ''قیامت قریب آ گئی۔'' کا بیان

٦٥٣٠ - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: [قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ] «يَقُولُ اللهُ: يَا آدَمُ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، قَالَ: يَقُولُ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَذَاكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ ﴿وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى ٱلنَّاسَ سُكَٰرَىٰ وَمَا هُم بِسُكَٰرَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ ٱللَّهِ شَدِيدٌ﴾» [الحج: ٢] فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ: «أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ»، ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ»، قَالَ: فَحَمِدْنَا اللهَ وَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ،

[6530] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم! حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے: میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں، ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آگ کا لشکر الگ کر دو۔ حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے: جہنم کا لشکر کس قدر ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ یہی وہ وقت ہو گا جب بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حمل والی عورت اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو نشے کی حالت میں دیکھو گے، حالانکہ وہ نشے کی حالت میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہو گا۔'' صحابۂ کرام کو یہ بات بہت سخت معلوم ہوئی تو انھوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! وہ ایک آدمی ہم میں سے کون ہو گا؟ آپ نے فرمایا: ''تمھیں بشارت ہو، ایک ہزار یاجوج ماجوج سے ہوں گے اور تم میں سے وہ ایک جنتی ہو گا۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم لوگ

إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ». [راجع: ٣٣٤٨]

اہل جنت کا ایک تہائی ہو گے۔" راوی کہتا ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور نعرۂ تکبیر بلند کیا، پھر آپ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ آدھا حصہ اہل جنت کا تم ہو گے۔ دوسری امتوں کے مقابلے میں تمھاری مثال ایسے ہے جیسے سیاہ بیل کی جلد پر ایک سفید بال ہو یا وہ سفید داغ جو گدھے کے اگلے پاؤں میں ہوتا ہے۔"

فائدہ: اس سے پہلی حدیث میں اہل جنت کی نسبت اہل جہنم کے مقابلے میں ایک فیصد تھی جبکہ اس حدیث میں ایک ہزار میں سے ایک بیان ہوئی ہے، اس تعارض کے محدثین نے کئی ایک جواب دیے ہیں: * ایک عدد دوسرے عدد کے منافی نہیں بلکہ مقصد اہل ایمان کی قلت اور اہل کفر کی کثرت بیان کرنا ہے۔ * تمام اولاد آدم کی نسبت ہزار میں سے ایک اور یاجوج ماجوج کے علاوہ نسبت سو میں سے ایک ہو گی۔ * تمام مخلوق کے اعتبار سے ہزار میں سے ایک اور اس امت کے لحاظ سے سو میں سے ایک ہو گی۔ * کفار کے اعتبار سے یہ نسبت ہزار میں سے ایک جبکہ گناہ گاروں کے لحاظ سے ایک فی صد ہو گی۔[1]

(٤٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ○ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ○ يَوْمَ يَقُومُ ٱلنَّاسُ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ [المطففين: ٤-٦]

باب: 47- ارشاد باری تعالیٰ: "کیا انھیں یقین نہیں کہ وہ عظیم دن میں اٹھائے جائیں گے، جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے" کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ ٱلْأَسْبَابُ﴾ [البقرة: ١٦٦] قَالَ: اَلْوُصُلَاتُ فِي الدُّنْيَا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ﴾ کا مطلب بیان کیا ہے کہ دنیا کے رشتے ناتے سب ختم ہو جائیں گے۔

٦٥٣١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿يَوْمَ يَقُومُ ٱلنَّاسُ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ قَالَ: «يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ». [راجع: ٤٩٣٨]

[6531] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: "لوگوں میں سے کچھ نصف کانوں (کانوں کی لَو) تک اپنے پسینے میں کھڑے ہوں گے۔"

1 فتح الباري: 474/11.

٦٥٣٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ».

[6532] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگ پسینے میں شرابور ہوں گے حتی کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر ہاتھ تک پھیل جائے گا اور ان کے منہ تک پہنچ کر کانوں کو چھونے لگے گا۔''

(٤٨) بَابُ الْقِصَاصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب:48- قیامت کے دن قصاص لیا جانا

وَهِيَ الْحَاقَّةُ لِأَنَّ فِيهَا الثَّوَابَ وَحَوَاقَّ الْأُمُورِ. اَلْحَقَّةُ وَالْحَاقَّةُ وَاحِدٌ، وَالْقَارِعَةُ وَالْغَاشِيَةُ وَالصَّاخَّةُ، وَالتَّغَابُنُ: غَبْنُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ.

اسی کو الحاقه کہتے ہیں کیونکہ اس دن بدلا ملے گا اور وہ کام ہوں گے جو مبنی برحقیقت ہیں۔ اَلْحقّه اور اَلْحَاقّه کے ایک ہی معنی ہیں۔ اَلْقَارِعَة، اَلْغَاشِيَة اور اَلصَّاخّه بھی ہم معنی اور قیامت کے نام ہیں۔ اور تغَابُن کے معنی یہ ہیں کہ اہل جنت، دوزخیوں کی جائیداد دبالیں گے۔

٦٥٣٣ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ». [انظر: ٦٨٦٤]

[6533] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ لوگوں کے درمیان ہوگا وہ ناحق خون کے متعلق ہوگا۔''

٦٥٣٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا، فَإِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ». [راجع: ٢٤٤٩]

[6534] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا ہو تو اسے چاہیے کہ اس سے معاف کرا لے کیونکہ وہاں درہم و دینار نہیں ہوں گے قبل اس کے کہ اس کے بھائی کا بدلہ چکانے کے لیے اس کی نیکیوں سے کچھ لیا جائے۔ اگر اس کی نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوم بھائی کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔''

٦٥٣٥ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ﴾

[6535] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل ایمان جہنم

[الأعراف:٤٣] قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُم فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا».

[راجع: ٢٤٤٠]

سے چھٹکارا پا جائیں گے تو دوزخ و جنت کے درمیان انھیں ایک پل پر روک لیا جائے گا، پھر دنیا میں جو ایک دوسرے پر ظلم وستم کیا ہوگا اس کا قصاص اور بدلہ لیا جائے گا حتی کہ جب وہ پاک صاف ہو جائیں گے تو انھیں جنت میں جانے کی اجازت ہوگی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اہل جنت میں سے ہر ایک جنت میں اپنا مقام دنیا میں اپنے گھر کی نسبت زیادہ جاننے والا ہوگا۔''

(٤٩) بَابٌ: مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ

باب: 49- جس کا باریک بینی سے حساب لیا گیا تو وہ ہلاک ہو گیا

٦٥٣٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ الْأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ»، قَالَتْ: قُلْتُ: أَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾؟ [الانشقاق:٨] قَالَ: «ذَلِكِ الْعَرْضُ».

[6536] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس کا حساب کے وقت مناقشہ ہوا اس کو تو ضرور عذاب ہوگا۔'' حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: ''عنقریب ان سے ہلکا حساب لیا جائے گا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد تو صرف پیشی ہے۔''

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ. [راجع: ١٠٣]

مجھ سے عمرو بن علی نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، ان سے عثمان بن اسود نے، انھوں نے کہا: میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے سیدہ عائشہ ؓ سے سنا، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے ایسا ہی سنا۔

وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ، وَأَيُّوبُ، وَصَالِحُ بْنُ رُسْتُمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس روایت کی متابعت ابن جریج، محمد بن سلیم، ایوب اور صالح بن رستم نے کی، انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے، انھوں نے سیدہ عائشہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے

بیان کیا۔

٦٥٣٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾؟ [الانشقاق: ٧، ٨] فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا ذَلِكِ الْعَرْضُ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يُنَاقَشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عُذِّبَ». [راجع: ١٠٣]

[6537] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص سے بھی قیامت کے دن حساب لیا گیا تو وہ ہلاک ہوا۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ نے خود نہیں فرمایا: جس شخص کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے مراد تو اعمال کا پیش کیا جانا ہے، قیامت کے دن جس کا باریک بینی سے محاسبہ ہوا تو اسے یقیناً عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔''

٦٥٣٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ: أَرَأَيْتَ لَو كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لَهُ: قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ». [راجع: ٣٣٣٤]

[6538] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرماتے تھے: ''قیامت کے دن کافر کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا: بھلا بتا تو سہی اگر تیرے پاس زمین بھر کر سونا ہو تو کیا (وہ سارے کا سارا) تو بطور فدیہ دے دے گا؟ وہ کہے گا: ہاں۔ (اس وقت) اسے کہا جائے گا: یقیناً تجھ سے (دنیا میں) اس سے بہت آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا۔''

٦٥٣٩ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي خَيْثَمَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ

[6539] حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تم میں ہر ہر فرد سے اس طرح کلام کرے گا کہ اس کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ پھر وہ دیکھے

تَرْجُمَانٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قُدَّامَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ». [راجع: ١٤١٣]

گا تو اس کے سامنے اسے کوئی چیز نظر نہیں آئے گی۔ پھر وہ آگے دیکھے گا تو آگ اس کا استقبال کرے گی، لہٰذا تم میں سے جو آگ سے بچنے کی طاقت رکھتا ہو تو ضرور بچے، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے ہی ممکن ہو۔

٦٥٤٠ - قَالَ الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِتَّقُوا النَّارَ»، ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ، ثُمَّ قَالَ: «اِتَّقُوا النَّارَ»، ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثَلَاثًا، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: «اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ». [راجع: ١٤١٣]

[6540] حضرت عدی بن حاتم ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جہنم سے بچو۔'' پھر آپ نے اپنا چہرہ پھیر لیا اور ناگواری کا اظہار کیا۔ پھر فرمایا: ''جہنم سے بچو۔'' پھر آپ نے اپنا چہرہ پھیر لیا اور ناگواری کا اظہار کیا۔ تین مرتبہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ ہمیں اس سے خیال پیدا ہوا کہ آپ جہنم کو دیکھ رہے ہیں، پھر آپ نے فرمایا: ''جہنم سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے ممکن ہو۔ جسے یہ بھی نہ ملے تو اسے کسی اچھی بات کہنے کے ذریعے سے ہی بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔''

(٥٠) بَابٌ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ

باب: 50- جنت میں ستر ہزار خوش نصیب بلاحساب داخل ہوں گے

٦٥٤١ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَحَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَأَجِدُ النَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشْرُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ! هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ. قَالَ:

[6541] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں۔ ایک نبی گزرا اس کے ساتھ اس کی پوری امت تھی۔ کسی نبی کے ساتھ چند لوگ تھے۔ کوئی نبی گزرا اس کے ساتھ دس آدمی تھے جبکہ ایک نبی کے ساتھ پانچ لوگ تھے۔ ایک نبی تن تنہا تھا۔ پھر میں نے دیکھا تو لوگوں کی ایک بہت بڑی جماعت دور سے نظر آئی۔ میں نے جبریل ؑ سے پوچھا: کیا یہ میری امت ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، بلکہ آپ افق کی طرف دیکھیں۔ میں نے ادھر دیکھا تو ایک زبردست جماعت دکھائی دی۔ جبریل ؑ نے کہا: یہ آپ کی امت ہے۔ ان کے آگے آگے جو ستر ہزار کی تعداد ہے، ان سے

هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ. قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ، وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ»، فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ»، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنهُمْ قَالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ». [راجع: ٣٤١٠]

نہ حساب لیا جائے گا اور نہ انھیں عذاب ہو گا۔ میں نے پوچھا: ایسا کیوں ہو گا؟ انھوں نے کہا: یہ لوگ بدن کو نہیں داغتے، نہ دم جھاڑ کراتے ہیں اور نہ بدشگونی ہی لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔'' پھر عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اٹھ کر آپ کی طرف آگے بڑھے اور عرض کی: آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! اسے بھی ان میں کر دے۔'' اس کے بعد ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی: میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں کر دے آپ نے فرمایا: ''عکاشہ تم سے بازی لے گیا ہے۔''

٦٥٤٢ - **حَدَّثَنَا** مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ»، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ»، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: «سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ». [راجع: ٥٨١١]

[6542] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت سے ایک گروہ جنت میں داخل ہو گا جن کی تعداد ستر ہزار ہو گی، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اپنی دھاری دار کمبلی اٹھائے ہوئے کھڑے ہوئے جو ان کے جسم پر تھی اور عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کریں وہ مجھے بھی ان لوگوں میں کر دے۔ آپ ﷺ نے دعا کی: ''اے اللہ! اسے بھی ان لوگوں میں سے کر دے۔'' اس کے بعد ایک انصاری صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''عکاشہ تم پر سبقت لے گیا ہے۔''

٦٥٤٣ - **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا - أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ، شَكَّ

[6543] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری امت سے ستر ہزار یا ستر لاکھ (راوی کو تعداد میں شک ہے) جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے

فِي أَحَدِهِمَا - مُتَمَاسِكِينَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ، وَوُجُوهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ». [راجع: ٣٢٤٧]

ہوئے ہوں گے اور ان کے اگلے پچھلے سب بیک وقت داخل ہوں گے۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔"

٦٥٤٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ: يَا أَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! لَا مَوْتَ، خُلُودٌ». [انظر: ٦٥٤٨]

[6544] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم، دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو ایک اعلان کرنے والا ان کے درمیان اعلان کرے گا: اے جہنم والو! اب تمھیں موت نہیں آئے گی اور اے جنت والو! تمھیں بھی موت نہیں آئے گی بلکہ ہمیشہ یہیں رہنا ہوگا۔"

٦٥٤٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! خُلُودٌ لَّا مَوْتَ، وَلِأَهْلِ النَّارِ: يَا أَهْلَ النَّارِ! خُلُودٌ لَّا مَوْتَ».

[6545] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اہل جنت سے کہا جائے گا: اے اہل جنت! تم نے یہاں ہمیشہ رہنا ہے، تمھیں موت نہیں آئے گی اور اے اہل دوزخ! تمھیں بھی یہاں ہمیشہ رہنا ہے، تمھیں موت نہیں آئے گی۔"

فائدہ: صحیح بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کو ان کے درمیان لا کر ذبح کر دیا جائے گا، پھر مذکورہ اعلان کیا جائے گا تاکہ اہل جنت کو انتہائی فرحت اور اہل جہنم کو انتہائی غم ہو۔[1]

(٥١) بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب: 51- جنت اور جہنم کے اوصاف کا بیان

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ زِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ».

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "سب سے پہلا کھانا جو اہل جنت تناول کریں گے وہ مچھلی کے جگر کا ٹکڑا ہوگا۔"

﴿عَدْنٍ﴾ [التوبة: ٧٢]: خُلْدٍ، عَدَنْتُ بِأَرْضٍ:

عدن کے معنی ہیں: ہمیشہ رہنا۔ کہا جاتا ہے: عَدَنْتُ

1 صحيح البخاري، الرقاق، حديث: 6548.

أَقَمْتُ، وَمِنْهُ الْمَعْدِنُ. ﴿فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ﴾: [القمر: ٥٥] فِي مَنْبَتِ صِدْقٍ.

بِأَرْضٍ میں نے اس جگہ قیام کیا۔ لفظ معدن بھی اسی سے ماخوذ ہے۔ ﴿فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ﴾ کے معنی ہیں: سچائی پیدا ہونے کی جگہ میں۔

٦٥٤٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ». [راجع: ٣٢٤١]

[6546] حضرت عمران ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس کے رہنے والے اکثر فقراء تھے اور میں نے جہنم میں نظر کی تو وہاں عورتوں کی اکثریت تھی۔''

٦٥٤٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينَ، وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ». [راجع: ٥١٩٦]

[6547] حضرت اسامہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں عموماً داخل ہونے والے مسکین اور مفلس لوگ تھے جبکہ مال دار لوگوں کو (داخلے سے) روک دیا گیا تھا اور جو لوگ دوزخی تھے انھیں تو جہنم میں روانہ کر دیا گیا تھا۔ میں نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔''

فائدہ: جن صاحب ثروت حضرات کو جنت کے دروازے پر داخلے سے روک دیا گیا وہ وہ تھے جو دیندار اور جنت میں داخل ہونے کے قابل تھے لیکن پل صراط سے گزرنے کے بعد ایک دوسرے پل پر انھیں حساب کی وجہ سے روک لیا جائے گا۔

٦٥٤٨ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! لَا مَوْتَ، يَا أَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ، فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ

[6548] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اہل جنت، جنت میں چلے جائیں گے اور اہل جہنم، دوزخ میں پہنچ جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا۔ پھر جنت اور دوزخ کے درمیان اسے ذبح کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: اے اہل جنت! تمھیں موت نہیں آئے گی اور اہل جہنم! اب تمھیں بھی موت نہیں آئے گی۔ اس بات سے اہل جنت کی خوشی میں اضافہ ہوگا اور اہل جہنم کا غم مزید

أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ». [راجع: ٦٥٤٤]

بڑھ جائے گا۔"

٦٥٤٩ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ؟ فَيَقُولُ: أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالُوا: يَا رَبِّ! وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا». [انظر: ٧٥١٨]

[6549] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تبارک وتعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: اے اہل جنت! وہ (جنتی) عرض کریں گے: ہم تیری سعادت حاصل کرنے کے لیے حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا: کیا تم لوگ اب خوش ہو گئے ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم کیوں خوش نہ ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو اپنی مخلوق میں سے اور کسی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمھیں اس سے بھی بہتر نعمت عطا کرتا ہوں۔ وہ (جنتی) کہیں گے: اے اللہ! اس سے بہتر اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمھارے لیے اپنی رضا کو حلال کر دیا ہے اب میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔"

٦٥٥٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ، فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي، فَإِنْ يَكُ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ، وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى تَرَ مَا أَصْنَعُ فَقَالَ: «وَيْحَكِ - أَوْ هَبِلْتِ - أَوَ جَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ؟ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَإِنَّهُ لَفِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ». [راجع: ٢٨٠٩]

[6550] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شہید ہو گئے جبکہ وہ اس وقت نوعمر تھے تو ان کی والدہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ سے مجھے کتنی محبت تھی، اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کرتی ہوں اور اس صبر پر ثواب کی امیدوار ہوں اور اگر کوئی دوسری بات ہے تو آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "افسوس، کیا تم پاگل ہو گئی ہو، کیا جنت ایک ہی ہے؟ وہاں تو بہت سی جنتیں ہیں اور وہ جنت الفردوس میں ہے۔"

٦٥٥١ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ

[6551] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "کافر کے دونوں کندھوں کے درمیان تیز چلنے والے سوار کے لیے تین

مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ».

دن کی مسافت کا فاصلہ ہوگا۔''

٦٥٥٢ - قَالَ: وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَنْبَأَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا يَقْطَعُهَا».

[6552] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے سائے میں سوار سو سال تک چلنے کے بعد بھی اسے طے نہیں کر سکے گا۔''

٦٥٥٣ - قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ ابْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ أَوِ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَّا يَقْطَعُهَا».

[6553] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے سائے میں گھوڑ دوڑ کے لیے تیار کردہ تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سو سال تک چلتا رہے گا، لیکن پھر بھی اسے طے نہ کر سکے گا۔''

٦٥٥٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ - أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ، لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ - مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ». [راجع: ٣٢٤٧]

[6554] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے ستر ہزار...... یا سات لاکھ (راویٔ حدیث) ابوحازم کو یاد نہیں رہا کہ (استاد) سہل نے کون سا لفظ بولا تھا...... آدمی جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ ان میں سے پہلا شخص جنت میں داخل نہ ہوگا یہاں تک آخری شخص بھی اس کے ساتھ داخل ہوگا۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔''

٦٥٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ».

[6555] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اہل جنت، جنت میں بالاخانے اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہو۔''

٦٥٥٦ - قَالَ أَبِي: فَحَدَّثْتُ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي

[6556] حضرت نعمان بن ابوعیاش سے روایت ہے،

عَيَّاشٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ وَيَزِيدُ فِيهِ: «كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الْغَارِبَ فِي الْأُفُقِ الشَّرْقِيِّ وَالْغَرْبِيِّ». [راجع: ٣٢٥٦]

انھوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری ڈاٹنؤ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا اور وہ اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے: ''جیسے تم مشرقی اور مغربی کناروں میں ڈوبتے ستاروں کو دیکھتے ہو۔''

فائدہ: مشرقی یا مغربی افق میں جس طرح چمکنے والا ستارہ دور سے نظر آتا ہے اسی طرح جنت میں بلند درجات کے حامل اہل جنت کے بالا خانے اور مکانات بھی دور سے نظر آئیں گے۔ اے اللہ! تو ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کر دے اور ہمیں اہل و عیال اور والدین، بہن، بھائیوں سمیت جنت الفردوس میں داخل فرما دے۔ آمین یا رب العالمین.

٦٥٥٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقُولُ اللهُ تَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ: أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا، فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي». [راجع: ٣٣٣٤]

[6557] حضرت انس بن مالک ڈاٹنؤ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دوزخ کا سب سے ہلکا عذاب پانے والے سے پوچھے گا: اگر تجھے روئے زمین کی تمام چیزیں میسر ہوں تو کیا تو وہ فدیے میں دے دے گا؟ وہ کہے گا: ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھ سے اس سے زیادہ آسان چیز کا مطالبہ کیا تھا جبکہ تو آدم کی پیٹھ میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، لیکن تو میرے ساتھ شرک پر مصر رہا۔''

٦٥٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيرُ»، قُلْتُ: مَا الثَّعَارِيرُ؟ قَالَ: «الضَّغَابِيسُ»، وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهُ فَقُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَبَا مُحَمَّدٍ! سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ»؟ قَالَ: نَعَمْ.

[6558] حضرت جابر ڈاٹنؤ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''(کچھ لوگ) شفاعت کی وجہ سے جہنم سے ثعاریر کی طرح نکلیں گے۔'' (حماد کہتے ہیں کہ) میں نے (عمرو بن دینار سے) پوچھا: ثعاریر کیا چیز ہے؟ انھوں نے کہا: اس سے مراد چھوٹی ککڑیاں ہیں۔ ہوا یہ تھا کہ عمر کے آخری حصے میں عمرو بن دینار کے دانت گر گئے تھے (اس لیے اس لفظ کا صحیح تلفظ نہ کر سکتے تھے)۔ حماد کہتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے کہا: اے ابو محمد! کیا واقعی آپ نے حضرت جابر ڈاٹنؤ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ''(کچھ لوگ) شفاعت کی وجہ سے جہنم

سے نکلیں گے؟'' انھوں نے کہا: ہاں۔

٦٥٥٩ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بَعْدَمَا مَسَّهُمْ مِّنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيُسَمِّيهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ». [انظر: ٧٤٥٠]

[6559] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ایک قوم جہنم سے نکلے گی جسے دوزخ کی حرارت نے جلا دیا ہوگا۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اہل جنت انھیں جہنمی کہیں گے۔''

٦٥٦٠ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللهُ تَعَالٰى: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيَخْرُجُونَ قَدِ امْتُحِشُوا وَعَادُوا حُمَمًا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، أَوْ قَالَ: حَمِيَّةُ». وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً؟». [راجع: ٢٢]

[6560] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اہل جنت، جنت میں اور جہنم والے دوزخ میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے اس کو بھی دوزخ سے نکال لیا جائے۔ اس وقت ایسے لوگ نکال لیے جائیں گے جو جل کر کوئلہ بن چکے ہوں گے۔ پھر انھیں نہر حیات میں ڈالا جائے گا تو اس طرح اُگ آئیں گے جس طرح خس و خاشاک کے سیلاب میں دانہ اُگتا ہے۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے دیکھا نہیں کہ دانہ پیچ و تاب کھاتا ہوا زرد رنگ اور شگفتہ حالت میں اُگتا ہے؟''

٦٥٦١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِي مِنْهَا دِمَاغُهُ». [انظر: ٦٥٦٢]

[6561] حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے دن سب سے ہلکے (اور کم) عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کے پاؤں تلے آگ کا انگارا رکھا جائے گا، اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔''

٦٥٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَهْوَنَ

[6562] حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اہل جہنم میں عذاب کے اعتبار سے

أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ عَلَى أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ بِالْقُمْقُمِ». [راجع: ٦٥٦١]

ہلکا عذاب پانے والا وہ شخص ہوگا جس کے دونوں قدموں کے نیچے آگ کے دو انگارے رکھے جائیں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ اس طرح کھول رہا ہوگا جس طرح ہنڈیا اور کیتلی جوش مارتی ہے۔

٦٥٦٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ: «اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ». [راجع: ١٤١٣]

[6563] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ جہنم کا ذکر کیا تو آپ نے اپنا چہرۂ انور پھیر لیا اور اس سے پناہ مانگی، پھر آگ کا ذکر کیا تو آپ نے اپنا چہرۂ انور پھر لیا اور اس سے پناہ مانگی پھر فرمایا: ''آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر ممکن ہو۔ اگر کسی کو یہ بھی میسر نہ ہو تو وہ اچھی بات کہہ کر اس سے محفوظ رہے۔''

٦٥٦٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ: «لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ». [راجع: ٣٨٨٥]

[6564] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ کے سامنے آپ کے چچا ابوطالب کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''ممکن ہے کہ قیامت کے دن میری شفاعت اس کے کام آ جائے تو اسے جہنم میں ٹخنوں تک رکھا جائے جس سے اس کا دماغ کھولتا رہے گا۔''

٦٥٦٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُّوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ،

[6565] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا۔ اس وقت لوگ کہیں گے: اگر ہم اپنے رب کے حضور کسی کی سفارش لے جائیں تو ممکن ہے کہ ہم اس حالت سے نجات پا جائیں، چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: آپ ہی وہ نبی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا، آپ کے اندر اپنی طرف سے روح پھونکی پھر فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے

وَيَقُولُ: اِئْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، اِئْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللهُ خَلِيلًا، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، اِئْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ فَيَأْتُونَهُ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، اِئْتُوا عِيسٰى، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، اِئْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ يُقَالُ لِي: اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِّثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ».

آپ کو سجدہ کیا، لہٰذا ہمارے رب کے حضور ہمارے لیے سفارش کر دیں۔ وہ کہیں گے: میں تو اس لائق نہیں، پھر وہ اپنی لغزش کا ذکر کر کے کہیں گے: تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ پہلے رسول ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا، چنانچہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں۔ وہ اپنی ایک لغزش ذکر کر کے کہیں گے: تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا تھا۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں۔ وہ اپنی ایک خطا کا ذکر کر کے کہیں گے: تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ ان سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوا تھا۔ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں اور وہ اپنی ایک لغزش ذکر کریں گے (اور کہیں گے:) تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں۔ تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے ہیں، چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا، پھر جب اسے دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ پھر مجھے کہا جائے گا: اپنا سر (سجدے سے) اٹھاؤ، مانگو، تمھیں دیا جائے گا، گفتگو کرو آپ کی بات سنی جائے گی، سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ اس وقت میں اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا کروں گا جس کی اللہ تعالیٰ نے مجھے تعلیم دی ہوگی۔ پھر سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی، پھر میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا، پھر میں اللہ کے حضور جاؤں گا

اور سجدے میں گر جاؤں گا، دوسری، تیسری یا چوتھی بار اسی طرح سجدے میں گر جاؤں گا حتی کہ جہنم میں وہی لوگ رہ جائیں گے جنھیں قرآن نے روک لیا ہوگا۔

وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ عِنْدَ هٰذَا: أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ. [راجع: ٤٤]

قتادہ اس موقع پر کہا کرتے تھے: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر جہنم میں ہمیشہ رہنا واجب ہوگا۔

فائدہ: اس حدیث کے آغاز میں جس شفاعت کا ذکر ہے اس سے مراد شفاعت کبریٰ ہے جو صرف رسول اللہ ﷺ کریں گے اور کسی نبی کو وہاں بات کرنے کی ہمت نہیں ہوگی۔

٦٥٦٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ».

[6566] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جہنم سے ایک قوم کو حضرت محمد ﷺ کی سفارش سے نکالا جائے گا اور وہ جنت میں داخل ہوں گے تو انھیں جہنمی کے نام سے پکارا جائے گا۔''

٦٥٦٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ، أَصَابَهُ غَرْبُ سَهْمٍ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ عَلِمْتَ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكِ عَلَيْهِ، وَإِلَّا سَوْفَ تَرَى مَا أَصْنَعُ، فَقَالَ لَهَا: «هَبِلْتِ، أَجَنَّةٌ وَّاحِدَةٌ هِيَ؟ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَّإِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلٰى». [راجع: ٢٨٠٩]

[6567] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام حارثہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جبکہ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں ایک نامعلوم طرف سے تیر لگنے کی وجہ سے شہید ہو چکے تھے۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ رضی اللہ عنہ سے مجھے کس قدر محبت تھی! اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں روؤں گی بصورت دیگر آپ دیکھیں گے کہ میں کس قدر اس پر گریہ و زاری کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو بے وقوف ہے، کیا جنت ایک ہی ہے؟ وہاں تو بہت سی جنتیں ہیں اور وہ (حارثہ) تو سب سے اونچی جنت الفردوس میں ہے۔''

٦٥٦٨ - وَقَالَ: «غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ - أَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ - مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ

[6568] اور آپ ﷺ نے مزید فرمایا: ''اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ جنت میں ایک قوس یا قدم رکھنے کی جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے

الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا - يَعْنِي الْخِمَارَ - خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». [راجع: ٢٧٩٢]

اس سے بہتر ہے۔ اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو آسمان سے لے کر زمین تک کو روشن کر دے اور اسے خوشبو سے بھر دے، اس عورت کا دوپٹا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

٦٥٦٩ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ؛ لِيَزْدَادَ شُكْرًا، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ؛ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً».

[6569] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں کوئی بھی داخل نہیں ہو گا مگر اسے دوزخ میں اس کی جگہ دکھائی جائے گی اگر وہ برائی کرتا تا کہ وہ زیادہ شکر کرے۔ اور کوئی بھی دوزخ میں داخل نہیں ہو گا مگر جنت میں اس کی جگہ اسے دکھائی جائے گی کہ اگر وہ اچھے عمل والا ہوتا (تو یہ اس کا مقام تھا) تا کہ اس کی حسرت و ندامت میں مزید اضافہ ہو۔''

٦٥٧٠ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: «لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، خَالِصًا مِّنْ قِبَلِ نَفْسِهِ». [راجع: ٩٩]

[6570] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! قیامت کے دن آپ کی سفارش کی سعادت سب سے زیادہ کون حاصل کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! میرا بھی یہی خیال تھا کہ یہ حدیث تم سے پہلے اور کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا کیونکہ حدیث کے سلسلے میں میں تجھے بہت زیادہ حریص پاتا ہوں۔ قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ اسے حاصل ہو گی جس نے کلمۂ لا الہ الا اللہ خلوص دل سے پڑھا ہو گا۔''

فائدہ: کلمۂ توحید خلوص دل سے پڑھا، پھر اس کے تقاضے کے مطابق عمل کیا۔ ساری عمر اس پر قائم رہا، کفر و شرک کی ہوا تک نہ لگنے دی تو یقیناً ایسے شخص کو رسول اللہ ﷺ کی سفارش حاصل ہو گی۔ توحید کی برکت اور عملی تگ و دو سے اس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔

٦٥٧١ - **حَدَّثَنَا** عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا

[6571] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا، فَيَقُولُ اللهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! وَجَدْتُهَا مَلْأَى، فَيَقُولُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا - أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا - فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي، وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟» فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ يُقَالُ: ذَلِكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً. [انظر: ٧٥١١]

انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں آخری دوزخی کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا اور آخری جنتی کو بھی جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا۔ ایک شخص جہنم سے گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے نکلے گا، اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا: جاؤ، جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ اس (جنت) کے پاس آئے گا تو خیال کرے گا کہ وہ تو بھری پڑی ہے، چنانچہ وہ واپس آ کر (اللہ سے) عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے اسے (جنت کو) بھرا ہوا پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر (اسے) فرمائے گا: جاؤ، جنت میں داخل ہو جاؤ، تمھیں دنیا اور اس سے دس گناہ زیادہ دیا جاتا ہے۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو میرا مذاق اڑاتا ہے، حالانکہ تو شہنشاہ ہے؟'' اس وقت میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اس بات پر ہنس دیے اور آپ کے اگلے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ جنت میں سب سے کم درجے والا شخص ہوگا۔

٦٥٧٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ نَوْفَلٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: «هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ؟».

[راجع: ٣٨٨٣]

[6572] حضرت عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا آپ نے ابوطالب کو کوئی فائدہ پہنچایا؟

(٥٢) بَابٌ: الصِّرَاطُ جِسْرُ جَهَنَّمَ

باب: 52- صراط، جہنم کا پل ہے

٦٥٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ سَعِيدٌ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

[6573] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ کچھ لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا سورج دیکھنے میں تمھیں کوئی دشواری ہوتی ہے جبکہ اس پر

الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أُنَاسٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذٰلِكَ، يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْهُ، فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ، وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا أَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَيَتْبَعُونَهُ، وَيُضْرَبُ جِسْرُ جَهَنَّمَ»، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُّجِيزُ، وَدُعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ، سَلِّمْ، وَبِهِ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، أَمَا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟» قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهَا لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللهُ، فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، مِنْهُمُ الْمُوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ، ثُمَّ يَنْجُو حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُّخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُّخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا

کوئی بادل وغیرہ نہ ہو؟'' لوگوں نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! پھر آپ نے فرمایا: ''کیا جب کوئی بادل نہ ہو تو تمھیں چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً تم قیامت کے دن اسی طرح اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور ان سے کہے گا: جو کوئی کسی کی پوجا کرتا تھا وہ اسی کے پیچھے لگ جائے، چنانچہ جو لوگ سورج کی عبادت کرتے تھے وہ اس کے پیچھے لگ جائیں گے اور جو لوگ چاند کی پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچھے ہو لیں گے اور جو لوگ بتوں کی پرستش کرتے تھے وہ ان کے پیچھے لگ جائیں گے اور آخر میں یہ امت باقی رہ جائے گی۔ اس میں منافقین کی جماعت بھی ہوگی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے نہ ہوں گے اور ان سے کہے گا: میں تمھارا رب ہوں۔ لوگ کہیں گے: تجھ سے اللہ کی پناہ! ہم اپنی جگہ پر اس وقت تک رہیں گے جب تک ہمارا رب ہمارے سامنے نہ آئے، جب ہمارا رب ہمارے سامنے آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر حق تعالیٰ اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہوں گے اور ان سے کہے گا: میں تمھارا رب ہوں۔ لوگ کہیں گے واقعی تو ہمارا رب ہے، پھر اسی کے پیچھے ہو لیں گے اور جہنم پر پل رکھا جائے گا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس پل کو عبور کروں گا۔ اس دن رسولوں کی دعا یہ ہوگی: اے اللہ! سلامتی سے گزار دے۔ اے اللہ! سلامتی سے گزار دے۔ پل صراط کے ساتھ سعدان کے کانٹوں کی طرح کانٹے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟'' لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہاں، دیکھے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ آنکڑے

اللهُ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوهُمْ، فَيَعْرِفُونَهُمْ بِعَلَامَةِ آثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مِنِ ابْنِ آدَمَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ: مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا، فَاصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللهَ فَيَقُولُ: لَعَلَّكَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ. فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَيُصْرَفُ وَجْهُهُ عَنِ النَّارِ، ثُمَّ يَقُولُ بَعْدَ ذٰلِكَ: يَا رَبِّ! قَرِّبْنِي إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: أَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو فَيَقُولُ: لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ تَسْأَلُنِي غَيْرَهُ، فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَيُعْطِي اللهَ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهُ فَيُقَرِّبُهُ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا رَأٰى مَا فِيهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ: رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَوَ لَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ! فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! لَا تَجْعَلْنِي أَشْقٰى خَلْقِكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتّٰى يَضْحَكَ فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ أَذِنَ لَهُ بِالدُّخُولِ فِيهَا، فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قِيلَ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا، فَيَتَمَنّٰى، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا، فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى تَنْقَطِعَ بِهِ الْأَمَانِيُّ فَيَقُولُ: هٰذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ».

سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے، البتہ ان کی لمبائی چوڑائی اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق پکڑ لیں گے۔ ان میں سے کچھ تو اپنے اعمال کی پاداش میں ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں فیصلے سے فارغ ہو گا اور جہنم سے انھیں نکالنا چاہے گا جنھیں نکالنے کی اس کی مشیت ہو گی وہ جو گواہی دیتے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے تو اللہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ایسے لوگوں کو جہنم سے نکالیں۔ فرشتے انھیں سجدوں کے نشانات سے پہچانتے ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ ابن آدم کے جسم سے سجدوں کے نشانات کو کھائے، چنانچہ جب فرشتے ان کو نکالیں گے تو وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر ان پر پانی بہایا جائے گا جسے آب حیات کہا جاتا ہے۔ وہ اس وقت اس طرح تروتازہ ہو جائیں گے جس طرح سیلاب کے خس و خاشاک میں دانہ اُگتا ہے۔ ایک ایسا شخص باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہو گا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! اس کی بدبو نے مجھے پریشان کر دیا ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا ہے، میرا چہرہ دوزخ سے دوسری طرف کر دے۔ وہ مسلسل اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا آخر کار اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں تیرا مطالبہ پورا کر دوں تو اس کے علاوہ کوئی اور سوال تو نہیں کرے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے تیری عزت کی قسم! اس کے علاوہ میں تجھ سے کوئی مطالبہ نہیں کروں گا، چنانچہ اس کا چہرہ جہنم کے علاوہ دوسری طرف پھیر دیا جائے گا۔ اب اس کے بعد وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے

گا: کیا تو نے یقین نہیں دلایا تھا کہ میں اس کے علاوہ کوئی مطالبہ نہیں کروں گا؟ افسوس اے ابن آدم! تو کس قدر عہد شکن اور وعدہ فراموش ہے۔ پھر وہ مسلسل دعائیں کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں تیری یہ دعا قبول کرلوں تو پھر اس کے علاوہ کوئی اور چیز تو نہیں مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا: نہیں، تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ اور کوئی چیز تجھ سے نہیں مانگوں گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو مضبوط عہد و پیمان دے گا کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازے کے قریب کردے گا۔ پھر جب وہ جنت کی اشیاء دیکھے گا تو جتنی دیر تک اللہ چاہے گا وہ خاموش رہے گا، پھر عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے یہ یقین نہیں دلایا تھا کہ اب تو اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں مانگے گا؟ اے ابن آدم! تو کس قدر وعدہ خلاف ہے۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بڑا بدبخت نہ کر۔ وہ مسلسل دعائیں کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہنس دے گا۔ جب اللہ تعالیٰ اس سے ہنس دے گا تو اس شخص کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ جب وہ اندر چلا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا: تو ایسی ایسی چیز کی خواہش کر۔ وہ خواہش کرے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا: تو فلاں فلاں چیز کی تمنا کر، چنانچہ وہ پھر خواہش کرے گا یہاں تک کہ اس کی تمام خواہشات ختم ہو جائیں گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا: تیری یہ تمام خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی زیادہ نعمتیں مزید دی جاتی ہیں۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَذٰلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا. [راجع: ٨٠٦]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شخص سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا۔

٦٥٧٤ - قَالَ عَطَاءٌ: وَأَبُو سَعِيدٍ جَالِسٌ مَّعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يُغَيِّرُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِّنْ حَدِيثِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَوْلِهِ: «هٰذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ»، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: هٰذَا لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: حَفِظْتُ: «مِثْلُهُ مَعَهُ». [راجع: ٢٢]

[6574] حضرت عطاء سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بھی اس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے ان کی کسی بات پر اعتراض نہیں کیا لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب حدیث کے اس ٹکڑے پر پہنچے: ''تمھاری تمام خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی اور نعمتیں دی جاتی ہیں'' تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ نے فرمایا: ''تمھاری یہ خواہشات پوری کی جاتی اور ان سے دس گناہ مزید دی جاتی ہیں۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو یہی الفاظ یاد کیے ہیں کہ یہ سب چیزیں اور اتنی ہی اور تجھے دی جاتی ہیں۔

(٥٣) بَابٌ: فِي الْحَوْضِ

باب: 53- حوض کوثر کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی ہے۔''

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ».

حضرت عبداللہ بن زید مازنی نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے (انصار سے) فرمایا: ''تم صبر سے کام لینا حتی کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔''

٦٥٧٥ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ». [انظر: ٦٥٧٦، ٧٠٤٩]

[6575] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا۔''

٦٥٧٦ - وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى

[6576] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے، پھر انھیں میرے سامنے سے ہٹا

الْحَوْضِ، وَلَيُرْفَعَنَّ رِجَالٌ مِّنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُونِي فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَصْحَابِي. فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ». [راجع: ٦٥٧٥]

دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں۔ مجھ سے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔‘‘

تَابَعَهُ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ. وَقَالَ حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس روایت کی متابعت عاصم نے ابو وائل سے کی ہے، ان سے حضرت حذیفہ نے اور ان سے نبی ﷺ نے بیان فرمایا۔

٦٥٧٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَمَامَكُمْ حَوْضٌ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ».

[6577] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ’’تمھارے سامنے ہی میرا حوض ہو گا۔ وہ اتنا بڑا ہے جتنا جرباء اور اذرح کے درمیان فاصلہ ہے۔‘‘

فائدہ: جرباء اور اذرح شام کے علاقے میں دو گاؤں ہیں جن میں تین دن کی مسافت ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ میرا حوض ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جتنا فاصلہ ایلہ اور صنعاء میں ہے۔ تیسری حدیث میں ہے جتنا فاصلہ مدینہ اور صنعاء میں ہے۔ چوتھی حدیث میں ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے عدن تک ہے۔ پانچویں حدیث میں ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے جحفہ تک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو سمجھانے کے لیے ان مسافتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ لوگ جو جو مقام جانتے تھے آپ وہ بیان فرماتے۔ ممکن ہے کہ کسی حدیث میں حوض کے طول اور کسی میں اس کے عرض کا بیان ہو۔ یہ سب مقام قریب قریب ایک ہی فاصلہ رکھتے ہیں، یعنی آدھے ماہ کی مسافت یا اس سے کچھ کم وبیش، پھر تیز رفتار سواری اور سست رفتار سواری کے اعتبار سے بھی مسافت میں اختلاف ہو سکتا ہے۔[1]

٦٥٧٨ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ وَّعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَلْكَوْثَرُ: اَلْخَيْرُ الْكَثِيرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ.

[6578] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: کوثر سے مراد خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائی تھی۔

قَالَ أَبُو بِشْرٍ: قُلْتُ لِسَعِيدٍ: إِنَّ أُنَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: اَلنَّهَرُ

(راویٔ حدیث) ابو بشر نے کہا: میں نے حضرت سعید بن جبیر سے کہا: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ کوثر جنت میں ایک

1 فتح الباري: 574/11.

الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ. [راجع: ٤٩٦٦]

نہر ہے تو انھوں نے جواب دیا: جو نہر جنت میں ہے وہ بھی خیر کثیر کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔

٦٥٧٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ، مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا».

[6579] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرا حوض ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہوگا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ عمدہ ہو گی۔ اور اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے۔ جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا پھر وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔''

٦٥٨٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ، وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ».

[6580] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ میرے حوض کی لمبائی اتنی ہو گی جتنی ایلہ اور یمن کے شہر صنعاء کے درمیان کی لمبائی ہے۔ وہاں اتنی بڑی تعداد میں آبخورے ہوں گے جتنی آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے۔''

٦٥٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ ابْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَإِذَا طِيبُهُ، - أَوْ طِينُهُ - مِسْكٌ أَذْفَرُ» شَكَّ هُدْبَةُ. [راجع: ٣٥٧٠]

[6581] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میں جنت کی سیر کرتے کرتے ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں کناروں پر خول دار موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا: جبرئیل! یہ کیا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کو آپ کے رب نے دیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کی خوشبو یا مٹی تیز مشک جیسی تھی۔ خوشبو یا مٹی کے الفاظ میں راوی ہدبہ کو شک تھا۔

٦٥٨٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ

[6582] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میرے کچھ ساتھی

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِّنْ أُصَيْحَابِي الْحَوْضَ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ: أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ».

حوض پر میرے پاس آئیں گے اور میں انھیں پہچان بھی لوں گا لیکن پھر وہ میرے سامنے سے ہٹا دیے جائیں گے۔ میں کہوں گا: یہ تو میرے ساتھی ہیں، لیکن مجھ سے کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر تھیں۔''

٦٥٨٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ». [انظر: ٧٠٥٠]

[6583] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا۔ جو شخص بھی میرے پاس سے گزرے گا وہ اس کا پانی نوش کرے گا۔ جس نے اس کا پانی ایک مرتبہ نوش کر لیا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ وہاں کچھ لوگ ایسے بھی آئیں گے جنھیں میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچان لیں گے لیکن پھر انھیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا۔''

٦٥٨٤ - قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتَ مِنْ سَهْلٍ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا: «فَأَقُولُ: إِنَّهُمْ مِنِّي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي».

[6584] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابو سعید خدری ؓ سے سنی تھی وہ اس میں کچھ اضافہ کرتے تھے۔ وہ اس طرح کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں کہوں گا: یہ تو مجھ سے ہیں۔ اس کے جواب میں کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ میں کہوں گا: دوری ہو اس شخص کے لیے جس نے میرے بعد دین میں تبدیلی کر لی تھی۔''

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سُحْقًا: بُعْدًا، يُقَالُ: ﴿سَحِيقٍ﴾ [الحج: ٣١]: بَعِيدٌ، سَحَقَهُ وَأَسْحَقَهُ: أَبْعَدَهُ. [انظر: ٧٠٥١]

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: سُحْقًا کے معنی ہیں: دور ہو جانا۔ ﴿سَحِيقٍ﴾ کے معنی بھی دور کے ہیں۔ عربی زبان میں سَحَقَهُ وَ أَسْحَقَهُ کے معنی ہیں: أَبْعَدَهُ یعنی اس نے اس کو دور کر دیا ہے۔

٦٥٨٥ - وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ الْحَبَطِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ

[6585] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن

شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَرِدُ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِي فَيُجْلَوْنَ عَنِ الْحَوْضِ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى». [انظر: ٦٥٨٦]

میرے ساتھیوں میں سے ایک جماعت مجھ پر پیش کی جائے گی۔ پھر انھیں حوض سے دور کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمھیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تمھارے بعد کیا کیا نئی چیزیں گھڑ لی تھیں۔ بلاشبہ یہ لوگ ایڑیوں کے بل الٹے لوٹ گئے تھے۔''

٦٥٨٦ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ رِجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِي فَيُحَلَّوْنَ عَنْهُ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى».

[6586] حضرت سعید بن میتب سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرام سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حوض پر میرے ساتھیوں کی ایک جماعت آئے گی۔ پھر انھیں وہاں سے دور کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمھیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تمھارے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ یہ الٹے پاؤں اسلام سے واپس ہو گئے تھے۔''

وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «فَيُجْلَوْنَ». وَقَالَ عُقَيْلٌ: «فَيُحَلَّوْنَ».

شعیب نے امام زہری سے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فَيُجْلَوْنَ کے الفاظ بیان کرتے تھے اور عقیل فَيُحَلَّوْنَ بیان کرتے تھے۔

قَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٦٥٨٥]

زبیدی نے امام زہری سے بیان کیا، انھوں نے محمد بن علی سے، وہ عبیداللہ بن ابی رافع سے، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے تھے۔

٦٥٨٧ - **حَدَّثَنِي** إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ فَإِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ، فَقَالَ:

[6587] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا کہ ایک جماعت میرے سامنے آئی۔ جب میں نے انھیں پہچان لیا تو ایک آدمی میرے اور ان کے درمیان سے نکلا اور ان سے کہا: ادھر آؤ۔ میں نے کہا: انھیں کدھر جانا ہے؟

هَلُمَّ، فَقُلْتُ: أَيْنَ؟ قَالَ: إِلَى النَّارِ وَاللهِ، قُلْتُ: وَمَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى، ثُمَّ إِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ، فَقَالَ: هَلُمَّ، قُلْتُ: أَيْنَ؟ قَالَ: إِلَى النَّارِ وَاللهِ، قُلْتُ: مَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى، فَلَا أُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ».

اس نے کہا: اللہ کی قسم! جہنم کی طرف لے جانا ہے۔ میں نے کہا: ان کا کیا حال ہے؟ یعنی کیا وجہ؟ اس نے کہا: یہ لوگ آپ کے بعد الٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے۔ پھر ایک اور گروہ میرے سامنے آیا۔ جب میں نے انھیں بھی پہچان لیا تو ایک شخص میرے اور ان کے درمیان سے نکلا اور ان سے کہا: ادھر آؤ۔ میں نے پوچھا: انھیں کدھر جانا ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! جہنم کی طرف۔ میں نے کہا: ان کا کیا حال ہے؟ یعنی کیا وجہ؟ اس نے کہا: یہ لوگ آپ کے بعد اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ ان گروہوں میں سے ایک آدمی بھی نہیں بچے گا مگر اکا دکا لوگ جو چرواہے کے بغیر بے کار اونٹوں کی طرح ہوں گے۔"

٦٥٨٨ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ خُبَيْبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي». [راجع: ١١٩٦]

[6588] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔"

٦٥٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ».

[6589] حضرت جندب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "میں میر کارواں کے طور پر تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا۔"

٦٥٩٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ

[6590] حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور شہدائے احد کے لیے اس طرح دعا کی جس طرح میت کے لیے جنازے میں دعا کی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: "میں میر کارواں کے طور پر تم سے آگے جاؤں گا اور تم پر گواہ ہوں گا۔ اللہ کی قسم! میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں۔ اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں یا زمین کی

الْأَرْضِ - أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ - وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا». [راجع: ١٣٤٤]

کنجیاں دی گئی ہیں۔ اللہ کی قسم! میں تمھارے متعلق اس امر سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے، البتہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم دنیا کے لالچ میں مبتلا ہو کر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے۔''

٦٥٩١ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ: «كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ».

[6591] حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ نے حوض کا ذکر کیا اور فرمایا: ''(وہ اتنا بڑا ہے) جتنی مدینہ اور صنعاء کے درمیان دوری ہے۔''

٦٥٩٢ - **وَزَادَ** ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ»، فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ: الْأَوَانِي؟ قَالَ: لَا، قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ: «تُرٰى فِيهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ».

[6592] حضرت حارثہ کی نبی ﷺ سے سنی ہوئی ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: ''آپ کا حوض اتنا وسیع ہو گا جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان مسافت ہے۔'' اس پر (راویٔ حدیث) مستورد نے کہا: آپ نے برتنوں والی روایت نہیں سنی؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ مستورد نے کہا: ''وہاں برتن اس طرح نظر آئیں گے جیسے آسمان پر ستارے نظر آتے ہیں۔''

٦٥٩٣ - **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ نَافِعِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتّٰى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ، وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي؟ فَيُقَالُ: هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ؟ وَاللهِ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ». فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلٰى أَعْقَابِنَا، أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا.

﴿عَلَىٰٓ أَعْقَـٰبِكُمْ تَنكِصُونَ﴾ [المؤمنون: ٦٦]: تَرْجِعُونَ عَلَى الْعَقِبِ. [انظر: ٧٠٤٨]

[6593] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض پر موجود ہوں گا اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے۔ پھر کچھ لوگوں کو مجھ سے الگ کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے آدمی اور میری امت کے لوگ ہیں۔ مجھ سے کہا جائے گا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ انھوں نے تمھارے بعد کیا کیا کام کیے تھے؟ اللہ کی قسم! یہ مسلسل الٹے پاؤں لوٹتے رہے۔'' ابن ابی ملیکہ کہا کرتے تھے: اے اللہ! ہم اس سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ الٹے پاؤں لوٹ جائیں یا اپنے دین کے متعلق کسی فتنے میں مبتلا ہو جائیں۔

﴿عَلٰى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ﴾ کے معنی یہی ہیں: تم اپنے دین سے ایڑیوں کے بل پھر گئے، یعنی اسلام سے مرتد ہو گئے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

82 - كِتَابُ الْقَدْرِ

تقدیر سے متعلق احکام و مسائل

(١) [بَابٌ]:

٦٥٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَنْبَأَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعَةٍ: بِرِزْقِهِ، وَأَجَلِهِ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَوَاللهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوِ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ بَاعٍ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ ذِرَاعَيْنِ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا».

باب: 1 - بلاعنوان

[6594] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا جو صادق و مصدوق ہیں: ''تم میں سے ہر ایک (کا مادۂ تخلیق) اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع رہتا ہے۔ پھر وہ اتنی ہی مدت میں خون بستہ (جمے ہوئے خون) کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پھر اتنے ہی عرصے میں وہ گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم ہوتا ہے: اس کی روزی، اس کی عمر، اس کا نیک یا بد ہونا یہ سب لکھ لیتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ اللہ کی قسم! تم میں سے ایک شخص اہل جہنم کے سے عمل کرنے لگتا ہے حتی کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آ جاتی ہے اور وہ اہل جنت کے کام کرنے لگتا ہے، پھر وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے حتی کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک یا دو ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آ جاتی ہے اور وہ اہل جہنم کے کام کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں چلا جاتا ہے۔''

قَالَ آدَمُ: «إِلَّا ذِرَاعٌ». [راجع: ٣٢٠٨]

(امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ) آدم بن ابی ایاس نے اپنی روایت میں یوں کہا: ''جب ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔''

٦٥٩٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ [بْنِ أَنَسٍ]، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَكَّلَ اللهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! نُطْفَةٌ، أَيْ رَبِّ! عَلَقَةٌ، أَيْ رَبِّ! مُضْغَةٌ، فَإِذَا أَرَادَ اللهُ أَنْ يَّقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ: أَيْ رَبِّ! ذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ؟ فَمَا الْأَجَلُ؟ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ». [راجع: ٣١٨]

[6595] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے رحم مادر پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے جو کہتا رہتا ہے کہ اے رب! یہ نطفہ قرار پایا ہے۔ اے رب! یہ خون بستہ بن گیا ہے، اے رب! یہ گوشت کے لوتھڑے کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اس کی پیدائش کا فیصلہ کرتا ہے تو فرشتہ پوچھتا ہے: اے رب! یہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ نیک ہے یا بد؟ اس کا رزق کیا ہے؟ اس کی مدت حیات کیا ہے؟ اسی طرح یہ سب باتیں شکم مادر ہی میں لکھ دی جاتی ہے۔''

(٢) بَابٌ: جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللهِ

باب: 2- اللہ کے علم کے مطابق قلم خشک ہو چکا ہے

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ﴾ [الجاثية: ٢٣]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ نے اسے علم کے باوجود گمراہ کر دیا۔''

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھ سے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ تمھارے ساتھ ہونے والا ہے، اس پر قلم خشک ہو چکا ہے۔''

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَهَا سَٰبِقُونَ﴾ [المؤمنون: ٦١] سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿لَهَا سَابِقُونَ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: ان کے لیے سعادت سبقت کر چکی ہے۔

٦٥٩٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرِّشْكُ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الشِّخِّيرِ يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُعْرَفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: فَلِمَ

[6596] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا جنتی لوگ اہل جہنم سے پہچانے جا چکے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس نے عرض کی: پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہر شخص وہی عمل کرتا ہے

يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: «كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَوْ لِمَا يُسِّرَ لَهُ». [انظر: ٧٥٥١]

جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے یا جو اس کے لیے آسان کیا گیا ہے۔"

فائدہ: تقدیر کے حوالے سے یہ بات ذہن میں رہے کہ جو کچھ ہم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ازلی علم کی بنا پر یہ لکھ دیا ہے، یہ نہیں کہ لکھ کر انسان پر ٹھونس دیا ہے، اس لیے انسان محض مجبور نہیں بلکہ خیر وشر کے اختیار میں آزاد ہے۔ یہ اس کا فیصلہ ہے کہ کس کا انتخاب کرتا ہے۔ تقدیر سے اسے ناآشنا رکھا گیا ہے اور احکام الٰہی کی پابندی کا حکم ہے، اس لیے اسے احکام الٰہی کی پابندی کرنی چاہیے اور تقدیر، جس کا اسے علم نہیں، کا سہارا لے کر معصیت کی راہ اختیار نہیں کرنی چاہیے۔ البتہ جو گناہ ہو جائے یا مصیبت آ جائے اسے اللہ کی تقدیر سمجھ کر برداشت کرنا چاہیے اور اللہ کے حضور توبہ کرنی چاہیے۔

(٣) بَابٌ: اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

باب: 3- اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے

٦٥٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: «اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ». [راجع: ١٣٨٣]

[6597] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "اللہ کو خوب معلوم ہے کہ انھوں نے کیا عمل کرنا تھا۔"

٦٥٩٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: «اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ». [راجع: ١٣٨٤]

[6598] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی (نابالغ) اولاد کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ (بڑے ہو کر) عمل کرنے والے تھے۔"

٦٥٩٩ - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ مَّوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتِجُونَ الْبَهِيمَةَ، هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ

[6599] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی بنا لیتے ہیں جیسا کہ تمھارے جانوروں کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ کیا ان میں سے کوئی کان کٹا ہوتا ہے؟ وہ تو تم ہی اس کا کان کاٹ دیتے ہوں۔"

تَجْدَعُونَهَا؟». [راجع: ١٣٥٨]

٦٦٠٠ - قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ: «اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ». [راجع: ١٣٨٤]

[6600] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کا حصہ ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! اس بچے کے متعلق کیا خیال ہے جو بچپن ہی میں فوت ہو جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ بڑا ہو کر کیا عمل کرتا۔''

(٤) بَابٌ: ﴿وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا﴾ [الأحزاب: ٣٨].

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''اللہ کا حکم اٹل اور ہو کر رہتا ہے۔'' کا بیان

٦٦٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ، فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا». [راجع: ٢١٤٠]

[6601] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت اپنی کسی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے پیالے کو بالکل خالی کر دے بلکہ چاہیے کہ وہ نکاح کر لے کیونکہ اس کے لیے تو وہی کچھ ہے جو اس کا مقدر ہے۔''

٦٦٠٢ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ وَعِنْدَهُ سَعْدٌ وَّأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّمُعَاذٌ أَنَّ ابْنَهَا يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهَا: «لِلّٰهِ مَا أَخَذَ، وَلِلّٰهِ مَا أَعْطَى، كُلٌّ بِأَجَلٍ، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ». [راجع: ١٢٨٤]

[6602] حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھا کہ اچانک آپ کے پاس آپ کی کسی صاحبزادی کا قاصد آیا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت سعد، ابی بن کعب اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ قاصد نے کہا کہ ان کا بچہ نزع کی حالت میں ہے۔ آپ ﷺ نے انھیں پیغام بھیجا: ''اللہ ہی کا ہے جو وہ لے لیتا ہے اور اسی کا ہے جو وہ دے دے۔ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، اس لیے وہ صبر کریں اور اللہ سے اجر کی امید رکھیں۔''

٦٦٠٣ - حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيُّ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ

[6603] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے خبر دی کہ وہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں قبیلۂ انصار کا ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! ہم لونڈیوں سے ہم بستری کرتے ہیں لیکن

النَّبِيِّ ﷺ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا وَّنُحِبُّ الْمَالَ، كَيْفَ تَرٰى فِي الْعَزْلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَ إِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذٰلِكَ؟ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ». [راجع: ٢٢٢٩]

ہمیں اپنے مال سے بھی بہت پیار ہے، لہٰذا آپ کا عزل کرنے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا تم ایسا کرتے ہو؟ اگر تم ایسا نہ کرو تو تمھارے لیے کچھ قباحت نہیں کیونکہ جس جان کا پیدا ہونا اللہ نے لکھ دیا ہے وہ تو پیدا ہو کر رہے گی۔''

٦٦٠٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ خُطْبَةً مَّا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ فَأَعْرِفُهُ كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَآهُ فَعَرَفَهُ.

[6604] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ہمیں ایک خطبہ دیا اور قیامت تک کوئی چیز نہ چھوڑی جس کا بیان نہ کیا ہو، جسے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا، لہٰذا جب میں کوئی فراموش کردہ چیز دیکھتا ہوں تو اس طرح اسے پہچان لیتا ہوں جس طرح وہ شخص جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو جب وہ اسے دیکھتا ہے تو فوراً پہچان لیتا ہے۔

٦٦٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَهُ عُودٌ يَّنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَنَكَسَ فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ». فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَلَا نَتَّكِلُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «لَا، اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ»، ثُمَّ قَرَأَ ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ﴾ [الليل: ٥] الْآيَةَ. [راجع: ١٣٦٢]

[6605] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کا جنت و جہنم میں ٹھکانا لکھا جا چکا ہے۔'' حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! پھر ہم کیوں نہ اس پر بھروسا کر لیں۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں، تم عمل کرو (جس کے لیے انسان پیدا کیا گیا ہے) اس کے لیے وہ چیز آسان کر دی گئی ہے۔'' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا...... آخر تک۔''

(٥) بَابٌ: اَلْعَمَلُ بِالْخَوَاتِيمِ

باب:5- عمل کا اعتبار خاتمے پر موقوف ہے

٦٦٠٦ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا

[6606] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں

عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ: «هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ»، فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ، وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَأَثْبَتَتْهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ الَّذِي تَحَدَّثْتَ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ»، فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَرْتَابُ، فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ فَأَهْوٰى بِيَدِهِ إِلٰى كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا، فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! صَدَّقَ اللهُ حَدِيثَكَ، قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا بِلَالُ، قُمْ فَأَذِّنْ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَإِنَّ اللهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ». [راجع: ٣٠٦٢]

نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر میں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے متعلق، جو آپ کے ساتھ شریک جہاد اور اسلام کا دعویدار تھا، فرمایا: ''یہ جہنمی ہے۔'' جب جنگ شروع ہوئی تو اس آدمی نے بہت جم کر لڑائی میں حصہ لیا اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا لیکن پھر بھی وہ ثابت قدم رہا۔ نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! اس شخص کے بارے میں آپ کو معلوم ہے جس کے متعلق ابھی آپ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے؟ وہ اللہ کے راستے میں بہت جم کر لڑا ہے اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا ہے۔ نبی ﷺ نے اب بھی یہی فرمایا: ''وہ جہنمی ہے۔'' ممکن تھا کہ کچھ مسلمان شبے میں پڑ جاتے لیکن اس دوران میں اس شخص نے زخموں کی تاب نہ لا کر اپنا ترکش کھولا اور اس سے ایک تیر نکالا، پھر اس سے خود کو ذبح کر لیا۔ اس کے بعد بہت سے مسلمان دوڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات سچی کر دکھائی ہے۔ اس شخص نے اپنے آپ کو ذبح کر کے خودکشی کر ڈالی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بلال! اُٹھو اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہو گا، نیز یہ (بھی اعلان کر دو) کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خدمت کسی بے دین آدمی سے بھی لے لیتا ہے۔''

٦٦٠٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ: أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا». فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ

[6607] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے ساتھ ایک لڑائی میں شرکت کی۔ بلاشبہ وہ بہت سے مسلمانوں سے کفایت کرتے ہوئے (کافروں کے مقابلے میں اکیلا) بڑی بہادری سے لڑ رہا تھا۔ نبی ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: ''جو شخص کسی جہنمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔'' چنانچہ وہ شخص جب لڑنے

وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَجَعَلَ ذُبَابَةَ سَيْفِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مُسْرِعًا فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَ: قُلْتَ لِفُلَانٍ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ»، وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِنَا غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ عَلَى ذٰلِكَ، فَلَمَّا جُرِحَ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ». [راجع: ٢٨٩٨]

میں مصروف تھا اور مشرکین کو اپنی بہادری کی وجہ سے سخت تر تکالیف میں مبتلا کر رہا تھا تو ایک مسلمان اس کے پیچھے پیچھے چلا۔ آخر وہ زخمی ہو گیا اور جلدی سے مرنا چاہا، اس لیے اس نے اپنی تلوار کی نوک سینے کے درمیان رکھی اور دباؤ دیا تو وہ تلوار اس کے شانوں کو پار کرتی ہوئی نکل گئی۔ اس کے بعد اس کا پیچھا کرنے والا شخص نبی ﷺ کی خدمت میں دوڑتا ہوا حاضر ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بات کیا ہے؟'' اس نے کہا: آپ نے فلاں شخص کے بارے میں فرمایا تھا: ''جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے وہ اس کو دیکھ لے۔'' حالانکہ وہ شخص مسلمانوں کی طرف سے بڑی پامردی سے لڑ رہا تھا۔ میں سمجھا کہ وہ کفر پر نہیں مرے گا لیکن جب وہ سخت زخمی ہو گیا تو مرنے میں جلدی سے کام لیا اور خودکشی کر لی۔ نبی ﷺ نے اس وقت فرمایا: ''بلاشبہ بندہ اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے، اسی طرح دوسرا آدمی اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے۔ یقیناً اعمال کا اعتبار خاتمے پر موقوف ہے۔''

(٦) بَابُ إِلْقَاءِ الْعَبْدِ النَّذْرَ إِلَى الْقَدَرِ

باب: 6- نذر، بندے کو تقدیر کی طرف لے جاتی ہے

٦٦٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّذْرِ، قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا، إِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ». [انظر: ٦٦٩٢، ٦٦٩٣]

[6608] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے نذر سے منع کرتے ہوئے فرمایا: ''نذر کوئی چیز رد نہیں کر سکتی۔ بس اس کے ذریعے سے بخیل سے مال نکالا جاتا ہے۔''

٦٦٠٩ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَأْتِي ابْنَ

[6609] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) نذر، بندے کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں لاتی جو

آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَّمْ يَكُنْ قَدْ قَدَّرْتُهُ، وَلٰكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ، أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ». [انظر: ٦٦٩٤]

میں نے اس کے لیے مقدر نہ کی ہو بلکہ تقدیر اسے وہ چیز دیتی ہے جو میں نے اس کے لیے مقرر کر دی ہے، البتہ میں اس کے ذریعے سے بخیل سے مال نکلوا لیتا ہوں۔"

(٧) بَابُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

باب:7- لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه کا بیان

٦٦١٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَجَعَلْنَا لَا نَصْعَدُ شَرَفًا وَلَا نَعْلُو شَرَفًا وَلَا نَهْبِطُ فِي وَادٍ إِلَّا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا بِالتَّكْبِيرِ، قَالَ: فَدَنَا مِنَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّمَا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا»، ثُمَّ قَالَ: «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ، أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَةً هِيَ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ». [راجع: ٢٩٩٢]

[6610] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ جب ہم کسی اونچی جگہ پر چڑھتے اور اس پر بلند ہوتے یا کسی وادی کے نشیب میں اترتے تو آواز بلند اللہ اکبر کہتے۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ ہمارے قریب آئے اور فرمایا: "لوگو! اپنے آپ پر رحم کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غیر حاضر کو نہیں پکار رہے، بلکہ تم اس ہستی کو پکارتے ہو جو بہت سننے والا اور خوب دیکھنے والا ہے، پھر فرمایا: "اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تجھے ایک کلمہ نہ سکھاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے؟ وہ کلمہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه ہے۔"

(٨) بَابٌ: اَلْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللهُ

باب:8- معصوم وہ ہے جسے اللہ بچائے

عَاصِمٌ: مَانِعٌ. قَالَ مُجَاهِدٌ: سُدًّا عَنِ الْحَقِّ، يَتَرَدَّدُونَ فِي الضَّلَالَةِ. ﴿دَسَّٰهَا﴾ [الشمس: ١٠]: أَغْوَاهَا.

عاصم کے معنی ہیں: روکنے والا۔ مجاہد نے کہا: سَدًّا کے معنی ہیں: حق سے آڑ، وہ گمراہی میں ڈگمگا رہے ہیں۔ ﴿دَسَّاهَا﴾ کے معنی ہیں: اس نے اس کو گمراہ کر دیا۔

٦٦١١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا اسْتُخْلِفَ خَلِيفَةٌ إِلَّا لَهُ بِطَانَتَانِ:

[6611] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جب بھی کوئی شخص خلیفہ بنایا جاتا ہے تو اس کے دو خفیہ مشیر ہوتے ہیں: ایک اسے اچھے کام کا مشورہ دیتا ہے اور اس پر آمادہ

بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللهُ». [انظر: ۷۱۹۸]

کرتا ہے اور دوسرا اسے برائی کا حکم دیتا ہے اور اس پر ابھارتا ہے۔ اور معصوم وہ ہے جسے اللہ (گناہوں سے) محفوظ رکھے۔"

(۹) بَابٌ: وَّحِرْمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا [أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ]

باب: 9- جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا اس پر واجب ہے کہ اس کے باشندے دنیا میں نہیں آئیں گے

﴿أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ ءَامَنَ﴾ [هود: ٣٦]

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) "جو لوگ تمھاری قوم سے ایمان لے آتے ہیں، ان کے علاوہ اب اور کوئی ایمان نہیں لائے گا۔"

﴿وَلَا يَلِدُوٓا۟ إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا﴾ [نوح: ٢٧]

نیز فرمایا: "وہ بدکردار اور کافر لوگوں ہی کو جنم دیں گے۔"

وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَّحِرْمٌ بِالْحَبَشِيَّةِ: وَجَبَ.

منصور بن نعمان نے عکرمہ سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ حِرم حبشی زبان میں ضروری اور واجب کو کہتے ہیں۔

٦٦١٢ - حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَزِنَا الْعَيْنِ: النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ: الْمَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهُ».

[6612] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ میں تو لمم کے مشابہ اس بات سے زیادہ کوئی اور بات نہیں جانتا جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے: "اللہ تعالیٰ نے انسان کے زنا کا کوئی نہ کوئی حصہ لکھ دیا ہے جس سے لامحالہ اسے دوچار ہونا پڑے گا۔ آنکھ کا زنا نظر بازی ہے۔ زبان کا گناہ لوچ دار گفتگو کرنا ہے۔ اور دل کا زنا خواہشات اور شہوات ہیں، پھر شرمگاہ اس کی تصدیق کر دیتی ہے اور اسے جھٹلا دیتی ہے۔"

وَقَالَ شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٦٢٤٣]

شبابہ نے کہا: ہم سے ورقاء نے بیان کیا، ابن طاؤس سے، انھوں نے اپنے باپ طاؤس سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو

بیان کیا۔

(۱۰) بَابٌ: ﴿وَمَا جَعَلْنَا ٱلرُّءْيَا ٱلَّتِىٓ أَرَيْنَـٰكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ﴾ [الإسراء: ٦٠]

باب: 10 - (ارشاد باری تعالیٰ:) ''وہ رؤیا (منظر) جو ہم نے آپ کو دکھایا اسے ہم نے لوگوں کے لیے باعث آزمائش بنا دیا'' کا بیان

٦٦١٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿وَمَا جَعَلْنَا ٱلرُّءْيَا ٱلَّتِىٓ أَرَيْنَـٰكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ﴾ قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: ﴿وَٱلشَّجَرَةَ ٱلْمَلْعُونَةَ فِى ٱلْقُرْءَانِ﴾ [الإسراء: ٦٠] قَالَ: هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ. [راجع: ٣٨٨٨]

[6613] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''وہ منظر جو ہم نے آپ کو دکھایا ہے اسے ہم نے لوگوں کے لیے باعث آزمائش بنایا ہے۔'' انھوں نے فرمایا: اس سے مراد آنکھ سے دیکھنا ہے جو رسول اللہ ﷺ کو معراج کی رات دکھایا گیا جب آپ کو بیت المقدس تک رات کے وقت سیر کرائی گئی۔ نیز فرمایا: قرآن مجید میں ﴿وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ﴾ سے مراد زقوم کا درخت ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں واقعۂ معراج کی طرف اشارہ ہے۔ یہ ایک خرق عادت واقعہ اور معجزہ تھا لیکن اس کا بہت مذاق اڑایا گیا۔ پھر جن کافروں نے بیت المقدس دیکھا تھا انھوں نے آپ سے سوالات پوچھنا شروع کر دیے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے تمام حجابات دور کر دیے اور آپ نے ان کو تمام سوالات کے جواب دے دیے۔ اب چاہیے تو یہ تھا کہ کسی حسی معجزے کے طالب کفار ایمان لے آتے لیکن کاتب ازلی نے ان کے لیے کفر ہی مقدر کیا تھا، اس لیے وہ پہلے سے بھی زیادہ سرکشی کی راہ اختیار کرنے لگے۔

(۱۱) بَابٌ: تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى عِنْدَ اللهِ

باب: 11 - اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت آدم اور موسیٰ ؑ کا مباحثہ کرنا

٦٦١٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: يَا آدَمُ! أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ، قَالَ لَهُ آدَمُ:

[6614] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''حضرت آدم اور موسیٰ ؑ نے مباحثہ کیا۔ موسیٰ ؑ نے آدم ؑ سے کہا: اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں، آپ ہی نے ہمیں محرومی سے دوچار کیا اور جنت سے باہر نکال پھینکا۔ آدم ؑ نے موسیٰ

يَا مُوسَى! اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ، أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَ اللهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى»، ثَلَاثًا. [راجع: ٣٤٠٩]

علیہ السلام سے کہا: اے موسیٰ اللہ تعالیٰ نے تجھے ہم کلامی کے ساتھ برگزیدہ کیا اور اپنے ہاتھ سے تیرے لیے (تورات کو) لکھا، کیا تم مجھے ایک ایسے کام پر ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا؟ آخر آدم علیہ السلام اس مباحثے میں موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔'' آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

وَقَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

سفیان نے کہا: ہم سے ابو زناد نے بیان کیا اعرج سے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس جیسی حدیث بیان کی۔

(١٢) بَابٌ: لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللهُ

باب: 12- جو چیز اللہ دینا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا

٦٦١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ: اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ. فَأَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ».

[6615] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام وراد سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے نبی ﷺ کی وہ دعا لکھ بھیجو جو تم نے آپ ﷺ کو نماز کے بعد کرتے سنی ہو، چنانچہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھنے کا حکم دیا اور کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ ہر نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! جو تو دینا چاہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکنا چاہے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیرے حضور کسی دولت مند کی دولت کچھ کام نہیں آ سکتی۔''

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ أَنَّ وَرَّادًا أَخْبَرَهُ بِهٰذَا، ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدُ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذٰلِكَ الْقَوْلِ. [راجع: ٨٤٤]

ابن جریج نے کہا: مجھے عبدہ نے خبر دی اور انھیں وراد نے بتایا، پھر اس کے بعد میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو میں نے سنا کہ وہ لوگوں کو یہ دعا پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

(١٣) بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ

باب: 13- جس نے بدبختی اور بری قضا سے اللہ کی پناہ مانگی

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ۝ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ [الفلق: ١، ٢]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کہہ دیجیے! میں صبح کے رب کی پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔''

٦٦١٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ». [راجع: ٦٣٤٧]

[6616] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''مصیبت کی شدت، بدبختی سے، برے خاتمے اور دشمن کی خوشی سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔''

(١٤) بَابٌ: ﴿يَحُولُ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَقَلْبِهِۦ﴾

باب: 14- اللہ بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے

٦٦١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَثِيرًا مَّا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ: «لَا، وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ». [انظر: ٦٦٢٨، ٧٣٩١]

[6617] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ اکثر طور پر یوں قسم اٹھایا کرتے تھے: ''نہیں، نہیں، دلوں کو پھیرنے والے کی قسم!''

٦٦١٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَبِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِابْنِ صَيَّادٍ: «خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا»، قَالَ: الدُّخُّ، قَالَ: «اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ»، قَالَ عُمَرُ: ائْذَنْ لِّي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: «دَعْهُ، إِنْ يَكُنْهُ فَلَا

[6618] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: ''میں نے تیرے لیے ایک بات اپنے دل میں چھپا رکھی ہے (بتا وہ کیا ہے؟'') اس نے کہا: وہ دخ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بدبخت، دور ہو جا! تو اپنی حیثیت سے ہرگز آگے نہیں بڑھ سکے گا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ مجھے اجازت دیں، میں اس کی گردن اڑاؤں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ

تُطِيقُهُ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ». [راجع: ١٣٥٤]

دو، اگر یہ وہی ہے تو تم اسے قتل نہیں کر سکتے اور اگر یہ وہ نہیں تو اس کے قتل کرنے میں تمھیں کوئی فائدہ نہیں۔"

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ اگر یہ وہی دجال ہے جس کا خروج اور لوگوں کو گمراہ کرنا، اللہ کے علم میں ہے تو تمھارا خالق و مالک تمھیں اس کو قتل کرنے کی قدرت نہیں دے گا بلکہ درمیان میں حائل ہو جائے گا۔ اگر تجھے اسے قتل کرنے کی قدرت دے دے تو اللہ کے علم میں تخلف آئے گا جو محال ہے۔ مقصد یہ ہے کہ تقدیر کا فیصلہ قطعی اور اٹل ہے۔ اگر کہیں کسی کے لیے ٹل سکتا تو آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہہ کر مایوس نہ کیا جاتا کہ تم اس بچے (ابن صیاد) کو قتل کر ہی نہیں سکتے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا میں دوبارہ آنا اور تشریف لا کر دجال کو قتل کرنا تقدیر کے ان حتمی فیصلوں میں داخل ہو چکا ہے جو اٹل ہیں۔

(١٥) بَابٌ: ﴿قُل لَّن يُصِيبَنَآ إِلَّا مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَنَا﴾ [التوبة: ٥١]

باب: 15- (ارشاد باری تعالیٰ:) "آپ کہہ دیں، ہمیں صرف وہی (نقصان) پہنچے گا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے" کا بیان

قَضَى. قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿بِفَٰتِنِينَ﴾ [الصافات: ١٦٢]: بِمُضِلِّينَ إِلَّا مَنْ كَتَبَ اللهُ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ. ﴿قَدَّرَ فَهَدَىٰ﴾ [الأعلى: ٣]: قَدَّرَ الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ، وَهَدَى الْأَنْعَامَ لِمَرَاتِعِهَا.

کتب کے معنی ہیں: قَضٰی، یعنی اس نے فیصلہ کیا۔ مجاہد نے کہا: ﴿بِفَاتِنِيْن﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ تم کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے مگر اسے جس کی قسمت میں اللہ تعالیٰ نے دوزخ لکھ دی ہے۔ اور انھوں نے ﴿قَدَّرَ فَهَدٰی﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: جس نے نیک بختی اور شقاوت دونوں تقدیر میں لکھ دیں اور جس نے جانوروں کو ان کی چراگاہ بتائی۔

٦٦١٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونِ، فَقَالَ: «كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، فَجَعَلَهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ، مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَلَدٍ يَكُونُ فِيهِ وَيَمْكُثُ فِيهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلَدِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ

[6619] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: "طاعون ایک عذاب تھا، اللہ جس پر چاہتا اسے نازل کرتا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے حق میں اسے باعث رحمت بنا دیا ہے، لہٰذا جو شخص طاعون میں مبتلا ہو اور یہ یقین رکھتا ہو کہ جو کچھ اس کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے اس کے علاوہ اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی، پھر صبر کے ساتھ ثواب کی امید میں اسی شہر میں پڑا رہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملتا ہے۔"

اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ». [راجع: ٣٤٧٤]

فائدہ: طاعون کی بیماری ایک پھوڑے سے شروع ہوتی ہے جو بغل یا گردن پر نکلتا ہے۔ اس سے بخار میں مبتلا ہو کر انسان جلد ہی موت کا لقمہ بن جاتا ہے۔ طاعون جیسی تکلیف دہ بیماری دنیا میں اپنے اسباب ہی سے آتی ہے لیکن اس بیماری کو رسول اللہ ﷺ کی امت کے لیے چند شرائط کے ساتھ باعث رحمت بنا دیا گیا ہے۔

(١٦) بَابٌ: ﴿وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ أَنْ هَدَىٰنَا ٱللَّهُ﴾ [الأعراف: ٤٣] ﴿لَوْ أَنَّ ٱللَّهَ هَدَىٰنِي لَكُنتُ مِنَ ٱلْمُتَّقِينَ﴾ [الزمر: ٥٧]

باب: 16- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اگر اللہ ہمیں یہ راہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی یہ راہ نہ پا سکتے تھے۔'' نیز: ''اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت کی ہوتی تو میں اہل تقویٰ میں ہوتا۔'' کا بیان

٦٦٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ - هُوَ ابْنُ حَازِمٍ - عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ، وَهُوَ يَقُولُ:

«وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا».

[راجع: ٢٨٣٦]

[6620] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے غزوۂ خندق کے دن نبی ﷺ کو دیکھا، آپ ہمارے ساتھ مٹی اٹھا رہے تھے اور فرما رہے تھے:

''اللہ کی قسم! اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پا سکتے
نہ روزہ رکھ سکتے اور نہ نماز پڑھ سکتے
اے اللہ! ہم پر سکینت نازل فرما
اگر ہم دشمن سے لڑیں تو ہمیں ثابت قدم رکھ
مشرکین نے ہم پر زیادتی کی ہے
جس وقت انھوں نے فتنے کا ارادہ کیا تو ہم نے انکار کر دیا۔''

فائدہ: اس حدیث میں لَوْلَا کا استعمال اللہ کے احسان کے طور پر استعمال ہوا ہے، ایسا جائز ہے اور قرآن کریم میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں، البتہ اپنے عجز کو ظاہر کرنے کے لیے یا تقدیر پر تدبیر کو حاکم بنانے کے لیے لو کا استعمال شرعاً جائز نہیں۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

83- كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

قسموں اور نذروں سے متعلق احکام و مسائل

(١) [بَابُ] قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ ٱللَّهُ بِٱللَّغۡوِ فِيٓ أَيۡمَٰنِكُمۡ﴾ اَلْآيَةَ [المائدة: ٨٩]

باب:1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ تمھاری لغو قسموں پر تمھاری گرفت نہیں کرے گا'' کا بیان

وضاحت: مہمل اور لغو قسموں سے مراد ایسی قسمیں ہیں جو انسان تکیہ کلام کے طور پر اٹھاتا ہے، جیسے لا واللہ اور بلیٰ واللہ، ایسی قسموں پر اللہ تعالیٰ مؤاخذہ نہیں فرمائے گا اور ان پر کوئی کفارہ بھی نہیں ہے۔

٦٦٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ لَمْ يَكُنْ يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ قَطُّ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ، وَقَالَ: لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَّكَفَّرْتُ عَنْ يَّمِينِي. [راجع: ٤٦١٤]

[6621] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کبھی قسم نہیں توڑتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کا کفارہ نازل فرمایا۔ اس وقت وہ کہنے لگے: اب اگر میں کوئی قسم کھاؤں گا، پھر اس کے خلاف کو اچھا اور بہتر سمجھوں گا تو میں اچھا اور بہتر کام کروں گا اور اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا۔

٦٦٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَّسْأَلَةٍ وُّكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ

[6622] حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! امارت طلب نہ کرنا کیونکہ اگر طلب کرنے سے تجھے امارت دی گئی تو تو اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر طلب کے بغیر تجھے امارت سونپ دی گئی تو تیری مدد کی جائے گی۔ اور جب تو قسم کھائے، پھر اس کی خلاف ورزی میں تجھے بہتری نظر

عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ». [انظر: ٦٧٢٢، ٧١٤٦، ٧١٤٧]

آئے تو اپنی قسم توڑ کر اس کا کفارہ دے دو اور جو کام بہتر ہو اسے ضرور کرو۔"

٦٦٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي رَهْطٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ: «وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ»، قَالَ: ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللهُ أَنْ نَلْبَثَ ثُمَّ أُتِيَ بِثَلَاثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى فَحَمَلَنَا عَلَيْهَا، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا - أَوْ قَالَ بَعْضُنَا -: وَاللهِ لَا يُبَارَكُ لَنَا، أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَّا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا، فَارْجِعُوا بِنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَنُذَكِّرُهُ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ: «مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللهُ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي». [راجع: ٣١٣٣]

[6623] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں چند اشعری لوگوں کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سواری کا مطالبہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! میں تمھیں سواری نہیں دے سکتا اور نہ میرے پاس کوئی چیز ہی ہے جس پر تمھیں سوار کروں۔" حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم جس قدر اللہ کو منظور تھا وہاں ٹھہرے رہے، اس دوران میں سفید کوہان والے تین اونٹ آپ ﷺ کے پاس لائے گئے تو آپ نے ہمیں ان پر سوار کر دیا۔ جب ہم وہاں سے روانہ ہونے لگے تو ہم نے یا ہم میں سے بعض نے کہا: اللہ کی قسم! ان میں ہمارے لیے کوئی برکت نہیں ہو گی کیونکہ ہم نبی ﷺ کے پاس آئے تھے اور آپ سے سواری کا مطالبہ کیا تھا تو آپ نے قسم اٹھائی تھی کہ وہ ہمیں سواری مہیا نہیں کر سکتے پھر آپ نے ہمیں سواریاں عنایت کی ہیں، لہٰذا تم سب نبی ﷺ کی خدمت میں واپس جاؤ تاکہ ہم آپ کو قسم یاد دلائیں، چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: "میں نے تمھیں سوار نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری سواری کا بندوبست کیا ہے۔ اللہ کی قسم! ان شاء اللہ میں کسی چیز کے متعلق قسم نہیں اٹھاتا مگر جب اس کے خلاف کو بہتر خیال کرتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کام کر گزرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔ یا (بایں طور فرمایا کہ) بہتر کام کر لیتا ہوں، اور اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔"

٦٦٢٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

[6624] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "ہم آخری

قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٢٣٨]

امت ہیں اور قیامت کے دن جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔"

٦٦٢٥ - وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَاللهِ لَأَنْ يَلِجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ». [انظر: ٦٦٢٦]

[6625] اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! اپنے اہل خانہ کے معاملے میں تمھارا اپنی قسموں پر اصرار کرتے رہنا اللہ کے ہاں اس سے زیادہ گناہ کی بات ہوتی ہے کہ وہ قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کردے جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے۔"

٦٦٢٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اسْتَلَجَّ فِي أَهْلِهِ بِيَمِينٍ فَهُوَ أَعْظَمُ إِثْمًا لِيَبَرَّ»، يَعْنِي الْكَفَّارَةَ. [راجع: ٦٦٢٥]

[6626] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنے گھر والوں کے معاملے میں قسم پر اڑا رہے وہ بہت گناہ گار ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ نیکی کرے۔" یعنی قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کردے۔

(٢) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَايْمُ اللهِ»

باب: 2- نبی ﷺ کا یوں قسم اٹھانا: "وایم اللّٰہ"

٦٦٢٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ». [راجع: ٣٧٣٠]

[6627] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اس کا امیر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بنایا۔ کچھ لوگوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر اعتراض کیا تو رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: "اگر تم اسامہ کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو تم قبل ازیں اس کے والد کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! وہ (زید رضی اللہ عنہ) امیر بنائے جانے کے قابل تھے اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز تھے اور یہ (اسامہ) ان کے بعد مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔"

(٣) بَابٌ: كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ؟

باب:3- نبی ﷺ کی قسم کس طرح کی تھی؟

وَقَالَ سَعْدٌ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ».

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!''

وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ: لَا هَا اللهِ إِذًا، يُقَالُ: وَاللهِ، وَبِاللهِ، وَتَاللهِ.

ابو قتادہ کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی موجودگی میں فرمایا تھا: لَا هَا اللّٰهِ إذاً ''اللہ کی قسم! تب ایسا نہیں ہوسکتا۔'' قسم کے لیے اس طرح بھی کہا جاتا ہے: وَاللّٰهِ، بِاللّٰهِ اور تَاللّٰهِ.

٦٦٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا، وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ». [راجع: ٦٦١٧]

[6628] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی قسم: لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ ہوتی تھی، یعنی دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

٦٦٢٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ». [راجع: ٣١٢١]

[6629] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہیں ہوگا اور جب کسریٰ (شاہ ایران) ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے گا۔''

٦٦٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ». [راجع: ٣٠٢٧]

[6630] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسریٰ (شاہ ایران) ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کیا جائے گا۔''

٦٦٣١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا». [راجع: ١٠٤٤]

[6631] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اے امت محمد! اللہ کی قسم! اگر تمھیں ان حقائق کا علم ہو جاتا جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور بہت کم ہنستے۔''

٦٦٣٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ: حَدَّثَنِي أَبُو عُقَيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَّفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ: «لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَّفْسِكَ». فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: «فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَّفْسِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْآنَ يَا عُمَرُ». [راجع: ٣٦٩٤]

[6632] حضرت عبداللہ بن ہشام ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے جبکہ آپ نے حضرت عمر بن خطاب ؓ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ حضرت عمر ؓ نے آپ سے کہا: اللہ کے رسول! آپ میری جان کے علاوہ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں۔ نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ''نہیں نہیں، مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا) جب تک میری ذات تمھیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو۔ حضرت عمر ؓ نے آپ سے کہا: ''اللہ کی قسم! اب آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! اب (تیرا ایمان مکمل ہوا ہے)۔''

٦٦٣٣، ٦٦٣٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ، فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِّي أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ: «تَكَلَّمْ». قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا - قَالَ مَالِكٌ: وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ - زَنٰى بِامْرَأَتِهِ

[6634,6633] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں اپنا ایک مقدمہ پیش کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا: (اللہ کے رسول!) آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں۔ دوسرا جو زیادہ سمجھ دار تھا، اس نے کہا: ہاں اللہ کے رسول! ٹھیک ہے آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ کریں لیکن مجھے اجازت دیں کہ میں اس معاملے میں کچھ عرض کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں تم بات کرو۔'' اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا...... امام مالک ؒ نے کہا: عسیف مزدور

فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ لِّي وَجَارِيَةٍ، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عامٍ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ»، وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا، وَأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَّأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ، رَجَمَهَا، فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. [راجع: ٢٣١٤، ٢٣١٥]

کو کہتے ہیں...... اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا تو میں نے اسے سو بکریوں اور ایک لونڈی کا تاوان دے دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن ہونا ہے، سنگساری کی سزا صرف اس کی بیوی کو ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمھارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا۔ تمھاری بکریاں اور تمھاری لونڈی تمھیں واپس ملے گی۔'' پھر آپ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کر دیا۔ اور آپ نے حضرت انیس اسلمی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جائے، اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دے، چنانچہ اس نے زنا کا اعتراف کر لیا تو انھوں نے اسے سنگسار کر دیا۔

٦٦٣٥ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِّنْ تَمِيمٍ وَّعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَغَطَفَانَ وَأَسَدٍ، خَابُوا وَخَسِرُوا؟» قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِّنْهُمْ». [راجع: ٣٥١٥]

[6635] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے قبائل، تمیم، عامر بن صعصعہ، غطفان اور اسد والوں سے بہتر ہوں تو یہ تمیم، عامر، غطفان اور اسد والے گھاٹے میں پڑے اور نقصان میں رہے یا نہیں؟'' صحابہ نے کہا: جی ہاں، یہ لوگ خسارے میں رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (پہلے) قبائل، ان (دوسروں) سے بہتر ہیں۔''

٦٦٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا

[6636] حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عامل مقرر فرمایا۔ جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر واپس آیا تو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا:

أُهْدِيَ لِي، فَقَالَ لَهُ: «أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَنَظَرْتَ أَيُهْدَى لَكَ أَمْ لَا؟» ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ! فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ: هٰذَا مِنْ عَمَلِكُمْ، وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَنَظَرَ هَلْ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ، وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ، وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرُ، فَقَدْ بَلَّغْتُ». فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ حَتَّى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى عُفْرَةِ إِبْطَيْهِ. قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: وَقَدْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِّنَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَلُوهُ. [راجع: ٩٢٥]

''تم اپنے والدین کے گھر کیوں نہیں بیٹھے رہے، پھر تم دیکھتے کہ تمھیں کوئی تحفہ دیتا ہے یا نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ رات کی نماز پڑھنے کے بعد کھڑے ہوئے، خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان تعریف کی، پھر فرمایا: ''اما بعد! اس عامل کا کیا حال ہے؟ ہم اسے کسی کام کے لیے تعینات کرتے ہیں، وہ ہمارے پاس آکر کہتا ہے کہ یہ تو آپ کا وصول کردہ مال ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنے والدین کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا، پھر وہ دیکھتا کہ اسے تحفہ دیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر تم میں سے کوئی اس مال میں سے کچھ بھی خیانت کرے گا تو قیامت کے دن وہ اسے اپنی گردن پر اٹھائے گا۔ اگر وہ اونٹ ہوگا تو وہ اس حال میں اسے لائے گا کہ وہ بلبلا رہا ہوگا۔ اگر وہ گائے ہوگی تو وہ اسے لائے گا اور اس کے ڈکارنے کی آواز آرہی ہوگی۔ اگر بکری کی خیانت کی ہوگی تو وہ اسے اس حال میں لائے گا کہ وہ ممیاتی ہوگی۔ الغرض میں نے تمھیں اللہ کا حکم پہنچا دیا ہے۔'' حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس قدر اوپر اٹھایا کہ ہمیں آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا: میرے ساتھ یہ حدیث حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے سنی تھی تم لوگ ان سے بھی پوچھ سکتے ہو۔

٦٦٣٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ - هُوَ ابْنُ يُوسُفَ - عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا، وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا». [راجع: ٦٤٨٥]

[6637] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر ان (اخروی حقائق اور قیامت کی ہولناکیوں) کا تمھیں علم ہو جائے، جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور بہت کم ہنستے۔''

٦٦٣٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ: «هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!». قُلْتُ: مَا شَأْنِي؟ أَيُرَى فِيَّ شَيْءٌ؟ مَا شَأْنِي؟ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ - فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْكُتَ - وَتَغَشَّانِي مَا شَاءَ اللهُ، فَقُلْتُ: مَنْ هُمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا». [راجع: ١٤٦٠]

[6638] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں آپ ﷺ تک پہنچا تو آپ کعبے کے سائے میں بیٹھے فرما رہے تھے: ''رب کعبہ کی قسم! وہی سب سے زیادہ خسارے والے ہیں۔ رب کعبہ کی قسم! وہی سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔'' میں نے (دل میں) کہا: میری کیا حالت ہے شاید میرے متعلق کوئی چیز نظر آئی ہے؟ پھر میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور آپ مسلسل یہ فرماتے رہے تو میں خاموش نہ رہ سکا۔ اللہ کی مشیت کے مطابق مجھ پر ایک عجیب سی بے قراری طاری ہو گئی۔ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس مال زیادہ ہے، لیکن ان سے وہ مستثنیٰ ہیں جنھوں نے اس طرح، اس طرح اور اس طرح (بے دریغ اللہ کی راہ میں) خرچ کیا ہو گا۔''

٦٦٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ [عَبْدِالرَّحْمٰنِ] الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ سُلَيْمَانُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: قُلْ: إِنْ شَاءَ اللهُ، فَلَمْ يَقُلْ: إِنْ شَاءَ اللهُ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ، وَّايْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللهُ، لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ». [راجع: ٢٨١٩]

[6639] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا: میں آج رات نوے بیویوں سے جماع کروں گا، ہر ایک بچہ جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ انھیں ان کے ساتھی نے کہا: ان شاء اللہ کہو لیکن انھوں نے ان شاء اللہ نہ کہا، چنانچہ سلیمان علیہ السلام نے تمام عورتوں سے جماع کیا تو ان میں سے ایک عورت کے علاوہ کوئی بھی حاملہ نہ ہوئی اور اس نے بھی ناتمام بچے کو جنم دیا۔ اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر وہ ان شاء اللہ کہہ دیتے تو سب بچے شہسوار بن کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔''

٦٦٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:

[6640] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی خدمت میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہدیے

أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ سَرَقَةٌ مِّنْ حَرِيرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَدَاوَلُونَهَا بَيْنَهُمْ وَيَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهَا وَلِينِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْهَا؟» قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا».

کے طور پر پیش کیا گیا تو لوگ اسے دست بدست پکڑنے لگے اور اس کی خوبصورتی، نرمی پر اظہار حیرت کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں اس پر حیرت ہے؟'' صحابہ نے کہا: ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنت میں سعد (بن معاذ) کے رومال اس سے کہیں بڑھ کر ہیں۔''

لَمْ يَقُلْ شُعْبَةُ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ». [راجع: ٣٢٤٩]

شعبہ اور اسرائیل نے ابو اسحاق سے یہ روایت بیان کی تو اس میں وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِه کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

٦٦٤١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا كَانَ مِمَّا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ - أَوْ خِبَائِكَ - شَكَّ يَحْيَى - ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ أَوْ خِبَائِكَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَأَيْضًا وَّالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ». قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِّسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ». [راجع: ٢٢١١]

[6641] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہند بنت عتبہ بن ربیعہ ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! روئے زمین پر جتنے خیمے والے ہیں، ان میں کسی کا ذلیل و خوار ہونا مجھے اتنا پسند نہیں تھا جتنا آپ کا، لیکن آج میرا یہ حال ہو گیا ہے کہ کوئی بھی اہل خیمہ مجھے اس قدر پسند نہیں جس قدر آپ کا ڈیرہ مجھے محبوب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تیری فدا کاری میں مزید اضافہ ہو گا۔'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! ابو سفیان ایک بخیل آدمی ہے، کیا مجھ پر کوئی حرج تو نہیں اگر میں اس کے مال سے بچوں کو کھلاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، بشرطیکہ تم دستور کے مطابق خرچ کرو۔''

٦٦٤٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو ابْنَ مَيْمُونٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ

[6642] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ یمنی چمڑے کے خیمے سے پشت لگائے بیٹھے تھے کہ آپ نے اپنے صحابۂ کرام سے فرمایا: ''کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم اہل جنت کا چوتھا حصہ بنو؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے

مُضِيفٌ ظَهْرَهُ إِلَى قُبَّةٍ مِّنْ أَدَمٍ يَمَانٍ إِذْ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «أَفَلَمْ تَرْضَوْا أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ». [راجع: ٦٥٢٨]

فرمایا: ''کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو جاؤ؟'' صحابۂ کرام نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔''

٦٦٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ [بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ]، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٥٠١٣]

[6643] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ایک صحابی نے دوسرے صحابی کو قل ھو اللہ احد پڑھتے سنا جو اسے بار بار پڑھ رہا تھا۔ جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے یہ واقعہ ذکر کیا۔ وہ صحابی اس سورت کی قراءت کو بہت کم خیال کرتا تھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورت، قرآن مجید کے ایک تہائی حصے کے برابر ہے۔''

٦٦٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ». [راجع: ٤١٩]

[6644] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم رکوع اور سجود کو پورے طور پر ادا کیا کرو۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب تم رکوع اور سجود کرتے ہو تو میں تمھیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھ لیتا ہوں۔''

٦٦٤٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ مَعَهَا أَوْلَادُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ». قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ. [راجع: ٣٧٨٦]

[6645] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ایک انصاری خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس کے ساتھ اس کے بچے بھی تھے۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے تم دوسرے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔'' یہ الفاظ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائے۔

(٤) بَابٌ: لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

باب:4- اپنے باپ دادا کے نام کی قسم نہ اٹھاؤ

٦٦٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيرُ فِي رَكْبٍ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ: «أَلَا إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ أَوْ لِيَصْمُتْ».

[راجع: ٢٦٧٩]

[6646] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر ؓ کو پایا جبکہ وہ ایک قافلے کے ساتھ چل رہے تھے اور اپنے باپ کی قسم اٹھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ نے تمھیں اپنے باپ دادا کی قسم کھانے سے منع کیا ہے، لہٰذا جو کوئی قسم کھائے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی کھائے یا پھر خاموش رہے۔''

٦٦٤٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ»، قَالَ عُمَرُ: فَوَاللهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاكِرًا وَّلَا آثِرًا.

[6647] حضرت ابن عمر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمھیں اپنے باپ دادا کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے۔'' حضرت عمر ؓ نے کہا: جب سے میں نے یہ بات نبی ﷺ سے سنی ہے میں نے اپنے باپ دادا کی قسم نہیں اٹھائی، نہ ذاتی طور پر اور نہ کسی دوسرے کی نقل کرتے ہوئے۔

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿أَوْ أَثَرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ﴾ [الأحقاف: ٤]. يَأْثُرُ عِلْمًا.

امام مجاہد نے کہا: سورۂ احقاف میں جو ﴿أَوْ أَثَرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ﴾ ہے اس کے معنی ہیں: ''پہلے لوگوں کی خبر نقل کرنا''۔

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

حضرت امام زہری سے اس حدیث کو نقل کرنے میں عقیل، زبیدی اور اسحاق کلبی نے یونس کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ عُمَرَ.

ابن عیینہ اور معمر نے امام زہری سے اس حدیث کو بایں سند بیان کیا ہے کہ حضرت سالم، ابن عمر سے، انھوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ نے حضرت عمر کو غیر اللہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا۔

٦٦٤٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ

[6648] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے باپ دادا

قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ». [راجع: ٢٦٧٩]

کی قسم نہ اٹھاؤ۔''

٦٦٤٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ، فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي، فَدَعَاهُ إِلَى الطَّعَامِ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَّا آكُلَهُ، فَقَالَ: قُمْ فَلَأُحَدِّثَنَّكَ عَنْ ذَاكَ: إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي نَفَرٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: «وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ»، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ: «أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ؟» فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا: مَا صَنَعْنَا؟ حَلَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلَنَا؟ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمِينَهُ؟ وَاللهِ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّا أَتَيْنَاكَ لِتَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَّا تَحْمِلَنَا وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا، فَقَالَ: «إِنِّي لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ، وَلٰكِنَّ اللهَ حَمَلَكُمْ، وَاللهِ لَا أَحْلِفُ عَنْ يَّمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا». [راجع: ٣١٣٣]

[6649] حضرت زہدم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: قبیلۂ جرم اور اشعری حضرات کے درمیان محبت اور بھائی چارہ تھا۔ ہم ایک دفعہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے کہ انھیں کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغ کا گوشت تھا۔ اس وقت آپ کے پاس قبیلۂ بنو تیم اللہ سے ایک سرخ رنگ کا آدمی موجود تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ غلاموں میں سے ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس کو کھانے کی دعوت دی تو اس نے کہا: میں نے مرغی کو گندی چیز کھاتے دیکھا تو مجھے گھن آئی، پھر میں نے قسم کھالی کہ آئندہ میں اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ! میں تمھیں اس کے متعلق ایک حدیث سناتا ہوں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس قبیلۂ اشعر کے چند لوگوں کے ہمراہ حاضر ہوا۔ ہم نے آپ سے سواری کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمھیں سواری نہیں دے سکتا اور نہ ذاتی طور پر میرے پاس کوئی سواری ہی ہے جو تمھیں دے سکوں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس مال غنیمت سے کچھ اونٹ آئے تو آپ نے ہمارے بارے میں پوچھا: ''اشعری حضرات کہاں ہیں؟'' پھر آپ نے ہمیں سفید کوہانوں والے پانچ عمدہ اونٹ عطا کرنے کا حکم دیا۔ جب ہم ان کو لے کر چلے تو ہم نے (آپس میں) کہا: یہ ہم نے کیا کیا؟ رسول اللہ ﷺ تو قسم کھا چکے تھے کہ وہ ہمیں سواری مہیا نہیں کریں گے اور نہ اس وقت آپ کے پاس سواری موجود ہی تھی، اس کے باوجود آپ نے ہمیں سواری مہیا کر دی ہے؟ ہم نے تو رسول اللہ

ﷺ کو قسم سے غافل کر دیا ہے۔ اللہ کی قسم! ہم تو اس حرکت کے بعد کبھی فلاح سے ہمکنار نہیں ہو سکیں گے، چنانچہ ہم آپ کی طرف واپس آئے اور کہا: ہم آپ کے پاس آئے تھے کہ آپ ہمیں سواریاں مہیا کریں تو آپ نے قسم اٹھائی تھی کہ آپ ہمیں سواریاں نہیں دیں گے اور درحقیقت اس وقت آپ کے پاس سواریاں موجود بھی نہ تھیں۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: ''میں نے تمھیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا بندوبست کیا ہے۔ اللہ کی قسم! جب میں کوئی قسم اٹھاتا ہوں، پھر اس سے بہتر کوئی معاملہ دیکھتا ہوں تو وہی کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اور قسم سے حلال ہو جاتا ہوں۔'' یعنی اسے توڑ کر اس کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

(٥) بَابٌ: لَا يُحْلَفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، وَلَا بِالطَّوَاغِيتِ

باب:5- لات، عزیٰ اور دیگر بتوں کی قسم نہ اٹھائی جائے

٦٦٥٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ». [راجع: ٤٨٦٠]

[6650] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو کوئی قسم اٹھائے اور اپنی قسم میں کہے: لات اور عزیٰ کی قسم تو اسے چاہیے کہ فوراً لا الٰہ الا اللہ پڑھے۔ اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا: آ، میں تیرے ساتھ جوا کھیلتا ہوں تو اسے صدقہ کرنا چاہیے۔''

(٦) بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ وَإِنْ لَّمْ يُحَلَّفْ

باب:6- قسم کے مطالبے کے بغیر قسم کھانا

٦٦٥١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ، وَكَانَ يَلْبَسُهُ، فَجَعَلَ فَصَّهُ

[6651] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آپ نے اسے پہننا شروع کر دیا۔ آپ اس کا نگینہ ہتھیلی کے اندرونی حصے کی

فِي بَاطِنِ كَفِّهِ، فَصَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ، ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ: «إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ». فَرَمَى بِهِ ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا»، فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ. [راجع: ٥٨٦٥]

طرف رکھتے تھے۔ پھر لوگوں نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنوا لیں۔ آپ ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اپنی انگوٹھی اتار کر فرمایا: ''میں اسے پہنتا تھا اور اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھتا تھا۔'' پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! اب میں اسے آئندہ نہیں پہنوں گا۔'' اس کے بعد لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

(٧) بَابُ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى [مِلَّةِ] الْإِسْلَامِ

باب: 7- جس نے ملت اسلام کے علاوہ کسی اور ملت کی قسم اٹھائی

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ». وَلَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى الْكُفْرِ.

نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لات و عزیٰ کی قسم اٹھائے تو وہ فوراً کلمہ طیبہ پڑھے، یعنی لا الہ الا اللہ کہے۔'' آپ ﷺ نے اسے کفر کی طرف منسوب نہیں کیا۔

٦٦٥٢ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ. وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ». [راجع: ١٣٦٣]

[6652] حضرت ثابت بن ضحاک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی قسم کھائی تو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا۔ اور جس نے کسی چیز کو قتل کیا اسے دوزخ کی آگ میں اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔ اور مومن پر لعنت کرنا قتل کے مترادف ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کا الزام لگایا وہ بھی قتل کے برابر ہے۔''

فائدہ: اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس نے دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی قسم اٹھائی، مثلاً: اگر میں نے یہ کام کیا تو میں یہودی بن جاؤں یا عیسائی ہو جاؤں، اس طرح کہنے والے کا اسلام مختل ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ یہودی ہو جائے۔

(٨) بَابٌ: لَا يَقُولُ: مَا شَاءَ اللهُ وَشِئْتَ، وَهَلْ يَقُولُ: أَنَا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ؟

باب: 8- کوئی یہ نہ کہے: جو اللہ چاہے اور جو تو چاہے۔ اور کیا یوں کہا جا سکتا ہے کہ مجھے اللہ کا سہارا ہے پھر آپ کا؟

٦٦٥٣ - وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرَادَ اللهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ، فَبَعَثَ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ، فَقَالَ: تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فَلَا بَلَاغَ لِي إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ»، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [راجع: ٣٤٦٤]

[6653] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کا امتحان لینے کا ارادہ کیا تو ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ وہ کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے کہا: میرے تمام اسباب و ذرائع ختم ہو چکے ہیں، میرے لیے اب اللہ کے سوا پھر تیرے علاوہ کوئی سہارا نہیں ہے۔'' پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی۔

(٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ﴾ [الأنعام: ١٠٩].

باب:9- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور انھوں نے اپنی پختہ قسمیں کھاتے ہوئے اللہ کی قسم اٹھائی'' کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَوَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ فِي الرُّؤْيَا، قَالَ: «لَا تُقْسِمْ».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! آپ مجھے ضرور بتائیں جو میں نے خواب کی تعبیر میں خطا کی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسم نہ دو۔''

٦٦٥٤ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ. [راجع: ١٢٣٩]

[6654] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ہمیں قسم اٹھانے والے کی قسم کو پورا کرنے کا حکم دیا۔

٦٦٥٥ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أُسَامَةَ: أَنَّ ابْنَةً لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ - وَمَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أُسَامَةُ

[6655] حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھیجا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت اسامہ بن زید، حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ (پیغام یہ تھا) کہ میرا

[ابْنُ زَيْدٍ] وَسَعْدٌ وَأَبِي أَوْ أُبَيٌّ -: أَنَّ ابْنِي قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا، فَأَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطٰى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَتَحْتَسِبْ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَعَدَ رُفِعَ إِلَيْهِ فَأَقْعَدَهُ فِي حَجْرِهِ وَنَفْسُ الصَّبِيِّ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ: مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «هٰذِهِ رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ». [راجع: ١٢٨٤]

بیٹا قریب الوفات ہے، آپ تشریف لائیں۔ آپ نے جواب میں پیغام بھیجا کہ میرا سلام کہو اور اسے کہو: ''بے شک سب اللہ کا مال ہے جو اس نے لے لیا اور جو عنایت فرمایا۔ اس کے ہاں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، لہٰذا اسے چاہیے کہ صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے۔'' صاحبزادی نے دوبارہ پیغام بھیجا اور آپ کو قسم دی کہ ضرور تشریف لائیں، چنانچہ آپ اسی وقت اٹھے، ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ تیار ہوئے۔ جب آپ وہاں جا کر بیٹھے تو بچہ اٹھا کر آپ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے اسے اپنی آغوش میں بٹھایا جبکہ وہ دم توڑ رہا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے تو حضرت سعد بن عبادہ ؓ نے پوچھا: اللہ کے رسول! یہ رونا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ رونا رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جن کے دلوں میں چاہتا ہے اسے رکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ان پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔''

٦٦٥٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ تَمَسُّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ». [راجع: ١٢٥١]

[6656] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی مگر صرف قسم کو پورا کرنے کے لیے ایسا ہوگا۔''

٦٦٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُّتَضَعَّفٍ لَّوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ، وَأَهْلِ النَّارِ: كُلُّ جَوَّاظٍ عُتُلٍّ مُّسْتَكْبِرٍ». [راجع:

[6657] حضرت حارثہ بن وہب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں تمھیں بتاؤں کہ جنتی کون ہے؟ ہر وہ ناتواں جسے لوگ کمزور اور حقیر خیال کرتے ہوں، اگر وہ کسی بات پر اللہ کی قسم اٹھائے تو اللہ اسے پورا کر دیتا ہے۔ اور اہل جہنم ہر وہ موٹی گردن والا، بد خلق اور تکبر کرنے والا ہے۔''

[٤٩١٨

(١٠) بَابٌ: إِذَا قَالَ: أَشْهَدُ بِاللهِ، أَوْ شَهِدْتُ بِاللهِ

باب: 10- جب کوئی کہے: میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں یا میں نے اللہ کو گواہ بنایا

٦٦٥٨ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ». [راجع: ٢٦٥٢]

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانَ أَصْحَابُنَا يَنْهَوْنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ أَنْ نَحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ. [راجع: ٢٦٥٢]

[6658] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون لوگ اچھے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میرے زمانے کے لوگ بہتر ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ جو ان کے قریب ہوں گے۔ پھر ایسے لوگ پیدا ہوں کہ ان کی گواہی قسم سے پہلے زبان پر آجایا کرے گی اور ان کی قسم ان کی شہادت سے سبقت کرے گی۔''

ابراہیم نخعی نے کہا: جب ہم کمسن تھے تو ہمارے اساتذہ ہمیں قسم اٹھانے سے منع کرتے تھے کہ ہم گواہی یا عہد میں قسم کھائیں۔

فائدہ: صرف ''میں گواہی دیتا ہوں'' کے الفاظ قسم کے لیے کافی نہیں بلکہ یوں کہا جائے کہ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور قسم کا ارادہ کیا تو ایسا کہنا قسم ہے۔

(١١) بَابُ عَهْدِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: 11- اللہ عزوجل کے عہد کا اظہار کرنا

٦٦٥٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ - أَوْ قَالَ: أَخِيهِ - لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ»، فَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَهُ ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ﴾ [آل عمران: ٧٧].

[راجع: ٢٣٥٦]

[6659] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے جھوٹی قسم اس لیے کھائی کہ کسی مسلمان یا اپنے بھائی کا مال ہضم کرے تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔'' اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق نازل فرمائی: ''بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے عہد (اور اپنی قسموں) کو قلیل رقم میں بیچ ڈالتے ہیں۔''

٦٦٦٠ - قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ: فَمَرَّ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُم عَبْدُ اللهِ؟ قَالُوا لَهُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ: نَزَلَتْ فِيَّ وَفِي صَاحِبٍ لِّي فِي بِئْرٍ كَانَتْ بَيْنَنَا. [راجع: ٢٣٥٧]

[6660] سلیمان نے بیان کیا کہ پھر حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے تو انھوں نے پوچھا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تم سے کیا بیان کر رہے تھے؟ لوگوں نے انھیں بتایا تو حضرت اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آیت کریمہ میرے اور میرے ایک ساتھی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرا ان سے ایک کنویں کے متعلق جھگڑا تھا۔

فائدہ: اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ مجھ پر اللہ کا عہد ہے کہ میں فلاں کام ضرور کروں گا اور اس نے قسم کی نیت کی ہے تو کام نہ کرنے کی صورت میں اسے کفارہ دینا ہوگا۔

(١٢) بَابُ الْحَلِفِ بِعِزَّةِ اللهِ وَصِفَاتِهِ وَكَلَامِهِ

باب: 12- اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم کھانا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ لیتا ہوں۔''

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ کے درمیان ایک آدمی باقی رہ جائے گا تو وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میرا چہرہ دوزخ سے دوسری طرف پھیر دے۔ تیری عزت کی قسم! اس کے علاوہ میں تجھ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا۔''

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَالَ اللهُ: لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ».

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرے لیے یہ ہے اور اس سے دس گنا اور زیادہ۔''

وَقَالَ أَيُّوبُ: «وَعِزَّتِكَ لَا غِنٰى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ».

حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا: ''تیری عزت کی قسم! مجھے تیری برکت سے استغنا نہیں ہے۔''

٦٦٦١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ: هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ؟ حَتّٰى يَضَعَ

[6661] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دوزخ، ہمیشہ یہ کہتی رہے گی: کیا کچھ مزید ہے؟ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم

رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ، وَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ». رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ. [راجع: ٤٨٤٨]

اس میں رکھ دے گا تو وہ کہہ اٹھے گی: بس بس، مجھے تیری عزت کی قسم! اس کا ایک حصہ سکڑ کر دوسرے سے مل جائے گا۔" اس روایت کو شعبہ نے قتادہ سے روایت کیا ہے۔

(١٣) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَعَمْرُ اللهِ

باب: 13- آدمی کا لعمر اللہ کہنا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَعَمْرُكَ﴾ [الحجر: ٧٢]: لَعَيْشُكَ.

حضرت ابن عباس ؓ نے لَعَمْرُكَ کے متعلق کہا ہے کہ اس سے مراد "تیری زندگی کی قسم" ہے۔

٦٦٦٢ - **حَدَّثَنَا** الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللهُ، وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيثِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: لَعَمْرُ اللهِ لَنَقْتُلَنَّهُ. [راجع: ٢٥٩٣]

[6662] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ جب بہتان تراشوں نے ان پر طوفان باندھا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی پاک دامنی واضح کر دی تو نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی (رئیس المنافقین) سے انتقام کے متعلق فرمایا تو حضرت اسید بن حضیر ؓ کھڑے ہوئے اور حضرت سعد بن عبادہ ؓ سے کہا: حیات الٰہی (اللہ کی بقا) کی قسم! ہم اس کو ضرور قتل کریں گے۔

(١٤) بَابٌ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِيٓ أَيْمَٰنِكُمْ﴾ الْآيَةَ [البقرة: ٢٢٥].

باب: 14- ارشاد باری تعالیٰ: "اللہ تعالیٰ تمھاری لغو قسموں پر تمھاری گرفت نہیں کرے گا" کا بیان

٦٦٦٣ - **حَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ﴾ قَالَ: قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي قَوْلِهِ: لَا وَاللهِ، وَبَلٰى وَاللهِ.

[6663] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یہ آیت آدمی کے کلام: لَا وَاللّٰهِ اور بَلٰى وَاللّٰهِ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

[راجع: ٤٦١٣]

(١٥) بَابٌ: إِذَا حَنِثَ نَاسِيًا فِي الْأَيْمَانِ

باب:15- جب کوئی بھول کر قسم توڑ دے تو

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَآ أَخْطَأْتُم بِهِۦ﴾ [الأحزاب: ٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو تم بھول کر کرو۔''

وَقَالَ: ﴿لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ﴾ [الكهف: ٧٣].

نیز فرمایا: ''بھول چوک پر میرا مؤاخذہ نہ کرو۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے بھول کر قسم توڑنے والے کے متعلق کوئی حکم بیان نہیں کیا لیکن پیش کردہ آیات و احادیث سے ان کا رجحان یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھول اور غلطی کے عذر کی وجہ سے اس قسم کے متعلق نرم گوشہ رکھتے ہیں کہ اس میں کوئی کفارہ نہیں۔

٦٦٦٤ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ: «إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا وَسْوَسَتْ - أَوْ حَدَّثَتْ - بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمْ». [راجع: ٢٥٢٨]

[6664] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اسے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت سے وسوسے اور ان کے دل کی باتوں سے درگزر فرمایا ہے، جب تک وہ ان پر عمل پیرا نہ ہوں یا انھیں زبان پر نہ لے آئیں۔''

٦٦٦٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ - أَوْ مُحَمَّدٌ: عَنْهُ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللهِ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كُنْتُ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «افْعَلْ وَلَا حَرَجَ» لَهُنَّ كُلِّهِنَّ يَوْمَئِذٍ، فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: «افْعَلِ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ». [راجع: ٨٣]

[6665] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ قربانی کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، ایک صحابی کھڑے ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! میں فلاں فلاں ارکان کو فلاں فلاں ارکان سے پہلے خیال کرتا تھا۔ پھر ایک دوسرا کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں فلاں فلاں ارکان کے متعلق یونہی خیال کرتا تھا، اس کا اشارہ (حلق، رمی اور نحر) تینوں کی طرف تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یونہی کر لو (ان میں سے کسی کام کے پہلے یا بعد کرنے میں) کوئی حرج نہیں۔'' چنانچہ اس دن آپ ﷺ سے جس کام کے متعلق بھی دریافت کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا: ''یونہی کر لو، کوئی حرج نہیں۔''

٦٦٦٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «لَا حَرَجَ»، قَالَ آخَرُ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ: «لَا حَرَجَ». قَالَ آخَرُ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «لَا حَرَجَ». [راجع: ٨٤]

[6666] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے کہا: میں نے رمی سے پہلے طواف زیارت کرلیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔'' ایک دوسرے نے کہا: میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے اپنا سر منڈوادیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔'' تیسرے نے کہا: میں نے رمی کرنے سے پہلے اپنی قربانی کو ذبح کرڈالا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔''

٦٦٦٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: «ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ». فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَالَ: «وَعَلَيْكَ، ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ». قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: فَأَعْلِمْنِي، قَالَ: «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا، ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا». [راجع: ٧٥٧]

[6667] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے۔ نماز سے فراغت کے بعد وہ شخص آیا اور آپ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا: ''لوٹ جا، دوبارہ نماز پڑھ، تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' وہ واپس گیا، نماز پڑھ کر دوبارہ آیا اور آپ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا: ''واپس جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' آخر تیسری مرتبہ اس نے کہا: آپ مجھے نماز کا طریقہ سکھا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے اچھی طرح سے وضو کرو، پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر تحریمہ کہو اور قرآن کا جو حصہ آسانی سے پڑھ سکتے ہو اسے تلاوت کرو، اس کے بعد اطمینان کے ساتھ رکوع کرو، پھر اپنا سر اٹھاؤ، جب سیدھے کھڑے ہو جاؤ تو پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو، پھر اپنا سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر اطمینان سے سجدہ کرو، پھر اپنا سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ تم یہ عمل اپنی پوری نماز میں کرو۔''

٦٦٦٨ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

[6668] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: غزوۂ احد میں مشرکین شکست سے دوچار ہوئے اور

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ هَزِيمَةً تُعْرَفُ فِيهِمْ، فَصَرَخَ إِبْلِيسُ: أَيْ عِبَادَ اللهِ! أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ، فَقَالَ: أَبِي أَبِي، قَالَتْ: فَوَاللهِ! مَا انْحَجَزُوا حَتّٰى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: غَفَرَ اللهُ لَكُمْ. قَالَ عُرْوَةُ: فَوَاللهِ! مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةٌ حَتّٰى لَقِيَ اللهَ. [راجع: ٣٢٩٠]

اپنی شکست ان میں مشہور ہوگئی تو شیطان لعین زور سے چلایا: اللہ کے بندو! اپنے پیچھے سے دشمن کا خیال کرو، چنانچہ آگے والے لوگ پیچھے کی طرف پلٹ پڑے، پھر یہ (آگے والے) اور پیچھے والے باہم مصروف پیکار ہوگئے۔ حضرت حذیفہ بن یمان ؓ نے دیکھا کہ اچانک ان کے والد اس جماعت میں ہیں۔ حضرت حذیفہ ؓ پکارنے لگے: یہ میرا باپ ہے۔ یہ میرا باپ ہے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! لوگ پھر بھی نہ رکے حتی کہ انھیں قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ ؓ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمھاری مغفرت کرے۔ حضرت عروہ نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت حذیفہ ؓ کو اپنے والد گرامی کی اس طرح شہادت کا آخر وقت تک افسوس رہا یہاں تک کہ وہ اپنے اللہ سے جا ملے۔

٦٦٦٩ - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي عَوْفٌ عَنْ خِلَاسٍ وَّمُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا وَّهُوَ صَائِمٌ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ». [راجع: ١٩٣٣]

[6669] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے روزے کی حالت میں بھول چوک کر کھا لیا تو اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔“

٦٦٧٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ، فَمَضٰى فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ فَكَبَّرَ وَسَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّمَ. [راجع: ٨٢٩]

[6670] حضرت عبداللہ ابن بحینہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک مرتبہ نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے سے پہلے ہی کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھاتے رہے۔ پھر جب آپ نے اپنی نماز پوری کر لی تو لوگوں نے آپ کے سلام کا انتظار کیا لیکن آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کیا، پھر سر مبارک اٹھایا اور اللہ اکبر کہا، اور سجدہ کیا، پھر سجدے سے اپنا سر اٹھایا اور سلام پھیر دیا۔

٦٦٧١ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ مِنْهَا - قَالَ مَنْصُورٌ: لَا أَدْرِي إِبْرَاهِيمُ وَهِمَ أَمْ عَلْقَمَةُ - قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: «هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ لَّا يَدْرِي، زَادَ فِي صَلَاتِهِ أَمْ نَقَصَ فَيَتَحَرَّى الصَّوَابَ فَيُتِمُّ مَا بَقِيَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ». [راجع: ٤٠١]

[6671] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں ظہر کی نماز پڑھائی تو نماز میں کچھ اضافہ یا کمی کر دی...... (راویٔ حدیث) منصور نے کہا: معلوم نہیں ہو سکا کہ ابراہیم سے وہم ہوا ہے یا علقمہ بھول گئے ہیں...... انھوں نے کہا: پوچھا گیا: اللہ کے رسول! نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''اصل بات کیا ہے؟'' لوگوں نے کہا: آپ نے اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا: آپ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ دو سجدے کیے، پھر فرمایا: ''یہ دو سجدے اس شخص کے لیے ہیں جسے معلوم نہ ہو کہ اس نے نماز میں کمی کی ہے یا زیادتی۔ اسے چاہیے کہ صحیح بات تک پہنچنے کے لیے اپنے ذہن پر زور ڈالے، پھر باقی ماندہ نماز کو پورا کرے، پھر سہو کے دو سجدے کرے۔''

٦٦٧٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ﴿قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا﴾ [الكهف: ٧٣] قَالَ: «كَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا». [راجع: ٧٤]

[6672] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو درج ذیل آیت کی تفسیر کرتے ہوئے سنا: ''اس چیز کے متعلق مجھ سے مؤاخذہ نہ کرنا جو مجھ سے بھول کی بنا پر سرزد ہو، نیز میرے کام میں مجھ پر تنگی نہ کرنا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلی مخالفت بھولنے کے باعث تھی۔''

٦٦٧٣ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَكَانَ عِنْدَهُمْ ضَيْفٌ لَّهُمْ فَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَّذْبَحُوا قَبْلَ أَنْ يَّرْجِعَ لِيَأْكُلَ ضَيْفُهُمْ، فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يُّعِيدَ الذَّبْحَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! عِنْدِي عَنَاقٌ

[6673] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے ہاں کچھ مہمان ٹھہرے ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنے اہل خانہ سے کہا کہ ان کے واپس آنے سے پہلے جانور ذبح کر لیں تاکہ مہمان اسے تناول کریں، چنانچہ انھوں نے (عیدالاضحیٰ کی) نماز سے قبل اپنا جانور ذبح کر لیا۔ پھر نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے حکم دیا کہ نماز کے بعد دوبارہ ذبح کریں۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے

جَذَعٌ، عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ.

پاس دودھ پینے والا ایک بکری کا بچہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ (رسول اللہ ﷺ نے وہی ذبح کرنے کی اجازت دے دی۔)

وَكَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَقِفُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ عَنْ حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ وَيُحَدِّثُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ، وَيَقِفُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ وَيَقُولُ: لَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ غَيْرَهُ أَمْ لَا؟

راویٔ حدیث کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں ہوسکا کہ مذکورہ رخصت دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے یا صرف ان (حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ) کے لیے تھی۔

رَوَاهُ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٩٥١]

اس روایت کو ایوب نے ابن سیرین سے، انھوں نے حضرت انس سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ذکر کیا ہے۔

٦٦٧٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ عِيدٍ، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ ذَبَحَ فَلْيُبَدِّلْ مَكَانَهَا، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ، فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ». [راجع: ٩٨٥]

[6674] حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اس وقت موجود تھا جب نبی ﷺ نے نماز عید پڑھائی، پھر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ”جس نے نماز سے پہلے ذبح کرلیا ہو اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی ذبح نہ کیا ہو اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر اسے ذبح کردے۔“

فائدہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور ان کے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ ایک ہی مکان میں رہتے تھے، اس بنا پر مذکورہ واقعے کی نسبت کبھی تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف کی ہے اور کبھی وہ اس واقعے کو اپنے ماموں کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔

(١٦) بَابُ الْيَمِينِ الْغَمُوسِ

باب: 16- جھوٹی قسم کا بیان

﴿وَلَا تَتَّخِذُوٓا أَيْمَٰنَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوتِهَا﴾ اَلْآيَةَ [النحل: ٩٤]. ﴿دَخَلًا﴾: مَكْرًا وَّخِيَانَةً.

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”تم اپنی قسموں کو باہمی معاملات میں دھوکا دینے کا ذریعہ نہ بناؤ، ورنہ قدم جم جانے کے بعد (اسلام سے) پھسل جائیں گے۔“ دَخَلًا کے معنی ہیں: دغا اور فریب کا ذریعہ۔

٦٦٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا فِرَاسٌ: قَالَ

[6675] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بڑے گناہ

الشَّعْبِيُّ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْكَبَائِرُ: اَلْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ». [انظر: ٦٨٧٠، ٦٩٢٠]

یہ ہیں: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا، ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا۔''

(١٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَـٰنِهِمْ﴾ اَلْآيَةَ [آل عمران: ٧٧]

باب: 17- ارشاد باری تعالیٰ: ''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو (تھوڑی سی قیمت کے عوض) بیچ ڈالتے ہیں.....'' کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَجْعَلُوا۟ ٱللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَـٰنِكُمْ﴾ [البقرة: ٢٢٤]

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور تم اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ.....''

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿وَلَا تَشْتَرُوا۟ بِعَهْدِ ٱللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ [اَلْآيَةَ] [النحل: ٩٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ سے کیے ہوئے عہد کو تھوڑی سی قیمت کے عوض مت فروخت کرو.....''

[وَقَوْلِهِ تَعَالٰى] ﴿وَلَا تَنقُضُوا۟ ٱلْأَيْمَـٰنَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ ٱللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا﴾ [النحل: ٩١]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اپنی قسموں کو پکا کرنے کے بعد مت توڑو جبکہ تم اپنے قول و اقرار پر اللہ کو ضامن بنا چکے ہو۔''

٦٦٧٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِىءٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ»، فَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَـٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ. [راجع: ٢٣٥٦]

[6676] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جھوٹی قسم بایں طور کھائی کہ اس کے ذریعے سے کسی مسلمان کا مال ناجائز طریقے سے حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر سخت غضبناک ہوگا۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق بایں الفاظ نازل فرمائی: ''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو معمولی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں....''

٦٦٧٧ - فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ فَقَالُوا: كَذَا وَكَذَا،

[6677] (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کر رہے تھے) تو حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں

قَالَ: فِيَّ أُنْزِلَتْ، كَانَ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِّي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِينُهُ»، فَقُلْتُ: إِذًا يَحْلِفُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينِ صَبْرٍ وَّهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَّقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ». [راجع: ٢٣٥٧]

نے پوچھا کہ ابوعبدالرحمٰن نے تم لوگوں سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ لوگوں نے کہا: انھوں نے ایسا ایسا بیان کیا ہے۔ انھوں نے کہا: یہ آیت تو میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرے ایک چچازاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا، اس کے متعلق مقدمہ لے کر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”تم اپنے گواہ لاؤ بصورت دیگر مدعا علیہ سے قسم لی جائے گی۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! وہ تو جھوٹی قسم کھا لے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے بدنیتی کے ساتھ جھوٹی قسم اس لیے اٹھائی کہ اس کے ذریعے سے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر جائے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) اس پر انتہائی غضبناک ہوگا۔“

(١٨) بَابُ الْيَمِينِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَفِي الْمَعْصِيَةِ، وَالْغَضَبِ

باب: 18- ایسی چیز کے متعلق قسم کھانا جس کا وہ مالک نہیں، نیز گناہ اور غصے میں قسم اٹھانا

٦٦٧٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ فَقَالَ: «وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلٰى شَيْءٍ»، وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: «انْطَلِقْ إِلٰى أَصْحَابِكَ فَقُلْ: إِنَّ اللهَ أَوْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْمِلُكُمْ». [راجع: ٣١٣٣]

[6678] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے میرے ساتھیوں نے نبی ﷺ کے پاس بھیجا تاکہ میں آپ سے سواریوں کا مطالبہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں تمھیں کسی چیز پر سوار نہیں کروں گا۔“ اس وقت میں نے آپ ﷺ کو اس حالت میں پایا کہ آپ غصے میں تھے۔ پھر جب میں دوبارہ آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ”تم اپنے ساتھیوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: اللہ تعالیٰ نے یا اللہ کے رسول ﷺ نے تمھیں سواریاں مہیا کی ہیں۔“

٦٦٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ:

[6679] امام زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَّعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّأَهَا اللهُ مِمَّا قَالُوا، كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيثِ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ جَآءُو بِٱلْإِفْكِ﴾ [النور:١١-٢٠] اَلْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا فِي بَرَاءَتِي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ لِّقَرَابَتِهِ مِنْهُ: وَاللهِ لَا أُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ. فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُوْلُوا۟ ٱلْفَضْلِ مِنكُمْ وَٱلسَّعَةِ أَن يُؤْتُوٓا۟ أُوْلِى ٱلْقُرْبَىٰ﴾ اَلْآيَةَ [النور:٢٢]. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلٰى وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَّغْفِرَ اللهُ لِي، فَرَجَعَ إِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: وَاللهِ! لَا أَنْزِعُهَا عَنْهُ أَبَدًا. [راجع: ٢٥٩٣]

حضرت عائشہ ؓ کے متعلق ایک حدیث سنی جب ان پر بہتان تراشوں نے طوفان باندھا اور اللہ تعالیٰ نے انھیں اس بہتان سے پاک قرار دیا اور ان کی باتوں سے بری کیا۔ ان میں سے ہر ایک نے مجھے حدیث کا کچھ حصہ بتایا کہ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ﴾ سے دس آیات تک میری براءت نازل فرمائی۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! میں مسطح پر خرچ نہیں کروں گا، جبکہ وہ مسطح پر قرابت داری کی وجہ سے خرچ کیا کرتے تھے۔ یہ اس لیے کیا کہ انھوں حضرت عائشہ ؓ پر بہتان لگانے میں حصہ لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''تم میں سے اہل فضل و وسعت قسمیں نہ کھائیں کہ وہ اپنے اقارب پر خرچ نہیں کریں گے۔'' نزول آیات کے بعد حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! کیوں نہیں، ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ اللہ ہمیں بخش دے۔ پھر انھوں نے مسطح پر خرچ کرنا شروع کر دیا اور کہا: اللہ کی قسم! میں مسطح کا خرچہ کبھی بند نہیں کروں گا۔

٦٦٨٠ - **حَدَّثَنَا** أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي نَفَرٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ، فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ، فَحَلَفَ أَنْ لَّا يَحْمِلَنَا، ثُمَّ قَالَ: «وَاللهِ! إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا». [راجع: ٣١٣٣]

[6680] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں قبیلۂ اشعر کے چند لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ بحالت غصہ تھے۔ ہم نے آپ سے سواریاں طلب کیں تو آپ نے قسم کھائی کہ آپ ہمیں سواریاں نہیں دیں گے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اللہ نے چاہا تو میں کبھی ایسی قسم نہیں کھاتا کہ اس کے سوا دوسری چیز کو بہتر خیال کروں تو وہی کرتا ہوں جس میں بھلائی اور خیر خواہی ہے اور اپنی قسم توڑ کر اس کا کفارہ دے دیتا ہوں۔''

(١٩) بَابٌ: إِذَا قَالَ: وَاللهِ لَا أَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ، فَصَلَّى أَوْ قَرَأَ أَوْ سَبَّحَ أَوْ كَبَّرَ أَوْ حَمِدَ أَوْ هَلَّلَ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ

باب: 19- جب کسی نے کہا: اللہ کی قسم! میں آج کلام نہیں کروں گا، پھر اس نے نماز پڑھی یا قرآن کی تلاوت کی یا سبحان اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ کہا تو وہ اپنی نیت پر ہے

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ».

نبی ﷺ نے فرمایا: ”افضل کلام چار ہیں: سبحان الله، الحمدلله، لا إله إلا الله اور الله أكبر۔“

وَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى هِرَقْلَ: ﴿تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ [آل عمران: ٦٤]

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ہرقل کو لکھا تھا: ”تم ایسی بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمھارے درمیان مشترک ہے۔“

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ﴾ [الفتح: ٢٦]: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

امام مجاہد نے کہا: كَلِمَةَ التَّقْوٰى سے مراد لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه ہے۔

٦٦٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «قُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ». [راجع: ١٣٦٠]

[6681] حضرت سعید بن مسیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: جب ابوطالب کی موت کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس گئے اور اس سے کہا: ”آپ لا الہ الا اللہ کہہ دیں، میں اس کلمے کے سبب اللہ کے پاس تمھارے لیے حجت پیش کروں گا۔“

٦٦٨٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ».

[6682] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو کلمے زبان پر ہلکے، ترازو میں وزنی اور اللہ کو بہت پیارے ہیں: وہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ ہیں۔“

[راجع: ٦٤٠٦]

٦٦٨٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَلِمَةً وَّقُلْتُ أُخْرٰى، قَالَ: «مَنْ مَّاتَ يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ». وَقُلْتُ أُخْرٰى: مَنْ مَّاتَ لَا يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ. [راجع: ١٢٣٨]

[6683] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک کلمہ کہا اور میں نے (اس پر قیاس کرتے ہوئے) دوسرا کلمہ کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو تو وہ جہنم میں جائے گا۔'' میں نے دوسرا کلمہ کہا: جو شخص اس حالت میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔

(٢٠) بَابُ مَنْ حَلَفَ أَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلٰى أَهْلِهِ شَهْرًا، وَّكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ

باب: 20- جس نے قسم کھائی کہ وہ مہینہ بھر اپنی بیوی کے پاس نہیں جائے گا اور مہینہ انتیس دن کا ہو

٦٦٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: آلٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نِّسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! آلَيْتَ شَهْرًا، فَقَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ». [راجع: ٣٧٨]

[6684] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایلاء فرمایا اور آپ کے پاؤں کو موچ آگئی تھی۔ آپ اپنے بالا خانے میں انتیس دن تک قیام پذیر رہے، پھر وہاں سے نیچے اترے تو صحابۂ کرام نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے تو ایک ماہ تک کے لیے ایلاء فرمایا تھا، یعنی آپ نے قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک نہیں اتریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

(٢١) بَابٌ: إِذَا حَلَفَ أَنْ لَّا يَشْرَبَ نَبِيذًا فَشَرِبَ طِلَاءً أَوْ سَكَرًا أَوْ عَصِيرًا لَّمْ يَحْنَثْ فِي قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ، وَلَيْسَتْ هٰذِهِ بِأَنْبِذَةٍ عِنْدَهُ

باب: 21- اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ نبیذ نہیں پیے گا اس کے بعد اس نے طلاء، سکر یا عصیر پی لیا تو بعض لوگوں کے نزدیک وہ حانث نہیں ہوگا کیونکہ ان کے نزدیک یہ چیزیں نبیذ نہیں ہیں

٦٦٨٥ - حَدَّثَنِي عَلِيٌّ: سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ أَبِي حَازِمٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ:

[6685] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے ایک صحابی حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا اور

أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ أَعْرَسَ فَدَعَا النَّبِيَّ ﷺ لِعُرْسِهِ، فَكَانَتِ الْعَرُوسُ خَادِمَهُمْ. فَقَالَ سَهْلٌ لِّلْقَوْمِ: هَلْ تَدْرُونَ مَا سَقَتْهُ؟ قَالَ: أَنْقَعَتْ لَهُ تَمْرًا فِي تَوْرٍ مِّنَ اللَّيْلِ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَيْهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ. [راجع: ٥١٧٦]

اپنی شادی کے موقع پر انھوں نے نبی ﷺ کو دعوت دی۔ دلہن ہی میزبانی کا کام کر رہی تھی۔ پھر حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ اس دلہن نے کیا پلایا تھا؟ اس نے رات ہی کو پتھر کے ایک برتن میں کھجوریں بھگو رکھی تھیں حتی کہ جب صبح ہوئی تو اس نے ان کا پانی ہی آپ ﷺ کو پلایا تھا۔

٦٦٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَ شَنًّا.

[6686] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: ہماری ایک بکری مر گئی تو اس کے چمڑے کو ہم نے دباغت دی، پھر ہم اس کی مشک میں نبیذ بناتے رہے حتی کہ وہ پرانی ہوگئی۔

(٢٢) بَابٌ: إِذَا حَلَفَ أَنْ لَّا يَأْتَدِمَ فَأَكَلَ تَمْرًا بِخُبْزٍ وَّمَا يَكُونُ مِنْهُ الْأُدْمُ

باب:22- اگر کسی نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھائے گا، پھر اس نے روٹی کے ساتھ کھجور کھائی، اور سالن کیا ہوتا ہے

٦٦٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَّأْدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ. [راجع: ٥٤٢٣]

[6687] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: محمد ﷺ کے اہل خانہ کبھی مسلسل تین دن تک سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی نہیں کھا سکے حتی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ، بِهٰذَا.

ابن کثیر بیان کرتے ہیں: ہمیں سفیان نے بتایا، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث ذکر کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہی حدیث بیان کی۔

٦٦٨٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ

[6688] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم

مَالِكٍ قَالَ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَأَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَنْ مَّعَهُ: «قُومُوا»، فَانْطَلَقُوا، وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ [وَالنَّاسُ]، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتِ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَّا عِنْدَكِ»، فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ، قَالَ: فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَّهَا فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّقُولَ. ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِّعَشَرَةٍ»، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِّعَشَرَةٍ»، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا. [راجع: ٤٢٢]

رضی اللہ عنہا سے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی آواز کمزور سنائی دی ہے۔ مجھے اس میں بھوک کے اثرات معلوم ہوتے ہیں۔ کیا تمھارے پاس کھانے کی کوئی چیز موجود ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، چنانچہ انھوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ لیا اور اس کے ایک طرف انھیں لپیٹ دیا، پھر وہ دے کر انھوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ میں وہ روٹیاں لے کر گیا تو رسول اللہ ﷺ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ میں آپ کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تمھیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے کہا جو آپ کے ساتھ تھے: ''اٹھو۔'' چنانچہ وہ چلے اور میں ان کے آگے آگے چلا حتی کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انھیں بتایا (کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں۔) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ام سلیم! رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں جبکہ ہمارے پاس تو کوئی ایسا کھانا نہیں ہے جو سب کو پیش کیا جائے۔ انھوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو زیادہ علم ہے۔ پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور رسول اللہ ﷺ سے ملے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر کی طرف بڑھے حتی کہ اندر داخل ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام سلیم! جو کچھ تمھارے پاس ہے میرے پاس لاؤ۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا وہ روٹیاں لے کر آئیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ان روٹیوں کے ٹکڑے کر دیے گئے اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنی کپی سے گھی نچوڑا اور ان میں ملایا۔ گویا یہی سالن تھا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ اللہ نے چاہا پڑھا، پھر فرمایا: ''دس دس آدمیوں کو اندر بلاؤ۔''

انھیں بلایا گیا۔ اس طرح سب لوگوں نے کھانا کھایا اور خوب سیر ہو گئے جبکہ وہ ستر (70) یا اسی (80) آدمی تھے۔

(٢٣) بَابُ النِّيَّةِ فِي الْأَيْمَانِ

باب: 23- قسم میں نیت کا اعتبار کرنا

٦٦٨٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ». [راجع: ١]

[6689] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ ہر انسان کو وہی حاصل ہو گا جو اس نے نیت کی۔ جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی اس کی ہجرت واقعی اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کمانے کے لیے یا کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے ہوگی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہوگی جس کے لیے اس نے ہجرت کی ہے۔''

(٢٤) بَابٌ: إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ النَّذْرِ وَالتَّوْبَةِ

باب: 24- جب کوئی شخص اپنا مال نذر اور توبہ کے طور پر صدقہ کرے

٦٦٩٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ - وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ - قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ فِي حَدِيثِهِ، ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا﴾، [التوبة: ١١٨] فَقَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ: إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ».

[6690] عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے (وہ اپنے باپ عبداللہ بن کعب سے بیان کرتے ہیں۔)...... اور جب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تھے تو ان کی اولاد میں سے یہی (عبداللہ بن کعب) ان کو لے کر چلا کرتے تھے...... انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کی حدیث سنی جو ان حضرات سے متعلق تھی جو غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انھوں نے اپنی سرگزشت کے آخر میں کہا: میں نے یہ پیش کش کی کہ اپنی توبہ کی خوشی میں میں اپنا مال اللہ اور اس کے

[راجع : ٢٧٥٧]

رسول ﷺ کے لیے صدقہ کر کے اس سے خالی ہونا چاہتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنا کچھ مال اپنے پاس ہی رکھو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔''

(٢٥) بَابٌ: إِذَا حَرَّمَ طَعَامًا

باب: 25- اگر کوئی اپنا کھانا خود پر حرام کرلے

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿يَتَأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَٰجِكَ﴾ [التحريم: ١]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے نبی! آپ کیوں اس چیز کو حرام کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے، آپ اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہیں.....''

وَقَوْلُهُ: ﴿لَا تُحَرِّمُوا۟ طَيِّبَٰتِ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكُمْ﴾ [المائدة: ٨٧].

نیز فرمایا: ''جو پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے حلال کی ہیں، انھیں حرام مت کرو۔''

٦٦٩١ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: زَعَمَ عَطَاءٌ: أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ: إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ»، فَنَزَلَتْ: ﴿يَتَأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكَ﴾ ﴿إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ﴾ [التحريم: ٤] لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ ﴿وَإِذْ أَسَرَّ ٱلنَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَٰجِهِۦ حَدِيثًا﴾ [التحريم: ٣] لِقَوْلِهِ: «بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا».

[6691] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ حضرت زینب بنت جحش ؓ کے پاس ٹھہرا کرتے تھے اور وہاں شہد نوش فرماتے تھے۔ میں نے اور حضرت حفصہ ؓ نے پروگرام بنایا کہ جس کے پاس نبی ﷺ تشریف لائیں تو وہ کہے: میں آپ سے مغافیر کی بو پاتی ہوں۔ کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ چنانچہ جب آپ ایک کے ہاں تشریف لائے تو اس نے آپ سے یہی کہا۔ تو آپ نے فرمایا: ''(میں نے مغافیر) نہیں (کھایا) بلکہ زینب بنت جحش ؓ کے ہاں شہد نوش کیا ہے، آئندہ میں شہد بھی نوش نہیں کروں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''اے نبی! آپ ایسی چیز کو کیوں حرام کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے؟'' اس آیت کریمہ میں سے ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ﴾ سے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ ؓ کی طرف اشارہ ہے۔ اور وَ إِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ...... سے مراد آپ کا یہ کہنا ہے: ''نہیں، بلکہ میں نے شہد نوش کیا ہے۔''

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ: «وَلَنْ

ایک روایت کے مطابق (آپ ﷺ نے فرمایا تھا):

أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ، فَلَا تُخْبِرِي بِذٰلِكَ أَحَدًا». [راجع: ٤٩١٢]

''اب کبھی میں شہد نوش نہیں کروں گا۔ میں نے اس بات کی قسم کھائی ہے۔تم اس کی کسی کو خبر نہ کرنا۔'' (پھر آپ نے اس قسم کو توڑ دیا اور کفارہ ادا کیا)۔

(٢٦) بَابُ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ

باب:26- نذر کا پورا کرنا

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿يُوفُونَ بِالنَّذْرِ﴾ [الإنسان: ٧]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:''وہ اپنی نذر پوری کرتے ہیں۔''

٦٦٩٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَوَ لَمْ يُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَّلَا يُؤَخِّرُ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِالنَّذْرِ مِنَ الْبَخِيلِ». [راجع: ٦٦٠٨]

[6692] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: کیا لوگوں کو نذر سے منع نہیں کیا گیا؟ بلاشبہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:''نذر کسی چیز کو آگے پیچھے نہیں کر سکتی، اس کے ذریعے سے تو صرف بخیل سے مال نکالا جاتا ہے۔''

٦٦٩٣ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلٰكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ». [راجع: ٦٦٠٨]

[6692] حضرت ابن عمر ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نذر ماننے سے منع کیا، نیز آپ نے فرمایا:''یقیناً وہ کسی چیز کو واپس نہیں کر سکتی، البتہ اس کے ذریعے سے بخیل سے مال نکالا جا سکتا ہے۔''

٦٦٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَّمْ أَكُنْ قَدَّرْتُهُ، وَلٰكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدَرِ قَدْ قُدِّرَ لَهُ فَيَسْتَخْرِجُ اللهُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ، فَيُؤْتِينِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِينِي عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ». [راجع: ٦٦٠٩]

[6694] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا:''نذر، ابن آدم کو کوئی ایسی چیز نہیں دیتی جو اس کے مقدر میں نہ ہو لیکن وہ اسے (انسان کو) اس کام کی طرف لے جاتی ہے جو اس کے مقدر میں لکھ دیا ہوتا ہے، چنانچہ نذر کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ بخیل سے مال نکالتا ہے، اس طرح وہ چیزیں صدقہ کر دیتا ہے جس کی اس سے پہلے اس سے امید نہیں کی جا سکتی تھی۔''

فائدہ: لوگوں کی عادت ہے کہ وہ کسی فائدے کے حصول کے لیے یا کسی نقصان کے دور ہونے کی نذر مانتے ہیں۔ اس قسم

کی نذر سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ایسا کرنا بخیلوں کا کام ہے۔ وہ صدقہ خیرات نہیں کرتے لیکن جب کسی خوف یا حرص کے باعث کوئی نذر مانتے ہیں تو مال خرچ کرتے ہیں۔ اگر خوف یا طمع نہ ہو تو ایک کوڑی خرچ کرنے کے روادار نہیں ہوتے، جبکہ سخی آدمی ایسا نہیں کرتا بلکہ وہ تو سخاوت کے ساتھ کسی طمع یا خوف کو وابستہ ہی نہیں کرتا۔

(۲۷) بَابُ إِثْمِ مَنْ لَّا يَفِي بِالنَّذْرِ

باب: 27- اس شخص کا گناہ جو نذر کو پورا نہیں کرتا

٦٦٩٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ: حَدَّثَنَا زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، - قَالَ عِمْرَانُ: لَا أَدْرِي ذَكَرَ ثِنْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا بَعْدَ قَرْنِهِ - ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ يَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ، وَيَخُونُونَ - وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ». [راجع: ٢٦٥١]

[6695] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر وہ جو ان کے متصل ہیں، پھر وہ جو ان کے متصل ہیں...... حضرت عمران ؓ کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا تھا یا تین کا...... پھر وہ لوگ آئیں گے جو نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے، خیانت پیشہ ہوں گے، امانت کی حفاظت نہیں کریں گے اور گواہی دیں گے جبکہ ان سے گواہی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ ان میں موٹاپا نمایاں طور پر ظاہر ہوگا۔''

فائدہ: واضح رہے کہ حدیث میں مذکور موٹاپے سے مراد کسبی موٹاپا ہے کیونکہ پیدائشی موٹاپا غیر اختیاری ہوتا ہے اور یہ قابل مذمت نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قرب قیامت کے وقت لوگ عیش و عشرت کی زندگی گزاریں گے، نیز وہ حلال و حرام کی پروا نہیں کریں گے اور دنیا میں جانوروں کی طرح کھائیں گے، ان کا مقصد حیات صرف کھانا پینا ہوگا، اس بنا پر ان کے جسم پر چربی کی بہتات ہوگی اور ان میں موٹاپا نمایاں طور پر ظاہر ہوگا۔

(۲۸) بَابٌ: اَلنَّذْرُ فِي الطَّاعَةِ

باب: 28- طاعت کے کاموں کی نذر ماننا

﴿وَمَآ أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ﴾ [البقرة: ٢٧٠]

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''تم جو بھی خرچ کرو کوئی خرچ یا نذر مانو کوئی نذر۔''

فائدہ: نذر کی چار اقسام ہیں: ○ نذر طاعت، جیسے نماز پڑھنے کی نذر ماننا۔ ○ نذر معصیت، جیسے شراب نوشی کی نذر ماننا۔ ○ نذر مباح، جیسے مباح چیزیں استعمال کرنے کی نذر ماننا۔ ○ نذر مکروہ: کسی مکروہ چیز کی نذر ماننا، جیسے نوافل ترک کرنے کی نذر ماننا۔ ان میں صرف نذر طاعت لازم ہے اور نذر معصیت کا نہ کرنا ضروری ہے اور باقی پر عمل کرنا لازم نہیں۔

٦٦٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ». [انظر: ٦٧٠٠]

[6696] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے نذر مانی کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو وہ اسے پورا کرے اور جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا تو وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی نافرمانی نہ کرے۔“

(٢٩) بَابٌ: إِذَا نَذَرَ أَوْ حَلَفَ أَنْ لَّا يُكَلِّمَ إِنْسَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ

باب: 29- جب کسی نے دور جاہلیت میں نذر مانی یا قسم کھائی کہ کسی شخص سے بات نہیں کرے گا، پھر وہ مسلمان ہو گیا

٦٦٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: «أَوْفِ بِنَذْرِكَ». [راجع: ٢٠٣٢]

[6697] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے زمانۂ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی نذر پوری کرو۔“

(٣٠) بَابُ مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

باب: 30- جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمے نذر کی ادائیگی باقی ہو

وَأَمَرَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَةً جَعَلَتْ أُمُّهَا عَلَى نَفْسِهَا صَلَاةً بِقُبَاءٍ فَقَالَ: صَلِّي عَنْهَا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَّحْوَهُ.

حضرت ابن عمر ؓ نے ایک عورت سے کہا جس کی ماں نے قباء میں نماز پڑھنے کی نذر مانی تھی: تو اس کی طرف سے نماز پڑھ لے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے بھی یہی کہا تھا۔

٦٦٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ

[6698] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ ؓ نے نبی ﷺ سے ایک نذر کے متعلق دریافت کیا جو ان کی والدہ کے ذمے باقی تھی اور وہ نذر پوری کرنے سے پہلے وفات پا گئی تھیں، تو آپ ﷺ نے انھیں فتویٰ دیا کہ وہ اپنی ماں کی طرف سے نذر پوری

يَقْضِيَهُ عَنْهَا، فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدُ. [راجع: ٢٧٦١]

کریں، چنانچہ بعد میں یہی طریقہ مسنونہ قرار پایا۔

٦٦٩٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاقْضِ اللهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ». [راجع: ١٨٥٢]

[6699] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میری بہن نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن وہ فوت ہوگئی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس کے ذمے کوئی قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتا؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اللہ کے قرض کو بھی ادا کرو کیونکہ وہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔''

(٣١) بَابُ النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَفِي مَعْصِيَةٍ

باب: 31- ایسی چیز کی نذر ماننا جس کا وہ مالک نہیں اور معصیت کی نذر ماننا

٦٧٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ». [راجع: ٦٦٩٦]

[6700] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے چاہیے کہ وہ اطاعت کرے اور جس نے اس (اللہ) کی نافرمانی کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔''

٦٧٠١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ»، وَرَآهُ يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ.

[6701] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس سے بے پروا ہے کہ یہ شخص اپنی جان کو عذاب میں ڈالے۔'' آپ ﷺ نے اسے دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان چل رہا تھا۔

وَقَالَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ. [راجع: ١٨٦٥]

فزاری نے حمید سے بیان کیا، انھوں نے ثابت سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

٦٧٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ

[6702] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو بیت اللہ کا طواف لگام وغیرہ کے ذریعے سے کر رہا تھا تو آپ نے اسے کاٹ دیا۔

بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ. [راجع: ١٦٢٠]

٦٧٠٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ: أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُ إِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ، فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ. [راجع: ١٦٢٠]

[6703] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، نبی ﷺ کعبہ کا طواف کر رہے تھے کہ آپ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو ایک انسان کو کھینچ رہا تھا جس کی ناک میں رسی تھی۔ نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے وہ کاٹ دی، پھر حکم دیا کہ اپنے ہاتھ سے اس کی رہنمائی کرے۔

٦٧٠٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ، فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا: أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ، وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ، وَيَصُومَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ، وَلْيَسْتَظِلَّ، وَلْيَقْعُدْ، وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ».

[6704] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک آپ نے ایک آدمی کو کھڑے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے کہا: یہ ابو اسرائیل ہے۔ اس نے نذر مانی تھی کہ کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں، نہ سایہ لے گا اور نہ کسی سے گفتگو ہی کرے گا، نیز روزے سے ہوگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اسے کہو کہ گفتگو کرے، سایہ لے، بیٹھ جائے اور روزہ پورا کرے۔"

قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عبدالوہاب نے کہا: ہمیں ایوب نے حضرت عکرمہ کے ذریعے سے نبی ﷺ سے خبر دی۔

(٣٢) بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامًا، فَوَافَقَ النَّحْرَ أَوِ الْفِطْرَ

باب: 32- جس نے نذر مانی کہ وہ چند دن کے روزے رکھے گا، اتفاقاً ان میں یوم فطر یا یوم اضحیٰ آ گیا

٦٧٠٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي حُرَّةَ الْأَسْلَمِيُّ:

[6705] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، ان سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے نذر مانی تھی کہ اس پر کوئی دن (فلاں دن) نہیں آئے گا مگر وہ اسی روز

أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّا صَامَ، فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، لَمْ يَكُنْ يَصُومُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ، وَلَا نَرَى صِيَامَهُمَا. [راجع: ١٩٩٤]

روزے سے ہو گا، اگر اتفاق سے عید الفطر یا عید الاضحیٰ کا دن آ جائے تو کیا کرے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ یقیناً تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔ آپ یوم فطر اور یوم اضحیٰ کا روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ہم ان دنوں میں روزہ رکھنا جائز سمجھتے تھے۔

٦٧٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمِ ثُلَاثَاءَ أَوْ أَرْبِعَاءَ مَا عِشْتُ، فَوَافَقْتُ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَالَ: أَمَرَ اللهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ، وَنُهِينَا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ النَّحْرِ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ مِثْلَهُ، لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ. [راجع: ١٩٩٤]

[6706] حضرت زیاد بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ میں نے ہر منگل یا بدھ کے دن زندگی بھر روزہ رکھنے کی نذر مانی تھی۔ اتفاق سے اس دن عید الاضحیٰ آ گئی ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور ہمیں عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت ہے۔ اس شخص نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا تو آپ نے پھر اس قدر جواب دیا، اس پر کوئی اضافہ نہ کیا۔

(٣٣) بَابٌ: هَلْ يَدْخُلُ فِي الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ الْأَرْضُ وَالْغَنَمُ وَالزَّرْعُ وَالْأَمْتِعَةُ؟

باب: 33- کیا قسم اور نذر میں زمین، بکریاں، کھیتی اور سامان وغیرہ بھی آ جاتے ہیں؟

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ، قَالَ: «إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا».

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: مجھے ایسی زمین مل گئی ہے کہ میں نے کبھی اس سے عمدہ مال نہیں پایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاہو تو اصل زمین اپنے پاس رکھو اور اس کی پیداوار صدقہ کر دو۔''

وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ، لِحَائِطٍ لَهُ مُسْتَقْبِلَةِ الْمَسْجِدِ.

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: بیرحاء نامی باغ مجھے اپنے تمام اموال سے زیادہ پسند ہے، یہ باغ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔

٦٧٠٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ

[6707] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَّلَا فِضَّةً إِلَّا الْأَمْوَالَ الْمَتَاعَ وَالثِّيَابَ، فَأَهْدَى رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الضُّبَيْبِ يُقَالُ لَهُ: رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ: مِدْعَمٌ، فَوَجَّهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى وَادِي الْقُرَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَادِي الْقُرَى، بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيئًا لَّهُ الْجَنَّةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا»، فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «شِرَاكٌ مِّنْ نَّارٍ، أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ». [راجع: ٤٢٣٤]

نے کہا: ہم خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے تو ہم نے سونے اور چاندی کی غنیمت نہ پائی بلکہ دیگر اموال، یعنی چوپائے، کپڑے اور سامان وغیرہ حاصل کیا۔ قبیلۂ بنوضبیب کے ایک آدمی نے جسے رفاعہ بن زید کہا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ کو ایک غلام کا ہدیہ پیش کیا جسے مدعم کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے وادی القری بھیجا۔ وادی القری پہنچ کر وہ رسول اللہ ﷺ کا کجاوا اتار رہا تھا کہ اس کی پشت پر اچانک ایک تیر لگا جس کے مارنے والے کا علم کا نہ ہو سکا۔ اس تیر نے مدعم کو وہیں ڈھیر کر دیا۔ لوگوں نے کہا: اسے جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں، مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ کمبل جو اس نے تقسیم سے پہلے خیبر کے مال غنیمت سے چرالیا تھا اس پر آگ بن کر بھڑک رہا ہے۔'' جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک شخص چپل کا ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ آگ کے ایک یا دو تسمے ہیں۔''

فائدہ: اس حدیث سے امام بخاری رحمہ اللہ نے استدلال کیا ہے کہ مال کا اطلاق کپڑوں اور سامان پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں وہاں مال غنیمت کے طور پر سونا چاندی نہیں بلکہ اموال، یعنی مویشی کپڑے اور دیگر سامان ملا تھا۔
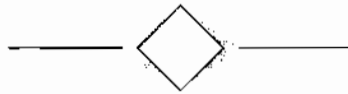
بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

84- كِتَابُ كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ

قسموں کے کفارے سے متعلق احکام ومسائل

(١) وَ[بَابُ] قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَكَفَّـٰرَتُهُۥٓ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَـٰكِينَ﴾ [المائدة: ٨٩]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''پھر قسم کا کفارہ دس مساکین کو کھانا کھلانا ہے'' کا بیان

وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ نَزَلَتْ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة: ١٩٦] وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَطَاءٍ وَّعِكْرِمَةَ: مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ «أَوْ، أَوْ» فَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ، وَقَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ ﷺ كَعْبًا فِي الْفِدْيَةِ.

درج ذیل آیت جب نازل ہوئی: ''پھر روزے، صدقہ یا قربانی کا فدیہ دینا ہے۔'' تو نبی ﷺ نے (حضرت کعب ؓ کو) کیا حکم دیا؟ حضرت ابن عباس ؓ، حضرت عطاء اور حضرت عکرمہ سے منقول ہے کہ قرآن مجید میں جہاں اَوْ، اَوْ کا لفظ آیا ہے تو وہاں کفارہ دینے والے کو اختیار ہوتا ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے حضرت کعب ؓ کو فدیے کے معاملے میں اختیار دیا تھا۔

٦٧٠٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: أَتَيْتُهُ - يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - فَقَالَ: «ادْنُ»، فَدَنَوْتُ، فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ».

[6708] حضرت کعب بن عجرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''قریب ہو جاؤ۔'' پھر میں قریب ہوا تو آپ نے پوچھا: ''کیا تمھارے سر کی جوئیں تمھیں تکلیف دے رہی ہیں؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر روزے رکھو، یا صدقہ دو یا قربانی کا فدیہ دو۔''

وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ:

ابن عون کے طریق سے ایوب نے کہا: روزے تین دن

الصِّيَامُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَالنُّسُكُ: شَاةٌ، وَالْمَسَاكِينُ: سِتَّةٌ. [راجع: ١٨١٤]

کے ہوں گے، قربانی ایک بکری کی اور کھانا چھ مساکین کے لیے ہوگا۔

(٢) بَابُ مَتَى تَجِبُ الْكَفَّارَةُ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ؟

باب:2- مال دار اور فقیر پر کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿قَدْ فَرَضَ ٱللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَٰنِكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ﴾ [التحريم: ٢]

ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تمھاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے...... سب کچھ جاننے والا، ہر چیز سے باخبر ہے۔''

٦٧٠٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ فِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: هَلَكْتُ، قَالَ ﷺ: «وَمَا شَأْنُكَ؟»، قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «تَسْتَطِيعُ تُعْتِقُ رَقَبَةً؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟»، قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «اجْلِسْ»، فَجَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، - وَالْعَرَقُ: الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ - قَالَ: «خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ»، قَالَ: عَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، قَالَ: «أَطْعِمْهُ عِيَالَكَ». [راجع: ١٩٣٦]

[6709] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میں ہلاک ہوگیا ہوں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا: میں نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ پھر فرمایا: ''کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹھ جاؤ۔'' اس کے بعد نبی ﷺ کے پاس ایک عرق لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں...... عرق ایک بڑے ٹوکرے کو کہتے ہیں...... آپ نے فرمایا: ''یہ لے لو اور اسے صدقہ کر دو۔'' اس نے کہا: اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں؟ اس پر نبی ﷺ ہنس دیے حتی کہ آپ کے سامنے والے دانت دکھائی دینے لگے، پھر آپ نے فرمایا: ''اپنے اہل خانہ کو کھلا دو۔''

فائدہ: امام بخاری ؒ کا مقصد اس حدیث سے یہ ہے کہ جس طرح حدیث میں مذکور شخص نے روزے کے منافی کام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے کفارہ دینے کی تلقین کی، اسی طرح قسم میں بھی اگر کوئی شخص قسم کے منافی کام کرے گا تو قسم کا کفارہ دینا پڑے گا۔

(٣) بَابُ مَنْ أَعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكَفَّارَةِ

٦٧١٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: هَلَكْتُ، فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟»، قَالَ: وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «تَجِدُ رَقَبَةً؟»، قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ - وَالْعَرَقُ: الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ - فَقَالَ: «اذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ»، قَالَ: أَعَلٰى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللهِ؟ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ: «اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ». [راجع: ١٩٣٦]

باب: 3- کفارے میں کسی تنگ دست کی مدد کرنا

[6710] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہا: میں تو تباہ ہوگیا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا: میں رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تیرے پاس کوئی غلام ہے (جسے تو آزاد کر سکے)؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: کیا تم متواتر دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟'' اس نے کہا: نہیں۔ اس دوران میں ایک انصاری کھجوروں سے بھرا ہوا ایک ''عرق'' لے کر حاضر ہوئے...... عرق بڑے ٹوکرے کو کہتے ہیں...... آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور صدقہ کر دو۔'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر صدقہ کروں؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! مدینہ طیبہ کے ان دونوں کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی اور محتاج نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔''

فائدہ: کفارہ ہر شخص پر واجب ہے جو قسم کے منافی کام کرتا ہے، اگرچہ وہ تنگ دست ہی کیوں نہ ہو۔ تنگ دستی اس کی معافی کا سبب نہیں بن سکتی۔

(٤) بَابٌ: يُعْطِي فِي الْكَفَّارَةِ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا

٦٧١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ:

باب: 4- کفارے میں دس مساکین کو کھانا دیا جائے، خواہ وہ قریبی رشتے دار ہوں یا دور کے

[6711] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میں تو ہلاک ہو گیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

هَلَكْتُ، قَالَ: «وَمَا شَأْنُكَ؟»، قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً؟»، قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟»، قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟»، قَالَ: لَا أَجِدُ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: «خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ»، فَقَالَ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَفْقَرُ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ: «خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ». [راجع: ١٩٣٦]

''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا: میں نے ماہ رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تیرے پاس کوئی غلام ہے جسے تو آزاد کر سکے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا تو متواتر دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہے؟'' اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟'' اس نے کہا نہیں۔ اس کے بعد نبی ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور صدقہ کر دو۔'' اس نے کہا: اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ جبکہ مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔ آخر کار آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور اپنے اہل خانہ کو کھلا دو۔''

(٥) بَابُ صَاعِ الْمَدِينَةِ، وَمُدِّ النَّبِيِّ ﷺ وَبَرَكَتِهِ، وَمَا تَوَارَثَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذٰلِكَ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ

باب: 5- مدینہ طیبہ کا صاع اور نبی ﷺ کا مد، نیز اس میں برکت کا بیان اور اس کی وضاحت کہ ہر دور میں اہل مدینہ کا پیمانہ ہی استعمال ہوتا جو انھیں نسل در نسل ورثے میں ملا

٦٧١٢ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ: حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ، فَزِيدَ فِيهِ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ. [راجع: ١٨٥٩]

[6712] حضرت سائب بن یزید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں ایک صاع تمھارے ہاں رائج الوقت $1\frac{1}{3}$ مد کے برابر ہوتا تھا، پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کے دور حکومت میں اس کے اندر اضافہ کر دیا گیا۔

٦٧١٣ - حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ وَهُوَ سَلْمٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي زَكَاةَ رَمَضَانَ

[6713] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عمر ؓ رمضان المبارک کا فطرانہ نبی ﷺ ہی کے پہلے مد سے دیتے تھے اور قسم کا کفارہ بھی نبی ﷺ ہی

بِمُدِّ النَّبِيِّ ﷺ، الْمُدِّ الْأَوَّلِ، وَفِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ بِمُدِّ النَّبِيِّ ﷺ.

کے مد سے دیا کرتے تھے۔

قَالَ أَبُو قُتَيْبَةَ: قَالَ لَنَا مَالِكٌ: مُدُّنَا أَعْظَمُ مِنْ مُدِّكُمْ، وَلَا نَرَى الْفَضْلَ إِلَّا فِي مُدِّ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ لِي مَالِكٌ: لَوْ جَاءَكُمْ أَمِيرٌ فَضَرَبَ مُدًّا أَصْغَرَ مِنْ مُدِّ النَّبِيِّ ﷺ، بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُعْطُونَ؟ قُلْتُ: كُنَّا نُعْطِي بِمُدِّ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: أَفَلَا تَرَى أَنَّ الْأَمْرَ إِنَّمَا يَعُودُ إِلَى مُدِّ النَّبِيِّ ﷺ؟.

ابو قتیبہ کا بیان ہے کہ امام مالک نے ہم سے کہا: ہمارا اہل مدینہ کا مد تمھارے مد سے زیادہ باعظمت ہے اور ہم تو اسی مد کو افضل جانتے ہیں جو نبی ﷺ کا مد ہے۔ امام مالک نے مجھ سے (دوبارہ) کہا: (فرض کرو) اگر ایک حاکم آ جائے اور نبی ﷺ کے مد سے چھوٹا مد رائج کر دے تو تم فطرانہ وغیرہ کس مد سے ادا کرو گے؟ میں نے کہا: ایسے حالات میں تو ہم نبی ﷺ کے مد ہی سے ادا کریں گے تو انھوں نے فرمایا: آخر کار نبی ﷺ ہی کے مد کا اعتبار کیا جائے گا (تو اب بھی اسی مد کا حساب رکھو، تمھیں بنوامیہ کے مد سے کیا غرض ہے؟)

٦٧١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ». [راجع: ٢١٣٠]

[6714] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بایں الفاظ دعا فرمائی: ''اے اللہ! ان کے پیمانے، ان کے صاع اوران کے مد میں برکت عطا فرما۔''

(٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ﴾ [المائدة: ٨٩] وَأَيُّ الرِّقَابِ أَزْكَى؟

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''یا غلام آزاد کرنا ہے۔'' نیز کس طرح کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟

٦٧١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ

[6715] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ (غلام کے) ایک ایک عضو کے بدلے اس کا ایک ایک عضو جہنم سے آزاد کر دے گا حتی کہ اس (غلام) کی شرمگاہ کے عوض اس (آزاد کرنے والے) کی شرمگاہ بھی دوزخ سے آزاد ہو جائے گی۔''

عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ». [راجع: ٢٥١٧]

(٧) بَابُ عِتْقِ الْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُكَاتَبِ فِي الْكَفَّارَةِ، وَعِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا

باب: 7- کفارے میں مدبر، ام ولد، مکاتب اور ولد زنا کا آزاد کرنا

وَقَالَ طَاوُسٌ: يُجْزِئُ الْمُدَبَّرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ

امام طاؤس نے کہا: کفارے میں مدبر اور ام ولد کا آزاد کرنا کافی ہے۔

وضاحت: مدبر وہ غلام ہے جسے اس کے مالک نے کہہ دیا ہو کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہے۔ ام ولد وہ لونڈی ہے جس کا اس کے مالک سے بچہ پیدا ہو چکا ہو۔ ایسی لونڈی بھی مالک کی موت کے بعد خود بخود آزاد ہو جاتی ہے۔ مکاتب وہ غلام ہے جس نے اپنے آقا سے کسی مقررہ مدت میں ایک خاص رقم کی ادائیگی کا معاہدہ طے کر لیا ہو۔ ان تمام صورتوں میں وہ نہ تو مکمل غلام ہے اور نہ مکمل آزاد ہے۔

٦٧١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا لَّهُ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ يَّشْتَرِيهِ مِنِّي؟» فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ، فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ. [راجع: ٢١٤١]

[6716] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ انصار میں سے ایک آدمی نے اپنے غلام کو مدبر بنایا جبکہ اس کے پاس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہ تھا۔ نبی ﷺ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا: ''یہ غلام مجھ سے کون خریدتا ہے؟'' نعیم بن نحام نے آٹھ سو درہم کے عوض اسے خرید لیا۔ حضرت جابر ؓ کہتے ہیں: وہ ایک قبطی غلام تھا جو پہلے ہی سال مر گیا۔

بَابٌ: إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ

باب: - مشترک غلام آزاد کرنے کا حکم

وضاحت: امام بخاری ؒ نے اس باب کے تحت کوئی حدیث ذکر نہیں کی جس کی شارحین نے کئی توجیہات ذکر کی ہیں۔

(٨) بَابٌ: إِذَا أَعْتَقَ فِي الْكَفَّارَةِ لِمَنْ يَكُونُ وَلَاؤُهُ

باب: 8- جب غلام کو کفارے میں آزاد کیا تو ولا کس کے لیے ہوگی؟

٦٧١٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا

[6717] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهَا الْوَلَاءَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». [راجع: ٤٥٦]

حضرت بریرہ ؓ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو اس کے آقاؤں نے شرط عائد کی کہ ولا ان کی ہوگی۔ حضرت عائشہ ؓ نے جب نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے خرید کر آزاد کر دو، ولا تو اسی کے لیے ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے۔''

(٩) بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْأَيْمَانِ

باب:9- قسم اٹھاتے وقت ان شاء اللہ کہنا

٦٧١٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسٰى، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ: «وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ، مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ»، ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللهُ فَأُتِيَ بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: لَا يُبَارِكُ اللهُ لَنَا، أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ [أَنْ] لَا يَحْمِلَنَا فَحَمَلَنَا، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: «مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ، بَلِ اللهُ حَمَلَكُمْ، إِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ». [راجع: ٣١٣٣]

[6718] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اشعری قبیلے کے چند آدمیوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سواری کا مطالبہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمھیں سواری نہیں دوں گا اور نہ میرے پاس کوئی سواری ہے جس پر میں تمھیں سوار کروں۔'' پھر جس قدر اللہ نے چاہا ہم وہاں ٹھہرے۔ اس دوران میں آپ کے پاس اونٹ لائے گئے تو آپ نے ہمیں تین اونٹ دینے کا حکم دیا۔ جب ہم اونٹ لے کر چلے تو ہم نے ایک دوسرے سے کہا: اللہ تعالیٰ ہمیں ان میں کوئی برکت نہ دے گا کیونکہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سواری لینے کے لیے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ وہ ہمیں سواریاں مہیا نہیں کریں گے، اس کے بعد آپ نے ہمیں سواریاں دے دی ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ نے کہا: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے اور آپ سے یہ ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا بندوبست کیا ہے۔ اللہ کی قسم! ان شاء اللہ اگر میں کسی چیز کے متعلق قسم کھا لیتا ہوں، پھر اس سے بہتر کوئی چیز دیکھتا ہوں تو میں اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کام کر گزرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔''

٦٧١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّقَالَ: «إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَّمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَّكَفَّرْتُ». [راجع: ٣١٣٣]

[6719] ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کام کر گزرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔'' یا (بایں الفاظ فرمایا:) ''میں بہتر کام کر گزرتا ہوں اور اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔''

فائدہ: اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ قسم کا کفارہ پہلے دے دے اور قسم کے منافی کام بعد میں کرے یا اس کے برعکس قسم پہلے توڑے بعد میں اس کا کفارہ دے، دونوں صورتیں جائز ہیں۔

٦٧٢٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: «قَالَ سُلَيْمَانُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلٌّ تَلِدُ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ - قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي الْمَلَكَ -: قُلْ: إِنْ شَاءَ اللهُ، فَنَسِيَ، فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَأْتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةٌ بِشِقِّ غُلَامٍ»، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ: قَالَ: «لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا فِي حَاجَتِهِ».

[6720] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ''حضرت سلیمان ؑ نے فرمایا: میں ضرور ایک رات اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ان میں سے ہر ایک بچہ جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ساتھی ''فرشتے'' نے کہا: ان شاء اللہ کہہ دیں۔ لیکن وہ بھول گئے، چنانچہ وہ تمام بیویوں کے پاس گئے اور ان میں سے کسی بیوی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا مگر ایک عورت نے ناقص بچہ جنم دیا۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے آپ ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو حانث نہ ہوتے اور اپنا مقصد حاصل کر لیتے۔''

وَقَالَ مَرَّةً: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوِ اسْتَثْنَى».

بعض اوقات رسول اللہ ﷺ نے یہ الفاظ فرمائے: ''اگر وہ استثناء'' کہہ لیتے۔''

قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ. [راجع: ٢٨١٩]

ہم سے ابو زناد نے بیان کیا، انھوں نے اعرج سے حضرت ابو ہریرہ ؓ کی طرح حدیث بیان کی۔

(١٠) بَابُ الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ وَبَعْدَهُ

باب: 10- قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے پہلے یا بعد ادا کرنا

٦٧٢١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ

[6721] حضرت زہدم جرمی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ کے پاس تھے۔

التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسٰى وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ وَّمَعْرُوفٌ، قَالَ: فَقُدِّمَ طَعَامُهُ، قَالَ: وَقُدِّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ، قَالَ: وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ - أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى - قَالَ: فَلَمْ يَدْنُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسٰى: ادْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَّا أَطْعَمَهُ أَبَدًا فَقَالَ: ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنْ ذٰلِكَ، أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِّنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ - قَالَ أَيُّوبُ: أَحْسِبُهُ قَالَ: وَهُوَ غَضْبَانُ - قَالَ: «وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ»، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَهْبِ إِبِلٍ، فَقِيلَ: «أَيْنَ هٰؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيُّونَ؟ أَيْنَ هٰؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيُّونَ؟» فَأَتَيْنَا، فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى، قَالَ: فَانْدَفَعْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي: أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَّا يَحْمِلَنَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْنَا فَحَمَلَنَا، نَسِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمِينَهُ؟ وَاللهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا، ارْجِعُوا بِنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلْنُذَكِّرْهُ يَمِينَهُ، فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَّا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَظَنَنَّا - أَوْ فَعَرَفْنَا - أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ، قَالَ: «انْطَلِقُوا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللهُ، إِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ

ہمارے اور اس قبیلۂ جرم کے درمیان بھائی چارہ اور احسان شناسی کے تعلقات تھے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس کھانے میں مرغ کا گوشت بھی تھا۔ ان لوگوں میں بنو تیم اللہ سے ایک سرخ رنگ کا آدمی تھا، وہ بظاہر غلام معلوم ہوتا تھا۔ وہ کھانے کے قریب نہ آیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: کھانے کے قریب ہو کر کھاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے کہا: میں نے اسے گندگی کھاتے دیکھا ہے، اس لیے مجھے اس سے گھن آتی ہے اور میں نے قسم کھائی تھی کہ میں اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ میں تمھیں قسم کے متعلق آگاہ کرتا ہوں۔ ہم قبیلۂ اشعر کے لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے آپ سے سواری کا جانور طلب کیا۔ اس وقت آپ صدقے کے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔ میرے خیال کے مطابق اس وقت آپ غصے کی حالت میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمھیں سواری نہیں دوں گا اور نہ میرے پاس کوئی سواری ہے جو تمھیں مہیا کر سکوں۔'' اس وقت ہم واپس چلے گئے، پھر آپ کے پاس غنیمت کے اونٹ آئے تو آپ نے دریافت فرمایا: ''یہ اشعری لوگ کہاں ہیں؟ اشعری کہاں چلے گئے ہیں؟'' چنانچہ ہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں پانچ سفید کوہانوں والے عمدہ اونٹ دینے کا حکم دیا۔ ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو اس دوران میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تھے اور آپ سے سواری مہیا کرنے کا مطالبہ کیا تھا تو آپ

فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا». [راجع: ٣١٣٣]

نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے، پھر ہمیں بلا بھیجا اور سواری کے جانور عنایت فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی قسم بھول گئے ہوں گے؟ اللہ کی قسم! اگر ہم نے رسول اللہ ﷺ کو قسم کے متعلق غفلت میں رکھا تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ چلو ہم سب آپ کے پاس واپس چلیں اور آپ کو قسم کی یاد دہانی کرائیں، چنانچہ ہم واپس آئے اور کہا: اللہ کے رسول! ہم پہلے آئے تھے اور آپ سے سواری مہیا کرنے کے متعلق عرض کی تھی تو آپ نے قسم اٹھائی تھی کہ آپ اس کا انتظام نہیں کر سکتے۔ ہم نے خیال کیا شاید آپ اپنی قسم بھول گئے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ تمھیں اللہ ہی نے سوار کیا ہے۔ واللہ! اگر اللہ نے چاہا تو میں جب بھی کوئی قسم کھا لوں، پھر دوسری کسی چیز کو اس کے مقابل بہتر سمجھوں تو وہی کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔“

تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِيِّ. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ بِهٰذَا. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زَهْدَمٍ بِهٰذَا.

حماد بن زید نے ایوب سے روایت کرنے میں اسماعیل بن ابراہیم کی متابعت کی ہے۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے عبدالوہاب نے، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ اور قاسم تمیمی نے اور ان سے زہدم نے یہی حدیث بیان کی۔ ہم سے ابو معمر نے، ان سے عبدالوارث نے، ان سے ایوب نے، ان سے قاسم نے، ان سے زہدم نے یہ حدیث بیان کی۔

٦٧٢٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ

[6722] حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”از خود امارت کا سوال نہ کرو کیونکہ اگر تجھے یہ امارت مانگے بغیر مل جائے تو اس پر تیری مدد کی جائے گی اور اگر تجھے مانگنے سے دی جائے تو تجھے اس کے سپرد کر دیا جائے گا، نیز جب تو کسی چیز پر قسم اٹھائے، پھر اس کا غیر اس سے بہتر دیکھے تو وہ کرو

عَلٰى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَّكَفِّرْ عَنْ يَّمِينِكَ». [راجع: ٦٦٢٢]

جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔"

تَابَعَهُ أَشْهَلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَسِمَاكُ بْنُ عَطِيَّةَ وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ وَحُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ وَمَنْصُورٌ وَهِشَامٌ وَّالرَّبِيعُ.

اشہل نے ابن عون سے روایت کرنے میں عثمان بن عمر کی متابعت کی ہے۔ اور یونس، سماک بن عطیہ، سماک بن حرب، حمید، قتادہ، منصور، ہشام اور ربیع نے بھی ابن عون کی متابعت کی ہے۔
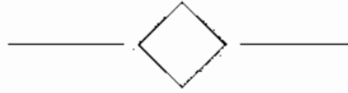
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

85- كِتَابُ الْفَرَائِضِ

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

(١) وَ[بَابُ] قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يُوصِيكُمُ ٱللَّهُ فِىٓ أَوْلَـٰدِكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَصِيَّةً مِّنَ ٱللَّهِ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ﴾ [النساء: ١١، ١٢].

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تمھیں تمھاری اولاد کے متعلق حکم دیتا ہے...... یہ اللہ کی طرف سے ایک تاکیدی حکم ہے، اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا اور بڑے تحمل والا ہے۔'' کا بیان

٦٧٢٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا] يَقُولُ: مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَّهُمَا مَاشِيَانِ، فَأَتَيَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوءَهُ فَأَفَقْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ. [راجع: ١٩٤]

[6723] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدل چل کر میری عیادت کے لیے آئے۔ یہ دونوں حضرات جب آئے تو مجھ پر غشی طاری تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور وضو سے بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑکا۔ مجھے جب ہوش آیا تو میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! میں اپنے مال کا کیا کروں؟ اپنے مال کے متعلق کیا فیصلہ کروں؟ (یہ سن کر) آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(٢) بَابُ تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

باب: 2- فرائض کی تعلیم

وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ: تَعَلَّمُوا قَبْلَ الظَّانِّينَ، يَعْنِي الَّذِينَ يَتَكَلَّمُونَ بِالظَّنِّ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: گمان سے گفتگو کرنے والوں سے پہلے پہلے تم علم حاصل کرو۔

فائدہ: اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت لوگ ظن و تخمین سے اجتناب کرتے تھے اور کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے آگے نہیں بڑھتے تھے۔ اس قول میں اگرچہ تمام علوم آجاتے ہیں لیکن علم فرائض اس میں بطور خاص داخل ہے کیونکہ اس کے مسائل و احکام میں رائے اور قیاس کو قطعاً کوئی دخل نہیں، جبکہ دوسرے علوم میں رائے وغیرہ کا بہت عمل دخل ہے۔[1]

٦٧٢٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا». [راجع: ٥١٤٣]

[6724] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گمان سے اجتناب کرو کیونکہ بدظنی انتہائی جھوٹی بات ہوتی ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ رہو (ایک دوسرے کی برائی کی تلاش نہ کرو) اور نہ ایک دوسرے سے بغض ہی رکھو، نیز پیٹھ پیچھے کسی دوسرے کی برائی بیان نہ کرو۔ اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو۔“

فائدہ: جس وقت علم اور علماء نہیں رہیں گے تو جہالت عام ہوگی۔ اس وقت گفتگو کا دار و مدار صرف ظن و تخمین پر ہوگا۔ ایسے لوگوں کی زبانوں پر جھوٹ جلدی جاری ہوتا ہے۔ جب کسی کو قرآن و حدیث کا علم نہیں ہوگا تو اپنے گمان سے فیصلے کرے گا، اس طرح علم فرائض بھی ان کی بھینٹ چڑھ جائے گا۔

(٣) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»

باب: 3- نبی ﷺ کے ارشاد: ”ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہمارا ترکہ صدقہ ہوتا ہے“ کا بیان

٦٧٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَيْهِمَا مِنْ فَدَكٍ وَّ[سَهْمَهُمَا] مِنْ خَيْبَرَ. [راجع: ٣٠٩٢]

[6725] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ترکے سے اپنا وراثتی حصہ طلب کرتے تھے، یعنی یہ دونوں فدک کی زمین اور خیبر سے اپنے حصے کا مطالبہ کرتے تھے۔

٦٧٢٦ - فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ». قَالَ أَبُو

[6726] حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ”ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑیں وہ سب صدقہ ہے۔

1 فتح الباري: 12/7.

بَكْرٍ: وَاللهِ لَا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ، قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى مَاتَتْ. [راجع: ٣٠٩٣]

بلاشبہ حضرت محمد ﷺ کے اہل خانہ صرف اسی مال میں سے اپنے اخراجات پورے کریں گے۔" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مزید کہا: اللہ کی قسم! میں کوئی ایسی بات نہیں ہونے دوں گا بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جو کام کرتے دیکھا میں بھی وہی کچھ کروں گا۔ اس وضاحت کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے مفارقت اختیار کر لی اور اپنی موت تک ان سے کلام نہ کیا۔

٦٧٢٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ». [راجع: ٤٠٣٤]

[6727] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا، ہم جو کچھ بھی چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔"

٦٧٢٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِّنْ حَدِيثِهِ ذٰلِكَ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ فَأَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ: هَلْ لَّكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَّكَ فِي عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»، يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ الرَّهْطُ: قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ، فَقَالَ: هَلْ

[6728] حضرت امام زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے محمد بن جبیر بن مطعم نے حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث بیان کی، پھر میں خود حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو ان سے مذکورہ حدیث کے متعلق دریافت کیا، انھوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کا دربان یرفا ان کے پاس آیا اور کہا: حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں اور وہ اجازت طلب کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا: اچھا انھیں آنے دو، چنانچہ اس نے انھیں اندر آنے کی اجازت دی۔ اس نے پھر کہا: کیا آپ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو بھی اندر آنے کی اجازت دیں گے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کر دیجیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہے!

تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالَا : قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، قَالَ عُمَرُ : فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللهَ قَدْ كَانَ خَصَّ لِرَسُولِهِ ﷺ فِي هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَّمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿قَدِيرٌ﴾ فَكَانَتْ خَالِصَةً لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَوَاللهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهُ وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ مِنْ هٰذَا الْمَالِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ، فَعَمِلَ بِذَاكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَيَاتَهُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ: أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، فَتَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَبَضَهَا، فَعَمِلَ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ [وَلِيِّ] رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا مَا عَمِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَّأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، وَأَتَانِي هٰذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ، فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ؟ فَوَاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا. [راجع:

کیا تمھیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑیں وہ سب اللہ کی راہ میں صدقہ ہوتا ہے۔‘‘ اس سے رسول اللہ ﷺ کی خود اپنی ذات ہی مراد تھی؟ جو حضرات وہاں موجود تھے سب نے کہا: ہاں رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا تھا۔ پھر آپ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تمھیں علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے ضرور ایسا فرمایا تھا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب میں آپ لوگوں سے اس معاملے میں گفتگو کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لیے مال فے میں سے کچھ حصہ مخصوص فرمایا جو آپ کے سوا کسی اور کو نہیں ملتا تھا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿مَآ أَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ... وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ یہ حصہ خالص رسول اللہ ﷺ کا تھا۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے تمھارے سوا کسی کے لیے اسے محفوظ نہیں کیا اور نہ تم پر کسی دوسرے کو ترجیح ہی دی۔ یقیناً آپ ﷺ نے وہ زمین تمھیں دی اور تم میں ہی تقسیم کی حتی کہ اس میں سے یہ مال باقی رہ گیا۔ نبی ﷺ اس میں سے اپنے گھر والوں کے لیے سال بھر کا خرچہ لیتے تھے، اس کے بعد جو کچھ باقی بچتا اسے ان مصارف میں خرچ کرتے جو اللہ کے مقرر کردہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ طرز عمل زندگی بھر قائم رہا۔ میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا آپ لوگوں کو اس کا علم ہے؟ حاضرین نے کہا: جی ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں تمھیں بھی اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا آپ لوگ بھی اس حقیقت سے آگاہ ہیں؟ انھوں نے کہا: جی ہاں ہمیں اس کا علم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دی تو حضرت

[٢٩٠٤

ابوبکر ؓ نے کہا: اب میں رسول اللہ ﷺ (کے کاروبار) کا متولی ہوں اور انھوں نے وہ مال اپنے قبضے میں کر لیا اور اس طرز عمل کو جاری رکھا جو رسول اللہ ﷺ اس میں سر انجام دیتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر ؓ کو وفات دی تو میں نے کہا: اب میں رسول اللہ ﷺ کے جانشین کا نائب ہوں۔ میں بھی دو سال تک اس پر قابض رہا اور اس مال میں وہی کچھ کرتا رہا جو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر ؓ نے کیا۔ پھر آپ دونوں میرے پاس آئے، آپ دونوں کی بات بھی ایک تھی اور معاملہ بھی ایک تھا۔ آپ میرے پاس اپنے بھتیجے کی میراث سے اپنا حصہ لینے آئے اور یہ اپنی بیوی کے حصے کے طلبگار تھے جو ان کے والد کی طرف سے انھیں ملتا۔ میں نے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو میں تم دونوں کو یہ مال دے دیتا ہوں (اس شرط پر کہ تم یہ مال انھیں مصارف میں خرچ کرو گے جن میں رسول اللہ ﷺ کرتے تھے) لیکن اب تم مجھ سے اس کے علاوہ فیصلہ چاہتے ہو (کہ ان کو آدھا آدھا تقسیم کر دوں؟) اس ذات کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں میں اس مال میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ اگر آپ اس کے مطابق عمل نہیں کر سکتے تو وہ جائیداد مجھے واپس کر دیں میں (جہاں دوسرے سارے انتظامات کرتا ہوں اس کا بھی بندوبست کر لوں گا)۔

٦٧٢٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَقْسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَّا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَؤُونَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ». [راجع: ٢٧٧٦]

[6729] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے وارث کوئی دینار تقسیم نہ کریں۔ میں نے اپنی بیویوں کے خرچے اور عاملین کی تنخواہوں کے بعد جو چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔“

٦٧٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ،

[6730] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ جب

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»؟. [راجع: ٤٠٣٤]

رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے تو آپ کی ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجیں تا کہ ان سے اپنی وراثت کا مطالبہ کریں۔ (اس وقت) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (انھیں یاد دلاتے ہوئے) کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا: ''ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔''

فائدہ: ہمارے رجحان کے مطابق ان احادیث کو حسب ذیل دو مقاصد کے لیے پیش کیا گیا ہے: ○ حضرات انبیاء علیہم السلام بالخصوص رسول اللہ ﷺ کا ترکہ ایک قومی صدقہ ہے، اس میں ضابطۂ وراثت جاری نہیں ہوگا، اگر ان کی طرف کسی مقام پر لفظ وراثت منسوب ہے تو اس سے علمی اور دینی ورثہ مراد ہے جس کے حق دار تمام اہل اسلام ہیں۔ ○ جو مال وقف ہوتا ہے وہ بھی ضابطۂ وراثت سے مستثنیٰ ہے کیونکہ جس مال میں ضابطۂ میراث جاری ہوتا ہے اس کا ذاتی ملکیت ہونا ضروری ہے۔ حضرت انبیاء علیہم السلام کا مال وقف ہوتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

(٤) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ»

باب: 4- ارشاد نبوی: ''جس نے مال چھوڑا وہ اس کے اہل خانہ کے لیے ہے۔'' کا بیان

٦٧٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَنَا أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَّلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَيْنَا قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ». [راجع: ٢٢٩٨]

[6731] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں اہل ایمان کا خود ان کی جانوں سے زیادہ تعلق دار ہوں، چنانچہ جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر قرض ہو اور اس کی ادائیگی کے لیے اس نے کچھ نہ چھوڑا ہو تو اس کا ادا کرنا ہمارے ذمے ہے اور جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔''

(٥) بَابُ مِيرَاثِ الْوَلَدِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ

باب: 5- والدین کی طرف سے اولاد کی وراثت

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: إِذَا تَرَكَ رَجُلٌ أَوِ امْرَأَةٌ بِنْتًا فَلَهَا النِّصْفُ، وَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ فَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ، وَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ بُدِئَ بِمَنْ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی مرد یا عورت ایک بیٹی چھوڑے تو اس کا نصف مال ہے، اگر دو یا زیادہ بیٹیاں ہوں تو انھیں دو تہائی حصہ ملے گا اور اگر ان کے

شَرِكَهُمْ فَيُؤْتَى فَرِيضَتَهُ، فَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ.

ساتھ کوئی بیٹا بھی ہو تو پہلے وراثت کا آغاز دوسرے شرکاء سے کیا جائے گا اور جو باقی بچے گا اس میں سے بیٹے کو دو بیٹیوں کے برابر حصہ دیا جائے گا۔

٦٧٣٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ». [انظر: ٦٧٣٥، ٦٧٣٧، ٦٧٤٦]

[6732] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''مقررہ حصے، ان کے حقداروں تک پہنچا دو اور جو باقی بچے وہ میت کے سب سے زیادہ قریبی مرد کے لیے ہے۔''

(٦) بَابُ مِيرَاثِ الْبَنَاتِ

باب:6- بیٹیوں کی وراثت کا بیان

وضاحت: دور جاہلیت میں عربوں کے ہاں ترکے کے وارث صرف وہ بیٹے خیال کیے جاتے تھے جو دشمنوں سے لڑنے اور ان سے انتقام لینے کے اہل ہوتے، عورتوں کو بطور خاص وراثت میں شامل کرنے کا دستور نہیں تھا بلکہ عورت خود ترکہ شمار ہوتی تھی، اللہ تعالیٰ نے عورت کو اس ذلت کے مقام سے نکال کر وراثت میں حصہ دار بنایا۔

٦٧٣٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ [قَالَ]: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرِضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا فَأَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَّلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: «لَا»، قَالَ: قُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: الثُّلُثُ؟ قَالَ: «الثُّلُثُ كَبِيرٌ، إِنَّكَ إِنْ تَرَكْتَ وَلَدَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ». فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي؟ فَقَالَ: «لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي

[6733] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مکہ مکرمہ میں ایسا بیمار ہوا کہ مجھے موت نظر آنے لگی، نبی ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے پاس بہت سا مال ہے جبکہ میری وارث صرف میری بیٹی ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہ۔'' میں نے پوچھا: پھر نصف مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا: ''نہ۔'' میں نے عرض کی: کیا ایک تہائی کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، گو تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے بچوں کو مال دار چھوڑو تو یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ تم انھیں تنگدست چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم جو بھی خرچ کرو گے اس پر تمھیں ثواب ملے گا یہاں تک کہ اگر تو اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالے تو یہ بھی موجب اجر و

فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللهِ إِلَّا ازْدَدْتَّ بِهِ رِفْعَةً وَّدَرَجَةً، وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، وَلٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ» يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ.

ثواب ہوگا۔'' میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا میں اپنی ہجرت میں پیچھے رہ جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تو میرے بعد پیچھے رہ بھی گیا تب بھی جو عمل کرے گا اور اس سے اللہ کی خوشنودی مقصود ہوگی تو اس کے ذریعے سے تیرا درجہ اور مرتبہ بلند ہوگا۔ میرے بعد تم یقیناً زندہ رہو گے یہاں تک کہ تم سے بہت لوگوں کو فائدہ پہنچے گا جبکہ بہت سے لوگ ضرر اٹھائیں گے۔ قابل افسوس تو سعد بن خولہ ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں اس لیے اظہار افسوس کیا کہ ان کی وفات مکہ مکرمہ میں ہی ہوگئی۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَسَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ. [راجع: ٥٦]

سفیان نے کہا: سعد بن خولہ، قبیلۂ بنو عامر بن لؤی کے فرد تھے۔

٦٧٣٤ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: أَتَانَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ مُعَلِّمًا وَّأَمِيرًا، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَّجُلٍ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ، فَأَعْطَى الْاِبْنَةَ النِّصْفَ وَالْأُخْتَ النِّصْفَ. [انظر: ٦٧٤١]

[6734] حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمارے پاس یمن میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ معلم یا امیر کی حیثیت سے آئے، ہم نے ان سے ایک ایسے شخص کے ترکے کے متعلق دریافت کیا جس کی وفات ہوئی ہو اور اس نے ایک بیٹی اور بہن چھوڑی ہو تو انھوں نے بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف دیا۔

(٧) بَابُ مِيرَاثِ ابْنِ الْابْنِ إِذَا لَمْ يَكُنِ ابْنٌ

باب: 7- پوتے کی میراث جبکہ بیٹا نہ ہو

وَقَالَ ابْنُ ثَابِتٍ: وَلَدُ الْأَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدٌ ذَكَرٌ، ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ، وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهُمْ، يَرِثُونَ كَمَا يَرِثُونَ وَيَحْجُبُونَ كَمَا يَحْجُبُونَ، وَلَا يَرِثُ وَلَدُ الْابْنِ مَعَ الْابْنِ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹوں کی اولاد بیٹوں کے درجے میں ہے۔ اگر مرنے والے کا کوئی بیٹا نہ ہو تو ایسی صورت میں پوتے بیٹوں کی طرح اور پوتیاں بیٹیوں کی طرح ہوں گی۔ انھیں اسی طرح وراثت ملے گی جس طرح بیٹوں اور بیٹیوں کو ملتی ہے۔ ان کی وجہ سے کچھ رشتے دار اسی طرح حق وراثت سے محروم ہوں گے جس طرح بیٹوں اور بیٹیوں کی موجودگی میں محروم ہو جاتے ہیں، البتہ اگر بیٹا ہو تو پوتا وراثت میں سے کچھ نہیں پائے گا۔

٦٧٣٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ». [راجع: ٦٧٣٢]

[6735] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مقررہ حصے ان کے حق داروں کو دو اور جو باقی رہ جائے وہ اس (میت) کے قریبی مذکر رشتے دار کے لیے ہے۔''

(٨) بَابُ مِيرَاثِ ابْنَةِ ابْنٍ مَّعَ ابْنَةٍ

باب:8- بیٹی کے ساتھ پوتی کی وراثت کا بیان

٦٧٣٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو قَيْسٍ: سَمِعْتُ هُزَيْلَ بْنَ شُرَحْبِيلَ قَالَ: سُئِلَ أَبُو مُوسَى عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَّأُخْتٍ، فَقَالَ: لِلِابْنَةِ النِّصْفُ، وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ، وَائْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِي، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَّأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى، فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ، أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ لِلِابْنَةِ النِّصْفُ، وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ، فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسَى فَأَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ. [انظر: ٦٧٤٢]

[6736] حضرت ہزیل بن شرحبیل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے بیٹی، پوتی اور بہن کی وراثت کے متعلق دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: بیٹی کے لیے نصف اور بہن کے لیے بھی نصف ہے۔ تم حضرت ابن مسعود ؓ کے پاس جاؤ وہ بھی اس مسئلے میں میری موافقت کریں گے۔ پھر جب حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے پوچھا گیا اور انھیں حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ کی بات پہنچائی گئی تو انھوں نے فرمایا: اگر میں ایسا فتویٰ دوں تو یقیناً میں گمراہ ہوگیا اور ٹھیک راستے سے بھٹک گیا۔ میں اس کے متعلق وہی فیصلہ کروں گا جو نبی ﷺ نے کیا تھا کہ بیٹی کو نصف ملے گا، پوتی کو چھٹا حصہ دیا جائے گا، اس طرح دو تہائی پورے ہو جائیں گے اور جو باقی بچے گا وہ بہن کو دیا جائے گا۔ ہم دوبارہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ کے پاس آئے اور انھیں حضرت ابن مسعود ؓ کے فتویٰ سے آگاہ کیا تو انھوں نے فرمایا: جب تک علم کا یہ سمندر تم میں موجود ہے مجھ سے مسائل نہ پوچھا کرو۔

(٩) بَابُ مِيرَاثِ الْجَدِّ مَعَ الْأَبِ وَالْإِخْوَةِ

باب:9- باپ اور بھائیوں کے ساتھ دادے کی وراثت کا بیان

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ وَّابْنُ الزُّبَيْرِ:

حضرت ابوبکر ؓ، حضرت ابن عباس ؓ اور حضرت

اَلْجَدُّ: أَبٌ. وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ﴾ [الأعراف:٢٦] ﴿وَٱتَّبَعْتُ مِلَّةَ ءَابَآءِيٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ﴾ [يوسف:٣٨] وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ أَحَدًا خَالَفَ أَبَا بَكْرٍ فِي زَمَانِهِ وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ مُتَوَافِرُونَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَرِثُنِي ابْنُ ابْنِي دُونَ إِخْوَتِي، وَلَا أَرِثُ أَنَا ابْنَ ابْنِي، وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّابْنِ مَسْعُودٍ وَّزَيْدٍ أَقَاوِيلُ مُخْتَلِفَةٌ.

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دادا، باپ کی طرح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بطور دلیل یہ آیات پڑھیں: ''اے آدم کے بیٹو!'' (حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا:) ''میں نے اپنے باپ ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے مسلک کو اختیار کیا ہے۔'' اس امر کا کہیں ذکر نہیں ہے کہ اس وقت کسی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ان کے زمانے میں اختلاف کیا ہو، حالانکہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرام کی تعداد اس وقت بہت زیادہ تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مزید کہا: میرے وارث میرے پوتے ہوں گے بھائی نہیں ہوں گے لیکن میں اپنے پوتوں کا وارث نہیں ہوں گا۔ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن مسعود اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے اس مسئلے میں مختلف اقوال منقول ہیں۔

٦٧٣٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ». [راجع: ٦٧٣٢]

[6737] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مقررہ حصے ان کے حقداروں تک پہنچا دو اور جو باقی رہ جائے وہ میت کے سب سے زیادہ قریب والے مرد کے لیے ہے۔''

٦٧٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ، أَوْ قَالَ: خَيْرٌ»، فَإِنَّهُ أَنْزَلَهُ أَبًا أَوْ قَالَ: قَضَاهُ أَبًا. [راجع: ٤٦٧]

[6738] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا ہے: اگر میں اس امت میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن اسلام کی دوستی افضل یا بہتر ہے۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادے کو باپ کے قائم مقام قرار دیا ہے، یا انھوں نے فیصلہ دیا ہے کہ دادا، باپ کی جگہ پر ہے۔

(١٠) بَابُ مِيرَاثِ الزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ

باب: 10- اولاد وغیرہ کی موجودگی میں شوہر کی میراث

٦٧٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ، وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَنَسَخَ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّ، فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ، وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ، لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ، وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ. [راجع: ٢٧٤٧]

[6739] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: پہلے سارا مال اولاد کے لیے ہوتا تھا اور والدین کے لیے وصیت تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو چاہا منسوخ کر دیا اور لڑکوں کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ دیا، نیز والدین میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ دیا۔ اس کے علاوہ بیوی کے لیے آٹھواں اور چوتھا حصہ مقرر فرمایا اور شوہر کو نصف یا چوتھائی حصے کا حق دار قرار دیا۔

(١١) بَابُ مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ وَالزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ

باب: 11- اولاد وغیرہ کی موجودگی میں بیوی اور شوہر کی میراث

٦٧٤٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا، بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضٰى لَهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ، فَقَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا. [راجع: ٥٧٥٨]

[6740] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان کی ایک عورت کے جنین کے متعلق فیصلہ فرمایا جو مردہ پیدا ہوا تھا کہ مارنے والی عورت ایک غلام یا لونڈی خون بہا کے طور پر ادا کرے، پھر وہ عورت جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا مر گئی تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کی وراثت اس کے بیٹوں اور شوہر کے لیے ہے جبکہ دیت اس کے کنبے والوں کو ادا کرنا ہوگی۔

(١٢) بَابُ مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً

باب: 12- بہنوں کی وراثت جبکہ وہ بیٹیوں کے ساتھ عصبہ بن جائیں

٦٧٤١ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَضٰى فِينَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: النِّصْفُ

[6741] حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت معاذ بن جبل ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہمارے درمیان یہ فیصلہ کیا تھا کہ آدھا بیٹی کو ملے گا اور آدھا بہن کو۔ پھر سلیمان نے یہ حدیث بیان کی تو

لِلِابْنَةِ، وَالنِّصْفُ لِلْأُخْتِ. ثُمَّ قَالَ سُلَيْمَانُ: قَضٰى فِينَا، وَلَمْ يَذْكُرْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٦٧٣٤]

اتنا ہی کہا کہ (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے) ہمارے درمیان فیصلہ کیا تھا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ: علمائے امت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بہنیں، بیٹیوں کے ہمراہ عصبہ ہوتی ہیں، یعنی بیٹیوں کا حصہ دینے کے بعد جو باقی بچے وہ بہنوں کو ملے گا، اس کی متعدد صورتیں ہوسکتی ہیں۔

٦٧٤٢ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: لِلِابْنَةِ النِّصْفُ، وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ. [راجع: ٦٧٣٦]

[6742] حضرت ہذیل سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو اس معاملے میں وہی فیصلہ کروں گا جو نبی ﷺ نے کیا تھا، آپ نے بیٹی کو نصف، پوتی کو چھٹا حصہ اور جو باقی بچا وہ بہن کو دیا تھا۔

(١٣) بَابُ مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ وَالْإِخْوَةِ

باب: 13- بہنوں اور بھائیوں کی وراثت کا بیان

وضاحت: بہن بھائیوں کی تین اقسام ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: ○ حقیقی بہن بھائی، جو ماں باپ دونوں کی طرف سے ہوں۔ ○ پدری: جن کا باپ ایک اور مائیں مختلف ہوں۔ ○ مادری بہن بھائی: جن کی ماں ایک اور باپ مختلف ہوں۔ اس عنوان سے مراد پہلی دو اقسام ہیں۔

٦٧٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ نَضَحَ عَلَيَّ مِنْ وَّضُوئِهِ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا لِي أَخَوَاتٌ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ. [راجع: ١٩٤]

[6743] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھا۔ آپ نے پانی منگوایا اور وضو فرمایا، پھر اپنے وضو کے پانی سے مجھ پر چھینٹے مارے تو مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میری بہنیں ہیں، اس پر فرائض سے متعلقہ آیت نازل ہوئی۔

(١٤) بَابٌ : ﴿ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴾ [النساء: ١٧٦]

باب: 14- ارشاد باری تعالیٰ: ''لوگ آپ سے (کلالہ کے متعلق) فتویٰ پوچھتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ تمھیں کلالہ کے بارے میں یہ فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص مر جائے جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی صرف ایک بہن ہو تو اسے ترکے کا نصف ملے گا اور وہ (بھائی) خود اس (بہن) کا وارث ہوگا اگر اس (بہن) کی کوئی اولاد نہ ہو اور اگر بہنیں دو ہوں تو انھیں ترکے کا دو تہائی ملے گا اور اگر وہ کئی بھائی بہن ہوں تو مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ تمھارے لیے کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم بھٹکتے نہ پھرو اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔'' کا بیان

٦٧٤٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ ﴿ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ﴾. [راجع: ٤٣٦٤]

[6744] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: سب سے آخری آیت جو نازل ہوئی وہ سورۂ نساء کا خاتمہ ہے اور وہ یہ ہے: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾

(١٥) بَابٌ : اِبْنَيْ عَمٍّ أَحَدُهُمَا أَخٌ لِّلْأُمِّ وَالْآخَرُ زَوْجٌ

باب: 15- چچا کے دو بیٹے جن میں سے ایک میت کا مادری بھائی اور دوسرا اس کا شوہر ہو تو؟

وَقَالَ عَلِيٌّ: لِلزَّوْجِ النِّصْفُ، وَلِلْأَخِ مِنَ الْأُمِّ السُّدُسُ، وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خاوند کو نصف ملے گا اور مادری بھائی کو $\frac{1}{6}$ دیا جائے گا اور باقی ($\frac{1}{3}$) ان دونوں (خاوند اور مادری بھائی) میں برابر، برابر تقسیم کر دیا جائے گا۔

٦٧٤٥ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

[6745] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اہل ایمان کا خود

(١٧) بَابُ مِيرَاثِ الْمُلَاعَنَةِ

باب: 17- لعان شدہ بچے کی وراثت کا بیان

وضاحت: اگر خاوند اپنی بیوی پر تہمت لگائے اور اس کے پاس مدعا ثابت کرنے کے لیے کوئی گواہ نہ ہو تو وہاں بیوی اور خاوند کے درمیان لعان ہوتا ہے جس کی تفصیل سورۃ النور آیت: 4 تا 9 میں بیان کی گئی ہے۔ اس لعان کے بعد جو بچہ پیدا ہوگا اسے ماں کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ وہ بچہ ماں کا وارث ہوگا اور ماں اس بچے کی وارث ہوگی۔ لعان کرنے والی عورت کا خاوند اس بچے کے مال کا وارث نہیں ہوگا۔

٦٧٤٨ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا لَّاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَانْتَفٰى مِنْ وَّلَدِهَا، فَفَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ. [راجع: ٤٧٤٨]

[6748] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس کے بچے کو اپنا بچہ ماننے سے انکار کر دیا تو نبی ﷺ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کرا دی اور بچے کو ماں کے ساتھ لاحق (منسوب) کر دیا۔

(١٨) بَابٌ: اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً

باب: 18- بچہ صاحب فراش کا ہے اسے جنم دینے والی خواہ آزاد ہو یا لونڈی

٦٧٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ عَهِدَ إِلٰى أَخِيهِ سَعْدٍ: أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ: فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ»، ثُمَّ

[6749] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ عتبہ، اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کو وصیت کر گیا تھا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے، اسے اپنی پرورش میں لے لینا، چنانچہ فتح مکہ کے سال حضرت سعد ؓ نے اسے لینا چاہا اور کہا: یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ ؓ کھڑے ہوئے اور کہا: یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے، نیز اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ آخر یہ دونوں اپنا معاملہ نبی ﷺ کے پاس لے گئے تو حضرت سعد ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے جبکہ اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت بھی کی تھی۔ حضرت عبد بن زمعہ ؓ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی

(١٧) بَابُ مِيرَاثِ الْمُلَاعَنَةِ

باب: 17- لعان شدہ بچے کی وراثت کا بیان

وضاحت: اگر خاوند اپنی بیوی پر تہمت لگائے اور اس کے پاس مدعا ثابت کرنے کے لیے کوئی گواہ نہ ہو تو وہاں بیوی اور خاوند کے درمیان لعان ہوتا ہے جس کی تفصیل سورۃ النور آیت: 4 تا 9 میں بیان کی گئی ہے۔ اس لعان کے بعد جو بچہ پیدا ہوگا اسے ماں کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ وہ بچہ ماں کا وارث ہوگا اور ماں اس بچے کی وارث ہوگی۔ لعان کرنے والی عورت کا خاوند اس بچے کے مال کا وارث نہیں ہوگا۔

٦٧٤٨ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا لَّاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَانْتَفٰى مِنْ وَّلَدِهَا، فَفَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ. [راجع: ٤٧٤٨]

[6748] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس کے بچے کو اپنا بچہ ماننے سے انکار کر دیا تو نبی ﷺ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کرا دی اور بچے کو ماں کے ساتھ لاحق (منسوب) کر دیا۔

(١٨) بَابٌ: اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً

باب: 18- بچہ صاحب فراش کا ہے اسے جنم دینے والی خواہ آزاد ہو یا لونڈی

٦٧٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ عَهِدَ إِلٰى أَخِيهِ سَعْدٍ: أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ: فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ»، ثُمَّ

[6749] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ عتبہ، اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کو وصیت کر گیا تھا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے، اسے اپنی پرورش میں لے لینا، چنانچہ فتح مکہ کے سال حضرت سعد ؓ نے اسے لینا چاہا اور کہا: یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ ؓ کھڑے ہوئے اور کہا: یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے، نیز اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ آخر یہ دونوں اپنا معاملہ نبی ﷺ کے پاس لے گئے تو حضرت سعد ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے جبکہ اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت بھی کی تھی۔ حضرت عبد بن زمعہ ؓ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی

قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: «اِحْتَجِبِي مِنْهُ» لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَآها حَتَّى لَقِيَ اللهَ.

[راجع: ٢٠٥٣]

لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ نبی ﷺ نے (بیانات سن کر) فرمایا: ''اے عبد بن زمعہ! یہ تمھارے پاس رہے گا۔ بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کے بستر پر وہ پیدا ہو اور زانی کے لیے تو پتھر ہیں۔'' پھر آپ نے ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ ؓ سے فرمایا: ''اس سے پردہ کیا کرو۔'' اس وجہ سے کہ آپ نے اس کی مشابہت عتبہ سے دیکھی، چنانچہ اس لڑکے نے پھر حضرت سودہ بنت زمعہ ؓ کو نہ دیکھا حتی کہ فوت ہو گیا۔

٦٧٥٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ».

[راجع: ٦٨١٨]

[6750] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بچہ صاحب فراش کا ہوگا۔''

(١٩) بَابٌ: اَلْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَمِيرَاثُ اللَّقِيطِ

باب: 19- غلام لونڈی کا ترکہ وہی لے گا جو اسے آزاد کرے، نیز لقیط کی وراثت کا بیان

وَقَالَ عُمَرُ: اَللَّقِيطُ حُرٌّ.

حضرت عمر ؓ نے فرمایا: لقیط آزاد ہے۔

وضاحت: لقیط اس بچے کو کہتے ہیں جو راستے میں پڑا ہوا ملے اور اسے اٹھا لیا جائے۔ حضرت عمر ؓ نے اس کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ اسے غلام بنالینا جائز نہیں، وہ آزاد ہے۔ لاوارث ہونے کی وجہ سے اس کا ترکہ بیت المال میں جمع کرا دیا جائے کیونکہ اس کی ولا تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔

٦٧٥١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِشْتَرِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ»، وَأُهْدِيَ لَهَا شَاةٌ، فَقَالَ: «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ».

[6751] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے خرید لو، ولا تو اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے۔'' حضرت بریرہ ؓ کو ایک بکری بطور صدقہ ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اس کے لیے صدقہ تھی لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔''

قَالَ الْحَكَمُ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا، وَقَوْلُ

حکم نے کہا: بریرہ کا شوہر آزاد تھا لیکن حکم کا قول مرسل

الْحَكَمِ مُرْسَلٌ.

طور پر منقول ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: رَأَيْتُهُ عَبْدًا. [راجع: ٤٥٦]

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: میں نے اسے غلام دیکھا ہے۔

٦٧٥٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». [راجع: ٢١٥٦]

[6752] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ولا تو اسی کے لیے ہے جس نے آزاد کیا۔''

(٢٠) بَابُ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ

باب: 20- سائبہ کی وراثت کا بیان

وضاحت: سائبہ سے مراد وہ غلام ہے جسے اس کا آقا کہتا کہ تجھ پر کسی کی ولایت نہیں اور تو سائبہ ہے۔ اس سے مراد اس کی آزادی ہوتی تھی۔ ایسا غلام اگر مر جائے تو اس کا ترکہ کسے ملے گا؟ جمہور کا موقف ہے کہ اس کا ترکہ آزاد کرنے والے کو ملے گا۔[1]

٦٧٥٣ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا يُسَيِّبُونَ، وَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُسَيِّبُونَ.

[6753] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مسلمان سائبہ نہیں بناتے (بتوں کے نام پر جانور نہیں چھوڑتے۔) دور جاہلیت میں مشرکین (بتوں کے نام پر) آزاد کرتے تھے۔

٦٧٥٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ لِتُعْتِقَهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ لِأُعْتِقَهَا، وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْتَرِطُونَ وَلَاءَهَا فَقَالَ: «أَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، أَوْ قَالَ: أَعْطَى الثَّمَنَ»، قَالَ: فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَتْهَا، قَالَ: وَخُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ

[6754] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لیے خریدا تو اس کے آقاؤں نے شرط عائد کر دی کہ اس کی ولا ان کے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لیے خریدنا چاہا لیکن اس کے آقاؤں نے اپنے لیے اس کی ولا کو مشروط کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس کو آزاد کر دے، ولا تو آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔'' یا فرمایا: ''قیمت ادا کرنے والے کے

1 فتح الباري: 50/12.

نَفْسَهَا وَقَالَتْ: لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا وَكَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ. قَالَ الْأَسْوَدُ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا، قَوْلُ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ، وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ: رَأَيْتُهُ عَبْدًا، أَصَحُّ. [راجع: ٤٥٦]

لیے ولا ہوتی ہے۔'' راوی کہتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے خرید کر آزاد کر دیا، پھر اسے اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہ سکتی ہیں اور اس سے علیحدہ بھی ہو سکتی ہیں، چنانچہ انھوں نے اپنے شوہر سے علیحدگی کو پسند کیا اور کہا: اگر مجھے اتنا اتنا مال دیا جائے تو بھی اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں کروں گی۔ اسود نے کہا: اس کا شوہر آزاد تھا۔ ان کا قول منقطع ہونے کی وجہ سے قابل حجت نہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول صحیح تر ہے کہ میں نے اسے غلام دیکھا ہے۔

(٢١) بَابُ إِثْمِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ مَّوَالِيهِ

باب: 21- اس شخص کا گناہ جو اپنے آقاؤں سے اظہار براءت کرے

٦٧٥٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَّقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابُ اللهِ غَيْرَ هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ، قَالَ: فَأَخْرَجَهَا فَإِذَا فِيهَا أَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَأَسْنَانِ الْإِبِلِ، قَالَ: وَفِيهَا: «الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ، وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَّسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ». [راجع: ١١١]

[6755] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمارے پاس اللہ کی کتاب کے علاوہ اور کوئی نوشتہ نہیں جسے ہم پڑھتے ہوں، ہاں یہ ایک صحیفہ بھی ہے، چنانچہ آپ نے وہ صحیفہ نکالا تو اس میں زخموں کے قصاص اور اونٹوں کی زکاۃ کے مسائل تھے۔ اس میں یہ بھی تھا: ''مدینہ عیر پہاڑ سے ثور تک حرم ہے۔ اس میں جس نے کسی بدعت کو ایجاد کیا یا کسی بدعتی کو جگہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کا کوئی نفل یا فرض قبول نہیں کیا جائے گا اور جس نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے موالات قائم کر لی، اس پر اللہ کی لعنت، نیز فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کا کوئی نفل یا فرض قبول نہیں ہو گا۔ مسلمانوں کا عہد ذمہ ایک ہی ہے۔ ادنیٰ مسلمان بھی اس کی تکمیل میں کوشش کرے۔ جس نے مسلمانوں کے عہد کو پامال کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل

فرض یا نفل قبول نہیں کیا جائے گا۔''

فائدہ: اس حدیث میں ''اجازت کے بغیر'' کے الفاظ محض اتفاقی ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر آقا اپنے غلام کو کسی دوسرے کی طرف نسبت کرنے کی اجازت دے دے تو ایسا کرنا جائز ہے۔

٦٧٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ. [راجع: ٢٥٣٥]

[6756] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ولا کی خرید وفروخت اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢) بَابٌ: إِذَا أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ

باب: 22- جب کوئی کافر، کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے تو؟

وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرَى لَهُ وِلَايَةً. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ»، وَيُذْكَرُ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: «هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ». وَاخْتَلَفُوا فِي صِحَّةِ هٰذَا الْخَبَرِ.

امام حسن بصری اس کے ساتھ تعلق ولا کو درست نہیں سمجھتے تھے کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''ولا صرف آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔'' حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے: ''وہ شخص زندگی اور موت دونوں حالتوں میں دیگر لوگوں سے اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔'' لیکن اس روایت کی صحت میں اختلاف ہے۔

٦٧٥٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». [راجع: ٢١٥٦]

[6757] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے لونڈی (بریرہ) خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو لونڈی کے آقاؤں نے کہا: ہم آپ کو لونڈی اس شرط پر فروخت کرتے ہیں کہ اس کی ولا ہمارے لیے ہوگی۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''ان کی شرط تمھیں خریدنے سے منع نہ کرے کیونکہ ولا کا حق دار تو وہی ہوتا ہے جو اسے آزاد کرتا ہے۔''

٦٧٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ

[6758] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا تو اس کے

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتِ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ»، قَالَتْ: فَأَعْتَقْتُهَا، قَالَتْ: فَدَعَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ: لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا بِتُّ عِنْدَهُ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا. [راجع: ٤٥٦]

آقاؤں نے ولا اپنے لیے رکھنے کی شرط عائد کی۔ میں نے اس امر کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ”تم اسے خرید کر آزاد کر دو، ولا تو اس کے لیے ہوتی ہے جو روپے خرچ کرے، چنانچہ میں نے اسے خرید کر آزاد کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور اپنے خاوند کی زوجیت میں رہنے یا نہ رہنے کا اختیار دیا، حضرت بریرہ ؓ نے کہا: اگر وہ مجھے اتنا اتنا مال بھی دے تو میں پھر بھی اس کے پاس نہ رہوں گی، چنانچہ انھوں نے شوہر سے آزادی کو پسند کیا۔

(٢٣) بَابُ مَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ

باب: 23- عورتوں کا ولا کا وارث بننا

٦٧٥٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّهُمْ يَشْتَرِطُونَ الْوَلَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». [راجع: ٢١٥٦]

[6759] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ سے کہا: اس کے آقا اپنے لیے ولا کی شرط لگاتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم بریرہ کو خرید لو، ولا اسی کے لیے ہے جو آزاد کرتا ہے۔“

٦٧٦٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ وَوَلِيَ النِّعْمَةَ». [راجع: ٤٥٦]

[6760] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ولا تو اس کا حق ہے جو قیمت دے اور (اسے آزاد کر کے) احسان کرے۔“

(٢٤) بَابٌ: مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَابْنُ الْأُخْتِ مِنْهُمْ

باب: 24- کسی قوم کا آزاد کردہ غلام انھی میں سے ہے اور قوم کا بھانجا بھی انھی میں داخل ہوگا

٦٧٦١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

[6761] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”کسی

اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ» أَوْ كَمَا قَالَ.

گھرانے کا آزاد کردہ غلام اسی کا ایک فرد ہوتا ہے۔'' اَوْ كَمَا قَالَ۔

٦٧٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ، أَوْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ». [راجع: ٣١٤٦]

[6762] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کسی گھرانے کا بھانجا انھی میں سے ہے۔''

(٢٥) بَابُ مِيرَاثِ الْأَسِيرِ

باب: 25- قیدی کی وراثت کا بیان

قَالَ: وَكَانَ شُرَيْحٌ يُوَرِّثُ الْأَسِيرَ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ وَيَقُولُ: هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ. وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَجِزْ وَصِيَّةَ الْأَسِيرِ وَعَتَاقَتَهُ وَمَا صَنَعَ فِي مَالِهِ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِينِهِ، فَإِنَّمَا هُوَ مَالُهُ يَصْنَعُ فِيهِ مَا يَشَاءُ.

قاضی شریح دشمن کے ہاتھوں قیدی کو ترکے سے حصہ دلاتے تھے اور کہتے تھے: وہ تو اور زیادہ اس کا محتاج ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا: قیدی کی وصیت، اس کی آزادی اور جو کچھ وہ اپنے مال میں تصرف کرے وہ جائز اور نافذ ہے جب تک وہ اپنے دین سے برگشتہ نہ ہو کیونکہ وہ مال اسی کا ہے، وہ اس میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

٦٧٦٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا». [راجع: ٢٢٩٨]

[6763] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے اور جس نے قرض یا محتاج اہل وعیال چھوڑا وہ ہمارے ذمے ہے۔''

(٢٦) بَابٌ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ

باب: 26- مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔ اگر ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہو گیا تو بھی ترکے میں اس کا حق نہیں ہوگا

٦٧٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَّضِيَ اللهُ

[6764] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر کسی مسلمان ہی کا وارث بنتا ہے۔''

عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ». [راجع: ١٥٨٨]

(٢٧) بَابُ مِيرَاثِ الْعَبْدِ النَّصْرَانِيِّ وَالْمُكَاتَبِ النَّصْرَانِيِّ، وَ إِثْمِ مَنِ انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ

باب: 27- عیسائی غلام اور عیسائی مکاتب کی وراثت کا بیان، نیز اس شخص کے گناہ کا بیان جو اپنے بچے کی نفی کرے

وضاحت: مکاتب وہ غلام ہوتا ہے جو اپنے آقا سے تحریری معاہدہ کرتا ہے کہ وہ ایک طے شدہ مدت میں مقررہ رقم ادا کر کے آزاد ہو جائے گا، امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کے متعلق کوئی حدیث پیش نہیں کی ہے کیونکہ اس کا حکم سابقہ حدیث سے اخذ کیا جا سکتا ہے کہ کوئی مسلمان کسی کافر کا مال بطور وراثت نہیں لے سکتا۔

(٢٨) بَابُ مَنِ ادَّعَى أَخًا أَوِ ابْنَ أَخٍ

باب: 28- جو کسی شخص کے متعلق اپنا بھائی یا بھتیجا ہونے کا دعویٰ کرے

٦٧٦٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا قَالَتِ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَّعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ، فَقَالَ سَعْدٌ: هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ، انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هٰذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللهِ! وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَّلِيدَتِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ»، قَالَتْ: فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ بَعْدُ. [راجع: ٢٠٥٣]

[6765] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہما کا ایک لڑکے کے متعلق جھگڑا ہوا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ لڑکا میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے۔ اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ وہ اس کا بیٹا ہے۔ آپ اس کی شکل و صورت پر نظر فرمائیں۔ عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے والد کے بستر پر ان کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے لڑکے کی شکل و صورت دیکھی تو اس کی عتبہ سے واضح طور پر مشابہت تھی، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''اے عبد بن زمعہ! یہ لڑکا آپ کے لیے ہے کیونکہ بچہ بستر والے کا ہوتا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں، اور اے سودہ بنت زمعہ! تم اس لڑکے سے پردہ کرو۔'' چنانچہ پھر اس لڑکے نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔

(٢٩) بَابُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ

باب:29- جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا

٦٧٦٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ -: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ». [راجع: ٤٣٢٦]

[6766] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف کی، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔''

٦٧٦٧ - فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ: وَأَنَا سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٤٣٢٧]

[6767] میں نے اس حدیث کا ذکر حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کیا تو انھوں نے کہا: اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے میرے دونوں کانوں نے بھی سنا ہے اور میرے دل نے اس کو محفوظ (یاد) رکھا ہے۔

٦٧٦٨ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ».

[6768] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اپنے باپ دادا سے اعراض نہ کرو۔ جس نے اپنے باپ سے روگردانی کی، اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔''

فائدہ: دور جاہلیت میں لوگ جب کسی کو منہ بولا بیٹا بنا لیتے تو وہ بیٹا خود کو اپنے باپ کے علاوہ اسی کی طرف منسوب کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب میں اس بات کا سختی سے نوٹس لیا ہے۔ امتناعی حکم کے باوجود آج اکثر لوگ لے پالک کو اپنی طرف ہی منسوب کرتے ہیں۔ شریعت میں اس کی قطعاً اجازت نہیں۔

(٣٠) بَابٌ: إِذَا ادَّعَتِ الْمَرْأَةُ ابْنًا

باب:30- جب کوئی عورت کسی بیٹے کا دعویٰ کرے

٦٧٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ [قَالَ]: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَانَتِ امْرَأَتَانِ، مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ

[6769] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو عورتیں تھیں۔ ان کے ساتھ ان کے دو بیٹے بھی تھے۔ بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک بیٹا اٹھا کر لے گیا۔ اس نے اپنی سہیلی سے کہا کہ بھیڑیا تیرا بیٹا لے گیا

الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَقَالَتِ الْأُخْرٰى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَتَحَاكَمَتَا إِلٰى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى، فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَتِ الصُّغْرٰى: لَا تَفْعَلْ، يَرْحَمُكَ اللهُ، هُوَ ابْنُهَا، فَقَضٰى بِهِ لِلصُّغْرٰى».

ہے۔ دوسری عورت نے کہا: وہ تو تیرا بیٹا لے گیا ہے۔ دونوں حضرت داود علیہ السلام کے پاس فیصلہ لے گئیں تو انھوں نے فیصلہ بڑی کے حق میں دے دیا۔ پھر وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس فیصلہ لے گئیں اور واقعہ سے انھیں آگاہ کیا تو انھوں نے فرمایا: میرے پاس چھری لاؤ، میں اس بچے کو تم دونوں کے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں، چھوٹی عورت نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ ایسا نہ کریں، یہ اس (بڑی) کا ہی بیٹا ہے۔ اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا: الْمُدْيَةَ. [راجع: ٣٤٢٧]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس دن سے پہلے کبھی سکّین کا لفظ نہیں سنا تھا۔ ہم تو چھری کے لیے مدیہ کا لفظ بولتے تھے۔

(٣١) بَابُ الْقَائِفِ

باب: 31- قیافہ شناس کا بیان

وضاحت: قیافہ کے معنی ہیں: آثار کی جان پہچان، اصطلاح میں قائف اس شخص کو کہا جاتا ہے جو مشابہت کو پہچانے اور آثار میں نظر کرے، ایسے شخص کو قائف اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ اشیاء کی تتبع و تلاش کرتا ہے، اسے کتاب الفرائض میں اس لیے بیان کیا ہے کہ قیافہ شناسی کی بنا پر بعض اوقات ملحق اور ملحق بہ میں وراثت جاری ہوتی ہے۔ اس سے کوئی حکم تو ثابت نہیں ہوتا البتہ تائید کے لیے اسے پیش کیا جا سکتا ہے۔

٦٧٧٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ: «أَلَمْ تَرَيْ إِلٰى مُجَزِّزٍ نَظَرَ آنِفًا إِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ». [راجع: ٣٥٥٥]

[6770] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں ایک دفعہ بہت خوش خوش تشریف لائے، آپ کے چہرے کے خطوط چمک رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز (قیافہ شناس) نے ابھی ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھا تو کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔''

٦٧٧١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

[6771] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَّهُوَ مَسْرُورٌ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَّعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُؤُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ». [راجع: ٣٥٥٥]

نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے ہاں بہت خوش خوش تشریف لائے اور فرمایا: ”اے عائشہ! تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز مدلجی آیا اور اس نے حضرت اسامہ اور زید کو دیکھا جبکہ ان دونوں کے جسم پر ایک چادر تھی، جس نے دونوں کے سروں کو چھپا رکھا تھا، ان کے صرف پاؤں کھلے تھے تو اس نے کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔“

فائدہ: زمانۂ جاہلیت میں لوگ حضرت اسامہ ؓ کے نسب میں بہت طعن کرتے تھے کیونکہ ان کا رنگ انتہائی سیاہ تھا، جبکہ ان کے والد گرامی حضرت زید بن حارثہ ؓ بہت زیادہ سفید تھے۔ حضرت اسامہ ؓ اس لیے سیاہ تھے کہ ان کی والدہ حضرت ام ایمن ؓ سیاہ فام تھی۔
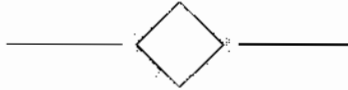
بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

86- كِتَابُ الْحُدُودِ

حدود سے متعلق احکام و مسائل

(۱) بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنَ الْحُدُودِ - بَابُ الزِّنَا وَشُرْبِ الْخَمْرِ

باب: 1- حدود والے گناہوں کا بیان، نیز زنا کاری اور شراب نوشی کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يُنْزَعُ مِنْهُ نُورُ الْإِيمَانِ فِي الزِّنَا.

حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: زنا کرتے وقت اس (زانی) سے نور ایمان اٹھالیا جاتا ہے۔

٦٧٧٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ».

[6772] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بھی کوئی زنا کرتا ہے تو زنا کرتے وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ جب بھی کوئی شراب نوشی کرتا ہے تو شراب پیتے وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ جب بھی کوئی چوری کرتا ہے تو چوری کرتے وقت وہ ایمان سے نہیں ہوتا۔ اور جب بھی کوئی لوٹنے والا لوٹتا ہے کہ لوگ اپنی نظریں اٹھا اٹھا کر اسے دیکھتے ہیں تو وہ مومن نہیں رہتا۔''

وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ إِلَّا النُّهْبَةَ. [راجع: ٢٤٧٥]

ابن شہاب نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ سے، وہ حضرت ابوہریرہ ؓ سے، وہ نبی ﷺ سے لوٹ مار کے الفاظ کے بغیر اسے بیان کرتے ہیں۔

(۲) بَابُ مَا جَاءَ فِي ضَرْبِ شَارِبِ الْخَمْرِ

باب: 2- شراب پینے والے کو مارنے کا بیان

٦٧٧٣ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ. [انظر: ٦٧٧٦]

[6773] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے شراب نوشی کرنے پر کھجور کی شاخوں اور جوتوں سے مارنے کا حکم دیا تھا اور حضرت ابوبکر ؓ نے (شرابی کو) چالیس کوڑے مارے تھے۔

(٣) بَابُ مَنْ أَمَرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ فِي الْبَيْتِ

باب:3- جس نے گھر میں حد لگانے کا حکم دیا

٦٧٧٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ أَوْ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ كَانَ بِالْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ، قَالَ: فَضَرَبُوهُ، فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ. [راجع: ٢٣١٦]

[6774] حضرت عقبہ بن حارث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نعیمان یا ابن نعیمان کو نشے کی حالت میں لایا گیا تو نبی ﷺ نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کو ماریں، چنانچہ لوگوں نے اسے مارا۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنھوں نے اسے جوتوں سے مارا تھا۔

(٤) بَابُ الضَّرْبِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ

باب:4- شرابی کو چھڑیوں اور جوتوں سے مارنا

٦٧٧٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِنُعَيْمَانَ أَوْ بِابْنِ نُعَيْمَانَ وَهُوَ سَكْرَانُ، فَشَقَّ عَلَيْهِ، وَأَمَرَ مَنْ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ، فَضَرَبُوهُ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ، وَكُنْتُ فِيمَنْ ضَرَبَهُ. [راجع: ٢٣١٦]

[6775] حضرت عقبہ بن حارث ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں نعیمان یا اس کے بیٹے کو حاضر کیا گیا جبکہ وہ شراب کے نشے میں دھت تھا۔ آپ ﷺ کو یہ حالت بہت ناگوار گزری تو آپ نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کو ماریں، چنانچہ انھوں نے کھجور کی چھڑیوں اور جوتوں سے اس کو مارا۔ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنھوں نے اسے مارا تھا۔

٦٧٧٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ.

[6776] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے شراب نوشی پر چھڑی اور جوتوں سے مارا، اور حضرت ابوبکر ؓ نے چالیس کوڑے لگوائے تھے۔

[راجع: ٦٧٧٣]

فائدہ: شرابی کو کوڑے لگائے جائیں یا ویسے ہی مارا جائے، اس کے متعلق تین موقف ہیں۔ راجح مذہب یہ ہے کہ اسے کوڑے بھی لگائے جا سکتے ہیں اور چھڑیوں اور جوتوں سے بھی اس کی مرمت کی جا سکتی ہے۔

٦٧٧٧ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ: «اضْرِبُوهُ»، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللهُ، قَالَ: «لَا تَقُولُوا هٰكَذَا، لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ». [انظر: ٦٧٨١]

[6777] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے ابھی ابھی شراب نوشی کی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے مارو۔'' حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں: ہم میں سے بعض نے اسے مکوں سے مارا۔ کچھ نے جوتوں اور کچھ نے کپڑوں سے اس کی مرمت کی۔ جب وہ جانے لگا تو کسی نے کہا: اللہ تجھے رسوا کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مت کہو اور اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔''

٦٧٧٨ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ: سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيدٍ النَّخَعِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُقِيمَ حَدًّا عَلٰى أَحَدٍ فَيَمُوتَ فَأَجِدَ فِي نَفْسِي، إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ، وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَسُنَّهُ.

[6778] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں کسی پر حد قائم نہیں کرتا جس سے وہ مر جائے، پھر مجھے اس کا رنج ہو سوائے شرابی کے۔ اگر وہ حد قائم کرنے سے مر جائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا۔ یہ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔

٦٧٧٩ - **حَدَّثَنَا** مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُعَيْدِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كُنَّا نُؤْتٰى بِالشَّارِبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَإِمْرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، فَنَقُومُ إِلَيْهِ بِأَيْدِينَا وَنِعَالِنَا وَأَرْدِيَتِنَا، حَتّٰى كَانَ

[6779] حضرت سائب بن یزید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں حضرت ابوبکر ؓ کے دور خلافت اور حضرت عمر ؓ کے ابتدائی دور حکومت میں شراب پینے والے کو ہمارے پاس لایا جاتا تو ہم اسے اپنے ہاتھوں، جوتوں اور کپڑوں سے مارتے تھے۔ آخر

آخِرُ إِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ، حَتَّى إِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا جَلَدَ ثَمَانِينَ.

کار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری دور خلافت میں شراب پینے والوں کو چالیس کوڑے لگوائے۔ پھر جب لوگوں نے مزید سرکشی کی اور فسق و فجور کرنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اَسّی (80) کوڑے مارے۔

فائدہ: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ شرابی کو حد لگانے کے متعلق علمائے امت کی مختلف آراء ہیں۔ راجح یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق کوئی حد مقرر نہیں کی بلکہ شرابی کے حسب حال صرف زدوکوب کیا جاتا تھا اور اسے شرمسار کیا جاتا، نیز عار دلانے پر اکتفا کیا جاتا تھا۔ اگر اس سلسلے میں کوئی حد مقرر کی ہوتی تو اسے وضاحت سے بیان کیا جاتا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں یہ وبا زیادہ ہوئی تو آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا اور چالیس (40)، پھر اَسّی (80) کوڑے مقرر کیے۔ جن سے مشورہ لیا گیا انھوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کا کوئی ارشاد یا عمل پیش نہیں کیا بلکہ عقل و رائے سے کام لے کر انھیں مشورہ دیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا بھی یہی رجحان معلوم ہوتا ہے کیونکہ انھوں نے کوڑوں کی تعداد کے متعلق کوئی عنوان نہیں قائم کیا اور نہ تعداد کے تعین میں کوئی مرفوع حدیث ہی ذکر کی ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ امر پر اکتفا کیا جائے یا زیادہ سے زیادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر عمل کیا جا سکتا ہے تاکہ لوگ اس ام الخبائث کو منہ لگانے سے اجتناب کریں۔[1]

(٥) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ الْخَمْرِ، وَإِنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنَ الْمِلَّةِ

باب: 5- شرابی پر لعنت کرنا مکروہ ہے اور وہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا

٦٧٨٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ [قَالَ]: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللهِ، وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ، مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَلْعَنُوهُ، فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ، أَنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ».

[6780] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک شخص کا نام عبداللہ اور اس کا لقب حمار تھا، وہ رسول اللہ ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ نبی ﷺ نے اسے شراب پینے پر مارا تھا، ایک دن اس کو لایا گیا تو آپ ﷺ کے حکم سے اسے مارا گیا۔ حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ اس پر لعنت کرے! اسے بکثرت اس سلسلے میں لایا جاتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس پر لعنت نہ کرو، اللہ کی قسم! میں تو اس کے متعلق یہی جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔''

1 فتح الباري: 91/12.

٦٧٨١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَكْرَانَ فَأَمَرَ بِضَرْبِهِ، فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِيَدِهِ، وَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِنَعْلِهِ، وَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ: مَا لَهُ أَخْزَاهُ اللهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَكُونُوا عَوْنَ الشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيكُمْ».

[راجع: ٦٧٧٧]

[6781] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص نشے کی حالت میں لایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے مارنے کا حکم دیا، چنانچہ ہم میں کچھ لوگ اسے ہاتھوں سے پیٹنے لگے اور بعض حضرات نے اسے جوتے مارے جبکہ کچھ لوگوں نے کپڑوں (کو بٹ دے کر ان) سے اس کی مرمت کی۔ جب وہ چلا گیا تو ایک شخص نے کہا: اسے کیا ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔“

فائدہ: جب کوئی اپنے جرم کی سزا بھگت لے تو اسے برا بھلا کہنا یا اس پر لعنت کرنا درست نہیں بلکہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے لیے اللہ سے بخشش اور رحم کی دعا کرو۔“ [1]

(٦) بَابُ السَّارِقِ حِينَ يَسْرِقُ

باب: 6- چور، جب چوری کرتا ہے

٦٧٨٢ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَّلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ». [انظر: ٦٨٠٩]

[6782] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا اور چور بھی جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔“

(٧) بَابُ لَعْنِ السَّارِقِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ

باب: 7- چور کا نام لیے بغیر اس پر لعنت کرنا

٦٧٨٣ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ،

[6783] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے کہ وہ ایک انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے، ایک رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔“

[1] سنن أبي داود، الحدود، حديث: 4478.

وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ».

قَالَ الْأَعْمَشُ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ بَيْضُ الْحَدِيدِ وَالْحَبْلُ، كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْهَا مَا يُسَاوِي دَرَاهِمَ. [انظر: ٦٧٩٩]

حضرت اعمش نے کہا: اہل علم کے خیال کے مطابق بیضه سے مراد لوہے کا خود ہے اور حبل سے مراد ایسی رسی جو کئی دراہم کے مساوی ہو۔

(٨) بَابٌ: اَلْحُدُودُ كَفَّارَةٌ

باب:8- حدود کفارہ ہیں

٦٧٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ: «بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَّلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا - وَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ كُلَّهَا - فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ». [راجع: ١٨]

[6784] حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ ایک مجلس میں تھے تو آپ نے فرمایا: ''مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے اور نہ زنا ہی کے مرتکب ہو گے۔ پھر آپ نے پوری آیت پڑھی۔ تم میں سے جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا، اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہیں اور جس نے ان میں سے کسی جرم کا ارتکاب کیا، پھر اس پر اسے سزا ہوئی تو وہ اس کا کفارہ ہے اور جو شخص ان میں سے کوئی غلطی کر گزرا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالا تو اگر اللہ چاہے گا تو اسے معاف کر دے گا اور اگر چاہے گا تو اس پر عذاب دے گا۔''

فائدہ: ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ حدود کفارہ ہیں۔'' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو مطلع فرمایا کہ حدود کفارہ ہیں اور گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ ہیں۔

(٩) بَابٌ: ظَهْرُ الْمُؤْمِنِ حِمًى إِلَّا فِي حَدٍّ أَوْ حَقٍّ

باب:9- مومن کی پیٹھ محفوظ ہے، ہاں حد یا کسی حق میں اسے مارا جا سکتا ہے

٦٧٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ وَّاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ: سَمِعْتُ أَبِي: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «أَلَا أَيُّ

[6785] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ''بتاؤ تم کس مہینے کو حرمت میں عظیم تر جانتے ہو؟'' صحابہ نے کہا: اسی مہینے (ذوالحجہ) کو۔ آپ نے فرمایا: ''بتاؤ تم

شَهْرٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً؟»، قَالُوا: أَلَا شَهْرُنَا هٰذَا، قَالَ: «أَلَا أَيُّ بَلَدٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً؟»، قَالُوا: أَلَا بَلَدُنَا هٰذَا، قَالَ: «أَلَا أَيُّ يَوْمٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً؟»، قَالُوا: أَلَا يَوْمُنَا هٰذَا، قَالَ: «فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ حَرَّمَ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» ثَلَاثًا، كُلُّ ذٰلِكَ يُجِيبُونَهُ: أَلَا نَعَمْ، قَالَ: «وَيْحَكُمْ أَوْ وَيْلَكُمْ، لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ١٧٤٢]

کس شہر کو سب سے زیادہ حرمت والا خیال کرتے ہو؟'' لوگوں نے جواب دیا: اسی شہر (مکہ) کو۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا: ''تم کس دن کو سب سے زیادہ عزت والا سمجھتے ہو؟'' صحابۂ کرام نے کہا: اپنے اسی دن (یوم نحر) کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے حق شرع کے سوا تمھارے خون، تمھارے مال اور تمھاری عزتیں تم پر حرام کر دی ہیں جیسا کہ اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مہینے میں ہے۔'' پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا: ''کیا میں نے تمھیں اللہ کا پیغام پہنچا دیا ہے؟'' صحابۂ کرام نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ ہاں پہنچا دیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''تمھاری خرابی ہو! میرے بعد تم کفار جیسے نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔''

(١٠) بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ وَالْاِنْتِقَامِ لِحُرُمَاتِ اللهِ

باب: 10- حدود قائم کرنا اور اللہ کی حرمتوں کی وجہ سے انتقام لینا

٦٧٨٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَأْثَمْ، فَإِذَا كَانَ الْإِثْمُ كَانَ أَبْعَدَهُمَا مِنْهُ، وَاللهِ! مَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ قَطُّ حَتَّى تُنْتَهَكَ حُرُمَاتُ اللهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ. [راجع: ٣٥٦٠]

[6786] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کو جب بھی دو چیزوں میں سے ایک کے اختیار کرنے کا حکم دیا جاتا تو آپ ان میں سے آسان کو اختیار کرتے، بشرطیکہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہوتا۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ اس سے بہت دور رہتے۔ اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے کبھی اپنے ذاتی معاملے میں کسی سے بدلہ نہیں لیا، البتہ (جب) اللہ کی حرمتوں کو پامال کیا جاتا تو آپ اللہ کے لیے ضرور انتقام لیتے تھے۔

(١١) بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ

باب: 11- ہر معزز وحقیر پر حد قائم کرنا

٦٧٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ

[6787] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت

ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أُسَامَةَ كَلَّمَ النَّبِيَّ ﷺ فِي امْرَأَةٍ فَقَالَ: «إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوا يُقِيمُونَ الْحَدَّ عَلَى الْوَضِيعِ وَيَتْرُكُونَ عَلَى الشَّرِيفِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ فَاطِمَةُ فَعَلَتْ ذٰلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا». [راجع: ٢٦٤٨]

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے ایک عورت کے متعلق سفارش کی تو آپ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوئے کہ وہ کمزور وحقیر پر تو حد قائم کرتے تھے اور بلند مرتبہ لوگوں کو چھوڑ دیتے تھے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر (میری بیٹی) فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بھی یہ (چوری) کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔''

(١٢) بَابُ كَرَاهِيَةِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحَدِّ إِذَا رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ

باب: 12- جب حد کا مقدمہ عدالت میں پہنچ جائے تو پھر سفارش کرنا منع ہے

٦٧٨٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّتْهُمُ الْمَرْأَةُ الْمَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ حِبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللهِ؟» ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ، فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا ضَلَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ. وَايْمُ اللهِ! لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا». [راجع: ٢٦٤٨]

[6788] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مخزومیہ عورت نے قریش کو پریشان کر دیا جس نے چوری کی تھی۔ قریش نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے محبوب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس عورت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے گفتگو نہیں کر سکتا اور نہ کسی میں جرأت ہی ہے کہ وہ آپ سے اس قسم کی بات کرے، چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اسامہ! کیا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرنے آئے ہو؟'' پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا، پھر فرمایا: ''اے لوگو! تم سے پہلے لوگ صرف اس لیے گمراہ ہوئے کہ ان میں جب کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد (ﷺ) نے بھی چوری کی ہوتی تو محمد (ﷺ) اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتے۔''

(١٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا﴾ [المائدة: ٣٨] وَفِي كَمْ يُقْطَعُ؟

باب: 13- ارشاد باری تعالیٰ: ''چور، خواہ مرد ہو یا عورت، اس کا ہاتھ کاٹ دو'' کا بیان، نیز کتنی مالیت (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے گا؟

وَقَطَعَ عَلِيٌّ مِّنَ الْكَفِّ. وَقَالَ قَتَادَةُ فِي امْرَأَةٍ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ شِمَالُهَا: لَيْسَ إِلَّا ذٰلِكَ.

حضرت علی ؓ نے ہتھیلی سے ہاتھ کاٹا تھا۔ حضرت قتادہ نے چوری کرنے والی عورت کے متعلق کہا جبکہ اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا: نیز یہی سزا کافی ہے۔

٦٧٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا».

[6789] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ مالیت چوری کرنے پر ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔“

وَتَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [انظر: ٦٧٩٠، ٦٧٩١]

عبدالرحمٰن بن خالد، امام زہری کے بھتیجے اور معمر نے زہری سے روایت کرنے میں ابراہیم بن سعد کی متابعت کی ہے۔

٦٧٩٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ». [راجع: ٦٧٨٩]

[6790] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”چور کا ہاتھ ربع دینار کی مالیت چوری کرنے پر کاٹ دیا جائے گا۔“

٦٧٩١ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَتْهُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ». [راجع: ٦٧٨٩]

[6791] حضرت عائشہ ؓ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ”ربع دینار کی مالیت چوری کرنے پر ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔“

فائدہ: اعشاری نظام کے مطابق دینار کا وزن 4.374 گرام، یعنی 4 ماشے 4 رتی کے برابر ہے اور ربع دینار 1.0935 گرام، یعنی ایک ماشہ ایک رتی کے مساوی سونا ہوگا، جس کی مالیت رائج الوقت سونے کے بازاری بھاؤ سے بنالی جائے۔

٦٧٩٢ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

[6792] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں چور کا ہاتھ چمڑے کی ڈھال یا عام

أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقْطَعْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا فِي ثَمَنِ مِجَنٍّ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ.

ڈھال کی چوری ہی پر کاٹا جاتا تھا۔

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ. [انظر: ٦٧٩٣، ٦٧٩٤]

عثمان کہتے ہیں کہ ہمیں حمید بن عبدالرحمٰن نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے حضرت عائشہ ؓ نے اسی طرح بیان کیا۔

٦٧٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي أَدْنٰى مِنْ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ، كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ذُو ثَمَنٍ. [راجع: ٦٧٩٢]

[6793] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: چور کا ہاتھ چمڑے کی ڈھال یا عام ڈھال سے کم چوری پر نہیں کاٹا جاتا تھا اور یہ دونوں ڈھالیں قیمتی ہوتی تھیں۔

رَوَاهُ وَكِيعٌ وَّابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا.

یہ حدیث وکیع اور ابن ادریس نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد عروہ سے مرسل طور پر بیان کی ہے۔

٦٧٩٤ - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي أَدْنٰى مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ: تُرْسٍ أَوْ حَجَفَةٍ وَّكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ذَا ثَمَنٍ. [راجع: ٦٧٩٢]

[6794] حضرت عائشہ ؓ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں چور کا ہاتھ چمڑے کی ڈھال یا عام ڈھال کی قیمت سے کم پر نہیں کاٹا جاتا تھا، اور ان میں سے ہر ایک ڈھال قیمتی ہوتی تھی۔

٦٧٩٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

[6795] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال کے چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ: قِيمَتُهُ. [انظر: ٦٧٩٦، ٦٧٩٧، ٦٧٩٨]

محمد بن اسحاق نے مالک بن انس کی متابعت کی ہے اور لیث نے نافع سے ثَمَنُهُ کی جگہ قِيمَتُهُ کے الفاظ ذکر

کیے ہیں۔

٦٧٩٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ. [راجع: ٦٧٩٥]

[6796] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

٦٧٩٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ. [راجع: ٦٧٩٥]

[6797] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

٦٧٩٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

[6798] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک مزید روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک چور کا ہاتھ ایک ڈھال چوری کرنے پر کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ: قِيمَتُهُ. [راجع: ٦٧٩٥]

محمد بن اسحاق نے نافع سے روایت کرنے میں موسیٰ بن عقبہ کی متابعت کی ہے۔ لیث نے کہا: مجھ سے نافع نے ثَمَنُهُ کے بجائے قِيمَتُهُ کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

٦٧٩٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ». [راجع: ٦٧٨٣]

[6799] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے کہ ایک بیضہ چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے اور ایک رسی چوری کرنے پر بھی اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔''

(١٤) بَابُ تَوْبَةِ السَّارِقِ

باب: 14- چور کی توبہ کا بیان

٦٨٠٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

[6800] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ يَدَ امْرَأَةٍ. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَابَتْ وَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا. [راجع: ٢٦٤٨]

نے ایک عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: وہ عورت اس کے بعد بھی آتی تھی اور میں اس کی ضروریات کو نبی ﷺ کے حضور پیش کرتی تھی۔ اس عورت نے توبہ کر لی تھی اور اچھی توبہ کا ثبوت دیا تھا۔

٦٨٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ فَقَالَ: «أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَطَهُورٌ، وَمَنْ سَتَرَهُ اللهُ، فَذٰلِكَ إِلَى اللهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ». [راجع: ١٨]

[6801] حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے چند لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم سے اس شرط پر بیعت لیتا ہوں کہ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو گے، نہ چوری کے مرتکب ہو گے اور نہ اپنی اولاد کو قتل ہی کرو گے اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں سے کسی کے خلاف بہتان نہیں اٹھاؤ گے، نیز بھلے کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے اپنے اس عہد کو پورا کیا اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو کوئی ان میں کوئی غلطی کر گزرے گا اور دنیا میں اسے سزا دے دی گئی تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ اور اس کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈالا، اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو اسے معاف کر دے۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: إِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَمَا قُطِعَ يَدُهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ، وَكُلُّ مَحْدُودٍ كَذٰلِكَ إِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ. [راجع: ١٨]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) نے کہا: جب چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے پھر وہ توبہ کر لے تو اس کی گواہی قبول ہو گی، نیز ہر وہ شخص جس پر حد لگائی گئی ہو جب وہ توبہ کر لے تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی۔

(١٥) بَابٌ: كِتَابُ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ

باب:15- ان کفار و مرتدین کی سزا کا بیان جو مسلمانوں سے لڑتے ہیں

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا جَزَٰٓؤُاْ ٱلَّذِينَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول

يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ اَلْآيَةَ. [المائدة: ٣٣].

سے جنگ کرتے ہیں ان کی جزا یہی ہے....."

٦٨٠٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ [قَالَ]: حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ نَفَرٌ مِّنْ عُكْلٍ فَأَسْلَمُوا، فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، فَفَعَلُوا فَصَحُّوا، فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ، ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا. [راجع: ٢٣٣]

[6802] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس قبیلۂ عکل کے چند آدمی آئے اور اسلام قبول کیا لیکن مدینہ طیبہ کی آب و ہوا ان کو موافق نہ آئی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم صدقے کے اونٹوں کے پاس رہائش رکھو اور ان کا پیشاب اور دودھ نوش کرو۔ انھوں نے (ایسا) کیا تو صحت یاب ہوگئے، لیکن اس کے بعد وہ دین سے برگشتہ ہوگئے اور اونٹوں کے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں سوار بھیجے تو وہ انھیں گرفتار کر کے لے آئے۔ آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں (مخالف سمت سے) کاٹنے کا حکم دیا، نیز ان کی آنکھیں بھی پھوڑ دی گئیں، پھر آپ نے ان کے زخموں پر داغ نہ دیا حتی کہ وہ سسک سسک کر مر گئے۔

(١٦) بَابٌ: لَمْ يَحْسِمِ النَّبِيُّ ﷺ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الرِّدَّةِ حَتَّى هَلَكُوا

باب: 16- نبی ﷺ نے مرتد ڈاکوؤں کو داغ نہ دیا حتی کہ وہ مر گئے

٦٨٠٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو يَعْلَى: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ الْعُرَنِيِّينَ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا. [راجع: ٢٣٣]

[6803] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اہل عرینہ کے ہاتھ پاؤں (مخالف سمت سے) کاٹنے کا حکم دیا لیکن انھیں داغ نہیں دیا حتی کہ وہ مر گئے۔

(١٧) بَابٌ: لَمْ يُسْقَ الْمُرْتَدُّونَ الْمُحَارِبُونَ حَتَّى مَاتُوا

باب: 17- مرتد جنگجوؤں کو پانی بھی نہ پلایا گیا حتی کہ وہ مر گئے

٦٨٠٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ

[6804] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

وُهَيْبٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ رَهْطٌ مِّنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، كَانُوا فِي الصُّفَّةِ، فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَبْغِنَا رِسْلًا، فَقَالَ: «مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِإِبِلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ»، فَأَتَوْهَا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، حَتَّى صَحُّوا وَسَمِنُوا، وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ الصَّرِيخُ، فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أُتِيَ بِهِمْ، فَأَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ، ثُمَّ أُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا سُقُوا حَتَّى مَاتُوا.

کہا: قبیلۂ عکل کے چند لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور انھوں نے صفہ میں رہائش رکھی لیکن مدینہ طیبہ کی آب و ہوا انھیں موافق نہ آئی تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہمارے لیے کہیں سے دودھ کا بندوبست کر دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے لیے یہ انتظام تو مشکل ہے، البتہ تم رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کے پاس جا کر رہو، چنانچہ وہ اونٹوں کے پاس آئے اور وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پینے لگے۔ پھر صحت مند ہو کر خوب موٹے تازے ہو گئے آخر کار انھوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ اس دوران میں نبی ﷺ کے پاس ان کی خبر دینے والا آیا تو آپ نے ان کی تلاش میں چند سواروں کو روانہ کیا۔ ابھی دھوپ زیادہ نہیں پھیلی تھی کہ انھیں گرفتار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ ﷺ کے حکم سے لوہے کی سلائیاں گرم کی گئیں جنھیں آپ نے ان کی آنکھوں میں پھیر دیا، نیز ان کے ہاتھ اور پاؤں بھی کاٹ دیے اور انھیں داغ بھی نہ دیا، پھر انھیں گرم پتھریلی زمین پر پھینک دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انھیں پانی نہیں دیا گیا حتی کہ وہ مر گئے۔

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: سَرَقُوا وَقَتَلُوا، وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُولَهُ. [راجع: ۲۳۳]

(راویٔ حدیث) ابو قلابہ نے کہا: (ان کے ساتھ یہ برتاؤ اس لیے کیا گیا کہ) انھوں نے چوری کی، چرواہے کو قتل کیا اور اللہ اور اس کے رسول کے خلاف مسلح واردات کی۔

(۱۸) بَابُ سَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ أَعْيُنَ الْمُحَارِبِينَ

باب:18- نبی ﷺ کے مرتد عسکریت پسندوں کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیرنے کا بیان

٦٨٠٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَهْطًا مِّنْ عُكْلٍ - أَوْ قَالَ: عُرَيْنَةَ، وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: مِنْ عُكْلٍ - قَدِمُوا

[6805] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ عکل کے چند آدمی مدینہ طیبہ آئے تو نبی ﷺ نے ان کے لیے دودھ دینے والی اونٹنیوں کا بندوبست کر دیا اور فرمایا کہ وہ اونٹوں کے گلے میں جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ نوش

الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ بِلِقَاحٍ وَّأَمَرَهُمْ أَنْ يَّخْرُجُوا، فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، فَشَرِبُوا حَتَّى إِذَا بَرِئُوا قَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ غُدْوَةً فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي إِثْرِهِمْ، فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى جِيءَ بِهِمْ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِّرَ أَعْيُنُهُمْ، فَأُلْقُوا بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ. [راجع: ۲۳۳]

کریں، چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ تندرست ہو گئے تو انھوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ نبی ﷺ کے پاس یہ خبر صبح کے وقت پہنچی تو آپ نے ان کے تعاقب میں سوار دوڑائے۔ ابھی دھوپ زیادہ نہیں پھیلی تھی کہ انھیں گرفتار کر کے لایا گیا۔ آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دینے کا حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں لوہے کی گرم سلائیاں پھیری گئیں۔ پھر انھیں پتھریلے گرم میدان میں پھینک دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انھیں پانی نہ پلایا گیا۔

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا، وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ، وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُولَهُ.

ابوقلابہ نے کہا: یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے چوری کی، قتل کیا اور ایمان کے بعد کفر اختیار کیا تھا، نیز انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے خلاف باغیانہ کاروائی کی تھی۔

فائدہ: وہ نمک حرام انتہائی احسان فراموش نکلے۔ ان کے ساتھ جو سلوک ہوا وہ انھی کا کیا دھرا تھا۔ انھوں نے اونٹوں کے چرواہے کے ساتھ اسی قسم کا برتاؤ کیا تھا۔

(۱۹) بَابُ فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ

باب: 19- اس شخص کی فضیلت جس نے فواحش کو چھوڑ دیا

٦٨٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَّشَابٌّ نَّشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ فِي خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا

[6806] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”سات آدمی ایسے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سائے تلے جگہ دے گا۔ اس دن اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا: عادل حکمران، وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا ہو، وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں بہہ پڑیں، وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے، وہ دو آدمی جو صرف اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں، وہ شخص جسے کوئی بلند مرتبہ اور خوبرو عورت اپنی

قَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ [بِصَدَقَةٍ] فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ». [راجع: ٦٦٠]

طرف بلائے لیکن وہ کہے: میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور وہ شخص جس نے اس قدر پوشیدہ صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چل سکا کہ دائیں ہاتھ نے کتنا اور کیا صدقہ کیا ہے۔"

٦٨٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ». [راجع: ٦٤٧٤]

[6807] حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے مجھے اپنے دونوں پاؤں کے درمیان (شرمگاہ) اور اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (زبان) کی ضمانت دی تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔"

(٢٠) بَابُ إِثْمِ الزُّنَاةِ

باب:20- زانیوں کے گناہ کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا يَزْنُونَ﴾ [الفرقان: ٦٨] ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾ [الإسراء: ٣٢]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وہ زنا نہیں کرتے۔" نیز فرمایا: "تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ بلاشبہ وہ ہمیشہ سے بے حیائی اور برا راستہ ہے۔"

٦٨٠٨ - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ: أَخْبَرَنَا أَنَسٌ قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمُوهُ أَحَدٌ بَعْدِي، سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ - وَإِمَّا قَالَ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ - أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ». [راجع: ٨٠]

[6808] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں تمھیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے اور یہ حدیث میرے بعد تمھیں اور کوئی بھی بیان نہیں کرے گا۔ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "اس وقت تک قیامت قائم نہ ہو گی...... یا فرمایا: قیامت کی علامات میں سے ہے...... کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی، شراب کا دور دورہ ہوگا، زنا عام ہوگا، مرد کم ہوتے جائیں گے اور عورتوں کی کثرت ہوگی حتی کہ پچاس عورتوں کا انتظام کرنے والا ایک شخص ہوگا۔"

فائدہ: زنا کے قریب نہ جانے کا مقصد اس کے مقدمات سے پرہیز کرنا ہے، مثلاً: نظر بازی کرنا، ہاتھ لگانا یا بوس و کنار کرنا، یہ ایسے کام ہیں جو زنا تو نہیں لیکن زنا تک پہنچاتے ہیں۔ قرب قیامت کے وقت زنا عام ہوجائے گا کہ اسے چھپا کر نہیں کیا

جائے گا بلکہ علانیہ گلی کوچوں میں اس کا ارتکاب ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرب قیامت کے وقت ایسی چیزیں بکثرت دستیاب ہوں گی جو زنا اور بدکاری کا پیش خیمہ ہوں گی، جس سے زنا کی وبا عام ہوجائے گی۔

٦٨٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ».

[6809] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ جب زنا کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا، جب وہ چوری کرتا ہے تو اس وقت مومن نہیں رہتا، جب وہ شراب نوشی کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا اور جب قتل ناحق کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔''

قَالَ عِكْرِمَةُ، قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ يُنْزَعُ مِنْهُ الْإِيْمَانُ؟ قَالَ: هٰكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا، فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هٰكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. [راجع: ٦٧٨٢]

عکرمہ نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے پوچھا: ایمان اس سے کیسے نکال لیا جاتا ہے؟ انھوں نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر پھر انھیں الگ کیا اور فرمایا: اس طرح۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ایمان اس کے پاس لوٹ آتا ہے، پھر انھوں نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر فرمایا کہ اس طرح واپس آجاتا ہے۔

٦٨١٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ». [راجع: ٢٤٧٥]

[6810] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ اور شرابی جب شراب نوشی کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ پھر ان سب آدمیوں کے لیے توبہ کا دروازہ بہرحال کھلا رہتا ہے۔''

فائدہ: ان روایات میں زنا کی سنگینی کو بیان کیا گیا ہے کہ حالت زنا میں انسان نور ایمان سے محروم ہوجاتا ہے۔ اگر اسی حالت میں مرجائے تو ایمان سے محروم ہوکر مرتا ہے۔

٦٨١١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

[6811] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے،

ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ لِلهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ»، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ [مِنْ] أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ»، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ». [راجع: ٤٤٧٧]

انھوں نے کہا: میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بناؤ، حالانکہ اس نے تمھیں پیدا کیا ہے۔“ میں نے پوچھا: اس کے بعد کون سا گناہ عظیم تر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس لیے قتل کرو کہ وہ تمھارے ساتھ کھانا کھانے میں شریک ہوں گے۔“ میں نے پوچھا: اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تمھارا اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرنا۔“

قَالَ يَحْيَى: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مِثْلَهُ.

یحییٰ نے بیان کیا: ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے واصل نے بیان کیا، ان سے ابو وائل نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا: اللہ کے رسول! پھر اس حدیث کی طرح بیان کیا۔

قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُهُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ وَوَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ: دَعْهُ دَعْهُ.

عمرو نے کہا: پھر میں نے اس حدیث کا ذکر عبدالرحمٰن بن مہدی سے کیا، انھوں نے سفیان ثوری سے، انھوں نے اعمش، منصور اور واصل سے، ان سب نے ابو وائل سے، انھوں نے ابومیسرہ سے بیان کیا۔ عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: تم اس سند کو جانے دو، اسے چھوڑ دو۔

(٢١) بَابُ رَجْمِ الْمُحْصَنِ

باب: 21- شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا

وَقَالَ الْحَسَنُ: مَنْ زَنَى بِأُخْتِهِ فَحَدُّهُ حَدُّ الزَّانِي.

حسن بصری نے کہا: جس نے اپنی بہن سے زنا کیا، اس کی حد بھی زنا کی حد ہے۔

فائدہ: احصان، یعنی شادی شدہ سے مراد وہ عاقل، بالغ اور آزاد مسلمان ہے جو نکاح صحیح کے بعد اپنی بیوی سے ہم بستر ہو چکا ہو، ایسا آدمی جب بدکاری کا ارتکاب کرے تو اسے رجم کرنا چاہیے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے شارح بخاری ابن بطال کے حوالے سے لکھا ہے: اس امر پر تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمۂ عظام رحمہم اللہ کا اتفاق ہے کہ شادی شدہ مرد یا عورت جب دیدہ دانستہ اپنے اختیار سے بدکاری کرے تو اس کی سزا سنگسار کرنا ہے۔

٦٨١٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا

[6812] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب انھوں

سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ [يُحَدِّثُ] عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ رَجَمَ الْمَرْأَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ: قَدْ رَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

نے جمعہ کے دن ایک عورت کو رجم کیا تو فرمایا: میں نے اس عورت کو رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق رجم کیا ہے۔

٦٨١٣ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى: هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: قَبْلَ سُورَةِ النُّورِ أَمْ بَعْدُ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي. [انظر: ٦٨٤٠]

[6813] سلیمان شیبانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی کو رجم کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: سورۂ نور کے نازل ہونے سے پہلے یا بعد؟ انھوں نے فرمایا: یہ مجھے معلوم نہیں۔

فائدہ: حقیقت یہ ہے کہ جن آیات میں صرف سو کوڑوں کا ذکر ہے ان کا نزول سزائے رجم سے پہلے ہے کیونکہ یہ سورت 6 ہجری میں نازل ہوئی ہے اور رجم کے راوی حضرت ابو ہریرہ ؓ ہیں جو فتح خیبر کے موقع پر سات ہجری میں مسلمان ہوئے تھے۔ اس طرح رجم سے متعلقہ واقعے کی روایت حضرت ابن عباس ؓ سے بھی مروی ہے۔[1] اور حضرت ابن عباس ؓ اپنی والدہ کے ہمراہ نو ہجری میں مدینہ طیبہ تشریف لائے تھے۔[2]

٦٨١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ [قَالَ]: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدْ زَنٰى، فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُجِمَ وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ. [راجع: ٥٢٧٠]

[6814] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ اسلم کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے کہا کہ اس نے زنا کیا ہے اور اپنے آپ پر چار شہادتیں پیش کیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق رجم کا حکم دیا، چنانچہ اسے سنگسار کیا گیا جبکہ وہ شادی شدہ تھا۔

(٢٢) بَابٌ: لَا يُرْجَمُ الْمَجْنُونُ وَالْمَجْنُونَةُ

باب: 22- پاگل مرد یا عورت کو سنگسار نہیں کیا جائے گا

1 صحيح البخاري، حديث: 6824. 2 فتح الباري: 147/12.

وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ؟.

حضرت علی ؓ نے سیدنا عمر ؓ سے کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ دیوانہ، ہوش آنے تک، بچہ، بالغ ہونے تک اور سونے والا، بیدار ہونے تک مرفوع القلم ہے۔

فائدہ: حضرت عمر ؓ کے پاس ایک دیوانی زنا کار عورت لائی گئی جو زنا سے حاملہ تھی تو انھوں نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، اس وقت حضرت علی ؓ نے یہ مذکورہ بالا الفاظ کہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر دیوانہ مرد یا عورت حالت دیوانگی میں زنا کریں تو بالا جماع انھیں رجم نہیں کیا جائے گا۔

٦٨١٥ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى رَدَّدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَبِكَ جُنُونٌ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ أَحْصَنْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ». [راجع: ٥٢٧١]

[6815] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ پھر اس نے یہ بات چار دفعہ دہرائی۔ جب اس نے چار مرتبہ اپنے خلاف گواہی دی تو نبی ﷺ نے اسے بلایا اور دریافت فرمایا: ''کیا تو دیوانہ ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''کیا تو شادی شدہ ہے؟'' اس نے کہا: ہاں۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔''

٦٨١٦ - **قَالَ** ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ، فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ، فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ. [راجع: ٥٢٧٠]

[6816] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ان لوگوں میں تھا جنھوں نے اسے رجم کیا تھا۔ ہم نے اسے آبادی سے باہر عید گاہ کے پاس رجم کیا تھا۔ جب اس کو پتھر پڑے تو بھاگ نکلا، لیکن ہم نے حرہ کے پاس اسے پا لیا اور وہیں سنگسار کر دیا۔

(٢٣) بَابٌ: لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

باب: 23- زنا کار کے لیے پتھروں کی سزا ہے

٦٨١٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَّابْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ».

زَادَ لَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ: «وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ». [راجع: ٢٠٥٣]

[6817] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ ؓ نے (ایک بچے کے متعلق) جھگڑا کیا تو نبی ﷺ نے فیصلہ فرمایا: ''اے عبد بن زمعہ! بچہ تم لے لو کیونکہ بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے۔ اے سودہ! تم اس سے پردہ کیا کرو۔''

قتیبہ سے لیث نے یہ اضافہ بیان کیا ہے: ''زانی کے حصے میں پتھروں کی سزا ہے۔''

٦٨١٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ».

[راجع: ٦٧٥٠]

[6818] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''بچہ صاحب فراش کا ہے اور حرام کار کے لیے پتھروں کی سزا ہے۔''

(٢٤) بَابُ الرَّجْمِ فِي الْبَلَاطِ

باب: 24- بلاط میں رجم کرنا

٦٨١٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ [بْنِ كَرَامَةَ]: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَهُودِيٍّ وَّيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحْدَثَا جَمِيعًا، فَقَالَ لَهُمْ: «مَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ؟» قَالُوا: إِنَّ أَحْبَارَنَا أَحْدَثُوا تَحْمِيمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْبِيَهَ. قَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ سَلَامٍ: اُدْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ بِالتَّوْرَاةِ، فَأُتِيَ بِهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ، فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُجِمَا. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَرُجِمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ، فَرَأَيْتُ الْيَهُودِيَّ

[6819] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو لایا گیا جنھوں نے زنا کیا تھا۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا: ''تم اپنی کتاب (تورات) میں اس کی سزا کیا پاتے ہو؟'' انھوں نے کہا: ہمارے علماء نے اس جرم کی سزا چہرے کو کالا کرنا اور گدھے پر الٹا سوار کرنا تجویز کر رکھی ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! انھیں تورات لانے کا کہیں۔ تورات لائی گئی تو ان میں سے ایک شخص نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس کے آگے پیچھے کی آیات پڑھنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن سلام ؓ نے اسے کہا: اپنا ہاتھ اٹھاؤ، کیا دیکھتے ہیں کہ آیت رجم اس کے ہاتھ کے نیچے تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق حکم دیا تو ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا:

أَجْنَأُ عَلَيْهَا. [راجع: ١٣٢٩]

انھیں بلاط کے پاس رجم کیا گیا تھا۔ میں نے یہودی آشنا کو دیکھا کہ وہ اپنی داشتہ کو بچانے کے لیے اس پر جھک جھک پڑتا تھا۔

فائدہ: مسجد نبوی کے دروازے کے سامنے بازار تک ایک میدانی علاقہ تھا جس پر پتھر وغیرہ بچھے ہوئے تھے اسی جگہ کا نام بلاط تھا۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ رجم کی سزا دینے کے لیے کوئی خاص جگہ مقرر نہ تھی بلکہ کبھی عیدگاہ میں رجم کیا جاتا اور کبھی مقام بلاط میں زانی کو سنگسار کر کے نیست و نابود کیا جاتا۔

(٢٥) بَابُ الرَّجْمِ بِالْمُصَلَّى

باب: 25-عیدگاہ میں رجم کرنا

٦٨٢٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَبِكَ جُنُونٌ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «آحْصَنْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ، فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرًا وَّصَلَّى عَلَيْهِ.

[6820] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلۂ اسلم کا ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور زنا کا اقرار کیا۔ نبی ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا حتی کہ اس نے اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دی تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تو دیوانہ ہو گیا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو شادی شدہ ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اسے عیدگاہ میں سنگسار کر دیا گیا۔ جب اس پر پتھر پڑے تو بھاگ نکلا لیکن اسے پکڑ لیا گیا اور رجم کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ نبی ﷺ نے اس کے متعلق کلمۂ خیر کہا اور اس کا جنازہ بھی پڑھا۔

وَلَمْ يَقُلْ يُونُسُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَصَلَّى عَلَيْهِ. [راجع: ٥٢٧٠]

یونس اور ابن جریج نے امام زہری سے نماز جنازہ پڑھنے کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللهِ هَلْ قَوْلُهُ: فَصَلَّى عَلَيْهِ يَصِحُّ أَمْ لَا؟ قَالَ: رَوَاهُ مَعْمَرٌ، قِيلَ لَهُ: هَلْ رَوَاهُ غَيْرُ مَعْمَرٍ؟ قَالَ: لَا.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) سے پوچھا گیا کہ نماز جنازہ پڑھنے کے الفاظ ثابت ہیں یا نہیں؟ تو انھوں نے فرمایا: معمر نے انھیں بیان کیا ہے۔ پھر ان سے پوچھا گیا: معمر کے علاوہ کسی دوسرے راوی نے بھی ان الفاظ کو بیان کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔

(٢٦) بَابُ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُونَ الْحَدِّ فَأَخْبَرَ الْإِمَامَ فَلَا عُقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ إِذَا جَاءَ مُسْتَفْتِيًا

باب: 26- جس نے ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جس پر حد لاگو نہیں ہوتی اگر وہ فتویٰ پوچھنے کے لیے امام کو خبر دے تو گناہ سے توبہ کے بعد اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی

قَالَ عَطَاءٌ: لَمْ يُعَاقِبْهُ النَّبِيُّ ﷺ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَلَمْ يُعَاقِبِ الَّذِي جَامَعَ فِي رَمَضَانَ، وَلَمْ يُعَاقِبْ عُمَرُ صَاحِبَ الظَّبْيِ، وَفِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت عطاء نے کہا: نبی ﷺ نے ایسی صورت میں کوئی سزا نہیں دی تھی۔ ابن جریج نے کہا: آپ ﷺ نے اس شخص کو کوئی سزا نہیں دی جس نے بحالت روزہ رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا تھا۔ حضرت عمر ؓ نے بھی حالت احرام میں ہرن شکار کرنے والے کو کوئی سزا نہیں دی تھی۔ اس مسئلے میں ابو عثمان نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے حوالے سے نبی ﷺ سے ایک روایت بھی بیان کی ہے۔

٦٨٢١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «هَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا». [راجع: ١٩٣٦]

[6821] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان المبارک میں (بحالت روزہ) اپنی بیوی سے جماع کر لیا، پھر اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو غلام پاتا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا۔''

٦٨٢٢ - وَقَالَ اللَّيْثُ: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: احْتَرَقْتُ، قَالَ: «مِمَّ ذَاكَ؟» قَالَ: وَقَعْتُ بِامْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ لَهُ: «تَصَدَّقْ»، قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، فَجَلَسَ

[6822] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد نبوی میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: ''میں تو جل بھن گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا: میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(اس کی تلافی کے لیے) صدقہ کر۔'' اس نے کہا: میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ وہ بیٹھ گیا۔ اس دوران میں ایک آدمی اپنا گدھا ہانکتا ہوا آیا، اس کے پاس

فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ يَسُوقُ حِمَارًا وَّمَعَهُ طَعَامٌ - فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: مَا أَدْرِي مَا هُوَ؟ - إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ؟» فَقَالَ: هَا أَنَا ذَا، قَالَ: «خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ»، قَالَ: عَلٰى أَحْوَجَ مِنِّي؟ مَا لِأَهْلِي طَعَامٌ، قَالَ: «فَكُلُوا». [راجع: ١٩٣٥]

غلہ تھا...... راوئ حدیث عبدالرحمٰن نے کہا: مجھے معلوم نہیں، اس پر کون سا غلہ تھا...... وہ شخص نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''جلنے والا کہاں ہے؟'' اس نے کہا: میں ادھر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور صدقہ کر دو۔'' اس نے کہا: اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں؟ میرے اہل وعیال کے پاس کھانا نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چلو تم ہی کھالو۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اَلْحَدِيثُ الْأَوَّلُ أَبْيَنُ: قَوْلُهُ: «أَطْعِمْ أَهْلَكَ».

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: پہلی حدیث (حدیث ابوہریرہ) زیادہ واضح ہے، اس میں ہے: ''اپنے اہل وعیال کو کھلا دو۔''

(٢٧) بَابٌ: إِذَا أَقَرَّ بِالْحَدِّ وَلَمْ يُبَيِّنْ، هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ؟

باب: 27- جس نے غیر واضح طور پر حد کا اقرار کیا تو کیا امام اس کی پردہ پوشی کرسکتا ہے؟

٦٨٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، قَالَ: وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ، قَالَ: وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ. قَالَ: «أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَإِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ، أَوْ قَالَ: حَدَّكَ».

[6823] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس تھا کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا: اللہ کے رسول! مجھ پر حد واجب ہوچکی ہے، آپ اسے مجھ پر جاری فرمائیں۔ آپ ﷺ نے اس کے متعلق مزید پوچھ گچھ نہیں کی، پھر نماز کا وقت ہوگیا تو اس شخص نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص آپ کے پاس گیا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مجھ پر حد واجب ہوگئی ہے، آپ کتاب اللہ کے مطابق اسے مجھ پر جاری کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟'' اس نے کہا: ہاں پڑھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ معاف کر دیا ہے، یا فرمایا: تیری حد معاف کر دی ہے۔''

(٢٨) بَابٌ: هَلْ يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمُقِرِّ: لَعَلَّكَ لَمَسْتَ أَوْ غَمَزْتَ

٦٨٢٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا أَتَى مَاعِزُ ابْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ؟» قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «أَنِكْتَهَا؟» لَا يَكْنِي، قَالَ: فَعِنْدَ ذٰلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ.

باب: 28- کیا امام اقرار کرنے والے سے کہے کہ تو نے ہاتھ لگایا ہوگا یا اشارہ کیا ہوگا

[6824] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا اشارہ کیا ہوگا یا نظر بازی کی ہوگی؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے اس سے جماع کیا ہے؟'' آپ نے اس مرتبہ اشارے یا کنائے سے کام نہیں لیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ نے انھیں سنگسار کرنے کا حکم دیا۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ قاضی کے لیے زنا کا اقرار کرنے والے کو تلقین کرنا جائز ہے تاکہ وہ اپنا دفاع کر سکے کیونکہ زنا کا اطلاق نظر بازی اور بوس وکنار پر بھی ہوتا ہے، پھر دوٹوک الفاظ میں زنا کرنے کی وضاحت کرائے کیونکہ اشارات وکنایات سے حدود ثابت نہیں ہوتیں۔

(٢٩) بَابُ سُؤَالِ الْإِمَامِ الْمُقِرَّ: هَلْ أَحْصَنْتَ؟

٦٨٢٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ مِّنَ النَّاسِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَنَادَاهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي زَنَيْتُ - يُرِيدُ نَفْسَهُ - فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَجَاءَ لِشِقِّ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي أَعْرَضَ عَنْهُ،

باب: 29- اقرار کرنے والے سے قاضی کا سوال کرنا: کیا تو شادی شدہ ہے؟

[6825] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس عام لوگوں میں سے ایک آدمی آیا جبکہ آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے آپ کو بآواز بلند پکارا: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ اس کی مراد خود اپنی ذات تھی۔ نبی ﷺ نے اس سے اپنا منہ پھیر لیا۔ وہ بھی اسی طرف مڑا جس طرف آپ کا رخ انور تھا۔ اس نے پھر کہا: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنا چہرۂ انور دوسری طرف کر لیا۔ وہ نبی ﷺ کے چہرۂ انور کے اس طرف سے آیا جس طرف آپ

فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَبِكَ جُنُونٌ؟»، قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: «أَحْصَنْتَ؟»، قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «اذْهَبُوا فَارْجُمُوهُ». [راجع: ٥٢٧١]

نے چہرہ پھیرا تھا۔ جب اس نے چار مرتبہ اپنے گناہ کا اقرار کرلیا تو نبی ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا اور پوچھا: ''کیا تو پاگل ہے؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! نہیں، پاگل نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو شادی شدہ ہے؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور سنگسار کردو۔''

٦٨٢٦ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ، حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ. [راجع: ٥٢٧٠]

[6826] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنھوں نے اسے سنگسار کیا۔ ہم نے اسے عیدگاہ میں رجم کیا۔ جب اس پر پتھروں کی بارش ہوئی تو بھاگ کھڑا ہوا لیکن ہم نے اسے مدینہ منورہ کی پتھریلی زمین میں جالیا اور وہیں اس کو سنگسار کردیا۔

(٣٠) بَابُ الْاِعْتِرَافِ بِالزِّنَا

باب:30- زنا کا اقرار کرنا

٦٨٢٧، ٦٨٢٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا مَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ: اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِي، قَالَ: «قُلْ»، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ، وَعَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ،

[6828,6827] حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ اس دوران میں ایک آدمی کھڑا ہوکر کہنے لگا: اللہ کے رسول! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں۔ پھر اس کا مخالف کھڑا ہوا ...... وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا...... اس نے بھی کہا: واقعی آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں اور مجھے گفتگو کی اجازت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بات کرو۔'' اس نے کہا: میرا بیٹا اس شخص کا ملازم تھا، اس نے اس کی بیوی سے زنا کرلیا۔ میں نے اس کی طرف سے سو بکری اور ایک خادم بطور فدیہ دیا۔ پھر میں نے اہل علم حضرات سے دریافت کیا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا واجب ہے۔

اَلْمِائَةُ شَاةٍ وَّالْخَادِمُ رَدٌّ [عَلَيْكَ]، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا»، فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

اور اس کی بیوی کو سنگسار کرنا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمھارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا، سو بکریاں اور خادم تجھے واپس ملیں گے، نیز تمھارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے اسے جلا وطن کیا جائے گا۔ اے انیس! کل صبح تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ، اگر وہ زنا کا اعتراف کرے تو اسے سنگسار کر دو۔'' چنانچہ وہ صبح کے وقت اس عورت کے پاس گئے تو اس نے زنا کا اعتراف کر لیا تو انھوں نے اسے رجم کر دیا۔

قُلْتُ لِسُفْيَانَ، لَمْ يَقُلْ: فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَقَالَ: أَشُكُّ فِيهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ، فَرُبَّمَا قُلْتُهَا وَرُبَّمَا سَكَتُّ. [راجع: ٢٣١٤، ٢٣١٥]

علی بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا: اس شخص نے یہ نہیں کہا کہ مجھے اہل علم نے بتایا ہے کہ میرے بیٹے پر رجم ہے۔ انھوں نے کہا: مجھے اس کے متعلق شک ہے کہ زہری سے میں نے سنا ہے یا نہیں، اس لیے میں اسے کبھی بیان کر دیتا ہوں اور کبھی خاموشی اختیار کرتا ہوں۔

٦٨٢٩ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتّٰى يَقُولَ قَائِلٌ: لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللهِ، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللهُ، أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى وَقَدْ أَحْصَنَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ، أَوْ كَانَ الْحَمْلُ أَوِ الْاِعْتِرَافُ.

[6829] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر ؓ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مبادا کوئی شخص کہہ دے کہ کتاب اللہ میں تو ہمیں رجم کا حکم کہیں نہیں ملتا، اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فریضے کو ترک کرنے کے باعث گمراہ ہو جائے گا۔ آگاہ رہو! رجم کا قانون ہر اس شخص پر لاگو ہے جو زنا کرے اور شادی شدہ ہو بشرطیکہ گواہی سے ثابت ہو جائے، یا حمل ظاہر ہو یا وہ خود اقرار کرے۔

قَالَ سُفْيَانُ: كَذَا حَفِظْتُ، أَلَا وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ. [راجع: ٢٤٦٢]

سفیان نے کہا: مجھے اس طرح یاد ہے کہ آگاہ رہو! رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے رجم کیا ہے۔

(٣١) بَابُ رَجْمِ الْحُبْلَى فِي الزِّنَا إِذَا أَحْصَنَتْ

٦٨٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ أُقْرِئُ رِجَالًا مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي مَنْزِلِهِ بِمِنًى وَّهُوَ عِنْدَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا، إِذْ رَجَعَ إِلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْيَوْمَ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! هَلْ لَّكَ فِي فُلَانٍ يَقُولُ: لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فُلَانًا؟ فَوَاللهِ مَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا فَلْتَةً فَتَمَّتْ. فَغَضِبَ عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي إِنْ شَاءَ اللهُ لَقَائِمٌ الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ فَمُحَذِّرُهُمْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَّغْصِبُوهُمْ أُمُورَهُمْ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ، فَإِنَّهُمْ هُمُ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ عَلٰى قُرْبِكَ حِينَ تَقُومُ فِي النَّاسِ، وَأَنَا أَخْشٰى أَنْ تَقُومَ فَتَقُولَ مَقَالَةً يُّطَيِّرُهَا عَنْكَ كُلُّ مُطَيِّرٍ، وَأَنْ لَّا يَعُوهَا وَأَنْ لَّا يَضَعُوهَا عَلٰى مَوَاضِعِهَا فَأَمْهِلْ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ، فَتَخْلُصَ بِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ فَتَقُولَ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا، فَيَعِي أَهْلُ الْعِلْمِ

باب: 31- زنا سے حاملہ عورت کو سنگسار کرنا جبکہ وہ شادی شدہ ہو

[6830] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مہاجرین کو (قرآن) پڑھایا کرتا تھا، جن میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ بھی تھے۔ میں ایک دن منیٰ میں ان کے گھر بیٹھا ہوا تھا جبکہ وہ حضرت عمر ؓ کے آخری حج میں ان کے ساتھ تھے۔ جب وہ میرے پاس آئے تو انھوں نے کہا: کاش! تم آج اس شخص کو دیکھتے جو امیر المومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! کیا آپ فلاں شخص سے باز پرس کریں گے جو کہتا ہے: اگر حضرت عمر ؓ کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں شخص کی بیعت کر لوں گا کیونکہ حضرت ابوبکر ؓ کی بیعت تو اچانک مکمل ہو گئی تھی، کسی کو سوچ بچار کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔ یہ سن کر حضرت عمر ؓ بہت غضب ناک ہوئے، پھر فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو میں آج شام لوگوں سے خطاب کروں گا اور انھیں ان لوگوں سے خبردار کروں گا جو مسلمانوں سے ان کے حقوق غصب کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے کہا: امیر المومنین! ایسا نہ کیجیے کیونکہ موسم حج میں برے بھلے ہر قسم کے عوام جمع ہوتے ہیں اور جب آپ خطاب کے لیے کھڑے ہوں گے تو اسی قسم کے عامی لوگ آپ کے قریب ہوں گے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر آپ کھڑے ہو کر کوئی بات کریں گے تو وہ چاروں طرف پھیل جائے گی لیکن پھیلانے والے اسے صحیح طور پر یاد نہیں رکھ سکیں گے اور اسے غلط معنی پہنائیں گے۔ آپ مدینہ طیبہ پہنچنے تک انتظار کریں کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا مقام ہے، وہاں آپ کو خالص دینی سمجھ بوجھ رکھنے والے شریف الطبع لوگ میسر آئیں گے، وہاں

مَقَالَتَكَ وَيَضَعُونَهَا عَلٰى مَوَاضِعِهَا. فَقَالَ عُمَرُ: أَمَ وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ، لَأَقُومَنَّ بِذٰلِكَ أَوَّلَ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ.

آپ جو کہنا چاہتے ہیں اعتماد کے ساتھ کہہ سکیں گے اور اہل علم وہاں آپ کے فرمودات کو یاد بھی رکھیں گے اور ان کا جو صحیح مطلب ہے وہی آگے بیان کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ اللہ کی قسم! میں مدینہ طیبہ پہنچ کر سب سے پہلے یہی بیان کروں گا ان شاء اللہ۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فِي عَقِبِ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ عَجَّلْتُ الرَّوَاحَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى أَجِدَ سَعِيدَ ابْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ جَالِسًا إِلٰى رُكْنِ الْمِنْبَرِ، فَجَلَسْتُ حَوْلَهُ تَمَسُّ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ، فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مُقْبِلًا قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ: لَيَقُولَنَّ الْعَشِيَّةَ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا مُنْذُ اسْتُخْلِفَ قَطُّ قَبْلَهُ، فَأَنْكَرَ عَلَيَّ وَقَالَ: مَا عَسَيْتَ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ؟ فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُونَ قَامَ فَأَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي قَائِلٌ لَكُمْ مَقَالَةً قَدْ قُدِّرَ لِي أَنْ أَقُولَهَا، لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيْ أَجَلِي، فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، وَمَنْ خَشِيَ أَنْ لَا يَعْقِلَهَا فَلَا أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ. إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللهُ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا، رَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ، فَأَخْشٰى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ: وَاللهِ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللهِ، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم آخر ذوالحجہ میں مدینہ طیبہ پہنچے۔ جمعہ کے دن میں نے سورج ڈھلتے ہی مسجد نبوی پہنچنے میں جلدی کی۔ وہاں پہنچ کر میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کو منبر کے پاس بیٹھا ہوا پایا۔ میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا جبکہ میرا گھٹنا ان کے گھٹنے سے لگا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ جب میں نے انھیں آتے دیکھا تو سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے کہا: آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ ضرور ایسی بات کہیں گے جو انھوں نے خلیفہ بننے کے بعد اب تک نہیں کہی۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے میری بات کا انکار کرتے ہوئے کہا: مجھے امید نہیں کہ وہ ایسی بات کہیں جو قبل ازیں کبھی نہیں کہی؟ اس دوران میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ جب مؤذن اذان دے کر فارغ ہوئے تو آپ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد وثنا کی، پھر فرمایا: اما بعد! آج میں تم سے ایسی بات کہوں گا جس کا کہنا میری تقدیر میں لکھا ہوا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ شاید وہ میری موت سے پہلے آخری بات ہو، لہٰذا جو شخص اسے سمجھے اور اسے یاد رکھ سکے تو اسے چاہیے کہ اس بات کو اس جگہ تک پہنچا دے جہاں تک اس کی سواری اسے لے جاسکتی ہے اور جس کو اندیشہ ہو کہ وہ اسے نہیں سمجھ سکے گا تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ میری طرف غلط بات منسوب کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق دے

أَنْزَلَهَا اللهُ، وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى إِذَا أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ، أَوْ كَانَ الْحَبَلُ، أَوِ الْاِعْتِرَافُ، ثُمَّ إِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ فِيمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ اللهِ أَنْ لَّا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، أَوْ إِنَّ كُفْرًا بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ. أَلَا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُطْرُونِي كَمَا أُطْرِيَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَقُولُوا: عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ».

کر مبعوث کیا ہے اور آپ پر یہ قرآن نازل فرمایا، اللہ تعالیٰ نے جو کچھ نازل فرمایا اس میں آیت رجم بھی تھی۔ ہم نے اسے پڑھا تھا، سمجھا تھا اور یاد رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر لوگوں پر طویل عرصہ گزر گیا تو کوئی کہنے والا یہ کہے گا: اللہ کی قسم! ہم اللہ کی کتاب میں یہ آیت نہیں پاتے اور اس طرح وہ اس فریضے کو چھوڑ کر گمراہ ہوں گے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا۔ یقیناً رجم کا حکم اللہ کی کتاب میں اس شخص کے لیے ثابت ہے جس نے شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کیا ہو، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ان پر گواہی ثابت ہو جائے یا عورت کو (ناجائز) حمل ہو جائے یا وہ خود اقرار کرے، پھر ہم اللہ کی کتاب میں یہ بھی پڑھتے تھے کہ تم اپنے حقیقی باپ دادا کے علاوہ دوسروں کی طرف خود کو منسوب نہ کرو کیونکہ اپنے باپ سے اعراض کرنا کفر ہے۔ یا فرمایا: تمھارا باپ دادا سے روگردانی کرنا کفر ہے۔ آگاہ رہو! رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے: ''میری ستائش میں اس قدر مبالغہ نہ کرو جیسے عیسیٰ ابن مریم کی تعریف میں مبالغہ کیا گیا ہے۔ میرے حق میں تم صرف یہ کہو کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔''

ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ قَائِلًا مِّنْكُمْ يَقُولُ: وَاللهِ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فُلَانًا، فَلَا يَغْتَرَّنَّ امْرُؤٌ أَنْ يَّقُولَ: إِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً وَّتَمَّتْ، أَلَا وَإِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذٰلِكَ، وَلٰكِنَّ اللهَ وَقٰى شَرَّهَا، وَلَيْسَ فِيكُمْ مَنْ تُقْطَعُ الْأَعْنَاقُ إِلَيْهِ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ، مَنْ بَايَعَ رَجُلًا مِّنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُبَايَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغِرَّةَ أَنْ يُّقْتَلَا، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ خَبَرِنَا حِينَ تَوَفَّى

مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے کسی نے کہا ہے: اللہ کی قسم! اگر عمر کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں کی بیعت کر لوں گا۔ دیکھو تم میں سے کسی کو یہ دھوکا نہ لگے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت یکایک ہو گئی تھی، پھر وہ چل بھی گئی۔ بات یہ ہے کہ بلاشبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو شر سے بچا لیا اور تم میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مثل کوئی شخص ایسا نہیں جس کی طرف گردنیں جھکی ہوں۔ خبردار! تم میں سے کوئی شخص مسلمانوں کے صلاح و مشورے، اتفاق رائے کے

اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ إِلَّا أَنَّ الْأَنْصَارَ خَالَفُونَا وَاجْتَمَعُوا بِأَسْرِهِمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيٌّ وَّالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَّعَهُمَا، وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ، فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا أَبَا بَكْرٍ! انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى إِخْوَانِنَا هٰؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَانْطَلَقْنَا نُرِيدُهُمْ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْهُمْ، لَقِيَنَا [مِنْهُمْ] رَجُلَانِ صَالِحَانِ، فَذَكَرَا مَا تَمَالَأَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ، فَقَالَا: أَيْنَ تُرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ؟ فَقُلْنَا: نُرِيدُ إِخْوَانَنَا هٰؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَا: لَا، عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَقْرَبُوهُمْ، اقْضُوا أَمْرَكُمْ، فَقُلْتُ: وَاللهِ لَنَأْتِيَنَّهُمْ، فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَإِذَا رَجُلٌ مُّزَمَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقُلْتُ: مَا لَهُ؟ قَالُوا: يُوعَكُ.

بغیر کسی کی بیعت نہ کرے۔ جو کوئی ایسا کرے گا اس کا نتیجہ یہی نکلے گا کہ بیعت کرنے والا اور بیعت لینے والا دونوں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ واضح رہے کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے بہتر تھے، البتہ انصار نے ہماری مخالفت کی تھی اور وہ سب لوگ سقیفہ بنو ساعدہ میں جمع ہو گئے تھے۔ اسی طرح حضرت علی، حضرت زبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے ساتھیوں نے بھی ہماری مخالفت کی تھی، تاہم مہاجرین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے۔ اس وقت میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: ابوبکر! ہمیں آپ اپنے ان انصار بھائیوں کے پاس لے چلیں، چنانچہ ہم ان سے ملاقات کے لیے چل پڑے، پھر جب ہم ان کے قریب پہنچے تو ہمیں ان کے دو نیک آدمی ملے۔ انھوں نے وہ چیز ذکر کی جس پر انصار کا اتفاق ہوا تھا۔ انھوں نے کہا: اے مہاجرین کی جماعت! تم کہاں جا رہے ہو؟ ہم نے کہا: ہم اپنے انصار بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں۔ انھوں نے کہا: آپ حضرات وہاں ہرگز نہ جائیں بلکہ از خود جو کرنا ہے اسے عملی جامہ پہنا دیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم وہاں ضرور جائیں گے، چنانچہ ہم آگے بڑھے اور انصار کے پاس سقیفۂ بنو ساعدہ میں پہنچے۔ مجلس میں ایک صاحب چادر اپنے سارے جسم پر لپیٹے درمیان میں بیٹھے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے پوچھا: انھیں کیا ہوا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ انھیں بخار ہے۔

فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا تَشَهَّدَ خَطِيبُهُمْ، فَأَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ! فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللهِ وَكَتِيبَةُ الْإِسْلَامِ، وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ، وَّقَدْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِّنْ قَوْمِكُمْ،

جب ہم تھوڑی دیر وہاں بیٹھے تو ان کے خطیب نے خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد و ثنا کی، پھر گویا ہوئے: ہم دین الٰہی کے مددگار اور لشکر اسلام ہیں۔ اے مہاجرین کی جماعت! تم ایک گروہ ہو۔ تمھاری یہ تھوڑی سی

فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْتَزِلُونَا مِنْ أَصْلِنَا، وَأَنْ يَحْضُنُونَا مِنَ الْأَمْرِ، فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، وَكُنْتُ قَدْ زَوَّرْتُ مَقَالَةً أَعْجَبَتْنِي أَرَدْتُ أَنْ أُقَدِّمَهَا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ، وَكُنْتُ أُدَارِي مِنْهُ بَعْضَ الْحَدِّ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَلَى رِسْلِكَ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ، فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ هُوَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْقَرَ، وَاللهِ مَا تَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ أَعْجَبَتْنِي فِي تَزْوِيرِي إِلَّا قَالَ فِي بَدِيهَتِهِ مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ [مِنْهَا] حَتَّى سَكَتَ، فَقَالَ: مَا ذَكَرْتُمْ فِيكُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ لَهُ أَهْلٌ، وَّلَنْ يُّعْرَفَ هٰذَا الْأَمْرُ إِلَّا لِهٰذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ، هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَّدَارًا، وَّقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ، فَبَايِعُوا أَيَّهُمَا شِئْتُمْ، فَأَخَذَ بِيَدِي وَبِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا، فَلَمْ أَكْرَهْ مِمَّا قَالَ غَيْرَهَا، كَانَ وَاللهِ أَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي لَا يُقَرِّبُنِي ذٰلِكَ مِنْ إِثْمٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَأَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ تُسَوِّلَ لِي نَفْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا أَجِدُهُ الْآنَ.

تعداد اپنی قوم سے نکل کر ہمارے پاس آئی ہے۔تم یہ چاہتے ہو کہ ہماری بیخ کنی کر کے خود خلیفہ بن جاؤ اور ہمیں اس سے محروم کر دو، ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔ جب وہ اپنی تقریر پوری کر چکے تو میں نے ارادہ کیا کہ گفتگو کروں۔ میں نے ایک عمدہ تقریر اپنے ذہن میں ترتیب دے رکھی تھی۔ میری انتہائی خواہش تھی کہ حضرت ابوبکر ؓ کے بات کرنے سے پہلے ہی میں اپنی تقریر کا آغاز کروں اور انصار کی باتوں سے حضرت ابوبکر ؓ کو جو غصہ آیا ہے میں اس کو دور کر دوں، تاہم جس وقت میں نے تقریر کرنے کا ارادہ کیا تو ابوبکر ؓ نے فرمایا: تم خاموش رہو۔ میں حضرت ابوبکر ؓ کو غصہ نہیں دلانا چاہتا تھا۔ آخر انھوں نے اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔ اللہ کی قسم! وہ مجھ سے زیادہ زیرک، بردبار اور باوقار تھے۔ اللہ کی قسم! انھوں نے کوئی بات نہ چھوڑی جو میں نے بہترین پیرائے میں سوچ رکھی تھی مگر انھوں نے فی البدیہہ اس (میری سوچی ہوئی تقریر) جیسی بلکہ اس سے بھی بہترین تقریر کی، پھر وہ خاموش ہوگئے۔ ان کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا: ”انصار بھائیو! تم نے اپنی فضیلت اور بزرگی میں جو کچھ کہا ہے وہ سب درست ہے۔ یقیناً تم اس کے سزاوار ہو مگر خلافت قریش کے علاوہ کسی دوسرے خاندان کے لیے نہیں ہوسکتی کیونکہ قریش ازروئے نسب اور ازروئے خاندان تمام عرب قوموں سے بڑھ کر ہیں۔ اب تم لوگ ایسا کرو کہ ان دو آدمیوں میں سے کسی ایک کے ہاتھ پر بیعت کر لو۔“ حضرت ابوبکر ؓ نے میرا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ کا ہاتھ پکڑا جو ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی ساری گفتگو میں صرف یہی آخری بات مجھے ناگوار گزری۔ اللہ کی قسم! مجھے آگے کر دیا جاتا اور میری گردن اڑا دی جاتی تو یہ مجھے اس گناہ سے زیادہ پسند تھا کہ مجھے ایک ایسی قوم کا امیر بنایا جاتا

جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں۔ میرا اب تک یہی خیال ہے الاّ یہ کہ مجھے میرا نفس بہکا دے اور میں کوئی دوسرا خیال کروں جو میرے دل میں نہیں۔

فَقَالَ قَائِلُ [مِنَ] الْأَنْصَارِ: أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ، وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ، مِنَّا أَمِيرٌ وَّمِنْكُمْ أَمِيرٌ، يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! فَكَثُرَ اللَّغَطُ، وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ، حَتَّى فَرِقْتُ مِنَ الْإِخْتِلَافِ، فَقُلْتُ: ابْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَايَعَتْهُ الْأَنْصَارُ، وَنَزَوْنَا عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ: قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، فَقُلْتُ: قَتَلَ اللهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ. قَالَ عُمَرُ: وَإِنَّا وَاللهِ مَا وَجَدْنَا فِيمَا حَضَرْنَا مِنْ أَمْرٍ أَقْوٰى مِنْ مُّبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ خَشِينَا إِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةٌ أَنْ يُّبَايِعُوا رَجُلًا مِّنْهُمْ بَعْدَنَا، فَإِمَّا بَايَعْنَاهُمْ عَلٰى مَا [لَا] نَرْضٰى وَإِمَّا نُخَالِفُهُمْ فَيَكُونُ فَسَادًا، فَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَلٰى غَيْرِ مَشُورَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُتَابَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغِرَّةً أَنْ يُّقْتَلَا. [راجع: ٢٤٦٢]

پھر انصار میں سے ایک کہنے والے نے کہا: خبردار! میں ایک ایسی لکڑی ہوں جس سے خارشی اونٹ اپنا بدن رگڑ کر شفا پاتے ہیں اور میں وہ باڑ ہوں جو درختوں کے اردگرد ان کی حفاظت کے لیے لگائی جاتی ہے، میں تمھیں ایک عمدہ تدبیر بتاتا ہوں کہ تم دو خلیفے بنالو: ایک ہماری قوم کا اور ایک قریش والوں کا۔ پھر شوروغل زیادہ ہوگیا اور آوازیں بلند ہونے لگیں۔ مجھے ڈر لگا کہ مبادا مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جائے۔ بالآخر میں نے کہا: اے ابوبکر! اپنا ہاتھ بڑھاؤ۔ انھوں نے ہاتھ بڑھایا تو میں نے ان سے بیعت کی، پھر مہاجرین نے بھی بیعت کی، اس کے بعد انصار نے بیعت کی۔ ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انصار میں سے کسی نے کہا: تم نے سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا ہے۔ میں نے کہا: اللہ نے اس کا خون کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے خطبے میں) یہ بھی فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے پیش آمدہ امر سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے زیادہ کوئی اور معاملہ اہم نہ پایا کیونکہ ہمیں اندیشہ تھا کہ اگر ہم اسی حالت میں لوگوں سے جدا ہوگئے اور ہم نے کسی کی بیعت نہ کی تو لوگ ہمارے بعد کسی شخص کی بیعت کرلیں گے تو پھر ہم ایسے شخص کی بیعت کرتے جس سے ہم خوش نہ تھے یا ان کی مخالفت کرتے تو فساد برپا ہوتا۔ (میں پھر یہی کہتا ہوں کہ) جو شخص کسی دوسرے کی مسلمانوں کے مشورے کے بغیر بیعت کرے گا تو دوسرے لوگ بیعت کرنے والے کی پیروی نہ کریں اور نہ اس کی بات مانی جائے جس سے بیعت کی گئی ہے کیونکہ وہ دونوں قتل کر دیے جائیں گے۔

(٣٢) بَابٌ : اَلْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ

باب: 32- غیر شادی شدہ زانی مرد، عورت کو کوڑے مارے جائیں اور جلا وطن کر دیا جائے

﴿اَلزَّانِيَةُ وَٱلزَّانِي فَٱجْلِدُوا۟ كُلَّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا مِا۟ئَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ ٱللَّهِ﴾ اَلْآيَةَ [النور: ٢]

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''زانی عورت ہو یا مرد، ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور اگر تم اللہ پر ایمان اور آخرت پر یقین رکھتے ہو تو اللہ کے دین کے معاملے میں تمھیں ان دونوں پر کبھی ترس نہیں آنا چاہیے۔''

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: رَأْفَةٌ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ.

سفیان بن عیینہ نے رَأْفَةٌ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا: حد قائم کرنے میں رحم نہ کرو۔

٦٨٣١ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصَنْ: جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ. [راجع: ٢٣١٤]

[6831] حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ حکم دے رہے تھے کہ جو غیر شادی شدہ ہو اور زنا کا ارتکاب کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور سال بھر کے لیے جلا وطن کیا جائے۔

٦٨٣٢ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَرَّبَ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تِلْكَ السُّنَّةَ.

[6832] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زانی کو جلا وطن کیا تھا، پھر یہ طریقہ جاری رہا۔

٦٨٣٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضٰى فِيمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصَنْ بِنَفْيِ عَامٍ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ. [راجع: ٢٣١٥]

[6833] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غیر شادی شدہ زانی کے متعلق فیصلہ کیا تھا کہ اسے حد لگانے کے ساتھ ایک سال تک ملک بدر بھی کیا جائے۔

فائدہ: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ کنوارے مرد اور کنواری عورت جب زنا کریں تو ان کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے، لیکن کچھ لوگ جلا وطنی کی سزا کو نہیں مانتے، ان کا کہنا ہے کہ قرآن میں صرف سو کوڑوں کا ذکر ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ جس ہستی کے ذریعے سے ہمیں قرآن پہنچا ہے، اسی نے زانی کو جلا وطنی کی سزا دی۔ حدیث بھی قرآن کی طرح واجب

العمل ہے۔ جلا وطنی سے مراد ملک بدر کرنا نہیں بلکہ اتنے فاصلے پر بھیجنا ہے جس کو شرعی اصطلاح میں سفر کہہ سکتے ہیں۔ اور اس جلاوطنی کا مقصد یہ ہے کہ آئندہ کم از کم زانی جوڑے کے ملاپ کی راہ بند کر دی جائے اور اس کی امکانی صورتوں کو ختم کر دیا جائے اور یہ مقصد قید میں ڈالنے سے بھی پورا ہو سکتا ہے۔

(٣٣) بَابُ نَفْيِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُخَنَّثِينَ

باب:33- بدکاروں اور ہیجڑوں کو جلاوطن کرنا

٦٨٣٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: «أَخْرِجُوهُمْ مِّنْ بُيُوتِكُمْ»، وَّأَخْرَجَ فُلَانًا، وَّأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا.

[6834] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو مخنث بنتے ہیں اور ان عورتوں پر بھی لعنت کی ہے جو مردوں کا روپ دھارتی ہیں، نیز آپ نے فرمایا: ''انھیں اپنے گھروں سے نکال دو، چنانچہ آپ نے فلاں کو گھر سے نکالا تھا اور حضرت عمر ؓ نے بھی فلاں کو نکالا تھا۔

فائدہ: مخنثین کی دو اقسام ہیں: ○ پیدائشی۔○ بناوٹی۔ پیدائشی وہ ہوتے ہیں جن کا پیدائش کے وقت ہی سے معاملہ مشتبہ ہو اور ان کی تذکیر و تانیث کا پتہ نہ چل سکے۔ بناوٹی وہ ہوتے ہیں جو بناوٹ اور تکلف سے مردوں اور عورتوں کی چال ڈھال اختیار کر لیتے ہیں۔ حدیث میں ایسے ہیجڑے مراد ہیں جو بناوٹی ہوں اور اپنی حرکات و سکنات سے دوسروں کے اخلاق و کردار کو خراب کرتے ہوں یا وہ مخنث جو فحش کلامی اور گندی حرکات کا ارتکاب کریں۔

(٣٤) بَابُ مَنْ أَمَرَ غَيْرَ الْإِمَامِ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ غَائِبًا عَنْهُ

باب:34- جس نے کسی کو اپنی عدم موجودگی میں حد لگانے کا حکم دیا

٦٨٣٥، ٦٨٣٦ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اِقْضِ بِكِتَابِ اللهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ، اِقْضِ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ بِكِتَابِ اللهِ، إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ

[6836,6835] حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد ؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے، اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! (ہمارے درمیان) اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں۔ اس کا مخالف کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! اس نے صحیح کہا ہے۔ اس کا کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں۔ بات یہ ہے کہ میرا لڑکا اس کے ہاں ملازم تھا اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا ہے۔ لوگوں نے مجھے

فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ، فَزَعَمُوا أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، أَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيدَةُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا»، فَغَدَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا.

[راجع: ٢٣١٤، ٢٣١٥]

بتایا کہ میرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا، چنانچہ میں نے اس سزا کے بدلے سو بکریاں اور ایک لونڈی کا فدیہ دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے رابطہ کیا تو انھوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ میرے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی لازمی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا۔ بکریاں اور کنیز تجھے واپس ملیں گی اور تمھارے لڑکے کو سو کوڑوں اور ایک سال جلا وطنی کی سزا دی جائے گی۔ اے انیس! تم صبح اس عورت کے پاس جاؤ اور اسے رجم کرو۔“ چنانچہ انیس رضی اللہ عنہ گئے اور انھوں نے اسے رجم کر دیا۔

(٣٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا أَن يَنكِحَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُم مِّن فَتَيَٰتِكُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۚ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَٰنِكُم ۚ بَعْضُكُم مِّنۢ بَعْضٍ ۚ فَٱنكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَءَاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ مُحْصَنَٰتٍ غَيْرَ مُسَٰفِحَٰتٍ﴾ - زَوَانِيَ - ﴿وَلَا مُتَّخِذَٰتِ أَخْدَانٍ﴾ - أَخِلَّاءَ - ﴿فَإِذَآ أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَٰحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى ٱلْمُحْصَنَٰتِ مِنَ ٱلْعَذَابِ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ ٱلْعَنَتَ مِنكُمْ ۚ وَأَن تَصْبِرُوا۟ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [النساء: ٢٥].

باب: 35- ارشاد باری تعالیٰ: اور جو شخص مالی طور پر آزاد عورتوں سے نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ تمھاری کنیزوں میں سے کسی مومنہ کنیز سے نکاح کرے جو تمھارے قبضے میں ہوں اور اللہ تعالیٰ تمھارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ تمھارے بعض، بعض کی جنس سے ہیں، لہٰذا تم ان کے آقاؤں کی اجازت سے انھیں نکاح میں لا سکتے ہو، پھر دستور کے مطابق انھیں ان کے حق مہر ادا کرو تاکہ وہ حصار نکاح میں آ جائیں نہ وہ شہوت رانی کرتی پھریں اور نہ خفیہ طور پر آشنا بنائیں۔ پھر نکاح میں آ جانے کے بعد اگر بدکاری کی مرتکب ہوں تو ان کی سزا آزاد عورتوں کی سزا سے نصف ہے۔ یہ (سہولت) تم میں سے اس شخص کے لیے ہے جو زنا کے گناہ میں جا پڑنے سے ڈرتا ہو۔ اور اگر صبر و ضبط سے کام لو تو یہ تمھارے لیے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا مہربان ہے“ کا بیان

وضاحت: اس آیت کریمہ میں امام بخاری رحمہ اللہ نے منکوحہ لونڈی کی سزا بیان کی ہے جبکہ وہ زنا کی مرتکب ہو۔ اس میں صرف آیت کریمہ کا حوالہ دیا ہے جو درجۂ اوّل کی دلیل ہے۔ واضح رہے کہ احصان (زنا سے بچاؤ) دو طرح سے ہوتا ہے: ایک تو آزادی سے کہ آزاد عورت خاندان کی حفاظت میں ہوتی ہے اور اگر لونڈی آزاد ہو جائے تو اسے بھی احصان میسر آجاتا ہے، دوسرا احصان نکاح سے ہوتا ہے کہ خاوند بھی زنا سے حفاظت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اس طرح محصنات کا ترجمہ آزاد عورتیں بھی ہو سکتا ہے اور شادی شدہ عورتیں بھی۔ اور جب دونوں قسم کے احصان جمع ہو جائیں تو آزاد شادی شدہ عورتیں مراد ہوتی ہیں۔

بَابٌ: إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ

٦٨٣٧، ٦٨٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ، قَالَ: «إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ».

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ. [راجع: ٢١٥٢، ٢١٥٤]

باب: - جب لونڈی زنا کرے

[6838,6837] حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا کہ غیر شادی شدہ لونڈی زنا کرے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جب لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ پھر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ۔ پھر اگر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ، پھر اسے فروخت کر دو، خواہ ایک رسی ہی قیمت میں ملے۔“

ابن شہاب نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ یہ تیسری بار کے بعد فرمایا یا چوتھی بار کے بعد۔

(٣٦) بَابٌ: لَا يُثَرَّبُ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَا تُنْفَى

٦٨٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ».

باب: 36- لونڈی جب زنا کرے تو اسے ملامت نہ کی جائے اور نہ جلاوطن ہی کیا جائے

[6839] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا واضح ہو جائے تو اسے (مالک کو) چاہیے کہ کوڑے مارے لیکن طعن و ملامت نہ کرے، پھر اگر زنا کرے تو کوڑے لگائے، اسے زجر و توبیخ نہ کرے۔ پھر اگر تیسری بار زنا کرے تو اسے فروخت کر دے، خواہ بالوں کی ایک رسی ہی کے بدلے میں ہو۔“

تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اسماعیل بن امیہ نے سعید سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کرنے میں لیث کی متابعت کی ہے۔

(٣٧) بَابُ أَحْكَامِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِحْصَانِهِمْ إِذَا زَنَوْا، وَرُفِعُوا إِلَى الْإِمَامِ

باب: 37- اہل ذمہ کے احکام، اور اگر شادی کے بعد انھوں نے زنا کیا اور امام کے سامنے پیش ہوئے تو اس کے احکام

٦٨٤٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ الرَّجْمِ فَقَالَ: رَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقُلْتُ: أَقَبْلَ النُّورِ أَمْ بَعْدُ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي. [راجع: ٦٨١٣]

[6840] حضرت شیبانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے رجم کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے رجم کیا تھا۔ میں نے کہا: سورۂ نور کے نزول سے پہلے یا بعد میں؟ انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔

تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَالْمُحَارِبِيُّ، وَعَبِيدَةُ [بْنُ حُمَيْدٍ] عَنِ الشَّيْبَانِيِّ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْمَائِدَةُ، وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ. [راجع: ٦٨١٣]

علی بن مسہر، خالد بن عبداللہ، محاربی اور عبیدہ بن حمید نے شیبانی سے روایت کرنے میں عبدالواحد کی متابعت کی ہے۔ ان میں سے کچھ نے سورۂ مائدہ کا ذکر کیا اور پہلی بات صحیح تر ہے۔

٦٨٤١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ جَاؤُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟» فَقَالُوا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ، إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ، فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ

[6841] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس یہودی آئے اور انھوں نے ذکر کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''رجم کے متعلق تم اپنی کتاب میں کیا پاتے ہو؟ انھوں نے کہا: ہم انھیں ذلیل وخوار کرتے ہیں اور انھیں کوڑے لگائے جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ تورات میں تو رجم کی سزا موجود ہے، چنانچہ وہ تورات لے آئے۔ جب اسے کھولا تو ایک شخص نے رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس کا ماقبل اور مابعد پڑھ دیا۔ حضرت

سَلَامٍ: اِرْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، قَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ، فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُجِمَا، فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ. [راجع: ١٣٢٩]

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو دیکھا کہ اس میں آیت رجم موجود تھی۔ یہودیوں نے کہا: یا محمد! اس نے سچ کہا ہے۔ اس میں آیت رجم موجود ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں (زانی اور زانیہ) کے متعلق حکم دیا تو انھیں سنگسار کردیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ مرد، اپنی داشتہ کو پتھروں سے بچانے کے لیے اس پر جھکا پڑتا تھا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب ذمی، اہل اسلام کی طرف رجوع کریں تو اہل اسلام اپنی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کے پابند ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے تورات کا حکم اس لیے پوچھا تھا تاکہ انھیں الزام دے کر خاموش کر دیا جائے۔

(٣٨) بَابٌ: إِذَا رَمَى امْرَأَتَهُ أَوِ امْرَأَةَ غَيْرِهِ بِالزِّنَا عِنْدَ الْحَاكِمِ وَالنَّاسِ، هَلْ عَلَى الْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهَا فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رُمِيَتْ بِهِ؟

باب: 38- جب کوئی اپنی یا کسی دوسرے کی بیوی پر حاکم یا لوگوں کے پاس زنا کی تہمت لگائے تو کیا حاکم کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی کو اس عورت کے پاس بھیجے جو اس سے تہمت کے متعلق باز پرس کرے؟

٦٨٤٢، ٦٨٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: اِقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ! فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، وَائْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ: «تَكَلَّمْ»، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا - قَالَ مَالِكٌ: وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ - فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ، فَأَخْبَرُونِي إِنَّمَا عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ،

[6843,6842] حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا مقدمہ لے کر آئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کریں۔ اور دوسرے نے جو ذرا زیادہ سمجھ دار تھا کہا: ہاں اللہ کے رسول! آپ ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق ہی کریں لیکن مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت دیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں تم بات کرو۔'' اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے ہاں عسیف تھا...... راوئ حدیث مالک نے کہا: عسیف نوکر کو کہتے ہیں...... میرے بیٹے نے اس کی بیوی سے زنا کیا تو مجھے لوگوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا۔ میں نے اپنے بیٹے کی طرف سے سو بکریاں اور ایک لونڈی

فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّبِجَارِيَةٍ لِّي، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ»، وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَّغَرَّبَهُ عَامًا، وَّأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَّأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ «فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا»، فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. [راجع: ٢٣١٤، ٢٣١٥]

بطور فدیہ دی۔ پھر میں نے اہل علم سے رابطہ کیا تو انھوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا بھگتنا ہوگی، رجم صرف اس کی بیوی پر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنو! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمھارے درمیان اللہ کی کتاب ہی کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ تمھاری بکریاں اور تمھاری لونڈی تمھیں واپس ہوگی۔'' پھر اس کے بیٹے کو سو کوڑے مارے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کیا۔ اور آپ نے حضرت انیس اسلمی ؓ کو حکم دیا کہ وہ مذکورہ عورت کے پاس جائے: ''اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دے۔'' چنانچہ اس نے اپنے جرم کا اعتراف کیا تو انھوں نے اسے سنگسار کر دیا۔

فائدہ: اس حدیث میں دوسرے کی عورت پر زنا کی تہمت لگانے کا ذکر ہے اور اپنی عورت پر تہمت لگانے کا مسئلہ اس طرح ثابت ہوا کہ گفتگو کے وقت اس عورت کا خاوند بھی موجود تھا، اس نے اس واقعے کا انکار نہیں کیا، گویا وہ بھی اس تہمت میں شریک تھا۔

(٣٩) بَابُ مَنْ أَدَّبَ أَهْلَهُ أَوْ غَيْرَهُ دُونَ السُّلْطَانِ

باب: 39- حاکم وقت کی اجازت کے بغیر اگر کوئی اپنے گھر والوں یا کسی دوسرے کو تنبیہ کرے

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِذَا صَلَّى فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ». وَفَعَلَهُ أَبُو سَعِيدٍ.

حضرت ابو سعید خدری ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا: ''اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور دوسرا کوئی اس کے سامنے سے گزرے تو اسے روکنا چاہیے۔ اگر وہ نہ رکے تو اس سے لڑے۔'' حضرت ابو سعید ؓ نے یہی کام کیا تھا۔ (وہ ایک ایسے شخص سے لڑے تھے۔)

٦٨٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللهِ

[6844] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابو بکر ؓ آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر اپنا سر رکھے ہوئے تھے۔ انھوں نے آتے ہی کہا: تو

ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلٰى فَخِذِي، فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ، فَعَاتَبَنِي وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ. [راجع: ٣٣٤]

نے رسول اللہ ﷺ اور دیگر لوگوں کو روک رکھا ہے، حالانکہ یہاں پانی وغیرہ کا بندوبست نہیں ہے، چنانچہ وہ مجھ پر سخت ناراض ہوئے اور اپنے ترچھے ہاتھ سے میری کوکھ کو مارنے لگے مگر میں نے اپنے جسم میں کسی طرح کی حرکت نہ ہونے دی کیونکہ رسول اللہ ﷺ (میری گود میں سر رکھے) محو استراحت تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔

٦٨٤٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَكَزَنِي لَكْزَةً شَدِيدَةً وَقَالَ: حَبَسْتِ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ، فَبِي الْمَوْتُ لِمَكَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَدْ أَوْجَعَنِي، نَحْوَهُ. لَكَزَ، وَوَكَزَ وَاحِدٌ. [راجع: ٣٣٤]

[6845] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت ابوبکر ؓ تشریف لائے اور انھوں نے آتے ہی مجھے زور سے گھونسا رسید کیا اور کہا کہ تو نے ایک ہار کی وجہ سے تمام لوگوں کو روک رکھا ہے۔ مجھے اس قدر درد ہوا کہ مرنے کے قریب ہوگئی لیکن کیا کرسکتی تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ (امام بخاری ؒ نے کہا:) لَكَزَ اور وَكَزَ دونوں الفاظ ہم معنی ہیں۔

(٤٠) بَابُ مَنْ رَأٰى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ

باب: 40- جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ کوئی آدمی دیکھے اور اسے قتل کردے تو؟

٦٨٤٦ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ! لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي». [انظر: ٧٤١٦]

[6846] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت سعد بن عبادہ ؓ نے فرمایا: اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ (مصروف) دیکھوں تو درگزر کیے بغیر اسے تلوار سے قتل کردوں گا۔ نبی ﷺ کو ان کے یہ جذبات پہنچے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو؟ میں اس سے بھی زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیور ہے۔''

(٤١) بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْرِيضِ

باب: 41- اشارے یا کنائے کے طور پر کوئی بات کہنا

٦٨٤٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ

[6847] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول

ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، فَقَالَ: «هَلْ لَّكَ مِنْ إِبِلٍ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «مَا أَلْوَانُهَا؟»، قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: «فِيهَا [مِنْ] أَوْرَقَ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَأَنَّى كَانَ ذٰلِكَ؟»، قَالَ: أُرَاهُ عِرْقٌ نَّزَعَهُ، قَالَ: «فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ». [راجع: ٥٣٠٥]

اللہ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور کہا: اللہ کے رسول! میری بیوی نے کالا بچہ جنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''ان کے رنگ کیسے ہیں؟'' اس نے کہا: وہ سرخ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا ان میں کوئی سیاہ بھی ہے؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ سیاہ کیسے ہوگیا؟ اس نے کہا: میرے خیال کے مطابق کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شاید تیرے بیٹے کا رنگ بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔''

(٤٢) بَابٌ: كَمِ التَّعْزِيرُ وَالْأَدَبُ؟

باب: 42- تعزیر اور تنبیہ کی مقدار کیا ہے؟

وضاحت: حد، تعزیر اور تہدید میں فرق یہ ہے کہ جو امر شارع علیہ السلام کی طرف سے معین ہو اسے حد کہا جاتا ہے اور جو شارع علیہ السلام کی طرف سے معین نہ ہو بلکہ حاکم کی صوابدید پر موقوف ہو اسے تعزیر کہا جاتا ہے اور یہ دس کوڑوں سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔

٦٨٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللهِ». [انظر: ٦٨٤٩، ٦٨٥٠]

[6848] حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حدود اللہ میں کسی مقررہ حد کے علاوہ کسی اور سزا میں دس کوڑوں سے زیادہ تعزیر نہیں ہے۔''

٦٨٤٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ ابْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا عُقُوبَةَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرَبَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللهِ». [راجع: ٦٨٤٨]

[6849] حضرت عبدالرحمٰن بن جابر سے روایت ہے، وہ اس صحابی سے بیان کرتے ہیں جنھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے علاوہ مجرم کو دس کوڑوں سے زیادہ سزا نہ دی جائے۔''

٦٨٥٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي

[6850] حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو: أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَجْلِدُوا فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللهِ». [راجع: ٦٨٤٨]

انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''حدود اللہ میں سے کسی حد کے علاوہ مجرم کو دس کوڑوں سے زیادہ کوڑے مت لگاؤ۔''

٦٨٥١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ، فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ: فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ تُوَاصِلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ»، فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَّنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ، فَقَالَ: «لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُّكُمْ»، كَالْمُنَكِّلِ بِهِمْ حِينَ أَبَوْا.

[6851] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا تو ایک مسلمان صحابی نے کہا: اللہ کے رسول! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون میرے جیسا ہے؟ میں رات بسر کرتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔'' جب لوگ وصال کے روزوں سے باز نہ آئے تو آپ ﷺ نے ایک دن وصال کا روزہ رکھا، دوسرے دن پھر وصال کا روزہ رکھا، پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاند دکھائی نہ دیتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا۔'' یہ آپ نے بطور تنبیہ فرمایا کیونکہ لوگ وصال کے روزے رکھنے پر مصر تھے۔

تَابَعَهُ شُعَيْبٌ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٩٦٥]

شعیب، یحییٰ بن سعد اور یونس نے زہری سے روایت کرنے میں عقیل کی متابعت کی ہے، نیز عبدالرحمٰن بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے ابو ہریرہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

فائدہ: وصال کے معنی ہیں: دو روزوں کو اس طرح ملانا کہ ان کے درمیان کچھ کھایا پیا نہ جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے تنبیہ کے طور پر لوگوں کے ساتھ مذکورہ برتاؤ کیا۔

٦٨٥٢ - حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ. [راجع: ٢١٢٣]

[6852] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ان لوگوں کو پیٹا جاتا تھا جو غلہ اندازے سے خریدتے اور دوسری جگہ منتقل کیے بغیر وہیں فروخت کر دیتے تھے۔ ہاں، اگر وہ غلہ اٹھا کر اپنے ٹھکانے پر لے جاتے، پھر فروخت کرتے تو کچھ سزا نہ ہوتی۔

٦٨٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ حَتَّى يُنْتَهَكَ مِنْ حُرُمَاتِ اللهِ فَيَنْتَقِمَ لِلهِ. [راجع: ٣٥٦٠]

[6853] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ذاتی معاملے میں کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ ہاں، جب اللہ کی قائم کردہ حدود کو پامال کیا جاتا تو پھر آپ اللہ کے لیے بدلہ لیتے تھے۔

(٤٣) بَابُ مَنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ وَاللَّطْخَ وَالتُّهْمَةَ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

باب:43- گواہوں کے بغیر اگر کسی شخص کی بے حیائی، بے شرمی اور بے غیرتی نمایاں ہو

٦٨٥٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ زَوْجُهَا: كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَمْسَكْتُهَا، قَالَ: فَحَفِظْتُ ذَاكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ: إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ، فَهُوَ. وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: جَاءَتْ بِهِ لِلَّذِي يُكْرَهُ. [راجع: ٤٢٣]

[6854] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے دولعان کرنے والوں کو دیکھا تھا۔ اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی۔ آپ ﷺ نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی تھی۔ شوہر نے کہا تھا: اگر اب بھی میں اپنی بیوی کو اپنے ساتھ رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔ سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے یہ روایت بایں الفاظ محفوظ رکھی: اگر اس عورت کے ہاں ایسا ایسا بچہ پیدا ہوا تو شوہر سچا ہے اور اگر اس کے ہاں ایسا ایسا بچہ پیدا ہوا جیسے چھپکلی ہوتی ہے تو شوہر جھوٹا ہے۔ میں نے زہری سے سنا، وہ کہتے تھے کہ اس عورت نے مکروہ حال والے بچے کو جنم دیا تھا۔

٦٨٥٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا

[6855] حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے، انھوں

سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ: هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً عَنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ»؟ قَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ. [راجع: ٥٣١٠]

نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دو لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اگر میں کسی عورت کو بلا ثبوت سنگسار کرتا تو اسے ضرور کرتا؟'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نہیں، یہ بات آپ نے اس عورت کے متعلق کہی تھی جس کا بدکاری کے متعلق عام چرچا تھا۔

٦٨٥٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ يَشْكُو أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا، قَلِيلَ اللَّحْمِ، سَبِطَ الشَّعَرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا، كَثِيرَ اللَّحْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ»، فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا، فَلَاعَنَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا.

[6856] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس لعان کا ذکر ہوا تو اس کے متعلق حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے کوئی بات کہی۔ پھر وہ چلے گئے۔ اس کے بعد اس کی قوم میں سے ایک آدمی شکایت لے کر ان کے پاس آیا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو دیکھا ہے۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں خود اپنی اس بات کی وجہ سے آزمائش میں ڈالا گیا ہوں۔ پھر وہ اس شخص کو لے کر نبی ﷺ کی مجلس میں آئے اور آپ کو اس حالت کی اطلاع دی جس پر اس نے اپنی بیوی کو پایا تھا۔ وہ آدمی زرد رنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس کے خلاف دعویٰ کیا تھا کہ اس نے اسے اپنی بیوی کے پاس پایا ہے، وہ گندمی رنگ، موٹا تازہ اور پرگوشت آدمی تھا۔ نبی ﷺ نے دعا مانگی: ''اے اللہ! اس معاملے کو ظاہر کر دے۔'' چنانچہ اس عورت کے ہاں اس شخص کا ہم شکل بچہ پیدا ہوا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ اسے اس نے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ پھر نبی ﷺ نے دونوں کے درمیان لعان کرایا۔

فَقَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَّجَمْتُ هٰذِهِ؟»، فَقَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ

اس مجلس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے پوچھا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ''اگر میں کسی عورت کو بلا ثبوت سنگسار کرتا تو اسے سنگسار

كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ. [راجع: ٥٣١٠]

کرتا؟'' انھوں نے فرمایا: نہیں، یہ تو وہ عورت تھی جو اسلام لانے کے بعد علانیہ طور پر فسق و فجور کرتی تھی۔

(٤٤) بَابُ رَمْيِ الْمُحْصَنَاتِ

باب: 44- پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَٱلَّذِينَ يَرْمُونَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا۟ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَٱجْلِدُوهُمْ﴾ اَلْآيَةَ. [النور: ٤]، ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَرْمُونَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ٱلْغَٰفِلَٰتِ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ لُعِنُوا۟﴾ [٢٣]، وَقَوْلِ اللهِ: ﴿وَٱلَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَٰجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَآءُ﴾ اَلْآيَةَ. [٦]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انھیں (اسی کوڑے) لگاؤ......'' نیز فرمایا: ''جو لوگ پاک دامن اور بھولی بھالی مومن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر (دنیا میں بھی لعنت اور آخرت میں بھی) لعنت ہے۔'' نیز فرمایا: ''اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس گواہ بھی کوئی نہ ہو......''

٦٨٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: «الشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ». [راجع: ٢٧٦٦]

[6857] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سات مہلک گناہوں سے اجتناب کرو۔'' صحابۂ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، ناحق کسی کی جان لینا جسے اللہ نے حرام کیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال ہڑپ کرنا، جنگ کے دن پیٹھ پھیرنا اور پاک دامن بھولی بھالی مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔''

(٤٥) بَابُ قَذْفِ الْعَبِيدِ

باب: 45- غلاموں پر تہمت لگانا

٦٨٥٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ

[6858] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو القاسم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی جبکہ وہ اس تہمت سے بری ہو تو اسے قیامت کے دن کوڑے مارے

بَرِيءٌ مِّمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ».

جائیں گے۔ ہاں، اگر غلام ایسا ہو جیسا اس نے کہا تو سزا نہیں ہوگی۔“

(٤٦) بَابٌ: هَلْ يَأْمُرُ الْإِمَامُ رَجُلًا فَيَضْرِبُ الْحَدَّ غَائِبًا عَنْهُ؟

باب: 46- کیا حاکم وقت کسی دوسرے کو حکم دے سکتا ہے کہ وہ حاکم سے غائب شخص کو حد لگائے؟

وَقَدْ فَعَلَهُ عُمَرُ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا۔

٦٨٥٩، ٦٨٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ، فَقَالَ: صَدَقَ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، وَائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قُلْ»، فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا فِي أَهْلِ هٰذَا، فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّخَادِمٍ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رِجَالًا مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبَ عَامٍ، وَّأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ، فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ: اَلْمِائَةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، وَيَا أُنَيْسُ! اُغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَسَلْهَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا، فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا». [راجع: ٢٣١٤، ٢٣١٥]

[6860,6859] حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں، اس کا مدمقابل کھڑا ہوا اور وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا۔ اس نے کہا: ہاں یہ سچ کہتا ہے۔ بلاشبہ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ کریں، تاہم اللہ کے رسول! مجھے بات کرنے کی اجازت دیں۔ آپ نے فرمایا: ”کہو۔“ اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے گھر خدمت گار تھا، اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ میں نے اس کے عوض ایک سو بکریاں اور خادم بطور فدیہ ادا کیا۔ میں نے اہل علم سے رابطہ کیا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی واجب ہے اور اس شخص کی بیوی پر حد رجم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمھارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق ہی فیصلہ کرتا ہوں: سو بکریاں اور خادم تجھے واپس کر دیا جائے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے۔ اے انیس! صبح تم اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اور اس سے باز پرس کرو، اگر وہ اقبال جرم کرے تو اسے سنگسار کر دو۔“ چنانچہ اس عورت نے اعتراف کر لیا تو انھوں نے اسے رجم کر دیا۔

فائدہ: اس طرح کا ایک عنوان (34) پہلے بھی گزر چکا ہے۔ ابن بطال نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ اس تکرار کی ضرورت نہیں لیکن ان میں کچھ فرق ہے۔ پہلے عنوان کا تقاضا ہے کہ حاکم وقت جسے سنگسار کا حکم دے، یعنی مامور اس سے غائب ہو۔ اور دوسرے عنوان کا مطلب ہے کہ جسے سنگسار کرنا ہے وہ حاکم وقت سے غائب اور دور ہو۔ اگرچہ دونوں کا نتیجہ ایک ہے، تاہم کچھ فرق ضرور ہے۔[1]

[1] فتح الباري: 198/12.

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

87- كِتَابُ الدِّيَاتِ

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

(١) وَ[بَابُ] قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُۥ جَهَنَّمُ﴾

[النساء: ٩٣]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''جو کسی مومن کو دانستہ قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے'' کا بیان

٦٨٦١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللهِ؟ قَالَ: «أَنْ تَدْعُوَ للهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ»، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ»، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ». فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَهَا: ﴿وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِي حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا﴾ ٱلْآيَةَ

[الفرقان: ٦٨]. [راجع: ٤٤٧٧]

[6861] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ اس نے تمھیں پیدا کیا ہے۔'' اس نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔'' اس نے پوچھا: پھر کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پھر یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔'' اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ''اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور نہ کسی ایسے انسان کی جان ناحق لیتے ہیں جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے اور نہ وہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے گا اسے سخت گناہوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔''

٦٨٦٢ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

[6862] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں

سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِّنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا». [انظر: ٦٨٦٣]

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن آدمی اس وقت تک اپنے دین کے بارے میں برابر کشادہ رہتا ہے جب تک خون ناحق نہ کرے۔''

فائدہ: مومن کا سینہ کشادہ رہتا ہے اور اسے ہر وقت مغفرت کی امید رہتی ہے لیکن جب وہ بلاوجہ کسی کو قتل کر دے تو تنگی میں پڑ جاتا ہے کیونکہ بلاوجہ قتل کرنے کے متعلق بہت سخت وعید آئی ہے، اتنی سنگین وعید کسی دوسرے جرم کے متعلق نہیں، اس وجہ سے اس کا دین اس پر تنگ ہو جاتا ہے۔

٦٨٦٣ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ مِنْ وَرْطَاتِ الْأُمُورِ الَّتِي لَا مَخْرَجَ لِمَنْ أَوْقَعَ نَفْسَهُ فِيهَا: سَفْكَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهِ. [راجع: ٦٨٦٢]

[6863] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہلاکت کا بھنور جس میں گرنے کے بعد پھر نکلنے کی امید نہیں ہے وہ ایسا ناحق خون کرنا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔

٦٨٦٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ». [راجع: ٦٥٣٣]

[6864] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے قتل کے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا۔''

٦٨٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيٍّ حَدَّثَهُ: أَنَّ الْمِقْدَادَ ابْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ حَدَّثَهُ - وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ - أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ لَّقِيتُ كَافِرًا فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ بِشَجَرَةٍ وَّقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ، آقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقْتُلْهُ»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَإِنَّهُ طَرَحَ إِحْدٰى يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَمَا قَطَعَهَا،

[6865] حضرت مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے...... یہ بنو زہرہ کے حلیف اور غزوۂ بدر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے...... انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر دوران جنگ میں میری کسی کافر سے مڈبھیڑ ہو جائے، پھر ہم ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش میں لگ جائیں، پھر وہ کافر میرے ہاتھ پر اپنی تلوار مار کر اسے کاٹ دے، پھر کسی درخت کی آڑ لے کر کہے: میں اللہ کے تابع ہو گیا ہوں، تو کیا میں اس اقرار کے بعد اسے قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قتل مت کرنا۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! اس نے تو میرا ہاتھ کاٹ ڈالا ہے۔ میرا ہاتھ کاٹنے

أَقْتُلُهُ؟ قَالَ: «لَا تَقْتُلْهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ». [راجع: ٤٠١٩]

کے بعد اس نے یہ کلمات کہے ہیں، کیا اب بھی اسے قتل نہ کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اسے قتل نہ کرنا۔ اگر تو نے اسے قتل کیا تو وہ تیرے مرتبے میں ہو گا جو تمھارا اسے قتل کرنے سے پہلے تھا اور تم اس کے مقام میں ہو گے جو اس کا اس اقرار سے پہلے تھا۔''

٦٨٦٦ - وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْمِقْدَادِ: «إِذَا كَانَ رَجُلٌ مِّمَّنْ يُخْفِي إِيمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَأَظْهَرَ إِيمَانَهُ فَقَتَلْتَهُ، فَكَذٰلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِي إِيمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ».

[6866] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت مقداد ؓ سے فرمایا: ''اگر کوئی آدمی کافروں کے ساتھ رہتے ہوئے اپنا ایمان چھپاتا رہے پھر وہ اپنا ایمان ظاہر کر دے اور تو اس کو مار ڈالے (تو کیونکر درست ہوسکتا ہے) کیونکہ تو بھی مکہ میں پہلے اپنا ایمان چھپائے پھرتا تھا۔''

فائدہ: اس حدیث کا آغاز اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹا لشکر بھیجا جس میں حضرت مقداد ؓ بھی تھے۔ جب یہ لشکر کافروں کی طرف بڑھا تو وہ منتشر ہو گئے لیکن ایک مال دار شخص وہیں رہا اور اس نے کلمۂ شہادت پڑھ لیا۔ حضرت مقداد ؓ نے اسے آگے بڑھ کر قتل کر دیا۔ جب لوگوں نے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''تو نے ایک ایسے آدمی کو قتل کیا ہے جس نے لا الہ الا اللہ پڑھ لیا تھا۔

(٢) بَابٌ: ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا﴾ [المائدة: ٣٢]

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''جس نے کسی کو (قتل ناحق سے) بچا لیا'' کا بیان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ ﴿فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ [المائدة: ٣٢].

حضرت ابن عباس ؓ نے اس کے معنی یوں کیے ہیں: جس نے ناحق خون کرنا حرام رکھا تو گویا اس نے اس عمل سے تمام لوگوں کو زندہ رکھا۔

٦٨٦٧ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْهَا». [راجع: ٣٣٣٥]

[6867] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''دنیا میں کوئی قتل ناحق نہیں ہوتا مگر اس کے گناہ کا کچھ حصہ آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے کو ملتا ہے۔''

٦٨٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ: سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ١٧٤٢]

[6868] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میرے بعد کافروں جیسے نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔''

٦٨٦٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ، لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ١٢١]

[6869] حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے مجھ سے حجۃ الوداع کے دن فرمایا: ''لوگوں کو خاموش کراؤ۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔''

رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس حدیث کو حضرت ابوبکرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بھی نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٦٨٧٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْكَبَائِرُ: الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ - أَوْ قَالَ: الْيَمِينُ الْغَمُوسُ، شَكَّ شُعْبَةُ -».

[6870] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بڑے بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔'' یا فرمایا: ''جھوٹی قسم اٹھانا۔'' راویٔ حدیث شعبہ نے شک کیا ہے۔

وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: «الْكَبَائِرُ: اَلْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، أَوْ قَالَ: وَقَتْلُ النَّفْسِ». [راجع: ٦٦٧٥]

معاذ نے کہا: ہم سے شعبہ نے بیان کیا: ''کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ کا شریک بنانا، جھوٹی قسم اٹھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔'' یا فرمایا: ''کسی کی ناحق جان لینا۔''

٦٨٧١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ

[6871] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سب

أَبِي بَكْرٍ: سَمِعَ أَنَسًا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْكَبَائِرُ». وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ: اَلْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَوْلُ الزُّورِ، أَوْ قَالَ: وَشَهَادَةُ الزُّورِ». [راجع: ٢٦٥٣]

سے بڑے گناہ: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، کسی کی ناحق جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹ بولنا۔'' یا فرمایا: ''جھوٹی گواہی دینا ہیں۔''

فائدہ: ان گناہوں میں شرک ایسا جرم ہے جو توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوگا۔ اگر انسان توبہ کے بغیر مرے گا تو ہمیشہ کے لیے دوزخ میں رہے گا کیونکہ مشرک پر جنت حرام ہے۔

٦٨٧٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ: حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ، قَالَ: فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ، قَالَ: وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِّنْهُمْ، قَالَ: فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ: فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتّٰى قَتَلْتُهُ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فَقَالَ لِي: «يَا أُسَامَةُ، أَقَتَلْتَهُ بَعْدَمَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ؟»، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا، قَالَ: «أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ؟»، قَالَ: فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ. [راجع: ٤٢٦٩]

[6872] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ جہینہ کی ایک شاخ حرقہ کی طرف روانہ کیا۔ ہم نے ان لوگوں کو صبح صبح ہی جالیا اور شکست سے دوچار کر دیا، چنانچہ میں اور انصار کا ایک آدمی ان کے ایک شخص تک پہنچے۔ جب ہم نے اسے گھیر لیا تو اس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا۔ انصاری نے تو (یہ سن کر) اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نے اپنے نیزے سے اس کا کام تمام کر دیا۔ جب ہم واپس آئے تو نبی ﷺ کو اس واقعے کی اطلاع ملی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ''اے اسامہ! کیا تو نے اسے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد قتل کر ڈالا؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! اس نے صرف جان بچانے کے لیے اقرار کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا؟'' آپ ﷺ اس جملے کو بار بار دہراتے رہے حتی کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگئی: کاش! میں اس سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

٦٨٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنِ

[6873] حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ان نقیبوں میں سے تھا جنھوں نے

الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ، بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللهِ شَيْئًا، وَّلَا نَزْنِيَ، وَلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ، وَلَا نَنْهَبَ، وَلَا نَعْصِيَ، بِالْجَنَّةِ إِنْ [فَعَلْنَا ذٰلِكَ]، فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ إِلَى اللهِ. [راجع: ١٨]

رسول اللہ ﷺ سے (عقبہ کی رات) بیعت کی تھی۔ ہم نے آپ ﷺ سے اس امر پر بیعت کی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ ہم زنا نہیں کریں گے، ہم چوری نہیں کریں گے۔ قتل ناحق نہیں کریں گے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ ہم لوٹ کھسوٹ نہیں کریں گے اور اگر ہم نے ان کاموں کی پابندی کی تو ہمارے جنت جانے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنے گی اور اگر ہم نے ان امور میں کوتاہی کی تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے۔

٦٨٧٤ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا». [انظر: ٧٠٧٠]

[6874] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھائے وہ ہم سے نہیں ہے۔''

رَوَاهُ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

٦٨٧٥ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَحْنَفِ [بْنِ قَيْسٍ] قَالَ: ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ، قَالَ: ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ». [راجع: ٣١]

[6875] حضرت احنف بن قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اس شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کرنے کے لیے نکلا تو مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ملے۔ انھوں نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: اس صاحب کی مدد کرنے جا رہا ہوں۔ انھوں نے فرمایا: واپس چلے جاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''جب دو مسلمان تلوار سونت کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔'' میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! قاتل تو جہنمی ہوا، مقتول کو یہ سزا کیوں ملے گی؟ آپ نے فرمایا: ''وہ بھی اپنے حریف کے قتل پر آمادہ تھا۔''

(٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلْقِصَاصُ فِى ٱلْقَتْلَى﴾ اَلْآيَةَ [البقرة: ١٧٨]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ''اے ایمان والو! مقتولوں کے بارے میں تم پر قصاص فرض ہے'' کا بیان

وضاحت: دور جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اگر کسی قبیلے کا کوئی معزز آدمی دوسرے قبیلے کے کسی عام آدمی کے ہاتھوں مارا جاتا تو وہ اصلی قاتل سے قصاص لینے کو کافی خیال نہیں کرتے تھے بلکہ وہ قتل کے لیے قاتل کے قبیلے کے معزز آدمی کا انتخاب کرتے یا اس قبیلے کے کئی آدمی موت کے گھاٹ اتار دیتے۔ اس کے برعکس مقتول اگر کوئی ادنی آدمی اور قاتل معزز ہوتا تو مقتول کے بدلے قاتل کے قتل کو گوارا نہ کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس آیت ہی کو کافی سمجھا اور اس کے لیے کوئی حدیث ذکر نہیں کی۔ آئندہ جو بھی عنوانات یا احادیث ہیں وہ اسی آیت کی تشریح ہیں۔ واللّٰہ أعلم.

(٤) بَابُ سُؤَالِ الْقَاتِلِ حَتَّى يُقِرَّ، وَالْإِقْرَارِ فِي الْحُدُودِ

٦٨٧٦ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا؟ أَفُلَانٌ أَوْ فُلَانٌ؟ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَقَرَّ، فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ.

[راجع: ٢٤١٣]

باب: 4- حاکم وقت کا قاتل سے باز پرس کرنا حتی کہ وہ اقرار کرے اور حدود میں اقرار کافی ہے

[6876] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کسی لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔ پھر اس لڑکی سے پوچھا گیا: تیرے ساتھ یہ برتاؤ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ اس یہودی کا نام لیا گیا (تو لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کہا)۔ پھر اس یہودی کو نبی ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ اس سے مسلسل پوچھتے رہے حتی کہ اس نے اقرار کر لیا تو اس کا سر بھی پتھروں سے کچل دیا گیا۔

(٥) بَابٌ: إِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ أَوْ بِعَصًا

٦٨٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ بِالْمَدِينَةِ، قَالَ: فَرَمَاهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ، قَالَ: فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِهَا رَمَقٌ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فُلَانٌ قَتَلَكِ؟»، فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا، فَأَعَادَ عَلَيْهَا، قَالَ: «فُلَانٌ قَتَلَكِ؟»، فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا، فَقَالَ لَهَا فِي الثَّالِثَةِ: «فُلَانٌ قَتَلَكِ؟»، فَخَفَضَتْ رَأْسَهَا،

باب: 5- جب کوئی شخص پتھر یا لاٹھی سے قتل کرے تو؟

[6877] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مدینہ طیبہ میں ایک لڑکی چاندی کے زیورات پہنے باہر نکلی۔ ایک یہودی نے اسے پتھر مارا۔ اس میں آخری سانس تھے کہ اسے نبی ﷺ کے پاس لایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟'' لڑکی نے (انکار کرتے ہوئے) اپنا سر اٹھایا۔ آپ ﷺ دوبارہ نے پوچھا: ''کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟'' لڑکی نے پھر (انکار کرتے ہوئے) اپنا سر اوپر کیا۔ جب آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ پوچھا: ''کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟'' تو اس

فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَتَلَهُ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ. [راجع: ٢٤١٣]

نے (ہاں کرتے ہوئے) اپنا سر نیچے کر لیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس (یہودی) کو بلایا اور اس کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔

(٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَنَّ ٱلنَّفْسَ بِٱلنَّفْسِ وَٱلْعَيْنَ بِٱلْعَيْنِ﴾ [المائدة: ٤٥]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''جان کے بدلے جان ہے اور آنکھ کے بدلے آنکھ'' کا بیان

٦٨٧٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَّشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ: اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالْمُفَارِقُ لِدِينِهِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ».

[6878] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو تین امور کے سوا اس کا خون کرنا جائز نہیں: ایک جان کے بدلے جان، دوسرا شادی شدہ زانی اور تیسرا دین سے نکلنے والا، جماعت کو چھوڑنے والا۔''

فائدہ: واضح رہے کہ مذکورہ حدیث میں قتل کی تین صورتیں بیان ہوئی ہیں، ان کے علاوہ اور بھی صورتیں ہیں جن میں قتل کرنا جائز ہے اگرچہ تکلف کے ساتھ باقی صورتوں کو ان تین صورتوں میں داخل کیا جا سکتا ہے۔ واللہ أعلم.

(٧) بَابُ مَنْ أَقَادَ بِالْحَجَرِ

باب: 7- جس نے پتھر سے قصاص لیا

٦٨٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى أَوْضَاحٍ لَّهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ: «أَقَتَلَكِ؟»، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَّا، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَّا، ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ، فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِحَجَرَيْنِ. [راجع: ٢٤١٣]

[6879] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کسی لڑکی کو اس کے زیورات کے لالچ میں آ کر پتھر سے قتل کر دیا۔ وہ لڑکی نبی ﷺ کے پاس لائی گئی تو اس کے جسم میں کچھ جان باقی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟'' اس نے سر کے اشارے سے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھا تو اس مرتبہ بھی اس نے سر کے اشارے سے انکار کیا۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ پوچھا تو اس نے سر کے اشارے سے اقرار کیا، چنانچہ نبی ﷺ نے اس (قاتل یہودی) کو دو پتھروں سے کچل کر قتل کرا دیا۔

(٨) بَابٌ: مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ

باب: 8- جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو اسے دو چیزوں میں سے بہتر کا اختیار ہے

٦٨٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا. وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِّنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَّهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ، لَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ، وَّمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا يُودَى وَإِمَّا يُقَادُ»، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ: أَبُو شَاهٍ، فَقَالَ: اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ»، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّمَا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ».

[6880] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر قبیلۂ خزاعہ نے بنولیث کا ایک شخص اپنے جاہلیت کے مقتول کے بدلے میں قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھیوں کے لشکر کو روک دیا تھا اور وقتی طور پر اپنے رسول اور اہل ایمان کو اس پر مسلط کیا۔ آگاہ رہو! مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں کیا گیا اور نہ میرے بعد ہی کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی صرف دن کے ایک حصے کے لیے حلال ہوا، اب اس وقت اس کی حرمت پھر قائم ہوگئی ہے۔ اس کا کانٹا نہ توڑا جائے اور نہ اس کا کوئی درخت ہی کاٹا جائے۔ اعلان کرنے والے کے علاوہ کوئی دوسرا اس کی گری پڑی چیز نہ اٹھائے۔ جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے: چاہے تو قصاص لے لے یا دیت قبول کر لے۔'' اس دوران میں ابو شاہ نامی ایک یمنی کھڑا ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! مجھے یہ خطبہ لکھ دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابو شاہ کو یہ لکھ دو۔'' اس کے بعد ایک قریشی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت دیں، اسے ہم اپنے گھروں اور قبروں میں بچھاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اذخر کاٹ سکتے ہیں۔''

وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ شَيْبَانَ فِي «الْفِيلِ».

عبیداللہ نے شیبان سے ہاتھی کا واقعہ بیان کرنے میں ابو نعیم کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ: «الْقَتْلَ».

بعض نے ابونعیم سے الفیل کے بجائے القتل کا لفظ

بیان کیا ہے۔

وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ «إِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ». [راجع: ١١٢]

عبیداللہ نے بیان کیا: ''یا مقتول کے ورثاء کو قصاص دیا جائے۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے جمہور کی تائید میں یہ عنوان اور حدیث پیش کی ہے کہ قتل عمد میں بھی مقتول کے ورثاء کو اختیار ہے کہ وہ قصاص لیں یا دیت لیں۔ بنی اسرائیل میں قصاص ہی لازم تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس امت کو دیت لینے کی سہولت دی ہے اور اسے اپنی طرف سے تخفیف قرار دیا ہے۔

٦٨٨١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ، فَقَالَ اللهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى﴾ إِلَى هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾.

[6881] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: بنی اسرائیل میں قصاص تھا، دیت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے فرمایا: ''اے ایمان والو! قتل کے مقدمات میں تم پر قصاص فرض کیا گیا ہے...... پھر اگر قاتل کو اس کا بھائی کوئی چیز (قصاص) معاف کر دے۔''

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ، قَالَ: ﴿فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [البقرة: ١٧٨] أَنْ يَطْلُبَ بِمَعْرُوفٍ وَيُؤَدِّيَ بِإِحْسَانٍ. [راجع: ٤٤٩٨]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عفو یہ ہے کہ مقتول کے وارث قتل عمد میں دیت پر راضی ہو جائیں۔ اور اتباع بالمعروف یہ ہے کہ مقتول کے وارث دستور کے مطابق قاتل سے دیت کا مطالبہ کریں اور قاتل اچھی طرح خوش دلی سے دیت ادا کرے۔

(٩) بَابُ مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ

باب: 9- جو کسی کا خون ناحق کرنے کی فکر میں ہو

٦٨٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللهِ ثَلَاثَةٌ: مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ، وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيقَ دَمَهُ».

[6882] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ہاں لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ تین طرح کے لوگ ہیں: حرم میں زیادتی کرنے والا، دوسرا جو اسلام میں جاہلیت کی رسوم کا خوگر ہو اور تیسرا وہ جو کسی کا خون ناحق کرنے کے لیے اس کا پیچھا کرے۔''

(١٠) بَابُ الْعَفْوِ فِي الْخَطَأِ بَعْدَ الْمَوْتِ

باب:10-قتل خطا میں موت کے بعد قاتل کو معافی دینا

٦٨٨٣ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ [بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ]: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: صَرَخَ إِبْلِيسُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي النَّاسِ: يَا عِبَادَ اللهِ! أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ حَتَّى قَتَلُوا الْيَمَانَ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَبِي أَبِي، فَقَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: غَفَرَ اللهُ لَكُمْ، قَالَ: وَقَدْ كَانَ انْهَزَمَ مِنْهُمْ قَوْمٌ حَتَّى لَحِقُوا بِالطَّائِفِ. [راجع: ٣٢٩٠]

[6883] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ غزوۂ احد میں مشرکین نے پہلے مسلمانوں سے شکست کھائی تھی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: غزوۂ احد میں ابلیس لوگوں میں بآواز بلند چلایا: اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو قتل کرو۔ اس کے بعد آگے والے اپنے پچھلوں پر ٹوٹ پڑے حتی کہ انھوں نے حضرت یمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے والد ہیں، یہ میرے والد ہیں، لیکن لوگوں نے انھیں قتل کر کے دم لیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تمھاری مغفرت کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ مشرکین میں سے کچھ لوگ بھاگ کر طائف تک پہنچ چکے تھے۔

(١١) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً﴾ اَلْآيَةَ [النساء: ٩٢]

باب: 11- ارشاد باری تعالیٰ: ”کسی مومن کا یہ کام نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کرے الا یہ کہ غلطی سے ایسا ہو جائے......“ کا بیان

وضاحت: قتل کی اقسام ہم پہلے بیان کر آئے ہیں، وہاں ہم نے قتل خطا کی تعریف اور اس کی صورتوں کو بیان کیا تھا۔ یہ آیت دیت کے احکام اور قتل خطا کے مسائل میں بنیادی حیثیت کی حامل ہے، اس میں دو دیتیں اور تین کفاروں کو بیان کیا گیا ہے، جنھیں ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں: ○ اگر مقتول کے وارث مسلمان ہیں اور قاتل نے دارالسلام میں کسی کو قتل کیا ہے تو کفارہ کے طور پر ایک غلام، خواہ مرد ہو یا عورت، آزاد کرنا ہوگا اور مقتول کے ورثاء کو خون بہا بھی ادا کرنا ہوگا جو سو اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر ہوگا اور اگر قاتل کو غلام میسر نہ آئے تو اسے متواتر دو ماہ کے روزے رکھنا ہوں گے۔ ○ اگر مقتول مومن ہو مگر دارالحرب میں دشمن قوم سے تعلق رکھتا ہو اور وہ مشرکین کے ساتھ صف میں ہو تو اس صورت میں خون بہا تو نہیں دیا جائے گا البتہ کفارے کے طور پر ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا ہوگا اور اگر غلام میسر نہ ہو تو دو ماہ کے متواتر روزے رکھے، درمیان میں کسی عذر کے بغیر ناغہ نہ کرے۔ ○ اگر مقتول کا تعلق کسی معاہد قوم سے ہو، تو اس صورت میں قاتل کو کفارے کے طور پر ایک مومن غلام آزاد کرنا ہوگا، اس کے ساتھ اس کے ورثاء کو دیت بھی دینی ہوگی، یعنی اس کے وہی احکام ہیں جو پہلی صورت میں بیان ہو چکے

ہیں۔ قتل خطا کے کفارے اور دیت کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے لیکن قتل عمد کا دنیا میں کفارہ ممکن نہیں، اس لیے اللہ نے اسے بیان نہیں کیا بلکہ اللہ کے غضب اور اس کی لعنت کے الفاظ سے اس جرم کی شدت واضح ہو جاتی ہے۔

(١٢) بَابٌ: إِذَا أَقَرَّ بِالْقَتْلِ مَرَّةً قُتِلَ بِهِ

باب: 12- جب قاتل نے ایک بار قتل کا اقرار کر لیا تو اسے قتل کر دیا جائے گا

٦٨٨٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا: أَفُلَانٌ؟ أَفُلَانٌ؟ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا، فَجِيءَ بِالْيَهُودِيِّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ.

وَقَدْ قَالَ هَمَّامٌ: بِحَجَرَيْنِ. [راجع: ٢٤١٣]

[6884] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کسی لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔ اس لڑکی سے پوچھا گیا: تیرے ساتھ یہ برتاؤ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے کیا ہے؟ آخر جب اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا۔ پھر اس یہودی کو لایا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا، چنانچہ نبی ﷺ کے حکم سے اس کا سر بھی پتھروں سے کچل دیا گیا۔

راوی حدیث ہمام نے کہا: اس یہودی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔

(١٣) بَابُ قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ

باب: 13- قاتل مرد کو عورت کے بدلے میں قتل کرنا

٦٨٨٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَتَلَ يَهُودِيًّا بِجَارِيَةٍ، قَتَلَهَا عَلٰى أَوْضَاحٍ لَّهَا. [راجع: ٢٤١٣]

[6885] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک یہودی کو ایک لڑکی کے بدلے میں قتل کرا دیا تھا کیونکہ یہودی نے اس لڑکی کو اس کے زیورات کے لالچ میں قتل کر دیا تھا۔

(١٤) بَابُ الْقِصَاصِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْجِرَاحَاتِ

باب: 14- مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں میں بھی قصاص ہوگا

وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ: يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ. وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ: تُقَادُ الْمَرْأَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِي

اہل علم نے کہا ہے: مرد کو عورت کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر قتل عمد یا اس سے کم

كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْجِرَاحِ، وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَإِبْرَاهِيمُ، وَأَبُو الزِّنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ. وَجَرَحَتْ أُخْتُ الرُّبَيِّعِ إِنْسَانًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْقِصَاصُ».

زخموں میں عورت کے بدلے میں مرد سے قصاص لیا جائے۔ یہی قول عمر بن عبدالعزیز، ابراہیم، ابو زناد رحمہم اللہ کا اپنے اصحاب سے منقول ہے، چنانچہ ربیع کی بہن نے ایک انسان کو زخمی کر دیا تو نبی ﷺ نے قصاص کا فیصلہ فرمایا تھا۔

٦٨٨٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَدَدْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ: «لَا تَلُدُّونِي»، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: «لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِّنْكُمْ إِلَّا لُدَّ غَيْرَ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ». [راجع: ٤٤٥٨]

[6886] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کی بیماری میں آپ کے منہ میں آپ کی مرضی کے خلاف دوائی ڈالی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے حلق میں دوائی نہ ڈالو۔'' لیکن ہم نے خیال کیا کہ آپ بیمار ہونے کی وجہ سے دوائی کو پسند نہیں کر رہے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا: ''تم جتنے لوگ گھر میں موجود ہو سب کے حلق میں زبردستی دوا ڈالی جائے، سوائے عباس کے کیونکہ وہ اس وقت تمھارے ساتھ شامل نہیں تھے۔''

(١٥) بَابُ مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوِ اقْتَصَّ دُونَ السُّلْطَانِ

باب: 15- جس نے اپنا حق یا قصاص حاکم وقت کی اجازت کے بغیر لے لیا

٦٨٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ: أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٢٣٨]

[6887] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: ''ہم آخری امت ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے آگے رہنے والے ہیں۔''

٦٨٨٨ - وَبِإِسْنَادِهِ: «لَوِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ، خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ». [انظر: ٦٩٠٢]

[6888] پہلی سند ہی سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص تمھارے گھر میں تمھاری اجازت کے بغیر جھانک رہا ہو اور تم اسے کنکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی سزا نہیں۔''

٦٨٨٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

[6889] ایک دوسری روایت کے مطابق ایک آدمی نبی

حُمَيْدٍ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَدَّدَ إِلَيْهِ مِشْقَصًا، فَقُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ. [راجع: ٦٢٤٢]

ﷺ کے گھر جھانک رہا تھا تو آپ ﷺ نے اس کی طرف تیر کا پھل سیدھا کیا۔ (یحییٰ نے کہا:) میں نے (حمید سے) پوچھا: یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی ہے؟ تو انھوں نے کہا: حضرت انس بن مالک ؓ نے۔

فائدہ: حقوق کی دو اقسام ہیں: ٭ مالی حقوق۔ ٭ بدنی حقوق۔ مالی حقوق کے متعلق اجازت ہے کہ انسان انھیں حاکم وقت کے نوٹس میں لائے بغیر وصول کر سکتا ہے لیکن بدنی حقوق قصاص وغیرہ کا از خود نوٹس نہیں لینا چاہیے کیونکہ یہ حکومت کا کام ہے، البتہ شریعت نے اس قدر اجازت دی ہے کہ اگر کوئی انسان کسی کے گھر میں اجازت کے بغیر جھانکتا ہے تو اگر گھر کا مالک اس کی آنکھ پھوڑ دے تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہوگا۔

(١٦) بَابٌ: إِذَا مَاتَ فِي الزِّحَامِ أَوْ قُتِلَ بِهِ

باب: 16- جب کوئی ہجوم میں مر جائے یا قتل کر دیا جائے تو

٦٨٩٠ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: هِشَامٌ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا كَانَ [يَوْمُ] أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ إِبْلِيسُ: أَيْ عِبَادَ اللهِ! أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ، فَقَالَ: أَيْ عِبَادَ اللهِ! أَبِي أَبِي، قَالَتْ: فَوَاللهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: غَفَرَ اللهُ لَكُمْ.

[6890] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ جب احد کے دن مشرکین شکست کھا گئے تو ابلیس بلند آواز سے چلایا: اللہ کے بندو! پچھلے لوگوں کی طرف سے اپنا بچاؤ کرو، چنانچہ آگے والے، پیچھے والوں کی طرف پلٹے، پھر آگے والے پیچھے والوں سے بھڑ گئے۔ اس دوران میں حضرت حذیفہ ؓ نے اچانک اپنے والد کو دیکھا تو انھوں نے کہا: اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، یہ تو میرے باپ ہیں۔ (حضرت عائشہ ؓ نے) فرمایا: اللہ کی قسم! مسلمانوں نے انھیں قتل کر کے ہی دم لیا۔ اس پر حضرت حذیفہ ؓ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمھاری مغفرت کرے۔

قَالَ عُرْوَةُ: فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ. [راجع: ٣٢٩٠]

حضرت عروہ نے کہا: آخر وقت تک حضرت حذیفہ ؓ کے یہی جذبات رہے، یعنی مسلمانوں سے محبت میں کمی نہ آئی۔

(١٧) بَابٌ: إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَأً فَلَا دِيَةَ لَهُ

باب: 17- جس نے خود کو غلطی سے قتل کر لیا اس کی کوئی دیت نہیں

٦٨٩١ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هُنَيَّاتِكَ، فَحَدَا بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنِ السَّائِقُ؟»، قَالُوا: عَامِرٌ، فَقَالَ: «رَحِمَهُ اللهُ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَّا أَمْتَعْتَنَا بِهِ؟ فَأُصِيبَ صَبِيحَةَ لَيْلَتِهِ، فَقَالَ الْقَوْمُ: حَبِطَ عَمَلُهُ، قَتَلَ نَفْسَهُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، فَقَالَ: «كَذَبَ مَنْ قَالَهَا، إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ: إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُّجَاهِدٌ، وَأَيُّ قَتْلٍ يَزِيدُهُ عَلَيْهِ». [راجع: ٢٤٧٧]

[6891] حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا: اے عامر! ہمیں اپنے رجز سناؤ، حضرت عامر ؓ نے انھیں رجز پڑھ کر سنایا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''حدی خوانی کے ساتھ اونٹوں کو چلانے والا کون ہے؟'' لوگوں نے کہا: حضرت عامر ؓ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس پر رحم کرے!'' لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے ہمیں اس (عامر ؓ) سے فائدہ کیوں نہیں اٹھانے دیا، چنانچہ وہ اس رات کی صبح کے وقت شہید ہو گئے۔ لوگوں نے کہا: عامر کا عمل باطل ہو گیا ہے، اس نے خود کو قتل کر لیا ہے۔ جب میں واپس آیا تو لوگ باتیں کر رہے تھے کہ عامر کے اعمال برباد ہو گئے ہیں۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! لوگ کہتے ہیں کہ عامر کے عمل برباد ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے یہ کہا ہے غلط کہا ہے۔ عامر کو تو دو ثواب حاصل ہیں: وہ اللہ کے راستے میں مشقت اٹھانے والے اور جہاد کرنے والے ہیں، اس سے کون سا قتل افضل ہو گا؟''

(١٨) بَابٌ: إِذَا عَضَّ رَجُلًا فَوَقَعَتْ ثَنَايَاهُ

باب: 18- جب کسی انسان نے دوسرے کو کاٹا اور کاٹنے والے کے اگلے دو دانت گر گئے تو؟

٦٨٩٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ! لَا دِيَةَ لَهُ».

[6892] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کا ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹا۔ دوسرے نے اپنا ہاتھ، کاٹنے والے کے منہ سے کھینچا تو اس کے اگلے دو دانت نکل گئے۔ وہ نبی ﷺ کے پاس اس امر کا مقدمہ لے کر گئے تو آپ نے فرمایا: ''تم اپنے ہی بھائی کو اس طرح دانت سے کاٹتے ہو جیسے اونٹ کاٹتا ہے! تمھیں

اس کی کوئی دیت وغیرہ نہیں ملے گی۔"

٦٨٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْتُ فِي غَزْوَةٍ فَعَضَّ رَجُلٌ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ١٨٤٨]

[6893] حضرت صفوان بن یعلی سے روایت ہے، وہ اپنے باپ حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا: میں ایک غزوے میں نکلا تو ایک آدمی نے دوسرے کو دانت سے کاٹا اور اس نے اس کے اگلے دانت نکال دیے۔ نبی ﷺ نے اس کی دیت باطل قرار دی۔

(١٩) بَابٌ: اَلسِّنُّ بِالسِّنِّ

باب:19- دانت کے بدلے دانت

٦٨٩٤ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ: عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ. [راجع: ٢٧٠٣]

[6894] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نضر رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے ایک لڑکی کو طمانچہ مارا اور اس کے دانت توڑ دیے۔ وہ نبی ﷺ کے پاس مقدمہ لائے تو آپ نے قصاص کا حکم دیا۔

(٢٠) بَابُ دِيَةِ الْأَصَابِعِ

باب:20- انگلیوں کی دیت

٦٨٩٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ»، يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ.

[6895] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "یہ اور یہ، یعنی چھنگلی اور انگوٹھا برابر ہیں۔"

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَحْوَهُ.

(ایک دوسری سند سے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے اس طرح سنا ہے۔

فائدہ: دیت میں چھوٹی بڑی انگلیاں برابر ہیں۔ ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہے، نیز ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں برابر ہیں، کسی کو دوسری پر برتری حاصل نہیں۔

(٢١) بَابٌ: إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِّنْ رَّجُلٍ: هَلْ يُعَاقِبُ أَوْ يَقْتَصُّ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ؟

باب:21- جب کئی لوگوں نے ایک آدمی کو قتل کیا ہو تو کیا سزا یا قصاص میں سب برابر ہوں گے؟

وَقَالَ مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا [عَلٰى] رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ فَقَطَعَهُ عَلِيٌّ، ثُمَّ جَاءَا بِآخَرَ وَقَالَا: أَخْطَأْنَا، فَأَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا وَأُخِذَ بِدِيَةِ الْأَوَّلِ، وَقَالَ: لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُمَا لَقَطَعْتُكُمَا.

مطرف نے امام شعبی سے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے ایک آدمی کے متعلق گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ اس کے بعد وہ دونوں ایک دوسرے شخص کو لائے اور کہا کہ ہم سے غلطی ہو گئی تھی (اصل میں چور یہ تھا)۔ تو آپ نے ان کی گواہی کو باطل قرار دیا اور ان سے پہلے کا خون بہا لیا اور فرمایا: اگر مجھے یقین ہوتا کہ تم لوگوں نے دانستہ ایسا کیا ہے تو میں تم دونوں کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

٦٨٩٦ - وَقَالَ لِي ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ غُلَامًا قُتِلَ غِيلَةً، فَقَالَ عُمَرُ: لَوِ اشْتَرَكَ فِيهَا أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ.

[6896] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک لڑکے کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس قتل میں صنعاء کے تمام لوگ شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔

وَقَالَ مُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ: إِنَّ أَرْبَعَةً قَتَلُوا صَبِيًّا فَقَالَ عُمَرُ.. مِثْلَهُ.

مغیرہ بن حکیم نے اپنے والد سے بیان کیا کہ چار مردوں نے مل کر ایک بچے کو قتل کر دیا تو اس موقع پر بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی بات فرمائی تھی۔

وَأَقَادَ أَبُو بَكْرٍ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ، وَعَلِيٌّ، وَسُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ مِّنْ لَطْمَةٍ، وَأَقَادَ عُمَرُ مِنْ ضَرْبَةٍ بِالدِّرَّةِ، وَأَقَادَ عَلِيٌّ مِّنْ ثَلَاثَةِ أَسْوَاطٍ، وَاقْتَصَّ شُرَيْحٌ مِّنْ سَوْطٍ وَّخُمُوشٍ.

حضرت ابوبکر، ابن زبیر، علی اور سوید بن مقرن رضی اللہ عنہم نے طمانچہ مارنے کی وجہ سے قصاص دلایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درہ مارنے کا قصاص لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین کوڑے مارنے کا قصاص لیا۔ قاضی شریح نے کوڑے مارنے اور خراش لگانے کی سزا دی تھی۔

فائدہ: یمن کے دارالحکومت صنعاء میں ایک عورت کا خاوند کہیں باہر گیا اور اپنے ایک بچے کو، جو اس آدمی کی دوسری بیوی سے تھا، موجودہ بیوی کی گود میں چھوڑ گیا تاکہ وہ اس کی نگہداشت کرے۔ اس کے باہر جانے کے بعد عورت نے اپنا ایک آشنا بنایا اور اسے کہا کہ پہلے اس بچے کو ٹھکانے لگاؤ کیونکہ یہ ہمیں کسی وقت بھی ذلیل کر سکتا ہے۔ اس آشنا نے پہلے تو انکار کیا لیکن پھر مان گیا۔ اس بچے کے قتل میں عورت کا آشنا، ایک دوسرا شخص، وہ عورت اور اس کا خادم شریک ہوئے۔ اسے قتل کرنے کے بعد انھوں نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کیا اور بوری میں بند کر کے ایک ویران کنویں میں پھینک دیا۔ بعد ازاں اس کے آشنا کو گرفتار کر لیا گیا تو اس نے اقرار جرم کر لیا۔ باقی قاتل بھی مان گئے۔ حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ جو اس وقت صنعاء کے حاکم تھے، انھوں نے اس مقدمے

کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا تو انھوں نے جواب میں لکھا کہ ان سب کو قتل کر دیا جائے۔ مزید فرمایا: اگر تمام اہل صنعاء اس قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کرنے کا حکم دیتا۔[1]

٦٨٩٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَدَدْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ وَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا: «لَا تَلُدُّونِي»، قَالَ: فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ بِالدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: «أَلَمْ أَنْهَكُنَّ أَنْ تَلُدُّونِي؟»، قَالَ: قُلْنَا: كَرَاهِيَةٌ لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَبْقَى مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ».

[راجع: ٤٤٥٨]

[6897] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے وقت آپ کے منہ میں دوائی ڈالی تو آپ نے ہمیں اشارہ فرمایا: ''تم ایسا نہ کرو۔'' ہم نے سمجھا کہ آپ ﷺ کا منع کرنا اس لیے ہے کہ بیمار کو دوا سے ناگواری ہوتی ہے، چنانچہ جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں دوائی ڈالنے سے روکا نہیں تھا؟'' ہم نے کہا: ہم یہ سمجھے تھے کہ دوا کی ناپسندیدگی کی وجہ سے آپ ایسا فرما رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کے منہ میں دوائی ڈالی جائے اور میں دیکھتا رہوں گا، البتہ عباس کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا جائے کیونکہ وہ تمھارے ساتھ شامل نہیں تھے۔''

(٢٢) بَابُ الْقَسَامَةِ

باب: 22- قسامہ کا بیان

وَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ».

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے دو گواہ لاؤ بصورت دیگر اس (مدعی علیہ) کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔''

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: لَمْ يُقِدْ بِهَا مُعَاوِيَةُ.

ابن ابو ملیکہ نے کہا: قسامت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قصاص نہیں لیا (صرف دیت دلائی)۔

وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ، وَكَانَ أَمَّرَهُ عَلَى الْبَصْرَةِ، فِي قَتِيلٍ وُجِدَ عِنْدَ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ السَّمَّانِينَ: إِنْ وَجَدَ أَصْحَابُهُ بَيِّنَةً وَإِلَّا فَلَا تَظْلِمِ النَّاسَ، فَإِنَّ هٰذَا لَا يُقْضَى فِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنے بصرہ کے امیر عدی بن ارطاۃ کو ایک مقتول کے بارے میں لکھا جو گھی بیچنے والوں کے محلے میں ایک گھر کے پاس پایا گیا تھا، اگر مقتول کے وارث کوئی گواہی پیش کریں تو ٹھیک بصورت دیگر لوگوں پر ظلم نہ کرنا کیونکہ ایسے معاملے کے متعلق قیامت تک فیصلہ نہیں ہوسکتا۔

1 فتح الباري: 12/283، 284.

٦٨٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيمٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ: زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ - يُقَالُ لَهُ: سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ - أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا، فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا، وَقَالُوا لِلَّذِي وُجِدَ فِيهِمْ: قَدْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا، قَالُوا: مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا، فَانْطَلَقُوا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! انْطَلَقْنَا إِلٰى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلًا، فَقَالَ: «الْكُبْرَ الْكُبْرَ»، فَقَالَ لَهُمْ: «تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُ؟» قَالُوا: مَا لَنَا بَيِّنَةٌ، قَالَ: «فَيَحْلِفُونَ»، قَالُوا: لَا نَرْضٰى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُطَلَّ دَمُهُ، فَوَدَاهُ مِائَةً مِّنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ. [راجع: ٢٧٠٢]

[6898] حضرت بشیر بن یسار سے روایت ہے، انھوں نے کہا: انصار کے ایک صاحب حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ان کی قوم کے چند لوگ خیبر گئے اور وہاں جا کر اپنے اپنے کام کے لیے جدا جدا ہو گئے۔ پھر وہاں انھوں نے اپنے میں سے ایک شخص کو مقتول پایا۔ جہاں مقتول ملا تھا وہاں کے لوگوں سے انھوں نے کہا: تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ انھوں نے کہا: ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہم قاتل ہی کو جانتے ہیں۔ پھر یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اللہ کے رسول! ہم خیبر گئے تھے، وہاں ہم نے اپنے میں سے ایک مقتول کو پایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو بڑا ہے وہ بات کرے۔'' نیز آپ نے فرمایا: ''تم اس پر گواہ پیش کرو جس نے قتل کیا ہے۔'' انھوں نے کہا: ہمارے پاس اس کے متعلق کوئی گواہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ فرمایا: (''اگر تمھارے پاس گواہ نہیں) تو وہ (یہودی) قسم کھائیں گے۔'' انھوں نے کہا: ان (یہود) کی قسم پر ہمیں اعتماد نہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ مقتول کا خون رائیگاں جائے تو آپ نے صدقے کے اونٹوں میں سے سو اونٹ دیت میں دیے۔

٦٨٩٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مِّنْ آلِ أَبِي قِلَابَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِّلنَّاسِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا، فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ؟ قَالُوا: نَقُولُ: الْقَسَامَةُ الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ، وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ، قَالَ لِي: مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ؟ وَنَصَبَنِي لِلنَّاسِ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ

[6899] حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ایک دن دربار عام منعقد کیا۔ سب لوگوں کو شامل ہونے کی اجازت دی۔ لوگ آئے تو انھوں نے پوچھا: قسامت کے متعلق تمھارا کیا خیال ہے؟ لوگوں نے کہا: قسامت کے ذریعے سے قصاص برحق ہے کیونکہ خلفاء نے اس کے ذریعے سے قصاص لیا ہے۔ ابوقلابہ کہتے ہیں کہ انھوں نے مجھ سے کہا: اے ابوقلابہ! تمھاری کیا رائے ہے؟ مجھے انھوں نے عوام کے سامنے لا کھڑا کیا۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کے پاس عرب کے بڑے

الْمُؤْمِنِينَ! عِنْدَكَ رُؤُسُ الْأَجْنَادِ وَأَشْرَافُ الْعَرَبِ، أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلٰى رَجُلٍ مُّحْصَنٍ بِدِمَشْقَ أَنَّهُ قَدْ زَنٰى، لَمْ يَرَوْهُ، أَكُنْتَ تَرْجُمُهُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلٰى رَجُلٍ بِحِمْصَ أَنَّهُ سَرَقَ، أَكُنْتَ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَوَاللهِ مَا قَتَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا فِي إِحْدٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ: رَجُلٌ قَتَلَ بِجَرِيرَةِ نَفْسِهِ فَقُتِلَ، أَوْ رَجُلٌ زَنٰى بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ.

بڑے لوگ اور سردار موجود ہیں، آپ ہی بتائیں اگر ان میں سے پچاس آدمی دمشق میں رہنے والے کسی شادی شدہ شخص کے متعلق گواہی دیں کہ اس نے زنا کیا ہے جبکہ ان لوگوں نے اسے دیکھا ہی نہیں تو کیا ان کی گواہی پر آپ اس شخص کو سنگسار کر دیں گے؟ امیر المومنین نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: آپ ہی بتائیں اگر ان میں سے پچاس آدمی حمص میں رہنے والے کسی شخص کے متعلق گواہی دیں کہ اس نے چوری کی ہے، حالانکہ انھوں نے اسے چوری کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو کیا آپ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا: نہیں (ایسا تو نہیں ہو سکتا)۔ پھر میں نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو تین حالتوں کے علاوہ قتل نہیں کیا: ایک وہ شخص جس نے کسی دوسرے کو ناحق قتل کیا ہو اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ دوسرا وہ جس نے شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کیا ہو۔ تیسرا وہ جس نے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی اور دین اسلام سے برگشتہ ہو گیا (انھیں قتل کر دیا جائے گا)۔

فَقَالَ الْقَوْمُ: أَوَ لَيْسَ قَدْ حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَطَعَ فِي السَّرَقِ وَسَمَرَ الْأَعْيُنَ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثَ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَايَعُوا عَلَى الْإِسْلَامِ، فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ، فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «أَفَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا؟» قَالُوا: بَلٰى، فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَصَحُّوا، فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَطْرَدُوا

یہ بات سن کر لوگوں نے کہا: کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان نہیں کی کہ رسول اللہ ﷺ نے چوری کے معاملے میں ہاتھ پاؤں کاٹ دیے تھے اور مجرموں کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر کر انھیں دھوپ میں ڈال دیا تھا؟ حضرت ابو قلابہ نے کہا: میں تمھیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سناتا ہوں: مجھ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلۂ عکل کے آٹھ افراد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ انھیں مدینہ طیبہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی اور وہ بیمار ہو گئے تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی۔ آپ نے ان سے فرمایا: ”کیا تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں کے

النَّعَمَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِّعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتّٰى مَاتُوا.

باڑے میں نہیں چلے جاتے، پھر تم وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیتے؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں، چنانچہ وہ گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا تو صحت یاب ہوگئے۔ اس کے بعد انھوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے، چنانچہ انھیں گرفتار کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے ان کے ہاتھ، پاؤں کاٹنے کا حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروا دیں، پھر انھیں دھوپ میں پھینک دیا حتی کہ وہ مر گئے۔

قُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ؟ ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ، وَقَتَلُوا وَسَرَقُوا، فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ: وَاللهِ إِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ، فَقُلْتُ: أَتَرُدُّ عَلَيَّ حَدِيثِي يَا عَنْبَسَةُ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ جِئْتَ بِالْحَدِيثِ عَلٰى وَجْهِهِ، وَاللهِ لَا يَزَالُ هٰذَا الْجُنْدُ بِخَيْرٍ مَّا عَاشَ هٰذَا الشَّيْخُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ.

میں نے کہا: ان کے عمل سے بڑھ کر اور کیا جرم ہو سکتا ہے؟ وہ اسلام سے پھر گئے، انھوں نے قتل کیا اور چوری کے مرتکب ہوئے۔ حضرت عنبسہ بن سعید نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج جیسی بات کبھی نہیں سنی تھی۔ میں نے کہا: اے عنبسہ! کیا تو میری بیان کردہ حدیث مسترد کرتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں بلکہ تم نے یہ حدیث حقیقت حال کے مطابق بیان کی ہے۔ اللہ کی قسم! یہ لشکر اس وقت تک خیر و عافیت سے رہے گا جب تک یہ شیخ ان میں موجود رہیں گے۔

قُلْتُ: وَقَدْ كَانَ فِي هٰذَا سُنَّةٌ مِّنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ، فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَقُتِلَ، فَخَرَجُوا بَعْدَهُ، فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ، فَرَجَعُوا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! صَاحِبُنَا كَانَ يَتَحَدَّثُ مَعَنَا، فَخَرَجَ بَيْنَ أَيْدِينَا فَإِذَا نَحْنُ بِهِ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «بِمَنْ تَظُنُّونَ أَوْ تُرَوْنَ قَتَلَهُ؟»، قَالُوا: نُرٰى أَنَّ الْيَهُودَ قَتَلَهُ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِ فَدَعَاهُمْ، فَقَالَ: «أَأَنْتُمْ

میں نے کہا: قسامت کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی سنت یہ ہے کہ آپ ﷺ کے پاس انصار کے کچھ لوگ آئے اور آپ سے باتیں کرتے رہے، پھر ان کے سامنے ان کا ایک شخص باہر نکلا اور وہاں قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد دوسرے لوگ باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کا ساتھی خون میں تڑپ رہا ہے۔ ان لوگوں نے واپس آ کر رسول اللہ ﷺ کو اس واقعے کی خبر دی اور کہا: اللہ کے رسول! ہمارا ساتھی ابھی ابھی ہمارے ساتھ گفتگو کر رہا تھا۔ وہ ہمارے سامنے باہر نکلا تو اب ہم نے دیکھا ہے کہ وہ خون میں لت پت ہے۔ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور پوچھا: ''تمھیں

قَتَلْتُمْ هٰذَا؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «أَتَرْضَوْنَ نَفْلَ خَمْسِينَ مِنَ الْيَهُودِ مَا قَتَلُوهُ؟»، فَقَالُوا: مَا يُبَالُونَ أَنْ يَّقْتُلُونَا أَجْمَعِينَ، ثُمَّ يَنْفُلُونَ، قَالَ: أَفَتَسْتَحِقُّونَ الدِّيَةَ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ؟ قَالُوا: مَا كُنَّا لِنَحْلِفَ، فَوَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ.

کس پر شبہ ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: ہمارے خیال کے مطابق اسے یہودیوں نے قتل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے انھیں پیغام بھیج کر اپنے پاس بلایا اور ان سے پوچھا: ''کیا تم نے اسے قتل کیا ہے؟'' انھوں نے صاف انکار کر دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ یہودیوں میں سے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ انھوں نے قتل نہیں کیا؟'' انھوں نے کہا: وہ تو یہ بھی پروا نہیں کرتے کہ ہم سب کو قتل کر دیں، پھر قسمیں کھا جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے پچاس آدمی قسم اٹھائیں اور خون بہا کے مستحق ہو جائیں۔'' انھوں نے کہا: ہم بھی قسم اٹھانے کے لیے تیار نہیں ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی طرف سے اس کی دیت ادا کر دی۔

قُلْتُ: وَقَدْ كَانَتْ هُذَيْلٌ خَلَعُوا خَلِيعًا لَّهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَطَرَقَ أَهْلَ بَيْتٍ مِّنَ الْيَمَنِ بِالْبَطْحَاءِ فَانْتَبَهَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْهُمْ، فَحَذَفَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ، فَجَاءَتْ هُذَيْلٌ، فَأَخَذُوا الْيَمَانِيَ فَرَفَعُوهُ إِلٰى عُمَرَ بِالْمَوْسِمِ وَقَالُوا: قَتَلَ صَاحِبَنَا، فَقَالَ: إِنَّهُمْ قَدْ خَلَعُوهُ، فَقَالَ: يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْ هُذَيْلٍ مَّا خَلَعُوا، قَالَ: فَأَقْسَمَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ وَّأَرْبَعُونَ رَجُلًا، وَقَدِمَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ مِنَ الشَّأْمِ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يُّقْسِمَ، فَافْتَدٰى يَمِينَهُ مِنْهُمْ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ، فَأَدْخَلُوا مَكَانَهُ رَجُلًا آخَرَ، فَدَفَعَهُ إِلٰى أَخِي الْمَقْتُولِ، فَقُرِنَتْ يَدُهُ بِيَدِهِ، قَالَ: قَالُوا: فَانْطَلَقْنَا وَالْخَمْسُونَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا، حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِنَخْلَةَ، أَخَذَتْهُمُ السَّمَاءُ، فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْهَجَمَ الْغَارُ عَلَى الْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمَاتُوا

(ابو قلابہ کہتے ہیں:) میں نے کہا: زمانۂ جاہلیت میں قبیلۂ ہذیل کے لوگوں نے اپنے ایک آدمی کو قبیلے سے نکال دیا تھا، پھر وہ رات کے وقت وادئ بطحاء میں ایک یمنی کے گھر آیا، اس دوران میں ان میں سے ایک شخص بیدار ہوا اور اس نے تلوار سے وار کر کے قبیلۂ ہذیل کے آدمی کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد ہذیل کے لوگ آئے اور قاتل یمنی کو گرفتار کر کے حج کے موقع پر حضرت عمر ؓ کے ہاں پیش کر دیا اور کہا: اس نے ہمارے آدمی کو قتل کر دیا ہے۔ یمنی نے کہا: انھوں نے اسے اپنی برادری سے نکال دیا تھا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اب قبیلۂ ہذیل کے پچاس آدمی قسم اٹھائیں کہ اسے انھوں نے نہیں نکالا تھا، چنانچہ ان میں سے انچاس آدمیوں نے قسمیں کھائیں، پھر اس قبیلے کا ایک شخص شام سے آیا تو انھوں نے اس سے بھی قسم دینے کا مطالبہ کیا لیکن اس نے اپنی قسم کے عوض ایک ہزار درہم ادا کر کے قسم سے اپنا پیچھا چھڑا لیا۔ قبیلۂ ہذیل کے لوگوں نے اس کی جگہ ایک

جَمِيعًا وَّأُفْلِتَ الْقَرِينَانِ وَاتَّبَعَهُمَا حَجَرٌ فَكَسَرَ رِجْلَ أَخِي الْمَقْتُولِ، فَعَاشَ حَوْلًا ثُمَّ مَاتَ.

دوسرے آدمی کو تیار کر لیا، پھر انھوں نے قاتل مقتول کے بھائی کے حوالے کر دیا اور اس کا ہاتھ اس کے ہاتھ کے ساتھ باندھ دیا گیا۔ انھوں نے بیان کیا: پھر ہم اور وہ پچاس آدمی جنھوں نے قسم اٹھائی تھی روانہ ہوئے۔ جب مقام نخلہ پر پہنچے تو وہاں انھیں بارش نے آ لیا، چنانچہ سب لوگ پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے۔ غار ان پچاس آدمیوں کے اوپر گر پڑی جنھوں نے قسمیں اٹھائی تھیں اور وہ سب کے سب مر گئے، البتہ جن دو آدمیوں نے ہاتھ باندھے تھے وہ بچ گئے۔ ان کے پیچھے بھی ایک پتھر لڑھک کر گرا اور اس نے مقتول کے بھائی کا ٹخنا توڑ دیا۔ اس کے بعد وہ ایک سال زندہ رہا، پھر مر گیا۔

قُلْتُ: وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَقَادَ رَجُلًا بِالْقَسَامَةِ ثُمَّ نَدِمَ بَعْدَمَا صَنَعَ، فَأَمَرَ بِالْخَمْسِينَ [الَّذِينَ أَقْسَمُوا] فَمُحُوا مِنَ الدِّيوَانِ وَسَيَّرَهُمْ إِلَى الشَّأْمِ. [راجع: ٢٣٣]

میں نے کہا: حضرت عبدالملک بن مروان نے ایک آدمی سے قسامت کی بنیاد پر قصاص لیا تھا، پھر انھیں اپنے کیے پر ندامت ہوئی تو انھوں نے ان پچاس آدمیوں کے متعلق جنھوں نے قسم اٹھائی تھی حکم دیا کہ ان کے نام رجسٹر سے کاٹ دیے جائیں، پھر انھیں شام کی طرف جلاوطن کر دیا۔

(٢٣) بَابُ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ فَفَقَؤُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ

باب: 23- جس نے لوگوں کے گھر میں جھانکا اور انھوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس کے لیے کوئی دیت نہیں

٦٩٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ حُجْرٍ فِي بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ أَوْ مَشَاقِصَ وَجَعَلَ يَخْتِلُهُ لِيَطْعَنَهُ. [راجع: ٦٢٤٢]

[6900] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے ایک حجرے میں جھانکنے لگا تو آپ ﷺ تیر کا پھل لے کر اس کی طرف گئے۔ آپ چاہتے تھے کہ خفیہ طور پر اسے مار دیں۔

٦٩٠١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ

[6901] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ»، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ». [راجع: ٥٩٢٤]

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے حجرے کے دروازے کے ایک سوراخ سے اندر جھانکنے لگا جبکہ اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس سر کھجلانے کا ایک آلہ تھا جس سے اپنا سر کھجلا رہے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: ''اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھے جھانک رہا ہے تو میں اس کے ساتھ تیری آنکھ پھوڑ دیتا۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''کسی کے گھر آنے کے لیے اجازت لینے کا حکم اس لیے مشروع ہے کہ نظر نہ پڑے۔''

٦٩٠٢ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ [بْنُ عَبْدِ اللهِ]: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ». [راجع: ٦٨٨٨]

[6902] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص تمھاری اجازت کے بغیر تمھیں جھانک کر دیکھے تو تم کنکری سے اس کی آنکھ پھوڑ دو، اس پر تجھے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔''

(٢٤) بَابُ الْعَاقِلَةِ

باب: 24- عاقلہ کا بیان

وضاحت: عاقلہ، عاقل کی جمع ہے۔ اس کے معنی ہیں: دیت دینے والا۔ دیت کو عقل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے کیونکہ دیت کے اونٹ مقتول کے ورثاء کے گھر باندھے جاتے ہیں۔ عقل کے معنی روکنا اور باندھنا ہیں۔ عقل بھی انسان کو فواحش و منکرات سے روکتی ہے۔ کثرت استعمال کی وجہ سے عقل کا استعمال دیت پر کیا جاتا ہے، اگرچہ دیت اونٹ کی صورت میں نہ ہو۔ چونکہ برادری، قاتل سے قتل کو روکتی ہے، اس لیے اسے عاقلہ کہا جاتا ہے۔ یہ برادری سے اس لیے لی جاتی ہے کہ شاید قاتل کے سارے مال سے پوری نہ ہو سکے اور اگر دیت کے بغیر قاتل کو چھوڑ دیا جائے تو مقتول کا خون رائیگاں جاتا ہے۔

٦٩٠٣ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: قَالَ مُطَرِّفٌ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ وَقَالَ مَرَّةً: مَّا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ؟ فَقَالَ: وَالَّذِي

[6903] حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تمھارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو قرآن میں یا لوگوں کے پاس نہیں ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ پھاڑا اور انسان کو پیدا کیا! ہمارے پاس قرآن مجید

فَلَقَ الْحَبَّ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ، قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ، وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. [راجع: ١١١]

کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ ہاں، ہمیں بصیرت ملی ہے جو قرآن فہمی کے لیے ہوتی ہے، نیز ہمارے پاس وہ کچھ ہے جو اس صحیفے میں ہے۔ میں نے کہا: اس صحیفے میں کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: دیت اور قیدیوں کو چھڑانے کے مسائل ہیں، نیز اس میں ہے کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

فائدہ: قتل کرنے والے کے عصبہ رشتہ داروں پر دیت کی ادائیگی واجب ہوتی ہے کیونکہ (صحیح البخاري، حدیث: 6910) میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: دیت، قاتل کے عصبہ رشتہ داروں پر لازم ہے۔

(٢٥) بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ

باب: 25- عورت کے پیٹ کا بچہ

٦٩٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ. [راجع: ٥٧٥٨]

[6904] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلۂ ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا تو اس کا بچہ گرا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک غلام یا کنیز دینے کا فیصلہ کیا۔

٦٩٠٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالْغُرَّةِ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ. [انظر: ٦٩٠٧، ٦٩٠٨م، ٧٣١٧]

[6905] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے لوگوں سے عورت کا حمل گرا دینے کی دیت کے متعلق مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے غرہ، یعنی غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ کیا تھا۔

٦٩٠٦ - قَالَ: ائْتِ مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ، فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِهِ. [انظر: ٦٩٠٨، ٧٣١٨]

[6906] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کوئی آدمی لاؤ جو یہ گواہی دے کہ آپ ﷺ نے واقعی یہ فیصلہ کیا ہے تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی گواہی دی کہ جب نبی ﷺ نے اس کے متعلق فیصلہ فرمایا تھا تو وہ اس وقت وہاں حاضر تھے۔

٦٩٠٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ

[6907] حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ: مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِي السِّقْطِ؟ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: أَنَا سَمِعْتُهُ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ. [راجع: ٦٩٠٥]

نے لوگوں سے قسم دے کر پوچھا: کس نے نبی ﷺ سے حمل گرنے کے بارے میں کوئی فیصلہ سنا ہے؟ حضرت مغیرہ ؓ نے کہا: میں نے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے اس میں ایک غلام یا کنیز دینے کا فیصلہ کیا تھا۔

٦٩٠٨ - قَالَ: ائْتِ مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ عَلَى هٰذَا، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَنَا أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا. [راجع: ٦٩٠٦]

[6908] حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اس بات پر اپنا کوئی گواہ پیش کرو تو حضرت محمد بن مسلمہ ؓ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ کیا تھا۔

٦٩٠٨ م - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ، مِثْلَهُ. [راجع: ٦٩٠٥]

[6908] (م) حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، وہ حضرت عمر ؓ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے لوگوں سے عورت کا حمل گرا دینے کے بارے میں اسی طرح مشورہ کیا تھا۔

(٢٦) بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ، وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى الْوَالِدِ وَعَصَبَةِ الْوَالِدِ لَا عَلَى الْوَلَدِ

باب:26- عورت کے پیٹ کے بچے کا بیان، نیز دیت (قاتل کے) والد اور والد کے عصبہ پر ہے بچوں پر نہیں

٦٩٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي لِحْيَانَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا. [راجع: ٥٧٥٨]

[6909] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو لحیان کی ایک عورت کے بچے کے متعلق ایک غلام یا کنیز دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ پھر وہ عورت جس کے خلاف آپ نے دیت دینے کا فیصلہ کیا تھا مر گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی وراثت اس کے بیٹوں اور اس کے شوہر کو ملے گی اور دیت کی ادائیگی ددھیال والوں کو کرنی ہوگی۔

٦٩١٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا

[6910] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: بنو ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری عورت پر پتھر پھینک مارا جس سے وہ

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَضٰى أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ، وَقَضٰى أَنَّ دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا. [راجع: ٥٧٥٨]

عورت اپنے پیٹ کے بچے سمیت مرگئی۔ مقتولہ کے رشتے دار، نبی ﷺ کے پاس مقدمہ لے کر گئے تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ پیٹ کے بچے کی دیت ایک غلام یا کنیز ہے اور عورت کی دیت قاتلہ عورت کے ددھیال والوں پر واجب قرار ہے۔

فائدہ: اگرچہ ان احادیث میں والد کا ذکر نہیں ہے لیکن اس حدیث کے دوسرے طرق میں والد کی صراحت ہے، یعنی مقتولہ عورت کی دیت قاتلہ کے والد، اور اس کے دیگر عصبات کے ذمے ہے، اس کے لڑکوں پر نہیں ہوگی۔

(٢٧) بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ عَبْدًا أَوْ صَبِيًّا

باب: 27- جس نے غلام یا بچے سے تعاون لیا

وَيُذْكَرُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ بَعَثَتْ إِلٰى مُعَلِّمِ الْكُتَّابِ: ابْعَثْ إِلَيَّ غِلْمَانًا يَنْفُشُونَ صُوفًا وَّلَا تَبْعَثْ إِلَيَّ حُرًّا.

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ام سلیم ؓ نے مدرسہ کے معلم کو پیغام بھیجا کہ اون صاف کرنے کے لیے میرے پاس کچھ غلام بچے بھیجیں، کسی آزاد کو نہ بھیجنا۔

٦٩١١ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ.

[6911] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرت ابوطلحہ ؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور کہا: اللہ کے رسول! انس ذہین بچہ ہے یہ آپ کی خدمت کرے گا۔

قَالَ: فَخَدَمْتُهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَوَاللهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ: لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا؟ وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ: لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا؟. [راجع: ٢٧٦٨]

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفر و حضر میں آپ ﷺ کی خدمت گزاری کا فریضہ ادا کیا۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے متعلق جو میں نے کیا یہ نہیں کہا: تو نے یہ کام اس طرح کیوں کیا؟ اور نہ ہی کسی کام کے متعلق جو میں نے نہ کیا، یہ کہا کہ تو نے وہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا؟

(٢٨) بَابٌ: اَلْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ

باب: 28- کان میں دب کر اور کنویں میں گر کر مر جانے والے کا خون معاف ہے

٦٩١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا

[6912] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول

اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ». [راجع: ١٤٩٩]

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیوانات کا کسی کو زخمی کرنا قابل معافی ہے۔ کنویں میں گر کر مر جانے پر کوئی دیت نہیں۔ کان میں دب کر مرنے پر کوئی تاوان نہیں۔ اور مدفون خزانہ ملنے پر پانچواں حصہ دینا ہے۔''

(٢٩) بَابٌ: اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ

باب:29- چوپائے کا نقصان رائیگاں ہے

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: كَانُوا لَا يُضَمِّنُونَ مِنَ النَّفْحَةِ، وَيُضَمِّنُونَ مِنْ رَدِّ الْعِنَانِ.

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: علماء، جانور کے لات مارنے کے نقصان پر کوئی تاوان نہیں دلاتے تھے، ہاں لگام موڑتے وقت نقصان کی صورت میں تاوان دلاتے تھے۔

وَقَالَ حَمَّادٌ: لَا تُضْمَنُ النَّفْحَةُ إِلَّا أَنْ يَنْخُسَ إِنْسَانٌ الدَّابَّةَ.

حماد نے کہا: جانور کے لات مارنے پر تاوان نہیں ہوتا، البتہ اگر کوئی جانور کو اکسائے تو نقصان ہونے پر تاوان ہے۔

وَقَالَ شُرَيْحٌ: لَا يُضْمَنُ، مَا عَاقَبَتْ أَنْ يَضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ بِرِجْلِهَا.

قاضی شریح نے کہا: اگر کوئی چوپائے کو مارے، پھر چوپایہ اسے لات مار دے تو اس میں بھی کوئی تاوان نہیں۔

وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ: إِذَا سَاقَ الْمُكَارِي حِمَارًا، عَلَيْهِ امْرَأَةٌ فَتَخِرُّ، لَا شَيْءَ عَلَيْهِ.

حکم اور حماد نے کہا: اگر کوئی مزدور گدھے کو ہانک رہا ہو جس پر عورت سوار تھی، پھر وہ عورت گر جائے تو مزدور پر کوئی تاوان نہیں۔

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: إِذَا سَاقَ دَابَّةً فَأَتْعَبَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ لِّمَا أَصَابَتْ، وَإِنْ كَانَ خَلْفَهَا مُتَرَسِّلًا لَّمْ يَضْمَنْ.

امام شعبی نے کہا: جب کوئی شخص جانور کو ہانک رہا ہو، پھر اسے تھکا دے تو اس وجہ سے اگر نقصان پہنچا تو وہ ضامن ہوگا اور اگر کوئی جانور کے پیچھے رہ کر آہستگی سے ہانک رہا ہو تو اس صورت میں ہانکنے والا ضامن نہ ہوگا۔

٦٩١٣ - **حَدَّثَنَا** مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْعَجْمَاءُ عَقْلُهَا جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ». [راجع: ١٤٩٩]

[6913] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جانور کسی کو زخمی کرے تو اس کی کچھ دیت نہیں۔ اسی طرح کان میں کام کرنے سے کوئی نقصان پہنچے یا کنویں میں گرنے سے کوئی نقصان آئے تو اس میں بھی کوئی تاوان نہیں۔ اگر کہیں سے مدفون خزانہ ہاتھ آئے تو اس میں پانچواں حصہ بحق سرکار لیا جائے گا۔''

(٣٠) بَابٌ: إِثْمِ مَنْ قَتَلَ ذِمِّيًّا بِغَيْرِ جُرْمٍ

باب: 30- اس شخص کا گناہ جو کسی ذمی کو بے گناہ مار ڈالے

٦٩١٤ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ: حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُّعَاهَدًا لَّمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَّسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا». [راجع: ٣١٦٦]

[6914] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس کسی نے ایسے شخص کو مارا جس سے عہد کیا گیا تھا، وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔''

فائدہ: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: معاہد سے مراد وہ غیر مسلم ہے جس کی حفاظت کا ذمہ مسلمانوں پر عائد ہوتا ہو، یعنی وہ اسلامی حکومت کا شہری ہو جسے سربراہ مملکت کی طرف سے جزیے یا صلح پر امان دی گئی ہو یا کسی مسلمان نے اسے پناہ دے رکھی ہو۔ ان سب صورتوں میں کسی کافر کو مارنا جائز نہیں۔ (فتح الباري: 323/12)

(٣١) بَابٌ: لَا يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ

باب: 31- کسی مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے

٦٩١٥ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِّمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَرَّةً: مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ، فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ، إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ، وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ. قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ، وَأَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. [راجع: ١١١]

[6915] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ لوگوں کے پاس کوئی چیز ہے جو قرآن میں نہ ہو یا جو لوگوں کے پاس نہ ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے غلہ اگایا اور مخلوقات کو پیدا کیا! ہمارے پاس وہی ہے جو اس قرآن میں ہے۔ ہاں، وہ فہم و فراست ہے جو اللہ تعالیٰ کسی کو قرآن کے متعلق عطا کرتا ہے اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے، میں نے کہا: اس صحیفے میں کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: اس میں دیت اور قیدی چھڑانے کے احکام ہیں اور یہ (بھی ہے) کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(٣٢) بَابٌ: إِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا عِنْدَ الْغَضَبِ

باب: 32- جب مسلمان کسی یہودی کو غصے کی حالت میں طمانچہ مارے

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے ایک روایت بیان کی ہے۔

٦٩١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ». [راجع: ٢٤١٢]

[6916] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''انبیاء علیہم السلام کے مابین ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔''

٦٩١٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ لَطَمَ وَجْهِي، قَالَ: «ادْعُوهُ» فَدَعَوْهُ، فَقَالَ: «أَلَطَمْتَ وَجْهَهُ؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ، قَالَ: قُلْتُ: أَعَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ؟ قَالَ: فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ، قَالَ: «لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُوزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ». [راجع: ٢٤١٢]

[6917] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جبکہ اسے کسی نے طمانچہ لگایا تھا۔ اس نے کہا: یا محمد! تمھارے اصحاب میں سے ایک انصاری نے مجھ کو طمانچہ مارا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے بلاؤ۔'' لوگوں نے اس کو بلایا تو آپ نے فرمایا: ''تو نے اس کو چہرے پر طمانچہ مارا ہے؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں یہودیوں کے پاس سے گزرا تو میں نے سنا کہ یہ (یہودی) کہہ رہا تھا: مجھے اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی ہے! میں نے کہا: کیا وہ حضرت محمد ﷺ سے بھی افضل ہیں؟ مجھے اس وقت غصہ آیا تو میں نے اس کے منہ پر طمانچہ رسید کر دیا۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے دوسرے انبیاء علیہم السلام پر برتری نہ دیا کرو کیونکہ لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے، پھر مجھے سب سے پہلے ہوش آئے گا تو اچانک موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ پکڑے ہوں گے، نہ معلوم وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا کوہ طور پر جو بے ہوش ہو چکے تھے اس کے بدلے وہ آخرت میں بے ہوش ہی نہ ہوئے ہوں۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے انبیاء علیہم السلام کے درمیان ایک کو دوسرے پر اس طرح فضیلت دینے سے منع فرمایا ہے جس سے کسی پیغمبر کی توہین یا حقارت کا پہلو نمایاں ہوتا ہو۔ ویسے تو برتری کا انداز قرآن کریم سے ثابت ہے: ''یہ رسول (جو بھیجے گئے) ہم نے انھیں ایک دوسرے پر فضیلت دی۔'' اللہ تعالیٰ نے از خود بعض رسولوں کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے، تاہم ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے درجات متعین کرنا تمھارا کام نہیں۔ ان کے باہمی تقابل سے کسی نبی کی تحقیر کا امکان ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

88- كِتَابُ اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّينَ وَالْمُعَانِدِينَ وَقِتَالِهِمْ

مرتدین، دشمنان اسلام سے توبہ کرانے اور ان سے جنگ کرنے کا بیان

(١) بَابُ إِثْمِ مَنْ أَشْرَكَ بِاللهِ، وَعُقُوبَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

باب: 1- اس شخص کا گناہ جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے، نیز اس کی دنیوی اور اخروی سزا کا بیان

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ [لقمان: ١٣] وَ ﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ﴾ [الزمر: ٦٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔'' نیز فرمایا: ''اگر آپ نے شرک کیا تو یقیناً آپ کا عمل ضائع ہو جائے گا اور آپ ضرور بالضرور خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

٦٩١٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَلَمْ يَلْبِسُوٓا۟ إِيمَٰنَهُم بِظُلْمٍ﴾ [الأنعام: ٨٢] شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَالُوا: أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهُ لَيْسَ بِذٰلِكَ، أَلَا تَسْمَعُونَ إِلٰى قَوْلِ لُقْمَانَ: ﴿إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾». [راجع: ٣٢]

[6918] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے ملوث نہ کیا۔'' تو یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام پر بہت گراں گزری، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دراصل یہ بات نہیں، کیا تم نے حضرت لقمان کی بات نہیں سنی، انھوں نے کہا تھا: ''یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

٦٩١٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ وَحَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ: اَلْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ - ثَلَاثًا - أَوْ قَوْلُ الزُّورِ». فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ. [راجع: ٢٦٥٤]

[6919] حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے، پھر والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے اور جھوٹی گواہی دینا ہے...... یہ بات آپ نے تین مرتبہ دہرائی...... یا فرمایا: جھوٹی بات کرنا ہے۔“ پھر بار بار یہی فرماتے رہے حتی کہ ہم نے آرزو کی: کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

٦٩٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: «اَلْإِشْرَاكُ بِاللهِ»، قَالَ: «ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ»، قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «الْيَمِينُ الْغَمُوسُ»، قُلْتُ: وَمَا الْيَمِينُ الْغَمُوسُ؟ قَالَ: «الَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ». [راجع: ٦٦٧٥]

[6920] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! بڑے بڑے گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کا شریک بنانا۔“ اس نے پوچھا: اس کے بعد کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”والدین کی نافرمانی کرنا۔“ اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جھوٹی قسم اٹھانا۔“ میں نے پوچھا: یمین غموس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جان بوجھ کر اس کے ذریعے سے کسی کا مال ہتھیا لے، حالانکہ وہ اس (قسم) میں جھوٹا ہے۔“

٦٩٢١ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَّالْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَّا رَسُولَ اللهِ! أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: «مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ».

[6921] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! ہم نے جو گناہ زمانۂ جاہلیت میں کیے ہیں کیا ان کا مؤاخذہ بھی ہم سے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اسلام کی حالت میں نیک اعمال کرتا رہا اس سے تو جاہلیت کے گناہوں کا مؤاخذہ نہیں ہوگا اور جو شخص مسلمان ہو کر بھی برے کام کرتا رہا اس سے پہلے اور بعد والے دونوں گناہوں کے

متعلق باز پرس ہوگی۔"

(٢) بَابُ حُكْمِ الْمُرْتَدِّ وَالْمُرْتَدَّةِ وَاسْتِتَابَتِهِمْ

باب:2-مرتد مرد اور مرتد عورت کا حکم اور ان سے توبہ کرانے کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالزُّهْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ: تُقْتَلُ الْمُرْتَدَّةُ، وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿كَيْفَ يَهْدِى ٱللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا۟ بَعْدَ إِيمَـٰنِهِمْ وَشَهِدُوٓا۟ أَنَّ ٱلرَّسُولَ حَقٌّ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿غَفُورٌ رَّحِيمٌ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بَعْدَ إِيمَـٰنِهِمْ ثُمَّ ٱزْدَادُوا۟ كُفْرًا لَّن تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلضَّآلُّونَ﴾ [آل عمران: ٨٦-٩٠]

حضرت ابن عمر ؓ، امام زہری اور ابراہیم نخعی کہتے ہیں: مرتد عورت کو بھی قتل کیا جائے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اللہ ایسے لوگوں کو کیسے ہدایت دے جو اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے؟ حالانکہ وہ گواہی دے چکے ہیں کہ یقیناً یہ رسول سچا ہے...... یقیناً اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ بے شک جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کا راستہ اختیار کیا، پھر اس کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے، ان کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی اور وہی لوگ گمراہ ہیں۔

وَقَالَ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن تُطِيعُوا۟ فَرِيقًا مِّنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَـٰبَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَـٰنِكُمْ كَـٰفِرِينَ﴾ [آل عمران: ١٠٠]

نیز فرمایا: "اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب کے ایک فریق کی بات مان لو گے تو یہ تمھارے ایمان لانے کے بعد تمھیں کافر بنا کے چھوڑیں گے۔"

وَقَالَ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ثُمَّ كَفَرُوا۟﴾ إِلٰى ﴿سَبِيلًا﴾ [النساء: ١٣٧]

نیز فرمایا: "بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے (پھر ایمان لائے، پھر کافر ہو گئے، پھر کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے، اللہ انھیں ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ انھیں) سیدھا راستہ ہی دکھائے گا۔"

وَقَالَ: ﴿مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِۦ فَسَوْفَ يَأْتِى ٱللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُۥٓ﴾ [المائدة: ٥٤]

نیز فرمایا: "(اے ایمان والو!) تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ عنقریب ایسے لوگ لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس (اللہ) سے محبت کرتے ہوں گے۔"

وَقَالَ: ﴿وَلَـٰكِن مَّن شَرَحَ بِٱلْكُفْرِ صَدْرًا﴾ إِلٰى ﴿وَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْغَـٰفِلُونَ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِى

نیز فرمایا: "اور لیکن جو کفر کے لیے (اپنا) سینہ کھول دے...... اور یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ پکی

﴿ٱلْآخِرَةِ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ﴾ إِلَى: ﴿لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [النحل: ١٠٦-١١٠]

بات ہے یقیناً یہی لوگ آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہیں...... بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔"

﴿وَلَا يَزَالُونَ يُقَٰتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ ٱسْتَطَٰعُوا۟﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَأُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ﴾ [البقرة: ٢١٧].

نیز فرمایا: "یہ لوگ ہمیشہ تم سے لڑتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان کا بس چلے تو تمھیں تمھارے دین سے پھیر دیں...... یہی لوگ جہنمی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

٦٩٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ بِزَنَادِقَةٍ فَأَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللهِ»، وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ». [راجع: ٣٠١٧]

[6922] حضرت عکرمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت علی ؓ کے پاس زندیق لائے گئے تو انھوں نے انھیں جلا دیا۔ یہ بات حضرت ابن عباس ؓ تک پہنچی تو انھوں نے فرمایا: اگر میں ہوتا تو انھیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم امتناعی جاری کرتے ہوئے فرمایا ہے: "اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو عذاب نہ دو۔" بلکہ میں انھیں قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "جو شخص اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو۔"

٦٩٢٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ ابْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ: أَحَدُهُمَا عَنْ يَّمِينِي، وَالْآخَرُ عَنْ يَّسَارِي، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَاكُ، فَكِلَاهُمَا سَأَلَ فَقَالَ: «يَا أَبَا مُوسٰى! أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ!»، قَالَ: قُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلٰى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا، وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ، فَقَالَ: «لَنْ - أَوْ لَا - نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ، وَلٰكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسٰى - أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ - إِلَى الْيَمَنِ».

[6923] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ قبیلۂ اشعر کے دو آدمی تھے۔ ان میں سے ایک میری دائیں جانب اور دوسرا بائیں طرف تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت مسواک کر رہے تھے۔ انھوں نے آپ ﷺ سے عہدے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ابو موسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس!" میں نے کہا: اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، انھوں نے اپنے دل کی بات سے مجھے مطلع نہیں کیا تھا اور نہ مجھے ہی معلوم ہو سکا کہ یہ دونوں عہدہ طلبی کے لیے آئے ہیں، گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کی مسواک آپ کے ہونٹوں تلے دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو کوئی ہم سے عہدہ طلب کرتا ہے ہم اسے وہ عہدہ نہیں

ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْقَى لَهُ وِسَادَةً قَالَ: انْزِلْ، فَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ، قَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ: اجْلِسْ، قَالَ: لَا أَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ، قَضَاءُ اللهِ وَرَسُولِهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ، ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَمَّا أَنَا فَأَقُومُ وَأَنَامُ، وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي. [راجع: ٢٢٦١]

دیتے ہیں لیکن اے ابو موسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس! تم (خدمت کی بجا آوری کے لیے) یمن جاؤ۔" اس کے بعد آپ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ان کے پیچھے روانہ کیا۔ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انھوں نے ان کے لیے گدا بچھا دیا اور کہا: سواری سے اترو اور گدے پر تشریف رکھو۔ اس وقت ان کے پاس ایک آدمی تھا جس کی مشکیں بندھی ہوئی تھیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ یہودی تھا، پھر مسلمان ہوا، اب پھر یہودی ہو گیا ہے۔ انھوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو دوبارہ بیٹھنے کے لیے کہا۔ انھوں نے جواب دیا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق اسے قتل نہ کر دیا جائے۔ یہ بات انھوں نے تین مرتبہ دہرائی، چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حکم پر اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر دونوں نے آپس میں رات کے قیام کا تذکرہ کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا: میں تو رات کو عبادت بھی کرتا ہو اور سوتا بھی ہوں، اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھے وہی اجر ملے گا، جو رات کے وقت عبادت کرنے میں ملتا ہے۔

(٣) بَابُ قَتْلِ مَنْ أَبٰى قَبُولَ الْفَرَائِضِ، وَمَا نُسِبُوا إِلَى الرِّدَّةِ

باب: 3- فرائض اسلام کے منکر اور ارتداد کی طرف منسوب کو قتل کرنا

٦٩٢٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، قَالَ عُمَرُ: يَا أَبَا بَكْرٍ! كَيْفَ

[6924] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ نے وفات پائی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو عرب کے کچھ قبائل کفر کی راہ پر چل پڑے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو بکر! آپ ان لوگوں سے کیسے جنگ کریں گے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ؟». [راجع: ١٣٩٩]

''مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں، پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان کو بچا لیا۔ ہاں، اسلام کا حق وصول کرنے کے لیے اس کی جان یا مال کو نقصان پہنچایا جا سکتا ہے اور اس کا حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے؟''

٦٩٢٥ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا، قَالَ عُمَرُ: فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنْ قَدْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ. فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. [راجع: ١٤٠٠]

[6925] حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تو اس شخص سے ضرور بالضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکاۃ میں فرق کرے گا کیونکہ زکاۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ مجھ سے بکری کا بچہ روک لیں جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اس کے نہ دینے پر بھی ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اس بات کے بعد میں سمجھ گیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دل میں جو لڑائی کا ارادہ پیدا ہوا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور میں نے پہچان لیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے برحق ہے۔

فائدہ: جو شخص فرائض، مثلاً: زکاۃ وغیرہ دینے سے انکار کرتا ہے، اس کے متعلق تحقیق کی جائے۔ اگر وہ وجوب کا قائل ہے لیکن دینے سے انکار کرتا ہے تو اس سے جبراً زکاۃ وصول کی جائے اور اس سے جنگ نہ کی جائے اور اگر منع کرنے کے ساتھ ساتھ لڑائی کرنے پر آمادہ ہے تو پھر ایسے شخص کو معاف نہ کیا جائے بلکہ ایسے شخص سے قتال کیا جائے۔

(٤) بَابٌ: إِذَا عَرَّضَ الذِّمِّيُّ أَوْ غَيْرُهُ بِسَبِّ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يُصَرِّحْ، نَحْوَ قَوْلِهِ: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ

باب: 4- اگر کوئی ذمی یا کوئی دوسرا شخص نبی ﷺ کو اشارے کنائے میں برا بھلا کہے، جیسے: السام علیکم

٦٩٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: مَرَّ يَهُودِيٌّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَعَلَيْكَ»،

[6926] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا: تم پر ہلاکت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے (اس کے جواب میں) فرمایا: ''تجھ پر بھی۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے (صحابۂ کرام سے) پوچھا: ''تمھیں معلوم ہے کہ

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ؟ قَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا نَقْتُلُهُ؟ قَالَ: «لَا، إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ». [راجع: ٦٢٥٨]

اس نے کیا کہا تھا؟ اس نے السام علیک کہا تھا۔" صحابۂ کرام نے کہا: اللہ کے رسول! اسے ہم قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: "نہیں، جب تمھیں اہل کتاب سلام کہیں تو تم جواب میں یہ کہہ دیا کرو: وعلیکم "تم پر بھی ہو۔"

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ جب کوئی ذمی یا معاہد رسول اللہ ﷺ کے متعلق اعلانیہ سب وشتم نہ کرے بلکہ تعریض واشارے کے ذریعے سے اپنے دل کی بھڑاس نکالتا رہے تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا جیسا کہ اس حدیث میں صراحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ یہودی کے متعلق قتل کرنے کی اجازت نہیں دی۔

٦٩٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتِ: اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ»، قُلْتُ: أَوَ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: «قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ». [راجع: ٢٩٣٥]

[6927] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: چند یہودیوں نے نبی ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ (جب وہ آئے) تو انھوں نے کہا: السام علیک "تم پر موت ہو۔" میں نے جواب میں کہا: بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی کرتا ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔" میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے وہ نہیں سنا جو انھوں نے کہا تھا؟ آپ نے فرمایا: "میں نے کہہ تو دیا تھا کہ "تم پر بھی ہو۔"

٦٩٢٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنَّمَا يَقُولُونَ: سَامٌ عَلَيْكَ، فَقُلْ: عَلَيْكَ». [راجع: ٦٢٥٧]

[6928] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہودی لوگ جب تم میں سے کسی کو سلام کرتے ہیں تو سام علیك "تم پر موت ہو" کہتے ہیں۔ تم جواب میں یہی کہہ دیا کرو: تم پر بھی یہی کچھ ہو۔"

(٥) بَابٌ:

باب: 5- بلا عنوان

٦٩٢٩ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا

[6929] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: گویا میں اب نبی ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ ایک پیغمبر کی حکایت بیان کر رہے تھے جسے اس کی قوم نے

مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ فَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهِ وَيَقُولُ: «رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ». [راجع: ٣٤٧٧]

مار مار کر لہولہان کر دیا تھا۔ وہ اپنے چہرے سے خون صاف کرتے اور اللہ کے حضور دعا کرتے تھے: ''اے اللہ! میری قوم کو معاف کر دے کیونکہ وہ نادان ہیں۔''

(٦) بَابُ قَتْلِ الْخَوَارِجِ وَالْمُلْحِدِينَ بَعْدَ إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ

باب: 6- خوارج اور ملحدین پر حجت قائم کرنے کے بعد انھیں قتل کرنا

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُم مَّا يَتَّقُونَ﴾ [التوبة: ١١٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ وہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے یہاں تک کہ ان کے لیے وہ چیزیں واضح کر دے جن سے انھوں نے بچنا ہے۔''

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللهِ، وَقَالَ: إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتٍ نَّزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ.

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ان (خارجی) لوگوں کو اللہ کی بدترین مخلوق خیال کرتے تھے۔ انھوں نے فرمایا: یہ لوگ ان آیات کو جو کفار کے متعلق نازل ہوئی تھیں انھیں مسلمانوں پر چسپاں کرتے تھے۔

فائدہ: خوارج، خارجة کی جمع ہے۔ یہ ایک گروہ ہے جو دین سے نکل گیا تھا۔ انھیں خوارج اس لیے کہا جاتا ہے کہ انھوں نے نیک لوگوں پر خروج کیا تھا۔ ہر وہ شخص جو امام حق کے خلاف خروج کرے وہ خارجی ہے، اگرچہ وہ صحابۂ کرام کے زمانے میں ہو۔ اس گروہ کی ابتدا حضرت عثمان ؓ کے آخری دور خلافت میں ہوئی۔ یہ لوگ بظاہر بڑے عابد، زاہد اور قاریٔ قرآن تھے لیکن ان کے دلوں میں ذرا بھر بھی قرآن کا نور نہیں تھا۔ جب حضرت علی ؓ خلیفہ بنے تو شروع شروع میں یہ لوگ حضرت علی ؓ کے ساتھ رہے، جنگ صفین کے بعد جب تحکیم کی رائے پر اتفاق ہوا تو اس وقت یہ لوگ حضرت علی ؓ سے الگ ہوگئے اور انھیں بھی برا بھلا کہنے لگے۔ آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کو انھیں سمجھانے کے لیے بھیجا اور خود بھی انھیں سمجھاتے رہے مگر انھوں نے کسی کی بات نہ سنی، بالآخر حضرت علی ؓ نے انھیں نہروان میں قتل کر دیا۔ یہ کم بخت حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت عائشہ ؓ کی تکفیر کرتے اور حیض کی حالت میں عورت پر نماز واجب قرار دیتے تھے۔

٦٩٣٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا خَيْثَمَةُ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا، فَوَاللهِ لَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ

[6930] حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا: جب میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کروں تو اللہ کی قسم! میرا آسمان سے گرنا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں آپ ﷺ پر جھوٹ باندھوں۔ اور جب میں تم سے وہ بات کروں جو میرے اور تمھارے

أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٣٦١١]

درمیان ہے تو بلاشبہ لڑائی دھوکے کا نام ہے۔ بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''عنقریب آخر زمانے میں ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جو نوخیز، کم عقل لوگوں پر مشتمل ہوگی۔ ظاہر میں تو تمام مخلوق میں بہتر کلام (قرآن مجید) کو پڑھیں گے لیکن ایمان کا نور ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے آر پار ہو جاتا ہے۔ تم جہاں بھی ان سے ملو ان کو قتل کر دو کیونکہ ان کے قتل کرنے والے کو قیامت کے دن بہت ثواب ملے گا۔''

فائدہ: امام بخاری ؒ کا مقصود یہ ہے کہ خوارج اور ملحدین پر حجت قائم کرنے کے بعد حضرت علی ؓ نے انھیں قتل کیا۔ اسی طرح آئندہ بھی اگر ایسے لوگ پیدا ہوں تو انھیں ابتدا ہی میں قتل نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان پر پہلے حجت قائم کی جائے، حق واضح کیا جائے اور ان کے شبہات دور کیے جائیں۔ جب وہ حق قبول کرنے سے انکار کر دیں تو ایسے لوگوں کو قتل کرنا مباح ہے کیونکہ ان کا وجود دین حق کی نشر و اشاعت کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ واللہ أعلم.

٦٩٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُورِيَّةِ: أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي مَا الْحَرُورِيَّةُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَخْرُجُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ - وَلَمْ يَقُلْ: مِنْهَا - قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ، يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِي إِلٰى سَهْمِهِ، إِلٰى نَصْلِهِ، إِلٰى رِصَافِهِ، فَيَتَمَارٰى فِي الْفُوقَةِ: هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ؟». [راجع: ٣٣٤٤]

[6931] حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور عطاء بن یسار سے روایت ہے، وہ دونوں حضرت ابو سعید خدری ؓ کے پاس آئے اور ان سے حروریہ (خوارج) کے متعلق سوال کیا کہ تم نے ان کے متعلق نبی ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا: حروریہ کے متعلق تو میں کچھ نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں، البتہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اس امت میں ایک قوم ظاہر ہوگی ...... یہ نہیں فرمایا کہ اس امت سے ظاہر ہوگی...... تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں بہت حقیر خیال کرو گے۔ وہ قرآن کی تلاوت بھی خوب کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق یا گلے سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ تیر انداز اپنے تیر کو دیکھتا ہے، اس کے پھل کو دیکھتا ہے، اس کے پروں کو دیکھتا ہے، اس کی جڑ کو دیکھتا ہے،

اس کو شک ہوتا ہے کہ شاید اس پر کچھ خون لگا ہو؟ (مگر وہ بھی صاف ہوتا ہے)۔

٦٩٣٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، وَذَكَرَ الْحَرُورِيَّةَ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ».

[6932] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ایک مرتبہ حروریہ کا ذکر کیا اور کہا: نبی ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا تھا: ''وہ اسلام سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جس طرح تیر کمان سے باہر ہو جاتا ہے۔''

(٧) بَابُ مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الْخَوَارِجِ لِلتَّأَلُّفِ، وَلِئَلَّا يَنْفِرَ النَّاسُ عَنْهُ

باب: 7- جس نے خوارج کے ساتھ تالیف قلبی کی وجہ سے قتال نہ کیا تاکہ لوگوں میں نفرت کے جذبات پیدا نہ ہوں

٦٩٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ، فَقَالَ: اعْدِلْ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: «وَيْحَكَ! وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟» قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُولَ اللهِ! ائْذَنْ لِّي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: «دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ فِي قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ - أَوْ قَالَ:

[6933] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ ایک دفعہ مال تقسیم کر رہے تھے کہ عبداللہ بن ذی خویصرہ تمیمی آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! آپ انصاف کریں۔ آپ نے فرمایا: ''تیری ہلاکت ہو! اگر میں نے انصاف نہ کیا تو اور کون کرے گا؟'' حضرت عمر ؓ نے کہا: آپ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں، اسے چھوڑ دو۔ اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے کہ تم ان کی نماز، روزے کے مقابلے میں اپنی نماز اور روزے کو حقیر خیال کرو گے لیکن وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو زخمی کر کے نکل جاتا ہے۔ تیر کے پر کو دیکھا جائے تو اس پر کوئی نشان نہیں ہوتا۔ اس کے پھل کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ اس کے پیکان کو دیکھا جائے تو وہاں خون کا دھبا نہیں ہوتا۔ اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کوئی نشان نہیں ہوتا، حالانکہ وہ شکار کی غلاظت اور خون سے گزر کر گیا

ثَدْيَيْهِ - مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ - أَوْ قَالَ: مِثْلُ الْبَضْعَةِ - تَدَرْدَرُ، يَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ».

ہے۔ ان کی نشانی ایک آدمی ہو گا جس کا ایک ہاتھ یا چھاتی عورت کی چھاتی کی طرح یا گوشت کے ٹکڑے کی طرح حرکت کرتا ہو گا۔ یہ لوگ مسلمانوں میں پھوٹ کے وقت پیدا ہوں گے۔''

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا قَتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، جِيءَ بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَهُ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: فَنَزَلَتْ فِيهِ: ﴿وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ﴾ [التوبة: ٥٨]. [راجع: ٣٣٤٤]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (علاقۂ نہروان میں) ان سے جنگ کی تھی اور میں اس جنگ میں آپ کے ہمراہ تھا جبکہ ان لوگوں کے ایک آدمی کو لایا گیا تو اس میں وہ تمام چیزیں تھیں جو نبی ﷺ نے بیان فرمائی تھیں۔ (راوی نے بیان کیا کہ جب نبی ﷺ پر اس نے اعتراض کیا تو) اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ''ان میں سے وہ شخص بھی ہے جو آپ پر تقسیم صدقات کے متعلق حرف گیری کرتا ہے۔''

٦٩٣٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ: حَدَّثَنَا يُسَيْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ: هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ، وَأَهْوَى بِيَدِهِ قِبَلَ الْعِرَاقِ: «يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ». [راجع: ٣٣٤٤]

[6934] حضرت یسیر بن عمرو سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے نبی ﷺ کو خوارج کے متعلق کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا، آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے عراق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''وہاں سے ایک قوم نکلے گی۔ یہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جس طرح تیر شکار کو زخمی کر کے نکل جاتا ہے۔''

(٨) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ»

باب: 8- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''قیامت قائم نہ ہو گی حتی کہ دو جماعتیں برسر پیکار ہوں گی جن کا ایک ہی دعویٰ ہو گا'' کا بیان

٦٩٣٥ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ».

[راجع: ٨٥]

[6935] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو ایسے گروہ آپس میں جنگ نہ کریں جن کا دعویٰ ایک ہوگا۔''

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ دو بڑی جماعتوں کے درمیان جنگ عظیم ہوگی۔[1] ان دونوں بڑی جماعتوں سے مراد حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی جماعتیں ہیں اور جنگ عظیم سے مراد جنگ صفین ہے۔ ان دونوں کا دعویٰ ایک، یعنی اسلام تھا۔ ان میں ہر گروہ یقین رکھتا تھا کہ وہ حق پر ہے۔

(٩) بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَأَوِّلِينَ

باب:9- تاویل کرنے والوں کے متعلق احادیث میں کیا آیا ہے؟

٦٩٣٦ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ أَخْبَرَاهُ: أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ كَذٰلِكَ، فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ أَوْ بِرِدَائِي، فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، قُلْتُ لَهُ، كَذَبْتَ، فَوَاللهِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقْرَأَنِي هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا، فَانْطَلَقْتُ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ

[6936] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورۂ فرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ میں نے ان کی قراءت کی طرف کان لگایا تو وہ بہت سی ایسی قراءتوں کے ساتھ پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائی تھیں۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے انتظار کیا۔ جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی یا اپنی چادر ان کے گلے میں ڈالی اور کہا: یہ سورت تمھیں کس نے پڑھائی ہے؟ انھوں نے کہا: مجھے یہ سورت رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! تم غلط بیانی کرتے ہو۔ یہ سورت مجھے بھی رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے جو میں نے ابھی تم سے پڑھتے سنی ہے، چنانچہ میں انھیں کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے انھیں سورۂ فرقان ایک

1 صحيح البخاري، الفتن، حديث: 7121.

اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ! اقْرَأْ يَا هِشَامُ»، فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَؤُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ»، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْرَأْ يَا عُمَرُ»، فَقَرَأْتُ، فَقَالَ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ»، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ». [راجع: ٢٤١٩]

اور انداز سے پڑھتے ہوئے سنا ہے، حالانکہ آپ نے مجھے اس انداز سے وہ سورت نہیں پڑھائی جبکہ آپ ہی نے مجھے وہ سورت پڑھائی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عمر! اسے چھوڑ دو۔ اے ہشام! تم اس سورت کو پڑھو۔“ انھوں نے اسی انداز سے پڑھا جس طرح میں نے انھیں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی تھی۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عمر! اب تم پڑھو۔“ میں نے اسے پڑھا تو آپ نے فرمایا: ”یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی تھی۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”بے شک یہ قرآن سات حروف میں نازل ہوا ہے، جو قراءت تمھیں آسان ہو، اس میں پڑھ لیا کرو۔“

٦٩٣٧ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَلَمْ يَلْبِسُوٓا۟ إِيمَٰنَهُم بِظُلْمٍ﴾ [الأنعام: ٨٢] شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالُوا: أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ كَمَا تَظُنُّونَ، إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: ﴿يَٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِٱللَّهِ إِنَّ ٱلشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾». [راجع: ٣٢]

[6937] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ”جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا......“ تو نبی ﷺ کے صحابہ کو بہت پریشانی ہوئی۔ انھوں نے کہا: ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے آپ پر ظلم نہ کیا ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا وہ مطلب نہیں جو تم سمجھ رہے ہو، بلکہ یہ تو ایسے ہے جیسے حضرت لقمان نے اپنے لخت جگر سے کہا تھا: ”اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا بے شک شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے۔“

٦٩٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا: ذٰلِكَ

[6938] حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس صبح صبح تشریف لائے تو ایک آدمی نے کہا: مالک بن دخشن کہاں ہے؟ ہم میں سے ایک آدمی نے کہا: وہ منافق ہے۔ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت نہیں کرتا۔ نبی ﷺ نے

مُنَافِقٌ، لَا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا تَقُولُونَهُ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ؟» قَالَ: بَلٰى، قَالَ: «فَإِنَّهُ لَا يُوَافِي عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ». [راجع: ٤٢٤]

فرمایا: ''اسے تم یوں کیوں نہیں کہتے کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اور اس کا مقصد صرف اللہ کی رضا جوئی ہے؟'' اس نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جو بندہ بھی قیامت کے دن اس کلمے کو لے کر آئے گا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دے گا۔''

٦٩٣٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ فُلَانٍ قَالَ: تَنَازَعَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحِبَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لِحِبَّانَ: لَقَدْ عَلِمْتُ مَا الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ، يَعْنِي عَلِيًّا، قَالَ: مَا هُوَ لَا أَبَا لَكَ؟ قَالَ: شَيْءٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ، قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالزُّبَيْرَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَكُلُّنَا فَارِسٌ، قَالَ: «انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ حَاجٍ - قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: هٰكَذَا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ: حَاجٍ - فَإِنَّ فِيهَا امْرَأَةً مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِّنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ، فَأْتُونِي بِهَا»، فَانْطَلَقْنَا عَلٰى أَفْرَاسِنَا حَتّٰى أَدْرَكْنَاهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ تَسِيرُ عَلٰى بَعِيرٍ لَّهَا، وَكَانَ كَتَبَ إِلٰى أَهْلِ مَكَّةَ بِمَسِيرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَيْهِمْ، فَقُلْنَا: أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ؟ قَالَتْ: مَا مَعِيَ كِتَابٌ، فَأَنَخْنَا بِهَا بَعِيرَهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا، فَقَالَ صَاحِبِي: مَا نَرٰى مَعَهَا كِتَابًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَقَدْ عَلِمْنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ حَلَفَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ، فَأَهْوَتْ إِلٰى

[6939] سعد بن عبیدہ سلمی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابو عبدالرحمٰن اور حبان بن عطیہ کا آپس میں اختلاف ہوا۔ اس دوران میں ابو عبدالرحمٰن نے حبان سے کہا: مجھے معلوم ہے کہ آپ کے ساتھی کو کس چیز نے خون ریزی پر دلیر کیا ہے۔ اس سے مراد حضرت علی ؓ تھے۔ حبان نے کہا: تیرا باپ نہ ہو! وہ کیا ہے؟ ابو عبدالرحمٰن نے کہا: میں نے انھیں یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت ابومرثد ؓ کو ایک مہم کے لیے بھیجا جبکہ ہم گھوڑوں پر سوار تھے۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ اور روضۂ حاج پہنچو ...... ابوسلمہ نے کہا: ابوعوانہ نے اسی طرح (روضۂ خاخ کے بجائے روضۂ) حاج کہا ہے...... وہاں ایک عورت ہے، اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے جو اس نے مشرکین مکہ کے نام لکھا ہے۔ تم وہ (خط) میرے پاس لاؤ۔'' ہم اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر دوڑ پڑے، چنانچہ ہم نے اسے اسی جگہ پایا جہاں رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا۔ وہ عورت اپنے اونٹ پر سوار ہو کر جا رہی تھی۔ حاطب بن ابی بلتعہ ؓ نے اہل مکہ کو رسول اللہ ﷺ کی آمد کی اطلاع دی تھی۔ ہم نے اس عورت سے کہا: تمھارے پاس وہ خط کہاں ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس تو کوئی خط وغیرہ نہیں۔ ہم نے اس کا اونٹ بٹھا دیا اور اس کے کجاوے کی تلاشی لی لیکن ہمیں اس میں کوئی خط نہ ملا۔ میرے ساتھی نے کہا: اس کے پاس تو کوئی خط معلوم نہیں ہوتا۔ (حضرت

حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الصَّحِيفَةَ، فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، دَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا حَاطِبُ! مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لِي أَنْ لَّا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللهِ وَرَسُولِهِ، وَلٰكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ يَّكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يُّدْفَعُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي، وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا لَهُ هُنَالِكَ مِنْ قَوْمِهِ مَنْ يَّدْفَعُ اللهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ، قَالَ: «صَدَقَ، وَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا». قَالَ: فَعَادَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، دَعْنِي فَلِأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: «أَوَ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ؟ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ أَوْجَبْتُ لَكُمُ الْجَنَّةَ؟»، فَاغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

[راجع: ٣٠٠٧]

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے کہا: ہمیں یقین ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غلط بات نہیں کہی، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھائی کہ اس ذات کی قسم جس کے نام کی قسم اٹھائی جاتی ہے! خط نکال دے بصورت دیگر میں تجھے ضرور بالضرور ننگا کر دوں گا۔ پھر وہ عورت اپنی چادر کے بند کی طرف جھکی۔ اس نے ایک چادر اپنی کمر پر باندھ رکھی تھی۔ اس نے وہاں سے خط نکالا، چنانچہ وہ لوگ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حالات دیکھ کر عرض کی: اللہ کے رسول! یقیناً اس نے اللہ سے، اس کے رسول اور تمام مسلمانوں سے خیانت کی ہے۔ آپ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اڑاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے حاطب! جو کچھ تو نے کیا ہے، اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟'' حاطب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! کیا مجھ سے یہ ممکن ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان نہ رکھوں۔ اس (خط لکھنے) سے میرا مقصد صرف یہ تھا کہ میرا اہل مکہ پر ایک احسان ہو جائے جس کی وجہ سے میں اپنی جائیداد اور اپنے بال بچوں کو محفوظ کر لوں۔ دراصل بات یہ ہے کہ آپ کے اصحاب میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے مکہ مکرمہ میں ان کی قوم سے ایسے لوگ نہ ہوں جن کی وجہ سے اللہ ان کے بچوں اور جائیداد پر کوئی آفت نہیں آنے دیتا، البتہ میرا ایسا عزیز وہاں کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حاطب نے سچ کہا ہے۔ اسے بھلائی کے علاوہ کچھ نہ کہو۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ عرض کی: اللہ کے رسول! اس نے اللہ سے، اس کے رسول ﷺ اور اہل ایمان سے خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔ مجھے اجازت دیں تاکہ میں اس کی گردن ماروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ اہل بدر سے نہیں؟ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال سے

واقف تھا، اس نے ان کے متعلق فرمایا ہے: تم جو چاہو کرو، میں نے تمھارے لیے جنت لکھ دی ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی حقیقت حال سے زیادہ واقف ہیں۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: خَاخٍ أَصَحُّ وَلٰكِنْ كَذَا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ: حَاجٍ. وَحَاجٌ تَصْحِيفٌ وَهُوَ مَوْضِعٌ وَهُشَيْمٌ يَقُولُ: خَاخٍ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: حدیث میں خاخ ہی زیادہ صحیح ہے لیکن ابوعوانہ نے حاج ہی کہا ہے۔ اور لفظ حاج تصحیف ہے۔ یہ ایک جگہ کا نام ہے۔ راویٔ حدیث ہشیم نے ''خاخ'' ہی بیان کیا ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

89- كِتَابُ الْإِكْرَاهِ

جبر واکراہ کا بیان

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالٰى : ﴿إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِن مَّن شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [النحل: ١٠٦]
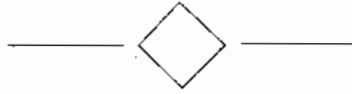
ارشاد باری تعالیٰ ہے: (جس شخص نے ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ سے کفر کیا) سوائے اس کے جسے مجبور کر دیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (تو یہ معاف ہے) مگر جس نے برضا و رغبت کفر قبول کیا تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور انھی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔"

وَقَالَ: ﴿إِلَّا أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً﴾ [آل عمران: ٢٨] وَهِيَ تَقِيَّةٌ

نیز فرمایا: (اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو ہرگز دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کوئی واسطہ نہیں) الا یہ کہ تمھیں ان (کافروں) سے بچنے کے لیے اس قسم کا طرز عمل اختیار کرنا پڑے۔" آیت کریمہ میں تقاۃ کے معنی تقیہ ہیں۔

وَقَالَ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿عَفُوًّا غَفُورًا﴾ [النساء: ٩٧-٩٩]

نیز ارشاد گرامی ہے: "یقیناً جو لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے جب فرشتے ان کی روح قبض کرنے کے لیے آتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں: تم کس حال میں مبتلا تھے؟ وہ کہتے ہیں، ہم اس سرزمین میں بالکل کمزور تھے...... بے حد معاف کرنے والا نہایت بخشنے والا ہے۔"

وَقَالَ: ﴿وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ

نیز فرمایا: "جبکہ کئی کمزور مرد، عورتیں اور بچے ایسے ہیں جو یہ فریاد کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی

ٱلظَّالِمِ أَهْلُهَا وَٱجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَٱجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا﴾ [النساء: ٧٥]

سے نکال لے جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی جناب سے ہمارے لیے کوئی حامی اور مددگار پیدا فرما دے۔''

فَعَذَرَ اللهُ الْمُسْتَضْعَفِينَ الَّذِينَ لَا يَمْتَنِعُونَ مِنْ تَرْكِ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ، وَالْمُكْرَهُ لَا يَكُونُ إِلَّا مُسْتَضْعَفًا غَيْرَ مُمْتَنِعٍ مِّنْ فِعْلِ مَا أُمِرَ بِهِ.

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کمزور لوگوں کو اللہ کے احکام نہ بجالانے سے معذور رکھا اور جس کے ساتھ جبر کیا جائے وہ بھی کمزور ہی ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس کام سے منع کیا ہے وہ اس کے کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

وَقَالَ الْحَسَنُ: التَّقِيَّةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

امام حسن بصری نے کہا: تقیہ کرنے کا جواز قیامت تک کے لیے ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيمَنْ يُكْرِهُهُ اللُّصُوصُ فَيُطَلِّقُ: لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ».

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: جس کے ساتھ چوروں نے زبردستی کی ہو، پھر اس نے ان کے جبر کرنے پر اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو وہ واقع نہیں ہوگی۔ ابن زبیر، شعبی اور حسن بصری کا بھی یہی موقف ہے اور نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''اعمال نیت پر موقوف ہیں۔''

٦٩٤٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ: أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: «اَللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَالْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ». [راجع: ٧٩٧]

[6940] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز میں (ان الفاظ کے ساتھ) دعا کرتے تھے: ''اے اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ، سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید ؓ کو نجات دے۔ اے اللہ! تو بے بس اور مجبور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! مضر قبیلے پر اپنی گرفت سخت کر اور ان پر ایسا قحط مسلط کر جیسا یوسف ؑ کے زمانے میں آیا تھا۔''

(١) بَابٌ: مَنِ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالْقَتْلَ وَالْهَوَانَ عَلَى الْكُفْرِ

باب: 1- جس نے کفر پر مار کھانے، قتل کیے جانے اور ذلت برداشت کرنے کو اختیار کیا

٦٩٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا للهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ». [راجع: ١٦]

[6941] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین خصلتیں ایسی ہیں جس میں وہ پائی جائیں وہ ایمان کی مٹھاس (اور لذت) چکھ لیتا ہے: اللہ اور اس کے رسول، اسے سب سے زیادہ پیارے اور محبوب ہوں۔ دوسرے یہ کہ وہ کسی سے محبت صرف اللہ کے لیے کرے۔ تیسرے یہ کہ اسے کفر میں لوٹ جانا اتنا برا لگے جیسے وہ آگ میں ڈالے جانے کو برا خیال کرتا ہے۔''

فائدہ: اگرچہ جبر واکراہ کے وقت کفریہ کام یا کفریہ بات کرنے کی رخصت ہے لیکن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے کردار سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے رخصت پر عمل پیرا ہونے کے بجائے عزیمت کو اختیار کیا اور کفار کے مصائب و آلام کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا لیکن کلمۂ کفر کہہ کر اہل کفر کے کلیجے کو ٹھنڈا نہیں کیا۔

٦٩٤٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ: سَمِعْتُ قَيْسًا: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ مُوثِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ، وَلَوِ انْقَضَّ أُحُدٌ مِمَّا فَعَلْتُمْ بِعُثْمَانَ كَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ. [راجع: ٣٨٦٢]

[6942] حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے اسلام لانے کی پاداش میں باندھ دیا کرتے تھے۔ اور اب تم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو برتاؤ کیا ہے اس پر اگر احد پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے تو اسے ایسا ہونا ہی چاہیے۔

فائدہ: حضرت سعید بن زید اور ان کی زوجۂ محترمہ حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ذلت و رسوائی اور مار پیٹ کو گوارا کر لیا لیکن اسلام کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے باغیوں کے ہاتھوں قتل ہونا گوارا کر لیا لیکن ان کا کہنا نہ مانا تو کفر پر بطریق اولی وہ قتل ہو جانا گوارا کرتے۔

٦٩٤٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَقُلْنَا: أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا؟ أَلَا تَدْعُو لَنَا؟ فَقَالَ: «قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ

[6943] حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی حالت زار بیان کی جبکہ اس وقت آپ کعبے کے سائے میں اپنی چادر اوڑھے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کی: آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد کیوں نہیں مانگتے؟ آپ ہمارے لیے

يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا، فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ نِصْفَيْنِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مِنْ دُونِ لَحْمِهِ وَعَظْمِهِ، فَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللهِ! لَيَتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرُ حَتّٰى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ، وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ».

[راجع: ٣٦١٢]

دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے جو لوگ تھے ان میں سے کسی ایک کو پکڑ لیا جاتا، زمین میں اس کے لیے گڑھا کھود کر اس میں اسے بٹھا دیا جاتا، پھر آرا لایا جاتا اور اس کے سر پر رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے اور لوہے کی کنگھیوں سے ان کے گوشت اور ہڈیوں کو الگ الگ کر دیا جاتا لیکن یہ آزمائشیں اسے اپنے دین سے برگشتہ نہ کرتی تھیں۔ اللہ کی قسم! یہ (اسلام کا) کام ضرور مکمل ہو گا حتی کہ صنعاء سے حضر موت کا سفر کرنے والا شخص اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا اور نہ بھیڑیے کے علاوہ بکریوں کو کسی سے خطرہ ہو گا لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔''

(٢) بَابٌ: فِي بَيْعِ الْمُكْرَهِ وَنَحْوِهِ فِي الْحَقِّ وَغَيْرِهِ

باب: 2- مجبور اور اس کی طرح کسی دوسرے شخص کا اپنے حقوق وغیرہ کو فروخت کرنا

وضاحت: اس شخص کا اپنی مملوکہ اشیاء فروخت کرنا جس پر جبر کیا جا رہا ہو یا وہ شخص جو مفلسی کی وجہ سے اپنا مال بیچے، ان دونوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ پہلے کو مجبور اور دوسرے کو مضطر کہتے ہیں۔

٦٩٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «انْطَلِقُوا إِلٰى يَهُودَ» فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَادَاهُمْ: «يَا مَعْشَرَ يَهُودَ! أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا»، فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَقَالَ: «ذٰلِكَ أُرِيدُ»، ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ: «اعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ، فَمَنْ

[6944] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ ہم مسجد میں تھے کہ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''یہودیوں کے پاس چلو۔'' ہم آپ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جب ہم بیت المدراس پہنچے تو نبی ﷺ نے ان کو آواز دی: ''اے قوم یہود! اسلام قبول کر لو تم سلامتی میں رہو گے۔'' انھوں نے کہا: اے ابو القاسم! آپ نے حکم پہنچا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی میرا ارادہ تھا۔'' پھر آپ نے دوبارہ فرمایا تو انھوں نے کہا: اے ابو القاسم! آپ نے تبلیغ کر دی۔ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا۔ پھر آپ نے انھیں وارننگ دی اور فرمایا: ''تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ زمین اللہ

وَّجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ». [راجع: ٣١٦٧]

اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمھیں جلا وطن کرنا چاہتا ہوں، تم میں سے جس کے پاس مال ہو اسے چاہیے کہ جلاوطن ہونے سے پہلے پہلے اسے فروخت کر دے بصورت دیگر تمھیں پتہ ہونا چاہیے کہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔"

(٣) بَابٌ: لَا يَجُوزُ نِكَاحُ الْمُكْرَهِ

باب: 3- مجبور شخص کا نکاح جائز نہیں

﴿وَلَا تُكْرِهُوا۟ فَتَيَـٰتِكُمْ عَلَى ٱلْبِغَآءِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [النور: ٣٣]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تم اپنی لونڈیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو...... بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔"

٦٩٤٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ: أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا. [راجع: ٥١٣٨]

[6945] حضرت خنساء بنت خدام انصاریہ ؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کی شادی کر دی جبکہ وہ شوہر دیدہ تھیں۔ انھوں نے اس نکاح کو ناپسند کیا اور وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے اس نکاح کو مسترد کر دیا۔

٦٩٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو - هُوَ ذَكْوَانُ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! يُسْتَأْمَرُ النِّسَاءُ فِي أَبْضَاعِهِنَّ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قُلْتُ: فَإِنَّ الْبِكْرَ تُسْتَأْمَرُ فَتَسْتَحِي فَتَسْكُتُ. قَالَ: «سُكَاتُهَا إِذْنُهَا». [راجع: ٥١٣٧]

[6946] حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا عورتوں سے ان کے نکاح کے سلسلے میں اجازت لی جائے گی؟ آپ نے فرمایا: "ہاں۔" (حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں:) میں نے کہا: اگر کنواری لڑکی سے پوچھا جائے تو وہ شرم کرے گی اور خاموش رہے گی۔ آپ نے فرمایا: "اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔"

(٤) بَابٌ: إِذَا أُكْرِهَ حَتَّى وَهَبَ عَبْدًا أَوْ بَاعَهُ لَمْ يَجُزْ

باب: 4- اگر کسی کو مجبور کیا گیا حتی کہ اس نے غلام ہبہ کیا یا فروخت کیا تو ایسا ہبہ اور بیع درست نہیں

وَبِهِ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ قَالَ: فَإِنْ نَّذَرَ الْمُشْتَرِي فِيهِ نَذْرًا فَهُوَ جَائِزٌ بِزَعْمِهِ، وَكَذٰلِكَ إِنْ دَبَّرَهُ.

بعض لوگوں نے کہا ہے: اگر کوئی مجبور سے کوئی چیز خریدے، پھر خریدار نے اس میں نذر مانی۔ اسی طرح خریدار نے اس غلام کو مدبر کر دیا تو ایسا کرنا بھی اس کے خیال کے مطابق درست ہوگا۔

وضاحت: اگر کسی شخص کو اس کے غلام کی بیع یا اسے کسی دوسرے کو ہبہ کرنے پر مجبور کیا گیا، اس طرح کہ مجبور شخص کو قتل کی دھمکی دی گئی اور اس نے اپنا غلام فروخت کر دیا یا کسی کو ہبہ کر دیا تو اس کا تصرف غیر نافذ ہے اور وہ غلام بدستور مجبور شخص کی ملکیت میں رہے گا۔

٦٩٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ يَّشْتَرِيهِ مِنِّي؟»، فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ، قَالَ: فَسَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: عَبْدًا قِبْطِيًّا مَّاتَ عَامَ أَوَّلَ. [راجع: ٢١٤١]

[6947] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی نے اپنے ایک غلام کو مدبر کر دیا جبکہ اس کے پاس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: ”مجھ سے یہ غلام کون خریدتا ہے؟“ نعیم بن نحام نے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ غلام حبشی قبطی تھا جو پہلے ہی سال فوت ہوگیا تھا۔

(٥) بَابٌ: مِنَ الْإِكْرَاهِ

باب: 5- مجبور کرنے کے گناہ کا بیان

﴿كَرْهًا﴾ [النساء: ١٩] وَ﴿كُرْهًا﴾ [الأحقاف: ١٥]: وَاحِدٌ.

كَرْهًا اور كُرْهًا کے ایک ہی معنی ہیں۔

٦٩٤٨ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ فَيْرُوزٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وَقَالَ الشَّيْبَانِيُّ: وَحَدَّثَنِي عَطَاءٌ أَبُو الْحَسَنِ السُّوَائِيُّ، وَلَا أَظُنُّهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا۟ ٱلنِّسَآءَ كَرْهًا﴾ اَلْآيَةَ [النساء: ١٩]

[6948] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت: ”اے ایمان والو! تمھارے لیے یہ جائز نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ“ کے متعلق فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں جب کوئی مرجاتا تو اس کے وارث اس کی عورت کے حق دار بنتے۔ ان میں سے اگر کوئی چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا۔ اگر چاہتا تو اس کا کسی دوسرے سے نکاح کر دیتا۔ اور اگر چاہتے تو اسے شادی کے بغیر ہی

قَالَ: كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ، إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا، وَإِنْ شَاؤُوا زَوَّجُوهَا وَإِنْ شَاؤُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا، فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ.

[راجع: ٤٥٧٩]

رہنے دیتے، یعنی وہ عورتوں کے گھر والوں سے زیادہ حق دار ہوتے، اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

(٦) بَابٌ: إِذَا اسْتُكْرِهَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى الزِّنَا فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا

باب:6- جب کسی عورت سے زبردستی زنا کیا جائے تو اس پر کوئی حد نہیں

لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنۢ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [النور: ٣٣]

ارشاد باری تعالیٰ: ''جو کوئی انھیں مجبور کرے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے مجبور کیے جانے کے بعد بے حد معاف کرنے والا نہایت مہربان ہے۔''

٦٩٤٩ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عَبْدًا مِّنْ رَّقِيقِ الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلٰى وَلِيدَةٍ مِّنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتّٰى اقْتَضَّهَا، فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ وَنَفَاهُ، وَلَمْ يَجْلِدِ الْوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا.

[6949] حضرت نافع سے روایت ہے کہ صفیہ بنت ابو عبید نے بتایا: ایک مرتبہ حکومت کے غلاموں میں سے ایک غلام نے خمس کی ایک لونڈی سے صحبت کر لی اور اس کے ساتھ زبردستی کر کے اس کی بکارت توڑ ڈالی۔ تو حضرت عمر ؓ نے حد کے طور پر غلام کو کوڑے لگائے اور شہر بدر کر دیا لیکن باندی پر حد جاری نہیں کی کیونکہ غلام نے اس کے ساتھ زبردستی کی تھی۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَمَةِ الْبِكْرِ يَفْتَرِعُهَا الْحُرُّ: يُقِيمُ ذٰلِكَ الْحَكَمُ مِنَ الْأَمَةِ الْعَذْرَاءِ بِقَدْرِ ثَمَنِهَا وَيُجْلَدُ، وَلَيْسَ فِي الْأَمَةِ الثَّيِّبِ فِي قَضَاءِ الْأَئِمَّةِ غُرْمٌ وَّلٰكِنْ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

امام زہری نے اس لونڈی کے متعلق کہا جس کے ساتھ آزاد مرد نے ہم بستری کر لی ہو: حاکم وقت کو چاہیے کہ وہ کنواری لونڈی کی بکارت زائل ہونے سے جو قیمت کم ہوگئی ہے وہ زبردستی کرنے والے سے وصول کرے اور اسے کوڑے لگائے اور ثیبہ لونڈی سے زنا کرنے کی صورت میں ائمۂ فقہ کے فیصلے میں تاوان نہیں صرف اس پر حد لگائے۔

٦٩٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[6950] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم ؑ نے

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ دَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِّنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَّارٌ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِهَا، فَأَرْسَلَ بِهَا فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَتَوَضَّأُ وَتُصَلِّي، فَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ، فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ». [راجع: ٢٢١٧]

حضرت سارہ کو ساتھ لے کر ہجرت کی تو ایک ایسی بستی میں پہنچے جس میں ظالم بادشاہوں میں سے ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا۔ اس ظالم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیغام بھیجا کہ میرے پاس سارہ کو بھیج دو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کو اس کے پاس بھیج دیا۔ جب وہ ان کے پاس گیا تو وہ وضو کر کے نماز پڑھ رہی تھیں، انھوں نے دعا کی: ''اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں تو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ کر۔'' پھر ایسا ہوا کہ اس ظالم کا دم گھٹنے لگا اور گر کر زمین پر پاؤں مارنے (ایڑیاں رگڑنے) لگا۔''

(٧) بَابُ يَمِينِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ: أَنَّهُ أَخُوهُ، إِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلَ أَوْ نَحْوَهُ

باب: 7- کسی آدمی کا اپنے ساتھی کے لیے قسم کھانا کہ وہ اس کا بھائی ہے جبکہ اس پر قتل وغیرہ کا اندیشہ ہو

وَكَذٰلِكَ كُلُّ مُكْرَهٍ يَخَافُ فَإِنَّهُ يَذُبُّ عَنْهُ الظَّالِمَ وَيُقَاتِلُ دُونَهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، فَإِنْ قَاتَلَ دُونَ الْمَظْلُومِ فَلَا قَوَدَ عَلَيْهِ وَلَا قِصَاصَ، وَإِنْ قِيلَ لَهُ: لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ، أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ، أَوْ لَتَبِيعَنَّ عَبْدَكَ، أَوْ لَتُقِرَّ بِدَيْنٍ، أَوْ تَهَبُ هِبَةً، أَوْ تَحُلُّ عُقْدَةً، أَوْ لَتَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ، وَسِعَهُ ذٰلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ».

ایسے ہی ہر مجبور جو ڈرتا ہو تو ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ظالم کے ظلم کو اس سے روکے۔ اسے بچانے کے لیے ظالم سے جنگ کرے اور اسے رسوا نہ ہونے دے۔ پھر اگر اس نے مظلوم کی حمایت کرتے ہوئے ظالم کو مار ہی ڈالا تو اس پر نہ قصاص ہے اور نہ دیت کا ادا کرنا واجب ہے۔ اگر اسے کہا جائے کہ تو شراب پی یا مردار کھا یا اپنا غلام فروخت کر یا اتنے قرض کا اقرار کر یا فلاں چیز ہبہ کر یا کوئی عقد توڑ بصورت دیگر تو اپنے والد یا کسی اسلامی بھائی کو قتل کر بیٹھے گا (یعنی ہم اسے قتل کر دیں گے) تو مجبور انسان کو یہ کام کرنے جائز ہو جائیں گے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ''مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔''

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَوْ قِيلَ لَهُ: لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ، أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ، أَوْ لَتَقْتُلَنَّ ابْنَكَ أَوْ أَبَاكَ أَوْ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ لَمْ يَسَعْهُ، لِأَنَّ هٰذَا لَيْسَ بِمُضْطَرٍّ. ثُمَّ نَاقَضَ فَقَالَ: إِنْ قِيلَ لَهُ:

بعض لوگ کہتے ہیں: اگر مجبور شخص سے کہا جائے کہ تو شراب پی یا مردار کھا بصورت دیگر تو اپنے بیٹے یا باپ یا کسی رشتہ دار کو مروا بیٹھے گا تو اسے یہ کام بجا لانے کی اجازت نہیں کیونکہ یہ شخص درحقیقت مجبور نہیں، پھر خود ہی

لَتَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوِ ابْنَكَ أَوْ لَتَبِيعَنَّ هٰذَا الْعَبْدَ، أَوْ لَتُقِرَّنَّ بِدَيْنٍ، أَوْ تَهَبُ يَلْزَمُهُ فِي الْقِيَاسِ، وَلٰكِنَّا نَسْتَحْسِنُ وَنَقُولُ: الْبَيْعُ، وَالْهِبَةُ وَكُلُّ عُقْدَةٍ فِي ذٰلِكَ بَاطِلٌ، فَرَّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي رَحِمٍ مَّحْرَمٍ وَغَيْرِهِ بِغَيْرِ كِتَابٍ وَّلَا سُنَّةٍ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِامْرَأَتِهِ هٰذِهِ أُخْتِي، وَذٰلِكَ فِي اللهِ»، وَقَالَ النَّخَعِيُّ: إِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَنِيَّةُ الْحَالِفِ، وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَنِيَّةُ الْمُسْتَحْلِفِ.

اس کے برعکس کہتا ہے کہ اگر اسے کہا جائے کہ ہم تیرے باپ یا بیٹے کو قتل کر دیں گے، بصورت دیگر تو اپنا یہ غلام فروخت کر یا قرض کا اقرار کر یا فلاں چیز ہبہ کر دے تو قیاس کے مطابق یہ سب معاملے صحیح اور نافذ ہوں گے لیکن ہم استحسان پر عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ایسی حالت میں بیع، ہبہ اور عقد اقرار باطل ہوگا۔ ان حضرات نے رشتے دار اور غیر رشتے دار میں بھی فرق کیا ہے جس پر قرآن و حدیث سے کوئی دلیل نہیں ہے اور نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی کے متعلق فرمایا تھا: یہ میری بہن ہے۔ یہ اللہ کے راستے میں ایسا کیا تھا۔'' امام نخعی نے کہا: اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا اور قسم لینے والا مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت معتبر ہوگی۔

وضاحت: اہل کوفہ نے صحیح احادیث کو رد کرنے کے لیے استحسان کا قاعدہ بنایا ہے۔ وہ اسے قیاس خفی کا نام دیتے ہیں جس کی کتاب وسنت میں کوئی دلیل نہیں۔ اس کی آڑ میں وہ جس مسئلے کے متعلق اپنے اصول وقواعد کے خلاف کرنا چاہیں، کر ڈالتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ قیاس جلی تو یہ چاہتا تھا کہ اس کے اصول وضوابط کے مطابق یہ حکم دیا جاتا مگر استحسان، یعنی قیاس خفی کے پیش نظر ہم نے یہ حکم دیا ہے۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ ان لوگوں کے متعلق بتانا چاہتے ہیں کہ یہ حضرات ایک قاعدہ خود مقرر کرتے ہیں پھر جب چاہتے ہیں استحسان کے بہانے اس قاعدے کو توڑ ڈالتے ہیں۔ یہ شریعت کی پیروی نہیں بلکہ اپنی من مانی ہے جو ایک قبیح حرکت ہے۔

٦٩٥١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ». [راجع: ٢٤٤٢]

[6951] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ اسے کسی دوسرے کے حوالے ہی کرتا ہے۔ اور جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی دوسری ضروریات پوری کرے گا۔''

٦٩٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا

[6952] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا»، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا، أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا، كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ: «تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ». [راجع: ٢٤٤٣]

کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! جب وہ مظلوم ہو گا تو میں اس کی مدد کروں گا، آپ کے خیال کے مطابق میں ظالم کی مدد کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت اسے ظلم سے باز رکھنا ہی اس کی مدد کرنا ہے۔''

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

90- كِتَابُ الْحِيَلِ

حیلوں کا بیان

(١) بَابٌ: فِي تَرْكِ الْحِيَلِ، وَأَنَّ لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فِي الْأَيْمَانِ وَغَيْرِهَا

باب: 1- حیلہ سازی ترک کردینے کا بیان، نیز ہر انسان کو وہی کچھ ملے گا جو اس نے نیت کی، نیت کا اعتبار قسموں وغیرہ میں بھی ہوتا ہے

٦٩٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ هَاجَرَ إِلٰى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ».

[راجع: ١]

[6953] حضرت علقمہ بن وقاص سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دوران خطبہ میں کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اے لوگو! اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر آدمی کو وہی کچھ ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا، لہٰذا جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے تو یقیناً اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کمانے اور کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہوگی جس کے لیے اس نے ہجرت کی ہے۔''

(٢) بَابٌ: فِي الصَّلَاةِ

باب: 2- نماز میں حیلہ کرنے کا بیان

٦٩٥٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

[6954] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی

الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَقْبَلُ اللهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ». [راجع: ١٣٥]

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز قبول نہیں کرتا جب وہ بے وضو ہو جائے حتی کہ وہ وضو کرے۔''

فائدہ: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آخری تشہد میں اگر کوئی تشہد مکمل کرنے کے بعد دانستہ طور پر کوئی ایسا فعل سرانجام دے جو نماز کے منافی ہو اور سلام نہ پھیرے تو نماز مکمل ہے جیسا کہ شرح وقایہ میں ہے کہ سلام کے وقت دانستہ بے وضو ہو جائے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔[1] امام بخاری رحمہ اللہ نے ان حضرات کی تردید کی ہے۔ یہ حدیث لا کر وہ بتانا چاہتے ہیں کہ نماز سے باہر ہونا بھی نماز کا رکن ہے جو سلام پھیرنے سے پورا ہوتا ہے، اگر اس آخری رکن کو بے وضو ہو کر ادا کیا گیا تو نماز نہیں ہوگی۔

(٣) بَابٌ: فِي الزَّكَاةِ وَأَنْ لَا يُفَرَّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، وَلَا يُجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

باب: 3- زکاۃ میں حیلہ کرنے کا بیان اور یہ کہ جو مال اکٹھا ہوا سے زکاۃ کے ڈر سے الگ الگ نہ کیا جائے اور جو جدا جدا ہو اسے اکٹھا نہ کیا جائے

٦٩٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، «وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ». [راجع: ١٤٤٨]

[6955] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں زکاۃ کے متعلق ایک حکم نامہ لکھ کر بھیجا جو رسول اللہ ﷺ نے فرض قرار دیا تھا: ''زکاۃ کے خوف سے متفرق چیزوں کو جمع نہ کیا جائے اور جمع شدہ چیزوں کو الگ الگ نہ کیا جائے۔''

فائدہ: حدیث میں ترک زکاۃ کے متعلق جس حیلہ سازی کی ممانعت ہے اس کی دو صورتیں حسب ذیل ہیں: ○ دو آدمیوں میں سے ہر ایک کے پاس چالیس چالیس بکریاں ہیں۔ ان دونوں میں سے ہر ایک پر ایک ایک بکری زکاۃ ہے۔ وہ دونوں شراکت کر لیں تو اس بہانے ان بکریوں پر صرف ایک بکری زکاۃ دینا ہوگی۔ اس حیلہ گری سے منع کیا گیا ہے۔ ○ دو شریکوں کے پاس پچاس بکریاں ہیں اور اس تعداد میں ایک بکری زکاۃ دینی پڑتی ہے۔ وہ زکاۃ سے بچنے کے لیے اپنی بکریاں الگ الگ کر لیں تو اس صورت میں کوئی زکاۃ نہیں ہوگی۔ اس قسم کی حیلہ سازی کی ممانعت ہے۔

٦٩٥٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ

[6956] حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بائیں حالت

1 شرح وقایہ، کتاب الصلوۃ، باب صفة الصلوۃ: 510/1.

عُبَيْدِ اللهِ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: «الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ شَيْئًا»، فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ؟ قَالَ: «شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ شَيْئًا»، قَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ؟ قَالَ: فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَرَائِعَ الْإِسْلَامِ، قَالَ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَّلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ، أَوْ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ».

حاضر ہوا کہ اسکے بال پراگندہ تھے۔ اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(دن رات میں) پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ ہاں، اگر نوافل پڑھو تو الگ بات ہے۔“ اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ماہ رمضان کے روزے فرض کیے ہیں الا یہ کہ تم نفل روزے رکھ لیا کرو۔“ اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی زکاۃ فرض کی ہے؟ آپ ﷺ نے اسے زکاۃ کے مسائل سے آگاہ کیا۔ اس (دیہاتی) نے کہا: مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو یہ عزت بخشی ہے! اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو فرض کیا ہے میں اس سے نہ زیادہ کروں گا اور نہ اس میں کسی کمی کا مرتکب ہوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اس نے صحیح کہا ہے تو نجات پا گیا۔“ یا فرمایا: ”جنت میں داخل ہو گیا۔“

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: فِي عِشْرِينَ وَمِائَةِ بَعِيرٍ: حِقَّتَانِ، فَإِنْ أَهْلَكَهَا مُتَعَمِّدًا، أَوْ وَهَبَهَا، أَوِ احْتَالَ فِيهَا فِرَارًا مِّنَ الزَّكَاةِ، فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ. [راجع: ٤٦]

بعض لوگوں نے کہا: ایک سو بیس اونٹوں میں دو حقے دینے پڑتے ہیں۔ اگر کسی نے اونٹوں کو دانستہ ہلاک کر دیا یا کسی کو ہبہ کر دیے یا زکاۃ سے فرار کرتے ہوئے کوئی حیلہ کیا تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہوگی۔

فائدہ: اس حدیث کے آخر میں ہے کہ اگر اس نے سچ کہا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ احکام و فرائض میں کوتاہی نہیں کرے گا اور حیلوں بہانوں کے ذریعے سے فرائض و احکام میں کمی کا مرتکب نہیں ہوگا تو کامیابی کا حق دار ہوگا، اس لیے انسان کو احکام کی بجا آوری میں حیلے بہانے نہیں کرنے چاہئیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی نے اسقاط زکاۃ کے لیے حیلہ سازی یا بہانہ گری سے کام لیا تو قیامت کے دن اس سے باز پرس ہوگی۔

٦٩٥٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا

[6957] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کا خزانہ قیامت کے دن گنجا سانپ بن کر آئے گا۔ خزانے کا مالک اس سے بھاگے گا لیکن وہ سانپ اسے تلاش کر رہا ہوگا

أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَيَطْلُبُهُ وَيَقُولُ: أَنَا كَنْزُكَ، قَالَ: وَاللهِ لَنْ يَزَالَ يَطْلُبُهُ حَتَّى يَبْسُطَ يَدَهُ فَيُلْقِمَهَا فَاهُ». [راجع: ١٤٠٣]

اور کہے گا: میں تیرا خزانہ ہوں۔ اللہ کی قسم! وہ اس کو تلاش کرتا رہے گا یہاں تک کہ خزانے کا مالک اپنا ہاتھ لمبا کرے گا تو وہ سانپ اسے اپنے منہ کا لقمہ بنا لے گا۔"

٦٩٥٨ - وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا مَا رَبُّ النَّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَتَخْبِطُ وَجْهَهُ بِأَخْفَافِهَا».

[6958] رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا: "جب حیوانات کا مالک ان کا شرعی حق ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن وہ جانور اس پر مسلط کر دیے جائیں گے اور وہ اپنے کھروں سے اس کے چہرے کو نوچیں گے۔"

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي رَجُلٍ لَّهُ إِبِلٌ فَخَافَ أَنْ تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَبَاعَهَا بِإِبِلٍ مِّثْلِهَا أَوْ بِغَنَمٍ أَوْ بِبَقَرٍ أَوْ بِدَرَاهِمَ فِرَارًا مِّنَ الصَّدَقَةِ بِيَوْمٍ احْتِيَالًا: فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: إِنْ زَكّٰى إِبِلَهُ قَبْلَ أَنْ يَحُولَ الْحَوْلُ بِيَوْمٍ أَوْ بِسِتَّةٍ جَازَتْ عَنْهُ. [راجع: ١٤٠٢]

بعض لوگوں نے ایسے شخص کے متعلق کہا ہے کہ جس کے پاس اونٹ ہیں اور اسے اندیشہ ہے کہ اس پر زکاۃ واجب ہو جائے گی تو اگر اس نے ان اونٹوں کو ان کی مثل دوسرے اونٹوں کے عوض یا بکریوں کے عوض یا گایوں کے عوض یا دراہم کے عوض سال پورا ہونے سے ایک دن قبل زکاۃ سے بچنے کے لیے فروخت کر دیا تو اس پر کوئی زکاۃ نہیں، حالانکہ یہی لوگ کہتے ہیں کہ اگر سال گزرنے سے ایک دن یا چھ دن پہلے زکاۃ ادا کر دی جائے تو جائز ہے، یعنی اس سے زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

فائدہ: اس حدیث میں زکاۃ نہ دینے کی سزا ذکر کی گئی ہے۔ یہ سزا اس شخص کے لیے بھی ہے جو کوئی حیلہ نکال کر زکاۃ کو اپنے ذمے سے ساقط کر دے۔ امام محمد رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اگر کوئی حرام سے بچنے یا حلال تک پہنچنے کے لیے حیلہ کرتا ہے تو ایسا حیلہ کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر کسی کا حق باطل کرنے کے لیے یا کسی باطل کو ثابت کرنے کے لیے حیلہ کرتا ہے تو ایسا کرنا مکروہ ہے اور ان کے نزدیک مکروہ حرام کے قریب ہے۔[1] اس کے باوجود یہ حضرات زکاۃ سے بچنے کے لیے لوگوں کو مختلف حیلوں کی تلقین کرتے ہیں۔

٦٩٥٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اسْتَفْتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي

[6959] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک نذر کے متعلق سوال کیا جو ان کی والدہ کے ذمے تھی، اور ان کی وفات نذر پورا کرنے سے پہلے ہوگئی

1 فتح الباري: 415/12.

نَذْرٍ كَانَ عَلٰى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْضِهِ عَنْهَا».

تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کی طرف سے نذر پوری کر دو۔''

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِذَا بَلَغَتِ الْإِبِلُ عِشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ، فَإِنْ وَّهَبَهَا قَبْلَ الْحَوْلِ أَوْ بَاعَهَا فِرَارًا أَوِ احْتِيَالًا لِإِسْقَاطِ الزَّكَاةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَكَذٰلِكَ إِنْ أَتْلَفَهَا فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ فِي مَالِهِ. [راجع: ٢٧٦١]

بعض لوگ کہتے ہیں: جب اونٹوں کی مقدار بیس ہو جائے تو ان میں چار بکریاں دینا ضروری ہیں۔ اگر سال پورا ہونے سے پہلے کسی کو اونٹ ہبہ کر دے یا اسے فروخت کر دے، یہ حیلہ زکاۃ سے راہ فرار اختیار کرنے کے لیے اختیار کرے تو اس پر کوئی چیز واجب نہ ہو گی۔ اسی طرح اگر وہ ان کو تلف کر دے اور خود فوت ہو جائے تو اس کے مال میں کوئی چیز واجب نہیں۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی نے نذر مانی اور وہ اسے پورا کرنے سے پہلے مر گیا تو اس کے ورثاء پر نذر کا پورا کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح زکاۃ کا حکم ہے کہ صاحب زکاۃ کے مرنے کے بعد وہ ساقط نہیں ہو گی بلکہ ورثاء کو چاہیے کہ وہ اس کے مال سے پہلے زکاۃ ادا کریں، پھر اس کا ترکہ تقسیم کریں۔ جب نذر موت سے ساقط نہیں ہوتی تو زکاۃ بطریق اولیٰ ساقط نہیں ہو گی۔

(٤) بَابُ الْحِيلَةِ فِي النِّكَاحِ

باب: 4- نکاح میں حیلہ کرنے کا بیان

٦٩٦٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ، قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَا الشِّغَارُ؟ قَالَ: يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ، وَيَنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ.

[6960] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا ہے۔ (راویٔ حدیث عبیداللہ نے کہا) میں نے حضرت نافع سے شغار کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا: کوئی آدمی دوسرے کی بیٹی سے نکاح کرتا ہے اور وہ اس کے نکاح میں اپنی بیٹی دیتا ہے، اس (تبادلے) کے علاوہ اور کوئی حق مہر نہیں ہوتا۔ اور مہر کے بغیر کسی آدمی کی بہن سے نکاح کرے اور وہ اس کو اپنی بہن کا نکاح حق مہر کے بغیر کر دے۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنِ احْتَالَ حَتّٰى تَزَوَّجَ عَلَى الشِّغَارِ فَهُوَ جَائِزٌ وَّالشَّرْطُ بَاطِلٌ، وَقَالَ فِي الْمُتْعَةِ: النِّكَاحُ فَاسِدٌ وَّالشَّرْطُ بَاطِلٌ.

بعض لوگوں نے کہا: اگر کسی نے حیلہ کر کے نکاح شغار کر لیا تو عقد نکاح درست، البتہ شرط باطل ہے۔ پھر نکاح متعہ کے متعلق کہا کہ یہ نکاح بھی فاسد ہے اور شرط بھی باطل

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْمُتْعَةُ وَالشِّغَارُ جَائِزَانِ، وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ. [راجع: ٥١١٢]

ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ نکاح متعہ اور نکاح شغار دونوں جائز ہیں، البتہ شرط باطل ہوگی۔

٦٩٦١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا: أَنَّ عَلِيًّا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَّا يَرٰى بِمُتْعَةِ النِّسَاءِ بَأْسًا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُّحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

[6961] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، ان سے کہا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ عورتوں کے متعہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر متعہ سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا تھا۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنِ احْتَالَ حَتّٰى تَمَتَّعَ فَالنِّكَاحُ فَاسِدٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: النِّكَاحُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ. [راجع: ٤٢١٦]

بعض لوگ کہتے ہیں: اگر کسی نے حیلہ کر کے متعہ کر لیا تو نکاح فاسد ہے جبکہ کچھ دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ نکاح جائز ہے، البتہ (میعاد کی) شرط باطل ہے۔

(٥) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ فِي الْبُيُوعِ، وَلَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَإِ

باب: 5- خرید و فروخت میں حیلہ کرنا منع ہے، اسی طرح ضرورت سے زائد پانی کے استعمال سے نہ روکا جائے تا کہ اس بہانے فالتو گھاس سے منع کیا جائے

٦٩٦٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَإِ». [راجع: ٢٣٥٣]

[6962] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ضرورت سے زائد پانی سے منع نہ کیا جائے تا کہ اس بہانے فالتو گھاس بھی محفوظ رہے۔''

فائدہ: اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کنویں کا مالک ہے، اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ کنویں کے ارد گرد گھاس کی چراگاہ ہے جو ہر ایک کے لیے مباح ہے۔ کنویں کا مالک چاہتا ہے کہ کوئی شخص گھاس نہ چرائے تو وہ اپنے کنویں کے زائد پانی پر پابندی لگا دے تا کہ لوگوں کے چار پائے پانی پی کر گھاس نہ چریں۔

(٦) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَاجُشِ

باب: 6- بلاوجہ قیمت بڑھانا منع ہے

٦٩٦٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ. [راجع: ٢١٤٢]

[6963] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلاوجہ قیمت بڑھانے سے منع کیا ہے۔

فائدہ: نجش یہ ہے کہ کسی چیز کی قیمت بڑھانا، جبکہ اسے خریدنے کا ارادہ نہ ہوتا کہ اس طرح دوسرے لوگوں کو وہ چیز خریدنے پر آمادہ کیا جائے۔ چونکہ ایسا کرنا قیمت زیادہ کرنے کا حیلہ ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

(٧) بَابُ مَا يُنْهٰى مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبُيُوعِ

باب: 7- خرید و فروخت میں دھوکا دہی ممنوع ہے

وَقَالَ أَيُّوبُ: يُخَادِعُونَ اللهَ كَأَنَّمَا يُخَادِعُونَ آدَمِيًّا، لَوْ أَتَوُا الْأَمْرَ عِيَانًا كَانَ أَهْوَنَ عَلَيَّ.

حضرت ایوب سختیانی نے کہا: وہ کم بخت اللہ تعالیٰ کو اس طرح دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں جس طرح کسی آدمی کو (خرید و فروخت میں) دھوکا دیتے ہیں۔ اگر وہ صاف صاف بات کھول کر کہہ دیں تو یہ میرے نزدیک آسان ہے۔

٦٩٦٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ: «إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ». [راجع: ٢١١٧]

[6964] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے کہا کہ اسے خرید و فروخت میں دھوکا دیا جاتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم خرید و فروخت کرو تو کہہ دیا کرو: اس میں کوئی دھوکا نہیں ہونا چاہیے۔“

فائدہ: امام بخاری ؒ کا مقصد یہ ہے کہ حیلہ سازی بھی دھوکے کی ایک قسم ہے، اس بنا پر مسلمان کی شان نہیں کہ وہ حیلہ سازی کرکے شرعی احکام سے پہلوتہی کرے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کا عنداللہ مؤاخذہ ہوگا۔ واللہ أعلم.

(٨) بَابُ مَا يُنْهٰى عَنِ الْاِحْتِيَالِ لِلْوَلِيِّ فِي الْيَتِيمَةِ الْمَرْغُوبَةِ، وَأَنْ لَا يُكَمِّلَ لَهَا صَدَاقَهَا

باب: 8- یتیم لڑکی جو سیرت و صورت کے اعتبار سے پسندیدہ ہو، نامکمل مہر کے عوض اس سے نکاح کرنے میں ولی کے لیے حیلہ سازی کرنے کی ممانعت کا بیان

٦٩٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا

[6965] حضرت عروہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے درج ذیل آیت کی تفسیر کے متعلق پوچھا: ”اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم بچیوں کے متعلق

طَابَ لَكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ﴾ [النساء:٣] قَالَتْ: هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا، فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدُ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي ٱلنِّسَآءِ﴾ [النساء:١٢٧]، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [راجع: ٢٤٩٤]

انصاف نہ کر سکو گے تو پھر دوسری عورتوں سے نکاح کر لو جو تمھیں پسند ہوں۔" حضرت عائشہ ؓ نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد ایسی یتیم بچی ہے جو اپنے سرپرست کی کفالت میں ہو اور وہ اس کے مال و متاع اور حسن و جمال کی وجہ سے اس میں شوق رکھتا ہو۔ پھر دوسری عورتوں کے معروف مہر سے کم حق مہر دے کر اس سے نکاح کرے۔ ایسے سرپرستوں کو ان لڑکیوں سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ہاں، اگر وہ (سرپرست) پورا حق مہر دے کر انصاف کرے تو جائز ہے۔ اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت نازل فرمائی: "اور لوگ آپ سے عورتوں کے متعلق فتویٰ پوچھتے ہیں۔" پھر انھوں نے بقیہ حدیث ذکر فرمائی۔

(٩) بَابٌ: إِذَا غَصَبَ جَارِيَةً فَزَعَمَ أَنَّهَا مَاتَتْ، فَقُضِيَ بِقِيمَةِ الْجَارِيَةِ الْمَيِّتَةِ، ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبُهَا فَهِيَ لَهُ، وَتُرَدُّ الْقِيمَةُ، وَلَا تَكُونُ الْقِيمَةُ ثَمَنًا

باب: 9- جب کسی نے دوسرے کی لونڈی زبردستی چھین لی، پھر کہا کہ وہ مر گئی ہے ایسے حالات میں مردہ لونڈی کی قیمت ادا کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا، اس کے بعد اصل مالک کو وہ لونڈی زندہ مل گئی تو وہ اپنی لونڈی لے لے گا اور اس کی (وصول کردہ) قیمت واپس کر دی جائے گی اور وہ قیمت ثمن نہیں ہو گی

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: اَلْجَارِيَةُ لِلْغَاصِبِ لِأَخْذِهِ الْقِيمَةَ مِنْهُ، وَفِي هٰذَا احْتِيَالٌ لِّمَنِ اشْتَهَى جَارِيَةَ رَجُلٍ لَّا يَبِيعُهَا فَغَصَبَهَا وَاعْتَلَّ بِأَنَّهَا مَاتَتْ حَتَّى يَأْخُذَ رَبُّهَا قِيمَتَهَا فَتَطِيبُ لِلْغَاصِبِ جَارِيَةُ غَيْرِهِ.

بعض لوگوں نے کہا ہے: وہ لونڈی چھیننے والے کی ہو جائے گی کیونکہ مالک اس کی قیمت وصول کر چکا ہے، گویا جس لونڈی کی کسی آدمی کو خواہش ہو اور مالک اسے بیچنا نہ چاہتا ہو تو اس کو حاصل کرنے کے لیے یہ حیلہ سازی ہے کہ وہ اس لونڈی کو زبردستی چھین لے۔ جب مالک اس کے خلاف دعویٰ کرے تو وہ اس کے مر جانے کا بیان دے گا اور اس کی قیمت مالک کو ادا کر دے گا، اس کے بعد وہ پرائی لونڈی سے مزے اڑاتا رہے گا کیونکہ اس کے خیال کے

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، وَلِكُلِّ غَادِرٍ لِّوَاءٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ».

مطابق لونڈی اس کے لیے حلال ہو گئی ہے، حالانکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''ایک دوسرے کے مال تم پر حرام ہیں، نیز قیامت کے دن ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔''

٦٩٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِّوَاءٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ». [راجع: ٣١٨٨]

[6966] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہر دھوکا دینے والے کے لیے ایک جھنڈا ہو گا جس کے ذریعے سے وہ پہچانا جائے گا۔''

(١٠) بَابٌ:

باب: 10- بلاعنوان

٦٩٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَّإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَّكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، وَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مِمَّا أَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ». [راجع: ٢٤٥٨]

[6967] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں ایک انسان ہوں اور بعض اوقات جب تم باہمی جھگڑا لاتے ہو تو ممکن ہے کہ تم میں کوئی دوسرا اپنے فریق مخالف کے مقابلے میں زیادہ چالاکی سے بولنے والا ہو، اس طرح میں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں جو میں اس سے سنتا ہوں، لہٰذا ایسے حالات میں جس شخص کے لیے بھی اس کے بھائی کے حق میں کسی چیز کا فیصلہ کر دوں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ اس طرح میں اسے جہنم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دیتا ہوں۔''

(١١) بَابٌ: فِي النِّكَاحِ

باب: 11- نکاح (کے متعلق جھوٹی گواہی) کا بیان

٦٩٦٨ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ، وَلَا الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ»، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: «إِذَا سَكَتَتْ».

[6968] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کنواری لڑکی کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور کسی بیوہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کا امر نہ معلوم کر لیا جائے۔'' پوچھا گیا: اللہ کے رسول! کنواری لڑکی کی اجازت کیسے ہو گی؟ آپ

ﷺ نے فرمایا: ''اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔''

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ لَّمْ تُسْتَأْذَنِ الْبِكْرُ وَلَمْ تُزَوَّجْ فَاحْتَالَ رَجُلٌ فَأَقَامَ شَاهِدَيْنِ زُورًا أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا بِرِضَاهَا، فَأَثْبَتَ الْقَاضِي نِكَاحَهَا، وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّ الشَّهَادَةَ بَاطِلَةٌ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يَطَأَهَا، وَهُوَ تَزْوِيجٌ صَحِيحٌ. [راجع: ٥١٣٦]

بعض لوگ کہتے ہیں: اگر کنواری لڑکی سے اجازت نہ لی گئی اور نہ اس کا نکاح ہی کیا گیا لیکن کسی شخص نے حیلہ سازی کر کے دو جھوٹے گواہ بنا لیے کہ اس نے لڑکی سے اس کی رضامندی سے نکاح کر لیا ہے اور قاضی نے اس نکاح کے متعلق فیصلہ دے دیا، حالانکہ شوہر جانتا ہے کہ گواہی جھوٹ پر مبنی اور باطل ہے، اس کے باوجود اس لڑکی سے جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ نکاح صحیح ہے۔

فائدہ: امام بخاری ؒ نے اس عنوان میں حیلہ سازوں کی مکاری اور فریب دہی سے پردہ اٹھایا ہے کہ ان کے نزدیک ایک معصوم کنواری لڑکی کے متعلق جھوٹے گواہ پیش کر دینے کے بعد اگر کسی نے عدالت سے اپنے حق میں فیصلہ لے لیا تو وہ کنواری لڑکی اس کی بیوی بن جائے گی اور عنداللہ بھی اس ''حرام کاری'' پر اس سے کوئی مؤاخذہ نہیں ہوگا، حالانکہ حدیث کی رو سے نکاح کے لیے لڑکی کی اجازت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ سرپرست کی رضامندی اور اجازت کی حیثیت بھی تسلیم شدہ ہے لیکن حیلہ سازی کے ذریعے سے فریب کاری پر مبنی نکاح میں نہ سرپرست کی اجازت حاصل کی گئی اور نہ لڑکی کی اجازت ہی کو پیش نظر رکھا گیا، صرف دو جھوٹے گواہوں کی گواہی کی بنا پر عدالت سے فیصلہ حاصل کر کے معصوم لڑکی کو بیوی بنا لیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

٦٩٦٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ وَلَدِ جَعْفَرٍ تَخَوَّفَتْ أَنْ يُزَوِّجَهَا وَلِيُّهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى شَيْخَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ: عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ جَارِيَةَ، قَالَا: فَلَا تَخْشَيْنَ فَإِنَّ خَنْسَاءَ بِنْتَ خِدَامٍ أَنْكَحَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ ذٰلِكَ.

[6969] حضرت قاسم سے روایت ہے کہ حضرت جعفر ؓ کی اولاد میں سے ایک خاتون کو اس امر کا خطرہ ہوا کہ اس کا سرپرست ایسے شخص سے اس کا نکاح کر دے گا جسے وہ ناپسند کرتی ہے، چنانچہ اس نے انصار کے دو بزرگوں عبدالرحمٰن بن جاریہ اور مجمع بن جاریہ کو پیغام بھیجا۔ انھوں نے تسلی دی کہ اس سلسلے میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ خنساء بنت خدام کا نکاح ان کے والد نے ان کی ناپسندیدگی کے باوجود کر دیا تھا تو نبی ﷺ نے اس نکاح کو مسترد کر دیا تھا۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ، إِنَّ خَنْسَاءَ. [راجع: ٥١٣٨]

سفیان نے کہا: عبدالرحمٰن کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا، وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ خنساء (کا نکاح اس

کے والد نے کر دیا تھا)۔

٦٩٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ»، قَالُوا: كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: «أَنْ تَسْكُتَ». [راجع: ٥١٣٦]

[6970] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کا امر نہ معلوم کر لیا جائے اور کسی کنواری کا نکاح نہ کیا جائے حتی کہ اس سے اجازت لے لی جائے۔'' لوگوں نے پوچھا: اس کی اجازت کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے۔''

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنِ احْتَالَ إِنْسَانٌ بِشَاهِدَيْ زُورٍ عَلٰى تَزْوِيجِ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ بِأَمْرِهَا، فَأَثْبَتَ الْقَاضِي نِكَاحَهَا إِيَّاهُ، وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَتَزَوَّجْهَا قَطُّ، فَإِنَّهُ يَسَعُهُ هٰذَا النِّكَاحُ، وَلَا بَأْسَ بِالْمُقَامِ لَهُ مَعَهَا.

اس حدیث کے باوجود کچھ لوگ کہتے ہیں: اگر کسی نے دو جھوٹے گواہوں کے ذریعے سے یہ حیلہ کیا کہ کسی بیوہ سے اس کی اجازت سے نکاح کر لیا اور قاضی نے بھی اس کے حق میں نکاح کا فیصلہ کر دیا، حالانکہ مرد کو بخوبی علم ہے کہ اس نے عورت سے نکاح نہیں کیا، اس کے باوجود یہ نکاح جائز ہے اور اس مرد کے لیے اس عورت کے ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں۔

٦٩٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ»، قُلْتُ: إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي؟ قَالَ: «إِذْنُهَا صُمَاتُهَا». [راجع: ٥١٣٧]

[6971] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کنواری لڑکی سے نکاح کی اجازت لی جائے گی۔'' میں نے کہا: کنواری لڑکی تو شرمائے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔''

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ هَوِيَ إِنْسَانٌ جَارِيَةً يَتِيمَةً أَوْ بِكْرًا فَأَبَتْ فَاحْتَالَ فَجَاءَ بِشَاهِدَيْ زُورٍ عَلٰى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا فَأَدْرَكَتْ فَرَضِيَتِ الْيَتِيمَةُ، فَقَبِلَ الْقَاضِي بِشَهَادَةِ الزُّورِ، وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ بِبُطْلَانِ ذٰلِكَ: حَلَّ لَهُ الْوَطْءُ.

اس کے باوجود بعض لوگوں نے کہا ہے: اگر کوئی یتیم بچی یا کنواری لڑکی سے نکاح کرنا چاہے لیکن لڑکی نکاح پر رضا مند نہ ہو تو یہ حیلہ کرے کہ دو جھوٹے گواہ لائے جو گواہی دیں کہ اس مرد نے اس عورت سے نکاح کیا ہے، جب لڑکی کو خبر پہنچی تو وہ بھی راضی ہو گئی، قاضی نے بھی جھوٹی گواہی قبول کر لی، حالانکہ شوہر جانتا ہے کہ اس نے نکاح نہیں کیا، اس کے باوجود اس کا عورت سے جماع کرنا جائز ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے حیلہ سازی کی برائی کو بیان کرنے کے لیے مختلف اسلوب اختیار کیے ہیں۔ پہلی صورت کنواری لڑکی کے متعلق تھی، دوسری شوہر دیدہ کے بارے میں اور تیسری صورت میں گواہی کے بعد اعتراف ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصود سب صورتوں میں ایک ہی موقف کو بار بار بیان کرنا ہے کہ عدالت کا فیصلہ ظاہری طور پر تو نافذ ہوسکتا ہے لیکن باطنی اعتبار سے اس کی کوئی حیثیت نہیں بلکہ ایسا شخص قیامت کے دن اللہ کے ہاں قابل مؤاخذہ ہوگا۔

(١٢) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنِ احْتِيَالِ الْمَرْأَةِ مَعَ الزَّوْجِ وَالضَّرائِرِ، وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي ذٰلِكَ

باب: 12- عورت کا اپنے شوہر اور سوکنوں سے حیلہ کرنے کی ممانعت اور اس کے متعلق نبی ﷺ پر جو وحی نازل ہوئی اس کا بیان

٦٩٧٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ، وَيُحِبُّ الْعَسَلَ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ أَجَازَ عَلٰى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْهُنَّ، فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ، فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقِيلَ لِي: أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِّنْ قَوْمِهَا عُكَّةَ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْهُ شَرْبَةً، فَقُلْتُ: أَمَا وَاللهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَوْدَةَ، وَقُلْتُ لَهَا: إِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ، فَقُولِي لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ: لَا، فَقُولِي لَهُ: مَا هٰذِهِ الرِّيحُ؟ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ، فَإِنَّهُ سَيَقُولُ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ، وَسَأَقُولُ ذٰلِكَ، وَقُولِيهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى سَوْدَةَ قُلْتُ: تَقُولُ سَوْدَةُ: وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُ أَنْ

[6972] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میٹھی چیز اور شہد کو بہت پسند کرتے تھے۔ آپ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے اور ان کے قریب ہوتے۔ ایک مرتبہ آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے اور ان کے ہاں اس سے زیادہ قیام فرمایا جتنی دیر قیام کا معمول تھا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ اس کی قوم سے ایک عورت نے انھیں ایک کپی شہد بطور ہدیہ بھیجا ہے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کا شربت پلایا تھا۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: اللہ کی قسم! اب میں آپ کے متعلق ضرور کوئی حیلہ کروں گی، چنانچہ میں نے اس کا ذکر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور انھیں کہا: جب تمھارے پاس آپ ﷺ تشریف لائیں تو آپ کے قریب بھی آئیں گے۔ اس وقت تم نے یہ کہنا ہوگا: اللہ کے رسول! (کیا) شاید آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ فرمائیں گے: نہیں۔ تم کہنا: پھر یہ بو کیسی ہے؟ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بہت ناگوار تھی کہ آپ کے جسم کے کسی حصے سے بو آئے، چنانچہ آپ ﷺ اس کا یہ جواب دیں گے کہ حفصہ نے مجھے شہد پلایا تھا، اس پر ان سے کہنا کہ شاید شہد کی مکھیوں نے عرفط کا رس چوسا ہوگا۔

أُبَادِئَهُ بِالَّذِي قُلْتِ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِّنْكِ، فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَمَا هٰذِهِ الرِّيحُ؟ قَالَ: «سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ»، قُلْتُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ، قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَدَخَلَ عَلٰى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ قَالَتْ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ: «لَا حَاجَةَ لِي بِهِ»، قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ: سُبْحَانَ اللهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ، قَالَتْ: قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِي. [راجع: ٤٩١٢]

میں بھی (رسول اللہ ﷺ سے) یہی بات کہوں گی اور صفیہ! تم نے بھی یہی کہنا ہوگا، چنانچہ آپ ﷺ جب حضرت سودہ ؓ کے ہاں تشریف لے گئے تو ان کا بیان ہے: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! تمھارے خوف کی وجہ سے قریب تھا کہ میں اس وقت آپ ﷺ سے یہ بات جلدی میں کہہ دوں جبکہ آپ ابھی دروازے ہی پر تھے۔ آخر جب رسول اللہ ﷺ قریب آئے تو میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: پھر یہ بو کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے تو حفصہ نے شہد پلایا ہے۔'' میں نے کہا: اس شہد کی مکھیوں نے عرفط کا رس چوسا ہوگا۔ جب آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسے ہی کہا اور حضرت صفیہ ؓ کے پاس تشریف لے گئے تو انھوں نے بھی یہی کہا۔ پھر جب آپ حضرت حفصہ ؓ کے ہاں تشریف لے گئے تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں آپ کو شہد کا شربت نہ پلاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔'' اس پر حضرت سودہ ؓ نے کہا: سبحان اللہ! ہم نے آپ کو شہد سے محروم کر دیا ہے۔ میں نے ان سے کہا: خاموش رہو۔

(١٣) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ فِي الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُونِ

باب: 13- طاعون سے بھاگنے کے لیے حیلہ کرنا منع ہے

٦٩٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا جَاءَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا

[6973] حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ شام (کا علاقہ فتح کرنے کے لیے) روانہ ہوئے۔ جب مقام سرغ پر پہنچے تو انھیں اطلاع ملی کہ شام وبائی بیماری کی لپیٹ میں ہے۔ اس دوران میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھیں پتہ چلے کہ کسی سرزمین میں وبا پھیلی

عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ». فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغَ. [راجع: ٥٧٢٩]

ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ۔ اور اگر کسی مقام پر وبا پھوٹ پڑے اور تم وہاں موجود ہو تو راہ فرار اختیار کرتے ہوئے وہاں سے نقل مکانی نہ کرو۔'' چنانچہ حضرت عمر ؓ مقام سرغ سے واپس آ گئے۔

وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا انْصَرَفَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

ابن شہاب سالم بن عبداللہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کی حدیث سن کر واپس ہوئے تھے۔

٦٩٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ الْوَجَعَ فَقَالَ: «رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرٰى، فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا يُقْدِمَنَّ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ بِأَرْضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجْ فِرَارًا مِّنْهُ». [راجع: ٣٤٧٣]

[6974] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ ایک عذاب ہے جس کے ذریعے سے بعض امتوں کو عذاب دیا گیا تھا۔ اس کے بعد اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تھا جو کبھی آتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے۔ جو کوئی کسی سرزمین میں اس کے پھیلنے کے متعلق سنے تو وہاں نہ جائے، لیکن اگر کوئی کسی مقام پر ہو اور وہاں یہ وبا پھوٹ پڑے تو وہاں سے بھاگنے کی کوشش نہ کرے۔''

فائدہ: اللہ کی تقدیر تو واقع ہو کر رہتی ہے، پھر وبائی امراض سے احتیاطی تدابیر کے کیا معنی؟ کہ وہاں سے مت نکلو جہاں وبا پھیلی ہو اور وہاں مت جاؤ جہاں وبا پھیلی ہو! اس کا بہترین جواب حضرت عمر ؓ نے دیا تھا۔ جب ان سے حضرت عبیدہ بن جراح ؓ نے کہا: امیر المومنین! کیا آپ اللہ کی تقدیر سے فرار ہونا چاہتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف فرار ہوتے ہیں۔ اگر تم ایسی وادی میں پڑاؤ کرو جہاں سرسبز اور خشک علاقہ ہو، اگر سرسبز علاقے میں اپنے اونٹ چراؤ تو یہ اللہ کی تقدیر ہے اور اگر خشک علاقے میں اونٹ چریں تو بھی اللہ کی تقدیر ہے۔[1]

(١٤) بَابٌ: فِي الْهِبَةِ وَالشُّفْعَةِ

باب: 14- ہبہ اور شفعہ کے متعلق حیلہ کرنے کا بیان

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ وَّهَبَ هِبَةً أَلْفَ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتّٰى مَكَثَ عِنْدَهُ سِنِينَ وَاحْتَالَ

بعض لوگوں نے کہا ہے: اگر کسی نے ایک ہزار یا اس سے زیادہ درہم کسی دوسرے کو ہبہ کیے حتی کہ وہ اس کے

1 صحیح البخاري، الطب، حدیث: 5729.

فِي ذٰلِكَ ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبُ فِيهَا، فَلَا زَكَاةَ عَلٰى وَاحِدٍ مِّنْهُمَا، فَخَالَفَ الرَّسُولَ ﷺ فِي الْهِبَةِ وَأَسْقَطَ الزَّكَاةَ.

پاس کئی سال رہے، پھران میں اس طرح حیلہ کیا کہ ہبہ کرنے والے نے وہ درہم اس سے واپس لے لیے تو ان دونوں میں سے کسی پر بھی زکاۃ واجب نہیں۔ ان حضرات نے ہبہ کے معاملے میں رسول اللہ ﷺ کی کھلی مخالفت کی ہے، مزید برآں انھوں نے زکاۃ بھی ساقط کر دی ہے۔

٦٩٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ، لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ». [راجع: ٢٥٨٩]

[6975] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "اپنے ہبہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو خود چاٹ جاتا ہے۔ ہمارے لیے اس طرح کی بری مثال مناسب نہیں۔"

٦٩٧٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. [راجع: ٢٢١٣]

[6976] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے شفعہ کا حق ہر اس چیز میں دیا ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو۔ جب حد بندی ہو جائے اور راستے الگ الگ کر دیے جائیں تو پھر شفعہ نہیں ہوتا۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: اَلشُّفْعَةُ لِلْجِوَارِ، ثُمَّ عَمَدَ إِلٰى مَا شَدَّدَهُ فَأَبْطَلَهُ، وَقَالَ: إِنِ اشْتَرٰى دَارًا فَخَافَ أَنْ يَّأْخُذَهَا الْجَارُ بِالشُّفْعَةِ فَاشْتَرٰى سَهْمًا مِّنْ مِّائَةِ سَهْمٍ، ثُمَّ اشْتَرَى الْبَاقِيَ، وَكَانَ لِلْجَارِ الشُّفْعَةُ فِي السَّهْمِ الْأَوَّلِ وَلَا شُفْعَةَ لَهُ فِي بَاقِي الدَّارِ، وَلَهُ أَنْ يَّحْتَالَ فِي ذٰلِكَ.

اس کے باوجود بعض لوگوں نے کہا ہے: شفعہ کا حق پڑوسی اور ہمسائے کو بھی ہوتا ہے۔ پھر جس چیز (ہمسائے کے حق شفعہ) کو مضبوط کیا تھا اسے خود ہی باطل قرار دیا اور کہا کہ اگر کسی نے کوئی گھر خریدا، پھر اسے خطرہ محسوس ہوا کہ اس کا پڑوسی شفعے کی بنیاد پر اس سے گھر لے لے گا تو اسے چاہیے کہ وہ مکان کے سو حصوں میں سے پہلے ایک حصہ خرید لے، پھر باقی حصے خرید کرے۔ ایسی صورت میں پڑوسی کو صرف پہلے خرید کردہ حصے میں شفعے کا حق ہو گا۔ مکان کے باقی حصوں میں اسے حق شفعہ حاصل نہیں ہو گا۔ خریدار اس مکان کے متعلق اس قسم کا حیلہ کر سکتا ہے۔

٦٩٧٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ قَالَ: جَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى مَنْكِبِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلٰى سَعْدٍ، فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ لِلْمِسْوَرِ: أَلَا تَأْمُرُ هٰذَا أَنْ يَشْتَرِيَ مِنِّي بَيْتِي الَّذِي فِي دَارِي؟ فَقَالَ: لَا أَزِيدُهُ عَلٰى أَرْبَعِمِائَةٍ، إِمَّا مُقَطَّعَةٍ وَإِمَّا مُنَجَّمَةٍ، قَالَ: أُعْطِيتُ خَمْسَمِائَةٍ نَقْدًا فَمَنَعْتُهُ، وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ» مَا بِعْتُكَهُ أَوْ قَالَ: مَا أَعْطَيْتُكَهُ.

[6977] حضرت عمرو بن شرید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت مسور بن مخرمہ ؓ آئے اور انھوں نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، پھر میں ان کے ساتھ حضرت سعد بن مالک کے پاس گیا۔ (وہاں) ابو رافع نے حضرت مسور سے کہا: کیا تم حضرت سعد ؓ سے میری سفارش نہیں کرتے کہ وہ میرا مکان خرید لیں جو میری حویلی میں ہے؟ انھوں نے کہا: میں تو چار سو درہم سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی قسطوں میں ادا کروں گا۔ ابو رافع نے کہا: مجھے تو اس کے پانچ سو نقد مل رہے تھے لیکن میں نے انکار کر دیا۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا: ''ہمسایہ اپنے قرب کے باعث زیادہ حق دار ہے۔'' تو میں تمھیں یہ مکان فروخت نہ کرتا یا تجھے نہ دیتا۔

قُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِنَّ مَعْمَرًا لَّمْ يَقُلْ هٰكَذَا، قَالَ: لٰكِنَّهُ قَالَهُ لِي هٰكَذَا. [راجع: ٢٢٥٨]

(راوی کہتا ہے کہ) میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا کہ معمر نے تو اس طرح بیان نہیں کیا۔ سفیان نے کہا: لیکن مجھے تو ابراہیم بن میسرہ نے یہ حدیث اسی طرح نقل کی ہے۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبِيعَ الشُّفْعَةَ فَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ حَتّٰى يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ، فَيَهَبُ الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِي الدَّارَ وَيَحُدُّهَا وَيَدْفَعُهَا إِلَيْهِ، وَيُعَوِّضُهُ الْمُشْتَرِي أَلْفَ دِرْهَمٍ، فَلَا يَكُونُ لِلشَّفِيعِ فِيهَا شُفْعَةٌ.

بعض لوگ کہتے ہیں: جب کوئی اپنا مکان فروخت کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ حیلہ کرے اور حق شفعہ کو غیر مؤثر کرے۔ وہ اس طرح کہ بیچنے والا، خریدار کو وہ مکان ہبہ کر دے اور اس کی حد بندی کر کے اس کے حوالے کر دے۔ پھر خریدار، اس ہبہ کے معاوضے میں مالک کو ایک ہزار بطور معاوضہ ادا کر دے اس طرح شفعہ کرنے والے کو اس میں شفعہ کرنے کا حق نہیں رہے گا۔

٦٩٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ سَعْدًا سَاوَمَهُ بَيْتًا بِأَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ

[6978] حضرت ابو رافع ؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن مالک ؓ نے ان کے ایک مکان کی چار سو مثقال قیمت لگائی۔ انھوں نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ ''ہمسایہ اپنی ہمسائیگی کی وجہ سے زیادہ

رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ لَمَا أَعْطَيْتُكَهُ. [راجع: ٢٢٥٨]

حق دار ہے'' تو میں یہ مکان تمھیں نہ دیتا۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنِ اشْتَرٰى نَصِيبَ دَارٍ فَأَرَادَ أَنْ يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ وَهَبَ مَا اشْتَرَاهُ لِابْنِهِ الصَّغِيرِ، وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ يَمِينٌ.

(اس کے باوجود) بعض لوگ کہتے ہیں: اگر کسی نے مکان کا کچھ حصہ خریدا اور وہ چاہتا ہے کہ حق شفعہ کو باطل کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے نابالغ بیٹے کو ہبہ کر دے، اس صورت میں نابالغ پر قسم نہیں ہوگی۔

(١٥) بَابُ احْتِيَالِ الْعَامِلِ لِيُهْدٰى لَهُ

باب: 15- عامل کا تحفہ لینے کے لیے حیلہ کرنا

٦٩٧٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ قَالَ: هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟» ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِيَ اللهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ: هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتّٰى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ؟ وَاللهِ! لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِّنْكُمْ لَقِيَ اللهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَّهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةً لَّهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ»، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطِهِ، يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟» بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي. [راجع: ٩٢٥]

[6979] حضرت ابوحمید ساعدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بنوسلیم کے صدقات وصول کرنے کے لیے عامل بنایا جسے ابن لتبیہ کہا جاتا تھا۔ جب وہ صدقات لے کر واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے حساب کتاب لیا۔ اس نے کہا: یہ تمھارا مال ہے اور یہ (میرا) ہدیہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو سچا ہے تو اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا، وہیں یہ تحائف تیرے پاس آ جاتے۔'' اس کے بعد آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ''امابعد! میں تم میں سے کسی کو اس کام پر عامل بناتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے، پھر وہ شخص میرے پاس آ کر کہتا ہے: یہ تمھارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنے والدین کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہا تاکہ وہیں اسے ہدایا پہنچ جائیں؟ اللہ کی قسم! تم میں سے جو بھی حق کے بغیر کوئی چیز لے گا، وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے ہوگا۔ میں تم میں سے ہر اس شخص کو پہچان لوں گا جو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ اونٹ اٹھائے ہوئے ہوگا جو بلبلا رہا ہوگا یا گائے اٹھائے ہوئے ہوگا جو اپنی آواز نکال رہی ہوگی یا

بکری اٹھائے ہوئے ہوگا جو ممیا رہی ہوگی۔'' پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے حتی کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں نے تیرا حکم لوگوں تک پہنچا دیا ہے؟'' راوی کہتا ہے: یہ منظر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور میرے کانوں نے ان باتوں کو سنا۔

٦٩٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: قَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ». [راجع: ٢٢٥٨]

[6980] حضرت ابو رافع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پڑوسی اپنی ہمسائیگی کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے۔''

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنِ اشْتَرَى دَارًا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يَشْتَرِيَ الدَّارَ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَيَنْقُدَهُ تِسْعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، وَيَنْقُدَهُ دِينَارًا بِمَا بَقِيَ مِنَ الْعِشْرِينَ أَلْفَ، فَإِنْ طَلَبَ الشَّفِيعُ أَخَذَهَا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَإِلَّا فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَى الدَّارِ، فَإِنِ اسْتُحِقَّتِ الدَّارُ رَجَعَ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ بِمَا دَفَعَ إِلَيْهِ وَهُوَ تِسْعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ دِرْهَمًا وَدِينَارٌ، لِأَنَّ الْبَيْعَ حِينَ اسْتُحِقَّ انْتَقَضَ الصَّرْفُ فِي الدَّارِ، فَإِنْ وَجَدَ بِهٰذِهِ الدَّارِ عَيْبًا وَلَمْ تُسْتَحَقَّ فَإِنَّهُ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعِشْرِينَ أَلْفًا.

(اس کے باوجود) بعض لوگوں نے کہا ہے: اگر کسی نے بیس ہزار درہم میں مکان خریدا تو (اسقاط حق شفعہ کے لیے) حیلہ کرنے میں کوئی قباحت نہیں کہ بیس ہزار درہم کا سودا کرے لے، پھر مکان کے مالک کو نو ہزار نو سو ننانوے درہم نقد دے دے اور بیس ہزار میں سے باقی (دس ہزار ایک) درہم کے عوض اسے ایک دینار دے۔ اس صورت میں اگر شفعہ کرنے والا اس مکان کو لینا چاہے گا تو اسے بیس ہزار ہی میں لینا ہوگا ورنہ اسے مکان کے سلسلے میں کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ پھر اگر مکان کا کوئی اور حق دار نکل آیا تو خریدار، فروخت کرنے والے سے وہی رقم واپس لے گا جو اس نے دی ہے اور وہ نو ہزار نو سو ننانوے درہم اور ایک دینار ہے کیونکہ اس گھر کا جب اور کوئی حق دار نکل آیا تو بیع صرف جو دینار کے متعلق ہوئی تھی ختم ہوگئی۔ اور اگر اس گھر میں کوئی عیب ثابت ہوا اور اس کا کوئی دوسرا حق دار نہ نکلا تو وہ اسے بیس ہزار درہم کے عوض واپس کرے گا۔

قَالَ: فَأَجَازَ هٰذَا الْخِدَاعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بَيْعُ الْمُسْلِمِ لَا دَاءَ وَلَا

ابو عبداللہ امام بخاری ؒ کہتے ہیں: ان لوگوں نے مسلمانوں کے درمیان مکر و فریب کو جائز رکھا، حالانکہ نبی

خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ».

ﷺ نے فرمایا ہے: ''ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کی خرید و فروخت میں کوئی عیب، خباثت اور آفت نہیں ہونی چاہیے۔''

٦٩٨١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الشَّرِيدِ: أَنَّ أَبَا رَافِعٍ سَاوَمَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بَيْتًا بِأَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ، قَالَ: وَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ» مَا أَعْطَيْتُكَ. [راجع: ٢٢٥٨]

[6981] حضرت عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ حضرت ابو رافع ؓ نے حضرت سعد بن مالک ؓ کو ایک گھر چار سو مثقال میں فروخت کیا اور فرمایا: اگر میں نے نبی ﷺ سے یہ بات نہ سنی ہوتی کہ ''پڑوسی ہمسائیگی کا زیادہ حق دار ہے'' تو میں آپ کو یہ گھر فروخت نہ کرتا۔
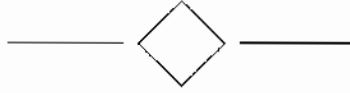
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

91- كِتَابُ التَّعْبِيرِ

خوابوں کی تعبیر کا بیان

(١) بَابٌ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

٦٩٨٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْهُ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى خَدِيجَةَ فَتُزَوِّدُهُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيهِ فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ،

باب:1- رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز سچے خواب سے ہوا

[6982] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز بحالت نیند سچے خواب کے ذریعے سے ہوا۔ آپ ﷺ جو خواب بھی دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح سامنے آجاتا۔ آپ غار حراء میں تشریف لاتے اور اس میں تنہا چند راتیں عبادت کرتے۔ ان چند راتوں کا توشہ بھی ساتھ لاتے۔ پھر جب حضرت خدیجہ ؓ کے پاس واپس تشریف لے جاتے تو وہ اتنا ہی توشہ آپ کے ہمراہ کر دیتیں حتی کہ اچانک آپ کے پاس حق آگیا جبکہ آپ غار حرا میں تھے، چنانچہ اس میں فرشتہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: پڑھیے۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آخر اس نے مجھے پکڑ لیا اور زور سے دبایا جس کی وجہ سے مجھے بہت تکلیف ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ پھر اس نے اس طرح دبایا کہ میں بے قابو ہو گیا۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھیے! میں نے کہا: میں پڑھا ہوا نہیں

ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِيءٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾» [العلق: ١-٥] فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيجَةَ فَقَالَ: «زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي»، فَزَمَّلُوهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ: «يَا خَدِيجَةُ! مَا لِي؟» وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ: «قَدْ خَشِيتُ عَلَيَّ» فَقَالَتْ لَهُ: كَلَّا أَبْشِرْ. فَوَاللّٰهِ! لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ، ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتّٰى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى ابْنِ قُصَيٍّ - وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخُو أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ، فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْإِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ - فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: أَيِ ابْنَ عَمِّ! اِسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، فَقَالَ وَرَقَةُ: ابْنَ أَخِي! مَاذَا تَرٰى؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا رَأٰى، فَقَالَ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلٰى مُوسٰى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ؟» فَقَالَ وَرَقَةُ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتّٰى حَزِنَ النَّبِيُّ ﷺ فِيمَا بَلَغَنَا

ہوں تو اس نے مجھے تیسری مرتبہ پکڑا اور خوب دبایا یہاں تک کہ میں نے بے حد تکلیف محسوس کی۔ آخر چھوڑ کر اس نے مجھ سے کہا: اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا حتی کہ مَالَمْ یَعْلَمْ تک پہنچا۔ آپ ﷺ ان آیات کو ساتھ لے کر وہاں سے واپس آئے، اس وقت آپ کی گردن اور کندھے کے درمیان کا گوشت حرکت کر رہا تھا حتی کہ حضرت خدیجہ ؓ کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: ''مجھے چادر اوڑھا دو۔ مجھے چادر اوڑھا دو۔'' انھوں نے آپ کو چادر میں لپیٹ دیا، پھر جب آپ کا خوف و ہراس دور ہوا تو آپ نے فرمایا: ''خدیجہ! میرا حال کیا ہو گیا ہے؟'' پھر آپ نے اپنی سرگزشت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔'' حضرت خدیجہ ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، آپ شاد رہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، سچی بات کرتے ہیں، ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی راہ میں آنے والی مصیبتوں میں مدد کرتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت خدیجہ ؓ آپ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزی بن قصی کے پاس لائیں جو ان کے چچازاد تھے اور وہ زمانۂ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے اور وہ عربی لکھ لیتے تھے، اور اللہ کی توفیق سے وہ عربی میں انجیل کا ترجمہ لکھا کرتے تھے، نیز وہ اس وقت بہت بوڑھے ہو چکے تھے حتی کہ ان کی بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ ان سے حضرت خدیجہ ؓ نے کہا: برادرم! اپنے بھتیجے کی بات غور سے سنیں۔ ورقہ نے پوچھا: بھتیجے! تم کیا دیکھتے ہو؟ نبی ﷺ نے جو دیکھا تھا اسے ذکر کر دیا۔ ورقہ نے سن کر کہا: یہ تو وہی ناموس ہے جو حضرت موسیٰ ؑ پر نازل ہوا تھا۔ کاش! میں ایام نبوت میں نوجوان ہوتا اور زندہ رہتا جب تمھیں تمھاری

حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى مِنْ رُؤُسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ، فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِّكَيْ يُلْقِيَ مِنْهُ نَفْسَهُ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّكَ رَسُولُ اللهِ حَقًّا، فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَأْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ فَيَرْجِعُ، فَإِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ، غَدَا لِمِثْلِ ذٰلِكَ، فَإِذَا أَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ. [راجع: ٣]

قوم یہاں سے نکال دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ مجھے یہاں سے نکال دیں گے؟'' ورقہ نے کہا: ہاں، جب بھی آپ جیسا کوئی پیغام لے کر آیا تو اس کے ساتھ دشمنی کی گئی۔ اور اگر میں نے تمھارے وہ دن پا لیے تو میں تمھاری بھرپور مدد کروں گا۔ لیکن کچھ ہی دنوں بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد وحی کا سلسلہ بھی منقطع ہو گیا۔ (راوی کہتا ہے کہ) ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی ﷺ کو اس وجہ سے اس قدر غم تھا کہ آپ نے کئی مرتبہ پہاڑ کی بلند چوٹی سے خود کو گرا دینا چاہا لیکن جب بھی آپ کسی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے تاکہ اس پر سے خود کو گرا دیں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نمودار ہو کر فرماتے: یا محمد! یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں، اس سے آپ ﷺ کو سکون ملتا اور واپس آجاتے، لیکن جب سلسلۂ وحی زیادہ دنوں تک رکا رہا تو ایک مرتبہ آپ نے دوبارہ ایسا ارادہ کیا۔ جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سامنے آئے اور انھوں نے آپ ﷺ سے اسی طرح کی بات پھر کہی۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿فَالِقُ ٱلْإِصْبَاحِ﴾ [الأنعام: ٩٦] ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ، وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: فَالِقُ الْإِصْبَاحِ سے مراد ہے: دن کے وقت سورج کی روشنی اور رات کے وقت چاند کی روشنی۔

(٢) بَابُ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ

باب: 2- نیک لوگوں کے خواب

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿لَّقَدْ صَدَقَ ٱللَّهُ رَسُولَهُ ٱلرُّءْيَا بِٱلْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ ٱلْمَسْجِدَ ٱلْحَرَامَ إِن شَآءَ ٱللَّهُ ءَامِنِينَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَتْحًا قَرِيبًا﴾ [الفتح: ٢٧].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا خواب سچا کر دکھایا، ایک حقیقت تھی کہ تم ان شاء اللہ مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہو گے ...... ایک قریبی فتح تمھیں عطا فرما دی۔''

٦٩٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ،

[6983] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ». [انظر: ٦٩٩٤]

ﷺ نے فرمایا: ''کسی نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔''

(٣) بَابُ الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ

باب:3- خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے

٦٩٨٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى - هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ». [راجع: ٣٢٩٢]

[6984] حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سچے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے دکھائے جاتے ہیں۔''

٦٩٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللهِ، فَلْيَحْمَدِ اللهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ». [انظر: ٦٩٨٩، ٧٠٤٥]

[6985] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، لہٰذا وہ اس وقت اللہ کی حمد و ثنا کرے اور اسے کسی سے بیان کرے۔ اور اگر اس کے برعکس کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، لہٰذا وہ اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کسی سے اس خواب کا ذکر نہ کرے، اس طرح یہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

(٤) بَابٌ: اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

باب:4- اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے

٦٩٨٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ - وَّأَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا، لَقِيتُهُ بِالْيَمَامَةِ - عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ

[6986] حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی دراندازی

أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْهُ وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ». [راجع: ٣٢٩٢]

کا نتیجہ ہوتا ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو اس سے (اللہ کی) پناہ مانگے اور اپنی بائیں جانب تھوک دے، پھر یہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔‘‘

وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ایک روایت میں عبداللہ بن ابو قتادہ اپنے باپ ابو قتادہ ؓ سے، وہ نبی ﷺ سے یہ حدیث اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

٦٩٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ».

[6987] حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ’’مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔‘‘

رَوَاهُ ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَشُعَيْبٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

یہ روایت ثابت، حمید، اسحاق بن عبداللہ اور حضرت شعیب نے حضرت انس ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

٦٩٨٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ». [انظر: ٧٠١٧]

[6988] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔‘‘

٦٩٨٩ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَّزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ». [راجع: ٦٩٨٥]

[6989] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ’’اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔‘‘

فائدہ: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ نبوت کے ختم ہونے کے بعد یہ دعویٰ کرنا کہ نبوت کے کچھ اجزا ابھی باقی ہیں بہت مشکل امر ہے، اس لیے مذکورہ حدیث کی تشریح میں مندرجہ ذیل توجیہات کی گئی ہیں: ○ اگر نبی خواب دیکھتا ہے تو حقیقی طور پر نبوت کا جز ہے اور اگر کوئی امتی اچھا خواب دیکھتا ہے تو اس کے مجازی معنی مراد ہوں گے۔ ○ اس سے مراد حضرات انبیاء علیہم السلام کے خوابوں کے موافق خواب دیکھنا ہے۔ یہ مراد نہیں کہ نبوت کا کوئی حصہ باقی ہے۔ ○ اچھا خواب علم نبوت کا حصہ ہے، نبوت کا جز نہیں کیونکہ علم نبوت تو قیامت تک باقی رہے گا۔ ○ پسندیدہ اور سچا خواب صداقت کے اعتبار سے نبوت سے مشابہت رکھتا ہے۔[1] کچھ حضرات نے اس کی توجیہ بایں طور بیان کی ہے کہ وحی کی ابتدا سے رسول اللہ ﷺ کی وفات تک تئیس سال کی مدت ہے، ان میں تیرہ سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں وحی نازل ہوتی رہی اور ابتدائی زمانۂ نبوت میں چھ ماہ تک خواب میں وحی نازل ہوتی رہی۔ یہ نصف سال ہے۔ اس طرح تئیس سال کا نصف چھیالیس ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے اچھے خواب کو نبوت کا چھیالیسواں حصہ قرار دیا گیا ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(٥) بَابُ الْمُبَشِّرَاتِ

باب:5-مبشرات کا بیان

٦٩٩٠ - حَدَّثَنِي أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ»، قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ».

[6990] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''نبوت میں سے اب صرف مبشرات باقی رہ گئی ہیں۔'' صحابۂ کرام نے پوچھا: مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(مبشرات) اچھے خواب ہیں۔''

(٦) بَابُ رُؤْيَا يُوسُفَ

باب:6-حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَٰٓأَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَٰجِدِينَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ [يوسف: ٤-٦]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جب یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا تھا: ابا جان! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں...... سب کچھ جاننے والا کمال حکمت والا ہے۔''

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُءْيَٰىَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَأَلْحِقْنِي بِٱلصَّٰلِحِينَ﴾ [يوسف: ١٠٠-١٠١]

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(یوسف علیہ السلام نے کہا:) ابا جان! یہ ہے میرے اس خواب کی تعبیر جو میں نے بہت پہلے دیکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو حقیقت بنا دیا...... اور مجھے

---

1 فتح الباري: 455/12.

نیک لوگوں میں شامل کر لے۔" تک۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: فَاطِرٌ وَّالْبَدِيعُ وَالْمُبْدِعُ وَالْبَارِئُ وَالْخَالِقُ وَاحِدٌ، مِنَ الْبَدْءِ وَبَادِئِهِ.

ابوعبداللہ (امام بخاری) رحمہ اللہ نے فرمایا: فاطر، بدیع، مبدع، باری اور خالق ہم معنی ہیں۔ اور بدء اور بادء سے ہے کے معنی جنگل اور دیہات ہیں۔

(٧) بَابُ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ

باب: 7- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ ٱلسَّعْىَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿نَجْزِي ٱلْمُحْسِنِينَ﴾ [الصافات: ١٠٢-١٠٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "پھر جب وہ (بیٹا) ان کے ہمراہ دوڑ دھوپ کی عمر کو پہنچ گیا...... ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح صلہ دیتے ہیں۔"

قَالَ مُجَاهِدٌ: أَسْلَمَا: سَلَّمَا مَا أُمِرَا بِهِ. وَتَلَّهُ: وَضَعَ وَجْهَهُ بِالْأَرْضِ.

مجاہد نے کہا: اَسْلَمَا کے معنی ہیں: دونوں اس حکم کے سامنے جھک گئے جو انھیں دیا گیا تھا۔ تَلَّهٗ کے معنی ہیں: انھوں نے اس کی پیشانی زمین پر رکھی، یعنی اسے اوندھا لٹا دیا۔

(٨) بَابُ التَّوَاطُؤِ عَلَى الرُّؤْيَا

باب: 8- خواب پر اتفاق، یعنی ایک ہی خواب کئی آدمی دیکھیں

٦٩٩١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أُنَاسًا أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، وَأَنَّ أُنَاسًا أُرُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ». [راجع: ١١٥٨]

[6991] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں کو خواب میں شب قدر سات آخری تاریخوں میں دکھائی گئی جبکہ کچھ لوگوں کو دکھائی گئی کہ وہ آخری دس تاریخوں میں ہو گی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم اسے آخری سات تاریخوں میں تلاش کرو۔"

(٩) بَابُ رُؤْيَا أَهْلِ السُّجُونِ وَالْفَسَادِ وَالشِّرْكِ

باب: 9- قیدیوں، فسادیوں اور مشرکین کے خواب

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَدَخَلَ مَعَهُ ٱلسِّجْنَ فَتَيَانِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ٱرْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ﴾ [يوسف: ٣٦-٥٠]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ دو اور نوجوان بھی قید خانے میں داخل ہوئے...... تم اپنے مالک

کے پاس جاؤ۔''

وَقَالَ الْفُضَيْلُ لِبَعْضِ الْأَتْبَاعِ: يَا عَبْدَ اللهِ! أَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ؟ وَادَّكَرَ: افْتَعَلَ، مِنْ ذَكَرْتُ، بَعْدَ أُمَّةٍ: قَرْنٍ، وَيُقْرَأُ: أَمَهٍ: نِسْيَانٍ.

حضرت فضیل نے اپنے پیرکاروں میں سے کسی کو کہا: اے عبداللہ! کیا متفرق رب بہتر ہیں یا ایک ہی اللہ جو سب پر غالب ہے؟ وادّکر یہ لفظ ذکرتُ سے باب افتعال ہے۔ أُمَّةٍ کے معنی ہیں: قرن، یعنی زمانہ۔ اسے أَمَهٍ بھی پڑھا گیا ہے جس کے معنی ہیں: بھول۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَعْصِرُونَ الْأَعْنَابَ وَالدُّهْنَ. تُحْصِنُونَ: تَحْرُسُونَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: يَعْصِرُوْنَ کے معنی ہیں: انگور نچوڑیں گے اور تیل نکالیں گے۔ تُحْصِنُونَ کے معنی ہیں: جس کی تم حفاظت کرو گے۔

فائدہ: ان آیات سے خواب کے متعلق درج ذیل نکات اخذ کیے جا سکتے ہیں: ○ قیدیوں، فسادیوں اور بے دین لوگوں کے خواب بھی بعض اوقات سچے اور قابل تعبیر ہوتے ہیں۔ ○ کاروباری مصروفیات اور ذہنی رجحانات کا خواب پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ ○ خواب کی تعبیر کے لیے کسی نیک سیرت، بااخلاق اور تجربہ کار آدمی کا انتخاب کرنا چاہیے جو ضرورت پڑنے پر حفاظتی تدابیر بھی بتا سکے۔ ○ خوابوں کی تعبیر بتانا بہترین ذریعۂ تبلیغ ہے۔ رسول اللہ ﷺ بھی اس ذریعے کو استعمال کرتے تھے۔ ○ جو خواب پراگندہ خیالات کی پیداوار ہوں وہ قابل تعبیر نہیں ہوتے لیکن یہ معلوم کرنے کے لیے گہری بصیرت کی ضرورت ہے۔ ○ جس خواب کی تعبیر کے متعلق شرح صدر نہ ہو، اس کے متعلق جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے بلکہ اس سے صاف صاف معذرت کر لی جائے۔

٦٩٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِي لَأَجَبْتُهُ». [راجع: ٣٣٧٢]

[6992] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اتنے دن قید میں رہتا جتنے دن حضرت یوسف علیہ السلام ٹھہرے رہے، پھر میرے پاس بلانے والا آتا تو میں اس کی دعوت کو فوراً قبول کر لیتا۔''

(١٠) بَابُ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ

باب: 10- جس نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا

٦٩٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ

[6993] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو (کسی دن) وہ مجھے بیداری

رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ، وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي».

میں بھی دیکھ لے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔"

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: إِذَا رَآهُ فِي صُورَتِهِ. [راجع: ١١٠]

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ ابن سیرین نے بیان کیا: جب کوئی شخص آپ ﷺ کو آپ کی اپنی اصلی صورت میں دیکھے۔

٦٩٩٤ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ». [راجع: ٦٩٨٣]

[6994] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔"

٦٩٩٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَرَاءَى بِي». [راجع: ٣٢٩٢]

[6995] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں، لہٰذا جو شخص کوئی برا خواب دیکھے تو وہ بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے، اس طرح یہ خواب اس کے لیے نقصان دہ نہیں ہوگا۔ اور شیطان کبھی میری شکل میں نہیں آ سکتا۔"

٦٩٩٦ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: قَالَ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ».

[6996] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا۔"

تَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ. [راجع: ٣٢٩٢]

زبیدی کی زہری سے روایت کرنے میں یونس اور زہری کے بھتیجے نے متابعت کی ہے۔

٦٩٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِي».

[6997] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا کیونکہ شیطان مجھ جیسا نہیں بن سکتا۔''

فائدہ: یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ شیطان خواب کے اندر رسول اللہ ﷺ کا روپ دھار کر دراندازی نہیں کر سکتا مگر یہ ممکن ہے کہ وہ کسی دوسری شکل میں آ کر یہ باور کرائے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس صورت حال میں وہ شخص تو دھوکا نہیں کھا سکتا جس نے آپ کو زندگی میں بچشم خود دیکھا تھا یا وہ آپ کے حلیے مبارک سے واقف ہے لیکن عام آدمی جسے آپ کے حلیے سے کوئی آشنائی نہیں وہ یقیناً دھوکا کھا سکتا ہے۔ اس صورت میں اگر بحالت خواب ایسا حکم دیا جائے جو ظاہری طور پر اسلامی تعلیمات سے ٹکراتا ہے تو اس کی طرف قطعاً التفات نہیں کیا جائے گا کیونکہ اسلام مکمل ہو چکا ہے اور اس قسم کا خواب شرعی طور پر کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ واضح رہے کہ اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کے حلیہ مبارک کی دل آویزی اور حسن و رعنائی کو الفاظ میں دیکھنے کا خواہش مند ہو تو وہ شیخ ابراہیم بن عبداللہ حازمی کی تالیف "الرسول كأنك تراه" کا مطالعہ کرے جسے راقم الحروف نے ''آئینۂ جمال نبوت'' کے نام سے اردو میں ڈھالا ہے اور دارالسلام نے اسے انتہائی خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے۔

(١١) بَابُ رُؤْيَا اللَّيْلِ

باب: 11- رات کے خواب کا بیان

رَوَاهُ سَمُرَةُ.

اس سے متعلقہ حدیث حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔

٦٩٩٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ الْبَارِحَةَ إِذْ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ حَتّٰى وُضِعَتْ فِي يَدِي».

[6998] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جوامع کلمات دیے گئے ہیں اور رعب کے ذریعے سے میری مدد کی گئی ہے۔ میں گزشتہ رات سویا ہوا تھا کہ اچانک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں پیش کی گئیں حتی کہ انھیں میرے ہاتھ پر رکھ دیا گیا۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنْتُمْ تَنْتَقِلُونَهَا. [راجع: ٢٩٧٧]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تو دنیا سے تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

٦٩٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِّنْ أُدْمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِّنَ اللِّمَمِ، قَدْ رَجَّلَهَا تَقْطُرُ مَاءً، مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ - أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ - يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقِيلَ: الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقِيلَ: الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ». [راجع: ٣٤٤٠]

[6999] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے آج رات خود کو کعبہ کے پاس دیکھا، پھر میں نے وہاں ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا۔ وہ گندمی رنگ کے سب سے خوبصورت آدمی کی طرح تھے۔ اس کے لمبے بال تھے جیسے تم خوبصورت لمبے بالوں والے آدمی دیکھتے ہو۔ اس نے بالوں میں کنگھی کر رکھی تھی جبکہ ان سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ وہ دو آدمیوں کے سہارے یا ان کے شانوں کے سہارے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا: یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر اچانک میں نے سخت گھنگریالے بالوں والے آدمی کو دیکھا جس کی دائیں آنکھ کانی تھی، گویا وہ خشک انگور کی طرح اوپر اٹھی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔''

٧٠٠٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أُرِيتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

[7000] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے، پھر اس حدیث کو بیان کیا۔

وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَّابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس روایت کی متابعت سلیمان بن کثیر، زہری کے بھتیجے اور سفیان بن حسین نے زہری سے کی ہے، انھوں نے عبیداللہ سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ - أَوْ أَبَا هُرَيْرَةَ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

زبیدی نے زہری سے بیان کیا، ان سے عبیداللہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما یا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

وَقَالَ شُعَيْبٌ وَّإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ

شعیب اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری سے بیان کیا کہ

الزُّهْرِيِّ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت ابو ہریرہ ؓ اس حدیث کو نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

وَكَانَ مَعْمَرٌ لَا يُسْنِدُهُ حَتَّى كَانَ بَعْدُ. [انظر: ٧٠٤٦]

حضرت معمر پہلے اسے سند کے ساتھ بیان نہیں کرتے تھے لیکن اس کے بعد سند کے ساتھ ذکر کرنے لگے تھے۔

(١٢) بَابُ الرُّؤْيَا بِالنَّهَارِ

باب:12- دن کے خواب کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: رُؤْيَا النَّهَارِ مِثْلُ رُؤْيَا اللَّيْلِ.

ابن عون نے امام ابن سیرین سے نقل کیا ہے کہ دن کے خواب بھی رات کے خواب کی طرح ہیں۔

٧٠٠١ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ، وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ. [راجع: ٢٧٨٨]

[7001] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان ؓ کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے، وہ حضرت عبادہ بن صامت ؓ کی بیوی تھیں، چنانچہ ایک دن آپ ان کے گھر تشریف لے گئے تو انھوں نے آپ کو کھانا پیش کیا اور (عورتوں کی عادت کے مطابق) آپ ﷺ کے سر مبارک سے جوئیں نکالنے لگیں۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ سو گئے، پھر بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے۔

٧٠٠٢ - **قَالَتْ**: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ، أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ»، شَكَّ إِسْحَاقُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! اُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «أُنَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ» - كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى - قَالَتْ:

[7002] انھوں نے کہا: میں نے آپ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں، وہ سمندر کے وسط میں اس طرح سوار ہیں، گویا تختوں پر بیٹھے ہوئے بادشاہ ہیں۔'' ام ملحان کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک رکھا اور سو گئے، پھر جب بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ»، فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

[راجع: ٢٧٨٩]

رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں۔'' جیسا کہ آپ نے پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! دعا فرمائیں مجھے بھی اللہ ان میں سے کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سب سے پہلے لوگوں میں ہو گی۔'' چنانچہ ام حرام ؓ حضرت امیر معاویہ ؓ کے زمانے میں سمندری سفر پر روانہ ہوئیں اور جب سمندر سے باہر آئیں تو سواری سے گر کر شہید ہو گئیں۔

(١٣) بَابُ رُؤْيَا النِّسَاءِ

باب: 13- عورتوں کا خواب دیکھنا

٧٠٠٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ، بَايَعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمُ اقْتَسَمُوا الْمُهَاجِرِينَ قُرْعَةً، قَالَتْ: فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ وَّأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا، فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ غُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ، دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَتْ: فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ؟» فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَتٰى يُكْرِمُهُ اللهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا هُوَ فَوَاللهِ لَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ، وَوَاللهِ مَا أَدْرِي - وَأَنَا رَسُولُ اللهِ - مَاذَا يُفْعَلُ بِي». فَقَالَتْ: وَاللهِ لَا أُزَكِّي بَعْدَهُ أَحَدًا أَبَدًا. [راجع: ١٢٤٣]

[7003] حضرت خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ ام العلا نامی انصاری عورت جس نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، انھوں نے مجھے بتایا کہ جب انصار نے مہاجرین کو قرعہ اندازی کے ذریعے سے تقسیم کیا تو ہمارے حصے میں حضرت عثمان بن مظعون ؓ آئے۔ ہم نے انھیں اپنے گھر میں ٹھہرایا، پھر وہ بیمار ہو گئے اور ان کی وفات ہو گئی۔ جب وہ فوت ہوئے تو انھیں غسل دے کر ان کے کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے کہا: اے ابوسائب! تجھ پر اللہ کی رحمت ہو! تیرے لیے میری گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ضرور عزت دی ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں عزت بخشی ہے؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، پھر اللہ کس کو عزت دے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! ان پر موت تو آ چکی ہے اور اللہ کی قسم! میں بھی ان کے لیے بھلائی کی امید رکھتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہونے کے باوجود (حتمی طور پر یہ) نہیں جانتا کہ

میرے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے گا۔" اس (انصاری عورت) نے کہا: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کبھی کسی کی براءت نہیں کروں گی۔

٧٠٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا، وَقَالَ: «مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِهِ؟» قَالَتْ: وَأَحْزَنَنِي فَنِمْتُ، فَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي، فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «ذٰلِكَ عَمَلُهُ». [راجع: ١٢٤٣]

[7004] ایک دوسری روایت کے مطابق جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟" تو مجھے بہت رنج ہوا، چنانچہ میں سوگئی تو میں نے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا چشمہ دیکھا جو جاری تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: "یہ ان (عثمان رضی اللہ عنہ) کا نیک عمل ہے۔"

(١٤) بَابٌ: اَلْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِذَا حَلَمَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: 14- برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اگر کوئی برا خواب دیکھے تو بائیں جانب تھوک دے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے

٧٠٠٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَفُرْسَانِهِ - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمُ الْحُلُمَ يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْهُ فَلَنْ يَضُرَّهُ». [راجع: ٣٢٩٢]

[7005] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو نبی ﷺ کے صحابی اور آپ کے شہسواروں سے ہیں، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: "اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے آتے ہیں، لہٰذا جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب تھوک دے اور اس سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"

(١٥) بَابُ اللَّبَنِ

باب: 15- خواب میں دودھ دیکھنا

٧٠٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

[7006] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: "میں سویا ہوا تھا، اس دوران میں میرے پاس دودھ کا

ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظَافِيرِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي - يَعْنِي - عُمَرَ»، قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الْعِلْمَ». [راجع: ٨٢]

ایک پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس سے پیا حتی کہ اس کی سیرابی کا اثر اپنے ناخنوں میں ظاہر ہوتا دیکھا۔ اس کے بعد میں نے بچا ہوا دودھ عمر کو دیا۔" صحابۂ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! اس کی آپ نے کیا تعبیر لی ہے؟ آپ نے فرمایا: "اس کی تعبیر علم ہے۔"

(١٦) بَابٌ: إِذَا جَرَى اللَّبَنُ فِي أَطْرَافِهِ أَوْ أَظَافِيرِهِ

باب: 16- جب کوئی شخص دودھ کو خواب میں اپنے ناخنوں اور دیگر اعضاء سے پھوٹتا دیکھے

٧٠٠٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَطْرَافِي، فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ»، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الْعِلْمَ».

[راجع: ٨٢]

[7007] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس سے نوش کیا یہاں تک کہ میں نے سیرابی کا اثر جسم کے اطراف میں نمایاں دیکھا۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔" آپ کے جو صحابۂ کرام وہاں موجود تھے، انھوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی ہے؟ آپ نے فرمایا: "اس سے مراد علم ہے۔"

(١٧) بَابُ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ

باب: 17- خواب میں قمیص دیکھنا

٧٠٠٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي أَبِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ

[7008] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک دفعہ میں سو رہا تھا، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ میرے سامنے پیش کیے جا رہے ہیں اور وہ قمیصیں پہنے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کچھ کی قمیصیں تو ان کے سینے تک ہیں اور کچھ لوگوں کی اس سے بڑی ہیں۔ اس دوران میں عمر بن خطاب میرے پاس

الثَّدْيَ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ، وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ»، قَالُوا: مَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الدِّينَ». [راجع: ٢٣]

سے گزرے تو ان کی قمیص زمین پر گھسٹ رہی تھی۔'' صحابۂ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''اس سے مراد ''دین'' ہے۔''

(١٨) بَابُ جَرِّ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ

باب: 18- خواب میں قمیص گھسیٹ کر چلنا

٧٠٠٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثَّدْيَ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْتَرُّهُ»، قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الدِّينَ». [راجع: ٢٣]

[7009] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''میں ایک مرتبہ سویا ہوا تھا، اس دوران میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ قمیصیں پہنے ہوئے تھے۔ ان میں کچھ کی قمیصیں تو سینے تک تھیں اور کچھ کی ان سے بڑی تھیں۔ پھر میرے سامنے عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا تو ان کی قمیص زمین پر گھسٹ رہی تھی۔'' صحابۂ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تاویل کی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کی تاویل دین ہے۔''

فائدہ: قمیص بدن کو چھپاتی ہے اور سردی گرمی سے بچاتی ہے، اسی طرح دین بھی روح کی حفاظت کرتا ہے اور اسے برائی سے بچاتا ہے۔ خواب میں قمیص کو زمین پر گھسیٹ کر چلنا دین میں صلابت اور پختگی کی علامت ہے۔ یہ امر خواب میں تو قابل تعریف ہے لیکن عالم بیداری میں مذموم ہے کیونکہ احادیث میں اس کی ممانعت اور سخت وعید ہے۔

(١٩) بَابُ الْخُضْرِ فِي الْمَنَامِ وَالرَّوْضَةِ الْخَضْرَاءِ

باب: 19- خواب میں سبزہ اور ہرا بھرا باغ دیکھنا

٧٠١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا الْحَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ: قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ: كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ، فَمَرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا: هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا،

[7010] حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا جس میں حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ وہاں سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ گزرے تو لوگوں نے کہا: یہ آدمی جنتی ہے۔ میں نے ان سے کہا: یہ لوگ آپ کے متعلق اس طرح کی باتیں کہہ رہے ہیں۔ انھوں نے فرمایا: سبحان اللہ! ان کو

قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّمَا عَمُودٌ وُضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَّفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ، - وَالْمِنْصَفُ: الْوَصِيفُ - فَقِيلَ: ارْقَهْ، فَرَقِيتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَمُوتُ عَبْدُاللهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى». [راجع: ٣٨١٣]

یہ مناسب نہیں کہ وہ ایسی باتیں کریں جن کا انھیں علم نہیں۔ میں نے تو صرف ایک خواب دیکھا تھا کہ ایک ستون، سرسبز وشاداب باغ میں نصب کیا ہوا ہے۔ اس کے سرے پر ایک کنڈا (کڑا) لگا ہوا تھا، اس کے نیچے منصف ہے، منصف خادم کو کہتے ہیں۔ مجھے کہا گیا: اس پر چڑھ جاؤ۔ میں اس پر چڑھ گیا یہاں تک کہ میں نے کنڈا پکڑ لیا۔ میں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''عبداللہ کا جب انتقال ہوگا تو وہ عروۂ وثقیٰ کو پکڑے ہوئے ہوگا۔''

(٢٠) بَابُ كَشْفِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَنَامِ

باب:20- خواب میں عورت کا چہرہ دیکھنا

٧٠١١ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَّحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ، فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ». [راجع: ٣٨٩٥]

[7011] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تم خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئی۔ ایک آدمی تمھیں ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے مجھ سے کہہ رہا تھا: یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے اسے کھولا تو وہ تو تھی۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے، تو وہ خود ہی اسے انجام تک پہنچائے گا۔''

(٢١) بَابُ ثِيَابِ الْحَرِيرِ فِي الْمَنَامِ

باب:21- خواب میں ریشمی کپڑے دیکھنا

٧٠١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُرِيتُكِ قَبْلَ أَنْ أَتَزَوَّجَكِ مَرَّتَيْنِ، رَأَيْتُ الْمَلَكَ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اكْشِفْ، فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَقُلْتُ: إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ،

[7012] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے شادی کرنے سے پہلے مجھے تم دو مرتبہ دکھائی گئی۔ میں نے فرشتے کو دیکھا وہ تمھیں ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے اسے کہا: اسے کھولو۔ اس نے کھولا تو وہ تم تھی۔ میں نے کہا: اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے ضرور پورا کرے گا، پھر تم

ثُمَّ أُرِيتُكِ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ: اكْشِفْ، فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَقُلْتُ: إِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ». [راجع: ٣٨٩٥]

مجھے دکھائی گئیں۔ وہ (فرشتہ) تمھیں ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے اسے کہا: اسے کھولو۔ اس نے کھولا تو وہ تم تھیں۔ میں نے کہا: اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے ضرور پورا کرے گا۔"

(٢٢) بَابُ الْمَفَاتِيحِ فِي الْيَدِ

باب: 22- بحالت خواب ہاتھ میں چابیاں دیکھنا

٧٠١٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي».

[7013] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "مجھے جوامع الکلم دے کر بھیجا گیا ہے۔ اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔ ایک وقت میں سو رہا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر انھیں رکھ دیا گیا۔"

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَبَلَغَنِي أَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمِ أَنَّ اللهَ يَجْمَعُ الْأُمُورَ الْكَثِيرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُكْتَبُ فِي الْكُتُبِ قَبْلَهُ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ وَالْأَمْرَيْنِ أَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ. [راجع: ٢٩٧٧]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: جوامع الکلم سے مراد یہ ہے کہ بہت سے امور جو آپ ﷺ سے پہلے کتابوں میں لکھے ہوئے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک یا دو امور وغیرہ میں جمع کر دیا ہے۔

(٢٣) بَابُ التَّعْلِيقِ بِالْعُرْوَةِ وَالْحَلْقَةِ

باب: 23- خواب میں (خود کو) کنڈے یا حلقے سے لٹکا ہوا دیکھنا

٧٠١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ، وَسَطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ، فِي أَعْلَى الْعَمُودِ عُرْوَةٌ، فَقِيلَ لِي:

[7014] حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا گویا میں ایک باغ میں ہوں اور باغ کے درمیان ایک ستون ہے اور ستون کے اوپر ایک کڑا ہے۔ مجھے کہا گیا: اس پر چڑھ جاؤ۔ میں نے کہا: مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے۔ اس دوران میں میرے پاس ایک خادم آیا۔ اس نے میرے کپڑے اٹھائے تو میں

ارْقَهْ، قُلْتُ: لَا أَسْتَطِيعُ، فَأَتَانِي وَصِيفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي فَرَقِيتُ فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَانْتَبَهْتُ وَأَنَا مُسْتَمْسِكٌ بِهَا فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْإِسْلَامِ، وَذٰلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى، لَا تَزَالُ مُسْتَمْسِكًا بِالْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوتَ». [راجع: ٣٨١٣]

اوپر چڑھ گیا اور میں نے کڑے کو پکڑ لیا۔ میں اسے پکڑے ہوئے تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے یہ خواب نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ باغ، اسلام کا باغ تھا، وہ ستون اسلام کا ستون تھا اور وہ حلقہ ''عروۂ وثقیٰ'' تھا۔ تم ہمیشہ اسلام پر مضبوطی سے جمے رہو گے یہاں تک کہ تمھاری وفات ہو جائے گی۔''

(٢٤) بَابُ عَمُودِ الْفُسْطَاطِ تَحْتَ وِسَادَتِهِ

باب: 24- خواب میں خیمے کا ستون اپنے تکیے کے نیچے دیکھنا

فائدہ: دراصل امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان کے ذریعے ایک حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے جو ان کی شرط کے مطابق نہ تھی، اس لیے عنوان سے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں عمود الکتاب، یعنی قرآن کے متن کو دیکھا کہ اسے میرے تکیے کے نیچے سے نکالا جا رہا ہے۔ میں نے اسے دیکھا تو ستون کی شکل میں ایک بلند نور تھا جسے علاقۂ شام میں گاڑ دیا گیا۔ یقیناً جب فتنے برپا ہوں گے تو شام کی سرزمین میں ایمان اور امان ہوگا۔''[1]

(٢٥) بَابُ الْإِسْتَبْرَقِ، وَدُخُولِ الْجَنَّةِ فِي الْمَنَامِ

باب: 25- خواب میں ریشمی کپڑے دیکھنا اور جنت میں داخل ہونا

فائدہ: خواب میں ریشم دیکھنا بزرگی اور شرافت کی دلیل ہے کیونکہ ریشم تمام لباسوں سے اعلیٰ اور اسی طرح دین کی تعلیم تمام علوم سے افضل ہے، نیز جنت میں داخل ہونا اسلام میں داخل ہونے کی دلیل ہے کیونکہ اسلام دخول جنت کا سبب اور ذریعہ ہے۔[2]

٧٠١٥ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةً مِّنْ حَرِيرٍ لَّا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي

[7015] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک ریشم کا ٹکڑا ہے اور میں جنت کے جس مقام کی خواہش کرتا ہوں وہ مجھے اس طرف اڑا لے جاتا ہے۔ میں نے یہ خواب

1 المستدرك للحاكم: 509/4. 2 عمدة القاري: 296/16.

الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ. [راجع: ٤٤٠]

اپنی بہن حفصہ ؓ سے بیان کیا۔

٧٠١٦ - فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ أَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ، أَوْ: إِنَّ عَبْدَاللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ». [راجع: ١١٢٢]

[7016] حضرت سیدہ حفصہ ؓ نے یہ خواب نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ تمھارے بھائی نیک سیرت آدمی ہیں۔'' یا فرمایا: ''عبداللہ نیک آدمی ہے۔''

فائدہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ ارشاد گرامی اس خواب کا حصہ ہے جس میں انھیں آگ سے ڈرایا گیا تھا اور ایک فرشتے نے انھیں تسلی دی تھی کہ گھبرانے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ آپ اس میں داخل نہیں ہوں گے۔ آپ نماز تہجد پڑھنے کا اہتمام کیا کریں۔ واللہ أعلم.

(٢٦) بَابُ الْقَيْدِ فِي الْمَنَامِ

باب: 26- حالت خواب میں پاؤں میں بیڑیاں دیکھنا

٧٠١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفًا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِيرِينَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ» وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَّأَنَا أَقُولُ هٰذِهِ - قَالَ:

[7017] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت (دن رات کا) زمانہ قریب ہوجائے تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا کیونکہ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور جو نبوت سے ہو وہ جھوٹ نہیں ہوتا۔'' محمد بن سیرین کہتے ہیں: میں بھی یہی کہتا ہوں۔

وَكَانَ يُقَالُ: الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: حَدِيثُ النَّفْسِ، وَتَخْوِيفُ الشَّيْطَانِ، وَبُشْرٰى مِنَ اللهِ، فَمَنْ رَّأٰى شَيْئًا يَّكْرَهُهُ فَلَا يَقُصُّهُ عَلٰى أَحَدٍ وَّلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ، قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ وَكَانَ يُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ: اَلْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ.

کہا جاتا ہے کہ خواب تین طرح کے ہیں: دل کے خیالات، شیطان کا ڈرانا اور اللہ کی طرف سے خوشخبری۔ جس نے خواب میں کسی بری چیز کو دیکھا تو چاہیے کہ اسے کسی سے بیان نہ کرے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ حضرت ابن سیرین نے کہا: حضرت ابوہریرہ ؓ خواب میں طوق کو ناپسند کرتے تھے اور بیڑیاں دیکھنے کو اچھا سمجھتے تھے کیونکہ اس سے مراد دین میں ثابت قدمی ہے۔

وَرَوَاهُ قَتَادَةُ وَيُونُسُ وَهِشَامٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَأَدْرَجَهُ بَعْضُهُمْ كُلَّهُ فِي الْحَدِيثِ، وَحَدِيثُ عَوْفٍ أَبْيَنُ.

قتادہ، یونس، ہشام اور ابو ہلال نے ابن سیرین سے نقل کیا ہے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔ کچھ راویوں نے یہ تمام باتیں حدیث میں شمار کی ہیں لیکن عوف کی مذکورہ روایت زیادہ واضح ہے۔

وَقَالَ يُونُسُ: لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقَيْدِ.

یونس نے کہا: بیڑی کے متعلق روایت کو میں نبی ﷺ کی حدیث ہی خیال کرتا ہوں۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: لَا تَكُونُ الْأَغْلَالُ إِلَّا فِي الْأَعْنَاقِ.

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: طوق ہمیشہ گردنوں میں ہوتے ہیں۔

(٢٧) بَابُ الْعَيْنِ الْجَارِيَةِ فِي الْمَنَامِ

باب: 27- خواب میں جاری چشمہ دیکھنا

٧٠١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ امْرَأَةٌ مِّنْ نِّسَائِهِمْ بَايَعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَتْ: طَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فِي السُّكْنٰى حِينَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلٰى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ، فَاشْتَكٰى فَمَرَّضْنَاهُ حَتّٰى تُوُفِّيَ، ثُمَّ جَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ. قَالَ: «وَمَا يُدْرِيكِ؟» قُلْتُ: لَا أَدْرِي وَاللهِ، قَالَ: «أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ، إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ مِنَ اللهِ، وَاللهِ مَا أَدْرِي - وَأَنَا رَسُولُ اللهِ - مَا يُفْعَلُ بِهِ وَلَا بِكُمْ». قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ: فَوَاللهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ. قَالَتْ: وَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ

[7018] حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جو انصار کی عورتوں سے ہیں اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، فرماتی ہیں: جب انصار نے مہاجرین کے قیام کے لیے قرعہ اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا قرعہ ہمارے نام نکلا۔ وہ ہمارے ہاں آ کر بیمار ہو گئے۔ ہم نے ان کی تیمارداری کی لیکن وہ اس بیماری میں وفات پا گئے۔ ہم نے انھیں ان کے کپڑوں میں کفن دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو میں نے کہا: ابو سائب! تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ میری گواہی ہے کہ تمھیں اللہ نے عزت بخشی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمھیں یہ کیسے معلوم ہوا؟“ میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ اسے موت آ چکی ہے اور میں اس کے لیے خیر و برکت کی امید رکھتا ہوں لیکن اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہونے کے باوجود نہیں جانتا کہ خود میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا اور تمھارے ساتھ کیا

رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: «ذَاكِ عَمَلُهُ يَجْرِي لَهُ». [راجع: ١٢٤٣]

سلوک ہوگا؟'' حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کسی کا تزکیہ نہیں کروں گی۔ انھوں نے مزید کہا: میں نے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے لیے ایک جاری چشمہ دیکھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ ان کا نیک عمل ہے جس کا ثواب ان کے لیے جاری رہے گا۔''

(٢٨) بَابُ نَزْعِ الْمَاءِ مِنَ الْبِئْرِ حَتّٰى يَرْوَى النَّاسُ

باب: 28- خواب میں کنویں سے پانی نکالنا حتی کہ لوگ سیراب ہو جائیں

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

اس مضمون کی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کو خود ہی اس عنوان کے تحت متصل سند سے بیان کیا ہے جس کی صراحت آئندہ ہوگی۔[1]

٧٠١٩ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا عَلٰى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا إِذْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ، فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ فَغَفَرَ اللهُ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَّدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرْيَهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ». [راجع: ٣٦٣٤]

[7019] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دفعہ میں کنویں سے پانی نکال رہا تھا کہ اچانک میرے پاس ابوبکر اور عمر آئے اور پھر ابوبکر نے ڈول لے لیا اور ایک یا دو ڈول پانی نکالا۔ ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ انھیں معاف فرمائے۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ انھوں نے ابوبکر کے ہاتھ سے ڈول لے لیا اور وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بڑا ڈول بن گیا۔ میں نے لوگوں میں کسی ماہر کو نہیں دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو حتی کہ لوگوں نے اونٹوں کے پینے کے لیے پانی سے حوض بھر لیے۔''

فائدہ: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ایک خواب بیان ہوا ہے اور رسول اللہ ﷺ کا خواب وحی ہوتا ہے۔ اس کی تعبیر

[1] صحیح البخاري، التعبیر، حدیث: 7021.

خلافت وامارت کا عمل ہے۔ پانی نکالنا لوگوں کے لیے اجتماعی خدمات سرانجام دینا ہے۔ خلافت کا عمل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو یا تین سال کیا۔ ان کے دور خلافت میں داخلی انتشار کی وجہ سے فتوحات نہ ہو سکیں جس کی طرف کمزوری کی صورت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو سنبھالا تو انھوں نے پوری قوت کے ساتھ اس عمل کو سرانجام دیا، فتوحات ہوئیں، اسلامی حکومت خوب وسیع ہوئی، مال غنیمت سے لوگوں میں آسودگی آئی اور داخلی طور پر بھی استحکام پیدا ہوا۔ اس خواب میں واضح اشارہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کا عمل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چلائیں گے۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس منصب پر فائز ہوں گے۔ واللہ أعلم.

(٢٩) بَابُ نَزْعِ الذَّنُوبِ وَالذَّنُوبَيْنِ مِنَ الْبِئْرِ بِضَعْفٍ

باب: 29- خواب میں کنویں سے پانی کے ایک یا دو ڈول کمزوری کے ساتھ نکالنا

٧٠٢٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ، قَالَ: «رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ قَامَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَمَا رَأَيْتُ فِي النَّاسِ مَنْ يَّفْرِي فَرْيَهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ». [راجع: ٣٦٣٤]

[7020] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خواب بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ جمع ہو گئے ہیں۔ اس دوران میں ابوبکر کھڑے ہوئے، انھوں نے ایک یا دو ڈول پانی نکالا۔ ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری تھی۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر ابن خطاب کھڑے ہوئے تو ڈول ایک بڑے ڈول کی شکل اختیار کر گیا۔ میں نے لوگوں میں کسی کو اتنی مہارت کے ساتھ پانی نکالتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگوں نے حوض بھر لیے۔“

٧٠٢١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَّأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ وَّعَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَّاللهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ

[7021] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں سو رہا تھا کہ اس دوران میں نے خود کو ایک کنویں پر دیکھا۔ وہاں ایک ڈول بھی تھا۔ جس قدر اللہ کو منظور تھا میں نے اس سے پانی نکالا۔ پھر اس ڈول کو ابن ابو قحافہ نے لے لیا۔ انھوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کرے۔ پھر وہ ڈول ایک بڑا ڈول بن گیا

اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًا مِّنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ». [راجع: ٣٦٦٤]

اور اسے عمر بن خطاب ؓ نے اٹھا لیا۔ میں نے کسی ماہر کو عمر کی طرح پانی کھینچتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگوں نے اونٹوں کے پینے کے لیے حوض بھر لیے۔‘‘

فائدہ: حدیث میں جس کمزوری کا ذکر ہے اس سے مراد مدت خلافت کی کمی ہے، اس میں سیدنا صدیق کی مذمت یا آپ کو نیچا دکھانا مقصود نہیں بلکہ حقیقت حال کو ظاہر کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ انھیں معاف فرمائے، یہ کلمات بھی عرب کے ہاں رائج اسلوب کے پیش نظر استعمال ہوئے ہیں۔

(٣٠) بَابُ الْاِسْتِرَاحَةِ فِي الْمَنَامِ

باب: 30- خواب میں آرام کرنا

٧٠٢٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ أَنِّي عَلَى حَوْضٍ أَسْقِي النَّاسَ، فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرِيحَنِي فَنَزَعَ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ، فَأَتَى ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يَنْزِعُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ يَتَفَجَّرُ». [راجع: ٣٦٦٤]

[7022] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میں سویا ہوا تھا، اس دوران میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حوض پر ہوں اور لوگوں کو سیراب کر رہا ہوں، پھر میرے پاس ابوبکر ؓ آئے اور مجھے آرام دینے کے لیے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا، تاہم انھوں نے دو ڈول کھینچے اور ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انھیں معاف کرے، پھر عمر بن خطاب آئے اور ان سے ڈول لے لیا اور وہ دیر تک ڈول نکالتے رہے یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر چلے گئے جبکہ حوض برابر جوش مار رہا تھا۔‘‘

(٣١) بَابُ الْقَصْرِ فِي الْمَنَامِ

باب: 31- خواب میں محل دیکھنا

٧٠٢٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا

[7023] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: ’’میں ایک وقت سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں خود کو جنت میں دیکھا۔ وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی۔ میں نے

امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، قُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا»، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَبَكٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ قَالَ: أَعَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ أَغَارُ؟. [راجع: ٣٢٤٢]

پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ بتایا کہ یہ محل عمر بن خطاب کا ہے۔ مجھے عمر کی غیرت یاد آ گئی تو میں وہاں سے لوٹ آیا۔'' حضرت ابوہریرہ ڈٹائڈ نے کہا: یہ سن کر حضرت عمر ڈٹائڈ رو پڑے، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا میں آپ پر غیرت کرتا؟

٧٠٢٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِلَّا مَا أَعْلَمُ مِنْ غَيْرَتِكَ»، قَالَ: وَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللهِ؟. [راجع: ٣٦٧٩]

[7024] حضرت جابر بن عبداللہ ڈٹائڈ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں (بحالت خواب) جنت میں داخل ہوا۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ سونے کے ایک محل میں داخل ہو رہا ہوں۔ میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ انھوں نے کہا: یہ محل ایک قریشی مرد کا ہے۔ اے ابن خطاب! مجھے اس کے اندر جانے سے تمھاری غیرت نے روک دیا جسے میں خوب جانتا ہوں۔'' حضرت عمر ڈٹائڈ نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں؟

(٣٢) بَابُ الْوُضُوءِ فِي الْمَنَامِ

باب: 32- خواب میں وضو کرنا

٧٠٢٥ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا»، فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ: عَلَيْكَ - بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ - أَغَارُ؟. [راجع: ٣٢٤٢]

[7025] حضرت ابوہریرہ ڈٹائڈ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، اس دوران آپ نے فرمایا: ''ایک وقت میں سو رہا تھا کہ میں نے خود کو جنت میں دیکھا، وہاں ایک عورت محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی، میں نے کہا: یہ محل کس کا ہے؟ انھوں نے کہا: یہ محل عمر کا ہے۔ مجھے اس کی غیرت یاد آ گئی تو میں وہاں سے واپس چلا آیا۔'' حضرت عمر ڈٹائڈ یہ سن کر رو پڑے اور کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں نے آپ پر غیرت کرنی تھی؟

(٣٣) بَابُ الطَّوَافِ بِالْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ

٧٠٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبِطُ الشَّعَرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ، فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: الدَّجَّالُ، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ»، وَابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ. [راجع: ٣٤٤٠]

باب:33-خواب میں کعبہ کا طواف کرنا

[7026] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دفعہ میں سو رہا تھا کہ میں نے خود کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا۔ اس دوران میں نے ایک گندم گوں آدمی دیکھا جس کے بال سیدھے تھے، وہ دو آدمیوں کے درمیان اس حالت میں تھا کہ اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے کہا: یہ عیسیٰ ابن مریم ہیں۔ پھر میں جانے لگا تو اچانک ایک سرخ، بھاری جسم والے پر نظر پڑی جس کے بال گھنگریالے تھے اور وہ دائیں آنکھ سے کانا تھا، گویا اس کی آنکھ ابھرے ہوئے انگور کی طرح تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے بتایا: یہ دجال ہے۔ اس کی شکل وصورت ابن قطن سے ملتی جلتی تھی۔'' ابن قطن خزاعہ قبیلے سے بنو مصطلق کا ایک فرد تھا۔

(٣٤) بَابٌ: إِذَا أَعْطٰى فَضْلَهُ غَيْرَهُ فِي النَّوْمِ

٧٠٢٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلَهُ عُمَرَ»، قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الْعِلْمَ». [راجع: ٨٢]

باب: 34- جب کسی نے خواب میں اپنا بچا ہوا کسی دوسرے کو دیا

[7027] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں ایک دفعہ سو رہا تھا، اچانک میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس سے خوب سیر ہو کر نوش کیا حتی کہ میں نے سیرابی کو ہر رگ و پے میں پایا۔ پھر میں نے بچا ہوا عمر کو دے دیا۔'' صحابۂ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر کی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''علم۔''

(٣٥) بَابُ الْأَمْنِ وَذَهَابِ الرَّوْعِ فِي الْمَنَامِ

٧٠٢٨ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانُوا يَرَوْنَ الرُّؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَقُصُّونَهَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَقُولُ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا شَاءَ اللهُ وَأَنَا غُلَامٌ حَدِيثُ السِّنِّ وَبَيْتِي الْمَسْجِدُ قَبْلَ أَنْ أَنْكِحَ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَوْ كَانَ فِيكَ خَيْرٌ لَّرَأَيْتَ مِثْلَ مَا يَرٰى هٰؤُلَاءِ، فَلَمَّا اضْطَجَعْتُ لَيْلَةً قُلْتُ: اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ فِيَّ خَيْرًا فَأَرِنِي رُؤْيَا، فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَنِي مَلَكَانِ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ يُقْبِلَانِ بِي إِلٰى جَهَنَّمَ، وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللهَ: اللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ، ثُمَّ أُرَانِي لَقِيَنِي مَلَكٌ فِي يَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ فَقَالَ: لَمْ تُرَعْ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ لَوْ تُكْثِرُ الصَّلَاةَ، فَانْطَلَقُوا بِي حَتّٰى وَقَفُوا بِي عَلٰى شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ لَهُ قُرُونٌ كَقُرُونِ الْبِئْرِ، بَيْنَ كُلِّ قَرْنَيْنِ مَلَكٌ بِيَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ. وَأَرٰى فِيهَا رِجَالًا مُّعَلَّقِينَ بِالسَّلَاسِلِ رُؤُوسُهُمْ أَسْفَلَهُمْ، عَرَفْتُ فِيهَا رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ، فَانْصَرَفُوا بِي عَنْ ذَاتِ الْيَمِينِ. [راجع: ٤٤٠]

باب: 35- خواب میں امن اور گھبراہٹ کا دور ہوتا دیکھنا

[7028] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کچھ صحابۂ کرام خواب دیکھتے، پھر اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے تو رسول اللہ ﷺ اس کی تعبیر کرتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا۔ میں اس وقت نوعمر لڑکا تھا۔ نکاح کرنے سے پہلے میرا گھر مسجد ہی تھا۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر تجھ میں کوئی خیر ہوتی تو تجھے بھی ان لوگوں کی طرح کے خواب آتے، چنانچہ ایک دفعہ جب میں لیٹا تو دل میں کہا: اے اللہ! اگر تو مجھ میں کوئی بھلائی دیکھتا ہے تو مجھے کوئی خواب دکھا۔ سونے کے بعد اچانک میرے پاس دو فرشتے آئے، ان میں سے ہر ایک کے پاس لوہے کا ہتھوڑا تھا۔ وہ مجھے دوزخ کی طرف لے گئے اور میں ان کے درمیان اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے جا رہا تھا: اے اللہ! میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ پھر مجھے یہ دکھایا گیا کہ مجھے ایک فرشتہ ملا۔ اس کے ہاتھ میں بھی لوہے کا ہتھوڑا تھا۔ اس نے مجھے تسلی دی کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ تم اچھے آدمی ہو اگر تم زیادہ نماز پڑھنے کا اہتمام کرو۔ بہرحال وہ مجھے لے گئے اور دوزخ کے کنارے پر مجھے کھڑا کر دیا۔ میں دیکھتا ہوں کہ جہنم، کنویں کی طرح گول ہے۔ اس کی لکڑیاں ہیں جیسا کہ کنویں کے اوپر لکڑیاں گاڑی ہوتی ہیں۔ ہر دو لکڑیوں کے درمیان ایک فرشتہ تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا ہتھوڑا تھا۔ میں نے دوزخ میں ایسے لوگ دیکھے جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ ان کے سر نیچے تھے۔ میں نے اس سے کچھ قریش کے لوگ دیکھے جنھیں میں نے پہچان لیا۔ پھر وہ

(فرشتے) مجھے دائیں جانب لے کر چلے۔

٧٠٢٩ - **فَقَصَصْتُهَا** عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ». فَقَالَ نَافِعٌ: لَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ. [راجع: ١١٢٢]

[7029] میں نے اس خواب کا ذکر (اپنی ہمشیرہ ام المومنین) حضرت حفصہ ؓ سے کیا۔ حضرت حفصہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''عبداللہ اچھا آدمی ہے (اگر وہ تہجد کا اہتمام کرے)''۔ (راوی حدیث) حضرت نافع نے کہا: اس خواب کے بعد ابن عمر ؓ نماز (تہجد) کا بہت خیال کرتے تھے۔

فائدہ: ابن بطال کہتے ہیں کہ کچھ خواب ایسے ہوتے ہیں جن کی تعبیر نہیں کی جاتی، جیسا نیند میں دکھایا جاتا ہے بیداری میں وہ اسی طرح ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ خواب میں رسول اللہ ﷺ نے کوئی تعبیر نہیں کی بلکہ جو کچھ انھوں نے خواب میں دیکھا تھا اسے بیان کر دیا۔ خواب میں فرشتے نے انھیں کہا تھا کہ تم اچھے آدمی ہو کاش کہ نماز تہجد کا اہتمام کرلو۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی وہی الفاظ ادا فرمائے ہیں۔

(٣٦) بَابُ الْأَخْذِ عَلَى الْيَمِينِ فِي النَّوْمِ

باب :36-خواب میں خود کو دائیں جانب چلتے دیکھنا

٧٠٣٠ - **حَدَّثَنِي** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مَنْ رَأَى مَنَامًا قَصَّهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَأَرِنِي مَنَامًا يُعَبِّرُهُ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ مَلَكَيْنِ أَتَيَانِي فَانْطَلَقَا بِي فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي: لَنْ تُرَاعَ، إِنَّكَ رَجُلٌ صَالِحٌ، فَانْطَلَقَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ، فَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ فَأَخَذَانِي ذَاتَ الْيَمِينِ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَفْصَةَ. [راجع: ٤٤٠]

[7030] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کنوارہ نوجوان تھا۔ رات کو میں مسجد میں سوتا تھا۔ جو شخص بھی کوئی خواب دیکھتا وہ اسے نبی ﷺ سے بیان کرتا تھا۔ میں نے ایک دن اپنے دل میں کہا: اے اللہ! اگر تیرے ہاں میری کوئی بھلائی ہے تو مجھے بھی کوئی خواب دکھا، رسول اللہ ﷺ اس کی تعبیر کریں، چنانچہ میں سویا تو میں نے خواب میں دو فرشتے دیکھے جو میرے پاس آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ ان دونوں سے ایک تیسرا فرشتہ بھی آ ملا اور اس نے مجھ سے کہا: مت گھبراؤ تم نیک آدمی ہو۔ بہر حال وہ مجھے دوزخ کی طرف لے گئے۔ اس کی کنویں کی طرح منڈیر بنی ہوئی تھی۔ میں نے اس میں کچھ لوگوں کو دیکھا۔ ان میں سے بعض کو میں پہچانتا ہوں۔ پھر وہ دونوں فرشتے مجھے دائیں طرف لے گئے۔ جب صبح ہوئی تو میں نے اس

خواب کا ذکر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا۔

٧٠٣١ - فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ أَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ».

[7031] ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''عبداللہ نیک آدمی ہے اگر وہ رات کو بکثرت نماز پڑھے۔''

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بَعْدَ ذٰلِكَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ. [راجع: ١١٢٢]

امام زہری نے کہا: اس (فرمانِ رسول) کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات میں نفل نماز زیادہ پڑھا کرتے تھے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اگر بحالت خواب چلتے وقت دائیں جانب اختیار کرتا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن اصحاب الیمین، یعنی اہل جنت سے ہوگا۔[1]

(٣٧) بَابُ الْقَدَحِ فِي النَّوْمِ

باب: 37- خواب میں پیالہ دیکھنا

٧٠٣٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ». قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الْعِلْمَ». [راجع: ٨٢]

[7032] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں ایک وقت سو رہا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے اس سے (دودھ) پیا، پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کی تعبیر علم ہے۔''

(٣٨) بَابٌ: إِذَا طَارَ الشَّيْءُ فِي الْمَنَامِ

باب: 38- جب خواب میں کوئی چیز اڑتی ہوئی نظر آئے

٧٠٣٣ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْجَرْمِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نَشِيطٍ قَالَ: قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: سَأَلْتُ عَبْدَاللهِ

[7033] حضرت عبیداللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کے اس خواب کے متعلق دریافت کیا جو انھوں نے بیان کیا تھا۔

1 فتح الباري: 524/12.

ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رُّؤْيَا رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّتِي ذَكَرَ. [راجع: ٣٦٢٠]

٧٠٣٤ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَّأَيْتُ أَنَّهُ وُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا، فَأُذِنَ لِي فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ».

[7034] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرے پاس اس بات کا تذکرہ کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک دفعہ سویا ہوا تھا، اس دوران میں میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے ہیں تو مجھے ان سے تکلیف پہنچی اور انتہائی ناگواری محسوس ہوئی۔ پھر مجھے اجازت دی گئی تو میں نے ان پر پھونک ماری، چنانچہ وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے ان کی تعبیر یوں کی کہ دو کذاب ظاہر ہوں گے۔''

فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ فَيْرُوزٌ بِالْيَمَنِ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ. [راجع: ٣٦٢١]

(راوئ حدیث) عبیداللہ نے کہا: ان میں سے ایک تو اسود عنسی تھا جسے یمن میں فیروز نے قتل کیا تھا اور دوسرا مسیلمہ کذاب تھا۔

(٣٩) بَابٌ: إِذَا رَأَى بَقَرًا تُنْحَرُ

باب:39- جب خواب میں گائے کو ذبح ہوتے دیکھے

٧٠٣٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوِ الْهَجَرُ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ، وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا، وَّاللهُ خَيْرٌ، فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللهُ [بِهِ] بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ». [راجع: ٣٦٢٢]

[7035] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجوریں ہیں تو میرا ذہن اس طرف گیا کہ وہ مقام یمامہ یا ہجر ہے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ یہ مدینہ، یعنی یثرب ہے۔ اور میں نے خواب میں گائے دیکھی، اور اللہ کے ہاں خیر ہی خیر ہے، تو اس کی تعبیر ان مسلمانوں کی صورت میں آئی جو جنگ اُحد میں شہید ہوئے، اور خیر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے مال وغیرہ دیا اور سچائی کا بدلہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بدر کے بعد عنایت فرمایا۔''

فائدہ: اس حدیث میں اگرچہ گائے کے متعلق ذبح ہونے کا ذکر نہیں، تاہم امام بخاری رحمہ اللہ نے اس طریق کی طرف اشارہ

فرمایا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: "میں نے خواب دیکھا گویا اس محفوظ قلعے میں ہوں اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ گائے ذبح کی جارہی ہے۔"[1]

(٤٠) بَابُ النَّفْخِ فِي الْمَنَامِ

باب:40- خواب میں پھونک مارنا

٧٠٣٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ». [راجع: ٢٣٨]

[7036] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "ہم سب امتوں میں سے آخری امت ہیں اور (جنت میں جانے کے اعتبار سے) سب امتوں میں سے پہلی امت ہوں گے۔"

٧٠٣٧ - وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ، فَوَضَعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي، فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ». [راجع: ٣٦٢١]

[7037] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں سویا ہوا تھا کہ اس دوران میں زمین کے خزانے مجھے پیش کیے گئے، نیز میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھ دیے گئے جو مجھے بہت ناگوار گزرے اور انھوں نے مجھے پریشان کر دیا۔ چنانچہ میری طرف وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونک مار دوں۔ میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ میں نے ان کی تعبیر دو کذابوں سے کی، جن کے درمیان میں ہوں: ایک صاحب صنعاء اور دوسرا صاحب یمامہ ہے۔"

(٤١) بَابٌ: إِذَا رَأَى أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ مِنْ كُوَّةٍ فَأَسْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ

باب:41- جب خواب میں دیکھا کہ ایک چیز کو کونے سے نکال کر اسے دوسری جگہ رکھ دیا ہے

٧٠٣٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى

[7038] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ایک سیاہ عورت، جس کے بال پراگندہ تھے، مدینہ طیبہ سے نکلی یہاں تک مہیعہ میں جا کر اس نے پڑاؤ کیا۔ مہیعہ جحفہ کا مقام ہے۔ میں نے اس کی تعبیر کی کہ مدینہ طیبہ کی وبا جحفہ

1 مسند امام أحمد: 351/3.

قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ، وَهِيَ الْجُحْفَةُ. فَأَوَّلْتُ أَنَّهُ وَبَاءُ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَيْهَا». [انظر: ٧٠٣٩، ٧٠٤٠]

کی طرف منتقل کر دی گئی ہے۔"

(٤٢) بَابُ الْمَرْأَةِ السَّوْدَاءِ

باب: 42- سیاہ عورت کو خواب میں دیکھنا

٧٠٣٩ - **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَدِينَةِ: «رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ بِمَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ يُنْقَلُ إِلَى مَهْيَعَةَ» وَهِيَ الْجُحْفَةُ. [راجع: ٧٠٣٨]

[7039] حضرت سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مدینہ کے متعلق آپ ﷺ کا خواب بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میں نے ایک پراگندہ بالوں والی کالی عورت دیکھی جو مدینہ طیبہ سے نکلی اور مہیعہ میں جا کر ٹھہر گئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ طیبہ کی وبا مہیعہ، یعنی جحفہ منتقل ہو گئی ہے۔"

(٤٣) بَابُ الْمَرْأَةِ الثَّائِرَةِ الرَّأْسِ

باب: 43- خواب میں پراگندہ بال عورت کو دیکھنا

٧٠٤٠ - **حَدَّثَنِي** إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ، فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ يُنْقَلُ إِلَى مَهْيَعَةَ» وَهِيَ الْجُحْفَةُ. [راجع: ٧٠٣٨]

[7040] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میں نے خواب میں ایک کالی عورت کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ وہ مدینہ طیبہ سے نکلی اور مہیعہ میں جا کر ٹھہر گئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ مدینہ طیبہ کی وبا مہیعہ، یعنی جحفہ منتقل کر دی جائے گی۔"

(٤٤) بَابٌ: إِذَا هَزَّ سَيْفًا فِي الْمَنَامِ

باب: 44- خواب میں تلوار لہرانا

٧٠٤١ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ

[7041] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "میں نے خواب میں خود کو تلوار لہراتے ہوئے دیکھا تو وہ درمیان

ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرٰى، فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ». [راجع: ٣٦٢٢]

سے ٹوٹ گئی۔ اس کی تعبیر غزوۂ اُحد میں مسلمانوں کے شہید ہونے کی صورت میں سامنے آئی۔ پھر میں نے اسے دوبارہ لہرایا تو وہ تلوار پہلے سے بھی اچھی حالت میں لوٹی تو اس کی تعبیر فتح اور مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کی صورت میں سامنے آئی۔"

(٤٥) بَابُ مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهِ

باب:45- جس نے جھوٹا خواب بیان کیا

٧٠٤٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَّمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَّفْعَلَ، وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلٰى حَدِيثِ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَّنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ».

[7042] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے نہ دیکھا ہو تو قیامت کے دن اسے جو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کی تکلیف دی جائے گی جسے وہ ہرگز نہیں کر سکے گا۔ اور جس شخص نے کسی قوم کی باتوں پر کان لگایا، حالانکہ وہ اسے ناپسند سمجھتے ہوں یا وہ اس سے راہ فرار اختیار کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ اور جو کوئی تصویر بنائے گا اسے عذاب دیا جائے گا اور اس پر زور دیا جائے گا کہ وہ اس میں روح ڈالے جو وہ نہیں کر سکے گا۔"

قَالَ سُفْيَانُ: وَصَلَهُ لَنَا أَيُّوبُ. وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَوْلُهُ: مَنْ كَذَبَ فِي رُؤْيَاهُ. وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، قَوْلُهُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً وَّمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنِ اسْتَمَعَ.

سفیان نے کہا: ہم سے ایوب نے یہ حدیث متصل سند سے بیان کی ہے اور قتیبہ بن سعید نے کہا: ہم سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے عکرمہ سے، انھوں نے ابوہریرہ سے کہ جو اپنے خواب کے سلسلے میں جھوٹ بولے۔ شعبہ نے ابوہاشم رمانی سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے عکرمہ سے سنا، انھوں نے ابوہریرہ ؓ سے ان کا یہ قول بیان کیا: جو شخص تصویر بنائے، جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اور جو شخص کان لگا کر دوسروں کی بات سنے۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنِ اسْتَمَعَ وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنْ صَوَّرَ. نَحْوَهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جس شخص نے کسی دوسرے کی بات کان لگا کر سنی، جس نے غلط خواب بیان کیا اور جس نے تصویر بنائی۔

تَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ. [راجع: ٢٢٢٥]

ہشام نے عکرمہ سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کا قول نقل کرنے میں خالد حذاء کی متابعت کی ہے۔

٧٠٤٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنْ أَفْرَى الْفِرٰى أَنْ يُّرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ».

[7043] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بدترین جھوٹ یہ ہے کہ انسان خواب میں ایسی چیز دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس کی آنکھوں نے نہ دیکھا ہو۔'' یعنی وہ جھوٹا خواب بیان کرے۔

(٤٦) بَابٌ: إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلَا يُخْبِرْ بِهَا وَلَا يَذْكُرْهَا

باب: 46- جب کوئی برا خواب دیکھے تو اس کے متعلق کسی کو خبر نہ دے اور نہ کسی سے ذکر ہی کرے

٧٠٤٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي حَتّٰى سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: وَأَنَا كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي حَتّٰى سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللهِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَّا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفِلْ ثَلَاثًا وَّلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ». [راجع: ٣٢٩٢]

[7044] حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایسے خوفناک خواب دیکھتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے یہاں تک کہ میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: میں ایسے خواب دیکھتا جو مجھے بیمار کر دیتے حتی کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ''اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو وہ صرف اس سے بیان کرے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ اور جب کوئی ناپسند خواب دیکھے تو اس کے شر اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، تین بار تھوتھو کرے اور وہ کسی سے بیان نہ کرے۔ ایسا کرنے سے وہ اسے کوئی نقصان نہیں دے سکے گا۔''

٧٠٤٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ

[7045] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم

اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّهَا مِنَ اللهِ، فَلْيَحْمَدِ اللهَ عَلَيْهَا، وَلْيُحَدِّثْ بِهَا، وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ».

میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو یقیناً وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور اسے بیان کرے۔ اور اگر اس کے سوا دیکھے جسے وہ برا خیال کرتا ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ اسے چاہیے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے۔ اس طرح وہ اسے ہرگز کوئی نقصان نہیں دے گا۔''

(٤٧) بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَ الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا لَمْ يُصِبْ

باب: 47- اگر پہلی تعبیر دینے والا غلط تعبیر دے تو اس کی تعبیر سے کچھ نہ ہوگا

٧٠٤٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ، فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَإِذَا سَبَبٌ وَّاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَاللهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ: «اعْبُرْهَا». قَالَ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ، وَأَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالْقُرْآنُ، حَلَاوَتُهُ تَنْطِفُ، فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ

[7046] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ بادل کے ٹکڑے سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے ہاتھوں میں لے رہے ہیں، کچھ زیادہ اور کچھ کم۔ پھر اچانک ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین کی طرف لٹک رہی ہے۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس رسی کو پکڑا اور اوپر چڑھ گئے۔ پھر ایک اور صاحب آئے وہ بھی رسی کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے۔ اس کے بعد تیسرے صاحب نے اسے پکڑا تو رسی ٹوٹ گئی اور پھر جڑ گئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے اجازت دیں میں اس کی تعبیر کروں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، آپ اس کی تعبیر کریں۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بادل سے مراد دین اسلام ہے۔ جو گھی اور شہد ٹپک رہا تھا وہ قرآن کریم کی حلاوت اور مٹھاس ہے، کچھ لوگ اسے زیادہ لینے والے ہیں اور کچھ لوگوں کی قسمت میں تھوڑا حصہ ہے۔ اور آسمان سے زمین تک لٹکنے والی رسی سے مراد وہ سچا طریق حق ہے جس پر

تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ فَيَنْقَطِعُ بِهِ، ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ: أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَصَبْتَ بَعْضًا وَّأَخْطَأْتَ بَعْضًا»، قَالَ: فَوَاللهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ، قَالَ: «لَا تُقْسِمْ». [راجع: ٧٠٠٠]

آپ گامزن ہیں اور آپ اسے پکڑے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رسی کے ساتھ آپ کو بام عروج تک لے جائے گا۔ پھر آپ کے بعد اسے ایک اور آدمی پکڑے گا۔ پھر اس کے بعد دوسرا آدمی پکڑے گا، پھر اس کو جب تیسرا آدمی پکڑے گا تو رسی ٹوٹ جائے گی، پھر جڑ جائے گی تو وہ بھی چڑھ جائے گا۔ اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے اس تعبیر کے متعلق بتائیں صحیح ہے یا غلط ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کچھ تعبیر تو صحیح ہے اور کچھ غلط ہے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: (اللہ کے رسول!) آپ کو اللہ کی قسم ہے آپ میری غلطی کو ضرور ظاہر کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم قسم نہ دو۔''

(٤٨) بَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

باب: 48- نماز صبح کے بعد خواب کی تعبیر بیان کرنا

٧٠٤٧ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْنِي مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ: «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْ رُؤْيَا؟» قَالَ: فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُصَّ، وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ: «إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي: انْطَلِقْ، وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُّضْطَجِعٍ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَّإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَاهُنَا، فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ مَرَّةَ الْأُولَى، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللهِ، مَا هٰذَانِ؟

[7047] حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بکثرت صحابۂ کرام سے فرمایا کرتے تھے: ''کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟'' جس نے خواب دیکھا ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ کو بیان کرتا۔ آپ ﷺ نے ایک صبح فرمایا: ''آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے، انھوں نے مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا: (ہمارے ساتھ) چلو۔ میں ان کے ساتھ چل دیا، چنانچہ ہم ایک آدمی کے پاس آئے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا آدمی اس کے پاس ایک پتھر لیے کھڑا تھا۔ اچانک وہ اس کے سر پر پتھر مارتا تو اس کا سر توڑ دیتا اور پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا۔ وہ پتھر کے پیچھے جاتا اور اسے اٹھا لاتا۔ اس کے واپس آنے سے پہلے پہلے دوسرے کا سر صحیح ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا۔ کھڑا ہوا شخص پھر اسی طرح مارتا اور وہی صورت پیش آتی جو پہلے آئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان دونوں سے کہا: سبحان اللہ! کیا ماجرا ہے؟ یہ دونوں شخص کون ہیں؟ انھوں نے کہا: آگے چلو، آگے

قَالَ: قَالَا لِي: اِنْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ، وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلٰى قَفَاهُ، وَمَنْخِرَهُ إِلٰى قَفَاهُ، وَعَيْنَهُ إِلٰى قَفَاهُ - قَالَ: وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ: فَيَشُقُّ - قَالَ: ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ، فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى يَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولٰى، قَالَ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ، مَا هٰذَانِ؟ قَالَ: قَالَا لِي: اِنْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى مِثْلِ التَّنُّورِ - قَالَ: وَأَحْسِبُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:- فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ، قَالَ: فَاطَّلَعْنَا فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ، وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ، فَإِذَا أَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: قَالَا لِي: اِنْطَلِقِ انْطَلِقْ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ - حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:- أَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ، وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ، وَإِذَا عَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً، وَإِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ، ثُمَّ يَأْتِي ذٰلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ، كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَانِ؟ قَالَ: قَالَا لِي: اِنْطَلِقِ انْطَلِقْ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ كَرِيهِ

چلو۔ ہم چل دیے تو ایک آدمی کے پاس پہنچے جو پیٹھ کے بل چت لیٹا ہوا تھا اور دوسرا شخص اس کے پاس لوہے کا آنکڑا لیے کھڑا تھا۔ وہ اس کے چہرے کے ایک طرف آتا اور اس کے جبڑے کو گدی تک، اس کے نتھنے کو گدی تک اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیر دیتا۔ پھر چہرے کے دوسری طرف جاتا تو ادھر بھی اسی طرح چیرتا جس طرح اس نے پہلی جانب کیا تھا۔ وہ ابھی دوسری جانب سے فارغ نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب اپنی صحیح حالت میں آ جاتی۔ پھر دوبارہ وہ اسی طرح کرتا جس طرح اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان سے کہا: سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ انھوں نے کہا: آگے چلو، آگے چلو، چنانچہ ہم آگے چلے۔ پھر ہم ایک تنور جیسی چیز پر آئے۔ اس میں شور وغل کی آواز تھی۔ ہم نے جھانک کر دیکھا تو اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں تھیں۔ جب ان کے پاس نیچے سے آگ کا شعلہ آتا تو وہ چلانے لگتے۔ میں نے ان دونوں سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو انھوں نے کہا: آگے چلو آگے چلو، چنانچہ ہم آگے بڑھے اور ایک نہر پر آئے۔ وہ نہر خون کی طرح سرخ تھی۔ اس میں ایک تیرنے والا آدمی تیر رہا تھا۔ نہر کے کنارے اور آدمی تھا جس کے پاس بہت سے پتھر جمع تھے۔ جب تیرنے والا آدمی اس شخص کے پاس پہنچتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے تو وہ اس کا منہ کھول دیتا اور زور سے پتھر مار کر اسے پیچھے دھکیل دیتا اور وہ پھر تیرنے لگتا۔ پھر اس کے پاس لوٹ کر آتا جیسے پہلے آیا تھا تو وہ اس کا منہ کھول دیتا اور منہ پر زور سے پتھر مار کر اسے پیچھے دھکیل دیتا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: آگے چلو، آگے چلو، چنانچہ ہم آگے بڑھے تو ایک انتہائی بدصورت آدمی کے پاس پہنچے جتنے بدصورت تم نے دیکھے ہوں گے وہ ان سب سے زیادہ بدصورت تھا۔ اس کے پاس آگ جل رہی تھی اور وہ اسے خوب تیز کر رہا تھا اور اس کے اردگرد دوڑ رہا تھا۔ میں نے

الْمَرْآةِ كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَّجُلًا مَرْآةً، فَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَّحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَا؟ قَالَ: قَالَا لِي: اِنْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُّعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ لَوْنِ الرَّبِيعِ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَّا أَكَادُ أَرٰى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَّأَيْتَهُمْ قَطُّ، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَا؟ مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: قَالَا لِي: اِنْطَلِقِ انْطَلِقْ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلٰى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَّمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ، قَالَ: قَالَا لِي: اِرْقَ، فَارْتَقَيْتُ فِيهَا، قَالَ: فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلٰى مَدِينَةٍ مَّبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَّلَبِنِ فِضَّةٍ، فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِّنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، وَّشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، قَالَ: قَالَا لَهُمْ: اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذٰلِكَ النَّهَرِ، قَالَ: وَإِذَا نَهَرٌ مُّعْتَرِضٌ يَّجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ مِنَ الْبَيَاضِ، فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، قَالَ: قَالَا لِي: هٰذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَّهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ، قَالَ: فَسَمَا بَصَرِي صُعُدًا فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ، قَالَ: قَالَا لِي: هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمَا، ذَرَانِي فَأَدْخُلَهُ، قَالَا: أَمَّا الْآنَ فَلَا وَأَنْتَ دَاخِلُهُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا، فَمَا هٰذَا الَّذِي رَأَيْتُ؟ قَالَ: قَالَا

ان دونوں سے پوچھا: یہ کیا ماجرا ہے؟ انھوں نے مجھے کہا: آگے چلو، آگے چلو۔ ہم آگے بڑھے تو ایک ایسے باغ میں پہنچے جو سرسبز و شاداب تھا اور اس میں موسم بہار کے سب پھول تھے۔ اس باغ کے درمیان ایک لمبے قد والا آدمی تھا، اتنا لمبا کہ میرے لیے اس کا سر دیکھنا مشکل ہو گیا گویا وہ آسمان سے باتیں کر رہا تھا۔ اس کے اردگرد بہت سے بچے تھے۔ میں نے اتنے بچے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: یہ کون ہے؟ اور بچوں کی حقیقت کیا ہے؟ انھوں نے کہا: آگے چلیے۔ ہم آگے بڑھے تو ہم ایک عظیم الشان باغ تک پہنچے۔ میں نے اتنا بڑا اور اتنا خوبصورت باغ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ان دونوں نے کہا: اس پر چڑھیے۔ جب ہم اس پر چڑھے تو وہاں ایک ایسا شہر دکھائی دیا جس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی تھی۔ ہم اس شہر کے دروازے پر آئے اور ہم نے اسے کھلوایا تو وہ ہمارے لیے کھول دیا گیا۔ ہم اس میں داخل ہوئے تو ہمارا استقبال ایسے لوگوں نے کیا جن کے جسم کا نصف حصہ انتہائی خوبصورت اور دوسرا حصہ انتہائی بدصورت تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں ساتھیوں نے ان لوگوں سے کہا: اس نہر میں کود جاؤ۔ وہاں ایک نہر بہہ رہی تھی جس کا پانی انتہائی سفید اور صاف شفاف تھا۔ وہ لوگ گئے اور اس میں کود پڑے، پھر جب وہ ہمارے پاس آئے تو ان کی بدصورتی جاتی رہی اور اب وہ نہایت خوبصورت ہو گئے تھے۔ ان دونوں نے مجھے کہا: یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کی منزل ہے، جب میری نظر اوپر اٹھی تو سفید بادل کی طرح وہاں مجھے ایک محل نظر آیا۔ انھوں نے مجھے کہا: اس جگہ آپ کا مقام ہے۔ میں نے ان سے کہا: اللہ تمھیں برکت عطا فرمائے! مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اس محل کے اندر داخل ہو جاؤں۔ انھوں نے کہا: اس وقت تو آپ نہیں جا سکتے لیکن آئندہ آپ اس میں ضرور جائیں گے۔ میں نے ان سے کہا: آج

لِي : أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ، أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفِضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، وَأَمَّا الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلَى قَفَاهُ وَمَنْخِرُهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاهُ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ، وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقَمُ الْحِجَارَةَ فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا، وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيهُ الْمَرْآةِ الَّذِي عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ ﷺ، وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ». قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ، وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرًا مِّنْهُمْ حَسَنٌ وَّشَطْرًا مِّنْهُمْ قَبِيحٌ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَّآخَرَ سَيِّئًا، تَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُمْ».

رات میں نے بہت عجیب و غریب چیزیں دیکھیں ہیں۔ بہرحال جو کچھ میں نے دیکھا ہے ان کی حقیقت کیا ہے؟ انھوں نے مجھ سے کہا: ہم ابھی آپ سے بیان کرتے ہیں، پہلا آدمی جس کے پاس آپ گئے تھے اور اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا، پھر اسے چھوڑ دیتا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا تھا۔ اور وہ شخص جس کے پاس آپ گئے تھے اور اس کا جبڑا گدی تک، اس کے نتھنے گدی تک اور اس کی آنکھیں گدی تک چیری جا رہی تھیں وہ ایسا شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا اور سارا دن جھوٹ بولتا رہتا حتی کہ دور دراز تک اس کا جھوٹ پہنچ جاتا۔ اور وہ ننگے مرد اور ننگی عورتیں جو تنور میں آپ نے دیکھے وہ زنا کار مرد اور زنا کار عورتیں تھیں۔ اور آپ جس آدمی کے پاس آئے اور وہ خونی نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر مارے جا رہے تھے وہ سود خور تھا۔ اور وہ بدصورت شخص جو آگ بھڑکا رہا تھا اور اس کے اردگرد دوڑ رہا تھا، وہ جہنم کا داروغہ مالک نامی فرشتہ ہے۔ اور باغ میں لمبے قد والے آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے اردگرد وہ بچے تھے جو پیدا ہو کر فطرت اسلام پر فوت ہو گئے۔ اس پر کچھ صحابۂ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا مشرکین کے بچے بھی ان میں شامل ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، مشرکین کے بچے بھی ان میں داخل ہیں، اب رہے وہ لوگ جن کا نصف بدن خوبصورت اور نصف بدصورت تھا! تو یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے اچھے اور برے دونوں قسم کے عمل کیے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا اور انھیں معاف کر دیا۔''

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

92- كِتَابُ الْفِتَنِ

فتنوں کا بیان

(١) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً﴾ [الأنفال: ٢٥] وَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَذِّرُ مِنَ الْفِتَنِ

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور تم اس فتنے سے ڈرو جو خاص انھی لوگوں کو نہیں پہنچے گا جنھوں نے خاص طور پر تم میں سے ظلم کیا ہو گا۔“ نیز نبی ﷺ کا اپنی امت کو فتنوں سے خبردار کرنے کا بیان

٧٠٤٨ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَتْ أَسْمَاءُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَنَا عَلَى حَوْضِي أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ، فَيُؤْخَذُ بِنَاسٍ مِّنْ دُونِي فَأَقُولُ: أُمَّتِي، فَيَقُولُ: لَا تَدْرِي مَشَوْا عَلَى الْقَهْقَرَى».

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَّرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ. [راجع: ٦٥٩٣]

[7048] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں اپنے حوض پر ان لوگوں کا انتظار کروں گا جو میرے پاس آئیں گے۔ پھر کچھ لوگوں کو میرے پاس پہنچنے سے پہلے ہی گرفتار کر لیا جائے گا تو میں کہوں گا: یہ تو میری امت کے لوگ ہیں۔ جواب ملے گا: آپ نہیں جانتے یہ لوگ تو (دین اسلام سے) الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔“

ابن ابی ملیکہ کہا کرتے تھے: اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم ایڑیوں کے بل پھر جائیں یا کسی فتنے میں مبتلا ہو جائیں۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دین اسلام میں سب سے بڑا فتنہ یہ ہے کہ انسان، کسی بدعت کا مرتکب ہو اور اس طرح وہ دین اسلام سے پھر جائے۔ اس جرم کی پاداش میں انسان رسول اللہ ﷺ کی سفارش سے محروم ہو سکتا ہے اور اس کے نیک اعمال ضائع ہو سکتے ہیں۔

٧٠٤٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَلَيُرْفَعَنَّ إِلَيَّ رِجَالٌ مِّنْكُمْ حَتَّى إِذَا أَهْوَيْتُ لِأُنَاوِلَهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي، فَأَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ». [راجع: ٦٥٧٥]

[7049] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض کوثر پر تمھارا انتظار کروں گا۔ اور تم میں سے کچھ لوگ میری طرف آئیں گے۔ جب میں انھیں پانی دینے کے لیے جھکوں گا تو انھیں میرے سامنے سے دور کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی (امتی) ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ کو معلوم نہیں کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد دین میں کیا نئی نئی باتیں نکال لی تھیں۔''

٧٠٥٠، ٧٠٥١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَّقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ وَّرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ [بَعْدَهُ] أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَّيَعْرِفُونَنِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ».

[7051,7050] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں حوض پر تمھارا انتظار کروں گا جو کوئی وہاں آئے گا، وہ اس سے پانی پیے گا اور جس نے اس (حوض) سے پانی پی لیا اس کے بعد وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ میرے پاس وہاں ایسے لوگ بھی آئیں گے جنھیں میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے، پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔''

قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَّأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هٰذَا فَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ عَلٰى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فِيهِ: قَالَ: «إِنَّهُمْ مِنِّي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا بَدَّلُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لِّمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي». [راجع: ٦٥٨٣، ٦٥٨٤]

ابوحازم نے کہا کہ نعمان بن ابو عیاش نے مجھے بیان کرتے سنا تو کہا: تم نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انھوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت اسی طرح سنی ہے، البتہ وہ اس میں اضافہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ لوگ مجھ سے ہیں۔ آپ کو کہا جائے گا: تم نہیں جانتے کہ انھوں نے تمھارے بعد کیا تبدیلیاں کر دی تھیں۔ اس وقت میں کہوں گا: دوری ہو، دوری ہو ان کے لیے جنھوں نے میرے بعد (دین میں) تبدیلیاں کر دیں۔''

(٢) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُمُورًا تُنْكِرُونَهَا»

باب: 2- نبی ﷺ کا ارشاد گرامی: ''میرے بعد تم ایسے کام دیکھو گے جو تمھیں برے لگیں گے'' کا بیان

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ».

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم (ان کاموں پر) صبر کرو حتی کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔''

٧٠٥٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَّأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا». قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللهَ حَقَّكُمْ». [راجع: ٣٦٠٣]

[7052] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''تم میرے بعد اپنے خلاف ترجیحات اور ایسے امور دیکھو گے جو تمھیں پسند نہیں ہوں گے۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! (ایسے حالات میں) ہمارے لیے آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم انھیں ان کے حقوق ادا کرتے رہو اور اپنے حقوق کا اللہ سے سوال کرو۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے جو حقوق کے معاملے میں اقربا پروری کریں گے اور انھیں دوسروں پر ترجیح دیں گے اور ان کے حقوق پامال کریں گے اور امور دین کے متعلق ان کا یہ حال ہو گا کہ وہ ایسے کام کریں گے جنھیں دین دار طبقہ پسند نہیں کرے گا۔ ایسے حالات میں رسول اللہ ﷺ کی ہدایت ہے کہ ہم لوگ شرعی واجبات، مثلاً: زکاۃ کی ادائیگی اور جہاد کے وقت ان کے ساتھ شامل ہوں اور ان کے خلاف بغاوت نہ کریں اور جہاں تک اپنے حقوق کا تعلق ہے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ انھیں عدل کرنے اور انصاف پسندی کی توفیق دے۔

٧٠٥٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنِ الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَّاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً». [انظر: ٧٠٥٤، ٧١٤٣]

[7053] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو صبر کرے کیونکہ اگر کوئی اپنے امیر کی اطاعت سے بالشت بھر بھی باہر نکلا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔''

٧٠٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ

[7054] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے

الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً». [راجع: ٧٠٥٣]

اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھی تو اسے چاہیے کہ صبر کرے، اس لیے کہ جس نے جماعت سے بالشت بھر بھی علیحدگی اختیار کی اور اسی حالت میں مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔"

٧٠٥٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَقُلْنَا: أَصْلَحَكَ اللهُ، حَدِّثْ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: دَعَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ. [راجع: ١٨]

[7055] حضرت جنادہ بن امیہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت عبادہ بن صامت ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ وہ بیمار تھے۔ ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وسلامتی عطا کرے! آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث بیان کریں جس سے اللہ تعالیٰ آپ کو نفع پہنچائے اور جسے آپ نے نبی ﷺ سے سنا ہو۔ انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ہمیں بلایا تو ہم نے آپ کی بیعت کی۔

٧٠٥٦ - فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا، وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا، وَأَثَرَةً عَلَيْنَا، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ «إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيهِ بُرْهَانٌ». [انظر: ٧٢٠٠]

[7056] انھوں نے مزید کہا: آپ ﷺ نے ہم سے جن باتوں کا عہد لیا تھا وہ یہ تھیں کہ ہم خوشی و ناگواری، تنگی و کشادگی اور اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دینے کی صورت میں بھی اپنے امیر کی بات سنیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے اور حکمرانوں کے ساتھ حکومتی معاملات میں کوئی جھگڑا نہیں کریں گے: "الا یہ کہ تم انھیں اعلانیہ کفر کرتے دیکھو اور تمھارے پاس اس کے متعلق کوئی واضح دلیل ہو۔"

٧٠٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُسَيْدِ ابْنِ حُضَيْرٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِي، قَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي». [راجع: ٣٧٩٢]

[7057] حضرت اسید بن حضیر ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! آپ نے فلاں آدمی کو عہدہ دیا ہے لیکن مجھے کوئی عہدہ نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میرے بعد اپنی حق تلفی دیکھو گے، ایسے حالات میں صبر کرنا حتی کہ تم قیامت کے دن مجھ سے آملو۔"

(٣) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «هَلَاكُ أُمَّتِي عَلٰى يَدَيْ أُغَيْلِمَةٍ سُفَهَاءَ»

٧٠٥٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ وَمَعَنَا مَرْوَانُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ: «هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ»، فَقَالَ مَرْوَانُ: لَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ: بَنِي فُلَانٍ وَّبَنِي فُلَانٍ لَفَعَلْتُ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي إِلٰى بَنِي مَرْوَانَ حِينَ مَلَكُوا بِالشَّامِ فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا قَالَ لَنَا: عَسٰى هٰؤُلَاءِ أَنْ يَّكُونُوا مِنْهُمْ، قُلْنَا: أَنْتَ أَعْلَمُ. [راجع: ٣٦٠٤]

باب:3- نبی ﷺ کے فرمان: ''میری امت کی تباہی چند بے وقوف لڑکوں کی حکومت سے ہوگی'' کا بیان

[7058] حضرت عمرو بن یحییٰ بن سعید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے میرے دادا نے بتایا کہ میں مدینہ طیبہ میں نبی ﷺ کی مسجد میں حضرت ابو ہریرہ ؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور ہمارے ساتھ مروان بھی تھا۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کہا: میں نے صادق و مصدوق ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت کی تباہی قریش کے چند چھوکروں کے ہاتھوں سے ہوگی۔'' مروان نے کہا: ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کہا: اگر میں ان کے خاندان سمیت ان کے نام بتانا چاہوں تو ان کی نشان دہی کر سکتا ہوں۔ پھر جب بنو مروان شام کی حکومت پر قابض ہو گئے تو میں اپنے دادا کے ہمراہ ان کی طرف جاتا تھا، انھوں نے جب وہاں ان کے چھوکروں کو دیکھا تو کہا: شاید یہ انھی میں سے ہوں۔ ہم نے کہا: ان کے متعلق تو آپ ہی بہتر جانتے ہیں۔

(٤) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ»

٧٠٥٩ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ أَنَّهَا قَالَتِ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَّجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

باب:4- نبی ﷺ کے فرمان: ''عرب کی ہلاکت ایک ایسی آفت سے ہوگی جو قریب آ لگی ہے'' کا بیان

[7059] حضرت زینب بنت جحش ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک مرتبہ نبی ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرۂ انور سرخ تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، عربوں کی تباہی اس آفت سے ہوگی جو قریب ہی آ لگی ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اتنا سوراخ ہو گیا ہے۔'' سفیان نے نوے یا سو کا اشارہ کر کے بتایا: پوچھا گیا کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں

مِثْلُ هٰذِهِ» وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً. قِيلَ: أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ». [راجع: ٣٣٤٦]

نیک لوگ بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں جب بدکاری اور خباثت زیادہ بڑھ جائے گی۔''

فائدہ: عربوں کے ہاں نوے کی گنتی اس طرح ہے کہ شہادت والی انگلی کا سرانگوٹھے کی جڑ پر رکھیں پھر انگوٹھے کو انگلی کے ساتھ ملا دیں کہ اندر گول دائرے کا نشان بن جائے۔

٧٠٦٠ - **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى أُطُمٍ مِّنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰى؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ». [راجع: ١٨٧٨]

[7060] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے تو فرمایا: ''میں جو کچھ دیکھتا ہوں کیا تم بھی دیکھتے ہو؟ صحابہ نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں فتنے دیکھ رہا ہوں کہ وہ بارش کے قطروں کی طرح تمھارے گھروں میں داخل ہو رہے ہیں۔''

(٥) بَابُ ظُهُورِ الْفِتَنِ

باب:5- فتنوں کے ظہور کا بیان

٧٠٦١ - **حَدَّثَنَا** عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّمَا هُوَ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ الْقَتْلُ». [راجع: ٨٥]

[7061] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''زمانہ قریب ہوتا جائے گا، عمل کم ہو جائیں گے، لالچ دلوں میں ڈال دیا جائے گا۔ فتنے زیادہ ہونے لگیں گے اور ہرج کی کثرت ہو گی۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قتل، قتل۔''

وَقَالَ يُونُسُ وَشُعَيْبٌ وَاللَّيْثُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

یونس، شعیب، لیث اور امام زہری کے بھتیجے نے امام زہری سے بیان کیا، انھوں نے حمید سے، انھوں نے ابو ہریرہ ؓ سے، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

٧٠٦٢، ٧٠٦٣ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ»، وَالْهَرْجُ: الْقَتْلُ. [انظر: ٧٠٦٤، ٧٠٦٥، ٧٠٦٦]

[7063,7062] حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ’’بے شک قیامت سے کچھ وقت پہلے جہالت عام ہو جائے گی اور علم اٹھا لیا جائے گا۔ اس زمانے میں ہرج بکثرت ہوگا۔ اور ہرج قتل ہے۔‘‘

٧٠٦٤ - **حَدَّثَنَا** عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ: جَلَسَ عَبْدُ اللهِ وَأَبُو مُوسَى فَتَحَدَّثَا، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ»، وَالْهَرْجُ: الْقَتْلُ. [راجع: ٧٠٦٣]

[7064] حضرت شقیق ؒ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ ؓ بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ حضرت ابوموسیٰ ؓ نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ’’بے شک قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے جن میں علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت اتر پڑے گی اور ہرج کی کثرت ہو گی۔‘‘ اور ”ھرج“ کے معنی ہیں: قتل۔

٧٠٦٥ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ مَّعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ. وَالْهَرْجُ بِلِسَانِ الْحَبَشِ: الْقَتْلُ. [راجع: ٧٠٦٣]

[7065] حضرت ابو وائل ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ ؓ کے پاس بیٹھا تھا کہ حضرت ابوموسیٰ ؓ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا۔ اسی (سابقہ حدیث) کی مثل (بیان کیا)۔ حبشی زبان میں ”ھرج“ کے معنی ہیں: قتل۔

٧٠٦٦ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ - وَأَحْسِبُهُ رَفَعَهُ - قَالَ: «بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامُ الْهَرْجِ، يَزُولُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ فِيهَا الْجَهْلُ». قَالَ أَبُو مُوسَى: وَالْهَرْجُ: الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ. [راجع: ٧٠٦٢]

[7066] حضرت ابو وائل ؒ سے روایت ہے، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے بیان کرتے ہیں...... میرا (ابووائل کا) خیال ہے کہ انھوں نے یہ حدیث مرفوع بیان کی تھی...... آپ ﷺ نے فرمایا: ’’قیامت سے پہلے ہرج کے دن ہوں گے۔ ان (دنوں) میں علم ختم ہو جائے گا جبکہ جہالت کا غلبہ ہو گا۔‘‘ حضرت ابوموسیٰ ؓ نے فرمایا: حبشی زبان میں ”ھرج“ کے معنی ہیں، قتل۔

٧٠٦٧ - وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ: تَعْلَمُ الْأَيَّامَ الَّتِي ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَيَّامَ الْهَرْجِ؟ نَحْوَهُ.

[7067] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ وہ حدیث جانتے ہیں جو نبی ﷺ نے ایام ہرج کے متعلق بیان فرمائی تھی؟

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ».

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''لوگوں میں بدترین اور شریر وہ ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔''

(٦) بَابٌ: لَا يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِّنْهُ

باب:6- بعد میں آنے والا دور پہلے سے بدتر ہوگا

٧٠٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ: أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا يَلْقَوْنَ مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ: «اصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ أَشَرُّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ»، سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ.

[7068] حضرت زبیر بن عدی رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حجاج سے پہنچنے والی تکلیفوں کی شکایت کی۔ انھوں نے فرمایا: صبر کرو کیونکہ، بعد میں آنے والا دور پہلے دور سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ میں نے یہ بات تمھارے نبی ﷺ سے سنی ہے۔

٧٠٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةِ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتِ: اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُولُ: «سُبْحَانَ اللهِ! مَاذَا أَنْزَلَ اللهُ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ - يُرِيدُ أَزْوَاجَهُ - لِكَيْ يُصَلِّينَ؟ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ».

[7069] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک رات گھبرا کر بیدار ہوئے تو فرمایا: ''سبحان اللہ! اس رات اللہ تعالیٰ نے کیسے کیسے خزانے اتارے ہیں اور کس طرح کے فتنے نازل کیے ہیں؟ کوئی شخص ہے جو ان حجروں میں محو استراحت (سوئی ہوئی) خواتین (آپ کی بیویوں) کو جگائے تاکہ یہ اٹھ کر نماز پڑھیں؟ بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔''

[راجع: ١١٥]

(٧) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا»

باب: 7- نبی ﷺ کے فرمان: ''جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں'' کا بیان

٧٠٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا». [راجع: ٦٨٧٤]

[7070] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں ہے۔''

٧٠٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا».

[7071] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے ہم مسلمانوں کے خلاف ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔''

٧٠٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ».

[7072] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ (اس کے انجام کو) نہیں جانتا ممکن ہے کہ شیطان اس کے ہاتھ سے وار کرا دے، پھر وہ (اس وجہ سے) دوزخ کے گڑھے میں جا گرے۔''

٧٠٧٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرٍو: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. [راجع: ٤٥١]

[7073] حضرت سفیان بن عیینہ ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا: اے ابومحمد! آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے سنا ہے کہ انھوں نے کہا: ایک صاحب تیر لے کر مسجد سے گزرے تو اسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیر کی نوک کا خیال رکھو؟'' عمرو نے کہا: ہاں میں نے سنا ہے۔

٧٠٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا

[7074] حضرت جابر ؓ ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد سے تیر لے کر گزرا جن کے پھل باہر نکلے ہوئے

مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِأَسْهُمٍ قَدْ بَدَا نُصُولَهَا فَأُمِرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِهَا لَا يَخْدِشُ مُسْلِمًا». [راجع: ٤٥١]

تھے۔ اسے حکم دیا گیا کہ ان کے پھل پکڑ رکھو، ایسا نہ ہو وہ کسی کو زخمی کر دیں۔

٧٠٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا - أَوْ قَالَ: فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ - أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ» [راجع: ٤٥٢].

[7075] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد یا ہمارے بازار سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو ان کی نوک کا خیال رکھے..... “یا فرمایا..... ”انھیں اپنے ہاتھ میں تھامے رکھے، ایسا نہ ہو اس سے کسی مسلمان کو نقصان پہنچے۔“

(٨) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ»

باب: 8- ارشاد نبوی: ”میرے بعد تم کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو“ کا بیان

٧٠٧٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ». [راجع: ٤٨]

[7076] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔“

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے عنوان میں ”کفار“ کے معنی متعین کرنے کے لیے یہ حدیث بیان کی ہے کہ کفر، کفر کی اقسام ہیں اور اس مقام پر کفر کبیرہ گناہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اس سے دین اسلام سے خروج مراد نہیں۔

٧٠٧٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ١٧٤٢]

[7077] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگ جاؤ۔“

٧٠٧٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ

[7078] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: ”کیا تمھیں معلوم

الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ - هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: «أَلَا تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ - قَالَ: حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ - فَقَالَ: «أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: «أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ؟» قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ وَأَبْشَارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «اللّٰهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّهُ رُبَّ مُبَلِّغٍ يُبَلِّغُهُ مَنْ هُوَ أَوْعٰى لَهُ». فَكَانَ كَذٰلِكَ. قَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ».

ہے کہ آج کون سا دن ہے؟'' صحابۂ کرام نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ ہم نے سمجھا شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا: ''کیا یہ قربانی کا دن نہیں؟'' ہم نے کہا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں! پھر آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا شہر ہے؟ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں؟'' ہم نے کہا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تمھارے خون، تمھارے مال، تمھاری عزت اور تمھارے بدن تم پر حرام ہیں جس طرح اس دن کی حرمت اس مہینے اور اس شہر میں ہے۔ خبردار! کیا میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا ہے؟'' ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ یہاں موجود لوگ میرا یہ پیغام غیر موجود لوگوں کو پہنچا دیں کیونکہ بسا اوقات سننے والے سے وہ شخص زیادہ یاد رکھتا ہے جسے حکم پہنچایا جائے۔'' چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔''

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ حُرِّقَ ابْنُ الْحَضْرَمِيِّ، حِينَ حَرَّقَهُ جَارِيَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: أَشْرِفُوا عَلٰى أَبِي بَكْرَةَ. فَقَالُوا: هٰذَا أَبُو بَكْرَةَ يَرَاكَ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَحَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: لَوْ دَخَلُوا عَلَيَّ مَا بَهَشْتُ بِقَصَبَةٍ. [راجع: ٦٧]

پھر جب وہ دن آیا جب عبداللہ بن عمرو بن حضرمی ؓ کو جلا دیا گیا تھا، انھیں جاریہ بن قدامہ نے جلایا تو اس (جاریہ) نے کہا: ابوبکرہ ؓ کو دیکھو (وہ کس خیال میں ہے؟) لوگوں نے کہا: یہ ابوبکرہ ؓ موجود ہیں اور تمھیں دیکھ رہے ہیں۔ عبدالرحمٰن نے کہا: مجھے میری والدہ نے بتایا کہ اس وقت ابوبکرہ ؓ نے کہا: اگر وہ لوگ (جاریہ کے لشکر والے) میرے گھر میں گھس آئیں تو میں انھیں بانس کی چھڑی بھی نہ ماروں۔

٧٠٧٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ

[7079] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے بعد الٹے پاؤں

ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَرْتَدُّوا بَعْدِي كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ١٧٣٩]

پھر کر کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔"

٧٠٨٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «اسْتَنْصِتِ النَّاسَ»، ثُمَّ قَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ١٢١]

[7080] حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: "لوگوں کو خاموش کراؤ۔" پھر آپ نے فرمایا: "میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔"

(٩) بَابٌ: تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ

باب: 9- ایسا فتنہ جس میں بیٹھ رہنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا

٧٠٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَحَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَّجَدَ فِيهَا مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ». [راجع: ٣٦٠١]

[7081] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عنقریب ایسے فتنے رونما ہوں گے کہ ان میں بیٹھ رہنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو شخص ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا وہ (فتنے) اسے اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ ایسے حالات میں جس کسی کو کوئی بھی جائے پناہ یا تحفظ کی جگہ مل جائے وہ اس میں چلا جائے۔"

٧٠٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ

[7082] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایسے فتنے برپا ہوں گے کہ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا

الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ». [راجع: ٣٦٠١]

دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ اگر کوئی ان کی طرف جھانک کر دیکھے گا تو وہ اسے اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ ایسے حالات میں اگر کوئی محفوظ جگہ یا جائے پناہ پائے تو اسے اس میں پناہ لے لینی چاہیے۔‘‘

(١٠) بَابٌ: إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا

باب: 10- جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں تو؟

٧٠٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ رَّجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: خَرَجْتُ بِسِلَاحِي لَيَالِيَ الْفِتْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أُرِيدُ نُصْرَةَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَكِلَاهُمَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ»، قِيلَ: فَهٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ».

[7083] حسن بصری سے روایت ہے، انھوں نے (احنف بن قیس سے بیان کیا، انھوں نے) کہا: میں فسادات کے زمانے میں اپنے ہتھیار لے کر نکلا تو راستے میں حضرت ابوبکرہ ؓ سے ملاقات ہوگئی۔ انھوں نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد (حضرت علی ؓ) کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں تو دونوں دوزخی ہیں۔‘‘ کہا گیا: یہ تو قاتل تھا لیکن مقتول کا کیا قصور ہے؟ آپ نے فرمایا: ’’اس نے بھی تو اپنے مقابل کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔‘‘

قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِأَيُّوبَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ يُحَدِّثَانِي بِهِ فَقَالَا: إِنَّمَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ الْحَسَنُ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ.

حماد بن زید نے کہا: میں نے یہ حدیث ایوب اور یونس بن عبید سے ذکر کی۔ میرا مقصد یہ تھا کہ وہ دونوں بھی مجھ سے یہ حدیث بیان کریں۔ ان دونوں نے کہا: یہ حدیث حضرت حسن بصری نے احنف بن قیس سے، انھوں نے حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت کی ہے۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهٰذَا.

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا: (انھوں نے کہا:) ہم سے حماد بن زید نے یہی حدیث بیان کی۔

وَقَالَ مُؤَمَّلٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ وَهِشَامٌ وَمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَحْنَفِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ

اور مؤمل بن ہشام بیان کرتے ہیں کہ ہم سے حماد بن زید نے کہا، ہمیں ایوب، یونس، ہشام اور معلّٰی بن زیاد نے حسن بصری سے، انھوں نے احنف سے، انھوں نے ابوبکرہ

النَّبِيِّ ﷺ.

ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔

وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ. وَرَوَاهُ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ.

معمر نے بھی ایوب سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اور بکار بن عبدالعزیز اپنے والد کے طریق سے ابوبکرہ سے بیان کرتے ہیں۔

وَقَالَ غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ [بْنِ حِرَاشٍ]، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ. [راجع: ٣١]

غندر نے کہا: ہم سے شعبہ نے منصور سے بیان کیا، انھوں نے ربعی بن حراش سے، وہ حضرت ابوبکر ؓ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ سفیان نے بھی منصور سے بیان کیا ہے لیکن مرفوع ذکر نہیں کیا۔

(١١) بَابٌ: كَيْفَ الْأَمْرُ إِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةٌ

باب: 11- جب جماعت نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

٧٠٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ: أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ»، قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: «قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ». قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: «هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا». قُلْتُ:

[7084] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں اس ڈر سے شر کے متعلق سوال کرتا تھا کہیں میری زندگی ہی میں شر پیدا نہ ہو جائے، چنانچہ میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور شر کے دور میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خیر سے نوازا تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے پوچھا: کیا اس شر کے بعد پھر خیر کا دور آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، لیکن اس میں کچھ ''دخن'' ہو گا۔'' میں نے پوچھا: اس کا دخن کیا ہو گا؟'' آپ نے فرمایا: ''کچھ لوگ ہوں گے جو میرے بتائے ہوئے طریقے کے برعکس چلیں گے۔ ان کی کچھ باتیں اچھی ہوں گی اور بعض باتوں میں تم برائی دیکھو گے۔'' میں نے پوچھا: کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا دور آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جہنم کے دروازوں پر اس کی دعوت دینے والے لوگ ہوں گے۔ جو ان کی دعوت قبول کرے گا وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے لیے ان کی صفات بیان

فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ؟ قَالَ: «تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ». قُلْتُ: فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: «فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ».

[راجع: ٣٦٠٦]

کریں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ ہمارے ہی جیسے ہوں گے اور ہماری زبانوں میں گفتگو کریں گے۔'' میں نے پوچھا: اگر مجھے اس دور سے واسطہ پڑے تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم اس وقت مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑنا۔'' میں نے کہا: اگر مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا امام ہی ہو تو؟ آپ نے فرمایا: ''ایسے حالات میں تم تمام فرقوں سے الگ رہو اگرچہ تجھے درخت کی جڑیں چبانا پڑیں یہاں تک کہ اسی حالت میں تمھیں موت آ جائے۔''

(١٢) بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُكَثِّرَ سَوَادَ الْفِتَنِ وَالظُّلْمِ

باب: 12- جس نے فتنہ پرور اور ظلم پیشہ لوگوں کی جماعت بڑھانے کو مکروہ خیال کیا

٧٠٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ، وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: قُطِعَ عَلٰى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَنَهَانِي أَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكَثِّرُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَيَأْتِي السَّهْمُ فَيُرْمٰى بِهِ فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يَضْرِبُهُ فَيَقْتُلُهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ﴾ [النساء: ٩٧].

[راجع: ٤٥٩٦]

[7085] حضرت ابو اسود سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اہل مدینہ کا ایک لشکر تیار کیا گیا تو میرا بھی اس میں نام لکھا گیا۔ میں حضرت عکرمہ سے ملا تو میں نے انھیں بتایا۔ انھوں نے بڑی سختی سے اس میں شرکت سے منع کیا۔ پھر انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس ؓ نے مجھے بتایا کہ کچھ مسلمان جو مشرکین کے ساتھ رہتے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف مشرکین کی تعداد بڑھانے کا باعث بنتے، پھر کوئی تیر آتا تو تیر لگنے سے وہ قتل ہو جاتا یا انھیں کوئی تلوار سے مار دیتا تو ایسے حالات میں یہ آیت نازل ہوئی: ''بے شک وہ لوگ جنھیں فرشتے اس حالت میں فوت کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔''

(١٣) بَابٌ: إِذَا بَقِيَ فِي حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ

باب: 13- جب کوئی برے اور ناکارہ لوگوں میں رہ جائے تو کیا کرے؟

٧٠٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ. حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ. وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: «يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى فِيهَا أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا، وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ، وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ». وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَلَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامُ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ، وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا. [راجع: ٦٤٩٧]

[7086] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو احادیث بیان کی تھیں، ان میں سے ایک کا تو میں نے مشاہدہ کر لیا ہے اور دوسری کا انتظار ہے۔ ہم سے آپ نے بیان کیا تھا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں نازل ہوئی تھی، پھر انھوں نے اسے قرآن سے سیکھا، اس کے بعد سنت سے اس کی حقانیت کو معلوم کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ہم سے اس (امانت) کے اٹھ جانے کا ذکر کیا اور فرمایا: ''آدمی ایک بار سوئے گا تو امانت اس کے دل سے اٹھا لی جائے گی اور اس کا نشان ایک دھبے جتنا باقی رہ جائے گا۔ پھر سوئے گا تو امانت اٹھا لی جائے گی، دل میں اس کا اثر ابھرے ہوئے آبلے کی طرح رہ جائے گا جس طرح آگ کے انگارے کو پاؤں پر لڑھکا دیا جائے اور وہ یوں اثر انداز ہو کر ابھرنے والا آبلہ بن جائے جس میں کوئی چیز نہ ہو۔ لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن ان میں کوئی امانت ادا کرنے والا نہیں ہوگا، پھر کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک امانت دار آدمی ہے۔ کسی مرد کے متعلق کہا جائے گا: وہ کس قدر عقل مند، خوش طبع اور دلاور آدمی ہے، حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان نہیں ہوگا۔'' یقیناً مجھ پر ایک ایسا زمانہ گزرا ہے میں پروا نہیں کرتا تھا کہ میں تم میں سے کس کے ساتھ خرید و فروخت کرتا ہوں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے میرا حق ادا کرنے پر مجبور کرتا اور اگر وہ عیسائی ہوتا تو اس کے حکمران اسے ایمانداری پر مجبور کرتے لیکن آج کل تو میں صرف فلاں فلاں ہی سے لین دین کرتا ہوں۔

(١٤) بَابُ التَّعَرُّبِ فِي الْفِتْنَةِ

باب: 14- فتنہ و فساد کے وقت آبادی سے باہر رہائش اختیار کرنا

٧٠٨٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ! ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ، تَعَرَّبْتَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ.

[7087] حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ وہ حجاج بن یوسف کے پاس گئے تو اس نے کہا: اے ابن اکوع! تم الٹے پاؤں پھر گئے ہو، تم نے آبادی سے باہر رہائش رکھ لی ہے؟ انھوں نے فرمایا: ایسا نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت دی ہے۔

وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ خَرَجَ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ إِلَى الرَّبَذَةِ وَتَزَوَّجَ هُنَاكَ امْرَأَةً وَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادًا فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتَّى قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِلَيَالٍ نَزَلَ الْمَدِينَةَ.

یزید بن ابوعبید نے کہا: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے تو حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے ربذہ میں رہائش رکھ لی، انھوں نے وہاں ایک عورت سے شادی کی اور ان کے بچے بھی پیدا ہوئے۔ وہاں ربذہ میں ہی رہے یہاں تک کہ وفات سے چند دن پہلے مدینہ طیبہ آ گئے تھے۔

٧٠٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ». [راجع: ١٩]

[7088] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ وقت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جنھیں وہ لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی جگہوں پر چلا جائے گا۔ وہ فتنوں سے اپنے دین کو بچانے کے لیے (آبادی سے) بھاگ نکلے گا۔''

فائدہ: انسان کے لیے اس کا دین ہی سب سے قیمتی چیز ہے۔ اگر آبادی میں رہتے ہوئے اسے نقصان کا خطرہ ہو تو ایسی آبادی کو چھوڑ دینا ضروری ہے۔ اگرچہ جمہور اہل علم کا موقف ہے کہ فتنوں کے دور میں لوگوں کی اصلاح کرنے کے لیے آبادی میں رہنا زیادہ فضیلت کا باعث ہے کیونکہ وہاں نیکی کے بہت سے کام کرنے کا موقع ملتا ہے، تاہم فتنوں کے دور میں اگر ایمان کو خطرہ ہو تو علیحدگی اختیار کرنے میں ہی عافیت ہے۔

(١٥) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

باب: 15- فتنوں سے پناہ مانگنا

٧٠٨٩ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ

[7089] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: لوگوں نے نبی ﷺ سے سوالات کیے اور جب سوالات کرنے میں مبالغے سے کام لیا تو آپ ایک دن منبر پر

ﷺ ذَاتَ يَوْمِ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: «لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ». فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ رَأْسُهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي، فَأَنْشَأَ رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى يُدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: «أَبُوكَ حُذَافَةُ». ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ، إِنَّهُ صُوِّرَتْ [لِيَ] الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا دُونَ الْحَائِطِ».

تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''آج تم مجھ سے جو سوال بھی کرو گے میں تمھیں اس کا جواب دوں گا۔'' پھر میں دائیں بائیں دیکھنے لگا تو ہر شخص اپنا سر اپنے کپڑے میں لپیٹ کر رو رہا تھا۔ آخر ایک شخص نے خاموشی توڑی۔ اس کا جب کسی سے جھگڑا ہوتا تو اسے اس کے باپ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کی طرف منسوب کیا جاتا۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرا والد کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا والد حذافہ ہے۔'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: ہم اللہ پر اس کے رب ہونے کے اعتبار سے، اسلام پر اس کے دین ہونے کے لحاظ سے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ ہم برے فتنوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خیر و شر جو آج دیکھی ہے، اس جیسی کبھی نہ دیکھی تھی، میرے سامنے جنت اور دوزخ کی صورت کو پیش کیا گیا یہاں تک کہ میں نے ان دونوں کو دیوار کے قریب دیکھا۔''

قَالَ قَتَادَةُ: يُذْكَرُ هٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَسْـَٔلُوا۟ عَنْ أَشْيَآءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة: ١٠١]. [راجع: ٩٣]

حضرت قتادہ نے کہا: یہ حدیث درج ذیل آیت کے ساتھ ذکر کی جاتی ہے: ''ایمان والو! ایسی چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو اگر وہ تمھارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں بری لگیں۔''

٧٠٩٠ - وَقَالَ عَبَّاسٌ النَّرْسِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ بِهٰذَا، وَقَالَ: كُلُّ رَجُلٍ لَافًّا رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي، وَقَالَ: عَائِذًا بِاللهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ، أَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ سَوْأَى الْفِتَنِ. [راجع: ٩٣]

[7090] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے یہ حدیث بیان کی تو ہر شخص اپنے کپڑے میں سر لپیٹے رو رہا تھا اور فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگ رہا تھا یا یوں کہہ رہا تھا: میں فتنوں کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

٧٠٩١ - وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

[7091] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور روایت ہے،

زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا، وَقَالَ: عَائِذًا بِاللهِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ. [راجع: ٩٣]

انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث نقل کی، اس میں ''فتنوں کی برائی'' کے بجائے ''فتنوں کے شر'' کا لفظ ہے۔

(١٦) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَلْفِتْنَةُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ»

باب: 16- نبی ﷺ کے فرمان: ''فتنہ، مشرق کی طرف سے اٹھے گا'' کا بیان

وضاحت: رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کی سرزمین کے لیے مشرق کی طرف اشارہ کیا اور مدینہ طیبہ سے مشرق کی طرف عراق وغیرہ کا علاقہ پڑتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ سرزمین عراق ہمیشہ سے فتنوں کی تخم ریزی کے لیے بڑی زرخیز واقع ہوئی ہے۔ ہم مختصر طور پر ان فتنوں کی نشاندہی کرتے ہیں جنھوں نے عراق کے علاقے سے جنم لیا یا آئندہ ادھر سے ظاہر ہوں گے۔ * حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت توحید کے مقابلے میں ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر جیسے بتوں کو سرزمین عراق میں نصب کیا گیا تھا کہ شیطان کی عبادت کو رواج دیا جائے۔ * حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب ڈنکے کی چوٹ اللہ کی توحید بیان کی تو حکومتی سطح پر ان کی مخالفت کی گئی، انھیں زندہ جلانے کے لیے آگ کا جو الاؤ تیار کیا گیا تھا وہ بھی عراق میں تھا۔ * سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے والے پھر انھیں شہید کرنے والے بھی عراقی تھے جنھوں نے طرح طرح کے الزامات بھی آپ پر لگائے تھے۔ * حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ کے بجائے جب کوفہ کو اپنا دارالخلافہ قرار دیا تو اہل کوفہ نے آپ کو اس قدر پریشان کیا کہ آپ ساری عمر اپنوں سے نبرد آزما رہے۔ * پارسائی اور دینداری کے روپ میں اٹھنے والا خوارج کا فتنۂ تکفیر بھی سرزمین عراق سے پیدا ہوا جنھوں نے اسلام کے عینی شاہد صحابۂ کرام تک کو کافر قرار دے ڈالا۔ * حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی ہمدردیوں کا جھانسہ دے کر جام شہادت نوش کرنے پر مجبور کرنے والے عراقی ہی تھے، امت مسلمہ اس فتنے کی ٹیس ابھی تک محسوس کر رہی ہے۔ * تاتاریوں کا فتنہ بھی اسی طرف سے شروع ہوا جنھوں نے مسلمانوں کا سرمایۂ علم و ادب دریائے دجلہ کی نذر کرنے کے ساتھ ساتھ بہت سے اسلامی ملکوں کو تہس نہس کر ڈالا۔ * کتاب و سنت کی روشنی میں تحریک آزادئ فکر کے مقابلے میں رائے اور قیاس کا فتنہ بھی کوفہ سے اٹھا۔ انھوں نے صحیح احادیث کو رد کرنے کے لیے عجیب و غریب اصول وضع کیے۔

٧٠٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا، اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ، أَوْ قَالَ: قَرْنُ الشَّمْسِ». [راجع: ٣١٠٤]

[7092] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ایک مرتبہ منبر کے ایک جانب کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''فتنہ ادھر ہے، فتنہ ادھر ہے جدھر سے شیطان کا سینگ یا قرنِ شمس طلوع ہوگا۔''

٧٠٩٣ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ: «أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». [راجع: ٣١٠٤]

[7093] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جبکہ آپ مشرق کی طرف منہ کیے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے: ''آگاہ رہو! فتنہ اسی طرف سے رونما ہوگا جدھر سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔''

فائدہ: قرن کے معنی قوت کے ہیں، یعنی مشرق کی طرف سے شیطانی قوت کا ظہور ہوگا۔

٧٠٩٤ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَفِي نَجْدِنَا؟ فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». [راجع: ١٠٣٧]

[7094] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے ملک شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے ملک یمن میں برکت عطا فرما۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! اور ہمارے نجد میں بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے ملک شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے ملک یمن میں برکت عطا فرما۔'' میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے تیسری بار فرمایا: ''وہاں زلزلے اور فتنے رونما ہوں گے، نیز وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔''

٧٠٩٥ - **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ فَرَجَوْنَا أَنْ يُحَدِّثَنَا حَدِيثًا حَسَنًا، قَالَ: فَبَادَرَنَا إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! حَدِّثْنَا عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ وَاللهُ يَقُولُ: ﴿وَقَٰتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ﴾ [البقرة: ١٩٣] فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ؟ إِنَّمَا كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ، وَكَانَ الدُّخُولُ فِي دِينِهِمْ فِتْنَةً، وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى

[7095] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس آئے تو ہم نے امید کی کہ وہ ہم سے کوئی عمدہ حدیث بیان کریں گے۔ اس دوران میں ایک آدمی ہم سے پہلے ان کے پاس پہنچ گیا اور کہنے لگا: اے ابوعبدالرحمٰن! ہمیں فتنے کے دور میں جنگ و قتال کے متعلق کوئی حدیث بیان کریں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''تم ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے۔'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تجھے تیری ماں روئے! کیا تجھے معلوم ہے کہ فتنہ کیا ہوتا ہے؟ حضرت محمد ﷺ تو (فتنہ ختم کرنے کے لیے) مشرکین سے جنگ کرتے

الْمُلْكِ. [راجع: ۳۱۳۰]

تھے، ان کے نزدیک مسلمانوں کا دین اسلام میں داخل ہونا باعث فتنہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی جنگ تمھاری طرح ملک گیری کے لیے نہ تھی۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے یہ تھی کہ فتنے کے زمانے میں مسلمانوں کا آپس میں جنگ کرنا جائز نہیں۔ آیت کریمہ میں ''فتنہ'' سے مراد کفر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی جنگ کفر ختم کرنے کے لیے تھی اور اب اسلام کا غلبہ ہے، کفر مغلوب ہو چکا ہے لیکن تمھاری جنگ کفر کے خاتمے کے لیے نہیں بلکہ ملک گیری اور لوگوں میں فساد برپا کرنے کے لیے ہے۔ میرے نزدیک ایسی جنگ جائز نہیں، اس لیے میں اس میں حصہ نہیں لیتا، لیکن جمہور اہل علم کا موقف ہے کہ جب ایک گروہ کے متعلق پتہ چل جائے کہ وہ باغی ہے تو ایسے حالات میں اسے اطاعت کی طرف لانے کے لیے جنگ کرنا فتنہ نہیں۔

(١٧) بَابُ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ

باب: 17- وہ فتنہ جو سمندر کی لہروں کی طرح موجزن (ٹھاٹھیں مارنے والا) ہوگا

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ: كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَتَمَثَّلُوا بِهٰذِهِ الْأَبْيَاتِ عِنْدَ الْفِتَنِ، قَالَ امْرُؤُ الْقَيْسِ:

اَلْحَرْبُ أَوَّلُ مَا تَكُونُ فَتِيَّةً
تَسْعٰى بِزِينَتِهَا لِكُلِّ جَهُولِ
حَتّٰى إِذَا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا
وَلَّتْ عَجُوزًا غَيْرَ ذَاتِ حَلِيلِ
شَمْطَاءَ يُنْكَرُ لَوْنُهَا وَتَغَيَّرَتْ
مَكْرُوهَةً لِّلشَّمِّ وَالتَّقْبِيلِ.

سفیان بن عیینہ نے خلف بن حوشب سے بیان کیا کہ سلف فتنے کے زمانے میں درج ذیل اشعار کی مثال دینا پسند کرتے تھے جنھیں امرء القیس نے کہا ہے:

ابتدا میں ایک جواں عورت کی صورت ہے یہ جنگ
دیکھ کر ناداں اسے ہوتے ہیں عاشق اور دنگ
جبکہ بھڑکے شعلے اس کے پھیل جائیں ہر طرف
تب وہ ہو جاتی ہے بوڑھی اور بدل جاتی ہے رنگ
ایسی بدصورت کو رکھے کون چونڈا ہے سفید
سونگھنے اور چومنے سے اس کے سب ہوتے ہیں تنگ

وضاحت: مندرجہ بالا منظوم ترجمہ مولانا وحید الزمان نے کیا ہے۔

٧٠٩٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقٌ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ إِذْ قَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي

[7096] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انھوں نے اچانک دریافت کیا: تم میں سے کون ہے جو فتنے کے متعلق نبی ﷺ کا فرمان یاد رکھتا ہو؟ حضرت

الْفِتْنَةِ؟ قَالَ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ»، قَالَ: لَيْسَ عَنْ هٰذَا أَسْأَلُكَ، وَلٰكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ، فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُّغْلَقًا. قَالَ: عُمَرُ أَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ عُمَرُ: إِذًا لَّا يُغْلَقُ أَبَدًا. قُلْتُ: أَجَلْ، قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ لَّيْلَةً، وَذٰلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ، فَهِبْنَا أَنْ نَّسْأَلَهُ: مَنِ الْبَابُ؟ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: عُمَرُ. [راجع: ٥٢٥]

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''انسان کی آزمائش اس کی بیوی، اس کے مال، اس کی اولاد اور اس کے پڑوسی کے معاملات میں ہوتی ہے جس کا کفارہ نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر دیتا ہے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں نہیں پوچھتا بلکہ میں اس فتنے کے بارے میں پوچھتا ہوں جو دریا کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: امیرالمومنین! تم پر اس کا کوئی خطرہ نہیں کیونکہ تمھارے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا اسے کھولا جائے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: توڑ دیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر وہ تو کبھی بند نہیں ہو سکے گا۔ میں نے کہا: جی ہاں (وہ بند نہیں ہو سکے گا)۔ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، جس طرح وہ جانتا ہے کہ کل سے پہلے رات آئے گی اور یہ اس لیے کہ میں نے ان سے ایک ایسی بات بیان کی تھی جو پہیلی یا چیستاں نہیں تھی۔ بہرحال ہمیں ان سے یہ پوچھتے ہوئے ڈر محسوس ہوا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ چنانچہ ہم نے مسروق سے کہا۔ جب اس نے پوچھا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ دروازہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی تھی۔

٧٠٩٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى حَائِطٍ مِّنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلٰى بَابِهِ وَقُلْتُ: لَأَكُونَنَّ

[7097] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ مدینہ طیبہ کے باغات میں سے کسی باغ کی طرف اپنی کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا۔ جب آپ باغ میں داخل ہوئے تو میں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا اور میں نے (دل میں) کہا: آج میں نبی ﷺ کا چوکیدار بنوں گا، حالانکہ آپ

الْيَوْمَ بَوَّابَ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَأْمُرْنِي، فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَضَى حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى قُفِّ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ، فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَوَقَفَ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ. فَقَالَ: «ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ». فَدَخَلَ فَجَاءَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ». فَجَاءَ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ فَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَامْتَلَأَ الْقُفُّ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ»، فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا فَتَحَوَّلَ حَتَّى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ عَلَى شَفَةِ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَجَعَلْتُ أَتَمَنَّى أَخًا لِي وَأَدْعُو اللهَ أَنْ يَأْتِيَ.

نے مجھے حکم نہیں دیا تھا، چنانچہ نبی ﷺ تشریف لے گئے، اپنی حاجت کو پورا کیا پھر واپس آ کر کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنی دونوں پنڈلیاں کھول کر انھیں کنویں میں لٹکا لیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر جانے کی اجازت طلب کی۔ میں نے ان سے کہا: آپ یہیں رہیں، میں آپ کے لیے اجازت لے کر آتا ہوں، چنانچہ وہ (وہیں) ٹھہر گئے۔ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ کے رسول! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''انھیں اجازت دے دو اور انھیں جنت کی بشارت سنا دو۔'' چنانچہ وہ اندر گئے اور نبی ﷺ کی دائیں جانب آ کر انھوں نے بھی اپنی پنڈلیاں کھول کر انھیں کنویں میں لٹکا لیا۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ میں نے ان سے کہا: ٹھہرو، میں آپ کے لیے اجازت لے لوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ان کو بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت سنا دو۔'' چنانچہ وہ بھی آئے، کنویں کی منڈیر پر نبی ﷺ کی بائیں جانب بیٹھے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں۔ اب کنویں کی منڈیر بھر گئی اور وہاں کوئی جگہ باقی نہ رہی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے، میں نے ان سے بھی کہا: آپ ذرا ٹھہریں یہاں تک کہ میں آپ ﷺ سے آپ کے متعلق اجازت لے لوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''انھیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت سنا دو لیکن اس کے ساتھ ایک آزمائش ہوگی جو انھیں پہنچے گی۔'' چنانچہ وہ تشریف لائے اور ان کے ساتھ بیٹھنے کی جگہ نہ پائی تو گھوم کر ان کے سامنے کنویں کے کنارے پر آئے۔ پھر انھوں نے بھی اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں پاؤں لٹکا لیے۔ پھر میرے دل میں اپنے بھائی کے متعلق خواہش پیدا ہوئی تو میں اللہ سے

ان کے آنے کی دعا کرنے لگا۔

قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَتَأَوَّلْتُ ذٰلِكَ قُبُورَهُمُ اجْتَمَعَتْ هٰهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ. [راجع: ٣٦٧٤]

ابن مسیب نے کہا: میں نے اس سے ان حضرات کی قبروں کی تاویل کی جو ایک جگہ موجود ہوں گی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قبر ان سے الگ ہوگی۔

٧٠٩٨ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: قِيلَ لِأُسَامَةَ: أَلَا تُكَلِّمُ هٰذَا؟ قَالَ: قَدْ كَلَّمْتُهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَفْتَحُهُ، وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَقُولُ لِرَجُلٍ - بَعْدَ أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا عَلَى رَجُلَيْنِ -: أَنْتَ خَيْرٌ، بَعْدَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ، فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ: أَيْ فُلَانُ! أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُولُ: إِنِّي كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَفْعَلُهُ، وَأَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ». [راجع: ٣٢٦٧]

[7098] حضرت ابووائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے کسی فتنے کا دروازہ کھولے بغیر ان سے گفتگو کی ہے۔ میں ایسا آدمی نہیں ہوں کہ سب سے پہلے کسی فتنے کا دروازہ کھولنے والا بنوں۔ میں کسی کی اس حد تک خوشامد نہیں کرتا کہ اگر اسے دو آدمیوں پر امیر بنا دیا جائے تو اسے کہوں: تو سب سے بہتر ہے جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن ایک شخص کو لا کر اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر وہ اس میں گدھے کی طرح چکی پیسے گا، یعنی وہ اپنی انتڑیوں کے گرد چکر لگائے گا۔ اہل جہنم اس کے گرد جمع ہو کر پوچھیں گے: اے فلاں! کیا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کیا کرتا تھا؟ وہ کہے گا: میں اچھی بات کے لیے لوگوں کو ضرور کہتا تھا لیکن اس پر خود عمل نہیں کرتا تھا اور بری بات سے لوگوں کو منع کرتا تھا لیکن خود اس کا مرتکب ہوتا تھا۔“

فائدہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مادر زاد ولید بن عقبہ نے شراب نوشی کی تو آپ نے تحقیق مکمل ہونے تک اس پر حد لگانے سے سکوت کیا۔ اس تاخیر میں لوگوں کے اندر شکوک وشبہات نے جنم لیا۔ سازشی گروہ نے اس بات کو بہت اچھالا، چنانچہ کسی نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لوگوں میں ولید بن عقبہ کی شراب نوشی کا بہت چرچا ہو رہا ہے، آپ اس سلسلے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ انھوں نے فرمایا: تم میرے متعلق یہ گمان نہ کرو کہ میں حضرت عثمان کو اچھی بات کہنے کے لیے سستی یا مداہنت سے کام لیتا ہوں اور نہ میں خوشامدی ہی ہوں کہ ان کے حاکم ہونے کی وجہ سے ان کی بے جا تعریف کروں۔ میں نے ان سے مصلحت، ادب واحترام اور رازداری کے طور پر بات کی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ برسرعام ان سے گفتگو کروں جس سے فتنے کی آگ مزید بھڑک اٹھے اور سب سے پہلے میں فتنہ اٹھانے والا بن جاؤں۔

(١٨) بَابٌ:

باب:18- بلاعنوان

٧٠٩٩ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: لَقَدْ نَفَعَنِي اللهُ بِكَلِمَةٍ أَيَّامَ الْجَمَلِ، لَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّ فَارِسًا مَلَّكُوا ابْنَةَ كِسْرٰى قَالَ: «لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً». [راجع: ٤٤٢٥]

[7099] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ایام جمل کے دوران میں ایک ہی بات کے ذریعے سے فائدہ پہنچایا۔ جب نبی ﷺ کو معلوم ہوا کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا سربراہ بنایا لیا ہے تو آپ نے فرمایا: ”وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جنھوں نے اپنے (حکومتی) معاملات ایک عورت کے حوالے کر دیے ہیں۔“

٧١٠٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ: لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ إِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْكُوفَةَ فَصَعِدَا الْمِنْبَرَ، فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَوْقَ الْمِنْبَرِ فِي أَعْلَاهُ، وَقَامَ عَمَّارٌ أَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَسَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ: إِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ، وَوَاللهِ إِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلٰكِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْتَلَاكُمْ لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ تُطِيعُونَ أَمْ هِيَ. [راجع: ٣٧٧٢]

[7100] حضرت ابو مریم عبداللہ بن زیاد اسدی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم بصرے کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم کو بھیجا۔ یہ دونوں بزرگ ہمارے پاس کوفہ آئے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ منبر کے اوپر سب سے اونچی جگہ پر تھے اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما ان سے نیچے کی سیڑھی پر تھے۔ ہم ان کے پاس جمع ہو گئے۔ پھر میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ کی طرف روانہ ہو چکی ہیں۔ اللہ کی قسم! وہ دنیا اور آخرت میں تمھارے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے تمھارا امتحان لینا چاہتا ہے کہ تم صرف اسی کی اطاعت کرتے ہو یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہا مانتے ہو۔

٧١٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ: قَامَ عَمَّارٌ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ فَذَكَرَ عَائِشَةَ وَذَكَرَ مَسِيرَهَا وَقَالَ:

[7101] حضرت ابووائل سے روایت ہے کہ کوفہ میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کی روانگی کا ذکر کیا اور فرمایا: بے شک وہ

إِنَّهَا زَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلٰكِنَّهَا مِمَّا ابْتُلِيتُمْ. [راجع: ٣٧٧٢]

دنیا و آخرت میں تمھارے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ہیں لیکن تمھیں ان کے متعلق آزمائش میں ڈالا گیا ہے۔

٧١٠٢، ٧١٠٣، ٧١٠٤ - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ: دَخَلَ أَبُو مُوسٰى وَأَبُو مَسْعُودٍ عَلٰى عَمَّارٍ حَيْثُ بَعَثَهُ عَلِيٌّ إِلٰى أَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْتَنْفِرُهُمْ فَقَالَا: مَا رَأَيْنَاكَ أَتَيْتَ أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ إِسْرَاعِكَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ مُنْذُ أَسْلَمْتَ. فَقَالَ عَمَّارٌ: مَا رَأَيْتُ مِنْكُمَا مُنْذُ أَسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ، وَكَسَاهُمَا حُلَّةً، [حُلَّةً] ثُمَّ رَاحُوا إِلَى الْمَسْجِدِ. [انظر: ٧١٠٥، ٧١٠٦، ٧١٠٧]

[7104,7103,7102] حضرت ابووائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہما دونوں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے پاس گئے جبکہ انھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کی طرف بھیجا تھا کہ وہ انھیں مدد کے لیے نکلنے پر آمادہ کریں۔ ان دونوں نے (حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے) کہا: جب سے تم مسلمان ہوئے ہو ہم نے کوئی بات اس سے زیادہ بری نہیں دیکھی جو تم اس کام میں جلد بازی دکھا رہے ہو۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے انھیں جواب دیا: میں نے بھی جب سے تم مسلمان ہوئے ہو تمھاری کوئی بات اس سے بری نہیں دیکھی جو تم اس کام میں دیر کر رہے ہو۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کو ایک ایک نیا جوڑا پہنایا، پھر وہ (تینوں مل کر) مسجد میں تشریف لے گئے۔

٧١٠٥، ٧١٠٦، ٧١٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ أَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي مُوسٰى وَعَمَّارٍ، فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: مَا مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا لَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ فِيهِ، غَيْرَكَ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتَ النَّبِيَّ ﷺ أَعْيَبَ عِنْدِي مِنِ اسْتِسْرَاعِكَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ. قَالَ عَمَّارٌ: يَا أَبَا مَسْعُودٍ! وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ وَلَا مِنْ صَاحِبِكَ هٰذَا شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتُمَا النَّبِيَّ ﷺ أَعْيَبَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا فِي هٰذَا الْأَمْرِ.

[7107,7106,7105] حضرت شقیق بن سلمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت ابومسعود انصاری، ابوموسیٰ اشعری اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابومسعود نے (حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے) کہا: تمھارے ساتھ جتنے لوگ ہیں اگر میں چاہوں تو تمھارے علاوہ ہر ایک کے متعلق کچھ نہ کچھ کہہ سکتا ہوں لیکن جب سے تم نے نبی ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے میں نے تمھارا کوئی عیب نہیں دیکھا بس یہی ایک بات ہے کہ تم اس معاملے میں جلد بازی سے کام لے رہے ہو۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابومسعود! جب سے تم دونوں نے نبی ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے میں نے تمھارے اور تمھارے اس ساتھی کے متعلق کوئی عیب نہیں دیکھا سوائے اس بات کے

کہ تم اس معاملے میں دیر کر رہے ہو۔

فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ - وَكَانَ مُوسِرًا -: يَا غُلَامُ! هَاتِ حُلَّتَيْنِ، فَأَعْطَى إِحْدَاهُمَا أَبَا مُوسٰى وَالْأُخْرٰى عَمَّارًا، وَقَالَ: رُوحَا فِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ. [راجع: ٧١٠٢، ٧١٠٣، ٧١٠٤]

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ چونکہ صاحب ثروت تھے، انھوں نے اپنے غلام سے کہا: دو جوڑے لاؤ، چنانچہ انھوں نے ایک جوڑا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو دیا اور دوسرا حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو دیا، پھر ان دونوں سے فرمایا: انھیں زیب تن کر کے جمعہ ادا کرنے کے لیے جاؤ۔

(١٩) بَابٌ: إِذَا أَنْزَلَ اللهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا

باب: 19- جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے

٧١٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَنْزَلَ اللهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ».

[7108] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو جو ان میں موجود ہوتے ہیں ان تمام کو عذاب اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ پھر انھیں قیامت کے دن ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''

فائدہ: اس حدیث کے پیش کرنے سے امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصود یہ ہے کہ جنگ جمل یا جنگ صفین میں شامل تمام لوگ فریقین کے مخالف یا طرفدار نہیں تھے۔ یقیناً کچھ ایسے بھی ہوں گے جنھیں مجبوراً اس جنگ میں دھکیل دیا گیا۔ اگر وہ جنگ میں لقمۂ اجل بن گئے ہوں تو قیامت کے دن ان کے ساتھ ان کی نیت کے مطابق سلوک کیا جائے گا۔

(٢٠) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: «إِنَّ ابْنِي هٰذَا لَسَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ»

باب: 20- حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرا دے گا'' کا بیان

٧١٠٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَبُو مُوسٰى، وَلَقِيتُهُ بِالْكُوفَةِ، جَاءَ إِلَى ابْنِ شُبْرُمَةَ فَقَالَ: أَدْخِلْنِي

[7109] حضرت حسن بصری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اپنے لشکر لے کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف لڑنے کے لیے نکلے تو حضرت عمرو بن

عَلٰى عِيسٰى فَأَعِطَهُ، فَكَأَنَّ ابْنَ شُبْرُمَةَ خَافَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ. قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: لَمَّا سَارَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالْكَتَائِبِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ: أَرٰى كَتِيبَةً لَّا تُوَلِّي حَتّٰى تُدْبِرَ أُخْرَاهَا، قَالَ مُعَاوِيَةُ: مَنْ لِذَرَارِيِّ الْمُسْلِمِينَ؟ فَقَالَ: أَنَا، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ: نَلْقَاهُ فَنَقُولُ لَهُ: الصُّلْحَ.

عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں جو واپس نہیں ہوگا یہاں تک کہ اپنے مقابل کو بھگا نہ دے۔ اس پر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسے حالات میں مسلمانوں کے اہل و عیال کی کون کفالت کرے گا؟ انھوں نے کہا: ان کی میں کفالت کروں گا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عامر اور عبدالرحمٰن بن سمرہ نے کہا: ہم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے ملاقات کرتے ہیں اور انھیں صلح پر آمادہ کرتے ہیں۔

قَالَ الْحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ جَاءَ الْحَسَنُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ». [راجع: ٢٧٠٤]

حضرت حسن بصری نے کہا: میں نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ ایک دفعہ خطبہ دے رہے تھے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک یہ میرا بیٹا سید ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے سبب مسلمانوں کے دو لشکروں کے درمیان صلح کرا دے گا۔''

٧١١٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ حَرْمَلَةَ مَوْلٰى أُسَامَةَ أَخْبَرَهُ. قَالَ عَمْرٌو: وَقَدْ رَأَيْتُ حَرْمَلَةَ قَالَ: أَرْسَلَنِي أُسَامَةُ إِلٰى عَلِيٍّ وَقَالَ: إِنَّهُ سَيَسْأَلُكَ الْآنَ فَيَقُولُ: مَا خَلَّفَ صَاحِبَكَ؟ فَقُلْ لَهُ: يَقُولُ لَكَ: لَوْ كُنْتَ فِي شِدْقِ الْأَسَدِ لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِيهِ، وَلٰكِنَّ هٰذَا أَمْرٌ لَمْ أَرَهُ، فَلَمْ يُعْطِنِي شَيْئًا.

[7110] حضرت حرملہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ تم سے میرے متعلق ضرور پوچھیں گے کہ تیرا ساتھی کیوں پیچھے رہا ہے؟ تو انھیں کہنا: اسامہ آپ کے متعلق کہتے ہیں: اگر آپ شیر کی ڈاڑھوں میں پھنسے ہوتے تو ضرور آپ کی رفاقت کو پسند کرتا لیکن مسلمانوں کے باہمی جنگ و قتال کو میں پسند نہیں کرتا۔

فَذَهَبْتُ إِلٰى حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ، فَأَوْقَرُوا لِي رَاحِلَتِي.

حضرت حرملہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے کچھ نہ دیا۔ پھر میں حضرت حسن، حضرت حسین اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم کے پاس گیا تو انھوں نے ساز و سامان سے میری سواری خوب لدوا دی۔

(٢١) بَابٌ: إِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخِلَافِهِ

باب: 21- ایک شخص قوم سے کوئی بات کہے، پھر وہاں سے نکل کر دوسری بات کہنے لگے

٧١١١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَمَّا خَلَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهُ وَوَلَدَهُ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، وَإِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هٰذَا الرَّجُلَ عَلٰى بَيْعِ اللهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ غَدْرًا أَعْظَمَ مِنْ أَنْ يُبَايَعَ رَجُلٌ عَلٰى بَيْعِ اللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْقِتَالُ، وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِّنْكُمْ خَلَعَهُ وَلَا بَايَعَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ إِلَّا كَانَتِ الْفَيْصَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ. [راجع: ٣١٨٨]

[7111] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت توڑ دی تو حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے اپنے خادموں اور بیٹوں کو جمع کیا اور کہا: بے شک میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔“ ہم نے اس شخص کی بیعت اللہ اور اس کے رسول کے نام پر کی ہے۔ میرے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی غداری نہیں کہ ایک شخص سے اللہ اور اس کے رسول کے نام پر بیعت کی جائے، پھر اس کے خلاف لڑائی کھڑی کر دی جائے۔ دیکھو! تم میں سے جو کوئی اس کی بیعت توڑے گا اور کسی دوسرے کی بیعت کرے گا تو میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔

٧١١٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ: وَلَمَّا كَانَ ابْنُ زِيَادٍ وَمَرْوَانُ بِالشَّامِ، وَوَثَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، وَوَثَبَ الْقُرَّاءُ بِالْبَصْرَةِ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلٰى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي دَارِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ عِلِّيَّةٍ لَهُ مِنْ قَصَبٍ فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ، فَأَنْشَأَ أَبِي يَسْتَطْعِمُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ: يَا أَبَا بَرْزَةَ! أَلَا تَرٰى مَا وَقَعَ فِيهِ النَّاسُ؟ فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ: إِنِّي احْتَسَبْتُ عِنْدَ اللهِ أَنِّي أَصْبَحْتُ سَاخِطًا عَلٰى أَحْيَاءِ قُرَيْشٍ، إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلٰى

[7112] حضرت ابومنہال سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب ابن زیاد اور مروان شام میں تھے، ادھر حضرت ابن زبیر ؓ مکہ میں اٹھ کھڑے تھے اور خارجیوں نے بصرہ پر قبضہ کر رکھا تھا تو میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت ابوبرزہ اسلمی ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب ہم ان کے گھر پہنچے تو وہ ایک کمرے کے سائے میں تشریف فرما تھے جو بانس کا بنا ہوا تھا۔ ہم ان کے پاس بیٹھ گئے اور میرے والد نے ان سے سلسلۂ گفتگو چھیڑنے کے لیے کہا: اے ابوبرزہ! آپ دیکھتے نہیں لوگوں نے کیا کر رکھا ہے؟ پہلی بات جو میں نے آپ کے منہ سے سنی وہ یہ تھی: میں ان قریش والوں سے اللہ کی خاطر ناراض ہوں، اللہ تعالیٰ اس پر مجھے اجر دے

الْحَالِ الَّذِي عَلِمْتُمْ مِنَ الذِّلَّةِ وَالْقِلَّةِ وَالضَّلَالَةِ، وَإِنَّ اللهَ أَنْقَذَكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَتَّى بَلَغَ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ، وَهٰذِهِ الدُّنْيَا الَّتِي أَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ، إِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِالشَّامِ وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلُونَ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِمَكَّةَ وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا. [انظر: ٧٢٧١]

گا۔ عرب کے باشندو! تم جانتے ہو کہ تم ذلت وقلت اور ضلالت کے کس عالم میں تھے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے تمھیں اسلام اور حضرت محمد ﷺ کے ذریعے سے نجات دی یہاں تک کہ تم اس مرتبہ تک پہنچ گئے جو تمھارے سامنے ہے، پھر اسی دنیا نے تمھیں تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ یہ شخص جو شام میں حاکم بن بیٹھا ہے اللہ کی قسم! وہ محض دنیا کے لیے شمشیر بکف ہے۔ اور یہ خارجی لوگ جو تمھارے درمیان ہیں واللہ! یہ بھی حصول دنیا کے لیے لڑ رہے ہیں اور وہ صاحب (ابن زبیر رضی اللہ عنہما) جو مکہ میں ہیں اللہ کی قسم! ان کے لڑنے کی غرض بھی محض دنیا ہے۔

٧١١٣ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: إِنَّ الْمُنَافِقِينَ الْيَوْمَ شَرٌّ مِّنْهُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، كَانُوا يَوْمَئِذٍ يُسِرُّونَ وَالْيَوْمَ يَجْهَرُونَ.

[7113] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: آج کل کے منافق رسول اللہ ﷺ کے دور کے منافقین سے زیادہ بدتر ہیں۔ وہ اپنی شرارتوں کو چھپا کر عمل میں لاتے تھے اور یہ لوگ علانیہ ان کا ارتکاب کرتے ہیں۔

٧١١٤ - **حَدَّثَنَا** خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ الْإِيمَانِ.

[7114] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: منافقت تو نبی ﷺ کے عہد مبارک میں تھی، آج تو ایمان کے بعد کفر اختیار کرنا ہے۔

(٢٢) بَابٌ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُغْبَطَ أَهْلُ الْقُبُورِ

باب: 22- قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگ قبر والوں پر رشک کرنے لگیں

٧١١٥ - **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ

[7115] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی حتی کہ ایک شخص دوسرے کی قبر کے

الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ». [راجع: ٨٥]

پاس سے گزرے گا تو کہے گا: کاش! اس کی جگہ میں ہوتا۔"

(٢٣) بَابُ تَغَيُّرِ الزَّمَانِ حَتَّى تُعْبَدَ الْأَوْثَانُ

باب: 23- زمانے میں تبدیلی آنا حتی کہ لوگ بتوں کی عبادت کرنے لگیں گے

٧١١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلَى ذِي الْخَلَصَةِ».

[7116] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ذوالخلصہ کے مقام پر قبیلۂ دوس کی عورتوں کے سرین (طواف کرتے ہوئے) ایک دوسرے سے ٹکرانے لگیں گے۔"

وَذُو الْخَلَصَةِ: طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

ذوالخلصہ، قبیلۂ دوس کا بت تھا جس کی وہ زمانۂ جاہلیت میں عبادت کیا کرتے تھے۔

٧١١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ». [راجع: ٣٥١٧]

[7117] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قحطان سے ایک آدمی (بادشاہ بن کر) نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔"

(٢٤) بَابُ خُرُوجِ النَّارِ

باب: 24- آگ کا نکلنا

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ».

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی یہ ہے کہ ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب تک ہانک کر لے جائے گی۔"

٧١١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ

[7118] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو بصریٰ شہر کے اونٹوں

السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى».

کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔"

٧١١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَدِّهِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا».

[7119] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عنقریب دریائے فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہوگا جو کوئی وہاں موجود ہو وہ اس سے کچھ نہ لے۔"

قَالَ عُقْبَةُ: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ».

ایک دوسری روایت میں ہے کہ سونے کا پہاڑ ظاہر ہو گا۔

(٢٥) بَابٌ:

باب:25- بلا عنوان

٧١٢٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنَا مَعْبَدٌ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا».

[7120] حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "صدقہ کرو کیونکہ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک شخص اپنا صدقہ لے کر پھرے گا اور کوئی اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔"

قَالَ مُسَدَّدٌ: حَارِثَةُ أَخُو عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ لِأُمِّهِ. قَالَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ. [راجع: ١٤١١]

مسدد نے کہا: حارثہ، عبیداللہ بن عمر کا مادری بھائی ہے۔ یہ بات ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے بیان کی ہے۔

فائدہ: بڑی بڑی فتوحات کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں یہ صورت حال پیدا ہوگئی تھی۔ اسی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دور میں بھی یہی حالت تھی کہ مال و دولت کی اس قدر فراوانی تھی کہ کوئی صدقہ لینے والا نہیں ملتا تھا۔

٧١٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي

[7121] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِّنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ، وَحَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ، وَهُوَ الْقَتْلُ، وَحَتّٰى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتّٰى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لَا أَرَبَ لِي بِهِ، وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ، وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ! وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ [يَعْنِي] آمَنُوا أَجْمَعُونَ، فَذٰلِكَ حِينَ ﴿لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيٓ إِيمَٰنِهَا خَيْرًا﴾ [الأنعام: ١٥٨]، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلٰى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا». [راجع: ٨٥]

جب تک دو بڑی جماعتیں باہم سخت لڑائی نہ کریں۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان بڑی خونریز لڑائی ہوگی، حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔ اور یہاں تک کہ تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور زلزلوں کی کثرت ہوگی، نیز زمانہ قریب ہو جائے گا اور فتنوں کا ظہور ہوگا۔ ہرج، یعنی قتل و غارت عام ہوگی۔ اور یہاں تک کہ تم میں مال کی کثرت ہوگی بلکہ وہ بہہ پڑے گا حتی کہ مال دار کو فکر دامن گیر ہوگی کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا اور مال دار اپنا صدقہ کسی پر پیش کرے گا تو وہ کہے گا: مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ اور یہاں تک کہ لوگ بڑے بڑے محلات پر فخر کریں گے۔ اور یہاں تک کہ آدمی دوسرے کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا: کاش! یہ جگہ اس کی ہوتی۔ اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے گا اور جب مغرب سے طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب: ''کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا نفع نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان کے ساتھ اچھے عمل نہ کیے۔'' اور بلاشبہ قیامت اچانک اس طرح قائم ہوگی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا اور وہ اس کی خرید و فروخت نہ کر سکے ہوں گے اور نہ اسے لپیٹ ہی پائیں گے۔ اور قیامت اس طرح برپا ہوگی کہ ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر گھر کی طرف لوٹے گا اور اس کو نوش نہیں کر سکے گا۔ اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ آدمی اپنا حوض تیار کر رہا ہوگا اور اس میں سے پانی نہیں پی سکے گا اور یقیناً قیامت اس طرح قائم ہوگی کہ ایک آدمی نے اپنے منہ کی طرف لقمہ اٹھایا ہوگا اور وہ اسے

کھا نہیں سکے گا۔"

(٢٦) بَابُ ذِكْرِ الدَّجَّالِ

باب:26- دجال کا ذکر

وضاحت: لفظ دجال، دجل سے مأخوذ ہے جس کے معنی ہیں: دھوکا دینا، حق کو چھپانا، ملمع سازی کرنا اور شعبدہ بازی دکھانا۔ ہر وہ شخص جس میں یہ اوصاف ہوں اسے دجال کہا جا سکتا ہے، لیکن دجال اکبر وہ ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا۔

٧١٢٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: قَالَ لِي الْمُغِيرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ مَا سَأَلْتُهُ، وَإِنَّهُ قَالَ لِي: «مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ؟» قُلْتُ: لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ، قَالَ: «بَلْ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ».

[7122] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: دجال کے متعلق جس قدر میں نے نبی ﷺ سے پوچھا اتنا کسی نے نہیں پوچھا۔ آپ نے مجھے فرمایا: "اس سے تمھیں کیا نقصان پہنچے گا؟" میں نے کہا: لوگ کہتے ہیں: اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہو گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ اللہ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔"

٧١٢٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ - أُرَاهُ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ» [راجع: ٣٠٥٧].

[7123] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "(دجال) دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، گویا وہ انگور کا ابھرا ہوا دانہ ہے۔"

٧١٢٤ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَجِيءُ الدَّجَّالُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ». [راجع: ١٨٨١]

[7124] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "دجال آئے گا اور مدینہ طیبہ کے ایک کنارے پر ٹھہرے گا۔ اس کے بعد مدینہ تین مرتبہ بھونچال سے دوچار ہوگا۔ اس کے نتیجے میں ہر کافر اور منافق نکل کر اس (دجال) کی طرف چلا جائے گا۔"

٧١٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَلَهَا يَوْمَئِذٍ

[7125] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اہل مدینہ پر دجال کا رعب نہیں پڑے گا۔ اس وقت (مدینہ طیبہ کے) سات دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر

سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ». [راجع: ۱۸۷۹]

ہوں گے۔"

٧١٢٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ».

[7126] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "مدینہ طیبہ پر مسیح دجال کا رعب نہیں پڑے گا۔ اس وقت اس کے سات دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔"

[قَالَ] وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِهٰذَا. [راجع: ۱۸۷۹]

ابراہیم بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: میں بصرے آیا تو مجھ سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔

٧١٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: «إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، وَلٰكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ». [راجع: ۳۰۵۷]

[7127] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان تعریف کی، پھر دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: "میں تمھیں دجال سے خبردار کرتا ہوں۔ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو، البتہ میں تمھیں اس کے متعلق ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی: وہ یہ ہے کہ وہ کانا ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔"

٧١٢٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ يَنْطِفُ - أَوْ يُهَرَاقُ - رَأْسُهُ مَاءً. قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ. ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ

[7128] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے ایک دفعہ نیند میں دیکھا کہ میں کعبہ کا طواف کر رہا ہوں۔ اچانک ایک گندمی رنگ والا آدمی میرے سامنے آیا جس کے بال سیدھے تھے اور اس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ابن مریم ہیں۔ پھر میں

فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قَالُوا: هٰذَا الدَّجَّالُ، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ»، رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ. [راجع: ٣٤٤٠]

نے اچانک ایک طرف التفات کیا تو ایک سرخ جسم آدمی دیکھا جس کے سر کے بال سخت گھنگھریالے تھے اور وہ آنکھ سے کانا تھا، گویا اس کی آنکھ ابھرے ہوئے انگور کی طرح تھی۔ لوگوں نے کہا: یہ دجال ہے۔ وہ لوگوں میں ابن قطن کے بہت مشابہ تھا۔'' یہ قبیلۂ خزاعہ کا ایک آدمی تھا۔

٧١٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهَا] قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. [راجع: ٨٣٢]

[7129] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ اپنی نماز میں دجال سے پناہ مانگتے تھے۔

٧١٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الدَّجَّالِ: «إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ».

[7130] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے دجال کے متعلق فرمایا: ''یقیناً اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگا اور اس کا پانی آگ ہوگی۔''

قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٣٤٥٠]

حضرت ابومسعود ؓ نے فرمایا: میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

٧١٣١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ». فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٧٤٠٨]

[7131] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو نبی بھی مبعوث ہوا اس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے ضرور خبردار کیا ہے۔ آگاہ رہو وہ کانا ہے جبکہ تمھارا رب کانا نہیں۔ اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔'' حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس ؓ نے بھی نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

(٢٧) بَابٌ: لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ

باب: 27- دجال، مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا

٧١٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ، فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ: «يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ، فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ [وَ] هُوَ خَيْرُ النَّاسِ - أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ- فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَهُ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ: وَاللهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ، فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ». [راجع: ١٨٨٢]

[7132] حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دن نبی ﷺ نے ہم سے دجال کے متعلق ایک طویل حدیث بیان فرمائی۔ آپ کے ارشادات میں سے یہ بھی تھا کہ آپ نے فرمایا: ”دجال آئے گا اور اس کے لیے ناممکن ہوگا کہ وہ مدینہ طیبہ کے راستوں میں داخل ہو، چنانچہ مدینہ طیبہ کے قریب کسی شوریلی زمین پر قیام کرے گا۔ اس دن اس کے پاس ایک مرد مومن جائے گا جو سب لوگوں سے بہتر ہوگا: وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دی تھی۔ اس پر دجال کہے گا: تم ہی بتاؤ اگر میں اسے قتل کر دوں، پھر اسے زندہ کروں تو کیا تمھیں میرے معاملے میں کوئی شک و شبہ باقی رہے گا؟ لوگ کہیں گے: نہیں، چنانچہ دجال اس کو قتل کر دے گا، پھر اسے زندہ کر لے گا۔ اب وہ آدمی کہے گا: اللہ کی قسم! آج سے زیادہ مجھے تیرے معاملے میں پہلے اتنی بصیرت کبھی حاصل نہ تھی۔ اس کے بعد دجال اسے قتل کرنے کا ارادہ کرے گا لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔“

٧١٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ». [راجع: ١٨٨٠]

[7133] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ طیبہ کے راستوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں، نہ تو یہاں طاعون آ سکتا ہے اور نہ دجال ہی کو آنے کی ہمت ہوگی۔“

٧١٣٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ، وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللهُ». [راجع: ١٨٨١]

[7134] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”دجال مدینہ طیبہ تک آئے گا تو یہاں فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا، چنانچہ اگر اللہ نے چاہا تو دجال اس کے قریب نہیں آ سکے گا اور نہ یہاں طاعون ہی پھیلے گا۔“

(٢٨) بَابُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

٧١٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ» - وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ: الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا - قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ». [راجع: ٣٣٤٦]

باب:28-یاجوج وماجوج کا بیان

[7135] حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں گھبرائے ہوئے تشریف لائے۔ آپ فرما رہے تھے: ”عربوں کے لیے اس برائی کی وجہ سے تباہی ہے جو بالکل قریب آ لگی ہے۔ آج یاجوج وماجوج کی دیوار سے اتنا کھل گیا ہے۔“ اور آپ نے اپنے انگوٹھے اور اس کے قریب والی انگلی کو ملا کر ایک حلقہ سا بنایا۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر پوچھا: اللہ کے رسول! کیا ہم نیک لوگوں کی موجودگی میں بھی ہلاک کر دیے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، جب بدکاری بہت بڑھ جائے گی۔“

٧١٣٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُفْتَحُ الرَّدْمُ - رَدْمُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ - مِثْلَ هٰذِهِ»، وَعَقَدَ وُهَيْبٌ تِسْعِينَ. [راجع: ٣٣٤٧]

[7136] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”سد، یعنی یاجوج و ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے۔“ (راویٔ حدیث) حضرت وہیب نے نوے کا اشارہ کر کے بتایا، یعنی گرہ لگائی۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

93- كِتَابُ الْأَحْكَامِ

حکومت اور قضاء سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَأُو۟لِى ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ﴾ [النساء: ٥٩]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، نیز صاحبانِ حکومت کی بات بھی مانو'' کا بیان

٧١٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي». [راجع: ٢٩٥٧]

[7137] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے گویا اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے میرے امیر کی بات مانی اس نے میری بات مانی اور جس نے میرے امیر کی خلاف ورزی کی اس نے گویا میری خلاف ورزی کی۔''

فائدہ: اطاعت سے مراد احکام کی بجا آوری اور منہیات سے رک جانا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بعینہٖ اللہ کی اطاعت اس لیے ہے کہ آپ وہی حکم دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے۔ اس طرح حکومت کا نظم و نسق قائم رکھنے کے لیے حکام وقت کی بات ماننا ضروری ہے اور ان کی اطاعت، آپ ﷺ نے اپنی اطاعت قرار دی ہے لیکن اگر کوئی حاکم وقت قرآن و حدیث کے خلاف حکم دے تو اسے ترک کر کے قرآن و حدیث پر عمل کرنا ہوگا تاکہ شریعت کی بالادستی قائم رہے۔

٧١٣٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ

[7138] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْإِمَامُ الْأَعْظَمُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْؤُولَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ».

[راجع: ٨٩٣]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگاہ رہو! تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ حاکم وقت لوگوں کا نگہبان ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اس سے اپنی نگہبانی کے متعلق سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے اہل خانہ اور اولاد کی نگران ہے، اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا۔ کسی شخص کا غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے، اسے اس کی نگرانی کے متعلق سوال ہو گا۔ آگاہ رہو! تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے اپنی اپنی رعایا کے متعلق باز پرس ہوگی۔''

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ ذمہ داری کا دائرہ حکومت و امارت سے ہٹ کر ہر ادنیٰ سے ادنیٰ ذمہ دار کو بھی شامل ہے۔ ہر ذمہ دار اپنے حلقے کا مسئول ہے۔ اس ذمہ داری سے ناجائز فائدہ اٹھانا بھی گناہ ہے۔

(٢) بَابٌ: اَلْأُمَرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ

باب:2- سربراہانِ حکومت قریش سے ہوں گے

٧١٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ - وَهُمْ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ - أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ: أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِّنْ قَحْطَانَ، فَغَضِبَ فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَأُولٰئِكَ جُهَّالُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ، لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللهُ فِي

[7139] حضرت محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں قریش کے ایک وفد کے ہمراہ حضرت معاویہ ؓ کے پاس تھا، انھیں معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ بیان کرتے ہیں کہ عنقریب قبیلۂ قحطان کا بادشاہ ہوگا۔ اس بیان پر حضرت معاویہ ؓ کو بہت غصہ آیا اور انھوں نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کے شایان شان تعریف کی پھر کہا: امابعد! تم میں سے کچھ لوگ ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں اور نہ وہ رسول اللہ ﷺ ہی سے منقول ہیں۔ یہ تم میں سے جاہل لوگ ہیں۔ تم ایسے خیالات سے خود کو محفوظ رکھو جو تمھیں گمراہ کر دیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''یہ امر خلافت قریش میں رہے گا۔ اگر کوئی ان سے اس

النَّارِ عَلٰى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ». [راجع: ٣٥٠٠]

معاملے میں دشمنی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل گرا دے گا۔ یہ اس وقت تک ہوگا جب تک قریش دین کو قائم رکھیں گے۔"

تَابَعَهُ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ.

نعیم نے ابن مبارک کے ذریعے سے عن معمر، عن زہری محمد بن جبیر سے روایت کرنے میں شعیب کی متابعت کی ہے۔

٧١٤٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ». [راجع: ٣٥٠١]

[7140] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ امر خلافت قریش میں اس وقت تک رہے گا جب تک ان کے دو شخص بھی باقی رہیں گے۔"

فائدہ: اس حدیث میں اشارہ ہے کہ جب تک قریش موجود رہیں گے خلافت کے لائق ہوں گے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ دین اسلام کے علمبردار اور اس کے نفاذ کے لیے عملاً اقدام کریں بصورت دیگر انھیں اس خلافت سے محروم کر دیا جائے گا۔

(٣) بَابُ أَجْرِ مَنْ قَضٰى بِالْحِكْمَةِ

باب:3- اس شخص کا ثواب جو اللہ کے حکم کے مطابق فیصلے کرے

لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ﴾ [المائدة: ٤٧]

ارشاد باری ہے: "جس نے اللہ کی نازل کردہ تعلیمات کے مطابق فیصلہ نہ کیا تو ایسے لوگ ہی فاسق ہیں۔"

٧١٤١ - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَآخَرُ آتَاهُ اللهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا». [راجع: ٧٣]

[7141] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قابل رشک دو آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے حق کے راستے میں بے دریغ خرچ کرے اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت سے سرفراز کیا وہ اس کے مطابق فیصلے کرے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دے۔"

(٤) بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً

باب:4- حاکم وقت کی بات سننا اور اسے ماننا ضروری ہے بشرطیکہ وہ گناہ اور نافرمانی نہ ہو

٧١٤٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ». [راجع: ٦٩٣]

[7142] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم بات سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر کسی ایسے حبشی کو حاکم اور سربراہ مقرر کر دیا جائے جس کا سر منقیٰ کی طرح چھوٹا ہو۔''

فائدہ: ادنیٰ سے ادنیٰ امیر کی بھی اطاعت ضروری ہے بشرطیکہ وہ معصیت کا حکم نہ دے۔ عرب لوگ نظام امارت نہیں جانتے تھے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنے امراء کی اطاعت اور فرمانبرداری کی رغبت دی ہے تاکہ وہ صلح و جنگ میں اپنے امراء کے تابع رہیں اور افراتفری پھیلا کر اسلام کے اتحاد کو پارہ پارہ نہ کریں۔

٧١٤٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً». [راجع: ٧٠٥٣]

[7143] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے امیر میں کوئی ایسی چیز دیکھی جسے وہ پسند نہیں کرتا تو اسے چاہیے کہ صبر کرے کیونکہ اگر کوئی جماعت سے ایک بالشت بھی الگ ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔''

فائدہ: جماعت سے الگ ہونے سے مراد ملی نظام کو توڑ کر حاکم اسلام سے بغاوت کرنا ہے۔ ایسا آدمی عہد جاہلیت کی سی خودسری میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں مرنا جاہلیت کی موت مرنا ہے جو مسلمان کی شان کے شایان نہیں۔ اس حدیث میں امیر سے مراد ہماری خودساختہ تنظیموں کے امیر نہیں بلکہ خلیفۂ اسلام ہے جو صحیح معنوں میں صاحب اقتدار اور اختیارات کا مالک ہو۔ ایسے امیر کی اطاعت ضروری ہے۔ معمولی باتوں کا بہانہ بنا کر بغاوت کا راستہ ہموار کرنا جاہلیت کی یاد تازہ کرنے کے مترادف ہے۔

٧١٤٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ». [راجع: ٢٩٥٥]

[7144] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایک مسلمان کے لیے امیر کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ یہ اطاعت پسندیدہ اور ناپسندیدہ دونوں باتوں میں ہے بشرطیکہ اسے کسی گناہ کا حکم نہ دیا جائے۔ اگر اسے گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ بات سنی جائے اور نہ اطاعت ہی

کی جائے۔"

٧١٤٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوا، فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُطِيعُونِي؟ قَالُوا: بَلٰى. قَالَ: قَدْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَا جَمَعْتُمْ حَطَبًا وَأَوْقَدْتُّمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا، فَجَمَعُوا حَطَبًا فَأَوْقَدُوا نَارًا، فَلَمَّا هَمُّوا بِالدُّخُولِ فَقَامُوا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِرَارًا مِّنَ النَّارِ، أَفَنَدْخُلُهَا؟ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ خَمَدَتِ النَّارُ وَسَكَنَ غَضَبُهُ فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ». [راجع: ٤٣٤٠]

[7145] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک دستہ بھیجا اور اس پر انصار کے ایک آدمی کو امیر بنایا۔ آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کی اطاعت کریں۔ پھر وہ امیر ان لشکریوں پر ناراض ہو گیا اور کہنے لگا: کیا تمھیں نبی ﷺ نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! اس امیر نے کہا: میں تمھیں قسم دیتا ہوں کہ تم لکڑیاں جمع کر کے آگ جلاؤ پھر اس میں کود جاؤ۔ لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں اور آگ جلائی۔ پھر جب انھوں نے اس میں کودنے کا ارادہ کیا تو ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ کچھ لوگوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کی فرمانبرداری تو آگ سے بچنے کے لیے کی تھی تو کیا پھر ہم خود ہی آگ میں کود جائیں؟ وہ اسی سوچ بچار میں تھے کہ اس دوران میں آگ ٹھنڈی ہو گئی اور امیر کا غصہ بھی جاتا رہا، پھر جب نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "اگر وہ آگ میں کود جاتے تو پھر اس سے کبھی نہ نکل سکتے۔ اطاعت صرف اچھے کاموں اور اچھی باتوں میں ہے۔"

(٥) بَابٌ: مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ الْإِمَارَةَ أَعَانَهُ اللهُ عَلَيْهَا

باب: 5- جسے طلب کیے بغیر عہدہ ملے تو اللہ اس کی مدد کرے گا

٧١٤٦ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَّمِينِكَ

[7146] حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: "اے عبدالرحمٰن! تم حکومت کا عہدہ مت طلب کرو کیونکہ اگر تمھیں طلب کرنے پر حکومت کی ذمہ داری دی گئی تو تم اس کے سپرد کر دیے جاؤ گے اور اگر تمھیں طلب کے بغیر کوئی عہدہ دیا گیا تو اللہ کی طرف سے اس میں تمھاری مدد کی جائے گی۔ اور اگر تم قسم اٹھاؤ پھر اس کے خلاف میں کوئی بہتری دیکھو تو اپنی قسم کا

وَائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ». [راجع: ٦٦٢٢]

کفارہ ادا کر دو اور جو بہتر ہے اسے کر گزرو۔"

(٦) بَابٌ: مَنْ سَأَلَ الْإِمَارَةَ وُكِلَ إِلَيْهَا

باب:6- جس نے مانگ کر عہدہ حاصل کیا تو وہ اس کے سپرد کر دیا جائے گا

٧١٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ». [راجع: ٦٦٢٢]

[7147] حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: "اے عبدالرحمٰن! حکومتی عہدہ مت طلب کرنا کیونکہ اگر تجھے طلب کرنے پر کوئی عہدہ ملا تو تم اس کے حوالے کر دیے جاؤ گے اور اگر تمھیں طلب کیے بغیر کوئی ذمہ داری ملی تو اس میں تمھاری مدد کی جائے گی۔ اور اگر تم کسی بات پر قسم اٹھاؤ، پھر اس کے سوا کسی دوسری چیز میں بہتری دیکھو تو اسے کر لو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔"

فائدہ: اس حدیث میں اشارہ ہے کہ حاکم اعلیٰ قابل ترین افراد تلاش کر کے امور حکومت ان کے حوالے کرے۔ جو لوگ خود لالچی اور حریص ہوں انھیں کوئی منصب نہ دیا جائے، ایسے لوگ اسے چلانے میں ناکام رہیں گے۔ ہاں، اگر کوئی اپنے اندر صلاحیت پاتا ہے اور حکومتی منصب سے عہدہ برآ ہونے کی ہمت پاتا ہے اور اسے یہ بھی احساس ہے کہ اگر میں نے اسے حاصل نہ کیا تو نالائق آدمی اس پر قابض ہو جائے گا تو اس صورت میں عہدہ طلب کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ حضرت یوسف ؑ نے وزارت مال کا قلمدان مانگ کر لیا تھا۔

(٧) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْإِمَارَةِ

باب: 7- حکومتی عہدے کی حرص کرنا مکروہ ہے

٧١٤٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ».

[7148] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "یقیناً تم عنقریب حکومتی عہدے کا لالچ کرو گے اور ایسا کرنا تمھارے لیے قیامت کے دن باعث ندامت ہوگا۔ دودھ پلانے والی اچھی لگتی ہے اور دودھ چھڑانے والی بری محسوس ہوتی ہے۔"

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

ایک دوسری سند کے مطابق حضرت سعید مقبری، عمر بن

حُمْرَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ.

حکم کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ ؓ سے ان کا اپنا قول نقل کرتے ہیں۔

٧١٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي، فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: أَمِّرْنَا يَا رَسُولَ اللهِ، وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَهُ، فَقَالَ: «إِنَّا لَا نُوَلِّي هٰذَا مَنْ سَأَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ». [راجع: ٢٢٦١]

[7149] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اور میری قوم کے دو آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: اللہ کے رسول! ہمیں کہیں کا حاکم بنا دیں۔ دوسرے نے بھی اسی قسم کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم ایسے شخص کو حکومتی عہدہ نہیں دیتے جو اسے طلب کرے اور نہ اسے دیتے ہیں جو اس کا حریص ہو۔''

(٨) بَابُ مَنِ اسْتُرْعِيَ رَعِيَّةً فَلَمْ يَنْصَحْ

باب: 8- جو شخص رعایا کا حاکم بنے لیکن وہ ان کی خیر خواہی نہ کرے

٧١٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ ابْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ. فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنُصْحِهِ [إِلَّا] لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ». [انظر: ٧١٥١]

[7150] حضرت حسن بصری ؒ سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن زیاد، حضرت معقل بن یسار ؓ کی اس مرض میں عیادت کے لیے آیا جس میں وہ فوت ہوئے تھے۔ حضرت معقل بن یسار ؓ نے اس سے کہا: میں تمھیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو رعایا کا حاکم بناتا ہے اور وہ خیر خواہی کے ساتھ ان کی نگہداشت نہیں کرتا تو وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا۔''

٧١٥١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ: قَالَ زَائِدَةُ: ذَكَرَهُ هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: أَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ نَعُودُهُ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا عُبَيْدُ اللهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: أُحَدِّثُكَ

[7151] حضرت حسن بصری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت معقل بن یسار ؓ کی عیادت کے لیے ان کے ہاں حاضر ہوئے۔ وہاں عبیداللہ بن زیاد آیا تو حضرت معقل ؓ نے اس سے کہا: میں تجھے ایک ایسی

حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «مَا مِنْ وَّالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ».

[راجع: ٧١٥٠]

حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''جو بادشاہ مسلمانوں کا حاکم بنایا گیا اور اس نے ان کے معاملات میں خیانت کی پھر وہ اسی حالت میں مر گیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے۔''

(٩) بَابٌ: مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللهُ عَلَيْهِ

باب: 9- جو لوگوں کو مشقت میں ڈالے گا اللہ اسے مصیبت میں گرفتار کر دے گا

٧١٥٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ طَرِيفٍ أَبِي تَمِيمَةَ قَالَ: شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَجُنْدَبًا وَّأَصْحَابَهُ وَهُوَ يُوصِيهِمْ فَقَالُوا: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». فَقَالُوا: أَوْصِنَا، فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَّا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ، وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَّا يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفٍّ مِنْ دَمٍ هَرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ.

[7152] حضرت طریف ابوتمیمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں صفوان، ان کے ساتھیوں اور حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جبکہ وہ ان کو وصیت کر رہے تھے، پھر ان ساتھیوں نے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں کو سنانے کے لیے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا بھید کھول دے گا اور جو لوگوں کو مشقت میں ڈالے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔'' پھر ان لوگوں نے کہا: آپ ہمیں وصیت کریں تو انھوں نے فرمایا: سب سے پہلے (قبر میں) انسان کا پیٹ خراب ہوگا، لہٰذا جو شخص حلال و پاکیزہ چیز کھانے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ ضرور حلال اور پاک چیز کھائے۔ اور جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان چلو بھر خون حائل نہ ہو جو اس نے ناحق بہایا ہو تو وہ ایسا ضرور کرے۔

قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ: مَنْ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ جُنْدَبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، جُنْدَبٌ.

[راجع: ٦٤٩٩]

(فربری نے کہا:) میں نے ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) سے پوچھا: کون صاحب اس حدیث میں کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، کیا جندب کہتے ہیں؟ تو انھوں نے کہا: ہاں جندب ہی کہتے ہیں۔

(١٠) بَابُ الْقَضَاءِ وَالْفُتْيَا فِي الطَّرِيقِ

باب:10- راستے میں فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا

وَقَضٰى يَحْيَى بْنُ يَعْمُرَ فِي الطَّرِيقِ، وَقَضٰى الشَّعْبِيُّ عَلٰى بَابِ دَارِهِ.

حضرت یحییٰ بن یعمر نے راستے میں فیصلہ سنایا اور امام شعبی نے اپنے گھر کے دروازے پر کھڑے کھڑے ایک فیصلہ کیا۔

٧١٥٣ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيَنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟» فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صَدَقَةٍ، وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ. قَالَ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ». [راجع: ٣٦٨٨]

[7153] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اور نبی ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے کہ ایک شخص ہمیں مسجد کے دروازے پر ملا اور اس نے پوچھا: اللہ کے رسول! قیامت کب ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' یہ سن کر وہ شخص خاموش سا ہوگیا، پھر کہا: اللہ کے رسول! میں نے زیادہ روزے، زیادہ نمازیں اور زیادہ صدقہ و خیرات تو جمع نہیں کیا، البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت ضرور رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(قیامت کے دن) تو ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے تو محبت کرتا ہے۔''

(١١) بَابُ مَا ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَّابٌ

باب:11- اس امر کا بیان کہ نبی ﷺ کا کوئی دربان نہیں تھا

٧١٥٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ لِامْرَأَةٍ مِّنْ أَهْلِهِ: تَعْرِفِينَ فُلَانَةَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: «اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي»، فَقَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ خِلْوٌ مِنْ مُصِيبَتِي. قَالَ: فَجَاوَزَهَا وَمَضٰى فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ: مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ

[7154] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے اپنے خاندان کی ایک عورت سے کہا: کیا تو فلاں عورت کو جانتی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، تو انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ ایک دفعہ اس کے پاس سے گزرے تو وہ ایک قبر کے پاس رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈر اور صبر کر۔'' اس نے جواب دیا: آپ میرے پاس سے چلے جائیں، آپ پر مجھ جیسی مصیبت نہیں پڑی، چنانچہ آپ ﷺ وہاں سے آگے بڑھے اور تشریف لے گئے اس دوران

اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: مَا عَرَفْتُهُ. قَالَ: إِنَّهُ لَرَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَجَاءَتْ إِلَى بَابِهِ فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَّابًا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ مَا عَرَفْتُكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ». [راجع: ١٢٥٢]

میں وہاں سے ایک آدمی گزرا تو اس نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے تجھ سے کیا فرمایا تھا؟ اس نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو نہیں پہچانا۔ اس شخص نے کہا: وہ تو رسول اللہ ﷺ تھے۔ پھر وہ عورت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی دیکھا کہ وہاں کوئی دربان نہ تھا، اس نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم، میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''صبر تو صدمے کے آغاز ہی میں ہوتا ہے۔''

(١٢) بَابُ الْحَاكِمِ يَحْكُمُ بِالْقَتْلِ عَلَى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي فَوْقَهُ

باب: 12- خلیفہ کے نوٹس میں لائے بغیر اس کا ماتحت قصاص کا فیصلہ کر سکتا ہے

٧١٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الذُّهْلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرْطَةِ مِنَ الْأَمِيرِ.

[7155] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کی حیثیت نبی ﷺ کے سامنے اس طرح تھی جیسے امیر کے ساتھ کوتوال رہتا ہے۔

٧١٥٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ ابْنِ خَالِدٍ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَأَتْبَعَهُ بِمُعَاذٍ. [راجع: ٢٢٦١]

[7156] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں (یمن) بھیجا تھا اور ان کے بعد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھی روانہ کیا تھا۔

٧١٥٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّ رَجُلًا أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ فَأَتَاهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ - وَهُوَ عِنْدَ أَبِي مُوسَى - فَقَالَ: مَا لِهٰذَا؟ قَالَ: أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ: لَا أَجْلِسُ حَتَّى أَقْتُلَهُ، قَضَاءُ اللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ. [راجع: ٢٢٦١]

[7157] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اسلام لایا، پھر یہودی ہو گیا۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آئے تو وہ شخص حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس شخص کا کیا معاملہ ہے؟ انھوں نے کہا: یہ اسلام لانے کے بعد یہودی بن گیا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تک میں اسے قتل نہ کر لوں، اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا

یہی فیصلہ ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا استدلال یہ ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مرتد یہودی کو قتل کیا لیکن رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع نہ دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ماتحت حاکم اپنے حاکم اعلیٰ کے نوٹس میں لائے بغیر حدود اور قصاص کے فیصلے کر سکتا ہے اور ایسا کرنا شریعت کے خلاف نہیں۔

(۱۳) بَابٌ: هَلْ يَقْضِي الْقَاضِي أَوْ يُفْتِي وَهُوَ غَضْبَانُ؟

باب:13- کیا حاکم (یا مفتی) غصے کی حالت میں فیصلہ یا فتویٰ دے سکتا ہے؟

٧١٥٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كَتَبَ أَبُو بَكْرَةَ إِلَى ابْنِهِ - وَكَانَ بِسِجِسْتَانَ - بِأَنْ لَّا تَقْضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ».

[7158] حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو لکھا جبکہ وہ سجستان میں تھا کہ بحالت غصہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''کوئی حاکم، بحالت غصہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔''

٧١٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي وَاللهِ لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا. قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِّنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ مِنْكُمْ مُّنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُوجِزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ». [راجع: ٩٠]

[7159] حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں صبح کی نماز میں فلاں کی وجہ سے شرکت نہیں کرتا کیونکہ وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو کسی وعظ میں اس دن سے زیادہ غصے کی حالت میں نہیں دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ دوسروں کو نفرت دلاتے ہیں، لہٰذا تم میں سے جو بھی لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہیے کہ اختصار کرے کیونکہ جماعت میں بوڑھے، کمزور اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔''

٧١٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكِرْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا

[7160] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ انھوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ اس

يُونُسُ: قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا». [راجع: ٤٩٠٨]

بات کا ذکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کیا تو رسول اللہ ﷺ بہت خفا ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اسے چاہیے کہ وہ رجوع کرے اور اسے اپنے پاس رکھے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے۔ پھر جب وہ حائضہ ہو اور پاک ہو جائے تو اگر چاہے تو اسے طلاق دے دے۔''

(١٤) بَابُ مَنْ رَأَى لِلْقَاضِي أَنْ يَحْكُمَ بِعِلْمِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ إِذَا لَمْ يَخَفِ الظُّنُونَ وَالتُّهَمَةَ

باب: 14- قاضی کا اپنے علم کے مطابق لوگوں کے معاملات میں فیصلہ کرنا بشرطیکہ بدگمانی اور تہمت کا اندیشہ نہ ہو

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِهِنْدٍ: «خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ»، وَذٰلِكَ إِذَا كَانَ أَمْرًا مَشْهُورًا.

جیسا کہ نبی ﷺ نے حضرت ہند رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا: ''تم (ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے مال سے) اس قدر لے سکتی ہو جو دستور کے مطابق تجھے اور تیری اولاد کو کافی ہو۔'' اور یہ بھی مشہور معاملات میں ہے۔

٧١٦١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، ثُمَّ قَالَتْ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِّسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ، عِيَالَنَا؟ قَالَ لَهَا: «لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ مِنْ مَّعْرُوفٍ». [راجع: ٢٢١١]

[7161] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا آئیں اور کہا: اللہ کے رسول! روئے زمین پر کوئی گھرانہ ایسا نہیں تھا جس کے متعلق میں اس حد تک ذلت کی خواہش مند ہوتی جتنا آپ کے گھرانے کی ذلت اور رسوائی کی خواہش مند تھی اور اب میں سب سے زیادہ اس امر کی خواہش مند ہوں کہ روئے زمین کے تمام گھرانوں میں آپ کا گھرانہ عزت و سربلندی میں سب سے زیادہ اونچا ہو۔ پھر انھوں نے کہا: ابوسفیان انتہائی بخیل آدمی ہیں تو کیا میرے لیے جائز ہے کہ بلا اجازت ان کے مال میں سے اپنے اہل و عیال کو کھلاؤں؟ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم انھیں دستور کے مطابق کھلاؤ تو تم پر کوئی حرج نہیں۔''

(١٥) بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الْخَطِّ الْمَخْتُومِ، وَمَا يَجُوزُ مِنْ ذٰلِكَ وَمَا يَضِيقُ عَلَيْهِ، وَكِتَابِ الْحَاكِمِ إِلٰى عُمَّالِهِ وَالْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي

باب: 15- سربمہر خط پر گواہی دینا، نیز کون سی گواہی جائز ہے؟ حاکم کا اپنے کارندے کی طرف اور ایک قاضی کا دوسرے قاضی کو خط لکھنا

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: كِتَابُ الْحَاكِمِ جَائِزٌ إِلَّا فِي الْحُدُودِ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَأً فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ هٰذَا مَالٌ بِزَعْمِهِ، وَإِنَّمَا صَارَ مَالًا بَعْدَ أَنْ ثَبَتَ الْقَتْلُ، فَالْخَطَأُ وَالْعَمْدُ وَاحِدٌ.

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حاکم جو اپنے کارندوں کو خط لکھتا ہے اس پر عمل ہو سکتا ہے مگر حدود میں نہیں ہو سکتا، پھر خود ہی کہا کہ قتل خطا میں پروانے پر عمل ہو سکتا ہے کیونکہ یہ ان کے گمان کے مطابق یہ مالی معاملہ ہے، حالانکہ قتل خطا مالی معاملوں کی طرح نہیں بلکہ ثبوت قتل کے بعد مالی معاملہ بنتا ہے، لہٰذا قتل خطا اور قتل عمد کا حکم ایک ہی رہنا چاہیے۔

وَقَدْ كَتَبَ عُمَرُ إِلٰى عَامِلِهِ فِي الْحُدُودِ، وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي سِنٍّ كُسِرَتْ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عامل کو حدود کے متعلق پروانہ لکھا تھا۔ اسی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے دانت توڑنے کے مقدمے میں ایک پروانہ لکھا (اور اسے اپنے عامل کی طرف روانہ کیا)۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: كِتَابُ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي جَائِزٌ إِذَا عَرَفَ الْكِتَابَ وَالْخَاتِمَ.

ابراہیم نخعی نے کہا: ایک قاضی کا دوسرے قاضی کو خط لکھنا (اور اس کے مطابق عمل کرنا) جائز ہے بشرطیکہ دوسرا اس کی مہر اور خط کو پہچانتا ہوں۔

وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُجِيزُ الْكِتَابَ الْمَخْتُومَ بِمَا فِيهِ مِنَ الْقَاضِي. وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوُهُ.

امام شعبی مہر شدہ خط جس میں ایک قاضی کا فیصلہ ہو جائز قرار دیتے ہیں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الثَّقَفِيُّ: شَهِدْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ يَعْلٰى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ، وَإِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، وَالْحَسَنَ، وَثُمَامَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ، وَبِلَالَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ، وَعَبْدَ اللهِ ابْنَ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيَّ، وَعَامِرَ بْنَ [عَبِيدَةَ]،

معاویہ بن عبدالکریم ثقفی نے کہا: میں بصرہ کے قاضی عبدالملک بن یعلیٰ، ایاس بن معاویہ، حسن بصری، ثمامہ بن عبداللہ بن انس، بلال بن ابو بردہ، عبداللہ بن بریدہ اسلمی، عامر بن عبیدہ اور عباد بن منصور سے ملا ہوں، یہ سب حضرات ایک قاضی کا خط دوسرے کے نام گواہوں کے بغیر قبول

وَعَبَّادَ بْنَ مَنْصُورٍ: يُجِيزُونَ كُتُبَ الْقُضَاةِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِنَ الشُّهُودِ، فَإِنْ قَالَ الَّذِي جِيءَ عَلَيْهِ بِالْكِتَابِ: إِنَّهُ زُورٌ. قِيلَ لَهُ: اذْهَبْ فَالْتَمِسِ الْمَخْرَجَ مِنْ ذٰلِكَ. وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ عَلٰى كِتَابِ الْقَاضِي الْبَيِّنَةَ ابْنُ أَبِي لَيْلٰى وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللهِ.

کرتے تھے اور اگر مدعیٰ علیہ جس کے خلاف خط کی شہادت قائم کی گئی ہے وہ کہے: یہ جھوٹ ہے تو اسے کہا جائے گا: جاؤ اس سے نکلنے کا کوئی راستہ تلاش کر لاؤ، یعنی اسے تحقیق کا موقع دیا جائے گا۔ سب سے پہلے جس نے قاضی کی تحریر پر دلیل طلب کی وہ ابن ابی لیلیٰ اور سوار بن عبداللہ تھے۔

وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحْرِزٍ: جِئْتُ بِكِتَابٍ مِّنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَاضِي الْبَصْرَةِ وَأَقَمْتُ عِنْدَهُ الْبَيِّنَةَ أَنَّ لِي عِنْدَ فُلَانٍ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ، وَجِئْتُ بِهِ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَأَجَازَهُ.

ابونعیم نے ہم سے کہا: ہم سے عبیداللہ بن محرز نے بیان کیا کہ میں بصرہ کے قاضی موسیٰ بن انس سے خط لے کر آیا اور ان کے پاس گواہ پیش کیے کہ میرا فلاں شخص کے پاس اتنا مال ہے، حالانکہ وہ کوفہ میں تھا، میں اس فیصلہ کی تحریر قاسم بن عبدالرحمٰن کے پاس لایا تو انھوں نے اسے نافذ کیا۔

وَكَرِهَ الْحَسَنُ وَأَبُو قِلَابَةَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلٰى وَصِيَّةٍ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا فِيهَا لِأَنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ فِيهَا جَوْرًا.

امام حسن بصری اور ابوقلابہ نے وصیت نامے پر اس وقت تک گواہ بننا مکروہ خیال کیا جب تک اس کا مضمون نہ سمجھ لیا جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ظلم اور خلاف شرع ہو۔

وَقَدْ كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى أَهْلِ خَيْبَرَ: «إِمَّا أَنْ تَدُوا صَاحِبَكُمْ، وَإِمَّا أَنْ تُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ».

خود نبی ﷺ نے اہل خیبر کو خط بھیجا: ''اپنے ساتھی مقتول کی دیت دو بصورت دیگر جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔''

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الشَّهَادَةِ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ [وَرَاءِ] السِّتْرِ: إِنْ عَرَفْتَهَا فَاشْهَدْ وَإِلَّا تَعْرِفْهَا فَلَا تَشْهَدْ.

امام زہری نے کہا: اگر عورت پردے کی آڑ میں ہو، پھر اگر تم اسے پہچانتے ہو تو گواہی دو بصورت دیگر گواہی نہ دو، یعنی اس کو دیکھنا ضروری نہیں۔

٧١٦٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالُوا: إِنَّهُمْ لَا يَقْرَؤُنَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِهِ، وَنَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ. [راجع: ٦٥]

[7162] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ نے اہل روم کو خط لکھنا چاہا تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اہل روم صرف سر بمہر خط قبول کرتے ہیں، چنانچہ نبی ﷺ نے چاندی کی ایک مہر بنوائی، گویا میں اس کی چمک کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ اس پر ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کندہ تھے۔

(١٦) بَابٌ: مَتٰى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ؟

وَقَالَ الْحَسَنُ: أَخَذَ اللهُ عَلَى الْحُكَّامِ أَنْ لَّا يَتَّبِعُوا الْهَوٰى وَلَا يَخْشَوُا النَّاسَ، وَلَا يَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا. ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَٰدَاوُۥدُ إِنَّا جَعَلْنَٰكَ خَلِيفَةً فِى ٱلْأَرْضِ فَٱحْكُم بَيْنَ ٱلنَّاسِ بِٱلْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ ٱلْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌۢ بِمَا نَسُوا۟ يَوْمَ ٱلْحِسَابِ﴾ [ص: ٢٦] وَقَرَأَ ﴿إِنَّآ أَنزَلْنَا ٱلتَّوْرَىٰةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا ٱلنَّبِيُّونَ ٱلَّذِينَ أَسْلَمُوا۟ لِلَّذِينَ هَادُوا۟ وَٱلرَّبَّٰنِيُّونَ وَٱلْأَحْبَارُ بِمَا ٱسْتُحْفِظُوا۟ مِن كِتَٰبِ ٱللَّهِ وَكَانُوا۟ عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا۟ ٱلنَّاسَ وَٱخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِى ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَٰفِرُونَ﴾ [المائدة: ٤٤] بِمَا اسْتُحْفِظُوا: اسْتُودِعُوا مِنْ كِتَابِ اللهِ الْآيَةَ.

باب: 16- آدمی کب قاضی بننے کا حق دار ہوتا ہے؟

امام حسن بصری نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حکام وقت سے یہ عہد لیا ہے کہ وہ خواہشات نفس کی پیروی نہ کریں، لوگوں سے نہ ڈریں اور نہ میری آیات کو معمولی قیمت کے عوض فروخت ہی کریں، پھر انھوں نے یہ آیت پڑھی: ''اے داود! ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے، لہٰذا تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر اور خواہش نفس کی پیروی نہ کر، ورنہ وہ تجھے اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی، یقیناً جو لوگ اللہ کے راستے سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لیے سخت ترین عذاب ہے کیونکہ انھوں نے یوم حساب کو بھلا دیا تھا۔'' پھر انھوں نے یہ آیت تلاوت کی: ''بے شک ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور روشنی تھی، اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے حضرات انبیاء ﷺ ان لوگوں کے لیے فیصلے کیا کرتے تھے جو یہودی بن گئے تھے، نیز اللہ والے اور علماء بھی ایسا ہی کرتے تھے کیونکہ وہ اللہ کی کتاب کی حفاظت کے ذمہ دار بنائے گئے تھے اور وہ اس پر گواہ تھے، لہٰذا تم لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ ہی سے ڈرو اور میری آیات کو معمولی معاوضے کی خاطر فروخت نہ کرو اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔'' بِمَا اسْتُحْفِظُوا کے معنی ہیں: انھیں اللہ کی کتاب کی حفاظت سونپی گئی۔

وَقَرَأَ ﴿وَدَاوُۥدَ وَسُلَيْمَٰنَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِى ٱلْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ ٱلْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَٰهِدِينَ ۝ فَفَهَّمْنَٰهَا سُلَيْمَٰنَ ۚ وَكُلًّا ءَاتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا﴾ [الأنبياء: ٧٨، ٧٩]

پھر انھوں نے یہ آیت پڑھی: ''داود اور سلیمان کو (یاد کرو) جب وہ ایک کھیتی کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جب اس میں ایک قوم کی بکریاں رات کو چر گئی تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت حاضر تھے۔ تو ہم نے وہ (فیصلہ) سلیمان کو سمجھا دیا اور ہم نے ہر ایک کو حکم اور علم عطا کیا۔''

فَحَمِدَ سُلَيْمَانَ وَلَمْ يَلُمْ دَاوُدَ، وَلَوْلَا مَا ذَكَرَ اللهُ مِنْ أَمْرِ هٰذَيْنِ لَرَأَيْتُ أَنَّ الْقُضَاةَ هَلَكُوا، فَإِنَّهُ أَثْنٰى عَلٰى هٰذَا بِعِلْمِهِ وَعَذَرَ هٰذَا بِاجْتِهَادِهِ.

اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعریف کی اور حضرت داود علیہ السلام کو قابل ملامت نہیں ٹھہرایا۔ اگر اللہ تعالیٰ کے ذکرکردہ دو انبیاء علیہم السلام کا حال بیان نہ ہوتا تو میرے خیال کے مطابق قاضی حضرات تباہ ہو چکے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعریف ان کے علم کی وجہ سے کی اور ان حضرت داود علیہ السلام کو ان کے اجتہاد کی وجہ سے معذور قرار دیا۔

وَقَالَ مُزَاحِمُ بْنُ زُفَرَ: قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: خَمْسٌ إِذَا أَخْطَأَ الْقَاضِي مِنْهُنَّ خُطَّةً كَانَتْ فِيهِ وَصْمَةٌ، أَنْ يَكُونَ فَهِمًا حَلِيمًا عَفِيفًا صَلِيبًا عَالِمًا سَؤُولًا عَنِ الْعِلْمِ.

مزاحم بن زفر کہتے ہیں: ہم سے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے بیان کیا: پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر قاضی میں ان میں سے ایک خصلت بھی نہ ہوتو اس کے لیے باعث عیب ہے، وہ یہ کہ قاضی سمجھ دار ہو، بردبار ہو، باکردار ہو، طاقتور، صاحب علم اور دین کے متعلق دوسروں سے معلومات حاصل کرنے والا ہو۔

(١٧) بَابُ رِزْقِ الْحُكَّامِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا

باب: 17- حکام اور صدقات پر تعینات عاملوں کا تنخواہ لینا

وَكَانَ شُرَيْحٌ الْقَاضِي يَأْخُذُ عَلَى الْقَضَاءِ أَجْرًا. وَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَأْكُلُ الْوَصِيُّ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ، وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.

قاضی شریح، عہدۂ قضاء پر تنخواہ لیتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یتیم کے مال کا نگران اپنے کام کے مطابق خرچہ لے سکتا ہے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بیت المال سے تنخواہ لے کر گزر اوقات کرتے تھے۔

٧١٦٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنُ أُخْتِ نَمِرٍ: أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزّٰى أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، فَقَالَ

[7163] حضرت عبداللہ بن سعدی سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کے پاس گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا مجھ سے جو کہا گیا ہے وہ صحیح ہے کہ لوگوں کے کام تمھارے سپرد کیے جاتے ہیں اور جب تمھیں اس کی تنخواہ دی جاتی ہے تو تم اسے لینا ناپسند کرتے ہو؟ انھوں نے کہا: یہ بات صحیح ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمھارا اس سے کیا مقصد ہے؟ میں نے کہا: میرے

عُمَرُ: مَا تُرِيدُ إِلَى ذٰلِكَ؟ فَقُلْتُ: إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ، وَأُرِيدُ أَنْ تَكُونَ عُمَالَتِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ. قَالَ عُمَرُ: لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُّ الَّذِي أَرَدْتَّ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، حَتّٰى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ، فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ - وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ - فَخُذْهُ وَإِلَّا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ». [راجع: ١٤٧٣]

پاس بہت سے گھوڑے اور غلام ہیں، نیز میں خوشحال ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میری تنخواہ مسلمانوں پر صدقہ ہو جائے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: تم ایسا نہ کرو کیونکہ میں نے بھی ایک دفعہ اس بات کا ارادہ کیا تھا جس کا تم نے ارادہ کیا ہے، رسول اللہ ﷺ مجھے عطا فرماتے تو میں کہہ دیتا: آپ یہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند کو عطا کر دیں۔ آپ نے مجھے ایک بار مال عطا کیا اور میں نے وہی بات دہرائی کہ آپ یہ ایسے شخص کو دے دیں جو اس کا مجھ سے زیادہ حاجت مند ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے لے لو اور اس کا مالک بننے کے بعد اسے صدقہ کر دو۔ یہ مال تمھیں جب اس طرح ملے کہ تم اس کے نہ خواہش مند ہو اور نہ تم نے یہ مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو اور اگر اس طرح نہ ملے تو اس کے پیچھے نہ لگا کرو۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حکومت اور قضا کی تنخواہ بقدر کفایت لینا جائز ہے کیونکہ وہ لوگوں کے کاموں اور ان کے متعلق فیصلے کرنے میں مصروف ہوتا ہے۔ اسی طرح ہمارے مدارس کے لیے چندہ جمع کرنے پر جو سفیر مقرر ہوتے ہیں وہ عاملین کی فہرست میں آتے ہیں، ان کی تنخواہیں مقرر ہونی چاہئیں اور یہ حضرات مال دار لوگوں سے جو کچھ وصول کریں اسے دیانتداری کے ساتھ مدرسے کے بیت المال میں جمع کرا دیں لیکن ہمارے ہاں جمع شدہ چندے سے شرح فیصد طے ہوتا ہے۔

٧١٦٤ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، حَتّٰى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ، فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ - وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ - فَخُذْهُ، وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ». [راجع: ١٤٧٣]

[7164] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر ؓ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ مجھے کچھ مال عطا کرتے تو میں کہتا: آپ یہ اسے دیں جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو حتی کہ آپ نے مجھے ایک مرتبہ مال دیا تو میں نے کہا: آپ یہ مال اس شخص کو دے دیں جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے لے لو اور اس کا مالک بننے کے بعد اسے صدقہ کر دو۔ یہ مال جب تمھیں اس طرح ملے کہ تم اس کے خواہش مند نہ ہو اور نہ تم نے مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو اور جو اس طرح نہ ملے تو اس کے پیچھے نہ پڑا کرو۔''

(١٨) بَابُ مَنْ قَضٰى وَلَاعَنَ فِي الْمَسْجِدِ

وَلَاعَنَ عُمَرُ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَضٰى شُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الْمَسْجِدِ، وَقَضٰى مَرْوَانُ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْيَمِينِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ، وَكَانَ الْحَسَنُ وَزُرَارَةُ بْنُ أَوْفٰى يَقْضِيَانِ فِي الرَّحَبَةِ خَارِجًا مِّنَ الْمَسْجِدِ.

٧١٦٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا. [راجع: ٤٢٣]

٧١٦٦ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ؟ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ. [راجع: ٤٢٣]

باب: 18- جومسجد میں فیصلہ کرے اور لعان کرائے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں منبر نبوی کے پاس لعان کرا دیا تھا۔ قاضی شریح، امام شعبی اور یحییٰ بن یعمر نے مسجد میں فیصلے کیے، نیز مروان نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی میں منبر کے پاس قسم اٹھانے کے متعلق کہا۔ امام حسن بصری اور زرارہ بن اوفی دونوں مسجد کے باہر ایک دالان میں بیٹھ کر فیصلے کیا کرتے تھے۔

[7165] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میری عمر پندرہ سال تھی کہ میں نے دو لعان کرنے والوں کو دیکھا، پھر ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دی گئی تھی۔

[7166] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ جو بنو ساعدہ قبیلے کے ایک فرد ہیں، انھوں نے بتایا کہ ایک انصاری شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا: آپ کا کیا خیال ہے اگر ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو دیکھے تو کیا اسے قتل کر سکتا ہے؟ پھر مسجد میں ان دونوں کے درمیان لعان کرایا گیا جبکہ میں وہاں موجود تھا۔

(١٩) بَابُ مَنْ حَكَمَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى إِذَا أَتٰى عَلٰى حَدٍّ أَمَرَ أَنْ يُّخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيُقَامَ

وَقَالَ عُمَرُ: أَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَضَرَبَهُ. وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ.

٧١٦٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

باب: 19- جس نے مسجد میں حد کا فیصلہ کیا لیکن جب حد لگانے کا وقت آیا تو مجرم کو مسجد سے باہر لے جانے کا حکم دیا اور اس پر حد جاری کی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس مجرم کو مسجد سے باہر لے جاؤ اور اسے حد لگاؤ۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا منقول ہے۔

[7167] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعًا قَالَ: «أَبِكَ جُنُونٌ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ». [راجع: ٥٢٧١]

نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے آپ کو آواز دی اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا لیکن جب اس نے اپنی ذات کے خلاف چار مرتبہ اقرار کر لیا تو آپ نے فرمایا: ''تم پاگل ہو؟'' اس نے کہا: جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔''

٧١٦٨ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ بِالْمُصَلَّى.

[7168] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں بھی ان لوگوں میں تھا جنھوں نے اس شخص کو عیدگاہ میں رجم کیا تھا۔

رَوَاهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجْمِ. [راجع: ٥٢٧٠]

اس روایت کو یونس، معمر اور ابن جریج نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے رجم کے متعلق بیان کیا۔

(٢٠) بَابُ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ لِلْخُصُومِ

باب:20- امام کا فریقین کو نصیحت کرنا

٧١٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ». [راجع: ٢٤٥٨]

[7169] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بس میں تو صرف ایک انسان ہوں، تم میرے پاس اپنے مقدمات لاتے ہو، ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی اپنا مقدمہ پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ چرب زبان ہو اور میں اس کی باتیں سن کر اس کے حق میں فیصلہ کر دوں تو میں نے جس کے لیے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دیا تو وہ اس کو نہ لے کیونکہ وہ تو میں اسے آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں۔''

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ قاضی فیصلہ کرتے وقت فریقین کو وعظ ونصیحت کرے کہ کوئی دوسرے کے حق پر ڈاکا نہ مارے

بلکہ صرف اپنا حق لینے کے لیے تگ و دو کرے، نیز اس حدیث سے پتہ چلا کہ قاضی کا فیصلہ صرف ظاہر میں نافذ ہوتا ہے کہ اس سے جھگڑا ختم ہو جاتا ہے لیکن اس فیصلے سے جو چیز حرام ہو وہ حلال نہیں ہو جاتی اور نہ حلال چیز حرام ہی ہوتی ہے۔

(٢١) بَابُ الشَّهَادَةِ تَكُونُ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي وِلَايَةِ الْقَضَاءِ، أَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ لِلْخَصْمِ

باب: 21- اگر قاضی خود عہدۂ قضا حاصل ہونے کے بعد یا اس سے پہلے ایک امر کا گواہ ہو تو؟

وَقَالَ شُرَيْحٌ الْقَاضِي، وَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ الشَّهَادَةَ فَقَالَ: ائْتِ الْأَمِيرَ حَتّٰى أَشْهَدَ لَكَ.

قاضی شریح سے ایک آدمی نے کہا کہ تم اس مقدمے میں گواہی دو تو انھوں نے کہا: تم بادشاہ کے پاس جا کر کہو، میں وہاں تیرے لیے گواہی دوں گا۔

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا عَلٰى حَدٍّ - زِنًا أَوْ سَرِقَةٍ - وَأَنْتَ أَمِيرٌ؟ فَقَالَ: شَهَادَتُكَ شَهَادَةُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: صَدَقْتَ.

عکرمہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر تم خود کسی کو زنا کرتے دیکھو یا وہ تمھارے سامنے چوری کا ارتکاب کرے اور تم خود فیصلہ کرنے والے ہو تو؟ انھوں نے کہا: یہ ایک عام مسلمان کی گواہی کی طرح ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے سچ کہا۔

وَقَالَ عُمَرُ: لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ: زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللهِ لَكَتَبْتُ آيَةَ الرَّجْمِ بِيَدِي.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے اس امر کا اندیشہ نہ ہو کہ لوگ کہیں گے: عمر نے اللہ کی کتاب میں کچھ اضافہ کر دیا تو میں آیت رجم اپنے ہاتھ سے اس میں لکھ دیتا۔

وَأَقَرَّ مَاعِزٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِالزِّنَا أَرْبَعًا فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ، وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَشْهَدَ مَنْ حَضَرَهُ.

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے چار مرتبہ نبی ﷺ کے سامنے زنا کا اقرار کیا تو نبی ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا لیکن یہ منقول نہیں کہ آپ نے اس اقرار پر حاضرین کو گواہ بنایا ہو۔

وَقَالَ حَمَّادٌ: إِذَا أَقَرَّ مَرَّةً عِنْدَ الْحَاكِمِ رُجِمَ. وَقَالَ الْحَكَمُ: أَرْبَعًا.

حماد نے کہا: اگر زنا کرنے والا حاکم کے سامنے ایک دفعہ بھی اقرار کرے تو وہ رجم کیا جائے گا لیکن حکم نے کہا: جب تک چار مرتبہ اقرار نہ کرلے سنگسار نہیں ہو سکتا۔

٧١٧٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ: «مَنْ لَّهُ بَيِّنَةٌ عَلٰى قَتِيلٍ قَتَلَهُ

[7170] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن فرمایا: ''جس کے پاس کسی مقتول کے بارے میں گواہی ہو جسے اس نے قتل کیا ہو تو اس کا سامان اسے ملے گا۔'' چنانچہ میں ایک مقتول کے

فَلَهُ سَلَبُهُ». فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلٰى قَتِيلٍ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ، ثُمَّ بَدَا لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَجُلٌ: مِنْ جُلَسَائِهِ: سِلَاحُ هٰذَا الْقَتِيلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي، قَالَ: فَأَرْضِهِ مِنْهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَلَّا لَا يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعَ أَسَدًا مِنْ أُسْدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ. قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ، فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا، فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ.

متعلق گواہ تلاش کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو میں نے کسی کو نہ دیکھا جو میرے لیے گواہی دے، اس لیے میں بیٹھ گیا۔ پھر مجھے خیال آیا تو میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کر دیا۔ وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک صاحب نے کہا: جس مقتول کا انھوں نے ذکر کیا ہے اس کا سامان میرے پاس ہے، آپ اسے میری طرف سے راضی کر دیں۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گویا ہوئے: ہرگز نہیں، وہ قریش کے بد رنگ (معمولی) آدمی کو سامان دے دیں اور اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو نظر انداز کر دیں جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جہاد کرتا ہے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو اس نے وہ ہتھیار مجھے دے دیے، پھر میں نے ان کے عوض ایک باغ خریدا۔ یہ پہلا مال تھا جو میں نے (اسلام کے بعد) حاصل کیا تھا۔

قَالَ [لِي] عَبْدُ اللهِ، عَنِ اللَّيْثِ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ.

(امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:) مجھ سے عبداللہ بن صالح نے بیان کیا ہے، ان سے لیث بن سعد نے بیان کیا کہ پھر نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور مجھے وہ سامان دلا دیا۔

وَقَالَ أَهْلُ الْحِجَازِ: اَلْحَاكِمُ لَا يَقْضِي بِعِلْمِهِ، شَهِدَ بِذٰلِكَ فِي وِلَايَتِهِ أَوْ قَبْلَهَا، وَلَوْ أَقَرَّ خَصْمٌ عِنْدَهُ لِآخَرَ بِحَقٍّ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَقْضِي عَلَيْهِ فِي قَوْلِ بَعْضِهِمْ حَتّٰى يَدْعُوَ بِشَاهِدَيْنِ فَيُحْضِرَهُمَا إِقْرَارَهُ. وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ: مَا سَمِعَ أَوْ رَآهُ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ قَضٰى بِهِ، وَمَا كَانَ فِي غَيْرِهِ لَمْ يَقْضِ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ يُحْضِرُهُمَا إِقْرَارَهُ. وَقَالَ آخَرُونَ مِنْهُمْ: بَلْ يَقْضِي بِهِ لِأَنَّهُ مُؤْتَمَنٌ، وَإِنَّهُ يُرَادُ مِنَ الشَّهَادَةِ مَعْرِفَةُ الْحَقِّ، فَعِلْمُهُ أَكْثَرُ مِنَ

اہل حجاز نے کہا: حاکم اپنے علم کی بنیاد پر کوئی فیصلہ نہ کرے، خواہ وہ اس معاملے پر عہدۂ قضا حاصل ہونے کے بعد مطلع ہوا ہو یا اس سے پہلے باخبر ہوا ہو۔ اگر مجلس قضا میں اس کے پاس کوئی فریق دوسرے کے حق کا اقرار کرے تو بھی کچھ علماء کا خیال ہے کہ وہ اس بنیاد پر کوئی فیصلہ نہ کرے یہاں تک کہ دو گواہوں کو بلائے اور ان کی موجودگی میں ان سے اقرار کرائے جبکہ اہل عراق کا کہنا ہے کہ قاضی مجلس قضا میں جو سنے یا دیکھے تو اس کے مطابق فیصلہ کر دے لیکن جو کچھ عدالت کے باہر دیکھے تو وہ دو گواہوں کی گواہی کے بغیر فیصلہ نہ کرے اور انھیں میں سے کچھ حضرات نے کہا ہے کہ

الشَّهَادَةِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: يَقْضِي بِعِلْمِهِ فِي الْأَمْوَالِ وَلَا يَقْضِي فِي غَيْرِهَا.

وہ اس بنیاد پر فیصلہ کر سکتا ہے کیونکہ وہ امانت دار ہے اور شہادت کا مقصد بھی تو حق کا جاننا ہے، لہٰذا قاضی کا ذاتی علم گواہی سے بڑھ کر ہے۔ اور کچھ حضرات کا خیال ہے کہ مالی معاملات کے متعلق تو اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ کر سکتا ہے اور دوسرے معاملات میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔

وَقَالَ الْقَاسِمُ: لَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يَقْضِيَ قَضَاءً بِعِلْمِهِ دُونَ عِلْمِ غَيْرِهِ مَعَ أَنَّ عِلْمَهُ أَكْثَرُ مِنْ شَهَادَةِ غَيْرِهِ وَلٰكِنَّ فِيهِ تَعَرُّضًا لِتُهْمَةِ نَفْسِهِ عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ، وَإِيقَاعًا لَهُمْ فِي الظُّنُونِ، وَقَدْ كَرِهَ النَّبِيُّ ﷺ الظَّنَّ فَقَالَ: «إِنَّمَا هٰذِهِ صَفِيَّةُ».

[راجع: ٢١٠٠]

حضرت قاسم نے کہا: حاکم کے لیے درست نہیں کہ وہ اپنے علم کی بنیاد پر کوئی فیصلہ کرے اور دوسرے کے علم کو نظرانداز کر دے اگرچہ قاضی کا علم دوسرے کی گواہی سے بڑھ کر حیثیت رکھتا ہے لیکن چونکہ اس میں عام مسلمانوں کے نزدیک تہمت کا اندیشہ ہے اور انھیں بدگمانی میں مبتلا کرنا ہے جبکہ نبی ﷺ نے بدگمانی کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا تھا: ''یہ میری بیوی صفیہ ہے'' (لہٰذا اسے اپنے علم کی بنیاد پر کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہیے)۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی حاکم یا قاضی کسی شخص کو زنا یا چوری یا خون کرتے دیکھ لے تو صرف اپنے علم کی بنیاد پر مجرم کو سزا نہیں دے سکتا جب تک باضابطہ شہادت سے اسے ثابت نہ کیا جائے۔

٧١٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَلَمَّا رَجَعَتِ انْطَلَقَ مَعَهَا فَمَرَّ بِهِ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَاهُمَا فَقَالَ: «إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ». قَالَا: سُبْحَانَ اللهِ. قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ».

[7171] حضرت علی بن حسین سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا آئیں۔ جب وہ واپس جانے لگیں تو آپ ﷺ بھی ان کے ساتھ چلے۔ اس وقت دو انصاری آپ کے پاس سے گزرے تو آپ نے انھیں بلا کر فرمایا: ''یہ صفیہ ہیں۔'' انھوں نے کہا: سبحان اللہ! (ہمیں بدگمانی کیسے ہو سکتی ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان، انسان کے اندر اس طرح دوڑتا ہے جیسے خون گردش کرتا ہے۔''

رَوَاهُ شُعَيْبٌ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ - يَعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ - عَنْ صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[راجع: ٢٠٣٥]

اس حدیث کو شعیب، ابن مسافر، ابن ابی عتیق اور اسحاق بن یحییٰ نے امام زہری سے، انھوں نے علی بن حسین سے، انھوں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

(٢٢) بَابُ أَمْرِ الْوَالِي إِذَا وَجَّهَ أَمِيرَيْنِ إِلَى مَوْضِعٍ أَنْ يَتَطَاوَعَا وَلَا يَتَعَاصَيَا

٧١٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ أَبِي وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: «يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا».

فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: إِنَّهُ يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا الْبِتْعُ. فَقَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». وَقَالَ النَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٢٦١]

باب: 22- جب حاکم اعلیٰ ایک ہی علاقے میں دو کارندے تعینات کرے تو انھیں پابند کرے کہ آپس میں موافقت کریں اور اختلاف نہ کریں

[7172] حضرت سعید بن ابو بردہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے اپنے باپ سے سنا، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے میرے والد گرامی (ابوموسیٰ اشعری ؓ) اور معاذ بن جبل ؓ کو یمن بھیجا اور ان سے فرمایا: ”آسانی پیدا کرنا، تنگی نہ کرنا، خوشخبری دینا، نفرت نہ دلانا اور آپس میں اتفاق پیدا کرنا۔“

آپ ﷺ سے حضرت ابوموسیٰ اشعری نے پوچھا: ہمارے ملک میں شہد سے نبیذ (بتع) بنایا جاتا ہے، یعنی اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“ نضر، ابوداود، یزید بن ہارون اور وکیع نے شعبہ سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے اپنے باپ سے، انھوں نے ان کے دادا سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

(٢٣) بَابُ إِجَابَةِ الْحَاكِمِ الدَّعْوَةَ

وَقَدْ أَجَابَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَبْدًا لِلْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ.

٧١٧٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فُكُّوا الْعَانِيَ وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ». [راجع: ٣٠٤٦]

باب: 23- حاکم دعوت قبول کر سکتا ہے

حضرت عثمان بن عفان ؓ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ کے ایک غلام کی دعوت قبول کی تھی۔

[7173] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قیدیوں کو رہا کرو اور ضیافت کرنے والے کی دعوت قبول کرو۔“

(٢٤) بَابُ هَدَايَا الْعُمَّالِ

باب: 24- امراء کے لیے تحائف اور نذرانے کا حکم

٧١٧٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِّنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ، عَلٰى صَدَقَةٍ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هٰذَا لَكُمْ، وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي. فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ - قَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا: فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ - فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَأْتِيَ فَيَقُولُ: هٰذَا لَكَ، وَهٰذَا لِي؟ فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرُ أَيُهْدٰى لَهُ أَمْ لَا؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يَأْتِي بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ - ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ - أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ» ثَلَاثًا.

[7174] حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے بنو اسد کے ایک شخص کو صدقات کی وصولی کے لیے تحصیل دار مقرر کیا۔ اسے ''ابن اتبیہ'' کہا جاتا تھا۔ جب وہ صدقات لے کر آیا تو اس نے کہا: یہ آپ لوگوں کا مال ہے اور یہ مجھے نذرانہ دیا گیا ہے۔ یہ سن کر نبی ﷺ منبر پر تشریف لائے...... (راویٔ حدیث) سفیان نے کہا: منبر پر چڑھے...... اللہ کی حمد و ثنا کرنے کے بعد فرمایا: ''اس عامل کا کیا حال ہے جسے ہم (صدقات وصول کرنے کے لیے) بھیجتے ہیں تو وہ واپس آ کر کہتا ہے: یہ مال تمھارا ہے اور یہ میرا ہے؟ کیوں نہ وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر بیٹھا رہا، پھر دیکھا جاتا کہ اس کے پاس نذرانے آتے ہیں یا نہیں؟ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ عامل جو چیز بھی اپنے پاس رکھ لے گا قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔ اگر وہ اونٹ ہوگا تو وہ اپنی آواز نکالتا آئے گا۔ اگر گائے ہوگی تو وہ اپنی آواز نکالتی ہوئی آئے گی۔ اگر وہ بکری ہوگی تو وہ ممیاتی ہوئی آئے گی۔'' پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے حتی کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ آپ نے تین مرتبہ یہ الفاظ کہے: ''خبردار! میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا ہے۔''

قَالَ سُفْيَانُ: قَصَّهُ عَلَيْنَا الزُّهْرِيُّ، وَزَادَ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعَ أُذُنَايَ، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنِي وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ سَمِعَهُ مَعِي. وَلَمْ يَقُلِ الزُّهْرِيُّ: سَمِعَ أُذُنِي.

سفیان بن عیینہ نے کہا: یہ حدیث ہم سے زہری نے بیان کی ہے۔ ہشام نے اپنے والد کے ذریعے سے ابوحمید سے کچھ اضافہ بیان کیا، انھوں نے فرمایا: میرے کانوں نے سنا، میری آنکھوں نے دیکھا اور تم زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی پوچھ لو، انھوں نے یہ حدیث میرے ہمراہ سنی تھی۔ (سفیان نے کہا:) زہری نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: میرے کانوں نے اسے سنا۔

﴿خُوَارٌ﴾ [الأعراف:١٤٨، وطه:٨٨]: صَوْتٌ. وَالْجُؤَارُ: مِنْ ﴿تَجْـَٔرُونَ﴾ [النحل:٥٣]، كَصَوْتِ الْبَقَرَةِ. [راجع: ٩٢٥]

امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا: حدیث میں خُوار کے معنی ہیں: آواز اور جُـؤَارٌ، تَجْـأَرُونَ سے ماخوذ ہے۔ اپنی آوازیں بلند کریں گے، یعنی گائے کی طرح آوازیں نکالتے ہوں گے۔

(٢٥) بَابُ اسْتِقْضَاءِ الْمَوَالِي وَاسْتِعْمَالِهِمْ

باب:25- آزادشدہ غلام کو حاکم یا قاضی بنانا

٧١٧٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ: أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ يَؤُمُّ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ وَأَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ، فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَبُو سَلَمَةَ وَزَيْدٌ وَعَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ. [راجع: ٦٩٢]

[7175] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ اولین مہاجرین اور نبی ﷺ کے دوسرے صحابۂ کرام کی مسجد قباء میں امامت کراتے تھے۔ ان اصحاب میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت ابوسلمہ، حضرت زید اور حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم بھی ہوتے تھے۔

(٢٦) بَابُ الْعُرَفَاءِ لِلنَّاسِ

باب:26- لوگوں کے منتظم مقرر کرنا

٧١٧٦، ٧١٧٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ حِينَ أَذِنَ لَهُمُ الْمُسْلِمُونَ فِي عِتْقِ سَبْيِ هَوَازِنَ فَقَالَ: «إِنِّي لَا أَدْرِي مَنْ أَذِنَ فِيكُمْ مِمَّنْ لَّمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ». فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا». [راجع:

[7177,7176] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھیں مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کو ہوازن کے قیدی آزاد کر دینے کے متعلق کہا تو آپ نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی، اب تم واپس چلے جاؤ یہاں تک کہ تمھارے نمبردار تمھارا معاملہ ہم تک پہنچائیں۔'' چنانچہ لوگ واپس چلے گئے اور ان کے ذمہ داران نے ان سے گفتگو کی۔ پھر انھوں نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی کہ لوگوں نے اپنے دل کی خوشی سے اجازت دے دی ہے۔

[۲۳۰۷، ۲۳۰۸]

(۲۷) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ثَنَاءِ السُّلْطَانِ، وَإِذَا خَرَجَ قَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ

باب:27- حاکم وقت کے سامنے خوشامد اور پیٹھ پیچھے بدخوئی کرنا مکروہ ہے

۷۱۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ: قَالَ أُنَاسٌ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّا نَدْخُلُ عَلَى سُلْطَانِنَا فَنَقُولُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ، قَالَ: كُنَّا نَعُدُّهَا نِفَاقًا.

[7178] حضرت محمد بن زید سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے کہا: جب ہم اپنے بادشاہ کے پاس جاتے ہیں تو ان کے سامنے ایسی باتیں کہتے ہیں کہ باہر آ کر اس کے خلاف کہتے ہیں۔ حضرت ابن عمر ؓ نے جواب دیا: ہم اسے نفاق شمار کرتے تھے۔

۷۱۷۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ». [راجع: ۳٤۹٤]

[7179] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ لوگوں میں بدترین وہ شخص ہے جو دورُخا ہو، ان کے ساتھ ایک بات کرتا ہے تو دوسروں کے ساتھ اور بات کرتا ہے۔''

(۲۸) بَابُ الْقَضَاءِ عَلَى الْغَائِبِ

باب:28- یکطرفہ فیصلہ کرنے کا بیان

۷۱۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهَا]: أَنَّ هِنْدًا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَأَحْتَاجُ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ، قَالَ ﷺ: «خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ». [راجع: ۲۲۱۱]

[7180] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ہند بنت عقبہ ؓ نے نبی ﷺ سے کہا: ابوسفیان ؓ بہت کنجوس آدمی ہیں اور مجھے ان کے مال سے لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دستور کے مطابق تمھیں اتنا لینے کی اجازت ہے جو تمھارے لیے اور تمھارے بچوں کے لیے کافی ہے۔''

(۲۹) بَابٌ: مَنْ قُضِيَ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْهُ، فَإِنَّ قَضَاءَ الْحَاكِمِ لَا يُحِلُّ حَرَامًا، وَلَا يُحَرِّمُ حَلَالًا

باب:29- کسی کے لیے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کیا گیا تو وہ اسے نہ لے کیونکہ حاکم کا فیصلہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کرتا

٧١٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ، فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ بِذٰلِكَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا». [راجع: ٢٤٥٨]

[7181] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی تو باہر تشریف لائے، پھر آپ نے فرمایا: ''میں بھی ایک انسان ہوں اور میرے پاس لوگ اپنے مقدمے لے کر آتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ان میں سے ایک فریق دوسرے کی نسبت اپنا مقصد واضح کرنے میں زیادہ ماہر ہو، میں یقین کرلوں کہ وہی سچا ہے اور اس طرح اس کے حق میں فیصلہ کر دوں، ایسے حالات میں جس شخص کے لیے بھی میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ خالص دوزخ کا ٹکڑا ہے، وہ چاہے تو اسے لے لے یا چھوڑ دے۔''

٧١٨٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلٰى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! ابْنُ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ. وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ». ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ». ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: «احْتَجِبِي مِنْهُ»، لِمَا

[7182] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص ؓ کو یہ وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہے، تم اسے اپنی پرورش میں لے لینا، چنانچہ فتح مکہ کے دن حضرت سعد ؓ نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا اور کہا: یہ میرا بھتیجا ہے اور مجھے میرے بھائی نے اس کے متعلق وصیت کی تھی۔ اس دوران میں عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا: یہ میرا بھائی ہے، میرے والد کی لونڈی کا لڑکا ہے اور انھی کے بستر پر پیدا ہوا ہے، چنانچہ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا مقدمہ لے کر گئے۔ حضرت سعد ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت کی تھی۔ اور عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے۔ میرے والد کی لونڈی کا لڑکا ہے اور اسی کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عبد بن زمعہ! یہ تمھارا (بھائی) ہے۔'' اس کے

رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ تَعَالَى. [راجع: ٢٠٥٣]

بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچہ بستر والے کا ہوتا ہے اور زانی بدکار کے لیے تو پتھر ہیں۔'' آپ نے حضرت سودہ بنت زمعہ ؓ سے فرمایا: ''تم اس (لڑکے) سے پردہ کیا کرو'' کیونکہ آپ نے عتبہ سے اس کی مشابہت دیکھ لی تھی، چنانچہ اس نے حضرت سودہ ؓ کو مرنے تک نہیں دیکھا۔''

(٣٠) بَابُ الْحُكْمِ فِي الْبِئْرِ وَنَحْوِهَا

باب: 30- کنواں اور اس جیسی دیگر اشیاء میں فیصلہ کرنا

٧١٨٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَحْلِفُ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ إِلَّا لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ»، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ اَلْآيَةَ. [راجع: ٢٣٥٦]

[7183] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹی قسم کے ذریعے سے دوسرے کا مال ہتھیا لے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں......''

٧١٨٤ - فَجَاءَ الْأَشْعَثُ وَعَبْدُ اللهِ يُحَدِّثُهُمْ فَقَالَ: فِيَّ نَزَلَتْ وَفِي رَجُلٍ خَاصَمْتُهُ فِي بِئْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَلْيَحْلِفْ». قُلْتُ: إِذًا يَحْلِفُ، فَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ﴾ اَلْآيَةَ [آل عمران: ٧٧]. [راجع: ٢٣٥٧]

[7184] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ جب مذکورہ حدیث بیان کر رہے تھے تو حضرت اشعث ؓ آئے اور انھوں نے کہا: میرے اور ایک دوسرے شخص کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ میرا اس سے ایک کنویں کے متعلق جھگڑا ہوا تو نبی ﷺ نے (مجھے) فرمایا: ''تمھارے پاس کوئی گواہ ہے؟'' میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر فریق مخالف کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔'' میں نے کہا: اس وقت تو وہ جھوٹی قسم اٹھا لے گا، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی: ''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد (اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا)......''

(٣١) بَابٌ: اَلْقَضَاءُ فِي كَثِيرِ الْمَالِ وَقَلِيلِهِ

باب: 31- تھوڑے اور زیادہ مال کے متعلق فیصلہ کرنا

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ: اَلْقَضَاءُ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ سَوَاءٌ.

ابن عیینہ نے ابن شبرمہ سے بیان کیا کہ دعویٰ تھوڑے مال کا ہو یا زیادہ کا، فیصلے کے اعتبار سے دونوں کی حیثیت ایک جیسی ہے۔

٧١٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ جَلَبَةَ خِصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضًا أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ أَقْضِي لَهُ بِذٰلِكَ وَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ، فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا». [راجع: ٢٤٥٨]

[7185] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے اپنے دروازے پر جھگڑا کرنے والوں کی آواز سنی تو ان کی طرف تشریف لے گئے، پھر آپ نے ان سے فرمایا: ”میں تمھارے جیسا ایک انسان ہی ہوں۔ میرے پاس لوگ مقدمات لے کر آتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ایک فریق دوسرے کے مقابلے میں عمدہ بات کرنے کا ماہر ہو اور میں اس کی بات سن کر اس کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ بات کرنے میں سچا ہے تو ایسے حالات میں اگر میں کسی دوسرے کے حق کا فیصلہ کر دوں تو بلاشبہ وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے وہ اسے لے لے یا چھوڑ دے۔“

(٣٢) بَابُ بَيْعِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ أَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ

باب: 32- حاکم وقت (بوقت ضرورت) لوگوں کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد فروخت کر سکتا ہے

وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ ﷺ مُدَبَّرًا مِنْ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ.

نبی ﷺ نے ایک مدبر غلام کو نعیم بن نحام کے ہاتھ فروخت کیا تھا۔

٧١٨٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِهِ أَعْتَقَ غُلَامًا لَّهُ عَنْ دُبُرٍ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَاعَهُ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ بِثَمَنِهِ إِلَيْهِ. [راجع: ٢١٤١]

[7186] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کو معلوم ہوا کہ آپ کے صحابۂ کرام ؓ میں سے ایک آدمی نے اپنا غلام مدبر بنا دیا ہے اور اس کے پاس غلام کے علاوہ کوئی جائیداد بھی نہیں۔ اس بنا پر آپ ﷺ نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت کر کے اس کی قیمت مالک کو بھجوا دی۔

(٣٣) بَابُ مَنْ لَّمْ يَكْتَرِثْ بِطَعْنِ مَنْ لَّا يَعْلَمُ فِي الْأُمَرَاءِ حَدِيثًا

٧١٨٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطُعِنَ فِي إِمَارَتِهِ وَقَالَ: «إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَايْمُ اللهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمْرَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ». [راجع: ٣٧٣٠]

باب:33- حاکم وقت کو اپنے کارندوں کے متعلق غلط پروپیگنڈے سے متاثر نہیں ہونا چاہیے

[7187] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر تشکیل دیا اور اس پر حضرت اسامہ بن زید ؓ کو امیر مقرر فرمایا لیکن جب ان کی امارت کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم اس کی امارت پر طعن کرتے ہو تو اس سے پہلے تم نے اس کے والد کی امارت کو بھی مطعون کیا تھا۔ اللہ کی قسم! وہ امارت کے لائق تھے اور مجھے تمام لوگوں سے زیادہ عزیز تھے اور ان کے بعد اسامہ بھی مجھے تمام لوگوں سے زیادہ عزیز ہے۔''

(٣٤) بَابُ الْأَلَدِّ الْخَصِمِ، وَهُوَ الدَّائِمُ فِي الْخُصُومَةِ

لُدًّا عِوَجًا

٧١٨٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ». [راجع: ٢٤٥٧]

باب: 34- اس شخص کا بیان جو ہمیشہ لوگوں سے لڑتا بھڑتا رہے

لُدًّا کے معنی ہیں: کجی اور ٹیڑھا پن۔

[7188] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔''

فائدہ: لڑنا جھگڑنا، بات بات پر پھڈا ڈالنا اور سینگ پھنسانا کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ حکومتی معاملات کے لیے ایسا رویہ انتہائی مہلک اور نقصان دہ ہوتا ہے کیونکہ اس سے اجتماعیت کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

(٣٥) بَابٌ: إِذَا قَضَى الْحَاكِمُ بِجَوْرٍ، أَوْ خِلَافِ أَهْلِ الْعِلْمِ فَهُوَ رَدٌّ

باب:35- جب حاکم وقت کا فیصلہ ظالمانہ یا علمائے حق کے خلاف ہو تو اسے رد کر دیا جائے

٧١٨٩ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَالِدًا؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلٰى بَنِي جَذِيمَةَ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا: أَسْلَمْنَا، فَقَالُوا: صَبَأْنَا صَبَأْنَا، فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ، وَدَفَعَ إِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَأَمَرَ كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَسِيرَهُ. فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ» مَرَّتَيْنِ. [راجع: ٤٣٣٩]

[7189] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنو جزیمہ کی طرف بھیجا تو وہ اپنے اسلام لانے کا اظہار اچھی طرح نہ کر سکے۔ انھوں نے ''ہم اسلام لائے'' کے بجائے ''ہم اپنے دین سے پھر گئے'' کہنا شروع کر دیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انھیں قتل کرنا اور قیدی بنانا شروع کر دیا۔ اور انھوں نے ہم میں سے ہر ایک کو اس کے حصے کا قیدی دیا اور حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کر دے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنا قیدی قتل نہیں کروں گا اور نہ میرے ساتھیوں ہی میں سے کوئی اپنا قیدی قتل کرے گا۔ پھر (واپسی پر ہم) نے اس واقعے کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! جو کچھ خالد بن ولید نے کیا ہے میں اس سے اظہار براءت کرتا ہوں۔'' یہ الفاظ آپ نے دو مرتبہ فرمائے۔

(٣٦) بَابُ الْإِمَامِ يَأْتِي قَوْمًا فَيُصْلِحُ بَيْنَهُمْ

باب: 36- حاکم وقت لوگوں کے پاس جائے اور ان میں صلح کرا دے

٧١٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ [الْمَدَنِيُّ] عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرٍو فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَأَذَّنَ بِلَالٌ وَأَقَامَ وَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ وَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ، فَشَقَّ النَّاسَ حَتّٰى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ، قَالَ: وَصَفَّحَ الْقَوْمُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي

[7190] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: قبیلہ بنو عمرو میں باہم لڑائی ہوگئی۔ نبی ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر ان کے ہاں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ جب نماز عصر کا وقت ہوا تو بلال رضی اللہ عنہ نے اذان اور اقامت کہی، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ آگے بڑھیں اور نماز پڑھائیں، چنانچہ آپ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے تو نبی ﷺ بھی تشریف لے آئے جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز ہی میں تھے۔ آپ ﷺ صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے اور حضرت ابوبکر

الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْرُغَ، فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيحَ لَا يُمْسَكُ عَلَيْهِ الْتَفَتَ فَرَأَى النَّبِيَّ ﷺ خَلْفَهُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنِ امْضِهْ - وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ هٰكَذَا - وَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ هُنَيَّةً فَحَمِدَ اللهَ عَلٰى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرٰى، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ ذٰلِكَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَّا تَكُونَ مَضَيْتَ؟» قَالَ: لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَؤُمَّ النَّبِيَّ ﷺ، وَقَالَ لِلْقَوْمِ: «إِذَا نَابَكُمْ أَمْرٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ، وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ». [راجع: ٦٨٤]

ؓ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور اس صف میں تشریف لے گئے جو ابوبکر ؓ کے قریب تھی۔ حضرت سہل ؓ نے کہا: لوگوں نے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارا، لیکن حضرت ابوبکر ؓ جب نماز شروع کرتے تو ختم کرنے سے پہلے کسی طرف توجہ نہیں کرتے تھے۔ جب انھوں نے دیکھا کہ لوگوں کی تالیاں بند نہیں ہو رہیں تو ادھر متوجہ ہوئے اور نبی ﷺ کو اپنے پیچھے دیکھا۔ نبی ﷺ نے انھیں اشارہ کیا کہ نماز کو جاری رکھیں اور اس طرح آپ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر ؓ تھوڑی دیر ٹھہرے اور نبی کے حکم کی تعمیل میں اللہ کی حمد و ثنا کرتے رہے، پھر آپ الٹے پاؤں پیچھے آ گئے۔ جب نبی ﷺ نے یہ دیکھا تو آپ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ نماز مکمل کرنے کے بعد آپ نے فرمایا: ''ابوبکر! جب میں نے اشارہ کر دیا تھا تو تمھیں نماز پوری پڑھانے میں کیا چیز مانع تھی؟'' انھوں نے کہا: ابو قحافہ کے بیٹے کے لیے مناسب نہیں تھا کہ وہ نبی ﷺ کی امامت کرائے۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ''جب (نماز میں) کوئی معاملہ پیش آ جائے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتوں کو چاہیے کہ وہ ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔''

(٣٧) بَابٌ: يُسْتَحَبُّ لِلْكَاتِبِ أَنْ يَكُونَ أَمِينًا عَاقِلًا

باب: 37- فیصلہ لکھنے والا دیانت دار اور عقل مند ہونا چاہیے

٧١٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ أَبُو ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ لِمَقْتَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ: إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ، وَإِنِّي

[7191] حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے کہ اہل یمامہ سے جنگ میں بکثرت شہادت کی بنا پر حضرت ابوبکر ؓ نے مجھے بلا بھیجا۔ اس وقت ان کے پاس حضرت عمر ؓ بھی تھے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: میرے پاس حضرت عمر ؓ آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ جنگ میں قرآن کے قاریوں کا قتل بہت ہوا ہے اور مجھے ڈر ہے اگر اسی طرح

أَخْشٰى أَنْ يَّسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا ، فَيَذْهَبَ قُرْآنٌ كَثِيرٌ وَّإِنِّي أَرٰى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ. قُلْتُ: كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِي ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ، وَرَأَيْتُ فِي ذٰلِكَ الَّذِي رَأٰى عُمَرُ. قَالَ زَيْدٌ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَإِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَّا نَتَّهِمُكَ، قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ وَاجْمَعْهُ. قَالَ زَيْدٌ: فَوَاللهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ بِأَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا كَلَّفَنِي مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ. قُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ يَحُثُّ مُرَاجَعَتِي حَتّٰى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ، وَرَأَيْتُ فِي ذٰلِكَ الَّذِي رَأَيَا، فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَالرِّقَاعِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ، فَوَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ﴾ إِلٰى آخِرِهَا مَعَ خُزَيْمَةَ - أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ - فَأَلْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا، فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَيَاتَهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ. [راجع: ٢٨٠٧]

قرآن کے قاری دوسری جنگوں میں قتل ہوتے رہے تو قرآن کا بہت سا حصہ ضائع ہو جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ آپ قرآن جمع کرنے کا اہتمام کریں۔ میں نے (انھیں) کہا: میں وہ کام کیسے کر سکتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو کار خیر ہے۔ اور وہ مسلسل میرے ساتھ اس مسئلے میں تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ اس کے لیے کھول دیا جس کے لیے عمر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھولا تھا اور میں بھی وہی مناسب خیال کرنے لگا جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مناسب سمجھتے تھے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جوان ہو، عقل مند ہو، ہم تمھیں کسی معاملے میں متہم بھی نہیں خیال کرتے۔ تم رسول اللہ ﷺ کی وحی لکھا کرتے تھے، لہٰذا تم قرآنی آیات کو تلاش کرو، پھر انھیں ایک جگہ جمع کر دو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھے پہاڑوں میں سے کوئی پہاڑ اٹھا لانے کی تکلیف دیتے تو اس کا بوجھ مجھے اتنا محسوس نہ ہوتا جتنا قرآن مجید کو جمع کرنے کے حکم سے محسوس ہوا۔ میں نے ان حضرات سے کہا: آپ کس طرح ایسا کام کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ کار خیر ہے، چنانچہ وہ مجھے اس کام کے لیے آمادہ کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے میرا سینہ بھی کھول دیا جس کے لیے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا سینہ کھولا تھا اور میں بھی وہی مناسب خیال کرنے لگا جسے وہ مناسب سمجھتے تھے۔ بہرحال میں نے قرآن مجید کی تلاش شروع کر دی۔ میں اسے کھجور کی شاخوں، چمڑے کے ٹکڑوں، سفید پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کرنے لگا۔ میں نے سورۂ توبہ کی آخری آیت: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ

أَنْفُسِكُمْ...... الخ﴾ حضرت خزیمہ یا ابوخزیمہ رضی اللہ عنہ کے پاس پائی اور اسے سورت میں شامل کر دیا۔ اس کے بعد یہ مرتب صحیفے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے، پھر جب اللہ تعالیٰ نے انھیں وفات دی تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں فوت کر دیا۔ اس کے بعد وہ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس رہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: اَللِّخَافُ: يَعْنِي الْخَزَفَ.

محمد بن عبیداللہ نے کہا: لخاف سے مراد ٹھیکریاں ہیں۔

(٣٨) بَابُ كِتَابِ الْحَاكِمِ إِلَى عُمَّالِهِ وَالْقَاضِي إِلَى أُمَنَائِهِ

باب: 38- حاکم وقت کا اپنے کارندوں اور قاضی کا اپنے عملے کو خط لکھنا

٧١٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى؛ ح:

وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِّنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ، فَأُخْبِرَ مُحَيِّصَةُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ - أَوْ عَيْنٍ - فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ: أَنْتُمْ وَاللهِ قَتَلْتُمُوهُ. قَالُوا: مَا قَتَلْنَاهُ وَاللهِ. ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ، فَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ - وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ - وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ، فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ - وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ - فَقَالَ [النَّبِيُّ ﷺ] لِمُحَيِّصَةَ: «كَبِّرْ كَبِّرْ»، يُرِيدُ السِّنَّ. فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ. فَقَالَ

[7192] حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم کے بڑے بڑے فضلاء سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ رضی اللہ عنہما خیبر کی طرف گئے کیونکہ وہ ان دنوں تنگ دستی میں مبتلا تھے۔ محیصہ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ عبداللہ کو قتل کر کے گڑھے یا پانی کے چشمے میں پھینک دیا گیا ہے۔ وہ یہودیوں کے پاس گئے اور کہا: اللہ کی قسم! تم نے عبداللہ کو قتل کیا ہے۔ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ پھر وہ واپس اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ اس کے بعد وہ، ان کے بڑے بھائی حویصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل آئے۔ محیصہ نے بات کرنا چاہی کیونکہ وہی خیبر میں موجود تھے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''بڑے کو آگے کرو۔'' یعنی جو عمر میں تم سے بڑا ہے، چنانچہ حویصہ نے بات کا آغاز کیا، پھر محیصہ نے بھی گفتگو کی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کے متعلق فرمایا: ''وہ تمھارے ساتھی کی دیت ادا کریں یا لڑائی کے لیے تیار ہو جائیں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ، وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ». فَكَتَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَيْهِمْ بِهِ، فَكُتِبَ: مَا قَتَلْنَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: «أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟» فَقَالُوا: لَا، قَالَ: «أَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ؟» قَالُوا: لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتّٰى أُدْخِلَتِ الدَّارَ. قَالَ سَهْلٌ: فَرَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ. [راجع: ٢٧٠٢]

اس مضمون کا خط بھیجا تو انھوں نے جواب میں یہ لکھا: ہم نے اسے قتل نہیں کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمٰن ؓ سے فرمایا: ''کیا تم قسمیں اٹھاتے ہو تا کہ تم اپنے ساتھی کی دیت کے حق دار بن سکو؟'' انھوں نے کہا: ہم قسم نہیں اٹھائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا آپ لوگوں کے لیے یہودی قسم اٹھائیں؟'' انھوں نے کہا: وہ تو مسلمان نہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے سو اونٹ بطور دیت ادا کر دیے، چنانچہ ان کو حویلی میں داخل کر دیا گیا۔ سہل ؓ نے کہا: ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

(٣٩) بَابٌ: هَلْ يَجُوزُ لِلْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ رَجُلًا وَحْدَهُ لِلنَّظَرِ فِي الْأُمُورِ؟

باب: 39- کیا حاکم وقت کے لیے جائز ہے کہ وہ معاملات کی دیکھ بھال کے لیے کسی ایک شخص کو بھیجے؟

٧١٩٣، ٧١٩٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ، فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ، فَقَالُوا لِي: عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ، فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا: إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ - لِرَجُلٍ - فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ

[7194,7193] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک اعرابی آیا اور اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیں، پھر دوسرا فریق کھڑا ہوا اور اس نے بھی کہا: وہ صحیح کہتے ہیں واقعی ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں۔ پھر دیہاتی نے کہا: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدور تھا اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا تو مجھے لوگوں نے کہا: تیرے بیٹے پر رجم ہے، لیکن میں نے اپنے لڑکے کی طرف سے سو بکریوں اور ایک لونڈی کا فدیہ دے دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے رابطہ کیا تو انھوں نے کہا: تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطنی ہو گی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ لونڈی اور بکریاں تو تمھیں واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے کی

هٰذَا فَارْجُمْهَا»، فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا.

[راجع: ٢٣١٤، ٢٣١٥]

سزا سو کوڑے اور ایک سال کے لیے جلاوطن ہونا ہے۔ اور اے انیس! تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ (اگر وہ اعتراف کرلے تو) اسے رجم کر دو۔" چنانچہ حضرت انیس ؓ اس کے پاس گئے اور (اس کے اعتراف کے بعد) اسے سنگسار کر دیا۔

(٤٠) بَابُ تَرْجَمَةِ الْحُكَّامِ، وَهَلْ يَجُوزُ تُرْجُمَانٌ وَّاحِدٌ؟

باب:40- حکام وقت کی ترجمانی کرنا اور کیا ایک ترجمان کافی ہے؟

٧١٩٥ - وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُودِ حَتّٰى كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ كُتُبَهُ وَأَقْرَأْتُهُ كُتُبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ. وَقَالَ عُمَرُ - وَعِنْدَهُ عَلِيٌّ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَعُثْمَانُ -: مَاذَا تَقُولُ هٰذِهِ؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَاطِبٍ: فَقُلْتُ: تُخْبِرُكَ بِصَاحِبِهَا الَّذِي صَنَعَ بِهَا.

[7195] حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ یہودیوں کی تحریر سیکھیں یہاں تک کہ میں ہی یہودیوں کے نام نبی ﷺ کے خطوط لکھتا تھا اور جب وہ آپ کو خط لکھتے تو میں وہ خط پڑھ کر آپ کو سناتا تھا۔ حضرت عمر ؓ نے کہا جبکہ آپ کے پاس حضرت علی، حضرت عبدالرحمٰن بن حاطب اور حضرت عثمان ؓ موجود تھے: یہ عورت کیا کہتی ہے؟ عبدالرحمٰن بن حاطب نے کہا: یہ آپ کو اس آدمی کے متعلق آگاہ کرنا چاہتی ہے جس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے۔

وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ: كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّبَيْنَ النَّاسِ.

ابو جمرہ نے کہا: میں حضرت ابن عباس ؓ اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کرتا تھا۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَا بُدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ مُّتَرْجِمَيْنِ.

بعض لوگوں نے کہا ہے: حاکم وقت کے لیے دو مترجم ہونے چاہئیں۔

٧١٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ قَالَ لِتُرْجُمَانِهِ: قُلْ لَّهُمْ: إِنِّي

[7196] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھیں ابوسفیان ؓ نے بتایا کہ ہرقل نے انھیں قریش کی جماعت کے ہمراہ اپنے ہاں بلا بھیجا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا: ان سے کہو: میں اس شخص (نبی ﷺ) کے متعلق پوچھنے والا ہوں، اگر یہ مجھ سے جھوٹ کہے تو آپ

سَائِلٌ هٰذَا فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - فَقَالَ لِلتُّرْجُمَانِ: قُلْ لَّهُ: إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ. [راجع: ۷]

اسے جھٹلا دیں۔ پھر انھوں نے پوری حدیث بیان کی۔ آخر میں اس نے ترجمان سے کہا: اس سے کہو: اگر تمھاری باتیں مبنی برحقیقت ہیں تو وہ شخص اس ملک کا سربراہ ہوگا جو اس وقت میرے قدموں کے نیچے ہے۔

(٤١) بَابُ مُحَاسَبَةِ الْإِمَامِ عُمَّالَهُ

باب: 41- حاکم وقت کا اپنے عاملوں سے حساب لینا

٧١٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعْمَلَ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ، فَلَمَّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَحَاسَبَهُ قَالَ: هٰذَا الَّذِي لَكُمْ وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَبَيْتِ أُمِّكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟» ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِّنْكُمْ عَلٰى أُمُورٍ مِّمَّا وَلَّانِيَ اللهُ، فَيَأْتِي أَحَدُكُمْ فَيَقُولُ: هٰذَا لَكُمْ، وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَبَيْتِ أُمِّهِ حَتّٰى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا؟ فَوَاللهِ! لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا - قَالَ هِشَامٌ: بِغَيْرِ حَقِّهِ - إِلَّا جَاءَ اللهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَلَا فَلَأَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللهَ رَجُلٌ بِبَعِيرٍ لَّهُ رُغَاءٌ أَوْ بِبَقَرَةٍ لَّهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةٍ تَيْعَرُ - ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ - أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» [راجع: ٩٢٥]

[7197] حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ابن لتبیہ کو بنو سلیم سے صدقات وصول کرنے پر مقرر کیا۔ جب وہ (صدقات وصول کر کے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس سے حساب طلب فرمایا۔ اس نے کہا: یہ تو آپ حضرات کا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تو اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا، اگر تو سچا ہے تو وہاں بھی نذرانے آتے رہتے؟'' اس کے بعد آپ اٹھے اور لوگوں سے خطاب فرمایا۔ آپ نے حمد وثنا کے بعد فرمایا: ''اما بعد! میں تم میں سے کچھ لوگوں کو ان امور پر عامل بناتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سونپے ہیں، پھر تم میں سے ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے: یہ تمھارا مال ہے اور یہ مجھے نذرانہ دیا گیا ہے۔ اگر وہ شخص سچا ہے تو اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا حتی کہ اس کے پاس نذرانے آئیں؟ اللہ کی قسم! تم میں سے اگر کوئی اس مال میں سے کوئی چیز لے گا...... ہشام کے یہ الفاظ ہیں: حق کے بغیر رکھے گا...... تو قیامت کے دن اسے اٹھا کر اللہ کے حضور پیش ہوگا۔ خبردار! جو وہ اللہ کے پاس لائے گا میں اسے پہچان لوں گا۔ وہ اونٹ لے کر آئے گا جو بلبلاتا ہوگا یا گائے ہوگی جو ڈکارتی ہوگی یا بکری ممیاتی ہوگی۔'' پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتی کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی

دیکھی اور فرمایا: ''خبردار! کیا میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا ہے؟''

(٤٢) بَابُ بِطَانَةِ الْإِمَامِ وَأَهْلِ مَشُورَتِهِ

باب:42- حاکم وقت کے راز داں اور مشیر خاص

اَلْبِطَانَةُ: الدُّخَلَاءُ.

بطانة سے مراد وہ لوگ ہیں جو اندرونی اسرار و رموز سے مطلع ہوں۔

٧١٩٨ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا بَعَثَ اللهُ مِنْ نَّبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، فَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللهُ تَعَالٰى». وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِهٰذَا. وَعَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَّمُوسٰى، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِّثْلَهُ.

[7198] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا اور نہ کسی کو خلیفہ بنایا مگر اس کے دو راز داں ہوتے ہیں: ایک اسے نیکی کے لیے کہتا اور اس پر ابھارتا ہے اور دوسرا اسے برائی کے لیے کہتا اور اس کی ترغیب دیتا ہے اور معصوم وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔'' سلیمان نے یحییٰ سے روایت کرتے ہوئے کہا: مجھے ابن شہاب نے یہ حدیث سنائی۔ ابن ابوعتیق اور موسیٰ بن عقبہ نے بھی ابن شہاب سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ.

شعیب نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ان کا قول بیان کیا۔

وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

امام اوزاعی اور معاویہ بن سلام نے کہا: انھیں زہری نے ابوسلمہ سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔

وَقَالَ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ وَّسَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ.

ابن ابوحسین اور سعید بن زیاد نے کہا: انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے ابوسعید سے ان کا قول نقل کیا ہے۔

وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ. [راجع: ٦٦١١]

عبیداللہ بن ابوجعفر نے کہا: مجھے صفوان نے ابوسلمہ سے بیان کیا، انھوں نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے۔

(٤٣) بَابٌ: كَيْفَ يُبَايِعُ الْإِمَامُ النَّاسَ؟

باب: 43- حاکم وقت لوگوں سے کس طرح اور کن باتوں کی بیعت لے؟

٧١٩٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فِي الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ. [راجع: ١٨]

[7199] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے خوشی اور ناخوشی دونوں حالتوں میں آپ کی بات سننے اور اسے ماننے پر بیعت کی۔

٧٢٠٠ - وَأَنْ لَّا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ نَّقُومَ، أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ. [راجع: ٧٠٥٦]

[7200] اور اس شرط پر بیعت کی کہ جو شخص حکومت کے لائق ہوگا، اس کی سرداری قبول کریں گے اور اس سے جھگڑا نہیں کریں گے اور ہم جہاں بھی ہوں حق کہیں گے اور اللہ کے راستے میں کسی ملامت گر کی ملامت کو خاطر میں نہیں لائیں گے۔

٧٢٠١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ، وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ. فَقَالَ:

[7201] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سخت سردی میں صبح کے وقت باہر نکلے جب کہ مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے۔ انھیں دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ»

''اے اللہ! یقیناً خیر تو آخرت ہی کی خیر ہے، اس لیے تو انصار و مہاجرین کو بخش دے۔''

فَأَجَابُوا:

اس کا جواب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ان الفاظ میں دیا:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

[راجع: ٢٨٣٤]

''ہم وہ ہیں جنھوں نے حضرت محمد ﷺ سے ہمیشہ کے لیے جہاد پر بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ رہیں گے۔''

٧٢٠٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

[7202] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا: «فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ».

انھوں نے کہا: جب ہم رسول اللہ ﷺ سے سمع واطاعت کی بیعت کرتے تو آپ ہم سے فرماتے: ''جتنی تمھیں طاقت ہو۔'' یعنی اپنی ہمت کے مطابق اسے بجالائیں گے۔

٧٢٠٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ حَيْثُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: كَتَبَ: إِنِّي أُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ مَا اسْتَطَعْتُ، وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِمِثْلِ ذٰلِكَ. [انظر: ٧٢٠٥، ٧٢٧٢]

[7203] حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب عبدالملک بن مروان کی بیعت پر لوگوں کا اتفاق ہوا تو میں اس وقت حضرت ابن عمر ؓ کے پاس موجود تھا، انھوں نے لکھا: میں اپنی ہمت کے مطابق، اللہ کے دین اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کے موافق اللہ کے بندے امیر المومنین عبدالملک کی سمع و طاعت کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے بیٹے بھی اسی طرح کا اقرار کرتے ہیں۔

٧٢٠٤ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فَلَقَّنَنِي: «فِيمَا اسْتَطَعْتُ» وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. [راجع: ٥٧]

[7204] حضرت جریر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سننے اور بات ماننے کی بیعت کی تو آپ نے مجھے تلقین کی: ''جتنی مجھ میں ہمت ہو گی، نیز ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کروں گا۔''

٧٢٠٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ عَبْدَ الْمَلِكِ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: إِلٰى عَبْدِ اللهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي أُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ، وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِذٰلِكَ. [راجع: ٧٢٠٣]

[7205] حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے کہا: لوگوں نے عبدالملک کی بیعت کی تو حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے انھیں لکھا: اللہ کے بندے امیر المومنین عبدالملک کے نام، میں اللہ کے بندے امیر المومنین عبدالملک کی بات سننے اور ماننے کا اقرار کرتا ہوں۔ یہ اقرار اللہ کے دین اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق ہوگا اور جتنی مجھ میں طاقت ہو گی اور میرے بیٹے بھی اس کا اقرار کرتے ہیں۔

٧٢٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا

[7206] حضرت یزید بن ابو عبیدہ سے روایت ہے،

حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ: عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ. [راجع: ٢٩٦٠]

انھوں نے کہا: میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم نے حدیبیہ کے دن نبی ﷺ سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا: موت پر بیعت کی تھی۔

٧٢٠٧ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الرَّهْطَ الَّذِينَ وَلَّاهُمْ عُمَرُ اجْتَمَعُوا فَتَشَاوَرُوا، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: لَسْتُ بِالَّذِي أُنَافِسُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ، وَلٰكِنَّكُمْ إِنْ شِئْتُمُ اخْتَرْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ، فَجَعَلُوا ذٰلِكَ إِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَلَمَّا وَلَّوْا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَمْرَهُمْ، فَمَالَ النَّاسُ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى مَا أَرٰى أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ يَتْبَعُ أُولٰئِكَ الرَّهْطَ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ، وَمَالَ النَّاسُ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُشَاوِرُونَهُ تِلْكَ اللَّيَالِيَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَصْبَحْنَا مِنْهَا فَبَايَعْنَا عُثْمَانَ، قَالَ الْمِسْوَرُ: طَرَقَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَعْدَ هَجْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَضَرَبَ الْبَابَ حَتّٰى اسْتَيْقَظْتُ فَقَالَ: أَرَاكَ نَائِمًا، فَوَاللهِ مَا اكْتَحَلْتُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ بِكَثِيرِ نَوْمٍ، اِنْطَلِقْ فَادْعُ الزُّبَيْرَ وَسَعْدًا فَدَعَوْتُهُمَا لَهُ فَشَاوَرَهُمَا ثُمَّ دَعَانِي فَقَالَ: ادْعُ لِي عَلِيًّا فَدَعَوْتُهُ فَنَاجَاهُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ مِّنْ عِنْدِهِ وَهُوَ عَلٰى طَمَعٍ، وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَخْشٰى مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي عُثْمَانَ فَدَعَوْتُهُ فَنَاجَاهُ حَتّٰى فَرَّقَ بَيْنَهُمَا الْمُؤَذِّنُ بِالصُّبْحِ، فَلَمَّا صَلّٰى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ

[7207] حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: وہ لوگ جنھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ مقرر کرنے کا اختیار دیا تھا وہ جمع ہوئے اور باہم مشورہ کیا۔ ان سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: میں خلافت کے سلسلے میں آپ لوگوں سے مقابلہ نہیں کروں گا لیکن اگر تم چاہتے ہو تو تم ہی میں سے کسی کو تمھارے لیے خلیفہ مقرر کردوں، چنانچہ سب نے خلافت کا معاملہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا۔ جب انھوں نے انتخاب کی ذمہ داری ان کے سپرد کر دی تو سب لوگ ان کی طرف مائل ہو گئے یہاں تک کہ میں نے کسی کو نہ دیکھا جو باقی حضرات کا پیچھا کرتا ہو یا ان کی ایڑی روندتا ہو۔ تمام لوگوں کا میلان حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی طرف ہو گیا اور وہ انھیں ان راتوں میں مشورہ دیتے رہے حتی کہ جب وہ رات آ گئی جس کی صبح ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت کی۔ حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ رات گزر جانے کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے زور سے میرا دروازہ کھٹکھٹایا حتی کہ میں بیدار ہو گیا۔ انھوں نے کہا: میرا خیال ہے آپ سو رہے تھے۔ اللہ کی قسم! میں ان راتوں میں بہت کم سو سکا ہوں، آپ ابھی جائیں۔ حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہما کو بلا لائیں۔ میں ان دونوں بزرگوں کو بلا لایا تو انھوں نے ان دونوں سے مشورہ کیا۔ مجھے پھر بلایا اور فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا لاؤ، میں گیا اور انھیں بلا لایا تو آپ ان کے ساتھ مشورہ کرتے رہے حتی کہ آدھی رات گزر گئی۔ پھر حضرت علی اس حالت میں اٹھ کر گئے کہ وہ خلافت کے

وَاجْتَمَعَ أُولٰئِكَ الرَّهْطُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ، فَأَرْسَلَ إِلٰى مَنْ كَانَ حَاضِرًا مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَأَرْسَلَ إِلٰى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ - وَكَانُوا وَافَوْا تِلْكَ الْحَجَّةَ مَعَ عُمَرَ - فَلَمَّا اجْتَمَعُوا تَشَهَّدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ! يَا عَلِيُّ إِنِّي قَدْ نَظَرْتُ فِي أَمْرِ النَّاسِ فَلَمْ أَرَهُمْ يَعْدِلُونَ بِعُثْمَانَ، فَلَا تَجْعَلَنَّ عَلٰى نَفْسِكَ سَبِيلًا. فَقَالَ: أُبَايِعُكَ عَلٰى سُنَّةِ اللهِ وَرَسُولِهِ وَالْخَلِيفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِهِ، فَبَايَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَبَايَعَهُ النَّاسُ: اَلْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، وَأُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ وَالْمُسْلِمُونَ. [راجع: ١٣٩٢]

خواہشمند تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ کے دل میں ان کے متعلق کچھ کھٹک بھی تھی۔ پھر انھوں نے کہا: حضرت عثمان ؓ کو بلالاؤ، میں انھیں بلا لایا تو آپ ان سے سرگوشی کرتے رہے حتی کہ مؤذن نے صبح کی اذان دے دی اور دونوں جدا جدا ہو گئے۔ جب لوگوں نے صبح کی نماز ادا کی اور وہ منبر کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے وہاں موجود انصار و مہاجرین اور لشکروں کے قائدین کو بلایا۔ ان سب حضرات نے امسال حضرت عمر ؓ کے ساتھ حج کیا تھا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا: امابعد! اے علی! میں نے لوگوں کے خیالات معلوم کیے ہیں، میں نے دیکھا ہے کہ وہ حضرت عثمان ؓ کو مقدم سمجھتے ہیں اور ان کے برابر کسی کو خیال میں نہیں لاتے، اس لیے آپ اپنے دل میں کوئی میل پیدا نہ کریں۔ پھر فرمایا: اے عثمان! میں اللہ کے دین، رسول اللہ ﷺ کی سنت اور آپ کے دو خلفاء کے طریق کے مطابق آپ کی بیعت کرتا ہوں، چنانچہ پہلے ان سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے بیعت کی، پھر سب لوگوں، یعنی مہاجرین و انصار، فوجوں کے قائدین اور دیگر اہل اسلام نے بیعت کی۔

(٤٤) بَابُ مَنْ بَايَعَ مَرَّتَيْنِ

باب: 44- جس نے دو مرتبہ بیعت کی

٧٢٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: بَايَعْنَا النَّبِيَّ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لِي: «يَا سَلَمَةُ! أَلَا تُبَايِعُ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ، قَالَ: «وَفِي الثَّانِي». [راجع: ٢٩٦٠]

[7208] حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے درخت کے نیچے نبی ﷺ کی بیعت کی۔ آپ نے مجھے فرمایا: ''اے سلمہ! کیا تم بیعت نہیں کرو گے؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے پہلے بیعت کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''دوسری مرتبہ بھی کرلو۔''

(٤٥) بَابُ بَيْعَةِ الْأَعْرَابِ

باب: 45- دیہاتیوں کا بیعت کرنا

٧٢٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَعْكٌ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبٰى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبٰى، فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا، وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا». [راجع: ١٨٨٣]

[7209] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، پھر اسے بخار ہوگیا تو اس نے کہا: میری بیعت مجھے واپس کر دیں، یعنی فسخ کر دیں۔ آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔ وہ پھر آیا اور کہا: میری بیعت مجھے واپس کر دیں۔ آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی انکار کر دیا۔ آخر وہ خود ہی (مدینہ طیبہ سے) چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے، یہ میل کچیل دور کر دیتا ہے اور خالص کو رکھ لیتا ہے۔''

(٤٦) بَابُ بَيْعَةِ الصَّغِيرِ

باب: 46- نابالغ بچے کا بیعت کرنا

٧٢١٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ، وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ حُمَيْدٍ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَايِعْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ صَغِيرٌ» فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ، وَكَانَ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ. [راجع: ٢٥٠١]

[7210] حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا، ان کی والدہ حضرت زینب بنت حمید رضی اللہ عنہا انھیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اس سے بیعت لے لیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ ابھی کمسن ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لیے دعا فرمائی۔ وہ اپنے تمام اہل خانہ کی طرف سے ایک ہی بکری ذبح کرتے تھے۔

(٤٧) بَابُ مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ

باب: 47- بیعت کرنے کے بعد اس کے ختم کرنے کا مطالبہ کرنا

٧٢١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ،

[7211] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر قائم رہنے کی بیعت کی۔ پھر اسے مدینہ طیبہ میں سخت بخار آ گیا تو وہ دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا:

فَأَتَى الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا». [راجع: ١٨٨٣]

اللہ کے رسول! میری بیعت ختم کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا۔ وہ پھر آیا اور کہنے لگا: میری بیعت واپس لے لیں۔ آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی انکار کر دیا۔ پھر وہ آخر خود باہر نکل گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ بھٹی کی مانند ہے، میل کچیل کو دور کر دیتا ہے اور خالص مال کو رکھ لیتا ہے۔“

(٤٨) بَابُ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا

باب:43- جو کسی کی بیعت صرف دنیا کے لیے کرتا ہے

٧٢١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَّا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَاهُ، إِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَّى لَهُ، وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَحَلَفَ بِاللهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ فَأَخَذَهَا وَلَمْ يُعْطَ بِهَا». [راجع: ٢٣٥٨]

[7212] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ انھیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں زیادہ پانی ہو، اس سے مسافروں کو منع کرتا ہے۔ دوسرا وہ جو امام سے صرف دنیا کے لیے بیعت کرتا ہے، اگر وہ اسے کچھ دے تو وفاداری کرتا ہے اگر نہ دے تو بیعت توڑ دیتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد سامان فروخت کرتا ہے اور اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ اسے اس سامان کی اتنی اتنی رقم مل رہی تھی، خریدار اسے سچا سمجھ کر اس سے مال خرید لیتا ہے، حالانکہ اسے اس کی اتنی رقم نہیں مل رہی تھی۔“

(٤٩) بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ

باب:49- عورتوں سے بیعت لینا

رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس مضمون کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٧٢١٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

[7213] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ - وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ -: «تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَّلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللهِ، إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذٰلِكَ». [راجع: ١٨]

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا جبکہ ہم ایک مجلس میں موجود تھے: ''تم میری اس شرط پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، کسی پر ایسا کوئی بہتان نہیں لگاؤ گے جو تم نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں سے گھڑا ہوگا اور اچھے کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس کسی نے اس عہد کو پورا کیا اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے اور جس نے ان کاموں میں سے کسی کا ارتکاب کیا اور اسے دنیا میں اس کی سزا مل گئی تو یہ اس کے لیے کفارہ ہو گا۔ اور جس نے ان میں سے کوئی برا کام کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو اسے معاف کر دے'' چنانچہ ہم نے آپ ﷺ کی اس شرط پر بیعت کی۔

٧٢١٤ - **حَدَّثَنَا** مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهَا] قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُبَايِعُ النِّسَاءَ بِالْكَلَامِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ ﴿لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا﴾ قَالَتْ: وَمَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةً يَّمْلِكُهَا. [راجع: ٢٧١٣]

[7214] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ عورتوں سے زبانی طور پر اس آیت کے احکام کی بیعت لیتے تھے: ''وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔'' نیز انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا سوائے اس عورت کے جس کے آپ مالک تھے۔

٧٢١٥ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَايَعْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَرَأَ عَلَيْنَا ﴿أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا﴾ وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ، فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ مِّنَّا يَدَهَا فَقَالَتْ: فُلَانَةُ أَسْعَدَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا، فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ فَمَا وَفَّتِ امْرَأَةٌ إِلَّا أُمُّ سُلَيْمٍ وَّأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ

[7215] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کی بیعت کی تو آپ نے ہم پر یہ آیت پڑھی: ''وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔'' اور آپ نے ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا تو ہم میں سے ایک عورت نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا اور کہا: فلاں عورت نے (نوحہ کرنے میں) میری مدد کی تھی اور میں اسے اس کا بدلہ دینا چاہتی ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے کچھ نہ کہا تو وہ

أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ، أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ. [راجع: ١٣٠٦]

گئی، پھر واپس آ ئی۔ (میرے ساتھ بیعت کرنے والی عورتوں میں سے) کسی عورت نے اس بیعت کو پورا نہ کیا سوائے ام سلیم، ام علاء، معاذ ؓ کی بیوی بنت ابو سبرہ یا ابو سبرہ کی بیٹی اور معاذ ؓ کی بیوی کے۔

(٥٠) بَابُ مَنْ نَكَثَ بَيْعَةً

باب:50- جس نے بیعت توڑ ڈالی

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ ٱللَّهَ﴾ اَلْآيَةَ. [الفتح: ١٠]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں درحقیقت وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔“

٧٢١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: بَايِعْنِي عَلَى الْإِسْلَامِ، فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، ثُمَّ جَاءَ الْغَدَ مَحْمُومًا فَقَالَ: أَقِلْنِي، فَأَبَى، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ: «اَلْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا، وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا». [راجع: ١٨٨٣]

[7216] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دیہاتی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ مجھے اسلام پر بیعت کر لیں، آپ نے اسے اسلام پر بیعت کر لیا۔ دوسرے دن بخار کی حالت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میری بیعت واپس کر لیں۔ آپ ﷺ نے انکار فرمایا۔ جب وہ واپس ہوا تو آپ نے فرمایا: ”مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی اور ناپاکی کو دور کر دیتا ہے، خالص اور پاکیزہ کو رکھ لیتا ہے۔“

(٥١) بَابُ الْاِسْتِخْلَافِ

باب:51- خلیفہ مقرر کرنا

٧٢١٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: وَارَأْسَاهْ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ، وَأَدْعُو لَكِ»، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَاثُكْلِيَاهْ. وَاللهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَظَلَلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ.

[7217] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ایک مرتبہ کہا: ہائے سر پھٹا جا رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم مر جاؤ اور میں زندہ رہا تو میں تمھارے لیے مغفرت مانگوں گا اور دعائے خیر کروں گا۔“ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: افسوس! آپ تو میری موت کے طالب ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ دن کے آخری حصے میں ضرور کسی دوسری عورت سے شادی کر لیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایسا نہیں بلکہ میں تو اپنے سر درد کا اظہار کرتا ہوں۔ میرا

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ، لَقَدْ هَمَمْتُ - أَوْ أَرَدْتُ - أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَّابْنِهِ فَأَعْهَدَ؛ أَنْ يَّقُولَ الْقَائِلُونَ، أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَأْبَى اللهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ، أَوْ يَدْفَعُ اللهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ».

[راجع: ٥٦٦٦]

ارادہ ہوا تھا کہ میں ابوبکر اور اس کے بیٹے کو بلاؤں اور انھیں خلیفہ بنا دوں تا کہ کسی دعویٰ کرنے والے یا اس کی خواہش رکھنے والے کے لیے کوئی گنجائش باقی نہ رہے لیکن پھر میں نے سوچا کہ اللہ خود کسی دوسرے کی خلافت کا انکار کرے گا اور مسلمان بھی اسے دفع کریں گے...... یا فرمایا...... اللہ دفع کرے گا اور مسلمان کسی اور کو خلیفہ نہیں بننے دیں گے۔''

٧٢١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا] قَالَ: قِيلَ لِعُمَرَ: أَلَا تَسْتَخْلِفُ؟ قَالَ: إِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي: أَبُو بَكْرٍ، وَإِنْ أَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي: رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ. فَقَالَ: رَاغِبٌ وَّرَاهِبٌ وَّدِدْتُ أَنِّي نَجَوْتُ مِنْهَا كَفَافًا لَّا لِيَ وَلَا عَلَيَّ، لَا أَتَحَمَّلُهَا حَيًّا وَّمَيِّتًا.

[7218] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ کسی کو خلیفہ کیوں نہیں نامزد کر دیتے؟ انھوں نے فرمایا: اگر میں کسی کو خلیفہ نامزد کرتا ہوں تو اس شخص نے خلیفہ نامزد کیا تھا جو مجھ سے بہتر تھے، یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ اور اگر میں اسے مسلمانوں کی رائے پر چھوڑتا ہوں تو اس بزرگ نے اسے مسلمانوں کی صوابدید پر چھوڑ دیا تھا جو مجھ سے بہت بہتر تھے، یعنی رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی۔ لوگوں نے اس موقف پر ان کی تعریف کی تو انھوں نے فرمایا: کوئی تو میری دل سے تعریف کرتا ہے اور کوئی ڈرتے ہوئے ایسا کرتا ہے۔ اب میں تو یہی غنیمت سمجھتا ہوں کہ خلافت کی ذمہ داریوں سے برابر برابر نجات پا جاؤں، نہ مجھے اس کا کوئی ثواب ملے اور نہ مجھ سے اس کے متعلق کوئی باز پرس ہی ہو، میں نے خلافت کا بوجھ زندگی بھر اٹھایا لیکن مرتے وقت اس بار کو نہیں اٹھاؤں گا۔

٧٢١٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْآخِرَةَ حِينَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذٰلِكَ الْغَدَ، مِنْ يَّوْمِ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ، فَتَشَهَّدَ وَأَبُو بَكْرٍ صَامِتٌ لَّا يَتَكَلَّمُ، قَالَ: كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَعِيشَ

[7219] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عمر کا دوسرا خطبہ سنا جب آپ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ واقعہ نبی ﷺ کی وفات سے دوسرے دن کا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش تھے اور کوئی بات نہ کرتے تھے۔ پھر حضرت عمر نے کہا: مجھے امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ زندہ رہیں گے اور ہمارے کاموں

رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى يَدْبُرَنَا - يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ آخِرَهُمْ - فَإِنْ يَكُ مُحَمَّدٌ ﷺ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ نُورًا تَهْتَدُونَ بِهِ بِمَا هَدَى اللهُ مُحَمَّدًا ﷺ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَانِيَ اثْنَيْنِ فَإِنَّهُ أَوْلَى الْمُسْلِمِينَ بِأُمُورِكُمْ، فَقُومُوا فَبَايِعُوهُ، وَكَانَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ قَدْ بَايَعُوهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمِنْبَرِ.

کی تدبیر و انتظام کرتے رہیں گے۔ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ حضرت محمد ﷺ ان سب سے آخر میں وفات پائیں گے۔ اگر محمد ﷺ وفات پا چکے ہیں تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمھارے سامنے نور (قرآن) کو باقی رکھا ہے جس کے ذریعے سے تم ہدایت حاصل کرتے رہو گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے سے حضرت محمد ﷺ کی رہنمائی فرمائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے ساتھی اور دو میں سے دوسرے ہیں۔ وہ مسلمانوں میں بہترین شخص ہیں جو تمھارے امور سرانجام دیں، لہٰذا اٹھو اور ان کی بیعت کرو۔ ان میں سے ایک جماعت پہلے ہی سقیفہ بنو ساعدہ میں آپ کی بیعت کر چکی تھی، پھر عام لوگوں نے منبر نبوی پر بیعت کی۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ: اصْعَدِ الْمِنْبَرَ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً. [انظر: ٧٢٦٩]

زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس دن کہہ رہے تھے: آپ منبر پر تشریف لائیں۔ وہ ان سے مسلسل کہتے رہے حتی کہ وہ تشریف لے آئے اور سب لوگوں نے آپ سے بیعت کر لی۔

فائدہ: سقیفہ بنو ساعدہ ایک پنچایت گھر تھا، جس میں خاص لوگوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی تھی۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجتماع عام میں اعلان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی رسول اللہ ﷺ کے بعد خلافت کے لیے موزوں اور اس کے سزاوار ہیں۔ اس سے آپ نے حاضرین کو ان سے بیعت کرنے کی ترغیب دلائی۔ پھر عام لوگوں نے ان کی بیعت کی۔ یہ بیعت ثانیہ تھی جو پہلی بیعت سے عام اور زیادہ مشہور ہے۔

٧٢٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ، إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ - كَأَنَّهَا تُرِيدُ الْمَوْتَ - قَالَ: «إِنْ

[7220] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک خاتون آئی اور کسی معاملے کے متعلق آپ سے گفتگو کی۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا کہ وہ دوبارہ آئے، اس نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ اس کا اشارہ آپ کی وفات کی طرف تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے

لَّمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ». [راجع: ٣٦٥٩]

نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس چلی آنا۔"

٧٢٢١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ لِوَفْدِ بُزَاخَةَ: تَتْبَعُونَ أَذْنَابَ الْإِبِلِ حَتّٰى يُرِيَ اللهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهِ ﷺ وَالْمُهَاجِرِينَ أَمْرًا يَعْذِرُونَكُمْ بِهِ.

[7221] حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بزاخہ کے وفد سے فرمایا تھا: تم لوگ اونٹوں کی دموں کے پیچھے پیچھے جنگلوں میں گھومتے رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کے خلیفہ اور مہاجرین کو کوئی بات دکھا دے جس کی وجہ سے وہ تمھارا قصور معاف کر دیں۔

بَابٌ:

باب: - بلاعنوان

٧٢٢٢، ٧٢٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا» - فَقَالَ كَلِمَةً لَّمْ أَسْمَعْهَا - فَقَالَ أَبِي: إِنَّهُ قَالَ: «كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ».

[7223,7222] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "میری امت میں بارہ امیر ہوں گے۔" پھر آپ نے کوئی ایسی بات کہی جو میں نہ سن سکا۔ بعد میں میرے والد گرامی نے بتایا کہ آپ نے فرمایا تھا: "وہ سب کے سب قریش کے خاندان سے ہوں گے۔"

فائدہ: ان خلفاء کی تعیین کے متعلق بہت اختلاف ہے، اس لیے ہم نے دانستہ اس سے پہلو تہی کی ہے، البتہ شیعہ حضرات کہتے ہیں کہ ان سے مراد ان کے مزعومہ بارہ امام ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شروع ہو کر محمد بن حسن مہدی پر ختم ہوتے ہیں لیکن یہ اس لیے غلط ہے کہ ان کے دور حکومت میں اسلام کو کوئی شان و شوکت نہیں ملی بلکہ ان میں سے اکثر اپنی جان بچانے کے لیے چھپے رہے، ہمارے نزدیک شیعہ کا یہ موقف مبنی بر حقیقت نہیں۔ واللّٰه أعلم.

(٥٢) بَابُ إِخْرَاجِ الْخُصُومِ وَأَهْلِ الرِّيَبِ مِنَ الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ

باب: 52- فسق و فجور اور لڑائی جھگڑا کرنے والوں کو معلوم ہونے کے بعد گھروں سے نکالنا

وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ نَاحَتْ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بہن کو اس وقت گھر سے نکال دیا جب وہ نوحہ کر رہی تھیں۔

٧٢٢٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[7224] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ يُحْتَطَبُ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ».

میری جان ہے! میرا ارادہ ہوا کہ میں ایندھن جمع کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کے لیے اذان دینے کا کہوں، پھر کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے) اور انھیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کسی کو اگر امید ہو کہ وہاں مسجد میں سے موٹی ہڈی یا اچھے پائے ملیں گے تو وہ ضرور عشاء میں بھی حاضر ہو۔"

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: قَالَ يُونُسُ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: مِرْمَاةٌ: بَيْنَ ظِلْفِ الشَّاةِ مِنَ اللَّحْمِ، مِثْلُ مِنْسَاةٍ وَمِيضَاةٍ، اَلْمِيمُ مَخْفُوضَةٌ. [راجع: ٦٤٤]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: بکری کے کھر کے درمیان گوشت کو مِرْمَاة کہتے ہیں۔ یہ مِنْسَاة اور مِيْضَاة کی طرح میم کی زیر کے ساتھ ہے۔

(٥٣) بَابٌ: هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَمْنَعَ الْمُجْرِمِينَ وَأَهْلَ الْمَعْصِيَةِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَهُ وَالزِّيَارَةِ وَنَحْوِهِ؟

باب: 53- کیا حاکم وقت کے لیے جائز ہے کہ وہ مجرموں اور اہل معصیت کا سوشل بائیکاٹ کر دے؟

٧٢٢٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ - فَذَكَرَ حَدِيثَهُ - وَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا، فَلَبِثْنَا عَلَى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، وَآذَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا. [راجع: ٢٧٥٧]

[7225] حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے، جس وقت حضرت کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تو ان کے بیٹوں میں سے یہی ان کے قائد تھے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: جب وہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جانے سے پیچھے رہ گئے...... پھر انھوں نے اپنا پورا واقعہ بیان کیا...... اور رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ہمارے ساتھ گفتگو کرنے سے روک دیا تو ہم پچاس راتیں اسی حالت میں رہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

94- كِتَابُ التَّمَنِّي

تمناؤں اور آرزوؤں کا بیان

(١) بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمَنِّي، وَمَنْ تَمَنَّى الشَّهَادَةَ

باب:1- تمنا کا بیان اور جس نے شہادت کی آرزو کی

٧٢٢٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا يَكْرَهُونَ أَنْ يَتَخَلَّفُوا بَعْدِي، وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ مَا تَخَلَّفْتُ، لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ». [راجع: ٣٦]

[7226] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر یہ نہ ہوتا کہ لوگ میرے بعد مجھ سے پیچھے رہنا ناپسند کریں گے جبکہ میرے پاس انھیں مہیا کرنے کے لیے سواریاں نہیں ہیں تو میں کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔ میری تو خواہش ہے کہ اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤ، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔''

٧٢٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! وَدِدْتُ أَنِّي أُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ [ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا]».

[7227] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میری آرزو ہے کہ میں اللہ کے راستے میں جنگ کروں اور قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں۔''

فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُهُنَّ ثَلَاثًا، أَشْهَدُ بِاللهِ.

[راجع: ٣٦]

(راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ) میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے تھے۔

(٢) بَابُ تَمَنِّي الْخَيْرِ، وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوْ كَانَ لِي أُحُدٌ ذَهَبًا»

باب:2- نیک کام کی خواہش کرنا، نیز نبی ﷺ کے فرمان: ''اگر! میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہوتا'' کا بیان

٧٢٢٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ كَانَ عِنْدِي أُحُدٌ ذَهَبًا لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ، لَيْسَ شَيْءٌ أَرْصُدُهُ فِي دَيْنٍ عَلَيَّ، أَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهُ». [راجع: ٢٣٨٩]

[7228] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہوتا تو میں پسند کرتا کہ اگر لینے والے مل جائیں تو تین دن گزرنے سے پہلے ہی میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی نہ بچے، سوائے اس کے جسے میں اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے روک لوں۔''

(٣) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ»

باب:3- نبی ﷺ کے ارشادگرامی: ''اگر مجھے پہلے معلوم ہو جاتا جو بعد میں معلوم ہوا'' کا بیان

٧٢٢٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ، وَلَحَلَلْتُ مَعَ النَّاسِ حِينَ حَلُّوا».

[راجع: ٢٩٤]

[7229] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے پہلے معلوم ہو جاتا جو بعد میں معلوم ہوا تو اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور جس وقت لوگوں نے احرام کھولا میں بھی ان کے ساتھ ضرور احرام کھول دیتا۔''

٧٢٣٠ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَبَّيْنَا بِالْحَجِّ، وَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا

[7230] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے اور ہم نے حج کے لیے احرام باندھا اور تلبیہ کہا۔ جب ہم چار ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچے تو نبی ﷺ نے ہمیں بیت اللہ کے طواف اور صفا مروہ کی سعی کا حکم دیا، نیز یہ (بھی فرمایا) کہ ہم حج کو عمرہ

وَالْمَرْوَةِ، وَأَنْ نَّجْعَلَهَا عُمْرَةً، وَلْنَحِلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ. قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِّنَّا هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَطَلْحَةَ، وَجَاءَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا: أَنَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى، وَّذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَحَلَلْتُ». قَالَ: وَلَقِيَهُ سُرَاقَةُ وَهُوَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَنَا هٰذِهِ خَاصَّةً؟ قَالَ: «لَا بَلْ لِأَبَدٍ».

بنا لیں اور اس کے بعد احرام کھول دیں سوائے ان لوگوں کے جن کے پاس قربانی ہے۔ نبی ﷺ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے پاس قربانی کا جانور نہیں تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تھے اور ان کے ساتھ بھی قربانی کے جانور تھے۔ انھوں نے احرام باندھتے وقت یہ کہا تھا: میرا احرام وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ لوگوں نے کہا: کیا ہم منیٰ کی طرف اس حالت میں جائیں گے کہ ہم سے منی ٹپک رہی ہوگی؟ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بات مجھے اب معلوم ہوئی ہے اگر پہلے معلوم ہو جاتی تو میں اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو یقیناً میں بھی حلال ہو جاتا۔'' اس دوران میں حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے ملے جبکہ وہ جمرۂ عقبہ کو پتھر مار رہے تھے، انھوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا یہ ہمارے لیے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے۔''

قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدِمَتْ مَعَهُ مَكَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَنْسُكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَا تَطُوفُ وَلَا تُصَلِّي حَتّٰى تَطْهُرَ، فَلَمَّا نَزَلُوا الْبَطْحَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَنْطَلِقُونَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ، وَأَنْطَلِقُ بِحَجَّةٍ؟ قَالَ: ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنْ يَّنْطَلِقَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرَتْ عُمْرَةً فِي ذِي الْحَجَّةِ بَعْدَ أَيَّامِ الْحَجِّ. [راجع: ١٥٥٧]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب مکہ مکرمہ آئیں تو وہ حیض کی حالت میں تھیں۔ نبی ﷺ نے انھیں فرمایا کہ وہ حج کے تمام ارکان ادا کریں لیکن بیت اللہ کا طواف نہ کریں اور نہ نماز ہی پڑھیں حتی کہ پاک ہو جائیں۔ جب لوگ بطحاء میں آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ لوگ تو حج اور عمرہ کر کے واپس جائیں گے اور میں صرف حج کر کے لوٹ رہی ہوں؟ آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تنعیم جائیں، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایام حج کے بعد ذوالحجہ میں عمرہ کیا۔

فائدہ: دورِ جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ وہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کو بہت بڑا گناہ خیال کرتے تھے، اسی اصول کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے مدینہ طیبہ سے حج کا احرام باندھا، مکہ پہنچ کر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ حج کے احرام کو عمرہ کے احرام میں بدل لیں اور عمرہ کر کے احرام کھول دیں۔

(٤) بَابُ قَوْلِهِ ﷺ: «لَيْتَ كَذَا وَكَذَا»

باب:4- آپ ﷺ کا ارشاد گرامی: "کاش! ایسا اور ایسا ہوتا" کا بیان

٧٢٣١ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: أَرِقَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: «لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ»، إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ، قَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» قِيلَ: سَعْدٌ يَّا رَسُولَ اللهِ، جِئْتُ أَحْرُسُكَ، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى سَمِعْنَا غَطِيطَهُ.

[7231] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کو ایک رات نیند نہ آئی تو آپ نے فرمایا: "کاش! میرے صحابہ میں سے کوئی نیک آدمی آج رات میرے ہاں پہرہ دے۔" اس دوران میں اچانک ہم نے ہتھیاروں کی چھنکار سنی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "کون صاحب ہیں؟" کہا گیا: اللہ کے رسول! میں سعد بن ابی وقاص ہوں۔ آپ کی حفاظت کے لیے حاضر ہوا ہوں، پھر نبی ﷺ سو گئے حتی کہ ہم نے آپ کے خراٹے بھرنے کی آواز سنی۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ بِلَالٌ:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَّجَلِيلُ

فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ. [راجع: ٢٨٨٥]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: بلال ؓ (جب نئے نئے مدینہ طیبہ آئے تو بخار کی حالت میں انھوں) نے کہا: کاش! میں ایسے میدان میں رات گزاروں جہاں میرے ارد گرد اذخر اور جلیل نامی گھاس ہو۔ (حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں:) میں نے نبی ﷺ کو اس امر کی خبر دی۔

(٥) بَابُ تَمَنِّي الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ

باب:5- قرآن مجید اور علم کی آرزو کرنا

٧٢٣٢ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحَاسُدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا

[7232] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رشک صرف دو شخصوں پر ہوسکتا ہے: ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے، وہ اسے دن رات پڑھتا ہے، (سننے والا) کہتا ہے: کاش! مجھے بھی اس طرح دیا جاتا جیسے اس کو دیا گیا ہے تو میں بھی اس طرح کرتا جس طرح یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت دیا ہو اور وہ اسے اللہ کے راستے میں خرچ

أُوتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ».

کرتا ہو (اسے دیکھنے والا) کہتا ہے: کاش! مجھے بھی یہ مال دیا جاتا جس طرح اس کو دیا گیا ہے تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا جس طرح یہ خرچ کرتا ہے۔"

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بِهٰذَا. [راجع: ٥٠٢٦]

قتیبہ نے بھی جریر سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

(٦) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّي

باب:6-کون سی آرزو ممنوع ہے

﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بِهِۦ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا﴾ [النساء: ٣٢].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر جو فضیلت دی ہے تم اس کی تمنا نہ کرو ...... بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔"

وضاحت: ایسی تمنائیں منع ہیں جو حسد اور باہمی بغض و عداوت کو دعوت دیں یا فطرتِ انسانی سے ٹکراتی ہوں، مثلاً: اللہ تعالیٰ نے کسی کو کوئی خوبی دے رکھی ہے اور کسی کو کوئی دوسری، ایک مال دار ہے دوسرا غریب ہے، کوئی حسین ہے کوئی بدصورت تو ان صفات کے اختلاف کی بنا پر حسد، ہوس اور بغض نہیں رکھنا چاہیے۔

٧٢٣٣ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ» لَتَمَنَّيْتُ. [راجع: ٥٦٧١]

[7233] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اگر میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا: "موت کی تمنا نہ کرو" تو میں ضرور موت کی آرزو کرتا۔

٧٢٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: أَتَيْنَا خَبَّابَ بْنَ الْأَرَتِّ نَعُودُهُ، وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا، فَقَالَ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ. [راجع: ٥٦٧٢]

[7234] حضرت قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی تیمار داری کے لیے حاضر ہوئے جبکہ انھوں نے سات داغ لگوائے تھے، انھوں نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی تمنا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور موت کی دعا کرتا۔

٧٢٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ،

[7235] حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ابوعبید سعد بن عبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ - اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ - أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ». [راجع: ٣٩]

فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر وہ نیکوکار ہے تو ممکن ہے کہ اسے نیکیوں کی مزید توفیق مل جائے اور اگر بدکار ہے تو شاید اسے توبہ نصیب ہو جائے۔''

(٧) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا

باب: 7- کسی آدمی کا یوں کہنا: اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے

٧٢٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ يَقُولُ:

«لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّ الْأُلَى - وَرُبَّمَا قَالَ: إِنَّ الْمَلَا - قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا أَبَيْنَا» يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ. [راجع: ٢٨٣٦]

[7236] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: غزوۂ خندق کے دن خود نبی ﷺ ہمارے ساتھ مٹی اٹھا رہے تھے۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپا رکھا تھا۔ آپ فرماتے تھے:

''اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے، لہٰذا تو ہم پر دلجمعی نازل فرما۔ ان (دشمنوں) کی جماعت نے ہم پر ظلم ڈھایا ہے۔ جب یہ فتنہ چاہتے ہیں تو ہم ان کا انکار کرتے ہیں، ان کی بات نہیں مانتے۔'' اس کے ساتھ آپ اپنی آواز بلند کر دیتے تھے۔

(٨) بَابُ كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ

باب: 8- دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو کرنا منع ہے

وَرَوَاهُ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس مضمون کو اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٧٢٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ، قَالَ: كَتَبَ

[7237] حضرت سالم ابو نضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ سے روایت ہے جو اپنے آقا کے کاتب تھے، انھوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے انھیں خط لکھا جسے میں نے خود پڑھا، اس میں یہ مضمون تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے

إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفٰى فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ». [راجع: ٢٨١٨]

فرمایا: ''دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔''

(٩) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوْ

باب:9- لفظ ''اگر مگر'' کے جواز کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً﴾ [هود: ٨٠].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(حضرت لوط علیہ السلام نے کہا:) کاش! میرے پاس تمھارا مقابلہ کرنے کی کچھ طاقت ہوتی۔''

وضاحت: بعض روایات میں ''اگر مگر'' کے الفاظ استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ثابت کیا ہے کہ ممانعت کا یہ حکم مطلق نہیں بلکہ اللہ کی مشیت سے غافل اور اپنی قوت و تدبیر پر فخر کرتے ہوئے اگر مگر کہنا منع ہے۔ آیت کے الفاظ حضرت لوط علیہ السلام نے اس وقت کہے تھے جب ان کی قوم فرشتوں سے بدتمیزی اور گستاخی پر اتر آئی تھی۔

٧٢٣٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ: أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ»؟ قَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ. [راجع: ٥٣١٠]

[7238] حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دو لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اگر میں کسی عورت کو بغیر گواہ رجم کرتا تو اسے کرتا۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: نہیں، وہ ایک اور عورت تھی جو کھلے عام فحش کاری کرتی تھی۔

٧٢٣٩ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ: الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللهِ! رَقَدَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ يَقُولُ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي - أَوْ عَلَى النَّاسِ، وَقَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا: عَلٰى أُمَّتِي - لَأَمَرْتُهُمْ بِالصَّلَاةِ هٰذِهِ السَّاعَةَ».

[7239] حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک رات ایسا ہوا کہ نبی ﷺ نے نماز عشاء میں دیر کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور کہا: اللہ کے رسول! نماز پڑھائیں، اب تو عورتیں اور بچے سونے لگے ہیں۔ اس وقت آپ حجرے سے برآمد ہوئے اور آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، فرمانے لگے: ''اگر میری امت پر ...... یا فرمایا: لوگوں پر...... مشکل نہ ہوتی تو میں اس وقت انھیں یہ نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔''

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ

ایک روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

عَبَّاسٍ: أَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ هٰذِهِ الصَّلَاةَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ. فَخَرَجَ وَهُوَ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَلْوَقْتُ، لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي».

کہ نبی ﷺ نے نماز عشاء میں دیر کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ (یہ سن کر) آپ باہر تشریف لائے جبکہ آپ اپنی ایک جانب سے پانی صاف کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ سمجھتا تو اس نماز کا عمدہ وقت یہی ہے۔''

وَقَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ لَيْسَ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ: رَأْسُهُ يَقْطُرُ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ.

عمرو بن دینار نے کہا: ہم سے عطاء نے بیان کیا، اس میں ابن عباس کا ذکر نہیں، بہرحال عمرو نے کہا: آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا لیکن ابن جریج نے کہا: آپ اپنی ایک جانب سے پانی صاف کر رہے تھے۔

وَقَالَ عَمْرٌو: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي».

عمرو نے کہا کہ آپ نے فرمایا: ''اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا۔''

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: «إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي».

ابن جریج نے کہا کہ آپ نے فرمایا: ''اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا تو اس نماز کا افضل وقت یہی ہے۔''

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٥٧١]

ابراہیم بن منذر نے کہا: ہم سے معن نے بیان کیا محمد بن مسلم سے، انھوں نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

٧٢٤٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ». [راجع: ٨٨٧]

[7240] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک کرنا واجب قرار دے دیتا۔''

٧٢٤١ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَاصَلَ النَّبِيُّ ﷺ آخِرَ الشَّهْرِ وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِّنَ النَّاسِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ

[7241] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے رمضان کے آخری دنوں میں وصال کے روزے رکھے تو کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی روزوں میں وصال کیا۔ نبی ﷺ کو جب اطلاع پہنچی تو آپ نے

ﷺ فَقَالَ: «لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ، إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي».

فرمایا: ''اگر اس مہینے کے دن مزید بڑھ جاتے تو میں اتنے دنوں تک وصال کے روزے رکھتا کہ ہوس کرنے والے اپنی ہوس چھوڑ دیتے۔ میں تم لوگوں جیسا نہیں ہوں۔ میں اس طرح دن گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔''

تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٩٦١]

سلیمان بن مغیرہ نے حضرت ثابت سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کرنے میں حضرت حمید کی متابعت کی ہے۔

٧٢٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: «أَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ». فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ: «لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ»، كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ. [راجع: ١٩٦٥]

[7242] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا تو کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: آپ تو خود وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے مجھ جیسا کون ہے؟ میں تو اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔'' لیکن جب لوگ نہ مانے تو آپ نے ایک دن کے ساتھ دوسرا ملا کر روزہ رکھا، پھر انھوں نے چاند دیکھ لیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر (چاند) مؤخر ہوتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا۔'' گویا آپ نے انھیں تنبیہ کرنے کے لیے ایسا فرمایا۔

فائدہ: صوم وصال یہ ہے کہ سحری کھائے پیے بغیر روزہ رکھنا اور اسے مسلسل جاری رکھنا۔ رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو وہ قوت میسر کرتا تھا جو عام لوگوں کو کھانے پینے سے حاصل نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے عام لوگوں کو وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

٧٢٤٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجَدْرِ، أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: فَمَا بَالُهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: «إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ»، قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟

[7243] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے حطیم کعبہ کے متعلق پوچھا: کیا وہ بھی خانہ کعبہ کا حصہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے کہا: پھر ان لوگوں نے اسے بیت اللہ میں داخل کیوں نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا: ''تمھاری قوم کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا۔'' میں نے پوچھا: اس کا دروازہ اونچائی پر کیوں ہے؟

قَالَ: «فَعَلَ ذَاكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاؤُا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاؤُا، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ، فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ، وَأَنْ أَلْصِقَ بَابَهُ فِي الْأَرْضِ». [راجع: ١٢٦]

آپ نے فرمایا: ''تمھاری قوم نے اس لیے ایسا کیا ہے تاکہ جسے چاہیں کعبہ میں داخل کریں اور جسے چاہیں منع کر دیں۔ اگر تمھاری قوم زمانۂ جاہلیت کے قریب نہ ہوتی اور مجھے ان کے دلوں کے انکار کا خطرہ نہ ہوتا تو میں حطیم کو بیت اللہ میں داخل کر دیتا اور اس کا دروازہ بھی زمین کے برابر کر دیتا۔''

٧٢٤٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا - أَوْ شِعْبًا - لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ».

[راجع: ٣٧٧٩]

[7244] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد بننا پسند کرتا۔ اگر لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار ایک دوسری وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلنا پسند کروں گا۔''

٧٢٤٥ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَّسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا».

[7245] حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اور اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔''

تَابَعَهُ أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الشِّعْبِ. [راجع: ٤٣٣٠]

اس روایت کو بیان کرنے میں ابوتیاح نے عباد بن تمیم کی متابعت کی ہے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ''شعب'' (گھاٹی) کا لفظ بیان کیا ہے۔
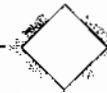
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

95- كِتَابُ أَخْبَارِ الْآحَادِ

خبر واحد کا بیان

(١) بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَازَةِ خَبَرِ الْوَاحِدِ الصَّدُوقِ فِي الْأَذَانِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْفَرَائِضِ وَالْأَحْكَامِ

باب: 1- اذان، نماز، روزہ اور دیگر فرائض واحکام میں ایک سچے آدمی کی خبر پر عمل کا جائز ہونا

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ﴾ اَلْآيَةَ [التوبة: ١٢٢] وَيُسَمَّى الرَّجُلُ طَائِفَةً لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُوا۟﴾ [الحجرات: ٩] فَلَوِ اقْتَتَلَ رَجُلَانِ دَخَلَا فِي مَعْنَى الْآيَةِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ان کے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ کیوں نہیں نکلے (تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں......)'' ایک شخص کو بھی طائفہ کہہ سکتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر مسلمانوں کے دو طائفے (گروہ) لڑ پڑیں۔'' اس آیت کریمہ میں وہ دو مسلمان بھی داخل ہیں جو آپس میں لڑ پڑیں۔

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا۟﴾ [الحجرات: ٦]

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اگر تمھارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔''

وَكَيْفَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَرَاءَهُ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ، فَإِنْ سَهَا أَحَدٌ مِّنْهُمْ رُدَّ إِلَى السُّنَّةِ.

اور اگر خبر واحد قبول نہ ہوتی تو نبی ﷺ ایک شخص کو حاکم بنا کر اس کے بعد دوسرے شخص کو کیوں بھیجتے (اور یہ کیوں فرماتے) ان میں سے ایک بھول جائے تو اسے سنت کی طرف پھیر دیا جائے۔

وضاحت: خبر واحد سے مراد وہ حدیث ہے جس میں متواتر کی شرائط نہ پائی جائیں اور جسے کم از کم ایک راوی بیان کرے۔ ایک وہ ثقہ اور قابل اعتبار ہے تو اس کی بیان کردہ روایت قابل حجت ہے۔ اکثر صحیح احادیث اسی طرح کی ہیں۔ اس قسم کی احادیث تمام ائمۂ دین نے قبول کی ہیں اور اس کے مقابلے میں قیاس کو ترک کیا ہے اور عقائد و احکام میں اسے تسلیم کیا ہے۔

٧٢٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا - أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا - سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، قَالَ: «ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ - وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا وَلَا أَحْفَظُهَا - وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ». [راجع: ٦٢٨]

[7246] حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب نوجوان ہم عمر تھے۔ ہم آپ کی خدمت میں بیس دن ٹھہرے رہے۔ رسول اللہ ﷺ بڑے رحم دل تھے۔ جب آپ نے سمجھا کہ ہمارا گھر جانے کا شوق ہے تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ ہم اپنے پیچھے کن لوگوں کو چھوڑ کر آئے ہیں تو ہم نے آپ کو بتایا۔ آپ نے فرمایا: ''اب تم اپنے گھروں کو چلے جاؤ اور ان کے ساتھ رہو۔ انھیں اسلام سکھاؤ اور دین کی باتیں بتاؤ۔'' آپ نے بہت سی باتیں بتائیں جن میں سے مجھے کچھ یاد ہیں اور کچھ یاد نہیں، نیز آپ نے فرمایا: ''اور جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھو، جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو عمر میں سب سے بڑا ہو وہ تمھاری امامت کرائے۔''

٧٢٤٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سَحُورِهِ، فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ - أَوْ قَالَ: يُنَادِي - لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ، وَيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ، وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا - وَجَمَعَ يَحْيَى كَفَّيْهِ - حَتَّى يَقُولَ هٰكَذَا»، وَمَدَّ يَحْيَى إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ. [راجع: ٦٢١]

[7247] حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ اس لیے اذان دیتا ہے تاکہ جو تہجد کے قیام میں مصروف ہیں وہ واپس آ جائیں اور جو سوئے ہوئے ہیں وہ بیدار ہو جائیں اور فجر وہ نہیں جو اس طرح (لمبی دھاری) ہوتی ہے۔'' (راویٔ حدیث) یحییٰ نے اس کے اظہار کے لیے اپنے دونوں ہاتھ ملائے کہ آپ نے فرمایا: ''فجر وہ ہے جو پھیل جائے۔'' (راویٔ حدیث) یحییٰ نے اس کے اظہار کے لیے اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں کو پھیلا دیا۔

٧٢٤٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

[7248] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بلال رات کو اذان دیتے ہیں، اس لیے تم کھاتے پیتے رہا کرو

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ». [راجع: ٦١٧]

یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں (تب کھانا پینا بند کر دو)۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کی اذان کو عمل کے لیے کافی سمجھا۔ اس سے بھی خبر واحد کی حجیت کا ثبوت ہوتا ہے۔ جب ایک شخص کی اذان تمام مسلمانوں کے لیے قابل حجت ہے تو خبر واحد کے حجت ہونے میں کیا امر مانع ہے۔ خبر واحد کو حجت نہ ماننے والوں کو چاہیے کہ وہ ایک شخص کی اذان کو بھی تسلیم نہ کریں۔

٧٢٤٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ خَمْسًا. فَقِيلَ: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا. فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ. [راجع: ٤٠١]

[7249] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں تو آپ سے پوچھا گیا: کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں۔ آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

٧٢٥٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللهِ أَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ: «أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟» فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ ثُمَّ رَفَعَ. [راجع: ٤٨٢]

[7250] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا: اللہ کے رسول! نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''کیا ذوالیدین صحیح کہتے ہیں؟'' صحابہ نے کہا: جی ہاں۔ پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعات ادا کیں پھر سلام پھیرا اس کے بعد اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا عام نماز کے سجدے جیسا یا اس سے طویل، پھر آپ نے سر اٹھایا اور پھر تکبیر کہی اور نماز کے سجدے جیسا سجدہ کیا، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا۔

٧٢٥١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ

[7251] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، اچانک ان کے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ پر رات قرآن نازل ہوا ہے

اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ، فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ. [راجع: ٤٠٣]

اور آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کعبے کی طرف منہ کر لیں، لہٰذا تم لوگ بھی کعبے کی طرف منہ کر لو۔ ان کے منہ شام کی جانب تھے، پھر وہ لوگ کعبے کی طرف پھر گئے۔

فائدہ: قباء کا علاقہ مدینہ طیبہ سے باہر ہے۔ ان حضرات کو تحویل قبلہ کے اگلے دن صبح کی نماز میں اطلاع ملی۔ یہ اطلاع بھی صرف ایک شخص نے دی۔ اہل قباء نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کر لیا۔ اس کا واضح مطلب ہے کہ ان کے ہاں خبر واحد حجت تھی۔

٧٢٥٢ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى ﴿قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي ٱلسَّمَآءِ ۖ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَىٰهَا﴾ [البقرة: ١٤٤] فَوُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، وَصَلّٰى مَعَهُ رَجُلٌ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَانْحَرَفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ. [راجع: ٤٠]

[7252] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے لیکن آپ کی خواہش تھی کہ بیت اللہ کی طرف منہ کریں، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''یقیناً ہم آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھتے ہیں، ہم آپ کو اس قبلے کی طرف ضرور پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں۔'' چنانچہ آپ کا رخ کعبے کی طرف پھیر دیا گیا۔ آپ کے ساتھ ایک آدمی نے عصر کی نماز پڑھی، پھر وہ انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا تو کہا: وہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی ہے اور آپ کو کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ یہ سن کر وہ لوگ کعبہ رخ ہو گئے، حالانکہ وہ نماز عصر کے رکوع میں تھے۔

٧٢٥٣ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِّنْ فَضِيخٍ، وَهُوَ تَمْرٌ، فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ

[7253] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت ابوطلحہ انصاری ؓ، حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور حضرت ابی بن کعب ؓ کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا۔ اس دوران میں ایک شخص آیا اور اس نے بتایا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ (یہ سن کر) ابوطلحہ ؓ نے کہا: اے انس! اٹھو اور ان مٹکوں کو توڑ دو۔ حضرت انس

حُرِّمَتْ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أَنَسُ! قُمْ إِلٰى هٰذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا. قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلٰى مِهْرَاسٍ لَّنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى انْكَسَرَتْ. [راجع: ٢٤٦٤]

بیان کرتے ہیں کہ میں اٹھا اور ہاون دستہ ہاتھ میں لیا، پھر میں نے ان مٹکوں کو نیچے سے مارنا شروع کر دیا حتی کہ وہ سب ٹوٹ گئے۔

٧٢٥٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ: «لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ». فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ، فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ. [راجع: ٣٧٤٥]

[7254] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اہل نجران سے فرمایا: ''میں تمھارے پاس ایک امانت دار آدمی جو حقیقی امانت دار ہو گا ضرور بھیجوں گا۔'' صحابۂ کرام ؓ نے اس کی طرف نگاہیں اٹھائیں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ کو بھیجا۔

٧٢٥٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ». [راجع: ٣٧٤٤]

[7255] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔''

٧٢٥٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ [حُنَيْنٍ]، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَشَهِدَ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٨٩]

[7256] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: انصار میں سے ایک آدمی تھا جب وہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں شرکت نہ کرتا اور میں ہوتا تو جو کچھ میں رسول اللہ ﷺ سے سنتا اسے آ کر بیان کر دیتا اور جب میں غائب ہوتا اور وہ مجلس میں شریک ہوتا تو وہ جو رسول اللہ ﷺ سے سنتا وہ مجھے بیان کر دیتا۔

٧٢٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ

[7257] حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک آدمی کو امیر مقرر فرمایا۔ اس نے آگ کا الاؤ تیار کیا اور لشکریوں سے کہا: اس آگ میں کود

اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا، فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ: ادْخُلُوهَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا. وَقَالَ آخَرُونَ: إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا. فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا: «لَوْ دَخَلُوهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»، وَقَالَ لِلْآخَرِينَ: «لَا طَاعَةَ فِي الْمَعْصِيَةِ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ». [راجع: ٤٣٤٠]

پڑو۔ کچھ لوگوں نے اس میں کودنے کا ارادہ کیا تو دوسرے کہنے لگے: ہم آگ ہی سے بھاگ کر ادھر آئے ہیں۔ جب انھوں نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے ان لوگوں سے فرمایا جنھوں نے کود جانے کا ارادہ کیا تھا: ''اگر یہ لوگ آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اس میں رہتے۔'' پھر دوسرے لوگوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔ اطاعت صرف نیک کاموں میں ہوتی ہے۔''

٧٢٥٨، ٧٢٥٩ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٣١٤، ٢٣١٥]

[7259,7258] حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ دو شخص نبی ﷺ کے پاس اپنا ایک مقدمہ لے کر آئے (اس کی تفصیل اگلی حدیث میں ہے)۔

٧٢٦٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اقْضِ لِي بِكِتَابِ اللهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ! اقْضِ لَهُ بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِّي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «قُلْ»، فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا، وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ، فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ، وَأَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ

[7260] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ اچانک ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! کتاب اللہ کے مطابق میرا فیصلہ کر دیں۔ اس کے بعد اس کا مدمقابل کھڑا ہوا اس نے بھی یہی عرض کی: اللہ کے رسول! یہ سچ کہتا ہے۔ اس کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق فرمائیں لیکن مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیں۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''بیان کرو۔'' اس نے کہا: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں ملازم تھا۔ اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو رجم کی سزا ملے گی لیکن میں نے اس کی طرف سے سو بکریاں اور ایک لونڈی بطور فدیہ ادا کر دیں۔ پھر میں نے اہل علم سے رابطہ کیا تو

مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ. فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرُدُّوهَا، وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ - لِرَجُلٍ مِّنْ أَسْلَمَ - فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا»، فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. [راجع: ٢٣١٥]

انھوں نے مجھے بتایا کہ اس کی بیوی پر رجم اور میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کے لیے جلاوطنی کی سزا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمھارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں (تجھے) واپس کر دی جائیں اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی واجب ہے، پھر قبیلۂ اسلم کے ایک آدمی حضرت انیس رضی اللہ عنہ سے کہا: اے انیس! تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ، اگر وہ زنا کا اقرار کر لے تو اسے رجم کر دو۔'' چنانچہ حضرت انیس رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے تو اس عورت نے زنا کا اعتراف کر لیا۔ اس کے بعد حضرت انیس رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کر ڈالا۔

(٢) بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ ﷺ الزُّبَيْرَ طَلِيعَةً وَحْدَهُ

باب:2- نبی ﷺ کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو تنہا دشمن کی خبر لانے کے لیے بھیجنا

٧٢٦١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَدَبَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، فَقَالَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ».

[7261] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے خندق کے روز صحابہ کو آواز دی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ آپ نے پھر دوبارہ پکارا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہی تیار ہوئے آپ نے تیسری مرتبہ پکارا تو بھی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے آمادگی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کا مددگار ہوتا ہے اور میرا مددگار زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔''

قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ. وَقَالَ لَهُ أَيُّوبُ: يَا أَبَا بَكْرٍ! حَدِّثْهُمْ عَنْ جَابِرٍ، فَإِنَّ الْقَوْمَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ. فَقَالَ فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ: سَمِعْتُ جَابِرًا، فَتَابَعَ بَيْنَ أَحَادِيثَ سَمِعْتُ جَابِرًا قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ: يَوْمَ قُرَيْظَةَ، فَقَالَ: كَذَا حَفِظْتُهُ

(راویٔ حدیث) سفیان نے کہا: میں نے یہ حدیث محمد بن منکدر سے یاد کی ہے۔ ایوب نے ان (ابن منکدر) سے کہا: اے ابوبکر! آپ لوگوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کریں کیونکہ لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں تو انھوں نے اسی مجلس میں کہا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے اور پے در پے احادیث بیان کرنے لگے کہ میں نے حضرت

مِنْهُ كَمَا أَنَّكَ جَالِسٌ: يَوْمَ الْخَنْدَقِ، قَالَ سُفْيَانُ: هُوَ يَوْمٌ وَّاحِدٌ، وَتَبَسَّمَ سُفْيَانُ. [راجع: ٢٨٤٦]

جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ (علی بن عبداللہ کہتے ہیں:) میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا: سفیان ثوری نے یوم قریظہ کہا۔ سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے ابن منکدر سے یوم خندق اس طرح آمنے سامنے یاد کیا ہے جیسے آپ بیٹھے ہیں۔ سفیان نے کہا: یہ دونوں نام ایک ہی غزوے کے ہیں اور پھر سفیان مسکرا دیے۔

(٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ﴾ [الأحزاب: ٥٣]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو الا یہ کہ تمھیں (کھانے کے لیے) اجازت دی جائے۔''

فَإِذَا أَذِنَ لَهُ وَاحِدٌ جَازَ.

اجازت کے لیے ایک شخص کا اذن ہی کافی ہے۔

٧٢٦٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَّأَمَرَنِي بِحِفْظِ الْبَابِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَّسْتَأْذِنُ فَقَالَ: «ائْذَنْ لَّهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ»، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: «ائْذَنْ لَّهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ». ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ: «ائْذَنْ لَّهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ». [راجع: ٣٦٧٤]

[7262] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے اور مجھے دروازے کی نگرانی کا حکم دیا۔ پھر ایک آدمی آیا اور وہ اجازت طلب کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اجازت کے ساتھ جنت کی بھی بشارت دے دو۔'' وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''انھیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت سنا دو۔'' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے فرمایا: ''انھیں بھی اجازت کے ساتھ جنت کی خوشخبری دے دو۔''

٧٢٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ حُنَيْنٍ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَشْرُبَةٍ لَّهُ، وَغُلَامٌ لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ، فَقُلْتُ: قُلْ: هٰذَا عُمَرُ بْنُ

[7263] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ ﷺ اپنے بالا خانہ میں تشریف فرما تھے اور آپ کا سیاہ غلام سیڑھی کے اوپر تعینات تھا۔ میں نے اس سے کہا: (رسول اللہ ﷺ سے) عرض کرو: عمر بن خطاب کھڑا اجازت طلب کر رہا ہے، چنانچہ آپ نے مجھے اجازت دے دی۔

الْخَطَّابِ، فَأَذِنَ لِي. [راجع: ٨٩]

(٤) بَابُ مَا كَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْأُمَرَاءِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ

باب:4- نبی ﷺ کا اپنے امراء اور قاصد یکے بعد دیگرے روانہ کرنا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ بِكِتَابِهِ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو اپنا خط دے کر عظیم بصری کی طرف روانہ کیا تا کہ وہ خط قیصر روم تک پہنچا دے۔

٧٢٦٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى، فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى مَزَّقَهُ، فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ. [راجع: ٦٤]

[7264] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ (شاہ ایران) کو اپنا خط بھیجا اور قاصد کو حکم دیا کہ وہ یہ خط بحرین کے گورنر کو دے، بحرین کا گورنر اسے کسریٰ تک پہنچائے گا۔ جب کسریٰ نے وہ خط پڑھا تو اس نے (غصے میں آ کر) اسے پھاڑ ڈالا۔ مجھے یاد ہے کہ (راویٔ حدیث) سعید بن مسیّب نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان (ایرانیوں) کو بددعا دی کہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سے خبر واحد کی حجیت کو ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس سلسلے میں صرف ایک آدمی کو روانہ کرتے تھے اور اس پر اعتماد کرتے تھے۔ اس بنا پر خبر واحد حجت اور قابل یقین ہے۔

٧٢٦٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ أَسْلَمَ: «أَذِّنْ فِي قَوْمِكَ - أَوْ فِي النَّاسِ - يَوْمَ عَاشُورَاءَ: أَنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ». [راجع: ١٩٢٤]

[7265] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ اسلم کے ایک شخص سے فرمایا: ''عاشوراء کے دن اپنی قوم یا لوگوں میں یہ اعلان کر دے جس نے کچھ کھا پی لیا ہے وہ باقی دن پورا کرے (کچھ نہ کھائے) اور جس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھ لے۔

(٥) بَابُ وَصَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وُفُودَ الْعَرَبِ أَنْ يُبَلِّغُوا مَنْ وَّرَاءَهُمْ

قَالَهُ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ.

٧٢٦٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُقْعِدُنِي عَلٰى سَرِيرِهِ، فَقَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ الْوَفْدُ؟» قَالُوا: رَبِيعَةُ، قَالَ: «مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ وَالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارَ مُضَرَ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَّرَاءَنَا، فَسَأَلُوا عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ وَّأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ: أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ، قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ - وَأَظُنُّ فِيهِ - صِيَامُ رَمَضَانَ، وَتُؤْتُوا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ»، وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالنَّقِيرِ. وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ. قَالَ: «احْفَظُوهُنَّ وَأَبْلِغُوهُنَّ مَنْ وَّرَاءَكُمْ». [راجع: ٥٣]

باب:5- وفود عرب کو نبی ﷺ کی یہ وصیت کہ وہ اپنے پچھلوں کو احکام پہنچا دیں

یہ مضمون حضرت مالک بن حویرث ؓ نے بیان کیا ہے۔

[7266] حضرت ابو جمرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس ؓ مجھے خاص اپنے تخت پر بٹھا لیتے تھے۔ انھوں نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ قبیلۂ عبدالقیس کا وفد جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا: ”یہ کس قوم کا وفد ہے؟“ انھوں نے کہا: قبیلۂ ربیعہ (کی ایک شاخ) کا۔ آپ نے فرمایا: ”کسی قسم کی رسوائی یا شرمندگی اٹھائے بغیر اس وفد کو مبارک ہو۔“ انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر ہیں، لہٰذا آپ ہمیں ایسی باتیں بتائیں جن پر عمل کرنے سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو بھی ان سے آگاہ کریں۔ پھر انھوں نے مشروبات کے متعلق پوچھا تو آپ نے انھیں چار چیزوں سے منع فرمایا اور چار چیزوں کو بجا لانے کا حکم دیا۔ پہلے آپ نے اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا، پھر پوچھا: ”تمھیں علم ہے کہ ایمان باللہ کیا چیز ہے؟“ انھوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ دینا۔“ نیز آپ نے انھیں کدو، سبز مٹکے، تارکول شدہ برتن اور لکڑی کے برتنوں سے منع کیا۔ آپ نے فرمایا: ”ان باتوں

کو یاد رکھو اور انھیں پہنچا دو جو تمھارے پیچھے ہیں۔"

(٦) بَابُ خَبَرِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ

٧٢٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ: أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِّنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَّنِصْفٍ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هٰذَا. قَالَ: كَانَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ سَعْدٌ فَذَهَبُوا يَأْكُلُونَ مِنْ لَّحْمٍ، فَنَادَتْهُمُ امْرَأَةٌ مِّنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ، فَأَمْسَكُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُوا وَاطْعَمُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ - أَوْ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، شَكَّ فِيهِ - وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي».

باب:6- ایک عورت کی خبر کا بیان

[7267] حضرت توبہ عنبری رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے امام شعبی نے فرمایا: تم نے دیکھا حضرت حسن بصری نبی ﷺ سے کتنی احادیث بیان کرتے ہیں جبکہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں تقریباً ڈیڑھ دو برس رہا ہوں لیکن میں نے انھیں نبی ﷺ سے سوائے ایک حدیث کے اور کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرام میں سے چند حضرات جن میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے گوشت کھا رہے تھے کہ امہات المومنین میں سے ایک نے آگاہ کیا کہ یہ سانڈے کا گوشت ہے۔ (یہ سن کر) وہ کھانے سے رُک گئے تو رسول اللہ نے ان سے فرمایا: "کھاؤ کیونکہ یہ حلال ہے..... یا فرمایا: اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں..... لیکن میں اسے نہیں کھاتا کیونکہ میری یہ خوراک نہیں۔"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

96 - كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب وسنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان

٧٢٦٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَّغَيْرِهِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَوْ أَنَّ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ [المائدة:٣] لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا. فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ نَّزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ.

[7268] حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک یہودی آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر یہ آیت: ''آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بطور دین تمھارے لیے پسند کر لیا۔'' ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو بطور عید مناتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: میں خوب جانتا ہوں یہ آیت کریمہ کس روز نازل ہوئی۔ یہ آیت عرفہ کے روز جمعے کے دن نازل ہوئی تھی۔

سَمِعَ سُفْيَانُ مِسْعَرًا، وَمِسْعَرٌ قَيْسًا، وَقَيْسٌ طَارِقًا. [راجع: ٤٥]

سفیان نے حضرت مسعر سے، انھوں نے قیس سے اور انھوں نے طارق سے مذکورہ حدیث سنی۔

فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی کے جواب میں جو ارشاد فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے لیے تو وہ دن عید ہی کا شمار ہوتا ہے، یعنی جمعے کے دن مسلمانوں کی ہفتہ وار عید ہوتی ہے۔

٧٢٦٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ الْغَدَ حِينَ بَايَعَ الْمُسْلِمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَّاسْتَوٰى عَلٰى مِنْبَرِ رَسُولِ

[7269] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ خطبہ سنا جو انھوں نے وفات نبوی کے دوسرے دن پڑھا تھا، جس دن مسلمانوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ

اللهِ ﷺ، تَشَهَّدَ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ! فَاخْتَارَ اللهُ لِرَسُولِهِ ﷺ الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ، وَهٰذَا الْكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللهُ بِهِ رَسُولَكُمْ، فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا، وَلِمَا هَدَى اللهُ بِهِ رَسُولَهُ. [راجع: ۷۲۱۹]

ﷺ کے منبر پر چڑھے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے خطبہ پڑھا اور فرمایا: امابعد! اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لیے جو تمھارے پاس تھی، یعنی دنیا کے بجائے وہ چیز پسند کی جو اس کے پاس ہے، یعنی آخرت۔ یہ کتاب جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے تمھارے رسول مقبول ﷺ کی رہنمائی فرمائی اگر تم اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو تو ہدایت پر رہو گے، یعنی اسی راستے پر گامزن رہو گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بتایا تھا۔

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر لوگوں نے قرآن کو چھوڑ دیا تو گمراہ ہو جائیں گے۔ اور قرآن کا مطلب حدیث سے واضح ہوتا ہے تو قرآن وحدیث ہی دین کی اصل بنیاد ہیں۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑے اور ان کے مطابق عمل کرے۔

٧٢٧٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِي إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: «اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ». [راجع: ٧٥]

[7270] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے نبی ﷺ نے اپنے سینے مبارک سے لگا کر یہ دعا فرمائی: ''اے اللہ! اسے کتاب کا علم سکھا۔''

٧٢٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفًا: أَنَّ أَبَا الْمِنْهَالِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ: إِنَّ اللهَ يُغْنِيكُمْ - أَوْ نَعَشَكُمْ - بِالْإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ. [راجع: ٧١١٢].

[7271] حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمھیں اسلام اور حضرت محمد ﷺ (کی تعلیم) کے ذریعے سے غنی اور بلند کر دیا ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَقَعَ [هَا] هُنَا «يُغْنِيكُمْ» وَإِنَّمَا هُوَ «نَعَشَكُمْ». يُنْظَرُ فِي أَصْلِ كِتَابِ الْاِعْتِصَامِ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: اس حدیث میں يُغْنِيكُمْ کے الفاظ ہیں جبکہ اصل الفاظ نَعَشَكُمْ ہیں۔ حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے اصل کتاب ''الاعتصام'' دیکھی جائے۔

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ تم ذلیل اور محتاج تھے تمھیں کتاب وسنت پر عمل کرنے کے نتیجے میں دنیا کی عزت اور دولت ملی ہے، اس لیے اسلام پر ہی کاربند رہنا چاہیے، بصورت دیگر ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

٧٢٧٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهُ: وَأُقِرُّ بِذٰلِكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ. [راجع: ٧٢٠٣]

[7272] حضرت عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالملک بن مروان کو خط لکھا کہ وہ اس کی بیعت کرتے ہیں، (نیز لکھا:) جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا تیرا حکم سنوں گا اور اسے تسلیم کروں گا بشرطیکہ وہ اللہ کی شریعت اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ہو۔

(١) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ»

باب: 1- نبی ﷺ کے فرمان: ”میں جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہوں“ کا بیان

٧٢٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنْتُمْ تَلْغَثُونَهَا، أَوْ تَرْغَثُونَهَا، أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا. [راجع: ٢٩٧٧]

[7273] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور رعب کے ذریعے سے میری مدد کی گئی ہے۔ ایک دفعہ میں سو رہا تھا کہ خود کو خواب میں دیکھا، میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ تو دنیا سے تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو یا جمع کر رہے ہو یا اس سے ملتا جلتا کوئی کلمہ ارشاد فرمایا۔

٧٢٧٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ - أُومِنَ - أَوْ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُهُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنِّي أَكْثَرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٤٩٨١]

[7274] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”انبیاء میں سے جو بھی نبی آیا ہے اسے کچھ ایسی نشانیاں دی گئیں جن کے مطابق اس پر ایمان لایا گیا، یا فرمایا: ان نشانیوں کے سبب لوگ ان پر ایمان لائے، اور مجھے جو بڑا معجزہ دیا گیا وہ قرآن مجید ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف بذریعۂ وحی بھیجا ہے۔ اس بنا پر مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میرے پیروکار تمام انبیاء علیہم السلام کے پیروکاروں سے زیادہ ہوں گے۔“

فائدہ: قرآن کریم ایک ایسا معجزہ ہے جو تمام معجزات سے بڑا اور قیامت تک باقی رہنے والا ہے۔ آج قرآن کریم کو نازل

ہوئے تقریباً چودہ سو سال ہو چکے ہیں لیکن کوشش کے باوجود اس طرح کی ایک آیت بھی کسی سے نہیں بن سکی اور نہ قیامت تک بن سکتی ہے۔

(٢) بَابُ الْاِقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

باب:2- رسول اللہ ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَٱجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾ [الفرقان: ٧٤] قَالَ: أَئِمَّةً نَقْتَدِي بِمَنْ قَبْلَنَا وَيَقْتَدِي بِنَا مَنْ بَعْدَنَا.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(اے ہمارے رب!) اور ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا۔'' اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم پہلے لوگوں کی پیروی کریں اور بعد میں آنے والے ہماری پیروی کریں۔

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: ثَلَاثٌ أُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِي وَلِإِخْوَانِي: هٰذِهِ السُّنَّةُ أَنْ يَتَعَلَّمُوهَا وَيَسْأَلُوا عَنْهَا، وَالْقُرْآنُ أَنْ يَتَفَهَّمُوهُ وَيَسْأَلُوا النَّاسَ عَنْهُ، وَيَدَعُوا النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ.

ابن عون نے کہا: تین باتیں ایسی ہیں جو میں اپنے لیے اور اپنے ساتھیوں کے لیے پسند کرتا ہوں: ایک تو علم حدیث ہے، مسلمانوں کو اسے ضرور سیکھنا چاہیے اور اس کے متعلق دوسروں سے دریافت کرنا چاہیے۔ دوسرا قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھیں اور لوگوں سے اس کے مطالب و معارف کی تحقیق کرتے رہیں۔ تیسرا یہ کہ مسلمانوں کا ذکر ہمیشہ بھلائی کے ساتھ کریں، کسی کی برائی کا ذکر نہ کریں۔

٧٢٧٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَلَسْتُ إِلٰى شَيْبَةَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ، قَالَ: جَلَسَ إِلَيَّ عُمَرُ فِي مَجْلِسِكَ هٰذَا فَقَالَ: هَمَمْتُ أَنْ لَّا أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ. قُلْتُ: مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ، قَالَ: لِمَ؟ قُلْتُ: لَمْ يَفْعَلْهُ صَاحِبَاكَ، قَالَ: هُمَا الْمَرْآنِ يُقْتَدٰى بِهِمَا. [راجع: ١٥٩٤]

[7275] حضرت ابووائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اس مسجد (حرام) میں شیبہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انھوں نے کہا: جہاں تم بیٹھے ہو، وہیں حضرت عمر ؓ میرے پاس بیٹھے تھے تو انھوں نے فرمایا تھا: میرا ارادہ ہے کہ کعبہ میں کوئی سونا یا چاندی نہ چھوڑوں مگر اسے مسلمانوں میں تقسیم کردوں۔ میں نے کہا: آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ انھوں نے فرمایا: کیوں؟ میں نے کہا: آپ کے دونوں ساتھیوں (رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر ؓ) نے ایسا نہیں کیا تھا۔ انھوں نے فرمایا: وہ دونوں بزرگ ایسے تھے کہ ان کی پیروی کی جائے گی۔

٧٢٧٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَأَلْتُ الْأَعْمَشَ فَقَالَ: عَنْ زَيْدٍ

[7276] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''آسمان سے امانت

ابْنِ وَهْبٍ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ، فَقَرَؤُا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ». [راجع: ٦٤٩٧]

لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری اور قرآن مجید بھی نازل ہوا، پھر لوگوں نے قرآن مجید پڑھا اور سنت کا علم حاصل کیا۔“

٧٢٧٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَإِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ. [راجع: ٦٠٩٨]

[7277] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: سب سے اچھی بات اللہ کی بات ہے۔ اور سب سے اچھا طریقہ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور برے کام وہ ہیں جو دین میں نئے پیدا کردہ ہوں۔ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ ضرور پورا ہوگا اور تم اپنے رب سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے۔

فائدہ: بدعات کی دو اقسام ہیں: (ا) اقوال و اعتقاد میں بدعت: اس میں گمراہ فرقوں کے اقوال و عقائد شامل ہیں۔ (ب) عبادات میں بدعت: خلاف شریعت طریقے سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، اس کی چند اقسام ہیں: ○ نفس عبادت ہی بدعت ہو، جیسے کوئی ایسی عبادت ایجاد کر لی جائے جس کی شریعت میں کوئی بنیاد نہیں، جیسے عید میلاد۔ ○ مشروع عبادت میں اضافہ کر دیا جائے، جیسے ظہر یا عصر کی نماز میں پانچویں رکعت کا اضافہ کرنا۔ ○ عبادت مشروع ہو لیکن اس کی ادائیگی کا طریقہ غیر شرعی ہو، جیسے مشروع اذکار کو اجتماعی آواز سے پڑھنا۔ ○ مشروع عبادت کو ایک وقت کے ساتھ خاص کر دیا جائے، جیسے پندرھویں شب کو نماز کا اہتمام کرنا کیونکہ نماز تو مشروع ہے لیکن اسے کسی وقت کے ساتھ خاص کرنے کے لیے دلیل کی ضرورت ہے۔ بہر حال حدیث بالا کے مطابق دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی کا پیش خیمہ ہے۔

٧٢٧٨، ٧٢٧٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ». [راجع: ٢٣١٤، ٢٣١٥]

[7279,7278] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ نے فرمایا: ”میں تمھارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔“

٧٢٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ:

[7280] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے مگر جو انکار کرے گا۔“ صحابۂ کرام نے پوچھا:

«كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَنْ يَّأْبٰى قَالَ: «مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبٰى».

اللہ کے رسول! وہ کون ہے جو انکار کرے گا؟ آپ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے یقیناً انکار کیا۔''

فائدہ: جو شخص قبولِ دعوت اور فرماں برداری سے رُک گیا اس نے انکار کیا۔ اسلام کا انکار کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا، البتہ ایمان کے بعد اگر کسی سے کوئی کوتاہی ہوگی تو وہ اپنی سزا بھگت کر بالآخر جنت میں داخل ہوگا۔

٧٢٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ - وَأَثْنٰى عَلَيْهِ-: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ: حَدَّثَنَا - أَوْ سَمِعْتُ - جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا، قَالَ فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا، فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ، وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوا: أَوِّلُوهَا لَهُ يَفْقَهْهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: فَالدَّارُ: الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِي: مُحَمَّدٌ ﷺ، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ فَرَّقَ بَيْنَ النَّاسِ.

[7281] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: چند فرشتے نبی ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ محو استراحت تھے۔ بعض فرشتوں نے کہا: اس وقت آپ سو رہے ہیں اور بعض نے کہا: ان کی صرف آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر انھوں نے کہا: تمھارے ان صاحب کی ایک مثال ہے، وہ مثال بیان کرو۔ کچھ فرشتوں نے کہا: وہ تو سو رہے ہیں۔ بعض نے کہا: نہیں صرف آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگے: ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک گھر تعمیر کیا، پھر لوگوں کی دعوت کے لیے کھانا تیار کیا، اب ایک شخص کو دعوت دینے کے لیے بھیجا تو جس شخص نے اس بلانے والے کی بات مان لی وہ مکان میں داخل ہوگا اور کھانا کھائے گا اور جس نے بلانے والے کی بات نہ مانی تو وہ مکان میں داخل ہو گا اور نہ کھانا کھا سکے گا، پھر انھوں نے کہا: اس مثال کی وضاحت کرو تاکہ وہ سمجھ لیں۔ بعض کہنے لگے: یہ سو رہے ہیں اور بعض نے کہا: صرف آنکھیں سوتی ہیں مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر کہنے لگے: وہ مکان جنت ہے اور بلانے والے حضرت محمد ﷺ ہیں، لہٰذا جس نے حضرت محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی اور جس نے حضرت محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے گویا اللہ کی نافرمانی کی۔ حضرت محمد ﷺ لوگوں میں اچھے کو برے سے الگ

کرنے والے ہیں۔

تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ جَابِرٍ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ.

قتیبہ نے اپنی سند کے ذریعے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں محمد بن عبادہ کی متابعت کی کہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔

٧٢٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ! اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا، فَإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا.

[7282] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اے قراء کی جماعت! سیدھی راہ اختیا کرو تو تم بہت آگے بڑھ جاؤ گے اور اگر تم دائیں بائیں راستہ لو گے تو بہت دور کی گمراہی میں پڑ جاؤ گے۔

فائدہ: قراء سے مراد کتاب وسنت کو جاننے والے ہیں۔ ابتدائے اسلام میں یہ اصطلاح علماء کے لیے استعمال کی جاتی تھی۔

٧٢٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِ! إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ. فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا، وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ، وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ». [راجع: ٦٤٨٢]

[7283] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میری اور جس دعوت کے ساتھ اللہ نے مجھے بھیجا ہے اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو ایک قوم کے پاس آیا اور اس سے کہا: اے قوم! میں نے ایک لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں واضح طور پر تمھیں ڈرانے والا ہوں، لہٰذا تم بچاؤ کی کوئی صورت اختیار کرو۔ اس قوم کے ایک گروہ نے اس کی بات مان لی اور رات کے شروع ہی میں وہاں سے نکل بھاگے اور حفاظت کی جگہ پر چلے گئے، اس لیے نجات پا گئے۔ ان میں سے دوسرے گروہ نے اسے جھٹلایا اور اپنی ہی جگہ پر موجود رہے تو لشکر نے صبح ہوتے ہی ان پر حملہ کر دیا اور ان کو تباہ و برباد کر دیا۔ یہ ہے مثال اس شخص کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں اللہ کی طرف سے لایا ہوں اس کی اتباع کی اور اس شخص کی مثال بھی ہے جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق لے کر میں آیا ہوں اسے جھوٹ قرار دیا۔“

٧٢٨٤، ٧٢٨٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ؟» فَقَالَ: وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ. فَقَالَ عُمَرُ: فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

[7285,7284] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب کیے گئے تو عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے۔ (ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کرنا چاہی۔) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں کافر لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں، لہٰذا جو شخص لا الہ الا اللہ کا اقرار کرے گا تو میری طرف سے اس کا مال اور اس کی جان محفوظ ہے مگر حق اسلام باقی رہے گا اور ان کے اعمال کا حساب اللہ کے ذمے ہے؟'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ہر اس شخص سے ضرور جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکاۃ میں فرق کیا کیونکہ زکاۃ دینا مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر انھوں نے مجھ سے ایک رسی بھی روکی جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں ان سے اس کے انکار پر جنگ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں نے غور کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے جنگ کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے اور وہ جنگ کرنے کے سلسلے میں حق پر ہیں۔

قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ وَعَبْدُ اللهِ عَنِ اللَّيْثِ: عَنَاقًا، وَهُوَ أَصَحُّ. [راجع: ١٣٩٩، ١٤٠٠]

ابن بکیر اور عبداللہ بن صالح نے لیث سے عناقًا کا لفظ بیان کیا ہے جس کے معنی ہیں: بکری کا بچہ اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

٧٢٨٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ

[7286] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر مدینہ طیبہ آیا اور اپنے بھتیجے حضرت حر بن قیس بن حصن کے ہاں قیام کیا...... حضرت حر بن قیس ان لوگوں میں سے تھے جنھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے قریب رکھتے تھے۔ قرآن کریم کے علماء، خواہ بوڑھے

قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ - وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ، وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا - فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ: يَا ابْنَ أَخِي! هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْأَمِيرِ فَتَسْتَأْذِنَ لِي عَلَيْهِ؟ قَالَ: سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاسْتَأْذَنَ لِعُيَيْنَةَ، فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَاللهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ بِأَنْ يَقَعَ بِهِ، فَقَالَ الْحُرُّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿خُذِ ٱلْعَفْوَ وَأْمُرْ بِٱلْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ ٱلْجَٰهِلِينَ﴾ [الأعراف:١٩٩] وَإِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ، فَوَاللهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ، وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللهِ. [راجع: ٤٦٤٢]

ہوں یا جوان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس مشاورت میں شریک ہوا کرتے تھے..... پھر عیینہ نے اپنے بھتیجے حر سے کہا: اے میرے بھتیجے! کیا تمھیں امیر المومنین کے ہاں کچھ اثر و رسوخ حاصل ہے کہ تم میرے لیے ان کے پاس حاضری کی اجازت لے دو؟ انھوں نے کہا: میں آپ کے لیے اجازت مانگوں گا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت حر نے عیینہ کے لیے اجازت حاصل کی۔ جب وہ مجلس میں داخل ہوئے تو کہا: اے خطاب کے بیٹے! اللہ کی قسم! تم ہمیں زیادہ عطیے نہیں دیتے اور نہ ہمارے درمیان عدل و انصاف سے فیصلے ہی کرتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے سے بھر گئے یہاں تک کہ آپ نے اسے (سخت) سزا دینے کا ارادہ کر لیا۔ تب حضرت حر نے کہا: اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا ہے: ”درگزر اختیار کریں، بھلائی کا حکم دیں اور جاہلوں سے اعراض کریں۔“ یہ شخص بھی جاہلوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! جس وقت حضرت حر نے یہ آیت تلاوت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹھنڈے ہو گئے اور آپ کی یہ عادت مبارک تھی کہ اللہ کی کتاب پر فوراً عمل کرتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث سے علم اور اہل علم کی قدر دانی کا پتہ چلتا ہے کہ یہ اس وقت ہوتی ہے جب بادشاہ اور حکمران ان سے مشاورت کریں اور انھیں اپنے ہاں جگہ دیں۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشیر بھی علماء، قراء اور نیک سیرت عبادت گزار بوڑھے اور نوجوان تھے۔ علم ہی ایک ایسی چیز ہے جو بوڑھوں اور جوانوں میں افضلیت پیدا کرتی ہے۔

٧٢٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالنَّاسُ قِيَامٌ وَهِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ. فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ قَالَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ

[7287] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ جب سورج گرہن ہوا تو میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا: لوگوں کا کیا حال ہے (کہ بے وقت نماز پڑھ رہے ہیں؟) تو انھوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا اور سبحان اللہ کہا۔ میں نے کہا: کوئی نشانی ہے؟ انھوں

نَّعَمْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْ شَيْءٍ لَّمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ - أَوِ الْمُسْلِمُ، لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَأَجَبْنَاهُ وَآمَنَّا. فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا، عَلِمْنَا أَنَّكَ مُوقِنٌ. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ - أَوِ الْمُرْتَابُ، لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ». [راجع: ٨٦]

نے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا: ''کوئی چیز ایسی نہیں جسے میں نے (اب تک) نہیں دیکھا تھا مگر اس جگہ کھڑے ہوئے اسے دیکھا ہے۔ یہاں تک کہ میں نے جنت اور دوزخ بھی دیکھی ہے۔ میری طرف وحی کی گئی کہ تمھارا قبروں میں امتحان ہوگا جو دجال کے فتنے کے قریب قریب ہوگا۔ بہرحال مومن...... یا مسلمان، میں نہیں جانتی کہ حضرت اسماء ؓ نے ان میں سے کون سا لفظ کہا تھا...... وہ (قبر میں فرشتوں کے سوال پر) کہے گا: یہ محمد ﷺ، اللہ کے رسول ہیں جو ہمارے پاس روشن نشانات لے کر آئے تھے۔ ہم نے ان کی دعوت کو قبول کیا اور ایمان لائے۔ اسے کہا جائے گا: آرام سے سو جاؤ۔ ہمیں معلوم تھا کہ تم مومن ہو۔ پھر منافق ......یا شک کرنے والا، میں نہیں جانتی کہ اسماء ؓ نے کون سا لفظ کہا...... تو وہ کہے گا: میں نہیں جانتا۔ میں نے لوگوں کو جو کہتے ہوئے سنا وہی میں نے بک دیا تھا۔''

٧٢٨٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُؤَالُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ».

[7288] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تک میں تم سے یکسو رہوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو (اور سوالات وغیرہ نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیائے کرام سے اختلاف کرنے کے سبب ہلاک ہوئے، لہٰذا جب میں تمھیں کسی چیز سے منع کروں تو رک جاؤ اور جب میں تمھیں کسی چیز کی بجا آوری (تعمیل) کا حکم دوں تو اپنی طاقت کے مطابق اسے بجا لاؤ۔''

(٣) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَمِنْ تَكَلُّفِ مَا لَا يَعْنِيهِ

باب: 3- کثرت سوالات اور بے فائدہ تکلفات انتہائی ناپسندیدہ ہیں

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة: ١٠١].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر وہ تمھارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں بری لگیں۔''

٧٢٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ».

[7289] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں میں سے بڑا مجرم وہ شخص ہے جس نے کسی ایسی چیز کے متعلق پوچھا جو حرام نہ تھی مگر اس کے سوال کرنے کی وجہ سے وہ حرام کر دی گئی۔''

فائدہ: مکلف انسان پر جو فرض عین ہے، اس کے متعلق ضرور پوچھنا چاہیے۔ اس سے زائد سوالات کرنے کے متعلق لوگوں کی دو قسمیں ہیں: ایک یہ کہ وہ اپنے اندر بصیرت اور سمجھ بوجھ رکھتا ہے، ایسے انسان کے لیے سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ اسے چاہیے کہ معلومات میں اضافے کے لیے سوال کرے تاکہ اس کی علمی بصیرت میں اضافہ ہو۔ دوسرا وہ شخص جس میں فہم و بصیرت کی صلاحیت نہیں، اسے چاہیے کہ خواہ مخواہ سوالات کے چکر میں نہ پڑے بلکہ اپنے اوقات اللہ کی عبادت میں گزارے۔

٧٢٩٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهَا لَيَالِيَ حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ، فَفَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: «مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ، وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا [الصَّلَاةَ] الْمَكْتُوبَةَ». [راجع: ٧٣١]

[7290] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مسجد میں چٹائی سے ایک حجرہ سا بنایا پھر رسول اللہ ﷺ نے چند راتیں اس میں نماز پڑھی حتی کہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے (اور آپ کے ساتھ نماز ادا کرنے لگے)۔ ایک رات انھوں نے آپ ﷺ کی آواز نہ سنی تو انھوں نے سمجھا کہ آپ سو گئے ہیں، اس لیے کچھ صحابہ نے کھانسنا شروع کر دیا تاکہ آپ باہر تشریف لائیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں تم لوگوں کے کام سے واقف تھا لیکن اس ڈر سے باہر نہیں آیا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر یہ (نماز تراویح) فرض ہو جائے، پھر تم اسے قائم نہ رکھ سکو گے۔ اے لوگو! یہ نماز تم اپنے گھروں میں پڑھا کرو کیونکہ فرض نماز کے علاوہ انسان کی سب سے افضل نماز اس کے گھر میں ہے۔''

فائدہ: مذکورہ واقعہ رمضان المبارک میں نماز تراویح کے متعلق ہے۔

٧٢٩١ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ: «سَلُونِي»، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ حُذَافَةُ»، ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: «أَبُوكَ سَالِمٌ مَّوْلَى شَيْبَةَ». فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ: إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ. [راجع: ٩٢]

[7291]حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے چند اشیاء کے متعلق سوال کیا گیا جنھیں آپ نے پسند نہ فرمایا۔ جب لوگوں نے بہت زیادہ سوالات کرنا شروع کر دیے تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا: ''مجھ سے جو پوچھنا ہے پوچھو۔'' تب ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ حذافہ ہے۔'' پھر ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا اور اس نے سوال کیا: ''میرے والد کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''تمھارے والد شیبہ کے آزاد کردہ غلام سالم ہیں۔'' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور پر غصے کے آثار محسوس کیے تو کہا: ہم اللہ عزوجل کے حضور (آپ کو غصہ دلانے سے) توبہ کرتے ہیں۔

٧٢٩٢ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ: اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ»، وَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنَّهُ كَانَ يَنْهٰى عَنْ: قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ، وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ: عُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدِ الْبَنَاتِ، وَمَنْعٍ وَّهَاتِ. [راجع: ٨٤٤]

[7292]حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ رسول اللہ ﷺ سے تم نے جو سنا ہے وہ مجھے لکھ بھیجیں۔ تو انھوں نے ان کی طرف لکھا کہ نبی ﷺ ہر نماز کے بعد کہتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہی اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ اے اللہ! جس کو تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو روک لے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا اور کسی بزرگ کو اس کی بزرگی تیرے مقابلے میں کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی۔'' نیز لکھا کہ آپ ﷺ قیل و قال، کثرت سوال، مال کے ضیاع، ماؤں کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرماتے تھے اور اپنا حق محفوظ رکھنے، دوسروں کا حق روکنے سے بھی روکتے تھے۔

٧٢٩٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ [قَالَ]: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ: نُهِينَا عَنِ التَّكَلُّفِ.

[7293] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو آپ نے فرمایا: ہمیں تکلف اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا اس سے مقصد یہ ہے کہ صحابی کا قول اُمِرْنَا اور نُهِينَا مرفوع حدیث کے حکم میں ہے اگرچہ اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہ ہو۔

٧٢٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ، وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُورًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ، فَوَاللهِ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا»، قَالَ أَنَسٌ: فَأَكْثَرَ الْأَنْصَارُ الْبُكَاءَ، وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ: «سَلُونِي»، فَقَالَ أَنَسٌ: فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «النَّارُ»، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «أَبُوكَ حُذَافَةُ». قَالَ: ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: «سَلُونِي سَلُونِي»، فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوْلٰى، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ

[7294] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن زوال آفتاب کے بعد باہر تشریف لائے۔ ظہر کی نماز ادا کی اور سلام پھیرنے کے بعد آپ منبر پر کھڑے ہوئے تو قیامت کا ذکر کیا اور بیان فرمایا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات رونما ہوں گے، پھر فرمایا: ''تم میں سے جو شخص کسی چیز کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہو تو اسے اجازت ہے۔ اللہ کی قسم! آج تم مجھ سے جو سوال بھی کرو گے میں تمھیں اس کا جواب دوں گا جب تک میں اس جگہ پر ہوں۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انصار بہت زیادہ رونے لگے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے تھے: ''مجھ سے پوچھو۔'' چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور پوچھا: اللہ کے رسول! میرا ٹھکانا کہاں ہو گا؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا ٹھکانا دوزخ ہے۔'' پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پوچھا: اللہ کے رسول! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تمھارے والد حذافہ ہیں۔'' پھر آپ مسلسل یہی کہتے رہے: ''مجھ سے سوال کرو، مجھ سے پوچھو۔'' آخر کار حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور کہا: ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے رب ہونے کی حیثیت سے راضی ہیں، اسلام سے دین ہونے کے اعتبار سے خوش ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے رسول ہونے کی حیثیت سے خوش ہیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے، پھر فرمایا:

هٰذَا الْحَائِطِ وَأَنَا أُصَلِّي، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ». [راجع: ٩٣]

''تم خوش ہوئے یا نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میرے سامنے ابھی ابھی اس دیوار کی جانب جنت اور دوزخ دونوں پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ میں نے آج کی طرح خیر وشر کو کبھی نہیں دیکھا۔''

٧٢٩٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا نَبِيَّ اللهِ مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ فُلَانٌ»، فَنَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ﴾ الْآيَةَ [المائدة: ١٠١]. [راجع: ٩٣]

[7295] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا، ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے نبی! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا: ''تیرا باپ فلاں ہے'' پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''اے ایمان والو! ایسی اشیاء کے متعلق مت سوال کرو (اگر انھیں ظاہر کر دیا جائے تو تمھیں برا لگے)۔''

٧٢٩٦ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا: هٰذَا اللهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ؟».

[7296] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ برابر سوالات کرتے رہیں گے حتی کہ یہ بھی کہہ دیں گے: یہ اللہ ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟''

٧٢٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُوهُ، لَا يُسْمِعْكُمْ مَا تَكْرَهُونَ، فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ، فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ

[7297] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے کسی کھیت میں تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ کھجور کی ایک شاخ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اس دوران میں آپ یہودیوں کے گروہ کے پاس سے گزرے تو ان میں سے کسی نے کہا: ان سے روح کے متعلق سوال کرو؟ لیکن دوسروں نے کہا: ان سے کچھ نہ پوچھو، ایسا نہ ہو کہ وہ ایسی بات سنا دیں جو تمھیں ناگوار ہو۔ آخر وہ آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے ابوالقاسم! ہمیں روح کے متعلق بتائیں۔ آپ

يُوحَى إِلَيْهِ، فَتَأَخَّرْتُ عَنْهُ حَتَّى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ: ﴿وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِ قُلِ ٱلرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي﴾ [الإسراء: ٨٥]. [راجع: ١٢٥]

ﷺ تھوڑی دیر کھڑے دیکھتے رہے۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ میں تھوڑی دور ہٹ گیا یہاں تک کہ وحی کا نزول پورا ہو گیا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''یہ لوگ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ آپ فرما دیں کہ روح میرے رب کا امر ہے۔''

(٤) بَابُ الْاقْتِدَاءِ بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: 4- نبی ﷺ کے افعال کی پیروی کرنا

٧٢٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ» فَنَبَذَهُ، وَقَالَ: «إِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا»، فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ». [راجع: ٥٨٦٥]

[7298] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو دوسرے لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی۔'' پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: ''میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔'' تب دوسرے لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

(٥) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ، وَالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالْبِدَعِ

باب: 5- کسی امر میں تشدد اور سختی کرنا مکروہ ہے اسی طرح علمی بات میں فضول جھگڑا کرنا، دین میں غلو کرنا اور بدعتیں ایجاد کرنا منع ہے

لِقَوْلِهِ [تَعَالَى]: ﴿يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ﴾ [النساء: ١٧١]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو اور حق کے سوا اللہ پر کچھ نہ کہو۔''

٧٢٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُوَاصِلُوا»، قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي

[7299] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم پے در پے روزے نہ رکھا کرو۔'' صحابۂ کرام نے کہا: آپ بھی تو پے در پے روزے رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں تمھارے جیسا نہیں ہوں۔ میں رات بسر کرتا ہوں میرا رب مجھے کھلا پلا دیتا ہے۔'' لیکن

وَيَسْقِينِي»، فَلَمْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ، قَالَ: فَوَاصَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَيْنِ أَوْ لَيْلَتَيْنِ، ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ تَأَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ»، كَالْمُنَكِّي لَهُمْ». [راجع: ١٩٦٥]

لوگ پے در پے روزے رکھنے سے باز نہ آئے۔ حضرت ابوہریرہ ﷺ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے ساتھ پے در پے دو دن روزہ رکھا۔ پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر چاند نظر نہ آتا تو میں تمھیں مزید روزے رکھاتا۔'' آپ ﷺ کا مقصد انھیں سزا دینا تھا۔

٧٣٠٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرٍ مِّنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُّعَلَّقَةٌ فَقَالَ: وَاللهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللهِ، وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ، فَنَشَرَهَا فَإِذَا فِيهَا: أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَإِذَا فِيهَا: «الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِّنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا»، وَإِذَا فِيهِ: ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَّسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا». وَإِذَا فِيهَا: «مَنْ وَّالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا». [راجع: ١١١]

[7300] یزید بن شریک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ایک مرتبہ اینٹوں سے بنے ہوئے منبر پر کھڑے ہو کر ہمیں خطبہ دیا۔ ان کے پاس ایک تلوار تھی جس کے ساتھ صحیفہ لٹکا ہوا تھا۔ انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس کتاب اللہ کے علاوہ اور کوئی تحریر نہیں جسے پڑھا جا سکے مگر جو کچھ اس صحیفے میں ہے۔ پھر انھوں نے اسے کھولا تو اس میں دیت کے طور پر دیے جانے والے اونٹوں کی عمروں کا اندراج تھا۔ اور اس میں یہ بھی تھا: ''مدینہ طیبہ عیر پہاڑی سے لے کر فلاں پہاڑی تک حرم ہے۔ جس انسان نے اس میں کسی بدعت کو ایجاد کیا اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔'' اس میں یہ بھی تھا: ''مسلمانوں کی ذمہ داری ایک ہے۔ اسے ادنیٰ شخص بھی پورا کرنے کی کوشش کرے۔ جس کسی نے مسلمان کا عہد توڑا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی۔'' اس میں یہ بھی تھا: ''جس نے اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے سے موالات کا تعلق قائم کیا اس پر بھی اللہ کی، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔''

فائدہ: اس میں بدعت کی اشاعت اور بدعتی کو اپنے ہاں جگہ دینے کی برائی اور گندگی کا بیان ہے، جو دین میں غلو اور حد

سے تجاوز کی ایک صورت ہے، اس لیے امام بخاری ؒ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔[1]

٧٣٠١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا تَرَخَّصَ فِيهِ وَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَحَمِدَ اللهَ [وَأَثْنَى عَلَيْهِ] ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ؟ فَوَاللهِ إِنِّي أَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً». [راجع: ٦١٠١]

[7301] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے کوئی کام کیا جس میں لوگوں کے لیے رخصت کا پہلو تھا۔ اس کے باوجود کچھ لوگوں نے اس سے احتراز کیا۔ نبی ﷺ کو اس کی خبر ملی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی، پھر فرمایا: ''ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جو ایسی چیز سے پرہیز کرتے ہیں جو میں کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں ایسے تمام لوگوں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ جانتا ہوں اور ان سے زیادہ اپنے اندر خشیت رکھتا ہوں۔''

٧٣٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ أَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ التَّمِيمِيِّ الْحَنْظَلِيِّ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ، وَأَشَارَ الْآخَرُ بِغَيْرِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ: إِنَّمَا أَرَدْتَ خِلَافِي، فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَرْفَعُوٓا۟ أَصْوَٰتَكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿عَظِيمٌ﴾ [الحجرات: ٢، ٣]

[7302] حضرت ابن ابو ملیکہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: قریب تھا کہ دو بہترین آدمی ابوبکر و عمر ؓ ہلاک ہو جاتے۔ جس وقت نبی ﷺ کے پاس بنو تمیم کا وفد آیا تو ان میں سے ایک صاحب نے بنو مجاشع میں سے اقرع بن حابس تمیمی حنظلی کو ان کا امیر بنانے کا مشورہ دیا جبکہ دوسرے نے اس کے علاوہ کسی اور کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت ابوبکر ؓ نے حضرت عمر ؓ سے کہا: آپ کا مقصد صرف میری مخالفت کرنا ہے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: میری خواہش آپ کی مخالفت کرنا نہیں، پھر نبی ﷺ کی موجودگی میں دونوں بزرگوں کی آوازیں بلند ہو گئیں تو یہ آیت اتری: ''اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو...... اجرِ عظیم ہے۔''

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: فَكَانَ عُمَرُ بَعْدُ - وَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنْ أَبِيهِ، يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ - إِذَا حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ بِحَدِيثٍ حَدَّثَهُ كَأَخِي السِّرَارِ، لَمْ يُسْمِعْهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ.

ابن ابو ملیکہ نے بیان کیا کہ ابن زبیر ؓ کہتے تھے: حضرت عمر ؓ کا اس آیت کے بعد یہ انداز تھا کہ وہ نبی ﷺ سے کوئی بات کرتے تو اتنی آہستگی سے جیسے کوئی کان میں بات کرتا ہے۔ وہ، آپ ﷺ کو نہ سنا سکتے حتی کہ آپ

[1] فتح الباري: 341/13.

[راجع: ٤٣٦٧]

دوبارہ پوچھتے (کیا کہا ہے؟) لیکن ابن زبیر اپنے نانا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ بات بیان نہیں کرتے تھے۔

٧٣٠٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ»، قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ»، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ»، فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا.

[راجع: ١٩٨]

[7303] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا: ''ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے جواب دیا: ابوبکر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو (قراءت) نہیں سنا سکیں گے، لہٰذا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: ''ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے حضرت حفصہ سے کہا: تم کہو کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو (قراءت) نہیں سنا سکیں گے، اس لیے آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ تم حضرت یوسف علیہ السلام کو پھانسنے والی عورتیں معلوم ہوتی ہو۔ حضرت ابوبکر سے کہیں وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' بعد میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں پائی۔

٧٣٠٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: جَاءَ عُوَيْمِرٌ الْعَجْلَانِيُّ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ، أَتَقْتُلُونَهُ بِهِ؟ سَلْ لِّي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَهُ فَكَرِهَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا. فَرَجَعَ عَاصِمٌ فَأَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَرِهَ الْمَسَائِلَ، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، فَجَاءَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى الْقُرْآنَ خَلْفَ

[7304] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: سیدنا عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو پائے اور اسے قتل کر دے، کیا آپ لوگ اس (مقتول) کے بدلے میں اسے قتل کر دیں گے؟ اے عاصم! آپ رسول اللہ ﷺ سے میرے لیے یہ مسئلہ دریافت کریں۔ انھوں نے آپ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند فرمایا اور معیوب خیال کیا۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ

عَاصِمٍ، فَقَالَ لَهُ: «قَدْ أَنْزَلَ اللهُ فِيكُمْ قُرْآنًا»، فَدَعَا بِهِمَا فَتَقَدَّمَا فَتَلَاعَنَا، ثُمَّ قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَفَارَقَهَا وَلَمْ يَأْمُرْهُ النَّبِيُّ ﷺ بِفِرَاقِهَا، فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «انْظُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا مِثْلَ وَحَرَةٍ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَعْيَنَ، ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا». فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُوهِ. [راجع: ٤٢٣]

نے واپس آ کر انھیں بتایا کہ نبی ﷺ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند فرمایا ہے۔ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں خود نبی ﷺ کے پاس جاتا ہوں، پھر وہ آئے جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے واپس جانے کے بعد قرآن کی آیات آپ پر نازل کر دی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تمھارے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا ہے۔'' پھر آپ نے دونوں (میاں بیوی) کو بلایا۔ وہ دونوں آئے اور لعان کیا۔ پھر عویمر نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو میں نے اس پر جھوٹ بولا ہوگا، اس لیے انھوں نے فوری طور پر اپنی بیوی کو جدا کر دیا جبکہ نبی ﷺ نے جدا کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ پھر لعان کرنے والوں میں یہی طریقہ رائج ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم دیکھتے رہو اگر اس عورت نے چھوٹے قد والا سرخ رنگ کا بچہ جنم دیا جیسے زمین کا کیڑا ہوتا ہے تو میں عویمر کو جھوٹا خیال کروں گا۔ اور اگر اس نے کالا، موٹی آنکھوں والا اور بھاری سرینوں والا بچہ جنا تو میں سمجھوں گا کہ عویمر سچا ہے۔'' پھر اس عورت نے مکروہ صورت کا بچہ جنم دیا، یعنی جس مرد سے بدنام ہوئی تھی اسی صورت کا بچہ پیدا ہوا۔

٧٣٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ النَّصْرِيُّ - وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِّنْ ذٰلِكَ- فَدَخَلْتُ عَلَى مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: انْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ، أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ: هَلْ لَّكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا. فَقَالَ: هَلْ لَّكَ فِي عَلِيٍّ

[7305] حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ اتنے میں ان کے دربان حضرت یرفا آئے اور کہا: حضرت عثمان، عبدالرحمٰن، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں کیا انھیں اجازت دی جائے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، چنانچہ وہ سب لوگ اندر آ گئے، سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ پھر یرفا نے آ کر پوچھا: کیا حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو اندر آنے کی اجازت ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کو اندر آنے کی اجازت دے دی۔

وَعَبَّاسٍ؟ فَأَذِنَ لَهُمَا، قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ الظَّالِمِ - اسْتَبَّا - فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ، فَقَالَ: اتَّئِدُوا، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»، يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَفْسَهُ؟ قَالَ الرَّهْطُ: [قَدْ] قَالَ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ، هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ. قَالَ عُمَرُ: فَإِنِّي مُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي هٰذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَّمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، فَإِنَّ اللهَ يَقُولُ: ﴿مَا أَفَآءَ اللهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَآ أَوْجَفْتُمْ﴾ الْآيَةَ [الحشر:٦]. فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِّرَسُولِ اللهِ ﷺ. ثُمَّ وَاللهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، وَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ، فَعَمِلَ النَّبِيُّ ﷺ بِذٰلِكَ حَيَاتَهُ. أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ، هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ. ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ: أَنْشُدُكُمَا اللهَ، هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ.

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! میرے اور اس ظالم کے درمیان فیصلہ کر دیں، پھر وہ دونوں آپس میں الجھ گئے اور ایک دوسرے سے تو تکار کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے کہا: امیر المومنین! ان کے درمیان فیصلہ کر کے ایک دوسرے سے راحت پہنچائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تھوڑا صبر کرو۔ میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہے! کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو ترکہ چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے اس سے مراد خود اپنی ذات کریمہ لی تھی؟ ان حضرات نے کہا: واقعی آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں آپ لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ لوگوں کو بھی معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب میں آپ لوگوں سے اس بارے میں گفتگو کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مال فے میں اپنے رسول کے لیے ایک حصہ خاص کیا تھا جو اس نے آپ کے سوا کسی اور کو نہیں دیا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو مال فے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے اپنے رسول کو دیا، اس پر تم نے اونٹ گھوڑے نہیں دوڑائے...... آخر تک۔'' اس آیت کریمہ کے مطابق یہ مال خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کے لیے تھا۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے اسے، آپ لوگوں کو نظرانداز کر کے، اپنے لیے جمع نہیں کیا اور نہ اسے اپنی ذاتی جائیداد ہی بنایا بلکہ آپ نے اسے تم لوگوں کو دیا اور سب میں تقسیم کر دیا یہاں تک کہ اس میں سے یہ مال باقی رہ گیا۔ نبی ﷺ اس میں سے اپنے اہل خانہ کا سالانہ خرچ دیتے تھے، پھر باقی

اپنے قبضے میں لے لیتے اور اسے بیت المال میں رکھ کر عام مسلمانوں کی ضروریات میں خرچ کرتے تھے۔ نبی ﷺ نے اپنی زندگی بھر یہی معمول بنائے رکھا۔ میں آپ حضرات کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تمھیں اس کا علم ہے؟ صحابۂ کرام نے کہا: ہاں (ہم سب جانتے ہیں)۔ پھر آپ نے حضرت علی اور عباس ؓ سے کہا: میں آپ دونوں حضرات کو بھی اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ لوگ بھی اسے جانتے ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں (ہمیں اس کا علم ہے)۔

ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ - فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ، فَقَالَ: - تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهَا كَذَا، وَاللهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَّاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ، ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ، فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا عَلَى كَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ، وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، وَأَتَانِي هٰذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ، تَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا، مُنْذُ وَلِيتُهَا، وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا فَقُلْتُمَا: ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذٰلِكَ، فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ، هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذٰلِكَ؟ قَالَ الرَّهْطُ: نَعَمْ، فَأَقْبَلَ

(پھر آپ نے فرمایا:) اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دی تو حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا جانشین ہوں۔ حضرت ابوبکر ؓ نے اس مال کو اپنے قبضے میں لے کر اس میں وہی عمل کیا جو رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا اور تم دونوں اس وقت موجود تھے۔ آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس ؓ کی طرف متوجہ ہو کر یہ بات کہی۔ اور آپ حضرات کا خیال تھا کہ ابوبکر ؓ نے ان اموال میں ایسا ایسا کیا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ اس معاملے میں سچے، نیک اور سب سے زیادہ حق کی پیروی کرنے والے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر ؓ کو فوت کر لیا تو میں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر ؓ کا ولی ہوں، اس طرح میں نے اس جائیداد کو اپنے قبضے میں دو سال تک رکھا اور اس میں رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر ؓ کے معمول کے مطابق عمل کرتا رہا۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے اور آپ دونوں کا مطالبہ ایک تھا اور تمھارا کام بھی ایک ہی تھا، اے عباس! آپ اپنے بھتیجے کی وراثت لینے آئے اور علی ؓ اپنی بیوی کی طرف سے اپنی میراث لینے آئے۔ میں نے تم سے کہا: یہ جائیداد تقسیم تو نہیں ہوسکتی لیکن اگر تم چاہتے ہو تو میں تمھیں

عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ، هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، قَالَ: أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ؟ فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا. [راجع: ٢٩٠٤]

یہ دے دیتا ہوں اور تم پر اللہ کا عہد اور وعدہ ہے کہ اس میں وہی عمل کرو گے جو رسول اللہ ﷺ نے کیا اور جو ابوبکر ؓ نے کیا اور میں نے کیا جب سے ولی بنا ہوں۔ اگر تمھیں یہ منظور نہ ہو تو پھر مجھ سے اس معاملے میں بات نہ کرو۔ اس وقت تم دونوں نے کہا تھا: ٹھیک ہے۔ اس شرط پر جائیداد ہمارے حوالے کر دیں۔ تب میں نے اس شرط پر وہ جائیداد تمھارے حوالے کر دی۔ اب میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا میں نے اسی شرط پر جائیداد ان دونوں کے حوالے کی تھی؟ اس گروہ نے کہا: جی ہاں۔ پھر حضرت عمر ؓ نے حضرت علی اور حضرت عباس ؓ کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا: میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا میں نے اسی شرط پر جائیداد تمھارے حوالے کی تھی؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔ آپ ؓ نے کہا: کیا آپ حضرات مجھ سے اس کے علاوہ کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں! میں اس جائیداد میں اس کے علاوہ کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں ہوں یہاں تک کہ قیامت آ جائے۔ اگر آپ حضرات اس کا انتظام نہیں کر سکتے تو اسے میرے حوالے کر دو، میں تمھارے لیے اس کا بھی انتظام کر لوں گا۔

(٦) بَابُ إِثْمِ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا

باب: 6- اس شخص کا گناہ جو کسی بدعتی کو اپنے پاس ٹھہرائے

رَوَاهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

اس کے متعلق حضرت علی ؓ نے نبی ﷺ سے ایک حدیث بیان کی ہے۔

٧٣٠٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَحَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ:

[7306] حضرت عاصم سے روایت ہے، انھوں نے کہا، میں نے حضرت انس ؓ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ کو حرمت والا شہر قرار دیا ہے؟ انھوں نے فرمایا:

نَعَمْ: «مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ». [راجع: ١٨٦٧]

ہاں۔ (آپ نے فرمایا:) ''فلاں پہاڑی سے فلاں پہاڑی تک حرم ہے۔ اس علاقے کا درخت نہیں کاٹا جائے گا۔ جس نے اس کی حدود میں کسی بدعت کو رواج دیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔''

قَالَ عَاصِمٌ: فَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ: «أَوْ آوَى مُحْدِثًا».

(راویٔ حدیث) عاصم نے کہا: مجھے موسیٰ بن انس نے بتایا کہ حضرت انس ؓ نے یہ بھی بیان کیا تھا: ''یا کسی نے دین میں بدعت پیدا کرنے والے کو اپنے ہاں ٹھکانا دیا۔''

(٧) بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ ذَمِّ الرَّأْيِ وَتَكَلُّفِ الْقِيَاسِ

باب: 7- رائے زنی اور خواہ مخواہ قیاس کرنے کی مذمت کا بیان

﴿وَلَا تَقْفُ﴾: لَا تَقُلْ ﴿مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ﴾ [الإسراء: ٣٦].

ارشاد باری ہے: ''ایسی بات نہ کہو جس کا تمھیں علم نہ ہو۔'' ﴿لَا تَقْفُ﴾ کے معنی ہیں: لَا تَقُلْ، یعنی نہ کہو۔

٧٣٠٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: «حَجَّ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَاكُمُوهُ انْتِزَاعًا، وَلٰكِنْ يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَّالٌ يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتُونَ بِرَأْيِهِمْ، فَيُضِلُّونَ وَيَضِلُّونَ».

[7307] حضرت عروہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ حج پر جاتے ہوئے ہمارے پاس سے گزرے تو میں نے انھیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اللہ تعالیٰ تمھیں علم دے کر پھر اسے یونہی نہیں چھین لے گا بلکہ علم اس طرح اٹھائے گا کہ علماء حضرات فوت ہو جائیں گے۔ ان کے ساتھ ہی علم اٹھ جائے گا، پھر جاہل لوگ رہ جائیں گے۔ ان سے فتویٰ لیا جائے گا تو وہ محض اپنی رائے سے فتویٰ دے کر دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے خود بھی گمراہ ہوں گے۔''

فَحَدَّثْتُ بِهِ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو حَجَّ بَعْدُ، فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي! انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَاسْتَثْبِتْ لِي مِنْهُ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْهُ، فَجِئْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ

عروہ کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے بیان کی۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے دوبارہ حج کیا تو ام المومنین ؓ نے مجھ سے کہا: اے میرے بھانجے! تم عبداللہ

كَنَحْوِ مَا حَدَّثَنِي، فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا فَعَجِبَتْ، فَقَالَتْ: وَاللهِ لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو. [راجع: ١٠٠]

بن عمرو ؓ کے پاس جاؤ اور تم نے جو حدیث ان کے حوالے سے مجھے بیان کی تھی اس کی تحقیق کرو۔ میں ان کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح وہ پہلے بیان کر چکے تھے۔ پھر میں حضرت عائشہ ؓ کے پاس آیا اور انھیں اس کی خبر دی تو انھیں تعجب ہوا اور فرمایا: اللہ کی قسم! عبداللہ بن عمرو ؓ نے اس حدیث کو خوب یاد رکھا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں اس قسم کے قیاس اور رائے کی مذمت کی گئی ہے جو کتاب وسنت کے خلاف ہو، مروجہ فقہ میں سیکڑوں ایسے خود ساختہ مسائل موجود ہیں جو کتاب وسنت سے ٹکراتے ہیں اور واضح طور پر اس کے خلاف ہیں۔ اسی طرح رائے مذموم کے متعلق حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اصحاب رائے سے بچو کیونکہ وہ سنتوں کے دشمن ہیں۔ احادیث کو یاد رکھنے سے ان کی ہمتیں جواب دے گئیں تو انھوں نے رائے، عقل اور قیاس سے کام لینا شروع کر دیا، نتیجہ یہ نکلا کہ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہی کے راستے پر لگا دیا۔[1]

٧٣٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ: هَلْ شَهِدْتَ صِفِّينَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَرَدَدْتُهُ، وَمَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ هَذَا الْأَمْرِ. قَالَ: وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ: شَهِدْتُ صِفِّينَ، وَبِئْسَتْ صِفِّينُ. [راجع: ٣١٨١]

[7308] حضرت اعمش سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابووائل سے پوچھا: کیا تم جنگ صفین میں شریک تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں، پھر میں نے حضرت سہل بن حنیف ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ دوسری سند سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن حنیف فرماتے ہیں: اے لوگو! اپنے دین کے سلسلے میں اپنی رائے کو کمزور خیال کرو۔ بلاشبہ ابوجندل ؓ کے دن میں نے خود اپنے آپ کو دیکھا اگر مجھ میں طاقت ہوتی کہ میں رسول اللہ ﷺ کا حکم رد کر سکتا تو ضرور رد کر دیتا۔ ہم نے کسی مہم کو سر کرنے کے لیے جب اپنی تلواریں کندھوں پر رکھیں تو ان کی بدولت ہمیں آسانی مل جاتی جسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے مگر اس مہم میں (ہم مشکل میں گرفتار رہے)۔ حضرت ابووائل نے کہا: میں صفین میں موجود تھا لیکن صفین کی لڑائی بہت بری تھی (جس میں مسلمان آپس میں کٹ مرے)۔

1. شرح اعتقاد أهل السنة: 138/1.

(٨) بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسْأَلُ مِمَّا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَيَقُولُ: «لَا أَدْرِي»، أَوْ لَمْ يُجِبْ حَتَّى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، وَلَمْ يَقُلْ بِرَأْيٍ وَّلَا بِقِيَاسٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿بِمَآ أَرَىٰكَ ٱللَّهُ﴾ [النساء: ١٠٥]

باب: 8- نبی ﷺ سے اس چیز کے متعلق پوچھا جاتا جس کے متعلق وحی نہ اتری ہوتی تو آپ فرماتے: ''میں نہیں جانتا'' یا وحی اترنے تک خاموش رہتے کچھ جواب نہ دیتے۔ اپنی رائے اور قیاس سے کچھ نہ کہتے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ کی عطا کردہ بصیرت کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں۔''

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الرُّوحِ فَسَكَتَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ سے روح کے متعلق پوچھا گیا تو آپ خاموش رہے حتی کہ آیت نازل ہوئی۔

٧٣٠٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: مَرِضْتُ فَجَاءَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُنِي وَأَبُو بَكْرٍ، وَهُمَا مَاشِيَانِ، فَأَتَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ: أَيْ رَسُولَ اللهِ - كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ قَالَ: فَمَا أَجَابَنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ. [راجع: ١٩٤]

[7309] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ یہ دونوں بزرگ پیدل چل کر آئے تھے۔ جب یہ حضرات میرے پاس پہنچے تو مجھ پر غشی طاری تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا، اس سے مجھے افاقہ ہوا تو میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! میں اپنے مال کے متعلق کس طرح فیصلہ کروں؟ میں اپنے مال کا کیا کروں؟ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا حتی کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

(٩) بَابُ تَعْلِيمِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ، لَيْسَ بِرَأْيٍ وَّلَا تَمْثِيلٍ

باب: 9- نبی ﷺ نے اپنی امت کے مردوں اور عورتوں کو وہی تعلیم دی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی تھی وہ رائے یا تمثیل پر مبنی نہ تھی

٧٣١٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ، فَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ نَّفْسِكَ يَوْمًا نَّأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللهُ، فَقَالَ: «اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا، فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا»، فَاجْتَمَعْنَ، فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَّلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ»، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ: يَا رَسُولَ اللهِ، اثْنَيْنِ؟ قَالَ: فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: «وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ». [راجع: ١٠١]

[7310] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کی احادیث تو مرد حضرات ہی سنتے ہیں، آپ اپنی طرف سے ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر فرما دیں جس میں ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ ہمیں وہ تعلیمات دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم فلاں فلاں دن فلاں فلاں مقام پر جمع ہو جاؤ۔'' وہ عورتیں وہاں جمع ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لائے اور انھیں وہ تعلیمات دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی تھیں، پھر آپ نے فرمایا: ''تم میں سے جو عورت اپنی زندگی میں اپنے تین بچے آگے بھیج دے گی تو وہ اس کے لیے دوزخ سے رکاوٹ بن جائیں گے۔ ان میں سے ایک خاتون نے کہا: اللہ کے رسول! دو بچوں کا بھی یہی حکم ہے؟ اس نے اس بات کو دو مرتبہ دہرایا۔ آپ نے فرمایا: ''دو بھی، دو بھی، دو بھی (ان کا بھی یہی درجہ ہے)۔''

(١٠) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ يُقَاتِلُونَ».

باب: 10- نبی ﷺ کے فرمان: ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ڈٹا رہے گا اور اس کا دفاع کرے گا'' کا بیان

وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ

امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا: اس سے مراد اہل علم کا گروہ ہے۔

٧٣١١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ». [راجع: ٣٦٤٠]

[7311] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی اور وہ غالب ہی رہیں گے۔''

٧٣١٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَخْطُبُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللهُ، وَلَنْ يَزَالَ أَمْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مُسْتَقِيمًا حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ». [راجع: ٧١]

[7312]حضرت معاویہ بن ابوسفیان ؓ سے روایت ہے، انھوں نے خطبہ دیتے ہوئے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں، عطا اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ اس امت کا معاملہ ہمیشہ درست رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے یا اللہ کا امر آ پہنچے۔''

فائدہ: علامہ نووی ؒ فرماتے ہیں: مختلف احادیث میں اس گروہ کے مختلف اوصاف بیان ہوئے ہیں، ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ گروہ اہل ایمان کی مختلف قسموں پر مشتمل ہوگا۔ ان میں میدان کارزار کے مجاہد، علمی میدان کے شہسوار، محدث، فقیہ اور مفسر، اخلاقیات میں ہراول دستہ، عبادت گزار، شب بیدار، نیکی کی راہ دکھانے والے، برائی سے روکنے والے، الغرض ہر قسم کے لوگ ہوں گے جو دین اسلام کی ہر پہلو سے خدمت کریں گے۔ ان کا ایک مقام میں اکٹھا ہونا بھی ضروری نہیں بلکہ وہ زمین کے کونے کونے میں رہتے ہوئے بھی دین کا دفاع کرتے رہیں گے۔ ممکن ہے قیامت کے قریب وہ ختم ہوتے ہوتے ایک ہی مقام پر جمع ہو جائیں، جب وہ ختم ہو جائیں گے تو قیامت آ جائے گی۔

(١١) بَابٌ: فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا﴾ [الأنعام: ٦٥]

باب: 11- ارشاد باری تعالیٰ: ''یا وہ تمھیں کئی فرقوں میں تقسیم کر دے'' کا بیان

وضاحت: اس عنوان سے امام بخاری ؒ کا یہ مقصد معلوم ہوتا ہے کہ امت کا اجتماع صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ وہ کتاب و سنت کے راستے پر گامزن رہے۔ جب کتاب و سنت کے بجائے رائے اور قیاس سے مسائل حل کریں گے تو ان پر فرقہ بندی کا عذاب مسلط کر دیا جائے گا، پھر وہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہیں گے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔ واللّٰہ أعلم.

٧٣١٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ: ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰٓ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ﴾، قَالَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ»، ﴿أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾، قَالَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ»، فَلَمَّا

[7313]حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ پر جب یہ آیت نازل ہوئی: ''کہہ دیجیے وہی قادر ہے کہ تم پر تمھارے اوپر سے عذاب بھیج دے۔'' تو آپ ﷺ نے دعا کی: ''اے اللہ! میں تیرے باعظمت چہرے کی پناہ میں آتا ہوں۔'' یا ''تمھارے پاؤں کے نیچے سے (عذاب آ جائے)'' تو اس مرتبہ، پھر آپ

نَزَلَتْ ﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾، قَالَ: «هَاتَانِ أَهْوَنُ، أَوْ أَيْسَرُ». [راجع: ٤٦٢٨]

نے دعا کی: ''اے اللہ! میں تیرے مبارک چہرے کی پناہ مانگتا ہوں۔'' پھر جب یہ الفاظ نازل ہوئے: ''یا تمھیں گروہوں میں تقسیم کر دے اور تمھارے بعض کو بعض کی لڑائی (کا مزہ) چکھائے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دونوں آسان اور سہل ہیں۔''

فائدہ: ذکر کردہ آیت کریمہ میں عذاب کی تین اقسام کا ذکر ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کیں۔ دو قبول فرمائیں اور ایک سے مجھے روک دیا: میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ قحط عام کے ذریعے سے میری امت ہلاک نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرما لیا۔ میں نے دعا کی کہ میری امت غرق کے ذریعے سے ہلاک نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بھی قبول فرما لیا۔ پھر میں نے دعا کی کہ آپس میں ان کی لڑائی اور اختلاف نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس سے مجھے روک دیا۔''[1]

(١٢) بَابُ مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَّعْلُومًا بِأَصْلٍ مُّبَيَّنٍ، وَقَدْ بَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ حُكْمَهُمَا لِيُفْهِمَ السَّائِلَ

باب: 12- ایک معلوم امر کو دوسرے واضح امر سے تشبیہ دینا جبکہ ان دونوں کا حکم نبی ﷺ نے بیان فرما دیا ہو تاکہ سائل سمجھ جائے

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ قیاس اور رائے کے مطلق طور پر منکر نہیں جیسا کہ علامہ عینی رحمہ اللہ نے تاثر دینے کی کوشش کی ہے بلکہ انھوں نے اس رائے اور قیاس کی مذمت ضرور کی ہے جو فاسد اور شرائط کے مطابق نہ ہو۔ ہاں، اگر کوئی مسئلہ قرآن وحدیث میں نہ ملتا ہو اور وہاں صحیح شرائط کے ساتھ قیاس کو استعمال کیا جائے تو امام بخاری رحمہ اللہ قطعاً اس کے منکر نہیں۔

٧٣١٤ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ لَّكَ مِنْ إِبِلٍ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَمَا أَلْوَانُهَا؟»، قَالَ: حُمْرٌ قَالَ: «هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟»، قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا،

[7314] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میری بیوی کے ہاں سیاہ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ میں نے اس کا انکار کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: ''ان کے رنگ کیسے ہیں؟'' اس نے کہا: وہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ان میں کوئی بھورے رنگ کا بھی ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں، ان میں بھورے رنگ کے بھی

1 صحیح مسلم، الفتن، حدیث: 2890.

قَالَ: «فَأَنَّى تُرَى ذٰلِكَ جَاءَهَا؟»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! عِرْقٌ نَزَعَهَا، [قَالَ: «وَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ»]. وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ. [راجع: ٥٣٠٥]

ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تیرا کیا خیال ہے وہ رنگ کدھر سے آیا ہے؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ممکن ہے کہ اس (بچے) کا رنگ بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔'' آپ ﷺ نے اسے بچے کے انکار کرنے کی اجازت نہیں دی۔

٧٣١٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَحُجَّ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ، أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ؟»، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاقْضُوا اللهَ الَّذِي لَهُ فَإِنَّ اللهَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ». [راجع: ١٨٥٢]

[7315] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا: میری والدہ نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن وہ ادائیگی سے پہلے ہی فوت ہو گئی ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں تم ان کی طرف سے حج کرلو، تمھارا کیا خیال ہے اگر تمھاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر اس قرض کو بھی ادا کرو جو اللہ تعالیٰ کا ہے۔ بلاشبہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔''

(١٣) بَابُ مَا جَاءَ فِي اجْتِهَادِ الْقَضَاءِ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى

باب: 13- اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایات کے مطابق فیصلہ کرنے میں اجتہاد کرنا

لِقَوْلِهِ: ﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ﴾ [المائدة: ٤٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔''

وَمَدَحَ النَّبِيُّ ﷺ صَاحِبَ الْحِكْمَةِ حِينَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا، وَلَا يَتَكَلَّفُ مِنْ قِبَلِهِ، وَمُشَاوَرَةِ الْخُلَفَاءِ وَسُؤَالِهِمْ أَهْلَ الْعِلْمِ.

نبی ﷺ نے اس صاحب حکمت انسان کی تعریف کی ہے جو حکمت کے مطابق فیصلے کرتا اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے اور اپنی طرف سے کوئی تکلف نہیں کرتا، نیز خلفاء کا علماء سے مشورہ لینا اور ان سے دریافت کرنا۔

٧٣١٦ - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا

[7316] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قابل رشک تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا اور اسے راہ

حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَآخَرُ آتَاهُ اللهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا». [راجع: ٧٣]

حق میں لٹانے کی توفیق بھی دی اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت دی ہو پھر وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔"

٧٣١٧ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ - وَهِيَ الَّتِي يُضْرَبُ بَطْنُهَا فَتُلْقِي جَنِينًا - فَقَالَ: أَيُّكُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ: مَا هُوَ؟ قُلْتُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «فِيهِ غُرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ»، فَقَالَ: لَا تَبْرَحْ حَتَّى تَجِيئَنِي بِالْمَخْرَجِ فِيمَا قُلْتَ. [راجع: ٦٩٠٥]

[7317] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر ؓ نے عورت کے املاص کے متعلق پوچھا...... اس سے مراد وہ عورت ہے جس کے پیٹ پر چوٹ لگا کر اس کا ناتمام بچہ ضائع کر دیا جائے...... انھوں نے فرمایا: کیا آپ لوگوں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ انھوں نے پوچھا: بتاؤ تم نے کیا سنا ہے؟ میں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے: "ایسی صورت میں ایک غلام یا لونڈی بطور تاوان دینی ہوگی۔" حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تمھاری خلاصی نہیں ہوگی جب تک اس حدیث پر کوئی گواہ پیش نہ کرو۔

٧٣١٨ - **فَخَرَجْتُ** فَوَجَدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَجِئْتُ بِهِ فَشَهِدَ مَعِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «فِيهِ غُرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ».

[7318] حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں باہر نکلا تو حضرت محمد بن مسلمہ ؓ مل گئے۔ انھوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ انھوں نے بھی نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اس کی دیت لونڈی یا غلام ہے۔"

تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ. [راجع: ٦٩٠٦]

ابن ابو زناد نے اپنے باپ سے، انھوں نے حضرت عروہ سے، انھوں نے حضرت مغیرہ ؓ سے بیان کرنے میں ہشام بن عروہ کی متابعت کی ہے۔

(١٤) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ»

باب: 14- نبی ﷺ کے فرمان: "تم پہلے لوگوں کے طریقوں کی ضرور پیروی کرو گے" کا بیان

٧٣١٩ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ

[7319] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک میری امت بھی پہلی امتوں

حَتّٰى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ»، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَفَارِسَ وَالرُّومِ؟ فَقَالَ: «وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولٰئِكَ؟».

کی چال پر نہ چلے گی، بالشت کے ساتھ بالشت اور ہاتھ کے برابر ہاتھ کی پیروی کرے گی۔ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! پہلی امتوں سے کون مراد ہیں؟ پارسی اور رومی؟ آپ نے فرمایا: ''ان کے علاوہ اور کون ہو سکتے ہیں؟''

٧٣٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ - مِنَ الْيَمَنِ - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا، وَذِرَاعًا ذِرَاعًا، حَتّٰى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ»، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! اَلْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ: «فَمَنْ؟». [راجع: ٣٤٥٦]

[7320] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم پہلے لوگوں کے طریقوں کی ایسے پیروی کرو گے جیسے بالشت، بالشت کے برابر ہے اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہے یہاں تک کہ اگر وہ سانڈے کی بل میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کا اتباع کرو گے۔'' ہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! اس سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اور کون مراد ہو سکتے ہیں؟''

(١٥) بَابُ إِثْمِ مَنْ دَعَا إِلٰى ضَلَالَةٍ، أَوْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً

باب:15- اس شخص کا گناہ جو کسی گمراہی کی دعوت دے یا کوئی بری رسم قائم کرے

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَمِنْ أَوْزَارِ ٱلَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ اَلْآيَةَ [النحل: ٢٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وہ ان لوگوں کا بھی بوجھ اٹھائیں گے جن کو انھوں نے بے علمی کی وجہ سے گمراہ کیا......''

٧٣٢١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْسَ مِنْ نَّفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْهَا - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: مِنْ دَمِهَا - لِأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ أَوَّلًا». [راجع: ٣٣٣٥]

[7321] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھی ظلم کے ساتھ قتل کیا جائے، اس کے قتل ناحق کا کچھ بوجھ حضرت آدم کے پہلے بیٹے پر بھی پڑے گا......'' بعض اوقات سفیان نے اس طرح بیان کیا: ''اس کے خون ناحق کا کچھ حصہ...... کیونکہ وہ پہلا شخص تھا جس نے سب سے پہلے قتل ناحق کا طریقہ جاری کیا۔''

فائدہ: حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے کا نام قابیل تھا جس نے اپنے بھائی ہابیل کو بلاوجہ قتل کیا تھا۔ زمین پر سب سے پہلے یہ قتل ناحق ہوا تھا، اس لیے قیامت تک جتنے بھی قتل ناحق ہوں گے ان سے برابر حصہ اس کے نامۂ اعمال میں بھی جمع کیا

جائے گا۔

(۱٦) بَابُ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ وَحَضَّ عَلَى اتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ؛ وَمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ الْحَرَمَانِ: مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ، وَمَا كَانَ بِهِمَا مِنْ مَّشَاهِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَمُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ وَالْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ

باب:16- نبی ﷺ نے علماء کے اتفاق کی جو ترغیب دی اور اس کا تذکرہ کیا، نیز علمائے حرمین، یعنی مکہ و مدینہ کے علماء کے اجماع کا بیان اور مکہ و مدینہ میں جو نبی ﷺ، مہاجرین اور انصار کے متبرک مقامات ہیں اور نبی ﷺ کے مصلی، منبر اور قبر کا بیان

٧٣٢٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ السَّلَمِيِّ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ، فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طِيبُهَا». [راجع: ١٨٨٣]

[7322] حضرت جابر بن عبداللہ سلمی ؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کی اسلام پر بیعت کی، پھر مدینہ طیبہ میں اس کو سخت بخار نے آ لیا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اللہ کے رسول! میری بیعت واپس لے لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا۔ وہ پھر آیا اور کہنے لگا: میری بیعت فسخ کر دیں۔ آپ ﷺ نے پھر انکار کر دیا وہ پھر (تیسری مرتبہ) آیا اور کہا: میری بیعت توڑ دیں۔ تو آپ نے اس دفعہ بھی بیعت توڑنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد وہ دیہاتی مدینہ طیبہ سے نکل گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ طیبہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہے جو میل کچیل کو دور کرتی ہے اور خالص لوہے کو رکھ لیتی ہے۔“

فائدہ: ہمارے رجحان کے مطابق خلاف شرع امور میں اہل حرمین کا اجماع کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ طالب حق کو ہمیشہ دلیل کی پیروی کرنی چاہیے، گو اس کے قائل تعداد میں تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ واللّٰہ أعلم.

٧٣٢٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ أُقْرِئُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ، فَقَالَ

[7323] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کو پڑھایا کرتا تھا۔ جب وہ آخری حج آیا جو حضرت عمر ؓ نے کیا تھا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے منی میں مجھ سے کہا: کاش تم امیر المومنین ؓ کو دیکھتے جب ان کے پاس ایک

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بِمِنًى: لَوْ شَهِدْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتَاهُ رَجُلٌ، قَالَ: إِنَّ فُلَانًا يَقُولُ: لَوْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَبَايَعْنَا فُلَانًا، فَقَالَ عُمَرُ: لَأَقُومَنَّ الْعَشِيَّةَ فَأُحَذِّرُ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْصِبُوهُمْ، قُلْتُ: لَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ يَغْلِبُونَ عَلٰى مَجْلِسِكَ، فَأَخَافُ أَنْ لَّا يُنَزِّلُوهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَيُطِيرُ بِهَا كُلُّ مُطِيرٍ، فَأَمْهِلْ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ دَارَ الْهِجْرَةِ وَدَارَ السُّنَّةِ، فَتَخْلُصَ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوا مَقَالَتَكَ وَيُنَزِّلُوهَا عَلٰى وَجْهِهَا، فَقَالَ: وَاللهِ لَأَقُومَنَّ بِهِ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ آيَةُ الرَّجْمِ.

[راجع: ٢٤٦٢]

آدمی آیا اور کہنے لگا: فلاں شخص کہتا ہے: اگر امیر المومنین کا انتقال ہو گیا تو ہم فلاں آدمی کی بیعت کر لیں گے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آج شام کو خطبہ دوں گا اور ان لوگوں کو تنبیہ کروں گا جو مسلمانوں کا حق غصب کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا: آپ ایسا نہ کریں کیونکہ موسم حج میں ہر قسم کے جاہل اور رذیل لوگ جمع ہوتے ہیں، ایسے لوگ آپ کی مجلس میں جمع ہوں گے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ آپ کے خطبے کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکیں گے اور اسے منہ در منہ اڑاتے پھریں گے، اس لیے ابھی آپ رک جائیں۔ جب آپ مدینہ طیبہ پہنچیں جو دارِ ہجرت اور دارِ سنت ہے تو وہاں آپ کے مخاطب رسول اللہ کے صحابۂ کرام مہاجرین اور انصار ہوں گے۔ وہ آپ کی بات کو یاد رکھیں گے اور اس کا مطلب بھی ٹھیک طور پر بیان کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں مدینہ طیبہ پہنچ کر سب سے پہلے یہی خطبہ دوں گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: پھر ہم مدینہ طیبہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو سچا رسول بنا کر حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر قرآن نازل کیا، اس قرآن میں رجم کی آیت بھی تھی۔

فائدہ: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد اگر اہل مدینہ کسی مسئلے پر اتفاق کر لیں تو ان کی بات دوسروں کے مقابلے میں زیادہ وزنی ہوگی، ہاں اگر نص صریح کے خلاف اجماع ہوا تو اس کی کوئی حیثیت نہیں۔[1]

٧٣٢٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ، فَتَمَخَّطَ فَقَالَ: بَخٍ بَخٍ، أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ فِي

[7324] حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے جبکہ انھوں نے کتان کے دو کپڑے پہن رکھے تھے جنھیں سرخ مٹی میں رنگا گیا تھا۔ انھوں نے ان کپڑوں میں ناک صاف کی اور کہا:

[1] فتح الباري: 375/13.

الْكَتَّانِ؟ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ، فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلٰى عُنُقِي وَيُرٰى أَنِّي مَجْنُونٌ وَّمَا بِي [مِنْ] جُنُونٍ، مَا بِي إِلَّا الْجُوعُ.

تعجب ہے کہ ابوہریرہ کتان کے کپڑوں میں ناک صاف کر رہا ہے، حالانکہ میں نے ایک وقت خود کو دیکھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر اور حضرت عائشہ ؓ کے حجرے کے درمیان بے ہوش پڑا ہوتا تھا اور گزرنے والا آتا تو میری گردن پر اپنا پاؤں رکھتا اور گمان کرتا کہ میں مجنوں اور دیوانہ ہوں، حالانکہ مجھے جنون نہ تھا بلکہ بھوک کی وجہ سے دیوانہ وار گر پڑتا تھا۔

٧٣٢٥ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَشَهِدْتَّ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلَا مَنْزِلَتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُّهُ مِنَ الصِّغَرِ، فَأَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ - وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَّلَا إِقَامَةً - ثُمَّ أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُشِرْنَ إِلٰى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ، فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَتَاهُنَّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٩٨]

[7325] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، ان سے پوچھا گیا: کیا تم نبی ﷺ کے ہمراہ عید میں حاضر تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں میں اس وقت کم سن تھا۔ اگر میں آپ ﷺ کا تعلق دار نہ ہوتا تو بچپن کے باعث حاضر نہ ہوسکتا۔ آپ ﷺ گھر سے نکل کر اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے۔ وہاں آپ نے نماز عید پڑھائی، پھر خطبہ دیا...... انھوں نے اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا.... پھر آپ نے صدقہ دینے کا حکم دیا تو عورتیں اپنے کانوں اور گریبانوں کی طرف ہاتھ بڑھانے لگیں۔ آپ ﷺ نے حضرت بلال ؓ کو حکم دیا کہ وہ عورتوں کے پاس آئے۔ پھر وہ (ان سے صدقات لے کر) نبی ﷺ کے پاس واپس چلے گئے۔

٧٣٢٦ - **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا. [راجع: ١١٩١]

[7326] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ قباء بستی میں پیدل اور سوار تشریف لاتے تھے۔

فائدہ: قباء مدینہ طیبہ کے نزدیک وہ بستی ہے جہاں آپ نے بوقت ہجرت نزول اجلال فرمایا تھا۔ اس بستی کی مسجد بھی ایک تاریخی جگہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ بچشم خود اس کا ملاحظہ فرماتے۔ کبھی پیدل اور کبھی سوار ہوکر وہاں تشریف لے جاتے۔ یہ قدر و منزلت مدینہ طیبہ کے مقامات کے علاوہ کسی اور جگہ کو نصیب نہیں ہوئی۔ واللہ أعلم.

٧٣٢٧ - **حَدَّثَنَا** عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو

[7327] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: اِدْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي، وَلَا تَدْفِنِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْبَيْتِ، فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُزَكَّى. [راجع: ١٣٩١]

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے کہا تھا: مجھے میری سہیلیوں کے ساتھ دفن کرنا۔ نبی ﷺ کے ہمراہ مجھے حجرے میں مت دفن کرنا کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتی کہ مجھے (دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے) زیادہ بلند مرتبہ خیال کیا جائے۔

٧٣٢٨ - وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ: ائْذَنِي لِي أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ، فَقَالَتْ: إِي وَاللهِ، قَالَ: وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّحَابَةِ، قَالَتْ: لَا وَاللهِ، لَا أُوثِرُهُمْ بِأَحَدٍ أَبَدًا.

[7328] حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا کہ وہ مجھے اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت دیں، ام المومنین نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہاں میں ان کو اجازت دیتی ہوں۔ راویٔ حدیث کہتا ہے: پہلے جب کوئی صحابی ان سے وہاں دفن ہونے کی اجازت مانگتا تو فرماتیں: اللہ کی قسم! میں ان کے ساتھ کسی اور کو دفن نہیں ہونے دوں گی۔

٧٣٢٩ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

[7329] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز عصر ادا فرماتے، پھر عوالی مدینہ میں تشریف لاتے جبکہ سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

وَزَادَ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ: وَبُعْدُ الْعَوَالِي أَرْبَعَةُ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةٌ. [راجع: ٥٤٨]

(راویٔ حدیث) لیث نے یونس سے بیان کیا کہ عوالی مدینہ طیبہ سے تین یا چار میل دور ہیں۔

٧٣٣٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيدَ فِيهِ.

[7330] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہا کرتے تھے: نبی ﷺ کے زمانے میں ایک صاع تمھارے رائج کردہ ایک مد اور تہائی مد کے برابر تھا جبکہ اب اس میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

سَمِعَ الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْجُعَيْدَ. [راجع: ١٨٥٩]

(امام بخاری فرماتے ہیں:) قاسم بن مالک نے جعید سے سنا ہے۔

٧٣٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ،

[7331] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ»، يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ. [راجع: ٢١٣٠]

ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! اہل مدینہ کے پیمانے میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ان کے صاع اور مد میں بھی برکت عنایت کر۔''

٧٣٣٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ الْيَهُودَ جَاؤُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِرَجُلٍ وَّامْرَأَةٍ زَنَيَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا، حَيْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ. [راجع: ١٣٢٩]

[7332] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی، نبی ﷺ کے پاس ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر آئے جنھوں نے آپس میں زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ آپ ﷺ نے انھیں رجم کر دینے کا حکم دیا تو انھیں مسجد کے پاس اس جگہ رجم کیا گیا جہاں جنازے رکھے جاتے ہیں۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ مسجد کے قریب مذکورہ مقام بھی تاریخی طور پر متبرک ہے کیونکہ آپ جنازے کی نماز اسی مقام پر پڑھایا کرتے تھے، اس وجہ سے اسے تاریخی حیثیت حاصل ہے۔

٧٣٣٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَّوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ، فَقَالَ: «هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا».

[7333] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک دفعہ احد پہاڑ ظاہر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔''

تَابَعَهُ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي: «أُحُدٌ».

احد پہاڑ کے متعلق حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کرنے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی متابعت کی ہے۔

٧٣٣٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ جِدَارِ الْمَسْجِدِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَبَيْنَ الْمِنْبَرِ مَمَرُّ الشَّاةِ. [راجع: ٤٩٦]

[7334] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کی قبلے والی دیوار اور منبر کے درمیان ایک بکری گزرنے کی جگہ تھی۔

٧٣٣٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

[7335] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ خُبَيْبِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي». [راجع: ١١٩٦]

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔''

٧٣٣٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَابَقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ الْخَيْلِ فَأُرْسِلَتِ الَّتِي ضُمِّرَتْ مِنْهَا - وَأَمَدُهَا إِلَى الْحَفْيَاءِ - إِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ - أَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ - إِلٰى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ. [راجع: ٤٢٠]

[7336] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے گھوڑوں کی دوڑ کرائی۔ جو گھوڑے مقابلے کے لیے تیار کردہ تھے انھیں دوڑ کے لیے چھوڑا گیا تو ان کے دوڑنے کا میدان مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک تھا اور جو تیار شدہ نہ تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنو زریق تک تھی۔ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنھوں نے اس مقابلے میں حصہ لیا تھا۔

٧٣٣٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ لَّيْثٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: [وَ]حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى وَابْنُ إِدْرِيسَ وَابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٤٦١٩]

[7337] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے منبر پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (خطبہ دیتے ہوئے) سنا۔

٧٣٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ خَطِيبًا عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ ﷺ.

[7338] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کے منبر شریف پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

٧٣٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: أَنَّ هِشَامَ ابْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يُوضَعُ لِي وَلِرَسُولِ اللهِ ﷺ هٰذَا الْمِرْكَنُ

[7339] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرے لیے اور رسول اللہ ﷺ کے لیے یہ بڑا برتن رکھا جاتا تھا اور ہم دونوں اس میں سے اکٹھے غسل کرتے تھے۔

فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا. [راجع: ٢٥٠]

٧٣٤٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَالَفَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِينَةِ. [راجع: ٢٢٩٤]

[7340] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے انصار اور قریش کے درمیان میرے گھر میں بھائی چارہ کرایا تھا جو مدینہ طیبہ میں ہے۔

٧٣٤١ - وَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ. [راجع: ١٠٠١]

[7341] اور آپ ﷺ نے قبائل بنوسلیم کے خلاف مہینہ بھر قنوت کی جس میں ان پر بددعا کی تھی۔

٧٣٤٢ - حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لِي: اِنْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَسْقِيَكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَتُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَأَسْقَانِي سَوِيقًا، وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا، وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ. [راجع: ٣٨١٤]

[7342] حضرت ابوبردہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مدینہ طیبہ آیا تو مجھے حضرت عبداللہ بن سلام ؓ ملے اور انھوں نے مجھے کہا: تم میرے گھر چلو میں تمھیں اس پیالے میں پانی پلاؤں گا جس میں رسول اللہ ﷺ نے پانی پیا تھا اور اس مسجد میں نماز پڑھو گے جس میں رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا کی تھی۔ پھر میں ان کے ساتھ گیا تو انھوں نے مجھے ستو پلائے اور کھجوریں کھلائیں، نیز میں نے ان کی مسجد میں نماز بھی ادا کی۔

٧٣٤٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِّنْ رَّبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ، وَقُلْ: عُمْرَةٌ وَّحَجَّةٌ».

[7343] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے نبی ﷺ نے بیان فرمایا: ”آج رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا جبکہ میں وادئ عقیق میں تھا۔ اس نے کہا: آپ اس بابرکت وادی میں نماز پڑھیں اور کہیں کہ میں عمرہ اور حج دونوں کی نیت کرتا ہوں۔“

وَقَالَ هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: «عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ». [راجع: ١٥٣٤]

ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: ”عمرہ حج میں داخل ہے۔“

٧٣٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

[7344] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اہل نجد کے لیے مقام قرن، اہل شام کے لیے مقام

وَقَّتَ النَّبِيُّ ﷺ قَرْنًا لِأَهْلِ نَجْدٍ، وَالْجُحْفَةَ لِأَهْلِ الشَّامِ، وَذَا الْحُلَيْفَةِ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَبَلَغَنِي: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ»، وَذُكِرَ الْعِرَاقُ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ.

جحفہ اور اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا۔ حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں: یہ تو میں نے خود نبی ﷺ سے سنا ہے، البتہ مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اہل یمن کے لیے یلملم میقات ہے۔'' ان کے سامنے عراق کا ذکر کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: اس وقت عراق نہیں تھا۔

٧٣٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ. [راجع: ٤٨٣]

[7345] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ کو ایک خواب دکھایا گیا جبکہ آپ مقام ذوالحلیفہ میں محو استراحت تھے۔ آپ سے کہا گیا: بلاشبہ آپ بابرکت وادی میں ہیں۔

(١٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ [آل عمران: ١٢٨]

باب: 17- ارشاد باری تعالیٰ: ''(اے نبی!) آپ کا اس معاملے میں کوئی اختیار نہیں'' کا بیان

٧٣٤٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ - وَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ - قَالَ: «اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، فِي الْأَخِيرَةِ، ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا». فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ﴾ [آل عمران: ١٢٨].

[راجع: ٤٠٦٩]

[7346] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نماز فجر میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے اللہ! ہمارے رب! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں۔'' یعنی آخری رکعت میں، پھر کہتے: ''اے اللہ! فلاں اور فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دے۔'' اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''آپ کو اس معاملے میں کوئی اختیار نہیں، اللہ ان کی توبہ قبول کرے یا انھیں عذاب دے۔ بلاشبہ وہ ظالم ہیں۔''

(١٨) بَابُ [قَوْلِهِ تَعَالَى] ﴿وَكَانَ ٱلْإِنسَٰنُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ [الكهف: ٥٤]

باب: 18- ارشاد باری تعالیٰ: ''انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے'' کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُجَٰدِلُوٓا۟ أَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور تم اہل کتاب سے احسن

إِلَّا بِٱلَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ [العنكبوت: ٤٦].

انداز ہی سے بحث وتکرار کرو۔"

٧٣٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ ابْنُ حُسَيْنٍ: أَنَّ حُسَيْنَ ابْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ - بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ - فَقَالَ لَهُمْ: «أَلَا تُصَلُّونَ؟» فَقَالَ عَلِيٌّ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ قَالَ لَهُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعَهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿وَكَانَ ٱلْإِنسَـٰنُ أَكْثَرَ شَىْءٍ جَدَلًا﴾.

[7347] حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ رات کے وقت ان کے پاس اور سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لے گئے تو ان سے فرمایا: "تم (رات کو) نماز کیوں نہیں پڑھتے؟" حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کے رسول! ہماری ارواح اللہ کے ہاتھ میں ہیں، وہ جب ہمیں اٹھانا چاہتا ہے ہم اٹھتے ہیں۔ جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ واپس چلے گئے اور انھیں کچھ جواب نہ دیا۔ پھر انھوں نے آپ کو سنا جب آپ اپنی پشت پھیر کر واپس جا رہے تھے اور اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے کہہ رہے تھے: "انسان تمام چیزوں سے زیادہ جھگڑالو ہے۔"

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: يُقَالُ: مَا أَتَاكَ لَيْلًا فَهُوَ طَارِقٌ، وَيُقَالُ: الطَّارِقُ: النَّجْمُ، وَالثَّاقِبُ: الْمُضِيءُ. يُقَالُ: أَثْقِبْ نَارَكَ، لِلْمُوقِدِ. [راجع: ١١٢٧]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: جو رات کے وقت تیرے پاس آئے وہ طارق ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ طارق ستارہ ہے۔ اور ثاقب کے معنی ہیں: روشنی کرنے والا۔ آگ سلگانے والے کو کہا جاتا ہے: آگ روشن کر دو۔

٧٣٤٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [قَالَ:] بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ»، فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ يَهُودَ! أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا»، فَقَالُوا: بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ذٰلِكَ أُرِيدُ، أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا»،

[7348] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ ہم مسجد میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: "یہودیوں کے پاس چلیں۔" تو ہم آپ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ جب ہم ان کے مدرسہ "بیت المدراس" پہنچے تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر انھیں آواز دی اور فرمایا: "اے یہودیوں کی جماعت! مسلمان ہو جاؤ تو سلامتی سے رہو گے۔" انھوں نے کہا: ابوالقاسم! آپ نے تبلیغ کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: "میں یہی

فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ذٰلِكَ أُرِيدُ»، ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ. فَقَالَ: «اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَّجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ، وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ».

[راجع: ٣١٦٧]

چاہتا ہوں کہ تم مسلمان ہو جاؤ تو سلامتی سے رہو گے۔" انھوں نے کہا: ابوالقاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: "میں یہی چاہتا ہوں۔" پھر آپ نے تیسری بار یہی بات کہی اور فرمایا: "یقین کرو کہ ساری زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمھیں اس زمین سے جلاوطن کروں، لہٰذا تم میں سے اگر کوئی اپنی جائیداد کے عوض میں کوئی قیمت پاتا ہو تو اسے فروخت کر دے بصورت دیگر یقین کر لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ (تمھیں یہ زمین چھوڑنی ہوگی)۔"

(١٩) بَابُ [قَوْلِهِ تَعَالٰى] ﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ [البقرة: ١٤٣]، وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ

باب: 18- ارشاد باری تعالیٰ: "اور اسی طرح ہم نے تمھیں افضل امت بنایا ہے" نیز نبی ﷺ نے جماعت کو لازم پکڑنے کا جو حکم دیا ہے تو اس سے مراد اہل علم کی جماعت ہے، کا بیان

٧٣٤٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُجَاءُ بِنُوحٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ يَا رَبِّ، فَتُسْأَلُ أُمَّتُهُ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ، فَيَقُولُ: مَنْ شُهُودُكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ، فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ»، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ قَالَ: عَدْلًا، ﴿لِّتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ [البقرة: ١٤٣].

[7349] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے: ہاں، اے ہمارے رب! پھر ان کی امت سے سوال کیا جائے گا: کیا انھوں نے تمھیں اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا؟ تو وہ جواب دیں گے: ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (اے نوح!) تمھارے گواہ کون ہیں؟ وہ کہیں گے: حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت میرے گواہ ہیں، پھر تمھیں لایا جائے گا اور تم لوگ (ان کے حق میں) گواہی دو گے۔" پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "اسی طرح ہم نے تمھیں افضل امت بنایا تا کہ تم لوگوں پر حق کی گواہی دو اور رسول تم پر گواہ بنے۔" وسطاً سے مراد

عدلاً ہے۔

وعَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا. [راجع: ٣٣٣٩]

جعفر بن عون نے حضرت اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

(٢٠) بَابٌ: إِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ أَوِ الْحَاكِمُ فَأَخْطَأَ خِلَافَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ، فَحُكْمُهُ مَرْدُودٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ»

باب: 20- جب کوئی کارندہ یا حاکم اجتہاد کرے اور لاعلمی میں حکم رسول کے خلاف کر جائے تو اس کا فیصلہ مردود ہے کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جو کوئی ایسا عمل کرے جس کے متعلق ہمارا کوئی حکم نہیں تھا تو وہ عمل مردود ہے۔''

٧٣٥٠، ٧٣٥١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ [بْنِ بِلَالٍ]، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَلَهُ عَلٰى خَيْبَرَ، فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ كَذَا؟»، قَالَ: لَا، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَفْعَلُوا، وَلٰكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ، أَوْ بِيعُوا هٰذَا وَاشْتَرُوا بِثَمَنِهِ مِنْ هٰذَا، وَكَذٰلِكَ الْمِيزَانُ». [راجع: ٢٢٠١، ٢٢٠٢]

[7351,7350] حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ بنو عدی کے ایک شخص کو خیبر کا عامل بنا کر بھیجا تو وہ بہت عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہیں؟'' اس نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول! ہم اس قسم کی عمدہ کھجور کا ایک صاع ردی کھجور کے دو صاع کے عوض خرید لیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو بلکہ برابر برابر میں خریدو، یا ردی کھجور نقد فروخت کرو، پھر یہ عمدہ کھجور اس قیمت کے عوض خرید کرو۔ تولی جانے والی دیگر اشیاء کی خرید و فروخت بھی اسی طرح کیا کرو۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی نے سنت کے خلاف فیصلہ کیا ہے، خواہ وہ جہالت یا غلطی کی وجہ سے ہو تو حق واضح ہونے کے بعد اس سے رجوع ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے کتنے فیصلے ایسے ہیں کہ حق معلوم ہونے کے بعد انھوں نے رجوع کیا اور اپنے غلط موقف سے دست برداری

اختیار کی۔

(۲۱) بَابُ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

باب: 21- حاکم جب اجتہاد کرے، خواہ غلط ہو یا صحیح تو اس کے ثواب کا بیان

۷۳۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ».

[7352] حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب حاکم اپنے اجتہاد سے کوئی فیصلہ کرے پھر وہ فیصلہ صحیح ہو تو اسے دوگنا ثواب ملتا ہے اور اگر فیصلہ کرتے وقت اجتہاد کرے اور غلط کر جائے تو اسے صرف ایک اجر و ثواب ہوتا ہے۔''

قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

راوی کہتا ہے: میں نے یہ حدیث ابوبکر بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انھوں نے کہا: مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

عبدالعزیز بن مطلب نے عبداللہ بن ابوبکر سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حق ایک ہی امر ہوتا ہے۔ اس کو تلاش کرنے میں اگر خطا ہو جائے تو تلاش حق کا ثواب ضائع نہیں ہوگا۔ یہ اس صورت میں ہے جب مجتہد تلاش حق کے وقت جان بوجھ کر نص صریح یا اجماع امت کی خلاف ورزی نہ کرے۔ اگر اس نے جان بوجھ کر خلاف ورزی کی تو وہ گناہ گار بھی ہوگا اور قابل اعتبار بھی نہیں رہے گا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قاضی کو مجتہد ہونا چاہیے۔ مقلد کی قضا جائز نہیں کیونکہ مقلد آدمی اپنے امام کے قول کو اختیار کرتا ہے، وہ اس خول سے باہر نہیں نکلتا، جبکہ دلیل معلوم ہو جانے کے بعد اس کی پیروی ضروری ہے، خواہ وہ اس کے امام کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۲) بَابُ الْحُجَّةِ عَلٰى مَنْ قَالَ: إِنَّ أَحْكَامَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ ظَاهِرَةً وَمَا كَانَ يَغِيبُ بَعْضُهُمْ مِّنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأُمُورِ الْإِسْلَامِ.

باب: 22- اس شخص کی تردید جو کہتا ہے کہ نبی ﷺ کے احکام ہر ایک کو معلوم تھے، نیز اس کا بیان کہ بعض صحابہ نبی ﷺ کی محافل اور امور اسلام (کی وضاحت کے وقت) سے غائب رہتے، اس لیے انھیں امور اسلام سے آگاہی نہ ہوتی تھی

وضاحت: کچھ حضرات کا موقف ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے احکام وسنن ونوافل متواتر ہیں اور جو نقل متواتر سے منقول نہ ہوں ان پر عمل واجب نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان سے ان کی تردید کی ہے کہ بہت سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی محافل سے غائب ہوتے تھے اور انھیں بے شمار مسائل کا علم نہیں ہوتا تھا جبکہ دوسرے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جو رسول اللہ ﷺ کے پاس رہتے انھیں مسائل کا علم ہوتا اور دوسرے صحابہ ان سے احکام معلوم کرتے، پھر ان پر عمل پیرا ہوتے تھے۔

٧٣٥٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسٰى عَلٰى عُمَرَ فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ؟ ائْذَنُوا لَهُ، فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ فَقَالَ: إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا، قَالَ: فَأْتِنِي عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ، أَوْ لَأَفْعَلَنَّ بِكَ، فَانْطَلَقَ إِلٰى مَجْلِسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا: لَا يَشْهَدُ إِلَّا أَصَاغِرُنَا، فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ: قَدْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا، فَقَالَ عُمَرُ: خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ، أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ. [راجع: ٢٠٦٢]

[7353] حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کسی کام میں مصروف پا کر آپ واپس چلے گئے۔ پھر (فراغت کے بعد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں نے ابھی عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کی آواز نہیں سنی تھی؟ انھیں اجازت دے دو۔ جب انھیں بلایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے کہا: ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پر کوئی گواہ پیش کرو بصورت دیگر میں تمھارے ساتھ ایسا ایسا کروں گا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ یہ سن کر انصار کی مجلس میں گئے تو انھوں نے کہا: اس کے لیے تو ہمارا چھوٹے سے چھوٹا شخص بھی گواہی دے سکتا ہے، پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اٹھے اور انھوں نے کہا: ہمیں یہی حکم دیا گیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے نبی ﷺ کا یہ حکم مخفی رہا کیونکہ مجھے منڈیوں میں تجارت نے مشغول کر رکھا تھا۔

٧٣٥٤ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ الْأَعْرَجِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاللهُ الْمَوْعِدُ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي، وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ: «مَنْ يَبْسُطْ رِدَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضْهُ فَلَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي»، فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

[راجع: ١١٨]

[7354] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: تم خیال کرتے ہو کہ ابوہریرہ، رسول اللہ ﷺ کی بہت احادیث بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور سب نے جانا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ میں ایک مسکین شخص تھا اور پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا جبکہ مہاجرین کو بازار کے کاروبار مشغول رکھتے اور انصار کو اپنی زمینوں کی دیکھ بھال مصروف رکھتی تھی۔ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے فرمایا: ”کون ہے جو اپنی چادر پھیلائے رکھے یہاں تک کہ میں اپنا کلام پورا کرلوں، پھر وہ اپنی چادر سمیٹ لے اور اس کے بعد کبھی مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات نہ بھولے۔“ تو میں نے اپنے بدن کی چادر پھیلا دی۔ اللہ کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! اس کے بعد میں نے آپ سے جو چیز بھی سنی اس کو نہیں بھولا ہوں۔

(٢٣) بَابُ مَنْ رَأَى تَرْكَ النَّكِيرِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ حُجَّةً، لَا مِنْ غَيْرِ الرَّسُولِ

باب:23- نبی ﷺ کا کسی کام پر خاموش رہنا حجت ہے کسی دوسرے کا سکوت حجت نہیں ہے

وضاحت: امام بخاری ؒ نے یہ عنوان تقریری سنت کے حجت ہونے کے لیے قائم کیا ہے۔ تقریری سنت سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو کوئی کام کرتے دیکھا ہو لیکن اس پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ تقریری سنت صرف رسول اللہ ﷺ کی حجت ہو سکتی ہے اور کسی کی نہیں۔

٧٣٥٥ - حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَحْلِفُ بِاللهِ أَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ، قُلْتُ: تَحْلِفُ بِاللهِ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

[7355] محمد بن منکدر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کو دیکھا وہ اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ میں نے ان سے کہا: آپ اس بات پر اللہ کی قسم کیوں اٹھاتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر ؓ کو سنا، وہ نبی ﷺ کے پاس اس بات پر قسم اٹھاتے تھے لیکن نبی ﷺ نے اس کا انکار نہیں کیا تھا۔

فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قسم پر رسول اللہ ﷺ کا خاموش رہنا اس حقیقت کو ثابت کرتا ہے کہ ابن صیاد بھی ان دجالوں میں سے ایک ہے جو قیامت سے قبل رونما ہوں گے لیکن دجال اکبر کے متعلق آپ کو یقین تھا کہ وہ علامات قیامت میں سے ہے اور قیامت کے قریب ہی ظاہر ہوگا۔ واللہ أعلم.

(۲٤) بَابُ الْأَحْكَامِ الَّتِي تُعْرَفُ بِالدَّلَائِلِ، وَكَيْفَ مَعْنَى الدِّلَالَةِ وَتَفْسِيرُهَا؟

باب: 24- وہ احکام جو دلائل سے معلوم کیے جاتے ہیں، نیز دلالت کے معنی اور اس کی تفسیر کیا ہے؟

وَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَمْرَ الْخَيْلِ وَغَيْرِهَا، ثُمَّ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ فَدَلَّهُمْ عَلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾ [الزلزلة: ۷].

نبی ﷺ نے گھوڑوں وغیرہ کے احکام بیان کیے، پھر آپ سے گدھوں کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے اس آیت کریمہ کی طرف رہنمائی فرمائی: ''جو ذرہ برابر بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔''

وَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ: «لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ». وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ ﷺ الضَّبُّ. فَاسْتَدَلَّ ابْنُ عَبَّاسٍ بِأَنَّهُ لَيْسَ بِحَرَامٍ.

نبی ﷺ سے سانڈے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''میں خود اسے نہیں کھاتا لیکن اسے دوسروں کے لیے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔'' نبی ﷺ کے دسترخوان پر سانڈا کھایا گیا، اس سے ابن عباس نے استدلال کیا کہ وہ حرام نہیں۔

وضاحت: قرآن وحدیث کی نصوص سے احکام معلوم کرنے کے کئی ایک طریقے ہیں۔ فقہاء نے عام طور پر چار طریقوں کی نشاندہی کی ہے جن کی ہم تفصیل بیان کرتے ہیں: ○ نص کی عبارت ہی اس حکم کو بیان کرتی ہو جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ''جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔''[1] اس نص کی عبارت ہی سے پتہ چلتا ہے کہ جھوٹی گواہی دینا حرام ہے، اسے ''عبارۃ النص'' کہا جاتا ہے۔ ○ نص کے الفاظ میں کوئی اشارہ پایا جاتا ہو جس سے کوئی دوسرا حکم ثابت ہو جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ''آپ ان سے مشورہ کریں۔''[2] اس عبارت میں اشارہ ہے کہ امت میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو اس کی نمائندگی کرے تاکہ اس گروہ سے اہم معاملات میں مشورہ کیا جا سکے، اسے اشارۂ نص کہا جاتا ہے۔ ○ ایک مسئلے میں نص کا حکم کسی دوسرے حکم کی طرف ازخود رہنمائی کرے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''انھیں اف تک نہ کہو۔''[3] اس حکم میں ایک دوسرے حکم کی رہنمائی موجود ہے کہ والدین کو مارنا، پیٹنا بالاولی حرام ہے اسے فقہی اصطلاح میں دلالت نص کہتے ہیں۔ ○ نص کے الفاظ کسی ایسے معنی کا تقاضا کریں کہ اسے تسلیم کیے بغیر نص کا مفہوم متعین نہ ہو سکے، مثلاً قرآن میں ہے: ''تم پر مائیں حرام ہیں۔''[4] اس تحریم سے مراد حرمت نکاح ہے۔ اسے تسلیم کیے بغیر نص کے معنی متعین نہیں ہوتے۔ اسے فقہی اصطلاح میں اقتضاء النص کہا جاتا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ

1 الحج 22:30. 2 آل عمران 3:159. 3 الاسراء 17:27. 4 النساء 4:23.

اس عنوان سے ان احکام کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں جو دلالت نص سے ثابت ہوتے ہیں۔ دلالت کے معنی یہ ہیں کہ ایک حکم جس کے متعلق کوئی خاص نص نہیں اسے عمومی طور پر کسی منصوص چیز کے حکم میں داخل کرنا۔

٧٣٥٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ]: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ. فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ تُسْقٰى بِهِ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، وَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ. وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا، وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا، فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ. وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً فَهِيَ عَلَى ذٰلِكَ وِزْرٌ»، وَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحُمُرِ، قَالَ: «مَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ: ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ [الزلزلة: ٧، ٨]» [راجع: ٢٣٧١].

[7356] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑے تین طرح کے لوگوں کے لیے ہیں: ایک شخص کے لیے ان کا رکھنا باعث ثواب ہے۔ دوسرے کے لیے پردہ پوشی کا سبب اور تیسرے کے لیے وبال جان ہیں۔ جس کے لیے وہ اجر کا باعث ہیں یہ وہ شخص ہے جس نے اسے اللہ کے راستے میں باندھے رکھا اور اس کی رسی کو چراگاہ میں دراز کر دیا، وہ گھوڑا جس قدر چراگاہ میں گھوم پھر کر چارا کھائے گا وہ اس کے لیے نیکیاں ہوں گی۔ اور اگر اس کی رسی ٹوٹ جائے، وہ ایک یا دو بلندیاں دوڑ جائے تو اس کے قدموں کے نشانات اور اس کی لید بھی مالک کے لیے باعث اجر وثواب ہوگی۔ اور اگر وہ نہر کے پاس سے گزرے اور اس سے پانی پیئے جبکہ مالک نے اسے پانی پلانے کا کوئی ارادہ بھی نہیں کیا تھا تب بھی مالک کے لیے اجر وثواب کا موجب ہوگا۔ اور جس نے اپنے گھوڑے کو اظہار بے نیازی یا اپنے بچاؤ کی غرض سے باندھا، پھر اس کی گردن اور پیٹھ کے متعلق اللہ کے حق کو بھی فراموش نہ کیا تو یہ گھوڑا اس کے لیے پردہ پوشی، یعنی اس کے لیے نہ ثواب اور نہ عذاب کا باعث ہوگا۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کو فخر و ریا کے لیے باندھتا ہے، وہ اس کے لیے گناہ کا سبب ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اس جامع اور نادر آیت کے علاوہ کچھ نازل نہیں فرمایا ہے: ''جو کوئی ذرہ بھر بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔''

٧٣٥٧ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

[7357] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک

مَّنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ -: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ [الْبَصْرِيُّ] عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَيْبَةَ: حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْحَيْضِ، كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ؟ قَالَ: «تَأْخُذِينَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِينَ بِهَا»، قَالَتْ: كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَوَضَّئِي»، قَالَتْ: كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَوَضَّئِينَ بِهَا». قَالَتْ عَائِشَةُ، فَعَرَفْتُ الَّذِي يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَجَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَعَلَّمْتُهَا. [راجع: ٣١٤]

عورت نے نبی ﷺ سے حیض کے متعلق سوال کیا کہ وہ اس سے (فراغت کے بعد) غسل کیسے کرے؟ آپ نے فرمایا: ''مشک لگا ہوا روئی کا ایک ٹکڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کرے۔'' اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس سے کیسے پاکی حاصل کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس سے پاکی حاصل کرے۔'' اس نے پھر عرض کی: اللہ کے رسول! میں اس سے پاکی کیسے حاصل کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس سے پاکی حاصل کرے۔'' حضرت عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی منشا کو معلوم کر لیا، اس لیے میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے وہ طریقہ سکھا دیا۔

٧٣٥٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا، فَدَعَا بِهِنَّ النَّبِيُّ ﷺ فَأُكِلْنَ عَلٰى مَائِدَتِهِ، فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ كَالْمُتَقَذِّرِ لَهُنَّ، وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلٰى مَائِدَتِهِ، وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ. [راجع: ٢٥٧٥]

[7358] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ام حفید بنت حارث بن حزن ؓ نے نبی ﷺ کو گھی، پنیر اور سانڈے بطور تحفہ پیش کیے۔ نبی ﷺ نے انھیں قبول فرما لیا۔ پھر آپ کے دسترخوان پر انھیں کھایا گیا لیکن نبی ﷺ نے سانڈے کو ہاتھ نہیں لگایا جیسے آپ کو وہ پسند نہ ہو۔ اگر وہ حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا اور نہ آپ کسی دوسرے کو کھانے کا حکم ہی دیتے۔

٧٣٥٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا - أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا - وَلْيَقْعُدْ

[7359] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ رہے..... یا فرمایا: وہ ہماری مسجد سے الگ تھلگ رہے..... اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔'' اس دوران میں آپ کے پاس ایک تھال لایا گیا جس میں ترکاریاں

فِي بَيْتِهِ». وَإِنَّهُ أُتِيَ بِبَدْرٍ - قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُولٍ - فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ عَنْهَا فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ، فَقَالَ: «قَرِّبُوهَا»، فَقَرَّبُوهَا إِلٰى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ، فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ: «كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَّا تُنَاجِي».

تھیں۔ آپ ﷺ نے اس سے بو محسوس کی تو ان کے متعلق پوچھا۔ آپ کو اس میں رکھی ہوئی سبزیوں کے متعلق بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے صحابی کے قریب کرو جو آپ کے ہمراہ تھا، پھر وہ تھال اس کے قریب کیا گیا تو اس نے دیکھتے ہی انھیں کھانا پسند نہ کیا، جب رسول اللہ ﷺ نے اس کی ناگواری دیکھی تو فرمایا: ''تم اسے کھالو کیونکہ میں جس سے سرگوشی کرتا ہوں تم اس سے نہیں کرتے۔''

وَقَالَ ابْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ: بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ.

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک ہنڈیا لائی گئی جس میں ترکاریاں تھیں۔

وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ، فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ. [راجع: ٨٥٤]

لیث اور ابوصفوان نے یونس سے (یہ روایت بیان کی لیکن) ہنڈیا کا قصہ بیان نہیں کیا۔ اب میں نہیں جانتا کہ ہنڈیا کا ذکر حدیث کا حصہ ہے یا امام زہری نے اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے۔

٧٣٦٠ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي وَعَمِّي قَالَا: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ: أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ لَّمْ أَجِدْكَ، قَالَ: «إِنْ لَّمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ».

[7360] حضرت جبیر بن مطعم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ انصار قبیلے کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کسی چیز کے متعلق آپ سے گفتگو کی۔ آپ ﷺ نے اسے کوئی حکم دیا تو اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر میں آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر ؓ کے پاس آ جانا۔''

زَادَ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ. [راجع: ٣٦٥٩]

حمیدی نے ابراہیم بن سعد سے یہ اضافہ بیان کیا ہے: اس خاتون کی مراد گویا آپ ﷺ کی وفات تھی۔

(٢٥) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ»

باب: 25- نبی ﷺ کے فرمان: ''اہل کتاب سے دین کے متعلق کچھ نہ پوچھو'' کا بیان

فائدہ: واضح رہے کہ یہ ممانعت ان مسائل کے متعلق ہے جن کے بارے میں ہماری شریعت میں کوئی نص نہیں کیونکہ ہماری

شریعت میں اس قدر وزن ہے کہ اگر نص موجود نہ ہو تو بھی غور وفکر کر کے مسئلے کا استنباط کیا جا سکتا ہے۔ اہل کتاب سے سوال کرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ ہاں، ایسی باتیں جن سے ہماری شریعت کی تصدیق ہوتی ہو یا سابقہ امتوں کی معلومات کے متعلق ان سے سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔[1]

٧٣٦١ - وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِينَةِ، وَذَكَرَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَقَالَ: إِنْ كَانَ مِنْ أَصْدَقِ هٰؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِينَ الَّذِينَ يُحَدِّثُونَ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَإِنْ كُنَّا - مَعَ ذٰلِكَ - لَنَبْلُو عَلَيْهِ الْكَذِبَ.

[7361] حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ وہ مدینہ طیبہ میں قریش کی ایک جماعت سے گفتگو کر رہے تھے، انھوں نے کعب احبار کا ذکر کیا اور فرمایا: وہ اہل کتاب کے محدثین میں سب سے زیادہ سچے تھے جو اہل کتاب سے روایت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم ان کے کلام میں جھوٹ پاتے ہیں۔

٧٣٦٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَؤُنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: ﴿ءَامَنَّا بِٱلَّذِىٓ أُنزِلَ إِلَيْنَا وَأُنزِلَ إِلَيْكُمْ﴾ اَلْآيَـةَ»

[العنكبوت: ٤٦]. [راجع: ٤٤٨٥]

[7362] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اہل کتاب عبرانی زبان میں تورات پڑھتے اور مسلمانوں کے لیے عربی زبان میں اس کی تفسیر کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نہ تو اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب ہی کرو بلکہ یوں کہو: ''ہم اس چیز پر ایمان لائے جو ہم پر نازل کی گئی اور جو تم پر نازل کی گئی۔''

٧٣٦٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحْدَثُ؟ تَقْرَؤُنَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ، وَقَدْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ أَهْلَ

[7363] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: تم اہل کتاب سے کسی چیز کے متعلق کیوں پوچھتے ہو، حالانکہ تمھاری کتاب جسے تم پڑھتے ہو وہ رسول اللہ ﷺ پر تازہ تازہ نازل ہوئی ہے؟ نیز یہ خالص ہے، اس میں کوئی ملاوٹ نہیں کی گئی اور اللہ تعالیٰ نے تمھیں بتایا ہے کہ اہل کتاب نے کتاب الٰہی کو بدل دیا ہے اور اس میں

1 فتح الباری: 408/13.

الْكِتَابِ بَدَّلُوا كِتَابَ اللهِ وَغَيَّرُوهُ، وَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ، وَقَالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ، لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا، أَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ؟ لَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ. [راجع: ٢٦٨٥]

تغیر کر دیا ہے۔ انھوں نے ازخود اپنے ہاتھوں سے لکھا اور کہہ دیا: یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعے سے دنیا کا تھوڑا سا مال کما لیں۔ تمھارے پاس جو علم آیا ہے وہ تمھیں ان سے پوچھنے سے منع نہیں کرتا؟ اللہ کی قسم! میں نے نہیں دیکھا کہ اہل کتاب میں سے کوئی تم سے اس کے متعلق سوال کرتا ہو جو تم پر نازل کیا گیا ہے۔

(٢٦) بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاخْتِلَافِ

باب: 26- (احکام شرع میں) اختلاف اور جھگڑا کرنے کی کراہت کا بیان

٧٣٦٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ».

[7364] حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک تمھارے دل ملے رہیں قرآن کریم پڑھو اور جب تم میں اختلاف ہو جائے تو اس سے اٹھ کھڑے ہو۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: سَمِعَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَلَّامًا. [راجع: ٥٠٦٠]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: عبدالرحمٰن نے (راویٔ حدیث) سلام بن ابو مطیع سے سنا ہے۔

٧٣٦٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ».

[7365] حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن پڑھتے رہو جب تک تمھارے دل اس پر لگے رہیں اور جب اختلاف ہو جائے تو اس سے کھڑے ہو جاؤ۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ: وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَارُونَ الْأَعْوَرِ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ، عَنْ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٥٠٦٠]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: یزید بن ہارون واسطی نے ہارون اعور سے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہم سے ابوعمران نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

٧٣٦٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: «هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ». قَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَلَبَهُ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ، فَحَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ. وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ اخْتَصَمُوا، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قُومُوا عَنِّي».

[7366] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا تو گھر میں بہت سے صحابۂ کرام موجود تھے۔ ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ (اس وقت) آپ ﷺ نے فرمایا: ”آؤ، میں تمھارے لیے ایک تحریر لکھ دوں کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ اس وقت تکلیف میں مبتلا ہیں، تمھارے پاس قرآن موجود ہے اور ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے۔ گھر کے لوگوں میں بھی اختلاف ہو گیا اور وہ آپس میں جھگڑنے لگے۔ کچھ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ کے قریب (لکھنے کا سامان) کر دو، وہ تمھارے لیے ایسی تحریر لکھ دیں کہ اس کے بعد تم گمراہ نہیں ہو گے اور کچھ حضرات نے وہی بات کہی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہہ چکے تھے۔ جب نبی ﷺ کے پاس شور و غل اور اختلاف زیادہ ہو گیا تو آپ نے فرمایا: ”میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔“

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ. [راجع: ١١٤]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: سب سے بھاری مصیبت تو یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ اور اس نوشت لکھوانے کے درمیان اختلاف اور جھگڑا حائل ہوا۔

(٢٧) بَابُ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى التَّحْرِيمِ إِلَّا مَا تُعْرَفُ إِبَاحَتُهُ وَكَذٰلِكَ أَمْرُهُ نَحْوَ قَوْلِهِ، حِينَ أَحَلُّوا: «أَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ»

باب: 27- نبی ﷺ کسی کام سے منع کر دیں تو وہ حرام ہو گا مگر جس کا حلال اور جائز ہونا دوسرے دلائل سے معلوم ہو جائے، اسی طرح آپ جس کام کے کرنے کا حکم دیں (اسے کرنا ضروری ہوتا ہے مگر جب قرینہ اس کے خلاف ہو) جیسے (حجۃ الوداع کے موقع پر) صحابۂ کرام نے جب احرام کھول ڈالے تھے، آپ ﷺ کا انھیں فرمانا: ”تم اپنی بیویوں کے پاس جاؤ“

وَقَالَ جَابِرٌ: وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ، وَلٰكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ.

حضرت جابر ؓ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے اپنے صحابہ پر اس کا کرنا ضروری قرار نہیں دیا تھا بلکہ اسے صرف حلال کیا تھا۔

وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

حضرت ام عطیہ ؓ فرماتی ہیں: ہمیں جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا تھا لیکن اس سلسلے میں ہم پر سختی نہیں کی گئی۔

وضاحت: اس عنوان سے امام بخاری ؒ کا مقصود یہ ہے کہ اصل میں امر وجوب کے لیے اور نہی تحریم کے لیے ہے مگر جہاں قرائن اور دوسرے دلائل سے معلوم ہو جائے کہ وجوب یا تحریم مقصود نہیں تو وہاں امر اباحت کے لیے اور نہی کراہت کے لیے ہوسکتی ہے۔

٧٣٦٧ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ عَطَاءٌ: وَقَالَ جَابِرٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فِي أُنَاسٍ مَّعَهُ قَالَ: أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْحَجِّ خَالِصًا، لَيْسَ مَعَهُ عُمْرَةٌ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَّضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَّحِلَّ، وَقَالَ: «أَحِلُّوا وَأَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ».

[7367] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام نے صرف حج کا احرام باندھا، اس کے ساتھ عمرے کی نیت نہ تھی۔ نبی ﷺ ذوالحجہ کی چار تاریخ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے تو ہمیں آپ نے حکم دیا کہ ہم حج کا احرام کھول دیں اور فرمایا: ”تم حج کا احرام کھول دو اور اپنی بیویوں کے پاس جاؤ۔“

قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ، وَلٰكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ، فَبَلَغَهُ أَنَّا نَقُولُ: لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا فَنَأْتِي عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَذْيَ؟ قَالَ: وَيَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ هٰكَذَا، وَحَرَّكَهَا، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ، وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ

حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت جابر ؓ نے فرمایا: آپ نے بیویوں سے جماع کرنا ان پر واجب نہیں کیا تھا، صرف عورتوں کو ان پر حلال کیا تھا، پھر آپ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ ہم لوگ کہتے ہیں: جب ہمارے اور عرفہ کے درمیان صرف پانچ دن باقی رہ گئے ہیں تو آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنی عورتوں کے پاس جائیں، اس حالت میں جب ہم عرفہ جائیں گے تو ہماری شرمگاہوں سے منی ٹپک

كَمَا تَحِلُّونَ، فَحِلُّوا، فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ». فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا. [راجع: ١٥٥٧]

رہی ہوگی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے تھے اور اسے حرکت دیتے تھے۔ تب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”تمھیں معلوم ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ سچا اور نیک ہوں۔ اگر میرے پاس قربانی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا جیسا کہ تم نے کھول دیے ہیں، لہذا تم مکمل طور پر حلال ہو جاؤ۔ اگر مجھے وہ بات پہلے معلوم ہو جاتی جو بعد میں معلوم ہوئی ہے تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا۔“ پھر ہم احرام کھول کر (پوری طرح) حلال ہو گئے، ہم نے آپ کی بات سنی اور آپ کی اطاعت کی۔

٧٣٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ»، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «لِمَنْ شَاءَ» خَشْيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً». [راجع: ١١٨٣]

[7368] حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”نماز مغرب سے پہلے نماز پڑھو۔“ تیسری مرتبہ فرمایا: ”یہ اس کے لیے جو پڑھنا چاہے۔“ کیونکہ آپ اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ لوگ اسے لازمی سنت بنا لیں۔

(٢٨) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ [الشورى: ٣٨] ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي ٱلْأَمْرِ﴾ [آل عمران: ١٥٩]

باب: 28- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور ان (مسلمانوں) کا کام آپس میں مشورہ کرنا ہے۔“ نیز: ”آپ معاملات میں ان (صحابہ) سے مشورہ کر لیا کریں“ کا بیان

وَإِنَّ الْمُشَاوَرَةَ قَبْلَ الْعَزْمِ وَالتَّبَيُّنِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ﴾ [آل عمران: ١٥٩] فَإِذَا عَزَمَ الرَّسُولُ ﷺ لَمْ يَكُنْ لِبَشَرٍ التَّقَدُّمُ عَلَى اللهِ وَرَسُولِهِ.

مشورہ کسی کام کے پختہ ارادے اور اس کے طے کرنے سے پہلے لینا چاہیے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب آپ عزم کر لیں تو پھر اللہ پر توکل کریں۔“ جب رسول اللہ ﷺ کسی کام کا پختہ ارادہ کر لیں تو کسی بندۂ بشر کو حق حاصل نہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے آگے بڑھے۔

وَشَاوَرَ النَّبِيُّ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْمُقَامِ

اور نبی ﷺ نے جنگ اُحد کے دن اپنے اصحاب سے

وَالْخُرُوجِ، فَرَأَوْا لَهُ الْخُرُوجَ، فَلَمَّا لَبِسَ لَأْمَتَهُ وَعَزَمَ قَالُوا: أَقِمْ، فَلَمْ يَمِلْ إِلَيْهِمْ بَعْدَ الْعَزْمِ وَقَالَ: «لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ يَلْبَسُ لَأْمَتَهُ فَيَضَعُهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللهُ».

مشورہ لیا کہ مدینہ طیبہ میں رہ کر لڑیں یا باہر نکل کر جنگ کریں تو انھوں نے باہر نکل کر لڑائی کا مشورہ دیا، پھر جب آپ نے زرہ پہن لی اور باہر نکل کر لڑنا طے کر لیا تو کچھ صحابہ نے کہا: مدینہ ہی میں رہنا اچھا ہے۔ آپ نے ان کی بات کو قابل توجہ خیال نہ کیا کیونکہ آپ ایک بات طے کر چکے تھے، آپ نے فرمایا: ”جب پیغمبر تیار ہو کر زرہ پہن لے تو اب اللہ کے فیصلے کے بغیر اسے اتار نہیں سکتا۔“

وَشَاوَرَ عَلِيًّا وَأُسَامَةَ فِيمَا رَمَى بِهِ أَهْلُ الْإِفْكِ عَائِشَةَ، فَسَمِعَ مِنْهُمَا حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ فَجَلَدَ الرَّامِينَ، وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى تَنَازُعِهِمْ وَلٰكِنْ حَكَمَ بِمَا أَمَرَهُ اللهُ.

اور آپ ﷺ نے اس بہتان کے متعلق جو صدیقہ کائنات حضرت عائشہ ؓ پر لگایا گیا تھا حضرت علی اور حضرت اسامہ ؓ سے مشورہ کیا اور ان کی رائے سنی یہاں تک کہ صدیقہ کائنات کی براءت میں قرآن نازل ہوا تو بہتان لگانے والوں کو کوڑے مارے۔ حضرت علی اور حضرت اسامہ ؓ میں جو اختلاف رائے تھا اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی بلکہ آپ نے وہی فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔

وَكَانَتِ الْأَئِمَّةُ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَشِيرُونَ الْأُمَنَاءَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْأُمُورِ الْمُبَاحَةِ لِيَأْخُذُوا بِأَسْهَلِهَا، فَإِذَا وَضَحَ الْكِتَابُ أَوِ السُّنَّةُ لَمْ يَتَعَدَّوْهُ إِلَى غَيْرِهِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ ﷺ.

نبی ﷺ کی وفات کے بعد تمام حکمران جائز کاموں میں دیانت دار اہل علم سے مشورہ لیا کرتے تھے تاکہ جو کام آسان ہو اس کو اختیار کریں، پھر جب ان کو قرآن و حدیث سے کوئی حکم مل جاتا تو اس کے خلاف کسی کی نہ سنتے تھے کیونکہ نبی ﷺ کی پیروی سب پر مقدم ہے۔

وَرَأَى أَبُو بَكْرٍ قِتَالَ مَنْ مَنَعَ الزَّكَاةَ، فَقَالَ عُمَرُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَإِذَا قَالُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا». فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ تَابَعَهُ بَعْدُ عُمَرُ. فَلَمْ يَلْتَفِتْ أَبُو بَكْرٍ إِلَى مَشُورَةٍ إِذْ كَانَ عِنْدَهُ حُكْمُ رَسُولِ

حضرت ابوبکر ؓ نے زکاۃ نہ دینے والوں سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر ؓ نے کہا: آپ ان لوگوں سے کیونکر جنگ کریں گے؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ جب انھوں نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیا تو انھوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچا لیا سوائے حقوق اسلام کے۔“ حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ان لوگوں سے ضرور

اللهِ ﷺ فِي الَّذِينَ فَرَّقُوا بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، وَأَرَادُوا تَبْدِيلَ الدِّينِ وَأَحْكَامِهِ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ».

جنگ کروں گا جنھوں نے اس امر میں تفریق کی جس کو رسول اللہ ﷺ نے جمع کیا ہے۔ پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے بھی ان کے موافق ہوگئی، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر کے مشورے کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی کیونکہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا حکم موجود تھا کہ جو لوگ نماز اور زکاۃ میں فرق کریں اور دین کے احکام وارکان کو بدل ڈالیں ان سے لڑنا چاہیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اسے قتل کر دو۔“

وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَشُورَةِ عُمَرَ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا، وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس مشاورت میں وہ لوگ شامل تھے جو قرآن کریم کے قاری اور عالم تھے، خواہ وہ جوان ہوں یا بوڑھے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ جہاں اللہ کا حکم سنتے وہاں ٹھہر جاتے (اس کے مطابق عمل کرتے، اس کے خلاف کسی کا مشورہ نہ سنتے)۔

فائدہ: مشورہ صرف ایسے کاموں میں کیا جائے جن کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق کتاب وسنت میں کوئی واضح حکم نہ ہو کیونکہ قرآن وحدیث کے واضح حکموں میں مشورے کی کوئی حیثیت نہیں۔

٧٣٦٩ - حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ قَالَتْ: وَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَهُوَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ، وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ: لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ. وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ، فَقَالَ: «هَلْ رَأَيْتِ مِنْ

[7369] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلایا۔ اس وقت واقعۂ افک کے متعلق کوئی وحی نہیں آئی تھی۔ آپ ﷺ نے ان دونوں سے پوچھا اور اپنے اہل خانہ کو جدا کرنے کے سلسلے میں ان حضرات سے مشورہ لینا چاہا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے وہی مشورہ دیا جو انھیں معلوم تھا کہ آپ ﷺ کی اہلیہ اس تہمت سے بری ہیں، لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی پابندی تو عائد نہیں کی۔ ان کے علاوہ عورتیں بہت ہیں۔ آپ اس سلسلے میں لونڈی (بریرہ رضی اللہ عنہا) سے دریافت کرلیں وہ آپ سے سچی بات

شَيْءٍ يَرِيبُكِ؟» قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَمْرًا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ، فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي؟ وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا»، فَذَكَرَ بَرَاءَةَ عَائِشَةَ. وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ. [راجع: ٢٥٩٣]

کرے گی۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تو نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھے کوئی شبہ پیدا ہوتا ہو؟'' اس (بریرہ) نے کہا: میں نے اس سے زیادہ کوئی شے نہیں دیکھی کہ وہ ایک کم عمر لڑکی ہے، اپنے گھر والوں کا آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے تو بکری آ کر کھا جاتی ہے، یعنی کم عمری کی وجہ سے مزاج میں بے پروائی ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے مسلمانو! وہ کون ہے جو مجھے اس شخص کو سزا دینے میں معذور خیال کرے جس نے مجھے میری بیوی کے بارے میں تکلیف پہنچائی ہے؟ اللہ کی قسم! مجھے اپنی اہلیہ محترمہ کے متعلق خیر کے علاوہ کچھ معلوم نہیں۔'' پھر آپ نے ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کی براءت ذکر فرمائی۔ اس واقعے کو ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے بیان کیا ہے۔

٧٣٧٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: «مَا تُشِيرُونَ عَلَيَّ فِي قَوْمٍ يَسُبُّونَ أَهْلِي؟ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُوءٍ قَطُّ».

[7370] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ''تم مجھے ان لوگوں کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو جو میرے اہل خانہ کو بدنام کرتے ہیں، حالانکہ مجھے ان کے متعلق کبھی کوئی بری بات معلوم نہیں ہوئی۔''

وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ: لَمَّا أُخْبِرَتْ عَائِشَةُ بِالْأَمْرِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَنْطَلِقَ إِلَى أَهْلِي؟ فَأَذِنَ لَهَا وَأَرْسَلَ مَعَهَا الْغُلَامَ، وَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا، سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ. [راجع: ٢٥٩٣]

حضرت عروہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب سیدہ عائشہ ؓ کو اس واقعے کا علم ہوا تو انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے میکے چلی جاؤں؟ تو آپ نے انھیں اجازت دے دی اور ان کے ہمراہ ایک غلام بھیجا۔ انصار میں سے ایک صاحب نے کہا: ''اے اللہ تیری ذات پاک ہے، ہمارے لیے زیبا نہیں کہ ہم ایسی باتیں زبان پر لائیں۔ تیری ذات پاک ہے۔ یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔''

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

97 - كِتَابُ التَّوْحِيدِ

توحید سے متعلق احکام ومسائل

(١) بَابُ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتَهُ إِلٰى تَوْحِيدِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

باب: 1 - نبی ﷺ کا اپنی امت کو توحید باری تعالیٰ کی دعوت دینا

٧٣٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ. [راجع: ١٣٩٥]

[7371] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت معاذ ؓ کو یمن روانہ کیا۔

٧٣٧٢ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ [يَقُولُ]: لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ مُعَاذًا إِلٰى نَحْوِ أَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ: «إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلٰى أَنْ يُوَحِّدُوا اللهَ تَعَالٰى، فَإِذَا عَرَفُوا ذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، فَإِذَا صَلَّوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ

[7372] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل ؓ کو اہل یمن کی طرف بھیجا تو انھیں فرمایا: ''تم اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جا رہے ہو، اس لیے سب سے پہلے انھیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ اللہ کو ایک مانیں، یعنی توحید کا اقرار کر لیں۔ جب وہ اس عقیدۂ توحید کو سمجھ جائیں تو پھر انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ نماز پڑھنے لگیں تو انھیں بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال میں ان پر زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے امیروں سے وصول کی جائے گی اور ان

اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فَقِيرِهِمْ، فَإِذَا أَقَرُّوا بِذٰلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ». [راجع: ١٣٩٥]

کے غریب لوگوں پر خرچ کی جائے گی۔ پھر جب وہ اس کا بھی اقرار کر لیں تو ان سے زکاۃ وصول کرنا لیکن زکاۃ وصول کرتے وقت لوگوں کے عمدہ مال لینے سے اجتناب کرنا۔"

فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ انسانوں پر سب سے پہلے جو چیز واجب ہے وہ اپنے رب کی معرفت ہے اور رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے اس امر کو بیان کیا ہے اور عقیدۂ توحید کی دعوت دی ہے۔ اب اس کی وضاحت کے بعد لوگوں کے خود ساختہ اصول وضوابط کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہی کو لازم اور ضروری سمجھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ دیگر اہل کلام کے اقوال کو نہیں دیکھنا چاہیے۔[1]

٧٣٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَالْأَشْعَثِ ابْنِ سُلَيْمٍ: سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا مُعَاذُ! أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ؟»، قَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ؟»، قَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «أَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ». [راجع: ٢٨٥٦]

[7373] حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "اے معاذ! تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟" حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "(بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) وہ اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ تو جانتا ہے کہ ان بندوں کے حق اللہ کے ذمے کیا ہیں؟" انھوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "یہ کہ اللہ ان کو عذاب نہ دے۔"

٧٣٧٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ، فَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ».

[7374] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو بار بار ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے سنا۔ پھر جب صبح ہوئی تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ آپ کے سامنے اس طرح سے بیان کیا گویا وہ آدمی اسے بہت کم شمار کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورت ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔"

1 شرح كتاب التوحيد: 42/1.

زَادَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٥٠١٣]

اسماعیل بن جعفر نے امام مالک سے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے میرے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔

فائدہ: رات کے وقت سورۂ اخلاص کی تلاوت کرنے والے خود حضرت قتادہ بن نعمان تھے جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے مادری بھائی اور ان کے پڑوس میں رہتے تھے۔ مضامین قرآن کے تین حصے ہیں: ایک حصے میں توحید الٰہی اور اللہ تعالیٰ کے افعال و صفات کا بیان ہے۔ دوسرے حصے میں قصص و واقعات بیان ہوئے ہیں جبکہ تیسرا حصہ احکام شریعت پر مشتمل ہے۔ درحقیقت اس سورت میں توحید خالص اور اس کی صفات کا بیان ہے، اس لیے اسے تہائی قرآن کہا گیا ہے۔

٧٣٧٥ - [حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ]: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ: أَنَّ أَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - وَكَانَتْ فِي حَجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ - عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِ فَيَخْتِمُ بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ؟». فَسَأَلُوهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ».

[7375] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو کسی لشکر کا سردار بنا کر روانہ فرمایا۔ وہ اپنی فوج کو نماز پڑھاتا تو اپنی قراءت ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پر ختم کرتا۔ جب یہ لوگ لوٹ کر آئے تو انھوں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا تھا؟'' لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس سورت میں رحمٰن کی صفات ہیں جنھیں تلاوت کرنا مجھے اچھا لگتا ہے۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔''

(٢) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَٰنَ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ﴾ [الإسراء: ١١٠]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ (ان سے) کہہ دیں کہ (اللہ تعالیٰ کو) اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جس نام سے بھی تم پکارو گے، اسی کے لیے سب اچھے نام ہیں'' کا بیان

٧٣٧٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

[7376] حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَأَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَرْحَمُ اللهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ».

[راجع: ٦٠١٣]

انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو دوسرے لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔''

٧٣٧٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ يَدْعُوهُ إِلَى ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ارْجِعْ فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطٰى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى، فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ». فَأَعَادَتِ الرَّسُولَ أَنَّهَا أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَدُفِعَ الصَّبِيُّ إِلَيْهِ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنٍّ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا هٰذَا؟ قَالَ: «هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ». [راجع: ١٢٨٤]

[7377] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ اس دوران میں آپ کی ایک صاحبزادی کا قاصد حاضر خدمت ہوا کہ ان کا بیٹا نزع کی حالت میں ہے اور وہ آپ کو بلا رہی ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''واپس جا کر اسے کہو: اللہ ہی کا سب کچھ ہے جو چاہے لے لے اور جو چاہے دے دے اور اس کی بارگاہ میں ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہے، اسے کہو کہ صبر کرے اور اللہ کے ہاں ثواب کی امید رکھے۔'' صاحبزادی نے دوبارہ قاصد بھیجا کہ وہ آپ کو قسم دیتی ہے آپ ضرور تشریف لائیں۔ تب نبی ﷺ اٹھے اور آپ کے ہمراہ حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت معاذ بن جبل ؓ بھی کھڑے ہوئے۔ (پھر جب صاحبزادی کے گھر پہنچے تو) بچہ آپ کو دے دیا گیا۔ اس کا سانس اکھڑ رہا تھا، گویا وہ پرانے مشکیزے میں ہے۔ یہ منظر دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہوئیں تو حضرت سعد بن عبادہ ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالا ہے اور اللہ بھی اپنے انھی بندوں پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم دل ہوتے ہیں۔''

فائدہ: امام بخاری ؒ کا ان دونوں احادیث کو کتاب التوحید میں لانے کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض صفات ایسی ہیں جو اللہ اور بندوں میں مشترک ہیں۔ ان میں صرف لفظی اشتراک ہے، حقیقت کے اعتبار سے ان میں بہت فرق ہے۔ ان میں سے ایک صفت رحم ہے۔ اللہ رحیم ہے اور بندے کے لیے بھی اس صفت کا اطلاق ہوا ہے جیسا کہ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اس لفظی اشتراک کی وجہ سے ایسی صفات کا انکار نہیں کرنا چاہیے کہ اس سے تشبیہ لازم آتی ہے بلکہ ایسی صفات کے متعلق

ضابطہ یہ ہے کہ اللہ کے شایان شان ان صفات کو ثابت کیا جائے اور بندوں کی حالت کے مطابق بندوں کے لیے انھیں برقرار رکھا جائے۔

(٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلرَّزَّاقُ ذُو ٱلْقُوَّةِ ٱلْمَتِينُ﴾ [الذاريات: ٥٨]

باب:3- ارشاد باری تعالیٰ: ''بے شک اللہ ہی رزاق، قوت والا (اور) نہایت طاقتور ہے'' کا بیان

٧٣٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللهِ، يَدَّعُونَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ». [راجع: ٦٠٩٩]

[7378] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اذیت ناک اور تکلیف دہ بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں۔ وہ (مشرکین) اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں اور وہ اس کے باوجود انھیں عافیت دیتا اور رزق عطا کرتا ہے۔''

فائدہ: اس حدیث کی عنوان سے مطابقت اس طرح ہے کہ عنوان میں دو صفات کا ذکر ہے: ایک مخلوق کو رزق فراہم کرنا، دوسرے زبردست قوت کا مالک ہونا جو اس کی قدرت کاملہ سے عبارت ہے۔ رزق دینے کا ذکر تو حدیث میں موجود ہے اور قوت کا ثبوت اس طرح ہے کہ تکلیف دہ باتیں سن کر صبر کرنا اس کی قوت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ بشری طبیعت تو اذیت ناک باتیں سن کر انتقام لینے کے لیے بھڑک اٹھتی ہے۔ انسان ایسے حالات میں فوراً بدلہ لینے کی جلدی کرتا ہے تاکہ موقع ضائع نہ ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ اپنی زبردست طاقت کے باوجود انتقام نہیں لیتا اور یہ کسی عجز یا بے بسی کی وجہ سے نہیں بلکہ صبر اور حوصلے کی وجہ سے ہے جو اس کی قوت وطاقت کی علامت ہے۔[1]

(٤) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِۦٓ أَحَدًا﴾ [الجن: ٢٦] وَ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ﴾ [لقمان: ٣٤]، وَ﴿أَنزَلَهُۥ بِعِلْمِهِۦ﴾ [النساء: ١٦٦] وَ﴿وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِۦ﴾ [فاطر: ١١] ﴿إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ﴾ [فصلت: ٤٧]

باب:4- ارشادات باری تعالیٰ: ''وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔'' اور ''بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔'' اور ''اس نے جو کچھ آپ کی طرف اتارا ہے اپنے علم کی بنا پر اتارا ہے۔'' ''اور جو بھی مادہ حاملہ ہوتی ہے یا بچہ جنتی ہے تو اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔'' ''قیامت کا علم اسی (اللہ ہی) کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔'' کا بیان

1 فتح الباري: 441/13.

قَالَ يَحْيٰى: اَلظَّاهِرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، وَالْبَاطِنُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا.

یحییٰ بن زیاد نے کہا: وہ ہر چیز پر علم کے اعتبار سے ظاہر ہے اور باعتبار علم ہر چیز سے گہرا ہے۔

٧٣٧٩ - **حَدَّثَنَا** خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللهُ: لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللهُ، وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَّا اللهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللهُ».

[راجع: ١٠٣٩]

[7379] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''غیب کی چابیاں پانچ ہیں، جنھیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا: رحم مادر میں جو کمی بیشی ہوتی ہے وہ اللہ کے سوا اور کسی کو معلوم نہیں۔ اللہ کے سوا کسی کو پتا نہیں کہ کل کیا ہوگا؟ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی، اللہ کے سوا کسی شخص کو علم نہیں کہ وہ کس زمین میں فوت ہوگا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔''

٧٣٨٠ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأٰى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ، وَهُوَ يَقُولُ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ﴾ [الأنعام: ١٠٣] وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ، وَهُوَ يَقُولُ: لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ.

[راجع: ٣٢٣٤]

[7380] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اگر کوئی تم سے یہ کہے کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو اس نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''نظریں اسے نہیں دیکھ سکتیں'' اور جو تجھے یہ کہے کہ آپ ﷺ غیب جانتے تھے تو اس نے بھی غلط کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ غیب کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔

(٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿ٱلسَّلَٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ﴾ [الحشر: ٢٣]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ سراسر سلامتی والا، امن دینے والا ہے'' کا بیان

٧٣٨١ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ: حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَقُولُ: السَّلَامُ عَلَى اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

[7381] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم (ابتدائے اسلام میں) نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو اس طرح کہتے: اللہ پر سلام۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے (اسے تمھاری دعائے سلامتی

«إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، وَلٰكِنْ قُولُوا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ». [راجع: ٨٣١]

کی ضرورت نہیں)، البتہ اس طرح کہا کرو: تمام عبادتیں، نمازیں اور پاکیزہ کلمات اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلامتی ہو۔ آپ پر اللہ کی رحمت اور برکت نازل ہو۔ سلام ہو ہم پر بھی اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

(٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿مَلِكِ ٱلنَّاسِ﴾

باب:6- ارشاد باری تعالیٰ: ''لوگوں کا بادشاہ'' کا بیان

فِيهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

اس باب میں حضرت ابن عمر ؓ نے نبی ﷺ سے روایت بیان کی ہے۔

٧٣٨٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقْبِضُ اللهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ؟».

[7382] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے گا اور تمام آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ آج دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں؟''

وَقَالَ شُعَيْبٌ، وَالزُّبَيْدِيُّ، وَابْنُ مُسَافِرٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ. [راجع: ٤٨١٢]

شعیب، زبیدی، ابن مسافر اور اسحاق بن یحییٰ نے امام زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کا اس عنوان اور پیش کردہ حدیث سے یہ مقصود ہے کہ ''الملک'' اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ اگرچہ اس کا اطلاق مخلوق کے لیے بھی ہوتا ہے لیکن اس میں کسی بھی پہلو سے تشبیہ کا شائبہ نہیں کہ اس کا انکار یا تاویل کی جائے۔ اللہ تعالیٰ مالک الملک، اس کی بادشاہت مکمل اور مطلق، نیز اس میں کوئی بھی شریک نہیں اور نہ اس کے لیے کسی کا محتاج ہی ہے جبکہ بندوں کی بادشاہت اللہ کی عطا کردہ ہے اور بندے اسے قائم رکھنے کے لیے بھی دوسروں کے محتاج ہیں۔

(٧) بَاب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : ﴿وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ﴾ [الروم: ٢٧] ﴿سُبْحَٰنَ رَبِّكَ رَبِّ ٱلْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ﴾ [الصافات: ١٨٠] ﴿وَلِلَّهِ ٱلْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِۦ﴾ [المنافقون: ٨] وَمَنْ حَلَفَ بِعِزَّةِ اللهِ وَصِفَاتِهِ

باب: 7- ارشادات باری تعالیٰ: ''اور وہی سب پر غالب کمال حکمت والا ہے۔'' ''آپ کا رب جو عزت کا مالک ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔'' تمام تر عزت تو صرف اللہ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے ہے۔'' کا بیان، نیز اللہ کی عزت اور اس کی صفات کی قسم اٹھانے کا حکم

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَقُولُ جَهَنَّمُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ».

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دوزخ کہے گی: قط، قط تیری عزت کی قسم!''

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: رَبِّ! اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ کے درمیان ایک آدمی باقی رہ جائے گا جو سب سے آخر میں جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوگا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میرا چہرہ دوزخ سے ایک طرف کر دے۔ مجھے تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ تجھ سے کوئی سوال نہیں کروں گا۔''

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ».

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تیرے لیے جنت کا یہ مقام اور اس سے دس گنا مزید ہے۔''

وَقَالَ أَيُّوبُ: «وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ».

حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا: ''اے اللہ! مجھے تیری عزت کی قسم! میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔''

وضاحت: یہ تمام روایات صحیح بخاری ہی میں متصل سند سے مروی ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان سے اللہ تعالیٰ کی صفت عزت اور اس کی قسم اٹھانے کا جواز ثابت کیا ہے۔

٧٣٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ

[7383] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کہا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تجھے موت نہیں

عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ».

آئے گی جبکہ جن وانس مر جائیں گے۔''

٧٣٨٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُلْقَى فِي النَّارِ».

[7384] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''لوگوں کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔''

وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ. وَعَنْ مُعْتَمِرٍ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ، حَتّٰى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ تَقُولُ: قَدْ قَدْ، بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ، وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تَفْضُلُ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ». [راجع: ٤٨٤٨]

دوسری سند سے اس روایت کے یہ الفاظ ہیں: ''لوگوں کو مسلسل دوزخ میں ڈالا جائے گا اور جہنم کہتی رہے گی: (میرے اندر ڈالنے کے لیے) کچھ اور ہے؟ یہاں تک کہ اللہ رب العالمین اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس کا ایک حصہ دوسرے سے مل جائے گا، اس وقت وہ کہے گی: تیری عزت اور تیرے کرم کی قسم! بس، بس۔ اور جنت میں بھی جگہ بچ جائے گی یہاں تک اللہ تعالیٰ اس کے لیے (اس وقت) کوئی مخلوق پیدا کرے گا جس سے جنت کے باقی ماندہ حصے کو بھرا جائے گا۔''

فائدہ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے لیے صفت قدم کا اثبات ہے، اس لیے اس کو حقیقت پر محمول کرتے ہوئے اس کے ظاہری معنی لیے جائیں، اس کی کوئی تاویل نہ کی جائے، نیز اس سلسلے میں تشبیہ دینے اور کیفیت بیان کرنے سے اجتناب کیا جائے۔ واللّٰه أعلم.

(٨) بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ﴾ [الأنعام: ٧٣]

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا'' کا بیان

٧٣٨٥ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

[7385] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ رات کے وقت اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تو آسمانوں اور

يَدْعُو مِنَ اللَّيْلِ: «اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، قَوْلُكَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ. اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ لِي غَيْرُكَ».

زمین کا مالک ہے۔ حمد وثنا تیرے ہی لیے ہے۔ تو آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے، ان سب کو قائم کرنے والا ہے۔ تعریف تجھے ہی سزاوار ہے۔ تو آسمانوں وزمین کا نور ہے۔ تیرا قول برحق، تیرا وعدہ مبنی برحقیقت ہے، تیری ملاقات برحق، جنت سچ اور جہنم برحق، نیز روز قیامت بھی حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور اپنا سر جھکا دیا۔ میں تجھی پر ایمان لایا۔ میں نے تجھی پر بھروسا کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا۔ میں تیری ہی مدد سے باطل کے خلاف برسرپیکار ہوں اور تجھی سے انصاف کا طلب گار ہوں۔ میرے ان تمام گناہوں کو معاف کر دے جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو بعد میں مجھ سے صادر ہوں۔ وہ گناہ بھی معاف کر دے جو میں نے پوشیدہ طور پر کیے ہیں اور جو میں نے علانیہ کیے ہیں، تو ہی میرا معبود ہے۔ تیرے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں۔''

حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا، وَقَالَ: «أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ». [راجع: ۱۱۲۰]

ثابت بن محمد کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے ہم سے یہ الفاظ بیان کیے تھے: ''تو حق ہے اور تیرا کلام سچ ہے۔''

(۹) بَابُ [قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى] ﴿وَكَانَ ٱللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا﴾ [النساء: ۱۳٤]

باب: 9- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ سننے والا خوب دیکھنے والا ہے'' کا بیان

وضاحت: امام بخاری ؒ نے اس عنوان کے تحت اللہ تعالیٰ کی دو صفات ''سمع اور بصر'' کو ثابت کیا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات ہر قسم کے نقص اور عیب سے پاک ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی تمام صفات بھی کاملہ ہیں۔ ان میں کسی قسم کا کوئی نقص یا عیب نہیں۔ ان صفات کاملہ میں سے ایک صفت سمع اور دوسری بصر ہے۔ اس بنا پر اس کے صفاتی نام سمیع اور بصیر قرآنی آیات میں آئے ہیں۔

وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيمٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ

امام اعمش، حضرت تمیم سے، وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: تمام

الْأَصْوَاتَ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾ [المجادلة: ١].

تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کے کان ہر قسم کی آواز کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی: ''یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے متعلق آپ سے جھگڑ رہی تھی۔''

٧٣٨٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ: «ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا قَرِيبًا». ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَقَالَ لِي: «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ! قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ»، أَوْ قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ؟». بِهِ. [راجع: ٢٩٩٢]

[7386] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، جب ہم کسی پہاڑ کی بلندی پر چڑھتے تو بآواز بلند ''اللہ اکبر'' کہتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! اپنے آپ پر رحم کھاؤ! تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے بلکہ تم سب کچھ سننے والے، خوب دیکھنے والے اور بہت زیادہ قریب رہنے والے کو بلا رہے ہو۔'' پھر آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں اپنے دل میں ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ'' کہہ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اے عبداللہ بن قیس! تم لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔'' یا آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمھاری (جنت کے خزانے کی طرف) رہنمائی نہ کروں؟''

فائدہ: اللہ تعالیٰ غائب نہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر جگہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے، ہر آواز کو سن رہا ہے۔ وہ اس قدر دور نہیں کہ اسے بآواز بلند پکارنے کی ضرورت پیش آئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو انھیں کہہ دو کہ میں بہت قریب ہوں، پکارنے والے کی پکار کو ہر آن سنتا ہوں وہ جب بھی مجھے پکارے۔''[1] واضح رہے کہ یہ قرب، علم اور قدرت کے اعتبار سے ہے، ورنہ ذات باری تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔

٧٣٨٧، ٧٣٨٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ: سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ! عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، قَالَ: «قُلِ: اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي

[7388,7387] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے ایسی دعا سکھائیں جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ دعا پڑھا کرو: اے اللہ! میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا ہے۔ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں۔ مجھے اپنے پاس سے مغفرت عطا فرما، یقیناً تو ہی

[1] البقرة 2:186.

ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ». [راجع: ٨٣٤]

بہت زیادہ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔"

٧٣٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَادَانِي، قَالَ: إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ». [راجع: ٣٢٣١]

[7389] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا، نبی ﷺ نے فرمایا: "حضرت جبریل نے مجھے آواز دے کر کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے اور جو کچھ انھوں نے آپ کو جواب دیا ہے اسے بھی سن لیا ہے۔"

(١٠) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿قُلْ هُوَ ٱلْقَادِرُ﴾
[الأنعام: ٦٥]

باب: 10- ارشاد باری تعالیٰ: "کہہ دیجیے! وہی (اللہ) قدرت والا ہے" کا بیان

٧٣٩٠ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ السَّلَمِيُّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا، كَمَا يُعَلِّمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: «إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لْيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا الْأَمْرَ، ثُمَّ يُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ، خَيْرًا لِّي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ، قَالَ: أَوْ فِي دِينِي

[7390] حضرت جابر بن عبداللہ سلمی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنے صحابۂ کرام ؓ کو تمام (جائز) کاموں میں استخارہ کرنے کی تعلیم دیتے تھے۔ جس طرح آپ انھیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے، آپ فرماتے: "جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ فرض کے علاوہ دو رکعت نفل پڑھے، پھر یوں کہے: "اے اللہ! میں تیرے علم کے طفیل اس کام میں خیریت طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے طفیل اس کام میں طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل کا طلبگار ہوں کیونکہ تجھے قدرت ہے مجھے نہیں، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا، تو غیبوں کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (یہاں اس کام کا بعینہ نام لے) میرے لیے دنیا و آخرت میں...... یا اس طرح فرمایا کہ میرے دین، میری زندگی اور میرے ہر انجام کے اعتبار سے...... بہتر ہے تو مجھے

وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ. اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرٌّ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ». [راجع: ١١٦٢]

اس کی قدرت دے اور میرے لیے اسے آسان کر دے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (یہاں اس کام کا بعینہٖ نام لے) میرے لیے دنیا و آخرت میں...... یا اس طرح فرمایا کہ میرے دین، میری زندگی اور میرے ہر انجام کے اعتبار سے...... برا ہے تو مجھے اس کام سے دور رکھ اور میرے لیے بھلائی مقدر کر دے جہاں بھی وہ ہو، پھر مجھے اس پر راضی اور خوش کر دے۔''

فائدہ: مستقبل میں قسمت آزمائی کے متعلق قبل از اسلام مختلف طریقے رائج تھے، مثلاً: ○ تیروں اور پانسوں سے قسمت آزمائی اور کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کیا جاتا۔ ○ قیافہ شناسی کو بھی بڑی اہمیت حاصل تھی۔ اسے بطور پیشہ اختیار کیا جاتا تھا۔ ○ پرندوں کو اڑا کر پیش آنے والے امور کے متعلق فیصلہ کیا جاتا کہ وہ کس طرف جاتا ہے۔ ○ اس سلسلے میں کاہنوں اور نجومیوں کا کام بھی عروج پر تھا۔ اسلام نے ان طریقوں کو غلط ٹھہرا کر امت اسلامیہ کے لیے صرف استخارے کو جائز ٹھہرایا، اس میں انسان اپنی عاجزی اور بے بسی کا اظہار کرتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت اور علم وقوت کے ذریعے سے درپیش مسائل کے متعلق رہنمائی کا سوال کرتا ہے۔

(١١) بَابٌ: مُقَلِّبُ الْقُلُوبِ

باب: 11- دلوں کو پھیرنے والی ذات

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَـٰرَهُمْ﴾ [الأنعام: ١١٠].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور ہم ان کے دل اور ان کی آنکھیں پھیر دیں گے۔''

٧٣٩١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ: «لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ». [راجع: ٦٦١٧]

[7391] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ بکثرت یہ قسم اٹھایا کرتے تھے: ''دلوں کو پھیرنے والے کی قسم!''

(١٢) بَابٌ: إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ اسْمٍ إِلَّا وَاحِدَةً

باب: 12- اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو نام ہیں

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ذُو الْجَلَـٰلِ﴾ [الرحمن: ٢٧]: اَلْعَظَمَةِ. ﴿الْبَرُّ﴾ [الطور: ٢٨]: اَللَّطِيفُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ذوالجلال کے معنی ہیں: عظمت والا۔ اور البر کے معنی ہیں: لطیف اور باریک بین۔

٧٣٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ». [راجع: ٢٧٣٦]

[7392] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، یعنی سو سے ایک کم۔ جو کوئی انھیں یاد کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

أَحْصَيْنَاهُ: حَفِظْنَاهُ.

أَحْصَيْنَاهُ کے معنی ہیں: حَفِظْنَاه، یعنی ہم نے اسے محفوظ کیا۔

فائدہ: احصاء کی دو صورتیں ہیں: عملی اور قولی ○ عملی: اسمائے حسنیٰ کے معانی کے مطابق انسان خود کو ڈھالے، مثلاً: الرحیم، رحم کرنے والا، الکریم، سخاوت کرنے والا، اَلْعَفُوُّ، معاف کرنے والا۔ انسان کو چاہیے کہ وہ دوسروں پر رحم کرے، سخاوت کرے اور درگزر سے کام لے۔ ○ قولی: انھیں یاد کرے، ورد کے طور پر پڑھے، ان کے طفیل اللہ تعالیٰ سے سوال کرے۔ اس میں مومن کے علاوہ دوسرے بھی شریک ہیں، تاہم اہل ایمان ان کے مطابق عقیدہ رکھنے اور عمل کرنے میں دوسروں سے ممتاز ہیں۔[1]

(١٣) بَابُ السُّؤَالِ بِأَسْمَاءِ اللهِ تَعَالٰى وَالْاِسْتِعَاذَةُ بِهَا

باب: 13- اللہ کے ناموں کے طفیل سوال کرنا اور ان کے ذریعے سے پناہ مانگنا

٧٣٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلٰى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلْيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ».

[7393] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو اسے چاہیے کہ اپنے کپڑے کے کنارے سے اسے تین مرتبہ جھاڑے اور یہ دعا پڑھے: ''اے اللہ! تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیری ہی رحمت سے میں اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری روح کو روک لیا تو اسے معاف کرنا اور اگر اسے چھوڑ دیا تو اس کی حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔''

تَابَعَهُ يَحْيٰى وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَزَادَ زُهَيْرٌ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ

یحییٰ اور بشر بن مفضل نے عبیداللہ سے، اس نے سعید سے، اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے (اسی طرح) بیان کیا ہے، نیز زہیر، ابوضمرہ اور اسماعیل

1 فتح الباري: 462/13.

زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

بن زکریا نے عبیداللہ سے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ان سے سعید نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، ان سے نبی ﷺ نے فرمایا۔

وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٦٣٢٠]

ابن عجلان نے بھی سعید سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٧٣٩٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ: «اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ، وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ». [راجع: ٦٣١٢]

[7394] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ اپنے بستر پر تشریف لاتے تو دعا کرتے: ''اے اللہ! میں تیرے نام کے طفیل زندہ ہوں اور اسی کے ساتھ فوت ہوں گا۔'' اور جب صبح ہوتی تو یہ دعا کرتے: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں فوت کرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

٧٣٩٥ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ خَرَشَةَ ابْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «بِاسْمِكَ نَمُوتُ وَنَحْيَا»، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ». [راجع: ٦٣٢٥]

[7395] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ جب رات کے وقت اپنے بستر پر جاتے تو دعا کرتے: ''ہم تیرے ہی نام سے فوت ہوتے ہیں اور اسی سے زندہ ہوں گے۔'' اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: ''تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا ہے اور اسی کی طرف جمع ہونا ہے۔''

فائدہ: ان احادیث میں بھی اللہ کے ناموں کے طفیل دعا کرنے کا طریقہ بیان ہوا ہے کہ انسان نیند اور بیداری کے وقت اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہے اور اللہ کے حضور عرض کرتا ہے کہ میں حالت بیداری میں تیرا ہی نام یاد کرتا ہوں۔ اس نام ہی سے مجھے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اس کی بدولت مجھے ہر حالت میں سکون و اطمینان مہیا فرما۔

٧٣٩٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ

[7396] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھ لے: ''شروع اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور

فَقَالَ: بِاسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا». [راجع: ١٤١]

رکھنا اور جو کچھ تو ہمیں عطا کرے اس سے بھی شیطان کو دور رکھنا۔ اگر اس صحبت میں کوئی بچہ ان دونوں کے نصیب میں ہوا تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔‘‘

٧٣٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ قُلْتُ: أُرْسِلُ كِلَابِي الْمُعَلَّمَةَ؟ قَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَأَمْسَكْنَ فَكُلْ، وَإِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْ». [راجع: ١٧٥]

[7397] حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: میں شکار پر اپنے سکھائے ہوئے کتے چھوڑتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم سدھائے ہوئے کتے چھوڑو اور چھوڑتے وقت اللہ کا نام بھی لو، پھر اگر وہ شکار پکڑ کر اسے روک لیں، اس سے خود نہ کھائیں تو تم اسے کھا سکتے ہو، اسی طرح اگر تم بے پر و پیکان تیر پھینکو اور وہ جانور کا گوشت چیر دے تو ایسا شکار بھی کھا سکتے ہو۔‘‘

فائدہ: اس حدیث میں اللہ کے ناموں کے طفیل اس کی عبادت کرنے کا ایک اور انداز بیان ہوا ہے کہ اگر شکاری کتا چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیا گیا تھا اور وہ شکاری کتا جانور سے خود نہ کھائے بلکہ اسے مکمل طور پر روک لے تو ذبح کے بغیر اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت ہے۔

٧٣٩٨ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثًا عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ، يَأْتُونَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي يَذْكُرُونَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا، قَالَ: «اذْكُرُوا أَنْتُمُ اسْمَ اللهِ وَكُلُوا».

[7398] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہاں کچھ لوگ ہیں جن کا زمانہ شرک کے قریب ہے۔ وہ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ انھوں نے ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا تھا یا نہیں؟ (تو کیا ہم اسے کھا سکتے ہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تم اللہ کا نام لے کر اسے کھا لیا کرو۔‘‘

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ، وَأُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ. [راجع: ٢٠٥٧]

یہ روایت بیان کرنے میں محمد بن عبدالرحمٰن، عبدالعزیز بن محمد دراوردی اور اسامہ بن حفص نے ابو خالد کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے ناموں کے طفیل اللہ کو پکارنے کا ایک اور انداز بیان ہوا ہے کہ ذبح کرتے اور کھاتے وقت اللہ کا نام لینا چاہیے، اس میں خیر و برکت کی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے۔

٧٣٩٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ، يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ. [راجع: ٥٥٥٣]

[7399] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے دو مینڈھوں کی قربانی دی۔ آپ نے ذبح کرتے وقت بسم اللہ، اللہ اکبر کہا۔

٧٤٠٠ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدُبٍ: أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ صَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى، وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ». [راجع: ٩٨٥]

[7400] حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ قربانی کے دن نبی ﷺ کے پاس موجود تھے، آپ نے نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا: ''جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر دی وہ اس کی جگہ اور قربانی کرے اور جس نے ابھی تک قربانی ذبح نہ کی ہو تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔''

٧٤٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، وَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ».

[7401] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔ جو کوئی قسم اٹھانا چاہے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائے۔''

(١٤) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الذَّاتِ وَالنُّعُوتِ وَأَسَامِي اللهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: 14- اللہ عزوجل کی ذات وصفات اور اللہ کے اسماء کے متعلق جو کچھ ذکر کیا جاتا ہے

وَقَالَ خُبَيْبٌ: وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ، فَذَكَرَ الذَّاتَ بِاسْمِهِ تَعَالٰى.

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے مرتے وقت کہا: یہ سب تکلیف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے لیے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ذات کا لفظ استعمال کیا۔

٧٤٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ - حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ -: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

[7402] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد، بنو زہرہ قبیلے کے حلیف حضرت اسید بن جاریہ ثقفی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دس صحابۂ کرام کو کسی مہم پر روانہ کیا۔ ان میں حضرت خبیب

قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشَرَةً مِّنْهُمْ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ، فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عِيَاضٍ: أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا، فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ قَالَ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ:

وَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي
وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ، فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ يَوْمَ أُصِيبُوا. [راجع: ٣٠٤٥]

ؓ بھی تھے۔ حارث کی بیٹی نے بتایا کہ جب حارث کے بیٹوں نے انھیں قتل کرنے کا پروگرام بنایا تو حضرت خبیب نے مجھ سے استرا مانگا تاکہ اپنے زیرناف بال صاف کریں۔ جب وہ انھیں قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر لے گئے تو حضرت خبیب انصاری ؓ نے یہ شعر پڑھے ؎

جب مسلمان بن کے دنیا سے چلوں مجھ کو کیا ڈر ہے کس کروٹ گروں
میرا مرنا ہے اللہ کی ذات میں وہ اگر چاہے نہ ہوں گا میں زبوں
تن جو ٹکڑے ٹکڑے اب ہو جائے گا اس کے ٹکڑے پر وہ برکت دے فزوں

پھر حارث کے بیٹے (عقبہ) نے اسے قتل کر دیا۔ نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام ؓ کو اسی دن اطلاع کر دی جس دن یہ حضرات شہید کیے گئے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں لفظ ذات، اللہ کے اسم مبارک کے ساتھ بطور مضاف استعمال ہوا ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے اسے برقرار رکھا۔ اگر یہ غلط ہوتا تو آپ اس کا انکار کر دیتے، اس لیے ذات باری تعالیٰ وغیرہ کے الفاظ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(١٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُۥ﴾ [آل عمران: ٢٨]: وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى ﴿تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَآ أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ﴾ [المائدة: ١١٦]

باب: 15- ارشاد باری: ''اللہ تمھیں اپنے نفس سے ڈراتا ہے، نیز فرمان الٰہی: ''جو میرے نفس میں ہے وہ تو جانتا ہے اور جو تیرے نفس میں ہے میں نہیں جانتا'' کا بیان

٧٤٠٣ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ، وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ». [راجع: ٤٦٣٤]

[7403] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی بھی غیرت مند نہیں، اسی لیے اس نے فواحش کو حرام قرار دیا ہے، نیز اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو مدح و تعریف پسند نہیں۔''

فائدہ: آدمی کے لیے یہ عیب اور نقص ہے کہ وہ اپنی تعریف خود کرے یا کسی سے اپنی تعریف پسند کرے لیکن اللہ کے حق میں یہ عیب نہیں کیونکہ وہ تعریف کے لائق ہے۔ اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی کما حقہ اس کی

تعریف نہیں کرسکتا۔

٧٤٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ - وَهُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ، وَهُوَ وَضْعٌ عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ -: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي». [راجع: ٣١٩٤]

[7404] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی تو اپنی کتاب میں لکھا: میں نے اپنے نفس پر لازم قرار دیا کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے۔ یہ نوشتہ اس نے اپنے پاس عرش پر رکھا ہوا ہے۔''

فائدہ: اس کتابت کے تین معنی ہیں: * اسے ظاہر پر محمول کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ نے اسے خود تحریر کیا، چنانچہ فرمان نبوی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی تو اپنے ہاتھ سے نوشتۂ تقدیر لکھا۔[1] * ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قلم کو لکھنے کا حکم دیا ہو اور اس کی بھی حدیث میں صراحت ہے۔ * یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلمۂ ''کن'' سے ایسا کیا ہو، یعنی کن کہا اور نوشتہ تحریر ہو گیا۔ یہ تینوں معانی صحیح اور کتاب و سنت سے ثابت ہیں۔

٧٤٠٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ شِبْرًا إِلَيَّ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً». [انظر: ٧٥٠٥، ٧٥٣٧]

[7405] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوتا ہوں جو وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے نفس میں یاد کرے تو میں بھی اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھے بھری محفل میں یاد کرے تو میں اسے اس سے بہتر محفل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک بالشت آئے تو میں اس کی جانب ایک گز نزدیک ہوتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک گز مجھ سے قریب ہو تو میں دو گز اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف چلتا ہوا آئے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں۔''

(١٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ [القصص: ٨٨]

باب: 16- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ کے چہرے کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے'' کا بیان

[1] سنن ابن ماجه، الزهد، حديث: 4295.

٧٤٠٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ هُوَ ٱلْقَادِرُ عَلَىٰٓ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ﴾، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ»، فَقَالَ: ﴿أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ»، قَالَ: ﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هٰذَا أَيْسَرُ». [راجع: ٤٦٢٨]

[7406] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''کہہ دیجیے! اللہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ تم پر تمھارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے'' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں تیرے چہرے کی پناہ چاہتا ہوں۔'' پھر یہ الفاظ نازل ہوئے: ''یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے (عذاب) آ جائے'' تو نبی ﷺ نے پھر دعا کی: ''اے اللہ! میں تیرے چہرے کی پناہ چاہتا ہوں۔'' اس کے بعد یہ الفاظ نازل ہوئے: ''یا تمھیں فرقہ بندی میں مبتلا کر دے'' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ (پہلے دونوں کی نسبت) آسان ہے۔''

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے لیے صفت الوجہ ثابت کرنے پر سلف صالحین کا اجماع ہے۔ اس بنا پر صفتِ ''الوجہ'' کو بلاتحریف، بلاتعطیل، بلاتکییف اور بلاتمثیل ثابت کرنا ضروری ہے اور اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا حقیقی چہرہ ہے جو اس ذات باری تعالیٰ کے شایان شان ہے۔ اس صفت کو تسلیم کرنا، اس پر ایمان لانا گویا اللہ پر ایمان لانا ہے۔[1]

(١٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِيٓ﴾ [طه: ٣٩] تُغَذَّى، وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا﴾ [القمر: ١٤]

باب: 17- ارشاد باری تعالیٰ: ''تاکہ تیری پرورش میری آنکھوں کے سامنے کی جائے، یعنی تیری غذا وغیرہ کا اہتمام کیا جائے، نیز ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ (نوح علیہ السلام کی) کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے تیر رہی تھی'' کا بیان

٧٤٠٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ لَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ، إِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى عَيْنِهِ - وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ». [راجع: ٣٠٥٧]

[7407] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس دجال کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی تم پر مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ...... اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ فرمایا...... اور بلاشبہ مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا جیسے اس کی آنکھ پر ایک ابھرا ہوا انگور کا دانہ ہو۔''

[1] شرح كتاب التوحيد: 280/1.

٧٤٠٨ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا بَعَثَ اللهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ قَوْمَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ». [راجع: ٧١٣١]

[7408] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی نبی بھیجے ہیں ان سب نے اپنی قوم کو کانے کذاب سے ضرور خبردار کیا ہے۔ وہ (دجال) کانا ہے اور تمھارا رب کانا نہیں۔ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔“

فائدہ: دجال اپنے رب ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ اس کے رب ہونے کی نفی کی گئی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔ یہ ایک ایسی محسوس علامت ہے جس کو عوام الناس بھی محسوس کر سکتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت بیان کی گئی ہے کہ اس کے شایان شان بے عیب آنکھ ہوگی۔ اسے ظاہر پر محمول کرتے ہوئے مبنی برحقیقت تسلیم کیا جائے گا، جس کی اور کوئی تاویل نہیں ہوسکتی اور نہ اسے مخلوق سے تشبیہ ہی دی جا سکتی ہے۔ اس صفت کا انکار کرنا کفر ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے رب العالمین کی صفت عین ثابت کرنے کے لیے دو آیات اور دو احادیث پیش کی ہیں۔

(١٨) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ﴾ [الحشر: ٢٤]

باب: 18- ارشاد باری تعالیٰ: ”وہ اللہ ہی ہے جو پیدا کرنے والا، سب کا موجد اور صورتیں عطا کرنے والا ہے“ کا بیان

٧٤٠٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى - هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ -: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ: أَنَّهُمْ أَصَابُوا سَبَايَا فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَمْتِعُوا بِهِنَّ وَلَا يَحْمِلْنَ، فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: «مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا فَإِنَّ اللهَ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[7409] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھیں غزوۂ بنو مصطلق میں کچھ لونڈیاں بطور غنیمت ملیں۔ صحابۂ کرام نے چاہا کہ ان سے ہم بستری کریں لیکن انھیں حمل نہ ٹھہرے، اس لیے انھوں نے نبی ﷺ سے عزل کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر تم عزل نہ بھی کرو تو کوئی قباحت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وہ لکھ دیا ہے جو وہ قیامت تک پیدا کرنے والا ہے۔“

وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قَزَعَةَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللهُ خَالِقُهَا». [راجع: ٢٢٢٩]

مجاہد نے قزعہ سے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بھی جان جس کا پیدا ہونا مقدر ہے اللہ اسے

ضرور پیدا کر کے رہے گا۔"

فائدہ: عزل کے معنی ہیں: صحبت کرتے وقت بیوی کی شرم گاہ سے باہر انزال کرنا۔ بعض حالات میں اس کی اجازت ہے لیکن خاندانی منصوبہ بندی کی تحریک کے لیے اس کو بنیاد قرار دینا نری حماقت ہے کیونکہ عزل، بیوی خاوند کا ایک نجی معاملہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اچھی نظر سے نہیں دیکھا بلکہ بعض اوقات اسے خفیہ طور پر زندہ درگور کرنا قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ وہ اللہ اکیلا ہی خالق، موجد اور تصویر گری کرنے والا ہے۔ میاں بیوی کو اس میں ذرا بھر بھی اختیار نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ ہی مخلوق پیدا کرنے کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ اس میں لوگوں کے چاہنے یا نہ چاہنے کا کوئی عمل دخل نہیں۔

(١٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ﴾ [ص: ٧٥]

باب: 19- ارشاد باری تعالیٰ: "جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا" کا بیان

فائدہ: اس آیت کو پیش کرنے سے امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد ذات باری تعالیٰ کے لیے دو ہاتھوں کا اثبات ہے اور یہ ظاہری الفاظ کے اعتبار سے مبنی برحقیقت ہیں۔ انھیں تشبیہ وتمثیل اور تکییف وتاویل کے بغیر تسلیم کرنا ہمارے لیے ضروری ہے۔

٧٤١٠ - حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يُجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذٰلِكَ فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ، أَمَا تَرَى النَّاسَ؟ خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، اِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكَ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكَ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطَايَاهُ الَّتِي أَصَابَهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا آتَاهُ اللهُ

[7410] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن تمام اہل ایمان کو اکٹھا کیا جائے گا تو وہ کہیں گے: کاش! ہم کسی کی سفارش اللہ کے حضور لے جائیں تاکہ ہمیں وہ اس حالت سے آرام دے دے، چنانچہ وہ سب مل کر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے: اے آدم! آپ لوگوں کی حالت کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس بلا میں گرفتار ہیں؟ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا، پھر فرشتوں سے سجدہ کرایا اور تمام اشیاء کے نام آپ کو سکھائے، آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کریں تاکہ وہ ہمیں اس حالت سے نجات دے۔ حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے: میں اس منصب کے لائق نہیں ہوں۔ اور وہ ان کے سامنے اس غلطی کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی، لیکن تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کی طرف سے پہلے رسول ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف بھیجا تھا۔ پھر سب لوگ

التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ تَكْلِيمًا، فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيسٰى عَبْدَ اللهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَتَهُ وَرُوحَهُ، فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدًا غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. فَيَأْتُونِنِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ لِي: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ، قُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا، ثُمَّ أَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ، قُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ، وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ».

حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں اور وہ اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی۔ وہ کہیں گے: تم ابراہیم خلیل الرحمٰن کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی فرمائیں گے: میں اس لائق نہیں ہوں اور اپنی وہ خطائیں یاد کریں گے جو ان سے سرزد ہوئیں تھیں، ہاں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے ہیں، انھیں اللہ تعالیٰ نے تورات دی اور بلاواسطہ ان سے کلام کیا۔ یہ سن کر وہ سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس لائق نہیں ہوں اور اپنی اس خطا کو یاد کریں گے جو ان سے دنیا میں سرزد ہوئی تھی، ہاں تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کا حکم اور خاص روح ہیں، چنانچہ وہ سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں لیکن تم سب حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کی اگلی پچھلی سب خطائیں اللہ تعالیٰ نے معاف کر دی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر وہ سب لوگ میرے پاس آئیں گے، میں چل پڑوں گا اور اللہ کے حضور حاضر ہونے کی اجازت مانگوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی۔ اپنے رب کو دیکھتے ہی میں سجدے میں گر جاؤں گا اور جب تک اسے منظور ہوگا وہ مجھے سجدے ہی میں پڑا رہنے دے گا۔ اس کے بعد ارشاد ہوگا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، تم جو کہو گے اسے سنا جائے گا، جو سوال کرو گے تمھیں دیا جائے گا اور جو سفارش کرو گے اسے قبول کیا جائے گا۔ میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریفیں کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھائے گا، پھر سفارش کروں گا تو میرے لیے مخصوص لوگوں کی حد مقرر

کی جائے گی۔ میں انھیں جنت میں لے جاؤں گا، پھر لوٹ کر اپنے رب کے حضور آؤں گا۔ اسے دیکھتے ہی سجدے میں گر جاؤں گا۔ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ اس کے بعد مجھے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ۔ تم جو کہو گے اسے سنا جائے گا، جو سوال کرو گے وہ پورا کیا جائے گا اور جو سفارش کرو گے اسے قبول کیا جائے گا۔ پھر میں اپنے رب کی ایسی تعریفیں کروں گا جو اس وقت وہ مجھے الہام کرے گا، اس کے بعد میں سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں انھیں بہشت میں لے جاؤں گا، پھر لوٹ کر اپنے رب کے پاس حاضر ہوں گا تو اسے دیکھتے ہی سجدے میں گر جاؤں گا، جب تک اللہ چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ۔ تم جو کہو گے سنا جائے گا، جو سوال کرو گے پورا کیا جائے گا اور جو سفارش کرو گے قبول کی جائے گی۔ میں اپنے رب کی ایسی تعریفیں کروں گا جو اس وقت وہ مجھے الہام کرے گا۔ اس کے بعد میں سفارش کروں گا تو میرے لیے حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں انھیں جنت میں لے جاؤں گا، پھر لوٹ کر آؤں گا تو عرض کروں گا: اے میرے رب! اب دوزخ میں وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جنھیں قرآن نے روک رکھا ہے اور ان پر جہنم میں ہمیشہ کے لیے ٹھہرنا واجب ہو چکا ہے۔''

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً. ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً». [راجع: ٤٤]

نبی ﷺ نے فرمایا: ''آخر کار دوزخ سے وہ لوگ بھی نکال لیے جائیں گے جنھوں نے لا الہ الا اللہ پڑھا ہو گا اور ان کے دل میں ایک جو کے برابر ایمان ہو گا۔ پھر وہ لوگ بھی نکال لیے جائیں گے جنھوں نے دنیا میں لا الہ الا اللہ پڑھا ہو گا اور ان کے دل میں گندم کے دانے کے برابر ایمان ہو گا۔ بالآخر وہ لوگ بھی نکال لیے جائیں گے جنھوں

نے لا الٰہ الا اللہ پڑھا ہوگا اور ان کے دلوں میں ذرہ برابر ایمان ہوگا۔"

٧٤١١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَدُ اللهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ».

[7411] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ رات اور دن کا خرچ کرنا اسے کم نہیں کرتا۔"

وَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ».

اور فرمایا: "کیا تم نے دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے اب تک وہ کتنا خرچ کر چکا ہے؟ لیکن اس (سخاوت) نے جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے اسے کم نہیں کیا۔"

وَقَالَ: «عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْأُخْرٰى الْمِيزَانُ، يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ». [راجع: ٤٦٨٤]

نیز آپ نے فرمایا: "اس کا عرش پانی پر تھا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے جسے وہ نیچے اور اوپر کرتا رہتا ہے۔ (کسی کو پست کر دیتا ہے کسی کو بلند)۔"

٧٤١٢ - حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ اللهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَرْضَ، وَتَكُونُ السَّمٰوَاتُ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ».

[7412] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے گا جبکہ آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے، پھر کہے گا: میں ہی بادشاہ ہوں۔"

رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ.

یہ حدیث سعید نے امام مالک رحمہ اللہ سے بیان کی ہے۔

٧٤١٣ - وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: سَمِعْتُ سَالِمًا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

[7413] عمر بن حمزہ نے کہا: میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی۔

وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَقْبِضُ اللهُ الْأَرْضَ». [راجع: ٤٨١٢]

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا۔"

٧٤١٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللهَ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْأَرَضِينَ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ عَلٰى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾.

[7414] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد! یقیناً اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا، تمام زمینوں کو دوسری انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر اور دیگر مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں دکھائی دینے لگیں، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''انھوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق تھا۔''

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: وَزَادَ فِيهِ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لَهُ. [راجع: ٤٨١١]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ یہودی کی بات پر تعجب کرتے ہوئے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنس پڑے تھے۔

٧٤١٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! إِنَّ اللهَ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْأَرَضِينَ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ وَالثَّرٰى عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ عَلٰى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الْمَلِكُ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾. [راجع: ٤٨١١]

[7415] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اہل کتاب میں سے ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا، تمام زمینوں کو ایک انگلی پر، درخت اور گیلی مٹی ایک انگلی پر اور دیگر تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، میں بادشادہ ہوں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ ہنس دیے حتی کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہوگئیں، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''انھوں نے اللہ کی قدر کرنے کا حق ادا نہیں کیا۔''

فائدہ: مذکورہ عنوان اور پیش کردہ احادیث سے امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ ہیں اور ہاتھوں کی انگلیاں ہیں، جن کی صراحت ان احادیث میں ہے۔ عافیت اسی میں ہے کہ ہم تسلیم و رضا پر عمل کرتے ہوئے ان نصوص کے ظاہری مفہوم کے مطابق عقیدہ رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے دو حقیقی ہاتھ ہیں جو اس کے شایانِ شان ہیں۔ وہ اپنے ان ہاتھوں کی انگلیوں

پر قیامت کے دن زمین و آسمان اور دیگر مخلوقات رکھ کر انھیں جھٹکا دے کر اپنی بادشاہت کا اعلان کرے گا۔

(٢٠) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ»

باب: 20- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند کوئی شخص نہیں'' کا بیان

٧٤١٦ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ التَّبُوذَكِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «تَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ وَاللهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي، وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِينَ وَالْمُبَشِّرِينَ، وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللهُ الْجَنَّةَ». [راجع: ٦٨٤٦]

[7416] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ ؓ نے کہا: اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے ہمراہ دیکھوں تو سیدھی تلوار سے اسے قتل کر دوں۔ رسول اللہ ﷺ کو ان جذبات کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: ''تم سعد کی غیرت پر اظہارِ تعجب کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! یقیناً میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے غیرت ہی کی وجہ سے بے حیائی کی ظاہر اور پوشیدہ باتوں کو حرام قرار دیا ہے۔ کسی شخص کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ عذر خواہی محبوب نہیں، اس لیے اس نے خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے اپنے رسول بھیجے ہیں، نیز کسی کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ مدح و ثنا محبوب نہیں۔ اسی وجہ سے اللہ نے جنت کا وعدہ کیا ہے (تاکہ لوگ اس کی تعریف کر کے اسے حاصل کریں)۔''

وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ: «لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ».

(راویٔ حدیث) عبیداللہ بن عمرو نے عبدالملک کے حوالے سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی شخص نہیں۔''

(٢١) بَابٌ: ﴿قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَٰدَةً قُلِ اللَّهُ﴾ [الأنعام: ١٩]

باب: 21- ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ (ان سے) کہیں کہ کون سی چیز شہادت کے اعتبار سے سب سے بڑی ہے؟ آپ خود ہی کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ'' کا بیان

فَسَمَّى اللهُ تَعَالَى نَفْسَهُ شَيْئًا، وَسَمَّى النَّبِيُّ ﷺ الْقُرْآنَ شَيْئًا، وَهُوَ صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِ اللهِ،

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کو شے سے تعبیر کیا ہے اور نبی ﷺ نے قرآن کریم کو شے کہا

وَقَالَ: ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ [القصص: ٨٨].

ہے جبکہ قرآن کریم اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ کی ذات کے سوا ہر شے فنا ہونے والی ہے۔''

٧٤١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ: «أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟»، قَالَ: نَعَمْ، سُورَةُ كَذَا، وَسُورَةُ كَذَا، لِسُوَرٍ سَمَّاهَا. [راجع: ٢٣١٠]

[7417] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا تھا: ''کیا تیرے پاس قرآن سے کوئی شے ہے؟'' اس نے کہا: ہاں، فلاں فلاں سورت یاد ہے اور اس نے ان سورتوں کے نام بھی لیے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنے دعویٰ کے اثبات میں دو آیات اور ایک حدیث پیش کی ہے۔ پہلی آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے خود اپنی ذات کریمہ کو شے کہا ہے۔ اس سے مراد اپنے وجود کو ثابت کرنا اور عدم کی نفی کرنا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کو شے کہا جا سکتا ہے کہ وہ موجود ہے۔

(٢٢) بَابٌ: ﴿وَكَانَ عَرْشُهُۥ عَلَى ٱلْمَآءِ﴾ [هود: ٧] ﴿وَهُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ﴾ [التوبة: ١٢٩]

باب: 22- ارشاد باری تعالیٰ: ''اس کا عرش پانی پر تھا۔'' ''اور وہ عرش عظیم کا رب ہے'' کا بیان

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: ﴿ٱسْتَوَىٰٓ إِلَى ٱلسَّمَآءِ﴾ [فصلت: ١١]: إِرْتَفَعَ، ﴿فَسَوَّىٰهُنَّ﴾: خَلَقَ.

ابو عالیہ نے کہا: ﴿استوی إلی السماء﴾ کا مفہوم یہ ہے کہ وہ آسمان کی طرف بلند ہوا اور ﴿فَسَوّٰی﴾ کے معنی ہیں: اس نے پیدا کیا۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿ٱسْتَوَىٰ﴾ عَلَا ﴿عَلَى ٱلْعَرْشِ﴾ [الأعراف: ٥٤].

مجاہد نے کہا: ﴿استوی علی العرش﴾ کے معنی ہیں: وہ عرش پر بلند ہوا۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ٱلْمَجِيدُ﴾ [البروج: ١٥]: الْكَرِيمُ وَ﴿ٱلْوَدُودُ﴾ [البروج: ١٤]: الْحَبِيبُ، يُقَالُ: حَمِيدٌ مَجِيدٌ كَأَنَّهُ فَعِيلٌ مِنْ مَاجِدٍ، مَحْمُودٌ مِنْ حَمِدَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ﴿ذُو العرش المجید﴾ میں مجید کے معنی ہیں: کریم۔ اور الودود کے معنی ہیں: حبیب، جیسے حمید مجید کہا جاتا ہے، گویا مجید ماجد سے ہے اور حمید بمعنی محمود، حمد سے ہے۔

٧٤١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ

[7418] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

الْأَعْمَشِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: إِنِّي عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ: «اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِي تَمِيمٍ»، قَالُوا: بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ: «اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ! إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ»، قَالُوا: قَبِلْنَا، جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ، وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هٰذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ، قَالَ: «كَانَ اللهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ».

انھوں نے فرمایا: میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس تھا کہ اتنے میں آپ کے پاس قبیلۂ بنوتمیم کے چند لوگ آئے۔ آپ ﷺ نے (ان سے) فرمایا: ''اے بنوتمیم! تم بشارت قبول کرو۔'' انھوں نے کہا: آپ نے ہمیں بشارت تو دی ہے، کچھ (دنیا کا) مال بھی دیں۔ پھر آپ کے پاس یمن کے کچھ لوگ آئے تو آپ نے فرمایا: ''اے اہل یمن! تم خوشخبری قبول کرو، بنوتمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔'' انھوں نے کہا: ہم نے اسے قبول کیا۔ ہم تو آپ کے پاس اس غرض سے آئے ہیں کہ دین کے متعلق سمجھ بوجھ حاصل کریں اور آپ سے اس دنیا کے آغاز کے متعلق پوچھیں کہ اس کی ابتدا کیسے ہوئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل تھا اور کچھ نہیں تھا، البتہ اللہ کا عرش پانی پر تھا، پھر اس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز لکھ دی۔''

ثُمَّ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ! أَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ، فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا فَإِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُونَهَا، وَايْمُ اللهِ! لَوَدِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقُمْ. [راجع: ٣١٩٠]

حضرت عمران ؓ کہتے ہیں: اتنے میں ایک آدمی نے آکر مجھ سے کہا: اے عمران! اپنی اونٹنی کی خبر لو وہ بھاگ گئی ہے۔ میں اس کی تلاش میں نکلا۔ میں نے دیکھا کہ میرے اور اس کے درمیان سراب حائل ہے۔ اللہ کی قسم! اب میں چاہتا ہوں کہ اگر اونٹنی جاتی تھی تو چلی جاتی مگر میں آپ کی مجلس سے نہ اٹھا ہوتا۔

٧٤١٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ يَمِينَ اللهِ مَلْأٰى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مَا فِي يَمِينِهِ، وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْأُخْرٰى الْفَيْضُ - أَوِ الْقَبْضُ - يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ». [راجع: ٤٦٨٤]

[7419] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے، اس میں سے خرچ کرنا کسی قسم کی کمی نہیں لاتا۔ وہ دن رات سخاوت کرتا رہتا ہے۔ تمھیں کیا معلوم کہ جب سے زمین وآسمان کو اس نے پیدا کیا ہے کتنا خرچ کر دیا ہے؟ اس سخاوت نے اس میں کمی نہیں کی جو اس کے دائیں ہاتھ میں ہے۔ اس کا عرش پانی پر تھا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں فیض یا قبض ہے جسے وہ اونچا اور نیچا کرتا رہتا ہے۔''

٧٤٢٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُو، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اتَّقِ اللهَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ»، قَالَ أَنَسٌ: لَوْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، كَاتِمًا شَيْئًا لَكَتَمَ هٰذِهِ، قَالَ: فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلٰى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ. تَقُولُ: «زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللهُ تَعَالٰى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ».

[7420] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (اپنی بیوی کی) شکایت کرتے ہوئے آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رکھو۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ کوئی بات (لوگوں سے) چھپانے والے ہوتے تو اسے ضرور چھپاتے۔ (راویٔ حدیث کہتے ہیں:) ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی دیگر ازواج مطہرات کو بطور فخر کہا کرتی تھیں: تمھارے نکاح تمھارے گھر والوں نے کیے ہیں جبکہ میری شادی اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمانوں کے اوپر سے کی ہے۔

وَعَنْ ثَابِتٍ: ﴿وَتُخْفِى فِى نَفْسِكَ مَا ٱللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى ٱلنَّاسَ﴾ [الأحزاب:٣٧] نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ. [راجع: ٤٧٨٧]

حضرت ثابت کہتے ہیں کہ آیت ﴿وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ﴾ ''اور آپ اپنے دل میں جو بات چھپا رہے تھے اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کرنے والا تھا۔ اور آپ لوگوں سے ڈر رہے تھے۔'' حضرت زینب اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

٧٤٢١ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عِيسٰى ابْنُ طَهْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ اللهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ. [راجع: ٤٧٩١]

[7421] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: آیت حجاب ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے متعلق نازل ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس دن ولیمے میں روٹی اور گوشت سے دعوت فرمائی۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا تمام ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور فرماتی تھیں: بلاشبہ میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان پر کیا ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ حدیث علو ذات باری تعالیٰ کے ثبوت کے لیے پیش کی ہے کہ رب العزت آسمانوں کے اوپر ہے جیسا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے صراحت کی ہے کہ میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمانوں کے اوپر کیا ہے۔

٧٤٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ:

[7422] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي».

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کر لی تو اپنے عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ دیا: بے شک میری رحمت میرے غصے سے سبقت لے گئی ہے۔''

٧٤٢٣ - **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نُنَبِّئُ النَّاسَ بِذٰلِكَ: قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ، كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ». [راجع: ٢٧٩٠]

[7423] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ کے ذمے ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، خواہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرے یا اسی زمین میں مقیم رہے جہاں وہ پیدا ہوا تھا۔'' صحابۂ کرام نے کہا: اللہ کے رسول! کیا ہم لوگوں کو اس سے مطلع نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے، اس لیے جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنتِ فردوس کا سوال کیا کرو کیونکہ یہ جنت کا اعلیٰ اور بلند ترین درجہ ہے اور اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔''

٧٤٢٤ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ - هُوَ التَّيْمِيُّ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ؟» قَالَ: قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ، فَيُؤْذَنُ لَهَا، وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا: ارْجِعِي مِنْ

[7424] حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے کہ میں (ایک مرتبہ) مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف فرما تھے۔ جب سورج غروب ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اے ابوذر! کیا تمھیں معلوم ہے کہ یہ (سورج) کہاں جاتا ہے؟'' میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ جاتا ہے اور سجدے کی اجازت چاہتا ہے، پھر اسے اجازت دی جاتی ہے۔ گویا (ایک وقت آئے گا کہ) اسے کہا جائے گا: واپس وہاں جاؤ جہاں سے

حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا» ثُمَّ قَرَأَ: (ذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا)، فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ. [راجع: ٣١٩٩]

آئے ہو، تو وہ مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''یہ اس کی گزرگاہ ہے۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت اسی طرح ہے۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ سورج جاتا ہے اور عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے، پھر اجازت طلب کرتا ہے تو اسے طلوع ہونے کی اجازت دی جاتی ہے، قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے لیکن اس کا سجدہ قبول نہ کیا جائے اور وہ طلوع کی اجازت مانگے تو اسے اجازت نہ دی جائے اور اسے کہا جائے: جہاں سے آئے ہو وہاں واپس چلے جاؤ۔ اس وقت وہ مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور سورج اپنی مقررہ گزرگاہ پر چل رہا ہے، یہی زبردست علیم ہستی کا مقرر کردہ اندازہ ہے۔''[1]

٧٤٢٥ - حَدَّثَنَا مُوسٰى عَنْ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ السَّبَّاقِ: أَنَّ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ حَتّٰى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ، لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ﴾ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ. [راجع: ٢٨٠٧]

[7425] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میری طرف پیغام بھیجا، پھر میں نے قرآن جمع کرنے کے لیے اس کی تلاش شروع کی تو سورۂ توبہ کی آخری آیات ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پائیں۔ یہ آیات مجھے کسی دوسرے کے پاس نہیں ملی تھیں۔ وہ آیات یہ تھیں: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُم......﴾ سورۂ براءت کے آخر تک۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا، وَقَالَ: مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ.

ایک دوسری روایت یونس سے مروی ہے، وہ بھی انھی الفاظ سے ہے۔

٧٤٢٦ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ، وَرَبُّ الْأَرْضِ،

[7426] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ سب کچھ جاننے والا بڑا بردبار ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو آسمانوں کا مالک، زمین کا رب اور عرش کریم کا مالک ہے۔''

[1] یٰس 36:38، صحیح البخاري، بدء الخلق، حدیث: 3199.

وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ». [راجع: ٦٣٤٥]

٧٤٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ». [راجع: ٢٤١٢]

[7427] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ (سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔) میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے کھڑے ہوں گے۔''

٧٤٢٨ - وَقَالَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِالْعَرْشِ». [راجع: ٢٤١١]

[7428] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میں سب سے پہلے اٹھنے والا ہوں گا تو دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ تھامے ہوئے ہیں۔''

(٢٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿تَعْرُجُ ٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ إِلَيْهِ﴾ [المعارج: ٤] وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ ٱلْكَلِمُ ٱلطَّيِّبُ﴾ [فاطر: ١٠]

باب: 23- ارشاد باری تعالیٰ: ''اسی کی طرف روح اور فرشتے چڑھتے ہیں'' اور فرمانِ الٰہی: ''پاکیزہ کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں'' کا بیان

وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِأَخِيهِ: اِعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ.

ابوجمرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہا: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کے مبعوث ہونے کی خبر ملی تو انھوں نے اپنے بھائی سے کہا: جاؤ اس آدمی کی خبر لاؤ جو کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبریں آتی ہیں۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَٱلْعَمَلُ ٱلصَّـٰلِحُ﴾ [فاطر: ١٠] يَرْفَعُ الْكَلِمَ الطَّيِّبَ يُقَالُ: ﴿ذِى ٱلْمَعَارِجِ﴾ [المعارج: ٣]: اَلْمَلَائِكَةُ تَعْرُجُ إِلَى اللهِ.

امام مجاہد نے کہا: نیک اعمال، پاکیزہ کلمات کو اٹھا لیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ''ذي المعارج'' سے مراد فرشتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر ہے۔ وہاں سے وحی کی خبریں رسول اللہ ﷺ کے پاس آتی تھیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ اوپر ہونے ہی کا تھا۔

٧٤٢٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ، فَيَقُولُ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ». [راجع: ٥٥٥]

[7429] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات اور دن کے فرشتے تمھارے پاس باری باری آتے ہیں اور عصر و فجر کی نمازوں میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر جن فرشتوں نے تمھارے پاس رات گزاری ہوتی ہے وہ اوپر چڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ اسے تمھاری خوب خبر ہوتی ہے، وہ پوچھتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: جب ہم نے انھیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تو بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔“

فائدہ: ذات باری تعالیٰ کے علو کی دو اقسام ہیں: ○ علو ذات۔ ○ علو صفات۔ علو ذات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے اوپر ہے۔ کوئی چیز بھی اس کے اوپر تو کجا اس کے برابر بھی نہیں ہو سکتی۔ علو صفات کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تمام صفات بلند پایہ ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ کے لیے بلند مثال ہے۔“[1]

٧٤٣٠ - وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللهِ إِلَّا الطَّيِّبُ، فَإِنَّ اللهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ».

[7430] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنی پاکیزہ کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کیا جبکہ اللہ تعالیٰ تک پاکیزہ خیرات ہی پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے۔ پھر وہ اسے صدقہ کرنے والے کے لیے اس طرح بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی گھوڑی کے بچے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ کھجور پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔“

وَرَوَاهُ وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللهِ إِلَّا الطَّيِّبُ». [راجع: ١٤١٠]

یہ حدیث ورقاء نے عبداللہ بن دینار سے، انھوں نے سعید بن یسار سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے: ”اللہ تعالیٰ کی طرف وہی خیرات چڑھتی ہے جو حلال کمائی سے ہو۔“

٧٤٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا

[7431] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ

[1] النحل 16:60.

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ: «لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ». [راجع: ٦٣٤٥]

کہ نبی ﷺ مصیبت اور پریشانی کے وقت درج ذیل کلمات کے ساتھ دعا فرمایا کرتے تھے: ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہی صاحب عظمت اور بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہی آسمانوں اور عرش کریم کا مالک ہے۔''

٧٤٣٢ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ - أَوْ أَبِي نُعْمٍ، شَكَّ قَبِيصَةُ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ.

[7432] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کو کچھ سونا بھیجا گیا تو آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔

وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ - وَهُوَ فِي الْيَمَنِ - إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ، وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ، وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ، وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ، فَتَغَيَّظَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوا: يُعْطِيهِ صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا؟ قَالَ: «إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ»، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، نَاتِئُ الْجَبِينِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اتَّقِ اللهَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَمَنْ يُطِيعُ اللهَ إِذَا عَصَيْتُهُ؟ فَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي؟»، فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ - أُرَاهُ

ایک دوسری سند سے حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب یمن میں تھے تو انھوں نے نبی ﷺ کو کچھ سونا بھیجا جو مٹی سے جدا نہ تھا۔ آپ ﷺ نے اسے اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی، عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری کلابی اور بنو نبہان کے زید الخیل طائی کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اس پر قریش اور انصار کو غصہ آیا تو انھوں نے کہا: آپ ﷺ رؤسائے نجد کو تو مال دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: ''میں ان کی تالیف قلب کرتا ہوں۔'' اس دوران میں ایک آدمی آیا جس کی دونوں آنکھیں اندر دھنسی ہوئیں، پیشانی ابھری ہوئی، ڈاڑھی گھنی، دونوں رخسار پھولے ہوئے اور سر منڈا ہوا تھا، اس نے کہا: یا محمد! اللہ سے ڈر۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب میں نے ہی اس کی نافرمانی کی تو اس کی اطاعت کون کرے گا؟ اس نے تو مجھے اہل زمین کے لیے امین بنا کر بھیجا ہے لیکن تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟'' پھر حاضرین میں سے ایک شخص نے اسے قتل کرنے کی اجازت

خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ - فَمَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ. فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ». [راجع: ٣٣٤٤]

طلب کی ...... میرا خیال ہے وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے...... تو نبی ﷺ نے انھیں منع کر دیا۔ پھر جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے جبکہ وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے ان کا دور پایا تو ضرور انھیں قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔''

٧٤٣٣ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا﴾ [يس: ٣٨] قَالَ: «مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ». [راجع: ٣١٩٩]

[7433] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے (اللہ تعالیٰ کے) اس فرمان کے متعلق سوال کیا: ''اور سورج اپنی مقررہ گزرگاہ پر چل رہا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی گزرگاہ عرش کے نیچے ہے۔''

(٢٤) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ [القيامة: ٢٢، ٢٣]

باب: 24- ارشاد باری تعالیٰ: ''اس دن کئی چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے'' کا بیان

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ نے صفات کے متعلق چوتھا مسئلہ ثابت کرنے کے لیے یہ عنوان قائم کیا ہے۔ وہ مسئلہ اہل ایمان کے لیے قیامت کے دن رؤیت باری تعالیٰ ہے۔ سلف صالحین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار صرف اہل ایمان کو نصیب ہوگا جبکہ کفار اس سعادت سے محروم ہوں گے۔

٧٤٣٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ أَوْ هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، قَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ

[7434] حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف نظر اٹھائی اور فرمایا: ''تم لوگ اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جیسے اس

كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوا». [راجع: ٥٥٤]

چاند کو دیکھ رہے ہو۔ تمھیں اس کے دیکھنے میں کوئی دھکم پیل یا مشقت نہیں ہوگی۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نمازوں میں سستی نہ کرو تو ایسا کر لو۔''

٧٤٣٥ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا». [راجع: ٥٥٤]

[7435] حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تم اپنے رب کو صاف صاف علانیہ کھلی آنکھ سے ضرور دیکھو گے۔''

٧٤٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ: حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا، لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ». [راجع: ٥٥٤]

[7436] حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ چودھویں کی رات ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: ''تم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھو گے جیسے تم چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیکھنے میں تمھیں کوئی مزاحمت و رکاوٹ نہ ہوگی اور نہ کوئی مشقت ہی اٹھانا پڑے گی۔''

٧٤٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟»، قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟»، قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ، يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ،

[7437] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے؟'' لوگوں نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! پھر آپ نے پوچھا: ''جب بادل نہ ہوں تو تمھیں سورج دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟'' لوگوں نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً تم اسی طرح اپنے رب کو دیکھو گے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو اکٹھا کرے گا اور فرمائے گا: جو کوئی جس کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے

فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا شَافِعُوهَا - أَوْ مُنَافِقُوهَا، شَكَّ إِبْرَاهِيمُ - فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ.

پیچھے لگ جائے، چنانچہ جو لوگ سورج کی عبادت کرتے تھے وہ سورج کے پیچھے ہو جائیں گے اور چاند کی پوجا کرنے والے چاند کے پیچھے لگ جائیں گے، نیز جو بتوں کی عبادت کرتے ہیں وہ بتوں کے پیچھے لگ جائیں گے۔ پھر یہ امت باقی رہ جائے گی۔ اس میں سفارش کرنے والے یا نفاق رکھنے والے بھی ہوں گے...... (راویٔ حدیث) ابراہیم کو (الفاظ بیان کرنے میں) شک ہوا ہے...... پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا: میں تمھارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے: ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب ہمارے پاس آجائے۔ جب ہمارا رب آجائے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔

فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَيَتَّبِعُونَهُ، وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُهَا، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ، وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ؟» قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ [بَقِيَ] بِعَمَلِهِ [أَوِ الْمُوثَقُ بِعَمَلِهِ] وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ أَوِ الْمُجَازَى أَوْ نَحْوُهُ.

پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا: جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور فرمائے گا: میں تمھارا رب ہوں۔ وہ اقرار کریں گے کہ ہاں تو ہمارا رب ہے۔ پھر وہ اس کے پیچھے ہو جائیں گے۔ اس کے بعد دوزخ کی پشت پر پل صراط نصب کر دیا جائے گا تو میں اور میری امت اس پر سب سے پہلے گزریں گے۔ اس دن انبیاء ﷺ کے علاوہ کوئی شخص گفتگو کرنے کی ہمت نہیں رکھے گا۔ اس روز رسولوں کی زبان پر ہوگا: اے اللہ! سلامتی سے رکھ۔ اے اللہ! سلامتی سے رکھ۔ دوزخ میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان درخت دیکھا ہے؟'' لوگوں نے کہا: ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''وہ آنکڑے سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے، البتہ ان کی لمبائی، چوڑائی اور موٹائی کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے۔ ان میں سے کچھ تباہ ہونے والے ہوں گے یا اپنے اعمال سے جکڑے ہوئے ہوں گے اور کچھ ایسے ہوں گے جو

ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے یا انھیں بدلہ دیا جائے گا یا اس طرح کے الفاظ ذکر کیے۔

ثُمَّ يَتَجَلَّى حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا، مِمَّنْ أَرَادَ اللهُ أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ بِأَثَرِ السُّجُودِ، تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ، حَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ تَحْتَهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ، هُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا، وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا، فَيَدْعُو اللهَ بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَهُ، ثُمَّ يَقُولُ اللهُ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذٰلِكَ أَن تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ. وَيُعْطِي رَبَّهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ مَا شَاءَ، فَيَصْرِفُ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ! قَدِّمْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ أَبَدًا؟ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! مَا أَغْدَرَكَ!

پھر اللہ تعالیٰ تجلی فرمائے گا حتی کہ جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو گا اور اہل جہنم میں سے کسی کو اپنی رحمت سے باہر نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے انھیں دوزخ سے باہر نکال لو۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ اپنا رحم و کرم کرنا چاہے گا اور انھوں نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو گا۔ وہ (فرشتے) ایسے لوگوں کو سجدوں کے نشانات سے پہچان لیں گے۔ دوزخ، سجدوں کے نشانات کے علاوہ ابن آدم کے ہر عضو کو جلا کر بھسم کر دے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کیا ہے کہ سجدوں کے نشانات کو جلائے، چنانچہ یہ لوگ دوزخ سے اس حال میں نکالے جائیں گے کہ وہ جل بھن چکے ہوں گے۔ پھر ان پر آب حیات ڈالا جائے گا۔ وہ اس کے نیچے سے اس طرح نکلیں گے جیسے دانہ سیلاب کے خس و خاشاک کے نیچے سے اگتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو گا، صرف ایک شخص باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ دوزخ کی طرف ہو گا۔ وہ اہل جہنم میں سے آخری شخص ہو گا جسے سب کے بعد جنت میں داخل کیا جائے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میرا چہرا دوزخ سے پھیر دے کیونکہ اس کی گرم ہوا نے مجھے ہلاک کر دیا ہے اور اس کے شعلوں نے مجھے جلا دیا ہے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اس وقت تک دعا کرتا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر تجھے یہ دے دیا جائے تو کیا تو اس کے علاوہ کچھ اور مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا: تیری عزت کی قسم! میں کوئی اور سوال نہیں کروں گا اور وہ اللہ تعالیٰ سے عہد و پیماں کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کا

فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! وَيَدْعُو اللهَ حَتَّى يَقُولَ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، وَيُعْطِي مَا شَاءَ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ، فَيُقَدِّمُهُ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا قَامَ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ اللهُ: أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ؟ فَيَقُولُ: وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، مَا أَغْدَرَكَ! [فَيَقُولُ:] أَيْ رَبِّ! لَا أَكُونُ أَشْقٰى خَلْقِكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللهُ مِنْهُ، فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ قَالَ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللهُ لَهُ: تَمَنَّهْ، فَسَأَلَ رَبَّهُ وَتَمَنّٰى حَتّٰى إِنَّ اللهَ لَيُذَكِّرُهُ، يَقُولُ: كَذَا وَكَذَا، حَتّٰى انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ، قَالَ اللهُ: ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ». [راجع: ٨٠٦]

چہرہ دوزخ سے پھیر دے گا، پھر جب وہ جنت کی طرف رُخ کرے گا اور اسے دیکھے گا تو جتنا عرصہ اللہ کو منظور ہو گا خاموش رہے گا، پھر وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے صرف جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے عہد و پیماں نہیں کیے تھے کہ جو کچھ میں نے تجھے دیا ہے، اس کے علاوہ تو مجھ سے کبھی کچھ نہیں مانگے گا؟ افسوس اے ابن آدم! تو کس قدر عہد شکن ہے؟ پھر وہ کہے گا: اے میرے رب! نیز اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرے گا، حتی کہ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا: اگر میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو کیا اس کے علاوہ کچھ اور بھی مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا: تیری عزت کی قسم! اس کے سوا کچھ اور نہیں مانگوں گا اور اللہ جو چاہے گا عہد و پیماں کرے گا، چنانچہ اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔ پھر جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہو گا تو جنت اسے سامنے نظر آئے گی اور وہ دیکھے گا کہ اس کے اندر کس قدر فرحت و مسرت کا سامان ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا وہ خاموش رہے گا، پھر عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے جنت میں پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے عہد و پیماں نہیں کیے تھے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے، اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگے گا؟ اللہ تعالیٰ مزید فرمائے گا: ابن آدم! افسوس تو کس قدر وعدہ خلاف ہے۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں تیری مخلوق میں زیادہ بدبخت نہیں ہوں۔ وہ ہمیشہ اللہ کو پکارتا رہے گا اور مسلسل دعائیں کرتا رہے گا یہاں تک اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں پر ہنس دے گا۔ جب ہنس دے گا تو فرمائے گا: تو جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ جنت میں داخل ہو جائے گا تو اس سے فرمائے گا کہ اپنی تمنائیں بیان کر۔ تب وہ اپنی تمام خواہشات بیان کرے گا اور اللہ سے

مانگے گا حتی کہ اللہ تعالیٰ اسے یاد دلائے گا: اور فرمائے گا فلاں فلاں چیز کی تمنا کر یہاں تک کہ اس کی تمام آرزوئیں ختم ہو جائیں گی۔ (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی ہے۔''

٧٤٣٨ - قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا، حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ: «ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ»، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: «وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ» يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ: «ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَوْلَهُ: ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ».

[7438] حضرت عطاء بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اس وقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ان کی بیان کردہ حدیث کا کوئی حصہ رد نہیں کرتے تھے، البتہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہ بیان کیا کہ ''تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اس کی مثل اور بھی ہے'' تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوہریرہ! یہ اور اس کے ساتھ دس گنا اور۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو رسول اللہ ﷺ سے یہی فرمان یاد کیا ہے: ''تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی ہے۔'' اس پر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی یاد رکھا ہے کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ دس گنا اور بھی ہے۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَذٰلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ. [راجع: ٢٢]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شخص جنت میں سب سے آخر میں داخل ہوگا۔

فائدہ: اس روایت میں دو جلیل القدر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا لفظی اختلاف اپنے اپنے سماع کے مطابق ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے متعدد دفعہ یہ حدیث بیان کی ہوگی۔ ہر صحابی نے اپنی اپنی شنید (سنی ہوئی) کے مطابق اسے بیان کیا ہے۔ اتفاق کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک مثل کی خبر دی جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، پھر اپنے فضل وکرم اور احسان کے طور پر اس میں دس گنا اضافہ کر دیا جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا۔[1]

٧٤٣٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

[7439] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا قیامت کے

1 صحيح مسلم، الإيمان، حديث: 449.

هِلَالٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَحْوًا؟» قُلْنَا: لَا، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ، إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا»، ثُمَّ قَالَ: «يُنَادِي مُنَادٍ: لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ، فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ الصَّلِيبِ مَعَ صَلِيبِهِمْ، وَأَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ، وَأَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ، حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ، وَغُبَّرَاتٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، ثُمَّ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ، فَيُقَالُ لِلْيَهُودِ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرًا ابْنَ اللهِ، فَيُقَالُ: كَذَبْتُمْ، لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ، فَمَا تُرِيدُونَ؟ قَالُوا: نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا، فَيُقَالُ: اشْرَبُوا، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ، ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارَى: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللهِ، فَيُقَالُ: كَذَبْتُمْ، لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ، فَمَا تُرِيدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا، فَيُقَالُ: اشْرَبُوا، فَيَتَسَاقَطُونَ حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ، فَيُقَالُ: مَا يَحْبِسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ؟ فَيَقُولُونَ: فَارَقْنَاهُمْ وَنَحْنُ أَحْوَجُ مِنَّا إِلَيْهِ الْيَوْمَ، وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي: لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ، وَإِنَّمَا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا.

دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''مطلع صاف ہونے کی صورت میں کیا تمھیں سورج اور چاند دیکھنے میں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے؟'' ہم نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر یقیناً تمھیں اپنے رب کے دیدار میں کوئی تکلیف پیش نہیں آئے گی جیسے تمھیں سورج اور چاند دیکھنے میں کوئی مشقت نہیں ہوتی۔'' پھر فرمایا: ''ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: ہر قوم اس کے ساتھ جائے جس کی وہ پوجا کیا کرتی تھی۔ تب صلیب کے پجاری اپنی صلیب کے ساتھ، بتوں کے پجاری اپنے بتوں کے ساتھ اور تمام معبودان باطلہ کی پوجا پاٹ کرنے والے اپنے معبودوں کے ساتھ چلے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے نیک و بد اور بچے کھچے اہل کتاب باقی رہ جائیں گے۔ اس کے بعد جہنم ان کے سامنے لائی جائے گی جو سراب کی طرح ہو گی۔ پھر یہود سے پوچھا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے: ہم اللہ کے بیٹے عزیر کی پوجا کرتے تھے۔ انھیں کہا جائے گا: تم جھوٹے ہو، اللہ تعالیٰ کی بیوی ہے نہ اولاد۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہم پانی پینا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس سے سیراب کیا جائے۔ ان سے کہا جائے گا: جاؤ پانی پیو، تو وہ دوزخ میں گر پڑیں گے۔ پھر نصاریٰ سے پوچھا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے: ہم اللہ کے بیٹے مسیح کی پوجا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا: تم جھوٹے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ کوئی بیوی ہے اور نہ اس کی اولاد ہی ہے۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: ہم پانی سے سیراب ہونا چاہتے ہیں۔ ان سے کہا جائے گا: جاؤ پیو، تو وہ بھی دوزخ میں گر پڑیں گے یہاں تک کہ اللہ کی عبادت کرنے والے نیک و بد باقی رہ جائیں گے۔ ان سے کہا

جائے گا: تمھیں یہاں کس چیز نے روک رکھا ہے جبکہ باقی سب لوگ اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ جا چکے ہیں؟ وہ کہیں گے: ہم دنیا میں ان سے ایسے وقت جدا ہو گئے تھے کہ ہمیں ان کی زیادہ ضرورت تھی، یعنی ہم دنیا میں ان کے ساتھی نہ تھے اور آخرت میں بھی ان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے۔ بلاشبہ ہم نے ایک اعلان کرنے والے کو اعلان کرتے ہوئے سنا: ہر شخص اس کے ساتھ چلا جائے جس کی وہ عبادت کرتا تھا۔ (ہم تو اپنے رب کی عبادت کرتے تھے) اس لیے ہم اپنے رب کے منتظر ہیں۔''

قَالَ: فَيَأْتِيهِمُ الْجَبَّارُ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَلَا يُكَلِّمُهُ إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ فَيَقُولُ: هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ؟ فَيَقُولُونَ: السَّاقُ، فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَيَذْهَبُ كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا، ثُمَّ يُؤْتَى بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ»، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا الْجَسْرُ؟ قَالَ: «مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ، وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عَقِيفَةٌ، تَكُونُ بِنَجْدٍ، يُقَالُ لَهَا: السَّعْدَانُ، الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ، فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ، وَنَاجٍ مَخْدُوشٌ، وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، حَتَّى يَمُرَّ آخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا، فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ - قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ - مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ، وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِي إِخْوَانِهِمْ

آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اللہ جبار ان کے سامنے اس صورت کے علاوہ دوسری صورت میں آئے گا جس میں انھوں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھا ہو گا۔ وہ کہے گا: میں تمھارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے: واقعی تو ہمارا رب ہے اور اس دن حضرات انبیاء علیہم السلام کے علاوہ اور کوئی اللہ سے گفتگو نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمھیں اپنے رب کی کوئی نشانی معلوم ہے جس کے ذریعے سے تم اسے پہچان سکو؟ وہ کہیں گے: پنڈلی ذریعۂ شناخت ہے، پھر اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کھول دے گا تو ہر مومن اس کے حضور سجدہ ریز ہو جائے گا، صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو محض ریاکاری اور شہرت کے لیے اسے سجدہ کرتے تھے۔ وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پشت ایک تختے کی طرح ہو جائے گی، پھر پل صراط لایا جائے گا اور اسے جہنم کی پشت پر رکھ دیا جائے گا۔'' ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! پل صراط کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ گرنے اور پھسلنے کا مقام ہے اور اس پر لوہے کے نوک دار آنکڑے اور کانٹے ہوں گے۔ وہ لوہے کے کنڈے سعدان نامی جھاڑی کے کانٹوں کی طرح ہوں گے جو نجد میں پائی جاتی ہے، اس پر سے اہل ایمان

يَقُولُونَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا، فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، وَيُحَرِّمُ اللهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا، ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا، ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا».

پلک جھپکنے میں، بجلی کی مانند، ہوا کی مانند، تیز رفتار گھوڑوں اور تیز اونٹوں کی طرح گزر جائیں گے۔ ان میں سے کچھ صحیح سالم نجات پانے والے ہوں گے جبکہ کچھ زخمی ہو کر بالآخر اسے عبور کر جائیں گے اور کچھ جھلس کر آگ میں گرنے والے ہوں گے حتی کہ آخری شخص خود کو گھسیٹ کر اسے پار کرے گا۔ تم لوگ آج کے دن اپنا حق لینے کے لیے جتنا تقاضا اور مطالبہ مجھ سے کرتے ہو اس سے کہیں زیادہ اس وقت مسلمان جبار (اللہ تعالیٰ) سے تقاضا کریں گے جب وہ دیکھیں گے کہ اپنے بھائیوں میں سے صرف انھیں نجات ملی ہے۔ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ نیک عمل کیا کرتے تھے، انھیں دوزخ سے نجات عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ (ان سے) کہے گا: جاؤ، جس کے دل میں ایک دینار کے برابر ایمان پاؤ، اسے دوزخ سے نکال لاؤ، اور اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو آگ پر حرام کر دے گا، تو وہ آئیں گے اور دیکھیں گے کہ کچھ تو قدموں تک آگ میں غائب ہوں گے اور کچھ نصف پنڈلی تک دوزخ میں ہوں گے۔ وہ جنھیں پہچان لیں گے انھیں وہاں سے نکال لائیں گے۔ پھر واپس آئیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: جاؤ اور جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ، چنانچہ وہ جن کو پہچانتے ہوں گے ان کو وہاں سے نکال لائیں گے۔ پھر جب واپس آئیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ وہ جنھیں پہچانیں گے انھیں وہاں سے نکال لائیں گے۔''

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُوا فَاقْرَؤُا: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِن تَكُ حَسَنَةً

حضرت ابوسعید خدری ؓ نے فرمایا: اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے تو یہ آیت کریمہ پڑھو: ''بے شک اللہ تعالیٰ

﴿يُضَعِفْهَا﴾ [النساء: ٤٠] «فَيَشْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ: بَقِيَتْ شَفَاعَتِي، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ: مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَّتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ، إِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ، فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ، وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ، فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ: هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ، أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ، وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ». [راجع: ٢٢]

ایک ذرے کے برابر (بھی) ظلم نہیں کرتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو وہ اسے دگنا کر دے گا۔" پھر انبیاء، اہل ایمان اور فرشتے شفاعت کریں گے۔ اس کے بعد جبار (اللہ تعالیٰ) کا ارشاد ہوگا: اب خاص میری شفاعت باقی رہ گئی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ دوزخ سے ایک مٹھی بھرے گا اور ایسے لوگوں کو نکالے گا جو جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر وہ جنت کے ایک کنارے پر واقع نہر میں ڈال دیے جائیں گے جسے آب حیات کہا جاتا ہے تو وہ نہر کے کنارے پر ایسے ابھریں گے جس طرح دانہ سیلاب کے خس و خاشاک (کوڑے کرکٹ) میں اُگتا ہے۔ تم نے یہ منظر کسی چٹان یا کسی درخت کے پاس دیکھا ہوگا۔ جس پر دھوپ پڑتی رہتی ہے، وہ سبزا ابھرتا ہے اور جس پر سایہ ہوتا ہے وہ سفید ابھرتا ہے۔ وہ آب حیات سے اس طرح نکلیں گے جس طرح موتی چمکتا ہے۔ اس کے بعد ان کی گردنوں پر مہر لگا دی جائے گی (کہ یہ لوگ خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں)۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اہل جنت انھیں "عتقاء الرحمٰن" کے نام سے یاد کریں گے۔ انھیں اللہ تعالیٰ نے اچھا عمل یا بھلا کام کیے بغیر جنت میں داخل کیا ہے۔ ان سے کہا جائے گا: تمھیں وہ سب کچھ ملے گا جو تم دیکھتے ہو اور اتنا ہی مزید دیا جائے گا۔"

فائدہ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی پنڈلی کا بھی ذکر ہے جسے دیکھ کر اہل ایمان اپنے رب کو پہچان لیں گے۔ گویا یہ پنڈلی ایک شناختی علامت ہے۔ اسے ہم ظاہر پر محمول کرتے ہوئے مبنی برحقیقت تسلیم کرتے ہیں۔ اس حدیث میں درج ذیل آیت کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور انھیں سجدے کے لیے بلایا جائے گا تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے۔"[1]

٧٤٤٠ - وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ

[7440] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن اہل ایمان کو ایک مقام پر روک لیا جائے گا جس کے باعث وہ غمگین اور پریشان ہوں گے

[1] القلم 68:42.

يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَهُمُّوا بِذٰلِكَ فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، لِتَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا، قَالَ: فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، قَالَ: وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ: أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ، وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ: سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ، وَلٰكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ. قَالَ: فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ كَذَبَهُنَّ، وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسٰى عَبْدًا آتَاهُ اللهُ التَّوْرَاةَ، وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا. قَالَ: فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ: قَتْلَهُ النَّفْسَ، وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيسٰى عَبْدَ اللهِ وَرَسُولَهُ، وَرُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ، قَالَ: فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدًا غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهِ، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي، فَيَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَ، قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا

اور کہیں گے: کاش ہم اپنے رب کے حضور کوئی سفارش پیش کریں تاکہ وہ ہمیں اس پریشانی سے نجات دے، چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے: آپ حضرت آدم ہیں۔ تمام لوگوں کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، پھر جنت میں ٹھہرایا۔ آپ کے لیے اپنے فرشتوں سے سجدہ کرایا اور آپ کو تمام اشیاء کے نام سکھائے، آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کریں کہ وہ ہمیں اس پریشانی سے نجات دے۔ وہ جواب دیں گے: میں تمھاری سفارش کرنے والا نہیں ہوں۔ وہ اپنی خطا یاد کریں گے جو انھوں نے درخت کا پھل کھانے سے متعلق کی تھی، حالانکہ انھیں اس سے منع کیا گیا تھا۔ وہ کہیں گے: تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ پہلے نبی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف بھیجا تھا تو لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ کہیں گے: میں تمھاری سفارش کرنے کے قابل نہیں ہوں اور وہ اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو انھوں نے علم کے بغیر اللہ رب العزت سے سوال کر کے کی تھی۔ وہ کہیں گے: تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو رحمٰن کے خلیل ہیں، چنانچہ سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے: میں بھی تمھاری سفارش کے اہل نہیں ہوں۔ وہ ان تین باتوں کو یاد کریں گے جو انھوں نے بظاہر خلاف واقعہ کی تھیں، اور کہیں گے: تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ ایسے بندے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے تورات دی، ان سے گفتگو فرمائی اور انھیں اپنے قریب کر کے ان سے راز و نیاز کی باتیں کیں، چنانچہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس لائق نہیں ہوں۔ وہ اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو انھوں نے ایک آدمی کو قتل کر کے کی تھی۔ وہ کہیں گے: تم

فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ».

عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کی روح اور اس کا حکم ہیں، چنانچہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ فرمائیں گے: میں اس لائق نہیں ہوں، تم لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ، وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں جن کے اگلے پچھلے سب گناہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیے ہیں، چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت مانگوں گا۔ مجھے اس کی اجازت دی جائے گی۔ پھر میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہی اس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ۔ بات کہو اسے سنا جائے گا۔ سفارش کرو تو قبول کی جائے گی اور سوال کرو وہ تمھیں دیا جائے گا، تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ کی ایسی تعریف و توصیف کروں گا جو اس وقت اللہ تعالیٰ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں سفارش کروں گا جس کے لیے ایک حد مقرر کی جائے گی اور میں اس کے مطابق لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔''

قَالَ قَتَادَةُ: وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا يَقُولُ: «فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَ، قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، قَالَ: ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ.

حضرت قتادہ نے (حضرت انس کے حوالے سے) بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر میں نکلوں گا اور انھیں جہنم سے نکال کر جنت میں پہنچاؤں گا۔ پھر میں لوٹ آؤں گا۔ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کروں گا اور مجھے اجازت دی جائے گی۔ جب میں وہاں اپنے رب کو دیکھوں گا تو پہلے کی طرح سجدے میں گر جاؤں گا۔ پھر جب تک اللہ چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ اس کے بعد ارشاد ہو گا: محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور بات کہو اسے سنا جائے گا۔ سفارش کرو تمھاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ جو سوال کرو گے وہ پورا ہو گا۔ تب

میں اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف کروں گا جو اس وقت اللہ تعالیٰ مجھے تعلیم دے گا۔ پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی تو میں اس کے مطابق لوگوں کو وہاں سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔‘‘

قَالَ قَتَادَةُ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، قَالَ: ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ - قَالَ قَتَادَةُ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: - فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ، أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ». قَالَ: ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿عَسَىٰٓ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ [الإسراء:٧٩] قَالَ: وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ ﷺ. [راجع: ٤٤]

حضرت قتادہ نے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میں خود وہاں سے نکل کر لوگوں کو جہنم سے نکالوں گا اور انھیں جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری مرتبہ وہاں سے لوٹ کر آؤں گا اور اپنے رب سے اس کی بارگاہ میں حاضری کے لیے اجازت چاہوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی اور اپنے رب العزت کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا، پھر ارشاد ہو گا: اے محمد! سر اٹھاؤ۔ بات کہو، اسے سنا جائے گا۔ شفاعت کرو اسے قبول کیا جائے گا۔ سوال کرو تمھیں دیا جائے گا۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا کروں گا جو اس وقت وہ مجھے سکھائے گا۔ اس کے بعد میں سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں اس کے مطابق لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ حضرت قتادہ نے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میں وہاں سے نکل کر لوگوں کو جہنم سے نکالوں گا اور انھیں جنت میں داخل کروں گا حتی کہ دوزخ میں وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جنھوں نے قرآن کے مطابق جہنم میں ہمیشہ رہنا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ’’امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کر دے۔‘‘ پھر آپ نے فرمایا: ’’یہی وہ مقام محمود ہے جس کے متعلق تمھارے نبی ﷺ سے وعدہ کیا گیا ہے۔‘‘

٧٤٤١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ:

[7441] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنِي عَمِّي: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ وَقَالَ لَهُمْ: «اِصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ، فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ». [راجع: ٣١٤٦]

رسول اللہ ﷺ نے انصار کو پیغام بھیجا اور انھیں ایک ڈیرے میں جمع کیا۔ پھر ان سے فرمایا: ''تم صبر کرو حتی کہ تم (قیامت کے دن) اللہ اور اس کے رسول سے ملاقات کرو۔ یقیناً میں اس وقت حوض کوثر پر ہوں گا۔''

٧٤٤٢ - حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ. اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ خَاصَمْتُ، وَبِكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ». [راجع: ١١٢٠]

[7442] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت تہجد کی نماز پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے حمد و ثنا ہے۔ تو آسمان و زمین کو تھامنے والا ہے۔ تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے۔ تو آسمان و زمین اور جو ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے۔ اور تو ہی ہر قسم کی تعریف کا سزاوار ہے۔ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کو روشن کرنے والا ہے۔ تو سچا، تیری بات سچی، تیرا وعدہ مبنی برحقیقت اور تیری ملاقات بھی حقیقت ہے۔ جنت سچ، دوزخ برحق اور قیامت بھی مبنی برحقیقت ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور سر تسلیم خم کر دیا۔ میں تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسا کیا۔ تیرے پاس ہی اپنے جھگڑے لے گیا اور تیری ہی مدد سے میں نے مقابلہ کیا۔ اے اللہ! مجھے معاف کر دے جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو بعد میں کروں گا اور وہ گناہ بھی جو چھپ کر کیے، نیز وہ بھی جو علانیہ کیے اور وہ گناہ بھی بخش دے جنھیں تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ: قَيَّامُ.

قیس بن سعد اور ابوزبیر نے امام طاؤس کے حوالے سے (قَیِّم کے بجائے) قَیَّام بیان کیا ہے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْقَيُّومُ: الْقَائِمُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، وَقَرَأَ عُمَرُ: الْقَيَّامُ، وَكِلَاهُمَا مَدْحٌ.

امام مجاہد نے کہا: قیوم وہ ہے جو ہر چیز کی نگرانی کرنے والا ہو۔ حضرت عمر ؓ نے قیام پڑھا ہے۔ قیوم اور قیام

دونوں مدح کے لیے ہیں۔

٧٤٤٣ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ». [راجع: ١٤١٣]

[7443] حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہوگا جس سے اس کا رب کلام نہ کرے۔ کلام کرتے وقت اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا اور نہ کوئی حجاب ہی ہوگا جو اسے پردے میں رکھے۔''

٧٤٤٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ». [راجع: ٤٨٧٨]

[7444] حضرت عبداللہ بن قیس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''دو جنتیں ایسی ہوں گی جو خود، ان کے برتن اور ان کا تمام ساز و سامان چاندی کا ہوگا اور دو جنتیں ایسی ہوں گی کہ وہ خود، ان کے برتن اور ان کا تمام ساز و سامان سونے کا ہوگا۔ اور جنت عدن میں اہل جنت اور اللہ کے دیدار کے درمیان صرف کبریائی کی چادر حائل ہوگی جو ذات باری تعالیٰ کے چہرے پر ہوگی۔''

٧٤٤٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ وَجَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ كَاذِبَةٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ». قَالَ عَبْدُ اللهِ: ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ٧٧]. [راجع: ٢٣٥٦]

[7445] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جھوٹی قسم اٹھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیا لیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہو گا۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے کہا: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے تصدیق کے طور پر درج ذیل آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی سی قیمت کے عوض فروخت کر دیتے ہیں تو ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے کلام نہیں کرے گا......''

٧٤٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي

[7446] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تین شخص

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ». [راجع: ٢٣٥٨]

ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا: ایک وہ جس نے کسی سامان کے متعلق قسم اٹھائی کہ اس نے اسے اتنے میں خریدا ہے، حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔ دوسرا وہ جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم اس لیے کھائی کہ کسی مسلمان کا مال غصب کر سکے، تیسرا وہ شخص جس نے ضرورت سے زائد پانی، مانگنے والوں کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: آج میں تجھ سے اپنا فضل روک لیتا ہوں جس طرح تو نے ضرورت سے زائد چیز سے دوسروں کو روکا تھا جسے تیرے ہاتھوں نے بنایا بھی نہیں تھا۔''

٧٤٤٧ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحَجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟»، قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ ذَا الْحَجَّةِ؟»، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟»، قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُه أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟»، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ

[7447] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''زمانہ اپنی اس قدیم حالت پر گھوم کر آ گیا ہے جس روز سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ ماہ کا ہوتا ہے جن میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔ تین مسلسل، یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم، ایک مضر قبیلے کا رجب جو جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان میں آتا ہے۔ اور یہ کون سا مہینہ ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا: ''یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟'' ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ پھر آپ خاموش رہے حتی کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا: ''کیا بلدۂ طیبہ (مکہ) نہیں ہے؟'' ہم نے کہا: کیوں نہیں؟ پھر فرمایا: ''یہ کون سا دن ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، پھر آپ

مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: - وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا لِيُبْلِغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ».

خاموش رہے حتی کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا: ''کیا یہ قربانی کا دن نہیں؟'' ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''بے شک تمھارے خون، تمھارے مال اور تمھاری عزتیں اسی طرح حرام ہیں جس طرح اس دن کی حرمت اس مہینے میں اور اس شہر میں ہے۔ اور عنقریب تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے اور وہ تمھارے اعمال کے متعلق تم سے پوچھے گا۔ دیکھنا تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ خبردار! جو شخص حاضر ہے وہ غائب کو یہ پیغام پہنچا دے۔ ممکن ہے جن کو پیغام پہنچایا جائے وہ براہ راست سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوں۔''

فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ: صَدَقَ النَّبِيُّ ﷺ، - ثُمَّ قَالَ: «أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟». [راجع: ٦٧]

چنانچہ راوی محمد بن سیرین جب اس کا ذکر کرتے تو کہتے: نبی ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''خبردار! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ کیا میں نے پہنچا دیا؟''

(٢٥) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ رَحْمَتَ ٱللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ ٱلْمُحْسِنِينَ﴾ [الأعراف: ٥٦]

باب: 25- ارشاد باری تعالیٰ: ''یقیناً اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے'' کا بیان

٧٤٤٨ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِبَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ يَقْضِي، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَهَا، فَأَرْسَلَ: «إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ، وَلِلَّهِ مَا أَعْطَى، وَكُلٌّ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ»، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ فَأَقْسَمَتْ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقُمْتُ وَمَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَعُبَادَةُ

[7448] حضرت اسامہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی ایک صاحبزادی کا بیٹا فوت ہو رہا تھا تو انھوں نے آپ ﷺ کو تشریف لانے کے لیے پیغام بھیجا۔ آپ ﷺ نے جواب بھیجا: ''اللہ ہی کا تھا جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا اور ہر شے ایک مقرر حد تک کے لیے ہے۔ انھیں چاہیے کہ صبر کریں اور ثواب کی امید رکھیں۔'' صاحبزادی نے دوبارہ پیغام بھیجا اور آپ کو قسم دی کہ ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اٹھے اور میں

ابْنُ الصَّامِتِ، فَلَمَّا دَخَلْنَا نَاوَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ الصَّبِيَّ، وَنَفْسُهُ تَقَلْقَلُ فِي صَدْرِهِ - حَسِبْتُهُ قَالَ: - كَأَنَّهَا شَنَّةٌ، فَبَكَى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: أَتَبْكِي؟ فَقَالَ: «إِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ». [راجع: ١٢٨٤]

بھی آپ کے ساتھ چلا۔ حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم بھی ساتھ روانہ ہوئے۔ جب ہم صاحبزادی کے گھر داخل ہوئے تو اہل خانہ نے بچے کو رسول اللہ ﷺ کی گود میں دے دیا۔ اس وقت بچے کا سانس اکھڑ رہا تھا۔ وہ پرانی مشک کی طرح تھا، رسول اللہ ﷺ بچے کی حالت دیکھ کر رو پڑے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ رو رہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بس اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے اپنے رحم کرنے والے بندوں پر۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد اس امر کو بیان کرنا ہے کہ بعض اوقات رحمت کا اطلاق مخلوق پر ہوتا ہے، اور یہ اس رحمت کا نتیجہ ہوتا ہے جو رحمت صفت باری تعالیٰ ہے۔

٧٤٤٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَى رَبِّهِمَا، فَقَالَتِ الْجَنَّةُ: يَا رَبِّ! مَا لَهَا لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ؟ وَقَالَتِ النَّارُ - يَعْنِي -: أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ، فَقَالَ اللهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِي أُصِيبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا، قَالَ: فَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا، وَإِنَّهُ يُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ يَشَاءُ فَيُلْقَوْنَ فِيهَا فَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ؟ ثَلَاثًا، حَتَّى يَضَعَ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَمْتَلِئُ، وَيُرَدُّ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ: قَطْ، قَطْ، قَطْ». [راجع: ٤٨٤٩]

[7449] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ نے اپنے رب کے پاس جھگڑا کیا۔ جنت نے کہا: اے میرے رب! اس کا کیا حال ہے کہ اس میں صرف کمزور لوگ اور گرے پڑے فقیر ہی داخل ہوں گے؟ دوزخ نے کہا: اے میرے رب! میں تو متکبرین کے لیے خاص کی گئی ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے۔ دوزخ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے۔ تیرے ذریعے سے میں جسے چاہوں گا عذاب دوں گا۔ تم دونوں میں سے ہر ایک کو بھرنا ہے۔ جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور دوزخ کے لیے جو چاہے گا (موقع پر) پیدا کر دے گا پھر انھیں دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اس کے بعد بھی دوزخ کہے گی: ابھی اور بھی گنجائش ہے۔ تین بار ایسا ہوگا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں اس میں رکھ دے گا تو وہ بھر جائے گی، اس کے کچھ حصے دوسروں سے مل جائیں گے اور وہ کہے گی: بس، بس اور

بس (میں اب بھر گئی ہوں)۔"

٧٤٥٠ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً، ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ، يُقَالُ لَهُمْ: الْجَهَنَّمِيُّونَ». [راجع: ٦٥٥٩]

[7450] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "کچھ لوگ ان گناہوں کی پاداش میں جو انھوں نے کیے ہوں گے آگ سے جھلس جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل سے انھیں جنت میں داخل کرے گا۔ ایسے لوگوں کو جہنمی کہا جائے گا۔"

وَقَالَ هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کیا۔

(٢٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ يُمْسِكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ أَن تَزُولَا﴾ [فاطر: ٤١]

باب: 26- ارشاد باری تعالیٰ: "یقیناً اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ کہیں سرک (اپنی جگہ سے ہٹ) (نہ) جائیں" کا بیان

٧٤٥١ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللهَ يَضَعُ السَّمَاءَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْأَرْضَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ وَالْأَنْهَارَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُولُ بِيَدِهِ: أَنَا الْمَلِكُ. فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «﴿وَمَا قَدَرُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦ﴾ [الزمر: ٦٧]». [راجع: ٤٨١١]

[7451] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک یہودی عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمین کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درخت اور نہریں ایک انگلی پر اور دیگر تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا، پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہے گا: میں ہی بادشاہ ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس دیے اور (بطور تصدیق) یہ آیت پڑھی: "اور انھوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔"

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات ایسی ہیں جن سے باری تعالیٰ ازل سے ابد تک متصف ہے جیسا کہ سمع، بصر اور علم وغیرہ۔ اور بعض صفات ایسی ہیں جو اللہ کی مشیت اور ارادے پر موقوف ہیں۔ ان میں سے امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک صفت کا ذکر کیا ہے کہ وہ زمین و آسمان کو تھامے ہوئے ہے۔ پھر ایک وقت آئے گا کہ انھیں اپنی انگلیوں پر رکھ کر جھٹکا دے گا اور کہے گا: میں ہی بادشاہ ہوں، آج متکبر اور جبار اور بادشاہ کہاں ہیں؟

(٢٧) بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَلَائِقِ

وَهُوَ فِعْلُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَأَمْرُهُ، فَالرَّبُّ بِصِفَاتِهِ وَفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ، وَهُوَ الْخَالِقُ هُوَ الْمُكَوِّنُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ، وَمَا كَانَ بِفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَتَخْلِيقِهِ وَتَكْوِينِهِ فَهُوَ مَفْعُولٌ وَمَخْلُوقٌ وَمُكَوَّنٌ.

٧٤٥٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا، لِأَنْظُرَ كَيْفَ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ [بِاللَّيْلِ]، فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَخِيرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ: ﴿إِنَّ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿لِأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ﴾ [آل عمران: ١٩٠] ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ، ثُمَّ صَلَّى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ. [راجع: ١١٧]

باب: 27- آسمان و زمین اور ان کے علاوہ دیگر مخلوقات کی پیدائش کا بیان

یہ تخلیق اللہ تعالیٰ کا فعل اور اس کا امر ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ اپنی صفات، فعل اور امر سمیت خالق اور مکوّن ہے، مخلوق نہیں۔ اور جو کچھ اس کے فعل، امر، تخلیق اور تکوین کے سبب پیدا ہوا وہ مفعول، مخلوق اور مکوّن ہے۔

[7452] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہا جبکہ اس رات نبی ﷺ بھی ان کے پاس موجود تھے۔ وہاں رات گزارنے کا مقصد رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز دیکھنا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کچھ وقت تو اپنی زوجہ محترمہ سے محو گفتگو رہے، پھر سو گئے۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ یا کچھ حصہ باقی رہ گیا تو آپ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھ کر یہ آیت پڑھی: ''بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں (رات اور دن کے باری باری آنے جانے میں) اہل عقل کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔'' پھر اٹھ کر آپ نے وضو فرمایا اور مسواک کی، اس کے بعد گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان دی تو آپ ﷺ نے دو رکعت (سنت فجر) پڑھیں، پھر باہر تشریف لے گئے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

(٢٨) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا ٱلْمُرْسَلِينَ﴾ [الصافات: ١٧١]

باب: 28- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور بلاشبہ یقیناً ہمارے بھیجے ہوئے بندوں (رسولوں) کے لیے ہماری بات پہلے سے ہو چکی'' کا بیان

٧٤٥٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَمَّا قَضَى اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي». [راجع: ٣١٩٤]

[7453] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کر لیا تو عرش کے اوپر اپنے پاس یہ لکھا: میری رحمت میرے غضب سے آگے بڑھ گئی ہے۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ وہ تحریر جو اللہ تعالیٰ نے کائنات کے پیدا کرنے سے پہلے لکھی تھی، اس میں یہ لکھا تھا کہ ہمارے بندے جو رسول ہیں اخلاقی اعتبار سے ضرور غالب رہیں گے۔ یہ تحریر انبیاء اور ان کی اقوام سے پہلے لکھی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ، یعنی اس کا کلام غیر مخلوق ہے، البتہ اس کا تعلق بندوں سے حادث ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کی مدد کرنا اس رحمت کا نتیجہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رحمت اور غضب قدیم صفات ہیں اور دونوں صفات فعل سے ہیں، صفات ذات سے نہیں اور دونوں فعلوں میں سے ایک کی دوسرے پر سبقت جائز ہے۔

٧٤٥٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: «إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَهُ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَهُ. ثُمَّ يُبْعَثُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيُؤْذَنُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيَكْتُبُ: رِزْقَهُ، وَأَجَلَهُ، وَعَمَلَهُ، وَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ. ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى لَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا». [راجع: ٣٢٠٨]

[7454] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا جو صادق و مصدوق ہیں: ''تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس طرح ہے کہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن اور چالیس رات نطفہ جمع رہتا ہے، پھر وہ اسی طرح جمے ہوئے خون کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں میں گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے۔ پھر اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور اسے چار چیزوں کا حکم ہوتا ہے۔ وہ اس کا رزق، اس کی موت، اس کا عمل اور اس کا نیک یا بد ہونا لکھ لیتا ہے۔ اس کے بعد اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ بے شک تم میں سے ایک اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے حتی کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر غالب آ جاتی ہے اور وہ اہل جہنم کے سے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص اہل جہنم کے سے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے

تو تقدیر غالب آ جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ اہل جنت کے سے عمل کرنے لگتا ہے، پھر وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔"

٧٤٥٥ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى : حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ ذَرٍّ : سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «يَا جِبْرِيلُ! مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا؟» فَنَزَلَتْ : ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ [مريم: ٦٤]، قَالَ : كَانَ هٰذَا الْجَوَابَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ. [راجع: ٣٢١٨]

[7455] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اے جبرئیل! آپ کو ہمارے پاس اس سے زیادہ مرتبہ آنے میں کیا رکاوٹ ہے جتنا آپ پہلے آتے رہتے ہیں؟" تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: "ہم تیرے رب کے حکم کے بغیر نازل نہیں ہوتے۔ اسی کا ہے وہ سب کچھ جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے....." آیت کریمہ میں مذکورہ جواب حضرت محمد ﷺ کے لیے نازل ہوا۔

٧٤٥٦ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَسِيبٍ، فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَا تَسْأَلُوهُ، فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى الْعَسِيبِ وَأَنَا خَلْفَهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوحٰى إِلَيْهِ، فَقَالَ : «﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِ ۖ قُلِ ٱلرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّى وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾» [الإسراء: ٨٥]. فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا تَسْأَلُوهُ. [راجع: ١٢٥]

[7456] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے ایک کھیت میں جا رہا تھا جبکہ آپ ﷺ کھجور کی ایک چھڑی کے سہارے چل رہے تھے۔ آپ چند یہودیوں کے پاس سے گزرے تو انھوں نے ایک دوسرے سے کہا: ان سے روح کے متعلق دریافت کرو۔ ایک نے کہا: ان سے روح کے متعلق مت پوچھو۔ آخر انھوں نے آپ سے روح کے متعلق پوچھ ہی لیا تو آپ چھڑی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے جبکہ میں آپ کے پیچھے تھا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: "اور لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں۔ ان سے فرما دیں کہ روح تو میرے رب کا امر ہے اور تمھیں بہت کم علم دیا گیا ہے۔" پھر ان یہودیوں نے ایک دوسرے سے کہا: ہم نے تمھیں خبردار کر دیا تھا کہ ان سے کچھ نہ پوچھو۔

٧٤٥٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ

[7457] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہے جو اللہ

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ، بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ». [راجع: ٣٦]

کی راہ میں جہاد کرے جبکہ اس کو اللہ کی راہ میں جہاد اور اس کے کلمات کی تصدیق نے نکالا ہو۔ (اللہ ضامن ہے کہ) وہ اسے جنت میں داخل کرے گا یا ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ اسی گھر میں واپس لوٹائے گا جہاں سے وہ نکلا تھا۔"

٧٤٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، فَأَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ قَالَ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ». [راجع: ١٢٣]

[7458] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: کوئی شخص خاندانی حمیت کی وجہ سے جنگ کرتا ہے، کوئی بہادری دکھانے کے لیے میدان جنگ میں کود پڑتا ہے اور کوئی محض ریا کاری اور شہرت کے لیے لڑتا ہے تو ان میں سے کون اللہ کے راستے میں ہے؟ آپ نے فرمایا: "جو اللہ کے دین کی سربلندی اور اس کے غلبے کے لیے لڑتا ہے تو وہ لڑنا اللہ کی راہ میں ہے۔"

فائدہ: جس لڑائی کا مقصد کفر وشرک کو نیچا دکھانا اور توحید وسنت کو بلند کرنا ہو وہ اللہ کی راہ میں لڑنا ہے۔ اس کے علاوہ جنگ و قتال کی تمام اقسام تخریب کاری اور دہشت گردی ہے جو اللہ کی شریعت میں انتہائی ناپسندیدہ حرکت ہے۔ اسی طرح مال و دولت اور اقتدار کے حصول کے لیے لڑائی کرنا بھی جہاد فی سبیل اللہ نہیں۔

(٢٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَآ أَرَدْنَٰهُ﴾ [النحل: ٤٠]

باب: 29- ارشاد باری تعالیٰ: "ہم جب کسی چیز کا ارادہ کرلیں تو اس کے لیے ہمارا کہنا صرف یہ ہوتا ہے کہ......" کا بیان

٧٤٥٩ - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ». [راجع: ٣٦٤٠]

[7459] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "میری امت میں سے ایک گروہ دوسرے لوگوں پر غالب رہے گا یہاں تک کہ ان کے پاس اللہ کا امر، یعنی قیامت آجائے گی۔"

٧٤٦٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

[7460] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ كَذَّبَهُمْ وَلَا مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ». [راجع: ٧١]

نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ”میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، اسے جھٹلانے والے اور دیگر مخالفین کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا امر، یعنی قیامت آ جائے گی اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔“

فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ: سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّامِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: هٰذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّامِ.

مالک بن یخامر نے کہا: میں نے حضرت معاذ ؓ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ یہ گروہ شام میں ہو گا، اس پر حضرت معاویہ نے کہا: یہ مالک بن یخامر، حضرت معاذ ؓ کے حوالے سے بیان کرتا کہ وہ گروہ شام میں ہو گا۔

٧٤٦١ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ: «لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ». [راجع: ٣٦٢٠]

[7461] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ مسیلمہ کذاب کے پاس رُکے جبکہ وہ اپنے حامیوں کے ہمراہ تھا، آپ نے اس سے فرمایا: ”اگر تو مجھ سے یہ (لکڑی کا) ٹکڑا بھی مانگے تو میں تجھے یہ بھی نہ دوں گا۔ اور تیرے متعلق اللہ کا جو حکم ہے تو اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور اگر تو نے (اسلام سے) روگردانی کی تو اللہ تجھے تباہ و برباد کر دے گا۔“

فائدہ: مسیلمہ کذاب نے یمامہ کے علاقے میں نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ انتہائی شعبدہ باز انسان تھا، بہت سے لوگ اس سے متأثر ہو کر اس کے پیروکار ہو گئے۔ وہ بہت سے لوگوں کو ساتھ لے کر مدینہ طیبہ آیا اور رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ اگر آپ مجھے اپنے بعد خلیفہ نامزد کر دیں تو میں اپنے ساتھیوں سمیت آپ پر ایمان لے آتا ہوں۔ آپ کے ہاتھ میں اس وقت کھجور کی چھڑی تھی، آپ نے فرمایا: ”خلافت تو بڑی چیز ہے میں تجھے چھڑی کا یہ ٹکڑا بھی دینے کے لیے تیار نہیں۔ آخر کار مسیلمہ کذاب اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس یمامہ چلا گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے اپنے دور خلافت میں اس کے خلاف لشکر کشی کی جس میں مسلمان غالب آئے اور اسے حضرت وحشی ؓ نے قتل کر کے جہنم پہنچایا۔①

٧٤٦٢ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِي

[7462] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ مدینہ طیبہ کے ایک کھیت میں نبی ﷺ کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ اپنے ہاتھ میں پکڑی

① صحيح البخاري، المغازي، حديث: 3620.

مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ حَرْثِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ، فَمَرَرْنَا عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُوهُ، أَنْ يَجِيءَ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَنَسْأَلَنَّهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! مَا الرُّوحُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقَالَ: «وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ، قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا».

ہوئی ایک چھڑی کا سہارا لیے جا رہے تھے۔ اتنے میں ہم یہودیوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے تو انھوں نے آپس میں کہا: ان سے روح کے متعلق پوچھو۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا: ان سے نہ پوچھو، مبادا ایسا جواب دیں جو تمھیں ناگوار ہو، اس کے باوجود کچھ یہودیوں نے کہا: ہم ضرور پوچھیں گے، چنانچہ ان میں سے ایک آدمی نے اٹھ کر کہا: اے ابوالقاسم! روح کیا چیز ہے؟ نبی ﷺ اس (کو جواب دینے) سے خاموش رہے تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ”وہ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دیجیے روح میرے رب کا امر ہے اور تمھیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔“

قَالَ الْأَعْمَشُ: هٰكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا. [راجع: ١٢٥]

اعمش نے کہا: ہماری قراءت میں اسی طرح ہے، یعنی أُوْتُوْا.

(٣٠) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿قُل لَّوْ كَانَ ٱلْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَٰتِ رَبِّى﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِۦ مَدَدًا﴾ [الكهف: ١٠٩]، وَقَوْلِهِ: ﴿وَلَوْ أَنَّمَا فِى ٱلْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَٰمٌ وَٱلْبَحْرُ يَمُدُّهُۥ مِنۢ بَعْدِهِۦ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَٰتُ ٱللَّهِ﴾ [لقمان: ٢٧] ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ يُغْشِى ٱلَّيْلَ ٱلنَّهَارَ﴾ [الأعراف: ٥٤]

باب: 30- ارشاد باری تعالیٰ: ”آپ کہہ دیں کہ اگر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے سمندر سیاہی بن جائے ...... اگرچہ ہم مدد کے لیے اس جیسا اور لے آئیں“ نیز: ”زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائے، پھر اس کے بعد سات مزید سمندر بھی ہوں تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔“ نیز: ”یقیناً تمھارا رب وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر اپنے عرش پر مستوی ہوا، وہ رات سے دن کو ڈھانپتا ہے“ کا بیان

سَخَّرَ: ذَلَّلَ.

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سخر کے معنی ہیں: اس نے کام میں لگا دیا ہے۔

٧٤٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ، أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ». [راجع: ٣٦]

[7463] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ وہ شخص اپنے گھر سے اس لیے نکلتا ہے کہ خالص اللہ کے راستے میں جہاد کرے اور اس کے کلمۂ توحید کی تصدیق کرے۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا یا ثواب وغنیمت کے ساتھ اس کو گھر واپس کرے گا۔''

(٣١) بَابٌ: فِي الْمَشِيئَةِ وَالْإِرَادَةِ

باب: 31- اللہ کی مشیت اور اس کے ارادے کا بیان

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿تُؤْتِي ٱلْمُلْكَ مَن تَشَآءُ﴾ [آل عمران: ٢٦] ﴿وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ﴾ [التكوير: ٢٩] ﴿وَلَا تَقُولَنَّ لِشَاْيۡءٍ إِنِّي فَاعِلٞ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ﴾ [الكهف: ٢٣، ٢٤] ﴿إِنَّكَ لَا تَهۡدِي مَنۡ أَحۡبَبۡتَ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَهۡدِي مَن يَشَآءُ﴾ [القصص: ٥٦]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تو جسے چاہے بادشاہی دیتا ہے۔'' ''اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ چاہے۔'' ''کسی چیز کے متعلق کبھی یہ نہ کہنا کہ میں کل یہ ضرور کروں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے۔'' ''(اے نبی!) بے شک آپ ہدایت نہیں دے سکتے جسے آپ چاہیں بلکہ اللہ ہی ہدایت دیتا ہے جس کو چاہے۔''

قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ: نَزَلَتْ فِي أَبِي طَالِبٍ ﴿يُرِيدُ ٱللَّهُ بِكُمُ ٱلۡيُسۡرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ ٱلۡعُسۡرَ﴾ [البقرة: ١٨٥].

حضرت سعید بن مسیب اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا آیت ابو طالب کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ ''اللہ تمھارے ساتھ نرمی چاہتا ہے سختی کا برتاؤ نہیں چاہتا۔''

٧٤٦٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دَعَوْتُمُ اللهَ فَاعْزِمُوا فِي الدُّعَاءِ، وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي، فَإِنَّ اللهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ». [راجع: ٦٣٣٨]

[7464] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اللہ سے دعا کرو تو عزم کے ساتھ کرو۔ اور تم میں سے کوئی یوں نہ کہے: اگر تو چاہے تو مجھے عطا کر دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی بھی مجبور نہیں کر سکتا۔''

٧٤٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا

[7465] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ ان کے اور اپنی لخت جگر

أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُمْ: «أَلَا تُصَلُّونَ؟» قَالَ عَلِيٌّ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا. فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ قُلْتُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ: «﴿وَكَانَ الْإِنسَٰنُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ [الكهف: ٥٤]». [راجع: ١١٢٧]

سیدہ فاطمہ ؓ کے گھر تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا: ''تم لوگ (تہجد کی) نماز کیوں نہیں پڑھتے؟'' حضرت علی ؓ کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا: اللہ کے رسول! ہمارے نفس اللہ کے ہاتھ میں ہیں، وہ جب ہمیں اٹھانا چاہے گا اٹھا دے گا۔ جب میں نے یہ بات کہی تو رسول اللہ ﷺ واپس چلے گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے آپ کو واپس جاتے ہوئے کہتے سنا جبکہ آپ اپنی ران پر ہاتھ مار کر یہ فرما رہے تھے: ''انسان ہمیشہ سے تمام چیزوں سے زیادہ جھگڑالو ہے۔''

٧٤٦٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ يَفِيءُ وَرَقُهُ، مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ تُكَفِّئُهَا، فَإِذَا سَكَنَتِ اعْتَدَلَتْ، وَكَذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ يُكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ. وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ صَمَّاءُ مُعْتَدِلَةٌ حَتَّى يَقْصِمَهَا اللهُ إِذَا شَاءَ». [راجع: ٥٦٤٤]

[7466] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال کھیت کے نرم پودے کی سی ہے، جدھر کی ہوا چلتی ہے اس کے پتے ادھر ہی جھک جاتے ہیں۔ جب ہوا رک جاتی ہے تو وہ سیدھا ہو جاتا ہے، یعنی ہوائیں اسے اِدھر اُدھر جھکاتی رہتی ہیں۔ اسی طرح مومن بلاؤں اور مصیبتوں کی وجہ سے اِدھر اُدھر جھکتا رہتا ہے۔ اور کافر کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے جو ایک حالت پر کھڑا رہتا ہے حتی کہ جب اللہ چاہتا ہے اسے یکبار ہی اکھاڑ پھینکتا ہے۔''

٧٤٦٧ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ: «إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ

[7467] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ منبر پر کھڑے فرما رہے تھے: ''تمھارا زمانہ گزشتہ امتوں کے مقابلے میں ایسا ہے جیسا کہ نماز عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے۔ اہل تورات کو تورات دی گئی اور انھوں نے

الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ، ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُعْطِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، قَالَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ: رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ أَقَلُّ عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا، قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لَا، فَقَالَ: فَذٰلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ». [راجع: ٥٥٧]

اس پر عمل کیا یہاں تک کہ آدھا دن گزر گیا، پھر وہ عاجز آ گئے۔ انھیں ایک ایک قیراط اجرت دی گئی۔ پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی۔ انھوں نے اس پر عصر کی نماز تک عمل کیا۔ پھر وہ اس پر عمل سے عاجز آ گئے تو انھیں بھی ایک ایک قیراط دے دیا گیا۔ اس کے بعد تمھیں قرآن دیا گیا اور تم نے اس پر غروب آفتاب تک عمل کیا تو تمھیں دو دو قیراط دیے گئے۔ اہل تورات نے کہا: اے ہمارے رب! ان لوگوں نے کام تھوڑا کیا لیکن اجرت زیادہ پائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میں نے تمھاری اجرت میں کوئی کمی کی ہے؟'' انھوں نے کہا: نہیں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یہ تو میرا فضل ہے میں جس پر چاہتا ہوں کرتا ہوں۔''

٧٤٦٨ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ الْمُسْنَدِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ فَقَالَ: «أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَطَهُورٌ، وَمَنْ سَتَرَهُ اللهُ فَذٰلِكَ إِلَى اللهِ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ». [راجع: ١٨]

[7468] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ آپ نے بیعت لیتے وقت فرمایا: ''میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے اور نہ کسی پر بہتان ہی باندھو گے جو تم نے خود تیار کیا ہو، نیکی کے کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ جس نے یہ عہد پورا کیا اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے اور جس نے لغزش کی اور اسے دنیا ہی میں پکڑ لیا گیا تو یہ (حد) اس کے لیے گناہوں کا کفارہ اور پاکیزگی کا ذریعہ ہوگی اور جس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈالا تو وہ اللہ کے حوالے ہے، وہ اگر چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے۔''

٧٤٦٩ - **حَدَّثَنَا** مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي

[7469] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں۔ انھوں نے

هُرَيْرَةَ: «أَنَّ نَبِيَّ اللهِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَانَ لَهُ سِتُّونَ امْرَأَةً فَقَالَ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي فَلْتَحْمِلَنَّ كُلُّ امْرَأَةٍ وَلْتَلِدَنَّ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ فَمَا وَلَدَتْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ، وَلَدَتْ شِقَّ غُلَامٍ». قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ سُلَيْمَانُ اسْتَثْنَى لَحَمَلَتْ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فَوَلَدَتْ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ». [راجع: ٢٨١٩]

کہا: میں آج رات اپنی تمام بیویوں کے پاس ضرور جاؤں گا۔ ہر بیوی حاملہ ہوگی اور ایک ایک شہسوار کو جنم دے گی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا۔ پھر وہ اپنی بیویوں کے پاس گئے تو ان میں سے صرف ایک بیوی نے ناقص بچہ جنم دیا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ کہہ دیتے تو ہر بیوی حاملہ ہوتی اور شہسوار کو جنم دیتی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا۔''

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو جس قدر بھی اسباب مہیا ہوں اسے اللہ کی مشیت کا سہارا ضرور لینا چاہیے کیونکہ اس کے بغیر کوئی کام بھی پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام مشیت الٰہی کا سہارا لیتے تو اللہ ضرور ان کی منشا پوری کرتا مگر اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا، اس لیے یاد دہانی کے باوجود وہ ان شاء اللہ کہنا بھول گئے۔

٧٤٧٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ فَقَالَ: «لَا بَأْسَ عَلَيْكَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ»، قَالَ: قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَنَعَمْ إِذًا». [راجع: ٣٦١٦]

[7470] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دیہاتی کی بیمار پرسی کرنے کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے اس سے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں، ان شاء اللہ یہ بیماری تمھارے لیے پاکیزگی کا باعث ہوگی۔'' دیہاتی نے کہا: بلکہ یہ تو وہ بخار ہے جو ایک بوڑھے پر جوش مار رہا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کر چھوڑے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہاں تب ایسا ہی ہوگا۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اسے اللہ کی مشیت کے حوالے سے بتایا کہ یہ بیماری تجھے گناہوں سے پاک کر دے گی لیکن اس دیہاتی نے اسے بعید خیال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تجھے ہماری بات پر یقین نہیں تو ویسے ہی ہوگا جیسا تو خیال کرتا ہے۔ تیرے متعلق اللہ کا حکم ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ پھر دوسرے دن شام بھی نہ ہونے پائی تھی کہ وہ دنیا سے چل بسا۔[1]

٧٤٧١ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ حِينَ نَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ

[7471] حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت ہے کہ جب لوگ نماز (فجر) سے سوئے رہ گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمھاری روحیں روک لیں اور جب

1 فتح الباري: 625/6.

اللهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ، وَرَدَّهَا حِينَ شَاءَ»، فَقَضَوْا حَوَائِجَهُمْ وَتَوَضَّؤُوا إِلَى أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ، فَقَامَ فَصَلَّى. [راجع: ٥٩٥]

چاہا انھیں چھوڑ دیا۔'' صحابۂ کرام نے اپنی ضروریات سے فارغ ہو کر وضو کیا، آخر جب سورج پوری طرح طلوع ہو گیا اور خوب دن نکل آیا تو آپ کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی۔

٧٤٧٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَعْرَجِ. وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ - فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ - فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ، فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُودِيَّ. فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي؟ أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ؟». [راجع: ٢٤١١]

[7472] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ مسلمان نے قسم کھاتے ہوئے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد ﷺ کو تمام جہانوں پر بزرگی دی! یہودی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ ؑ کو تمام اہل جہاں پر منتخب کیا! تب مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو تھپڑ مار دیا۔ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس شکایت لے کر آیا اور اس نے اپنا اور مسلمان کا معاملہ پیش کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے اور میں ہی سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا تو دیکھوں گا کہ موسیٰ ؑ عرش کا ایک پایہ پکڑے ہوئے ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ ان لوگوں سے ہوں گے جو بے ہوش تو ہوئے ہوں لیکن مجھ سے پہلے انھیں ہوش آ گیا ہو، یا اللہ تعالیٰ نے انھیں بے ہوش ہونے سے مستثنیٰ کر دیا تھا؟''

٧٤٧٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي عِيسَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ

[7473] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال، مدینہ طیبہ کا رخ کرے گا تو فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا، اس لیے اگر اللہ نے چاہا تو دجال اس کے قریب

فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا، فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ، وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللهُ». [راجع: ١٨٨١]

نہیں ہو سکے گا اور نہ مرض طاعون ہی اس کا رخ کرے گا۔"

٧٤٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ، فَأُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللهُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٦٣٠٤]

[7474] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے، ان شاء اللہ میرا ارادہ ہے کہ اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھوں۔"

٧٤٧٥ - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ، فَنَزَعْتُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ أَنْزِعَ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ حَوْلَهُ بِعَطَنٍ». [راجع: ٣٦٦٤]

[7475] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں ایک وقت سو رہا تھا کہ خود کو ایک کنویں پر دیکھا۔ میں نے اس سے، جتنا اللہ نے چاہا، پانی نکالا۔ اس کے بعد ابن ابو قحافہ نے ڈول پکڑ لیا اور انھوں نے ایک یا دو ڈول نکالے، البتہ ان کے ڈول کھینچنے میں کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ انھیں معاف فرمائے۔ پھر اسے عمر نے لے لیا تو وہ ان کے ہاتھ میں ایک بڑا ڈول بن گیا۔ میں نے لوگوں میں سے کوئی باکمال و بے مثال نہیں دیکھا جو اس طرح ڈول پر ڈول نکالتا ہو یہاں تک کہ لوگوں نے اس کنویں کے اردگرد گھاٹ بنا لیے۔"

٧٤٧٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ، وَرُبَّمَا قَالَ: جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ، قَالَ: «اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا، وَيَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ». [راجع: ١٤٣٢]

[7476] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ کے پاس کوئی سائل یا ضرورت مند آتا تو فرماتے: "اس کے متعلق سفارش کرو تمھیں ثواب دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان سے وہی جاری کرتا ہے جو چاہتا ہے۔"

٧٤٧٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

[7477] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی

عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ، ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، ارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ. وَلْيَعْزِمْ مَسْأَلَتَهُ، إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ، لَا مُكْرِهَ لَهُ». [راجع: ٦٣٣٩]

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی ان الفاظ میں دعا نہ کرے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر، اگر تو چاہے تو مجھے رزق عطا فرما، بلکہ انسان کو چاہیے کہ وہ عزم اور پختگی کے ساتھ سوال کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ جو چاہے کرتا ہے، اسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔“

٧٤٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى: أَهُوَ خَضِرٌ؟ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ، فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا مُوسَى فِي مَلَإِ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ فَقَالَ مُوسٰى: لَا، فَأُوحِيَ إِلٰى مُوسٰى: بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ، فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ، فَجَعَلَ اللهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ: إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، فَكَانَ مُوسٰى يَتْبَعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ فَتٰى مُوسٰى لِمُوسٰى: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ، وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ. قَالَ مُوسٰى: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي، فَارْتَدَّا

[7478] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ اور حر بن قیس بن حصن فزاری رضی اللہ عنہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے متعلق اختلاف کر رہے تھے کہ کیا وہ حضرت خضر علیہ السلام ہی تھے؟ اتنے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ادھر سے گزر ہوا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں بلایا اور کہا: میں اور میرا یہ ساتھی شک میں مبتلا ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے وہ ”صاحب“ کون تھے جن سے ملاقات کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے راستہ پوچھا تھا؟ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلے میں کوئی حدیث سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ”موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ایک مجمع میں تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا: کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ علم رکھتا ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: نہیں۔ پھر ان پر وحی نازل ہوئی: کیوں نہیں، بلکہ ہمارا بندہ خضر ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی ملاقات کا راستہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ایک مچھلی کو نشان قرار دیا اور ان سے کہا گیا: جب تم مچھلی کو گم پاؤ تو واپس لوٹ آنا، وہیں ان سے ملاقات ہوگی۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سمندر کے کنارے مچھلی کا نشان تلاش کرتے رہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے خادم نے کہا: بھلا آپ کو معلوم جہاں ہم نے چٹان کے سائے میں آرام کیا تھا، میں مچھلی وہاں بھول گیا

عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا، فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللهُ». [راجع: ٧٤]

ہوں اور اسے یاد کرنے سے مجھے شیطان نے غافل کر دیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: یہی وہ جگہ ہے ہم جس کی تلاش میں ہیں۔ وہ فوراً اپنے پاؤں کے نشانات پر واپس ہو گئے اور انھوں نے وہاں حضرت خضر علیہ السلام کو پا لیا۔ ان دونوں کا وہ قصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔''

٧٤٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «نَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ»، يُرِيدُ الْمُحَصَّبَ. [راجع: ١٥٨٩]

[7479] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہم ان شاء اللہ کل خیف بنو کنانہ میں قیام کریں گے جہاں (ایک زمانے میں) کفار مکہ نے کفر پر قائم رہنے کے لیے آپس میں قسمیں کھائی تھیں۔'' خیف بنو کنانہ سے مراد وادی محصب ہے۔

٧٤٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَاصَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَفْتَحْهَا، فَقَالَ: «إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ»، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: نَقْفُلُ وَلَمْ نَفْتَحْ؟ قَالَ: «فَاغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ»، فَغَدَوْا فَأَصَابَتْهُمْ جِرَاحَاتٌ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ»، فَكَأَنَّ ذٰلِكَ أَعْجَبَهُمْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. [راجع: ٤٣٢٥]

[7480] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کیا لیکن ابھی فتح نہیں کیا تھا کہ آپ نے فرمایا: ''ہم ان شاء اللہ کل (مدینہ طیبہ) واپس چلے جائیں گے۔'' مسلمانوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم فتح کیے بغیر ہی لوٹ جائیں؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تمھارا یہی عزم ہے تو پھر کل صبح لڑائی شروع کرو۔'' صبح انھوں نے جنگ کی تو بہت زخمی ہو گئے۔ (یہ دیکھ کر) نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہم ان شاء اللہ کل واپس جائیں گے۔'' اس پر مسلمان بہت خوش ہوئے تب (یہ دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے مذکورہ بالا احادیث سے اللہ تعالیٰ کی مشیت کو بیان کیا ہے کہ وہ تمام جہاں میں کارفرما ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ وہ بے نیاز اور بے پروا ہے۔ اس سلسلے میں کسی کا محتاج نہیں۔ بہرحال ہم اس بات کے پابند ہیں کہ اپنے آئندہ کے پروگرام اللہ کی مشیت سے وابستہ کریں۔

(۳۲) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَنفَعُ ٱلشَّفَٰعَةُ عِندَهُۥٓ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُۥ ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا۟ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا۟ ٱلْحَقَّ ۖ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْكَبِيرُ﴾ [سبأ: ٢٣] وَلَمْ يَقُلْ: مَاذَا خَلَقَ رَبُّكُمْ

باب: 32- ارشاد باری تعالیٰ: ''اس کے ہاں صرف اس شخص کو سفارش فائدہ دیتی ہے جس کے لیے وہ خود اجازت دے یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں تمھارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ وہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے اور وہ بہت بلند بہت بڑا ہے۔'' یہ نہیں کہا کہ تمھارے رب نے کیا پیدا کیا ہے؟ کا بیان

وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ﴾ [البقرة: ٢٥٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کون ہے وہ جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے ہاں سفارش کر سکے۔''

وَقَالَ مَسْرُوقٌ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: إِذَا تَكَلَّمَ اللهُ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمٰوَاتِ شَيْئًا، فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَسَكَنَ الصَّوْتُ عَرَفُوا أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ وَنَادَوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الْحَقَّ. وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَحْشُرُ اللهُ الْعِبَادَ فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الدَّيَّانُ».

حضرت مسروق نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے سے کلام کرتا ہے تو آسمان والے کچھ سنتے ہیں۔ پھر جب ان کے دلوں سے خوف دور کیا جاتا ہے اور آواز بھی ٹھہر جاتی ہے تو وہ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ کلام برحق تھا۔ پھر وہ آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ تمھارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: حق فرمایا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا جاتا ہے، وہ عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جمع کرے گا، پھر انھیں ایسی آواز سے پکارے گا جسے دور والے ایسے سنیں گے جیسے قریب والے سنتے ہیں۔ اللہ فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، ہر ایک کے اعمال کا بدلہ دینے والا ہوں۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کی اس عنوان سے غرض اللہ تعالیٰ کے لیے صفت کلام کی وضاحت کرنا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی طرف سے یہ پہلا عنوان ہے جس کے تحت انھوں نے مسئلۂ کلام سے متعلق گفتگو کی ہے اور مسئلے کی

لمبی چوڑی تفصیلات ہیں۔[1]

٧٤٨١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَضَى اللهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ - قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهُ: صَفَوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذَلِكَ - فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ».

[7481] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اس کے فیصلے کے آگے اظہار عاجزی کرنے کے لیے اپنے پَر مارتے ہیں، گویا ان کے پَروں کی ایسی آواز ہوتی ہے جیسے صاف پتھر پر زنجیر ماری گئی ہو...... شیخ بخاری علی بن مدینی نے کہا: سفیان کے علاوہ دوسرے راویوں نے ''صفوان'' کو فاء کے فتحہ کے ساتھ بیان کیا ہے (جبکہ سفیان بن عیینہ نے ''فا'' کو ساکن پڑھا ہے۔)...... اللہ تعالیٰ یہ حکم فرشتوں کو پہنچاتا ہے، ان کے دلوں سے جب خوف دور کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں: تمھارے رب نے کیا فرمایا؟ تو وہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے اور وہ (اللہ) بہت بلند بہت بڑا ہے۔''

قَالَ عَلِيٌّ: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا.

علی بن مدینی نے کہا: ہم سے سفیان نے، ان سے عمرو نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث بیان کی۔

قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ.

اور کبھی سفیان نے یوں بیان کیا کہ عمرو نے کہا: میں نے عکرمہ سے سنا، (انھوں نے کہا:) ہم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔

قَالَ عَلِيٌّ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

علی بن مدینی نے کہا: میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا: (کیا) عمرو بن دینار نے کہا ہے کہ میں نے عکرمہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا؟ تو سفیان بن عیینہ نے اس امر کی تصدیق کی۔

قُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ

میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا: ایک شخص، عمرو بن دینار کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت

1 فتح الباري: 561/13.

أَنَّهُ قَرَأَ: (فُرِّغَ)، قَالَ سُفْيَانُ: هٰكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو، فَلَا أَدْرِي سَمِعَهُ هَكَذَا أَمْ لَا، قَالَ سُفْيَانُ: وَهِيَ قِرَاءَتُنَا. [راجع: ٤٧٠١]

ذکر کرتا ہے کہ انھوں نے فُزِّعَ کے بجائے فُرِّغَ پڑھا ہے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا: عمرو بن دینار نے ایسا ہی پڑھا تھا۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ انھوں نے اس طرح سنا ہے یا نہیں۔ سفیان بن عیینہ نے کہا: ہماری قراءت بھی اسی طرح ہے۔

٧٤٨٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ».

[7482] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی بات کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جس قدر نبی ﷺ کے قرآن پڑھنے کو متوجہ ہو کر سنتا ہے جبکہ وہ اسے خوش الحانی سے پڑھتے ہیں۔''

وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ: يُرِيدُ: [أَنْ] يَجْهَرَ بِهِ. [راجع: ٥٠٢٣]

حضرت ابو ہریرہ ؓ کے ایک شاگرد نے اس کے معنی یہ کیے ہیں کہ جب آپ اسے بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔

فائدہ: ہمارے نزدیک اس أذن کے معنی متوجہ ہو کر سننا ہیں۔ امام بخاری ؒ کا مقصد یہ ہے کہ توجہ سے اسی کلام کو سنا جا سکتا ہے جو حروف و آواز پر مشتمل ہو اور خوش الحانی سے بھی وہی کلام پڑھا جا سکتا ہے جو الفاظ و آواز پر مشتمل ہو۔ اللہ تعالیٰ کا کلام بھی حروف و آواز پر مشتمل ہے اور وہ حقیقی کلام سے متصف ہے۔ واللّٰہ أعلم.

٧٤٨٣ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَقُولُ اللهُ: يَا آدَمُ! فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، فَيُنَادِي بِصَوْتٍ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ». [راجع: ٣٣٤٨]

[7483] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم ؑ سے فرمائے گا: اے آدم! وہ کہیں گے: لبیك و سعدیك، پھر وہ بلند آواز سے ندا دے گا کہ اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتا ہے کہ تم اپنی اولاد سے جہنم کا لشکر نکال کر باہر کر دو۔''

٧٤٨٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَلَقَدْ أَمَرَهُ اللهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنَ الْجَنَّةِ. [راجع: ٣٨١٦]

[7484] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مجھے جس قدر حضرت خدیجہ ؓ پر غیرت آتی تھی اور کسی عورت پر نہیں آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فرمایا تھا کہ وہ انھیں جنت میں ایک گھر کی بشارت دے دیں۔

(٣٣) بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ تَعَالٰى مَعَ جِبْرِيلَ، وَنِدَاءِ اللهِ الْمَلَائِكَةَ

باب: 33- رب تعالیٰ کا حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ کلام کرنا اور اللہ کا دوسرے فرشتوں کو ندا دینا

وَقَالَ مَعْمَرٌ ﴿وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى ٱلْقُرْءَانَ﴾ [النمل: ٦] أَيْ: يُلْقَى عَلَيْكَ، وَتَلَقَّاهُ أَنْتَ: أَيْ: تَأْخُذُهُ عَنْهُ، وَمِثْلُهُ ﴿فَتَلَقَّىٰٓ ءَادَمُ مِن رَّبِّهِۦ كَلِمَٰتٍ﴾ [البقرة: ٣٧].

ارشاد باری تعالیٰ: ''اور بلاشبہ آپ کو یہ قرآن کمال حکمت والے کی طرف سے سکھلایا (عطا کیا) جاتا ہے۔'' کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت معمر رحمہ اللہ نے فرمایا: تم پر یہ قرآن القا کیا جاتا ہے اور تم اسے فرشتوں سے لیتے ہو جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھے۔''

٧٤٨٥ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا نَادٰى جِبْرِيلَ: إِنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، وَيُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ». [راجع: ٣٢٠٩]

[7485] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو، تو حضرت جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر اس کی مقبولیت زمین والوں میں رکھ دی جاتی ہے۔''

٧٤٨٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ - وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ -: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ

[7486] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے پاس رات اور دن کے فرشتے یکے بعد دیگرے آتے ہیں اور عصر و فجر کی نمازوں میں وہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے جو تم میں رات گزارتے ہیں جب اوپر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ بندوں کے احوال سے خوب واقف ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ وہ

يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ». [راجع: ٥٥٥]

جواب دیتے ہیں: ہم نے انھیں اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور جب ان کے پاس گئے تھے تو بھی نماز پڑھ رہے تھے۔"

فائدہ: اس حدیث سے امام بخاری رحمہ اللہ نے ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کے علاوہ دوسرے فرشتوں سے بھی کلام کرتا ہے اور اس کا کلام قرآن مجید کے علاوہ بھی ہے۔ اللہ کا کلام حروف اور آواز پر مشتمل مبنی برحقیقت ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا فرشتوں سے سوال کرنے کا ذکر ہے اور سوال ایسا کلام ہوتا ہے جو دوسروں کو سنائی دے اور وہ کلام حروف و آواز پر مشتمل ہو۔

٧٤٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ، عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى؟ قَالَ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى». [راجع: ١٢٣٧]

[7487] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے خوشخبری دی کہ جو شخص اس حالت میں فوت ہو جائے کہ وہ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں جائے گا۔" میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ چوری اور زنا کا مرتکب ہو؟ آپ نے فرمایا: "گو وہ چوری اور زنا کا مرتکب ہو۔"

(٣٤) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿أَنزَلَهُۥ بِعِلْمِهِۦ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَشْهَدُونَ﴾ [النساء: ١٦٦]

باب: 34- ارشاد باری تعالیٰ: "اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ کی طرف اتارا ہے اپنے علم سے اتارا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں" کا بیان

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿يَتَنَزَّلُ ٱلْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ﴾ [الطلاق: ١٢]: بَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالْأَرْضِ السَّابِعَةِ.

امام مجاہد بیان کرتے ہیں کہ آیت کریمہ: "ان کے درمیان حکم نازل ہوتا ہے" کا مفہوم یہ ہے کہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کے حکم اترتے رہتے ہیں۔

٧٤٨٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا فُلَانُ! إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ: اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ

[7488] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ دعا پڑھا کرو: "اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا اور اپنا رخ تیری طرف موڑ

نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ فِي لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ أَجْرًا». [راجع: ٢٤٧]

دیا۔ میں نے اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا، تجھ سے ڈرتے ہوئے اور تیری طرف رغبت کرتے ہوئے یہ سب کچھ کیا۔ تیرے سوا کوئی پناہ اور جائے نجات نہیں۔ اے اللہ! میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور تیرے نبی کو مان لیا جو تو نے بھیجا ہے۔'' اگر تو اس رات فوت ہو جائے تو فطرت اسلام پر تمھاری موت ہوگی اور اگر صبح کو زندہ اٹھے تو تجھے اجر وثواب ملے گا۔''

٧٤٨٩ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: «اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ! سَرِيعَ الْحِسَابِ! اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ». [راجع: ٢٩٣٣]

[7489] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خندق کے دن ان الفاظ میں دعا کی: ''اے اللہ! کتاب (قرآن مجید) نازل کرنے والے! جلدی حساب لینے والے! دشمن کے گروہ کو شکست سے دوچار کر اور ان کے پاؤں اکھاڑ دے۔''

زَادَ الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

امام حمیدی نے یہ روایت ان الفاظ میں بیان کی: ''ہم سے سفیان بن عیینہ نے بواسطہ ابن ابو خالد بیان کیا ہے، انھوں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا۔

٧٤٩٠ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ [الإسراء: ١١٠]، قَالَ: أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ فَسَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾: لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ حَتّٰى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ، وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ

[7490] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت: ''آپ اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بالکل پست آواز سے'' کے متعلق فرمایا: یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں چھپ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ جب آپ بلند آواز سے قرآن پڑھتے اور مشرکین مکہ قرآن سنتے تو قرآن، صاحب قرآن اور قرآن لانے والے حضرت جبریل علیہ السلام کو برا بھلا کہتے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا: ''اپنی نماز میں قرآن کریم بآواز بلند اور بالکل پست نہ

فَلَا تُسْمِعْهُمْ ﴿وَٱبْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا﴾: أَسْمِعْهُمْ وَلَا تَجْهَرْ حَتَّى يَأْخُذُوا عَنْكَ الْقُرْآنَ. [راجع: ٤٧٢٢]

پڑھیں، یعنی آواز اتنی بلند بھی نہ کریں کہ مشرکین سن لیں اور اس قدر آہستہ بھی نہ پڑھیں کہ آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں بلکہ اس کے بین بین پڑھیں، یعنی اپنے صحابۂ کرام کو سنائیں، اور زیادہ بلند آواز نہ کریں، تاکہ صحابۂ کرام آپ سے قرآن سیکھ لیں۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ اس لیے قرآن مجید باآواز بلند پڑھتے تھے کہ مشرکین اسے سنیں اور اس پر غور وفکر کریں لیکن انھوں نے ردّعمل کے طور پر اسے برا بھلا کہنا شروع کر دیا، اس لیے زیادہ اونچا پڑھنے سے آپ کو روک دیا گیا۔

(٣٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا۟ كَلَـٰمَ ٱللَّهِ﴾ [الفتح: ١٥]

باب: 35- ارشاد باری تعالیٰ: ''یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو بدل دیں'' کا بیان

﴿إِنَّهُۥ لَقَوْلٌ فَصْلٌ﴾: [حَقٌّ] ﴿وَمَا هُوَ بِٱلْهَزْلِ﴾ [الطارق: ١٣، ١٤]: بِاللَّعِبِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بے شک یہ قرآن فیصلہ کن بات ہے'' فصل کے معنی ''برحق'' کے ہیں۔ ''یہ کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں۔'' ھَزْل کے معنی ہیں: کھیل تماشا۔

٧٤٩١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَالَ اللهُ تَعَالَى: يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الْأَمْرُ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ». [راجع: ٤٨٢٦]

[7491] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دیتا ہے۔ وہ زمانے کو برا بھلا کہتا ہے جبکہ میں خود زمانہ ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں تمام کام ہیں۔ میں جس طرح چاہتا ہوں رات اور دن کو پھیرتا رہتا ہوں۔''

٧٤٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: اَلصَّوْمُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ أَجْلِي، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ، وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ

[7492] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: روزہ میرے ہی لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ وہ (روزے دار) میری خاطر اپنی خواہشات اور کھانا پینا چھوڑتا ہے اور روزہ ایک ڈھال ہے، نیز روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی روزہ افطار کرتے وقت اور دوسری خوشی اس وقت جب وہ اپنے رب

الْمِسْكِ». [راجع: ١٨٩٤]

سے ملاقات کرے گا۔ روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ اور عمدہ ہے۔''

٧٤٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ، فَنَادٰى رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ! أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى؟ قَالَ: بَلٰى يَا رَبِّ! وَلٰكِنْ لَّا غِنٰى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ». [راجع: ٢٧٩]

[7493] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایک دفعہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ حالت میں غسل کر رہے تھے کہ اچانک ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ وہ انھیں اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے۔ ان کے رب نے آواز دی: اے ایوب! کیا میں نے تجھے مال دے کر ان ٹڈیوں سے بے پروا نہیں کر دیا؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں اے میرے رب! (تو نے مجھے بہت غنی کیا ہے) لیکن میں تیری برکت سے بے پروا نہیں ہو سکتا ہوں۔''

٧٤٩٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ: مَنْ يَّدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَّسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟». [راجع: ١١٤٥]

[7494] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جس وقت رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور کہتا ہے: کوئی شخص ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی شخص ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اسے عطا کروں، کوئی شخص ہے جو مجھ سے معافی مانگے تو میں اسے بخش دوں۔''

٧٤٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ: أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٢٣٨]

[7495] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ہم (دنیا میں آنے کے اعتبار سے) آخری امت ہیں لیکن آخرت میں سب سے آگے ہوں گے۔''

٧٤٩٦ - وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ «قَالَ اللهُ: أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ». [راجع: ٤٦٨٤]

[7496] اسی سند کے ساتھ یہ بھی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''تم خرچ کرو تو میں تم پر خرچ کروں گا۔''

٧٤٩٧ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ

[7497] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (حضرت

فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ: «هٰذِهِ خَدِيجَةُ أَتَتْكَ بِإِنَاءٍ فِيهِ طَعَامٌ، أَوْ إِنَاءٍ [فِيهِ] شَرَابٌ، فَأَقْرِئْهَا مِنْ رَبِّهَا السَّلَامَ، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ». [راجع: ٣٨٢٠]

جبریل علیہ السلام نے کہا: اللہ کے رسول!) "یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس برتن لے کر آ رہی ہیں جس میں کھانا یا پینے کا پانی ہے۔ انھیں ان کے رب کی طرف سے سلام کہہ دیں اور انھیں جنت میں ایسے گھر کی بشارت دیں جو موتیوں سے بنا ہوا ہے۔ اس میں کسی قسم کا شور وغل اور تھکاوٹ نہیں ہوگی۔"

٧٤٩٨ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ». [راجع: ٣٢٤٤]

[7498] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: میں نے (جنت میں) اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنھیں نہ تو آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال ہی گزرا۔"

٧٤٩٩ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ: أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ. اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ». [راجع: ١١٢٠]

[7499] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب رات کو تہجد کے لیے اٹھتے تو پڑھتے: "اے اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے، تو آسمانوں اور زمین کو روشن کرنے والا ہے، تعریف تیرے ہی لیے ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کو کنٹرول کرنے والا ہے۔ حمد تیرے ہی لیے ہے۔ تو آسمانوں کا، زمین کا، اور جو کچھ ان میں ہے سب کا رب ہے۔ تو برحق ہے۔ تیرا وعدہ سچا ہے۔ تیرا کلام بھی برحق ہے۔ تیری ملاقات مبنی برحقیقت ہے۔ جنت حق ہے اور دوزخ بھی حق ہے۔ تمام انبیاء سچے ہیں اور قیامت بھی برحق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے حضور سرنگوں ہوا، تجھ پر ایمان لایا، میں نے تجھی پر توکل کیا، تیری ہی طرف رجوع کیا۔ میں تیرے ہی سامنے اپنا مقدمہ پیش کرتا ہوں اور تجھی سے اپنا فیصلہ چاہتا ہوں، اس لیے میرے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دے جو میں نے پوشیدہ کیے ہیں اور جو علانیہ کیے ہیں۔ تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود

برحق نہیں۔"

٧٥٠٠ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللهُ مِمَّا قَالُوا. وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: وَلٰكِنْ وَاللهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللهَ يُنْزِلُ فِي بَرَاءَتِي وَحْيًا يُتْلَى، وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى، وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللهُ بِهَا، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ جَآءُو بِٱلْإِفْكِ﴾ الْعَشْرَ الْآيَاتِ

[النور: ١١-٢٠]. [راجع: ٢٥٩٣]

[7500] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ عائشہ ﷞ سے روایت ہے، انھوں نے منافقین کی طرف سے لگائے گئے بہتان کے متعلق فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے یہ گمان نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے حق میں وحی نازل فرمائے گا جس کی قیامت تک تلاوت کی جائے گی۔ میرے نزدیک میرا درجہ اس سے بہت کم تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق کوئی ایسا کلام کرے جس کی تلاوت کی جائے، البتہ مجھے یہ امید ضرور تھی کہ رسول اللہ ﷺ بحالت نیند کوئی خواب دیکھ لیں گے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ میری براءت کر دے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل دس آیات نازل فرمائیں: "بے شک جن لوگوں نے بہتان گھڑا......"

٧٥٠١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَقُولُ اللهُ: إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا، فَإِذَا عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً. وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً، فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِذَا عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ».

[راجع: ٦٤٩١]

[7501] حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: اے فرشتو! جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو جب تک وہ اس پر عمل نہ کرے اس کا گناہ نہ لکھو اور اگر وہ اس کے مطابق عمل کرے تو پھر اس کے برابر گناہ لکھو۔ اگر وہ میرے خوف سے اس برائی کو ترک کر دے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھو اور اگر کوئی بندہ نیکی کرنا چاہے تو اس کے لیے ارادے ہی پر ایک نیکی لکھ دو اور اگر اس پر عمل کر لے تو دس گنا سے سات سو گنا تک نیکی لکھو۔"

٧٥٠٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَ: مَهْ؟ قَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ، فَقَالَ: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى يَا رَبِّ، قَالَ: فَذٰلِكِ لَكِ». ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ﴾.

[محمد: ٢٢] [راجع: ٤٨٣٠]

[7502] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا، جب وہ اس سے فارغ ہوا تو رحم کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے رحم! ٹھہر جا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ! یہ قطع رحمی سے تیری پناہ مانگنے کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جو تجھے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو تجھے توڑے گا میں اسے توڑوں گا؟ رحم نے عرض کیا: اے میرے رب! کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بس یہ تیرے لیے ہے۔'' پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی: ''پھر یقیناً تم سے توقع ہے کہ اگر تم حاکم بن جاؤ تو تم زمین میں فساد کرو اور اپنے رشتے ناتے توڑ ڈالو۔''

٧٥٠٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: مُطِرَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «قَالَ اللهُ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي كَافِرٌ بِي، وَمُؤْمِنٌ بِي». [راجع: ٨٤٦]

[7503] حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں بارش ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (اس بارش کی وجہ سے) میرے کچھ بندوں نے میرے ساتھ کفر کیا اور کچھ بندے میرے ساتھ ایمان لانے والے بن گئے۔''

٧٥٠٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ: إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ».

[7504] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: جب میرا بندہ مجھ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات کو برا جانتا ہوں۔''

فائدہ: اس حدیث میں ایک ایسا فرمان الٰہی ذکر ہوا ہے جسے ہر مسلمان کو یاد رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخری وقت یہ فرمان یاد رکھنے کی سعادت نصیب کرے۔

٧٥٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ: أَنَا

[7505] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔''

عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي». [راجع: ٧٤٠٥]

٧٥٠٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ: فَإِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ وَاذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ اللهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ، فَأَمَرَ اللهُ الْبَحْرَ لِيَجْمَعَ مَا فِيهِ، وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ، فَغَفَرَ لَهُ». [راجع: ٣٤٨١]

[7506] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی نے کبھی کوئی اچھا کام نہیں کیا تھا۔ اس نے وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا دیں، پھر اس کی آدھی راکھ خشکی میں اڑا دیں اور باقی آدھی دریا میں بہا دیں، اللہ کی قسم! اگر اللہ اس پر قادر ہوا تو وہ اسے ایسا عذاب دے گا جو دنیا کے کسی شخص کو بھی وہ نہیں دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے تمام راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی، پھر اس نے خشکی کو حکم دیا تو اس نے بھی وہ اپنی تمام راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس آدمی سے پوچھا: تو نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس نے کہا: تیرے ڈر سے۔ اور تو سب سے زیادہ جاننے والا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔''

فائدہ: وہ شخص بنی اسرائیل میں کفن چور تھا جو مردوں کے کفن اتارا کرتا تھا۔

٧٥٠٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا، وَرُبَّمَا قَالَ: أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ: رَبِّ! أَذْنَبْتُ ذَنْبًا - وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَبْتُ - فَاغْفِرْ [لِي]، فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي. ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا، أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ! أَذْنَبْتُ - أَوْ أَصَبْتُ - آخَرَ فَاغْفِرْهُ، فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي. ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَذْنَبَ

[7507] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''ایک بندے نے بہت گناہ کیے اور کہا: اے میرے رب! میں نے گناہ کیا ہے تو مجھے معاف کر دے۔ اس کے رب نے فرمایا: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے پکڑتا بھی ہے؟ اب میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا، پھر جس قدر اللہ نے چاہا وہ گناہ سے رکا رہا، پھر اس نے دوبارہ گناہ کیا تو اللہ کے حضور عرض کرنے لگا: اے میرے رب! میں نے گناہ کیا ہے، اسے بھی معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے؟ چنانچہ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا۔ پھر جس قدر اللہ نے چاہا وہ گناہ

ذَنْبًا - وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَابَ ذَنْبًا - فَقَالَ: رَبِّ! أَصَبْتُ - أَوْ قَالَ أَذْنَبْتُ - آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِي، فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، - ثَلَاثًا - فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ».

سے رکا رہا، پھر اس نے دوبارہ گناہ کیا تو اللہ کے حضور عرض کرنے لگا: اے میرے رب! میں نے پھر گناہ کرلیا ہے تو مجھے معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میرے بندے کومعلوم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ کے سبب مؤاخذہ بھی کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا - تین بار فرمایا - اب جو چاہے عمل کرے۔''

فائدہ: اس حدیث سے استغفار کی فضیلت ثابت ہوئی۔ استغفار کی تین شرطیں ہیں: گناہ چھوڑ دینا، اس پر شرمسار ہونا، پھر وہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا۔ اگر اس نیت کے ساتھ، پھر گناہ ہو جائے تو استغفار کرنے سے وہ گناہ ختم ہو جائے گا بشرطیکہ گناہ پر اصرار نہ کرے۔ اصرار کے معنی ہیں: گناہ پر نادم ہونے کے بجائے گناہ کرنے کی نیت رکھے، صرف زبانی استغفار کرتا رہے، ایسا زبانی استغفار جو دل کی گہرائی سے نہ ہو بجائے خود استغفار کے قابل ہے۔

٧٥٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ سَلَفَ أَوْ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، قَالَ - كَلِمَةً: يَعْنِي - أَعْطَاهُ اللهُ مَالًا وَوَلَدًا، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْوَفَاةُ قَالَ لِبَنِيهِ: أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرَ أَبٍ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ - أَوْ لَمْ يَبْتَئِزْ - عِنْدَ اللهِ خَيْرًا وَإِنْ يَقْدِرِ اللهُ عَلَيْهِ يُعَذِّبْهُ، فَانْظُرُوا إِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي - أَوْ قَالَ: فَاسْحَكُونِي - فَإِذَا كَانَ يَوْمُ رِيحٍ عَاصِفٍ فَأَذْرُونِي فِيهَا». فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا، ثُمَّ أَذْرَوْهُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ، فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: كُنْ، فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ، قَالَ اللهُ: أَيْ عَبْدِي! مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ:

[7508] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے پچھلی امتوں میں سے ایک شخص کا ذکر کیا جسے اللہ تعالیٰ نے مال و اولاد سب کچھ دے رکھا تھا۔ جب اس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا: میں تمھارے لیے کیسا باپ ہوں؟ انھوں نے کہا: تو اچھا باپ ہے۔ اس نے کہا: لیکن تمھارے باپ نے اللہ کے حضور کوئی نیکی نہیں بھیجی۔ اگر اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہوا تو اسے سخت عذاب دے گا۔ اب تم خیال کرو جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا حتی کہ جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے خوب پیس کر سخت آندھی کے دن ہوا میں اڑا دینا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے رب کی قسم! اس کام کے لیے اس نے اپنے بیٹوں سے پختہ وعدہ لیا، چنانچہ اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ اسے جلا کر راکھ کر ڈالا، پھر اس راکھ کو تیز ہوا کے دن اڑا دیا۔ (اس کارروائی کے بعد) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہو جا، تو وہ فوراً ایک مرد بن کر کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! تجھے

مَخَافَتُكَ - أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ - قَالَ: فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ عِنْدَهَا». وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى: «فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا».

کس بات نے اس پر آمادہ کیا کہ تو نے یہ کام کر ڈالا۔ اس نے کہا: تیرے خوف نے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے اسے کوئی سزا نہ دی بلکہ اس پر رحم فرمایا۔"

قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ: سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ: «[أَذْرُونِي] فِي الْبَحْرِ»، أَوْ كَمَا حَدَّثَ.

راوی کہتا ہے: پھر میں نے یہ بات ابوعثمان نہدی سے بیان کی تو انھوں نے کہا: میں نے اسے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے سنا، البتہ انھوں نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: "میری راکھ کو دریا میں بہا دینا۔" یا اس جیسا کچھ بیان کیا۔

حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ: لَمْ يَبْتَئِرْ. [راجع: ٣٤٧٨] وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ: «لَمْ يَبْتَئِرْ»، فَسَّرَهُ قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ.

موسیٰ نے معتمر سے لم يبتئر کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ خلیفہ نے معتمر سے لم يبتئر کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔ حضرت قتادہ نے اس کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ اس نے کوئی نیکی (آخرت کے لیے) ذخیرہ نہ کی۔

(٣٦) بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ

باب: 36- رب تعالیٰ کا قیامت کے دن حضرات انبیاء علیہم السلام اور دیگر لوگوں سے کلام کرنا

٧٥٠٩ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شُفِّعْتُ فَقُلْتُ: يَا رَبِّ! أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ، فَيَدْخُلُونَ ثُمَّ أَقُولُ: أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى شَيْءٍ».

[7509] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: "قیامت کے دن میری سفارش کروائی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! ان لوگوں کو جنت میں داخل فرما جن کے دلوں میں رائی برابر ایمان ہے، تب وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ میں پھر کہوں گا: اسے بھی جنت میں داخل کر دے جس کے دل میں معمولی سا بھی ایمان ہے۔"

فَقَالَ أَنَسٌ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٤٤]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا میں اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کی طرف دیکھ رہا ہوں، یعنی انگلیوں کے اشارے سے ادنیٰ شے کی وضاحت کر رہے تھے۔

٧٥١٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا

[7510] حضرت معبد بن ہلال عنزی سے روایت ہے،

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ قَالَ: اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ إِلَيْهِ، يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ، فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحٰى، فَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَقُلْنَا لِثَابِتٍ: لَا تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! هٰؤُلَاءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاؤُوكَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: اشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسٰى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللهِ، فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسٰى فَإِنَّهُ رُوحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ، فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَيَأْتُونِي فَأَقُولُ: أَنَا لَهَا، فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ.

انھوں نے کہا: ہم اہل بصرہ جمع ہوئے اور حضرت ثابت بنانی کو ساتھ لے کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تاکہ وہ ان سے ہمارے لیے حدیث شفاعت کے متعلق پوچھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اس وقت اپنے محل میں تشریف فرما تھے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے ان سے اجازت طلب کی تو انھوں نے اجازت دے دی۔ اس وقت وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے۔ ہم نے حضرت ثابت سے کہہ رکھا تھا کہ ان سے حدیث شفاعت سے پہلے کوئی بات نہ پوچھنا، چنانچہ حضرت ثابت نے کہا: اے ابوحمزہ! یہ آپ کے (دینی) بھائی بصرہ سے آئے ہیں اور آپ سے حدیث شفاعت کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: محمد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیث سنائی، آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ظاہر ہوں گے۔ پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور (ان سے) عرض کریں گے: آپ اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کریں۔ وہ کہیں گے: میں سفارش کے لائق نہیں ہوں، تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ چنانچہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں، ہاں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، یقیناً وہ اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی پانے والے ہیں۔ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس قابل نہیں، البتہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کا حکم اور اس کی خاص روح ہیں۔ تب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں، البتہ تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ جب وہ

میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا: ہاں میں اس (شفاعت کرنے) کے لائق ہوں، پھر میں اپنے رب سے اجازت چاہوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی۔ اندریں حالات (اللہ تعالیٰ) اپنے لیے مجھے تعریفی کلمات الہام کرے گا جن کے ذریعے سے میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کروں گا جو اس وقت مجھے یاد نہیں ہیں پھر جب میں اللہ کی تعریفیں بیان کروں گا اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرتے ہوئے گر جاؤں گا تو مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، بات کرو تمھاری بات سنی جائے گی، جو مانگو وہ دیا جائے گا، سفارش کرو وہ قبول کی جائے گی۔

فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُولُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى [أَدْنَى] مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ مِنَ النَّارِ مِنَ النَّارِ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ».

پھر میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت، میری امت۔ کہا جائے گا: جاؤ، دوزخ سے ان لوگوں کو نکال لاؤ جن کے دلوں میں ایک جو کے برابر ایمان ہے۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور تعمیل حکم کروں گا۔ پھر میں واپس آؤں گا اور انھی تعریفی کلمات سے اللہ کی حمد وثنا کروں گا اور اللہ کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ۔ کہو آپ کی بات سنی جائے گی۔ سوال کرو آپ کا مطلوب دیا جائے گا۔ سفارش کرو تمھاری سفارش قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت میری امت، مجھے کہا جائے گا: جاؤ اور ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لاؤ جن کے دلوں میں ذرہ یا رائی برابر بھی ایمان ہے۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور تعمیل حکم کروں گا۔ میں پھر واپس آؤں گا اور تعریفی کلمات سے اللہ کی حمد وثنا کروں گا اور اللہ کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ، کہو، آپ کی بات سنی جائے گی سوال کرو، آپ کا مطلوب دیا جائے گا، سفارش کرو تمھاری سفارش قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے

رب! میری امت، میری امت! مجھ سے کہا جائے گا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لاؤ جن کے دلوں میں رائی کے دانے سے بھی کم بلکہ کمتر ایمان ہو۔ میں جاؤں گا اور تعمیل حکم کروں گا۔“

فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنَسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا : لَوْ مَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ أَبِي خَلِيفَةَ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ : يَا أَبَا سَعِيدٍ! جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَلَمْ نَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ : هِيهِ، فَحَدَّثْنَاهُ بِالْحَدِيثِ فَانْتَهٰى إِلٰى هٰذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ : هِيهِ، فَقُلْنَا : لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلٰى هٰذَا، فَقَالَ : لَقَدْ حَدَّثَنِي وَهُوَ جَمِيعٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَمْ كَرِهَ أَنْ تَتَّكِلُوا . قُلْنَا : يَا أَبَا سَعِيدٍ! فَحَدِّثْنَاهُ فَضَحِكَ وَقَالَ : خُلِقَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا، مَا ذَكَرْتُهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ، حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَكُمْ بِهِ قَالَ : «ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ : يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَقُولُ : يَا رَبِّ! ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَيَقُولُ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ» . [راجع : ٤٤]

پھر جب ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے واپس آئے تو میں نے اپنے کچھ ساتھیوں سے کہا: ہمیں امام حسن بصری کے پاس بھی جانا چاہیے وہ اس وقت (حجاج بن یوسف کے ڈر سے) ابوخلیفہ کے مکان میں چھپے ہوئے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ان سے وہ حدیث بیان کریں جو ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سنائی ہے، لہذا ہم ان کے پاس آئے اور انھیں سلام کیا۔ انھوں نے ہمیں اجازت دی تو ہم نے ان سے کہا: اے ابوسعید! ہم آپ کے پاس آپ کے بھائی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں سے آئے ہیں انھوں نے جو حدیث شفاعت بیان کی ہے وہ ہم نے کسی سے نہیں سنی۔ حضرت حسن بصری نے کہا: اسے بیان کرو۔ ہم نے ان سے ساری حدیث بیان کی۔ جب ہم حدیث کے آخر مقام تک پہنچے تو انھوں نے کہا: اور بیان کرو۔ ہم نے کہا: اس سے زیادہ انھوں نے بیان نہیں کی۔ حضرت حسن بصری نے کہا: انھوں نے مجھے بیس سال پہلے یہ حدیث بیان کی تھی جبکہ وہ پورے قوی نوجوان تھے۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ باقی ماندہ حدیث بھول گئے ہیں یا انھوں نے تمھارے باتیں کرنے کے پیش نظر اسے بیان نہیں کیا۔ ہم نے عرض کیا: ابوسعید! آپ ہم سے حدیث بیان کریں۔ وہ ہنس کر بولے: انسان بہت جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر ہی اسے بیان کرنے کے لیے کیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہی حدیث بیان کی تھی جو تمھیں بیان کی ہے (اور اس میں یہ الفاظ مزید بڑھائے)، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں چوتھی بار واپس

آؤں گا اور انھی تعریفی کلمات سے اللہ کی حمد وثنا کروں گا، پھر اللہ کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، جو کہو گے اسے سنا جائے گا، جو مانگو گے دیا جائے گا، جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! مجھے ان لوگوں کو بھی جہنم سے نکالنے کی اجازت دے جنھوں نے صرف ''لا الہ الا اللہ'' ہی کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری عزت، میرے جلال، میری کبریائی اور میری عظمت کی قسم! میں دوزخ سے ان لوگوں کو بھی نکالوں گا جنھوں نے صرف ''لا الہ الا اللہ'' کہا ہے۔''

٧٥١١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ: رَجُلٌ يَخْرُجُ حَبْوًا فَيَقُولُ لَهُ رَبُّهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: رَبِّ! الْجَنَّةُ مَلْأٰى، فَيَقُولُ لَهُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَكُلُّ ذٰلِكَ يُعِيدُ عَلَيْهِ: الْجَنَّةُ مَلْأٰى، فَيَقُولُ: إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا عَشْرَ مِرَارٍ». [راجع: ٦٥٧١]

[7511] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا اور جہنم سے تمام لوگوں کے بعد نکلنے والا وہ شخص ہوگا جو گھسٹ کر نکلے گا۔ اس سے اس کا رب فرمائے گا: تو جنت میں داخل ہو جا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! جنت تو بالکل بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تین مرتبہ اس سے فرمائے گا اور وہ ہر مرتبہ یہی جواب دے گا کہ جنت تو بھری پڑی ہے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تیرے لیے دنیا کی مثل دس گنا ہے۔''

٧٥١٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ، وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ

[7512] حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس کا رب اس طرح گفتگو کرے گا کہ اس (بندے) اور اس (رب) کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا، وہ شخص اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اسے اپنے اعمال کے علاوہ کچھ نظر نہیں آئے گا اور اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو بھی اسے اپنے اعمال کے علاوہ کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پھر

وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ». [راجع: ١٤١٣]

جب اپنے سامنے دیکھے گا تو اپنے سامنے جہنم کے سوا اور کوئی چیز نہ دیکھے گا، اس لیے تم جہنم سے بچنے کی فکر کرو، خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کرنے سے کیوں نہ ہو۔"

قَالَ الْأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ: «وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ».

ایک روایت میں ہے: "(جہنم سے بچو) خواہ ایک اچھی بات ہی کے ذریعے سے ہو۔"

٧٥١٣ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ: إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللهُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْأَرَضِينَ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ عَلٰى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الْمَلِكُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَضْحَكُ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لِقَوْلِهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿يُشْرِكُونَ﴾» [الزمر: ٦٧]. [راجع: ٤٨١١]

[7513] حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہودیوں کا ایک عالم آیا اور (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر) کہنے لگا: جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ ایک انگلی پر آسمانوں کو، ایک انگلی پر زمین کو، ایک انگلی پر پانی اور کیچڑ کو، ایک انگلی پر دیگر تمام مخلوقات کو اٹھا لے گا، پھر ان تمام کو حرکت دے گا اور کہے گا: میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہنسنے لگے یہاں تک آپ کے دندان مبارک کھل گئے، آپ اس کی تصدیق اور ان باتوں پر تعجب کر رہے تھے۔ پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی: "انھوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے...... شریک ٹھہراتے ہیں۔"

٧٥١٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّجْوٰى؟ قَالَ: «يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتّٰى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ: أَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، وَيَقُولُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُولُ: إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ». [راجع: ٢٤٤١]

[7514] صفوان بن محرز سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی نے سرگوشی کے متعلق سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیسے سنا ہے؟ (انھوں نے کہا کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص اپنے رب کے قریب ہو گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا پردہ ڈال کر فرمائے گا: تو نے فلاں فلاں عمل کیا تھا؟ وہ کہے گا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے یہ یہ عمل بھی کیا تھا؟ بندہ ہاں میں جواب دے کر ان کا اقرار کرے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تجھ پر پردہ ڈالا تھا اور آج بھی

تجھے معاف کرتا ہوں۔"

وَقَالَ آدَمُ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

ایک دوسری روایت میں ہے، حضرت ابن عمر ؓ نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(٣٧) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَكَلَّمَ ٱللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا﴾ [النساء: ١٦٤]

باب: 37- ارشاد باری تعالیٰ: "اور اللہ تعالیٰ نے خود حقیقتاً موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا" کا بیان

٧٥١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى فَقَالَ مُوسٰى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجْتَ ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ [آدَمُ]: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ تَعَالٰى بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلُومُنِي عَلٰى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى». [راجع: ٣٤٠٩]

[7515] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام نے آپس میں بحث کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ وہی آدم ہیں ناں جنھوں نے اپنی اولاد کو جنت سے نکالا تھا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیا: آپ وہی موسیٰ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنی گفتگو سے شرف یاب کیا تھا، پھر بھی آپ مجھے ایک ایسے امر کے سبب ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے پہلے ہی میرے لیے مقدر کر دیا تھا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔"

٧٥١٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ آدَمُ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ الْمَلَائِكَةَ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيحَنَا، فَيَقُولُ لَهُمْ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ». [راجع: ٤٤]

[7516] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن اہل ایمان کو جمع کیا جائے گا تو وہ کہیں گے: اے کاش! کوئی ہمارے رب کے ہاں ہماری سفارش کرے تاکہ ہم اس تکلیف دہ مقام سے راحت حاصل کریں، چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: آپ ابوالبشر آدم علیہ السلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے پیدا کیا اور آپ کو فرشتوں سے سجدہ کرایا، پھر ہر چیز کے نام آپ کو سکھائے، لہٰذا آپ ہمارے لیے رب کے حضور سفارش کریں تاکہ وہ ہمیں اس مقام سے راحت نصیب کرے۔ وہ ان لوگوں

سے کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں اور وہ ان کے سامنے اپنی اس غلطی کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی۔"

٧٥١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ: أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ: أَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ: هُوَ خَيْرُهُمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: خُذُوا خَيْرَهُمْ، فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى أَتَوْهُ لَيْلَةً أُخْرَى فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ وَتَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَلَمْ يُكَلِّمُوهُ حَتَّى احْتَمَلُوهُ فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بِئْرِ زَمْزَمَ، فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جِبْرِيلُ، فَشَقَّ جِبْرِيلُ مَا بَيْنَ نَحْرِهِ إِلَى لَبَّتِهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَدْرِهِ وَجَوْفِهِ فَغَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ بِيَدِهِ حَتَّى أَنْقَى جَوْفَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مَحْشُوًّا إِيمَانًا وَحِكْمَةً، فَحَشَى بِهِ صَدْرَهُ وَلَغَادِيدَهُ - يَعْنِي عُرُوقَ حَلْقِهِ - ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَضَرَبَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِهَا فَنَادَاهُ أَهْلُ السَّمَاءِ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: جِبْرِيلُ، قَالُوا: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مَعِيَ مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالُوا: فَمَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا. فَيَسْتَبْشِرُ بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ، لَا يَعْلَمُ أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللهُ بِهِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى يُعْلِمَهُمْ، فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا آدَمَ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: هٰذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ

[7517] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے وہ واقعہ بیان کیا جس رات رسول اللہ ﷺ کو مسجد کعبہ سے اسراء کے لیے لے جایا گیا تھا۔ وحی آنے سے پہلے آپ ﷺ کے پاس تین فرشتے آئے جبکہ آپ مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا: ان میں جو سب سے بہتر ہیں۔ تیسرے نے کہا: ان میں جو بہتر ہے اسے لے لو۔ اس رات تو اتنا ہی واقعہ پیش آیا۔ آپ ﷺ نے اس کے بعد انھیں نہیں دیکھا حتی کہ وہ دوسری رات آئے جبکہ آپ کا دل دیکھ رہا تھا اور آپ کی آنکھیں سو رہی تھیں لیکن دل نہیں سو رہا تھا۔ حضرات انبیاء ﷺ کا یہی حال ہوتا ہے کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن ان کے دل بیدار رہتے ہیں، چنانچہ انھوں نے آپ ﷺ سے کوئی بات نہ کی بلکہ آپ کو اٹھا کر چاہ زمزم کے پاس لے آئے۔ پھر جبریل علیہ السلام نے آپ سے متعلقہ کام سنبھال لیا، اس نے آپ کے گلے سے لے کر دل سے نیچے تک سینہ چاک کیا، پھر اسے آب زم زم کے ساتھ اپنے ہاتھ سے دھویا حتی کہ آپ کا سینہ اور پیٹ خوب صاف کر دیا، چنانچہ آپ کا اندر پاک ہو گیا۔ پھر آپ کے پاس سونے کا طشت لایا گیا جس میں ایمان وحکمت سے بھرا ہوا سونے کا ایک برتن تھا۔ اس سے آپ کا سینہ مبارک اور حلق کی رگیں بھر دیں، پھر اسے برابر کر دیا۔ اس کے بعد وہ (فرشتے) آپ کو لے کر آسمان دنیا پر چڑھے اور اس کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر دستک دی۔ آسمان والوں نے ان سے پوچھا: کون ہیں؟ جواب دیا: جبریل ہوں۔ انھوں نے پوچھا: تمھارے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا:

عَلَيْهِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ آدَمُ فَقَالَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا بُنَيَّ! نِعْمَ الْابْنُ أَنْتَ! فَإِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِنَهَرَيْنِ يَطَّرِدَانِ فَقَالَ: «مَا هٰذَانِ النَّهَرَانِ يَا جِبْرِيلُ؟» قَالَ: هٰذَانِ النِّيلُ وَالْفُرَاتُ عُنْصُرُهُمَا»، ثُمَّ مَضٰى بِهِ فِي السَّمَاءِ فَإِذَا [هُوَ] بِنَهَرٍ آخَرَ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ، فَضَرَبَ يَدَهُ فَإِذَا هُوَ مِسْكٌ أَذْفَرُ، قَالَ: «مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟» قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي خَبَأَ لَكَ رَبُّكَ. ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْأُولٰى: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قَالُوا: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، قَالُوا: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالُوا: مَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوا لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتِ الْأُولٰى وَالثَّانِيَةُ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَقَالُوا مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، كُلُّ سَمَاءٍ فِيهَا أَنْبِيَاءُ قَدْ سَمَّاهُمْ، فَوَعَيْتُ مِنْهُمْ إِدْرِيسَ فِي الثَّانِيَةِ، وَهَارُونَ فِي الرَّابِعَةِ، وَآخَرَ فِي الْخَامِسَةِ لَمْ أَحْفَظْ اسْمَهُ، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ، وَمُوسٰى فِي السَّابِعَةِ بِتَفْضِيلِ كَلَامِهِ لِلّٰهِ.

میرے ساتھ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ انھوں نے پوچھا: کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا کہ ہاں۔ آسمان والوں نے انھیں خوش آمدید کہا کہ تم اپنے ہی لوگوں میں آئے ہو۔ آسمان والے اس سے بہت خوش ہوئے، ان میں سے کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ زمین میں کیا کرنا چاہتا ہے جب تک وہ انھیں بتا نہیں دیتا۔ آپ ﷺ نے آسمان دنیا پر حضرت آدم علیہ السلام کو پایا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا: یہ آپ کے والد محترم حضرت آدم ہیں، انھیں سلام کریں۔ آپ نے انھیں سلام کیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے آپ کے سلام کا جواب دیا اور کہا: میرے پیارے بیٹے! آپ کا آنا مبارک ہو۔ آپ کیا ہی اچھے بیٹے ہیں۔ پھر آپ نے اچانک آسمان دنیا پر دو نہریں دیکھیں جو جاری تھیں۔ آپ نے پوچھا: ''اے جبریل! یہ نہریں کیسی ہیں؟'' انھوں نے جواب دیا: یہ نیل اور فرات کا اصل منبع ہیں۔ پھر آپ آسمان پر مزید سیر کرنے لگے تو ایک اور نہر دیکھی جس کے اوپر موتیوں اور زبرجد سے تیار شدہ ایک محل ہے۔ اس پر آپ نے ہاتھ مارا تو پتا چلا کہ وہ تو مشک ہے۔ پوچھا: ''اے جبریل یہ کیا ہے؟'' جواب دیا: یہ کوثر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے محفوظ کر رکھا ہے۔ پھر آپ دوسرے آسمان پر چڑھے تو فرشتوں نے یہاں بھی وہی سوال کیا جو پہلے آسمان پر کیا تھا، یعنی کون ہیں؟ انھوں نے کہا: میں جبریل ہوں۔ انھوں نے پوچھا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انھوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ! پوچھا: کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ فرشتے بولے انھیں خوش آمدید اور بشارت ہو۔ پھر وہ آپ کو لے کر تیسرے آسمان پر چڑھے۔ یہاں کے فرشتوں نے بھی وہی سوال کیا جو پہلے اور دوسرے آسمان والوں نے کیا تھا۔ پھر چوتھے آسمان پر

لے گئے اور یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ پھر پانچویں آسمان پر آپ کو لے چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ پھر چھٹے آسمان پر آپ کو لے گئے اور یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ پھر آپ کو لے کر ساتویں آسمان پر چڑھے تو یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ ہر آسمان پر انبیاء علیہم السلام ہیں۔ راوی کہتا ہے: ان کے نام آپ نے لیے، مجھے اتنا یاد ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام دوسرے آسمان پر، حضرت ہارون علیہ السلام چوتھے آسمان پر، پانچویں آسمان پر بھی کسی نبی کا نام لیا لیکن مجھے اب یاد نہیں۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام چھٹے آسمان پر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ساتویں آسمان پر۔ انھیں اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی کی وجہ سے یہ فضیلت ملی۔

فَقَالَ مُوسٰى : رَبِّ لَمْ أَظُنَّ أَنْ تَرْفَعَ عَلَيَّ أَحَدًا . ثُمَّ عَلَا بِهِ فَوْقَ ذٰلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللهُ حَتّٰى جَاءَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى ، وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّةِ فَتَدَلّٰى حَتّٰى كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى ، فَأَوْحَى اللهُ فِيمَا أَوْحٰى خَمْسِينَ صَلَاةً عَلٰى أُمَّتِكَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، ثُمَّ هَبَطَ حَتّٰى بَلَغَ مُوسٰى فَاحْتَبَسَهُ مُوسٰى فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ! مَاذَا عَهِدَ إِلَيْكَ رَبُّكَ؟ قَالَ : «عَهِدَ إِلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، قَالَ : إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ ، فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ» ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى جِبْرِيلَ كَأَنَّهُ يَسْتَشِيرُهُ فِي ذٰلِكَ ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ جِبْرِيلُ : أَنْ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ ، فَعَلَا بِهِ إِلَى الْجَبَّارِ فَقَالَ وَهُوَ مَكَانَهُ : «يَا رَبِّ! خَفِّفْ عَنَّا فَإِنَّ أُمَّتِي لَا تَسْتَطِيعُ هٰذَا» ، فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مُوسٰى فَاحْتَبَسَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! مجھے گمان نہ تھا کہ کوئی مجھ سے زیادہ بلندی پر پہنچے گا۔ پھر (جبریل علیہ السلام) آپ کو لے کر اس سے بھی اوپر گئے جس کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں یہاں تک آپ سدرۃ المنتہیٰ پر آئے اور اللہ رب العزت کے قریب ہوئے اور اتنے قریب جیسا کہ کمان کے دونوں کنارے یا اس سے بھی زیادہ قریب۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جو وحی بھیجی اس میں آپ کی امت پر دن اور رات میں پچاس نمازیں (فرض) تھیں۔ پھر آپ ﷺ نیچے تشریف لائے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے تو انھوں نے آپ کو روک لیا اور پوچھا: اے محمد! تمھارے رب نے تم سے کیا عہد لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میرے رب نے مجھ سے دن رات میں پچاس نمازیں ادا کرنے کا عہد لیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یقیناً آپ کی امت میں انھیں ادا کرنے کی ہمت نہیں، واپس جائیں، اپنی اور اپنی امت کی طرف سے ان میں کمی کی درخواست کریں۔'' تب نبی ﷺ حضرت جبریل کی طرف مشورہ لینے کے لیے متوجہ ہوئے تو

مُوسٰى إِلٰى رَبِّهِ حَتّٰى صَارَتْ إِلٰى خَمْسِ صَلَوَاتٍ، ثُمَّ احْتَبَسَهُ مُوسٰى عِنْدَ الْخَمْسِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاوَدْتُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَوْمِي عَلٰى أَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ فَضَعُفُوا فَتَرَكُوهُ، فَأُمَّتُكَ أَضْعَفُ أَجْسَادًا وَقُلُوبًا وَأَبْدَانًا وَأَبْصَارًا وَأَسْمَاعًا، فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ، كُلَّ ذٰلِكَ يَلْتَفِتُ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى جِبْرِيلَ لِيُشِيرَ عَلَيْهِ وَلَا يَكْرَهُ ذٰلِكَ جِبْرِيلُ، فَرَفَعَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَقَالَ: «يَا رَبِّ! إِنَّ أُمَّتِي ضُعَفَاءُ أَجْسَادُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ وَأَسْمَاعُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ، فَخَفِّفْ عَنَّا، فَقَالَ الْجَبَّارُ: يَا مُحَمَّدُ! قَالَ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: إِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ، قَالَ: فَكُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، فَهِيَ خَمْسُونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ وَهِيَ خَمْسٌ عَلَيْكَ»، فَرَجَعَ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ: كَيْفَ فَعَلْتَ؟ فَقَالَ: خَفَّفَ عَنَّا، أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، قَالَ مُوسٰى: قَدْ وَاللّٰهِ رَاوَدْتُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلٰى أَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ فَتَرَكُوهُ، ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ أَيْضًا، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا مُوسٰى! قَدْ وَاللّٰهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي مِمَّا أَخْتَلِفُ إِلَيْهِ، قَالَ: فَاهْبِطْ بِاسْمِ اللّٰهِ».

انھوں نے اشارہ کیا کہ اگر آپ چاہیں تو بہتر ہے۔ پھر آپ انھیں لے کر اللہ جبار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنے مقام پر کھڑے ہو کر عرض کی: ''اے میرے رب! ہم سے تخفیف کر دے کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دس نمازوں کی کمی کر دی۔ پھر آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو انھوں نے آپ کو روکا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام آپ کو بار بار اللہ کی طرف بھیجتے رہے یہاں تک کہ پانچ نمازیں رہ گئیں۔ پانچ نمازوں کی ادائیگی پر بھی انھوں نے آپ ﷺ کو روکا اور کہا: اے محمد! میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کا اس سے کم نماز ادا کرنے کا تجربہ کیا ہے، وہ انتہائی ناتواں ثابت ہوئے اور انھوں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ کی امت تو جسم، دل، بدن، نظر اور سماعت کے اعتبار سے بہت کمزور ہے۔ آپ واپس تشریف لے جائیں اور اپنے رب سے مزید تخفیف کی درخواست کریں۔ نبی ﷺ ہر مرتبہ حضرت جبریل کی طرف متوجہ ہوتے رہے تاکہ وہ آپ کو اس کے متعلق مشورہ دیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام بھی اسے ناپسند نہیں کرتے تھے۔ آخر کار وہ پانچویں بار آپ کو اوپر لے گئے تو آپ نے عرض کی: ''اے میرے رب! میری امت جسم، دل، کان ہر حیثیت سے کمزور ہے، لہٰذا ہم سے مزید تخفیف فرما۔'' اللہ جبار نے فرمایا: اے محمد! آپ نے کہا: ''میں حاضر ہوں، اس حاضری میں میری سعادت ہے۔'' فرمایا: میرے ہاں وہ قول بدلا نہیں جاتا جیسا کہ میں نے تم پر ام الکتاب میں فرض کیا ہے۔ مزید فرمایا: ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے، لہٰذا یہ ام الکتاب میں پچاس ہیں مگر تم پر فرض پانچ ہی ہیں۔ پھر جب آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آئے تو انھوں نے پوچھا: اب کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا: ''اب اللہ تعالیٰ نے

ہم سے یہ تخفیف کر دی ہے کہ ہر نیکی کے بدلے دس گنا ثواب ملے گا۔'' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے بنی اسرائیل کا اس سے کم نمازوں کا تجربہ کیا ہے، انھوں نے اسے بھی چھوڑ دیا تھا۔ آپ اپنے رب کی طرف واپس جائیں اور ان میں مزید کمی کی درخواست کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے موسیٰ! اللہ کی قسم! اب مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے کہ بار بار ایک کام کے لیے اس کی طرف جاؤں۔'' انھوں نے کہا: پھر اللہ کا نام لے کر (زمین پر) اتر جائیں۔

قَالَ: وَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ. [راجع: ٣٥٧٠]

راوی کہتا ہے: اس کے بعد آپ ﷺ بیدار ہو گئے جبکہ آپ مسجد حرام ہی میں تھے۔

(٣٨) بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: 38- رب تعالیٰ کا اہل جنت سے گفتگو کرنا

٧٥١٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ؟ فَيَقُولُ: أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ! وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا». [راجع: ٦٥٤٩]

[7518] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: اے جنت والو! وہ عرض کریں گے: لبیک و سعدیک، اے ہمارے رب! تمام تر خیر و برکت تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔ وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: کیا تم خوش ہو؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم خوش کیوں نہ ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تمھیں اس سے افضل انعام نہ دوں؟ اہل جنت عرض کریں گے: اے ہمارے رب! اس سے افضل کیا چیز ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں اپنی خوشی و رضامندی تم پر اتارتا ہوں۔ آئندہ کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔''

٧٥١٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا

[7519] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

فُلَيْحٌ : حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ: «أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ: أَوَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلَى، وَلٰكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ، فَأَسْرَعَ وَبَذَرَ فَتَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ وَتَكْوِيرُهُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، فَيَقُولُ اللهُ تَعَالٰى: دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ»، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَا تَجِدُ هٰذَا إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ، فَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[راجع: ٢٣٤٨]

ﷺ ایک دن گفتگو کر رہے تھے جبکہ اس وقت آپ کے پاس ایک دیہاتی بھی بیٹھا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اہل جنت میں سے ایک شخص اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت طلب کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا وہ سب کچھ تیرے پاس نہیں ہے جو تو چاہتا ہے؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں لیکن مجھے کھیتی باڑی سے محبت ہے۔ پھر وہ بہت جلد بیج بوئے گا اور پل جھپکنے ہی میں وہ اُگ آئے گا، سیدھا ہو جائے گا، کاٹنے کے قابل ہو جائے گا اور پہاڑوں کی طرح غلے کے انبار لگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! یہ لے لے۔ تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔'' دیہاتی نے کہا: اللہ کے رسول! یہ خواہش تو قریشی یا انصاری ہی کریں گے کیونکہ وہی کھیتی باڑی والے ہیں، ہم تو کسان نہیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اس کی یہ بات سن کر ہنس پڑے۔

(٣٩) بَابُ ذِكْرِ اللهِ بِالْأَمْرِ، وَذِكْرِ الْعِبَادِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالرِّسَالَةِ وَالْبَلَاغِ

باب: 39- اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو حکم دے کر یاد کرنا اور بندوں کا دعا، عاجزی، بے بسی اور لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچا کر تبلیغ کر کے یاد کرنا

لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾ [البقرة: ١٥٢]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم مجھے یاد کرو میں تمھیں یاد کروں گا۔''

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَٰقَوْمِ إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُم مَّقَامِي وَتَذْكِيرِي بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ فَعَلَى ٱللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوٓا۟ أَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ ٱقْضُوٓا۟ إِلَيَّ وَلَا تُنظِرُونِ ۝ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى ٱللَّهِ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ﴾ [يونس: ٧١، ٧٢]

﴿غُمَّةً﴾: هَمٌّ وَضِيقٌ

''(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) آپ انھیں نوح (علیہ السلام) کی خبر پڑھ کر سنائیں، جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر میرا کھڑا ہونا اور اللہ کی آیات کے ساتھ میرا نصیحت کرنا تم پر گراں گزرا ہے تو میں نے اللہ ہی پر بھروسا کیا ہے۔ تم یوں کرو کہ اپنے شریکوں کو ساتھ ملا کر ایک فیصلے پر متفق ہو جاؤ جس کا کوئی پہلو تم سے پوشیدہ نہ رہے، پھر جو کچھ میرے ساتھ کرنا ہو کر گزرو اور مجھے بالکل مہلت نہ دو،

پھر اگر تم منہ موڑ لو تو میں نے تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگی، میری مزدوری تو صرف اللہ کے ذمے ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤں۔ غُمّہ کے معنی ہیں: غم اور تنگی۔

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿اقْضُوٓا۟ إِلَيَّ﴾ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ، أُفْرُقْ: اِقْضِ.

امام مجاہد نے کہا: اقضوا الیّ کے معنی ہیں: جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے اسے پورا کر ڈالو، یعنی میرا قصہ تمام کر دو، چنانچہ اُفرق کے معنی ہیں: فیصلہ کر دے، یعنی ہمارے اور نافرمانوں کے درمیان جدائی ڈال دے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ٱسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَٰمَ ٱللَّهِ﴾ [التوبة:٦] إِنْسَانٌ يَأْتِيهِ فَيَسْتَمِعُ مَا يَقُولُ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَهُوَ آمِنٌ حَتَّى يَأْتِيَهُ فَيَسْمَعَ كَلَامَ اللهِ، [وَ] حَتَّى يَبْلُغَ مَأْمَنَهُ حَيْثُ جَاءَهُ. وَ﴿ٱلنَّبَإِ ٱلْعَظِيمِ﴾ [النبأ:٢] الْقُرْآنِ ﴿صَوَابًا﴾ [النبأ:٣٨] حَقًّا فِي الدُّنْيَا، وَعَمِلَ بِهِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اگر مشرکین میں سے کوئی آپ سے پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دیجیے یہاں تک کہ وہ (اطمینان سے) اللہ کا کلام سن لے۔'' اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام مجاہد نے فرمایا: اگر کوئی (کافر) آپ ﷺ کے پاس اللہ کا کلام اور جو کچھ آپ پر اترا ہے، اس کو سننے کے لیے آئے تو وہ شخص امن وامان میں ہے تا کہ وہ آئے اور اللہ کا کلام سنے حتی کہ وہ اپنے امن کے مقام پر پہنچ جائے جہاں سے آیا تھا۔ ﴿النَّبَإِ الْعَظِيمِ﴾ سے مراد قرآن کریم ہے اور ﴿صَوَابًا﴾ سے مراد حق بات کہنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان میں پیش کردہ آیات کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے افعال وصفات اور بندے کے افعال وصفات کے درمیان فرق واضح کیا ہے اور جو لوگ لفظ اور ملفوظ کے درمیان فرق نہیں کرتے ان کی تردید کی ہے۔ جب کوئی قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے تو الفاظ وحروف جو اپنی زبان سے ادا کرتا ہے یہ بندے کا فعل اور مخلوق ہے اور جس کلام کو اپنے الفاظ سے ادا کرتا ہے وہ اللہ کا کلام اور غیر مخلوق ہے۔

(٤٠) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَلَا تَجْعَلُوا۟ لِلَّهِ أَندَادًا﴾ [البقرة:٢٢]

باب:40- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ کے لیے کسی قسم کے شریک نہ بناؤ'' کا بیان

وَقَوْلُهُ [جَلَّ ذِكْرُهُ]: ﴿وَتَجْعَلُونَ لَهُۥٓ أَندَادًا ذَٰلِكَ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ [فصلت:٩]

فرمان الٰہی ہے: ''اور تم (اللہ تعالیٰ) کے لیے شریک ٹھہراتے ہو، حالانکہ وہی تمام دنیا کا مالک ہے۔''

﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿بَلِ ٱللَّهَ فَٱعْبُدْ وَكُن مِّنَ ٱلشَّٰكِرِينَ﴾ [الزمر: ٦٥، ٦٦]

نیز فرمایا: ''اور بلاشبہ یقیناً آپ کی طرف وحی کی گئی اور آپ سے پہلے لوگوں کی طرف بھی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارا عمل برباد ہو جائے گا...... بلکہ آپ صرف اللہ کی عبادت کریں اور شکر کرنے والوں سے ہو جائیں۔''

وَقَوْلُهُ: ﴿وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ﴾ [الفرقان: ٦٨]

فرمان باری تعالیٰ ہے: ''اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے۔''

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: ﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِٱللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ﴾ [يوسف: ١٠٦]

عکرمہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ارشاد باری تعالیٰ: ''اور ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں مگر اس حال میں کہ وہ مشرک ہی ہوتے ہیں۔''

﴿وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَهُمْ﴾ [الزخرف: ٨٧] وَ﴿مَنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ﴾ [لقمان: ٢٥] فَذَلِكَ إِيمَانُهُمْ وَهُمْ يَعْبُدُونَ غَيْرَهُ.

(نیز فرمایا:) ''اگر آپ ان سے پوچھیں کہ انھیں کس نے پیدا کیا ہے۔'' ''اور آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں۔'' میں مشرکین کا ایمان و اقرار بیان ہوا ہے لیکن اس کے باوجود وہ عبادت غیر اللہ کی کرتے ہیں۔

وَمَا ذُكِرَ فِي خَلْقِ أَفْعَالِ الْعِبَادِ وَأَكْسَابِهِمْ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُۥ تَقْدِيرًا﴾ [الفرقان: ٢]

اس عنوان میں یہ بھی بیان ہے کہ بندے کے افعال ان کا کسب ہیں مگر سب مخلوق الٰہی ہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اسی (اللہ) نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے، پھر اس کا صحیح صحیح اندازہ لگایا ہے۔''

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (مَا تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ) [الحجر: ٨] يَعْنِي بِالرِّسَالَةِ وَالْعَذَابِ. ﴿لِّيَسْـَٔلَ ٱلصَّٰدِقِينَ عَن صِدْقِهِمْ﴾ الْمُبَلِّغِينَ الْمُؤَدِّينَ مِنَ الرُّسُلِ ﴿وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ﴾ [الحجر: ٩] عِنْدَنَا.

اور امام مجاہد نے فرمان الٰہی: (مَا تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ) کی تفسیر میں فرمایا: فرشتے رسالت اور عذاب لے کر نازل ہوتے ہیں۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''تاکہ سچے لوگوں سے ان کی سچائی کے متعلق سوال کرے۔'' اس سے مراد اللہ کے پیغمبر ہیں جو اللہ کے احکام پہنچانے والے اور انھیں ادا کرنے والے ہیں۔ (نیز فرمایا:) ''اور ہم ہی قرآن کریم کی حفاظت کرنے والے ہیں۔'' یعنی اپنے پاس سے حفاظت کرتے ہیں۔

﴿وَالَّذِي جَآءَ بِالصِّدْقِ﴾: اَلْقُرْآنُ، ﴿وَصَدَّقَ بِهِ﴾ [الزمر:٣٣] اَلْمُؤْمِنُ، يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: هٰذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ.

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''اور جو شخص سچ لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی۔'' صدق سے مراد قرآن ہے اور تصدیق کرنے والا مومن ہے جو قیامت کے دن اپنے رب سے عرض کرے گا: تو نے مجھے یہ (قرآن) دیا تھا، جو اس میں ہے میں نے اس پر عمل کیا تھا۔

٧٥٢٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ؟ قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ»، قُلْتُ: إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ»، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ». [راجع: ٤٤٧٧]

[7520] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔'' میں نے کہا: یہ تو واقعی بہت بڑا گناہ ہے۔ میں نے پھر پوچھا: اس کے بعد کون سا گناہ عظیم تر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرنا کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائیں گے۔'' میں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرنا۔''

(٤١) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ أَبْصَٰرُكُمْ﴾ اَلْآيَةَ [فصلت:٢٢]

باب: 41- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور گناہ کرتے وقت تم اس (خوف) سے نہیں چھپتے تھے کہ کہیں تمھارے کان، تمھاری آنکھیں (اور تمھاری جلدیں ہی) تمھارے خلاف گواہی نہ دے دیں......'' کا بیان

٧٥٢١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ - أَوْ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ - كَثِيرَةٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ قَلِيلَةٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتَرَوْنَ أَنَّ اللهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ قَالَ الْآخَرُ: يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ

[7521] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ حرم کعبہ میں دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی اکٹھے ہوئے۔ یہ تینوں خوب موٹے تازے تھے۔ ان کی توندیں نکلی ہوئی تھیں مگر ان کے دل سمجھ بوجھ سے کورے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا: تمھارا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سن سکتا ہے؟ دوسرا بولا: ہاں، اگر ہم اونچی آواز سے باتیں کریں تب تو سن لیتا ہے

أَخْفَيْنَا، وَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَرُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ﴾ الْآيَةَ. [راجع: ٤٨١٦]

اور اگر آہستہ آواز سے بات کریں تو پھر نہیں سنتا۔ تیسرا کہنے لگا: اگر وہ اونچی آواز سے سن لیتا ہے تو آہستہ آواز والی بات بھی سن سکتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''تم جو دنیا میں چھپ کر گناہ کرتے تھے تو اس بات سے نہیں ڈرتے تھے کہ تمھارے کان، تمھاری آنکھیں اور تمھاری جلدیں تمھارے خلاف قیامت کے دن گواہی دیں گے۔''

(٤٢) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ [الرحمن: ٢٩] ﴿مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ﴾ [الأنبياء: ٢] وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا﴾ [الطلاق: ١]

باب: 42- ارشاد باری تعالیٰ: ''وہ ہر روز ایک نئی شان میں ہے۔'' نیز: ''نہیں آتی ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نئی نصیحت۔'' نیز ارشاد باری تعالیٰ: ''شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد (موافقت کی) کوئی نئی صورت پیدا کر دے'' کا بیان

وَأَنَّ حَدَثَهُ لَا يُشْبِهُ حَدَثَ الْمَخْلُوقِينَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ [الشورى: ١١]

اللہ تعالیٰ کا کوئی نیا کام کرنا مخلوق کے نئے کام سے مشابہت نہیں رکھتا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔''

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ، وَإِنَّ مِمَّا أَحْدَثَ أَنْ لَا تَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ».

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کوئی نیا حکم دیتا ہے اور اس نے نیا حکم یہ دیا ہے کہ نماز میں کلام نہ کرو۔''

٧٥٢٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ وَرْدَانَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللهِ أَقْرَبُ الْكُتُبِ عَهْدًا بِاللهِ تَقْرَؤُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ؟ [راجع: ٢٦٨٥]

[7522] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: تم اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے متعلق کیوں دریافت کرتے ہو، حالانکہ تمھارے پاس تو خود اللہ کی کتاب موجود ہے جو زمانے کے اعتبار سے اللہ کی طرف سے نئی نئی آئی ہے۔ تم اسے پڑھتے ہو۔ وہ خالص ہے۔ اس میں کوئی ملاوٹ نہیں؟

٧٥٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ:

[7523] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے کسی

أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أَنْزَلَ اللهُ عَلَى نَبِيِّكُمْ ﷺ أَحْدَثُ الْأَخْبَارِ بِاللهِ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ؟ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوا مِنْ كُتُبِ اللهِ وَغَيَّرُوا فَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمْ، قَالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ لِيَشْتَرُوا بِذٰلِكَ ثَمَنًا قَلِيلًا، أَوَ لَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ؟ فَلَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا رَجُلًا مِنْهُمْ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ. [راجع: ٢٦٨٥]

مسئلہ کے متعلق کیوں پوچھتے ہو؟ حالانکہ تمھاری کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی پر نازل کی ہے وہ اللہ کے ہاں سے بالکل تازہ آئی ہے۔ وہ خالص ہے۔ اس میں کوئی ملاوٹ نہیں، نیز اللہ تعالیٰ نے تمھیں خود بتا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں کو تبدیل اور متغیر کر دیا ہے، چنانچہ وہ اپنے ہاتھوں سے ایک کتاب لکھتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعے سے تھوڑی سی پونجی حاصل کر لیں۔ کیا تمھارے پاس جو علم آیا ہے وہ تمھیں ان سے سوال کرنے سے منع نہیں کرتا؟ اللہ کی قسم! ہم تو ان کے کسی آدمی کو نہیں دیکھتے جو تم سے اس کے متعلق دریافت کرے جو تم پر نازل ہوا ہے۔

فائدہ: ہر روز ایک نئی شان میں ہے۔ ہر روز ایک نئی شان میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ تمام مخلوق اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لیے اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے۔ کوئی اس سے کھانے کو مانگ رہا ہے، کوئی پینے کو، کوئی تندرستی کے لیے دعا کر رہا ہے اور کوئی اولاد کے لیے، نیز کوئی گناہوں سے مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے۔ اور وہ سب مخلوق کی سنتا اور ان کی فریاد رسی کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت اور ہر آن یہ کام کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں وہ ہر وقت نئی سے نئی مخلوق وجود میں لا رہا ہے۔ جس طرح انسانوں کی پیدائش بڑھ رہی ہے اسی طرح ہر ذی حیات کی نسل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ الغرض ہر روز اس کی ایک نئی آن اور نئی شان ہوتی ہے۔

(٤٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ﴾ [القيامة: ١٦] وَفِعْلِ النَّبِيِّ ﷺ حَيْثُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ

باب: 43- ارشاد باری تعالیٰ: ''اپنی زبان کو حرکت نہ دیجیے'' اور نبی ﷺ کا اس آیت کے نزول سے پہلے ایسا کرنے کا بیان

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «قَالَ اللهُ تَعَالَى: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے نقل کیا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا رہے اور میری یاد میں اپنے ہونٹ ہلاتا رہے۔''

٧٥٢٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

[7524] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے ارشاد باری تعالیٰ: لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ کی تفسیر کرتے

جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ﴾ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ - فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحَرِّكُهُمَا. فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا - فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْءَانَهُ﴾ قَالَ: جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهُ ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْءَانَهُ﴾ قَالَ: فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ، ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ.

ہوئے بیان کیا کہ نبی ﷺ نزول وحی کے وقت شدت محسوس کرتے تھے اور اپنے ہونٹ ہلاتے تھے۔ میں تمھیں ہونٹ ہلا کر دکھاتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ انھیں حرکت دیا کرتے تھے۔ (راویٔ حدیث) حضرت سعید بن جبیر نے کہا: میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جیسے میں نے حضرت ابن عباس ؓ کو ہونٹ ہلاتے دیکھا تھا، پھر انھوں نے اپنے دونوں ہونٹ ہلائے۔ (ابن عباس ؓ کہتے ہیں) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اس (وحی) کو یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔ اس (وحی) کو آپ کے دل میں جمع کرنا اور زبان سے پڑھوا دینا ہمارے ذمے ہے۔'' یعنی تمھارے سینے میں قرآن کا جما دینا اور اس کا پڑھا دینا ہمارا کام ہے۔ ''پھر جب ہم اس کو پڑھ چکیں تو اس وقت پڑھے ہوئے کی اتباع کریں۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ جبریل کے پڑھتے وقت کان لگا کر سنتے رہیں اور خاموش رہیں، یہ ہمارا ذمہ ہے کہ آپ قرآن اسی طرح پڑھیں گے۔

قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَمَعَ، فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا أَقْرَأَهُ. [راجع: ٥]

حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: اس آیت کے اترنے کے بعد حضرت جبریل ؑ آتے تو رسول اللہ ﷺ کان لگا کر سنتے۔ پھر جب حضرت جبریل چلے جاتے تو نبی ﷺ لوگوں کو اسی طرح پڑھ کر سنا دیتے جیسا کہ حضرت جبریل ؑ نے آپ کو پڑھ کر سنایا تھا۔

(٤٤) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِۦٓ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾ [الملك: ١٣، ١٤]

باب: 44- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور تم اپنی بات چھپا کر کرو یا اونچی آواز سے، بلاشبہ وہ دلوں کے راز تک جانتا ہے، کیا بھلا وہ نہ جانے گا جس نے (سب کو) پیدا کیا، وہ باریک بین ہے ہر چیز سے پوری طرح باخبر ہے'' کا بیان

﴿يَتَخَٰفَتُونَ﴾ [طه: ١٠٣]: يَتَسَارُّونَ

﴿یتخافتون﴾ کے معنی ہیں: وہ چپکے چپکے کہہ رہے

ہوں گے۔

٧٥٢٥ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ عَنْ هُشَيْمٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ [الإسراء: ١١٠] قَالَ: نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ، فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللهُ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ ﴿وَٱبْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا﴾. [راجع: ٤٧٢٢]

[7525] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ کے متعلق فرمایا: ''اور آپ اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بالکل پست آواز سے۔'' یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں کافروں سے چھپے رہتے تھے۔ آپ ﷺ صحابۂ کرام کو نماز پڑھاتے تو بلند آواز سے قرآن پڑھتے۔ جب مشرکین قرآن سنتے تو قرآن، صاحب قرآن اور قرآن لانے والے (حضرت جبریل علیہ السلام) سب کو برا بھلا کہتے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ نماز میں بآواز بلند قرآن نہ پڑھیں کہ مشرکین قرآن کو برا بھلا کہیں اور نہ اس قدر آہستہ پڑھیں کہ آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں بلکہ ان کے درمیان راستہ اختیار کریں۔

٧٥٢٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ فِي الدُّعَاءِ. [راجع: ٤٧٢٣]

[7526] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: درج ذیل آیت: ''اور آپ اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بالکل پست آواز سے۔'' دعا کے متعلق نازل ہوئی، یعنی دعا نہ تو چلاّ کر مانگی جائے اور نہ بالکل پست آواز میں۔

٧٥٢٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ».

[7527] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص خوبصورت آواز سے قرآن کریم کی تلاوت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔''

وَزَادَ غَيْرُهُ: يَجْهَرُ بِهِ.

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ) کسی اور نے اس حدیث میں یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ جو اسے بآواز بلند نہ پڑھے۔

(٤٥) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا فَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ»، فَبَيَّنَ أَنَّ قِيَامَهُ بِالْكِتَابِ هُوَ فِعْلُهُ

باب: 45- نبی ﷺ کے فرمان: ''ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم جیسی نعمت عطا کی، وہ دن رات اس میں مشغول رہتا ہے اور دوسرا وہ شخص جو کہتا ہے: اگر مجھے اس جیسا دیا جاتا جو اسے دیا گیا ہے تو میں بھی وہی کرتا جو وہ کرتا ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے واضح کیا ہے کہ اس قرآن کے ساتھ ''قیام'' یہ بندے کا فعل ہے'' کا بیان

وَقَالَ: ﴿وَمِنْ ءَايَـٰتِهِۦ خَلْقُ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَـٰفُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَٰنِكُمْ﴾ [الروم: ٢٢]

فرمان الٰہی ہے: ''اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمھاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا ہے۔''

وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿وَٱفْعَلُوا۟ ٱلْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [الحج: ٧٧].

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اچھے کام کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

٧٥٢٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحَاسُدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ». [راجع: ٥٠٢٦]

[7528] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قابل رشک صرف دو آدمی ہیں: ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہو اور وہ اس کی دن رات تلاوت کرتا رہتا ہو تو ایک (دیکھنے والا) کہتا ہے: اے کاش! مجھے بھی اس جیسا (قرآن) دیا جائے تو میں بھی اسی طرح اس کی تلاوت) کروں جس طرح وہ کرتا ہے۔ اور دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے کما حقہ خرچ کرتا ہے۔ اسے دیکھ کر ایک شخص کہتا ہے: اے کاش! مجھے بھی اللہ تعالیٰ اتنا مال دیتا تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔''

٧٥٢٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ

[7529] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے

آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ». [راجع: ٥٠٢٥]

قرآن دیا اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے دن رات خرچ کرتا ہے۔''

سَمِعْتُ مِنْ سُفْيَانَ مِرَارًا، لَمْ أَسْمَعْهُ يَذْكُرُ الْخَبَرَ، وَهُوَ مِنْ صَحِيحِ حَدِيثِهِ.

(علی بن مدینی نے کہا:) میں نے یہ حدیث سفیان بن عیینہ سے کئی مرتبہ سنی ہے لیکن حدیث صحیح اور متصل ہونے کے باوجود وہ اسے أخبرنا کے الفاظ سے بیان نہیں کرتے۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کا محل استدلال یہ ہے کہ قاری کی زبان کا حرکت کرنا، اس کے ہونٹوں کا ہلنا، پھر اس کا قراءت کرنا، سب اس کا فعل اور کسب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے، البتہ جو کچھ پڑھا جا رہا ہے وہ اللہ کا کلام ہے۔ دوسرے الفاظ میں اسے یوں تعبیر کیا جا سکتا ہے: ''الصوت صوت القارئ والكلام كلام البارئ'' یعنی آواز تو قاری کی ہے لیکن اس کے ذریعے سے پڑھا جانے والا کلام اللہ رب العزت کا کلام ہے۔'' وللّٰه الحمد.

(٤٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَاتِهِ)

باب: 46- ارشاد باری تعالیٰ: ''اے رسول! آپ کے رب کی طرف سے آپ پر جو نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیجیے، اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو پیغام الٰہی پہنچانے کا حق ادا نہ کیا'' کا بیان

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الرِّسَالَةُ، وَعَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا التَّسْلِيمُ.

امام زہری نے فرمایا: اللہ کی طرف سے رسالت ہے، رسول اللہ ﷺ کے ذمے اس پیغام کا آگے پہنچانا اور ہم پر اس کا تسلیم کرنا ضروری ہے۔

وَقَالَ: ﴿لِيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ﴾ [الجن: ٢٨]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تاکہ وہ (رسول) جان لے کہ فرشتوں نے اپنے رب کے پیغامات صحیح صحیح پہنچا دیے ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي﴾ [الأعراف: ٦٢].

نیز فرمایا: ''میں تمھیں اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں۔''

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ - حِينَ تَخَلَّفَ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ﴾ [التوبة: ٩٤].

حضرت کعب بن مالک ؓ نے کہا: جب وہ (جنگ تبوک میں) نبی ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے: ''اور عنقریب اللہ تمھارا عمل دیکھے گا اور اس کا رسول بھی۔''

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِذَا أَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلِ امْرِئٍ فَقُلْ: ﴿ٱعْمَلُوا۟ فَسَيَرَى ٱللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُۥ وَٱلْمُؤْمِنُونَ﴾ [التوبة: ١٠٥] وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ أَحَدٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تجھے کسی کا کام اچھا لگے تو یوں کہو: ''عمل کیے جاؤ، عنقریب اللہ تمھارا عمل دیکھے گا اور اس کا رسول اور اہل ایمان بھی۔'' کسی کا نیک عمل تجھے دھوکے میں نہ ڈالے۔

وَقَالَ مَعْمَرٌ: ﴿ذَٰلِكَ ٱلْكِتَـٰبُ﴾ هٰذَا الْقُرْآنُ

حضرت معمر نے کہا: ارشاد باری تعالیٰ: ''یہ کتاب (اس میں کوئی شک نہیں)'' میں کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔

﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ﴾ [البقرة: ٢] بَيَانٌ وَدِلَالَةٌ كَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿ذَٰلِكُمْ حُكْمُ ٱللَّهِ﴾ [الممتحنة: ١٠] هٰذَا حُكْمُ اللهِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''متقین کے لیے سراسر ہدایت ہے۔'' یعنی بیان اور دلالت کے ذریعے سے ہدایت کرتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یہ اللہ کا حکم ہے۔'' ذلکم سے مراد هذا ہے۔

﴿لَا رَيْبَ فِيهِ﴾ [البقرة: ٢] لَا شَكَّ.

﴿لاریب فیه﴾ اس کے معنی ہیں: اس کتاب میں کوئی شک نہیں۔

﴿تِلْكَ ءَايَـٰتُ ٱللَّهِ﴾ [لقمان: ٢] يَعْنِي هٰذِهِ أَعْلَامُ الْقُرْآنِ. وَمِثْلُهُ ﴿حَتَّىٰٓ إِذَا كُنتُمْ فِى ٱلْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم﴾ [يونس: ٢٢] يَعْنِي بِكُمْ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔'' اس آیت میں تلك سے مراد هذا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''حتی کہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو اور کشتیاں باد موافق سے انھیں لے کر چلتی ہیں۔'' اس آیت کریمہ میں بِهِمْ سے مراد بِكُمْ ہے، یعنی تمھیں لے کر چلتی ہیں۔

وَقَالَ أَنَسٌ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَالَهُ حَرَامًا إِلٰى قَوْمٍ وَقَالَ: أَتُؤْمِنُونِي أُبَلِّغُ رِسَالَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے ان کے ماموں حضرت حرام رضی اللہ عنہ کو ایک قوم کی طرف بھیجا تو انھوں نے کہا: کیا تم مجھے امن دیتے ہو کہ میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچاؤں؟ اس کے بعد انھوں نے پیغام پہنچانا شروع کر دیا اور ان سے باتیں کرنے لگے۔

فائدہ: مذکورہ عنوان سے مقصود یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا، یہ ان کا فعل اور عمل ہے، جس پر انھیں رب کی طرف سے جزا اور ثواب دیا جائے گا اور جو ''پیغام'' پہنچانا ہے وہ اللہ کا کلام ہے اور وہ غیر مخلوق ہے۔

٧٥٣٠ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ

[7530] حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ''ہمارے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اپنے رب کے

سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ حَيَّةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، قَالَ الْمُغِيرَةُ: أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا ﷺ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ. [راجع: ٣١٥٩]

پیغامات میں سے یہ پیغام پہنچایا کہ ہم میں سے جو کوئی (اللہ کے راستے میں) قتل کیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا۔"

٧٥٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا؟ وَقَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ فَلَا تُصَدِّقْهُ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ﴾ [المائدة: ٦٧]. [راجع: ٣٢٣٤]

[7531] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اگر کوئی تم سے یہ بیان کرے کہ نبئ اکرم حضرت محمد ﷺ نے وحی الٰہی سے کچھ چھپالیا ہے تو اس کی تصدیق مت کرنا (کیونکہ وہ جھوٹا ہے)۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے: "اے رسول! آپ کے رب کی طرف سے جو پیغام آپ کی طرف اتارا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیجیے۔ اگر آپ نے یہ کام نہ کیا تو گویا آپ نے اس (اپنے رب) کا پیغام نہیں پہنچایا۔"

٧٥٣٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى؟ قَالَ: «أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ»، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ»، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ»، فَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَهَا: ﴿وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِي حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ

[7532] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! کون سا جرم اللہ کے ہاں سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: "یہ کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔" اس نے پوچھا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: "یہ کہ تو اپنے بچوں کو اس ڈر سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائیں گے۔" اس نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: "یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔" اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق (ان الفاظ میں) نازل فرمائی: "(اللہ کے بندے وہ ہیں) جو اللہ کے ساتھ کسی اور الٰہ کو نہیں پکارتے

ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۝ يُضَٰعَفْ لَهُ ٱلْعَذَابُ﴾ اَلْآيَةَ [الفرقان: ٦٨، ٦٩]. [راجع: ٤٤٧٧]

اور نہ اللہ کی حرام کردہ کسی جان کو ناحق قتل ہی کرتے ہیں اور نہ زنا ہی کرتے ہیں اور جو شخص ایسے کام کرے گا وہ ان کی سزا پاکے رہے گا۔ اس کو دوگنا عذاب دیا جائے گا۔''

(٤٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿قُلْ فَأْتُوا بِٱلتَّوْرَىٰةِ فَٱتْلُوهَآ﴾ [آل عمران: ٩٣]

باب: 47- اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''کہہ دیجیے! اگر تم سچے ہو تو تورات لاؤ اور اسے پڑھ کر سناؤ'' کا بیان

وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا، وَأُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ، وَأُعْطِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ».

نبی ﷺ کا ارشاد ہے: اہل تورات کو تورات دی گئی تو انھوں نے اس پر عمل کیا اور اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انھوں نے بھی اس پر عمل کیا اور تمھیں قرآن کریم دیا گیا تم نے بھی اس پر عمل کیا۔''

وَقَالَ أَبُو رَزِينٍ ﴿يَتْلُونَهُۥ حَقَّ تِلَاوَتِهِۦٓ﴾ [البقرة: ١٢١] [يَتَّبِعُونَهُ وَ] يَعْمَلُونَ بِهِ حَقَّ عَمَلِهِ، يُقَالُ: ﴿يُتْلَىٰ﴾ [النساء: ١٢٧]: يُقْرَأُ، حَسَنُ التِّلَاوَةِ: حَسَنُ الْقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ.

ابو رزین نے ﴿يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: وہ اس کی اتباع کرتے ہیں اور اس پر جیسا عمل کرنا چاہیے ایسا ہی عمل کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے: يتلى، یعنی پڑھا جاتا ہے۔ حَسَنُ التِّلَاوَةِ اسے کہا جاتا ہے جس کا قرآن کریم پڑھنا عمدہ ہو۔

﴿لَا يَمَسُّهُۥٓ﴾ [الواقعة: ٧٩]: لَا يَجِدُ طَعْمَهُ وَنَفْعَهُ إِلَّا مَنْ آمَنَ بِالْقُرْآنِ، وَلَا يَحْمِلُهُ بِحَقِّهِ إِلَّا الْمُوقِنُ؛ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿مَثَلُ ٱلَّذِينَ حُمِّلُوا۟ ٱلتَّوْرَىٰةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ ٱلْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًۢا ۚ بِئْسَ مَثَلُ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ ۚ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ﴾ [الجمعة: ٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لا يمسه﴾ قرآن کریم کا مزہ وہی پائے گا اور اس سے فائدہ وہی اٹھائے گا جو کفر کی آلائش سے پاک ہو، یعنی وہ قرآن پر ایمان لائے۔ اس قرآن کو حق کے ساتھ وہی اٹھاتا ہے جو اس پر یقین رکھتا ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جن لوگوں کو تورات کا حامل بنایا گیا، پھر انھوں نے یہ بار نہ اٹھایا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہو۔ بری مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا۔ اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کی رہنمائی نہیں کرتا۔''

وَسَمَّى النَّبِيُّ ﷺ الْإِسْلَامَ وَالْإِيمَانَ وَالصَّلَاةَ عَمَلًا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ

نبی ﷺ نے اسلام ایمان اور نماز کو عمل کہا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت بلال سے فرمایا:

ﷺ لِبِلَالٍ: «أَخْبِرْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ؟» قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ إِلَّا صَلَّيْتُ. وَسُئِلَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللهِ وَرَسُولِهِ، ثُمَّ الْجِهَادُ، ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ».

''مجھے اس پر امید عمل کی خبر دو جو تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہو؟'' انھوں نے کہا: میرا پر امید عمل یہ ہے کہ میں نے جب بھی وضو کیا، اس کے بعد دو رکعتیں ضرور پڑھیں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، پھر وہ حج جس کے بعد کوئی گناہ باقی نہ رہے۔''

٧٥٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَنْ سَلَفَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صُلِّيَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ. فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ: هٰؤُلَاءِ أَقَلُّ مِنَّا عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا. قَالَ اللهُ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ».

[راجع: ٥٥٧]

[7533] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گزشتہ امتوں کے مقابلے میں تمھاری بقا صرف اس قدر ہے جتنا عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت۔ اہل تورات کو تورات دی گئی تو انھوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ دن آدھا ہو گیا اور وہ عاجز ہو گئے۔ انھیں اجرت کے طور پر ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انھوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ پھر وہ عاجز ہو گئے تو انھیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر تمھیں قرآن دیا گیا تو تم نے اس پر عمل کیا تا آنکہ مغرب کا وقت ہو گیا۔ تمھیں دو قیراط اجرت دی گئی۔ اہل کتاب نے کہا: ان لوگوں نے تھوڑا وقت کام کیا ہے لیکن انھیں اجرت زیادہ دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تمھارے حق سے کچھ کم تو نہیں کیا؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہوں دوں۔''

(٤٨) بَابٌ: وَسَمَّى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ عَمَلًا وَقَالَ: «لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ»

باب: 48- نبی ﷺ نے نماز کو عمل کا نام دیا ہے اور آپ نے فرمایا: ''جو شخص (نماز میں) سورت فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔''

٧٥٣٤ - حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ

[7534] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الْوَلِيدِ. وَحدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَسَدِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ]: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «اَلصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا، وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ، ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ». [راجع: ٥٢٧]

کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بر وقت نماز پڑھنا، والدین سے حسن سلوک کرنا، پھر اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔''

(٤٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ خُلِقَ هَلُوعًا ○ إِذَا مَسَّهُ ٱلشَّرُّ جَزُوعًا ○ وَإِذَا مَسَّهُ ٱلْخَيْرُ مَنُوعًا﴾ [المعارج: ١٩-٢١]

باب: 49- ارشاد باری تعالیٰ: ''انسان تھڑدلا پیدا کیا گیا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو بہت زیادہ گھبرا اٹھتا ہے اور جب اسے مال ملتا ہے تو بخیل بن جاتا ہے'' کا بیان

[هَلُوعًا: ضَجُورًا]

هَلُوعًا کے معنی ہیں: بہت زیادہ بے صبری کا اظہار کرنے والا۔

٧٥٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ: «أَتَى النَّبِيَّ ﷺ مَالٌ فَأَعْطَى قَوْمًا وَمَنَعَ آخَرِينَ، فَبَلَغَهُ أَنَّهُمْ عَتَبُوا فَقَالَ: «إِنِّي أُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ، وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي، أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ، مِنْهُمْ عَمْرُو ابْنُ تَغْلِبَ». فَقَالَ عَمْرٌو: مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ حُمْرَ النَّعَمِ. [راجع: ٩٢٣]

[7535] حضرت عمرو بن تغلب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس مال آیا تو آپ نے اس میں سے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ کو نہ دیا۔ اس کے بعد آپ کو معلوم ہوا کہ اس تقسیم پر کچھ لوگ ناراض ہوئے ہیں تو آپ نے فرمایا: ''میں ایک شخص کو دیتا ہوں اور دوسرے کو چھوڑ دیتا ہوں اور جسے میں نہیں دیتا وہ مجھے اس سے زیادہ پیارا ہوتا ہے جسے دیتا ہوں۔ جن لوگوں کو دیتا ہوں وہ اس لیے کہ ان کے دلوں میں گھبراہٹ اور بے چینی ہوتی ہے، جبکہ دوسرے لوگوں پر اعتماد کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو بے نیازی اور بھلائی عطا فرمائی ہے۔ ان میں عمرو بن تغلب بھی ہیں۔'' (یہ سن کر) حضرت عمرو بن تغلب ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے کلمۂ تحسین کے مقابلے میں مجھے

سرخ اونٹ بھی ملتے تو میں انھیں ہرگز پسند نہ کرتا۔

(٥٠) بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَرِوَايَتِهِ عَنْ رَبِّهِ

باب: 50- نبیِ اکرم ﷺ کا بیان اور آپ کا اپنے رب سے روایت کرنا

٧٥٣٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْهَرَوِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: «إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَإِذَا أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً».

[7536] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ اپنے رب سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب بندہ مجھ سے ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب بندہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں اس کے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میرے پاس پیدل چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔''

٧٥٣٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، رُبَّمَا ذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا - أَوْ بُوعًا -».

[راجع: ٧٤٠٥]

[7537] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ حضرت ابوہریرہ ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کئی بار نبی ﷺ کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: ''(اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:) جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔''

وَقَالَ مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي: سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيهِ] عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(راویٔ حدیث) معتمر نے کہا: میں نے اپنے والد سے سنا، (انھوں نے کہا:) میں نے حضرت انس ؓ سے سنا، وہ حضرت ابوہریرہ ؓ سے بیان کرتے ہیں، وہ نبی ﷺ سے، آپ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں۔

فائدہ: بندہ جب اللہ کے قریب ہوتا ہے تو ضروری نہیں کہ وہ اپنے بدن کی حرکت سے اللہ کے قریب ہوتا ہو بلکہ وہ انابت، رجوع الی اللہ، دل کی توجہ اور اللہ کی فرمانبرداری کے ذریعے سے اللہ کے قریب ہوتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''بندہ بحالت سجدہ اپنے رب کے بہت قریب ہوتا ہے۔'' اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بندے کے قریب ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش سے نیچے اتر کر بندے کے قریب ہوتا ہے بلکہ وہ عرش پر مستوی رہتے ہوئے اپنے بندے کے قریب ہوتا

ہے۔ وما ذلك على اللّٰه بعزيز.

٧٥٣٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ، قَالَ: «لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ، وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ». [راجع: ١٨٩٤]

[7538] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ تمھارے رب سے روایت کرتے ہیں کہ اس (رب) نے فرمایا: ''ہر عمل کا کفارہ ہے اور روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور بلاشبہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بڑھ کر ہے۔''

فائدہ: گناہ کے کفارے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گناہ پر پردہ ڈالتا ہے اور اسے معاف کر دیتا ہے۔ اگرچہ ہر عمل کی جزا اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے، تاہم اکثر طور پر اعمال کی جزا فرشتوں کے سپرد کر دیتا ہے، لیکن روزے کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کی جزا فرشتوں کے حوالے کرنے کے بجائے وہ خود دیتا ہے کیونکہ روزہ اللہ کے سوا کسی اور کے لیے نہیں رکھا جاتا اور نہ ہی اس میں کوئی ریا اور دکھلاوے کا پہلو ہوتا ہے۔

٧٥٣٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ. وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ، قَالَ: «لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى»، وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ. [راجع: ٣٣٩٥]

[7539] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: ''کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ یوں کہے: آپ حضرت یونس بن متی سے بہتر ہیں۔'' اور آپ نے یونس ؑ کو ان کے باپ کی طرف منسوب کیا تھا۔

٧٥٤٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ - أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ - قَالَ: فَرَجَّعَ فِيهَا، قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ مُعَاوِيَةُ يَحْكِي قِرَاءَةَ ابْنِ مُغَفَّلٍ وَقَالَ: لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ ابْنُ مُغَفَّلٍ يَحْكِي

[7540] حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو اونٹنی پر سوار دیکھا جبکہ آپ سورت ''الفتح'' یا اس کی کچھ آیات پڑھ رہے تھے۔ انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے تلاوت کرتے وقت ترجیع فرمائی۔ (راویٔ حدیث) معاویہ بن قرہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ کی قراءت کی حکایت کرتے ہوئے کہا: اگر لوگ تم پر ہجوم نہ کریں تو میں ترجیع کروں جیسے ابن مغفل ؓ نے ترجیع کی تھی۔ وہ اس

النَّبِيِّ ﷺ. فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيعُهُ؟ قَالَ: آآآ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [راجع: ٤٢٨١]

سلسلے میں نبی ﷺ کی نقل کرتے تھے۔ (شعبہ نے کہا:) میں نے معاویہ سے پوچھا کہ ابن مغفل ؓ کیسے ترجیع کرتے تھے؟ تو انھوں نے کہا: آآآ تین بار مد کے ساتھ آواز دہراتے تھے۔

(٥١) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ تَفْسِيرِ التَّوْرَاةِ وَ [غَيْرِهَا مِنْ] كُتُبِ اللهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا

باب: 51- کتب الٰہیہ تورات وغیرہ کی عربی اور دیگر زبانوں میں تفسیر کرنے کا جواز

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَأْتُوا بِالتَّوْرَىٰةِ فَاتْلُوهَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ﴾ [آل عمران: ٩٣]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(آپ کہہ دیں کہ) اگر تم سچے ہو تو لاؤ تورات پھر اسے پڑھو۔''

٧٥٤١ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ: أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا تَرْجُمَانَهُ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَهُ: «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ، وَ﴿يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْاْ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ٦٤]». [راجع: ٧]

[7541] حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: مجھے حضرت ابوسفیان بن حرب ؓ نے بتایا کہ شاہ روم ہرقل نے اپنے ترجمان کو بلایا، پھر نبی ﷺ کا نامۂ مبارک منگوایا اور اسے پڑھا: ''شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم کرنے والا انتہائی مہربان ہے۔ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے ہرقل کے نام۔ اس میں یہ آیت لکھی تھی: ''اے اہل کتاب! ایسے کلمے کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمھارے درمیان مشترک ہے۔''

٧٥٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَؤُنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: ﴿ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ٨٤]». [راجع: ٤٤٨٥]

[7542] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اہل کتاب تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور اہل اسلام کے لیے اس کی تفسیر عربی میں کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل کتاب کی تصدیق و تکذیب نہ کرو بلکہ یوں کہو: ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر بھی جو ہم پر نازل کیا گیا۔''

فائدہ: امام بخاری ؒ کا مقصد اس حقیقت کا اظہار ہے کہ جب اللہ کے کلام کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ کیا جائے تو

اس ترجمے کو اللہ کا کلام نہیں کہا جا سکتا کیونکہ وہ تو مترجم کی کوشش اور اس کا فعل ہے اور بندے کا فعل مخلوق ہے جبکہ اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے۔

٧٥٤٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْيَهُودِ قَدْ زَنَيَا، فَقَالَ لِلْيَهُودِ: «مَا تَصْنَعُونَ بِهِمَا؟»، قَالُوا: نُسَخِّمُ وُجُوهَهُمَا وَنُخْزِيهِمَا، قَالَ: «فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ»، فَجَاؤُوا فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَرْضَوْنَ [يَا] أَعْوَرُ: اقْرَأْ، فَقَرَأَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَوْضِعٍ مِنْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ، قَالَ: ارْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ عَلَيْهِمَا الرَّجْمَ وَلَكِنَّا نَتَكَاتَمُهُ بَيْنَنَا، فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا، فَرَأَيْتُهُ يُجَانِئُ عَلَيْهَا الْحِجَارَةَ.

[راجع: ١٣٢٩]

[7543] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو لایا گیا جنھوں نے زنا کیا تھا۔ آپ ﷺ نے یہودیوں سے پوچھا: تم ایسے دونوں (مجرموں) کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو؟'' انھوں نے کہا: ہم ان کا منہ کالا کر کے انھیں ذلیل و رسوا کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اگر تم اس بات میں سچے ہو تو تورات لاؤ اور اسے پڑھ کر سناؤ۔'' چنانچہ وہ تورات لائے اور ایک آدمی سے جس پر وہ مطمئن تھے کہا: اے اعور! اسے پڑھ۔ چنانچہ اس نے پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ ایک مقام پر پہنچ کر اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو وہاں آیت رجم چمک رہی تھی۔ اس نے کہا: اے محمد! ان دونوں کے لیے رجم کا حکم تو واقعی ہے لیکن ہم اس حکم کو آپس میں چھپایا کرتے ہیں۔ پھر آپ کے حکم سے ان دونوں کو رجم کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا: میں نے دیکھا کہ زانی مرد اپنی داشتہ کو پتھروں سے بچانے کے لیے اس پر جھکا پڑتا تھا۔

(٥٢) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ سَفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ»، وَ«زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ»

باب: 52- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''قرآن کریم کی مہارت رکھنے والا قیامت کے دن کراماً کاتبین کے ساتھ ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے انتہائی فرمانبردار ہیں'' نیز ''قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے مزین کرو'' کا بیان

٧٥٤٤ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [أَنَّهُ]

[7544] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جس قدر خوش الحانی سے پڑھنے کی بنا پر

سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ». [راجع: ٥٠٢٣]

نبی ﷺ کے قرآن پڑھنے کو سنتا ہے جب وہ اسے بلند آواز سے پڑھتا ہے۔"

٧٥٤٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا، وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ، قَالَتْ: فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ، وَأَنَّ اللهَ يُبَرِّئُنِي، وَلٰكِنْ وَاللهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللهَ يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى، وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُو بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنكُوْ﴾ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا [النور: ١١-٢٠]. [راجع: ٢٥٩٣]

[7545] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، ان پر جب بہتان لگا تو انھوں نے فرمایا: میں اپنے بستر پر لیٹ گئی اور مجھے یقین تھا کہ میں اس تہمت سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری براءت ضرور کرے گا، لیکن اللہ کی قسم! مجھے یہ گمان نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق قرآنی آیات نازل فرمائے گا جن کی ہمیشہ تلاوت کی جاتی رہے گی۔ میرے نزدیک میری حیثیت اس سے کمتر تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق ایسا کلام نازل فرمائے جس کی تلاوت ہو۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے میرے متعلق یہ پوری دس آیات نازل فرمائیں: "بلاشبہ وہ لوگ جنھوں نے بہتان لگایا، وہ تمھی میں سے ایک گروہ ہے......" آخر تک۔

٧٥٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ - أُرَاهُ - عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ ﴿وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا - أَوْ قِرَاءَةً - مِنْهُ. [راجع: ٧٦٧]

[7546] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نماز عشاء میں ﴿والتين والزيتون﴾ پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت آواز میں قرآن پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں سنا۔

٧٥٤٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مُتَوَارِيًا بِمَكَّةَ، وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ، فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ

[7547] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں چھپ کر تبلیغ کرتے تو قرآن کریم بآواز بلند پڑھتے تھے۔ اسے جب مشرکین سنتے تو قرآن اور اس کے لانے والے کو برا بھلا کہتے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: "اپنی نماز میں نہ آواز بلند کرو اور نہ بالکل پست ہی رکھو۔"

بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ [الإسراء: ١١٠]. [راجع: ٤٧٢٢]

٧٥٤٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ لِلصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ «لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[7548] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہا: میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریاں اور جنگل بہت پسند کرتے ہو، لہٰذا جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں رہو تو بلند آواز سے اذان کہو کیونکہ مؤذن کی اذان جہاں تک پہنچے گی اور اسے جن و انس اور دوسری جو چیزیں بھی سنیں گی وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دیں گی۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٦٠٩]

حضرت ابو سعید خدری ؓ نے کہا: میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

٧٥٤٩ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ. [راجع: ٢٩٧]

[7549] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ قرآن پڑھا کرتے جبکہ آپ کا سر مبارک میری گود میں ہوتا اور میں حالت حیض سے ہوتی۔

(٥٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ﴾ [المزمل: ٢٠]

باب: 53- ارشاد باری تعالیٰ: ''جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو'' کا بیان

٧٥٥٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ: أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَمَعْتُ

[7550] حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ہشام بن حکیم ؓ کو رسول اللہ ﷺ کی زندگی مبارک میں سورۃ الفرقان پڑھتے سنا۔ میں نے ان کی قراءت کی طرف کان لگایا تو وہ قرآن مجید بہت سے ایسے طریقوں سے پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر

لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلٰى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: كَذَبْتَ، أَقْرَأَنِيهَا عَلٰى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، فَقَالَ: «أَرْسِلْهُ، اقْرَأْ يَا هِشَامُ!»، فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ»، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِقْرَأْ يَا عُمَرُ!»، فَقَرَأْتُ فَقَالَ: «كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ، إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ». [راجع: ٢٤١٩]

حملہ کر دیتا لیکن میں نے صبر سے کام لیا اور جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی گردن میں چادر کا پھندا ڈال دیا اور کہا: تمھیں یہ سورت اس طرح کس نے پڑھائی ہے جو میں نے ابھی تم سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: مجھے اس طرح رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا: تم جھوٹ بولتے ہو مجھے تو خود رسول اللہ ﷺ نے یہ سورت اس طرح (تمھاری قراءت) کے علاوہ طریقے پر پڑھائی ہے۔ پھر میں انھیں کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے اس شخص کو سورۂ فرقان ان حروف پر پڑھتے سنا ہے جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو۔ ہشام! تم پڑھ کر سناؤ۔'' انھوں نے وہی قراءت پڑھی جو میں نے ان سے سنی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(یہ سورت) اسی طرح نازل کی گئی ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! اب تم پڑھو۔'' میں نے اس قراءت کے مطابق پڑھا جو آپ نے مجھے سکھائی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس طرح بھی نازل کی گئی ہے۔ یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے، اس لیے تمھیں جس قراءت میں سہولت ہو اس کے مطابق پڑھو۔''

فائدہ: قرآن کریم کو سبعہ حروف سے پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن کریم کے ہر لفظ کو سات طریقوں سے پڑھنا جائز ہے کیونکہ چند ایک کلمات کے علاوہ بہت سے کلمات اس اصول کے تحت نہیں آتے۔ ○ سبعہ احرف سے مراد ان سات ائمہ کی قراءت ہرگز نہیں جو اس سلسلے میں مشہور ہوئے ہیں کیونکہ پہلا شخص جس نے ان سات قراءات کو جمع کرنے کا اہتمام کیا وہ ابن مجاہد ہیں جن کا تعلق چوتھی صدی سے ہے۔ امام جزری ؒ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کو بہت مشکل خیال کرتا تھا حتی کہ میں نے تیس سال سے زیادہ اس پر غور و فکر کیا۔ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ قراءت کا اختلاف سات وجوہ سے باہر نہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں: * معنی اور صورت خطی میں تبدیلی کے بغیر صرف حرکات میں اختلاف ہوگا جیسا کہ بخل کو چار اور کلمہ یحسب کو دو طرح سے پڑھا گیا ہے۔ * صورت خطی میں اختلاف کے بجائے صرف معنی میں اختلاف ہوگا جیسا کہ [فتلقى آدم من ربه كلمات] کو دو طرح سے پڑھا گیا ہے: ○ لفظ آدم کی رفعی اور کلمات کی نصبی حالت۔ ○ لفظ آدم کی نصبی اور کلمات کی رفعی حالت۔ * صورت خطی کے بجائے حروف میں تبدیلی ہوگی جس سے معنی بھی بدل جائے گا جیسا کہ تبلوا کو تتلوا پڑھا گیا ہے۔

* صورت خطی کے بجائے حروف میں تبدیلی ہوگی لیکن اس سے معنی تبدیل نہیں ہوگا جیسا کہ بصطة کو بسطة اور الصراط کو السراط پڑھا گیا ہے۔ * صورت خطی اور حروف دونوں کی تبدیلی ہوگی جس سے معنی بھی تبدیل ہو جائے گا، جیسے اشد منکم کو اشد منهم پڑھا گیا ہے۔ * تقدیم و تاخیر کا اختلاف ہوگا جیسا کہ فیقتلون و یقتلون میں ہے، اس میں پہلا معروف اور دوسرا مجہول ہے۔ اسے یوں پڑھا گیا ہے: و يُقتلون فَيَقتلون۔ * حروف کی کمی بیشی میں اختلاف ہوگا جیسا کہ واوصی کو ووصّی پڑھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اظہار وادغام، روم واشمام، تفخیم وترقیق، مد وقصر، تخفیف وتسہیل اور ابدال ونقل وغیرہ جسے فن قراءت میں اصول کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ ایسا اختلاف نہیں جس سے معنی یا لفظ میں تبدیلی آتی ہو۔[1]

(٥٤) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا ٱلْقُرْءَانَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ [القمر: ١٧]

باب: 54- ارشاد باری تعالیٰ: ”ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنا دیا ہے، کیا پھر ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا“ کا بیان

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ». يُقَالُ مُيَسَّرٌ: مُهَيَّأٌ.

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس عمل کے لیے انسان پیدا کیا گیا ہے وہ اس کے لیے آسان کر دیا گیا ہے۔ مُیسر کے معنی ہیں: تیار کیا گیا، یعنی آسان کیا گیا ہے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ بِلِسَانِكَ: هَوَّنَّاهُ عَلَيْكَ.

مجاہد نے کہا: يسرنا القرآن بلسانك کے معنی ہیں: ہم نے آپ پر اس کی قراءت آسان کر دی ہے۔

وَقَالَ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا ٱلْقُرْءَانَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ قَالَ: هَلْ مِنْ طَالِبِ عِلْمٍ فَيُعَانَ عَلَيْهِ؟.

مطر وراق نے کہا: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ کا مطلب ہے: کوئی علم قرآن کا طالب ہے جس کی اس کے متعلق مدد کی جائے؟

٧٥٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: قَالَ يَزِيدُ: حَدَّثَنِي مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عِمْرَانَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! فِيمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: «كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ». [راجع: ٦٥٩٦]

[7551] حضرت عمران ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! پھر لوگ عمل کس لیے کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ہر شخص کے لیے اس عمل میں آسانی پیدا کر دی گئی ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔“

٧٥٥٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ:

[7552] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ایک جنازے میں شریک تھے

[1] النشر، ص: 26/1.

سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ فِي جِنَازَةٍ فَأَخَذَ عُودًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مِنَ النَّارِ»، قَالُوا: أَلَا نَتَّكِلُ؟ قَالَ: «اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ﴾ الْآيَةَ» [الليل: ٥]. [راجع: ١٣٦٢]

کہ آپ نے وہاں ایک لکڑی پکڑ لی اور اس سے زمین کریدنے لگے، پھر آپ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کی جگہ دوزخ یا جنت میں لکھ دی گئی ہے۔'' صحابہ نے کہا: کیا ہم اسی پر بھروسا نہ کرلیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم عمل کرتے رہو، ہر عمل آسان کر دیا گیا ہے (جس کے لیے انسان پیدا کیا گیا ہے)۔'' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا......''

(٥٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿بَلْ هُوَ قُرْءَانٌ مَّجِيدٌ ۝ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ﴾ [البروج: ٢١، ٢٢]

باب: 55- ارشاد باری تعالیٰ: ''بلکہ وہ قرآن بڑی شان والا ہے جو لوح محفوظ میں (درج) ہے'' کا بیان

﴿وَالطُّورِ ۝ وَكِتَٰبٍ مَّسْطُورٍ﴾ [الطور: ١، ٢]، قَالَ قَتَادَةُ: مَكْتُوبٌ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کوہ طور کی قسم! اور لکھی ہوئی کتاب کی قسم!'' قتادہ نے کہا: ﴿مسطور﴾ کے معنی مکتوب، یعنی لکھی ہوئی ہے۔

﴿يَسْطُرُونَ﴾ [القلم: ١]: يَخُطُّونَ. ﴿فِي أُمِّ الْكِتَٰبِ﴾ [الزخرف: ٤]: جُمْلَةِ الْكِتَابِ وَأَصْلِهِ. ﴿مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ﴾ [ق: ١٨]: مَا يَتَكَلَّمُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ عَلَيْهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يُكْتَبُ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ.

﴿یسطرون﴾: وہ لکھتے ہیں۔ ﴿فِي أُمِّ الْكِتٰبِ﴾ کے معنی ہیں: مجموعی اور اصلی کتاب میں۔ ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ﴾ یعنی جو کچھ کلام کرے گا وہ لکھ لیا جائے گا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: خیر اور شر لکھا جاتا ہے۔

﴿يُحَرِّفُونَ﴾ [النساء: ٤٦]: يُزِيلُونَ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يُزِيلُ لَفْظَ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَكِنَّهُمْ يُحَرِّفُونَهُ: يَتَأَوَّلُونَهُ عَنْ غَيْرِ تَأْوِيلِهِ.

﴿يُحَرِّفُوْنَ﴾ اس کا مطلب ہے: وہ زائل کرتے ہیں۔ اللہ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا لفظ کوئی بھی زائل نہیں کرسکتا لیکن وہ اس کی خلاف واقعہ تاویلیں کرتے ہیں۔

﴿دِرَاسَتِهِمْ﴾ [الأنعام: ١٥٦]: تِلَاوَتُهُمْ. ﴿وَٰعِيَةٌ﴾ [الحاقة: ١٢]: حَافِظَةٌ. ﴿وَتَعِيَهَآ﴾ [الحاقة: ١٢]: تَحْفَظُهَا.

﴿دِرَاسَتِهِمْ﴾ کے معنی ہیں: ان کا تلاوت کرنا۔ ﴿وَاعِيَةٌ﴾ کے معنی ہیں: یاد رکھنے والے۔ اسی طرح ﴿تَعِيهَا﴾ اس کی حفاظت کرتی ہے۔

﴿وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْءَانُ لِأُنذِرَكُم بِهِۦ﴾

﴿وَأُوْحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهٖ﴾ ''اور میری

[الأنعام: ١٩]: يَعْنِي أَهْلَ مَكَّةَ، ﴿وَمَنْ بَلَغَ﴾ هٰذَا الْقُرْآنُ فَهُوَ لَهُ نَذِيرٌ.

طرف یہ قرآن وحی کیا گیا تاکہ میں اس کے ذریعے سے اہل مکہ کو خبردار کروں۔" ﴿وَمَنْ بَلَغَ﴾ سے مراد دوسرے تمام جہان کے لوگ ہیں۔ ان سب کو یہ قرآن ڈرانے والا ہے۔

فائدہ: تحریف کے متعلق چار موقف حسب ذیل ہیں: ○ تمام کتب سابقہ کو یکسر بدل دیا گیا ہے لیکن اس اطلاق کو اکثر پر محمول کرنا چاہیے کیونکہ ان کی متعدد آیات ایسی ہیں جن میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ ○ اکثر طور پر تحریف و تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اس کے متعلق متعدد دلائل ہیں۔ پہلا قول بھی اسی پر محمول کرنا چاہیے۔ ○ ان کتابوں میں بہت کم تحریف ہوئی ہے اور اکثر حصہ اپنی اصلیت پر باقی ہے۔ امام ابن تیمیہ ؒ نے اپنی کتاب "الجواب الصحيح" میں اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔ ○ تحریف الفاظ میں نہیں بلکہ معانی میں ہوئی ہے۔ الفاظ اپنی جگہ پر ہیں، البتہ ان کی غلط تاویلات کی گئی ہیں۔ اس آخری موقف کو امام بخاری ؒ نے اختیار کیا ہے جس کی صراحت انھوں نے مذکورہ عنوان میں کی ہے۔ ہمارے نزدیک تورات و انجیل میں تحریف، صرف معانی کی صورت ہی میں نہیں بلکہ اہل کتاب نے ان کے الفاظ بھی بدل ڈالے ہیں۔ واللہ أعلم.

٧٥٥٣ - وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَمَّا قَضَى اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ: غَلَبَتْ - أَوْ قَالَ: سَبَقَتْ - رَحْمَتِي غَضَبِي، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ». [راجع: ٣١٩٤]

[7553] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو اس نے اپنے پاس، عرش کے اوپر ایک کتاب لکھ کر رکھی۔ اس میں یہ بھی ہے کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے یا میرے غصے سے آگے بڑھ چکی ہے۔"

٧٥٥٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَبَا رَافِعٍ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي، فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ».

[راجع: ٣١٩٤]

[7554] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کرنے سے پہلے ایک نوشتہ تحریر کیا کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ کر ہے، اور وہ نوشتہ عرش کے اوپر اس کے پاس لکھا ہوا ہے۔"

فائدہ: ان دونوں روایات میں بظاہر تضاد ہے۔ ایک میں ہے کہ مخلوق پیدا کرنے کے بعد نوشتہ لکھا اور دوسری میں ہے کہ

مخلوق پیدا کرنے سے پہلے اسے تحریر کیا۔ اس کا جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ قضی اللّٰہ الخلق کا مطلب یہ ہے کہ اس نے پہلے خلقت کا پیدا کرنا ٹھان لیا۔ اگر اس سے مراد یہ ہو کہ وہ پیدا کر چکا تھا تو موافقت کی صورت یہ ہوگی کہ خلقت کی تخلیق سے پہلے تحریر لکھنے سے مراد کتاب لکھنے کا ارادہ کرنا ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ ازل میں کر چکا تھا اور خلقت کی تخلیق سے پہلے وہ ارادہ موجود تھا۔ واللّٰہ أعلم.

(٥٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى : ﴿وَٱللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ﴾ [الصافات: ٩٦] ﴿إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَٰهُ بِقَدَرٍ﴾ [القمر: ٤٩]

باب: 56- ارشاد باری تعالیٰ: ”حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی نے تمھیں پیدا کیا اور اسے بھی جو تم کرتے ہو۔“ نیز: ”بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے سے پیدا کیا ہے۔“ کا بیان

وَيُقَالُ لِلْمُصَوِّرِينَ : «أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ»

قیامت کے دن تصویر بنانے والوں سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اس میں جان ڈالو۔

﴿إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ﴾ إِلٰى : ﴿تَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ [الأعراف: ٥٤]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یقیناً تمھارا رب وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو (چھ دن میں) پیدا کیا...... رب العالمین بہت برکت والا ہے۔“

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ : بَيَّنَ اللهُ الْخَلْقَ مِنَ الْأَمْرِ بِقَوْلِهِ تَعَالٰى : ﴿أَلَا لَهُ ٱلْخَلْقُ وَٱلْأَمْرُ﴾

سفیان بن عیینہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے خلق اور امر کو الگ الگ بیان کیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”آگاہ رہو! اسی کے لیے تخلیق ہے اور اسی کا حکم چلتا ہے۔“

وَسَمَّى النَّبِيُّ ﷺ الْإِيمَانَ عَمَلًا . قَالَ أَبُو ذَرٍّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ : سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ : أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ : «إِيمَانٌ بِاللهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ»، وَقَالَ : ﴿جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة: ١٧]. وَقَالَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ لِلنَّبِيِّ ﷺ : مُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ، فَأَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ وَالشَّهَادَةِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ. فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ عَمَلًا .

نبی ﷺ نے ایمان کو عمل کا نام دیا ہے جیسا کہ حضرت ابو ذر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”اللہ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا۔“ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یہ بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔“ وفد عبدالقیس نے نبی ﷺ سے عرض کی: آپ ہمیں چند ایسے جامع اعمال بتا دیں جن پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے انھیں ایمان، شہادت، نماز قائم کرنے اور زکاۃ دینے کا حکم دیا۔ اس طرح

آپ نے ان تمام چیزوں کو عمل قرار دیا۔

٧٥٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ، فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ - كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي - فَدَعَاهُ إِلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ [شَيْئًا] فَقَذِرْتُهُ، فَحَلَفْتُ لَا آكُلُهُ، فَقَالَ: هَلُمَّ فَلأُحَدِّثْكَ عَنْ ذَاكَ، إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ، قَالَ: «وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ»، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ: «أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ؟» فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى، ثُمَّ انْطَلَقْنَا، قُلْنَا: مَا صَنَعْنَا؟ حَلَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا، ثُمَّ حَمَلَنَا؟ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمِينَهُ، وَاللهِ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ، فَقَالَ: «لَسْتُ أَنَا أَحْمِلُكُمْ، وَلٰكِنَّ اللهَ حَمَلَكُمْ، إِنِّي وَاللهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ [مِنْهُ] وَتَحَلَّلْتُهَا».

[راجع: ٣١٣٣]

[7555] حضرت زہدم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: قبیلۂ جرم اور اشعری قبیلے کے درمیان محبت اور بھائی چارے کا معاملہ تھا۔ ایک مرتبہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ کے پاس تھے اوران کے ہاں بنوتیم اللہ کا ایک شخص بھی تھا۔ غالبًا وہ عرب کے غلام لوگوں میں سے تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے اسے اپنے ہاں کھانے کی دعوت دی تو اس نے کہا: میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا تو اسی وقت سے قسم اٹھائی کہ اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے کہا: آؤ! میں تمھیں اس کے متعلق ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ میں نبی ﷺ کے پاس اشعری قبیلے کے چند افراد لے کر حاضر ہوا اور ہم نے آپ سے سواری مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمھارے لیے سواری کا بندوبست نہیں کر سکتا اور نہ میرے پاس کوئی چیز ہے جسے میں تمھیں سواری کے لیے دوں۔'' پھر نبی ﷺ کے پاس مال غنیمت میں سے کچھ اونٹ آئے تو آپ ﷺ نے ہمارے متعلق دریافت کیا: ''اشعری کہاں ہیں؟'' پھر آپ ﷺ نے ہمیں پانچ عمدہ اونٹ دینے کا حکم دیا۔ جب ہم انھیں لے کر چلے تو ہم نے کہا: یہ ہم نے کیا کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے قسم اٹھائی تھی کہ وہ ہمیں سواری کے لیے کوئی جانور نہیں دیں گے اور نہ آپ کے پاس کوئی ایسا جانور ہے جو ہمیں سواری کے لیے دیں، اس کے باوجود آپ نے ہمیں سواریاں دی ہیں۔ ہم نے تو رسول اللہ ﷺ کو آپ کی قسم سے غافل کر دیا ہے۔ اللہ کی قسم! ایسے حالات میں تو ہم کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔ پھر ہم آپ کی طرف لوٹے اور آپ سے بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہیں۔ اللہ

کی قسم! میں جب کوئی قسم اٹھاتا ہوں، پھر اس کا غیر اس سے بہتر دیکھتا ہوں تو وہ کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اور قسم کا کفارہ دے کر اس سے خلاصی حاصل کر لیتا ہوں۔‘‘

٧٥٥٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ، وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرٍ حُرُمٍ، فَمُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا. قَالَ: «آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ. آمُرُكُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ، وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ؟ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَتُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ. وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالظُّرُوفِ الْمُزَفَّتَةِ وَالْحَنْتَمَةِ».

[راجع: ٥٣]

[7556] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا قبیلۂ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور انھوں نے کہا: ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلۂ مضر کے مشرکین حائل ہیں، اس لیے ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینوں میں آ سکتے ہیں۔ آپ ہمیں کچھ جامع احکام بتا دیں، ہم جن پر عمل پیرا ہو کر جنت میں چلے جائیں، نیز ان احکام کی طرف ان لوگوں کو دعوت دیں جو ہمارے پیچھے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ’’میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں: میں تمھیں ایمان باللہ کا حکم دیتا ہوں۔ تمھیں معلوم ہے کہ ایمان باللہ کیا ہے؟ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود برحق نہیں، نیز نماز قائم کرنے، زکاۃ دینے اور غنیمت میں سے پانچواں حصہ دینے کا حکم دیتا ہوں۔ اور تمھیں چار کاموں سے روکتا ہوں: کدو کے برتن، لکڑی کے برتن، تارکول کیے ہوئے برتن اور سبز مٹکوں میں نبیذ بنا کر اسے مت نوش کرو۔‘‘

٧٥٥٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ». [راجع: ٢١٠٥]

[7557] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’بلاشبہ ان تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: ’’جو تم نے پیدا کیا تھا ان کو زندہ کرو۔‘‘

٧٥٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ أَصْحَابَ

[7558] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’ان تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا:

هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ». [راجع: ٥٩٥١]

جو تم نے پیدا کیا تھا انھیں زندہ کرو۔"

٧٥٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ شَعِيرَةً». [راجع: ٥٩٥٣]

[7559] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے جو میرے پیدا کرنے کی مانند پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اگر ان میں ہمت ہے تو وہ چھوٹی سی چیونٹی پیدا کر کے دکھائیں یا اس کے علاوہ دانہ یا جو پیدا کریں۔"

(٥٧) بَابُ قِرَاءَةِ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ، وَأَصْوَاتُهُمْ وَتِلَاوَتُهُمْ لَا تُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ

باب: 57- فاسق اور منافق کی تلاوت کا بیان اور یہ کہ ان کی آواز اور تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتی

٧٥٦٠ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا». [راجع: ٥٠٢٠]

[7560] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اترنج کی طرح ہے جس کا ذائقہ بھی اچھا اور خوشبو بھی عمدہ ہے۔ اور جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور جیسی ہے کہ اس کا ذائقہ تو اچھا ہے لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی۔ اور فاجر کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے گل بونہ کی طرح ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہے لیکن اس کا ذائقہ کڑوا ہے اور وہ فاجر جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن (تمے) کی سی ہے کہ اس کا مزہ بھی کڑوا ہے اور اس میں کوئی خوشبو بھی نہیں ہوتی۔"

فائدہ: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ قرآن اور تلاوت میں فرق واضح کیا جائے اور یہ بتایا جائے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور تلاوت بندے کا فعل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بندے کے فعل کی وجہ سے تلاوت، تلاوت میں فرق ہے۔ ایک عامل مومن کا تلاوت کرنا اترنج کی طرح ہے جو بے شمار فوائد کا حامل ہے اور بدکردار کی تلاوت سے ماحول معطر نہیں ہوتا اور اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس بنا پر قرآن اللہ کا کلام، غیر مخلوق اور مومن و منافق کا تلاوت کرنا ان کا ذاتی فعل ہے اور فعل ہونے کے اعتبار سے

وہ اللہ کے پیدا کردہ ہیں۔ بہر حال بندوں کے افعال سب مخلوق ہیں جن کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔

٧٥٦١ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: سَأَلَ أُنَاسٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ: «إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ»، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا، قَالَ: [فَقَالَ] النَّبِيُّ ﷺ: «تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيُقَرْقِرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ كَقَرْقَرَةِ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُونَ فِيهِ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ». [راجع: ٣٢١٠]

[7561] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: کچھ لوگوں نے نبی ﷺ سے کاہنوں کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''ان کی کسی بات کا اعتبار نہیں ہے۔'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ لوگ بعض اوقات ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں۔ نبی ﷺ نے (وضاحت کرتے ہوئے) فرمایا: ''ان کی صحیح بات وہ ہوتی ہے جو شیطان، (فرشتوں سے سن کر) یاد کر لیتا ہے۔ پھر وہ مرغی کے کٹ کٹ کرنے کی طرح اپنے دوست (کاہن) کے کان میں ڈال دیتا ہے اور وہ اس میں سو سے زیادہ جھوٹ بھی ملا دیتے ہیں۔''

٧٥٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ ابْنُ مَيْمُونٍ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يُحَدِّثُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَيَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَعُودَ السَّهْمُ إِلَى فُوقِهِ»، قِيلَ: مَا سِيمَاهُمْ؟ قَالَ: «سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ، أَوْ قَالَ: التَّسْبِيدُ».

[7562] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کچھ لوگ مشرق کی طرف سے رونما ہوں گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ پھر وہ واپس دین میں نہیں لوٹیں گے یہاں تک کہ تیر اپنی جگہ پر واپس آ جائے۔'' پوچھا گیا: ان کی علامت کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''ان کی علامت سر منڈوانا ہے، یا فرمایا: بالوں کو جڑ سے نیست و نابود کرنا ہے۔''

(٥٨) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَنَضَعُ ٱلْمَوَٰزِينَ ٱلْقِسْطَ لِيَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ﴾ [الانبياء: ٤٧] وَأَنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ وَقَوْلَهُمْ يُوزَنُ

باب: 58- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور ہم قیامت کے دن عدل و انصاف پر مبنی ترازو قائم کریں گے'' اور لوگوں کے اعمال واقوال تولے جائیں گے کا بیان

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اَلْقِسْطَاسُ: اَلْعَدْلُ بِالرُّومِيَّةِ، وَيُقَالُ: الْقِسْطُ مَصْدَرُ الْمُقْسِطِ وَهُوَ الْعَادِلُ، وَأَمَّا الْقَاسِطُ فَهُوَ الْجَائِرُ.

امام مجاہد نے کہا: قِسْطَاس رومی زبان کا لفظ ہے، اس کے معنی ہیں: عدل و انصاف۔ مُقْسِط کا مصدر قِسْط ہے جس کے معنی عادل اور منصف۔ اور قَاسِط کے معنی ہیں: ظالم اور گناہ گار۔

٧٥٦٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ، خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ». [راجع: ٦٤٠٦]

[7563] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''دو کلمے ایسے ہیں جو رحمان کو بہت پسند ہیں، زبان پر بڑے ہلکے پھلکے (لیکن قیامت کے دن) ترازو میں بہت بھاری ہوں گے۔ وہ یہ ہیں: [سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ] ''پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اللہ جو بہت عظمت والا ہے۔''

فائدہ: چونکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا محور توحید باری تعالیٰ ہے، اس لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی کتاب التوحید پر اپنی ''الجامع الصحیح'' کو ختم کیا ہے اور دنیا میں اخلاص نیت کے ساتھ اعمال کا اعتبار کیا جاتا ہے، اس لیے امام صاحب رحمہ اللہ نے حدیث [إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ] سے اس کتاب کا آغاز فرمایا۔ اور آخرت میں اعمال کا وزن کیا جائے گا اور اس پر کامیابی کا دارومدار ہوگا، اس لیے حدیث میزان کو کتاب کے آخر میں بیان فرمایا، نیز تنبیہ فرمائی کہ قیامت کے دن ایسے اعمال کا وزن ہوگا جو اخلاص نیت پر مبنی ہوں گے اور جن کی بنیاد ''حق'' ہوگی۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ آخرت میں ایک تو اعمال کا وزن کیا جائے گا اور دوسری بات یہ کہ صرف اہل ایمان کے اعمال کا وزن ہوگا۔ کفار و مشرکین کے اچھے اعمال بھی نہیں تولے جائیں گے کیونکہ ان کے پاس وزن اعمال کی اصل اساس اور بنیاد ہی نہیں ہے کہ ان کا عقیدہ درست نہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا میں اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے اور قیامت کے دن ہماری نیکیوں کا پلڑا بھاری کر دے۔ جس دن نہ مال کوئی فائدہ دے گا اور نہ اولاد کام آئے گی۔ اِلّا یہ کہ قلب سلیم لے کر اللہ کے ہاں حاضر ہو۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوبُ إِلَيْكَ

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَ أَتْبَاعِهِ وَ إِخْوَانِهِ أَجْمَعِينَ.

فہرست

اطراف الحدیث

شعبۂ تحقیق و تصنیف دارالسلام

خ

د

ذ

ش

ص

ض

ط

غ

ف

ق

ن

و

ي